श्रोम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

THE Prakash LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر کرشن بی اے

سالانہ چار روپے ششماہی [illegible] سے چھ روپے

SUNDAY 3 JAN 1932

جلد [illegible] | ایتوار ۲۰ پوہ سمت ۱۹۸۸ مطابق ۳ جنوری ۱۹۳۲ء دیانند آبد ۱۰۷ | نمبر (۱)

وید امرت

کرم کی پرارتھنا

ओं भग एव भगवाँ अस्तु देवास्तेन वयं भगवन्तः स्याम। तं त्वा भग सर्व इज्जो-हवीति स नो भग पुर एता भवेह॥

"ہے سکل ایشوریہ یکت جگدیشور! جیسے اس آپ کی سب سجن نشچے کر کے پرشنسا کرتے ہیں۔ ویسے آپ ہمارے گرہ آشرم میں اگر گامی آگے آگے ستیہ کرموں میں بڑھانے ہارے ہو جئے۔ اور جس سے سمپورن ایشوریہ یکت اور سمت ایشوریہ کے داتا ہونے سے آپ ہی ہمارے پوجنیہ دیو ہو جئے۔ اسی ہیتو سے ہم وہ آن لوگ سکل ایشوریہ سمپن ہو کے سب سنسار کے ہیکار میں تن۔ من۔ دھن سے پرورت ہوتے ہیں۔"

پرارتھنا کی پرارتھنا کا یہ آخری منتر ہے۔ جس کا پاٹھ پرات اٹھتے ہی ہر ایک آریہ کو کرنا چاہیئے۔ وید منتر میں ستیہ کرموں میں بڑھانے کی پرارتھنا ہے۔ کیونکہ منش [illegible] کو سپھلتا ستیہ کرموں پر ہی ہے۔ کرم کے بغیر کوئی منش اپنے جیون کو سپھل [illegible] بنا سکتا۔ اس لئے وید میں کرم کی مہانتا پر بڑا بل دیا گیا ہے۔ اور ویدک دھرم [illegible] جتنے رشی۔ منی مہاتما ہوئے ہیں۔ انہوں نے کرم کی پردھانتا کا بڑے زور [illegible] ورنن کیا ہے۔ کرشن بھگوان کی گیتا کا سار کیا ہے؟ کرم کی پردھانتا۔ رشی دیانند [illegible] شکشا کا مول منتر کیا ہے؟ کرم اور نشکام کرم۔ رشی منیوں کی اس شکشا کا آدھار وید [illegible] ہے۔ پس جو منش اپنے جیون کو سپھل کرنا چاہے۔ اسے ستیہ کرمی بننے کی پرماتما [illegible] پرارتھنا کرنی چاہیئے۔ کرنے کو تو منش ہر گھڑی کرم کرتا رہتا ہے۔ کرم کے بنا کسی [illegible] رہ سکتا۔ پرنتو کرم دو پرکار کے ہیں۔ ایک وہ جو منش کو اپنے لکش کی اور لے [illegible] جانے والے ہیں۔ وہ ستیہ کرم ہیں۔ دوسرے وہ جو اسے لکش سے پرے لے جاتے [illegible] وہ پاپ کرم ہیں۔ بہت سے لوگ ان میں بھی الجھ جاتے۔ پرنتو یہ بہت مشکل ہے۔ [illegible] دینے والا ہے۔ اس لئے یہ جاننے کے لئے کہ کرنے یوگیہ کون سا کرم ہے۔ وہ پرماتما [illegible] کی ضرورت ہے۔ ستیہ وہ دیا ہے جو منش پر ٹھیک کرم کی اصلیت ظاہر کر سکتا ہے اور جان کر وہ کرنے یوگیہ ہے۔ وہ کرکے اور تیاگ کے یوگیہ ہے تو تیاگ کر سکتا ہے۔

سنسار میں ایسے منش بھی ہیں۔ جو کرموں کی اصلیت کو جانتے ہوئے بھی برے کرموں کی اور پرورت ہوتے ہیں۔ اسی کارن کہ وہ ستیہ کرموں میں پرورت ہونے کے لئے ایشور کی سہائتا نہیں چاہتے۔ بھلے کرموں کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرنا بھی کرم ہے۔ اور اس کے دوارا جو سماتما ستیہ کرموں کے کرنے کی رچی پراپت کرتا ہے۔ اس لئے پرماتما سے ہی اس ورش میں ستیہ کرموں کی پرارتھنا کرنی چاہیئے۔ ستیہ کرموں کا پھل ایشوریہ کی پراپتی ہے۔ سکل ایشوریوں کا سوامی پرماتما ہے۔ پس ایشوریہ بھی پرماتما سے ہی مل سکتے ہیں۔ اور ایشوریہ پراپت کرنے کے منش کا کرتویہ کیا ہے وہ بھی وید نے بتا دیا ہے۔ کہ ایشوریہ یکت ہو کر تن من دھن سے سنسار کے اپکار میں لگ جائیں۔ گویا جو کچھ پرماتما سے مانگتے ہیں سو اپنے لئے نہیں پر اپکار کیلئے۔ جو اپنے لئے سمجھتا ہے۔ وہ سوارتھی ہے۔ سوارتھ منش کو گرانے والا ہے۔ پرمارتھ ہی اسے اٹھانے والا ہے۔ پرمارتھ سیوا میں ہے۔ جس کا سیوا کا دائرہ جتنا وسیع ہے۔ وہ اتنا ہی پرمارتھی ہے۔ ویدک دھرم میں سیوا کا دائرہ اننت وشال ہے۔ یہ اپنے کنبہ۔ اپنی برادری۔ اپنے نگر اپنے دیش اور منش جاتی تک ہی سیمت نہیں۔ پرانی ماتر کے ہت کی شکشا دیتا ہے۔ اور اس شکشا کو کریا تمک جیون میں دھارن کرنے سے ہی منش پرماتما کے وراٹ سروپ کو جان سکتا ہے۔ اور اس سروپ کو جاننا ہی اس کے جیون کا لکش ہے۔ پس جو سجن اس لکش کو پانا چاہیں۔ انہیں ویدوں کا سوادھیائے کرکے اپنے کرم کو ان کے انوسار بنانا چاہیئے اور اس کرم کا پھل اپنے لئے نہ رکھنا چاہیئے۔ بلکہ پرانی ماتر کی سیوا میں پرورت ہونے کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرنی چاہیئے۔

اپنے جیون کے [illegible] ورش میں پگ رکھتے ہوئے پرکاش بھی پرارتھنا ہے۔ کہ ایشور کرے۔ کہ وہ ادھک [illegible] سنسار [illegible]

سنسار کی گتی

مہاتما گاندھی کی وطن کو واپسی

گول میز کانفرنس کے اندر اور باہر برطانیہ بھر میں کانگریس کے نقطۂ نظر کا زبردست پرچار کر کے مہاتما گاندھی ۲۸ دسمبر پراتہ ۸ بجے واپس ہندوستان آ گئے۔ مہاتما جی کا کہنا ہے۔ کہ وہ خالی ہاتھ آ رہے ہیں۔ لیکن دوست دشمن سب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان کا یہ سفر ویرتھ نہیں گیا۔ دنیا کے سامنے ہندوستان کا کیس جس خوبی سے وہ رکھ آئے ہیں۔ وہی اس سفر کا کافی سے بڑھ کر معاوضہ ہے۔

مہاتما گاندھی ساحل ہندوستان پر اس ارادے سے اُترے تھے۔ کہ ملک میں شانتی کی فضا پیدا کرنے کے لئے گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اور اس طرح بنگال آرڈی نینس اور گورنمنٹ کی اور دیگر استبدادی کارروائیوں کو واپس کرا کر رعایا کے دل سے ناراضگی کا جذبہ دور کرنے کا پریتن کریں گے۔ لیکن یہاں آ کر جب انہیں معلوم ہوا کہ یو۔پی۔ بنگال آرڈی نینس سے نالاں تھا۔ یہاں تو تین اور آرڈی نینس ایک ساتھ جاری کر دیئے گئے ہیں جن کے ماتحت صوبہ سرحدی میں کانگریس کو خلاف قانون قرار دیا جا چکا ہے۔ اور اس کے کئی بہادر جرنیل جیل میں بند کر دیئے گئے ہیں۔ تو تعاون کا امکان ہی کہاں رہنے دیا گیا ہے :-

مہاتما گاندھی کا حوصلہ دیکھئے۔ کہ ان دل شکن خبروں کے اچانک سننے پر بھی توازن دماغ کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ بلکہ اپنے مخصوص انداز میں کہا۔ کہ میری رائے ہے۔ کہ یہ تمام کارروائیاں کر کے لارڈ ولنگڈن ہمارے عیسائی وائسرائے نے ہمیں تحائف پیش کئے ہیں۔ تحفہ اور پیام مبارکباد پیش کرنا بڑے دنوں کی رسم ہے۔ اور مجھے بھی جب ہندوستان واپس آ رہا تھا۔ حکومت ہند نے کچھ دینا تھا۔ اور یہ وہ کچھ ہے۔ جو مجھے دیا گیا :-

تعاون کا پروگرام

مہاتما گاندھی نے تختہ جہاز جو پروگرام بنایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس میں تعاون شامل تھا۔ لیکن یہاں آ کر بصورتِ حالات سے آگاہ ہو کر آپ نے کہا۔ کہ گورنمنٹ کے رویّہ نے میرے سارے پروگرام کو بدل دیا ہے۔ کیونکہ آرڈی نینس میرا راستہ روکے کھڑے ہیں۔ میں تعاون کی طرف کیسے بڑھوں؟ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ مہاتما جی نے گورنمنٹ کے سامنے شرط رکھ دی ہے۔ کہ اگر تعاون چاہتے ہو۔ تو سب آرڈی نینس واپس لو۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کونسا طرز عمل اختیار کرتی ہے؟ آرڈی نینس واپس لیتی ہے۔ یا ان کو غیر ضروری سختی سے عمل میں لاتی ہے :-

شوکت علی اور شراب - مولانا شوکت علی مصر پہنچے۔ تو وہاں کے قوم پرست اخبارات کے نمائندگان کے سوالات کے نرغے میں بری طرح پھنس گئے۔ چنانچہ ایک نمائندہ کے جواب میں گویا ہوئے۔ کہ "نہیں نہیں میں ہرگز بائسکوپ اور شراب کا مخالف نہیں۔ میں سینما دیکھنے جایا کرتا ہوں اور شراب پینا پسند کرتا ہوں"۔

سچ ہے جو گرنے لگے اُس کو سہارا کہیں نہیں ملتا۔ وہ تحت الثریٰ میں پہنچ کر ہی دم لیتا ہے۔ مولانا شوکت علی سیاست سے تو پہلے ہی گر چکے تھے۔ سینما اور شراب کی حمایت کر کے اسلام سے بھی گر گئے :-

کانگریسی لیڈروں کی گرفتاریاں - کانگریسی لیڈروں کی گرفتاری کی ابتدا الہ آباد میں سری ٹنڈن جی کی گرفتاری سے ہوئی۔ جنہیں آرڈی نینس کی خلاف ورزی کے جرم میں گرفتار کر کے ایک سال قید کی سزا دی گئی۔ اس کے بعد کرشن کانت مالوی پکڑے جا کر سزایاب ہوئے :-

خان عبد الغفار خان پشاور سے مہاتما گاندھی کے استقبال کے لئے بمبئی جا رہے تھے کہ اپنے ساتھیوں سمیت راستہ میں ہی گرفتار کر لئے گئے۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر شروانی بمبئی کے لئے روانہ ہوئے تو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔ ان سب گرفتاریوں کا علم مہاتما جی کو بمبئی آنے پر ہوا۔

چوبی مسجد - گورداسپور کی تحصیل کے احاطہ میں ایک چوبی تخت پوش پڑا ہے۔ جس پر لکھا ہے "مسجد ہے۔ اس پر بیٹھنے کی اجازت نہیں"۔ اس وقت تو یہ ایک بے ضرر تخت پوش ہے۔ لیکن عجب نہیں۔ کہ کسی وقت حکام کے لئے یہ ایک تکلیف دہ چیز بن جائے۔ کیونکہ مسلمانوں کا مطالبہ ہو گا۔ کہ یہ تخت پوش خانہ خدا ہے۔ نہ جس زمین پر وہ ہے۔ اس سے اسے ہٹانا اسلام میں دست اندازی ہے۔ حکام کو ابھی سے اس آنے والی مشکل کا انسداد کر دینا چاہئے۔

فسادات لاہور کے مقدمات - لاہور کی فضا پُر امن ہے۔ کاروبار جاری ہے۔ حکام حالات کے پھر بگڑنے کے امکان دُور کرنے کے لئے ضروری کارروائی کر رہے ہیں۔ کئی بدمعاشوں سے حفظِ امن کی ضمانتیں لی گئی ہیں۔ جو دو ہندو اور دو مسلمان مارے گئے تھے۔ ان کے قاتلوں کی تلاش جاری ہے۔ قتل اور فساد کے سلسلہ میں کئی گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ جنکی سماعت کے لئے سپیشل مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے :-

مسلم اخبارات کی فساد انگیز روش

حکام نے بروقت دست اندازی کر کے بصورتِ حالات کو ہاتھ میں لینے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ لیکن مسلم اخبارات اپنی زہریلی تحریروں سے فضا کو مکدر کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ نہ معلوم حکام ان کی فساد انگیز روش کی طرف کیوں متوجہ نہیں ہوئے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ اس سے آگاہ نہ ہوں۔ مستقل قیام امن کے لئے اخباروں کے زہریلے پروپیگنڈا کا روکنا ضروری ہے :-

مہاتما گاندھی سرحدی صوبہ میں

مہاتما گاندھی کا ارادہ بنگال اور سرحدی صوبہ کے دورہ کا ہے۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ گورنمنٹ اجازت دے۔ کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ اجازت دے دیگی :-

نظر بند مہاتما کہاں رہیگا؟ "تبری"

کراس کے لنڈنی نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ وہاں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے سول نافرمانی کا فیصلہ کیا۔ تو مہاتما گاندھی اور دیگر سرکردہ لیڈر۔ وال کو گرفتار کر کے عدن اور بمبئی کے درمیان واقعہ ایک جزیرہ میں نظر بند کر دیا جائے گا :-

احراری جتھہ گرفتار - دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں احرار والنٹیروں کا ایک مختصر جتھا ۹ دسمبر کو بازار شیخوپوریاں لاہور میں گرفتار کر لیا گیا :-

وائسرائے کو ورکنگ کمیٹی کا تار - ورکنگ کمیٹی نے بذریعہ تار وائسرائے سے دریافت کیا ہے کہ کیا یو۔پی۔ آرڈی نینس اور فرانٹیر آرڈی نینس کے نفاذ کا مدعا یہ ہے۔ کہ دوستانہ تعلقات کو قطعی طور پر منسوخ کیا جائے۔ یعنی یہ کہ معاہدہ دہلی ابھی قائم ہے۔ یا ٹوٹ چکا ہے :-

دیریندر کی تلاشی - اس سال بھی کرسمس خالی نہیں گیا۔ مہاشہ کرشن لاہور سے باہر گئے نہیں۔ کہ ان کے سپتر عزیز دیریندر کی تلاشی کے لئے پولیس آ موجود ہوئی نہیں۔ ۲۴ دسمبر کی پراتہ کو پھر پولیس نے دیریندر کو آن جگایا۔ اور ان کے کمرہ کی تلاشی لی۔ کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہ ہوئی۔ البتہ اس دفعہ یہ خیریت گزری۔ کہ ان کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی :-

دیریندر کے ساتھ اسی دن لاہور میں کوئی ستائیس تلاشیاں اور ہوئیں۔ لیکن پولیس کو کچھ دستیابی نہ ہوئی۔ اس لئے معاملہ وہیں پر ختم ہو گیا :-

پنڈت جواہر لال کی جگہ کانگریس سکریٹری

پنڈت جواہر لال نہرو کی بجائے مسٹری شری پرکاش ... کانگریس کمیٹی کے سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔

آہ! دانی ویر لالہ ہری رام - آریہ سماج کے پرسدھ دانی اور راولپنڈی اور لاہور کی مشہور فرم میسرز کرپا رام برادرز کے مالک لالہ ہری رام جی ساہنی کا شوک لاہور میں گذشتہ دنوں دیہانت ہو گیا۔ آریہ سماج کے اندر سورگ باشی لالہ کرپا رام بڑے دانی تھے۔ ان کے بعد لالہ ہری رام نے اپنے بھائی کے دان کی روایات کو برابر جاری رکھا۔ آریہ سماج کے کاموں کے لئے آپ کی تھیلی ہمیشہ کھلی رہتی تھی۔ لالہ جی کی شو لاہور سے راولپنڈی لے جائی گئی۔ جہاں ویدک ریتی سے سنسکار کیا گیا۔ اس شوک جنک سمے میں ہمیں لالہ جی کے سپتروں اور پریوار سے پوری ہمدردی ہے :-

کانگریسی سرگرمیوں پر وائسرائے - یورپین ایسوسی ایشن کلکتہ کے سالانہ ڈنر میں وائسرائے نے اپنی جوابی تقریر میں کانگریس کی سرگرمیوں پر ذیل کے الفاظ میں کہا:-

"جہاں گورنمنٹ آئینی پروگرام کی راہ میں عدم تعاون یا دوسری تباہ کن سرگرمیوں کو روک اٹ پیش کرنے کی اجازت نہ دے گی۔ وہاں قانون اور انتظام کو بحال رکھنے اور کسی ایسی پارٹی کو جو اس قسم کی کوشش کرے۔ حکومت کے نظم و نسق کو مفلوج کرنے سے روکنے کے لئے سخت تدابیر اختیار کرے گی۔ چاہے وہ سرگرمیاں لیجسلیٹو کی عدم ادائے لگان۔ عدم ادائے مالیہ برطانوی مال اور برطانوی کمپنیوں کے بائیکاٹ کی صورت میں ہوں یا ملکی قوانین کی نافرمانی کی تحریک کی صورت میں ظاہر ہوں۔ گورنمنٹ جو بھی کارروائی کرے گی۔ وہ خاص طور پر ایسی انجمنوں ...

کے براہ راست خلاف کی جائے گی۔ جو جان بوجھ کر ملک میں ابتر صورت حالات پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس قسم کی خلاف قانون سرگرمیوں کو دبانے کے لئے حکومت صوبجاتی حکومتوں کو معقول ضمانت بلاتامل دے گی ؛

ورکنگ کمیٹی نے وائسرائے کو جو تار ارسال کیا تھا اس کے جواب کا ابھی انتظار ہے۔ لیکن جواب کیا ہوگا؟ وائسرائے کی تقریر سے اس کے متعلق قیاس کرنا مشکل نہیں ؛

پنڈت جواہرلال کے مقدمہ کی سماعت

پنڈت جواہرلال نہرو کے خلاف مقدمہ کی سماعت ۴ جنوری کو نینی (الہ آباد) جیل میں ہوگی ؛

سکندرآباد کے مصیبت زدگان کی امداد

سکندرآباد ضلع ملتان کے گذشتہ فساد میں جو لوگ تباہ ہوئے۔ اُن کی امداد کے لئے ڈپٹی کمشنر ملتان نے ہندو مسلمان معززین کی ایک ریلیف کمیٹی بنائی ہے۔ ریلیف فنڈ میں گورنر پنجاب نے ۵۰۰ روپیہ دیا ہے ؛

سکھ لیڈروں کی بھوک ہڑتال جیل میں

سکھ قیدیوں کو جھٹکہ نہ ملنے کی شکایت پر سردار تارا سنگھ اور سردار کھڑک سنگھ نے جو تنخیہ ڈسکہ کے سلسلہ میں گجرات جیل میں قید ہیں۔ ۱۰ دسمبر سے جزوی بھوک ہڑتال کر رکھی تھی صرف بھنے ہوئے چنوں پر گذارا کرتے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے مکمل بھوک ہڑتال کردی ہے۔ چنے بھی ترک کر دیئے ہیں ؛

ایڈیٹر مسافر بر دفعہ ۲۹۵ الف۔ پنڈت کرپا کشن ایڈیٹر مسافر آگرہ گوردوکل برندابن کے الٰہ آباد سے واپس آتے ہی ۲۹ دسمبر کی صبح کو گرفتار کرلئے گئے۔ یہ گرفتاری "مسافر" میں مسلمانوں کے خلاف ایک نظم کی اشاعت کی بنا پر زیر دفعہ ۲۹۵ الف عمل میں آئی۔ قانونی امداد کا انتظام ہو رہا ہے۔ آریہ جنتا کو مسافر کی ہر طرح سے امداد کرنی چاہئے۔ تاکہ یہ برابر جاری رہے۔ (ایجنٹ مسافر آگرہ) ؛

سرخ پوشوں کی گرفتاریاں

سرخ پوشوں کی گرفتاریاں جاری ہیں۔ پشاور شہر میں [illegible] کی فائرنگ کی گئی۔ توپ خانہ بھی بھیجا گیا۔ [illegible] اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ کل گرفتاریاں ۱۱۲۸ ہوگئی ہیں جن میں سے ۷۵ کو سزا ہوچکی ہے۔ اور [illegible] ہوگئے ؛

احراریوں اور ریاست کی صلح

اخبارات میں جب یہ خبر شائع ہوئی۔ کہ احراری لیڈر ریاست کشمیر سے صلح کے سلسلہ میں سر فضل حسین سے ملے ہیں۔ اور سر فضل حسین نے ان سے کہا ہے۔ کہ میں گورنمنٹ پنجاب سے سفارش کروں گا۔ کہ وہ قیدی احراری لیڈروں کو ایک جیل میں اکٹھا کر دے۔ تاکہ احراری لیڈر ان سے ملاقات کرکے صلح کی بات چیت کرسکیں۔ تو اُس کی تردید کردی گئی۔ لیکن جلد ہی بعد ہم نے دیکھ لیا کہ قیدی احراری لیڈر لاہور جیل میں اکٹھے کردیئے گئے ۔۔۔ اور آزاد لیڈران نے اُن سے جیل میں ملاقات کی ہے۔ اس ملاقات سے یہ آشا بندھ گئی تھی۔ کہ احرار کسی معقول بات پر آکر صلح کا ہاتھ بڑھائیں گے۔ لیکن ہم کیا دیکھتے ہیں۔ کہ لاہور کی دیواروں پر مجلس احرار کے پوسٹر چسپاں ہیں۔ جن میں والنٹیروں کی بھرتی کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ اور کشمیر کی طرف روزانہ جتھے بھیجنے کے ارادے ظاہر کئے گئے ہیں۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ صلح کی بیل منڈھے نہیں چڑھی اس کا کارن ریاست کی کمزور پالیسی ہی ہوسکتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جُوں جُوں ریاست مسلم مطالبات کے سامنے جھکتی ہے۔ مطالبات طوالت پکڑتے جاتے ہیں۔ مہاراج اگر ریاست میں امن چاہتے ہیں۔ تو انہیں جائز مطالبات کے منظور کرنے میں ضرور فراخ دلی سے کام لینا چاہئے۔ لیکن کمزوری کے ساتھ نہیں۔ عنایات خسروانہ کے ساتھ۔ ورنہ وہ ریاست تک مسلمانوں کے سپرد کردینے پر بھی انہیں سنتشٹ نہیں کرسکیں گے ؛

ملزمان بری کردیئے

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے گذشتہ فساد میں درباری رام نامی ایک شخص دن دہاڑے قتل ہوگیا تھا۔ اس سلسلہ میں جن پانچ ملزمان کو سیشن سپرد کیا گیا تھا۔ انہیں بری کردیا گیا ہے ؛

لاہور میونسپلٹی میں سمجھوتہ

لاہور میونسپلٹی کے نائب صدروں اور سب کمیٹیوں کے انتخاب کے متعلق آخر کار سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ فیصلہ ہوا۔ کہ سینئر نائب صدر ہندو ہو۔ اور جونیئر علیحدگی یا سکھ۔ سب کمیٹیوں میں نصف ممبران مسلمان ہوں۔ اور نصف غیر مسلمان۔ اس سمجھوتہ کے مطابق جلد انتخاب ہو جائے گا ؛

خان عبدالغفار خان رنگون میں

ایک غیر مصدقہ اطلاع ہے کہ خان عبدالغفار خان کو رنگون پہنچا دیا گیا ہے۔ جہاں انہیں نظربند کیا جائے گا۔

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

پرچار سمبندھی آوشیک سُوچنائیں!

(۱) ستسنگ پدھتی کا دوسرا ایڈیشن کچھ نئے بھجنوں کے ساتھ چھپ رہا ہے۔ ایک کاپی کی قیمت ایک آنہ ہے۔ آریہ سماجوں کے سابتاہک ستسنگوں کو سمپل بنانے کے لئے یہ بہت اُپیوگی ہوسکتی ہے۔ فی سینکڑہ پانچ روپیہ ؛

(۲) پنڈت بُدھ دیو جی ودیالنکار جنوری ماس کی پہلی تاریخ سے ایک ماہ کے لئے گورو کل وشو ودیالیہ میں گئے ہیں۔ اس ماہ کے جلسوں میں وہ نہیں جاسکیں گے۔ اُن کے ویاکھیان وغیرہ کے سمبندھ میں ۳۱ جنوری تک اُن کے متعلق کوئی پتر نہیں بھیجنا چاہئے ؛

(۳) اگر کسی آریہ ودوان آچار سُدھار کے سمبندھ میں کوئی لکھو ٹریکٹ لکھ رکھا ہو۔ تو کرپا کرکے جلدی بھجوا دیں۔ سبھا کے پرکاشن وبھاگ کی طرف سے اس سمبندھ میں ایک ٹریکٹ چھپانے کا نشچے کیا گیا ہے ؛

(۴) دیوناگری (ہندی) کا پرچار کرنے کے لئے تتھا اس آندولن کو بل شالی بنانے کے لئے آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ سارو جنک سبھائیں کرکے مندرجہ ذیل پرستاو پاس کرکے پرچار کاریالیہ میں بھجوائیں ؛

محکمہ ڈاک۔ محکمہ ریل تتھا سرکاری عدالتوں میں ہندی دیوناگری اکشروں میں لکھے کاغذ تتھا پرارتھنا پتر سویکار نہیں کئے جاتے۔ پنجاب کی ہندی پریمی جنتا کو سہولیت دینا رتیہ سبھیتا تتھا آریہ سنسکرتی کی درشٹی سے ان محکموں میں دیوناگری اکشروں کا استعمال کرنے کے لئے سہولیت ہونی چاہئے ؛

(۵) ویدپرچار کے لئے ہر سال آریہ جنتا دھن اکٹھا کرکے بھیجتی ہیں۔ سال کا ۹ واں مہینہ ختم ہو رہا ہے۔ آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ اپنے نام کا نشت دھن جلدی بھجوا دیں۔ یہ ضروری نہیں کہ سالانہ جلسوں پر ہی دھن بھجوایا جائے۔ اگر آپ کسی کارنوں سے سالانہ جلسہ نہیں کرسکتے تو ہفتہ بھر کی ویدکتھا کرائیں۔ اس موقعہ پر ویدپرچار کے لئے دھن اکٹھا کرکے بھجوائیں ؛

(۶) پنجاب کے بہن بہن آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں تتھا پرچارکوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ بہن بہن شہروں تتھا گاؤں کے آریہ سماجوں ارتھات سماج کے رجسٹر میں انکت سبھاسدوں کی فہرست۔ ان کے کاروبار مفصل پتہ کے ساتھ لکھ کر بھیجیں۔ سبھا نے پرچار وبھاگ میں ایسی سُوچی کی ضرورت ہے کہ اس سوچی کے ذریعہ ستھانک آریہ سماجوں کی ضروریات کو دیکھ کر اُس کے انوکول پرچار تتھا ویاکھیان دینے والے اُپدیشک بھیجے جاویں ؛

(بھیم سین ودیالنکار ویدپرچار کاریالیہ گورودت بھون لاہور) ؛

ڈابر لمیٹڈ کی ایجادیں

ڈابر لمیٹڈ کلکتہ کی مشہور پُرانی فرم ہے۔ جو اپنی زود اثر ادویات کی طفیل وسیع شہرت کی مالک ہے اس فرم کا کیش راج تیل اور ہیلک سوپ (HEAL-EK SOAP) ہمارے استعمال میں آیا ہے۔ کیش راج تیل بلاشبہ تیلوں کا راجہ ہے۔ اس کی مہک کو کوئی تیل مشکل سے پہنچتا ہوگا۔ روغن بادام سے بنا ہونے سے دماغ کے لئے بہت مقوی ہے۔ جو لوگ قیمتی تیل استعمال کرنے کے عادی ہیں۔ انہیں کیش راج ضرور استعمال کرکے دیکھنا چاہئے ؛

ہیلک سوپ خاص اوصاف رکھتا ہے۔ خوشبودار بھی ہے۔ اور جسم صاف کرنیوالا اور جسمانی روگوں کو دُور کرنے والا بھی ہے۔ اگر کسی کو صابن کا استعمال کرنا ہو تو بازاری نقصان دہ صابنوں کے بجائے ڈابر لمیٹڈ کے اس صابن کا استعمال کرنا چاہئے ؛

شُدھی سماچار کا وشیش انک

شدھی سماچار دہلی کا وشیش انک ماہ فروری میں بڑی شان سے شائع ہوگا۔ شدھی سماچار کا وارشک مولیہ دو روپیہ جنوری میں بھیجنے والوں کو یہ انک مُفت ملیگا اشتہار دینے والوں کو اس اوسر سے لابھ اٹھانا [illegible]

ورکی ضرورت

کھتری خاندان کی پندرہ سالہ کنیا کے لئے یوگیہ کھتری ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ برسر روزگار یا کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ آریہ خیالات اور معزز خاندان کا ہو۔ لڑکی پڑھی لکھی۔ گھر کے کاروبار میں ہوشیار۔ صحت نہایت عمدہ اور دردھ آریہ خیالات کی ہے۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جاوے

بسنت رام

افسر خزانہ ریاست نابھہ۔ نابھہ

پرکاش لاہور

۲۰ پوہ سمت ۱۹۸۸

پرکاش "اٹھائیسویں" سال میں

...سماج کی سیوا میں ۲۷ سال سماپت کر کے ... اس اتہاس کے ساتھ اپنی زندگی کے ...ویں سال میں قدم رکھا ہے۔

پرکاش کو اس بات کا بجا فخر ہے۔ کہ جس اُدیش ... ساتھ اس نے جنم لیا۔ آج تک اپنی نظر سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ اس کا اُدیش آریہ سماج کی سیوا رہا۔ اور کوئی ترغیب یا خوف آج تک اس مارگ سے وچلت نہیں کر سکا جو اس نے اپنے اُدیش کی پورتی کے لیے اپنے ...ن سے اختیار کر رکھا ہے۔

ورتمان یگ میں خیالات کے پرچار کے لیے پلیٹ فارم ایک زبردست سادھن ہے۔ لیکن ... پلیٹ فارم سے بھی بڑھکر کام کرتا ہے۔ ...کی آواز وہاں پہنچتی ہے۔ جہاں پلیٹ فارم ... میں اسمرتھ ہے۔ آریہ سماج کی اُنتی میں ...کے ایڈیٹروں کا بھاری حصہ ہے۔ لیکن اس ... تسلیم کرنے میں کسی کو سنکوچ نہیں ہونا چاہیے ... نے آریہ سماج کے کارج کو آگے لے ... میں معجزنما کام کیا ہے۔ آریہ سماج کے ... ابتدائی ایام میں ستیہ دھرم پرچارک ایک ... تھا جو آریہ سماج کی رکشا میں ہمیشہ سینہ سپر ... آریہ سماج پر جو مصیبت آئے وہ دھارمک ... سماچار... راج نیتک ہو یا آرتھک مہاتما ...رام کا قلم اس کے نوارن کے لیے اس زور ... چلتا تھا۔ کہ کامیابی حاصل کیے بغیر نہ تھمتا ... اپنے وقت میں ستیہ دھرم پرچارک کی جو ... تھی۔ وہی جنم دن سے "پرکاش" کی ہے۔

"پرکاش" کے ۲۷ سالہ جیون کا اتہاس آریہ ...ج کا اتہاس ہے۔ اس کا ایک ایک انگ آریہ ...ج کی سیوا کے ارپن رہا۔ آریہ سماج پر کوئی ... آفت آئی۔ جسے اپنے کندھوں پر لینے کے لیے ...کاش" عین موقعہ پر آگے نہیں بڑھا۔ آریہ سماج ...منٹ کی نگاہ ترچھی ہوئی۔ تو "پرکاش" خطرے ... بڑھنے سے نہیں ڈرا۔ سنہ ۱۹۰۷ء کی جدوجہد "پرکاش" آریہ سماج کی رکشا میں پیش پیش رہا۔ پٹیالہ کے آریوں پر ریاست کا عتاب نازل ہوا۔ تو اپنے دھرم بھائیوں کی مصیبت کو ہلکا کرنے میں "پرکاش" نے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔

غرضیکہ کوئی ایسا موقعہ نہیں پیش کیا جا سکتا۔ جب آریہ سماج کو "پرکاش" کی امداد کی ضرورت ہو۔ اور وہ پیچھے رہا ہو۔

اس اوستھا میں کیا آریہ سماج کا کرتویہ نہیں کیا آریہ سماج کا اس میں بھلا نہیں۔ کہ "پرکاش" زندہ رہے اور شکتی شالی ہو کر زندہ رہے کیونکہ یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ کس وقت پرکاش کی امداد کی ضرورت پیدا ہو جائے۔ اس وقت مضبوط آواز "پرکاش" کمزور آواز "پرکاش" کی نسبت زیادہ اچھا سہائک ثابت ہوگا۔

آج راج نیتک یگ ہے۔ لوگوں کو دھرم کی نسبت سول نافرمانی کی زیادہ فکر ہے۔ وہ کوئی بات سننا چاہتے ہیں۔ تو ملک کی سیاسی صورت حالات کی سننا چاہتے ہیں۔ راج نیتی وقت کا راگ ہے۔ اسے سننا ہی چاہیے۔ لیکن وقت کے راگ کی مستی میں اپنی ہستی کو کھو بیٹھنا دانائی نہیں۔ راج نیتک سیلابوں سے وہی لابھ اٹھا سکیں گے۔ جو لابھ اٹھانے کے سمے موجود ہوں گے۔

بھارت اس سمے سوراجیہ کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ آریہ سماج اس جدوجہد میں کسی سے پیچھے نہیں۔ جب ملک کو سوراجیہ پراپت ہوگا۔ تو آریہ سماج بھی اس کے میٹھے پھل کو کھا کر محظوظ ہوگا۔ لیکن اس اوستھا میں کہ وہ اس وقت موجود ہو۔ لیکن ان کرتویوں سے جن کا اپنی ہستی کے لئے اسے پالن کرنا چاہیے وہ کچھ بے لکھ سا نظر آتا ہے۔ جس کا پرنام ڈر ہے یہ نہ ہو۔ کہ میٹھے پھل کے کھانے کے سمے اس کی ہستی ہی نہ رہے۔

آریہ سماج کی ہستی دو باتوں میں ہے یعنی۔ ایک تو ویدک دھرم پرچار میں۔ جو اس کے پھیلنے کا سادھن ہے اور دوسری، ویدک سدھانتوں کو اپنے جیون کے اندر دھارن کرنے میں۔ اسی سے زندگیاں اس کی طرف آکرشت ہونگی۔ پر جو ہم دیکھتے ہیں کہ ان دونوں باتوں میں آریوں میں شتھلتا کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ جہاں ویدک سدھانتوں کی طرف کم دھیان دیا جاتا ہے۔ نت نیموں کے پالن میں کسی پابندی کو قبول کرنے کی رُچی کم ہوتی جا رہی ہے۔ وہاں ویدک دھرم پرچار کی بھی اتنی پرواہ نہیں جتنی ہونی چاہیے۔

پرچار کے لئے سب سے بڑی ضرورت جن کی ہے۔ اور اس کے بعد دھن کی۔ پر جو جن تو کیا دھن دینے میں بھی سنکوچ کیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وید پرچار فنڈ کا خزانہ خالی ہو رہا ہے۔ جس بات میں پرچار سے بے توجہگی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ آریہ سماج کے پریس کو بھلایا جا رہا ہے۔ اول تو آریہ سماج کے اخبار ہی کونسے ہیں۔ جو ہیں وہ بھی آریہ سماج کی عدم توجہگی سے زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔ آریوں کے پیسہ سے پولیٹیکل اخبار جیون کی دوڑ میں بڑھ چڑھ کر قدم مار رہے ہوں۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اپنے اخباروں کی طرف سے آریہ سماجی بالکل بے لکھ ہو رہے ہیں۔ اپنے پیسہ کا وہ انہیں مستحق سمجھنے کو تیار نہیں۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ لوگ جو اس جدوجہد میں اپنی طاقت بنا رہے ہیں اُن کی کوششوں کے پھل کو اُن سے چھین کر لے جائیں گے۔

آؤ! ذرا اسے ایک مثال سے واضح کر دیں۔ احمدیوں کی کل تعداد مردم شماری کی رُو سے صرف پچپن ہزار ہے۔ لیکن اس وقت ان کے دو جلسے مرکز ایک قادیان میں۔ اور دوسرا لاہور میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے پلیٹ فارم کی مضبوطی کی تو یہ حالت ہے۔ کہ ہر ایک احمدی سے یہ آشا کی جاتی ہے۔ کہ مرکز سے حکم پاتے ہی وہ باقاعدہ واعظ کا کام کرنے پر تیار ہوگا۔ ورنہ معمولی طور پر تو جو بھی احمدی جس اوستھا میں ہے۔ وہ واعظ کا کام کرتا ہے۔ لیکن اس کا پریس مضبوطی میں آریہ سماج کے مقابلہ میں حیرت انگیز ہے۔ ایک قادیان کو لو وہاں سے نصف درجن اخبارات سے کم نہیں نکلتے۔ جن میں دو انگریزی ہیں۔ اور اردو پرچوں میں سے ایک ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے عجب نہیں کہ اسے جلد روزانہ کر دیا جائے۔ لاہوری مرکز سے بھی ایک اردو اور دوسرا انگریزی کا ہفتہ وار شائع ہوتا ہے۔ یہ تو ہوا مرکزوں کا حال۔ احمدی پریس کا جال سارے ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ نو آبادیوں اور مغربی ممالک تک بچھا ہے ہر جگہ سے احمدی اخبار اور رسالے نکلتے ہیں۔ اس اوستھا میں احمدیت کی تبلیغ کامیاب ہو تو تعجب ہی کیا ہے یہ سارے اخبار پچپن ہزار احمدیوں کے سر پر چل رہے ہیں۔ یہ احمدی تبلیغ کے سوائے کوئی اور کام نہیں کرتے۔ اس لئے احمدیت سے باہر اُن کی اشاعت کی کوئی توقع نہیں۔ پچپن ہزار احمدی ہی ہیں۔ جو اپنی کمائی کے حصہ سے انہیں زندہ رکھ رہے ہیں۔ اور کس لئے زندہ رکھ رہے ہیں۔ احمدیت کے پرچار کے لئے۔ آریوں کی سنکھیا اتری بھارت میں ہی دس لاکھ سے کم کیا ہوگی۔ لیکن آریہ سماج کے پریس کی حالت کو دیکھکر ہر ایک آریہ کا سر مارے ندامت کے جھک جانا چاہیے۔ آریوں کی اس سرد مہری کے باوجود "پرکاش" اپنے زندگی کے مشن آریہ سماج کی سیوا اور ویدک دھرم کے پرچار میں لگا ہوا ہے اور لگا رہیگا۔ ابھی سے آریہ سماج کی رکشا کا برت لیا ہے اور اس برت کو پالن کرتا رہیگا۔ لیکن آریہ جنتا کا بھی کوئی کرتویہ ہے۔ اگر ایک ایک احمدی اپنے سلسلہ کے چھ چھ اخبار خرید سکتا ہے۔ تو کیا آریوں کو اپنا ایک اخبار بھی خریدنے کی ہمت نہیں؟ لیکن آریوں سے اتنی آشا رکھنی دیرتھ ہے۔ "پرکاش" صرف یہ چاہتا ہے۔ کہ "پرکاش" کے پریمی اور آریہ سماجی سجن "پرکاش" کو بے فکر ہو کر اپنے مشن میں لگے رہنے کے لئے پانچ سو نئے خریدار دے دیں یہ کوئی بڑا مطالبہ نہیں۔ جس کا پورا کرنا مشکل ہو۔ معمولی سی توجہ سے جلدی اس کے اندر ہی پورا کیا جا سکتا ہے۔

نئے خریدار بنانے والے سجنوں سے اتنا نویدن ہے۔ کہ جسے خریدار بنائیں۔ اس سے چار روپیہ قیمت سال بھر کی وصول کر کے بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ اس سے جہاں اخبار جلد جاری ہوگا وہاں خریدار کو تین آنہ خرچ وی پی کی بچت ہوگی۔ اور خریدار بنانے والے سجن کو تین پیسہ کارڈ پر خرچ نہ کرنے پڑیں گے۔

اسی انک کے ساتھ نئے خریدار بنانے کا فارم چھپا ہے۔ جو چاہیں اس کا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس طرح کہ اس کو اخبار سے الگ کر کے اس پر نئے خریداروں کا نام اور پتہ بھر دیں۔ اور اسے لپیٹ کر اس پر دفتر پرکاش کا پتہ لکھ کر دو پیسہ کا ٹکٹ ڈاک لگا کر ڈاک میں ڈال دیں۔ جو سجن دو پیسہ کا خرچ نہ کرنا چاہیں۔ وہ بیرنگ ڈال سکتے ہیں۔

جو سجن ایسے حالات پر ہیں۔ کہ نئے خریدار نہیں بنا سکتے۔ وہ مالی طور پر امداد کر کے خریدار بنانے کے فرض سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ ان کی اس امداد سے ان مستحق اصحاب کے نام مفت یا کم قیمت پر "پرکاش" جاری کیا جائے گا۔ جو پوری قیمت ادا نہیں کر سکتے۔

غرضیکہ جس طریقہ سے جو بھائی اشاعت بڑھانے میں سہائتا کر سکے کرے۔ کیونکہ پرکاش کی اشاعت بڑھانا آریہ سماج کے کام کو آگے لے جانے کے مترادف ہے۔

آریہ سماج پر ناواجب سختی

ریاست بہاول پور میں ہندوؤں اور آریہ سماج پر پہلے ہی اس قدر پابندیاں ہیں۔ کہ وہ دھارمک کرتویوں کا آزادی سے پالن نہیں کر سکتے۔ اپنے مندروں میں دھارمک جلسے کرنے کی آزادی تھی۔ ریاست کے حکم نے اُسے بھی سلب کر لیا ہے ؛

آریہ سماج بہاول پور اپنے سمانیہ کے یوگیہ پیشوا امر شہید سوامی شردھانند کی برسی ۲۳ دسمبر کو منانے کی تیاریوں میں تھا۔ ریاست کے مومن اہلکاروں کو بھلا یہ کب گوارا تھا۔ کہ سوامی شردھانند جی کی یادگار میں ایک مسلم ریاست میں جلسہ ہو چنانچہ آریہ سماج کے نام حکم پہنچی۔ کہ سماج مندر کے اندر بھی جلسہ نہ کیا جائے۔ کہاں ہیں وہ احرار۔ جو اس بہانے ریاست کشمیر کے خلاف بغاوت پھیلانے میں لگے ہوتے ہیں۔ کہ وہاں مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں۔ وہ ریاست بہاول پور کے اس حکم کو دیکھیں اور بتائیں۔ کہ مذہبی آزادی ریاست بہاول پور میں سلب کی گئی ہے۔ جہاں اپنے مذہبی رہنماؤں کا نام بھی لینے کی اجازت نہیں یا کشمیر میں جہاں صرف یہ نہیں کہ مسلمان اپنے مذہبی تیوہار کھلی آزادی سے مناتے ہیں۔ بلکہ ہندوؤں کو مسلمان بنانے میں بھی انہیں کوئی رکاوٹ نہیں ؛

آریہ سماج یہ روا داشت نہیں کر سکتا

مسلم ریاست کے مومن اہلکاروں کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ آریہ سماج اپنے دھارمک حقوق پر ان پابندیوں کو برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ اپنے دھارمک کارز کے لئے کشٹ سہن کرتا آیا ہے۔ وہ اس قسم کی کٹھن آزمائشوں سے گذر چکا ہے۔ اور گذرنے کے لئے تیار ہے۔ ابھی تو وہ امر شہید سوامی شردھانند جی کے یادگاری جلسے کرنے کے حق کو ہی کام میں لانے لگا ہے۔ ضرورت ہو۔ تو اُسے اُن کے شدھی کے آندولن کو بھی مسلم ریاستوں کے اندر بطور حق چلانے میں سنکوچ نہ ہوگا۔ کیونکہ ہندو ریاستوں میں مسلمانوں کو تبلیغ کا حق ہے۔ تو مسلم ریاستوں میں آریہ سماج کو کیوں نہ ہو؟ اس لئے اگر مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ ان کے مذہبی حقوق میں کوئی دست اندازی نہ کرے۔ تو انہیں ہندوؤں اور آریوں کے حقوق میں دست اندازی کا خیال ترک کر دینا چاہیئے۔ اس سے ہی صلح اور آشتی کا دور دورہ ہوگا۔ اور مساوی حقوق کے ساتھ ہندو مسلمان امن سے مل کر رہیں گے۔ لیکن اگر مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت اور دوسرے کے حقوق کو کچلنا چاہتا ہے۔ تو یاد رکھے کہ آریہ سماج اسے برداشت نہیں کر سکتا ؛

سماجوں کے نام سبھا کی آگیا

پنجاب میں سرکاری محکموں کی طرف سے ہندی کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے۔ وہ ہندی پریمی آریوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ ڈاک خانہ میں ہندی پتہ کے جو خطوط ڈالے جاتے ہیں۔ وہ وقت پر پانے والے کو نہیں ملتے۔ کیونکہ ایسے خطوط پانے والے کی بجائے ڈی ایل او میں بھیجے جاتے ہیں۔ اور وہاں سے ترجمہ ہو کر غیر ضروری دیر سے منزل مقصود پر پہنچتے ہیں۔ ہندی پتہ کے منی آرڈر ڈاک خانوں میں منظور نہیں کئے جاتے یہی اوستھا محکمہ ریل اور سرکاری عدالتوں میں ہے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ سماجوں کو آگیا دی ہے۔ کہ ہندی کے ساتھ اس سلوک کے خلاف سادھارن سبھاؤں میں پرستاؤ پاس کر کے گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلائی جائے ؛

ہندی کے ساتھ اس سلوک کی ذمہ داری اتنی سرکار پر نہیں۔ جتنی آریہ جنتا پر ہے۔ سکھ گورنمنٹ کی توجہ گورمکھی کی طرف دلانے میں کامیاب ہوئے۔ تو اس صورت میں کہ انھوں نے گورمکھی کو پورن روپ میں خود اپنایا۔ لاہور کی دیواروں پر آپ آریہ سماج کے پوسٹر اردو میں دیکھیں گے۔ لیکن سکھوں کا کوئی پوسٹر اردو میں نظر نہ آئے گا۔ سب گورمکھی میں ہوں گے۔ آریہ سماج اردو پوسٹر شائع کرنے پر کیوں مجبور ہے؟ اس لئے کہ آریہ جنتا ہندی نہیں جانتی۔ لیکن کوئی سکھ بمشکل ملے گا۔ جو گورمکھی نہ جانتا ہو۔ اس اوستھا میں اگر آریہ ہندو ہندی کو سرکاری کاروبار میں وہی درجہ دلانا چاہتے ہیں۔ جو اردو یا کم از کم گورمکھی کو حاصل ہے۔ تو صرف پرستاؤ پاس کرنے سے کچھ نہ ملے گا۔ سبھا کی آگیا کے پالن میں پرستاؤ پاس کرنا بھی اُن کا کرتویہ ہے۔ پرنتو سچا کارتک سادھن یہ ہے۔ کہ ہر ایک آریہ ہندو ہندی جاننا اپنا دھرم سمجھے ؛

ویدپرچار کا دھن بھیجو

سبھا کی دوسری آگیا آریہ سماجوں کے نام یہ ہے کہ ویدپرچار فنڈ کا جو دھن جس جس سماج کے نام بقایا رہ گیا ہے۔ سال کے ۹ ماہ گذر چکے ہیں وہ بھیجا جائے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا ویدپرچار وبھاگ کی آمدن کا جو بجٹ بناتی ہے۔ وہ پرانت کی آریہ سماجوں کے نام اُن کی حیثیت کے مطابق لگا دیتی ہے۔ جو سال کے اندر اُن سماجوں کو ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس دھن کی ماترا اتنی واجبی ہوتی ہے۔ کہ آریہ سماجیں اُسے آسانی سے ادا کر سکتی ہیں۔ اور اگر سبھا کو یہ دھن مل جائے۔ تو ویدپرچار کا کام نکلتا ہے چل سکتا ہے۔ لیکن حالت یہ ہے کہ اس روپیہ کی وصولی میں بڑا پریتن لگانا پڑتا ہے۔ اور پھر بھی اکثر سماجیں ایسی رہ جاتی ہیں۔ جو ایک پیسہ بھی نہیں دیتیں اور کئی ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے پورا دھن نہیں ملتا اُس کا کوئی بھاگ ملتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دھن ابھاؤ سے جہاں اودھیکاریوں کو کٹھنائی پیش آتی ہے۔ وہاں ویدپرچار کا کام اُس رفتار سے نہیں چل سکتا۔ جس سے چلنا چاہیے

ویدپرچار آریہ سماج کا لکھیہ اُدیش ہے۔ اور ہر ایک آریہ اور ہر ایک آریہ سماج کی یہ ہاردک اچھا ہے۔ کہ ویدپرچار وسیع پیمانہ پر ہو۔ پرنتو جب اس کے لئے قربانی کا وقت آتا ہے تو ویدپرچار کو وسترت کرنے کی آکانکشا رکھنے والے ہی آگے آنے سے گھبراتے ہیں۔ جب اوستھا یہ ہو تو کامیابی کی آشا کیسے رکھی جا سکتی ہے ؛

ویدپرچار کا دھن آریوں پر ٹیکس ہے

جس طرح قانون کی پابندی کے خیال سے وہ سرکاری ٹیکس وقت پر ادا کرنا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ اس سے بڑھکر دھرم کی پابندی کے خیال سے ویدپرچار کا یہ ٹیکس وقت پر ادا کرنا انہیں اپنا دھرم سمجھنا چاہیئے۔ اگر یہ بھاؤ آریوں کے اندر آ جائے۔ تو ویدپرچار کے لئے دھن کی سمسیا پیدا ہی نہ ہو۔ اگر آریہ سماجیں ویدپرچار کو کامیابی سے چلانا چاہتی ہیں۔ تو یہ بھاؤ انہیں اپنے اندر لانے ہی ہوں گے۔ اور ویدپرچار کا نیت دھن سبھا کو سمے پر بھیجنا ہی ہوگا۔ ورش کے ۹ ماس گذر چکے ہیں کیول تین ماس باقی ہیں۔ ان تین ماس کے عرصہ میں پرتیک آریہ سماج کو سبھا کی آگیا پر اپنے نام کا پورا دھن سبھا میں پہنچا دینا چاہیے ؛

ریاستی ہندو ہتیشی سمیلن کے پرستاؤ

۲۶-۲۷ دسمبر کو لاہور میں ریاستی ہندو ہتیشی سمیلن کا جو اجلاس راجہ گوپال سنگھ کھڑ دانریش کی صدارت میں ہوا۔ اُس میں ریاست میں گورکشا اور ہندو وراثت کے قانون کی حمایت میں پرزور ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ ریاست نے معاملات کی تحقیقات کے لئے جو ایجنسی کمیشن مقرر کر رکھا ہے۔ ہندوؤں کو شکایت ہے۔ کہ اس کو اس قدر وسیع اختیارات ہیں کہ وہ گورکشا اور ہندوؤں کے قانونِ وراثت کو بھی زیر بحث لا سکتا ہے۔ جو ہندوؤں کو کسی صورت میں بھی گوارا نہیں۔ چنانچہ اس بنا پر ہندوؤں نے اس کمیشن کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ سمیلن کے رزولیوشن میں ہندوؤں کے اس طرز عمل کی تائید کی گئی ہے۔ جس میں

وہ حق بجانب ہے کیونکہ ایک ہندو راجہ ہندو دھرم کی بنیاد پر کھڑا رکھنے [illegible] دی جاتی تو غیر ہندو ریاستوں میں جو کچھ ہو رہا خیال سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کے سامنے اس طرح جھکنے کی ذمہ داری دوارا مہاراجہ کشمیر کی نرم پالیسی پر ڈالی اور یہی پالیسی ہے۔ جسے ہندوؤں کی [illegible] باعث گردانا گیا ہے۔ اس سمیلن کا [illegible] ہے۔ کہ مسلم ریاستوں کے ہندوؤں [illegible] گیا ہے۔ کہ ریاست کے باہر بھی ہمارے بھائی ہیں۔ جو ہمارے دکھ میں دکھ انوبھو [illegible] اگر ہندوؤں میں سنگٹھن کی یہ سپرٹ بناوٹی [illegible] حقیقی ہے۔ تو وہ دن دور نہیں۔ کہ بے بس [illegible] ہندو مسلم ریاستوں میں برابر کے حقوق [illegible] کرنے میں کامیاب ہوں ؛

راہ ہندو جاتی کا ناگ [illegible]

اچھوت پن کو مہاتما گاندھی کے ینگ [illegible] بجا طور پر ہندو جاتی کے ناسور کا نام دیا [illegible] بالکل ٹھیک لکھا ہے۔ کہ جب تک ناسور [illegible] کھیال اس پر منڈلاتی رہیں گی۔ یہ [illegible] جس سے شفایابی میں ہی ہندو جاتی [illegible] دھن ہیں وہ دیکھتی۔ جن کا جیون اس [illegible] اس کاریہ میں اگر گامی سوامی شردھانند [illegible] ینگ انڈیا لکھتا ہے۔ کہ سوامی شردھا[نند کی] زندگی اچھوتوں سے متعلقہ اس شفا[یابی کے] لئے وقف تھی۔ اور اعلان کرتا ہے [illegible] زندہ مثال قائم رہنی چاہیے۔ اور ہمار[ے] کے لئے مشعل نما ثابت ہونی چاہیے

آریہ سماج کو فخر ہے۔ کہ اس کے [illegible] شردھانند جی گوناگوں سرگرمیوں میں بھی شامل تھا۔ اور اس جاتی اپکارک کام [کو] اس زور سے چلایا۔ کہ اگر اُن کی زندگی وفا کرتی۔ تو اچھوت اُدھار کردہ پایہ تکمیل ہی چکے تھے۔ اب کہ سوامی جی ہمارے [درمیان] نہیں۔ آریہ سماج کا کام ہے کہ اُن کے دوسرے کاموں کے ساتھ اچھوت اُدھار [کے کام کو] تکمیل تک پہنچانے کا پورا پریتن جار[ی رکھے]

سعید احمد سے ستیہ پرکا[ش]

مولانا احمد سعید پریزیڈنٹ راجپوتانہ [illegible] شدھ کر لئے گئے۔ آپ کا نام ستیہ پرکاش [رکھا گیا] مسلمانوں کی فرقہ وارانہ روش سے تنگ آ[کر] [آپ] کا ہندو دھرم سے پریم ہو گیا۔ اور اُن کے [شدھ] ہونے کی بھاونا پیدا ہوئی ؛

مسلم ریاست کی ہندو آزاری کا نمونہ

ریاست بہاولپور کے حکام نے بھگت کنول لین سکرٹری ہندو سبھا کو گرفتار کر کے زیر حراست کر لیا۔ اُن کا قصور کیا تھا؟ یہ کہ اُن کے قبضہ سے ریاستی ہندو ہیتشی سبھا کا ایک اشتہار برآمد ہوا اگر ان باتوں پر گرفتاریاں ہونے لگیں۔ تو ریاست کشمیر میں کوئی بھی پڑھا لکھا مسلمان جیل سے باہر نہ رہیگا۔ کیونکہ بھگت کنول نین کے قبضہ سے تو صرف ایک بے ضرر سا اشتہار نکلا لیکن وہاں تو مسلمانوں کے قبضہ سے اشتہار ہی نہیں ریاست کے خلاف باغیانہ لٹریچر برآمد ہوا اور ہو سکتا ہے۔ جو پنجاب کی قادیانی اور احراری جماعتوں نے اور کشمیر کے باغی مسلمانوں نے وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا۔ بھگت کنول نین کی گرفتاری ریاست بہاولپور کی ہندو آزاری کا ایک نمونہ ہے۔ جس کی طرف والیٔ ریاست کو اپنی ہندو رعایا کی حفاظت اور ریاست کی بہتری کے لئے دھیان دینا چاہیئے۔ اور مسلم راجیہ کے خواب لینے والے سرپھرے ملازموں کو اس وقت سے پہلے گوشمالی کرنی چاہیئے۔ کہ اس قسم کی ظالمانہ کارروائیوں سے مشتعل ہو کر ہندو ریاستی نظام کو بدلنے کے لئے سول نافرمانی پر اُتر آنے کے لئے مجبور ہو جائیں۔

لاہور میں ہندو مسلم فساد

چند ہفتوں سے احراری جتھوں نے اپنے جلوسوں میں ہندو آزار نعروں کے ذریعہ لاہور کی فضا بگاڑ رکھی تھی۔ لیکن ہندوؤں کی قوت برداشت کی تعریف کرنی چاہیئے۔ کہ صورت حالات پرامن رہی۔ لیکن ریاستی ہندو ہیتشی سبھا کے تعلق میں ہندوؤں کا جلوس نکلا۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض مسلمان کشمیر زندہ باد کے نعروں کو برداشت نہ کر سکے۔ چنانچہ انارکلی میں مختصر سا فساد ہو گیا۔ جس میں ایک مسلمان نوجوان بُری طرح زخمی ہوا۔ جو رات کو ہسپتال میں مر گیا۔

دوسرے دن حکام نے صورت حالات کو مخدوش دیکھکر دفعہ ۱۴۴ لگا دی۔ لیکن مسلمان بقول خود اس دفعہ کی دھجیاں اُڑانے پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ وہ جلوس کی صورت میں ہندوؤں کے محلے ہٹہ بازار میں داخل ہو جانے کے لئے چوک بیگم محل میں پہنچ گئے۔ جہاں بیان کیا جاتا ہے کہ بعض آدمیوں نے ایک دو ہندو دکانداروں سے چھیڑ چھاڑ کی۔ اور ہندو آزار نعرے بلند کئے۔ جواب میں ہندوؤں کی طرف سے جے نعرے لگائے جانا بتایا جاتا ہے۔ اس پر لڑائی شروع ہو گئی۔ لیکن پولیس کی بروقت مداخلت سے جلدی نپٹ گئی۔ اس کے بعد فساد کے شعلے ایک آدھ اور مقام پر بھی بلند ہوئے۔ لیکن جلد شانت ہو گئے۔

رات کو فساد کی تباہ کاریوں کا زیادہ اندیشہ تھا۔ لیکن بروقت کرفیو آرڈر نے اس خطرہ کو مٹا دیا۔

اس افسوسناک فساد میں معلوم ہوا ہے۔ کہ چار جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ جن میں دو ہندو ہیں۔ اور دو مسلمان اور کئی زخمی ہوئے ہیں۔ شہر کی حالت اس وقت امن پسند ہندو مسلمان شہریوں کی کوششوں سے پُرامن ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں کے دلوں کے عنصر نے لڑ کر دل کا غبار نکال لیا ہے۔ اور ایک دوسرے کی طاقت کا جائزہ لے کر آئندہ کے لئے پُرامن رہنے کا عہد کر لیا ہے۔ پرماتما کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور لاہور کیا سارا بھارت اس قسم کے فرقہ وارانہ فسادوں کی تباہ کاریوں سے بچا رہے۔

اچھوتوں پر مندر کھول دینے کی اپیل

ڈاکٹر مونجے کارکن پردھان ہندو مہا سبھا نے ہندوؤں کے نام ذیل کی اپیل جاری کی ہے:۔

اچھوت لفظ ہی اچھے ہندو ہیں سمجھنے کہ دوسرے ہندو۔ ہندو دھرم میں اچھوت پن کی کوئی بنیاد نہیں چند وجوہات کی بنا پر یہ ایک بعد کی پیدا ہوئی مجلسی رسم ہے اب وہ وجوہات نہیں رہیں اس لئے اچھوت پن بے معنی ہے۔ ہندوؤں کے مندر اور دیوی دیوتا ان اچھوتوں کی پوجا سے اپوتر نہیں ہو سکتے۔ ہندوؤں کو اچھوت پن کے اس رواج کو فوراً ترک کر دینا چاہیئے۔ جو ہندو مفاد کے سخت منافی ہے۔ اچھوت پن ہمارے سیاسی اور مذہبی خودکشی کا باعث ہے۔ اس لئے تمام ہندو مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کی اجازت ہونی چاہیئے۔

کاش ہندو اس اپیل پر دھیان دیں۔ اور ہندو دھرم کو اچھوت پن کی لعنت سے پاک کرنے کا یش پراپت کریں۔

آ۔ رشی

(از جنبش کلک جناب پنڈت حسرت ضعیف آبادی تلمیذ حضرت شیدا ھڈیانوی ملاکنڈ)

اے دیانند! اے کہ ہندو قوم کے ماہِ منیر
اے کہ تو ہندوستان کا محسن و غمخوار تھا
روح کی تسکین کا کوئی ساماں نظر آتا نہیں
مادرِ بھارت ہے تیری یاد میں نالہ کناں
پاؤں میں ہیں خار صحرا دل میں ہیں داغ فراق
کوششوں کا باغ ابھی بارور ہوتا نہیں
ہندو مسلم میں چھڑی ہے باہمی جنگ و جدل
کھا رہی ہے ہند کو پابندیٔ رسم و رواج
رہنما بھولے ہوئے ہیں۔ راستی کی راہ کو
آریہ رام و کرشن کے نام کا کرتے ہیں جاپ

ہے فضائے ہند پھر تاریک تیرے بغیر
جذبۂ قومی کا ہو کس میں اثر تیرے بغیر
ہر طرف برپا ہوا ہے شور و شر تیرے بغیر
کون اِس دُکھیا کی آ کر لے خبر تیرے بغیر
پھرتے ہیں خورد و کلاں سودا بسر تیرے بغیر
ہے مساعی بھی ہماری بے ثمر تیرے بغیر
کس طرح ہونگے یہ پھر شیر و شکر تیرے بغیر
دیکھ اُجڑا جا رہا ہے تیرا گھر تیرے بغیر
ہیں چلاتے سب کو اُلٹی راہ پر تیرے بغیر
کہتے ہیں اوتاروں کو ایشور مگر تیرے بغیر

ہندوؤں کو وید مارگ پر چلانے آ رشی!
عقل کے اندھوں کو پھر رستہ دکھانے آ رشی

چوری کا مال دیوتا کی چھاتی میں

ناگ پور کے ایک نزدیکی گاؤں کا واقعہ ہے۔ کہ ایک مندر کے پوجاری نے زیور کے لالچ سے ایک کمسن لڑکے کو جو شرارت اعمال سے مندر میں کھیلنے آیا تھا۔ پکڑ کر قتل کر دیا۔ اور زیور اتار کر اس کے چھپانے کے لئے محفوظ ترین جگہ مندر کے دیوتا کی مورتی کی چھاتی کے خلا کو سمجھا۔ تحقیقات پر مورتی کی تلاشی ہوئی۔ اور مال مسروقہ وہاں سے برآمد ہوگیا پجاری جی دھر لئے گئے۔ اور اپنے کیفر کردار کو پہنچیں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مورتی پوجک بھائیوں کو اس واقعہ سے کیا سبق لینا چاہئے۔ جو لوگ مورتی پوجا کو ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ اُن کی آنکھیں اس واقعہ سے کھل جانی چاہئیں اور انہیں معلوم ہو جانا چاہئے۔ کہ جو دیوتا اپنے اندر مال مسروقہ چھپانے والے کا ہاتھ نہیں روک سکتا۔ وہ اُن کی نجات کا کارن کیسے بن سکتا ہے؟

مسلم لیگ اور قادیانیت کا حشر

نہ معلوم کیوں مسلم لیگ کے کرتا دھرتاؤں نے زبردست مسلم پروٹسٹ کے باوجود چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی کو لیگ کے اجلاس دہلی کا صدر بنا دیا۔ دہلی میں جمعیۃ العلماء ہند کا ہیڈ آفس ہے۔ اور جمعیۃ العلماء ہند چہ جائیکہ قادیانیوں کو مسلم لیگ کے صدر کی عزت دے انہیں مسلمان ماننے کو بھی تیار نہیں۔ اس لئے یہ تعجب ہوتا۔ اگر جمعیۃ العلماء کی موجودگی میں ایک قادیانی صدر کی صدارت میں مسلم لیگ کا اجلاس ہو جاتا۔ جمعیت کی طرف سے کارکنان لیگ کو کافی عرصہ پہلے متنبہ کر دیا گیا تھا لیکن انہوں نے جمعیت کے انتباہ کو ٹھکرا کر تیاریاں شروع کر دیں۔ چنانچہ فتح پوری ہال خوب سجایا گیا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ لیگ کا اجلاس شروع ہوتا مسلمانوں نے ہال پر قبضہ کر لیا۔ اور لیگیوں کو وہاں سے بھاگتے ہی بنی۔ اگر اُن کی طاقت ہوتی۔ تو وہ طاقت کے بل پر ہال میں جلسہ کرتے۔ لیکن مسلمانوں کے انبوہ کثیر کے آگے کوئی پیش نہ جاتے دیکھ کر لیگیوں نے ایک قادیانی کے پرائیویٹ گھر میں چند ایک اشخاص کی موجودگی میں اجلاس کا تماشہ کرنے کے سوائے کوئی چارہ نہ دیکھا۔ اور اس طرح چودھری ظفر اللہ خاں کو موقعہ دیا کہ وہ گول میز کانفرنس میں اپنی فرقہ پرستانہ کارگزاریوں کا اظہار اپنی تقریر کے ذریعہ کر سکیں۔

اس طرح برائے نام لیگ نے جو کارروائی کی۔ مسلمانوں نے فتح پوری ہال میں اکٹھے ہو کر اس کے متعلق فتوے دے دیا کہ چونکہ اس کا اجلاس ایک قادیانی کے مکان میں ہوا ہے۔ اور وہ باقاعدہ نہ تھا۔ اس لئے اس کے پاس کردہ رزولیوشنوں کی مسلمانوں کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں اور اسلام کے اس فتوے کو بھی دوہرا دیا۔ کہ قادیانیوں کی سرگرمیاں اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کے منافی ہیں

اس طرح مسلم لیگ کی صدارت کے دروازے سے داخل ہو کر قادیانیت نے اسلام پر فتح حاصل کرنے کی جو چال چلی تھی۔ وہ ناکارہ ہو گئی۔ اور مسلمانوں نے ایک بار پھر دکھا دیا۔ کہ وہ قادیانیت کو جو نہ صرف اسلام کی۔ بلکہ ملک، و ملت اور اخلاق تک کی دشمن ہے۔ پھلتا پھولتا دیکھنا پسند نہیں کرتے۔

نواب قلات کی مذہبی رواداری

اگر یہ ٹھیک ہے۔ کہ نواب قلات نے اپنی ریاست کی حدود کے اندر گوہتیا کی ممانعت کر دی ہے۔ تو کہنا پڑے گا۔ کہ مسلمانوں میں بھی ایسے انسان ہیں۔ جو مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر دوسرے لوگوں کے جذبات کی پرواہ کر سکتے ہیں۔ ایک طرف پنجاب کے مسلمان ہیں۔ جو گورکشا کے متعلق ایک ہندو ریاست کی روایات کو ملیا میٹ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور دوسری ریاست قلات کا مسلمان نواب ہے کہ اپنی ہندو رعایا کے دل کو ہاتھ میں لینے کے لئے اپنی ریاست میں گوکشی کی ممانعت کرتا ہے۔ مولانا صفت مسلمان نواب کی اس رواداری سے ضرور چراغ پا ہوں گے۔ اور یقین ممکن ہے کہ بعض سر پھرے اس کے خلاف کفر کا فتوے جاری کرنے پر بھی تیار ہو جائیں۔ لیکن نواب صاحب کو یقین رکھنا چاہئے۔ کہ گورکشا کے اس پسندیدہ فعل سے جہاں وہ اپنی ریاست کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے میں کامیاب ہوگا۔ وہاں خدا کی مخلوق کی حفاظت سے اس کے فیض کا بھی مستحق ہوگا۔

احراریوں کے لئے کام

اگر احرار اس وجہ سے ریاست کشمیر کے خلاف سرگرمیوں میں منہمک ہیں۔ کہ اُن کے لئے کوئی کام نہیں۔ تو وہ ریاست امب کی طرف متوجہ ہوں جو گو مسلمانی ریاست ہے۔ لیکن اس مسلم ریاست میں ہندو ہی نہیں مسلم رعایا کے ساتھ بھی وہ سلوک روا رکھا جانا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جس کا باور کرنا نہایت مشکل ہے۔ رعایا کے ساتھ معمولی تحمل تو کسی شمار میں نہیں۔ وہاں عورتیں بحق نواب ضبط کی جاتی ہیں۔ بیوہ عورتوں کو دوسری شادی کرنے کے لئے ریاست کو جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ لوگ زمینوں کے مالک ہیں۔ لیکن اُن کے رہن یا بیع کرنے کا اختیار نہیں رکھا اور نہ جا سکتے ہیں۔ کہ اس قسم کی کوئی شکایت ریاست کشمیر کی مسلم رعایا کو ریاست کے خلاف ہے؟ اگر نہیں تو ایمانداری اسی بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ احرار پہلے ریاست امب کی طرف متوجہ ہوں۔ اور وہاں ہندو نہ سہی مسلم رعایا کو ہی اُس کے حقوق دلانے کا کام ہاتھ میں لیں۔ اس سے انہیں کام بھی مل جائیگا اور ثواب بھی۔

شردھانند دوس کی دھوم

گت سپتاہ آریہ سماج جگت میں شردھانند دوس کی دھوم رہی۔ ہر ایک آریہ سماج نے اپنے پرستہ بنتا امر شہید سوامی شردھانند جی کا یوم شہادت بڑے اُتساہ سے منایا دہلی میں اس کی خاص شان تھی۔ چونکہ اس تاریخی شہر کو ہی بلیدان بھومی بننے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ اس لئے وہاں اُتساہ ادھک ہونا قدرتی ہے۔ اکھل بھارت ورشیہ شدھی سبھا۔ آل انڈیا دلت اُدھار سبھا۔ شردھانند ٹرسٹ اور آریہ سماج کی طرف سے وہاں دوس ہی نہیں۔ بلکہ سپتاہ منایا گیا۔ لاہور میں ۲۳ دسمبر یوم شہادت کو آریہ سماج وچھووالی اور آریہ سوراجیہ سبھا نے دیشیش سبھائیں کیں۔ جن میں سوامی جی کے جیون اور کام پر پربھاوشالی ویکھیان ہوئے۔ اسی طرح بھارت بھر کی سماجوں نے اس سنبندھ میں اپنا کرتویہ پالن کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جہاں تک جلسوں دوارا یادگار منانے کا تعلق ہے آریہ سماج اور آریہ جاتی کا اُتساہ پرشنسنیہ ہے۔ پرنتو سوامی جی کے کام کو آگے لے جانے کے لئے وشیش اُتساہ کی آوشیکتا ہے۔ اس کے لئے پرتیک آریہ نر ناری کی قربانی کی ضرورت ہے۔

سوامی شردھانند کا مشن ویدپرچار۔ برہمچریہ کا پُنر اُتھان۔ دلت اُدھار اور شدھی تھا۔ سوامی جی کی یادگار منانا اُسی اوستھا میں سپھل ہے۔ کہ آریہ جاتی ان کے آدیشوں کو آگے لے جانے میں تن، من، دھن، ہر پرکار سے اُدھیکت ہیں۔ کرکریاتمک روپ میں آریہ جاتی میں ان آدیشوں کی پورتی کے وشیہ میں کچھ شتھلتا کے چنہ پیدا ہو رہے ہیں۔ اس اوستھا میں جلسے جلوسوں سے لابھ کی سمبھاونا دیرتھ ہے۔ اب جبکہ یادگاری دوس گزر چکا ہے۔ آریہ ماتر کو شانت ہردیہ سے اس پر وچار کرنا چاہئے۔ کہ ہم کس طرح امر شہید سوامی شردھانند کے مشن کو پھیلانے میں عملی حصہ لے سکتے ہیں۔ اور مشن کی جس بھی مد میں جو کوئی جو بھاگ لے سکے۔ اتساہ پوروک لینے کے لئے تیار ہو جائے۔

اس وقت بڑی بھاری ضرورت دلت اُدھار اور شدھی کو کامیاب بنانے کی ہے۔ کیونکہ اس قسم کی اوستھائیں پیدا ہو گئی ہیں۔ کہ بھارت میں جاتیوں کا پولیٹیکل جیون تعداد پر منحصر ہوگا ہے۔ اور آریوں کی تعداد گھٹانے کے لئے جہاں دلتوں کو اس سے الگ کرنے کی چالیں چلی جا رہی ہیں۔ وہاں تبلیغ کے ذریعہ ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی ہر ایک مسلمان کو قسم کھا چکے عوام اور مولانا لوگ ہی نہیں۔ مسلمان ریاستیں بھی تبلیغ کے لئے اپنے خزانوں کے منہ کھول چکے ہیں۔ اس اوستھا میں اگر شدھی کی تحریک کو فروغ نہ دیا گیا۔ تو ہندوؤں کا ایک نہ ایک دن خاتمہ ہو گا۔ پس سوامی شردھانند کے شردھالوؤں کا دھارمک فرض ہے۔ کہ نہ صرف دلتوں کو ہندوؤں سے الگ کرنے اور ہندوؤں کو مسلمان بنانے جانے کی چالوں کو جھٹلانے کا بندوبست کریں۔ بلکہ جو کروڑوں ہندو مسلمان بن چکے ہیں۔ اُن کی واپسی کے لئے شدھی کے سدرشن چکر کو زور شور سے چلائیں۔ یہی سوامی جی کی یادگار منانے کا طریقہ ہے اور اسی میں آریہ جاتی کا بھلا ہے۔

مریضانِ وطن کیواسطے دار الشفا تو تھا

شردھانند جان قوم مرد با وفا تو تھا
خزاں نے گلستان قوم تھا ویران کر ڈالا
لگایا قوم سے بچھڑے ہوؤں کو آن چھاتی سے
ہماری قوم کے درد جگر سے آشنا تو تھا
تیری ہمت تمہارا حوصلہ کب غیر کو بھاتا
رہے وہ درپئے آزار تیرے دن بدن سوامی

ہماری کشتئ ہندوستاں کا ناخدا تو تھا
بہار آئی تیرے دم سے نسیم جانفزا تو تھا
ز موجد سنگھٹن شدھی اچھوت اُدھار کا تو تھا
مریضان وطن کے واسطے دار الشفا تو تھا
کھٹکتا غیر کی آنکھوں میں گویا خار سا تو تھا
مقابل پر رہا ان کے بجز جور و جفا تو تھا

کیا ظالم نے کار بزدلانہ ایک دن آکر
بنایا تجھ کو گولی کا نشانہ ایک دن آکر

(گلشن)

سوامی شردّھانند اور دلت اُدّھار کا کام

(از راجیہ رتن شری ماسٹر آتمارام جی بڑودہ)

انگریزی بھاشا میں ایک بڑا بھاری مہتو پورنک شبد "PROPAGANDA" ہے۔ اس کے ارتھ ہماری بھاشا میں پرچارک ہیں۔ اس کام کو جو سجن کرے۔ اس کو ہم فخر سے پرچارک کہیں گے امر شہید سوامی شردّھانند جی نے اس شبد کی مہما خوب عملاً سمجھی تھی۔ اسی لئے تو انہوں نے اپنے امر اخبار کا نام

ست دھرم پرچارک

رکھا تھا۔ وہ خود اور کل مہاتما پارٹی اس وقت عملاً دھرم پرچارک (مشنری) تھے۔

مجھے یاد ہے۔ کہ رشی جنم شتابدی کے بعد ہی پوجیہ مہاتما سوامی شردّھانند جی نے دہلی میں دلت بھائیوں کا ایک بڑا بھاری جلسہ کیا۔ جو بھنگی واڑہ میں ہوا تھا۔ اس جلسہ میں دہلی کے اچھوت بھائیوں کے ساتھ سوامی جی مہاراج نے

بھنگی بھوج

کا پربندھ کیا تھا۔ اور ایک بھاری تعداد میں اچھوت بھائی تھا دھرم پرچارک آریہ سجن دہلی اور دور دور سے بھی شامل ہوئے تھے۔ بندہ بھی بڑودہ سے آکر شامل ہوا تھا۔ اس بھنگی بھوج کی کامیابی کا سارا شریہ ایک ماتر کرم ویر مہاتما سوامی شردّھانند جی کو ہی ہے۔ وہ اس نامی بھوج کے پِتا تھے۔

آج اگر ہم اور آریہ سماج کے نوجوان ممبران اگست مہاتما جی کے نقش قدم پر عملاً چلنا چاہیں۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اس پرکار کے بھنگی بھوج اپنے نگر یا گرام میں دلت بھائیوں کے ساتھ کر کے دکھا دیں۔ کم از کم ایک ماس میں ایک بھوج ہونا ضروری ہے۔

جو بزدل بھائی کہا کرتے ہیں۔ کہ اچھوت اُدّھار اور بدھوا بواہ کے کام اب تو انیک ہندو سبھاؤں یا دیگر سوسائیٹیوں نے لے لئے ہیں اور ممبران آریہ سماج کے لئے ان دو مدوں میں کرنے کے لئے کچھ کام نہیں رہا۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ جملہ ہندو سبھاؤں سدھارک سوسائیٹیوں نیز سوراجیہ وادیوں کے ان دو مدوں میں عمدہ کام ہونے پر بھی ابھی تو دہلی دور است کا معاملہ ہے۔ میں نے بیس برس متواتر ادھر گجرات پرانت میں کچھ تھوڑا سا کام اس مد میں کیا ہے اس کے تجربہ پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ابھی تک ان دو مدوں میں روپیہ میں صرف ایک آنہ بھر ابھی کام ہوا ہے۔ یہ بات ہر ایک آریہ بھائی پوری سمجھ لے کہ وہ اپنے گاؤں یا شہر کے چمار اور بھنگی واڑہ میں کسی دن چلا جاوے پھر اس کو خود ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ

آریہ سماج۔ برہمو سماج۔ سوراج سبھا۔ شُدھی سبھا۔ شری شردّھانند دلت اُدّھار سبھا اور ہندو سبھا ان سب کے ہونے اور اُن کے ان تھک کام کرنے پر بھی کتنے اچھوت بھائیوں نے اپنے آپ کو گت مردم شماری میں برہمو۔ سدھارک۔ ہندو۔ آریہ سماجی وغیرہ لکھایا ہے اور اُن میں سے کتنے ہفتہ وار برہمو سماج یا آریہ سماج یا ہندو سبھا کے جلسوں یا دھرم مندروں میں آتے ہیں۔ اور اُن میں سے کتنے بالک یا مرد عورت ہندی بھاشا لکھ پڑھ سکتے ہیں۔

اس لئے میں بل پُوروک اپنے نوجوانوں اور بردھ سجن آریہ سماجی بھائیوں سے نویدن کرونگا کہ وہ کم از کم ایک برس تجربہ کے طور پر چاہے سوتنتر ریت سے چاہے کسی سماج یا سبھا کے دکشنا دھاری پرچارک کے رُوپ میں اس کام کو اُٹھا لیں۔ تو پھر ان کو پتہ لگے گا۔ کہ جملہ آریہ سماج کے سبھاسدوں کے لئے یہی ایک کام کم از کم اپنے پرانت میں پانچ سال کے لئے الم ہے اور اس کے ساتھ ہی گجرات کاٹھیاواڑ اور دکن میں بدھوا بواہ کے پرچار کا کام دس سال کے لئے۔ اور راجپوتانہ بھر میں پردہ گھونگھٹ نوارن کا کام کم از کم بارہ سال کے لئے کرنے کا میدان ہے۔ بنگال بھر میں بڑا بھاری میدان ابھی ویسا ہی پڑا ہے۔

پوجیہ مہاتما سوامی شردّھانند جی اچھوت اُدّھارک تھے۔ وہ بدھوا بواہ کے پرم پرچارک تھے۔ اُنہوں نے عملاً اپنے خاندان سے برقعہ اور پردہ کو دور بھگایا تھا۔ اس لئے یدی ہم ان کے سچے مِتر یا سچے بھگت ہیں۔ تو ہمیں دھرم پرچارک بننے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے سوائے آریہ سماج کے ممبران کے دوسرا کوئی بھی سجن سچے من اور سچی لگن سے مندرجہ بالا کام کر کے سپھل منورتھ نہیں ہو سکتا۔ یہ میرا عمر بھر کا تجربہ ہے۔

اب پھر کلجگ ہے۔ کلجگ میں استری اور پرش کی لڑائی ہوتی ہی ہے۔ رادھا سوامی گدیوں نے تو یہ مثال قائم کی ہے۔ کہ اب تمام گھروں میں اسی طرح کھٹا پٹی رہے گی۔

(باقی آئندہ)

(بھولا ناتھ سابق ایڈیٹر دیال کپور تھلہ)

آریہ سماج لاہور چھاونی کی سرگرمیاں

آریہ سماجوں کو دیکھا جائے۔ تو مختلف جگہ کی سماجوں میں مختلف پروگرام ہے۔ چنانچہ ایک آدمی ایک سماج سے دوسری سماج میں جاوے۔ تو اس کو نئی سماج کچھ اجنبی سی معلوم ہوتی ہے۔ اس بات میں کسی کو بھی اعتراض نہیں۔ کہ آریہ سماج کا سایتا ہک ست سنگ ہر اتوار کو پراتہ کال ہونا چاہئے۔ اب صرف دیکھنا یہ ہے۔ کہ آیا ہم کوئی ایسا پروگرام کارروائی کے واسطے مرتب کر سکتے ہیں۔ کہ جس پر عمل درآمد کرنے میں کسی سماج کو بھی کوئی دقت محسوس نہ ہو۔ آریہ سماج لاہور چھاونی میں اچھی طرح سوچ وچار کرنے کے بعد مفصلہ ذیل پروگرام بنایا گیا ہے۔ یہ پروگرام نوٹس بورڈوں پر لکھ کر آریہ سماج مندر کے دروازوں کے ساتھ لگا دیا گیا ہے۔ تاکہ سرو جنتا کو معلوم ہو سکے کہ اس آریہ سماج میں کیا کارروائی ہوتی ہے:۔

7 پراتہ سے 8 تک ہون (سوستی واچن اور شانتی پاٹھ کے منتروں سمیت)

از	تا	
8 پراتہ سے	8¼ بجے تک	بھجن
8¼ "	8½ "	سندھیا
8½ "	8-40 بجے تک	بھجن
8-40 "	8-50 "	پرارتھنا
8-50 "	9-0 "	بھجن
9-0 "	9-15 "	بھاشن
9-15 "	9-50 "	وید اپدیش
9-50 "	9-55 "	سُوچنائیں
9-55 "	10-0 "	آرتی سنگٹھن منتر اور شانتی پاٹھ

اس پروگرام کے مطابق کارروائی بڑی اچھی طرح اور پریم پُوروک ہوتی ہے۔ لوگوں میں اُتساہ بڑھ رہا ہے۔ اس سماج کی کارروائی میں ایک خوبی یہ ہے۔ کہ ہر ایک سبھاسد کو باری باری ہفتہ وار اپاسنا کرانی پڑتی ہے۔ اس کے بعد پندرہ منٹ کے واسطے کوئی نہ کوئی وکھیان دینا پڑتا ہے۔ سوادھیائے کی طرف رُچی دلانے کا یہ اچھا طریقہ ہے۔ اگر ساری آریہ سماجیں اس پروگرام پر غور کر کے عمل میں لانے کی کوشش کریں۔ تو ہم آریہ سماج کی کارروائی کو زیادہ دلچسپ اور اُتساہک بنا دیں گے۔

مندرجہ بالا پروگرام کے علاوہ آریہ سماج لاہور چھاونی کے زیر اہتمام مفصلہ ذیل دھرم سمبندھی کارج ہوتے ہیں:۔

(۱) ہر روز پراتہ کال اور سایتنگ کال وید بھگوان کی کتھا ہوتی ہے۔ جو سجن صبح کے وقت اپنے کاروبار کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکتے۔ وہ شام کو آتے ہیں۔ کتھا سے لوگوں میں نیا جیون آ رہا ہے۔ دراصل آریہ سماج کی زندگی کا آدھار وید ہیں۔ ہم لوگوں نے آریہ سماج کے اس نیم کی جس میں یہ درج ہے کہ وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا ہر ایک آریہ کا پرم دھرم ہے۔ اوہیلنا کی ہے۔ سارے آریہ سماجی جگت کو ویدوں کے سوادھیائے کے متعلق زیادہ دھیان دینا چاہئے۔ بھگوان دیانند نے ویدوں کے ارتھ اس خوبی اور سرل بھاشا میں کئے ہیں۔ کہ معمولی ہندی جاننے والا بھی بہت کچھ گرہن کر سکتا ہے۔

(۲) استری سماج۔ ہر شکروار کو دوپہر کے وقت لگتی ہے۔ آریہ استریاں اچھی تعداد میں آتی ہیں۔ دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔

(۳) گرہ اپاسنا۔ ہر بدھ وار باری باری ہر ایک آریہ سماجی کے گھر پر شام کو ہون سندھیا اور پرارتھنا ہوتی ہے۔

یہ ایک نہایت ہی اعلیٰ ذریعہ دھرم پرچار اور پریم کی بردھی کا ثابت ہو رہا ہے۔ لوگوں کے جیون میں بڑا بھاری پریورتن ہو رہا ہے آریہ سیوا دل اور آریہ ادشدھالیہ زیر غور ہیں۔ دیگر آریہ سماجیں بھی اگر ان دھارمک کارجوں میں سرگرمی سے حصہ لیویں۔ تو پھر دیکھئے بہار کیسی ہوتی ہے۔

(دیگھراج دت سبھاسد آریہ سماج لاہور چھاونی)

دیال کی سرشٹی اُتپتی

(بقیہ صفحہ ۱۰)

اس کارن شبد دھار کے نیچے سرت دھار ٹھہری۔ مطلب یہ کہ رادھا سوامی اگم اگم پران سے بنے۔ اس لئے یہ تینوں لوک بالکل شُدھ نہیں۔ اور سرت دھار سے جو کہ آیان دایرے پر آمد ہوئی۔ اس سے انامی ست لوک بھنور گپھا بنے۔ اور ان دایرے پیدا ہونے کے کارن سرت دھار سے تینوں لوکوں میں کچھ ملیتا رہ گئی۔ اس کارن یہ تینوں لوک شبد دھار کے نیچے ہیں۔

رادھا سوامی مت کی مستند کتاب سار بچن ہے اس کے مصنف بابا جی سوامی مت کے بانی مبانی تھے ہیں۔ کہ انامی لوک سب سے بڑا ہے۔ امرت بچن کا مصنف انامی کو چھوٹا اور ملین نیز استری ورگ مانتا ہے۔ رادھا سوامی مت کی بیاس گدی والے انامی کو بڑا مانتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ بیاس والی گدی استری ورگ ہے۔ اور آگرہ والے پرش ورگ۔ کیا خوب! آج کل تو دونوں میں لڑائی جاری ہے۔ جانے دو۔ استری پرش لڑا ہی کرتے ہیں۔ ہیں۔ ہیں! حیران کیوں ہوتے ہو۔ جہاں دو برتن ہونگے۔ ٹکرائیں ہی گے۔ علاوہ ازیں ہم

دیال کی سرشٹی اُتپتی

رچنا کا ظہور

(پرکاش مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۱ء سے پیوستہ)

امرت بچن صفحہ ۱۲۲ دفعہ ۸۴ میں لکھا ہے۔ کہ "سُرتیں اچیت اوستھا میں پڑی تھیں۔ اور یہ حصہ مالک کا نیون انگ تھا"۔ آں حضرت رادھا سوامی نے مالک کی تو پیدائش دکھلائی ہے۔ کہ مالک کُل کس طرح بنا۔ مگر روح یعنی آتما کے متعلق کچھ تحریر نہیں کیا۔ کہ آتما یعنی رُوح کس طرح اور کتنی چیزوں سے بنی۔ شائد دیال جی یہاں بھُول گئے ہوں گے۔ اتنا ہی لکھا ہے۔ کہ سُرتیں اچیت اوستھا میں پڑی تھیں۔ اس سے یہ سدھ ہوتا ہے۔ کہ کُل مالک سے پہلے رُوح اور پرکرتی تھے۔ اس کے بعد مالک بنا۔ ہم رادھا سوامی دیال سے پُوچھتے ہیں۔ کہ مالک کا جوہر جو چار چیزوں سے بنا تھا۔ اور جو کہ الگ الگ تھا۔ کس کی پریرنا سے اکٹھا ہُوا؟ کیا رُوح نے اس کو مُرکب کیا؟ روح بھی اس وقت بے ہوش تھی۔ یا پرکرتی نے پریرنا کی ہوگی۔ یہ ہو سکتا ہے۔ ہوا نے دھکا مارا۔ چاروں چیزیں اکٹھی ہو گئیں۔ اور کُل مالک بن گیا؟

آؤ دیال جی۔ ہم آپ کو بتلائیں۔ کہ آپ کے کُل مالک کو کس نے بنایا؟ وہی دیدوں والا اوم ابناشی ہی تھا۔ جس نے رادھا سوامی دیال کو مجسم شکل میں ظاہر کیا۔ بدھی کی آنکھیں کھولو۔ امرت بچن صفحہ ۱۲۴۔ دفعہ ۸۵ سے سرشٹی اُتپتی کو شروع کرتے ہیں۔ یہ بیان ہو چکا کہ تفقلوں یعنی سُرت انشوں کی اجتماعی تحریک سے انادی چھپنے آکرشن کا سلسلہ جاری تھا۔ کتنے ہی زمانہ تک اس آکرشن سے کسی طرح کی تبدیلی یا تفریق ظہور میں نہیں آئی۔ لیکن جب سمے آیا۔ تو بھنڈار کی طرف آکرشن زیادہ بلکے کے ساتھ ہونے لگا۔ جس کی وجہ سے نیون انگ کی چیتنتا میں جو کہ آگے ہی کم تھی۔ اور بھی زیادہ کمی ہو گئی۔ یعنی آد بھنڈار یا دشیش انگ میں جس قدر چیتنتا پہلے کھچی ہوئی تھی۔ اس سے اور زیادہ کھینچ گئی اور نیون انگ کا وہ حصہ جس میں نیچی کمی واقع ہوئی۔ پرم پُرش یعنی دشیش انگ سے پرے ہٹنے لگا۔ یہ سلسلہ رچنا شروع ہونے کے عین قبل جاری ہُوا۔ اور کچھ عرصہ تک قائم رہا۔ جب مناسب وقت آیا۔ تو بھنڈار کے اس حصہ سے جو نیون انگ کے قریب ترین تھا۔ جاری ہوا اُٹھکر آد چیتن دھار پرگٹ ہوئی۔ یہ دھار چمبک شکتی کی جگہ بنانے والی کریہ کی طرح چیتن جگانے کی کریا کے روپ میں آد شکتی کا اظہار تھا۔ اور اس سے غرض یہ تھی۔ کہ نیون انگ کا جو حصہ آد چیتن دھار کا وستار انگ بننے کے قابل ہو۔ وہ کل مالک کی حد کے اندر قائم ہو جاوے۔ اس میں اس قدر چیتنتا بھر دی جاوے۔ کہ اس کی ذاتی چیتنتا کی کمی کی وجہ سے دوسرے چیتنتا سے ہین بھاگوں والی تموگُن جس کا ذکر آگے کریں گے۔ اس کے اندر نمودار نہ ہونے پاوے؟

دیکھنا ناظرین! رچنا کا تمام آئیڈیا رادھا سوامی نے نوین ویدانتیوں کی کتب سے اخذ کیا ہے نوین ویدانتیوں کا کہنا ہے۔ کہ یہ تمام سرشٹی برہم ہے۔ یعنی برہم سے پیدا ہوئی ہے۔ ویدانتی لوگ مثال دیا کرتے ہیں۔ جیسے مکڑی تمام کچھ اپنے اندر سے ہی نکال لیتی ہے۔ ایسے ہی اس برہم سے یہ تمام کچھ برآمد ہوا ہے۔ ویدانتیوں کے اس خیال کو لے کر ہی رادھا سوامی آچاریہ بھی تمام سرشٹی کو رادھا سوامی سے نکلی ہوئی ظاہر کرتا ہے؟

میں پیچھے عرض کر آیا ہوں۔ کہ رادھا سوامی مت نے کُل مالک کو تین حصوں میں اس طرح تقسیم کیا ہے۔ جس طرح انسانی تین حصے ہیں۔ رادھا سوامی آچاریہ ایمنت چیتن انگ کو رادھا سوامی کُل مالک کا سر ثابت کر رہا ہے۔ اور دُوسروں کو چھاتی پیٹ والا ادھیہ انگ سیز پرتی کو کُل مالک کا چرن انگ یعنی پاؤں کی بتاتا ہے۔ سر میں چیتنتا زیادہ تھی۔ چھاتی اور پیٹ میں اس سے کم اور چرن انگ میں بہت تھوڑی سی بچی ہوئی۔ یعنی یہ تمام جگت مادے سہت رادھا سوامی دیال کا جسم ہے۔

اب آپ پیدائش کا سلسلہ اس طرح شروع کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ کہ بہت زمانہ تک سر کا حصہ آکرشن میں لگا رہا۔ یعنی اپنے نیچے کے انگوں سے چیتنتا کھینچتا رہا۔ اس دھیرے دھیرے لگے رہنے کے کارن کسی طرح کی کوئی تبدیلی یا تفریق پیدا نہ ہوئی۔ جب سمے آیا۔ تو رادھا سوامی کے سر نے آکرشن کا سلسلہ زیادہ زور کے ساتھ شروع کر دیا اس کارن اب نیچے کے انگوں سے چیتنتا اُوپر کو جانے لگی۔ نیون انگ کا وہ حصہ جس میں کمی واقع ہونے لگی۔ پرم پُرش یعنی دشیش انگ سے پرے ہٹنے لگا۔ ایسی حالت اس وقت جاری ہوئی۔ جبکہ رچنا کا وقت بہت ہی قریب آگیا تھا۔ اور یہ سلسلہ کچھ دیر تک شروع رہا۔ جب مناسب وقت آیا۔ تو چیتن انگ کا حصہ نیون انگ سے دُور ہو گیا۔ پرگٹ رُوپ میں ظاہر ہوا۔ تمام انگوں میں جو چیتنتا مستک انگ میں رہنے لگئی تھی۔ تمام دشیش انگ میں چلی گئی۔ دشیش انگ میں اس حد کی چیتنتا بھر دی۔ کہ اس کی اپنی چیتنتا کی وجہ سے چیتن ہین بھاگوں میں تقسیم قائم ہوئی؟

یہ رادھا سوامی کی سرشٹی اُتپتی کا سلسلہ ویدانتیوں نہ عیسائیوں کا توڑ مروڑ ہے۔ اسی سے تو ہم کہتے ہیں۔ کہ جب کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ بھان متی نے کُنبہ جوڑا۔

امرت بچن صفحہ ۱۲۵۔ دفعہ ۸۶ میں سُرت شبد کے معنی اس طرح بیان کئے ہیں۔ کہ سُرت شبد کو استری پُرش بنا کر پیدائش کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ چیتن شکتی کے سنیوگ قائم کرنے والے انگ کو چیتن شبد دھار کہتے ہیں۔ اور کیندر (مرکز) قائم کرنے والے انگ کو سُرت دھار کہتے ہیں۔ یہ دونوں انگ ایک دوسرے کے آشرت ہیں۔ شبد چیتن شکتی کا کارکن رُوپ ہے۔ اور سُرت اسی کا بھنڈار رُوپ ہے۔ شبد کا کام آکرشن یعنی کشش کرنا ہے۔ اور سُرت کا کام کیندر نرمان یعنی مرکز قائم کرنا ہے۔ سُرت اور شبد دھاروں کے ان دو خواص کی وجہ سے نیچے منڈلوں میں لنگ یعنی استری پُرش کا فرق جانداروں کے اندر قائم ہوا؟

رادھا سوامی آچاریہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ شبد ایسی شکتی کا نام ہے۔ کہ جو نیون انگ سے چیتنتا کھینچ کھینچ کر دشیش انگ میں جمع کرتی ہے۔ اور اس جمع شدہ مصالحہ کو ایک مرکز میں رکھنے والی شکتی کا نام سُرت ہے یعنی سُرت اس تمام مصالحہ کو اپنے پیٹ میں جمع کرتی ہے؟

رادھا سوامی آچاریہ پھر تحریر کرتے ہیں کہ یہاں سے نیچے کے منڈلوں میں استری پُرش لنگ بھید جانداروں میں پیدا ہُوا؟

حضور! اس عبارت سے استری پُرش لنگ بھید تو رادھا سوامی دھام سے ہی شروع ہے۔ آپ کی عبارت کے مطابق شبد رادھا سوامی ہے۔ اور سُرت اس کی استری ہے ویسے بھی آپ شبد پال سنگھ کو شبد کا اوتار کہتے ہیں اور رادھا کو سُرت کا۔ یہ دونوں استری پُرش تھے۔ اور یہی آپ کی دونوں ہستیاں چیتن دھار تھیں۔ یہاں سے ہی رادھا سوامی دھام کا ظہور شروع ہُوا۔ اسی خیال کو لے کر آپ نے سُرت شبد کی کہانی بنائی ہے۔ ہم پیچھے لکھ چکے ہیں۔ کہ رادھا سوامی مت رُوحانیت سے بالکل بے بہرہ ہے۔ آپ نے جتنے بھی پرمان از مالک کو ثابت کرنے کے واسطے گھڑے ہیں۔ تمام رُوحانیت کے علم سے بعید ہیں۔ اور تمام میں پرکرتی کا ہی رُوپ رنگ ہے اور آپ کی تمام دلیلیں مالک کی استری کو ظاہر کر رہی ہیں۔ چونکہ دُنیا میں استری پُرش کے بغیر اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ اس خیال کو لے کر آپ نے مالک کُل کی بھی استری بنا ڈالی۔ یہ ہے رادھا سوامی مت کی فلاسفی۔

سرشٹی اُتپتی کا وستار

امرت بچن صفحہ ۱۲۵ دفعہ ۸۷۔ چونکہ کُل مالک خود انادی دھروپہ یعنی نیون ادھک بھاؤ میں تھا۔ اور اس میں تین علیحدہ علیحدہ انگ موجود تھے۔ یعنی ایک دشیش چیتن کا پار مستک انگ۔ دوسرا مدھیہ کا یا انگ۔ تیسرا نیون چیتن چرن انگ۔

اس لئے رچنا کے شروع میں جو شبد اور سُرت دھاریں کُل مالک سے نکلیں۔ اور جو پران یعنی اندر جانے والے اور اپان یعنی گرد چکر سے باہر آنے والے سوانسوں کی دو دھاروں کے مشابہ تھیں۔ اُنہوں نے اپنے تئیں نیون انگ کے اس حصہ میں جو کُل مالک کے عین سنمکھ تھا۔ تین بھاگوں میں تقسیم کیا۔ جیسے جانداروں کے سانس لینے پر جو آکسیجن گیس کثیر داخل ہوتی ہے۔ اور سانس نکالنے پر شریر کے مُبہم مصالحہ مل کر کاربانک ایسڈ گیس بن کر باہر آتی ہے لیکن چونکہ کُل مالک میں اعلیٰ درجے کی نرمل چیتنتا کے سوا اور کچھ قطعی نہیں ہے۔ اس لئے اس سے باہر آنے والا سانس اس کے جوہر یعنی اعلیٰ درجہ کی نرمل چیتنتا ہی سے منکشف ہونا چاہیے۔ اس لئے باہر آنے والے سُرت دھار کُل مالک سے برآمد ہوئی۔ ویسی ہی چیتن ہونی چاہیے۔ جیسی کہ اندر جانے والی۔ شبد دھار جو اس میں لین ہوتی ہے شبد دھار کے دھروپہ بھاؤ سے جو تین استھان بنے۔ وہ رادھا سوامی اگم الکھ کہلاتے ہیں۔ اور سُرت دھار کے دھروپہ بھاؤ سے جو تین استھان قائم ہوئے۔ ان کے نام انامی۔ ست لوک۔ بھنور گپھا ہیں۔ معلوم ہووے۔ کہ چونکہ سُرت دھار چیتنتا جگانے کی کریا کے دوارا باہر کو پھیلی۔ اس لئے اس کا نواس استھان شبد دھار کی نسبت جس کا کام بھنڈار کی جانب کشش ہے۔ کسی قدر نیچا ہے چنانچہ سُرت دھار کے تینوں استھانوں کا سیٹ دوسرا جس کی تفصیل اوپر بیان ہوئی ہے۔ شبد دھار کے استھانوں کے سیٹ سے نیچے واقع ہے۔ اور اس کی چیتنتا بھی شبد دھار کے استھانوں کے مقابلہ میں کسی قدر کم درجہ کی ہے؟

رادھا سوامی آچاریہ کہتا ہے۔ کہ کُل مالک ڈب کھڑا تھا۔ اس کارن اس کے اندر سے جو دو سانس پران اپان نکلے۔ وہ بھی ڈب کھڑے ہی تھے۔ رادھا سوامی خیال انوسار کُل مالک سانس بھی لیتا ہے۔ اور پران وایو کو سُرت کہا ہے۔ جو کہ گرد چکر سے نکلا کرتی ہے۔ چونکہ پران کے مقابلہ میں اپان اکثر گندی ہوتی ہے۔ چونکہ وہ کُل مالک بالکل شدھ تھا۔ پھر بھی اس کے پران اپان میں تھوڑا بہت فرق ہو ہی گیا؟

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۹ کالم ۳)

یاد رفتگان

نمبر (۳۷)

شریمتی بھاگیہ وتی دیوی

(از پنڈت یشونت بی اے ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی نے جب ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ تو بھارت ورش میں سخت اندھکار تھا۔ اور خصوصاً استری جاتی کی بڑی بری حالت تھی۔ نہ اُن کی اپنے گھروں میں عزت تھی۔ اور نہ وہ باہر کوئی کام کر سکتی تھیں۔

ہریانہ ضلع ہوشیارپور کے مشہور مہتہ خاندان میں شریمتی بھاگیہ وتی جی دو ہوا تھیں۔ رساز ہوؤں کی سنگت میں رہ کر نوین ویدانت کی باتیں سیکھ گئی تھیں۔ اور نوین ویدانت کا پرچار استریوں میں کیا کرتی تھیں۔ نوین ویدانت جگت کو متھیا ہونے کا پرچار کرتا ہے۔ اور ہر ایک کو یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ تم خود برہم ہو۔ تمہیں دنیا میں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

شریمتی بھاگیہ وتی دیوی جی نے ہریانہ میں بیٹھے ہوئے مہرشی سوامی دیانند کے ویدک دھرم پرچار کا سماچار سنا۔ اُن دنوں سوامی جی پُونا میں پرچار کر رہے تھے۔ شریمتی بھاگیہ وتی دیوی جی اپنے پریوار سے اجازت لے کر پُونا پہنچیں۔ اور سوامی جی کے درشن کئے۔

سوامی دیانند جی استریوں سے آمنے سامنے بات چیت نہیں کرتے تھے۔ شریمتی بھاگیہ وتی دیوی نے سوامی دیانند جی اور اپنے درمیان میں پردہ ڈال کر مختلف قسم کے ویدانت وغیرہ کے متعلق سوالات کئے۔ ان سوالات کے ایسے تسلی بخش جوابات شری مہرشی دیانند سرسوتی نے دئیے۔ کہ شریمتی بھاگیہ وتی دیوی میں تبدیلی آ گئی۔ اور دھرم کی ایک اگنی اُن کے اندر روشن ہو گئی۔ اب انہوں نے اپنے جیون کا اُدیش ایسا بنا لیا۔ کہ وہ استری جاتی کے سدھار کا کام کرنے لگ گئیں۔ دن رات اب اُن کو یہی دھن تھی اور اُن کو اب ویدک دھرم سے پیار ہو گیا۔ اور ویدک دھرم کے پرچار کے لئے استریوں کی سبھائیں کرنی شروع کیں۔

امرت سر۔ لاہور۔ جالندھر اور ہوشیارپور میں خصوصاً مائی بھاگیہ وتی جی نے بڑا کام کیا۔ جالندھر کی آریہ کنیا پاٹھشالہ کو موجودہ ترقی کی منزل پر پہنچانے میں شریمتی بھاگیہ وتی جی کا بھی ایک بھاری حصہ ہے۔ جالندھر ہریانہ سے نزدیک تھا۔ مگر ان دنوں ہوشیارپور اور ہریانہ تک ریل نہیں تھی۔ اور اب بھی صرف ہوشیارپور تک ریل ہے۔ اور ہریانہ تک ابھی ریل نہیں گئی۔ مگر شریمتی بھاگیہ وتی دیوی جی راستہ کی تکلیف کی چنداں پرواہ نہیں کرتی تھیں۔

لالہ دیوراج جی مائی بھاگیہ وتی دیوی جی کے بڑے بھگت تھے۔ مائی بھاگیہ وتی دیوی جی کی کتھا اکثر کنیاؤں کو سنایا کرتے تھے۔ شریمتی ساوتری دیوی کو جب وہ کام کرنے کے لئے پریرنا کرتے تھے۔ تو شریمتی بھاگیہ وتی دیوی جی کی مثال دیا کرتے تھے۔

شریمتی بھاگیہ وتی جی کی اس بے نظیر قربانی کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ جالندھر میں روز افزوں کام ہوا۔ پہلے پہل استریوں کو سبھا کرنا اور بھجن گانا شریمتی بھاگیہ وتی دیوی جی نے سکھلایا۔ اور شریمتی بھاگیہ وتی دیوی جی کو دیکھ کر لالہ دیوراج جی کو خیال پیدا ہوا کہ بدھوائیں اگر اُن کو تعلیم دی جاوے۔ تو دیش کے لئے بڑی مفید ہو سکتی ہیں۔ مگر بدھواؤں کی تعلیم کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے خرچ کے لئے دوسروں کی دست نگران رہیں کیونکہ ان کو اپنے رشتہ دار خوشی سے مدد نہیں دیتے۔ اور اُن کی موجودگی کو منحوس تصور کرتے ہیں۔

لالہ دیوراج نے ایک فنڈ کھولا۔ جس کا نام شریمتی بھاگیہ وتی دیوی فنڈ رکھا۔ اس فنڈ میں جس قدر روپیہ جمع ہوا۔ اس سے بدھواؤں کو وظیفے دئیے گئے۔ اور ایک ودھوا بھون جالندھر میں بنایا گیا۔ جس کی ادھشٹاتری شریمتی ساوتری دیوی جی تھیں۔

اس بدھوا بھون سے پنجاب میں بدھوائیں اس قابل ہوئی ہیں۔ کہ ویدک دھرم اور استری شکشا کے پرچار میں مددگار ہو سکیں۔ بدھوا بھون آج کل ترقی پر ہے۔ اور دن بدن اس بدھوا بھون کو ترقی ہوگی۔ یہ ضرورت زمانہ کو پورا کرتا ہے۔ لڑکیاں شادی کرنے کے بعد اس قابل نہیں رہتیں۔ کہ وہ کسی پاٹھشالہ میں ادھیاپکہ بن سکیں۔ آخرکار پاٹھشالاؤں کو بدھوا ادھیاپکاؤں کی تلاش رہتی ہے۔

شریمتی بھاگیہ وتی دیوی جی نے محسوس کیا کہ عورتوں میں شادی بیاہ اور دیگر مختلف تقریبوں پر فحش اور گندے خلاف تہذیب گیت گانے کی عادت ہے۔ تو انہوں نے اپنے بھجن تصنیف کئے۔ بیاہ کے ہاں پھیروں کے موقعہ پر جو گیت گائے جاتے ہیں۔ اور مختلف موقعوں پر جو گیت گائے جاتے ہیں۔ وہ شریمتی بھاگیہ وتی دیوی جی کے تصنیف کردہ ہیں۔

جب پہلے پہل یہ بھجن جالندھر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر کنیا مہاودیالیہ کی چھوٹی لڑکیوں نے گائے تھے۔ تو لوگ بڑے حیران ہوتے تھے۔ کہ اب ایسا زمانہ آ گیا ہے۔ کہ وہ اس قسم کے بھجن لڑکیوں کے منہ سے بھی سن سکتے ہیں۔

لالہ دیوراج جی نے کنیا پاٹھشالاؤں کے لئے ایک ابتدائی ریڈر بنائی ہے۔ جس میں مائی بھاگیہ وتی دیوی جی کی تصویر دی ہوئی ہے۔ اور ان کا مختصر جیون برتانت دیا ہے۔ کنیا مہاودیالیہ جالندھر میں اُن کی تصویر بطور یادگار کے رکھی ہوئی ہے اور کنیا مہاودیالیہ میں تعلیم پانے والی لڑکیوں کے ذہن نشین کرا دیا جاتا ہے۔ کہ شریمتی بھاگیہ وتی دیوی جی کی مثال قابل پیروی ہے۔ کنیا مہاودیالیہ میں ایک کمرہ بھاگیہ وتی بھون کہلاتا ہے۔

ہریانہ میں مائی بھاگیہ وتی دیوی جی کے پریوار کے رکیتوں نے اُن کی ہمیشہ عزت کی۔ مہتہ گردھاری لال جی بی اے ایل ایل بی وکیل ہریانہ مائی بھاگیہ وتی جی کے عزیز رشتہ داروں میں سے تھے۔ انہوں نے ہریانہ نواسیوں کی مدد سے مائی بھاگیہ وتی جی کی یادگار میں ہریانہ میں ایک عالیشان کنیا پاٹھشالہ قائم کی ہے۔ اس کا نام بھاگیہ وتی پاٹھشالہ ہے۔ آٹھویں جماعت تک اس میں تعلیم ہوتی ہے۔ یہاں کی لڑکیوں کی تعلیم کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی پاٹھ ودھی کے مطابق ہوتی ہے۔ اور کنیا مہاودیالیہ کے سالانہ جلسہ پر یہاں کی کنیائیں جاتی ہیں۔ اور کھیلوں وغیرہ میں حصہ لیتی ہیں۔

گورُوکل کمالیہ

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۱ کالم ۴)

لالہ شکھدیال جی پردھان رہتے ہیں۔ اور اُن کا بڑا پربندھ ہے۔ کہ وہ کل واسیوں کے اندر ایسے بھاو بھر دیں۔ کہ وہ خود کو ایک پریوار کا ممبر سمجھیں۔

خرچ کے لحاظ سے یہ گورُوکل بہت سستا ہے۔ اس علاقہ کے جو سجن اپنی سنتان کو گورُوکل شکشا پرنالی دوارا شکشا دلانا چاہتے ہیں۔ انہیں کمالیہ گورُوکل میں بلا فکر اپنی سنتان کو بھیج دینا چاہئے۔ (ایک سنرکشک)

(ہر قسم کی خط و کتابت میں اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں)

مونچھوں والی موسی

ایک سوشیل افسانہ

(از قلم پروفیسر ودیا ساگر دکھیا مہیر پدری مقیم نیروبی (ایسٹ افریقہ))

مگر کیوں ؟

اس لئے کہ یہ ایک لعنت ہے - اور انسان کو چاہئے کہ لعنت سے اپنا پیچھا چھڑائے ؟

مندرجہ بالا گفتگو دو دوستوں مہاشہ شام گوپال اور مولوی فخر الدین میں ہو رہی تھی - مولوی صاحب اور شام گوپال میں بڑی الفت تھی - اگرچہ اُن کے عقیدے مختلف تھے - تاہم اُن کے دل ایک تھے - اکثر فرصت میں مولوی صاحب اور شام گوپال میں باتیں ہوتی رہتی تھیں کبھی پولیٹیکل پہلو پر بحث چھڑ جاتی - اور کبھی مذہبی اور سوشل موضوع سامنے آ جاتا - الغرض کوئی نہ کوئی بحث ان دونوں دوستوں میں ہوتی رہتی - اُن کی مذہبی معاملات پر بھی بحث ہوتی - مگر دونوں میں نشستِ ناراضگی نہ ہوتی - اگر کسی بات پر اُن کا اختلاف ہوتا - تو مطلق اس کا اُن کی دوستی پر اثر نہ ہوتا - آج کی بحث "پردہ" پر ہو رہی ہے - مہاشہ شام گوپال تو پردہ کے خلاف ہیں - مگر مولوی صاحب حق میں - شام گوپال نے مولوی صاحب کو پردہ کے بہت سے نقص جتائے - مگر مولوی صاحب تھے - کہ نہ مانتے تھے - آخر شام گوپال نے کہا - "مولوی صاحب پردہ ایک سوشل خرابی ہے - ابھی دیکھو - ٹرکی نے اس بد رسم کو دور کیا ہے - تم کو بھی چاہئے - کہ پردہ کی رسم کو چھوڑ دو - اور اپنی بیوی کو دنیا کی بہار دیکھنے دو - اس پر مولوی صاحب نے جواب دیا " مگر کیوں " جس پر شام گوپال نے کہا " مولوی صاحب پردہ ایک لعنت ہے اور انسان کو چاہئے - کہ لعنت سے اپنا پیچھا چھڑائے " مگر مولوی صاحب اپنی ضد پر برابر قائم رہے - اور کہنے لگے - بھئی یہ بہت پرانی رسم ہے - اس لئے میں اس کو چھوڑ نہیں سکتا ؟

(۲)

شام گوپال ریلوے میں ملازم تھا - اور مولوی صاحب ایکسائز میں - شام گوپال نے ایک موٹر لے رکھی تھی - وہ مولوی صاحب کو اپنی موٹر میں بٹھا کر اُن کے کام پر پہنچا دیتا - اور جب واپس آتا - تو بھی مولوی صاحب کو ساتھ لے آتا - آج بھی حسب معمول جب شام گوپال دفتر سے کام کر کے واپس گھر آیا - تو مولوی صاحب کو اپنے ساتھ موٹر میں بٹھا لایا - راستے میں شام گوپال نے مولوی صاحب کو اپنے گھر چلنے کی دعوت دی - جس پر وہ کچھ اصرار کے بعد راضی ہو گئے - شام گوپال جب گھر پہنچا - تو اس کے دو بچے اور بیوی اُس کی راہ دیکھ رہے تھے - شام گوپال کی بیوی نے مولوی صاحب کو دیکھ کر کہا " کہو بھائی بڑی مدت کے بعد درشن دیئے کیا کہیں تم نے بھی پردہ اوڑھ لیا تھا - معلوم ہوتا ہے - اب تم بھی پردہ کرنے لگے ہو ؟" مولوی صاحب اس مخول پر کچھ گرم ہو گئے - اور فوراً ہی اپنے غصّے کا پارہ ایک سو دس پر لے جا کر شام سے بولے - شام اب میں چلتا ہوں - شام نے مولوی صاحب کو ٹھیرنے کے لئے کہا - مگر مولوی صاحب غصّے میں گرم تھے - اور بغیر کچھ کہے سنے گھر کی طرف چل دیئے - شام گوپال اپنی استری کو بہت خفا ہوئے - کہ اُس نے مولوی صاحب کو ناراض کر دیا - مگر اُس کی بیوی لُشپا بے قصور تھی ؟

دوسرے دن صبح موٹر لے کر وہ مولوی صاحب کے گھر گیا - تو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب دفتر کو چلے گئے ہیں - شام نے دل میں بہت بُرا محسوس کیا - جب دفتر سے واپس آیا - تو بھی مولوی صاحب اُس کی موٹر میں واپس نہ آئے - شام دو تین دن مولوی صاحب کے گھر جاتا رہا مگر مولوی صاحب نہ ہی اُس کو ملتے - اور نہ ہی اُس کی موٹر میں بیٹھکر دفتر جاتے - آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ دونوں ایک دوسرے سے بدظن ہوتے گئے ؟

(۳)

ایک دن مولوی صاحب کی بیوی ایک سہیلی کے جا رہی تھی - کہ اس کو ایک آدمی ملا - باتوں باتوں میں دونوں ایک دوسرے کو دل دے بیٹھے اب معمول ہو گیا - کہ جب مولوی صاحب دفتر کو چلے جاتے - تو وہ شخص برقعہ پہن کر مولوی صاحب کے گھر آتا - اور اُن کی بیوی سے خوب گلچھرے اڑاتا - اس شخص کا نام محمد دین تھا - محمد دین جب مولوی صاحب کے گھر آتا - تو کچھ نہ کچھ بچے کے لئے لے آتا - بچہ ماں سے پوچھتا " اماں یہ کون ہے ؟" جواب ملتا " تمہاری موسی ہے " بچہ چھوٹا تھا - سمجھ بیٹھا ایسا ہی ہوگا - ایک دن جب مولوی صاحب دفتر سے واپس آئے - تو بچہ اُن کی گود میں جا بیٹھا اور پیار سے بولا - ابّا ! آپ میرے لئے کچھ نہیں لاتے - مگر میری موسی تو روز میرے لئے کچھ نہ کچھ لاتی ہے - مولوی صاحب حیران ہو گئے - کیونکہ وہ جانتے تھے - کہ اُن کی کوئی سالی نہیں ہے - جو بچے کی موسی ہو - آخر بچے سے بولے تمہاری کونسی موسی تمہارے لئے مٹھائی لاتی ہے ؟ بچے نے بھولے پن سے جواب دیا - اجی وہی مونچھوں والی موسی - جو یہاں روز آتی ہے - اور اماں سے بہت دیر تک باتیں کرتی رہتی ہے - مولوی صاحب سمجھ گئے - کہ ضرور دال میں کچھ کالا کالا ہے - کچھ دیر تک سوچتے رہے - اور پھر حسب معمول گھر کے ضروری کاموں میں لگ گئے ؟

(۴)

دوسرے دن مولوی صاحب گھر سے دفتر کی طرف گئے - اور ایک دن کی چھٹی لے کر واپس آ گئے - اور گھر کی دیوار کے پیچھے کھڑے ہو کر دیکھنے لگے - کچھ دیر کے بعد محمد دین برقعہ پہنے ہوئے آیا - اور مولوی صاحب کے مکان کے اندر چلا گیا - جونہی وہ اندر گیا - مولوی صاحب بھی اس کے پیچھے آہستہ سے چل دیئے - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آنے والی کوئی عورت ہے - مگر یہ محمد دین تھا - جب اُس نے اندر جا کر پردہ اُٹھایا - تو مولوی صاحب نے دیکھا - کہ یہ اُن کا ایک ہمسایہ محمد دین ہے - اُنہوں نے نہ محمد دین کو کچھ کہا اور نہ اپنی بیوی کو - فقط دوڑتے ہوئے شام گوپال کے دفتر کی طرف چل دیئے ؟

شام گوپال نے مولوی صاحب کو اپنی طرف خلاف معمول آتے ہوئے دیکھ کر کہا - کہو کیسے مزاج ہیں - آج بھولے سے کس طرح درشن دیئے ؟ مولوی صاحب نے کہا - بھئی میں بڑا قصوروار ہوں - میں نے تمہارا کہا نہ مانا - اب میں مانتا ہوں - کہ واقعی پردہ ایک لعنت ہے ؟

شام گوپال حیران تھا - کہ کیا بات ہے - اس نے مولوی صاحب سے بات پوچھی - مولوی صاحب بولے بھائی مجھے تمہاری باتیں عقل نہ دے سکیں - مگر مونچھوں والی موسی نے بہت عقل دے دی ہے - اب مجھے معلوم ہوا ہے - کہ واقعی میں غلطی پر تھا - اب مجھے ہوش آئی ہے - شام گوپال نے کہا - مولوی صاحب مجھے مفصّل بتاؤ - میں کچھ نہیں سمجھا - کہ کیا بات ہے - جس پر مولوی صاحب نے تمام حالات بتائے ؟

(۵)

اب مولوی صاحب نے دوسری شادی کر لی ہے - پہلی عورت کو طلاق دے دی ہے - اُن کی پہلی عورت محمد دین کے پاس ہے - اب اُنہوں نے اپنا مکان شام گوپال کے مکان کے نزدیک لے رکھا ہے - اور بڑے آنند سے زندگی بسر کر رہے ہیں - مولوی صاحب نے اپنے مکان کے آگے ایک بورڈ لگا رکھا ہے ؟

NO PURDAH WOMEN SHOULD COME IN

یعنی کوئی پردہ والی عورت اندر نہ آئے - کئی دفعہ لُشپا اور شام گوپال پوچھتے ہیں - کہ بھئی اب بھی پردہ کی رسم کو اپناؤ گے - جس پر مولوی صاحب ہنسی سے جواب دیتے ہیں - کبھی نہیں - کیونکہ مجھے مونچھوں والی موسی نے کافی سبق دے دیا ہے - بھلا ہو مونچھوں والی موسی کا جس نے مجھے انسان بنا دیا - جس پر ایک قہقہہ پڑتا ہے جس میں مولوی صاحب بھی شریک ہوتے ہیں - اب مولوی صاحب ہر معاملہ میں شام گوپال کی رائے لیتے ہیں - اور لُشپا کی باتوں کا کبھی غصّہ نہیں کرتے ؟

گورو کل کھالیہ

گورو کل کانگڑی کی یہ ایک ایلیتی پھونتی شاکھا ہے جو ایک ایسے علاقہ میں بنائی گئی ہے - جہاں اس کی حقیقی ضرورت ہے - لاہور سے ننکانہ صاحب اور جڑانوالہ ہو کر جالندھر شورکوٹ روڈ کو جاتی ہے اس پر شورکوٹ روڈ چند میل ادھر کھالیہ نگر سے باہر کوئی میل بھر کے فاصلہ پر یہ شاکھا ہے خوشنما بھون میں ستھاپت ہے - جو آشرم چند دار بچیہ شالہ - دھرم شالہ اور گوشالہ پر مشتمل ہے - آشرم کے سامنے چھوٹا سا باغیچہ ہے - جسے سیراب کرنے کے لئے ایک پختہ کنواں لگا ہوا ہے - برہمچاریوں کے سنان کے لئے بھی یہی کنواں کام آتا ہے - باغیچہ کے علاوہ تھوڑی سی بھومی کھیتی کے لئے بھی ہے - جس میں ہر موسمی سبزی برہمچاریوں کے لئے پیدا کی جاتی ہے - جو صرف برہمچاریوں کے لئے بہ کفایت ہوتی ہے - بلکہ اس سے گوروکل کو کچھ آمدن بھی ہو جاتی ہے ؟

اس گوروکل میں اس سمے ۶۵ برہمچاری ہیں - جو سات شرینیوں میں دھگت ہیں - شکشا کے لئے چھ ادھیاپک ہیں - کفایت شعاری کے لئے اس شاکھا میں شکشا کا یہ کرم رکھا گیا ہے - کہ ادھیاپک ورگ دوپہر سے پہلے اوپر کی شرینیوں کو شکشا دیتے ہیں - اور دوپہر کے بعد نچلی شرینیوں کو - یہ ایک نیا تجربہ ہے گوروکل کے سنچالکوں سے میرا نویدن ہے کہ وہ اس تجربہ کو گہری نظر سے دیکھتے رہیں - اس کی کامیابی میں سندیہ ہو تو اسے چھوڑنے میں سنکوچ نہ کریں ؟

دوسری بات جس کی طرف میں سنچالکوں کا دھیان دلانا چاہتا ہوں - وہ برہمچاریوں اور خصوصاً چھوٹی شرینی کے برہمچاریوں کے ویایام کی کمی ہے - برہمچاریوں کے ویایام کی طرف زیادہ توجہ دی جانی چاہئے - تاکہ اُن کا سواستھ اچھا ہو - دو یا تین ... کی دیکھ ریکھ کا گوروکل ... ادھیکا ...

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۳ سے ...)

سناتن دھرم کے ڈھول کی پول

(از مہاشہ ملک چند پردھان آریہ سماج تلہ گنگ ضلع کیمبل پور)

بیٹھو بھی میرے قتل پہ کیا باندھو گے خنجر
دیکھوں تو تمہیں باندھنی آتی ہے کمر بھی

ہمارے لیکھ مندرجہ پرکاش ۱۳-اگست ۳۴ء کے جواب میں جواب دیتے ہوئے مہتہ گوراندتہ مل جی نے لیپے ہوئے کو پیسنے کے مصداق ان ہی پرانی اور بے بنیاد باتوں کا اعادہ کرکے مہرشی دیانند جی کے کیریکٹر پر بھی کیچڑ پھینکنے کی کوشش کی ہے۔ جنوں کی نقلی کہانیوں کی پول پچھلے پرچوں میں اچھی طرح کھولی جا چکی ہے۔ ہم نے آپ کو چیلنج دیا تھا۔ کہ کسی آریہ گرنتھ سے حوالہ دے کر ثابت کرو۔ کہ مہرشی نے اپنی آریہ زندگی کے دوران میں کبھی بھنگ کا استعمال کیا ہے؟ وغیرہ۔ مگر آپ نے اس لیکھ میں بھی کسی آریہ گرنتھ یا مستند رشی جیون کا حوالہ نہیں دیا۔ اس سے بخوبی عیاں ہے۔ کہ یہ تمام قصے از سرتا پا لغو اور باطل ہیں اور محض پورانک دماغ کی اختراع ہیں۔ ہم پھر ڈنکے کی چوٹ سے آپ کو چیلنج نہیں ڈبل چیلنج دیتے ہیں۔ کہ آپ ہمارے گرنتھوں کے آدھار پر رشی جیون پر دل کھول کر اعتراض کیجئے۔ آپ کا جبالال جینی کرت دیانند چھل کپٹ درپن کنجر نمبر۔ اور سکھ پنتھی آتمانند کی بناتی ہوئی ستیارتھ پرکاش آلوچنا کی بنا پر اعتراض کرنا اصول مناظرہ کے سراسر برخلاف اور آپ کی شکست کا مترادف ہے۔ کسی مذہب پر اعتراضات اس کی مسلمہ کتابوں کی بنا پر کئے جاتے ہیں۔ اس کے مخالفوں کی تحریروں کی بنا پر نہیں کیا ہم تمہاری مستند کتابوں کے آدھار پر اعتراض نہیں کرتے؟ اگر آپ ہمیں کنجر نمبر اور ستیارتھ پرکاش آلوچنا کی تحریروں کے لئے جواب دہ قرار دیتے ہیں۔ تو آپ کو بھی سناتن دھرم نمبر۔ دیولیلا نمبر۔ پران بھاوجنزادلی نمبر مسلمانوں عیسائیوں اور دیگر غیر سناتن دھرمیوں کی تحریروں کے لئے جواب دہ بننا پڑے گا۔ اگر منظور ہے۔ تو صاف اظہار کریں۔ تاکہ ان کے آدھار پر سوالات کئے جاویں۔

ہم نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ ایک روز تم آریہ سدھانتوں کا اپنے مندر میں کھنڈن کرو۔ ہم سب آریہ سماجی سنیں گے۔ دوسرے روز ہم اپنے مندر میں تمہارے اعتراضات کا جواب دیں گے۔ اور تمہارے سدھانتوں پر سوال کریں گے۔ آپ آکر سنیں۔ اگلے دن پھر آپ لیکچر دیں۔ یہ سلسلہ اسیطرح ایک سال تک جاری رہے۔ پھر دیکھیں نتیجہ کس کے حق میں نکلتا ہے۔

مگر آپ کو حوصلہ نہیں ہوا۔ کہ اسے منظور کریں ٹھیک ہے۔ کہ آپ کا فائدہ بھی اسی میں تھا۔ اگر آپ منظور کر لیتے تو رہے سہے دو چار پنچھی بھی آپ کے جال سے چھوٹ جاتے۔ اگر ہمارا خیال غلط ہے۔ اور آپ کو اپنے اصولوں کی سچائی کا دعوے ہے۔ تو تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ خدا کے واسطے باز آؤ۔ اگر کچھ حق کے طالب ہو۔ وگرنہ اب صداقت جھوٹ کے دھرّے اڑاتی ہے۔

ہم نے شریمد بھاگوت پران سکندھ ۳۔ ادھیائے ۱۲ شلوک ۲۸ و ۲۹ کے حوالے سے برہما کے اپنی بیٹی پر آسکت ہونے کا جواب مانگا تھا۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ رگ وید اور اتھروید میں یہ قصہ حرف بحرف ملتی ہے اس سے بڑھکر سفید جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے اگر آپ خود کو راستی پسند سمجھتے ہیں۔ تو وید منتروں کا ترجمہ کرکے شلوکوں کے ساتھ مقابلہ کرکے دکھلائیں۔ نیز اسی وشنے میں وامن پران کا ادھیائے ۸ بھی پڑھیں جس کے شلوک ۵ میں لکھا ہے۔ کہ اس پاپ سے اُن کا سر چھن ہو گیا۔ یعنی کٹ گیا۔ وہ اسی چھن سر سے تیرتھوں میں دکھیات تیرتھ کو گئے۔ اسی تیرتھ کا نام برہم بلی تیرتھ تھا۔ وید میں وہ منتر بھی دکھانا ہوگا۔ جس میں چھن سر سے برہما کے تیرتھ پر پہنچنے کا ذکر ہو۔ سچ بات تو یہ ہے۔ کہ آپ تمام طاقت لگا کر بھی پرانوں کی وید کے خلاف باتوں کا جواب نہیں دے سکتے۔ اگر دے سکتے ہو تو بھوشیہ پران اُتر پرب ادھیائے ۱۱۱ کو پڑھکر بتاؤ کہ اس میں رنڈیوں کی مکتی کس طرح بتلائی گئی ہے۔ کیا شلوک ۴۴-۴۵ میں یہ مضمون نہیں۔ کہ اس اُتم براہمن کو رتی ارتھات بھوگ بلاس کے لئے یہ کام دیو ہی ہے۔ ایسا چت میں دھارن کرکے ولاس کی اچھیا سے جو جو برہمن چاہے وہ وہ کرے۔ بتایئے تو یہاں کونسا انکار رہ گیا ہے یہ شکشا کس وید منتر کے مطابق ہے؟ یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۸ میں مکتی کیول برہم گیان سے بتلائی ہے۔ کیا یہ شلوک سراسر اشلیل اور اس کے ورودھ نہیں؟

رگ وید منڈل ۱۰ ادھیائے ۳ سوکت ۵ منتر ۶ میں شراب پینا اور جوا کھیلنا پاپ بتلایا ہے۔ مگر بھوشیہ پران کے برہم پرب ادھیائے ۳۲ کے شلوک ۱۷ میں لکھا ہے۔ کہ اس دن سری کرشن جی اپنی رانیوں سمیت چل کر پڑا کے بعد ایکانت ستھان میں شراب پی رہے تھے۔ اور آنز پرب ادھیائے ۱۳۹ کے شلوک ۴ سے ۷ میں سری کرشن جی یدھشٹر مہاراج سے کہتے ہیں کہ دیپاولی کو پوجا کی ودھی ندرشن کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دیپاولی تھا منش پرستہ ہے جوا کھیلنے کے اتسووں سے رات کو جاگتے رہیں۔ کیا پران کی یہ شکشا وید کے برخلاف نہیں ہے؟

ہم نے اشٹادش پوران درپن سے آپ کے بھوشیہ پنڈت جوالا پرشاد جی کی رائے پرانوں میں ملاوٹ کے متعلق درج کی تھی۔ آپ اس کے جواب میں ہمیں چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اپنے بتلائے ہوئے پرچہ الف ۹ کو نکال دیں۔ تو ہم از کم ہمیں انعام دوں گا۔ آپ کا یہ چیلنج ہمیں منظور ہے۔ اشٹادش پران درپن ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کے صفحہ ۲ پر ہم اپنی تحریر کا ایک ایک لفظ بھری سبھا میں دکھانے کو تیار ہیں۔ آپ تاریخ مقرر کرکے ہمیں اطلاع دیں۔ اور بیس روپے ساتھ لا دیں۔ اگر آپ اس پرمان کو دیکھنے کے لئے وقت مقرر نہیں کریں گے۔ تو آپ کی تمام شیخی کرکری ہو جاویگی۔

نیوگ اور ودھوا وواہ کی ضرورت ہم اپنے لیکھوں میں اچھی طرح دکھلا چکے ہیں۔ مہرشی دیانند کا یکش زمانہ حال کے سناتنی ودوانوں کے خیالات اور معصوم دیویوں کی دردناک حالت کو دیکھکر بھی اگر آپ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ تو اپنے ایشوری گیان بھوشیہ پران کا پرمان لیجئے۔ برہم پرب ادھیائے ۱۸۲ شلوک ۴۶ سے ۵۰ تک۔ پتی کے نامرد۔ پردیش واسی۔ پتت۔ سنیاسی اور روگ بیاسی ہونے پر اگر استری دوسرا پتی کرے۔ تو کوئی دوش نہیں ہے پتی کے لنگڑا۔ بونا۔ کبڑا۔ بکواسی اور مورکھ۔ جنم سے اندھا۔ بہرا گونگا ہونے پر استری کے دوسرا پتی کرنے میں کوئی دوش نہیں ہے ...... جو کنیا وواہی گئی ہو۔ مگر سیکھن کر پراپت نہ ہوئی ہو۔ وہ پھر پنر وواہ دوارا دوسرے پتی کو پراپت ہو سکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ کہئے اب بھی وہی رٹ لگاتے جاؤ گے کہ کنیا کے لئے تو ایک ہی پتی ہے۔ دوسرا پتی نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ بیان کافی نہ ہو تو منو سمرتی کے ادھیائے ۹ کے شلوک ۵۹ کو پڑھئے۔ جس میں استری کو اولاد نہ ہونے کی صورت میں اولاد ہونے کی خواہش سے اپنے دیور یا خاندان کے کسی آدمی سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرنے کی آگیا دی گئی ہے۔ اب آپ کے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں۔ یا تو ان پرانوں پر ہڑتال پھیر دیجئے۔ یا سچائی کو گرہن کرکے اپنے ستیہ پریمی ہونے کا ثبوت دیجئے ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ہم نے آپ سے سوال کیا تھا۔ کہ جو ودھوا زمانے کے ناموافق حالات کے باعث برہمچارنی نہ رہ سکے اس کے لئے آپ پنر وواہ کی آگیا دیتے ہیں۔ یا مسلمانوں اور عیسائیوں کے گھروں کو آباد کرنے دلیف یا بننے۔ گربھ پات کرانے یا زناکاری کرنے کی۔ اس کے جواب میں آپ بالکل خاموش ہیں۔ اور یہ خاموشی۔ آپ کے دل کا بخوبی اظہار کر رہی ہے ؎

یہ وہ پتھر ہے۔ جو ہم سے اٹھایا جا نہیں سکتا
اٹھانا تو کجا خالی ہلایا جا نہیں سکتا

ہم نے شری پنڈت بھگوتی لال شاستری پرنسپل سناتن دھرم کالج کی رائے کا حوالہ دیا تھا۔ جو یہ تھے ہیں۔ کہ مہرشی دیانند نے عیسائیوں اور مسلمانوں سے ہماری رکشا کی۔ پادری احمد مسیح کی رائے درج کی۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اگر رشی دیانند نہ ہوتے۔ تو میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ بہت بڑی تعداد ہندوؤں کی ہمارے اندر آ گئی ہوتی۔ مگر آریہ جاتی کے نادان دوست سچائی کے دشمن مہتہ جی فرماتے ہیں۔ کہ رشی دیانند نے عیسائیوں سے ہماری قوم کی رکشا کیا کرنی تھی۔ انہوں نے تو الٹا اسے عیسائی بنایا۔ قربان جائیں اس قدر شناسی کے۔ صد آفرین ہے۔ اس عقل پر ؎

ستم کو تم کرم سمجھے۔ جفا کو تم وفا سمجھے
پڑیں پتھر سمجھ ایسی پہ گر سمجھے تو کیا سمجھے

ہم پنڈت جی سے پوچھتے ہیں۔ کہ رشی دیانند نے اگر آریہ جاتی کو عیسائی ہونے سے نہیں بچایا۔ تو کیا پرانوں کی شکشا نے بچایا ہے؟ سنئے بھوشیہ پران کا پرتی سرگ پرب کھنڈ ۳۔ ادھیائے ۲۔ صاف لکھا ہے۔ کہ ایک وقت راجہ شالی واہن ہمالیہ پہاڑ پر گیا۔ اور وہاں جا کر دیکھا۔ کہ ایک سفید وستر پہنے مہاپرش کھڑا ہے۔ مہاراجہ نے کہا۔ کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے ہنس کر کہا۔ کہ میں پرماتما کا بیٹا ہوں کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا ہوں۔ اور مسیحی دھرم میں لین ہوتا ہوں۔ جو میرے مذہب کو ماننے والے ہیں۔ ان کا ہردے بڑا اُتم ہوتا ہے ......"

یہ ہے رکشا جو آپ نے آریہ جاتی کی کی ہے۔ بجائے عیسائیت کا کھنڈن کرنے کے اس کی تعریف کرکے اس کو عیسائیت کا بھگت بنا دیا۔ تمہارے پرانوں نے نہ صرف حضرت مسیح کو پرماتما کا بیٹا بنا کر ہندوؤں کو اس کا شردھالو بنایا۔ بلکہ حضرت نوح۔ آدم۔ موسیٰ۔ محمد۔ محمود غزنوی۔ اکبر تیمور لنگ وغیرہ کو ایشور اوتار مان کر اسلام کا بھی معتقد بنایا۔ ملکہ وکٹوریہ اور انگریزوں کی تعریف کے پُل باندھ دیئے۔ اس پر بھی تم پرانوں کی تعلیم پر فخر کرتے ہو۔ کیوں نہ ہو ستیہ وادی جو ٹھیرے۔ آپ جو کریں۔ سب ستیہ ہے۔

آپ اچھوتوں کو یگوپویت دینے پر آریہ سماج کو بہت کوستے ہیں۔ مگر حیرانی کی بات ہے کہ آپ کو اپنے بھوشیہ پران کے مصنف کی عقل پر بالکل غصہ نہیں آتا۔ پرتی سرگ پرب ۳ کھنڈ ۴ ادھیائے ۲۰ کے شلوک ۲۷ و ۳۰ میں لکھا ہے کہ مصر دیش میں آئین ہوئے ملیچھوں کو کشیپ

کنو نے شاستر سن کیا۔ شودروں سے سنکالے ہوئے براہمن زبان کو براہمت ہو سے۔ جوتی اور یگیوپویت کو دھارن کر کے اتم ویدوں کو پڑھکر دیوتاؤں دوارا دیوتاؤں میں اُتم اندر کی پُوجا کرتے تھے ؏

کہو پنڈت جی! شرنی دلت اُدھار کا یہ کیسا زبردست پرمان ہے؟ کیا اب ملیچھوں کو یگیوپویت دینے شروع کر دوگے یا ملوشیہ پوران کا بائیکاٹ کرنے کی تجویز ہے یا اس پرمان کو بھی انکار جتلا کر اپنا پیچھا چھڑاؤ گے؟

مالابار کے ہندوؤں کی شدھی کے متعلق سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب نے جو پرستاؤ پاس کیا تھا۔ وہ اگر شدھی کی پرستاؤ نہیں تو اور کیا ہے؟ اس میں صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ۔۔۔۔۔۔ پرائشچت کے لحاظ سے معمولی پرائشچت کرکے ہندوؤں میں شامل کر لیا جاوے۔ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ سبھا مذکور شدھی کے حق میں ہے۔ اور اس کی زبردست وکالت کرتی ہے ؏

اچھوتوں کے ساتھ سہبھوج پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے جگن ناتھ مندر کی خبر لو۔ جہاں جوٹھا بھات کھانے سے مکتی کا سرٹیفکیٹ ملتا ہے پشاور سے جج کے فیصلے کو آپ برہم واک سمجھتے ہیں۔ تو مہربانی کر کے اٹھارہ پورانوں کے متعلق بھی اُن سے ہی فیصلہ کراؤ۔ اگر وہ ان کو

بیہودہ درجے کے اشلیل نہ بتائیں تو ہمارا ذمہ۔ ستیارتھ پرکاش بیشک لاثانی کتاب ہے۔ مگر جگیاسوؤں کے لئے۔ نہ کہ مفت خوروں کے لئے۔ جن نام نہاد مذاہب کی یہ قلعی کھولتی ہے۔ اُن کے واعظ اپنے حلوے مانڈے کے چھینے جانے کے خوف سے اس کی مذمت کرتے ہیں۔ ورنہ باطن میں وہ بھی اس کی عظمت کے قائل ہیں ؏

آپ فرماتے ہیں۔ سوامی جی مہاراج نے پنر وواہ اور نیوگ کے شلوک منوشاستر میں درج نہیں کئے۔ اس سے بڑھکر صریح استیہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ کیا اودھیائے ۹ بھی کبھی کھول کر دیکھا ہے؟ جو اس وشئے سے بھرا پڑا ہے۔ آپ اپنے آپ کو بھینا اور ہمن شیلتا کی ساکشات مورتی سمجھتے ہیں۔ مگر آریہ سماج کے سوامی کو دیانند بابا لکھتے ہوئے سبھیتا کہاں گئی تھی۔ گنگا کنارے نوزائیدہ بچوں کا گرے ہوئے ملنا۔ بنگال میں وِدھواؤں کی کثرت طوائفوں کی تعداد میں بیٹھی۔ یہ سب آپ کے خیال شریف میں آریہ سماج کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ اس سچائی کی جتنی داد دی جائے کم ہے ذرا یہ بھی فرمائیے۔ کہ تمہارے اوتاروں کے کارناموں میں جو اشلیل باتیں بھری پڑی ہیں۔ دودھ نگوائی۔ چوری وبھچار۔ شراب نوشی۔ جوا کھیلنا وغیرہ جو کچھ تمہاری دھارمک پستکوں میں بھرا پڑا ہے۔ کیا یہ بھی

آریہ سماج کا قصور ہے؟ آپ یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ سناتن دھرمی آریہ سماج کے سدھانت کو مانتے جا رہے ہیں۔ مگر منتری سناتن دھرم پرتاپ سبھا سری نگر کشمیر کی نیماولی صاف بتلا رہی ہے۔ کہ سناتن دھرم آریہ سماج کے بالکل قریب آ رہا ہے۔ اس کے پہلے ہی صفحہ پر آریہ سماج کے ڈھنگ پر دس اُدیش دیئے گئے ہیں۔ پہلا اُدیش یہ ہے۔ کہ ویدہی سناتن دھرم کا مُول گرنتھ ہے۔ اور دوسرے اس کے انیریشن میں پرم پرمان ہے؟ کیا اس اُدیش میں پورانوں کے سُتنتر پرمان ہونے کا صاف کھنڈن نہیں ہے پھر ساتواں اُدیش یہ دیا ہے کہ وہ لوگ جو ویدک دھرم سے کسی کارن دکھ ہو گئے ہیں۔ اُن میں ویدک دھرم کے پرچار اور ان کے پنر سنسکار کا پربندھ کرنا۔ کیا یہ شدھی کا زبردست منڈن نہیں ہے؟ آپ سبھا مذکور سے یہ نیماولی منگوا کر ان اُدیشوں کو پڑھ جائیے۔ اور خود ہی جتلائیے کہ ان میں کون کون سے آریہ سماج کے نیموں کی نقل ہیں ؏

قصہ مختصر لوگ دکھاوے کی خاطر سناتن دھرم آریہ سماج کی جتنی مخالفت کا اظہار بے شک کریں۔ مگر دل سے اُس کے اصولوں اور کام کا لوہا ان چکا ہے۔ رہی آپ ایسے مہنتوں۔

پجاریوں۔ گدی داروں اور مفت خوروں کی مخالفت۔ زمانہ آئیگا۔ کہ اس کا بھی خاتمہ ہو جائیگا ؏

آپ اپنی سنسکرت دانی اور منطق پر خواہ کتنا ہی ناز کریں۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ

؎ مقابل گیان کے گیان پر یہ بات صادق ہے
نہ کام آتا جہاد اور نے فصاحت کام آتی ہے

اب دنیا آپ کے ڈھونگ کی حقیقت کو سمجھ گئی ہے۔ اس لئے اس پر آپ کا جادو نہیں چل سکتا۔ ہر کس و ناکس کی زبان پر آپ کے متعلق یہی شعر ہے۔ کہ

؎ خود غرضی کا چشمہ آنکھوں پہ لگ رہا ہے
پھر کس طرح وہ دیکھیں انصاف کی نظر سے

~~~ : ~~~

آریہ سماج پسرور کا پرستاؤ۔ آریہ سماج پسرور نواب بہاولپور کے اس حکم کو۔ جس کی رُو سے ریاست بہاولپور میں آریہ سماج کو اپنے مندر کے اندر بھی جلسہ کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور نواب صاحب سے اسے واپس لینے کی اپیل کرتی ہے ؏

(۲) آریہ سماج پسرور ریاست بہاولپور کے بالکل بیگناہ بھگت کنول نین کی گرفتاری پر بڑے زور سے
~~~

لاہور میں شردھانند دوس

آریہ سماج لاہور چھاؤنی

شری سوامی سوتنترانند جی کی صدارت میں ۲۳ دسمبر کو شردھانند دوس کے سنبندھ میں جلسہ ہؤا سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے کہا۔ کہ آپ آج یہاں پر اس لئے جمع ہوئے ہیں۔ کہ اس مہا پُرش کا جس نے شدھی کے لئے اور آریہ جاتی کو اونچا کرنے کے لئے تن من اور دھن سے کام کیا تھا۔ اور جنہیں آخیر میں شہید کر دیا گیا تھا۔ بلیدان دوس منایا جائے۔ اس کے بعد آپ نے کہا۔ کہ آپ کو اس کام کو پورا کرنا چاہئے۔ جس کو سوامی جی ادھورا چھوڑ گئے ہیں ؛

پنڈت بدھ دیو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سوامی دیانند جی مہاراج نے آریہ جاتی کے لئے ایک راستہ تیار کیا۔ جس راستہ پر چل کر سوامی شردھانند جی مہاراج نے پران تیاگ دیئے۔ اخیر میں آپ نے کہا کہ اگر آپ سوامی شردھانند جی کا بلیدان دوس منانا چاہتے ہیں۔ تو حساب کتاب کرنا بند کر دو۔ اور پھر کام کرنا شروع کر دو ؛

اس کے بعد سید فیروز الدین نے "سوامی شردھانند کی شہادت" پر ایک نظم پڑھی جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے ؛

ڈاکٹر ستیہ پال نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج ہم یہاں پر سوامی شردھانند جی کی یادگار منانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ سوامی جی قوم اور مذہب کے لئے شہید ہوئے تھے۔ اب سوچنا یہ ہے۔ کہ شہید ہونے والا بڑا ہے یا قتل کرنے والا۔ شہیدوں کی شہادت ہی قوموں کو زندہ رکھتی ہے۔ سوامی جی نے آریہ قوم کو بڑھانے کے لئے ہی جان دی۔ اس لئے آپ قوم کو بڑھائیں۔ آپ نے کہا۔ کہ مارشل لاء کے زمانے میں جب ملک میں آگ لگ گئی۔ تو آپ بھی اس اگنی میں کود پڑے۔ گریبان پھاڑ کر گورکھے سپاہی سے کہا۔ کہ گولی مارو۔ اس کے بعد جب مجھے گرفتار کر لیا گیا اور سوامی جی مجھے ملنے کے لئے آئے۔ تو پولیس والوں نے کہا۔ کہ چلے جاؤ۔ ورنہ گرفتار کر لئے جاؤ گے۔ تو سوامی شردھانند جی نے کہا مجھے بھی گرفتار کر لو۔ مجھے دھمکی کس بات کی دے رہے ہو۔ سوامی شردھانند جی نے دھرم اور قوم کے لئے جان دی۔ آپ نے کہا۔ کہ سوامی شردھانند نے لوگوں کو پڑھایا ہے۔ کہ قربانی دیتے جاؤ۔ اور اس سے دھرم ترقی حاصل کرے گا ؛

اس کے بعد چند ایک اور تقریریں ہوئیں۔ اور سبھا ویسرجن ہوئی ؛

پری محل میں ہندوؤں کا جلسہ

۲۳ دسمبر شام کے ۶ بجے آریہ سوراجیہ سبھا کے زیر اہتمام سوامی شردھانند جی کی یادگار منانے کے لئے ایک اہم جلسہ زیر صدارت مسٹر سی ایس رنگا آئر منعقد ہؤا۔ مسٹر سعید احمد بھارتی نے کہا۔ کہ مسلمان غداری کر رہے ہیں انہوں نے گول میز کانفرنس میں ہندوستان کا تختہ الٹا دیا۔ مجھے پراچین سبھیتا اور گیتا پر اعتقاد ہے۔ میں مجبوراً غدار الملت کے گروہ میں شمار کیا جاتا تھا۔ اور میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اب میں مولانا سعید احمد کہلانا برداشت نہیں کر سکتا۔ اور ایک دور دزمیں شدھ ہونا چاہتا ہوں۔ میں نے مہاتما جی سے ستیہ اہنسا تیاگ اور سیوا کا سبق لیا ہے ؛

کئی تقریروں کے بعد آخر میں صاحب صدر کی تقریر ہوئی۔ آپ نے کہا۔ سوامی شردھانند دھرم مورتی تھے۔ دھرم پر وشواس کیا کرتے تھے۔ وہ قوم پرستی سے بھی بلند تر تھے اور یہ میرا ایکا وشواس ہے۔ کہ وہ سیاست دان نہیں تھے۔ سیاست انسانوں کے ساتھ شطرنج کا کھیل ہے۔ سیاست ڈپلومیسی ہے جسے بدیانتی کہا جا سکتا ہے۔ سوامی شردھانند سمجھتے تھے۔ کہ ہندوستان میں سیاست کا احساس فریب کی معرفت ہو سکتا ہے۔ مذہب تنگ دائرہ کی چیز ہے۔ یہ متزلزل چیز ہے۔ لیکن دھرم بہت بلند چیز ہے۔ سوامی جی نے اس لئے جان دی تھی۔ کہ وید زندہ رہیں۔ وید مر جائیں تو کچھ زندہ نہیں رہ سکتا۔ وید بہت بڑی چیز ہے۔ سوامی جی نے گاندھی جی کے ساتھ مل کر کام کیا۔ لیکن اُس وقت جب اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ وہ سیاست سے بہت اونچے تھے وہ ہندوستانی ہی نہیں تھے۔ بلکہ ان کا پیغام ساری دنیا کے لئے تھا۔ سوامی جی تمام دنیا میں وید کا گیان پھیلانا چاہتے تھے۔ ہر ایک ہندو وید کا سپاہی ہے۔ اور اُس کا فرض ہے۔ کہ دنیا میں وید کی تعلیم پھیلائے۔ پالیٹکس ایک جھگڑا پیدا کرنے والی چیز ہے۔ جہاں سوامی جی ہیں۔ وہاں جھگڑے نہیں ہوتے۔ پالیٹکس ویدوں کے سمندر میں ایک دھبہ ہے۔ اور یہی حیثیت ایک سوسائٹی کی ہے۔ سوامی جی اس سے بہت اوپر تھے۔ سوامی جی ہم سے جدا ہو گئے۔ اور ہمیں بتا گئے۔ کہ وید سیاست سے بہت بلند چیز ہیں۔ وہ شلوکوں کا مجموعہ نہیں بلکہ انسانوں کے لئے صحیح راہ عمل ہیں آؤ ہم اس مہرشی کی یاد منائیں اور وہ اس طرح ہم

دستکاری کیلئے آریہ سماج وزیر آباد کا پرستاو

آریہ سماج وزیر آباد نے اپنے سابتاہک جلسہ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۱ء میں مندرجہ ذیل رزولیوشن سروسمتی سے پاس کیا ہے :-

"آریہ سماج وزیر آباد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے درخواست کرتی ہے۔ کہ چونکہ نوجوانوں کی رچی دھرم کی طرف کم ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ بے روزگاری ہے۔ اور اسی بے روزگاری کے باعث آریہ جاتی کے کئی نوجوان تبدیلی مذہب کر رہے ہیں۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کا فرض ہے۔ کہ وہ نوجوانوں کو ہنر سکھلائے اور ان کو کاروبار حاصل کرنے میں مدد دے۔ اپنے ماتحت TECHNICAL SCHOOLS & COLLEGES قائم کرے اور بڑے پیمانہ پر کارخانے کھولے۔ جن میں نوجوانوں کو اعلیٰ سائنٹیفک طریقہ پر (۱) سوتی۔ اونی اور ریشمی کپڑا بننے کا کام ؛

(۲) چاقو چھتریاں اور دوہے کا دیگر کام ؎
(۳) کرسیاں میز۔ سٹول سالماریاں اور دیگر لکڑی کا کام ؎
(۴) سلائی کا کام ؎
(۵) رنگ کا کام ؎
(۶) کاغذ بنانے کا کام ؎
(۷) بوٹ اور جوتا بنانے اور چمڑے کے دیگر اسباب بنانے کا کام ؎
(۸) ڈائری فارم کا کام ؎
(۹) پھل۔ پھول۔ سبزی ترکاری اعلیٰ پیمانہ پر پیدا کرنے کا کام ؎
(۱۰) نئے ڈھنگ کے کھلونے بنانے کا کام ؎
(۱۱) چمنی۔ لیمپ بجلی کے پنکھے۔ بیٹری بنانے کا کام
(۱۲) جڑی بوٹی پیدا کرنے اور دیسی اور انگریزی ادویات بنانے کا کام ؎

وغیرہ وغیرہ کئی اقسام کے کام سکھلائے جاویں اور EXPERTS کی خدمات حاصل کی جاویں۔ جو اشیاء تیار ہوں۔ ان کو پبلک میں بہت تھوڑے منافعہ پر فروخت کیا جاوے۔ اور ملک میں ایمان داری سے کاروبار کرنے کی لہر کو چلایا جاوے۔ جیسا کہ رادھا سوامی دیال باغ آگرہ میں نوجوانوں کو سکھلاتے۔ مختلف اشیاء تیار کرتے اور مقررہ قیمتوں پر فروخت کرتے ہیں۔ اسی طرح سے آریہ سماج کو ملک میں دستکاری کی نہر دیانت داری پر چلانی چاہئیے۔ تاکہ ملک تجارت کے میدان میں ترقی کرے اور ملک کی تجارت میں جو دھوکا۔ اور بے ایمانی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے وہ نکل جاوے۔ آریہ سماج کی دیکھا دیکھی دیگر مذہبی سبھائیں اور سوسائٹیاں بھی دستکاری اور ہنر سکھلانے کے سکول اور کارخانے کھول کر ملک کے نوجوانوں کے لئے کام کا میدان پیدا کر دیں گی ؎

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا فرض ہے۔ کہ وہ اسی طرف اپنی توجہ مبذول کرے اور عملی کام کے میدان میں کود کر نوجوانوں کے لئے کام کا میدان پیدا کرے۔ اور ملک کی تجارت کی صحیح راہنمائی کرے اور تجارت میں سے بے ایمانی کو بیخ و بن سے دور کر دیوے ؎

رام ناتھ پرپروڈ
منتری آریہ سماج وزیرآباد

گورو کل جگت

گورو کل کورو کھشیتر

(۱) ۱۲ دسمبر ۱۹۳۱ء کو شری رام دیو جی گورو گورو کل کانگڑی گورو کل کورو کھشیتر کا انسپکشن کرنے کے لئے یہاں تشریف لائے۔ تمام حساب کتاب وغیرہ کی پڑتال کر کے سنتوش ظاہر کیا اور فرمایا۔ کہ جیسے حالات سننے میں آتے تھے۔ وہ بات نہیں ہے۔ سوائے دھن کے سب حالات اچھے ہیں۔ اور دھن کی حالت بھی کچھ زیادہ خراب نہیں ہے۔ کیونکہ کاتک کے اخیر تک ۲۲۱۰ روپے شلک کا باقی تھا۔ اس میں سے ۲۵۰۰ روپے جنتک وصول ہو چکا ہے اگر سرپرست مہاشہ اپنا اپنا بقایا شلک جلد ادا کر دیویں۔ تو باقی ماندہ رقم بھی جلد وصول ہونے کی امید ہے۔ علاوہ ازیں ۳۲۰۰ روپیہ بنک میں جمع ہے ؎

(۲) ۱۳ دسمبر ۱۹۳۱ء کو گوروکل پربندھ کرتری سبھا کا جنرل اجلاس ہوا۔ جس میں شریمان رام دیو جی بھی اپستھت تھے۔ اور سبھا کے تقریباً سب ہی مہانو بھاد سمیلت تھے۔ اس میں موجودہ قواعد میں بہت ضروری ضروری تبدیلیاں اور کمی بیشی کی گئی۔ جو سرو سمتی سے منظور ہوئیں ؎

جدید ترمیم شدہ قواعد کی مکمل کاپی طبع کرا کر جملہ ممبران و سرپرست مہاشیوں کے پاس جلد بھیجی جاوے گی ؎

(۳) چونکہ پچھلا انتخاب ادھیکاریاں جو ۷ جون ۱۹۳۱ء کو ہوا تھا۔ شریمان رام دیو جی گورو گورو کل کانگڑی نے کورم نہ ہونے کی وجہ سے منسوخ کر دیا تھا۔ اس لئے اس جنرل اجلاس میں اختلاف رائے دور کرا کر حسب ذیل انتخاب ادھیکاریان انترنگ سبھا کیا گیا۔ جو سرو سمتی سے منظور ہوا ؎

لالہ دیوان چند جی پنشنر ڈپٹی کلکٹر انبالہ پردھان
لالہ سے صاحب امرت رائے جی پنشنر ایگزیکٹو انجینئر انبالہ اُپ پردھان (ورکنگ پردھان)۔ ڈاکٹر لال چند جی انبالہ اُپ پردھان۔ بابو گنپت رائے جی بی اے ایل ایل بی کرنال منتری۔
چودھری سنگرام سنگھ جی کرنال اُپ منتری۔ بابو بنواری لال جی مکھیہ ادھشٹاتا ؎

(۴) چونکہ پنڈت رلیا رام جی ہیڈ ماسٹر گوروکل کے لئے ایگریڈ ثابت ہونے کی وجہ سے واپس چلے گئے ہیں۔ اس لئے پنڈت سوم دت جی ودیالنکار نے جو پہلے بھی آٹھ سال تک اس گوروکل میں بڑی کامیابی کے ساتھ کام کر چکے ہیں۔ پھر آ کر کام شروع کر دیا ہے ؎

(۵) غلہ کا نرخ ارزاں ہونے کی وجہ سے پربندھ کرتری سبھا نے آئندہ سال سے فیس خوراک برہمچاریوں میں کمی کر کے حسب ذیل مقرر کر دی ہے:۔

اول۔ دوم و سوم شرینیوں کے لئے دس روپے ماہوار
چہارم و پنجم شرینی کے لئے بارہ روپے ماہوار
چھٹی ساتویں اور آٹھویں شرینی کے لئے سولہ روپے ماہوار ؎

اس سال ۲۵ نئے برہمچاری داخل کئے جاویں گے۔ جو مہاشہ اپنے بالک کو داخل کرانا چاہیں۔ بہت جلد درخواست بھیج دیں۔ فارم داخلہ گوروکل سے مفت دیا جاوے گا ؎

(۶) اس گوروکل کا سالانہ جلسہ ۴-۵-۶ مارچ ۱۹۳۲ء تعطیلات ہولی میں مقرر کیا گیا ہے۔ سب سرپرست مہاشہ نوٹ کر لیں اور کرپا کر کے گوروکل کی سہاتا کے لئے اپنے اپنے شہروں میں چندہ جمع کر کے لانے کی کوشش کریں ؎

گوروکل کے ادھیکاریان نے بھی بذریعہ ڈیپوٹیشن چندہ جمع کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے ؎

بنواری لال
(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کورو کھشیتر)

گوروکل راولپنڈی / گوروکل رائیکوٹ

گوروکل میں برہمچاریوں کی صحت اچھی ہے۔ ایک رنگی کو چھوڑ کر رد گی گرہ خالی ہے ؎

گوروکل کانگڑی کی طرف سے گوروکل اندر پرستھ دہلی کے مکھیہ ادھشٹاتا شری ماسٹر گوپال جی گوروکل کے انسپکشن کے لئے گذشتہ ہفتہ آئے تھے۔ گوروکل کا انسپکشن کر کے نہایت خوش ہوئے۔ اور انہوں نے گوروکل کے موجودہ انتظام کی بابت بات چیت کرتے ہوئے یہ

ساماجک جگت

رائے دی کہ گورو کل پہلے کی نسبت کافی رو بہ ترقی ہے۔ اور انتظامات مکمل ہیں۔

آپ کی رپورٹ کا سنکھیپ نیچے دیا جاتا ہے:-

گورو کل رائے کوٹ کا نریکشن میں نے ۵-۶ دسمبر کو کیا۔ آشرم تمام طور پر صاف تھا۔ لڑکوں کی صحت تعریف کے قابل ہے۔ جیسا ورزش کا شوق چیئرمین سے لے کر مکھیہ ادھشٹاتا تک اور پہلی سے لے کر بڑی سترینی تک اور سب ادھیاپکوں میں میں نے یہاں دیکھا۔ دوسرے کسی گورو کل میں بھی ایسا اُتساہ نہیں ہے۔ برہمچاری بڑے اُستاد سے کشتی کھیلتے ہیں۔ اور شہر سے کئی پہلوان آ کر لڑکوں کو دیا یام سکھلاتے ہیں۔ اس واسطے کی درشٹی سے یہ گورو کل سب سے بڑھا ہوا ہے۔ سب برہمچاری دھرشٹ پشٹ ہونے تازے ہیں۔ بھوجن بھی پہلے سے بہت اُتم ہے۔ اور سبزی کے لئے ایک باغ بھی لگا دیا گیا ہے۔ بھوجن شالہ بھی پکی بن گئی ہے۔ دودھ بھی کافی ملتا ہے۔

ادھشٹھالیہ کا پربندھ بھی اُتم ہے۔ باہر کے مریض بھی آ کر اس سے لابھ اُٹھاتے ہیں۔ بڑے یوگیہ دیدر رکھے ہوئے ہیں لڑکوں کی عام طور پر دیا کرن۔ ساہتیہ۔ حساب اور سائنس کو انھوں نے اچھا بتایا ہے۔

گورو کل کا تیرہواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۳-۴-۵-۶ مارچ کو ہونا نشچیہ ہوا ہے۔ تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ لڑکوں کے داخلے کے لئے بھی پرار تھنا پتر آنے لگے ہیں۔ جن سجنوں کو اپنے لڑکے گورو کل میں داخل کروانے ہوں۔ وہ ابھی سے پتر ویوہار کریں۔ یہ گورو کل گورو کل کانگڑی کی ایک پھلتی پھولتی شاکھا ہے۔ یہاں گورو کل کانگڑی کی آٹھویں کلاس تک پوری پڑھائی کروا دی جاتی ہے۔ اور خرچ بہت کم بیٹھتا ہے۔ وشیش جانکاری کے لئے نیماولی منگوا لیجئے۔

(ایشانند مکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل رائے کوٹ ضلع لدھیانہ)

گورو کل اندر پرستھ میں شردھانند بلیدان

گورو کل اندر پرستھ میں شردھانند بلیدان ۱۹ الواسہ ۲۳ دسمبر بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ وید اور منوسمرتی گیتا۔ اُپ نشد وغیرہ کے اکھنڈ پاٹھ ہوتے ہوئے ہون یگیہ کیا گیا۔ تمام وایو منڈل خوشبو سے معطر ہو رہا تھا۔ مقامی طالب علموں کے درمیان ہاکی فٹ بال اور دیسی کھیلوں کے میچ ہوئے۔

۲۳ دسمبر بوقت ۴ بجے شام اُدھیگ رسم کل پتا کے بعد گورو کل ہال میں جو کہ ودیارتھیوں نے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر آراستہ کیا ہوا تھا۔ زیر صدارت پنڈت جے بتی جی ایم اے پروفیسر گورو کل کانگڑی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں برہمچاریوں نے اپنے اپنے خیالات بذریعہ نظم و نثر پیش کئے۔ جو کہ مقبول خاص و عام تھے۔ ازاں بعد پنڈت مہابرت جی سناتک گورو کل کانگڑی کی۔ جو کہ ۸ سال کے یورپ سے طویل دورہ کے بعد واپس آئے ہیں۔ تقریر ہوئی۔ آپ نے برہمچاریوں کو سوامی جی مہاراج کے نقش قدم پر چلنے نیز ان کے جیون سے شکشا لینے کی تلقین کی۔ پنڈت لکشمن جی نرملی نواسی و پنڈت گوپال جی مکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل اندر پرستھ کی تقریریں بھی حاضرین کے دل پر خاص اثر انداز ہوئیں۔

آخر میں سبھاپتی جی کی نظم بہ مصرعہ "مرتے ہیں کیسے آن پہ۔ دکھلا دیا کہ یوں" کے بعد کارروائی جلسہ رات کے ۸ بجے ختم ہوئی۔ بعد ازاں حاضرین جلسہ کا سہ بھوج ہوا۔ اور دیپ مالا کی گئی اور غبارے وغیرہ اُڑائے گئے۔ غرضیکہ گورو کل اندر پرستھ میں شردھانند…

گورو کل کورو کشیتر میں نئے برہمچاریوں کا داخلہ

گورو کل کورو کشیتر کا سالانہ جلسہ ۴-۵-۶ مارچ ۱۹۳۲ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس موقعہ پر ۳۰ نئے بالک داخل کئے جاویں گے۔ جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ دفتر سے داخلہ کے فارم منگوا کر جلدی بھر کر بھیج دیں یا بالکوں کو ابھی سے بھیج دیں۔ تاکہ وہ داخلہ کے وقت تک مناسب تیاری یہاں رہ کر کر لیں۔

شلک گھٹا دیا گیا ہے۔ باوجود بھاؤ کے سستے ہونے اور بیوپار اور روزگار کی خرابی کو مد نظر رکھ کر گورو کل کی پربندھ کرتری سبھا نے شلک میں کمی کر دی ہے۔ پہلی سے تیسری تک ۱۵ روپے ماہوار کے ستھان میں ۱۰ روپے۔ اور چوتھی اور پانچویں کے ۱۵ روپے کی جگہ ۱۲ روپے ماہوار اور چھٹی سے ۸ ویں تک ۲۰ روپے کی بجائے ۱۶ روپے ماہوار کر دیا گیا ہے۔

جلدی کیجئے۔ ہمارے پاس ابھی سے داخلہ کی درخواستیں آ رہی ہیں۔ اور سبھا نے صرف ۳۰ برہمچاری داخل کرنے کا نشچیہ کیا ہے۔ اس لئے جو درخواستیں یا بالک جلدی پہنچ جاویں گے وہ داخل ہو جانے کے بعد داخلہ بند کرنا پڑے گا۔

(سوامی دیوانند مکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل کورو کشیتر)

آریہ سماج سرائے سدھو کا وارشک چناؤ۔ لالہ آتم پرکاش جی پردھان۔ پنڈت دھرم دیو جی اپ پردھان۔ گنیش دت آریہ سکریٹری۔ پنڈت پربھو دت جی اپ منتری۔ مہاشہ نند لال جی کوشادھیکش۔ مہاشہ شنکر داس جی پستکادھیکش (منتری)

گوبندگی میں آریہ کمار سبھا۔ ۱۳ دسمبر کو گوبندگی ضلع سیالکوٹ میں آریہ سماج قائم کی گئی یہاں کبھی آریہ سماج ہو کر رہ چکی ہے۔ مگر اس وقت آریہ کمار سبھا کا وجود ہی غنیمت ہے پردھان پنڈت موتی رام جی۔ اور منتری بھیم سین جی منتخب ہوئے ہیں۔ (بھیم سین منتری آریہ کمار سبھا گوبندگی)

آریہ سماج چک جھمرہ منڈی۔ آریہ سماج چک جھمرہ کے زیر اہتمام ۲۳ دسمبر کو شردھانند دوس بڑی شان سے منایا گیا۔ جس میں سماجی سناتن دھرمی و سنگھ سبھا والوں نے حصہ لیا۔

صبح ہون یگیہ کیا گیا۔ بارہ بجے بڑے بھاری پیمانہ پر بھوج کیا گیا۔ جس میں تقریباً ۲۰۰۰ اشخاص نے مل کر بھوجن کیا۔ اور علاقہ کے آریہ بھائی بھی سہ بھوج میں شامل ہوئے۔ بعد دوپہر تین بجے جلوس نکالا گیا۔

رات کو جلسہ کیا گیا۔ جس میں سوامی آتمانند پرکاش جی ڈاکٹر رگھبیر دیال جی۔ مہاشہ بدھی رام جی و پنڈت شوبھا دیوی جی نے شری سوامی شردھانند جی کی جیونی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور مہاشہ نانک لال و مہاشہ امر ناتھ جی نے شری سوامی جی کے متعلق نظمیں پڑھیں۔ اور جلسہ رات کو ۱۰ بجے سماپت ہوا۔

شری سوامی آتمانند پرکاش جی ۲۶ دسمبر سے ہر روز رات کو ۷ سے ۹ بجے تک آریہ سماج مندر میں اُپنشدوں کی کتھا کرتے ہیں۔ (نرمل رام منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

شوک سماچار - رام نگر آریہ سماج کے پرسدھ سبھاسد لالہ جودھا رام جی چاولہ کا ۱۵ دسمبر کو دیہانت ہوگیا۔ آریہ سماج رام نگر سورگ باشی بھائی کی بردھ ماتا، دکھی دھرم پتنی اور دیگر سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ (ڈاکٹر جیگوپال پردھان آریہ سماج)٭

آریہ کمار سبھا گوجرانوالہ گوبند گڑھ منڈی میں شردھانند دوس

۲۳ دسمبر ۱۹۳۱ء کو سوامی شردھانند ڈے بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ شام کو جلوس نکالا گیا۔ بازی گر بھائی کافی تعداد میں شامل تھے۔ طویلہ لالہ پرسرام جی میں ست سنگ ہوا اور پرارتھنا کے بعد لالہ دیوراج جی نے نظم دوارا سوامی جی کا جیون مختصر طور پر ورنن کیا منتری نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں زور دیا۔ کہ شری سوامی جی کے نقش قدم پر چل کر ہی ہندو قوم زندہ رہ سکتی ہے۔ جلسہ میں ہندو مسلمان سکھ عیسائی لوگوں نے شمولیت کی۔ انت میں آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد حلوہ سب بھائیوں کو ایک ہی دری پر بٹھا کر تقسیم کیا گیا (بھیم سین منتری)٭

آریہ سماج بھلوال میں شردھانند دوس۔

شری سوامی شردھانند جی کی برسی پوری شان سے رات کے آٹھ بجے آریہ سماج مندر بھلوال میں منائی گئی۔ سب سے پہلے مہاشہ دیا رام گھمبیر کے بھجن ہوئے۔ مہاشہ مالک چند جی نے سوامی جی کی شان میں دلچسپ نظمیں پڑھیں۔ آخر میں شری مہاشہ رام لال جی نے سوامی جی کے جیون اور عملی کام پر موثر و مدلل تقریر فرمائی۔

(۲) سوامی اننتانند جی جس سماج میں ہوں۔ ہماری ادرسے ان کی سیوا میں پرارتھنا کی جاتی ہے کہ آپ آریہ سماج بھلوال میں پدھار کر کرتارتھ کریں ٭ (رام پیارا منتری آریہ سماج بھلوال)٭

آریہ سماج کراچی کا شوک پرستاو۔

لالہ نہال چند سہگل مالک فرم سیٹھ دہاسی رام جھنڈا رام کراچی کی بے وقت موت پر آریہ سماج کراچی گہرے رنج و بھاگ سے شوک پرگٹ کرتا ہے٭

(منتری آریہ سماج کراچی)٭

نئے سال کی نئی چیزیں

من چاہی سنتان

اس پستک کے مطابق عمل کرکے گن ہین ماتا پتا بھی اتم اور ... من ... دان - سداچاری دھرماتما اور خوب صورت سنتان پیدا کر سکتے ہیں قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲/۸)٭

آریہ سماج کے چوٹی کے ودوان آدرش سنیاسی شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کے منوہر اپدیشوں سے اپنی آتما کو تپت کرنا ہو تو

امرت ورشا

کی ایک جلد پہلی ڈاک سے طلب کریں!

ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے!

اس میں سوامی جی کے مندرجہ ذیل اپدیش درج ہیں۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں:-

(۱) پربھو کا سمرن (۵) شانتی کا اپائے (۹) سماج میں نوجیون کا سنچار کیسے ہو؟ (۱۳) رواج کی غلامی
(۲) بھگتی مارگ (۶) سبھیتا کی کنجی (۱۰) اگر ہم پر ودیارتھی کا آدرش (۱۴) دھرم اور وگیان
(۳) آگے بڑھو (۷) پرماتما کا جیون (۱۱) ستیہ پر ارتھ نہیں (۱۵) پرچارکی بھی سیکھو
(۴) دکھوں کی ادھی (۸) ویدک دھرم کی وشیشتا وغیرہ وغیرہ

اس طرح کے ۳۰ کے قریب اپدیش ہیں۔ اگر سوامی جی کے اُچیہ وچاروں، گہری کھوج سے پُورن رہسیہ کی باتوں اور گوڑھ سے گوڑھ سدھانتوں کی سرل اور عام فہم ویکھیا کا آنند لُوٹنا ہو تو اس ہندی پستک کا مطالعہ کریں٭

قیمت صرف بارہ آنے

استری یوگ چکتسا

استری شکشا - پتی برت دھرم - سماج سیوا - ایشور پرارتھنا اور سودیش پریم سمبندھی بہت سے بھجن جنہیں کنیائیں اور استریاں ڈھولکی پر گایا کرتی ہیں - قیمت صرف تین آنے (۳)٭

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۲ء

لمبائی تین فٹ چوڑائی دو فٹ یہ بڑے سے بڑا سائز ہے جو کسی کیلنڈر کا ہو سکتا ہے۔ دیکھ کر طبیعت خوش ہو جائے تو کہتے۔ انگریزی اور دیسی مہینے اور آنکی تاریخیں اور چھٹیاں درمیان میں مہرشی دیانند سرسوتی کی ایک خوبصورت رنگین بلاک کی تصویر ہے اور صرف یہ اکیلی تصویر ہی ۴ سے زیادہ قیمت کی ہے۔ اس پر اور دگرد آریہ سماج کے مشہور شہید ودوانوں، نیتاؤں۔ شہیدوں اور پرچارکوں کے بھی ۳۰ کے قریب ہاف ٹون بلاک کے فوٹو دیئے گئے ہیں۔ غرضیکہ نہایت ہی بڑھیا چیز ہے۔ اس سے بڑھیا آریہ کیلنڈر اس سے پہلے کبھی شائع نہیں ہوا قیمت فی چار آنے۔ ایک درجن ۲ علاوہ ڈاک خرچ۔ ایک کاپی کے لئے ۸ کے ٹکٹ آنے چاہئیں تاکہ رجسٹری کرا کر بھیجا جا سکے۔ کتابوں کے پارسل میں یہ نہیں جا سکتا۔ بلکہ کتابوں سے الگ جاتا ہے

آریہ ڈائری ۱۹۳۲ء

ہر ایک آریہ بھائی کی جیب میں رہنی چاہیے - روزانہ یادداشت کے لئے بڑی مفید چیز ہے مہینہ کے ہر ایک دن کے لئے اس میں ایک صفحہ خالی چھوڑا گیا ہے اور ہر صفحہ پر دن تاریخ مہینہ دیسی و انگریزی) سدی، بدی اور سورج کے چڑھنے اور غروب ہونے کا وقت درج ہے۔ علاوہ ازیں چھٹیوں کی فہرست آریو تکے یگیہ اور پرب۔ آریوں کے نتیہ کرم۔ سولہ سنسکار آریہ سماج کے موٹے موٹے سدھانت۔ آریہ سماج کے کام کی رفتار۔ تندرستی کے اصول۔ ورش کی حالت کے متعلق واقفیت۔ ریل ڈاک اور تار کے قاعدے وغیرہ دیئے گئے ہیں۔ کاغذ اچھا اور جلد سنہری ہے۔ فوٹو بلاک کی دو تصویریں بھی ہیں۔ قیمت ہندی ۸، اردو ۷، ایک درجن اکٹھی خریدنے پر پچیس فیصدی کمیشن ملتا ہے۔

ملنے کا پتہ:-

راجپال اینڈ سنز
آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم - انار کلی - ہسپتال روڈ - لاہور



منفعت ۵
اسٹار
ٹریڈ مارک
رجسٹرڈ

بانی

ڈی ۔ اے ۔ بی
ڈاکٹر ۔ ایس ۔ کے ۔ برمن
لمیٹڈ

ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن
سنہ ۱۹۸۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دوائیں کے بھیشی موجد

بچوں کا پیارا

لال شربت

(REGD)

بچے لڑکے اور پرسوتی کے لئے مثل آبِ حیات اکسیر ہے۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ اس سے ان کی ہڈی مضبوط۔ جسم قوی اور خون گاڑھا ہو کر کف۔ کھانسی۔ بدہضمی ولاغری وغیرہ رفع ہوتی ہے۔ پرسوتی کی کمزوری اور ان میں دودھ کی کمی رفع کرنے کی اس میں بے مثل طاقت ہے۔ قیمت فی شیشی تیرہ آنہ (۱۳) ڈاک محصول دس آنہ (۱۰) نمونہ کی شیشی دو آنہ (۲) جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے٭

دب — دمہ

دمہ کی دوا

لاکھوں مریضوں پر آزمودہ یہ دوا ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہے۔ دمہ خواہ کتنے ہی زور کا اٹھا ہو۔ ایک خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے۔ دمہ کے جو مریض دوائیں کھا کر ناامید ہو چکے ہوں۔ ان کو اس دوا کی بھی آزمائش کرنی چاہیئے٭

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ (۱/۶) ڈاک محصول سات آنہ (۷)

نوٹ - ہماری دوائیں سب جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں ڈاک خرچ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے اس لئے اس کی کفایت کے لحاظ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں٭

صندوق نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں - مینیجر صاحب پیسہ اخبار

آتما کی اصلیت

(از پنڈت ستیہ دیوجی آریہ مسافر مرادآبادی)

(پرکاش مطبوعہ ۱۸-اکتوبر ۱۹۳۱ء سے پیوستہ)

جسم کے اقسام

جسم جو آتما پر غلاف ہو رہا ہے۔ اس کے کئی اقسام ہیں۔ ایک استھول شریر (جسم کثیف) جو دیکھنے میں آتا ہے۔ دوسرا سوکھشم یا لنگ شریر (جسم لطیف) جو سترہ لطیف تتوؤں (عنصروں) سے بنا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بھوتک جو لطیف عناصر کے اجزا سے بنتا ہے (۲) ذاتی یعنی آتما کی ذاتی صفات۔ تیسرا کارن شریر جس میں گہری نیند آتی ہے۔ اور وہ پرکرتی روپ (مادی طاقت) ہونے سے سب جگہ موجود اور سب جیوں کے لئے ایک ہے۔ ان تینوں کے علاوہ ایک اور یوگیوں کا چوتھا شریر ہے۔ جس کو تریہ شریر کہتے ہیں۔ یہ وہ ہے۔ جس میں سمادھی سے پرمیشور کے آنند سروپ میں جیو مگن ہوتے ہیں۔ اسی سمادھی کے اثر سے اس پیدا شدہ پاک جسم کا زور مکتی میں بھی پورا پورا مددگار رہتا ہے۔ ان سب جسموں سے جیو آتما الگ ہے۔

استھول شریر

استھول شریر پانچ تتوؤں کا بنا ہوا ہے۔ پانچ تتو یہ ہیں۔ (۱) آکاش (۲) وایو (۳) تیج (۴) جل (۵) پرتھوی۔ ان پانچ عناصر کے باہمی ملاپ سے پچیس تتو پیدا ہوئے۔ ان پچیس تتوؤں سے یہ استھول شریر بنا ہے۔ ان پچیس تتوؤں کی نسبت مختلف عالموں نے مختلف رائیں ظاہر کی ہیں مگر پڑھنے والوں کو نفس مطلب سے غرض رکھنی چاہئے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:۔

(الف) آکاش کے پانچ تتو۔ کام۔ کرودھ۔ شوک۔ موہ۔ بھے۔

(ب) وایو کے پانچ تتو۔ چلن (چلنا) بلن (ہلنا) دھاون (دوڑنا)۔ پرسارن (پھیلنا)۔ آکنچن (سکڑنا)۔

(ج) تیج کے پانچ تتو۔ کشودھا (بھوک)، ترشنا (پیاس)، آلسیہ (سستی)، نندرا (نیند)۔ کانتی (رونق)۔

(د) جل کے پانچ تتو۔ شکر (منی)۔ شونت (خون)۔ لالا (منہ سے گرنے والا پانی)، موتر (پیشاب)، سوید (پسینہ)۔

(ھ) پرتھوی کے پانچ تتو۔ استھی (ہڈی)۔ مانس (گوشت)۔ ناڑی۔ توچا (جلد) روم (بال)۔

پنچی کرن بھوت۔ پہلے بھوت (عناصر) بلا آمیزش تھے۔ ایشور کی مرضی اور جیوں کے کرم بھوگ کی غرض سے پیدائش و آفرینش کے سلسلہ میں ان کا باہمی ملاپ ہوا۔ اسی ملاپ کو پنچی کرن کہتے ہیں۔

ایشور کی ضرورت۔ عناصر کا خود بخود ملنا غیر ممکن ہے۔ اور وہ جڑ (بے جان) ہونے کی وجہ سے با ترتیب شکل اختیار نہیں کر سکتے۔ پس کسی نہ کسی ترتیب دینے والے کی ضرورت ماننی پڑتی ہے۔ کیونکہ کائنات کے کاروبار میں تین باتیں نظر آتی ہیں۔ ارادہ۔ کاریگری اور خوبصورتی۔ یہ تین باتیں جڑ نہیں کر سکتے۔ کسی نہ کسی چیتن کا ماننا لازمی آتا ہے۔ مگر چونکہ اس مضمون کی غرض پرماتما کی ہستی ثابت کرنا نہیں۔ ہم اس کو اسی جگہ چھوڑ کر نفس مطلب پر آتے ہیں۔

پنچی کرن کا الوکان۔ جس طرح پنچی کرن کا ظہور ہوا۔ اس کی تشریح علماء نے اس طرح پر کی ہے۔ پانچ بھوتوں میں سے ایک ایک کے دو حصے کئے۔ اس طرح ان سب کے دس حصے بن گئے۔ اب ان میں سے پہلے کے پانچ حصے رہنے دیئے اور دوسرے پانچ حصے میں سے ایک ایک کے چار چار حصے کئے۔ چار چار حصوں کو پہلے پانچ آدھے آدھے حصوں میں نہیں ملایا بلکہ آپس میں علیحدہ علیحدہ چار تتوؤں کے آدھے آدھے حصوں میں ملا کر پنچی کرن کیا۔

مثلاً پانچ دوست کہیں سفر کرنے جا رہے تھے۔ ان کے پاس پانچ پھل تھے۔ ایک کے پاس نارنگی۔ دوسرے کے پاس کیلا۔ تیسرے کے پاس امرود۔ چوتھے کے پاس ناشپاتی۔ اور پانچویں کے پاس سیب تھا۔ انہوں نے اپنے اپنے پھلوں کے دو دو ٹکڑے کئے۔ آدھا آدھا حصہ اپنے واسطے رہنے دیا۔ اور باقی آدھے حصے کے چار چار حصے کر کے چار دوستوں میں تقسیم کر دیا۔ اس طرح ان ٹکڑوں کے باہمی ملاپ سے پنچی کرن ہوا۔

اسی طرح آکاش کے دو حصے کئے۔ ایک حصہ علیحدہ رہا۔ دوسرے حصہ کے چار ٹکڑے کر کے ہوا۔ آگ۔ جل۔ پرتھوی کے حصہ میں ملا دیا۔ پھر ہوا کے دو حصے کر کے ایک حصہ علیحدہ رکھ کر دوسرے حصہ کے چار ٹکڑے۔ آکاش۔ تیج جل۔ پرتھوی کے حصوں میں ملائے۔ اسی طرح سب کے حصے کر کے سب حصوں میں ملا کر پنچی کرن کیا۔ اب ان تتوؤں کی جو استھول شریر میں ہیں۔ یہ تفصیل ہے:۔

(الف) آکاش کے پانچ تتو یعنی کام کرودھ شوک۔ موہ اور بھے ہیں ہے

(۱) کام۔ آکاش میں وایو کا حصہ ہے۔ کیونکہ کام کا روپ درتی چنچل ہے۔ اور وایو بھی چنچل ہے۔ اس لئے یہ وایو کا حصہ ہے۔

(۲) کرودھ آکاش میں تیج کا حصہ ہے۔ کیونکہ جب غصہ آتا ہے۔ تو سارا شریر جلنے لگتا ہے۔ اس لئے یہ تیج کا بھاگ ہے۔

(۳) شوک۔ آکاش کا مکھیہ بھاگ ہے۔ کیونکہ شوک میں شریر شونیہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ آکاش کا مکھیہ بھاگ ہے۔

(۴) موہ آکاش میں جل کا حصہ ہے۔ کیونکہ جب لڑکے وغیرہ کا موہ پیدا ہوتا ہے۔ تو آنسو بہنے لگتے ہیں۔ اس لئے یہ جل کا حصہ ہے۔

(۵) بھے آکاش میں پرتھوی کا حصہ ہے۔ کیونکہ جب ڈر معلوم ہوتا ہے۔ تو یہ شریر جڑ ہو جاتا ہے۔ جڑتا پرتھوی کی علامت ہے۔

(ب) وایو کے پانچ تتو یعنی چلن۔ بلن دھاون۔ پرسارن۔ اور آکنچن ہیں سے

(۶) چلن وایو میں جل کا حصہ ہے۔ کیونکہ جل چلتا ہے۔ اس لئے یہ جل کا بھاگ ہے۔

(۷) بلن وایو میں تیج کا حصہ ہے۔ کیونکہ ہلنا کام آگ کا ہے۔ اس لئے وہ تیج کا حصہ ہے۔

(۸) دھاون وایو میں وایو کا مکھیہ بھاگ ہے کیونکہ دھاونا (دوڑنا) وایو کا کام ہے۔ اس لئے یہ وایو کا مکھیہ بھاگ ہے۔

(۹) پرسارن وایو میں آکاش کا حصہ ہے۔ کیونکہ پھیلنا آکاش میں ہو سکتا ہے۔ آکاش پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے وہ آکاش کا بھاگ ہے۔

(۱۰) آکنچن وایو میں پرتھوی کا حصہ ہے۔ آکنچن کا نام سکڑنے کا ہے۔ پرتھوی سکڑی رہتی ہے۔ اس لئے وہ پرتھوی کا بھاگ ہے۔

(ج) تیج کے پانچ تتو یعنی کشودھا۔ ترشنا۔ آلسیہ۔ نندرا۔ کانتی۔

(۱۱) کشودھا (بھوک) تیج کا خاص حصہ ہے۔ کیونکہ بھوک میں جو چیز کھائی جاتی ہے۔ بھسم ہو جاتی ہے۔ آگ میں بھی سب چیز بھسم ہو جاتی ہے۔ اس لئے کشودھا آگ کا مکھیہ بھاگ ہے۔

(۱۲) ترشنا (پیاس) تیج میں وایو کا بھاگ ہے۔ کیونکہ جب پیاس لگتی ہے گلا سوکھتا ہے۔ سکھانا وایو کا دھرم ہے۔ کیونکہ وایو گیلی چیز کو سکھا دیتی ہے۔ اس لئے ترشنا وایو کا بھاگ ہے۔

(۱۳) آلسیہ (سستی) تیج میں پرتھوی کا بھاگ ہے۔ کیونکہ جب سستی ہوتی ہے۔ تو شریر جڑ ہو جاتا ہے۔ جڑتا پرتھوی کا سبھاؤ ہے۔ اس لئے یہ پرتھوی کا بھاگ ہے۔

(۱۴) نندرا (نیند) تیج میں آکاش کا بھاگ ہے کیونکہ جب نیند آتی ہے۔ تب شریر شونیہ ہو جاتا ہے۔ آکاش بھی شونیہ تا والا ہے۔ اس لئے نیند آکاش کا حصہ ہے۔

(۱۵) کانتی تیج میں جل کا بھاگ ہے۔

(د) جل کے پانچ تتو یعنی شکر۔ شونت۔ لالا۔ موتر۔ سوید ہیں سے

(۱۶) شکر جل میں جل کا مکھیہ بھاگ ہے۔

اور جل بھی سفید رنگ کا اور سب چیزوں کا تتر ہے۔ اس لئے شکر جل کا مکھیہ بھاگ ہے ؛

(۱۷) شرونت (خون) جل میں پرتھوی کا بھاگ ملا ہے ؛

(۱۸) اور جل میں آکاش کا بھاگ ملا ہے ؛

(۱۹) موتر۔ جل میں تیج کا بھاگ ملا ہے۔ کیونکہ اس میں گرمی ہوتی ہے۔ اور تیج کا دھرم بھی گرم ہے۔ اس لئے موتر تیج کا بھاگ ہے ؛

(۲۰) سوید (پسینہ) جل میں وایو کا بھاگ ملا ہے ؛

پرتھوی کے پانچ تتو یعنی۔ استھی۔ مانس۔ ناڑی۔ توچا۔ روم

(۲۱) استھی (ہڈی) پرتھوی کا مکھیہ بھاگ ہے۔ کیونکہ ہڈی سخت ہے۔ سختی پرتھوی کا گن ہے اس لئے ہڈی پرتھوی کا مکھیہ بھاگ ہے ؛

(۲۲) مانس (گوشت) پرتھوی میں جل کا حصہ ملا ہے۔ کیونکہ گوشت گیلا ہے۔ گیلا پن پانی کی تعریف ہے اس وجہ سے یہ جل کا بھاگ ہے ؛

(۲۳) ناڑی پرتھوی میں تیج کا بھاگ ہے کیونکہ ناڑی گرم رہتی ہے۔ گرمی تیج کی علامت ہے ؛

(۲۴) توچا (چرم) پرتھوی میں وایو کا حصہ ملا ہے۔ کیونکہ توچا سے گرمی سردی سپرش دوارا معلوم ہوتی ہے۔ وایو سپرش والا ہے۔ اس لئے

دیو کا بھاگ ہے ؛

(۲۵) روم (بال) پرتھوی میں آکاش کا بھاگ ہے۔ کیونکہ روم شونیہ ہے۔ کاٹنے سے درد نہیں ہوتا۔ آکاش میں بھی شونیہ تا ہے۔ اس لئے روم آکاش کا بھاگ ہے ؛

یہ استھول دیہہ یعنی جسم کے پچیس تتوؤں کی تفصیل ہے۔ اب غور کرنے کی بات ہے۔ کہ ان میں سے کس کس کو دیہہ آتم وادی آتما کہیگا۔ کیونکہ اس شریر کے اندر کوئی اور چیز ہے۔ جو ان تتوؤں کو جانتی ہے۔ اور ان کی مجموعی سمجھ بوجھ رکھتی ہے۔ کیونکہ جس وقت انسان غصہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ تب بھی کرودھ کو جانتا ہے۔ اور جب نہ ہو۔ تب بھی جانتا ہے۔ اس واسطے یہ کرودھ آتما نہیں۔ بلکہ آتما اس سے نیارا ہے۔ اسی طریقہ پر ان پچیس تتوؤں میں سے اگر کوئی ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی آتما ان سے واقفیت رکھنے والا ہے۔ جاننے والا جانی ہوئی چیز سے ہمیشہ علیحدہ ہوا کرتا ہے۔ اس لئے ان میں سے کوئی بھی آتما نہیں ہے ؛ اس طرح جب ثابت ہو گیا کہ استھول شریر آتما نہیں ہے۔ تو شریر کے دھرم بھی آتما نہیں ہو سکتے۔ جیسے (۱) نام۔ (۲) جاتی۔ (۳) آشرم (۴) ورن۔ (۵) سمبندھ۔ نام جنم ومرن وغیرہ یہ سب آتما کے گن ہیں ؛ (باقی آئندہ)

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ!

کئی جگہ لوگ تھوڑے سے بہت اناتھ اکٹھے کر کے اُن سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں۔ اور اُن کو سُوکھی روٹیاں دے کر اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ پرنتو ہوتے ہی اُن کو کبجوں میں لے جاتے ہیں۔ اور بھیک منگواتے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے۔ کہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان کو اپنے آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جاویں۔ اور جو اناتھ اُن کو کہیں ملیں اُن کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدمندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار 'پرتاپ' اور 'پرکاش' ہیں۔ ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہئے۔ کہ اس کے ممبر بنیں۔ اور اس کے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ہندو اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے۔ اُردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں ؛

ہم اُن لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو ہنا مانگے ایک سو کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دان بھیجا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے تاکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں لو بوجہ کے تھوڑا ہونے سے نہیں لئے جا سکتے۔ لیا جاوے۔ اور اُن کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے ؛

رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں

ہیرانند شرما سکرٹری

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدمندر۔ راوی روڈ۔ لاہور

اوم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

प्रकाश

PRAKASH

LAHORE INDIA.

ایڈیٹر ... بی اے

قیمت ... چار روپے ... ششماہی ... ممالک غیر سے چھ روپے

جلد ۲ } اتوار ۲۷ پوہ سمت ۱۹۸۸ مطابق ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء - دیانند ابد ۱۰۷ { 10 JAN 1931 SUNDAY } نمبر ۲

ویدامرت

برت پالن کی مہارتا

ओं अग्ने व्रतपते चरिष्यामि तच्छकेयं तन्मे राध्यताम्। इदमहमनृतात्सत्यमुपैमि ॥ (यजु १-५)

"برتوں کے پالک ہے ایشور! میں پرن یا برت کا پالن کروں گا۔ میں اُس کو کرنے میں سمرتھ ہوؤں۔ میرا وہ پورا ہو۔ میں جھوٹ سے اِس ستیہ کو پراپت ہوتا ہوں" ۔

پرماتما سنسار برتوں کا بندھا ہوا ہے۔ برتوں کے آدھین سارا نظام شمسی چل رہا ہے۔ کیا مجال کہ اس میں ذرا بھی فرق آ جائے۔ اسی لئے پرماتما کو برتوں کا سوامی کہا گیا ہے کہ وہ کسی برت کو کسی بھی اوستھا میں نہیں توڑتا۔ منش جیون کی اُنتی کا انحصار بھی برتوں پر ہے۔ جیو آتما کے لئے وید نے برت نشچت کر دیئے ہیں۔ جوان برتوں کا پالن کرتا ہے وہ جیون یاترا میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جو پالن کرنے میں اسمرتھ رہتا ہے۔ وہ اُس حد تک اپنے جیون کو نشٹ بھرشٹ کرتا ہے۔ جس حد تک وہ برتوں کا پالن نہیں کرتا ۔

منش کو برتوں کا پالن کرنا چاہیئے۔ اس کا آدیش پرماتما نے اپنے اداہرن دوارا دے دیا ہے۔ جب پرماتما کسی برت کو نہیں توڑتا۔ جب وہ سنسار کا پربندھ ایک نیم کے ماتحت چلاتا ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ تو منش سے برت توڑنے کو کیسے گوارا کر سکتا ہے۔ منش کے لئے وید نے جو برت مقرر کئے ہیں۔ ان میں ورن آشرم مریادا کا پالن بھی ہے۔ پرماتما نے منش سرشٹی کو چار ورنوں میں اور منش کے جیون کو چار آشرموں میں ونبھکت کیا ہے۔ اور ان ورن آشرموں کا پالن برت ہے۔ ... برہمچاری کو پالن کرنا چاہیئے۔ آشرموں میں پہلا برہمچریہ ہے ... ودیا پراپتی اور شریر ... کے لئے ہے۔ جو منش اس برت کا پالن نہ کرے گا۔ ارتھات ودیا سے شونیہ رہے گا۔ اور اپنے شریر کو برہمچریہ برت کا ... نہ کرے تباہ کر دیگا۔ وہ

پہلے برت کے نہ پالن کرنے کا پراوشچت ہونے سے جیون کے دوسرے برت گرہست آشرم کو پورا کرنے میں سمرتھ نہ ہوگا۔ اور اس طرح جو آدرش برہمچاری رہا۔ اور نہ آدرش گرہستی۔ وہ نہ ہی وان پرستھی ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی سچا سنیاسی۔ جاتیاں ویکتیوں سے بنتی ہیں۔ جن جاتیوں کے ویکتی برت دھاری ہوں۔ وہ مضبوط ہونگی۔ جن کے ویکتی مریادا رہت ہوں۔ وہ جاتیاں کبھی اُنت اور مانیہ نہیں ہو سکتیں۔ جاتیوں کا برت آدرش برہمن۔ آدرش کشتری اور اسی طرح آدرش ویش یا شودر پیدا کرنا ہے۔ یہ تب ہی ہو سکیں گے۔ جب جاتیوں کے ویکتیوں کا جیون مریادت ہوگا۔ نہ ہوگا۔ تو نہ اچھے برہمن ہو سکتے ہیں۔ نہ اچھے کشتری وغیرہ۔ نام دھاری برہمنوں اور نام کے کشتریوں وغیرہ سے جاتیاں نہیں بنیں گی۔ نہ کبھی اُنت جاتیوں کے سامنے سربلند ہو سکیں۔ کبھی ممکن نہیں۔ آج آریہ جاتی ہین اوستھا میں ہے۔ تو اس لئے کہ اس میں آدرش ورن آشرموں کا ابھاو ہے۔ اس میں برہمچاری ہیں۔ پرنتو برہمچریہ آشرم کو لاج لگانے والے۔ گرہست ہیں پر برہستوں سے بھی گرے ہوئے۔ وان پرستھ کا کہیں نام ونشان نہیں۔ سنیاسی ہیں۔ پرنتو انہیں سنیاسی کہنا سنیاسی شبد کا اپمان کرنا ہے ۔

پھر برہمن ہیں — جن کا کام سکھیا کے لئے کالا اکشر بھینس برابر ہے۔ کشتری ہیں۔ لیکن وہ جو کمزوری سے ... کا ہتھیار ہیں۔ ویشوں نے پیسے کو اتنا درجہ دیا ہے۔ کہ اسے پوجیہ دیو بنا رکھا ہے۔ شودروں کی یہ درگتی کہ انہیں انسانیت کے درجہ سے ہی گرا دیا گیا ۔

ور کی ضرورت

کھتری خاندان کی پندرہ سالہ کنیا کے لئے
یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ برسر
روزگار یا کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ آریہ خیالات
اور معزز خاندان کا ہو۔ لڑکی پڑھی لکھی۔
گھر کے کاروبار میں ہوشیار۔ صحت عمدہ اور
در ڑھ آریہ خیالات کی ہے۔
خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کی جاوے

بسنت رام
افسر خزانہ۔ ریاست نابھہ۔ نابھہ

ضرورت!

انگلینڈ سے واپس آئے ہوئے ایک ۲۶ سالہ نوجوان
کے لئے جو اچھی آمدنی رکھتا ہے۔ اور جس کے
پراسپکٹس بہت اچھے ہیں۔ ایک قابل شادی کنیا
کی ضرورت ہے۔ جو سادہ اطوار رکھنے والی اچھی
تعلیم یافتہ اور گھر کے کام کاج سے واقف ہو
ذات کی کوئی قید نہیں۔ خط وکتابت ذیل کے
پتہ پر کی جاوے:-

No 20 C/O, THOMAS
COOK & SONS LTD
RANGOON

شادی کرنیوالوں کی سخت ضرورت

ہمارے یہاں شادی کے لئے بارہ دو ہوائیں
اور بال دو ہوائیں موجود ہیں۔ ان سب کی عمریں
۱۸ سے ۲۵ سال تک ہیں۔ ان سب کا
رنگ گورا ہے۔ جلد سے جلد درخواست
آنا چاہئے:
خط گورمکھی میں بھی لے جاویں گے
پتہ:-
راجچرن لال شرما منیجر ہندو ودھوا
آشرم اورئی۔ ضلع جالون

برہمن کنیا کی ضرورت!

۲۸ سالہ متمول خاندانی سارسوت برہمن کے لئے جنکی ماہوار
آمدنی پیداوار اراضی وسارہو کارہ ماہانہ ۱۵۰ روپیہ
ہے۔ کنیا کی آدشیکتا ہے۔ معرفت منیجر بپسرا ایم اے
ایف سی کالج لاہور +

ور کی ضرورت

قابل شادی ایک معزز کھتری خاندان کی کنیا کے لئے
ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ برسر روزگار اور ۲۵ سال
کے قریب عمر کا ہو۔ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر
ہونی چاہئے: منیجر پرکاش لاہور

سچا اور مفید مشورہ

آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانے اور جریان
احتلام۔ سرعت ۔۔۔ وغیرہ سے قطعی نجات
حاصل کرنے اور اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی اور
مردمی حاصل کرنے کیلئے آج ہی سے مقوی اور
کی سرتاج عالم آتشک نگر گولیاں کا استعمال
شروع کردیں۔ قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ
پانچ ڈبیاں چار روپیہ۔ اور ۹۲ صفحات کی کتاب
کام شاستر بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں:-
دیش ستری شنکر گوبند جی جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ:- اندرا اینڈ کو چوک لکھنؤ

مفت نمونہ

منگائیے!
نوابی وتنبول امبری ٹکیاں
پان میں کھانے کا مصالحہ خوشبودار
خوش ذائقہ ہے۔ پتہ:-
پنڈت پیارے لال شکل
شکلا سٹریٹ کانپور

دو قسم کے نئے کیلنڈر اور تصویریں وغیرہ

ایک ۲۲ x ۳۶ سائز کا دیسی اور انگریزی تاریخوں اور فہرست تعطیلات سمیت دربار میں مہاتما ہنسراج جی کی
بڑی تصویر رنگین۔ دوسرے کے درمیان مفت تعلیم کے پانچ گروکلوں ہمالیہ جوالا پور۔ برائسی۔ بدایوں
سکندر آباد۔ اور پوٹھوہار چوہا بھگتان ضلع راولپنڈی کے سنتھاپک شاستروں اور اپنشدوں کے مترجم
وغیرہ سوامی درشنانند جی کی تصویر قیمت فی ۲/ تصویر مہاتما ہنسراج جی کلاں آرٹ پیپر پر رنگین ۲/
سوامی درشنانند جی ۲/ مہرشی دیانند کے جیون کے متعلق مختلف تصاویر رنگین اردگرد سنسکرت و اردو
میں پوری سندھیا۔ نیچے آریہ سماج کے دس نیم ۲۰ x ۳۰ کے بڑھیا آرٹ پیپر پر قیمت ۲/
گائیتری موٹے حروف میں معہ ارتھ رنگین ۱/ پرانایام منتر معہ ارتھ ۲/ دیگر گئی پر کالہ کے
وید منتر وایڈیشن وغیرہ بڑے سائز میں رنگین ملنے کا پتہ:-
وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟

اگر آپ اس گئے گذرے وقت میں بھی درحقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی پوسٹ کارڈ
پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھکر بھیج دیجئے۔ پس پھر ہم آپکو آئندہ بارہ ماہ کا نفع نقصان۔ کس چیز
کی تجارت میں فائدہ رہے گا۔ دولت کس ذریعہ سے ملیگی۔ روزگار کب ملیگا؟ ملازمت۔ ترقی۔ تبادلہ ترقی اولاد
عورت کا سکھ دکھ۔ تندرستی۔ بیماری۔ دور دراز کا سفر۔ مقدمات۔ امتحان میں کامیابی۔ سگائی۔ شادی۔ زمین
جائیداد کا سکھ۔ کسی کا میل یا دشمنی۔ غرضیکہ ایک سال کے ہونیوالی کل باتوں کا فلاسفی یعنی ماہواری ورش پھل بناکر
صرف ایک روپیہ میں بھیجدیں گے۔ ایک مرتبہ آزمائش سے آپ معتقد ہو جائینگے کہ ہم کو جوتش میں ہمیں کہاں تک
مہارت حاصل ہے: جناب لالہ ہری پرشاد جی گھکھو سے فرماتے ہیں کہ آپ نے جو ورش پھل بنایا ہے۔
مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ہو رہی ہیں:
پروفیسر جی شرما پوسٹ بکس ۲۶ لاہور

طلاء ۴ طلائے باہمن

۴۰۰ اس کے استعمال سے طاقت کمال بخشتا ہے۔ بیسیوں طلاء اور مقوی ادویہ استعمال کیجئے اگر فائدہ
نہ ہو تو آپ اس کو منگوا کر آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ ہم نے اسکو بہت ہی مفید پایا ہے۔ اس کے
مقوی دوائی کی استعمال کیجئے تو بہت ہی بہتر ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے لفیت ڈبہ

اکسیر بہت باجی کرن وشدھ

قریب چالیس ادویات کا مجموعہ ہے۔ مقوی بھی ومفرح ہے۔
قیمت
۲۰ گولی چار روپے
۴۳ گولی دو روپے

اکسیر ۱۲ بہت باجی کرن وشدھ

یہ دوائی ان آدمیوں کے لئے مخصوص ہے جو مرعنت کے شاکی ہیں
اس سے جریان و احتلام بھی دور ہوتے ہیں۔ قیمت ۲۰ گولی ایک روپیہ
۶۰ گولی تین روپے

کشتہ فولاد

مقوی ہے۔ جگر کو قوت دیتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے
امراض معدہ کو دور کرتا ہے
قیمت فی تولہ صرف
آٹھ آنے

اکسیر ۱۸ کشتہ شنگرف

اندر مقوی باہ ہے سردی ایسا
استعمال کرنے سے سارا سال قوت بحال رہتی ہے
قیمت فی تولہ دس روپے۔ چھ ماشہ پانچ روپے۔

اکسیر ۱۹ کشتہ قلعی

یہ سوا اول ہے پھر کشتہ پارہ بھی اسکے ساتھ
کشتہ سنکھیا سے زیادہ صادق ہے قیمت فی تولہ

خط وکتابت تار کا پتہ:- امرت دھارا لاہور

بال سُدھا

کون ایسا ہے۔ جس کو فائدہ نہیں ہوا؟
فوراً اثر دکھانے والی ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

بچوں کو تندرست، خوبصورت، اور تندرست بنانے
کے لئے میٹھی دوا قیمت فی شیشی بارہ آنے
(۱۲) محصول ڈاک نو آنہ (۹)

دراکشاسو

جسم میں فوراً قوت بڑھانے والا قبض بدہضمی
کمزوری، کھانسی، نیند نہ آنا دور کرتا ہے۔
قیمت بڑی بوتل دو روپے (۲)
چھوٹی بوتل ایک روپیہ

سب دوا فروشوں کے پاس ملتا ہے۔ دھوکے سے نقلی دوا نہ خریدئیے
منگانے کا پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا
شملہ کے ایجنٹ:- بیسٹ چیپ اینڈ کمپنی۔ لوار بازار شملہ

سنسار کی گتی

رُودر رُوپ

لارڈ ولنگڈن کی گورنمنٹ نے رُودر رُوپ دھارن کرلیا ہے۔ اور غالباً اِس لئے کہ ذاتی ہاؤس کی طرف سے لارڈ ارون کی گورنمنٹ پر سختی نہ کرنے کا جو الزام لگایا گیا تھا وہ اس پر نہ لگایا جائے مہاتما گاندھی ولایت سے آئے۔ تو گورنمنٹ سے تعاون کا جذبہ لے کر آئے تھے۔

جب ساحل بمبئی پر اُتر کر آپ کو ملک کی صورت حالات کا پتہ ملا۔ انہیں معلوم ہوا کہ بنگال آرڈی ننس کے بعد یُو پی کا ایک ہی نہیں سرحدی صُوبہ میں بھی تین آرڈی ننس جاری ہو چکے ہیں۔ کانگرس کے پرمکھ نیتا خان عبد الغفار خان۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ اور مسٹر شروانی گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ تو بھی اُن کے دل پر گورنمنٹ کی طرف سے کوئی ملال نہ آیا۔ اور ورکنگ کمیٹی کو آپ نے اس بات پر رضامند کرلیا۔ کہ وائسرائے سے ملاقات کے متعلق پوچھا جائے۔ گویا وائسرائے مہاتما جی کو ملاقات کا موقع دیتے۔ تو ان حالات میں بھی وہ وائسریگل لاج میں جانے کے لئے تیار تھے۔ لیکن وائسرائے کو سختی سے ملک کی پولیٹیکل جدو جہد کو دبا دینے کا جو مشورہ دیا گیا ہے۔ وہ اُس پر عمل کرنے کو تیار تھے۔ تو ملاقات کے لئے وقت دینا وقت کا ضائع کرنا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ورکنگ کمیٹی نے سول نافرمانی کا رزولیوشن پاس کردیا۔ جس کے معنی یہ تھے۔ کہ کانگرس گورنمنٹ کے سختی کے چیلنج کو منظور کرتی ہے ؛

اس حالت میں کیسے ہو سکتا تھا۔ کہ مہاتما جی آزاد رہیں۔ مہاتما جی اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ بمبئی سے اُنہیں جانا ہوگا۔ تو یا تو دہلی کو وائسریگل لاج میں وائسرائے سے گفتگو کرنے کے لئے یا کسی جیل کو۔ دہلی جانے کا تو کوئی امکان ہی نہ رہا تھا۔ آخر ہندوستان نے سُن لیا کہ مہاتما گاندھی ۴ جنوری کی پرات ۳½ بجے بمبئی میں اپنے جائے قیام منی بھون میں گرفتار کرلئے گئے۔ اُن کے ساتھ ہی سردار پٹیل پر وہاں کانگرس کی گرفتاری بھی عمل میں آئی۔ اور ان دونوں لیڈروں کو یارودا جیل میں پہنچا دیا گیا ؛

ہندوستان کے ان دونو نیتاؤں کی گرفتاری پر ملک کے اندر ہیجان پیدا ہونا لازمی تھا اور جگہ جگہ پر اخبارات میں ان گرفتاریوں پر رائے زنی کی گئی۔ لیڈروں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پولیٹیکل اور تجارتی اور دوسری سبھاؤں نے اظہار ناراضگی کے رزولیوشن پاس کئے۔ ہڑتالیں ہوئیں۔ جلوس نکالے گئے۔ اور جلسے ہوئے۔ غرضیکہ ملک نے بتادیا۔ کہ وہ ان گرفتاریوں کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن گورنمنٹ تو کانگرس کے کچلنے کے لئے تُل چکی ہے۔ ان پروٹسٹوں کا اس پر کیا اثر ہونا تھا۔ اُس نے کانگرس کمیٹیوں کو خلاف قانون جماعتیں قرار دے کر مختلف جگہوں پر اُس کے دفتروں پر چھاپے مارے۔ تلاشیاں لیں۔ اور اُنہیں قبضے میں کرلیا۔ یہ کوئی غیر متوقع بات نہ تھی۔ کانگرس نے اس صُورتِ حالات کے مقابلہ کے لئے خود بخود کانگرس کمیٹیاں توڑ دیں۔ اور ڈکٹیٹر مقرر کردیئے۔ سردار پٹیل اپنا جانشین بابو راجیندر پرشاد کو بنا گئے تھے ان کا حق بھی تھا۔ کیونکہ پوری کانگرس کے اجلاس کی صدارت کا قرعہ انہیں کے نام پڑنے کی اُمیدیں تھیں۔ وہ بھی گرفتار کرلئے گئے۔ وہ اپنا جانشین ڈاکٹر انصاری کو بنا گئے ہیں۔ تعجب نہیں۔ کہ اُن کی گرفتاری کی خبر بھی جلد سُنی جائے۔ بنگال میں ڈاکٹر پرتاپ چندر گوہا رائے ڈکٹیٹر مقرر ہوئے۔ وہ اور اُنکے بعد دو اور ڈکٹیٹر بھی گرفتار ہو گئے۔ پنجاب کے ڈکٹیٹر ڈاکٹر محمد عالم مقرر ہوئے اُن کا ہنگامی اعلان بھی نکل چکا ہے۔ اس طرح مختلف مقامات پر ڈکٹیٹر شپ کا دور دورہ ہے ؛

اس بیمانک سمتی کے اندر بھی کہ گورنمنٹ رُودر رُوپ دھارن کئے ہے۔ صلح کرانے والے خاموش نہیں۔ اگر گورنمنٹ اپنا پارٹ پلے کر رہی ہے۔ اور کانگرس اپنے رستہ پر چل رہی ہے۔ تو سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر بھی اپنے صلح کے مشن سے غافل نہیں۔ وہ میدان میں آ گئے ہیں۔ بمبئی کے سرکردہ ماڈریٹ لیڈر بھی اس پُن کے کام میں اُن کے ساتھ ہیں۔ مہاتما گاندھی کے رویہ کے خلاف اُنہیں چنداں شکایت نہیں۔ مہاتما گاندھی کو ملاقات کا موقع نہ دینے میں وہ وائسرائے کی غلطی سمجھتے ہیں۔ اور لارڈ ولنگڈن پر زور دے رہے ہیں۔ کہ لیڈروں کی کانگرس بلائیں۔ لیکن گورنمنٹ نے کانگرس سے رستگاری پانے کا جو پروگرام بنایا ہے۔ اُس کو چھوڑ دے۔ بنا نہ سر تیج بہادر سپرو وغیرہ کے مشورہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ اس لئے یہ مسرت بھری حیرت کی بات ہوگی۔ اگر سر تیج بہادر لیڈروں کی ††

†† کانفرنس بلانے پر وائسرائے کو راضی کرنے میں کامیاب ہوں۔ اگر ہو گئے۔ اور وائسرائے نے مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کو اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے دعوت دینا منظور کرلیا۔ تو عین ممکن ہے۔ ملک کے مصیبت سے نکلنے کی کوئی آسان راہ نکل آئے جس کی ملک اور گورنمنٹ دونوں کی مشکل کشائی کے لئے سخت ضرورت ہے ؛

چار نئے آرڈی ننس۔ سال کے آغاز میں لارڈ ولنگڈن نے چار آرڈی ننس جاری کئے ہیں۔ جن میں پرانا پریس آرڈی ننس۔ پکٹنگ آرڈی ننس۔ نوٹکیس آرڈی ننس۔ سب شامل ہیں۔ ایک نیا آرڈی ننس یہ ہے کہ گورنمنٹ جس شخص کو چاہے گی۔ گرفتار کرسکے گی۔ گورنمنٹ کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ کسی انجمن کو خلاف قانون قرار دے۔ انسداد بائیکاٹ آرڈی ننس کے ذریعہ پرامن پکٹنگ بھی جرم قرار دیا گیا ہے گورنمنٹ کو عمارات پر قبضہ کرنے اور جائیداد منقولہ و روپیہ پر قبضہ کرنے کا بھی اختیار دیا گیا ہے۔ آمد و رفت کے ذرائع کے انتظامات کا بھی اختیار ہوگا ؛

کانگرس ورکنگ کمیٹی خلاف قانون قرار دیگئی گورنمنٹ ہند کے اعلان کی رو سے کانگرس ورکنگ کمیٹی کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیا گیا ہے۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے آخری ممبران ذیل کے اصحاب تھے :-

(۱) مہاتما گاندھی۔ (۲) سردار پٹیل۔ (۳) مولانا ابو الکلام آزاد۔ (۴) ڈاکٹر انصاری۔ (۵) ڈاکٹر عالم۔ (۶) مسٹر جے رام داس دولت رام۔ (۷) مسٹر انینے۔ (۸) مسٹر جے۔ ایم سین گپتا۔ (۹) پنڈت جواہر لال نہرو۔ (۱۰) سردار سردول سنگھ کویشر۔ (۱۱) شریمتی سروجنی دیوی۔ (۱۲) ڈاکٹر سید محمود۔ (۱۳) مسٹر ناریمان۔ (۱۴) سیٹھ جمنا لال بجاج +

ان میں سے مہاتما گاندھی۔ سردار پٹیل اور پنڈت جواہر لال نہرو۔ جیل میں ہیں ؛

وزیر اعظم کو ممبر گول میز کانفرنس کا تار گول میز کانفرنس کے یوروپین ممبر مسٹر بنتھال نے معلوم ہوا ہے۔ وزیر اعظم کو ایک طویل تار دیا ہے۔ کہ ہندوستان میں صورتِ حالات نازک ہے۔ کیا آپ ان نتائج سے برطانوی سلطنت اور یوروپین فرقہ کی حفاظت کے لئے تیار ہیں؟ جو وائسرائے کے مہاتما گاندھی کو ملاقات کی اجازت دینے سے انکار نے پیدا کردیئے ہیں ؛

کان پور میں کرفیو آرڈر۔ کان پور میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں پبلک جلسہ کئے جانے پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ خبر ہے کہ وہاں کرفیو آرڈر بھی جاری کردیا گیا ہے ؛

ممانعت کے باوجود جلسے۔ الہ آباد میں ۴ جنوری کو مہاتما گاندھی کی گرفتاری کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باوجود جلسہ ہوا۔ جلسہ کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ ایک شخص کچلا جاکر مر گیا تین گرفتاریاں کی گئیں ؛

کلکتہ میں ممانعت کے باوجود جلسہ کی کوشش میں یوتھ لیگ کے تین کارکن گرفتار کرلئے گئے باوجود اس کے شردھانند پارک میں جلسہ ہوا۔ جسے منتشر کرنے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ اور گرفتاریاں کیں ؛

آئندہ پریزیڈنٹوں کے لئے ہدایات۔ سردار پٹیل کی تیار کردہ کانگرس کے آئندہ پردھانوں کی فہرست مہاتما جی کے پیش کی گئی۔ تو انہوں نے چند اور ناموں کا اضافہ کردیا اور اُن کے لئے ذیل کی ہدایات دیں۔ کہ ان سب کے لئے ستیہ اور اہنسا کے عقیدہ کی پابندی ضروری ہے۔ اور وہ اپنے طور پر گورنمنٹ سے کوئی شرائط طے نہ کرسکیں گے۔ بلکہ اس بات پر زور دیں گے کہ اصل ورکنگ کمیٹی کے ساتھ گفت و شنید کی جائے ؛

ہائیکورٹ میں مہاشہ رنبیر سنگھ وغیرہ کی اپیل یونیورسٹی ہال لاہور میں گورنر پر قاتلانہ حملے کے سلسلہ میں میسرز رنبیر سنگھ۔ درگا داس اور چمن لال کی اپیل کی جنہیں عدالت سشن سے پھانسی کی سزا ہوئی تھی۔ ہائی کورٹ میں سماعت ہو رہی ہے۔ ملزموں کی طرف سے مسٹر پٹیمین اور دوسرے قابل وکلاء پیش ہوئے۔ مسٹر پٹیمین نے اپنے مؤکل درگا داس کی صفائی میں زبردست تقریر کی۔ سماعت جاری ہے ؛

خلاف قانون قرار دیگئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کو گورنر باجلاس کونسل نے خلاف قانون جماعت قرار دے دیا ہے ؛

اے کلاس دی گئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو دو سال کی اور مسٹر شیروانی کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ انہیں اے کلاس دی گئی ہے ؛

ہکنگ آرڈی ننس کا نفاذ - پنجاب گورنمنٹ کا اعلان ہے - کہ پنجاب میں خلاف قانون تہدید و انسداد بائیکاٹ آرڈی ننس نافذ کر دیا گیا ہے ؛

ہفتہ بھر کی ہڑتال - مہاتما گاندھی کی گرفتاری پر بہت جگہ ہڑتالیں ہوئیں - لیکن بمبئی کی پیس گڈز (کپڑے) کی ایسوسی ایشن نے ۸ دن کی طویل ہڑتال کا فیصلہ کیا ہے ؛

مدراس کے ڈکٹیٹر - مدراس کی کانگرسی انجمنیں توڑ دی گئیں - مسٹر ستیہ مورتی مدراس شہر کے پہلے ڈکٹیٹر بنائے گئے - صوبہ میں سوامی گوبند آنند جی کو ڈکٹیٹر بنایا گیا ہے ؛

صلح کے پیغمبر - گول میز کانفرنس کے دو یوروپین ممبران مسٹر بنتھال - اور مسٹر ملز نے صلح کے پیغامبر کے فرائض اپنے ذمہ لئے ہیں - مہاتما گاندھی اور گورنر بمبئی سے وہ مل چکے ہیں - اب وہ وائسرائے کو ملنے کے ارادے سے دہلی پہنچے ہیں ؛

سرخ کپڑے لے لئے گئے - سرحد کی خبر ہے کہ ہوتی مردان میں پولیس نے بزازی کے دوکانداروں سے سرخ کپڑے اور رنگ والوں کی دوکانوں سے سرخ رنگ لے لیا گیا - غالباً اس خیال سے کہ نہ سرخ کپڑے اور سرخ رنگ ہوگا نہ سرخ پوش تحریک فروغ پا سکے گی ؛

گورو کل میں شردھانند دوس - آل انڈیا شردھانند ٹرسٹ کے آدیش انوسار ۲۳ دسمبر کو شردھانند دوس منانے کا فیصلہ کیا گیا اس سے ۱۵ دن پہلے ہی سوامی جی کے اپنے لکھے جیون چرتر سے پنڈت بینی پال جی سدھانت النکار کتھا کرتے رہے - بعد ازاں ۲۷ دسمبر کو آریہ سماج کے ساپتاہک ادھیویشن کے بعد ۱۱ بجے سے ۵ بجے شام تک آریہ سماج میں رشی ستسنگ جاری رہا - جس میں قریباً ایک ہزار استری پرش - بالک اور بالکاؤں نے بھوجن کیا - ۲۳ دسمبر کی رات ۷½ بجے سے آریہ سماج مندر میں شردھانند دوس کے سمبندھ میں جلسہ کیا گیا - حاضری اس قدر تھی - کہ آریہ سماج کا ہال کھچا کھچ بھر گیا - سوامی جی کے جیون پر کئی بھجن اور کرتاؤں کے بعد لالہ سوہن لال بی اے اور شریمتی بھگوتی دیوی نے سوامی جی کے جیون پر ویاکھیان دئے - اس کے بعد سماج کے سیوک پر دہت پنڈت بیش پال جی نے سوامی جی کے گنوں کا درشن کرتے ہوئے اس بات پر روشنی ڈالی - کہ گورو کل سوامی جی کی سب سے مہان کرتی ہے - گورو کل کے مہتو کا درشن کرتے ہوئے پنڈت جی نے گورو کل کی بیشتا اور ساپیوگتا کا درشن بڑے پر بھاو شالی شبدوں میں کیا - اور گورو کل پر کئے گئے آکشیپوں کا بھی اُتر دیا - خاتمہ پر سبھا کے پردھان رائے صاحب لعل ارام جی کے بھاشن کے بعد سبھا ورسرجن ہوئی (بھیشم دیو منتری)

سر تیج بہادر سپرو کو دعوتِ ملاقات

(الہ آباد ۶ جنوری) - معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے نے سر تیج بہادر سپرو کو ملاقات کی دعوت دی ہے - خیال ہے - کہ بعض دیگر لیڈروں کو بھی دعوت دی گئی ہے - یہ دعوت غالباً مصالحت کے سلسلہ میں ہی ہوگی ؛

ڈاکٹر انصاری کی کوٹھی پر پکٹ - دہلی ۶ جنوری) ڈاکٹر انصاری صدر کانگرس کی گرفتاری کی افواہ تصدیق طلب ہے - اتنا معلوم ہوا ہے - کہ پولیس کا پکٹ ان کی کوٹھی کے باہر موجود ہے -

پھر وہان پٹیل گرفتار کر لئے گئے - (بمبئی ۶ جنوری) سردار پٹیل کے بعد پھر وہان پٹیل (سابق صدر لیجسلیٹو اسمبلی) آج گرفتار کر لئے گئے - ان کے علاوہ مسٹر نگین داس - مسٹر ناریمان - مسٹر نارائن نیشن پانڈے - مسٹر شانتاہین - مسٹر ایس کے پاٹلکر - مسٹر ٹی آر نروانی اور مسٹر موتی لال کیادیہ بھی گرفتار کر لئے گئے - ان سب کا کانگرس کی تحریک سے تعلق تھا - سوائے آنند اور مسٹر گوکل داس بھٹ کو بھی گرفتار کر لیا گیا -

کانگرس فنڈ پر قبضہ - بمبئی سی - آئی ڈی نے کانگرس کے پچاس ہزار روپیہ پر - جو سنٹرل بنک آف انڈیا اور پنجاب نیشنل بنک میں جمع تھا - قبضہ کر لیا ہے - اور جی کے نام پر جمع ہے پابندی عائد کر دی نکلوا نہیں سکتے - بمبئی گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت سے معلوم ہوا ہے - کہ گورنمنٹ نے شہر بمبئی اور صوبہ کی ۱۳۴ کانگرسی اور ملحقہ انجمنیں خلاف قانون قرار دی ہیں

لاہور میونسپلٹی کا چناؤ مکمل ہو گیا - (لاہور ۶ جنوری) لاہور میونسپلٹی کے وائس پریزیڈنٹوں کا چناؤ ہو گیا - رائے بہادر لالہ سندر داس سینئر اور مسٹر کے ایل رلیا رام جونیئر وائس پریزیڈنٹ منتخب ہوئے - سب کمیٹیوں کا چناؤ بھی اس سمجھوتہ کے مطابق ہو گیا - جو گذشتہ اجلاس میں ہوا تھا +

دہشت زدگی کا صحیح علاج - کلکتہ یوروپین ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں مسٹر مورگن صدر کلکتہ برانچ نے اپنی تقریر میں کہا - کہ دہشت زدگی جیسی امراض کا علاج آرڈی ننس نہیں - بلکہ اس کا علاج دریافت کرنے کے سلسلہ میں پہلا قدم رائے عامہ کو اس کے خلاف کرنا ہے ؛

وید پرچار سمبندھی سوچنائیں

جن جن آریہ سماجوں کے ابھی تک جلسے نہیں ہوئے - وہ کرپا کر کے اپنے اُتسووں کی تتھیاں مقرر کر کے بہت جلد سوچنا دیویں - کیونکہ بعض وقت کئی ایک سماجیں ایک ہی تاریخوں میں اُتسو رکھ دیتی ہیں - جس سے پربندھ کرنے میں کٹھنائی ہوتی ہے - جنوری اور فروری ماہ میں ابھی تک بہت کم اُتسو نیت ہوئے ہیں - جو سماجیں اس سال اپنا اُتسو نہ منا سکیں - وہ کرپا کر کے ہفتہ بھر اپنے ہاں وید کتھا کرا کر وید پرچار کا دھن بھجوا دیں - کیونکہ ضروری نہیں - کہ جلسے نہ ہونے کی صورت میں وید پرچار کے لئے دھن نہ دیا جاوے - اگلے سال کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے سماجوں کو اپنا کرتویہ سمجھنا چاہئے - کہ وہ اپنے نام کا نیت دھن آدشیہ بھجوا دیں - جن سماجوں کے اُتسو ہو چکے ہیں - ان کو بھی بہت جلد دھن بھیج دینا چاہئے - سبھا کے پتروں کی انتظار میں نہیں رہنا چاہئے ؛

(۲) سال کا تیسرا مہینہ ختم ہو رہا ہے - ابھی تک سبھا کے اُپدیشک جن ستھانوں پر پرچار ارتھ نہیں پدھار سکے - اُن کی سوچنا بھی آریہ سجنوں کو شیگھر دے دینی چاہئے تاکہ ان تین مہینوں میں ان ستھانوں پر بھی پرچار کرایا جا سکے ؛

(۳) پالم پور - دھرم شالہ - ہمیر پور ضلع کانگڑہ کے علاقہ میں ویدک دھرم پرچار کے لئے مہاشہ مہیندر پرتاپ جی کے پاس مفت بانٹنے کے لئے ۳۰۰۰ - ۴۰۰۰ ٹریکٹ بھیج دیئے ہیں - آریہ بھائی ان ٹریکٹوں سے لابھ اُٹھانے کا یتن کریں ؛

(۴) سبھا کے آدھین پندرہ روزہ ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری ہے - جس میں آریہ سدھانتوں پر نئے نئے ٹریکٹ چھپتے ہیں - دانی سجن مفت بانٹنے کے واسطے منگوا سکتے ہیں - پرچار ارتھ قیمت بالکل سادھارن ۱۲ فی سینکڑہ ؛

(۵) اُپدیشک مہانو بھاؤں کو سوچت کیا جاتا ہے - کہ وہ مہینے میں دو بار سبھا میں ڈاک بھیجا کریں - جس میں ڈائری وغیرہ بھی شامل ہے - خاص وجوہات پر زیادہ بھی بھیج سکتے ہیں - اسی طرح اُپدیشکوں کو سبھا کے دفتر سے بھی ہفتہ میں ایک بار سے زیادہ ڈاک نہیں بھیجی جاویگی ؛ (بھیم سین ودیا النکار وید پرچار کاریالیہ گورودت بھون - لاہور) ؛

ضمانت پر رہائی - (لاہور ۶ جنوری) فسادات لاہور میں نور محمد کے قتل کے سلسلہ میں لالہ بیلی رام میونسپل کمشنر اور ڈاکٹر جگن ناتھ لوتھرا بھی زیر حراست تھے - آج انہیں مجسٹریٹ نے دس دس ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا - فسادات کے سلسلہ میں ۵ اور آدمیوں کو بھی ثبوت کی کمزوری کے باعث پانچ پانچ سو کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ؛

سکھوں کا مطالبہ منظور کر لیا گیا - سردار کھڑک سنگھ اور ماسٹر تارا سنگھ نے جیل میں سکھوں کو کرپان کے استعمال کے حق کے لئے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی - معلوم ہوا ہے - کہ ان کے اس مطالبہ کو منظور کر لیا گیا ہے - اور ہدایات جاری کی گئی ہیں - کہ انہیں اور دیگر اے - بی کلاس سکھ قیدیوں کو لاہور جیل میں منتقل کیا جائے جہاں انہیں جھٹکہ مہیا کرنے میں ہر قسم کی سہولتیں دی جائیں گی ؛

سرحدی دیہات پر جرمانہ - چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے ٹپا مہمند کے لوگوں پر پشاور میں جتھے بھیجنے کی پاداش میں ۲۴۶۱ روپیہ جرمانہ کیا ہے - چند ایک اور دیہات پر بھی ۱۳۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا ہے ؛

گلینسی کمیشن کا بائیکاٹ - (سری نگر ۵ جنوری) جموں کے ہندو ممبر نے گلینسی کمیشن کا بائیکاٹ کر رکھا ہے - کشمیر میں پنڈتوں کے جلسہ میں نشچے کیا گیا - اگر حکومت تین روز میں گلینسی کمیشن میں جموں کا ہندو ممبر واپس لینے میں ناکام رہی - تو کشمیری پنڈت بھی کمیشن کا بائیکاٹ کر دیں گے ؛

مسلم کانفرنس سرحدیوں کی مدد پر - آل انڈیا مسلم کانفرنس پر بھی معلوم ہوتا ہے - قوم پرست عنصر غالب آ گیا ہے - چنانچہ کرنل لوئنڈ کے صدر اور سکرٹری کو مستعفی ہونا پڑا اور ورکنگ کمیٹی

پرکاش لاہور

۲۷ پوہ سمت ۱۹۸۸

بریلی آریہ کانگرس

بریلی میں آریہ کانگرس کے اجلاس کا فیصلہ ہوگیا۔ تاریخیں بسنت کے موقعہ پر فروری میں مقرر ہوگئیں۔ پردھان کا انتخاب بھی ہوگیا۔ آریہ سماج کے پوجیہ نیتا اور سنیاسی شری مہاتما نارائن سوامی آریہ کانگرس کے دوسرے سمیلن کے سبھاپتی ہوں گے۔ آریہ سمیلن کے ساتھ ودوت پریشد۔ دلت ادھار سمیلن۔ شکشا سمیلن پرچار سمیلن اور شدھی سمیلن ہوں گے۔ ان میں ودوت پریشد کے سبھاپتی غالباً سوامی سروانند جی ہوں گے۔ شکشا سمیلن کے پردھان پد کو شری ملک موہن سیٹھ ایم اے سشوبھت کریں گے۔ اور دلت ادھار سمیلن کا سبھاپتی ہنسراج صاحب ایم اے نے سویکار کیا ہے۔

ہمیں بتایا گیا ہے کہ آریہ کانگرس میں پیش ہونے والے پرستاؤں کے متعلق آریہ سماج کے پرسدھ مہانوبھاؤ خوب دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور سواگت کارنی سبھا کو ایسے پرستاؤ آرہے ہیں۔ جن کا کانگرس میں پیش ہونا اور ان کا ایسی گیروپ میں سویکار ہونا آریہ سماج کے لئے ہتکر ہوگا۔ سواگت کارنی کی طرف سے کانگرس کی تیاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ عظیم لیکن سادہ پنڈال تیار ہوگا۔ جس میں ہزارہا آریہ بھائی بہنوں کی نشست کے لئے پریاپت ستھان ہوگا۔ سواگت کارنی کا کہنا ہے۔ کہ کانگرس میں سمیلت ہونے والے مہمانوں کی رہائش وغیرہ کے لئے انتظامات بہت اچھے ہوں گے۔ اور ان کی ہر طرح کی آسائش کا پورا دھیان رکھا جائے گا۔

غرضیکہ سواگت کارنی کا کمیٹی کو سپھل بنانے کے لئے جو کرتویہ ہے۔ وہ اسے پورا کرنے کے پریتن میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن سپھلتا نہیں ہو سکتی۔ جب تک جنتا کا پورن سہیوگ نہ ہو اور آریہ جنتا کو سہیوگ میں دکتویہ ہی کیوں ہو سکتا ہے۔ جب اسے معلوم ہے۔ کہ آریہ کانگرس آریہ سماج کی بہتری کے لئے ہے۔

آریہ کانگرس کا پہلا اجلاس دہلی میں ان حالات میں ہوا تھا۔ جبکہ آریہ سماج کے پرچار کے راستہ میں کئی طرف سے وگھن ڈالے جا رہے تھے۔ حکام کی طرف سے آریہ سماج کے نگر کیرتن کے ادھیکار میں بہت آکشیپ کیا جا رہا تھا۔ اور مسلمان شدھی کے راستے میں مشکلات پیدا کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ وہ خود تو ہندوؤں کو مرتد کرنے میں اس قدر منہمک تھے۔ کہ خواجہ حسن نظامی نے داعی اسلام میں گرے سے گرے طریقوں سے ہندوؤں کو مسلمان بنانا کار ثواب بتایا۔ اور اگر آریہ سماج شدھی کے ذریعہ اپنے گرے ہوئے بھائیوں کو واپس لینے کا آندولن کرتا تھا۔ تو وہ دلیل سے نہیں بلکہ خنجر سے اس آندولن کو دبا دینا چاہتے تھے۔

دہلی کا سمیلن خوب کامیاب رہا ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے آریہ رکھشا سمتی کی ستھاپنا ہوئی ستیاگرہ کی ضرورت آپڑنے پر اسے پورا کرنے کے لئے دس ہزار والنٹیر بھرتی کرنے اور پچاس ہزار روپیہ اکٹھا کرنے کا نشچے ہوا۔ اعلان کیا گیا۔ کہ والنٹیروں کی بھرتی پوری ہوگئی ہے اور روپیہ بھی اکٹھا ہو چکا ہے۔ لیکن اس وقت سے اس وقت تک ان والنٹیروں کے ذریعہ آریہ سماج کی کوئی مشکل کشائی ہوئی ہو۔ اس کا علم آریہ جگت کو نہیں ہوا۔

آریہ سماج کے سامنے دہلی کانگرس کے سمے جو مشکلات تھیں۔ وہ اس وقت نہیں۔ نگر کیرتنوں کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے وہ سختی نہیں کی جاتی۔ شدھی کی مخالفت میں بھی وہ تیزی نہیں دکھائی دیتی۔ اس کا کارن یہ نہیں کہ گورنمنٹ آریہ سماج کے ادھیکار کی رکھشا کی طرف متوجہ ہوئی ہے۔ یا شدھی کے متعلق مسلمانوں نے رواداری اختیار کرلی ہے۔ بلکہ اس کا کارن یہ ہے کہ آریہ سماج کی سرگرمیاں شتھل ہو رہی ہیں۔ اگر نگر کیرتنوں کے ادھیکار میں گورنمنٹ دخل انداز ہوتی تھی۔ تو مسلمانوں کی شکایت پر۔ اور اگر مسلمان شکایت کرتے تھے۔ تو شدھی کی سرگرمیوں سے بھڑک کر۔ جب آریہ سماج کے اندر شدھی کی تحریک ہی شتھل ہو۔ تو نہ مسلمانوں کے لئے شکایت کرنے کی کوئی وجہ ہے۔ اور نہ گورنمنٹ کے لئے نگر کیرتن پر پابندیاں عائد کرنے کی۔

اندریں حالات موجودہ کانگرس کے لئے اتنا کام ادھیکاروں کی رکھشا نہیں۔ جتنا ادھیکاروں اور ان کے متعلق فرائض کو سمجھانے کی۔ آریہ سماج کے اندر سے یہ آواز اٹھ رہی ہے۔ کہ آریہ سماج شتھل ہو رہا ہے۔ شتھلتا کے معنی ہیں۔ کرتویہ سے ادا سینتا آج آواز اٹھانے والے بھائی کرتویہ پالن کے لئے تیار ہو جائیں۔ کل شتھلتا کا ستھان سپھلتا لے لے گی۔

بریلی آریہ کانگرس کی اگر کسی بات میں سپھلتا ہے تو اس میں کہ آریوں کو اپنے کرتویوں کا احساس کرائے۔ خصوصاً ان کا جو ان کے اپنے جیون کے سنبندھ میں ہیں۔ دیش کے متعلق کرتویوں کے پالن میں تو آریہ سماجی اب بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ پرنتو اپنی ذات کے سنبندھی کرتویوں میں وہ بہت شتھل ہیں۔ اور یہی آریہ سماج کی شتھلتا کا کارن ہے۔

ویدک دھرم نے منش جیون کا جو پروگرام پیش کیا ہے۔ وہ منش کے اندر کبھی سستی آنے نہیں دیتا۔ ایک آریہ کا جیون سپاہی کا جیون ہے۔ جسے دن رات اپنے سپاہیانہ کرتویوں سے کبھی فرصت نہیں ملتی۔ آریہ سماجی اگر اپنے جیون پروگرام پر دیدک آگیا انوسار عمل پیرا ہوں۔ تو آلس اور پرماد اور کرموں میں پھنسنے کا انہیں کوئی موقعہ نہیں مل سکتا۔ اور جب وہ صحیح معنوں میں منش ہوں۔ تو ان کا سر کسی انیائے کے سامنے جھکے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔

آریہ کانگرس میں اگر آریوں کا کرتویہ پالن کی طرف دھیان دلایا جائے۔ اور انہیں کرتویہ پالن پر تیار کرلیا جائے۔ تو سمجھو کانگرس نے ساری سمسیا کو حل کرلیا۔

آج آریہ سماج کے اندر یہ سوال اٹھ رہا ہے۔ کہ ملک کی پولیٹیکل جدوجہد میں آریہ سماج کا کیا کرتویہ ہے؟ پولیٹیکل رو میں بہنے والے بعض آریوں کا خیال ہے۔ کہ اس وقت آریوں کا کوئی کرتویہ ہے تو پولیٹیکل جدوجہد کو کامیاب بنانے میں لگ جانا اس کے لئے آریہ سماج کو قربان کرنا پڑے۔ تو اس میں بھی سنکوچ نہ ہونا چاہئے۔

آریہ کانگرس میں بھی عین ممکن ہے کہ یہ سوال پیدا ہو۔ اگر ہوا تو آریہ سماج کے بہترین دماغ اس پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کریں گے لیکن کوئی ہم سے پوچھے۔ تو ہمارا جواب تو یہ ہے کہ ملک کا پولیٹیکل سدھار بھی آریہ جیون میں ہے۔ آریوں کی تعداد بڑھنے میں ہی ملک کی مشکلات کا حل ہے۔ آریہ کون ہے؟ ستیہ وادی۔ نیک بے خوف۔ برہمچاری۔ بلوان۔ خود دار اور بے غرض کیا ملک کی مشکل کشائی کے لئے ایسے آریوں کی ضرورت نہیں؟ ہے۔ تو ملک کی خاطر آریہ سماج کی سرگرمیوں لوگوں کو آریہ بنانا کو بند کرنے کی بات میں کوئی وزن نہیں۔

پھر ہمیں واقعات کو ان کے اصلی روپ میں دیکھنا بھول نہ جانا چاہئے۔ ہندوستان کی حکومت کی بنیاد تعداد پر رکھنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور آریہ جاتی کی اکثریت کو توڑنے کی گہری چالیں چلی جا رہی ہیں۔ ہندوؤں کو گھمنڈ ہے۔ کہ سات آٹھ کروڑ مسلمان ہیں۔ تو کیا ہوا۔ ہم چوبیس کروڑ ہیں۔ لیکن چوبیس کروڑ کا طلسم ٹوٹ جائے گا۔ اگر پولیٹیکل حقوق کے لالچ سے سات کروڑ اچھوت ان سے الگ ہو گئے۔ اور مسلمانوں عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا شکار ہوتے رہے۔ اگر ہندوستان کو سوراجیہ ملتا ہے۔ اور وہ ہندو مسلم یا سکھ سوراجیہ نہیں۔ ہندوستان کا سوراجیہ ہی ہوتا ہے۔ تو اس کے باوجود بھی طاقت انہیں کے ہاتھ میں ہوگی۔ جن کے بازو زیادہ ہوں گے۔ اور ان کے بازوؤں میں سکت ہوگی۔ لیکن تبلیغی سرگرمیوں کے بڑھنے اور شدھی اور دلت ادھار کی سرگرمیوں کے شتھل ہونے کا پرینام کیا ہوگا؟ مسلمان بڑھیں گے۔ اور ہندو گھٹیں گے۔ اور جس سوراجیہ کے لئے آریہ سماجی قربانیاں کر رہے ہیں۔ جب اس کا پھل چکھنے کا موقعہ آئے گا۔ تو ہندوؤں کو اسے ہاتھ لگانے کی اجازت نہ ہوگی۔ یہ ایسی سمسیا ہے۔ جس کا حل بھی آریہ کانگرس کو کرنا ہوگا۔ اس کا حل آریہ سماج کی سرگرمیوں کو بند کرنے میں نہیں۔ ان کو زیادہ زور سے چلانے میں ہے۔ آریہ کانگرس اپنے ادیش میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر جاتی کو دلت ادھار اور شدھی کو فروغ دینے کے لئے تیار نہیں کرتی اس تیاری کے معنی آریہ سماج کی تحریک کو غیر معمولی طور پر زور سے چلانا ہے۔ اگر آریہ سماج موجودہ ملکی جدوجہد میں مستغرق ہوگیا۔ تو آریہ جاتی کا کیا بنے گا؟ اس کے قیاس سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آریہ جاتی سوراجیہ کا حل کرنے میں لگی رہے گی۔ اور اس کے مخالف اس کی محنتوں کا پھل سنبھالنے کے لئے اپنی مضبوطی میں لگے رہیں گے جن کے ... پولیٹکس ہے۔ اور ایسے لوگوں کی تعداد ... کمی نہیں۔ وہ پالیٹکس ... کو ... بنائے رکھیں۔ لیکن ... پولیٹیکل ... سے بڑھ کر آریہ تہذیب و تمدن کی حفاظت مطلوب ہے۔ وہ پالیٹکس ... لیکن آریہ ... سبھیتا اور آریہ سنسکرتی کی رکھشا کے ... سے۔

میرا دورہ

کرسمس کا ہفتہ عام طور پر لوگوں کے لیے آرام اور تفریح کا ہفتہ ہوتا ہے۔ بہت سی سماجوں کے سالانہ اتسو انہی دنوں میں ہوتے ہیں۔ اور جن سماجوں کا اپدیشکوں سے سمبندھ ہوتا ہے۔ انہیں دستیاب پر پرشرم کرنا پڑتا ہے۔ ۱۹۲۵ء تک تو انڈین نیشنل کانگرس کا اجلاس بھی انہی دنوں میں ہوا کرتا تھا۔ اس لیے تمام ان ہندو پرشوں کو جن کا سمبندھ اس راشٹریہ سبھا سے ہے۔ اپنا سارا سپتاہ اس کے ارپن کرنا پڑتا تھا۔ ایک تازہ مثال ہی لے لو۔ مہاتما گاندھی ۲۸ دسمبر کو جہاز سے اترے۔ اسی دن سے کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ اور آٹھویں دن ختم ہوا۔ جبکہ اس کے اور گورنمنٹ کے درمیان جنگ ٹھن گئی۔

ان واقعات کے بیان کرنے سے میرا پریوجن کیول یہ ہے۔ کہ جن لوگوں سے کسی بھی کھشیتر میں کوئی سیوا اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ ان کے لیے کوئی آرام نہیں۔ آریہ سماج کے سیوک بھی اس سپتاہ میں خوب دورہ کرتے رہے۔ اس سپتاہ میں آریہ سماجوں کے پندرہ سولہ جلسے تھے۔ اور وہ کامیابی سے ہو نہ سکتے تھے۔ جب تک ویشش پرشرم نہ کیا جاتا۔ جن مہانو بھاوؤں کا آریہ سماج پنجاب سے گہرا سمبندھ ہے۔ ان پر تو کام کا ادھک بوجھ پڑتا ہی تھا۔ اور پڑا۔ لیکن جن کا ایسا سمبندھ نہیں۔ انہیں بھی خوب جھگڑنا پڑا۔

امرتسر میں شردھانند سپتاہ

اپنی کتھا پرکاش کے پاٹھکوں کے سامنے رکھتا ہوں۔ ۱۵ دسمبر کو لاہور سے چل کر میں امرتسر پہنچا۔ وہاں آریہ ویروں کی طرف سے شردھانند سپتاہ منایا جا رہا تھا۔ اور وہ سپتاہ کا آخری دن تھا۔ کرسمس کے دنوں میں عام طور پر گنتی ہو جاتی ہے۔ مسافروں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ جس گاڑی میں میں امرتسر گیا۔ اس میں بھی بہت بھیڑ تھی۔ لیکن چونکہ دن تھا۔ اور سفر مختصر تھا۔ اس لیے زیادہ تکلیف نہ ہوئی۔ رات کو میرا ویاکھیان ہوا۔ کچھ دوستوں سے میں افسوس سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ آریہ سماج امرتسر شتھل ہو رہا ہے۔ اس کا کارن میں بتا نہیں سکتا۔ امرتسر کی باقی تمام سرگرمیاں اپنے پورے جوبن پر ہیں۔ ۱۹۲۱ء کی سول نافرمانی میں امرتسر سب سے اول نمبر پر رہا تھا۔ اس وقت بھی پولیٹیکل اور دیگر سرگرمیاں وہاں زوروں پر ہیں۔ لیکن ایک آریہ سماج ہے۔ جس میں وہ پہلی سی رونق نہیں۔ بلکہ اس کے جلسے بھی پھیکے رہتے ہیں۔ حاضری کم ہوتی ہے۔ ۲۴ دسمبر کو میں نے بہت دنوں کے بعد سماج مندر کو حاضرین سے پُر دیکھا۔ امرتسر کے سماج مندر پر ایک لاکھ سے اوپر خرچ آیا ہوگا۔ لیکن باوجود اس کے بہت وسیع نہیں۔ اگر یہ پُر بھی ہو جائے تب بھی آریہ سماج امرتسر کے لیے قابل فخر نہیں لیکن قابل ذکر اس لیے ہے۔ کہ پچھلے سالوں میں کئی موقعوں پر میں نے یہ مندر بھی پُر ہوتے نہیں دیکھا۔ میرا ویاکھیان سوامی شردھانند اور ان کے کام پر تھا۔ مجھے سنتوش ہے۔ کہ لوگوں نے میرے ویاکھیان کو انت تک سنا اور چونکہ وہ انت تک سنتے رہے اس لیے میں یہ پرینام نکالتا ہوں۔ کہ انہیں پسند آیا ہوگا۔ آریہ سماج امرتسر کے سمبندھ میں اتنا اور کہنے کی آوشیکتا ہے۔ کہ اس کے ورتمان منتری اور آپ منتری نوجوان ہیں۔ اور انہوں نے نوجوانوں کے جوش سے کام شروع کر دیا ہے۔ کچھ النتوں میں اُنتی ہوئی ہے۔ آشا کرنی چاہیے کہ سروانگ اُنتی ہوگی۔

آریہ سماج جالندھر کا سالانہ جلسہ

۲۴ دسمبر کو گیارہ بجے میں جالندھر کو روانہ ہوا۔ گاڑی میں بھیڑ اس قدر تھی۔ کہ میرے لیے کمرہ کے اندر جانا ناممکن نظر آتا تھا۔ لیکن کسی طرح اندر گیا۔ اور جالندھر پہنچا۔ جالندھر مجھے کئی دوستوں سے پہچان جانے کا دسر ملا ہے۔ اس کی اوستھا میں کوئی پریورتن نہیں آیا۔ نہ جلسہ پہلے جلسوں سے زیادہ شاندار تھا اور نہ کم۔ سالہا سال سے آریہ سماج مندر کے صحن میں جلسہ ہوتا آ رہا ہے۔ وہیں اس سال بھی ہوا۔ حاضری نے اس قدر ترقی نہیں کی۔ کہ کسی وسیع جگہ میں جلسہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہو۔ اس جلسہ میں شری سوامی سوتنترانند جی۔ پروفیسر رام دیو جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ ڈاکٹر بھگت رام جی۔ لالہ وزیر چند جی اور میرے ویاکھیان ہوئے۔ ایک بیٹھک کیول دیویوں کے لیے تھی۔ اس سبھا کی پردھانا کنیا مہاودیالیہ کی آچاریہ شریمتی ستیہ وتی جی سپتری پنڈت بخشیش سنگھ جی آریہ لاہور چھاؤنی تھیں۔ یہ دیوی دواد سے پہلے کنیا مہاودیالیہ کی سیوا کیا کرتی تھیں۔ آریہ سماجوں کے اتسووں میں بھی سمیت ہوا کرتی تھیں۔ ویاکھیان کی شکتی پرماتما نے انہیں دی ہوئی ہے۔ میرٹھ کے ایک وکیل سے جات پات توڑ کر ان کا ووداہ ہوا۔ یہ وکیل مہودیہ کانگرس کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ ہماری بہن نے بھی وہاں جا کر خوب کام کیا۔ میرٹھ نواسیوں نے ان کی سیوا کی قدر کی اور انہیں میونسپل کمیٹی کی سدسیا بنا دیا۔ اس کے علاوہ ایک آریہ کانفرنس بھی ہوئی۔ یہ کامیاب نہ تھی۔ سوامی سوتنترانند جی پروفیسر رام دیو جی اور مجھے بھی اس میں حصہ لینا پڑا۔ آرین کانفرنسوں کے متعلق میں اپنے دو چار وچار پھر کبھی پرکاش دوارا آریہ پرشوں کے سامنے رکھوں گا۔ جس سے یہ اپیوگی ہو سکیں۔ اس سمے تو سمے شکتی نشٹ کرنے کا ایک سادھن ہیں۔

۲۵ دسمبر کی شام کو سوامی سوتنترانند جی۔ پروفیسر رام دیو جی اور میں جالندھر سے روانہ ہو کر لدھیانہ پہنچے۔ وہاں ہم نے ڈاکٹر بچنت سنگھ جی پردھان آریہ سماج کے گھر پر بھوجن کیا۔ سوامی جی تو رات وہیں رہے اور دوسری صبح وہاں سے چل کر براستہ جاکھل روہتک پہنچ گئے۔ اور پروفیسر رام دیو اور میں رات کو کلکتہ میل میں سوار ہو کر صبح ۴ بجے دہلی پہنچے۔ لدھیانہ سے ۱۰ بجے رات کو چلے اور ۱۲ بجے انبالہ پہنچے۔ خیال تھا۔ کہ کالکا سے جو گاڑی آتی ہے۔ وہ مقابلتاً خالی ہوگی۔ لیکن ہمارا خیال غلط نکلا۔ وہاں تو بیٹھنے کو جگہ بھی نہ ملی۔ نتیجہ یہ کہ ساری رات ایک پلک بھی نہ جھپک سکے۔

دہلی میں

صبح چار بجے ہم دہلی پہنچے۔ وہاں لالہ نرائن دت جی پردھان آریہ سماج دہلی کی نئی کوٹھی کا پرویش سنسکار تھا۔ جلسہ ہوا۔ اس میں دہلی کے بہت سے آریہ پرش شامل ہوئے۔ سنسکار نہایت اچھا ہوا۔ ۴ بجے ختم ہوا۔ اور پروفیسر رام دیو جی اور میں ۱۱½ بجے کی گاڑی میں روہتک کو روانہ ہو گئے۔

آرین ڈسٹرکٹ کانفرنس روہتک

سوا بجے ہم روہتک پہنچے۔ پروفیسر رام دیو جی کا سواستھ ان دنوں تو اچھا ہے۔ لیکن درحقیقت کمزور رہتا ہے۔ اگر اس پر ذرا سا بوجھ بھی پڑے تو برداشت نہیں کر سکتا۔ ساری رات جاگنا پڑا۔ تو انہیں تکلیف محسوس ہوئی۔ چنانچہ دہلی پہنچ کر وہ تو لیٹ گئے۔ اور میں لالہ نرائن دت جی کے ساتھ سیر کو چلا گیا۔ جب روہتک پہنچے۔ تو اُن کی آنکھوں میں نیند تھی۔ اور اندیشہ تھا۔ کہ اگر انہیں سونے کا موقع نہ ملا۔ تو وہ ویاکھیان نہ دے سکیں گے۔ چنانچہ انہوں نے دوائی کی گولی کھائی اور لیٹ گئے۔ کچھ عرصہ سے وہ دوائی لیے بغیر رات کو سو نہیں سکتے۔ ہم کانفرنس کے کام میں لگ گئے۔ روہتک کے ضلع میں یہ رواج ہے کہ ہر ایک جلسہ پر جلوس نکالا جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ کانفرنس کے پردھان سوامی سوتنترانند جی کا جلوس نکالا گیا۔ ہم بھی اُن کے ساتھ تھے۔ ۳ سے ۶ بجے تک جلوس گھومتا رہا۔ روہتک کے تمام بازاروں میں ویدک دھرم کی جے۔ رشی دیانند کی جے اور سوامی شردھانند کی جے کی گونج اٹھتی رہی۔ سینکڑوں آریہ جاٹ اس میں شامل ہوئے۔ سارے شہر میں اس کانفرنس کی گھوشنا ہو گئی۔

رات کو کانفرنس کا پہلا اجلاس ہوا۔ جو نہایت ہی کامیاب رہا۔ اس میں پہلے پروفیسر رام دیو جی کا ویاکھیان ہوا۔ ۹½ بجے سے ۱۰¾ بجے تک میرا ویاکھیان ہوا۔ سینکڑوں جاٹ بھائیوں نے ان ویاکھیانوں کو گہری توجہ سے سنا۔ کانفرنس کی کارروائی دوسرے دن شام تک رہی۔ جس میں کئی اپیوگی پرستاؤ سویکار کئے گئے۔

پھر دہلی میں

اتوار کی صبح کو پروفیسر رام دیو جی اور میں دہلی واپس آ گئے۔ وہ تو سیدھے گورو کل برندابن کے جلسہ پر چلے گئے۔ اور میں دہلی ٹھہر گیا۔ اسی پراتہ آریہ سماج دہلی کے سمبندھ میں میرا ویاکھیان ہوا۔ شام کو لالہ نرائن دت جی کے ہاں پر ویش کے سمبندھ میں ایک پریتی بھوج تھا۔ اس میں بیسیوں بھائی شامل ہوئے۔ یہ پریتی بھوج نہایت کامیاب رہا۔ دوسرے دن دوپہر کے دو بجے سے شردھانند سپتاہ کے سلسلہ میں ایک جلوس نکالا گیا۔ جس کی سماپتی پر ۵ بجے شام سوامی ستیہ دیو جی کی صدارت میں ایک عام جلسہ ہوا۔ جس میں مختلف خیالات کے لوگوں نے شہید سنیاسی کے پرتی اپنی شردھانجلی دی۔ میں نے بھی اس موقعہ پر ایک مختصر تقریر کی۔ شام کے سات بجے میں جلسہ سے لوٹا۔ اور رات کے ۹ بجے کی گاڑی میں سوار ہو گیا۔

آریہ نگر میں

دوسری صبح راستے میں آنکھ کھلی۔ وہاں سے کراچی میل میں سوار ہو کر پہلے دو بجے دن کے خانیوال پہنچا۔ وہاں سے آریہ نگر ۸ یا ۹ میل دور ہے تانگہ پر سوار ہو کر چار بجے وہاں پہنچا۔ وہاں آریہ بیگھ ادھار سبھا کی انترنگ سبھا کی ایک ویشیش بیٹھک تھی۔ اور اس میں مجھے بھی نمنترت کیا گیا تھا۔ میں لالہ گنگا رام جی ایڈووکیٹ سیالکوٹ اور منتری آریہ میگھ ادھار سبھا کا مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے آریہ نگر دیکھنے کا موقعہ دیا۔ انہوں نے خط اور تار بھیج کر میرا وہاں نہ جانا ناممکن بنا دیا۔ رائے ٹھاکر دت دھون پردھان میگھ ادھار سبھا اور انترنگ سبھا کے دوسرے سدسیہ وہاں موجود تھے۔ دوسرے دن دس بجے میں وہاں سے چل پڑا۔ اور خانیوال سے کراچی میل میں سوار ہو کر پورے آٹھ دن کے بعد میں شام کے ۶½ بجے لاہور پہنچ گیا۔ میں آریہ نگر کیوں گیا۔ اور وہاں میں نے کیا دیکھا؟ اس کے متعلق تفصیل سے اگلے ہفتہ پرکاش میں لکھوں گا۔

(کرشن)

پریس میٹر پیکیٹ ریٹ سے۔ "پرکاش" میں چھپنے کے لیے صرف مضمون یا خبریں ارسال کرنی ہوں تو پانچ تولہ تک دو پیسے کے ٹکٹ میں بذریعہ پیکیٹ ریٹ آ سکتی ہیں۔ آریہ سماجوں کو ڈاک خانہ کے اس قاعدہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ (منیجر)

برہمن کب اونچا ہے؟

آریہ جاتی کے سنگٹھن کی جڑ ورن ویوستھا ہے۔ برہمن ورن ان سب میں سب سے اونچا ہے۔ پرنتو برہمن وہ نہیں جس کا اتفاق سے کسی برہمن نام کے ماں باپ کے ہاں جنم ہوا ہو۔ بلکہ وہ جو گُن کرم سبھاؤ سے برہمن ہے۔ آریہ سماج کا سدھانت ہے۔ جس کا درجہ ہمیشہ اونچا ہوتا رہا۔ لیکن سچائی سچائی ہے۔ اس کے سامنے اُس کے دشمنوں کو بھی آخر سر جھکانا پڑتا ہے۔ چنانچہ ایک پورانک سنیاسی جی مہاراج کے کالموں میں یوں لکھتے ہیں:۔

"برہمن اونچا ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں اونچا پن پایا جا سکے۔ وہ اونچا ہے۔ اگر اس میں گُن سنسکار ہیں۔ تیاگ تپسیا کا بھی بل آ جائے"

سناتن دھرم کے ... برہمن کے جنم سے متعلق بھی کہا ہے:۔

اس کے اونچے ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ماتا پتا کے ویریہ سے بھی برہمن ہو۔ لیکن تیاگ و دّیا کا بھی اس میں بل ہو"

اگر کوئی برہمن ماتا پتا کے ویریہ سے پیدا ہوا ہے اور اس میں برہمن کے گُن نہیں۔ تو کون کہتا ہے کہ اسے برہمن تسلیم نہ کیا جائے۔ لیکن کیوں جنم پر دباؤ ... ورنہ پورانک دھرم کے سنیاسی اپدیشک ہو وے جنم کے ساتھ یہ شرط لگانا ضروری نہ سمجھتے۔ کہ برہمن تیاگ و دّیا کا بھی بل اس میں ہو۔ اگر تیاگ و دّیا کا بل نہ ہو تو برہمن برہمن ہوتے بھی وہ برہمن نہیں ۔

آریہ جاتی کو گرایا تو جنم ابھیمان ... برہمن ... اس لئے کہ ان ... یہ بات بیٹھ گئی کہ انہیں اس ... ہے کہ کوئی گرانے والا نہیں ہے۔ کاش آریہ جاتی اس جھوٹے ... کو ترک کر کے گُن کی پرواہ ... جاتی کا پتن ... جاتی ابھیمان کو چھوڑ کر ... اس شکھر پر پہنچنے کا راستہ ... جس پر یہ جاتی کبھی پہنچی تھی ۔

"آج جس کے جی میں آیا سادھو بن گیا۔ جو اٹھتا ہے۔ سنت بن جاتا ہے۔ بتلائیے اس حالت میں انرتھ کیوں نہ ہو؟

پنجاب میں ایسے علاقے موجود ہیں جہاں سادھو بستے ہیں۔ وہ گرہستی کا کام کرتے ہیں۔ اور جب بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ سادھو بن کر چلے جاتے ہیں۔

الہ آباد میں ایک سادھو تھا۔ ۲۰ سیر دودھ پی لیتا تھا۔ بڑا موٹا تازہ تھا۔ مائیاں آتی تھیں۔ اسی کو دیکھ کر کہتی تھیں یہ ہے بھگتوں کا پرتاپ مائیو! یہ بھگتوں کا پرتاپ نہیں۔ بھوجنوں کا پرتاپ ہے۔ آج اگر یہ ۵۶ لاکھ ہزار سادھو سر پر کفن باندھ کر کمر پیٹی کر تیار ہو جائیں۔ تو بھوگ کا خاتمہ ہو جائے۔ لیکن ایسا تب ہوگا۔ جب تم سمجھ جاؤ گے۔ کہ سادھو کون ہے"۔

دیتی۔ سادھوؤں میں حقیقی سادھو بہت کم ہیں اگر یہ کہا جائے۔ کہ خال خال ہیں۔ تو مبالغہ نہ ہوگا اگر باور نہ ہو۔ تو اپنے پورانک سنیاسی کا ارشاد سنئے۔ وہ کہتے ہیں:۔

"آج تو سینکڑوں چوہڑے بھی سادھو بنے پھرتے ہیں۔ آج تو خون کے جرم میں بھاگے ہوئے سادھو بن جاتے ہیں۔ لیکن سادھو بھیس میں یہ کیسے چھپ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ ہندو جاتی کے اندر اس قسم کے بھاو بھر دیئے گئے ہیں۔ کہ ہر ایک بھگوے دھاری کو گرو جی سمجھو۔ اگر ان کی پدھرتی بدل دی جائے۔ اور انہیں سمجھا دیا جائے۔ کہ سادھو پن بھگوے میں نہیں گُنوں میں ہے۔ تو کسی ایرے غیرے کو سادھو بننے کی جرأت نہ ہو"۔

سدھانتوں پر چلنے والے پورانک انوکھی دلیلوں سے کام لینے لگے ہیں۔

امرتسر کا پورانک دیوتا کہتا ہے:۔

"مہاشہ کرشن کے سارے مضمون کو پڑھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ اب بھی اُس سوامی دیانند کو اپنا گورو مانتا ہے۔ جو عرصہ سے کسی دوسرے قالب میں ہے"

اور پوچھتے ہیں۔ "کیا یہ اوتارواد مورتی پوجا کے سدھانتوں کی نفی نہیں ہے"۔ پاٹھکوں نے مورتی پوجا اور شرادھ کے پورانک سدھانتوں کے پکش میں بڑی بڑی دلیلیں سُنی ہوں گی۔ لیکن یہ بالکل انوکھی دلیل ہے۔ جس کا فخر میدان مناظرہ کے شہسوار امرتسری پورانک دیوتا کو ہے۔ پورانک پنڈتوں کو اس دلیل کو رٹ لینا چاہیئے ۔

جشنِ گرانِ شُدھی

(نتیجۂ افکار شری بشنداس صاحب حسرتؔ)

اے مشرقِ ہندوستاں! تو کہ ناز روحِ رواں شُدھی
اُس جا پہ نام نامی وردِ زبان ہے تیرا
تیری ہی کوششوں نے اس کا بڑھایا رتبہ
جان دے کے تُو نے اس کا سودا کیا سوامی
جس نے جھکایا سر کو اس در پہ پھر نہ اُٹھا
آباد تھی کبھی یہ بستی اسی وطن میں
سینچا تھا جس چمن کو اپنے لہو سے تو نے
لے لیکھرام زندہ سنتے آسرا ہے تیرا
مبلغ ہاتھ دھو کر پیچھے پڑی ہوئی ہے

شاداب تیرے دم سے تھا بوستانِ شُدھی
جس جا پہ ہو رہا ہو ذکرِ بیانِ شُدھی
زیبا ہے سمجھے کیسے گر آسمانِ شُدھی
ان دامِ مستی سمجھی جشنِ گرانِ شُدھی
کچھ ایسا دل رُبا ہے یہ آستانِ شُدھی
بنتا ہے اب افلاک پر تجھ سے جہانِ شُدھی
ویران ہو رہا ہے وہ بوستانِ شُدھی
باقی رہا نہ کوئی اب پاسبانِ شُدھی
تیرے بغیر اب ہے خطرے میں جانِ شُدھی

اس کے شباب کا اب عالم گذر چکا ہے۔
کیوں کر نہ کم ہو حسرتؔ تاب و توانِ شُدھی

سناتن دھرمی کیوں گر رہے ہیں

سناتن دھرم کے ایک ہمدرد نے اس کا جواب دیا۔ اس لئے کہ سناتن دھرمی اپنی جاتی کے ایک بھاری حصہ کو اچھوت کہہ کر ان سے نفرت کرتے ہیں۔ سناتن دھرم کے امرتسری دیوتا کو یہ جواب پسند نہیں آیا۔ اچھوتوں سے نفرت سے وہ کانوں پر ہاتھ دھرتا ہے۔ کہتا ہے:۔

"یہ جھوٹا حملہ سناتن دھرمیوں پر ہے کہ وہ اچھوتوں سے نفرت کرتے ہیں"

اب اس کا کوئی کیا جواب دے۔ اچھوت سے نفرت پرانوں کی کہانی نہیں۔ کہ اسے انشکار کہہ کر پیچھا چھڑا لیا جائے گا۔ اچھوتوں سے نفرت تو ایک واستوک سچائی ہے۔ منگل پورانکوں کا دھرم ان کا بچا ہے۔ مرجانا منظور کرتا ہے لیکن اسے انہیں اپنے کنوئیں میں سے پانی پینے کی اجازت دینا منظور نہیں۔ وہ کنوئیں جن سے کوئی تک مسلمان کھلے بندوں پانی لے سکتے ہیں۔ اچھوتوں کے ساتھ چھونا تو کیا۔ دھرم کے ایسے ٹھیکیدار لاکھوں نہیں کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ جوان مزہبوں کے سائے سے بھاگتے ہیں۔ پھر بھی کسی کو یہ کہنے کا حوصلہ ہو۔ کہ اچھوتوں سے نفرت کرنا سناتن دھرمیوں پر جھوٹا حملہ ہے۔ تو یہ اس کی ڈھٹائی نہیں تو اور کیا ہے ۔

پنڈت موہن چند کا پرائشچت

دیکھیان واچسپتی پنڈت دین دیال شرما کے سپتر پنڈت مول چند ریاست بھوپال پور کے منسٹر ہیں۔ گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں آپ کو بھی سمندر یاترا کرنی پڑی۔ اور جب واپس آ...

سادھو کون ہے؟

ایک سنیاسی مہاتما ہے فرماتے ہیں:۔

"سنیاسی وہ ہے جو وِدوان ہے۔ تپسوی ہے۔ شاستر جانتا ہے۔ کرم یوگی بن کر سیوا کرتا ہے"۔

کیا یہ وہی بات نہیں جو آریہ سماج کہتا تھا لیکن ہمارے پورانک بھائیوں کو کڑوی لگتی تھی۔ کاش! آج اپنے ایک سنیاسی سے سُن کر ہر دمہ کو جو بھگوا پہنے ہو۔ سادھو ماننا چھوڑ ...

ہندو جاتی کا کلیان اسی میں ہے۔ کہ وہ سادھو سُدھار کی طرف متوجہ ہو۔ اور سادھوؤں کی عزت اس قسم کا طرزِ عمل اختیار کیا جائے۔ کہ ان کے بھیس کی پوجا نہیں کی جائے گی بلکہ وِدیا۔ تپ اور تیاگ کی"۔

انوکھی دلیل

... مورتی پوجا کے جواز میں جب وید شاستر ... پرمان ملنے سے رہ۔ تو اب ان ...

اپاسک کیسے سادھو سنیاسی کی آواز

سادھو سنیاسی کی آواز آریہ سماج سے آئی۔ تو پورانک کیمپ کی طرف سے اس کا زور دار ورودھ کیا گیا۔ لیکن آج پورانک مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی آواز بلند کریں۔ چنانچہ دیکھئے ... پورانک ... فرماتے ہیں:۔

تو ایک پورانک اخبار میں یہ دیکھ کر ہمیں آشچریہ ہوا۔ کہ آپ نے واپسی پر دھرم ہریدوار اور سارگرڈھ مکتسر میں جا کر گنگا سنان کیا۔ اور پرائشچت کیا ؛

پنڈت مول چند اگر سنچیت دچار دل کے ہوتے۔ تو اس میں آشچریہ کی کوئی بات نہ تھی۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ کہ پنڈت مول چند بڑے اُدار بھاو کے مہانو بھاو ہیں۔ دلت اُدھار ہی نہیں شدھی کے بھی آپ کٹر پکشپاتی ہیں۔ جو ویکتی شدھی کا سمرتھک ہو۔ وہ سمندر یاترا کو پاپ نہیں سمجھ سکتا۔ اور نہ اس پاپ کی نورتی کے لئے پرائشچت کی ضرورت سمجھتا ہے۔ کہا جائے گا۔ کہ وہ دل سے اس کے قائل نہیں معترضوں کا منہ بند کرنے کے لئے ایسا کیا ہوگا۔ اگر یہ ہے۔ تو یہ دل سے پرائشچت کرنے سے زیادہ برا ہے ؛

پنڈت مول چند ایک ریاست کے وزیر ہیں اس لئے بڑے آدمی ہیں۔ بڑے آدمیوں کا جیون عوام کے لئے ایک رہنما کا کام کرتا ہے۔ اس لئے بڑے آدمیوں کی یہ بھاری ذمہ داری ہے۔ کہ وہ وہی کام کریں۔ جسے وہ واستوک روپ میں دھرم سمجھتے ہوں۔ دوسری صورت میں وہ نہ صرف اپنے پاپ کے بھاگی ہوتے ہیں بلکہ ان لوگوں کے پاپ میں بھی انہیں شامل ہونا پڑتا ہے۔ جو ان کی پیروی میں ان کے کئے کام کرتے ہیں ؛

کیا ہم آشا رکھیں۔ کہ اس وشے میں پنڈت مول چند اس وشے میں اپنی پوزیشن صاف کریں گے ؛

احمدیوں کا ایک نیا رسالہ

احمدیوں کے قادیانی مرکز سے انگریزی کے دو اخبار نکلتے ہیں۔ ایک ہفتہ وار اور دوسرا ماہواری لاہوری مرکز سے صرف ایک ہفتہ وار نکلتا تھا۔ لاہوریوں نے اس معاملہ میں قادیانیوں سے پیچھے رہنا غالباً چھوٹا پن سمجھا ہے۔ اور انہوں نے ماہواری مسلم ریویو آف ریلیجنز کے اجراء کا اعلان کر دیا ہے مٹھی بھر احمدیوں کی یہ جرأت قابل تعریف ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس وشے میں آریہ سماج کہاں ہے؟ آریہ سماج کا کوئی انگریزی ہفتہ وار نہیں۔ عرصہ ہوا لاہور سے آریہ پترکا اور آریہ میسنجر نکلتے تھے۔ لیکن وہ بند ہو گئے۔ دہلی سے لبریٹر نکلا۔ لیکن وہ بھی چل نہ سکا۔ ماہواری بھی صرف "ویدک میگزین" ہے۔ لیکن اس کی حالت بھی تسلی بخش نہیں ؛

سچ تو یہ ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے پریس کی طرف سے بالکل لاپرواہ ہے۔ اور اس کی یہ لاپرواہی اس کی اونتی کے کارنوں میں ایک اہم کارن ہے ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج کا ہندی صوبجات کے دیسکر اور انگریزی کا پریس مضبوط ہو لیکن کوئی بھی مضبوط نہیں اور پھر اس پر غضب یہ ہے کہ آریہ سماج پریس کی مضبوطی کے متعلق کوئی دلیل سننے کو تیار نہیں ؛

اچھوتوں کی فکر

دھار تک نہ سہی راج نیتک اد ستھان ہندوؤں کو آخر اچھوت اُدھار کا والہ اور شیدا بنانے میں کامیاب ہو رہی ہے۔ جو اچھوتوں کو انسان کا درجہ دینے پر بھی تیار نہ تھے۔ دیکھئے جام پور سناتن دھرم سبھا کے منتری کیا لکھتے ہیں :-

"ہندو قوم سے سات کروڑ کی تعداد کے علیحدہ ہو جانے کا سخت خطرہ درپیش ہے۔ اگر ہم اس موقعہ پر سب کچھ جانتے ہوئے خاموش رہیں گے۔ تو ہم قومی مجرم اور سخت گنہگار ہوں گے میں سچ کہتا ہوں۔ شاستروں میں اچھوتوں کا شبد کہیں نہیں۔ بلکہ "انتیج" لفظ آتا ہے۔ اور کسی انتیج کی بابت یہ نہیں آتا۔ کہ اس کو مندروں میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ جب سالی لوگ زبردستی تمہارے کنوئیں سے پانی پی جائیں تو کچھ حرج نہیں۔ اگر مسلمان بھائی پانی کا گھڑا بھر رہا ہو۔ تو جب کھڑے رہو گے جب تک وہ گھڑا نہ بھر جائے تم گھڑا نہیں بھرتے کوئی چیز کنوئیں میں گر جائے تو مسلمان کو بلوا کر کنوئیں سے نکلواتے ہو۔ تو تمہارا کنواں خراب نہیں ہوتا۔ پھر ان غریبوں پر یہ ظلم کیوں ہے انتیج بھائی اپنے آپ کو کرشن و رام کا نام لیوا جتلاتے ہیں۔ پھر بھی ان کو مندروں میں درشن کرنے اور کنوؤں سے پانی بھرنے نہ دیا جائے کیسی بے انصافی ہے"

سناتنی بھائیوں کے خیالات میں یہ پریورتن مبارک ہے۔ ایسے انتیج اُدھارک سناتن دھرمی اگر پنجاب میں عملی طور پر انتیج اُدھار کر کے دکن آری دیشوں میں جائیں۔ اور وہاں کے اپنے بھائیوں کو سمجھائیں۔ تو ہندو جاتی کو جو خطرہ درپیش ہے۔ وہ بہت حد تک ٹل سکتا ہے ؛

اچھوت اُدھار کی مخالفت

ایک طرف جام پور سناتن دھرم سبھا کے منتری ہیں۔ جو انتیجوں سے چھوت چھات کرنے انہیں کنوئیں سے پانی پینے سے منع کرنے اور مندروں میں داخلہ سے انہیں روکنے کو پاپ بتاتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف سناتن دھرم کے اجارہ دار پنڈت دیا رام ہیں۔ کہ کہتے ہیں :-

"غضب ہے۔ کہ تعلیم یافتہ سدھارک ہندو جو سوچتے ہیں۔ الٹ ہی ہوتا ہے۔ ولایت یاترا کرنی چاہئے۔ چھوت چھات اڑا دینی چاہئے۔ بدھواؤں کا بیاہ کرنے سے شانتی ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ خیالات پیدا کر ہندوپن کو مٹانا ہی ان کی زندگی کا مشن ہے"؛

ہندو دھرم کا پرماتما ہی رکشک ہے۔ جس میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو سات کروڑ اچھوتوں کے ہندو جاتی سے کٹ جانے میں ہندو پن کا بچنا سمجھتے ہیں۔ ایسے ہاتھوں تیر تھ یاترا کے خلاف بھی اپنی ہزت تھا جھاڑ دی۔ پنڈت دین دیال جی کے سپتر پنڈت مول چند تیرتھ یاترا سے حال ہی میں واپس آئے ہیں۔ مہاتما مالوی جی بھی آنے والے ہیں۔ پورانک دھرم کے ٹھیکیدار خاموش کیوں ہیں۔ سناتن دھرم کے ان وادھیہ نیتاؤں کے خلاف فتوے صادر کرنے کا پرم کرتویہ پالن کیوں نہیں کرتے؟

برہمچریہ کی مہما کا کھنڈن

"اشٹ ورشا بھوید گوری۔۔۔۔۔" کے برہمچریہ ناشک شلوک کی بنا پر سارد ا ایکٹ کا گھور ورودھ کرنے والا دیارام جی کا سناتن دھرم پرچارک لکھتا ہے :-

"برہمچریہ اتھات ویریہ دھارن ہی اتکرشٹ تپ ہے۔ اس سے بڑھکر تپسچریا تینوں لوکوں میں دوسری کوئی بھی نہیں ہو سکتی اور اکھنڈ ویریہ کا دھارن کرنے والا پرش اس لوک میں منش روپ میں پرتیکش دیوتا ہی ہے۔ آہاہا! کیا ہی مہان اس برہمچریہ کی مہما ہے"

برہمچریہ کی مہما ورنن کرنے کے پشچات پنڈت جی لکھتے ہیں :-

"پرنتو آج ہم اس مہا منتا کو بھول کر بچپنا کی دھول میں ناس کر رہے ہیں۔ کہاں ہمارے ویریہ وان سامرتھیہ سمپن پوروج اور کہاں ہم ان کی نرویریہ اور پد دلت دربل سنتان! ہمارا کتنا بھینکر پتن ہوا ہے۔ اور اس میں تنک بھی سندیہ نہیں۔ کہ ہمارا جو یہ بھیشن پتن ہوا ہے۔ اس کا مکھیہ کارن ایک ماتر ہمارے ویریہ کا ہراس ہی ہے"

پنڈت جی مہاراج! پتن کا اثر وا پیتو تو برہمچریہ کے ناش کا ہی ہے۔ پرنتو یہ بھی بتایا ہوتا۔ کہ برہمچریہ کے ناش کا اثر وائتو کس پر ہے؟ کیا آپ کی پورانک شکشا پر نہیں؟ کیا کاشی ناتھ کے برہمچریہ ناشک شلوک پر نہیں۔ جسے آپ نیدکی رچا سے بڑھکر درجہ دے رہے ہیں۔ پرماتما کی کرپا سے اگر برہمچریہ کی مہما کا گیان ہوا ہے۔ تو چھوڑو کاشی ناتھ کی پورانک شکشا کو۔ آٹھ آٹھ سال کی بچیوں کے وواد کے لئے وہ بھی آٹھ آٹھ دس دس سال کے ہی چاہئیں اور اس اوستھا میں برہمچریہ کی مریادا کہاں رہتی ہے؟ کہا جائے گا۔ کہ برہمچریہ کی تکمیل آٹھ دس سال تک ہو جاتی ہے۔ پرنتو پنڈت جی کی اسی پتر کا کے مکھیہ پرشٹ پر چھپا ہوا ملتا ہے۔ جو جتنی کچھ سالوں تک رہتا ہے اسے بڑا ہم نے دیکھا اس کا یہ وچن جو جن ہو گیا

مانس بھکشن کیسا افسوسناک

مانس بھکشن کے متعلق ہندو دھرم کی پوزیشن اشپشٹ ہے۔ اس میں وشنو سمپردا آدمی ایسے بھی مست ہیں۔ جو مانس بھکشن کو مہا پاپ بتاتے ہیں۔ اور وام مارگی آدمی ایسے بھی مست ہیں۔ جو مانس میں اسی تک کی بھاؤنا رکھتے ہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ اس سوال پر پورانک پریس کی پالیسی عام طور پر غیر جانبداری کی سی رہی ہے۔ اس اوستھا میں اس پورانک سہیوگی کی جرأت کی داد دینی چاہئے۔ جو اس پاپ کے ورودھ کسی لیکھ کو جگہ دیتا ہے۔ چنانچہ ہمارا اتفاقی سہیوگی سپشٹ شبدوں میں لکھتا ہے :-

"پنجاب میں مشکل تمام ۱ فیصدی ہندو ایسے ملیں گے۔ جو مانس خوری کی بدعت سے کلیتاً پاک ہوں۔ اور تو اور اب برہمن بھی زبان کے ذائقہ میں اپنی شان دار پراچین مان مریادا کو تلانجلی دے بیٹھے ہیں۔ ایک ہندو دھرم ہے۔ جس میں "اہنسا پرمو دھرمہ" کہا جاتا تھا۔۔۔۔۔۔ لیکن اب الٹی گنگا بہنے لگی ہے۔ امریکہ وغیرہ ممالک میں تو ویجیٹیرین سوسائیٹیاں وجود میں آنے لگی ہیں۔۔۔۔۔ مگر ادھر ہندو ہیں۔ کہ دن بدن اس مکروہ ظلم پاپ اور حیوانی حرکت میں زیادہ سے زیادہ لت پت ہو رہے ہیں"

مانس بھکشن کا اس سے زبردست کھنڈن نہیں ہو سکتا۔ کاش پورانک پریس اس پاپ کے ناش کے لئے سہمت ہو سکے۔ اور اس پاپ سے ہندو جاتی کو بچا سکے۔ تو سمجھو کہ اس نے جاتی کی وہ سیوا کی۔ جو اسے بام اوج پر پہنچانے کا سادھن ہوگی ؛

مہابیر دل تباہ ہو گیا

سناتنی بھائیوں میں مہابیر دل کی تحریک آگ کی طرح پھیلی تھی۔ تو بگولا کی طرح غائب ہو گئی۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس کا راز "سہیوگی آنند" کے ذیل کے الفاظ سے کھلتا ہے :-

"اس مندر سدھار بل کی آڑ میں مہابیر دل کی تحریک کو تباہ کرنا مقصود تھا بیسود ہو گئی۔ مندر سدھار بل اگر پاس نہیں ہو سکا یا پیش نہیں

آریہ مہا سمیلن کی عظمت

اور

آریہ کانفرنس میں پیش ہونے والے پرستاووں پر آریہ لیڈران کی اتفاق رائے

آج ہمیں نہایت مسرت ہے۔ کہ ہم ایسی آلہ(?) پبلک کے روبرو لیڈران کی اتفاق رائے آریہ مہا سمیلن کو کامیاب بنانے کے متعلق پیش کرتے ہیں۔ یہ مہا سمیلن اپنے ڈھنگ کا ایک عجیب [illegible] سمیلن ہوگا۔ کیونکہ اس مہا سمیلن کو کامیاب بنانے میں تمام آریہ لیڈروں کی کوششیں لگی ہوئی ہیں وجہ اس کی یہ ہے۔ کہ جس وقت آریہ لیڈر بریلی مہا سمیلن کے ہونے کے بارہ میں غور و خوض کرتے ہیں۔ تو ان کے دل میں بریلی کے بارہ میں ایک خاص محبت کا چشمہ جاری ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جس بریلی میں سوامی دیانند جی مہاراج نے [illegible] کے پادری اسکاٹ کو [illegible] مباحثہ میں شکست دی ہو۔ اور ویدک دھرم کے جھنڈے کو اتنی زبردست دلائل کے ذریعہ سے بلند کیا ہو۔ کیا اس بریلی میں ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے آریہ پرشوں کو شامل ہونا نہیں چاہئے؟ ضرور ہونا چاہئے۔ جس بریلی میں سوامی شردھانند جی مہاراج جیسے مہاپرشوں نے اپنے ابتدائی ایام گذارے ہوں۔ کیا اس بریلی میں آریہ مہاسمیلن نہیں ہونا چاہئے؟ نہیں نہیں ہونا چاہئے نہیں نہیں اس کی یاد ضرور رکھنی چاہئے۔ اور آریوں کو متفق ہوکر ویدک دھرم کے اس جھنڈے کو پھر اسی طرح سے وید پرچار کے ذریعہ سے بلند کرنا چاہئے۔ جس کو مندرجہ بالا لیڈران نے پھرایا ہو۔ اس لئے بریلی میں یہ مہاسمیلن نہایت جوش و خروش کے ساتھ کامیاب ہونا چاہئے۔

ناظرین کی اطلاع کے لئے ہم کیا اور تحریر کریں۔ آریہ لیڈران کی رائے فی الحال بریلی میں آریہ مہا سمیلن کے متعلق تحریر کیا ہے۔ اگر ہم کل خطوط کا خلاصہ تحریر کریں۔ تو اس میں شک نہیں۔ کہ ایک کتاب شائع کر دینی پڑے۔ پھر بھی وہ کل امور جو لیڈران نے بیان کئے ہیں۔ لکھنے سے نامکمل رہ جاتے۔

اس لئے ناظرین کی خدمت میں کچھ آریہ لیڈروں کے ریزولیوشن پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کون کون سے پہلوؤں کے پروگرام پر [illegible] منظور کیا ہے وہ بھی بتاتے ہیں۔ سوامی سروانند جی مہاراج کا ارشاد ہے۔ کہ یہ مہا سمیلن ہر سال سارودیشک سبھا کی طرف سے ضرور ہونا چاہئے۔ جس میں آریہ نوجوانوں [illegible] کو ایک اچھی تعداد [illegible] گروکل وغیرہ کے جلسوں کی طرح ظاہر ہونا چاہئے۔ اور اس میں ویدک دھرم پرچار ساہتیہ پرچار۔ آریہ سماج پر کسی بھی پرکار کی تکالیف پر اور مستقبل کے پروگرام پر ضرور غور کرنا چاہئے اس کے بموجب نوجوانوں کے ساتھ ہر ایک آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کی سبھاؤں کو اور سارودیشک سبھا کو اس سال کے واسطے جو کام کرنا ہو۔ بتانا چاہئے۔ اس طرح کی قابل قدر رائے دیتے ہوئے شری سوامی جی مہاراج نے ویدک دھرم پرچار کانفرنس باوجودیکہ [illegible] (انجمن [illegible]) کا صدر ہونا منظور کر لیا ہے۔

شری پرچیہ نارائن سوامی جی مہاراج ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ آریوں کو سنگٹھت ہوکر اس مہاسمیلن میں حاضر ہوکر مستقبل کے پروگرام پر غور کرنا چاہئے۔ اس پر غور کرنا نہایت ضروری ہے دیگر تمام [illegible] میں ویدک دھرم پرچار کی کیا کیا تدابیر ہوں۔ اور کیسے عملی کام ہوں۔ اس بارے میں خیال کرنا۔ نیز آریہ سماج کے ادھیکاروں کی حفاظت پر غور کرنا وغیرہ وغیرہ نہایت اہم اور ضروری مسئلے ہیں۔ رائے صاحب بابو مدن موہن سیٹھ صاحب ایم اے ایل ایل بی فرماتے ہیں کہ یہ سمیلن بڑی دھوم دھام کے ساتھ بریلی میں منایا جانا چاہئے۔ آریہ پرشوں کو شتابدی کی طرح کثیر تعداد میں تشریف لانا چاہئے۔ اور اس کی کامیابی کے لئے ہر ایک آریہ کو روپیہ سے کافی امداد دینی چاہئے۔ اور اس مہاسمیلن میں یہ ضرور فیصلہ کر لینا چاہئے۔ کہ آج کل کس طرح کی تعلیم آریہ سماج کو ضروری ہے۔ آپ نے شکشا کانفرنس کا صدر ہونا منظور کر لیا ہے۔ امیٹھی راجیہ کے راجا صاحب نے اچھوت ادھار کے بارے میں جو اپنے اہم خیالات لکھے ہیں۔ قابل غور ہیں نیز شریمان جی نے اچھوت ادھار کانفرنس کا صدر ہونا منظور کر لیا ہے۔

رائے بہادر ماسٹر آتمارام جی نے کثیر تعداد میں پرستاؤ بھیجے ہیں۔ اور کن کن کاروں اور امور کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور کس طرح اپنے تجربہ کی باتوں کو بتلایا ہے۔ اگر آپ ان سب امور کو جاننا چاہتے ہیں اور پاس کرکے عملی کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس مہاسمیلن میں تشریف لاکر انہیں سنئے۔ اور یاد رکھئے کہ ہم ماسٹر آتمارام جی کے کل پرستاؤ کو آئندہ کسی مضمون میں آپ کے سامنے پیش کرینگے جس پر غور و خوض کرنا آپ کا فرض ہوگا۔ اس وقت ہم اتنا ہی کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ ماسٹر جی آریہ سمیلن کو کامیاب بنانے میں ہم کو اپنے مضامین اور مشوروں سے پوری امداد دیتے رہتے ہیں۔

اخیر میں اگر آپ آریہ سماج کی سیوا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کا مقصد رشی دیانند جی مہاراج کے کام کی تعمیل کرنا ہے۔ اگر آپ ویدک یگ (زمانہ) لانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ بکھرے ہوئے [illegible] کام آریہ پرشوں کو ملانا چاہتے ہیں۔ تو آپ ضرور اس سمیلن میں تشریف لاویں۔ اور رشی دیانند جی مہاراج کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے کا مصمم ارادہ کرکے اس ضروری سمیلن میں اکٹھے ہوکر اس کی عظمت کو بڑھائیں (سواگت ادھیکش)

بھوپال کی ہندو پرجا کے چوبیس مطالبات

نواب صاحب سے بھوپال ہندو سبھا سنگھ کی درخواست

نہایت ادب سے بھوپال ہندو سبھا سنگھ تمام ہندوؤں کی طرف سے اپنے رحمدل اور فراخدل فرمانروا کے سامنے ریاست کی قریب ۹۰ فیصدی ہندو پرجا کے ذیل کے کم از کم مطالبات پیش کرکے عرض کرتا ہے۔ کہ:-

(ا) ریاست کی ہندو پرجا سے ہی لگان اور ہر قسم کے دوسرے ٹیکس سب سے زیادہ گورنمنٹ بھوپال کو حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن وہ ہندو رعایا ریاست کے ہر صیغہ کے انتظام میں مسلمانوں کی اکثریت کی وجہ سے اپنی زندگی کے دن نہایت تکلیف کے ساتھ گذار رہی ہے۔

(ب) ریاست کے بے شمار حکام نے ہندوؤں کے حقوق کی کانٹ چھانٹ کرتے کرتے انہیں اس درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ کہ جس کے سبب سے تجارت سے لے کر ہر قسم کے جملہ کاروبار تباہ ہو چکے ہیں۔ اور ہوتے جاتے ہیں۔

(ج) ہر طرح کے دباؤ اور دھوکے سے ہندوؤں کے بچوں وغیرہ کو مسلمان بنا کر اسلام میں داخل کیا جاتا ہے۔

(د) دیہات کے ہندو کھیتی باڑی کرنے والے کو محتاج ہو رہے ہیں۔ ریاست کی جملہ اعلیٰ اور ادنیٰ ملازمتوں میں ہندوؤں کو تین فیصدی حصہ ملنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ ریاست کی افسوسناک پالیسی کے سبب سے یہ تھوڑا سا حصہ بھی عدم وجود کے برابر ہے۔ اس لئے ہندو پرجا کی قابل رحم حالت کے متعلق جناب کی خدمت میں بتوسل صاحب پریذیڈنٹ صاحب اسٹیٹ کونسل بھوپال یہ سنگھ اتفاق رائے سے درخواست کرتا ہے کہ اس بیچاری خیر خواہ بے زبان ہندو رعایا کے مندرجہ ذیل مطالبات پر بنظر انصاف غور فرمایا جاوے۔ اور ہندو رعایا کی جملہ تکلیف دور کرنے کا انتظام فرمایا جاوے۔

چوبیس مطالبات

(۱) ریاست کے ہندوؤں کی حالت کی معلومات حاصل کرنے کے لئے برٹش ہندوستان کی ہندو مہاسبھا یا کسی دوسری سبھا کے تحقیقاتی کمیشن کو ریاست میں تحقیقات کرنے کی اجازت دی جائے۔

(۲) ہندوؤں کی آبادی کا لحاظ فرما کر جملہ محکمہ جات میں اردو کے موافق جلد سے جلد ہندی کو رائج کیا جائے۔

(۳) سٹیٹ کونسل میں منسٹر و عدالت ہائیکورٹ اور دیگر محکمہ جات وغیرہ میں بلحاظ ہندو آبادی کے ہندو منسٹر و دوسرے تمام افسران کو مقرر کیا جائے۔ اگر ریاست کے اندر عہدوں کے اہل ہندو نہ پائے جائیں۔ تو جس طرح برٹش ہند سے قابل مسلمانوں کا انتخاب کرکے مقرر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح قابل ہندوؤں کو باہر سے بلا کر کم از کم دس سال کے واسطے مقرر کیا جائے اور اس عرصہ میں بھوپال کے ہندوؤں کو ضرورت کے مطابق تعلیم یافتہ بنایا جائے۔

(۴) سٹیٹ کے تمام محکمہ جات کی ملازمتوں وغیرہ میں ہندوؤں کی آبادی کے لحاظ سے انہیں جگہ دی جائے

(۵) جملہ مدارس میں ہندی کا انتظام کیا جائے۔ اور ہندو بچوں کے لئے اردو کی تعلیم لازمی نہ رکھی جائے۔ اور جبری قانون کی تحت میں دلت جاتی کے ہندوؤں سے لے کر کسی قوم کے ہندو بچوں کو کسی حالت میں بھی تعلیم سے مستثنیٰ نہ کیا جائے۔ جملہ طریق تعلیم عام پسند بنایا جائے۔

(۶) ہندوؤں کو فوجی تعلیم میں بلحاظ آبادی داخل کیا جائے۔ اور ہندو آبادی کے لحاظ سے ان کے لڑکوں کے وظیفے مخصوص کئے جائیں۔

(۷) ہندو لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام ہندو تمدن اور تہذیب کے مطابق کیا جائے۔

(۸) ہندو مندروں۔ دھرم شالاؤں اور گھاٹ کی تعمیر اور مرمت میں اسی حساب سے خرچ کیا جائے۔ جیسا کہ مقابر اور مساجد وغیرہ پر کیا جاتا ہے۔ اور انتظام کے لئے غیر سرکاری ہندوؤں کی کمیٹی بنائی جائے۔

(۹) ہندوؤں کی قدیم جاگیرات و معافیوں کی اسناد حین حیات کی ترمیم و تبدیل کرنا موقوف کیا جائے۔ اور ۱۸۵۷ء سے ابتک جو جاگیرات و معافیات ضبط کی گئی ہیں۔ حق داروں اور وارثوں کی موجودگی میں دوبارہ بحال کی جائیں۔

(۱۰) ہندوؤں کی جن اراضیات پر ۹۰ سالہ بندوبست سے جن جن مسلمانوں نے ناجائز طور پر قبضہ کر لیا ہے۔ معہ ہرجانہ کے ان کو واپس

(بقیہ کے لئے دیکھئے صفحہ ۱۰ کالم ۳ کے نیچے)

یاد رفتگان

نمبر ۳۸

رائے صاحب لالہ حکم چند کوئٹہ نواسی

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ فیروز پور شہر)

کوئٹہ بلوچستان کا صدر مقام ہے۔ ۱۸۸۶ء سے وہاں انگریزی راجیہ ہے۔ اس وقت ایک بارونق جگہ ہے۔ یہاں پنجابیوں کی کثرت ہے۔ اگرچہ پنجابی مرہٹہ۔ گجراتی۔ ایرانی عربی افغان وغیرہ مختلف قسم کی آبادی یہاں موجود ہے۔ مگر دفتروں میں اور ذمہ داری کے کاموں پر اکثر پنجابیوں کی کثرت ہے۔

پنجابیوں کی کوئٹہ میں وقت گذارنے کے لئے مختلف سبھائیں انجمنیں موجود ہیں۔ انجمن حمایت اسلام، سناتن دھرم سبھا۔ آریہ سماج۔ برہمو سماج۔ رادھا سوامی ست سنگ۔ تھیوسافیکل سوسائٹی وغیرہ کون سی سبھا یا سوسائٹی ہے۔ جو وہاں موجود نہ ہو۔

ان سب سبھاؤں اور سماجوں میں سے آریہ سماج وہاں ایک بڑی طاقت کے روپ میں موجود ہے۔ پہلے ایک مندر آریہ سماج کا تھا۔ وہ ناکافی سمجھا گیا۔ نیا عالیشان مندر بنایا گیا ہے۔ اس کے متعلق کئی دوکانیں ہیں۔ جو کرایہ پر دوکانداروں کو دی ہوئی ہیں۔

آریہ سماج کوئٹہ کی موجودہ طاقت ان ہستیوں کی وجہ سے ہے جو وقت بے وقت آریہ سماج کے لئے کام کرتی رہی ہیں۔ ان میں سے ایک رائے صاحب لالہ حکم چند جی تھے۔ رائے صاحب آریہ سماج کے کاموں میں ہمیشہ دلچسپی لیتے رہتے ہیں۔

ان کی دھرم پتنی کا ان کے عالم شباب میں ہی دیہانت ہو گیا تھا۔ ان کی دو لڑکیاں اور ایک لڑکا تھے۔ بڑی لڑکی کا نام ایشوری۔ چھوٹی لڑکی کا نام شنو دیوی اور لڑکے کا نام بشمبر ناتھ تھا۔ رائے صاحب حکم چند جی کو کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے ساتھ خاص محبت تھی۔

انہوں نے اپنی دونوں لڑکیاں ایشوری اور شنو دیوی کنیا آشرم میں داخل کی تھیں۔ اور ان کو ملنے کے لئے دور دراز مقام کوئٹہ سے آیا کرتے تھے۔ اپنے لڑکے بشمبر ناتھ کو بھی جالندھر شہر کے ڈی اے وی ہائی سکول کے بورڈنگ ہوس میں داخل کر رکھا تھا۔ تاکہ بھائی اور بہنیں ایک جگہ رہیں۔

رائے صاحب لالہ حکم چند آدرش پتا تھے۔ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کے لئے ہر ایک قسم کا انتظام کرتے تھے۔ اور انکی پڑھائی اور دیگر اخراجات کے لئے فیاضی سے کام لیا کرتے تھے۔ ان کا ایک ہی جیون کا آدرش تھا۔ کہ وہ اپنے بچوں کو پھلتے پھولتے دیکھیں ان پر یہی دھن ہمیشہ سوار تھی۔

رائے صاحب لالہ حکم چند جی بڑے ہنس مکھ تھے ہر ایک سے ہنس کر بات چیت کیا کرتے تھے۔ ان کے ماتھے پر کبھی شکن نہیں آتی تھی۔ کنیا مہاودیالیہ جالندھر میں جب پہنچتے تھے۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنے پریوار میں پہنچ گئے ہیں۔ رائے سالگ رام کا پریوار ان کے لئے اپنا پریوار تھا۔ لالہ دیوراج کو برہمچاری سمجھ کر نمستے کرتے تھے۔ اور انہیں چاچا جی کے نام سے مخاطب کرتے تھے۔

رائے صاحب لالہ حکم چند آریہ سماج کے ہر ایک کام میں دریا دلی سے مدد کرتے تھے۔ جب کوئی ڈیپوٹیشن آریہ سماج کا چندہ جمع کرنے کے لئے کوئٹہ میں پہنچتا تھا۔ تو مہمان نوازی میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے تھے۔ اور جب تک اس ڈیپوٹیشن کو چندہ کافی جمع کرنے میں کامیابی نہ ہو جاتی تھی۔ انہیں چین نہیں آتا تھا۔

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے لئے جب کبھی ڈیپوٹیشن گیا۔ تو انہوں نے چندہ جمع کرنے میں خاص دلچسپی لی۔ وجہ یہ تھی۔ کہ جالندھر کے کنیا مہاودیالیہ کے لئے ان کو خاص محبت ہو گئی تھی۔ اور ان کی دو لڑکیاں وہاں پڑھتی تھیں۔ وہ اپنا فرض سمجھتے تھے۔ کہ جو لوگ ان کی لڑکیوں کو دھارمک اور اخلاقی تعلیم دے رہے ہیں۔ ان کی تن من دھن سے سہائتا کریں۔

بڑی لڑکی ایشوری کو انہوں نے عرصہ دراز تک کنیا مہاودیالیہ میں تعلیم دی اور پھر انہوں نے ایشوری کو آگرہ کے میڈیکل سکول میں داخل کیا۔ ایشوری کے کنیا مہاودیالیہ سے چلے جانے کے بعد ان کو اپنی دوسری لڑکی اور لڑکے کو جالندھر سے بلانا پڑا۔ مگر ان کا پریم کنیا مہاودیالیہ سے کم نہیں ہوا۔ وہ ہمیشہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر سے پریم کرتے رہے۔

ایک دفعہ ہمیں ان کے درشن دہلی کے ریلوے سٹیشن پر ہوئے۔ ان کے تینوں بچے ان کے ہمراہ تھے۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ وہ بچوں کو ساتھ لے کر آگرہ میں میڈیکل سکول کے بورڈنگ ہوس سے ایشوری کو لینے کے لئے گئے تھے۔ ایشوری بھی ساتھ تھی۔ بڑے پریم سے ملے اور بتلانے لگے کہ کس طرح وہ اپنے بچوں کی تعلیم میں کوشش کر رہے ہیں۔

ایشوری نے میڈیکل سکول آگرہ سے اپنی تعلیم ختم کی اور لیڈی ڈاکٹر بن گئیں۔ ایشوری کو کنیا مہاودیالیہ جالندھر میں پڑھتے ہوئے جالندھر سے پریم ہو گیا تھا۔ انہوں نے بھی جالندھر کو اپنا گھر بنانا مناسب سمجھا۔ چنانچہ لالہ دیوراج جی وغیرہ کی مدد سے جالندھر کے سرکاری ہسپتال میں وہ لیڈی ڈاکٹر مقرر ہو گئیں۔ ایشوری آریہ سماج کے جلسوں میں آیا کرتی تھیں۔ کنیا مہاودیالیہ کے ہر ایک کام میں دلچسپی لیتی تھیں۔ کنیا آشرم میں ان کی ڈاکٹری کی [illegible] ہوتی تھی۔ [illegible] پتا کا جو پریم کنیا مہاودیالیہ سے تھا۔ وہی پریم ان کی لڑکی ایشوری کے دل میں بھی رہا۔ لیڈی ڈاکٹر ہو کر بھی کسی قسم کا ابھیمان نہیں تھا۔

رائے صاحب لالہ حکم چند کا اپنے بچوں کے لئے ان کو آریہ سماج کے مارگ پر چلانے کے لئے جو اگادھ پریم تھا۔ وہ قابل تقلید ہے۔ کوئٹہ میں ہر قسم کے سکول موجود تھے۔ گھر میں رہ کر ان کا خرچ بھی کم ہو سکتا تھا۔ اکیلے رہ کر انہیں سب قسم کی تکلیف بھی برداشت کرنی پڑتی تھی۔ اور بچوں کو ملنے کے لئے ان کو صرف کثیر کرکے آنا بھی پڑتا تھا۔ مگر رائے صاحب لالہ حکم چند اپنے آدرش کی کامیابی کے لئے ہمہ تن کوشش کرتے رہے۔ اور زندگی بھر ان کی یہی خواہش رہی۔ کہ وہ سیدھے مارگ پر چل رہے ہیں۔

بھوپال کی ہندو پرجا کے ۲۴ مطالبات

(بقیہ مضمون صفحہ ۹)

دلایا جائے۔

(۱۱) بندوبست حال میں جن زمینوں کے پٹے ہندوؤں کو ملے ہیں۔ ان پر بھی جن مسلمانوں کا ناجائز قبضہ ہے۔ بہت جلد بے دخل کر کے ان اراضیات پر پٹے داروں کو قبضہ دخل دلایا جائے۔

(۱۲) ریاست میں کاشتکاروں کی مالی حالت نہایت نازک ہو گئی ہے۔ جس کے سبب وہ کاشت کے لائق مویشی بیرون ریاست سے فراہم نہیں کر سکتے۔ اس لئے ریاست ہذا میں گائے بیل بچھڑے وغیرہ کاشت کے جانوروں کا بیرون ریاست بھیجا جانا۔ اور ذبح کیا جانا روکا جائے۔ اور ترقی کاشت کے لئے اچھی نسل کے مویشی پیدا کرنے کا اندرون ریاست انتظام کیا جائے۔

(۱۳) ہندوؤں کی دھارمک۔ سماجک۔ اور راج نیتک تعلیم کی ترقی کے لئے سٹیٹ کی ہر تحصیل میں ہندو اپدیشک مقرر کئے جائیں اور ان کے انتظام کو ہندو دوان منڈل بنا کر دفتر دھرم شاستر کا تعلق بھی اس سے کر دیا جائے۔

(۱۴) قانون آزادی مذہب سے ہندوؤں کے قانون وراثت کو نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے مذہب تبدیل کرنے والے اشخاص کو حق وراثت سے علیحدہ کیا جائے۔

(۱۵) ہندوؤں کو نماز کے معین وقت کے علاوہ ہر وقت مسجدوں کے سامنے باجا بجاتے ہوئے نکلنے کا حق دیا جائے۔

(۱۶) اضافہ شرح محصول سے تجارت ہندو کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے موجودہ شرح محصول میں کمی کر کے تین سال پیشتر کے محصول کے مطابق شرح محصول مقرر کی جائے۔

(۱۷) میونسپل کونسل و میونسپل بورڈ میں بلحاظ آبادی ہندو ممبران کے لئے نشستیں مقرر رکھی جائیں۔ جو غیر سرکاری ہندو ممبران کو ملتی رہیں۔ اور ان ہر دو کونسلوں میں سرکاری ممبروں سے غیر سرکاری ممبروں کی کم سے کم سوائی تعداد کی جائے۔

(۱۸) فروخت گوشت اور مچھلیوں کے لئے ایک مارکیٹ بیرون آبادی تعمیر کرائی جائے اور شہر کی تمام دوکانات گوشت بند کرا دی جائیں۔

(۱۹) تحریری اور تقریری آزادی برٹش بھارت کی طرح دی جائے۔

(۲۰) چمڑہ رنگنے والی اشیاء پر سے محصول اٹھا دیا جائے۔

(۲۱) ہندو شاستر کے لحاظ سے شادی شدہ عورت اپنے شوہر سے مذہب تبدیل کرنے پر جدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ایسی صورت میں ہندو عورتوں کو ان کے شوہر سے جدا نہ کیا جائے۔

(۲۲) ہندو قوم کا مالی لاوارث اپنی قوم یا ہندو سوسائٹیوں۔ مندروں اور ہندو اوقاف وغیرہ کو دیا جائے۔

(۲۳) سی۔ پی برار کی ہندو سبھا کے مطابق قانون ریونت داری مرتب کیا جائے۔ اور مال گذاری بھی سی۔ پی ریٹ والی ضلع کے مطابق کر دی جائے۔

(۲۴) ہندوؤں کی آبادی کے لحاظ سے فرمان روا بھوپال کے ریاست میں ہندوؤں کو جگہ دی جائے۔

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ۔ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کے یہاں ۹-۱۰ دسمبر کو آریہ سماج مندر میں دو زبردست ویاکھیان ہوئے۔ مہتہ جی نے دو ویشوں میں آریہ سماج کے کام اور بھارت ورش کی سبھیتا کے چہنہ (نشانات) وغیرہ چند مضامین کو میکر لوگوں کو نہایت ہی قیمتی اور مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ جس سے نگر واسی بہت ہی محظوظ ہوئے

اِیشور واد کی سماوچنا

رِشی دیانند نے مہاراجاؤں تک کو سدا چار کی شکشا دی

"چاند" کی کسی گذشتہ اشاعت میں ایشور کی ہستی کے کھنڈن میں ایک مضمون نکلا تھا۔ جس کا جواب "چاند" میں ہی ایک ایشور وادی نے دیا ہے۔ جو پرکاش کے پاٹھکوں کی دلچسپی کے لئے "چاند" سے اُدھرت کیا جاتا ہے :-

"مضمون کی تمہید میں لکھا ہے۔ کہ ایشور بھاؤ سے منش جیون کے وچار اور منش جیون کے وکاس میں کوئی مدد نہیں ملتی"۔

میرے وچار میں مذکورہ دونوں باتوں کے لئے ایشور کی ہستی کے تسلیم کرنے کی بہت ضرورت ہے پرانی ماتر سے پریم اور سہانبھوتی اُن کے دُکھ میں رحم اور مہربانی کا ووہار... سچ، صبر اور نیک چلنی وغیرہ اوصافِ حسنہ جن سے انسان دیالو، تحمل اور فراخ دل کہا جاتا ہے۔ بغیر ایشور بھاؤ کے پیدا ہی نہیں ہو سکتے۔ جو وچار وان منش اُنتی چاہتا ہے وہ اپنے سے زیادہ وِدوان، بدھی مان اور دھنوان کا سہارا لیتا ہے۔ اور ان کے پرکسن کرنے کا یتن کرتا ہے۔ اور اس کے خلاف جو اپنے سے کم لائق لوگوں کا سہارا لیتا ہے۔ اس کا تنزل ہوتا ہے۔ ٹھیک یہی بات ایشور بھاؤنا میں ہے۔ جس منش کا آتما ایشور بھاؤ سے پریرت ہو کر جڑھ اور گیان شونیہ پرکرتی میں پروِرت ہوگا اس کے وچاروں کا وستار یا منش جیون کا وکاس کس طرح ممکن ہے۔ یہ تو تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ اپنے سے کئی گنا زیادہ گیان کے بھنڈار سچدانند سروپ اور سرو شکتیمان کا آسرا پکڑے۔

(۲) معترض کی تمہید میں دوسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ ایشور بھاؤ سے دُراچار بڑھتا ہے برائی کا پرش ادھک جٹل ہو جاتا ہے۔ اور دُراچار کا رُکنا اسمبھو ہو جاتا ہے۔

ایشور بھاؤ سے پریرت منش پرماتما کو سروویاپک سمجھتا ہے۔ دُراچاروں کا کرنا تو دور۔ وہ اُن کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جس شخص کا محافظ ہر سمے اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کی اندریاں کیسے بگڑ سکتی ہیں۔ وہ کبھی بُرے کاموں میں پروِرتی نہیں کر سکتا۔ خلاف اس کے جو اپنے کو بے مہار آزاد سمجھتا ہے صرف انسانوں کا ہی خوف رکھتا ہے۔ کہ لوگ کیا کہیں گے۔ ایشور کو نہیں مانتا۔ وہ منشوں سے چھپ چھپ کر پاپ کرتا ہے۔ اور آخر پتت ہو جاتا ہے انہی انیشور وادیوں کے پھیلائے ہوئے چارواک اور وام مارگ آدی مت اس بات کے پرتیکش پرمان ہیں۔ کہ دُراچرن کی حوصلہ افزائی کس سے ہوتی ہے۔ اس لئے اگر برائی اور دُراچرن کی سمسیا کو حل کرنا ہے۔ تو اس کا واحد علاج ایشور بھاؤ اور ایشور بھگتی ہے۔ اور اسی سے منش کا کلیان ہے

پھر تمہید میں ہی تیسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ ایشور وادی زیادہ تعداد میں ہوتے ہوئے بھی جو دستو سمشٹی کی بودھک رُوپ سے نہیں سمجھ سکتے۔ اور جیون اور سداچار کے دو ہارک سدھانتوں کا سچا پریچے نہیں کرا سکتے"۔

سچے ایشور بھگت جن کو ایشور وادی کہہ سکتے ہیں اُن کی سنکھیا بہت کم ہے۔ جنہوں نے ایشور کا انوبھو کیا ہے۔ اور اُس کے نیموں کو سمجھا ہے۔ اور اس کو سرو ویاپک جان کر اُنہیں نیموں کے انوسار سنسار میں جیون یاترا کی ہے۔ اور کر رہے ہیں تھوڑے ہی ہیں۔ زیادہ تر تعداد تو ہم جیسے لوگوں کی ہے۔ جو اُن کے پربھاؤ سے پربھاوت ہو کر کیول ایشور کی ہستی کو سویکار کر کے ہی اپنے کو ایشور وادی کہتے ہیں۔ نہ تو ایشور کو سمجھتے ہیں اور نہ اُس کے نیموں کو۔ اس لیکھ میں "ایشور وادی" شبد کا پریوگ اُنہیں سچے ایشور بھگتوں کے لئے کیا گیا ہے۔

ایشور وادی سکھ دکھ۔ تتیہ اتتیہ آتما تو آدی کو یتھارتھ رُوپ میں جانتا ہے وہ ابھاؤ سے بھاؤ اور بھاؤ سے ابھاؤ کو نہیں مانتا۔ پرکرتی اور وکرتی کے گن اور پرینامول کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اس کے لئے یہ کہنا ایشور واد وستو سمشٹی کو بودھک رُوپ سے نہیں سمجھ سکتا۔ مذاق کی بات ہے۔ ایشور وادی جیون اور سداچار میں دُنیا کا آدرش ہوتا ہے۔ اس کا ووہار منش سے ہی نہیں۔ پرانی ماتر کے ساتھ سہانبھوتی۔ پریم اور دیا سے پری پورن اور ستیہ پر اولمبت ہوتا ہے۔ گوتم۔ ویاس۔ پتنجلی اور کناد پراچین ایشور وادیوں کو جانے دیجئے۔ گو سوامی تلسی داس سوامی سامرتھ رامداس۔ رشی دیانند۔ پرم ہنس رام کرشن۔ سوامی رام تیرتھ۔ سوامی دویکانند آدی سب ایشور وادی ہی تھے۔ کیا رشی دیانند اور سوامی سامرتھ رامداس جی نے راجاؤں اور مہاراجاؤں تک کو سداچار اور دوہارک گیان کی شکشا نہیں دی؟ کیا ان کے گرنتھ ستیارتھ پرکاش۔ داس بودھ اور گوسوامی تلسی داس جی کا رام چرت مانس آج بھی سداچار اور دوہارکتا کا اُتم پاٹھ نہیں سکھلاتے ہیں؟ رشی دیانند نے دوہار بھانو آدی کیول اپنی شکشاؤں کے لئے لکھا ہے۔ پھر یہ کہنا کہ ایشور وادی جیون اور سداچار کے دوہارک سدھانتوں سے پریچے نہیں کرا سکتے"۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ ہاں اگر جھوٹ۔ دغا، فریب مکاری۔ چالاکی اور دھوکے بازی کے ذریعہ کسی نہ کسی طرح سوارتھ سدھی کر لینا ہی دوہارک سدھانتوں کا پریچے اور سداچار سمجھا جاتا ہے۔ تو بات دوسری ہے

کاریہ کارن سمسیا میں "جیسے آپ سادھارن ایشور وادی کی سکتی سکتے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں۔ بلکہ جیسے آپ نے آچاریہ شنکر پاٹھے ہوئے ایشور وادی کی یکتی لکھا ہے۔ اس کا اداہرن مات ہے۔ اس کو ٹھیک سمجھنا بھول ہے ایشور وادی کی اداہرن بہت ٹھیک کا اُتر دے سکنے پر لیکھک مہاشے لکھتے ہیں۔ کہ

"ایشور کو قائم کر دینے سے بھی سنسار کے کارن کی بودھک جستجو پوری نہیں ہو جاتی۔ اگر کاریہ کارن دلالت معلول کے سلسلہ کو ایک کارن کی ضرورت ہے۔ جسے ہم ایشور دوارا پورا کر سکتے ہیں۔ تب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایشور جو ایک کاریہ ہوا۔ اس کا کارن کیا ہے"؟

کاریہ کارن کے اناوی وستو تتو پر ہی انت کر دینا بودھک درشٹی سے گیان کا اندھورا پن پرکٹ کرتا ہے۔ جو کسی بھی متن شیل ویکتی کو سویکار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پرکرتی ایک جڑ پدارتھ ہے۔ اور اچیتن ہونے سے اس میں اچھا اور گیان کا ابھاؤ ہے۔ اب آپ بتائیے۔ کہ اس میں سیوگ اور حرکت کیسے پیدا ہو گئی؟ کیا بکھرے ہوئے پرمانوؤں کو یہ گیان تھا۔ کہ ان کے آس پاس فلاں گن کے پرمانو ہیں۔ اور ان سے مل کر جگت کے فلاں پدارتھ کو بنائیں گے۔ یا بنا گیان کے ہی ان آپس میں سمبندھ ہو کر کھنے والے جڑ پرمانوؤں نے اتنا بڑا وچتر جگت بنا دیا۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ ملنا پرمانوؤں کا سوبھاوک گن ہے۔ تو کوئی بھی پدارتھ بن کر بگڑنا نہیں چاہیئے۔ پرنتو ہم جگت کے ادیو بہت سے پدارتھوں کو بگڑتے دیکھتے ہیں۔ یہ کس کا گن ہے اور اگر بننا اور بگڑنا۔ یا ملنا اور بچھڑنا دونوں ہی گن پرمانوؤں میں مان لیں۔ تو بھی جگت کا نرمان نہیں ہو سکتا کیونکہ پرمانو اگر سمانتا میں ہیں۔ تو نہ کوئی پدارتھ بنے گا۔ اور نہ بگڑے گا۔ یا ایک طرف سے بنتا جائے گا۔ اور دوسری طرف سے بگڑتا جائے گا۔ اور اگر پرمانوؤں کے کسی گن کو کم و بیش مان لیں۔ تو جو گن ادھک ہوگا۔ اُسی کا کاریہ ہوگا اس لئے ایشور وادیوں کے بزرگوں۔ جنہوں نے وستو تتو کو اچھی طرح سمجھا تھا۔ کو ایک چیتن مہان شکتی کی بودھک اوشکتا پرتیت ہوئی۔ اس کو انہوں نے بڑے پریشرم اور انوبھوں دوارا پراپت کیا۔ اور شانتی اور آنند کا لابھ اُٹھایا۔ وہ دوار تما پُورُش ان امولیہ انوبھوں کو منش ماتر کے کلیان کے لئے یوگ درشن کے روپ میں پرکٹ کر گئے اور اس سمسیا کو اچھی پرکار سلجھا گئے۔ کہ اس وچتر جگت کا کارن بھی ایک چیتی ہوئی مہان شکتی ہے۔ جو سرو شکتیمان۔ سروگیہ۔ اناوی اور اننت ہے۔ اور اسی کے پراپت کر لینے سے منش کا کلیان ہے۔ اس کو جان لینے پر پھر کچھ جاننا باقی نہیں رہتا۔ اس لئے ایشور وادی کے لئے جہاں تک وستو تتو بودھک رُوپ سے جاننے کی ضرورت تھی پوری ہو گئی۔ کیونکہ کسی بھی پدارتھ کو دیکھ کر بودھک رُوپ سے دو پرشن اُٹھا کرتے ہیں۔ کہ یہ پدارتھ کس سے بنا ہے۔ اور کس نے بنایا ہے۔ ارتھات اس کا اُپادان کارن کیا ہے۔ اور نمت کارن کون ہے؟ انیشور وادی ہونے کا کارن پرکرتی کو ہی مانتا ہے۔ ایشور وادی اپادان کارن پرکرتی اور اس بات کو بودھک درشٹی سے ماننا ودھی یکت سمجھتا ہے۔ اور نمت کارن ایشور کو مانتا ہے۔ ایشور کو نمت کارن مان لینے سے یہ جو سندیہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ بغیر نمت کارن کے۔ اُپادان کارن سے خود ہی سرشٹی کیسے پیدا ہو گئی"، جاتا رہتا ہے۔ اور بودھک آوشیکتا پوری ہو جاتی ہے۔ کوئی سندیہ باقی نہیں رہتا۔ اب ایشور کو کاریہ مان کر اس کا کارن ڈھونڈھنا اور پھر اس کا بھی کارن ڈھونڈھنا یہ بودھک آوشیکتا نہیں۔ کترک ہے۔

دوسرا پرمان ایشور کے سرشٹی کرتا ہونے کا یہ ہے۔ کہ سرشٹی کے سارے کاریہ ایک نیم سوتر میں بندھے ہوئے ہیں۔ جیسے

(۱) پرتھوی کا نشچت سمے پر گھومنا

(۲) چندر اور تارا منڈل کا نشچت مارگ پر نشچت گتی سے چلنا

(۳) بغیر ماتا پتا کے سیوگ کے سنتان کا پیدا نہ ہونا۔ اور اس میں بھی مرتیو کال کا نیم

(۴) منش اور پشوؤں کا جرایو سے اور پرندوں کا انڈوں سے پیدا ہونا

(۵) آنکھ سے دیکھنا کان سے سننا ناک سے سونگھنا وغیرہ

ان نیموں کا بنانے والا کون ہے؟ کیا اس گیان پورن ویوستھا کی ویوستھا پک گیان شونیہ پرکرتی ہے؟ کیا بودھک درشٹی سے اس کو کوئی سویکار کر سکتا ہے؟ ماننا پڑے گا کہ ان نیموں کی چلانے والی کوئی مہان شکتی ضرور ہے۔ اور وہی ہمارا پرم پتا پرماتما ہے۔

برائی کی سمسیا میں آپ شروع میں ہی لکھتے ہیں۔ کہ صرف وچار کی دُنیا میں ہی ایشور سے ہمیں کسی طرح کی مدد نہیں ملتی۔ بلکہ جیون کی سمسیا بھی اس سے حل نہیں ہوتی۔

میرے وچار سے ایسا نہیں ہے۔ میرے وچار میں تو ایشور واد سے ہمیں ساہس اور دھیرج کی شکشا ملتی ہے۔ آستکتا میں دیا اور پروپکار کے بھاؤ پیدا ہوتے ہیں۔ جیون سداچاری بنتا ہے

بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳

سِتری جاتی پر سوسائٹی کا ظلم

(سبق آموز افسانہ)

مسٹر پربھات کمار کی دوسری استری شانتی کماری بیٹھی چپ چاپ کچھ سوچ رہی ہے۔ پاس ہی لڑکا ستیش کمار کھیل رہا ہے۔ مسٹر پربھات کمار بھی اُداس سے بیٹھے ہیں۔ شانتی کماری دل ہی دل میں سوچتی ہے۔ کہ میں سوامی سے اتنا پریم کرتی ہوں۔ خدمت کرتی ہوں۔ خوش رکھنے کی پوری کوشش کرتی ہوں۔ لیکن نہ معلوم کیوں پران ناتھ غمگین رہتے ہیں۔ دل کے بھاوؤں کو نہ باکر بولی ؛

سوامن! آپ کی اُداسی مجھے سخت تکلیف دے رہی ہے۔ کارن پوچھنے پر آپ ہنس کر ٹال دیتے ہیں۔ آج آپ کو ضرور اِس اُداسی کا کارن بتانا ہوگا۔ مسٹر پربھات کمار شانتی کو پیار سے دلاسہ دیتے ہوئے بولے :-

شانتی! سچ مچ تو میری شانتی ہے۔ تمہارے ساتھ رہ کر مجھے بہت شانتی ملی ہے۔ تم سے چھپانے کے لئے میرے پاس کوئی بات نہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ تمہارے جیسی سوشیلا پتنی پا کر بھی میں اپنی ہیمی کو بھول نہیں سکا۔ اب بھی اُسے پانے۔ اُسے اپنانے کی میری دلی خواہش ہے ؛

شانتی نے سوت کے لئے ایسا شردھا کر کے دل ہی دل میں اُسے پرنام کیا۔ اور بولی :-

آہا ناتھ! نہ بچھڑو۔ کبھی نہ بھولو۔ میری ستی لکشمی بہن! سوامی تمہیں اب تک بھی نہ بھول سکے۔ مجھے ایسا آشیرواد دو۔ کہ میں بھی تمہاری طرح سوامی کے ہردے کی ادھیکارنی بنوں۔

⁂ ⁂ ⁂

ہیمنت کماری جو مسٹر پربھات کمار کی پہلی استری تھی۔ دس بارہ برس کی جب پربھات کمار ودیش میں تعلیم حاصل کرنے گئے ہوئے تھے۔ بات ہے ایک بار اپنے باپ کے گھر سے سسرال جا رہی تھی۔ کہ راستے میں اُسے ڈاکوؤں نے آگھیرا۔ کسی طرح ڈاکوؤں کے ہاتھ سے چھٹکارا پا کر جس وقت وہ سسرال پہنچی۔ تو پربھات بابو کے مرحوم باپ نے اُسے گھر میں رکھنے سے انکار کر دیا۔ بولے۔

”میرے گھر میں پتیتا بہو کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ جہاں چاہو چلی جاؤ۔ دوسرے ہی دن ان سب لوگوں نے مشہور کر دیا۔ کہ ہیمی ندی میں ڈوب مری ہے۔ اس کی اطلاع تک مسٹر پربھات کمار کو دینا مناسب نہ سمجھا گیا ؛

⁂ ⁂ ⁂

اکتوبر کا ماس ہے۔ درگا پوجا کی چھٹی نزدیک ہے سبھی اپنے پریمیکاؤں سے ملنے کے لئے اُتاولے ہو رہے ہیں۔ چھٹیوں کی وجہ سے تمام لوگ پرپھلت اور اُتاولے نظر آتے ہیں۔ مسٹر پربھات بھی اپنی ہیمی کو ملنے کے لئے اُتاولے ہیں۔ لیکن گھر آنے پر اُن کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ جب انہیں معلوم ہوا۔ کہ اُن کی پیاری ہیمی اس جہاں میں نہیں ہے۔ کارن پوچھنے پر بھی انہیں یہ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ اس واقعہ کا اصلی کارن کیا تھا۔ اُسی دن سے مسٹر پربھات کمار غمگین رہنے لگے۔ گو اُن کے پتا نے اُن کا بیاہ ایک نہایت خوب صورت گن وتی۔ سوشیلا کنیا شانتی کماری سے کر دیا تھا۔ تاہم اُن کے من میں شانتی نہ تھی۔ ہیمی کی ناقابل برداشت جدائی کی آگ ہر روز اُن کے ہردے میں پرچنڈ دیگ سے دھدھکا کرتی تھی ؛

⁂ ⁂ ⁂

ایک دن مسٹر پربھات کمار آ کر پتنی سے بولے میری شانتی! بتاؤ۔ اس بار چھٹی میں کہاں چلنا ہوگا۔ ہماری خواہش ہے۔ کہ دار جیلنگ چلیں۔ شانتی نے کہا۔ نہیں پران ناتھ! دار جیلنگ تو کئی بار دیکھ چکی ہوں۔ اس بار برندابن چلئے۔ برندابن دیکھنے کی بڑی ابھلاشا ہے ؛

دوسرے دن مسٹر پربھات شانتی سے بولے شانتی تمہاری خواہش پوری ہوئی۔ برندابن چلنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ تم بھی سب سامان ٹھیک کر لو ؛

شانتی دل میں خوب آنندت ہوئی۔ خوشی اتنی زیادہ تھی۔ کہ اُسے رات بھر نیند نہ آئی۔ صبح اُٹھتے ہی چلنے کی تیاری کرنے میں لگ گئی۔ اتنے میں چھوٹا ستیش کمار ماں کو تیاری کرتے دیکھ کر بولا ماں! بیٹا۔ بلی۔ بھولوکت۔ چلبا (چڑیا) سب ہمالے (ہمارے) ساتھ چلیں گے ؛

شانتی اپنی تیاری میں اتنی مگن تھی۔ کہ کوئی جواب نہ دیا۔ ستیش روتا ہوا پتا کے پاس چلا گیا۔ پتا نے اُسے کسی طرح سمجھا بجھا کر دلاسہ دیا ؛

شام کی گاڑی سے نوکرانی کملا کو ساتھ لے کر سب سفر پر روانہ ہو گئے ؛

برندابن جا کر شانتی بڑی پرسن ہوئی۔ ہر روز کملا کو ساتھ لے کر پتر ستیش سمیت جمنا اسنان کے لئے جاتی۔ اور گھنٹوں گھاٹ پر بیٹھی جمنا کی لہروں کی اٹکھیلیوں کا آنند اُٹھاتی۔ اس کے دل میں انیک بھگتی بھاونائیں اُٹھتیں۔ دل ہی دل میں کہتی :-

”سکھی! جس برندابن کو دیکھنے کی میں کبھی کبھی کلپنا کرتی تھی۔ آج اُسے ساکشات دیکھ رہی ہوں“

شانتی نے دیکھا۔ کہ ایک نوجوان سنیاسنی بھی ہر روز جمنا اسنان کے لئے دو ڈول دفعہ آتی ہے۔ اور گھنٹوں اترن آسن پر بیٹھ کر دھیان لگاتی ہے۔ اور پھر اپنی کٹی کو واپس چلی جاتی ہے دریافت پر شانتی کو معلوم ہوا۔ کہ یہ سنیاسنی سوامی برہمانند کی کنیا ہے۔ اور اس کا نام ہے بن دیوی۔ اس کے سوامی اُسے تیاگ کر کہیں چلے گئے ہیں ؛

شانتی دل میں کہنے لگی۔ ہائے کس اپرادھ سے سخت دل سوامی نے ایسی خوبصورت استری کو تیاگ دیا۔ دُکھی سنیاسنی کے ہاتھ میں اب بھی مہندی۔ اور سر پر سوبھاگیہ سیندور ریکھا موجود تھی۔ ایک دن شانتی ستیش کو اور کملا کو ساتھ لے کر جمنا کنارے گئی۔ دیکھا سنیاسنی دھیان میں مگن ہے۔ اچانک ستیش ماں کی گود سے اُتر دوڑتا ہوا سنیاسنی کے گلے سے لپٹ گیا اور پکارنے لگا۔ ماں! ماں!!

سنیاسنی نے بالک کو لے کر چھاتی سے لگایا اور اُسے چومنے لگی۔ شانتی تھوڑے فاصلے پہ بیٹھی یہ کوتک دیکھ رہی تھی ؛

سنیاسنی شانتی کی طرف دیکھ کر بولی :- بہن تمہارا بالک بڑا خوب صورت ہے۔ اس کا نام کیا ہے؟ بہن -

شانتی نے نام بتایا۔ سنیاسنی نے پتہ مقام پوچھا۔ شانتی نے بتا دیا۔ سنیاسنی کچھ دیر نہ جانے کیا سوچتی رہی۔ پھر بولی۔ ستیش کے پتا کا کیا نام ہے؟

”دیوی! میں اپنے ارادھیہ دیو کا نام کس طرح لے سکتی ہوں“

سنیاسنی نے ستیش کو گود میں لے کر پیار سے پوچھا بیٹا! تمہارے پتا جی کا کیا نام ہے۔ ذرا بتلاؤ تو سہی ؛

ستیش نے توتلی زبان میں کہا۔ ہمالے (ہمارے) پتا جی کا نام مسٹل (مسٹر) پل بھات کمال (پربھات کمار) ہے ؛

نام سنتے ہی نہ جانے کیوں سنیاسنی کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہنے لگی۔ اور ستیش کو چھاتی سے لگا کر بار بار اُس کا منہ چومتے ہوئے اُسے شانتی کی گود میں دے دیا۔ یہ منظر دیکھ کر شانتی کا دل بھر آیا۔ اور دل ہی دل میں بولی۔ ہائے ابھی کیسا رہسیہ!

شانتی اور سنیاسنی میں گہرا پریم ہو گیا سنیاسنی شانتی کو چھوٹی بہن کی طرح پیار کرتی۔ شانتی بھی سنیاسنی کو دیدی دیدی کہنے لگی۔ شانتی سنیاسنی کے ساتھ اس کی کٹی میں ستیش کو لے کر پہر ادھر چلی جاتی گھنٹوں بیٹھ کر دونوں آپس میں بات چیت کرتیں۔ شانتی نے ایک دن بضد ہو کر کہا۔ دیدی ایک دن تم میرے گھر چلو۔ تم نے کہا تھا۔ کہ کسی دن میں اپنا پتہ دوں گی۔ وہیں چل کر اپنا پتہ بھی دینا

سنیاسنی نے کہا :-

شانتی بہن! اب اب سنیاسنی کے لئے دوسرے گھر میں جانا اور اپنا پتہ بتانا منع ہے۔ اسی وجہ سے میں تمہارے گھر میں نہیں جا سکتی ؛

شانتی دُکھی دل سے بولی :-

دیدی تمہارے لئے تو سب منع ہے۔ تو کیا میرے گھر نہ چلو گی؟ مجھے اپنا پتہ نہ بتاؤ گی؟

سنیاسنی بولی بہن دُکھی مت ہو۔ اگر بھگوان کی دیا ہوئی۔ تو آپ ہی میرا پتہ تمہیں مل جائے گا۔ بہن! بھگوان کی بڑی دیا ہے۔ اُنہی کی دیا سے میرے اشانت ہردے کو شانتی ملی ہے۔ میں دکھیا۔ ابھاگنی نہیں ہوں۔ میں پرم سوبھاگیہ وتی ہوں۔ شانتی سنیاسنی کی طرف حیرت سے دیکھنے لگی ؛

کئی کوششوں کے باوجود شانتی بن دیوی کا پتہ نہ پا سکی۔ ایک دن شانتی اور سنیاسنی پاس پاس اسنان کر رہی تھیں۔ شانتی نے دیکھا۔ سنیاسنی کے گلے میں سونے کے لاکٹ میں "P" کھدا ہوا ہے۔ شانتی نے سنیاسنی سے پوچھا۔ دیدی! یہ "P" اکشر تم کس کا پہنے ہو؟ سنیاسنی نے لاکٹ چھپاتے ہوئے کہا۔ بہن یہ میرے اشٹ دیو کے نام کا پہلا اکشر ہے۔ آج نہیں پر کبھی تمہیں اپنے اشٹ دیو کے نام کا درشن کراؤں گی۔ یہ کہہ کر سنیاسنی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ؛

اب شانتی کو بن دیوی کا پورا راز معلوم ہو گیا۔ شانتی پچھتاتی گھر کو لوٹی۔ کہ بھگوان ایسی ستی سادھوی کی ایسی دشا!

مسٹر پربھات کمار کی چھٹی رفتہ رفتہ اب ختم ہونے لگی۔ شانتی نے گھر آ کر سنیاسنی کا سارا حال بتا دیا۔ سن کر مسٹر پربھات کمار دھیمی آواز سے بولے :-

شانتی تو بڑی ابودھ ہے۔ مجھے یقین نہیں کہ ہیمی ابھی تک زندہ ہے۔ وہ ضرور ڈوب مری شانتی بولی۔ کیا آپ نے ڈوبتے ہوئے دیکھا۔ پربھات کمار۔ میں تو اُن دنوں گھر پہ بھی نہ تھا۔ دیکھتا کیسے ؟

شانتی عاجزی سے بولی۔ ناتھ! آپ یقین کیجئے۔ میری سادھوی دیدی ابھی تک زندہ ہے۔ میں آپ کو کل اُس کے پاس لے چلوں گی۔ آپ کا سارا بھرم دُور ہو جائے گا ؛

پربھات کمار نے پیار سے کہا۔ میری شانتی تو نے مجھے بڑا ہی سکھ دیا ہے۔ اگر مجھے ہیمی ملی۔ تو تمہارے ہی ذریعہ۔ ورنہ تمہیں میری ہیمی ہو۔ یہ کہہ کر پربھات کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں ؛

دوسرے دن بھی شانتی حسب معمول کملا کو ساتھ لے کر جمنا اسنان کو گئی۔ پر آج اُسے سنیاسنی نظر نہ آئی۔ شانتی اُداس ہو کر گھر واپس آئی۔ آ کر دل میں کئی قسم کی قیاس آرائیاں کرنے لگی۔ کہ

کیوں آج دیدی نہانے نہیں آئی۔ سوچتے سوچتے شانتی سے رہا نہ گیا۔ ستیش کو پتا کے پاس چھوڑ کر لرزاں کو ساتھ لے سوامی برہمانند جی کی کٹیا کی طرف چل دی۔ کٹی کے نزدیک پہنچ کر دیکھا۔ کہ سوامی جی اداس بیٹھے ہیں۔ شانتی کو کٹی کی طرف آتے دیکھ کر بولے۔

آؤ شانتی۔ تمہاری دیدی کل سے ہی بیہوش پڑی ہے۔ اُسے سخت بخار چڑھ رہا ہے۔ شانتی نے اندر جا کر دیکھا۔ دیدی چادر اوڑھے بیہوش پڑی ہے۔ شانتی نے پکارا دیدی۔ دیدی!!

سنیاسنی لال آنکھوں سے دیکھ کر دھیمی آواز سے بولی:۔

بہن تم آئی ہو؟ تمہارا ستیش کہاں ہے؟

شانتی نے کہا وہ شرارت کرتا ہے۔ اس لئے ساتھ نہیں لائی۔ تمہاری طبیعت کیسی ہے؟

سنیاسنی بولی۔ بڑی اچھی ہے شانتی۔ تم کل شام کو ستیش اور اُس کے پتا کو لے کر آنا۔

شانتی نے سمجھا۔ کہ دیدی بخار کے زور سے ایسا کہہ رہی ہے۔

دو تین دن ہو گئے۔ سنیاسنی کا بخار بڑھتا ہی گیا۔ شانتی بہت گھبراتی۔ اور بھگوان سے پرارتھنا کرتی۔ کہ ہے دیو! میری دکھیا دیدی کو جلد صحت بخش۔

شام کو پربھات کمار گھر میں آ کر رکے ہوئے گلے سے بولے۔ شانتی! سوامی جی نے ہم لوگوں کو بلایا ہے۔ جلد چلو۔

شانتی کا دل بڑے زور سے دھڑکنے لگا۔ سوامی کے ساتھ جلد برہمانند کی کٹی میں پہنچی۔ سوامی جی نے پربھات کمار کو دیکھا۔ آنکھوں میں پانی بھر کر رُکے گلے سے کہا:۔

بیٹا! بے جھجک اندر جاؤ۔ اتنے دن تمہاری ہیمی یا اپنی بیٹی بن دیدی کر میں نے اپنے پاس رکھا تھا۔۔۔۔

مسٹر پربھات کمار نے دیکھا۔ اُن کی پیاری ہیمی بے ہوش پڑی ہے۔ وہ رو پڑے۔ ہا! وہ درشیہ مود ہتا سے بھرپور تھا۔

ہیمی نے اپنے ادھ کھلے نیتروں سے دیو کی طرف دیکھا۔ اور ہمیشہ کے لئے اپنی جیون لیلا کو ختم کر دیا۔

مسٹر پربھات چلائے ہیمی! ہیمی!!

لیکن وہاں تو بیتا ہیمی کے جیون کا ناٹک ختم ہو چکا تھا۔

مسٹر پربھات کمار دل پر پتھر رکھ کر شانتی اور ستیش کو ساتھ لے کر گھر واپس آ گئے۔ اور اپنی شانتی کو ہیمی کی طرح پوجنے لگے۔

(پھیلا)

کیا نئے سال میں آپ تیج پرکاش کے دو نئے خریدار پیدا کر سکیں گے۔ اگر ممکن نہیں۔ تو اب اس سے اپنے پریم کا ثبوت دیجئے۔

بقیہ مضمون صفحہ (۱۱)

تو چار اور اپاسنائیں آچیہ ہو جاتی ہیں۔ تو دنیا میں آدر اور سمان ملتا ہے۔ اور جیون کی سمسیا خود بخود ہی حل ہو جاتی ہے۔

بُرائی کی سمسیا میں دوسرا اعتراض ایشور واد پر آپ کا یہ ہے۔ کہ دستو ستھتی کی الجھن کو سلجھانے میں بھی ہم کو ایشور واد سے کوئی مدد نہیں ملتی۔“ میرا اُتر یہ ہے۔ کہ ایشور واد سے منش کی آتما میں ستیہ۔ سنتوش اور آنند نگرہ کے بھاؤ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ان بھاوؤں سے پریرت منش کبھی دستو ستھتی کی الجھنوں میں نہیں پھنستا۔ اور اگر اکسمات کبھی ایسی اوستھا آ جاتی ہے۔ تو وہ اُسے بڑی خوبی سے سلجھا لیتا ہے۔ اس سے آگے آپ لکھتے ہیں۔ کہ ”ایشور وادی کو دنیا میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی۔ اُس کا درشٹی کون ہی کچھ دلکش ہوتا ہے“۔

اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ایشور وادی کو کسی خرابی کا گیان ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ جیسا آپ نے لکھا ہے۔ اس کا درشٹی کون ہی دلکش ہے۔ وہ خرابیوں سے گھرا کر بھی خرابیوں میں پھنسے ہوئے کے ساتھ پریم۔ دیا اور سہانو بھوتی کا برتاؤ کرتا ہے جس نے خرابیوں کے مول کارن وشے واسنا کو تیاگ کر اپنا درشٹی کون ہی ایشور کی طرف کر لیا۔ اس کو دنیا کی خرابیوں پر نظر ڈالنے سے کیا پریوجن؟ ایشور وادی کا درشٹی کون سانسارک سکھ کی پراپتی ہے۔ اس کا ہر ایک کام سوارتھ سے ہوتا ہے۔ وہ اپنے بھائی کا سدھار یا سہایتا بھی اس لئے نہیں کرتا۔ کہ ایسا کرنا اس کا مانو دھرم یا کرتویہ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس سے اُسے بھی کسل سہایتا ملے گی۔ یا سوارتھ سدھی ہو گی۔ ایشور وادی کو برائیوں سے بچانے والا لوک اپواد اور منش کا بھے ہے۔ وہ اُس سے چھپ کر ہر ایک برائی کرتا ہے۔ اس لئے اس کا جیون کپٹی اور پاکھنڈی ہوتا ہے۔ اور ایشور وادی ایشور سے بھے کرتا ہے۔ اور اس کو سرودیاپک سمجھتا ہے۔ اس لئے وہ کوئی برائی نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کا جیون پوتر اور سچا رہتا ہے۔ ایشور وادی اچھے اور بُرے کا فیصلہ ایشوری نیم کی کسوٹی پر کرتا ہے۔ اور انیشور وادی اپنے سوارتھ کے انوسار اچھے کو بُرا اور بُرے کو اچھا مانتا ہے۔ پیدائش کی بھیجی کو ایشور وادی یا انیشور وادی کون ٹھیک سمجھتا ہے اس کا فیصلہ مذکورہ کارن دشٹانت (معقول) سمسیا سے خوب لگ سکتا ہے۔

آگے چل کر معترض لکھتا ہے:۔

”برائی کی سمسیا حل کرنے میں ایشور وادی سمرتھ ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی شکست کا پہلو پریکش روپ سے ہی ہار کا ہے۔ ایشور واد نے برائی کی سمسیا کو اور بھی اُلجھا دیا۔ اس کا کہنا ہے کہ پرم دیالو بھگوان نے اور سرو شکتیمان ایشور نے اچھائی اور برائی کی سرشٹی بلا وجہ کی ہے۔۔“

کوئی ایشور وادی ایسا نہیں مانتا۔ کہ ایشور نے سنسار میں کسی دستو کو بلا وجہ بنایا ہے۔ ایشور وادی کا مت ہے۔ کہ ایشور نے ساری سرشٹی کو بھوگتا اور بھوگیہ روپ میں نرمان کیا ہے۔ اور پرتیک دستو کے گنوں کو اپنے انوکول بھوگنے کے لئے بُدھی روپی کسوٹی پردان کر دی ہے۔ اور اس کے بھوگنے کے نیم بنا دیئے ہیں۔ کسی دستو کو اچھا یا بُرا پیدا نہیں کیا۔ اچھائی اور بُرائی تو ہم اپنی بُدھی کی کمی بیشی سے دستو کے سدا اُپیوگ اور دُر اُپیوگ سے پیدا کر لیتے ہیں۔ اس بارہ میں ایشور پر آکشیپ کرنا۔ کہ ”ایشور ایک ایسا سرو شکتیمان ہے۔ جو دنیا کو دوسرا ہی روپ دے سکتا تھا“ ہماری غلطی ہے۔ ایشور نے جو روپ دنیا کو دیا ہے۔ بہت ہی سندر ہے۔ اگر ہم اس کی کیان کو سمجھنے میں اسمرتھ ہیں۔ تو یہ ہماری عقل کا قصور ہے۔

پھر آپ بحث کرتا کے شیطان اور مورکھ ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ اُس نے ”جوالا مکھی (آتش فشاں پہاڑ) کا درشیہ۔ بے رحم طوفان کی کارگذاری سیلاب اور قحط کی ستم رانی پلیگ اور زہر۔ بیماری اور موت پرکرتی کے پل پل میں خون سے رنگے ہوئے منظر۔ منش جیون کا شوک جنک اتہاس اتیاوی خوفناک رچنائیں کیوں کیں“؟

پرماتما نے اپنی اپار دیا سے سنسار کی تمام دستوؤں کو ہمارے بھوگ کے لئے پیدا کر کے ان کے گنوں اور دوشوں کا گیان دے کر ہمیں بھوگنے کی سوتنترتا دی ہے۔ اور اُن کی رکشا کے لئے تین تاپوں کی رچنا کی ہے۔ جو منش اس پرم پتا کے بنائے پدارتھوں کو ان کے گنوں اور دوشوں کو سمجھ کر بھوگتا ہے۔ وہ اُس کے آستو کو مانے یا نہ مانے۔ سکھ پاوے گا۔ اور جو اُن کی اوہیلنا کرے گا۔ دکھ بھوگے گا۔ کئی قسم کی بیماریاں اور سماوی آفات اس بات کا پرتکش پرمان ہیں۔ پھر بھی اسی کرونا ساگر پربھو نے منش کو ٹھوکر کھا کر سنبھل جانے کے لئے پرکوپ سے بچنے کے اُپائے اور سنکھیا افیون اور نشہ آور دھتورا (?) پیدا کی ہیں۔ اب اگر منش بھوت کی حالت میں سنکھیا یا افیون کھا کر خود کشی کر لیتا ہے۔ تو اس میں ایشور کا کیا قصور ہے؟

لیکھک لکھتا ہے۔ کہ ہم نے کئی مصیبتیں سہیں اور کتنی تکالیف دوسروں کو دیں۔ پشو جیون کی طرف ہمارا سلوک کتنا بے رحمانہ رہا۔ منش نے منش پر کون کون سے اتیاچار نہیں کئے۔ ظلم اور اتیاچار۔ ادھر ادھر نظر دوڑا کر دیکھئے ہم کیا دیکھتے ہیں۔ گذشتہ جنگ عظیم نے ہمیں کون سی شکشا دی ہے؟

فارسی کی ایک کہاوت ہے۔

”خود فراموش کند تہمت نہد استاد را“

آپ کے اعتراضوں کا جواب صاف ہے۔ یہ سب بے رحمانہ کام بھی منش ہی کر رہے ہیں۔ کوئی سوابھاوک منش و نیک شدھ ہو کر کبھی اتیاچار نہیں کرتا۔ اور ایشور نے جو کرم کرنے کی آزادی دی ہے۔ اس کا کتنا دُر اُپیوگ کرتا ہے۔ وہ اس بات کو بالکل بھول جاتا ہے۔ کہ ان دُشکرموں کے بدلے اُسے ناقابل برداشت بھوگ بھوگنے پڑیں گے۔ اور جب ان بھوگوں کا وقت آتا ہے۔ تو پرماتما کو بُرا بھلا کہتا ہے۔ اور ان بھوگوں کو اس کے کرم رُکاوٹ نامے بتلاتا ہے۔ پرنتو ایشور وادی کے نزدیک یہی اس کا انصاف ہے۔ اسی طرح غریبوں کے محلوں کی گندگی۔ جیل خانوں کے کلنک۔ قصائیوں کی کرورتا۔ بے زبانوں کی ہتیا۔ یہ سب بھی منش جاتی کے کالے کارنامے ہیں۔ کیا ایشور ان اتیاچاروں کی سزا مقرر نہ کرتا؟

معترض لکھتا ہے کہ

”اگر ایشور کی جگہ سنسار کا کام چلانے والا کوئی منش ہوتا۔ تو منش جیون میں اتنا دکھ نہ ہوتا۔ دل اور دماغ رکھنے والا منش سنسار کا انتظام اچھے ڈھنگ سے کرتا“۔

کیا وہی اتیاچاری منش جس کے کارناموں کا ورنن اسی لیکھ میں آپ کر چکے ہیں۔ میری سمجھ میں تو یہ اچھا ہی ہوا۔ کہ گنجے کو ناخن نہیں ملے ورنہ چرند پرند کو تو جانے دیجئے۔ مفلس اور کمزور انسانوں کی حالت کیا ہوتی۔ اور سرشٹی بھی کیسی عجیب ہوتی۔ سو آپ ہی وچار کر سکتے ہیں میری سمجھ میں تو نہیں آتا۔ کہ جو منش تھوڑی سی شکتی اور بُدھی پا کر اتنے کٹھور اتیاچار پشو پکشیوں اور اپنے بھائیوں پر کر سکتا ہے۔ اس کی رچنا میں سکھ اور شانتی کی آشا کرنا کیا ہمارا پاگل پن نہ ہو گا؟ جو منش پشوؤں کو مار کر کھا جاتا ہو۔ پکشیوں کے انڈوں کو کھا جاتا ہو۔ چربی۔ چمڑے وغیرہ کی تجارت کے لئے ان کو قتل کراتا ہو۔ یہی نہیں جو اپنے دل بہلاؤ کے لئے بھی اُن کی جان لینے سے نہ جھجکتا ہو۔ اُس کی رچنا میں دیا کرنا اور بھائی چارے کے سپن دیکھنا ضرورت سے زیادہ بھولا پن نہیں تو اور کیا ہے۔

اب پرشن یہ ہے کہ انیشور واد کی آستکتا کا سنگھٹن کیا ہے؟ اس کی اُتپتی کا کیا کارن ہے۔ منش کی بدھیمتا کا گھمنڈ۔ جو بُدھی سنسار کے چھوٹے چھوٹے

(بقیہ صفحہ ۱۶ کالم ۱ کے نیچے)

دیال کی سرشٹی اُتپتی

سرشٹی اُتپتی کا ورتانت

(از مہاشہ بھولا ناتھ جی سرنا سابق ایڈیٹر دیال کپورتھلہ)

(۳۱ جنوری سے پیوستہ)

امرت بچن صفحہ ۱۲۶ دفعہ ۵۸۰ میں بیان ہے کہ جب نیرن اَنگ کی کشش دیشش اَنگ کی جانب رفتہ رفتہ کانی دیال کے ساتھ ہونے لگی۔ تو وہ غلاف یا خول جو سرتوں کی کیندر کریا کی وجہ سے قائم تھے جھڑ کر فاصلہ پر ہٹ گئے۔ اور سُرتیں آدی اچیت غلافوں کے اس پرکار جھڑ جانے سے مانو ناد سے نہا جاگرت میں آ گئیں۔ کیونکہ غلافوں کے ہٹ جانے سے سُرت انشوں کی دھاریں قائم رکھنے کی کریا سے بہت آزاد ہو گئیں۔ اور نیز پہلے کی نسبت زیادہ چیتن گھاٹوں پر کھینچ آنے سے سُرتوں کو ستیش چیتنیا پراپت ہو گئی۔ سُرتوں کی یہ جاگرت جیہو کے سنشیتی اوستھا سے گذر کر سشپتی کی حالت میں سانس کا آنا جانا اور شریر کے اندر خون کا گھومنا بند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کنبیہ چیتن دھاریں جن کے آسرے جاگرت سوپن اور گہری نیند کی اوستھائیں قائم رہتی ہیں) سوکھشم گھاٹ پر کھینچ جاتی ہیں۔ یہ سب باتیں جیو کی موت کے وقت بھی ہوا کرتی ہیں۔ البتہ اتنا فرق رہتا ہے۔ کہ اس وقت دھاریں زیادہ اونچے گھاٹ پر کھینچتی ہیں۔ جیسے سُرت سوکھشم گھاٹ پر پہنچتے ہی اپنے نئے دول کے مصالحہ سے استھول شریر سے ملتا جلتا ہوا ایک سوکھشم شریر تیار کر لیتی ہیں۔ اسی طرح آدی میں بھی جوں ہی سُرت انشوں نے اپنے آدی اچیت غلافوں سے رہائی حاصل کی۔ توں ہی انہوں نے ان اونچے چیتن منڈلوں کے مصالحہ سے جن پر وہ کھینچ کر پہنچیں۔ اپنے لئے چیتن شریر تیار کر لیا۔ ان اونچے استھانوں کا مصالحہ کیا تھا ہمیشہ آکی جانب کشش میں ویگ کی زیادتی ہونے پر جو اچیت غلاف اپنے اصلی مقام سے نیچے جھڑ کر گر گئے۔ نہ ہی ان استھانوں کا مصالحہ ہے اس ردّ و بدل سے ان گرنے والے غلافوں کے اندر بھی سُرتوں کے سنکیت چیتن دھار کی سی کریا مگر شکتی آ گئی۔ اور وہ سمست رُوپ سچیت اوستھا کو پراپت ہو گئے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے مصالحہ سے تیار شدہ شریر سُرت انشوں کی کسی چیتن کریا میں مخل نہیں ہو سکتے تھے یہ سُرتیں جن کو سچیت مصالحہ کے شریر پراپت ہوئے بلحاظ اپنے نواس استھانوں کے درجہ کے ہنس اور پرم ہنس کہلاتے ہیں۔ یعنی جو سُرتیں اُوپر کے تین استھانوں میں مقیم ہیں۔ وہ پرم ہنس کہلاتی ہیں۔ اور جو نیچے کے تین استھانوں میں رہتی ہیں۔ وہ ہنس کہلاتی ہیں۔ اگرچہ نرمل چیتن استھان کے واسیوں میں لنگ بھید استری پُرش بھاو ظاہر نہیں ہے۔ لیکن بلحاظ اس کے کسی میں شبد کریا پردھان ہے۔ اور کسی میں سُرت کریا پردھان ہے۔ پہلی قسم کو پُرش ورگ اور دوسری قسم کو استری ورگ کہہ سکتے ہیں۔ لیکن واضح ہو کہ ان سُرتوں میں یہاں کا سا استری پُرش بیوہار مفقود ہے۔"

رادھا سوامی مت کے خیال میں رُوحوں پر استھول رُوحوں کے غلاف چڑھے ہوئے تھے۔ جب لطیف رُوحوں میں کشش ہوئی۔ اور وہ اُوپر کھینچنے لگیں۔ تو استھول رُوحوں کے غلاف جھڑ کر پرے ہٹ گئے۔ اور لطیف رُوحیں جاگرت یعنی سچیت ہو گئیں۔ پہلے ان لطیف رُوحوں میں اچیت (بیہوش) ہونے کی حالت کی طرح سانس وغیرہ و خون کا دورہ بھی بند تھا۔

رادھا سوامی کے خیال میں تین چار طرح کی رُوحیں ہیں۔ جیسے چار یا پانچ طرح کی استھول سوکھشم پرکرتی کی حالت ہے۔ جیسے پانچ بھوت آکاش۔ ہوا۔ اگنی۔ جل اور پرتھوی یہ ایک دوسرے پر غلاف کی طرح چڑھے ہوتے ہیں۔ چونکہ آنحضرت رادھا سوامی کا تمام خیال ستھول پرکرتی سے ہی اخذ کیا گیا ہے۔ اس خیال کے مطابق رُوحیں بھی پانچ طرح کی مانی ہیں۔ پہلی روح رادھا سوامی دھام میں ہے۔ جو پرم ہنسوں کے شریر میں رہتی ہے۔ دوسری سُرت دیال کے مقاموں میں ہنسوں کے شریر میں نواس کرتی ہے۔ اسی طرح برہمنڈ پر برہمنڈ اور نرک لوک کی رُوحیں بھی جُدا جُدا ہیں۔

کیا خوب فلاسفی ہے۔ پھر آپ بیان کرتے ہیں۔ کہ روح سکتے کی حالت میں پڑی تھی۔ اس وقت سانس کا لینا اور خون کا دورہ بند ہوتا ہے۔ رادھا سوامی مت انوسار روح میں خون بھی ہوتا ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں۔ کہ رُوحوں کے جسم بھی ہیں۔ وہ جسم نرمل چیتن استھان کے مصالحہ سے بنے ہیں۔ اور بڑے لطیف ہیں۔ رادھا سوامی مت کی لطافت ذرا ملاحظہ ہو۔ اس دُنیا میں اگر ایک سورج اور ایک چاند ہے۔ تو نرمل چیتن دیش میں اربوں۔ کھربوں سورج چاند ہیں۔ یہاں اگر کچے مٹی کے مکان ہیں۔ تو وہاں شیش محل اور ہیرے جواہرات کے جڑاؤ مخملی کا فرش ہے اور بہت کھیل تماشے ہو رہے ہیں۔ یہاں اگر پانی کے چشمے دکھائی دیتے ہیں۔ تو اس جگہ شیریں آبحیات کے چشمے جاری ہیں۔ جن چشموں میں سنہری روپہلی ہیرے جواہرات سے جڑی ہوئی مچھلیاں تیرتی پھرتی ہیں۔

ہیرے جواہرات کے پودے زمین سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھولوں کے ساتھ کیاریاں بنائی جاتی ہیں۔

ناظرین! یہ نرمل چیتن دیش کا مصالحہ ہے جس سے وہاں کی رہنے والی رُوحوں کے جسم لطیف بنتے ہیں۔ یعنی رادھا سوامی مت کے خیال میں پرکرتی کی زیادتی کا نام لطافت ہے اس سے آپ جان لو۔ کہ وہاں کی رُوحوں کے کتنے بڑے جسم ہوں گے۔

رادھا سوامی آچاریہ کی ایک اہم غلطی ملاحظہ ہو۔ آں جناب جیو یعنی روح کی موت بھی تسلیم کرتے ہیں۔ جب روح کا ہی خاتمہ ہوا تو پھر اونچے گھاٹوں پر کونسی شکتی جائے گی شاید دیال صاحب جو ہند میں بدھارے ہوئے ہیں۔ خود ہی واپس تشریف لے جاویں۔ سچ ہے کہ اس مت کی باتیں انوکھی اور نئی ہیں۔ چونکہ ست یگ۔ تریتا دواپر میں کسی کو معلوم نہیں ہوئیں۔ کلجگ میں رادھا سوامی نے ہی پرگٹ ہو کر ان تمام رازوں کا انکشاف کر کے شریر تو کجا۔ جیوں کی رُوحوں کا بھی ناش کر دکھایا واہ! خوب گتی ہوئی۔

آؤ صاحب! ہم آپ کو بتائیں کہ موت کسے کہتے ہیں۔ شریر اور آتما کے علیحدہ ہو جانے کا نام موت ہے۔ جس کو بھارت ورش کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ مگر چونکہ آپ کا خیال مغربی تعلیم کی طرف ہے۔ اس لئے آپ اصلی بات سے ناواقف ہوں۔ تو ہوں۔ پھر آپ بتاتے ہیں۔ کہ جس مصالحہ سے روحیں کھینچ کر نرمل چیتن دیش میں گئیں۔ وہ مصالحہ نیچے کے منڈلوں کا چھنا کے واسطے نیت ہوا یعنی وہ مصالحہ برہمانڈ کے منڈلوں کی روح تھی۔

پھر آپ لکھتے ہیں۔ کہ نرمل چیتن دیش کے استری پُرش والے آثار نمایاں نہیں ہوتے یعنی بزبان پنجابی نرمل چیتن استھانوں کے ہیجڑے خسرے یعنی ہیجڑے ہو گئے ہیں۔

امرت بچن صفحہ ۱۲۸ دفعہ ۹۸ میں اگر لوگ کو رادھا سوامی کا صدر دروازہ بتایا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ جو سُرتیں رادھا سوامی دھام میں اپنے سے رہ گئی تھیں۔ ان کو رادھا سوامی نے پرشاد کر کے واپس رکھ دیا۔ ایسی تمام سُرتیں اگم لوگ میں آ کر ٹھہریں۔ جب آدھ بھنڈار سے یہ سُرتیں اگم لوگ میں آئیں۔ تو بے شمار پرکاش کی چادریں تن گئیں۔ جیسے چمکتے ہوئے گو ہو سکتے ہیں۔ سے کی سورج اور چاند تھے۔ جن میں سے پرانش تھا۔ وہ سورج بنے۔ اور جن میں سُرت انش تھا۔ وہ چاند بنے۔

رادھا سوامی مت انوسار سورج کی استری چاند ہے۔ جیسے امرت بچن کا منشاء ہے۔ کہ سُرت یعنی استری ورگ والی رُوحیں انامی۔ ست لوک دھنور گپھا میں رہتی ہیں۔ اور پُرش ورگ تمام رادھا سوامی اگم لوک میں۔ اس جگہ آ کر مصنف بھول گیا۔ اگم لوک جو پُرش ورگ تھا۔ اس میں استری ورگ والی رُوحیں بھیج دیں۔

پھر امرت بچن صفحہ ۱۲۹ دفعہ ۱۰۰ میں لکھا ہے کہ۔ اگم لوک کے بننے میں کچھ دیر لگی۔ جب اگم لوک تیار ہو گیا۔ تب اگم پُرش نے تمام مصالحہ جس طرح رادھا سوامی نے پرشاد کر کے واپس کیا تھا۔ جو وہاں رہنے کے لائق نہ تھا۔ اگم پُرش نے اگم لوک سے واپس کر دیا ایسے ہی اگم لوک کی طرح انامی۔ ست لوک بھنور گپھا وغیرہ لوک بنے۔ اور اسی طرح ہی بھیجتے ہوئے گو سے پرگٹ ہوئے۔ مگر وہ گو اگم لوک سے کم روشن ہیں۔

یہ ہے رادھا سوامی مت کی نرالی بیتنیا کی سرشٹی اُتپتی۔ رادھا سوامی کا کتھن ہے کہ ان چھ استھانوں میں آج تک کوئی رشی منی اوتار۔ دیوی۔ دیوتا۔ غرضیکہ ایشور یعنی خدا تک بھی نہیں پہنچ سکے۔

(باقی آئندہ)

ریاست چھچھرولی کے دیوان

راجہ صاحب چھچھرولی ولایت گئے ہوئے ہیں آپ کی غیر حاضری میں شری مہاراج کشن کچلو دیوان ریاست نہایت خوش اسلوبی سے ریاست کا انتظام کر رہے ہیں۔ آپ کے حسن انتظام سے پرجا خوب خوش ہے۔ (پردھان دفتری آنند)

بقیہ صفحہ ۱۲ کالم ۳

کا دیوں کو کیوں نہیں سمجھ سکتے؟ اسی بدھی سے ہم سنسار کے نیتنا کو کیوں نہیں کیوں؟ اس نے سنسار رچا ہی کیوں؟ اور رچا تو ایسا کیوں؟ ہماری اچھا کے انوکول کیوں نہیں؟ جو برائی بھلائی ہماری سمجھ میں آتی ہے۔ وہی ٹھیک ہے۔ اور ایسے ہی دشن بدھی کے گھمنڈ کے شکار ہیں۔ پرنتو وہ یہ بھی تو ہم بدھی سے پرے ہے۔ اس کا انوبھو آتمک گیان سے ہوتا ہے۔ جو باتیں گیان انوبھو سے جانی جاتی ہیں۔ وہ دوسرے پر کسی پرکار پرگٹ نہیں کی جا سکتیں۔

آریہ سماج کا پرچار کرم

(پنڈت لیش پال جی سدہانت النکار پروہت آریہ سماج کوئٹہ)

آریہ سماج کے پرچار اور دوسرے کاریہ کرتاؤں کے سامنے ہمیشہ یہ سوال پیدا ہوتا رہتا ہے کہ سماج کے پرچار کاریہ کو کن طریقوں سے کامیاب بنایا جائے اور پرچار کے موجودہ طریقے اور کیا کام سے سالہا سال چنانچہ میں بھی اس تشویش کا شکار ہوں۔ بظاہر ایسا ہی دکھائی پڑتا ہے کہ بہت سا دھن اور شکتی لگائی جاتی ہے مگر نتیجہ اتنا اچھا نہیں ہو رہا۔ اُپدیشکوں کا بہت سا سمے گاڑیوں اور سفر میں خرچ ہو جاتا ہے۔ اور ایک جلسہ پر ایک دو ویاکھیان ہی ان کے حصہ میں آتے ہیں۔ رات دن سفر میں رہنے سے مانسک شکتی کمزور ہو جاتی ہے۔ اور نئی باتیں ان میں پیدا نہیں ہوتیں۔ اسی طرح انہیں کا اپدیش تیسیہ ہو کر نہیں ہو سکتا۔ اس کا پرینام یہ ہوتا ہے کہ جن باتوں کا اپدیش اُپدیشک کو دینا ہوتا ہے۔ انہیں باتوں کو خود اپنے جیون میں لانا ان کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ اور اس لئے اُپدیشوں کا پورا اثر نہیں ہوتا۔ موجودہ پرچار پرنالی میں سنتوش کی ماترا بہت بڑھ گئی ہے۔ مجھے آریہ سماج کی سیوا کرتے دس برس کے قریب ہو گئے ہیں۔ اس عرصہ میں میں نے پنجاب اور پنجاب سے باہر بھی کام کیا ہے اپنے تجربہ کی بنا پر میں آریہ جنتا کے سامنے پرچار کاریہ کو زیادہ کامیاب بنانے کے لئے کچھ تجاویز رکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے آشا ہے۔ کہ میرے وچار پاٹھکوں کو اپدیگی ہوں گے۔ پچھلے تین برس سے مجھے آریہ سماج کوئٹہ میں پروہت روپ میں کام کرنے کا اوسر پراپت ہوا ہے۔ اس سمے کو میں اپنے جیون میں بہت قیمتی سمجھتا ہوں۔ کام کرنے کی نئی شکتی اور انبھو کے ساتھ ساتھ مجھے اپنے جیون کو سدھارنے کے لئے بھی اس میں کافی سمے ملا ہے۔ آریہ سبھا سے سرنیکی سنبندھ ہونے سے اُپدیشک کے لئے یہ آوشیک ہو جاتا ہے کہ وہ اسباب کا یتن کرے کہ اس کا جیون صرف سادھارن لوگوں سے اونچا ہو۔ اور وہ سادھارن منشیوں کو اپنے میں سے دور کر سکے۔ ایسا نہ کرنے کی حالت میں اسے اسباب کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ کہ میرے کاریہ کا سماجک پرشوں پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ اگر میرے جیون میں سادھارن سی تبدیلیاں پائی جائیں گی ورتمان سسٹم میں اُپدیشک کا جنتا کے ساتھ کوئی بھی سنبندھ نہ ہونے سے پرچارک اپنا جیون ڈھالنے کی طرف دھیان نہیں دیتا۔ اور تین دن کے اندر جہاں پہنچے سوادھیائے کر کے دھرم شاستر اور آتمک ستیوں کا ذکر کرنے کا موقع مل رہا ہے سالہا سال میں سماج کا اندرونی کام بھی کر سکا ہوں۔ گذشتہ میں پرتی دن نو سمے سماج لگتی ہے۔ پراتہ ہون یگیہ سندھیا۔ ہون۔ پرارتھنا کے بعد وید کتھا ہوتی ہے۔ اور رات کو کسی دھرم پستک کی کتھا کی جاتی ہے۔ بھجن کا نام دیشیش کر کے آریہ پُرشوں کے لئے ہوتا ہے۔ اور رات کی کتھا دوارا سرد سادھارن میں آریہ سماج کے سدھانتوں کا پرچار کیا جاتا ہے۔ پنجاب میں بہت کم سماجیں ایسی ہوں گی۔ جن میں اس پرکار سے پرتی دن سماج کا کام ہوتا ہو۔ اس جاگرتی کا بہت کچھ شریہ پروہت سسٹم کو ہے۔ اپنے مکھیہ سماج میں کام کرنے کے علاوہ آدھ گھنٹہ پڑنے پر اپنے ضلع کی دوسری سماجوں میں بھی پروہت سماج پہنچ سکتے ہیں کبھی کبھی جا سکتا ہے۔ اس پرکار سے پروہت سسٹم کو بہت کرنے سے ہی پرچار کا کارتہ ٹھوس طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اس پرکار سے اندھیری پرچار سے باہر کا پرچار تو شاید ہو جلد ہے مگر تو اس حالت میں جیون پیدا نہ ہو سکے گا۔ جلسوں میں ایک دو ویاکھیان دینے کے علاوہ اور کوئی کام نہ ہونے سے اپدیشک جیون میں سستی پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے کہ اپدیشکوں کو بھی بہت بڑی ہانی اٹھانی پڑتی ہے۔ اور ان کے جیون سے پبلک کو کوئی خاص لابھ نہیں ہوتا۔

حیدر آباد دکن میں شردھانند دوس

۲۸-۲۹-۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء کو ریذیڈنسی بازار حیدر آباد میں دیوی دین باغ میں یوم شردھانند بڑے زور شور سے منایا گیا۔ ہمارے بھاگیہ سے اکھل بھارتیہ شدھی سبھا کے پردھان منتری شری سوامی چدانند جی مہاراج یہاں تشریف لائے۔ اور تینوں دن ان کے ویاکھیان بڑے زور شور سے ہوئے۔ وہ دن یہاں کے اپدیشک پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن کے پُر زور ویاکھیان ہوئے۔ سامعین کی تعداد روزانہ تقریباً ۶ ہزار رہی۔ (مہیندر ناتھ سکریٹری یوم شردھانند ورکنگ کمیٹی)

سانہ وال میں نام کرن سنسکار

۱۰ دسمبر کو مہاشہ ملکھراج کپل جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ نام یوگیندر رکھ گیا۔ اچھے اچھے بھجن و اپدیش ہوئے۔ پربھاو اچھا پڑا۔ آریہ سماج کو ایک مارنیہ دان ملا۔ (کشوری لال از سانہ وال)

سماچار جگت

آریہ سماجوں کے اُتسو

آریہ سماج کنجاہ کا اُتسو۔ آریہ سماج کنجاہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ سے پہلے شری سوامی دھیرانند جی نے کتھا دوارا لوگوں کو آنند دیا۔ ۲۳ دسمبر کو یگیوپونتہ سے منایا گیا۔ ۲۵ دسمبر کو نگر کیرتن کا جلوس جس میں مہاشہ کیسر چند جی۔ مہاشہ بلدیو جی۔ مہاشہ سنت رام جی کے بھجنوں نے سماں باندھا۔ خوب رونق سے نکالا گیا۔

۲۶-۲۷ دسمبر کو شری پنڈت بدھ دیو جی۔ ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک مشنری۔ شری سوامی وگیانانند جی سرسوتی۔ پنڈت جیرام جی شاستری و پنڈت گیان چند جی نے اپنے لیکچروں دوارا جنتا کو کرتارتھ کیا۔ مہاشہ سنت رام جی کے بھجنوں نے خوب موہت کیا۔ جلسہ ہر پرکار سے بارونق ہوا۔ داتی بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی عمارت کی طرف دھیان دے کر مشکور فرمادیں۔ (سری بدلی منتری آریہ سماج کنجاہ ضلع گجرات)

آریہ سماج کمالیہ کا وارشکوتسو۔ جلسہ ۲۵ سے ۳۱ دسمبر تک منایا گیا۔ جلسہ پر پنڈت شانتی پرکاش جی۔ ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک مشنری۔ دہتہ جیمنی جی ویدک مشنری اور پنڈت بشمبر ناتھ جی آپ بھجن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ پنڈت گیان چند جی بی اے۔ پنڈت جیرنجی لال جی پریم اور پنڈت دھرمیندر جی اور شریمتی سیتا دیوی جی کے لیکچر و اپدیش ہوئے۔ بھجن اپدیشک پنڈت ایس چند جی۔ مہاشہ کیسر چند جی و مہاشہ دیسراج جی پہنچے ہوئے تھے۔ جن کے بھجنوں کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ جلسہ کیا بلحاظ حاضری اور کیا بلحاظ چندہ ہر طرح کامیاب رہا۔ ۲۸ دسمبر کی رات کو زیر صدارت ماسٹر گردتہ رام جی وکیل شردھانند دوس منایا گیا۔ جس میں ڈاکٹر بھگت رام جی نے سوامی جی کے جیون کے متعلق تقریر کی۔ (جسونت آریہ سیوک منتری آریہ سماج کمالیہ)

آریہ سماج واملہ کا اُتسو۔ آریہ سماج واملہ تحصیل جگادھری ضلع انبالہ کا دوسرا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کو دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں پنڈت بال مکند جی۔ پنڈت رام سروپ جی و برہمچاری اندر جیت جی سناتک گورو کل کانگڑی و پنڈت رام دت جی و پنڈت جھنی رام جی و مہاشہ جگل کشور جی و پنڈت آرجانند جی کے پربھاؤ شالی اپدیش و بھجن ہوئے۔ اپیل پر ۵۱ روپیہ مندر فنڈ کے لئے جمع ہوئے۔ ۱۳۰ یگیوپویت سنسکار ہوئے۔ برہمچاری اندر جیت جی سناتک گورو کل کانگڑی کے اپدیشوں کو خاص طور پر پسند کیا گیا۔ جو ویدک فلاسفی پر ہوتے تھے۔ ابھی سال میں اس جگہ آریہ سماج مندر بھی تیار ہو گیا ہے۔ جو کئی ہزار روپیہ کا ہے۔ (پردھان آریہ سماج واملہ تحصیل جگادھری ضلع انبالہ)

آریہ سماج اخلاص پور کا اُتسو۔ آریہ سماج اخلاص پور ضلع گورداسپور کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۵ تا ۲۷ دسمبر نہایت کامیابی سے سماپت ہوا۔ اس میں پنڈت وشوناتھ جی و پنڈت دیوان چند و پنڈت پورن چند جی اپدیشک و مہاشہ امرناتھ جی و برہمچاری بکشش دت جی بھجنیک لالہ اچھیرلال جی وکیل پردھان آریہ سماج پٹھان کوٹ شامل ہوئے۔ نگر کیرتن بڑی رونق سے ہوا۔ اور جلسہ میں ویاکھیان پربھاؤ شالی ہوئے۔ میجک لینٹرن بڑی دلچسپی کا باعث ہوئی۔ اس کے علاوہ پنڈت رام رکھامل جی ٹھاکر چک۔ پنڈت اجنت رام جی نے اپنے بھجنوں اور ویاکھیان دوارا سنگٹھن اور دلت اُدھار کے متعلق بڑے قیمتی خیالات کا اظہار کیا۔ جنتا کو پرسن کیا۔ جلسہ سے پہلے آپ شردھانند کی امر کتھا پنڈت وشوناتھ جی کرتے رہے اور ۲۹ دسمبر کو لالہ گوردھن داس جی کے ہاں گرہ پرویش بڑے سماروہ سے ہوا۔ آریہ سماج اخلاص پور کو دو روپے دان دیئے گئے۔ (دید رتن مہنگا رام منتری آریہ سماج اخلاص پور)

آریہ سماج خانکی میں شدھی۔ خانکی کے دیوان چند جی حلوائی کے بھائی دیس راج

کو جیسے وزیر آباد میں مسلمان بنایا گیا تھا۔ اس کی درخواست پر آریہ سماج خانکی نے ۲۰ دسمبر گذشتہ کو شدھ کیا۔ دو روپیہ دان ملا۔ (چوارام شرما منتری آریہ سماج) ٭

ریاست جموں میں پرچار

۲۰ پوہ کو موضع جگتو چک میں پرچار ہوا۔ وئیت ادھار جموں پرات کی طرف سے لالہ اننت رام جی ادھشٹھاتا دلت ادھار جموں۔ مہاشہ دیش راج جی ادھیاپک۔ مہاشہ مکند رام جی بھجنیک۔ ڈاکٹر ستو رام جی اور سیالکوٹ سے مہاشہ رام رکھا مل گپتا پدھارے۔ ۲۷ پوہ چمار دل کی شدھی رسم کی ہوئی تھی۔ اس لئے علاقہ کے یک صد چار خاندان شدھ کر کے ویدک دھرم میں پرویش کرائے گئے۔ (ستو رام منتری آریہ سماج لبشناہ ریاست جموں) ٭

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

(۱) نومبر ۱۹۳۱ء کے جنرل اجلاس میں آریہ سماج لدھیانہ نے نظام حیدرآباد کے اس حکم کے خلاف جو انہوں نے شری سوامی درشنانند جی رچت درشنانند گرنتھ مالا اور پنڈت گنگا پرشاد ایم اے کی رچت پستک مسلمانی مذہب کی پڑتال وغیرہ کی ضبطی کا جاری کیا ہے۔ حکم ہذا کو مذہبی مداخلت خیال کرتے ہوئے پرزور پروٹسٹ کیا۔ اور پرستاؤ کی نقل چیف منسٹر کو بھیجی

ریاست پونچھ کے شاہی خاندان کے معالج

راج وید دھرم دیو کوی بھوشن

وید رتن لاہور

کی ۲۵ سالہ مجرب دوائی

استری جیون (رجسٹرڈ)

عورتوں کی امراض جیسے اٹھرا (لیکوریا) بے قاعدگی حیض، ہسٹیریا، بیہوش ہو جانا، چیخیں مارنا، بال نوچنا وغیرہ، کمر کا درد، حمل قرار نہ پانا، بانجھ پن، کمزوری، سر درد، چہرہ کا پیلا پن، بے رونقی، ہاتھ پاؤں کا سو جانا، خون حیض کا کم آنا، تھکان کا محسوس کرنا وغیرہ اس دوائی کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں۔ اولاد پیدا کرنے کے لائق بنا دیتی ہے۔ دیگر امراض کے لئے فہرست ادویات سے مفت طلب کریں۔ قیمت فی شیشی ..... صرف ..... علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔ ..... کی خوشی میں ہر ایک دوائی میں ..... رعایت ہے ٭

آیورویدک راجیندر اوشدھالیہ

گمٹی بازار حلقہ نمبر ۹۔ لاہور

گئی ٭

(۲) ۶ دسمبر ۱۹۳۱ء کو جنرل اجلاس میں ایک پرستاؤ دوارا کشمیر راجیہ کی ہندو وراثت کے معاملہ میں مداخلت کی طرف وزیر صاحب کشمیر اور کمیشن کے پردھان کی توجہ دلائی گئی۔ کہ کمیشن ہمارے اصولوں اور رواج کے خلاف اس قانون کو پاس کر کے آریہ جاتی کی حق تلفی نہ کرے ٭

(۳) ۹ دسمبر ۱۹۳۱ء کو لالہ دو ہو رام جی کی لڑکی کا نیتشٹھی سنسکار پنڈت گوبرلال نے کروایا ٭

(۴) ۲۳ دسمبر کو سوامی شردھانند بلیدان دوس منایا گیا۔ سردار کشن سنگھ جی نے نظم پڑھی۔ پنڈت ستیہ پرکاش جی، لالہ سمبھو رام نیر اور مہاشہ بابو رام گپتا مستانہ اور مہاشہ گوپال داس جی نے شری سوامی جی مہاراج کے جیون پر تقریریں کیں ٭

(۵) ۲۶ دسمبر کو اقبال گنج میں زیر اہتمام چھوٹا بازار سماج۔ دلت ادھار کانفرنس زیر صدارت مہاشہ بابو رام گپتا ہوئی۔ دیوان رام سرن داس جی اور کئی سجنوں نے تقریریں کیں۔ شدھ شدہ آریوں نے اپنی تکالیف بیان کیں۔ اور شری شہید سوامی شردھانند کے پرتی کرتگیتا کا اظہار کیا۔ پنڈت دھن کے بھاشن کے بعد ویدک دھرم کی جے کے نعروں میں کانفرنس سماپت ہوئی۔ (بابو رام گپتا منتری سماج) ٭

آریہ سماج کوٹ رندھاوہ کے پرستاؤ

(۱) ممبران آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوہ مہاراجہ جموں و کشمیر کے مقرر کردہ گلینسی کمیشن کے دائرہ اختیارات ہندو قانون وراثت میں ترمیم کی تجویز داخل کرنے کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتے ہیں اور ہندو دھرم شاستر کے اس اصول میں ترمیم کو ہندو دھرم میں براہ راست مداخلت سمجھتے ہیں۔ اس لئے جلد از جلد اس تجویز پر غور و خوض کر کے منسوخ فرمایا جاوے ٭

ہم ممبران آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوہ نظام صاحب ریاست حیدرآباد کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے آریہ سماج کی دھارمک پستکوں کا داخلہ اپنی ریاست میں بند کر دیا ہے۔ زبردست ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور نظام صاحب سے مودبانہ لیکن پرزور الفاظ میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس حکم کو جلد از جلد واپس لے کر آریوں میں شانتی کی لہر دوڑا دیں۔ (منتری آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوہ ضلع گورداسپور) ٭

ضلع جھنگ کے گرام میں پرچار

عرصہ پونے دو سال سے سوامی چیتنانند جی ہمارے ہاں گاہے بگاہے پرچار کے لئے آ جایا کرتے ہیں۔ پہلی بار آپ جیسا کہ ۱۹۳۰ء میں آریہ سماج چیلا میں پدھارے تھے۔ اور آپ نے کتھا کرنے کے سوائے آریہ بھاشا پڑھانے کا بھی آرمبھ کر دیا۔ تعلیم پہلی بار گرمیوں میں دو ماہ آپ یہاں رہے۔ تب چودھری رام چند اپنے گرام کوٹ مول چند میں پرچار کرانے کے لئے آپ کو ساتھ لے گئے۔ آپ نے وہاں پر ایک ہفتہ پرچار کر کے ویدک دھرم کا ناد گونجا دیا۔ آپ نے ایک ہوان یگیہ بھی کرایا۔ لوگ اردگرد دو دو میل سے پرچار سننے آتے رہے۔ اسی پرچار کے اثر سے چودھری صاحب سوامی جی کے پریمی بن گئے۔ چنانچہ آپ کو دوبارہ پرچار کرنے کے لئے اپنے ہاں پرچار کے لئے نمنترن بھیجا۔ اور آپ بھی ۱۲ کاتک کو پہنچ گئے۔ اب دو ماہ سے وہاں پرچار ہو رہا ہے۔ رات کو ہر روز بادلی میں رامائن کی کتھا ہوا کرتی ہے۔ اور پرات کال ہی سارے گاؤں کے نر ناری اکٹھے ہو کر سندھیا پرارتھنا۔ ہون اور گیت کی گونج سنتے ہیں۔ سارا گاؤں باری باری سے اپنے گھر بڑے شوق سے ہون کروا رہے ہیں۔ حقیقتاً سارے گرام سے کا فور ہو گئی ہے۔ سوامی جی کر دہاں پر ابھی ایک مہینہ اور ٹھہرانا چاہتے ہیں۔ سوامی جی سارا دن آریہ بھاشا پڑھاتے۔ اور دوا تقسیم بانٹتے بیٹھے رہتے ہیں ٭ (وزیر چند منتری آریہ سماج چیلا ضلع جھنگ) ٭

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

(۱) نام کرن سنسکار۔ شریمان مہاشہ ناہر سنگھ جی سبھاسد آریہ سماج ہذا کی پتری کا نام کرن سنسکار ۲۵ نومبر کو کیا گیا۔ نام وید کماری رکھا گیا۔ دان ۷ شلنگ پراپت ہوا ٭

(۲) جات کرم سنسکار۔ مہاشہ نرنجن داس کی نوجات بالکہ کا جات کرم سنسکار یکم دسمبر کو آریہ سماج نے کرایا۔ دان ۱۵ شلنگ ملا۔

(۳) تقرر۔ شریمان ڈاکٹر برنداون منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے ہاں بطور ڈاکٹر ملازمت اختیار کرنے کی وجہ سے مستعفی ہونے پر شریمان مہاشہ بی۔ آر شرما کو منیجر بنایا گیا ٭

(۴) چائے پارٹی۔ آریہ کمار سبھا آریہ سماج نیروبی نے مہاشہ ہنس راج شرما۔ مہاشہ کشوری لال۔ مہاشہ اچھرا داس۔ اور مہاشہ شادی رام پرکاش کے اعزاز میں ۸ دسمبر کو ان کے بھارت درشن کو روانگی سے پہلے چائے پارٹی دی۔ مہاشہ ہنس راج جی بی اے منبر مدھ پرچارت ورش جاتے ہیں۔ اور مہاشہ اچھرا داس اور مہاشہ شادی رام اور مہاشہ کشوری لال ریٹائرڈ ہو کر بھارت درش کو روانہ ہو رہے ہیں۔ اس خوشی اور دکھ کے موقعہ پر ان کے بھائی ان کی سیواؤں کا اعتراف کرتے ہوئے میسرز گورچرن داس پریم پال۔ مولراج آنند۔ تلسی رام جنرل سکریٹری اور مہاشہ آریہ منی ورما پردھان آریہ کمار سبھا نے چیدہ چیدہ الفاظ میں ان مہانو بھاووں کی امولیہ سیواؤں کا درشن کیا۔ اور ہمدردی کا پرکاش کیا۔ جس کے بعد مہاشہ ہنس راج نے نہایت ہی پرجوش تقریر میں شکریہ ادا کرتے ہوئے آریہ سماج کے ویدک منڈل سے پرزور الفاظ کے ساتھ پرارتھنا کی۔ کہ آریہ سماج کی دستور سیواؤں کو سنبھالے۔ Y.M.A.A کے اندر کام کرنا سیکھو۔ تب آپ رشی مشن کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے پاتر بن سکو گے ٭

اس طرح یہ چائے پارٹی کی تقریب پوری کامیابی کے ساتھ سماپت ہوئی۔ اور مہاشہ آریہ منی جی نے کارکنان کا شکریہ ادا کیا ٭

(۵) ۵ فیصدی تخفیف۔ یکم جنوری ۱۹۳۲ء سے باقیماندہ گورنمنٹ اور ریلوے ملازمین کی تنخواہ سے ۵ فیصدی کی کٹوتی کا گورنمنٹ کی طرف سے قانون کی شکل میں اعلان ہو گیا ہے۔ افسوس! (دیپر چند دیالی ڈپٹی جنرل سکریٹری آریہ سماج نیروبی)

ملتان شہر میں شردھانند دوس

آریہ سماج ملتان شہر اور ہندو سبھا ملتان نے مشترکہ طور پر سوامی شردھانند جی مہاراج کی برسی مشترکہ طور پر منانے کا پرچار کیا۔ اور ۲۳ دسمبر ۱۹۳۱ء کو آریہ سماج مندر بوہڑ دروازہ میں ایک عالیشان جلسہ ہوا۔ جس میں لالہ سکھ دیال وکیل جنرل سکریٹری ہندو سبھا۔ لالہ ہنس راج وکیل سابق ممبر پنجاب کونسل۔ لالہ کیول کرشن جی۔ پنڈت دیوراج ننگیا پرنسپل سنسکرت کالج ملتان کے سوامی جی کے جیون پر ویاکھیان ہوئے۔ ۲۲ سے ۲۸ دسمبر تک شہر کے مختلف حصہ جات میں عالیشان پیمانہ پر سنکیرتن ہوا۔ جہاں پر سوامی جی مہاراج کے جیون کے متعلق بھجن ہوتے رہے ٭

۲۸ دسمبر کو شام کے ۵ بجے ایک نہایت ہی عالیشان جلوس آریہ سماج مندر بوہڑ دروازہ سے شروع ہوا۔ جو کہ تقریباً نصف میل لمبا تھا۔ شہر کا ہر ایک منتھا اور والنٹیروں کی جماعتوں نے چہ جائیکہ وہ سناتن دھرمی ہو یا آریہ سماجی ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سوامی جی کے جیون پر بھجن ہوتے۔ اور رات کے ۷ بجے شہر کے مختلف حصہ جات سے ہوتا ہوا رات کے ۹ بجے سماج مندر میں ختم ہوا۔ پھر رات کے ۸ بجے پنڈت ..... صاحب پریذیڈنٹ ہندو سبھا و ممبر میونسپل کمیٹی کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا۔ جس میں لالہ ..... وکیل۔ لالہ لال چند ہیڈ ماسٹر ڈی اے وی سکول۔ لالہ نیر بھو رام وکیل دیپ دھان جی کے بھاشن ہوئے اور انت میں سوامی شردھانند جی کی جے کے نعروں کے درمیان جلسہ برخاست ہوا۔ (رام چند وکیل منتری آریہ سماج) ٭

فورٹ سنڈیمن میں شردھانند دوس

چند دنوں سے آریہ یودک سماج کا روزانہ صبح و شام ست سنگ ہوتا ہے۔ جس میں سندھیا۔ پرارتھنا و بھجنوں کے بعد یجروید کا سوادھیائے کیا جاتا ہے۔ آریہ سماج کے سبھا سدوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ بھی ست سنگ میں شمولیت ہوا کریں:

(۱) آریہ یودک سماج کی طرف سے شردھانند بلیدان دوس خوب دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں آریہ سماج اور استری سماج کو بھی مدعو کیا گیا۔ شام کو ہون سندھیا کے پشچات کماری شکنتلا دیوی نے پرارتھنا کرائی۔ مہاشہ ادم پرکاش۔ مہاشہ کرشن لال۔ مہاشہ دیوراج جی۔ مہاشہ پرکاش چند۔ مہاشہ جگدیش چند نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مہاشہ کلیان سنگھ اُپ پردھان و مہاشہ برج لال اُپ منتری نے پُرجوش تقریریں کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا۔ کہ ہمیں شہید سنیاسی کے نقش قدم پر چل کر آریہ سماج میں ایک نئی روح پھونک دینی چاہیئے۔ آریہ سماج کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ (داتم چند منتری آریہ یودک سبھا فورٹ سنڈیمن)

آریہ سماج نابھہ کے سماچار۔

۲۸ دسمبر شام شردھانند ڈے بڑے پریم سے منایا گیا۔ یگیہ ہون ہوا۔ اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی نے بھجن گائے اور سوامی جی مہاراج کے جیون پر لیکچر پڑھے گئے۔ حاضری اچھی تھی:

(۲) ۲۹ دسمبر کو آٹھ بجے صبح بابو کنور سین صاحب بی اے ایل ایل بی رجسٹرار ہائی کورٹ کے مکان پر ان کے پتر گیان پرکاش کا جنم دن منایا گیا۔ بھاری یگیہ ہون ہوا۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی نے بھجنوں دوارا لوگوں کو آنند کیا۔ بابو کنور سین جی اس وقت آریہ سماج کے ممبر بنے۔ اور ایک روپیہ ماہوار سہاستا دینا سویکار کیا:

(۳) نومبر کے مہینہ سے ایک ایک آریہ بھائی کے مکان پر ہر اتوار کو صبح آٹھ بجے سنگٹھن ہون ایشور پرارتھنا۔ اپدیش ہوتے ہیں۔ جس کا اثر اچھا پڑتا ہے۔ اور شام کو ۵ بجے سے آریہ سماج مندر میں ہفتہ واری ست سنگ کی سب کارروائی ہوتی ہے:

(بال مکند گپتا منتری آریہ سماج نابھہ ریاست)

آریہ سماج نیروبی کے شوک پرستاو

(۱) شریمان سیٹھ نانجی کالی داس مہتہ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا۔ برٹش ایسٹ افریقہ کے بزرگوار برادر سیٹھ گوردھن کالیداس مہتہ کی اچانک مرتیو ہو جانے پر آریہ سماج نیروبی نے سروسمتی سے شوک پرستاو پاس کیا۔ بچھڑی ہوئی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی:

(۲) مہاشہ میلارام مرداہا سبھا سد آریہ سماج لنڈا کی دھرم پتنی کے دیہانت پر آریہ سماج کی جنرل سبھا نے سہانبھوتی کا پرستاو پاس کیا۔ مہاشہ امرتسریا مل اور اُن کے سمبندھیوں کے ساتھ اُن کے اس گہرے صدمہ میں پورن ہمدردی کا اظہار کیا گیا:

(۳) مہاشہ دیارام بھراتا مہاشہ ایشورداس (ہیڈ ماسٹر آریہ پتری پاٹھشالہ کسومو) کی دھرم پتنی کا دیہانت انڈین نرسنگ ہوم میں مُہتر آپتی کے بعد ہو گیا۔ آریہ پریوار کے اندر اس ناگہانی موت پر مہاشہ جی اور اُن کے سمبندھیوں کے ساتھ گہری ہمدردی کا پرستاو پاس کیا گیا اور بچھڑی ہوئی آتما کے لئے سدگتی کی پرارتھنا کی گئی: (پربھودیال اُپدیشک جنرل سکرٹری):

شوک پرستاو۔

آریہ سماج پشاور چھاؤنی حال ڈیرہ شری ہری رام جی ساہنی مالک فرم لالہ کرپا رام برادرس کی مرتیو پر گہرا شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور اُن کے سمبندھیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتی ہے:

یہ سماج لالہ جی کی آریہ سماج اور اس کی مختلف سنستھاؤں کی سمے سمے پر دل کھول کر دھن سے سہایتا کرنے کی خدمات کا اعتراف کرتی ہے اور اُن کے لئے گہری عقیدت کا اظہار کرتی ہے۔

(لبھا مل اُپ منتری آریہ سماج پشاور چھاؤنی)

آریہ سماج کراچی کی ماسک رپورٹ

ماہ دسمبر میں پانچ نام کرن سنسکار ہوئے سنسکاروں پر آریہ سماج کراچی کی سنستھاؤں کو اچھا دھن پراپت ہوا۔ ایک مرتک سنسکار لالہ نہال چند جی کا ہوا:

(۲) شری سوامی شردھانند جی کا سمارک سپتاہ منانے کے لئے ۲۳ دسمبر سے لے کر ۲۶ دسمبر تک روزانہ پراتہ کال سنکیرتن نکلتا رہا۔ ۲۷ دسمبر کو شری دھنپت مل جی آریہ پتری پاٹھشالہ میں شام کو کوی سمیلن ہوا۔ بعد ازاں ڈاکٹر پرمانند جی کا منوہر ویاکھیان سوامی جی کی جیونی پر ہوا۔ دوسرے روز بعد دوپہر ۲۸ دسمبر آریہ استری سماج کراچی کی طرف سے شریمتی کوشلیا دیوی سنالکہ جالندھر مہاودیالیہ کا سوامی جی کی جیونی پر ویاکھیان ہوا رات نیترادیوگ شالہ میں سوامی جی کے جیون پر لالہ مولک رام جی ایم اے ڈاکٹر پٹیل۔ پنڈت کیشودیو سوامی بھاسکرانند جی مہاراج کے منوہر ویاکھیان ہوئے:

شری سوامی شردھانند جی میموریل فنڈ میں دس روپے پونے گیارہ آنے اکٹھے ہوئے (منشی رام اُپ منتری آریہ سماج کراچی)

مہابیر دل کا پرستاو۔

۲۵ دسمبر ۳۱ء کو حسب ذیل رزولیوشن سروسمتی سے سیوکان مہابیر دل بٹالہ نے پاس کیا:-

"ڈاک وبھاگ۔ ریلوے وبھاگ تتھا سرکاری عدالتوں میں ہندی۔ دیوناگری اکھشروں میں لکھے کاغذ تتھا پرارتھنا پتر سویکار نہیں کئے جاتے۔ پنجاب کی ہندی پریمی جنتا کی سہولیت بھارتیہ سبھیتا تتھا آریہ سنسکرتی کی درشٹی سے ان وبھاگوں میں دیوناگری اکھشروں کا پریوگ کرنے کی سودھا ہونی چاہیئے:

آریہ استری سمیلن گجرات کے پرستاو

آریہ استری سماج گجرات کے اُتسو کے موقعہ پر ۱۲ دسمبر کو جو آریہ استری سمیلن ہوا۔ اس میں نمن پرستاو پاس کئے گئے:-

(۱) آل انڈیا استری سمیلن سارودیشک سبھا پرانتیہ پرتی ندھی سبھاؤں اور استری شکشا سنچالک سنستھاؤں کے پربندھ کرتاؤں سے انورودھ کرتا ہے کہ استری جاتی کے ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے نہایت ضروری ہے کہ سوامی دیانند جی کے آدیش انوسار سنستھاؤں کی پربندھ کرتری سبھاؤں میں کم از کم ½ سدسیائیں بھیجنے کا ادھیکار استریوں کو ملے:

(۲) سمیلن پرتی ندھی سبھاؤں اور مکھیہ استری سماجوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ استری جاتی میں آریہ سماج کے پرچار کی ترقی کو سامنے رکھتے ہوئے ادھک سے ادھک استریاں پرچارکائیں بنانے کے لئے ایک آریہ مہیلا پرچارک سنگھ کی ستھاپنا کی جائے:

(۳) یہ سمیلن انورودھ کرتا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ کنیا پاٹھشالہ میں سنسکرت اور ہندی کی لازمی تعلیم کے ساتھ دھرم شکشا اور گرہ پربندھ کے شکشا کو بھی وارشک پریکشا میں لازمی کیا جائے:

(۴) یہ سمیلن سھتانیہ مہاودیالیہ کے کاریہ کرتاؤں سے نویدن کرتا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ودھواؤں کی آرتھک سہایتا کر کے ان کی شکشا کا پربندھ کرے۔ تاکہ وہ ویدیہ اودھیاپکائیں اور پرچارکائیں بن کر جاتی کے لئے اُپیوگی ہو سکیں:

(۵) یہ سمیلن پنجاب یونیورسٹی سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ ہندی اور سنسکرت کی پریکشاؤں میں کمپارٹمنٹ میں آنے والے چھاتر چھاتراؤں کی پریکشا بھی ایف اے۔ بی اے کی طرح تین ماس کے بعد ہی لی جایا کرے۔ تاکہ وہ اسی سال ہی اگلے امتحان میں بیٹھ سکیں:

آریہ سماج اناؤ کا وارشک اُتسو۔

آریہ سماج اناؤ کا وارشک اُتسو ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ دسمبر ۳۱ء کو بڑے سمارہ سے منایا گیا۔ مہاشہ دھرم سنگھ جی کے بھجن و پنڈت شیوشرما جی و پنڈت گیا پرشاد جی شاستری و پروفیسر منشی رام جی و پنڈت سوریہ دیو جی کے اُپدیش ہوئے پنڈت ویش بندھو جی نے تیر و کمان کے کھیل دکھائے اور میجک لینٹرن سے اُپدیش کیا۔ پربھاو

اچھا رہا ؛

استری سماج آناؤ کا سالانہ جلسہ ۱۶ - اور ۱۷ دسمبر کو منایا گیا - اُپدیشکہ شریمتی پریم وتی جی اور شریمتی دھنیشوری دیوی جی کے دیاکھیان ہوئے ؛ (منتری آریہ سماج اناؤ) ؛

اظہار ہمدردی - مہاشہ بابو رام شرما جنرل پوسٹ آفس کوالالمپور (ملایا سٹیٹس) کو پنجاب سے اپنی دھرم پتنی و کنیا کی شوک جنک مرتیو کی سوچنا آنے پر یہاں کی آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا نے اپنی سمیلت سبھا میں اُن سے اظہار ہمدردی کا پرستاو پاس کیا ؛

۲۲ نومبر کو مہاشہ بابو رام کے گھر میں ہون کیا گیا اور مہاشہ سومراج نے آنند دل اور گوسائیں راجی داس سناتنی نے بھگوت گیتا کی کتھا کی مہاشہ بابو رام جی نے چوبیس روپیہ مختلف سماجک سنستھاؤں کو دان دیا ؛ (سومراج جاولہ پردھان آریہ سماج کوالالمپور) ؛

آریہ سماج بھٹنڈا میں سنڑدہانند اتسو -

۲۳ دسمبر سے ۲۶ دسمبر کی پراتہ کال کو تمام آریہ بھائی نگر پھیری کرتے رہے - ۲۶ دسمبر کی شام کو چار بجے شاندار سنکیرتن ہوا - رات کو آریہ سماج کا وسیع ہال حاضرین سے بھر گیا - ہندو شعراء کی نظموں کے بعد دیاکھیان ہوا - آخر میں اناتھوں کے لئے جنتا سے اپیل کی گئی - اور شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ بڑی دھوم سماپت ہوا ؛ (دیہلی رام منتری آریہ سماج بھٹنڈا) ؛

آریہ سماج جام پور کے سماچار -

ودھوا وواہ کانفرنس ہوئی - مندرجہ ذیل پرستاو پاس ہوئے

(۱) عورتوں کو پنر وواہ کا اختیار دیا جائے -

(۲) مردوں کو چاہئے - کہ پہلی عورت کے مر جانے پر کم از کم دو ماہ بعد پنر وواہ کی بات چیت کریں ؛

(۳) سرکار شاردا ایکٹ کو پوری طاقت سے استعمال کرے ؛

(۴) سوامی سروداننہ جی کا ایک روز رات کو منوہر اُپدیش ہوا ؛

(۳) سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ مارچ مقرر ہو چکی ہیں - باہر رہنے والے جام پور نواسی ابھی سے رخصت کا انتظام کریں ؛

(۴) پنڈت دھرم دت جی و مہاشہ آتم دیو جی دو روز تک خوب پرچار کرتے رہے ؛

(۵) سوامی پرکاشا نند جی یہاں متنازعہ مکانات کا فیصلہ کرنے کے نیک مشن کی خاطر یہاں ہمارے سوامی جی نے سناتن دھرمی اور سماجی دونوں کو بلا کر سمجھایا - کہ باہمی فیصلہ کر لو - تین دن تک برابر ان کے مطالبات سنتے رہے - فیصلہ تو کسی نتیجہ تک نہیں پہنچا - مگر فضا بہت درست کر گئے ہیں - غالباً فروری میں پھر تشریف لاویں گے - دو روز رات کو سماج مندر میں سوامی جی کے عالمانہ دیاکھیان ہوتے رہے - سوامی جی کا دورہ صلح جو اور شانتی سبھاؤں میں جاری باعث رہا ؛

(۶) سنڑدہانند بلیدان دوس بڑے جوش سے منایا گیا - سبھاپتی کا آسن شری سوامی پرکاشانند جی نے گرہن کیا - پہلے کئی تقریریں ہوئیں پھر ایک پرستاو ہندی کا دخل ڈاکخانہ اور محکمہ ریلوے میں ہو اس مطلب کا سرو سمتی سے پاس ہوا - انت میں سبھاپتی جی کے نہایت اعلیٰ بھاشن کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی ؛

(۷) گورکل ملتان کا ڈیپوٹیشن آیا - ۲۰ روپے سماج فنڈ سے اور مبلغ ۲۵ روپے شہر سے چندہ ہوا ؛

(۸) سارو دیشک سبھا کو جگن ناتھ پوری کے موقعہ پر ویدک دھرم پرچار کے لئے مبلغ ۵ روپے بھیجے گئے ؛ (منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج ظفروال -

نے سنڑدہانند بلیدان دوس بڑے سماروہ سے ۲۳ دسمبر کو چار بجے شام آریہ سکول میں منایا - بھجن اور ہون کے بعد منتری جی نے بھارتھنا کرائی اور لالہ لکھپت رائے جی نے سوامی جی کے جیون پر دیاکھیان دیا - انت میں ماسٹر گردھاری لال جی نے پرکاش سے یادِ رفتگاں والا مضمون پڑھکر سنایا - حاضری کافی تھی - آریہ بھگت بھی آئے ہوئے تھے - آگامی ہفتہ واری اجلاس بھی آریہ سکول میں لگائے جانے کا اعلان کیا گیا - کیونکہ سماج کا اپنا مندر نہیں ہے - اگرچہ ایک سفید ٹکڑا زمین بہت عرصہ سے آریہ سماج مندر کے لئے ملا ہوا ہے - ایشور کرے کہ آریہ بھائیوں میں اُتساہ پیدا ہو - اور وہ اپنا مندر بنوانے میں کوشاں ہوں - (گردھاری لعل منتری آریہ سماج ظفروال ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج مندر رنگون کے لئے دان

نام	رقم
میزان سابقہ	۲۷۰ — ۱۳ — ۰ ۲۶ ... روپے
میسرز ڈی اے آہوجہ	۱۵ — ۰ — ۰ روپے
رائے صاحب ڈاکٹر وزیر رام	۵۰ — ۰ — ۰ ″
لالہ سیوا رام	۲۰ — ۰ — ۰ ″
بابو رام پرساد سنگھ	۲۰ — ۰ — ۰ ″
رائے صاحب ڈاکٹر ٹھاکر سنگھ	۱۰۰ — ۰ — ۰ ″
ڈاکٹر شیو چرن سنگھ	۱۰ — ۰ — ۰ ″
مسٹر ایل بی لاٹھیہ	۱۱ — ۰ — ۰ ″
مسٹر گورو دت مل	۱۳۰۰ — ۰ — ۰ ″
بابو بھیم داس	۲۱ — ۰ — ۰ ″
میسرز نرنگا داس برج لال	۵۱ — ۰ — ۰ ″
مسٹر ایل سی کپور	۱۵۰ — ۰ — ۰ ″
بابو رلا رام	۱۰۱ — ۰ — ۰ ″
ڈاکٹر آر - کے دیوان - ایم - بی	۲۰۰ — ۰ — ۰ ″
میزان کل	۲۸۶۵۶ — ۹ — ۰ ″

دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے امتحانات

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جاری کردہ سدھانت وشارد و سدھانت بھوشن اور سدھانت شرومنی وغیرہ امتحانات - جن کا پربندھ دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے آدھین ہے - امسال ۲۸ پھاگن مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۳۲ء کو شروع ہوں گے - اُمیدوار جلد تر اپنی درخواستیں معہ فیس امتحان بھیج دیں - نئے سال کا داخلہ عنقریب شروع ہونے والا ہے - خواہشمند اصحاب اپنی درخواستیں بھیجدیں - داخلہ وغیرہ اور نیما ولی دو پیسے کے ٹکٹ بھیج کر ودیالیہ سے طلب کریں - فیس امتحانات حسب ذیل ہے :-

سدھانت وشارد ۲ - سدھانت بھوشن ۲ سدھانت شرومنی ۳ (سوامی سوتنترانند آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور)

قادیانی اور مسلمان

پنجاب کا سودیشی نبی

ع وہ آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اخبار انقلاب لاہور کے "حضرت خلیفۃ المسیح" کے باپ منشی غلام احمد قادیانی کی تمام تعلیمات توہمات اور الہامات کا تار و پود اسلامی اخبارات میں اس قدر وضاحت سے بکھیرا جا چکا ہے۔ کہ اب مزید حاشیہ آرائی کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی لیکن اس نازک دور میں جبکہ کئی انگریزی خواں مسلمان اپنے حقیقی مذہب سے لاعلمی کے باعث ہر چمکدار چیز کو سونا سمجھنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اور مرزائی پروپیگنڈا کے باعث اسلام اور کفر میں تمیز کرنے کے اہل نہیں رہے۔ اور قادیانی گروہ کو مسلمانوں کا ایک فرقہ تصور کرتا قادیانی سرگرمیوں کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ اور نیز مسلمانی کا دعویٰ کرنے والا "انقلاب" مرزائیت کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ تو ان حالات کے ماتحت ہر لکھے پڑھے مسلمان کا جسے مذہب کا درد ہے۔ یہ فرض ہو جاتا ہے۔ کہ بے دینی اور ارتداد کی اس سیل کو روکنے کے لئے اصل سرچشمہ کی طرف دوڑے اور اسے بند کر دے۔ اس ساری شورش کا سرچشمہ قادیانی سودیشی نبی کی تعلیم اور اس کا دعویٰ پیغمبری ہے جس کی رو سے وہ اپنے آپ کو انبیاء سے افضل قرار دیتا ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اس کے دعویٰ کو پرکھنے سے پہلے اسی سودیشی نبی کی "مجذوب کی سی بڑ" پر توجہ کرے اور دیکھے کہ آیا وہ شخص جو ایسی بے تکی ہانکتا ہے الزام نبوت سے مستثنیٰ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ ذیل میں ہم خود اس کے مقرر کردہ معیار پر اس کی صداقت کو پرکھتے ہیں:۔

منشی غلام احمد کا مقرر کردہ معیار

منشی صاحب اپنی کتاب ازالہ کے صفحہ ۱۹۸ پر لکھتے ہیں۔ کہ جو لوگ خدا سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے۔ بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے۔ اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے۔ اس کے بعد اپنی کتاب "ست بچن" کے صفحہ ۲۲ پر یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ایک سال سے دو متضاد اور متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے۔ یا منافق؟" اب اگر ہم منشی جی کی ایک بات پر دو متضاد قول پیش کر دیں۔ تو قادیانی خود ہی انصاف فرمائیں۔ کہ ہم مرزا جی کو اس پر پاگل کہیں یا منافق؟ اگر پاگل یا منافق کہا بھی جائے۔ تو کم از کم ہر دانشمند یہ تو ضرور کہے گا۔ کہ منشی جی کا دعوے نبوت غلط ہے:۔

منشی جی کی متضاد باتیں

کتاب الہندی کے صفحہ ۹۱ پر منشی جی نے باب لُد کی تحقیق کرتے ہوئے اسے لدھیانہ کا مخفف بتایا ہے۔ لیکن اپنی دوسری کتاب ازالہ کے صفحہ ۲۳۰ پر "لُد" کے معنی جھگڑالو کے کر ڈالے ہیں۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۰ پر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازے پر جو بیت المقدس کے دیہات میں ایک گاؤں ہے۔ اس کو جا پکڑیں گے۔ اور قتل کر ڈالیں گے"۔

کیا اب لاہور کا اخبار انقلاب یہ بتائے گا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے باپ کے لئے اور اپنی ممدوح مرزائی چوہدری ظفر اللہ خان کے نبی کے لئے کیا نام تجویز کرے گا۔ منافق یا پاگل؟

(ریاض احمد ایم اے بی ایس سی) (العدل)

اخبار انقلاب اور مرزائیت

مرزائیوں سے تعاون اور موالات کو جائز ثابت کرنے کے لئے "انقلاب" دلیل یہ دیتا ہے۔ کہ:۔

"جب سیاسیات میں مسلمان بعض ہندوؤں اور سکھوں سے تعاون کر لیتے ہیں۔ اور گاندھی۔ موتی لعل۔ جواہر لعل۔ کھڑک سنگھ۔ گوردت سنگھ کے ساتھ مل کر خلافت اور سول نافرمانی کی تحریکوں میں حصہ لیتے ہیں۔ تو پھر کسی کلمہ گو کے ساتھ اس قسم کا تعاون کس طرح کرنا ناجائز ہو گیا"

اس کے جواب میں ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مرزائیوں کی طرف سے مسلمانوں کے ایمانوں میں خطرہ موجود ہے۔ کہ مسلمان جب کبھی ان کی طرف تعاون اور موالات کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ تو فوراً اس میں مرزا صاحب کے کمالات اور برکات کا پیچ رکھ دیا جاتا ہے۔ اور جب کبھی مرزائی مسلمانوں کی کسی تحریک میں شریک ہوتے ہیں۔ تو غیر تعلیم یافتہ اور سادہ لوح مسلمانوں کو مرزا صاحب کی نبوت وغیرہ کی طرف مائل کر کے اور ان کو گمراہ اور مرتد بنانے کے لئے وہ بڑے بڑے پوسٹر اور اشتہارات۔ رسالے اور پمفلٹ شائع کر دیتے ہیں۔ کیا گاندھی۔ موتی لعل۔ جواہر لعل

کھڑک سنگھ اور گوردت سنگھ نے بھی کبھی ایسا کیا۔ اور کسی مسلمان کو کہا۔ کہ وہ اسلام چھوڑ کر ہندو ازم یا سکھ ازم قبول کرے؟ اگر مرزائیوں کے ساتھ تعاون اور موالات کرنے سے مسلمان احتراز کرتے ہیں۔ اور ہندوؤں اور سکھوں سے تعاون کرتے ہیں۔ تو کیا وہ اس میں حق بجانب نہیں؟

(زبیدہ انصاری۔ از لاہور) (العدل)

التحذیر

خدا نے تم کو بصیرت اگر عطا کی ہے
تو قادیانیوں سے تیر بے کماں سے بچو
وہ شقیوں سے خطرناک تر ہیں ان کی بھی
گرانیوں سے بچے ہو تو ان کی آن سے بچو
جو بات بات میں تم کو "حرامزادہ" کہے
ہر ایسے سفلہ بد اصل بدزبان سے بچو
بچو فرنگ کے شیطان کی بدگمانی سے
اسی طریق سے جس طرح قادیان سے بچو
نزاد ذل میں وہ ظن جس سے شروع کرے
گناہ جس میں ہو پوشیدہ اس گمان سے بچو
سنی کی غنصہ نہ اوجھلی ہوئی نگہ سے ڈرو
عتاب حضرت آتا ہے وہ جہاں سے بچو

(ظفر علی خاں)

شہید امرت
(بقیہ صفحہ اول)

اس اوستھا میں جاتی کی اوستھا کمزور ہو رہی ہے تو تعجب ہی کیا ہے؟

یہ اودھوگتی کیوں ہے؟ اس لئے کہ برت پالن کی مریادا کو ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ آج اگر سریادا پالن آرمبھ کر دیں۔ تو کل ہی ہماری اوستھا سدھر سکتی ہے۔ اس لئے ہر ایک آدمی اگر انتی چاہتا ہے۔ تو اسے اس دیدمت کی شکشا کو اپنے جیون کے اندر دھارن کرنا چاہئے۔ اور نشچے پورپ سے برتوں کے پالن کا عہد کرنا چاہئے۔ اگر یہ شکشا جاتی ایدھار کے تو سنسار کی کوئی شکتی نہیں ہو اسے نہ مٹا سکے۔ یہی برت ہے۔ جسے شکشا کو آپ دھارن کرنا چاہئے۔ (ادم شرم)

گورُوکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیم سینی سُرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگوانے سے پیشتر اس سُرمہ کا استعمال ضرور کریں۔ قیمت تین روپے تولہ ؛

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنائی ہوئی یہ معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق، پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر ؛

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی ؛

برھمی بوٹی ——— ۱۰؍ سیر — دنت منجن ——— ۸؍ فی شیشی

ست سلاجیت ——— ۱۰؍ تولہ — سوچی پتر ——— مفت !

پتہ :-

منیجر گورُوکل آیوروید فارمیسی ڈاکخانہ گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور

بچوں کی طاقت بڑھانیوالا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں !

لاہور ایجنٹ :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی۔ لاہور

آریہ کیلنڈر سنہ ۱۹۳۲ء

لمبائی تین فٹ۔ چوڑائی دو فٹ یہ بڑے سے بڑا سائز ہے جو کسی کیلنڈر کا ہو سکتا ہے۔ دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ انگریزی اور دیسی مہینے اور انکی تاریخیں اور چھٹیاں درمیان میں مہرشی دیانند سرستی کی ایک خوبصورت رنگین بلاک کی تصویر ہے اور صرف یہ اکیلی تصویر ہی ہر سے زیادہ قیمت کی ہے۔ اس کے ارد گرد آریہ سماج کے مشہور مشہور ودوانوں، نیتاؤں۔ شہیدوں اور پرچارکوں کے بھی ۳۰ کے قریب ہاف ٹون بلاک کے فوٹو دیئے گئے ہیں۔ غرضیکہ نہایت ہی بڑھیا چیز ہے۔ اس سے بڑھیا آریہ کیلنڈر اس سے پہلے کبھی شائع نہیں ہوا۔ قیمت فی چار آنے۔ ایک درجن ۲ ؍ علاوہ ڈاک خرچ ایک کاپی کے لئے ۳ ؍ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ تاکہ رجسٹری کرا کر بھیجا جاسکے۔ کتابوں کے پارسل میں نہیں بھیجا جا سکتا۔ بلکہ کتابوں سے الگ جاتا ہے ؛

نئے سال کی نئی چیزیں

ملنے کا پتہ :-

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی لاہور ہسپتال روڈ

آریہ ڈائری سنہ ۱۹۳۲ء

ہر ایک آریہ بھائی کی جیب میں رہنی چاہئے۔ روزانہ یادداشت کے لئے بڑی مفید چیز ہے۔ مہینہ کے ہر ایک دن کیلئے اس میں ایک صفحہ خالی چھوڑا گیا ہے اور ہر صفحہ پر دن، تاریخ مہینہ (دیسی و انگریزی) سدی بدی اور سورج کے چڑھنے و غروب ہونے کا وقت درج ہے۔ علاوہ ازیں تہواروں کی فہرست آریوں کے یگیہ اور پرب تہواروں کے نتیہ کرم۔ سولہ سنسکار آریہ سماج کے سام کی رفتار۔ مہرشی کے اصول۔ دیش کی حالت کے متعلق واقفیت۔ ریل۔ ڈاک اور تار کے قاعدے وغیرہ دیئے گئے ہیں۔ کاغذ اچھا اور جلد سنہری ہے۔ فوٹو بلاک کی دو تصویریں بھی ہیں ؛

قیمت ۱۰؍ ہندی ۸؍ اردو ۸؍ ایک درجن اکٹھی خریدنے پر پچیس فیصدی کمیشن ملتا ہے

آریہ سماج کے چوٹی کے وِدوان۔ آدرش سنیاسی شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کے منوہر اُپدیشوں سے اپنی آتما کو ترپت کرنا ہو۔ تو

امرت ورشا

کی ایک جلد پہلی ڈاک سے طلب کریں

ہاتھوں ہاتھ بِک رہی ہے !

اس میں سوامی جی کے مندرجہ ذیل اُپدیش درج ہیں۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں :-

(۱) پربھو کا سمرن (۵) شانتی کا اُپائے (۹) سماج میں نرجیون (۱۳) روح کی غذا

(۲) بھگتی مارگ (۶) سچیلتا کی کُنجی کا سنچار کیسے ہو؟ (۱۴) دھرم اور زندگیاں

(۳) آگے بڑھو (۷) پرما پکار کا جیون (۱۰) گرہستھ پرِوار کا آدرش (۱۲) پرچار کی سچی لگن

(۴) دکھوں کی اوشدھی (۸) ویدک دھرم کی وشیشتا (۱۱) ستیہ برابر تپ نہیں وغیرہ وغیرہ

اسی طرح کے ۳۰ کے قریب اُپدیش ہیں۔ اگر سوامی جی کے اُچیہ وچاروں۔ گہری کھوج سے پورن نرمیکی باتوں اور گوڑھ سے گوڑھ سدھانتوں کی سرل و عام فہم ویاکھیا کا آنند لوٹنا ہو تو اس ہندی پستک کا مطالعہ کریں

قیمت صرف بارہ آنے

استریوں کے گیت

استری شکشا۔ پتی برت دھرم سماج سیوا اور اپدیش پرارتھنا اور سوہیت پریم سمبندھی رسیلے بھجن جنہیں کنیائیں اور استریاں ڈھولکی پر گایا کرتی ہیں۔ قیمت صرف تین آنے ؛ (۳؍)

من چاہی سنتان

اس پستک کے مطابق عمل کر کے گن این ماتا پتا ہی اُتم اور گن وان سدا چاری دھرماتما اور خوبصورت سنتان پیدا کر سکتے ہیں ؛

قیمت ۱ روپے آٹھ آنے (۱۸؍)

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

प्रकाश لاہور

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

جلد ۲۹ | اتوار ۳ ماگھ سمت ۱۹۸۸ مطابق ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۳۲ | دیانند ابد ۱۰۸ | SUNDAY 17 JAN 1932 | نمبر ۳

ویدامرت

دیرگھ آیو کا نسخہ

कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः एवं त्वयि नान्यथेतोऽस्ति न कर्म लिप्यते नरे ॥

"ہے جیو! ایک سو ورش تک کرم کرتا ہوا جینے کی اچھیا کر۔ پُرشارتھ کا ہی ایک سریشٹ مارگ ہے۔ اس کے بغیر دوسرا کوئی نہیں۔ سریشٹ پرشارتھی منش کو ست کرم کے باعث کوئی دوش نہیں لگ سکتا"

اس وید منتر میں منش کے لئے کرم کی پردھانتا کا آدیش ہے۔ منش سنسار میں پیدا ہوا ہے۔ تو اس لئے نہیں کہ چارپائی پر پڑا زندگی کے دن پورے کر کے پرلوک کو سدھار جائے۔ جو ایسا کرتے ہیں۔ وہ اس امولیہ سمے کو کھوتے ہیں۔ جو انہیں کسی خاص ادیش کے لئے نہ معلوم کتنے پریتن کے بعد ملا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ اس سمے کا ایک ایک چھن بھی دیرگھ درشتا سے گذار کر اسے کرم میں لگا دے۔

اس کرم جیون کا پھل کیا ہے؟ وید بتاتا ہے۔ سو ورش کی آیو۔ جو منش کرم کرتا ہے۔ وہ کرم جو وید نے منش جیون کی سپھلتا کے لئے کرنے کا آدیش دیا۔ وہ سو برس تک آیو پائیگا جس کی اودھی وید نے سو ورش بتائی۔ کوئی وجہ نہیں کہ منش ویدک مریادا کے انوسار کرم میں اپنا سمے لگاتا رہے۔ اور خاص حالات کو چھوڑ کر عمر طبعی کو نہ پہنچے۔ آج سو ورش کی آیو ایک اچنبھا ہے۔ اوسط عمر بھارت میں تیس ہی سال کے قریب ہے۔ اور پچاس برس کی عمر والوں کا تو یہاں بڈھوں میں شمار ہے۔ اور جو ستر برس کو پہنچ کر مرے۔ اس کے متعلق تو کہا جاتا ہے۔ کہ اس کے جانے کا وقت ہی تھا۔ گویا سو ورش تک پہنچنے کی آشائیں ہی چھوڑ دی گئی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اکرمنیتا یا کرم ہینتا میں جیون گذشت کرنا ہماری عادت میں داخل ہو گیا ہے۔ اور اس عادت کا پھل یہ ہے۔ کہ وقت سے پہلے موت دیکھنے کے بھی ہم عادی ہو گئے ہیں۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ اکثر لوگ کوئی نہ کوئی کام کرتے ہیں۔ اور پھر بھی سو برس کی آیو کو نہیں پہنچتے۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ جو کرم وہ کرتے ہیں۔ اس پر یہ کہاوت صادق آتی ہے

ع ایں راہ کہ تو میروی بترکستان است

وہ کرم کشش کی اور لے جانے والے نہیں ہوتے۔ لکش سے دور لے جانے والے ہوتے ہیں۔ ایسے کرموں سے تو کرم نہ کرنا اچھا ہے۔

وید نے کرم کی آگیا دی۔ تو ستیہ کرم کی۔ ککرم کی نہیں ستیہ کرم ہی ہے۔ جو منش کو آیو کی پوری اودھی پراپت کرنے کے یوگیہ بناتا ہے۔ ورنہ ککرم تو اسے منزل سے اور بھی دور لے جاتے ہیں۔ اور مفاجات قبل از وقت موت کا کارن ہوتے ہیں۔

وید نے پرشارتھ کا اپدیش دیا۔ تو اس کا سریشٹ مارگ بھی کرم کو ہی بتایا۔ جو کرم کرے گا۔ آخر وہی پرشارتھی ہوگا۔ جو نکما بیٹھا رہا۔ اس میں پرشارتھ کہاں؟

منش جیون گھٹتا ہے۔ تو دوشوں سے۔ شریر اور من میں وکار پیدا ہوتے ہیں۔ تن کے وکاروں سے منش کا آہار کا جیون تباہ ہوتا ہے۔ اور شریر کے وکاروں سے روگ پیدا ہو کر اس کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ اور یہ دوش کس کا پرنام ہیں؟ کرموں کا۔ کون سے کرم جو وید آگیا کے ورودھ کئے جاتے ہیں۔ جو سیدھے مارگ پر نہ چلنے کے استھان میں الٹے مارگ پر ڈال دیتے ہیں۔ تو اس حالت میں دوشوں سے بچنے کے لئے کرم کا تیاگ علاج نہیں۔ ایسا کرنے سے روگ اور بڑھ جائے گا۔ اس کا علاج ہے۔ تو یہ کہ وہ کرم کئے جائیں۔ جو ستیہ مارگ پر لے جانے والے ہوں۔ اور انہی کے کرنے میں پرشارتھ کیا جائے۔ ایسے کرم ہیں۔ جن کے کرنے سے وید کہتا ہے۔ کہ کوئی دوش نہیں لگتا۔ جب دوش نہیں تو آتما اور شریر میں وکار پیدا نہ ہوں گے۔ وکار نہ ہوں گے۔ تو روگ نہ ہوگا۔ روگ نہ ہوگا۔ تو موت کیوں آنے لگی۔ طویل العمری منش کا سوبھاوک اچھا ہے۔ پرنتو اس اچھا کی پورتی میں وہ اسمرتھ ہے صرف اس لئے کہ طویل العمری کے لئے جو سادھن بتائے اس پر عمل نہیں۔ عمل ہو۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ طویل العمری (دیرگھ آیو) کو نہ پا سکے۔ دیرگھ آیو بھی وہ نہیں۔ کہ بستر پر گھسٹتے کولہتے زندگی کے دن پورے ہوں۔ بلکہ زندگی کے آخری لمحہ تک پرشارتھ سے کام کرتا ہوا منش ستیہ کرموں میں لگا رہے۔ یہی منش آیو اور سکھ کی آیو چاہتا ہے۔ تو وید نے اس کے پانے کا طریقہ بتا دیا۔ جو اس پر عمل نہ کرے۔ وہ تو اس نعمت کا ادھیکاری نہیں

ورکی ضرورت! ۲۹

کھتری خاندان کی ہندرہ سالہ کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ برسر روزگار یا کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ آریہ خیالات اور معزز خاندان کا ہو۔ لڑکی پڑھی لکھی۔ گھر کے کاروبار میں ہوشیار۔ صحت عمدہ اور دھرم آریہ خیالات کی ہے۔

خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کی جاوے۔

بسنت رام

افسر خزانہ۔ ریاست نابھہ نابھہ

ضرورت! ۱۷

انگلینڈ سے واپس آتے ہوئے ایک ۲۶ سالہ نوجوان کے لئے جو اچھی آمدنی رکھتا ہے۔ اور جس کے پراسپکٹس بہت اچھے ہیں۔ ایک قابل شادی کنیا کی ضرورت ہے۔ جو سادہ اطوار رکھنے والی اچھی تعلیم یافتہ اور گھر کے کام کاج سے واقف ہو۔ ذات کی کوئی قید نہیں۔ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کی جاوے۔

No 20 C/O, THOMAS
COOK & SONS LTD
RANGOON

شادی کرنیوالوں کی سخت ضرورت ۲۸

ہمارے یہاں شادی کے لئے بالغ دوشیزائیں اور بال ودھوائیں موجود ہیں۔ ان سب کی عمریں ۱۸ سے ۲۵ سال تک ہیں۔ ان سب کا رنگ گورا ہے۔ جلد سے جلد درخواست آنا چاہئے۔

خط گورمکھی میں بھی لئے جاویں گے۔

پتہ:-

رامچرن لال شرما منیجر ہندو ودھوا آشرم اوڑی۔ ضلع جالون

ضرورت! ۳۱

ایک ہندی سنسکرت انگریزی اور موسیقی جاننے والی اچھی اپکیا (GOVERNESS) کی ۶ سے ۱۲ سال کی عمر کی تین چار لڑکیوں کو تعلیم دینے کے لئے ضرورت ہے۔ پر ادھیڑ عمر کی اور اچھے سوبھاؤ کی ہو۔ بھوجن اور مکان مفت ہوگا۔ پر اپنا پتہ بتائیں کم از کم تنخواہ جو منظور ہو۔ اس کا ذکر کر دیا جاوے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئے۔

۳۱

معرفت اخبار پرکاش۔ لاہور

دو قسم کے نئے کیلنڈر اور تصویریں وغیرہ

ایک ۲۲×۲۶ سائز کا دیسی اور انگریزی تاریخوں اور فہرست تعطیلات معہ درشنیاں میں مہاتما ہنسراج جی کی بڑی تصویر رنگین۔ دوسرے کے درمیان مفت تعلیم کے پانچ گروکلوں اماد دیالیہ جوالاپور پرالسی۔ برایوں سکندرآباد اور پوٹھوہار جہانگاں ضلع راولپنڈی کے ستھاپک شاستروں اور اپنشدوں کے مترجم وغیرہ سوامی درشنانند جی کی تصویر قیمت فی عدد ۴ تصویر مہاتما ہنسراج جی کلاں آرٹ پیپر پر رنگین ۲ر سوامی درشنانند جی ۲ر مہرشی دیانند جی کے جیون کے متعلق مختلف تصاویر رنگین اردو ہندی سنسکرت والے پوری سندھیا نیچے آریہ سماج کے دس نیم ۲۰×۳۰ کے بڑھیا آرٹ پیپر پر۔ قیمت ۲ر گائتری منتر موٹے حروف میں معہ ارتھ رنگین ۱۰ر اوم کا منتر معہ ارتھ ۲ر دیگر کئی پرکار کے وید منتر اپدیش وغیرہ بڑے سائز میں رنگین

ملنے کا پتہ:-

وزیر چند شرما مالک دیپک پستکالیہ۔ موہن لال روڈ۔ لاہور

کیلاش انجن ۲۳

تندرست آنکھوں میں استعمال کرنے سے بڑھاپے تک آنکھیں روشن رہتی ہیں۔ جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں بے نظیر۔ تین ہفتہ کے استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا نئی بصارت آگئی قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول سات آنہ تین شیشی معہ محصول دو روپے تیرہ آنہ چھ شیشی معہ محصول چار روپے آٹھ آنے

کیلاش فارمیسی۔ فتح گڑھ پنجتور۔ ضلع فیروزپور (پنجاب)

سچا اور مفید مشورہ ۱۲

آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانے اور جریان احتلام سرعت ...... وغیرہ شکایتوں سے نجات حاصل کرنے اور اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کرنے کیلئے آج ہی سے مقوی ادویات کی سرتاج عالم آتشک نگر و گولیوں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیاں چار روپے۔ اور ۳۰ صفحات کی کتاب "کام شاستر" بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

پتہ: سنسری سی شنکر گووند جی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ:- راندرا ایسنڈ کو چوک لکھنؤ

بیماری کی جڑ تعفن ہے اور تعفن بدبودار کیلاب سے پیدا ہوتا ہے لیکن

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کیا کریں۔ ہمارے کارخانہ میں دونوں چیزیں پوران ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔ پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔ ملنے کا پتہ:-

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

کئی جگہ رنگ برنگے بہت اناتھ اکٹھے کرکے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں۔ اور ان کو سوکھی الکر ڈال کر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ پرانہ ہوتے ہی ان کو چیلوں میں لے جاتے ہیں۔ اور بھیک منگواتے ہیں ہم سب کا فرض ہے۔ کہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان کو اپنے کرتوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں۔ تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آجاویں۔ اور جو اناتھ ان کو ملیں ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدہسپتال راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب پرتی ندھی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ و پرکاش ہیں ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کے ممبر بنیں اور اس کے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ہمدرد اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں۔

ہم

ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو ہر ماہ ایک گھر کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دان پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ بڑھاتے رہیں گے۔ تاکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ کے تھوڑا ہونے سے نہیں لئے جا سکتے لے لیا جائے اور ان کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔

رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں:-

ہیرانند شرما سکرٹری

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدہسپتال راوی روڈ۔ لاہور

سلیہ

کون ایسا ہے؟ جس کو فائدہ نہیں ہوا؟

فوراً فائدہ پہنچانے والیں ۴۰ سال کی آزمودہ ادویات

سدھا سندھو

کھانسی، ہیضہ، درد قولنج، سنگرہنی، اتیسار، پیٹ درد، قے، بچوں کے ہرے پیلے دست وغیرہ کی آزمودہ دوا قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸)

دوروگج کیسری

داد کی دوا

بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو جڑھ سے کھونے والی دوا قیمت فی شیشی چار آنے (۴)

سب دوافروشوں کے پاس بکتی ہیں۔ سستے کے نقلی دوا نہ خریدیئے!

منگانے کا پتہ:- **سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

شملہ کے ایجنٹ:- بیٹ چیپ اینڈ کمپنی لوار بازار شملہ

سنسار کی گتی

خلیفہ قادیانی احراریوں پر برسے

اپنے سالانہ اجتماع میں میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی احراریوں پر خوب برسے ہیں۔ فرمایا ہے:-

"ایک احرار کا گروہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو ہر جگہ احمدیت کی مخالفت کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔ ان لوگوں نے سخت مخالفت شروع کر دی ہے۔ خصوصاً سیالکوٹ میں سخت مخالفت کی جا رہی ہے۔ اور احمدیوں کو تکلیف پہنچائی جا رہی ہے۔ اسیطرح اور شہروں میں بھی کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ہم قادیان میں جھنڈے لے جائیں گے۔

ہم اُن سے کہتے ہیں۔ کہ تم کیا۔ اگر تم دنیا کی ساری حکومتوں اور ساری قوموں کو ملا کر بھی اپنے ساتھ لے آؤ۔ پھر بھی تم جیت جاؤ۔ تو ہم جھوٹے۔ اگر ان لوگوں نے ایسا کیا۔ تو انہیں معلوم ہو جائیگا وہ کس چٹان سے ٹکراتے ہیں۔ اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا چُور ہو جائینگے اور اگر ہم نے اُن پر حملہ کیا تو بھی وہ چکنا چُور ہو جائینگے"

اس پر ہی بس نہیں کی۔ خلیفہ صاحب نے احمدیت کے محسن انگریزوں کو بھی لپیٹ لیا۔ جوش غضب میں کہہ گئے۔ کہ اگر انگریز۔ جرمن۔ امریکن۔ فرانسیسی سب مل جائیں۔ تو بھی جس طرح مچھر مسلا جاتا ہے۔ اسیطرح مسلے جائیں گے۔"

احراریوں کو خلیفہ صاحب کا کھلا چیلنج ہے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ احراری کیا جواب دیتے ہیں۔

نیا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ

پاؤنیر گول میز کانفرنس کے بعض ممبران کی اس پیشین گوئی کو اشاعت دیتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پر مارچ ۱۹۳۳ء میں عمل درآمد شروع ہو جائیگا۔ کانفرنس کی موجودہ تحقیقاتی کمیٹیاں مئی کے اخیر تک اپنا کام ختم کر لیں گی۔ فیڈرل سٹرکچر کمیٹی کا اجلاس موسم خزاں میں شروع ہوگا۔ گول میز کانفرنس کا کھلا اجلاس دسمبر میں ہوگا۔ اس کے بعد پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسوں میں بل پیش کیا جائیگا۔ وہاں سے پاس ہو کر مارچ میں عمل درآمد کے لئے ہندوستان پہنچ جائیگا۔

وزیر اعظم ہندوستان میں

لنڈن کے سیاسی حلقوں کی اس افواہ کو اشاعت دی جا رہی ہے۔ کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم ایسٹر کے دنوں ہندوستان کا دورہ کریں گے۔ آپ ہوائی جہاز کے ذریعہ آویں گے۔ مگر آخری فیصلہ ابھی ہونا ہے۔

ماتا کستورا بائی گرفتار کر لی گئیں

شریمتی ماتا کستورا بائی (مہاتما جی کی دھرم پتنی) مس بہن پٹیل۔ مس متھو بہن پیٹٹ اور دوا اور ودیا کو باردولی کے قریب ایک گاؤں میں گرفتار کر لیا گیا۔ جب مہاتما گاندھی کو گرفتار کیا گیا۔ تو شریمتی کستورا بائی موجود تھیں۔ آپ نے پولیس افسر سے کہا تھا کہ مجھے بھی ساتھ لے چلو۔

سکھوں کے مکان لوٹے گئے

ریاست جموں تحصیل میرپور کے ایک گاؤں میں مسلمانوں کے ہاتھوں سکھوں کے گھر لوٹے جانے کی خبر تھی۔ اب ریاست کے پرکاشن وبھاگ کے اعلان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں تین گرفتاریاں کی گئی ہیں۔

سودیشی سبھا کا روپیہ

(احمد آباد ۱۲ جنوری) پولیس نے احمد آباد کے دو بنکوں کو حکم دیا ہے۔ کہ سودیشی سبھا کا ۳۵ ہزار روپیہ کسی کو نہ دیا جائے۔ کیونکہ یہ روپیہ کانگرس ورکنگ کمیٹی اور گجرات پراونشل کانگرس کمیٹی کے کام میں لایا جانا مقصود ہے۔ جو خلاف قانون قرار دی جا چکی ہیں۔

مہاتما جی کا تعاون

کلکتہ کا "بنگالی" رقمطراز ہے۔ کہ دہلی سے آمدہ ایک لبرل لیڈر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ دہلی میں یہ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر گورنمنٹ سول نافرمانی کو دبانے میں کامیاب ہو گئی۔ تو فروری کے وسط میں مہاتما گاندھی کو رہا کر دیا جائیگا۔ اور انہیں موقعہ دیا جائیگا۔ کہ وہ گول میز کانفرنس کی مجوزہ سب کمیٹیوں میں شامل ہو کر تعاون کریں۔ اگر انہوں نے مان لیا۔ تو دوسرے لیڈروں کو بھی رہا کر دیا جائیگا۔

مالوی جی آ رہے ہیں

پنڈت مدن موہن مالوی اپنے سیکرٹر پنڈت گوبند مالوی کے ساتھ جلد واپس ہندوستان آنے والے ہیں۔ ملک کی موجودہ صورت حالات کو دیکھ کر نہ معلوم وہ کام کا کیا پروگرام تجویز کریں گے۔

سکھ مطالبہ منظور کر لیا گیا

سردار کھڑک سنگھ اور ماسٹر تارا سنگھ جیل گئے۔ تو وہاں انہوں نے جیلوں میں سکھ قیدیوں کو جھٹکہ ملنے کے سوال پر بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ جس پر سکھوں میں ایجی ٹیشن کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے ان کے مطالبہ کو منظور کر لیا ہے۔ اور ان ہر دو سکھ لیڈروں نے بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے۔

مجسٹریٹ پر کمیشن

(ملتان ۱۲ جنوری) پنڈت لیکھراج ترکھا مجسٹریٹ کے خلاف رشوت ستانی کے الزامات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن زیر صدارت کمشنر ملتان مقرر کیا گیا ہے۔

مقدمہ سازش لاہور کی سماعت

جدید مقدمہ سازش لاہور کی سماعت جاری ہے ۱۲ جنوری کو سرن داس گواہ سلطانی کا بیان ہوا اور وکلائے صفائی کی طرف سے جرح ہوتی۔

رنبیر سنگھ وغیرہ کی اپیل

لاہور ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ کے سامنے میسرز رنبیر سنگھ۔ درگا داس کھنہ اور چمن لال کی اپیل پیش ہے۔ مسٹر بنیمین نے صفائی کی طرف سے تقریر ختم ہو چکی ہے۔ اور دیگر وکلا کی جاری ہے۔

مدراسی لیڈروں کی سزایابی

(مدراس ۱۱ جنوری) مدراس کے کانگرسی لیڈران مسٹر ستیہ مورتی اور شری راج گوپال آچاریہ اشتہارات تقسیم کرتے وقت گرفتار کئے گئے تھے۔ مسٹر ستیہ مورتی کو زیر دفعہ ۱۷ ب ایک سال قید سخت اور بائیکاٹ آرڈی نینس کے ماتحت انہیں اور شری راج گوپال آچاریہ کو چھ چھ ماہ قید محض کی سزا ہوئی۔

یو۔ پی میں ایکٹ انتقال اراضی

حکومت یو پی نے میرٹھ اور آگرہ ڈویژنوں کے کمشنروں کو ہدایت کی ہے۔ کہ نمائندہ کمیٹیاں بلا کر بندھیل کھنڈ ایکٹ انتقال اراضی پر غور کریں۔ اور رپورٹ کریں۔ کہ آیا ایکٹ انتقال اراضی پنجاب کی بنا پر کچھ ترمیم کی جانی چاہئے۔ اس کے بعد ضرورت ہوئی۔ تو آئندہ کونسل میں بل پیش کر دیا جائے گا۔

چٹاگانگ کے سکولوں کو نوٹس!

اطلاع ہے۔ کہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے نوٹس جاری کیا ہے۔ کہ بعض تھانوں میں سکنڈری سکولوں کی سرکاری گرانٹ میں ۲۵ فیصدی کمی کر دی جائے گی۔ جب تک کہ اُن کی کمیٹیاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ یقین نہ دلائیں۔ کہ اُن کے سکولوں کے طالب علموں اور استادوں کا باغیانہ سرگرمیوں سے کوئی تعلق نہیں۔

نواب چھتاری گورنمنٹ ہند کی کونسل میں

سر محمد شفیع کی افسوسناک موت سے گورنمنٹ ہند کی ایگزیکٹو کونسل میں جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ نواب چھتاری نے دہلی میں پہنچ کر اس کا چارج لے لیا۔ نواب چھتاری نے یو پی کونسل میں جو جگہ خالی کی ہے۔ اس کے لئے نواب مزمل اللہ خان کا نام لیا جاتا ہے۔ گویا مسلمان کی جگہ مسلمان کے اصول پر صدق دلی سے عمل ہو رہا ہے۔

ضلع منٹگمری میں دو سکھوں کا قتل

امرتسر کی اطلاع ہے۔ کہ ضلع منٹگمری کے موڈ نامی گاؤں میں چند نامدھاری سکھ مسافروں نے اپنے گاؤں کو جاتے ہوئے وہاں مسلمانوں سے رات بسر کرنے کی درخواست کی۔ تو بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے انہیں ڈاکو سمجھ کر سخت زدو کوب کیا۔ جس سے دو سکھ وہیں ہلاک ہو گئے۔ اور ایک سخت زخمی ہوا۔ خبر ہے۔ کہ چند گرفتاریاں بھی کی گئی ہیں۔

مسجدوں کے سامنے باجہ کی اجازت

بڑودہ کی ایگزیکٹو کونسل نے مسجد اور باجا کے سوال کا جو مدت سے اُس کے سامنے پیش تھا فیصلہ کر دیا گیا۔ اس فیصلہ کی رُو سے شاہراہ عام پر مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کی اجازت دی گئی۔

عدم ادائیگی مالیہ کی تحریک

ریاست جموں میں عدم ادائیگی مالیہ کی تحریک جاری ہے۔ میرپور کے قریب ایک گاؤں میں نیا ضابطہ معافی کے باوجود مالیہ ادا نہ کیا گیا۔ اس پر مویشی قرق کئے گئے۔ تو ایک بھاری ہجوم نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ پولیس کے لاٹھی چارج کا کوئی اثر نہ ہوا۔ جس پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے ایک آدمی ہلاک ہو گیا۔ پبلسٹی وبھاگ کے اعلان کے بموجب ہجوم نے فوج اور پولیس کا میرپور کے نزدیک تک پیچھا کیا۔

صوبہ سرحد کی گرفتاریاں

سرکاری اطلاع ہے کہ صوبہ سرحد میں گرفتاریوں کی کل

تعداد ۴۲۱۴ ہے۔ ضلع وار اس طرح ہے:۔ پشاور ۲۵۰۵۔ کوہاٹ ۸۶۰۔ بنوں ۶۳۰۔ ہزارہ ۹۳۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۳۹ ؛

کانگریسی لیڈر جیل کو۔ خبر ہے کہ دہلی کی جامع مسجد میں اعلان کیا گیا۔ کہ ڈاکٹر سیف الدین کچلو۔ ڈاکٹر سید محمود اور چودھری خلیق الزمان بہت جلد جیل کو جا رہے ہیں۔ یہ تینوں اصحاب مشہور کانگریسی لیڈر ہیں ؛

کانگرس کا اجلاس نہیں ہوگا۔ انڈین نیشنل کانگرس کا اجلاس پوری ملک کی پولیٹیکل حالات کی وجہ سے نہیں ہوگا۔ بہت سے والنٹیر اور کئی صدر دار کانگرس گرفتار ہو چکے ہیں ؛

اسمبلی میں سوالات۔ ایک مسلمان ممبر نے آئندہ اجلاس اسمبلی میں ذیل کے سوالات کا نوٹس دیا ہے:۔

(۱) سرحد کے علاقہ میں یکم دسمبر سے کس قدر گرفتاریاں ہوئی ہیں؟ (۲) کتنے گرفتار شدہ باہر کے جیلوں میں بھیجے گئے ہیں؟ (۳) خان عبدالغفار خاں اور قاضی عطاء اللہ وکیل کو کس جیل میں رکھا گیا ہے؟

ان سوالوں سے مطلب کیا ہے۔ کہ کیا یہ درست نہیں کہ جیلوں میں جگہ نہ ہونے سے کھلے میدانوں میں قیدی کو سخت سردی کے ان دنوں میں رکھا جاتا ہے اور کیا یہ درست نہیں کہ ان قیدیوں کو صرف ایک کمبل اور کھانے کے لئے ایک چپاتی دی جاتی ہے

سوامی شردھانند جی کی پتری گرفتار ہو گئیں۔ دہلی میں ۱۴ جنوری کو جھنڈے کی سلامی کی تقریب کے موقعہ پر پولیس پہنچ گئی۔ جونہی جھنڈا لہرایا گیا۔ اور شریمتی ودیاوتی سپتری سوامی شردھانند جی نے پرارتھنا شروع کی۔ انہیں اور دیگر ۹ کارکنوں کو گرفتار کر کے حوالات پہنچایا گیا۔

تحقیقات کی اجازت مل گئی۔ مسلم کانفرنس کی ایگزیکٹو کونسل نے سرحد کے حالات معلوم کرنے کے لئے اپنے قائم مقام بھیجنے کا جو ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ اس کے سلسلہ میں گورنمنٹ نے کانفرنس کے نمائندگان کو سرحدی صوبہ میں جانے کی اجازت دے دی۔ مولانا شفیع داؤدی اس مقصد کے لئے وہاں پہنچ گئے ہیں آپ نے اپنے بیان میں کہا کہ ہم لوگوں کا مقصد اضطراب کے اسباب دریافت کرنے۔ ان کی تحقیق کرنے اور ان کے علاج کے لئے تجاویز پیش کرنے کی کامل آزادی ہوگی ؛

لنڈن میں ہندوستانی انقلاب پسند۔ (لنڈن ۱۴ جنوری) ڈیلی ایکسپریس کا خیال ہے کہ پانچ ہندوستانی انقلاب پسند کسی نہ کسی طرح لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ اور وہ کچھ شرارت کرنے والے ہیں ؛

ورجانند پریس سے ضمانت۔ (لاہور ۱۲ جنوری) ورجانند پریس لاہور سے جس میں پنجاب کیسری چھپتا ہے۔ اس اخبار کے ایک مضمون کی بنا پر دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے

سرکاری ریلوں کا خسارہ۔ (دہلی ۱۲ جنوری) سرکاری اطلاع ہے۔ کہ پچھلے سال ۱۹۳۰-۳۱ء میں ہندوستان کی سرکاری ریلوں کی آمدنی میں اس سے پہلے سال کی نسبت ۱۰ کروڑ ۴۰ لاکھ کی کمی واقع ہوئی ہے ؛

پنجاب میں آرڈیننس اختیارات خاص۔ (دہلی ۱۲ جنوری) گورنمنٹ ہند نے آرڈیننس متعلقہ اختیارات خاص کو پنجاب میں بھی نافذ کر دیا ہے۔ افواہ ہے کہ اس کے ماتحت بعض اشخاص پر خاص پابندیاں لگائی جائیں گی ؛

میرپور کی مخدوش حالت۔ (جموں ۱۲ جنوری) جموں کا سرکاری تار ہے۔ کہ میرپور سے تین میل کے فاصلہ پر تار کاٹ دیا گیا اور سڑک کے پلوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ میرپور جہلم پل کو خطرہ ہے۔ اجوت کے پل کی نگران فوجی چوکی پر ۳ دفعہ گولی چلائی۔ میرپور میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا۔ جلسے کرنے کی ممانعت کر دی گئی ؛

سوراجیہ بھون گورنمنٹ کے قبضہ میں

(لکھنؤ ۱۲ جنوری) الہ آباد کا سوراجیہ بھون جو ابھی پچھلے دنوں پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرس کے زیر اہتمام ایک ٹرسٹ کو ہبہ کر دیا تھا۔ آرڈیننس کے ماتحت گورنمنٹ نے اس پر قبضہ کر لینے کا اعلان کیا ہے ؛

خورشید بہن کو ایک سال۔ (پشاور ۱۲ جنوری) بمبئی کی مشہور کانگرس ورکر خورشید بہن کو باوجود ممانعت صوبہ سرحد میں داخل ہونے پر سرحدی آرڈیننس کے ماتحت ایک سال قید کی سزا ہو گئی ؛

قادیانی اور صدارت چھوڑ رہیں۔ اخبارات میں جب یہ خبر نکلی کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا ہے تو مسلمان یہ ماننے کو تیار نہ تھے۔ کیونکہ قادیانی تو خدا کر کے مسلمانوں کے معاملوں میں دخل انداز ہونے کا موقعہ ڈھونڈتے ہیں۔ ہاتھ آیا موقعہ وہ کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ ہمارا خیال صحیح ثابت ہوا کیونکہ قادیانی گزٹ نے خبر کی ذمہ داری ایک ہندو اخبار پر ڈال کر لکھا۔ کہ یہ سراسر غلط ہے اور محض مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا کرنے کے لئے اس لغو حرکت کا ارتکاب کیا گیا ہے حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ یہ خبر اسلامی اخبارات سے ہندو پریس میں آئی۔ لیکن قادیانی بڑے کائیاں ہیں۔ ایک واقعہ سے دو فائدے اٹھائے تردید بھی کر دی اور ہندوؤں کی کینہ کا بخار بھی نکال لیا

پوری کانگرس کے صدر۔ (پوری ۱۳ جنوری) پوری میں ہونے والی کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر مسٹر ... ایک پبلک جلسہ میں تقریر کر رہے تھے۔ کہ گرفتار کر لیے گئے ؛

سرحد میں پکٹنگ۔ (پشاور ۱۳ جنوری) فوجی دستہ نے موضع پانی پر ... سرخپوشوں کو گرفتار کیا تو وہاں کے دیہاتی بھاری تعداد میں پکٹنگ کرنے پہنچ گئے۔ جن میں سے ۱۵۰ پکٹنگ کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے ؛

گورنر کی ترقی ہے۔ (سری نگر ۱۳ جنوری) ٹھاکر کرتار سنگھ گورنر سری نگر عارضی طور پر وزیر مال مقرر کئے گئے ہیں ؛

مشروط رہائی۔ (بمبئی ۱۳ جنوری) پولیس نے جن بچوں سپاہیوں کو گرفتار کیا تھا۔ ان میں سے ... کو رہا کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پرنسپل پٹیل مسٹر ... وغیرہ باقیماندہ لیڈر بھی اس ہفتہ رہا کر دئے جائیں گے۔ رہائی ان شرطوں کے ساتھ مشروط بیان کی جاتی ہے۔ کہ وہ تحریک سول نافرمانی میں کوئی حصہ نہ لیں گے۔ اور ہفتہ میں ایک بار اپنے علاقہ کے تھانہ میں رپورٹ حاضری بھی دیا کریں گے ؛

پنڈت اندر کی گرفتاری۔ پنڈت اندر سوامی شردھانند جی کے سپتر ڈکٹیٹر دہلی کانگرس زیر دفعہ ۱۷ (۱) گرفتار کر لئے گئے معلوم ہوا ہے۔ کہ دہلی کانگرس کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ پنڈت جی کے خلاف مقدمہ کی سماعت سنٹرل جیل میں شروع ہو گئی ہے ؛

سپرنٹنڈنٹ ودیارتھی آشرم کی بریت

گورودت ودیارتھی آشرم لاہور کے سپرنٹنڈنٹ پنڈت بنواری لال اور چپڑاسی لکشمی دت کے خلاف ایک بورڈر چونی لعل کی غلط دوائی کی وجہ سے موت کے سلسلہ میں جو مقدمہ زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند چل رہا تھا۔ اس میں مجسٹریٹ نے پنڈت بنواری لال اور لکشمی دت دونوں کو بری کر دیا ؛

دی آئیڈیل لائف آف آریہ سماج

ویدک دھرم کے پرسدھ مشنری پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ... جو مدراس میں مقیم ہیں۔ مدراس کی انگریزی دان پبلک کے لئے یہ چھوٹی سی پستک انگریزی بھاشا میں لکھی ہے اس میں آریہ سماج کے بانی کی جیون چرتر۔ آریہ سماج کی سبھا ہی اور آریہ سماج کے سدھانتوں اور سنسکاروں کا سنکشپت ذکر ہے یہ دکھنی شہروں میں کھینچ گیا ہے۔ انگریزی دانوں کو آریہ سماج سے پرچت کرانے کے لئے یہ پرشن مفید ہو سکتا ہے۔ قیمت ۱۰ پنڈت سنگیانی آریہ سماج ۱۰۳۔ چائنہ بازار روڈ مدراس سے مل سکتی ہے ؛

آرتی اور دیگر منتر۔ آریہ پستک بھنڈار لاہور نے بڑے سائز پر رنگین آرتی اور وید منتر معہ ترجمہ منظوم چھپوائے ہیں۔ جو بہت خوبصورت اور آریہ گھرانوں کی بیٹھکوں میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہیں۔ قیمت فی ڈیڑھ آنہ۔ مسنت رام مینجر آریہ پستک بھنڈار لاہور سے مل سکتے ہیں ؛

بھون گٹکہ۔ روزانہ بھون کے لئے آیوروید پستک بھنڈار لاہور نے چھوٹی نشستی ... والا لوہے کا جو بھون کنڈ ریویو کے لئے بھیجا ہے۔ وہ بناوٹ اور مضبوطی میں بہت اچھا ہے۔ قیمت بارہ آنے۔ مذکور کارخانہ سے مل سکتا ہے ؛

آریہ سماج میں لوہڑی پرو۔ آریہ سماج وچھو والی لاہور میں لوہڑی پرو اتساہ سے منایا گیا ہنسی مذاق کی باتیں ہوئیں۔ سینما شو دکھایا گیا۔ اور حاضرین میں ریوڑیاں وغیرہ بانٹی گئیں ؛

پرکاش لاہور

سم ماگھ سمت ۱۹۸۸

نیا سال

پرکاش نے اپنی زندگی کے نئے سال میں قدم رکھا ہے۔ جب سے یہ جاری ہوا۔ تب سے اس کے لئے گراہکوں کی اپیل ہوتی رہی۔ کوئی ایسا وقت نہیں آیا۔ جبکہ وہ گراہکوں کی ضرورت سے بالاتر ہو۔ وزش کا آرمبھ اس کام کے لئے موزوں سمجھا جاتا ہے کچھ پرکاش کے پریمی اس کے جنم دن پر جہاں اس کی سہاتا کرتے ہیں۔ وہاں بھینٹ کے طور پر اُسے گراہک بھی دیتے ہیں۔ لیکن اپیل مختلف آدیشوں سے ہوتی رہی۔ جب پرکاش، جاری ہوا تب تو اُسے زندہ رکھنے کے لئے اپیل کی جاتی تھی اُس وقت اس کی حالت ایک بچہ کی سی تھی۔ جسے رکشا کی ضرورت تھی۔ اس کے ماتا پتا اگر بچے کی رکھشا نہ کریں۔ تو جیوت نہیں رہ سکتا۔ اس سمے جو پرارتھنا کی جاتی تھی۔ وہ اس لئے کہ یہ بچہ جیوت نہ رہ سکیگا۔ اگر اس کی رکشا نہ کی جائیگی۔ اس کے بعد ایک اور اوستھا آئی۔ جسے آپ جوانی اور بل کی اوستھا کہ سکتے ہیں۔ اس وقت بھی یہ اپیل جاری رہی۔ لیکن غرض بدل گئی تھی۔ اُس وقت بچہ کو رکشا کی ضرورت نہ تھی۔ اس وقت اگر ادھک گراہکوں کی اچھیا تھی۔ تو اس لئے کہ پرکاش، کا بل بڑھے۔ اور وہ آریہ سماج کے لئے ادھک اُپیوگی بنے۔ اِس کی حالت اُس وقت بعینہ اُس نوجوان کی سی تھی جو پوری صحت کی حالت میں ہے۔ اُس میں بل بھی ہے۔ لیکن پھر بھی ادھک بل کے لئے کوئی مقوی غذا یا دوا کھا لیتا ہے۔ اِس کے بعد ایک اور اوستھا آئی۔ جسے شتھلتا کی اوستھا کہہ سکتے ہیں۔ پرکاش، کی عمر تو ابھی نوجوان کی سی ہے۔ لیکن اس میں شتھلتا بڑھوں کی سی ہے۔ جب سے پولیٹیکل تحریک زوروں پر ہوئی ہے۔ تب سے مذہبی پولیٹیکل پرچے کمزور ہو رہے ہیں۔ اُن میں پرکاش، بھی شامل ہے۔ اس نے اپنی روش نہ بدلی۔ بدستور آریہ سماج کی سیوا میں لگا رہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس کا چھوٹا بھائی پرتاپ، اس سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ اور اس پر شتھلتا کا دوش لگایا جا رہا ہے۔ اگر اسے آریہ سماج کی کمزوری کا ایک ثبوت سمجھا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ اس کے لکشن صاف ہیں۔ کہ آج آریہ سماج جتھہ پرشوں و خالص آریہ سماجک پتر پڑھنے کی رُچی نہیں۔ پرکاش، اس سمے اُنتی نہیں کر رہا۔ یا تو سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ زوال کی طرف جا رہا ہے یا کم سے کم یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی ترقی رُکی ہوئی ہے۔ اس وقت اُس کی جو گراہک سنکھیا ہے۔ وہ اسے زندہ رکھنے کے لئے کافی نہیں۔ وہ اگر زندہ ہے۔ تو اس لئے کہ جو آرتھک بھار اُس پر ڈالنا چاہیے۔ وہ بھی نہیں ڈالا جاتا۔ اس لئے اس وقت جو اپیل کی جا رہی ہے۔ وہ اُسے زندہ رکھنے کے لئے ہے۔ یہ تو میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ پرکاش، بند نہ ہوگا۔ اس لئے کہ میں پرماتما کی کرپا سے خسارہ برداشت کر سکتا ہوں۔

لیکن ایک اور بات ہے۔ جس کی طرف میں آریہ پرشوں کا دھیان دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ میں گھاٹا برداشت کر سکتا اور کرتا ہوں۔ تو اس لئے کہ آریہ سماج کی سیوا ہو۔ لیکن اگر مجھے معلوم ہو کہ پرکاش کا پرچار کھشیتر اس قدر تنگ ہو گیا ہے۔ کہ اُس میں شائع شدہ مضمون کوئی اثر نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ اُسے پڑھنے والے بہت کم ہیں تو نہ مضمون لکھنے کو جی چاہتا ہے۔ نہ گھاٹا برداشت کرنے کو۔ میں سوچوں گا۔ کہ جو روپیہ میں پرکاش، کے خسارہ پر خرچ کرتا ہوں کیوں نہ اُسے براہِ راست پرچار پر لگا دوں۔ اِس لئے خسارہ کے سوال کو آپ چھوڑ دیجئے۔ پرکاش، سے نفع کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ خسارہ ہوگا۔ تو وہ بھی پورا کر دیا جائیگا لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اُسے جاری رکھنے سے کیا لابھ۔ جب آریہ پرش اُسے پڑھنا ہی نہیں چاہتے۔ جب اُن کی دلچسپی کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ اپنے پرچے پڑھنا نہیں چاہتے۔ تو دوسرا کون پڑھے گا۔ اس لئے میں گراہکوں کے لئے اپیل کرتا ہوں۔ تو اس خیال سے۔ آریہ بھائی پیدا کریں گے۔ تو اپنی سیوا کریں گے۔ کیونکہ اپنے پیارے آریہ سماج کی سیوا کریں گے۔ کریں تو اُن کا شکریہ۔ نہ کریں۔ تو کوئی شکایت نہیں جب تک سکتی ہے۔ تب تک پرکاش جاری رہیگا

(۲)

لیکن پرکاش، ابھی ایک سادھن ہے۔ آدیش نہیں۔ آدیش ہے آریہ سماج کی سیوا۔ پرکاش، نہ ہوگا۔ کوئی اور سادھن نکل آئے گا۔ آدیش سادھن سے ہمیشہ زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے میں نئے ورش کے آرمبھ میں آریہ پرشوں کا دھیان اُن کے اس کرتویہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جو اُن کا آریہ سماج کے پرتی ہے۔ دیش میں گھور راج نیتک آندولن جاری ہے۔ جنتا کا دھیان سارے کا سارا اُدھر لگ رہا ہے۔ اس وقت نہ صرف ہمارے دیش کی پرتی اُت سارے سنسار کی آرتھک دشا مند ہو رہی ہے۔ ایسی اوستھا میں آریہ سماج پر اُس کا اثر ہو تو آشچریہ نہیں۔ لیکن آریہ سماجی پرشوں کے لئے یہ پرشن ہے کہ کیا وہ آریہ سماج پر اُس کا اثر ہونے دیں گے۔ جب دوسرے مذاہب اپنا کام برابر کر رہے ہیں۔ تو کیا آریہ سماج پونر ہنیت ویدک دھرم کا پرچار کمزور پڑنے دیگا؟ میں ہرگز ہرگز یہ نہیں کہتا۔ کہ کوئی آریہ اپنی ماترِ بھومی کی سیوا نہ کرے۔ جس میں سُتنترتا اور اُتساہ ہو ضرور کرے بلکہ میں تو یہ کہونگا۔ کہ وہ کرے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ کہتا ہوں۔ کہ دیش کی سیوا میں ہی آریہ سماج کی سیوا نہیں۔ اس سے اتیرکت ہے اگر آج انگلستان بھارت کو حقیقی معنوں میں سوراجیہ دے دے۔ تو موجودہ ایجی ٹیشن ختم ہو جاتا ہے اس کے بعد ایجی ٹیشن جاری رہے گا۔ تو کسی اور صورت میں۔ انڈین نیشنل کانگرس کی ضرورت نہ رہے گی۔ لیکن بھارت کو سوراجیہ مل جانے پر بھی آریہ سماج کی ضرورت قائم رہتی ہے۔ نہ کیول بھارت میں۔ بلکہ اس سے باہر بھی۔ آریہ سماج کا مشن تو سنسار ماتر کے لئے ہے۔ جب تک سارا سنسار آریہ نہیں بن جاتا۔ تب تک اس کی ضرورت بنی رہے گی۔ اس کے بعد اس لئے رہیگی۔ کہ پرجا کو سداچار کے مارگ سے بھٹکنے نہ دیا جائے۔

لیکن سنسار کی باتیں تو دور رہیں۔ میرے سامنے تو ابھی وقت پنجاب اور کیول پنجاب ہے۔ مجھے تو اس میں پرچار کے پریاپت سادھن نظر نہیں آتے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ویدپرچار فنڈ ہے۔ اُس کا اُدیش ہے اس پرانت میں پرچار کرنا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کھشیتر ہے پنجاب۔ سرحد۔ بلوچستان اور دیسی ریاستیں جو پنجاب میں ہیں۔ اُن کے پرچار کے لئے لاکھوں ہوں۔ تو بھی کم ہیں۔ لیکن یہاں تو ہزاروں کا سوال ہے۔ چار سال پیچھے تک ویدپرچار فنڈ ترقی کر رہا تھا۔ اس لئے خیال ہوتا تھا۔ کہ شاید کسی وقت نصف لاکھ تک پہنچ جائے۔ یا اس سے آگے بھی بڑھ جائے۔

لیکن پچھلے چار سال میں تو یہ ترقی معکوس کر رہا ہے۔ اس کی آمدنی کم ہو رہی ہے۔ کہ نہیں سکتے کہ اس ورش کیا حال رہے گا۔ پرنتو تمام آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کی سیوا میں نویدن کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر اگلے سال کے بجٹ کے لئے کافی روپیہ نہ آیا۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اُپدیشک اور بھجنیک کم کر دئے جائیں اور کسی مقدار میں پرچار کم ہو جائیگا۔ اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ پرچار میں بردھی ہو تو انہیں ویدپرچار فنڈ کے لئے ادھک دھن دینا چاہئے لیکن اگر ورتمان اوستھاؤں کے کارن وہ ادھک دھن نہیں دے سکتیں۔ تو کم از کم اتنا تو دیں جتنا وہ دیتی رہی ہیں۔ اس نئے میں ایک ایک سماج سے بل پوروک پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ پرچار فنڈ کے لئے اپنا بھاگ شیگھر بھیج دیں۔ میں نے تجربہ سے دیکھا ہے۔ کہ بیسیوں آریہ سماجیں ہیں۔ جو سالہا سال سے اس فنڈ کے لئے ایک پائی بھی نہیں دیتیں۔ کارن یہ کہ وہ اپنا وارشکاتسو نہیں کرتیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ کیول وہ آریہ سماج ویدپرچار کے لئے دھن دیتے ہیں۔ جو اپنا وارشکاتسو کرتے ہیں۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ اُن میں سے بھی کوئی نہ دے۔ لیکن یہ نہیں۔ کہ وارشکاتسو نہ ہو۔ اور آریہ سماج وید پرچار فنڈ کے لئے بھیج دے۔ کارن یہ کہ اس فنڈ کے لئے ڈیپوٹیشن نہیں پھرتے۔ پھر بھی نہیں سکتے۔ ادیتک سجن تو اس کام کے لئے ملتے نہیں باقاعدہ اُپدیشکوں سے پرچار کی مانگ ہی پوری نہیں ہوتی۔ وہ دھن مانگنے کہاں جائیں گے۔ غرض یہ کہ ڈبل سٹاف ہے نہیں۔ دھن مانگا نہیں جا سکتا۔ آریہ سماجیں بطور خود دھن بھیجتی نہیں۔ میں نے ورتمان سِتھتی آریہ سماجوں کے سامنے رکھ دی ہے۔ اگر وہ چاہتی ہیں۔ کہ وید کا پرچار جاری رہے تو انہیں اتنا دھن بھیجنا چاہیے۔ جس سے ضرورت پوری ہو سکے۔ جو آریہ سماجوں کے وارشکاتسو ہوتے ہیں۔ وہ تو اپنا بھاگ بھیجیں گی ہی۔ اُن آریہ سماجوں کو بھی جو اپنے وارشکاتسو نہیں مناتیں اپنا اپنا حصہ ضرور بھیجنا چاہئے۔ اگر ابھی آریہ سماجیں پچاس روپیہ فی سماج کے حساب سے بھیجیں۔ تو دس ہزار روپیہ اس طرح جمع ہو سکتا ہے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تمام اُپدیشک مہودیوں سے میرا نویدن ہے۔ کہ جہاں کہیں وہ جائیں۔ یہ دریافت کریں۔ کہ اس سماج نے وید پرچار فنڈ کے لئے اپنا حصہ بھیجا ہے یا نہیں؟ اگر نہ بھیجا ہو تو سماج سے مانگیں۔ نہ صرف مانگیں بلکہ خود ہی اپنا ڈیپوٹیشن بنا کر جمع کرنا شروع کر دیں۔ جس سے وہ سماج اپنا حصہ ادا کرنے کے قابل ہو جائے۔ سبھا کے اُپدیشک چاہیں۔ تو ایک

آریہ نگر خطرے میں

یہ آریہ نگر کیوں گیا؟ اس دشا پر لکھنے سے پہلے اس آبادی کا سنکشپت اتہاس بیان کرنا نامناسب نہ ہوگا۔

آریہ نگر ایک آبادی ہے۔ جو آریہ سیگھ ادھار سبھا سیالکوٹ نے اس بھومی پر بسائی ہے۔ جو گورنمنٹ نے اپنی دلت اُدھار کی سکیم کے ماتحت اُسے ضلع ملتان میں خانیوال جنکشن کے نزدیک خاص شرائط پر دی تھی۔ گورنمنٹ نے جب دلت جاتیوں کے اُدھار کے لئے آسان شرائط پر مذہبی سوسائٹیوں کو نو آبادیاں بنانے کے لئے اراضی دینے کا نشچہ کیا۔ تو کتی فوج کے سوائے اور کسی سوسائٹی کو اس ادھیکار کا مستحق نہ سمجھا گیا۔ اس پر سورگ باشی رائے زادہ بھگت رام ایم۔ ایل سی نے پنجاب کونسل میں گورنمنٹ سے سوال کیا۔ کہ کیا اس سکیم سے فائدہ اُٹھانے کا ادھیکار عیسائی جماعتوں تک ہی محدود ہے۔ یا دوسری سوسائٹیوں کو بھی اس سے لابھ اُٹھانیکا موقعہ دیا جائیگا۔ اس پر سر میلکم ہیلی اور ڈواٹر کی گورنمنٹ نے سکیم کو دوسری سوسائٹیوں تک بھی وسعت دینے کا نشچہ دلایا۔ جس پر آریہ سیگھ اُدھار سبھا نے ایک کالونی کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی۔

آریہ نگر کے نواح میں ہی مکتی فوج والوں کی ایک آبادی ہے۔ جو ۸۰ مستطیلوں (۲۵۔ ایکڑ کا ایک قطعہ زمین) پر مشتمل ہے۔ گورنمنٹ نے آریہ سیگھ اُدھار سبھا کو اُسی رقبہ یعنی ۸۰ مستطیلوں کی آبادی اُنہی شرائط پر دینی منظور کی۔ جن پر مکتی فوج نے حاصل کی تھی۔ لیکن ۱۹۱۹ء میں سبھا کو جس اراضی کا قبضہ ملا۔ وہ ۵۲ مستطیل یعنی ۱۲۸۷۔ ایکڑ تھی۔ اور یہ وہی اراضی ہے۔ جس پر آریہ نگر آباد ہے۔

اس سکیم کے ماتحت مذہبی سوسائٹیوں کو جو اراضیات ملیں۔ مفت نہیں قیمتاً ملیں۔ البتہ اُن سے اتنی رعایت ضرور کی گئی۔ کہ قیمت اُس وقت کے بازاری نرخ سے کچھ کم مقرر کی گئی۔ اور لمبی اقساط میں وصول کرنا منظور کیا گیا۔ جو زمین سیگھ اُدھار سبھا کو ملی اُس کی قیمت گورنمنٹ نے ۸۳۸، ۲۰۷ روپیہ بحساب ۷۳۳ روپیہ فی ایکڑ لگائی اور اُسے ۱۹۲۱ء تک پانچ اقساط میں واجب الادا ٹھیرایا۔ لیکن مکتی فوج والوں کو جو زمین دی گئی اس کی قیمت صرف ۲۴۰ روپیہ فی ایکڑ لگائی گئی۔ حالانکہ گورنمنٹ کے جواب میں صاف تھا کہ سیگھ اُدھار سبھا کو اُتنی ہی اور اُنہی شرائط پر زمین دی جائیگی۔ جتنی اور جن پر مکتی فوج والوں کو دی گئی ہے۔ لیکن رقبہ اور قیمت دونوں میں جواب کی صریح خلاف ورزی کی گئی۔ سیگھ اُدھار سبھا نے متعدد بار گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلائی۔ لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ رقبہ کے متعلق اس جواب پر اکتفا کی گئی۔ کہ گورنمنٹ کو فوجی سپاہیوں کو دینے کے لئے بہت زمین کی ضرورت ہے۔ اور قیمت کے متعلق یہ کہدیا گیا۔ کہ زمین کی بازاری قیمت بہت بڑھ گئی ہے

اُن دنوں زراعتی پیداوار کی قیمت خوب چڑھی ہوئی تھی۔ آریہ نگر کی زمین زیادہ تر کپاس پیدا کرتی ہے۔ کپاس کی قیمت ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶ کے سالوں میں خوب وصول ہوتی تھی۔ اس لئے سبھا کو باوجود آریہ نگر کی ترقی پر ڈیڑھ لاکھ کے قریب روپیہ خرچ کے پہلی دو اقساط ادا کرنے میں چنداں مشکل نہ تھی۔ چنانچہ اقساط کا ۴۷۸۳۷ روپیہ ادا کر دیا گیا۔ اور کپاس ہی تھی۔ جس نے زمینوں کی قیمت کو آسمان پر چڑھا رکھا تھا۔ آخر پیداوار کی قیمتوں میں انقلاب آیا۔ اور جس کپاس کی پیداوار پہلے تین سالوں ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶ میں آریہ نگر میں پونے دو لاکھ کی ہوئی۔ پچھلے تین سالوں ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ میں وہ صرف ستاون ہزار رہ گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سبھا کو اسامیوں سے پورا مالیہ و آبیانہ وصول کرنا بھی مشکل ہو گیا۔

ان حالات میں ۴۷۸۳۷ روپیہ کی تیسری قسط ۱۹۲۹ء میں ادا کرنے کا وقت آ گیا۔ سبھا ڈیڑھ لاکھ کے قریب آبادی کی ترقی پر لگا چکی تھی۔ چوتھائی لاکھ کے قریب سرکاری مطالبات کا روپیہ اسامیوں کی طرف رہ گیا۔ جو اُسے اپنے پاس سے ادا کرنا پڑا۔ اور اُس پر آئندہ پیداوار کی قیمتوں کی حالت اور بھی تاریک نظر آتی تھی۔ اقساط ادا کرنا اُس کے لئے مشکل تھا۔ اس لئے سبھا نے ۱۹۲۹ء میں سر جعفری مانٹ مورنسی گورنر پنجاب تک رسائی حاصل کر کے اپنی حالت اُن پر ظاہر کی اور درخواست کی کہ رقبہ اور قیمت کے متعلق گورنمنٹ اپنا وعدہ پورا کرے۔ یعنی مکتی فوج والوں کے برابر رقبہ پورا کیا جائے اور جو قیمت ۲۴۰ روپیہ فی ایکڑ اُن سے لی گئی ہے وہی ہم سے لی جائے۔ اور بقایا پانچ سال پانچ مساوی اقساط میں وصول کیا جائے۔ ہاں گورنمنٹ کسی صورت میں قیمت میں کمی نہیں کر سکتی۔ تو اتنا کیا جائے کہ باقی واجب الادا روپیہ کی وصولی میں سہولیت دی جائے۔ کہ ۱۹۴۹ء کی بجائے ۱۹۵۹ء تک اقساط کی معیاد بڑھا دی جائے۔ پیداوار کی قیمتوں کے گرنے سے زمین کی قیمتوں میں جو انقلاب عظیم آ چکا تھا۔ اُس کی موجودگی میں گورنمنٹ کو یہ درخواست فوراً منظور کر لینی چاہئے تھی۔ کیونکہ جہاں گورنمنٹ نے سیگھ اُدھار سبھا کو جو اراضی دی تھی۔ اس کی قیمت آٹھ ہزار فی مستطیل لگائی گئی تھی۔ وہاں دنوں اسی زمین کی قیمت چار ہزار فی مستطیل ہے۔ لیکن اس نے اسے نامنظور کر دیا۔ اور اُس کی بجائے یہ رعایت پیش کی۔ کہ سبھا دس فیصدی اب ادا کر دے۔ اور باقی روپیہ ۱۷۵۱۳ کی بیس سالانہ اقساط میں ادا کر دے۔

سبھا کے لئے گورنمنٹ کی رعایت کی یہ پیشکش اصل تجویز سے بھی سخت تھی۔ وہ اُسے منظور نہ کر سکی۔ اس نے مجبوراً دس فیصدی تو ادا کر دیا۔ لیکن باقی کی ادائیگی ۱۹۵۴ء تک دس سالہ اقساط میں منظور کئے جانے کی درخواست کی۔

اب حالت یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ اپنی سالانہ اقساط کی پیشکش کو بمنزلہ حکم سمجھ رہی ہے۔ سبھا کو نوٹس مل چکا ہے۔ کہ سالانہ اقساط بمعہ سود ادا کرو۔ ورنہ اراضی واپس لے لی جائیگی۔ یہ حالات ہیں۔ جن پر غور کرنے کے لئے آریہ سیگھ اُدھار سبھا نے اپنی انترنگ سبھا کی بیٹھک آریہ نگر میں رکھی۔ اور مجھے اس میں سمیلت ہونے کا نمنترن دیا۔ اور اس نمنترن پر میں آریہ نگر گیا۔

وہاں کیا دیکھا ہوا۔ اُس کے متعلق کچھ لکھنے سے پہلے یہ بتا دینا بھی واجب سمجھتا ہوں کہ میں نے وہاں کیا دیکھا۔

آریہ نگر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جس میں ایک ہزار کے قریب ضلع سیالکوٹ کے آریہ بھگت بطور مزارع آباد ہیں۔ پنجاب کے دیہات جس گندہ صورت میں رہتے ہیں۔ وہ نفرت تو پیدا کر سکتی ہے کشش نہیں۔ لیکن آریہ نگر کی حالت بالکل مختلف ہے۔ یہ ایک صاف سُتھرا اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق تیار کیا ہوا نمونہ کا گاؤں ہے۔ میں ہی گیا۔ جو بھی وہاں گیا۔ وہ اس گاؤں کو نمونہ کا گاؤں تسلیم کرتا ہے۔ بڑے بڑے سرکاری افسر بھی اس کی تعریف کر چکے ہیں۔ گندگی کے علاوہ جہالت اور افلاس دیہاتی لوگوں کے حصہ میں آئے ہیں آریہ نگر میں ان دونوں کا ابھاو ہے۔ لڑکے لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ سکول ہیں۔ کسانوں کو افلاس سے بچانے کے لئے کوآپریٹو سوسائٹی ہے اور اُن کی پیداوار کے بہترین دام وصول کرنے کا پورا انتظام ہے۔ میں اُن کے گھروں میں گیا۔ انہوں نے بڑے شوق سے اپنے مویشی دکھلائے۔ وہ نہایت مضبوط اور تندرست تھے۔ شاید ہی کوئی بدقسمت کسان ہوگا۔ جس کے پاس بیل اور بھینسیں نہ ہوں۔

یہ تو ہوا اُن کی دنیاوی حالت کے سُدھار کا سامان۔ اُن کے آتمک سُدھار کے لئے آریہ سماج ہے جس کے ست سنگوں میں کسان اتساہ پُورک شامل ہوتے ہیں۔ اُن کے گھروں میں پر یارک پر ارتھنا کا بھی رواج ہے۔ اس دھارمک شکشا کا پھل یہ ہے کہ جب سے یہ آبادی بسی ہے۔ یہاں کسی سے کوئی جرم سرزد نہیں ہوا۔ میں نے آریہ آبادی میں جو کچھ دیکھا۔ اگر ہر ایک گاؤں میں یہی کچھ دیکھنے کو ملنے کا سامان ہو جائے۔ تو کسانوں کے سُدھار کا سوال حل ہو جائے۔

یہ آبادی ۱۹۱۹ء میں قائم ہوئی۔ اس طرح اسے بنے بارہ سال ہو گئے ہیں۔ اس عرصہ میں کس قدر کام ہوا ہے؟ اس کا اندازہ کچھ دیکھ کر لگا سکتا ہے۔ جو وہاں ہو آیا ہے۔ پندرہ ہزار سایہ دار درخت لگائے گئے ہیں۔ جن سے آریہ نگر کی آمدنی بڑھے گی۔ وہاں گرمی کا کرپ کم ہو گا۔ تین باغ لگ چکے ہیں۔ جن میں سینکڑوں پھل دار درخت ہیں۔ چوتھے باغ کی تیاری ہو رہی ہے۔ آٹھ دوکانیں ہیں۔ ایک بھاری کنواں ہے جس پر سات آٹھ ہزار خرچ آ چکا ہے۔ منیجر، اسسٹنٹ منیجر، شفاخانہ، ڈاکٹر، سماج مندر، آریہ بالک سکول، آریہ بالکا سکول۔ ان سب کے لئے مکانات بنے ہوئے ہیں۔ جو کوئی آریہ نگر جائیگا آریہ سیگھ اُدھار سبھا کے ادھیکاریوں اور اُن کے ماتحت کام کرنے والوں کے کام کی داد دیگا۔ لیکن یہ آریہ نگر خطرہ میں ہے۔ دو ہزار کنال اراضی کا یہ ایک قطعہ ہے۔ جو آریہ سماج کے پاس ہے اس کے ہاتھ سے نکل جانے کا خطرہ ہے۔ گورنمنٹ ہمدردانہ رویہ کا اظہار نہیں کر رہی۔ جن مشکلات سے آج کل کے زمیندار گذر رہے ہیں۔ انہیں وہ نظر انداز کر رہی ہے۔ اگر اس وقت آریہ نگر کی اراضی فروخت کی جائے۔ تو بازار کے حساب سے دو لاکھ سے زیادہ وصول نہ ہونگے۔ لیکن سرکار بضد ہے کہ اُسے آٹھ ہزار فی مستطیل کے حساب سے قیمت ادا کی جائے۔ اجناس کی جو قیمت ان دنوں ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ سیگھ اُدھار سبھا قسط ادا کرنے کے قطعاً ناقابل ہے۔ سبھا ایک بار پھر گورنمنٹ کو اپنے مطالبہ کی معقولیت سمجھانے کی کوشش کریگی۔ اُسے رحم آ گیا۔ تو بہتر۔ ورنہ آریہ سماج کے لئے یہ سوال ہوگا کہ یہ کالونی جس پر اُس نے اس قدر محنت کی ہے اپنے پاس رکھے یا گورنمنٹ کے حوالہ کر دے۔

(کرشن)

گورُوکل برِندابن کا اُتسو!

کلکتہ میں درن آشرم سوراجیہ سنگھ سمیلن ہوا۔ تو کے سماچار پریس کو دینے سے ترساتنی سمپردائے نے اس پر بہت بُرا منایا۔ سناتنیوں کو پہچاننا میں شاید پیچھے کہا جاتا ہو۔ لیکن آریہ سماج کا حال ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا یُوپی کے گورُوکل کا وارشک مہوتسو دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوا۔ اس کے بعد سبھا نے اپنے آرگن آریہ مِتر کا جو ۷ جنوری کا انک نکلا۔ اس میں سبھا کی ہدو...

رعائتی فنڈ میں سہائتا

"پرکاش" کے رعائتی فنڈ سے مستحق اصحاب کو رعائتی قیمت پر اخبار ملتا ہے۔ جس سے وہ آنند اٹھا کر رعائتی فنڈ میں دھن دینے والوں کو آشیرواد دیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی سہائتا سے وہ دیدکش ہم پر چار کے پن کے بھاگی ہوتے ہیں۔ لیکن اس فنڈ میں اتنا روپیہ نہیں آتا۔ کہ اس سے تمام ابھلاشیوں کی ابھلاشا پوری کی جاسکے۔ جب کوئی رقم آتی ہے۔ اس سے جتنوں کی پوری کی جاسکتی ہے۔ ابھلاشا پوری کردی جاتی ہے ؛

حال ہی میں شری کندن لال اکھنیالی انسپکٹر آف ڈاکس جھانسی سے چار روپیہ اس فنڈ میں پراپت ہوئے ہیں۔ ان سے ان چار اصحاب کے نام پرکاش ایک روپیہ رعائت پر یعنی تین روپیہ میں ارسال کیا جائے گا۔ جن کے تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر مل جائیں گے۔ وی پی نہیں بھیجا جاوے گا۔ کیونکہ اس سے تین آنے کا دیرتھ خرچ ہوتا ہے۔ خواہش مند جلد تین تین روپیہ ارسال کردیں ؛

(۲) پرکاش کے پریمیوں کے وسیع حلقہ سے نویدن ہے۔ کہ رعائتی فنڈ میں امداد بھی پرکاش کی اشاعت بڑھانے اور اس طرح آریہ سماج کی آواز کو وسعت دینے کا ذریعہ ہے۔ جو بھائی اس فنڈ میں سہائتا دے سکتے ہوں۔ وہ اسی طرح پن کے بھاگی بنیں ؛

ہیں۔ وودت سمیلن کے نیوجک پنڈت بدھ دید ودیا النکار ہیں۔ آریہ سمیلن کے پردھان سوامی سرودانند جی چنے گئے ہیں۔ آریہ کانگرس کے سنبندھ میں پردرشنی بھی ہوگی۔ اس کے نیوجک بابو لالتا پرشاد ہیں۔ سنگیت سمیلن بھی ہوگا۔ اور آریہ پہلوانوں کے دنگل کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اور ان کے اتیرکت میلا سمیلن بھی ہوگا۔ جس کا کل پربندھ استریوں کے ہاتھ میں ہے ؛

آریہ مہا سمیلن اور اس کے ساتھ ہونے والے دوسرے سمیلنوں کی رونق اور اپنے لابھ کے لئے آریہ جنتا کو ان میں سمیلت ہونے کے لئے بھاری تعداد میں پہنچنا چاہئے ؛

اور امن ہیں۔ اسلام بدامنی اور عنصرۂ ازم کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اور اپنے دعوے کے ثبوت میں قرآن کی آیت بھی پیش کردی۔ کہ "سطح زمین پر شرارت پیدا کرو۔ خدا کو شر پسند نہیں"

آڑے ہاتھوں

اس پر لاہور کے انگریزی احمدی معاصر نے مولانا کو آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ وہ لکھتا ہے:-

"اسلام کے معنی بلاشبہ اطاعت ہیں۔ لیکن اطاعت کس کی؟ خدا کی۔ نہ کہ ہر قسم کے حاکموں کی۔ جیسا یہ معنی ہیں۔ کہ وہ بدی کی ترقی کے خلاف بغاوت ہے"؛

اسلام کے معنی کیا ہیں۔ اور کیا نہیں۔ اس کا فیصلہ سر محمد یعقوب اور "لائٹ" کرلیں۔ کیونکہ سر یعقوب بھی خدا کے فضل سے مولانا ہیں۔ اور "لائٹ" کے ایڈیٹر کو بھی ناقفیت اسلام کا دعویٰ ہے۔ لیکن اگر سر یعقوب نے جان بوجھ کر غلط معنی کئے ہیں۔ تو سول نافرمانی اور کانگرس کی تحاریک کو تو ان کے اس بیان سے نقصان پہنچے گا یا نہیں۔ یہ معاملہ دوسرا ہے۔ انہوں نے اسلام کو ہی بدنام نہیں کیا۔ بلکہ اپنے اخلاق کو بھی گرالیا ہے۔ کانگرس کی مخالفت اسلام کو بدنام کرنے کے بغیر بھی کی جاسکتی ہے۔ لیکن جو شخص گورنمنٹ کو خوش کرنے کے لئے اپنے مذہب کو بقول "لائٹ" غلط صورت میں پیش کرتا ہے گورنمنٹ اس پر کس حد تک بھروسہ کریگی اس کا بھی اُسے خیال کرلینا چاہئے تھا ؛

آریہ نوجوانوں کے ارادے

(از فکر بلیغ شری لشنداس حسرت ضعیف آبادی تلمیذ حضرت شاهد انبالوی)

<table>
<tr><td>قائمۂ عرش کو آہوں سے ہلا دینگے ہم!</td><td>خاک میں گنبد گردوں کو ملا دیں گے ہم</td></tr>
<tr><td>ناخداؤں کی ضرورت نہیں والد اسکو</td><td>کشتی دھرم کو ساحل پہ لگا دینگے ہم</td></tr>
<tr><td>کفر ظلمت کی ہر اک شان مٹا کر دم میں</td><td>جلوۂ پرتو یزداں کو دکھا دینگے ہم</td></tr>
<tr><td>ٹوٹ جائینگی غلامی کی زنجیریں یکسر</td><td>درس آزادئ کامل کا سکھا دینگے ہم</td></tr>
<tr><td>رسم اصنام پرستی کو مٹا کر آخر</td><td>حق کا ہر اک کو پرستار بنا دینگے ہم</td></tr>
<tr><td>دھمکیاں دیتے ہیں جو ہمکو مٹانے کی مدام</td><td>خطۂ دہر سے نقش ان کا مٹا دینگے ہم</td></tr>
<tr><td>ہاں فقط باتیں بنانا نہیں شیوہ اپنا</td><td>منہ سے جو کہتے ہیں وہ کرکے دکھا دینگے ہم</td></tr>
<tr><td>سد راہ کوہ بھی آجائیں تو پرواہ نہیں</td><td>مثل پرکاہ انہیں راہ سے ہٹا دینگے ہم</td></tr>
<tr><td>ہم دیانند کے پیرو ہیں مساعی کرکے</td><td>سارے سنسار کے دکھ درد مٹا دینگے ہم</td></tr>
<tr><td>اوم ہی اوم کی نکلیں گی صدائیں اس سے</td><td>ساز توحید میں کل ایسی لگا دینگے ہم</td></tr>
<tr><td>رشی بھومی پہ وہی دور دکھانا ہے ہمیں</td><td>دھونیاں پھر لب گنگا پہ رما دینگے ہم</td></tr>
</table>

ہر کوئی وید کی تعظیم کرے گا حسرت
ہر طرف وید کا جب ناد بجا دینگے ہم

آرین کانگرس کی تاریخیں

آریہ کانگرس بریلی ۹-۱۰-۱۱ فروری کو بسنت کے سمے ہونی نشچت ہوئی تھی۔ لیکن اس خیال سے کہ اس میں شامل ہونے والے رعایتی واپسی ٹکٹ کا فائدہ اٹھا سکیں۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ان میں تھوڑا سا پریورتن کردیا گیا ہے۔ یعنی ۹-۱۰-۱۱ کی بجائے ۷-۸-۹ فروری کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ آریہ جنتا نوٹ کرلے ؛

ہونیوالے سمیلن

آریہ مہا سمیلن کے ساتھ بریلی میں اور سمیلن ہونے نشچت ہوئے ہیں۔ جو نشچت ہو چکے ہیں وہ نمن پرکار ہیں۔ آریہ مہا سمیلن جس کے پردھان شری مہاتما نارائن سوامی جی نرواچت ہوچکے ہیں آریہ کمار پریشد جس کے پردھان پنڈت گنگا پرشاد جی ہونگے۔ دلت ادھار سمیلن ایٹھی راج کے راجہ مہیج سنگھ جی کی صدارت میں اور شکشا سمیلن بابو مدن موہن سیٹھ ایم اے جج جھانسی کی صدارت میں ہونگے۔ ان کے علاوہ شدھی سمیلن بھی ہوگا۔ جس کے نیوجک رائے صاحب گنگا رام

اسلام کے معنی اطاعت

سر محمد یعقوب بھی صاحب ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کے زبردست پروٹسٹ کے باوجود چودھری ظفر اللہ خان قادیانی کی صدارت پر مسلم لیگ کو قربان کردیا۔ اس طرح احمدیوں کے ایک فریق کو تو انہوں نے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ لیکن سول نافرمانی کی مخالفت کرکے سر یعقوب نے دوسرے فریق کو ناراضگی کا موقعہ دے دیا۔ چنانچہ سول نافرمانی کی مخالفت میں سر یعقوب یہ کہہ چکے تھے۔ کہ اسلام کے معنی اطاعت کے ہیں۔ اور

کہ سر یعقوب فرماتے ہیں ؛

"اسلام کے خلاف یہ سراسر بہتان ہے کہ اس کی تعلیم ہر حالت میں اطاعت کی ہے۔ یہ تمام مذہبی لڑائیوں کی مذمت ہے۔ جو رسول اور اس کے بہادر صحابیوں نے تشدد کی طاقتوں کے خلاف لڑیں۔ کیونکہ ان سے روئے زمین پر کچھ نہ کچھ شر ضرور پیدا ہوتا"!

پھر معاصر "لائٹ" سر یعقوب سے سوال کرتا ہے کہ اگر اسلام کا مطلب یہی ہے۔ تو بتائیے اسلام اور غلامی میں فرق کیا ہے؟ اسلام کے معنی خدا کی رضا کی اطاعت ہے۔ تو دوسرے الفاظ میں اس کے

قادیانی کیوں خاموش ہیں؟

اسلام کی جو تعریف سر یعقوب نے کی "لائٹ" نے اُسے UNCHALLENGED نہیں جانے دیا۔ قادیانی "ہمیں سے بڑھ کر اسلام کی حفاظت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ کانگرس اور سول نافرمانی کی مخالفت ان کے ایمان کی جزو ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ انہوں نے سر یعقوب کے اس بہتان کو کیسے گوارا کرلیں۔ جو انہوں نے اسلام کے معنی اطاعت "بقول لائٹ" ہر حالت میں اطاعت قرار دے کر اسلام کے خلاف باندھا ہے۔ کیا اس لئے کہ سر یعقوب نے ان کے ایک رکن کو مسلم لیگ کی صدارت دے کر ساری قادیانیت کو زیر احسان کرلیا ہے۔ یا ان کا سر یعقوب کے ساتھ اس معاملہ میں پورا اتفاق ہے ؛

مسلمانوں میں اتحاد اور یکرنگی کی کیفیت

چودھری ظفر اللہ خان کی محض قادیانی ہونے کی وجہ سے مسلم لیگ کی صدارت کے سلسلے میں دہلی کے مسلمانوں کی طرف سے جو آؤ بھگت ہوئی اور جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلم لیگ کو ہال چھوڑ کر ایک پرائیویٹ مکان میں چھپ کر اپنے تماشہ کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے بنی۔ اس کی موجودگی میں چودھری صاحب نے عذر گوئی کی قادیانی روایات کو برقرار رکھنے میں ذیل کے الفاظ اپنے ایڈریس میں شامل کرنے میں کمال جرأت اور حوصلہ سے کام لیا ہے۔ کہ "ہم مسلمانوں کے سوا ہندوستان کے اندر کوئی دوسری قوم آباد نہیں۔ جس کے افراد

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

آریہ سماج کا پرچار کھشیتر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین مندرجہ ذیل اُپدیشک مندرجہ ذیل ضلعوں میں کام کر رہے ہیں اس میں سندیہ نہیں کہ منڈل پرچار کامیاب ہو رہا ہے۔ اور اُپدیشکوں کو بھی پہلے سے کئی طرح کی سہولیتیں ہوگئی ہیں۔ آریہ جنتا کو اُپدیشکوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ جو دن رات سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ آریہ بھائیوں کو اپنے ہاں کے اُپدیشک کی سیوا سے لابھ اُٹھانے کا یتن کرنا چاہئے:

(۱) پنڈت سمیر سنگھ جی سناتک، مہاشہ بھوج راج جی } گوڑگانواں۔ دہلی حصار، ہیڈ کوارٹر نیا بانس دہلی

(۲) پنڈت برت پال جی سناتک، مہاشہ سالگ رام جی } ضلع روہتک، خط و کتابت کا پتہ۔ ہریانہ تلک روہتک منڈی

(۳) پنڈت سوم دیو جی، مہاشہ سعٹن لال جی } ضلع کرنال ہیڈ کوارٹر کرنال آریہ سماج

(۴) پنڈت بال مکند جی، پنڈت اندر جی سناتک، مہاشہ نتھا سنگھ جی } ضلع انبالہ۔ شملہ ڈاکٹر لال چند جی پردھان آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کی سمتی سے کام کرتے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر انبالہ چھاؤنی

(۵) پنڈت رام سروپ جی، مہاشہ شمشیر سنگھ جی } پٹیالہ۔ نابھہ۔ ہیڈ کوارٹر نابھہ سماج

(۶) پنڈت رام دیال جی، مہاشہ جگت رام جی } ضلع لدھیانہ ہیڈ کوارٹر چوڑا بازار لدھیانہ سماج

(۷) پنڈت پورن چند جی، مہاشہ گلشن لال جی } ضلع جالندھر۔ کپورتھلہ ہیڈ کوارٹر جالندھر شہر سماج

(۸) پنڈت ہرنام[illegible] جی، مہاشہ [illegible] سنگھ جی } فیروزپور فرید کوٹ ہیڈ کوارٹر فیروزپور چھاؤنی

(۹) پنڈت دیوان چند جی، مہاشہ امرناتھ، پنڈت رام چند جی } ضلع امرتسر علاقہ ماجھہ ہیڈ کوارٹر پشم بازار امرتسر سماج

(۱۰) پنڈت وشوناتھ جی، مہاشہ ہنس راج جی } گورداسپور۔ پٹھانکوٹ ہیڈ کوارٹر بٹالہ سماج

(۱۱) پنڈت پورن چند جی، سدھانت بھوشن } سیالکوٹ ہیڈ کوارٹر منڈی وال سماج

(۱۲) پنڈت [illegible] چند جی۔ گوجرانوالہ۔ ہیڈ کوارٹر گوجرانوالہ سماج۔

(۱۳) پنڈت جگن ناتھ، مہاشہ بلدیو جی } گجرات۔ ہیڈ کوارٹر ڈنگہ سماج

(۱۴) مہاشہ ستیہ دیو جی، آریہ مسافر } جہلم ہیڈ کوارٹر مشین محلہ جہلم سماج

(۱۵) پنڈت بھیم سین جی سناتک، مہاشہ بھدر پال جی } راولپنڈی کیمبل پور ہیڈ کوارٹر کیمبل پور سماج

(۱۶) پنڈت بنشور جی سدھانت شرومنی، مہاشہ ہریش چندر جی } پشاور۔ کوہاٹ۔ بنوں ڈیرہ اسماعیل خان ہیڈ کوارٹر پشاور صدر سماج

(۱۷) پنڈت دیپتی جی شاستری۔ ہوشیارپور ہیڈ کوارٹر ہوشیارپور

(۱۸) پنڈت گورودت سناتک، مہاشہ جگدیش چندر جی } ضلع سرگودھا ہیڈ کوارٹر بھلوال سماج

(۱۹) مہاشہ ماہر شرما جی۔ ضلع جھنگ ہیڈ کوارٹر جھنگ سماج

(۲۰) مہاشہ کیسر چند جی۔ ضلع لائل پور۔ شیخوپورہ ہیڈ کوارٹر سانگلہ ہل سماج

(۲۱) پنڈت شانتی پرکاش جی سدھانت بھوشن } ضلع منٹگمری ہیڈ کوارٹر منٹگمری سماج

(۲۲) پنڈت تیرتھ رام جی، مہاشہ بال کرشن جی } ملتان۔ بہاولپور ہیڈ کوارٹر بہاولپور سماج

(۲۳) مہاشہ دھرم دت جی، مہاشہ آتما دیو جی } ڈیرہ غازی خان مظفرگڑھ ہیڈ کوارٹر مظفرگڑھ سماج

(پرکاش ونبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب، گورودت بھون۔ لاہور)

خط و کتابت کے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں:

ویدک دھرم پرچار کا نیا ڈھنگ

سبھا کے دوسرے منڈلادھیش بھی دھیان دیں!

پنڈت بھیم سین جی سناتک گورُوکل کانگڑی۔ اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منڈل اضلاع راولپنڈی اور کیمبل پور ہے۔ انہوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر کیمبل پور رکھا ہوا ہے۔ آج کل دس بارہ روز سے وہ رات کو اپنشد کی کتھا کرتے ہیں۔ دن کے وقت آریہ سماج کے ممبران آریہ بھاشا لکھنا پڑھنا سیکھتے ہیں۔ اُپنشدوں کی رات کی کتھا کے ساتھ ساتھ دو سجن باقاعدہ اُپنشد پڑھتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہاں کے آریہ سماج کے پردھان پنڈت دیوی داس جی وکیل ہیں اور دوسرے سجن آریہ سماجی نہیں ہیں۔ سنتری پردھان جی شام کے وقت ایک گھنٹہ ستیارتھ پرکاش بھی باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ جو تین سملاس ختم بھی کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ سندھیا اگنی ہوتر کی دیکھیا بھی جاری کی ہوئی ہے۔ پنڈت جی کی یہ خواہش ہے کہ سماج کا ہر ایک سبھاسد صرف ہندی ہی نہ جانتا ہو بلکہ سارے سنسکار خود کر نتھا کرا سکے۔ اس وقت وہاں ۲۰ کے قریب ممبر روزانہ سندھیا اور اگنی ہوتر میں شامل ہوتے ہیں۔ افسوس ہے کہ عام آریہ سماجوں کے سبھاسد سنسکار تو دور رہے روزانہ اگنی ہوتر بھی نہیں کر سکتے۔ جس سماج کے منتری تتھا پردھان اُتساہی ہوں۔ وہاں کے سبھاسدوں میں خود اُتساہ آ جاتا ہے۔ اگر پنڈت جی کی طرح دوسرے منڈلادھیش بھی اپنے اپنے علاقہ کی سماجوں میں آٹھ آٹھ دس دس روز رہ کر اس ڈھنگ سے کاریہ کریں۔ تو آریہ سماج کا کاریہ کہیں بہتر بڑھ سکتا ہے۔ اس وچار کو کریاتمک رُوپ دینے کا ڈھنگ یہی ہے کہ منڈل کے پرچارک تتھا اُپدیشک سبھاسدوں کو اگنی ہوتر کرنے پر زور دیں۔ جو بھائی آرتھک کٹھنائیوں سے گھر میں ہون نہ کر سکیں۔ ان کے لئے آریہ مندر میں روزانہ ہون ہونا چاہئے۔ تمام آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کو ادھر دھیان دینا چاہئے:

(پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور):

اگر آپ پرکاش کے لئے خریدار پیدا نہیں کر سکتے۔ تو اس کے رعایتی فنڈ میں ضرور حسب توفیق چندہ دیں۔ تاکہ مستحق اصحاب کو رعایتی قیمت پر اخبار دی جا سکے:

شلپ ودیا پرچار

چند ایک بار آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کی طرف سے سبھا میں یہ درخواستیں آتی رہی ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ نوجوانوں کو دستکاری اور ہنر سکھانے اور ان کو کاروبار حاصل کرنے میں مدد دے اور اپنے ماتحت شلپ ودیالیہ (ٹیکنیکل سکول و کالج) جاری کرے۔ اور بڑے پیمانہ پر کارخانے کھولے۔ جن میں نوجوانوں کو سائنٹیفک طریقہ پر کپڑا بننے۔ سلائی رنگائی۔ میز کرسیاں الماریاں اور دیگر لکڑی کا کام۔ کاغذ۔ دیا سلائی بنانے۔ جوتے چاقو۔ چھتریاں اور لوہے کا دیگر کام۔ بیٹری اور بجلی کا کام۔ پھل پھول۔ جڑی بوٹی پیدا کرنے اور محفوظ کرنے کے کام سکھلائے جائیں۔ سبھا میں ان تجویزوں پر وچار کیا جاتا رہا۔ لیکن اس کے لئے سامگری اور سادھن اُپیکت نہ ہونے سے اُس کو ابھی عملی جامہ نہیں دیا جا سکا۔ سبھا ان کاموں کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے۔ اور آریہ نوجوانوں کی دنیاوی اور کاروباری ترقی کی خواہشمند ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ وہ اس تجویز کے متعلق اپنی رائے دیں۔ کہ سبھا کس طرح اُکت کام کے لئے سرمایہ سامگری اور دیگر سادھن پیدا کرے۔ اور اس کے لئے کیا سکیم ہو۔

وہ سجن جو ان ہنروں اور دستکاریوں کے کام میں ماہر ہیں۔ ان سے خاص طور پر درخواست ہے۔ کہ وہ اس کے لئے کوئی عملی سکیم بنا کر بھیج دیں۔ سبھا اُن کی اس سہایتا کی بہت مشکور ہوگی:

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

ڈاکخانوں میں ہندی منی آرڈر

آریہ بھاشا ہندی کے پریمی سجنوں کی سوچنارتھ نویدن ہے۔ کہ پیشتر ازیں لاہور شہر کے سب پوسٹ آفسوں میں ہندی بھاشا میں لکھے ہوئے منی آرڈر لینے سے سب پوسٹ ماسٹر انکار کر دیا کرتے تھے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب کی سیوا میں درخواست کی۔ کہ اس سے صرف ہندی جاننے والوں کو تکلیف اور دقت ہوتی ہے۔ صاحب ممدوح نے سبھا کی درخواست کو منظور کرتے ہوئے لاہور شہر کے ڈاکخانہ جات کو یہ ہدایات ارسال کر دی ہے۔ کہ ہندی میں لکھے منی آرڈر ضرور لیا کریں۔ اب جو بھائی چاہیں اپنے منی آرڈر ہندی میں لکھ کر دے سکتے ہیں۔ ڈاکخانہ لینے سے انکار نہ کرے گا:

(کرشن سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور):

یگیوپویت یا جنو

(شری پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ایم۔ اے)

ویدک سولہ سنسکاروں میں دو کو سب سے ادھک گورو کا سمجھا جاتا ہے۔ ایک یگیوپویت اور دوسرا دواہ۔ ربہ انتیہ۔ اُن کا مانیہ تو شائد دور کے گرہوں تک ہی ہوگا۔ پرنتو آج کل لوگ اِن دو سنسکاروں سے بھی تنگ آ گئے ہیں۔ دواہ سمبندھ سنسکاروں سے نکت ہونے کا گورو پہیتی مغربی دیشوں اور اُن کے انوورتی ہندو بلکہ مشرقی ملکوں کے گوروں میں بھی بڑھ رہا ہے۔ پھر بیچارا یگیوپویت کس گنتی میں ہے۔

کچھ عرصہ پہلے یگیوپویت اونچ اور نیچ جاتیوں کا نشان سمجھا جاتا تھا۔ اور بہت سی نیچ سمجھی جانے والی جاتیاں بہت چاؤ سے اپنا یگیوپویت سنسکار کرا کر اونچی جاتوں میں ملنے کی کوشش کیا کرتی تھیں۔ پرنتو آخر میں لباد بدل گیا۔ اور جن جاتیوں نے یورپ تک اتیا چار کے وقت میں اپنے خون سے جنو کی رکھشا کی تھی۔ انہیں کی سنتان پتن دیاکوں کا بوجھ کندھوں پر نہ سہار سکی اور اُسے بیہودہ کا ڈھونگ سمجھ کر توڑنے لگی۔

اس یگ میں پرسدھ بنگالی نیتا ان شری بابو کیشب چندر سین نے سب سے پہلے جنو توڑنے کا شریہ لیا۔ اور اُن کے الوکری روپ میں اُن کے نو دھان دھرم انویائی یگیوپویت کو اسی گرنا کی درشٹی سے دیکھنے لگے تھے۔ جس سے چندی آدی انیہ دھرم دیکھے جاتے ہیں۔ کوئی یگیوپویت دھاری برہمو سماج کی ویدی پر چڑھ نہیں سکتا تھا۔

کچھ دنوں تک یہ کیول برہمو سماج کی ہی ادیشتا رہی۔ رفتہ رفتہ جنو توڑکوں کی منڈلی بڑھا۔ یہاں تک کہ آج کل کبھی کبھی کان میں یہ آشچریہ جنک بھنک بھی پڑ جاتی ہے۔ کہ انیک آریہ سماجک ودوان یگیوپویت پر وشواس نہیں رکھتے۔ اور اُسے ڈھونگ سمجھتے ہیں۔

جو ویدک دھرمی نہیں۔ اُن کے وشئے میں تو آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔ کہ اُن کی یگیوپویت پر شردھا نہ ہو۔ پرنتو جس وید ادھین کا ادھیکار ہی منش کو یگیوپویت سنسکار سے سنسکرت ہونے کے پشچات پراپت ہوتا ہے۔ اس کو ویدانوکول نہ ماننا اوشیہ آشچریہ جنک پرتیت ہوتا ہے۔

یگیوپویت سمبندھی مکھیہ پرشن یہ ہیں:

(۱) کیا ویدوں میں جنو دھارن کرنا لکھا ہے۔

(۲) کیا ویدوں سے پیچھے کے ویدک گرنتھوں میں یگیوپویت کا ورنن ہے؟

(۳) یگیوپویت کا کیا اپیوگ ہے۔

(۴) یگیوپویت دھارن نہ کرنے میں کیا ہانی ہے؟

(۵) یگیوپویت کس کو دھارن کرنا چاہئے؟

(۱) کیا یگیوپویت کے سمان کوئی سنسکار اور دھرموں میں بھی ہے۔ اور اُن کی جنو سے کس پرکار تُلنا کی جا سکتی ہے؟

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ویدوں میں جنو کا ورنن نہیں ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ہم اسی کو لیتے ہیں:-

(۱) स सूर्यस्य रश्मिभिः परिव्यात तन्तुं तन्वानस्त्रिवृतं यथा विदे। नयन्नृतस्य प्रशिषो नवीयसीः पतिर्जनानामुप याति निष्कृतम्॥
ऋग्वेद मण्डल ९ सूक्त ८६ मंत्र ३२॥

یہاں اس منتر میں برہمچاری کا ورنن ہے۔ جو کرو گلی سے نکل کر سنسار میں وریا کا پرچار کرتا ہے۔

وہ برہمچاری گیان پُنج کی رشمیوں کا جنو دھارن کرتا ہوا سوریہ کی کرنوں کے سمان پرکاش سے پرکاشت ہوتا ہے۔ ایشور کے سرشٹی نیم کی پرشنساتمک نئی نئی باتوں کو پھیلاتا ہوا منشوں کا نیتا رُو سنشودھن ہے۔ اس منتر میں سپشٹ ورنن ہے۔ کہ برہم تیج دھاری برہمچاری تین دھاگوں کا جنو دھارن کرتا ہے۔

(۲) यो यज्ञस्य प्रसाधनस्तन्तुर्देवेष्वाततः। तमाहुतं नशीमहि॥
ऋग्वेद १०।५७।२॥

جو یگیہ کو پورا کرنے والا سوتر ودوانوں میں پھیلا ہوا ارتھات پرپت ہے۔ اس پوجیہ سوتر کو ہم بھی پراپت ہو دیں۔

اس منتر میں بتایا گیا کہ ودوانوں میں جنو کا پرچار ہے۔ بنا جنو کے یگیہ پورا نہیں ہوتا (اسی لئے اس کو یگیوپویت کہتے ہیں)۔ یہ سوتر پوجیہ ہے۔ اس کو اوشیہ دھارن کرنا چاہئے۔

(۳) युवा सुवासाः परिवीत आगात् स उ श्रेयान् भवति जायमानः। तं धीरासः कवय उन्नयन्ति स्वाध्यो मनसा देवयन्तः॥
ऋग्वेद ३।८।४॥

نوجوان اچھے وستر پہنے ہوئے۔ کندھے کے چاروں اور جنو دھارن کئے ہوئے برہمچاری آیا ہے وہ پرسدھ ہو کر سب سنسار کا ہت کرنے والا ہوتا ہے دھیر اچھی طرح دھیان کرنے والے من سے ایشور کی کامنا کرنے والے ودوان لوگ ایسے ودوان کو آگے بڑھاتے ہیں۔

جس پرکار اوپر کے دو منتروں میں ودوان برہمچاری کو سوتر دھاری بتایا گیا ہے۔ اسی پرکار اس منتر میں اس کو "परिवीत" ارتھات یگیوپویت سے یکت بتایا گیا ہے۔ परिवीत کا ارتھ ہے۔ परि چاروں طرف وीत آچھادت یا لپیٹا ہوا۔ یہاں جنو کے کندھے کے چاروں اور پڑے ہونے کی اور سنکیت ہے۔

(۴) तस्मात् प्राचीनोपवीतस्तिष्ठेत् प्रजापतेर्नु मा बुध्यस्वेति प्राञ्चं प्रजापतिर्बुध्यते य एवं वेद॥
(अथर्ववेद ३।१।२८॥

اس لئے سامنے جنو دھارن کر کے کھڑا ہو اور پرارتھنا کرے کہ ہے ایشور! مجھ پر کرپا کیجئے ایسے پرش پر لوگ اور ایشور کرپا کرتے ہیں۔ جو اس رہسیہ کو جانتا ہے۔

اس منتر میں اپویت شبد آیا ہے۔ تات پریہ ہے۔ کہ جو ودوان پرش جنو دھارن کرکے دنیا کی بہتری اور ایشور کی پرارتھنا کرتا ہے۔ اس پر ایشور اور منش سبھی پرسنتا پرگٹ کرتے ہیں۔

(۵) एतावद्वा रूपं यज्ञस्य यद् देवैर्ब्रह्मणा कृतम्। तदेतत् सर्वमाप्नोति यज्ञे सौत्रामणी सुते॥
यजुर्वेद १९।३१॥

یگیہ کا منت روپ جس ایشور نے ودوانوں دوارا سپادت کرایا۔ وہ سب جنو دھارن کرنے کے نمت یگیہ میں پراپت ہوتا ہے۔ "سوترامنی" شبد کا ارتھ رشی دیانند کرت بھاشیہ میں اس پرکار ہے:-

"جنو آدی دھاگے کی گانٹھ بنا کر جس میں پہنی جاتی ہے۔ وہ یگیہ"

اسی منتر کا انواد کرتے ہوئے رشی کے بھاشیہ میں اس پرکار لکھا ہے:-

سوترامنی یگیہ میں منش دوج بنتا ہے۔ اس سے سپشٹ ہے۔ کہ سوترامنی یگیہ یگیوپویت سنسکار ہی تو ہے۔ ویدک شبد مالا میں سوتر شبد یگیوپویت کا ناچک ہوتا ہی ہے۔ جیسا شکھا اور سوتر کے واکیانش سے پرگٹ ہوتا ہے۔

اِن اوپر کے منتروں سے سپشٹ ہوتا ہے۔ کہ یگیوپویت یا جنو کا ویدوں میں ورنن نہ بتانا بڑی بھول ہے۔ ہم نے اوپر اتھرو ۳-۱-۲۸ والا جو منتر دیا ہے۔ اس میں प्राचीनोपवीत شبد آیا ہے۔ دنت پیٹھ "प्राचीनोपवीती" اور "यज्ञोपवीती" شبد بہت آئے ہیں۔ اُداہرن کے لئے شتپتھ کانڈ ۲ کے ۶-۱ ادھیائے کا پہلا براہمن دیکھئے۔ اس میں ترن یگیہ کا ورنن ہے اس میں دو پرکار کے کرتیہ ہیں۔ کچھ کریاؤں میں جنو سامنے کرنے کی پرتھا تھی۔ اُن کو प्राचीनोपवीती کہتے تھے۔ یدی جنو اُپ ویت کا ودھان وید اور براہمنوں میں نہ ہوتا تو प्राचीनोपवीती شبد کا کیا ارتھ ہوتا؟

گوپتھ براہمن میں گایتری منتر کے ودتیہ پاد کی ویاکھیا کرتے ہوئے "برت" کی مہما اس پرکار بتائی گئی ہے:-

برت سے براہمن گیانی ہو جاتا ہے۔ بکھر پرہو جاتا ہے۔ اکھنڈ ہو جاتا ہے۔ اس کا جنو کھنڈت نہیں ہوتا۔ اُس کا جیون کھنڈت نہیں ہوتا۔

یہاں کہا گیا ہے کہ جو براہمن برت کا پالن کرتا ہے۔ اسی کا تنتو ارتھات جنو کھنڈت نہیں ہوتا۔ اسی کا جیون پورن سمجھنا چاہئے۔ جنو کی مہما کان پر چڑھانے سے نہیں۔ کنتو برت کے پالن سے ہے۔ یہی بات پہلے بتائی گئی ہے۔ اسی براہمن کے پرپاٹھک ۲ کی چوتھی کنڈکا میں ہے۔

उपनयेतैनम (गो॰ पूर्व २।६)

ارتھات آچاریہ کو چاہئے کہ وہ برہمچاری کا اُپنین سنسکار کرے۔

سمرتیوں میں تو یہی آدیش ہے۔ دیکھئے:-

उपनीय तु यः शिष्यं वेदमध्यापयेद् द्विजः। सकल्पं सरहस्यं च तमाचार्यं प्रचक्षते॥
मनु २।१४०

جو براہمن شِشوں کا اُپنین کرا کے وید کلپ اور رہسیہ آدی کے ساتھ پڑھاتا ہے وہی آچاریہ کہلاتا ہے۔

ایسا تو شائد ہی کوئی منش ہو جو گرہ سوتروں میں بھی یگیوپویت سنسکار کے پرتی پادن میں سندیہ کرے۔ کیونکہ یہ سنسکار ہوتا ہی گرہ سوتروں میں دیئے ہوئے ودھی کے انوسار ہے۔ اشولائن گرہ سوتر میں لکھا ہے کہ:

अष्टमे वर्षे ब्राह्मणमुपनयेद् गर्भाष्टमे वा। एकादशे क्षत्रियं द्वादशे वैश्यम्॥ (आश्व॰ गृ॰ १।१९॥

ارتھات براہمن کا یگیوپویت سنسکار آٹھویں ورش یا گربھ کے آٹھویں ورش کرے۔ گیارہویں ورش کشتری کا اور بارہویں ورش ویش کا۔

آپستمبد دھرم سوتر میں لکھا ہے:-

उपनयनं विद्यार्थस्य श्रु-

(بقایا کے لئے دیکھو صفحہ کالم ۳ کے نیچے)

یادِ رفتگان

نمبر (۳۹)

پنڈت ہری کرشن کوئٹہ نواسی

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

پنڈت ہری کرشن جی بی اے دراصل امرتسر نواسی تھے کشمیری پنڈت تھے۔ امرتسر کے ایک مشہور خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کے پتا ڈپٹی بہاری لال صاحب رائے بہادر اس خاندان کی بنیاد رکھنے والے تھے۔ اُن کے باقی بھائی بھی مشہور کارآمد ہستیاں تھیں۔ پنڈت منوہر لعل۔ پنڈت سری کرشن۔ پنڈت پدمن کرشن جو آخر کار ترقی کرتے ہوئے اسسٹنٹ کمشنر پنجاب ہو گئے تھے بہ عہدہ پر بھی فائز تھے۔ بھائی پہلے امرتسر میں وکالت کرتے رہے مگر آخر کار پشاور میں وکالت کرنے چلے گئے تھے ۔

اس خاندان کے افراد اب بھی پنجاب میں مختلف مقامات پر اعلیٰ عہدوں پر متمکن ہیں۔ پنڈت ہری کرشن جی کوئٹہ میں ملازم تھے۔ پہلے تحصیلدار تھے۔ پھر منصف ہو گئے تھے۔ وہ لاہور میں پنڈت گورودت جی کے ہم جماعتوں میں سے تھے۔ اور اُن کے زیر اثر آریہ سماج سے محبت اُن کے دل میں پیدا ہو گئی تھی۔ جو اُن کے دل میں اخیر وقت تک قائم رہی ۔

کوئٹہ میں ایک اعلیٰ عہدہ پر ہونے کے باوجود وہ آریہ سماج میں باقاعدہ دلچسپی لیا کرتے تھے۔ آریہ سماج کے معمولی سے معمولی جلسہ میں بھی حاضر ہوا کرتے تھے۔ بڑے لائق اور عالم تھے۔ آریہ سماج کے سدھانتوں سے بڑی بھاری واقفیت تھی۔ اور اُن کو مل کر آریہ سماجیوں کو بڑی خوشی ہوتی تھی ۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جلسوں میں بحیثیت قائمقام کوئٹہ آریہ سماج وہ کئی دفعہ شریک ہوتے [illegible] کے ہر ایک کام میں بڑی دلچسپی لیتے رہے۔ پنڈت لیکھرام کو ان سے بڑی محبت تھی۔ وہ اُن بڑی محبت سے ملا کرتے تھے۔ اور اکثر علمیت [illegible] باتیں کرتے رہتے تھے ۔

پنڈت ہری کرشن اور پنڈت پدمن کرشن دونوں بھائی توام تھے۔ اکٹھے پیدا ہوئے تھے۔ بڑے تماشا کی بات ہے۔ کہ رنگ روپ اور بات چیت میں دونوں مشابہت رکھتے تھے۔ کئی دفعہ پنڈت لیکھرام۔ پنڈت ہری کرشن کی بجائے پنڈت پدمن کرشن سے بات چیت کرنے لگ جاتے تھے۔ اور یہ سمجھتے تھے کہ وہ پنڈت ہری کرشن جی سے بات چیت کر رہے ہیں۔ پنڈت پدمن کرشن جی کو آریہ سماج میں اس قدر دلچسپی نہیں تھی۔ اور وہ جمع [illegible] رہتے تھے۔ کہ آریہ سماج کے متعلق اُن سے کیوں باتیں چلاتے ہیں۔ پنڈت ہری کرشن جی اُن کی بیت کو ہنسی مذاق سے ٹال دیا کرتے تھے ۔

پنڈت ہری کرشن جی نے کوئٹہ میں رہ کر سوچا کہ جب تک کوئٹہ میں آریہ سماج کے لئے مندر نہیں بن جاتا۔ آریہ سماج کی ہستی متزلزل حالت میں رہے گی۔ اپنے رسوخ سے آریہ سماج کے لئے ایک ٹکڑا زمین حاصل کیا۔ ان دنوں میں کوئٹہ کی آبادی نئی تھی۔ اور کہا نہیں جا سکتا تھا۔ کہ آئندہ آبادی کا کیا حال ہوگا۔ آیا کوئٹہ ایک بارونق شہر بن جائیگا یا بلوچستان میں کوئٹہ کے ہونے کی وجہ سے اُس کی کوئی رونق نہیں ہوگی۔ مگر کوئٹہ میں دن بدن رونق ہوتی گئی۔ اور آہستہ آہستہ کوئٹہ بلوچستان میں ایک بڑا بھاری شہر بن گیا۔ اور مختلف مقامات کے لوگ وہاں آ کر رہنے لگے۔ ہندوستان افغانستان ایران، عرب ہر ایک ملک کے قائمقام وہاں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ ہر ایک طرف پھرنے سے ایسا معلوم دیتا ہے۔ کہ مختلف اقوام کی نمائش کوئٹہ میں ہو رہی ہے۔ انگریزی پڑھے لکھے لوگوں کی بڑی بھاری تعداد کوئٹہ میں مختلف دفتروں میں موجود ہے ایک محلہ کا نام اسی وجہ سے بابو محلہ بھی ہے ۔

پنڈت ہری کرشن جی کی کوشش سے اس وسیع زمین کے ٹکڑے پر ایک عالیشان مندر تیار ہو گیا۔ اور آریہ سماج کے لئے ایک مستقل آمدنی کا ذریعہ قائم کرنے کے لئے آریہ مندر کے ارد گرد دکانوں کی تعمیر کی گئی۔ اس وقت جہاں آریہ مندر تعمیر کیا تھا۔ وہ بڑی بارونق جگہ بن گئی ہے۔ اور دکانوں کے کرایہ سے ایک معقول آمدنی ہوتی ہے پنڈت ہری کرشن جیسے بارسوخ آدمی کے آریہ سماج کے پردھان ہونے کی وجہ سے کوئٹہ میں آریہ سماج دن بدن ہر دلعزیز ہوتی گئی۔ کوئی بھی باحیثیت عہدہ دار یا دوکاندار یا پیشہ ور شخص ایسا نہیں تھا۔ جو آریہ سماج کوئٹہ سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ آریہ سماج کوئٹہ کے سینکڑوں ممبر بن گئے ۔

ماہوار چندہ کی آمدنی کافی ہو گئی۔ کمار سبھا استری سماج کھول دی گئیں مقامی آریہ سماجیوں کو اپنی لڑکیوں کو آریہ سماج کی پاٹھ ودھی کے مطابق پڑھانے کے لئے کسی کنیا پاٹھ شالہ نہیں تھی۔ چندہ جمع کیا گیا۔ اور روپیہ جمع کر کے ایک بڑی عالیشان کنیا پاٹھ شالہ کھول دی گئی ۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے لئے مکان کی ضرورت تھی۔ آریہ سماج کے وسیع میدان میں ایک طرف آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی تعمیرات کی گئیں۔ آریہ سماجیوں نے پنڈت ہری کرشن کے نام کو کوئٹہ میں ہمیشہ کے لئے یادگار زندہ رکھنے کے لئے اس پاٹھ شالہ کا نام ہری کرشن آریہ کنیا پاٹھ شالہ رکھ دیا۔ اور جب تک کوئٹہ میں کنیا پاٹھ شالہ قائم ہے۔ پنڈت ہری کرشن کے استری شکشا کے لئے پریم کو ہمیشہ لوگ یاد کرتے رہیں گے ۔

پنڈت ہری کرشن اپنے اخلاق اور اچھے چال چلن کی وجہ سے ہر ایک مذہب و ملت کے لوگوں میں ہر دلعزیز تھے۔ ان کو سب بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اگرچہ ایک دور دراز مقام امرتسر کے رہنے والے تھے۔ مگر کوئٹہ میں عرصہ دراز تک رہتے رہتے وہیں کے ہو گئے تھے۔ کوئٹہ کے معزز لوگوں نے کوئٹہ میں اُن کی یادگار برقرار رکھنے کے لئے ایک بازار کا نام ہری کرشن سٹریٹ رکھا۔ اس طرح پنڈت ہری کرشن جب تک کوئٹہ قائم ہے۔ کوئٹہ کے ساتھ وابستہ رہیں گے ۔

پنڈت ہری کرشن کے آریہ سماج میں کام کرنے کی وجہ سے اُن کے حکام بالا مخالفت کرتے رہے ہیں۔ آریہ سماج پر بڑی بڑی آفتیں آتی رہی ہیں۔ حکام کئی دفعہ آریہ سماج کو شک کی نظروں سے دیکھتے رہے۔ مگر پنڈت ہری کرشن چٹان کی طرح اپنے اصولوں پر قائم رہے۔ اور آخری دم تک آریہ سماج کی کسی نہ کسی صورت میں خدمت کرتے رہے ۔

بقیہ مضمون صفحہ (۹)

तितः संस्कारः

ارتھات ودیا کے ابھیاس کا ویدک سنسکار اُپ نین ہے۔ یہاں प्रतिति: شبد پڑا ہوا ہے۔ اس سے ودت ہوتا ہے۔ کہ آپستمبھ کے مت انوسار ویدوں میں بھی یگیوپویت سنسکار کی ودھی ہے۔ آپستمبھ نے کس وید منتر کے آدھار پر ایسا کہا۔ یہ کہنا کٹھن ہے کیونکہ پراچین کال میں جب ویدوں کا پٹھن پاٹھن بھلی بھانتی پرچلت تھا۔ سبھی جانتے تھے کہ اُکت وید منتر اُمک بات کا پرتی پادن کرتا ہے گو ہلیہ گرہ سوتر تو دستار کے ساتھ ودیہ ہے:-

दीक्षणं बाहुमुद्धृत्य शिरोऽवधाय सव्येंऽसे प्रतिष्ठापयति। दीक्षणं कक्ष मन्वलम्बय भव त्येवं यज्ञोपवीती भवति॥

ارتھات داہنی بھجا کو اُٹھا کر سر کے اوپر سے بائیں کندھے پر۔ داہنی بغل میں ہو کر جنیو ڈالا جاتا ہے * ۔۔۔۔

دلت اُدھار سپھل ہو رہا ہے

ریاست جموں میں سنہ ۱۹۳۰ شروع میں جب دلت اُدھار کی تحریک جاری ہوئی تو ہمارے راجپوت بھائیوں نے اس کی سخت مخالفت کی۔ اور اپنے آپ کو چھوت چھات کا کٹر حامی ظاہر کیا۔ لیکن یہ نہایت ہی خوشی کا مقام ہے کہ آریہ سماج کے لگاتار پرچار کوشش اور زمانہ کی تبدیلی سے اب اُن کے خیالات میں بھی حیرت انگیز تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ اور وہ بھی اب دلت جاتیوں کو ہندو دھرم اور قوم کا انگ سمجھنے لگے ہیں۔ چنانچہ دلت جاتیوں کو اٹھانے اور اُن سے اچھوت پن کو دور کرنے کے لئے اب خود انہوں نے عملی قدم اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ اس لئے اس سلسلے میں یہ تازہ خبر نہایت ہی مسرت سے پڑھی جائے گی۔ کہ حال ہی میں تحصیل جموں میں واقع جاگیر دملہ کے جاگیردار سردار میاں ٹھاکر داتا رام جی کی دلی ہمدردی اور رسوخ سے وہاں کے راجپوتوں نے موضع رائے پور میں اپنی برادری اور دیگر اچھے ہندو قوموں کو اور گردونواح کی تقریباً سب دلت جاتیوں کے اشخاص کو اس اکٹھ میں بلایا۔ جس میں سب ہندو سجنوں اور دلت بھائیوں نے اکٹھے مل کر بھوجن کیا۔ اس موقعہ پر دلت بھائیوں نے راجپوتوں اور دیگر اچھے ہندو سجنوں کے گلے میں اپنے ہاتھوں سے پھولوں کے ہار ڈالے اور راجپوتوں نے اعلان کیا۔ کہ آج سے وہ دلت جاتیوں کے ساتھ مروجہ چھوت چھات کو مٹاتے ہیں۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کی طرف سے منشی رگھو بیر چند جی پردھان و پنڈت منسا رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پنڈت دیسراج جی ادھیاپک آریہ پاٹھ شالہ بٹھیرہ شامل ہوئے۔ دلت اُدھار کے لئے مبلغ دس روپیہ دان بھی آریہ سماج کو ملا۔

آریہ سماج اور دلت اُدھار کے حامی موضع رائے پور کے راجپوتوں کی اس اخلاقی دلیری اور قومی ہمدردی کے از حد مشکور ہیں۔ اور اُمید ہے کہ ریاست ہذا کے دیگر علاقوں کے راجپوت بھی اپنے ان راجپوت بھائیوں کی نیک مثال کو سامنے رکھتے ہوئے اسی طرح جلد ہی اپنے ہاں آباد دلت جاتیوں کی چھوت چھات کو مٹانے میں اُن کی تقلید کریں گے۔ تاکہ ہندو قوم سے یہ کلنک کا دھبہ بالکل دور ہو سکے ۔

داننت رام ادھشٹاتا دلت اُدھار
ریاست جموں

---

* یہ تو ہوا اُن لوگوں کے لئے جو کہتے پھرتے ہیں۔ کہ ویدادی شاستروں میں یگیوپویت سنسکار کا ڈھکوسلہ نہیں ہے یہ پیچھے کے لوگوں نے لادیا ہے (باقی آئندہ) ۔

دیال کی سرشٹی اُتپتی

برہمانڈ کی اُتپتی

(از مہاشہ بھولا ناتھ جی منتری سابق ایڈیٹر دیال کپورتھلہ)

امرت بچن صفحہ ۱۳ دفعہ ۱۹ میں لکھا ہے کہ

"ان نرمل چیتن استھانوں سے جو میل پرے ہٹ کر نیچے گری۔ اس میل سے مہاسن کا میدان بنا۔ مہاسن سے برہمانڈ رچا۔ چونکہ نرمل چیتن دیش کے ساتھ اس کا تعلق زیادہ رہا۔ اس کارن اس میں بھی نرمل چیتن دیش والا ٹھپہ لگ گیا۔ اور اس کی رچنا ستنگ پرش یعنی بھنور گپھا سے ہوئی۔ اور نرمل چیتن دیش کی طرح اس برہمانڈ نے بھی چھ لوک رچے"۔

ہم ایک مثال دے کر پاٹھکوں کو اس رچنا کا تمام سلسلہ ذہن نشین کراتے ہیں۔ تاکہ پاٹھک اس مت کی اُتپتی فلاسفی کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ جیسے حلوائی لوگ کھانڈ صاف کرنے کے واسطے کھانڈ کڑاہی میں ڈال کر نیچے آنچ دیتے ہیں۔ تو تمام میل اُبل کر اوپر آجاتی ہے۔ اور صاف اور شدھ کھانڈ نیچے رہ جاتی ہے حلوائی میل کو اتار کر باہر پھینک دیتا ہے۔ رادھا سوامی مت انوسار اسی طرح جب رچنا شروع ہوئی تو تمام مصالحہ اُبالا گیا۔ شدھ نرمل صاف مصالحہ سے رادھا سوامی مت کے استری پرش درگ والے چھ درگ بنے۔ اور میل کا مہاسن کا میدان بنا۔ پھر اسی میل کو اُبالا گیا۔ اس میں سے جو نکلا۔ اس سے برہمانڈ کے چھ لوک بنے اور میل کی جو میل نکلی اس میں سے پنڈ کے چھ لوک بنے۔ اور بچی ہوئی میل کا نرک لوک بنا۔ یہ ہے۔ رادھا سوامی مت کی فلاسفی۔

مثال نمبر ۲۔ جس طرح شریر کے چھ چکر ہیں۔ گدا چکر مل مُوتر باہر نکالنے کے لئے ہے۔ اسی طرح رادھا سوامی کے بھی نرمل چیتن دیش کے چھ چکر ہیں۔ اور بھنور گپھا رادھا سوامی کا گدا چکر کے کام آتا ہے۔ اس سے جو مل نکلا۔ اس کا مہاسن بنا۔ اسیطرح نیچے کا تمام سلسلہ سمجھ لو۔

رادھا سوامی کا خیال ہے۔ کہ جس طرح انسان کا فضلہ کئی جیو جنتو کھاتے ہیں مثلاً سور وغیرہ اسی طرح بھنور گپھا سے جو فضلہ گرا۔ اس کو رشی منی اوتار پیغمبر وغیرہ ہڑپ کرنے میں مصروف ہیں۔ یعنی دُنیا کے تمام لوگ اس گپھا سے نکلے ستارا کی تحقیقات کر کے اس کو اچھی طرح ہضم نہیں کر سکتے۔

امرت بچن صفحہ ۱۳۱ دفعہ ۹۲ میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"نرمل چیتن استھانوں کے رچے جانے پر آدی شکتی کے پریتم رچنا آرنبھ ہو گئے کیونکہ اس کا کام جو ہو رہا تھا اس میں کسی قدر چیتن کی جو دھار تھی۔

آشندہ کارروائی کا سلسلہ کچھ عرصہ کے لئے بند ہو گیا۔ لیکن اس ٹھہراؤ کے وقفہ میں آدشکتی کے بھنڈار کی جانب انادکشش زیادہ تیزی کے ساتھ جاری رہی۔ کیونکہ اب نرمل چیتن دیش کے نچلے استھانوں کا بھی اثر اس میں شامل ہو گیا۔ یہ نچلے استھان اگرچہ اس قدر چیتن ہو گئے تھے۔ کہ آد بھنڈار کے ساتھ جوڑے رہ سکیں۔ لیکن ان کے اندر پھر بھی کچھ نہ کچھ کم درجہ والی چیتنتا رہ گئی تھی۔ کیونکہ مہاسُن کے استھانوں کی تیاری کے سلسلہ میں جو رچنا آتمک کریا عمل میں آئی۔ وہ اس کو پورے طور سے خارج کرنے کے لئے کافی نہ تھی۔ چنانچہ یہ بچا ہوا نقص بعد میں رچنا کی کریا دوبارہ شروع ہونے پر دور کیا گیا۔ یہاں پر اس بات کا ذکر کر دینا نامناسب نہ ہوگا۔ کہ جیسے استھانوں کے ہر ست میں پانچواں استھان اُتپتی کی کریا کرنے والا ہے۔ چنانچہ منش شریر میں سرت کی بیٹھک کے استھان سے نیچے کی جانب جو پانچواں اندریہ چکر ہے۔ اس میں اولاد پیدا کرنے کا خاصہ رکھا گیا ہے۔ اور اسی طرح برہمانڈ میں بھی جو پانچواں یعنی برہمانڈ کا استھان ہے۔ اسی کے ذمہ اُتپتی کا کام ہے۔ پنڈ اور برہمانڈ دیش کے واسیوں میں پرش بھاو اور استری بھاو کی کہاوت میں بھید پرگٹ ہے۔ لیکن نرمل چیتن دیش کے واسیوں میں جیسا کہ پہلے کہہ چکے ہیں۔ یہ دونوں بھاو اکٹھے ہیں۔ اور یہاں کی سی استری پُرش والی کرتا شُدھی اس دیش میں نہیں ہوتیں۔

نرمل چیتن دیش کے پانچویں استھان یعنی ست لوک میں البتہ سرت اور شبد کی دھاروں کا سنگم نرپاد پرگٹ شکل میں ہوا۔ اس لئے جب رچنا کا سلسلہ دوبارہ جاری ہوا تو یہ دونوں خاص سر اس کم درجہ والی چیتنتا کے ٹھہراؤ کے وقفہ میں ست لوک کے اندر شامل ہو گئے تھے۔ دو الگ الگ دھاروں کے روپ میں خارج کئے گئے۔ پہلی دھار جو ست پُرش یعنی ست لوک کے دھنی سے جاری ہوئی شبد دھار کی شاخ ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی رکاوٹ پر غلبہ پانے کی سامرتھا رکھتی تھی۔ اس دھار کو کال پُرش یا برہم کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس میں کیندر قائم کرنے کی شکتی موجود نہ تھی۔ اس لئے یہ تنہا انادی جیہ دیش کے نچلے دور جو لا

میں رچنا نہیں کر سکتی تھی۔ دوسری دھار جو ست پُرش سے پرگٹ ہوئی۔ سرت دھار کی شاخ ہونے کی وجہ سے کیندر قائم کرنے کی سامرتھا رکھتی تھی۔ اور اس کے پیٹ میں ایسی اننت سرت انشیں موجود تھیں۔ جن میں کامل چیتنتا نہ تھی یعنی جو ایسی نرمل نہ تھیں کہ نرمل چیتن دیش میں ٹھہر سکیں۔

کال دھار کا رنگ بمقابلہ نرمل چیتن استھانوں کے نرمل پرکاش کے موتیلا پن لئے ہوئے تھا اور دوسری دھار کا رنگ جو آدیا کہلاتی ہے سبزی مائل پیلا تھا"۔

اس دفعہ کا مطلب یہ ہے کہ جب نرمل چیتن دیش کے چھ دیش رچے گئے۔ تو تب کچھ دیر ٹھہراؤ رہنے کے کارن سست لوک میں کچھ میل جمع ہو گئی۔ رادھا سوامی لکھتا ہے۔ کہ ویسے تو نرمل چیتن لوک شدھ تھے مگر ٹھہراؤ کی وجہ سے میل جمع ہو گئی۔ ست لوک رادھا سوامی کا اندریہ جگہ اولاد پیدا کرنے کا استھان ہے مطلب کو واضح کرنے کے لئے مثال پیش کرتا ہوں۔ جب عشق کو کسی طرح کا کوئی خیال نہ رہے۔ یعنی نکما رہے۔ تب بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے عشق کی منزل اندری میں ان تمام برے خیالوں کا مصالحہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور پھر اس میں سے اولاد پیدا کرتا ہے۔ مصنف کا اتنی ہی عبارت لکھنے کا کیول یہی تات پریہ ہے۔ چنانچہ جب رادھا سوامی دھام رچا گیا۔ تب رادھا سوامی کچھ نکمی حالت میں پڑا رہا۔ اس لئے اس میں کال یعنی شیطان کے دھار پیدا ہوئے۔ وہ کال کی دھار ست لوک کے ذریعہ خارج ہوئی۔ تب رادھا سوامی کے چھ دوں استھان شدھ نرمل ہوئے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں چونکہ کال جس کو ہم نے برہم کہا ہے۔ رادھا سوامی کے خیال میں برہم شیطان ہے کال کی دھار کشش کا کام کرتی تھی۔ کیندر یعنی بھنڈار قائم نہیں کر سکتی تھی۔ دوسری دھار جو استری درگ یعنی نرج والی جاری ہوئی۔ یہ دونوں دھاریں ست لوک سے نکل کر چلیں۔ اور سرت دھار کے پیٹ میں بہت سی سرت انشیں ایسی موجود تھیں۔ جو کہ نرمل چیتن دیش میں رہنے کے یوگیہ نہ تھیں۔ اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جو سرتیں نرمل چیتن دیش میں رہنے کے یوگیہ نہ تھیں۔ اُنہیں کو باہر نکالا گیا۔ ایسی حالت میں رادھا سوامی گورو نرمل چیتن دیش میں یہاں یعنی اس دنیا کی سرتوں کو کیسے لے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو میل تھی۔ اور اگر میل وہاں پہنچ گئی۔ تو وہ شدھ نرمل چیتن دیش نہ رہے گا۔ جبکہ رادھا سوامی ست لوک وغیرہ کی سرتوں کو بھی آج تک رادھا سوامی دھام میں نہیں لے جا سکا۔ تو بھلا پنڈ دیش کی سرتیں جو میل کی میل ہیں۔ کیسے ان استھانوں میں جائیں گی اگر آپ ان کو وہاں لے جائیں گے۔ تو وہ نرمل چیتن دیش نرک لوک بن جائے گا۔ اس لئے آپ رادھا سوامی دھام پر کرپا کر کے اس کو نرمل چیتن رہنے دو۔

اور اس بھارت ورش کو اپنی حالت پر چھوڑ جاؤ۔ اگر یہ سُرتیں وہاں رہنے کے یوگیہ ہوتیں۔ تو وہاں سے نکالی ہی کیوں جاتیں۔ رادھا سوامی مت کے آچاریہ کا یہ کہنا کہ ہم تمام سُرتوں کا اُدھار کر کے نرمل چیتن دیش میں لے جائیں گے سفید جھوٹ اور دھوکا ہے۔ رادھا سوامی آچاریہ کدا چت سُرتوں کو وہاں نہیں لے جا سکتا۔ رادھا سوامی مت انوبھو کی کسوٹی پر بالکل ناکمپو ہے۔ آؤ اپنے وطن سے ہی پیار کرو۔ یہی آپ کا نرمل چیتن دیش ہے۔ رادھا سوامی خیال دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔ اگر آچاریہ جی کہیں۔ کہ کرموں کے کارن وہ نرمل چیتن دیش میں جا سکتی ہیں۔ جو اچھے کرم کرے گا۔ شدھ نرمل ہو کر نرمل دیش میں واس پائے گا۔ یہ بھی ناممکن ہے کیونکہ وہاں رادھا سوامی مت میں تو کرموں کا کام ہی نہیں۔ ہم رادھا سوامی آچاریہ سے پوچھتے ہیں۔ کہ جو سُرتیں نرمل چیتن دیش میں آنند کر رہی ہیں۔ وہ کن کرموں کے ذریعہ آنند بھوگ رہی ہیں۔ جب وہ نرمل چیتن دیش کا آنند بغیر کرموں کے ہمیشہ کے لئے پا رہی ہیں۔ تو بتاؤ۔ کہ آپ کے ہاں کرموں کا کیا کام رہا اس سے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ کھانڈ جو زیادہ صاف ہو گئی۔ وہ نرمل چیتن میں ٹھہری۔ اور اس کی میل دوسرے منڈلوں کے کام آئی۔ کون سا ایسا عقل کا اندھا حلوائی ہوگا۔ جو کہ میل کو دوبارہ سیر والی مٹھائی میں ڈالے۔ میل تو ہمیشہ شیرہ میں ڈالی جائے گی۔ شیرہ سے تمباکو بنا کر رادھا سوامی جی چیلوں سے مل کر دھوم پان سمجھا جائیں اور وجد میں آ کر سار بچن کا یہی حقہ والا شبد اچارن کریں۔ تاکہ نرمل چیتن دیش کا آنند یہیں مل جائے مگر افسوس آپ کی قسمت میں یہ آنند پراپت ہونا بھی نہیں لکھا۔ آج کل آپ نے حقہ کے متعلق دفعہ ۱۲۸ ناٖفذ فرما دی ہے۔ بھلا ایسی حالت میں حقہ کی کیا مجال۔ کہ حق حق کی بولی بول کر آپ کو ست لوک پہنچائے۔

امرت بچن صفحہ ۱۳۲ تا ۱۳۷ پر یوں تحریر فرمایا ہے:۔

"کال پُرش اور آدیا کی دھاروں کے خارج ہونے پر ست لوک سے وہ کم درجہ والا چیتن دور ہو گیا۔ جو نرمل چیتن استھانوں میں رہنے کے قابل نہ تھا۔ اور ساتھ ہی برہمانڈ کی رچنا کے لئے ضروری سامان مہیا ہو گیا یہاں پر یہ جتلا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دھاروں کی کریا کا رخ باہر کو یعنی نرمل چیتن دھار کے رُخ سے اُلٹا تھا۔ کیونکہ ان کا کریا چھیتر آدشون اگم کے سرے سے شروع ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آدچیتن دھار کا کریا چھیتر دیش اگم کے قریب ہونے کی وجہ سے اس دھار کا رُخ دشیق اگم کی طرف تھا۔ لیکن کال و آدیا کا کریا چھیتر نول اگم کے ایک سرے

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۲ پر)

درد ناک فسانہ

باندی

وہ باندی تھی۔ ایک راجپوت گھرانے کی دُکھیا باندی۔ اُنکھ میں پیدا ہوئی اور دُکھ میں ہی پلی تھی۔ لیکن اس سے کیا۔ بھگوان کے دربار میں شاہ و امیر غریب اور راجہ کنگال کا بھید بھاؤ نہیں۔ تبھی تو اس نے اس دُکھیا کو بھی ایک خوب صورت لڑکی دی۔ جس نے اسے دیکھا اور اس پر قربان ہوگئی۔ واہ! کیسی خوب صورت لڑکی تھی۔ اسے ایک دو بار نہیں کئی دن بار بھرم ہوا۔ کیا مجھے جو پیدا ہی دُکھ سہنے کے لئے ہوئی ہوں۔ ایسی اولاد نصیب ہو سکتی ہے؟ کبھی نہیں۔ یہ دھوکا ہے۔ یہ اسرار ہے۔ اس نے بار بار کہا۔ لیکن نہیں۔ اسے معلوم ہو گیا۔ کہ ایسا کہہ کر وہ خود دھوکا کھا رہی تھی۔

جمنا اس خوشی کو برداشت نہ کر سکی۔ لڑکی پیدا ہوتے ہی وہ اس جگ کو چل بسی جہاں سے کسی نے واپس آ کر نہیں بتایا۔ کہ وہاں سکھ ہوتا ہے یا دکھ؟ چمیلی یتیم ہو گئی۔ اُس کی محبت کا سرچشمہ ماں تو اُس کے پیدا ہوتے ہی مر گئی۔ اور باپ؟ باپ تو کب ایک عدم کو سدھار گئے تھے۔

بغیر ماں باپ کے یہ لڑکی سب کو پیاری تھی۔ اگر اس کی ماں زندہ ہوتی۔ تو شاید کوئی اس کی بات بھی نہ پوچھتا۔ اب تو اس کے لاڈ کی کوئی حد نہ تھی۔ دوسری باندیاں سوچتیں۔ "وہ غریب کی ماں بچپن میں ہی مر گئی۔ وہ بھی تو ہم جیسی مصیبت کی ماری تھی"۔ ٹھکرانی سوچتیں "اس کی ماں نے کتنی سیوا اس گھر کی کی ہے۔ بیچاری کی آخری نشانی ہے۔ سکھ سے رہے پھلے پھولے۔ ہمیں اس کا کیا بوجھ ہے۔ چمیلی تھی بھی پیار کے قابل۔ بھرا ہوا متن۔ گلابی رخسار، منہ پر مسکراہٹ، سب کچھ تو پیار کے قابل تھا۔ بلاشبہ ٹھکرانی نے اسے کلیجہ میں چھپا لیا۔ ماں کے پیار سے محروم انجان لڑکی بھی پریم کی بھوکی تھی۔ وہ ماں کو دیکھ کر کھلکھلا پڑی۔

"کیسی خوب صورت بیٹی ہے یہ" ٹھکرانی نے کہا۔ سامنے مسکرا پڑی۔ آپس کی کھلکھلاہٹ اور مسکراہٹ ہی تو پریم کی وہ ڈور ہے جسے سنسار لاکھ کوشش کرنے پر بھی نہیں توڑ سکتا۔ لیکن یہ سکھ چمیلی کو زیادہ عرصہ تک نہ ملا۔ کیونکہ ٹھکرانی بھی کچھ دنوں بعد پرلوک سدھار گئی۔

(۲)

سنسار حسب معمول پہلے ہی سا چل رہا تھا۔ سنسار کبھی رُک ہی نہیں سکتا۔ کہ سنسار کیسے کروٹ بدل رہا ہے۔ اور اس میں دُکھ کی بھی بہتی ہے۔ لیکن دکھی آدمی کو پہلے سنسار کی ہر ایک حرکت دُکھ ہی میں بیتی سے دیکھتا ہے۔ لیکن جو ہے۔ اسے کیا کہتا ہے۔ ٹھاکر صاحب کے لئے تو سنسار پہلے کی طرح ہی چل رہا تھا۔ بلکہ وہ تو اُلٹا کچھ اور آنند سے ہو گئے تھے۔ وہی عیش و آرام۔ وہی محفلیں اور وہی موج بہار۔ بلکہ پہلے سے بھی کچھ زیادہ۔ اب وہ ایک نئی نویلی دلہن کے دل کے مالک تھے۔ اور ایک بندکلی سی لڑکی کے باپ۔ چمیلی کا تو انہیں اب دھیان بھی نہ تھا۔ آنند کے اس از کے سنسار میں صرف وہ تھے۔ اُن کی خوب صورت پتنی اور اس سے پیدا ہوئی ایک ہنس مکھ لڑکی۔ نئی ٹھکرانی تو ٹھکرانی ٹھہری۔ بھلا کر وہ کمزوری سمجھتی۔ اور کر پا کو سکار تا۔ چمیلی وہ چمیلی جو پہلے ٹھاکر صاحب اور ٹھکرانی جی کی آنکھوں کی پُتلی تھی۔ اب اُن کی ایک محبت بھری نگاہ کے لئے ترس کر رہ جاتی تھی۔

ہاں! ایک بات ضرور تھی۔ ٹھاکر صاحب کی لڑکی اس سے بہت مانوس تھی۔ چمیلی تو گویا اس کی جان تھی۔ یہ اسے چھوڑ کر اپنی ماتا کے پاس بھی جانا منظور نہ کرتی۔ دونوں میں کتنا پریم تھا۔ وہ کہنے کی بات نہیں اور محسوس کرنے کی ہے۔

"چمیلی!"

"حکم مشری اَن داتا"

"جا! بائی جی کو بلا لا"

"جو حکم پرتھوی ناتھ" کہکر چمیلی چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد چمیلی راجکماری کو لے کر واپس آئی۔ راجکماری اب جوانی میں قدم رکھ رہی تھی۔ بال اوستھا کے بھولے پن کی جگہ اب جوانی کی سنجیدگی کے آثار اس کے خوب صورت چہرے سے نمایاں تھے۔ راجکماری کے آنے کے ساتھ ہی ساتھ اس کی ماں بھی داخل ہوئی۔ چمیلی بھی ایک طرف آ کر ادب سے کھڑی ہو گئی۔ ٹھاکر صاحب نے انہیں دیکھتے ہی ہنس کر کہا

"آج کیسا مجمع اکٹھا ہو کر آیا ہے۔ کیا آج ہی راجکماری کا بیاہ کرنا سوچ لیا ہے" ٹھکرانی ہنس پڑی۔ راجکماری کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔ اور چمیلی کو تو ایک باندی کی حیثیت سے راج پریوار کے مذاق میں حصہ لینے کا حق ہی نہ تھا۔

ٹھکرانی۔ "ہاں یہ بھی تو اب کرنا ہی ہے۔ آپ کو اس کا کوئی فکر ہی نہیں ہے"۔

ٹھاکر۔ "اچھا؟ کیا اب اس لڑکی سے ایسی ناراضگی ہو گئی؟"

"نہیں جی ناراضگی۔ بے ناراضگی کی کیا بات ہے کنواری بیٹی اور سر کا فرض تو دیئے ہی کام چلتا ہے اس کا چاند ہی کیا ہے۔ بیٹی تو جلد یا بدیر پیا کے گھر کا دھن ہو ہی جاتا ہے۔ پھر دیر سے فائدہ؟" ٹھکرانی نے آنکھوں میں آنسو لا کر کہا۔

ٹھاکر صاحب بھی کچھ گمبھیر ہو گئے۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہ پھر بولے:۔

"...... اور اس چمیلی کا کیا سوچا ہے۔ اس کا بھی تو کچھ کرنا ہی پڑے گا"

چمیلی باہر سے کان لگا کر سب کچھ سُن رہی تھی۔ "اس کو بھی راجکماری کے بیاہ میں ہی اُدھر کے کسی پاسبان سے بیاہ کر کے جہیز میں دے دینا ہے۔ اور اس کے متعلق کیا سوچنا ہے" ٹھکرانی بول اُٹھی۔

"نہیں جی۔ میری ایسی مرضی ہے۔ کہ اس کے ہاتھ کہیں پیلے ہاتھ کر دیئے جائیں۔ اور یہ گھر ہی میں رہے۔ بڑی ٹھکرانی اسے بڑی چاہتی تھیں"۔

"اونہہ! آپ تو یہ لڑکی بہت بڑی لگتی ہے اپنے کو نہ جانے کیا سمجھتی ہے۔ جب دیکھو۔ منہ چڑھا ہوا۔ بیٹھے گی۔ تو سب سے اوپر۔ کوئی کام کرنے کو کہو تو تیوریوں پر بل۔ بائی کی نہ جانے کیوں اس سے اتنی بنتی ہے۔ اور اس کا کیا۔ بیچاری کچھ سمجھتی بھی تو نہیں۔ بھولی بھالی لڑکی ہے۔ پھر گھر میں باندیاں بھی تو بہت ہو گئی ہیں ایک کم ہو گئی۔ تو کیا بات ہے"۔

لیکن اس کام میں اگر چمیلی کی بھی صلاح پوچھ لی جائے تو کیا حرج ہے؟

"اس میں صلاح کیا پوچھنا ہے؟ باندیاں پاسبان سے نہ بیاہی جائیں تو کیا کوئی راج رانی بنیں گی؟"

نہ جانے کیسی عادت ہے۔ تمہاری! ہر بات پر ناراض سی ہو جاتی ہو۔ ہوگا تو وہی جو تم چاہو گی۔ لیکن پوچھ لینے سے یہ تو ہو جائے گا۔ کہ ہاں مجھے بھی پوچھا ہے۔ وہ بھی کسی کے گلے نہیں باندھی ہے"۔

"باندیاں یہاں ہی نہیں دیکھیں ہیں۔ میرے مائکے میں بھی سو باندیاں ہیں۔ مگر اُن کے ایسے چوچلے کہیں نہیں دیکھے۔ باندی ہے کوئی شہزادی نہیں ہے۔ خیر مجھے اس سے کیا جو آپ کی مرضی ہو کیجئے"۔

ٹھاکر صاحب آگے کچھ نہ بول سکے۔

(۳)

کیسا سجیلا اور بھولا بھالا نوجوان تھا۔ نام تھا چندر سنگھ۔ جیسا نام ویسے ہی اوصاف اس کے پتا ٹھاکر بلونت سنگھ کی طرح محلوں کے کا مدار تھے۔ وہ پریم میں پلا تھا۔ سکھ کی سیجوں پر سویا تھا۔ اور راحت میں بڑا ہوا تھا ہونٹوں پر آٹھوں پہر مسکان ناچا کرتی تھی۔ ٹھاکر بلونت سنگھ کو وہ پرانوں سے بھی پیارا تھا۔ بڑے بڑے گھروں سے اس کے شادی کے سندیش آتے تھے۔ پر ٹھاکر صاحب کے پاؤں ہی زمین پر نہ جمتے تھے۔ پچاس ہزار نقد دینا ہوگا۔ سنہری چار جامے سے سجے ہوئے پچیس خاصے گھوڑے۔ چار ہاتھی۔ ایک بڑی جاگیر اور نہ جانے کیا کیا۔ دل ہی دل میں وہ اپنے روشن مستقبل کے تصور بناتے۔ اور اپنے لائق بیٹے کے ذریعہ حاصل ہونے والی خوشحالی کی خیالی آرائشوں میں پھول اُٹھتے۔

چمیلی نے بھی ایک بار چندر سنگھ کو دیکھا۔ اور چندر سنگھ نے چمیلی کو۔ پہلی نگاہوں میں ہی دونوں کے دل مل گئے۔ اب تو چمیلی کا کسی کام میں جی ہی نہ لگتا تھا۔ اور چندر سنگھ کی بھی اب کچھ ویسی سی حالت تھی۔ اس لئے کہ دونوں کے اندر ایک ایسی پیاس تھی۔ جسے پریم کا نام دیا جاتا ہے۔ لیکن جو بجھانے کی کوشش پر اور بھی بھڑکتی ہے۔ چمیلی کو تو اپنی خواہشات کے دبانے کا ابھیاس تھا لیکن چندر سنگھ کے لئے جدائی ناقابل برداشت ہو گئی۔ کئی بار سوچا کہ چمیلی کو لے کر کہیں نکل جائیں کہاں چلے جائیں؟ اس جگہ جہاں آدمی کا آدمی غلام نہیں۔ جہاں ایشور کے پیدا کئے آدمیوں میں اونچ نیچ کا بھید بھاؤ نہیں۔ جہاں دو پیاسے دلوں کی خواہشات پر پابندی نہیں۔ لیکن چمیلی اس بات پر راضی نہ ہوتی تھی۔ اسے نہ جانے کیوں اُمید لگی تھی۔ کہ وہ اپنے آقا ٹھاکر صاحب سے اجازت لے کر چندر سنگھ کے ساتھ شادی کرے گی۔

"پرتھوی ناتھ! مجھے کچھ عرض کرنا ہے" اس نے ٹھاکر صاحب سے جا کر کہا۔

"کیا کہنا چاہتی ہے۔ چمیلی!"

"اَن داتا! میری ماں نے اس راج گھرانے میں جنم پایا۔ اسی میں پلی اور اسی کی سیوا میں اس نے پران دیئے۔ میں نے بھی جیسی کچھ خدمت اس راج گھرانے کی کی ہے۔ اَن داتا سے چھپی نہیں۔ آپ میرے دھرم کے پتا ہیں۔ اور میں آپ کی بیٹی"۔

"ہاں یہ سب کچھ ٹھیک ہے چمیلی۔ لیکن تو کیا کہنا چاہتی ہے؟"

چمیلی نے اپنی کہانی سُنا دی۔ سنتے ہی ٹھاکر صاحب کے تیور چڑھ گئے۔

"چمیلی! چندر سنگھ خاص خاندانی راجپوت کا بیٹا ہے۔ وہ تجھ سے وواہ کیسے کر سکتا ہے!" ٹھاکر بولے۔

"وہ بھی اسے سویکار کر چکے ہیں پرتھوی ناتھ" چمیلی نے دبی زبان سے جواب دیا۔

"یہ جعل سازی پہلے ہی کی جا چکی ہے" ٹھاکر نے غصہ میں آ کر کہا۔ اور ہاتھ کے چابک سے سٹاک سٹاک کئی وار چمیلی پر کر دیئے۔ چمیلی بے ہوش ہو کر گر پڑی۔

(۴)

محفل آراستہ تھی۔ پیالہ زور سے چل رہا تھا۔ شاید

کی مسجا بٹ اور روشنی کی جھمجاہٹ سے ٹھاکر صاحب کا محل بقعہ نور ہو رہا تھا۔ آج ٹھاکر صاحب کی لڑکی کا ناک پور کے مہاراج کے کنور سے بیاہ تھا۔ درمیان میں ٹھاکر صاحب اپنے سمدھی کے ساتھ بیٹھے جھوم رہے تھے ؛

چوتھے دن برات رخصت ہوئی۔ اور اس کے ساتھ بدقسمت چمپیلی بھی بائی جی کے جہیز میں دے دی گئی۔ وہ مایوس تو ہو گئی تھی۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہی اس کے ارمانوں کا خون کیا جا رہا تھا۔ برات کا پہلا پڑاؤ تھا۔ کل پانچواں اور لگا۔ دن برات ناک پور میں پہنچ جائے گی ایسی امید تھی۔ رات کو کا پیادہ تھا۔ پڑاؤ پر ہنسی مذاق کا کیا پوچھنا ہر ایک۔ نفس خوشی میں متوالا ہو رہا تھا۔ بائی جی کے جی جیتے ہونے کا بہانہ مل گیا ہے۔ پاؤں ایک جگہ ٹکتے ہی نہ تھے۔ کبھی ادھر کبھی ادھر۔ کبھی یہاں کبھی وہاں۔ وہ وسیع شامیانہ جس میں ان کے ٹھہرنے کا انتظام تھا۔ انہیں چھوٹا معلوم ہوتا تھا۔ وہ اپنے نئے دولہا کو دیکھ کر ہی آمنے سامنے چھیڑ چھاڑ ہوتی جا رہی تھی۔ اتنے میں ایک باندی نے ہانپتے ہوئے آ کر کہا۔

"ان داتا! غضب ہو گیا۔ کنور رانی صاحبہ کے پہرے کی ایک باندی نے زہر کھا لیا ہے۔ وہ مر چکی ہے"

"کونسی باندی؟ نام بھی معلوم ہے اس کا؟"

بیٹھی ہوئی بائی جی اچھل پڑی۔

"چمپیلی نام ہے اس کا ان داتا"

"کیا مر چکی ہے؟" کنور صاحب نے پوچھا۔

"ہاں ان داتا! اس میں جان بالکل باقی نہیں"

اچھا دیکھو۔ ڈیرے کے پہرے کے سنتری سے کہہ کر آدمیوں کی مدد سے اُسے جلوا دو۔ کام کرنے والے آدمیوں کو سمجھا دو کہ کسی کو خبر نہ ہو ورنہ بیاہ کا معاملہ ہے۔ یہ اپ شگن اچھا نہیں ہے"

بائی جی کو چمپیلی کے مرنے کا کچھ دکھ تو ضرور ہوا۔ لیکن وہ بھارتی تھی۔ آخر تھی۔ تو راجپوت کی بیٹی۔ جس شخص کو ہمیشہ سے ہی یہ تعلیم ملی ہے۔ کہ جو داسیاں ہوتی ہیں۔ ان میں ہمارے جیسی جان نہیں ہوتی۔ انہیں ہمارے جیسی ویدنا نہیں ہوتے۔ اور انسانوں میں ان کا شمار نہیں۔ اُس کے دل پر ایک معمولی باندی کے مرنے کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟ اور خصوصاً اُس وقت جبکہ راحت کی ایک وسیع دنیا اُن کی آنکھوں میں بس رہی ہو ؛

(۵)

ٹھاکر صاحب بیتری کا بیاہ کر چکے تھے۔ لیکن کہتے ہیں کہ وہ ایک بڑی چنتا سے چھٹکارا پا چکے تھے۔ اس وقت وہ دالان کے باہر بیٹھے تھے؛

دیال کی سرشٹی اُتپتی

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۱۱)

کے قریب ہونے کی وجہ سے ان کا رخ نیچے کی اگنی کی جانب تھا۔ سہال پرش اور آدیا کا کریا چھیتر برہمنڈ کہلاتا ہے اس کے اوپر کا سرا جہاں ستی کی رچنا کے سب سے نیچے حصہ سے جس کو اکشر پرش کا استھان کہتے ہیں جڑا ہوا ہے۔ اکشر پرش چونکہ مہال ستی کی نیم روحانی رچنا کے دھاروں میں سے ایک دھنی ہے۔ اس لئے وہاں کے دوسرے دھنیوں کے مانند وہ سرتوں سے قریباً آزاد ہے۔ اسی سے اکشر اِبناشی پرش کہلاتا ہے۔ کال اور آدیا کی دھاروں نے اس استھان پر کسی قدر ملی جلی حالت میں پہلا کیندر قائم کیا۔ ان دھاروں کے نام پرش اور پرکرتی ہوئے۔ چونکہ اکشر پرش نرمل چیتن دیش کی ایک کلا تھی۔ اس واسطے برہمانڈ کے تعلق میں اس کا درجہ نزدیک ہے۔ جو برہم اور من کے تعلق میں مشق کی سرت کا رہتا ہے۔ اسی وجہ سے اکشر پرش کا استھان برہمانڈ سچا آتم پد کہلاتا ہے۔ چونکہ پرش نیچے اگنی کی مہان آتما یعنی سُرت ہے۔ اس لئے جو ابھیاسی اکشر پرش تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کو مہاتما یعنی مہان آتما کہتے ہیں۔ اکشر پرش کے ساتھ تعلق ہونے سے کال اور آدیا کو بہت کچھ تقویت حاصل ہو گئی۔ جس سے برہمانڈ کی رچنا کا کام فوراً جاری ہو گیا۔ یعنی نرمل چیتن استھانوں کی رچنا کے ڈھنگ پر پرش پرکرتی اور اکشر پرش سے دھاریں جاری ہو کر ان کے متعلق برہمانڈ کے استھانوں کی رچنا پرگٹ ہوئی۔ اس مقام پر یہ تینوں دھاریں پرگٹ ہیں۔ اور ستر بینی کے نام سے مشہور ہیں۔ اکشر پرش کی بیٹھک کے مقام کے نیچے ایک بڑا بھاری کیندر یعنی چیتنا کا سر دوار واقع ہے۔ جس کو مان سرودر کہتے ہیں۔

اور شادی کے حساب کتاب کو دیکھنے میں مگن تھے۔ کہ گڑھ کے صدر دروازے پر کچھ شور سا ہوا۔ اور کچھ ہی دیر میں ایک پاگل سا نوجوان دوڑتا ہوا سامنے آ کھڑا ہوا۔ ٹھاکر نے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا ہی تھا۔ کہ اس نے دو گولیوں سے ٹھاکر کا سینہ داغ دیا۔ اس کے بعد نوجوان مذاق میں ہنس پڑا۔ اس نے زور سے اپنے دونو ہاتھ اٹھا کر کہا :-

"اوہ! اب تو اتیاچار کا بدلہ لے لیا ہے"

لوگ نوجوان کے پکڑنے کو دوڑے۔ لیکن اُس نے پستول کی دو گولیاں اپنے سینے میں بھی داغ لیں ؛   (چاند)

جب کوئی ابھیاسی یہاں پہنچ کر اس چیتن سرودر میں غوطہ لگاتا ہے۔ تو اس کی وہ سب جھینی ملینتا جو کال پرش یعنی برہم یا برہمانڈی من کے دیش سے گذرنے کے دوران میں اس پر چڑھ گئی ہو۔ دھل جاتی ہے۔ وہ مقام جہاں پر یہ تینوں دھاریں اول مرتبہ ملیں۔ ترکٹی یعنی تین پربتوں کا استھان کہلاتا ہے۔ ان پربتوں کے نام سمیرو۔ سمیرو کیلاش ہیں۔ کال اور آدیا کی دھاریں جو ست لوک سے اُتری تھیں۔ یہاں پر برہم اور مایا روپ میں پرگٹ ہوئیں ؛

چونکہ اس استھان کا اصلی آدھار استھول یعنی کم چیتن تھا۔ اس لئے رچنا ترکٹی کے سلسلہ میں چھوٹی ہونے پر یہاں سے نہایت سوکھشم پیمانہ کے تلا اور پنڈی ذرات ہی بھاری مقدار میں خارج ہوئے۔ معمولی ذرات یا ایٹموں سے نہیں ہے۔ جو کہ ان کے تجربہ میں آتے ہیں۔ کیونکہ وہ پرمانوؤں سے اتینت سوکھشم ہیں۔ ترکٹی میں چیتنا کی کمی بمقابلہ اوپر کے استھان کے جس کو سن یا دسواں دوار کہتے ہیں۔ زیادہ نمایاں یعنی پرگٹ شکل میں ظاہر ہوئی۔ جس کا اثر روشن اندریہ پر طلوع ہوتے ہوئے سورج کے چمکیلے لال رنگ کا سا پڑتا ہے ؛

ترکٹی سے نیچے یہ تینوں دھاریں مل کر چلیں اور ان کے علاوہ دو نئی دھاریں مایا اور برہم سے پرگٹ ہو کر نیچے اتریں۔ ان دو دھاروں نے نیچے اتر کر جو تیسرا ٹھیکہ لیا۔ اس کو سہس دل کنول (ہزار پنکھڑیوں والا کنول) کہتے ہیں۔ اور مایا اور برہم نے یہاں پر جیوتی نارائن یعنی نرنجن کا روپ دھارن کیا ؛

چونکہ یہ تین دھاریں جن کا ابھی اوپر ذکر ہوا۔ تین کوٹوں یعنی بلند گھاٹیوں والے استھان سے جاری ہوئی تھیں۔ اس لئے سہس دل کنول کی جانب اوتاریں جو دستر انہوں نے اپنے لئے بنایا۔ اس میں اثر ان دھاروں کے اٹھان استھان یعنی ترکٹی کا آ گیا۔ اس دستر کو بنک نال ٹیڑھی سُرنگ) کہتے ہیں۔ جس مقام سے یہ تینوں دھاریں ایک بن کر نیچے کی جانب رواں ہوئیں۔ وہاں سے رستہ اول اوپر کو جاتا ہے۔ اور بعد میں نیچے اترتا ہے۔ تھوڑا آگے چل کر ہم دکھائیں گے۔ کہ یہی تین دھاریں تین گنوں کے نہایت سوکھشم گپت (بیج) روپ ہیں۔ ان میں سے ایک میں پربل ستو انگ اور دوسری میں اپیکشی رج انگ اور تیسری میں سنگھار کا انگ قائم ہے۔ ترکٹی استھان میں ان تینوں دھاروں نے اور نیز مایا اور برہم کی دھاروں نے وہاں کے پرمانوؤں کا منتھن کر کے پانچ علیحدہ علیحدہ لیکن نہایت سوکھشم اور جھینے غلاف پرگٹ کئے۔ جو سے بعد میں استھول

پرکرتی یعنی مادہ کی وہ پانچ اوستھائیں ظاہر ہوئیں۔ برہم دھار سے جو اوستھا ظاہر ہوئی۔ وہ آکاش تتو اور مایا دھار سے جو اوستھا ظاہر ہوئی۔ وہ اگنی تتو اور ستوگن۔ رجوگن و تموگن کی دھاروں سے جو اوستھائیں ظاہر ہوئیں۔ وہ وایو جل اور پرتھوی تتو کہلاتے ہیں۔ رچنا ترکٹی چھوٹی کے سلسلہ میں جو غلاف ترکٹی سے نیچے گرے۔ وہ ان پانچ اوستھاؤں کا اثر لئے ہوئے تھے اور سہس دل کنول میں جا کر وہ علیحدہ علیحدہ پانچ تتووں کے روپ میں ظاہر ہوئے۔ چونکہ یہ تتو استھول پرکرتی کے سب سے چھوٹے ذرات یعنی آنکھوں سے بھی زیادہ سوکھشم تھے۔ اور شکتی ان کے اندر کس کر بھری تھی۔ اس لئے یہ سہس دل کنول سے علیحدہ علیحدہ رنگین چمکتی ہوئی دھاروں کی شکل میں رواں ہوئے۔ آکاش تتو کا رنگ گہرا نیلا سا تھا۔ اگنی کا لال۔ وایو کا ہریالا جل کا سفید اور پرتھوی کا پیلا ؛

سہس دل سے نکلتے ہی پانچ تتووں کا ڈھیر سے منقسم ہوا اور تین گنوں و جیوتی اور نرنجن نے جداگانہ منقسم کر کے پانچ تتووں کے پچیس اُپ بھاگ پرگٹ کئے۔ جن میں سے ہر ایک کے اندر علیحدہ خاص انگ یا صفت موجود تھی۔ ان پچیس اُپ بھاگوں کو پچیس پرکرتیاں کہتے ہیں ؛ (باقی آئندہ) ؛

رسالہ آریہ مسافر کا شہید نمبر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شہید بھارت پنڈت لیکھرام جی کی یادگار میں جو رسالہ آریہ مسافر جاری ہے۔ اس کا ایک خاص نمبر موسومہ "شہید نمبر" ماہ فروری ۱۹۳۲ء (پھاگن) میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ نکالا جائے گا۔ اس میں آریہ سماج کے چوٹی کے علماء مثلاً شری نارائن سوامی جی۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ سری سوامی ویدانند جی۔ راؤ بہادر ماسٹر آتما رام جی امرتسری۔ پنڈت چموپتی جی ایم اے وغیرہ کے عالمانہ مضامین اور ملک کے ممتاز و معروف شعراء کی بلند پایہ نظمیں ہونگی۔ اس کے علاوہ شہید کی زندگی اور مشن سے متعلق

بلاک کی سہ رنگی تصویر

دی جائیگی۔ چند اور تصاویر بھی ہونگی۔ رسالہ کا حجم معمول سے زیادہ ہوگا۔ غرضیکہ اس نمبر کو ہر لحاظ سے بہتر بنانے کی زبردست کوشش کی جائے گی۔ جو بھائی ابھی سے گراہک بن جائیں گے۔ انہیں خاص نمبر مفت میں مل جائے گا۔ آریہ مسافر کا سالانہ چندہ صرف دو روپیہ ہے۔ اس خاص نمبر کی قیمت ۶ آنہ فی کاپی ہوگی ؛

اشتہار دہندگان کے لئے بھی یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ آریہ مسافر کی اشاعت روزبہ ترقی ہے۔ اور یہ

ویدک پرچارنی سبھا چنت پورنی ضلع ہوشیارپور

چند سجنوں نے جن میں آریہ سماجی و سناتن دھرمی سبھی اصحاب شامل ہیں۔ عرصہ اکیس برس سے ایک سبھا بنا رکھی ہے۔ جو علاقہ چنت پورنی میں ودیا پرچار کرتی ہے۔ یہ پہاڑی لوگوں میں سے توہمات کو دور کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اس سبھا نے ایک سنسکرت ودیالیہ کھول رکھا ہے۔ جس میں تیس ودیارتھی شکشا گرہن کرتے ہیں۔ جن میں سے چار وشارد اور ۸ پراگیہ پریکشا کی تیاری کر رہے ہیں۔ پاٹھ شالہ بڑا ہی مفید کام کر رہی ہے۔ اس پاٹھ شالہ سے متعدد ودیارتھی شکشا گرہن کر کے وید اور شاستری بن چکے ہیں۔ سبھا کا سالانہ جلسہ عموماً کرسمس کے دنوں میں ہوا کرتا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے اُپدیشک۔ بھجنیک پرچار ارتھ آیا کرتے ہیں۔ اس برس یہ اُتسو ۲۶ سے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء کو بڑے سمارو و اُتساہ سے منایا گیا۔ جس میں پنڈت بنواری لال جی۔ پنڈت پورن چند جی۔ پنڈت رام چندر جی سدھانت بھوشن۔ مہاشہ گلشن لال جی بھجنیک شامل ہوئے۔ مقامی حالات کے لحاظ سے حاضری کافی تھی۔ اُپدیشوں و بھجنوں کا پربھاؤ اچھا رہا۔ ماسٹر ٹھاکر رام جی پردھان سبھا کا اُتساہ سراہنیہ ہے۔ یہ دیکھ کر آشچریہ ہوتا ہے۔ کہ چنت پورنی جیسے مقام میں جہاں آریہ سماج کا پرچار ہی ہمیشہ شک کی درشٹی سے دیکھا جاتا ہے۔ اکیلے ماسٹر ٹھاکر رام جی اپنے تدبر۔ استقلال اور دڑھ وشواس سے اپنے کٹر مخالفوں کو بھی اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو رہے ہیں پاٹھ شالہ کے سمبندھ میں ایک اور بات قابل ذکر ہے ایک بالمیک لڑکا بھی اس میں شکشا گرہن کرتا ہے جو برہمن و راجپوت لڑکوں کے ساتھ ہی بیٹھتا ہے کوئی نفرت کا جذبہ تک نہیں پایا جاتا۔ چنت پورنی دیوی کے مندر میں ہر سال دو مرتبہ بھینسا بکرا اور مرغا کی قربانی کی جاتی ہے۔ ودیا پرچارنی سبھا ان مراسم کو دور کرنے کا دیر سے یتن کر رہی ہے۔ چنانچہ اب پجاریوں میں ایک زبردست گروہ ایسے سجنوں کا پیدا ہو گیا ہے۔ جو اس مذموم رسم کو بند کرنا چاہتا ہے۔ عدالت میں اس کے متعلق مقدمہ چل رہا ہے کہ یہ رسم بند کی جائے گذشتہ درش قربانی کے وقت ایک نوجوان پجاری بھاری مجمع میں سے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر بکرا اور بھینسا کو قربان گاہ سے بھگا گیا تھا جسے پجاریوں نے بدشگونی سمجھا۔

ودیا پرچارنی سبھا کے کارکن اس قسم کی ادھیہ۔

> نورمیتوں کے برخلاف کوشاں رہتے ہیں ضلع ہوشیارپور نواسی وانیہ اصلاح پسند بھائیوں کو ودیا پرچارنی سبھا کی سہائتا کرنی چاہئے۔ تاکہ یہ سبھا بلوان ہو کر ادھک سیوا کر سکے۔
>
> (بنواری لال گوردت بھون لاہور)

بھگتی رس سے آریہ سماج کو عوام کی تحریک بناؤ

(از لالہ دیوان چند جی بی اے۔ وکیل)

آریہ سماج کی تمام تر توجہ اس وقت تک تعلیم سوشل سدھار اور مذہبی تبلیغ میں لگی رہی ہے۔ ان معاملات میں بھی اُسے کافی کامیابی اب تک حاصل نہیں ہوئی۔ اس کی اصلی وجہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں بھگتی رس نفی کے برابر ہے۔ عام لوگوں میں بلکہ خاص طور پر ہندو دیویوں میں بھگتی کے لئے بے حد شردھا موجود ہے۔ ہندو دیویاں تو ہمیشہ سے بھگتوں کو پرماتما کا اوتار خیال کرتی رہی ہیں۔ کاش! آریہ سماج انگریزی تعلیم کی بجائے بھگتی مارگ پر شروع سے زیادہ زور دیتا۔ تو تعلیم یافتہ طبقے کے آرام طلب کمزور اور بناوٹی چلن والے لوگوں کی بجائے اس میں دیہات کے ویر تیجسوی۔ شردھالو اور سچے لوگوں کی کثرت ہوتی۔ جو خطرے کے وقت اپنا تن من اور دھن سماج کی ویدی پر قربان کر کے آریہ لیڈروں۔ اور مصنفوں کے قیمتی جیون کی رکشا کرتے۔ بلکہ آریوں کا اپنا تیج ہی اس قدر غالب ہوتا۔ کہ ان کے ویروں کی طرف کوئی کبھی نظر بد سے دیکھنے کی جرأت نہ کر سکتا۔ جس قسم کے حملے آریہ ویروں پر ہو چکے ہیں۔ کیا ایسے ہی حملے کبھی سکھ مصنفوں یا لیڈروں پر کرنے کا کسی کے دماغ میں خیال تک بھی آیا؟

اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ سکھی عوام میں پھیل چکی ہے۔ زمیندار مزدور اور اکثر دیہات کی بہادر جماعتیں اس میں بکثرت شامل ہیں۔ ان کے لیڈران اکثر انہی جماعتوں میں سے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ سکھی انہی ویر سچے اور شردھالو لوگوں کے سر پر سربلند ہے۔ کسی کو جرأت نہیں۔ کہ اس کے لیڈروں پر وار کر سکے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ مستقبل قریب میں آریہ سماج کو کئی ایک حملوں سے دوچار ہونا پڑے گا اب تک آریہ سماج کا دائرہ صرف شہروں کے بازاروں میں پرچار کرنے تک محدود رہا ہے باہر کی کھلی ہوا اور دیہات کے کھلے دل والے لوگوں سے اس کا واسطہ نہیں پڑا۔ دیہات کے سرل ہردے اور شردھالو لوگوں میں پرچار کے لئے سب سے اعلیٰ ذریعہ بھگتی رس ہے۔ سوامی دیانند نے جس یوگ آنند کی گڑھتی آریہ سماج کو بچپن میں دی تھی۔ وہ پہلے زمانے کے چند ایک سنیاسیوں و دیگر بھگتوں میں نمایاں تھی۔ مگر جب سے کالج سکول یتیم خانے پاٹھ شالاؤں پر زیادہ توجہ مرکوز ہوئی۔ تو دھرم بھاؤ کی بجائے ان بیرونی آڈمبروں نے سماج کی ساری طاقت اور توجہ کو جذب کر لیا۔ سوامی لکشمانند جی امرتسر والے۔ پنڈت گوردت جی ایم اے اور بھگت رلیا رام جی یوگ ودیا میں خاص رُچی رکھتے تھے۔ یوگ کے ایک انگ کو لے کر رادھا سوامی مت والے جنتا کو اپنی اور کھینچ رہے ہیں۔

سوامی دیانند پورن تیاگی اور یوگی تھے۔ ان کے انویائی اگر ان کی سچی سپرٹ کی پوری پیروی کریں۔ تو جنتا اس طرف خود بخود مائل ہو اس لئے حسب ذیل تجاویز ہم پیش کرتے ہیں:۔

(۱) دیگر انسٹی ٹیوشنوں کی بجائے سندر اور رمنیک استھانوں میں یوگ آشرم کھولنے چاہئیں جہاں اس کے متعلق کافی لٹریچر ہو اور عملی یوگ ودیا سکھائی جاوے۔ ایسے آشرم اگر ہندو تیرتھوں کے قریب ہوں۔ تو خرچ وغیرہ خود بخود چل سکتا ہے۔

(۲) آریہ سماج مندروں میں ہر روز صبح و شام سندھیا۔ ہون اور سنکیرتن وید کتھا ہوا کرے۔ دیویاں خود بخود کافی تعداد میں شامل ہونگی۔ اگر پرانایام و معمولی یوگ کی کریائیں ادھیکاریوں کو سکھانے کا پربندھ ہو تو عام لوگ اس طرف آنے کو تیار ہیں۔ اگر ہمارے اندر بھگتی بھاؤ موجود نہ ہو۔ تو دوسرے ہمارے پیچھے کیسے لگ سکتے ہیں۔ یہ پروگرام دیہات کے لئے ازحد مفید ہے۔

(۳) عوام کو ظاہری آڈمبر زیادہ اپیل کرتے ہیں۔ نراکار شوکشم برہم ظاہرا دکھائی نہیں دیتا۔ اس لئے سماج مندروں میں ویدوں کی کتھا کے لئے بڑی بڑی شاندار ویدیاں بنائی جاویں۔ مندروں میں سے پاٹھ شالہ و سکول وغیرہ نکال دیئے جاویں۔ ویدی والے کمرے کو بہت صاف اور سندر سجا کر رکھا جاوے۔ اور کوئی اندر حقہ یا جوتی وغیرہ نہ لے جا سکے۔ تاکہ مندروں میں پوجا کا گرد ہوائی بن سکے۔

(۴) ہر ایک شہر یا قصبے کے باہر شام کو یا صبح ہر روز کسی رمنیک استھان پر چیدہ چیدہ شائقین کو مل کر سادھن منڈلیاں بنا کر اس طرف ترقی میں کوشش کرنی چاہئے۔ اس کا اپنی اور لوگوں کی زندگی پر خاص اثر ہوگا۔

سوامی جی کا بتایا یوگ کا طریقہ بالکل سہل اور سادہ ہے۔ جہاں اتنے انسٹی ٹیوشن آریہ سماج نے جاری کئے ہیں۔ وہاں یوگ ودیالے کھول کر ان سے تربیت یافتہ ماہرین کو اس ودیا کے پرچار میں لگانا چاہئے۔ دنیا میں اس وقت یوگ ودیا کا بڑا چرچا ہے۔ سوامی وویکانند کے پیچھے بے شمار یوگی امریکہ میں گئے۔ اور کئی امریکن لوگ اس عجیب سائنس میں جہاں خود پورے شوق سے مست ہیں۔ وہاں بے شمار لیڈیاں فرضی یوگیوں کے پیچھے پیچھے پھرتی ہیں۔ ایک اصلی امریکن سوامی رام چرک نامی نے یوگ پر عبور حاصل کر کے عجیب و غریب قیمتی لٹریچر شائع کیا ہے۔ جس کو پڑھ کر آپ دنگ رہ جائیں۔ حاصل کلام یہ ہے۔ کہ عوام کو آریہ بنانے کے لئے خود سچے بھگت بننے کی ضرورت ہے۔ پرماتما اننت شکتی مان ہیں۔ اُن کے ساتھ لو لگانے سے ہی تمام کمزوریاں دور ہو کر سچی شانتی اور شکتی پراپت ہو سکتی ہے۔ سماج کا موجودہ پروگرام نے رس اور پھیکا ہے۔ اس سے زندہ حالی زندگی نہ آریوں میں آئی ہے۔ نہ آئندہ آنے کی اُمید ہے۔ بھگتی میں سرو شکتیماں کی اننت شکتی ودیہ مان ہے۔ کمزور جسم مہاتما گاندھی کے آگے ساری دنیا کی طاقتیں سرنگون ہو رہی ہیں۔ اکیلے سوامی دیانند نے بھگتی یوگ سے زمانے کا رُخ بدل دیا۔ آریہ سماج کی شکتی بھی اسی بھگتی میں پوشیدہ ہے۔ جس قدر ہم اس میں ترقی کریں گے۔ ویدک دھرم دنیا میں اسی قدر پھیلے گا۔ (اوم شم)

پرکاش کے لئے نئے خریدار بنانا آپ کا کرتویہ ہے۔

راجستھان آریہ پرتی ندھی سبھا کا ادھیویشن

آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ پردیش کے سادھارن ادھیویشن میں ۲۷ دسمبر کو منن پر سار چینا تو ہوا:-

(۱) ماسٹر کنہیا لعل جی بی اے ایل ٹی پردھان (۲) پروفیسر سدھاکر جی ایم اے سینئر اپ پردھان (۳) بابو جگن سروپ جی اپ پردھان (۴) شری کشن رام جی ابا منتری۔ (۵) شری پربھو دیال جی اپ منتری۔ (۶) شری برہم دت جی ” ” (۷) شری دھرم چندر جی کوشادھیکش (۸) پروفیسر گھیسو لال جی ادھشٹھاتا آریہ مارتنڈ

انترنگ سبھاسد

(۹) شری گنگا سہائے جی شاہپور ۔ (۱۰) شری لال سنگھ جی اودے پور۔ (۱۱) پنڈت جے دیو جی اجمیر (۱۲) شری لکشمی نارائن جی ۔ (۱۳) شری چاندکرن جی شاردا ایڈوکیٹ (۱۴) ڈاکٹر مان کرن جی شاردا ۔ (۱۵) اگرپال سنگھ جی جادر ۔ (۱۶) شری درگا پرشاد جی الور (۱۷) شری رام ناتھ جی لشکر ۔ (۱۸) شری جیوا رام جی کوٹا ۔ (۱۹) شریمتی گلاب دیوی جی اجمیر (۲۰) شریمتی سدھ کنور باتی جی ؛

سارودیشک سبھا کے پرتی ندھی

راجستھان پرتی ندھی سبھا نے سارودیشک سبھا کے لئے اپنے تین پرتی ندھی نرواچن کئے۔

(۱) شری ماسٹر کنہیا لعل جی بی اے ایل ٹی۔ (۲) پروفیسر سدھاکر جی ایم اے۔ (۳) شری چاندکرن جی شاردا بی اے ایل ایل بی۔

سبھا کا بجٹ

راجستھان سبھا نے کل ۹ ہزار کا بجٹ پاس کیا ہے۔ جس میں سے چار ہزار روپیہ اپدیشکوں کے ویتن اور مارگ وے کے لئے ہے ؛ پانچ سو روپیہ آریہ مارتنڈ کے گھاٹے کے لئے رکھا گیا ہے سادھو آشرم اجمیر کی سنستھا سبھا کے آدھین ہے اُس کے لئے ۳۶۰ روپیہ رکھا گیا ہے۔ اس میں ایک رقم ۳۶۰ روپیہ کی بھیل پرچارک کے لئے ہے جو بھیلوں کو ویدک دھرم کی شرن میں لانے کے لئے استعمال کی جائے گی۔ اس طرح بجٹ بالکل مختصر ہے اور سبھا کی پرارمبھک ؛

سارودیشک سبھا کی سوچنائیں!

(۱)

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ بہت سے سجن دہلی آنے پر کسی سنستھان سے پریچیت نہ ہونے یا کسی اور کارن سے بلیدان بھون میں ٹھیرنے کے لئے آجاتے ہیں۔ ایسے سجنوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ بلیدان بھون میں کوئی ایسا ستھان نہیں۔ کہ ان کے ٹھیرنے کا پربندھ ہو سکے۔ دہلی میں بہت سے ہوٹل اور دھرم شالاؤں کے علاوہ پندرہ سولہ آریہ سماج بھی ہیں۔ جن میں ٹھیرنے کا پربندھ ہو سکتا ہے۔ کئی سبھا سوسائٹیاں بغیر ہمارے نوٹس کے بلیدان بھون میں اپنے ادھیویشن رکھ لیتی ہیں۔ اور کچھ ایک سجن بلیدان بھون میں اپنے واقف کاروں اور مستروں کو ملاقات کے لئے امنترت کر دیتے ہیں۔ ہم انہیں بھی سچیت کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ آئندہ کوئی بھی سبھا یا سوسائٹی ہمیں اطلاع دیے بغیر بلیدان بھون میں ملاقات یا ادھیویشن کرنے کا نشچے نہ کرے۔ آشا ہے۔ کہ جنتا ہمارے اس نویدن پر مناسب دھیان دے گی ؛

(آنند بھکشو سرسوتی منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی)

(۲)

آدیشک سوچنا

گت ۲۱ جون ۱۹۳۰ء کے پتر دوارا مہاشہ بھگت رام جی منتری آریہ سماج میدان (کمارڑا) نے اس سبھا کو لکھا کہ وہاں آریہ سماج ستھاپت کر دیا گیا ہے۔ اور پرارتھنا کی۔ کہ یہ سبھا وہاں ایک پرچارک بھیج دیوے اور پرچارک کا مارگ وے بھی اکت سماج دے دیگا۔ تدانوکول یہاں سے مارگ وے بھیج دینے کے لئے میدان کی سماج کو ۲۸ جون کو لکھ دیا گیا۔

اس بیچ سبھا نے دو چار بار گیہ اپدیشکوں سے وہاں بھیجنے کے لئے پتر دوہار کیا۔ انت میں ایک اپدیشک سے نشچے کر لیا گیا

۳۰ جون کو سو روپیہ اپدیشک کے مارگ وے ارتھ سبھا میں پراپت ہوئے۔ چونکہ میدان کی سماج نے اپنے کسی بھی پتر میں یہ سپشٹ نہیں کیا تھا کہ انہیں اپدیشک کتنے سمے کے لئے چاہئے۔ اس لئے اس سبھا نے پتر بھیج کر میدان کی سماج کو سوچت کیا۔ کہ یدی انہیں ایک ماس کے لئے ہی پرچارک چاہئے۔ تو اُس کا کچھ بھی ویتن نہ دینا ہوگا۔ یدی اس سے ادھک سمے کے لئے چاہتے ہیں۔ تو ۶۰ روپیہ یا ۷۰ روپیہ ماسک کے حساب سے پرچارک کا ویتن دینا ہوگا۔ اس پتر کا اُتر ابھی تک اکت سماج سے پراپت نہیں ہوا ؛

اکت سماج کے سو روپے اس سبھا کے کوش میں امانت کے طور پر جمع ہیں۔ اس سبھا سے ایک پتر ان روپیوں سے سمبندھت میدان سماج کے پتر اتر میں ۱۳ اگست کو بھیجا گیا۔ وہ پتر ڈیڈ لیٹر آفس لاہور کے ۱۸ اگست کے پتر کے ساتھ واپس آیا جس میں یہ سوچنا دی تھی۔ کہ میدان میں پتر پانے والے کا پتہ نہیں ملا ؛

۲۲ اگست کو اس سبھا سے اپرو کت پتر کے اُتر میں لکھا گیا۔ کہ چونکہ اس کے پورو سے میدان والوں کے ساتھ برابر پتر وہار ہوتا رہا ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ یہ پتر ٹھیک پتے پر نہیں پہنچا۔ اور اس معاملے میں پورن انوسندھان کرنے کے لئے پرارتھنا کی گئی ؛

ہمارے اس پتر کے اُتر میں ڈیڈ لیٹر آفس لاہور نے اپنے ۹ ستمبر کے پتر کے ساتھ وہاں کے پوسٹل ڈیپارٹمنٹ کا ایک پتر نمن آشے کا بھیجا:-

انوسندھان کرنے پر پتہ لگتا ہے۔ کہ منتری آریہ سماج کے نام کے پتر آریہ سماج ڈاکخانہ لارا جا میدان کے کلب میں دئیے جایا کرتے تھے۔ اس پتر کی پراپتی کے سمے اپریکت کلب بند کر دیا گیا تھا

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۴ کالم ۲ کے نیچے)

+ ورشا کا سوچک ہے۔ راجستھان کے آریہ سماجوں کو اپنی شرومنی سبھا کو اُنتی شکھر پر لے جانے کے لئے ابھی بہت کام کرنا ہے ؛

نیروبی سماج کی طرف سے شری متھراداس کو ابھینندن پتر

نیروبی سماج کے پرسدھ کاریہ کرتا مہاشہ متھراداس جی آریہ کی سیوا ... اُن کی تیس سالہ خدمات کے اعتراف کے لئے مورخہ ۲۰ دسمبر کے ساپتاہک ست سنگ میں ابھینندن پتر پیش کیا گیا۔ آریہ سماج مندر میں خاص چہل پہل تھی۔ اور سارے سماج کے پرانے اور نئے انتھک سیوک کافی تعداد میں اس تقریب کو بارونق بنانے اور شریمان جی کے تپ اور پرشارتھ کی داد دینے کے لئے موجود تھے۔ حسب معمول سندھیا۔ پرارتھنا اور ویدامرت اُپدیش میں جو شریمان مہاشہ کپل دیو بی اے ڈپٹی پریزیڈنٹ سماج نے دیا۔ آپ نے بتایا۔ کہ آریہ جاتی ہمیشہ سے ہی آسکتا کے بھاووں کا سمرتھن کرتی آئی ہے اور یہی بھاو تھے۔ جو ہمارے چند ایک بزرگ بھائیوں کے آریہ سماج کی ستھاپنا میں سہائک ہوئے۔ اور آج شریمان مہاشہ متھراداس کے پرشارتھ اور اُن کی PIONEERING خدمات کے اظہار کے لئے ہم سب اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور بعد ازاں پردھان جی نے ایڈریس پڑھا۔

شریمان تلسی داس جی جنرل سکرٹری نے اپنے بھاشن میں شریمان جی کی انیک امولیہ سیوا اوں کا ورنن کیا۔

تت پشچات مہاشہ پربھودیال جی نے شریمان جی کی اُن انتھک اور قابل تعریف خدمات کا اعتراف کیا۔ اور شریمان جی کو اپنے کریاتمک جیون کے سپھل ہونے پر بدھائی کی بھینٹ کی۔ کیونکہ اُن کی سنتتی کے کاریہ اور اُن کی پرورش اور اُن کا گرہست جیون اُن کے لئے آنند دائک ہے۔ اور وہ مانو شروع سے آج تک آریہ سماج کے آدرش میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آریہ سماج نیروبی کی جو آج اوستھا ہے۔ اُس کا شریہ اُن کے لئے خود ہی سنتوش کا ہیتو ہے۔ اس کے بعد شریمان مہاشہ بابو رام بھلّہ نے شریمان جی کی بے شمار سیواؤں کا ذکر کیا۔ اور دُکھ ظاہر کیا۔ کہ اُن کی غیر حاضری سے اُن کی لیڈرانہ جذبات اور رہنمائی کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔ لہٰذا اُن سے آشا ہے۔ کہ آشیرواد دیں گے۔ اور بھارت میں بیٹھے ہوئے اپنے پرانے تجربہ کی بنا پر رہنمائی کرتے رہیں گے۔

آپ کے بعد شریمان مہاشہ بی آر شرما جی پردھان شرد ہانند برہمچاری آشرم کمیٹی نے اپنی طرف سے اور آشرم کی طرف سے اُن کی اعلیٰ خدمات کا اعتراف کیا۔ اور پھر شریمان مہاشہ ڈی بی ڈیسائی ایم اے نے آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے دھنباد ادا کیا۔ اور تمام وکتاؤں کے بھاشنوں کے ساتھ اتفاق رائے کرتے ہوئے پرماتما سے پرارتھنا کی۔ کہ اُن کا باقی ماندہ جیون اُن کے لئے کلیان کارک ہووے۔ مہاشہ آریہ منی ورما ایم اے پرنسپل آریہ کنیا پاٹھ شالہ نیروبی نے اپنی للت اور پُر زور الفاظ میں جہاں مہاشہ جی کے آریہ آدرش جیون کا ورنن کیا۔ وہاں آج کل کی مند اوستھا کا دھیان دلا کر کہا کہ سداچار کے بنا اور سداچار کو ہی پوری طرح پر آچرن میں لائے بغیر آریہ سماج آگے ترقی نہ کر سکیگا۔ یہ اُن کا سداچار تھا۔ کہ وہ ایسے ملک میں سماچار کی ستھاپنا کر سکے۔ جس کے لئے آج ہندی بچہ فخر سے سر اونچا کر سکتا ہے۔

اس کے بعد شریمان مہاشہ کرشن دیو کپل بی اے نے مشرقی افریقہ میں آریہ سماج کے اتہاسک نقطۂ خیال سے آپ کی خدمات کو PIONEERING LEAD دینے والا ثابت کیا۔ اور اُنہیں آریہ سماج کی طرف سے وشواس دلایا۔ کہ آپ کی اعلیٰ خدمات کی ذمہ داری آپ کے پیچھے کام کرنے والوں پر ہے۔ وہ پورا پریتن کریں گے۔ کہ اس ملک میں اوم کا جھنڈا پوری شان سے لہراتا رہے۔

اس کے بعد شریمان مہاشہ متھراداس جی نے اپنی جوابی تقریر میں ان سب کا ہاردک دھنباد کیا۔ اور انکسارانہ طور پر فرمایا۔ کہ اس تمام پرشنسا کے لئے وہ اپنے آپ کو ایوگیہ پاتے ہیں۔

ریلوے سٹیشن پر اجتماع۔ ٹھیک ۳½ بجے آریہ پرش اور استریوں کا بڑا اجتماع آپ کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر پہنچا۔ آپ کے گلے میں ہار ڈالے گئے۔ جب گاڑی پلیٹ فارم سے نکلی۔ تو ویدک دھرم کی جے۔ بابو متھراداس جی کی جے۔ اور آریہ سماج نیروبی کی جے کے جیکاروں سے پلیٹ فارم کو گونجا دیا گیا۔

(پربھودیال ڈپٹی جنرل سکرٹری آریہ سماج نیروبی)

آریہ سماج کرنال کا اُتسو

آریہ سماج کرنال گورو کل وبھاگ کا وارشک اُتسو مورخہ ۲۹ تا ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء ہونا قرار پایا ہے۔

(منگھرام منتری آریہ سماج کرنال)

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۳ کالم ۴)

میدان کے بنگالی لٹ لئے گئے پر کلکتہ کی سوچا کے ادھیکار آریہ سماج کے منتری اپنا پتہ دوہار کا پتہ دیئے بنا وہاں سے چلے گئے ہیں۔

ان پنکتیوں دوارا ہم پھر سوچیت کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ سو روپیہ آریہ سماج میدان کا ہمارے کوش میں جمع ہے۔ آریہ سماج کے منتری کا پتہ گیات ہو جانے پر انہیں یہ روپیہ بھیج دیا جاوے گا۔ آنند بھکشو سرسوتی منتری

(منتری سارودیشک سبھا)

سماج جگت

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کا چناؤ

کمیسس ڈیک میں بندرابن میں آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے جنرل اجلاس میں حسبِ ذیل ادھیکاری چنے گئے :-

(۱) رائے بہادر مشعل سنگھ پردھان (۲) شری رام بہاری تیواری اپ پردھان - (۳) ڈاکٹر لکشمی دت اپ پردھان - (۴) شری رام شنکر وکیل منتری - (۵) شری پرمانند سنہا ایڈووکیٹ اپ منتری - (۶) شری پورن چند ایڈووکیٹ اپ منتری - (۷) شری ہربنس پرشاد کوشادھیکش - (۸) شری لالہ شیو دیال سمانک کورو کل پستکادھیکش - (۹) شری گنگا سہائے رام ایم اے مکھیہ ادھشٹاتا آچاریہ گوروکل برندابن (۱۰) شری مہیندر پرتاپ شاستری ایم اے ادھشٹاتا شدھی وبھاگ و اچھوت ادھار وغیرہ ۔

انترنگ سبھاسد :-

(۱) پنڈت گنگا پرساد اپادھیائے ایم اے - (۲) شریمتی لکشمی دیوی جی - (۳) پرنسپل دیوان چند ایم اے (۴) شری شیو نرائن شکل ایڈووکیٹ - (۱۵) شری سیٹھ مدن موہن ایم اے - (۱۶) بابو گدادھر پرشاد - (۱۷) شری چندر شیکھر باجپئی ایم ایس سی - (۱۸) شری اندر سین بی اے ایل ایل بی (۱۹) شری جوالا پرشاد شرما بان پرستھی - (۲۰) شری جوالا پرشاد بی اے ایل ایل بی - (۲۱) شری شیام سندر لال بی اے ایل ایل بی - (۲۲) شری سنتری رام جی - (۲۳) شری پھول سنگھ جی - (۲۴) شری دیا نند جی - (۲۵) شریمتی پریم وتی دیوی - (۲۶) شری بیتیم لال ایم ایس سی ایڈووکیٹ - (۲۷) شری شوبھا رام جی - (۲۸) شری مصری لال جی - (۲۹) شری بدری پرشاد جی - (۳۰) شری رام لال جی - (۳۱) شری رام گوپال جی ۔

آریہ مہیلا سمیلن کی ادھیکارنیاں

بریلی میں ہونے والے مہیلا سمیلن کی ادھیکارنیاں حسبِ ذیل منتخب ہوئی ہیں :-

(۱) شریمتی اہلیا بائی سواگت ادھیکش (۲) شریمتی پریم کلی دیوی دان پرستھی کاریہ کرتا سواگت ادھیکش (۳) لکشمی دیوی جی تھا (۴) پنیاستیہ سبھا مہامنتری ۔

آریہ سماج نیروبی کے سماچار :-

(۱) مہاشہ رام رکھا راول کی پتری کا دیہانت ہو گیا ہے۔ سبھا میں ہمدردی کا پرکاش کیا گیا۔

(۲) ڈاکٹر رام کشن مینڈرتا ایم بی بی ایس کی دھرم پتنی کا دیہانت کمپالا کی طرف اچانک ہو جانے سے آریہ سماج نیروبی نے ہمدردی کا پرستاؤ پاس کیا ۔

جات کرم سنسکار - مہاشہ موہن لال کے گرہ میں ۱۸ دسمبر کو پتر اتپن ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے جات کرم سنسکار کرایا گیا - دان ۵ شلنگ ملا - بدھائی ۔

دان - مہاشہ سنت رام سنگل کی طرف سے دس روپیہ کا دان ویانند اپدیشک مہاودیالیہ کے لئے پراپت ہوا۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیج دیا گیا ہے ۔

ہفتہ واری اجلاس کے اندر منتری مہاشہ کرشن دیو کپل بی اے کی دیاکھیان مالا شروع ہے - جس کا پربھاو اتم پڑ رہا ہے ۔

سوامی شردھانند سمپتاہ - کے سمبندھ میں آریہ سماج کی طرف سے اسے بارونق منانے کے لئے مناسب پروگرام نیت کیا گیا ۔

(بربھو دیال ڈپٹی جنرل سکریٹری آریہ سماج نیروبی)

جموں میں نام کرن سنسکار

(۱) مہاشہ کھیم چند کے نوجات پتر کا نام کرن سنسکار ہوا سماج کو دو روپیہ دان ملا ۔

(۲) لالہ لعل چند کے نوجات پتر کا نام کرن سنسکار ہوا - سماج کو ایک روپیہ دان ملا -

(۳) لالہ سیوا رام کے نوجات پتر کا نام کرن سنسکار ہوا - نام ستیہ پال رکھا گیا - دو روپیہ دان ملا ۔ (گوردھان داس منتری)

آریہ سماج رائے کوٹ کا جلسہ

آریہ سماج رائے کوٹ کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ دسمبر کو بڑی کامیابی سے ختم ہوا - ۲۳ دسمبر سے ہر روز آریہ مندر میں پنڈت رام دیا لوجی شاستری کی رامائن کی کتھا ہوتی رہی - اور پنڈت پراگ نارائن جی کے بھجن ہوتے رہے - لوگوں پر کافی اثر ہوا۔ جلسہ پر ۱۵۰ روپیہ دان اکٹھا ہوا جس میں سے ۵۷ روپے وید پرچار فنڈ کو دے دیئے گئے جلسہ ہر طرح سے کامیاب ہوا - (گور پرشاد پردھان آریہ سماج رائے کوٹ) ۔

سوریہ منشی جسوار راجپوت سبھا جبل پور کا اتسو

۱۸ سے ۲۰ دسمبر تک جبل پور میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - تین روز تک صبح کے وقت شری پنڈت بہاری لعل جی

نے یگیہ کرایا - جس میں چار پانچ سو نر ناری شامل ہوئے - جلسہ کے موقعہ پر شری ٹھاکر ہری سنگھ جی دہلی سے اور ٹھاکر لکشمی پرشاد جی کانپور سے شامل ہو کر اتسو کی رونق کو بڑھایا - اُن کے ویاکھیانوں سے جنتا پر بھاری اثر ہوا ۔

پنڈت بہاری لال جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے بلائے گئے تھے - پنڈت جی کے بیکھیوں اور راگ نے جنتا میں ایک نئی روح پھونک دی - ہم سبھا مذکور کے مشکور ہیں - جس نے اپنے اپدیشک کو بھیج کر ہمارے جلسہ کی رونق کو بڑھایا - ان جلسوں کی سپھلتا سے معلوم ہوتا ہے کہ راجپوت جاتی جلد ہی ویدک دھرم کے نزدیک آ کر سنسار میں اپنا نام روشن کرے گی ۔ (سندر لعل بھارتیہ سبھا جبل پور)

ریاست کلسیہ - اس چھوٹی سی ریاست کلسیہ ضلع انبالہ کا انتظام جب سے شری مہاراج کشن کیچلو دیوان ریاست کے ہاتھ میں آیا ہے - یہاں امن و امان ہے - اور سب بدانتظامی دور ہو گئی ہے - اور جہاں پہلے آمد و رفت کے وسائل خطرناک تھے - وہاں اب وہ جگہ آرام دہ بن گئی ہے - اور رعایا کو دھارمک ترقی ہر طرح سے آزادی ہے - پھر آپ اتنے منصف مزاج اور سدا چاری ہیں کہ غریب - امیر - بالک بوڑھا - ہندو - مسلمان - اچھوت یعنی اچھوت سب کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں - اس تھوڑے سے عرصہ میں آپ اتنے مشہور ہو چکے ہیں کہ رعایا آپ سے محبت کرتی ہے - ایسے مہانوبھاو دیوان کے انتظام سے بلا شبہ سری مہاراج راجہ رویکرم سنگھ جی کی ریاست کو دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے ۔ (نامہ نگار)

پانی پت میں سوامی شردھانند دوس

برندہ روز پہلے تمام اچھوتوں کے محلوں میں زبردست پرچار کرایا گیا - پھر ۲۳ دسمبر کو بعد دوپہر ایک جلوس نکالا گیا - جو کہ سوامی شردھانند جی کے جیون اور ان کے کام کے متعلق بااثر بھجن گاتا ہوا شہر کے بڑے بڑے بازاروں اور محلوں سے ہوتا ہوا واپس سماج مندر میں آیا - جہاں ہون کیا گیا - جس کے اندر بہت بڑی تعداد میں اچھوت بھی شامل تھے - رات کو ساڑھے سات بجے سے بابو بھگوان جی جین وکیل کی صدارت میں ایک عام جلسہ ہوا - جس کے اندر بڑی بڑی نظمیں اور تقریریں سوامی جی کے جیون پر ہوئیں - پھر پانی پت کی ہندو جنتا کی طرف سے سارو دیشک سبھا کی سیوا میں پرارتھنا کی گئی - کہ پانی پت کی ہندو جنتا کا یہ عام جلسہ آج سوامی شردھانند جی کی یادگار کے روز سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی سے سانو رودھ ...

پرارتھنا کرتا ہے کہ شری سوامی جی کی ستھر یادگار قائم رکھنے کے لئے اُن کے بلیدان کی جگہ جلد از جلد زمین مزید کر شردھانند بلیدان بھون بنایا جاوے ؛ (سوہن لال منتری) ؛

شردھانند بلیدان دوس

آریہ سماج پشاور چھاؤنی نے ۲۵ ، ۲۰ دسمبر کو شردھانند بلیدان دوس بڑے سماروہ سے منایا۔ صبح ½۶ بجے تک گلی محلوں میں سنکیرتن کیا گیا۔ اور ½۸ تک آریہ سماج مندر میں ہون ہوا۔ اور بعد دوپہر ½۲ سے ۵ بجے تک آریہ سماج مندر میں ایک جلسہ زیر صدارت لالہ تارا چند جی ہوا۔ جس میں پنڈت لشیال جی۔ پنڈت بدھی چندر اور پنڈت میشور دیو جی کے شہید اکبر سوامی شردھانند جی کی جیونی پر دیاکھیان ہوئے ؛

اخیر میں شری سمارک فنڈ کے لئے کچھ چندہ اکٹھا ہوا اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی ؛

پشاور چھاؤنی میں مرتک سنسکار

مورخہ $\frac{۱۲}{۳۱}$ ۲۶ء لالہ تارا چند جی منیجر آریہ پتری پاٹھ شالہ پشاور صدر کے سپتر ڈاکٹر ریش دیو جی کی دھرم پتنی کی اکال مرتیو ہو گئی مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ $\frac{۱۲}{۳۱}$ ۲۷ کے سپتاہک ست سنگ میں شوک کا اظہار کیا گیا۔ اور مرتک کی آتما کی سدگتی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ (بھاگ مل اُپ منتری آریہ سماج پشاور)

آریہ سماج رنگون کے لئے دان :-

نام	رقم
میزان سابقہ	۲۸۶۵۶ — ۰ — ۰ روپے
ڈاکٹر دیوی چند	۲۵ — ۰ — ۰ روپے
مہاشہ ارجن دام بسترا	۲۵۰ — ۰ — ۰ ”
مستری چانن رام	۱۰۱ — ۰ — ۰ ”
مستری مہر سنگھ	۱۰ — ۰ — ۰ ”
مہاشہ مہاراج	۵۰ — ۰ — ۰ ”
مہاشہ جیالال	۲۰ — ۰ — ۰ ”
استری آریہ سماج رنگون	۱۰۰ — ۰ — ۰ ”
پنڈت کرم چند	۲۵ — ۰ — ۰ ”
لالہ پربھدیال میمو	۱۰۰۱ — ۰ — ۰ ”
بدھوا لالہ چنت رام	۱۵۰ — ۰ — ۰ ”
بابو جگت رام	۲۵۰ — ۰ — ۰ ”
ڈاکٹر آسارام سونی	۲۵ — ۰ — ۰ ”
مہاشہ بل دیو پانڈے	۸ — ۰ — ۰ ”
مہاشہ نندگوپال و داسا اگتر	۴ — ۰ — ۰ ”
پنڈت بدن رام	۹۶ — ۰ — ۰ ”
مہاشہ دیس راج	۱۲ — ۰ — ۰ ”
مہاشہ بلراج سونی	۷۱ — ۰ — ۰ ”
مسٹر بی۔ ڈی پٹیل	۳۸ — ۰ — ۰ ”
پنڈت رام رکھا	۳۱ — ۰ — ۰ ”
بابو آتما رام	۵ — ۰ — ۰ ”
مسٹر گوردت مل	۱۷ — ۰ — ۰ ”
مسٹر گیانا نند	۵ — ۰ — ۰ ”
میزان کل	۳۱۸۵۱ — ۹ — ۰ ”

آریہ کنیا پاٹھشالہ دودھوچک۔ مبلغ ۲۷ روپے

مندرجہ ذیل اصحاب نے دئیے ہیں۔ ۰ — ۸ — ۱۵۵ روپے کی فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے ؛

(۱) لالہ سادن مل مہاجن عہ ۱۲ - (۲) لیلا مل دیس راج عہ ۱۲ (۳) نند لعل مہاجن عہ ۱۲ - (۴) لالہ دولا مل سے ، (۵) جمیعت رائے سے - (۶) سائجھی رام دیس راج سے ، (۷) دھرم پال سے ۳ (۸) پربھدیال سے ۳ ، (۹) گنج لال سے ، (۱۰) گپت دان سے ۳ (۱۱) برگدیال سے ۳ - میزان ۸عہ ۲۷ روپے ؛

(دھرم پال منتری پاٹھشالہ دودھوچک ضلع گورداسپور) ؛

حیدرآباد اور بہاولپور کے احکام سے بیزاری

آریہ سماج ڈنگہ کے جلسے میں جو زیر صدارت پنڈت بھگت رام رکھا گیا حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوا :-

آریہ سماج کے نرناریوں کا یہ وشیش جلسہ نظام حیدرآباد کے اس حکم کو نفرت کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور اسے انیائے اور پکش پات پورن سمجھتا ہے۔ جس کے انوسار آریہ سماج کی ویاکھیان پستکادی وغیرہ پرشوں کو ضبط کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ آریہ پرتی ندھی اور ساروَدیشک سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس سنبندھ میں جلد از جلد مناسب کارروائی کریں ؛

(۲) ڈنگہ ضلع گجرات کے آریہ نرناریوں کا یہ وشیش جلسہ ریاست بہاولپور کے ادھیکاریوں کے اس حکم کو دکھ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جس کے انوسار مہرشی دیانند اور شری کرشن کی تصویریں ضبط کی گئی ہیں اور آریہ سماج کے ست سنگ روک گئے ہیں۔ آریہ سماج کی کامنا ہے کہ ریاست اس حکم کو جلد از جلد واپس لے۔ اس کے ساتھ آریہ پرتی ندھی سبھا اور ساروَدیشک سبھا سے پرارتھنا ہے کہ ...

اپنے گھر لگے تو آگ

اپنے گھر لگے۔ تو آگ۔ دوسرے کے گھر لگے۔ تو بسنتر دیوتا" کی کہاوت بنائی تو نہ معلوم کس موقعہ پر گئی تھی لیکن اس موقعہ پر تو وہ اس اسلامی تحریک پر بہت ہی ٹھیک طور سے صادق آتی ہے۔ جو بانِ اسلام کے خبط کو پورا کرنے کے لئے مسلمانوں کے دماغ سے نکلی ہے۔ اور جو کشمیر میں مسلم راجیہ قائم کرنے کے لئے چلائی جا رہی ہے۔

اس تحریک سے کشمیر میں مسلم راجیہ قائم ہوگا یا نہیں۔ یہ تو پرماتما جانے۔ لیکن اتنا سب کو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ مسلم ریاستوں کی ہندو رعایا اس سے جاگ اٹھی ہے۔ جو باوجود اکثریت کے اپنے مٹھی بھر مسلمان حاکموں کی عیش و عشرت کا سامان بنی ہوئی ہے۔ چنانچہ حیدر آباد، بھوپال اور بہاولپور میں ہندو سبھائیں بن گئی ہیں۔ اور انہوں نے اپنے اپنے مطالبات باضابطہ طور پر احاطہ تحریر میں لا کر اپنے حکمرانوں کو بھیج دئے ہیں۔ جن میں سے بھوپال کے ہندوؤں کے مطالبات پرکاش کی گذشتہ اشاعت میں دے دیئے گئے تھے۔ بھلا جو مسلمان کشمیر میں مسلم راجیہ کے خواب کو حقیقت میں تبدیل کرنے کی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔ انہیں یہ کب منظور ہو سکتا ہے۔ کہ مسلم ریاستوں کے ہندو اپنے حقوق کا مطالبہ کریں۔ اس لئے وہ سٹپٹا اٹھے ہیں۔ ان کی سٹپٹاہٹ کا ایک نمونہ اسلامی اخبار "جوہر" سے نیچے دیا جاتا ہے:-

"ہندو مہاسبھا کی مسلم آزار سرگرمیاں اور سنگٹھنی اخبارات کے معاندانہ جد و جہد کا بے پناہ سیلاب کچھ اس لئے نہ تھا۔ کہ وہ مسلم والیان ریاست کو سکون و اطمینان کی فضا میں دم مارنے کا موقع دیتا۔ چنانچہ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاسبھا کی لگائی آگ کے پتنگے سب سے پہلے ریاست بھوپال کے امن کو جھلسا دینا چاہتے ہیں۔ اور وہاں کی ہندو رعایا نے ہزہائی نس کی خدمت میں ایک میمورنڈم بدیں مضمون پیش کیا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کے کمیشن کو بھوپال کی ہندو رعایا کے حالات تحقیق کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور ہندوؤں کو ان کی آبادی کے تناسب سے ملازمتیں دی جائیں نیز وہ زمینیں انہیں واپس دی جائیں۔ جو بروئے تحقیقات ان کی ملکیت ثابت ہو چکی ہیں وغیرہ وغیرہ"

ہمیں اس وقت ان مطالبات کے جواز اور عدم جواز کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرنا مقصود نہیں ہے۔ بلکہ ہم بھوپال کے حساس اور وقت شناس ہندوؤں کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ رعایا کو اپنی خیر خواہی اور وفاداری کا ثبوت دینے کے لئے مدت العمر میں کبھی ہی کبھی موقع میسر آیا کرتے ہیں۔ اگر وہ وقت کی نزاکت کا لحاظ کر کے اپنے ملک کے ساتھ ہمدردی کرتی ہے۔ اور اس کا حق پوری طرح ادا کرتی ہے۔ تو اس کا مستقبل یقیناً نہایت شاندار نتائج سے مملو ہوتا ہے۔ اور اگر وہ اپنی ناعاقبت اندیشی سے اس موقع کو ضائع کر دیتی ہے تو وہ بلاشبہ اپنے آپ کو مصائب کے دوزخ میں دھکیل دیتی ہے۔ بھوپال کے خوددار ہندوؤں کی فلاح اسی میں ہے۔ کہ اس نازک وقت میں جبکہ دنیا میں عام کساد بازاری اور اقتصادی انتشار کا دور دورہ ہے۔ اور والیان ریاست کو ان مشکلات سے عہدہ برآ ہونا سخت دشوار ہو رہا ہے۔ وہ کسی بیرونی اثر کو قبول نہ کریں۔ اور نہ اس وقت اپنے مطالبات کو پیش کر کے ہز ہائی نس کو پریشانیوں میں مبتلا کریں۔ بلکہ ریاست کی اندرونی پیچیدگیوں کے سلجھانے میں ہز ہائینس کی مدد کریں۔ بھوپال کے ہندوؤں کو اپنی وفاداری کا ثبوت پیش کرنے کے لئے اس سے بہتر موقع کبھی میسر نہیں آ سکتا۔ ہمیں امید ہے۔ کہ وہ اپنی روایات کو قائم رکھ کر ریاست کی مشکلات کو آسان کرنے میں تعاون کریں گے۔ اگر اس وقت کوئی بیرونی طاقت ان کو ریاست کے خلاف ایجی ٹیشن پھیلانے کی ترغیب دے۔ تو ان کا یہ فرض ہونا چاہئے۔ کہ وہ اس کی صلاح کو ہرگز قبول نہ کریں۔ بلکہ اس سے صاف کہہ دیں۔ کہ ہمارے معاملات میں دخل دینے کا اسے کوئی حق نہیں ہے۔ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ مہاسبھا کو در اصل بھوپال کے ہندوؤں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ہمدردی ہوتی۔ تو وہ اس سے بہت پہلے میدان میں آ جاتی۔ بلکہ اس وقت اسے مہاراجہ سر ہری سنگھ والئے کشمیر کے ساتھ ہمدردی ہے۔ ان کا انتقام لینے کے لئے وہ بھوپال کے ہندوؤں کو قربانی کا بکرا بنانا چاہتی ہے۔ بھوپال کی ہندو رعایا کو تمام باتوں پر اچھی طرح غور کر لینا چاہئے۔ رہے ان کے مطالبات۔ تو ان کے پیش کرنے کا انہیں ہر وقت حق حاصل ہے۔ لیکن موجودہ فضا جس میں ہر معاملہ کو مذہبی رنگ دے دیا جاتا ہے۔ ایسی ہے کہ انہیں اپنے مطالبات پیش کرنے میں عجلت نہ کرنی چاہئے۔

ہم ہز ہائی نس نواب صاحب سے بھی گذارش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ہندو رعایا کی شکایات حق بجانب ہیں۔ تو وہ نہایت خندہ پیشانی اور عالی حوصلگی کے ساتھ دور کر دی جائیں۔ اور بیرونی فتنہ کے استیصال کے لئے موثر تدابیر عمل میں لائی جائیں دعا ہے۔ کہ حق تعالیٰ ریاست بھوپال کو روز افزوں ترقیاں دے اور خطرات سے محفوظ اور مامون رکھے"

معاصر جوہر میں ایمان داری اور رواداری کا شائبہ بھی ہوتا۔ تو مندرجہ بالا سطور حوالہ قلم کرنے سے پہلے سو بار سوچتا۔ کہ جو الزام وہ بھوپال کے معاملہ میں ہندو مہاسبھا اور بھوپال کے ہندوؤں کو دے رہا ہے۔ وہ کشمیر کے معاملہ میں من و عن پان اسلامی اور احراری مسلمانوں اور کشمیری مسلم رعایا پر عائد نہیں ہوتا؟

بھوپال کی ہندو سبھا نے کیا کیا ہے۔ یہی نا کہ ہندو مہاسبھا کے کمیشن کے لئے اجازت مانگی ہے۔ کہ وہ بھوپال کی ہندو رعایا کے حالات کی تحقیقات کرے۔ ہندوؤں کو ان کی آبادی کے تناسب سے ملازمتیں دی جائیں۔ اور جو زمینیں بروئے تحقیقات ان کی ملکیت ثابت ہو چکی ہیں وہ انہیں واپس دی جائیں۔ جب پنجاب کے مسلمان اور قادیانی کشمیر گورنمنٹ سے اجازت چاہتے ہیں۔ کہ انہیں کشمیری مسلمانوں کی حالت کی تحقیق کے لئے کمیشن بھیجنے کی اجازت دی جائے۔ تو بھوپال کے ہندوؤں نے کون سا غضب کیا۔ اگر ایسی ہی اجازت بھوپال دربار سے مانگی۔ جب کشمیری مسلمان آبادی کے تناسب سے کشمیر میں ملازمتیں لینے کے لئے جتھہ بندی پر اتر آئے ہیں تو بھوپال کے ہندو اگر آبادی کے تناسب سے ملازمتیں چاہتے ہیں۔ تو وہ گردن زدنی کیوں ہیں؟ ایمانداری کا کون سا کوڈ ہے۔ جو بھوپال کے ہندوؤں کو اس مطالبہ کے لئے ملزم گردانتا ہے۔ کہ وہ ان زمینوں کی واپسی چاہتے ہیں جو ان کی ملکیت ثابت ہو چکی ہیں بھوپال کے ہندوؤں کے کشمیری مسلمانوں کے مطالبات کی روشنی میں نہایت معقول مطالبات پلٹ پٹا کر معاصر نے ان کے سامنے وعظ جھاڑا ہے۔ کہ

"بھوپال کے خوددار ہندوؤں کی فلاح اسی میں ہے۔ کہ اس نازک وقت میں جبکہ دنیا میں ایک عام کساد بازاری اور اقتصادی انتشار کا دور دورہ ہے۔ اور والیان ریاست کو ان مشکلات سے عہدہ برآ ہونا دشوار ہو رہا ہے۔ وہ کسی بیرونی اثر کو قبول نہ کریں۔ اور نہ اس وقت اپنے مطالبات پیش کر کے ہز ہائنس کو پریشانیوں میں مبتلا کریں"

اس وعظ کے وقت اچھا ہوتا۔ معاصر کو معلوم ہوتا۔ کہ کشمیر بھی اسی دنیا میں ہے۔ جس پر اقتصادی وقت آیا ہوا ہے۔ اور اس کی رعایا بیرونی اثر کو قبول کر کے ایسے مطالبات پیش کر چکی ہے۔ جو والئے کشمیر کو پریشانیوں میں مبتلا کرنے والے ہیں۔ مسلم ہونے کے ناطے جو باتیں نواب بھوپال کے لئے برداشت نہیں کر سکتا۔ انسان ہونے کے ناطے ایمانداری کا تقاضا ہے۔ کہ وہ کشمیر کی حالت میں بھی وہ باتیں برداشت نہ کرتا۔ جو اس کے مسلم بھائی کشمیر کے خلاف عمل میں لا رہے ہیں۔ اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو کشمیر کے مسلمانوں کی شکایات بناوٹی ہیں۔ اور بھوپال وغیرہ اسلامی ریاستوں کے ہندوؤں کی حقیقی۔ کشمیر کے مسلمانوں کی بناوٹی اس لئے کہ کشمیر کا مہاراجہ تو جب سے تخت نشین ہوا۔ ہندو رعایا کو نقصان پہنچا کر مسلمان رعایا کے سود و بہبود میں مصروف ہے۔ لیکن اسلامی ریاستوں میں ہندوؤں کے سود و بہبود کی چنداں پرواہ نہیں کی جاتی۔ بات یہ ہے۔ کہ کشمیر کے امن و امان میں آگ لگی تھی۔ تو مسلمان خوش تھے۔ اور مسلم حکومتیں چین سے بیٹھ کر شاداں و فرحاں ہو رہے تھے۔ لیکن اسی آگ کی چنگاریاں مسلم ریاستوں میں پہنچ گئی ہیں۔ تو چلاتے ہیں۔ اور اس پر بھی کشمیر کی آگ پر پانی کی بجائے تیل ڈالتے جاتے ہیں۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ جب تک کشمیر کی آگ نہ بجھے گی۔ مسلم ریاستوں کی آگ بھڑکنے سے رہ نہیں سکتی۔

کاش! مسلم پریس جو اپنی خود غرضی سے کشمیر کی آگ کو بھڑکانے میں لگا ہوا ہے۔ سمجھے اور ہندوستان کے نقشہ سے دیسی ریاستوں کا نشان مٹانے کی وطن دشمنی کے کام سے باز آئے۔

ओ३म

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The "PRAKASH" Lahore India

ایڈیٹر کرشن بی اے

قیمت
سالانہ چار روپے
ششماہی ... ۲
ممالک غیر ...

نمبر ۴ | اتوار ۳ ماگھ سمت ۱۹۸۸ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۳۲ء دیانند آبد ۱۰۸ | SUNDAY 24 JAN 1932

ویدامرت

ہمارا کرتویہ

श्रेयश्च प्रेयश्च मनुष्यमेतस्तौ सम्परीत्य विविनक्ति धीरः।
श्रेयो हि धीरोऽभि प्रेयसो वृणीते प्रेयो मन्दो योगक्षेमाद् वृणीते॥

سنسار میں ہمارا کرتویہ کیا ہے؟ یہ پرشن سب کے سامنے اُٹھتا ہے۔ سارے شبھ کاموں کی جڑ میں یہ پرشن کام کرتا ہے۔ اس پرشن پر چینتیہ منش کو دھرم کے مارگ کی طرف پریرنا کرتا ہے۔ مانو جیون کو آتما سمدان کرکے پربھو نے منش کو سارے سنسار سے سُندر بنا دیا ہے سوچنے کی شکتی منش میں پشو سے بڑھ کر ہے۔ منش کو پرماتما نے یہ گُن اس لئے پردان کیا ہے کہ وہ اس سنسار میں جو اُسے تھوڑا سمے آیو کا پراپت ہوا ہے اُس میں جیون کو سُدھار سکے۔ وہ ستیہ استیہ کا نرنے کر سکے۔ بھلے بُرے میں تمیز کر سکے۔ منش کو آتما کی آواز سُننی چاہیئے۔ منش کا مکھیہ کرتویہ ہے۔ اپنے پرم پِتا پربھو کے آدیشوں کو آچرن میں لانا۔ سنسار ایک کرم کھیتر ہے۔ منش سنسار میں اس لئے بھیجا گیا ہے کہ وہ شبھ کرم کرکے اچھا سوبھاؤ بنا سکے۔ منش کے کرم اس کے انتر آتما کو پرگٹ کرتے ہیں۔ منش بُرے کرم کرتے ہوئے من پر اچھا پربھاؤ ڈالتے ہیں۔ لیکن پرشن اُٹھتا ہے کہ اچھے کرم کیسے کئے جائیں۔ اچھا سوچو اور اچھے کام کرنے کی سوچو تو تمہاری رُچی بڑھے گی۔ پرماتما سارے سدگنوں کا آدی سروت ہے۔ اور اس میں سارے گن پورن اوستھا میں موجود ہیں۔ منش کو وہ گیان ملتا ودیہ پریم سروپ بننے کے لئے آوشیک ہیں۔ جیسا بھوجن ہے آپ جتنا چاہیں لیں۔ شبھ ہی پرنام ہوتا ہے۔ اس سے پوِترتا۔ دیا سنسار کا نشٹ ہی اور سدگنوں کے سمپادن کرنے کی اچھا اُتپن ہوتی ہے۔

سارے منش سوبھاوسے سُکھ کی اچھا کرتے ہیں۔ ستوک سُکھ دھرم کے بنا پراپت نہیں ہوتا۔ دھرم کیا ہے

वेद प्रमाणकः श्रेयः साधनं धर्मः

وید سے پرمانت جو سادھن شریشٹھ ہیں۔ وہ دھرم ہے۔ منش کا انترکرن آگیان سے ڈھکا ہوا ہے۔ اُسے دھرم کے پرکاش کی ضرورت ہے۔ اس سنسار میں کیا ہوتا۔ پاپ پرتی منش کو ستّ کا پھل نہیں

دیتا۔ لیکن سمے آنے پر پاپی کا سرناش کر دیتا ہے۔ شبھ کرم کرنے میں کٹھنائیاں ہیں۔ سُکھ کی اچھا منش کے سب کاموں میں بنی رہتی ہے۔ منش اگیان وش ایسے کرم کرتا ہے جن کا پھل سُکھ کے وپریت نرک ہوتا ہے۔ اس ترٹی کو دُور کرنے کے لئے پرماتما کا آشیرواد آوشیک ہے۔ یدی آپ ویدانوکول اپنا آچرن بنائیں گے۔ تو پرم دیو پرماتما آپ پر اوشیہ پرسن ہوں گے۔ پرماتما ایسے دل چاہتا ہے۔ جس سے سب پاپ کی میل دُھل گئی ہو۔ اور ہر دے سوچھ موتی کی طرح ہو۔ پرماتما پوِترتا کا پُنج ہے۔ اُس کے نکٹ پاپ اتینت گھرنا یُکت ہے۔ ہمارے اندر جتنے بھی بُرے وچار اُٹھتے ہیں۔ وہ پاپ ہیں۔ پرماتما سے کچھ چھپا نہیں ہے۔ کلیان کا اور سنسار کے دو مارگ ہیں۔ ان میں سے ہم کو چُن لو۔ اس پر سادھوتا سے چلو۔ یہ بہت تنگ ہے۔ اور چھُرے کی تیز دھار کے سدرش ہے۔ کیول ابھیاس سے یہ پراپت کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے پراپت کئے بنا منش اپنے کرتویہ کے پالن میں اسمرتھ رہتا ہے۔ اور کرتویہ پالن نہ کرنے کے معنی منش جنم کا کھونا ہے۔ وہ جنم جو پُن کرموں کا پرنام ہے نیچے اور اوپر کے درمیان منش جنم آخری سیڑھی ہے۔ اس سے سنبھل کر قدم اُٹھا کر اوپر جاؤ۔ تو اوپر پہنچو گے۔ وہ اوپر جو اس جیون یاترا میں ہمارا منزل مقصود ہے۔ اگر اسادھانی سے پاؤں پھسلا۔ تو وہاں گرو گے کہ ساری کی کرائی محنت اکارتھ جائے گی۔ اس جیون یاترا میں منش اوپر شبھ کرموں سے ہی جا سکتا ہے۔ اس لئے وید میں کرم کی بھاری مہما ہے۔ دھن ہیں وہ منش جو وید کی آگیا سُن کر شبھ کرموں میں پڑتے ہیں۔ اور نشچیہ ابھاگے ہیں وہ جو اپنا سمے بُرے کرموں سے پاپ میں کھو دیتے ہیں۔ پہلے اپنا کرتویہ پالن کرتے ہیں۔ اور من چاہا پھل پا سکتے ہیں۔ دوسرے اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کرتے۔ اور اس کا دُکھ پھل پانے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ جس کے نام سے بھی کانپتے ہیں۔ اس ... بچنے کا ایک ہی سادھن ہے۔ اور وہ یہ کہ منش ایشور کی آگیا کے سامنے سر جھکا کر وید ...

ور کی ضرورت

۲۹

کھتری خاندان کی پندرہ سالہ کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ برسر روزگار۔ یا کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ آریہ خیالات اور معزز خاندان کا ہو۔ لڑکی پڑھی لکھی گھر کے کاروبار میں ہوشیار۔ صحت عمدہ اور درڑھ آریہ خیالات کی ہے ؛

خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کی جاوے ؛

بسنت رام افسر خزانہ ریاست نابھہ۔ نابھہ

ضرورت!

۱۷

انگلینڈ سے واپس آئے ہوئے ایک ۲۶ سالہ نوجوان کے لئے جو اچھی آمدنی رکھتا ہے۔ اور جس کے پراسپکٹس بہت اچھے ہیں۔ ایک قابل شادی کنیا کی ضرورت ہے۔ جو سادہ اطوار رکھنے والی اچھی تعلیم یافتہ اور گھر کے کام کاج سے واقف ہو۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ خط وکتابت

No 20 C/O THOMAS COOK & SONS LTD
RANGOON

شادی کرنیوالوں کی سخت ضرورت!

۲۸

ہمارے یہاں شادی کے لئے بارہ دو ہائیں اور بال ودھوائیں موجود ہیں۔ ان سب کی عمریں ۱۸ سے ۲۵ سال تک ہیں۔ ان سب کا رنگ گورا ہے۔ جلد سے جلد درخواست آنا چاہئے ؛
خط گورمکھی میں بھی لئے جاویں گے ؛

پتہ

لداچھمن لال شرما مینجر ہندو ودھوا آشرم اورئی ضلع جالون

ضرورت!

۳۱

ایک ہندی سنسکرت، انگریزی اور موسیقی جاننے والی ادھیاپکہ (GOVERNESS) کی ۶ سے ۱۲ سال کی عمر کی تین چار لڑکیوں کو شکشا دینے کے لئے ضرورت ہے۔ بہ اداھیڑ درمیانہ عمر کی اور اچھے سوبھاؤ کی ہو۔ بھوجن اور مکان مفت رہیگا۔ پر ارتھنا پتر میں کم از کم تنخواہ جو منظور ہو۔ اس کا درج کر دیا جاوے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں ؛

۳۱ معرفت اخبار پرکاش لاہور

تصویریں اور وید منتر وغیرہ اور نئے کیلنڈر

۱۸

کیلنڈر سب سے بڑے سائز کے دیسی انگریزی اور فہرست تعطیلات سمیت ایک کے درمیان میں مہاتما ہنسراج جی اور دوسرے کے درمیان میں سوامی درشنانند جی کی سب سے بڑی تصویر ہے فی ۲/ رشی دیانند کے جیون کے متعلق مختلف تصاویر رنگین اردو سنسکرت اور اردو میں پوری ہندھیا نیچے آریہ سماج کے نیم ۲۰×۳۰ سائز کے آرٹ پیپر پر ۲/ سماؤھی والی تصویر سوامی دیانند جی سب سے بڑی منتر ون والی ۲/ پنڈت گورودت جی ۲/ مہرشی پنڈت لیکھرام جی ۸/ مہاتما ہنسراج جی ۲/ سوامی درشنانند جی ۲/ سوامی شردھانند جی ۶/ گورو منتر اور ٹو سمیت سب سے بڑے سائز پر رنگین پرانایام منتر ۲/ وشنوانی دیوا آریہ گرنتھ ۲/ ابھیم منتر ۲/ ریگ جا سی برالقنا) ۲/ سنکھیہ ہوم ۲/ ستی ۲/ سوامی اوم ۲/ اوم اردو انگریزی اور چھوٹے سائز کے اوم لکھتی۔ گورو منتر۔ وشنوانی دیوانی اور جیتی مل سکتا ہے ؛

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

کیلاش انجن

۲۳

تندرست آنکھوں میں استعمال کرنے سے بڑھاپے تک آنکھیں روشن رہتی ہیں۔ جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں بے نظیر۔ تین ہفتہ کے استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا نئی بصارت آ گئی۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول سات آنہ۔ تین شیشی مع محصول دو روپے تیرہ آنہ۔ چھ شیشی مع محصول چار روپے آٹھ آنے ؛

کیلاش فارمیسی فتح گڈھ چھنتور ضلع شیخوپورہ (پنجاب)

سچا اور مفید مشورہ

۱۲

آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانے اور جریان احتلام سرعت ... وغیرہ شکایتوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے آج ہی سے مقوی اور ریاست کی سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کریں۔ قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیاں چار روپے اور ۹۲ صفحات کی کتاب "کام شاستر" بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں ؛
وید شاستری منی سنت نگر گوبند جی جام نگر کاٹھیاواڑ ایجنٹ۔ پانڈو امینڈ کر چوک لکھنؤ

نئے سال کی نئی چیزیں

۱۹

ملنے کا پتہ:

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی ہسپتال روڈ لاہور

آریہ ڈائری سنہ ۱۹۳۲ء

ہر ایک آریہ بھائی کی جیب میں رہنی چاہئے روزانہ یادداشت کے لئے بڑی مفید چیز ہے۔ مہینہ کے ہر ایک دن کے لئے اس میں ایک صفحہ خالی چھوڑا گیا ہے۔ اور ہر ایک صفحہ پر دن تاریخ مہینہ دیسی و انگریزی سمت بکرمی اور سورج کے چڑھنے و غروب ہونے کا وقت درج ہے علاوہ ازیں چھٹیوں کی فہرست آریہ لوک کے گیت بگہ اور پرب۔ آریہ لوک ننیہ کرم سولہ سنسکار۔ آریہ سماج کے کام کی رفتار۔ تندرستی کے اصول۔ ہندوؤں کی حالت کے متعلق واقفیت ریل ڈاک اور تار کے قاعدے دلچسپ درج کئے گئے ہیں۔ کاغذ اچھا اور جلد سنہری ہے۔ فوٹو بلاک کی دو تصویریں بھی ہیں ؛

قیمت مجلد ہندی ۸/ اردو ۸/ ایک درجن اکٹھی خریدنے پر پچیس فیصدی کمیشن ملتا ہے ؛

آریہ کیلنڈر سنہ ۱۹۳۲ء

لمبائی تین فٹ چوڑائی دو فٹ یہ بڑے سے بڑا سائز جو کسی کیلنڈر کا ہو سکتا ہے۔ دیکھ کر طبیعت خوش ہو جائے تو کہیے انگریزی اور دیسی مہینے اور ان کی تاریخیں اور چھٹیاں درمیان میں مہرشی دیانند سرسوتی کی ایک خوبصورت رنگین بلاک کی تصویر ہے اور صرف یہ ایک ہی تصویر ہی بہت زیادہ قیمت کی ہے۔ اس پر اور دیگر آریہ سماج کے مشہور مشہور نیتاؤں شہیدوں اور پرچارکوں کی بھی ۵۰ کے قریب ہاف ٹون بلاک کے فوٹو دئے گئے ہیں۔ غرضیکہ نہایت ہی بڑھیا چیز ہے۔ اس سے بڑھیا آریہ کیلنڈر اس سے پہلے کبھی شائع نہیں ہوا قیمت فی چار آنے ایک درجن ۲/ ڈاک خرچ ایک کاپی کیلئے ۸ کے ٹکٹ آنے چاہئے تاکہ رجسٹری کرا کر بھیجا جا سکے۔ کتابوں کے پارسل میں یہ نہیں جا سکتا۔ بلکہ کتابوں سے الگ جاتا ہے ؛

آیئے! لابھ اٹھایئے! پدھاریئے!

۳۲

شری کھنڈیشور میلہ ٹکم گڑھی آئی

پر

تاریخ یکم فروری سنہ ۱۹۳۲ء سے تاریخ ۱۱ فروری تک بڑے بڑے سماروہ سے ہوگا

اس میں بیوپاریوں سے کسی قسم کا محصول نہ لیا جائیگا۔ ٹکم رام سیلا کوتی کمیٹی پردھن شکشی۔ سرو پرسدھ پہلوانوں کے دنگل ۱۰ انیک پرکار کے کھیل تماشے۔ منورنجک اور چیت آکرشک۔ تھا جو جس جس دیشے میں سرو شریشٹھ ادر ہوگا انہیں اچھے پاریتوشک پدک بہ مان پتر آدی پردان کئے جاویں گے پہلوانوں میں اتم کو ایک ہزار روپے کا سونے کا تمغہ۔ اور مدھیم کو پانچ سو روپے کا سورن کیندر ۱ روپیہ پدک تتھا سادھارن کو تین سو روپے کا روپیہ پدک سبھا کمیٹی کے فیصلہ پر دیا جاوے گا ؛

یہ دنگل تاریخ ۸-۹-۱۰ فروری سنہ ۱۹۳۲ء

کو ہوگا۔ پہلوانوں کو ۵ تاریخ تک آ جانا چاہئے ؛

نوٹ { یہ استھان للت پور سٹیشن جی۔ آئی۔ پی سے ۳۲ میل تھا مقام ٹکم گڑھ سٹیشن سے ۴۶ میل دوری پر ہے۔ جہاں موٹر سروس ہمیشہ چالو رہتی ہے ؛

اینٹی قادیانی ڈے

مسلمان قادیانی تحریک کو اسلام کے لئے اس قدر خطرناک سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اینٹی قادیانی ڈے منانے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ اتوار کو لاہور میں مجلس احرار اسلام نے اینٹی قادیانی ڈے منایا۔ قادیانی پروپیگنڈا کی مذمت میں [illegible] نکلے۔ اور زبردست جلسہ ہوا۔ جس میں قادیانی عقائد کی تردید میں کئی تقریریں ہوئیں۔ امرتسر سے بھی اینٹی قادیانی ڈے منائے جانے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ اس پر بھی قادیانی [illegible] مسلمانوں سے علیحدہ [illegible] ہوتے ہیں۔ گویا اسلام کے لئے [illegible] تو ان کے دل میں ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہلاک ہو گیا

میدنا پور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر [illegible] شکار سے واپس آ رہے تھے۔ کہ وہ ایک گولی چلنے سے ہلاک ہو گئے۔ مذہب سے آپ قادیانی تھے۔

مسٹر سنگال آل انڈیا کی پیشین گوئی

مسٹر سنگال والہ نے ایک لیبر [illegible] کی [illegible] کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پیشین گوئی کی کہ ۱۵ مارچ تک حکومت کی تشدد کی پالیسی ختم ہو جائیگی ۲۲ مارچ تک گاندھی و [illegible] سمجھوتہ ہو جائیگا۔ اسمبلی کو [illegible] اور [illegible] ہوگی۔

کنوؤں سے پانی لینے کی اجازت

ضلع گوجرانوالہ [illegible] گاؤں میں [illegible] رہتے ہیں۔ جنہیں ذات [illegible] کی طرف سے کنوؤں سے پانی لینے کی اجازت نہ تھی۔ [illegible] کی مدد سے انہیں یہ حق مل گیا [illegible] کی بات ہے لیکن ہندو [illegible] ایک حصہ کو پانی کی اجازت دلانے کے لئے [illegible] کی ضرورت ہے۔

ڈی اے وی کالج کمیٹی کا چناؤ

ڈی اے وی کالج کمیٹی لاہور کے عہدہ داران کے نئے چناؤ میں لالہ سائیں داس ایم اے پردھان اور [illegible] ایل آنند جنرل سکرٹری بنے۔

پکٹنگ اور گرفتاریاں

لاہور میں کانگرس والنٹیروں کی طرف سے بدیشی مال فروخت کرنے والی دکانوں پر پکٹنگ ہونے سے گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ پنجاب کے پہلے ڈکٹیٹر ڈاکٹر [illegible] کی گرفتاری کے بعد دوسرے ڈکٹیٹر سردار منگل سنگھ ڈاکٹر گوپی چند ڈاکٹر ستیہ پال۔ مولوی عبدالرحیم اور شری [illegible] سودیش کماری گرفتار ہو چکے ہیں۔ اب [illegible] ڈکٹیٹر نام دھاری گوردوارہ مہاراج نہال سنگھ جی [illegible] ڈائریکٹر اور لیڈی ڈائریکٹر بھی گرفتار ہو چکے ہیں۔

سنسار کی گتی

لاہور میونسپل کمیٹی کا ایگزیکٹو افسر

پنجاب کونسل نے میونسپلٹیوں میں ایگزیکٹو افسر مقرر کرنے کا جو بل پاس کیا تھا۔ وہ [illegible] صورت اختیار کر کے عمل میں آنے لگا ہے۔ لاہور، امرتسر، ملتان وغیرہ بڑی میونسپلٹیوں کو ایگزیکٹو افسر مقرر کرنے کے احکام دیئے جا چکے ہیں۔ ایگزیکٹو افسر کی صورت میں پریذیڈنٹوں کو وسیع اختیارات حاصل نہ رہیں گے۔ اس لئے جہاں پہلے پریذیڈنٹی کے لئے [illegible] دوڑ رہتی تھی۔ اب اس عہدہ سے [illegible]۔ یہی وجہ ہے کہ لاہور میونسپلٹی کی ایگزیکٹو افسری کے لئے معلوم ہوا ہے کہ اس کے صدر میاں عبدالعزیز بھی کوشاں تھے۔ اور ایک سمجھوتہ تیار ہوا تھا کہ [illegible] بنا دئے جائیں۔ اور ایگزیکٹو افسری کا عہدہ میاں عبدالعزیز کو ملے۔ لیکن وہ سمجھوتہ پروان نہیں چڑھا۔ اس سوال کا فیصلہ کمیٹی کے پچھلے اجلاس میں ہوا ہے۔ جس میں مختلف نام پیش کئے گئے۔ جن میں سے کمیٹی کے ممبران میں سے سردار [illegible] سنگھ اور شیخ عظیم اللہ تھے۔ باہر سے بھی کئی اصحاب امیدوار تھے۔ جن میں لاہور کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر [illegible] بھی تھے۔ لیکن قرعہ شیخ عظیم اللہ کے حق میں پڑا۔ اور جہاں تک کمیٹی کا تعلق ہے۔ اس نے اپنی کثرت رائے سے انہیں ایگزیکٹو افسر بنا دیا۔ گورنمنٹ کا مقصد اس اسامی کے پیدا کرنے سے کمیٹیوں کے نظم و نسق کو درست کرنا ہے۔ تجربہ بتلائے گا کہ فرقہ پرستی کی ناگوار فضا میں اس عہدہ کا [illegible] ہوتی ہے۔ یا نہیں۔

[illegible] نمک ستیاگرہ

مانڈوی وارڈ کانگرس کے ڈکٹیٹر نے بیچ بازار میں نمک بنایا۔ پولیس پہنچ گئی۔ ڈکٹیٹر اور ۱۳ والنٹیروں کو گرفتار کر لیا۔ اور نمک سازی کے برتنوں پر قبضہ کر لیا۔

لارڈ ارون برٹش کیبنٹ میں

لندن کی [illegible] گورنمنٹ میں کچھ تبدیلی ہونے والی ہے۔ اور وزیر ہند کا عہدہ لارڈ ارون سابق وائسرائے ہند کو دیا جانے والا ہے۔ انہیں وزیر ہند کیوں نہیں بنایا جاتا؟

بین الاقوامی پروٹسٹ کیا جائے

مہاتما گاندھی کی گرفتاری کے خلاف مشہور فرانسیسی مہاتما رومین رولاں نے اپنے مضمون مندرجہ "انڈیا ریویو" میں لکھا ہے کہ مہاتما گاندھی کی گرفتاری کے خلاف بین الاقوامی پروٹسٹ کیا جائے۔

وائسرائے کی کونسل کا نیا ممبر

معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں ایک جگہ خالی ہونے والی ہے۔ اس کے متعلق مختلف قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ کنور جگدیش پرشاد سابق چیف سکرٹری یوپی گورنمنٹ کو ممبر ایگزیکٹو کونسل بنایا جائے گا۔ یہ بھی افواہ ہے کہ سر سی پی رام سوامی آئر کونسل میں واپس آ جائیں گے۔

برہما میں باغیانہ سرگرمیاں

برہما میں باغیانہ سرگرمیاں ابھی جاری ہیں۔ ضلع [illegible] میں باغی ڈاکوؤں نے بہت اودھم مچا رکھا ہے۔ اب [illegible] کے بعض لوگوں نے پولیس کا بھیس بدل کر ایک گاؤں میں کئی مکانوں کی تلاشی لی۔ اور جو کچھ ملا لے کر بھاگ گئے۔

مہاتما جی کے سیکرٹری گرفتار

سورت سے خبر آئی ہے کہ شری [illegible] داس گاندھی (مہاتما جی کے سیکرٹری) ایک گاؤں میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

ایک لیڈی ایم پی ہندوستان میں

برٹش پارلیمنٹ کی ایک لیڈی ممبر مس [illegible] ہندوستان کی سوشل رسومات و اصلاحات کے مطالعہ کے لئے ہندوستان آ رہی ہیں۔

سیاسی قیدیوں کی خاطر

بیان کیا جاتا ہے کہ پولیٹیکل قیدیوں کے لئے جگہ بنانے کی خاطر غیر سیاسی قیدیوں کو لاہور کے بورسٹل جیل سے باہر بھیجا جا رہا ہے۔

گورکھپور میں پکٹنگ

بنارس کے مشہور کانگرس لیڈر بابو بھگوان داس ایم اے گورکھپور میں ولایتی کپڑے کی دکانوں پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔ شراب کی دکانوں پر بھی پکٹنگ شروع ہے۔

"ہندو پنچ" سے ضمانت

پریس آرڈیننس کے ماتحت کلکتہ کے "ہندو پنچ" سے [illegible] اور "لبرٹی" سے تین تین ہزار کی ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔

سرحدی صوبہ میں اصلاحات

سٹیٹسمین لکھتا ہے کہ سرحدی صوبہ میں اصلاحات اپریل سے جاری ہو جائیں گی۔

مشاورتی کمیٹی کا اجلاس

گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کے ممبروں کے نام وائسرائے کی طرف سے دعوتی رقعے جاری ہو گئے ہیں کہ ۲۸ جنوری کو کمیٹی کے اجلاس میں شامل ہوں۔

مسٹر ابھینکر کی سزا ہلکی کی جائیگی؟

سی پی کے کانگرس لیڈر مسٹر ابھینکر کی سزا تین سال قید اور دس ہزار روپیہ جرمانہ کو خیال ہے کہ گورنر ہلکا کرنا چاہتے ہیں۔ جرمانہ دس ہزار سے دو ہزار کیا جائے گا۔ اور قید کی سزا بھی کم کر دی جائیگی۔ مسٹر ابھینکر کو ۱۰ فروری تک اپیل کا اختیار ہے۔ گورنمنٹ معیاد اپیل گذرنے کے بعد ہی خود کوئی کارروائی کریگی۔

التوائے اجلاس کونسل کی تحریک

سی پی کونسل کا اجلاس شروع ہوتے ہی موجودہ سیاسی صورت حالات اور مقامی حکومت پر بحث کرنے کے لئے التوائے اجلاس کا نوٹس دیا گیا۔ تحریک منظور کر لی گئی۔

اسمبلی میں وائسرائے کی تقریر

سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وائسرائے ۲۵ جنوری کو صبح ۱۱ بجے اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کریں گے

ڈسٹرکٹ بورڈ کے صدر کی سزا یابی

کوکناڈا ڈسٹرکٹ بورڈ کے صدر مسٹر [illegible] راجو کو مہاتما گاندھی کی گرفتاری کے دن ڈسٹرکٹ بورڈ کے دفاتر بند کرنے اور کانگرسی جھنڈا سرنگوں کرنے کے الزام میں زیر دفعہ ۱۴۴ گرفتار کر کے ایک ماہ قید محض اور [illegible] سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

ڈسکہ کا معاملہ مالوی جی کے سپرد

ڈسکہ کی دھرم سالہ کے معاملہ کے سلسلہ میں سکھ جتھے بدستور بھیجے جا رہے اور گرفتار کئے جا رہے ہیں ہندو سکھ تعلقات کو کشیدہ کرنے والے اس تنازعہ کے تصفیہ کی اس وقت تک کوئی صورت نہ تھی کیونکہ کسی بات پر فریقین متفق ہوئے کو تیار نہ تھے - البتہ یہ خبر موجب اطمینان ہے - کہ فریقین کے سرکردہ لیڈروں کا ارادہ ہے - کہ تنازعہ کو فیصلہ کے لئے پنڈت مدن موہن مالوی جی کے سپرد کر دیا جائے - تجویز معقول ہے اور فریقین کے اسے منظور کر لینے کی امید ہے - کیونکہ مالوی جی کو ہندو سکھ دونوں کا اعتماد حاصل ہے - اگر معاملہ اُن کے سپرد کئے جانے کی تجویز پختہ ہو گئی - تو اس تنازعہ کا تصفیہ ہی سمجھئے ؛

پکٹنگ آرڈی ننس قانون کی شکل میں

گورنر جنرل نے پکٹنگ کو چھ ماہ کے لئے بذریعہ آرڈی ننس جرم قرار دے دیا ہے - لیکن پنجاب گورنمنٹ اس سے مطمئن نہیں - وہ دو سال تک پکٹنگ کا خاتمہ کرنے کے لئے کونسل میں بل پیش کرنے والی ہے - اس بل میں ہر قسم کے پکٹنگ کو ممنوع قرار دینے کی تجویز پیش کی گئی ہے ؛

گورو کل کمالیہ سے میرا استعفیٰ

گورو کل کمالیہ کی انتظامیہ کمیٹی سے میں نے استعفیٰ دے دیا ہے - جو کمیٹی نے سویکار کر لیا ہے - گورو کل کمالیہ کے انتظامی معاملات سے میرا اب کوئی تعلق نہیں ہے ؛ (جسونت آریہ سیوک از کمالیہ)

مسٹر جے ایم سین گپتا گرفتار کر لئے گئے

مسٹر جے ایم سین گپتا اطالوی جہاز گنگا سے ولایت سے واپس آ رہے ہیں جہاز کے ساحل بمبئی پر لگتے ہی خفیہ پولیس کے اعلیٰ افسروں نے تحقیر جہاز پر پہنچ کر انہیں گرفتار کرنا چاہا - لیکن کپتان جہاز نے انٹرنیشنل قانون کے ماتحت گرفتاری پر اعتراض کیا - اس قانون کے ماتحت کسی دوسری طاقت کے سفیر کی اجازت کے بغیر کسی کی گرفتاری نہیں کی جا سکتی - اس پر پولیس افسران اطالوی سفیر متعینہ بمبئی کے پاس پہنچے - اور وہاں سے ضروری اجازت لے کر جہاز پر آ کر انہیں گرفتار کر لیا - مسٹر جے ایم سین گپتا کو یاروڈا جیل میں لے جایا گیا ہے ؛ گرفتاری بنگال گورنمنٹ کے حکم کے ماتحت زیر ریگولیشن نمبر ۳ مجریہ سنہ ۱۸۱۸ء عمل میں آئی ہے ؛ مسٹر گپتا کے ساتھ مسز نیلی گپتا بھی تھیں جو کلکتہ روانہ ہو گئی ہیں ؛

پنڈت اندر کو چھ ماہ - دہلی کانگرس کے دوسرے

ڈکٹیٹر پنڈت اندر اور تیسرے ڈکٹیٹر جینندر کمار کے مقدموں کا فیصلہ سنا دیا گیا - پنڈت اندر کو چھ ماہ قید سخت اور مسٹر جینندر کمار کو چھ ماہ قید محض کی سزا دی گئی - دو دو سو روپیہ جرمانہ علاوہ ہے - پنڈت اندر کو اے کلاس اور مسٹر جینندر کمار کو بی کلاس دی گئی ہے ؛

سر تیج بہادر جموں میں

جموں کی تازہ تار ہے - کہ سر تیج بہادر سپرو شاہی مہمان کی حیثیت میں یہاں آئے ؛

مالوی جی حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں

مالوی جی نے احمد آباد آنے سے پہلے بمبئی میں انٹرویو پر کہا - کہ میں ملک کی صورت حالات کا مطالعہ کر رہا ہوں - اس کے بعد ملک کے لئے جو مناسب سمجھونگا - کروں گا ؛

سادھو واسوانی ستیاگرہی بن گئے

حیدر آباد کا سماچار ہے - کہ سادھو ٹی ایل واسوانی کالج کی پروفیسری سے مستعفی ہو کر تحریک ستیاگرہ میں شامل ہو گئے ہیں ؛

ڈسکہ کو دو اکالی جتھے

ڈسکہ بھیجنے کے لئے ایک ایک سو کے دو اکالی جتھوں کا انتظام کر لیا گیا ہے یہ جتھے ۲۷ - اور ۳۰ جنوری کو یکے بعد دیگرے روانہ ہوں گے ؛

پولیس میں عورتوں کی بھرتی

سپرنٹنڈنٹ پولیس دہلی نے پولیس میں عورتوں کی بھرتی شروع کر دی ہے - اُن کے فرائض صرف عورتوں کے ہی متعلق ہوں گے - ستر روپیہ ماہوار تنخواہ اور پانچ روپیہ الاؤنس ملے گا - کانگرس کی تحریک سول نافرمانی کے خلاف ستری پولیس سے کام لیا جائے گا ؛

کرسچین کالج میں ہڑتال

لکھنؤ کرسچین کالج کے طلباء نے اس بنا پر ہڑتال کر دی ہے - کہ اس کالج کے ایک پروفیسر کو حکم دیا گیا تھا - کہ کھدر پہن کر کالج میں نہ آیا کرو ؛

وزیر اعظم سے پادریوں کا مطالبہ

امریکہ کے ۱۰۶ سرکردہ پادریوں نے مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم سے بذریعہ بحری تار مطالبہ کیا ہے - کہ مہاتما گاندھی کو رہا کر دیا جائے اور ہندوستانی مسئلہ کے حل کے لئے کانگرس کا تعاون حاصل کیا جائے ؛

دیش بندھو جی کو نوٹس

شری دیش بندھو ڈاکٹر گرتیج بہادر تھے - ابھی کمزور ہیں اُن کے دوست مترا اُن کی مزاج پرسی کے لئے اُن کے

آریہ سماجوں کیلئے ضروری اطلاع

ایک ڈیپوٹیشن بھیجا جائیگا

یہ امر واقعہ ہے - کہ کئی آریہ سماجیں ایسی ہیں - جن کے سالانہ جلسے تو ہو چکے ہیں - لیکن اُنہوں نے ابھی تک ویدپرچار فنڈ کے لئے اُن کے نام مقرر شدہ روپیہ نہیں بھیجا - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایسی سماجوں سے اخبارات کے ذریعہ اور چٹھی پتروں کے ذریعہ کئی بار پرارتھنا کی - کہ وہ دھن کی مقررہ راشی بھیج دیں - لیکن افسوس ہے - کہ ابھی تک کئی آریہ سماجیں ایسی ہیں - جنہوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی ؛

اب سبھا کا ارادہ ہے - کہ ایسی سماجوں کے پاس جن کے اُتسو تو ہو چکے ہیں - لیکن وید پرچار کا دھن نہیں آیا - اپنا ایک ڈیپوٹیشن بھیجے ؛

اس چٹھی کے ذریعہ ایسی سماجوں سے پرارتھنا کی جاتی ہے - کہ وہ سبھا کو لکھیں - کہ کن تاریخوں پر ایسے ڈیپوٹیشن کو دھن سنگرہ کے لئے اپنے ہاں بلانا چاہتی ہیں - اُن کا جواب آنے پر ڈیپوٹیشن کا پروگرام طے کیا جائے گا ؛

(پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

ستیارتھ پرکاش کا فرانسیسی انوواد

فرانسیسی بھاشا میں ستیارتھ پرکاش چھاپنے کے لئے جو اپیل کی گئی تھی - اُس میں اب تک (دسمبر کے اخیر تک) ۱۸۰۰ روپیہ آیا ہے - اور ۳۰۰۰ روپیہ آنا چاہئے - اس لئے دانی مہاشیوں سے پرارتھنا ہے - کہ وہ جلدی دھن بھیجنے کی کرپا کریں ؛

ہر ایک آریہ سماج کو اپنا اپنا بھاگ بھیجنا چاہئے - تاکہ یہ کاریہ جلدی ہو جاوے - ۱۵ اگست سے ۳۰ دسمبر تک جو دھن ملا ہے - اُس کی سوچنا نیچے دی جاتی ہے :-

آریہ سماج سامانہ ۵ روپے - مہاشہ بہاری لعل شملہ ۵ روپے - آریہ سماج میلسی ضلع ملتان ۵ روپے - آریہ سماج بارہ منگا ۵ روپے - مہاشہ امرناتھ جی آریہ سماج لاہور ۵ روپے - آریہ سماج وچھوالی لاہور ۵ روپے - آریہ سماج ملتان شہر ۵ روپے - آریہ سماج کریالہ ۴ روپے - مہاشہ دھرم سنگھ جی ۱ روپیہ - آریہ سماج خوشحالپور ۲ روپے - مہاشہ بھولا ناتھ عرائض نویس ایک روپیہ - شریمتی سوبھر دیوی جی ۱۴ روپے - لالہ برندابن جی رئیس ۵۰ روپے - آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخان ۲۵ روپے - آریہ سماج وچھوالی لاہور ۵ روپے ؛ (سوتنترانند) ؛

ہاں جاتے ہیں - ڈپٹی کمشنر دہلی نے انہیں نوٹس دیا - کہ آپ اپنے مکان پر کانگرس کمیٹی کے جلسے نہ کیا کریں - دیش بندھو جی نے نوٹس کے جواب میں لکھا ہے - کہ میری مزاج پرسی کے لئے جو احباب آتے ہیں - اُن میں شہر کے معزز سیاسی کارکن بھی ہیں اُن کا سواگت میں کیسے نہ کروں - میرے مکان پر کانگرس کے جلسہ کے متعلق کہہ دینا چاہتا ہوں - کہ کانگرس کمیٹی کے توڑے جانے کا اعلان کیا جا چکا ہے اس لئے میرے ہاں کانگرس کا جلسہ ہونے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ؛

اسمبلی میں ساماجک سدھار کے بل

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ۳ فروری کو مسٹر شنمکم چیٹی کا بل پیش ہوگا - کہ اچھوتوں پر سے تمام پابندیاں ہٹالی جائیں - ایک اور بل دیوداسی رواج بند کئے جانے کے متعلق بھی پیش ہوگا ؛

سار دا ایکٹ کی ترمیم یا منسوخی کے بل پیش ہوں گے ؛

لاہور کے فسادوں کی یاد

لاہور کے ہندو مسلم فسادات کے سلسلہ میں جو مقدمات دائر ہیں اُن میں سے لال چند کے قتل کے الزام میں چار مسلمانوں کے خلاف مقدمہ میں عدالت نے شہادت استغاثہ کے لئے ۲۸ - ۲۹ جنوری اور یکم فروری کی تاریخیں مقرر کی ہیں ؛

(۲) گمٹی بازار میں ایک مسلمان کو زد و کوب کرنے کے الزام میں جو ہندو نوجوان گرفتار ہیں - اُن کا مقدمہ ۲۵ - ۲۶ جنوری کو پیش ہوگا ؛

(۳) نور محمد کے قتل کے سلسلہ میں جو ہندو گرفتار ہوئے تھے - ان میں سے ۱۱ ضمانت پر رہا ہیں - باقی کی ضمانت کے لئے درخواست دی گئی ہے ؛

پرکاش لاہور

۱۱ ماگھ سمت ۱۹۸۸

دھرم اور روٹی

دھرم آتما کی خوراک ہے۔ اور روٹی شریر کی۔ آتما دھرم کے بغیر اُنت ہو سکتا ہے۔ نہ شریر روٹی کے بغیر۔ اس کے ساتھ یہ بھی پرسدھ سچائی ہے۔ کہ مضبوط آتما مضبوط شریر میں ہی رہ سکتا ہے۔ شریر آتما کے لئے اُنتی کا سادھن ہے۔ جب سادھن نکما ہو تو اس کے لئے سدھی کی آشا ویرتھ ہے۔ بھارت کے ورشہ میں یہ مانی ہوئی بات ہے کہ آتمک اُنتی میں یہ کمال تک پہنچا ہوا تھا۔ جب ایسا تھا۔ اس وقت کے اتہاس کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ شاریرک اُنتی میں بھی وہ سنسار بھر میں اپنی مثال آپ تھا۔ یہ کیوں تھا؟ اس لئے کہ روٹی بافراط تھی۔ اچھی سے اچھی چیزیں کھانے پینے کو مفت کے بھاؤ ملتی تھیں۔ اسی زمانہ کا بھارت تھا۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ اسکے اندر دودھ کی ندیاں بہتی تھیں۔ جس دیش میں یہ وہ اتنی کثرت سے ہو۔ اُسے روٹی کی شکایت کیوں ہونی تھی۔ کھانے پینے کی چیزوں کی کمی کے ساتھ روٹی کی شکایت پیدا ہوتی گئی۔ اور جس نسبت سے روٹی گھٹتی گئی اسی نسبت سے شاریرک ادنتی ہوتی گئی۔ اور شاریرک ادنتی کی نسبت سے آتمک اوستھا بھی بگڑتی گئی۔ ہوتے ہوتے آج یہ زمانہ آیا ہے کہ روٹی کا سوال سخت پیچیدہ ہو گیا ہے۔ اور اس کا پرینام سامنے ہے کہ بھارتیوں کی شاریرک اوستھا بہت بگڑ رہی ہے۔ روگ بڑھ رہے ہیں۔ اور کوئی ورلا ہی بھاگیہ شالی ہوگا۔ جو یہ کہہ سکے کہ اسے کوئی جسمانی تکلیف نہیں۔ وہ پورا تندرست ہے۔ اس تکلیف دہ حالت کا کارن افلاس ہے۔ غریبی ہے۔ روٹی حاصل کرنے کی طاقت کا ابھاو ہے۔ یہ کہنا کٹھن ہے کہ دنیا کے کسی دوسرے ملک میں افلاس نہیں۔ ہوگا۔ لیکن ہندوستان کی حالت سب سے مختلف ہے۔ ہندوستان ہی ہے۔ جہاں کروڑوں بندگان خدا کو ایک وقت کی روٹی میسر نہیں ہوتی۔ لاکھوں ایسے ہیں۔ جو رات کو روٹی کی بجائے پیٹ پر پتھر باندھ کر سونے پر مجبور ہوتے ہیں۔ یہ تو شریر کی اندرونی پرورش کی حالت ہے۔ بیرونی حفاظت کی حالت اس سے بھی بری ہے۔ بھارت کے کروڑوں پتر پتریوں کو تن ڈھکنے کو کپڑا میسر نہیں۔ مہاتما گاندھی سے جب لنڈن میں پوچھا گیا۔ کہ آپ لنگوٹی کیوں پہنتے ہیں؟ تو آپ نے ٹھیک جواب دیا۔ کہ جن کروڑوں مزدور اور کسان ہندوستانیوں کا میں پرتی ندھی ہوں۔ اُن کی پوشاک یہی ہے۔ بات بھی ٹھیک ہے۔ جن کی قائمقامی مہاتما جی کے سپرد ہوئی۔ اُنہیں لنگوٹی بھی بمشکل میسر ہوتی ہے۔ تو وہ ایمانداری سے کام لیتے ہوئے اپنے جسم کو کپڑوں کے انبار سے کیسے لاد سکتے تھے۔ بھوکا اور ننگا جسم مضبوط نہیں ہو سکتا۔ یہ مزدور ہے۔ جسے جسم کی پڑی ہو۔ وہ شخص ورلا ہی ہوگا۔ جو دھرم کی طرف پرورت ہو سکے۔ بھوک پر گرانے والی ترغیبیں تو کارگر ہو سکتی ہیں لیکن اُسے دھرم کی اور پرورت کرنا بڑا کٹھن کام ہے۔ بھارت آج اپنی آتمک اُنتی کی امتیازی حیثیت کھو چکا ہے۔ اس لئے کہ افلاس نے اس کے پتر پتریوں کے شریروں کو کمزور کر دیا ہے۔ اور یہی شاریرک کمزوری ہے۔ جو اس کی اخلاقی اور روحانی گراوٹ کا کارن ہے۔

پرانی جسمانی اور روحانی عظمت کو پانا ہو تو اس کا ایک مات علاج یہ ہے۔ کہ افلاس کو دور کیا جائے۔ افلاس بیکاری کا نتیجہ ہے بیکاری دور کرو۔ افلاس اپنے آپ دور ہو جائیگا۔ کام میں لگ جاؤ۔ روٹی کی کمی کیوں رہے گی؟

آریہ جاتی میں بیکاری کو خوب فروغ حاصل ہے۔ اور یہی جاتی ہے۔ جس کے عوام افلاس کے ہاتھوں تنگ ہیں۔ آریوں میں بیکاری اس لئے زیادہ ہے۔ کہ انہوں نے کام کا میدان بہت تنگ کر لیا ہے۔ یہ کام میرے خاندان کو بٹہ لگانے والا ہے۔ وہ کام کرنے سے برادری میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہنے دیگا۔ اس قسم کے توہم سے لاکھوں نوجوان بیکاری کا شکار ہو رہے ہیں۔ ذہنیت عجیب ناچ نچانے والی شکتی ہے ایک شخص شراب پیتا ہے اُسے بدنامی کا ڈر نہیں۔ رشوت لیتا ہے وہ سر بلند کر کے چلتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے تو اسے اپنی عقلمندی پر محمول کرتا ہے۔ لیکن ایک شخص دیانتدار مزدور کی طرح جوتا سینے کے کام میں سمجھتا ہے کہ اس کی ناک کٹ جائیگی۔ یہ ذہنیت ہے۔ جس کی بدولت کوئی ہندو معمار کا کام کرنا تو باعث ہتک سمجھتا ہے۔ لیکن مسلمان معماروں کے ساتھ مزدور کا کام کرنے اور بحیثیت مزدور اُن کے حقے بھرنے اور ان سے گالیاں کھانے میں توہین کی کوئی بات نہیں سمجھتا۔

آریہ سماج ستھاپت ہوا تو اس لئے کہ جاتی کے اندر انقلاب پیدا کرے۔ صرف دیارمک انقلاب نہیں ہر قسم کا انقلاب۔ دھارمک انقلاب تو اس نے شروع کیا اور اس کو خوب فروغ دیا۔ سماجک انقلاب کے میدان میں اس نے قدم رکھا۔ اور اس میں بھی جاتی کا نکتہ نگاہ بہت حد تک وسیع کر دیا۔ شکشا کے کھیتر میں بھی اس نے بڑھ چڑھ کر قدم مارے۔ اور بھی کئی میدان ہیں۔ جن میں آریہ سماج داخل ہوا۔ اور کامیابی کی راہ پر قدم بڑھاتا چلا گیا۔ لیکن ایک بیکاری کا میدان ہے۔ جسے سر کرنے کی آریہ سماج نے اس وقت تک بہت کم کوشش کی ہے۔ آج بیکاری کے سوال کا حل بہت مشکل ہو رہا ہے ہر ایک زبان پر بیروزگاری کی شکایت ہے۔ اس کے دور کرنے میں اگر کچھ کیا گیا ہے۔ تو آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ کہا جائے گا۔ بیکاری کے سوال کا حل گورنمنٹوں کا کام ہے آریہ سماج کی محدود شکتی سے اس کا حل باہر ہے۔ یہ ٹھیک ہے لیکن اس سوال کے حل کا ایک آسان طریق ہے۔ جو آریہ سماج کے لئے چنداں مشکل نہیں۔ وہ ہے جاتی کی اُس ذہنیت کو بدلنا جو پیشوں کے انتخاب میں ہندو نوجوانوں کے سدراہ ہوتی ہے۔ اس کا طریق ایک ہی ہے کہ ایسے اولوالعزم آریہ نوجوان تیار کئے جائیں جو مختلف پیشوں کو جن کے کرنے میں ہندو عار سمجھتے ہیں۔ اختیار کرکے جاتی کے سامنے مثال پیش کریں۔ اُن کی مثال ذہنیت کے بدلنے میں بہت سہایک ہوگی۔

درزی کے پیشہ پر آج سے پندرہ بیس سال پہلے ہندو ذہنیت کے سرحد سے غیر ہندوؤں کو پورا قبضہ حاصل تھا۔ آریہ سماج نے چند ایک نوجوانوں کو اس پیشہ کے لئے تیار کیا وہ میدان میں آئے۔ اُن کی دقیانوسیوں کی طرف سے سخت مخالفت ہوئی۔ اُنہیں نیچ اور اشتیچ بنانے کی دھمکیاں دی گئیں۔ وہ ثابت قدم رہے۔ جس کا پھل آج یہ ہے کہ اس پیشہ کے متعلق ہندو ذہنیت بالکل بدل گئی ہے۔ جس پیشہ کو باعث ہتک سمجھا جاتا تھا۔ آج اُسے گریجوایٹ تک اختیار کرنا فخر سمجھتے ہیں۔ اور ذہنیت کی تبدیلی سے ہی ہے۔ کہ اس پیشہ نے کئی ہندو نوجوانوں کے بیکاری کے سوال کو حل ہی نہیں کیا۔ بلکہ اُنہیں خوشحال بھی بنا دیا ہے۔ جس طرح اس پیشہ کے متعلق ذہنیت بدلنے سے ہندو گھاٹے میں نہیں رہے۔ اگر دوسرے تمام پیشوں کے متعلق بھی بدل دی جائے۔ تو بیکاری کی مشکل اس حد تک کم ہونا بالکل آسان ہوگا۔ جس حد تک آریہ نوجوان انہیں اختیار کریں گے۔

وہ سائے انیک ہیں۔ جو دیکھنے کو حقیر نظر آتے ہیں۔ لیکن تجربہ میں لاتے پر روٹی کی بھوک مٹانے کے لئے خوب کارگر ثابت ہوتے ہیں۔ چند سالوں کی بات ہے۔ لاہور میں ایک انٹرنس پاس نوجوان نے کسی نہ کسی طرح نلکی گری کا کام سیکھ کر اسے کرنا شروع کیا۔ اگر ہندوؤں کی طرف سے اُس کی حوصلہ افزائی ہوتی۔ تو یہی خیال ہے وہ اور کئی ہندو نوجوانوں کو اس پیشہ میں لا کر انہیں بیروزگاری سے نجات دلاتا۔ لیکن ہندوؤں کو یہ منظور نہ تھا۔ کہ نلکی گری کے کام میں ایک ہندو بھائی کی مدد کریں۔ اس لئے اُسے چنداں کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن اُسے اتنا لابھ ضرور ہوا۔ کہ اس کی ذہنیت بدل چکی تھی۔ اُسے کسی پیشہ سے عار نہ تھی۔ اس کی اولوالعزمی کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا تھا۔ وہ گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ نائی کا کام سیکھا۔ حجامتیں بناتا اور اس سے خرچ چلاتا۔ کامیابی کی دیوی اس کی انتظار میں تھی۔ پنجاب سے نکل کر ہندوستان گیا۔ ہندوستان میں جا کر اس سے بھی باہر جانے کی اُمنگ پیدا ہوئی۔ جہاز پر ملازم ہو گیا۔ ملازمت کے وقت ملازمت کرتا اور فالتو وقت میں جہاز کے اعلیٰ درجے کے مسافروں کی حجامت بناتا۔ تعلیم پڑھا اور انسانی قوت تھا ہی۔ بطور مزدور بھرتی ہوا تھا۔ ترقی کرتے کرتے اس درجہ تک پہنچا کہ کوئی ہندوستانی کیا پہنچے گا۔ اب وہ اچھے عہدہ پر ہے۔ اور عجب نہیں کہ اب بھی وہ فرصت کے وقت جہاز کے مسافروں کی حجامتیں بنانے کا کام کرتا ہو۔

ہونے کو تو ہزاروں ہندو نوجوان انٹرنس پاس ہیں۔ لیکن وہ نوجوان بغیر کسی سفارش اور بغیر کسی ذریعہ کے اس قدر ترقی کیوں کر گیا۔ اور دوسرے کیوں نہیں کرتے؟ اس کا ایک مات کارن یہ ہے کہ خوش قسمتی سے اُس کی ذہنیت بدل گئی تھی۔ اور بدقسمتی سے ان کی نہیں بدلی۔ اگر اُن کی بھی بدل جائے۔ تو جس طرح مسٹر ... کامیابی کی دیوی کے درشنوں میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک نوجوان ہو سکتا ہے لیکن ذہنیت بدلنا افراد کا کام نہیں جماعتوں کا کام ہے۔

ہندوؤں میں آریہ سماج ہی ایسی جماعت ہے

جس پر نظر لگتی ہے۔ کہ یہ جاتی کی روٹی کی مشکل کو محسوس کرتی اور اُسے حل کرنے کی خواہش اور شکتی رکھتی ہے۔ اگر ہندو جاتی اس کمزوریوں کو محتاج ہو رہی ہے۔ تو آریہ سماج اُس کی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتا۔ جس نے اس پہلو میں اپنی شکتی سے کام نہیں لیا۔ آریہ سماج کس طرح شکتی کو کام میں لا سکتا ہے۔ اور کس طرح موجودہ ذہنیت بدل سکتی ہے۔ اس کے لئے اگلے ہفتہ تک انتظار کریں ؛

پرچار کھیتر میں نیا تجربہ

اسے نیا تو نہیں کہنا چاہئے۔ کیونکہ جب پرچار شروع ہوا۔ تو اس میں بھجنیکوں کا کوئی استھان نہ تھا۔ سنیاسی اور اپدیشک ہی اس کھیتر میں اُترے اور اُنہوں نے ہی ویدک دھرم کا ناد گونجا دیا۔ لیکن جو پرورتی بھجنیکوں کے متعلق اس سمے پیدا ہو چکی ہے۔ اس کی موجودگی میں آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے اس کارے کو نیا تجربہ ہی کہا جائیگا۔ جو اس نے اپنے نشچے کے انوسار ایک دم تمام بھجنیکوں کو سبھا کی سیوا سے الگ کر دینے کا کیا ہے۔ اگر راجستھان سبھا کا یہ تجربہ سپھل ہوا اور اُلٹی اس سے یہ خرابی نہ پیدا ہوئی۔ کہ آریہ سماجیں بھاری خرچ پر فلمی طور بھجنیکوں کو بلانے لگ جائیں تو دوسری سبھاؤں کے لئے بھی انوکرنیہ ہوگا۔ کیونکہ اس طرح جو بچت ہوگی۔ اس سے اپدیشکوں کی تعداد بڑھائی جا سکے گی۔ اور آریہ سماجوں میں بھجن بولنا جو عار سمجھا جانے لگا ہے۔ وہ دُور ہو جائیگی۔ اور جس طرح آرمبھ میں بچے۔ بوڑھے۔ نوجوان۔ سب آریہ سماجی بڑے پریم سے ست سنگوں میں بھجن بولا کرتے تھے۔ اب بھی بولنے لگ جائیں گے۔ اُن کے اندر دھرم پریم پیدا ہوگا۔ اور اُپدیش کے شروَن کی پربل اچھیا اُن کے اندر پیدا ہوگی۔ اگر ایسا نہ ہوا تو بھجنیکوں کی پرتھا جیسے جاری ہے جاری رہے گی۔

ہندو قصائی بن گئے

ننگھارٹ کا سماچار ہے۔ کہ وہاں دو خاندانی ہندوؤں نے قصائی کا پیشہ اختیار کر لیا ہے۔ اُنہوں نے میونسپلٹی کے قریب دو مذبح کھولے ہیں۔ اور پیشہ ور قصائیوں کی طرح گوشت فروخت کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہندوؤں نے گوشت خوری شروع کی ان میں گوشت فروش پیدا ہو گئے۔ جب یہ بدعت اور بڑھ گئی تو قصائی کا کام کرنے والے بھی نکل آئے ہندو اپنے دہارمک جذبہ کے ماتحت اُن پر لعنت بھیجیں گے۔ لیکن حقیقی مورتی پوجا کی مستحق مورتی ہے۔ جو ہندوؤں میں گوشت خوری کی پیدا ہو کر ترقی پا رہی ہے ؛

سکھ ہندو نہیں!

جب سکھوں کے اندر ہندوؤں سے علیحدگی کی تحریک شروع ہوئی۔ تو مرزائیوں نے نہ صرف یہ کہ سکھوں کی حمایت کی۔ اور بزور کہا۔ کہ سکھ ہندو نہیں۔ بلکہ سکھوں پر اسلام کی طرف کھینچنے کے لئے ڈورے ڈالنے شروع کر دیئے۔ مقصد اس سے صاف یہ تھا۔ کہ ہندوؤں کی طاقت کو کمزور اور مسلمانوں کی طاقت کو مضبوط بنایا جائے۔ اس وقت ان عاقبت نااندیشوں کو کیا معلوم تھا۔ کہ جو کٹل نیتی وہ اختیار کر رہے ہیں وہ اُن کے اپنے ہی پیش آئے گی۔ اُن کی منوکامنا سدھ ہو گئی اور سکھ قانونی طور پر ہندوؤں سے علیحدہ تسلیم کر لئے گئے۔ لیکن آریوں نے نہ تحریک کے دوران میں یہ تسلیم کیا کہ سکھ ہندو نہیں۔ اور نہ اس کی کامیابی پر ہی وہ تسلیم کرنے کو تیار ہیں ؛

مرزائیوں کی ابن الوقتی

مرزائیوں کی ابن الوقتی دیکھئے۔ کہ جب تک سکھوں کی ہندوؤں سے علیحدگی میں اپنا مطلب بنتا دیکھا کہتے رہے۔ کہ سکھوں کا ہندوؤں سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ وہ تو اسلام کے نزدیک ہیں۔ لیکن جب ہندوؤں سے علیحدگی پر سکھ پنجاب میں ایک اہم اقلیت بن گئے۔ اور مسلمانوں کی اکثریت کے رستہ میں سنگ گراں ثابت ہو رہے ہیں۔ تو وہی مرزائی قادیانی کیا اور لاہوری کیا یہ رٹ لگانے لگ گئے ہیں۔ کہ سکھ سولہ آنہ ہندو ہیں۔ یہ علیحدگی صرف مسلم اکثریت کو تباہ کرنے کے لئے اختیار کی گئی تھی۔ چنانچہ 'نور' کے ایڈیٹر نے بڑے طمطراق سے لکھا ہے۔ کہ "سکھ اور ہندو پولیٹیکل فوائد حاصل کرنے کے لئے علیحدہ علیحدہ قوم بن گئے ہیں۔ ورنہ اصل میں یہ ایک ہی"۔ "میری خواہش یہ ہے۔ کہ ایک فیصلہ کن کتاب لکھی جائے۔ میں قرآن کے گورمکھی اور ہندی تراجم سے فارغ ہو کر انشاء اللہ سب سے پہلے یہی کام کرونگا" ؛

کرنی خویش آمدنی پیش

اگر قادیانی سکھوں کے متعلق اپنے پہلے دعاوی کو ایمانداری سے واپس لیتے ہیں۔ تو انہیں منع کون کرتا ہے۔ لیکن ایمانداری تو ان لوگوں سے کوسوں دُور ہے۔ اسی معاملہ کو لو۔ ایک طرف تو یہ دعوی کہ سکھ اور ہندو پولیٹیکل فوائد کے لئے الگ الگ بنے ہوئے ہیں۔ اور دوسری طرف اسی پرچہ میں یہ ہزلیات کہ "قیامت پر ایمان لانا مسلمانوں کا عقیدہ ہے ..... بابا صاحب قیامت پر ایک راسخ الاعتقاد مومن کی طرح ایمان لائے ہیں" ؛

اس عقل کے اندھے سے کوئی پوچھے۔ سکھ ازم کا بانی تمہارے بیان کے مطابق راسخ الاعتقاد مومن تھا تو اس کے پیرو سکھ ہندو کس طرح ہو سکتے ہیں۔ لیکن خود غرض کی پوزیشن ہمیشہ ڈانواں ڈول رہتی ہے۔ اور یہی حال مرزائیوں کا ہے۔ مذہبی طور پر وہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ سکھوں کو اپنی طرف کھینچیں۔ لیکن سیاسی طور پر وہ انہیں دُور پھینکنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ ہو کیسے اُن کی چالوں سے سکھ ہندوؤں سے علیحدہ ہوئے اب اگر اُن کی علیحدگی انہیں ڈرا رہی ہے۔ تو اس کی ذمہ داری اُن کے اپنے اوپر ہے۔ اور کرنی خویش آمدنی پیش کی صداقت کا اظہار ہو رہا ہے ؛

فجی میں گورو کل سناتک کا کام

پنڈت ایس چندر ودیا النکار کچھ عرصہ سے اپنی دھرم پتنی سمیت فجی میں ہیں۔ وہاں سووا میں آپ پتی پتنی آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں کام کرتے ہیں۔ پاٹھشالہ کا معائنہ مسٹر پیٹرسن وزیر معاملات ہندوستان نے گذشتہ دنوں کیا تو اس نے پاٹھشالہ کی پڑھائی اور پربندھ اور دیویوں کے آچار وہار کی دل کھول کر پرشنسا کی۔ اور آریہ سماج کو پنڈت ایس چندر اور اُن کی دھرم پتنی کی خدمات حاصل کرنے کے لئے بدھائی دی ؛

اس طرح گورو کل کے سناتک نے اپنی قابلیت اور محنت سے فجی کے ایک انگریز شاسک کے منہ سے اپنی قابلیت کا اعتراف کرایا ؛

گورو کل کے سناتک کا آریہ سماج کے سنبندھ میں کسی جگہ سپھلتا پوروک کام کرتے سننا ایک گورو کل پریمی کو گدگد کر دیتا ہے۔ اس لئے پنڈت ایس چندر کی فجی میں سپھلتا پر کسے خوشی نہ ہوگی ؛

پادری صاحب کا عیسائیوں کو اپدیش

لاہور کے گرجا میں نوروز کی تقریب پر پادری صاحب نے عیسائیوں کو جو اپدیش دیا۔ وہ موجودہ صورت حالات کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ پادری صاحب نے عیسائیوں کو مخاطب کر کے کئی باتیں قابل ذکر کہیں :-

(۱) گول میز کانفرنس جس پر کہ اس قدر اُمیدیں وابستہ تھیں۔ اس کا نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا۔ بلکہ اُلٹا اس سے ایسا گرد ہوائی پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جس کی موجودگی میں کوئی متفقہ سمجھوتہ ناممکن ہو گیا ہے" گول میز کانفرنس کی کامیابی یا ناکامی کے متعلق اس سے زیادہ صریح الفاظ میں کانفرنس کے مخالف بھی کیا کہیں گے۔ لیکن وہ لوگ جنہیں وائسرائے کی نوازشات سے سرکاری خرچ پر انگلینڈ کی شاہانہ سیاحت کا موقع ملا۔ جہاز سے اُترتے ہی اس طرح کانفرنس کی کامیابی کے گیت گاتے سنائی دیتے ہیں۔ جس طرح ایک لڑکا ماسٹر صاحب کا رٹایا ہوا سبق اُس کے اشارہ پر فوراً سنا دیتا ہے ؛

(۲) بلاشبہ ہندوستان میں انگریز اور اینگلو انڈینوں کو خاص مراعات حاصل ہیں۔ ان مراعات کو چھوڑ دینے پر رضامند ہو جانا چاہئے۔ وہ خاص مراعات ہمیں ہمیشہ کے لئے حاصل نہیں رہ سکتیں ؛

(۳) ہمیں نسلی غرور کو فوراً چھوڑنا ہوگا۔ اور ہمیں عیسائی مذہب کے اصول پر جو برادری بھاؤ کا پرچار کرتا ہے۔ کاربند ہونا چاہئے۔ ایک سچے عیسائی کا اپنے لئے نہیں۔ بلکہ سب کچھ دوسروں کی بھلائی کے لئے کرنا ہے۔ ہمیں حلیم ہونا چاہئے ؛

(۴) صرف گرجا میں آنا اور دعا میں شامل ہو جانا کافی نہیں۔ اور نہ ہی اس قسم کے دھرم کا پالن کر کے ہم سلطنت کو اور نہ ہی ہندوستان کو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ ہم خدا سے زبردست رشتہ جوڑیں۔ اور اس کے زیادہ سے زیادہ نزدیک ہوتے جائیں ؛

پادری صاحب نے اپنے ہم مذہب کو نہایت عمدہ اپدیش دیا ہے۔ جس کی انہیں اس وقت سخت ضرورت ہے۔ سوال اب صرف یہ ہے کہ وہ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں یا نہیں ؟

مرحوم یا آنجہانی

سر محمد شفیع کی موت پر ہر طرف سے اظہار افسوس کیا گیا ہے۔ قادیانیوں کی طرف سے بھی کیا گیا۔ خلیفہ کے فارن سکرٹری نے تعزیت کا تار بھیجا۔ اور اُن کے سرکاری گزٹ نے بھی اُن کے خاندان سے اظہار ہمدردی کیا۔ لیکن تار اور نوٹ دونوں میں کمال احتیاط سے مرحوم یا آنجہانی کے لفظ کو نہیں آنے دیا گیا۔ اگر یہ اتفاق کی بات ہے۔ کہ ان الفاظ کا استعمال نہیں ہوا۔ تو کیا قادیانی حضرات بتائیں گے۔ کہ سر محمد شفیع کے لئے وہ ان دو میں سے کونسا لفظ استعمال کر سکتے ہیں؟ اگر وہ 'مرحوم' کا لفظ استعمال کر دیں۔ تو معاملہ ختم ہے۔ مسلمان سمجھ جائیں گے کہ قادیانیوں نے مسلمانوں کو کافر قرار دینے کا فتویٰ واپس لے لیا ہے۔ لیکن اگر وہ سر محمد شفیع سے بلند پایہ (با لفاظ 'الفضل' منکسر المزاج۔ اور وسیع اخلاق) شخص کے لئے مرحوم کا لفظ استعمال کر کے انہیں مسلمان تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ تو ان مسلمانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ جو اس زعم میں ہیں۔ کہ قادیانی مسلمانوں کے سود و بہبود کی خاطر اپنی جانیں تک لڑا دینے کو تیار رہیں ؛

خط و کتابت کے لئے حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں ؛

آزادِ اسلامی حکومت میں مذہبی مظالم

افغانستان کی حکومت میں عبداللطیف نامی ایک افغان قادیانی اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے سنگسار کرایا گیا تھا۔ ایک اور قادیانی محمد میرو نے جرأت کر کے اُس کی لاش کو اس کے وطن میں لا کر دفن کیا۔ جب حکومت کو اس بات کا علم ہوا۔ تو اسلامی حکومت نے لاش کو اکھڑوانے کے بعد اس کے لانے والے محمد میرو صاحب سے جو سلوک روا رکھا۔ اُسے "الفضل" کی قلم نے اس طرح ادا کیا ہے :-

"اس پر حاکم وقت نے نعش کو نکلوایا۔ اور اس کے لانے والے یعنی محمد میرو کو بلا کر طرح طرح کے عذاب دیئے۔ آپ کو اس قدر مارا پیٹا گیا۔ کہ آپ کا تمام بدن زخمی ہو گیا۔ اس کے بعد آپ کو گدھے پر باندھ کر بیس بائیس دن تک تمام علاقہ میں پھرایا جاتا رہا۔ اس اثناء میں ملا اور مکتب لوگ آپ پر ایسا ظلم کرتے رہے۔ جن کے ذکر کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی آپ کے منہ پر تھوکتا۔ کوئی پتھر مارتا۔ کوئی گالی دیتا۔ آخر کانوں میں کیلیں گاڑ کر آپ کو خوست کے ایک بازار کے دروازہ پر ایک تختہ کے ساتھ دھوپ میں لٹکا دیا گیا۔ اور تشدید بامشقت کی سزا دی۔ ایک لمبے عرصہ تک جیل میں رکھا گیا"

محمد میرو کے متعلق ایک اسلامی حکومت پر جور استبداد کا جو الزام لگایا گیا ہے۔ اُس کے تسلیم کرنے میں تامل کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ قادیانیوں کی طرف سے لگایا گیا ہے اور قادیانی اپنے مخالف کو بدنام کرنے کے لئے جھوٹ اور افترا سے کام لینے میں خوب ماہر ہیں۔ لیکن اگر اس الزام کا کوئی حصہ بھی ٹھیک ہے۔ تو وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام مذہب میں تشدد کی اجازت نہیں دیتا آئیں اور بتائیں۔ کہ محمد میرو پر جو ظلم کی اس داستان کی موجودگی میں ان کا دعوے کس طرح قابل تسلیم رہ جاتا ہے ؟

شدھی یا سازش

مولانا احمد سعید پریزیڈنٹ راجپوتانہ سیوا سنگھ گذشتہ دنوں برضا و رغبت خود شدھ ہوئے اس پر معاصر "پیغام صلح" یقین سے لکھتا ہے کہ "جو مولانا آج شدھ کر لئے گئے ہیں۔ وہ جلد یا بدیر خود بخود مشرف بہ اسلام ہو جائیں گے۔ احمدی معاصر کا یہ یقین خالی از علت نہیں۔ کیا احمد سعید صاحب کی شدھی کسی اسی قسم کی سازش کا نتیجہ تو نہیں۔ کہ وہ شدھ ہوں۔ "پیغام صلح" ان کے پلٹنے کی پیش گوئی کرے اُس کے بعد وہ پلٹ جائیں۔ اور "پیغام صلح" کو یہ کہنے کا موقع ملے کہ دیکھو ہماری پیش گوئی پوری ہو گئی۔ لیکن پیش گوئیوں کے تعلق میں احمدیوں کی قسمت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ اُنکی پیش گوئیاں پوری نہ ہونے کے لئے ہی ہوتی ہیں۔ معمولی احمدی تو کس شمار و قطار میں ہیں۔ احمدیت کے بانی غلام احمد صاحب یہ حسرت اپنے دل میں ہی لے گئے۔ کہ کاش اُن کی کوئی پیش گوئی پوری ہوتی۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ مولانا احمد سعید حال ستیہ پرکاش جی ان کی کہاں تک مدد کرتے ہیں۔ اگر کسی سازش کے ماتحت اُنہوں نے اسلام نہیں چھوڑا۔ تو "پیغام صلح" کی پیش گوئی کا وہی حشر ہونا لازمی ہے۔ جو اس سے پہلے احمدی پیش گوئیوں کا ہوتا رہا ہے۔ اگر وہ ہندو دھرم سے پلٹ ہو کر پھر اسلام میں چلے گئے۔ تو یہ نہ سمجھا جائے گا۔ کہ یہ احمدی پیش گوئی کے ماتحت ہوا ہے۔ بلکہ یہ سمجھا جائے گا۔ کہ یہ شدھی اور واپسی ایک منتظم سازش کے ماتحت کی گئی ہے

ورن آشرم سوراجیہ سنگھ کے ریزولیوشن

ورن آشرم سوراجیہ سنگھ کے کلکتہ اجلاس میں ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے :-

(الف) یہ کانگرس اعلان کرتی ہے۔ کہ اچھوت لوگ ہمیشہ ہندو دھرم میں شامل ہیں۔ اور وید پران سمرتی کے ماننے والے ہیں اور بھگوت بھگت ہیں "

(ب) ناسک کے اچھوتوں کی زبردستی کی مذمت کی گئی ہے۔ اور وہاں کے سناتن دھرمیوں نے جو زیادتیاں برداشت کی ہیں۔ اُن کے لئے دھنیہ واد دیا گیا۔ اور قانوناً اچھوتوں اور دوسرے لڑکوں کو سکول کالج میں اکٹھا بٹھلانے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا"

ناسک کے اچھوتوں کی زبردستی کیا ہے ؟ یہ کہ وہ مندر میں داخلہ کے لئے آخر ستیہ آگرہ پر مجبور ہو گئے ہیں۔

کیسے بے جوڑ پرستاؤ ہیں۔ یہ ہندو ذہنیت ہی ہے۔ جو وید پران سمرتی کے ماننے اور بھگوت بھگتوں کو بھگوت مندروں میں داخلہ گوارا نہیں کرسکتی۔ یہ ہندو ذہنیت ہی ہے جسے وید پران سمرتی کو دنیا سے مٹا دینے کے پریتن میں لگے غیر ہندوؤں کے لڑکوں کے تو ہندوؤں کے ساتھ بیٹھنے پر اعتراض نہیں۔ لیکن وید پران سمرتی کے ماننے والوں اور بھگوت بھگتوں کے لڑکوں کو وہ ہندو لڑکوں کے ساتھ تعلیم کے لئے مل کر بیٹھنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ کاش! ہندو اپنے اور پرائے سے سلوک کی تمیز سیکھ سکیں اور اپنوں کو اپنا تسلیم کر کے اُن سے انسانوں کیا حیوانوں سے بدتر سلوک کرنے کی خودکشی کی پالیسی کو ترک کریں ؟

ہندوؤں کا فخر

راؤ راجا گوپال سنگھ جی جو ریاستی پرجا کانفرنس کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائے تھے۔ اپنے ایک بیان میں لکھتے ہیں :-

"ہندوؤں کو اس بات کا فخر ہے کہ ان کے مہاراجگان راسخ الاعتقاد ہیں۔ مہاراج بیکانیر مسجد کے آگے جھکتے ہیں۔ مہاراج کشمیر نماز کی جماعت میں اپنی موجودگی سے خوش ہوتے ہیں مہاراجہ کپورتھلہ مسجد تعمیر کرواتے ہیں۔ اور مہاراجگان جے پور و گوالیار محرم منواتے اور تعزیہ بنواتے ہیں"

راؤ راجہ اسے ہندوؤں کے لئے فخر کی بات کہیں۔ لیکن حق تو یہ ہے۔ کہ یہ فخر ہی ہے۔ جو ہندوؤں کی پستی کا موجب ہے۔ ہندو مہاراجگان کا مسلم عقائد کے سامنے جھکنا ہندو عقائد سے غداری ہے۔ اور اُن کی اس غداری کا اثر ہندو جاتی پر برابر پڑ رہا ہے۔ مسلم ریاستوں میں ہندو کیوں کس مپرسی کی حالت میں رہ رہے ہیں۔ اور مسلمان کیوں ترقی کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ اُن کے فرماں روا ہندوؤں کو مسلم عقائد کے سامنے سر جھکانے پر مجبور کرتے ہیں۔ مسلمان مغرب کی طرف پاؤں کر کے نہ سوئیں۔ لیکن مسلم ریاستوں میں ہی ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کو بھی مغرب کی طرف پاؤں پھیلا کر سونے سے منع کیا جاتا ہے۔ مہاراجہ کپورتھلہ ریاست کا لاکھوں روپیہ مسجد پر لگاتے ہیں۔ تو اسے ہندوؤں کا فخر کہا جاتا ہے لیکن کوئی مسلمان والئے ریاست ہے۔ جو اس فخر کا طلب گار ہو ؟ مسلم والیان ریاست ریاست کی ایک پائی بھی ہندو مندروں کی تعمیر یا مرمت میں لگانے کو گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں۔ وہ اتنا بھی گوارا نہیں کرسکتے۔ کہ ہندو اپنے روپیہ سے حدودِ ریاست کے اندر مندر تعمیر کر سکیں۔ اور مسلمان اسے مسلمانوں کے لئے فخر کی بات سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے فخر کی بات ہے بھی کہ اس سے اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔ لیکن ہندو نکتہ نگاہ سے دیکھو۔ کہ جس بات میں ہندو کا تنزل ہے۔ اسے ہی فخر کی بات کہا جاتا ہے۔ یہ تو انسانیت ہے۔ کہ دوسرے کے عقائد میں دخل اندازی نہ کی جائے۔ لیکن دوسروں کے عقائد کے سامنے بزدلی یا کسی غرض سے سر جھکانے کو رواداری اور اس لئے قابل فخر کہا جائے۔ تو یہ نہ رواداری ہے۔ اور نہ قابل فخر ہے۔ بلکہ ٹھیک ویسا ہی ظلم ہے۔ جیسا کہ مسلم حکمران کا۔ کیونکہ دونوں کے ظلم کی غرض و غایت ایک ہی ہے ——— اسلام کی ترقی اور ہندو کا تنزل ؟

مرزائیوں کیلئے اسلامی فتوے

سائل کا سوال ہے :-

زید نے ہندہ سے نکاح کیا۔ کچھ عرصہ میں قبل از زفاف زید مرزائی ہو گیا۔ ہندہ نے عدالت میں تنسیخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا۔ زید نے عدالت میں بیان کیا۔ کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور مسیح مانتا ہوں۔ میں مرزا صاحب کو اس معنی

رشی ہمارے

جہالت سے ہم کو بچایا ہے تُو نے — رہِ راستی پر چلایا ہے تُو نے
شہادت کا رستہ بتایا ہے تُو نے — ہمیں مرنا جینا سکھایا ہے تُو نے
بطالت یہاں چار سُو چھا رہی تھی — اسے زورِ حق سے مٹایا ہے تُو نے
قلعے کذب کے جو یہاں پر کھڑے تھے — اُنہیں توپِ حق سے گرایا ہے تُو نے
پرستارِ حق تھا اے مرد خدا تُو — کہ ظلمت کا بادل ہٹایا ہے تُو نے
ہمیں نغمۂ وید تُو نے سُنایا — عجب جامِ وحدت پلایا ہے تُو نے
کری دُور تاریکئ بُت پرستی — ہمیں نورِ حق کو دکھایا ہے تُو نے

جو بگڑے تھے کارج وہ تُو نے سنوارے
رشی وید والے پیارے ہمارے

ہیں نبی مانتا ہوں۔ جس معنی میں قرآن حکیم نے نبوت کو پیش کیا ہے۔ مرزا صاحب دیگر انبیاء علیہ السلام کی طرح نبی تھے۔ ان پر دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح نزول جبرئیل علیہ السلام ہوتا تھا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ حضور علیہ السلام کے بعد بھی نبی ہو سکتے ہیں۔ اب دریافت طلب یہ امر ہیں:-

(۱) کیا شرعاً زید ایسا اعتقاد رکھنے کی وجہ سے مسلمان رہ جاتا ہے یا مرتد ہو جاتا ہے۔ (۲) کیا شرعاً زید کا نکاح ہندہ سے باقی ہے۔ یا بوجہ ارتداد زید فسخ ہو گیا ہے:

مولانا احمد علی ایڈیٹر "العدل" جواب دیتے ہیں:-

"فرقہ مرزائیہ قطعاً کافر ہے کیونکہ ختم نبوت حیات مسیح معراج جسمانی۔ جہاد فی سبیل اللہ حضرت عیسیٰ کے احیاء موتی اور دیگر کئی خصوص قرآن کا منکر ہے۔ لہٰذا جو شخص مسلمان ہونے کے بعد مرزائی ہو جاتا ہے۔ وہ مرتد ہے اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے تو مرزائیوں کے نزدیک جب ہم مسلمان کافر اور مردود ہیں۔ اور مرزا غلام احمد نے تمام منکرین مرزا کو حرام زادہ اور زانیہ کی اولاد کہا ہے۔ اور مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا حرام قرار دیا ہے۔ تو پھر حیرت ہے۔ کہ کس طرح ایک مسلمان گوارا کر سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی لخت جگر کو ایسے شخص کے سپرد کر دے اور ایسے شخص کی رفیقہ حیات بنا دے۔ جو مرزا غلام احمد کا پیرو ہے۔ اور مسلمانوں کا سیاسی اور مذہبی دشمن ہے" مسلمان اور قادیانی دونوں اس فتوے کو آنکھیں کھول کر پڑھیں

پوراتک سنیاسی

(پرکاش) نے سوامی پرکاشانند جی کو پورانک سنیاسی لکھا۔ جاگرت اس پر چیں بہ جبیں ہو رہا ہے۔ وہ الزام دیتا ہے۔ کہ پورانک لکھ کر ہم نے گویا سوامی پرکاشانند کی توہین کر دی۔ "ساگر جاگرت" پورانوں کو اپنی دھرم پستک ماننا چھوڑ چکا ہے۔ تو اسے یا اس کے کسی پوجیہ کو پورانک کہنا ضرور توہین ہے۔ لیکن پورانوں کو دھرم گرنتھ مانتا ہے۔ تو اس میں توہین کی کونسی بات ہے۔ آریہ سماج وید کو مانتا ہے۔ کوئی آریہ سماجی برا نہ مانے گا۔ اگر اس کے سنیاسیوں کو ویدک سنیاسی کہا جائے۔ ہاں جو وید کو نہیں مانتے۔ وہ ویدک کہلانا پسند نہ کریں گے اس اصول پر اگر "جاگرت" پورانوں کو بطور دھرم پستک تلانجلی دے چکا ہے۔ تو اس کے الزام کی اہمیت کو ہم تسلیم کر سکتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہمیں اظہار افسوس کرنے سے بھی انکار نہ ہوتا۔ اگر "جاگرت" یا سناتن دھرم پورانوں سے قطع تعلقی کے متعلق اعلان کر چکا ہوتا:

صوکر ہو تو رنگ رہے ہیں ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ سب محنت کشمیری مسلمانوں کے بھلے کے لئے ++

بیمہ اور اسلام

قادیان میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماع پر ان کے خلیفہ نے جو تقریر کی۔ اس میں بیمہ کے متعلق کہا:-

"میں نے بیمہ کے متعلق گزشتہ سال کے جلسہ پر اپنے خیالات ظاہر کئے تھے۔ مگر افسوس بعض دوستوں نے یاد نہیں رکھے۔ اور اب بھی خطوط آتے رہتے ہیں۔ حالانکہ میں فیصلہ کر چکا ہوں۔ کہ جتنی سکیمیں اس قسم کی ہیں۔ وہ اسلام کے خلاف ہیں اور ان میں حصہ نہ لینا چاہیئے۔ آج پھر میں اس بات کو دہراتا ہوں جو دوست موجود ہیں۔ وہ یاد رکھیں اور دوسروں کو پہنچا دیں۔ کہ ہم ہر قسم کے بیمہ کو ناجائز سمجھتے ہیں"۔

بیمہ کے متعلق خلیفہ کا فتوےٰ صاف ہے۔ اس فتوے کے ساتھ ہی ان کا دعویٰ ہے۔ کہ یورپ کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا۔ وہ یورپ جو کسی قوم کی تہذیب کو بیمہ کے پیمانہ سے ماپتا ہے۔ وہ کسی قوم کو اسی حد تک مہذب ماننے پر تیار ہے جس حد تک وہ بیمہ کو اپناتی ہے۔ لیکن اسلام ہے کہ مذہباً اور عقیدتاً بیمہ کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ اس حالت میں جو لوگ مسلمانوں کو یہ امید دلاتے ہیں۔ کہ ان کا مذہب یورپ کا آئندہ مذہب ہوگا اپنی اغراض کے لئے انہیں دھوکا نہیں دیتے تو اور کیا کہا جا سکتا ہے:

قادیانی اور احراری

کشمیر کے مسلمانوں کی قسمت بنانے کا کام اس وقت پنجاب کی دو مسلم جماعتوں نے اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے۔ ایک قادیانی اور دوسرے احراری۔ طریق کار میں فرق ہونے کی وجہ سے یہ دونوں ہی سخت مخالفانہ انداز میں کام کر رہی ہیں۔ اور ان کے راستے مختلف ہیں۔ قادیانی تو صرف چندہ جمع کرنے تک ہی اپنی قربانیوں کو محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کے خلیفہ کا جماعت کو حکم ہے۔ کہ وہ اس کے لئے روپیہ مانگ کر جمع کریں۔ اور مانگنے میں کوئی قادیانی غیرت محسوس نہ کرے تو خلیفہ نے انہیں ثواب کا لالچ دیا ہے کہ "خدا کے لئے مانگنا بھی ثواب کا کام ہے ہماری جماعت کو ثواب بھی حاصل کرنا چاہیئے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ دوسروں سے مسلمانان کشمیر کی امداد کے لئے روپیہ وصول کریں"۔

پس مانگنے اور روپیہ جمع کرنے سے زیادہ قادیانی کوئی قربانی کرنے پر تیار نہیں۔ لیکن احراری تکلیف بھی برداشت کرتے ہیں۔ اور روپیہ بھی جمع کرتے ہیں لیکن تکالیف برداشت کرنے میں انکی علت غائی کشمیریوں کی امداد نہیں اپنی اغراض کا پورا کرنا ہے۔ دونوں کشمیری مسلمانوں کی جہالت کا فائدہ اٹھا کر

پرچار اور بھجنیک

آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ کے گت وارشک سادھارن ادھیویشن میں پرچارشیلی کا وچار کر کے پرچارکوں کی فہرست سے موجودہ بھجنیکوں کی ہستی کو مٹانے کی کوشش کا پرستاو پاس کرایا گیا۔ اس کے سمرتھن میں اس سبھا کے اپ پردھان منتری شری سردھاکر جی ایم اے کا لمبا لیکھ دھیان پوروک پڑھنے کے یوگیہ ہے:

آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ کے پرہلاد ادھیویشن میں جو پچھلے دنوں اجمیر نگر میں ہوا۔ بہت سے مہتو پورن پرستاو پاس کئے گئے۔ پرنتو جو نشچہ اس سبھا کے انتر نگ سبھا کے سدسیوں نے کیا ہے۔ وہ دھرم پرچار کی درشٹی سے بڑا کرانتی کاری پریورتن کہا جا سکتا ہے۔ اس سمے آریہ سماج کے پرچار میں سنیاسی، مہاتما، اپدیشک اور بھجنیک یہ تینوں شکتیاں کام میں آرہی ہیں۔ ان شکتیوں کے ذریعہ پرچار کے کاریہ میں پریاپت سہایتا ملتی رہی ہے۔ پرنتو سمے کے پھیر اور جنتا کی روچی میں پریورتن آجانے سے بھجنیک سمودائے کچھ سمے سے اپنی اپیوگتا کھو چکا ہے۔ بھجنیکوں اور ان کے ساتھ ڈھولکیوں نے سادھارن جن کے دھرم پریم کو یون کم کر دیا ہے۔ اپنی اوچھی تک بندی اور مذاقیہ گفتگو سے جنتا کی روچی کو خراب کر دیا ہے۔ آج آریہ سماج کے جلسوں اور سالانہ ادھیویشنوں میں سنجیدہ مزاج لوگ سمبدھت نہیں ہوتے۔ دھرم کے جگیاسو بھی آریہ سماج کے اتسووں سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ دھرم کا مرم سمجھنے کا ماحول ان بھجنیکوں نے دور کر دیا۔ ان کے اس کتھن میں بہت کچھ سچائی کا حصہ پایا جاتا ہے۔ اکثر آریہ سماج کے اتسووں میں جب یہ بھجنیک مہاشے اپنی تان الاپ کر سادھارن جنتا کی روچی انوسار اوٹ پٹانگ گپ شپ سنا کر اور لوگوں کو ہنسا کر اپنے کرتویہ کو سماپت کر دیتے ہیں۔ تو پھر گمبھیر اپدیش شروتاؤں کی شکتی دھارک چیزوں کی سرل باتوں کو سمجھنے اور دھارن کرنے کی روچی شروتاگن میں نہیں رہتی دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ کئی استھانوں پر اچھے کوٹی کے ودوان اپدیشکوں اور سنیاسی مہاتماؤں کو ان ہو ہلڑ مچانے والے بھجنیکوں کے سامنے اپنی ہار مان کر چپ ہو جانا پڑا ہے:

دھرم پرچار کی اس کٹھنتا کو انوبھو کرنے والے سجنوں کی سنکھیا آریہ سماج میں دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ رنگیلے سریلے بھجنیک ان کی دھرم پیاس کو شانت نہیں کر سکتے دھرم اپدیش سمادھان وہ تک بندی کو نہیں دینا چاہتے۔ جیون کے گہرے پرشنوں پر مذاقیہ طور پر وچار نہیں کیا جا سکتا۔ دھرم اور مذاق دو بھن پدارتھ ہیں۔ ان میں بھید کرنا آوشیک ہے:

آریہ پرتی ندھی سبھا کے انتر نگ سدسیوں نے یہ انوبھو کیا ہے۔ کہ بھجنیک تھا ڈھولک اس سمے دھرم پرچار میں اپیوگی سدھ نہیں ہوتے ہیں۔ اسلئے اس کے ادھیکاری ورگ کو ودیوان بن ہیں۔ اس لئے اس سنستھا کو ورتمان میں اڑا دیا جاوے۔ سبھا کی ہو گا کہ آگامی ورش ہیں کے آدھین کوئی نیا بھجنیک یا ڈھولکیا نہ رکھا جاوے گا۔ اپدیشکوں کا چناؤ اس درشٹی سے کیا جاوے گا۔ کہ وہ ویدمنتروں کا سوریہ گاین کر سکیں۔ وہ اپنے اپدیشوں کو سبھا کے روپ میں بکھان کر سکیں۔ کتھا کی شیلی اب دن پرتی دن ہر دل عزیز بنتی چلی جاتی ہے۔ یہ شیلی ہندو جاتی کی پراچین شیلی ہے۔ واکھیان دینے اور سینا آدی کے سامنے کھڑے ہو کر پرچار کرنے کی شیلی نئی ہے۔ اس کا پربھاو اتنا گہرا نہیں پڑتا۔ جتنا گہرا پربھاو اپدیش یا کتھا شیلی کا پڑتا ہے:

سبھا کے اس نشچہ کا تات پریہ نہ سمجھا جانا چاہیئے۔ کہ سبھا کو بھجنوں اور بھجنیکوں سے کوئی دویش ہے یدی بھجنیک مہودے اپنی شیلی بدل کر سنگیت دوارا دھرم پریم جنتا میں پیدا کرنا چاہیں۔ تو ان کے لئے آوشیک ہے۔ کہ سنگیت کلا کی اچھی شکشا کو پراپت کر کے بھگتوں کے سمان ویدک رچناؤں کا گاین تتھا دھارک اپدیش کریں۔ جس کے دوارا جنتا میں دھرم کی سچی لگن اتپن اور لوگوں کو ہاردک شانتی پراپت ہو:

بھجنیکوں اور ڈھولکیوں کی سنستھا کو ہٹا دینے سے شروع میں شاید کچھ سجنوں کو کچھ پرتیت ہو۔ پرنتو دھیرے دھیرے بے ہودہ پرانداق دور ہو جائے گا۔ اور کتھا کی شیلی دوارا اس کا استھان لے لیگا۔ آرمبھ میں آریہ سماج یدی بھجنیکوں اور ڈھولکیوں کے بنا پرچار میں سپھل ہو تو اب بھی ان کی سہائتا کے بنا ہو سکتا ہے۔ کیول کچھ سمے ہمیں دھیرج سے کام لینا پڑے گا۔ اس ورش کتھا کی شیلی پر اپدیش دینے والے اپدیشکوں کی سنکھیا بڑھانے کا نشچہ کر چکی ہے

میکڈونلڈ گُورُوکل میں

آج سے ستر و درش پہلے ۱۹۱۴ء میں مسٹر رامزے میکڈانلڈ حال وزیر اعظم سلطنت برطانیہ اسلنگٹن کمیشن کے ممبر کی حیثیت میں ہندوستان آئے - تو آپ گوروکل کانگڑی بھی گئے تھے - اپنی گوروکل یاترا کا درتانت آپ نے لنڈن کے ایک سما چار پتر میں چھپوایا تھا - جس میں آپ نے لکھا :-

جن لوگوں نے ہندوستان کی بغاوت کا مطالعہ کیا ہے - انہوں نے گوروکل ---- جہاں آریہ سماج کے بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے ---- کا نام ضرور سنا ہوگا - آریوں کے آدرشوں کا گوروکل خوب مظہر ہے - اور اس ترقی کنندہ زہر کا منبع تھا آریہ سماج ---- کے خلاف جو جو سندیہ اُٹھائے گئے ہیں وہ سب اس پر مرکوز ہو گئے ہیں - اس لئے سرکار کی اس پر کڑی نگاہ رہتی ہے - پولیس کے ارکان نے اس پر رپورٹیں تیار کی ہیں - اور زیادہ اینگلو انڈینوں کے اعتراضات کا یہ نشانہ رہا ہے - مجھے یہ سمجھایا گیا - کہ رات کو سفر کر کے ہفتہ کے آخری دنوں میں اس درس گاہ کا معائنہ کرنا میرے لئے بہت موافق رہے گا - میں دہلی سے ہردوار جانے والی گاڑی میں جس کی رفتار درمیانی سٹیشنوں پر ٹھہرنے کی وجہ سے غالباً ایک میل فی گھنٹہ رہی ہوگی سوار ہوا اور نیند لینے کی کوشش میں جس طرح شب گزارت کاٹی ؛

علی الصبح میں ہردوار پہنچا - جہاں گنگا پہاڑوں کی گود کو چھوڑ کر میدان میں اترتی ہے سیشن آتمک بالیدگی و ترقی کے خواہش مند یاتریوں سے بھرا پڑا تھا - ان میں کچھ بہت دور سے آئے ہوئے تھے درختوں سے لدی پہاڑیاں جہاں سامنے کھڑی تھیں ہر وا اس طرح چل رہی تھی - جیسے انگلینڈ میں ٹھنڈے موسم میں چلتی ہے - ہم پیدل ہی چل پڑے - گنگا کے کنارے پہنچے تو سامنے کا نظارہ کھل گیا - نزدیک کی پہاڑیاں ہمالیہ کی برف سے ڈھکی بلند چوٹیوں کے پاؤں میں گویا رینگتی ہوئی معلوم ہوتی تھیں ؛

کنارے پتھروں پر ایک تمیر ---- خالی مٹی کا یا نس کی کھپچیوں سے ساتھ بندھا ہوا بیڑا ---- پڑا تھا - اس پر بیٹھا کر ہمیں گنگا کے بہاؤ میں ڈال دیا گیا - دوسرے ہی لمحہ ہم دریائی بہاؤ میں تھے - گہرے پانی میں ہم بے اضطراب بہہ رہے تھے - گنگا کی سطح ہمارے نیچے ساتھ ساتھ سرکتی ہوئی معلوم ہوتی - تیز جھٹکے کے ساتھ ٹکرائی - پانی چھینٹوں میں اُڑا - ننھا بیڑا - اسی لمحہ بھال میں ہو کر گہرے پانی کے بھنوروں اور لہروں میں پڑ کر پہاڑ کی طرح قائم ہو گیا - تمیر ٹھوکر دیتی اور جھومتے کھلاتی ہوئی - اور چھینٹے اُڑاتی ہوئی - اپنے رخ کو تیزی سے لے جا رہی تھی - بند ہمیں دیکھ کر دانت کٹکٹاتے تھے جنگل

کے عجیب نظارے ایک لمحہ نظر آ کر دوسرے ہی لمحہ لمبی جھاڑیوں میں غائب ہو جاتے تھے - آخر ایک ریتلی کھاڑی میں ہم اترے - اور ایک نہایت سہاونے راستہ سے جنگل میں داخل ہوتے - جہاں ہمارے سروں سے کہیں اونچی گھاس کھڑی تھی - ٹھنڈی پہاڑی ہوا کی لہریں اب پیچھے نہیں آ رہی تھیں - سورج کی گرمی ناقابل برداشت ہو گئی تھی - آخر ہم درختوں کے سایہ سے کچھ ڈھکی ایک لمبی اور سیدھی سڑک پر پہنچے - دور ایک اونچے بانس کے سر پر ایک دھوجا دکھائی دی اور گوروکل نظر پڑا ؛

منشی رام جی

سنہ ۱۹۰۱-۰۲ء میں منشی رام جی جالندھر کے ایک کامیاب وکیل سنسار سے ورت - قانون پیشہ اور عیش و عشرت سے متنفر اپنی بہی ناشکتا کو چھوڑ کر سوامی دیانند کے دہارمک آغاز لن کو آتم ارپن کئے ہوئے شانتی اور کرم کی سادھنا کرتے پھرتے تھے - وہ ہردوار کے نواحی بنوں میں ایک شکشالیہ کی ستھاپنا کرائے - آریہ سماج نے دیانند کے شکشا سمبندھی دچاروں کو عملی صورت دینے کا نشچہ کیا تھا - اپنے بچوں کو انگریزی کی کہانیاں رٹتے سن کر منشی رام جی اس فیصلہ پر پہنچے - کہ یہ ساری سکیم کی خرابی ہے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا - آریہ سماج نے نئی سنستھا کے چلانے کے لئے انہیں دعوت دی - انہیں کوئی تجربہ نہیں تھا - لیکن ان کے پاس دچار تھا - گوروکل کہاں قائم کیا جائے ؟ جہاں انسانی قدم کا نشان نہ ہو - بھگت دلے دجہ ؟ سادہ لوح ہندوستانیوں کو گھڑ کر دین ہین انگریز تیار کرنے کے لئے یہ کوئی سرکاری کالج نہیں بنایا جا رہا تھا - جو ان کے پتر آبائی سنسکاروں کی جڑ کھود کر اس کی جگہ صرف ریت کی عمارت کھڑی کرتا - گوروکل میں داخل ہونے والے ودیارتھی کو اپنی ہی بھارتیہ سنسکرتی کا مطالعہ کرایا جاتا تھا اس کی بڑھتی کا پھیلاؤ - مادری زبان کے ہی ذریعہ ہوتا تھا - سنسکرت کو پہلی زبان کا درجہ دیا جاتا تھا - پوتر ویدک دھرم کی فضا اس کے لئے پیدا کی جانے والی تھی - مغرب کی سائنس اور زبان اس کی تعلیم میں شامل ہونے تھے - گو انہیں اختیاری کا درجہ دیا جاتا تھا - اور زمانہ تعلیم ختم ہو چکنے پر سناتکوں کو دیا سند شکشا دیکا مسیحا بن کر سنسار ساگر میں کود پڑتا تھا - ان کے گزارے کا بندوبست سرکاری ملازمتوں سے نہیں ہوتا تھا - اور نہ قانون کا گلا گھونٹ کر ہی - وہ تو ہوتا تھا - ویدک - زراعت - اور تعلیم جیسے

کاموں سے جو اُسے عوام کی روزانہ زندگی کے تعلق میں لائیں - پس گوروکل کی ستھاپنا عام سڑکوں سے علیحدہ اور آبادیوں سے دور ہوتی تھی - اتنی دور کہ دنیاوی جھگڑوں اور جھگڑے فسادوں کی آوازیں وہاں رسائی نہ ہو - اور جہاں خواہشات دنیاوی کا سایہ بھی نہ چھو سکے - اسے کچھ ساروجنک شکشالیہ اور دہارمک روپ دیا جانا تھا - ان سب ہیتوؤں کو سامنے رکھ کر منشی رام جی اس کے لئے مناسب جنگل کی تلاش میں تھے - ایک لاولد زمیندار جس کی چھتی بڑی شردھا تھی - آگے آیا - اس نے اپنے گاؤں کی بھینٹ ان کے قدموں میں رکھ دی - گاؤں کی اراضی میں جنگلی جانوروں کا نواس تھا - برسات میں جنگلی ہاتھی پربتوں سے اُترتے روندتے آ دھمکتے تھے لیکن اس علاقہ کو گنگا کا سہارا تھا - بھینٹ منظور کر لی گئی - اور وہاں منشی رام جی نے اپنی ہوم اگنی پرجولت کر دی ؛

گورُوکل

گلاب اور چمبیلی سے معطر راستوں سے ہو کر نالیوں اور گلزاروں میں ہو کر گوروکل پہنچتے ہیں - چاروں طرف کھیل کے میدان ہیں - بڑے دروازہ پر وید کی ستوتیاں لکھی ہیں - اور پوتر " ادم " نام کی دھوجا لہراتی ہے - یہاں کوئی تین سو ودیارتھی تعلیم پا رہے ہیں - داخل ہونے کے سمے ان کی عمر لازمی طور پر ۶ اور ۱۰ سال کے درمیان ہونی چاہئے - پچیس ورش کی عمر تک انہیں یہاں رہنا ہوتا ہے - انہیں منشی رام جی ---- جو اب مہاتما جی کے نام سے پرسدھ ہیں ---- کی دیکھ ریکھ میں چھوڑ دیا جاتا ہے - وہ ان کے پتا ہیں - اور وہ اُن کے پتر ---- برہمتہ چار بجے وہ اپنے سخت چوبی تختوں کے بستر کو چھوڑ کر اُٹھ بیٹھتے ہیں - ورزش کرتے ہیں - اور ٹھنڈے پانی میں نہاتے ہیں - پھر سندھیا ہوتی ہے - گرمی کے موسم میں وہ ننگے سر اور ننگے پاؤں پھرتے ہیں وہ کٹھن ہے - انہیں کبھی کبھی مزدور جیون بتانا پڑے - مہاتما جی نے کہا ---- ہمیں انہیں اس کا عادی بنانا چاہئے ؛

BADGE پہلا دستر گوروکل کا ہے - یہاں رہتے ہوئے ودیارتھی کبھی ہی اپنے ماتا پتا کو دیکھ پاتے ہیں - لیکن مہاودیالیہ میں ہر سال میلہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے - ہزاروں کی تعداد میں لوگ آتے ہیں - ماتا پتا اس میں شامل ہوتے ہیں - یاتریوں کے لئے جھونپڑیوں کا عارضی شہر بسایا جاتا ہے - قدیم انگریزی میلوں کی سی بھیڑ ہوتی ہے - لمبی تعطیلوں میں ودیارتھیوں کو ان کے ادھیاپک ملک کے مشہور مقامات پر لیجاتے ہیں - ان یاتراؤں میں وہ کشمیر تک بھی ہو آئے ہیں - حاکموں کی نگاہ کے لئے یہ سب بدامنی پیدا کرنے والی سمیا ہے - سٹاف میں کوئی انگریز نہیں - انگریزی تعلیم کا ماذیعہ نہیں پنجاب یونیورسٹی میں جو انگریزی ساہتیہ پڑھایا جاتا ہے وہ یہاں نہیں

پڑھایا جاتا - ودیارتھیوں کو سرکاری یونیورسٹیوں کے امتحانوں میں نہیں بھیجا جاتا - گوروکل مہاودیالیہ اپنی ہی ڈگریاں دیتا ہے - دراصل یہ قانون شکنی ہے جبرت زدہ حاکموں کا اسے ایک ہی سانس میں بغاوت کہنا ناگزیر تھا - لیکن اسے گوروکل پر آخری فیصلہ ہرگز نہیں کہہ سکتے - ۱۸۳۵ء میں میکالے نے سرکاری ڈسپیچ میں اپنے وچار پیش کئے تھے - تب سے ہندوستانی تعلیم کے تعلق میں کی گئی کوششوں میں یہ سب سے زیادہ اہم ہے - ان وچاروں کے نتیجے سے بھارت میں ہر ایک شخص کو اسنتوش ہے - لیکن جہاں تک میں جان سکا ہوں - گوروکل کے پرورتکوں کے علاوہ اور کسی نے بھی اس اسنتوش کو نئے پریوگ پر نہیں بدلا ہے ؛

ایک لمبی درشیہ مورتی ہمیں ملنے کے لئے آتی ہے - مہاتما جی ہمیں نمستے کرتے ہیں - دوار پر ان کے اوم نام سے النکرت سادہ سجاوٹ کے کمرے میں داخل ہوتے ہیں - مجھے جو کمرہ دیا گیا اس میں سفید آرٹ سے ڈھکی میز پر صاف رنگ کی پتیوں سے سرخ پھولوں سے بھرے دو پھولدان رکھے ہیں - کسی یاتری کو کبھی اس سے زیادہ سجی ہوئی کوٹھڑی رہنے کو نہیں ملی - ایک سیوک ہمارے ہاتھوں پر پانی ڈالتا ہے - اور ہمیں ایک انگوچھا دیتا ہے - جوتے باہر اُتار کر ہم ایک کمرے میں داخل ہوتے ہیں - جہاں بھوجن پروسا گیا ہے - مہاتما جی بھوجن سے پہلے پرارتھنا کرتے ہیں - ہمارا سر جھک جاتا ہے ہم نے کئی پرارتھنائیں سنی ہیں - پر ایسی کبھی نہ سنی تھی - بھوجن سماپت ہوتا ہے - اور ہم درسگاہ کا چکر لگانے کو نکلتے ہیں ہر جگہ ودیا ابھیاس ہو رہا ہے - صاف چمکیلی آنکھوں والے چہرے کہیں باغ میں کہیں مٹی کے کھلونے بناتے ہوئے کہیں مل کر اپنے سبق دوہراتے ہوئے - کہیں شلوک یاد کرتے ہوئے کہیں اپنے گوروؤں کے لیکچر سنتے ہوئے - کیونکہ گوروکل میں لیکچروں کے ذریعہ ہی زیادہ تر تعلیم دی جاتی ہے - جماعتوں میں بیٹھے ہیں - ودیا پیہ ختم - فوراً ہی ودیارتھیوں کی بڑی امنگ سے کھیل گاہ کی طرف دوڑ شروع ہوتی ہے - ہر ایک ودیارتھی گزرتا ہوا اپنے آچاریہ کے پاؤں پڑ کر اور ہاتھوں کو جوڑ کر پرنام کرتا ہے ؛

مہاتما جی کے ساتھ ہم جنگل میں گھومنے جاتے ہیں - مہاتما جی ہم سے سینکڑوں باتوں کا چرچا کرتے جاتے ہیں - وہ سڈول جسم اور انگوں کا گٹھن وہ چال ڈھال - وہ مہا وندنہ - ہمیں ان کے نظاروں کا حیرت انگیز یاد دلاتے ہیں - ایک میں ہی اپنی انگریزی پوشاک میں منڈلی میں مذاق کا مضمون تھا - مغرب میں سورج غروب کے نظارہ کی جھلک دکھا رہا ہے - چاند کب سے سر پر آ کر سفید چاندنی چھٹکا رہا ہے - رات کی پون اور اس کے ساتھ لمبی ....

(بقایا کے لئے دیکھو صفحہ ۱۰ کالم نمبر ۴)

یادِ رفتگان
نمبر (۴۰)
مہاشہ کرم چند ودیارتھی
(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

مہاشہ کرم چند ودیارتھی پرانے زمانہ کے آریہ سماجیوں کی بقایا تھا۔ کوئٹہ کے رائے صاحب لدھا رام کے عزیزوں میں سے تھے۔ اور کوئٹہ ہی میں اُن کا بہت سا زمانہ گذرا ہے۔

مہاشہ کرم چند ودیارتھی طالب علمی کے زمانہ میں ہی اپنی دھن کے پکے تھے۔ ۱۸۹۴ء کی بات ہے۔ کہ وہ ڈی اے وی سکول کے بورڈنگ ہوس میں پڑھا کرتے تھے۔ آریہ سماج کا باہمی نفاق ترقی کر رہا تھا۔ انار کلی میں آریہ سماج بن گئی تھی اور ڈی اے وی سکول کے بورڈنگ ہوس میں اس وقت کے کارکنوں نے حکم دیا تھا کہ بچھووالی آریہ سماج میں نہ جایا کریں۔ ان دنوں میں ... مکند لال ڈی اے وی سکول بورڈنگ ہوس کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ تھے۔ مگر مہاشہ کرم چند ودیارتھی اس وقت کثیر تعداد لڑکوں کے ساتھ بچھووالی آریہ سماج میں جا گئے۔

اس کا نتیجہ ہوا کہ بورڈنگ ہاؤس اور سکول سے نکال دیئے گئے۔ ماسٹر درگا پرشاد نے اپنا ایک نیا سکول دیانند ہائی سکول قائم کیا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنا بورڈنگ ہوس مختلف کالجوں۔ سکولوں کے لڑکوں کے رہنے کے لئے لاہور میں آریہ ودیارتھی آشرم کے نام سے کھولا۔ اُس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس کافی دھن نہیں تھا۔ مددگاروں کی بھی کمی تھی۔ گورودت بھون کی عالیشان عمارت اور جائیداد موجود نہیں تھی۔ آریہ ودیارتھی آشرم بریڈلا ہال اور بقیہ صوفیکل سوسائٹی کی عمارتوں کے نزدیک کھولا گیا تھا۔ اور لالہ تولا رام جی اُس کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔

مہاشہ کرم چند ودیارتھی اپنے دیگر طالب علم ساتھیوں کے ہمراہ آریہ ودیارتھی آشرم میں داخل ہو گئے۔ سماج میں باقاعدہ جاتے رہے۔ اور لاہور میں طالب علموں کی سپہ ساری کرتے ہوئے اکثر اُن کو دیکھا گیا۔ آریہ سماج میں طالب علم والنٹیر اُن کی پریرنا سے کام کرتے تھے۔ آرین ڈبیٹنگ کلب میں حصہ لیا کرتے تھے۔ ریلوے اسٹیشن پر مہمانوں کے لانے کے لئے جایا کرتے تھے۔ بھجن منڈلیوں میں بھجن گایا کرتے تھے۔

تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملازمت اختیار کی۔ اور ملازمت کے سلسلہ میں مہاشہ کرم چند ودیارتھی جی ایران گئے۔ ایران کے حالات کی ایک کتاب لکھی تھی۔ جس میں ایران کے ملکی اخلاقی اور مذہبی حالات مندرج تھے۔ مگر انہوں نے اس کتاب کو شائع نہیں کرایا۔

ہم نے اُن کو ۱۹۰۵ء میں کوئٹہ میں دیکھا۔ اُس وقت وہ آریہ سماج کوئٹہ کے سکرٹری تھے۔ بڑی تن دہی سے آریہ سماج کا کام کرتے تھے۔ اُپدیشکوں کی سیوا میں تیار رہتے تھے۔ اس سال آریہ سماج کوئٹہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دھن بھی کافی جمع ہوا۔ جلسہ میں حاضرین کی رونق بھی خوب تھی۔ اور مہاشہ کرم چند ودیارتھی جیسے ممتاز بھائیوں کی محنت کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ آریہ سماج کوئٹہ دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ مہاشہ کرم چند ودیارتھی اپنے آپ کو ... کے ہی ودیارتھی کہا کرتے تھے۔ اس لئے وہ ودیارتھی جی کے نام سے اپنے دوستوں میں مشہور تھے۔ ڈیل ڈول ان کا نمایاں تھا۔ جسم سے قوی ہیکل تھے۔ ورزش باقاعدہ کرتے تھے۔ چست تھے۔ ہر ایک کام کرنے میں مستعد رہتے تھے۔ کبھی کام کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ جب انہیں کام کرنے کے لئے کہو۔ وہ تیار رہتے تھے۔ اس سے جس کام میں ہاتھ ڈالتے تھے۔ کامیابی ہوتی تھی۔ پنجاب میں کوئی ایسا مشہور آدمی نہیں تھا۔ جس سے اُن کی واقفیت نہ ہو۔ مارشل لاء والے دنوں میں لالہ ہرکشن لال بی اے بیرسٹر ایٹ لاء مشہور بنکوں اور کارخانوں کے چلانے والے کو پہلے عمر قید کی سزا دی گئی۔ مگر بعد میں انہیں رہا کر دیا گیا۔ اور پھر ان کی اس قدر عزت افزائی ہوئی۔ کہ انہیں وزیر تجارت وصنعت وحرفت بنا دیا گیا۔ انہوں نے اپنے سکرٹری کے لئے مہاشہ کرم چند ودیارتھی کو منتخب کیا۔

مہاشہ کرم چند ودیارتھی نے اپنے اس نئے کام کو بڑی قابلیت سے کیا۔ گورنمنٹ پنجاب اور لالہ ہرکشن لعل کو اُن کے کام سے بخوبی اطمینان رہا۔ ہر ایک شخص ان کی قابلیت محنت اور مستعدی استقلال اور لیاقت کی تعریف کرتا تھا۔ اس نئے کام میں خاص طور پر انہوں نے دلچسپی لی۔ اور اس کا نتیجہ ہوا۔ کہ وہ سوسائٹی کے لئے زیادہ مفید ہو گئے۔

لاہور میں آنے کے بعد اُن کے کام کا دائرہ وسیع ہو گیا۔ آریہ سماج سے اُن کی محبت جاری رہی۔ لاہور بچھووالی سماج اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب وغیرہ کے کاموں میں بدستور دلچسپی لیتے رہے۔ لالہ ہرکشن لعل کے ایام وزارت ختم ہونے کے بعد انہوں نے اُن کو بھارت بیمہ کمپنی کا سکرٹری مقرر کر دیا۔ اور آخری وقت تک وہ اس عہدہ پر متمکن رہے۔

ورزش کا اُن کو شوق تھا۔ اور ہندو ویایام شالہ لاہور کے قائم کرنے والے اور چلانے والے تھے۔ ہندو سبھا کے کارکنوں میں سے تھے۔ ایک دفعہ لیجسلیٹو کونسل کی ممبری کے لئے اُمیدوار کھڑے ہوئے تھے۔ مگر ملکی اور دیش پریم کی وجوہات کی بنا پر دیگر اشخاص کے حق میں اُمیدواری سے دست بردار ہو گئے تھے۔ ملک ... دھرم اور اخلاق کی مدد کا جب موقعہ ملتا تھا۔ وہ کبھی ہاتھ سے نہ گنواتے تھے۔

اُنہوں نے تجارتی مقامات۔ کلکتہ کراچی بمبئی مدراس وغیرہ کا خاص طور پر معائنہ کیا تھا۔ اُن کو خاصی واقفیت اس امر کی تھی۔ کہ نوجوانوں کے لئے کون سے کام اس وقت بھارت ورش میں چل سکتے ہیں۔ ایک دفعہ اُنہوں نے جالندھر میں دوابہ ہائی سکول کے سالانہ جلسہ تقسیم انعام کی صدارت کی۔ اُس وقت معلوم ہوا کہ اُن کی واقفیت کا کیا عالم تھا۔ اس قدر کاموں اور پیشوں کی فہرست اُنہوں نے کھول کر رکھ دی۔ کہ لوگ ششدر حیران ہو گئے۔

لاہور میں کوئی شخص اُن کے پاس چلا جاوے۔ وہ بے کار ہو۔ ودیارتھی جی اس کے دوست بن جاتے تھے۔ اُس کے لئے کوئی نہ کوئی کام ڈھونڈھ نکالتے تھے۔ باوجودیکہ مہاشہ کرم چند ودیارتھی نے بڑی بھاری ترقی کی۔ شہرت۔ دھن۔ دولت پیش۔ کیرتی کسی بات کی کمی نہیں تھی۔ مگر انہوں نے اپنی دھرم ماتا آریہ سماج کا پریم نہیں چھوڑا۔ ہمیشہ نیک چلنی اُن کا شعار رہا۔

کرم چند ودیارتھی کی کامیاب زندگی کا راز یہی تھا۔ کہ ایشور پر بھروسہ کر کے ہر ایک کام کو کرتے تھے۔ خود غرضی طبیعت میں مطلق نہیں تھی۔ کمیں طور خوش خلقی اور خندان پیشانی سے پیش آتے تھے۔ مہاشہ کرم چند ودیارتھی کو ان کے دوست اور ملنے والے احباب کبھی نہیں بھول سکتے۔

گورو کل ایکوٹ کا جلسہ

گورو کل رائے کوٹ کا سالانہ جلسہ شبو راتری کے موقع پر مورخہ ۵-۶-۷ مارچ ۱۹۳۲ء کو دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ اس سال ۱۵ نئے برہمچاری داخل کئے جاوینگے جن مہانو بھاؤں کو اپنے بالک گوروکل میں داخل کرانے ہوں۔ اُن کو جلد ہی پراسپکٹس پتروں کے واسطے گوروکل کے کلرک اوشٹھاتا جی سے خط وکتابت کرنا چاہئیے۔

(دکھیا ادھشٹھاتا گوروکل رائیکوٹ ضلع لدھیانہ)

میگڈونلڈ گوروکل میں
(بقیہ مضمون صفحہ ۹)

ابھی عالم خاموشی میں ہیں پتہ ہلنے کی آواز بھی صاف سنائی دیتی ہے۔ گوروکل اندھیرے میں مست ہے۔ لیکن آشرم کے دروازے کے درمیان میں اگنی کے شعلے اُٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ منتر اُچارن کی آواز سے صحن بھر پور ہے۔ گھاس پر چٹائیوں پر بدھ کی سی چھوٹی مورتیاں بیٹھی ہیں۔ اُن میں حرکت نہیں۔ وہ ہماری طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ اُن کی سادہ پاک سندھیا سماپت ہو چکی ہے۔ اب وہ علیحدہ علیحدہ اگنی کے گرد بیٹھ کر دھیان میں لگے ہیں۔

اندر فرش میں بنے ہوئے ایک گڑھے میں اگنی پر جولت ہے۔ چاروں طرف ادھشٹھاتا لوگ اور اُس کے چاروں طرف ودیارتھی بیٹھے ہیں۔ وہ سب کے پُرانے دھرم گرنتھوں میں ایک اگنی ہوتر استعمال کر رہے ہیں۔ شعلوں کے چمکتے ہوئے پرکاش میں ادھشٹھاتا کے سامنے کھڑے ہوئے ایک برتن میں سے چمچے بھرے ہوئے اور اگنی میں کچھ پھینکتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ رفتہ رفتہ شعلہ اونچا اُٹھتا ہے۔ ایک آواز کومل بولیاں پکارنے لگتی ہیں۔

وہ سروگیہ گیان کے داتا۔ جیوتیوں کے جیوتی پرمیشور کہ ہم آتم ارپتا کرتے ہیں۔

اب ذرا وقفہ ہوتا ہے۔ جوالا نیچے اُترنے لگتی ہے۔ لیکن ابھی پھر دوسری آہوتی ڈالی جاتی ہے۔ اور عجیب ودلکش نظارہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ اور اس پر توتلی زبانیں پکارتی ہیں۔

تو ہے پرجو! ہم تجھے آتم دان کرتے ہیں۔ تو جو کہ ایک ایک میں رم رہا ہے۔

اسی طرح سلسلہ وار وقفہ اور پرکاش اور سلسلہ پاٹھ ہوتا ہے۔ آخر یگیہ سماپت ہوتا ہے۔ اگنی شانت ہو جاتی ہے۔ گوروکل کے صحن کو روشن کرنے کے لئے اب صرف تارے ہی رہ گئے ہیں۔

ایک بار پھر ہم اپنے ہاتھ باہر نکالتے ہیں۔ نوکر اُن پر پانی ڈالتا ہے۔ جوتے اُتار کر ہم ملاقات کے بھوجن کے لئے چٹائیوں پر بیٹھے ہیں۔ ہمارے قدموں میں گنگا کل کل کرتی ہوئی پتھروں میں ہو کر زور زور سے بہہ رہی ہے۔ اور بہت دور سے آتی ہوئی جنگل کی آوازیں ہمیں بھوتوں کا وہم کراتی ہیں۔ گویا خواب میں کسی کو کہتے سنتا ہوں: وہ ہمیں اور کچھ نہ چاہئیے۔ ہمیں شانتی سے پربھو کا بھجن کرنے دو۔ کیا یہ بقا دستی ہے؟

یگیوپویت یا جنیو

(از شری گنگا پرشاد اُپادھیائے ایم اے)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اب یگیوپویت کا اُپیوگ اختصار سے لکھا جاتا ہے۔ ہر ایک سنسکار اندرونی شُدھی کا ایک بیرونی نشان ہے۔ اس میں ادھیاتمک اور ادھی بھوتک دونوں ہی کرتیہ ہوتے ہیں۔ کرتیہ آتمک اُنتی کے لئے ہوتے ہیں۔ مگر بیرونی کرتیہ یا بیرونی نشان دیرتھ نہیں ہوتے۔ جیسے کار شاریرک سواستھ پر شریر کا جل اور اس کی خوبصورتی کا بھی پربھاو پڑتا ہے۔ اسی پرکار سنسکار کی کریاؤں کا ہے۔ ان سنسکاروں میں کیول یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ دیرتھ کا آڈمبر تو نہیں ہے۔ اور اتنا کٹھن تو نہیں ہے کہ اُپیوگ کرنے میں سمئے یا دھن ادھک سے ہو اور اسکا اُتنا پھل نہ نکلے ویدک گرنتھوں میں لکھا ہے۔ کہ منش آتین رِنی (مقروض) ہوتا ہے۔ پہلا کہ دیو رِن۔ رشی رِن اور پتری رِن چکانے پڑتے ہیں۔ پرنتو ان کی یہ دار تا ڈھکوسلہ نہیں ہے۔ آج کل راج نیتی کے شبدوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ ماتری بھومی کا ہم پر رِن ہے۔ کیونکہ اسی کے جل وایو سے ہمارا شریر بنا ہے۔ یہ رِن کا پہلا بھوتک انگ ہے۔ دیو کہتے ہی جل وایو کو ہیں۔ پرنتو اس کے اتیرکت ماتا پتا کے بھی تو ہم رِنی ہیں۔ جنھوں نے ہم کو جنا اور پالا۔ اس کے بعد رشیوں کی ہی کرپا سے ہم اپنی پراچین بھاشا۔ پراچین سبھیتا اور مہا پراچین سنسکرتی کو پراپت کر سکے۔ اس لئے رِنوں کا ادھیاتمک کردیپ رشی رِن ہے۔ ان رِنوں کو چکانے کے پرتن کرہی ویدوں میں برت بتایا گیا ہے۔ نیچے کے رگ وید کے منتر میں آریہ اور دسیو کی پہچان کی گئی ہے:-

विजानी ह्यार्यान् य च दस्यवो। बर्हिष्मते रन्धया शासदव्रतान ॥

ارتھات ہے راجن! تم شاسن کے ہیتو جانو کہ آریہ کون ہے۔ اور اَورت (برت رہت) دسیو کون ہے۔

آریہ وہ ہے۔ جو سورت ہے۔ دسیو وہ ہے۔ جو اَورت ہے۔ جو رِنی ہوتا ہوا رِن کو سویکار نہیں کرتا۔ وہی اَورت ہے۔ آج کل یدی کوئی کہے۔ کہ بھارت ماتا کا ہمارے اُوپر کیا رِن ہے؟ ہم اس کے اُپکار کے لئے کیوں یتن کریں؟ تو آپ کیا کہیں گے؟ یہی نا کہ یہ کھلم کھلا ہے۔ وشواس گھاتی ہے۔ دیش شترو ہے۔ بھارت ماتا کا کپوت ہے۔ ویدا انہیں بھاووں کو دسیو شبد سے پرکٹ کرتے ہیں۔ جو اپنے داتیتو کو سمجھ کر اس کو چکانے میں دت چت ہے۔ وہی آریہ ہے۔ اس داتیتو کا برت منش کو آرمبھ میں ہی لینا ہوتا ہے کوئی یوگیہ ماتا۔ پتا نہیں چاہتے۔ کہ ان کی سنتان دسیو ہو۔ اس لئے آرمبھ سے ہی آریتو کا بیج بویا جاتا ہے۔ آریتو کا ارتھ ہی داتیتو ہے۔ داتیتو آریتو ہے۔ آریتو داتیتو ہے۔ اس داتیتو کا برت دلانے کے سمئے ہی بالک کو تین دھاگوں کا جنیو پہنایا جاتا ہے۔ جس کو ویدوں نے یگیہ کا سمان سادھن بتایا ہے۔ (رگ ۱۰-۵۷-۲) یہ تری برت تنتو یا تین دھاگوں کا جنیو بالک کو اس کے تینوں رِنوں کی یاد دلاتا ہے۔ اور نتیہ پرتی اس کے کام میں گھوشنا کرتا ہے۔ کہ اپنے داتیتو پر دھیان رکھو۔

آج کل بِلّوں اور بیجوں (BADGES) کا بڑا رواج ہے۔ یدی تم بائیکر ہو تو تم کو ایک پرکار کا بِلّا لگانا چاہئے۔ یدی تم سیوم سیوک ہو تو ایک پرکار کا پٹا گلے میں ڈالنا چاہئے۔ یدی تم کسی سبھا میں پرتی ندھی ہو تو تم کو ایک نشان دھارن کرنا چاہئے۔ یہ سب کیا ڈھکوسلا ہے؟ کیا اس کا کوئی اُپیوگ نہیں؟ اُپیوگ نہ ہوتا۔ تو نہ منتریوں کو ان پر اتنی شردھا ہوتی اور نہ شستروں کا اتنا درود ہو۔ جس پرکار پراچین کال میں لوگ مرنا پسند کرتے تھے۔ پرنتو جنیو ترکوانا سہن نہ کر سکتے تھے۔ اسی پرکار آج بھی لوگ اپنی اپنی پارٹی کے بیجوں اور نشانوں کی رکشا پر اُن کو سنکٹ میں ڈال کر گزر رہے ہیں۔ پرنتو آشچریہ ہے۔ کہ لوگ اپنے نشانوں کو ضروری اور دوسرے کے نشانوں کو ڈھکوسلہ بتلاتے ہیں۔

یہاں یہ پرشن اُٹھتا ہے۔ کہ یہ دینی نشان تین دھاگوں کا جنیو ہی کیوں ہو؟ پرنتو ایک بات پر درشٹی رکھئے۔ بھارتیہ پراچین سنسکرتی کا آدرش سرلتا بھی ہے۔ کیا جنیو سے ادھک سرل اور آسان نشان بھی کوئی ہو سکتا ہے۔ کتنے بلّے ہیں۔ وہ سب جنیو سے ادھک آڈمبر رکھتے ہیں۔ ہم اتنا سرل نشان دھیان میں بھی نہیں آ سکتا۔ ایک سجن نے ایک پتر میں لکھا تھا۔ کہ یدی جنیو بیرونی نشان ہے۔ تو لوگ اسے کپڑوں کے اوپر کیوں نہیں پہنتے۔ پرنتو ان مہاشے نے گہری درشٹی سے نہیں دیکھا۔ جو بلّے کپڑوں کے اوپر لگائے جاتے ہیں۔ ان کا پربھاو منش کے اَنتر تک نہیں پڑتا۔ جنیو کیول دوسروں کو دکھلانے کا نشان تو نہیں ہے۔ یہ تو منش کو سوتے جاگتے اس کے داتیتو کو بتانے کے لئے ہے۔ منش کوٹ یا کرتا سدا ہی نہیں پہن سکتا۔ پرنتو جنیو تو اسے ہمیشہ ہی پہنے رہنا چاہئے۔ کیا جنیو سے بھی سادہ کوئی آدرش برت ہو سکتا ہے۔ جو ان سب باتوں کا بودھ بھی کراتا ہو۔

کچھ لوگ کہیں گے۔ کہ کیا جو جنیو دھارن کرتا ہے وہ خود ہی آریہ اور سریشٹھ بن جاتا ہے؟ اس کا اُتر یہ ہے۔ کہ ظاہری نشان تو صرف ظاہری نشان ہی ہیں۔ کسی ظاہری نشان میں یہ شکتی نہیں۔ کہ وہ کسی منش کو کسی وشیش کاریہ کے کرنے کے لئے اُدیت کر سکیں۔ کیا یونیورسٹی کی گاؤن کسی کو گریجوایٹ بنا سکتی ہے؟ پھر بھی گاؤن ضروری ہے۔ اگر منش سماج جنیو کے نیموں کا پالن کرے اور کراوے تو آدرش ہی جنیو دھاری سریشٹھ بن سکتا ہے۔ مگر سب نشانوں کے سمان جنیو کے لئے بھی سماجک پوشن (ضروری) (SOCIAL SANCTION) ہے۔ اگر جنیو دھارن کرنے والے کو جنیو کا مولیہ بتایا جائے۔ اور اگر سماج جنیو کا آدر کرے۔ تو آدرش ہی یگیوپویت سے لوگوں کا کلیان ہو سکتا ہے۔ یہ تو سرشٹی کے آدی سے اب تک کسی نے نہیں مانا۔ کہ جنیو دھاگے ڈال لئے۔ اور منش کا من شُدھ ہو گیا۔

کیا یگیوپویت کے دھارن کرنے سے ہانی بھی ہے؟ ہاں ہے۔ ظاہری نشان سدھ پرشوں کے لئے نہیں ہوتے۔ پرنتو سادھکوں کے لئے ضرور ہوتے ہیں۔ جو رشی منی۔ پری ورا جک اور سچے سنیاسی ہیں۔ وہ تو ظاہری نشانوں کی حد کو پار کر چکے۔ وہ ایسے پد پر پہنچ چکے۔ جہاں جنیو وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن جو ابھی اس پد کے ادھر ہیں۔ ان کو جنیو نہ پہننے سے ہانی ہی ہانی ہے۔ ان کے لئے تین ہی باتیں ہیں۔ یا تو جنیو دھارن کریں۔ یا دوسرا کوئی ظاہری نشان جنیو کے موافق یا اس کا قائم مقام بنا دیں۔ یا بنا ظاہری نشان کے رہیں۔ تیسری بات سے تو کچھ لابھ نہیں۔ ظاہری نشانوں کی ضرورت تو سبھی پرکار کے نشانوں کے پرچلت ہو جانے سے ہی پرتیت ہوتی ہے۔ لیکن دوسری بات بھی اُپیکت سدھ نہیں ہوئی۔ اب تک کوئی ایسا نشان نکالا نہیں گیا۔ جو جنیو کی برابری کر سکتا۔ اس کے علاوہ جنیو کی اتی پراچینتا اور اس کا سارگربھت اتہاس ہی اس کے گورو کے لئے پریاپت ہے۔ جس نشان کے ساتھ یگیہ دکشا اور آموری۔ انگرا۔ اور شونک۔ کنو۔ کپل اور پتنجلی۔ شنکر اور رامانج آدی آدی مہاتماؤں کی گہری سمبندھ ہو۔ اس کا ترسکار کیسے اُچت ہو سکتا ہے۔ لوگ آج گاندھی ٹوپی کا سمان کرتے ہیں۔ کیوں؟ کیا ٹوپی ماتر میں کچھ رکھا ہے؟ ٹوپی تو گاندھی جی سے بہت پہلے سے پرچلت تھی۔ پرنتو آج کل اس کا ٹوپی کا صرف ذہن سے لگاؤ ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کے سر پر شوبھا پاتی رہی ہے۔ اس ٹوپی میں تو کوئی دیوتا کا نشان نہیں ہے۔ مگر یگیوپویت تو برت اور دیکشا کا نشان ہے۔ ایسے وستو کی اُپیوگتا میں کچھ سندیہ نہیں ہو سکتا۔

کچھ لوگ جنیو کو اس لئے گھرنا کی درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ کہ وہ شودر اور دوِج کا بھید کرتا ہے۔ آج کل کے سامیہ وادی یگ میں اس پرکار کے بھید رکھنا اُچت نہیں۔ پرنتو وہ لوگ کچھ وچار کریں تو سہی۔ کیا گریجوایٹ کا جو نان گریجوایٹ اور نان گریجوایٹ میں بھید نہیں کرتا؟ کیا سکاؤٹ کی وردی سکاؤٹ اور نان سکاؤٹ کا بھید کرنے والی نہیں ہے؟ جنیو تو سبھی بھید کے ہوتے ہیں۔ یہ تو جنیو کا نکش ہے۔ جنیو تو بچی نہ تھی جنیو۔ جنیو تک وہ بھید کر سکے۔ کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ سریشٹھ اور نکرشٹ۔ ودوان اور مورکھ آریہ اور دسیو میں کوئی بھید نہ ہو؟ یدی آپ تھوڑی دیر ایسے پورو گ سے وچار کریں گے۔ تو آپ کو یہ بات اُچت پرتیت ہو گی۔

ہاں آپ ایک بات کہہ سکتے ہیں۔ وہ یہ کہ کوئی یوگیہ پرش یا استری یگیوپویت سے رہت نہ رکھی جائے۔ یہ ٹھیک ہے۔ آپ ہر ایک ودیارتھی کو جو برہمچریہ اور ودیا اور جھیکوں کا برت کرنا چاہتا ہے۔ یگیوپویت دیجئے۔ یدی کسی گاؤں میں جنم اور کُل کا ڈھکوسلا لگا کر جنیو کا پریوگ سنکچت کر دیا گیا۔ تو آپ اس اتیاچار اور انیائے کے ورودھ آواز اُٹھائیں گے۔ نہ کہ جنیو کے ورودھ؟

یہاں پرشن اُٹھتا ہے۔ کہ کیا استری اور شودروں کے لئے بھی جنیو کی آگیا ہے؟ اس کا اُتر یہ ہے کہ استریاں تو پہلے پرا کسی روکاوٹ کے جنیو پہنا کرتی تھیں۔ رِن کی جو اُپیکت بات پرشوں پر لاگو ہوتی ہے۔ وہی استریوں پر بھی۔ وہ بھی تو دیو رِن۔ رشی رِن اور پتری رِن سے رِنی ہیں۔ ان کے لئے بھی یگیہ کرنا۔ وید آدی ودیا پڑھنا اور سریشٹھ بننا آوشیک ہے۔ اس کے علاوہ پرمان بھی ہیں۔ جن میں سے کچھ نیچے لکھے جاتے ہیں:-

(۱) کرا ابری میں مہاشوتا کے لئے لکھا ہے:-

ब्रह्म सूत्रेण पवित्रीकृत कायम्।

ارتھات وہ شریر پر پوتر برہم سوتر یا جنیو پہنے ہوئے تھی۔

(۲) तत्र ब्रह्मवादिनी-नामुपनयनं वेदाध्ययनं स्वगृहे भिक्षाचर्या इति

(ہاریت سمرتی ۲۱-۱۳)

ارتھات برہم وادنی استریوں کے لئے اُپنین وید ادھین اور اپنے گھر میں بھکشا چرنا بہتر ہے۔

(۳) निजवर उपमाला मनु-

بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱ کالم ۱

پولیس کا داروغہ

(۱)

منیشور سنگھ کے داروغہ (سب انسپکٹر) مقرر کئے جانے کے دوسرے ہی مہینے اُن کے پتا نے لکھا "اس مہینے مجھے کم سے کم اسّی روپے چاہئیں۔ جلد بھیجو مہاجنوں کے تقاضوں سے ناک میں دم ہے"۔

منیشور سنگھ کل پچاس روپے ماہوار تنخواہ پاتے تھے۔ لیکن پتا کی رکھشا کرنے کے لئے انہیں اسی مہینے ایک ہینڈنوٹ لکھنا پڑا۔

کوی شیکسپیئر نے جب یہ لکھا تھا کہ "بُزدل جیون میں انیک بار مرتے ہیں۔" اُس سمے اُن کا یہ لکھنا بہت اُچت تھا۔ لیکن فضول خرچ بھی جیون میں انیک بار مرتے ہیں۔ مہینہ سماپت ہونے سے پہلے ہی گھر سے پھر چٹھی آئی۔ زمیندار کا لگان باقی پڑ گیا ہے۔ دو چار دنوں میں اگر بیس روپے بھی ادا نہیں کئے گئے۔ تو کھیت سے ہاتھ دھونا پڑے گا اتیادی۔

منیشور سنگھ نے پھر ایک ہینڈنوٹ لکھ کر روپے لئے۔ لیکن اس بار کیول روپیوں ہی کو نہیں بھیجا۔ ساتھ ایک پتر بھی لکھا۔ میں کل پچاس روپے ماسک پاتا ہوں۔ ان میں سے اپنے نجی خرچ کے اتیرکت جو کچھ بچتا ہے اس کے اتیرکت ایک پائی بھی بھیجنا۔ میرے لئے دُکھ سادھیہ ہے۔ آپ کی آگیا انوسار روپیوں کے بھیجنے سے میرے اُوپر پچاس روپے سے ادھک رِن ہو گیا ہے۔ اس لئے پرارتھنا ہے کہ بھوشیہ میں تھوڑا سوچ سمجھ کر پتر لکھیں۔

پتر پا کر رام سمیر سنگھ نے سوچا کہ لڑکا بڑا کرتگھن نکل گیا۔ اتنے کشٹ سے جسے پال پوس کر بڑا کیا۔ وہی آج مجھے سوچ سمجھ کر پتر لکھنے کی شکشا دیتا ہے۔ اس کے اُوپر پچاس روپے قرض ہو گئے۔ پولیس کی نوکری کر کے بھی کیا کسی کو قرض لینا پڑتا ہے۔ یہ سب بالکل جھوٹ بات ہے۔ تھوڑا سا بھی نہ دینے کا بہانہ ہے۔

پھر رام سمیر سنگھ نے پتر کو ایک کڑا اُتّر لکھا۔ "تم داروغہ ہو کر اتنی جلدی پتا کے بائیس برس کے قرض کو بھول جاؤ گے۔ پچاس روپے کے سادھارن قرض سے گھبرا کر اپنے بوڑھے پتا کو سوچ سمجھ کر پتر لکھنے کا اُپدیش دو گے۔ اس کی سپنے میں بھی آشا نہ تھی۔

تمہارے قرض کی بات سن کر آشچریہ ہوا۔ کیا تم پولیس میں نوکری نہیں کرتے ہو؟ میرے پتر ہو کر بھی تم ایسے بُدھی ہین اُلّو نکل گئے۔ اس پر یقین نہیں ہوتا۔ وغیرہ"

پتا کا پتر پا کر منیشور سنگھ نے تت کال سمجھ لیا۔ کہ کسی اندھا دھارنا کے وشی بھوت ہو کر ہی انہوں نے اتنی جلدی جلدی روپیوں کا تقاضا کر رکھا ہے۔ انہوں نے اسی وقت پتا کو لکھا۔ کوبیر کے بھنڈار کو بھی نشٹ کرنے سے پتا کا قرض نہیں چکایا جا سکتا۔ یہ میرا وشواس ہے۔ پھر کلیشت اُپایوں کے دوارا دھن اُپارجن کر کے جو پتا کے رِن کا پرتشودھ کرتے ہیں۔ میرے وچار سے وہ پتا کے گورو کو اور اپنی آتما پریادا کو بھی کلنکت کرتے ہیں۔ آشیرواد دیجئے۔ کہ میں پولیس وبھاگ میں نوکری کر کے بھی کلیشت اُپایوں دوارا دھن اُپارجن کی اور پرورت نہ ہوؤں۔ پولیس وبھاگ میں بھی نیائی اور سداچاری اشخاص کا ایک دم ابھاو نہیں ہے۔ آشیرواد دیجئے۔ کہ میں انہیں کے چرن چنہوں کا انوکرن کر سکوں۔

پتر پا کر رام سمیر سنگھ نے من ہی من میں کہا۔ ناداں بچہ پتا سے ہی چکمے بازی۔ کیسا سادھو تا کا ڈھونگ رچ کے پتر لکھا ہے۔ نہیں جانتا کہ اسی پولیس وبھاگ میں میں بھی نوکری کر چکا ہوں۔ نام کے لئے تو اٹھارہ روپے ہی ماہوار پاتا تھا۔ پرسینکڑوں روپے کی اُوپری آمدنی تھی۔ جب جیسے جو کچھ چاہتا تھا۔ خرچ کرتا تھا۔ موج اُڑاتا تھا۔ آج تک کوئی مائی کا لال بگاڑ نہیں سکا۔ اور یہ چھوکرا مجھ کو ہی پڑھا رہا ہے۔ اچھا۔

لیکن من کے بھاؤ کو من ہی میں دبا کر رام سمیر سنگھ نے لکھا۔ تمہاری باتیں بالکل سچ ہیں۔ اس سے کوئی بھی سمجھدار آدمی انکار نہیں کر سکتا۔ پر اس سچائی اور سادھو سبھاؤ سے پرلوک بھلے ہی بنے۔ لیکن اس لوک کا کام نہیں چل سکتا۔ تمہارے سمتی بھراد جیسے چرتر کے لوگوں کا انوسرن کرنے سے ہم سب لوگوں کو طرح طرح کے اپمان اور لانچھناؤں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اس لئے ادرشتا کے بڑے بڑے سائیڈ شو کو دھیان سے دور کر۔ جس سے چار پیسے کی اُوپری آمدنی ہو۔ وہ کام کرو۔ صرف تنخواہ ہی پانے کے لئے میں نے تمہیں پولیس وبھاگ میں نہیں بھیجا ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھنا بڑی دقت سے گرہستی کا کام چل سکتا ہے۔ جلدی ہی کوئی انتظام کر کے روپے بھیجنا۔

(۲)

اپنے دیتن سے ہی سنتشٹ رہنے کے کارن منیشور سنگھ کو صرف پتا سے ہی چار باتیں نہیں سُننی پڑتی تھیں۔ بلکہ اپنے تھانے کے مذاق کا بھی لکھتیہ بننا پڑتا تھا۔ سبھی کہتے۔ کہ بابو صاحب کے دماغ میں ابھی بھی پروفیسروں کے لیکچر چکر کاٹ رہے ہیں۔ کنتو لکشمن صرف دینگ بول کر نہیں شانت تھا۔ وہ خود بڑا اچاری رشوتی تھا۔ سادھو تا اُس کی آنکھوں میں شول کی طرح کھٹکتی تھی۔ پرنتو اس نے من ہی من یہ پرتگیا کر لی تھی۔ کہ منیشور سنگھ کی دیانتداری کو مٹی میں ملا کر ہی چھوڑے گا۔

لکشمن کو جو کچھ اُوپری آمدنی ہوتی تھی۔ وہ اس کی دُونی منیشور سنگھ سے کہتا تھا۔ ایک دن منیشور سنگھ نے آشچریہ سے پوچھا۔ اتنا روپیہ کیا کرتے ہو؟ لکشمن سنگھ نے گمبھیرتا کا ڈھونگ رچ کر کہا۔ بیمہ کی پالیسی خرید تا ہوں۔

منیشور سنگھ نے اور بھی حیران ہو کر پوچھا۔ پاپ کا روپیہ بھی کبھی ٹک سکتا ہے۔

لکشمن سنگھ کی اچھا ہوئی۔ کہ اُسی سمے منیشور سنگھ کے گلے کو دبا کر نیچے پھینک دے پرنتو چتر لکشمن نے ٹھٹھا لگاتے ہوئے کہا۔ پاپ کا روپیہ اگر نہ ٹک سکتا۔ تو تمہیں قرض کہاں سے دیتا۔

یہ پرچھن شلیش منیشور سنگھ کے ہردیہ میں چبھ کر گیا۔ انہوں نے من ہی من سنکلپ کیا۔ کہ اب وہ لکشمن سنگھ سے کبھی قرض نہ لیں گے۔ لیکن دوسرے ہی مہینے پتا کا لمبا چوڑا پتر پانے کے ساتھ منیشور سنگھ کا وہ سنکلپ نہ جانے کہاں ہوا ہو گیا۔ انہیں تھوڑے دنوں میں سود اور مول ملا کر منیشور سنگھ پر لکشمن سنگھ کا قریب پونے دو صد روپیہ قرض ہو گیا۔ لکشمن سنگھ نے سوچا۔ کہ یہ وقت مناسب ہے۔ ایک دن اُس نے آ کر جب اپنے روپیوں کا کڑا تقاضا کیا۔ تو منیشور سنگھ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ وہ کم کر تے دو ٹوک سے ہو رہے۔

(۳)

اُس دن آکاش میں بادل تھے۔ من میں چنتا۔ پاکٹ میں اسسٹنٹ پتا کی چٹھی روپیہ روپیہ چلا رہی تھی۔ اور سامنے لکشمن سنگھ وشم بھاؤ سے کہہ رہا تھا۔ اب میں زیادہ دن روپے نہیں چھوڑ سکتا۔

اُسی وقت ایک معاملے کا بھار منیشور سنگھ پر پڑا۔ مال گذاری ادا کرنے کے کارن زمیندار شو موہن لال پر قرقی جاری ہوئی تھی۔ لیکن کرم چاریوں نے رپورٹ کی۔ کہ اُن کے ہاں کوئی مال برآمد نہیں ہوا۔ اس لئے پولیس کو اس معاملے کی جانچ کرنے کی آگیا ہوئی۔

سماچار پا کر لالہ صاحب کے آدمی تین سو روپے لے کر منیشور سنگھ کی سیوا میں آئے۔ ان لوگوں کی یہی کامنا تھی۔ کہ داروغہ صاحب دو گھنٹے دیر کر کے انکوائری کرنے جائیں۔ اس سے وہ لوگ مال اسباب کو دوسری جگہ لے جا سکیں گے۔ اور قرقی کے اپمان سے ایک پرتشٹھت ویکتی کی رکشا ہو جائے گی۔

ایک پل میں تین سو نقد روپے۔ منیشور سنگھ کا کلیجہ دھڑک اُٹھا۔ پرنتو پہلے جس بھانتی رشوت کا نام سنتے ہی اُن کی آتما نہیں نہیں کر اُٹھتی تھی۔ وہ آج "نہیں" نہیں کر سکی اس کا کارن کیا؟

منیشور سنگھ نے دوسرے ہی لمحہ آتم سنورن کر کے کہا۔ "میں رشوت نہیں لیتا"

کرم چاریوں نے کاتر بھاؤ سے کہا۔ ایک خاندانی رئیس کی اس سمے عزت بچائیے۔ "نہیں" نہ کہئے۔ نہیں تو وہ سماج میں مُنہ دکھانے کے لائق نہ رہیں گے۔

کچھ دیر چپ رہ کر منیشور سنگھ نے کہا۔ میں آپ لوگوں کے کہنے کے انوسار دیر کر کے آؤں گا لیکن روپے آپ لوگ لوٹا لے جائیں۔

اُن لوگوں کے چلے جانے پر منیشور سنگھ کے ہردیہ میں کچھ ادھک پرسنتا نہیں ہوئی۔ دو گھنٹے دیر کر کے جانا کرتویہ کی اوہیلنا اوشیہ تھی۔ پرنتو قرض کے بوجھ سے شرندھ کا کتنا؛ جیسا سوگ تھا۔

من کے اس بھاؤ پر منیشور سنگھ نے ایک بار بھی کڑی درشٹی ڈالنے کا قصور نہیں کیا۔ اور من کی کچھ چتر ادھستا تھی۔ اس میں پہلے کی پرپھلتا نشٹ ہو چلی تھی۔

دھن کے گھٹ جانے پر بھی لالہ صاحب کا مست اسی بھانتی اُونچا تھا۔ وہ منیشور سنگھ کی نس سوار تھ سے جیتا سے کمدھ ہو رہے تھے۔ انہوں نے منیشور سنگھ کو کسی طرح چھوڑا۔ ایسی سہ جیتا کے رِن کو کون بھلا آدمی چکا سکتا ہے۔ وہ بار بار منیشور سنگھ کو سمجھانے لگے۔ آپ روپے کے لوبھ سے میرا اُپکار کرنے نہیں آئے تھے۔ اس لئے یہ سو میں کرتگیتا کے چنہ کے روپ میں دیتا ہوں۔ اسے اگر آپ رشوت کے روپ میں دیکھیں گے۔ تو مجھے بڑا دُکھ ہوگا۔

منیشور سنگھ کا من اُسی سمے بار بار کہنے لگا۔ "منیشور! ادھک بڑھنا اچھا نہیں۔ سادھوتا کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ حد سے باہر جانے میں رَس نہیں ہے۔ یہ روپے کرتگیتا کے اُپہار ہیں۔ ان میں رشوت کی بُو بھی نہیں ہے۔ رہ بھی نہیں سکتی۔

لکشمن بھی کیا ٹھیک یہی بات نہیں کہتا تھا؟ منیشور سنگھ نے نشتر گدھ کی بھانتی نوٹوں کو لے لیا۔

رات بھر منیشور سنگھ کو نیند نہیں آئی۔ کسی اویکت اشانتی سے اُن کا ہردیہ ویستھت ہو رہا تھا۔ دھن کے لالچی پتا کے ینبر پتروں کے کارن کبھی کبھی منیشور سنگھ کی بنا نیند رات کٹی ہے۔ پر اُن کے ہردیہ میں ایسی اشانتی کبھی نہیں تھی۔ منیشور سنگھ کو یہ سمجھانا باقی نہیں رہا۔ کہ یہ اشانتی انہیں تین سو روپیوں کے موہ سے ہے۔ انہوں نے ہردیہ کی جس مہان دستو کو کھو دیا۔ اس کا کوئی مولیہ نہیں۔ وہ ایک بار کھو دینے سے کروڑوں کے خرچ کرنے پر بھی پھر نہیں مل سکتی۔ زمیندار نے کہا تھا کہ یہ رشوت نہیں کرتگیتا کا چنہ ہے۔ مگر یہی بات تھی۔ تو پھر اتنی اشانتی کیوں ہے؟ نہیں نہیں منیشور تمہیں بھرم ہوا وہ روپے کسی طرح رشوت کا کلنک نہیں مٹا سکتے۔ دیتا جیسے ہیں اپکرشت ہیں

یگیوپویت یا جنئو

بقیہ مضمون صفحہ (۱۱)

पनीताश्च।

(پارسکر گرہ سوتر)

ارتھات استریوں کے یگیوپویت ہوتے بھی ہیں۔ اور نہیں بھی ہوتے ؎

(۴) प्रावृतां यज्ञोपवीतिनीमभ्युदानयन् जपेत् सोमो ददद् गन्धर्वायेति ॥

ارتھات یگیوپویت دھارن کرنے والی کنیا کو دان کرتے سمے "सोमोददद्" وا منتر جپے ؎

(۵) पुराकल्पे कुमारीणां मौञ्जीबन्धनमिष्यते । अध्यापनं च वेदानां सावित्रीवचनं तथा ॥

(یم سمرتی دیارا اُکھشرا دھو) ؎

ارتھات پہلے کلپ میں کماریوں کا جنئو یعنی مونجی بندھن ہوتا تھا۔ ان کو وید بھی پڑھایا جاتا تھا۔ اور گایتری بھی سکھائی جاتی تھی۔ استریاں اور شودر ایک کوٹی میں نہیں آ سکتے۔ جس پرکار پرش سوورن اور اورن ہو سکتے ہیں۔ اسی پرکار استری بھی سورنا اور اورنا یا آریہ اور اناریہ ہو سکتی ہیں ؎

جو پرش یا استری برت لینا نہیں چاہتے یا برتوں کو نبھانے کا دائتو انو بھو کرنے میں اسمرتھ ہیں۔ اُن کو یگیوپویت نہیں لینا چاہئے۔ پرش ہی نہیں اُنھیں چاہے وہ برہمن کل اُتپن ہوں چاہے شودر کل اُتپن۔ برت جو کہ تپسیا سمجھتے ہیں۔ اُن کو یگیوپویت کا پورا ادھیکار ہے۔ یُوں تو براہمن کل اُتپن بالک یا ایسے رنگی کو جو برہمچریہ برت نہیں لے سکتا۔ جنئو کا کوئی ادھیکار نہیں ہے۔ یدی ہم سمجھ لیں کہ پہلے ورن گُن کرم اور سبھاؤ کے انوسار ہوتے تھے۔ نہ کہ جنم سے تو ادھیکار اناادھیکار کا جھگڑا اینٹ جاتا ہے

اب ایک بات شیش رہ جاتی ہے کیا یگیوپویت سنسکار کے سمان انیہ دھرموں میں بھی کوئی سنسکار ہوتا ہے؟ عیسائی۔ مسلمان آدی چھوٹے بڑے سبھی دھرموں میں کوئی نہ کوئی کریا ایسی کی جاتی ہے۔ جس سے منش اس دھرم سمبندھی برتوں کے کرنے کا ادھیکاری ہو جاتا ہے۔ پرنتو پارسی دھرم میں جو ان سب کی نسبت ویدوں سے ملتا جلتا اور نزدیک تر ہے یگیوپویت کے سمان ہی ایک سنسکار ہوتا ہے۔ جس کو نوجوت سنسکار کہتے ہیں۔ یہ بالک کے ساتویں ورش ہوتا ہے۔ اور ادھک سے ادھک اندھی دا ورش کی ہے۔ اس میں دو وستوئیں دی جاتی ہیں ایک "سودریہ" جو شویت وستر کا کرتا سا ہوتا ہے اس کے گلے کے سامنے ایک گانٹھ ہوتی ہے۔ جسے ان کی بھاشا میں "کیسے پے گیفز" یا "سواد تی حوہ"

دیال کی سرشٹی اُتپتی

برہمانڈ کی اُتپتی

(از مہاشہ بھولاناتھ جی سرنا سابق ایڈیٹر دیال کپورتھلہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ادھر تو تتوں اور پرکرتیوں کی حسب مذکورہ بالا بیٹر بندھی جا رہی تھی۔ اُدھر سہس دل کنول کے منڈل کی رچنا کا کام زور سے جاری تھا۔ اس کے . . . . سلسلہ میں آٹھ بڑی دھاریں کام کر رہی تھیں۔ ان میں سے دو دھاریں تو جیوتی اور نرنجن کی تھیں۔ اور چھ دھاریں تین شکتیوں کی تھیں۔ جو پرش اور استری انگ میں الگ الگ عیب کر تینوں سے چھ ہو گئیں تھیں۔ انہی آٹھ دھاروں کے لحاظ سے سہس دل کنول کو اشٹ دل کنول بھی کہا جاتا ہے۔ ان آٹھ دھاروں میں سے ہر ایک سے اول پانچ پانچ تتوں پر کشش کر کے پانچ پانچ پنکھڑیاں قائم کیں۔ اور ان کے تیار ہونے پر ہر ایک نے اپنی کشش کی تیسری پرکرتوں پر کر کے پچیس پچیس ذیلی یعنی پنکھڑیاں قائم کیں۔ جن سے آٹھ دھاروں کے گرد ایک ہزار پنکھڑیاں قائم ہوئیں۔ ان ذیلی پنکھڑیوں کی تعداد کے لحاظ سے ہی اس استھان کو سہس دل کنول کہتے ہیں۔ اس کنول کے رچے جانے پر جیوتی اور نرنجن کی دونوں دھاریں اس پر ٹھٹک گئیں۔ کیونکہ سہس دل کنول سے نیچے کا نمونہ جیتن اس لائق نہ تھا۔ کہ جس میں ان کی شکتی کام کر سکے۔ تینوں گُن جس وقت تک سہس دل کنول کے اندر چھپے تھے۔ اب نارائن کے تین سُت یا پُتر بن کر پرگٹ ہو گئے۔ اور اپنے اپنے استھانوں کے جو ایک کے بعد ایک درجہ وار قائم ہیں۔ دھنی بنے ان کے نام وشنو۔ برہما اور شو ہیں۔ اور ان کے لوک اسی ترتیب میں واقع ہیں۔ ان تین لوکوں کے رچے جانے پر برہمانڈ دیش کے حصوں آپ بھاگوں کا سلسلہ تیار ہو گیا۔ یہ دیش جیسا کہ دفعہ ۱۹ میں بیان کیا گیا ہے۔ مدھیہ دیش کے نچلے بھاگ میں واقع ہے۔ یہاں تک برہمانڈ دیش کی ساگری اور اس کے چھ استھانوں کی رچنا کا ذکر تھا۔ اب آگے کچھ بیان ان استھانوں کی حقیقت اور وہاں کی واسی شکتیوں کا کرتے ہیں ؎

دیکھئے ناظرین! یہ ہے رادھا سوامی مت کی سرشٹی اُتپتی کی فلاسفی۔ لکھتے ہیں کہ کال اور آدیا کی دھاروں کے خارج ہو جانے پر ست لوک سے تمام ملینتا دُور ہو گئی۔ چونکہ ست لوکوں کے استھانوں میں رہنے کے یوگیہ نہ تھیں۔ اور یہ برہمانڈ کی رچنا کے واسطے مصالحہ بھی بن گیا۔ ملاحظہ فرمائیں یہ رادھا سوامی مت کی نرالی سکا زندہ ثبوت۔ کہتے ہیں کہ ست لوک میں ملینتا بھی تھی۔ کیا خوب! مہربان! جب ست لوک میں ملینتا تھی۔ تب وہ ست لوک ہی نہ تھا۔ ست لوک تو اس کو کہتے ہیں کہ جو ملینتا سے مبرا ہے۔ مگر رادھا سوامی مت کا ست لوک بھی ملاحظہ ہو۔ نیز لکھتے ہیں کہ ست لوک وغیرہ تمام استھان رادھا سوامی سے پیدا ہوئے تو ثابت ہے کہ یہ تمام ملینتا کا مادہ رادھا سوامی میں تھا۔ یعنی شیطان کی دھار۔ رادھا سوامی سے ہی برآمد ہوئی۔ کیا خوب کہا۔ رادھا سوامی مت کی اس طرح کی عبارت سے صاف خیال ہے کہ پہلے رادھا سوامی مت کا ایشور ملینتا کا بھنڈار تھا۔ جب ملینتا کا خزانہ خارج ہوا۔ تب رادھا سوامی شُدھ نرمل کا جوہر بنا۔ یہ ہے ایشور کے بڑے کفیکیدار کا حال ؎

کال دھار کا نیچے کا حصہ اکشر پرش ہے اور اکشر سے گر کر ترکٹی تک آیا یعنی برہمانڈ ہے رادھا سوامی آچاریہ لکھتا ہے۔ کہ اس لئے اکشر پرش کو اکشر ابناشی کہتے ہیں۔ کہ حصہ مرتبہ سے آزاد ہے۔ اس جگہ جو ابیاسی پہنچتے ہیں۔ اُن کو مہان آتما یا پرماتما بولتے ہیں۔ نیز کال اور آدیا کی دھاریں جب اکشر پرش سے مل گئیں۔ تب کال کی دھار کا نام پرش اور آدیا کی دھار کا نام پرکرتی ہو گیا۔ چونکہ پرش پرکرتی کا نام رادھا سوامی مت کے آچاریہ نے شاستروں سے سنا ہوا تھا۔ اس لئے آپ نے اپنے نو ایجاد منطق کے ذریعہ ایشور پرکرتی کی بناوٹ بتا دی۔ کہ کال کی دھار جو ست لوک سے چلی تھی۔ وہ نیچے آ کر غلیظ یعنی استھول ہو گئی۔ اس کا نام استھول کال (شیطان) کا نام مشہور ہے۔ ایشور سے لطیف ست لوک سے روال ہونے والی دھار یعنی کال ہے۔ اور ایشور کثیف ہے۔ ایشور اور پرکرتی کی بناوٹ آپ اس طرح درشن کرتے ہیں۔ کہ آدیا کی دھار جو ست لوک سے چلی تھی وہ نیچے آ کر کثیف ہو گئی۔ اور اس کا نام

پرکرتی رکھا گیا ؎

چونکہ رادھا سوامی جی نے ہندوستان میں تریبینی کا نام سُن رکھا تھا۔ اور آپ تمام کا دھن ہڑپ کرنے کی نیت رکھتے تھے۔ اس لئے لوگوں کے تمام تیرتھ برتوں کو نیچا دکھا کر آپ بڑے بنے۔ تو پھر آپ تریبینی کو کیوں کر نظر انداز کرتے۔ کیونکہ تریبینی کا شمشان مسالیں میں خیال کیا جاتا ہے۔ آپ تحریر کرتے ہیں۔ کہ پرش پرکرتی اور اکشر پرش تینوں جب مل گئے۔ تو یہ تریبینی کہلائے۔ اس جگہ جو منش پہنچ کر مان سروور میں اشنان کرتا ہے۔ وہ کال کے درشنوں کے لائق کہ کال کا جو اس میں ملینتا چڑھ گئی تھی۔ اس تمام سے رہت ہو جاتا ہے۔ یہ تینوں دھاریں آگے جا کر اول مرتبہ اکٹھی ہوئیں۔ تو اس کو ترکٹی کہا گیا۔ ترکٹی میرو۔ سمیرو اور کیلاش کا مجموعہ ہے ؎

دیکھیں ناظرین! رادھا سوامی مت کی فلاسفی آپ ترکٹی کو پرکرتی سے بھی نہایت کثیف یعنی اُتنا سے ملتی جلتی بھی ظاہر کر چکے ہیں۔ اور یہاں بتاتے ہیں۔ کہ ترکٹی تین بھاری پہاڑوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ حرب بہ بیں تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا ایک طرف تو آپ یہ بتا رہے ہیں۔ کہ مقام ترکٹی نہایت لطیف استھان ہے۔ دوسری طرف یہ فرماتے ہیں۔ کہ وہاں بڑے بڑے پہاڑ ہیں۔ جس دماغ سے یہ عبارت نکلی۔ وہ انوکھا ہی دماغ ہوگا۔ پھر لکھا ہے کہ کال اور آدیا کی جو دھاریں ست لوک سے روانہ ہوئی تھیں۔ برہم اور مایا نام سے ظاہر ہوئیں یعنی اکشر پرش میں آ کر جو کال کی دھار نے جو ایشور کا روپ دھارن کیا تھا۔ جب اور نیچے اُتری تو اس کا نام برہم ہوا۔ پاٹھک گن! رادھا سوامی مت کی تمام فلاسفی غور سے سوچیں کہ ہندو تتھا ویدک دھرم کو نیچا دکھانے کے لئے رادھا سوامی مت نے کیسی سازش کی ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ ترکٹی سے نیچے آ کر مایا برہم اکشر پرش کی تینوں دھاریں روان ہوئیں۔ مایا اور برہم سے دو اور دھاریں نکلیں۔ اور یہ پانچ دھاریں مل کر نیچے آئیں۔ ان پانچ دھاروں نے جہاں جا کر چلنا بند کیا۔ اس کو سہس دل کنول کے نام سے پکارا گیا۔ یہاں پر آ کر مایا برہم کی دھاروں نے جیوتی نارائن کا روپ دھارن کیا۔ دونوں مل کر نرنجن کہلائیں۔ اب دیکھیں کہ رادھا سوامی مت کی مت بند ہو گئی۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ اوپر والی تین دھاریں جن کا نام مایا اور برہم تیسری کا نام اکشر۔ یہ تینوں دھاریں ایک ہی کھوہ نیچے کی جانب روانہ ہوئیں۔ آگے جا کر یہ تین دھاریں تین گُنوں کی شکل میں تبدیل ہو گئیں۔ جن کو ست رج تم بولتے ہیں۔ افسوس رادھا سوامی دیال نے یہ تحریر نہیں کیا کہ کونسی دھار ست گن بنی۔ اور کونسی رج تم میں تبدیل ہوئی۔ ایک جانب تو آچاریہ صاحب کال اور آدیا کی دونوں دھاروں کو تمام کی جڑ مان رہے ہیں۔ کہ برہمانڈ کی رچنا ست لوک سے جاری

۔۔۔ کو کھشرہی "ریتیہ کی تھیلی" کہتے ہیں۔ دوسری "کستی" ہے۔ جو کمر بند کے سمان ایک چیز ہوتی ہے۔ یہ ویدک مونجی بندھن کے سدرشیہ ہوتی ہے۔ اس نوجوت سنسکار کے پشچات منش زرتشتی دھرم کے کرتویوں کا ادھیکاری ہو جاتا ہے۔ یہ نوجوت سنسکار بہت سی باتوں میں ویدک اُپنین سے ملتا جلتا ہے۔ پرنتو جو مہتو اُپنین میں ہے۔ وہ نوجوت میں نہیں ؎ (ویداسے)

(دادم شرم)

ہو کر ان دونوں دھاروں سے کی۔ پھر آپ کی بدھی دیکھو کہ آدیا کو آپ پرکرتی بنا رہے ہیں اور دیال کو پرش۔ اور اسی کو آپ نے تم ظاہر کیا۔ اور کال کو رج۔ نیز ان دونوں دھاروں سے جو چھوٹی تھی۔ جو کہ بعد میں نیچے آ کر ملی اور جس کو آپ نے اکشر کہا ہے۔ اس کو آپ ست ظاہر کر رہے ہیں۔ اگر کال کو ست گن مانیں۔ تو بن نہیں سکتا۔ کیونکہ اول تو یہ کہ دھاراتی ملین یعنی خزینہ شیطانیت ہے۔ اور شیطان تم رج کا ہی ہو سکتا ہے۔ دوسرے کال دنیا کا مالک ہے۔ یہ آدیا کے ساتھ ہی رہے گا۔ چونکہ آپ نے آدیا کو پرکرتی کہا ہے۔ یہ پرکرتی تم روپ ہے۔ تم سے دراسوکھشم رج ہے۔ اس حساب سے آدیا اور کال۔ تم۔ رج ہی ٹھہرے۔ اکشر پرش ہی آپ کے حساب سے ست گن ہو سکتا ہے۔ دیکھیں جو دھار ست لوک سے برآمد ہوئی وہ تو آپ کے خیال کے مطابق چھوٹی ہو گئی۔ اور چھوٹی بڑی یعنی پترا اپنے باپ کا باپ بن گیا۔ یہ ہے رادھا سوامی مت کی نئی فلاسفی۔

آگے لکھتے ہیں۔ کہ ترکٹی سے اتر کر ان تینوں دھاروں نے۔ نیز مایا اور برہم کی دھاروں نے وہاں کے پرمانوؤں کا متھن کر کے پانچ علیحدہ علیحدہ لیکن نہایت سوکھشم اور چھوٹے غلاف پرکٹ کئے۔ جن سے استھول پرکرتی بنی۔ برہم دھارے آکاش اور مایا دھار سے اگنی اور تین گنوں کی تین دھاروں سے وایو۔ جل۔ پرتھوی بنی۔ نیز ترکٹی سے نیچے جو غلاف جھڑ کر گرے۔ وہ ان پانچوں تتوؤں کو لئے ہوئے تھے۔ اور سہس دل کنول میں جا کر علیحدہ علیحدہ پانچ تتوؤں میں پرگٹ ہوئے۔

رادھا سوامی مت کی فلاسفی ملاحظہ کریں۔ جب مایا اور برہم کی دھاریں تین گنوں میں مل کر ست۔ رج۔ تم۔ وغیرہ گن دھار چکی تھیں پھر مایا اور برہم کی دو دھاریں کہاں سے آ گئیں۔ اگر رادھا سوامی مت کے آچاریہ کے کتھن کے انوسار یہ مان لیں۔ کہ یہ وہ چھوٹی دھاریں ہیں جو کہ ترکٹی میں مایا اور برہم سے برآمد ہوئی تھیں۔ یہاں یہ بتانا واجب تھا۔ کہ جہاں سے یہ دو دھاریں نکلی تھیں۔ وہاں سے کیا لے کر نکلیں۔ نیز جو مایا اور برہم کی دھاریں رہ گئیں وہ کیا تھیں؟ وہ بڑی ہیں۔ یا کہ مایا برہم سے نکلنے والی بڑی ہیں؟ اگر جن سے مایا اور برہم کی دو دھاریں نکلی ہیں۔ تو اس سے رج تم نہیں بننا چاہئے تھا۔ بلکہ پانچ تتوؤں میں جو بڑا تتو یعنی آکاش اگنی ہے۔ ان سے آکاش اگنی بنتی۔ مگر آپ چھوٹی دھاروں سے تو آکاش اگنی بنا رہے ہیں۔ اور بڑی سے رج تم۔ پاٹھک گن! یہ ہے رادھا سوامی مت کی گڑبڑ چوتھ۔ دیکھئے آپ نے کس طرح گورکھ دھندا ڈالا ہے۔ تاکہ کوئی کسی مطلب تک پہنچ ہی نہ سکے۔ رج تم بھی پرکرتی کی حالت کا نام ہے۔ اور

۵۔ پانچ بھوتوں کا نام بھی پرکرتی ہے۔ آپ کی فلاسفی کو دیکھو۔ آپ رج تم کو پرکرتی سے علیحدہ بھی ثابت کر رہے ہیں۔ مصنف صاحب نے تو رادھا سوامی مت کو مستحکم کرنا ہے اس واسطے آپ کو پانچ پرکرتیاں دکھلانی مقصود تھیں۔ فلاسفی سے کیا غرض۔ جس طرح ہو سکا۔ پانچ بنا کر دکھا دیں۔

(باقی آئندہ)

ایک آدرش ہندو دھوا

بھارت کی دیویوں میں بڑی شکتی چھپی رہتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر ان کا سارا کیریکٹر بدل جاتا ہے اور وہ اپنی حفاظت کے لئے دوسرے کے آگے ہاتھ پھیلانے کی بجائے خود شکتی کا مجسمہ بن جاتی ہیں مثال کے طور پر ایک ودھوا ہندو دیوی کا حال دیا جاتا ہے۔ جو سترہ برس کی عمر میں ودھوا ہو گئی تھی اور جس کی اولاد نہیں تھی۔ اس وقت اس کے قبضہ میں ایک وسیع ریاست تھی۔ جس میں قہوہ کے قریب ۱۴۰۰ ایکڑ کے کھیت تھے۔ اس ریاست کا انتظام کرنے والا کوئی دوسرا ان کے گھرانے میں نہ تھا ریاست کے برباد ہو جانے میں کوئی شک نہ تھا۔ قدم قدم پر ڈر کے امکان کے ساتھ ساتھ اس نے اپنی جائیداد کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور قہوہ کی کھیتی کرنا اور کھیتوں میں کام کرنے والے سینکڑوں مردوں کے ساتھ سلوک کرنا سیکھا۔ اس نے اپنی ریاست کا انتظام اتنی خوش اسلوبی سے کیا کہ کورگ کے چیف کمشنر نے کورٹ آف وارڈس کے ماتحت نزدیک کی ایک ریاست کی دیکھ بھال کے لئے اس سے درخواست کی۔ یہی نہیں۔ میسور کے مہاراجہ نے اسے اپنے زراعت کے محکمہ میں مدد دینے کے لئے مدعو کیا۔ اور ریاست میسور کی اسمبلی کے لئے اسے ممبر نامزد کیا۔

اس دیوی کا نام شریمتی ڈی اسکامہ ہے سکامہ کا جنم کوئی پچاس برس پہلے میسور کی راجدھانی بنگلور میں ہوا تھا۔ سکامہ جولاہوں کی ایک جاتی سے ہے۔ جولاہوں کو بعض جاتیوں کا سفید کپڑا بننے کی اجازت تھی لیکن ان جاتوں کے لوگ رنگدار کپڑا بھی بنتے ہیں سکامہ کے پتا "جنگ آپا" ایک عقلمند اور امیر شخص تھے۔ وہ قیمتی ریشمی ساڑھیاں بنتے تھے جنہیں میسور اور جنوبی ہند کی عورتیں بہت پسند کرتی تھیں۔ انہوں نے اپنی اس لڑکی کو سکول میں پڑھنے کے لئے بھیجا اور لوئر سکنڈری جماعت تک تعلیم دلائی۔ جو اب سے چالیس برس پہلے ایک جولاہے کی لڑکی کے لئے بہت تھی۔

پندرہ سال کی عمر میں سکامہ کا بیاہ ہوا۔ لیکن شادی کا سکھ مختصر تھا۔ دو ہی برس کے بعد وہ ودھوا ہو گئیں۔ موت سے پہلے ان کے پتی اپنے چچیرے بھائی چنا بھیا کے قہوہ کے کھیتوں اور دوسری طرح کی بھاری جائیداد کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ چنا بھیا اس وقت نابالغ تھا۔ ان کے اس چچیرے بھائی کا باپ بڑا امیر تھا اور ساہوکار کہلاتا تھا۔

مرتے وقت سکامہ کے پتی نے ان سے اپنے چچیرے بھائی کی دیکھ بھال کرنے کی بات کہی تھی۔ لیکن اس وقت وہ خود ہی ایک طرح لڑکی ہی تھیں۔ اس بھاری جائیداد کا بوجھ اٹھانے کا ان میں حوصلہ نہ تھا۔ اور نہ ان میں کوئی بڑا ارادہ ہی تھا۔

کچھ برس بعد چنا بھیا بڑا ہوا اور اس نے اپنی ریاست کی دیکھ بھال شروع کی۔ وہ ۲۵ برس سے زیادہ جی نہ سکا۔ مرتے وقت اس نے اپنے گھر کی عورتوں میں سب سے زیادہ عقلمند سکامہ کو بلایا۔ اور ان سے کہا۔ کہ میرے ساتھ میرے گھر کا آخری مرد مر رہا ہے۔ آپ سے میری درخواست ہے کہ اس بھاری گرہستی کی خاص کر چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال کریں۔ لیکن ریاست کی دیکھ بھال کا کام کورگ کے ایک رشتہ دار کو سونپا گیا۔

سکامہ کو جلدی معلوم ہو گیا۔ کہ منتظم ٹھیک کام نہیں کر رہا ہے۔ ریاست سے اتنا فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ جتنا کہ ہونا چاہئے۔ عمارتیں گرتی جا رہی ہیں۔ اور ان کی مرمت نہیں ہو رہی ہے۔ کھیتوں میں فضول جھاڑیاں پھیلتی جا رہی ہیں۔ اس سے قہوہ کے پودے دبے جا رہے ہیں۔ پیداوار بڑھانے کے لئے صرف ۵۰ ٹن ہی کھاد کھیتوں میں ڈالی جا رہی ہے۔ جو کسی طرح بھی کافی نہیں ہے سکامہ کو یہ سب باتیں پسند نہ آئیں۔ انہوں نے اپنے کاروبار کے معاملوں کی جانچ پڑتال کرنے کا فیصلہ کیا۔ لوگ ان پر ہنسنے لگے۔ لیکن انہوں نے کچھ دھیان نہ دیا۔ آخر ایک دن انہوں نے یہ اعلان کر ہی دیا۔ کہ وہ موجودہ انتظام کا خاتمہ کر کے اپنی ریاست اور کھیتوں کی دیکھ بھال خود کرنا چاہتی ہیں سب کھیت ملا کر قریب چودہ سو ایکڑ رقبہ زمین ہے۔ کورگ میں قہوہ کی اتنی بڑی زمین کسی دوسرے کے قبضہ میں نہیں تھی اس کا انتظام کرنا کوئی ہنسی کھیل کا کام نہیں تھا۔ بہت سے لوگ حیران ہونے لگے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ودھوا قہوہ کے بارے میں کیا جانے جس نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی کاروبار کے متعلق چٹھی نہیں لکھی۔ جسے کسی طرح کا تجارتی تجربہ بھی نہ تھا۔ اور جسے صرف لوئر سکنڈری تک تعلیم ملی ہے۔ وہ اتنے بھاری کاروبار کی منتظمہ کیسے ہو سکتی ہے؟ اسے ان باتوں کا تجربہ کیا ہے؟ بڑے بڑے تجارتی دماغ والوں کے اس معاملہ میں چھکے چھوٹ جاتے ہیں۔ اس کی بھلا کیا گنتی تھی۔

ڈر سے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے شریمتی سکامہ نے قہوہ نکالنے والی عورت کے طور پر اپنی زندگی شروع کی۔ انہوں نے دھیان دے کر سب کاموں کو سیکھا۔ وہ ہر روز صبح پانچ بجے اٹھتی تھیں اور آدھی رات تک کام کرتی تھیں۔ ہاتھ میں نوٹ بک لئے ہوئے وہ کسی نہ کسی ریاست کی جانچ روز ہی کرتی رہتی تھیں۔ اور ہر روز دس بارہ میل کا چکر لگاتی تھیں۔ وہ اس بات پر بھی نگاہ رکھتی تھیں کہ جو مزدور رجسٹر میں حاضر بتائے گئے ہیں وہ فی الاصل کام پر آئے ہیں یا نہیں۔ آمدن و خرچ کا حساب خود اپنی نوٹ بک میں درج کر لیا کرتی تھیں۔ اور اسے کلرک کو رجسٹر میں اندراج کرنے کے لئے دے دیا کرتی تھیں۔ سوتے وقت اپنی نوٹ بک وہ تکیے کے نیچے رکھ لیتی تھیں۔ تاکہ رات میں کوئی بات انہیں سوجھے۔ تو اسے وہ اسی وقت درج کر لیں۔ اور سویرے اٹھنے پر وہ بات بھول نہ جائے۔

جب سکامہ نے ریاست کے روزانہ کام کاج کو سمجھ لیا اور انہیں اپنی طاقت انتظام پر کچھ بھروسہ ہوا۔ تب اصلاح شروع کی۔ پہلے انہوں نے آفس کو لے لیا۔ پھر زراعت میں اصلاح شروع کی۔ کھیتوں میں سے فضول جھاڑیاں نکلوا دیں۔ قہوہ کی جو جھاڑیاں خراب ہو گئی تھیں۔ ان کو بھی انہوں نے الگ کروایا۔ کھیتوں میں سے نکالے گئے اس کوڑے کو انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے جلوایا۔ تاکہ انہیں یہ اطمینان ہو جائے کہ اب نقصان دہ جراثیم کھیتوں میں نہ پہنچ سکیں گے اس طرح کھیتوں میں جو جگہ خالی ہوئی۔ ان میں قہوہ کے صحت مند اور اعلیٰ پودے لگائے گئے۔ اور ان کے ڈنٹھلوں تک کو سورج کی روشنی پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔ ان کی اس وسیع ریاست میں اس وقت سڑکیں نہ تھیں۔ انہوں نے پکی سڑکیں بنوائیں اور کھیتوں کے بیچوں بیچ تک موٹر دوڑنے لگی۔ فصل اکٹھا کرنے کا کام ٹوکریوں کی بجائے گاڑیوں کے ذریعہ کئے جانے لگا۔ اور قہوہ کے دانوں کا چھلکا بجائے ہاتھ کے مشینوں سے نکالا جانے لگا۔

سکامہ نے مزدوروں کے لئے نئے مکان بنوائے انہوں نے منگلور سے ایک دائی بلوا کر ایک دواخانہ بھی کھولا۔ مزدوروں کے بچوں کے لئے وہ سکول کھولنے پر بھی غور کر رہی ہیں۔

شریمتی سکامہ نے اپنی قہوہ کی کھیتی کو ترقی دینے کے خیال سے علم زراعت کے ایک ڈاکٹر

۔۔۔ آسنگر کو جو میسور سرکار کے زیرِ زراعت
۔۔۔ اصلاح کرنے کے لئے اپنے یہاں مدعو کیا۔
۔۔۔ نے زمین کا امتحان کیا۔ اور سائنٹیفک طریقے
۔۔۔ زراعت کرنے کی انہیں صلاح دی۔ ان
۔۔۔ صلاح سے سکامہ نے کھاد کو منگوا کر دیا۔ اور
دوسری قسم کی بھی اصلاحیں کیں۔ اپنے بڑے
۔۔۔ کی دیکھ بھال کرنے کے لئے انہوں نے سلیٹیا
یونیورسٹی سے پاس شدہ زراعت کے ایک گریجوایٹ
اپنے یہاں مقرر کیا۔ ان طریقوں سے پچھلے دس
سالوں میں انہوں نے اپنی آمدنی دوگنی کر لی ہے۔
سوموارپیٹھ میں سب سے بڑا بنگلہ "ساہوکار
بنگلہ" کے نام سے مشہور ہے سڑک کے کنارے
کشادہ دو منزلہ عمارت ہے۔ اگر کوئی رات کو
۔۔۔ تو اس عمارت کی بجلی کی روشنی اسے سب سے
پہلے اپنی طرف کشش کرے گی۔ یہ بجلی کا انتظام سکامہ
کا اپنا ہے۔ اس گھر میں مہمان نوازی کا بڑا اعلیٰ انتظام
رہتا ہے۔ مہمانوں کو کھیتوں میں سیر کرانے کے لئے
موٹریں حاضر رہتی ہیں۔

سکامہ بڑی دریا دل دیوی ہیں۔ سکا دکھ دالوں
پر وہ نظرِ کرم رکھتی ہیں۔ سوموارپیٹھ میں سرکاری
ہسپتال کے لئے ایک عمارت تعمیر کرائی ہے۔ اسی
شہر میں ایک کلب بھی کھولی ہے۔ لوگوں کے پینے
کے لئے پانی کی سبیلیں بھی اُن کی طرف سے لگی ہیں۔
کورگ کے چیف کمشنر سر سورٹ بیرس ران
سے اتنے خوش ہوئے کہ انہوں نے سکامہ سے
اپنے ایک رشتہ دار کی ریاست کا انتظام کر دینے
کے لئے کہا۔ میسور کی زراعتی انسٹی ٹیوشن نے
انہیں انتظامیہ کمیٹی کا ممبر چنا ہے۔ یہ انسٹی ٹیوشن
پبلک کو بڑا فائدہ پہنچا رہی ہے۔

سکامہ نے سورگیہ ساہوکار کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم
دے کر اپنی جات کے لوگوں کے سامنے ایک
قابلِ تقلید مثال کھڑی کر دی ہے۔

۱۹۲۹ء میں سکامہ کو میسور اسمبلی کا ممبر
نامزد ہونے پر پبلک کی سیوا کرنے کا ایک اور موقعہ
ملا۔

جیسا کہ ان سے امید کی جاتی ہے سکامہ نے
بڑی سنجیدگی سے اسمبلی میں ۔۔۔ عورتوں اور
بچوں کی صحت کے بارے میں بہت سے سوال کئے۔
انہوں نے لڑکیوں کی تعلیم کے بارے میں۔ دیہاتوں
اور شہروں کی صفائی کے بارے میں۔ چھوٹے
بچوں اور اُن کی ماؤں کے بارے میں الگ الگ
سوال کئے۔

تعلیمِ نسواں کے بارے میں سکامہ کے اپنے خاص
خیالات ہیں۔ وہ چاہتی ہیں۔ کہ ہندوستان کی عورتیں
گھر کی آدرش مالکہ اور ماں بنیں۔ اور انہی کاموں
کے لئے وہ تعلیم حاصل کریں۔ اس لئے ان کی رائے
ہے کہ ملکی اور انفرادی دونوں لحاظ سے عورتوں کو
گھر کے کاموں کی تعلیم دینا نہایت ضروری ہے۔

وہ سوچتی ہیں کہ جس طرح لڑکے امتحان پاس کرتے
ہیں۔ اسی طرح لڑکیوں کے لئے امتحان پاس کرنا
ضروری نہیں ہے۔ انہیں عملی تعلیم ملنی چاہئے۔

اگر سکامہ کا بس چلے۔ تو وہ قانون بنوا دیں۔
کہ گھر کی ضروریات کے لئے سبزی اور پھل عورتوں
کی دیکھ بھال میں گھروں میں پیدا کیا جائے اور
بازار سے نہ خریدا جائے۔ اُن کی سمجھ میں بڑے
گھروں کی عورتیں اگر پھل سبزی کا شوق رکھیں
اور دستکاری یا چرخہ وغیرہ فرصت کے وقت
چلایا کریں۔ تو انہیں بڑا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔
ان کاموں کو اقتصادی نظر سے نہیں۔ بلکہ آرٹ
کے خیال سے کریں۔

لیکن اس کے برخلاف سکامہ یہ بھی چاہتی
ہیں۔ کہ جو عورتیں گھر سے باہر اپنے کام کا میدان
بنانا چاہتی ہیں۔ انہیں اس کی پوری آزادی ہونی
چاہئے۔ صرف عورت ہونے کے باعث انہیں
زبانی ارتقاء کے موقعہ سے محروم نہ کیا جانا چاہئے۔
اُن کا کہنا ہے کہ جب انہوں نے اپنے قہوہ کی کھیتی
کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا۔ تب انہوں نے یہ
ثابت کرنے کی قسم کھائی تھی۔ کہ عورتیں بھی ان
کاموں کو اسی طرح قابلیت کے ساتھ کر سکتی ہیں
جس طرح مرد کرتے ہیں۔ اپنی گھریلو زندگی میں
اور ریاست کے کاموں میں قواعد کی پابندی
کا خیال رکھ کر ہی انہوں نے اپنے کام میں اتنی
شہرت پائی ہے۔ ایک بار انہوں نے کہا۔ جب
میرے رشتہ دار دعوت کھانے آتے ہیں۔ تب
میں انہیں خوب اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیتی ہوں۔
جب وہ کاروبار کے سلسلے میں آتے ہیں۔ تب
میں اُن کے ساتھ سختی سے سلوک کرتی ہوں۔
اس کے بعد انہوں نے بتایا۔ کہ ایک رشتہ دار
کو جو اپنا کام ٹھیک طرح پر نہیں کرتا تھا۔ انہوں
نے الگ کر دیا۔

سکامہ کا خیال ہے۔ کہ کسی ملک کی ترقی وہیں
تک ہوتی ہے۔ جہاں تک قومی کام میں مردوں
کو عورتوں کا سہیوگ حاصل ہوتا ہے۔ سارے پبلک
انسٹی ٹیوشنوں جیسے اسمبلی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ۔ میونسپل
بورڈ وغیرہ میں عورتوں کا شامل ہونا لازمی ہونا چاہئے۔

گوروکل کوروکشیتر

(۱) پنڈت سوم دت جی مکھیا دھیاپک جب سے
یہاں آئے ہیں۔ اپنا کام بڑے پورشارتھ اور پریم
سے کر رہے ہیں۔ تمام ادھیاپک اور برہمچاری اپنی
پڑھائی ۲۰ فروری تک مکمل کرنے میں مشغول رہتے
ہیں۔ اس کے بعد سالانہ پریکشا شروع ہوگی جس
کا پرینام سالانہ جلسہ پر سنایا جاوے گا۔

(۲) گوروکل کا سالانہ جلسہ ۴۔۵۔۶ مارچ ۳۲ء
تعطیلات شیوراتری کا مقرر ہو چکا ہے۔ جو
مہاشے اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ فوراً
درخواستیں بھیج دیویں۔ پربندھ کرتری سبھا
نے آئندہ سال سے بجائے ۵ کے صرف
۵ ماہوار فیس مقرر کر دی ہے۔ جو درخواست
دیر سے موصول ہوگی۔ اُس پر غور نہ ہو سکیگا۔

(۳) تمام برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی ہے۔
ہسپتال میں آج کل کوئی روگی نہیں ہے۔ ماہِ گذشتہ
میں جو دو روگی ٹائیفائیڈ بخار کے تھے وہ بالکل
تندرست ہو گئے ہیں۔

(۴) سالانہ جلسہ پر ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں
گوروکل کی ترقی اور بہبودی کے متعلق وچار کیا
جاویگا۔ اس لئے جملہ سرپرستک مہاشیوں اور
ممبران پربندھ کرتری سبھا کو ضرور شمولیت ہونے کی کوشش
کرنی چاہئے۔

(۵) گوروکل بھومی میں تین کنوئیں پیشتر سے بنے
ہوئے ہیں۔ اب ایک نیا کنواں شریمان لالہ دیوان
چند جی پردھان پربندھ کرتری سبھا گوروکل کوروکشیتر نے اپنی سورگ باشی دھرم پتنی کی یادگار
میں بنوایا ہے۔ جو نل اور رہٹ وغیرہ لگوا کر
مکمل ہو گیا ہے۔ جس کے لئے اُن کا ہاردک دھنیواد
کیا جاتا ہے۔

(۶) شردھانند سپتاہ گوروکل میں بڑے سمارو
سے منایا گیا۔ تین روز تک برابر تعطیل منائی گئی
دن میں تمام برہمچاری طرح طرح کے کھیل ہاکی فٹ
بال میچ کھیلتے رہے۔ رات کو سبھا ہو کر ویاکھیان
شردھانند اور سوامی جی کے جیون چرتر کے متعلق
ادھیاپکوں اور برہمچاریوں نے اپنے اپنے بھاشن
کئے۔ لوہڑی کا تیوہار بھی گوروکل کے برہمچاریوں
نے بڑے آنند اور اُتساہ سے منایا۔ دو تین سکولوں
کے طالب علموں کے ساتھ فٹ بال اور ہاکی کے
جو میچ کئے گئے۔ اُن سب میں گوروکل کے برہمچاری
کامیاب رہے۔

(۷) پنڈت سوم دت جی جب سے یہاں آئے ہیں
ہر ہفتہ بروز اتوار پاس پاس کی آریہ سماجوں کے
سالانہ اُتسو اور ست سنگوں میں شریک ہو کر ویاکھیان
دیتے رہتے ہیں۔ آریہ سماج انبالہ، پانی پت
صرف کیتھل میں اب تک ہو آئے ہیں۔ باقی سماجوں میں بھی
جایا کریں گے۔

(۸) پنڈت سوم دت جی کا ارادہ ہے۔ کہ وہ پاس پاس
کی سماجوں کے سالانہ جلسوں میں شمولیت ہو کر
ویاکھیان دیا کریں گے۔ اس لئے ضلع کرنال اور انبالہ
وغیرہ کی آریہ سماجوں کو مناسب ہے۔ کہ اپنے سالانہ
جلسوں کی سوچنا یہاں ضرور بھیجا کریں اور جب کسی
سنسکار کرانے کی ضرورت ہو۔ تو سوچنا دینے پر یہاں
سے کسی پنڈت کو بھیجنے کا ضرور انتظام کیا جاویگا۔

(۹) آجکل ڈاک کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے۔ جو ۔۔۔

مُفت، سستی اور مہنگی دوائی

آجکل اشتہار بازی کافی بدنام ہے۔ لیکن آپ کو خبر دینے کا دوسرا ذریعہ نہ ہونے سے میں بھی اسکی شرن
لیتا ہوں۔ البتہ اسقدر نویدن کئے دیتا ہوں۔ کہ میں ایک دھرم اُپدیشک برہم سنیاسی ہوں۔ ویدک
تتھا سادھو مہاتماؤں کے مجرب نسخوں کا فائدہ پبلک کو پہنچانے کی غرض سے یہ کارخانہ کھولا ہے
یقیناً آپ دھوکا نہ کھائیں گے۔ میرا وشواس کیجئے۔ میں آپ کی بھلائی چاہتا ہوں۔

آج کل دیریہ سمبندھی عام شکایت لوگوں میں بڑھ گئی ہے یہ دیکھکر میں نے خاصکر اس نمت عمدہ
عمدہ دوائیاں تیار کرائی ہیں۔ کہ نسخہ اشتہاروں میں دیا جائیگا۔ کہ نسخہ اور رسائن کی مرکبات سستے
داموں اور رسائن بھسم آدی مہنگی ہونگی۔ کوئی مہاشہ خود دوا تیار کرنا چاہیں۔ تو اُن کے حالات بموجب
نسخہ لکھکر بیرنگ یا ٹکٹ آنے پر ارسال کر دیا جائیگا۔

(۱) برہمچاری چورن۔ دیریہ بردھک ایک ماہ کے لئے مُفت۔ پارسل خرچ پر وی پی کرایا جائیگا
(۲) زر در بٹی سوپن دوش نا شک۔ جریان منی اور ہر قسم کی دیریہ سمبندھی شکایتوں کو رفع کرنے
والا۔ ہاضمہ کو بھی ترقی دینے والا ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ساٹھ گولیوں کا ایک روپیہ۔
(۳) امرت وٹی۔ نامردی اور ہر طرح کی کمزوری کو دُور کرتا ہے۔ دل اور دماغ کو طاقت دیتا ہے
اس کیساتھ گھی دودھ زیادہ سیون کرنا ہوگا۔ گنٹھیا درد جسم۔ لقوہ اور ہر طرح کے وات روگ پر یہ رام بان ہے
پرانے سے پرانے مریض کو فائدہ ہوگا۔ قیمت ایکماہ کیلئے ساٹھ گولیوں کا پانچ روپیہ کم نہیں دی جائیں گی۔
(۴) طلاء نامردی۔ تعریف لکھنا فضول ہے۔ عقلمنداں را اشارہ کافی است بہرانی
تولہ مرکب نمبر ۲ جو از حد تیزی والا ہے فی تولہ عہ (ہر ایک دوائی کا ڈاک محصول علیحدہ سمجھئے)
آپ اپنی مرض کا پورا حال خاصیت اور خاص کر عمر ضرور لکھ بھیجیں۔ تو از پان وغیرہ بتلایا
جائیگا۔ خاص حالات پر دوسرے روگوں کی دوائیاں بھی تیار کرا دی جائینگی۔

المشتہر
سوامی منگلانند پوری سنیاسی اوشدھالیہ۔ کانپور

آریہ کانگرس کیلئے ایک تجویز

آریہ ساہتیہ میں پرمانک اور اپرمانک کے سوال نے آریہ جنتا کو سخت تشویش میں ڈال رکھا ہے۔ اگر ایک سادھارن ویکتی اپنے لئے اپنا دھارمک لٹریچر لینے کے لئے پستکوں کی کسی دکان پر جاتا ہے۔ اور وید۔ اپنشد۔ درشن۔ سمرتی گیتا اتہاسک گرنتھ۔ رامائن۔ مہابھارت وغیرہ مانگتا ہے۔ تو دکاندار اُسے سخت سشش و پنج میں ڈال دیتا ہے۔ جب وہ کہتا ہے۔ کہ کس کا بھاشیہ لوگے؟ وہ کئی بھاشیہ کاروں کے نام پیش کر دیتا ہے۔ جس پر سادھارن آدمی کے لئے کسی کا انتخاب کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ رشی دیانند۔ صرف یجروید اور ایک حصہ رگ وید کا بھاشیہ کر گئے۔ ان کے بعد سوامی درشنانند۔ پنڈت بھیم سین۔ پنڈت تلسی رام سوامی۔ پنڈت آریہ منی۔ پنڈت راجہ رام آدی۔ کئی بھاشیہ کاروں کے بھاشیہ وید کے سوائے درشن۔ اپنشد گیتا آدی پر ملتے ہیں۔ پنڈت سات دیکر ہیپسٹھ روپیہ میں سنمایت ہونے والا مہابھارت بھاشا میں نکال رہے ہیں۔ ان کا وید بھاشیہ بھی نکل رہا ہے۔ اور اجمیر کے آریہ ساہتیہ منڈل کے ویدوں کے بھاشیہ بھی مارکیٹ میں آ چکے ہیں۔ شردھالو آریہ اس قدر بھاشیہ دیکھ کر کہتا ہے۔ کہ میں ان میں سے انتخاب نہیں کر سکتا۔ جسے شرومنی سارودیشک سبھا نے مستند قرار دے دیا ہے۔ اُس کی ایک ایک کاپی مجھے دے دو۔ لیکن دکاندار اس کی خواہش کی تعمیل تب کرے۔ جب سارودیشک سبھا نے کسی بھاشیہ کو مستند قرار دیا ہو۔ اب وچارنے کی بات ہے۔ کہ ہر ایک پستک کے متعلق پرمانک اور اپرمانک کا فیصلہ کرنے کی ودیا اور بدھی ایک سادھارن پرش میں کیسے ہو سکتی ہے۔ اور سارے بھاشیہ کاروں کے بھاشیہ لینے کی نہ سادھارن جنوں میں طاقت اور نہ ہی اس سے انہیں کوئی لابھ ہے۔ ان حالات میں میں آریہ کانگرس بریلی کے سامنے ایک تجویز رکھتا ہوں۔ کہ آریہ سارودیشک سبھا سے درخواست کی جائے کہ دھرم آریہ سبھا کے انترگت وہ ایک اپ سمتی بنائے اُس کا کام یہ نشچے کرنا ہو۔ کہ پرمانک پستک کون سے ہیں۔ جو بھاشیہ پرکاشت ہو چکے ہیں۔ اگر اُن میں سے کسی کو وہ پرمانک مان سکے۔ تو اُسے پرمانک قرار دے۔ اگر نہ کر سکے۔ تو نیا مستند بھاشیہ تیار کرنے کا کام اُس کے سپرد ہو۔

دوسری تجویز یہ ہے۔ کہ گرنتھ کی چھپوائی کے وقت اس امر کا خیال رکھا جائے۔ کہ کاغذ عمدہ ہو۔ ٹائپ موٹا اور نیا۔ چھپائی خوبصورت اور شکل و صورت سہاونی ہو۔ اور ان پستکوں کی اشاعت میں صرف تجارتی نکتہ نگاہ سے نہیں۔ بلکہ دھارمک درشٹی سے بھی کام لیا جائے۔

علاوہ ازیں اس اپ سمتی کا کام یہ بھی ہو۔ کہ جو آریہ ودوان پرکاشت کرنے کے لئے پستک لکھیں۔ اپ سمتی ان کا نریکشن کرے۔ اور اُس کی سمتی انوسار وہ چھاپے جائیں۔ اور جو لوگ سمتی کی آگیا کے بغیر کوئی پستک پرکاشت کریں سمتی اُس کی سفارش آریہ پبلک سے نہ کرے اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو آنے والے سمے میں گرنتھوں کے درشٹی میں بہت گڑبڑ واقع ہو جائے گی۔ جو بڑی مشکل پیدا کر دیگی۔

(وزیر چند آریہ منتری آریہ سماج چیلا)

پرایکارنی سبھا کا ادھیویشن۔

شریمتی پرایکارنی سبھا کا وارشک ادھیویشن دہلی میں ۲۱-۲۲ مارچ کو ہونا پرستاوت ہوا ہے۔

ساماجک جگت

سارودیشک سبھا کا برہد ادھیویشن۔

۲۰ مارچ ۱۹۳۲ء کو دھرم آریہ سبھا کی بیٹھک ۲۱ مارچ تھا سارودیشک سنوت سمیلن ۲۱ سے ۲۳ مارچ تک دہلی میں ہوگا۔

(منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی)

آریہ سماج چیلا کا پرستاو

آریہ سماج چیلا کے سالانہ ادھیویشن ۲۶ پوہ میں منن پرستاو پاس ہوا۔ محکمہ ڈاک محکمہ ریل تھا سرکاری عدالتوں میں ہندی دیوناگری اکشروں میں لکھنے کا نہ تھا۔ پیار اتنا بہتر سویکار نہیں کئے جاتے۔ پنجاب کی ہندی پریمی جنتا کو سہولیت بھارتیہ سبھیتا تھا آریہ سنسکرتی کی درشٹی سے ان محکموں میں دیوناگری اکشروں کا استعمال کرنے کے لئے سہولیت ہونی چاہیے۔

(منتری آریہ سماج چیلا ضلع جھنگ)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

پنڈت ماتھر جی اپدیشک کا دورہ زیر پرچار ہوتا رہا۔ پنڈت جی نے عام فہم باتوں کو تصویروں کے ذریعہ دکھلا دکھلا کر بچوں تک کے دل میں گھر کر لیا۔ حاضری سے منند

نفس انفس بھر جاتا تھا۔ پربھات پھیری (۲) لوہڑی کا پرب بھی حسب دستور سے منایا گیا۔ چار بجے برہد یگیہ کی کارروائی ہوئی۔ سیرتی داچن۔ شانتی پرکرن یجروید کے ادھیائے ۱۰-۱۱-۱۲ پڑھے گئیں۔ پھر پرارتھنا ہو کر لوہڑی اور ایک تقریر ہوئی۔ بھجن وغیرہ ہو کر گئیں۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔

(۳) سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳ مارچ کے اپلکش میں سمپورن یجروید سماج نے منظور کر لیا ہے۔ جو مارچ جائیگا۔ جلسہ سے ایک ماہ پہلے خاص بھی کیا جائے گا۔

(۴) پرانہ کال کی کتھا جاری ستیارتھ پرکاش کا ساتواں سمّلاس

(۵) ماہ دسمبر میں کل آٹھ سنسکار ہوئے۔ جو پنڈت بشمبر دت جی نے

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

نوٹس!

بنام مسٹر الطاف الرحمان لیٹ ناظم پولیس خیرپور میرس۔ جو کہ آپ کا زیور ۲۴۰ روپے میں رہن ہے۔ اس دستاویز آپ کی لکھی ہوئی ہیں۔ مگر ۵-۶ سال گذر گئے ہیں۔ آپ نے ابھی تک نہیں دیئے ہیں۔ لہذا اب آپکو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کرتا ہوں۔ کہ روپیہ ایک ماہ کے اندر مع بیاج دے کر اپنا زیور چھڑا لیں۔ نہیں تو وہ زیور خیرپور کے جوسول میں ۲۵ فروری ۱۹۳۲ء کو بیچ دیئے جاوینگے۔ اور جو روپیہ باقی رہیں گے۔ اُس کا دعوی آپ کے نام کیا جاوے گا۔ اس کا آپ خیال کر لیں۔

تفصیل زیور۔ بموجب لکھا ہوا پرچہ تاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۵ء

(۱) چوڑی سونا۔ دو رتی کم آٹھ تولہ ۔۔۔ ۱۱۵ روپے

(۲) بموجب لکھا ہوا پرچہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۷ء

ہار سونا چار لڑی نو تولہ ۔۔۔ ۴۲۵

بیاج فیصدی ایک روپیہ در ماہ کے حساب سے ۔۔۔ ۱۴۵

کل ۔۔۔ ۳۸۵

نوٹس بھیجنے والا۔ پریتم داس گوردھن مل خیرپور میرس سندھ

آریہ سماج چابک جھمرہ کے سماچار

سماج سندیش ہم ہرڑی کا پوتر تیوہار بڑی ... سے منایا گیا۔ جس میں ڈاکٹر رگھبیر دیال جی سب اسسٹنٹ سرجن نے نہایت لیکچر دیا۔ اور نہایت ... بھجن ہوئے اور حاضرین میں ریوڑیاں وغیرہ ... تقسیم کئے گئے ؛

(۲) مورخہ یکم ماگھ کو بہاتما کال مہاشہ بوڑی رام ... کے گرہ پر یجروید کے چار مکمل ادھیائوں کے منتروں سے ہون یگیہ کیا گیا۔ ہون کے بعد بابو ... رام جی مالک کارخانہ روئی نے آپدیش کیا۔ بعد میں پرشاد بانٹا گیا ؛

مہاشہ بوڑی رام جی کے گرہ پر شنکرانت کو یجروید کے منتروں سے ہون ہوا کریگا۔ جب تک یجروید تمام ختم نہ ہو جاوے ؛

(۳) مورخہ ۳ ماگھ کو آریہ سماج مندر چابک جھمرہ میں پنڈت ہربال جی و مہاشہ کیسر چند جی کے دیاکھیان اور بھجن ہوئے (منتری) ؛

آریہ سماج لاہور گوال منڈی کے سماچار

سماپتاہک ست سنگ ہر اتوار کو سمادرہ سے سندھیا کے پانچ سے آٹھ بجے تک ہوتے ہیں۔ اس ست سنگ میں سری مان پنڈت مینشور دیو جی کا اتہاس پر بھاوشالی ویاکھیان ہوا اور ایک مسلمان کی شدھی ہوئی۔ ۱۳ جنوری شام کو سماج مندر میں لوہڑی کا یگیہ بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اس سمے سری مان مہاشہ نند لال جی آرت پردھان سماج کا یگیوں پر اتیت پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔

(بھگوتی لال آریہ منتری آریہ سماج گوالمنڈی لاہور)

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہ پور کے سماچار

(۱) ہفتہ واری ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں ؛

(۲) دسمبر ۱۹۳۱ء میں پنڈت دھرم دیو کے آنے پر گوروکل بیٹ سوہنی کے لئے تیرہ روپیہ چندہ کر دیا گیا

(۳) گت ماس لالہ فتح چند صاحب بترد مسٹر لالہ جوگ دھیان بترد رئیس مٹھہ ٹوانہ کے کامیابی سے ولائت سے واپسی پر آریہ سماج کی طرف سے مبارک باد دی گئی۔ لالہ جوگ دھیان جی کی طرف سے بیس روپیہ دان پراپت ہوا ؛

(۴) ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء کو آریہ سماج کی طرف سے شردھانند دوس بڑے اتساہ سے منایا گیا۔ چودھری لوک چند وکیل و ڈاکٹر اودم پرکاش جی نے سوامی جی کے جیون اور کام پر ویاکھیان دیئے۔ چند ایک بھجن اور نظمیں سنائی گئیں۔ (اودم پرکاش میڈیکل پریکٹشنر اپ پردھان آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ شاہ پور)

شجاع آباد کے ہندوؤں کا پرستاؤ۔

شجاع آباد کے ہندوؤں کے جلسہ میں جو آریہ سماج مندر میں ۲۰ جنوری کو ہوا اس پرستاؤ پاس کیا گیا ؛

شجاع آباد کے ہندوؤں کا یہ جلسہ ریاست بہاولپور کے آریہ سماج پر حکام ریاست کی طرف سے اس کے جلسہ اور جلوس پر ناواجب پابندیاں لگائے جانے پر زبردست ناراضگی کا اظہار کرتا ہے اور نواب صاحب ریاست ہذا کی خدمت میں باادب التماس کرتا ہے کہ وہ مذہبی آزادی کے اصول کو قائم رکھتے ہوئے آریہ سماج پر سے ناواجب پابندیاں ہٹا کر پھیلتی ہوئی بے چینی کو دور کریں اور ہندوؤں کو اپنے انصاف پسند رویہ سے مشکور کریں ؛

(جگدیش مترا منتری آریہ سماج شجاع آباد)

ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس روہتک کی عظیم کامیابی۔

مورخہ ۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء کو روہتک میں ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس زیر صدارت شری پوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج خوب دھوم دھام سے کامیابی کے ساتھ ہوئی۔ جس میں شدھی دلت ادھار۔ گئو کرم سبھا اور ساہ ذات پات توڑ کر شادی کرنے کا آندولن ہوا۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ اپنے سکولوں میں آریہ بھاشا جاری کر دیں۔ اور کونسل پنجاب سے درخواست کی گئی۔ کہ ریل سے ڈاک تار وغیرہ میں آریہ بھاشا کو بھی جاری کیا جائے ؛

سب سے زیادہ کامیابی اس بات میں ہوئی۔ کہ ضلع کے تینوں گوروکلوں کے سنگٹھن پر پوجیہ آچاریہ رام دیو جی کی صدارت میں وچار ہو کر نہایت عمدہ نتیجہ نکلا ؛

اس کے علاوہ رات کو پوجیہ آچاریہ رام دیو جی اور مہاشہ کرشن جی بی اے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پر بھاوشالی اپدیشوں کر اتساہ دینے والے ویاکھیان ہوئے۔ جس سے ضلع روہتک کے واسی ان دونوں مہانو بھاوں کو دھنیواد دیتے ہیں

ایک اور شبھ پریام یہ ہوا۔ کہ گندہ ذہن جو نرش آریوں کی پول کھل گئی۔ اور ان کی کوشش ... زیادہ دیر نہ چل سکی۔ شروع سے آخر تک انہوں نے اس کانفرنس میں بادھا ڈالنے کی سر توڑ کوشش کی۔ مگر آخر منہ کی کھانی پڑی ؛

(دیو کرن منتری ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس روہتک)

ڈاکٹر بھگت رام ویدک مشنری سیالکوٹ میں

۹ جنوری کو ڈاکٹر بھگت رام صاحب ویدک مشنری پدھارے۔ باوجود موسلا دھار بارش کے بہت سے آریہ سجن و آریہ سماج دھاریوال کے سبھا سد اسٹیشن پر موجود تھے۔ ۹-۱۰-۱۱ جنوری کو آپ کے منوہر ویاکھیان زیر اہتمام آریہ سماج دھاریوال ہوئے۔ جن کا جنتا پر نہایت اچھا اثر پڑا۔ ۱۰ جنوری کو ماسٹر رام رکھا مل گپتا سیکرٹری آریہ سماج دھاریوال نے اپنے مکان پر ڈاکٹر جی کے سمان میں ایک پریتی بھوجن کا پربندھ کیا۔ جس میں تقریباً ۸۰ کے قریب آریہ سجن بلا لحاظ ذات پات و چھوا چھوت کے شامل ہوئے۔ پریتی بھوجن کے بعد ڈاکٹر بھگت رام جی کی صدارت میں ایک آریہ کانفرنس ہوئی۔ جس میں آریہ سماج کی موجودہ حالت اور سبھا پر غور کیا گیا۔ مختلف اصحاب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ آریہ پرش و آریہ پریواروں میں عملی جیون نہیں ہے۔ اور اس کا سب سے بڑا کارن آریہ سماج کی سنگٹھن اور موجودہ طریقہ انتخاب ہے۔ اور بھی بہت سے

کمالین تماشہ گئے۔ آخر نتیجہ ہوا کہ آریہ سماج کی موجودہ اوستھا پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس لاہور میں ماہ مارچ میں بلائی جاوے۔ اور ڈاکٹر صاحب سے پرارتھنا کی گئی کہ وہ اس کانفرنس کو بلانے کا پربندھ کریں۔ اور کانفرنس میں چیدہ چیدہ اصحاب کو مدعو کیا جاوے۔ (سکرٹری آریہ سماج نارووال ضلع سیالکوٹ)

ریاست حیدر آباد دکن میں ماہ دسمبر کے پرچار کی رپورٹ

ضروری اطلاع۔ چونکہ ریاست حیدر آباد اور دکن کے باہر کے آریہ بھائی یہاں پرچار کے حالات جاننے کی بہت خواہش رکھتے ہیں۔ اس لئے اب ہم ویدک دھرم پرچار کی ماہواری رپورٹ اس اخبار میں شائع کرنے کے لئے حتی الوسع بھیج دیا کریں گے۔ کیونکہ اس ریاست میں اپنا کوئی بھی اخبار نہیں ہے۔ امید ہے کہ اس ریاست کی دیگر سماجیں بھی اپنے پرچار سنگھ اور ان کی ماہواری رپورٹ ہمارے پاس بھیج دیا کریں گی۔ تاکہ سب کی ایک ساتھ رپورٹ بھیجی جاوے۔

یکم دسمبر کو پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن، شری لکشمن راؤ جی اور گھلے شاستری جی آریہ سماج میں ویکھیان ہوتے۔ جلسہ رات کو ۱۰ بجے ختم ہوا۔

۲۔۳۔۴ دسمبر کو عثمان آباد میں جو کہ آریہ سماج کے پرسدھ ودوان پنڈت نریندر جی شاستری دینک جنم بھومی ہے۔ پنڈت چندر بھانو جی کے ایشور ستی "وید اپنشد" کے موضوع پر ویکھیان ہوئے اور ادھ گھلے جی کے "مہارانا پرتاپ کے سنت اور آریہ سماج" پر ویکھیان ہوئے۔

۶۔۷۔۸ دسمبر کو ... میں پنڈت چندر بھانو جی کے ... اور ادھ گھلے جی کے وید ویکھیان ہوئے۔ اگرچہ یہاں پر آریہ سماج کا پہلے کبھی پرچار نہیں ہوا تھا۔ اور لوگوں میں آریہ سماج کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ تاہم یہ پرچار بہت کامیاب رہا۔ عنقریب ہی یہاں آریہ سماج قائم ہو جائے گا۔

۹ دسمبر کو تجارت کے مشہور مرکز شولاپور کے تلک چوک میں پنڈت چندر بھانو جی کا ویکھیان "شودروں کے ادھیکار" اور ادھ گھلے جی کا "آریہ تو" پر ہوا۔ کئی سال کے بعد یہاں آریہ سماج کے یہ ویکھیان ہوئے۔ یہاں پر پنڈت چندر بھانو جی نے یوسا تک پنڈت رام کشن جی سے "سوتہ پرمان اور برت" پر شاستری بحث بھی کی۔

۱۰ دسمبر کو پنڈت چندر بھانو جی ۱۸ دن کے دورے کو ختم کر کے حیدر آباد لوٹ آئے اور ادھ گھلے جی ... ہو گئے۔ ادھ گھلے جی کے مرہٹی زبان

میں لیکچر دینے سے اردو اور انگلش ساتھ ساتھ رہنے سے اس دفعہ پرچار میں بہت کامیابی ہوئی۔ جس کے لئے ان کا دھنیہ واد ہے۔

۱۱ دسمبر کو دیوی دین باغ حیدر آباد دکن میں آل انڈیا شدھی سبھا کے منتری سوامی چدانند جی مہاراج کا "ویدک دھرم سمودیشن" پر زبردست لیکچر ہوا۔

۱۲ و ۱۳ دسمبر کو پنڈت چندر بھانو جی سے آریہ سماج حیدر آباد و سکندر آباد میں دو لیکچر دیئے۔ نیز ۱۰ و ۱۱ دسمبر کو بلارم (حیدر آباد) نامی کرانہ دان بھاشن ... کرائے۔

۲۲ و ۲۳ دسمبر کو انکال کے مشہور میلے میں ویدک دھرم پرچار کیا گیا۔ جس میں پنڈت چندر بھانو جی کے ۳ ویکھیان۔ سوامی سمرتا نند جی اور شری بالکرشن جی کے دو دو ویکھیان ہوئے۔ پہلے دن پرچار رات کے ۸ بجے سے ۳ بجے تک برابر ۷ گھنٹے ٹھیک کیا گیا۔ اس موقع پر منگلور کے سوامی ستیا نند جی بھی تشریف لائے تھے۔

۲۵ دسمبر کو آریہ سماج حیدر آباد نے پنڈت چندر بھانو جی سے پنڈت لیکھرام جی کی جیونی پر ویاکھیان دلایا۔ نیز ستیا نند جی اسے کے ویکھیانوں کی سودا ہوا۔ جو انہوں نے حیدر آباد میں دیئے۔ سبھی مذہبوں اور مجیب ویکھیان دیا۔

۲۸۔۲۹۔۳۰ دسمبر کو دیوی دین باغ میں

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کی شوچنیہ اوستھا

کرسمس کی چھٹیوں میں تقریباً دو سالوں کے بعد میں ڈیرہ غازی خان پہنچا۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوا کہ آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کی حالت شتھل ہوتی چلی جا رہی ہے۔ سنہ ۱۹۱۹ء سے آریہ سماج نے ایک ہائی سکول کھولا ہوا تھا۔ جو آرتھک اوستھا کی خرابی کے سبب سے پچھلے اپریل سے بند کرنا پڑا گیا۔ ایک پتری پاٹھشالہ اس وقت چل رہی ہے۔ سماج کے ست سنگوں اور دوسرے اُتسووں میں حاضری بہت ہی تھوڑی ہوا کرتی ہے وار شک اُتسو بھی باقاعدہ نہیں منائے جاتے۔ آل انڈیا شردھانند ٹرسٹ کے آدیش انوسار ۱۲ ۲۸ کو شردھانند دوس زیر صدارت سنرہیان لالہ گنیش داس جی ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس منایا گیا۔ میرے بھاشن کے علاوہ پنڈت پربھدیال جی اور پنڈت داسلو جی ودیالنکار کی پُرمغز تقریریں ہوئیں۔ سبھاپتی کے عالمانہ ریمارکس کے بعد پنڈت ماتھر سنرماجی کا میجک لینٹرن سے اتی اُتم دکھایا گیا ہوا۔ حاضری معمولی تھی۔ وجہ یہ اُتسو کی سوچنا بڑے تنگ وقت پر دی گئی :۔

مجھے یہ معلوم کر کے بہت رنج ہوا کہ آریہ سماج کی طرف سے ایک بھی دھارمک سماچار پتر نہیں منگوایا جاتا۔ اور نہ ہی کسی وشیش اُتسو کے لئے اشتہارات چھپوائے اور بانٹے جاتے ہیں۔ اس کستہ پری پروپیگنڈا سے لاپرواہی کا ہی پرینام ہے۔ کہ آج آریہ سماج میں نوجوانوں کا داخلہ بند ہو چکا ہے اور سوائے دو تین بھائیوں کے باقی تمام ادھیکاری بردھ مہانو بھاو ہی ہیں۔ آریہ سماج کے کئی پرانے ادھیکاری موجودہ عہدہ داروں سے دشٹ ہوتے ہیں۔ شائد اس لئے سماج میں بھی نہیں آتے۔ آریہ بھائیوں کی یہ ذہنیت کتنی وچتر اور افسوسناک ہے کہ معمولی سے اختلاف رائے پر سماج کا بائیکاٹ کر دیا کرتے ہیں۔ اگر ہمارے دلوں میں اپنے دھرم واپنے گورو کے لئے سچی شردھا ہوتی۔ تو کیا یہ ممکن تھا۔ کہ سماج سے وکھ ہونے کی غلطی کے مرتکب ہوتے بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک پریوار میں کئی سیدلی یا پرش آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ لیکن کیا مجال کہ کوئی بھی ویکتی اپنے گھر کو خیر باد کہے :۔

کیا میں آشا رکھوں۔ کہ میرے بھائی اپنے سنہری اصولوں اور رشی دیانند کے ان گنت اُپکاروں کو مدنظر رکھتے ہوئے پھر سے سماج میں درشن دینے کی کرپا کریں گے :۔

کئی بھائیوں کا وچار ہے۔ کہ آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کی اس شتھلتا کا یہ سبب ہے۔ کہ یہاں کام کا میدان تنگ ہے۔ لیکن میں بہ بانگ دہل یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ میرے بھائیوں کا یہ خیال غلط ہے۔ ڈیرہ غازیخان میں آریہ سماج کے کام کا میدان اتنا وسیع ہے۔ کہ شائد ہی کسی دوسری جگہ ہو۔ یہاں زیادہ تر اشخاص اَن پڑھ ہیں۔ تبھی تو اپنی اودیا کے کارن غلط رسم و رواج کا شکار ہو رہے ہیں۔ بت پرستی۔ قبر پرستی۔ پیر پرستی۔ تعزیہ پرستی۔ دریا پرستی۔ آتش پرستی۔ شجر پرستی۔ امراض (مثلاً چیچک خسرہ وغیرہ) پرستی۔ اور کالندر پرستی وغیرہ کا بہت زور ہے۔ بیاہ کی رسم اور شادیوں کے اوسر پر گندے اور فحش گیت گانے کا رواج از حد شرمناک ہے۔ اگرچہ شاردا ایکٹ پاس ہو چکا ہے۔ لیکن بہتیرے والدین ابھی تک اتنے ننھے ننھے بچوں کو گرہستھ کی کڑی زنجیر میں جکڑ رہے ہیں۔ میں نے کئی بٹے سٹے کے بیاہ دیکھے ہیں۔ ایک شخص اپنی پتری کے عوض اور دوسرا اپنی بہن کے بدلے وواہ کر لیا کرتا ہے۔ ایک ہی وقت میں تین چار وواہ کرائے جاتے ہیں۔ ایک طرف تو ایک دس بارہ سالوں کی لڑکی کا اس سے سال چھ مہینے کم یا زیادہ عمر کے لڑکے کے ساتھ وواہ کر دیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف اسی عمر کی ایک دیوی بوڑھے بابلکے کے گلے مڑھ دی جاتی ہے۔ لیکن کوئی بھی دیر پوچھنے کی جرأت نہیں کرتا۔ کہ اس قسم کی شادیاں کون سے پوران کی رُو سے جائز ہیں۔ بال وواہ اور بردھ وواہ کے سبب ودھواؤں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ جس کا قدرتی نتیجہ دُراچار اور وبھچار ہی نکلتا ہے۔ چند اشخاص سے یہ پرارتھنا کرنے پر کہ وہ سولہ سالوں سے کم عمر کی ودھواؤں کا پنر وواہ کر دیں۔ یہ معلوم ہوا کہ وہ دل سے تو ودھوا وواہ کے حق میں ہیں۔ لیکن اپنی برادریوں کے ڈر سے اور نام نہاد دھرم کے ٹھیکیداروں کے بیجا خوف سے اپنی پتریوں کے ازدواج ثانی کی جرأت نہیں کرتے۔ یدی آریہ سماج کے چند پرتشٹھت ادھیکاری اپنے رسوخ کا جائز لابھ اُٹھاتے ہوئے شہر کے چند معززین۔ دوکانداروں اور بیوپاریوں کو مل کر پانچ دس ودھواؤں کا دوا[illegible] کر کے مثال قائم کر دیں۔ تو پھر سینکڑوں اشخاص خود بخود اپنی بال بدھوا بہو بیٹیوں کا دوبارہ وواہ کر دیں گے :۔

کارتک ماس کے "آریہ" میں شری پنڈت کرشن چندر جی ودیالنکار نے اپنے ایک لیکھ "بال وواہ کا نشیدھ" دوارا یہ تجویز پیش کی تھی کہ آریہ سماج بال وواہ کے پرانے جیول کو مٹانے کے لئے اُن کے وِرودھ ابھیوگ (مقدمے) چلانے چاہئے تو یہ کہ آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کے ادھیکاری جن میں کئی پرستھ وکیل بھی شامل ہیں۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنا کر ان ماتا پتا جو چھ سات سالوں کے بچوں کا وواہ کرا کے انہیں قعر مذلت میں گرا رہے ہیں۔ اُن کے پاپ کا مزہ چکھائیں۔ اگر ایسا نہیں کیا جا سکتا۔ تو بال وواہ اور بردھ وواہ کے خلاف دل کھول کر ایجی ٹیشن کرنی شروع کر دیں۔ ہر مہینے کم از کم پانچ سات لیکچروں کا پربندھ کیا جائے۔ چونکہ یہاں بیچاری اَن پڑھ اشخاص کی ہے اس لئے لیکچر ڈیرہ والی بھاشا میں کرائے جائیں۔ میرے خیال میں "ڈیاں والا چوک" سماج کے پرچار کے لئے اپیوگی ستھان ہوگا۔ جو بھی اُتسو منایا ہو۔ اس کی سوچنا ایک سپتاہ پہلے ہی دینی شروع کر دی جائے۔ دوکانداروں اور بیوپاریوں کو زبانی مطلع کیا جائے کوئی بھی پڑھا لکھا شخص ایسا نہ رہے۔ جس کے ہاتھوں میں سماج کا پروگرام نہ پہنچایا جائے یقین واثق ہے کہ اگر چند مہینے نہایت جوش وخروش اور دل لگن سے کام کیا گیا۔ تو نتیجہ بہت ہی تسلی بخش ہوگا :۔

پرانتا ڈیرہ واسی آریہ سجنوں کو بل دیں کہ وہ ڈیرہ غازی خان کی تحصیل جام پور سماج تشان دار کام کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی سماج میں آئی ہوئی شتھلتا کو دور کرنے کا موجب ثابت ہوں :۔

کوئٹہ۔ کراچی اور لاہور وغیرہ شہروں کے رہنے والے ڈیرہ وال بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ دھن سے اپنے پیارے سماج کی سہائتا کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری لاپرواہی کے سبب آریہ سماج کے سکول کی طرح پتری پاٹھشالہ بھی بند ہو جائے۔ یدی شریمان لالہ [illegible] چند جی نانگیہ جیسے مشہور دان ویر اور شریمان لالہ [illegible] چند جی وکیل سلاسے صاحب چودھری جیسی داس جی لیڈر۔ لالہ گنیش داس جی ریٹائرڈ ڈی ایس پی۔ اور لالہ جیا رام جی جیسے دھن وان سماج کے لئے اپنی تھیلیوں کے منہ کھول دیں۔ تو آریہ سماج کی مالی حالت ٹھیک ہو جانے پر آریہ سجنوں کی نراشا آشا میں بدل سکتی ہے :۔

(ذیری داس سبھاسد آریہ سماج کوئٹہ بلوچستان)

اشتہار دینے والے اصحاب کے لئے "پرکاش" سے بڑھ کر کوئی اچھا ذریعہ نہیں :۔

از پیش گاہ جناب سردار گلاب سنگھ صاحب منصف و مجسٹریٹ درجہ دوم ریاست بگھاٹ

فرم دیوی سرن نانک چند قوم سود سکنہ سولن بذریعہ نانک چند مالک فرم مدعیان

بنام چونی لال ذات سود سکنہ گوہڑ پرگنہ لشگاؤں تحصیل کنڈاگھاٹ علاقہ پٹیالہ مدعا علیہ

دعویٰ دیوانی دلاپانے مبلغ ۵۲ روپیہ اصل و سود

اشتہار بموجب آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعی کی درخواست ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر کے روپوش ہوگیا ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء مدعا علیہ کے نام اشتہار جاری کر کے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ واقعہ ۳ فروری سنہ ۱۹۳۲ء حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ برخلاف مدعا علیہ کارروائی عدالت یکطرفہ کی جائے گی

(دستخط و مہر عدالت)

تحریر ۹ ۱/۳۲

ओ३म्

ڈی نمبر ایل ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

THE "PRAKASH"

ہفتہ وار

جلد ۲۸ — نمبر ۵

قیمت
سالانہ چار روپے
ششماہی ۲/۴
ممالک غیر سے ۔/۵
فی پرچہ ۱/

۱۸ ماگھ سمت ۱۹۸۸ بکرمی مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۳۲ء — دیانند آبد ۱۰۸

SUNDAY 31 JAN 1932

وید امرت

دکھ نورتی کی پرارتھنا

ओं विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परासुव। यद्भद्रं तन्न आसुव॥

"ہے سکل جگت کے اُتپتی کرتا ۔ سمگر ایشوریہ یکت ۔ شدھ سوروپ ۔ سب سُکھوں کے داتا ایشور! آپ کرپا کر کے ہمارے سمپورن دُرگن دُربیسن ۔ اور دُکھوں کو دُور کیجئے ۔ جو کلیان کارک گن کرم سوبھاؤ اور پدارتھ ہیں ۔ وہ سب ہم کو پراپت کرائیے" ۔

آریوں ستا کو ٹی بیچیمہ ہو ۔ اس میں سب سے پہلے ایشور استتی ۔ پرارتھنا ۔ اُپاسنا کے کچھ منتر پڑھے جاتے ہیں ۔ اس کے پشچات یجیہ کی کریا آرمبھ ہوتی ہے ۔ ستتی ۔ پرارتھنا کے یہ منتر بہت پرسدھ ہیں ۔ اور ہر ایک آریہ پرش ان کا پاٹھ کرتا ہے ۔ پرنتو پاٹھ ماتر سے وہ لابھ نہیں ۔ جو ان کے منن سے اور منن کے پشچات ان کے انوکول اپنا آچرن بنانے سے ہوتا ہے ۔ اس لئے پرسدھ ہونے کے باوجود آوشیک ہے ۔ کہ آریوں کا دھیان باربار ان منتروں کی طرف دلایا جائے ۔

پہلے وید منتر میں پہلا بھاگ ستتی کا ہے ۔ اور دوسرا پرارتھنا کا ۔ پہلے بھاگ میں اس بات کا بودھ کرایا گیا ہے ۔ کہ پرماتما سکل جگت کا پیدا کرنے والا ہے ۔ پیدا کرنے والے کے پرتی سوبھاؤ سے ہی پریم اور شردھا کے بھاؤ ہر ایک ہردے میں پیدا ہو جاتے ہیں ۔ ماتا پتا کے پرتی سنتان کے ہردے میں کیوں پریم اور شردھا ہے ۔ اس لئے کہ انہوں نے اُسے جنم دیا ۔ دنیا کے اندر مختلف خیالات کی منش جاتیاں ہیں ۔ پرنتو ہر ایک جاتی کا اخلاق ماتا پتا کے سمان کی شکشا دیتا ہے ۔ سب لوگ ان بھاؤں سے کیول پریرت ہوتے ۔ کیول اس لئے کہ ماتا پتا اُتپن کرنے والے ہیں ۔ پرماتما کو پیدا کرنے والا ماننا اس کے لئے شردھا اور پریم پیدا کرتا ہے ۔ اور جس کے پرتی یہ دونوں بھاؤ ہوں ۔ منش کے اندر اس کے نکٹ جانے کی سوبھاوک اچھا ہوتی ہے ۔

پھر بتایا ہے ۔ کہ ایشور سمگر ایشوریہ یکت ہے ۔ پرشن ہوتا ہے ۔ کہ ایشور کے نکٹ جانے کی منش کو کیا ضرورت ہے ۔ یہ منش سمجھا دیتا ہے ۔ کہ منش اسی کے سمیپ جانا چاہتا ہے ۔ جس سے کسی لابھ کی سمبھاونا ہو ۔ جس سے کسی لابھ کی آشا نہیں ۔ اس کے پاس کوئی کاہے کو جانے لگا ۔ کسی کے سمیپ جانے کا پریتن کرنے سے پُوروِ یہ پرشن سوبھاوک روپ سے پیدا ہوتا ہے ۔ کہ جس چیز کی مجھے ضرورت ہے ۔ وہ اس کے پاس ہے بھی یا نہیں؟ دینے کی بات بعد میں آتی ہے ۔ ہونے کا نشچے پہلے کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے ۔ ایسے ادھر اُدھر سنتے ہیں ۔ کہ ماتا پتا کنگال ہیں ۔ اپنی سنتان کو دینے کے لئے اُن کے پاس کچھ نہیں ۔ تو سنتان کے ہردے سے ان کے سمیپ جانے کی خواہش مُردہ ہو جاتی ہے ۔ پرماتما پیدا کرنے والا ضرور ہے ۔ پرنتو اس کے پاس ہی کچھ نہ ہو تو دے گا کیا؟ وید نے ہمارے اطمینان کے لئے بتایا ہے کہ وہ سمگر ایشوریہ یکت ہے ۔ ارتھات سنسار کا کوئی ایشوریہ نہیں ۔ جو اس کے پاس نہ ہو ۔ ہونے کی تشفی کے پشچات دوسرا پرشن پیدا ہوتا ہے کہ ہوا تو سہی ۔ دیگا بھی یا نہیں ۔ اس کا بھی وید نے نرنے کر دیا ۔ کہ وہ سارے سُکھوں کا داتا ہے ۔

جب منش کو یہ نشچے ہو جائے ۔ کہ پرماتما میرا پیدا کرنے والا ہے ۔ وہ مفلس نہیں ۔ سارے ایشوریوں کا سوامی ہے ۔ اور پھر کنجوس نہیں ۔ کہ ایشوریہ اور سُکھ مجھے نہ دیگا ۔ ہر ایک پرکار کے سُکھ کا دینے والا ہے ۔ تو آتما کے اندر پرارتھنا ارتھات اس سے مانگنے کا اُتساہ پیدا ہوتا ہے ۔ وہ اس سے مانگتا ہے ۔ مانگنے سے پہلے اُسے خیال ہوتا ہے ۔ کہ جو چیز مانگوں ۔ پہلے اُس کے لئے ستھان بناؤں ۔ ستھان تب بن سکتا ہے ۔ کہ جو چیز اس میں پہلے رکھی ہے ۔ اُسے وہاں سے ہٹایا جائے ۔ اس لئے وہ پرماتما سے چاہتا ہے ۔ کہ دُرگن ۔ دُربیسن اور دُکھوں کو دُور کیجئے ۔ ان چیزوں کا منش کے اندر اس قدر بہتات ہے ۔ کہ اس میں جن پدارتھوں کے لئے اس کے اندر ستھان ہی نہیں ۔ یہ دُور ہوں ۔ تو ستھان بنے ۔ جب دُرگن ۔ دُربیسن اور دُکھوں کو دُور کر کے ستھان بنا لیا ۔ تو اب وید سکھاتا ہے ۔ کہ پرماتما سے پرارتھنا کرو ۔ کہ کلیان کارک گن کرم سوبھاؤ والے جو پدارتھ ہیں ۔ وہ ہمیں پراپت کرائیے ۔ جب اکلیان کارک ۔ دُرگن آدی دُور ہو چکے ۔ اور کلیان کارک پدارتھوں کے لئے جگہ بن گئی ۔ تو اُن کی پراپتی کے لئے پرارتھنا سارتھک کیوں نہ ہوگی ۔ اس اوستھا میں ہی ان پدارتھوں کے لئے پرارتھنا سارتھک ہو سکتی ہے ۔ اور وید نے ایسی اوستھا میں ہی اس کی آگیا دی ہے ۔

(ادم شرم)

ودھوا کی ضرورت!

میرے ایک بھائی کے لئے جن کی عمر ۳۲ سال ہے۔ ماہواری آمدن یک صد پچاس روپیہ ہے۔ ذات مہوترہ کھتری ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ ایک ودھوا لڑکی کی ضرورت ہے۔ خواہش مند اصحاب مزید حالات دریافت طلب کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

دیوان چند اوورسیر محکمہ انہار بنگلہ سکھانوالہ
ڈاک خانہ شرق پور ضلع شیخوپورہ

شادی کے لئے ودھواؤں کی سخت ضرورت!

ہمارے یہاں شادی کے لئے بارہ ودھوائیں اور بال ودھوائیں موجود ہیں۔ ان سب کی عمریں ۱۸ سے ۲۵ سال تک ہیں۔ ان سب کا رنگ گورا ہے جلد سے جلد درخواست آنا چاہئے۔ خط گورمکھی میں بھی لئے جاویں گے۔

پتہ:- راجن لال شرما منیجر ہند ودھوا آشرم
اورئی ضلع جالون

ضرورت!

ایک ہندی، سنسکرت، انگریزی اور موسیقی جاننے والی اودھیاپکا (GOVERNESS) کی ۶ سے ۱۲ سال کی عمر کی تین چار لڑکیوں کو شکشا دینے کے لئے ضرورت ہے۔ پڑھانے کے علاوہ درمیانہ عمر کی اور اچھے سوبھاؤ کی ہو۔ بھوجن اور استھان مفت ہوگا۔ پڑھانا پنجابی میں کم از کم تنخواہ جو منظور ہو۔ اس کا درج کر دیا جائے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں:

۳۱ معرفت اخبار پرکاش لاہور

کیلاش انجن

تندرست آنکھوں میں استعمال کرنے سے بڑھاپا تک آنکھیں روشن رہتی ہیں۔ جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں بے نظیر۔ تین ہفتہ کے استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا نئی بصارت آ گئی۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول سات آنہ۔ تین شیشی معہ محصول دو روپے تیرہ آنہ۔ چھ شیشی معہ محصول چار روپے آٹھ آنہ۔

کیلاش فارمیسی شیخ گڑھ چھچھرولی
ضلع فیروزپور پنجاب

تصویریں اور وید منتر وغیرہ اور نئے کیلنڈر

کیلنڈر سب سے بڑے سائز کے دیسی انگریزی اور فہرست تعطیلات سمیت ایک کے درمیان میں مہاتما ہنسراج جی اور دیگر کے درمیان میں سوامی دیانند جی کی سب سے بڑی تصویر ۲ر فی ۲ر مہرشی دیانند کے جیون کے متعلق مختلف تصاویر رنگین اور گرد سنسکرت منتر، پوری سندھیا نیچے آریہ سماج کے نیم ۲ر ۳۰×۲۲ سائز کے آرٹ پیپر پر ۲ر۔ مہاتما جی والی تصویر سوامی دیانند جی سب سے بڑی ۸ر دسترخوان شاہی ۴ر پنڈت گورودت جی ۲ر برھیا ۸ر پنڈت لیکھرام جی ۴ر مہاتما ہنسراج جی ۲ر سوامی وشرانند جی ۲ر سوامی شردھانند جی ۱ر گورو منتر الگ بہت سب سے بڑے سائز پر رنگین ۲ر پرانایام منتر ۲ر دشوانی دیوا ۲ر پریہ گرکھا ۲ر ساوتیم سترا ۲ر تیجو اسی پرارتھنا ۲ر سنگھچھدم ۲ر نمستے ۲ر سواگتم ۲ر اوم ۲ر اوم اردو انگریزی ۱ر چھوٹے سائز کے اوم نمستے - گورو منتر - دشوانی دیو فی درجن ۔ ملنے کا پتہ:-

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ - موہن لال روڈ - لاہور

ہندوستانی ریڈیو اور ریسیور

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بھیجدیا جاتا ہے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ کمیشن ایجنٹ آنیراران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی
SULEMAN UMER & CO KARACHI.

اگر آپ اپنی تجارت سے پورا پورا نفع اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی مفید ایجادوں کا اشتہار پرکاش میں دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

سچا اور مفید مشورہ

آپ اپنی گئی گذری تندرستی واپس لائے اور جریان احتلام سرعت..... نمبرہ مشکاتوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقوی ادویات کی سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں چار روپے اور ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

زیدشا ستری منی شنکر گووند جی جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ اندرامیت کر۔ چوک لکھنؤ

نئے سال کی نئی چیزیں

ملنے کا پتہ:-
راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی ہسپتال روڈ لاہور

آریہ ڈائری سنہ ۱۹۳۲ء

ہر ایک آریہ بھائی کی جیب میں رہنی چاہئے روزانہ یادداشت کے لئے بڑی مفید ہے۔ ہفتہ کے ہر ایک دن کے لئے اس میں ایک صفحہ خالی چھوڑا گیا ہے اور ہر ایک صفحہ پر دن تاریخ سنہ دیسی انگریزی سدی بدی اور سورج کے چڑھنے و غروب ہونے کا وقت درج ہے۔ علاوہ ازیں تہواروں کی فہرست، الول کے نگیہ اور پرب۔ آریوں کے نتیہ کرم، سوامی سنسکار آریہ سماج کے کام کی رفتار، تندرستی کے اصول، زمین کی حالت کے متعلق معلومات، ریل ڈاک اور تار کے قاعدے وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ کاغذ عمدہ چھپائی اور جلد ستھری ہے۔ فوٹو بلاک کی تصویریں بھی ہیں:

قیمت - ہندی ۸ر اردو ۸ر انگریزی ۸ر درجن [illegible]
خریدنے پر کمیشن فیصدی کمیشن مت [illegible]

آریہ کیلنڈر سنہ ۱۹۳۲ء

لمبائی تین فٹ چوڑائی دو فٹ یہ بڑے سے بڑا سائز ہے جو کسی کیلنڈر کا ہو سکتا ہے۔ دیکھ کر طبیعت خوش ہو جائے۔ تاریخیں انگریزی اور دیسی مہینے اور تاریخیں اور چھٹیاں درمیان میں مہرشی دیانند سرسوتی کی ایک خوب صورت رنگین بلاک کی تصویر ہے اور صرف یہ کیلنڈر تصویر ہی سے زیادہ قیمت کی ہے ساتھ ہمارے گھروں آریہ سماج کے مشہور رہنماؤں، نیتاؤں، شہیدوں اور پرچارکوں کے بھی بہت قریب ہاف ٹون بلاک کے فوٹو دیئے گئے ہیں غرضیکہ نہایت ہی بڑھیا چیز ہے۔ اس سے بڑھیا آریہ کیلنڈر اس سے پہلے کبھی شائع نہیں ہوا۔ قیمت فی چار آنے ایک درجن دو روپے چار آنے علاوہ ڈاک خرچ ایک کاپی کے لئے ۸ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ تاکہ رجسٹری کرا کر بھیجا جا سکے۔ کیونکہ پارسل میں یہ نہیں جا سکتا۔ بلکہ کتا ہوا ہے الگ جاتا ہے

افروری تک آدھی قیمت اور ایک سنہری خوبصورت تمغہ!

اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے ورنہ پھر ختم ہونے پر اس رعایت سے فائدہ نہ اٹھا سکو گے۔ **جیون کے آنند** سے خالی نہ رہئے۔ اسلئے قیمت ادھی کر دیا گیا ہے ۳۲ پیجی سطر کے ۲۶۵ صفحے کی پوری قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ اس میں گربھادھان سے لیکر مرنے تک منش سنسار میں رہتا اور سرل سادھنوں سے **جیون کا آنند** بھوگ سکتا ہے۔ ان تمام سادھنوں اور شاستر کا بیان ہے۔ اگر آپ لڑکے دیر سے سنبندھی تمام روگ پر درد، پرمیہ، ہوپن، دوش، سرعت، جریان، بانجھ پات کمزوری دماغ وغیرہ بیماریوں میں نقصان دہ دواؤں کے استعمال سے بچ کر **جیون سروسو** کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ اور قابل تعریف شرطیہ اولاد نرینہ پیدا کرنے ۔ ہر سو کار سنتستی نگرہ آدمی کے ویشش گیان کے ذریعہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو ایک بار **جیون کا آنند** بے اخیر تک ضرور ہی پڑھ جائیں اسے پڑھکر آپ فوراً گدگد ہو کر کھل اٹھیں گے۔

جھوٹی ہاتی جوانی کے خوفناک طوفان سے بچانے کے لئے یوگ یودھیوں اور ہر ایک **"جیون سروسو"** کا محافظ **جیون کا آنند** سب کے ہاتھ اور ہر ایک گھر میں اسی لئے بھاری رعایت کی گئی ہے۔ ناپسند ہونے پر فوراً واپس کیجئے۔

(۲) سانپ بچھو وش چکتسا قیمت ۸ر۔ اس میں بھارت میں کئی قسم کے اور نئی قسم کے بچھوؤں کی تشریح اور لاثانی چکتسا ہے۔

(۳) وید اور سنسار کے مت متافرت - قیمت ۳ر۔ اس میں سرشٹی کی اور پرلے کے نشہ میں مغربی دو دانوں کا وچار۔ ہزاروں مت متانتروں کا حال اور ویدوں ہے۔ یہ بات دلائل اور پرمانوں سے ثابت کی گئی ہے۔

نوٹ - (۱) سب سے زیادہ لینے والے کو ایک تمغہ انعام دیا جائے گا۔ (۲) ایجنٹ خط و کتابت ہندی میں ہی کریں۔

ملنے کا پتہ:-
ودیا بھوشن شری پنڈت سریندر شرما کاویہ تیرتھ آدی
۲۰ - کارنوالس اسٹریٹ - کلکتہ

سنسار کی گتی

ریاست جمّوں کے ہندو مُصیبت میں

مُسلم ریاستوں کی ہندو رعایا کے لئے تو مصیبت بھاگوں میں بدی ہے۔ ہندو ریاست میں اس کی حالت مسلم ریاستوں سے بھی بدتر ہو۔ یہ انتہائی بدقسمتی نہیں قرار دیا ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ جموں کی ہندو ریاست میں ہندو مصیبت میں ہیں۔ موجودہ مہاراجہ کی مُسلم نوازانہ پالیسی سے مصیبت کا جو دور شروع ہوا تھا حکومت کی کمزور پالیسی نے اُسے درجہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔ مسلم نواز پالیسی نے مہاراجہ صاحب کو کافی سبق دے دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہندو بھی پسے جا رہے ہیں۔ جب کشمیر ایجی ٹیشن شروع ہوئی۔ تو مُسلمانوں کی طرف سے کہا گیا تھا۔ کہ ہمارا ہندوؤں سے کوئی جھگڑا نہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارا جھگڑا حکومت ریاست سے ہے۔ لیکن یہ سب کہنے کی باتیں تھیں۔ ہندو مُسلمان کی نفرت سے واقف ہے۔ وہ اس پر اعتبار نہ کر سکتا تھا۔ آخر مسلمانوں کے طرز عمل نے ثابت کر دیا۔ کہ اُن کا کہنا قابل اعتماد نہ تھا۔ مسلمانوں کی طرف سے ہندوؤں پر ستم ڈھائے گئے۔ اور ڈھائے جا رہے ہیں۔ لیکن حکومت ریاست کی طرف سے بھی ہندوؤں کے زخموں پر صحت بخش مرہم کا پھایہ نہیں لگایا جا رہا۔ مسلمان اگر ہندوؤں کے جان و مال کو تباہ کر رہے ہیں۔ تو حکومت ان کے دھرم کی رکشا کا کیا انتظام کر رہی ہے۔ حکومت کی سرد مہری اس سے بڑھکر کیا ہوگی۔ کہ ہندو شریعت دھرم شاستر پر فتوے صادر کرنے کے لئے ایسا کمیشن مقرر کر رکھا ہے۔ جس کا صدر عیسائی اور ممبران مسلمان ہیں۔ ایک ہندو ممبر بھی ہے۔ لیکن ایسا ہندو جس پر ہندوؤں کو اعتماد نہیں اور جو اس سے لگاتار مطالبہ کر چکے ہیں۔ کہ ممبری سے دست بردار ہو جاوے۔ اور جس کی ہندو نمائندگی کا بھانڈا اس سے پھوٹ جاتا ہے۔ کہ اپنے گھر کو چھوڑ کر اس نے کسی سرکاری مکان میں حفاظت اختیار کر رکھی ہے۔ اس لئے کہ جن ہندوؤں کا اسے نمائندہ ہونے کا دعویٰ ہے۔ ان کے نمائندگان اس کے مکان پر دھرنا مارے بیٹھے ہیں۔ مسلم شریعت زیر بحث ہوتی۔ تو کیا حکومت ریاست کو جرات تھی۔ کہ وہ عیسائی صدر اور ہندو ممبران کی کمیٹی اس کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کرتی۔ حکومت ریاست کی یہ کمزوری ہے۔ جس نے مسلمانوں کو سر چڑھا رکھا ہے۔ اور سر چڑھکر ہی وہ جہاں ایک طرف ریاست کے مطالبات مالیہ زمین کی ادائیگی سے انکار کر رہے ہیں۔ وہاں ہندوؤں کو لوٹ مار اور تباہ کر رہے ہیں۔ جموں کے علاقہ میں لالہ بھولا رام رئیس جموں کا قتل مسلمانوں کی شوریدہ سری کا ایک نمونہ ہے۔ کہا جائے گا۔ یہ انفرادی قتل ہے۔ لیکن انکی اجتماعی لوٹ مار کی وارداتیں اس سے بھی بڑھکر روح فرسا ہیں۔ ان کا کچھ نمونہ پبلسٹی افسر کے ذیل کے اعلان میں پیش کیا گیا ہے :-

"راجوری اور ریاسی سے جو خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ اُن سے پایا جاتا ہے کہ صورت حالات بڑی نازک ہو رہی ہے۔ لوگوں نے کھلم کھلا بغاوت کر دی ہے۔ اور ہندوؤں پر چن چن کر حملے کر رہے ہیں۔ فساد کی اصلی وجہ پنجاب کے جوشی لیڈروں کی اشتعال انگیز تقریریں ہیں۔ ایک درجن گاؤں کو لوٹا گیا۔ اور بے شمار گھروں کو جلا دیا گیا۔ بلوائی راجوری میں مسلح حملہ کرنے کی زبردست تیاریاں کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بلوائی ۱۲ ہزار کی تعداد میں ملکر حملہ کریں گے۔" اس پر ہی بس نہیں میرپور کی خبر ہے۔ کہ اس کے قریب ایک گاؤں میں ایک گوردوارہ کو بھی جلا دیا گیا ہے۔ اور اس اشتعال انگیز طریقہ سے کہ سکھوں کے جذبات کو نہایت بے دردی سے مجروح کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گرنتھی کو کیسوں سے پکڑ کر باہر نکال دیا گیا۔ گرنتھ صاحب کو ٹھوکریں لگائی گئیں۔ اس کے بعد گوردوارہ کو نذر آتش کر دیا گیا۔ ریاست کے ہندو اور سکھوں کی قوت برداشت کی ریاست کی طرف سے تعریف کی جانی چاہیے تھی۔ کہ اس قدر اشتعال دلائے جانے پر بھی وہ پُر امن ہیں۔ مفسدہ پردازانہ مُسلمانوں کی قصد شکنی اور پُر امن ہندو سکھوں کی حفاظت کا انتظام ہونا چاہیے تھا۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ریاست کے ہندو مایوس ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک جلسہ میں فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اگر گلینسی کمیشن کے متعلق وزیر اعظم نے خاص اعلان نہ کیا۔ تو وہ پکٹنگ کریں گے۔ اور اپنے مذہب کی رکشا کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے پر تیار ہو جائیں گے۔ جموں کے ہندوؤں نے اگر یہ فیصلہ کیا ہے۔ تو تنگ آ کر۔ ریاست کے لئے اب بھی موقع ہے کہ سنبھلے اور مضبوط ہاتھ سے اس بغاوت کو دبائے۔ جو ریاست اور ہندوؤں دونوں کے خلاف جاری ہے۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو ریاست کا امن خطرہ میں ہے۔ اور خطرے میں رہے گا ٭

...کی تقریر آسمبلی میں ۔ ۲۵ جنوری ... نے جو تقریر کی۔ اس میں ... کانفرنس کی کمیٹیوں کے کام میں تعاون ... اپیل کرتے ہوئے کہا۔ کہ سول نافرمانی ... متعلق حکومت کوئی سمجھوتہ کرنے کے لئے ... نہیں۔ موجودہ جنگ سے شروع ہونے ... کانگرس پر ڈالتے ہوئے کہا۔ کہ ایک دفعہ ... قدم اُٹھایا گیا ہے۔ وہ واپس نہیں لیا جائیگا۔ ... تک ان سے گریوا کر واپس نہیں لیا جاتا۔ ... کی وجہ سے یہ قدم اُٹھانا پڑا۔ پھر فرمایا کہ ... اور کانگرس کو یہ غلط فہمی نہ رہنی چاہیئے۔ ... قانون شکنی کرنیوالوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ ... کیا جائیگا۔ میں اور میری حکومت سے ... تمام تر طاقت استعمال کرنے کا مصمم ارادہ کر ... ہے۔ اور ہم اس تحریک کو کچل کر چھوڑینگے ٭

... روپیہ کے لئے ۴ سال ۔ امرتسر ... سابقہ سزا یافتہ ایک موچی اللہ دتہ کو ۹ روپیہ کی چوری کے جرم میں چار سال کی سزا دی گئی ٭

پربندھک کمیٹی کا تار گورنمنٹ کو ۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے بذریعہ تار گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلائی ہے۔ کہ ریاست جموں میں ہندوؤں اور سکھوں کی حفاظت کا انتظام کیا جائے ٭

عورت پولیس کی بھرتی ۔ دہلی میں عورت پولیس کی بھرتی شروع ہو گئی۔ ایک عورت سب انسپکٹر بنائی گئی ہے۔ پچاس درخواستیں موصول ہوئیں ٭

لیگ اقوام کا دفتر ہندوستان میں ۔ لیگ اقوام ہندوستان میں اپنا دفتر کھولنے والی ہے۔ لیگ کا نمائندہ اس کا انچارج ہوگا۔ دفتر کی تعمیر کے لئے لیگ فنڈ سے روپیہ دیا گیا ہے ٭

صدروں کی کانفرنس ۔ قانون ساز جماعتوں کے صدروں کی کانفرنس دہلی میں ۵-۶ فروری کو ہونے والی ہے۔ یہ کانفرنس سر ابراہیم رحمت اللہ نے بلائی ہے ٭

ہندوستان سے سونے کی برآمد ۔ ہندوستان سے گذشتہ ہفتوں کروڑوں کا سونا نکل گیا۔ ملک اسے تشویش کی نگاہوں سے دیکھ رہا ہے۔ اور وائسرائے سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کی برآمد کو روکے۔ لیکن وائسرائے اپنی تقریر میں فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے سونے کے بے شمار ذخیروں میں سے تھوڑا سا باہر بھیجنے سے بڑا فائدہ ہوا ہے۔ اس کے ذریعہ گورنمنٹ انگلستان سے لئے ہوئے قرضہ ... کروڑ پونڈ قرضہ اُتار سکی ہے ٭

... گورنمنٹ نے یارودا جیل میں مہاتما گاندھی اور سردار پٹیل کے ساتھ ہفتہ میں ایک بار ملاقات کی اجازت دی ہے ٭

لکھنؤ کی مُسلم کانفرنس کا فیصلہ ۔ لکھنؤ میں جو مُسلم کانفرنس گذشتہ ہفتہ ہوئی۔ جس میں شرکت کے لئے راجہ غضنفر علی خان وزیر تعلیم پنجاب بھی گئے تھے۔ اس میں جو رزولیوشن پاس ہوئے۔ ان میں سے ایک میں حکومت کی سرحدی صوبہ میں مخالفانہ پالیسی پر اظہار ناراضگی کیا گیا۔ اور ہندوستانی مسلمانوں سے اپیل کی گئی۔ کہ رمضان کے آخری دن فرانٹیر ڈے منائیں۔ اور دوسرے میں اعلان کیا گیا۔ کہ گول میز کانفرنس ناکام رہی ہے۔ اور مسلمانوں سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ گول میز کانفرنس کی کمیٹیوں کا بائیکاٹ کر دیں۔ گویا بائیکاٹ کی وجہ فرقہ وارانہ ہے ٭

سرحدی صوبہ میں اصلاحات ۔ صوبہ سرحد کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گورنری صوبہ بنانے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبران کی تعداد ۴۰ ہوگی۔ جس میں ۲۰ مسلمان۔ دو زمیندار۔ ۵ ہندو اور ایک سکھ اور باقی نامزد ممبر ہوں گے۔ گورنر کی تنخواہ ۶۶ ہزار اور ایگزیکٹو کونسل کے ممبران کی ۴۸ ہزار سالانہ ہوگی ٭

پنجاب فرنچائز کمیٹی کے ممبران ۔ (لاہور ۲۶ جنوری) پنجاب فرنچائز کمیٹی کے ممبران حسب ذیل مقرر ہوئے ہیں۔ سرکاری ممبر (۱) مسٹر مائیلز اورڈ ویگ فنانشل کمشنر۔ غیر سرکاری ممبران (۲) مسٹر اوون رابرٹس (۳) سردار بوٹا سنگھ (۴) پنڈت نانک چند۔ (۵) لالہ بہادر چودھری چھوٹو رام۔ (۶) خان بہادر شیخ دین محمد۔ (۷) چودھری نذیر حسین۔ (۸) خان بہادر محمد حیات قریشی ٭ پہلی میٹنگ ۳ فروری کو ہوگی ٭

کمشنران ٹریبونل میں اختلاف ۔ مقدمہ سازش لاہور کے ٹریبونل کے سامنے سکھدیو راج ملزم کی اس درخواست پر کہ سپرنٹنڈنٹ جیل کو ہدایت کی جائے۔ کہ وہ اس کے ہر ایک دوست کو ملاقات کی اجازت دے۔ صدر اور رائے بہادر گنگا رام کمشنر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سپرنٹنڈنٹ جیل کو حق ...

جس کو چاہے نہ دے۔ لیکن تیسرے کمشنر مسٹر سلیم نے اختلافی نوٹ میں لکھا ہے۔ کہ سپرنٹنڈنٹ کو کوئی اختیار نہیں۔ کہ وہ ملزم کو اس کے کسی دوست کے ساتھ ملاقات کی اجازت نہ دے ؛

مہاشہ رتن چند کی پتنی کی گرفتاری

مارشل لاء کے مشہور قیدی امرتسر کے مہاشہ رتن چند کی پتنی لیلا وتی کو جو لاہور میں استری کانگرس کمیٹی کی ڈکٹیٹر ہیں۔ زیر دفعہ ۱۲۴۔الف اور ۱۵۳۔الف گرفتار کر لیا گیا۔ مقدمہ کی سماعت یکم فروری کو ہوگی

دہلی کے ڈکٹیٹر ڈاکٹر سکھدیو۔

دہلی کے ڈکٹیٹر فرید الحق کی گرفتاری کے بعد ڈاکٹر سکھدیو ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں ؛

حفاظت افسران کے لئے عارضی پولیس

دہلی کے اعلیٰ افسران اور سکرٹیریٹ کی عمارتوں کی حفاظت کے لئے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے عارضی پولیس کی تعیناتی کے لئے ۴۰۰۔ اور ۱۱۹۵۸ روپیہ منظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے ؛

ایجی ٹیٹر شیخ عبداللہ گرفتار کر لیا گیا۔

(سری نگر ۲۶ جنوری) کشمیر آرڈی نینس کے باوجود کشمیر کے مشہور ایجی ٹیٹر شیخ عبداللہ کی پارٹی کی سازش برابر جاری رہی۔ جس پر دربار کشمیر نے اس پارٹی کے ضیاء الدین کو گرفتار کر لیا۔ جسے کوہالہ لے جا کر ریاست بدر کر دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں عبداللہ عبدالقادر اور غلام محمد ڈکٹیٹروں اور متعدد والنٹیروں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ عبداللہ کے ہاؤس بوٹ کی تلاشی لی گئی۔ جس سے بیان کیا جاتا ہے۔ پولیس کو بہت سے خفیہ کاغذات ملے ہیں۔ جن سے حکومت کے خلاف زبردست سازش کا انکشاف ہوتا ہے ؛

دفتر پرکاش کی تلاشی۔

ویریندر کے کمرہ کی تلاشی اور اس کی گرفتاری کے ساتھ انسپکٹر سی آئی ڈی نے دفتر پرکاش کی جو اسی کوٹھی کے احاطہ میں ہے بھی تلاشی لی۔ لیکن پولیس نے کوئی چیز قبضہ میں نہ لی ؛

غزیز و ویریندر پھر گرفتار کر لئے گئے

پنجاب میں ایمرجنسی آرڈی نینس کے نفاذ کے بعد اس کے ماتحت گرفتاریوں کی جو افواہ تھی۔ وہ آخر درست ہو کر رہی۔ چنانچہ ۲۷ جنوری کو بعد دوپہر عزیز و ویریندر سپتر مہاشہ کرشن جی اس آرڈی نینس کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے۔ اس آرڈی نینس کی رو سے پولیس کو کسی بھی شخص کو بغیر مقدمہ چلائے نظر بند رکھنے کا اختیار ہے ؛

گرفتاری سے پہلے ویریندر کے کمرے کی تلاشی بھی ہوئی اور پولیس چند ایک کاغذات ہمراہ لے گئی گرفتاری کے بعد عزیز ویریندر کو دفتر سکرٹریٹ میں اعلیٰ پولیس افسر کے پیش کیا گیا۔ اور وہاں سے اسے قلعہ شاہی میں بھیج دیا گیا ؛

مسلمانوں کی بغاوت ہندوؤں کی تباہی

دربار جموں و کشمیر کا بیان

(جموں ۲۶ جنوری) پبلسٹی آفیسر دربار جموں و کشمیر بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ تحصیل کوٹلی میں مسلح بغاوت اور ہندوؤں اور سکھوں کے لوٹے جانے کے متعلق مزید اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ہزاروں اشخاص کے گروہوں نے گاؤں کے گاؤں لوٹ لئے۔ فوجیں روانہ کی گئی ہیں۔ وزیر فنانس اور پولیس کوٹلی جا رہے ہیں۔ مسٹر لاہر انسپکٹر جنرل پولیس میرپور جا رہے ہیں۔ مزید افواج روانہ کی گئی ہیں۔ ۲۳ جنوری کی اطلاع ابھی موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ راجوری میں ۲۳ جنوری کو صورت حالات نہایت نازک ہو گئی۔ اور بھاری خطرہ کا سامنا کرنا پڑ گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور فوجی کمک کی بروقت آمد نے اس خطرہ کو روک دیا۔ دس ہزار مسلمانوں کے ایک ہجوم نے شہر پر حملہ کر دیا۔ اور باوجود اس امر کے کہ مجسٹریٹ نے کئی بار منتشر ہونے کا حکم دیا ہجوم کا رویہ زیادہ تہدید آمیز ہوتا گیا۔ اور اس نے پتھر پھینکے۔ مجسٹریٹ نے گولی چلانے کا حکم دیا۔ جس سے دو اشخاص ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔ بلوائیوں کے ہجوم نے ایک کنسٹیبل کو بری طرح زدوکوب کیا۔ ایک سفید پوش نے اُسے بڑی مشکل سے بچایا۔ ایسا کرنے میں اس سفید پوش کو بھی زخم آئے۔ جب مجسٹریٹ کے ساتھ فوجی کمک آئی۔ تو ہجوم جو دوبارہ حملہ کرنے کے لئے اِدھر اُدھر پھر رہا تھا۔ آہستہ آہستہ منتشر ہو گیا۔ اگرچہ راجوری کا مشہور قصبہ بچ گیا۔ مگر ضلع میں ابھی تک قانون شکنی کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ بہت سے دیہات جن میں تھنہ اور دھرال بھی شامل ہیں۔ بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ باغیوں نے ہندوؤں اور سکھوں کے مکانات لوٹ لئے اور جلا دیئے۔ تحصیل دار راجوری نے اطلاع دی ہے۔ کہ چند اشخاص کو قتل کر دیا گیا ہے۔ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ذمہ دار سول حکام کے ہمراہ مزید فوجی کمک بھیجی گئی ہے۔ اور اگر صورت حالات بہتر نہ ہوئی۔ تو شاید سپیشل آرڈی نینس پر عمل درآمد کی ضرورت پڑے ؛

ایک اور سرکاری بیان

(جموں ۲۶ جنوری) دربار کشمیر نے حسب ذیل اعلان جاری کیا ہے :۔ چند روز سے راجوری اور کوٹلی کی تحصیلوں میں ہندوؤں اور سکھوں کے مکانات کو لوٹنے اور آگ لگانے کے متعلق غیر سرکاری ذرائع سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ سرکاری طور پر ان اطلاعات کی تصدیق ہو گئی ہے۔ مسلح ہجوم نے راجوری اور کوٹلی کی تحصیلوں میں بہت سے دیہات کو لوٹ لیا۔ میرپور اور بھمبر میں بھی بغاوت پھیل رہی ہے۔ چھ کنسٹبل سخت مجروح ہوئے۔ پولیس کی ایک پارٹی پر جو بناوٹی ملازم میں جانے والے ہندوؤں کے ہمراہ تھی۔ گولی چلائی گئی۔ راجوری اور میرپور کو مزید فوج روانہ کی گئی ہے۔ اگر صورت حالات بہتر نہ ہوئی تو آرڈی نینس نافذ کر دیا جائے گا گیا ہے ؛

گورنر پر حملہ کے ملزمان بری

(لاہور ۲۸ جنوری) مسٹر ... درگا داس اور چمن لال جنہیں گورنر پر قاتلانہ حملہ کی سازش ... عدالت سیشن سے پھانسی کی سزا ... اپیل پر ہائیکورٹ نے آج بری کر ...

پولیس والے ساتھ ...

(کراچی ۲۷ جنوری) کھیمکا ... سیٹھ دیویوں کو گرفتار کیا گیا۔ جب ... لے جانے کے لئے لاری میں سوار کیا ... پولیس والے بھی اسی لاری میں ... عوام نے انہیں روکا کہ وہ اس لاری ... آخر کچھ کشمکش کے بعد سب انسپکٹر ... سپاہیوں کے بغیر ہی لاری کو چلانے ... دے دی ؛

ہون کے لئے گھی واپس کر دیا گیا

میں پکٹنگ کے سلسلہ میں سٹریمتی ... گرفتار کی جا کر نظر بند ہیں۔ آپ آریہ ... ہونے سے روزانہ ہون کرتی ہیں۔ انہیں ... لئے گھر سے گھی بھیجا گیا۔ تو جیل والوں نے ... کر دیا۔ اگر سٹریمتی کو ہون کے لئے جیل ... مہیا کیا جاتا ہے۔ تو دوسری بات ہے۔ ... جیل سے بھی نہیں دیا جاتا۔ اور گھر سے بھیجنے کی ... اجازت نہیں۔ تو یہ دھرم میں مداخلت ... جو آریہ سماجوں میں بے چینی پیدا ہونے کا موجب ...

مقدمہ قتل مسٹر سٹیونس کا فیصلہ

۲۷ جنوری) ہائیکورٹ کی سپیشل ٹریبونل کے ... مسٹر سٹیونس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کومیلا کے ... میں مس سنیتی دیوی شانتی گھوش دو بنگالی ... کے خلاف جو مقدمہ چل رہا تھا۔ عدالت نے ... فیصلہ سنا دیا۔ جس میں لکھا کہ ملزمات کی ... کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہماری رائے ہے کہ انہیں ... موت کی سزا نہ دی جائے۔ اور عمر قید کالے پانی ... سزا کا حکم دیا ؛

کہا جاتا ہے۔ کہ حکم سننے کے بعد جب ملزمات ... کو کٹہرہ سے باہر لے جایا گیا۔ تو انہوں نے کہا ... "اصطبل میں سڑنے کی بجائے مرجانا بہتر ..."

بریت کے خلاف اپیل۔

سکندر آباد کے مشہور فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں ۹۷ مسلمانوں کو عدالت ماتحت سے بری کر دیا گیا تھا۔ اس بریت کے خلاف سیشن کورٹ میں درخواست نظر ثانی داخل کی گئی ہے داخل کرتے ہوئے سیشن جج نے لکھا ہے کہ ملزموں ...

ہڑتال کے جرم میں گرفتاری

(کانپور ۲۷ جنوری) یوم آزادی کے سلسلہ میں ہڑتال کرنے پر کچھ سرکردہ تاجر گرفتار کئے گئے۔ ضلع کے دیہات میں ۴۵ گرفتاریاں کی گئیں۔ سٹری بال کرشن شرما ایڈیٹر ہندی پرتاپ اور مسٹر ہوری لال سکسینہ کو زیر دفعہ ۱۷۔الف ایک ایک سال قید اور سو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ؛

سٹریمتی لاڈو رانی کو نوٹس۔

لاہور کی مشہور کانگرس ورکر سٹریمتی لاڈو رانی زتشی کو ایمرجنسی آرڈی نینس کے ماتحت حکم دیا گیا ہے۔ کہ ضلع لاہور کی حدود میں کسی پبلک جلسہ یا جلوس میں جو ۶۔آدمیوں کے مجمع سے زیادہ ہو حصہ نہیں لے سکتیں۔ نہ ہی والنٹیروں کی بھرتی کے کام میں خلاف قانون جماعتوں کی امداد کر سکتی ہیں ؛

خلاف قانون جماعت قرار دی گئیں۔

قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی رو سے گورنر باجلاس کونسل نے لاہور کانگرس والنٹیر کور۔ یا ہندوستانی سیوادل کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیا ہے ایک اور حکم کی رو سے کانگرس آفس واقع بریڈلا ہال۔ سوتر منڈی کا آزاد سبھا آفس۔ ... بال عبادت سبھا کیمپ لاہور کو ممنوعہ قرار دے دیا

پرکاش لاہور

۱۵ ماگھ سمت ۱۹۸۸

گوروکل کانگڑی کے نئے آچاریہ

مہاتما منشی رام جی نے ۱۹۱۸ء میں سنیاس دھارن کیا۔ اس وقت وہ گوروکل کانگڑی کے مکھیہ ادھشٹھاتا تھے۔ آچاریہ پد سے مکت ہوئے۔ ان کے استھان میں لالہ رام کرشن جی مکھیہ ادھشٹھاتا بنائے گئے۔ اور پروفیسر رام دیو جی آچاریہ۔ اس وقت سے کر پروفیسر رام دیو جی سوائے دو تین سال کے تاحال گوروکل کے آچاریہ رہے ہیں۔ تین سال سے جبکہ پنڈت وشمبر ناتھ جی گوروکل کے مکھیہ ادھشٹھاتا پد سے مکت ہوئے وہ اس کے مکھیہ ادھشٹھاتا بھی ہیں۔ یہ دو کام کسی ایک دیکتی کی شکتی کے لئے کافی ہیں۔ بلکہ میں کہونگا۔ اس سے زیادہ ہیں۔ لیکن رام دیو جی کر ان کے علاوہ اور بھی کئی کام ہیں۔ گوروکل کے لئے انہیں دھن بھی اکٹھا کرنا پڑتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں انہیں اکثر دورہ پر رہنا پڑتا ہے۔ جلسہ کے قریب تو انہیں ہفتوں ریل میں کاٹنے پڑتے ہیں۔ یہ سلسلہ ایک سال نہیں کئی سال سے چلا آتا ہے۔ اسی سلسلہ میں وہ برہما گئے اور اسی سلسلہ میں افریقہ جہاں وہ کئی ماہ رہے۔ گویا گوروکل کے مکھیہ ادھشٹھاتا بھی وہ ہیں اس کے لئے بھی انہیں ہی دھن اکٹھا کرنا پڑتا ہے ان کے علاوہ انہیں آریہ سماج کی بھی فکر ہے۔ آریہ سماجوں کے جلسوں میں بھی شامل ہوتے رہتے ہیں پھر وہ اپنا مطالعہ بھی جاری رکھیں گے۔ اور یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہیں۔ کہ جیسا وسیع مطالعہ اُن کا ہے۔ آریہ سماج میں تو کسی اور کا کیا ہوگا۔ آریہ سماج سے باہر بھی چند ہی اشخاص کا ہوگا۔

ان سب کاموں کے بوجھ کو پتھر کا انسان ہوتا تب بھی برداشت نہ کر سکتا۔ وہ تو ماس اور ہڈیوں کا مجموعہ ہیں۔ اس لئے ان کی صحت بگڑ گئی۔ یہ صحت آج سے نہیں بگڑی کئی سال سے بگڑی ہوئی ہے لیکن چونکہ میرے بھائی زبردست قوت ارادی کے مالک ہیں۔ اس لئے انہوں نے کام میں کسی قسم کا فرق نہیں آنے دیا۔ ان کا شریر اُن کے آتما کے آدھین ہے۔ اس سے کام لئے جا رہے ہیں اور لیتے جائیں گے۔ لیکن پھر بھی کچھ برسوں سے یہ محسوس ہو رہا تھا۔ کہ ان کا کچھ بوجھ ہلکا کرنا چاہئے گوروکل کے پچھلے جلسہ پر ان کی صحت بہت بگڑ گئی تھی۔ اس لئے انہوں نے سبھا سے کہا۔ کہ میرا بوجھ ہلکا کر دو۔ چنانچہ اس وقت عارضی طور پر انہیں سبکدوش کر دیا گیا۔ اور وہ لگاتار کئی ماہ کشمیر میں رہے۔ جس کا اُن کی صحت پر خوشگوار اثر ہوا چنانچہ پچھلے چند ماہ میں اُن کی صحت مقابلتاً اچھی رہی ہے۔ اور وہ کام بھی خوب کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب موسم گرم آ رہا ہے۔ اور یہ دن ہیں۔ جن میں انہیں زیادہ کشٹ ہوتا ہے۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے اپنے گت ادھیویشن میں انہیں آچاریہ پد سے سبکدوش کر دیا ہے اور اپنے پرستاؤ میں اُن کی امولیہ سیواؤں کی پرشنسا کی ہے۔ میرا اُن سے وشیش سنبندھ ہے۔ لیکن میں آریہ سماجی بھی ہوں۔ اور اس وقت اتفاق سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری بھی ہوں۔ اس لئے میں اپنا کرتویہ سمجھتا ہوں۔ کہ سارے آریہ سماج کی طرف سے ان کا ان امولیہ سیواؤں کے لئے جو انہوں نے آریہ سماج کی کی ہیں۔ دھنیواد کیا جائے ان کے متعلق بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنا سارا جیون آریہ سماج کو ارپن کر دیا ہے۔ ابھی بچے ہی تھے۔ جبکہ وہ آریہ سماج کے کام میں لگ گئے ابھی سکول میں پڑھتے تھے۔ جبکہ وہ انگریزی اخبار آریہ میسنجر میں مضامین لکھا کرتے تھے۔ ابھی طالب علم ہی تھے۔ جبکہ آریہ سماج کی خاطر گھر سے نکالے گئے۔ ۱۹۰۵ء سے وہ باقاعدہ طور پر گوروکل کی سیوا پر آ گئے۔ اٹھارہ سال تک اس کی سیوا کا برت لیا۔ وہ اٹھارہ سال گذر گئے۔ لیکن وہ ابھی تک اس کی سیوا میں ہیں۔ میں اُن کی کس کس سیوا کا ذکر کروں۔ نوجوانوں کے لئے ان کا جیون ایک نمونہ ہے۔ اپنے جیون کی ہر ایک اُتم چیز انہوں نے آریہ سماج کے ارپن کی ہے۔ تن، من اور دھن انہوں نے اس پر نچھاور کر دیا ہے۔ اور پھر رشی دیانند کے پرتی انہیں جو اگادھ شردھا ہے۔ ویدک سدھانتوں پر جو نشچے وشواس ہے۔ اس کے کیا کہنے ہیں۔ میرے بھائی کو مہاتما گاندھی سے بھی بہت لگاؤ ہے۔ لیکن رشی شردھا سے اس کا کیا مقابلہ۔ جب مہاتما گاندھی نے آریہ سماج کے خلاف مضمون لکھا۔ تو میرے بھائی نے اس کے خلاف ایک زبردست چٹھی مہاتما جی کو لکھی۔ جو "ینگ انڈیا" میں چھپی۔ اس موقعہ پر کہ وہ گوروکل کی ایک سیوا سے الگ ہو رہے ہیں۔ میں اُن کا دھنیواد ہی نہیں کرتا۔ بلکہ اُنہیں بدھائی بھی دیتا ہوں۔ انہیں بھی اپنی خوش قسمتی سمجھنی چاہئے۔ اور پچھلے جنم کے کرموں کا پھل جو اُن کا جیون ایسے اچھے کام میں لگا۔ پرماتما کریں۔ کہ وہ نروگیہ رہیں۔ دیرگھ آیو ہوں۔ تاکہ دیر تک آریہ سماج کو اپنی اپدیش ویوگیت اور اس سے بڑھکر اپنے اسیم اُتساہ اور اتینت شردھا سے لابھ پہنچاتے رہیں۔ ابھی وہ گوروکل کی سیوا اس کے مکھیہ ادھشٹھاتا رہ کر کریں گے۔ اُن کا سنبندھ کل سے پہلے کی طرح بنا رہے گا۔

پنڈت دیو شرما جی

گوروکل کے نئے آچاریہ پنڈت دیو شرما جی سناتک گوروکل کانگڑی ہیں۔ انترنگ سبھا نے اُنہیں سروسمتی سے اس اُچ پد پر نیت کیا ہے۔ اور سبھا کو ایسا کرنے میں بڑا ہرش ہے۔ اس سے پہلے وہ گوروکل میں اُپ آچاریہ اور ودیالیہ کے آچاریہ کا کام کرتے رہے ہیں۔ جو لوگ پنڈت جی سے واقف ہیں۔ اُنہیں تو کچھ بتلانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ان کے سب گُن جانتے ہیں۔ لیکن جو ان سے پریچت نہیں۔ اُن سے صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ پنڈت جی پر گوروکل جتنا بھی ناز کرے بجا ہے۔ صرف گوروکل ہی نہیں بلکہ آریہ سماج بھی صرف آریہ سماج ہی نہیں۔ بلکہ بھارت ورش بھی۔ وہ جتنے کٹر ویدک دھرمی ہیں۔ اتنے ہی کرشن بھگت بھی ہیں۔ ان کے وہ ہی مشغل ہیں۔ ویدیکا سوادھیائے جس میں یوگ ابھیاس کو شامل کرتا ہوں۔ اور تکلی یا چرخہ چلانا۔ ان کے تیاگ کا کیا کہنا ہے۔ بڑے بڑے تیاگی اُن کے سامنے زانوئے ادب تہ کریں۔ اس وقت تک انہوں نے وداہ نہیں کیا۔ اور نہ کرنے کا وچار ہے۔ سادگی کا یہ حال ہے۔ کہ زمین پر سوتے ہیں۔ نہایت ہی مختصر ضروریات ہیں۔ کھانے کے متعلق نہایت پرہیزگار ہیں۔ مہاتما گاندھی کی طرح ایک وہ معمولی چیزیں کھانے کے لئے مقرر کر رکھی ہیں۔ ایکسرح سے اُن کا ہی نمونہ ہیں۔ جب گوروکل کو ایسا تیاگی تپسوی دھرماتما اور ودوان آچاریہ ملے۔ تو کس آریہ سماجی کو ہرش نہ ہوگا۔ مجھے یہ بھی ہرش ہے کہ گوروکل کے سناتک ہیں۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ نہ صرف گوروکل کے ادھیاپک اور ادھیاپک ورگ۔ بلکہ سارا آریہ سماج انہیں گوروکل کو اُتم ریتی سے چلانے میں پورا سہیوگ دے گا۔ جس کے وہ ہر پرکار سے پاتر ہیں۔ میں آریہ سماج کی اور سے چند شبد بطور شردھانجلی پنڈت جی کے چرنوں میں پیش کرتا ہوں +

(رام کرشن)

گوروکل کا سالانہ جلسہ

میں نے اوپر لکھا ہے۔ کہ گوروکل کے ادھیاپکوں و ادھیاپک ورگ کو ہی نہیں۔ بلکہ سارے آریہ سماج کو پنڈت دیو شرما جی کو اپنا سہیوگ دینا چاہئے۔ اس کا ثبوت دینے کا وقت قریب ہی ہے۔ گوروکل کانگڑی کا انگلا سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں ہوگا۔ ان دنوں ملک جس حالت سے گذر رہا ہے۔ اس کے سنبندھ میں ایک شبد بھی کہنے کی ضرورت نہیں کہ نہیں کہہ سکتے کہ گوروکل کے جلسہ تک دیش کی حالت بہتر ہوگی یا بدتر بہر حال یہ تو ظاہر ہے۔ کہ نہ صرف بھارت بلکہ سمست سنسار آرتھک سنکٹ میں پھنسا ہوا ہے۔ اور آرتھک تنگی کو پراپت ہو رہا ہے۔ اس لئے اس بارے آشا کرنا دُر آشا ماتر ہے۔ کہ گوروکل کے اُتسو پر دان کی کوئی بڑی رقم مل جائے گی۔ اس کمی کو ہم پورا کر سکتے ہیں۔ وہ یوں کہ چھوٹے چھوٹے دانوں کی سنکھیا بہت بڑھا دیں۔ اگر ایک ہزار دینے والا نہ ملے۔ تو ایک ایک سو دینے والے دس مل جائیں۔ اگر ایک ایک سو دینے والے دس نہ ملیں۔ تو دس دس دینے والے سو مل جائیں۔ یہ تو نہیں۔ کہ سارا آریہ جگت دان میں شامل ہوتا ہے۔ سینکڑوں ہیں جو دان نہیں دیتے۔ اگر وہ سب اس دان میں حصہ لینا اپنا دھرم سمجھیں۔ تو کوئی کسر نہیں رہ سکتی۔ اس وقت تک آریہ سماج میں یہ کمی دیکھی جاتی ہے۔ کہ ہم لوگوں کو خود دان دینے میں اُتساہ نہیں ہوتا۔ یہ اُتساہ دوسرے استھانوں میں دیکھا جاتا ہے۔ ان استھانوں میں دیکھا جاتا ہے۔ جہاں اندھ وشواس ہے۔ وہاں دان مانگنے کی ضرورت نہیں۔ لوگ خود بخود دیتے ہیں۔ اس لئے دیتے ہیں۔ کہ وہ اسے شبھ کرم سمجھتے ہیں۔ کہ اس کا پھل اُنہیں ملے گا۔ آریہ سماج اُنہیں اس قسم کا جھوٹا لالچ دے نہیں سکتا۔ آریہ سماج کا جنم ہی اس لئے ہوا ہے۔ کہ وہ جنتا کو اندھ وشواس سے نکالے۔ لیکن یہ تو آریہ سماج بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ دان کرنا ایک شبھ کرم ہے۔ جس طرح کسی بھی اچھے کرم کے کرنے سے آتما پرسن رہتا ہے۔ اسی طرح دان لینے سے ہوتا ہے۔ دستوتہ دان دان نہیں۔ اگر اس سے آتما پرسن نہ ہو جائے۔ دان سے ہمیں اس لئے بھی ہرش ہونا چاہئے۔ کہ اس سے دوسروں کا بھلا ہوتا ہے۔ جتنا کا اُپکار ہوتا ہے۔ پر تیک آریہ سماجی کو اسی بھاؤ سے دان کرنا چاہئے۔ ویدنے درست کہا ہے۔ کہ کسی سے بانٹے بنا کھانا پاپ ہے۔ ہم جو کچھ کماتے ہیں۔ اس میں دوسروں کا بھی حصہ ہونا چاہئے۔ غرض یہ کہ ایک ایک آریہ سماجی کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ دان دینا اس کا کرتویہ ہے۔ اگر یہ ہو جائے تو ہمارے مکھیا پرشوں کو دوسروں کے سامنے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے۔ وہ آریہ سماج کی سیوا میں لگے رہیں۔ اور دھن خود بخود آتا جائے۔ اور تمام

ضروریات پوری ہوتی رہیں ؛

گوروکل کے اتسو میں ابھی دو ماہ ہیں۔ میں نے آریہ جگت کو پہلے سے چیتاونی دے دی ہے۔ پرتیک آریہ پرش کو گوروکل کے لئے کچھ نہ کچھ دان دینے پر تیار رہنا چاہیئے۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو ان کی اس پیاری سنستھا کو آرتھک کشٹ ہوگا ؛

(کرشن)

گوروکل کی ایک ضرورت

گوروکل میں پہلی پانچ سرینیوں کے ہیڈ ماسٹر کا ستھان رکت ہے۔ شری مکھیہ ادھشٹھاتا جی چاہتے ہیں۔ کہ اس استھان کو کوئی ایسے آریہ سجن پورا کریں۔ جن کے جیون کا لکش دھن کمانا نہ ہو۔ بلکہ سیوا کرنا۔ وہ گوروکل میں آئیں سیوا کے بھاؤ سے پریرت ہو کر۔ اس بھاؤ سے انہیں جیونوں کے بنانے میں بھاگ لے گا۔ جن سجن پرشوں نے کبھی چھوٹے بچوں میں رہ کر دیکھا ہے۔ ان سے پوچھو کہ اس میں کیا آنند ہے۔ بچوں کو پیار کرنے ان کا پالن پوشن کرنے میں وشیش آنند ہوتا ہے۔ گوروکل کے چھوٹے برہمچاریوں کے لئے مکھیہ ادھیاپک ایسے ہونے چاہئیں۔ جو بچوں میں رہنا چاہیں۔ اس کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ وہ [illegible] تعلیم [illegible] ہوں۔ اگر کوئی [illegible] اپنا جیون [illegible] چکے ہوں۔ تو ان کے لئے یہ اچھا موقعہ ہے۔ جو سجن اپنی سیوا اس کام کے لئے دینا چاہیں۔ وہ مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور سے پتر ویوہار کریں۔ جو سجن بنا [illegible] اپنا گذارا نہ کر سکتے ہوں۔ گوروکل انہیں [illegible] بھی دینے کو تیار ہوگا ؛

(کرشن)

فرنچ ستیارتھ پرکاش

شری سوامی [illegible] کے پریتن سے ستیارتھ پرکاش کا جرمن انوواد ہو چکا ہے۔ جو بہت سے جرمن ودوانوں کے ہاتھ پہنچ چکا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے جرمن ودوانوں کے اندر کوئی [illegible] پیدا کیا ہو۔ لیکن یہ یقینی ہے کہ جرمن ستیارتھ پرکاش کے جرمنی میں پھیلائے جانے کے بعد کوئی آریہ ودوان وہاں پہنچے۔ تو انہیں پرچار میں بہت آسانی ہوگی۔ کیونکہ جو لوگ ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کر چکے ہونگے۔ وہ بڑی آسانی سے ویدک دھرم کے اپدیش کو سمجھ سکیں گے۔ اور معمولی پریتن سے آریہ سماج کی اور پریرت کئے جا سکیں گے۔ اس سلسلہ میں سوامی جی کا دوسرا پریتن ستیارتھ پرکاش کا فرانسیسی بھاشا میں انوواد کرانا ہے۔ اس کے لئے انتظامات مکمل ہیں۔ صرف دھن کی ضرورت ہے۔ وہ بھی آدھے سے زیادہ آ چکا ہے۔ تین ہزار چاہئے ۱۸۰۰ آ چکا ہے۔ باقی صرف ۱۲۰۰ ہے۔ آریہ جنتا کو ۱۲۰۰ کی یہ رقم جلد اکٹھی کر دینی چاہئے۔ تاکہ کام شروع ہو جائے۔ اور ستیارتھ پرکاش فرانسیسی ودوانوں تک بھی پہنچ جائے۔ تاکہ کسی آریہ اپدیشک کے پہنچنے سے پہلے وہاں بھی کام کا میدان تیار ہو جائے ؛

پھر کثرت ازدواج کا سمرتھن کیوں؟

"جب ایک مرد کو چار عورتیں کرنے کا حق ہے۔ تو ایک عورت کو ایک سے زیادہ خاوند کرنے کا حق کیوں نہیں؟" یہ سوال ہے جس کے جواب میں معاصر کائٹ نے ایک دلیل دی ہے۔ اور بلاشبہ یہ نہایت اہم دلیل ہے۔ کہ ماں پریوار کی بنیاد ہے۔ اسے چار خاوندوں کے بھوگ کا سامان بنانا پریوارک جیون اور سوسائٹی کو تباہ کرنا ہے۔ معاصر کی دلیل سے اس قسم کی جھلک آتی ہے۔ کہ اسے پریوارک جیون اور سوسائٹی کی زندگی کا فکر ہے۔ اگر ایسا ہے تو اسے اپنے تخیل کو ذرا اور آگے لے جانا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ پریوارک جیون کا جو آنند ایک پرش کو ساتھ ایک استری کے برتاؤ میں ہے۔ وہ ایسا مرد کو چار عورتوں کو نکاح میں لانے میں ہے یا نہیں۔ اگر شریعت کے بندھنوں سے اوپر اٹھ کر ہمارا معاصر سوسائٹی کے ہت کی بات پر وچار کرے گا۔ تو وہ نفی چیز جسے ضمیر کہتے ہیں۔ اسے تسلیم کرنے پر مجبور کر دیگی۔ کہ کثرت ازدواج میں وہ آنند کہاں۔ جو ایک ازدواج میں ہے۔ پوچھو ان چار مستورات سے جو ایک مرد سے سلسلہ مناکحت میں جوڑ دی گئی ہیں۔ کہ کیا تم اس حالت میں مطمئن ہو۔ کسی کی زبان سے اطمینان کا لفظ نہ نکلے گا۔ آخر ان غیر مطمئن عورتوں سے ہی ماتیں بننا ہے۔ جنہیں پریوار کی بنیاد تسلیم کرتے ہو۔ پریوار کی بنیاد ہی مطمئن نہیں۔ تو پریوارک جیون سکھی کیسے ہو سکتا ہے؟ تمہاری دلیل کے مطابق وہ پریوار اور سوسائٹی کو تباہ کرنے کا کارن ہوگا۔ پھر کس منہ سے کثرت ازدواج کی تائید کرتے ہو؟

بات یہ ہے کہ تعلیم یافتہ مسلمان عجیب کشمکش میں ہیں۔ جب ضمیر کی آواز کو سنتے ہیں۔ تو کثرت ازدواج کے مسئلہ کو لعنت سمجھتے ہیں۔ لیکن جب شریعت کا کوڑا ضمیر پر پڑتا ہے تو کثرت ازدواج کے نام کا وظیفہ پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ اس طرح نہ وہ اپنا ہی کچھ سنوارتے ہیں اور نہ مذہب کے ہی وفادار رہ سکتے ہیں ؛

فروری کے خریداروں کے لئے

پرکاش کے جن پریمیوں کی میعاد خریداری فروری میں ختم ہوتی ہے۔ انہیں اس پرچے کے ساتھ اطلاعی چٹ ارسال کئے جا رہے ہیں۔ چندہ ارسال کریں

آریہ کانگرس کا ورودھ

بریلی میں ۹-۱۰-۱۱ فروری کو ہونے والی آریہ کانگرس کے ورودھ میں آخر پنجاب کیمپ سے آواز اٹھی ہے حیرت اس پر نہیں کہ کیوں اٹھی ہے۔ اس پر ہوتی اگر نہ اٹھتی ؛

شکایت یہ ہے کہ پرادیشک سبھا کو سارودیشک سبھا میں شامل کیوں نہیں کیا گیا؟ سوال یہ ہے کہ پرادیشک سبھا کی ستھتی کیا ہے۔ یہ متوازی گورنمنٹ ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مقابلہ میں جاری کی گئی تھی۔ اور اب تک قائم ہے۔ اور جس نے پنجاب سے باہر پاؤں پھیلا کر گویا سارودیشک سبھا کے مقابلہ کی بھی ٹھان رکھی ہے۔ چنانچہ [illegible] کی جس چٹھی میں آریہ کانگرس کا ورودھ کیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ "آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کا دائرہ پنجاب تک محدود نہیں۔ بلکہ دیگر صوبوں کی بھی بہت سی آریہ سماجیں سبھا سے الحاق کر رہی ہیں"۔ جو سبھا ایک پرانت میں اس کی پرتی ندھی سبھا کے مقابلہ میں قائم ہو اور جو اس سبھا کے مقابلہ کے لئے بھی تیار ہو۔ جس میں شامل ہونے کی اس کی ابھلاشا ہے تو اس کی ابھلاشا اندھیکار چیشٹا نہیں تو اور کیا ہے؟

آریہ کانگرس کی مخالفت ایک اور بنا پر بھی کی گئی ہے۔ وہ یہ کہ ایسی آرین کانفرنس کرنے کا کیا پھل ہوگا جس کو منعقد کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو آریہ سماج میں تفرقہ رکھنا چاہتے ہیں جنہیں تفرقہ اندازی کا الزام دیا گیا ہے۔ وہ وہی ہیں۔ جنہوں نے پہلی آریہ کانگرس کی کرسی صدارت پر مہاتما ہنسراج جی کو بٹھایا تھا۔ اگر وہ تفرقہ انداز ہوتے۔ تو مہاتما جی پہلی آریہ کانگرس کے پردھان کبھی نہ بن سکتے۔ مہاتما جی کے پردھان [illegible] ہونے نے ثابت کر دیا۔ کہ آریہ سماج کے نیتاؤں کو مہاتما ہنسراج جی [illegible] کوئی ورودھ نہیں۔ ورودھ ہے۔ تو ان کے اس [illegible] سے۔ کہ ایک پرانت میں مقابلہ پر دوسری سبھا بنا رکھی ہے۔ تفرقہ انگیز وہ ہوتے ہیں۔ جو ایک سنستھا کی موجودگی میں اس کے مقابلہ پر دوسری کھول دیتے ہیں۔ یا وہ جو پہلے سے ہی [illegible] رہتے ہیں۔

جب کہا جاتا ہے۔ کہ پرادیشک سبھا [illegible] جو آریہ پرتی ندھی سبھا کرتی ہے۔ کسی قسم کا [illegible] نہیں۔ تو ایک [illegible] سنستھا کی موجودگی کے کیا معنی۔ اگر [illegible] ایک ہے تو تفرقہ انگیزی کا الزام ان پر آتا ہے۔ پس پرادیشک سبھا تفرقہ نہ رکھنے کے الزام سے بچنا چاہتی ہے۔ تو اسے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں جذب ہو جانا چاہئے۔ اور [illegible] ویدک دھرم کا پرچار کرنا چاہئے۔ اب تو ویدک پرچار کے معاملہ میں کالج والے بھائی خود [illegible] دوسری سنستھاؤں کے خلاف ان کے کیمپ سے آواز نکلنے لگی ہے۔ [illegible] پرادیشک سبھا والے بھائی [illegible] کہ آریہ سماجوں کے نام [illegible] کہ وہ آریہ کانگرس میں شامل نہ ہوں۔ اس میں شامل ہو کر آریہ سماج کے کشٹ نوارن اور [illegible] میں سہائک ہوں

[illegible] ۱۰ فروری تک کی مہلت ہے۔ جن کا چندہ ۱۰ فروری تک دفتر میں نہ پہنچ جائیگا۔ انہیں ۱۲ فروری کو وی پی بھیجے جائیں گے۔ وی پی میں ہر ایک خریدار کو ۳ کا زائد خرچ پڑتا ہے۔ یعنی انہیں [illegible] دینے پڑتے ہیں۔ لیکن منی آرڈر کے ذریعہ چندہ ارسال کرنے میں خرچ [illegible] ہوتا ہے۔ جن سجنوں کو اپنے پیسہ کی قدر ہے۔ انہیں منی آرڈر سے ہی چندہ ارسال کر دینا چاہئے۔ جو منی آرڈر بھی ارسال نہ کریں اور وی پی بھی کسی کارن سے وصول نہ کرنا چاہیں ان کی اطلاع ۱۰ فروری تک آ جانی چاہئے۔ اس کے بعد وی پی بھیج دیئے جائیں گے۔ اور کوئی وجہ نہیں ہونی چاہئے۔ کہ کوئی سجن اسے وصول نہ کرے ؛

پوسٹل قواعد سے فائدہ اٹھاؤ

پرکاش میں چھپنے کے لئے جو مضامین اور خبریں آتی ہیں۔ وہ زیادہ تر [illegible] پیسہ کے لفافہ یا تین پیسہ کے کارڈ کے ذریعہ آتی ہیں۔ حالانکہ مضامین اور خبریں بک پوسٹ ریٹ سے [illegible] پیسے میں بھیجی جا سکتی ہیں۔ اس لئے نامہ نگار صاحبان کو ڈاک خانہ کے اس قاعدہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور مضامین یا خبریں بک پوسٹ ریٹ سے ارسال کرنی چاہئیں ؛

راج نیتک آندولن اور آریہ سماج

برنداین میں دفعہ ۱۴۴ کی رو سے جلسوں کا ہونا بند ہے۔ وہاں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں برنداین گورو کل کے میڈیکل آفیسر ڈاکٹر دیو دت شامل ہوئے اور گرفتار کر لئے گئے۔ اس سے یہ سوال پیدا ہو گیا۔ کہ آریہ سنستھاؤں کے کرم چاریوں کا سول نافرمانی میں شامل ہونے کا کہاں تک استحقاق ہے۔ اس کے متعلق رائے بہادر ٹھاکر مشعل سنگھ جی نے نمن آگیا نکالی ہے "یہ تو آریہ سماج اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی سمتی رہی ہے۔ کہ آریہ سماج مجموعی طور پر راج نیتک آندولنوں سے پرتھک ہے۔ اور وہ ان میں اسی حالت میں حصہ لے سکتا ہے۔ جب ان کا پربھاو براہ راست آریہ سماج کے ادھیکاروں پر پڑتا ہو۔ اگر سبھا کے کرم چاری پہلے سے اطلاع دیئے بغیر کسی راج نیتک آندولن میں شامل ہو کر گرفتار ہو جائیں۔ تو گورو کل آدی سبھا کے تمام کاریوں کو ہانی پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے میری سمتی میں سبھا کے کسی بھی تنخواہ دار کرمچاری کو یہ ادھیکار نہیں کہ وہ سبھا کا کرمچاری رہتے ہوئے کسی راج نیتک آندولن میں بھاگ لے۔ اگر وہ بھاگ لینا چاہتا ہے۔ تو اسے پہلے ہی سبھا سے اپنا تعلق توڑ لینا چاہیئے۔ تاکہ سبھا اس کے استھان کا پربندھ کر سکے۔ اس لئے تمام کرمچاریوں کو اُچت ہے۔ کہ اس آگیا کا پالن کریں۔"

قرآن اور ٹرکی

ترکی کی جمہوریت کے جنم داتا اور صدر کمال پاشا نے ترکی قوم کی ترقی کے لئے بہت سی نئی اصلاحات کے جاری کرنے میں خاص ناموری حاصل کی ہے۔ ان اصلاحات کے جاری کرنے میں اس نے یہ کبھی خیال نہیں کیا کہ یہ اسلام کے مطابق ہیں۔ یا نہیں۔ بلکہ کئی اصلاحات ایسی ہیں۔ جو صریحاً اسلام کو چیلنج ہیں۔ لیکن حال ہی میں جو اصلاح ہوئی ہے۔ اُسے اگر اسلام کی جڑ پر کلہاڑا کہیں۔ تو بجا ہوگا۔ وہ اصلاح یہ ہے۔ کہ نماز عربی کی بجائے ترکی میں پڑھی جانے لگی۔ گویا اسلام کے اس عقیدہ کی تکذیب کر دی گئی ہے۔ کہ تقدیس عربی آیات کے لئے مخصوص ہے۔

نماز ہی نہیں ترکی کی اصلاح پسند جمہوریت اس سے بھی آگے جانے والی ہے۔ اور وہ عربی قرآن کی جگہ ترکی قرآن کو دینے والی ہے۔

کہاں ہیں جمعیۃ العلماء کے مولانا جو ساردا ایکٹ کی اس بنا پر مخالفت کرتے ہیں۔ کہ امور شریعت میں قانون کو دخل دینے کا حق نہیں۔ وہ آئیں اور دیکھیں کہ شریعت کو کیونکر ترکی کی اسلامی حکومت جس کے

خلاف ایک لفظ زبان سے نکالنے کی مولانا صاحبان کو کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ اسلام کے بنیادی عقائد کو بیخ و بُن سے اکھاڑ رہی ہے۔ کیا ہندوستان کے مولاناؤں کی اسلام پرستی ہندو آزاری تک ہی محدود ہے۔ اور رہے گی۔ یا اسلامی جتھے مُسلم مفتیوں کے زیر کمان ترکی پر حملہ کرنے کے لئے بھی نکلیں گے؟

اسمبلی میں سوشل سدھار کے نئے بل

سارنا ایکٹ کے بعد کئی اور سدھارک بل اسمبلی میں پیش کئے جانے والے ہیں۔ ایک جہیز کی فضولیات کو قابل تعزیر قرار دلانے کے لئے ہے۔ جہیز

نہیں ہو سکتا۔ کہ کنور رگھبیر سنگھ کا بل پاس نہ ہو۔ اسے ہر ایک ممبر کی تائید حاصل ہوگی۔ لیکن نفاذ کے بعد اس کی حالت پنجاب کونسل کے اس قانون سے اچھی نہ ہوگی۔ جو انسداد تمباکو نوشی کے لئے سکھوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر پاس کروایا تھا۔ اور جو غالباً کبھی عمل میں نہ آنے کے لئے نافذ ہوا تھا۔ جب ایک بل کا حشر یہی ہوتا ہے جو پہلے پاس ہوئے سوشل سدھارک بلوں کا ہو رہا ہے۔ تو اسمبلی میں تقریریں کرنے کی بجائے سدھار کے خواہشمندوں کا کام یہ ہے۔ کہ عوام تک رسائی حاصل کریں۔ اور ان کے اندر پرچار کر کے اپنے سدھاروں کے حق میں رائے عامہ پیدا کریں۔ اگر ایسا کیا جا سکے۔ تو جہیز کی خرابی

بھی تیار نہیں۔

ایک سادھارن بُدھی کا شخص بھی مذہب کے واتاورن سے اٹھ کر یہ تسلیم کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ کہ بال بیاہ جاتی گھاتک ہے۔ اور ان بال بیاہوں کے پریِنام سوروپ بال بدھواؤں میں جو بھاری اضافہ ہو گیا ہے۔ ان کا سُدھار کرنا ہی یوگیہ ہے۔ لیکن جونہی یہ شخص پھر مذہب کے واتاورن میں آتا ہے۔ تو بال بیاہ کے نشیدھ اور بال بدھوا بیاہ کے سمرتھن سے انکار کر دیتا ہے نتیجہ یہ ہے۔ کہ سرکار کو سوشل سدھار میں قانون کی شرن لینی پڑتی ہے چنانچہ بال بیاہ نشیدھک سارنا ایکٹ نافذ ہوا۔ لیکن اس کا ہونا نہ ہونا ایک برابر ہے۔ کیونکہ بال بیاہ ہو رہے ہیں۔ اور سارنا ایکٹ خاموش ہے۔ یہ اس لئے کہ رائے عامہ قانون کا ساتھ نہیں دیتی۔ رائے عامہ ساتھ دیتی۔ تو قانون کی ضرورت ہی نہ تھی۔ رائے عامہ کے ڈنڈے کے خوف سے بال بیاہ خود بخود دور ہو جاتا۔

مُسلم اور عیسائی خدا پرستی

مُسلمان کا دعویٰ توحید پرستی ہے۔ عیسائی بھی موحد ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ لیکن نہ مُسلمان عیسائی کو موحد تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ نہ عیسائی مُسلمانوں کو وحدت پرست۔ مُسلمانوں کو عیسائیوں پر اعتراض ہے۔ کہ وہ تین خدا مانتے ہیں عیسائیوں کا کہنا ہے۔ کہ مُسلمان خدا کے ساتھ رسول کو شریک کر کے موحد کیسے ہو سکتے ہیں؟ ایک دوسرے کے خلاف دونوں کے اعتراضوں میں وزن ہے۔ تین خدا کی تھیوری کا عیسائیوں کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اس لئے انہیں باطناً تو اس کو اپناتے اور ظاہراً انکار کرتے ہی بنتی ہے۔ چنانچہ "نور افشاں" لکھتا ہے:-

"مسیحیت کہیں یہ تعلیم نہیں دیتی۔ کہ "خدا تینوں میں کا ایک ہے"، اور نہ مسیحیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ "خدا تینوں میں کا ایک ہے" اور نہ مسیحیت تین خداؤں کی تعلیم دیتی ہے۔ اور نہ ہم تین خداؤں کے قائل ہیں"

پھر اسلامی توحید کے متعلق نور افشاں کا کہنا ہے "البتہ ہم اس وحدت کے قائل نہیں جس کی تعلیم آپ (مسلمان) دیتے ہیں۔ کیونکہ جس وحدت کی تعلیم آپ دیتے ہیں۔ نہ تو وہ عقلاً ثابت ہے اور نہ ہی خارجاً"۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ نہ عیسائیوں کی توحید توحید ہے۔ نہ اسلام کی توحید کی واستوک تعلیم وید نے دی ہے۔ اس میں پرماتما کو ایک مانا گیا ہے۔ اور اسے نیائے میں کسی طرح بادھت نہیں کیا گیا۔ نہ وہ حضرت مسیح کے کفارہ سے اس

ہندوستان کے دردِ سینہ فگار آ

(از منشی ٹیک چند سخن تلمیذ فصیح العصر حضرت آخنر کوٹ ادو)

آ مہرشی جی ہند میں پھر ایک بار آ
اہلِ وطن کی بیکسی پہ اشکبار آ
ہم بیکسوں کی عزتوں کے پاسدار آ
بھارت کی ناؤ پھر ہے بھنور میں پھنسی ہوئی
"بیڑا کا جب اشک گرم زمیں بھی تڑپ اٹھی"
پھر آنکھ پھر رہی ہے تجھے ڈھونڈتی ہوئی

آ آ! شمعِ قوم پہ پروانہ وار آ
ہندوستاں کے دردِ سینہ فگار آ
باشندگانِ ہند کے اے تاجدار آ
آ! لگا خدا کے لئے اس کو پار آ
اہلِ وطن کی دردبھری سُن پکار آ
آنکھوں کا نور بن کے دلوں کا قرار آ

باغِ وطن کی بلبلیں ہیں انتظار میں
ساتھ اپنے لائے گا تو نسیمِ بہار آ

کا بھی انسداد ہو جائے گا۔ دیوداسی سسٹم بھی اُڑ جائے گا۔ اور اچھوتوں پر جو ناروا جبر پابندیاں ہیں۔ وہ بھی اُڑ جائیں گی۔ یاد رہے کہ رائے عامہ پیدا کئے بغیر قانون نافذ ہو کر بھی بیکار ثابت ہونگے

سوشل سدھار میں قانون کی امداد

سدھار کوئی بھی ہو۔ اس میں سچائی کامیابی رائے عامہ کی ہمدردی سے ہی ہو سکتی ہے۔ یہ سوشل سدھار تو بہت حد تک رائے عامہ پر منحصر ہے بھارت کے اندر سوشل طور پر بھاری خرابیاں ہیں۔ ان کے سدھار کے لئے آواز اٹھتی رہتی ہے۔ لیکن پوری کامیابی نہیں ہوئی۔ کارن یہ ہے۔ کہ سوشل رسم و رواج کو مذہب کا انگ بنا دیا گیا ہے اور مذہب کے لئے بھارتی کوئی معقول بات سننے کو

کی بدعت سے کون ہے۔ جو نالاں نہیں۔ لیکن یہ بدعت ہے۔ کہ دن بدن بڑھ رہی ہے آریہ سماج سوشل سدھار کے میدان میں سب سے آگے ہے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ جہیز کی بدعت کے فروغ میں آریہ سماجیوں کا کافی حصہ ہے اُس نام کے اپدیشکا کی طرح جو شردھالوؤں کو تو اپدیش دیتا ہے۔ کہ بینگن نہ کھانا چاہیئے اور خود شوق سے کھاتا ہے۔ جہیز کے تعلق میں آریہ سماجیوں کا طرز عمل بھی قابل مذمت ہے۔ وہ اپدیش تو یہ کریں گے۔ کہ جہیز کی فضولیات اڑا دی جائیں۔ لیکن خود اگر لڑکے کی شادی کرتے ہیں۔ تو جہیز کے متعلق ان کی اُمنگیں نہایت بڑھی چڑھی ہوتی ہیں۔ اور اگر لڑکی کی شادی کرتے ہیں۔ تو طاقت سے بڑھ کر جہیز کی تیاری کرتے ہیں۔ اس قسم کی منو ورتی کی اوستھا میں یہ تو

امر پر مجبور ہے۔ کہ جس پر غیبا برت کا لیبل لگا ہو۔ اُسے جنت میں داخل کرے۔ اور برخلاف اس کے جو غیبی کے گلے کی بھیڑوں میں شامل نہیں ہُوا۔ اُسے لازمی طور پر دوزخ کا راستہ دکھائے۔ نہ وہ اس امر پر مجبور ہے۔ کہ جو شخص یہ کہکر اس کے پیش ہو کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں مُسلمان ہوں۔ خواہ وہ فاسق، زنا جرائی ہو۔ اُسے بہشت کا پاسپورٹ عطا کرے۔ یا جس نے اپنی سو روپیہ کی جائیداد کا دسواں حصہ یعنی دس روپیہ قادیان کے بہشتی مقبرہ فنڈ میں دے دیا۔ جنت کی تمام آسائشیں اُس کی بھینٹ کرے۔ دیدکا پرماتما اور نیائے کاری ہے۔ اور نیائے کرنے میں کسی کی طاقت نہیں۔ کہ اس کا ہاتھ روک سکے ؛

بدترین فرقہ پرستانہ ذہنیت

پرماتما کی سرشٹی میں مولانا بھی ایک عجیب جانور ہے۔ اُسے دعوٰے تو وحدانیت کا ہے لیکن واحد خدا کی سنتان کا اُسے مل بیٹھنا کبھی گوارا نہیں۔ اُس کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے۔ کہ آدمی اور آدمی کے درمیان جوت پیدا ہو۔ ایک دوسرے کی صورت دیکھنے کا روادار نہ ہو۔ مثال کے طور پر انقلاب کے مولانا کی سُنئیے۔ وہ لکھتا ہے :-

"پنجاب کے کسی شہر کے بازار میں چلے جائیں وہاں غور سے دیکھئے۔ کہ ہندو دکانوں پر بھیڑ ہے۔ گاہکوں کا ہجوم ہے۔ لیکن مسلمان دکان دار ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ وجہ یہ نہیں کہ ہندو گاہک زیادہ ہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ ہندو تو مسلمان دوکان پر جاتے نہیں۔ اور مسلمان گاہک ویسے ہی اپنی بے غیرتی اور دینی بے حمیتی سے ہندو دوکان کی سرپرستی کرتا ہے۔ اور اس طرح نہایت خاموشی سے مسلمانوں کے مستقبل کو تاریک کر رہا ہے"

اوہ! کیسی بدترین فرقہ پرستانہ ذہنیت ہے ؛

خُدا اور رسُول کا حکم

مُسلمانوں کو بے غیرت اور بے حمیت بنا کر مولانا مُسلمانوں کے زوال اور مُفلسی کا علاج بتاتے ہیں :-

"مُسلمانوں کی ساری مصیبتیں ختم ہو جاتی ہیں سارا زوال اور مُفلسی کا قصہ سٹ جاتا ہے۔ اگر ہر مُسلمان مرد اور عورت خدا اور رسول کے حکم کے ماتحت یہ عزم مصمم کرے۔ کہ وہ ہر حالت میں اور ہر جگہ مُسلمان دکان دار کی سرپرستی کریگا اور کسی غیر مُسلم سے کوئی چیز نہیں خریدے گا۔"

خدا اور رسول کے حکم کی بھی خوب کہی۔ رسول کا حکم ہو۔ یہ ہو سکتا ہے۔ لیکن خدا کا حکم کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا حقیقی خدا کا حکم ہو سکتا ہے۔ تو یہ کہ ایمان دار اور پورا تولنے والے دوکان دار سے معاملہ کرو بے ایمان اور کم دینے والے کے پاس مت جاؤ۔ سو خدا پرست مسلمان خدا کے اس حکم کی تعمیل کر رہے ہیں جہاں سے اُنہیں اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول ہوتی ہے وہاں سے لیتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ جس سے وہ لیتے ہیں۔ اُس پر مُسلمان کا ٹھپہ ہے یا غیر مُسلمان کا ؛

اگر کسی خدا کا یہ فتوٰے ہے۔ کہ مُسلمان سے ہی سودا سلف خریدو۔ تو وہ کل عالم کا خدا نہیں ہو سکتا۔ وہ فرقہ پرست مولاناؤں کا خانہ ساز خدا ؛

ہندو مُردہ قوم کا نام ہے

لائلپور کے سناتنی سہیوگی میں ایک سناتنی سجن لکھتے ہیں :-

زمیندار لوگ روا جا سکھ بن گئے۔ برہمنوں نے چاروں ورنوں کا کام سنبھال لیا۔ شودر الگ ہوتے جا رہے ہیں۔ باقی کھشتری نام ماتر ہیں۔ دوکان دار اور ملازم پیشہ لوگ باقی رہے۔ اول الذکر کو سارا دن دوکان داری سے فرصت نہیں ہوتی۔ دوکان چلانے کے لئے خوشامد کی ضرورت ہے۔ آخر ضمیر مُردہ ہو جاتی ہے۔ ملازم نام کے ہی ملازم ہیں۔ اُن کا ذکر ہی کیا ہے۔ زیادہ تعداد کلرکوں کی ہوگی۔ اس لئے ہندو قوم دراصل مُردہ قوم کا نام ہے"

لیکن یہ کیوں ہے۔ اس لئے کہ ہندوؤں نے کرم کو جواب دے کر کیول جنم کو پردھانتا دی۔ اگر کرم کی پردھانتا ہوتی تو برہمن ... ہندو ہار نہ بگڑتا۔ اور ... اکثر بھشٹاچاریہ نہ رہتے۔

اسی طرح کھشتری نام کے کھشتری نہ ہوتے جب برہمن کھشتری ویش اپنے ورن دھرم میں درڑھ ہوتے۔ تو شودروں کو اُن سے حسد نہ ہوتا۔ اور وہ ہندو جاتی سے الگ ہونے کی نہ سوچتے۔ اس انیائے کو کون برداشت کر سکتا ہے۔ کہ ایک سداچاری وِدوان لیکن جنم کا شودر ایک دراچاری نراکشر بھشٹاچاریہ سے جس کا جنم برہمن کے گھر ہُوا ہے۔ دھتکارا جائے۔ جب تک یہ اوستھا رہے گی۔ برہمن نام کے براہمن رہیں گے۔ شودر جاتی سے الگ ہوتے جائیں گے۔ اور ہندو قوم مرتیو کی طرف قدم بڑھاتی چلی جائے گی۔ ہندو قوم کے مرتیو روگ کی اوشدھی رشی دیانند کے پاس ہے۔ وہ زندگی چاہتی ہے۔ تو اسے رشی دیانند کے چرنوں میں آنا ہوگا ؛

کرم فلاسفی کی سنشن میں

سناتنی لاکھ کہیں کہ ورن کی بنیاد جنم پر ہے لیکن جب آتما ستیہ کے دانا ورنوں میں بھرمن کرتی ہے۔ تو اُسے کرم کی مہما کے سامنے سر جھکانا ہی پڑتا ہے۔ چنانچہ وہی سناتن دھرمی سجن منن شبد دل میں کرم کی مہما کو یوں تسلیم کرتے ہیں۔

"ہر ایک گاؤں میں برہمن ... پڑھے ہُوا کرتے تھے۔ کیونکہ دوسری جاتیاں ان سے ودیا حاصل کرتی تھیں۔ جب سے سکول کُھلنے لگے ہیں۔ برہمن جاتی سے ودیا جاتی رہی۔ صبح و شام پہلے مندروں میں کتھا ہُوا کرتی تھی۔ لوگ درشن کرنے جایا کرتے تھے۔ وہیں کچھ سمے دھرم چرچا اور ست سنگت میں گذارتے تھے۔ دھرم کا پرچار تھا۔ اب مندروں کے مالکوں کو خود اپنی عیش و عشرت کے نباہنے سے فرصت نہیں ملتی ؛

اس کے بعد سنیاسی تھے۔ ہر ایک برہمن کا فرض تھا۔ کہ آخری عمر کا حصہ ایشور بھجن اور دھرم پرچار میں گذارے۔ یہ سنیاسی تین رات سے ... ایک جگہ ٹھیرتے تھے۔ لوگوں کی شنکا نوارن کرتے تھے۔ اور دھرم اُپدیش گاؤں گاؤں کیا کرتے تھے۔ اب سادھو زیادہ تر سادھو نام پر ہی کلنک ہیں۔ جو گھر سے جھگڑ الیرنے کپڑے پہن کر سادھو بن گیا۔ زمانہ پراچین کے سادھو عامل باعمل تھے۔ ان کے پرچار کا اثر بھی گہرا تھا۔ اب پنڈت جی خود اُپدیش دیتے ہیں۔ کہ بینگن نہ کھاؤ۔ مگر گھر میں ان کے بینگن ہی بھاجی ہوتی ہے۔ سٹیج پر لیکچر ہوتا ہے۔ مانو کرتی برا نہ بھوئی ہے۔ خوب زور و شور سے۔ مگر شردھالو جیسے آتے ہیں۔ ویسے ہی چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ خود عامل باعمل نہیں"؛

کیا ہمارے بھائی نے یہ تسلیم نہیں کیا۔ کہ برہمن اور سادھو عالم ہونے چاہئیں۔ پھر صرف عالم ہونا ہی کافی نہیں۔ بلکہ باعمل بھی ہوں۔ آریہ سماج کیا کہتا ہے۔ وہ بھی یہی کہتا ہے کہ برہمن وہ ہے۔ جو برہمن دھرم کے سدھانتوں کو پالن کرتا ہے۔ اور اسی طرح سنیاسی وہ ہے جو سنیاس دھرم کے سدھانتوں کی کسوٹی پر پُورا اُترتا ہے نہ کہ گھر سے جھگڑ کر گیروے پہن لینے والے سادھو۔ نہ کسی سنت کرم کے نہ کرنے کا اُپدیش دے کر خود اس کو کرنے والے برہمن ؛

یوروپ میں ویدک سبھیتا پریم

مہاتما گاندھی آئی میں گئے۔ تو کچھ کتابیں اُن کی بھینٹ کی گئیں۔ اُن میں سے ایک کتاب رومن اور دیوناگری اکھشروں میں چھپی ہوئی تھی۔ یہ کتاب اُپنشدوں کا خلاصہ تھی۔ کتاب کیا تھی۔ جواہرات کا ذخیرہ تھا۔ جس کا انتخاب آریہ سنسکرتی سے کیا گیا تھا۔ ایک اور کتاب بھگتی یوگ تھی۔ جو گیتا کے بارھویں ادھیائے کی تشریح ہے ؛

ایک اطالوی دِدوان نے مہاتما جی سے دیوناگری کی ایک خوشخط لکھی ہوئی چٹھی کے ذریعہ ملاقات کی۔ اس میں لکھا تھا :-

गान्धवे सर्व भूत हिते-रताये:

ارتھات میں گاندھی کو بار بار نمسکار کرتا ہوں۔ جو پرماتما کی سرشٹی کی بھلائی میں لگا ہُوا ہے۔ اسیطرح ایک اطالوی دیوی نے ایک کارڈ دیا۔ جس پر لکھا تھا۔

गान्धवे महात्मने नमो नम:

یہ دیوی سنسکرت کی ودوان ہے۔ یہ مثالیں ثبوت ہیں اس بات کا کہ یوروپ میں پرچار کے پربندھ کے بغیر ویدک سبھیتا سے پریم ہے۔ اگر ویدک سبھیتا کے پرچار کا نیم انوسار پربندھ کیا جائے تو پرینام بہت اُتم ہو سکتا ہے۔ یہ کام آریہ سماج کا ہے۔ اس کے اتیرکت اور کوئی نہیں کر سکتا۔ آریہ سماج اس طرف کب متوجہ ہوگا یہ پرشن ہے۔ جو ویدک دھرم پرچار کے ہر ایک پریمی کے ہردے میں اُٹھتا ہے ؛

احرار اور قادیانی

احراریوں اور قادیانیوں کی رقابت انہیں اُن کے اصلی روپ میں ظاہر کرنے کے لئے خوب مسالہ بہم پہنچا رہی ہے۔ چنانچہ قادیانی الفضل لکھتا ہے۔

"احرار کے ایک لیڈر جو تا حال گرفتار نہیں ہوئے اور نہ کبھی ہونگے۔ اور جن کا اسم گرامی چوہدری افضل حق ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ احرار نے اب تک مُسلمانوں سے لے کر سات لاکھ روپیہ کشمیر کو جتھے بھیجنے میں صرف کئے ہیں۔

جس کشمیری مسلمان سے آپ نے فخریہ لہجہ میں یہ بات کہی۔ اس نے ادب سے پُوچھا۔ کہ اس سات لاکھ میں سے کیا آپ نے زیادہ نہ سہی تو صرف سات ہزار ہی سہی۔ کشمیر کے مُسلمان بیواؤں۔ اُن کے یتیموں غریبوں۔ اسیروں قیدیوں اور زخمیوں کو بھی دیا۔ یہ سوال سنکر افضل حق صاحب خاموش ہو گئے" ؛

اگر یہ ٹھیک ہے۔ کہ مُسلمانوں کا سات لاکھ روپیہ جتھے بھیجنے میں خرچ ہو گیا ہے۔ اور جن کشمیری مُسلمانوں کے نام پہ یہ روپیہ جمع کیا گیا۔ ان کو اس میں سے کچھ بھی نہیں ملا۔ تو مُسلمانوں کی جہالت اور عقیدت کا بے جا فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے ؛

دلت اُدّھار اور دھرم بل

(از راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی بڑودہ)

بڑودہ میں انیک سوراج وادی ہندو نوجوان موجود ہیں۔ جو شتھانی دو کانوں پر دھرنا لگا کر جیل خانے جانے کے لئے تیار ہیں۔ ماہ اکتوبر گذشتہ میں مہاتما گاندھی جی کے جنم اتسو کے موقعہ پر انہوں نے خود موریش بھگتی اور دلت اُدھار پر لیکچر دیئے۔ اس سبھا میں جس میں کہ دلت بھائی ایک بھی موجود نہیں تھا۔ اتفاق سے ایک حرّ آریہ سماجی بندھو اس جلسے میں جا نکلا۔ اس نے ان کو کہا کہ آپ جب جیل خانہ جانے تک کو تیار ہیں۔ تو بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ آپ میں اتنا دھرم بل ہی نہیں۔ کہ دلتوں کے محلے میں جا کر ان کو اُپدیش دے سکو۔ یا دلتوں کو اپنی سوراجیہ سبھا میں بلا کر اپنے برابر بٹھا کر چھوت چھات کے بھوت کو دور کر کے دکھا دو۔

گاندھی بھگت۔ نوجوان لیکچرار نے کہا:۔

”آپ ہم کو کسی آریہ سماجی اُپدیشک کا پتہ دو۔ جس کے سپرد ہم دونوں کام کر سکیں۔ یعنی وہ ان کے محلے میں جا کر ان کو اُپدیش دیوے۔ اور پھر وہ ان کو یہاں ساتھ لاوے۔ اور ساتھ بٹھا دیوے“

آریہ سماجی بندھو سُن کر حیران ہو گیا۔ کہ ہندو برادری کا خوف ان کو کتنا ہے۔ جس کے لئے یہ کٹر گاندھی بھگت مشہور ہونے پر بھی اچھوت محلے میں جا کر ان کو اُپدیش تک نہیں دے سکتے۔ جو یہ امر واقعہ بڑودہ کا ہے۔ ٹھیک یہی حالت بمبئی پریزیڈنسی کے انیک شہروں کی ہے۔ بھاری تعداد ایسے نوجوانوں کی برادری سے ڈر کر دھرم بل نہ ہونے کے کارن گاندھی اُتسو کا داہی منانی ہے۔

کانگرس کے ایک نامی نوجوان لیڈر ان آج کل وقت کر رہے ہیں۔ کہ سوراجیہ کے لئے دھرم کی ضرورت نہیں دیش کے نامی اخبارات میں ایشور اور دھرم کے خلاف مضامین لکھوانے کی وہ فکر میں رہتے ہیں۔ احاطہ بمبئی بھر میں جہاں جہاں گاندھی آشرموں میں اچھوت اُدھار کا کام جو سجن کر رہے ہیں۔ وہ ۹۹ فی صدی پکے آریہ سماجی یا مہاتما آریہ سماجی ہیں۔ آریہ سماجی بھائیوں میں دھرم کا بل ہے۔ وہ جہاں جیل خانہ جانے کو تیار ہے۔ وہاں وہ ابنیچ اُدھار کا کام ٹھیک ٹھیک طور سے کر رہا ہے۔ اس لئے کانگرس کے وہ لیڈران جو ایشور اور دھرم کو کالے پانی بھیجنے کے لئے رات دن پبلک لیکچر دیتے پھرتے ہیں۔ ان کو ان عملی ساتوں سے جو اس وقت دیش بھر میں موجود ہیں۔ اپنی پوزیشن اور خیالات کا تبصرہ کر کے ان کو بدلنا ہوگا۔ کارن کہ ہمیں تو تازہ تجربہ یہی ثابت کر رہا ہے۔ کہ دھرم بل ہونے سے

یعنی آریہ سماجی ہی دلت اُدھار کے کام کو پوری مستعدی اور سچی لگن سے کر رہے ہیں۔ مہرشی دیانند سے بڑھ کر ایشور بھگت اور دھرماتما اس یُگ میں روئے زمین پر تو نہیں ہوا ہے مہرشی کا پرتھے جیون پاپ یُگ پر ثابت کر رہا ہے۔ کہ کوئی سدھار کا بھاری کام بنا دھرم بل کے نہیں ہو سکتا۔ کیا دھرم کو تلانجلی دینے والے دیش بھگت ہماری ان سطور پر غور کرنے کی تکلیف فرماویں گے۔

سار و دیشک ودوان آریہ سمیلن دہلی

سواگت کارنی سبھا کا اجلاس ۲۱-۱۲ دسمبر کو منعقد ہوا ہے۔ اس کی سواگت کارنی بنانے کے لئے دہلی کے تمام آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کی سمّیلت سبھا ۱۸ جنوری کو آریہ سماج مندر چاوڑی بازار دہلی میں ہوئی۔ ایسجنوں میں شری مہاتما نارائن سوامی جی۔ شری سوامی آنند بھکشو جی سرسوتی۔ شری لالہ نارائن دت جی۔ لالہ گیان چند جی۔ رائے صاحب گنگا رام جی اور بابو نند کشور جی کھنّہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس سبھا میں سواگت کارنی سبھا کا بنایا جانا نشچیت ہوا۔ اور سواگت کارنی کی فیس ممبری پرشوں کے لئے ۵ روپے اور استریوں کے لئے دو روپے مقرر کی گئی۔ وزیٹر فیس پرشوں کے لئے دو روپے اور استریوں کے لئے ایک روپیہ نشچیت ہوئی۔

۲۱ سرسیوں کی جن میں ایک دیوی بھی ہے سواگت کارنی سبھا بنالی گئی۔ اور جب تک مستقل انتخاب نہ ہو۔ تب تک کے لئے سوامی آنند بھکشو جی سرسوتی منتری نروا چت ہوئے۔

ودوت سمیلن کی رسید بہیاں چھپ گئی ہیں سدسیہ بنانے کا کام آرمبھ ہو گیا ہے۔ جن آریہ سماجوں اور آریہ بندھوؤں کو رسید بہیوں کی ضرورت ہے۔ سار و دیشک سبھا کے دفتر واقع شردھانند بلیدان بھون شردھانند بازار دہلی سے منگوالیں۔

آشا ہے۔ کہ آریہ ودوان اور ودیا پریمی سجن اپنے سہیوگ اور پرتساہن سے ہمیں کرتارتھ کریں گے۔

(منتری سواگت کارنی سمتی)

خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر ضرور درج کیا کریں۔

ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس روہتک پر جاٹ گزٹ

مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء کے جاٹ گزٹ میں ایک مضمون ”ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس کی اصلی حقیقت آخر کھل گئی“ کی سرخی سے نکلا ہے۔ جس میں اخبار مذکور نے کانفرنس کے خلاف خوب زہر اگلا ہے۔ خیر یہ اپنی اپنی ذات کی بات ہے۔ اس اخبار نے کئی بار آریہ لیڈروں کی ذات پر کیچڑ اچھالنے کا کام کیا ہے۔ چنانچہ چند سال ہوئے اپنے قومی نمبر میں ایک نہایت کمینہ مضمون ”آریہ سماج اور ہم“ کی سرخی سے نکالا تھا۔ جس میں پاک آتما۔ دھرم اور تیاگ کی مورتی سورگیہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج کی ذات پاک پر ناجائز حملے کئے گئے تھے۔ اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً یہ گزٹ اپنی کمینہ عادت سے مجبور ہو کر آریہ سماج کے خلاف نیش زنی کرتا رہا۔ چنانچہ ابھی ۳ ماہ ہوئے تقریباً گزٹ کا تمام پرچہ آریہ سماج اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے خلاف تھا۔ اس میں سب سے پہلا آرٹیکل جاٹ گزٹ کے آنا نامدار چودھری چھوٹو رام کی طرف سے نکلا تھا۔

اسی طرح اب ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس روہتک نہایت ہی کامیابی سے ختم ہوئی ہے۔ جس میں نہایت قیمتی پرستاؤ پاس ہوئے۔ پوجیہ آچاریہ رام دیو جی گوروکل کانگڑی۔ اور شری مہاشہ کرشن جی بی اے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے پرجوش تقریریں ہوئیں۔ مگر سخت افسوس کہ جاٹ گزٹ کے دل میں اس کی کامیابی خار کی طرح کھٹکتی ہے دیکھو آریہ سماج کا پلیٹ فارم دھرم اور صداقت کا پلیٹ فارم ہے۔ وہ پاپ یا پاپی کے رعب داب یا لالچ وغیرہ سے نہیں دبتا۔ آریہ سماج دنیا کے تمام مذاہب کے غلط معتقدات پر آلوچنا کرنا اپنا دھرم کرتویہ سمجھتا ہے اور اس کا پالن کرتا ہے۔ شری آچاریہ رام دیو جی نے سچائی کا اظہار کیا۔ یہ اظہار محض ستیہ کے پرکاش کے لئے تھا۔ کسی کو چڑانے یا بدنام کرنے کی ہرگز نیت نہ تھی۔ جیسا کہ جاٹ گزٹ ظاہر کرتا ہے۔ درحقیقت یہ اس کا بہانہ ہے۔ کہ کسی طرح زمیندار اور غیر زمیندار کا سوال پیدا کر دیا جائے اور اصل حقیقت دب جائے۔

آریہ سماج کے خلاف لکھنے کی غرض یہ ہے کہ یہ ایک زندہ اور با اصول سوسائٹی ہے۔ جس سے مسلمانوں کو خدا واسطے کا بیر ہے۔ مگر جاٹ گزٹ پارٹی مسلمانوں کی خاص پٹھو ہے۔ جو مسلمانوں کو ہر طرح جائز اور ناجائز طور پر خوش رکھنا چاہتی ہے اس کے لئے یہ بھی ایک طریقہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے خلاف لکھ کر مسلمانوں کو کہا جائے کہ دیکھئے حضور ہم تو ہر طرح آپ کے زاد ہیں۔ کہ آریہ سماج کے خلاف بھی لکھ رہے ہیں۔ اب تو آپ ہماری مسلم نوازی پر یقین کریں۔ ... غرض ہے نہ آریہ سماج سے۔ ...

سے۔ ہمیں تو صرف آپ لوگوں کی خوشنودی منظور ہے۔ اس طریقہ سے مسلمان عارضی طور پر خوش تو ضرور ہو جاتے ہیں۔ مگر جب کچھ دینے لینے کا سوال آتا ہے تو طوطا چشمی اختیار کر لیتے ہیں۔ اس وقت گزٹ پارٹی کی ”نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم“ یا ”گوئم مشکل وگرنہ گوئم مشکل“ والی مثال ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اگر اب مسلمانوں سے ناراض ہوں۔ تو جائیں کہاں۔ ہندو سکھ یا آریہ تو منہ لگاتے نہیں۔ اس صورت میں نہ تو ہندو آریہ سکھوں کے رہے اور نہ مسلمانوں کے۔

میں اپنے عزیز بھائیوں کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ اب وہ وقت گذر گیا۔ جبکہ آپ اور آپکی پارٹی بھولے بھالے نیک اور شدھ ہردیہ کے آریوں کو زمیندار۔ غیر زمیندار۔ جاٹ اور غیر جاٹ کا سوال اٹھا کر۔ اپنے دام جھانسوں سے پھانس کر اپنا اُلو سیدھا کر لیا کرتے تھے۔ اب تو ہر ایک آدمی پر آپ کی کارستانی ظاہر ہو گئی ہے۔ اور آپ کے ڈھول کی پول کھل گئی ہے۔ جس سے آپکو اپنی خود ساختہ زمیندار لیگ کا ڈھونگ بھی جو رچا تھا بند کرنا پڑا۔ کیونکہ اگر دراصل وہ لیگ زمینداروں کے کوئی فائدے کی چیز ہوتی۔ تو تمام زمیندار اس کے ساتھ ہو جاتے۔ اور وہ ہمیشہ جاری رہتی۔ مگر نتیجہ برعکس نکلا۔ اور یہ تماشہ بند کرنا پڑا۔

اب مشورہ یہ ہے۔ کہ آپ سچے ہردے سے پرم پتا پرمیشور سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہوئے کلیان کاری۔ پوتر ویدک دھرم کی سیوا میں لگ جائیں۔ تاکہ لوگ اور پرلوک میں بھلا ہو۔

(جگن ناتھ آریہ۔ از روہتک)

آریہ کمارشی بودھ نمبر

اس سال آریہ کمارشی نمبر ۵ مارچ کو شائع ہوگا آریہ سماجک جگت میں ”آریہ“ کا رشی نمبر خاص درجہ رکھتا ہے۔ اس میں آریہ سماج کے قابل قدر ودوانوں کے مضامین اور مشہور و معروف شاعروں کی نظموں کا کافی ذخیرہ ہوتا ہے۔ یا اس کی رنگین تصاویر بھی قابل دید ہوتی ہیں۔ آریہ سماجیں اور آریہ سجن پرچار کی غرض سے اسے بھاری تعداد میں منگوا کر تقسیم کرتے ہیں۔ گذشتہ سال اس کی مانگ اس قدر رہی۔ جسے ہم پورا نہ کر سکے۔ پرچہ کی اشاعت کے دو ماہ بعد تک بھی آرڈر آتے رہے۔ یہ نمبر امسال بھی اپنی پوری شان و شوکت سے شائع ہوگا۔ چاہئے ہر ایک آریہ پرش کو اپنے پاس رکھنا چاہئے۔ ایک کاپی کی قیمت چھ آنے ہوگی۔ جو لوگ ابھی سے تین روپے دے

✤ ✤ ✤

اشتہاری پنڈت

(از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک)

کسی سنسکرت کوی نے ایک شلوک کہا ہے

घटं छित्त्वा पटं छित्त्वा कृत्वा रासभरोहणम्। येन केन प्रकारेण प्रसिद्धः पुरुषो भवेत्॥

اس کے معنی یہ ہیں "کہ گھڑے کو پھوڑ کر کپڑے کو پھاڑ کر گدھے پر سواری کر کے جس طرح بھی ہو سکے۔ اسی طرح آدمی کو مشہور آدمی بننا چاہیئے"

ہو بہو اس قول کے مطابق ہی سناتن دھرم کے بعض پنڈتوں کا دستور العمل معلوم ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک مہاشے کرن گورا ندتہ مل شرما آنریری اپدیشک بھی دکان ہیں۔ جو خواہ مخواہ اخبارات میں غلط سلط مضمون تحریر کر کے مشہور آدمی بننا چاہتے ہیں۔ ان کا ایک چیلنج شاسترارتھ کے لئے "آنند" لاہور میں ۱۶ مگھر سمت ۱۹۸۹ میں میرے نام شائع ہوا تھا۔ چیلنج دینے والے نے مجھے کوئی اطلاع نہیں دی۔ لیکن آریہ ویر کے ایڈیٹر نے یہ مضمون میرے پاس روانہ کیا۔ اور میں نے ۱۶ پوہ کے آریہ ویر صفحہ ۱۲ پر ان کے چیلنج کو منظور کر کے شاسترارتھ کے لئے مضمون مقرر کر دیا۔ کہ "استری کو دوسرے پتی کا ادھیکار ہے" چیلنج منظور کئے کو ڈیڑھ ماہ سے اوپر ہو چکا ہے مگر آج تک اس تحریری شاسترارتھ شروع کرنے کے متعلق کوئی جواب نہیں ملا۔ میں نے ان کی تحریر کے بموجب وید سمرتی۔ رامائن۔ مہابھارت اور دلیلوں سے مختصر طور سے اپنا پکش پیش کر دیا تھا۔ مجھے امید تھی کہ پنڈت جی اس مضمون پر باقاعدہ تحریری شاسترارتھ شروع کر دیں گے۔ مگر شاسترارتھ کرنا کوئی خالہ جی کا گھر تھوڑا ہی ہے۔ اس کے لئے تو لیاقت اور تحقیقات کی ضرورت ہے۔ سو وہ پنڈت جی سے ایسے ہی دور ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اس شاسترارتھ کے چیلنج اور منظوری کو شرادھ کی کھیر کی طرح ہضم کر کے اب ایک اور مضمون سناتن دھرم پرچارک امرتسر میں ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء کے پرچہ میں صفحہ ۱۱ پر تحریر کیا ہے۔ کہ سوامی دیانند جی کے گرنتھ شرتی اور سمرتی کے برخلاف ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں یہ دلیل دی ہے کہ سوامی جی نے چوٹی کٹوا کر ہندوؤں کو عیسائی اور مسلمان ہونے کو مستحکم کیا ہے۔ پنڈت مذکور نے اپنے مضمون میں پہلے شاسترارتھ چاکھل کا ذکر کیا ہے اس شاسترارتھ کے متعلق وہی لوگ جانتے ہیں۔ جو شاسترارتھ میں موجود تھے۔ اس شاسترارتھ میں سناتن دھرم کو شکست فاش نصیب ہوئی۔ وہ سناتن دھرم سبھا چاکھل کو زندگی بھر یاد رکھے گی پنڈت

وک ناتھ جی کی زبردست تقریر نے پنڈت سری کرشن جی کا ناطقہ بند کر دیا۔ اور سوامی دیانند کرت گرنتھوں کے برخلاف ایک بھی وید منترا نیشر تک پیش نہ کر سکے۔ پنڈت مذکور نے اپنے مضمون میں پنڈت سری کرشن شاستری کی شکست کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی مدد کے لئے ایک عجیب بات لکھی ہے۔ کہ "ہمیں عجیب حیرانگی ہے۔ جب سناتن دھرمیوں نے یہ دعویٰ کر رکھا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش وید ورودھ ہے۔ تو پھر وید منتر کہاں سے لا دیں" قربان جائیں اس دلیل کے اجی پنڈت جی صاحب جب آپ کوئی وید منتر پیش کر کے یہ ثابت ہی نہیں کر سکتے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کی تعلیم فلاں وید منتر کے برخلاف ہے۔ تو پھر آپ کو کیا حق ہے۔ کہ آپ ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھوں کو وید ورودھ کہہ سکیں۔ آپ کی حیرانی تو بجا ہے۔ کیونکہ آپ دعویٰ تو کرتے ہیں۔ لیکن اس دعویٰ کے ثبوت میں دلیل پیش نہیں کر سکتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ پہلے کبھی کسی شاسترارتھ میں ایسا نہیں ہوا۔ یہ بالکل سفید جھوٹ ہے ہمیشہ شاسترارتھوں میں آریہ سماج کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ وید منتر پیش کرو۔ جس کی تعلیم کے برخلاف ستیارتھ پرکاش کی تعلیم ہے۔ مگر سناتن دھرمیوں کو اس معاملہ میں ہمیشہ منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ چونکہ سناتن دھرمی ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھوں کی تعلیم کے برخلاف کوئی وید منتر پیش نہیں کر سکتے۔ اس لئے ستیارتھ پرکاش آدی سوامی جی کرت گرنتھ سو فی صدی وید انکول ہیں۔

آگے چل کر پنڈت جی نے یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۹۲ کا ادھ ترجمہ کر کے کسی کیول کلپت شرتی کا پرمان چوٹی کو جائز ثابت کرنے کے لئے دیا ہے ہمیں اس کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آریہ سماج اور سوامی دیانند چوٹی رکھنے کے برخلاف نہیں ہیں۔ سوامی جی نے اس لیکھ میں یہ صاف طور سے لکھا ہے۔ "اس دوج کے لئے چوٹی کیول شکھا کو رکھ کے انیہ ڈاڑھی مونچھ اور سر کے بال سدا منڈواتے رہنا چاہیئے" اس سے ثابت ہے۔ کہ سوامی جی چوٹی رکھنے کے برخلاف نہیں ہیں۔ بلکہ حق میں ہیں۔ اور ہندوؤں کی چوٹی اور یگیوپویت کی جو سوامی دیانند اور آریہ سماج نے رکشا کی ہے۔ وہ سورج کی طرح دنیا پر روشن ہے۔ اگر آپ کو نظر نہ آتا ہو۔ تو ہم بھرتری ہری کے شبدوں میں یہی کہہ سکتے ہیں کہ

उलूको न विलोकते यदि

दिवा सूर्यस्य किं दूषणम्

یعنی اگر الو کو دن میں نظر نہ آوے تو اس میں سورج کا کیا دوش ہے؟ یہی نہیں کہ سوامی جی نے چوٹی اور یگیوپویت کی عیسائی اور مسلمانوں سے رکشا کی۔ بلکہ سوامی جی کی قائم مقام آریہ سماج نے لاکھوں ایسے لوگوں کو جو کہ پرانوں کی گندی اور بے ہودہ تعلیم سے متنفر ہو کر اور آپس کی چھوت چھات سے تنگ آ کر ہندو دھرم کو چھوڑ کر مسلمان اور عیسائی ہو گئے تھے۔ شدھ کر کے ہندو دھرم میں داخل کیا۔ اور جنم کے مسلمان عیسائیوں کو بھی شدھ کر کے ان کے سر پہ چوٹی رکھوائی اور گلے میں یگیوپویت پہنایا۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ کہ سوامی جی نے خاص حالتوں میں خاص حکم ضرور دیا ہے۔ کہ اگر کسی ملک میں بہت سردی ہو تو چاہے سارے سر پر بال رکھ لو۔ اور اگر کسی ملک میں بہت زیادہ گرمی ہو تو چاہے چوٹی سمیت منڈوا ڈالو۔ اب یہ صاف ظاہر ہے کہ سوامی جی کا یہ حکم عام نہیں ہے۔ بلکہ یہ خاص حالتوں کے لئے خاص حکم ہے۔ اور وہ سوامی جی کا اپنی طرف سے نہیں ہے۔ بلکہ وید اور سمرتی کی بنا پر ہے۔

یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۴۸ میں یہ شبد موجود ہیں:-

यत्र बाणाः संपतन्ति कुमारा विशिखा इव

یعنی میدان جنگ میں بان اس طرح گرتے ہیں۔ جیسے چوٹی سے رہت قطعی منڈے ہوئے بالک ادھر ادھر دوڑتے پھرتے ہیں۔

اس منتر میں صاف طور سے چوٹی رہت قطعی منڈے ہوئے کماروں کو اپمان کے روپ سے بیان کیا گیا ہے۔ پنڈت جی فرماتے ہیں۔ کہ یہ منتر اپمان کے طور سے بیان کیا گیا ہے۔ پنڈت جی کا علم تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ انہیں اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ اپمان کس کو کہتے ہیں۔ اور اپمان اور اپمیے کیا ہوتا ہے۔ پنڈت جی کو معلوم ہو کہ اپمان اسی چیز کی دی جا سکتی ہے۔ جو چیز دنیا میں موجود ہو۔ تو پھر کماروں کا چوٹی کٹوانا وید کو مقصود ہو گا۔ تبھی تو ان کی اپمان دی۔ ورنہ ایسی اپما کیوں دیتے۔ اسی منتر کی تائید منوسمرتی ادھیائے ۲۔ شلوک ۲۱۹ میں کی گئی ہے۔ جس میں یہ تحریر کیا گیا ہے۔ کہ "چاہے سارے بال منڈوا دے اور چاہے سارے بال رکھ لے اور چاہے صرف چوٹی رکھ کر باقی بال منڈوا دے" اس شلوک میں بھی تینوں باتیں آ گئی ہیں۔ جو کہ سوامی جی نے لکھا ہے۔ صرف سوامی جی نے دلیل دے کر صاف کر دیا ہے۔

پنڈت مذکور کو اس کا جواب تو کوئی آیا نہیں۔ آریہ منی کا حاشیہ دے کر لکھ دیا۔ کہ سوامی جی کی بات اس سے ثابت نہیں ہوتی۔ کیوں جی؟ ثابت کیوں نہیں ہوتی؟ جب آریہ منی جی نے بھی یہی حاشیہ کیا ہے۔ جو کہ اوپر ہم نے دیا ہے۔ یعنی "سر کے سب بال منڈے ہوئے ہوں۔ یا جٹا دالا ہو۔ یا صرف شکھا ماتر ہو" تو بتلائیے اس میں اور ہمارے ارتھ میں کیا فرق ہے؟ اور ہو بھی کیسے جبکہ اور ارتھ ہو ہی نہیں سکتا۔ پنڈت جی مہاراج اپنے مضمون میں پرمان دیتے ہوئے پرمان القرت وید کانڈ ۶ سوکت ۶۸ منتر ۲ تتھا منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۶۵ کا پروفیسر راجہ رام جی کا ارتھ دے کر پوچھتے ہیں کہ بتاؤ اس میں چوٹی کٹوانے کا ذکر کہاں ہے؟ میں پنڈت جی سے پوچھتا ہوں۔ کہ یہ پرمان میں نے چوٹی کٹوانے پر کہاں دیئے ہیں؟ ان سے تو میں نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ منڈن سنسکار وید کے انکول ہے۔ اور اس کی تائید منوسمرتی بھی کرتی ہے۔ جب میں نے یہ پرمان چوٹی کٹوانے کے لئے دیئے ہی نہیں۔ تو پھر ان میں سے چوٹی کٹوانے کا ارتھ پوچھنا محض نادانی ہے۔ پنڈت جی مہاراج بھولے بھالے سناتنیوں کو ایک اور چکمہ دیتے ہیں۔ کہ دیکھو جب منو ادھیائے ۲ شلوک ۳۵ میں برہمن کھشتری ویش وغیرہ کو منڈن سنسکار پہلے یا تیسرے برس میں کرنا لکھا ہے۔ اور آریہ سماجی بھی اسی میعاد میں منڈن سنسکار کروا دیتے ہیں۔ تو پھر وہ کون نالائق والدین ہوں گے۔ جو بچے کا ۱۶-۲۲-۲۴ برس کی عمر تک منڈن سنسکار نہ کریں گے؟ پنڈت جی! ذرا ہوش سے بات کیجئے۔ منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۶۵ میں برہمن کھشتری۔ ویش کو ۱۶-۲۲-۲۴ برس کی عمر میں منڈن سنسکار نہیں لکھا۔ بلکہ وہ کیشانت سنسکار ہے۔ کیونکہ برہمچاری گورو کل میں پرویش کے وقت سے لے کر اس وقت تک چونکہ جٹا جوٹ رہتا ہے۔ اس لئے اس میعاد کے بعد اس کو حجامت بنوانے کی آگیا دی گئی ہے۔ اس کا نام کیشانت سنسکار ہے۔ اس کا منڈن سنسکار کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ پنڈت جی اپنے ہوش و حواس کو پورا نول کے سپرد کر کے ایک اور بڑی عجیب دلیل دیتے ہیں۔ کہ یہ کیشانت سنسکار برہمچاریوں کے لئے ہی ہے۔ نہ کہ گرہستی ہندوؤں کے۔ قربان جائیے اس عقل کے۔ گویا پنڈت جی کے خیال میں برہمچاری ہندو ہی نہیں ہوتے۔ پنڈت جی مہاراج ذرا تعلیم حاصل کرو۔ اور پھر آریہ پنڈتوں کے ساتھ شاسترارتھ کا حوصلہ کرو۔ اب ایک بات باقی رہ گئی اور وہ ہے ہندو کی تعریف۔ ہم نے اپنی کتاب میں ہندوؤں کی موجودہ لیڈروں کی کمیٹی کے بموجب یہ تعریف کی تھی۔ کہ "ہندو وہ ہے۔ جو کسی ایسے مذہب کا پابند ہو۔ کہ جس مذہب کا بانی

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۴)

یاد رفتگان

نمبر (۲۴)

لالہ متھرا داس پرچارک

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ فیروزپور)

آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں آریہ سماج کے نوجوان ہر قسم کی سیوا آریہ سماج کے پرچار کے لیے کرتے تھے۔ میدان بچھانا۔ منادی کرنا۔ تیر لگانا اور پھر خود ہی لیکچر دے دینا معمولی بات تھی۔ رفتہ رفتہ آریہ سماج ترقی کرتا گیا۔ اور آریہ سماجوں کی تعداد زیادہ ہو جانے کی وجہ سے سارا سمے آریہ سماج کے لیے کام کرنے والوں کی بڑی ضرورت پڑی۔ اب فرصت کے وقت آریہ سماج کا کام کرنے سے آریہ سماج کا کام نہیں چل سکتا تھا۔ چند اشخاص کو اپنا سارا وقت آریہ سماج کے لیے ارپن کرنا ضروری تھا۔

جن نوجوانوں نے آریہ سماج کے لیے کام کرنا اپنا فرض سمجھا۔ ان میں سے ایک لالہ متھرا داس رائے کوٹ نواسی بھی تھے۔ لالہ متھرا داس رائے کوٹ کے رہنے والے تھے۔ اور معمولی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرس کا کام کرتے رہے۔ مگر مدرس کا کام کرنے میں ان کو شانتی نہ تھی۔ بالآخر انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ وہ صرف آریہ سماج کا کام کریں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سپرد انہوں نے اپنی خدمات کر دیں۔ اور لگن سے کام کرنا شروع کر دیا۔

لالہ متھرا داس پرچارک بن گئے۔ اور گاؤں اور شہر کوئی ایسا نہ تھا۔ جہاں وہ نہ پہنچے ہوں۔ بڑی لگن سے کام کرتے تھے۔ کبھی خالی بیٹھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ کہیں جائیں۔ اگر لیکچر کا کوئی انتظام نہ کرے۔ تو خود ہی زبردستی اپنے لیکچر کا انتظام کرا لیتے تھے۔

دنیا میں دو قسم کے آدمی ہیں۔ ایک وہ جو دھرم کا کام بھی کسی غرض کو مدنظر رکھ کر کرتے ہیں بہت سی مثالیں ایسی ہیں۔ کہ لوگوں نے دھرم کا پرچار کرتے ہوئے بھی دولت جمع کر لی۔ اپنے بال بچوں کو خوب اعلیٰ سے اعلیٰ کاموں پر لگا دیا۔ انہوں نے دھرم کے کام کو بھی ایسا ہی سمجھا۔ جیسا کہ ایک دنیادار کسی دفتر یا دکان کو سمجھتا ہے۔ وہ اس قسم کے لوگ کمائی منظور کرتے ہیں۔ ایک قسم کے انسان دھرم کا روپ بھر کر رہتے ہیں۔ اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ وہ دھرم اوپکار کر رہے ہیں اور دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جو کسی کام میں لگ جاتے ہیں۔ ان کی ایک ہی دھن ہوتی ہے۔ وہ اس کام کو پورا کرنے کے لیے مر مٹتے ہیں۔ تن۔ من۔ دھن اپنے اودیش کی پورتی کے لیے لگا دیتے ہیں۔ ایسے شخصوں کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ دویکتا حاصل کر چکے ہیں۔ انہیں دنیا کی کوئی طاقت اپنے مقام سے ہٹا نہیں سکتی۔ لالہ متھرا داس دوسری قسم کے انسانوں میں سے تھے۔ انہوں نے ملازمت اس لیے نہیں چھوڑی تھی۔ کہ وہ اپدیشک بن کر زیادہ کمائی کریں۔ اور دنیاوی دولت اکٹھی کریں۔ بلکہ وہ ہر قسم کا تیاگ حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اپنی دنیاوی ملازمت کو ترک کر دیا تھا۔

لالہ متھرا داس جی کا جوش دیکھنے کے قابل تھا روٹی کھانے کو مل گئی۔ تو کھا لی۔ اگر بھوکا رہنا پڑا۔ تو بھی پرواہ نہیں۔ عرصہ دراز تک لالہ متھرا داس اسی طرح کام کرتے رہے۔ آخر اس دن رات کی لگاتار محنت کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کی صحت نے جواب دے دیا۔ اور متروں نے ان کو مشورہ دیا۔ کہ وہ اب کام کرنا بند کر دیں مگر لالہ متھرا داس کو ویدک دھرم کے پرچار سے بڑی بھاری محبت تھی۔ انہوں نے اپنے دوستوں کے مشورہ پر عمل نہ کیا۔

سینکڑوں کے مجمع میں لگاتار لالہ متھرا داس جی کو بولنا پڑتا تھا۔ کیونکہ ان کے کام کا خاص مرکز تھے۔ دن اور رات لمبے عرصہ تک عام دیہاتیوں سے دھرم کے متعلق لگاتار بات چیت کرنی پڑتی تھی۔ لیکچر کے وقت بہت زور سے بولتے تھے۔ زبان میں فصاحت تھی۔ ایک دفعہ جو شخص لالہ متھرا داس کا لیکچر سن پاتا تھا۔ اسے دوبارہ لالہ متھرا داس کے لیکچر کو سننے کی خواہش پیدا ہوتی تھی۔

طبیعت سادہ تھی۔ کھانا پینا اور رہن سہن لباس غرضیکہ ہر ایک چیز سادہ تھی۔ پرچارک میں جس قدر خوبیاں ہونی چاہئیں۔ وہ سب ان میں موجود تھیں کسی سے کبھی اپنی تکلیف کا ذکر نہیں کرتے تھے۔ معمولی تکلیف کو بہت عرصہ تک خاموشی سے برداشت کرتے رہے بخار ہلکا چڑھا ہوا ہے۔ تب بھی لیکچر ہو رہا ہے اگر سر میں درد ہے۔ اور جسم کے کسی دیگر حصہ میں تکلیف ہے۔ تو بھی کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا جاتا۔

اس طبیعت کی وجہ سے کبھی باقاعدہ لالہ متھرا داس پرچارک نے اپنا علاج نہیں کرایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مرض دن بدن بڑھتا گیا۔ اور آخر کار تپ دق کے آثار پیدا ہو گئے۔ تپ دق کی بیماری ایسی ہے۔ کہ عرصہ دراز تک بیمار کی طبیعت ظاہرا طور پر اچھی رہتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ گھن کی طرح بیمار کا جسم کھایا جاتا ہے۔ آخر کار موت نزدیک آ جاتی ہے۔ اور یہ اس وقت لگتا ہے۔ جبکہ اٹھنے بیٹھنے کے قابل بھی بیمار نہیں رہتا۔ تپ دق کے بیماروں کی عجیب حالت بیان کی جاتی ہے۔ آہستہ آہستہ پھیپھڑوں میں زخم شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے بیماروں کی مثالیں موجود ہیں۔ جبکہ ایک پھیپھڑے میں زیادہ زخم ہونے کی وجہ سے وہ پھیپھڑا بالکل گل گیا ہے اور صرف ایک پھیپھڑہ پر ہی ایک بیمار بہت عرصہ تک گذارا کر رہا ہے۔

لالہ متھرا داس عرصہ دراز تک اپنی بیماری کے ساتھ جنگ کرتے رہے۔ جب کبھی انہیں کوئی کہتا کہ وہ بیمار ہو رہے ہیں۔ تو ان کی بات وہ نہ سنتے اور برابر لیکچر دینے کے لیے تیار ہو جاتے۔ سفر کرتے ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پروگرام پر بڑی وفاداری سے عمل کرتے۔

لالہ متھرا داس جی ان پرچارکوں میں سے تھے جو ایک دن بھی بلا کام کے بیٹھنا گناہ سمجھتے تھے۔ سماج کے عہدہ دار بعض اوقات ان کی ایسی حالت دیکھ کر ان سے کام نہ لینا چاہتے تھے۔ مگر یہ ان کی نہ سنتے تھے۔ اس جنگ میں لالہ متھرا داس بہت عرصہ تک لگے رہے۔ آخر کار انہیں ہارنی ہی پڑی۔ اور جب جسم نے جواب دینا شروع کر دیا تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے رخصت کی درخواست کی۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کارگذار اپدیشک لالہ متھرا داس تھے۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب انہیں رخصت نہ دے سکتے تھے۔ مگر آخر کار انہیں رخصت دینی پڑی۔ لالہ متھرا داس اپنے وطن رائے کوٹ میں آ گئے۔ اور وہاں کے حکیموں اور ڈاکٹروں سے باقاعدہ علاج کرانا شروع کر دیا۔ نوجوانی کی عمر تھی۔ مگر ان کو ابھی بیماری کا احساس نہ تھا۔ جتنا آریہ سماج کا۔ رائے کوٹ میں جتنی دیر بیمار رہے۔ آریہ سماج کا حال پوچھتے رہے۔ اور جب کبھی قدرے صحت بہتر ہوتی۔ آریہ سماج کے جلسوں میں شریک ہوتے اور لیکچر بھی دیتے۔ اور مستقل مزاجی اور حوصلہ سے بیماری کی ہر ایک تکلیف کو برداشت کرتے رہے۔ لالہ متھرا داس بہت دیر تک بیمار رہ کر آخر لقمہ اجل ہو گئے۔ رائے کوٹ نواسی ان کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ وہ ان کے لگر کا رتن تھے۔

اشتہاری پنڈت

(بقیہ صفحہ ۱۰)

ہندوستان میں پیدا ہوا ہو،، اور یہ ہے بھی ٹھیک کیونکہ اس تعریف کے بموجب جینی۔ بودھ سناتن دھرمی۔ آریہ سماجی، برہمو۔ بشنوئی وغیرہ وغیرہ سب ہندو مذہب میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور ہندوؤں کی تعداد ایک ارب کے قریب شمار میں آ سکتی ہے۔ کیونکہ چین، جاپان، تبت کے بدھ مذہب کے پیرو بھی اس تعریف کے بموجب ہندوؤں میں شمار کیے جا سکتے ہیں۔ مگر ان پیرو کے بندے سوا ارب آدمیوں کو یہ تعریف کیا اچھی لگنے لگی۔ یہ تو وہ تعریف ہندو شبد کی کریں جس سے ہندوؤں کی کم سے کم تعداد شمار میں آ جا سکے۔ چنانچہ یہ ہندو دھرم کے دشمن ہندو کی یہی تعریف اپنے مضمون میں کرتے ہیں۔ کہ ہندو وہ ہے۔ جو چوٹی سے شوبھائمان ہو۔ ان کے خیال میں ہندو وہی ہے۔ جس کے چوٹی ہو۔ اس تعریف کے بموجب ہندوؤں کا حساب لگا۔ سنیاسیوں کو ہندوؤں میں شمار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان کے چوٹی نہیں ہوتی۔ اور یہاں پر برہمچاری اور سکھوں کو ہندوؤں میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ان کے چوٹی نہیں ہوتی۔ بلکہ جٹا جوٹ ہوتے ہیں۔ اب رہ گئے صرف گرہستی ان میں سے بھی عورتوں کو ہندوؤں میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ان کے بھی چوٹی نہیں کیونکہ وہ بھی جٹا جوٹ سارے ہی بال رکھتی اور اگر یہ لوگ جٹا جوٹ سارے بال رکھنے والوں کو ہندوؤں میں شمار کر لیں۔ تو سناتن دھرم کا ویسے ہی بیڑا غرق ہوتا ہے۔ کیونکہ سارے دنیا کی عیسائی، مسلمان، بودھ عورتوں کو ہندوؤں میں شمار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی سارے ہی بال رکھتی ہیں۔ اب دوسرے ملک کے رہنے والے بودھ آدمی کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ خود ہندوستان میں بھی اس تعریف کے بموجب چند کروڑ سے زیادہ ہندوؤں کا شمار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خود ہندو کہلانے والوں میں سے بھی ایسے فرقے ہیں۔ کہ جو چوٹی نہیں رکھتے۔ جیسے کہ ہم نے اپنی کتاب میں بتایا کہ ضلع حصار، رہتک۔ فیروزپور، ریاست بیکانیر، جے پور اور دھام پور نگینہ تک ایک فرقہ ہے جس کو بشنوئی کہتے ہیں۔ وہ بڑے ہی کٹر ہندو ہوتے ہیں۔ لیکن وہ سر پر چوٹی نہیں رکھتے۔ اس لیے پنڈت جی مہاراج خودکشی کی باتوں کو چھوڑ دو۔ اور اول تو یہی کی یہ تعریف کرو۔ کہ جو اپنے آپ کو ہندو کہے وہی ہندو ہے۔ ورنہ ہمارے والی ہی تعریف موزوں ہے۔ کیونکہ ہندو سبھا نے بھی ہندو

(بقیہ کے لیے دیکھو صفحہ ۱۳ کالم نمبر ۱)

عبرت انگیز افسانہ

پولیس کا داروغہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۴)

منیشور سنگھ کا عزم مصمم تھا۔ کہ زمیندار کے روپے واپس کر دے گا۔ لیکن دوسرے ہی دن علی الصبح لکشمن نے آکر اپنے روپیوں کا تقاضا شروع کر دیا۔ منیشور کے لئے سخت مشکل تھی۔ کرتے دھرتے کچھ نہ بن آتا تھا۔ سخت مجبوری سے کہا:۔

چھ دن اور ٹھیر و۔ جو کچھ ہوگا۔ ادا کر دونگا۔ لکشمن نہ جانے یہ کیسے معلوم ہو گیا تھا۔ کہ منیشور نے زمیندار سے روپے لئے ہیں۔ بگڑ کر کہا۔

کیا کہتے ہو۔ ابھی کل ہی HONESTY دیانتداری کے REWARD (انعام) میں زمیندار سے اتنے روپے ملے ہیں۔ پھر بھی قرض ادا کرنا نہیں چاہتے ہو۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟

لکشمن کے ان الفاظ سے منیشور کا دل بیٹھ ہی تو گیا۔ دل میں آیا لکشمن کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ دے۔ لیکن فوراً ہی خیال آگیا۔ کہ لکشمن اعتبار کرے گا نہیں۔ نہ معلوم اس کے دل میں کیا کیا خیال آتے ہوں۔

منیشور کو خاموش دیکھ لکشمن نے ہنستے ہوئے کہا۔ اب کیا خواہش ہے؟ روپیہ دینے کی ہے یا کچھ اور ذریعہ اختیار کرنا پڑے گا؟ اچھی پالیسی یہی ہے اس کو ہی کہتے ہیں۔ دریا میں ڈوب کر پانی سے اس سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

منیشور کا چہرہ تمتما اٹھا بولے معاف کرنا میں تمہارا روپیہ دیتا ہوں۔

روپیہ حاصل کر کے بنادٹی ہنسی ہنستے ہوئے لکشمن تھینکس دے کر چلا گیا۔ منیشور کی آنکھوں کے سامنے اس وقت سارا سنسار کمہار کے چکر کے مانند گھوم رہا تھا۔

بہت دیر تک خاموش رہنے کے بعد ایک لمبی سانس لے کر منیشور سنگھ نے دل ہی دل میں کہا۔

”نہیں آخر رشوت خوار ہی ہونا پڑا۔ سنسار میں میرا یار روزگار نہ ہوا۔ ہاں بھگوان تم ہی ... ہوئے“؟

روپیہ دیتا ہے ادپر اس تیرا کشیپ سے منیشور ... میں بدل ڈالا۔ پختہ ارادہ کر لیا۔

اچھا۔ سنسار جو چاہتا ہے۔ میں وہی بنوں گا ... بس۔ رشوت تو پاپ کے گڑھے ... جلد اتر سکتا ہوں۔

اس سخت گرے ہوئے عہد کے دو ماہ بعد ... نے تنخواہ کے ... اور بھی دو تین سو روپے باپ کو بھیجے۔ روپیہ پا کر رام ہیر سنگھ خوب خوش ہوا۔ خوش ہو کر دل میں کہا۔ ہاں اب ... اس کے

دونوں لفظ اس بوڑھے باپ پر بیٹے کی عقیدت دکھائی پڑتی ہے۔

(۵)

دیکھتے دیکھتے چار سال گذر گئے۔ اس عرصہ میں منیشور سنگھ کی طبیعت میں بھاری تبدیلی آ چکی تھی وہ اب رشوت لکشمی کے در پر حاضر ہو رہے تھے۔ دھن کی طاقت کے زیر اثر وہ اب دن کو رات اور رات کو دن کر دکھانے میں ماہر ہو گئے تھے۔

لیکن منیشور کی صحت اچھی نہیں رہتی۔ سر درد سے وہ کبھی کبھی سخت نڈھال ہو جاتا ہے۔ نہ معلوم کیوں اس کے دل میں خود کشی کا خیال پیدا ہو جاتا تھا۔ ڈاکٹر نے منیشور سنگھ کو رخصت حاصل کر کے چند روز آرام کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن اس نے اسے منظور نہ کیا۔ وہ رشوت کے نشہ میں سرشار ہو رہا تھا۔

ہولی کی چھٹی نزدیک تھی۔ منیشور سنگھ کو باپ کی ایک ضروری چٹھی ملی۔ جس میں جلد کچھ روپے مانگے گئے تھے۔ منیشور سنگھ کے ہاتھ میں کوئی اہم معاملہ نہ تھا۔ اس لئے روپیوں کے ہاتھ آنے کی کوئی امید نہ تھی۔ اسی فکر میں غرق تھا کہ وہ چار ہی دن بعد خوب ہاتھ رنگنے والا موقعہ ہاتھ آیا۔ خوب اس لئے کہ یہ معاملہ دھاد ہوپور کے زمیندار کے گھر کا تھا۔ دھاد ہوپور کے زمیندار کے گھر میں ایک ملازم کا خون سن کر منیشور سنگھ کا دل کانپ اٹھا۔ اس لئے کہ اس کا چھوٹا بھائی دھنیشور سنگھ اسی زمیندار کی کوٹھی میں کام کرتا تھا۔

منیشور سنگھ کو جس کا خوف تھا۔ وہی واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ دھنیشور سنگھ کی ہی ... تھی۔ انسپکٹر نے جب سنا کہ دھنیشور سنگھ منیشور سنگھ کا چھوٹا بھائی تھا۔ تو انہوں نے منیشور سنگھ کے ہی اس واقعہ کی تحقیقات سپرد کر دی۔

(۶)

دھاد ہوپور کے زمیندار نے جب سنا کہ تفتیش پر جو داروغہ آرہا ہے۔ وہ مقتول کا بڑا بھائی ہے۔ تو وہ سخت گھبرا اٹھا۔ اب تو روپیوں سے بھی کام نہ چل سکے گا۔ لیکن بوڑھا اہل کار چندر شیکھر پانڈے بڑا تجربہ کار اور جہاں دیدہ تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں بہت کچھ دیکھا سنا تھا۔ اس نے زمیندار کو تسلی دیکر کہا:۔

گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ سرکار اگر مجھے روپیہ کا اطمینان ہو تو میں آن واحد میں سب معاملہ طے کر دونگا۔ البتہ روپے کچھ زیادہ ضرور درکار ہونگے۔

زمیندار نے کہا۔ اس کے لئے کیا فکر ہے دس بیس ہزار بھی خرچ ہوں۔ تو بھی میں تیار ہوں۔ روپیہ لڑکے سے بڑھکر نہیں ہے۔

چندر شیکھر نے اچھل کر کہا

تو اس غریب پر ہی سب بوجھ رہا۔ داروغہ جی سے جو کچھ بات کرنی ہوگی۔ میں ہی کرونگا۔

شہادت زمیندار کے حق میں ہوتے ہوئے بھی منیشور سنگھ نے اپنی تفتیش اور جرح سے سمجھ لیا کہ قتل زمیندار کے لڑکے نے ہی کیا ہے۔ بس اس نے زمیندار کے لڑکے کو حوالات میں بھیجنے کا فیصلہ کر لیا۔ لیکن اسی وقت چندر شیکھر پانڈے نے منیشور سے علیحدہ ہو کر اپنا مطلب ظاہر کر دیا۔

چندر شیکھر کی بات سنکر منیشور سنگھ ذرا چپ رہے۔ پھر اس کے منہ کی طرف دیکھ کر دھیمی آواز سے کہا:۔

آپ جانتے ہیں۔ کہ دھنیشور میرا کون تھا؟

چندر شیکھر۔ جانتا ہوں لیکن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

لیکن کیا؟ ۔ ۔ ۔ ۔

اس پر چندر شیکھر نے منیشور سنگھ کو یہ سمجھانے کی کوشش کی۔ کہ آپ کی رپورٹ سے زمیندار کے لڑکے پر مصیبت آنا ضروری ہے۔ لیکن اس سے دھنیشور سنگھ تو واپس نہیں آجائیگا۔ تو انتقام کے سوائے منیشور سنگھ کا اس میں اور کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا۔ البتہ داروغہ صاحب! اگر از راہ عنایت زمیندار کے حق میں رپورٹ کر دیں۔ تو زمیندار کے لڑکے کی بھی حفاظت ہو اور آپ کو بھی اچھی رقم ہاتھ لگے۔

چندر شیکھر سے رقم کی بات سن کر منیشور سنگھ کے منہ میں پانی بھر آیا۔ پھر سوچا نہیں اپنے چاروں طرف دوزخ کی آگ جلانا ٹھیک نہیں ... پھر ... سیکنڈ کچھ سوچ کر پوچھا اور کل کتنا روپیہ ہے؟

جتنا چاہئے۔ پانچ ہزار تک بھی دینے میں دریغ نہ ہوگا۔

منیشور سنگھ کا ہاتھ کا قلم کانپ اٹھا۔ میز پر ٹھوک کر کہا۔ نہیں تم سب نے مل کر مجھے گناہ گار بنا ڈالا۔ یہ کہکر منیشور سنگھ نے اپنی پہلی لکھی ہوئی رپورٹ پھاڑ ڈالا۔ ایک بار اوپر کی طرف دیکھ کر رقت انگیز لہجے میں کہا:۔

دھنیش! معاف کرنا۔ بابو جی کو اس وقت روپیوں کی سخت ضرورت ہے۔

(۷)

منیشور سنگھ نے تھانہ میں آکر رپورٹ داخل کر دی۔ اور رشوت کے پانچوں ہزار روپے باپ کو بھیج دیئے۔

رپورٹ دیکھکر سب حیرت زدہ ہو گئے۔ انسپکٹر نے صرف ایک بار پوچھا:۔

کیا کچھ بھی پتہ نہیں لگا؟

منیشور نے ایک لفظ میں جواب دیا۔ ”نہیں“

اس دن رات نہایت شاشت تھی۔ تھانہ میں سب لوگ گہری نیند کے مزے لے رہے تھے۔ منیشور اپنے کمرے میں سو یا نہ معلوم کیا سوچ رہا تھا۔ سامنے میز پر موم بتی ختم ہو رہی تھی۔ اچانک وہ اٹھ کھڑا ہوا اور بکس کھول کر ریوالور نکال لیا۔ دیکھا کہ وہ بھرا ہوا تھا۔ پھر پیچھے گھوم کر کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا۔ کہ مغربی دیوار پر دھنیشور سنگھ کا فوٹو لٹک رہا ہے۔ منیشور سنگھ نے پاگل کی طرح دوڑ کر اسے اتار لیا۔ اور چھاتی سے لگا کر اس طرح دبایا۔ کہ شیشہ چور چور ہو کر زمین پر گر پڑا۔ بہت دیر تک اسی طرح رہنے کے بعد منیشور نے آہستہ آہستہ تصویر کو سامنے میز پر رکھ دیا۔ اور ایک ٹکڑا کاغذ لے کر نہ جانے کیا جلدی جلدی اس پر کچھ لکھ دیا۔ پھر ریوالور کو اٹھایا اور فوٹو کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا۔

اس کے بعد کیا ہوا؟ رات کی خاموشی کو توڑتی ہوئی ایک ”گڑم“ کی آواز ہوئی اور ساتھ ہی منیشور سنگھ زمین پر گر کر چھٹپٹانے لگا۔ اس کے منہ سے کچھ خون نکل کر اسی کاغذ پر جا لگا۔

⁂

ریوالور کی آواز کو سن کر کئی آدمی ایک ساتھ ہی داروغہ صاحب کے کمرے کی طرف دوڑے۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ اور کراہنے کی آواز بھی اندر سے آرہی تھی۔ سب نے مل کر دروازہ توڑا۔ دیکھا تو خون سے تر داروغہ منیشور سنگھ زمین پر چھٹپٹا رہا ہے اچانک ایک آدمی کی نظر اس کاغذ کے ٹکڑے پر پڑی۔ اس میں لکھا تھا:۔

پتا جی! پرنام!

آپ نے رشوت خواری کے لئے مجھے محکمہ پولیس میں بھیجا تھا۔ اور آپ کی ترغیب سے ہی رشوت خوار بھی ہوا۔ لیکن کوئی کتنا بھی رشوت خوار کیوں نہ ہو۔ میں نے کل ان سب کو مات کر دیا۔ پانچ ہزار روپیہ جو ملے تھے۔ سب آپ کی سیوا میں بھیج دئے ہیں۔ ایک پائی بھی اپنے پاس نہیں رکھی۔ آپ سوچتے ہوں گے۔ کہ پانچ ہزار روپیہ کیا ہیں؟ لوگ اس سے زیادہ لیتے ہیں۔ ہاں لیتے ہیں۔ پر بابو جی اب تک کسی نے اپنے حقیقی بھائی کے خون میں رشوت نہیں لی۔ لیکن کل میں وہ کام بھی کر گذرا۔ کیا کرتا؟ روپیہ سامنے رکھا تھا۔ آپ کو روپیہ کی ضرورت تھی۔ روپیہ لے کر آپ اپنا سینہ ٹھنڈا کریں لیکن میں کس طرح ٹھنڈا ہو سکوں دل میں آگ دھدھک رہی ہے۔ کیا موت کے سوائے یہ کبھی ٹھنڈی ہو سکتی ہے۔ کبھی نہیں۔ کبھی نہیں۔

آپ کا رشوت خوار بیٹا

منیشور

⁂

اشتہاری پنڈت

(بقیہ صفحہ ۱۱ کالم ۴)

یہی تعریف سویکار کی ہے۔ اب رہا وید اور شاستروں میں ہندو کی تعریف کا ذکر۔ وید شاستروں میں تو ہندو شبد ہی نہیں آتا۔ اس کی تعریف کے معنی ہی کیا ہیں۔ کیونکہ یہ تو شبد ہی ودیشی بھاشا فارسی کا ہے۔

سارانش یہ کہ چوٹی رکھنا ہندو کی تعریف میں شامل نہیں ہے۔ اور چوٹی کا رکھنا نہ رکھنا ہندو ہونے میں کمی یا زیادتی نہیں کر سکتا۔ ہاں آریہ سماج اور سوامی دیانند اسے بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ چوٹی رکھنی چاہیئے۔ اور بلا وجہ اس کو کٹوانا بھی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اس کے رکھنے کی ویدوں میں اجازت ہے۔ ہاں اگر کسی خاص ملک میں گرمی زیادہ ہو۔ اور چوٹی کا رکھنا مضر صحت ہو۔ تو ایسی حالت میں وید اور سمرتی اس بات کی اجازت دیتے ہیں۔ کہ اس کو کٹوایا بھی جا سکتا ہے۔ مگر یہ دستور خاص ہے۔ عام نہیں ہے۔ یہی سوامی دیانند جی کا سدھانت ہے اسی کو آریہ سماج مانتا ہے۔ اور اسی کا وید اور سمرتیوں میں پرتی پادن ہے۔

میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ سناتن دھرم کے پنڈت میرے اس لیکچر کو پکشپات رہت ہو کر پڑھیں گے۔ اور پھر کبھی اسے بات کے اوپر واد وواد کا نام نہ لیں گے۔ اور سچائی کو سویکار کر کے ہندو دھرم کے ہتیشی ثابت ہوں گے۔ اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

+ + + باہم سلجھ جائیں گے۔ ایک بڑے کرم یوگی نے فرمایا ہے۔ کہ اگر آپ تعلیم کو مذہب سے علیحدہ کر دیں گے۔ تو پھر شاطر شیطانوں کی ایک نسل پیدا کریں گے۔

ضروری نکتہ

موجودہ بھارت ورش کو اس وقت آتما کی ایسی اندرونی تحریک کی ضرورت ہے جو کہ انسانیت، اخوت، پریم اور مذاہب کی آشتی کا پیغام لائے۔ مذہب اصل میں یوگ یا وصال ہے۔ سائنس کا اعتقاد کے ساتھ وصال جذبات کا عمل سے ملاپ۔ کرم کا نند کا پرارتھنا کا ناد سے یوگ۔ رگیان کا سدا چار سے رشتہ اور قومیت کا انسانیت سے یگانگت ہی مذہب کے دوسرے نام ہیں۔ مذہب کیا ہے۔ پریم کے ساتھ جیون یوگ۔

اگر آپ نے پرکاش کے لئے کوئی نیا خریدار اب تک پیدا نہیں کیا۔ تو اس کے رفاقتی فنڈ میں دان تو ضرور دیجیں۔

مذہب اور سائنس

(آچاریہ وسوانی کے قلم سے)

"ستیہ سے مجھے ستیہ کی طرف لے چلو"
"اندھیکار کی طرف سے مجھے پرکاش کی طرف لے چلو"
"فنا سے مجھے لافانیت کی طرف لے چلو"

ویدک رشی کے مذکورہ شبدوں نے انسان کے دل کو جملہ زبانوں کے اندر کھول کر رکھ دیا گیا ہے۔

میرا خیال ہے۔ کہ آزادی کا مسئلہ خالص ایک روحانی مسئلہ ہے۔ آزادی روحانی نظام کا ایک سلسلہ خیالات ہے۔ اور جب تک انسان کے اندر کوئی تبدیلی واقع نہ ہو۔ تب تک اصل میں آزادی حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ میں کسی سماج یا چرچ سے تعلق نہیں رکھتا۔

مذہب سے لاپرواہی

پراچین سمے کے بعض بھکشوؤں کی طرح میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں گھر بار کو خیرباد کہہ کر بے گھر ہو چکا ہوں۔ میرے دل میں انحاد کے آزاد چرچ کا درشیہ پایا جاتا ہے۔ منضبط مذاہب جو بیرونی باتوں اور عقائد پر زور دیتے ہیں۔ اور وہ اب سیوا بھاؤ پر زور دینے کی بجائے طاقت اور شکتی کی آرگنیزیشن بن چکے ہیں۔ بار ہا وہ منضبط مذاہب ایک دوسرے سے جھگڑتے رہتے ہیں۔

یہ سچ ہے۔ کہ ان ایام میں اس ملک میں عقائد کا جو رگڑا جھگڑا پایا جاتا ہے۔ وہ زیادہ تر مذہبی کہلانے کی بجائے مجلسی اور اقتصادی ہے کیا ہم کو اس بات پر متحیر ہونے کی ضرورت ہے کہ آج کل کے بہت سے نوجوانوں کے اندر مذہب کے خلاف روز افزوں انقلاب پایا جاتا ہے۔

لاپرواہی کا نتیجہ

مذہب سے اس لاپرواہی کے کئی وجوہ ہیں۔ نوجوان روز افزوں تعداد میں شہروں میں جمع ہو رہے ہیں۔ دیہاتی زندگی مذہبی ذہنیت کی مدد کرتی ہے۔ اور شور و غل اور جوش کی زندگی ناشکی پن کی مدد کرتی ہے۔ اور ان جمہوری ایام میں سے بہت سے اصحاب سٹرالٹ وٹمین کے الفاظ کو گونجائیں گے۔

"رات کی تاریکی کی غم آلودہ حالت میری آتما کے اندر زیادہ گہرائی تک غوطہ مارتی ہے۔ اب میں اس حالت میں ہوں۔ کہ دنیا کے فلسفہ اور مذاہب کی نظر ثانی کروں"۔

اقتصادی پہلو

موجودہ زمانہ میں اقتصادی پہلو بھی اہمیت حاصل کرتا جاتا ہے۔ آج جس زمانے میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ وہ مشینوں کا زمانہ ہے۔ ہاں ہاں ایسا زمانہ ہے۔ جس میں مالکان انڈسٹری صنعت و حرفت اور کاروباری طبقات کا طوطی بول رہا ہے آج کل لوگ مذہب کی نسبت اقتصادیات اور سیاسیات کی طرف زیادہ رجوع کر رہے ہیں۔

مذہب کی اہمیت

بہر کیف خواہ کچھ ہی ہو۔ انسان طبعاً مذہب پرست واقع ہوا ہے۔ اور انقلاب کی جو صدا سنائی دے رہی ہے۔ وہ درحقیقت (REVOLUTION) کی صدا ہے۔

اگر سوشیالوجی کے نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو مذہب کی قدر و قیمت اس بات میں ہے۔ کہ وہ ایک نئے مجلسی نظام کی تعمیر میں کام آئے۔ لیکن ہاں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم مذہب کو عقائد اور رسم و رواج سے خلط ملط نہ کر دیں فرقہ پرستی تو مذہب سے ضدین کا حکم رکھتی ہے۔ مذہب اصل میں آدرش یعنی وصال کی زندگی ہے۔ کمال چکر کے اندر مذہب تو آتما کی زندگی ہے۔ روحانی زندگی تو سچی شکتی اور جیون ہے۔ روحانی زندگی بسر کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہم جنگل میں بھاگ جائیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم پرماتما کی مشفقانہ موجودگی میں زندگی کے میدان میں اپنا پارٹ ادا کریں۔

آنجہانی پروفیسر مارشل نے (جو ایک بہت بڑے ماہر اقتصادیات ہیں) فرمایا ہے کہ "مذہب دُنیا کی تاریخ میں دو بڑی ہی تعمیری ایجنسیوں میں سے ایک ہے"۔

سائنس اور مذہب

زمانہ حال کے سائنس کو مذہب کی مخالفت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈاکٹر ملی کان نے حال ہی میں کاسمک شعاعوں کی جو دریافت کی ہے۔ وہ شوریہ منڈل یا نظام شمسی کے اندر پرکرتی کی حیرت انگیز داستان ہے وہ برہمانڈ جس میں پرکرتی کی شکل میں معبد پرکرتی نہیں کہلا سکتا۔ وہ برہمانڈ جس سے ہر ایک پرمانو ایک نیم اور قانون کی تشریح کرتا ہے۔ وہ پراکرتک نہیں کہلا سکتا۔ میرا یہ یقین ہے۔ کہ اب مذہب اور سائنس میں تصادم ہونے کا کوئی مزید اندیشہ نہیں رہا۔ اور دُنیا کے سب سے بڑے مذاہب اب ایک دوسرے کے رقیب نہیں رہیں گے۔ اور جیسے جیسے یہ خیال بڑھتا جائیگا کہ مذہب فی الحقیقت زندگی اور جیون ہے۔ تو مذہب اور تعلیم دوبارہ آپس میں + + +

آنکھ و ٹانگ بنوانے والوں کو خوشخبری

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید امرت دھارا کا سالانہ جلسہ ۱۲ مارچ کو منایا کرتے ہیں۔ اس وقت ٹورنمنٹ وغیرہ کے علاوہ سفید پوش مستحقوں کو طبی امداد کا بھی کچھ نہ کچھ انتظام ہوتا ہے۔ پچھلی دفعہ علاوہ طبی بورڈ کے مفت مشورہ کے مریضان موتیابند کے اپریشن کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ جس سے بہت لوگوں نے نفع اُٹھایا۔

اس دفعہ پھر بھی وہ انتظام کیا جاوے گا۔ مریضوں کا اپریشن جلسہ کے بعد ۱۳ مارچ کو شروع کیا جائیگا۔ سب کی رہائش و خوراک کا انتظام پٹی کھلنے تک امرت دھارا بھون میں ہوگا۔ مگر آنا صرف اُن کو چاہیئے۔ جن کی آنکھیں بننے والی ہیں اپنی درخواست کے ساتھ مقامی ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ بھیجیں۔ کہ فلاں بیماری سے آنکھیں خراب ہیں اور آپریشن کے قابل ہیں۔ پھر جب دفتر امرت دھارا سے خط چلا جاوے۔ تب پہنچنا چاہیئے۔

اس کے علاوہ اس دفعہ ایک نئی امداد کٹی ہوئی ٹانگ والوں کو دیئے جانے کی اطلاع پنڈت جی نے ہم کو دی ہے۔ جن لوگوں کی ٹانگ گھٹنے سے نیچے کٹ چکی ہو۔ وہ مصنوعی ٹانگ مفت یا اگر وہ دے سکیں۔ تو نصف قیمت پر بنوا دی جاوے گی۔ لالہ متھو مل اینڈ سنز جوہری سیالکوٹ موجد بندوق نما چرخہ ان ٹانگوں کو بنا دیں گے۔ لالہ متھو مل کی اپنی ٹانگ کٹی ہوئی ہے۔ بڑی کمپنیوں کی مصنوعی ٹانگیں آزمانے کے بعد انہوں نے خود اپنے واسطے تیار کی۔ جو سادہ اور سب سے بہتر نکلی۔ اس کے بعد انہوں نے جس جس کو ٹانگ بنا کر دی۔ وہ نہایت آسانی سے چلتا پھرتا ہے۔

پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ اس مطلب کے واسطے ناپ دینے اور فٹ کرانے کے واسطے ایک دو بار سیالکوٹ جانا اور پھر دو چار دن وہاں رہنا پڑے گا۔ کرایہ آمد و رفت و رہائش و خوراک سیالکوٹ کا انتظام اُن کا اپنے ذمہ ہوگا۔ یہ کام ابھی سے شروع کرنا ہوگا۔ تاکہ ۱۲ مارچ تک مکمل ہو جاوے۔ دونوں قسم کی امداد حاصل کرنے کے خواہشمند یا ان کے رشتہ دار و دوست مینیجر امرت دھارا لاہور سے خط و کتابت کریں (ایڈیٹر)

خضر آباد میں مرتک سنسکار - لالہ رادھو رام صاحب منتری کے پردھان لالہ گوبند رام کا سورگ باش ہو گیا مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ہوا کریہ ادویدک کاروائی نہیں ہوئی۔ اور ۵ یوم بعد ہون کرا کر مبلغ ۵ آریہ سماج کو دان دیا۔ (سرارام ممبر آریہ سماج)

پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا کا پنجاب مرکزی یتیم خانہ

اس کشمکش کے زمانہ میں جب کہ مختلف سوشیل اور پولیٹیکل تحاریک سکازور ہے۔ اور ہنگامی ضروریات مستقل رفاہ عام کے کاموں کو پس پشت ڈال رہی ہیں۔ یتیم خانہ کی آستھا کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرانا نامناسب نہ ہوگا۔ کیونکہ یہی ایک ایسی انسٹی ٹیوشن ہے۔ جو ہندوستان کی سب سے بڑی لعنت گداگری کا کچھ نہ کچھ سدباب ہے۔ اور لاوارث اور بے کس بچوں کو افلاس۔ تنگ دستی۔ بدمعاشی اور جرائم پیشہ سے ہٹا کر ان کو ملک کے مفید اور نیک شہری بناتی ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں کی بے ایمانی اور عیش پسندی کے خیالات نے خدمت خلق کو بھی ایک روزگار کی صورت دے دی ہے۔ اور بہت سے ٹھگ اشتہاروں سے کر یتیموں کے نام پر پبلک کو لوٹ رہے ہیں۔ تاہم ملک میں چند ایک ایسی بھی سنستھائیں ہیں۔ جن کا وجود غنیمت ہے۔ اناتھ آلیہ کا کام زیادہ تر آریہ سماج کے بعد سے شروع ہوا ہے۔ اور کئی ایک آریہ سماجیں اچھے یتیم خانے چلا رہی ہیں۔ پنجاب مرکزی یتیم خانہ کا اگرچہ آریہ سماج سے سیدھا کوئی خاص تعلق نہیں۔ تاہم اس کے انتظام میں آریہ سماجی اور ترقی یافتہ ہندو اصحاب کا ہاتھ ہے۔

پنجاب مرکزی یتیم خانہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا کے ماتحت ہے۔ اور اس کی مینیجنگ کمیٹی کے پردھان مہاشہ کرشن بی اے مالک اخبارات 'پرتاپ' و 'پرکاش' لاہور اور آنریری سکرٹری پنڈت ہیرانند جی شرما منیجر امرت دھارا ہیں۔ اس کی انترنگ سبھا کے ممبروں میں آنریبل ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید مالک امرت دھارا۔ پروفیسر شو دیال ایم اے اور اسی قسم کے دیگر معززین ہیں یتیم خانہ کے آپ پردھان سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور ہیں۔

یتیم خانہ نے حال ہی میں اپنی رپورٹ بابت سمت ۱۹۹۰ شائع کی ہے۔ جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سمت ۱۹۸۷ میں اناتھ آلیہ کے پاس صرف دو مکانات تھے (۱) وید مندر اور (۲) مکان موسومہ گؤشالہ۔ سمت ۱۹۹۰ میں اس نے تین کنال زمین اور خرید کی ہے۔ جس میں مزید عمارت بنانے کا ارادہ ہے۔ کیونکہ تعداد یتامیٰ کو ملحوظ رکھتے ہوئے عمارت بالکل ناکافی ہے۔

لڑکوں اور لڑکیوں کی پرورش اور تربیت کا انتظام اچھا ہے۔ صحت کا خاص طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ موسمی حالات کے مطابق کافی کپڑے مہیا کئے جاتے ہیں۔ یتیم خانہ ہی میں ایک تجربہ کار وید کی زیر نگرانی ایک چھوٹا سا ہسپتال کھولا گیا ہے۔ جس میں یتیموں کا علاج معالجہ ہوتا ہے۔ بہت ضرورت پڑنے پر باہر کے ہسپتالوں سے بھی امداد لی جاتی ہے۔ سال زیر رپورٹ میں ۶۳، روپے دس آنے تین پائی ہسپتال وغیرہ کا خرچ ہے۔

لڑکوں کو مدرسہ کی تعلیم کے علاوہ پیشہ ورانہ تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ سال زیر رپورٹ میں ۵۱ لڑکے مدرسہ میں تعلیم پاتے رہے۔ ۸ لڑکے درزی کلاس اور ۱۵ لڑکے بھجن منڈلی اور دس لڑکے بینڈ کلاس میں تعلیم پاتے رہے۔ بینڈ اور بھجن منڈلی والوں کے لئے بھی پڑھائی لازمی ہے۔

یہ سب کام دانی اصحاب کے عطیوں اور چندوں کے مختلف طریقوں پر امداد کرنے سے ہی چل سکتا ہے۔ لیکن ابھی بہت کچھ ترقی کی ضرورت ہے۔ جس کے راستہ میں روپیہ کی کمی کی رکاوٹ ہے۔ بلڈنگ کے لئے زمین خریدی گئی ہے لیکن روپیہ ہو تو عمارت بنے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اناتھ آلیہ کو اس وقت روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ درزی کلاس میں مشینوں کی کمی ہے۔ ہسپتال میں آلات وادویہ کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ سبھا کا مستقل فنڈ کوئی نہیں اور ایک ایسی سنستھا کے لئے روپیہ کا ہونا ضروری ہے۔ اناتھ آلیہ۔ روپیہ۔ اناج۔ کپڑے۔ پھل اودیہ۔ سامان متفرق سب اشیاء شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہے۔ بہت سے اصحاب یتیموں کی ایک تعداد کا بھوجن دیتے ہیں۔ جو صاحب جس طرح بھی مدد کریں منظور کی جاتی ہے۔ چونکہ اس اناتھ آلیہ کا انتظام بہتر ہے۔ اور ایسے برگزیدہ اصحاب کے ہاتھوں میں ہے۔ جن سے روپیہ کا ناجائز استعمال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ لوگ جی کھول کر یتیم خانہ کی مدد کریں گے۔ اور ہم اپنے ناظرین سے پرزور سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ضرور اس یتیم خانہ کی امداد کریں۔ مفصل سالانہ رپورٹ آنریری سکرٹری پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور سے مفت مل سکتی ہے۔ دانی اصحاب کو چاہئے کہ اسے منگا کر پڑھیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ ان کی نیک کمائی کا کتنا یہ اناتھ آلیہ حقدار ہے۔

آریہ سماج نانند بیالوالہ۔ شری سوامی گنگاگری جی مہاراج ۹ جنوری کو یہاں تشریف لائے۔ ۱۶۔ جنوری تک گیتا کی منوہر کتھا کرتے رہے کتھا نہایت پربھاوشالی تھی۔ (شانتی سروپ منتری)

دیال کی سرشٹی اُتپتی

(از مہاشہ بھولاناتھ جی سرنا سابق ایڈیٹر دیال کپورتھلہ)

برہمانڈ کی اُتپتی

(گذشتہ سے پیوستہ)

اب ذرا اس میں سہس دل کنول کی تیاری بھی دیکھیں۔ کہ کس طرح فلاسفی کی مٹی پلید کی گئی ہے۔ لکھتے ہیں:۔

ان پانچ تتوؤں نے مثن کر کے پانچ تتوؤں کے پچیس آپ بھاگ پرگٹ کئے۔ یہ پچیس اب بھاگ پچیس پرکرتیاں تھیں۔

امرت بچن کے مصنف نے پانچ تتوؤں سے عبارت کو شروع کر کے ہی سہس دل کنول کا خیال کیا۔ اور اس کی تیاری کی خاطر ہی پچیس پرکرتیاں قائم کیں۔ لکھتے ہیں۔ کہ سہس دل کنول کی تیاری میں آٹھ بڑی دھاریں کام کر رہی تھیں چھ دھاریں تو تین گنوں کی تھیں۔ جو کہ استری پرش روپ کے کارن تین سے چھ بن گئیں اور دو دھاریں جوتی اور نرنجن کی تھیں۔ چونکہ آپ کو اس وقت آٹھ دھاریں مطلوب تھیں۔ اس کارن آپ نے تین گنوں کی دھاروں کو تو استری پرش روپ بنا کر چھ بنایا۔ مگر جوتی اور نرنجن کی جو دو دھاریں تھیں۔ تو یہاں استری پرش روپ کدھر گیا۔ انصاف تو یہ تھا۔ کہ ان دو کو بھی استری پرش روپ دے کر دو سے چار کرتے جس طرح تین سے چھ کیا تھا۔ اگر آپ کو سات دھاریں مطلوب ہوتیں۔ تو فوراً آپ نے جوتی اور نرنجن کی دونوں دھاروں کو استری پرش روپ والی مہارانی سے چار کر لیا ہوتا۔ اور تین گن ملا کر سات بنا ڈالتے۔ خوب گڑبڑ چوتھ فلاسفی ایجاد کی۔ چونکہ آپ کو آٹھ دھاروں کی ضرورت تھی۔ اس لئے آٹھ بنا کر اپنا مطلب سدھ کیا۔ اگر انصاف کرتے۔ تو دس بن جاتیں۔ جس سے آپ کا تمام مطلب گم ہوتا تھا۔ اگر کہو کہ جوتی اور نرنجن تو خود استری پرش ہی ہیں۔ تو ہم آچاریہ صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ جن دھاروں سے آپ نے تین گن بنائے۔ ان کا نام تو بتاؤ۔ یہ تین دھاریں گنوں کی کن سے بنیں۔ کیا ان تین دھاروں میں مایا برہم کی دو دھاریں نہیں۔ مایا استری دھار ہے۔ اور برہم پرش۔ جب یہاں استری پرش کی دھاریں دوبارہ استری پرش میں تبدیل ہو کر دو سے چار ہو سکتی ہیں تو جوتی اور نرنجن چار کیسے نہیں بنیں۔ اس سے ناظرین جان سکتے ہیں۔ کہ کس طرح فلاسفی کی مٹی پلید کر کے مطلب براری کی گئی ہے۔

پھر لکھتے ہیں۔ کہ ان آٹھ دھاروں نے اول پانچ تتوؤں پر کشش کی۔ تو یہ آٹھ دھاریں چالیس بن گئیں پھر ان چالیس نے پچیس پرکرتیوں پر کشش کی۔ تب ان آٹھ دھاروں کے گرد ہزار پنکھڑیاں بن گئیں۔ اس لئے اس کو سہس دل کنول کہا ہے۔

دیکھیں کس طرح مطلب براری کی گئی ہے۔ جب آٹھ دھاریں پانچ تتوؤں پر کشش کر چکی تھیں پھر پچیس پرکرتیوں پر کشش کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ کیا تتو پرکرتی میں شامل نہیں۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ مصنف امرت بچن کا سلسلہ ٹھیک نہیں بیٹھتا تھا۔

پھر لکھتے ہیں کہ سہس دل کے رچے جانے پر جوتی اور نرنجن کی دونوں دھاریں وہاں ہی ٹھٹک گئیں۔ نیچے کا نوان چیتن اس لائق نہ تھا۔ جس میں ان کی شکتی کام نہیں کر سکتی تھی آپ کے خیال میں جوتی اور نرنجن کی دھاریں بڑی تھیں۔ سہس دل کنول کے نیچے مصالحے شکرہ اور لطیف تھیں۔ تین گن جو کہ سہس دل کنول میں چھپے ہوئے تھے۔ وہ نارائن یعنی کال کے پتر بن کر نیچے اترے۔ ان کے نام شیو۔ برہما۔ مہادیو ہیں۔

ناظرین! کیا بتا دیں۔ رادھاسوامی مت تو تمام گنگا جمنی ہے۔ ان تین گنوں میں جوتی اور نرنجن کا اصلی تو موجود تھا۔ جب کارن یعنی علت نیچے اتر سکتی ہے۔ تو کارج یعنی معلول کیوں نہ اتری؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رادھا سوامی آچاریہ کارن اور کاریہ کا مسئلہ بھی نہیں جانتا۔ آپ کارن کو تو استھول بتا رہے ہیں اور کاریہ کو سوکھشم۔ واہ! خوب فلاسفی ہے۔

مصنف کا جو مطلب تھا وہ اس نے خوب سدھ کیا۔ اس جگہ اس نے برہما۔ وشنو اور مہادیو کو کال کے پتر سدھ کرنا تھا۔ اور تین دھاروں کی ضرورت تھی۔ ان سے تینوں دھاریں بنا کر اپنا مطلب سدھ کیا۔

رادھاسوامی مت میں تو نہ عقل کی ضرورت ہے۔ نہ فلاسفی اور سائنس کی۔ صرف مطلب براری کا ہی کام ہے۔ اور یہی آں جناب کی بڑی فلاسفی ہے۔

امرت بچن صفحہ ۱۳۷ دفعہ ۹۴ میں لکھا ہے۔ کہ ترکٹی کے اوپر کی چیتنتا نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ نیچے آ کر سوکھشم پرکرتی یعنی

مایا کی ملونی ہو جانے کے کارن اس کی نرملتا جاتی رہی۔ سانس سے ترکٹی کے نیچے کی چیتنا کو پران کہتے ہیں۔ رادھاسوامی آدیا کی دھار جب اکشر سے ملی۔ تب سے پرکرتی اس کا نام ہوا۔ ترکٹی میں آکر یہ شوکھشم ہو گئی پہلے یہ استھول تھی۔

رادھاسوامی ملیٹ کی باتیں رادھاسوامی ہی جانے۔ کچھ روشنی پڑتی نہ تھا۔ یہ نئی فلاسفی ہم نے رادھاسوامی سے ہی آج سنی ہے کہ پہلے پرکرتی استھول ثابت ہوئی تھی۔ اور پھر بڑھتے بڑھتے شوکھشم ہو گئی۔ خوب فلاسفی ہے۔ فلاسفی کے ماہر ہوں۔ تو ایسے ہی ہوں۔

اور کچھیں کال آدیا۔ اکشر پرش کی جو تین دھاریں چلی تھیں۔ رادھاسوامی صاحب نے توڑ مروڑ کر ہزار بنائیں۔ جن سے سہس دل کنول بنا۔ ابھی ان تین دھاروں کا بڑھنا ختم نہیں ہوا۔ لکھتے ہیں کہ سہس دل کنول میں آکر یہ تینوں دھاریں اپڑا۔ پنگلا و شوکھشمنا ناڑیاں بنیں۔ پہلے بتا چکے ہیں۔ کہ ان تین دھاروں سے اگنی۔ اکاش۔ جل۔ پرتھوی وغیرہ بھوت بنے۔ اور ان سے پچیس پرکرتیاں پھر آٹھ دھاروں سے مل کر پانچ بھوت چالیس ہو گئے۔ اور پھر چالیس کو پچیس سے ملا کر اپڑا۔ پنگلا۔ سوکھمنا بنائیں۔ رادھاسوامی نے ان تین دھاروں کا ایسا کھیل رچا ہے۔ جس میں سوائے مطلب سادھی کے کچھ نہیں۔ جو دل میں آیا۔ تبھی ان تین دھاروں سے گھڑ لیا۔ کبھی تو ان تین دھاروں سے برہمانڈ شنہ ہیش پیدا کرتے ہیں۔ اور کبھی اپڑا۔ پنگلا۔ سوکھمنا ناڑیاں۔ کبھی پانچ بھوت۔ کبھی پچیس پرکرتیاں۔ کبھی ہزار دھاروں والا سہس دل کنول۔ جیسا دل میں آیا۔ لکھ مارا۔ کوئی پوچھنے والا تو ہے ہی نہیں۔

پھر لکھتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ تین دھاریں الگ الگ استھان سے ظاہر ہوتی تھیں۔ اس کارن سورج چاند کے ساتھ تارے بھی پیدا ہوئے۔ دیکھئے ناظرین آپ کتنی عظیم واقفیت کا ثبوت ہے۔ کال اور آدیا کی دھاریں جب اکشر کی دھار سے نہیں ملی تھیں۔ تب ان دونو دھاروں سے سورج اور چاند بنتے رہے۔ اس سے صاف ثابت ہو گیا۔ کہ اکشر پرش کی دھار سے ہی تارے بنے۔ اور یہ دھار کال اور آدیا کی دھار سے چھوٹی ہے۔ ہم پیچھے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ اکشر پرش سے ستوگن بنا۔ کال آدیا کی دھار سے رجوگن و تموگن بنے۔ یہاں آپ اکشر کی دھار کو چھوٹی سدھ کرتے ہیں۔ اور پیچھے اکشر کی دھار کو ان دونوں دھاروں سے بڑی بتاتے ہیں۔ آں حضرت کو اپنی لکھی ہوئی بات بھی یاد نہیں رہتی۔

امرت بچن صفحہ ۱۳۸ دفعہ ۹۵ میں تحریر ہے۔ کہ ترلی جیتن دیش جہاں جا کر تمام کی مکتی ہو جاتی ہے۔ وہاں کا تمام رچنا میں شریر والی ہیں۔

امرت بچن صفحہ ۱۳۸ دفعہ ۹۶ میں لکھتے ہیں کہ ترکٹی سے جو مصالحہ خارج ہوا تھا۔ وہ باوجود نہایت سوکھشم نرمل چیتن ہونے کے گیان لینے کے قابل نہ تھا۔ اس استھان پر پانچ اندریوں کو نہایت سوکھشم ترتیب میں رچا گیا۔ اور اس کے نیچے کے استھانوں کے باسیوں کے لئے اردگرد کائنات کے ساتھ تعلق کیا گیا۔ اس کا نام تن ماترا ہے۔ ہر ایک مورت کے ساتھ تن ماترا کو جوڑا گیا۔ تب گیان لینے کے دوارے بنے۔

دیکھئے صاحب رادھاسوامی مت کی اس عبارت سے صاف عیاں ہو گیا۔ کہ جہاں رادھاسوامی یعنی پنج استھان ہے۔ جس کو مکتی کا گھر کہتے ہیں۔ وہاں کی تمام روحیں بے علم مورکھ

نگیان سے بے بہرہ ہیں۔ گیان اگر ہے۔ تو پنڈ یعنی کال دیش ہی کا ورثہ ہے۔ رادھاسوامی مت انوسار مورکھ اگیانی ہی کی مکتی ہو سکتی ہے۔ تبھی تو مصنف امرت بچن نے لکھا ہے۔ بدھی عقل سے دور رہو۔ تاکہ یہ کتاب کال کی زد میں نہ آ جائے۔ اسی سبب رادھاسوامی مت کی تمام کتب پکار پکار کر کہہ رہی ہیں۔ کہ

ہے ودیا تو بڑی اودیا تیری سنتن کی سار نہ جان
سنت متا ودیا سے نیارا۔ ودیا اگنی جیو ٹھگائی۔
تاں سے ودیا سبھی بھلا دو۔ سنت سرن پکڑو اب آئی
سنت نہ ودیا پڑھا کوئی۔ ان کے انبھو سمند سمائی

امرت بچن کا مصنف تو فلاسفی کو سچ مچ کوزے میں بند کر چکا ہے۔ لکھتا ہے کہ

بدھی بل سے کرتے ول کبھی نہ پاویں وانواں ڈول
ودیا پڑھ جو کرے بچار۔ شبد بھید بھی ملے نہ سار

بھائی ہمیں تو ودیا بدھی کی ضرورت ہے۔ ہمیں مورکھتائی کے دھام کی ضرورت نہیں۔ اکثر رادھاسوامی گورو لوگوں کو بہکانے کے لئے کہا کرتا ہے۔ کہ ہنوز شاستروں میں بھی لکھا ہے۔ کہ مکتی اوستھا میں ودیا بدھی کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ رادھا سوامیوں کے ایسے الفاظ بھولے لوگوں کو ٹھگنے کے لئے کہے گئے ہیں۔ حضرت ذرا کان کھول کر سنو۔ آپ کے ہاں یہ سدھانت ہے۔ کہ پہلے رادھاسوامی دھام تھا۔ اس سے دھاریں چلیں۔ اور نیچے کے لوک تیار ہوئے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ بدھی پہلے نہیں تھی۔ مگر شاستر کاروں کا مت یہ ہے۔ کہ مکتی دھام ایسا ہے۔ کہ جہاں ودیا بدھی کی حد ہو جاوے۔ یعنی کوئی ایسی چیز نہ رہے۔ جس کو جیو نہ جانے۔ تمام دنیا کا گیان اس کے دماغ میں ہے۔ اس سے نہ اس وقت وہ سوچتا ہے نہ جانتا ہے۔ تمام سوچ سمجھ کو ختم کر چکا ہے۔ اسی کا نام مکتی ہے۔ مکتی کوئی دھام یا جگہ نہیں۔ یہ ودیا اور بدھی کی حد کا نام ہے اس کارن محض آنند ہی آنند ہوتا ہے۔ اس آنند کا نام ہی شاستروں نے مکتی ورنن کیا ہے۔ آپ کی طرح مکتی کو مورکھتائی کا گھر ظاہر نہیں کیا۔ آپ کی طرح مکتی میں پرکرتی ذاستریاں نہیں رہتیں۔ آپ تو لکھتے ہیں۔ کہ ہنس اور پرم ہنس یہی کر رہا ہے طرح طرح کے بلاس ہو رہے ہیں۔ کیا خوب مکتی کی فلاسفی پر گوہر افشانی کی ہے۔ مکتی ہے۔ کہ دکھ کا ساگر؟ کیونکہ جہاں ہست بلاس ہوں گے



ریویو

آریہ سماج اور شُدھی:-

شُدھی کے متعلق کئی ایک دلچسپ مضامین کا قیمتی مجموعہ ہے - جن میں ثابت کیا گیا ہے - کہ شُدھی پراچین ہے - مُسلمانوں نے ظلم سے ہندوؤں کو مُسلمان بنایا - ہندو جاتی کی رکشا کے لئے شُدھی کی ضرورت ہے - یہ چھوٹی سی کتاب ساہتیہ پریمی مُنشی گوپال سنگھ کنجاہی آریہ اپدیشک کی مرتبہ ہے - جو ہر ایک آریہ ہندو کے مطالعہ کے قابل ہے ٭

مُنشی گوپال سنگھ کو ساہتیہ دوارا آریہ سماج کی سیوا کا بڑا شوق ہے - اُن کے پاس کئی مسودے تیار ہیں - جنہیں دھن ابھاو سے چھپوانے سے قاصر ہیں - آریہ سماجیں اگر ان کی تصانیف کو خرید کر اُن کی سہائتا کریں - تو دوسرے مسودوں کو چھپوانے کا ارادہ رکھتے ہیں - اس لئے آریہ سماجوں، آریہ سنستھاؤں اور آریہ تاجران کتب سے ان کا نویدن ہے - کہ کافی تعداد میں آرڈر دے کر کتاب زیر ریویو کو منگوائیں - اور اس طرح دوسری کتب کی اشاعت میں ان کے سہائک بنیں - قیمت ۲ / ٭ مُصنف سے معرفت سناتن دھرم سٹیم پریس ہسپتال روڈ لاہور مل سکتی ہے

ریفارمر:-

ہفتہ وار اخباروں کی برادری میں ہم ریفارمر کا ہردے سے سواگت کرتے ہیں - جو شری ایس ایل ودیارتھی بی اے کی زیر ایڈیٹری حال ہی میں لاہور سے نکلنا شروع ہُوا ہے ٭

پہلا پرچہ ہمارے سامنے ہے - جس میں ریفارمر

سماجک جگت

گورُوکل کانگڑی کا تیسواں سالانہ جلسہ

وشو ودیالیہ گورُوکل کانگڑی کا تیسواں سالانہ جلسہ ایسٹر کی چھٹیوں میں تاریخ ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ مارچ مطابق ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - اور ۱۶ چیت ۱۹۸۸ بکرمی سنگرانتی - رو دی وار اور سوم وار ہونا مقرر ہوا ہے

۲ - نئے بالکوں کا انتخاب ۲۵ مارچ ۱۹۳۲ء کو ہوگا - جو سجن اس سال اپنے بالکوں کو داخل کرانے کے خواہشمند ہوں - اُن کو بہت جلد درخواست بھیجکر اجازت حاصل کر لینی چاہئے ٭

(دیو راج مکھیہ ادھشٹاتا) ٭

آریہ مہا ودیالیہ کرتھل ضلع میرٹھ میں نئے ودیارتھیوں کا داخلہ

سالانہ جلسہ پر ہوگا - جو مورخہ ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ فروری ۱۹۳۲ء کو ہوگا - جن بھائیوں کو ودیارتھیوں کو پرویشٹ کرانا ہو - اُنہیں کاریالیہ سے نیم منگوا کر مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۳۲ء تک پرارتھنا پتر بھیج دینے چاہئیں

یہاں پراگیہ وشارد اور شاستری سٹریٹی پڑھائی جاتی ہیں - شکشا کی کچھ فیس نہیں ہے اور خرچہ بہت ہی کم ہے - (مکھیہ ادھشٹاتا آریہ مہا ودیالیہ کرتھل ضلع میرٹھ) ٭

آریہ سماج پاک پٹن کا سالانہ چناؤ-

سال آئندہ کے لئے حسب ذیل ہُوا ہے :-

لالہ گندھرب راج صاحب وکیل پردھان - پنڈت گیلا رام جی اُپ پردھان - لالہ بیلی چند بی اے ایل ایل بی منتری - لالہ کرم چند بیری بی اے ایل ایل بی اُپ منتری - خزانچی اور لائبریرین کا کام بھی منتری اور اُپ منتری کریں گے ٭ (منتری آریہ سماج) ٭

شرومنی پرتی ندھی سبھا کا ادھیویشن

بھاگن شکل ۱۴ سمت ۱۹۸۸ تدانوسار تاریخ ۲۱ - مارچ ۱۹۳۲ء کو دہلی نگر میں ہوگا ٭

سمست آریہ سماجوں کی انترنگ سبھاؤں تتھا شرومنی پرتی ندھی سبھا کے سبھا سدوں سے نویدن ہے - کہ جو جو پرستاؤ سبھا میں پیش ہونے کے لئے بھیجنا چاہیں - ۲۱ فروری ۱۹۳۲ء تک شرومنی سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیں - سبھا کا نوٹس دسمبر ۱۹۳۱ء کو دیا گیا تھا - پرنتو سبھا سدوں کے اُپستھت نہ ہونے کے کارن ادھیویشن ملتوی کر دیا گیا تھا - اب ادھیویشن ۲۱ مارچ کو ہوگا ٭

(دھربلاس سارو امنتری شرومنی پرتی ندھی سبھا)

آریہ سماج کیمبل پور کا اُتسو

آریہ سماج کیمبل پور کا سالانہ جلسہ ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ مارچ کو ہوگا - سُوگیہ اُپدیشک اور بھجنیک آئیں گے - آریہ سماج ہائے اضلاع پشاور، راولپنڈی کو خاص کر اس میں شریک ہونا واجب ہے ٭

(دھنا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور) ٭

آریہ سماج ساون کا اُتسو

آریہ سماج ساون ضلع کرنال کا سالانہ جلسہ ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ فروری ۱۹۳۲ء کو ہونا قرار پایا ہے ٭

(دسنگا رسنگھ پردھان آریہ سماج ساون ضلع کرنال)

آریہ سماج گوشندگی

مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۲ء کے ہفتہ واری اجلاس آریہ کمار سبھا میں حاضری ۵۰ کے قریب تھی - دن بدن ممبر بڑھ رہے ہیں - اس ہفتہ واری اجلاس میں پاس کیا گیا - کہ اس سبھا کا نام آریہ سماج رکھ دینا چاہئے - تاکہ ممبروں کے داخلہ کے واسطے گنجائش وسیع ہو جاوے - اس طرح ۱۷ جنوری ۱۹۳۲ء سے یہاں آریہ سماج قائم ہو گیا - سبھا کو جلد اُپدیشک بھیجنا چاہئے ٭ (منتری) ٭

آریہ یووک سبھا لورسٹ منٹگمری

(۱) مہاشہ امرناتھ جی سابق منتری آریہ یووک سبھا کو الوداعی ٹی پارٹی دی گئی - اور ایڈریس دیا گیا - لالہ ہری رام جی پردھان اور دیگر اصحاب نے اپنی تقریروں میں آپ کی شاندار خدمات کا اعتراف کیا ٭

(۲) لوہڑی کے اُتسو پر آریہ سماج کے سبھاسد استریاں بچے سب سمیلت ہوئے - خوب چہل پہل رہی - ہون یگیہ بڑے وسیع پیمانہ پر کیا گیا - "ہون یگیہ کی مہما" پر میرا ودیاکھیان ہُوا - حاضرین میں ریوڑیاں تقسیم کی گئیں ٭

(۳) مہاشہ جھانگی رام نے اپنی نئی دوکان کے پرویش سنسکار پر آریہ یووک سبھا کو دعوت دی - سوار وپیہ آریہ یووک سبھا کو دان دیا ٭

(برج لال اُپ منتری) ٭

آریہ سماج شیر پور ٹامیوالی کے سماچار

(۱) پنڈت شری رام جی اور مہاشہ بالکرشن جی بھجنیک نے ویاکھیانوں اور بھجنوں دوارا خوب پرچار کیا ٭

(۲) ۱۲ جنوری ۱۹۳۲ء کو آریہ سماج کے مندر میں لوہڑی کا تہوار بڑے آنند سے منایا گیا ٭

(۲) ۱۶ جنوری ۱۹۳۲ء کو جنا دیوی دوجی کا دواہ نارائن داس چھبیرہ کے ساتھ کرایا گیا۔ نرائن داس مذکور نے مبلغ پانچ روپے دان آریہ سماج کو دیا۔ (آنند راج پردھان آریہ سماج خیرپور) ٭

آریہ سماج دائرہ دین پناہ کے سماچار

(۱) روزانہ ستیارتھ پرکاش وانیا سک گرنتھوں کی کتھا ہوتی رہتی ہے ٭

(۲) ۱۰ جنوری کو لالہ فتح چند آپ پردھان کی کنیا کا نام کرن سنسکار ہوا۔ نام ساوتری دیوی رکھا گیا۔ مبلغ ۲/ دان ملا ٭

(۳) پنڈت دھرم دت اپدیشک و مہاشہ آتم دیو بھجنیک نے پرچار کیا ٭

(۴) ۱۳ جنوری کو کوٹھری کو یگیہ ہوا۔ پنڈت دھرم دت نے یگیہ کی ویاکھیا کی۔ مہاشہ آتم دیو کے سریلے بھجن ہوئے۔ (مادھو رام منتری سماج) ٭

آریہ سماج کلاچی کے سماچار

۱۳ جنوری آریہ وار لوہڑی آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پہلے ہون یگیہ ہوا۔ پھر بھگت رام جی سیکرٹری نے تہوار لوہڑی پر ویاکھیان ہوا ٭ آریہ سماج کے روزانہ ست سنگ نیم پوروک رونق سے ہوتے ہیں ٭ (منتری) ٭

آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی کا اتسو

آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کو بڑی شان سے آریہ سماج مندر کے وسیع ہال میں منایا گیا۔ بحیثیت جلسہ کی کارروائی میں بڑی دلچسپی لیتی رہی۔ ماسٹر امرناتھ جی۔ مہاشہ دلیپ جی اپدیشک اور مہاشہ رام گوپال اور مہاشہ ہری چند کے اپدیشوں اور بھجنوں کا جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اگرچہ اس دفعہ چندہ کی اتنی امید نہ تھی۔ کیونکہ لوگوں کی مالی حالت کاروبار بند ہو جانے کی وجہ سے بہت خراب تھی۔ تاہم لوگوں نے لالہ چوکھا رام صاحب جانب مینجر آریہ کنیا پاٹھشالہ کی اپیل کا بہت شاندار جواب دیا۔ اور ۲۸۰ کے قریب چندہ جمع ہو گیا۔ (درباری لال تنیجہ جائنٹ سکرٹری آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی) ٭

شریمتی منسا دیوی کنیا پاٹھشالہ رکڑ

ضلع کانگڑہ کا سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸-۱۹ جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۵-۶ ماگھ کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ جنتا کی حاضری کافی تھی۔ دو دن خوب پرچار ہوتا رہا ٭

۱۹ جنوری کو شری پوجیہ پاد سوامی ستیانند جی مہاراج نے اپنے ہاتھ کمولوں سے لڑکیوں کو انعامات تقسیم کئے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت دیپتی جی شاستری۔ پنڈت رام دیا لو جی شاستری و پنڈت جگت رام جی اپدیشک اور پنڈت ٹھاکر رام آریہ سماج گمولی سے آئے ہوئے تھے۔ جنہوں نے ویدک دھرم کا خوب پرچار کیا۔ لڑکیوں کے وید منتر اور بھجن سن کر شری سوامی جی مہاراج اور جنتا بہت پرسن ہوئے۔ مبلغ دس روپے وید پرچار ارتھ پاٹھشالہ نے آریہ پرتی ندھی سبھا کو دان دئے۔ جلسہ آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد سماپت ہوا ٭ (کشوری لال سود مینجر شریمتی منسا دیوی کنیا پاٹھشالہ رکڑ ضلع کانگڑہ) ٭

گینشی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لودھیانہ کو دان

رائے بہادر رتن چند جی آریہ کی اکسمات مرتیو کا نہایت شوک ہے۔ آپ گینشی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لودھیانہ سے اگادھ پریم رکھتے تھے۔ آپ نے اپنی دھرم پتنی کی یادگار کے لئے جہاں ایک ہزار روپیہ دان دیا تھا۔ وہاں اور بھی مدد کرتے تھے۔ اسی پریم سے پریرت ہو کر ان کے سپوتر مینجر صاحب نے مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد رائے بہادر رتن چند جی کی یادگار کے لئے آریہ کنیا پاٹھشالہ لودھیانہ کو دان دیا۔ جس کے لئے کمیٹی مشکور ہے ٭ (لبھو رام منیجر خزانچی پاٹھشالہ) ٭

آریہ سماج اخلاص پور کے سماچار

۱۷ جنوری کو چودھری سیتا رام جی نگار وچیندر کے لڑکے کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ان مختلف منسقاؤں کو مبلغ پانچ روپے دان ملا (ویدرتن ہنسا رام منتری آریہ سماج اخلاص پور ضلع گورداسپور) ٭

پٹھان کوٹ میں آدرش ویدک بواہ

لالہ بدری ناتھ آریہ ریٹائرڈ چیف کیشیر ریلوے ایسٹ افریقہ کے سپتر دھرم بیر لالہ کرم چند کا بواہ مہاشہ رام پرتاپ جی کی سپتری کے ساتھ ۲۴ جنوری کو پورن ویدک ریتی سے پنڈت وشوناتھ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و مہنت ساگر رام جی پروہت آریہ سماج پٹھان کوٹ نے کرایا۔ ور کی آیو ۲۶ سال اور بدھو کی آیو ۱۷ سال ہے۔ ور اور بدھو نے خود وید منتروں کا اچارن کیا۔ کنیا کو کوئی جوڑا نہیں ڈالا گیا۔ اور نہ کوئی مہندی ہی لگائی گئی۔ غرضیکہ کوئی توہمات والی رسم نظر نہیں آئی ٭

اس شبھ اوسر پر ور پکش کی طرف سے آریہ سماج کی مختلف سنستھاؤں میں ایک صد روپے اور بدھو پکش کی طرف سے پچیس روپے دان دیئے گئے ٭ (اچھر مل پردھان آریہ سماج سیالکوٹ)

جہلم میں شردھانند بلیدان - آریہ سماج

مشین محلہ جہلم نے شردھانند بلیدان بڑے سماروہ سے منایا۔ ۲۳ دسمبر سے سنکیرتن شروع کیا گیا۔ ۲۷ دسمبر کی دوپہر کو ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ جس کے خاتمہ پر ایک عظیم الشان جلسہ آریہ سماج مندر جہلم شہر میں منعقد کیا گیا۔ جس میں شری سوامی جی کے جیون پر متعدد لیکچر ہوئے۔ اور ان کے چرنوں میں کئی مہانو بھاووں نے شردھا کے پھول چڑھائے۔ آریہ سماج جہلم شہر و کالج سیکشن کے ممبران نے تمام کارروائی میں پورا سہیوگ دیا۔ مہابیر دل سناتن دھرمی اور سکھ بھائیوں نے جلوس اور جلسہ کی رونق کو بڑھایا۔ ان سب کا اور شری پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر کا جن کی سرگرمیوں کا نتیجہ یہ کارروائی تھی۔ ہم دھنیواد کرتے ہیں۔ (کشوری لعل اپ منتری آریہ سماج مشین محلہ جہلم) ٭

سماج مندر کے لئے سہایتا کی یاچنا

رتلام شہر میں آریہ سماج کوئی بیس سال سے قائم ہے۔ لیکن مقامی آدمیوں کے سماج میں نہ ہونے سے ابتک آریہ مندر نہ بن سکا۔ ایشور کی دیا سے کچھ ممبر رتلام راج کے بھی ہو گئے ہیں۔ مگر ہم غریب کرایہ کے مکان میں سماج اور بیس وغیرہ کا کام چلتا ہے۔ پس آپ سجنوں سے نمر نویدن ہے کہ تھوڑی تھوڑی سہایتا کرنے کی کرپا کریں۔ جس سے یہاں آریہ مندر تیار ہو جاوے۔ سماج کا اپنا مندر ہونے پر تمام مشکلیں دور ہو جاویں گی۔

دھن نیچے پتہ پر بھیجا جاوے ٭

سیٹھ رام لال مگن رام جی صراف (خزانچی آریہ سماج) مانک چوک رتلام (مالوہ) ٭ (منتری سماج)

آریہ سماج سلانوالی میں آریہ بھاشا پرچارک کی ضرورت

چونکہ منڈی سلانوالی میں آریہ بھاشا پڑھانے کی بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے آریہ سماج سلانوالی کو ایک ایسے تیاگی بان پرستھی یا سنیاسی کی ضرورت ہے۔ جو کہ یہاں دو تین مہینے یا اس سے ادھک رہ کر کام کریں۔ اور پرچار کریں۔ جنتا کو آریہ بھاشا پڑھاویں۔ آریہ سماج ان کے بھوجن اچھادن کا پربندھ کرے گی۔ جو سجن سیوا کرنا چاہیں وہ منتری آریہ سماج سلانوالی کو پتر لکھیں ٭ (رام گوپال آریہ) ٭

آریہ سماج ہریانہ کا اتسو

ہریانہ ضلع ہوشیارپور کے آریہ سماج کا چوتھا اور ڈی اے وی ہائی سکول کا بیسواں سالانہ جلسہ ۲۰ و ۲۱ فروری ۱۹۳۲ء کو منایا جائے گا۔ (دھرم کیت ماکم ہیڈماسٹر) ٭

آئیے! لابھ اٹھائیے! پدھارئیے!

شری کنڈلیشور میلہ کیم گڑھی آئی پر

تاریخ یکم فروری ۱۹۳۲ء سے تاریخ ۱۱ فروری تک بڑے سماروہ سے ہوگا

اس میں بیوپاریوں سے کسی قسم کا محصول نہ لیا جائے گا۔ ناٹک۔ رام لیلا۔ کوی سمیلن۔ پردرشنی۔ سرو پرسدھ پہلوانوں کے دنگل۔ انیک پرکار کے کھیل تماشے۔ موٹر بجلی اور چیت آکرشک ہونگے۔ جو جو جس جس ودیا میں سرو شریشٹھ ہو گا۔ انہیں اچھے پاریتوشک پدک پرمان پتر آدی پردان کئے جاویں گے ٭

پہلوانوں میں اُتم کو ہزار روپے کا سونے کا تمغہ۔ اور مدھیم کو چھ سو روپے کا سورن کیند رما پدک تھا سادھارن کو تین سو روپے کا رما پدک میلہ کمیٹی کے فیصلہ پر دیا جائے گا۔ یہ دنگل تاریخ ۸-۹-۱۰ فروری ۱۹۳۲ء کو ہوگا۔ پہلوانوں کو ۵ تاریخ تک آ جانا چاہئے ٭

نوٹ۔ یہ استھان للت پور سٹیشن جی۔ آئی۔ پی سے ۳۲ میل تھا مقام ٹنک پور سٹیشن سے ۴۶ میل دوری پر ہے۔ جہاں موٹر سروس ہمیشہ چالو رہتی ہے ٭

آریہ سماج تلہ گنگ کے سماچار ۔ تلہ گنگ

سماج کے سبھاسد مہاشہ گیان چند کا دیہانت ہوگیا آپ آریہ سماج کے ست پریمی تھے ۔ آپ نوجوانی میں ہی اپنے ماتا پتا کو چھوڑ کر چل دیئے ۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا ۔ آریہ سماج ان سے اس دکھ میں ہمدرد کا اظہار کرتا ہے ۔ سپنج صد روپیہ سماج اور پاٹھ شالہ کو دان ملا ؛

(۲) ۵ ماگھ کو شریمان لالہ کاکا رام پٹواری کی سپتری کرشنا دیوی کا وواہ ویدک ریتی سے مہاشہ منوہر لعل راولپنڈی نواسی سے ہوا ۔ مہاشہ مانک چند نے وواہ سنسکار کرایا ۔ اس شبھ اوسر پر مبلغ ۹ ۱/۴ روپیہ آریہ سماج اور پتری پاٹھشالہ اور ۵ روپیہ پنڈی ہسپتال کو دان ملا ؛

(۳) شریمان مہتہ جیون مل جی سپتر مہتہ گنگا رام سنت ایک آریہ سماج تلہ گنگ کے نئے گنگا داس بھون میں سمپورن یجروید سے پنڈت بھیم سین دیا النکار اور پنڈت ستیہ دیو جی یگیہ کروا رہے ہیں ۔ رات کو کتھا دید بھگوان کی ہوتی ہے مہاشہ ھبدریال کے بھجن بھی خوب رس بھرے ہوتے ہیں ۔ آریہ استری پرش خوب یگیہ اور کتھا میں شمولیت کرتے ہیں ۔ یگیہ شیش بانٹا جاتا ہے ؛

(۴) لالہ امیر چند آریہ پتری پاٹھشالہ کی پرائمری کی لڑکیوں کا امتحان مسز دیدار سنگھ راولپنڈی نے لیا ۔ ۱۴ لڑکیوں میں سے ۱۳ پاس ہوئیں ۔ تمام مقامی سکولوں سے شاندار نتیجہ نکلا ۔ (سرنت رام منتری) ؛

آریہ سماج مظفر گڑھ کا اُتسو

آریہ سماج مظفر گڑھ کا سالانہ جلسہ ۲۱ - ۲۲ مارچ مطابق ۹ - ۱۰ چیت سمت ۸۸ ہونا نشچت ہوا ہے ۔ نگر کیرتن ۲۰ مارچ کو ہوگا ۔ شری سوامی سروانند جی مہاراج نے جلسہ پر پدھارنا سویکار کر لیا ہے ۔ (لچھمن داس پرادھان منتری آریہ سماج) ؛

سروینٹس آف دی پیپل سوسائٹی کی اطلاع

لالہ جگن ناتھ سکرٹری لکھتے ہیں :-

سرونٹس آف دی پیپل سوسائٹی کی دوارکا داس لائبریری کا ہندی اور اردو بھاگ جو چند سال سے پری محل میں تھا ۔ پھر سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر لاجپت رائے بھون میں منتقل کر دیا گیا ہے ۔ اور ریڈنگ لائبریری میں شامل کر دیا گیا ہے ہندی اردو کتب سے فائدہ اٹھانے والے اصحاب یکم فروری سے لاجپت رائے بھون میں درشن دیں ۔

تمام آریہ سماجوں کو اپنے سماچار وقت پر بھیجتے رہنا چاہئے ۔ خبریں حتی الوسع مختصر اور ضروری ضروری ہونی چاہئیں ؛

آریہ مہا سمیلن بریلی

ضروری سوچنا

یہ سمیلن شریمتی آریہ سارودیشک سبھا کی اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی اجازت سے بریلی میں کیا گیا ہے ۔ اور تاریخ ۵ فروری لغایت ۱۴ فروری ۱۹۳۲ء تک بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا جاوے گا ؛

اس کے ساتھ بریلی آریہ سماج کی پچاس سالہ جوبلی منائی جاوے گی ۔ سودیشی نمائش آریہ سمیلن، وندت پریشد، آریہ مہیلا سمیلن ذات شدھی شکشا سمیلن ۔ اشتر بھاشا ۔ سرو دھرم، آریہ کمار سمیلن اور ٹیمپرنس وغیرہ سمیلن آریہ یتیم خانہ بریلی کے میدان میں کئے جاویں گے باہر سے تشریف لانے والے صاحبان کے لئے دھرم شالائیں ۔ مکانوں ۔ خیمہ جات چھولداریوں وغیرہ کا انتظام سمیلن کر رہا ہے ایک آدمی کے لئے چھولداری خیمہ کا کرایہ پورے وقت کمیٹی اکر دینا ہوگا ۔ باقی سب جگہ بغیر کرایہ ملیں گی ؛

جو صاحب پوری چھولداری یا خیمہ لینا چاہیں وہ دفتر سے خط و کتابت کریں ؛

آریہ سنیاسی اور اپدیشک جو سمیلن کی طرف سے مدعو کئے گئے ہیں ۔ ان کی خاطر تواضع سمیلن کرے گا باقی صاحبان اپنے خرچ سے ممنون و مشکور فرماویں

۱۲ × ۱۱ فٹ دوکان کا کرایہ مبلغ دس روپیہ پیشگی بھیج کر ریزرو کرا لیجئے ؛

دوکان زیادہ تر سودیشی چیزوں کی ہونی چاہئے ۔ تمباکو ۔ سگریٹ ۔ بیڑی وغیرہ نشہ اشیاء کی ممانعت ہونے کی وجہ سے کوئی صاحب اس قسم کی دوکان لانے کی تکلیف نہ کریں ؛

یہ سمیلن ہندوستان میں ایک لاثانی سمیلن ہوگا ۔ اس سمیلن میں بڑے بڑے معزز راجہ مہاراجہ ۔ دھنی ۔ پنڈت ۔ اپدیشک بھجنیک وغیرہ صاحبان تشریف فرما ہونگے تمام ہندوستان کی پبلک سے التماس ہے کہ وہ ایسے موقع پر ضرور تشریف لا کر مشکور و ممنون فرماویں ایسے موقع زندگی میں بار بار نہیں آتے

نوٹ ۔ ڈیلی گیٹ کی فیس دو روپے ۔ سواگت کارنی

...ن بھکشن ہانی کارک ہے

[illegible] لائف - سی شون "گڈ ہیلتھ"

(۱)

...ی خوراک مہنگی ہوتی ہے - آج کل مالی لحاظ
...بترے حالات ہیں - اُن میں اس بات کی
...طور پر بھاری توجہ دینے کی ضرورت ہے
...ت شوار گرہستی کا یہ فرض ہے - کہ وہ
...ایسی چیزیں خریدے جو اس کے داموں کا
...بدل ہوں - گوشت کی خوراک نہ صرف مہنگی
... بلکہ وہ ایک گھٹیا قسم کی خوراک ہوتی ہے -
...غذا کے کئی ضروری اجزا اس میں نہیں ہوتے ؛

(۲)

...ت کی خوراک صحت کے لئے مضر خوراک ہے
...پشوؤں میں کئی ایسی بیماریاں ہوتی ہیں - جو
...ت خوری کے ذریعہ انسانوں تک پہنچتی ہیں -
...کے ایک حصہ کے میڈیکل افسر آف ہیلتھ
...ک تازہ رپورٹ سے ظاہر ہے - کہ ذبح کئے
...پشوؤں کی لاشوں میں سے ایک بھاری فیصدی
...کو اس بنا پر دور کر کے پھینکا گیا - کہ وہ انسان
...راک کے لائق نہ تھیں - گوشت کے معائنہ
...راستہ میں جو مشکلات حائل ہیں - اور اسے بارہ
...موجودہ قانون جیسا تسلی بخش ہے - اس کو
...نظر رکھ کر ہم کو لازمی طور پر اس نتیجہ پر پہنچنا
...ہے - کہ ابھی تک مضر صحت گوشت ایک
...ت بڑی مقدار میں استعمال کیا جا رہا ہے ؛

(۳)

بیماری والا گوشت کھانے سے جو بیماریاں
پیدا ہوتی ہیں - اس کے علاوہ سب قسم کے گوشت
کی خوراک میں کئی زہریلے مادے بھی ہوتے ہیں
جو انسانی جسم کے لئے بہت نقصان دہ ہیں -
چند سالوں کی تازہ تحقیقات سے یہ بات پایہ
ثبوت کو پہنچ چکی ہے - کہ خون اور پٹھوں کے
رس میں (ACIDS) ایسڈ یا تیزاب کی بجائے
کھاری پن (ALKALINE) کا ہونا بہت
ضروری ہے - تیزاب زہر کا کام کرتے ہیں - اور
پوری تندرستی کے لئے خون کے اندر تیزاب کے
اثر کو زائل کرنے کے لئے کھاری پن کے ایک بھاری
ذخیرہ کے جمع رہنے کی سخت ضرورت ہے - اب
عام طور پر گوشت کی خوراک میں یہ زہریلے تیزاب
بہت بڑی مقدار میں ہوتے ہیں - اور اگر پشوؤں کو
ذبح کرنے سے پہلے جسمانی اذیت میں سے گذرنا
پڑے یا اُن کے جذبات کو ٹھیس لگے - تو یہ زہریلے
تیزاب اور بھی بہت بڑی مقدار میں بڑھ جاتے
ہیں ؛

(۴)

گوشت میں زیادہ تر رٹین (RATAIN) ہوتی
ہے - اب اگرچہ یہ رٹین انسان کی خوراک کا ایک بہت
ضروری جزو ہے - تاہم تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہے -
کہ زیادہ مقدار میں یہ رٹین بہت نقصان دہ ہے
خاص کر گردوں اور خون کی نالیوں کے لئے - آکثر لوگ
بخوبی جانتے ہیں - کہ جن ملکوں میں گوشت زیادہ
مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے - ان انگوں کی بیماریاں
وہاں بہت زیادہ ہوتی ہیں ؛

(۵)

گوشت کی خوراک اس انمول چیز سے خالی ہوتی ہے جس
کا نام وٹامین ( ) ہے - یہ
کوئی خیالی کی بات نہیں ہے - کیونکہ یہ بات ثابت
ہو چکی ہے کہ پشو اپنے آپ وٹامین پیدا نہیں کر سکتے
بلکہ نباتاتی دنیا سے اس کو فوراً حاصل کرتے ہیں - یہ
وٹامین انسان کے نشوونما - چھوت کی بیماری کا
مقابلہ کی طاقت اور نظام اعصاب (
) کی پشتی کے لئے نہایت
ضروری چیزیں ہیں - اس سے گوشت کی خوراک
ان ضروری اجزا کو مہیا کرنے کے بجائے قطعی
ناکافی ہوتی ہے ؛

(۶)

پھر گوشت کی خوراک میں بعض بہت ضروری
معدنیات ( ) مثلاً لوہے -
فاسفورس اور چونے کی بھی کمی ہوتی ہے - یہ اور بعض
معدنیات انسان کے جسم کے ترقیع ہر ایک انگ
کے لئے نہایت ضروری چیزیں ہیں - اور نظام اعصاب
کے لئے اس قدر ضروری ہیں - کہ دماغ اور اعصاب
کے لئے کافی ذخیرہ مہیا کرنے کی خاطر دوسرے انگوں
کو اُن سے محروم ہونا پڑے گا - نباتاتی دنیا ان تمام
معدنیات کا بہت بڑا ذخیرہ مہیا کرتی ہے - کہ جن
کی گوشت کی خوراک میں بہت کمی پائی جاتی ہے ؛

(۷)

مندرجہ بالا بیان سے نہ صرف یہ دیکھا جا سکتا
ہے - کہ گوشت کی خوراک میں مکمل غذا کے کئی
ضروری اجزا کی کمی ہوتی ہے - بلکہ نباتاتی دنیا
ہی بہت بڑی مقدار میں ان ضروری چیزوں
کو مہیا کرتی ہے - قدرتی طور پر پشو اپنی ان چیزوں
کی ضرورت نباتاتی دنیا سے پوری کرتا ہے - جبکہ
یہ چیزیں گوشت خور کو غیر قدرتی طریقے سے پشوؤں
کے ذریعہ پہنچتی ہیں - اس طریقہ سے گوشت خور
قیمتی آرگینک اجزا کا بہت سا حصہ کھو دیتا
ہے - اور علاوہ اس کے زہریلے مادے حاصل
کرتا ہے ؛

(۸)

گوشت خوری جلد بڑھاپا لاتی ہے - گوشت
کے اندر داخل ہو کر زہریلے مادے پیدا کرتا ہے
اور یہ مادے تجربہ کار سائنسدانوں کی رائے کے
مطابق ان تبدیلیوں کا کارن ہوتے ہیں - کہ جن
کا بڑھاپے سے تعلق ہے - مثلاً بالوں کا سفید ہو
جانا - جسم کی کھال پر جھریاں پڑنا اور نالیوں کا
سخت ہونا وغیرہ - یہ امر یقینی ہے - کہ ان زہریلے
مادوں کا خون میں دورہ کرنا اعضائے رئیسہ پر
برا اثر کرتا ہے - اور ان انگوں سے ضروری کام میں
روک ڈالتا ہے - اور اسی وجہ سے وقت
سے پہلے یہ انگ جواب دے جاتے ہیں ؛

(۹)

گوشت کی خوراک کی بہم رسانی میں پشوؤں کو جس

...کو بھول نہیں جانا چاہئے - ایسے بہت سے انسان
پائے جاتے ہیں - جو کتوں اور بلیوں جیسے پشوؤں
کے لئے اپنے دل کے خاص لگاؤ اظہار کرتے ہیں اور
اگر ان پشوؤں کے ساتھ کسی کی طرف سے غیر ہمدردانہ
سلوک ہو تو اس سے اُلٹ پلٹ ہوتے ہیں - مگر اس
کے باوجود یہی شخص بغیر سوچے سمجھے بچارے بھیڑ کے
بچے کو بے رحمی سے ذبح کرا کے اس کی مردہ لاش کو
مزے سے پیٹ میں ڈالتے ہیں ؛

(۱۰)

آخری بات یہ ہے - کہ گوشت خوری کا انسان کی
اخلاقی زندگی پر اثر پڑتا ہے - جب ہم یہ دیکھتے
ہیں - کہ انسان کے کیرکٹر کا گھٹیا یا بڑھیا پن
نظام اعصاب پر انحصار رکھتا ہے اور خود ہم
اعصاب اس خوراک سے بنتا ہے - جو خون کے

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں!

بھیم سینی سُرمہ

پُرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دُور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگوانے سے پیشتر اس سُرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں قیمت تین روپے تولہ۔

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بُوٹیوں سے بنائی ہوئی یہ معجون پرانی کھانسی تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر۔

سنجیون چُورن

سوپن دوش (احتلام) کو دُور کرتا ہے۔ دیرہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔

برہمی بُوٹی ــــ عہ سیر ــ دنت منجن ــ ۸ فی شیشی
مست سلاجیت ــ عہ تولہ ــ سوچی پتر ــ مفت!!

پتہ :- منیجر گورو کل آیورویدک فارمیسی ڈاکخانہ گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

باجلاس جناب مولوی الٰہی بخش خانصاحب منصف وجج مطالبہ خفیفہ درجہ دوم کوئٹہ

بمقدمہ عبدالعزیز دوکاندار زرگری۔ بابو محلہ کوئٹہ مدعی

بنام روشن لعل ولد چھپند بھان سکنہ کوئٹہ مدعا علیہم

دعویٰ ۳۵ علاوہ خرچہ

مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہ روپوش ہے۔ اور باوجود تلاش کے کچھ پتہ مدعا علیہ کا نہیں ملا اس لئے یہ اشتہار دیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ صدر بتاریخ

۵ فروری سنہ ۱۹۳۲ء

اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہیں کرے گا۔ تو بموجب آرڈر ۹ قاعدہ ۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی تجویز مقدمہ یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

دستخط اور مہر عدالت سے آج ۱۹ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء کو جاری ہوا۔

ضرورت!

آپ دنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو پرکاش، اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ ورنیا یہ اور سکولوں کے منیجروں، بپتری بائٹ لائن کے لئے اندھیا پکاوں اور اسی قسم کی ضرورت کے اشتہاروں کے لئے پرکاش کی خدمات کو کبھی نہ بھولئے۔ (منیجر)



ڈاکٹر ایس کے برمن

ملاحظہ ہو استاد ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے سپیشل موجد

نئے سال کا تحفہ

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۲ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے۔ اس میں بہت سی مفید اور کار آمد باتیں درج ہیں۔ معزز قدردان مفت طلب فرماویں۔

ڈابر سامان زیبائش کے نمونہ کا بکس" REGD

(اس میں مندرجہ ذیل آٹھ قسم کی سینگار کی چیزیں ہیں)
نمبر ۱ "دنت مکتا" دانت کا منجن۔ نمبر ۲ کیش دھونا، بال دھونے کا پوڈر نمبر ۳ "کیش راج"۔ سر کے تیلوں کا بادشاہ۔ نمبر ۴ "ہیلک صابن" عطر آمیز خوشبودار صابن۔ نمبر ۵ "بہارن اسنو" برائے خوبصورتی۔ نمبر ۶ "بہارن پوڈر" نمبر ۷ "اوڈو بہارن" خوشبو سے دلآویز۔ نمبر ۸ "ڈابر سنک پوڈر" مشک آمیز ایسنس۔
قیمت فی بکس ایک روپیہ دس آنہ (۱۰/۱)۔ محصول دس آنہ (۱۰/)۔

نوٹ :- ہماری دوائیں ہر جگہ دواخانوں اور دوکانداروں کے یہاں ملتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے!

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ نمبر (۵۵۴) کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں۔ منیجر پیسہ اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

سالانہ چار روپے
ششماہی ۲ روپے
ممالک غیر سے ۶ روپے

نمبر ۶ — جلد ۲۵

THE "PRAKASH" LAHORE.

SUNDAY 7 FEB 1932 — دیانند آبد ۱۰۸ — ۶ فروری سنہ ۱۹۳۲ — مطابق ۷ — سمت ۱۹۸۸ بکرمی

ویدامرت

بھگتی کس کی کریں؟

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत। स दाधा-
र पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥ यजु: १३। ४॥

"جو سو بر کاش سوروپ - اور جس نے پرکاش کرنے ہارے سوریہ چندر آدی پدارتھ اُتپن کرکے دھارن کئے ہیں - جو اُتپن ہوئے سمپورن جگت کا پرسدھ سوامی - ایک ہی چیتن تھا - جو سب جگت سے پوُرو ورتمان تھا - جو اس بھومی سوریہ آدی کو دھارن کر رہا ہے - ہم لوگ اس سُکھ سوروپ ——— شُدھ پرماتما کے گرہن کرنے یوگیہ یوگا بھیاس اور اتی پریم سے وشیش بھگتی کیا کریں"

بھگتی کس کی کریں؟ اس کا اُتر اس وید منتر سے ملتا ہے - آج بھگتی کا بہت دُرُاپیوگ ہو رہا ہے جس کی بھگتی کرنی چاہئے - اُس کی کی نہیں جاتی - جس کی نہ کرنی چاہئے - اس کی کی جاتی ہے - بھگتی ایشور کی کرنی چاہئے - یہ سب کہتے ہیں - پرنتو کرتے ایشور کی ہیں - اس کا کارن یہ ہے - کہ ایشور کے گنوں کا یتھارتھ سروپ کا گیان نہیں - اگر ہو تو سنسار سے مورتی پوجا - جڑ پوجا - آدم پوجا دور ہو جائے - اور ان بھاؤں کے پرینام سوروپ منش اور منش کے درمیان جو فساد ہوتے رہتے ہیں - وہ یکدم دور ہو کر شانتی کا راجیہ ستھاپت ہو جائے - ایشور کا سوروپ جاننے کے لئے وید کی شرن میں جانا چاہئے - جو وید منتر آج آپ کے سامنے ہے - اس میں ایشور کے گُن اور سوروپ کو ورنن کیا گیا ہے - یدی اسے جنسچہ آتمک روپ سے سمجھ لیا جائے تو ایشور سے انیہ پدارتھ کی طرف جانے کا کوئی امکان نہیں ؛

پرتھوی بڑی ہے - پرنتو سورج پرتھوی سے بھی کئی گنا بڑا ہے - سوریہ کے بڑا ہونے کے کارن اس کی پوجا شروع ہو گئی - پھر یہ پرتھوی سے بڑھ کر اس کا گُن یہ ہے - کہ پرکاش مان ہے پرتھوی پر جتنا پرکاش ہے - سورج کے طفیل سے - سوریہ پرکاش دینا چھوڑ دے - پرتھوی پر اندھیکار چھا جائے - سوریہ میں گرمی ہے جس سے منش پشو - بنسپتی پلتے ہیں - گرمی نہ ہو تو جیون سماپت ہو جائے - اتنے بڑے مہان گُن جس سوریہ کے ہوں - اس کی مہانتا کے سامنے سادھارن منش کیوں نہ جھکے - جھکتا ہے - اور اس کی مہانتا کو تسلیم کرتا ہے - پرنتو وچار وان پُرش سوچتا ہے - کہ سوریہ اور چندر آدی پرکاشمان پدارتھ کس نے رچے اور کس کے آشرے سے ستھت ہیں؟

اس کا اُتر وید دیتا ہے - ان کا اُتپن کرنے والا پرماتما ہے - اور وہی اُن کا دھارن کرنے والا ہے - سوریہ سمئے پر روشنی دیتا ہے - چندر تارا منڈل ایک مریادا پر چلتے ہیں - تو یہ سب کچھ پرماتما کے نیم انوسار ہو رہا ہے - پھر وید کہتا ہے - کہ سمپورن جگت کا سوامی پرماتما ہے - پھر پرماتما چیتن ہے اور سنسار کے اندر جتنی چیتنتا ہے - وہ اسی سے ہے - پھر وہ سب سے پہلے تھا - سنسار نہ تھا - وہ تھا - سوریہ چندر آدی نہ تھے - وہ تھا - وہ تھا جب پیدا ہوئے - اُس وقت پرکرتی کی سوکشم اوستھا سے اس استھول روپ میں آئے ——— پھر اتنا ہی نہیں - کہ وہ برہمانڈ کا بنانے والا ہے - وہ سُکھ سوروپ ہے - اور سمگر سُکھ اسی سے ہے - وہ شدھ ہے - ساری شدھتا اسی سے ہے - سُکھ چاہیں تو اسی سے مل سکتا ہے اور کوئی استھان اس کے ملنے کا نہیں - پوترتا چاہیں - تو اسی سے ملتی ہے - اور کوئی نہیں - جو پوترتا دے سکے - جب منش کو اس بات کا یقین ہو جائے - کہ سنسار کا کرتا سنسار کا سوامی وہ پرماتما ہے سُکھوں کا داتا وہی ہے - وہ پدارتھ نہیں - جن کو ہم ایشور سے بھی اونچا درجہ دیکر اُن کی پوجا کرتے ہیں - تو سمجھو ایشور کی بھگتی کو جی چاہیگا وید نے بھی ایشور کے گُن ورنن کرکے اور یہ سمجھا کر کہ جن پدارتھوں کو منش مہان سمجھتا ہے - ان سے پرے بھی کوئی مہان شکتی ہے - شکشا دی کہ گرہن کرنے یوگیہ اور بھگتی کے یوگیہ وہی پرماتما ہے - اس لئے منش بھگتی کرے - تو اس پربھو کی - پربھو سے بھن اور کسی کی ایشور بھاؤ سے بھگتی کرنا ویرتھ ہے - نشپھل ہے

بس منش کا کلیان ہو ۔

ودھوا کی ضرورت

میرے ایک بھائی کے لئے جس کی عمر ۳۲ سال ہے ماہواری آمدنی یک صد پچاس روپیہ ہے۔ ذات ملہوترہ کھتری ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ ایک ودھوا لڑکی کی ضرورت ہے۔ خواہش مند اصحاب مزید حالات دریافت طلب کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں ؛

دیوان چند اوورسیر۔ محکمہ انہار
بنگلہ سکھانوالہ۔ ڈاکخانہ شرقپور
ضلع شیخوپورہ

شادی کرنیوالوں کی سخت ضرورت

ہمارے یہاں شادی کے لئے بال ودھوائیں اور بال ودھوائیں موجود ہیں۔ ان سب کی عمریں ۱۸ سے ۲۵ سال تک ہیں۔ ان سب کا رنگ گورا ہے۔ جلد سے جلد درخواست آنا چاہئے۔ خطوط گورمکھی میں بھی لئے جاویں گے ؛

پتہ :-
راجپرت لال شرما مینیجر ہندو ودھوا آشرم
اورئی ضلع جالون

ضرورت !

ایک ہندی سنسکرت، انگریزی اور موسیقی جاننے والی ادھیاپکا (GOVRNESS) کی ۶ سے بارہ سال کی عمر کی تین چار لڑکیوں کو شکشا دینے کے لئے ضرورت ہے۔ پر ادھیتی درمیانہ عمر کی اور اچھے سوبھاؤ کی ہو۔ بھوجن اور سکان مفت ہوگا۔ بیمار رہتا بہتر ہیں کم از کم تنخواہ جو منظور ہو۔ اس کا درج کر دیا جائے درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں ؛

عہ ۲۳۱ معرفت اخبار پرکاش لاہور

ضرورت !

ایسی فرموں کی جو اپنے مال کا اشتہار ہزارہا آریوں تک پہنچانا چاہتی ہوں۔ پرکاش آریہ سماج کا اچھیہ کوٹی کا آرگن ہے۔ ہر ایک آریہ سماجی اسے بڑی شردھا سے پڑھتا ہے۔ اس لئے پرکاش میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھاؤ۔ "ضرورت" کے اشتہاروں کے لئے یہ بہترین ذریعہ ہے۔ اجرت واجبی ہے۔ جس کے جاننے کے لئے مینیجر سے خط وکتابت کرو ؛

(مینیجر)

تصویریں اور وید منتر وغیرہ اور نئے کیلنڈر

کیلنڈر سب سے بڑے سائز کے دیسی انگریزی اور فہرست تعطیلات گورنمنٹ۔ ایک کے درمیان میں مہاتما ہنسراج جی اور دوسرے کے درمیان میں سوامی درشنانند جی کی سب سے بڑی تصویر ہے فی ۲ ر۔ مہرشی دیانند کے جیون کے متعلق مختلف تصاویر رنگین اور گرد سنسکرت اور اردو میں پوری سندھیا نیچے آریہ سماج کے نیم ۲۰×۳۰ سائز کے آرٹ پیپر پر ۲ ر۔ سمادھی والی تصویر سوامی دیانند سب سے بڑی ۸ ر دستخط والی ۴ ر پنڈت گورودت جی ۴ ر بڑھیا ۸ ر۔ پنڈت لیکھرام جی ۸ ر مہاتما ہنسراج جی ۲ ر۔ سوامی درشنانند جی ۲ ر۔ سوامی شردھانند جی ۶ ر۔ گرد منتر ادھ مہت سب سے بڑے سائز پر رنگین ۴ ر پرانایام منتر ۲ ر۔ رشوانی دیو ۲ ر ہر نہ گربھا ۲ ر۔ ابھیم منتر ۲ ر۔ پنچواسی پرارتھنا ۲ ر۔ سنگچھدھوم ۲ ر نمستے ۲ ر۔ سوا گتم ۲ ر۔ اوم ۲ ر۔ اوم اردو انگریزی چھوٹے سائز کے اوم نمستے۔ گرد منتر۔ رشوانی دیو ۱ ر۔ ملنے کا پتہ :

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

بیماری کی جڑھ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے لیکن

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے۔

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں دونوں چیزیں پوران ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ؛
بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔ پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔ ملنے کا پتہ :-

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی۔ لاہور

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

کئی جگہ لوگ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں اور ان کو سوکھا ٹکڑا دیکر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ یہ اناتھ ہوتے ہی ان کو کوچوں میں بیچ جاتے ہیں۔ اور بھیک منگواتے ہیں ہم سب کا فرض ہے کہ ان اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان کو اپنے کوچہ میں آنے پر دان دینے کی بجائے ڈانٹیں تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جاویں اور جو اناتھ انہیں کہیں ملیں۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندر اناتھ آلیہ ویر سندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ" و "ویرکاش" ہیں۔ ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کے ممبر بنیں۔ اور اس کے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک سپیر دانے کا ہندو اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں :-

ہم

ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو ہنا مانگے ایک سو کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دان بھیج رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ بھیجتے رہیں گے تاکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ کے تھوڑا ہونے سے نہیں لے جا سکتے۔ لے لیا جاوے اور ان کو اچھی شکشا دے کر ملتی کا اچھا انگ بنایا جاوے ؛

رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں

ہیرانند شرما سکرٹری
پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویر سندر راوی روڈ۔ لاہور

گوروکل کانگڑی کی مشہور دوائیں

بھیمسینی سرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگوانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ ؛

جیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنائی یہ بیجون پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر ؛

سنجیون چورن

سوپن دوش و احتلام کو دور کرتا ہے۔ دیر کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی ؛

برہمی بوٹی ——— عہ سیر۔ دنت منجن ——— ۸ ر شیشی
ست سلاجیت ——— عہ تولہ۔ شوچی پتر ——— مفت !

پتہ :-
مینیجر گوروکل آیورویدک فارمیسی ڈاکخانہ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

مہاراجہ کشمیر کو آریہ پرتی ندھی سبھا کا تار

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے ذیل کا تار مہاراجہ صاحب کشمیر کی سیوا میں بھیجا تھا:-

"ریاست کوٹلی۔ میرپور۔ اور ریاسی کے علاقہ میں بد امنی کی خبریں یہاں پہنچی ہیں۔ وہاں آریہ ہندو سکھ سخت خطرہ میں ہیں۔ جنونی مسلمان ہندو سکھ دیہات کو نذر آتش کر رہے ہیں کسی کا جان و مال محفوظ نہیں۔ اس لئے ادب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ پرجا کی حفاظت اور بغاوت کو دبانے کے لئے سخت کارروائی کریں۔ پنجاب کے آریہ آپ کی ہر طرح سے مدد کرنے کو تیار ہیں"

وزیر اعظم کا جواب۔ اس کے جواب میں سبھا کو وزیر اعظم ریاست کشمیر کا ذیل کا تار موصول ہوا ہے:-

"میرپور بالکل محفوظ ہے۔ افواج راجوری اور کوٹلی پہنچ چکی ہیں۔ مزید افواج جا رہی ہیں بغاوت کو دبانے کے لئے سخت تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں"

مولانا داؤدی سرحدی صورت حالات پر

مولانا شفیع داؤدی نے جو صوبہ سرحد کی صورت حالات کی تحقیقات کے لئے گورنمنٹ کی دعوت پر مولانا ظفر علی خاں کے ساتھ مل کر تحقیقاتی کمیٹی کی صورت میں گئے تھے۔ اسمبلی میں سرحدی صورت حالات کے متعلق اسمبلی میں بیان کیا:-

"جون ہی میں نے اٹک کا پل عبور کیا۔ میں نے ایک عجیب فضا دیکھی۔ وہاں ایک اور ہی گرد ہوائی نظر آیا۔ لوگ ڈر کے مارے آہستہ بھی بولتے تھے۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ وہاں لوگوں کے ننگے جسم پر کوڑے لگائے جاتے ہیں اور انہیں اس قدر پیٹتے ہیں۔ کہ وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ چیف کمشنر سے بات چیت کے دوران میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ انہیں اپنے ماتحتوں کا بھی خوف ہے۔ میں یہ خیال سرحد سے لے کر آیا ہوں کہ اگر حکومت دیانت داری کے ساتھ سرحد میں اصلاحات نافذ کرنا چاہتی ہے تو وہ تمام افسران کو تبدیل کر دے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتی۔ تو یہ صاف ہے۔ کہ حکومت خود سرحد میں اصلاحات نافذ کرنا نہیں چاہتی"

مولانا کو جواب۔ مولانا کی اس تقریر پر سرکاری ممبر نے کہا۔ کہ میں حال ہی میں سرحد سے واپس آ رہا ہوں۔ جہاں مجھے مسٹر داؤدی سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ مسٹر داؤدی نے سرحدی افسران کی بیان کردہ ذہنیت کے متعلق جو باتیں آج بیان کی ہیں۔ وہ پہلے نہیں کہیں۔

سنسار کی گتی

لاہور کے ہندوؤں اور سکھوں کا جلسہ

ریاست کشمیر میں ہندوؤں اور سکھوں پر جو اتیاچار کئے جا رہے ہیں۔ اور ان کے جان و مال پر ہی نہیں۔ دھرم استھان۔ مندروں۔ گوردواروں اور دھرم پر جس وحشیانہ طور پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ اس نے پنجاب کے سکھوں اور ہندوؤں کے دلوں کو ہلا دیا ہے۔ اور وہ اس یرتن میں ہیں کہ اپنے مظلوم بھائیوں کی جس طرح ہو امداد کر سکے انہیں مصیبت سے بچائیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں لاہور کے گوردوارہ باؤلی صاحب میں ہندو سکھوں کا ایک عظیم الشان جلسہ سردار بہادر مہتاب سنگھ کی صدارت میں ۲ فروری کی شام کو ہوا۔ جس میں مقتدر ہندو اور سکھ اصحاب شامل ہوئے اس جلسہ میں کئی رزولیوشن پاس کئے گئے۔ اور ان پر ہندو سکھ اصحاب نے تقریریں کیں۔ ایک رزولیوشن کی تائید میں راؤ راجہ گوپال سنگھ کھرو انریش کی بھی تقریر ہوئی۔ جس میں آپ نے ہندو اور سکھوں کو جو اصل میں ایک ہی ہیں ایک ہو جانے کی اپیل کی۔ جلسہ میں جو تقریریں ہوئیں۔ ان میں ہندو سکھوں کی اس مصیبت کا بڑے درد انگیز پیرایہ میں ذکر کیا گیا۔ اور اس کی ذمہ داری مہاراجہ ہری سنگھ کی مسلم نواز پالیسی پر ڈالی گئی۔ جس کے متعلق کہا گیا کہ اب بھی جاری ہے۔ اور ہندو اور سکھوں سے پر زور اپیل کی گئی۔ کہ وہ مظلوم بھائیوں کی سہائتا کے لئے تیار ہو جائیں۔

جلسہ میں جو رزولیوشن پاس کئے گئے وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) ہندوؤں اور سکھوں کا یہ مشترکہ عظیم الشان جلسہ جموں و کشمیر ریاست میں ہندوؤں اور سکھوں پر مسلمانوں کی طرف سے کئے گئے ظلم و ستم کی پر زور مذمت کرتا ہے۔ اور غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور مصیبت زدگان ہندوؤں اور سکھوں سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) لاہور کے ہندوؤں اور سکھوں کا یہ پبلک جلسہ کشمیر گورنمنٹ کی مسلم نواز پالیسی اور موجودہ بغاوت کے متعلق اس کی غیر تسلی بخش کارروائی پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے باغیوں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ اور ہندو سکھ آبادی کے لئے خطرہ کا کارن ہوا ہے۔

(۳) یہ پبلک جلسہ اس رائے کا اظہار کرتا ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ اور ریاست کی گورنمنٹ جو دونوں ہی اب تک ریاست جموں و کشمیر کے پرامن ہندو اور سکھوں کی حفاظت میں ناکام ہو چکی ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس بغاوت کو فرو کرنے کے لئے طاقت سے مضبوط کارروائی کریں۔

(۴) یہ پبلک جلسہ برٹش گورنمنٹ اور ریاست کی گورنمنٹ سے پر زور اپیل کرتا ہے۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کو اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کے لئے ریاست کشمیر میں جانے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ وہ اپنے ان بھائیوں کو پھر اپنے دھرم میں لائیں۔ جنہیں مسلمان بنایا گیا ہے۔

(۵) کشمیر کے مظلوم ہندو اور سکھوں کی امداد کے لئے ذیل کے اصحاب کی ایک کمیٹی مرتب کی جائے۔ (۱) راؤ راجہ گوپال سنگھ کھرو انریش (۲) رائے بہادر بخشی سوہن لال (۳) سردار بہادر مہتاب سنگھ (۴) راجہ نریندر ناتھ (۵) گوسوامی گنیش دت (۶) سردار امر سنگھ (۷) لالہ مکند لال پوری (۸) لالہ خوشحال چند (۹) اور پنڈت رام گوپال شاستری۔

سرحدی مسلمانوں سے نون صاحب کی ہمدردی

سرحد کے مسلمان آرڈی ننس کی زد میں ہیں۔ ہر مسلمان کا دعوے ہے۔ کہ وہ مسلمان کی ہمدردی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کا مذہبی فرض ہے۔ کہ مسلمانان سرحد سے اظہار ہمدردی کرے۔ چنانچہ مسلم وزیر تعلیم ملک فیروز خان نون نے بالفاظ زمیندار ذیل کے الفاظ میں ان سے ہمدردی کی ہے:-

"ہمیں صوبہ سرحد کے مسلمانوں کے ساتھ کسی حیثیت میں ہمدردی نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جو کچھ کیا ہے۔ وہ ہماری مرضی کے بغیر کیا ہے۔ اس لئے اگر حکومت ان پر تشدد کرے تو حق بجانب ہے۔ ان کی مثال چوروں اور قاتلوں کی سی ہے۔ جس طرح قانون کے مطابق وہ سزا کے مستوجب ہیں۔ اسی طرح مسلمانان سرحد بھی اس کے مستحق ہیں۔ کہ انہیں سزا دی جائے۔ حکومت اس معاملہ میں بے قصور ہے"

یہ وہ ریمارک ہیں۔ جو نون صاحب نے دو چار دن نہیں ہزاروں مسلمانان سرحد کے متعلق پاس کئے ہیں۔ ان ریمارکس کی موجودگی میں سرحد کے مسلمان کہتے ہوں گے۔ خدا ایسے ہم مذہب دوستوں سے محفوظ رکھے"

مالیہ نصف کیا جائے۔ بمبئی کونسل کے ۱۷ فروری کے ہونے والے اجلاس میں اس مطلب کا رزولیوشن پیش کیا جانے والا ہے۔ کہ مالیہ نصف کر دیا جائے۔

سوتی مال کی درآمد میں کمی۔ اندازہ شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان میں جتنا سوتی مال برطانیہ سے آیا۔ اس کی مالیت ۱۹۳۰ء کے ۱۱ کروڑ ۴۶ لاکھ کی بجائے ۱۹۳۱ء میں ۴ کروڑ ۳۶ لاکھ رہ گئی ہے۔ اس طرح ۷ کروڑ سے زیادہ کی کمی ہوئی۔

گئو ہتیا پر فساد۔ خبر ہے۔ کہ اله آباد کے ایک نواحی گاؤں میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک مسلمان نے گئو ہتیا کی۔ ہندوؤں نے اس بنا پر انہیں روکا کہ گئو ہتیا گاؤں میں رواج نہیں۔ اس پر لڑائی شروع ہو گئی۔ چند افراد زخمی ہوئے۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

اسمبلی میں لاٹھیوں کے متعلق سوال

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ذیل کے سوالات کا نوٹس دیا گیا ہے:-

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ حکومت نے سٹور ڈیپارٹمنٹ کی معرفت بھاری تعداد میں لاٹھیاں خریدی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو کس قدر تعداد میں خریدی گئی ہیں۔ اور کس قدر خرچ آیا ہے۔ اور کس مقصد کے لئے یہ لاٹھیاں خریدی گئی ہیں؟

پونچھ باغیوں کے محاصرہ میں۔ جموں کا تار ہے۔ کہ پونچھ شہر کا باغیوں نے محاصرہ کر رکھا ہے۔ راجہ اور افسران قلعہ میں پناہ گزین ہیں۔ گو وہ افواج کے ہندو پونچھ آ رہے ہیں۔ فوجیں ان کی حفاظت کر رہی ہیں۔ باغیوں کی تعداد ہزاروں تک بیان کی جاتی ہے۔ جو بندوقوں اور تلواروں سے مسلح کہے جاتے ہیں۔ ٹیلیفون کاٹ دیئے گئے ہیں۔ تازہ سماچار ہے۔ کہ افواج پہنچ گئی ہیں۔ اور صورت حالات قابو میں ہے۔

ہندو اخباروں کا داخلہ بند۔ ریاست بہاولپور نے ہندو اخبارات 'پرتاپ'، 'ملاپ' اور 'ویر بھارت' کا داخلہ حدود ریاست میں ممنوع قرار دیا ہے۔ جن اشخاص کے پاس کوئی

پر چھ پایا جائے گا۔ اُنہیں سزائے قید جو ۱۲ ماہ تک ہو سکتی ہے۔ یا سزائے جرمانہ دی جائے گی۔ جو ۵۰۰ روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ؛

ہندوستان سے سونے کی برآمد

گذشتہ ہفتے ہندوستان سے جو سونا برآمد کیا گیا ہے اس کی قیمت اندازاً ایک کروڑ ۱۹ لاکھ روپیہ ہے ؛

انڈو انگلین فلاسفی پر لیکچر

رنگون کی یونی ورسٹی کی طرف سے کلکتہ کے ڈاکٹر داس گپتا کو مدعو کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ گرمیوں کے سیشن میں وہاں آکر انڈو انگلین فلاسفی پر لیکچر دیں ؛

لیڈی آنریری مجسٹریٹ

یُوپی میں آنریری مجسٹریٹوں کے تقرر کا جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں دو مستورات کے بھی نام ہیں۔ اُن میں سے ایک مسز پرتیبھا بنرجی پروفیسر بنرجی کی دھرم پتنی اور دوسری بنارس کی مسز سنجیوا راؤ ہیں ؛

مصیبت زدگان سے مہارانی کشمیر کی ہمدردی

(جموں ۲ فروری) ہندو سیوک سبھا کا ڈیپوٹیشن کے مہارانی صاحبہ کی خدمت میں اضلاع میرپور۔ ریاسی کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے سلسلہ میں حاضر ہونے پر مہارانی صاحبہ نے ازراہ ہمدردی ۱۵ ہزار روپیہ مہاراجہ کی طرف سے اور پانچ ہزار اپنی طرف سے دینا منظور کیا۔ اور علاوہ ازیں ریلیف کمیٹی کا سرپرست ہونا بھی منظور کیا ؛

دیوی داس گاندھی گرفتار کر لئے گئے

سرحدی معاملات کی تحقیقات کے لئے مسٹر دیوی داس گاندھی پشاور جاتے ہوئے نہلی سٹیشن پر گرفتار کر لئے گئے ؛

یورپ کی تہذیب کو چیلنج کیا جا رہا ہے

ایک فرانسیسی اخبار میں میڈیلم لوریں لکھتی ہیں یورپ کو اپنی جس تہذیب پر ناز ہے۔ اُسے ایشیا میں چیلنج کیا جا رہا ہے۔ اب زمانہ بدل گیا ہے۔ کسی بھی قوم کو ہتھیاروں کی طاقت سے اپنے ماتحت نہیں رکھا جا سکتا ؛

لکھنؤ میں پولیس پر بم

(لکھنؤ ۲ فروری) آج رات امین الدولہ پارک میں پولیس والوں پر بم پھینکا گیا۔ جس سے چار سب انسپکٹر اور دو ہیڈ کانسٹیبل زخمی ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ زخم نہیں۔ اس سلسلہ میں کھدر پوشوں اور ... سے مشتبہ اشخاص گرفتار کر لئے گئے ؛

سردار کشن سنگھ وغیرہ بری کر دیئے گئے

سردار کشن سنگھ اور مولوی عبدالغنی وغیرہ کانگرسیوں کے خلاف جو مقدمہ لدھیانہ میں چل رہا تھا اور جس میں عدالتِ ماتحت نے انہیں سزا دی تھی۔ سیشن کورٹ میں اپیل پر عدالت نے تمام ملزمان کو بری کر دیا ہے ؛

کونسل اور اسمبلی توڑ دینے کا رزولیوشن

(دہلی ۲ فروری) معلوم ہوا ہے کہ شیخ مشیر حسین قدوائی نے کونسل آف سٹیٹ میں ذیل کے رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے :-

"جب گورنر جنرل کا ارادہ ہے کہ لیجسلیچرز کو نظر انداز کر کے آرڈی نینسوں کے ذریعہ حکومت کی جائے۔ تو یہ ہاؤس ان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ سنٹرل لیجسلیچرز کو توڑ دیں ؛

پیر حسام الدین کو سزا

بغاوت کشمیر کے سلسلہ میں ریاست کے برخلاف نفرت پھیلانے کے جرم میں پیر حسام الدین کو دو سال قید سخت کی سزا ہوئی ؛

مسلم کانفرنس کا مطالبہ

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کی بنا پر گورنمنٹ سے ذیل کے مطالبات کئے ہیں :-

(۱) حکومتِ ہند سرحد کے متعلق اپنی پالیسی تبدیل کرے۔ (۲) آرڈی نینس واپس لے۔ (۳) جن افسران کے خلاف شکایت ہے اُنہیں تبدیل کرے۔ (۴) عدم تشدد کے تمام قیدیوں کو رہا کرے

ریاست بہاولپور میں انوکھا ٹیکس

ریاست بہاولپور نے ایک قانون پاس کیا ہے کہ آج جو شخص اپنا مکان بیعہ کرے۔ وہ قیمت کا چوتھائی حصہ اُچ کے مخدوم کو دے۔ خواہ وہی مکان کتنی دفعہ بیعہ ہوا ہو۔ قانوناً کرایہ مکان کا کچھ حصہ بھی مخدوم صاحب کو دینے کا حکم ہے۔ اس قانون کے خلاف اُچ کے ہندوؤں کا ایک ڈیپوٹیشن نواب صاحب کو ملنے گیا۔ معلوم نہیں اُنہیں کیا جواب ملا ہے ؛

نوٹیفائیڈ انسٹی ٹیوشنوں پر چھاپہ

(لاہور یکم فروری) پولیس نے بال بھارت سبھا۔ آزاد سبھا۔ پنجاب سیوادل۔ سٹی کانگرس کمیٹی۔ گاندھی آشرم اور دیگر نوٹی فائیڈ انسٹی ٹیوشنوں پر چھاپہ مارا۔ تمام سامان لے گئی۔ اور عمارتوں پر قبضہ کر کے اُن پر قومی جھنڈے کی بجائے یونین جیک لہرا دیا ؛

اسمبلی میں مذمت کا رزولیوشن

ڈاکٹر گوڑ نے اسمبلی میں جو رزولیوشن آرڈی نینسوں کو بل کی صورت میں اسمبلی کے سامنے پیش کرنے اور صوبہ سرحد کی صورت حالات کے معائنہ کے لئے اسمبلی کے غیر سرکاری ممبران کی کمیٹی بنانے اور نئے آئین کے اجراء میں کانگرس۔ ہندو۔ مسلمانوں اور اچھوتوں کا تعاون حاصل کرنے کے مضمون کا پیش کیا۔ مسٹر جیمز کرییرار نے اس کی مخالفت میں زبردست تقریر کی۔ اور رزولیوشن کو مذمت کا رزولیوشن قرار دیا۔ مسٹر ہوگ کاک یورپین ممبر نے کہا۔ حکومت نے گول میز کانفرنس کی۔ لیکن اُسے کامیابی نہ ہوئی۔ اس لئے حکومت کو آرڈی نینس جاری کرنے کا کریڈٹ ملنا چاہئے۔ اس پر آواز آئی۔ کہ گول میز کانفرنس کمیٹیاں اور اسمبلی توڑ کیوں نہیں دی جاتیں ؛

مسٹر رنگا آئر نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ میرا یقین ہے کہ گول میز کو ساتھ ملا کر کانفرنس کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جبکہ ملک مہاتما گاندھی کی پشت پر ہے۔ مولوی شفیع داؤدی نے بھی اس رزولیوشن کی تائید کی ؛

مسٹر رام کرشن جی نے کہا۔ کہ آرڈی نینسوں اور لاٹھی چارجوں سے کانگرس کو کچلا نہیں جا سکتا۔ اگر گورنمنٹ آرڈی نینسوں کو اسمبلی کے سامنے پیش کرنا نہیں چاہتی تو پھر اسمبلی توڑ دے۔ مسٹر عبدالمتین چوہدری نے کہا۔ کہ آرڈی نینس ہندوستان سے نوکر شاہی کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ آخر رائے شماری پر رزولیوشن ۴۴ رایوں سے گر گیا رزولیوشن کے موافق ۴۲ منتخب اور ایک نامزد ممبران کی رائیں تھیں ؛

سختی ترک کر لینے کا مشورہ

پارلیمنٹ میں مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر لینسبری نے اپنی ایک تقریر میں کہا۔ کہ تشدد کچھ عرصہ کے لئے کامیاب ہو سکتا ہے۔ مشکل کا یہ ذریعہ حل نہیں ہو سکتا وائسرائے کا یہ کہنا کہ ہم مارشل لاء کے نفاذ سے اپنی پوزیشن قائم رکھ سکتے ہیں۔ بذاتِ خود ہماری ۷۰ سال کی حکومت کی مذمت ہے اگر ہم تشدد کو ترک کر دیں۔ اور ہندوستانی قوم پرستوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ تو ہم نہ صرف ہندوستان کے لئے امن و اقبال مندی لائیں گے بلکہ برطانیہ کی تجارت اور بیوپار کو ترقی بخشیں گے تینتیس کروڑ آبادی کی قوم کے جذبات کو کچلنے کی کوشش میں کامیابی ناممکن ہے ؛

آریہ پرچارکوں پر حملہ

موضع بھلی بجوال ضلع سیالکوٹ میں مہاشہ رام لال اور پنڈت بسنی لال تھوڑے عرصہ سے آریہ سماج کا پرچار کر رہے ہیں۔ اور اچھوت لڑکوں کو اس موضع اور کہرال میں پڑھا رہے ہیں۔ وہ بل بجوال میں کنوئیں پر نہا رہے تھے۔ کہ بھلی بجوال کا نمبردار دو تین آدمیوں کو ساتھ لے کر آیا۔ اور پوچھا تم کون ہو؟ مہاشہ رام لال نے کہا۔ میں کھشتری ہوں۔ میرا ساتھی برہمن ہے اس پر انہوں نے انہیں ننگے بدن کانٹوں پر گرا کر مارنا شروع کیا۔ اور باوجود منع کرنے کے منع نہ ہوئے۔ یہ وہی نمبردار ہے۔ جس نے موضع بھلکیاں میں راجپوت برادری کے اکٹھ کی اس قرارداد پر دستخط کئے تھے۔ کہ سکھوں کو کنوئیں پر چڑھنے نہ دیا جائے۔ (دیوکی نندن بزاز) ؛

ریاست کشمیر کا وزیر اعظم

"انقلاب" لکھتا ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ راجہ ہری کشن کول وزیر اعظم ریاست کشمیر مستعفی ہونے والے ہیں۔ اور ان کی جگہ کسی برطانوی کو وزیر اعظم کا عہدہ دیا جانے والا ہے۔ چنانچہ خلیفہ قادیانی سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔ کہ وزارتِ عظمیٰ کا قلمدان کسی ایسے شخص کے ہاتھ میں دیا جائے۔ جو اس کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہو۔ اگر "انقلاب" کا یہ مخبر پروپیگنڈا ہی نہیں۔ اس میں کچھ صداقت ہے تو کشمیر گورنمنٹ کی یہ ایسی غلطی ہو گی۔ جس سے ریاست کے ہندو اور سکھ تو تباہ ہو ہی جائیں گے۔ ریاست میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکے گا۔ مرزائیوں کا مقصد ہندو دھرم اور سکھ دھرم حتیٰ کہ اسلام کو بھی معدوم کر کے مرزائیت کو فروغ دینا ہے۔ جب ایک ریاست کی باگ دوڑ مسیح مرزائی کے ہاتھ میں چلی گئی۔ تو ہندو کیا مسلمان بھی امن کا سانس نہ لے سکیں گے ؛

گوروکل اندرپرستھ کی تلاشی

۲۶ جنوری کو دہلی پولیس کی ایک کثیر جماعت ایک یورپین افسر کی سرکردگی میں گوروکل اندرپرستھ میں آن پہنچی اور مکانات کا محاصرہ کر لیا۔ اس کے بعد تلاشی شروع کر دی۔ مگر کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہ ہوئی۔ چند ایک اشیاء پولیس اپنے ہمراہ لے گئی۔ جن میں دو سائیکلو سٹائل مشینیں بھی ہیں۔ جو امتحانات کے پرچے چھاپنے ...

پرکاش لاہور
۲۵ اگست ۱۹۴۸

دھرم اور روٹی
نمبر (۲)

آریہ جاتی کے افلاس کو دور کرنے کی ذمہ داری ہم نے بتایا۔ آریہ سماج پر بھی ہے اس ذمہ داری کو پورا کرنا آریہ سماج کی شکتی سے باہر نہیں۔ وہ کر سکتا ہے۔ اس کے لئے اتنی دھن کی ضرورت نہیں۔ جتنی پرشارتھ کی ہے۔ پرشارتھ یہ کہ آریہ جاتی کی ذہنیت کو بدلنے کا پریتن کیا جائے۔ آریہ جاتی پر افلاس دو طرف سے حملہ کر رہا ہے۔ ایک تو آمدنی کی طرف سے۔ یہ محدود سے محدود تر ہو رہی ہے۔ دوسرا خرچ کی طرف سے۔ کہ غیر ضروری ضروریات بڑھانے سے یہ بڑھ چکا ہے اور بڑھ رہا ہے۔

آریہ سماج کو دونوں پہلوؤں میں کام کرنا ہوگا خرچ گھٹانے کے لئے جاتی کی فضول خرچی کی عادت کو بدلنا ہوگا۔ اور آمدنی بڑھانے کے لئے مختلف پیشوں کو خوار سمجھنے کی جو ذہنیت ہے۔ اسے بھی بدلنا ہوگا۔

خرچ بڑھانے والے مختلف فیشنوں کو اپنانا اور پیسے در جہ کی غیر ذمہ داری سے اپنی ضروریات کو بڑھانا ایسا معلوم ہوتا ہے۔ ہندو جاتی کے سینے ہی رہ گیا ہے پنجاب سے باہر کے پرانتوں کی ترجمانی نہیں کر سکتے جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے خرچ بڑھانے کے میدان میں یہاں کے ہندو کمر پٹ دوڑ لگانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور پھر کھیدیہ ہے۔ کہ بڑھے ہوئے اخراجات انہیں روحانی یا جسمانی طور پر اونچا لے جانے کی بجائے پیچھے لے جا رہے ہیں۔ اس سے جسم کمزور اور اخلاق تباہ ہو رہے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ جاتی کا ہراس ہے۔ اور وہ ہو رہا ہے۔ بازار میں جاؤ۔ زیادہ تر دکانیں ایسی اشیاء کی دیکھو گے جن کے بنا بغیر کسی تکلیف کے گذارا ہو سکتا ہے لاکھوں روپیوں کے کھلونوں کا ہندوستان میں روزانہ بیوپار ہو جاتا ہے۔ یہ کہاں جاتے ہیں؟ ہندو جاتی کے گھروں میں ٹوٹ پھوٹ کر پھینکے جاتے ہیں۔ اور اس طرح آئے سال کروڑوں روپیہ پر پانی پھر جاتا ہے۔

مغربیت کے موجودہ دور سے پہلے بھی لڑکے کھیلا کرتے تھے۔ تمام دیسی کھیلوں کو دیکھ جاؤ کسی پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں آتا۔ اور ورزش خوب ہوتی ہے۔ لیکن لڑکے کے دل میں کسی مغربی کھیل کھیلنے کا شوق چرائے۔ تو والدین پر خرچ کا ایک نیا بوجھ آن پڑتا ہے۔ کونسی مغربی کھیل ہے۔ جس پر سال میں سو پچاس روپیہ والدین کی گانٹھ سے نہیں نکل جاتے۔ صرف کھیل کا سامان ہی نہیں چاہئے۔ کلب کے چندے۔ ضیافتوں کے خرچ۔ کھیل کی خاص پوشاک۔ اور سپیشل بوٹ کے اخراجات کا بھی غریب والدین کو کفیل ہونا پڑتا ہے۔

پوشش کے معاملہ میں تو بات بالکل گئی گذری ہوئی ہے۔ ہوائی جہاز کی سی تیز رفتاری سے کپڑوں کا ڈیزائن اور پوشاک کے فیشن آج بدلتے ہیں۔ اور جس تیز رفتاری سے ان میں تبدیلی آتی ہے۔ اسی تیز رفتاری سے ہندو جاتی کے یوک یوتیوں میں ان کے اپنانے کی خواہش بھڑک اٹھتی ہے۔ کپڑے کا خرچ جانے دو۔ جتنا خرچ ایک جنٹلمین کی انگریزی پوشاک کی سلائی پر ہوتا ہے۔ اگر کفایت شعاری سے کام لیتا ہو تو اس سے سارے پریوار کی پوشش کا سوال حل ہو سکتا ہے۔ کہاں تک بتایا جائے ہر پہلو میں آریہ جاتی کا خرچ فضول خرچی کی حد تک پہنچا ہوا ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے۔ کہ بعض پہلوؤں میں فضول خرچی کی حد کو پار بھی کر گیا ہے۔ تو یہ مبالغہ نہیں۔

آریہ سماج کا کام اس فضول خرچی کو بند کرنا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا آریہ سماج اسے بند کر سکتا ہے۔ کر سکتا ہے۔ اور بڑی آسانی سے۔ لیکن اس کے لئے ایک شرط ہے۔ اور وہ یہ کہ پہلے آریہ سماجی خود کفایت شعاری سیکھیں۔

ایک بچے کو گڑ کھانے کی عادت تھی۔ ماں چاہتی تھی۔ کہ کسی طرح اس کی یہ عادت چھوٹ جائے۔ تو کرو وہ بڑے بھنیوں کے آگے من سے بچا رہے۔ اس نے بہتیرا پریتن کیا۔ لڑکا نہ مانا۔ آخر اس نے اس کے مولوی سے شکایت کی۔ میاں جی کو خود گڑ کھانے کی عادت تھی۔ آدمی سیانے تھے۔ سمجھے کہ لڑکا میری بات نہیں مانے گا۔ لڑکے کی ماں کو کہا۔ دیوی! میں اسے منع کر دوں گا۔ لیکن آج نہیں۔ دو چار دن بعد۔ مولوی صاحب نے اسی دن سے گڑ کھانا ترک کر دیا۔ لڑکے نے بھی دیکھ لیا۔ کہ مولوی صاحب اب گڑ نہیں کھاتے تب ایک دن لڑکے کو بلا کر سمجھایا۔ کہ بیٹا! گڑ کھانا اچھا نہیں۔ کھانا چھوڑ دو۔ اور اپنی ماں کی شکایت رفع کرو۔ مولوی صاحب کی بات نے لڑکے کے دل پر اثر کیا۔ اور گڑ کھانا چھوڑ دیا۔

آریہ سماجی بھی چاہتا ہے۔ کہ اس کی بات کا جاتی پر اثر ہو۔ تو اسے خود فضول خرچی کو چھوڑنا ہوگا اگر چھوڑ دے۔ تو اس دشا میں جاتی کی پرورتی کو بدلنا نرالی کا کام رہ جائے گا۔

لیکن معاف کیا جائے۔ اخراجات کے سدھار کے معاملہ میں آریہ سماج نے نہ صرف یہ کہ اس دشا تک کوئی کام نہیں کیا۔ نہ اس کے بڑھانے کا کارن ہوا ہے۔ یہ افسوسناک سچائی ہے۔ کہ فیشن پرستی میں آریہ یوک اور یوتیاں نہ صرف یہ کہ کسی سے پیچھے نہیں۔ بلکہ سب سے آگے ہیں۔ جن آریہ انسٹی ٹیوشنوں نے انہیں سادگی کی تعلیم دینی تھی انہوں نے اپنا کرتویہ ہی نہیں سمجھا۔ صرف یہ کہ یونیورسٹی کے امتحان میں انہیں پاس کرائیں اور بس اس میں ان کا بھی اتنا دوش نہیں۔ کسی انسٹی ٹیوشن کی ہر دلعزیزی اس کے نتائج پر ہے۔ اور اچھے نتائج کے لئے ضروری ہے۔ کہ نصاب تعلیم پر سب سے زیادہ زور دیا جائے۔ نصاب کے لئے اتنا وقت درکار ہے۔ کہ انسٹی ٹیوشنوں کا کام اسی پر ختم ہو جاتا ہے۔ انہیں ودیارتھیوں کے عادات و اطوار کی طرف توجہ دینے کی فرصت ہی نہیں ہوتی ایک گورنمنٹ سکول اور ایک آریہ سکول میں فرق ہی کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ ٹائم ٹیبل میں ایک گھنٹی دھرم شکشا کی رکھی جاتی ہے۔ لیکن اس گھنٹی کا کوئی لابھ ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اکثر ودیارتھی ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں برسوں اس گھنٹی سے لابھ اٹھانے کا موقعہ ملا۔ لیکن وہ سندھیا کا آچارن تک نہ سیکھ سکے۔ جب سنچالکوں کو اتنی فرصت نہیں کہ وہ اس بات کی پرواہ کریں۔ کہ ان کے ودیارتھی سندھیا بھی جانتے ہیں یا نہیں۔ تو پھر وہ انہیں یونیورسٹی کورس کے باہر اور کیا شکشا دینگے لیکن اگر سنستھائیں جاتی کے بچوں کے اخلاق کو سدھارنے کے لئے وقت نہیں نکال سکتیں۔ تو وہ جاتی پر دیرتھ کا بوجھ ہیں۔ ان کا چلانا شکتی کا دراپیوگ کرنا ہے۔ جو شکتی جاتی کے بچوں کو سادگی کی تعلیم دینے میں خرچ ہونی چاہئے تھی۔ وہ ان کے لئے نخوت(؟) اور فضول خرچی کا واتاورن پیدا کرنے میں لگائی جاتی ہے۔

آریہ سماج اپنی شکتی کا سدا اپیوگ اس طرح کرے۔ کہ سادگی اور پوترتا کو اپنا لکشن بنائے۔ ان دونوں صفات کو خود اختیار کرے۔ اور آئندہ ان جاتی کو ان کی شکشا دے۔ سادگی اخراجات کم کرنے کا دوسرا نام ہے۔ پرنت جن حالات سے آج گذر رہا ہے۔ اُن سے اندر ضروریات کم کئے بنا جیون سندیہ یکت ہے۔ اس لئے اس کی آج سے بڑھ کر کب ضرورت ہوگی۔ آریہ سماج اور نہ یہی دیش ہت کے لئے ہی سادگی اختیار کرے۔ اپنی ضروریات کم کرے۔ بھوجن میں سادگی اختیار کرے پوشش میں کفایت شعاری سے کام لے۔ اس میں پرشوں کی نسبت استریوں کی زیادہ ذمہ واری ہے۔ بھڑکیلی اور فیشن ایبل پوشاکیں ترک کر دی جائیں۔ معمولی دھوتی کرتا یا ایک آدھ اور کپڑے سے گذارہ ہو سکتا ہے۔ بیاہ شادیوں اور دوسرے سنسکاروں کے اخراجات کے بڑھانے میں تو آدمیوں نے کمال کر دیا ہے۔ جوں جوں خرچ گھٹانے کی تحریکیں ہوتی ہیں۔ خرچ بڑھتا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خرچ بڑھانے کا کارن یہ کانفرنسیں ہی ہیں۔ یہ اخراجات ہی ہیں۔ جو سنسکاروں کو جاتی کے اندر پرچلت نہیں ہونے دیتے۔ کسی سنسکار کا سمبندھ اس ودھی سے ہے جو سنسکرت کیا جا رہا ہو۔ اگر اسے اسی تک محدود رکھا جائے۔ تو ایک دو روپیہ میں سنسکار ہو سکتا ہے۔ لیکن سمجھا یہ جا رہا ہے۔ کہ سنسکار کے معنی مہمانوں کی ضیافت کرنا ہے جس کے لئے سو پچاس کا خرچ تو معمولی بات ہے اب سنسکار وہی کرے گا۔ جو سو پچاس کا انتظام کر سکے۔ جو نہیں کر سکتے۔ وہ خاموشی میں ہی سلامتی سمجھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جاتی ایک ایسی مریادا سے شونیہ ہو رہی ہے۔ جس کا ہونا اس کے اندر جیون سنچار کرنے کے لئے لازمی ہے اس فضول خرچی کو مٹانے کے لئے پوجیہ مالوی جی نے جاتی کو سندیش دیا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں کوئی بھی چیز خریدنے سے اجتناب کیا جائے۔ بظاہر تو یہ بات ناممکن العمل معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر سنجیدگی سے وچار کیا جائے۔ تو اس پر عمل کرنا اتنا کٹھن نہیں۔ گھروں میں اتنی غیر ضروری اشیاء تلاش پر ملیں گی۔ کہ انہیں استعمال میں لایا جائے۔ تو ایک دو سال کیا بعض حالتوں میں اس سے زیادہ عرصہ ان پر گذارا جا سکتا ہے۔ رہا کھانے پینے کا سامان اس کی خرید منع کرنے کا مالوی جی کا بھی منشاء نہیں۔ البتہ کھانے پینے کی اشیاء میں بھی فضول اشیاء کی خرید بند کی جانی چاہئے۔ اگر مالوی جی کے فرمان پر جاتی عمل کرے۔ تو بہت حد تک سدھار ہو جانا اس طرح افلاس کے پہلے سادھن فضول خرچی

ریاست کے مظلوم ہندوؤں کی مدد کرو!

آریو! جانتے ہو جموں و کشمیر کی ہندو ریاست کے ہندو اور سکھوں پر کیا گذر رہی ہے؟ مسلمان باغیوں کے جن مظالم کے وہ تختہ مشق بن رہے ہیں باغیوں کے غلبہ کی وجہ سے اُن کا سارا ورتانت اخباروں تک پہنچنا مشکل ہے۔ تاہم جو کچھ آرہا ہے۔ وہ اس قدر درد انگیز ہے۔ کہ کوئی انسان ہندو ہو یا مسلمان جس کے پہلو میں دل ہے۔ اس پر خون کے آنسو بہائے بنا اور ظالموں کے شیطانی افعال پر لعنت بھیجے بنا نہیں رہ سکتا۔ جموں کے دور دراز میرپور اور راجوری وغیرہ علاقوں پر جو مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ اُس کا کچھ انداز اس چٹھی سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو منتری آریہ سماج میرپور نے بھیجی ہے۔ چٹھی حسب ذیل ہے:۔

"ضلع میرپور اور راجوری کے حالات نہایت دردناک ہیں۔ سینکڑوں کے قریب ہندو دیہات کی آبادی لوٹی اور جلائی جا چکی ہے تقریباً ایک ہزار بے سروسامانی کی حالت میں بے خانماں ہندو میرپور پہنچ چکے ہیں۔ جن کی رہائش و خوراک کا انتظام آریہ سماج میرپور کر رہا ہے۔ سینکڑوں ہندو مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں۔ سینکڑوں بال بچے عورتیں ابھی تک میرپور پہنچنے کے ناقابل ہیں۔ راستے ناقابل گذر ہیں۔ تا حال کسی جگہ کوئی باز پرس سرکاری طور پر نہیں ہوئی ہے۔ لکھوکھا روپیہ کا مالی نقصان ہو چکا ہے۔ کروڑہا روپیہ کی جائیدادیں دوسروں کے قبضہ میں آ چکی ہیں۔ یہ کھلم کھلا بغاوت ناقابل بیان اور ناقابل برداشت ہے۔ ابھی تک میرپور۔ بھمبر۔ راجوری کوٹلی۔ پونچھ جاں وجہد کی وجہ سے محفوظ ہیں۔ لیکن چند دنوں کے مہمان ہیں۔ اگر حالات جلدی اچھے نہیں ہوئے۔ تو یہ بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ بہت سی تعداد میں ہندو خاندان زبردستی مسلمان کئے جا چکے ہیں۔ سینکڑوں کو مجبور کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ مسلمان بن جائیں۔ ہندو جنوں قتل کئے جا چکے ہیں اگر کوئی مدد نہ ہوئی۔ تو اُن کی جان و مال محفوظ نہیں ہے حالات دردناک ہیں۔ فوری مدد کی ضرورت ہے ضرورت ہے کہ سینکڑوں والنٹیر پہنچ کر ہندو جاتی کی رکشا کریں"؛

جموں ہندو ریاست ہے۔ جسے مسلمانوں کی پان اسلامک سکیم کی تکمیل کے راستہ میں سنگ راہ خیال کیا گیا۔ ہندوستان کے نقشہ سے اس سب سے بڑی ہندو ریاست کو مٹانے کے لئے ریاست سے باہر کے پان اسلامی مسلمانوں نے وسیع پیمانہ پر سازش کی بنیاد ڈالی اور جب سازش پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔ تو کشمیر کے شوریدہ سر مسلمانوں کو بھی اعتماد میں لیا گیا۔ ریاست کے موجودہ مہاراج کی مسلم نوازی پالیسی اُن کے لئے غیبی مدد ثابت ہوئی۔ نتیجہ جو ہے وہ ظاہر ہے۔ مہاراج کی مسلم نوازی جاری ہے۔ رفتہ رفتہ ریاست کے عہدے مسلمانوں کے ہاتھ میں دیئے جا رہے ہیں۔ اور جن علاقوں میں مسلمان افسر زیادہ ہیں۔ اُنہیں علاقوں کے ہندو اور سکھ زیادہ تباہ کئے جا رہے ہیں۔ باغیوں سے نرمی کا سلوک ہو رہا ہے جہاں تک حکومت کا خوف ہے وہ باغیوں کے دل سے دُور ہو چکا ہے۔ انہیں کچھ خوف باقی تھا تو ریاست کے ہندو سکھوں کا۔ کہ کہیں یہ اُن کے ارادوں کی تکمیل میں ہارج نہ ہوں۔ اس لئے باغیوں کا نشانہ اس وقت ہندو اور سکھ ہیں۔ جن علاقوں میں بیرونی مدد جلد نہیں پہنچ سکتی۔ ان علاقوں کے ہندو اور سکھوں کو باغیوں نے اپنے ظلم کا تختہ مشق بنانے کے لئے منتخب کیا ہے۔ چنانچہ کئی دنوں سے راجوری اور میرپور کے دیہات کے ہندو اور سکھ لوٹے اور مارے جا رہے ہیں۔ جو خبریں آتی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اتیاچار نہیں۔ جو اتیاچاریوں نے روا نہ رکھا ہو۔ درجنوں کو قتل کیا گیا۔ زندہ آگ میں جلا دیا گیا۔ لاکھوں کا مال لوٹا گیا۔ گاؤں کے گاؤں سپرد آگ کر دیئے گئے معصوم عورتوں اور بچوں پر وہ مظالم ڈھائے گئے کہ خدایا پناہ!؛

مندر جلائے گئے۔ گوردوارے مسمار کئے گئے سکھوں کے متبرک گرنتھ صاحب کی بے ادبی کی گئی۔ ہندوؤں کی چوٹیاں کاٹی گئیں اور سکھوں کے کیس قتل کئے گئے۔ سینکڑوں کو محصور کر رکھا ہے۔ کہ مسلمان ہو جاؤ۔ ورنہ کڑاکے کی سردی سے اس موسم میں بے سروسامان محاصرہ کے اندر تڑپ تڑپ کر جان دو۔ یہ اودھم ہے۔ جو ہندو ریاست میں ہندوؤں کی ہو رہی ہے۔ جو لوگ کسی نہ کسی طرح اپنا کچھ مال و اسباب لے کر کسی محفوظ مقام پر پہنچنے کے لئے نکل آئے۔ انہیں راستہ میں لوٹ لیا گیا۔ کیونکہ راستہ کی حفاظت کا ریاست کی طرف سے کوئی انتظام نہیں۔ اور وہ لوگ بے سروسامان سینکڑوں کی تعداد میں میرپور، جہلم اور دوسری جگہوں میں پہنچ چکے ہیں۔ ان حالات میں کہ ہمارے بھائی اتیاچاریوں کے ہاتھوں تباہ کئے جا رہے ہیں۔ آریہ دھرم کا کرتویہ ہے۔ کہ اُن کی مدد کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے پر تیار ہو جائیں؛ اس وقت ضرورت ہے کہ

ہزاروں کی تعداد میں والنٹیر بھرتی ہوں۔ اکالی دل، مہابیر دل، آریہ ویر دل اور اسی طرح دوسرے تمام ہندو دل میدان عمل میں آئیں اور مصیبت کے مقامات پر پہنچ کر اپنے مظلوم بھائیوں کو باغیوں کے نرغے سے نکالیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ انہیں ریاست میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ لیکن اگر وہ اس ارادے سے جائیں گے۔ کہ یا تو اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کے لئے منزل مقصود پر پہنچیں گے یا جیل میں جانے کے لئے تیار ہونگے تو ریاست اُن کے راستہ میں حائل نہ ہو سکے گی۔ پھر ہر ایک آریہ ہندو سکھ دل کھول کر مالی امداد دے۔ اور جو ہزاروں مصیبت زدہ محفوظ مقامات پر پہنچ رہے ہیں۔ اُن کی خوراک و پوشاک وغیرہ کا بار ہم اپنے سر پر لیں اور جو لوگ باغیوں کے محاصرہ میں ہیں۔ اُن کی جان بچانا۔ اُن تک خوراک ذخیرہ پہنچانا ہم اپنا کرتویہ سمجھیں۔ اس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے اس وقت ہر ایک آریہ ہندو سکھ دل اُبلا ہوا ہے۔ کون دل ہے۔ جو اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کے لئے تڑپ نہیں رہا ہے۔ مدد کا ایک ذریعہ دھن بھی ہے۔ آریو! ہندو اور سکھو! دھن ہی نہیں۔ ریاست کے ہندو اور سکھوں کی حفاظت کے لئے تن اور من بھی ارپن کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اُن کی حفاظت میں ہی اپنی حفاظت ہے۔ اگر کشمیر میں پان اسلامی سازش کامیاب ہو گئی۔ تو پنجاب اور ہندوستان کے ہندو اور سکھ بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ کشمیر کے بعد سازشیوں کی آنکھ پنجاب اور پھر ہندوستان پر ہے؛

اگر اپنی جان۔ اپنی آن۔ اپنا دھرم۔ اپنا کرم۔ اپنے مندر اور اپنے گوردوارے۔ اپنے لب تک اپنے گرنتھ کی رکشا چاہتے ہو تو کشمیر کے مظلوم ہندوؤں کی حفاظت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اسی میں کشمیری ہندوؤں کا بچاؤ ہے اور اسی میں تمہارا بھلا ہے؛

"پرکاش" کا گوروکل نمبر

گوروکل کانگڑی کا وارشک اُتسو ۲۵ سے ۲۸ مارچ تک ہے۔ پرکاش گوروکل کے مہتسو کی تقریب میں کئی سالوں سے **گوروکل انک** نکالا رہا ہے۔ اس سال بھی یہ انک نکالا جائے گا۔ تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے بلاکوں کے ساتھ لکھنے والوں سے پتر ویہار شروع کر دیا گیا ہے؛

گوروکلوں سے نویدن

گوروکل انک میں جتنے گوروکل قائم ہیں۔ سب کا ورتانت دینے کا یتن کیا جاتا ہے۔ تاہم کئی ایسے ہیں۔ جن کے ورتانت پراپت نہیں ہو سکتے۔ اس لئے تمام گوروکلوں یا شاکھا گوروکلوں کے سنچالکوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں کے ورتانت ان پنکتیوں کو پڑھ کر بھیجنے کی اُدارتا دکھائیں۔ ان میں ان کا اپنا بھی لابھ ہے۔ اُن کی سنستھاؤں کا نام جگت وکھیات ہوگا۔ اور آریہ جگت کو معلوم ہوگا۔ کہ کون کون گوروکل کس کس جگہ پراچین شکشا پدھتی کے انوسار شکشا سمبندھی کام کر رہا ہے؛

ایسے ورتانت جتنی جلدی آ جائیں۔ اُتنا ہی اچھا ہوگا؛

گوروکل کے ورتانتوں کے علاوہ گوروکل شکشا پرنالی کے سنبندھ میں اچھے کوٹی کے لیکھ اور کوتائیں اس انک کا سنگار ہونگی۔ گوروکل شکشا پریمی سجنوں سے نویدن ہے کہ وہ اپنے قیمتی مضامین اور نظمیں بھیج کر گوروکل شکشا پرنالی کے پرچار میں سہایک ہوں؛

آریہ سماجوں سے نویدن!

پرکاش کا گوروکل انک ایک ایسا تحفہ ہوگا۔ جو گوروکل پریمیوں کی طرف سے اپنے متروں کی بھینٹ کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں اور آدار آریہ سجنوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں پرچے منگا کر تقسیم کریں۔ چونکہ ڈاک محصول زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے ہم انتظار نہ کریں۔ بہتر ہوں دوارا اُن سے گوروکل انک کے لئے آرڈر دینے کی درخواست کی جائے گی۔ انہیں سطور کو ہمارا نویدن سمجھا جائے۔ اور جتنے پرچے درکار ہوں۔ اُن کا آرڈر بھیج دیا جائے۔ قیمت فی پرچہ ایک آنہ۔ ایک پرچہ کے لئے ۱/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں؛

مینیجر "پرکاش" لاہور

بریلی آریہ مہاسمیلن

آریہ مہاسمیلن اور اس کے ساتھ جو دوسرے سمیلن بریلی میں ہونے ہیں۔ ان کی کارروائی ۵ فروری سے ۱۴ فروری تک جاری رہے گی۔ ۵ فروری کو سودیشی نمائش کا افتتاح ہونا تھا۔ اور یہ نمائش ۱۵ فروری تک برابر کھلی رہے گی۔ خاص آریہ مہاسمیلن کے لئے ۷۔۸۔۹ فروری کی تاریخیں ہیں۔ اور دوسرے سمیلن باقی دنوں میں ہونگے۔ پروگرام اسی اکسہ میں دوسری جگہ دے دیا گیا ہے۔ ہر آریہ نرناری کو مہاسمیلن اور دوسرے میلوں میں سمیلت ہو کر انہیں کامیاب بنانے میں پورا حصہ لینا چاہئے اور آریہ سماج پر جو سنکٹ ہیں۔ انہیں دور کرنے کے لئے ایسے پرستاؤ پاس کرنے میں سہیوگ دینا چاہئے۔ جو تمام آریہ میں سنکٹوں کو دور کرنے میں سامرتھ ہوں۔

اندازہ بارکا دھیان رکھنا چاہئے۔ کہ مہاسمیلن محض تماشا کے طور پر نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ ویدک دھرم کے وسیع پیمانہ پر پرچار کے ڈھنگ سوچنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ اگر مہاسمیلن کوئی ایسی ٹھوس کارروائی کر سکا جس سے جہاں آریہ سماج کی تکالیف رفع ہوں۔ وہاں آئندہ کے لئے بھی اس کے راستے سے کنٹک دور ہو جائیں۔ تو سمجھو آریوں کا پریتن سپھل ہے۔ ورنہ صرف نمائش کی صورت میں جو ہزارہا روپیہ سمیلن پر خرچ ہوگا۔ اس کا کوئی پھل نہیں۔ اس لئے پرتیک آریہ نرناری کو اسے سپھل بنانے کے درڑھ سنکلپ کے ساتھ ہی اس میں شامل ہونا چاہئے۔

گورُوکُل

(از شری ٹیک چندجی سخن)

گورُوکل جو کہ قائم اک ہماری انجمن کے ہیں
مُبشّر ہیں ہماری آنیوالی نیک گھڑیوں کے
نہیدستانِ علم و فضل کے ہیں حامی و ناصر
حقیقت میں گورُوکل ہی ہجوم ناامیدی میں
اُٹھو اے آریو تم بھی ذرا غفلت کے پر جھاڑو
یہی ہیں جن کو ہر دم فکر ہے تعلیم اعلےٰ کی
ابھی کچھ اور بھی عرضِ تمنّا دل میں باقی ہے

نہالِ تازہ گویا آرزوؤں کے چمن کے ہیں
تلافی کرنے والے حسرتِ داغ و محن کے ہیں
جڑھوں سے کاٹنے والے جہالت کے رسن کی ہیں
چراغِ شادمانی قوم کے بیت الحزن کے ہیں
بڑے احسان تم پر نونہالانِ وطن کے ہیں
یہی ہیں جن کو غم بہبودیٔ قوم و وطن کے ہیں
مگر اے سخن اندیشے مجھے طول سخن کے ہیں

"بہ طبعم ہیچ مضمونِ زلب بستن نمے آئید
خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمے آئید"

لایعنی فتوے

ایک مسلمان سائل نے مولانا ثناءاللہ صاحب سے فتوے طلب کیا ہے۔ اس مسئلہ پر "کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جب سب انسان برابر ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ ایک شخص کو تو اعلیٰ درجہ دیا۔ اور ایک کو اوسط درجہ میں رکھا۔ اور ایک بیچارے کو ایسا مرتبہ عطا فرمایا۔ جو نان شبینہ کو محتاج ہے"

مولانا نے اس کا جو جواب دیا ہے۔ اُسے لایعنی کہنا مولانا سے بے انصافی نہیں۔ جواب کیا ہے؟ مولانا کا اقرار کہ اس کا جواب دینے میں وہ اسمرتھ ہیں۔ یہ تو نہیں کہ وہ حقیقی جواب سے ناواقف ہوں بلکہ ان کے عقائد انہیں حقیقت کے اظہار سے مانع ہیں۔

مولانا کا جواب ہے :-

"قدرت نے دنیا میں ایک نظام رکھا ہے۔ اس کے ماتحت سب کام ہوتا ہے۔ جس انسان کو جتنی کچھ حاجت ہے وہ عنایت کرتی۔ باقی اختلاف مراتب اس کی حکمت اور نظام کے ماتحت ہیں"

ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ سائل اس جواب کو پڑھکر مولانا کی نسبت کیا رائے قائم کرے گا۔ لیکن ایک ذی ہوش انسان کوئی اچھی رائے قائم نہیں کر سکتا سائل تو پوچھتا ہے۔ کہ خدا نے کیوں ایک انسان کو اعلیٰ درجہ دیا۔ اور دوسرے کو نان شبینہ کو محتاج بنا دیا۔ مولانا یہ کہکر اس کی تسلّی کرانا چاہتے ہیں کہ اختلاف مراتب اس کی حکمت اور نظام کے ماتحت ہیں۔ اس کی حکمت اور نظام کے ماتحت اس قسم کی بےانصافی کیونکر ادا کی جاتی ہے۔ یہی تو سوال تھا۔ لیکن مولانا نے اُسے ٹال دیا۔ اور ٹھیک جواب جو ہو سکتا تھا۔ نہ دیا۔

کرتا ہے۔ وہ عزّت و تکریم پاتا ہے کرم فلاسفی کے ماننے والوں میں ہی نہیں۔ خود عیسائی مسلمانوں میں بھی۔ جو اس کے قائل نہیں۔ کیا کوئی مسلمان حاکم کسی بےگناہ کو یہ کہہ کر جیلخانہ میں بھیج سکتا ہے کہ یہ سزا میری حکمت اور نظام کے ماتحت ہے۔ اگر نہیں۔ تو اللہ تعالےٰ محض حکمت اور نظام کی آڑ میں کسی کو بلاوجہ بڑا اور کسی کو بلاوجہ چھوٹا بنانے میں اپنی بزرگی کیسے سمجھ سکتا ہے۔ مولانا اگر اس سوال کی الجھن سے بچ سکتے ہیں۔ تو اسی صورت میں کہ وہ اس ویدک صداقت کو تسلیم کریں۔ کہ جیو اپنے کرموں کی بنا پر سزا یا جزا پاتا ہے۔ اسے تسلیم کرنے میں ان سے اللہ تعالیٰ پر اندھا دھند کسی کو اعلیٰ درجہ دینے اور کسی کو نان شبینہ سے محتاج بنانے کا الزام نہ آئے گا۔ ورنہ آپ لاکھ فتوی دیں۔ اس سے حق بین سائل کی تسلی نہیں ہو سکتی

صحیح جواب

لیکن مولانا کرم لے کے سوائے چارہ ہی کیا تھا۔ اس کا صحیح جواب جو ہو سکتا ہے۔ اس کو لب پر لانے کی مولانا کو اس کا مذہب اجازت نہیں دیتا۔ مولانا زبان پر لائیں یا نہ لائیں۔ صحیح جواب وید کے پاس ہے اور وہ یہ کہ اختلافِ مراتب انسانوں کے کرموں کا پھل ہے۔ جس نے جیسا کرم کیا۔ اُسے ویسا مرتبہ ملا۔ اس کا ثبوت ہمیں روزانہ زندگی میں ملتا ہے۔ جو چوری کرتا ہے۔ وہ جیل خانہ جاتا ہے۔ جو کسی کو مارتا ہے وہ خود مارا جاتا ہے۔ جو خلق خدا کی خدمت

بال بواہ نشیدھک ایکٹ

دربار گوالیار نے بھی بال بواہ نشیدھک ایکٹ ریاست میں نافذ کر دیا ہے۔ اس پر یکم فروری سے عمل درآمد شروع بھی ہو گیا ہے۔ اس قانون کی رُو سے ۱۴ سال سے کم عمر کی کسی لڑکی کا بواہ قابل تعزیر ہے۔ بال بواہ جاتی کے لئے ایسا گھن ہے۔ جو اسے اندر ہی اندر کھوکھلا کر رہا ہے۔ بھارت میں دوسرے ملکوں کے مقابلہ پر اوسط عمر کم ہونے کا یہ ایک اہم کارن ہے۔ بچوں کی کثرتِ اموات کا کارن بھی یہی ہے کیونکہ کمزور رج ویریہ کی سنتان موت کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی طاقت ور نہیں ہوتی۔

ودھواؤں کی تعداد میں روزافزوں ترقی کا بھی یہی گھاتک رواج ذمہ وار ہے۔ آج بال بواہ جاتی سے دور ہو جائے۔ اور ہر سمجھ کی مہاکروگ عملی طور پر سمجھے لگ جائیں۔ جاتی کے نصف سے زیادہ روگ کل ہی دور ہو جائیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ اس قسم کی جو برائیاں جاتی میں عام طور پر پرچلت رہ چکی ہیں۔ اسنا قانون ان کو ہٹانے میں کارگر نہیں ہو سکتا۔ جتنی رائے عامہ۔ قانون پاس کرانا آسان ہے۔ اس کے لئے صرف سو پچاس ممبران اسمبلی کو اپنا طرفدار بنانا ہوتا ہے۔ لیکن رائے عامہ پیدا کرنے کے لئے پریتن کی ضرورت ہے اس لئے رائے عامہ پیدا کرنا الوالعزم سوسائیٹیوں کا ہی کام ہے۔ آریہ سماج نے پنجاب میں بال بواہ کے خلاف رائے عامہ پیدا کی۔ تو ساردا ایکٹ کے پاس ہونے سے پہلے ہی یہاں شادی کی عمر اس اودھی کو پار کر چکی تھی۔ جو ساردا ایکٹ میں رکھی گئی ہے پس جہاں اور کئی ایک سدھاروں کے لئے آریہ سماج کی ضرورت ہے۔ بال بواہ کو دور کرنے کے لئے بھی اس کی بھاری ضرورت ہے جو لوگ اس بدرسم کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں آریہ سماج میں شامل ہو کر اس کی طاقت کو بڑھانا چاہئیے۔ تاکہ قوانین کی مدد کے بغیر اس قسم کی برائیاں دور کرنے میں کامیابی ہو۔

ہندؤوں کیلئے خطرہ

مولانا شوکت علی اور ڈاکٹر امبیدکار ممبران گول میز کانفرنس ایک ہی جہاز میں بمبئی پہنچے۔ تو مسلمانوں اور اچھوتوں کی طرف سے اُن کا مشترکہ خیر مقدم کیا گیا۔ اور ان کے سواگت میں جو جلسہ کیا گیا۔ وہ بھی مشترکہ تھا۔ اس میں دونوں نے ایک دوسرے کی مدح سرائی کی۔ ہندو اخبارات میں اس اچھوت مسلم اتحاد کو چنداں اہمیت نہیں دی گئی۔ اسے مذاق میں اڑانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اگر اس واقعہ پر گہری درشٹی ڈالی جائے۔ تو اس کے اندر ہندوؤں کے لئے بھاری خطرہ پنہاں نظر آئے گا۔ مانا کہ اچھوتوں نے کئی جگہ اکٹھے ہو کر پرستاؤ پاس کر دیئے۔ کہ ہمارا ڈاکٹر امبیدکار سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہم ہندو ہیں اور ہندو رہیں گے لیکن ان کے پرستاؤں سے کیا بن سکتا ہے۔ جب تک ہندو ان کو اپنے اندر جذب کرنے پر تیار نہ ہوں اگر اچھوت الگ کے الگ رہے۔ ہندوؤں نے انہیں اپنے اندر ملا نہ لیا۔ اور موجودہ سیاسی

چالوں کے ماتحت انہیں علیحدہ قوم تسلیم کر لیا گیا۔ اور اس علیحدگی کے پھل سوروپ انہیں ممبریاں۔ ملازمتیں اور دیگر حقوق ملنے شروع ہو گئے۔ تو ہندوؤں کے موجودہ برے سلوک کی موجودگی میں کوئی ماں کا لال اچھوت ہی ہوگا۔ جو گورنمنٹ کی عزت کی بیش کشوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کے اندر رہنے کی ذلت کو ترجیح دے۔ حالات ایسے نظر آتے ہیں۔ کہ چھ یا سات کروڑ جتنے بھی ہیں۔ اچھوت ہندوؤں سے علیحدہ ہوئے بنا نہیں رہ سکتے۔ رہ سکتے ہیں تو اسی صورت میں کہ ہندوؤں کے اندر ان کے لئے نفرت کے جو بھاؤ ہیں۔ وہ دور ہو جائیں۔ نہ نفرت دور ہوگی۔ نہ اچھوت ہندوؤں کا انگ رہیں گے۔ ہوگا کیا؟ گول میز کانفرنس کی سفارش پر پارلیمنٹ سے جس آئین کی منظوری کی امید ہو سکتی ہے۔ اس کے عمل میں آنے پر ہندوؤں کی تعداد میں ایک ساتھ بھاری کمی آ جائے گی۔ اور وہ پچیس سے ۱۸ کروڑ رہ جائیں گے۔

اس حالت میں ہندوؤں کے سیاسی وقار کو کس قدر دھکا لگے گا۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں اس لئے ہندو نیتاؤں کو سو کام چھوڑ کر بھی اس خطرہ کی طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔ اور اگر کوئی اپائے اسے دور کرنے کا ہو سکتا ہے۔ تو کرنا چاہئے۔ ورنہ نتیجہ ظاہر ہی ہے۔

ریاست کشمیر کے خلاف احمدی پروپاگنڈا

ریاست کشمیر کے اندر مسلم بغاوت ہندوؤں اور سکھوں پر جو مظالم ڈھا رہی ہے۔ اسے وہی لوگ جانتے ہیں۔ جن کو اس مصیبت کا سامنا ہے لیکن اس ساری بغاوت کا ذمہ لگانے والا وہ پروپاگنڈا ہے جو ریاست سے باہر سلطنت انگریزی میں محفوظ بیٹھے احراری اور قادیانی کر رہے ہیں۔ پھر وہ لوگ یہ پروپاگنڈا خدا واسطے نہیں کر رہے۔ اس کے عوض وہ لاکھوں روپیہ مسلمانوں سے حاصل کر رہے ہیں قادیانی پروپاگنڈا کس قسم کا ہے۔ اس کا ایک نمونہ نیچے دیا جاتا ہے:۔

قادیانیوں کے خلیفہ اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں "پس ہماری جماعت کے دوست جنہیں ہر وقت ثواب حاصل کرنے کا خیال رہتا ہے۔ ان کے لئے یہ بھی ایک موقعہ ہے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ میرے دل میں اس کے لئے تحریک ہو رہی ہے۔ اور جس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے۔ اس کی طرف سے جو تحریک ہو وہ بیعت کرنے والے کے لئے زیادہ قدر و وقعت رکھتی ہے۔ کوئی نادان خیال کرتے ہیں کہ یہ سیاسی کام ہے۔ حالانکہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ غلاموں کی آزادی قرآن کریم نے مذہبی کام قرار دیا ہے۔ اور جس شخص نے ایک بار بھی کشمیر کو دیکھا ہے۔ وہ ریاست کے تمام مساعی و جھوٹے پروپاگنڈا کے باوجود یہ ماننے پر مجبور ہوگا۔ کہ کشمیر کے مسلمان یقیناً غلام ہیں۔ اور ان کی حالت دیکھنے کے بعد بھی جو یہ کہتا ہے کہ ان کو کسی قسم کے انسانی حقوق حاصل ہیں۔ وہ یا تو پاگل ہے اور یا اول درجہ کا جھوٹا اور مکار۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ نے بہترین دماغ دیئے ہیں۔ اور ان کے ملک کو دنیا کی جنت بنایا ہے مگر ظالموں نے بہترین دماغوں کو جانوروں سے بدتر اور انہی ہاتھوں نے اس بہشت کو دوزخ بنا دیا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی غیرت نہیں چاہتی۔ کہ خوبصورت پھول کو کانٹا بنا دیا جائے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے۔ اس لئے کشمیر ضرور آزاد ہوگا۔ اگر تم اس میں حصہ لو گے تو......"

خلیفہ کے سارے خطبہ کو پڑھ جاؤ۔ مذہب کے نام پر اپنے مریدوں کو ریاست کشمیر کے خلاف اکسایا گیا ہے۔ مسلمان مذہب کے نام پر کیا کچھ نہیں کر گذرتا۔ یہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پھر سمجھ نہیں آتی۔ کہ قانون حفاظت ریاست ہائے کی موجودگی میں گورنمنٹ اس قسم کے پروپاگنڈے کو کیوں نہیں روکتی۔ جس کا خطرناک نتیجہ سامنے ریاست میں تباہی کی صورت میں ظاہر ہے۔

بدھواؤں کا ادھکار

موجودہ قانون میں ہندو بدھوا کا اپنے پتی کی جائیداد پر کوئی ادھیکار نہیں۔ پتی کی موجودگی میں وہ اس کی ساری جائیداد کی مالک ہے۔ لیکن اس کی مرتیو کے بعد اس کا گھر کی جائیداد پر کوئی ادھکار نہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا ترسکار ہوتا ہے اسے اپنی کپڑے کے لئے بھی دوسروں کا دست نگر ہونا پڑتا ہے۔ اور اسی ترسکار کا پرنام ہے کہ آخر بعض حالتوں میں انہیں عصمت اور دھرم کو بھی جواب دینا پڑتا ہے۔ رائے صاحب ہربلاس سارڈا نے جو بال بواہ کے انسدادی قانون کو پاس کرانے کی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اسمبلی میں بدھواؤں کے ادھیکار کا بل پیش کیا ہے۔ جو اسمبلی کے سامنے ہے۔ اس بل میں تجویز کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہوا کو اپنے خاندان کی جائیداد میں اتنا ہی حصہ دیا جائے۔ جتنے کا اس کا پتی حقدار تھا۔ اس بل کے متعلق مختلف رائیں ہو سکتی ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس صورت میں خاندان کی جائیداد کے ضائع ہو جانے کا احتمال ہے۔ لیکن کچھ ہو ایک فائدہ ضرور ہے۔ کہ جس غریب پر قدرت کی طرف سے پتی کے مرنے کی مصیبت نازل ہوئی ہے۔ مجوزہ قانون کے نفاذ پر اسے نان شبینہ کے لئے دوسروں کا محتاج نہ ہونا پڑے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بدھواؤں کا جو ترسکار آج ہو رہا ہے۔ اس میں بہت حد تک کمی ہو جائے گی۔ اور انہیں شانتی کے ساتھ اپنی زندگی کے دن گذارنے کا موقع ملے گا۔

گورو کل کا اُتسو نزدیک آ رہا ہے!

گورو کل کا وارشک اُتسو ۲۵ سے ۲۸ مارچ ۱۹۳۲ء تک منایا جاویگا۔ یہ اُتسو غیر معمولی دھوم دھام سے ہوا کرتا ہے۔ اس شبھ اوسر پر سنیاسی مہاتماؤں کے نصیحت بخش ویاکھیان ہونگے۔ لہٰذا آریہ جنتا کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ یہ موقع اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور مع اپنے دوست احباب کے تشریف لا کر لابھ اُٹھائیں۔ سرکاری ملازمان کو ایسٹر کی چھٹیوں میں جلسہ ہونے کی وجہ سے زیادہ سہولیت ہوگی۔

۲۔ جو سجن اپنی اپنی دوکانیں اُتسو پر لانا چاہیں۔ وہ دفتر گورو کل کانگڑی سے خط و کتابت کر کے فوراً کرایہ بھیجدیں۔ تاکہ اُن کے لئے دوکانیں و چھولداریاں ریزرو کی جائیں۔ جس ترتیب سے کرایہ دفتر میں وصول ہوگا۔ اسی نمبر سے دوکانیں ریزرو کی جائیں گی۔

(مکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل کانگڑی)

ڈسکہ کا معاملہ ثالثوں کے سپرد

اگر یہ ٹھیک ہے۔ کہ سکھ اصحاب کی منتخب پرائیویٹ میٹنگ ڈسکہ کے قضیہ کو ثالثوں کے سپرد کر دینے کے فیصلہ پر پہنچی ہے۔ تو ہر ایک ہندو اور سکھ اس پر اظہارِ مسرت کرے گا۔ امرتسر میں جو میٹنگ ہوئی۔ اس میں لالہ مکند لال پوری اور سوامی شنکر آچاریہ کی چٹھیاں پڑھی گئیں۔ جن میں بصدارت پنڈت مدن موہن مالوی ایک سکھ اور ایک ہندو ممبر پر مشتمل ثالثی بورڈ کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ دوسری چٹھی سردار یوگیندر سنگھ کی پیش ہوئی۔ جس میں معاملہ سردار سندر سنگھ مجیٹھیا اور پنڈت مدن موہن جی مالوی کے سپرد کرنے کو کہا گیا تھا۔ آخر ثالثی بورڈ کے ذریعہ فیصلہ کرانے کی تجویز منظور ہو گئی۔ لیکن ثالثی بورڈ کے ممبران کے متعلق کوئی آخری فیصلہ نہ ہوا جب مصالحت کی سپرٹ پیدا ہو گئی ہے۔ تو ثالثی بورڈ کے ممبران کا انتخاب چنداں مشکل نہیں۔

مسلمانوں کو اخلاق کا سبق

لاہور میں اینٹی قادیان ڈے منایا گیا۔ قادیانیوں نے اسے کوئی اہمیت نہ دی۔ لیکن لاہوری جنہوں نے سب کچھ اپنی آنکھوں دیکھا۔ مسلمانوں کے اخلاق پر آنسو بہائے بغیر نہ رہ سکے۔ اور مسلمانوں کو اخلاق کا سبق دینا انہوں نے اپنا فرض سمجھا چنانچہ اُن کی زبان "پیغام صلح" بولتا ہے:۔

"حضرت مرزا صاحب آپ کی نظر میں نعوذ باللہ کافر و مرتد سہی لیکن آپ تو کم از کم مسلمان ہیں اسلامی اخلاق کے حامی ہیں۔ رسول اللہ کی گدی پر بیٹھنے والے ہیں۔ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ آیا مسلمان وہی ہوتا ہے۔ جو کافروں اور مرتدوں یا خدائی اور پیغمبری کے دعویٰ کرنے والوں کو بازاری اور گندی گالیاں دیا کرے۔ اسلامی اخلاق آیا اسی بات کا نام ہے۔ کہ جلوس بنا کر دوسروں کے متعلق گندے اشعار پڑھے جائیں۔ کیا رسول اللہ اور قرآن کی تعلیم یہی ہے۔ کہ جس سے تمہیں اختلاف ہو اسے گالیاں دیا کرو۔ آہ غیر اقوام کے وہ لوگ جو تمہارے ان جلوسوں کو دیکھتے ہیں۔ اسلام کے متعلق کیا رائے قائم کر سکتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اسے نعوذ باللہ غنڈا شاہی مذہب قرار دیں"۔

شکر ہے۔ کہ احمدیوں کو اس بات کا احساس ہوا کہ مسلمان گندی گالیاں بھی دیتے ہیں۔ لیکن تب جب انہیں نشانہ بنایا گیا۔ حالانکہ یہی احمدی تھے۔ جو گالی دینے کے مسلمانوں سے بڑھکر مشتاق ہیں۔ جنہیں یہ اخلاق کا سبق دینے کیلئے نکلے ہیں۔ عام احمدی کیا اُن کے بانی کا اخلاق بھی اس معاملہ میں مختلف نہیں۔ اسی اسلامی اخلاق سے سرنگوں ہو کر آتش نگار کے مولانا نیاز نے کہا تھا۔ کہ کاش! اللہ مسلمان کی بجائے انسان پیدا ہوتا۔

اگر آپ نے ابھی تک پرکاش کے لئے کوئی نیا خریدار نہیں بنایا۔ تو کم از کم اس کے اعانتی فنڈ میں دان دے کر پنیہ کے بھاگی بنیں۔

پیشہ ور اُپدیشک

سارودیشک، سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا مکھیہ پتر ہے۔ عنوان بالا سے ذیل کا جو مضمون اُس کے تازہ انک میں نکلا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ وہ ہر ایک آریہ۔ آریہ سماج اور آریہ سنستھا تک پہنچے۔ اس لئے پرکاش کے کالموں میں اُس کے لئے جگہ نکالی گئی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض کا خیال ہو۔ کہ لیکھ میں ضرورت سے زیادہ سختی سے کام لیا گیا ہے۔ تاہم اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ لیکھک مہودے نے جو کچھ لکھا ہے۔ سماج کے ہِت سے پریرت ہو کر لکھا ہے۔ جن امور کی طرف لیکھ میں دھیان دلایا گیا ہے۔ اُن کا عمل میں لایا جانا ضروری ہے۔ تو آریہ سماج کا ہر ایک ہِتیشی تسلیم کرے گا۔ کہ فیس خوری کی لعنت آریہ سماج میں موجود ہے۔ کہیں کم کہیں زیادہ۔ یہ دوسری بات ہے لیکن ہے ضرور۔ اس لعنت کو دُور کرنا پرتیک آریہ سماجی کا جن میں وہ سجن بھی شامل ہیں۔ جن پر فیس خوری کا الزام ہے۔ کرتویہ ہے۔ فیس خوری کی بدعت سے جہاں دھن اَدھک خرچ ہوتا ہے۔ وہاں دھرم کا گورو بھی گھٹتا ہے۔ بڑھتا نہیں۔ پھر مفت کام کرنے والے سچے اُپدیشکوں کا بھی اپمان ہوتا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کے اُن پر نقد دام نہیں لگتے۔ جن کو انہوں نے نقد دام دے کر بلایا ہوتا ہے۔ اُن کی مان مریادا کی ہی انہیں فکر ہوتی ہے۔ خواہ گھٹیا درجہ کے ہی ہوں۔

دوسری بات جس کی طرف لیکھ میں توجہ دلائی گئی ہے یہ ہے۔ کہ ہر ایک آریہ نر ناری کے اندر خود اُپدیشک بننے کی لگن پیدا ہو۔ آریہ سماج کے شروع زمانہ میں آریہ سماج کا پرچار یا پریم لگن والے اُپدیشکوں کے ذریعہ ہوا۔ لیکن اس میں آریوں کے خود اُپدیشک بننے کی سچی لگن کا زیادہ نہیں تو برابر کا حصہ ضرور تھا۔ آریوں کے اندر یہ سپرٹ پھر سے پیدا ہو جائے۔ تو جہاں فیس خوری کی بدعت دُور ہو۔ وہاں پرچارکوں کی کمی کی شکایت بھی بآسانی رفع ہو جا سکے۔

(ایڈیٹر)

آریہ سماج میں بھی سارودیشک اور پرانتک پرتی ندھی سبھاؤں اور چند ایک مقامی سماجوں کے پرچارکوں کے علاوہ کچھ سوتنتر اُپدیشک بھی کام کرتے دکھتے ہیں۔ ایسے اُپدیشک دو جماعتوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ ایک وہ جو خالص دھرم پرچار کی اونچی بھاونا سے پرچار کرنا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو کسی سنگٹھن سے تعلق نہ رکھ کر من مانے طریقے سے سماجوں میں اپنی مرضی کے مطابق بھرمن کرتے رہتے ہیں۔ آریہ سماج کی بدقسمتی ہے۔ کہ اس سمے پہلی جماعت کے دھرم پرچارکوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اور آریہ سماج ان کا اتنا مان اور آدر بھی نہیں کرتا۔ جس کے وہ مستحق ہیں۔ دوسری جماعت کے اُپدیشکوں کی کمی نہیں۔ اور آریہ سماجوں کی طرف سے ناواجب حوصلہ افزائی اور بے سمجھی سے ان کی تعداد میں برابر ترقی ہو رہی ہے۔ یہ ذہنیت آریہ سماج اور دیش کے لئے تباہ کن ہے۔ اگر یہی رفتار جاری رہی۔ اور آریہ سماجیں اُن کی حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔ تو وہ دن دُور نہیں جب آریہ سماج کو اپنی اس عاقبت نااندیشی اور بے سمجھی کا کڑوا پھل چکھنا پڑیگا۔ آریہ سماج ایک سنگٹھت سنستھا ہے۔ اور اُس کے جسم و جان کی حفاظت سنگٹھن اور انوشاسن سے ہی ہو سکتی ہے انوشاسن کے بغیر نہیں۔

ہمارے نوٹس میں ان اُپدیشکوں کی بہت سی شکایتیں لائی گئی ہیں۔ جن میں سے یہاں دو ہی ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ان انیک شکایتوں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ بہت سے اُپدیشک ایسے ہیں۔ جو آریہ سماجوں کے اُتسووں یا دوسرے موقعوں پر بن بُلائے ہی پہنچ جاتے ہیں۔ اور جب اُن کے اُپدیش کی کوئی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ یا اُن کے اُپدیش کے لئے وقت نہیں ہوتا۔ تو وہ اُن سے سفر خرچ وغیرہ مانگتے ہیں۔ اگر دے دیا گیا۔ تو معاملہ ختم۔ ورنہ وہ مہاشے ستیاگرہ کی دھمکی دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سماج کے ادھیکاریوں کو اُن کی مانگ کے سامنے سر جھکانا پڑتا ہے۔ اور اس کا جیسا کچھ بُرا اثر سماج کے کارکنوں۔ تمام اُپدیشکوں اور اُپدیش پر پڑتا ہے۔ وہ بآسانی تمام سب کی سمجھ میں آ سکتا ہے۔

اس جماعت کے کچھ ایسے اُپدیشک ہیں۔ جو بغل میں پُستکوں کا بنڈل دبائے سماج میں پہنچتے ہیں۔ اور اپنے ویاکھیان میں اپنی پُستکوں کا حوالہ دے دے کر اُن کے بیچنے کا پریتن کرتے ہیں۔ اگر اس وقت نہ بکیں۔ تو سماج کے سبھاسدوں اور ادھیکاریوں کے پاس چھوڑ آتے ہیں۔ اور اس طرح غریب سبھاسدوں کو اُن کی پیشہ ورانہ خواہش کی تکمیل کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے۔ ان مہانوبھاوؤں کے ویاکھیانوں میں اپنی قابلیت کی تعریف اور اپنی کتاب کے بیچنے کے سوائے کوئی خاص مطلب کی بات نہیں ہوتی۔

اس جماعت کے کچھ ایسے اُپدیشک ہیں۔ جو پرانے کٹنگ (CUTTING) فوٹو۔ ابھینندن پتر اور بوگس سنستھاؤں کے پرمان پتر آدی جمع کر لیتے ہیں۔ اور انہیں پیش کر کے اپنا پربھاؤ جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس پرکار بھولے بھالے آریوں کو اپنی طرف آکرشت کر کے بڑی آسانی سے اپنا اُلّو سیدھا کر لیتے ہیں۔

اسی طرح کچھ سوتنتر اُپدیشک اس دیش سے ودیشوں میں بھی پرچار کے لئے جاتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ یہاں کی مختلف سنستھاؤں کی رسید بکیں لے جاتے ہیں۔ وہاں ان رسیدوں سے خوب چندہ بٹورتے ہیں۔ لیکن یہاں کی کسی سنستھا کو ایک پائی بھی نہ دے کر خود ہضم کر جاتے ہیں۔ ان میں کچھ ایک ایسے بھی اُپدیشک ہیں۔ جو بھارت سے مفت تقسیم کرنے کے بہانے سے پُستک آدی لے جاتے ہیں۔ اور ممالک غیر میں انہیں مفت تقسیم کرنے کی بجائے اُن کے پیسے کھرے کر اپنی جیب بھرتے ہیں۔ یہ مہانو بھاو کبھی ہندی یا انگریزی اخبار اور رسالے نکالنے کا آڈمبر بھی رچتے ہیں۔ اور اس طرح دیش ودیشوں سے چندہ۔ اشتہار اور سہایتا کی شکل میں پیسہ اکٹھا کرتے۔ اور ایک دو نمبر نکالنے کے بعد میں پتر بند کر دیتے ہیں۔ اور حاصل کئے دھن کا کوئی حساب نہیں دیتے۔

اس تعلق میں بہت کچھ روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔ لیکن زیادہ نہ لکھ کر ہم اپنے آریہ بھائیوں آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں کی سیوا میں نویدن کریں گے۔ کہ ایسے نام دھاری پیشہ ور اُپدیشکوں سے خبردار رہیں۔ اور اُن کی کسی بھی حالت میں ناواجب حوصلہ افزائی نہ کریں۔ ان پیشہ ور پرچارکوں اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کو دھرم سے پریم نہیں۔ انہیں پریم ہے صرف پیسہ سے۔ اسی کے لئے۔ صرف اس پیسہ کے لئے سارا سوانگ۔ سارا پرپنچ رچ کر بھولے بھالے آدمیوں کو ٹھگتے اور اُپدیشکوں کو بدنام کرتے ہیں۔

ہر ایک آریہ اور آریہ سماج کو ایسے پیشہ ور اُپدیشکوں سے بچنا چاہئے۔ اور خود پرچارک بنے۔ جیسا بھی ہو۔ بھاگ لینے پر تیار ہونا چاہئے۔ پہلے کی طرح پچھلے پرچار یُگ کی طرح اب پھر ہر ایک آریہ نر ناری کو خود پرچارک بننا چاہئے۔ اس کے لئے ایسی بڑی وِدیا کی ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے۔ صرف چرتر بل کی۔ تپو بل کی۔ آتم بل کی۔ اور سچی لگن کی۔ اور سچے دل سے سیوا اور پرچار کرنے کی۔ ایک سداچاری انپڑھ بھی اگر اُتساہ سے پرچار کے کام کو اپنا اُدیش اور اپنے جیون کا مشن بنا لے۔ تو وہ اس سداچاری لمبے وِدوان پرچارک سے کہیں اچھا اور ٹھوس کام کر سکتا ہے اور یہ سچائی آج سماج کے اتہاس کے صفحوں پر جگہ جگہ جگمگا رہی ہے۔

آریہ سماج میں اب پہلے سے بہت زیادہ اُپدیشک اور پرچارک ہو گئے ہیں۔ اور کام بھی بہت کچھ ظاہرا دکھایا یا سُنایا جا سکتا ہے۔ لیکن جاننے والے سے معاملہ کی گہرائی پوشیدہ نہیں۔ اگر کوئی ہے۔ تو اُس کی ذمہ داری اُس پر۔ اس کی اگیانتا پر اور اس کی اندھو شونتا پر ہے۔ آریہ سماج کا کام ایسے نہیں ہو سکتا۔ یہ بیل اس طرح منڈھے چڑھتی پھولتی پھلتی دکھائی نہیں دیتی۔ ایسے اور اتنے گئے بیتے پیشہ ور۔ ان پیشہ ور اُپدیشکوں سنیاسی پرچارکوں سے یہ کام نہیں ہونے کا۔ اس سمے آریہ سماج پر سنکٹ ہے۔ چاروں طرف سے سنکٹ ہے۔ پھر سنکٹ وکٹ ہے۔ اور ہر ایک آریہ اور آریہ سماجی پر سنکٹ ہے۔ اُسے ساودھان ہو کر اپنی رکشا اپنے سماج کی رکشا۔ اپنے دھرم کی رکشا پر کٹی بدھ ہو جانا چاہئے۔ اور یہ کام انہیں تیاگی ویر۔ دھرم نشٹھ بے مثل اُتنا ہی آریوں سے ہوگا۔ جو دھن کے لئے نہیں۔ نام کے لئے نہیں۔ سماج پرتشٹھا کے لئے نہیں۔ کیول پرچار کے لئے۔ وید بھگوان کا سندیش سُنانے کے لئے۔ دیانند کا راج اکار رنے کے لئے۔ ہاں ہاں اپنا شُشک جنم کو سارتھک اور سپھل بنانے کے لئے پرچار کا کام کرنا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ اس میں چاہے سنیاسی ہوں۔ بان پرستھی ہوں۔ یا سدگرہستی۔ بات ہے پوتر بھاونا سچائی اور ڈھنگ سے کام کرنے کی۔ آڈمبر کی نہیں۔

آریہ سماج کو عیسائیوں کی چال چھوڑ کر مغربی تہذیب سے مُنہ موڑ کر اپنی پراچین پرمپرا کے برہمن اور سنیاسی پیدا کرنے چاہئیں جن کا جیون اپنے لئے نہیں۔ دیش۔ جاتی اور سماج کے لئے ہو۔ وہ اپنے ذاتی سوارتھ اور شہرت کے خیال سے اوپر اُٹھ کر پرچار کے کام میں تلین ہو سکیں۔ اور سماج ان کی ضروریات کو۔ جیون کی ناگزیر ضروریات کو روپیہ کی شکل میں نہیں۔ اشیاء کی شکل میں پورا کر کے اُن کو ہر طرح کے دُنیاوی تفکرات سے آزاد رکھے۔ سچے سنیاسی اور براہمن کو اپنے پاس دھن رکھنا اور انہیں کسی کو دھن دینا کسی کے لئے بھی پرنام میں ہتکر نہیں ہو سکتا۔ آج سماج میں ایک نہیں انیک سنیاسی مہاتما نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ درحقیقت سنیاسی نہیں۔ سنیاس دھرم کے لئے سنیاسی پد کے لئے سنیاسی بانے کے لئے لانچھن ہیں۔ کلنک ہیں۔ وہ پیشہ ور پرچارکوں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ یہ لوگ دھرم کی آڑ میں رنگے کپڑوں کے آڈمبر میں نہ جانے کیا کیا کرتے۔ اور ڈھونگ بنا کر سنسار کو ٹھگتے ہیں۔ آریہ سماج کو یہ سنیاسی بڑے مہنگے پڑ رہے ہیں۔ ضرورت ہے۔ آریہ سماج کو سچے سنیاسیوں کی۔ جو بھوگ لگنے پر روکھی سوکھی کھا کر اِدھر اُدھر سے مانگ کر اپنا نرواہ کریں۔ اور پرچار کا کام اپنا دھرم اپنا کرتویہ سمجھیں۔ پیشہ ورانہ ذہنیت سے کیا ہوا دھرم کا ایسا پرچار آپ کبھی بھی کسی یُگ میں بھی نہ پھلا پھولا۔ اور نہ اب آگے کبھی پھلے پھولے گا۔

پورانکوں کے اعتراضات کا جواب باصواب

(از پنڈت آتمارام جی کشیپ دیانند اپدیشک ودیالیہ - لاہور)

دھرم کوٹ رندھاوہ میں پورانک اپدیشک پنڈت سری کرشن جی شاستری نے اپنے دیاکھیان میں آریہ سماج پر اعتراض کئے تھے۔ جن کا جواب وہاں دے دیا گیا تھا۔ چونکہ عام طور پر یہی اعتراض ہیں جو پورانک پنڈت ہر جگہ آریہ سماج پر کرتے ہیں۔ اس لئے اُن کے جواب باصواب کی اشاعت خالی از فائدہ نہ ہوگی۔

پہلا اعتراض آریہ پرتیندھی پر تھا۔ کہ "آریہ سماج رشی دیانند کا سرادھ کرتی ہے۔ اور اس میں 'दयानन्दाय स्वाहा' کہکر رشی کے نام سے کھیر کی آہوتی دیتی ہے"۔ حالانکہ کتاب مذکور میں ایسا کہیں بھی نہیں لکھا۔ جس کے ثابت کرنے میں وہ خود بھی قاصر رہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے۔ کہ اس کتاب میں رشی کی یادگار منانے کے لئے کہا گیا ہے۔ کہ جو آریہ سماج ہر سال دیوالی کے موقعہ پر مناتی ہے۔ سو اس میں نہ تو کوئی آریہ سماجی پورانکوں کی طرح کسی برہمن کو اس لئے بھوجن کراتا ہے۔ کہ اس سے مہرشی کی ترپتی ہو۔ اور نہ ہی دیانند اے سواہا کہکر آہوتی دی جاتی ہے بلکہ اُس دن مہرشی کے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے اُن کی اس جدوجہد اور بے بہا قربانیوں کا بیان کر کے کہ جو انہوں نے رحمت العالمین بن کر پھر سے آفتاب ہدایت یعنی وید اقدس کو کفر و ضلالت کی تاریکی دنیا پر چمکانے اور اہل عالم کو قعر مذلت کے گڑھے سے نکال کر صراط المستقیم پر لانے کے لئے کی تھیں۔ اُن کی یاد کو تازہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ یہ نفس رشی کی ہستی کو پہچانتا ہوا اُن کی خوبیوں اور مجبوریوں سے سبق پاکر اپنی زندگی کا سدھار۔ اور دوسروں کی رہنمائی کرنے کے قابل ہو سکے۔ یہ وہ طریقہ ہے کہ جسے عمل میں لاتے ہوئے آریہ جاتی نے ہزارہا مصائب کا شکار ہونے پر بھی اپنی قدیم روایات کو برقرار رکھا۔ اور رام اور کرشن اور دیگر بزرگان ملت کے نام کو ضائع نہ ہونے دیا۔ جن کی روایات کے شرارے اغیار کے دست ظلم سے خاکستر کئے جانے پر بھی ہماری تاریخ کی راکھ کے ڈھیر سے چمک چمک کر اس گئی گذری حالت میں بھی ہماری ماضی کی عظمت کا اظہار کر کے اعلےٰ مستقبل بنانے کی اعلیٰ تعلیم دے رہے ہیں۔ لہٰذا آپ کا ایسی روشن اور مبارک رسم کو سرتک شرادھ جیسی بیہودہ اور ذلیل رسم کا نام دینا جو کہ ہندو جاتی کو شب دراز گمراہی کے گڑھے میں لئے جا رہی ہے آپ ہی جیسے کور باطن اور علم و عقل کے دشمن انسان کا کام ہے۔

دوسرا اعتراض

چنانچہ یہی حقیقت اُن کے دوسرے اعتراض "آریہ سماجی کرشن کو وشنو کا اوتار مان کر ان کا جنم دن مناتے ہیں" کی ہے۔ کیونکہ اس بارے میں ہمارا غرض عمل یہی ہے۔ کہ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے جس میں کہ اوتارواد کا نام و نشان تک نہیں۔ بلکہ سری کرشن کو اپنے زمانے کا ایک افضل ترین انسان مان کر اُن کی پیدائش کی یاد منائی جاتی ہے۔ اور اس میں ان کی ذات ذالاصفات کو ان تمام تہمات سے جو پراکسا دنیا کی طرف سے لگائے جاتے ہیں۔ پاک و صاف کر کے ایک سچے ستیہ وادی محب وطن اور برگزیدہ بندہ خدا کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ مگر ہمارے مشر جی کے دماغ میں ایشور کے اوتار ہونے کا وہم کچھ ایسی بری طرح سے سمایا ہوا ہے۔ کہ وہ ہمارے اس نیک کام کو بھی اوتارواد ایسے نامعقول اصول سے تعبیر کرتے ہیں۔ جس کی کہ ہماری کتابوں میں تعلیم ہونی تو در کنار رہی۔ ان کی تردید کی گئی ہے۔ اس سے ناظرین بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہمارے دوست سری کرشن جی کو اتہام سازی میں کس قدر ملکہ حاصل ہے۔

تیسرا اعتراض

اب ہم ان کے تیسرے اعتراض کی کیفیت دکھاتے ہیں۔ جس میں وہ کہتے ہیں۔ کہ آریہ دیویاں سیتا جی کے جنم دن میں برت رکھتی ہیں۔ اور اُس سے اس طرح خطاب کرتی ہیں "اے سیتا ماتا ہم نے آج تیرا برت رکھا ہے"۔ اس کے لئے انہوں نے ایک منتر پڑھکر اس کا بالکل ہی غلط ترجمہ کیا۔ جس کے صحیح معنوں کو ظاہر کر کے ہم اپنے ناظرین کو دکھاتے ہیں۔ کہ مشر جی نے عوام کو دھوکا دینے کی ناپاک کوشش کرتے ہوئے کس نابکارانہ دیدہ دہنی سے کام لیا ہے۔ منتر جو انہوں نے پڑھا تھا یہ ہے۔

ओ३म् अक्ष्यौ नौ मधुसंकाशे अनीकं नौ समञ्जनम् । अन्तः कृणुष्व मां हृदि मन इन्नौ सहासति ॥
अथर्व ७।३।६।७१॥

جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اے پرماتما! ہماری آنکھیں شہد محبت سے بھرپور ہوں۔ ہمارا چہرہ پُر از جلال ہو (اور میرا پتی) مجھے اپنے دل میں جگہ دے (تاکہ) ہم دونوں آپس میں محبت سے رہیں"۔

(اتھروید ۷-۳۶-۱)

سیتا کی یاد مناتے ہوئے اس منتر کی تلاوت خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ ہر ایک استری کے لئے اس امر کی ہدایت کر رہا ہے۔ کہ وہ کسی غیر مرد کی طرف نظر بد سے نہ دیکھے۔ بلکہ اس کی آنکھیں ہمیشہ اپنے پیارے خاوند ہی کی محبت میں سرشار رہیں۔ یہاں تک کہ وہ اگر سیتا کی طرح کبھی بدقسمتی کی شکار بھی ہو جائے۔ اور اُس وقت انہیں راون جیسے ظالم اور جابر سیاہ کار ہی سے کیوں نہ واسطہ پڑے۔ تو بھی وہ پاک بازی کو ہاتھ سے نہ دے۔ بلکہ اپنے جلال سے اس کی اُمیدوں کو خاک میں ملاتی ہوئی اپنی عصمت آبی سے اپنے شوہر کے قلوب کو مسخر کر کے اُنہی کے ساتھ محبت اور پیار کی زندگی بسر کرنے کی متمنی رہے۔

یہ ہے وہ دُعا۔ کہ جسے آپ تو اپنی کج فہمی کے باعث سیتا کی طرف منسوب کر رہے تھے۔ مگر حقیقت میں آریہ خواتین اس وحدہٗ لاشریک سے کرتی ہیں جو کہ تمام پاکیزگیوں کا مخزن ہے۔ اور یہی وہ برت دھرما ہے۔ کہ جو وہ سیتا کی زندگی سے سبق لے کر اختیار کرتی ہیں۔ اور جسے آپ بھانگ کے نشے میں پڑے ہوئے فاقہ کشی کا نام دے رہے تھے۔

بتلایئے! اس میں آپ کا کونسا سناتن دھرم گھسا ہوا ہے۔ کہ جس کا نام لے کر آپ نے لوگوں کو دھوکہ دیا۔ اور وہ منتر کا کونسا لفظ ہے۔ جس میں بھوکا رہ کر سیتا کو مخاطب کرنے کی ہدایت ہے۔

چوتھا اعتراض

چوتھا الزام آپ نے یہ لگایا ہے۔ کہ آریہ سماجی کرشن اوتار ہونے سے بظاہر تو انکار کرتے ہیں۔ مگر در پردہ ان کی کتب میں سب کچھ موجود ہے"۔ اور اس کی تائید میں وید امرت ایڈیشن اول کے صفحہ ۱۴۱ کا ایک منتر پڑھا اور کہا۔ کہ "اس کی دیاکھیا میں سری کرشن جی کو سمپورن سولہ کلا سے یکت وشنو بھگوان کا اوتار مانا گیا ہے"۔ لیکن یہاں بھی ہمارے مشر جی کی ایمانداری کی وہی حالت ہے۔ کہ جو ناظرین پیچھے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ چنانچہ کتاب مذکور کی اصل عبارت مع منتر کے یہ ہے:-

ओ३म् यस्मान्न जातः परो अन्यो अस्ति य आविवेश भुवनानि विश्वा । प्रजापतिः प्रजया संरराणस्त्रीणि ज्योतींषि सचते स षोडशी ॥ यजु ३२।५॥

جس کے پورا کچھ بھی نہیں بناتا۔ پرنتو جس نے سب لوکوں کو بنایا ہے۔ سب پرجاؤں کا ایک سوامی پرجا کے ساتھ رہنے والا اور سولہ کلاؤں سے یکت ہوتا ہوا وہ پرماتما تینوں جیوتیوں کا دھارن کرتا ہے۔ اب آپ نے دیکھ لیا۔ کہ نہ تو اس میں کہیں کرشن کا نام آتا ہے۔ اور نہ ہی کہیں وشنو بھگوان کے اوتار لینے کا۔ پھر جانے انہوں نے یہاں سے کہہ دیا۔ کہ "وید امرت میں کرشن کو وشنو کا اوتار مانا گیا ہے"۔ معلوم ہوتا ہے کہ سولہ کلا سے دھوکا لگ گیا۔ کیونکہ کبھی وید شاستر کو پڑھتے ہی نہیں۔ جس سے اصطلاحات کی خبر ہو کہ سولہ کلا ہوتی کیا ہیں؟ یا اگر پڑھتے ہوں گے۔ تو پتھروں کے سامنے سر رگڑتے رگڑتے عقل ایسی ہی پتھر ہوگئی ہوگی۔ جو انہیں کچھ نہ سکے۔ اس لئے جو فرضی افسانے سری کرشن جی مہاراج کے متعلق بچپن سے سنتے چلے آئے تھے۔ انہیں کے مطابق سمجھ بیٹھے۔ کیونکہ ان میں سری کرشن جی کو سمپورن سولہ کلا سے یکت وشنو بھگوان کا اوتار بنایا گیا ہے۔ اور یہاں بھی لفظ سولہ کلا موجود ہے۔ لہٰذا کہہ دیا۔ کہ یہاں بھی سری کرشن کے اوتار ہونے کا ہی ذکر ہے۔ مگر بھولے مشر جی! خوب اچھی طرح سے سمجھ لو۔ کہ ایشور کا اوتار نہیں ہوتا۔ بھلا جو محیط کل ہو۔ وہ انسانی جسم میں کیوں کر سما سکتا ہے؟ اور جبکہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے سے دنیا کے ہر کام کو بسہولیت تمام انجام دے سکتا ہے۔ تو اسے اس کی ضرورت ہی کیا۔ اس لئے یہ بالکل ہی نامعقول بات ہے جس کا وید مقدس جیسی کتاب میں ہونا صرف محال ہی نہیں۔ بلکہ سراسر ناممکن ہے۔ اب رہا سولہ کلا۔ سو اس کے لئے پرشن اپنشد کے منتر کا یہ ترجمہ دیکھیں:-

ترجمہ:- ایکشن[۱] - پران[۲] - سردھا[۳] - اکاش[۴] - وایو[۵] - اگنی[۶] - جل[۷] - پرتھوی[۸] - اندریہ[۹] - من[۱۰] - ان[۱۱] - ویریہ[۱۲] - تپ[۱۳] - منتر[۱۴] - کرم[۱۵] - لوک[۱۶] اور لوکوں کے نام۔

وید نے پرماتما کو خالق اور مالک بتا کر بھوتوں وغیرہ کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے ان عجیب و غریب دنیا میں کام کرنے والی انہیں سولہ کلاؤں کا ذکر کیا ہے۔ جس سے کہ اس قادر مطلق نے اس کارخانہ عالم کو خلق کر کے تین جیوتیوں یعنی گیان کرم اُپاسنا سمبندھی تین ویدوں کو دھارن کیا۔ چنانچہ انہی سولہ کلاؤں اور تین جیوتیوں کا ذکر وید اور شاستروں میں اور بہت مقامات پر بھی آیا ہے۔ جو مشر جی کے اعتراض کی دھجیاں اڑا کر حقیقت کو آشکارا کرتے ہوئے اس امر کو بتاتی ہیں۔ کہ اس منتر میں اوتارواد نہیں بلکہ موجودات اور اس کے تعلقات کا ذکر کر کے ہمیں قدرت کی نیرنگیوں کا علم کراتے ہوئے اس کارساز عالم کی عظمت کا اظہار کیا گیا ہے کہ جس کے دست صنعت نے انہیں ایسے انوکھے طریقے سے رچا ہے۔ ہمارے مشر جی کو چاہئے کہ وہ اس سے کسی اوتار وغیرہ کے خیال جانے دیں۔

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۲)

یادِ رفتگان

(نمبر ۴۲)

حکیم سنت رام آریہ مسافر

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ فیروزپور)

پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کے بعد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی زیر سرپرستی ایک فنڈ قائم ہوا تھا۔ جس کا نام لیکھرام میموریل فنڈ ہے۔ اس فنڈ کا منشا یہ ہے کہ پنڈت لیکھرام کی وصیت پر عمل کیا جاوے۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر نے مرتے وقت ایک آخری خواہش کا وصیت کے طور پر اظہار کیا تھا۔ وہ خواہش یہ تھی۔ کہ آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو۔

اس فنڈ کے متعلق جن شخصوں نے پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی وصیت کو پورا کرنے کے لئے کام کیا۔ ان میں سے حکیم سنت رام آریہ مسافر تھے۔ حکیم سنت رام آریہ مسافر ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ داڑھی رکھا کرتے تھے اور سادگی پسند تھے۔

یونانی طبابت میں انہیں خاص دسترس حاصل تھی۔ فارسی عربی اور اردو خاص طور پر جانتے تھے۔ کئی چھوٹی موٹی کتب بھی تصنیف کی تھیں۔ اردو اخبارات میں مضامین بھی لکھا کرتے تھے۔ عرصہ تک ضلع گورداسپور میں طبابت کرتے رہے۔ اسی اثنا میں آریہ سماج کے تعلق میں آگئے۔ اور آریہ سماج سے لگن ہو گئی۔ ان کی آریہ سماج سے لگن دن بدن بڑھتی گئی جوں جوں انہوں نے آریہ سماج کے لٹریچر کا مطالعہ کیا۔ آریہ سماج پر ان کا وشواس دن بدن بڑھتا گیا۔ اور آخرکار انہیں نتیجہ سوجھا۔ کہ دھرم اور دیش کی ہتیشی ایک ماتر آریہ سماج ہی ہے۔

پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی کتب تکذیب براہین احمدیہ۔ ثبوت تناسخ۔ نسخہ خبط احمدیہ وغیرہ پڑھنے سے ان کی توجہ اسلامی مذہب کی طرف چھان بین کرنے کے لئے ہو گئی۔ عربی فارسی جانتے تھے۔ بطور خود اسلام کی کتب کا مطالعہ کیا اور ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مسلمان کیوں ویدک دھرم کی نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں۔

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی شہادت نے حکیم سنت رام آریہ مسافر کے دل میں دھرم کے لئے ایک نئی لگن پیدا کر دی۔ حکیم جی نے بھی آریہ مسافر کا خطاب اختیار کر لیا۔ پنڈت لیکھرام جی نے آریہ مسافر کا خطاب اس لئے اختیار کیا تھا۔ کہ وہ آریہ سماج کے اپدیش کے لئے جگہ بہ جگہ پھرتے تھے۔ اور دھرم کے لئے مسافر بن گئے تھے۔ حکیم سنت رام جی نے پنڈت لیکھرام کی مثال اپنے سامنے رکھ لی اور مطب وطبابت کو خیرباد کہہ دیا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو انہوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے حکیم سنت رام آریہ مسافر کو لیکھرام میموریل فنڈ کے زیر سرپرست اپدیشک مقرر کر دیا۔ پنجاب کے شہر شہر میں حکیم سنت رام آریہ مسافر چکر لگاتے تھے۔ اور ویدک دھرم کا پرچار کرتے تھے۔ اور اسلام کے متعلق خاص لیکچر دیتے تھے۔ بوقت ضرورت مسلمانوں سے مباحثہ بھی کیا کرتے تھے۔

حکیم سنت رام آریہ مسافر چونکہ حکیم تھے اس لئے دوائیاں اپنے ساتھ ضرور رکھتے تھے۔ گاؤں میں ان کا پربھاؤ بہت زیادہ ہوتا تھا۔ نمبردار اور گاؤں کے اچھے بارسوخ آدمی ان کے دوست بن جاتے تھے۔ اور وہ ان کے ذریعہ سے آریہ سماج قائم کر دیتے تھے۔ جہاں کہیں جاتے تھے۔ یہ پتہ لگاتے تھے کہ کوئی شخص ہندو سے مسلمان تو نہیں ہوا۔ اگر ایسا کوئی شخص ان کو نظر آ جاتا تھا۔ تو وہ اسے شدھ کر لیتے تھے۔

ہمیں ان کی ایک ایسی شدھی کے دیکھنے کا موقعہ مل چکا ہے۔ امرتسر سے کچھ فاصلہ پر بھنگالی خورد اور بھنگالی کلاں نامی گاؤں ہیں ان دونوں گاؤں میں قریباً آدھ میل کا فاصلہ ہے۔ یہاں حکیم سنت رام آریہ مسافر نے آریہ سماج قائم کی تھی۔ گاؤں کا نمبردار آریہ سماج کا پردھان تھا۔ آریہ سماج بھنگالی کلاں میں تھی۔

بھنگالی خورد میں ایک شخص کسی مسلمانی عورت کو رکھنے کی وجہ سے مسلمان ہو گیا تھا۔ اب وہ اپنے کئے پر پشیمان تھا۔ مسلمانی عورت کو چھوڑ دیا تھا۔ اور شدھ ہونا چاہتا تھا۔ اگر موجودہ زمانہ ہوتا۔ تو وہ اس عورت کو بھی شدھ کر لیتا۔ مگر اس وقت عورت کو شدھ کرنے کی ہمت نہ تھی۔

بھنگالی کلاں اور بھنگالی خورد کی پنچایت اکٹھی کی گئی۔ اور پنچایت نے فیصلہ کر دیا۔ کہ اگر آریہ سماج والے شدھ کر لیں۔ تو برادری میں ملا لینے میں کوئی ہرج نہ ہو گا۔ چنانچہ سامگری لے کر ہون کیا گیا۔ ہون کنڈ نہیں تھا ایک کڑھائی منگا کر اس میں ہون کیا گیا۔ شدھ ہونے والے کا سر مونڈنے کے لئے کوئی نائی موجود نہیں تھا۔ دونوں گاؤں میں ایک ہی نائی تھا۔ اور وہ بھی اس وقت کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ نائی کی عورت کو بلایا گیا۔ وہ بھی استرا نہ چلا سکتی تھی۔ آخر کار قینچی استعمال کی گئی۔ اور اس کا منڈن کیا گیا۔ اس طرح اس شخص کی شدھی کی گئی۔ اور اسے برادری میں ملا لیا گیا۔ حکیم سنت رام آریہ مسافر کا ان لوگوں پر بڑا اثر تھا۔

پنجاب میں کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد حکیم سنت رام آریہ مسافر نے پنجاب سے باہر جانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کو پرارتھنا پتر بھیجی۔ کہ وہ راجستھان میں بطور اپدیشک کام کرنا چاہتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی راجستھان کے منتری اس وقت راؤ صاحب رام بلاس ساردا تھے۔ انہوں نے ان کو اپدیشک رکھ لیا۔ اور حکیم سنت رام جی آریہ مسافر راجستھان میں کام کرنے لگ گئے۔ یہ بات غالباً سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کی ہے

راجپوتانہ کی مختلف ریاستوں میں پرچار کرتے ہوئے حکیم سنت رام جی آریہ مسافر ریاست شاہ پور میں پہنچے۔ شاہ پور میں اس وقت سخت بیماری کا زور تھا۔ چاروں طرف بخار پھیلا ہوا تھا۔ حکیم سنت رام جی راجستھان آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پرچار کرنے کے لئے آئے۔ مہاراجہ ادھیراج سے ملے وہاں مہاراجہ صاحب کو پتہ لگا۔ کہ حکیم سنت رام جی اپدیشک ہونے کے علاوہ حکیم بھی ہیں۔ انہیں فرمائش ہوئی۔ کہ وہ بیماروں کا علاج شروع کر دیں۔ چنانچہ ان کی دوائی سے بیماروں کو آرام آنے لگ گیا۔

مہاراجہ ادھیراج نے حکیم سنت رام جی آریہ مسافر کو شاہ پور میں رکھ لیا۔ اور بطور شاہی طبیب شاہ پورہ میں حکیم سنت رام جی کام کرتے رہے۔ رفتہ رفتہ حکیم سنت رام جی کا رسوخ ریاست میں زیادہ ہو گیا۔ اور وہ جج عدالت دیوانی مقرر ہو گئے۔ راجستھان آریہ پرتی ندھی سبھا سے انہوں نے تعلق توڑ لیا۔ کسی قدر عرصہ تک ریاست شاہ پورہ میں حکیم سنت رام جی کام کرتے رہے۔ آریہ سماج کے ساتھ پریم ان کا برابر جاری رہا۔ مگر عمر نے وفا نہیں کی۔ اور ریاست کی ملازمت کرتے ہوئے شاہ پورہ میں ان کا انتقال ہو گیا۔

(وادم شم)

پورانکوں کے اعتراضات کے جواب

بقیہ صفحہ (۱۰)

نہ پھنسیں۔ بلکہ اس اشٹ۔ اجنم۔ اجر۔ امر۔ اور نراکار پرماتما کو جانے کہ جس کا ذکر وید مقدس نے

सत्यग्रा وغیرہ منتروں میں کیا ہے۔

پانچواں اعتراض

اب ذرا آئیے پانچویں اعتراض کی طرف۔ کہ جس میں آپ نے مُردہ جلانے کے عمل میں دی جانے والی آہوتی کو مرتک شرادھ کہا ہے۔ سو مہربان سن! آپا تو شرادھ اسوج کے پہلے نصف حصہ میں برہمن دیوتاؤں کے پیٹ کے ذریعہ سے مردہ پتروں کو کھانا بھیجنے کو کہتے ہیں۔ بتلایئے اس میں یہ بات کہاں ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں ہے۔ تو یہ مرتک شرادھ کیسے ہوا۔ لہٰذا آپ کا یہ اعتراض فضول ہے۔ رہا آپ کا منتر کے ساتھ آہوتی دینے کا اعتراض۔ تو اس کا بھی جواب لیجئے منتر یہ ہے:-

ओ३म् सोम ए-
केभ्यः पवते घृतमेक उ-
पासते एभ्यो मधु प्रधा-
वति तांश्चिदेवापि गच्छ-
तात् स्वाहा अथर्व 22.12
।2॥

"یعنی کسی کسی پتر کے لئے ان کی رغبت کے مطابق سوم لتا کا رس دیا جاتا ہے۔ کوئی گھی کا ہی خاص طور سے استعمال کرتے ہیں۔ اور جن کے لئے شہد وغیرہ قیمتی اشیاء حاصل ہیں وہ سب سے اعلیٰ درجے کے انسان ہیں۔ اے جیو! ایشور کرے۔ تو انہیں کو حاصل ہو۔"

اس منتر میں جہاں مختلف طبیعتوں کے انسانوں کا ذکر کرتے ہوئے ایشور سے اس بات کی پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ وہ اس جیو کو اعلیٰ درجہ کے انسانوں میں جنم دے۔ وہاں ان اشیاء کا بھی اگنی میں ہون کیا جانا بتایا ہے۔ کہ جو انسان کے مرغوب طبع ہیں۔ تاکہ وہ لطیف ہو کر اچھی فضا پیدا کر سکیں۔ اور آب و ہوا کو ایسا بنا دیں۔ کہ جس سے وہ بجائے بیماری پھیلانے کے زیادہ مقدار میں اور اعلیٰ درجہ کے پھل پھول شہد۔ دودھ گھی وغیرہ پیدا کرنے والی ہو۔ اور جنم لینے والی روح کو یہ سب چیزیں بسہولیت تمام بہم پہنچ سکیں۔ یہ ایک سائنٹیفک عمل ہے۔ کہ جس کی تائید و تصدیق زمانہ ماضی اور حال کے فلاسفر کرتے ہیں۔ اور چونکہ آپ کے بے ہودہ مرتک شرادھ سے دور کی بھی نسبت نہیں۔ اس لئے مشرجی کا اعتراض بالکل ہی بے معنی اور لغو ہے۔ جس سے مشرجی کی تذلیل کے سوا آریہ سماج پر کوئی حرف نہیں آتا۔

(باقی آئندہ)

پریم کی وِجے!

(لیکھک ایک مہیلا)

"کہو سدھا کیا حال چال ہے؟"

"تم کیسے ہو یوگیندر؟ ادھر دکھائی نہیں دیتے"

"پتا جی نے بلایا تھا۔ ماں بیمار تھی۔ انہیں دیکھنے چلا گیا تھا"

"اور جا کر مجھے ایک دم بھول گئے۔ کیوں خط لکھنے کی بھی یاد نہ رہی؟"

"یہ بات نہیں ہے سدھا۔ ماں کی بیماری کی وجہ سے طبیعت پریشان تھی۔ اسی سے خط نہیں لکھا۔ تم تو طعنہ دیتی ہو۔ میں بھلا کبھی تمہیں بھول سکتا ہوں"

یہ باتیں ایک یووتی اور ایک یووک میں ہو رہی تھیں۔ یووتی کا نام سدھا تھا۔ وہ اپنے پتا کے مترسا دھو رام کے مکان میں رہ کر پڑھتی تھی۔ اور یووک یوگیندر کالج کے بورڈنگ ہوس میں رہتا تھا۔

یوگیندر بی۔ اے کلاس کا طالب علم تھا۔ اور سدھا انٹرنس میں پڑھتی تھی۔ یوگیندر اور سدھا کی ملاقات ہو گئی۔ رفتہ رفتہ اس میل ملاپ نے پریم کی شکل اختیار کر لی۔ پہلے تو وہ دونو دل کی باتیں پوشیدہ رکھتے تھے۔ لیکن اب وہ ایک دوسرے سے اپنا حال کہنے لگ گئے۔

سدھا اور یوگیندر کو معلوم تھا۔ کہ ان کا پریم ناواجب ہوگا۔ لیکن دل دینا تو آسان تھا واپس لینا آسان نہ تھا۔

سدھا اور یوگیندر کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ وہ سچا تیہ ہیں۔ اس سے وہ سمجھتے تھے۔ کہ ہمارا پریم کیسے نبھے گا۔

ایک دن سدھا نے پوچھا "یوگیندر! تم ہمیشہ اسی طرح پیار کرو گے؟ وہ دن نزدیک ہے جب تم مجھے بھول جاؤ گے"

یوگیندر۔ سدھا تم کیسی بچوں کی سی باتیں کرتی ہو۔ دل ایک ہے۔ وہ تمہیں دے چکا۔ اس پر اب تمہارا ادھیکار ہے۔ اب دوسرے کا ادھیکار نہ ہو سکے گا۔

سدھا۔ یہ میں مانتی ہوں۔ کہ تم مجھے پیار کرتے ہو۔ مگر میں یہ بھی جانتی ہوں۔ کہ تم مجھ سے چھین لئے جاؤ گے۔ یہ جب سوچتی ہوں۔ تو دل کے اندر نہ جانے کیسا درد اٹھتا ہے۔

یوگیندر۔ پیاری سدھا۔ جب میں نے تمہیں دیکھا ہے۔ میری آنکھوں میں سما گئی ہو۔ کس کی طاقت ہے۔ کہ میرے دل سے تمہاری تصویر نکال سکے۔

سدھا۔ یوگیندر! تمہارے گھر والے مجھ سے تمہیں چھین لیں گے۔ تمہاری شادی کسی اور جگہ کر دیں گے۔ تب بھی کیا تم مجھے پیار کرتے رہو گے

یوگیندر۔ سدھا۔ جسم پر پتا کا ادھیکار ہے۔ دل پر نہیں۔ دل ایک بار دیا جاتا ہے۔ پیاری سدھا! تم کیوں ویاکل ہوتی ہو۔ سنسار کی کوئی طاقت بھی میرے دل سے تمہیں نکال نہیں سکتی۔

سدھا سخت دکھی ہو گئی۔ یوگیندر کو وہ کتنا چاہتی ہے۔ سچی محبت ہے۔ یوگیندر بھی اسے پیار کرتا ہے۔ لیکن کتنے اندھیر کی بات ہے۔ پریم کرتے ہوئے بھی یہ لوگ کسی سے کہہ نہیں سکتے۔

کچھ دن گذر گئے۔ یوگیندر کے وواہ کی چرچا ہونے لگی۔ سدھا نے سنا۔ تو اداس ہوئی۔ لیکن یوگیندر نے کہا۔ سدھا کیوں گھبراتی ہو ہونے دو۔ اس سے کیا ہوگا۔ تم کو کوئی الگ نہیں کر سکتا۔

سدھا غریب کیسے بتلاتی۔ کہ اس کے دل کی کیا حالت ہے۔

یوگیندر اور سدھا چھٹیوں میں اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ یوگیندر کے پتا یوگیندر کے آنے سے پہلے ہی شادی طے کر چکے تھے۔ یوگیندر نے بہت ہاتھ پاؤں مارے۔ اپنی ماں سے کہا۔ ستروں سے پتا کو کہلایا۔ کہ میں ابھی شادی نہ کرونگا۔ لیکن سب پوچھتے کیوں؟ تو وہ جواب نہ دیتا۔ بس یہی کہتا۔ کہ ابھی نہیں۔ کچھ دن اور گذرنے دو۔ لیکن یوگیندر کی ایک نہ چلی۔ اس کے پتا نے نہ ماننا تھا۔ نہ مانا۔ انہوں نے وواہ کرنا نشچے کر لیا۔

یوگیندر کو کچھ اچھا نہ لگتا۔ وواہ کی تیاریاں اسے ذرا نہ بھاتیں۔ گھر کے لوگ کتنے پرسن تھے ماتا پتا بہو کو دیکھنے کو اتسک تھے۔ گھر کے نیچے تک خوش تھے۔ لیکن یوگیندر ہمیشہ اداس رہتا اس کے دل میں اتنی گھبراہٹ ہوئی۔ کہ وہی جانتا تھا۔ سدھا کو وہ بھولنا چاہتا۔ لیکن پیاری سدھا کو بھولنا آسان نہ تھا۔ وہ دن رات یہی کہتا۔ ہائے سدھا جب تم سنو گی۔ کہ تمہارا یوگیندر دوسرے کا ہو گیا۔ تو تمہارے ننھے سے دل پر کیا گذرے گی۔ تمہیں یہ کھٹکا تھا ہی سو تم دیکھ لو گی۔ کہ وہ پورا ہو گیا۔ اور تم مجھے ہی سورد الزام ٹھیراؤ گی۔ تمہیں یہ معلوم نہیں۔ کہ میری آتما کا ہنن کیا جا رہا ہے۔ میں نے بہتیری کوشش کی۔

لیکن سب اکارت گئی۔ تم تو مجھ سے الگ کرائی جا رہی ہو۔ لیکن وہ نہ جانے بنا دیکھے سنے کیسی آ رہی ہے۔ کیا معلوم اسے اپنا سکوں گا یا نہیں ہائے! اگر میں آج آزاد ہوتا۔ تو کیا مجھ سے سدھا الگ کی جاتی؟

لیکن یوگیندر کی کون سنتا تھا اسے زبردستی دولہا بنایا گیا۔ اور اسے مجبوراً ایک کنیا کو گرہن کرنا پڑا۔ سدھا اب اس سے کتنی دور ہو گئی۔

آج سہاگ کی رات تھی۔ اس رات کو یووک کتنے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن یوگیندر کی خوشی نہ معلوم کہاں چلی گئی۔ شام کو وہ کہیں دور پارک میں چلا گیا۔ اور رو رو کر اپنے دل کا غبار نکالنے لگا۔ اسے اس سمے کی یاد آئی۔ جب سدھا سے اس کا ملنا ہوتا تھا۔ کتنا پریم بڑھا۔ بھولی سدھا اس کے لئے کتنی جان دیتی تھی۔ یہ بھی سدھا کو کتنا پیار کرتا تھا۔ اس نے یہ سوچا تھا۔ کہ میں کسی دوسرے کو پیار کر سکوں گا۔ وہ اپنا کر تو سدھا کے پرتی اور اپنی نئی دلہن کے متعلق سوچتا تھا۔ پر اس کی سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا۔

اس نے فیصلہ کر لیا۔ کہ میں اپنی استری سے صاف صاف بات کہہ دونگا۔ اور کہہ دونگا۔ کہ میں تمہیں پیار نہیں کر سکتا۔ سدھا کی تصویر میرے دل میں ہے۔ اس لئے ایک دفعہ اس سے مل کر ہی کہیں جانا ٹھیک ہوگا۔ میں سدھا کی یاد میں اپنا جیون بتاؤں گا۔ اس وچار کے ساتھ اٹھ کر وہ گھر آیا۔

گھر آنے پر دیکھا۔ کہاں اور دوسری عورتیں کہہ رہی ہیں۔ کہ لڑکا نہ جانے کہاں چلا گیا کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ کیوں اداس ہو رہا ہے شاید ایسی چاند سی بہو دیکھ کر ہی پرسنّ ہو جائے۔

یوگیندر ابھی اپنے کمرے میں بیٹھا ہی تھا۔ اور سوچ رہا تھا کہ میرا کمرہ آج کیوں سجایا گیا ہے یہ پھول۔ یہ سجاوٹ مجھے خوش نہیں کر سکتی۔ کہ کچھ عورتوں کے بولنے کی آواز نے اس کے سلسلہ خیالات کو توڑ دیا۔ چونک کر سر اٹھایا۔ تو دیکھا کہ اس کی بھابی اور کئی استریاں ایک گھونگھٹ والی کو زیور کپڑے سے سجائے چلی آ رہی ہیں۔ وہ چپ چاپ تماشا دیکھنے لگا۔ اس کی بھابی نے اسے اس کے نزدیک لا کر بٹھا دیا۔ اس پر سب استریاں ہٹ گئیں۔ وہ کپڑوں سے لدی سمٹی بیٹھی رہی۔ یوگیندر نے نہ تو اس کی طرف دیکھا۔ نہ کچھ بولا۔ سر جھکائے سوچتا رہا۔ آخر جی کڑا کر کے کہنے لگا۔

دیکھو جی! تم میری بات کو سن لو میں تمہارے لائق نہیں ہوں۔ تم کو دکھ ضرور ہوگا۔ لیکن میں کیا کروں۔ مجھے بھی رنج ہے۔ کہ تمہیں بیاہ لایا۔ پر تمہیں خوش نہ کر سکا۔ اس کے لئے میں مجبور ہوں۔ میرا دل کسی اور ہی کو اَرپن کر دیا۔ پھر بھلا تجھے کیا دوں۔ میں نے شادی سے بہتیرا روکا۔ لیکن پتا جی نہ مانا۔ ورنہ کیوں آج تمہارے دل کو دکھ دیتا۔ میں سدھا کے پریم میں اس قدر جکڑا ہوا ہوں۔ کہ تم اس سے مجھے الگ نہ کر سکو گی۔ میں نے اسے بہت بھولنے کی کوشش کی۔ لیکن اکارت گئی۔ جوں جوں میں نے اسے بھولنا چاہا۔ وہ اور بھی یاد آنے لگی۔ میں نے اب فیصلہ کیا ہے۔ کہ اسی کی یاد میں اپنی زندگی گذار دوں۔ چاہے جو بن پڑے گی۔ سدھا کو اپناؤں گا۔ میں گھر ہی نہ آتا۔ باہر ہی سے چلا جاتا۔ لیکن ایک بار تم سے مل کر کہہ دینا مناسب سمجھا۔ اچھا اب تم مجھے معاف کرنا۔ سمجھ لینا۔ کہ میرا وواہ ہی نہیں ہوا تھا۔ اچھا! اب الوداع......

یوگیندر اتنا کہہ کر باہر چلنے کو تیار ہی تھا۔ کہ دولہن نے ہاتھ پکڑ لیا۔ اور بڑی مدھم آواز میں کہا۔ ایں! آپ یہ کیا کرنے لگے ہیں؟...... دیکھئے تو......

اتنا کہنا تھا۔ کہ جھٹ گھونگھٹ الٹ دیا۔ یوگیندر مارے خوشی کے چلا اٹھا۔ آہا! تو میری پران پیاری سدھا ہی ہے...... سدھا کو چھاتی سے لگا لیا۔ اس سے یوگیندر کا چہرہ کھل اٹھا۔ امید کی مرجھائی ہوئی کلی ہری ہو گئی۔

(ہنس)

ست دھرم پاٹھ شالہ نارگ ریاست سرموہر

۱۲ ماگھ سمت ۱۹۸۸ کو شریمان سبھا پتی جی کی ادھیکشتا میں ... ہز ایکسیلنسی ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر والی ملک سرمور ناہن کا جنم دن آتسو منایا۔ پرم ایشور ستتی بعدازاں ہون اور یگیہ ہوا۔ اس کے بعد شرمان بھولا سنگھ و ماتا رام وامر سنگھ جی کے بھجن واپدیش ستتی کا گان ہوا۔ اور پنڈت درگا دت جی منیجر ست دھرم پاٹھ شالہ و پنڈت بھگوان دت جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ جن میں پرارتھنا کی گئی۔ کہ ہمارے مہاراجہ صاحب بہادر دیرگھ آیو ہوں تھا سکھ اور شانتی کا سمبودان بخشیں۔ بعد ازاں اپستھت سجنوں کا موہن بھوگ سے ستکار کیا گیا۔ (منتری ست دھرم پاٹھ شالہ نارگ ریاست سرموہر)

آریہ سارودیشک مہاسمیلن بریلی کا پروگرام

۵ فروری سے ۱۴ فروری تک

۵ فروری

۹ سے ۱۰ بجے تک ویدک جھنڈے کی ستھاپنا۔ سوامی سروداننند جی کے کرکملوں سے

۱۰ سے ۱۱ تک ویداپدیش

۲ سے ۳ تک سام گان

۳ سے ۵ تک سودیشی نمائش کا افتتاح۔ نمائش ۵ سے ۱۵ فروری تک کھلی رہیگی

۷ سے ۱۰ بجے رات کو آریہ سمیلن۔ سبھاپتی سوامی سرودانند جی

۶ فروری

۱۱ سے ۲ بجے تک آریہ مہیلا سمیلن کی سواگت ادھیکش اور پردھانا کے بھاشن

۲ سے ۴ تک کوی سمیلن۔ دوسرے پنڈال میں مہیلا سمیلن کی وشئے نردھارنی بیٹھک

۷ سے ۱۰ تک رات سنگٹھن سمیلن پردھان رائے صاحب مدن موہن جی سیٹھ

۷ فروری

۸ سے ۹ تک مہاسمیلن کے پردھان مہاتما نارائن سوامی جی کا سواگت ریلوے سٹیشن جنکشن پر

۹ سے ۱ بجے تک آریہ مہاسمیلن اور آریہ کمار سمیلن کے اور مہیلا سمیلن کے سبھاپتیوں کا جلوس

۳ سے ۵ بجے تک سواگت ادھیکش اور سبھاپتی کے بھاشن

۷ سے ۱۰ بجے تک رات شدھی سمیلن۔ سمیلن دوسرے پنڈال میں راشٹریہ بھاشا۔ آریہ مہاسمیلن کی وشئے نردھارنی بیٹھک دوسری جگہ ہوگی

۸ فروری

۱ سے ۴ بجے تک آریہ مہیلا سمیلن پردھانا ڈاکٹر کنتی لکماری جی۔ دوسرے پنڈال میں راشٹر بھاشا سمیلن

۷ سے ۱۰ تک رات کو آریہ سنگت سمیلن

۹ فروری

۱۰ سے ۵ بجے تک آریہ مہاسمیلن

۷ سے ۱۰ بجے رات کو آریہ مہاسمیلن دوسرے پنڈال میں میجک لینٹرن لیکچر

۱۰ فروری

۱ سے ۴ تک آریہ کمار سمیلن سبھاپتی پنڈت گنگا پرشاد جی ایم اے

۷ سے ۱۰ بجے رات اناتھ سمیلن

۱۱ فروری

۱۰ سے ۱۲ تک پریتی بھوج

۱۲ سے ۲ تک سنگیت سمیلن

۲ سے ۴ شام تک رپورٹ اور ویاکھیان

۷ سے ۱۰ رات کو نرامش بھوج اور ٹیمپرنس سمیلن سبھاپتی راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی

۱۲ فروری

۸ سے ۱۲ تک دوسرے پنڈال میں دلت سمیلن کی وشئے نردھارنی

۲ سے ۶ تک دلت سمیلن

۷ سے ۱۰ رات کو دلت سمیلن

۱۳ فروری

۸ سے ۱۲ تک دوسرے پنڈال میں دلت سمیلن کی وشئے نردھارنی کی بیٹھک

۲ سے ۶ تک دلت سمیلن

۷ سے ۱۰ رات کو دلت سمیلن

۱۴ فروری

پراتہ ۷ سے ۹ تک یگیہ کی پورن آہوتی اور یگیہ شیش کا بانٹنا

۱۲ سے ۴ تک دلت سمیلن

۷ سے ۱۰ تک رات سرو دھرم سمیلن دھنیہ واد اور شانتی پاٹھ

سبھاپتی مہودیہ کو پروگرام میں حسب ضرورت پریورتن کرنے کا ادھیکار ہوگا۔

مرچو کا نام رام کس ہے۔ اور لگن سے ہندو سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔

برہمن کی ہندو دشمنی اور پراشچت

گرمی کے دن تھے۔ سورج آگ برسا رہا تھا۔ زمین گرم توے کی طرح آگ اگل رہی تھی۔ گرم ہوا زور سے چل رہی تھی۔ مارے گرمی کے لوگ پسینہ پسینہ ہو رہے تھے۔ کرشنو نامی ایک چمار ایک کنوئیں کے پاس آنکلا۔ وہ اکیلا نہ تھا۔ اس کے ساتھ اس کی استری اور دو بچے بھی تھے۔ کنوئیں پر تلک دھاری برہمن مہاراج پانی بھر رہے تھے۔ چمار کی استری نے اپنے خاوند کو بچوں کے لئے پانی لانے کے لئے کہا۔ چمار کنوئیں کے پاس گیا اور برہمن سے کہنے لگا:-

"بھائی! کیا میں اس کنوئیں سے پانی بھر سکتا ہوں"

برہمن نے پوچھا۔ کون جات ہے؟

چمار۔ شرمیاں جی۔ میں چمار ہوں۔

برہمن۔ ارے رے رے! تو چمار ہو کر پانی بھرنا چاہتا ہے۔ جا یہاں سے بھاگ جا۔ ورنہ وہ پڑیں گی۔ کہ یاد رکھو گے۔

چمار۔ پنڈت جی! تو پھر تھوڑا پانی ہی دے دو

برہمن۔ کیا میں تمہارے باپ کا نوکر ہوں۔ کہ تمہیں پانی دوں؟

چمار۔ آپ نوکر تو نہیں۔ آپ میرے مالک ہیں بچے پیاسے مر رہے ہیں۔ بچوں کی بگار نہ منگو گے

برہمن۔ جاؤ جاؤ۔ باتیں مت بناؤ۔

چمار مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔

استری۔ کیا پانی نہیں لائے؟

کرشنو۔ نہیں!

استری۔ کیوں نہیں؟

کرشنو۔ وہاں ایک برہمن مہاراج ہیں۔ جو پانی نہیں لینے دیتے۔ باقی برہمن جو آریہ سماجی تھے۔ وہ الگ کھڑے ہیں۔

استری۔ تو ان بچوں کی جان کیسے بچائی جائے سمجھ تو بندوبست کرو۔

کرشنو۔ میں جوہڑ سے پانی لینے جاتا ہوں۔

چمار جاتا ہے۔ اور گڑھے سے گندا پانی لا کر بچوں کی پیاس بجھاتا ہے۔

⁂

کرشنو اب ہندو نہیں ہے۔ گو کرشنک نہیں ہے۔ اب اس کا نام مرچو ہے۔ اور گریجویٹ ہو کر ایک بڑے آفس میں کام کرتا ہے۔ ایک دن وہی برہمن اپنے لڑکے کے لئے نوکری کی تلاش میں اسی آفس میں آنکلا۔ جس میں مرچو ارزلی تھا

برہمن (مرچو سے) چپڑاسی جی۔ صاحب کہاں ہیں؟

مرچو۔ جناب ابھی آپ یہاں سے چلے جائیے صاحب کام میں لگے ہیں۔ ابھی انہیں فرصت نہیں۔

برہمن۔ میاں جی! دنڈوت کرتا ہوں ذرا مہربانی کر کے صاحب سے جا کر کہہ تو دیجئے۔

(مرچو صاحب سے برہمن کے آنے کی خبر دیتا ہے)

صاحب۔ کہہ دو دو گھنٹے صبر کرے۔

مرچو نے برہمن سے جا کر ایسا ہی کہہ دیا۔

(برہمن اور مرچو آپس میں باتیں کرنے لگتے ہیں)

برہمن۔ شام کو میاں جی ہمارے ہاں دعوت کھانے ضرور آنا۔

مرچو۔ جی ہاں ضرور آؤں گا۔ مرچو شام کو پہنچ جاتا ہے۔ اور خوب ضیافت اڑاتا ہے۔

برہمن۔ کیا آپ بتلائیں گے۔ کہ آپ کو یہ نوکری کیسے ملی؟

مرچو۔ کیا کرو گے پوچھ کر مجھے تو کہتے دکھ ہوتا ہے۔

برہمن۔ نہیں دکھ کی کوئی بات نہیں۔ مہربانی کر کے ضرور بتلایئے۔

مرچو۔ میں پہلے کرشنو نام کا چمار تھا۔ ایک دن جب میں کنوئیں پہ پانی بھرنے گیا۔ تو آپ سے مجھے سینکڑوں گالیاں دی تھیں۔ اور پانی نہیں بھرنے دیا تھا۔ لیکن شوک!۔۔۔ آج آپ مجھے پانی کیا دودھ ملائی کھلا رہے ہیں اور ساتھ نذرانہ بھی دے رہے ہیں

برہمن چمار کی کہانی سن کر مارے خجالت کے پسینہ پسینہ ہو گیا۔ وہ سے آریہ سماج مندر میں لے جا کر شدھ کراتا ہے۔ اور اسے گلے لگاتا ہے۔ اس دن سے وہ دونوں پکے آریہ سماجی ہیں۔ اور جگہ جگہ جا کر شدھی اور آریہ سماج کا پرچار کرتے ہیں۔ اب ہم

دیال کی سرشٹی اُتپتی

(از مہاشہ بھولا ناتھ جی سرنا سابق ایڈیٹر دیال کپور تھلہ ۔)

برہمانڈ کی اُتپتی

(گذشتہ سے پیوستہ)

امرت بچن صفحہ ۱۴۶ دفعہ ۱۰۱ میں لکھتے ہیں :-

بشنو - برہما و شو کے استھانوں کے نیچے ایک مہا سن کی طرح کا بھاری میدان ہے - مگر یہ ان مہا سن کی نسبت لمبائی چوڑائی میں بہت کم ہے ؛

دیکھیں - اس جگہ آپ نے وشنو - برہما وشو کو اوپر بیان کیا ہے - جبکہ پیچھے کہہ چکے ہیں - کہ تین گن نرنجن سے پتر بن کر ظاہر ہوئے - یہاں پر ایڑا پنگلا - سوکھمنا ناڑیوں کو وشنو برہما شو کہہ رہے ہیں - نیز امرت بچن حصہ دوم میں برہما وشنو شو کو جیسا کہ رادھاسوامی مت کی مقدس کتاب سار بچن میں بھی لکھا ہے (وشنو نابھی میں - برہما مول اندریہ اور شیو گدا میں) شریر کے نیچے کے حصہ میں قائم کیا ہے - اس جگہ برہما وشنو شیو کو اوپر بٹھایا ہے - سچ ہے آپ نے بدھی سے تو کام لینا ہی نہیں - جیسا دل میں آیا لکھ دیا - مطلب سے کام ہے اور مطلب سدھ کرنے کے لئے بدھی سے بھوگ کرنا رادھاسوامی مت میں پاپ خیال نہیں کیا جاتا - رادھاسوامی آچاریہ پڑھنے میں تو اتنا طاق اور پھرتیلا ہے - کہ جلدی سے بدھی کو بڈھی پڑھ گیا - بعد کے گروؤں نے مضمون درست کرنے کی بجائے بڈھی لفظ پنجابی سے بدل کر صاف استری رکھ دیا - ملاحظہ ہو سار بچن صفحہ ۴۳۴ بال ہے میں ذیل کے لکھا ہے

ودیا پڑھ پڑھ بدھی بڑھائے
بُدھی بلاس کیا اب سب نے
مان بڑائی میں لگے کھیلنے
پڑھتے پڑھتے آنند بھوگ[1]
پھر پیچھے من کے بس ہوتے

صفحہ ۱۱۷ بدھی مان ابھیمانی جو نر
ودیا ناری کے ہوئے غلام

پھر لکھتے ہیں - کہ وشنو شیو برہما کے اوپر چندر استھان ہے - اور اس کے اوپر ایک چھدر ہے جسے پنڈ کی چوٹی ہے - اس چھدر کو شونیتر یا دو چکشو کہتے ہیں - نیز یہ برہمانڈ کا صدر دروازہ ہے - اس چھدر سے پنڈ لوک کے واسی جو برہمانڈ کا درشن کرتے ہیں - اس چھدر سے ہو کر سرت پنڈ کو چھوڑ کر برہمانڈ میں داخل ہوتی ہے ؛

رادھاسوامی مت انوسار سورج سے بڑا چاند ہے - اور سورج کے اوپر واقع ہے - یہ نیتر سوریہ لوک سے اعلیٰ اور عمدہ ہے - اور برہمانڈ کی چوٹی کو چندر استھان کہتے ہیں ؛

امرت بچن صفحہ ۱۳۷ دفعہ ۱۰۲ میں رقم ہے - کہ :-

تین گن نیچے اترتے ہوئے راستہ میں ان پچیس پرکرتیوں سے جن کا دفعہ ۹۳ میں ذکر ہوا ہے - نیز انہوں نے آپس میں سنیوگ کیا - اور اس طریقہ سے ۸۴ مرکب دھاریں - ۷۵ دھاریں پرکرتی کی اور ۹ دھاریں خالص گنوں کی تیار ہو کر پنڈ میں اتریں - ان ۸۴ سوکھشم دھاروں کو چوراسی لکش کہتے ہیں - پنڈ دیش کی جتنی بھی جاندار وبے جان کائنات یعنی سرشٹی ہے - سب شریر کا مصالحہ اور سب کی کریائیں انہی ۸۴ دھاروں سے برآمد ہوئیں - ۷۵ پرکرتی کی دھاروں کا اظہار یہاں پر مول عناصر کے بھاؤ میں دیکھنے میں آتا ہے - جن میں سے ہر ایک کے اندر بوجہ جداگانہ ہونے شکتی کی دھاروں کے اور نیز بوجہ مختلف ہونے ان آدیتوں کے جن کا مصالحہ ان میں لگا ہے - علیحدہ علیحدہ صفات قائم ہیں ؛

دیکھیں صاحب ! اس جگہ امرت بچن کا مصنف کیا حساب کرتا ہے - کہ پچیس پرکرتیاں اور تین گن مل کر ۸۴ ہو گئے - ابھی تو آپ انگریزی راج کے ایم - اے پاس ہیں - اگر آپ ایم اے نہ ہوتے تو شاید پچیس اور دس ہزار کر جاتے - چونکہ اس جگہ آپ کو ۸۴ دھاریں مقصود ہیں - نیز ۸۴ لکش دکھانا ہے لہٰذا ۹ دھاریں خاص گنوں کی بنا ڈالیں ؛

دیکھیں یہاں آ کر امرت بچن کے مصنف نے حساب کی مٹی کس طرح پلید کی ہے ہم رادھاسوامی آچاریہ سے پوچھتے ہیں - کہ تین گنوں کی نو دھاریں کس طرح بنیں ؟ اگر آپ کے حساب از سا استری پرش ورگ لیں - تو چھ بنتی ہیں - مگر آں حضرت ۹ بنا رہے ہیں - شاید ان اتری ورگ دھاروں کے ایک ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہوگا -

کیا ناظرین کو اب بھی رادھاسوامی مت کی نفرت مکاری - چالاکی و عیاری کی حقیقت کا پتہ نہیں چلا - کہ کس طرح لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالی گئی ہے - حساب دان ! جلدی کرو - رادھاسوامی مت سے ریاضی کی سند حاصل کر لو - یہ وہ حساب ہے - جو کہ موت کے بعد آپ کے ساتھ جانے والا ہے - آپ اس کو غلط نہ کہنا - یہ غیبی حساب ہے - ایم - اے کے سوال کو بھلا اہلی جماعت والا کیا جانے - یہ باتیں تو دھر استھان یعنی سچ گھر کی ہیں - اور یہی تو وہ حساب ہے - جو کہ رادھاسوامی دھام میں رائج ہے ؛

امرت بچن صفحہ ۱۴۹ دفعہ ۱۰۴ میں تحریر ہے کہ :- چوراسی دھاریں یعنی لکش کے علاوہ نرنجن اور جوتی کی دھاریں بھی پنڈ دیش میں اتریں - اور برہما وشنو شیو کی دھاریں پنڈ دیش کے نچلے حصہ میں آ کر ٹھیریں - اور من کے اندر جوتی اور نرنجن کی دھاریں من اور اچھیا بن کر درشن ہو رہی ہیں ؛

رادھاسوامی خیال انوسار نہ ہی تو یہ شریر عمدہ ہے اور نہ ہی برہمانڈ - یہ تمام بدھی تیز عقل کے ہونے کال کے نشان ہیں - جہاں مور کھتا ہی مور کھتا ہے - وہی سچ دھام ہے - رادھاسوامی مت انوسار تمام جانور پشو جو کہ ہمیشہ کھانے پینے کی بابت ہی سوچتے ہیں - وہی سچ استھان میں رہنے یوگیہ ہیں ؛

امرت بچن صفحہ ۱۵۳ دفعہ ۱۰۶ :- پنڈ دیش کے سب سے نیچے استھان کے تلے رچنا کے گمک دھر یعنی ینوان انگ کا اصلی سرا ...

اس مقام میں کوئی باقاعدہ رچنا نہیں ... اس لوچیت تا کی شونیتا کا میدان کہنا چاہئے جو کبھی بھی سرشٹی وہاں پر ہے - وہ بہت گندی کی ہے اور مہا سن کی برہمانڈ کے سب سے نچلے حصہ کی رچنا سے کچھ دوربار کی مثال بھی رکھتی ہے - اس گھٹیا درجہ کی سرشٹی کو نرک لوک کہتے ہیں - یہاں پر دکھ اور کلیش کی لہر ہے - نرک کے جیو دل کے اندر نہایت بری برتیاں قائم ہیں - اور جو کوئی جیو کہ اوپر کے استھان سے اس نیچے اور درستی لوک میں قسمت کا مارا ہوا پہنچ جاتا ہے ... کی وہ ہمیشہ درگت کرتے ہیں ؛

دیکھیں صاحب ! رادھاسوامی مت کا نرک کیسا ہے ؟ رادھاسوامی کہتا ہے - کہ اگر نرک میں جانا ہو تو اپنی ٹانگوں میں گھس جاؤ - سر میں گھس جاؤ - تو سورگ - واہ واہ نرک اور سورگ کے نقشے بنانے والو ! آچاریہ صاحب نے سوچا کہ جب ہم نے سورگ سر میں رکھا تو نرک ٹانگوں میں رکھ دیں ؛

مہاتن ! سورگ اوپر نیچے نہیں - بلکہ

---

[1] بھوگ ولاس صاف طور پر استری ورشٹ ہیں

آتما پر جیسے من کے بھاد ہوتے ہیں۔ ویسے ہی بھاؤ کو لے کر آتما سکھی دکھی کسا سول کو اختیار کرتا ہے ؛

امرت بچن صفحہ ۱۵۴ دفعہ ۱۰۷ میں لکھتے ہیں کہ رچنا شروع ہونے پر ست اور شبد کی دھاروں سے نرمل چیتن دیش میں اتنی چیتنتا بھر دی گئی۔ کہ ابد سے کسی چیتن کی ضرورت نہیں۔ اس لئے نرمل چیتن دیش مرتیو سے آزاد ہے۔ یعنی رادھاسوامی دھام کا مرتیو سے ناش نہیں ہو سکتا۔ پھر امرت بچن صفحہ ۱۶۱ دفعہ ۱۱۱ میں بیان ہے۔ کہ برہمانڈ نرمل چیتن دیش کی چھایا ہے۔ اور پنڈ دیش برہمانڈ کی چھایا ہے۔ اس سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ برہمانڈ اور پنڈ کچھ نہیں۔ جو کچھ ہے نرمل چیتن دیش ہی ہے۔ نیز یہ بھی تمام لوگ جانتے ہیں۔ کہ چھایا کا ناش تب تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اصلی چھایا والی شے کا ناش نہ ہو جاوے اگر اصلی شے جس کی چھایا ہے۔ اس کا ناش نہیں ہے تو چھایا کا بھی ناش نہیں ہو سکتا۔ اس بات سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ناش اگر ہوتا ہے۔ تو نرمل چیتن دیش کا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر نرمل چیتن دیش کا ناش نہیں ہوتا تو پنڈ کا بھی نہیں ہوتا۔ برہمانڈ کا ناش اسبات کی دلیل ہے۔ کہ نرمل چیتن رادھاسوامی کا ناش آوشیہ ہے۔ دوسری دفعہ ۹۷ کی تحریر از سر جبکہ رادھاسوامی لوگ چار چیزوں کے مرکب سے بنا ہے۔ تو جو بنتا ہے۔ اس کا ناش آوشیہ ہے رادھاسوامی دھام کالی سے کدا چت نہیں بچ سکتا۔ نیز کال چھایا ہے۔

وہ تو اصل کو ہی کھائیگا۔ چھایا سے چھایا کا ناش نہیں ہوتا۔ بلکہ چھایا اصل کا ناش کرتی ہے۔ اس کا ان رادھاسوامی کا کال رادھاسوامی کو ہی ہڑپ کرے گا ؛

پھر آگے چل کر چوراسی چکر کی بابت یوں تحریر ہے نیون انگ کے آخری سرے کی جانب اس لگاتار جھکاؤ کے کارن برہمانڈ سے چیتنتا نیچے کی جانب بہہ رہی ہے۔ جس کو نیون انگ کے نچلے استھان جو بالوں کے سمان خشک ہیں۔ بڑے شوق سے ساتھ جذب کر رہے ہیں۔ لیکن رچنا کے پہلے سے ان استھانوں کی بناوٹ اسی قسم کی ہے۔ کہ اپنی حیثیت سے بڑھکر چیتنتا عرصہ تک اپنے اندر نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے جو چیتنتا برہمانڈ سے لگاتار اتر کر جمع ہوتی ہے۔ وہ اوپر کی جانب سوکشم روپ میں اڑنے لگتی ہے۔ یعنی اس کی دھار اوپر کی جانب بہنے لگتی ہے۔ جس سے جیو سدھار کے سلسلہ میں خاص کر پنڈ دیش کو بھاری فائدہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ نرک لوک اور پنڈ دیش کے نچلے استھانوں کے جیو اس کی معرفت اونچے ستھانوں پر چڑھ آتے ہیں۔ مگر چونکہ یہ دھار پنڈ دیش کی چوٹی کے استھان سے پرے نہیں جا سکتی۔ اس لئے اس کی مدد سے جیو پنڈ کی چوٹی یعنی چندر استھان تک ہی پہنچ سکتے ہیں۔ یہاں پہنچنے پر اس دھار کا میل نیچے رخ والی دھار سے ہونے پر ایک چکر ختم ہو کر دوسرا چکر شروع ہوتا ہے۔ اسی چکر کو چوراسی کا چکر کہتے ہیں۔ معلوم ہووے۔ کہ کوئی بھی جیو اس چکر سے باہر نہیں نکل سکتا۔ جب تک کہ اس کے پرے کے استھانوں میں رسائی حاصل کرنے کا سادھن خاص طور پر نہ کرایا جائے ؛

دیکھیں ناظرین رادھاسوامی مت نے چوراسی کے چکر پر کیا عمدہ گوہر افشانی فرمائی ہے۔ نہ ہی تو کوئی کرم ہے۔ نہ دھرم۔ صرف دھار کو پکڑ کر جیو نرک سے نکل جاتا ہے۔ اور چندر استھان واپس آنے والی دھار کے ساتھ پھر لوٹ آتا ہے۔ کیا خوب! رادھاسوامی جی! کیا آگے آپ کی دھاریں ختم ہو گئی تھیں؟ جو کہ جیو آگے نہیں جا سکتا۔ ہاں ٹھیک ہے۔ چندر استھان تک ہی عقل کا زور ہے۔ اس سے آگے مورکھتا۔ کم عقلی و نادانی کی ضرورت ہے۔ جب تک رادھاسوامی صاحب سے عقل گم کرنے کا منتر نہ سیکھ لیں۔ اور سادھن کے پشوؤں کی مانند نہ بن جائیں۔ بھلا تب تک اوپر کیسے جاویں ؛

امرت بچن کا مصنف چار یگوں کا بیان کرتا ہوا یوں رقم طراز ہے۔ کہ جیسے بچپن۔ جوانی۔ ادھیڑ و آخری اوستھائیں ہیں۔ ان میں آخری بڑھاپے والی اوستھا اعلیٰ ہے۔ کیونکہ اس وقت جسم کی طاقتوں کا گھاٹا رہنے سے جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی باتوں اور گرمی سردی کا اثر بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ اور بیماریوں کا بھی زور رہتا ہے۔ لیکن یہ معلوم ہووے۔ کہ پرمارتھی حساب سے یہ گھاٹا یعنی ایسی حالت بہت ہی مفید ہے۔ کیونکہ اس سے قدرتی طور پر سرت کا رجحان تیسرے تل کے سوراخ کی جانب ہوتا ہے ؛

دیکھئے صاحب! رادھاسوامی مت میں دس طرح کی حالت کو اچھا مانا ہے۔ جس میں منش اپنا منش تو کھو بیٹھتا ہے۔ رادھاسوامی خیال! نو سالہ ایشور کے درشن کمزور نربل و نلام منش ہی کر سکتا ہے۔ اس سے ناظرین رادھاسوامی مت کے تمام بھید کو جان سکتے ہیں ؛

آگے چل کر لکھتے ہیں۔ کہ ایسے ہی ست جگ ترتیا دواپر میں سے چوتھا یگ یعنی کلجگ عمدہ ہے۔ اسی یگ میں سچے مالک کے درشن ہوتے ہیں۔ جیسے بڑھاپے میں مانسک انگ کٹ کر موت واقع ہو کر سرت اوپر کو روان ہوتی ہے۔ ویسے ہی سنت لوگوں کا ادھار کرنے کی غرض سے کلجگ میں آتے ہیں۔ اور انتری ابھیاس کے لئے یہ جگ نہایت ہی عمدہ ہے ؛

کیا خوب فلاسفی ہے۔ چونکہ رادھاسوامی دیال نے کلجگ میں ہی پاؤں پھیلائے ہیں۔ اس لئے کلجگ ہی عمدہ بتایا۔ اور خوب جی کھول کر اس کی تعریف کی ؛

(سرشٹی اتپتی پرکرن ختم ہوا) ؛

خط و کتابت میں حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں ؛

شرنگی رشی کا تیج

(شری پنڈت شنکر دیو ودیا النکار سوپا)

گنگا کا پوتر کنارا تھا۔ شمک رشی وہاں پرسندر پرن شالا بنا کر واس کرتے تھے۔

مُنی بہت سویرے سے ہی اُٹھ کر دھیان پرارمبھ کر دیتے تھے۔ اونکی لیلا چڑھتے ہی پنچھی آشرم برکشوں پر مدھرگان پرارمبھ کر دیتے تھے۔ منی ہون کرتے۔ جب جاپ کرنے اور وید منتر گاتے تھے۔ دھیان ہوتی۔ اور منی کا دھیان سماپت ہو جاتا۔ وہ کچھ بن پھل کھاتے اور پانی پیتے تھے۔ یہی ان کا نتیہ کا کاریہ کرم تھا۔

مُنی کا ایک سپتر تھا۔ بہت ہی خوب صورت۔ گویا دوسرا چاند۔ بڑی چمکیلی اور تیج بھری آنکھیں۔ منی نے اس کا نام رکھا تھا۔ سرنگی۔

سرنگی ہرا در پتا کی سیوا کرتا اور جب وہ جب دھیان میں لگ جاتے۔ تو خود گنگا کے کنارے کھیلا کرتا رہتا۔

ایک دن کی بات ہے۔ دوپہر بیت گئی تھی۔ آشرم میں شمک منی اپنے دھیان میں مگن تھے۔ سرنگی گنگا تٹ پر اپنی کھیل کود میں مشغول تھا۔ اتنے میں اما جا پریکشت آشرم میں آ پہنچے۔

راجا جی آج شکار کرنے بن میں نکلے تھے۔ بن میں گھومتے گھومتے ان کا گات تھک گیا۔ پیاس کے مارے حلق بھی خشک ہو گیا۔ چلوں اس آشرم میں جاؤں۔ وہاں پر کوئی منی ہوگا۔ تو پانی مانگ لوں گا۔ یہ سوچ کر راجا آشرم میں آئے تھے۔

شمک منی کے نزدیک آ کر راجا نے جل مانگا۔ پر وہاں کون سنے۔ منی جی تو اپنی سمادھی میں مگن تھے۔ نہ ہلے نہ ڈلے۔

راجا نے دو تین بار پانی مانگا۔ پر وہاں اُتر کون دے۔ راجا نے سوچا۔ یہ منی مکار معلوم ہوتا ہے۔ سچے منی ایسے نہیں ہوتے۔ آج اس مکار کو ایسی سزا دوں۔ کہ آئندہ ایسا دمبھ کبھی نہ کرے۔

آشرم کے باہر ایک مرا ہوا سانپ پڑا تھا۔ راجا نے دھنش دوارا سانپ کو اٹھایا۔ اور شمک منی کے گلے میں لپیٹ کر راج محل کی طرف چلتے بنے۔

اُدھر کھیلتے کھیلتے سرنگی رشی کو اپنے پتا جی کی یاد آئی۔ وہ آشرم میں آیا۔ آتے ہی دیکھا۔ کہ پتا جی کے گلے میں تو سانپ پڑا ہے۔ وہ رونے لگا۔ اور سوچنے لگا۔ "پتا جی کے ساتھ ایسی بھینکر مسخری کس نے کی ہے"۔ کرودھ اور دکھ سے اس کا ہردیہ جل اٹھا۔ وہ پربھو سے پرارتھنا کرنے لگا۔ ہے پربھو! پتا جی سے گستاخی کرنے والے کو سزا دو۔

منی کی سمادھی کھلی۔ انہوں نے اپنے نیتر کھولے دیکھا۔ کہ سرنگی رو رہا ہے۔

منی نے پوچھا۔ تات! کیا بات ہے۔ روتے کیوں ہو؟

سرنگی نے سب گھٹنا کہہ سنائی۔ شمک منی نے پھر دھیان لگا کر دیکھا اور کہا۔ "وتس! وہ تو راجا پریکشت تھا۔ اسے ایسا دنڈ نہیں دیا جا سکتا"۔

اُدھر راجا کے من میں بھی بہت کھید ہوا۔ کہ میں نے ناحق ہی ایک منی کا اپمان کیا ہے۔ اس پاپ سے میرا اُدھار کیسے ہوگا۔ میں نے بہت برا کیا۔

راجا نے سوچا کچھ یگیہ یاگ اور سنسکار کر کے پاپ سے مکتی پراپت کرنی چاہئے۔

راجا نے گنگا تیر پر پرائشچت کیا۔ انیک رشی منیوں کو بلایا۔ اور پرمیشور کا بھجن کرنا پرارمبھ کیا۔ وہاں پر شری شکدیو جی بھی پدھارے۔ انہوں نے بھی پریم سے پربھو کے گیت گائے۔ بہت دنوں تک اسی پرکار پربھو بھگتی کا میلا ہوتا رہا۔

ایک دن راجا پریکشت پھول لینے کو باغ میں گیا۔ وہاں پر ایک سانپ نے راجا کو کاٹ لیا۔ راجا وہیں پر مر گیا۔ لوگ کہنے لگے۔ یہ ضرور کسی رشی کا [شراپ ہے]

گوروکل کمالیہ کے سماچار

کل برہمچاریوں کا سواستھ بہت اچھا ہے۔ نو ماہی امتحان نہایت سنتوش جنک ہے۔ دنوں میں برہمچاریوں نے اچھی ترقی کی ہے۔ گوروکل کمالیہ کا سالانہ جلسہ عنقریب بیساکھ میں مقرر کیا جانے والا ہے۔ اس سال صرف دس برہمچاری داخل کرنے کا وچار ہے۔ دستکاری کے کاموں کے متعلق سکیم پیش کی جاوے گی۔ جس پر عمل اسی سال سے شروع کیا جاوے گا۔ ہر ایک برہمچاری کو اس گوروکل کا کورس ختم کرنے سے پہلے چار ہنر دل میں پاس ہونا لازمی ہوگا۔ اس نو ماہی میں مفصلہ ذیل سجنوں نے گوروکل کا معائنہ کر کے مبارک دیئے۔

(۱) شری گوپال جی انسپکٹر گوروکل ۲۴ کمالیہ گوروکل کے دو یار چھیوں کا دو بارہ بہت اتم ہے۔ برہمچاری سب سوشیل اور آگیا پالک پرتیت ہوتے ہیں۔ ادراد ھیا پک مہودے بھی پرشنشا شیل ہیں۔ بھوجن کا پربندھ بہت اتم ہے۔ لڑکے اور بستر سب ٹھیک ہیں۔ آشرم میں ایک بیرک کی ضرورت ہے۔

(۲) ڈاکٹر بھگت رام صاحب ویدک مشن منٹگمری ۔ مورخہ ۲۵-۱۲-۳۳:۔

مجھے گوروکل کمالیہ کو دیکھ کر بڑا آنند ہوا۔ بڑا اچھا پرتیت ہوتا ہے۔ لڑکوں کا سواستھ بہت ہی اچھا ہے۔

(۳) مہتہ جیمنی جی آریہ مشنری۔ برہمچاریوں سے گوروکل کا معائنہ کیا۔ گوروکل کا [illegible] بہت سنتوش جنک پایا۔ اور ان کا بھی بہت [illegible] تھی۔ برہمچاریوں کی صفائی کی طرف پورا دھیان دیا جاتا ہے۔ شاد یہ کہ ادھیاپک بھی اچھے ہیں۔ ادھیکاریوں کا دھیان کچھ شپ کالی جاری [illegible]

ساماجک جگت

کی طرف دھیان دلایا ہے۔ میں گورو کل کو دیکھکر بہت پرسن ہوا ہوں ۔

شری سوامی گنگا گری ۔ مورخہ ۱۲/۱/۳۲ برہمچاری نمر سیشیل ہیں ۔ کھان پان کا پربندھ اچھا ہے ۔ برہمچاریوں کا سواستھ اچھا ہے ۔ میرا من گورو کل کو دیکھکر بہت پرسن ہوا ۔ میری ہاردک اچھیا ہے ۔ کہ گورو کل سدا کے لئے پھلے پھولے ۔
(سکھ دیال آریہ اپدیشک ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی)

پروفیسر رام دیو جی کی آچاریہ پد سے سبکدوشی اور پنجاب کے آریہ ودوانوں کا کرتویہ

دنیا کے ممالک میں رواج ہے کہ وہ اپنے نامور بزرگوں کی سالگرہ خاص ڈھنگ سے مناتے ہیں ۔ ہمارے دیش میں بھی اس کا رواج ہے ۔ جس پوزیشن کا مہاپرش ہوتا ہے ۔ اس کے مطابق ہی اس کا جنم دن وغیرہ منایا جاتا ہے ۔ مثال کے طور پر حال ہی کے واقعہ کو دیکھئے ۔ پچھلے مہینہ ڈاکٹر رویندر ناتھ ٹھاکر کی ستر سالہ جینتی منائی گئی ہے ۔ اس سے پہلے کئی سال سے ملکوں اور پریذیڈنسیوں کے ودوانوں نے رویندر ناتھ کے خیالات اور شاعری پر مضامین لکھوائے ۔ اور ان کو کتابی شکل دے کر چھپوایا ۔ اور ان کے جنم دن پر ان کی خدمت میں بھینٹ کیا ۔

شری رام دیو جی نے اپنی ساری عمر آریہ سماج کی سیوا میں گذاری ہے ۔ کیا یہ واجب نہ ہوگا کہ آریہ ودوان مل کر آریہ سدھانتوں پر مختلف مضامین لکھکر ایک کتاب کی شکل میں گورو کل کے جلسے پر آریہ سماج لاہور کے جلسے پر ان کی بھینٹ کریں ۔ جس کا عنوان محترم پروفیسر ..... کا ہوگا ۔ وہاں آریہ سماج کے ساہتیہ میں ایک قابل قدر اضافہ ہوگا ۔ میرے خیال میں اس کام کے لئے گورو کل کے پروفیسر ..... اور دوسرے

آریہ مہاسمیلن کی ضروری اطلاع ۔ سب آریہ بھائیوں کو معلوم ہو کہ آریہ مہاسمیلن کے پردھان شری پرجیہ نارائن سوامی جی مہاراج کی اجازت کے مطابق ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ فروری ۱۹۳۲ء کو خاص طور پر آریہ مہاسمیلن کا کاریہ ہوگا ۔ یعنی ۸ فروری کی رات کو آریہ مہاسمیلن کی سبجیکٹ کمیٹی کا اجلاس ہوگا ۔ اور ۸ ۔ ۹ فروری کو آریہ مہاسمیلن کا کھلا اجلاس اپنے پنڈال میں ہوگا ۔
(پردھان سواگت کاریہ)

گورو کل مہا ودیالیہ جوالاپور کا مہوتسو ۔ گورو کل مہا ودیالیہ جوالاپور ہردوار کا جوبلی مہوتسو ۲۴ ۔ ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ مارچ کو دھوم سے منایا جائیگا ۔ پریم کستی ۔ ووت کلا ۔ مہا ودیالیہ مہاسبھا آدی کے ادھیویشن بھی ساتھ ہونگے ۔ نئے برہمچاریوں کا پرویش بھی ہوگا ۔
(مان پال ورما مکھیہ ادھشٹاتا)

گورداسپور ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس
۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ فروری کو ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس پٹھان کوٹ میں بڑی دھوم دھام سے ہوگی ۔ اس اوسر پر سارے ضلع کے آریہ بھائی پدھار کر شوبھا بڑھائیں ۔ سوگیان چند ویتا چیتی منتری ڈسٹرکٹ کانفرنس پٹھان کوٹ) ۔

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کا اتسو ۔ آریہ سماج جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر کا وارشک اتسو ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے ۔ شری سوامی سرو دانند جی سے پرارتھنا ہے ۔ کہ ہمارے اتسو پر پدھارنے کی کرپا کریں ۔ اگر کسی سجن کو سوامی جی کا پتہ ہو ۔ تو آریہ سماج جنڈیالہ گورو کو خط لکھدیں ۔ (مہر چند منتری آریہ سماج جنڈیالہ گورو) ۔

آریہ سماج لائل پور کا اتسو ۔ آریہ سماج سنٹرل وبھاگ لائل پور کا وارشک اتسو مورخہ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ فروری ۱۹۳۲ء کو ہونا نشچت ہوا ہے ۔
(روشن لعل منتری) ۔

آریہ سماج پالم پور کے سماچار ۔ آریہ سماج پالم پور کا سالانہ چناؤ ۴ جنوری ۱۹۳۲ء کو نمن پرکار ہوا :-

پردھان جگدیش پرکاش بی اے ایل ایل بی وکیل ۔ پردھان ۔ لالہ منی رام جی ۔ اُپ پردھان ماسٹر ملہو رام جی منتری ۔ لالہ ٹھاکر داس خزانچی ۔ مہتہ جیرام پرکاش وید کویراج لائبریرین ۔ لالہ نانک چند اُپ منتری ۔

آریہ کمار سبھا کا چناؤ حسب ذیل ہوا :-

راولہ کرشن جی پردھان ۔ رگھو ناتھ جی اُپ پردھان ۔ پنڈت مہیندر پرتاپ سرہانت بھوشن منتری ۔ رام پرشاد جی اُپ منتری ۔ پریم چند جی خزانچی ۔

آریہ پاٹھ شالہ قریباً سہ ماہ سے کھولی ہوئی ہے ۔ جس میں اُچ جاتی کے ہندوؤں کے

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

اجلاس جناب منصف صاحب بہادر شاہگنج مقام و ضلع جونپور

(آرڈر ۲۱ ۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی شاہگنج مقام جونپور ضلع جونپور مقدمہ نمبر ۹۹ بابت ۱۹۳۱ء اجرا ۹۳ سنہ ۱۹۳۱ء شیو مورت تیواری ولد رام سروپ تیواری ساکن موضع اندپور چھگوا پرگنہ اوری ضلع جونپور مدعی بنام بوہر پانڈی ولد پچھین پانڈے ساکن موضع اندپور چھگوا پرگنہ اوری ضلع جونپور حال وارد شہر کراچی بمعہ رام جس پانڈے کا باغیچہ مقام کمبٹی بازار ۔ مدعا علیہ ۔

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان ڈگریدار نے واسطے نیلام جائیداد مقروضہ کے درخواست گذرانی ہے ۔ لہٰذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ

۱۰ فروری ۱۹۳۲ء

واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے ۔ آج بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۹۳۲ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

ساتھ ساتھ اچھوتوں کے لڑکے بھی تعلیم پاتے ہیں۔ ۵ دسمبر ۱۹۳۱ء کو ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ضلع کانگڑہ نے معائنہ فرمایا۔ اور لاگ بک میں بہت اچھے ریمارکس دئیے۔ اور اُمید ہے ڈسٹرکٹ بورڈ اچھوتوں کی تعلیم کے سلسلے میں ہمارا ہاتھ گرانٹ منظور کر کے بٹائے گی ؛

آریہ ریڈنگ روم بازار میں کھولا ہوا ہے۔ جس کے لئے لالہ امولک رام صاحب رئیس نے اپنی دکان بلا کرایہ دی ہوئی ہے۔ آریہ سماج پالم پوران کا ممنون و مشکور ہے ؛

آریہ ڈیبیٹنگ کلب کی پہلی میٹنگ میں ماس کھانا چاہئے یا نہیں پر ۲۱ جنوری کو کئی صاحبان نے تقریریں کیں۔ مہینے میں دو بار دیسنار کو اس کی میٹنگ ہوا کرے گی ؛

آریہ سماج کے صحن کے گرد خاردار تاریں لگ گئی ہیں۔ جس سے شان کافی بڑھ گئی ہے۔ (منتری آریہ سماج پالم پور ضلع کانگڑہ) ؛

نام کرن سنسکار۔ موہلیا ضلع سنگھ بھوم میں مہاشہ دیوان رام سروپ جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار مورخہ ۲۶ جنوری ۳۲ء کو سوامی شوانند جی اور پنڈت گنہیا لال جی آریہ اُپدیشک نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ لڑکے کا نام بھودیو رکھا گیا۔ دیوان جی نے مبلغ ۱۳ روپے متفرق سنستھاؤں کو دان دیا۔ اس جگہ یہ پہلا ویدک سنسکار تھا۔ دیوان جی نے اپنی کوشش سے ایک ہندی پاٹھشالہ کھول رکھی ہے۔ جس میں لڑکے فیس کے بغیر پڑھائے جاتے ہیں۔ (ہری رام آریہ سابق منتری آریہ سماج کوٹ گیپود) ؛

آریہ سماج مردان میں پرچار۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی کرپا سے سبھا کے پرسدھ بھجن اُپدیشک برہمچاری ہرنش چندر جی یہاں پدھارے انہوں نے تین دن اپنے بھجنوں دوارہ پرچار کیا لوگوں نے ان کے پرچار سے بہت لابھ اُٹھایا ہے (شانتی سروپ منتری آریہ سماج بکٹ گنج مردان)

سواستھ رکھشا

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۹ کا)

پٹھوں کو سست کر دیتا ہے۔ جس سے انتڑیوں کے ریشہ جات بہت سست ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی حرکت اخراجی بھی سست ہو جاتی ہے۔ چونکہ شراب معدہ میں پہنچ کر ایک قسم کی خراش و سوزش پیدا کرتی ہے۔ جسے لوگ غلطی سے بھوک خیال کرتے ہیں۔ اور اسی لئے اکثر لوگوں کا خیال ہے۔ کہ شراب سے ہضم درست ہوتا ہے۔ لیکن دراصل شراب کے متواتر استعمال سے معدہ اور انتڑیوں کی بعاید اور جھلی مستقل طور درشت ہو جاتی ہے۔ اور ان اعضا کے فعل میں فتور ہو جاتا ہے اسلئے قبض ہو جاتا ہے

نمبر ۵۔ کثرت مباشرت سے قبض کیوں پیدا ہوتا ہے ؛ بات یہ ہے کہ آنتوں میں حرکت دودیہ کا ہونا ضروری امر ہے۔ اور آنت کے اندر کی جانب ایک چکنا لعاب لگا رہتا ہے۔ جس سے غذا آسانی سے آگے کو کھسک جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی غدود جاذب کو اس کے اس مقصد کو جذب کرنے میں سہولیت ہوتی ہے۔ لیکن یہ تری قدرتی حالت میں اس وقت تک ہی موجود رہتی ہے۔ جبتک ویریہ جسم میں کافی مقدار میں موجود ہو۔ اگر جسم سے ویریہ زیادہ مقدار میں خارج کر دیا جاوے۔ تو بہاں تمام جسم میں خشکی معلوم ہوگی۔ وہاں اس کی رطوبت میں بھی کمی واقع ہو جاوے گی۔ اور غذا کے کھسکنے میں رکاوٹ پیدا ہو گی۔ غذا آنتوں میں چمٹ جاویگی۔ بتفصیل دیر میں آنتوں میں پہنچے گا۔ اور نسبتاً خشک ہوگا جس سے قبض ہونا لازمی ہے کثرت مباشرت یا کسی اور سبب سے جب جریان منی یا استریوں کو پردر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ تب چونکہ ویریہ جسم میں نہیں ٹھیرتا۔ اس لئے عموماً قبض بھی ساتھ رہتا ہے ؛

نمبر ۷۔ بواسیر میں اس لئے قبض رہتا ہے کہ پاخانہ کے مقام پر خون کی رگوں کے سرے ہیں۔ ان میں خون ٹھیر جاتا ہے۔ جب ان پر زیادہ دباؤ پڑتا ہے۔ تو وہ نیچے لٹک جاتی ہیں۔ وہی مسّے کہلاتے ہیں۔ اب چونکہ پاخانہ کے راستے میں ایک رکاوٹ واقع ہو گئی ہے اور جو اخراج ریاح تک میں مانع ہے۔ اس لئے بواسیر والے کو ہمیشہ قبض کی شکایت رہتی ہے۔ اور جب رگیں پھول جاتی ہیں تب شکایت زیادہ ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں کو دست آور ادویات سے بھی قبض رفع نہیں ہوتا ؛

قبض کے اسباب پر اس قدر روشنی ڈالنے کے بعد اب ہم قبض کے علاج پر بحث کرتے ہیں ؛

حکم امتناعی درحالیکہ جائیداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرق ہو

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۵۴)

باجلاس جناب پنڈت سورج پرشاد رائے صاحب بہادر منصف ستاگنج ضلع جونپور

بعدالت منصفی ستاگنج۔ مقام جونپور۔ ضلع جونپور ؛

مقدمہ ۹۹ بابت ۱۹۳۱ء۔ اجرائی ۳۸۳ سنہ ۱۹۳۱ء

شیو مورت تیواری ولد رام سروپ تیواری ساکن موضع اودلپور جگوا پرگنہ اوری ضلع جونپور بنام بہیرو پانڈے ولد لچھمن پانڈے ساکن موضع اودلپور جگوا پرگنہ اوری جونپور۔ حال شہر کراچی بندر۔ رام جس پانڈے کا بغیچہ مقام بمبئی بازار۔ مدعا علیہ ؛

ہرگاہ آپ نے ایفائے اس ڈگری کا نہیں کیا۔ جو آپ پر بتاریخ ۱۴ جولائی ۱۹۳۱ء مقدمہ ۹۹ سنہ ۱۹۳۱ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ ۹۹/۴ روپیہ صادر ہوئی تھی۔ لہٰذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بعوض ڈگری مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہو۔ جائیداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے۔ اور تمام اشخاص جائیداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ؛

تاریخ ۱۰ فروری ۱۹۳۲ء

آج بتاریخ ۲۳ ماہ جنوری ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ؛

فرد تعلیقہ جائیداد مدیون ڈگری موضع اودلپور جگوا پرگنہ اوری ضلع جونپور

244/1 -8 ۔ 244/9 ۔ 249/17 ۔ 293/10 ۔ 893/41 ۔ 910/40 ۔ 937/33 ۔ 938/34 ۔ 940/35 ۔ 1441/2 25

934/-8 ۔ 948/-35 ۔ 1038/-6 ۔ 1039/-6 ۔ 1040/-9 ۔ 1041/28 ۔ 1043/34 ۔ 1044/31 ۔ 1045/-5

1049/-13 ۔ 1050/37 ۔ 1051/-33 ۔ 1052/-3 ۔ 1063/62 ۔ 1067/37 ۔ 1068/24 ۔ 1079/34

1120/1 -28 ۔ 1120/2 -27 ۔ 1146/-13 ۔ 1147/-10 ۔ 1252/25 ۔ 1253/29 ۔ 1256/22 ۔ 1258/16 ۔ 1267/25

1284/36 ۔ 1288/31 ۔ 1289/24 ۔ 1298/-12 ۔ 1299/-11 ۔ 1300/-3 ۔ 1302/4 -26 ۔ 1302/3 -10 ۔ 1302/23

1302/3 -18 ۔ 1304/25 ۔ 1306/-11 ۔ 1318/-13 ۔ 1327/15 ۔ 1328/17 ۔ 1330/32 ۔ 1331/-34 ۔ 3254/-14

1357/14 ۔ 1358/-19 ۔ 1359/30 ۔ 1360/15 ۔ 1361/15 ۔ 1394/26 ۔ 3239/30 ۔ 3240/1 28 ۔ 3240/3 -14

3241/-31 ۔ 3243/1 21 ۔ 3243/2 -21 ۔ 3243/3 -22 ۔ 3244/1 -26 ۔ 3244/2 -37 ۔ 3254/24 ۔ 3255/24

3256/18 ۔ 3261/19 ۔ 3267/-37 ۔ 3268/30 ۔ 3289/22 ۔ 3328/26 ۔ 3329/28 ۔ 3342/-13

3443/12 ۔ 3444/21 ۔ 3445/10 ۔ 3446/20 ۔ 3447/18 ۔ 3448/21 ۔ 3449/2 ۔ 3451/39

3453/34 ۔ 3481/36 ۔ 3480/1 -20 ۔ 3482/2 -21 ۔ 3483/1 -34 ۔ 3483/2 -33 ۔ 3483/3 -13 ۔ 3489/22

3490/-15 ۔ 3496/34 ۔ 3497/22 ۔ 3498/22 ۔ 3499/18 ۔ 3510/11 ۔ 3501/21 ۔ 3502/1 -31

3502/2 -30 ۔ 3502/3 -36 ۔ 3503/16 ۔ 3508/53 ۔ 3512/42 ۔ 3513/34 ۔ 3516/35 ۔ 3517/1 -20

3517/2 -12 ۔ 3517/3 2 ۔ 3518/11 ۔ 3519/43 ۔ 3521/8 ۔ 3522/8 ۔ 3523/27 ۔ 3530/38

3531/1 -18 ۔ 3531/2 -17 ۔ 3547/-35 ۔ 3553/31 ۔ 3554/26 ۔ 3634/-61 ۔ 3554/26 ۔ 3634/61

3635/-12 ۔ 3635/2 -13 ۔ 3636/41 ۔ 3644/41 ۔ 3647/35 ۔ 1185/3754 -4 ۔ 3641/3717 -3

3537/4 ... کے ½ حصہ ؛

سوَاستھ رکھشا

قبض اور اُس کا علاج

(از سٹریمان ڈاکٹر چمن لال صاحب ایم ڈی وغیرہ ماہر علاج مرض تپدق بھٹنڈا دہلی)

آج قبض ایک عالمگیر مرض ہے جسے دیکھو اس مرض کا شاکی ہے۔ تعلیم یافتہ لوگوں میں خاص کر اُن اشخاص میں جو زیادہ تر دماغی کام میں مشغول رہتے ہیں۔ شائد فیصدی نناوے اصحاب اس مرض کے شکار ہیں۔ لہذا یہاں اِس پر کچھ نہ کچھ وچار کیا جاتا ہے :۔

قبض کسے کہتے ہیں

رفع حاجت کے وقت زیادہ دیر تک بیٹھنا۔ خشک سیاہی مائل اور متعفن پاخانہ مشکل سے خارج ہونا۔ کبھی پاخانہ میں سختی کے باعث آنتوں یا خون لگا ہونا۔ پاخانہ ہونے کے بعد بھی طبیعت کا صاف نہ ہونا۔ یا پاخانہ بالکل ہی خارج نہ ہونا قبض کہلاتا ہے ؛

قبض کے بد اثرات

پاخانہ کے زیادہ دیر آنتوں میں رُکے رہنے سے پیٹ میں بدبودار ریاح پیدا ہو کر نفخ ہو جاتا ہے نیز معدہ آنتیں و جگر وغیرہ اپنے افعال کی درستی سے انجام نہیں دیتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طبیعت سست رہتی ہے۔ حواس گُند ہو جاتے ہیں۔ اور مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اکثر درد سر کی شکایت رہتی ہے۔ قبض کا سر درد زیادہ تر دماغ کے پچھلے حصہ میں ہوتا ہے۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ جسم کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔ اور آخر کار مرض مراق ہو جاتا ہے۔ مل کے رُکے رہنے سے استریوں کو اکثر رحم کے اپنی جگہ سے ٹل جانے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اکثر لوگوں کو پاخانہ میں دیر تک بیٹھے اور زور کرنے سے مرض بواسیر ہو جاتا ہے فضلہ کے بخارات جب اوپر چڑھتے ہیں۔ تو منہ میں آنے سے دانتوں پر نا رٹر میل جم جاتا ہے۔ اس کو صاف نہ کرنے سے مرض پایوریا ہو جاتا ہے۔ جو دانتوں کا تو دشمن ہے ہی۔ لیکن اکثر زیادہ مواد ہو جانے سے اور آنتوں میں پہنچنے سے تپ دق بھی ہو جاتا ہے ؛

دائمی قبض کے مریض کو اکثر نزلہ و زکام گھیرے رہتا ہے۔ کیونکہ وہ ہی بخارات جب سر کی جانب جاتے ہیں۔ تو وہاں کھوپڑی سے ٹکرا کر پانی کی شکل میں بن جاتے ہیں۔ جو بذریعہ ناک وغیرہ کے خارج ہوتا ہے۔ اس لئے سمجھدار ڈاکٹر کبھی زکام کو بند نہیں کرتے۔ کیونکہ اگر زکام کا مادہ نکلنے سے روک دیا جاتا ہے۔ تو وہ پھیپھڑوں میں واپس جا کر وہاں خراش پیدا کرتا ہے۔ اور پھیپھڑے کے خطرناک امراض ہو جاتے ہیں۔ قبض کے مریض کی بھوک ماری جاتی ہے۔ قوتِ مردمی میں فتور بڑھ جاتا ہے۔ تفکرات گھیرے رہتے ہیں۔ غرضیکہ ایک قبض سے سینکڑوں امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ کہا جاوے کہ جس شخص کو قبض نہ ہو۔ وہ مشکل سے ہی بیمار ہوتا ہے۔ تو بہت حد تک درست ہے۔ اب یہ بتلاتے ہیں۔ کہ قبض کن کارنوں سے پیدا ہوتا ہے ؛

قبض کے اسباب

(۱) وقت معمول پر یعنی حاجت ہونے پر رفع حاجت نہ کرنا ؛

(۲) پانی کا بہت کم استعمال کرنا ؛

(۳) کثرت مباشرت ؛

(۴) آنتوں میں کسی پرکار کی رکاوٹ ہونا

(۵) آنتوں کا تشنج یا فالج ؛

(۶) ثقیل اغذیہ کا کھانا ؛

(۷) مرض بواسیر ؛

(۸) زیادہ موٹاپا ؛

(۹) بعض عصبی امراض ؛

(۱۰) ورزش نہ کرنا اور کاہل بن سست بیٹھے رہنا

(۱۱) کثرت استعمال شراب۔ گوشت۔ چاء تمباکو یا ترشیات ؛

(۱۲) آنتوں کی حرکت دودیہ یعنی قوت دافعہ یا حرکت اخراجی کا کم پیدا ہونا ؛

(۱۳) صفرا کا اچھی طرح سے پیدا نہ ہونا ؛

(۱۴) کمر پر پیٹی کا کس کر باندھنا ؛

(۱۵) کثرت دماغی کام یا کھانے کے بعد فوراً دماغی کام میں مشغول ہو جانا ؛

(۱۶) غذا وقت بے وقت کھانا۔ یا کم و بیش کھانا ؛

(۱۷) شکر کا زیادہ استعمال خاص کر بازاری مٹھائیوں کے ہمراہ ؛

(۱۸) رات کو دیر تک جاگنا۔ اور صبح سورج نکلنے کے بعد بیدار ہونا ؛

(۱۹) گندہ آب و ہوا میں رہنا اور کھلے میدان میں ہوا خوری نہ کرنا ؛

قبل اس کے کہ ہم قبض کے اسباب پر بحث کریں۔ اس بات پر روشنی ڈالنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ فعل ہضم کیسے ہوتا ہے کیونکہ بلا اس امر کے جاننے کے ناظرین کو قبض کے اسباب سمجھنے میں دقت معلوم ہوگی ؛

فعل ہضم کیسے ہوتا ہے ؟

جو غذا ہم کھاتے ہیں۔ وہ منہ میں دانتوں سے چبائی جاتی ہے۔ جہاں جگر سے صفرا آکر ملتا ہے۔ اور اُسے ہضم کرتا ہے۔ آنتوں کی چال مثل کینچوے کے ہوتی ہے۔ جسے اس کی حرکت دودیہ کہتے ہیں۔ اور اسی حرکت کے باعث غذا آگے کو کھسکتی جاتی ہے اور عروق جاذبہ اُس میں سے اصل جزو چوس چوس کر خون میں پہنچاتے جاتے ہیں۔ اسی طرح حالت تندرستی میں مختلف غذائیں مختلف اوقات میں یعنی ایک گھنٹہ سے لے کر پانچ گھنٹہ تک اور بعد میں ہضم ہوتی ہیں۔ اور چھوٹی آنتوں سے تقریباً دس بارہ گھنٹوں میں اور بڑی آنتوں سے عموماً ۲۴ سے ۳۶ گھنٹوں میں گذر جاتی ہیں۔ جو غذا کا رس جزو بدن ہونے کے لائق ہوتا ہے۔ وہ تمام اس دوران میں عروق جاذبہ خون میں پہنچانے کے لئے کھینچ لیتے ہیں۔ بقیہ فضلہ براہ مقعد خارج ہو جاتا ہے۔ قدرت کی اس کیمیا گری کو ذہن نشین کرنے کے بعد قبض کے اسباب پر ایک سرسری نظر دوڑائیے ؛

قبض کے اسباب پر ایک نظر

ا۔ پاخانہ کی حاجت ہونے پر اگر رفع حاجت نہ کی گئی۔ تو فضلہ کولن میں سڑنے لگتا ہے اور آنتوں میں چمٹ جاتا ہے۔ یا اگر پانی کم مقدار میں پیا گیا ہے۔ تو فضلہ زیادہ خشک ہونے کے باعث کافی مقدار میں خارج نہ ہوگا۔ یا اگر آنتوں میں کوئی سُدّہ پیشتر سے اٹکا ہوا ہے۔ تو فضلہ آگے کو نہ بڑھے گا۔ یا کھانا کھانے کے بعد فوراً کوئی دماغی کام شروع کر دیا گیا۔ تو خون بجائے معدہ کے دماغ کی طرف جائیگا۔ اور فعل ہضم میں نقص واقع ہوگا۔ جب انسان دماغی کام زیادہ کرتا ہے۔ تو بھی طاقت اسی طرف یعنی دماغ میں زیادہ صرف ہوتی ہے۔ اور انتڑیوں کے پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں۔ لہذا آنتوں کی حرکت دودیہ بھی سست ہو جاتی ہے۔ اس لئے دماغی کام کرنے والوں کو قبض کی شکایت عموماً ہوتی ہے ؛

نمبر ۲۔ ٹھوس چیز کھانے سے آنتیں بہت ٹھس کر بھر جاتی ہیں۔ اور اُن میں حرکت کرنے کی قابلیت کم رہتی ہے۔ قدرت نے گیہوں کے اندر نشاستہ پیدا کیا ہے۔ جس سے جسم انسانی کی پرورش ہوتی ہے۔ تو اس کے ہضم کرنے کو اس کے اوپر چھلکا یا بھوسی بھی پیدا کر دی ہے جو علاوہ دست آور ہونے کے دانت وغیرہ کو خاص طور پر طاقت دیتی ہے۔ لہذا حسب منشاء قدرت اگر گیہوں اُبال کر یا آٹا معہ بھوسی کے کھایا جاوے۔ تو بہت جلد ہضم ہو سکتا ہے کیونکہ آنتوں کو حرکت دینے میں کوئی دقت نہ ہوویگی۔ لیکن حضرت انسان اپنی دست اندازی سے کب باز آنے والا ہے۔ یہ اُس کا چھلکا اپنی عقل سے فضول سمجھ کر علیحدہ کر دیتا ہے۔ باریک سے باریک چھلنی ایجاد کرتا ہے جس میں ذرا سی بھوسی کا حصّہ نہ آنے پاوے۔ بلکہ اس کے لئے مشینوں کی ایجاد کی جاتی ہے۔ گیہوں کو پیسنے سے قبل ہی اس کا چھلکا علیحدہ کر لیا جاوے۔ اتنے پر بھی صبر نہیں آتا۔ اس باریک میدہ میں دودھ کو جلا کر کھویا کے نام سے ملاتا ہے۔ اور گھی میں بھون کر بالوشاہی اور گلاب جامن بنا کر کھاتا ہے۔ حضرت انسان اپنی ان حرکتوں سے فضلہ کو آنتوں میں چمٹا لیتا ہے۔ اور پھر اس کے نکالنے کو کیسٹر آئیل پیتا پھرتا ہے انسانی عقل کی اور خوبی ملاحظہ فرمائیے ہزاروں ذائقہ دار قدرتی اشیاء ملنے پر بھی آپ جان دار کو مار کر اس کا گوشت بھی چٹ کر جاتے ہیں۔ جو معدہ میں اچھی طرح پیسا نہیں جاتا اور چونکہ یہ نہایت ٹھوس چیز ہوتی ہے۔ لہذا جگر وغیرہ کے تیزاب جو قدرتی غذا کو نہایت آسانی سے گلا سکتے ہیں۔ گوشت کو پوری طور پر گلانے میں عاجز ہوتے ہیں۔ لہذا یہ بھی قبض کرتا ہے ؛

نمبر ۳۔ کم کھانا بھی قبض کرتا ہے۔ یہ سُن کر بھی بہت سے اصحاب کو تعجب ہوگا۔ کیونکہ عموماً قبض رفع کرنے کو لوگ کم کھانا ہی کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اکثر کم کھانے یا زیادہ ہلکی چیز کھانے سے بھی قبض ہوتا ہے۔ زیادہ کھانے سے جب بدہضمی یا قبض ہو گیا ہو۔ اس وقت فاقہ کرنا۔ کم کھانا یا بہت ہلکی غذا کھانا ضرور مفید ہے لیکن ہمیشہ آدھے پیٹ کھانا۔ ہر وقت بھوکے رہنا۔ یا ہر چیز پر قابض ہونے کا وہم و گمان کرنا۔ بلاوجہ اُپ واس کرنا۔ یا ہمیشہ زود ہضم غذا مونگ کی دال۔ روٹی۔ پتلی کھچڑی کھانے سے آنتیں کمزور ہو کر سُکڑ جاتی ہیں۔ اور فضلہ خشک ہو کر قبض کا باعث ہوتا ہے ؛

نمبر ۴۔ ورزش کرنے سے دوران خون تیز ہوتا ہے۔ اور آنتوں کی حرکت دودیہ بھی تیز ہو جاتی ہے۔ نیز جگر سے صفرا انتڑیوں میں زیادہ گرتا ہے۔ اس لئے قبض نہیں ہونے پاتا برخلاف اس کے کاہل الوجودی سے عام جسمانی کمزوری ہو جاتی ہے۔ تو اعصاب اور اعضائے ہضم بھی کاہل اور سست ہو جاتے ہیں۔ اس لئے آنتوں کی حرکت دودیہ بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور قبض ہو جاتی ہے ؛

نمبر ۵۔ شراب و دیگر منشیات کا زیادہ استعمال

(بقیہ مضمون صفحہ [illegible] پر)

طحال یا تلی کی مرض کے واسطے بہترین ادویہ

استعمال کرنیوالوں کی رائیں

پنڈت جی صاحب السلام علیکم۔ آپکی نہایت مجرب دوائی طحال ملا میں نے بہت طحال کے مایوس الحال بیماروں کو معہ دیگر آزمائی۔ ملیریا کے سبب سے بہت بڑے بڑے طحال چند دنوں کے عرصہ میں بالکل نیست و نابود ہوگئے ہیں خداوند کریم آپ کو اس دوائی کی ایجاد کے صلہ میں بہت بہت برکت دیوے اور آپ کا نام اور دوا یہ روشن ہووے۔ اور آپکی دوائی کے بدلے اچھے نام مجھے ملنے لگے ہیں خداوند کریم آپکو سلامت رکھے آج کے دن آپکے نام پر بذریعہ منی آرڈر مبلغ للعہ روپیہ روانہ کردیا ہے جب وقت روپیہ مذکورہ دستیاب ہووے ضرور مہربانی کرکے دوائی دافع طحال بذریعہ پارسل روانہ فرماویں۔
آپ کا خادم منگوار۔ صوفی محمد نصیر الدین، ڈریسر۔ یپانگ۔ ربڑ کمپنی۔ لمیٹڈ۔ ربڑ بھانگ ۔

جناب من تسلیم! دوائی طحال نمبر۱ مورخہ ۶ ہیں کو میں نے آپ کے کارخانہ سے منگائی۔ ۱ صد فیصد ثابت ہوئی۔ دوائی کی گولیاں ہر روز کھانے سے آہستہ آہستہ طحال کم ہونے لگی۔ جب گولیاں ختم ہو گئیں اسکے تھوڑے دن بعد طحال بالکل جاتی رہی دعا کرتا ہوں کہ ایشور آپکے دست شفا میں اور برکت دے ۔
گھنشیام مینجر کارخانہ حویلی لکھا ضلع منٹگمری۔

جناب مہربان پنڈت صاحب پیشتر آپکی تلی کی دوائی نمبر۲ منگوائی تھی۔ جس سے مریض کو بہت فائدہ ہوا۔ کہانتک تعریف کریں۔ ہم اور کچھ نہیں سمجھتے صرف یہی کہتے ہیں کہ آپ کل جگ میں دھنونتری جی کا اوتار ہیں۔ براہ مہربانی دوا طحال چار مریض کے واسطے بذریعہ وی۔ پی روانہ کردیں۔ ایک شیشی امرت دھارا کی بھی روانہ کریں ۔
دستخط لعل مصری لعل مہاجن اگروال ۔ بھگوت گڑھ۔ ریاست بوندی۔

بجے پور ریاست بوندی ماڈھوپور۔ پریہ ور مہاشہ مینجر صاحب نمستے پیشتر دوائی تلی نمبر۲ آپ سے منگوائی تھی۔ اس دوائی نے ایک بیمار عورت جو کہ عرصہ پندرہ سال سے مبتلا تھی۔ آپ کی دوائی نے جادو کا اثر کیا۔ پرماتما آپ کے دوائی خانہ کو زیادہ ترقی دے۔ اور سرپرست قائم رکھے اب چند ایک مریضوں نے مجھے پھر وہی دوائی منگوانے کے لئے مجبور کیا ہے اس لئے براہ مہربانی نمبر۲ دوائی کی بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمادیں جے۔ ڈی۔ بذریعہ فارسٹ رینجر۔ معرفت لالہ ... پٹیل جی ... راجپوت (انڈیا) ۔

تلی

جسم انسانی کے اندر بائیں پسلی کے نیچے ایک نہایت ضروری عضو ہے۔ اچھی بھوک کا لگنا۔ اچھے خون کا پیدا ہونا۔ رنگ کا خوبصورت ہونا۔ پھرتی و طاقت کا جسم میں موجود ہونا۔ تلی و چند دیگر اعضا پر منحصر ہے۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ کسی کو تلی ہوگئی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ تلی بڑھ گئی ہے اور اپنا کام سرانجام نہیں دیتی ہے۔ تلی اکثر ملیریا بخار کے بعد بڑھتی ہے اور کبھی بخار کے ساتھ اور کبھی بخار کے بغیر مدتوں قائم رہتی ہے اور مریض کے منہ پر ہمیشہ مردنی چھائی رہتی ہے۔ اس مرض کے واسطے مندرجہ ذیل

ادویات

کارخانہ امرت دھارا میں ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ جن سے ہزاروں مریضوں نے فایدہ اٹھایا ہے۔ آپ بھی اپنے مرض کی حالت کے موافق دوائی منگوالیں۔ اگر خود بخود تجویز نہ کرسکیں۔ تو حالات لکھ کر ایک روپیہ پڑھنے کی فیس کے ساتھ بھیج دیں۔ ادویات کی سریع التاثیری کے بھروسہ پر ہر دوائی کا نمونہ بھی دیا جاتا ہے۔

دوائی طحال ۱ جب تلی و بخار اکٹھے ہوں یا بخار کبھی کبھی ہو جاتا ہو۔ تو اس دوائی کو ۶ ماشہ ہر روز کھانا چاہیئے قیمت ۴ اونس دو روپے۔ دو اونس ایک روپیہ۔

دوائی طحال ۲ جب ہاضمہ کمزور ہو۔ بھوک کم لگتی ہو۔ تلی ساتھ ہو۔ تب اس دوائی کی ۲ گولی صبح ۲ گولی شام کھلانا چاہیئے۔ یہ گولیاں کسی بھی دوسری دوائی کے ساتھ جب ہاضمہ کو ساتھ بڑھانا ہو دونو وقت بعد از غذا بھی کھلائی جاسکتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی دو روپے۔ نمونہ ۴ رہ

دوائی طحال ۳ دیرینہ طحال نے جب بہت کمزور کردیا ہو۔ رنگ بہت سفید سا بے رونق ہو رہا ہو۔ تب اس دوائی کو دیویں۔ جو کہ مقوی جسم و باہ و ہاضمہ ہے اور خون صالح پیدا کرکے رنگ کو سرخ کرتی ہے قیمت چار روپے۔ نمونہ ایک روپیہ

دوائی طحال ۴ تلی کی جنرل دوائی ہے۔ جبکہ تھوڑی قبض ساتھ رہتی ہو۔ اس کو استعمال کریں قیمت چالیس گولی دو روپے۔ نمونہ چار آنے (۴ر)

دوائی طحال ۶ تلی کیساتھ جب جگر بھی کچھ بڑھا ہوا ہو۔ چاہے بخار ساتھ ہو یا نہ ہو تو اس دوائی کو دینا چاہیئے تلی جگر۔ بخار کو صاف کرکے رنگ کی زردی کو دور کرتی ہے قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ

دوائی طحال ۵ جب قبض زیادہ ساتھ رہتی ہو۔ یا تلی پرانی ہو تو اس دوائی کی ایک گولی رات کو کھلانے سے صبح کھلکر دست ہوتا ہے تلی دن بدن کم ہوتی جاتی ہے۔ اوپر کی ہر دوائی کے ساتھ بھی اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے جاری آرام ہوتا ہے قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ دو آنے (۲ر)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ **امرت دھارا ۳۲ لاہور**

استعمال کرنیوالوں کی رائیں

شریمان ویدجی۔ نمستے! سیوا میں نویدن ہے۔ کہ آپ کے کہنے کے مطابق میرے دوست نے جن کو اس وقت طحال کی بڑھی ہوئی بیماری تھی۔ آپ نے اکسیر ۱ کی جگہ اکسیر ۳ استعمال کرنے کے لئے بھیجی تھی۔ آپکی دوائی سے جادو کا اثر دکھایا اور طحال کی بیماری اتنی جلدی ہٹ گئی کہ جس کا کچھ کہنا ہی نہیں ۔
نویک۔ پیارے لعل گپت دھاجرا۔ پٹیالہ۔

جناب من تسلیم! میرا سال ہے۔ کہ آپ کی دوائی طحال نمبر۲ سے طحال اچھی ہوگئی تھی اس سال پھر طحال کی کچھ شکایت ہے چونکہ ایک مرتبہ اس دوائی سے نفع ہو چکا ہے۔ اس لئے دوبارہ دوا منگوانے کی خبر آپکو تکلیف دی جاتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں اس مرتبہ بھی آپ دوا نمبر۲ اچھی اور جلد روانہ فرماکر مشکور فرمادیں گے۔ مرسلہ سید سکندر علی برانچ پوسٹ ماسٹر۔ بیم گنج۔ ضلع رائے بریلی۔

جناب شریمان جی نمسکار۔ عرصہ تین ماہ کا ہوا ہے کہ میں نے آپ کے ہاں سے دوائی طحال نمبر۵ منگوائی تھی جس نے کہ اپنا اثر جادو کی طرح دکھلایا۔ دراصل میں نے اس نامراد مرض کے واسطے بہت روپیہ خرچ کیا دیسی اور انگریزی دوائیوں کے وی پی بہت سے منگوائے لیکن سوائے اس دوائی طحال نمبر۵ کے اور کسی نے فائدہ نہیں کیا۔ میں آپ کا نہایت مشکور ہوں ۔
رام مل شرما۔ سب رنیج انسپکٹر بجاگ ضلع منڈلہ

مانیہ ور مہاتما جی نمستے۔ قبل ازیں امرت دھارا دو دفعہ اور دوائی طحال آپ سے منگوائی۔ شریمان جی میرے پاس اس قدر الفاظ نہیں۔ کہ آپ کی ادویات متذکرہ کی تعریف کرسکوں۔ خاصکر دوائی طحال نے تو لیمانی کام کیا ۔
سنت رام ہیڈ ماسٹر دیانوالی براستہ گکھڑ

شری ٹھاکر دت شرما وید۔ لاہور۔ پیشتر جو دوا طحال آپ نے بھیجی تھی۔ اس سے ہماری طحال کو بہت فائدہ ہوا عرصہ کئی سال کا ہوا ہے۔ کہ اب پھر طحال کی شکایت ہے۔ اس واسطے وہی گولی بھیج کر مشکور فرمادیں ۔
مول سنگھ دھانی گر۔ ضلع ہردوئی تحصیل ... پوسٹ پالی ۔

اوم

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The "PRAKASH" LAHORE. INDIA

نمبر

سمت ۱۹۸۸ بکرمی مطابق ۱۴ فروری سنہ ۱۹۳۲ء } دیانند آبد ۱۰۸ | SUNDAY 14 FEB 1932

ویدامرت

بھگتی کس کی؟

य आत्मदा बलदा यस्य विश्व उपासते प्रशिषं यस्य देवाः। यस्य-
छायामृतं यस्य मृत्युः कस्मै देवाय हविषा विधेम॥

جو آتم گیان کا داتا - شاریرک، آتمک اور سماجک بل کے دینے والا - جس کی سب ودوان لوگ اپاسنا کرتے ہیں - اور جس کے پرنیکش ستیہ سوروپ شاسن اور نیائے ارتھات شکشا کو مانتے ہیں - جس کا آشرے ہی موکش سکھ دائیک ہے - جس کا نہ ماننا ارتھات بھگتی نہ کرنا ہی مرتیو آدی دکھ کا ہیتو ہے - ہم لوگ اسی سکھ سوروپ سکل گیان کے دینے ہارے پرماتما کی پراپتی کے لئے آتما اور انتہکرن سے بھگتی ارتھات اسی کی آگیا پالن کرنے میں تت پر رہیں

منش جیون کا ادیشیہ موکش پراپتی ہے - موکش کے ارتھ ہیں دکھوں سے چھوٹنا - کون پرانی ہے جس کی یہ ابھلاشا نہیں کہ دکھوں سے چھوٹے - سویرے سے سانجھ تک اور سانجھ سے سویرے تک منش کا جو بھی پریتن ہوتا ہے - دکھ سے چھوٹنے کے لئے ہوتا ہے - کئی منش ایسے کرم کرتے ہیں جنہیں دوسرے منش دیکھتے ہی کہہ دیتے ہیں کہ یہ دکھوں سے چھڑانے والے تو کیا دکھوں کے مہا ساگر میں گرانے والے ہیں - اداہرن ارتھ ایک پرش چوری کیا کرتا ہے - تو ایک دھرماتما منش اس کو جھٹ دیتا ہے کہ یہ پاپ کرتا ہے - پرنتو چور سے پوچھو - تو وہ اتر دیگا - کہ میں افلاس کے دکھ سے چھوٹنے کے لئے یہ کام کرتا ہوں - وہ نہیں جانتا - کہ اس کا یہ کرم افلاس سے بھی بڑے دکھ میں اس کو دھکیلنے والا ہے - اگر وہ جان جائے تو وہ اسے تتکال تیاگ دے - پرنتو اسے اتنی ہی سمجھ ہے کہ افلاس کا دکھ بڑا ہے - اس سے چھوٹنے کے لئے جو بھی اپائے کیا جائے گا کرنا برا نہیں - یہی اوستھا چوری کرنے والے کی ہے جو رات آنکھوں میں گذارتا ہے اور اس لئے نہیں کہ اپنے جیون کو دکھ مئی بنائے - اس نے چوری کا صنعت پیشہ اختیار کیا ہے - تو افلاس کے دکھ سے چھوٹنے کے لئے - واستو میں کوئی منش پاپ نہیں کرنا چاہتا - پرنتو گیان نہ ہونے سے ابھی پچھڑ جاتا ہے - کہ وہ پاپ میں پن کی بھاونا کر بیٹھتا ہے - یہ بھاونا کیسے بدلے؟ گیان سے - گیان کہاں سے ملے؟ وید کہتا ہے - پرماتما وہی گیان کا بھنڈار ہے - اور وہی گیان کا داتا - گیان کے ساتھ بل کی ضرورت

ہے - شریر کا بل، آتما کا بل اور سماج کا بل - شریر پشٹ نہ ہو - کوئی کام کرنے کے قابل نہیں ہوتا - آتما کے بلوان ہونے کے لئے شریر کا بل ہونا ضروری ہے - اور سماج کا بل جاتی کے منشوں کے شاریرک اور آتمک بل سے ہی ہو سکتا ہے - جس جاتی کے ویکتی بلوان ہوں گے - اس جاتی کے بلوان ہونے میں سندیہ ہی کیوں ہو سکتا ہے - اور جو جاتی نربل ویکتی رکھ کر شکتی شالی ہونے کی بھاونا رکھتی ہے - وہ سپھلتا دیوی کے درشن کداچت نہیں کر سکتی - یہ بل کہاں پراپت ہو سکتا ہے؟ بل کے بھنڈار پرماتما سے - وہ جو گیان اور بل کا بھنڈار ہے - اسی کی ودوان (جاننے والے) لوگ بھگتی کرتے ہیں - منش کی موکش - سکھ کی خواہش پوری کس سے ہو سکتی ہے؟ وید کہتا ہے - پرماتما کا آشرا لینے سے - جو لوگ ایشور کا آشرا چھوڑ کر انیشور کا آشرا ڈھونڈتے ہیں - وہ ٹھوکریں کھاتے ہیں - وہ موکش سکھ کا سوپن بھی نہیں لے سکتے - وہ موکش تو کیا پائیں گے - وہ تو اپنے لئے اپنے ہاتھوں مرتیو دکھ کا سامان کرتے ہیں - پس منش اگر اپنا جیون سپھل کرنا چاہتا ہے - آتم گیان اور شاریرک - آتمک اور سماجک بل حاصل کرنا چاہتا ہے - تو اس کا کرتویہ ہے کہ ایک تو پرماتما کی بھگتی کرے - ہردے کی گہرائیوں سے بھگتی کرے - ایشور کی بھگتی کیا ہے؟ اس کی آگیاؤں کا پالن - ایشور کا نام رٹنا سندھیا کے منتر پڑھ دینا پرنتو وہار میں ایشور کی آگیاؤں کا النگھن کرنا یہ بھگتی نہیں - بھگتی یہ ہے کہ منش کا ایک ایک کرم پرماتما کی آگیاؤں کے انوکول ہو

ودھوا کی ضرورت!

میرے ایک بھائی کے لیے جس کی عمر ۳۲ سال ہے۔ ماہواری آمدنی یک صد پچاس روپیہ ہے ذات مہوترہ سکتری۔ ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ ایک ودھوا لڑکی کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب مزید حالات دریافت طلب کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں ؛

دیوان چند اوورسیر محکمہ انہار بنگلہ سکھا نوالہ ڈاکخانہ شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ

شادی کرنیوالوں کی سخت ضرورت

ہمارے یہاں شادی کے لئے بارہ ودھوائیں اور بال ودھوائیں موجود ہیں ان سب کی عمریں ۱۸ سال سے ۲۵ سال تک ہیں۔ ان سب کا رنگ گورا ہے جلد سے جلد درخواست آنا چاہیئے خطوط گورکھی میں بھی لئے جاویں گے۔

پتہ :- **رامچرن لال شرما منیجر ہندو ودھوا آشرم۔ اورئی۔ ضلع جالون**

یوگیہ کنیا کی ضرورت!

ایک آریہ وچار رکھنے والے تعلیم یافتہ برسر روزگار ۲۶ سالہ اروڑ بنسی نوجوان کے لئے ایک یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے۔ جو گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہونے کے علاوہ تعلیم یافتہ بھی ہو۔ ورکی مستقل آمدنی ۱۵۰ روپے ماہوار ہے۔ مفصل حالات کے لئے

بی معہ ۱۰۵ ارنگ محل بازار لاہور

سے خط و کتابت کریں

براہمن کنیا کی ضرورت

۲۸ سالہ متمول خاندانی سارسوت کوشل گوتر کے لئے جن کی ماہواری آمدنی اراضی و ساہوکارہ ما سوا ۱۵۰ روپیہ ہے کی آ دشیکتا ہے۔ پتہ

پروفیسر ... رام ایم اے ایف سی کالج ...

ضرورت

کے اشتہاروں کے ... پرکاش بہترین ذریعہ ہے ... ذا ... ہے ؛

تصویریں اور وید منتر وغیرہ اور نئی کیلنڈر

کیلنڈر سب سے بڑے سائز کے دیسی انگریزی تاریخیں اور فہرست تعطیلات سمیت۔ ایک کے درمیان میں مہاتما ہنسراج جی اور دوسرے کے درمیان میں سوامی دیانند جی کی سب سے بڑی تصویر ہے فی ۲/ مہرشی دیانند کے جیون کے متعلق مختلف تصاویر رنگین۔ اردو گرو سنسکرت اور اردو میں پوری سندھیا نیچے آریہ سماج کے نیم ۲۰×۳۰ سائز کے آرٹ پیپر پر ۲/ سماوھی والی تصویر سوامی دیانند سب سے بڑی ۸/ رستر دھا والی ۸/ پنڈت گورو دت جی ۴/ بڑھیا ۸/ پنڈت لیکھرام ۸/ مہاتما ہنسراج جی ۲/ سوامی دیانند جی ۲/ سوامی شردھانند جی ۶/ گورو منتر از ٹھہت سب سے بڑے سائز پر رنگین ۲/ پرانا یام منتر ۲/ سندھیا شوانی دیو ۲/ ہون گربھا ۲/ ابھیم منتر ۲/ تیجاسی پرارتھنا ۲/ سنگچھدم ۲/ نمستے ۲/ سواگتم ۲/ اوم ۲/ اوم اردو انگریزی ... چھوٹے سائز کے اوم نمستے۔ گورومنتر۔ شوانی دیو ۱/ ملنے کا پتہ :-

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟

اگر آپ اس گئے گزرے وقت میں بھی درحقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی پوسٹ کارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھکر بھیجدیجئے۔ پس پھر ہم آپ کو آنے والا بارہ ماہ کا نفع نقصان۔ کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہے گا۔ دولت کس ذریعہ سے ملیگی؟ روزگار کب ملیگا ترقی تبادلہ ترقی اولاد۔ عورت کا سکھ دکھ۔ تندرستی۔ بیماری۔ دور دراز کا سفر۔ مقدمات و امتحان میں کامیابی سگائی۔ شادی۔ زمین جائیداد وغیرہ کا سکھ۔ کسی کا میل یا دشمنی۔ غرضیکہ سال کی ہونے والی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری برش پھل بناکر صرف ایک روپیہ میں بھیج دیں گے۔ ایک دفعہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائے گا۔ کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے۔ جناب لالہ ہری پرشاد لکھنؤ سے فرماتے ہیں آپ سے جو ورش پھل بنوایا ہے سب مجھے پڑھکر ہوئے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ٹھیک ہیں ؛

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس نمبر ۷۲ - لاہور

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں

نینم سکھ سرمہ

پرانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگوانے سے پیشتر اس سرمہ کا استعمال ضرور کر دیکھیں۔ قیمت تین روپے تولہ۔

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنائی یہ معجون پرانی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اندرل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر ؛

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو بند کرتا ہے۔ ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی ؛

برہمی بوٹی ــــــ ۸/ سیر - دنت منجن ــــــ ۸/ فی شیشی
رت سلاجیت - ۸/ تولہ - سوچی پتر ــــــ مفت

پتہ :- **مینیجر گورو کل آیوروید فارمیسی ڈاکخانہ گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور**

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوائی

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لاہور ایجنٹ :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی - لاہور

سنسار کی گتی

صلح کی افواہ

ناگ پور کے کانگرسی حلقوں میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ دہلی اور دیوا کے درمیان بذریعہ تار صلح کی گفت و شنید جاری ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مہاتما جی نے تحریک سول نافرمانی بند کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ خواہ آرڈیننس واپس ہی کیوں نہ لے لئے جائیں۔ یہ افواہ ابھی محض افواہ ہی ہے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ صلح کی گفت و شنید آخر جاری ہوگی اور ملک کی طرف سے باوجود آرڈیننسوں کے قربانی کا جو جذبہ دکھایا جا رہا ہے۔ اس کی موجودگی میں جلدی شروع ہوگی ؞

ڈاکٹر اسپیدکر کو ملانے کی قیمت۔

مسلمان اس وقت تک قیمت وصول کرنا ہی جانتے تھے۔ اب انہیں قیمت دینا بھی سیکھنا پڑا ہے چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں ڈاکٹر اسپیدکر مفت مسلمانوں کے ساتھ نہیں ملے۔ انہیں ڈاکٹر اسپیدکر کو خریدنا پڑا تھا۔ وہ قیمت کیا تھی۔ یہ کہ مسلمانوں نے یہ منظور کیا۔ کہ پنجاب کے تمام دلت لوگوں کو قانون انتقال اراضی کی رو سے زمین خریدنے کا حق حاصل ہوگا۔ اچھوتوں کو خریدنے میں مسلمانوں کو جو کچھ دینا پڑا۔ یہ آخری نہیں۔ بلکہ پہلی قسط سمجھنی چاہئے۔ نہ معلوم ڈاکٹر اسپیدکر ان سے کتنی اقساط اور وصول کریں گے ؞

فرقہ وارانہ سمجھوتہ کا اعلان۔

دہلی میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ مسلم لیڈروں نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کو یقین دلایا ہے کہ گورنمنٹ ۲۳ فروری کو فرقہ وارانہ سمجھوتہ کا اعلان کر دے گی۔ جس میں کل مسلم مطالبات منظور کریگی ؞

مسٹر شریف کی خدالگتی۔

بنگلور کے ایک مسلم جلسہ میں مسٹر شریف بیرسٹرایٹ لاء نے مسلم نوجوانوں کو مخاطب کر کے انہیں مشورہ دیا۔ کہ وہ اونچے پن کے خیال کو چھوڑ دیں۔ ہندو ان کے حصول تعلیم یا اقتصادی ترقی کے راستہ میں حائل نہیں۔ بلکہ مسلم قوم کو جو خطرہ لاحق ہے۔ وہ اس کے اندر سے ہی پیدا ہو رہا ہے ؞

مسز ڈاکٹر گوپی چند گرفتار۔

پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کی چیئرمین ڈکٹیٹر ڈاکٹر گوپی چند کی دھرم پتنی گرفتار کر لی گئیں۔ ڈاکٹر صاحب پہلے ہی گرفتار ہو چکے ہیں ؞

بدیشی کپڑے کی مارکیٹ میں ہڑتال

مہاتما گاندھی کی گرفتاری پر بمبئی کی بدیشی کپڑے کی مشہور منگلداس، مولجی جیٹھا مارکیٹ اور لکشمی داس مارکیٹ ایک سال کے لئے بند کی گئی تھیں اس میعاد کے بعد جب کھلیں۔ تو کسی دکاندار نے دکان نہ کھولی۔ صدر دروازے ضرور کھلے تھے۔ لیکن اندر ویرانہ کا منظر تھا ؞

سرینگر میں مسلم بغاوت۔

۸ فروری کو سرینگر خانقاہ مولا میں اشتعال انگیز تقریروں کا یہ اثر ہوا کہ چار ہزار کے مشتعل ہجوم نے باہر نکل کر پولیس والوں پر حملہ کر دیا جس سے ایک ہیڈ کانسٹیبل زخمی ہوا۔ ۲ گرفتاریاں کی گئیں۔ اسی سلسلہ میں ہجوم نے سرکاری افسروں پر حملہ کیا اور خشت باری کی جس سے افسر زخمی ہوئے۔ تحصیلدار علی محمد خان نے ہجوم کو منتشر ہونے کا حکم دیا لیکن گولی چلائی گئی جس پر گولی چلائی گئی ۲ ہلاک اور چھ مجروح ہوئے ؞

وزیر اعظم کا بیان۔

جہلم (۸ فروری) راجہ ہری کشن کول وزیر اعظم جموں سے میرپور جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں سرائے عالمگیر کے پاس نہر کے پل پر جہلم کے پناہ گزین ریاستی مصیبت زدگان نے آپ کو روک لیا۔ اور انہیں اپنی مصیبت کی داستانیں سنائیں۔ وزیر اعظم نے جواب میں کہا۔ کہ ریاست انہیں ہر قسم کی امداد دے گی ؞

فری پریس کے نامہ نگار کے جواب میں کہا۔ کہ میرپور کوٹلی اور پونچھ میں امن قائم کر دیا گیا ہے۔ تمام علاقہ میں فوج کا انتظام ہے۔ فرمایا۔ جہلم اور گجرات میں جو پناہ گزیں ہیں۔ انہیں امداد بھیجی جا رہی ہے۔ کہا سونا میں ۵۴ راجوری میں ۱۰۳ اور نوشہرہ میں ۶۰ سے ۷۰ تک گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ اور ریاست کے تحقیقات کے لئے ۱۲ افسران کی خدمات حاصل کی ہیں۔ آپ نے کہا کہ ریٹائرڈ پولیس ہیڈ کانسٹیبل خصوصاً ہندو اور سکھ جو ریاست کی خدمت کرنا چاہیں۔ بلاتاخیر اپنے نام سپرنٹنڈنٹ پولیس گجرات کو بھیج دیں۔ کھنا بل کے ہندوؤں کو فوج نے مسلمانوں کے حملہ سے بچا لیا ہے۔ وہ اب بالکل محفوظ ہیں ؞

زتشی بہنوں کی نظر بندی۔

مس منموہنی زتشی اور مس شیاما زتشی کے نام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایمرجنسی آرڈیننس کے ماتحت میونسپل حدود سے بغیر اجازت باہر نہ جانے اور کسی جلوس یا جلسہ میں شامل نہ ہونے کا نوٹس جاری کیا ہے ؞

تصویر اتار دی گئی۔

(بمبئی ۱۱ فروری) صوبجات متحدہ کے سابق چیف کمشنر سر ریجنالڈ کریڈک نے مہاتما گاندھی کے خلاف کلمات کہے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کے خلاف ایجی ٹیشن کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کونسل ہال میں سے ان کی تصویر اتار دی گئی ؞

بنگال کی خلاف قانون انجمنیں

(کلکتہ ۱۱ فروری) بنگال گزٹ کی تازہ اشاعت میں ۱۵ مزید انجمنوں کے خلاف قانون قرار دیئے جانے کا اعلان شائع ہوا ہے۔ اس وقت تک بنگال کی خلاف قانون قرار دادہ انجمنوں کی تعداد ۱۳۴ تک پہنچ گئی ہے ؞

مقدمہ سازش میرٹھ پارلیمنٹ میں۔

مقدمہ سازش میرٹھ تین سال سے چل رہا ہے پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے سوال کیا۔ کہ ملزمان تین سال جیل میں رہے ہیں۔ کیا انہیں رہا نہیں کیا جائے گا۔ وزیر ہند نے جواب میں کہا۔ کہ رہا نہیں کیا جائے گا۔ البتہ حکومت اس مقدمہ کو جلد از جلد ختم کرنے کی خواہش رکھتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ موسم گرما میں فیصلہ سنا دیا جائے گا ؞

مہاتما گاندھی اور سردار پٹیل

"ہندو" کی اطلاع ہے۔ کہ یارودا جیل میں مہاتما گاندھی اور سردار پٹیل کو ایک ہی وارڈ میں اکٹھا کر دیا گیا ہے ؞

نام اور فوٹو شائع نہ کرو۔

بمبئی کرانیکل اور انڈین ڈیلی میل کو گورنمنٹ نے نوٹس دیا ہے کہ سول نافرمانی کے سلسلے میں گرفتار یا سزایاب ہونے والے لوگوں کے نام یا فوٹو شائع نہ کرو ؞

مذمت کی تحریک گر گئی۔

ہندوستان میں سختی کا دور شروع کرنے کے لئے گورنمنٹ کے خلاف پارلیمنٹ میں مسٹر لینسبری کی مذمت کی تحریک بھاری کثرت رائے سے گر گئی ؞

ریاست میں ماتمی بسنت۔

ریاست جموں و کشمیر میں جو بیگناہ ہندو و سکھ مارے گئے اور جبراً مسلمان بنائے گئے ہیں۔ ان کی یاد میں ہندوؤں اور سکھوں نے ماتمی بسنت منانے کا فیصلہ کیا تھا۔ ریاست کی طرف سے جو بسنت دربار منعقد کیا جاتا تھا۔ وہ بھی نہیں کیا گیا۔ البتہ

ویریندر لاہور فورٹ میں۔

ویریندر کی گرفتاری کے دس دن بعد اس سے پہلی ملاقات کی اجازت ملی۔ جس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ لاہور کے قلعہ میں حراست پولیس میں ہے۔ اسے چوبیس گھنٹوں میں کسی سے بولنے کی اجازت نہیں۔ جس وقت لالہ سری رام چوپڑہ پولیس انسپکٹر آ دیں۔ اسے کوٹھڑی سے نکالا جاتا ہے۔ اور پانچ بجے کوٹھڑی میں بند کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح بیس گھنٹے کے قریب اسے کوٹھڑی میں بند رہنا پڑتا ہے۔ ویریندر ایم اے کا طالب علم ہے۔ اپنے کورس کی کتابیں وہ ساتھ لے گیا تھا۔ بی اے کا امتحان اس نے جیل سے ہی پاس کیا تھا۔ وہ ایم اے کی تیاری میں اپنا وقت لگانا چاہتا ہے لیکن اسے اپنی کورس کی کتب کے مطالعہ کی اجازت نہیں۔ اسے اپنے پتا تک کو چٹھی لکھنے کی اجازت نہیں۔ غرضیکہ وہ بدترین قسم کی قید تنہائی کاٹ رہا ہے ؞

کھدر پر پولیس کا قبضہ۔

بنارس کی تار ہے۔ کہ پولیس نے اکبر پور گاندھی آشرم پر چھاپہ مارا اور دس ہزار کے قریب کی مالیت کا کھدر اپنے قبضہ میں لے لیا ؞

مسٹر چرچل کو دھمکی۔

کانگرس کے مشہور مخالف مسٹر چرچل امریکہ میں اس بات کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کو آزادی نہیں دی جا سکتی۔ وہ اس کے قابل نہیں۔ امریکہ کے ہندوستانی انتہا پسندوں کو ان کی یہ سرگرمیاں پسند نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے مسٹر چرچل کو قتل کی دھمکی دی ہے۔ جس پر امریکن پولیس نے ان کی حفاظت کے لئے جاسوس مقرر کر دیئے ہیں ؞

غیدنمبر ضبط کر لیا گیا۔

پنجاب گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ احرار کا غیدنمبر ضبط کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں کشمیر کی گورنمنٹ کے خلاف زہر اگلا گیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ مقبول عام پریس سے جہاں "احرار" چھپتا ہے ضمانت طلب کی گئی ہے ؞

ہندو سبھا بہاولپور جلسے نہیں کر سکتی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہاولپور نے ہندو سبھا بہاولپور کو نوٹس دیا ہے۔ کہ نواب صاحب کے حکم کی رو سے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہندو سبھا کا کوئی جلسہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ اس پابندی کی وجہ یہ دی گئی ہے۔ کہ ہندو سبھا کی سرپرستی میں جو جلسے ہوتے ہیں۔ ان میں سبھا کے اصولوں کے خلاف تقریریں کی جاتی ہیں ؞

مسٹر چمن لال کی گرفتاری اور رہائی

مقدمہ

سازش قتل گمدرمنڈ میں سیشن کورٹ سے پھانسی کی سزا ملنے کے بعد ہائیکورٹ سے بریت حاصل کرکے مسٹر چمن لال مرشان اپنے وطن گئے۔ تو پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ اور حکم دیا۔ کہ پچاس ہزار کی ضمانت دو یا تین سال کے لئے جیل خانے جاؤ۔ مسٹر چمن لال نے جیل خانے جانے کو ترجیح دی۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ ضمانت پانچ ہزار کی کر دی گئی ہے۔ اس پر چمن لال ضمانت پر رہا ہو گئے ہیں۔ انکی رہائی کے بعد خبر ہے۔ کہ ان کے چھوٹے بھائی راج چکر ورتی کو کسی پولیٹیکل جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے ؛

ساردا ایکٹ حرکت میں

ساردا ایکٹ حرکت میں۔ لاہور میں ایک ۱۱ سالہ لڑکی کی شادی اس کی ماں نے ایک مرد کے ساتھ کر دی۔ شادی لام نرائن اور پروہت نے کرائی۔ ان چاروں کے خلاف عدالت میں ایکٹ انسداد شادی صغر سنی کے ماتحت دعویٰ دائر کیا گیا ہے ؛

مالیہ کی معافی

مالیہ کی معافی۔ چیف کمشنر دہلی نے مالیہ آبیانہ اور تقاوی کے متعلق قریباً دو لاکھ کی معافیاں منظور کی ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک لاکھ کا مالیہ فی الحال ملتوی کیا گیا ہے ؛

سرکاری پوزیشن کا غلط استعمال

سرکاری پوزیشن کا غلط استعمال۔ آریہ سماج کوسلی ضلع رہتک میں گذشتہ ہفتہ دو آریہ پرچارک گئے۔ پرچار کا انتظام کیا گیا تو چند سرکاری ملازموں نے کہا۔ کہ اس گاؤں میں پرچار کرنا منع ہے۔ جب تحریری حکم مانگا گیا تو دینے سے انکار کیا۔ پرچار برابر ہوا۔ البتہ سرکاری ملازموں کے دخل در معقولات کا اتنا نتیجہ ضرور ہوا۔ کہ حاضری کم رہی۔ ذمہ دار افسران کو اس شرارت کی طرف دھیان دینا چاہئے ؛

سونا باہر جا رہا ہے

سونا باہر جا رہا ہے۔ پانڈو قیصر ہند جہاز جو لندن کو گیا ہے۔ ۰۰۰ ۱۸۴۸۶ روپیہ کا سونا لندن کے لئے اور دس لاکھ کا نیو یارک کے لئے لے گیا ہے۔

مسلمان اور کھدر

مسلمان اور کھدر۔ امرتسر کی مجلس احرار کے سکرٹری کی طرف سے جاری کئے گئے پوسٹروں میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ عید کے موقع پر کھدر پہنیں۔ کیونکہ کھدر ہی ایسا کپڑا ہے۔ جو کہ اس قسم کے مبارک موقع پر استعمال کیا جانا چاہئے۔

ڈاک کے پارسل میں بم

ڈاک کے پارسل میں بم۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خفیہ پولیس کے افسران نے امرتسر کے ڈاک خانہ کے ایک مشتبہ پارسل کو روک لیا۔ اور اسے کھول کر دیکھا۔ تو اس میں سے پانچ بم برآمد ہوئے۔ پارسل جالندھر سے روانہ کیا گیا تھا ؛

ضلع جہلم میں ڈاکے

ضلع جہلم میں ڈاکے۔ میرپور کی بغاوت کا اثر ہے کہ ملحقہ انگریزی علاقہ جہلم میں ڈاکوں کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ جہلم سے چار میل کے فاصلہ پر کھائی کوٹلی میں سردار کرتار سنگھ ساہوکار کے ہاں ڈاکہ ڈالا گیا۔ ڈاکو انہیں گھائل کر کے ۵ ۳ ہزار کا مال لے گئے ؛

دوسرے ڈاکہ کی خبر کالا سے آئی ہے جہاں ایک مندر پر ۲۵ مسلمانوں نے ڈاکہ ڈالا اور مندر کی بے حرمتی کر کے بہت سامان چرا کر لے گئے۔

کلسیہ کے دیوان کی خوش انتظامی

ریاست کلسیہ اپنے دیوان مہاراج کشن کچلو کی خوش انتظامی سے خوب ترقی پر ہے۔ اچھوتوں کو پانی کی سہولتیں دیوان صاحب کی توجہ سے ہی ملی ہیں۔ چھچھرولی کی حالت بھی بدلی جا رہی ہے سڑکیں پختہ کی جا رہی ہیں۔ ملازمان ریاست کو وقت پر تنخواہ ملنے لگی ہے۔ لاولدی کے سلسلہ میں جو اراضیات ریاست کو ملتی تھیں انہیں فروخت کر دیا جاتا ہے۔ اور جو روپیہ اس طرح وصول ہوتا ہے۔ اسے ریاست کی مالی حالت کو مضبوط کرنے میں لگایا جاتا ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی اصلاحات ریاست کی بہتری کے لئے کی جا رہی ہیں۔ یہ سب دیوان مہاراج کشن کچلو کی طفیل ہے ؛

نظام حیدر آباد کا خرچ

نظام حیدر آباد کا خرچ۔ ہندوستانی ریاستوں کے حکمران کس بے دردی سے رعایا کے گاڑھے پسینہ کی کمائی کا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ شہنشاہ جارج اپنے سالانہ اخراجات کے لئے ۴۸ لاکھ روپیہ پاتے ہیں۔ لیکن نظام حیدر آباد جو حکومت برطانیہ کے ماتحت حکومت ہند کی ایک ریاست کے حکمران ہیں۔ وہ صرف محلوں میں پچاس لاکھ پونڈ سالانہ خرچ کرتے ہیں یہ اتنا خرچ ہے جو دنیا کی دو مشہور طاقتوں برطانیہ اور جاپان کے بادشاہوں کے مجموعی خرچ سے بھی زیادہ ہے۔ نظام حیدر آباد ہی نہیں جو اتنا خرچ کرتے ہیں۔ کئی دوسری ریاستوں میں بھی یہی حالت ہے۔ ان حالات میں ہندوستان کا افلاس کا شکار ہونا تعجب کی بات نہیں ؛

متضاد مسلم مطالبے

متضاد مسلم مطالبے۔ حیدر آباد کے مسلمانوں کا نظام سے مطالبہ ہے۔ کہ تمام ملازمتیں مسلمانوں کو دی جائیں۔ علی گڑھ یونیورسٹی وغیرہ کے گریجوایٹوں پر حیدر آبادیوں کے حقوق قربان نہ کئے جائیں لیکن کشمیری مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ ملازمتیں مسلمانوں کو ملیں خواہ انہیں دنیا کے کسی حصہ سے لایا جائے۔ کیسے متضاد مطالبے ہیں ؛

گورنر بنگال پر فائر۔ مسٹر سٹیفن جنکنس

چانسلر کلکتہ یونیورسٹی سینٹ ہال میں کانووکیشن ایڈریس پڑھ رہے تھے۔ کہ بیان کیا جاتا ہے کہ بینا داسی نامی ایک لڑکی جو گون پہنے بی اے کی ڈگری لینے آئی تھی آگے بڑھی اور سر سٹینلے پر پستول کے پانچ فائر کر دیئے۔ آپ کی خوش قسمتی تھی۔ کہ بال بال بچ گئے۔ ورنہ حملہ آور نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ اس حملہ پر جو گورنر کی جان پر کیا گیا۔ ہر طرف سے اظہار نفرت کیا جا رہا ہے۔ اور گورنر کو جان بچنے پر مبارکباد دی جا رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ لڑکی چٹاگانگ کی رہنے والی ہے۔ اس کی بہن گریجوایٹ ہے۔ جو سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۹ ماہ کی قید بھگت رہی ہے ؛

سونے کی برآمد جاری رہے گی

لنڈن میں اس بات پر خوشی منائی جا رہی ہے کہ برطانیہ نے اس ہفتہ فرانس اور امریکہ کا تین کروڑ پونڈ قرضہ ادا کر دیا ہے مالی حلقوں میں اس بات کو تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر ہندوستان سے اتنی بھاری مقدار میں سونا نہ آتا۔ تو برطانیہ کو مشکل کا سامنا کرنا پڑتا۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو ہندوستان کو سمجھ لینا چاہئے کہ سونے کا نکاس زیادہ زور سے جاری رہے گا۔ کیونکہ اگست میں برطانیہ نے امریکہ اور فرانس کا کروڑ پونڈ قرضہ چکانا ہے۔ جب تین کروڑ پونڈ کی ادائیگی میں ہندوستان کے سونے کے بغیر مشکل تھی۔ تو آٹھ کروڑ پونڈ کی ادائیگی ہندوستان کے سونے کے بغیر آسانی سے کیسے ہو سکے گی ؟

الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جج

الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جج۔ الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جج سر ایلدر ڈگرموڈ میرس مستعفی ہو رہے ہیں۔ ان کی جگہ جسٹس شاہ محمد سلیمان چیف جج مقرر کئے گئے ہیں ؛

انڈیا کونسل کے پنجابی ممبر

انڈیا کونسل کے پنجابی ممبر۔ ڈاکٹر برج بنجیے کی جگہ سردار بہادر شبدیو سنگھ اوبرائے سیالکوٹ انڈیا کونسل کے ممبر بنائے گئے ہیں ؛

مالیہ کی وصولی کی سست رفتاری

سورت کے مالیہ کی پہلی قسط ۱۱ لاکھ کی ادا ہونی چاہئے تھی۔ اطلاع ہے کہ اب وقت تک تین لاکھ ادا ہو سکا ہے۔ بار اس اور باردولی کے تعلقہ جات سے بہت کم وصول ہوا ہے۔ اس علاقہ کے ذمہ چھ لاکھ تھا۔ کل دس ہزار وصول ہوا ہے ؛

آریہ سماج میرپور کا سیوا کاریہ

میرپور کے علاقہ سے چھ ہزار ہندو مصیبت زدہ کسی نہ کسی طرح باغیوں سے بچ کر میرپور پہنچے ہیں۔ آریہ سماج میرپور نے ان کی ساتھ [illegible]

---

۱۱ ماگھ سے آریہ سماج مندر میں خوراک اور رہائش کا انتظام کر رکھا ہے۔ چھ سات سو کے قریب ہندو اور سکھوں کو روزانہ صبح شام کھانا کھلایا جاتا ہے۔ رہائش اور بستروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ شہر کی آریہ دیویاں سیوا کا کام دن رات ایک کر کے بڑی اشردھا پوروک کر رہی ہیں ؛

ستیہ آگرہیوں کی کل گرفتاریاں

ستیہ آگرہیوں کی کل گرفتاریاں۔ اسمبلی کے ایک سوال کے جواب میں گورنمنٹ کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ اب تک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۳۲ ½ ہزار گرفتاریاں بہ تفصیل ذیل ہو چکی ہیں :-

سرحدی صوبہ ۶۸۰۰ ۔ مدراس ۱۱۲۰۰ صوبہ بمبئی ۳۷۰۰ ۔ صوبہ بنگال ۲۵۰۰ ۔ یوپی ۲۲۰۰ پنجاب ۱۳۰۰ ۔ بہار ۱۱۰۰ صوبہ متوسط ۴۰۰

لوٹ کے مال کی انگریزی علاقہ سے برآمدگی

خبر ہے۔ کہ کشمیر کی سرحد پر ضلع جہلم کے دیہات میں پولیس گھوم رہی ہے۔ اور تلاشیوں کا سلسلہ شروع ہے۔ تیس اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور ریاستی لوگوں کا کافی مال و اسباب برآمد کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی ۳۰۰ ایسے معاشوں نے لوٹ مار میں حصہ لیا۔ اور وہ ابھی مفرور ہیں

اکیس دن کا برت

اکیس دن کا برت۔ بمبئی میں ہجوم کی طرف سے جو معمولی سا تشدد ہوا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ اس کی اطلاع مہاتما جی کو مل چکی ہے۔ اور کفارے کے طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اکیس دن کا برت رکھنے پر غور کر رہے ہیں۔

مالوی جی کی سالگرہ

مالوی جی کی سالگرہ۔ ۱۱ فروری کو بنارس ہندو یونیورسٹی میں پنڈت مدن موہن مالوی جی کی ۷۰ ویں سالگرہ شان سے منائی گئی۔ مالوی جی نے ایڈریس [illegible]

پرکاش لاہور

۳ پھاگن سمت ۱۹۸۰

اپنا کرتویہ پالن کرو

کشمیر کی ریاست میں باغی مسلمانوں نے مختلف دیہات، کی ہندو اور سکھ آبادی پر جو مظالم توڑے ہیں۔ اُن کے خیال ماتر سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کی بربریت کا اس سے بڑھکر کیا ثبوت ہے۔ کہ کہتے تو یہ تھے۔ کہ ہمارا حکومت سے جھگڑا ہے۔ ہندوؤں سے نہیں۔ لیکن اپنے مظالم کا نشانہ محض ہندوؤں کو بناتے ہیں۔ اور پھر ظلم بھی کر قسم کے۔ جو انسانیت کے نام پر دھبہ ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلح ہو کر پہنچنا قلیل التعداد ہندوؤں پر آن پڑنا۔ ان کے مال و سامان کو لوٹ کر مکانات کو آگ لگا دینا بے کس ابلاؤں اور معصوم لڑکیوں کی عصمت پر حملہ کرنا۔ بچوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں، مردوں کو زندہ آگ میں ڈال دینا۔ بے پناہ لوگوں کو تلوار کی نوک پر اسلام قبول کرنے پر مجبور کرنا اور تن کے کپڑوں سے بھی محروم کر کے کشمیر کی کڑاکے کی سردی میں اُنہیں ننگے جسم آسمان کے مصیبت کی گھڑیاں گذارنے کے لئے چھوڑ دینا اسلام کی رو سے مذہب کی خدمت قرار دیا گیا ہو انسانیت کا خونی تو یہی ہے۔ کہ یہ وحشیانہ قسم کی بربریت ہے۔

اس وقت اُس جاتی کی ہندو ریاست میں حالت ہے۔ جس کے پچیس کروڑ ہم مذہب ہندوستان میں آباد ہیں۔ اس جاتی کے جو مارے گئے مارے گئے۔ جو بچ رہے ہیں۔ وہ مُردوں سے بھی بدتر ہیں۔ جو لاکھوں کے مالک تھے۔ وہ دانہ کو محتاج ہیں۔ جو پریوار کے سوامی تھے۔ اکیلے اپنے پریوار کی تباہی پر آنسو بہانے کے رہ گئے ہیں۔ جنہیں اپنی خاندانی عصمت شعاری پر ناز تھا۔ ان کی بہو بیٹیوں کو بے حجاب کیا گیا ہے ریاست جموں و کشمیر کے ہندوؤں کی کیا حالت ہے؟ لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ اگر جاننا چاہتے ہیں تو جاؤ میرپور کے آریہ سماج مندر میں جہاں سینکڑوں ہندو بچے۔ بوڑھے ۔ مرد عورتیں رہتے ہیں۔ آریہ سماج اُن کی پرورش کی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور آریہ سماج کے لنگر سے ہی ان کے کھانے پینے کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ آپ کو یہ مفلسوں کا گروہ معلوم ہوگا۔ لیکن ہفتہ عشرہ پہلے یہ مفلس نادار نہیں تھے۔ ان میں کئی لاکھوں ہزاروں کے مالک تھے اور کوئی نہ تھا۔ جس کے دماغ میں کبھی یہ خیال تک آیا ہو کہ اُسے دوسروں کے دان پر بسر ہونا پڑے گا۔ لیکن آج اگر وہ جاتی کی روٹیوں کے محتاج ہیں۔ تو باغی مسلمانوں کی بربریت کی بدولت۔ یہ سزا اُنہیں کیوں دی گئی؟ محض اس لئے کہ وہ ریاست کے حکمران کے ہم مذہب ہیں۔ مذہب کے ناطے جن لوگوں کو کشٹ دیا گیا ہے۔ ان کی حفاظت کی ذمہ داری دربار پر اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن جدھر سے صدا آتی ہے یہی آتی ہے۔ کہ حکومت کشمیر کی کمزور پالیسی نے ہندوؤں کو تباہ کرا دیا۔ جس حکومت کی بدولت ریاست کے ہندو اس اوستھا کو پہنچے۔ اس سے اُنہیں دستگیری کی چنداں آشا نہیں۔ اس وقت اُن کی دستگیری ہندو جاتی کا کرتویہ ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ جب تک امن بحال نہیں ہو جاتا۔ اُن لوگوں کو روٹی کپڑے کا محتاج نہ رہنے دیا جائے۔ اور جب امن بحال ہو جائے۔ تو اُنہیں اپنے علاقوں میں آباد ہونے کے قابل بنانے کے لئے مکانات بنانے اور ضروری سامان حاصل کرنے میں امداد دی جائے علاوہ ازیں اُنہیں کاروبار جاری کرنے کے لئے سرمایہ چاہئے۔ اور سب سے بڑا کام یہ ہے کہ جو لوگ مسلمان بنائے گئے ہیں۔ اُن سے جب تک آخری شخص واپس ہندو دھرم میں نہ لے لیا جائے۔ چین نہ لینا چاہئے۔ اور جنہیں قتل کیا گیا ہے۔ اُن کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے ہر قسم کی قانونی کارروائی کرنی چاہئے۔

ان سب کاموں کے لئے دھن اور جن کی ضرورت ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں والنٹیر چاہئیں۔ جو اُن کی سیوا کے لئے تیار رہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں روپیہ چاہئے۔ جو اُن کی مشکلات کے حل کے کام آئے۔ معتبر اور بارسوخ اصحاب کا ڈیپوٹیشن گورنمنٹ ہند اور مہاراجہ کشمیر کے پاس پہنچے گورنمنٹ ہند سے تو درخواست کی جائے کہ وہ امن بحال کرانے میں ریاست کشمیر کو جس قدر امداد کی ضرورت ہو دے۔ اور مہاراجہ کشمیر سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ نہ صرف وہ امن کی بحالی کے لئے سرگرم کارروائی کریں۔ بلکہ جن لوگوں کا جو نقصان ہوا ہے۔ اس کی تلافی اپنے ذمہ لیں۔ ایسے ساہوکار ہیں۔ جن کی بہیاں جلا کر ہزاروں کے لین دین کے ثبوت کو معدوم کر دیا گیا ہے۔ دربار سے درخواست کی جائے۔ کہ اُن کی پائی پائی کی وصولی کا انتظام کرے۔ جن لوگوں کا جتنا مالی نقصان ہوا ہے۔ وہ اس علاقہ کے سرکش مسلمانوں سے وصول کر کے اُنہیں دلایا جائے۔ اور جنہیں مسلمان بنایا گیا ہے۔ اُنہیں قانوناً اپنے وارثوں۔ وہ نہ رہے ہوں۔ تو ہندوؤں کے سپرد کر دیا جائے۔

یہ سب باتیں دربار کے آدھین کی ہیں۔ لیکن ہندوستان بھر کے ہندوؤں کو اپنے بھائیوں کی جو مذہبی جنوں کا شکار ہوئے ہیں۔ مصیبت دور کرنے کا بوجھ اپنے اُوپر سمجھنا چاہئے۔ اور اس کے لئے جتنے روپیہ کی ضرورت ہو جمع کرنا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے

۴ فروری

کا دن آل انڈیا کشمیر مظلوم ڈے مقرر کیا گیا ہے۔ ۴ فروری کو ہر جگہ جلسے کئے جائیں۔ جن میں گورنمنٹ اور مسلمانوں کو ہندو جذبات سے آگاہ کیا جائے۔ کہ جو ظلم اُن کے بھائیوں پر کشمیر میں روا رکھا گیا ہے۔ وہ اُنہیں ساری ہندو جاتی پر سمجھتے ہیں ایسے مظالم کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور جس کسی کا بھی اس ظلم میں ہاتھ ہے۔ اُسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ والنٹیر بھرتی کئے جائیں۔ جو اپنے بھائیوں کے کشٹ نوارن کے لئے جہاں ضرورت ہو جانے کے لئے تیار رہیں۔ اور روپیہ جمع کیا جائے۔ جو مصیبت زدہ لوگوں کے کاروبار کے بحال کرنے تک کے لئے پریاپت ہو۔ اگر کشمیر کے دکھیوں کی دکھ میں سہائتا کرنے کا کرتویہ ہندو جاتی نے پورا کر دیا۔ تو اس سے دشمنوں کو احساس ہو جائے گا۔ کہ کسی بھی جگہ کے ہندو وہ کتنے ہی قلیل التعداد کیوں نہ ہوں لاوارث نہیں۔ اُن کے پچیس کروڑ بھائی اُن کی مدد کو ہر وقت تیار ہیں۔ اس کا پھل یہ ہوگا کہ آئندہ لٹیرے۔ غنڈے بدمعاش لوگوں کو ہندوؤں کے جان و مال عصمت و دھرم پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ اور ہندو جہاں بھی ہونگے۔ سکھ کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ ہندو اکشمیر کے ہندوؤں پر مصیبت کا پہاڑ گر چکا۔ اب اُن کی مدد کے معنوں میں آپ کی ملی غیرت کا امتحان ہے۔ اگر آپ اس میں فیل ہو گئے۔ تو دنیا کی باعزت اقوام میں آپ کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ تبلیغی بھیڑیا آپ کی ہستی کو پھاڑ کھانے کے لئے بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ جب تک سنگٹھن کے ڈنڈے سے اُسے مار نہ بھگاؤ گے۔ اس کے وار سے بچنا محال ہے۔ اس لئے اٹھو! کمر ہمت باندھو۔ اور اپنے دکھی بھائیوں پر ڈھائے گئے ظلم کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرنے اور اُن کی امداد کے لئے دھن اور جن کی شکتی کے سنگٹھت کرنے کے لئے ۴ فروری کے آل انڈیا ڈے سے کام کرنا آرمبھ کر دو۔ اور دم نہ لو۔ جب تک اسے پایہ تکمیل تک پہنچا دو۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اُپ کاریالیہ

گوڑگانواں۔ رہتک۔ حصار میں وید پرچار کے کام کی دشیش روپ سے سنگھٹت کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پنڈت دھرم دیو جی اور شری رام چندر جگیاسو کے زیر اہتمام اپنا اُپ کاریالیہ شردھانند بازار دہلی میں کھول دیا ہے یہ کاریالیہ۔ ضلع گوڑگانواں رہتک حصار کے سماج کو وید پرچار کرنے اور سماجوں کے اُتسو کرنے میں سہائتا دے گا۔ ان سجنوں نے اس کام میں سہیوگ اور وقت دینے کا وچن دیا ہے شری پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ شری رام دیو جی ایم اے۔ شری گوپال جی سکھ ادھشٹھاتا گورو کل اندرپرستھ۔ شری پنڈت کنہیا لال جی شاستری۔ شری سیر سنگھ جی ودیا النکار۔ شری برت پال جی۔ شری گنگا شرن جی۔ شری رام چندر جی پروہت۔ شری ساگر رام جی۔ شری دھرم دیو جی ودیا النکار۔

سبھا ان سب کا دھنیہ واد کرتی ہے۔ اور چاہتی ہے کہ بھائی اس کام میں حصہ لیں۔ ان کا سواگت کرتی ہے۔ اُنہیں اپنی سوچنا آپ کاریالیہ آریہ پرتی ندھی سبھا شردھانند بازار دہلی یا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے پتہ پر لکھ بھیجنی چاہئے۔ جس سے ان کی سیوا سے پورا لابھ اُٹھایا جا سکے۔ اس پردیش کے آریوں کو چاہئے۔ کہ اپنے جلسوں کا پروگرام نشچت کرنے اور پربندھ کرنے کے لئے منتری اُپ سبھا کاریالیہ شردھانند بازار دہلی کے نزدیک شردھانند ٹرسٹ کے پتے پر خط و کتابت کریں۔

(پرکاش دھیاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور)

پرکاش میں اشتہار دے کر فائدہ اُٹھاؤ

ماتمی بسنت

بسنت اس امر کا پیغام ہے۔ کہ خزاں ختم ہوتی ہے۔ اور بہار کا دور شروع ہوتا ہے قدرت کے نظام کے ماتحت آپ دیکھیں گے۔ کہ خزاں کے ناگوار جھونکوں نے جن ٹہنیوں کو پتے پتے کو محتاج بنا دیا تھا۔ ان کی تازہ کونپلیں نکلنے لگی ہیں۔ جو بتاتی ہیں۔ کہ یہی ٹہنی جو ایک پتے کو ترستی تھی۔ جلد پتوں کے اندر اس طرح چھپ جانے والی ہے کہ خاص بصیرت کے بغیر اس کا دیکھ پانا مشکل ہوگا۔ قدرت کی تبدیلی کا جو اثر ہر ہستی پر ہوتا ہے۔ وہ انسانی زندگی پر ہونا بھی لازمی ہے۔ لیکن جو حالات انسان نے کو قدم کرنے میں سے متنفر ہونے کے کارن خود پیدا کر لئے ہیں۔ وہ منحوس جیون کو قدرت کے ان اثرات سے مستفیض ہونے کے قابل نہیں رہنے دیتے۔ جو لوگ قدرت کے پرواہ کے ساتھ چلتے ہیں۔ ان کا سمود جو توم بنتی ہے۔ وہ قدرت کی تبدیلیوں سے جی بھر کر فائدہ اٹھاتی ہے۔ لیکن جو قدرت کے پرواہ کے مخالف چلنے میں اپنی کوششیں لگائے رکھتے ہیں۔ ان کی قسمت میں کہاں۔ کہ قدرت کی بخششوں سے لابھ اٹھا دیں ؛

آج بسنت کی آمد آمد ہے۔ انسانی ہاتھ کی کاریگری ــــــ گھروں سے نکل کر قدرت کی کاریگری کے نمونے دیکھنے کے ــــ باہر وسیع میدان میں نکلو۔ بسنت کی آمد آمد کا پرچم ہر برکش۔ پودے حتیٰ کہ گھاس کے تنکے تک کی زبان سے ملے گا۔ لیکن آریو! اپنے اندر نگاہ ڈالو۔ کیا بسنت کا کوئی چہرہ تمہارے اندر ملتا ہے۔ اگر ملتا ہے۔ تو آپ کے آہو بھاگیہ اور بسنت آپ کے لئے مبارک۔ نہیں ملتا۔ تو خوشی کی بسنت نہیں اور کی ہوگی۔ تمہاری ماتمی بسنت ہے۔ اور اگر سچ پوچھو تو ہندو جاتی کی ماتمی بسنت ہی ہے۔ کہنے کو ہندوستان ہندوؤں کا دیش ہے۔ لیکن ہندوستان میں ہندوؤں کی جو حالت ہے۔ وہ کس سے پوشیدہ ہے۔ آریہ سے ہندو مسلمانوں نے بنایا۔ ہندو شبد سے پریم ہوا۔ تو انگریزوں کے راجیہ میں اس سے بھی محروم کر دیا گیا۔ اب تمہارے حصے کیا نام آیا ہے؟ غیر مسلم۔ ہندوؤں کے دیش میں ادہکار ہیں۔ تو مسلموں کے اگر بچے کچھے ہیں۔ تو غیر مسلموں کے۔ ہندو کے کوئی نہیں۔ چونکہ ادہکار غیر مسلموں کے ہیں ہندو کے نہیں۔ اس لئے ادہکاروں کے بھوگنے کے ہندو غیر مسلم کو برداشت کر گئے ہیں۔ زمانہ کو چند صدیاں اور گذار لینے دو۔ اگر حالات یہی رہے تو لیسے ہندو نکل آئیں گے۔ جو غیر مسلم کو اسی طرح دینگ نام سمجھ کرنے پر تیار ہو جائیں گے جس طرح ہندو کو سمجھ کرنے پر آج ہندو شبد ... کے کھڑے ہونے

کے سامان ہو رہے ہیں۔ تازہ ثبوت کشمیر نے بہم پہنچایا ہے۔ جو کل عالیشان حویلیوں کے مالک تھے۔ وہ آریہ سماج مندروں۔ دھرم شالاؤں اور مندروں میں پناہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ کشمیر پر ان کا حق وطنیت ہوتا۔ تو ان کی یہ دردشا کیوں ہوتی؟ ہندوستان کے ہندو اس خام خیال میں بیٹھے ہیں۔ کہ کشمیر کی حکومت کمزور تھی۔ وہ اپنی ہندو پرجا کی حفاظت نہیں کر سکی۔ انگریزی حکومت میں ان کا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ انگریز شکتی شالی ہے۔ اس کی شکتی کے آگے وہ جو کشمیر میں پچھاڑ کھانے کو تیار ہیں۔ انگریزی راجیہ میں کتے کی طرح دم ہلاتے ہیں۔ لیکن ان کے پچھاڑ کھانے اور دم ہلانے دونوں باتوں کا مقصد ہے۔ تو صرف ایک۔ کہ ہندو جاتی کا ہندوستان سے نام و نشان مٹا دیا جائے۔ اور ان کی وہی پوزیشن بنا دی جائے۔ جو یہودیوں کی ہے۔ کہ دنیا بھر میں کوئی جگہ نہیں۔ جسے وہ وطن کہہ سکیں جس جاتی کا مستقبل اس قسم کے تاریک منظر پیش کر رہا ہو۔ اس پر بسنت آئے اور موافق تبدیلی کرے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ بسنت اسی برکش میں نئی کونپلیں لا سکتی ہے۔ جس کی جڑیں زمین سے جو ہر زندگی کو کھینچنے کی طاقت رکھتی ہیں جس کی جڑ خشک ہو چکی۔ لاکھ بسنتیں بھی اس کے اندر شگفتگی نہیں لا سکتیں۔ ہندو جاتی کی جڑیں خشک ہو رہی ہیں۔ تو بسنت اسے کیسے شگفتہ کر سکتی ہے ؛

موجودہ حالات میں ہندو اگر بسنت منانا چاہتے ہیں۔ تو وہ ماتمی بسنت ہی منا سکتے ہیں لیکن انہیں ماتمی بسنت منانے کی بھی اہلیت نہیں ... انہیں ماتمی بسنت منانا ہی آ جائے وہ اپنی قومی مصیبت پر چار آنسو بہا سکیں۔ اگر ایسا کر سکیں۔ تو وہ جیون کا ثبوت دیں گے۔ اور ان کے اندر وہ قدرت آ سکے گی۔ جو ان کے لئے خوشی کی بسنتیں لانے کا کام کرے گی ؛

ہندوؤ! آؤ کشمیر کے مصیبت زدہ ہندوؤں کی یاد میں۔ ان شہیدوں کی یاد میں جنہیں زندہ جلا دیا گیا۔ ان دیویوں کی سمرتی میں جن کی عصمت دری کرنے میں شیطنت سے کام لیا گیا۔ ان ہندوؤں کی یاد میں جن کے جنیو توڑے گئے جنہیں جبراً مسلمان بنایا گیا۔ ماتمی بسنت منائیں اور پرماتما کی شرن میں جا کر پرن کریں۔ کہ جب تک ان کے دکھ دور نہ کریں گے۔ دم نہ لیں گے۔ اپنے اس پرن کی پورتی کے لئے بدتیجی پرماتما سے شکتی مانگیں ساس شکتی سے اپنی موجودہ سستی کر کے

ریاست جموں و کشمیر میں مسلمانوں کی کھلی بغاوت

آریوں۔ ہندوؤں اور سکھوں پر خوفناک مظالم

مذہبی دیوانگی کے روح فرسا مناظر

مصیبت زدہ بہنوں اور بھائیوں کی امداد کیلئے اہل ملک سے اپیل

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو مختلف ذرائع سے یہ جان کر بڑا سخت قلق ہوا ہے۔ کہ ریاست جموں کے علاقہ جات میرپور۔ کوٹلی۔ راجوری۔ بھمبر اور پونچھ وغیرہ میں مسلمانوں نے کھلی بغاوت کر دی اور مذہبی دیوانگی سے اندھے ہو کر اپنے ہمسایہ آریوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے گاؤں لوٹ لئے جلا دیئے ہیں۔ اور لاکھوں روپیہ کی جائیدادیں تباہ کر دی ہیں۔ مردوں۔ عورتوں اور بچوں پر خوفناک مظالم توڑے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض حالتوں میں ان کو قتل کر دیا یا زندہ جلا دیا ہے۔ معصوم لڑکیوں کی بےحرمتی اور عصمت دری بھی کی ہے۔ آریوں ہندوؤں اور سکھوں کے چوٹی اور کیس کاٹ کر انہیں جبراً مسلمان بنایا ہے۔ اور ان کے مندروں اور گوردواروں کو جلایا اور مسمار کر دیا ہے اور اس وقت بیشمار مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو حبس بیجا میں رکھا ہوا ہے۔ اور ان کو طرح طرح کی اذیتیں دی جا رہی ہیں۔ تاکہ وہ تنگ آ کر مسلمان ہو جاویں۔ اور ابھی تک لوٹ مار اور ظلم و تشدد کا سلسلہ جاری ہے۔

آریہ سماج مسلم جنونیوں کی ان وحشیانہ اور انسانیت سے گری ہوئی حرکات کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور مذہب کے نام پر اسے ایک بدنما دھبہ سمجھتا ہے۔ ریاست کے باہر کے جن مسلمانوں نے اس مذہبی جنون کو اکسانے میں حصہ لیا ہے۔ آریہ سماج ان کو اس تباہی و بربادی اور ظلم و ستم کے لئے ذمہ وار سمجھتا ہے۔ اور ان کے اس وطیرہ کی پرزور مذمت کرتا ہے ؛

۲۔ آریہ سماج ظلم رسیدہ بھائیوں کی اس مصیبت میں پورے طور پر شریک ہے۔ ان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کو دلاسا دلاتا ہے۔ کہ وہ ان کی امداد کے لئے ہمہ تن تیار ہے۔ جن آریہ ہندو اور سکھ مردوں اور عورتوں نے اس جبر و ظلم کا نہایت دلیری سے مقابلہ کیا اور دھرم کو قائم رکھا ہے۔ آریہ سماج ان کی تعریف کرتا ہے ؛

۳۔ آریہ سماج دربار جموں و کشمیر اور گورنمنٹ ہند کا آریہ ہندو اور سکھ بھائیوں کی ناگفتہ بہ حالت کی طرف دھیان دلاتا ہے۔ اور دربار اور گورنمنٹ سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ اس تشویشناک حالت کو بہت جلد ختم کرنے کے لئے فوری اور زبردست کارروائی کی جائے جس سے وہاں کی رعایا کے جان و مال مذہب و ننگ و ناموس کی حفاظت ہو سکے۔ اور مجرموں کو واقعی اور عبرتناک سزا دیں ؛

۱۴ فروری کو جموں کشمیر دوس منایا جائے

شرمیتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے صوبہ پنجاب کے جملہ آریہ سماجوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ۱۴ فروری اتوار کو جموں کشمیر دوس منائیں اور اس دن خاص جلسے کر کے مندرجہ بالا مضمون کے ریزولیوشن پاس کریں اور ان کی ایک ایک نقل اپنے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر۔ گورنمنٹ ہند۔ مہاراجہ بہادر جموں و کشمیر اور اخبارات کے نام بھیج دیں۔ جلسہ کی اطلاع سبھا کے دفتر میں بھی بھیجیں۔

مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے اپیل

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے عملی قدم اٹھاتے ہوئے کوٹلی۔ اور پونچھ کو بذریعہ تار روپیہ بھیج دیا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے اپدیشک و کارکن روانہ کئے ہیں۔ تاکہ وہ آفت رسیدہ بھائیوں اور بہنوں کو مدد کریں۔ اور وہاں گھوم کر ان کی دردشا معلوم کریں۔ اور سبھا کو اطلاع دیں۔ جس کے مطابق سبھا روپیہ اور آدمیوں کی مدد دیتی رہیگی۔ مصیبت اتنی وسیع ہے۔ کہ اس کے لئے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیوں کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے سبھا بھارت بھر کی تمام آریہ سماجوں۔ آریہ سماجیوں۔ ہندوؤں اور سکھوں اور دیگر ہمدرد طبع دسوسائٹیوں سے بزور اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ اس موقع پر اپنے مصیبت زدہ بھائیوں اور بہنوں کی دل کھول کر مدد کریں۔ اور ان کو ظالموں کے پنجے سے چھڑائیں۔ تمام روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام آنا چاہئے ؛

والنٹیروں کی ضرورت

... کے مصیبت زدہ علاقہ میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو عملی امداد ...

آریہ سماج کا ورودھ

مد اس میں معلوم ہوتا ہے۔ آریہ سماج کا پرچار رفتہ رفتہ بڑھ رہا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا۔ تو مدراسی پنڈتوں کو آریہ سماج کے خلاف آواز اُٹھانے کی کیا ضرورت تھی ؛

ایادرم کے ایک پنڈت نرینش شاستری ہیں۔ انہوں نے آریہ سماج کے ورودھ میں ایک پُستک لکھی ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔ "اس میو کا اُپستک "مدر انڈیا" کے کھنڈن کے لئے تو کئی پُستک نکل آئے تھے لیکن کیا وہ اُپستک دیانند کے ستیارتھ پرکاش اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا سے اودھک بُری ہے" زبان جاتیے اس پنڈت کی آریہ سماج دشمنی پر۔ دشمنی میں وہ اس قدر اندھا ہو گیا ہے کہ "مدر انڈیا"، ستیارتھ پرکاش اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کو ایک سطح پر رکھتا ہے۔ حالانکہ "مدر انڈیا" کا سارا زور ہندو دھرم اور ہندو سبھیتا کو انسانیت سے گرا ہوا ثابت کرنے پر ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش اور رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا کا اس بات پر کہ پراچین ویدک دھرم اور ویدک سبھیتا آدرش دھرم اور آدرش سبھیتا تھی۔ ویدک دھرم کے اس ورودھی پنڈت کی پُستک کی ایک بات اور۔ شدھی کے ورودھ میں وہ لکھتا ہے ؛

"کیا عیسائی اور مسلمانوں کو بُرا نہیں لگتا۔ جب وہ اپنے مذہب والوں کو آریہ سماجی بنتا دیکھتے ہیں"

یہ سوال وہ شخص کرتا ہے جسے نہ صرف یہ کہ اپنے ایک آدھ نہیں غول کے غول ہندو دھرمیوں کے مسلمان عیسائی بنائے جانے پر بُرا نہیں لگتا۔ بلکہ وہ خود اپنے ہاتھوں اپنے دھرم والوں کو عیسائی مسلمانوں کی طرف دھکیلنے کو اپنا دھارمک کرتویہ سمجھتا ہے ؛

بھلے آدمی اگر مسلمان عیسائیوں کو بُرا لگتا ہے۔ تو تمہارے دل سے اپنے دھرم کی غیرت کا مادہ کہاں گیا۔ جو سات کروڑ گنوا بیٹھے ہو۔ اور نرجیوں کی طرح کہہ دیتے ہو۔ کہ کروڑ اکرات کا جاتی سے نکل جانا ہی اچھا ہے ؛

آریہ سماج کی نرشنو! خدارا عیسائی۔ مسلمانوں کی ہی پیروی کرو۔ اگر وہ اپنے دھرم کے ایک آدمی کا بھی دوسرے دھرم میں جانا بُرا مناتے ہیں۔ تو تم بھی اپنے دھرم کے لوگوں کے اسلام عیسائیت میں جانے کو بُرا منانا سیکھو اور اگر وہ ایک کے بدلے دس لینے کے لئے اُتیت ہوتے ہیں۔ تو تم کم از کم اتنا تو کرو کہ جو چھینا گیا ہے۔ اُسے واپس لانے کا یتن کرو۔ اگر نہیں کرتے۔ تو تم مسلمان عیسائیوں سے بھی گرے ہوئے ہو۔ تمہارے دھرم بھائیوں پر تمہاری وہاڑ سے ڈاکہ پڑتا ہے اور تم نہ صرف یہ کہ بُرا ہی نہیں مناتے۔ بلکہ ڈانٹ نکال کر کہہ دیتے ہو کہ جانے دو جاتے ہیں تو۔ ہندو جاتی مرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئی یہ زندہ رہے گی۔ پنڈتو سنو! ہندو جاتی ضرور زندہ رہے گی۔ بشرطیکہ تم راجاؤ تمہاری زندگی میں ہندو جاتی کی زندگی کی کوئی آشا نہیں ؛ بتاؤ! یہ قربانی کر سکتے ہو؟

جگنناتھ پوری کی فحش تصاویر

جگنناتھ پوری ہندوؤں کا پرسدھ تیرتھ ہے اس کی پرسدھتا اس مندر سے ہے۔ جس میں بڑے درجہ کی فحش ننگی تصاویر ہیں۔ جو درشکوں کے اخلاق کو اچھا کرنے کی بجائے بگاڑنے کا کام کرتی ہیں۔ اس سال کانگرس کا اجلاس پوری میں ہونے والا تھا۔ سیٹھ جمنالال بجاج کو محسوس ہوا۔ کہ جو لوگ کانگرس پر آئیں گے۔ وہ جگن ناتھ پوری کے مندر کی ان اخلاق سوز تصاویر سے ہندو دھرم کے متعلق کیا وچار لے کر جائیں گے۔ انہوں نے آندولن کیا کہ یہ تصاویر اُڑا دی جائیں۔ ورنہ ستیاگرہ کیا جائے گا آخر سمجھوتہ ہوا اور مندر کے ادھیکاریوں نے ان تصویروں پر پردہ ڈالنا سویکار کر لیا۔ اب پوری کے پرانکوں پنڈتوں میں غیرت حرکت میں آئی ہے اور انہوں نے ایک سبھا میں طے کیا ہے کہ تصویروں پر پردہ نہیں ڈالا جائے گا۔ غالباً اس لئے کہ پوری کانگرس ملتوی ہو گئی ہے اور سیٹھ جمنالال جیل خانہ میں ہیں۔ گر یہ پوری کے ہندوؤں کو منظور نہیں کہ اخلاق سوز تصاویر درشکوں کے سامنے سے ہٹائی جائیں۔ جس ہندو دھرم کی بنیاد اخلاق پر ہے وہ ایسی تصاویر کو سوئی میں سمجھی جاتی ہے اگر اس کا ہر طرف سے ہراس ہو رہا ہے۔ تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ جو لوگ اپنے ہاتھوں اپنے دھرم کو بگاڑیں غیر اس پر حملہ کیوں نہ کریں ؛

اچھوتوں میں سناتن دھرم پرچار

پنجاب میں آریہ سماج کے پرچار کا پرتاپ ہے کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا نے بھی اچھوتوں میں پرچار کا کام کرنا شروع کیا ہے۔ چنانچہ اس کے اُپدیشکوں کی رپورٹ ہے۔ کہ جنوں کے جھنگواں میں پرچار کیا۔ جو لوگ عیسائی ہو گئے تھے۔ انہوں نے پھر اپنے دھرم میں آنا منظور کر لیا ؛ ٹھاکر دوارہ مندر کے قریب رہنے والے اچھوتوں نے راماین کا پاٹھ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ بٹول کے چمار بوٹ بنانے کا کام کرتے ہیں۔ وہ اپنا مندر بنانے والے ہیں ؛

سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا مبارک ہے لیکن اس پر بھی سوچنا کے لئے آدھار کی ضرورت ہے۔ جن اچھوتوں کو عیسائیت سے پھر اپنے دھرم میں لایا گیا ہے۔ کیا وہ وہی دھرم ہے۔ جس میں انہیں اپنے ہندو بھائیوں کے ساتھ ایک فرش پر بیٹھ کر بھی کیرتن سننے کا بھی حق نہیں۔ حالانکہ عیسائی ہو کر وہ بڑے بڑے نام دھاری ہندوؤں کے ساتھ ہاتھ ملانے کا ادھیکار پراپت کرتے ہیں۔ اگر اچھوت اپنا مندر بنانے والے ہیں۔ تو کیا وہ مندر اور اس کا دیوتا اچھوت تو نہ ہوگا۔ اور کیا ہندو اسی طرح اس مندر میں جائیں گے اور چرنامرت لیں گے۔ جس طرح اپنے مندروں میں لیتے ہیں۔ اگر اچھوتوں نے ہندو ہو کر اچھوت ہی رہنا ہے۔ اور ان کے دیوتا کے بھاگ میں بھی اچھوت پن لکھا ہے۔ تو بتایئے اس جاگرتی کے یُگ میں آپ اپنے پریتن کی سپھلتا کا انومان کیسے کر سکتے ہیں ؛

اچھوت ہندو دھرم کا کار آمد انگ بن سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ ان سے نیچی سلوک کریں۔ جو سلوک ہے کہ نیچے انگ پاؤں سے کیا جاتا ہے۔ پاؤں کو کسی بھی پوتر سے پوتر استھان میں جانے کی رکاوٹ نہیں ہے۔ سرینہ پاؤں پر اور کوئی پابندی ہے جب اچھوت سوسائٹی کے پاؤں کا درجہ رکھتے ہیں

بسنت سے خطاب

(از قلم مہاشہ برج لعل سنّاد فورٹ سنڈیمن)

بسنت! آئی ہے تو اک دھوم ہے سارے زمانے میں
مگر کوئل نے کیوں پُرسوز ایسا راگ چھیڑا ہے؟
تو آئی شان سے لیکن مجھے اس سے غرض کیا ہو
کسی ساجن کی آئی یاد میرا دل تڑپ اُٹھا

وہ بیراگی، پُجاری، پیٹ کے مندر کا ہاں سمجھا!
تھپک کر، لوریاں دیکر، کسی نے کر دیا جادو
کھلا دے "آریہ ویروں" کے جو مرجھے ہوئے دل ہیں
گورُوکل کا وہ شیدائی، وہ بھگوے وستروں والا

وہ تیاگی اور سنیاسی بڑا لاہی بھکاری تھا!
حقیقت ہے، حقیقت نے منایا تھا بسنتی دن
گورودت اور پنڈت لیکھرام ایسے کہاں ہیں اب
مہارانی ہے رنڈوں کی! ترا سواگت کرے کیا وہ

یہ دھرتی آج بھی لرزاں ہے بیواؤں کی آہوں سے
تیری آمد پہ سب مصروف ہیں گانے بجانے میں
نہاں ہے داستانِ درد بُلبل کے ترانے میں
مجھے ہو کیا خوشی یا غم تیرے آنے یا جانے میں

بتادے وہ مرا پیارا کہاں ہے؟ بس بھٹکانے میں
لگا بیٹھا ہے اپنی پریت پیتم کے گھرانے میں
کسر یوگی "نے تو کوئی نہ چھوڑی تھی جگانے میں
سُنا ہے آج تو مشغول ہی کلیاں کھلانے میں

کبھی آئیگا بھارت ورش کے اِن آشیانے میں؟
مگن تھا بس پُرانی بھارتی کے ہی بچانے میں
حقیقت، پر نہ تھا انکار اپنا سر کٹانے میں
نظر آتے نہیں یہ پھول گلشن کے خزانے میں

جسے تن کی نہ اپنے ہو خبر ماتم منانے میں!
فلک دُبلے ہوا اب بھی یتیموں کو رُلانے میں
نہ ہے کچھ کام سے مطلب، فقط ہے نام کی خواہش
بہت ہشیار ہیں اے سنّاد ہم باتیں بنانے میں

قرآن سے دور دور کا سلوک کیوں؟ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا اینٹیوں کے معاملہ میں اپنے درشٹی کون کو وسیع کرے۔ تو وہ ہندو دھرم کی واستوک سیوا کر سکے گی۔ ورنہ نہیں ؛

ترکوں کو اسلام کے نام سے نفرت

ہندی مسلمانوں کو ترکی کی ترقی کر دہ اسلامی سلطنت پر ناز تھا۔ لیکن اس ناز کی حقیقت سے خواجہ حسن نظامی صاحب کے "پیشوا" نے ذیل کے نوٹ میں پردہ اٹھا کر پرے رکھدیا ہے :-

"مدت سے خبریں آرہی ہیں۔ کہ ایران مذہبی پابندیوں کی زنجیریں توڑنا چاہتا ہے۔ ترک اسلام کا طوق غلامی اپنی گردن سے اتارنا چاہتے ہیں افغان بھی مذہب کا جوا اتارنے میں پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔ ابن سعود کو قبوں اور مسلمانوں پر جہاد سے فرصت ملتی ہے۔ تو اپنے انگریز آقاؤں کی خوشنودی ضروری سمجھتا ہے۔ اور اس وقت اسلام کی تلوار بظاہر انہیں چاروں آزاد مگر باطن غلام اسلامی تاجداروں کے ہاتھ میں ہے۔ جن پر ملت کی خدمت اور اسلام کی فلاح کا انحصار رکھا جاتا ہے۔ میں نے ترکی میں دینیات کے بند ہونے کی خبر سنی۔ تو اپنے بے چین دل کو یہ کہکر اطمینان دلایا۔ کہ ممکن ہے کہ اغیار کا پروپاگنڈا ہو۔ ترکی میں خانقاہوں کی ویرانی کا حال معلوم ہوا۔ تو یہ کہکر دل کو ڈھارس بندھائی۔ کہ سچ مچ بعض نفس پرست پیروں نے اپنے گمراہ اعمال سے نفس تصوف کو بدنام کر رکھا ہے ترکی خواتین نے پردہ کو باسفورس میں غرق کر دیا۔ میں ٹھنڈا سانس بھر کر خاموش ہو گیا۔ مگر اب اس سے بھی زیادہ جاں گسل خبر آئی ہے کہ ترکوں نے مذہب کو آخری سلام کر دیا۔ عملاً تو عرصہ ہوا نوجوان ترکوں نے اسلام کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ مگر اب ان کو اسلام کے نام سے نفرت ہے اور انہوں نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ ترکی حکومت کا مذہب آئندہ اسلام نہ ہوگا ؛"

نسیان یا ہذیان

مرزائیت کا جتنا علم مولانا ثناءاللہ کو ہے۔ کسی مرزائی کو کیا ہوگا۔ اس کی تازہ مثال "اہلحدیث" نے حال میں پیش کی ہے۔ مرزائیت کی تردید میں "عشرہ کاملہ" نامی ایک کتاب نکلی تھی۔ اس کا جواب "تفہیمات ربانیہ" مولوی اللہ دتہ مرزائی نے لکھا۔ اس کتاب کی طرف گذشتہ اور گذشتہ سے پیوستہ دو جلسوں میں مرزا محمود نے مرزائیوں کی توجہ دلائی چنانچہ سنہ ۳۰ء کے جلسہ میں کہا۔ "تفہیمات ربانیہ" کا ایک حصہ میں نے پڑھا۔ جو بہت اچھا تھا لیکن ۱۹۳۱ء کے جلسہ میں کہہ گئے۔ کہ کتاب تفہیمات ربانیہ" مولوی اللہ دتہ کی لکھی ہوئی ہے۔ میں نے اسے پڑھا نہیں کہتے ہیں اچھی ہے"

مرزا صاحب یہ الفاظ کہہ رہے تھے۔ تو کسی مرزائی کو علم نہ تھا۔ کہ سنہ ۱۹۳۰ء میں وہ کچھ اور کہہ چکے ہیں۔ ہوتا تو وہ ان کے کان میں کہدیتا کہ اپنی تردید آپ نہ کریں۔ لیکن مولوی ثناءاللہ مریدوں سے مرزا کے کلام کے اچھے حافظ نکلے کہ جھٹ انہیں اپنی غلطی کا احساس کرا دیا بھول خاصہ انسانی ہے۔ مرزا صاحب بھی بھول گئے۔ تو اتنی بڑی بات نہیں۔ البتہ یہ بات ضرور قابل غور ہے۔ کہ جس قادیانی کلام کو ساری قادیانی جماعت بھول گئی۔ اسے مولانا ثناءاللہ صاحب نے یاد رکھا مولانا کا مرزائیوں سے سوال ہے۔ کہ یہ نسیان ہے یا ہذیان۔ ہم تو اسے نسیان ہی کہیں گے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ قادیانی کیا جواب دیتے ہیں ؛

اسلام میں عورت کا درجہ

زمانہ کی ہوا سے متاثر ہو کر مسلم مولانا یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ اسلام میں عورت کا درجہ مرد کے مساوی ہے۔ لیکن کہہ دینا آسان ہے۔ اسلامی روایات و احکام کا صفحہ کاغذ سے اڑا دینا مشکل دیکھئے شریعت اسلام کیا کہتی ہے :-

"بروئے شریعت اسلام کسی واقعہ کے ثبوت کے لئے دو گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو دو مرد ہونے چاہئیں۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں۔ تو ایک مرد اور دو عورتیں ہونی چاہئیں" ؛ (بلاغ فردوسی صفحہ ۴-۵) ؛

شریعت نے تو پھر بھی عورت کا نصف اعتبار کیا لیکن قرآن نے تو ان کو بالکل ناقابل اعتبار بیان کیا ہے۔ چنانچہ بلاغ وہ آیات سورۃ البقر ۳۹ اور سورۃ الطلاق ا کا حوالہ دے کر لکھتا ہے کہ "ان آیات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کسی معاملہ کے ثبوت کے واسطے کم از کم ایک مرد گواہ ہونا ضروری ہے۔ صرف عورتوں کی شہادت سے کوئی واقعہ ثابت نہیں کیا جا سکتا"

قرآن کے اس صریح فتویٰ کی موجودگی میں مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ اسلام میں عورتوں کو مساوی درجہ دیا گیا ہے۔ لایعنی نہیں۔ تو اور کیا ہے ؟

مذہب اور اعمال

"مذاہب کتب الہامی، انبیا اور عقائد کے نام پر کیوں جھگڑتے ہو؟ پرماتما کے سامنے کوئی ہندو، مسلمان۔ بدھ۔ پارسی۔ عیسائی۔ جینی۔ یا یہودی نہیں۔ اس کے سامنے مذہب انسان ہیں جو پرماتما کی سنتان ہیں۔ اور وہ پرماتما ان سب کو اپنی سنتان سمجھتا ہے۔ مذاہب چھپے ہیں۔ لیکن سب کا پرماتما ان ٹھپوں کا خیال نہیں کرتا وہ اعمال کو دیکھتا ہے"

سادھو وسوانی کے اس قول کو دیکر معاصر "لائٹ" نے قرآن کے فقرے نقل کئے ہیں :-

"اور ان کا کہنا ہے۔ کہ یہودی اور عیسائیوں کے بغیر کوئی نہ ہوگا۔ جو جنت میں داخل ہو سکے۔ یہ ان کی بیہودہ خواہشات ہیں۔ کہو اگر تم سچے ہو تو ثبوت پیش کرو۔ جو اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور نیک اعمال کرنے والا ہے۔ وہ مالک کل سے جزا پائیگا۔ اور اس کے لئے کوئی ڈر نہیں ہے۔ نہ ہی وہ تکلیف پائے گا" ؛

مطلب یہ کہ سادھو ٹی ایل وسوانی کی وہی تعلیم ہے۔ جو قرآن کی ہے ؛

اگر اسی ایک فقرے سے قرآن کی تعلیم کی بابت رائے قائم کرنی ہو تو مان لیا۔ کہ اس کی یہی تعلیم ہے۔ لیکن "لائٹ"، بتائیگا۔ کہ مولانا محمد علی آنجہانی نے جو یہ کہا تھا۔ کہ ایک فاسق و فاجر مسلمان مہاتما گاندھی سے بہتر ہے۔ جن کی نیک زندگی کے مولانا اس قدر قائل تھے کہ وہ مہاتما کو مولوی ثناء اللہ کے مسلمانوں کے احتجاج کے باوجود اپنا سردار تسلیم کرتے تھے۔ تو اس نے مولانا کی تائید کی تھی۔ یا تردید؟ تائید یا تردید کچھ نہ کر کے خاموشی اختیار کی تھی تو کیوں؟ کیا اس لئے نہیں۔ کہ اسلامی شریعت بہشت کا اسلامی ٹھپے کے سوائے کسی دوسرے کو حق نہیں دیتی ؛

قادیانی اور نیک اعمال

جہاں تک کرم فلاسفی کا تعلق ہے لاہوری بلاشبہ زیادہ اُدار ہیں۔ لیکن قادیانی اس فلاسفی کے اثر سے پرے پرے رہنے میں ہی اپنی سلامتی سمجھتے ہیں۔ پر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان پر بھی اس کا جادو چل گیا ہے۔ چنانچہ ریویو آف ریلیجنز اسلام کی خوبیوں کا شمار کرتے ہوئے یہ بھی لکھ گیا ہے۔ کہ

"اسلام کہتا ہے۔ کہ اگر تم نیک کام کرو گے تو اچھے پھل پاؤ گے۔ اگر برے کرم کرو گے تو برے" اگر قادیانی "ریویو" کے اس فتویٰ کی بنا پر اپنے عقائد میں اصلاح کر لیں تو یقیناً قادیانیت کا وجود ہی نابود ہو جائے کیونکہ قادیانیت کی بنا اتنی نیک اعمال پر نہیں جتنی بہشتی مقبرہ پر ہے۔ جو شخص اپنی جائداد قادیانی مرشد کے سپرد کر دے۔ وہ اس کے حضور سے بہشت کا پاسپورٹ حاصل کر لے۔ اس سے مطلب نہیں۔ کہ وہ کس قسم کے اعمال کا مالک ہے۔ اگر اعمال پر بات آرہے۔ تو بہشتی مقبرہ کی کیا وقعت رہ جائے گی۔ مرنے کے بعد لاش کا کیا ہے۔ اسے دفن کرنا ہے کہیں کر دیں سیکڑوں کے خرچ سے قادیان پہنچانے کا کیا مطلب؟ محمد علی نے ایک بے گناہ مسلمان کو قتل کر دیا۔ جس نے بُرا کیا۔ لیکن بہشت کے بڑے ھیل" سے عقیدے کے پرچار کرنے والے "ریویو" کے بھائی بند اسے رحمت خدا کا حقدار قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے مقابلے پر سر میاں محمد شفیع سے عالم و فاضل۔ اسلام دوست شریف شہری کو رحمت خداوندی کا حقدار قرار دینے کو تیار نہیں ؛

بات یہ ہے کہ کرم تھیوری مردم پرست مذاہب کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ جہاں اعمال کی سزا و جزا پر بات آرہے۔ وہاں مردم پرستی کو کون پوچھنے لگا۔ قادیانیت یقیناً مردم پرستی کا دوسرا نام ہے۔ یہ بھلا اعمال کی سزا و جزا کے عقیدہ کو کیوں مقبول ہونے دیگی۔ تعجب نہیں کہ "ریویو" کے ایڈیٹر سے جواب طلبی ہو۔ اور اسے اپنے کئے پر پشچاتاپ کرنا پڑے ؛

کیسی عمدہ عبادت

"ریویو آف ریلیجنز" لکھتا ہے :-

"عبادت اسلامی میں نماز کیسی عمدہ عبادت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم پانچ وقت نہایت انکسار و عاجزی کے ساتھ اپنے خالق و مالک کے سامنے جھکیں . . . . ."

اس "کیسی عمدہ عبادت" کو مسلمان کے اندر ہی ہیں۔ جو نہ صرف یہ کہ عمدہ ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کا سد ہانت ہے۔ کہ یہ عرب کے لئے ہی ہو سکتی ہے۔ عرب کے باہر دوسرے ممالک کے لئے نہیں۔ چنانچہ معاصر انصاف (۵ فروری) نے مولوی مقبول احمد بی اے کا خیال بدیں الفاظ درج کیا ہے :-

"میرا خیال ہے۔ کہ ارکان کی پابندی فرض عمومیت کا درجہ ہرگز نہیں رکھتی۔ ورنہ نماز سوائے عرب قوم کے دوسرے کے لئے بالکل بے معنی اٹھنا بیٹھنا ہے۔ جس میں مذہب کی روح اتنی رہ جاتی ہے۔ جتنا بکرے کا گلا کاٹ کر قربانی کریں" ؛

کیا ایک مسلمان گریجوایٹ کی اس رائے کی موجودگی میں بھی یہ دعویٰ قائم رہ سکتا ہے۔ کہ نماز "کیسی عمدہ عبادت" ہے ؟

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ؛

یجیوپویت کا مہتو

(شری پنڈت دھرم دیو و دیا النکاو دیا واچسپتی منگلور)

ویداد سے کے سیو گیہ سمپادک جی نے انیک وید منتر یجیوپویت و شیک اُدھرت کئے ہیں۔ جن کو یہاں پھر سے دہرانے کی آوشیکتا نہیں۔ یہاں صرف اتھرو وید کے چھٹے کانڈ کے ۱۳۳ ویں سوکت کے ایک دو منتروں کا نردیش کرنا چاہتا ہوں۔ جن میں تری ورت پد دوارا یجیوپویت کا ورنن ہے۔ اس سوکت کا تیسرا منتر اس پرکار ہے:-

त्रयः पोषास्त्रिवृति श्र-
यन्तामनक्तु पूषा पयसा
घृतेन। अन्नस्य भूमा पु
रुषस्य भूमा भूमापशू-
नां तइह श्रयन्ताम्॥"

ارتھات اس یجیوپویت کے اندر اس کے پہننے والے برہمچاری کے دھارن کرنے کے کارن تینوں پرکار کی پشٹیاں (شاریرک، آتمک اور مانسک) دِرڑھ رہیں۔ پوشک پرماتما اس یجیوپویت دھاری کو گھرت ارتھات تیج۔ اور پیس ارتھات ویریہ سے سینچن کرے۔ اس یجیوپویت دھاری کو انن شکل ماترا میں پراپت ہو۔ اتم پرشوں سے سدا اس کا سمپرک ہوتا رہے۔ اور ایسو گی پشو اس کے گھر میں رہیں۔

یہ پرارتھنا یجیوپویت کے مہتو اور پریوجن پر پریاپت پرکاش ڈالتی ہے۔ جیسا کہ میں آگے بتانا چاہتا ہوں۔ یجیوپویت سوتات پریہ جہاں تین پرکار کے رِنوں کا سمرن کراتا ہے۔ وہاں اس کا تات پریہ کرتویہ کا سمرن کرانا ہے۔ کہ پرتیک یجیوپویت دھاری کو شاریرک، مانسک اور آتمک شکتی کی ورِدھی کے لئے پریتن کرنا ہے ویدکا

त्रयः पोषास्त्रिवृति श्रयन्ताम्

دوارا اسی درشٹی سے یہی مہتو پورن ہے۔ برہمچریہ آدمی کے بالن سے ویریہ رکشا اور تیج کا یجیوپویت دھاری میں ہونا سوبھاوک ہی ہے۔ 'تری ورت' پد کا یجیوپویت ارتھ

ब्रह्म वै त्रिवृत् ता० २१।१०।७॥
त्रिवृदेव स्तोमो भवति ते-
जसे ब्रह्म वर्चसाय (ता० ११
११॥, तेजो वै त्रिवृद्
ब्रह्मवर्चसं (ता० १९।७:
३॥)

اتیادی برہمن گرنتھوں کے وچنوں سے سمرتھت ہے۔ جس طرح سوتر بھی کہے ہیں۔ اسی اتھرو وید ۵-۲۸ کے دوسرے اور چوتھے منتروں میں بھی

इममिन्द्र संसृज वीर्याया-
स्मिन त्रिवृच्छ्रयतां पो-

پرئیوجن॥

یجیوپویت کے دھریہ رکشن آدی روپ جو جو ہیں برت تتھا شاریرک، مانسک، آتمک شکتی کے وکاس کے ساتھ سمبندھ کا سپشٹ نردیش ہے۔ اس لئے میرے وچار میں یجیوپویت کا تات پریہ تین رِنوں کے سمرن کرانے کے علاوہ جن کا مانیہ پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے نے اپنے لیکھ کے اندر وستار سے ورنن کیا ہے۔ ہمیں تحت کرتویوں کا سمرن کرانا بھی ہے۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے کہ جب استریوں کو یجیوپویت کے ادھیکار سے ونچت کر دیا گیا۔ تو پرشوں نے بھی ان کا یجیوپویت بھی خود دھارن کرنا شروع کر دیا۔ (۱) شاریرک، مانسک، آتمک شکتیوں کے وکاس ارتھ پریتن۔ یجیوپویت کے تین سوتر ان تینوں کا نردیش کرتے ہیں۔ جیسے کہ

त्रयः पोषा-
स्त्रिवृति श्रयन्ताम्

اس وید منتر میں بھی بتایا گیا۔ یہ کہنے کی آوشیکتا نہیں کہ پراچین شاستروں میں تین ہی سوتروں کا نردیش ہے اگرچہ آج کل پوراناک گرہستھ چھ بھی دھارن کرتے ہیں۔

(۲) یجیوپویت کے تین سوتر تری ودھ پوترتا ارتھات شاریرک، واچک اور مانسک شدھی کا نردیش کرتے ہیں۔ اس پوترتا کا سمارک ہونے کے کارن ہی یجیوپویت کو پوتر چنہہ مانا گیا ہے۔ اور منتر برہمن کے سو پرسدھ منتر میں کہا گیا ہے کہ

यज्ञोपवीतं परमं प-
वित्रं प्रजापतेर्यत् सहजं
पुरस्तात् आयुष्यमग्र्यं प्रति
मुञ्च शुभ्रं यज्ञोपवीतं
बलमस्तु तेजः॥

ارتھات یجیوپویت ایک اتینت پوتر اور سرل چنہہ ہے۔ جس کا اپدیش پرجاپتی پرمیشور نے وید دوارا سرشٹی کے پرارمبھ میں دیا ہے اس کے تات پریہ کو سمجھتے ہوئے دھارن کرنے سے دیرگھ آیو، بل، تیج کی ہمیں پراپتی ہو۔

(۳) یجیوپویت وید ادھیین کا نشان مانا ہی جاتا ہے۔ اور یہ بات ٹھیک بھی ہے کیونکہ ویدوں کے پردھان وشے گیان، کرم، اپاسنا تین ہیں۔ اسی لئے بھی ویدوں کو تری نام سے کہا جاتا ہے۔ پرتیک یجیوپویت دھاری سنکلپ کرتا ہے۔ کہ وہ آتم گیان کو پراپت کرے آتم کرم کرے۔ اور وید وکت پرکار سے اپاسنا ابھیاس کر کے پرماتما کا لابھ کرے۔ اس پرکار وید ادھیین کے ساتھ یجیوپویت کے سوتروں کا سمبندھ سپشٹ ہے۔

(۴) یجیوپویت کا پریائے واچی شبد ہی برہم سوتر ہے۔ برہم سوتر شبد سے یہ بات صاف گیات ہوتی ہے۔ کہ برہم اتھوا ایشور کی پراپتی کے ساتھ اس یجیوپویت کا وشیش سمبندھ ہے۔ خاص کر ویدوں میں برہم کی پراپتی کے لئے گیان، کرم اور اپاسنا یہ تینوں آوشیک سادھن مانے گئے ہیں۔ اس لئے یجیوپویت کے ۳ سوتر ان تینوں کا بھی ہمیں سمرن کراتے ہیں۔ یہ تینوں ساتھ ساتھ چلنے چاہئیں۔ ان میں سے کسی ایک کے بھی ابھاو میں موکش کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔

(۵) اوپر جس بات کا نردیش کیا گیا ہے۔ اسی کی انیک پراچین گرنتھوں سے پشٹی ہوتی ہے مثال کے طور پر مہرشی نارائن پرنیت 'پرنو واد' نامک پراچین گرنتھ میں جس کا انگریزی انواد سوپرسدھ ونوان ڈاکٹر بھگوان داس جی ایم اے نے SCIENCE OF THE SACRED WORD کے نام سے تین بھاگوں میں پرکاشت کرایا ہے۔ یجیوپویت کی ویاکھیا کرتے ہوئے کہا ہے

"یجیوپویت وید شاستر کے ادھیین روپ برہمچریہ کا پرارمبھ سوچک ہے۔ جیسے کہ گرہستھ ہوتا ہے۔ اُپ نین سنسکار میں یجیوپویت کے ۳ سوتر اس بات کا چنہہ ہیں کہ یجیوپویت دھاری کو آتم گیان، آتم کرم اور آتم اپاسنا کا سدا ابھیاس کرنا ہے۔ برہم پراپتی کی اچھا سے ہی اپاسنا کی جاتی ہے۔ اس لئے خاص کر اس میں اور اپرکیت میں وشیش طور پر بنتا ہے اس پرکار یجیوپویت ایک اتینت سرل اور پوتر نشان ہے۔ جس کے دوارا ہم اپنے انیک کرتویوں کا سمرن کر سکتے ہیں۔ نہ کہ سادھارن منشوں کو ان نشانوں کی آوشیکتا ہوتی ہے۔ سنیاسی ان کا پری تیاگ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کا چت دن رات برہم پراپتی رہتا ہے۔ اس پوتر نشان کے تات پریہ کو پرکٹ رہتی سے بہت سماتی سمجھتے ہیں اس کے دوارا بھی اپنے جیوتوں ادھک ادھک آریہ ارتھات شریشٹھ بنانے کا پریتن کرنا چاہئے نہ کہ اس کا پری تیاگ کرتے ہوئے پراچین ستیہ شاستروں کے پرتی اپنی اُپیکشا کا پریچہ دینا آشا ہے کہ وچارشیل سجن ان نردیشوں سے لابھ اٹھاویں گے۔

---

† ज्ञातस्त्वया द्विज॥
श्लोक ८२॥

"اے بھگوان! یدھ ستھل میں کس طرح نردوش انتہکرن سے جنگ کر سکوں گا؟ اور کس طرح سے سب دشمنوں کو جیت سکوں گا؟

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۱)

پورانکوں کے اعتراضات کا جواب

(بقیہ صفحہ ۱۰)

ہے۔ کو گمند شبد کا کوئی بھی روپ ہو دوا سمان واچی ہی ہوتا ہے۔ تو بھی ٹھیک نہیں کیونکہ جہاں اس شلوک میں ایک روپ त्वं تحقیر کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے وہاں اسی مہا بھارت میں سینکڑوں مقام پر اسی کا تعظیم کے معنوں میں بھی استعمال موجود ہے چنانچہ دیکھئے۔ اس شلوک میں سنجے دھرت راشٹر کو اسی شبد سے نمسکار کرتا ہے اور کہتا ہے:-

सञ्जयोऽहं महाराज
नमस्ते भरतर्षभ।
हतो भीष्मः शान्तनवो
भरतानां पितामहः॥१३
३॥

یعنی "سنجے بولے! اے مہاراج بھارت پرور (प्रवर)! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں میں سنجے ہوں۔ بھارت پتا بھیشم مارے گئے" یہاں پر صاف نمستے شبد پڑا ہوا ہے۔ جو کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ جس کا استعمال بھی بڑے آدمی کے لئے ہی کیا گیا ہے۔

اسی طرح یدھشٹر نے بھی اس شبد کا استعمال کیا ہے۔ دیکھئے:-

हन्त पृच्छामि तस्मा-
त्वां पितामह नमोऽ
स्तु ते।
वधोपायं ब्रूहि त्वम-
मात्मनः समरे परे।
महा० भीष्म पर्व १०३
४९॥

اے پتامہا! میں آپ کو پرنام کرتا ہوں میں اس وجہ سے آپ کو پوچھتا ہوں۔ کہ آپ جنگ میں دشمن کے ذریعہ سے کس طرح مارے جائیں گے؟ اس کا علاج کہئے۔ یہاں تین جگہ اس لفظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ دو جگہ تو (त्वं) کا اور ایک جگہ "تے" کا اور وہ بھی (नमः) شبد کے یوگ میں۔ استعمال کرنے والا بھی کوئی معمولی آدمی نہیں۔ بلکہ یدھشٹر جی مہاراج اپنے واجب التعظیم بزرگ بھیشم پتامہا کے لئے اس لفظ کو استعمال کر رہے ہیں کسی ایرا غیرا کے لئے نہیں۔

تیسری جگہ بھی یدھشٹر مہاراج اپنے پوجیہ گورو درونا چاریہ سے کہتے ہیں:-

आमन्त्रये त्वां भगवन्
योत्स्ये विगतकल्म-
षः।
कथं जयेयं रिपूनन्नु

پورانکوں کے اعتراضات کا جواب باصواب

(از پنڈت آتما رام جی کشیپ پانڈ اپدیشک ودیالیہ لاہور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

چھٹا اعتراض

ایسے ہی منشی جی کا چھٹا اعتراض بھی "سماورتن سنسکار میں سناتک دکشن کی طرف منہ کرکے پتروں کو پانی دیتا ہے۔" ان کی ناسمجھی یا اگر ایسا نہیں ہے تو بے ایمانی پر مبنی ہے۔ کیونکہ اس میں بھی انہوں نے مرتک پتروں کو پانی دینے کا الزام لگا کر دیدہ دانستہ دروغ گوئی کی۔ اور لوگوں کو صریح دھوکا دیا۔ حالانکہ ہمارے اس فعل سے ہرگز ہرگز یہ مراد نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب ہے۔ کہ جو طالب علم تعلیم کی تکمیل کرکے عملی دنیا میں آنا چاہتا ہے۔ تو وہ کیونکہ دنیا کے نشیب و فراز سے بے بہرہ اور اس میں درپیش آنے والی الجھنوں سے عملی طور پر بالکل ناواقف ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اس میدان میں قدم رکھنے سے پہلے ان بزرگوں سے کہ جنہوں نے یہ سب مراحل طے کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جو اس مجلس میں دکشن کی طرف تشریف فرما ہوتے ہیں۔ ہاتھ میں پانی لے کر اس طرح سے التجا کرتا ہے:-

ओं पितरो शुन्धध्वम्॥

"یعنی اے بزرگو! آپ میرے اس پانی کی طرح ابر رحمت ہوجیو" اور اس کے ساتھ ہی پانی کو زمین پر ڈال دیتا ہے۔ گویا ایک عملی مثال پیش کرتا ہے۔ کہ جس طرح یہ پانی زمین کی ہر ایک قسم کی گرد و غبار کو بٹھا کر اسے شانت کرتا ہے۔ اسی طرح اے تجربہ کار اور جہاں دیدہ بزرگو! آپ بھی میری اٹھتی ہوئی جوانی کو جو انسان کو اکثر بدمست بنا کر اس سے جائز و ناجائز سب کچھ کروا ڈالتی ہے۔ اپنی پند و نصائح سے شانت کرکے مجھ میں حقیقی حاصل کرا کے اور ہدایت کریں آپ کے کہ ان نصائح کے سامنے پانی کی طرح ملائم ہو کر سر تسلیم خم کروں گا۔ چنانچہ یہی ہدایت اسے روانگی کے وقت آچاریہ کی طرف سے بھی ہوتی ہے:-

"جب کبھی تجھے اپنے اخلاق کے متعلق کسی قسم کا شک پیدا ہو۔ تو سب سے زود اندیش بے رو رعایت بزرگی عیز دیکی حلیم الطبع عاشق صداقت اور منصف مزاج بزرگ ہوں ان کے طرز عمل کو اپنا رہنما بنانا"

لہٰذا معاملہ بالکل صاف ہے۔ کہ سناتک کے پانی دینے کا مقصد پرانک عقیدہ کے مطابق پتروں کو پانی پہنچانا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اپنے میدان میں بزرگوں کی رہنمائی حاصل کرنے کے لئے اس کام کو کرتے ہیں۔ جو ان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مگر ہمارے منشی جی ہیں کہ آنکھیں بند کئے پتروں پر ہی جل چڑھانے کی رٹ لگا رہے ہیں۔ نہ جانے ان کی عقل کو کیا ہوا۔ جو اس سیدھی سی بات کو بھی نہیں سمجھتے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ اپنے آپ کو معلم الملکوت سے بھی بڑھ چڑھ کر سمجھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ "ابھی ابھی ہندیا لکھی ہی ہے۔ ہمارا مقابلہ کیا کروگے تمہارے تو بڑے بڑے پنڈت بھی ہمارے مقابلہ پر نہیں ٹھیر سکتے" ناظرین! ذرا انصاف سے کہنا کہ کیا چھوٹا منہ اور بڑی بات نہیں؟

ساتواں اعتراض

منشی جی کی ایک اور نرالی دیکھئے آں جناب آریہ سماجیوں کو مورتی پوجک بتاتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:-

"آریہ سماجی بھی مورتی پوجک ہے" اور وہ اس طرح کہ سنسکار ودھی میں سرسے جوتر اور چھلتے کو مخاطب کیا گیا ہے:-

کیوں صاحب! کیا کسی سے خطاب کرنا اس کی پوجا کرنا ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ اے سربلند ہمالہ! اے مقدس گنگا! تم بھارت کی عظمت کے محافظ ہو۔ تمہاری گود میں گوتم کنادا اور رشی دیانند جیسے سپوت کھیل چکے ہیں میرے دل میں تمہاری انتہائی محبت ہے۔ تمہاری رفعت کے سامنے دنیا کی سائنس سرنگوں ہے۔ تو کیا یہ گنگا اور ہمالیہ کی پوجا ہے؟ اور وہ بھی ان معنوں میں کہ جن معنوں میں آپ مورتوں کو پوجتے ہیں؟ نہیں۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ متکلم کی ادبی بلند خیالی اور اس کے کرم کی فصاحت و بلاغت کا اظہار ہے۔ چنانچہ ایسے خطابات سے ہمیشہ یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ مخطوب خاطب کی نظروں کا آئینہ ہونے سے قابل قدر ہے۔ یہ تو ہوا ادبی نقطہ اب ذرا شاستروں کی طرف آئیے۔ ویدک قرأت کا قاعدہ ہے۔ کہ اس کے ہر منتر کی شرد عات "اوم" سے کی جاتی ہے۔ اس کے لئے پانینی منی کا یہ سوتر ہے۔

ओं पादाने॥

(۸-۲-۸۷) اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی منتر کا کچھ بھی مضمون کیوں نہ ہو۔ ایشور اس مضمون کے بھی مضمون ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہی قاعدہ ایک حد تک دنیاوی کاموں میں بھی پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھئے کہ جب کوئی شخص کسی تصویر کی تعریف کرتا ہے۔ تو حقیقت میں وہ تصویر کی تعریف نہیں ہوتی۔ بلکہ اس مصور کی تعریف ہوتی ہے۔ جس نے اسے بنایا ہو۔ پس اسی اصول کو مدنظر رکھ کر مذکورہ بالا اعتراض پر بھی نظر ڈالئے گا۔ پھر دیکھئے گا۔ کہ آپ کے اعتراض کی کچھ قدر و قیمت رہ جاتی ہے۔ یا نہیں؟ اور یہاں تو آپ کا یہ اعتراض جیسا ہی نہیں ہوتا ہم منتر کا ہی ترجمہ کئے دیتے ہیں تاکہ ناظرین پر بھی آپ کی قلعی کھل جائے۔

ओ३म् ब्रहस्पते छदिरसि पापमनो मन्तेधेहि॥

"اے برہسپتی کے چھاتے! تو سب کے سر پر سایہ کرنے والا ہے۔ مجھے پاپ سے محفوظ رکھ (کوئی شے) میرے جلال اور نیک نامی کے راستے میں حائل نہ ہو"

دیکھئے کتنی پاکیزہ تعلیم اور کس قدر بلند خیالی ہے۔ کہ چھاتہ لیتے وقت صرف دھوپ اور بارش ہی تک نظر نہیں پہنچی۔ بلکہ اس سے کہیں آگے بڑھ کر گناہوں کا خیال آتا ہے جن کے روکنے میں اس معمولی کپڑے کے چھلتے کو ناکارہ پاکر برہسپتی کے چھاتے کے لئے التجا کی جاتی ہے ——— ہمارے منشی جی نے لفظ برہسپتی پر مذاق اڑایا تھا۔ آپ اس وقت ایسے بھانگ کے نشے میں آئے ہوئے تھے۔ کہ اس کے معنی ہی نہ سمجھ سکے۔ چنانچہ انہوں نے کئی بار کہا کہ نہ جانے یہ برہسپتی کیا بلا ہے حالانکہ ایک معمولی ہندی پڑھا ہوا بچہ بھی اس بات کو جانتا ہے۔ کہ

बृह

کے معنی بڑا اور

पति

کے معنی مالک ہے۔ یعنی بڑا مالک۔ جو ایشور ہے۔

چنانچہ گناہوں سے بچنے کے لئے اسی کی پناہ مانگی گئی ہے۔ تو بتلائیے۔ کہ اس میں کیا غضب ہوگیا۔ جس سے کہ ہمارے منشی جی پر بجلی ٹوٹ پڑی۔ اور وہ اسے بھی مورتی پوجا بتلانے لگے۔ بھلا سوچو تو سہی۔ کہ کہاں تو وہ ٹن ٹن۔ پوں۔ پوں اور پتھر کے آگے مغزپچی کرنا؟ اور کہاں ایشور پرارتھنا۔ ہے نہ زمین آسمان کا فرق۔ مگر ہمارے منشی جی ہیں۔ کہ اس موٹی بات تک بھی تمیز نہیں کر سکتے۔

نمستے پر اعتراض

اس بات کو سب جانتے ہیں۔ کہ پورانک پنڈتوں میں کسی شاستر یہ بات کے سمجھنے کی قابلیت ہو یا نہ ہو۔ لیکن یہ بات ضرور ہے۔ کہ وہ ویاکرن کے گراموفون ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے منشی جی ہیں۔ کہ وہ اس سے بھی بالکل کورے ہیں۔ چنانچہ ان کا یہ اعتراض کرنتے ہیں

नमः

کے ساتھ لفظ

ते

ایمان واچی ہے۔ جس کی بجائے (भवान) ہونا چاہئے ہمارے خیال کی تائید میں ایک زبردست ثبوت ہے۔ کیونکہ اس بات کو سنسکرت کا ایک معمولی طالب علم بھی جانتا ہے۔ کہ شبد کے ساتھ پر تھا نت بھوان

भवान

شبد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ ودھبگتی ہوتی ہے۔ جس کے لئے پانینی منی رت اشٹا دھیائی کا یہ سوتر ہے

चतुर्थी

नमः स्वस्ति स्वाहा: स्वधालं वषड्योगाच्च॥ २।३।१६॥

جس میں اس پاد کے تیرہویں سوتر سے

चतुर्थी

کی انوورتی لاکر یہ جتایا گیا ہے کہ

नमः

وغیرہ کے سوتر میں آئے الفاظ کے یوگ میں چترتھیانت شبد ہی ہوسکتے ہیں۔ دوسرے نہیں۔ چنانچہ اسی اصول کے مطابق نمستے میں بھی جس کے معنی تیاوت سنسکار کے ہیں۔ اور جو ہر عمر و درجہ کے آدمی کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

नमः

شبد کے یوگ میں سرونام یشمت

युष्मद

شبد کے چترتھیانت ایک وچن تے کا ہی پریوگ کیا گیا ہے جس کی تردید ویاکرن کے کسی بھی قاعدے سے نہیں ہوتی۔ بلکہ برخلاف اس کے نمستے شبد وغیرہ بھی دھارمک کتب میں پایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کے پوران بھی اس سے خالی نہیں۔ ان میں سینکڑوں جگہ نمستے کا استعمال کیا گیا ہے جو موقعہ و محل کے مطابق ہر درجے کے آدمی کے لئے ہے۔ جن میں سے دو مقام بطور نمونے کے یہاں بھی ظاہر کئے جاتے ہیں۔ دیکھئے برہم پوران ادھیائے پہلا شلوک آٹھواں

नमस्ते नाथ मे जन्मा

شلوک نمبر ۱۰

नमस्ते सकल

आत्मने

پھر بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آپ اس بنا پر نمستے میں آئے "تے" شبد کو بے ادبی سوچک بتلا رہے ہیں۔ اگر آپ کو مہابھارت کے اس شلوک پر نازہو۔ کہ جو آپ نے پڑھا تھا:-

त्वमित्यत्र भवन्तं हि ब्रूहि पार्थ युधिष्ठिरम। त्वमित्युक्तोहि निहतो गुरु भवान भरत॥ महाभारत। कर्ण पर्व अ० १०२ श्लो० ६३॥

سو مہربان! اول تو یہاں پر نمہ کے یوگ میں نہیں ہے۔ اس لئے یہ آپ کے دعویٰ کی دلیل نہیں ہوسکتا۔ یوں کہ آپ کا کہنا ہے۔ کہ نمستے میں نمہ کے یوگ میں تے شبد اپمان واچی ہے۔ دوسرے وید کے مقابلہ میں یہ شلوک پرمان نہیں۔ اور تیسرے اگر آپ کا مطلب تے سے

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۹ کالم ۲)

یاد رفتگان

نمبر ۴۳

ماسٹر بنودی لعل عرف رُدّر سین

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور)

امرت سر میں ماسٹر گوردااس رام جی نے ہندو ہائی سکول کھولا ہوا تھا۔ یہ ۱۸۹۲ء کی بات ہے۔ جس زمانہ میں ماسٹر گورداس رام نے امرتسر میں ہندو ہائی سکول کھولا تھا۔ اس زمانہ میں سکول کھولنا کمائی کا ذریعہ تھا۔ ماسٹر گورداس رام جی عموماً مختلف شہروں میں اس بنا پر کئی سکول کھول چکے تھے۔ جب ایک جگہ کام بند ہوتا نظر آتا تھا۔ تو وہ کسی دوسری جگہ چلے جاتے تھے۔ اور نئی جگہ ایسا ہی کاروبار جاری کیا کرتے تھے؛

امرتسر میں ان دنوں ایسے کئی سکول کھلے ہوئے تھے۔ پنجابی ہائی سکول۔ سر جیمز لائل سکول۔ بیج ناتھ سکول۔ رفاہ عام سکول وغیرہ سکول تھے۔ پنجابی ہائی سکول آج کل کے مشہور راؤ بہادر ماسٹر آتما رام جی امرتسری نے کھولا تھا اب یہ سکول ہندو سبھا ہائی سکول کے ساتھ مل گیا ہے۔ ہندو سبھا ہائی سکول اب کالج کے درجہ تک پہنچ گیا ہے۔ اور سر جیمز لائل سکول اور رفاہ عام سکول بند ہو گئے ہیں۔ اور بیج ناتھ ہائی گورنمنٹ ہائی سکول کے سامنے اب تک جاری ہے؛

اس زمانہ کے ہندو ہائی سکول میں ایک ماسٹر تھے۔ اُن کا نام بنودی لعل تھا۔ بنودی لال جی سناتن دھرم کے حامی تھے اور اُس زمانہ میں سناتن دھرم سبھا بھی امرتسر میں بڑے زور شور پر تھی۔ سناتن دھرم سبھا کی طرف سے جس کا اپنا کوئی مندر نہیں تھا۔ کبھی شوالہ شنکر ناتھ کبھی جمعدار خوشحال سنگھ کی حویلی میں اور کبھی لالہ سیتا رام شکارپوری کی لائبریری کی چھت اور صحن میں سناتن دھرم سبھا کے بڑے بڑے لیکچراروں کے لیکچر ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ پنڈت دین دیال کے گاگر مل کے مندر یں ڈل ہال دروازہ میں لگاتار ۱۲ لیکچر ہوئے؛

سنتوکھ سر امرتسر پر ایک پنڈت سبھا تھی یہ بھی سناتن دھرم سبھا کا ہی دوسرا روپ تھی ایک سانگو سناتن دھرم سبھا تھی۔ غرضیکہ بہت سی سناتن دھرم سبھائیں امرتسر میں کام کرتی تھیں۔ ماسٹر بنودی لعل جی ان سب سبھاؤں کے روح رواں تھے۔ ان سب سبھاؤں میں پہنچتے تھے۔ اور سناتن دھرم سبھاؤں کے سدھانتوں کے حق میں لیکچر دیا کرتے تھے۔ مورتی پوجا شرادھ وغیرہ مضامین پر لیکچر دیا کرتے تھے۔ آریہ سماج سے ان کو سخت نفرت تھی۔ آریہ سماج کا بات بات میں مضحکہ اُڑایا کرتے تھے؛

جہاں کہیں انہیں کوئی آریہ سماجی مل جاتا تھا۔ وہ اس سے بحث شروع کر دیتے۔ اور اس کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرتے اب ماسٹر بنودی لال جی کو ایک نئی بات سوجھی۔ وہ آریہ سماج کے ہر ایک لیکچر میں جاتے۔ لیکچر کے نوٹ لیتے اور پھر ان لیکچروں کا جواب کسی نہ کسی سناتن دھرم سبھا میں جا کر دیتے؛

بہت دیر تک وہ یہ کام بڑے جوش سے کرتے رہے؛ ایک دفعہ اسی طرح آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں پہنچ گئے۔ وہاں ستیارتھ پرکاش کی کتھا ہو رہی تھی۔ ستیارتھ پرکاش میں سے کچھ حصہ سنایا جا رہا تھا۔ اب ماسٹر بنودی لعل کو یہ سوجھی کہ اس کتھا کا بھی کھنڈن سناتن دھرم سبھا میں کیا جاوے۔ اُس وقت سناتن دھرم سبھائیں آریہ سماج کی ہر ایک بات کا کھنڈن کرنا اپنا فرض سمجھتی تھیں ماسٹر بنودی لعل نے کھنڈن کی غرض سے ستیارتھ پرکاش کے اُس حصہ کو پڑھنا شروع کیا جس حصہ کی انہوں نے کتھا سنی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ رفتہ رفتہ اُن کے خیالات میں تبدیلی آنے لگی پھر ستیارتھ پرکاش کے باقی حصوں کو انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ پھر تو اُن کے خیالات میں عجیب تبدیلی آ گئی۔ اب ماسٹر بنودی لعل جی آریہ سماج کے مخالف نہیں رہے انہوں نے سناتن دھرم سبھا میں جا کر آریہ سماج کے کھنڈن کرنے کے کام کو چھوڑ دیا اور آریہ سماج میں آنا شروع کر دیا۔ آریہ سماج سے اُن کی نفرت دُور ہو گئی۔ اور دن بدن آریہ سماج سے محبت ہوتی گئی؛

اب انہوں نے محسوس کیا کہ اُن کے نام کی بھی تبدیلی ہوتی چاہیئے۔ انہیں اپنا نام بنودی لعل بے معنی معلوم ہونے لگا۔ انہوں نے اپنے نام کو تبدیل کرا لیا۔ اور بنودی لعل سے رُدّر سین بن گئے۔ اب ماسٹر رُدّر سین جی آریہ سماج کے بھگت تھے۔ ہندو سکول کی نوکری چھوڑ دی۔ پرائیویٹ طور پر لڑکوں کو پڑھانے کا کام کرتے تھے۔ اور جو کچھ اس طرح آمدنی ہوتی تھی۔ وہ اپنے پیارا ودیا کتابوں میں خرچ کرتے تھے۔ پریوار اُن کا بڑا مختصر تھا۔ ایک ماتا تھی۔ اور خود تھے کپڑے وغیرہ پر بہت تھوڑا خرچ کرتے تھے۔ اور اپنا ذاتی خرچ اُن کا مختصر تھا؛

ماسٹر رُدّر سین جی کو اب سنسکرت پڑھنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ امرت سر میں سوامی سیتا رام جی تھے۔ اُن سے اشٹا دھیائی اور اپنشدیں پڑھنی شروع کیں۔ پنڈت بھیم سین جی اٹاوہ والے نے اس زمانہ میں اپانشدوں کا بھاشیہ شائع کیا تھا۔ وہ انہوں نے خریدا اور پڑھنا شروع کیا۔ ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی کو بڑے غور سے پڑھا۔ جو لگن اور جوش پہلے آریہ سماج کی مخالفت میں کام آتے تھے۔ وہ اب آریہ سماج کے حق میں کام آنے لگے اور ماسٹر رُدّر سین جی پکے آریہ سماجی بن گئے؛

ماسٹر رُدّر سین جی اب شدھیاں کرانے لگے۔ پرچار کرنے لگے۔ آریہ سماج میں لیکچر دینے لگے۔ شاہ پورا ریاست راجپوتانہ میں ریاست کے راج سکول میں ایک جگہ سکنڈ ماسٹر کی خالی تھی۔ شاہ پورہ کے مہاراجہ ادھیراج آریہ سماجی تھے۔ اس لئے انہوں نے شاہ پورہ جانے کی خواہش ظاہر کی شاہ پورہ میں سکنڈ ماسٹر ہو گئے۔ اور آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ اور زندگی کا بقایا حصہ راجپوتانہ میں گذارا؛

ماسٹر رُدّر سین جی نے شاہ پورہ پہنچ کر شادی کر لی۔ اور پریوارک جیون آنند سے گذارا۔ شاہ پورہ میں آریہ سماج کے کاموں میں برابر حصہ لیتے رہے۔ اور آریہ سماج کا کوئی کام ایسا نہیں تھا۔ جس میں دلی شوق اور لگن سے وہ شامل نہ ہوتے ہوں۔ ماسٹر رُدّر سین اُن لوگوں میں سے تھے۔ جو اپنی آتما کی آواز کی پیروی کرتے تھے۔ جب اُن کی اندرونی آواز اُن کو کہتی تھی۔ کہ سناتن دھرم سبھا سچی ہے۔ اور آریہ سماج غلطی پر ہے۔ اُس وقت وہ آریہ سماج کی مخالفت کرتے تھے۔ اور سناتن دھرم کی حمایت کرتے تھے۔ مگر جب اُن کو پتہ لگا۔ اور یقین ہو گیا کہ آریہ سماج سچائی پر قائم ہے۔ اور ویدک دھرم ہی شانتی دے سکتا ہے۔ تو وہ ویدک دھرم کے سچے پرچارک بن گئے۔ اور اپنے خیالات کو پھیلانے کا کام کیا +

"پرکاش" کے لئے نئے خریدار پیدا کرنا آپ کا دھارمک فرض ہے +

پورانکوں کے اعتراضات کا جواب

(بقیہ مضمون صفحہ ۹)

اس معاملہ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ مجھے مشورہ دیجئے"

یہاں بھی وردنا چاریہ کے لئے "स्व" شبد استعمال کیا گیا ہے۔ اس قسم کے اور بھی سینکڑوں پرمان موجود ہیں۔ لیکن ہم اسی پر اکتفا کرتے ہوئے اپنے مشر جی سے بتلائے دیتے ہیں۔ کہ "سو" شبد بذات خود نہ تحریم کے معنوں میں آتا ہے اور نہ ہی تذلیل کے معنی رکھتا ہے۔ بلکہ جن معنوں میں اس کا استعمال کیا جائے۔ انہیں ادا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اوپر کے شلوکوں سے ظاہر ہے۔ اس لئے آئندہ کسی عالم کے سامنے ایسی غلطی نہ کر بیٹھنا۔ نہیں تو بہت شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ یہ میں آپ کو دوستانہ رائے دیتا ہوں۔ اگر مان لیں۔ تو اچھا۔ ورنہ ذلت اٹھانی ہوگی۔

بقول شخصے ؎

مانو نہ مانو جاں جہاں اختیار ہے

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

ہندو رسومات کی قربان گاہ پر

(بقیہ صفحہ ۱۲)

وہ اس کو واپس نہیں ملا۔ وہ تین دفعہ غریب دو ہرا کے پاس ساہوکار کے آدمی آئے لیکن یہ۔ دانے دانے کو محتاج دو ہرا قرضہ کہاں سے دیتا۔ ساہوکار نے عدالت میں نالش ٹھوک دی۔ اور ایک دن غریب دو ہرا کا مکان نیلامی پر چڑھ گیا۔ ہمسائیوں نے ایک دو منٹ کے لئے نزاد نزاد بھی کیا۔ رقیق القلب عورتوں نے چار آنسو بھی اس غریب دو ہرا کے حال زار پر بہائے لیکن تابکے۔ غریب بیکس کو مکان چھوڑ کر گھر گھر کی ٹھوکریں کھانی پڑیں؛

(۱۱)

کملا دنیا سے رخصت ہو گئی۔ کملا کی ساس دو مہینے کے اندر دوسری بھولائی کملا کا باپ دنیا سے رخصت ہوا۔ کملا کی دو ہرا ماتا گھر گھر کی ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہے۔ لیکن بد قسمت قوم یہ تمہاری جانگداز کہانی یہ تمہاری افسوسناک داستان ایک کملا پر ہی منحصر نہیں ہے اس قسم کی سینکڑوں کملا دیویاں ادھ کھلی کلیاں تمہارے باغ سے بہار کے شروع ہوتے ہی کمھلا گئیں "ہیرڈ بھوگ" کی قربان گاہ پر اس طرح صرف ایک ہی خاندان نہیں چڑھا۔ بلکہ ہماری آنکھوں کے سامنے اس دیدی پر دن رات درجنوں خاندان چڑھ رہے ہیں۔ لیکن وائے بر حال ما غریباں دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے ہیں۔ سنکر بھی نہیں سنتے ہیں اے کاش! ہمیں وہ آنکھیں عطا ہوں۔ جن سے ہم۔

ہندو رسومات کی قربان گاہ پر

عبرت انگیز کہانی

(۱)

شوبھاوتی نے بڑے چاؤ سے انگلیوں پر گن کر کہا کہ اب شوراتری میں صرف ایک مہینہ اور دو دن رہ گئے ہیں۔ اس دن میرے سسر جی میرے لئے گلدار چمپئی رنگ کی ساڑھی لائیں گے۔

شوراتری کا نام سنکر کملا کا رنگ فق ہو گیا۔ لاکھ ضبط کرنے پر بھی وہ اپنے دل کے جذبات کو چھپا نہ سکی۔ چہرے کی بدلی ہوئی رنگت نے اس کے دل کا راز آشکارا کر ہی دیا۔

"کملا شوراتری کا نام سنکر تم کیوں اتنی اداس ہو گئی ہو؟" شوبھاوتی نے بڑے پیار سے کہا۔

"کچھ نہیں" یہ کملا کا جواب تھا۔

(۲)

قدرت نے کملا کو کشمیری خوب صورتی کا ایک ماڈل بنایا تھا۔ لیکن جس فیاضی سے قدرت نے کملا کو حسن و صورت عطا کی تھی۔ اس سے دوگنی فیاضی سے حسن سیرت بھی بخشی تھی۔ وہ ایک وفادار بیوی۔ سلیقہ شعار بہو اور نیک کردار عورت تھی۔ ساس سسر کی تابعداری کو وہ دھرم سمجھتی تھی۔ نندوں اور دیوروں سے وہ اس شفقت اور چاؤ سے پیار کرتی تھی۔ جو شفقت اور چاؤ بھائی بہن کے پریم میں ہوتا ہے۔ لیکن اُس کی ساری خوبیاں اور اس کے سارے گن سب اکارت تھے۔ اس لئے کہ اس کا باپ غریب تھا۔ وہ اس قابل نہیں تھا۔ کہ کملا کے سسرال میں شادی کے بعد وہ سارے "پروگ" اور "تیز" بھیج سکے۔ جن "پروگوں" اور "تیزوں" پر کشمیری پنڈتوں کی خاندانیت اور وجاہت کا نشان منحصر ہوا کرتا ہے۔ اور جن "پروگوں" اور "تیزوں" کے باعث سینکڑوں کشمیری پنڈتوں کے گھر برباد ہو گئے۔ سینکڑوں لڑکیوں کی اٹھتی جوانیاں برباد ہو گئیں۔ ابھی کملا کی شادی کو پورا ایک سال بھی نہیں ہوا تھا۔ لیکن اس ایک سال میں ساس کے تیز تیروں سے زیادہ چبھنے والے طعنوں نے کملا کا معصوم جگر چھلنی بنا دیا تھا۔ سال کے "بڑے دن" کیا آئے تھے کملا کے لئے مصیبتوں کے بادل۔ ان بادلوں میں کملا کی دلی خوشیاں چھپ جاتی تھیں۔ ہمسایہ پڑوسی دنوں کی خوشیاں مناتے تھے۔ لیکن کملا کے دن خاموشی اور پرسوز گریہ و زاری میں ختم ہوتے تھے۔ آہ! ایشور! تم نے میرے باپ کو غریب کیوں پیدا کیا۔ پربھو! کاش! میری ساس کو بھی وہ دل عطا کرتا جو غریبوں کے دُکھوں کو محسوس کرے۔ جس دل میں غریبوں کے لئے ہمدردی ہو۔ لیکن کملا کی اس دلسوز پرارتھنا میں کبھی اثر پیدا نہ ہوا۔

(۳)

محلہ بھر کی نئی بیاہی لڑکیاں شوق اور چاؤ سے شوراتری کی انتظار میں گھڑیاں گنتی تھیں۔ وہ دیدہ براہ تھیں۔ اب گھر کا آدمی آیا۔ اور اب ہم اپنے ماتا پتا کے گھر چلی جائیں گی۔ بہوؤں کے ساس سسر خوش تھے کہ شوراتری آتی ہے۔ بہوؤں کے ماں باپ سے "پروگ" پہنچیگا۔ اور ہم اپنی مٹھی گرم کریں گے۔ کملا کا حال اس کے بالکل برخلاف تھا۔ ایک ایک دن جو شوراتری کو قریب تر لاتا تھا۔ کملا کی دل کی دھڑکنوں میں اضافہ کرتا تھا۔ اُس کا گلاب سا چہرہ دن بدن مرجھایا جاتا تھا۔ "شوراتری" کی اس دھوم دھام میں کملا کے لئے ایک سوز پنہاں تھا اور وہ سوز اس کو خاموش شمع کی طرح اندر ہی اندر سے جلاتا تھا۔ اُس کا باپ اتنا غریب تھا کہ وہ "پروگ" بھیج ہی نہیں سکتا تھا۔

(۴)

شوراتری نے آنا تھا اور آئی۔ کملا کے ماں باپ نے بھی کملا کو گھر لانے کے لئے اُس کے سسرال آدمی بھیج دیا۔ کملا میکے جانے کی تیاری کرتی تھی۔ وہاں جانے کی اُس کے دل میں کوئی خوشی نہ تھی۔ ساس نے کڑک کر کہا:-

"تیزہ مالی (کملا کی ساس کا نام) دیکھنا اپنے باپ سے کہنا۔ شوراتری کے لوازمات بھیجے۔ مفلسی دکھلا کر محلے میں میری ہیٹی نہ کرائے۔ ہماری آج تک جتنی "بہورانیاں" گھر میں آئیں تو ہی ایک وہ نیک بخت ہے۔ جس کے کارن محلہ بھر میں میری رسوائی ہوتی۔ تو اپنے باپ کے پاس تھی نادان کیوں بنتی ہو؟ کیا دیکھتی نہیں ہو۔ ساتھ والیوں کے گھروں میں ان کے سمدھی والوں سے کیا کیا چیزیں پہنچتی ہیں۔ دیکھنا شوراتری پر بھی اگر تمہارے باپ نے مفلسی دکھلائی تو میں تمہاری چوٹی کاٹ کر تمہیں واپس اُسی کے پاس بھیج دونگی۔"

ساس کا ایک ایک لفظ تیر بن کر کملا کے معصوم جگر میں چبھ گیا۔ مستقبل کو وہ محسوس کرکے تھرا اٹھی۔ اور ایک ٹھنڈی آہ کرکے میکے روانہ ہوئی۔

(۵)

کملا کی حالت مختلف تھی۔ اس کے ماں باپ زندہ تھے۔ لیکن ان کی غریبی نے اسے یتیم بنایا تھا۔ وہ سہاگن تھی۔ ابھی اس کی سہاگ کی چوڑیاں بھی نہیں ٹوٹی تھیں۔ لیکن والدین کی غریبی نے اسے "ودھوا" بنایا تھا۔ کملا کی خوشیوں کی نہیں زندگی کی کشتی اس کے ماتا پتا کے "تردد" اور ساس سسر کے اضطراب کے بھنوروں میں ڈگمگاتی تھی۔ سسرال آتی دفعہ کملا کی ماں نے اس کو صرف آہیں بھرتے بھرتے وعدہ کیا تھا کہ اس کا غریب باپ قرض لے کر بھی اس کو شوراتری کا "پروگ" بھیج دے گا۔ کملا کے ساس سسر اضطراب میں تھے۔ کہ محلہ بھر کی نئی بہوؤں کا "ساتھن بھتہ" پہنچ گیا۔ لیکن اب تک ان کی بہو کے میکے سے ایک چیز تک نہیں آئی۔

(۶)

کملا کا غریب باپ کیلاش رام اپنا خاندان "چندر بنسی اور سورج بنسی" (ورنہ جانے کیا کیا بنسی) خاندانوں سے ملاتا تھا۔ لیکن تھا صرف ایک معمولی کلرک پچیس روپیہ ماہوار کمانے والا گھر میں سوائے روزانہ استعمال کے دو چار برتنوں کے اور کوئی اثاثہ نہیں تھا۔ غریب نے بہتیرا زور لگایا۔ کہ کہیں سے قرضہ مل جاوے تاکہ "خاندانی عزت نباہ" سکے۔ لڑکی کا "ہیرتہ بوگ" بھیج سکے۔ لیکن بہتیری خاک چھاننے کے باوجود بھی اُسے کامیابی نہ ہوئی۔ آخر ہر طرف سے مایوس ہو کر مکان کو گرو رکھ کر ایک سو روپیہ ساہوکار سے لے آیا۔ اور کملا کی پہلی شوراتری کے لوازمات کملا کی سسرال والوں کو بھیج دیئے۔

(۷)

کملا کی ساس تیوری چڑھا کر بولی۔ آخر یہ "ساتھن بھتہ" کہاں کہاں بھیجوں گی۔ ہائے! میری بدقسمتی کن کنگلوں سے میرا واسطہ پڑا۔ انہوں نے تو مجھے "ذلیل و خوار" کیا۔ ان "بدخصلتوں" نے میرے منہ پر کالک سا لگا دی۔ محلہ بھر میں کسی کے سامنے آنکھیں اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتی ہوں۔ (خاوند کی طرف منہ کر کے) آہ! تم ہی "بالہ سوگاہی" نے مجھے یہ دن دکھلائے۔ ہزار بار کہا۔ کہ گھر ہماری برابری کا نہیں۔ رشتے اور ناطے اپنی ٹکر والوں سے ہوا کرتے ہیں۔ لیکن اس کے سر پر بھوت سوار تھا۔ ایک بھی نہ مانی۔ اُف! اب خود ہی "ساتھن بھتہ" تقسیم کر۔ اتنا کہہ کر تیزہ مالی نے کملا کے میکے سے آیا ہوا "بھتہ و نیگیہ" سولہار کے باہر پھینک دیا اور خود جل بھن کر وہاں سے چلی گئی۔

(۸)

گھر بھر میں سناٹا چھا گیا۔ کملا کے منہ پر مُردنی چھا گئی۔ وہ ایک کونے میں بیٹھی تھی۔ لیکن کو ایسا معلوم ہوا کہ وہ زمین میں گاڑی گئی ہے۔ ساس کے طعنوں سے اُس کے نازک دل پر چوٹ لگی تھی۔ آج کی چوٹ اُن سب سے زہریلی اور ناقابل برداشت تھی۔ معصوم لڑکی اس کو برداشت نہ کرسکی۔ باپ نے مکان گرو رکھکر میرے شوراتری کے لوازمات بھیجے۔ لیکن ساس نے اس پر بھی یہ درد شانی کی۔ گھنٹہ بعد اس کو محسوس ہونے لگا کہ اس کا سر چکرا رہا ہے۔ اور دل مچلنے لگا۔ دیکھتے دیکھتے اس کا سارا جسم ایک تیز آگ کی بھٹی بن گیا۔ لیکن سسرال میں اُس کا کون تھا۔ جس سے کملا اپنی حالت بیان کرے۔ شام تک وہ اُٹھتے گرتے گھر کا کام کرتی رہی۔ لیکن شام کے بعد اُس کی حالت خراب ہو گئی۔ کہ تھرتھراتے اُس نے ساس سے کہہ ڈالا "کہ میں بیمار ہوں"۔

"تیزہ مالی۔ اب تمہیں بیماری بھی لگ گئی رانی بہورانی! باپ کے گھر سے جو اتنی چیزیں آ گئیں۔ تو بیمار ہو گئی۔ اب پھر کون کھلائے گا" کملا نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری صبح وہ اس قابل نہ رہی۔ کہ چل پھر سکے۔

(۹)

کشمیری پنڈتوں میں بہو سب سے سستی چیز ہے۔ اُس بہو کے سکھ دکھ کا کیا کہنا جس کے ماں باپ "پروگ" اور "تیز" نہ بھیج سکیں۔ کملا کی تیمارداری میں کسی نے دلچسپی ہی نہ لی۔ پندرہ دن کی مسلسل بیماری کے بعد کملا۔ معصوم کملا۔ نوجوان کملا۔ اٹھتی جوانی۔ مچلتی ترنگوں نوخیز ارمانوں اور شگفتہ آرزوؤں کو ساتھ لے کر دنیا سے رخصت ہو گئی۔ کملا کی موت کا صدمہ اس کا باپ برداشت نہ کرسکا۔ جس لڑکی کی شادی پر اس نے اپنی زندگی کا سارا سرمایہ ختم کیا تھا۔ وہ اس طرح دنیا سے ناکام ہو کر رخصت ہو گئی۔ غریب باپ بھی تین مہینے کی لمبی بیماری کے بعد اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

(۱۰)

کیلاش رام کی غریب ودھوا پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ گرے۔ گھر کا جو سرمایہ تھا۔ وہ کملا کی شادی پر لگا دیا۔ زیور اور برتنوں کے روپ میں جو کچھ اس کے پاس تھا۔ وہ خاوند کی بیماری پر لگایا۔ اب وہ دانے دانے کو محتاج ہو گئی۔ غریب ودھوا اپنی زندگی کے دن کس طرح گزار رہی ہے۔ کشمیری پنڈتوں نے کبھی ایسا پاپ آج تک نہیں کیا۔ جو وہ اس قسم کی باتیں سوچنے کی بھی تکلیف اٹھا دیں۔ لیکن مصیبت کبھی تنہا نہیں آتی۔ کملا کے "ہیرتھ بھوگ" پر مکان گروی رکھکر جو روپیہ ساہوکار سے لیا تھا

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۲ کے نیچے)

دو مشہور چینی سیّاح

ناہی یان اور ہوین سنگ کی بھارت یاترا

(از شری بنارسی لال جی گوروکل کورو کشیتر)

قدیم زمانہ میں اُن یاتریوں میں جو سمے سمے پر بھارت میں مختلف ممالک سے سیر و سیاحت وغیرہ اغراض کے لئے آتے رہے ہیں - دو چینی سیاح ناہی یان اور ہیون سانگ بہت زیادہ مشہور ہیں - وہ بھارت ورش میں سیر کرنے نہیں آئے تھے - اور نہ یہاں پر اپنے دیش کی تجارت بڑھانے کی غرض سے آئے تھے - بلکہ وہ پوتر یاتری بدھ مت کی تیرتھ یاترا کرنے کے لئے ہزاروں میلوں کی کٹھن یاترا کر کے اس زمانہ میں آئے تھے - جبکہ ریل اور موٹروں کا کوئی نام بھی نہیں جانتا تھا - بلکہ جگہ جگہ دشوار گذار راستوں اور خطرناک دریاؤں اور جنگلوں اور پہاڑوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا - مگر اس زمانہ میں ہمارا بھارت ورش دیش سرتنتر تھا - راجا اور پرجا دونوں سُکھی تھے - اور ایک ہی ویدک دھرم کے انویائی تھے - بھگوان بدھ دیو کا چلایا ہوا دھرم اگرچہ تنزل کی حالت میں تھا - اور اس وقت وہ فاہی آدمیوں کی ہی پرجا تا تھی - تاہم اس کی کمزوری ایکا ایک پرتیت نہیں ہوتی تھی - جن اپدیشوں سے مہاتما بدھ دیو نے اپنے سمسدا (؟) نتنوں کا پرچار کیا تھا - سے دوھا نہیں - تو زیادہ تر آم بیں اُن کو سپھلتا پراپت ہوئی تھی ؛

پرنتو سمے ایک سا نہیں رہتا - یہ سنسار کا چکر ہے - سنسار اور سنسار تو آنشیہ ہو سکتے ہیں - پرنتو انتی کے ساتھ ادہوگتی بھی ضرور ہوتی ہے - یہی دشا بدھ مت کی ہوئی - جن مہاپرشوں نے سوارتھ اور اگیان کے برخلاف بھگوان بدھ دیو نے اپنی آواز اُٹھائی تھی - ان کے برخلاف خود بدھوں میں بھی آدمیوں کی پوجا ہونے لگی - شری بدھ دیو کی آگیا کے ورودھ ہی اُن کی پوجا ہی نہیں - بلکہ ان کے سنگے سریر کی پوجا ہونے لگی - ایشیا کھنڈ میں بدھ دھرم کا وستار تو ضرور ہوا - پرنتو ساتھ ساتھ وہاں کے اسبھیہ لوگوں کے میل جول سے اور کچھ اپنی کمزوری سے بدھ دھرم اپنے سرشیشٹھ سدھانتوں سے پرتی کول صورت اختیار کرنے لگا - بدھ دھرم کے زوال کا مکھیہ کارن یہی ہے - دھارمک زوال کے ساتھ ساتھ بھارت ورش کا سماج بھی نشٹ بھرشٹ ہو گیا - جب تک خود اس دھرم میں جیوت رہنے کی شکتی تھی - تب تک کسی کے لاکھ پریتن کرنے پر بھی اس کو ذرا بھی ہانی نہیں پہنچی - ناہی یان اور ہیون سانگ کے سمے وہ دھرم اپنی ادہوگتی پر تھا - آدمیوں سے اُچّاوت کرتیاں سرد پڑ رہی تھیں - سنگھ

सघ

اس وقت منتقل ہو چکا تھا - بدھ دھرم کو جیوت رکھنے کی شکتی کیول سادھوؤں - بھکشوؤں اور بھکشنیوں کے سنگھ میں تھی - ان کی حالت بگڑ چکی تھی - ودیشیوں کے رسم و رواج کا بدھ دھرم میں پرویش ہو چکا تھا - صرف شرداہی دھرم کی اولیہ چیز باقی رہ گئی تھی - مگر مفرز کیلی سماج کو یا دھرم کو جیوت نہیں رکھ سکتی - اس لئے دھرم کے سدھانتوں پر اگیان کا زنگ چڑھ چکا تھا ؛

۱ - فاہی یان چینی سیاح

فاہی یان چین کا ایک مشہور سیاح تھا - جو ۳۹۹ء میں بھارت کی یاترا کے لئے چار آدمیوں کی ہمراہی میں یہاں آیا تھا - اور پندرہ سال یہاں رہ کر ۴۱۴ء میں واپس اپنے دیش میں چلا گیا - اول سے آخر تک وہ دھارمک یاتری رہا - دھرم گرنتھوں کے حاصل کرنے کے لئے اور خاص کر "ونے پتک"

विनय पितक

کی مول پستک کو یہاں سے لے جانے کے لئے وہ بھارت ورش میں آیا تھا - دیش کی دھارمک اور سماجک حالت کا تو اس نے بیان کیا - پرنتو اُس وقت کے مہاراجہ کا اس نے اپنے بھرمن میں نام تک نہیں لکھا - مدھیہ دیش کا ورنن کرتے ہوئے اس نے یہ نہیں لکھا کہ یہاں کون راجہ راج کرتا تھا - مگر اتہاس سے سدھ ہوتا ہے کہ اُس سمے چندر گپت دوم دیش کا چکرورتی راجہ تھا - اس کے راج کا وستار پچھم میں کاٹھیاوار سے لے کر دکشن میں نربدا کے اُتر تک پورب میں تامر لپت اور چمپا ندی تک اور اُتر میں چندر بھاگا (چناب) تک پھیلا ہوا تھا - موجودہ زمانہ کا آدھا پنجاب یکت پردیش - بہار - بنگال - مدھ بھارت مالوہ اور گجرات - یہ سب علاقہ جات گپت راجیہ میں شامل تھے ؛

مہاراجہ چندر گپت دوم ۳۷۵ء میں گدی پر بیٹھا تھا - اور ۴۱۳ء تک غالباً ۴۰ سال بھارت ورش کا اس نے راج کیا - پاٹلی پتر سے راج دھانی اُٹھا کر وہ اجودھیا میں لے گیا - سمدر گپت - چندر گپت دوم - سکند گپت اور نرسنگھ گپت بالادتیہ ان چار گپت ونشی راجاؤں کی اجودھیا ہی راجدھانی رہی - یہاں پر اُن کی سینا اور یہیں پر اُن کا خزانہ تھا - اور یہاں پر ہی اُن کی ٹکسال تھی ؛

فاہی یان نے سماجک اور دھارمک حالت کا خاصا ورنن کیا ہے - شاید بیسویں صدی کی درشٹی سے اس کا یہ بیان اچھا یا دل پسند نہ معلوم ہو - پر اتہاس کی نظر سے بیش قیمت معلوم ہوتا ہے - اس سے پتہ لگتا ہے کہ مہاراجہ چندر گپت دوم بڑا پرتاپی اور زمانہ میں قابل یادگار تھا - راج کا طریقہ نہایت اچھا تھا - اور رعایا بہت سکھی تھی - دھن دولت کی کچھ کمی نہیں تھی - ۲۶ سال اوپر آئے میں اس نے پاٹلی پتر کے وشال بھونوں کا ورنن کیا ہے - اس کا قول ہے کہ اسری شکتی کے سوائے ایسے بھون کون بنا سکتا ہے ؟ وہ انسانی کاریگری نہیں ہے وہ بڑے شوق سے وہاں کی رتھ یاترا کا حال بیان کرتا ہے - وہاں کے سنگھ آشرموں کے جینیوں کا ذکر کرتا ہے - ان کی ودیا اور بدھی کی بڑی تعریف کرتا ہے - وہ لکھتا ہے - مدھیہ دیش کے شہر سب سے بڑے ہیں - یہاں کے نواسی دھنوان اور سکھی ہیں - وہ دھرم کے پالن کرنے میں ایک دوسرے سے بازی لے جاتے ہیں - اس دیش میں بہت سے اناتھ آلیہ ہیں - مزدھنوں کے لئے بھی جگہ جگہ شالائیں بنی ہوئی ہیں یاتریوں کے ٹھہرنے کے لئے دھرم شالائیں بنی ہوئی ہیں راجدھانی میں اتی سندر چکتسالے (ہسپتال) ہیں - یہ چکتسالے دھارمک اور شکشت لوگوں کی سہائتا سے چل رہے ہیں - یہاں سب قسم کے بیمار آتے ہیں - اُن کی خوب خدمت اور نگرانی کی جاتی ہے - اچھے ہونے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں ؛

پرسدھ اتہاس کار دنسنٹ سمتھ اس ورنن کے متعلق لکھتا ہے - کہ اس وقت جبکہ یہ ہسپتال قائم کئے گئے تھے - سنسار کے کسی بھی حصہ میں اس قسم کی سنستھا نظر نہیں پڑتی - جن شبھ کاموں کا ذکر عیسائی دھرم کے پرچار میں آتا ہے - ان کا پرچار بھارت ورش میں حضرت عیسیٰ سے بہت عرصہ پہلے ہو چکا تھا - اس سے پتہ لگتا ہے کہ لوگوں کی برتی کتنی سرشیشٹ تھی - اور مہاراج اشوک کا ہردیہ قدرتی طور پر کس قدر وشال تھا - جبکہ اس کے مرنے کے کئی صدی بعد بھی ان نیک کاموں کا پرچار بڑھتا گیا - یورپ کا سب سے قدیم چکتسالیہ (ہسپتال)

جو سینٹ ڈیو آف پیرس MAINSON DIEU PARIS کے نام سے پرسدھ ہے - فرانس دیش میں ساتویں صدی میں (یعنی ایک ہزار سال بعد) بنایا گیا تھا - فاہی یان کے سمے میں سندھو ندی سے متھرا تک اور متھرا سے جاوا تک سب جگہ بدھ دھرم کا پرچار تھا - متھرا میں ہی بیس سنگرام تھے - اور ان میں تین ہزار سادھو نواس کرتے تھے - راجا پرجا دونوں ہی بدھ دھرم کے انویائی تھے - فاہی یان نے متھرا کے دکشن دیش کی خوب تعریف کی ہے - مالوہ کی سکھ اور سمپتی سے پورن پرجا کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوا - دیش کی سوبھاوک (قدرتی) دولت لوگوں کی اُداربرتی (بے تعصب عادات) اور راج کا نہایت عمدہ انتظام تینوں کی اس نے تعریف کی ہے - یہاں کی آب و ہوا سے وہ بہت سنتشٹ رہا - کروڑوں منش اس راج کے زیر سایہ سکھ پورنک اپنا جیون ویتیت کرتے تھے - چینی راجیہ شاسن پرنالی کو یاد کر کے اور اس کا مقابلہ کر کے فاہی یان کہتا ہے - کہ ہندوؤں (آریوں) کو اپنے گھروں کا نام درج رجسٹر نہیں کرانا پڑتا تھا - اور نہ ان کو بے فائدہ مجسٹریٹ اور قانون کی تکلیف اُٹھانی پڑتی تھی - وہ جہاں چاہیں جا سکتے ہیں - پاسپورٹ کی دقت ان کو نہیں پڑتی - اپنی مرضی کے انوسار دیش بھر میں وہ بھرمن کر سکتے ہیں - چینی تعزیرات کے مقابلہ میں فاہی یان کو بھارت کی تعزیرات کچھ اور معلوم ہوئی - جرموں کی سزا میں زیادہ تر جرمانہ ہوتا تھا - موت یا ہاتھ پاؤں کی سزا اکثر نہیں دی جاتی تھی - جو بار بار اگرزنی کے جرم میں پکڑا جاتا تھا اس کا داہنا کاٹ دیا جاتا تھا - زمین کی پیداوار کا ⅙ حصہ راجہ کے خزانہ میں جاتا تھا - راج کرمچاریوں کو ان کی خدمات کے عوض زمینیں مفت ملتی تھیں - مزدوروں کو محنتانہ ملتا تھا - بیگار کا رواج پرچلت نہیں تھا - پرجا سنتشٹ اور سکھی تھی - بھیانک اپرادھ (سخت جرائم) بہت کم ہوتے تھے - قیدیوں پر سختی کی جاتی تھی - ہاتھ پاؤں کی نافرمانی یا ان کو تکلیف دینے اور سخت اپرادھ کے لئے ناک یا کان یا ہاتھ پیر کاٹ لئے جاتے تھے - پرنتو کبھی کبھی اس پرکار کی سزا کے عوض جلاوطنی کی سزا دی جاتی تھی ؛

بدھ دھرم کا اتنا پرچار تھا - کہ سارے دیش میں کوئی جاندار کی ہنسا (قتل وایذا رسانی) نہیں کرتا تھا - نہ کوئی شراب پیتا تھا - اور نہ پیاز لہسن استعمال کرتا تھا - نہ کوئی مرغی اور سور پالتا تھا - یہاں پشوؤں (مویشیوں) کا بیوپار نہیں تھا - چانڈال لوگ ہی قصائی - مچھوے اور شکاری کا پیشہ کرتے تھے - اس کا قول ہے - کہ دیش بھر میں کوئی مانس آہاری نہیں ہے - نہ ہی مادک چیزوں کا استعمال کرتا ہے - بازار میں مانس اور شراب اور نشہ دار چیزوں کی دکانیں بھی نہیں تھیں - بدھوں کے سنگرام میں دھن کی کمی نہیں ہے - بھکشو (سادھو لوگ) شبھ کر

دھرم کے پالن کرنے میں ورت چت رہتے ہیں۔ یہاں کے لوگ آپس کے جھگڑوں کو خود ہی طے کر لیتے ہیں۔ کسی عدالت یا کچہری یا قانون کی شرن نہیں لیتے۔ ان کے گھروں میں تالا بھی نہیں لگایا جاتا۔ صرف تعزیرات قانون سے ہی ان پر راجیہ نہیں کیا جاتا۔ مجرم کو جرم کے مطابق معمولی یا سخت جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ راجیہ کے سب کرمچاری منتری وغیرہ سب نوکر تنخواہ دار ہیں۔ مقررہ وقت تک نوکری کرنے کے بعد پنشن کے حق دار ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا حالات سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ چندر گپت دوم کے راجیہ کا پربندھ اتم تھا۔ پرجا کے کام میں راجہ دخل نہیں دیتا تھا۔ وہ سوتنتر ہو کر اپنی اُنتی آپ کرتے تھے۔ تین سال تک فاہیان پاٹلی پتر میں رہا۔ اور دو سال تک تامر لپت کے بندرگاہ پر۔ پرنتو ہر ایک مقام پر اس کی مناسب عزت کی گئی۔ مہاراجہ کے ہندو ہونے پر بھی اس کے راج میں بودھ۔ جینی آرام سے رہ سکتے تھے۔ فاہیان نے درحقیقت جو کچھ دیکھا۔ وہ ایک دھارمک بودھ کی نظر سے ہی دیکھا تھا۔ اس وقت پورانک ہندو دھرم اپنی ابتدائی اوستھا میں تھا۔ وہ بودھ دھرم کے کرم کانڈ سے صدیوں کے میل کی سامگری جمع کر رہا تھا۔ اس وقت بودھ جگت کے سب ہی بڑے بڑے تیرتھ۔ نگر۔ بہار اور پردیش اُجاڑ ہو رہے تھے۔ بودھ گیا کے پاس گھنا جنگل بڑھ رہا تھا۔ جہاں پانچویں صدی عیسوی میں بھارت کے بڑے بڑے مہاراجوں کی راجدھانی تھی۔ وہاں سے راج لکشمی ناراض ہو کر اُتر کی طرف بڑھ رہی تھی۔ شراوستی کے وشال نگر میں اس وقت صرف ۲۰۰ گھر موجود تھے۔ کپل وستو اور کشی نگر میں خوفناک جانور نواس کرتے تھے۔ اس وقت وہاں چلنا بھی مشکل تھا۔ ان کی ادھوگتی کے کارنوں کا پتہ ابھی تک اتہاس نہیں لگا سکا ہے۔ اس وقت سمندر کے سفر پر ہندو لوگ کوئی اعتراض نہیں کرتے تھے وہ سوتنترتا پوروک چین اور دور دراز دیشوں تک جاتے تھے۔ جب فاہیان خود سمندر یاترا سے اپنے دیش کو واپس آ گیا۔ تو اس جہاز میں برہمن بھی تھے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں ہندو لوگ اپنے وچاروں میں زیادہ سوتنتر اور اُدار تھے ؛

سواستھ رکھشا

قبض کا بالکل بے ضرر علاج

(از شریمان ڈاکٹر چھبیلدن لال جی ایم ڈی وغیرہ ماہر علاج مرض تپ دق پیلی بھیت)
(گذشتہ سے پیوستہ)

آج کل قبض رفع کرنے کو عموماً دست آور تیز ادویات کے استعمال کا رواج ہے۔ بیڈ پلز۔ چورن وغیرہ کی بکری حکیم ڈاکٹروں کے یہاں کافی آمدنی کا باعث ہوتی ہے۔ جس دوا سے خوب بڑے بڑے پانی سے پتلے دست زیادہ تعداد میں آویں۔ لوگ اسے اکسیر اعظم سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کو معلوم نہیں۔ کہ وہ اس کے عادی ہو کر اپنی تندرستی کا ستیاناس کر رہے ہیں۔ اور بار بار دست آور دوا کھا کر منہ اگنی وضعف معدہ کو لمفترن دے رہے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ دست آور دوا سے دست کیوں آتے ہیں؟ باعث یہ ہے کہ دست آور دوا معدہ میں پہنچ کر خون میں مل جاتی ہے۔ اور چونکہ وہ ایک غیر قدرتی اور جسم کو نقصان پہنچانے والی چیز ہے۔ لہٰذا خون میں ایک طرح کا ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور خون اس غیر قدرتی چیز کو باہر نکالنے کے لئے اپنے میں سے کافی مقدار پانی کی شامل کر دیتا ہے آنت کے جس لعاب کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اس میں بھی پانی کی مقدار کافی ہوتی ہے۔ لہٰذا وہاں سے بھی پانی زیادہ مقدار میں اس دوا میں شامل ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ وہ دوا خون سے نسوں سے جھلی سے پانی چوس چوس کر کولن میں پہنچا دیتی ہے۔ جس سے وہاں کے جمع شدہ فضلہ کا کچھ حصہ نرم ہو کر ضرور باہر نکل جاتا ہے۔ اور مریض کو کچھ تسکین محسوس ہوتی ہے۔ لیکن اس دوا کے اس فعل سے وہ اعضاء جن میں سے پانی کھینچا گیا ہے بالکل کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور تمام جسم میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور طبیعت سست ہو جاتی ہے جب بار بار یہ خلاف منشاء قدرت فعل کیا جاتا ہے تو آنتیں ہمیشہ کے واسطے جواب دے دیتی ہیں۔ اور دائمی قبض مندا گنی وغیرہ امراض آگھیرتے ہیں اس لئے ایسی صورت کو چھوڑ کر جب بغیر دست آور دوا کے کوئی چارہ نہ ہو۔ عام طور پر بغیر مجبوری کے کبھی تیز دست آور دوا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اور جب اس سے کامیابی نہ ہو تو اس کو رفع کرنے کو سب سے سہل اور بالکل بے ضرر علاج تازہ پانی کا انیمہ یا دستی کرم ہے۔ اس کے ذریعہ صاف پانی کی مناسب مقدار براہ راست کولن میں پہنچا کر اس کو دھویا جاتا ہے۔ اور دس پانچ منٹ میں ہی مریض کی طبیعت خوش و خرم ہو جاتی ہے۔ اور کوئی کمزوری وغیرہ جیسی کہ مسہل میں ہوتی ہے ہرگز نہیں ہوتی بلکہ بھوک اس قدر تیز لگتی ہے کہ آپ اس وقت اس کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر بچپن کی بھوک کی یاد ہے۔ تو ضرور کچھ قیاس دوڑا سکتے ہیں۔ دستی کرم تقریباً ہر قسم کی قبض کو دور کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف اسباب سے پیدا شدہ قبض کو مختلف تبدیلیوں سے رفع کیا جا سکتا ہے۔ جو حسب ذیل ہیں ؛

قبض کا علاج بلا دوا

نمبر (۱) قابض اشیاء یا شراب بھنگ وغیرہ کے استعمال سے قبض ہوا ہو تو اسے دور کرنے کو ان اشیاء کا استعمال کم کر کے بالکل بند کر دینا چاہیئے۔ اور دستی کرم سے آنتوں کو صاف کر کے تازہ پھل اور دودھ کا استعمال زیادہ رکھنا چاہیئے (۲) سوجی۔ میدہ باریک آٹے کی پوری مٹھائی بادشاہی وغیرہ کھانے سے قبض ہوا ہو۔ تو بھوجن ہلکا مثل گیہوں کا دلیا۔ ساگ۔ پھل وغیرہ کھانا چاہیئے۔ اور بھاری اشیاء کا استعمال قطعی بند کر دینا چاہیئے۔ پیاس لگنے پر تازہ پانی۔ گرم پانی کافی مقدار میں یا سنگترہ استعمال کرنا چاہیئے۔ نمبر ۳۔ کم کھانے یا بھوکا رہنے سے قبض ہوا ہو تو ایسی چیزیں کہ جو آنتوں کو بھرنے والی ہیں۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ ساگ کھچڑی۔ دال چاول کھیر۔ دودھ۔ دلیا وغیرہ ؛

نمبر (۴) معمولی قبض عام طور پر امرود۔ پپیتہ (ارنڈ خربوزہ)۔ انجیر۔ منقہ۔ خربوزہ۔ دیسی آم۔ گنا۔ (پونڈا۔ کالا یا دیسی۔ کو ٹم بوڑ نہیں) آلوچہ۔ انگور ساگ خصوصاً بتھوا۔ چولائی سے رفع ہو جاتا ہے جن لوگوں کو اکثر قبض کی شکایت رہتی ہو۔ ان کو کھانے کے بعد مذکورہ بالا پھلوں میں سے جو دستیاب ہو۔ روزانہ استعمال کرنا چاہیئے۔ رات کو سوتے وقت نیم گرم دودھ پینا دافع قبض ہے ؛

نمبر (۵)۔ ورزش قبض کو رفع کرتی ہے اور صبح کو نہار منہ ایک گلاس تازہ پانی یا باسی پانی اور دیگر اوقات میں گرم پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پینا قبض دور کرتا ہے۔ دیگر اسباب سے پیدا شدہ قبض تو آسانی سے دور کیا جا سکتا ہے۔ پر کثرت مباشرت یا آنتوں کی خرابی سے جو قبض پیدا ہوتا ہے۔ وہ ذرا مشکل سے جاتا ہے۔ خاص کر تیز دست آور ادویات سے تو وہ دور ہونے کی بجائے اور مستقل جڑ پکڑ جاتا ہے۔ کیونکہ جتنی تیز دست آور ادویات ہیں۔ وہ بہت گرم ہونے کے باعث معدہ کو سخت نقصان دہ ہیں۔ ایسے مریضوں کو کسی قابل ڈاکٹر سے اصلی مرض کا علاج کرا کے قبض کو دور کرنا چاہیئے۔ ویسے تو ایسے ہر مریض کے واسطے جداگانہ علاج و ہدایات ہوں گی لیکن چند ایسی ہدایات جو عموماً ہر مریض کے کام آ سکتی ہیں۔ یہاں درج کی جاتی ہیں۔

اول مباشرت سے قطعی پرہیز کیا جاوے اور دیر سے ہضم ہونے والی غذا مثل دودھ مکھن میٹھا۔ دہی۔ کھیر۔ بادام۔ کشمش وغیرہ بقدر ہضم استعمال کی جاوے۔ رات کو جلد سونا چاہیئے اور سونے کے تین گھنٹہ پیشتر کھانا کھانا چاہیئے۔ اگر دودھ پینا ہو تو وہ بھی سونے سے تین گھنٹہ پیشتر ہی پی لینا چاہیئے۔ خواہ کھانے کے ہمراہ ہی ہو۔ رات کو ٹھنڈے پانی سے ہاتھ منہ پیر دھو کر اور اگر احتلام کی شکایت ہو تو عضو مخصوص بھی ٹھنڈے پانی سے دھو کر سونا چاہیئے علی الصبح اٹھتے ہی ایک گلاس باسی یا تازہ پانی بلحاظ موسم پی کر کچھ دیر چہل قدمی کر کے پاخانے جانا چاہیئے۔ قبض کی شکایت دور ہونے پر پانی کا استعمال بند کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ نہار منہ پانی پینے سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے ؛

دائمی قبض کا ایک اور مجرب علاج

اول دو چار بار دستی کرم سے کولن کو صاف کرو بعدہٗ روزانہ علی الصبح سورج نکلنے سے قبل صبح کو ایک گلاس پانی پی کر چارپائی پر سیدھے لیٹ جاؤ۔ اب پیروں کو ملا کر خوب تان کر آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھاؤ۔ تقریباً دو منٹ اوپر اٹھا کر پھر اسی طرح آہستہ آہستہ نیچے چارپائی پر لاؤ۔ اسی پرکار تین بار کرو۔ آسن کرتے وقت لمبی اور گہری سانس لینا چاہیئے۔ اس کے بعد سیدھے پیر کو گھٹنے پر سے موڑ کر کھڑا کرو۔ اور دونوں ہاتھوں کا پنجہ ملا کر اس سے گھٹنہ پکڑ کر دوہرا پیٹ کے اوپر آہستہ آہستہ لاؤ اور خوب دباؤ۔ پھر پنجہ ہٹا کر پیر کو سیدھا پھیلا دو ؛

دوسری بار بائیں پیر کو اسی طرح کرو۔ تین تین بار ہر ایک پیر سے یکے بعد دیگرے یہ ورزش کرو۔ تب پاخانے جاؤ۔ پاخانہ صاف ہوگا۔ ریاح کی شکایت دور ہوگی۔ اس آسن کے متواتر استعمال سے ہر قسم کا قبض ہمیشہ دور ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اسباب کو ہٹا دیا گیا ہے ؛

کیا آپ نے پرکاش کی اپیل کا جواب ابھی تک نہیں دیا؟ اگر نہیں۔ تو اب یا اس کے لئے نئے خریدار بنائیں یا رکشا فنڈ میں چندہ دیں۔ (مینیجر)

آتما کی اصلیت

(از پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر۔ مرادآبادی)

(سلسلہ کے لئے دیکھو پرکاش مطبوعہ ۳۱ جنوری ۳۲ئ)

جنم سے پہلے نام نہیں تھا۔ نام کلپیت ہے۔ کیونکہ جب سٹریہ کے علیحدہ علیحدہ اعضاء پر وچار کیا جائے۔ تب نام کا پتہ ہی نہیں ملتا۔ اس سے نام سٹریہ میں کلپیت ہے۔ وہ آتما نہیں ہے ؛

اب رہا جاتی (قومیت) وہ جسم کی ہوتی ہے اور وہ بھی صرف استھول جسم میں۔ دوسری جو پیدائش کی وجہ سے ہے وہ بھی استھول جسم میں ہوتی ہے۔ ورنہ سوکھشم سٹریہ کو اس سے ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا یہ بھی آتما نہیں ہے ؛

چار آشرم یعنی برہمچریہ۔ گرہستھ۔ وان پرستھ۔ سنیاس بھی استھول سٹریہ کے ہیں۔ نہ کہ آتما کے ؛

ورن یعنی برہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر یا رنگ جیسے کالا گورا وغیرہ کا بھی ہونا آتما سے نہیں۔ بلکہ کرموں کے ذریعہ استھول سٹریہ کا سمبندھ (تعلق) ہے۔ جیسے ماں، باپ۔ گورو چیلا وغیرہ کا رشتہ استھول سٹریہ سے ہوتا ہے نہ آتما سے ؛

لمبائی۔ چوڑائی وغیرہ یا ضعیفی۔ جوانی وغیرہ کا تعلق بھی صرف استھول سٹریہ سے ہے نہ کہ آتما سے۔ آتما کوئی اور چیز ہے ؛

جنم مرن بھی سٹریہ کا دھرم ہے۔ آتما کا نہیں۔ اس لئے ان سے بھی صفت آتما نہیں ہے۔ آتما ہمیشہ ایک رس ہے۔ نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ انتہا۔ اگر اس کا جنم مرن مان لیا جائے تو میمانسا وغیرہ شاستر کے احکام جو شریعت کے متعلق ہیں فضول ولغو ٹھیریں گے۔ مثلاً مرنے کے بعد آتما کرم پھل کو بھوگیگا۔ اگر آتما پہلے موجود نہ تھا۔ تو سب کو ایک حالت میں ہونا چاہئے لوگوں کی حالت و حیثیت میں اس قدر کمی بیشی کیوں ہے؟ اگر ناستکوں کی بات مان لی جائے۔ تو اس میں پھر وہی مندرجہ بالا نقص عائد ہونگے۔ بلا کرم کئے ہوئے اس جنم میں سکھ دکھ بھوگنا اور کرم کر کے آئندہ اس کے پھل کی خواہش رکھنا لاحاصل ہوگا۔

اس آتما کی تعریف میں بھگوان کرشن اپدیش کرتے ہیں۔ کہ اوزار اس آتما کو نہ چھید سکتا ہے نہ کاٹ سکتا ہے۔ آگ اس کو جلا نہیں سکتی۔ جل اس کو تر نہیں کر سکتا۔ وایو اس کو خشک نہیں کر سکتی ہے (گیتا ۲۔ ۲۳) ؛

کارن یہ آتما اس قدر لطیف ہے کہ ان چیزوں کا اثر وہاں تک نہیں پہنچتا ؛

مرنا جسم کا تبدیل کرنا ہے۔ اور وہ ایسا ہی ہے۔ جیساکہ ایک مہاتما اپنے کپڑے تبدیل کرتا ہے ؛

سوکھشم شریر

اگر کوئی یہ کہے۔ کہ استھول سٹریہ نہ سہی۔ سوکھشم سٹریہ تو ہوگا۔ کیونکہ اس ظاہری سٹریہ کے ختم ہو جانے پر سوکھشم سٹریہ باقی رہتا ہے اس کی نسبت اس طرح وچار کرنا چاہئے کہ جیساکہ سانکھیہ میں لکھا ہے :-

सप्तदशैकं लिंगम्

سوکھشم سٹریہ سترہ تتووں کا مجموعہ ہے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

پانچ پران۔ پانچ گیان اندریہ۔ پانچ کرم اندریہ۔ من اور بدھی ؛

پانچ گیان اندریہ جن کو گیان کا اوزار یا سادھن سمجھا جاتا ہے۔ حسب ذیل ہیں۔ شروتر تو چا۔ چکشو۔ جہوا۔ گھران یعنی سامعہ۔ لامسہ باصرہ۔ ذائقہ۔ سونگھنا +

پانچ کرم اندریہ یعنی حواس فاعلی جن کے ذریعہ جسم کے باہر کریا کا ظہور ہوتا ہے حسب ذیل ہیں۔ واک۔ پانی۔ پاد۔ اوپستھ۔ گدا۔

پانچ پران کی تفصیل یہ ہے۔ پران۔ اپان۔ سمان۔ اودان۔ ویان۔ سولھواں من سنکلپ اور وکلپ کی ورتی ہے اور سترہویں بدھی جو نشچے آتمک ورتی ہے ؛

سب سے لطیف بدھی ہوتی ہے۔ اور اول درجہ کی پرکرتی سے بنتی ہے۔ من کچھ استھول ہوتا ہے جو کہ ایک انسانی جسم میں دو ہوتے ہیں۔ یہ سترہ تتو پنچی کرن بھوتوں کے بنے ہوتے ہیں۔ جن کا اوپر ذکر آگیا ہے۔ اس کو تن ماترا بھی کہتے ہیں۔ تن ماترا کی تشریح مہرشی کپل دیو جی اپنے شاستر سانکھیہ میں اس طرح کرتے ہیں :-

شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس۔ گندھ۔ شبد کا تعلق آکاش سے ہے۔ سپرش کا تعلق وایو سے ہے۔ روپ کا تعلق اگنی سے ہے رس کا تعلق جل سے ہے اور گندھ کا تعلق پرتھوی سے ہے ؛

ان پنچی کرن مہا بھوتوں سے جو پانچ کرم اندریہ اور پانچ گیان اندریہ بنی ہیں۔ ان کا باہمی تعلق گنوں کے لحاظ سے ہے۔

ابگن تین ہیں۔ ست۔ رج۔ تم۔ ست میں پرکاش پریتی لطافت اور آنند وغیرہ ہیں چنانچہ شاستر میں لکھا ہے :-

सत्त्व रजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृति ॥

رج میں کرم شکتی۔ ابرشا۔ دویش وغیرہ ہیں تم میں اندھیکار آلسیہ بلینتا وغیرہ ہے ؛

آکاش کے ستو گن کا حصہ۔ شروتر (سامعہ) ہے۔ اور آکاش کے رجو گن کا حصہ واک زبان ہے۔ شروتر اندریہ آواز کو سنتی ہے۔ اور واک اندریہ آواز کا اظہار کرتی ہے۔ شروتر گیان اندریہ اور واک کرم اندریہ ہے۔ ان دونوں کی باہمی نسبت ہے ؛

وایو کا ستو گن بھاگ توچا (جرم) ہے۔ اور وایو کا رجو گن بھاگ ہاتھ ہے۔ توچا اندریہ سپرش کرتی اور ہاتھ اس کا نباہ کرتا ہے۔ توچا گیان اندریہ ہے اور ہاتھ کرم اندریہ ہے۔ ان دونوں کی باہمی نسبت ہے ؛

تیج کے ستو گن کا بھاگ چکشو (آنکھ) ہے۔ اور تیج کا رجو گن بھاگ پاؤں (پاؤں) ہے۔ چکشو روپ گرہن کرتی ہے۔ اور پاد اندریہ (پاؤں) جہاں تہاں لے جاتی ہے۔ چکشو گیان اندریہ ہے اور پاؤں کرم اندریہ ہے۔ ان دونوں کو ایک دوسرے سے نسبت ہے ؛

جل کے ستو گن کا بھاگ جوہا (زبان) اس کو گرہن کرتی ہے۔ اپستھ اندریہ اس کا تیاگ کرتی ہے۔ جوہا گیان اندریہ اور اپستھ کرم اندریہ ہے۔ ان دونوں میں سے ایک دوسرے کی مطابقت ہے ؛

پرتھوی کے ستو گن کا بھاگ گھران (ناک) ہے۔ اور رجو گن کا بھاگ گدا (مقعد) ہے۔ گھران اندریہ (ناک) گندھ کو گرہن کرتی ہے۔ گدا گندھ کو خارج کرتی ہے۔ گھران گیان اندریہ ہے۔ اور پاخانہ کا مقام کرم اندریہ ہے۔ ان دونوں کو ایک دوسرے سے نسبت ہے ؛

اسی طرح ان پانچ بھوتوں کے رجو گن بھاگ مل کر پانچ پران بنے ہیں۔ اور انہیں پانچ بھوتوں کے ستو گن کے بھاگ مل کر انتہکرن بنا ہے۔ انتہکرن میں من اور بدھی ہیں۔ اس کو انتہکرن چتشٹے بھی کہتے ہیں۔ اور من بدھی چت و اہنکار کا شمول مانتے ہیں۔ ورنہ اصل اہنکار اور چت۔ من و بدھی سے علیحدہ نہیں ہیں۔ یہ پنچی کرن مہا بھوتوں سے سترہ تتووں کی تفصیل سوکھشم سٹریہ کی صراحت ہے +

...نہ چار کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کام اندریوں کے ہیں۔ آتما کے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ آتما نہیں ہے۔ آتما کوئی اور چیز ہے کیونکہ جب جو سو جاتا ہے آنکھ نہ دیکھتی ہے۔ آتما اس وقت بھی جانتا ہے۔ اور جب نہیں دیکھتے۔ تب بھی جانتا ہے۔ اس واسطے یہ آتما نہیں ہے۔ اس وچار پر تمام کرم و گیان اندریوں من۔ بدھی وغیرہ کی نسبت سمجھ لینا چاہئے۔ من جس وقت سنکلپ وکلپ کرے۔ اس وقت بھی اس کو جو جانتا ہے۔ نہ کرنے پر بھی جانتا ہے۔ یہی بدھی کے متعلق سمجھ لو اس لئے من و بدھی بھی آتما نہیں ہے بلکہ عام طور پر لوگ کہتے ہیں۔ میرا من قابو میں نہیں۔ میری بدھی کام نہیں کرتی۔ ایسے جملے صاف بیان کرتے ہیں کہ ان وستوؤں میں اور جیو میں بڑا فرق ہے۔ آتما بطور لوہار کے اور اندریاں بطور اوزار کے ہیں۔ جن کی مدد سے وہ کام کرتا رہتا ہے۔ کیونکہ سانکھیہ شاستر میں رشی نے فرمایا ہے:۔

उभयात्मकं च मनः

اس کا ارتھ یہ ہے۔ کہ جب من اور آتما اندریوں سے ساتھ سمبندھ کرتا ہے۔ تب ہی کوئی کام ہوتا ہے اور آتما کو مالک اور جسم کو رتھ یعنی گاڑی اور بدھی کو کوچوان من کو رسی بتلایا ہے۔ ایک اور مہاتما کا وچار ہے۔ کہ اندریوں سے علیحدہ ان کے وشے ہیں اور من سے علیحدہ اندریاں ہیں۔ بدھی سے علیحدہ من ہے۔ اور آتما سے علیحدہ بدھی ہے۔ جو بدھی ہے۔ وہ آتما نہیں ہے۔ تو اندریاں وغیرہ کیونکر ہو سکتی ہیں اسی طرح وچار کرنے سے معلوم ہو سکیگا۔ کہ ستھول شریر بھی جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ آتما نہیں ہے؛

پران آتما ہی یا نہیں ہے؟

دیہہ آتم بادیوں کی غلطی عیاں کر دی گئی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں دیکھ نلاسفروں کی رائے کی بھی تردید ہو گئی تھی۔ تاہم اوروں کی غلط فہمی اور نادانی پر کچھ نہ کچھ اپنا وچار ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ پران کو ہی آتما کہتے ہیں۔ ان کا دعوی ہے۔ کہ پران جسم کو حرکت دینے والا ہے۔ اور جسم اس کا آدھار ہے۔ اور اس کا نام پران آتم واد ہے۔ بعض من کو آتما کہتے ہیں پھر اور لوگ بدھی کو آتما کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کا یقین ہے کہ بدھی ہی سب کچھ ہے ان کا نام بدھی آتم وادی ہے۔ لہٰذا ان پانچ کوشوں کو جیسا کہ شاستروں میں لکھا ہے۔ ورنن کرتے ہیں۔ کوش کے معنی خول کے ہیں۔ چاہے کیسے ہی ہو وے آتما کے نہ ہر غلاف ہونے کی وجہ سے ان سے وغیرہ خوبیوں کو کوش کا نام دیا گیا ہے۔ یہ کوش تعداد میں پانچ ہیں۔ اور ان کے نام یہ ہیں۔ انّ مے کوش۔ پران مے کوش۔ منومے کوش۔ وگیان مے کوش۔ آنند مے کوش؛

ان کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ ماں باپ نے جو انّ یعنی غلّہ وغیرہ کھایا تھا۔ اس سے بیرج بن کر ماں کے رحم میں قائم ہوا۔ اور پھر جنم لے کر غذا سے پرورش پاکر نشو و نما پایا اور مرنے کے بعد خاک میں مل رہا۔ یہ ستھول جسم اس وجہ سے انّ مے کوش کہلاتا ہے۔ یہ سکھ دکھ کے انو بھو اور بھوگ کا ستھان ہے۔ اس انّ مے کوش کا تعلّق کھال سے لے کر ہڈی تک ہے۔ یہ کوش جنم سے پہلے اور مرنے کے بعد نہیں ہوتا۔ مگر آتما رہتا ہے۔ جیسا رگ وید ۱-۵۸-۲ میں لکھا ہے کہ آتما ہمیشہ سے ہے اور اس سبب سے انّ مے کوش آتما نہیں ہے بلکہ آتما اس کے جاننے والا ہے پران مے کوش میں پانچ کرم اندریوں کو متحرک کرنے والے پنچ پران شامل ہیں۔ کرم اندریوں کی توضیح ہو چکی ہے۔ اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں پنچ پران کے نام پران اپان سمان۔ اودان ویان ہیں۔ جیسا کہ آچاریہ سری ۱۰۸ سوامی دیانند جی سرسوتی نے اپنے آرش گرنتھوں میں لکھا ہے؛

پران وایو کے رہنے کی جگہ ہردے ہے۔ اور نہ چوبیس گھنٹوں میں بہت بار آتا ہے۔ کوئی ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں اکیس ہزار چھ سو بار آتا جاتا ہے؛

(۲) اپان وایو کے رہنے کی جگہ۔ گدا استھان ہے اس کا کام بول و براز یعنی پاخانہ وغیرہ کو دور کرنا ہے

(۳) سمان وایو ناف میں رہتا ہے۔ اور جس طرح مالی کنوئیں کے پانی کو نہر کے ذریعہ تمام باغ میں پہنچایا کرتا ہے اسی طرح وایو بھی اس کو رگ وغیرہ کے راستوں سے کل جسم میں پہنچایا کرتا ہے۔

(۴) اودان وایو حلق میں رہتا ہے اور کھانے پینے انّ جل کو علیحدہ کرتا ہوا کھینچتا رہتا ہے اور اس سے طاقت و توانائی آتی ہے؛

(۵) ویان وایو سارے جسم میں رہتا ہے۔ اندراد وغیرہ کام اسکے سہارے ہوا کرتے ہیں؛

یہ پانچ پرانوں کے رہنے کی جگہ اور ان کے شغلوں کا ذکر کر دیا۔ یہ پنچ پران کل جسم میں رہتے ہوئے اس کو طاقت دیتے رہتے ہیں اور انہیں کی مدد سے ساری اندریاں قوت پاکر اپنے اپنے کام میں چست و چالاک رہتی ہیں۔ آپ غور کیجئے کہ آدمی جب سو جاتا ہے۔ یہ پران وایو سب اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی مہمان اس وقت آ جاوے تو نہ ان کی تعظیم وغیرہ نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی ڈاکو مال و اسباب اٹھالے جاوے۔ تو ان سے حفاظت نہیں ہو سکتی۔ اس سے ثابت ہے کہ وہ بیجان اور حفاظت کرنے والا چیتن ہے۔ جیسا کہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ سب آتما کے سہارے پر کام اپنا اپنا کرتے ہیں۔ اور آتما اس وقت جو کچھ بیان کیا گیا ہے سب سے علیحدہ ہے۔ (باقی آئندہ)؛

آریہ سماجوں سے نویدن

پرچار کے کاریہ کو ادھک وستار دینے کا ایک یہ بھی بڑا اتم سادھن ہے۔ کہ آریہ سماج مندروں میں نینک (روزانہ) ست سنگ لگائے جائیں۔ بستی و دس سقامی سہولیت کے انوسار پراتہ کال یا سائنگ کال یا دونوں کال سمیلت ہون یگیہ اور سندھیا کیا جایا کرے اور اس کے پیشچات کرتی دو دوان سجن ویدک کتھا کیا کریں۔ یہ کاریہ واہی ہر روز بلا ناغہ جاری رکھی جائے۔ اس سے جہاں پرسپر پریم بڑھے گا۔ وہاں سوادھیائے کی بھی رتی ہوگی اور اسی وستھا میں لازمی کر دہ دیا یہ جاری رہے گا۔ جو زناری آریہ سماج مندر میں نتیہ پرتی دھارمک کر تیہ نہ۔ بلکے کا مسلن دوسرے ستھانوں پر جاتے ہیں سادھن میں سے بہت سماج کی طرف آکرشت ہونگے۔ اور آریہ سماج کی سنگت گرہن کریں گے۔ اس ورش میں آریہ لاہور چھاؤنی نے بڑا ہی سراہنیہ کاریہ کیا ہے وہاں ہر روز صبح و شام آریہ بھائی آریہ سماج مندر میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ ایک گھنٹہ تک کی کتھا ہوتی ہے۔ آریہ پرش بڑا لابھ اٹھاتے اور بھی چند آریہ سماجیں مثلاً جام پور اور بار چھاؤنی آدی ہیں۔ جہاں روزانہ ست سنگ لگتے ہیں۔ یدی دوسری آریہ سماجیں بھی اس کا آرمبھ کر دیں۔ تو انہیں بھی آنشیہ سپھلتا پراپت ہوگی۔ آشا ہے کہ سبھی آریہ سماج شیگھر ہی دینک ست سنگ آرمبھ کر دیں گی۔

ساماجک جگت

گورو کل اندر پرستھ (تغلق آباد) کا سوتھواں سالانہ جلسہ - گورو کل اندر پرستھ کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فروری کو ہوگا۔ جلسہ کو ہر ممکن طریق سے کامیاب بنانے کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اس شبھ سمے پر سوامی سرونانند جی مہاراج - سوامی سوتنترانند جی - مہاتما نارائن سوامی جی - سوامی برہمانند جی آچاریہ رام دیو جی - پنڈت چمپتی جی ایم اے - پنڈت دو جیندر ناتھ جی ترک شرومنی - پنڈت بدھ دیو جی - پنڈت بھیم سین جی - پنڈت رام چندر جی دہلوی - پنڈت ستیہ پال جی ودیا النکار اور مشہور اپدیشکوں کو مدعو کیا گیا ہے۔ پراچین آریہ سنسکرتی شکشا پرنالی کے پریمیوں سے نویدن ہے کہ تاریخہائے مقررہ پر استھ مترو سمیت پدھار کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں۔ (دیکھیہ ادھشٹھاتا)

آریہ سماج پٹھانکوٹ کا جلسہ - آریہ سماج پٹھانکوٹ کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فروری کو ہونا مقرر ہوا ہے۔ جس میں ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس بھی زیر صدارت مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرکاش دیپا پ بڑی دھوم سے ہوگی۔ (پردھان)

آریہ سماج حافظ آباد کا اتسو - آریہ سماج حافظ آباد کا سالانہ جلسہ ۴-۵-۶ مارچ ۱۹۳۲ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ (ہزاری لال منتری آریہ سماج حافظ آباد)

آریہ سماج قادیان کا جلسہ - آریہ سماج قادیان کا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱ مارچ کو منایا جاوے گا۔ جس میں بڑے بڑے ودوان اپدیشک مہاتما سنیاسی پدھاریں گے۔ دھرم کے متلاشیوں سے خصوصاً اور ضلع گورداسپور کے آریہ بھائیوں سے عموماً پرارتھنا ہے۔ کہ اس شبھ اوسر پر پدھار کر جلسہ کی شوبھا کو بڑھائیں اور لابھ اٹھائیں۔ (وانا رام منتری آریہ سماج قادیان ضلع گورداسپور)

آریہ سماج دھرمکوٹ رندھاوا کا اتسو - آریہ سماج دھرمکوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور کا چوتھا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱ مارچ ۱۹۳۲ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

(۲) منتری سوامی ودیانند جی مہاراج کا پتہ جن سجن مہاشہ کو معلوم ہو۔ وہ ہمیں اطلاع دے کر مشکور فرماویں۔ اور اگر سوامی جی مہاراج خود پڑھیں۔ تو ہمارے ساتھ خط و کتابت کر کے یا درشن دے کر کرتارتھ کریں۔ (تیجرام سیٹھی۔ آپ پردھان آریہ سماج دھرمکوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور)

آریہ سماج کراچی کا اتسو - آریہ سماج کلکٹر سیکشن کراچی کا سالانہ جلسہ ۱۴ سے ۲۸ مارچ تک منایا جائے گا۔ لالہ سائیں داس جی ایم اے سابق پرنسپل ڈی اے وی کالج لاہور اپنی کتھا تقریباً یکم مارچ سے شروع کریں گے۔ جلسہ پر مذہبی کانفرنس کھیلوں کا ٹورنامنٹ سنکیرتن اور نگر کیرتن بھی ہوگا۔ (منتری آریہ سماج)

بھائی ٹیک چند ناگیہ کا جانٹروتی - ڈیرہ غازی خان نواسی بھائی ٹیک چند جی ناگیہ نے گورو کل کو پچیس ہزار روپیہ اس لئے دان میں دیا ہوا ہے۔ کہ اس کے ادھکار سے سدا کے لئے ڈیرہ غازی خان یا اس ضلع کا ایک غریب اور ہونہار لڑکا ہر سال گورو کل میں داخل کیا جایا کرے۔

اس سال گورو کل کا سالانہ جلسہ ۲۵ سنی ثمت ۲۸ مارچ ۱۹۳۲ء یعنی ۳ بنا ثمت ۱۶ چیت ۱۹۸۸ کو ہونا نشچیت ہوا ہے۔ اور نئے بالکوں کا چناؤ ۵ مارچ ۱۹۳۲ء کو ہوگا۔

جو شخص اس اچھا ترودتی سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ ان کو بہت جلد اپنی درخواست شری بھائی ٹیک چند جی ناگیہ بلاک جے ڈیرہ غازی خان کے پتہ پر بھیج کر منظوری حاصل کرنی چاہیئے۔ (دیو راج مکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل کانگڑی)

گورو کل کوروکشیتر میں نئے بالکوں کا داخلہ - گورو کل کوروکشیتر کے سالانہ جلسہ ۴-۵-۶ مارچ کے موقعہ پر ۳۰ نئے بالک داخل کئے جاویں گے۔ جلسہ نزدیک ہے۔ ۵ مارچ تک سب درخواستیں آ جانی چاہیئیں۔ اس لئے جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ بہت جلدی دفتر سے فارم وغیرہ منگا کر درخواستیں بھیج دیں۔

گورو کل کی استظامیہ کمیٹی نے ماہواری شلک موجودہ حالات اور ارزانی سامان کو دیکھ کر کم کر دیا ہے۔ پہلی سے تیسری شرینی تک دس روپے ماہوار اور چوتھی پانچویں شرینی میں بارہ روپے ماہوار بجائے پندرہ روپے ماہوار کے کر دیئے ہیں۔ اور چھٹی سے آٹھویں شرینی تک سولہ روپے ماہوار بجائے بیس روپیہ ماہوار کے کر دیئے ہیں۔

وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ جلدی درخواستیں آ جانی ضروری ہیں۔ ورنہ دیر ہونے کی صورت میں اس سال وچار نہیں ہو سکیگا۔ (مینیجر گورو کل کوروکشیتر - ضلع کرنال)

آریہ سماج سلطانپور لودھی کے سماچار - (۱) آریہ سماج سلطانپور لودھی ریاست کپورتھلہ کے عہدہ داران کا سالانہ انتخاب آریہ سماج مندر میں امن پر سمار رہا:-

پنڈت پرمانند جی پردھان - مہاشہ امرناتھ جی منتری (مہاشہ امرناتھ جی (برانچ) اپ پردھان - کرشن کمار بی اے ذکیل منتری - مہاشہ کرتا رام مہاشہ ہری کرشن جی اپ منتری - مہاشہ بشمبر داس جی خزانچی۔

(۲) ۸ فروری کو ماسٹر مول چند جی کے پتر اندر جیت کا نامکرن سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ سماج نے سنسکاروں کے موقعہ پر کم خرچ کرنے کا جو پرستاؤ پاس کیا ہے۔ اس پر پورا پورا عمل کیا گیا۔ اس اوسر پر آریہ پتری مڈل سکول کے بالکوں نے بڑے اتم بھجن گائے۔ (کرشن کمار وکیل منتری آریہ سماج سلطانپور لودھی کپورتھلہ)

آریہ سماج گوبندگڑھ کے سماچار - (۱) ۱۴ فروری ہفتہ واری اجلاس میں معمول پروگرام کے بعد منشی جی کا دیا کھیان ہوا۔ جس میں سکھ اور مسلمان اصحاب بھی موجود تھے۔

(۲) لالہ گنگا رام جی ملیریا سپتال کے ناگہانی سُرگباس کی وجہ سے جو ناگاہک کے باشندے ہیں۔ سیکرٹری لیلا نانی کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔

(۳) آریہ سماج گوبندگڑھ حیدر آباد ریاست میں آریہ گرنتھوں پر لگائی گئی پابندیوں کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور نظام صاحب بہادر سے الفاظ میں پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ایسی بے معنی پابندیوں کو فوراً ہٹا کر آریہ جاتی کی اشانتی کو دور کریں۔

(۴) یہ آریہ سماج نواب بہاولپور کے اس حکم کے بر خلاف آواز بلند کرتا ہے۔ جس سے آریہ سماج مندر میں بھی آریہ سماج کے سبھا سد اپنے مذہبی اوچیورتن نہیں کر سکتے۔ اور گنگت کنول نین جی کی بے معنی گرفتاری کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ (رحیم سنگھ منتری آریہ سماج)

آریہ یووک سماجوں کا سمیلت چناؤ - آریہ یووک سماج بازار ڈوگراں امرتسر اور آریہ یووک سماج لوہگڑھ کا سمیلت چناؤ امن پر سمار رہا۔ پردھان لالہ لال چند مہرہ - اپ پردھان لالہ دھرم چند جی اروڑہ - اور لالہ رام گوپال کپور - منتری لال چند کھنہ - اپ منتری مہاشہ روشن لال - مہاشہ ویر سنگھ اور مہتہ گیان چند - سرشا نکش لالہ دھرم چند۔ (دلیپ منتری)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار - ... اندر سین آنند اپ منتری کے سپتنر کی ... [illegible]

کیسٹو فین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ اسے ڈر کر دے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت خراب مت کرو

کیسٹو فین

بچوں کی صحت کی محافظ لذیذ - خوش ذائقہ اور معقول ہے۔ قبض کو زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹو فین مینو فیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

ایجنٹ برائے دہلی و سرحدی صوبہ

میسرز ادوے سہگل اینڈ کمپنی کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

سچا اور مفید مشورہ

آپ اپنی گندی عادتیں لانے اور جریان احتلام سرعت ... وغیرہ شکایتوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقوی ادویات کی سرتاج نائم آسمت کنگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ یا پانچ ڈبیاں چار روپے اور ۳۰ صفحات کی کتاب ودیا کام شاستر بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

(دید شاستری منی شنکر گووند جی جام نگر کاٹھیاواڑ)

ایجنٹ :- اندرا سینڈ کو چوک لکھنؤ

... کا مستند طبیہ علاج

... ایک دن سے لیکر بارہ سال تک کے بچوں کی بخار - کھانسی - قبض - ہیضہ - دودھ ڈالنا - دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور ... [illegible]

پورن ویدک ریتی سے ہوا۔

(۲) رائے صاحب بخشی ہربنس لال جی نے گرہ پرویش سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ مبلغ پانچ روپیہ آریہ سماج کو دان ملا۔

(۳) پنڈت بھرایا لال جی کے سپتر کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ مبلغ تین روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔

(۴) لالہ کرپا رام جی چنڈھوک کا کرتک سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ مبلغ ۱۰۱ روپیہ براہے یادگار آریہ سماج بھیرہ کو دان ملا۔

(۵) لالہ ہربھگوان جی ساہنی کا رتک سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ مبلغ یک صد روپیہ مختلف فنڈوں میں دان ہوا۔ (رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج چاوڑی بازار کے پرستاو

(۱) آریہ سماج دہلی پنجابی تحت ریاستی احراری مسلمانوں کے اس گھور آکرمن اور اہانت کے اتیاچاروں کو اتینت گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا اور اس کی نندا کرتا ہے۔ جو کہ ندیان اسلام ازم کے نوین احراری آندولن کے روپ میں ریاست کشمیر کے نردوش اور نرا پرادھ ریاستی آریوں (ہندوؤں) کے لوٹ مار آگنی داد اور انہیں بلاتکار سے مسلمان بنانے میں کر رہے ہیں۔ چونکہ اس آندولن کے کرتا دھرتا بھی انگریزی علاقہ کے احراری مسلمان ہیں۔ اتہ یہ سماج بھارتیہ سرکار سے سانرودھ پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ایسے قانون بنائے۔ شانتی تھا سداچار کے دگھاتک بھینکر آندولن کو ترنت بند کر دیا جائے اور اتیاچاریوں کو پوری پوری سزا دی جائے۔

(۲) آریہ سماج دہلی آریہ سارو دیشک پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ریاست کشمیر کے جن آریوں (ہندوؤں) پر احراری مسلمانوں نے امانت اتیاچار کرکے انہیں تباہ و برباد کر دیا ہے۔ ان کی سہائتا ارتھ شیگھر سے شیگھر سوئم سیوکوں کو بھیج کر ان کی اچت سہائتا کرنے کا پربندھ کرے۔ (شو چرن داس منتری)

جگادھری میں ودھوا بواہ

(۱) شریمان بابو ہنسراج جی ردو اکیکھتری حال مقیم جگادھری نے اپنی بدھوا بھتیجی محبوبہ دیوی عمر تقریباً ۲۰ سال کا پنر بواہ بابو کول جی ناہن نواسی سے ۲۹ کو کیا۔ بارات تین روز ٹھہری۔ اور بابو ہنسراج جی نے خوب ستکار کیا۔ کنیا پکش کی طرف سے ۷۵ روپیہ مختلف سنستاؤں کو دان ملا۔

(۲) لالہ بینی پرشاد جی رئیس جگادھری نے اپنی بال بدھوا پتری جس کی عمر تقریباً سولہ سال تھا کا بواہ لدھیانہ میں خاندان ویش اگروال میں کیا۔ بواہ خوب رونق سے ہوا۔

(۳) شریمان لالہ جوتی پرشاد جی ویش اگروال نے اپنی سپتری کا پنر بواہ بابو سادھو رام جی سکندر

ریلوے کلرک جگادھری نواسی سے کیا۔ اور مختلف فنڈوں کو چھ روپیہ دان دیا۔

(۴) شریمان لالہ چھگو رام جی ویش اگروال نے اپنی بال بدھوا استری عمر تقریباً چودہ سال کا شبھ بواہ خوب رونق سے ۳۱ کو کیا۔ بارات سہارنپور سے آئی۔ (رام دت گوتم پردھان آریہ سماج جگادھری)

بواہ پر دان

بابو متھرا داس بشمبر داس رئیس نے اپنے سپتر اقبال ناتھ کی شادی پر مبلغ ۱۰ روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا۔ ۱۵ روپیہ آریہ سماج نواری۔ ۱۰ انا تھ آلیہ مراد آباد یوپی۔ ۱۰ روپیہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر۔ ۲۵ روپیہ سوشیلا لدھیانہ ۱۰ روپیہ فری سیتارتھ پرکاش دان کئے۔ (دیوی دیال منتری آریہ سماج نوردی)

کلیوا میں شدھی

ہندوؤں کے سرچھوت کا ثبوت اس طرح سے کہ وہ بدھوں سے بھی چھوت کرتے ہیں۔ برہمی عورتوں سے شادی کرکے سنتان پیدا کرتے ہیں۔ لیکن چھوت کے خوف سے آخر استری اور سنتان چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک سجن شنبھو ناتھ نے ایک برہمی عورت سے شادی کی۔ جس سے تین سنتانیں ہوئیں۔ لیکن وہ اپنی اس برہمی استری کا چھوا آن گرہن نہ کرتے تھے کلیوا کے آریہ سماجیوں نے انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ استری کو اچھوت سمجھنا چھوڑ دیں۔ چنانچہ ان کی بیم از سار شدھی کی گئی۔ اور استری کا پکایا بھوجن سب لوگوں نے کھایا۔ لیکن ہندوؤں کی گراوٹ دیکھئے کہ جو لوگ شدھی میں شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے ملک بھگوان داس وغیرہ دوسرے شہر میں گئے۔ تو ان پر کا دباؤ ڈالا گیا۔ کہ انہیں کوئی بھوجن نہ کرائے۔ اور اگر کرائے تو برتنوں میں نہ کرائے۔ حالانکہ جن دیوی کی شدھی کی گئی ہے اس نے ایک ہندو کے گھر آکر مانس بھکشن چھوڑ دیا ہے۔ رہن سہن ہندو استریوں کی طرح بنا لیا ہے ہندی پڑھ رہی ہے۔ اور ندان جو استری سماج ہے اس کی سبھا سد ہے۔ (چھیلا رام کھریندہ از کلیوا)

آریہ سماج لاہور گوال منڈی کے سماچار

اتوار ۲ فروری کو شریمان نند لال جی آریہ پردھان سماج کے گھر سبھا سدوں کا پریوارک ملن بڑی رونق سے منایا گیا اور سایتا ہک ست سنگ میں سوامی ویدانند تیرتھ جی کا پربھاوشالی ویکھیان ہوا۔ مندر جنتا سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ (چمنی لال آنند منتری آریہ سماج لاہور گوالمنڈی)

منٹگمری سلانوالی میں امرت ورشا شری

سوامی گنگا گری جی مہاراج نے مورخہ ۳ فروری سے ۷ فروری تک کتھا دوارہ منٹگمری سلانوالی میں امرت ورشا کی۔ حاضری اچھی ہوتی رہی۔ جنتا پر اچھا اثر پڑا۔ (رام گوپال آریہ)

ویدک ودواہ

یکم فروری کو اخلاص پور میں لالہ گردھاری لال جی بینکر کی سپتری کا وواہ لالہ ہیم راج جی ایڈووکیٹ لاہور کے بھائی لالہ دیو راج جی سے پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ ور پکش کی طرف سے مبلغ ۱۸ روپیہ دان مختلف سنستاؤں کو دیا گیا۔ (دیدرتن منتری آریہ سماج اخلاص پور۔ ضلع گورداسپور)

آریہ کا رشی بودھ انک

اس سال آریہ "کارشی بودھ نمبر ۵ مارچ کو شائع ہوگا۔ آریہ مہا ماچار جگت میں آریہ کا رشی نمبر خاص درجہ رکھتا ہے۔ اس میں آریہ سماج کے قابل قدر ودوانوں کے مضامین اور مشہور و معروف شاعروں کی نظموں کا کافی ذخیرہ ہوتا ہے۔ اس کی رنگین تصاویر بھی قابل دید ہوتی ہیں۔ آریہ سماجیں اور آریہ سجن پرچار کی غرض سے اسے بھاری تعداد میں منگوا کر تقسیم کرتے ہیں۔ گذشتہ سال اس کی مانگ اس قدر رہی جسے ہم پورا نہ کر سکے۔ پرچہ کی اشاعت کے دو ماہ بعد تک بھی آرڈر آتے رہے۔ یہ نمبر اس سال بھی اپنی پوری شان و شوکت سے نکلے گا۔ ہر ایک آریہ پرش کو اپنے پاس منگوا لینا چاہئے۔ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کو بھی ابھی سے آرڈر دے دینے چاہئیں۔ لاگت چھ آنے ہوگی۔ جو لوگ ابھی سے "آریہ" کے خریدار بن جائیں گے۔ انہیں یہ مفت ملے گا۔

اشتہار دینے والوں کے لئے بھی... ہے۔ اس میں اشتہار دے کر وہ اپنے اشتہار کی بڑی سے بڑی تعداد میں چھپوا سکیں گے۔ (رپورٹ درت ویدیا پتی ایڈیٹر "آریہ" گورو دت بھون لاہور)

سپتاہک شردھانند

لاہور سے نئی سپتاہک پتر "شردھانند" شریمتی دیوی جی کی زیر ایڈیٹری اور ڈاکٹر بھگت رام جی منتری کی زیر سرپرستی نکلنے والا ہے۔ اس کی پالیسی شریمتی سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا اور پرانتک پرتی ندھی سبھاؤں کے نیچے ہوگی۔ قیمت سالانہ چار روپیہ۔ (مینیجر "شردھانند" شاہی محلہ۔ ہیرا منڈی لاہور)

علاقہ تھل کی آریہ سماجیں

(از شری ستیانند جی ودوان پربھ آشرم جوالاپور)

(۱) میں ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء پراتہ جوالاپور سے چری دوارسے میانوالی پہنچا۔ اور سماج مندر میں ٹھیرا رات کو سندھیا کے وشیہ پر دیاکھیان ہوا۔ ۲۳ سے پنڈت نیتی جی کی کتھا گیتا سے آرنبھ ہوئی۔ ۲۶ صبح میں اور شریمان ماسٹر چمن لال جی سابق پرنسپل گورنمنٹ ہائی سکول کانگڑہ یہاں سے چل کر کندیاں پہنچے۔ سماج کا مندر بالکل اسٹیشن

(۲) ریلوے کے قریب ہی بنا ہوا ہے۔ جو گرد و غبار سے خراب حالت میں تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کئی روز سے جھاڑو بھی نہیں لگایا گیا۔ ہم نے خود صفائی کر کے ہال کے متصلہ چھوٹے کمرے میں نواس کیا۔ ریلوے کے بہت سے کلرکوں کے راولپنڈی تبدیل ہو جانے پر سماج میں بیرونقی ہو گئی ہے۔ اس وقت بابو گوبند داس مل جی کلرک ریلوے میل سروس منتری اور مہاشہ پارمی لال جی دوکاندار ہی زیادہ تر دلچسپی لینے والے ہیں۔ یہی ہمارا بھوجن دوار اتتھی ستکار کرتے رہے۔ یکم نومبر ۱۹۳۱ء کو روزمرہ رات کو پندرہ سولہ کی حاضری میں میرا اور اکت ماسٹر جی کا اپنشد اور مختلف وشیوں پر کتھا اپدیش اور بھجنوں دوارا پرچار ہوتا رہا۔

۲ نومبر کو ہم بکھر روٹ پہنچے۔

(۳) یہاں نہ آریہ سماج کا پرچار ہے نہ مندر ہے۔ اُداسی سنت مت کا پرچار زیادہ ہے۔ ہم شہر کے باہر ایکانت استھان سنت پورہ میں ٹھیرے۔ بھگت موتھو رام جی جو ایک سجن پرش ہیں۔ ہمارا اتتھی ستکار کیا۔ یہاں پرچار کا کوئی پربندھ نہ ہو سکا۔ یہاں سے ہم ۱۰ نومبر کو بھکر پہنچے۔

(۴) سماج کا ہال کمرہ پہلے سے موجود تھا۔ اب کچھ اور زمین سے کر یگیہ شالہ صحن پانی کا نلکا اور اتتھیوں کے ٹھیرنے کے لئے ایک کمرہ ایزاد کر دیا گیا ہے۔ ساتھ کے کنوئیں کی مزروعہ زمین میں عام لوگ پیشاب پاخانہ کرتے ہیں۔ اس کی بدبو کا یہاں ٹھیرنے والوں کی صحت پر بہت خراب اثر پڑتا ہے۔ ہفتہ وار ستسنگ یہاں پر باقاعدہ ہوتا ہے۔ اور کسی جگہ پبلک اپدیشک اور سنیاسی کے آنے پر اپدیش سننے کے لئے زیادہ تر پرش بھی اکثر ہو جایا کرتے ہیں۔ آریہ سماجی استریوں کے لئے اپدیش کو ضروری نہیں سمجھتے۔ جنہوں نے ستسنگ کرنا ہے۔ استریوں کو الگ رکھ کر بھائی ستسنگ کے لئے وہ بڑے برے نتائج پیدا کر رہے ہیں۔ اس طرف ورشیش دھیان دینے کی ضرورت ہے۔

یہاں پر لالہ نورنید رام جی پنشنر۔ لالہ بھنجوں رام جی سابق منتری۔ بابو گوپال کرشن جی وکیل اور لالہ مول چند جی دوکاندار زیادہ حصہ لینے والے ہیں۔ یدی لالہ نورنید رام جی پنشنر کی طرح سب سبھاسد اُتساہ سے کام کریں۔ تو یہاں بڑا کام ہو سکتا ہے۔ لالہ چاندی رام جی جو پہلے نہایت لگن سے کام کرتے تھے۔ اب سماج سیوا سے ہٹ رہے ہیں۔ ہر جگہ آلس اور پرمادہ ہی شتھلتا آ رہی ہے۔ ۱۰ نومبر تک روزمرہ رات کو میرا اپدیش اور ماسٹر جی کے بھجن اور ۸ کو پراتہ ساپتاہک ستسنگ میں اگنی ہوتر کے بعد ماسٹر جی کا دیاکھیان ہوا۔

(۵) ۱۱ نومبر ۱۹۳۱ء شام کو ہم بذریعہ لاری یہاں سے سنکیرد پہنچے۔ اور باوا موتی داس جی (جو ایک اُداسی ودوان مہاتما ہیں) کے ٹھکانہ میں ٹھیرے۔ جنہوں نے ہمارا رات اور دوسری صبح آدر پورک بھوجن سے اتتھی ستکار کیا۔ ۱۲ دوپہر کو ہم کو بھگت آسا نند۔ سنت رام اور بھائی پریم سنگھ جی نے لے جا کر شہر کی دھرم شالہ کے اوپری حصہ میں استھان دے کر نواس کرایا اور سیٹھ دھاوو مل گوگوں کے گھر میں ہمارے بھوجن کا بھی پریم پورک پربندھ کر دیا۔ یہاں ہر روز صبح وقت پراتہ اور سائینگ ست سنگ ہوتا ہے خاص کر پراتہ کے ست سنگ میں تو اس قدر استری پرش اور بچے سمیلت ہوتے ہیں کہ ہال اور برآمدہ کھچا کھچ بھر جاتا ہے پاٹھ اور اپدیش کو بڑی شردھا اور بھگتی سے سنتے ہیں۔ ۱۹ نومبر تک پراتہ روزمرہ ایک گھنٹہ تک میرا اپدیش ہوتا رہا۔ ابتدا میں یہ جگہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے نوابوں کی بسائی ہوئی تھی۔ بعد اس کو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اور پھر سرکار انگریزی نے فتح کیا۔ یہاں پر ایک پرانا قلعہ بھی تھا جو اب مسمار ہو کر کھنڈرات موجود ہیں ہندوؤں کی آبادی کوٹ کے اندر اور مسلمانوں کی باہر واقع ہے۔ اس وقت یہاں پولیس کا تھانہ۔ شفا خانہ۔ مڈل سکول۔ برانچ آفس ڈاک خانہ موجود ہیں۔

(۶) ۲۰ نومبر ۱۹۳۱ء شام کو بذریعہ لاری یہاں سے چل کر حیدرآباد پہنچے اور دھرم شالہ میں ٹھیرے جہاں ہمارا منتری بھائی نارائن سنگھ جی نے اتتھی ستکار کیا۔ اور دوسرے دن دوپہر کو گرام سے الگ ایکانت استھان سنت پورہ میں آسن لگوا دیا اور وہاں سے آٹا۔ گھی آدی بھی بھوجن کے لئے بھجوایا۔

یہاں بھی روز پراتہ دھرم شالہ میں ست سنگ ہوتا ہے۔ اور سب استری پرش اور بچے پریم اور بھگتی کے پاٹھ کتھا اور اپدیش کو سنتے ہیں۔ ہمارا بھی روز پراتہ اپدیش ہوا۔ اور ماسٹر جی شام کو روزمرہ ایک ہفتہ تک سدھانت پورہ میں اپنشد کی کتھا کرتے رہے بھائی نارائن سنگھ جی پریم کا ایک ساکشات مورتی ہیں اور سیوا بھاؤ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ یہاں پر مہربان نام سنت لال جی اچھے ساہوکار ہیں۔ جو نہایت اور بالکل سادہ جیون بتیت کر رہے ہیں اور اتتھی ستکار کے لئے دھرم شالہ کے لنگر میں ایک روپیہ روزانہ دے رکھا ہے۔ ایسے بھلے پرشوں کا جیون آدرش جیون ہے آپ کے چار دوسرے بھی آگیاکاری اور ست سنگی ہیں۔ بھگت ارجن داس۔ ایشر داس اور جیرام داس جی کا پریم اور سیوا بھاؤ بھی سراہنیہ ہے۔ یہ علاقہ تھل کا بالکل ریگستان ہے اور بارش بھی بہت کم ہوتی ہے۔ جس کے سبب زمین بھی بہت تھوڑی مزروعہ اور فصل بھی کم پیدا ہوتی ہے۔ سوائے چند روز فصل کے منتظر کے باقی دس ماہ سال میں خالی رہتے ہیں۔ نیز پہلے یہاں کے ہندو سندھ میں جا کر کپڑے کا بیوپار کرتے تھے۔ مگر اب وہاں چند روکاوٹیں پیدا ہو جانے کے کارن وہ کام بھی ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اس وقت بے روزگاری کو محسوس کر کے یہاں کے ہندوؤں نے ساٹھ کے قریب خلائی مشتمل (جاپانی کھڈیاں) لگا کر کام کرنا شروع کر دیا ہوا ہے۔ ایک کاریگر روزانہ ایک کھیس کو آسانی سے تیار کر کے گھر بیٹھے بارہ آنہ کما لیتا ہے۔ یہاں کے ہندوؤں نے پنجاب کے بیکار اور ایسے ہندوؤں کے لئے ایک قابل تقلید مثال قائم کر دی ہے۔ منکیرہ۔ حیدرآباد۔ دھکی دیگر دیہات اور دریائے سندھ کے وار پار دونوں کناروں کے متصلہ دیہات۔ قصبات۔ سرحد کے سارے علاقہ کے ہندوؤں میں بال براد کی ساماجک کریتی گھر کر چکی ہے۔ لڑکیوں کا بیاہ روپیہ اور تبادلہ کے عوض میں کیا جاتا ہے۔ برہمن جاتی بھی اس کوریتی کی شکار ہو رہی ہے۔ اور بے اعتباری کے کارن چھوٹی عمر میں ہی لوگ سنتان کا بیاہ کر دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ نسل دن بدن کمزور ہو کر قبل از وقت موت کے منہ میں جا رہی ہے۔ اس علاقہ میں آٹھ آٹھ دس دس برس کی لڑکیاں کثرت سے بیاہے ہوئے دیکھے گئے ہیں بیمار ہر ایک جگہ کے ہندوؤں کو دھیان دینا چاہیئے۔

نہار کے اُمیدیشوں کے ساتھ ساتھ اس سا ماجک کوریتی کو دُور کرنے اور پنجوں میں دستکاری پھیلانے کے لئے زور سے توجہ دلائی۔ سفلاقہ کھگل میں اُون زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ جو کراچی کی منڈی میں باہر کے ملکوں میں بھجوانے کے لئے جاکر فروخت ہوتی ہے۔ نیز میسکرہ۔ حیدرآباد۔ ہرنی اور نورپور ٹوانہ میں دیسی اُونی دوشیاں کثرت سے تیار ہوتی ہیں۔ جو اس علاقہ مُلتان اور سندھ

میں جاکر فروخت ہوتی ہیں۔ اور پائیداری میں بہ نسبت ولائتی کے مضبوط ہوتی ہیں۔ موٹی چار روپیہ میں اور نفیس سولہ تک اس وقت مل سکتی ہیں۔ حیدرآباد میں لالہ منولال بی اے آرمی کپڑا تیار کرانیکا بھی تجربہ کرنا شروع کر دیا ہوا ہے اور کوئی ایسا سندھ جس نے شاہدرہ کے دستکاری سکول میں اون کی رنگائی کا کام سیکھا ہو اور وہ یہاں اُونی لوئیاں اور گرم کپڑے کی تیاری خود کرے۔

کرانے کا تجربہ کرے تو از حد مفید ہوگا۔ بھکر سے روزمرہ لاری ڈاک اور مُسافر لے کر حیدرآباد تک آتی جاتی ہے۔ میسکرہ تک ایک روپیہ اور آباد تک ڈیڑھ روپیہ کرایہ ہے۔ یہاں ریل سے دُور ہونے کے کارن کوئی آریہ اپدیشک نہیں پہنچے۔ اس لئے آریہ سماج کا پرچار نفی کے برابر ہے۔ البتہ سکھ مت کا پرچار اس طرف زور سے ہو رہا ہے اس لئے ہندو اپنے

عقائد کو چھوڑ کر اس طرف زیادہ مائل ہو رہے ہیں اور اپنے لڑکوں کو کیس دھاری بنا رہے ہیں۔ پرچارک لوگ پہلے پہل سا ماجک کریتیوں کو دُور کرانے اور پھر پریم پورک سدھانتوں کو سمجھا میں یقین مان ہوں۔ تو بہت کچھ سمجھا سکتی ہے ؛

(باقی آئندہ) ؛

ओ३म्

कृ... श्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

साप्ताहिक प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ چار روپے
ششماہی دو روپے چار آنے
ممالک غیر سے ...

نمبر ۸ | The "PRAKASH" LAHORE INDIA | جلد ۲۸

SUNDAY 21 FEB 1932 — اتوار ۱۰ پھاگن ۱۹۸۸ بکرمی مطابق ۲۱ فروری سنہ ۱۹۳۲ء دیانند آبد ۱۰۸

ویدامرت

بھگتی کس کی؟

यः प्राणतो निमिषतो महित्वैक इन्द्राजा जगतो वभूव। य ईशेऽस्य द्विपदश्चतुष्पदः कस्मै देवाय हविषा विधेम॥ यजु० २३-३॥

"جو پران والے اور اپران رُوپ جگت کا اپنی اننت مہما سے ایک ہی ودا جمان راجہ ہے۔ جو منش اور گو آدی پرانیوں کے شریر کی رچنا کرتا ہے۔ ہم اس سُکھ سوروپ۔ سکل ایشوریہ کے دینے ہارے پرماتما کے لئے سکل اُتم سامگری سے وشیش بھگتی کریں"۔

پرماتما کی بھگتی کا یہ امرت دینے والا یہ ایک اور منتر ہے۔ اس میں پہلے پرماتما کا روپ ورنن کیا گیا ہے۔ اُسے پرانی اور اپرانی سب کا ودا جمان راجہ بتایا ہے۔ بتایا ہے۔ کہ جس روپ میں سنسار ہمارے سامنے ہے۔ اُس کا بنانے والا۔ اس میں موجود اور اُس کا راجہ پرماتما ہی ہے۔ دوسرا کوئی نہیں۔ پھر وہ پرماتما منشوں کا ہی نہیں۔ پرانی ماتر کا پیدا کرنے والا ہے جس پرکار منش پرماتما کی آفرینش ہیں۔ اسی پرکار سنسار کا ایک ایک پرانی۔ گو۔ گھوڑا۔ بکری اونٹ۔ پشو پکشی کیٹ پتنگ آدی اس پرماتما کی سنتان ہیں۔ سنتان ایک سمان نہیں ہوتی پرنتو ماتا پتا کو اچھی بری سب سنتان سے پرتی پریم ہوتا ہے۔ بڑے بچوں کو ماتا پتا سزا آدیش دیتے ہیں۔ پرنتو بھاو سزا دینے میں بھی پریم کا ہی ہوتا ہے۔ اور وہ گوارا نہیں کرتے۔ کہ کوئی دوسرا بکتی اُن کے بڑے بچوں کو بھی خواہ مخواہ ستائے اور ڈنڈ دے۔ ویدی الٰہ لوگوں کی سمجھ میں جو ایشور وادی ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ یہ بات آ جب سے۔ تو آج سنسار ہے جو بھیا کا باپ اُٹھ جاتے۔ جس حد تک یہ پاپ ترقی پر ہے۔ سمجھو ایشور واد کا جذبہ اسی حد تک کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ کہنے کو لاکھ ایشور وادی ہوں۔ پرنتو جو اپنے اعمال کے ایشور کی ہستی کو محسوس نہیں کرتے۔ وہ ایشور وادی نہیں۔ ایشور وادی کا روپ دھارن کئے ہوئے بھر دیتے ہیں۔ جو اپنی ایشور واد کی اوٹ میں دنیا کو ٹھگتے ہیں۔ ایسے لوگ جو ایشور کا فرستادہ اور کوئی خود ایشور روپ بننے پر بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح ایشور کے نام پر اپنی پوجا جاہل لوگوں پر مڑھتے ہیں۔

ورنہ واستو میں یہ لوگ پرانی ماتر کا پیدا کرنے والا ایشور کو نہیں مانتے۔ ناستک ہیں۔ اور اُن کی اس ناستکتا کا ہی پرینام ہے۔ کہ سنسار دکھوں کا گھر ہے اور ہر ایک زبان پر یہ الفاظ سنائی دیتے ہیں۔ "نانک دکھیا سب سنسار"۔ پرنتو واستو میں سنسار دکھوں کا گھر نہیں۔ نہ سنسار دکھوں کے لئے پیدا ہوا ہے۔ بلکہ سنسار کی پیدائش سکھ پراپتی کے لئے ہے اور سکھ پراپتی کے تمام سادھن سنسار کے پیدا کرنے والے نے بنا دیئے ہیں۔ سنسار دکھوں کا گھر کیوں ہو۔ جب اُس کا پیدا کرنے والا سکھ سوروپ ہے۔ اگر ہے تو اس لئے کہ ہم نے سکھ سروپ کا آسرا چھوڑ دیا۔

ہم آج اُتم پدارتھوں کے لئے ترستے ہیں۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ پرماتما کی سرشٹی میں اُتم پدارتھوں کی کمی ہے۔ ہماری ضروریات کے لئے ہر ایک پرکار کی اُتم سامگری سنسار میں موجود ہے۔ پرنتو ہم اُسے نہیں پا سکتے۔ تو اس لئے کہ ہم نے اپنی دُشٹتا سے اپنے ہاتھوں کو اتنا چھوٹا اور کمزور کر لیا ہے۔ کہ وہ اُن تک پہنچنے میں اسمرتھ ہیں۔ ورنہ وہ ہمارے سامنے ہیں ضرورت صرف یہ ہے۔ کہ ہمارے ہاتھ اُن تک پہنچ سکیں۔ ہم اُنہیں پانے میں کیوں کمزور ہیں؟ اس لئے کہ ہم نے شکتی کے بھنڈار سے رشتہ توڑ لیا۔ جس سے ہمارے شریر۔ ہمارے ہاتھوں اور ہمارے آتما کے اندر شکتی کا سنچار ہوتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بھگتی کس کی کریں؟ تو وید کس کی اختیار کریں۔ آپ اگر اُپریکت منتروں کو دھیان پورک پڑھیں گے۔ تو آپ کو وید کی اس آگیا کی سارتھکتا کا گیان ہو جائیگا کہ ہم اس سکھ سوروپ سکل ایشوریہ کے دینے ہارے [illegible]

برہمن کنیا کی ضرورت!

ایک تعلیمیافتہ برہمن کمار جس کی آیو ۲۵ سال کی ہے۔ تندرست سداچاری۔ افریقہ میں مستقل کاروبار۔ ماہواری آمدنی تین صد روپیہ اور پنجاب میں ۱۰۰ ایکڑ زمین کا مالک ہے۔ ذات لٹی اور نانکی ذات پربھاکر ہے کے واسطے ایک سوشیل سوستھ، پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے واقف کنیا کی ضرورت ہے۔ جس کی آیو ۱۸ سال کے لگ بھگ ہو۔ وواہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ اور جلدی سے جلدی۔ مزید حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

بابو بدری ناتھ آریہ ریٹائرڈ کیشیر برگنڈ ارکی برمکان لالہ دھرم چند رکوال مرچنٹ کرشنا گلی ۱۔ متصل تالاب رتن چند لاہور

برہمن ور کی ضرورت!

میرے ایک مترِ برہمن کی کنیا کے لئے جس کی آیو ۱۷ سال تندرست نوین شریتی تک پڑھی ہوئی۔ سنگیت میں نپن گرہ کارج اور سلائی میں ہوشیار کے لئے ایک ایسے برہمن ور کی ضرورت ہے۔ جو پڑھا لکھا برسر روزگار ہو۔ جائیداد وغیرہ سے معقول گذارہ رکھتا ہو۔ آیو لگ بھگ پچیس سال ہو۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ سے کریں:۔

شوچرنداس منتری
آریہ سماج۔ دہلی

شادی کرنیوالوں کی سخت ضرورت

ہمارے یہاں شادی کے لئے بارہ دودھوا ئیں اور بال ودھوائیں موجود ہیں۔ ان سب کی عمریں ۱۸ سے ۲۵ سال تک ہیں۔ ان سب کا رنگ گورا ہے۔ جلد سے جلد درخواست آنا چاہئے۔ خطوط گورمکھی میں بھی لئے جاویں گے۔

پتہ:۔ رامچرن لال شرما منیجر
ہندو ودھوا آشرم۔ اورئی ضلع جالون

یوگیہ کنیا کی ضرورت

ایک آریہ وچار رکھنے والے تعلیمیافتہ برسر روزگار سالہ اروڑ بنشی نوجوان کے لئے ایک یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے۔ جو گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہونے کے علاوہ تعلیم یافتہ بھی ہو۔ ورکی مستقل آمدنی ۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ مفصل حالات کے لئے

بی ۱۰۵ رنگ محل بازار لاہور

سے خط و کتابت کریں:۔

برہمن کنیا کی ضرورت!

۲۰ سالہ متمول خاندان سارسوت برہمن کوشل ور کے لئے جن کی ماہواری آمدنی پیداوار اراضی و ساہوکارہ ۱۵۰ روپیہ ہے۔ کنیا کی آرزیننگ ہے۔ پتہ پر دیفیسر پرس رام ایم اے ایف سی کالج لاہور

ضرورت

ہے استادوں کے لئے پرچہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ اُجرت

راجی ہے۔ منیجر

ودھوا کی ضرورت!

میرے ایک بھائی کے لئے جس کی عمر ۳۲ سال ہے۔ اور ماہواری آمدنی یکصد روپیہ ہے۔ ذات ملہوترہ کھتری ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں ایک ودھوا لڑکی کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب مزید حالات دریافت طلب کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

دیوان چند اوورسیر۔ محکمہ انہار بنگلہ سکھانوالہ۔ ڈاکخانہ شرق پور ضلع شیخوپورہ

آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے!

اگر آپ اس گئے گذرے وقت میں بھی درحقیقت علم جوتش کی صداقت دیکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی پوسٹکارڈ پر کسی پھول کا نام اور اپنا پورا پتہ ہم کو لکھ کر بھیج دیجئے۔ پس پھر ہم آپکو آنیوالا بارہ ماہ کا نفع نقصان۔ کس چیز کی تجارت میں فائدہ رہیگا۔ دولت کس ذریعہ سے ملیگی؟ روزگار کب ملیگا ترقی تبادلہ ترقی اولاد۔ عورت سا سکھ دکھ۔ تندرستی۔ بیماری۔ دور دراز کا سفر۔ مقدمات۔ امتحان میں کامیابی۔ سگائی شادی۔ زمین جائیداد وغیرہ کا سکھ۔ کسی کا میل یا دشمنی۔ غرضیکہ سال بھر کی ہونے والی کل باتوں کا خلاصہ یعنی ماہواری ورش پھل بناکر صرف ایک روپیہ میں بھیج دیں گے۔ ایک مرتبہ آزمائش سے آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ علم جوتش میں ہمیں کہاں تک مہارت حاصل ہے۔

جناب لالہ ہری پرشاد لکھنؤ سے فرماتے ہیں۔ آپ سے جو ورش پھل بنوایا ہے۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہ آپ کی بتائی ہوئی سب باتیں ٹھیک ہیں۔

پروفیسر جی شنکر پوسٹ بکس ۷۲ ۔ لاہور

تصویریں۔ وید منتر وغیرہ اور نئے کیلنڈر

کیلنڈر سب سے بڑے سائز کے دیسی انگریزی اور فہرست تعطیلات سمیت ایک کے درمیان میں مہاتما ہنسراج جی اور دوسرے کے درمیان میں سوامی دیانند جی کی سب سے بڑی تصویر ہے فی ۲ ر۔ مہرشی دیانند کے جیون کے متعلق مختلف تصاویر رنگین اردگرد سنسکرت اور اردو میں پوری سندھیا۔ نیچے آریہ سماج کے نیم ۲۰×۳۰ سائز کے آرٹ پیپر پر ۲ ر۔ سمادھی والی تصویر سوامی دیانند سب سے بڑی ۸ ر۔ دس سروں والی ۴ ر۔ پنڈت گورودت جی ۴ ر۔ بڑھیا ۸ ر۔ پنڈت لیکھرام جی ۸ ر۔ مہاتما ہنسراج جی ۲ ر۔ سوامی دیانند جی ۲ ر۔ سوامی شردھانند جی ۸ ر۔ گورو منتر اوم بہت سب سے بڑے سائز پر رنگین ۲ ر۔ پرانایام منتر ۲ ر۔ شوانی دیو ۲ ر۔ ہرنیہ گربھا ۲ ر۔ الہیم منتر ۲ ر۔ پنچ اسی پرارتھنا ۲ ر۔ سنگچھدھوم ۲ ر۔ نمستے ۲ ر۔ سواگتم ۲ ر۔ اوم ۲ ر۔ اوم اردو انگریزی ا ر۔ چھوٹے سائز کے اوم نمستے۔ گورو منتر۔ شوانی دیو ا ر۔ ملنے کا پتہ:۔

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

کئی جگہ لوگ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کرکے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں۔ اور ان کو گھر گھر لے کر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ رات ہوتے ہی ان کو کوچوں میں بیچاتے ہیں اور بھیک منگواتے ہیں ہم سب کا فرض ہے کہ ان اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچاویں۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے جب وہاں کے اپنے کوچوں میں آنے یہاں دینے کی جگہ ڈالیں۔ تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آجاویں۔ اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں۔ ان کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ دید مندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ" و "پرکاش" ہیں۔ ماتحت ہے لوگوں کو چاہئے۔ کہ اس کے ممبر بنیں۔ اور اس کے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ممبر دانے کا ہندو اس سبھا کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں۔

ہم

ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو بنا مانگے ایک سو کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دان پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے تاکہ ان اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ کے تھوڑا ہونے سے نہیں لئے جاسکتے لیا جائے۔ اور ان کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جاوے۔

رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں

ہیرانند شرما سکرٹری
پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ وید مندر راوی روڈ۔ لاہور

بیماری کی جڑھ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن۔

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے!

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں روزانہ چیزیں پوران ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔ پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔ ملنے کا پتہ:۔

منیجر جگت رام پوری اینڈ سنز مالک بہار وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

مالیہ کم کرنے کا رزولیوشن۔ برہما کونسل میں جنوری کے پہلے ہفتہ سے ہر ایک ضلع میں مالیہ کم کرنے کا رزولیوشن گورنمنٹ کی مخالفت کے باوجود کثرت رائے سے پاس ہو گیا ؛

باغیوں کی گرفتاریاں۔ رسری نگر ۱۶ فروری) برگیڈیر ریسل ریسنڈ اور بھاگر رتار سنگھ گورنر تحصیل دار کی تار پر ہند واڑہ گئے تھے انہوں نے تمام علاقہ کا بمعہ اس علاقہ کے جہاں حال ہی میں لوٹ مار ہوئی تھی دورہ کیا ۔ اور باغیوں کی کونسل کے صدر اور ان کے نام نہاد گورنر۔ اور ہائیکورٹ کے نام نہاد ججوں کو گرفتار کرایا ؛

جان بچانے کا صلہ۔ ملک معظم نے کلکتہ کے لفٹنٹ کرنل حسن سہروردی کی اس جرات اور دلیری کے صلہ میں جو انہوں نے یونیورسٹی کانووکیشن میں گورنر بنگال کی جان بچانے میں دکھائی تھی۔ سر کا خطاب دیا ہے ؛

مہاراجہ کی مسلمانوں سے محبت۔ مہاراجہ سر ہری سنگھ والئے ریاست جموں و کشمیر کو مسلمانوں سے کس قدر محبت ہے۔ اس کا ثبوت انہوں نے حال ہی میں عید کے دن مولانا شوکت علی کی وساطت سے مسلمانوں کو عید کی مبارکباد دے کر دیا۔ لیکن مسلمانوں کو مہاراجہ سے کس قدر محبت ہے۔ اس کا ثبوت مسلم اخبارات کالموں سے اور اس وحشیانہ مناظر سے مل سکتا ہے۔ جو مہاراجہ کی ریاست میں اس کی ہندو رعایا کی تباہی کے پیش نظر ہیں ؛

چین اور جاپان کا جنگ۔ چین اور جاپان کی جنگ جاری ہے مصالحت کی کوششیں اس وقت تک ناکام رہیں۔ چیپی اور ووسنگ سے چینیوں کو نکالنے کے لئے جاپانیوں کے ہوائی جہازوں نے زبردست حملہ کیا۔ لیکن چینیوں کی مشین گنوں کی سخت گولہ باری سے جاپانیوں کو پسپا ہونا پڑا۔ جاپانی اب پھر زبردست حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ۱۲۰۰۰ جاپانی ساحل پر اتارے جا چکے ہیں اور دس ہزار پہنچنے والے ہیں ؛

ارجنٹائین میں خاص ٹیکس۔ ارجنٹائین کے بجٹ میں دو کروڑ ۳۴ لاکھ پونڈ کا خسارہ رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ پانچ سال کے لئے وہاں خاص ٹیکس عائد کئے گئے ہیں۔ جن کی رو سے ۵ پونڈ کی آمدنی پر ۲ فیصد ٹیکس ہوگا سامان عیش و عشرت پر بھی زائد ٹیکس لگایا گیا ہے ؛

سنسار کی گتی

ڈسکہ کا مورچہ جاری ہے

ڈسکہ کا مورچہ بدستور جاری ہے۔ ایک سو اکالیوں کا دسواں جتھہ ۲۶ فروری کو امرتسر سے روانہ ہوگا۔ کشمیر کے علاقوں میں ہندو اور سکھوں پر جو مشترکہ مصیبت آئی ہے۔ اس نے ہندو اور سکھوں کو اچھی طرح سے احساس کرا دیا ہے۔ کہ وہ زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو مل کر ہی رہ سکتے ہیں۔ تاہم ہندو سکھوں نے ڈسکہ کے سوال کے حل کی کوئی سبیل نہیں نکالی۔ جو ان دونو بھائیوں کے درمیان اختلافات کی خلیج کو وسیع کرنے کا کارن بن رہا ہے ؛

ہندو و سکھوں کو ڈسکہ کے قضیہ کے فیصلہ کی جلد از جلد کوئی سبیل نکالنی چاہئے۔ لیکن اگر وہ ابھی اس میں اسمرتھ ہیں۔ تو معاملہ اس وقت تک ملتوی کر دینا چاہئے۔ جب تک کشمیر کی فضا پر امن نہیں ہو جاتی۔ اور کشمیر کے مصیبت زدہ ہندو اور سکھ اپنے وطن میں بے کھٹکے آباد نہیں ہو جاتے۔ اگر جتھے بھیجنے بند نہیں کئے جا سکتے۔ تو ایک سال یا ایسے ہی عرصہ کے لئے ملتوی کئے جا سکتے ہیں۔ آخر ڈسکہ کی دھرم شالہ گوردوارہ کے وہ دھیوں کے ہاتھ میں نہیں۔ ہندوؤں کے ہی ہاتھ میں ہے۔ جن کے دل میں گوروؤں اور گرنتھ صاحب کی عزت سکھوں سے کم نہیں۔ اس التوا کا فوری فائدہ یہ ہوگا کہ ہندو اور سکھ یک جہتی سے کشمیر کے مصیبت زدہ ہندو اور سکھوں کے معاملہ کو ہاتھ میں لے سکیں گے۔ اور اس کے ساتھ یہ فائدہ ہونا بھی ممکن ہے۔ کہ اس مدت التوا میں مصالحت کا کوئی ایسا حل سوجھ جائے۔ جو ہندو اور سکھ دونوں کو مطمئن کر سکے ؛

لاہور میں گرفتاریاں۔ (لاہور ۱۶ فروری) بزازہٹہ اور انارکلی میں بدیشی کپڑا کی پکٹنگ کے سلسلہ میں سات سرخ پوش اور ۵ کانگرس والنٹئر گرفتار کئے گئے ؛

انتخابات کے سلسلہ میں قتل۔ آئرلینڈ کی انتخابی جدوجہد کے سلسلہ میں لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈیکسیلنڈ میں دہشت انگیزوں نے خفیہ پولیس کے جاسوس کلگ بن اور پارلیمنٹ کے ایک ممبر مسٹر بنالڈس کو گولی سے ہلاک کر دیا۔ ان کا قصور یہ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے جمہوری پارٹی کے ایک لیڈر کے مقدمہ میں شہادت دی تھی ؛

واقعہ ہجلی کے سلسلہ میں سزائیں۔ بنگال کونسل میں ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا۔ کہ ہجلی کے واقعات کے سلسلہ میں ان ملازمان کو سزا دی گئی ہے۔ جن کو تحقیقاتی کمیٹی نے ذمہ دار ٹھیرایا تھا۔ ایک موقوف کیا گیا۔ دو کا درجہ کم کیا گیا۔ اور باقیوں کی تنخواہیں کم کر دی گئیں ؛

بامبئی انڈین لیگ کا جلوس۔ (کراچی ۱۵ فروری) بامبئی انڈین لیگ کی طرف سے سودیشی پرچار کے سلسلہ میں مسٹر جمشید مہتہ صدر میونسپلٹی اور لالہ جسونت رائے کی زیر صدارت میں سودیشی اشیاء کا نصف میل لمبا جلوس نکالا ؛

پھانسی ملتوی کر دی گئی۔ کلکتہ میں "ہیرا جین کہانی" کے مصنف اور اس کے ساتھی کے قتل کے جرم میں عبد الصمد اور میر احمد ملزمان کو پھانسی کی سزا ہوئی تھی۔ اور پریوی کونسل میں سزا بحال رہی تھی۔ اس پر ۱۲ فروری کو پھانسی دی جانے والی تھی۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پھانسی ملتوی کر دی گئی ہے اور حکومت بنگال نے حکومت ہند سے سفارش کی ہے۔ کہ پھانسی کی سزا حبس دوام میں تبدیل کر دی جائے ؛

راجہ ہری کشن کول کا استعفیٰ۔ راجہ ہری کشن کول وزیر اعظم ریاست کشمیر کے استعفیٰ کی افواہ کو تقویت مل رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ راجہ صاحب نے جس دن سے قلمدان وزارت عظمیٰ سنبھالا ہے وہ بیمار رہتے ہیں اس لئے آپ استعفیٰ دیدیں گے ؛

وزارت میں اہم تبدیلیاں۔ دہلی کے باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر نے نئی وزارت ملازم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حکومت کشمیر کے جو نئے وزیر ہونگے۔ وہ بڑے زبردست اور بارسوخ ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا جا رہا ہے کہ مسٹر گلینسی اور مسٹر ڈلمش کو بھی خاص عہدے دیئے جائیں گے ؛

سول نافرمانی کے سلسلہ میں سزایابیاں سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۱۳ فروری تک یو۔پی میں تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۴۷۳ اشخاص کو سزائیں ہو چکی ہیں ؛

دوکانیں بند نہ کرو۔ کلکتہ پولیس نے آرڈی نینس کے ماتحت ۸۰ ہزار دوکانداروں کو نوٹس دیا ہے کہ ایک ماہ تک کسی ہڑتال وغیرہ کے سلسلہ میں دوکانیں بند نہ کریں ؛

باغیانہ نظم کے لئے ایک سال۔ پنڈت کرشن کانت مالوی کو ابھیودے میں ایک باغیانہ نظم شائع کرنے کے پاداش میں ایک سال قید سخت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ اور عدم ادائیگی کی صورت میں تین ماہ مزید قید کی سزا ہوئی ہے ؛

لاہور میں ایڈیٹروں کی گرفتاریاں۔ لاہور کے روزانہ ہندو اخبارات "ملاپ" "ہندی ملاپ" "بندے ماترم" "پرتاپ" اور "ویر بھارت" کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشروں اور فری پریس کے مقامی ایڈیٹر کے خلاف زیر دفعہ ۲۵ ایمرجنسی پاورز آرڈی ننس ایک خبر کی اشاعت کے سلسلہ میں وارنٹ جاری کئے گئے۔ چنانچہ لالہ خوشحال چند ایڈیٹر ہندی ملاپ۔ اور شری گوردی چند ایڈیٹر ملاپ۔ اور شری گنپت رائے ایڈیٹر بندے ماترم۔ اور شری ہنس چند آنند ایڈیٹر اور مسٹر دت ایڈیٹر فری پریس گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ شری نانک چند ناز وسنسار کی ضمانت پر رہا ہیں ؛

گورنر پر فائر کرنے والی کو سزا ہائیکورٹ کلکتہ کے سپیشل ٹریبونل کے سامنے گورنر بنگال پر فائر کرنے والی ملزمہ بینا داس کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ملزمہ کے اقبال جرم کر لینے پر عدالت نے اسے نو سال قید کی سزا دی

آئرلینڈ کے پالیٹکس۔ آئرلینڈ کے انتخابات میں مسٹر کاسگریو کی برسر حکومت پارٹی اور ڈی ولیرا کی ریپبلکن پارٹی میں مقابلہ بڑا سخت ہے۔ ڈی ولیرا کی کامیابی کا امکان ہے۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ ممبران کے لئے حلف وفاداری کی شرط کو اڑا دیا جائے۔ اور برطانیہ اور آئرلینڈ کے درمیان محض دوستانہ تعلقات ہونے چاہئیں ؛

سردار سردول سنگھ گرفتار کر لئے گئے کانگرس کے ڈکٹیٹر سردار سردول سنگھ کو یشر شاہدرہ سٹیشن پر گرفتار کر لئے گئے۔ جبکہ وہ پشاور

جانے کے لئے گاڑی پر سوار تھے۔ سردار صاحب اپنے پیچھے مولانا ابو الکلام آزاد کو ڈکٹیٹر بنا گئے ہیں ⁂

مولانا کی خدا لگتی

مولانا کی خدا لگتی۔ مولانا شوکت علی نے خدا لگتی کہنا دیر سے چھوڑ دیا ہوا ہے۔ تاہم کبھی نہ کبھی صداقت منہ سے نکل ہی جاتی ہے۔ معاملات کشمیر کے متعلق مولانا نے دہلی میں ایک تقریر میں کہا ہے کہ مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ کشمیر میں مکمل ڈیموکریسی دی جائے۔ بالکل غیر حق بجانب ہے۔ اور مزید برآں کہا۔ کہ اگر مسلمانوں کا یہی مطالبہ ہے۔ تو کیا وہ ہندوؤں کو مسلم ریاستوں میں اسی قسم کے حقوق دینے کے لئے تیار ہیں؟ ⁂

کشمیر کے معاملہ میں ثالث

کشمیر کے معاملہ میں ثالث۔ یہ خبر اخباروں میں اشاعت پذیر ہو رہی ہے۔ کہ نواب بھوپال نے کشمیر کے معاملہ میں مسلمانوں اور دربار کشمیر کے درمیان ثالث بننا منظور کر لیا ہے اور انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ اسبات میں دھیان رکھیں گے۔ کہ مسلمانوں کے معقول مطالبات مہاراجہ سے منظور کرا لیں ⁂

سوال یہ ہے کہ نواب صاحب نے کس کی درخواست پر ثالث بننا منظور کیا ہے؟ کیا مسلمانوں اور مہاراج دونوں نے اُن سے درخواست کی؟ اگر نہیں کی تو ثالثی کیسی؟ اور اگر مسلمانوں کے مطالبات منوانا ہی اُن کا اُدیش ہے۔ تو ثالث کیا ہوئے ایک فریق بن گئے۔ کچھ ہو نواب صاحب کی مصالحت کی خواہش قابل تعریف ہے۔ کیا ہی بہتر ہو کہ ریاست بھوپال اور اُس کی ہندو رعایا کے درمیان مصالحت کے لئے نواب صاحب مہاراجہ ہری سنگھ کو ثالث بننے کی درخواست کریں ⁂

ایک قابل قدر دان

ایک قابل قدر دان۔ پروفیسر ایس سی ڈے سالوں تک ہندو یونیورسٹی کے آنریری پروفیسر

رہے۔ اب آپ نے اپنی ساری جائیداد قیمتی ۵۷ ہزار کی وصیت یونیورسٹی کے نام کر دی ہے بلاشبہ یہ سا توک دان ہے۔ اور اس لئے قابل تعریف ⁂

بمبئی گورنمنٹ کو خسارہ

بمبئی گورنمنٹ کو خسارہ (بمبئی ۱۴ فروری) بمبئی کونسل میں فنانس ممبر نے ۳۳-۱۹۳۲ء کا جو بجٹ پیش کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بجٹ میں ۷۳ لاکھ کا خسارہ رہے گا۔ جسے پورا کرنے کے لئے ۷۵ لاکھ کے ٹیکس لگائے جائیں گے۔ اور باقی قرضہ سے پورا کیا جاوے گا۔ خرچ کا تخمینہ ۱۵۰۸ لاکھ اور آمدن کا ۱۴۳۵ لاکھ ہے۔ خسارہ کی وجہ تجارت کی کساد بازاری اور تحریک سول نافرمانی بیان کی جاتی ہے ⁂

واٹرلو کا نیا پل

واٹرلو کا نیا پل۔ (لنڈن ۱۵ فروری) لنڈن کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ واٹرلو کے پل کو گرا کر اس کی جگہ نیا پل بنایا جائے۔ خرچ کا اندازہ ایک کروڑ ۹۲ لاکھ پونڈ کا ہے ⁂

وائسرائے کو تار

وائسرائے کو تار۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور کے ایک مسلمان سابق صوبیدار نے وائسرائے کو تار دیا ہے۔ جس میں میونسپلٹی کے بعض مسلم ممبران کے خلاف غبن کی سازش میں شرکت کا الزام لگایا ہے۔ اور اسی بنا پر درخواست کی ہے۔ کہ ایسے اشخاص کو اگزیکٹو اور دوسرے عہدوں پر مقرر کیا جاوے۔ جن کی دیانت داری ضرب المثل ہو ⁂

زبان کی بنا پر تقسیم صوبجات

زبان کی بنا پر تقسیم صوبجات۔ (دہلی ۱۵ فروری) کونسل آف سٹیٹ میں مسٹر بی آر داس ایم۔ ایل۔ اے نے اپنی ایک تقریر میں زبان کی بنا پر صوبہ جات کی از سر نو تقسیم کی سکیم پیش کی۔ اور کہا کہ سندھ۔ اندھرا وغیرہ زبان کی بنا پر علیحدہ صوبے بن سکتے ہیں۔ اور سب اقوام متفق ہو کر رہ سکتی ہیں ⁂

ویریندر کے متعلق

ویریندر کے متعلق۔ ویریندر کے ساتھ دوسری ملاقات گذشتہ سنیچر کو ہوئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ویریندر کو سب سے بڑی شکایت تنہائی کی ہے۔ سارا دن اُسے کوٹھڑی میں یا کوٹھڑی کے باہر کسی سے بات چیت کرنے کے بغیر گذارنا پڑتا ہے۔ دوسری شکایت کہ اُسے ایم اے کی کتابیں نہیں دی جاتیں۔ یہی برابر موجود ہے۔ اور نہ ہی اس درخواست کا کوئی جواب دیا گیا ہے۔ کہ اُسے ایم اے کی کتابیں پڑھنے کو دی جائیں۔ ویریندر کی صحت بھی بگڑ رہی ہے۔ اُسے دانتوں کی شکایت ہے مسوڑھوں سے خون آتا ہے۔ گلے میں چھالے پڑے ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ کسی ڈاکٹر کو نہیں دکھایا گیا۔ اگر پولیس ویریندر جس کی حراست میں ہے۔ اُسے وقت گذارنے کے لئے کوئی ساتھی دے دے اور اس کی جسمانی تکالیف کے لئے کسی ڈاکٹر کا مشورہ لینے کا فرض ادا کرے تو یقیناً وہ قواعد نظر بندی کی مخالفت کی مرتکب نہ ہوگی ⁂

لاء ممبر کا فیصلہ

لاء ممبر کا فیصلہ۔ اسمبلی میں ایک ہوم ممبر نے اعتراض اٹھایا تھا۔ کہ ممبران اسمبلی کی جو تقریریں آرڈی ننس کی زد میں آتی ہیں وہ اخبارات میں شائع نہ ہونی چاہئیں۔ صدر نے اس پر لاء ممبر کی رائے چاہی۔ جس نے فیصلہ ہوم ممبر کے خلاف دیا۔ اور کہا کہ اسمبلی میں ممبران کی تقریروں کی اشاعت کے متعلق جو قاعدہ رائج ہے۔ اس پر آرڈی ننس کا کوئی اثر نہیں

پیر کو پانچ سال

پیر کو پانچ سال۔ اودھ چیف کورٹ نے حال میں ہی چودھری شاہ نامی ایک پیر کی ایک مریدنی کی کنواری لڑکی کے اغوا کے جرم میں پانچ سال قید کی سزا بحال رکھی ہے ⁂

دیانند اُپدیشک ودیالہ لاہور کا نئے سال کا داخلہ

دیانند اُپدیشک ودیالہ لاہور کا نئے سال کا داخلہ۔ ودیالیہ ہذا کا نئے سال کا داخلہ عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ ویدک دھرم پرچار کی لگن رکھنے والے نوجوانوں کے لئے نادر موقعہ ہے۔ اُمیدواروں کو چاہئے کہ جلد تر اپنی درخواستیں بھیج دیں۔ شرائط داخلہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) اس ودیالیہ میں وہی ودیارتھی لئے جاویں گے جو آریہ سماج کے ممبر ہوں جن کے جیون کا لکشیہ اُدیش ویدک دھرم پرچار یا آریہ سماج کی سیوا کرنی ہو۔

(۲) جو ودیارتھی یا انٹرنس سے کم یوگیتا کے ہوں وہ نہ لئے جاویں گے ⁂

(۳) ۱۷ سال سے کم عمر کا ودیارتھی داخل نہ ہو سکے گا ⁂

(۴) اُمیدوار کی صحت اور تندرستی اچھی ہونی لازمی ہے ⁂

ودیالیہ میں عربی کی پڑھائی کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے۔ نیما دلی (پراسپکٹس) اور فارم داخلہ کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ دستخط آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون۔ (لاہور) ⁂

آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور

کرنال تھا انبالہ ضلع کے آریہ سماجوں سے نویدن ہے کہ گوروکل کورکشیتر کے سالانہ جلسہ کے دنوں میں جو ۴-۵-۶ مارچ کو ہوگا اپنے پرتی ندھی بھیجنے کی کرپا کریں۔ اس موقعہ پر ایک آریہ سمیلن ہوگا۔ جس میں ان دونوں علاقہ میں ویدک دھرم پرچار کے ذرائع پر وچار کیا جائیگا۔ ویدک دھرم پرچار کے راستے میں جو روکاوٹیں ہیں انہیں دور کیا جائیگا۔

(۲) گوروکل اندرپرستھ کے وارشک اتسو پر جو ۲۶-۲۷-۲۸ فروری کو ہوگا۔ اسیطرح کا آریہ سمیلن ہوگا۔ گوڑگانوں رہتک۔ دہلی کے صوبوں میں پرچار کرنے کے لئے ... سبھا آپ کا اس پرانت کے سنبندھ میں بھی وچار ہوگا اس پرانت کے

پرکاش لاہور

۱۰ پھاگن سمت ۱۹۸۰

بریلی میں آریہ سپتاہ

۵ سے ۱۰ فروری کا سپتاہ بریلی میں بطور آریہ سپتاہ منایا گیا۔ آریہ سماج کی اردھ شتابدی کے ساتھ آریہ مہاسمیلن اسی سپتاہ میں ۷۔۸۔۹ فروری کو ہوا۔ جس کی ابتدا ۵ فروری کو اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم سے کی گئی۔ باقی دنوں میں کبھی ایک دوسرے سمیلن ہوتے رہے مثلاً مہیلا سمیلن۔ آریہ سمیلن۔ دلت ادّھار سمیلن۔ آریہ کمار سمیلن ؛

اس کے ساتھ ایک نمائش بھی ہوئی۔ نمائش کا افتتاح کمشنر بریلی ڈویژن سے کرایا گیا۔ جس سے آریہ مہاسمیلن کے پردھان شری نارائن سوامی جی نے بے تعلقی کا اظہار کیا ہے۔ اور کہو شنا کی ہے کہ ان سے اس وشے میں رائے بات نہیں ہوئی تھی۔

آریہ مہاسمیلن کی ضرورت کیوں پڑی؟ یہ آریہ جگت سے پوشیدہ نہیں۔ آریوں کے ادھکاروں پر حملات ہونے لگے۔ ان کے اُتسووں میں بادھائیں ڈالی جانے لگیں۔ نگر کیرتنوں میں جگہ بہ جگہ ناواجب پابندیاں عائد کی جانے لگیں۔ اور ان کٹھنائیوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی۔ کہ ان کے دُور کرنے کے اپائے سوچنے کے لئے آریہ جگت سے آواز اٹھی۔ کہ آل انڈیا آرین کانگریس کی جائے۔ جو ساری کٹھنی پر پورن روپ سے وچار کرے۔ اس آواز کا نتیجہ دہلی کی آریہ کانگریس تھی۔ دہلی کی آریہ کانگریس جس اتساہ اور جوش سے ہوئی تھی۔ وہ اتساہ اور جوش آریوں کے لئے نیا جیون سنچار کرنے والا تھا۔ پرنتو دہلی آرین کانگریس کے بعد آریوں میں جمود کی حالت نمودار ہوئی۔ اور باوجودیکہ کٹھنائیاں کم و بیش برابر موجود تھیں۔ پرنتو دوسری کانگریس کے بلانے کا ابھی تک کسی کو دھیان نہ ہوا ؛

بریلی آریہ سماج نے اردھ شتابدی منانے کا نرنچہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی وہاں کے مہانوبھاووں کے دماغوں میں خیال آیا۔ کہ اردھ شتابدی کے سمے آریہ مہاسمیلن بھی بلایا جائے۔ بلانے کا نرنچہ ہو گیا۔ اور تیاریاں بھی دو سپتاہ یا دیوالی کی رکھ دی گئیں۔ پرنتو سمیلن کی منظوری اس لئے نہ ہو سکی کچھ اصطلاحی ترمیمیں رہ گئی تھیں۔ اس لئے آریہ سارودیشک سبھا نے کوئی رائے نہ دی۔ اور بلی تو بسنت کے دنوں کر لئے گئی تھی۔ چنانچہ انہی دنوں آریہ مہاسمیلن ہوا۔ اور ہرش کی بات ہے کہ سمارو سے ہوا ؛

آریہ مہاسمیلن کی بنیاد کیوں پڑی؟ ہم نے بتایا۔ اس لئے کہ آریہ سماج کے دھارمک ادھیکاروں میں دست اندازی ہونی شروع ہو گئی تھی۔ اور آریہ سماجوں کے نگر کیرتن کے جلوسوں پر جگہ جگہ ناواجب پابندیاں عائد کی جانے لگی تھیں۔ ادھیکاروں میں دست اندازی اور نگر کیرتن کے جلوسوں پر پابندیوں کی بڑھتی ابھی تک قائم ہے۔ اس کا ثبوت آریہ مہاسمیلن کے سمے بھی مل گیا۔ وہ یوں کہ سمیلن کے پردھان شری پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی کا جلوس پابندیوں کی وجہ سے ہی نہ نکل سکا ؛

آریہ مہاسمیلن کی سواگت کارنی نے ۷ فروری پرات اپنے پردھان کا جلوس نکالنے کا نشچہ کیا۔ پرنتو حکام نے پابندی عائد کر دی۔ کہ جلوس میں مہاتما گاندھی کی جے کا نعرہ نہ لگایا جائے۔ اب یہ ذمہ داری کون لے سکتا ہے۔ کہ ہزاروں کے جلوس میں جس میں ہر قسم کے لوگ شامل ہوں۔ کوئی خاص نعرہ نہ لگایا جائے گا۔ اگر مہاتما گاندھی کی جے کے نعرے نہ لگانے کی پابندی عائد نہ کی جاتی۔ تو ممکن تھا۔ کہ نعرہ نہ ہی لگتا۔ لیکن جب حکام نے ایک نعرے کو مخصوص کر دیا۔ تو سول نافرمانی کے اس زمانہ میں گاندھی بھگتوں سے یہ آشا کی جا سکتی تھی۔ کہ وہ اس پابندی کی خلاف ورزی نہ کریں گے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جلوس نکالا نہ جا سکا۔ آریہ مہاسمیلن کے کاریہ کرتاؤں کو غالباً یہ سزا اس کام پرستی کی ملی ہے۔ جس کا اظہار انہوں نے پردرشنی کا افتتاح کمشنر کے ہاتھوں کرا کے کیا ؛

سوال یہ ہے کہ جب آریہ مہاسمیلن کی رچنا ہی آریہ سماجوں کے جلوسوں سے پابندیاں دُور کرانے کے لئے ہوئی۔ تو اُس نے خود اپنے جلوس پر ناواجب پابندی کیوں سویکار کی۔ آریہ جنتا سمی ادھیکار ہے کہ وہ آریہ مہاسمیلن کے کاریہ کرتاؤں سے اس پرشن کے اُتّر کا مطالبہ کرے سواگت کارنی کے پردھان رائے صاحب ڈاکٹر شیام سروپ اور مہاسمیلن کے پردھان پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی کے بھاشن ۷ فروری کو ہی پڑھے گئے۔ اور ۸۔۹ فروری کو حسب معمول کئی پرستاؤ پیش اور پاس ہوئے۔ لیکن اس سمہ تک نہ ہی پردھانوں کے بھاشن اور نہ ہی پرستاووں کی پرتی ہمیں ملی ہے۔ جو اس شوچنیہ اوستھا کا اظہار ہے۔ کہ دوسری سوسائٹیوں کو پروپیگنڈا کی شکشا دینے والا آریہ سماج خود اس شکشا سے بے نیاز ہو چکا ہے۔ جس طرح آریہ مہاسمیلن ہوا تھا۔ اس کے کاریہ کرتا پروپیگنڈا سے بھی کام لیتے۔ اور اس کی کاروائی ہر ایک اخبار تک پہنچا دیتے۔ تو سمیلن کا اثر اس سے کہیں زیادہ ہوتا۔ جتنا اس کے دکھائی دیتا ہے ؛

پرستاووں میں ایک پرستاؤ ریاست کشمیر میں باغی مسلمانوں کے اتیاچاروں کی مذمت اور وہاں کے مظلوم آریہ ہندو سکھوں سے ہمدردی کے متعلق تھا۔ ریاست میں ہندوؤں کی جو درگت ہو رہی ہے۔ اور تبلیغی مسلم پریس جس بے دردی سے تباہ حال ہندوؤں کے زخموں پر نمک پاشی کر رہا ہے۔ کوئی ہندو ہوگا۔ جو اس سے متاثر ہو۔ آریہ مہاسمیلن نے اپنا کرتویہ پالن کیا۔ کہ اتیاچاریوں کے خلاف مذمت کا اور مظلوم ہندوؤں کے ساتھ ہمدردی کا پرستاؤ پاس کیا ؛

ایک اور اہم پرستاؤ ریاست حیدرآباد میں آریہ ساہتیہ پستکوں کی ضبطی کے متعلق تھا۔ جو پستکیں ضبط کی گئیں۔ وہ برسوں سے پرچلت ہیں لیکن اس سمہ تک گورنمنٹ ہند یا کسی بھی ریاستی گورنمنٹ کو ان کے اندر اس قسم کی بو تک نہ آئی۔ جس سے اُن کی ضبطی کا خیال تک بھی کسی کے دماغ میں آ سکے۔ اس قسم کی بے ضرر دھارمک پستکوں کی ضبطی کا کریڈٹ غالباً ریاست حیدرآباد کے حکام کی تقدیر میں تھا۔ جو انہوں نے حاصل کر لیا ؛

حیدرآباد میں آریہ سماج کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔ ایک زبردست مسلم ریاست میں جہاں تبلیغی مولانے بھیڑیوں کی طرح منڈلاتے رہتے ہیں۔ اگر آریہ سماج سے امن کا سانس لینے کا حق چھیننے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو یقیناً حیرت انگیز بات نہیں۔ اس حالت میں آریہ ساہتیہ کتابوں کی ضبطی کوئی بڑی بات نہیں۔ اُن کا بس چلے۔ تو وہ ریاست سے آریہ سماج کا نام و نشان مٹا دیں لیکن آریہ سماج کچھ ایسا سخت جان واقع ہوا ہے کہ دشمنوں کے اتیاچاروں کے باوجود ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اور اس ترقی کا ثبوت یہ ہے کہ حال ہی میں ریاست میں ویدک دھرم پرچار کے بڑھتے ہوئے کام کو سنبھالنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا قائم ہو چکی ہے ؛

ریاست کے اس حکم ضبطی کے خلاف آریہ سماجوں کی طرف سے صدائے احتجاج بلند ہو رہی ہے۔ آریہ مہاسمیلن نے بھی پُر زور الفاظ میں اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ ریاست حیدرآباد کے ارباب بست و کشاد کو چاہئے۔ کہ بھارت ورش کے آریہ سماجوں کی اس مجموعی آواز کے ساتھ وہ ترسکار کا نہیں ستکار کا سلوک کریں۔ اور ضبطی کے حکم کو واپس لے لیں۔ ورنہ یہ ایجی ٹیشن جاری رہے گی۔ اور نہیں رکے گی۔ جب تک حکم واپس نہ لیا جائے گا۔ آریہ سماجی فطرتاً امن پسند ہے۔ وہ ریاست کے نظام میں کوئی گڑبڑ پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ اس کے دھارمک ادھیکار سورکشت رہیں۔ اگر دوسرے مذاہب والوں کو تحریری اور تقریری پرچار کی اجازت ہے۔ تو اُسے بھی پرچار کے ادھیکار سے محروم نہ کیا جائے ؛

آریہ مہاسمیلن کا ایک اور اہم پرستاؤ ہندوستان کی شکشا پرنالی کو ویدک شکشا پرنالی کے ڈھنگ پر لانے کے یرتن کے سمبندھ میں ہے۔ ہندوستان کی موجودہ تعلیم سستے کلارک پیدا کرنے سے زیادہ کوئی کام نہیں کرتی۔ اور وہ بھی صحت اور اخلاق کو بگاڑ کر۔ حالانکہ تعلیم کا مقصد انسان کو ہر پہلو میں مکمل بنانا ہے۔ اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ویدک شکشا پرنالی ہی ایسی پرنالی ہے۔ جو اختیار کی جانی چاہئے۔ یہ اکشر بودھ ہی نہیں کراتی۔ بلکہ صحت اور اخلاق کو بھی سدھارتی ہے۔ یہ نکما نہیں بناتی۔ بلکہ منش کو آزادانہ روٹی کمانے کے قابل بناتی ہے۔ موجودہ شکشا پرنالی میں برہمچریہ کا کوئی استھان نہیں۔ پرنتو ویدک شکشا پرنالی میں برہمچریہ کو پردھان استھان پراپت ہے۔ وہ شکشا نامکمل ہے۔ جس میں برہمچریہ دھرم کا پالن نہیں کیا جاتا۔ جس کا برہمچریہ نشٹ ہے۔ اُس کا اخلاق اور صحت خود بخود نشٹ ہیں ؛

پھر موجودہ شکشا پرنالی میں کوئی بھاشا نہیں۔ جسے ہم راشٹریہ بھاشا کہہ سکیں۔ جس راشٹر کی بھاشا نہیں۔ وہ راشٹر کہلانے کے یوگیہ نہیں۔ آریہ سماج کی شکشا پرنالی میں عملی طور پر ہندی کو راشٹر بھاشا کا درجہ دیا گیا ہے۔ اور گورکلوں میں اونچی درجہ کی تعلیم ہندی بھاشا دوارا دینے کا تجربہ اس حد تک کامیاب ہوا ہے۔ کہ ہندو یونیورسٹی کے جنم داتا پنڈت مدن موہن مالوی اپنی یونیورسٹی میں ہندی کو شکشا کا مادھیم بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ گورکلوں کی تعداد اتنی نہ ہے نہ ہو سکتی ہے۔ جس میں جاتی کے تمام بالکوں کو شکشا دی جا سکے۔ جاتی کے زیادہ تر بالک سرکاری سکولوں۔ کالجوں میں ہی شکشا پائیں گے۔ اور اگر سرکاری شکشالیوں کی پاٹھ ودھی میں پریورتن نہ آئے۔ تو وہ اس لابھ سے ونچت رہیں گے۔ جو گورکلوں کے ودیارتھی اُٹھاتے ہیں۔ اس لئے آریہ مہاسمیلن نے بہت اپیوگی پرستاؤ سویکار کیا ہے کہ سرکاری

یونیورسٹیوں۔ کے سنچالکوں سے مل کر ان کی شکشا پرنالی میں اس قسم کی تبدیلی کرائی جائے۔ کہ برہمچریہ اور سنسکرت بھاشا کو شکشا پرنالی میں اُچت ستھان مل جائے۔ اگر اس سمبندھ میں آریہ سماج نے کوئی کام کیا اور اس میں سپھلتا ہوئی۔ تو سرکاری سکولوں کے طلباء کو بھی کسی حد تک وہ لابھ میسر ہو سکیں گے۔ جو گورو کل کے ودیارتھی اُٹھا رہے ہیں۔ غرضیکہ اور اسی قسم کے کئی دوسرے اُپیوگی پرستاؤ سویکار کئے گئے۔ اور ۱۹ فروری کو پردھان کے آخری بھاشن کے ساتھ وہ آریہ مہاسمیلن سماپت ہوا ؛

آریہ مہاسمیلن سماپت ہو گیا لیکن اُس کے ساتھ آریوں کا کرتویہ سماپت نہیں ہوا۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے۔ کہ سمیلن کی سماپتی کے ساتھ آریوں کا کرتویہ شروع ہوتا ہے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ پرستاؤ بے جان ہیں۔ اگر محض کاغذ کے ٹکڑوں کی ہی شوبھا رہیں۔ اُن کے اندر جان اُسی اوستھا میں آ سکتی ہے جب انہیں کریاتمک رُوپ میں لایا جائے۔ آریو! آپ کے مہاسمیلن نے پرستاؤ سویکار کئے۔ بتاؤ۔ کیا انہیں کریاتمک رُوپ میں لانے کا پریتن آرمبھ کرو گے ؟

دیانند اپدیشک ودیالہ لاہور کی ایک اشد ضرورت

شری ادھشٹھاتا دیانند اپدیشک ودیالیہ نے ودیالیہ کی ایک ضرورت کے لئے ذیل کی اپیل آریہ جنتا کے نام جاری کی ہے۔ جس کا جواب اُدارتا سے ملنا چاہئے تاکہ ودیالیہ کی ضرورت جلد از جلد پوری ہو جائے۔

ایشور کی دیا سے دیانند اپدیشک ودیالیہ میں اور تو کوئی تکلیف نہیں۔ مگر بھوجن شالہ (رسوئی) بھی ودیالیہ کا اپنا نہیں ہے۔ ودیالیہ کے باہر ایک پرانی کوٹھڑی سے کام لیا جاتا ہے۔ اسی میں کھانا پکتا ہے۔ اور اسی میں کھایا جاتا ہے۔ اگر وہ تمام سجن جنہوں نے شری سوامی ستیانند جی سے اُپدیشک ودیالیہ کے واسطے وعدے کئے تھے۔ اپنی اپنی رقوم بھیج دیتے۔ تو شائد اس قسم کی اپیلوں کی ضرورت نہ پڑتی۔ مگر بیسیوں خطوط جانے پر بھی بعض سجنوں نے اپنی وعدہ کردہ رقوم نہیں بھیجی ہیں۔ اب بھوجن شالہ کے واسطے تین ہزار روپیہ کا خرچ ہے۔ ۱۱ سو روپیہ ہمارے پاس جمع ہو گیا ہے۔ صرف ۱۹۰۰ روپیہ کی پنجاب کی سماج آریہ جنتا سے اپیل کی جاتی ہے۔ تھوڑی تھوڑی رقم بھی داتی سجن بھیج دیں۔ تو یہ رقم بہت نہیں ہے۔ اُمید ہے۔ کہ اس دشا میں اعلان کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ تمام رقوم دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور میں آنی چاہئیں۔

اسلام اور سائنس

سائنس کے اس دور میں اسلام کو بھی اس کے سوا چارہ نہیں رہا کہ وہ سائنس کے الہامی ہونے کا دعویٰ کرے۔ چنانچہ اسلام کے نئے مولانا وقتاً فوقتاً اس امر کا اعادہ کرتے رہتے ہیں لیکن جب اسلام کو سائنس سے کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔ تو باوجود احتیاط کے مولاناؤں کی زبان سے سائنس کی مخالفت کے الفاظ نکل ہی جاتے ہیں۔ تازہ مثال لو عید کے دن لاہور کی شاہی مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگائے گئے۔ کوئی عبدالحمید صاحب ہیں۔ جو لاؤڈ سپیکر لگانے کے متعلق فرماتے ہیں "انجمن اسلامیہ نے قریباً ایک لاکھ مسلمانوں کی نمازیں یہ تمسخر کیا ہے۔ اس سے کسی نے نہیں پوچھا۔ کہ یہ کیا بدتمیزی ہے" ؟

جب خطبہ کی آواز کہ مسلم حاضرین کے کانوں۔ تک پہنچانے کیلئے سائنس کی ایجاد لاؤڈ سپیکر لگانا اسلام سے تمسخر اور بدتمیزی ہے۔ تو اسلام اور سائنس کی مطابقت کے دعویٰ سے بڑھکر لایعنی دعویٰ کوئی ہو نہیں سکتا

خطرناک مسلم ذہنیت

شاہی مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگانے کا کام کسی ہندو ایجنسی کے سپرد کیا گیا۔ متولیان شاہی مسجد اسنتے کچے مسلمان نہیں۔ کہ وہ کسی ہندو کے سپرد یہ کام کرتے۔ مسلمان کوئی نہ ملا ہوگا۔ تو مجبوراً یہ انتظام کیا ہوگا۔ لیکن انجمن اسلامیہ کے اس فعل کو اعتراض کئے بغیر نہیں جانے دیا گیا۔ پیغام اخبار کے کالموں میں ایک مسلمان نے متنظمان کو آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے :

"اس کے علاوہ انجمن نے جبکہ تمام مسلمان نماز پڑھ رہے تھے۔ دو چار مشرک ہندو نوجوانوں کو آلہ بکر الصوت درست کرنے یا بگاڑنے کے لئے مسجد کی چھت پر کودنے پھاندنے کو چڑھا رکھا تھا۔ کیا انجمن کے کارکنوں کو کوئی مسلمان بجلی والا میسر نہ ہوا" ؟

الفاظ کیا ہیں۔ خطرناک مسلم ذہنیت کا مظاہرہ ہیں۔ اگر مشرک ہندوؤں سے مسلمان کام کرانا گوارا نہیں کر سکتے۔ تو وہ کس طرح اُمید رکھتے ہیں۔ کہ اپنے محکموں کا کوئی کام ہندو ان کے سپرد کریں گے۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ نفاق کی آگ سلگیگی اور ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے نزدیک ہونے کی بجائے دور ہوتے جائیں گے۔ ہندو نہیں چاہتے۔ کہ ایسی صورت حالات پیدا ہو۔ لیکن اگر مسلمان ایسی صورت حالات پیدا کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ تو یہ کب تک ٹھیک رہ سکتی ہے ؟

پیغام صلح کا گندا بے لذت

کشمیر کی ایجی ٹیشن کی باگ ڈور قادیانیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے قادیانی پیپر اگر ابھی سے

کشمیر ڈے اور پیڑتوں کی سہایتا

ذمہ وار آریہ۔ ہندو اور سکھ سنستھاؤں کی طرف سے ۱۹ فروری کا دن اس لئے مقرر کیا گیا تھا۔ کہ میرپور۔ راجوری۔ پونچھ وغیرہ علاقہ جات کے مصیبت زدہ آریہ ہندو سکھوں سے اظہار ہمدردی اور اتیاچاریوں کے اتیاچاروں کے متعلق اظہار مذمت کے پرستاؤ پاس کئے جائیں۔ یہ دن مختلف مقامات پر بڑے سمارو سے منایا گیا۔ آریہ سماج بچھووالی میں راؤ راجہ گوپال سنگھ کی ڈائریکٹر کی عدم موجودگی میں سوامی سوتنترانند جی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں تین پرستاؤ پاس کئے گئے۔ پہلے پرستاؤ میں اتیاچاریوں کے اتیاچاروں کے خلاف نفرت کی گئی۔ دوسرا آریہ ہندو سکھ مظلومین کے ساتھ اظہار ہمدردی کا تھا اور تیسرے میں گورنمنٹ ہند و کشمیر گورنمنٹ سے بیدرن کیا گیا تھا۔ کہ وہ اتیاچاروں کو بند کرانے کا پریتن کریں ؛

ہمدردی کو عملی صورت دینے کے لئے پنڈت بدھدیو جی نے اپیل کی۔ جس پر کئی بھائیوں نے اپنے نام بطور سوئم سیوک دیئے۔ اور کئی بھائیوں نے دھن سے سہایتا کی۔ چنانچہ موقعہ پر ہی ساٹھ روپیہ ہو گیا۔ پنڈت بدھدیو کی اپیل جاری تھی۔ کہ راؤ راجہ گوپال سنگھ جی تشریف لے آئے۔ آپ کے دل میں کشمیر کے دُکھیوں کے لئے درد کا یہ زندہ ثبوت ہے۔ کہ باوجودیکہ آپ بخار سے بیمار تھے آپ صبح گوردوارہ ڈیرہ صاحب میں اس سلسلہ میں گئے۔ اور وہاں سے سیدھے آریہ سماج بچھووالی کے اُتسو میں پہنچے۔ جہاں آپ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ تمام اونچ نیچ کے بھاؤ کو ترک کر کے ایک ہو جانا چاہئے ؛

گوردوارہ ڈیرہ صاحب۔ آریہ یووک سماج۔ گوردوارہ باولی صاحب اور ہندو سیوا آشرم میں بھی جلسے ہوئے۔ جن میں ریاست کشمیر کے مظلوم آریہ ہندو سکھوں سے ہمدردی کے اظہار کے علاوہ اُن کی سہایتا کے لئے عملی کام کرنے کی زبردست خواہش کا اظہار کیا گیا ؛

لاہور کے آریوں میں ریاست کے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے جو تڑپ ہے۔ پراشت بھر کے آریوں کے اندر ہونی چاہئے۔ اور ہے ——— ضرورت یہ ہے۔ کہ اسے عمل میں لایا جائے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کا کام آریہ پرتی ندھی سبھا نے اپنے ذمہ لیا ہے چنانچہ ان مظلوم بھائیوں کی سہایتا کے لئے فنڈ کھول دیا ہے۔ آریہ جنتا کا کرتویہ ہے کہ اپنے دُکھی ریاستی بھائیوں کی سہایتا کے لئے دل کھول کر دان دیں ؛

اس سمے آریہ سماج میرپور اس سمبندھ میں قابل تعریف کام کر رہا ہے۔ پانچ سات سو شرنارتھیوں کی ہر قسم کی سہایتا کا بوجھ اس نے اپنے اوپر لے رکھا ہے۔ یہ سماج چھوٹی ہے تاہم بھی اس وقت میں اپنا کرتویہ پالن کر رہے ہیں۔ آریہ جنتا کو اُسکے بوجھ کو ہلکا کرنے اور زیادہ سے زیادہ دُکھیوں کی سہایتا کے لئے دھن اور جن سے سہایتا میں اُدارتا سے کام لینا چاہئے ؛

معاملات میں کچھ بولتا ہے۔ تو اسے اس کی قیمت بھی وصول ہوتی ہے۔ لیکن پیغامی صلح میں اس معاملہ میں قادیانیوں کے ہاتھ بک چکے ہیں۔ اور بالکل مُفت ہی میں وہ قادیانیوں سے بھی بڑھ رہے ہیں۔ چنانچہ پیغام صلح لکھتا ہے کہ "یہ دیکھنا ازحد افسوسناک ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں نے اپنی مظلومیت کا فرضی اور جھوٹی داستانیں بنا بنا کر مسلمانوں کے خلاف بلا وجہ پروپاگنڈا شروع کر رکھا ہے"

گویا ریاست میں ہندو اور سکھوں کے مارے جانے۔ لوٹے جانے۔ جلائے جانے۔ تبدیلی مذہب پر مجبور کئے جانے اور ان کے مکانات اور گوردوارے اور مندر جلائے جانے کے واقعات کو پیغام غلط اور محض پروپیگنڈا قرار دیتا ہے۔ واقعات سے جو آنکھوں کے سامنے ہیں انکار کرنا بڑی دلیری کا کام ہے۔ پیغام صلح اپنے نام کی لاج کو داغ لگا کر بھی اگر واقعات سے انکار کی دلیری کر رہا ہے۔ تو یہ اس کی صریح ایمان فروشی نہیں تو اور کیا ہے ؟ پھر لطف یہ ہے۔ کہ اگر قادیانیوں کو کشمیر میں اپنا مقصد حاصل ہو گیا۔ تو وہ پیغامیوں کو مکھن کے بال کی طرح باہر نکال کر پھینک دیں گے اور انہیں اُس وقت معلوم ہوگا کہ وہ گناہ بے لذت کے مرتکب ہوئے ؛

پرکاش کا گوروکل نمبر

پرکاش کے گوروکل نمبر میں صرف ایک ماہ رہ گیا ہے۔ گوروکل پریمیوں کو اس کی اشاعت بڑھانے میں پورا سہیوگ دینا چاہئے۔ کیونکہ اس نمبر کی کثیر التعداد اشاعت گوروکل پرچار میں مفید ہوگی۔ اشتہار دینے والوں کے لئے اس نمبر سے

بائبل کی بڑھتی ہوئی اشاعت

ودیشی اشیاء کے کامیاب بائیکاٹ کے ان دنوں میں کرنکات اثر جا رہا ہے۔ کہ بھوک سے مر گیا۔ اب عیسائی مشنری یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ بائبل کی اشاعت میں نہ صرف یہ کہ کمی ہی نہیں ہوئی۔ بلکہ اضافہ ہوا ہے۔ بائبل اپنی مادی شکل و صورت میں بھی بدیشی ہے۔ اور اپنی سپرٹ میں بھی بدیشی بائبل ایک ایسی سبھیتا کی پرچارک ہے۔ جو یقیناً بھارتیہ سبھیتا سے مختلف ہے۔ بائبل کے پرچار کا مقصد کوئی ہے۔ تو یہ کہ بھارتیہ سبھیتا کے وشال بھون کو گرا کر اس کے کھنڈرات پر بائیبلی سبھیتا کی سربلند عمارت کھڑی کی جائے۔ اس بائبل کی اشاعت اگر بھارت میں بڑھتی ہے۔ اور ان دنوں میں بڑھتی ہے۔ کہ خود عیسائی بائبل کے عقیدوں کے خلاف کھلی بغاوت پر آمادہ ہیں اور بھارت سب کچھ ودیشی کے بائیکاٹ میں ہمہ تن مصروف ہے۔ تو سمجھو کہ بھارت کا بائیکاٹ نامکمل ہے۔

رپورٹ ہے۔ کہ سنہ ۱۹۳۰ء میں بھارت برما اور سیلون میں بائبل کی تعداد اشاعت ۱۲۹۷۲۹۱ تھی۔ جو اس سے پہلے سال سے بقدر تیس ہزار زیادہ ہے۔

ٹائمز آف انڈیا دہشت بھری حیرانی سے لکھتا ہے۔ کہ جس بمبئی میں سنہ ۱۹۳۰ء میں تحاریک سول نافرمانی اور بائیکاٹ زوروں پر تھیں۔ وہاں بائبل کی فروخت اتنی زیادہ ہوئی۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ یہی حالت وہ کہتا ہے پنجاب اور سرحدی صوبہ کی تھی۔ وہ سرحدی صوبہ جس میں اس سال میں تحریک سرخ قمیص اور آفریدی شورش جاری تھی۔

آریہ سماج چیتئے

بزرگ یہ آواز اٹھاتے رہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج جو سدھار چاہتا تھا۔ انہیں دوسری سوسائیٹیوں نے اپنا لیا۔ اس کے لئے اب کام ہی کیا ہے۔ وہ آنکھیں کھول کر بھارت میں بائبل کی اشاعت کی ترقی کی رپورٹ کو پڑھیں۔ جس کا پرنام یہ ہے۔ عیسائی آبادی میں دس سال کے عرصہ میں ۳۲.۴ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ اور بتائیں کہ کیا آریہ سماج کے لئے کوئی کام ہے یا نہیں؟

ہندو جاتی کا خاتمہ کرنے کے لئے ایک طرف اسلام اپنی تبلیغ اور تلوار دونوں کے ساتھ میدان عمل میں ہے۔ اور دوسری طرف عیسائیت روپیہ کے زور پر بائبل کی اشاعت کے ذریعہ اس کا ہراس کرنے میں لگا ہوا ہو۔ اس جاتی کی رکشا کے لئے کام کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ تو نامعلوم اور کس لئے سمجھی جائے گی۔

ویدک سبھیتا کی رکشا کا کام ڈنڈی ورجانند نے رشی دیانند کے سپرد کیا۔ اور رشی دیانند یہ بھار آریہ سماج کے کندھوں پر چھوڑ گئے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج چیتئے۔ اور جس کرتویہ کو سوامی جی اپنے اوپر رہا ہے۔ اس کے پالن کے لئے ویدک دھرم کے پرچار میں ہمہ تن لگ جائے۔ آریہ جاتی اور ویدک سبھیتا پر آج ہر طرف سے خطرناک آکرمن جاری ہیں ان آکرمنوں کا روکنا آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ یہ کرتویہ آج ہی پالن کیا جا سکتا ہے۔ پھر نہیں۔ اس لئے آریہ سماج کو ایک لمحہ بھی کھوئے بغیر ویدک سبھیتا کی رکشا میں لگ جانا چاہیئے۔ لگ جائے تو فتح اس کی ہے۔ چوک گیا۔ تو جاتی پر جو مصیبت آنے والی ہے۔ اس کے نقشے ہمارے سامنے ہیں۔

ڈھینڈی بھاؤ کے مقابلہ پر راکشس بھاؤ

پرکاش نے واقعات کی بنا پر لکھا۔ کہ پرادیشک سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا کے مقابلہ پر قائم کی گئی۔ آریہ گزٹ اس سچائی کو ہضم نہیں کر سکا۔ اس نے ڈھینڈی بھاؤ جاگا۔ عنوان کے نوٹ میں اپنے راکشس بھاؤ کی جاگرتی کا خوب ثبوت دیا ہے۔ اس امر سے تو وہ انکار نہیں کر سکا۔ کہ پرادیشک سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مقابلہ پر کھولی گئی تھی البتہ ان الفاظ میں آریہ پبلک کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ ” پنجاب میں سب سے پہلی آریہ سوسائٹی وہ ہے۔ جس نے دیانند کالج کو قائم کیا۔ متوازی حکومت تو تم نے قائم کی۔ جو اس آریہ سماج سے نکل کر الگ ہو گئے“۔ ”سب سے پہلی آریہ سوسائٹی“ کی بھول بھلیاں میں سیکھ کر مطلب کے خبط کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس کا مطلب۔ اس سے ڈی اے وی کالج سوسائٹی سے ہے۔ تو اس سوسائٹی کا مقصد محض کالج قائم کرنا تھا۔ نہ کہ آریہ سماج کے ملکھیہ اُدیش وید پرچار کے کام کو ہاتھ میں لینا۔ وہ بڑا بھولا شخص ہوگا۔ جو یہ تسلیم کر سکے کہ کالج سوسائٹی وید پرچار کے لئے قائم ہوئی تھی۔ اگر اس کا مطلب آریہ سماج سے ہے۔ تو آریہ گزٹ کے نوجوان ایڈیٹر کو ہم مشورہ دیں گے۔ کہ وہ بڑوں سے پوچھے کہ پہلے آریہ سماج وچھووالی تھی یا انارکلی۔ اور آریہ سماج وچھووالی آریہ سماج انارکلی کے مقابلہ پر قائم کی گئی تھی۔ یا آریہ سماج وچھووالی کے مقابلہ پر آریہ سماج انارکلی؟ اور کیا یہی آریہ سماج لاہور نہ تھی۔ جس نے ڈی اے وی کالج قائم کیا؟ پھر ڈی اے وی کالج آریہ سماج کا ادویش نہیں۔ نہ یادہ سے زیادہ سادھن ہے آریہ سماج کا اُدیش وید پرچار ہے۔ وید پرچار

سے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا قائم ہوئی۔ اور اسی سبھا نے وید کے پرچارک پیدا کرنے کے لئے گورو کل قائم کیا۔ جسے تم ڈھونگ کہہ کر اپنے راکشسی بھاؤ کی جاگرتی کا ثبوت دیتے ہو۔ اور اسی آریہ پرتی ندھی سبھا کے مقابلہ پر پرادیشک سبھا بنی۔ اب بتائیے! آریہ پرادیشک سبھا کو متوازی حکومت کہنا واقعات کا خون ہے۔ یا آریہ پرتی ندھی سبھا کو پرادیشک سبھا کے مقابلہ پر قائم ہوا کہنا۔

شیر خالصہ کی گرج

ریاست جموں و کشمیر میں ہندوؤں اور سکھوں پر باغی مسلمانوں کے وحشیانہ مظالم کا تذکرہ کرتے ہوئے شیر خالصہ اس طرح گرجتا ہے:۔

” پنجاب کے کچھ متعصب مسلم لیڈر غیر مسلموں کو دھمکی دے رہے ہیں۔ کہ وہ پنجاب میں بھی ایسی ہی صورتِ معاملات پیدا کر دکھائیں گے مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قومیں ظلم برداشت کرنے سے نہیں مٹتیں۔ بلکہ ظلم کرنے سے مٹ جاتی ہیں۔ اگر انہوں نے ہندوؤں اور سکھوں پر آئے دن اپنی اسی قسم کی وحشیانہ ذہنیت سے مجبور ہو کر ظلم روا رکھے۔ تو تاریخ اپنے آپ کو پھر دوہرائے گی۔ اور زور سے دوہرائے گی۔ ہندو اور سکھ تنگ آمد بجنگ آمد جب مقابلہ پر کھڑے ہوئے۔ تو ان کی اکثریت دھری رہ جائے گی۔ مسلمان بادشاہوں کے ظلم نے سکھوں کو سنگھ بنا دیا۔ اس وقت سنگھ کتنے تھے۔ جب انہوں نے پنجاب کو بزور شمشیر فتح کیا۔ اس وقت سنگھ کتنے تھے۔ جب انہوں نے سارے صوبہ سرحد کو فتح کیا؟ ملتان کو فتح کیا۔ کشمیر کو فتح کیا۔ تبت کو فتح کیا؟ اب بھی اگر سکھوں نے یہ یقین کر لیا کہ اس سرزمین پر ان کا عزت سے رہنا محال ہے۔ اور وہ عزت کی موت قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ تو ظالم اکثریت کی دھجیاں اڑا دیں گے۔ یہ مت خیال کرو کہ دریا تین فیصدی سکھوں پر میرپور کوٹلی اور راجوری میں چونکہ ناگفتہ بہ مظالم ڈھائے گئے۔ اس لئے اب سکھ اٹھنے کے قابل نہیں۔ دو دفعہ مسلمان بادشاہوں نے شری دربار صاحب کو مسمار کیا۔ اور تمام گوردوارے مسمار کر دیئے گئے۔ مگر ہر بار سکھ پہلے سے دو چند جوش و خروش کے ساتھ میدان میں نکلے اور انہوں نے ان ظالم بادشاہوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اور آج ان کا نام و نشان بھی نہیں ملتا۔ وہ چار بار کے ظلم سے خالصہ دب نہیں جائے گا۔ بلکہ یہ ظلم خالصہ کو اٹھا دیں گے اسے بیدار کر دیں گے۔ اور یہی مظالم آخر ایک دن مسکین

مناجات حسرت

(از کلکِ توحید رقم بشنداس جی حسرت ضعیف آبادی ملاکنڈ)

یکتا ہے وہ نہ اس میں کوئی اشتباہ مجھے
عالم کے ذرے ذرے میں جلوہ نما ہو وہ
پنہاں تھا گرچہ دیدۂ ظاہر سے اس کا نور
مٹ مٹ کے میرے ذرے وجود آشنا ہوئے
لنگر کا پاسباں ہے میرے داورِ جہاں
چوں بوئے گل ہوں مشک فشاں صحن باغ میں
ہوں مورِ ناتواں تہ خرمن گزر میرا
معمول اپنا حمدِ خداوندگار ہے
گاتا ہوں گیت وصل کے گاہے فراق کے

آئے نظر نہ اس سا کوئی دوسرا مجھے
دیر و حرم کی بحث سے کیا واسطہ مجھے
دیکھا جو چشمِ دل سے نظر آ گیا مجھے
جلوے دکھا رہی ہے فنا میں بقا مجھے
بہتر ملے نہ اس سے کوئی ناخدا مجھے
پھرتی ہے جابجا لئے بادِ صبا مجھے
گھن جان کر نہ پیس تو یوں آسیا مجھے
کہتے ہیں لوگ بلبلِ حق آشنا مجھے!
رہتا ہے آٹھ پہر یہی مشغلہ مجھے

حسرت ہوں ذیلِ عاطفتِ کردگار میں
جز اس کے ہے نہ کوئی کہیں آسرا مجھے

کی طرح ہندوستان کی سرزمین کو مسلمانوں کے وجود سے پاک و صاف کر دیں گے"

اُمید نہیں۔ کہ امن شکن مسلمان اس انتباہ کی طرف کوئی دھیان دیں۔ وہ لالچ اور طاقت سے اندھے ہو رہے ہیں۔ لیکن لالچ اور طاقت کا بے جا استعمال نہ کبھی کامیاب ہوا ہے۔ نہ ہوگا ؛

ریت سے تیل کی خواہش

پنجاب کے مسلمانوں سے یہ اُمید رکھنا کہ وہ ان لوگوں پر جنہوں نے گورنداروں اور مزدوروں کی بیحرمتی کی۔ جنہوں نے معصوم عورتوں اور بے گناہ مردوں کے جان و مال پر حملے کئے۔ اُن کی آبرو ریزی کی لعنت بھیجیں گے۔ اور اُن سے بیزاری اور بے تعلقی کا اظہار کریں گے۔ ریت سے تیل کی اُمید رکھنا ہے انسانیت یہی ہے۔ کہ ظالموں پر لعنت بھیجی جائے اور مظلوموں سے ہمدردی۔ لیکن یہ اُمید ان لوگوں سے ہو سکتی ہے۔ جن میں انسانیت ہو۔ جن میں انسانیت نہیں۔ اُن سے ایسی اُمید رکھنا اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے۔ اور مسلمانوں میں انسانیت کہاں تک ہے۔ اس کا جواب لکھنؤ کے مشہور ادیب مولانا نیاز کے اس ایک فقرہ میں بند ہے۔ کہ "کاش! میں مسلمان کی بجائے انسان پیدا ہوتا" ؛

پورانک سہیوگی کی بھول

ہمارا ایک پرانا سہیوگی بھولتا ہے۔ جب وہ سمجھتا ہے کہ کرشن اور دیانند دونوں کو جاتی کا پیغمبر حیات تسلیم کرنا اپنی تردید آپ کرنا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو جو اوتار وادی رام کو بھی اوتار مانتے ہیں اور کرشن کو بھی تو کیا اُن کے منتویہ میں تضاد نہیں؟ کرشن اور دیانند پر کیا منحصر ہے آریہ جاتی نے انیک مہاپرش پیدا کئے۔ جن کا کام آریہ جاتی کو جیون دان کرنا تھا۔ اگر محض اعتراض کرنے کی خاطر ہمارے سہیوگی نے نوٹ دھر گھسیا ہے تو امر دیگر ہے۔ ورنہ اگر اس کا نیک نیتی سے یہ خیال ہے کہ دیانند اور کرشن کو ایک ساتھ پیغمبر حیات نہیں کہا جا سکتا۔ تو ہمارا اس سے مت بھید ہے۔ کیونکہ اس پر چہر وچار کرے۔ کیونکہ اس کا یہ خیال بالکل بے معنی ہے۔ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ سنسار میں کسی ایک وقت کے دو مہاپرش ہونا ممکن ہی نہیں۔ اگر ایسا ہو تو سنسار میں طوائف الملوکی پھیل جاتی ہے۔ واقعات بتلاتے ہیں۔ کہ ایک ہی کام کرنے والے ہزاروں پرش ہوئے۔ جب کرشن اور دیانند دونوں کا اُدیش آریہ جاتی کو جیون دان دینا تھا۔ تو ان دونوں کو پیغمبر حیات کہنے پر اعتراض کیوں ؟

دیانند کے چرنوں میں

جب تک ہمارے پورانک بھائی پورانوں کے گیان اور مورتی پوجا میں ہی کلیان سمجھتے تھے وہ دیانند کے چرنوں سے دور تھے۔ جب یہ تسلیم کر لیا کہ وید کے گیان اور پرماتما کی بھگتی ہی سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ تو سمجھو وہ دیانند کے چرنوں میں آگئے۔ زبان سے مانیں۔ یا نہ مانیں۔ پرنتو عمل سے وہ دیانند کے کرتگیہ ہیں۔ دیانند کے چرنوں میں آنا پورانک اصطلاح میں کچھ ہو۔ ویدک اصطلاح میں اس کے بتائے دھرم کو سویکار کرنا ہے۔ دیانند نے ایک ایشور کی پوجا اور وید کا دھرم سنسار کو دیا۔ پورانکوں نے اس کی سخت مخالفت کی۔ لیکن اُس رشی کی تپسیا کا پھل ہے۔ کہ وہی پورانک اب وید کے گیان اور پرماتما کی بھگتی کا آشرا لینے میں ہی کلیان سمجھنے لگے۔ رشی دیانند کے نام سے اُنہیں ابھی چڑ ہے۔ یہ بھی دور ہو جائے گی۔ جب عملی طور پر وہ وید اور پرماتما کی شرن میں آئیں گے ؛

اسلامی توحید

"توحید اسلام کی اصل بنیاد ہے" مسلم علماء کا یہ دعویٰ ہے۔ جسے ریویو آف ریلیجنز نے بھی دہرایا ہے۔ لیکن مسلمانوں میں ہی ایسے اصحاب ہیں۔ جو دیانتداری سے اسے بت پرستی قرار دیتے ہیں جسے توحید کے مدعیان اسلام قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک مسلم گریجوایٹ ذیل کے الفاظ میں ٹھکانے کی بات کہہ گئے ہیں :۔

"مسلمانوں نے داڑھیوں۔ تہمدوں مسواکوں اور ڈھیلوں کو اسلام سمجھ لیا ہے۔ ہر شخص چند ماہ ماتھے کو زمین پر رگڑ کر بے غل و غش اپنے آپ کو عابد قرار دیتا ہے۔ صبح کے فریضے کو علی الحساب ادا کرنا یا حجر الاسود کو چومنے کی خاطر چوما میرے نزدیک فی الحقیقت بت پرستی ہے"

اس قسم کی بت پرستی کی موجودگی میں توحید کا دعویٰ کیا اس کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے ؛

اسلامی طلاق کی شان!

اسلامی عقیدہ کے رو سے میاں بیوی میں شرعی طلاق ہو گیا۔ تو انہیں آپس کی رضامندی کے باوجود بھی از سر نو نکاح کی اجازت نہیں جب تک بیوی کسی اور سے نکاح کر کے اُس سے طلاق حاصل نہ کر لے اسلامی شریعت میں اسے حلالہ شریف کا نام دیا گیا ہے۔ پھر یہی نہیں۔ کہ کسی غیر سے برائے نام ہی نکاح ہو۔ بلکہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے اس سوال پر کہ حلالہ کرنے والے کے واسطے مجامعت اس عورت سے ضروری ہے یا نہیں؟ فتویٰ دیا ہے۔ کہ "حلالہ میں مباشرت بحکم حدیث ضروری ہے" (اہلحدیث ۲۲ جنوری) ؛

اُس مسلمان خاوند کی غیرت دیکھئے۔ کہ اپنی عورت کو خود دوسرے مرد سے حلالہ کی اجازت دیتا ہے۔ اور حلالہ کے بعد سمجھ لیتا ہے کہ وہ پھر اس سے نکاح کے تعلقات شریعت کی رو سے پیدا کر سکتا ہے۔ اور مولانا لوگ اسے کارِ ثواب قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ نکاح یقیناً ایک کارِ ثواب ہے ؛

اس غیرت کے مالک ہی ہیں۔ جو نیوگ پر معترض ہوتے ہیں۔ جو آپت دھرم ہے۔ اور اس کے لئے سداچار کی شرط لازمی ہے۔

قرآن اور علماء

امرتسر کے اسلامی رسالہ 'بلاغ' میں ایک مولوی صاحب مسلم علماء کے متعلق لکھتے ہیں

"ہمارے علماء بڑے زور سے مانتے ہیں کہ قرآن شریف سے تمام ضرورتیں تو علیحدہ رہیں۔ نماز اور زکوٰۃ جیسی دائمی ضرورتیں بھی پوری نہیں ہو سکتیں۔ اُن کے نزدیک اگر قرآن ثریا پر اُٹھ جائے۔ تو حدیثیں ہدایت کی تمام ضرورتوں کو پورا کر سکتی ہیں۔ لیکن اگر تمام حدیثیں دریا برد ہو جائیں۔ تو قرآن مجید سے ایک نماز کی ضرورت بھی پوری نہیں ہو سکتی"

فرقہ علماء سے جو خیال منسوب کیا گیا ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ تو پھر قرآن کامل کتاب کیسے ہوئی ؟

حیدرآباد آریہ سماج پر قادیانی گولہ باری

خود ساختہ مسیح موعود کی سیش گوئیوں اور قادیانیت کی گہری سازشوں کے باوجود قادیانی آریہ سماج کو مٹانا تو کجا اس کی ترقی کو روکنے میں عاجز ہے۔ تو ایک مسلم ریاست میں اس کی ہستی مٹانے کے لئے بمبئی میں جا کر کیمپ قائم کیا۔ جس کے انچارج مسٹر عرفانی ہیں۔ جو بزعم خود یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ اُن کی "سالار" نامی کاغذی توپ اتنی زور کی مار رکھتی ہے۔ کہ حیدرآباد میں آریہ سماج پر بمباری منٹوں میں کر سکتی ہے۔ مسٹر عرفانی اکیلے نہیں۔ جو حیدرآباد سے آریہ سماج کے نام کو مٹانے پر مقرر ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے ریاست میں قادیانی گروگوں نے ایک ایسی سازش کی بنیاد رکھی۔ جس کے ذریعہ مسلمانوں سے جن سے قادیانیوں کو ویسی ہی دشمنی ہے۔ جیسی آریہ سماج سے۔ پچیس لاکھ ہنوؤں کی داغ بیل ڈال دی۔ لیکن اس سازش کی انتہائی کوشش کے باوجود جب آریہ سماج حیدرآباد پھلتا پھولتا گیا۔ تو بیچارے عرفانی کی کیا طاقت ہے کہ اپنے ارادہ ناپسند میں کامیاب ہو سکے۔ تاہم اس نے ایک فرض اپنے ذمہ لیا ہے۔ وہ اُس کے پورا کرنے میں کسر مار رہا ہے۔ اور مارتا رہے گا۔ اس سلسلہ میں اپنے پیر و مرشد سے بدزبانی کا جو سبق اس نے حاصل کیا ہے۔ آپ ذیل کے الفاظ میں اُگل کر اپنی نمک حلالی کا ثبوت دیتا ہے :۔

"اور لنگ۔ حرام زادہ نمنڈی باوجود عدالت تعلیمات اور دیگر محکمہ جات سرکار عالی میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے اس قسم کے پراپیگنڈا کی آگ بھڑکاتے ہیں" (سالار ۲ فروری) ؛

ریاست حیدرآباد سے آریہ سماج کو مٹانے کی ان قادیانی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ریاست میں آریہ پرتی ندھی سبھا بن گئی ہے۔ سبھا کیا بنی۔ عرفانی کے سینے پر سانپ لوٹ گیا اور وہ بڑبڑا اُٹھا۔

"گزشتہ سال آریہ پرتی ندھی سبھا قائم ہوئی ہے۔ اس کی شاخیں ممالک محروسہ سرکار عالی میں ہیں۔ جہاں سے اندرونی ملک میں شورش برپا کرنے اور رعایا کو حکومت اور مسلمانوں سے بدظن کرنے رسول صلعم کی شان پاک میں گستاخی سے بھرا ہوا لٹریچر پھیلانے اور شاہان اسلام کو ظالم قرار دے کر اسلامی حکومت سے نفرت پیدا کرنے کا کام لیا جا رہا ہے"

آریہ پرتی ندھی سبھا کے خلاف اس قدر کذب بیانی شیوہ قادیانی ہے۔ اتنا ضرور ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی قائمی نے اس قادیانی سازش کو ناکارہ کر دیا ہے۔ جو انہوں نے ریاست میں قادیانیت کا جال پھیلانے کے لئے تیار کی تھی۔ انہیں اُمید تھی۔ کہ ریاست کے مسلمانوں کے پچیس لاکھ ہنوؤں میں ہونے کے علاوہ ان کے مذہب پر بڑی آسانی سے ڈاکہ ڈالیں گے۔ لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا نے ریاست کے مسلمانوں کو جلدی آگاہ کر دیا۔ کہ جو اسلام کی خدمت کے نام پر انہیں دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ اُنہیں ان کے گھر پہنچا کے مسلم علماء تو مسلمان ماننے کو بھی تیار نہیں۔ ان کے خلاف کفر اور دشمن اسلام کے فتوے ہیں جب سارا بنا بنایا کھیل آریہ سماج نے قادیانیوں کا بگاڑ دیا۔ تو گالی دینے اور گند بکھیرنے سے اُنہیں کون روک سکتا ہے۔ عرفانی میاں شوق سے اس فرض کو ادا کرتے رہیں آریہ پرتی ندھی سبھا کا کام ویدک دھرم کا پرچار ہے۔ اور کرتی رہے گی ؛

خط و کتابت کرتے وقت حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں ؛

چھوٹے بالکوں کو تعلیم کہاں دیجئے

(لیکھک ایک گرہستی)

میں ایک گرہستی ہوں۔ چار بچے دو لڑکے اور دو لڑکیاں رکھتا ہوں۔ بڑے لڑکے کی عمر ۸ سال اور دوسرے کی چھ سال کی ہے۔ میرے سامنے ان دونوں بچوں کی تعلیم کا سوال تھا۔ شہروں میں جو سکول ہیں ان میں اپنے بچوں کو تعلیم دلا کر میں ان کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میری بڑی خواہش تھی۔ کہ میں ان کو کسی ایسے درس گاہ میں داخل کراؤں جہاں ان کی پڑھائی کے ساتھ ساتھ صحت بھی اچھی رہے۔ اور سداچار کی تعلیم بھی ہو سکے۔

میں نے بہت سے گوروکلوں اور نگر پاٹھ شالاؤں کو اسی خیال سے گھوم کر دیکھا۔ کئی معزز آریہ پرشوں نے مجھے کہا۔ کہ "اپنے بالکوں کو گوروکل کوروکشیتر میں داخل کریں۔ وہاں ان کی صحت اور تعلیم اور سداچار سب ٹھیک ہو گا" اس کے مطابق میں گوروکل کوروکشیتر میں گیا۔ جس کو دیکھ کر مجھے نہایت آنند ہوا۔ برہمچاریوں کے خوش اور کھلے ہوئے چہرے دیکھ کر میں خوش ہو گیا۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ اس گوروکل کی آب و ہوا بہت اچھی ہے۔ یہاں آکر میں نے اسباب کو بالکل ٹھیک پایا۔ چار پانچ دن ہی یہاں ٹھیر کر مجھے اپنی صحت میں بڑا فرق معلوم پڑنے لگا۔ بھوک خوب بڑھ گئی۔ کھانا خوب ہضم ہونے لگا۔ منیجر صاحب کی خاص اجازت سے میں آٹھ دن وہاں رہا۔ اس عرصہ میں میری صحت میں بڑی ترقی ہوئی۔ وزن میں ۶ پونڈ زیادتی ہو گئی۔ مجھے بتلایا گیا کہ گوروکل کے ایک کنوئیں کا پانی بہت اچھا ہے۔ اس کو پینے سے قبض کی شکایت نہیں رہتی۔ یہاں تک کہ تھانیسر کے ایک مشہور ڈاکٹر اپنے مریضوں کو گوروکل کے کنوئیں سے پانی لا کر پینے کی صلاح دیا کرتے تھے۔

گوروکل کانگڑی کے سنستھاپک شری پوجیہ سوامی شردھانند جی سنیاس لے کر پہلے پہل صحت ٹھیک کرنے کے لئے اسی گوروکل میں ۶ ماہ تک رہے تھے۔ اس عرصہ میں ان کا وزن ۸۴ پونڈ بڑھ گیا تھا۔ وہ اکثر صحت خراب ہو جانے پر اسی جگہ آکر ٹھیرا کرتے تھے۔ اپنے رہنے کے لئے انہوں نے ایک بھگت دو کہکر گوروکل کے سمعیہ دروازے پر ایک چوبارہ بنوا لیا تھا۔ مرتیو کے پہلے سخت بیماری کے وقت انہوں نے اچھا ہوتے ہی یہاں آکر ٹھیرنے کے لئے گوروکل کے منیجر صاحب کو خط لکھا تھا۔ آریہ سماج کے دیگر بھی معزز مہانوبھاو اور برہمچاریوں کے سرپرست صحت ٹھیک کرنے کے لئے یہاں آکر ٹھیرتے ہیں۔ یہ جان کر مجھے نہایت تعجب ہوا کہ ۱۹ سال سے یہ گوروکل قائم شدہ ہے۔ مگر اب تک کسی خاص بیماری کی وجہ سے کوئی موت واقع نہیں ہوئی۔

اس گوروکل میں برہمچاریوں کی صحت اچھی رہنے کا ایک اور بڑا کارن ہے۔ کہ یہاں برہمچاریوں کو شدھ دودھ دینے کے لئے اپنی گوشالہ ہے جہاں سے کافی شدھ دودھ برہمچاریوں کے لئے مل جاتا ہے۔ اور ساگ پھلوں کے لئے اپنا باغ ہے۔ جس میں عمدہ ساگ اور پھل کافی مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔ جو کہ ضرورت سے زیادہ پیدا ہونے پر پاس کے قصبہ اور شہروں میں فروخت کے لئے بھیج دیئے جاتے ہیں۔

میری زبردست خواہش ہے۔ کہ جو صاحب اپنے بالکوں کو اعلیٰ تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ تندرستی بھی بنانا چاہتے ہوں۔ ان کو اپنے بالک اس جگہ گوروکل کوروکشیتر میں چھوڑنے چاہئیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت سے لوگ جن کے بچے چھوٹی عمر میں ہی کسی مہلک بیماری سے مر جاتے تھے۔ اپنے بچوں کو اس گوروکل میں چھوڑ کر بے فکر ہو گئے ہیں۔ برہمچاریوں کے آرام کے لئے سب طرح کا مکمل انتظام ہے۔ اس سال سے شلک (ماہواری فیس) بھی ۱۵ روپے ماہوار سے کم کر کے ۱۰ روپے ماہوار تیسری شرینی تک اور چوتھی و پانچویں میں بارہ روپے ماہوار اور ۲۰ روپے کی بجائے چھٹی سے آٹھویں شرینی تک ۱۶ روپے ماہوار کر دیا گیا ہے۔

سب آریہ پرشوں کو اس کمی سے اور سنستھا سے لابھ اٹھانا چاہئے۔

سارودیشک سبھا کی سوچنا

انترنگ سبھا ۳۰/۱/۴۲ کا نتیجہ نمبر ۱۱

شری سوامی منگلانند جی پوری کا وہ پتر جو انہوں نے آریہ سماج حیدرآباد دکن کے پردھان پنڈت لکشمی شنکر جی کے پاس بھیجا تھا۔ پڑھا گیا۔ سرو سمتی سے نتیجہ ہوا۔ کہ سارودیشک سبھا کی طرف سے گھوشنا کر دی جائے کہ منگلانند جی آریہ سماجوں سے دھن کی اپیل بھی کرتے رہتے ہیں۔ اتہ آریہ سماجیں نہ تو انہیں دھن سے سہائتا کریں۔ نہ ہی انہیں سماج کے پلیٹ فارم پر پرچار اتھوا کھڑا ہونے دیں اور نہ آریہ سنیاسی سمجھیں۔

(ہ) نند بھکشو سرسوتی منتری سارودیشک سبھا۔

بریلی میں آریہ مہاسمیلن کا سماروہ

آریہ مہاسمیلن اور اس کے سمبندھ میں ہونے والے دوسرے سمیلنوں کا پرارمبھ ۵ فروری کو جھنڈا لہرانے کی رسم سے ہوا۔ سوامی برہمانند جی آگرہ والوں کے کر کملوں سے اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اسی رات کو پنڈت گنگادت جی کا ہندو سنگٹھن پر پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔

آریہ سمیلن

اگلے دن آریہ سمیلن کی کاروائی سوامی سروانند جی کی ادھیکشتا میں شروع ہوئی تھی۔ لیکن کسی کارن سوامی جی کے سمے پر نہ پدھارنے سے سبھاپتی کے آسن کو سوامی برہمانند جی نے سشوبھت کیا۔ سب سے پہلے ڈاکٹر شیام سوروپ ستیہ ورتیہ نے ویدک دھرم کا مہتو درشاتے ہوئے کہا۔ کہ سنسار آریہ سماج کے بتائے ہوئے مارگ پر آ رہا ہے۔ اس کا استیتو اتنا وشال ہے۔ کہ سنسار کی کوئی شکتی اس کے مقابلہ پر ٹھیر نہیں سکتی۔

پرستاو:-

(۱) اس کے بعد شری پرن سیہ پال جی نے نمن پرستاو پرستت کیا:-

"یہ سمیلن سمست آریہ سماجوں کا دھیان اس طرف آکرشت کرتا ہے۔ کہ سنسار میں آریہ سنسکرتی کی رکشا اور پرچار وشیش اپائے دوارا بیلیے پرچار۔ گرنتھ پرکاشن دوارا کیا تھا۔ بھوشیہ کیا جاوے"۔

آپ نے اپنے پرستاو کی اپیوگتا کھانے میں پربھاوشالی وکترتا کی۔ بابو ہرنارائن جی بی اے نے سمرتھن کرتے ہوئے کہا۔ آریہ سنسکرتی ہمارے جیون کا سار ہے۔ اس کی حفاظت کی ہمارے اندر پربل اچھیا ہونی چاہئے تھی۔ پر ہے نہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ آریوں میں ہی آریہ سبھیتا نہ ہو گی تو اور کس میں ہو گی۔ اور آئندہ جاتی جیوت کیسے رہ سکے گی۔ اس لئے آریہ سنسکرتی کی رکشا ہمارا کرتویہ ہونا چاہئے۔

بعد ازاں ایک آریہ سنیاسی نے انومودن کیا۔ اور پرستاو سرو سمتی سے سویکار ہوا۔

(۲) دوسرا پرستاو شری راجیندر دیو اپدیشک نے پیش کیا:-

"یہ سمیلن سمست سماجوں سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ سنسکار ودھی کے انوسار ۱۶ سنسکار کیا کریں"۔

اپنی وکترتا میں آپ نے سنسکاروں کی مہتا پر پرکاش ڈالا۔ شری بابو لالتا پرشاد جی نے سمرتھن کرتے ہوئے کہا۔ کہ میرے خیال میں جو آریہ سماجی ہیں۔ وہ سنسکاروں کی مہتا کو جانتے ہیں۔ کہا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے ہاں سنسکاروں کا دوہان نہیں۔ وہ اس کی مہتا کو نہیں جانتے۔ اگر ان سے پوچھا جائے۔ کہ سنسکار کے کیا ارتھ ہیں۔ تو وہ اتر نہیں دے سکتے۔ لیکن پرتیک آریہ سماجی کہہ سکتا ہے۔ کہ سنسکار کے ارتھ بنانے کے ہیں۔ پرنتو ہم لوگ سنسکاروں میں اتنا وشواس کم کرتے ہیں۔ اس لئے گویا وہاں سنسکار ہمارے ہاں نہیں کیا جاتا یہی سنسکار رکھیہ ہے۔ جیسے آپ لوک لاج کے بچے سے نہیں کرتے۔ ہمارا کرتویہ تک جیون یہ بتاتا ہے کہ ویدک سنسکرتی سے ہمیں اتنا پریم نہیں۔ جتنا ہونا چاہئے۔

پرستاو سرو سمتی سے سویکرت ہوا۔

(۳) تیسرا پرستاو شریمتی پریم کلی دیوی نے پیش کیا "یہ سمیلن سمست آریہ سماجوں سے زور دے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ آریہ استریوں کے ساتھ سماجک و دھارمک اور راج نیتک کاریوں میں سمانتا کا بھاو رکھیں۔ جس سے آریہ دیویاں اپنے پرشوں کے دیش سمبندھی کاموں میں بادھک نہ بن کر سادھک بنیں"۔

اپنے پرستاو کی مہتا بتاتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ پرش اونچے اٹھ جاتے ہیں۔ وہ اُنتی کر جاتے ہیں۔ لیکن گھر میں دیویاں یہ بھی نہیں جانتیں۔ کہ سماج کس چیز کا نام ہے۔ آریہ پرش خود تو آگے بڑھتے ہیں۔ لیکن دیویوں کو نہیں بڑھنے دیتے۔ آپ کتنے ہی پرستاو کیوں نہ پاس کریں۔ کہ ہم سنسار کو آریہ بنائیں۔ پر جب تک آپ دیویوں کو آریہ نہیں بنائیں گے۔ کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ اس لئے استریوں کو آریہ بنانا اتی آوشیک ہے۔

شریمتی ستیہ بھاما جی نے سمرتھن کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ استری جاتی کی طرف وشیش دھیان دیں۔ اس کی دشا سدھرے۔ تو آپ کی سنتانیں یوگیہ بن سکتی ہیں۔

خاتمہ پر سبھاپتی مہودے شری سوامی برہمانند جی نے کہا۔ کہ شکش اسی اوستھا میں انتی کر سکتا ہے۔ کہ اپنی پتنی کو یوگیہ بنائے۔ اس لئے پتنی آوشیہ یوگیہ ہونی چاہئے۔

اس کے بعد پرستاو پاس ہوا۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد آریہ سمیلن سماپت ہوا۔

"پرکاش" کے لئے اس سال آپ نے نئے خریدار بھی بنائے ہیں؟ اگر اب تک آپ نے اس طرف دھیان نہیں دیا۔ تو اب ضرور اس کے لئے یا تو نئے خریدار پیدا کریں۔ یا اسکے اعانتی فنڈ میں چندہ دیں۔

آریہ سماج کا پروگرام

(از پروفیسر ستیہ ورت جی سدھانت النکار گورو کل کانگڑی ہردوار)

آریہ سماج کو کام کرتے کئی ورش ہو گئے۔ اس سمے تک ہمارے کام کی پرنالی یہ رہی ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج سال میں ایک بار اپنا اُتسو رچتا ہے۔ چاروں طرف سے بڑے بڑے اُپدیشکوں کو جمع کرنے کا پریتن کیا جاتا ہے۔ تین دن تک خوب چہل پہل رہتی ہے۔ ایک وِیاکھیان کے بعد دوسرا ویاکھیان ہوتا ہے ایک اُپدیشک کا زور درن ویوستھا پر رہتا ہے۔ تو دوسرے کا گئو کے سادھنوں پر۔ تیسرا پُنر جنم پر پرمان پیش کرتا ہے۔ چوتھا اسلام کا پرزور کھنڈن کرتا ہے۔ اور پانچواں وید کو ایشوریہ گیان سدھ کرنے میں اپنا سمے لگاتا ہے۔ یہ پروگرام عام طور پر ہر ایک آریہ سماج میں چل رہا ہے۔ اس جلسہ کے علاوہ کبھی کبھی کوئی اُپدیشک آ جاتے ہیں۔ تو وہ جس مضمون پر چاہیں ویاکھیان دے جاتے ہیں۔ منتری پردھان کا زیادہ تر کام سماج کے اُتسووں پر رہتا ہے۔ ورنہ سماج کو سال بھر چلانے کا کام چپڑاسی کے سپرد ہی ہوا کرتا ہے کئی آریہ سماج کنیا پاٹھ شالہ یا اسی قسم کا کوئی اور انسٹی ٹیوشن بھی چلاتے ہیں۔ آریہ سماج کی مجموعی شکتی کا اظہار سماج کے اُتسووں کے علاوہ پرتی ندھی سبھاؤں میں ہوتا ہے۔ اس میں سال میں ایک بار سب شہروں کی سماجوں کے پرتی ندھیوں کا اکٹھ ہوتا ہے۔ پرتی ندھی سبھا میں انگلے سال کے آدھین سنستھاؤں کا بجٹ پیش ہوتا ہے۔ نوجوان دل ٹوٹ ہو کر بیٹھ رہنے کا مشورہ دیتا ہے۔ اور بوڑھے نوجوانوں کی "چھیڑ نکھلتا" پر لگام ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور آگامی ورش کے لئے کوئی خاص پروگرام نشچت کئے بغیر ہی سبھا کا وارشک ادھیویشن بڑی کامیابی سے سماپت ہو جاتا ہے

سماجوں اور پرتی ندھی سبھاؤں کے یہ کاریہ کرم بہت پُرانے ہیں۔ سماجوں کے اس قسم کے اُتسووں کا نتیجہ تو یہ رہا ہے کہ اُپدیشکوں کو بولنے اور جنتا کو سننے کی عادت سی پڑتی جا رہی ہے۔ یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ کہ جو کچھ کہا گیا۔ یا سنا گیا ہے۔ اُسے عمل میں لایا جائے۔ گھنٹہ بھر ویدی پر کھڑے ہو کر کسی وشے پر بول دینا اُپدیشکوں کا پیشہ ہو گیا ہے۔ اور ایک دو تی اوڑھ کر۔ چوکڑی مار کر۔ آنکھیں موند کر۔ ذرا اونگھتے پیچھے کو سر ہلاتے ہوئے اُپدیش سنتے رہنا اور اُپدیش کے سماپت ہوتے ہی پلہ جھاڑ کر چل دینا بھی کئی لوگوں کی عادت میں شامل ہو گیا ہے۔ اُپدیشک سالوں سے اسی بات کو رگڑتے جا رہے ہیں۔ اور لوگ سالوں سے اسی بات کو سنتے چلے آ رہے ہیں۔ پھر بولنے اور سننے والے دونوں کھڑے ہو کے دیتے ہیں۔ اس اوستھا کا کارن یہی ہے

کہ ہمارا اساموہک پریتن اُپدیش کرانے اور سننے تک ہی محدود ہے۔ ان اُپدیشوں کو عمل میں لانے کے لئے کوئی ساموہک پریتن نہیں ہو رہا۔ اسی طرح پرتی ندھی سبھاؤں کا کام زیادہ تر بجٹ کا نیتر کرنا ہی ہو گیا ہے۔ ان میں دفتری کاموں کی پردھانتا ہو گئی ہے۔ ان میں حکومت کرنے کا بھاو پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس لئے پرتی ندھی سبھاؤں کے ادھیویشنوں میں پروگرام پر کوئی خاص زور نہیں دکھائی دیتا۔ معمولی باتوں میں ہی وقت گزر جاتا ہے۔

آریہ سماج ایک بڑھتی ہوئی ندی کا پرواہ تھا اُدیمان تیج کا پُنج تھا۔ پرنتو آج وہ ندی سمندر تک پہنچنے سے پہلے ہی خشک ہوتی نظر آ رہی ہے وہ تیج کا سورج اپنے نصف النہار پر پہنچنے سے پہلے ہی غروب ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ کیا اس کا کارن یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے پاس اب کوئی کاریہ کرم نہیں رہا۔ نہیں آریہ سماج کے دستورت کاریہ کرم میں ابھی ہوا ہی کیا ہے۔ آریہ سماج میں نظر آنے والے اس ہراس کا کارن ہماری خراب کاریہ پرنالی ہے۔ جس کا ابھی ورنن کیا گیا ہے۔

میرا دردھ وچار ہے کہ آریہ سماج کو اپنی کاریہ پرنالی کو کانگرس کے ڈھنگ پر چلانا چاہئے۔ کانگرس ہر سال اپنے سامنے ایک پروگرام نشچت کرکے اُسے پورا کرنے میں اپنی سمپورن شکتی لگا دیتی ہے۔ ہمیں بھی اسی طرح سال میں ایک پروگرام نشچت کر لینا چاہئے۔ اس لئے سب سے اچھا اُپائے یہ ہے۔ کہ جس طرح کانگرس کی مہا سبھا سال میں اپنا ایک ادھیویشن کرتی ہے۔ اسی پرکار آریہ سارودیشک سبھا کا سال میں ایک ادھیویشن ہو۔ وہ کبھی پنجاب میں کبھی یُو پی میں کبھی بنگال میں اور کبھی کسی انیہ پرانت میں ہونا چاہئے۔ جس طرح کانگرس کی آل انڈیا کانگرس کمیٹی ہے۔ اسی طرح سارودیشک سبھا کی بھی آل انڈیا آرین کمیٹی (اکھل بھارتیہ آریہ پریشد) ہونی چاہئے۔ اس کمیٹی میں سارودیشک کی ورکنگ کمیٹی کا اگلے سال کے لئے پروگرام طے کیا جانا چاہئے۔ یہ پروگرام پھر سارودیشک سبھا کے برہد ادھیویشن میں پیش ہو کر سویکرت ہونا چاہئے۔ اس سویکرتی کے بعد بھارت کے تمام پرانتوں میں سال بھر اسی پروگرام کو مختلف پرانتوں کی پرتی ندھی سبھاؤں کو چلانا چاہئے۔ سال کے خاتمہ پر سارودیشک سبھا کے پاس سب باتوں کی پوری پوری رپورٹ پہنچنی چاہئے کہ کس کس پرانت میں مذکورہ پروگرام کے پورا کرنے میں کتنی سپھلتا ہوئی۔ اگلے سال کے پروگرام کے

نشچت کرنے میں اس رپورٹ سے بہت سہائتا لی جا سکتی ہے۔ اُتسووں کی پرنالی آریہ سماج میں بہت چل گئی ہے۔ اس لئے اگر شروع میں اس پرتھا کا پریورتن کرنا قابل عمل درآمد نہ سمجھا جائے۔ تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔ کہ بڑے بڑے سماج اُتسو کریں۔ ویاکھیان اور بھجن بلائے جائیں۔ پرنتو اُتسو میں۔ ویاکھیانوں میں ایک ہی گونج سنائی دے۔ ہر ایک ویاکھیان کی تان ایک ہی بات پر ٹوٹے۔ اور وہ تان ہو اُس ورش کی سارودیشک کے برہد ادھیویشن میں طے ہوئے پروگرام کی ہے۔ چھوٹے چھوٹے ستھانوں پر تو اس سمے بھی اُتسووں کی پرتھا کو ہٹا کر کئی ستھانوں کی اکٹھی کانفرنس کرنے کی پرتھا جاری کی جا سکتی ہے۔ ہر ایک آریہ سماج جب اپنا پرتھک اُتسو کرتی ہے تو لوگوں کے دھن کا بہت فضول خرچ ہوتا ہے۔ اور لابھ کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے چھوٹے چھوٹے ستھانوں میں ان اُتسووں کو بند کرکے سمیلن کئے جا سکتے ہیں۔ جن میں نزدیک کی سب چھوٹی چھوٹی سماجوں کا سہیوگ ہو سکتا ہے۔ ان سمیلنوں میں بولنے کے لئے ستھانک ویکتی بھی بھاگ لے سکتے ہیں۔ اور اُن میں سارودیشک کے برہد ادھیویشن میں طے کئے پرستاووں کی چرچا ہو سکتی ہے۔ جب تک سارودیشک سبھا کا سنگٹھن دردھ نہ ہو جائے۔ تب تک پرانتک پرتی ندھی سبھائیں ہر سال اپنے پرانت کے لئے اپنا پروگرام نشچت کرکے اُسے پرانت میں جاری کرتے اس سکیم کو شروع کر سکتی ہیں۔ اس حالت میں موجودہ سنگٹھن میں کوئی بڑا پریورتن کرنے کی آوشیکتا نہ ہوگی۔ ہاں اس سمے جیسے کانگرس کی طرف سے پرانتک سمیلن ہوتا ہے۔ اسی پرکار پرانتک پرتی ندھی سبھاؤں کو پرانتک سمیلن کرکے اپنے پروگرام کی پرانت بھر سے سویکرتی لینی ہوگی۔ اس سمے پرانت کی پرتی ندھی سبھائیں بجٹ پاس کرنے اور ادھیکاریوں کا چناؤ کرنے میں لگی رہتی ہیں۔ کیونکہ ان سے پرانت بھر کو سال کے لئے پروگرام دینے کی کوئی آشا نہیں رہتا۔ پروگرام کی بابت تو ہر ایک آریہ سماج سمجھتا ہے کہ اس کے پاس کافی پروگرام موجود ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ ہمارا پروگرام کوئی ایک تھوڑا ہے۔ اس میں تو ساری دنیا کا سدھار شامل ہے۔ اور سب طرح کا سدھار آ جاتا ہی کرتا ہے۔ پرنتو ہم یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ ساری دنیا کے سدھار کے لئے کسی ایک جگہ سے چلنا ہوگا اور سب سدھاروں کو کرنے کے لئے کسی ایک سدھار کو لینا ہوگا۔ کام کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ مثال کے طور پر ہمیں ایک سال صرف مدن پرستھا کو دینا چاہئے۔ سال بھر ہر ایک شہر میں ہر ایک پلیٹ فارم سے اس کی مختلف نکتہ ہائے نگاہ سے چرچا

ہونی چاہئے۔ سال بھر جتنے زیادہ سے زیادہ پتت ودھار کر وداہ ہو سکیں۔ کروانے چاہئیں۔ اپنی ساری شکتیوں کو اسی پر مرکوز کر دینا چاہئے۔ سال کا ایک ایک دن اسی کے مدت لگنا چاہئے۔ اسے دوبارہ رک بنانے کے لئے اُپائے سوچ کر اس کے انوسار پرستاؤ کرنے چاہئیں۔ اسی پرکار ایک سال آشرم ویوستھا کو دینا چاہئے۔ اس سال بھر بھر یہ سنسکار آدی وشیوں کی ہر جگہ چرچا چھڑ جانی چاہئے ان وچاروں کی آندھی آ جانی چاہئے۔ ان وشیوں پر پُستکیں پرکاشت ہونی چاہئیں۔ ایسے اشخاص کو بان پرستھ لینے کی پریرنا کرنی چاہئے۔ جو اس آشرم کے یوگیہ ہوں۔ پرنتو سستی یا اور کمزوریوں سے گرہستھ کو نہیں چھوڑتے۔ ایک سال اچھوت ادھار کو۔ ایک گورو کل شکشا پرنالی کو۔ ایک ہندی پرچار کو۔ ایک ودیشیوں سے ستیہ آگرہ سنگرام کو۔ ایک استریوں کی سنستھی سُدھار رسنے کو اور اسی طرح کے دوسرے ضروری پرشنوں کو دیا جا سکتا ہے۔ ایک ہی جگہ دو سال آوشیکتا انوسار لگ جائیں تو کوئی حرج نہیں اس طرح کی کاریہ پرنالی سے ہم دیش میں ایک لہر چلا سکیں گے۔ اور سال کے خاتمہ پر یہ حساب بھی لگا سکیں گے۔ ہم نے کچھ حاصل بھی کیا۔ یا یونہی جلسے کرتے اور نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ کانگرس اسی طرح سال بھر کا پروگرام بنا کر چلتی ہے پروگرام بن چکنے کے بعد پورا سال اس پروگرام کو عملی رنگ دینے میں لگاتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کانگرس اپنے نصب العین کے بہت نزدیک پہنچتی جا رہی ہے۔ اسی طرح آریہ سماج کو اب غیر ضروری باتوں میں ہی شکتی کا فضول لگانا چھوڑ کر جس کاریہ پرنالی اور جس قسم کے سنگٹھن کا میں نے ذکر کیا ہے اس کا جلد از جلد آشرا لینا چاہئے۔ تبھی وہ آگے بڑھ سکتا ہے۔ اسی آشرے سے میں آریہ سماج کے سامنے تین وچار پرستاو کے روپ میں رکھتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں۔ کہ ان پرستاووں کی آریہ جنتا میں آریہ پتروں دوارا چرچا ہوگی۔ اور اس کا پھل سوروپ کاریہ پرنالی کا کوئی نیا روپ نکلے گا۔

(۱) کانگرس کی طرح "اکھل بھارتیہ آریہ کانگرس" پرتی ورش مختلف پرانتوں میں منعقد ہونی چاہئے ایسی دو کانگریسیں تو ہم کر بھی چکے ہیں۔ ایک دہلی میں دوسری بریلی میں۔ یہ آریہ سماجوں کا سب سے بڑا اور مہتو پورن اُتسو ہونا چاہئے۔ اس کانگرس کی آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے نیموں کے انوسار ایک اکھل بھارتیہ آرین کمیٹی ہونی چاہئے۔ اور وہی کانگرس کی وشے نرداچنی سمتی SUBJECT COMMITTEE ہونی چاہئے۔ دہلی اور بریلی کانگرس کی وشے نرداچنی سمتی ان کے

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۲)

یادِ رفتگان

نمبر ۴۴

مہاشہ شیام سُندر جی

(از پنڈت دشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ فیروزپور)

امرتسر کے گوردوں کے بازار میں ایک کوچہ ہے۔ اس میں مہاشہ شیام سندر جی رہا کرتے تھے۔ وہ ایک امیر گھرانے کے لڑکے تھے۔ اور ان کے بہت سے مکانات اور دوکانات تھیں۔ جن کے کرایہ پر اُن کا گذارہ تھا۔ کسی قدر ساہوکارہ بھی تھا۔ انہیں اپنے گذارہ کے لئے خاص کمائی کی ضرورت نہیں تھی ؛

مہاشہ شیام سندر جی نوجوان تھے۔ یہ اُس زمانہ کا ذکر ہے۔ جبکہ امرتسر میں سنہ ۱۸۹۰ء سے سنہ ۱۹۰۰ء تک سناتن دھرم سبھا اور آریہ سماج کا بڑا زور شور بطور مدمقابل تھا۔ استری شکشا۔ چھوٹی عمر کی شادی۔ چھوٹی ذاتوں کو پڑھانا چاہئے یا نہیں ان کو وید منتر بھی سکھلانے چاہئیں یا نہیں۔ جوتا پہن کر وید منتر پبلک میں پڑھنے چاہئیں یا نہیں غرضیکہ ایسے ہی چھوٹے چھوٹے سوالات تھے۔ جن کے متعلق آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا میں سخت جنگ ہوا کرتا تھا ؛

مہاشہ شیام سندر سناتن دھرم سبھا کے زبردست حامی تھے۔ وہ سناتن دھرمی پنڈتوں کے پاس جاتے تھے۔ ان سے سناتن دھرم سبھا کے سدھانتوں کے متعلق تقریریں سنتے تھے۔ اور اپنے آریہ سماجی دوستوں سے بحث مباحثہ کیا کرتے تھے۔ بڑے پُرجوش تھے ؛

انکو شوق رہا کہ جہاں کوئی لیکچر آریہ سماج یا سناتن دھرم سبھا کا امرتسر میں ہو۔ وہ اس میں ضرور موجود ہوتے تھے۔ انہوں نے اردو میں ایک ترکال سندھیا چھپوائی تھی۔ کیونکہ اس وقت سندھیا کے متعلق بھی بحث تھی۔ سناتن دھرم والے تین کال کی سندھیا کو جائز سمجھتے تھے۔ اور آریہ سماجی دو کال سندھیا کو ؛

ان دنوں میں آریہ سماج کے تعلق میں طالب علموں کی چھوٹی چھوٹی بحث مباحثہ کی بہت سی سبھائیں امرتسر میں قائم تھیں۔ ان میں ہر ایک خیالات کے نوجوانوں کو اپنے خیالات کے اظہار کے لئے موقعہ دیا جاتا تھا۔ مہاشہ شیام سندر جی ان تمام سبھاؤں میں شامل ہوا کرتے تھے۔ اور کھلے بندوں ان بحث مباحثوں میں حصہ لیا کرتے تھے ؛

رفتہ رفتہ مہاشہ شیام سندر کو آریہ سماج کے جلسوں سے محبت ہو گئی۔ آریہ سماج کے آدمی ان کے دوست بن گئے۔ اس زمانہ میں خیالات کے تبادلہ کا ایک بڑا موقعہ دربار صاحب تھا۔ دربار صاحب میں شام کو سیر کرنے کی خاطر بہت سے نوجوان پہنچ جاتے تھے۔ کئی منڈلیاں بن جاتی تھیں۔ اور باہمی بات چیت کے سلسلہ میں بحث مباحثہ شروع ہو جاتا تھا۔ ان بحث مباحثوں میں روزانہ مہاشہ شیام سندر جی حصہ لیا کرتے تھے ؛

کئی شاستر ارتھ اور مباحثے امرتسر میں ہوتے اُن سب شاستر ارتھوں اور مباحثوں میں مہاشہ شیام سندر جایا کرتے تھے۔ ہوشیارپور کے ایک پنڈت ٹھاکر داس نے آریہ سماج کے خلاف بہت سی کتابیں لکھی تھیں۔ وہ سب کتابیں مہاشہ شیام سُندر نے خریدی تھیں۔ ان کے آریہ سماجی دوست اُن کو آریہ سماج کی اُردو کتب جو اس زمانہ میں شائع ہوا کرتی تھیں۔ دیا کرتے تھے۔ مہاشہ شیام سُندر میں یہ خوبی تھی۔ کہ وہ ہر ایک کتاب کو بڑے غور سے پڑھتے تھے۔ اخبارات پڑھتے تھے۔ مختلف لائبریریوں میں پہنچ جاتے تھے۔

امرتسر میں اخبارات کی دو بڑی لائبریریاں تھیں ایک لائبریری میونسپل کمیٹی کی تھی۔ جس میں بہت سے اردو انگریزی۔ ہندی کے اخبارات آتے تھے۔ اور ایک لائبریری باغ جھنڈا سنگھ میں لالہ سنت رام شکار پوریہ کی تھی۔ مہاشہ شیام سُندر جی ان دونوں لائبریریوں میں اکثر دیکھے جاتے تھے ؛

مہاشہ شیام سندر جی کی ان سرگرمیوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ رفتہ رفتہ اُن کے خیالات میں تبدیلی آنے لگی۔ اور اُنہیں پتہ لگا۔ کہ سناتن دھرم سبھا جن باتوں کا پرچار کر رہی ہے وہ غلطی پر ہیں۔ دراصل سناتن دھرم سبھا اس وقت کیا تھی۔ سناتن دھرم سبھا صرف اس جگہ قائم کی جاتی تھی۔ جہاں آریہ سماج قائم ہو جاتی تھی۔ سناتن دھرم سبھا کا کام صرف یہ رہ گیا تھا۔ کہ وہ آریہ سماج کی مخالفت کرے۔ آریہ سماج کی مخالفت کے سوائے اس کا کوئی کام نہیں تھا ؛

ایک دفعہ پنڈت دین دیال نے ایک کنیا پاٹھ شالہ کے متعلق ڈھولن داس کے مندر امرتسر میں لیکچر دیا تھا۔ کہ استری شکشا بُری چیز ہے۔ مگر چونکہ اب لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ اور پڑھنے کے لئے عیسائیوں کی پاٹھ شالاؤں میں انہیں جانا پڑتا ہے۔ اس لئے اگر انہوں نے زہر پینا ہے تو کیوں ہم انہیں اپنے ہاتھ اپنی پاٹھ شالاؤں میں ہی زہر نہ پلائیں ؛

مہاشہ شیام سندر کو آخر کار اصلیت کا پتہ لگ گیا۔ اور آریہ سماج کی خوبیاں اُن کے دل پر منقش ہو گئیں۔ وہ آریہ سماج کے مددگار بن گئے۔ اور اب لوگوں میں آریہ سماج کے حق میں پرچار کرنے لگ پڑے۔ لگو سناتن دھرم سبھا کے سکریٹری تھے۔ اُنہوں نے اس عہدہ کو چھوڑ دیا۔ اور آریہ سماج کی سیوا کرنے لگے۔ ترکال سندھیا چھوڑی اور آریہ سماج کی سندھیا خرید کر سندھیا باضابطہ کرنی شروع کر دی۔ اور آریہ سماج کے ہر ایک کام کو محبت کی نگاہ سے دیکھنے لگے ؛

امرتسر میں اُن دنوں ٹمپرنس کا کام بڑے زور شور سے ہو رہا تھا۔ ٹمپرنس کے لیکچروں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ خود بھی ٹمپرنس کے لیکچر دیا کرتے تھے۔ لدھیانہ میں بابو امراؤ سنگھ نے ایک ٹمپرنس سوسائٹی قائم کی تھی۔ جس کے لئے ان کو پرچارک کی ضرورت تھی۔ مہاشہ شیام سندر جی نے ٹمپرنس پرچارک کی حیثیت سے وہاں کام کرنا شروع کر دیا بابو امراؤ سنگھ نے اُن کے کام کو بڑا پسند کیا۔ اور خوشنودی مزاج کا انہیں ایک سرٹیفکیٹ دیا مہاشہ شیام سُندر ان نوجوانوں میں سے تھے۔ جن کے اندر دھرم کی اگنی موجود تھی مگر اس کے لئے سامگری کی ضرورت تھی۔ جب سامگری ملی۔ تو وہ اگنی تیز ہو گئی۔ ہمیشہ وہ نیک کاموں کے لئے کوئی نہ کوئی موقعہ نکال لیتے تھے اور اپنے جیون کو دھرم کے لئے ارپن کیا ہوا تھا ؛

صوبہ پرتی ندھی سبھا کا دیا ہوا پروگرام ہی چلنا چاہئے اپدیشکوں پر اپدیش۔ دیاکھیان اور بھجن ہونے چاہئیں ان اتسووں میں ایک کانفرنس کر کے انہی پرستاووں کو دہرانا چاہئے۔ چھوٹی چھوٹی آریہ سماجوں کے اتسو بند کر کے آس پاس کی کئی سماجوں کی ایک بڑی کانفرنس کر دینی چاہئے۔ جس میں مذکورہ بالا پرستاووں کی ہی چرچا ہونی چاہئے۔ ہر ایک آریہ سماج کا اُدیش سال بھر میں یہ دیکھنا ہونا چاہئے کہ ان پرستاووں کو کریاتمک روپ دینے میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے میں آریہ جنتا کے سامنے اکٹھے جن پرستاو رکھتا ہوں یہ ضروری نہیں کہ ان پرستاووں کو اسی روپ میں مان لیا جائے۔ پرنتو ہاں ان پرستاووں پر وچار آدرشیہ ہونا چاہئے اور وچار کرتے ہوئے ہمیں دھیان رکھنا چاہئے۔ کہ ایک نشچت سوسنگٹھت اور مہان پروگرام کو پورا کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اُسے نشچت سنگٹھیت اور چھوٹا بنا لیا جائے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں ؛

آریہ سماج کا پروگرام

(بقیہ صفحہ ۱۰)

فیصلوں کو سمپورن آریہ جنتا کے لئے قابل قبول نہیں بنا سکتی۔ پرنتو جس پرکار آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی بناوٹ ہے۔ اگر اُسی پرکار "آرین کانگریس" کی ودیشہ نرواچنی سبھا کی ہی بناوٹ ہو۔ تو اسی کانگریس کے پرستاو سب پرانتوں میں بڑی آسانی سے چلائے جا سکتے ہیں۔ اس ودیشہ نرواچنی سمتی کے اوپر ایک ورکنگ کمیٹی (انترنگ سبھا) ہونی چاہئے۔ اور اس کا پردھان وہی ہونا چاہئے۔ "جو آرین کانگریس" کا سبھا پتی چُنا گیا ہو۔ یہی سبھا پتی سارودیشک سبھا کا سبھا پتی ہونا چاہئے۔ "سارودیشک سبھا" اور آریہ کانگریس ایک ہی چیز ہو جانے چاہئیں۔ اس آل انڈیا آرین کانگریس یا سارودیشک سبھا کے برہد ادھیویشن میں جو پروگرام طے ہو۔ وہ سال بھر سب پرانتوں کی پرتی ندھی سبھائیں اپنے سنگٹھن دوارا پورا کرائیں ؛

(۲) جب تک سارودیشک سبھا کا سنگٹھن اُکت پرکار سے درڑھ نہ ہو سکے۔ تب تک مختلف پرانتوں کی پرتی ندھی سبھائیں جو کافی طور پر سنگٹھت ہیں۔ ہر ایک ورش کا پرانت بھر کے لئے پروگرام نشچت کیا کریں۔ اس سمے پرتی ندھی سبھاؤں سے یہ کوئی آشا نہیں کرتا۔ کہ وہ اپنے پرانت کو کوئی کریاتمک پروگرام ہر سال دیا کریں یہ سمجھا جاتا ہے کہ آریہ سماج کا پروگرام تو نشچت ہے۔ اس لئے سماجوں کے اتسووں پر ہر ایک پر بل دیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری شکتی کسی ایک بات پر مرکوز نہیں ہو سکتی۔ اور ہمیں کسی بات میں بھی پریاپت سپھلتا پراپت نہیں ہوتی۔ پرتی ندھی سبھا بجٹ پاس کرنے اور ادھیکاری چننے کی سنستھائیں بن گئی ہیں۔ اس پرتھا کو بدل کر پرتی ندھی سبھاؤں کو پرانت بھر کے لئے اپنے وارشک ادھیویشنوں میں پروگرام نشچت کرنا چاہئے۔ اس پروگرام کو سویکرت کرنے اور اس کے پرچار کے لئے پرتی ندھی سبھا کی ایک بہت بڑی کانفرنس ہونی چاہئے۔ اور پرتی ندھی سبھا کا مہوتسو سمجھا جانا چاہئے۔ اس سمے پرتی ندھی سبھاؤں کا کوئی مہوتسو نہیں ہوتا۔ کیونکہ پرتی ندھی سبھاؤں کا کام کسی پرکار کے پروگرام کو نردھارت کرنا نہیں ہوتا۔ پرتی ندھی سبھا کا یہ مہوتسو پرانت کا سب سے بڑا اتسو ہونا چاہئے۔ اور اس میں سویکرت ہوتے پرستاو ہی پرانت کے لئے آگامی ورش کے پروگرام کے روپ میں سمجھے جانے چاہئیں ؛

(۳) بڑی بڑی سماجوں کے اتسو ابھی کچھ عرصہ تک حسب معمول ہوتے رہیں۔ پرنتو ان اتسووں میں سارودیشک (آرین کانگریس) یا پرانتک مہ

رشوت

(کہانی آچاریہ منشی پریم چند کے افسانہ سے)

(۱)

شام کا وقت تھا کچہری برخاست ہو چکی تھی درختوں کے نیچے محرروں کی جگہ کتے بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے۔ اس وقت ایک بوڑھا آدمی پھٹے پرانے کپڑے پہنے لاٹھی ٹیکتا ہوا جنٹ صاحب کے بنگلے پر پہنچا اور سائبان کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ جنٹ صاحب کا نام تھا مسٹر جی سنہا۔ اردلی نے دور سے للکارا۔ کون سائبان میں کھڑا ہے۔ کیا چاہتا ہے؟

بوڑھا۔ غریب برہمن ہوں بھائی۔ صاحب سے ملاقات ہو گی؟

اردلی۔ صاحب تم جیسے لوگوں سے نہیں ملا کرتے۔

بوڑھے نے لاٹھی پر اکڑ کر کہا۔ کیوں بھائی ہم لوگ کیا چور ہیں۔ یا ہمارے منہ پر کچھ لکھا ہوا ہے؟

اردلی۔ بھیک مانگ کر مقدمہ لڑنے آیا ہو گا؟

بوڑھا۔ تو کیا کوئی پاپ ہے۔ اگر گھر بیچ کر مقدمہ نہیں لڑتے۔ تو کیا کوئی برا کرتے ہیں۔ یہاں تو مقدمہ لڑتے لڑتے عمر گذر گئی۔ مگر گھر کا پیسہ خرچ نہیں کیا میاں کی جوتی میاں کے سر مارتے ہیں۔ دس بھلے مانسوں سے مانگ کر ایک کو دے دیا۔ چلو چھٹی ہوئی گاؤں بھر نام سے کانپتا ہے۔ کسی نے ذرا بھی اکڑ دکھائی۔ اور میں نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔

اردلی۔ کسی بڑے آدمی سے پالا نہیں پڑا ابھی۔

بوڑھا۔ ابھی کتنے ہی بڑوں کو بڑے گھر پہنچا دیا۔ تم ہو کس پھیر میں۔ ہائی کورٹ تک جاتا ہوں۔ سیدھا۔ کوئی میرے منہ کیا آئے گا بیچارہ۔ گھر سے تو [illegible] جاتی نہیں۔ پھر ڈر ہی کیوں؟

اردلی نے دیکھا۔ یہ آدمی یوں ٹلنے والا نہیں۔ تو صاحب کے پاس جا کر اطلاع کی۔ صاحب نے حلیہ پوچھا اور خوش ہو کر کہا۔ فوراً بلا لو۔

اردلی۔ حضور بالکل پھٹے حالوں ہے۔

صاحب۔ گدڑی میں ہی لعل ہوتے ہیں۔ جاؤ فوراً بھیج دو۔

مسٹر سنہا ادھیڑ تھے۔ بہت ہی نرم مزاج اور غور و فکر کے آدمی تھے۔ انصاف اور رحم کے دیوتا معلوم ہوتے تھے۔ آرام کرسی پر بیٹھے ہوئے پیچوان پی رہے تھے۔ بوڑھے نے جا کر سلام کیا۔

سنہا۔ تم ہو جگت پانڈے۔ آؤ بیٹھو۔ تمہارا مقدمہ تو بہت ہی کمزور ہے بھلے آدمی۔

جگت۔ ایسا نہ کہیں۔ حضور! غریب آدمی ہوں مر جاؤں گا۔

سنہا۔ کسی وکیل مختار سے مشورہ بھی نہ۔۔۔ لیا

جگت۔ اب تو سرکار کی شرن آیا ہوں۔

سنہا۔ سرکار کیا مسل بدل دیں گے۔ یا نیا قانون گھڑ دیں گے۔ تم دھوکا کھا گئے۔ میں کبھی قانون کے باہر نہیں جاتا۔ جانتے ہو نا۔ اپیل میں میرا فیصلہ کبھی رد نہیں ہوتا۔

جگت۔ بڑا دھرم ہو گا سرکار! (سنہا کے پاؤں پر ایک گنیوں کی پوٹلی رکھ کر) بڑا دکھی ہوں سرکار!

سنہا (مسکرا کر) یہاں بھی اپنی چال بازی سے نہیں چوکتے۔ نکالو ابھی اور۔ اس سے پیاس نہیں بجھتی۔ بھلا پانڈے تو پوری کرو۔

جگت۔ بہت تنگ ہوں مہاراج!

سنہا۔ ڈالو ڈالو انٹی میں ہاتھ۔ بھلا کچھ میرے نام کی لاج رکھو۔

جگت لٹ جاؤں گا سرکار۔

سنہا۔ تمہیں تمہارے دشمن جو زمین بیچ کر مقدمہ لڑتے ہیں۔ تمہارے ججمانوں کی خیر تمہیں کس بات کی کمی ہے۔

مسٹر سنہا اس بات میں ذرا بھی رعایت نہ کرتے تھے۔ جگت نے دیکھا۔ کہ یہاں کائیاں پن سے کام نہ چلے گا۔ تو چپکے سے ۵ گنیاں اور نکالیں۔ مگر انہیں مسٹر سنہا کے پاؤں پر رکھتے وقت اس کی آنکھوں سے خون نکل رہا تھا۔ یہ اس کی کمائی تھی۔ برسوں پیٹ کاٹ کر، تن جلا کر، من باندھ کر، جھوٹی گواہیاں دے کر اس نے یہ پونجی جمع کی تھی۔ اس کا ہاتھوں سے نکل جانا جان نکلنے سے کم تکلیف دہ نہ تھا۔

جگت پانڈے کے چلے جانے کے بعد رات کے کوئی نو بجے جنٹ صاحب کے بنگلہ پر ایک تانگہ آ کر رکا۔ اور اس میں سے پنڈت ستیہ دیو راجہ شو پور کے مختار نکلے۔

آئیے! مسٹر سنہا نے مسکرا کر کہا۔ آپ شاید اپنے علاقہ میں غریبوں کو نہ رہنے دیں گے۔ اتنا ظلم!

ستیہ دیو۔ غریب پرور! یہ کہیئے کہ غریبوں کے مارے اب علاقہ میں رہنا ہمارے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ اگر جگت پانڈے یہ مقدمہ جیت گیا تو ہمیں بوریا بستر باندھ کر بھاگنا پڑے گا۔ راجہ صاحب نے حضور کو سلام کہا ہے۔ اور یہ عرض کی ہے۔ کہ اس معاملہ میں جگت پانڈے کی ایسی خبر لیں۔ کہ وہ بھی یاد کرے۔

مسٹر سنہا نے بھویں سکیڑ کر کہا۔ قانون میرے گھر تو نہیں بنتا۔

ستیہ دیو۔ حضور کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ یہ کہہ کر گنیوں کی گڈی میز پر رکھ دی۔ مسٹر سنہا نے گنیوں کو آنکھوں سے گن کر کہا۔ انہیں میری طرف سے راجہ صاحب کی نذر کر دیجیئے گا۔ آخر آپ کوئی وکیل تو کریں گے ہی۔ اسے کیا دیں گے۔

ستیہ دیو۔ یہ تو حضور کے ہاتھ میں ہے۔

سنہا۔ میں چاہوں تو مہینوں لٹکا سکتا ہوں۔ پانچ پیشیاں بھی ہوں۔ تو آپ کے کم از کم ایک ہزار اڑ جائیں گے۔ آپ یہاں اس کا آدھا پورا کر دیجیئے۔ تو ایک ہی پیشی میں وارے نیارے ہو جائیں۔ اور آدھی رقم بچ جائے۔

ستیہ دیو نے دس گنیاں اور میز پر نکال کر رکھ دیں۔ اور گھمنڈ سے بولے۔ کہ حکم ہو تو راجہ صاحب سے کہہ دوں۔ کہ آپ اطمینان رکھیں صاحب کی نظر رحم ہو گئی ہے۔

مسٹر سنہا نے روکھے پن سے کہا۔ جی نہیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ میں کسی شرط پر یہ رقم نہیں لے رہا ہوں۔ کروں گا وہی۔ جو قانون کے مطابق ہو گا۔

(۲)

جگت پانڈے کو پورا یقین تھا۔ کہ میری جیت ہو گی۔ مگر فیصلہ سنا۔ تو ہوش اڑ گئے۔ اس پر ہرجے کی چپت لگی۔ میرے ساتھ یہ چال۔ اگر لالہ صاحب کو مزہ نہ چکھا دیا۔ تو برہمن نہیں۔ ہیں کس پھیر میں۔ میں سارا رعب بھلا دوں!

اسی دن شام کو جگت پانڈے نے مسٹر سنہا کے بنگلے کے سامنے آسن جما دیا۔ وہاں برگد کا ایک گھنا پیڑ تھا۔ جگت پانڈے راہگیروں کے سامنے مسٹر سنہا کی خوب برائی کرتا۔ نہ کچھ کھاتا نہ پیتا۔ بس لوگوں کو رام کہانی سنایا کرتا۔ جو سنتا وہ جنٹ صاحب کو چار کھری کھری کہتا۔ آدمی نہیں راکشس ہے۔ اسے تو ایسی جگہ مارنا چاہئے جہاں پانی نہ ملے۔

اسی طرح چار دن گذر گئے۔ مسٹر سنہا کے کانوں میں بھی بات پہنچی۔ عام رشوت خوروں کی طرح وہ بھی ہیکڑی کے آدمی تھے۔ اس طرح ظاہر کرتے۔ کہ انہیں یہ برائی چھو تک نہیں گئی۔ جب وہ قانون سے جو بھر بھی ادھر ادھر نہ جاتے تھے۔ تو ان پر رشوت کا شک ہو ہی کیونکر سکتا تھا۔ اگر کوئی کرتا بھی۔ تو ان کی مانتا کون؟ ایسے چالاک کے خلاف کوئی ضابطہ کی کارروائی کیسے ہوتی مسٹر سنہا اپنے افسروں کی بھی خوشامد نہ کرتے تھے۔ اس لئے حکام بھی ان کی عزت کرتے تھے مگر جگت پانڈے نے وہ نشتر مارا۔ جس کا مسٹر سنہا کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ ایسے بے ڈھب آدمی کے ساتھ انہیں آج تک واسطہ نہ پڑا تھا۔ اپنے نوکروں سے پوچھتے بڈھا کیا کہہ رہا ہے؟ نوکر بڑائی جتانے کے لئے جھوٹ کے پل باندھ دیتے تھے۔ حضور کہتا ہے کہ بھوت بن کر چمٹوں گا۔ جس دن مروں گا۔ ایک کے سو جگت پانڈے بن جائیں گے مسٹر سنہا گو ناستک تھے۔ مگر یہ باتیں سن کر لرز جاتے۔ ان کی بیوی تو تھر تھر کانپنے لگتی۔ وہ نوکروں سے بار بار کہتی۔ اس سے جا کر پوچھو۔ وہ کیا چاہتا ہے؟ جتنے روپے چاہے لے لے۔ ہم سے جو مانگے وہ دیں گے۔ بس یہاں سے چلا جائے۔

پیچھے دل معلوم ہوا۔ کہ جگت پانڈے اب بول بھی نہیں سکتا۔ اس سے ہل تک بھی نہیں جاتا۔ چپ چاپ پڑا آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے۔ شاید آج رات کو دم نکل جائے۔

مسٹر سنہا آہ بھر کر سوچنے لگے۔ بیوی نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔ تمہیں میرے سر کی قسم جا کر کسی طرح اس بلا کو سر سے ٹالو۔ بڈھا مر جائے گا۔ تو ہم کہیں کے نہ رہیں گے۔ اب روپے کا منہ مت دیکھو۔ دو چار ہزار بھی اسے دینے پڑیں۔ تو دے کر ہٹاؤ۔ تمہیں جاتے شرم آتی ہو تو میں چلی جاؤں۔

سنہا۔ جانے کا ارادہ تو کئی دن سے کر رہا ہوں۔ مگر جب دیکھتا ہوں۔ کہ وہاں بھیڑ لگی رہتی ہے تو ہمت نہیں پڑتی۔ تم دو چار ہزار کو کہتی ہو میں پانچ ہزار کو تیار ہوں۔ لیکن وہاں جا نہیں سکتا۔ بیوی۔ تو میں ہی چلی جاؤں۔ شہر کی طرف سے آؤں گی۔ اور سب آدمیوں کو ہٹا کر تنہائی میں باتیں کروں گی۔ کسی کو خبر نہ ہو گی۔ کہ کون ہے۔

مسٹر سنہا اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکے۔ بولے پیاری یہ فضول کی ہیکڑی نہیں ہے۔ چور کو عدالت میں بید کھانے سے اتنی شرم نہیں آتی۔ جتنی کسی حاکم کو اپنی رشوت کا پردہ فاش ہونے پر آتی ہے۔ وہ زہر کھا کر مر جائے گا۔ مگر دنیا کے سامنے اپنا پردہ نہ کھولے گا۔ میں آج رات کو موقع دیکھ کر جاؤں گا۔ اور اس مصیبت کو ٹالنے کے لئے جو کچھ ہو سکے گا کروں گا۔ تم خاطر جمع رکھو۔

(۳)

آدھی رات گذر چکی تھی۔ مسٹر سنہا نکلے۔ اور اکیلے ہی جگت پانڈے کو منانے چلے۔ برگد کے نیچے بالکل سناٹا تھا۔ تاریکی ایسی تھی۔ کہ گویا ظلمت اسی جگہ محو خواب ہے۔ جگت پانڈے کی سانس بڑے زور زور سے چل رہی تھی۔ گویا موت زبردستی گھسیٹے لئے جا رہی ہو۔ مسٹر سنہا کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ بڈھا کہیں مر تو نہیں رہا۔ جیبی لیمپ نکال کر اور پانڈے کے قریب جا کر بولے۔

"پانڈے جی! کہو کیا حال ہے؟"

جگت پانڈے نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ اور اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولا۔ میرا حال پوچھتے ہو۔ دیکھتے نہیں ہو۔ مر رہا ہوں۔

سنہا۔ تو یوں کیوں جان کھوتے ہو؟

جگت۔ تمہاری یہی مرضی ہے۔ تو میں کیا کروں۔

سنہا۔ میری تو یہ مرضی نہیں۔ ہاں البتہ تم میری تباہی پر تلے ہوئے ہو۔ آخر میں نے تمہارے ڈیڑھ سو روپے ہی تو لئے ہیں۔ اتنے روپوں کی خاطر تم یہ کچھ کر رہے ہو؟ (باقی آئندہ)

دو مشہور چینی سیّاح

(۲) ہودین سنگ کی بھارت یاترا

(از شری بنواری لال جی گوروکل کوروکشیتر)

چین کا دوسرا پرسدھ یاتری ہودین سنگ بھارت ورش کی دھرم یاترا کے لئے چین سے ۶۲۹ء میں روانہ ہوا تھا۔ تقریباً ۱۵ برس یہاں رہ کر ہر ایک مشہور مقام کا اس نے دورہ کیا۔ وہ زیادہ تر بودھ راجہ شری ہرش کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اس کے آدر کا پاتر ہوا۔ اس لئے اس نے اپنے سفر کا برتانت لکھتے ہوئے شری ہرش کا اور کمار راج کا ذکر کیا ہے کہ اس کے راج میں پرجا سنتشٹ اور سکھی تھی۔ بھیانک جرم کم ہوتے تھے۔ شری ہرش کے پاس وشال سینا تھی۔ اس کی مدد سے اس نے تمام شمالی بھارت کو فتح کیا تھا۔ اس کے راج میں سنسکرت کا اچھا پرچار تھا۔ شری ہرش وردھن وغیرہ سے ودوانوں کا ستکار کرتا تھا وہ خود بھی سنسکرت کا اچھا ودوان اور لیکھک تھا۔ ناگانند۔ رتناولی اور پریہ درشکا نامی تین ناٹک اس کے بنائے ہوئے پرسدھ ہیں۔ اس کی بہن اور بڑے بھائی راجیہ وردھن دونو کٹر بودھ تھے مگر ہرش خود شیو۔ سوریہ اور بدھ تینوں علیحدہ علیحدہ سمپردایوں کی آگیا کا پالن کرتا تھا۔ ہودین سنگ لڑکپن سے ہی بڑا گمبھیر اور چنتا شیل منش تھا۔ وہ ودوان پرشوں کے لکھے ہوئے گرنتھوں کو پڑھنے لگا۔ ودیا دھین ہی اس کے من بہلاوٹ کا بہت بڑا ذریعہ تھا۔ وہ اپنی ودیا کے بل سے اتنا پرسدھ ہو گیا۔ کہ نوجوان ہونے پر چین کے ہائی کمشنر چنگ سیکو نے اسے اپنے راجیہ کے پرمکھ چودہ پوجاریوں میں شامل کر لیا ۔

ہودین سنگ نے اپنے بھائی سے نروان سوتر یاد کر لیا۔ اور مہایان شاستر کو بھی پڑھ لیا۔ وہ بڑی وچتر بدھی کا منش تھا۔ ایک دفعہ سننے سے اسے یاد ہو جاتا تھا۔ اس طرح تھوڑے عرصہ میں بہت سے گرنتھ اس نے پڑھ لئے۔ ۱۳ برس کی عمر میں ہی وہ دھرم کے سدھانتوں کا اتنی اچھی طرح ورنن کرتا تھا۔ کہ سب پوجاری حیران رہ جاتے تھے۔ جب وہ مختلف سمپردایوں کے ودوانوں کے پاس دھارمک شکشا پوری کر چکا۔ تب اسے یہ شنکا پیدا ہوئی۔ کہ وہ ان سمپرداؤں میں سے کس کا انویائی بنے۔ اسے وشواس ہو گیا۔ کہ بودھ گیا اور بھوٹی شاستر کے ذریعہ اس کے سب سنشے دور ہو سکیں گے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بھارت ورش کی طرف جانا نشچے کیا

اس سے پہلے بھی فاہیان اور پاپان بھارت میں دھرم تتو کی کھوج کے لئے آ چکے تھے۔ اس لئے نشچے کر لیا۔ کہ میں بھی ان کا انوکرن کرونگا۔ اور ان کے جیون کے واقعات سے اتساہت ہو کر ان کی جیون سمرتی اور نشکام آچرن کو جیوت کر دوں کا۔ یہ نشچے کر کے اس نے وہاں کے راجہ سے بھارت ورش میں جانے کی اجازت مانگی۔ اس وقت اجازت مانگنا بالکل بند ہو چکا تھا۔ اس لئے اس کے ساتھیوں نے نراش ہو کر ساتھ جانا ملتوی کر دیا۔ مگر ہودین سانگ نے بنا اجازت یاترا پر جانے کا نشچے کر لیا۔ اگرچہ اس کو معلوم تھا۔ کہ بھارت ورش کی یاترا میں نانا پرکار کی مشکلات اٹھانی پڑیں گی ۔

ہودین سنگ ۲۶ سال کی عمر میں راجہ چنگ کان کے زمانہ میں ۶۲۹ء میں بھارت ورش کی یاترا کے لئے روانہ ہوا۔ ایک ہیا یوتا نامی پوجاری جو نروانی سوتر کو سماپت کر کے اپنے دیش کو جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہو لیا۔ وہاں سے ہودین سنگ نانی چاؤ ہو کر لیانگ چاؤ نگر میں پہنچا۔ وہاں ایک ندی کو عبور کر کے سیہان (تبت) کی سرحد میں پہنچا۔ لیانگ چاؤ میں ایک ودوان ہوئی دی نامی رہتا تھا۔ وہ ہودین سنگ کی یاترا کا حال سنکر بہت خوش ہوا۔ اس نے اپنے دو شش کو اس کے ساتھ جانے کی اجازت دی۔ اور بھارت ورش دیش کو جانے کے پوشیدہ راستہ کا پتہ بتلا دیا ۔

دن کو تو وہ پوشیدہ رہتے اور رات بھر چلا کرتے تھے۔ جب وہ کاؤ چاؤ پہنچا۔ تب وہاں کے راجہ ٹوکیو نے اسے بہت سامان دیا اور بڑی امداد کی۔ ہودین سنگ کو یاترا کی مشکلات کا حال معلوم کر کے بڑا دکھ ہوا۔ اس کا گھوڑا مر چکا تھا۔ دونوں ساتھی بھی کمزور اور سفر کی سختی کو برداشت کرنے کے ناقابل ہونے کی وجہ سے واپس چلے گئے تھے ۔

ایک مرتبہ ہودین سنگ کو راستہ میں جنگل میں ڈاکوؤں کا ایک گروہ ملا۔ جس نے ہودین سنگ اور اس کے ساتھیوں کا مال واسباب لوٹ لیا۔ اور ان کو مارنا چاہا۔ پرنتو ہودین سنگ بھاگ کر ایک گاؤں میں چلا گیا۔ وہاں کے لوگ اکٹھے ہو کر موقعہ پر پہنچے۔ اس وقت ڈاکو بھاگ گئے اور لوٹ کا مال سب ساتھ لیگئے تھے۔ ہودین سنگ آگے بڑھا۔ اور اپنے ساتھیوں کے بندھنوں کو کاٹا۔ جن کے ہاتھ پاؤں ڈاکوؤں نے باندھ دیئے تھے۔ گاؤں میں پہنچکر تمام ساتھی رونے پیٹنے لگے۔ لیکن ہودین سنگ ہنستا ہی رہا۔ اس پر اس کے ساتھیوں نے کہا۔ کہ ہمارا مال واسباب سب لٹ گیا ہے۔ اور ہم رو رہے ہیں۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ آپ کو ہنسی آتی ہے۔ ہودین سنگ نے کہا کہ "جیون ہی سرو سریشٹ وستو ہے۔ جب وہ بچ گیا۔ تب مال واسباب کی کیا پرواہ۔ دھرم گرنتھوں میں ایسا ہی لکھا ہے۔ پھر تم اپنے چوری گئے مال پر کیوں رنج کرتے ہو"۔ اس جواب کو سنکر ان کو سنتوش ہو گیا ۔

رات بھر گاؤں میں رہے۔ وہاں سے چل کر ایک مقام پر پہنچے۔ جہاں ایک برہمن رہتا تھا۔ جس کی عمر سات سو برس کی تھی۔ مگر دیکھنے میں وہ ۳۰ برس سے زیادہ کا معلوم نہیں ہوتا تھا۔ وہ بڑا ودوان تھا۔ اس میں شاستر ارتھ کرنے کی خاص یاقت تھی۔ وہ شاستروں اور ویدوں کا بھی ودوان تھا۔ اس کے دو شش تھے۔ جن کی عمر بھی سو سو سال سے زیادہ تھی وہ ہودین سنگ کو دیکھکر بہت پرسن ہوا۔ اور خوب ستکار کیا ۔

ہودین کی شہرت کشمیر میں بہت ہو چکی تھی اس ودوان برہمن نے شہر میں ایک آدمی کو بھیج کو منادی کرا دی۔ کہ جو ودوان چین سے آیا ہے اسے ڈاکوؤں نے بہت ستایا ہے۔ اس کا اسباب لوٹ لیا ہے۔ مگر وہ اچھی طرح ہے۔ اور میرے پاس ٹھیرا ہوا ہے۔ اب بودھوں کو دھرم پرچار کرنے کا اچھا موقعہ ہے۔ اس خبر کو سنکر ۳۰۰ آدمی جمع ہو گئے۔ اور اس کے لئے کپڑے وغیرہ مہیا کر دیئے۔ ہودین سنگ نے منتر اور شلوک پڑھکر دھرم کا اپدیش دیا۔ جن کو سنکر سب نے دھرم جیون ویتیت کرنے کا پرن کیا۔ اس کے بعد ہودین سنگ نے سب کپڑے لوگوں کو بانٹ دیئے۔ اور جو کچھ بچا وہ اس برہمن کی بھینٹ کر دیا۔ یہاں سے چل کر وہ چن پتی نامی شہر میں پہنچا۔ اور ایک راج محل میں ٹھیر گیا۔ وہاں ایک ودوان پجاری رہتا تھا۔ اس کے پاس ایک مہینہ تک ٹھیرا رہا اور شاستروں کو پڑھتا رہا ۔

وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی میں نئے بالکوں کا داخلہ

وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی کا تیسواں سالانہ جلسہ ایسٹر کی چھٹیوں میں تاریخ ۲۵ سے ۲۸ مارچ ۳۲ء تک منایا جاویگا۔ نئے بالکوں کا چناؤ ۲۵ مارچ ۳۲ء کو ہوگا جو اصحاب اس سال اپنے بالکوں کو وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی میں داخل کرانے کے خواہشمند ہوں انکو بہت جلد اپنی درخواست بھیج کر منظوری حاصل کر لینی چاہئے تاکہ دیری ہونے سے وقت نہ ہو۔ گوروکل کے قواعد اور داخلہ کے فارم منشی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور کے پتہ سے منگا سکتے ہیں ۔

(مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل کانگڑی)

شوراتری کا بہترین تحفہ

شوراتری آرہی ہے۔ یہ آریوں کا ایک خاص تیوہار ہے۔ ایسے دن اپنے جیون کی پڑتال کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر دیکھنا ہوتا ہے کہ ہمیں کہاں تک اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی ہے؟ اپنی کمی کو پورا کرنے کے لئے کیا ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ کون سا برت دھارن کیا جاوے۔ جو ہمیں منزل مقصود تک لے جاوے۔ شوراتری کے دن ہمیں آریہ سماج اور اس کے آدرشوں پر اسی پہلو سے وچار کرنا چاہئے۔ اس کے لئے آپ کو بہترین سامگری "آریہ" کے رشی بودھ انک میں ملے گی۔ اس میں آریہ سماج کے ممتاز عالموں کے عالمانہ مضامین ہونگے۔ ہم نے آج تک اپنے جیون میں ویدک دھرم کے آدرشوں کو پورا کرنے کے لئے کیا کام کیا ہے۔ اور کیا کرنا باقی ہے۔ آئندہ اپنے ادیش کو پورا کرنے کے لئے کیا وسائل برتنے چاہئیں۔ ان سب کا ذکر نہایت دلکش پیرایہ میں ہوگا اس نمبر میں کئی مضامین تو بالکل اچھوتے اور نرالے اور نئی معلومات سے پر ہونگے۔ رشی جیون پر رسیلی کوتائیں بھی ہونگی۔ دل کو لبھانے والی تصاویر ہونگی۔ شوراتری کے دن اور اس سے بعد بھی پڑھنے کے لئے آپ کو اس سے اچھا لٹریچر نہ مل سکیگا۔ اپنے دوستوں کو آریہ سماج کے سدھانتوں سے واقف کرنے کے لئے اس سے بہتر تحفہ آپ کو نہ مل سکیگا۔ "آریہ" کا رشی بودھ نمبر ایک نہایت مفید اور کار آمد چیز ہوتی ہے۔ آریہ سماجیں اور سجن پرچار کی غرض سے تقسیم کرنے کے لئے اسے بھاری تعداد میں منگواتے ہیں۔ گذشتہ سال اس کی مانگ اتنی زیادہ ہوئی جسے ہم پورا نہ کر سکے۔ نمبر شائع ہونے کے دو مہینے بعد تک آرڈر آتے رہے۔ اس سال کا نمبر گذشتہ سال کی نسبت کہیں زیادہ شاندار ہوگا۔ اس لئے آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کو ابھی سے آرڈر دینے شروع کر دینے چاہئیں۔ نہیں تو پیچھے پچھتانا پڑیگا۔ رشی نمبر ۲۰×۳۰ سائز کے ۷۰ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ پرچار کی غرض سے قیمت لاگت سے بھی کم رکھی گئی ہے۔ یعنی صرف ۶ ر فی پرچہ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔ جو لوگ ۲ روپے سالانہ چندہ بھیج کر ابھی سے آریہ کے خریدار بن جاویں گے۔ ان کو یہ نمبر گویا مفت مل جاویگا اشتہار دینے والوں کے لئے بھی نادر موقعہ ہے۔ اس میں اشتہار دے کر دو ہزار آدمیوں تک اپنے اشتہار کو پہنچا سکیں گے ۔

(پریورت ویدواچسپتی ایڈیٹر آریہ (سندی))

بیروزگاری کا سوال حل کرنے کیلئے دستکاریاں

چند دنوں جوانوں کی بیروزگاری کا سوال حل کرنے کے لئے اس آندولن پر کر سبھا دستکاری کے سکول و کالج کھولنے کا بندوبست کرے۔ سبھا نے پرکاس دوارد کوشنا کرکے تجاویز طلب کی تھیں۔ اس کے جواب میں منتری آریہ سماج زنزیا بادنے اُن دستکاریوں کی فہرست دی ہے۔ جن کی تعلیم فوراً شروع کی جا سکتی ہے:-

ایسی دستکاریاں جو کہ فوراً ہی شروع کی جا سکتی ہیں۔ اور جن کے لئے ہندوستان میں EXPERT مل سکتے ہیں۔

(۱) DRY BATTERIES ڈرائی بیٹری۔ جو کہ بجلی کے ہاتھ لیمپوں یا ٹارچ میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ عموماً آج کل ہندوستان کے کئی مقامات پر بن رہی ہے۔ اور ان کی مانگ اس قدر ہے کہ باہر سے لاکھوں روپیہ کی ممالک غیر سے آتی ہیں۔

(۲) بجلی کی ٹارچیں یعنی لیمپ۔ ایک سادہ بناوٹ کے ہوتے ہیں۔ اور آسانی سے ملک میں بنائے جا سکتے ہیں۔

(۳) TINPACKING MATERIAL ٹین پیکنگ سامان یعنی ڈبے وغیرہ ٹین کی پلیٹیں حسب منشا رکاٹنے کی مشین۔ ہندوستان کے کارخانوں سے بنوائی جا سکتی ہیں۔ جن سے چائے کے ڈبے۔ چھوٹی ڈبیاں اور دیگر ضروری سامان متعلقہ بہت خوبی سے بنایا جا سکتا ہے۔

(۴) TIN TOYS۔ ٹین کے کھلونے بنانے کی مشینیں بھی مل سکتی ہیں۔ دہلی میں بن رہی ہیں۔ جو ٹین کے ٹکڑے مقصد بالا کام سے فالتو ہوں وہ اس کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ ITEM2- بھی اس کا ایک حصہ تصور ہو سکتی ہے۔

(۵) کھلونے یعنی گڑیاں۔ جو کہ ولایت جاپان وغیرہ سے آتی ہیں۔ ہماری پاٹھشالہ کی کنیاؤں سے بنوائی جا سکتی ہیں۔ صرف منہ ہاتھ پاؤں کا غذ گلا کر اور اس پر گلیز ڈ کرکے بنوائے جا سکتے ہیں۔ آگرہ اس کام کو اچھی طرح سے کر سکتا ہے۔ اور باقی تکمیل لڑکیاں کر سکتی ہیں۔ تجارت کے لحاظ سے کافی منافع لا سکتی ہیں۔

(۶) GLAZED VESSELS روغنی بیام وغیرہ ان کے لئے مصالحہ کچّا دہلی وغیرہ مقامات سے میسر ہو سکتا ہے۔ ریلوے ٹریک وغیرہ اس قدر زیادہ ہے۔ کہ پنجاب میں بھیجے جاتے ہیں۔ اگر ان کا بنانا پنجاب میں شروع کیا جاوے تو ایک کافی فائدہ مند کام ثابت ہو سکتا ہے۔

(۷) PAINT COLOURS & VARNISHES لکڑی لوہا پر رنگ کرنے کے لئے مصالحہ تیار کیا جا سکتا ہے۔ کچا مصالحہ عام طور پر مل سکتا ہے نجی طور پر کئی آدمی اس کو کرتے ہیں۔ لیکن باقاعدہ انتظام نہ ہونے سے کروڑوں روپیہ کا مال ولایت سے آتا ہے۔

(۸) IRON WORKS CUTLERY چاقو۔ چھریاں۔ عام بنائی جاتی ہیں۔ لیکن غیر ممالک سے بھی بے شمار مال آتا ہے۔ اگر اچھے پیمانہ پر کام چلایا جاوے۔ تو بہت کام چل سکتا ہے۔ لیکن لوہا کے کام میں سیونگ مشینز کی ساخت بہت سادہ ہے اور آسانی سے ملک میں تیار ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی خاص پرزہ اس جگہ نہ بن سکے۔ تو وہ غیر ممالک سے منگوایا جا سکتا ہے۔

(۹) BUTTON MANUFACTURING بٹن سیپ اور عنبری کے آسانی سے بنوائے جا سکتے ہیں۔ کچا مال عام مل سکتا ہے۔ اس کو COTTAGE INDUSTRY کے طور پر عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ معمولی ہاتھ پریسوں سے یہ کام ہو سکتا ہے۔

(۱۰) سلولائیڈ کے کھلونے وغیرہ آسانی سے بنوائے جا سکتے ہیں۔

(۱۱) چینی یعنی کھانڈ کو بنانے کا کام ہاتھ میں لیا جا سکتا ہے۔ اس کو بنانے کے لئے چھوٹی بڑی مشین دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جو کہ یو۔ پی وغیرہ صوبہ جات میں نہایت عمدگی سے کام کر رہی ہیں۔

(۱۲) ریشمی۔ اونی اور سوتی پارچات کے بننے کا کام ہاتھ میں لیا جا سکتا ہے۔

(۱۳) گوٹیاں ریلیں اور گوٹے دھاگے سفید یا رنگدار گھریلو کار کے طور پر بنوائے جا سکتے ہیں۔ آج کل یہ کام صرف دہلی میں ہو رہا ہے۔ مستورات اس کام کو بخوبی کر سکتی ہیں۔

(۱۴) GUNNY BAGS اگر سن یعنی جوٹ پنجاب میں پیدا کی جاسکے اور سیلابہ زمینوں کو جو کہ نہر کی روانگی سے سیم پیدا کر رہی ہیں۔ ان میں پیدا کی جا سکتی ہے تو بوریاں بننے کا کام بھی پنجاب میں کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوشش ہو تو شاید سفید سوتر کی سیم ہی ہو

آل انڈیا آریہ مہیلا سمیلن

آریہ مہا سمیلن کے ساتھ بریلی میں آریہ مہیلا سمیلن ۶ سے ۸ فروری تک ہوا۔ سمیلن کی کارروائی اکھل بھارتیہ بھارت بھوشن شریمتی ڈاکٹر کنتل کماری زیل زاہمی کے سبھاپتی تو میں ہوئی۔ دیوی جی اڑیسہ پرانت کی ودوشی اور مہیلا رتن ہیں۔ آپ نہ صرف انگریزی ساہتیہ کی ماہر ہیں۔ بلکہ ہندی ساہتیہ کا بھی آپ کو اچھا بودھ ہے۔ آپ کے وچاروں میں گمبھیرتا اور کومل پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ آپ کے اپدیشوں سے یہ پرگٹ ہوتا ہے ⁂

پہلے دن کی کارروائی بھجن اور پرارتھنا کے ساتھ شروع ہوئی اور شریمتی شیونندا دیوی جی اور شری سوامی برہمانند جی کے ویاکھیان اور اپدیش کے ساتھ سماپت ہوئی ⁂

۷ فروری کو صبح ۷½ بجے کی ریل سے سبھا نیتری جی پدھاریں۔ ۱۰ بجے ان کا جلوس نکالا گیا جو ۱۲ بجے اتسو کیمپ میں پہنچا۔ جلوس کے ساتھ ہزارہا لوگوں کی بھیڑ تھی۔ آریہ ویر دل کی ٹولی (مکن دل) آریہ اناتھ آلیہ اور آریہ سماج کنیا پاٹھ شالہ جھوٹ کی کنیائیں۔ شری سدھار ودیالیہ کی ادھیاپکائیں اور چھاترائیں اور دوسری آریہ دیویوں نے اتساہ پورک جلوس اور پربندھ میں حصہ لیا ⁂

سبھا نیتری کے انوموتن پر سبھا نیتری نے سبھاپتی کا آسن گرہن کیا۔ آپ نے اپنا لکھت بھاشن شروع کرتے ہوئے بتلا دیا کہ رشی دیانند نے اس ناری جاتی کو سوتے سے جگایا اور اُسے اپنے ادھیکار و انک بودھ کراتے ہوئے سبھ سماج میں اُچت استھان دلانے کا یتن کیا۔ آپ نے ابلاؤں کی دردشا پر بڑی گمبھیرتا سے وچار کیا۔ پر جلت دو ہوا آشرموں کی بدانتظامی کی طرف سنکیت کیا۔ اور استریوں کو ان آشرموں کے پربندھ کو ہاتھ میں لینے کی پریرنا کی۔ اور دھرم منڈلی تیرتھ استھانوں وغیرہ میں ہونے والی شرمناک گھٹناؤں کا بڑے زوردار الفاظ میں نگا روپ پیش کیا۔ سبھا نیتری نے ناریوں کے منن کرتویوں کو کاریہ روپ میں لانے پر ششیش بل دیا۔ اور بتلایا کہ ان کے پالن کرنے سے ہی سوراجیہ پراپت ہو سکتا ہے۔

(۱) ناری جاتی کا سدھار شکشا سنسکرن۔ سود ادھیلے آدی سادھنوں دوارا۔

(۲) ودھیا برتی رد کرنے کے لیے پورا پریتن کرنا۔

(۳) دیش کو سوادلمبی۔ سوادھین بنانے کے لیے سودیشی وستروں کا دھارن کرنا ⁂

(۴) دیش میں استری ہٹ سماپت کرنا۔ خونریزی سے پرتھوی کو بچانا ⁂

پھر آپ نے استریوں کے منن پانچ بڑے ادھیکاروں کا دشیشن کرتے ہوئے بھاشن سماپت کیا ⁂

(۱) ستری پر (۲) دھرم پر (۳) پتی یا سنتانوں پر

(۴) سمپتی پر — (۵) دھرم پر ⁂

بھاشن ہر طرح سے سُندر۔ اپیوگی اور سمے اُچت تھا ⁂

دوسرے دن کی کارروائی شریمتی پریم سکھی دیوی جی سواگت ادھیکش کے بھاشن کے ساتھ شروع ہوئی۔ سواگت ادھیکش نے اپنے بھاشن میں اس سمیلن کے ادیش اور اپدیش کی آوشیکتا کا ورنن کرتے ہوئے مہیلا سنگٹھن استری سماجوں کا سدھار شکشا۔ ستری جاتی پر سماج کا اتیاچار آدی وشیوں پر خوب روشنی ڈالی۔ اس کے بعد شریمتی پریم سکھی دیوی کے پرستاؤ اور شریمتی سکلا دیوی جی دھرم پتنی پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے

تیسرے دن کی کارروائی ایشور پرارتھنا کے ساتھ شروع ہوئی۔ اور استری سماجوں کے سنگٹھن آریہ پریواروں میں دھارمک شکشا کے وستار۔ پرچار کے لیے یوگیہ اپدیشکاؤں کی تیاری۔ جہیز کی رسم۔ پیترک اور پتی کل کی جائیداد میں استری کا ادھیکار۔ پریوارک داستا۔ ایک پتنی ورت ودھوا برتی کا نراکرن۔ شاریرک وکاس۔ ودھوا آشرموں کے سدھار۔ ودوا سمبندھی آئی آدی مہتو پورن وشیوں پر بھی پرستاؤ پاس ہوئے۔ سبھا نیتری کے انتم بھاشن کے بعد شریمتی لیشودا دیوی کے چمتکار پورن شاریرک ویایام سمبندھی پردرشنوں کے ساتھ سمیلن کی کارروائی سماپت ہوئی۔ (سوبھا گیہ وتی منترانی) ⁂

شوک پرستاؤ۔ آریہ سماج کوئٹہ کے سبھاسدوں کو مہاشہ لکھپت رائے جی جھنگ نواسی کی بیوقت مرتیو پراتیت شوک ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی اور ان کے پریوار کو شانتی پردان کریں (سائیں داس منتری) ⁂

سارودیشک سبھا کا اعلان

۳ فروری سنہ ۱۹۳۲ء کو آریہ سماج کی اردھ شتابدی میں بریلی کے کمشنر دوارا جس پردرشنی کے انگھاٹن ہونے کی سوچنا سماچار پتروں میں پرکاشت ہوئی ہے۔ اور جس کے سمبندھ میں سرو سادھارن میں بھرانتی پیدا ہوگی معلوم ہوتی ہے اس سمبندھ میں یہ سوچت کر دینا چاہتا ہوں کہ سمیلن کے پردھان شری نارائن سوامی جی مہاراج سے اس سمبندھ میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی ⁂

(آنند بھکشو سرسوتی منتری) ⁂

سیالکوٹ میں کشمیر ڈے۔ ۱۴ فروری کو آریہ سماج کے ساپتاہک ستسنگ میں ریاست جموں و کشمیر کے مصیبت زدگان کی امداد کے لیے خاص جلسہ ہوا۔ اظہار ہمدردی کے ریزولیوشن پاس کیے گئے۔ اور سہائتا کے لیے دان کی فہرست کھولی گئی ⁂

(رام رکھا مل پتا منتری آریہ سماج) ⁂

سماجک جگت

گورُوکل اندر پرستھ کے جلسہ کی تیاریاں

گورُوکل اندر پرستھ (تغلق آباد) کا سولھواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ فروری کو منایا جانا مقرر ہوا ہے۔ جلسہ کو ہر ممکن طریقہ سے کامیاب بنانے کے لئے ... پیمانہ پر تیاریاں کی جا رہی ہیں اس متبرک موقعہ پر مندرجہ ذیل اہم کانفرنسیں ہونی قرار پائی ہیں:-

(۱) قومی تعلیمی کانفرنس۔ بھائی پرمانند جی ایم-اے-ایل ایل بی کی زیر صدارت ہونی قرار پائی ہے۔ شری سوامی ستیہ دیو جی مہاراج پریوراجک۔ شری ڈاکٹر مونجے "پردھان ہندو سبھا" پرنسپل ذاکر حسین صاحب ایم اے پی ایچ ڈی کو شامل ہونے کے لیے مدعو کیا گیا ہے ۞

(۲) اچھوت اُدھار کانفرنس۔ کی صدارت پنڈت لشمبر ناتھ جی بی اے ایل ایل بی نے منظور فرمائی ہے۔ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی اور مشہور ودوان حصہ لیں گے ۞

(۳) سنگیت کانفرنس۔ اس کی کامیابی کے لئے خاص طور پر تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ ماہر علم موسیقی پروفیسر موہن مورتی پرتاپ گندھرب آ رہے ہیں۔ جو کہ فن موسیقی میں شہرۂ آفاق ہیں۔ سم کانفرنس کی صدارت کریں گے۔ ماسٹر موہن اور ان کے پانچ سال چھوٹے بھائی ماسٹر مدن پنڈت بہاری لال شنوسوامی بھگوت کشور وغیرہ اپنے الحان و انعام کے راگ رنگ سے پبلک کو محظوظ کریں گے ۞

(۴) بزم مشاعرہ۔ پنڈت چھوٹی جی ایم اے سنجر کالج کانگڑی کی زیر صدارت ہوگا۔ جس میں شہر دہلی کے شعرائے باکمال نے حصہ لینا منظور فرما لیا ہے۔ نیز مقامی طالب علموں کی ہندی کوتائیں ہوں گی ۞

فراہمی چندہ کے لیے وفد گھوم رہا ہے۔ اگرچہ بازاری کی وجہ سے ملک کی مالی و اقتصادی حالت خراب ہے۔ تاہم پبلک اپنی حسب توفیق چندہ دے کر دلچسپی کا اظہار کر رہی ہے۔ دھرم کے پریمیوں سے درخواست ہے کہ اپنی حسب توفیق امداد سے مشکور فرمادیں۔ اور جلسہ کی مقررہ تاریخوں پر حاضر ہو کر حوصلہ افزائی کریں ۞

(دگر پال ... ادھشٹھاتا)

آریہ سماج دہاروال شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

۲۲ سے ۲۸ فروری تک ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۶ فروری کو ہوگا۔ اس موقعہ پر جات پات توڑک کانفرنس، اچھوت اُدھار کانفرنس۔ آریہ

... کانفرنس اور ہندی کانفرنس ہونگی اور آریہ سماج کے پرستھ سجن تشریف لائیں گے۔

(سکرٹری آریہ سماج دہاروال) ۞

آریہ سماج نوشہرہ کا اُتسو

آریہ سماج نوشہرہ کا سالانہ جلسہ ۴-۵-۶-۷-۸ مارچ کو ہوگا۔ تقریباً ایک ہفتہ سے آریہ پرتی ندھی سبھا کے بھجنیک مہاشہ ہریش چندر جی آریہ سماج مندر میں اپنے موثر بھجنوں دوارا سماج کا پرچار کر رہے ہیں نوشہرہ کی تمام پبلک آپ کے پرچار سے آنند اٹھا رہی ہے۔ (گوری شنکر منتری آریہ سماج نوشہرہ چھاونی)

آریہ سماج کیمبل پور پنجاب کا سالانہ جلسہ

۲۰-۲۱ مارچ کو اور نگر کیرتن ۱۹ مارچ کو دھوم دھام سے ہوگا۔ (منانگیہ منتری آریہ سماج) ۞

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان کا اُتسو

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان کا نارشک اُتسو ۱۹-۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۳۲ء کو ہونا قرار پایا ہے

تمام دُنیا میں مشہور ۶۳

مُصفّی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مُرکب

قیمت فی بوتل ۸ علاوہ محصول ڈاک

مصفی خون۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ آتشک۔ ناسور۔ گنٹھیا۔ بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے دُنیا میں مشہور ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی طلب کرنے پر مفت ملتی ہے ۞

پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں (۸) ڈیڑھ روپیہ میں ملتا ہے!

لاہور۔ انار کلی میں

بیلی رام برادرس انگریزی دوا فروش

ولال جی کیمسٹ و پنڈت وزیر چند ویدک سپنتالیہ سے مل سکتا ہے!

ہر کبھگوان پنساری راولپنڈی شہر

نگر کیرتن ۱۹ کو ہوگا۔ اُتسو سے پہلے دس دن کتھا اور سمپورن یجر وید سے برہم یگیہ ہوگا۔

(دیوان چند منتری سماج) ۞

گورُوکل بھینسوال کا اُتسو

گورُوکل بھینسوال کلاں کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ مارچ کو ہوگا اس موقعہ پر نئے برہمچاری گورُوکل میں داخل کئے جاویں گے۔ جو سجن اپنا لڑکا داخل کرانا چاہیں وہ گورُوکل سے داخلے کا فارم منگوالیں۔ اور پھر جلدی بھیج دیں۔ ضروری خط و کتابت مکھیہ ادھشٹھاتا سے کریں ۞ (مکھیہ ادھشٹھاتا گورُوکل بھینسوال) ۞

پشاور آریہ سماج میں بسنت کا تہوار

بسنت پنچمی کا تہوار آریہ سماج مندر میں بڑی

دھوم دھام سے منایا گیا۔ چار بجے بعد دوپہر یگیہ کیا گیا۔ بھجنوں کے بعد پنڈت ... جی ... آریہ سماج چھاؤنی نے رتو راج بسنت پر ... منوہر ایڈریس کیا۔ اسی سمے ماسٹر مدن جی ... تشریف لے آئے۔ اور ان کا منوہر بھجن ہوا۔ ... پشچات پنڈت دتیا نند جی جی پردھان آریہ سماج آسیا کا منوہر ایڈریس ہوا۔ پشچات سمیلت سندھیا ہوئی۔ پھر پنڈت بھگت جی رشی کا ایڈریس ہوا۔ ساڑھے سات بجے ... پر ساد ٹریکٹ بانٹے گئے اور پردھان مہودیہ نے کارروائی سماپت کی ۞

(رام لال اُپ منتری آریہ سماج گورُوکل ... داتج ... نعلبندی پشاور شہر) ۞

آریہ سماج بھلوال کے سماچار

رام بھجایا کے ہاں گرہ پرویش سنسکار کرایا گیا مبلغ ساٹھ روپیہ دان آریہ سماج کو پراپت ہوا ؛

(۲) ۱۴ فروری صبح ہون یگیہ کے بعد کشمیر ڈے منانے کے واسطے آریہ سماج بھلوال کے ممبران کی میٹنگ زیر صدارت لالہ گنپت رائے آہوجہ منعقد ہوئی۔ کشمیر کے مظلوم ہندوؤں کے حق میں رزولیوشن پاس ہوئے (رام بھجایا منتری آریہ سماج)

آریہ سماج کیمبل پور کے پرستاو

آریہ سماج کیمبل پور نے ریاست جموں کے علاقہ جات میرپور اور پونچھ میں اتیاچاری مسلمانوں پر آریہ ہندو اور سکھوں پر اتیاچاروں کے خلاف مذمت اور مظلوم ہندوؤں کے ساتھ ہمدردی کے پرستاو پاس کئے۔ اور بذریعہ رزولیوشن مہاراجہ کشمیر کی توجہ اس طرف دلائی۔ کہ مظلوم رعایا کی حفاظت اور امداد کی جائے (منتری آریہ سماج کیمبل پور) ؛

آریہ سماج کالا افغاناں کے پرستاو

آریہ سماج کالا افغاناں نے ریاست کشمیر کے باغی مسلمانوں کے گھور اتیاچاروں کے خلاف مذمت اور ستم رسیدہ آریہ ہندو سکھوں کے ساتھ ہمدردی کے پرستاو سویکار کئے اور گورنمنٹ ہند اور مہاراجہ کشمیر کا دھیان آریہ ہندو سکھوں کی ناگفتہ بہ حالت کی طرف دلا کر اُن کی حفاظت اور امداد کا مطالبہ کیا۔ (متھرا پرشاد پردھان آریہ سماج کالا افغاناں)

کپورتھلہ میں ویدک دھرم کی دھوم

۹ فروری کو لالہ بدری ناتھ جی ویدک مشنری افریقہ نواسی کپورتھلہ میں تشریف لائے۔ تین یوم تک آریہ سماج مندر اور میلہ بسنت میں بھی اُن کا پرچار ہوا۔ آریہ دھرم کی فضیلت۔ ایشور بھگتی اور ہندو بزرگوں کے کارنامے جس قابلیت اور پریم سے انہوں نے سنائے وہ سننے سے ہی تعلق رکھتے ہیں آریہ سماجوں کو ایسے سجن پرشوں کے اُپدیشوں سے لابھ اُٹھانا چاہیے۔ جب تک وہ بھارت میں ہیں۔ اُن کا سارا سمے پرچار کے لئے ہے اور پھر تکلف یہ ہے کہ وہ کسی قسم کا بوجھ آریہ سماج پر نہیں ڈالتے۔ اپنی گرہ سے کرایہ وغیرہ خرچ کرتے ہیں۔ (دوارکا پرشاد اُپ پردھان آریہ سماج کپورتھلہ) ؛

آریہ سماج بڈھلاڈہ منڈی کے سماچار

۱۳ فروری کو سماج مندر میں شریمتی لچھمی دیوی کا شبھ وواہ بابو اُتم چند جی گڈس کلرک سبھا سد آریہ سماج کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ بابو جی نے پانچ روپے سماج کو دان دیئے ؛

رات کو سوامی ستیانند جی مہاراج کا دھرم اُپدیش ہوا ؛

۱۴ فروری کو سماج مندر میں منڈی کے ہندوؤں کی جانب سے لالہ لچھمی رام کی صدارت میں کشمیر ڈے منایا گیا۔ پنڈت رشی رام جی و مہاشہ کندن لال جی نے واقعات سنائے اور بعد ازاں رزولیوشن پاس ہوئے ؛

لالہ سدرشن رام جی پردھان سماج نے ۸ ہزار پختہ اینٹ سماج مندر کی چار دیواری بنوانے کے لئے دان کی ہے ؛

آریہ سماج بڈھلاڈہ نے کشمیر کے مصیبت زدہ ہندوؤں کی مدد کے لئے چالیس روپے ارسال کئے ہیں ؛

آریہ سماج بڈھلاڈہ کے جنم داتا لالہ دھنپت رائے جی پرمینٹ وے انسپکٹر ریلوے آج کل رخصت پر اپنے گھر ملک مال گئے ہیں ؛ (کندن لال گپتا منتری آریہ سماج بڈھلاڈہ) ؛

آریہ سماج نابھہ کے سماچار :-

(۱) ماہ ماگھ میں چار آریہ پریواروں میں کافی حاضری میں ہرایت دار کہ ودھی پورک ہون یگیہ پنڈت رام نرائن جی آریہ نے کرائے۔ پربھاو اچھا رہا ؛

(۲) ۴ ماگھ کو بابو گور پرشاد صاحب سب پلیٹ فارم ریلوے سٹیشن نابھہ کے سپتر نند کشور اور ستپتری سوشیلا دیوی کا مُنڈن سنسکار پنڈت رام نرائن جی آریہ نے کرایا۔ آریہ سماج نابھہ کو دو روپے دان پراپت ہوا ؛

(۳) ۲۹ ماگھ کو آریہ سماج مندر میں بسنت پنچمی اُتسو بڑے پریم سے منایا گیا۔ پانچ بجے شام بھاری یگیہ ہون کیا گیا۔ پنڈت رام سوروپ جی آریہ اُپدیشک کا پربھاوشالی اُپدیش ہوا۔ (بال مکند منتری آریہ سماج نابھہ ریاست) ؛

ہندو بدھوا اغوا کیا گیا۔ مہولیا ضلع سنگھ بھوم

سے بدھیا نامی ایک ہندو بدھوا کو مسلمان غنڈے اغوا کر کے لے گئے۔ کسی ہندو نے اس کا پتہ لگانے کی کوشش نہ کی۔ بلکہ کہا۔ کہ جانے دو ہمارا کیا نقصان ہے۔ مگر ایک آریہ فوجدک دیوان رام سوروپ تن تنہا نکل کھڑا ہوا۔ اور بدھوا کو لے کر ہی آیا۔ دیوان رام سروپ کا یہ پریتن سراہنیہ ہے (ہری رام از مہولیا) ؛

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

(۱) شری سوامی دھیرانند جی کا دھرم اُپدیش ۱۰ فروری کو بونت ہال میں بڑی اچھی حاضری میں ہوا

(۲) بسنت کے دن پراتہ کال ماسٹر گردھاری لعل جی کے جیشٹھ پتر لیشپال کا یگیوپویت سنسکار سوامی جی نے کرایا۔ چار روپے دان دیا گیا ؛

(۳) بعد دوپہر شری سوامی جی نے کیول استریوں میں پلے اگنتہ اپنے شوہر بھجنوں اور اُپدیش سے پرچار کیا ؛

(۴) شام کو آریہ سکول میں پنڈت مدن موہن نے شاستر چرچا کی ؛

(۵) رات کو پنڈت مدن موہن پردہت آریہ سماج امرتسر کا دیاکھیان سوراجیہ اور دھرم ویشے ہوا۔ اس پرکار بسنت کا دن پرچار میں صرف ہوا ؛ (گردھاری لعل منتری آریہ سماج ظفروال) ؛

آریہ سماج چک جھمرا کے سماچار

(۱) مہاشہ بوٹی رام جی کے گھر پر امدوش نے یگیہ شروع ہو کر گذشتہ بدھ کو ختم ہوا۔ یگیہ کی سماپتی پر بابو تیرتھ رام جی۔ پنڈت سوریہ دیو جی۔ ڈاکٹر رگھبر دیال جی۔ پنڈت ہرپال جی کے یگیہ کی مہما پر عالمانہ دیاکھیان ہوئے۔ اس شبھ اوسر پر مہاشہ جی نے پنڈتوں کو دکشنا دی ؛

(۲) لالہ لال چند جی کے سپتر عزیز ملکراج و چمن لال کا یگیوپویت سنسکار ۱۱ فروری کو ہوا ؛

(۳) مہاشہ نند لال جی انچارج دانشور کس چک جھمرا کے گھر پریم بھاگن کو ہون یگیہ ہوا۔ اور پرارتھنا کے بعد بھجن و اُپدیش ہوا ؛

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۲۰۹ سنہ ۱۹۳۱ء

بعدالت خفیفہ منصفی اول بلند شہر

راجی لال پسر نوبت رائے قوم ویش اگروال ساکن موضع نیمچانہ پرگنہ اگوتہ ضلع بلند شہر مدعی بنام رود ڑے دلدار قوم چمار ساکن جمال پور حال سگر دہا کارخانہ ریلی والا متصل شفا خانہ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ماخذ ۱۵ روپے کے دائر کی ہے۔ لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے۔ کہ آپ بتاریخ

۴ مارچ سنہ ۱۹۳۱ء

وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو حاضر ہوں اور جواب دہی دعوے کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہوتی ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوتی ہے۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا ؛

(۴) آریہ سماج چک جھمرہ نے ریاست جموں میں آریہ ہندو و سکھوں پر مسلم مظالم کی مذمت اور مظلوم ہندوؤں کے ساتھ ہمدردی کا پرستاد سویکار کیا۔ اور کشمیر گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند کی توجہ مظلوم ہندوؤں کی حفاظت اور امداد کی طرف دلائی۔

(پردھان آریہ سماج چک جھمرہ)

آریہ گزٹ لاہور کا رشی بودھ نمبر

حسب دستور اس سال آریہ گزٹ کا رشی بودھ نمبر اس ماہ کے آخری ہفتہ میں تعداد کثیر میں نکلے گا۔ جس میں آریہ سماج کے پرتی کے ودوانوں کے بڑے اور بست سیکھ آریہ سدھانتوں پر ہونے کے علاوہ نامور اہل قلم کے قیمتی مضامین - سوشل فسانے - نظمیں - رنگین تصاویر اور عجیب کارٹون ہوں گے - قیمت فی کاپی ۴ر - اجرت اشتہار فی صفحہ ۵۴ روپے - اشتہار دینے والوں کے لئے یہ نادر موقعہ ہے۔ (مینجر آریہ گزٹ لاہور)

پٹھان کوٹ میں آریہ ڈسٹرکٹ کانفرنس

آریہ سماج پٹھان کوٹ کا سالانہ ۲۵-۲۶-۲۷ فروری کو ہوگا - اس سلسلہ میں آریہ ڈسٹرکٹ کانفرنس ۲۶ فروری کو زیر صدارت مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ" و "پرکاش" ہوگی - جس میں ضلع بھر میں آریہ سماج کے پرچار کے ذرائعہ اور آریہ سماجوں کی اُنتی کے وسائل اور دیگر اہم امورات پر وچار کیا جاوے گا۔

۲۵ فروری کو پردھان کانفرنس کا جلوس ریلوے سٹیشن سے نکالا جائے گا - جو بھائی کانفرنس میں رزولیوشن پیش کرنا چاہیں۔ وہ ۲۳ فروری تک بھیج دیں۔ دھنیان چند ویدرتن سکرٹری

آریہ سماج بوہڑ میں بسنت اُتسو - ۱۱ فروری

کو سماج مندر بوہڑ ضلع ڈیرہ غازیخان میں میلہ بسنت پنچمی بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - مہاتما راما نند جی کے منوہر بھجن ہوئے - مہاشہ موہن چند جی پردھان نے سوامی دیانند جی مہاراج کی زندگی کے خوشگوار حال سنائے - لالہ ہے دیال جی نے پرانے بزرگوں کے کارنامے بتائے - کشتیاں اور دیگر کھیلیں بھی ہوئیں - لالہ جھمن داس جی نے کماروں میں انعام تقسیم کیا - پہلا انعام دھولو رام دیارتھی کا تھا - دکتالیہ رام منتری آریہ سماج بوہڑ - تحصیل سنگھڑ۔

گورو کل کمالیہ کا اُتسو

گورو کل کمالیہ کا اُتسو ۸-۹-۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہونا نشچت ہوا ہے نئے بالکوں کا داخلہ ۱۰ اپریل صبح ۸ بجے ہوگا - جو سجن اپنے بالک داخل کرانا چاہیں۔ وہ ۱۵ اپنے پر ارتھنا پتر بھیجدیں۔

دسکھدیال مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کمالیہ

علاقہ تھل کی آریہ سماجیں

(از شری سوامی ستیانند جی وان پرستھ آشرم - جوالاپور)

(۷) حیدرآباد سے واپسی پر دوبارہ بھکر کے سماج مندر میں ۵ دسمبر ۱۹۳۱ء سے لے کر ۱۱ دسمبر ۱۹۳۱ء تک نواس رہا۔ پہلے دو روز ماسٹر جی کی مرتیو اور پرلوک پر بھاشن اور پھر پنڈت ز بیستی جی کی گیتا سے کتھا ہوتی رہی۔ اور تین روز کتھا کے بعد میرا اپدیش بھی ہوتا رہا۔ باوجود حصہ ضلع اور اوپر پرانی سماج کے اوستھا ستنوش جنک نہیں

(۸) آریہ سماج کروڑ - ۱۲ دسمبر شام کو ہم یہاں سے کروڑ پہنچے - اور رات کو سماج مندر میں ٹھیرے - ایک تو سماج مندر میں پرائمری سکول لگتا تھا - اور دوسرا شہر کی آب و ہوا بھی کچھ اچھی نہ تھی - اس واسطے منتری لالہ گینش دت جی ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی سکول کروڑ نے بڑی آدر تا سے شہر کے باہر سکول کے بورڈنگ ہوس کے ملحقہ بنگلہ میں نہ صرف جگہ دی - بلکہ ہمارے آرام اور ضروریات کے لئے سب سامان سے سہولیت بہم پہنچا دی - یہ سکول بورڈنگ ہوس اور اس کی شاندار عمارت آپ کی ہی تپسیا اور محنت کا پھل ہے - آپ کا جیون بالکل سادہ - پتر ے ودیارتھیوں اور کروڑ نواسیوں کے لئے قابل تقلید ہے - ۳ جنوری ۱۹۳۲ء تک ہم یہاں ٹھیرے - اسی دوران میں پراتہ و سایم ست سنگ میں رات کو اگنی ہوتر - سندھیا اور بھجنوں - کے بعد میرا مختلف وشیوں پر اپدیش اور ایک ہفتہ تک ماسٹر چمن لعل جی کی اپنشد سے کتھا ہوتی رہی - اور دو روز میرا استریوں میں علیحدہ پرچار ہوا - یہاں ہندؤں میں دھرم پریم بالکل نہیں - اور حفظان صحت کے اصولوں سے بھی لاپرواہ اور غافل ہیں - یہاں ایک فقیر کروڑ لال عیسن کی قبر (مقبرہ) ہے - جس پر علاقہ کے ضعیف الاعتقاد ہندو اپنے لڑکوں کا جنیؤ اور مونڈن سنسکار آ کر کراتے ہیں آت استری پرشوں کو ایسے وہموں کو پریم سے سمجھا کر اس خلاف دھرم کریتی کو بند کرانے کے لئے زور دینا چاہئے - جہاں ہیڈ ماسٹر جی کے تیاگمئی جیون ودیارتھیوں کے لئے ادھکرنیہ ہے - وہاں دھارمک شکشا کی کمی کے سبب منتے مشہد کو دیا تھی کہنے میں عار سمجھتے ہیں ؛

(۹) ۴ جنوری ۱۹۳۲ء ہم بعد دوپہر یہاں سے چل کر اسٹیشن دوڑہ پر پہنچے - اور متصل کے گاؤں شادی پور میں جہاں ساٹھ کے قریب ہندوؤں کے گھر ہیں ٹھیرے - یہاں کرپا انجینیوں کے ٹھیرنے کو استھان نہیں تھا - اس واسطے منتری لالہ شیورام داس جی واس ساکن لین میانی مالک گودام لکڑی نے بڑی آدرتا سے اپنی دکان میں ہم کو رہائش دی اور ۸ جنوری تک بڑے ہرش اور پریم پوروک ہمارا بھوجن اور دودھ آدی سے ستکار کیا - اور ۶ جنوری ۱۹۳۲ء دوپہر کو ان کی دھرم پتنی اور خود انہوں نے بڑی محنت سے گرام اور اسٹیشن کے استری پرشوں کو اکٹھا کر کے ڈیڑھ گھنٹہ تک میرا اپدیش کرایا - یہاں سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر دوڑہ گرام ہے جہاں ہندوؤں کی آبادی کافی ہے ؛

(۱۰) ۹ جنوری ۱۹۳۲ء یہاں سے چل کر شام کو کوٹ ادو پہنچے - اور سماج مندر میں ٹھیرے رات کو سخت بارش اور آندھی کے چلنے سے سردی کا زور رہا - سماج کے اندر ایک چھوٹا سا ہال کمرہ اور صحن موجود ہے - مگر اتیتھیوں کے ٹھیرنے کے لئے کوئی الگ کمرہ نہیں - باوجود تحصیل اور پرانی سماج کے بھی اوستھا بالکل خراب ہے - سوائے لالہ ٹیک چند عرضی نویس کے اور کوئی دلچسپی نہیں لیتا ؛

۱۰ جنوری ۱۹۳۲ء شام تک سایتکال ست سنگ میں بڑے دلی سے پندرہ کے قریب سبھاسد اکٹھے ہوتے - جن میں اگنی ہوتر کے بعد ایک گھنٹہ تک میرا اپدیش یا کھیان ہوتا ؛

۱۱ رات کو بازار میں پہلے آتم دیو جی بھجنیک کے بھجن اور بعد میں میرا برہمچریہ پر اپدیش ہوا - حالانکہ بازار میں کیچڑ اور سردی زیادہ تھی - تاہم عام جنتا بھجن اور اپدیش پریم سے سنتی رہی - یہاں ایک دستکاری کا سکول بھی مرحوم رائے چیلا رام صاحب سچدیو ای اے - اسی متوطن ڈیرہ اسمعیل خاں کی فیاضی سے چل رہا ہے - میں نے اور ماسٹر چمن لال جی نے اس سکول اور پنڈت بھولا ناتھ جی سارسوت برہمن کے کارخانہ انجن کو دیکھا سکول میں تین کلاسیں ترکھانہ (بڑھئی) لوہار اور درزی جاری ہیں - جن میں ۳۶ ہندو لڑکے انٹرنس - مڈل اور پرائمری پاس انہی اضلاع کے سیکھ رہے ہیں - کوئی فیس نہیں لی جاتی - ہاں چار روپیہ ماہوار روٹی کا بورڈنگ میں خود طالب علم کو برداشت کرنا پڑتا ہے - تین کاریگر استاد اور ایک مینیجر مہاشہ محنت اور دلی لگن سے کام کر رہے ہیں جبکہ پچیس روپیہ ماہواری امداد ذیل کے طریقہ پر سکول کو ملتی ہے - تیس روپیہ سود رائے صاحب چیلا رام کے ٹرسٹ فنڈ پر اور پندرہ روپیہ ہیمراج پریم دیوی ملتان نواسی سے فنڈ سے - اور دس روپیہ کوٹ ادو نواسی بھائیوں سے ملتے ہیں - جو بمقابلہ خرچ اور مفید ہونے انسٹی ٹیوشن کے بہت تھوڑی ہے - چونکہ علاقہ غریب اور ابھی ہندو ملک کی اس طرف توجہ کم ہے - بعض والدین کمائی کے لالچ سے اپنے لڑکوں کو روٹی کا خرچ بھی برداشت کر کے کورس پورا کئے بغیر ہی اٹھا لیتے ہیں - ہندو ملک کو ایسی مفید انسٹی ٹیوشن کی دل کھول کر امداد کرنی چاہئے اس سکول سے ساٹھ سے اوپر لڑکے دستکاری سیکھ کر روزگار کے لائق ہو چکے ہیں - پنڈت بھولا ناتھ جی جنہوں نے خود بڑے کشٹ اٹھا کر میکینیکل انجینئر کا کام سیکھا اس وقت دو سو روپیہ ماہوار خود کماتے ہیں - اور خواہش مند نوجوان ہندوؤں کو بڑے پریم سے میکینیکل انجینئر کے کام سے بخوبی واقف کرا دیتے ہیں - بیس کے قریب برہمن لڑکوں کو کام سکھا کر روزگار کے لائق بنا چکے ہیں - اس وقت بھی ایک میٹرک اور دوسرا مڈل پاس ان کے کارخانہ میں کام سیکھ رہے ہیں ؛

(۱۱) ۱۲ جنوری ۱۹۳۲ء کو ہم یہاں سے روانہ ہو کر سناواں پہنچے اور سماج مندر میں ٹھیرے - جہاں چھوٹا سا ہال کمرہ - برآمدہ - یگیہ شالہ - صحن - پانی کا نلکا اور اتیتھیوں کے ٹھیرنے کا الگ کمرہ بنا ہوا ہے - یہ قصبہ نشیب میں ہونے کے کارن اس کے چاروں طرف پانی ٹھیرا رہتا ہے - اس واسطے آب و ہوا مرطوب ہونے سے ملیریا پیدا کر دیتی ہے - یہاں پر لالہ ٹیک چند جی حکیم ہی زیادہ تر سماج کے کاموں میں دلچسپی لینے والے ہیں - وہی ہمارا بھوجن آدی سے ستکار کرتے رہے - مندر میں روزانہ پراتہ اگنی ہوتر ہوتا ہے - میرا دو روز رات کو سماج مندر میں اور ایک روز بازار میں ایک کونہ پر دوہڑی کے تہوار کے اپ لکش میں یگیہ کے وشے پر عام جنتا میں ایک گھنٹہ اپدیش ہوا ؛

(۱۲) ۱۵ جنوری ۱۹۳۲ء کو ہم یہاں سے چل کر شام کو مظفرگڑھ پہنچے - اور اسٹیشن سے تھوڑے فاصلہ پر تلسی بائی کی دھرم شالہ میں ٹھیرے - ۱۶ - اتوار کو پراتہ شری ماسٹر چمن لال جی سماج کے سایتکال ست سنگ میں شامل ہوئے - اور کوئی پرچار نہ ہو سکا - یہاں آریہ سماج کے آدھین ایک یتیم خانہ ہے - جس میں ۳۵ کے قریب لڑکے داخل ہیں - جو سرکاری سکول میں زیر تعلیم ہیں - کوئی دستکاری نہیں سکھائی جاتی - بیوپار کے مندا ہونے سے آمدنی تقریباً بند ہو گئی ہے - آریہ ہندوؤں کو اس طرف آدشیہ دھیان دینا چاہئے - تاکہ سورگیہ پنڈت گنگا رام جی کی محنت سے لگایا ہوا پودا لاپرواہی سے سوکھ نہ جاوے ؛

(۱۳) ۱۹ جنوری مظفرگڑھ سے چل کر ۱۲ بجے دن ملتان شہر پہنچے - اور آریہ سماج مندر اندرون پیپرا دروازہ میں ٹھیرے - ۲۰ - ۲۱ جنوری کو گوروکل - تاراگنڈ - گیان ٹھلہ - ستوکھ تھلا - دیوپورہ - سیوا سمتی - گورنمنٹ دستکاری سکول - دیانند انا تھ آلیہ - سماج مندر کالج سیکشن - سماج مندر محلہ گوبند پورہ باولی ہائے - اور دیانند ہائی سکول کو دیکھا - گوروکل اور تاراگنڈ کی طرز کا دیو مندل براہی شاہ اور سوامی ستھ پر ہے - اور مکانات بھی صاف اور ستھرے ہیں - تاراگنڈ پر شری پنڈت نروتم دت جی کا شٹ آچاریہ کا نواس ہے - جو ہر ایک پاس پزنتر کا شن ڈریا کے خواہشمند کو سمرقندی کے سکھانے کو تیار ہیں - دستکاری سکول میں اس وقت ترکھانا - لوہار - فالیچہ بافی - سوزنی کپڑے کا بننا - ڈرائنگ اور ساتھ ساتھ ہائی تک کی تعلیم اور کام سکھایا جاتا ہے - تین سو کے لگ بھگ لڑکے کام سیکھ رہے ہیں - ہائی اور مڈل پاس لڑکوں کے واسطے ایک سپیشل کلاس بھی موجود ہے - مستحق طلباء کو وظائف بھی ملتے ہیں - لڑکوں کی بنائی ہوئی اشیاء نمونہ کے طور پر بہت عمدہ سکول میں رکھی ہوئی ہیں - مگر بہت پرسنتا ہوئی کہ نصف سے قریب لڑکے ہندو ہیں - جن میں دیوتک کلاس میں زیادہ برہمن ہیں - پردیسیوں کی رہائش کے واسطے بورڈنگ ہاؤس بھی موجود ہے - یہ اتی ہرش کی بات ہے کہ دستکاریوں اور ہنروں سے متنفر ہندوؤں کی ذہنیت میں بھی اب تبدیلی ہو چلی ہے - مگر ابھی اس میں بڑے پرچار اور کوشش کی ضرورت ہے - اس قسم کے سکول تقریباً بہت سے اضلاع میں اور کالج بھی لاہور میں کھل چکے ہیں - بیکار آریہ ہندو نوجوانوں کو پراسپیکٹس منگوا کر اپنے نزدیک کے سکولوں سے فائدہ اٹھا کر اپنی حالت کو تبدیل کرنا چاہئے - دیانند اناتھ آلیہ کا مکان صاف اور ستھرا ہے - گؤشالہ بھی موجود ہے - ملتان نواسی استری پرش اس کی اچھی طرح سہائتا کر رہے ہیں - اناتھ بڑے خوش پرسن معلوم ہوتے ہیں - لڑکے بینڈ باجہ - ترکھانہ کام دیانند ہائی سکول میں - اور درزی کا شہر میں سیکھ رہے ہیں - اور کچھ تعلیم پا رہے ہیں - مہاشہ ٹوکورام جی انچارج بڑے سجن پرش ہیں - جو یتیموں سے اپنے بچوں سے بڑھ کر پریم کرتے ہیں پراتہ سایتکال یہاں اگنی ہوتر - سندھیا - پرارتھنا اپاسنا اور بھجن پریم پوروک نیم انوسار روزمرہ کرایا جاتا ہے - سیوا سمتی اور گوبند پورہ آریہ سماج میں دیا یام کا اچھا پربندھ ہے - دیانند ہائی سکول میں بھی ایک ترکھانہ کلاس کھلی ہوئی ہے اور نیز ملتان شہر میں کئی ایک دستکاریاں اور ہنر سیکھنے کا ساधن موجود ہے - جہاں آریہ ہندو فائدہ اٹھا سکتے ہیں - سماج مندر اندرون پیپرا دروازہ میں روزمرہ پراتہ سایتکال اگنی ہوتر اور ہر اتوار سایتکال ست سنگ نیم انوسار ہوتا ہے - یہاں پراتہ ...

گو گو بند پورہ میں میرا دیا گیا ہوا
۲۷ جنوری ۱۹۳۲ء کو ماسٹر چمن لعل جی روانہ امرتسر ہو گئے۔ انھوں نے اس لمبی یاترا میں سیری ہر پرکار سے سہائتا اور سیوا پریم سے کی۔ میں ان کا اتی دھنیا واد کرتا ہوں:

(۱۳) ۲۸ جنوری ۱۹۳۲ء میں دوپہر کو شجاع آباد چلا آیا اور سماج مندر میں ٹھیرا۔ رات کو روز سوائے اتوار کے ستھر بیان ڈاکٹر چھبیل داس جی آپ پرچار کی اپنی بنائی ہوئی منظوم رامائن کی باجہ کے ساتھ کتھا دو ماہ سے ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر جی اپنا اچھا پربھاو رگوں پر ڈال رہے ہیں۔ مگر آب ہر جگہ سماجوں میں گیتا۔ مہابھارت اور رامائن کی کتھا کا ہی رواج ہو رہا ہے۔ اور وید پرچار بند ہو رہا ہے۔ پہلے آریہ سماجی جنتا کو اپنے پیچھے چلاتے تھے۔ اب جنتا کے پیچھے چلنے لگ پڑے ہیں:

۳۱ جنوری ۱۹۳۲ء اتوار شام کو سیتاپک ست سنگ میں جہاں حاضری بیس ہی پرشوں کی تھی۔ ویراگنی ہوتر سندھیا۔ پرارتھنا کے پشچات اننت پر ایک گھنٹہ اپدیش ہوا۔

دستیانند جوالاپور والن پرستھ آشرم از شجاع آباد ضلع ملتان:

ओ३म

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

PRAKASH — LAHORE. INDIA

سالانہ چار روپیہ — فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۱ — نمبر ۹

SUNDAY 21 FEB 1932 — سمت ۱۹۸۸ بکرمی مطابق ۲۱ فروری ۱۹۳۲ء — دیانند آبد ۱۰۸

وید امرت

بھگتی کس کی کریں؟

येन द्यौरुग्रा पृथवी च द्रढा येन स्वः स्तभितं येन नाकः यो अन्तरिक्षे रजसो विमानः कस्मै देवाये हविषाविधेम॥ यजु ३२।६॥

جس پرماتما نے تیکشن سوبھاو والے سوریہ آدی اور پرتھوی کو دھارن کیا ہے - جس جگدیشور نے سکھ دکھ رہت موکش کو دھارن کیا ہے - جو آکاش میں سب لوک لوکانتروں کو وشیش مان یکت ارتھات جیسے آکاش میں پکشی اُڑتے ہیں - ویسے سب لوکوں کا نرمان کرتا اور بھرمن کراتا ہے - ہم لوگ اس سکھ دایک، کامنا کرنے یوگیہ پربرہم کی پراپتی کے لئے سب سامرتھ سے وشیش بھگتی کریں ۔

سورج اپنی بڑائی - پرکاش اور تیج کے لئے مشہور ہے ان گنوں کے کارن اس کا دیوتاؤں میں ہے - اس کے ان گنوں سے پربھاوت ہو کر محدود بدھی کے منش اسے سنسار میں سب سے شکتی شالی پوجیہ سمجھ لیتے ہیں۔ اسیطرح کئی منشوں کی پرورتی بھومی آدی میں پوجیہ کی ہو جاتی ہے - پرنتو وید بتاتا ہے کہ یہ پوجیہ نہیں - پوجیہ وہ ہے جو سوریہ چندر - پرتھوی آدی کو دھارن کرتا ہے - جس نے سورج کو تیج اور پرکاش دیا - جس نے چندر کو شیتلتا دی - جس نے پرتھوی کو اپکار شکتی دی - پھر جس سے سکھ پراپت ہو منش اسے ہی پوجیہ بدھی سے دیکھنے لگ جاتا ہے - جس نے تھوڑا سا احسان کر دیا اس کے آگے ہاتھ باندھ کر ڈنڈوت کرنے کو تیار ہو جاتا ہے - جس نے گیان کی ایک آدھ بات بتائی - اسے سب کچھ سمجھنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے - پرنتو وید کہتا ہے کہ سادھارن سکھ تو کیا - جو ایسے موکش کا داتا ہے - جس میں سکھ دکھ کا بھاو بھی معدوم ہے - ارتھات وہ نرنتر سکھ ہی سکھ ہے - وہی پوجیہ ہے ۔

سوریہ چندر پرتھوی آدی بھی کیا نربھر ہے - انترکش میں انگنت لوک لوکانتر ہیں ان لوک لوکانتروں کا ایک سے نیم کے ماتحت چونڑھا آتا ہے - اور جس کے نیم کے انوسار گھومتے ہیں - وہ پرم پرماتما ہی ہے جس کا منا کرتے یوگیہ ہے - بھگتی ہم کریں - تو اسی کی کریں - ہم دل سے نہیں پوری سامرتھ سے کریں - سادھارن بھگتی نہ کریں اسادھارن وشیش بھگتی کریں۔ وید نے بھگتی کا اپدیش کرنے سے پہلے پرماتما کی ستتی کرنا سکھایا جس سے گیات ہو کہ پرماتما کیوں بھگتی کے یوگیہ ہے - اس کی مہانتا کا درشن کرایا ہے - کیونکہ منش سوبھاو کرتا

مہانتا اسے شانے جتلانی - جس کے مہان ہونے کا اس کے چت میں وچار مستحکم ہو جاتا ہے وہ اسے پوجیہ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ سنسار میں انیشور کی پوجا چلنے کا کارن یہ ہے - کہ لوگ ایشور کی مہانتا کو بھول گئے - کئی لوگوں نے اپنی اندر سے کلپت دیووں کی مہانتا کا انہیں وشواسی بنایا - اور انہیں اس بھرم میں ڈالا - کہ ایشور کے مقابلہ میں ہمارا انشٹ دیو ادھک مہان ہے - اور اسی لئے وہ پوجیہ ہے - ایشور کی پوجا کا جو پرنام ہونا تھا - وہ ہو رہا ہے - منش جاتی دکھی ہے - اسے سکھ کی اکانکشا ہے - پرنتو پوری نہیں ہوتی - ہو کیسے؟ جبکہ ہم پر یہ مثل صادق آتی ہے کہ ع این راہ کہ تو میروی بترکستان است

ایشور بھگتوں کی طفیل ایشور وانہ کا چرچا وشیہ ہے - پرنتو اس چرچے سے چنداں لابھ نہیں - منش ایشور کی بھگتی تو چاہتا ہے - پرنتو ایشور کو جاننے کا یتن نہیں کرتا - جس کا پھل یہ ہے کہ جانے بنا ایشور کی بھگتی نہیں ہو سکتی - لوگ سندھیا کرتے ہیں - اور کہتے ہیں - کہ سندھیا میں من نہیں لگتا لگے کیسے جب جس کی بھگتی کے لئے سندھیا کرنی ہے - اسے ہم جانتے ہی نہیں - پس ایشور کی نزدیکی حاصل کرنے سے پہلے ہمیں جاننا چاہئے - کہ ایشور کیا ہے اور کہاں ہے جان لیا تو اس کی نزدیکی کے لئے کسی وشیش پریتن کی ضرورت نہ ہوگی - وہ آپ ہی آپ مل جائے گا ۔

یہ جان لینے کے بعد کہ تمام سکھوں کا داتا پرماتما ہے - انیہ کوئی نہیں - ہم ویدا گیا انوسار اس کی بھگتی کریں - تو سنسار دکھ کا کارن نہیں سکھ کا استھان بن جائے گا - اور اسیطرح اس کی بھگتی سے سکھ کو پراپت کر منش بھگتی کا پھل پا سکیگا - اس لئے بھگتی پرماتما کی ہی کرنی چاہئے - اسی میں کلیان ہے ۔

(اوم شم)

ور کے لئے کنیا کی ضرورت!

ایک اعلیٰ پوتر خاندانی نوجوان کھتری کے لئے سندر تندرست یوگیہ اور سوشیل کنیا کی آوشیکتا ہے۔ جو گھر کے کاروبار سے اپرونا آدمی ہیں ہر پرکار سے نپن ہو اور سوشکشت ہو۔ ور کی عمر ۲۷ سال سے کچھ کم ہے۔ برسرروزگار ہے اور محکمہ ریلوے میں آفیسر درجہ میں ہے۔ ماتا پتا زندہ ہیں۔ پتا ایک معزز عہدیدار ہیں۔ کنیا کے والدین کی دولت مندی اور جہیز کا کوئی وچار نہیں ہوگا۔ صرف خاندانی شرافت اور امتیاز کا خیال مطلوب ہے۔

نمبر ۶۵ معرفت پرکاش لاہور

یوگیہ کنیا کی ضرورت!

ایک آریہ وچار رکھنے والے تعلیم یافتہ برسرروزگار ۲۶ سالہ اروڑ بنسی نوجوان کے لئے ایک یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے جو گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہونے کے علاوہ تعلیم یافتہ بھی ہو۔ ور کی مستقل آمدنی ۱۵۰ روپے ماہوار ہے مفصل حالات کے لئے

بی ۱۰۵۔ رنگ محل بازار۔ لاہور

سے خط و کتابت کریں۔

کنیا کی ضرورت!

ایک چوبیس سالہ سوشیل وِدوان خوبصورت، تندرست معزز برسرروزگار ضلع سیالکوٹ نواسی آریہ کمار کے لئے جس کے حالات تسلی بخش ہیں۔

پتہ۔ اندرجیت۔ بی۔ اے

میلسی ضلع ملتان

شادی کرنیوالوں کی سخت ضرورت!

ہمارے یہاں شادی کے لئے بارہ ودھوائیں اور بال ودھوائیں موجود ہیں۔ ان سب کی عمریں ۱۸ سے ۲۵ سال تک ہیں۔ الا سب کا رنگ گورا ہے۔ جلد سے جلد درخواست آنا چاہئے۔ خطوط کو رنگمی میں بھی لئے جائیں گے۔

پتہ:۔

رامچرن لال شرما منیجر ہندو ودھوا آشرم اورئی ضلع جالون

براہمن کنیا کی ضرورت!

۲۲ سالہ متمول خاندان سارسوت براہمن کوشل ور کے لئے جس کی ماہواری آمدنی پیداوار اراضی وساہوکارہ ۱۵۰ روپے ہے۔ کنیا کی آوشیکتا ہے پتہ:۔ پروفیسر پرس رام ایم۔ اے ایف۔ سی کالج۔ لاہور

"ضرورت!" کے اشتہاروں کے

لئے "پرکاش" بہترین ذریعہ ہے۔ اُجرت واجبی ہے۔ ضرور آزمائش کریں (منیجر)

برہمن کنیا کی ضرورت!

ایک تعلیم یافتہ برہمن کمار جس کی آیو ۲۸ سال کی ہے تندرست برہمچاری، افریقہ میں مستقل کاروبار۔ ماہواری آمدنی تین صد روپے اور پنجاب میں ۱۰۰ بیگہ زمین کا مالک ہے۔ ذات پات اور امانکی ذات پر بچار ہے کیواسطے ایک سوشیل سوستھ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے واقف کنیا کی ضرورت ہے جس کی آیو ۱۷-۱۸ سال کے لگ بھگ ہو۔ وواہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ اور جلدی سے جلدی۔ مزید حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔ بابو بدری ناتھ آریہ ریٹائرڈ کیشیر ہیڈ گنڈ اریلوے برمکان لالہ ہرم چند کول مرچنٹ کرشنا گلی پیسہ متصل تالاب رتن چند۔ لاہور

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ ہمیشہ کر دے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت خراب مت کرو

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کی محافظ لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے ضرر ہے۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) لمٹڈ کراچی

ایجنٹ برائے پنجاب دہلی و سرحدی صوبہ میسرز اے سہگل اینڈ کمپنی کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر



بانی

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

منعقدہ

ٹی الیس

ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

اسٹار ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ

سنہ ۱۹۸۴ء

پچاس سال سے ہندوستانی دواؤں کے بے مثل موجد

REGD

"پشیٹنا"

مقوی باہ گولیاں

اس مقوی دوا کے استعمال سے معمولی کمزوری، نامردی، جریان، ہاتھ پیروں کا پھٹنا۔ جل دل حافظہ کی کمی اور تکان وغیرہ رفع ہوتی ہے۔ دوران استعمال دوائی ہے گا ہے ہماری تیار کردہ "جلابن" جلاب کی گولی سے معدہ صاف کر لینا ضروری ہے۔ قیمت دو ہفتوں کی خوراک تیس گولیوں کی ایک شیشی ایک روپیہ دو آنہ۔ قیمت جلابن بارہ گولیوں کی شیشی دس آنہ ۱۰/ محصول ہر دو شیشی سات آنہ قیمت نمونہ پشیٹنا ۳/۔ نمونہ جلابن ۲/ ؎

کیشراج تیل

سر میں لگانے کے تیلوں کا بادشاہ

یہ خوشبودار تیل بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور دماغ کی خشکی کو دور کرکے تر و تازہ رکھتا ہے ان اجزاء سے مرکب تیار کیا گیا ہے۔ جو دماغ و آنکھوں کیلئے نہایت مفید ہیں۔ اس کی خوشبو دیرپا اور نہایت دلپسند ہے۔ اس میں وہائٹ آئیل وغیرہ کوئی مضر صحت چیز شامل نہیں ہے قیمت فی شیشی پندرہ آنہ (۱۵/) محصول دس آنہ (۱۰/) قیمت نمونہ ۳/ ؎

نوٹ نمبر (۱) ہمارے یہاں کی آیورویدک دواؤں کی فہرست چھپ کر تیار ہو گئی ہے طلب کرنے پر مفت روانہ ہوگی تمام خریدار صاحبان کو اب سے صرف ہمارے ایجنٹوں سے ہی ملیکے

نوٹ نمبر (۲) ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دکانداروں کے یہاں بکتی ہیں ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے اس سے بچنے کیلئے ہمارے مقامی ایجنٹ سے خریدیں

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ:۔ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

وگیاپن

شوہر ماتری تک آدھے دام!

(۱) جیون کا آنند حجم ۶۰ صفحہ پوری قیمت ۱۰/ عہ

(۲) سرپ تجبوویش چکتسا " " ۵/

(۳) دیلہ اور سنسار کے مت متانتر " ۳/

پسند نہ ہونے پر واپس ؎

پتہ:۔ شری پی ایس شرما

۲۰ کارنوالس سٹریٹ۔ کلکتہ

دھرم کے پریمیوں اور ایشور بھگتوں کو مژدہ!

شریمان مہاشہ ہیتیہ بھوشن جی بی اے ایل ایل بی آریہ ڈیرہ غازیخان نے ویدک سندھیا پر ایک پستک

سندھیا پربھاکر

نامی لکھی ہے۔ جو سندھیا پر ایک لاثانی کتاب ہے۔ بڑے بڑے مہاتماؤں اور مشہور اخبارات نے اس پستک کی بیحد تعریف کی ہے۔ سندھیا جیسے خشک اور گہرے مضمون کو سرل عام فہم بامحاورہ اردو زبان میں اصافت اور نہایت دلچسپ بنایا گیا ہے۔ ہر ایک مشکل کو پرمانوں سے حل کیا گیا ہے۔ کوئی آریہ گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔ ۲۸۰ صفحہ کے قریب ضخامت عمدہ وضع قطع کاغذ عمدہ شاندار اعلیٰ سوامی دیانند کی تصویر سرورق پر زینت کو دوبالا کر رہی ہے قیمت بلا جلد ۱۲/ مجلد ۱/

ملنے کا پتہ:۔ سنت رام منیجر آریہ پستکالیہ۔ لوہاری دروازہ لاہور

میسرز راجپال اینڈ سنز سرستی آشرم انارکلی لاہور
منڈت ورندھ شرما موہن لال روڈ لاہور ویدک پستکالیہ

مصنف:۔ وکیل ڈیرہ غازیخان

ڈلٹن رپورٹ اور قادیانی۔ آغاز بغاوت کشمیر کے واقعات کے متعلق مڈلٹن رپورٹ کیا نکلی۔ قادیانی "سترانٹرہ" مسٹر مڈلٹن کی ایمان داری پر کیچڑ پھینکنے پر اُتر آیا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ مسٹر مڈلٹن گردوپیش کے حالات سے متاثر ہوتے بنا نہیں رہے۔ کیوں ؟ اس لئے کہ اُنہوں نے مسلم شہادتوں کے متعلق لغو بیہودہ، بے بنیاد اور فرضی وغیرہ ہونے کا فیصلہ دیا ؀

جن تحقیقات کے لئے مسٹر مڈلٹن مقرر ہوئے تھے۔ وہی تحقیقات پہلے جسٹس دلال نے کی تھی۔ قادیانیوں نے مسٹر دلال کی رپورٹ کے متعلق بھی اسی قسم کا فیصلہ دیا۔ جیسا وہ مڈلٹن رپورٹ کے متعلق دے رہے ہیں۔ حالانکہ مسٹر مڈلٹن کے تقرر پر قادیانی پورے اطمینان کا اظہار کر چکے ہیں ؀

کرایہ ٹانگہ گھٹا دیا گیا۔ لاہور میونسپلٹی کے اجلاس میں ٹانگہ کا کرایہ آئندہ اے۔ بی اور سی کلاس کے لئے بالترتیب پہلے گھنٹہ کے لئے ۸/۔ ۷/ اور ۶/ اور دوسرے گھنٹہ کے لئے ۵/۔ ۴/ اور ۳/ کر دیا گیا ؀

یو۔ پی میں گرفتاریاں۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق گذشتہ ہفتہ یوپی میں ۲۸۳ گرفتاریاں آرڈی نینس کے ماتحت اور ۵۴۷ عام قانون کے ماتحت ہوئیں۔ اس وقت تک کی کل گرفتاریاں ۳۰۵۳ ہیں۔ جن میں سے ۴۰۹ معافی مانگ کر رہا ہو گئے ؀

ڈسکہ کو دسواں جتھہ۔ امرتسر سے ۲۱ فروری کو ضلع فیروزپور کے ۱۱۲ سکھوں کا دسواں جتھہ ڈسکہ کو روانہ ہوا ؀

بجٹ اسمبلی میں۔ صدر نے اسمبلی کے اجلاس میں اعلان کیا۔ کہ ریلوے بجٹ ۲۹ فروری کو اور عام بجٹ ۷ مارچ کو اسمبلی میں پیش ہونگے

سر شفیع کی یادگار۔ مسلمانان لاہور کے ایک جلسہ میں تجویز کی گئی۔ کہ سر محمد شفیع کی یادگار میں سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کی طرح سرونٹس آف اسلام سوسائٹی قائم کی جائے ؀

مشاورتی کمیٹی کی بے بسی۔ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل میں اپنی بے بسی کا اقبال کر لیا ہے۔ اب فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل برٹش گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔ دیکھئے گورنمنٹ کس طرح اس مسئلہ کا تصفیہ کرتی ہے ؀

سنسار کی گتی

بائیکاٹ کا کرشمہ

جنگ چین جاپان کا جو خوفناک دور شروع ہے۔ اُس کا آغاز منچوریا سے ہوا ہے۔ منچوریا چین کا زرخیز صوبہ ہے۔ جاپان اپنی بڑھتی ہوئی آبادی اور خام مسالہ کی روز افزوں ضروریات کے لئے منچوریا کو اپنے قبضہ میں لینا چاہتا ہے۔ لیکن چین کو یہ منظور نہیں۔ چین جب تک افیم کے نشہ میں مخمور تھا۔ وہ اپنے فوائد کی طرف سے لاپرواہ تھا جب سے اُس نے اس نشہ کو خیرباد کہا۔ اُسے اپنے نفع نقصان کا احساس ہونے لگا ہے۔ اور آخر نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ چینیوں کے سینوں میں حب الوطنی کی آگ اس حد تک شعلہ زن ہو چکی ہے۔ کہ جب جاپان نے ذلیل کن شرائط صلح چینی افواج کے سپہ سالار کے سامنے رکھیں۔ تو اُس نے یہ کہہ کر انہیں ٹھکرا دیا۔ کہ چین کا سپاہی ان شرائط کو منظور کرنے کی بجائے موت کو ترجیح دیتا ہے منچوریا کی سمسیا کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چین نے جاپان کے مال کا بائیکاٹ کر دیا۔ جنگ کا مول کارن جاپان کی بڑھتی ہوئی حرص ہو۔ لیکن اس کا فوری کارن جاپانی مال کا بائیکاٹ ہے۔ جس نے جاپان کا ناک میں دم کر دیا۔ اُس کا لاکھوں کا مال چین کی بندرگاہوں پر سڑنے لگا۔ لیکن کوئی چینی اُسے ہاتھ لگانے کو تیار نہ ہوا۔ جاپانی کارخانوں کے گوداموں میں ٹھسا ٹھس مال بھرا جانے لگا۔ لیکن اُس کے لئے کوئی آرڈر چین سے موصول ہونا تو کجا۔ جو آرڈر پہلے کے تھے۔ چینی تاجروں نے وہ بھی منسوخ کرنے کو لکھ دیا۔ اس بائیکاٹ کا اثر اتنا زبردست ہوا کہ جاپانی ایوان تجارت کے صدر کو تسلیم کرنا پڑا۔ کہ اس بائیکاٹ کی طفیل جاپان کو صنعت اور تجارت میں اس وقت تک ایک کروڑ ۰ ۸ لاکھ پونڈ کا نقصان ہو چکا ہے ؀

جاپان دنیا کی بڑی طاقتوں کی برادری میں شامل ہے۔ چین اُس کے مقابلہ میں بہت کمزور ہے۔ تاہم کمزور چین نے ایک ایسے میدان میں جس میں توپ و تفنگ کی کوئی ضرورت نہیں۔ جاپان کو ضرب کاری لگا کر اُسے ہتھیار سنبھالنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اور اپنی بحری، بری اور ہوائی طاقت سے وہ چین کو کچلنے کے لئے میدان میں پہنچ چکا ہے۔ دوسری طاقتیں صلح کی کوششوں میں لگی ہیں۔ ایشور کرے کہ صلح ہو جائے۔ اور چین اور جاپان کی جنگ مشرق کی جنگ عظیم نہ بن سکے۔ لیکن جاپان طاقت کے زعم میں کسی کی سننے کو تیار نہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ چین کمزور ہے اس کا مار لینا بات ہی کیا ہے۔ تیسرے کی بات دو مدمقابل سن سکتے ہیں۔ زبردست اور کمزور کے مقابلہ میں زبردست کو کسی کی بات سننا گوارا نہیں ہوتا۔ چین صلح کرانے والوں کی طرف دیکھتا ہے۔ لیکن جاپان اُنہیں کہتا ہے کہ تم ہو کون صلح کرانے والے۔ جاپان سنے گا تو اُس وقت۔ جب وہ دیکھ لیگا۔ کہ جس طرح بائیکاٹ کے میدان میں چین فاتح ثابت ہوا ہے۔ وہ لڑائی کے میدان میں بھی برابر کے ہاتھ دکھا سکتا ہے اور یہ ناممکن نہیں۔ کہ ہتھیاری جنگ میں بھی چین جاپان کے لئے لوہے کے چنے ثابت ہو۔ کیونکہ چین جو عزم دکھلا رہا ہے اُس سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ چین پہلے کا چین نہیں۔ وہ بدل چکا ہے اور مادر وطن کے لئے جیسا کہتا ہے۔ عملی طور پر بھی مر مٹنے کو تیار ہے ؀

چین جاپان کی اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوگا ؟ وہ ابھی عالم غیب میں ہے۔ لیکن بائیکاٹ کی طاقت کتنی زبردست ہے اُسے جاپان سی زبردست طاقت کو بھی تسلیم کرتے ہی بن پڑی ہے

ڈی ولیرا کے ارادے۔ آئرلینڈ کے حال کے انتخابات میں گورنمنٹ پارٹی کے مقابلہ پر ریپبلیکن پارٹی کو اکثریت حاصل ہوئی ہے۔ ڈی ولیرا نے رپورٹر کے جواب میں کہا۔ کہ میں اگر مسٹر کاسگریو کی جگہ آئرلینڈ کی جمہوریت کا صدر بن گیا۔ تو ایک تو یہ کروں گا۔ کہ انگلینڈ کو تیس لاکھ پونڈ کا جو سالانہ خراج دیا جاتا ہے۔ وہ بند کر دوں گا۔ اور دوسرا یہ کہ آئین آئرلینڈ سے حلف وفاداری کی دفعہ نکال دی جائے گی ؀

قومی جھنڈے کی سمسیا۔ الہ آباد کی میونسپلٹی کی عمارت پر سے قومی جھنڈا کلکٹر کے زیر حکم اتار دیا گیا تھا۔ اب میونسپل بورڈ کی میٹنگ نے فیصلہ کیا ہے کہ جھنڈا از سر نو میونسپل بلڈنگ پر لہرایا جائے۔ اگر ایسا کرنا امکان سے باہر ہو تو ممبران مستعفی ہو جائیں ؀

برار کا پہلا گورنر۔ "الامان" حیدرآباد کی ایک اطلاع پر لکھتا ہے۔ کہ اگر صوبہ برار نظام حیدرآباد کو مل گیا۔ تو وہ سر اکبر حیدری کو اس کا گورنر بنا دیں گے۔ صوبہ برار انگریزی علاقہ میں ہے۔ وہاں کی ہندو رعایا اس کے الحاق ریاست کے خلاف پروٹسٹ کر رہی ہے۔ کہ الامان کی اطلاع اس صوبہ کے لئے گورنر کے تقرر کی فکر میں ہے ؀

کشمیر کا نیا وزیر اعظم۔ راجہ ہری کشن کول کی جگہ لفٹنٹ کرنل کالون نے وزارت عظمیٰ کا چارج لے لیا۔ اُمید رکھنی چاہیے کہ قادیانی ریاست کے خلاف اپنی سرگرمیوں کو اب بند کر دیں گے۔ کیونکہ اُن کا مقصد ہندو کے ہاتھ سے نکال کر حکومت کا نظام اپنے آقاؤں کے ہاتھ میں دینا تھا۔ سو پورا ہو گیا۔ احراریوں کو اپنے پروگرام کے متعلق از سرنو فیصلہ کرنا چاہئے کیونکہ ہندو وزیر اعظم کے عہد میں کھلے بندوں شرارتیں کرنے کی جو آزادی تھی۔ وہ انگریز وزیر اعظم کے عہد میں ہونی مشکل ہے۔ پھر جو حمایت اُنہیں ہندو وزیر اعظم کے وقت میں اینگلو انڈین پریس کی حاصل تھی۔ وہ بھی اُمید نہیں کہ اب رہے

خلیفہ قادیان کی خفیہ چٹھی۔ خبر ہے کہ کشمیر میں خلیفہ قادیان صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی چٹھی بعنوان "اہل کشمیر کے معاہم فرائض" خفیہ طور پر مسلمانوں میں تقسیم کی جا رہی تھی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اُسے ضبط شدہ قرار دے دیا ہے ؀

یوپی کا آئندہ ہوم ممبر۔ یوپی کے ہوم ممبر نواب چھتاری جلد ریٹائر ہونے والے ہیں اس لئے آئندہ ہوم ممبر کے متعلق ابھی سے قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ افواہ ہے کہ سر وزیر حسن چیف جسٹس اودھ چیف کورٹ آئندہ ہوم ممبر ہوں گے ؀

اگر یہ افواہ حقیقت کی صورت میں تبدیل ہو گئی۔ تو اس خیال کو تقویت ملے گی۔ کہ یوپی کی ہوم ممبری مسلمانوں کے لئے ریزرو ہو چکی ہے ؀

کالی کٹ کا اچھوت ستیاگرہ۔ کالی کٹ کے ایک مندر میں داخلہ کے لئے اچھوتوں نے ستیاگرہ کر رکھا ہے۔ اچھوت جتھے بنا کر مندر میں داخل ہونے کا قصد کرتے ہیں۔ اور پولیس اُنہیں اس جرم میں گرفتار کر لیتی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ

...ں معاملہ میں گورمنٹ کی پالیسی بدل گئی ہے ...ں نے اعلان کر دیا ہے کہ اچھوتوں کو نہیں روکا ...ے گا۔ بلکہ اُن لوگوں کو گرفتار کیا جائے گا۔ جو ...توں کو مندر میں داخل ہونے سے روکیں گے ؎

...ں کا بازار گرم ہے۔ ۲۲ فروری کی خبر ...ر شنگھائی میں جاپانی گولہ باری کا چینی توپ ...ی طرف سے ترکی بترکی جواب دیا گیا۔ ڈیڑھ ...ے بعد جنگ بہت سخت ہو گیا۔ جاپانی سختی ...حملے کر رہے ہیں۔ لیکن چینی بھی ڈٹ کر مقابلہ ...ے ہیں۔ جاپان نے جس طرف بھی پیش قدمی ...چاہی اُسے کامیابی نہ ہوئی۔ البتہ چینی افواج ...سابقہ جگہ سے کچھ آگے بڑھ گئیں۔ چپی ...یانگ وان پر چینی افواج ہی قابض ہیں۔ ...انی افواج نے چھیننے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں ...ناکامی ہوئی۔ جاپانیوں کو مزید کمک بھیجی جا رہی ہے ؎

...یاست کی صورت حالات - ریاست ...وں میں اس کی صورت کیا ہے۔ جموں کی ذیل کی ایک ...رپورٹ سے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے:-

"مڈلٹن رپورٹ کے شائع ہوتے ہی ریاست ...مسلمانوں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔ شرارتی ...عنصر آمادہ بر فساد ہو رہا ہے۔ وجہ یہ کہ رپورٹ ...میں مسلم سازشوں کا پول کھول کر رکھ دیا گیا ہے۔ ...اب مسلمان اس کوشش میں ہیں۔ کہ کسی طرح ...ہندوؤں کو بدنام کیا جائے۔ چنانچہ کہیں تو مسجد ...میں پٹاخہ چل جاتا ہے۔ کبھی کسی مسلمان کے مکان ...پر پتھر گرتے ہیں۔ کبھی مسجد کا دروازہ جل جاتا ہے ...لیکن رپورٹ کی اشاعت سے پہلے ایسی باتیں ...نہیں ہوتیں۔ غرضیکہ مسلمانوں کو اشتعال دلانے ...کی کوشش ہو رہی ہے ؎

...کالی" سے ضمانت - امرتسر کے اکالی اور ...کے پریس سے چھ ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ...ہے۔ جن مضامین پر ضمانت طلب کی گئی ہے۔ ...ان میں کشمیر میں ہندو اور سکھوں پر مظالم کے ...مضامین بھی ہیں ؎

...پنجاب میں آریہ ریلیف فنڈ مصیبت ...زدگان کی امداد کے لئے سب سے پہلا آریہ پرتی ندھی سماج ...

حیدر آباد کے ہندوؤں کا میموریل

ریاست حیدر آباد کی ۸۵ فیصدی ہندو رعایا نے اپنے حقوق کے لئے اپنے حکمران کو ابھی میموریل ہی بھیجا ہے۔ کہ قادیانی ایجنٹ مقیم بمبئی "سالار" کے کالموں میں چلا اُٹھا ہے:-

"اگر سب مطالبات ہندوؤں کی منشا کے مطابق تسلیم بھی کر لئے جائیں۔ تو بھی اس تحریک کو زندہ رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس لئے کہ اس تحریک کی تہ میں مرہٹہ سازش کے تار بچھائے گئے ہیں۔ اور یہ مرہٹہ راج یا ہندو راج قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔ کوئی اصلاح مقصود نہیں" ؎

جب بغاوت کشمیر کے آغاز میں ہی ہندوؤں نے کہہ دیا۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں کے حقوق کی بات محض بہانہ ہے۔ ورنہ یہ پان اسلام ازم کی سکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کشمیر کی ہندو ریاست کا کانٹا نکالنے کی سازش ہے۔ تو قادیانیوں کو اس صداقت کے تسلیم کرنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔ لیکن حیدر آباد کے ہندو اپنی شکایات اپنے حکمران سے رفع کرانے کے لئے میموریل بھیجتے ہیں۔ تو کیوں؟ میں خواہ مخواہ کے مصداق قادیانی بن بلائے میدان میں آ کودتے ہیں۔ اور ریاست کی گورمنٹ کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ "بہترین تدبّر اور معاملہ فہمی کا یہی اقتضا ہوگا۔ کہ اس آگ کو دبایا نہیں بجھایا جائے"۔ حیدر آباد میں کوئی آگ ہوگی۔ تو ریاست کا اختیار ہے کہ اس مشورہ سے فائدہ اُٹھائے۔ لیکن اس وقت ریاست کشمیر کو اس مشورہ سے فائدہ اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ ریاست کشمیر میں اس وقت تک جو کوشش ہے۔ آگ کو دبانے کی ہے۔ لیکن جن قادیانیوں نے آگ لگا رکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ آگ کو دبانے کی نہیں۔ بجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر ریاست کشمیر اس مشورہ سے فائدہ اُٹھا کر آگ کو دبانے کی بجائے بجھانے میں لگ جائے۔ تو قادیانی بتائیں۔ کہ انہیں اپنی ہی تجویز پر عملدرآمد ہوتے دیکھ کر شکایت تو نہ ہوگی؟

...کچھ کام کرتا رہا۔ پھر کام زیادہ ہو جانے پر ایک کمیٹی آریہ ریلیف کمیٹی کے نام سے بنائی گئی۔ جو اس وقت بیرونی سیوا کا کام کر رہی ہے

گوالیار میں قانون دودھ بلواہ - ریاست گوالیار کی اسمبلی نے مسودہ قانون دودھ بلواہ کو منظور کر لیا ہے۔ جس کی رُو سے حدود ریاست میں دودھ بلواہ قانوناً جائز قرار دیا گیا ہے ؎

ڈسٹرکٹ بورڈ کے صدر سارداایکٹ کی زد میں - احمد آباد ڈسٹرکٹ بورڈ کے صدر راؤ صاحب چھوٹے لال کو اپنے ۱۳ سالہ لڑکے کی شادی کرنے پر نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ کیوں نہ آپ کے خلاف سارداایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا جائے؟

آرڈی نینس قانونی شکل میں - بنگال میں تحریک دہشت زدگی کو دبانے کے لئے جو آرڈی نینس جاری تھا۔ اسے بنگال کونسل نے بھاری کثرت رائے سے

...قانون کی شکل دینا منظور کر لیا ؎

کھیڑا کے کسانوں کو نوٹس - کھیڑا (بارڈولی) کے کسانوں کو نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ مالیہ فوراً ادا کرو۔ ورنہ تمہاری زمینوں پر قبضہ کر لیا جائے گا ؎

لاہور میں گرفتاریاں - (لاہور ۲۴ فروری) کانگرس والنٹیرز کے جلوس کو خلاف قانون قرار دے کر منتشر ہونے کا حکم دیا گیا۔ حکم کی تعمیل نہ ہونے پر ۲۵ مستورات اور ۵ والنٹیر گرفتار کر لئے گئے ؎

احرار کی ضمانت ضبط - "احرار" کی پانصد روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی گئی۔ اور مزید دو ہزار کی طلب کی گئی ؎

اچھوت اُدھارک پرچارک پر حملہ - بیل بجواں میں جہاں پہلے بھی اچھوت اُدھار پرچارکوں کو پیٹا گیا۔ میگھوں کو راجپوت برادری کے فیصلہ کے مطابق کنوئیں پر چڑھانے کے لئے مہاشہ رام لال ...

آریہ ودوانوں کا اپورو سمیلن - جیسا کہ سوچت کیا جا چکا ہے۔ ۲۱ سے ۲۳ مارچ تک دہلی میں آریہ ودوت سمیلن ہوگا۔ سواگت کارنی سبھا بن چکی ہے۔ اس کے سدسیہ بن رہے ہیں۔ لیکن کام سنتوش جنک نہیں ہو رہا ؎

سواگت کارنی کی بیٹھک ۲ مارچ رات کے ۷ بجے بمیدان بھون دہلی میں ادھیکاریوں کا نرواچن کرنے کے لئے ہوگی۔ سدسیوں سے نویدن ہے۔ کہ ٹھیک سمے پر پدھارنے کا کشٹ اُٹھائیں ؎

مقامی آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس بیٹھک سے پہلے ہر ایک آریہ سماج اپنے حلقے سے کم از کم بیس سدسیہ بنا کر اس سبھا کو سوچنا دیں۔ جن سماجوں میں رسید بہیاں نہیں پہنچ سکیں وہ منگوا لیں ؎

جن سدسیوں سے فیس کا روپیہ ابھی تک وصول نہیں ہوا۔ وہ کاریالیہ میں پہنچا دیں ؎

یہ پھر لکھ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ سواگت کارنی کے سدسیہ کی فیس پُرشوں سے پانچ روپیہ اور دیویوں سے دو روپیہ ہے۔ اور درشک فیس پُرشوں سے دو روپے اور استریوں سے ایک روپیہ ہے۔ وِدوان بھوجن کا پربندھ تیار کر رہے ہیں۔ اور ہر ایک پربندھ کے سماپتی بھی نیت ہو چکے ہیں ؎

یہ سمیلن آریہ جگت میں اپنے ڈھنگ کا انوکھا ہوگا۔ آریہ جنتا کو اس کے سہیوگ اور ستسنگ سے بھرپور لابھ اُٹھانا چاہیئے ؎

ہمیں یہ بھی آشا ہے۔ کہ مقامی آریہ سماجیں اس سمیلن کی مہتا اور اس کے پرتی اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ادھک اُتساہ اور ویگ سے کام کریں گی۔ اور ۲ مارچ سے پہلے زیادہ سے زیادہ تعداد میں سواگت کارنی کے سدسیہ بنا کر ہمیں سوچت کریں گی۔

(آنند بھکشو سرسوتی منتری سارودیشک سبھا)

...ا گئے۔ تو راجپوتوں کی عورتوں نے موگنگی ڈنڈے ڈانگوں وغیرہ سے اُن پر حملہ کر کے انہیں لہو لہان کر دیا۔ مہاشہ رام لال کا ارادہ مقدمہ دائر کرنے کا ہے ؎

آریہ سماج سناور کا جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷

پرکاش لاہور

۱۷ پھاگن سمت ۱۹۸۸

رشی بودھ اُتسو

آریہ سماج کے اتہاسک پردوں میں رشی بودھ اُتسو وہ پرو ہے جس کے ساتھ آریہ سماج کے جنم کا سمبندھ ہے۔ رشی بودھ دوس وہ پوتر دن ہے۔ جس دن آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کا آتمک جنم ہوا۔ وہ دیانند جس نے بھارت کے اندر وہ جاگرتی پیدا کی کہ جس کے ذریعہ ہر ایک بھارتی سوتنترتا آتمک سماجک مانسک سوتنترتا کی طرف دوڑا چلا جا رہا ہے۔ رشی دیانند کے پرادربھاو کے وقت کے زمانہ سے بودھ کے زمانہ کا مقابلہ کرو۔

آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ ایک انقلاب عظیم ہے۔ جو بھارت کی دھارمک۔ مانسک۔ سماجک اور راج نیتک اوستھا میں آیا ہے۔ آریہ جاتی کی دھارمک اوستھا اتنی ہین ہو چکی تھی۔ کہ کوئی سمجھدار بھارتی اپنے دھرم کے سمبندھ میں عیسائی مسلمانوں کے سامنے سر اونچا نہ کر سکتا تھا۔ جس کا پرنام یہ تھا۔ کہ پڑھے لکھے ہندو دھرمیوں کا تر نوالہ سمجھے جانے لگے تھے۔ مانسک اوستھا کا کچھ نہ پوچھو۔ ذہنی غلامی ہمارے بھاگیہ میں بدی تھی۔ ہمارے مستشک سوتنتر وچار جانتے ہی نہ تھے۔ جو کسی نے لکھ دیا۔ تھا اس کے بنا ہند وچار اور کہنا جانتے ہی نہ تھے۔ سماجک اوستھا اور بھی بری تھی۔ سنسکاروں کی شکل ہی ہم نے بگاڑ رکھی تھی۔ تعلیمی اوستھا بگڑ چکی تھی۔ یگیوپویت سنسکار کا پراچین مریادا کے انوسار ہمارے اندر کیول رسم ماتر رہ گیا تھا۔ سنسکار کے پشچات بالک لٹھ آدی سنبھال کر بنوں کی طرف چل پڑتا تھا۔ لیکن وہ ایک ہی قدم اٹھاتا تھا۔ کہ واپس آنے کے لئے بہن آ سے پرارتھنا کرتی تھی۔

بواہ جاتی کے ادھار کے لئے نہایت اہم سنسکار ہے۔ لیکن اسے ہم نے بچوں کا کھیل بنا رکھا تھا۔ کوئی مریادا نہ تھی۔ کوئی پابندی نہ تھی۔ ایک ایک سال کی عمر کے ننھے بچوں کے بواہ ہو جاتے تھے۔ بلکہ پیدا ہونے والی سنتانوں کے رشتے کر دیئے جاتے تھے۔ گری ہوئی سماجک اوستھا کا یہ کرشمہ تھا۔ کہ جاتی کے سات کروڑ کا انگ انگوں کو اچھوت کہکر ہم نے پرے پھینک رکھا تھا۔ اور ان پر ناقابل برداشت ظلم روا رکھا جاتا۔ کہ دیا کی مورتی۔ گئوئیں۔ گوول اور کیڑوں مکوڑوں تک کو کھانا بہم پہنچانے والی ہندو جاتی اپنے بالک کے پیاسا مارنا پُن سمجھے بیٹھی تھی۔ جس جاتی کی آتمک۔ مانسک سماجک اوستھا اتنی گر چکی ہو۔ اس کی راج نیتک اوستھا کے گرنے کا کسی خبر کو دوش دینا نادانی ہے۔ ہماری گراوٹ نے ہی لٹیروں کو مجبور کیا۔ کہ آ کر اس گری ہوئی جاتی پر راج کریں۔ وہ آئے انہوں نے ہمیں محکوم بنایا۔ اس میں ان کا کیا دوش۔ وہ دوش ہمارا تھا جو ابتدائی انسانی کرتویوں سے غافل ہو گئے۔ گراوٹ کی حد ہو چکی تھی۔ مہا پرلیہ کا آغاز ہو رہا تھا۔ گراوٹ کے جاری رہنے کے یہی معنی تھے کہ آریہ سنسکرتی کا سنسار سے نابود ہو جاتا۔ لیکن پرماتما کو منظور نہ تھا کہ وہ جاتی اور وہ سنسکرتی معدوم ہو۔ جو سرشٹی آرمبھ میں منش جاتی کا نمونہ قائم رکھنے کے لئے پیدا کی گئی تھی۔ پرماتما کو اس کی رکشا منظور تھی اور رکشا کے لئے ایک کامل انسان کی ضرورت تھی۔ جس کا

رشی دیانند

کے وجود میں پرادربھاو ہوا۔ رشی دیانند نے آریوں کی سنتان کو جسے آریہ سنسکرتی بھولا ہوا تھا بتایا۔ کہ تم نے جتنا کچھ پڑھا۔ اور جس کو بھی ہو۔ جاتی نے سنا اور مارگ درشن رشی دیانند کے بتائے مارگ پر چلنا سویکار کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حملہ آوروں کے حملوں سے بچ گئی۔ وہ جو کل اس کے سدھانتوں پر ٹھٹھے اڑاتے تھے۔ آج اسی کے سدھانتوں کے دلدادہ و شیدا ہونے لگے ہیں۔

رشی بودھ اُتسو کا دن اسی رشی کا جنم دن ہے۔ اسی پوتر دن کو ما نو بیج روپ سے آریہ سماج کی بنیاد رکھی گئی۔ جو رشی کا استھاپن اور رشی کے مشن کی پورتی میں لگا ہوا ہے۔ آریہ سماج اپنے پرورتک کا دن منانے کا سہورا استعمال کرے گا۔ کون ابھاگا سماج ہو گا۔ جو اس دن اپنے مندر کو صاف ستھرا کر کے اس کو ہون کی سگندھی سے معطر اور وید منتروں کی دھونی سے پوتر نہ کرے گا۔ کوئی ابھاگا آریہ ہو گا۔ جو اس دن اپنے ہردے مندر کو پاپ کی آلائشوں سے پاک کر کے اس کے اندر سوچھ ویدک جیوتی کی دیہ جوت نہ جگائے گا۔ پرنتو دیانند آریہ سماج تک محدود نہیں۔ دیانند پرتیش ماتر کا ادھکار ہے۔ اور جو جس دھارمک بھاو کا شیدائی ہو۔ وہ اسی بھاو سے اس کی یاد منا سکتا ہے۔

جو ایکیشور وادی ہوں۔ وہ دیانند سے بڑا ایک ایشور وادی اور کس شخصیت میں پائیں گے وہ دیانند کے موحد اعظم ہونے سے اس کی یاد منائیں جو امن کے دلدادہ ہیں۔ وہ دیانند سے بڑھکر امن کا پیغامبر کسی کو نہ پائیں گے۔ وہ بطور شہزادہ امن اس کی سمرتی کو منائیں۔ جو شکشا سنشودھن کے پکشپاتی ہیں۔ وہ اس کرانتی کو دیکھیں جو آریہ سماج نے رشی کے چرن چنہوں پر چلتے ہوئے ورتمان شکشا پدھتی کے اندر پیدا کی ہے جہاں ورتمان شکشا پدھتی غلام پیدا کرنے کی سکیم تھی۔ وہاں رشی دیانند کی شکشا پرنالی نے گورکل کے روپ میں وجود میں آ کر بتا دیا ہے کہ شکشا کا ادیش غلام بنانا نہیں۔ آزادی کا پروانہ بنانا ہے۔

جو سماجک سدھار کے حامی ہیں۔ انہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ دیانند سماج سدھارکوں کا سرتاج تھا۔ آریہ جاتی کی سماجک دشا کی خرابی کو اگر جانا تو اسی نے اور اس کا علاج کیا تو اسی نے۔ آج مسندیہ آریہ جاتی کی سماجک دشا سدھر گئی ہے۔ اور سدھر رہی ہے سب سے بڑھکر آج راج نیتک سدھار کی چرچا ہے۔ دیش کے بہترین دماغ راج نیتک سدھار کے سادھن سوچنے میں لگے ہوئے ہیں۔ مہاتما گاندھی کا جیون اسی کے ہی ارپن ہے۔ پر ان تمام لیڈروں نے دماغ سوزی سے اب تک جو سادھن معلوم کئے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی تو نہیں۔ جو رشی کی مشہور عالم تصنیف ستیارتھ پرکاش میں موجود نہ ہو۔ مہاتما گاندھی نے نمک ستیاگرہ نکالا۔ آریہ سماج کے مخالف کہنے لگے۔ کہ اور تو سب کچھ ستیارتھ پرکاش سے نکالنے کے دعوے باندھتے رہے ہو۔ اور ان میں پورے اترتے رہے ہو۔ نمک ٹیکس کی مخالفت کیسے نکالو گے لیکن نمک ٹیکس کی مخالفت بھی ستیارتھ پرکاش سے نکل آئی۔ اور آچاریہ رام دیو جی نے اس گرنتھ کی پہلی ایڈیشن سے نمک کر ہی نہیں جنگل کرنا کا ...... بھی نکال کر دکھا دیا۔

رشی دیانند کے جیون کا مطالعہ کرو۔ آپ کو نتیجہ پر قیمت ہو گا۔ کہ دیانند اپنے یگ کا ہر پہلو میں بڑا آدمی تھا۔ ایسے بڑے آدمی ہی ہیں۔ جن کے چرن چنہوں پر چل کر جاتیاں اٹھا کرتی ہیں اور انہیں کرم اُنتی کے پتھ کی پتنگ بنا کرتی ہیں۔

کون سا سدھار ہے۔ جس میں دیانند کی جگائی جوتی سے سہائتا نہیں لی جا رہی۔ پرنتو پورنتیہ سپھلتا نہیں ہوئی۔ تو اس کا کارن یہ ہے کہ کرتگیتا کا بھاو موجود نہیں۔ آریہ سماج سے باہر اگر شکشا سدھار ہو رہا ہے۔ اگرچہ ہندی پرچار ہندو یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم ہندی بنانے کے لئے اتسک ہیں۔ اگر گورکل پرنالی کا انوکرن ہو رہا ہے تو دیانند کے نام کی اپیکشا کے ساتھ۔ سماجک سدھار میں پریتن جاری ہے۔ تو رشی دیانند کے نام کو نظر انداز کر کے۔ راشٹر اُنتی کے پریتنوں میں راشٹریتا لفظ بلفظ رشی دیانند کے فرمان پر چل رہے ہیں۔ لیکن انہیں توفیق نہیں کہ جس کا انوکرن کر رہے ہیں۔ اس کے پرتی کرتگیتا کے بھاو پرگٹ کریں۔ جہاں اتنی اکرتگیتا ہو۔ اتنی احسان فراموشی ہو وہاں پر واستوک سدھار کی آشا رکھنا دراشا ماتر ہے۔ اس لئے ہر پرکار کے سدھاروں کے اکانکشیو! یدی سپھلتا چاہتے ہو تو جس سورت سے سدھار کا بیڑا لیا ہے اس کے پرتی کھلے دل کرتگیتا کا بھاو پرکاشت کرو۔ وہ سورت دیانند ہی تو ہے۔ آؤ! اس کا جنم دن منانے میں شردھا اور پریم سے شامل ہو۔ رشی کے جن سدھانتوں کو تم اب تک نہیں سمجھے انہیں رہنے دو۔ رشی دیانند مہا پرش تھا۔ اس کے اندر کیا کوئی خوبی تمہیں نظر نہیں آتی؟ آتی ہے۔ تو جو بھی خوبی نظر آتی ہے۔ اسی کے آدھار پر اس کا جنم دن مناؤ۔

سوراجیہ کے پجاریو! جانتے ہو۔ سوراجیہ شبد تمہیں کہاں سے ملا؟ مانو یا نہ مانو۔ اس شبد کے لئے تم رشی دیانند کے رہین منت ہو۔ تم مہاتما گاندھی کا جنم دن مناتے ہو۔ تم تلک مہاراج کی یاد مناتے ہو۔ تم گوکھلے کے پرتی شردھا کے بھاو پرگٹ کرتے ہو۔ تم دادا بھائی ناروجی کا نام سمرن رکھتے ہو۔ تو بتاؤ دیانند کے نام سے تمہیں کیوں چڑ ہے؟ جس نے سوراجیہ شبد مستعار لے کر دادا بھائی نوروجی نے تمہیں دیا؟ آؤ! رشی دیانند کی یاد منا کر احسان فراموشی کا داغ اپنے ہاتھوں سے مٹاؤ۔

یہ تو ہے ہمارا آریہ سماج سے باہر کے لوگوں سے نویدن۔ آریہ سماج سے کہنا ہے کہ دیانند بودھ اُتسو کے منانے میں۔ جو اُتساہ دکھایا جاتا ہے۔ ہر سال اس میں اضافہ ہونا چاہئے۔ دن ہی نہ منانا چاہئے۔ بلکہ جیسا اکثر آریہ سماجیں مناتی ہیں۔ دیانند سپتاہ منانا چاہئے۔ اس بار بودھ اُتسو

۵ مارچ

کر پڑتا ہے۔ دیانند سپتاہ ۲۸ فروری سے شروع ہوگا۔ جو سماجیں سپتاہ منانے کی ہمت دکھائیں۔ وہ دھنیہ ہیں۔ پرنتو ۵ مارچ کو

رشی بودھ اُتسو

تمام آریہ سماج کو اپور و اُتساہ سے منانا چاہئے جس میں سنکیرتن ہو۔ یگیہ ہو۔ وید پاٹھ ہو۔ دیانند جیون چرتر پڑھا جائے۔ دیانند کے جیون اور کام پر ویاکھیان ہوں۔ آریہ سماج کے لئے ممبر بنانے کا پریتن ہو۔ دلت اُدھار کے لئے وشیش کام کیا جائے۔ ناری کو زیب ملا ہو۔ غرضیکہ استری پُرش بچے۔ بوڑھے۔ نوجوان سب اس اُتساہ سے اس دن کو منائیں۔ کہ دیکھنے والے دیکھیں اور کہیں۔ کہ ہاں آریہ لوگ اپنے گورو کا جنم دن منا رہے ہیں ؛

ویکتیوں کے لئے

یہ تو آریہ سماج کے لئے ہے۔ ویکتیوں کے لئے بھی کچھ کہہ دینا انوچت نہ ہوگا۔ اُتسو منانا دوسروں پر پربھاؤ ڈالنے کے لئے ہے۔ پرنتو آریوں کا کام دوسروں پر پربھاؤ ڈالنا ہی نہیں اپنے ویکتی گت جیون کو بھی پربھاوت کرنا ہے۔ پرتیک آریہ استری پُرش سماج کے پروگرام میں حصہ لے۔ اور پورا حصہ لے۔ پرنتو اس کے ساتھ ساتھ اتنا بھی کرے۔ کہ دیانند سپتاہ میں خاص طور پر رشی دیانند کے جیون کو سامنے رکھکر اپنے جیون کی پرتال کرے۔ جو ترٹیاں جیون میں ملیں۔ ان کو ایک پرزہ کاغذ پر لکھ لے۔ اور پھر انہیں سامنے رکھکر من میں وچارے۔ کہ کن ترٹیوں کو دور کرنے کی ہمت رکھتا ہے۔ اور پھر انہیں دور کرنے کا برت لے۔ برت لینے سے پہلے یہ سمجھ لے کہ برت لے کر توڑ دینے سے نہ لینا اچھا ہے لیکن نہ لینے میں کلیان نہیں۔ کلیان لینے میں ہی ہے اس لئے برت لے تو وہی لے۔ جس کا پالن کر سکے۔ اس طرح ایک ایک کر کے بھی ترٹیوں کو دور کرنے کا سال میں ایک بار برت لے۔ تو وہ اپنے جیون کو پوتر بنا سکے گا ؛

رشی دیانند کا کوئی آدیش تھا۔ تو یہ کہ جیونوں کو پوتر بنایا جائے۔ کوئی کتنے ہی اُچیہ سدھانتوں کا انویائی ہو۔ اگر پوترتا سے دور ہے۔ تو رشی سدھانت کے انوسار وہ اس سے زیادہ پاپی ہے جس کو اچیہ سدھانتوں کا گیان ہی نہیں۔ اس لئے آریو! تم جو رشی کی سدھانت سمپتی کے اُتر ادھیکاری ہو۔ تمہاری بھاری ذمہ داری ہے کہ نیک بنو۔ نیک بننا رشی جیون کے مطالعہ اور اس کے انوسار اپنا آچرن بنانے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے ایک ایک آریہ کا ویکتی گت کرتویہ ہے۔ کہ رشی بودھ اُتسو کے دن اور دیانند سپتاہ میں ایکانت میں۔ بیٹھ کر وید کا سوادھیائے کرے۔ رشی جیون پرچار کرنے اور اپنے جیون کی ترٹیوں کو دور کرنے کا برت لے۔ اگر آریہ جاتی کے ویکتی اور سماج اس طرح اس دن کو منائیں گے۔ تو یاد رکھو کہ واستوک اُتسوں کی رشی ان پر اور ان کی سماج پر پرماتما کی طرف سے ہوگی۔ اور سب کا کلیان ہوگا ؛

وید پرچار اور شُدھی فنڈ

رشی بودھ اُتسو اور ویر اُتسو آ رہے ہیں۔ ان دونوں اُتسوں کا اُتساہ سے منانا آریوں کا جو کرتویہ ہے اسے تو وہ پالن کریں گے ہی۔ پرنتو اس کے ساتھ ایک اور کرتویہ بھی ہے۔ اور وہ ہے ان دونوں تاریخی دنوں کو وید پرچار اور شُدھی کے مشنوں کے لئے دھن کا دان ؛

رشی بودھ اُتسو کو وید پرچار کے لئے اور خصوصاً چار آنہ ندھی کے لئے ہر ایک آریہ کو دان دینا چاہئے۔ چار آنہ ندھی کے لئے رشی اُتسو کا دن مقرر ہے۔ پرنتو جن سماجوں یا جن آریہ استری پُرشوں نے رشی اُتسو کے دن اس کرتویہ کا پالن نہ کیا ہو۔ وہ رشی بودھ اُتسو کے دن چار آنہ پرتی ویکتی دے کر اپنا کرتویہ پالن کریں ؛

شہید اکبر پنڈت لیکھرام شُدھی کے مشنری تھے۔ ان کے یادگاری دن شُدھی فنڈ میں یتھا شکتی پرتیک شُدھی پریمی کو دان دینا چاہئے۔ آریوں کا اُتساہ اس دان دینے سے بھی جانا جائے گا۔ جو وہ ان دونوں پُنیہ اُتسوں کو دیں گے۔ اگر وید پرچار کے لئے رشی بودھ اُتسو پر اور شُدھی فنڈ کے لئے ویر اُتسو کو خاصی رقوم جمع نہ ہو گئیں۔ تو آریوں پر یہ دوش آئے گا کہ وہ وید پرچار یا شُدھی کی باتیں ہی کرتے ہیں ان سے انہیں عملی ہمدردی نہیں ؛

آریو! دیکھنا اس دوش کا دوشی نہ بننا۔ اور رشی بودھ اُتسو کو وید پرچار فنڈ اور ویر اُتسو کے دن لیکھرام میموریل (شُدھی) فنڈ میں دل کھول کر دان دینا ؛

کشمیر کے پیڑتوں کی سہائتا

کشمیر کے پیڑتوں کی سہائتا کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کی اپیل کا جواب آریہ سماجوں سے مل رہا ہے اس سمے تک ۲۳۹۰ روپیہ آ چکا ہے۔ لیکن کام بھاری ہے۔ اس کے لئے یہ رقم بہت تھوڑی ہے ریاست کے اندر پیڑتوں کی سہائتا کا کام اس سمے آریہ سماج میرپور اور کوٹلی اُتساہ پوروک کر رہے ہیں۔ جہاں سینکڑوں پیڑت پناہ گزین ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے انہیں دھن دوارہ جن کی سہائتا دی جا رہی ہے۔ اس سمے سامان بھیجنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ حالات ۲۲۲

"پرکاش" کا گوروکل نمبر

دو نمبر اور۔ اور تیسرا نمبر گوروکل نمبر ہوگا۔ جو گوروکل مہوتسو سے جو ایسٹر کے دنوں میں ۲۵ سے ۲۸ مارچ کو ہوگا۔ ایک ہفتہ پہلے چھپ کر پرکاشت ہو جائے گا ؛

گوروکل نمبر گوروکل شکشا پرنالی کی واستوک اوستھا کو آپ کے سامنے رکھے گا ؛

گوروکل نمبر گوروکل شکشا پرنالی کی خوبیوں پر ماہران تعلیم کے نہایت قیمتی مضامین آپ کے سامنے رکھے گا ؛

گوروکل نمبر گوروکل کے متعلق نامی شعراء کے کلام آپ کی نذر کرے گا ؛

گوروکل نمبر ہر لحاظ سے ایسا پرچہ ہوگا۔ جو گوروکل شکشا پرنالی کے متعلق آپ کی واقفیت میں کافی اضافہ کرے گا ؛

گوروکل پریمیوں کا کرتویہ ہے۔ کہ اس نمبر کی کافی تعداد میں کاپیاں منگوا کر اسے پبلک ہاتھوں تک پہنچائیں۔ تاکہ گوروکل شکشا پرنالی کا سندیش عوام تک پہنچے ؛

اس خیال سے کہ اس کی خریداری کسی کو گراں نہ گذرے قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ایک آنہ ہی ہوگی۔ آریہ سماجوں کو بھاری تعداد میں آرڈر دے کر گوروکل پرچار کا یش لینا چاہئے پرکاش کے پریمیوں کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ کہ گوروکل نمبر سے نئے خریدار بنائیں۔ اور نئے خریداروں سے چار روپیہ ایک سال کی قیمت وصول کر کے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اس سے اخبار جلدی جاری بھی ہوگا۔ اور تین آنہ کی بچت بھی ہوگی ؛

گوروکل نمبر کے بعد کا نمبر گوروکل اُتسو نمبر ہوگا۔ جس میں گوروکل اُتسو کا پورا ورتانت دیا جائے گا۔ جو بھائی گوروکل نمبر کا ایک پرچہ منگوانا چاہیں۔ وہ ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ ارسال کریں۔ جو گوروکل نمبر اور گوروکل اُتسو نمبر دونوں منگوانا چاہیں۔ وہ ۲/ کے ٹکٹ ڈاک ارسال کریں۔ ایک بار بھیجنے سے انہیں سوا آنہ کے لفافہ کی بچت ہوگی ؛

ویر سپتاہ کا پروگرام

ویر سپتاہ کا آغاز ۵ مارچ شنی وار شیوراتری سے ہوگا جو ۱۰ مارچ بدھ وار کو ویرتیج کے دن جس دن شہید دھرم پنڈت لیکھرام جی کا شہیدی اُتسو ہوتا ہے ختم ہوگا۔ پروگرام مندرجہ ذیل رکھا جاوے۔

۵ مارچ شیوراتری۔ پراتہ کال سنکیرتن ہو۔ جس میں ایشور پرارتھنا اور رشی دیانند کے کارج اور آریہ سماج کے سمبندھ میں بھجن گائے جائیں۔ سب آریہ نر ناری مل کر جوش اور پریم سے سنکیرتن میں بھاگ لیویں۔ سنکیرتن ختم ہونے پر جلسہ کیا جاوے۔ جس میں رشی دیانند کے جیون پر ویاکھیان کرائے جاویں اور کوتائیں ہوں۔ پھر چار آنہ فنڈ کے لئے اپیل کی جائے۔ جس میں ہر ایک نر ناری کم از کم فی کس ۴ر کے حساب سے دان دے۔ سائنکال وید کے سوادھیائے کا پربندھ کیا جاوے۔ جمع شدہ دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کو ارسال کر دیا جاوے ؛

۶ مارچ سے ۹ مارچ تک ہر روز سائنکال سماج مندر میں وید کے سوادھیائے کا پربندھ کیا جاوے۔ جہاں اُپدیشک نہ مل سکے۔ وہاں کوئی آریہ سبھا سد ہی وید کے کسی بھاگ کو کتھا روپ میں اُپستھت نر ناری کے سنمکھ سناویں ؛

۱۰ مارچ کو شہید اکبر دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی سمرتی میں جلسہ کیا جاوے۔ پنڈت جی موصوف کے جیون اور کام کے سمبندھ میں نظمیں اور لیکچر کرائے جاویں۔ آریہ پُرش یہ برت دھارن کریں۔ کہ وہ سوادھیائے اور لیکھ کے کام کو ترقی دیں گے۔ آخر میں لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے اپیل کی جاوے۔ اور اس کے لئے کافی سرمایہ جمع کیا جاوے۔ تاکہ پنڈت جی کی وصیت کے مطابق تحریر کے کام کو جاری رکھا جا سکے۔ جمع شدہ دھن فوراً آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور میں بھیج دیں۔ علاوہ ازیں اس سپتاہ سے آریہ نر ناری یہ برت دھارن کریں۔ کہ وہ ضرور آریہ بھاشا (ہندی) سیکھیں گے۔ اور سیکھنا شروع کر دیں۔ تاکہ آریہ گرنتھوں کو وہ اپنی بھاشا میں پڑھنے اور سمجھنے کے یوگیہ ہو جاویں۔ پرتی دن نیم پوروک سوادھیائے جاری کرنے کا برت بھی دھارن کریں۔ اس پر عمل شروع کر دیا جاوے۔ سبھا کے جاری کردہ ماسک پتر "آریہ" (ہندی) اور آریہ مسافر (اردو) کے گراہک بنیں ؛

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور) ؛

منشی جوالا پرشاد کا افسوسناک انجام

منشی جوالا پرشاد وکیل کان پور۔ کانپور کی سماجک سرگرمیوں کی جان تھے۔ آریہ سماج کانپور میں آپ نہایت سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ ڈی اے وی کالج کان پور کی نمایاں ترقی میں آپ کا بھاری حصہ تھا۔ آپ کی طبیعت علیل تھی۔ بصارت جواب دے رہی تھی۔ آپ ۲۸ فروری کو گھر سے نکلے اور باوجود تلاش بسیار مل نہیں سکے۔ خیال یہ ہے۔ کہ اُن کا انجام بھیانک ہو چکا ہے۔ اور وہ اس سنسار میں نہیں ہیں۔ اُنہوں نے آتم ہتیا کر لی۔ یا کسی حادثہ سے گنگا کی بھینٹ ہو گئے۔ یہ ایشور جانے۔ پرنتو اتنا ہم جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کان پور ایک پرانے اور انتھک کارکن کی خدمات سے محروم ہو گیا ہے جو افسوس کی بات ہے۔

سناتن پرتی ندھی سبھا کی ویوستھا

ریاست کشمیر میں باغی مسلمانوں نے ہندوؤں پر جو اتیاچار کئے۔ اُن میں ایک یہ بھی ہے۔ کہ کئی ہندو استری پرش بچوں کو موت کا ڈر دکھا کر مسلمان بنایا گیا۔ اور زبردستی اُن کو اپنے دھرم سے بھرشٹ کیا گیا۔ سناتن دھرمیوں کا اس وقت تک اُن لوگوں سے جنہوں نے خواہ کسی کارن سے دھرم چھوڑ دیا ہو۔ جو سلوک رہا ہے وہ یہی ہے۔ کہ اُنہیں پرائشچت کا کوئی موقعہ نہیں دیا گیا۔ جو گئے وہ ہمیشہ کے لئے گئے۔ لیکن کشمیر کے ایسے لوگوں کے معاملہ میں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے ودوت پریشد نے پرانک دھرم کی پرانی روایات کو جواب دے کر یہ ویوستھا دی ہے کہ ایسے ہندو جن کو موت کا ڈر دکھا کر اس وقت زبردستی مسلمان بنایا گیا ہے۔ اپنے آپ کو ہندو سمجھیں جن کے یگیوپویت توڑے گئے ہیں۔ وہ نئے پہن لیں۔ اور ہندو سماج ایسے لوگوں سے کسی قسم کی نفرت نہ کرتے ہوئے اُن کے ساتھ پہلے کی طرح سلوک کریں۔

سناتن دھرم ودوت پریشد کا یہ فیصلہ پرشنسنیہ اور انوسرنیہ ہے۔ اور پرانک ماترسبھا کر تویہ ہے۔ کہ وہ اسے کریاتمک روپ دینے کے لئے پرسا پریتن کریں۔

سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا سے ایک سوال

پرنتو اس سلسلہ میں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا سے ایک سوال ہے۔ کہ جب آپ نے اس اصول کو مان لیا۔ کہ جو جبر سے مسلمان بنائے گئے ہیں وہ بغیر کسی پرائشچت کے ہندو ہیں۔ اور اُن سے ہندوؤں کا سا سلوک ہونا چاہئے۔ تو جو لوگ آج سے سالوں یا صدیوں پہلے جبراً مسلمان بنائے گئے۔ ان کی اوستھا میں یہ ویوستھا لاگو کیوں نہیں ہوتی۔

ان ہندوؤں۔ جو موجودہ بغاوت کشمیر میں مسلمان بنائے گئے۔ اور اُن ہندوؤں کے درمیان جو آج سے سالوں یا صدیوں پہلے کشمیر میں ہی یا دوسرے پرانتوں میں ایسے ہی حالات میں مسلمان بنائے گئے کوئی امتیازی بات نہیں۔ سوائے وقت کے کہ یہ آج بنائے گئے۔ اور وہ کچھ عرصہ پہلے۔ پھر کیوں نہ ایسے تمام لوگوں پر یہ ویوستھا حاوی ہو۔ اگر سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا اس ویوستھا کو مناسب وسعت دے دے اور ویوستھا کا فیصلہ اسے نکل کر کریاکھشیتر میں پورن روپ سے آ جائے تو ہندو آکاش منڈل پر پولیٹکل مصائب کے جو بادل چھا رہے ہیں۔ وہ چھن میں چھن بھن ہو جائیں۔ اس جرأت کے لئے کسی دشیش پریتن کی ضرورت نہیں۔ کیول ذہنیت بدلنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے بدلنے کی کوشش سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا نے کر ہی دیا ہے۔

ویر تیج اور شورا تری کی تیاری میں لگ جاؤ

ویر سپتاہ کا پرارمبھ شوراتری سے ہو گا۔ رشی دیانند نے بودھ استھا میں سنسارک بندھنوں کو کاٹ کر اپنے سوادھیائے کو جاری رکھنے کے لئے جس ویرتا کا پریچے دیا تھا۔ ہمیں اس کا سمرن کرتے ہوئے اس سپتاہ میں سوادھیائے سمین کر کے سوادھیائے کرنے کا سنکلپ کرنا چاہئے۔ اس سوادھیائے سمیلن میں مندرجہ ذیل کاریہ ہونے چاہئیں:-

(۱) سوامی دیانند جی کی زندگی پر لیکچر دئے جائیں۔

(۲) ہر ایک آریہ سبھاسد کو وید پڑھنے کا ابھیاس کرنا چاہئے۔ اس کے لئے آریہ بھاشا سیکھنا ہر ایک سبھاسد کے لئے لازمی ہونا چاہئے۔

(۳) اس سوادھیائے کی پرورتی کو بڑھانے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماہواری پتر "آریہ" بھی ہر ایک آریہ گھر میں ہونا ضروری ہے۔

(۴) ہر ایک سماج میں ویدک سوادھیائے منڈل بنا کر سوادھیائے شیل سبھاسدوں کو ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کرنا چاہئے۔

(۵) جن سماجوں میں یوگیہ لیکچرار یا پنڈت نہ ملیں۔ اُنہیں چاہئے کہ ماسک "آریہ" کے خاص نمبر کو منگا کر اس سوادھیائے سمیلن میں اس کی سہائتا سے لیکچر دلائیں پڑھیں اور سنیں۔

(۶) ہر ایک آریہ سماج میں اس وقت یجروید کے شو سنکلپ سوتروں کا ارتھ سہت پاٹھ ہونا چاہئے۔ آریہ کے خاص نمبر میں اس سوتر کا ارتھ کیا گیا ہے۔

ویر سپتاہ

۵ مارچ سے ۱۱ مارچ تک جو ویر سپتاہ منایا جائے۔ اس میں حسب ذیل پرستاو پاس کئے جائیں۔ (۱) کہ ہر ایک آریہ سماج میں سہائتا روپ سے ایک ویردل بنایا جائے۔ جس کے سبھاسد باقاعدہ بھرتی کئے جائیں۔ ان ویردل کا کام یہ ہو گا۔ کہ وہ ہر شادی غمی دکھ سکھ کے موقعہ پر لوگوں کی بلا تمیز مذہب و ملت سیوا کریں۔

(۲) تمام آریہ سبھاسدوں کو شہید دھرم پنڈت لیکھرام جی کے مشن کو ترقی دینے کے لئے جہاں خود پنڈت جی کی عالمانہ کتب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ وہاں جو آریہ بھائی لیکچر دے سکتے ہوں اُنہیں لیکچر دے کر پنڈت جی کی وصیت کے انوسار لیکچر کے کام کو جاری رکھنا چاہئے۔

(۳) اس سپتاہ میں شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کے یادگاری فنڈ یعنی لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے خاص طور پر دھن جمع کیا جائے۔ ہر ایک سبھاسد کو کم از کم ایک روپیہ ضرور ہی دان دینا چاہئے۔ ویر کاشن ودبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گرودت بھون لاہور)

خدا قسم کھاتا ہے

ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ قسم وہ شخص کھاتا ہے۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ میری بات کا اعتبار نہیں کیا جا رہا۔ جس کی زبان کا اعتبار ہو اُسے نہ قسم کھانے کی ضرورت ہے۔ نہ اس سے کوئی قسم کا مطالبہ کرتا ہے۔ اگر خدا قسم کھاتا ہے۔ تو اس کا مقصد یہی ہے۔ کہ اُسے اپنی بات کے اعتبار دلانے کے لئے اس کی ضرورت ہے۔ وہ خدا ہی کیا۔ جسے اندیشہ ہو۔ کہ اس کی بات کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔ لیکن قرآن کا خدا قسم کھاتا ہے اس کا اقرار احمدیوں سی مصلح اسلام جماعت کو بھی ہے۔ چنانچہ پیغام صلح (۵ فروری) تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ

"قرآن میں اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہ پر قسم کھائی ہے"

قسم بھلے آدمیوں کا شیوہ نہیں۔ اس نے درس قرآن پر نوٹ لکھنے والے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اس کی شدت کم کرنے کے لئے قسم کو گواہ سے بدلنے کی جدت سے کام لیا ہے۔ لیکن جہاں تک اعتبار کا تعلق ہے قسم کھانے اور گواہ پیش کرنے میں چنداں فرق نہیں۔ دونوں صورتوں میں عدم اعتماد کا بھاو موجود ہے۔ اگر کوئی شخص قسم کھاتا ہے تو یہ یقین دلانے کے لئے کہ اس کا اعتبار کیا جائے۔ اور اگر کوئی گواہ پیش کرتا ہے۔ تو اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ قرآن کا خدا ہر حالت میں اپنے اعتبار کا یقین نہیں رکھتا۔ جو سچے خدا کی شان کے شایاں نہیں۔ پس جہاں تک قسم کا معاملہ ہے۔ قرآن خدا کی ذات سے وہ انصاف نہیں کر سکا۔ جو ایک خدا پرست کو کرنا چاہئے۔

قرآن میں بدھ بھگوان

سائل کے جواب میں کہ کیا بدھ کو نبی مانا جا سکتا ہے۔ اور مانا جا سکتا ہے۔ تو کیا آپ بتائیں گے۔ کہ قرآن کی کس آیت میں اس کا ذکر آیا ہے معاصر لائٹ لکھتا ہے۔ کہ قرآن میں ایک نبی کا بطور ذوالکفل یعنی کفل کا باشندہ ذکر آیا ہے۔ جو کپل کی عربی شکل معلوم ہوتا ہے۔ اور کپل وہ مقام ہے۔ جہاں بدھ کا جنم ہوا تھا۔ لائٹ، اپنی اس جدت کے لئے سارے مسلم جگت کے شکریہ کا مستحق ہے اگر ہاتھوں لائٹ یہ بھی بتا دیتا۔ کہ کپل کے اس نبی کا ذکر قرآن میں کس سلسلہ میں آیا ہے۔ اور اس کے سدھانتوں کے متعلق قرآن کا کیا فرمان ہے تو وہ بدھوں کے شکریہ کا بھی مستحق ہو جاتا۔

اسلامی طلاق کے خلاف بغاوت

مصر میں اسلامی طلاق کے خلاف بغاوت زور پر ہے۔ چنانچہ ہندی مسلم پریس شاکی ہے۔ کہ اسلام نے طلاق کی جن شرائط کے ساتھ اجازت دی تھی اُن کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ جس کے نتائج مسلم پریس کا بیان ہے بہت خطرناک نکل رہے ہیں۔

حاصل: اسلامی طلاق عورت کے خلاف ہے۔

ہی ہے۔ اسلامی خانہ داری میں مرد کے حقوق ہی حقوق ہیں۔ اور عورت کے فرائض ہی فرائض یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصر کی عورت اس صورت حالات کو بدلنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ وہ ایسا قانون بنوانا چاہتی ہے۔ کہ ایک تو طلاق کی کثرت رکے اور دوسرا مطلقہ عورتوں کو اُنکے خاوندوں سے نان و نفقہ دلایا جائے۔ مصری مسلم عورت کی یہ خواہش قابل مذمت نہیں۔ لیکن چونکہ شریعت کے خلاف ہے۔ اس لئے ہندی شرعی مسلمانوں کو اس کی مذمت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن ایک مسلمان بطور انسان اپنی ہم مذہب بہنوں کے اس مطالبہ پر اگر غور کرے تو اسے اس میں معقولیت نظر آئیگی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ معقولیت پسند انسان وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں مصری کیا ٹرکی ایران وغیرہ اسلامی ممالک کی مسلمان عورتوں کے اس مطالبہ سے ہمدردی رکھتے ہیں ؛

یُوپی سبھا کی آگیا!

ریاست حیدر آباد میں ویدک دھرم پرچار کے راستہ میں جو روکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ اور یو پی کی سماجوں کے نگر کیرتنوں پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ ان پر یو پی پرتی ندھی سبھا نے آگیا پتر شائع کی ہے۔ کہ اُن کے خلاف اظہار مذمت کے لئے پرانت کی آریہ سماجیں ۲۸ فروری کو جلسے کر کے پرستاو پاس کریں ؛

قادیانی خلیفہ کی انگریز پرستی

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز پرستی میں خوب شہرت حاصل کی۔ اُن کے جانشین مرزا محمود احمد بھی ظاہراً اپنے باپ کے نقش قدم پر چل کر انگریز پرستی کا ثمرہ دونوں ہاتھوں سے اڑا رہے ہیں۔ لیکن اُن کا باطن اُنکے خطبہ ذیل کے اقتباس سے ظاہر ہے۔ جو ۔ فروری کو آپ نے اپنے مریدوں کو دیا۔ فرمایا :۔

"پہلے یہ مفاسد مسلمانوں کی اقتصادیات کو تباہ اور تجارت کو برباد کر کے نقصان پہنچائے گا وہ پہلے فوجوں سے حملہ نہیں کرے گا۔ بلکہ پہلا کام اس کا یہ ہوگا۔ کہ تجارتی سامان لے کر اسلامی ممالک میں جائیگا۔ وہاں بنک وغیرہ کھولیگا۔ اور اقتصادیات پر قابض ہو جائے گا۔ اور دیکھ لو یوروپین اقوام ابتدا میں ہوتی ہیں۔ اسی طرح پہنچتی ہیں پہلے تجارت کے سامان لے کر گئے اور آہستہ آہستہ اقتصادیات پر قبضہ کر لیا۔ سود پر روپیہ دیا اور اس طرح اسلامی حکومتوں کو کمزور کرتے رہے گویا اسلام نے جو ربوبیت کا نظام قائم کیا ہے اسے توڑ دیا۔ پھر فرمایا ملک الناس ربوبیت

اسلامی سلطنتوں کو انہوں نے اسی طرح قبضہ میں کیا ہے۔ افریقہ میں پہلے پہل یہ لوگ کانچ کی چوڑیاں لے کر گئے۔ وہاں کے جاہل لوگ اسے قیمتی چیز سمجھ کر سونا اور ہیروں کے بدلے لیتے تھے۔ اور آخرکار یہ لوگ وہاں قابض ہو گئے۔ اسی طرح ایران عرب ٹرکی وغیرہ مقامات پر بھی تجارتی کوٹھیاں قائم کر کے اپنا اثر و نفوذ قائم کیا۔ اور پھر دوسرا قدم یہ تھا کہ

شروع کریں گے۔ اور نیا فلسفہ اور نئی تعلیم پیش کر کے مذہب کو برباد کرنے کی کوشش کریں گے کالجوں وغیرہ میں تعلیم کے ذریعہ مسلمانوں کے مذہبی عقائد کو برباد کریں گے اور سب کچھ جو ہوگا اور مکاری کے ذریعہ ہوگا۔ چنانچہ فرمایا۔ یہ سب کچھ فتنہ ڈالنے والی ہستی کی شرارت سے ہوگا۔ جو پیچھے رہ کر کام کریگی۔ وہ حکومت کریں گے

کے قبضہ کے بعد ملکیت شروع ہوتی ہے۔ یوروپین لوگ پہلے تجارت کے ذریعہ ملک میں داخل ہوتے ہیں۔ پھر حکومتیں قائم کر لیتے ہیں چنانچہ دیکھو مصر۔ افریقہ ہندوستان وغیرہ سب

اپنی بادشاہتیں قائم کر لیں اور اس طرح اسلام کے سیاسی تمدن پر قابض ہو گئے۔ اس کے بعد فرمایا۔ اِلٰہ النّاس بادشاہتیں قائم کرنے کے بعد پھر مذہب میں دخل اندازی

تو لوگوں پر ظاہر یہ کریں گے۔ کہ ہم تو تمہارے ہی فائدہ کے لئے کرتے ہیں۔ چونکہ تم ملک کا انتظام نہیں کر سکتے۔ اس لئے تمہارے فائدہ کی خاطر ہی ہم نے یہ بوجھ اُٹھایا ہوا ہے۔ غرض ہمیشہ اُن کا حملہ خناس کے طور پر ہوگا۔ ذراسی آگ لگائی اور پیچھے ہٹ گئے۔ زیادہ کا اظہار نہیں کریں گے۔ پھر فرمایا کہ وہ بڑے لوگوں کو بھی تباہ کر دیں گے۔ اور چھوٹوں کو بھی یہاں تک کہ اسلام کا سارا تمدن تباہ کر دیں گے"۔

(الفضل ۱۸ فروری) ؛

قادیانی خلیفہ کانگرسیوں کو باغی اور گردن زدنی قرار دیتا ہے۔ لیکن ان سطور میں مرزا جو کہہ گئے کوئی کانگرسی اس سے زیادہ کیا کہیگا ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ کانگرسی اپنے بیگانوں سب کے سامنے ایک ہی بات کہتا ہے لیکن قادیانی خلیفہ اپنے پولیٹیکل آقاؤں کے سامنے اُن کی وفاداری کا دم بھرتا ہے۔ لیکن اپنے مریدوں کے سامنے حکومت پر نکتہ چینی کی جرأت دکھا سکتا ہے ؛

اسلام کی توہمات پرستی

اسلام لاکھ دعوے توحید کرے۔ لیکن توہمات پرستی میں اس کا درجہ تمام مذاہب عالم سے بلند نہیں تو کسی سے پیچھے بھی نہیں۔ دیکھئے حضرت محمد کے متعلق اس کی کیا تعلیم ہے :۔

"جب کبھی لشکر کو پانی کی ضرورت ہوئی۔ حضرت نے کبھی کسی ظرف میں ہاتھ رکھدیا۔ جس سے پانی جوش مارنے لگا۔ کبھی خشک کنوئیں میں کلی دی۔ کبھی ایک آدھ مشک یا دو چھاگل میں برائے نام تھوڑا سا پانی منگوالیا۔ غرضیکہ جس طرح چاہا تھوڑے سے پانی کو غیبی مدد سے اتنا کثیر بنا دیا کہ ہزارہا انسان و حیوان اس سے سیراب ہوئے کبھی ایک اشارہ سے ابر نے فوراً آکر مشک بار کافی پانی برسا دیا۔ کبھی ایک روٹی۔ جو ایک آدمی کو کفایت کر سکتی تھی۔ دست مبارک کی برکت سے اسی مخصوص کو کافی ہوتی۔ اور پھر بھی بچ رہتی۔ کبھی ایک پیالہ دودھ ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہو گیا ؛

بارہا حضرت کے دست مبارک میں کنکریوں سے تسبیح اور رسالت کی گواہی سنی گئی۔ ایک کنکر کا ستون تھا۔ جس کے پاس حضرت کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب ممبر خطبہ کے لئے تیار ہوا اور حضرت اس پر تشریف لے گئے۔ تو ستون بآواز بلند رونے لگا۔ جس کو تمام حضار مجلس نے سنا۔ پھر جب حضرت نے اس کو تسکین دی تو چپ ہوا۔" (اہلحدیث ۵ فروری) ؛

کشمیر دے دُکھ

(از پرسدھ پنجابی کوی سری گیان چند جی دھون)

دنیا دیکھ کشمیر دی بھیڑی نیناں نیر بہایا
اتّا چار سُنے دِل اُپرّ غم دا بدّل چھایا
ہوگئے کھ نے لکھاں والے ایسی آئی تباہی
کل جو کھیڈے نال لکشمی آج نہ پلّے پائی

بھگے سڑے تے جاناں گئیاں بڑیاں آفتاں آئیاں
ہندو راج "چ" ہندوآن اُتے غیراں لُٹاں پایاں
لاہ لئے کیس تے چوٹیاں غیراں دل نوں پین کڑلاں!
کھوٹا راج مخول اوہ راجہ جتھے ایسیاں گلّاں

اَنھی پئی جو وِچ ریاست ہر کوئی سُن کے روندا
ڈنگا وال نہ ہوون دیندا جے میں راجہ ہوندا
ہُن وی گھٹ کراں نہ کِسّنی قوم دی لاواں کنارے
شعراں نال میں شیر بناواں مُڑکے ہندو سارے

بن جاون جے ارجن وانگوں ہندو ویر ایہہ سارے
سَو نہہ ربّ دی سبھناں تائیں دِنے وکھائیے تارے
عمل کرن جے گیت اُتّے دُکھ نہ آون نیڑے
ہووَن پار سکنتاں اندر ساڈے ڈُبدے بیڑے
ڈوبیا اے خود غرضیاں ساڈوں کسے تے دوش نہ رائی
بیڑی ٹھمن گھبیراں دے وِچ گیان ہے آپ پھسائی

آریہ مہا سمیلن بریلی

پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی سبھاپتی کا بھاشن

پیار سمبک شبدوں کے بعد شری سبھاپتی جی نے آریہ سماج کے وستار کو ان شبدوں میں ورنن کیا۔

آج آریہ سماج اپنی آیو کے ۵۵ ویں ورش میں ہے۔ اس چھوٹی اوستھا میں ہی آریہ سماج کا اچھے پرچار کاریہ میں خوب چلتا ہوئی ہے۔ اس سمیہ بھو منڈل میں ۱۶۸۶ آریہ سماج اور ۱۳ پرانتیہ پرتی ندھی سبھائیں ہیں۔ ان میں سے ۴ پرتی ندھی سبھائیں بھارت ورش سے باہر ہیں۔ ان پر ایک سارودیشک آریہ سبھا ہے۔ جس کے دوارا آریہ سماج کی سمست شکتی کیندرت رہتی ہے۔ سمست آریوں کی تعداد ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے رو سے دس لاکھ سے اوپر ہے ؛

آریہ سماج کا پرچار کاریہ کرنے کے لئے ۱۷۱ ویدنک ۲۲۰۔ انویتنک اپدیشک ۱۳۱ سنیاسی اور ۳۰۷ سبھائیں مقرر ہیں۔ ۲۸ گوروکل ۱۰ کالج ۲۰۰ ہائی سکول ۱۵۱ مڈل سکول اور پرائمری سکول تین کنیا گوروکل ۴ کنیا کالج اور ہائی سکول اور ۷۰۰ کنیا پاٹھشالائیں ۳۰۰ سنسکرت پاٹھشالائیں اور ۳۲۲ دلت پاٹھشالائیں ہیں۔ جن میں ۹۱۵۴۷ بالک اور بالکائیں شکشا پاتی ہیں۔ ان سنستھاؤں کے چلانے میں آریہ سماج کو بیس لاکھ سے کچھ زیادہ دھن سالانہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ ۳۷ اناتھ آلیے ہیں ۱۲ ودھوا آشرم اور ایک پرسوا آشرم ہیں ؛

آریہ سماج کے تیس پریس ہیں۔ جن میں سے پچاس سے اوپر سماچار پتر ہندی۔ گجراتی۔ تیلگو۔ سندھی انگریزی اور اردو آدی بھاشاؤں میں نکلتے ہیں۔ ایک سوپرکاش گرنتھ اور کتب فروشی کے کاریالیہ ہیں۔ علاوہ ازیں ۱۱ اندر کت آشرم۔ سادھو اور ورن پرستھ آشرم اور یوگ منڈل آدی ہیں۔ ۳۷ شدھی اور شاکھا۔ شدھی سبھائیں۔ ۴۳ دلت اور اچھوت ادھار سبھائیں ایک آریہ کواپریٹو بنک لکھنؤ ہے۔ جس کی برانچ آگرہ میں ہے ؛

آریوں اور آریہ سنستھاؤں کی سنکھیا کے ورنن کے بعد آپ نے آریہ سماج کے سدھار کاریہ کے سمبندھ میں سوشل سدھار کی مد میں دلت ادھار اور جنم جات پات توڑنے آدی کی سرگرمیوں کا ذکر کرنے کے پشچات آنترک سدھار سمبندھی کاریہ کے ورشیہ میں ان شبدوں میں تلخ سچائی کا اظہار کیا۔ اس سمبندھ میں جنم کال ہی سے جو اوسیتا آریہ سماج کے سدسیوں سے دور ہے۔ وہ ناقابل معافی ہے۔ دوسروں کے سدھار کی دھن میں وہ اپنا سدھار بھول گئے۔ جہاں دیکھو وہ لیس بازی ملے گی۔ ترک رشی ترنشت ۔ کا

ابھاؤ ترک کے سامراجیہ میں جو آریہ سماج نے سفاپت کر رکھا ہے۔ شردھا اور وشواس کا کوئی ستھان نہیں اس لئے ایشور وشواس آستک بدھی اور بھگتی پریم کی بہتات سے۔ جو تیج اور کانتی کی جھلک چہروں سے دکھائی دیا کرتی ہے۔ اس سے زیادہ تر آریوں کے چہرے خالی ملیں گے۔ ترک برا نہیں۔ ترک نہ ہونے سے منش اندھ وشواسی ہو جاتا ہے۔ پرنتو اس ترک کے ساتھ ہمارے اندرونی پرشارتھ کا خاتمہ نہیں ہو جانا چاہئے۔ ہمیں سمجھنا چاہئے۔ کہ ترک سے بھی اونچی دستور کوئی اندر ہے۔ جسے اپنشدوں میں ندھی دھیاسی (INTUITION) کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے بنا ترکشیل کی پیاس کی ترپتی نہیں ہوتی۔ یہی کارن ہے۔ کہ آریہ سماج میں اس ابھاؤ کا انوبھو کر کے کئی آریہ سماج کے سبھاسد ترک کو خیرباد کہہ کر ایسے سمپردائیوں کی طرف کھنچتے لگے ہیں۔ جو اس آدشیکتا کو پورا نہیں کر سکتے۔ پرنتو ودر سے رگ ترشنا کی طرح اس آدشیکتا کی پورتی کا سادھن ہو تیست ہوتے ہیں۔ اس لئے اس آدشیکتا کی پورتی کے لئے جگہ جگہ ایکانت ستھانوں میں ایسے آشرم ہونے چاہئیں۔ جہاں کچھ لوگ جن کی اس کام میں رچی ہو رہ کر سوادھیائے اور ابھیاس کریں۔ اور وقتاً فوقتاً ایسے آشرموں میں گرہستی لوگ جا کر ایسے مہاتماؤں سے ست سنگ شکشا اور اپدیش سے اپنے سنتپت ہردیوں کو شانت کیا کریں۔ پرسنتا کی بات ہے۔ کہ اب آریہ سماج کے کچھ سدسیہ اس آدشیکتا کا انوبھو کرنے لگے ہیں۔ اور امید ہے آشا ہے کہ اس بات کی پورتی کا شیگھر آرمبھ ہو کر دکھائی دے گا ؛

دھرم کے اس کمزوری انگ اور وشواس اور شردھا کی کمی کا نتیجہ ہے۔ کہ کچھ سجن ایسا بھی کہتے سنائی دینے لگے ہیں۔ کہ سندھیا آدی میں وید منتروں کے پڑھنے کی ضرورت ہی کیا ہے اپنی بھاشا میں ہی پرارتھنا آدی کر لینی چاہئے پرنتو ایسا کرنے والے اس کے پرنام بدھیان نہیں دیتے۔ آریہ جاتی میں وسیع ملک میں آباد ہونے کے کارن انیک زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہندی اردو۔ گجراتی مرہٹی بنگالی۔ تامل۔ تیلگو آدی۔ اگر سندھیا وید منتروں کو چھوڑ کر اپنی اپنی زبان میں کرنے کا رواج شروع کر دیا جائے۔ تو نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ سندھیا سینکڑوں پرکار کی ہو جائیگی پھر اختلاف زبان کی وجہ سے جس طرح اصل اور ترجمہ میں کچھ نہ کچھ فرق ہو جایا کرتا ہے۔ اسی طرح آشکو بھید ہو جانا اگر ہے۔ اس پرکار ایک پرکار

کے سنسکار آدی کریاؤں کا ہونا پرچلت ہو جائے گا۔ جس سے جاتی کے کرتیوں میں جو UNIFOR-MITY ہونی چاہئے۔ وہ نہ رہے گی۔ وید منتروں یا سنسکرت واکیوں کا پریوگ جو سندھیا اور سنسکار آدی میں کیا جاتا ہے۔ اس میں وسترت دیش ہوتے ہوئے بھی ہمالیہ سے راس کماری اور کراچی سے کلکتہ تک کہیں جا کر دیکھو تمہیں معلوم ہو جاوے گا۔ کہ تمام سندھیا اور سنسکار آدی دیاونگ کرتب ان کی دیاکھیا کو چھوڑ کر سب ایک بھاشا اور ایک ودھی سے ہوتے ہیں۔ اس کا ایک ماتر کارن سنسکرت کا میلت دھارک بھاشا ہونا ہے۔ اس لئے معترضوں کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ان کا یہ قدم جاتی کے لئے گھاتک ہے۔ جاتی کا ناش ہمیشہ بھید بھاؤ کی ورودھی سے ہوا کرتا ہے۔ اور معترضوں کی بتلائی نئی بھید بھاؤ بڑھانے کا کارن ہے ایک اور قسم کے معترض ہیں۔ وہ کہا کرتے ہیں۔ کہ سندھیا اور سنسکار آدی کسی بھی دھارمک کرنے کی ضرورت رہی نہیں۔ دھرم کو رخصت کرنا چاہئے۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی ؛

کیا دھرم کی ضرورت نہیں

ایسے معترض دھوکے میں ہیں۔ انہیں دھرم کا واستوک گیان نہیں۔ نہ دھرم و مذہب کے ارتقیل میں سے کہ روس کے بالشویکوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں کی ضرورت سے انکاری ہیں۔ धर जو دھارن کئے جاتے हैं ताप सन्तान ہو گئے ہے۔ ۔ دھرم کہتے ہیں۔ ایک پرسین دوان نے مغربی ممالک کی نقل کر کے دھرم کے چھوڑنے کو ہندوستان کی موت بتایا ہے۔ یہ سچائی ہے دھرم دراصل ان نیموں کا نام ہے۔ جن پر چل کر انسان نیک چلن بن کر لوک اور پرلوک دونوں میں سپھل ہوا کرتا ہے۔ ان نیموں کا چھوڑنا خودکشی کے مترادف ہے۔ چانکیہ نے اس لئے لکھا ہے کہ راجیہ پرابت کرنے کا سادھن اپنی اندریوں پر ادھیکار رکھنا ہے۔ اس لئے ان نیچے حقوق اور سٹرے گلے وچاروں سے دیش کے نوجوانوں کو اپنے وچار پر تھک اور پوتر رکھنے چاہئیں ؛

کیا دھرم لڑائی کا کارن ہے؟

ایک بات یہ کہی جاتی ہے کہ مذہب لڑائی جھگڑے کا کارن ہے۔ اس لئے اسے چھوڑنا ہی اچھا ہے لیکن یہ بات بھی ٹھیک نہیں۔ جتنے لڑائی جھگڑے سیاسی لوگوں نے کئے یا کر رہے ہیں۔ اس کا ہزارواں اور لاکھواں حصہ بھی مذہب کی وجہ سے نہیں ہوتے۔ گزشتہ یورپین جنگ عظیم میں۔ جتنے لوگ مارے گئے یا زخمی ہوئے۔ اتنے ساری مذہبی لڑائیوں میں اب تک نہیں مارے گئے۔ ہندوستان۔ نارکسٹ۔ کمیونسٹ اور بالشویک لوگوں نے جتنے قتل کئے یا اب کر رہے ہیں کیا ان کا کارن مذہب ہے؟ چین۔ سپین اور کوریا آدی میں جو لڑائی جھگڑے آج ہو رہے ہیں۔

کیا ان کا کارن مذہب ہے؟ کون سے جنونیوں کے کئے ہوئے ایسے اتیاچار ہیں۔ جو بڑھ کر پاگل سیاسی لوگوں کے کئے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر دھیان سے اتہاس کو دیکھا جائے تو معلوم ہو گا۔ کہ لڑائی جھگڑے کا کارن مذہب یا راج نیتی نہیں۔ بلکہ ان کا دُر اپیوگ ہی اور اتیاچار کا کارن ہوا کرتا ہے۔ اس لئے ناجائز استعمال کو الگ کر کے دیکھا جائے۔ تو مذہب پر جھگڑے کا الزام غلط ثابت ہو گا ؛

کیا شدھی اور سنگھٹن وجہ فساد ہے

اس پر کہا جاتا ہے۔ کہ اگر آریہ سماج شدھی سنگھٹن کے کام شروع نہ کرتا۔ تو ہندو مسلمانوں میں لڑائی جھگڑے شروع نہ ہوتے۔ پرنتو وچار کرنے پر یہ بات بھی بے بنیاد ثابت ہو گی۔ شدھی کا کام آریہ سماج ۵۵ سال سے کر رہا ہے۔ یہ شروع کرتے وقت کوئی جھگڑا نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ مسلمان بھائیوں نے آریہ سماج دوارا ویدک دھرم کا دوار اپنے لئے کھلا پا کر اس کا سواگت کیا اور ہزاروں بھائی اور مسلمان مہاشیوں نے ویدک دھرم میں پرویش کیا۔ پرچلت جھگڑے کا کارن نہ تو آریہ سماج ہے نہ اس کی چلائی ہوئی شدھی پر تھا۔ بلکہ اصلی کارن یہ ہیں :-

(۱) پہلا کارن کانگرس والوں کی وہ بھول ہے جسے بھول ہی نہیں۔ بلکہ سخت اپرادھ کہنا چاہئے۔ کہ کے ذریعہ لکھنؤ پیکٹ عدم سے وجود میں آیا۔ اور علیحدہ نیابت کا بیج بو دیا گیا۔ اور مسلمانوں کو ان کے حق سے کچھ زیادہ دے کر انہیں سکھایا گیا۔ کہ وہ آئندہ بھی اسی طرح زیادہ حق حاصل کرنے کے لئے منہ پھیلاتے رہیں۔ مسٹر جناح کی ۱۴ شرائط اسی شکشا کا پھل ہیں ؛

(۲) دوسرا کارن مسلمانوں کا افلاس ہے۔ جسے دور کرنے کے لئے وہ زیادہ نوکریاں بھی چاہتے ہیں اور کونسلوں وغیرہ میں اسی کے دور کرنے کے لئے زیادہ حقوق بھی چاہتے ہیں۔ ان کھلی اور روز روشن کی طرح ظاہر باتوں کی طرف سے نظر پھیر کر ہندو مسلم منافرت کا ذمہ دار آریہ سماج یا شدھی سنگھٹن کو ٹھہرانا۔ سچائی سے منہ موڑنا اور آریہ سماج کے ساتھ انیائے کرنا ہے ؛

باہمی کھان پان سے اتفاق ممکن ہے

کئی بھائی ان افسوسناک واقعات سے منہ موڑ کر ہندو مسلم افتراق کا کارن یہ بتایا کرتے ہیں۔ کہ ہندو مسلمانوں سے کھان پان کا ویوہار نہ کر کے ان سے بھید بھاؤ رکھتے ہیں۔ اس لئے سرساہیہ پراپتی کے لئے وہ ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں سے کھان پان کا ویوہار شروع کر دیں۔ پرنتو یہ خیال بھی خام ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ اگر افتراق کی اندرونی وجوہات نہ ہوں۔ تب تو مل کر کھان پان کرنے سے ممکن ہے کہ کچھ اتفاق ہو جائے۔ لیکن جب

...تی کے منہ سرے کارن موجود ہوں۔ تو انہیں ...کٹے بنا صرف مل کر کھانے کی ہی اتفاق کا کارن ...اتعات سے منہ مڑتا ہے۔ یہ لوگوں کو سمجھنا ...ہے۔ کہ شیعہ اور سنی مل کر کھاتے ہیں۔ لیکن پھر ...ان میں سر پھٹول جاری ہے۔ پروٹسٹنٹ اور ...کیتھولک عیسائی آپس میں مل کر کھاتے ہیں۔ ...پھر بھی لڑتے ہیں۔ کیا جرمن انگریز فرنچ آدمی مل ...کر بھوجن نہیں کرتے؟ پھر ان کی لڑائی کیوں ہوئی؟ پھر ...اور جاپانی یا جاپانی اور چینی مل کر نہیں کھا سکتے؟ ...پھر کیوں لڑ رہے ہیں؟

...آریہ سماج اور پرچلت راج نیتی

...سیاست کا بھی وقتاً فوقتاً الزام لگایا جاتا ہے۔ ...آریہ سماج اجتماعی طور پر پرچلت راج نیتی میں ...حصہ نہیں لیتا۔ اس قسم کے الزام لگانے والوں نے ...معلوم ہوتا ہے سنجیدگی سے اس پرشن پر وچار نہیں کیا۔ ...اس تعلق میں سب سے پہلی بات جو سمجھ لینے کی ہے۔ ...یہ ہے۔ کہ آریہ جس دھرم کا پرتپادن کرتے ہیں۔ ...آریہ سماج جس ویدک دھرم کا پرچار کرتا ہے۔ ...اس کا جیون سے دو رکھ آتمی اور سنسار (پرلوک ...اور لوک) دونوں کے انترگت ہونے سے راج نیتی ...بھی اس میں شامل ہے۔ اس لئے راج نیتی کو دھرم سے ...باہر نہیں کہہ سکتے۔ آریہ سماج نے انفرادی طور پر ...ہر ایک نرنارکو آزادی دی ہے۔ کہ جو مختلف راج ...نیتک پارٹیاں ہیں۔ جس میں چاہیں وہ بھاگ ...لیں۔ آریہ سماج ان کی اس آزادی میں رکاوٹ ...نہیں ہوگا۔ اب یہ بات کہ آریہ سماج سامو ہک روپ ...سے کیوں اس معاملہ میں بھاگ نہیں لیتا۔ سمجھ ...لینے کے قابل ہے۔ آریہ سماج میں شامل ہو کر اس ...کے ممبر لگتا آدمی دھارمک کرتیوں میں بھاگ لینے ...کا ادھیکار مستحق مانا گیا ہے۔ اور اسی ادھیکار سے ...فائدہ اٹھا کر سماج میں ہر ایک قسم کے لوگ خواہ وہ ...کسی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں۔ یا راج ...نیتی سے کوئی واسطہ نہ رکھتے ہوں۔ شریک ہیں۔ ...آریہ سماج انہیں سب سے مل کر بنا ہوا سماج ہے۔ ...اب قابل غور بات یہ ہے۔ کہ اگر آریہ سماج اجتماعی طور پر کسی ایک راج نیتک سکول مثلاً کانگرس کا ...حامی بن جائے تو اس سکول سے مختلف لوگوں کو ...جو کسی پرکار سے بھی اس سکول (کانگرس) کے وچاروں سے سہمت نہیں ہو سکتے۔ کیا اُتر دے؟ کیا یہ کہہ ...دے کہ وہ سماج کو چھوڑ دیں۔ اگر آریہ سماج ایسا ...کرے۔ تو سمجھو کہ وہ اپنے اُدیش سے گر گئی۔ آریہ ...سماج کو کانگرس کی ایک اپ سبھا بنا دینے کی صلاح ...دینے والوں نے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے ...گورو کو سمجھا نہیں۔ ... وغیرہ وقتی انسٹی ٹیوشن ...ہیں۔ ... ملنے پر باقی نہیں رہیں گے۔ پرنتو آریہ ...سماج سمتر سنستھا ہے۔ سوراجیہ ملنے کے بعد بھی ...اس کی آوشیکتا برابر بنی رہے گی۔

آریہ سماج کی اس نیتی کو سویکار کر لینے کے

بعد بھی بعض بھائی کہتے ہیں۔ کہ آریہ بہنیں اور بھائی دیش کے سوتنترتا سنگرام میں تمام بھاگ لینے والوں سے زیادہ پرشارتھ کرتے ہیں لاٹھیاں کھاتے ہیں۔ جیل جاتے ہیں۔ مرتے ہیں۔ لیکن اُس کا یش آریہ سماج کو نہیں ملتا۔ اس کے جواب میں دو باتیں کہی جانے کے قابل ہیں۔ پہلی یہ کہ جب دیش نواسیوں نے جن میں مختلف مذہب و ملت کے لوگ شامل ہیں۔ ایک دو راج نیتک سنستھائیں بنا دی ہیں۔ تو وہ سنستھائیں جو کام کرتی ہیں۔ وہ دیش کا سانجھا کام ہے کسی ایک یا دوسرے فرقے کا کام نہیں۔ پھر اس کام کے بدلے ان سنستھاؤں کو جو یش ملتا ہے۔ وہ بھی سانجھا ہے آریہ بھائی بہن بھی اس میں حصہ دار ہیں۔ اس لئے اپنی ہی بنائی ہوئی ان سنستھاؤں کے یش کی اُن سے چھینے کی اچھا کرکے کیوں انہیں تنگ دلی سے کام لینا چاہئے۔ دوسری بات یہ کہ اگر اس راج نیتک کاریہ کو جو آریہ نرناری کرتے ہیں۔ علیحدہ دکھانا ہی مقصود ہو تو اس کے لئے آریہ سماج سے علیحدہ ایک وبھاگ "راجیہ آریہ سبھا" کے نام سے بنایا جا سکتا ہے اور اس کے ماتحت یہ اور دوسرے ضروری کام کئے جا سکتے ہیں۔ اور اس سبھا کی طرف سے ہر سال اس کا پروگرام پرکاشت ہو سکتا ہے۔ اس وبھاگ کے بنانے کی ضرورت اس لئے اس سمے اور بھی بڑھ گئی ہے۔ کہ ہمارے دیش بھائی مسلمانوں میں سے بعض کوتہ بیں۔ مسلمانوں نے راج نیتی کی آڑ میں آریہ سنسکرتی کو نشٹ کرنے کا وشیش یتن شروع کر رکھا ہے۔ کشمیر کا آندولن اسی کا ایک انگ ہے۔

آریہ سماج کے وستار کے ساتھ آریوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اس لئے قدرتی ہے۔ کہ ان کی سیاسی ضروریات بھی ایسی ہوں۔ جن کے پورا کرانے کے لئے یتن کی ضرورت ہو۔ اس کام کے لئے بھی آریہ سماج کے لئے آوشیک تھا۔ کہ اس کا اپنا ایک راج نیتک وبھاگ ہو۔ یہ ضرورت بھی اسی راجیہ آریہ سبھا والے وبھاگ سے پوری ہو سکے گی۔ غرضیکہ ہر طرح سے وچار کرنے پر اس وبھاگ کا کھولنا لازمی سا معلوم ہوتا ہے۔

نگر کیرتن کی سمسیا

گورنمنٹ کے بعض حکام نے اپنی بے ڈھنگی چال سے بنائے ادریز کی مریادا کا اُلنگھن کرتے ہوئے آریہ سماج کے نگر کیرتنوں پر ناواجب پابندیاں لگائی تھیں۔ کہ فلاں فلاں راستہ سے نگر کیرتن نہ گزرے فلاں جگہ پر باجا نہ بجایا جائے۔ مراد آباد میں جو حکم دیا گیا تھا۔ وہ تو بالکل ہی وچتر تھا۔ اور اگر اس قسم کے وچتر احکام کو جمع کرنے کے لئے کوئی عجائب گھر کھولا جائے۔ تو اس میں وہ سب سے عجیب چیز ہوگی۔ وہ آگیا یہ تھی۔ کہ

"نگر کیرتن بھجن گایا جائے۔ اور نہ باجا بجایا جائے۔ چپ چاپ چلے جاؤ۔ بس یہی نگر کیرتن کا جلوس ہوگا"۔

اس قسم کی ناواجب پابندیوں سے تنگ آ کر سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے ... ادھیویشن نے ایک پرستاؤ پاس کرکے آریہ رکھشا سمتی کی بنیاد رکھی تھی۔ جس کے سپرد یہ کیا گیا تھا۔ کہ دس ہزار سویم سیوکوں کی بھرتی کرے۔ اور رکشا ندھی کے لئے پچاس ہزار روپیہ اکٹھا کرے۔ اور سمستان اور ادارکو لتا دیکھ کر جلد سے جلد اس سمستان کی بھانتک پرتی ندھی سبھا کی صلاح سے اور سارودیشک سبھا کی انومتی سے سب آوشیک پاسی کا جس میں ستیاگرہ بھی شامل ہے اولمبن کرے پرستاؤ کو کاریہ روپ میں لانے کے لئے دھن اور سویم سیوکوں کے لئے اپیل کی گئی۔ جس پر کہ ۱۰۸۸۴ سویم سیوک بھرتی ہو گئے اور ۳۱۹۴۱ روپیہ اکٹھا ہو گیا۔ اس پر رکشا سمتی نے تمام پرانتک پرتی ندھی سبھاؤں سے پوچھا۔ کہ وہ ان ستھانوں کا نام لکھیں۔ جہاں نگر کیرتنوں میں انوچت پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ اور جہاں کے معاملہ رکشا سمتی کو ہاتھ میں لینا چاہئے۔ صرف یوپی کی سبھا نے مراد آباد کا نام تجویز کیا۔ مراد آباد کے سنبندھ میں پرستاؤ کی شرائط کے پورا کرنے کے لئے یوپی سبھا کے پردھان رائے بہادر مشعل سنگھ جی نے اپنے پرانت کے گورنر سے بات چیت کی۔ اور مراد آباد کے ادھیکاریوں سے بھی ملے آخر نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گورنمنٹ نے نگر کیرتن سے تمام پابندیاں دور کر دیں۔ اور نگر کیرتن کو حسب معمول بغیر کسی قسم کی پابندی کے نکالنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ اس کے بعد وہاں تین چار بار نگر کیرتن نکل بھی چکا ہے۔

اس کے بعد ہاپی پت فرید پور آدی میں کچھ رکاوٹیں ہوئیں۔ جو سب کوششوں سے دور ہو گئیں۔ اس سنبندھ میں قابل ذکر بہادر آباد کا واقعہ ہے۔

بہادر آباد کے متعلق پردھان جی نے کپتان گف کے ماتحت گورکھا سپاہیوں کے سماج میں داخل ہونے آریہ سماج کے جھنڈے کے اتار کر پھاڑنے۔ سماج کے اپ منتری پنڈت رام لال کو مارنے اور اس پر آریہ سماج میں ایجی ٹیشن ہونے کا ذکر کرنے کے بعد بتایا۔ کہ آخر گورنمنٹ کو جھکنا پڑا۔ چنانچہ کپتان گف نے پنڈت رام لال سے معافی مانگی۔ اور دو سو روپیہ بطور ہرجانہ پیش کیا۔ گورنمنٹ نے آریہ سماج بہادر آباد میں لہرانے کے لئے جھنڈا تیار کر کے دیا۔

اور اس طرح اس معاملہ کا خاتمہ ہوا۔

آریہ ویر دل کا سیوا وبھاگ

اس سنبندھ میں آپ نے کہا۔ کہ آریہ ویر دل

ادھک سے ادھک کام کی سنستھا بن جائے۔ اس کے لئے اس کی طرف سے سیوا وبھاگ کھول دیا گیا ہے۔ جس میں انیک آریہ ویر اور ایک سو سے ادھک آریہ ویرانگنائیں کام کرنے کے لئے شامل ہیں۔ اور سیوا کے مناسب موقعوں پر سیوا کاریہ کرتے رہتے ہیں۔

سنستھاؤں کے چلانے والے کام

سب سے پہلا کام بڑھتے ہوئے جھگڑوں کو روکنا ہے۔ یہ جھگڑے زیادہ تر سنستھاؤں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ سنستھاؤں کے پربندھ میں کھلم کھلا آریہ سماج کے پڑ جانے سے اُن کے پرچار آدی کاریوں میں بھی ہانی ہوتی ہے۔ اس لئے میری سمتی ہے۔ کہ آریہ سماج کو جہاں بھی کوئی سنستھا اس کے آدھین ہے۔ ضروری پابندیوں کے ساتھ علیحدہ کمیٹی بنا کر سنستھا کا سارا انتظام اس کمیٹی کے آدھین کر دینا چاہئے۔ اور آریہ سماج کا انترنگ سبھا کو کیول پرچار کاریہ کی دھن میں لگے رہنا چاہئے۔ تبھی دیش دیشانتر میں پرچار کا کچھ کام ہو سکے گا۔ اور یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ آئندہ غیر ضروری سنستھائیں نہ کھولی جائیں۔

اُتسوؤں کے پروگرام میں سدھار

دوسری بات اُتسوؤں کے سدھار سے متعلق ہے۔ اس سمے ہمارے اُتسو پرچار کاریہ کی آوشیکتا کو بہت تھوڑا پورا کرتے ہیں۔ ایک ایک بیٹھک میں چار چار پانچ پانچ ویاکھیان ہونا فضول ہے اس لئے ضروری ہے۔ کہ پرانتک سبھائیں اُتسوؤں کے سنشودھن کے لئے کمیٹیاں بنا کر اُن کی سمتی حاصل کریں۔ ان سمتیوں پر وچار کر اُتسو کی کاریہ پرنالی کا سدھار کریں۔

پرچار پرنالی کا سدھار

تیسری بات آریہ سماج کی پرچار پرنالی کا سدھار ہے اس پرنالی میں کئی نقص ہیں جیسے

(۱) اپدیشک عموماً کم قابلیت کے رکھے جاتے ہیں۔ جس کا پھل یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ یہ سمجھ نہیں پاتے کہ کس طرح سنوتا ان کے اپدیش کو پریتی سے سن اور دھار سکتے ہیں۔ کھنڈن کی جگہ منڈن اور منڈن کی جگہ کھنڈن کر بیٹھتے ہیں۔ ان کے شبد بھی بعض اوقات مناسب نہ ہونے سے سننے والے کے دلوں کو ٹھیس پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے یتن کرنا چاہئے کہ ایسے اپدیشک رکھے جائیں۔ جن کے اپدیش اور ویاکھیانوں کا لیول اونچا ہو۔

(۲) بھجنک بند مورکھ بھجنیکوں کو علیحدہ کر دینا چاہئے۔ جو بھجنیک رکھے جائیں۔ انہیں پہلے سال دو سال کسی اچت ستھان پر رہ کر کسی گائن آچاریہ سے گانا سیکھنا چاہئے۔ تب وہ اس قابل ہو سکیں گے کہ ان کے بھجنوں کو سمجھدار آدمی بھی سن سکیں۔ بھجنیک مجبور کئے جائیں۔ کہ اپدیشکوں سے بھجن گایا کریں۔ جو

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۲۔ ایڈیٹر)

اکھل بھارتیہ آریہ مہا سمیلن کے پرستاؤ

آریہ مہا سمیلن بریلی میں ۹ فروری کو نمن پرستاؤ سوئیکرت ہوئے

۱۔ آریہ شکشا پرنالی کا پرچار:- یہ سمیلن سارودیشک سبھا سے انورودھ کرتا ہے کہ وہ پرانک سمپرداؤں کے سہیوگ سے ایک ایسی سمتی کا نرمان کرے۔ جو آریہ سماج کی شکشا پرنالی کے آدرشوں کا پرچار کرے اور اسے سروپریہ بنائے۔ ہندو دیش سے کمشنیوں میں اسے پرچارت کرے۔

۲۔ آریہ قیدیوں کی دھارمک سہولتیں:- یہ سمیلن سرکار سے قیدیوں کے ورتمان دشا کی اور آکرشت کرتا ہے۔ جیلوں کے اندر ان کے ادھیکاروں سے آستک پرورتی کا وکاس کیا جاوے۔ جس سے آریہ قیدیوں کو سندھیا ہون وغیرہ کی سہولتیں ملیں۔ ساتھ ہی ان کو یگیہ۔ سادھن کی وستوئیں پراپت کرنے میں کسی پرکار کی کٹھنائی نہ ہو۔

۳۔ اچھوتوں کی علیحدہ نیابت منظور:- سرکار کو اس بات پر دھیان دینا چاہئے کہ ویدک دھرم کے انوسار کوئی بھی منشیہ اچھوت نہیں ہے۔ سارودیشک سمیلن راجنیتی میں کسی بھی جاتی کے اچھوت جاتیوں کے ہندوؤں سے علیحدہ نیابت کو خصوصاً دلتوں اور عموماً سارے ہندو سماج کے دھارمک تتھا راجنیتک سنگٹھن کے لئے نقصان دہ سمجھتا ہے۔ اور علیحدہ نیابت سوئیکار نہ کرنے کے وشے میں شری مہاتما گاندھی جی کا سمرتھن کرتا ہے۔ اور ایسے سب لوگوں کے کام کو نندنیہ سمجھتا ہے۔ جو اپنے سوارتھ سدھی کے لئے دلت ہندوؤں کے پرتھک پرتی ندھی (علیحدہ نیابت) کی بھاونا کو ابھار کر ان کو کمزور کر کے اچھوت کہلانے والی ہندو جاتیوں کو ہمیشہ اچھوت رکھنے کا قابل نفرت پریتن کر رہے ہیں۔

۴۔ دیانند لیکچر شپ:- یہ سمیلن سارودیشک سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ بھارت ورش کے وشو ودیالیوں میں پہلی بھانتی تیار کئے ہوئے نیم پرویکشا کے ابھپرائے سے "دیانند لیکچر شپ" استھاپت کیا جائے۔ جس سے بھارت کے نوجوانوں میں ویدک دھرم اور آریہ سماج کے سدھانتوں کا پرچار کیا جا سکے۔

۵۔ سماج سدھار:- سماج سدھار آریہ سماج کا ایک ویشش کاریہ سدا سے رہا ہے۔ پرنتو ورتمان پرستھتی میں جبکہ دیش میں اگیہ سنسکرتک کا جنم ہو رہا ہے۔ آریہ سماج کے لئے یہ نہایت آوشیک ہے کہ وہ سماج سدھار کے کاریہ کو ادھک لگن اور دڑھتا کے ساتھ کرے۔ اس درشٹی سے یہ سمیلن آریہ سماج کا دھیان مندرجہ ذیل کاریہ کی طرف وشیش روپ سے آکرشت کرنا چاہتا ہے۔

(۱) ذات آزادی۔ دیش میں آریہ سماجوں۔ پرانتیہ سبھاؤں اور سارودیشک سبھا کو جہاں تک اپنی شکتی اس پرکار کیندرت کرنی چاہئے۔ کہ جس سے اس بھاری سمسیا کا شیگھر ہی حل ہو۔ اور ہندو سماج اس کلنک سے مکت ہو سکے۔ اس کاریہ کے لئے پرتیک آریہ سبھاسد کو ٹول آرتھک سہایتا ہی دے۔ بلکہ یتھا شکتی اپنا سمے اور سیوا دیکر اس دشا میں سہیوگ دے۔

(۲) پرچلت جات پات۔ یہ سمیلن مہانت روپ سے آریہ سماج دسریو سے گہرا سنتاپ کرتا ہے۔ پرنتو اس دشا میں کریاتمک سپھلتا اپیکشا روپ سے تھوڑی ہی ہوئی ہے۔ سادھارن تیا ابھی تک آریہ سماج کے سدسیہ وواہ سمبندھوں میں جات پات کا انوسرن کرتے رہے ہیں۔ اب سمے آ گیا ہے کہ آریہ سماج میں جات پات کو سردھا مٹایا جاوے۔ اور اس کے لئے سب آریہ سماجیں کریاتمک پریتن کریں۔ ہندوستان جاتی اپ جاتی سوچک شبد پرتیک آریہ ویکتی (نر ناری) کو اپنے نام کے پیچھے لگانا چھوڑ دینا چاہئے۔

یہ سمیلن سارودیشک سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ پرستاؤ کے آدھین اور دونوں باتوں کو کاریہ میں پرنت کرنے کے لئے ایک نشچت سکیم آریہ سماجوں کے لئے پرستت کریں۔

۶۔ کشمیر سمسیا:- اس سمیلن کی سمتی میں کشمیر اور جموں کی سٹیٹ کے ورودھ مسلمانوں کے ایک وشیش سموداے دوارا اٹھایا گیا آندولن جس کا آدرش پرجا کے پرتی نیابھک راج نیتک ادھیکاروں کی پراپتی بتلایا جاتا ہے۔ وستوتہ ایک اسلامی پولیٹک (یا) اسلامی دھارمک آندولن ہے۔ جو اتری بھارت میں ایک شدھ ہندو ساچیہ کے ناش کے لئے کیا جا رہا ہے۔ اور یہ سمیلن گورنمنٹ کی گراوٹ کو جتلاتا اور ہندو دسار نیتا سکھ گورنمنٹ کے ادھیکاروں کا ناش تتھا بھرشٹ کرنا۔ نربل پرورتک ہندوؤں اور سکھوں کا استیمان بنا آدمی بھیانک اتیاچاروں کو گھرنا اور کرودھ کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ تتھا کشمیر مہاراج سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس ایجی ٹیشن کو جو برٹش بھارت کے مسلمانوں دوارا اکسایا گیا ہے۔ کیا گیا ہے۔ دبانے کے لئے اور بھی ادھک زبردست اور پربھاوشالی اپایوں کو کام میں لائیں اور ساتھ ہی سمجھدار مسلمانوں سے بھی آشا رکھتا ہے کہ وہ اس آندولن کو ورودھ کی چیشٹا کریں۔ اس سمیلن کو اس بات پر کسی انش تک سنتوش ہے کہ کشمیر سرکار نے پیڑتوں کی سہایتا کے لئے کاریہ واہی آرمبھ کر دی ہے۔ مہا سمیلن مہارانی کشمیر کی بڑی پرشنسا کرتا ہے کہ انہوں نے اس سہایتا کاریہ میں بڑھ چڑھ کر بھاگ لیا ہے۔

یہ سمیلن سارودیشک سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ان پیڑتوں کی سہایتا کے کاریہ میں جو مہارانی کشمیر کی سرپرستی میں آرمبھ ہوا ہے۔ سہیوگ دینے کی ویوستھا کریں۔

۷۔ مسلمان ریاستوں میں ہندو حقوق:- اس سمیلن کو یہ جان کر دکھ ہے کہ حیدرآباد بھوپال بہاولپور اور رامپور کی مسلمانی ریاستوں میں رہنے والے آریہ سماجی آریہ ساہتیہ کی ضبطی۔ جلوسوں کی بندش تتھا دھرم پرورتن سمبندھی انیائے دھارمک بادھاؤں سے پیڑت ہو رہے ہیں۔ اور راجیہ کرمچاریوں دوارا انہیں اپمانت ہونا پڑتا ہے۔ یہ سمیلن سارودیشک سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ان شکایتوں کو دور کرنے کے لئے اچت کاریہ واہی کرے۔

۸۔ سداچار کو ترجیح دی جاوے:- آریہ سماج کے ورتمان سنگٹھن میں دھن کی اپیکشا سداچار پر بہت کم دھیان دیا جا رہا ہے اور پرنام سوروپ آئے دن اپدریہ اور اسداچار سدیوں کی ورودھی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جس سے آریہ سماج اپنے آدرش سے ہٹتا جا رہا ہے۔ یہ سمیلن نشچے کرتا ہے کہ دھن کی اپیکشا یوگیتا اور سداچار کو ترجیح دی جائے جس سے سداچاری استری پرش ہی آریہ سبھا سد بن سکیں۔

۹۔ پرچار کے ذریعہ گرام سدھار:- یہ سارودیشک آریہ مہا سمیلن آریہ جنتا کا دھیان گرام سدھار کی اور آکرشت کرتا ہے کہ:- "ویدک دھرم کا پرچار شہروں کی اپیکشا گراموں (گراموں میں جنتا) میں وشیش کیا جاوے۔ اس لئے یہ سمیلن سارودیشک سبھا آریہ پرتی ندھی سبھاؤں تتھا آریہ سماجوں کو پریرنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس طرف وشیش دھیان دیں۔

۱۰۔ اندھا دھند سنستھائیں نہ کھولی جائیں:- اس سمیلن کو دکھ ہے کہ آریوں کے پرسپرک منو مالنیہ تتھا جھگڑوں کے کارن آریہ سماج کے وشال سنگٹھن پر سنستھا آتی جا رہی ہے۔ اور پرچار کاریوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ان جھگڑوں کا کارن زیادہ تر دھیکار لولپتا کے سوا جس سے سنبندھ میں تجویز ہو چکا ہے۔ سنستھاؤں کی زیادتی بڑھی ہے۔ اس لئے یہ سمیلن آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتا ہے کہ بھوشیہ میں کوئی سنستھا جس کو چلانے کے پورے سادھن ان کے ادھیکار میں نہ ہوں تب تک پرانتک سبھاؤں کی سمتی نہ پراپت کر لی جاوے۔ نہ کھولی جاویں۔ اور پرنکشن اور پرنکشن کے پشچات موجودہ وقت انیک سنستھاؤں کو بھی توڑ دینا آریہ سماج کے لئے نانشٹ مند ہے۔ اور ہندوستان سنستھاؤں کا پربندھ کام پرتھک پرتھک سمتی بنا کر ان کے ادھین کر دیا جاوے۔ آریہ سماجوں کی انترنگ سبھائیں کیول ویدک دھرم کا پرچار کریں۔

۱۱۔ راجیہ آریہ سبھا:- آریہ سنسکرتی کی رکشا اور سمرتھ آریہ سماجیوں کی آئے دن بڑھتی ہوئی راج نیتک آدرشتاؤں کی پورتی اور دوسرے سمپردائیوں کی راج نیتک مہاکانکشاؤں پر درشٹی رکھنے اور آدرشتا اور اوچتیہ کے انوسار انہیں سہیوگ دینے کے ابھپرائے سے یہ سمیلن نشچے کرتا ہے۔ کہ ایک راجیہ آریہ سبھا کی استھاپنا کی جاوے اور سارودیشک سبھا سے پرارتھنا کی جاوے۔ کہ وہ اس سبھا کو سنگٹھت کر دیوے۔

۱۲۔ پستکوں کے لئے انعام:- یہ سمیلن نشچے کرتا ہے۔ کہ ویدک دھرم کی شکشاؤں اور اپدیشوں کے پرتی جنتا کا پریم آکرشت کرنے اور آریہ سماج کا سمرتھ ساہتیہ اتپن کرنے کے ابھپرائے سے سارودیشک سبھا ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ روپے تک کے دو انعاموں کی آیوجنا کرے۔ جو پرتی ورش ان وشیوں پر اتم پستکیں لکھنے کے اپلکش میں دئیے جایا کریں۔ جن کی گھوشنا سارودیشک سبھا نے پہلے سے کر دی ہو۔

۱۳۔ پسماندہ صوبوں اور ریاستوں میں پرچار:- یہ آریہ مہا سمیلن اس بات کو دھیان میں رکھتے ہوئے کہ آریہ سماج کا آدرش سنسار بھر کا اپکار کرنا۔ اور سارو بھوم ویدک دھرم کا سرو تر پرچار کرنا ہے۔ ساری آریہ جنتا سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ بھارت کے انترگت اڑیسہ۔ مدراس۔ آسام اتیادی پردیشوں میں جہاں ابھی آریہ سماج کا کم پرچار ہے اور ودیشوں میں آریہ سماج کا پرچار کرانے میں سارودیشک سبھا کو وشیش روپ سے آرتھک سہایتا دیں۔ تاکہ یہ اپنے اُدیش کی پورتی میں ادھک سپھل ہو سکے۔

۱۴۔ آریہ ودیارتھیوں کی سہایتا کی جائیں:- یہ سمیلن سمست آریہ سماجوں کو پریرنا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے یہاں آریہ ودیارتھیوں کی سہایتا کرانے کی طرف وشیش دھیان دیویں۔ اور آریہ ودیارتھیوں کے

سمیلنوں میں ہر ایک پرکار کا اچت سہیوگ بسہایتا اور پراُتساہن پردان کرنے کا یتن کریں۔ ان آریہ ویروں کا مکھیہ کام آریہ سنسکرتی کی رکشا۔ پیڑتوں کی سہایتا اور سیوا ہوگا ۔

۱۵- پرچار پرنالی :- آریہ سماج کی پرچار پرنالی کو ادھک پربھاوشالی بنانے کی درشٹی سے یہ سمیلن نشچے کرتا ہے۔ کہ بھوشیہ میں کیول ایسے اُپدیشک نیکت کئے جائیں۔ جن کے اُپدیش۔ ویاکھیان اور ویکتی گت جیون اُچیہ کوٹی کے ہوں اور جو اپنے اُترداتو کو پورن تیا سمجھتے ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی آدشیک ہے۔ کہ ایوگیہ ستھائک سنر بھجنیکوں کو انوچت پراتساہن نہ دیا جاوے

۱۶- ویایام اور پرانایام :- سمیلن آریوں کا دھیان وشیش روپ سے آکرشت کرتا ہے۔ کہ وہ ویدک دھرموں کے ساتھ ساتھ شاریرک ویایام اور پرانایام کا بھی ابھیاس کریں۔ اور پرانتیہ پرتی ندھی سبھاؤں اور سنیاسی منڈل سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ایسے یوگیہ سنیاسیوں اور دوسرے مہانو بھاودں کو پریرنا کریں۔ جو سماجوں میں جاکر سمے سمے پر اس وشے میں شکشا دیتے رہیں ۔

۱۷- وِدیا آریہ سبھا - آریہ سماج کے وستر ت اور مختلف قسم کی شکشا سمبندھی کاریہ کو درشٹی میں رکھتے ہوئے یہ سمیلن سارودیشک سبھا کا دھیان اس طرف آکرشت کرتا ہے۔ کہ ودیا آریہ سبھا سنگٹھت کرنے کی یوجنا کرے جو آریہ سماج کے شکشا سمبندھی کاریہ میں یتھا سمبھو پارسپرک سہیوگ سمانتا اور آدشیک سدھار لانے کی چیشٹا کرے۔ اور یتن کیا جائے۔ کہ یہ ودیا آریہ سبھا بھوشیہ میں آکھل بھارتیہ ودیا سنسٹھا کا روپ دھارن کر سکے ۔

۱۸- سودیشی وستوؤں کا اُپیوگ - کیونکہ ویدوں کے

अस्मभ्यं
सन्तु पृथिवी प्रसूतः
ऊकुन्तन्त्र वपनूमा ऊत
=वन

آدی منتروں میں سودیشی وستوؤں کے دھارن اور سودیشی وستروں کے اُپیوگ کا سپشٹ آدیش ہے۔ اور رشی دیانند نے بھی اپنے گرنتھوں میں اسپشٹ بل دیتے ہوئے سودیشی کے کریاتمک پرچار کا یتن کیا تھا۔ اس لئے یہ آریہ مہاسمیلن سمست آریہ دیویوں اور سجنوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ اپنا دھارمک کرتویہ سمجھ کر سدا سودیشی وستروں کے دھارن کرنے اور یتھا سمبھو سودیشی وستوؤں کے ہی اُپیوگ کا ورت دھارن کریں ۔

۱۹- ہمیشہ آریہ کہلائیں - کیونکہ ورن ویوستھا کی ستھاپنا ابھی تک نہیں ہو سکی ہے۔ اور ورتمان جات پات اویدک ہے۔ اس لئے یہ سمیلن آریہ سماجوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ جہاں کہیں آدشیک ہو۔ اپنے کو تتھا اسپرشیہ کہلانے والے بھائیوں کو آریہ ہی بتلائیں اور لکھا دیں۔ جس سے کہ اچھوت کہلانے والے بھائیوں سے ویوہار کا بھید بھی سروتھا مٹ جاوے ۔

۲۰- اَنتسو - کیونکہ آریہ سماج کی ورتمان اُتسو پرنالی بہو ویو سادھیہ اور پرچار کی درشٹی سے بہت کم پورا اُترنے والی ہے۔ اس لئے آدشیک ہے۔ کہ اس پرنالی میں پریورتن کیا جاوے - یہ سمیلن پرانتک آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو پریرنا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے یہاں اُتسووں کے سنشودھن ارتھ سمتیاں بنائیں۔ ان کی سمتیوں پر وچار کر اُتسووں کی کاریہ پرنالی کو سدھارنے کا یتن کریں

آریہ مہاسمیلن بریلی

بقیہ بھاشن سبھاپتی صفحہ (۹)

اسی اُدیش سے سبھاؤں نے پرسانشت کی ہوں ۔

سدا چار کا خیال رکھنا چاہئے

چوتھی بات یہ ہے کہ آریہ سبھا سد سدا چار کا پورا دھیان رکھ کر بنائے جائیں۔ جس سے سماج کے پربندھ کا بھی لیول اونچا ہو۔ یہ بات دھیان میں رکھنی چاہئے۔ کہ آریوں کی تعداد بہت بڑھ جانے سے اب یہ ممکن نہیں رہا۔ کہ تمام آریہ نر ناری آریہ سماج کے سبھاسد بن سکیں۔ اس لئے یتن ایسا ہونا چاہئے۔ کہ آریہ سماج کے سبھاسد ادھک سے ادھک اچھے پُرش استری ہی بنائے جائیں جس سے آریہ سماج آریہ جنتا کے لئے آدرش کا کام دے سکے۔ سوادھیائے شیل ہونے کا گُن بھی تبھی آریوں میں آسکتا ہے۔ جس کی اس سمے بہت کمی ہے ۔

آریہ ویر دل

پانچویں بات یہ ہے۔ کہ ہر ایک سماج میں آریہ ویر دل بنائے جائیں۔ جس سے اس دل کے ذریعہ شہریوں کی سیوا بھی ہو۔ اور آتتائیوں سے آدی کی رکشا بھی کی جا سکے ۔

آریہ کماروں کی سہایتا

چھٹی بات یہ ہے۔ کہ نویدکوں کو یتن کرکے زیادہ سے زیادہ تعداد میں آریہ کمار سبھاؤں میں شریک ہوکر اچھا بننے کے لئے پریتن کرتے رہنا چاہئے اور کمار سبھاؤں کو اپنا کام چلانے میں پوری پوری سہایتا اور سہکاریہ سنچالن اتساہ دیتے رہنا چاہئے تاکہ آریہ کمار سبھائیں زیادہ تعداد میں نویدکوں کے لئے کشش کا کارن بنیں ۔

دیش ودیش پرچار

ساتویں اور آخری بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماجوں کو نہ صرف سھانک پرچار کی فکر کرنی چاہئے۔ بلکہ دیش کے ان حصوں میں بھی پرچار کا پربندھ کرنا چاہئے۔ جہاں آریہ سماج نہیں ہے۔ جیسے اُڑیسہ۔ مدراس۔ آسام۔ بنگال اور پہاڑی علاقے اتیادی اور دیش کے باہر بھی اس کام کو گو سارودیشک سبھا نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ اور وہ مدراس کے پرانتوں میں کئی اُپدیشکوں کے دوارا پرچار کرا بھی رہی ہے دیش کے باہر انگلینڈ آدی دیشوں میں بھی اس نے پرچار کرایا ہے۔ پرنتو اُسے جب تک وشیش سہایتا آریہ سماج نہ دے۔ تو وہ اس کام کو پورا نہیں کر سکتی۔ اس وقت دو سرے متوں کی طرف سے دیش ودیش میں مشنریز اور دو بیپ دو بیپانتروں میں بڑے زور کے ساتھ پرچار کا کام ہو رہا ہے۔

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

کا آدرش رکھتے ہوئے آریہ سماج اس دھرم پرچار میں بہت پیچھے ہے۔ اس کمی کی پورتی کے لئے تمام نر ناریوں کو سبھا کی وشیش سہایتا کرنی چاہئے۔ تبھی یہ بیل مونڈھے چڑھے گی

آخری شبد

بہنو اور بھائیو! آپ کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ آریہ سماج کرم میں وشواس رکھتا ہے۔ جو کچھ ہوگا۔ پرشارتھ ہی سے ہوگا۔ کرمنیتا جیون اور اکرمنیتا موت ہے۔ یہ وید کا سارو بھومک سدھانت ہے۔ اس سدھانت کے آگے دنیا کو انت میں سر جھکانا ہی پڑتا ہے۔ پرنتو آپ کا تو یہ مُول منتر ہے۔ اس لئے اسی منتر کو آدرش بنا کر اپنے پرشارتھ کو اتساہ سیع کرو۔ جس سے ایک بار آپ دنیا کو پھر اسی کرتویہ اسی ساہس اور اسی پریم کا درشن کرا سکیں۔ جو آریہ سماج کے شروع کے پرچار یگ میں آپ کے اندر تھا ۔

پرچار کانفرنس

ضلع کرنال اور انبالہ کی آریہ سماجیں

دھیان دیں !!

شری منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے ہم کو اطلاع دی ہے۔ کہ گورو کل کرو کھشیتر کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جو کہ ۴-۵-۶ مارچ کو ہوگا۔ ایک پرچار کانفرنس ہوگی۔ ضلع کرنال اور انبالہ کی ہر ایک آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو ضروری اس کانفرنس میں پدھارنا چاہئے۔ اس کانفرنس میں ان ضلعوں میں ویدک دھرم پرچار کو زیادہ اُتساہ سے چلانے کے لئے نئی تجاویز پر وچار کیا جاوے گا۔ سب سماجوں کے پردھان

گورو کل کورو کھشیتر

کا سالانہ جلسہ

گورو کل کرو کھشیتر کا اکیسواں سالانہ جلسہ ۴-۵-۶ مارچ کو خاص دھوم دھام سے ... اس دفعہ جلسے کو کامیاب بنانے کے لئے ... سے تیاری کی گئی ہے۔ بہت سے ... اور اُپدیشکوں کو بلایا گیا ہے۔ اس ... سوامی ستیانند جی۔ شری سوامی ... شری سوامی آنند بھکشو جی۔ منتری ... سبھا۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت ... جی دہلوی۔ پنڈت بدھ دیو جی ... چموپتی جی ایم اے وغیرہ مہانو بھاو ... جلسے میں پدھارنے کی منظوری دے ...

۴ مارچ شکروار کے دن ... تھانیسر میں ہوگا۔ ۵ مارچ شنیوار ... دن جلسے کی کارروائی ہوگی۔ جس میں ... مہانو بھاوؤں کے اُپدیش اور مشہور ... کے بھجن ہونگے۔

رات کو ریڈیو کے ذریعہ ... روس اور انڈیا کے مختلف مقامات ... وقت ہونے والی تقاریر اور گانے ... جاویں گے۔ یہ عجیب ایجاد ضرور ... قابل ہے ۔

۶ مارچ کو صبح نئے داخل ہونے ... برہمچاریوں کا ویدارمبھ سنسکار ہوگا ... اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں ... مارچ تک اپنے بالکوں کو لے کر ... پہنچ جاویں۔ شام کو سوگیہ مہانو ... اُپدیش اور بھجن ہونگے۔ رات کو ... سے پرچار ہوگا۔ اور سنگیت ہوگا۔

۵ مارچ کو سنیوارتی ہے۔ ... اتوار ہے۔ اس لئے باہر سے آنے والے ... چھٹی کا اچھا موقع ہے۔ سب گورو کل ... سجنوں کو ضرور پدھارنا چاہئے۔

(سوم دت مکھیہ ادھیاپک)

... اور منتری وغیرہ ادھیکاریوں کو ... اس موقعہ پر پدھارنا چاہئے۔

سوم دت ...
(مکھیہ ادھیاپک گورو کل کرو کھشیتر)

نام کرن سنسکار - مہاشہ شبھ ...

پتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ تین روپیہ دان ... ڈاکٹر برہمانند جی کے پتر کا نام کرن سنسکار ... تین روپیہ دان ملا۔ (گورداس ...

سماج گورو کل دھنیہ واد ... (بھاگ جموں)

آریہ شکشا سمیلن کے پرستاؤ

دہلی کے آریہ سماج میں سیٹھ مدن موہن سیٹھ ایم اے کی صدارت میں جو آریہ شکشا سمیلن ہوا۔ اس میں نیچے لکھے پرستاؤ سویکرت ہوئے:

(۱) یہ سمیلن اسباب کو لکش میں رکھتے ہوئے کہ ہندو دیانند کی شکشا ودھی سرو ہانگ سمپن ہے سمست آریہ ودیالیوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے ودیالیوں میں اسے پرچلت کریں۔

(۲) برہمچریہ کی رکھشا کرنا انتنت آوشیک ہے یہ سمیلن سرکاری شکشا وبھاگ سنچالکوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ ایسا نیم بنا دیں۔ کہ کوئی وواہت بالک شکشا سنستھاؤں میں داخل نہ ہو سکے۔

(۳) یہ سمیلن یہ انوبھو کرتا ہوا کہ سمست آریہ سماجوں کے ادھین سکولوں اور کالجوں میں دھارمک شکشا کی کوئی نشچت پاٹھ ودھی نہیں ہے۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سے انورودھ کرتا ہے کہ وہ کمیٹیہ سمست آریہ ودوانوں کی ایک کمیٹی بنا کر سب ودیالیوں کے لئے دھرم شکشا کی ایک پاٹھ ودھی بنوا کر اسے پرچلت کرا دے۔

(۴) یہ سمیلن سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا سے انورودھ کرتا ہے کہ وہ کھادت درش کے سمست گوروکلوں کے لئے ایک ایسی پاٹھ ودھی بنا دے جو جن سادھارن کو مانیہ ہو۔

پرشن

(۱) وید کیا ہیں؟ (۲) انادی ہیں یا سادی۔

(۳) ا۔ اگر انادی ہیں تو ویدوں کی گنتی آریہ مت کے مطابق انادی ہونے والے تین چیزوں میں سے کس میں ہوگی ؟ (ب) اور ان کا پرادربھاو کیسے؟ کہاں اور کس کے ذریعہ سے ہوا۔

(۴) (ا) اگر سادی ہیں۔ تو انسان کے بنائے ہوئے ہیں یا ایشور کے؟ (ب) اگر یہ انسان کے بنائے ہوئے ہیں۔ تو کیا یہ غلطیوں سے خالی ہیں۔ جبکہ انسان غلطی کا پتلا ہے؟

(ج) اگر ایشور کے بنائے ہوئے ہیں۔ تو ایشور نے ان کو کیسے بنایا؟ موجودہ کتابی شکل میں یا کسی اور شکل میں؟

(۵) ویدوں کی شاکھائیں کتنی اور کون کونسی ہیں؟

(پنڈت بھگوت ناتھ پنجابی ہیڈ کلرک۔ کرم شیر کمپنی کالا ڈھونگی - ضلع نینی تال یو۔پی)

گوروکل کوروکشیتر کی امداد کیجئے

گوروکل کوروکشیتر کے لئے زیادہ لکھنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ اس گوروکل کو قائم ہوئے آج بیس سال ہو چکے ہیں۔ اپنی سب سے اچھی آب و ہوا اور عمدہ تعلیم کے لئے آج یہ گوروکل کافی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ گوروکل کا اکیسواں سالانہ جلسہ ۴-۵-۶ مارچ کو شیوراتری کے موقعہ پر بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ میں سب گوروکل شکشا پرنالی کے پریمیوں اور آریہ بھائیوں کو اس شبھ اوسر پر پدھارنے کے لئے سپریم نمنترت کرتا ہوں۔ اور پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ اس گوروکل کی تن - من اور دھن سے امداد کریں۔

مجھے یقین ہے۔ کہ گوروکل کے پریمیوں نے اس تحریر سے پہلے ہی اپنے اشٹ متروں سے گوروکل کی امداد کے لئے دھن جمع کرنے کا کام شروع کر دیا ہوگا۔ اور جلسے تک ایک اچھی رقم جمع کر کے لانے میں کامیاب ہوں گے۔ لیکن جن سجنوں نے ابھی تک دھن جمع کرنا شروع نہ کیا ہو۔ وہ بھی جلدی سے چندہ جمع کرنا شروع کر دیں۔

سنرکھشک ساتھیوں سے ہماری خاص طور پر پرارتھنا ہے۔ کہ یہ تو آپ سے پوشیدہ نہیں ہے کہ برہمچاریوں کے شلک کے طور پر جو دھن لیا جاتا ہے۔ وہ سب برہمچاریوں کے پالن پوشن پر ہی خرچ کر دیا جاتا ہے۔ برہمچاریوں کی تعلیم اور دوسرے خرچ کے لئے سالانہ ۰۰۰..... روپے بھکشا کے ذریعہ جمع کر کے کام چلانا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ گوروکل کی پربندھ کرتری سبھا نے اس سال سے شلک کی دریں بھی کمی کر دی ہے۔ جس سے گوروکل پر اور بھی زیادہ بوجھ بڑھ جائیگا۔ سب سنرکھشک مہاشیوں کو ضروری جلسے کے موقعہ پر کافی دھن جمع کر کے لانا چاہئے ساتھ ہی اپنے اشٹ متروں کو پریرنا کر کے نئے بالکوں کو داخل کرانا چاہئے۔ جلسے کے موقعہ پر ۳۰ نئے برہمچاری دس روپے ماہوار شلک پر داخل کئے جاویں گے۔ امید ہے۔ کہ سب گوروکل پریمی بھائی گوروکل کی امداد کے لئے کافی دھن جلسے کے موقعہ پر جمع کر کے لانے کی کرپا کریں گے۔ آپ کا درشن ابھلاشی

(پربندھ کرتا گوروکل کوروکشیتر)

بھیڑیئے کی ماند سے نکالی ہوئی بالکا

آج ۱۰ فروری کو میں نے آریہ اناتھ آلیہ بریلی میں ایک کنیا کو دیکھا۔ جس کا نام اناتھ آلیہ والے "بن دیوی" بتلاتے ہیں۔ کنیا کی عمر کوئی ۹ سال کی ہوگی۔ سوائے ریں ریں کرنے کے وہ انسانی بولی بول نہیں سکتی۔ دریافت کرنے پر دوار پال بھگن ناتھ نے کہا۔ کہ کوئی چھ ماس ہوئے۔ یہ کنیا کلکٹر صاحب بدایوں کی بھیجی ہوئی یہاں لائی گئی تھی۔ دو کنجر اس کو ساتھ لائے تھے۔ کنجروں نے جب اس کو زمین پر رکھ دیا اور الگ ہو گئے تو یہ کنیا کنجروں کی طرف اور ہم لوگوں کی طرف منہ پھاڑ پھاڑ کر کاٹنے کے لئے دوڑنے لگی۔ وہ لڑکوں کی امداد سے اس کنیا کو پکڑ کر ہم نے اناتھ آلیہ کی ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ جس میں لوہے کے جنگلے لگے ہوئے تھے۔ اس کو کھانے کے لئے لڈو روٹی آدی اشیا دی گئیں۔ پرنتو اس نے سب کو سونگھ سونگھ کر پھینک دیا۔ پھر روٹی کے ٹکڑے کتھ رنگ میں لال کر کے اسے دیئے گئے۔ جسے وہ گوشت کے دھوکے کھانے لگی۔ کوئی ایک ماہ کے بعد بغیر رنگی روٹی وغیرہ۔ جو اناتھ آلیہ میں رہنے والی دوسری کنیائیں کھاتی تھیں۔ کھانے لگی۔ گو اسے آئے لگ بھگ ۶ ماہ ہو چکے ہیں۔ تو ہم اس نے کوئی بھی انسانی بولی بولنا نہیں سیکھا۔ لیکن اس کی وحشت اب سست گئی ہے۔ اب یہ کسی کو کاٹنے کو نہیں دوڑتی اور نہ کسی سے لڑتی ہے۔ یہ اپنی آنکھوں پر اپنے دونوں ہاتھ اس لئے برابر رکھتی ہے۔ کہ سورج کا پرکاش اس کی آنکھوں پر نہ پڑے۔ جس سے یہ انومان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ دن کو بھیڑیئے کی تاریک غار میں رہتی ہوگی۔ پہلے اس کے ہاتھ پاؤں کے ناخن لمبے لمبے تھے۔ جنہیں اناتھ آلیہ والوں نے کٹوا دیا۔ میں نے اس کنیا کے سر پر ہاتھ پھیر یہ بات معلوم کرنے کے لئے کہ اجنبی آدمی سے گھبراتی ہے یا نہیں۔ کنیا برابر اس لڑکی سی رہی۔ اور کسی قسم کی اسبھیتا کا اظہار نہیں کیا۔ پرنتو انومان ہوتا ہے کہ کنیا آہستہ آہستہ سدھر جائیگی۔ اس کنیا کے دیکھنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسانی زبان سکھائے بنا کسی لڑکے لڑکی کو نہیں آ سکتی۔ اس لئے ویدوانی کو جب رشیوں نے پڑھا تا کے بعد اور دوسرے لوگوں کو سکھایا۔ تب منش سماج میں ویدوانی کا پرچار ہوا۔ جو کچھ کال کے بعد منشوں کی کیا تا سے سنسکرت ہو کر مختلف زبانوں کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔

بقیہ دیکھیئے صفحہ ۱۲ کالم ۲ کے نیچے

دیانند دلت اُدھار سبھا گوروت بھون لاہور

دلت اُدھار کا عملی کام

علاقہ بجوات میں دلتوں کو کنوؤں پر چڑھا دیا گیا

اکھنور ریاست جموں کے پاس دریائے چناب کی دو دھاریں ہو جاتی ہیں۔ اور یہ دھاریں اپنے درمیان ایک بہت بڑا دوآبہ بناتی ہوئیں جس کا نام بجوات ہے۔ مرالہ ہیڈ کے پاس آکر مل جاتی ہیں۔ اس دوآبہ میں ۸۵ گاؤں آباد ہیں۔ جن میں دلتوں کی آبادی کوئی پچیس ہزار کے قریب ہوگی۔ تقریباً چھ ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ مہاشہ رام لعل جی کھدر نند کر اس علاقہ میں سینز ایسوسی ایشن کی طرف سے کھدر تیار کروانے کے لئے گئے۔

کھدر تیار کرنے والے عام طور پر دلت لوگ ہی تھے۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا اور رہنا سہنا انہی لوگوں میں ہو گیا۔ پھر مہاشہ جی نے دلت اُدھار سبھا لاہور کے مشورہ سے اس علاقے کے دو گاؤں بل بجواں اور ... میں دلت لوگوں کے بچوں کے لئے دو پاٹھشالائیں قائم کیں۔ اس وقت اول الذکر میں ۷۰ لڑکے پڑھتے ہیں اور موخرالذکر میں ۲۵ لڑکے۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد مہاشہ رام لال جی نے دلتوں کو کنوؤں پر چڑھانے کا کام شروع کیا۔ مورخہ ۱۳ جنوری ... کو صبح کے وقت لالہ رام لعل و پنڈت ... لعل ادھیاپک پاٹھشالہ موضع بل بجواں کے کنوئیں پر نہا رہے تھے۔ کہ سوم رام نمبردار ہمراہی ... سنگھ چوہڑ پانی اقوام راجپوت کے ہم مشورہ ہو کر کنوئیں پر آئے۔ اور ان کو کہنے لگے۔ تم کون ہو؟ رام لعل نے کہا میں کھتری ہوں اور میرا ساتھی برہمن ہے۔ اس پر سوم رام نمبردار نے ساتھیوں سے کہا۔ کہ ان کو خوب مارو۔ اس پر ان کے ننگے جسم کو کانٹوں پر گرا کر جوتیوں اور مکوں کی خوب بارش کی۔ اس کا شور سن کر ... اس پٹواری اپنے مکان سے باہر تشریف لائے اور ان کو منع کیا۔ لیکن وہ زیادہ جوش میں آگئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ڈانگیں لے آؤ۔ اور ان کو جان سے ختم کر دو۔ انھوں نے بہت فحش گالیاں ان نوجوانوں کو دیں۔ اور برچھی برچھی سے ان کو مارا گیا ... صرف یہ قصور تھا۔ کہ وہ اچھوتوں سے میل جول رکھتے تھے۔ چونکہ علاقہ مجسٹریٹ صاحب خان ... صاحب بھی خوش قسمتی سے اسی علاقہ میں موجود تھے۔ اس لئے پٹواری صاحب نے اس ... کی اطلاع ان کو دے دی۔ ان نوجوانوں میں سے ایک کو ... پر گیارہ ضربات آئی ہیں۔ جس کا ڈاکٹری سرٹیفکیٹ بھی حاصل کر لیا گیا ہے۔ اور مسل کے ساتھ شامل ہے اس کا مقدمہ مجسٹریٹ صاحب غلام رسول کی عدالت میں دائر ہے۔

مقدمے کے چند یوم بعد علاقہ کے راجپوتوں نے بھائیوں میں اکٹھ کر کے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ میگھوں سے چھوت چھات نہ کی جائے اور ان کو تمام کنوؤں پر سے پانی بھرنے کی اجازت دی جائے۔ اس واقعہ کے بعد موضع نکران اور چھینی موہنی میں ... رام لعل کو مار پڑی ہے۔ اب تمام علاقے میں سوائے برہمنوں کے گاؤں کے کنوئیں پر چڑھا دیا گیا ہے۔

یہ سارا شاندار کام مہاشہ رام لعل اور اُن کے ساتھیوں کی جانفشانی اور محنت کا پھل ہے۔ یہ لوگ عملی طور پر بطور والنٹیر کام کر رہے ہیں۔ اور سبھا سے کچھ بھی معاوضہ نہیں لیتے۔

اگر ہمارے نوجوان ان بھائیوں کی تقلید کریں۔ اور گرام سدھار کے اس عملی پروگرام میں سہیوگ دیں۔ تو وہ دن دور نہ ہوگا۔ جبکہ دلت اُدھار کی سمسیا حل ہو جائے گی۔

... کاریگری ہے۔ جو کہ اکیلی ہی ہندوستان کے کئی نوجوانوں کو روزگار دلا سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ایکسپرٹ کی ضرورت ہے۔ اور اگر وہ مل سکیں۔ تو ابھی ابتدا میں گیند کھلونے وغیرہ بنانے شروع کروائے جا سکتے ہیں۔ بعد ازاں ٹائرز۔ ٹیوب وغیرہ تک کام کروایا جا سکتا ہے۔ کچی ربڑ۔ برہما۔ لنکا۔ ملایا وغیرہ میں عام میسر ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس کی طرف توجہ خالی از فائدہ نہیں ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۳ کالم ۴

بقیہ صفحہ ۱۳ کالم ۴

اسلئے ... زیادہ تر انسانی کاشتکاری منش بھاشاؤں کا مول کارن ہے۔ اور جس طرح پرماتما نے منش سماج کے سکھ کے لئے مختلف اشیاء کو پرستت کر رکھا ہے اسی طرح گیان وردھی کے لئے پرماتما نے آدی سرشٹی میں وید وانی کو بھی پردان کیا۔ اس کارن مہرشی پاتنجلی کہتے ہیں:-

स: एष: पूर्वेषामपि गुरु: कालेनानवच्छेदात॥

(آنند بھکشو سرسوتی)

خط و کتابت کے وقت خواہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں

بیروزگاری کا سوال حل کرنے کیلئے دستکاریاں

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱۵) ریشمی کیڑے۔ پالنے کا کام سرانجام کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے کاشتکار بھائی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

(۱۶) چمڑے کو صاف کرنا۔ تاہنوز پنجاب میں یہ کام غیر ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ جس سے ہندو چمار اگر اس پیشہ میں ہیں۔ تو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور اگر نہیں تو روزگار کی کمی ہے۔ بہرکیف اس کام سے بہت مفید مطلب کام چل سکتے ہیں۔

(۱۷) لوہے کا سامان۔ عام بالٹیاں۔ لوہے کے چولہے و دیگر سامان بنانے کے لئے بھی کئی آدمیوں کی خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(۱۸) کچی شیشی۔ یہ نگینہ ضلع بجنور وغیرہ میں بنتی ہیں۔ اور پنجاب میں آکر فروخت ہوتی ہیں۔ بہت سہل دستکاری ہے۔ کچا مصالحہ بہتات سے مل سکتا ہے۔ یہ اکثر دوائی فروش استعمال میں لاتے ہیں۔ اُن کے اقرار پر یہ کام اچھے پیمانہ پر چلایا جا سکتا ہے۔ یہ بھی کاٹیج انڈسٹری کے طور پر شامل شدہ بھائیوں کو کام پر لگایا جا سکتا ہے۔

(۱۹) پکی شیشی بنانے کا کام۔ لاکھوں روپیہ کی اعلیٰ تیار شدہ شیشیاں ہومیوپیتھک ایلوپیتھک ڈاکٹروں نیز دوا فروشوں اور طبیبوں کے استعمال کے لئے غیر ممالک سے آتی ہیں۔ اگر یہاں ان کے بنانے کا پربندھ کیا جاوے۔ تو بہت بھاری پیمانہ پر کام بڑی کامیابی سے چل سکتا ہے۔

CHEMICALS

ہمارے دیش میں اور خاص کر لاہور میں کیمسٹری اور اپلائیڈ کیمسٹری کے بہت سے ماہرین ہیں۔ جو کہ ایک سوسائٹی بنا کر ایسی تجارتی ITEMS کو جو کہ PROTECTED TRADE کی بنا پر غیر ممالک میں بنتی ہیں۔ ان کے علم اور عملی تجربہ سے اس جگہ بنائی جا سکتی ہیں۔ بشرطیکہ وہ اس کو اپنا فرض تصور کریں۔ اور ان کے علم سے عوام کو فائدہ پہنچے۔ تو بہت سے مفید مطلب کام ہو سکتے ہیں۔ ایسی تجارتی ITEMS میں سے چند ایک کا ذکر نیچے لکھا جاتا ہے:-

(۱) VEGITABLE COLOURS
یعنی رنگ جو کھانے کے کام آتے ہیں۔ مثلاً ہلدی سے پیلا۔ کیسوڈی کے پھولوں سے سرخ وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔

(۲) Sachhrine یعنی وہ مٹھاس جو کہ تارکول سے تیار کی جاتی ہے۔ اور وہ میٹھی سوڈا ...

... ڈاٹر برتل وغیرہ میں استعمال کی جاتی چیز ایک کروڑ روپیہ کی ممالک غیر ... اور وہ بحساب دو روپے ... فی پونڈ بکتی ہے۔ لیکن اس پر قریب ... کسٹم ڈیوٹی لگ جاتی ہے۔ اگر اس کی ... ہونی شروع ہو جاوے۔ تو کافی فائدہ ہو سکتا ہے۔

(۳) OXALIC ACID تیزاب جرمنی سے آتا ہے۔ اس کا ... اور کسٹم ڈیوٹی اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ کہ مہنگا پڑتا ہے۔ اس کی ساخت یہاں ... ہو سکتی ہے۔

(۴) میگنیشیا سلفیٹ۔ اس کا ... حسن ابدال کے قریب بہت مل سکتا ہے۔

(۵) شورہ۔ عام طور پر ملک میں ... ہوتا ہے۔ لیکن ادویات کے استعمال کے ... وہ غیر ممالک میں جاتا ہے اور صاف ہو کر آتا ہے۔ اور گراں بکتا ہے۔ اگر اس جگہ ... کرنے کا انتظام کیا جاوے۔ تو بہت مفید ہوگا۔ اس سے NITRATE ... اور POT. CHLORATE بنائے جا سکتے ہیں۔

(۶) دھوبی کا سوڈا۔ جو کہ غیر ممالک ... ہے۔ آسانی کے ساتھ پنجاب میں تیار ... ہے۔ کیونکہ اس جگہ کلری زمین کافی ... جس جگہ سے یہ سوڈا کافی مقدار میں مل سکتا ...

(۷) اسی طرح سے TARTARIC ACID کے لئے بہت سا سامان درست ہو سکتا ہے۔ جو کہ بنایا جا سکتا ہے۔

(۸) ایلوپیتھی ادویات کو بنانے ... ہاتھ میں لیا جا سکتا ہے۔ جو کہ بمبئی کلکتہ ... اور دیگر مقامات پر اچھی طرح سے سرانجام ... رہا ہے۔

(۹) دودھ ماکھن کو PRESERVE کرنے کا کام جو کہ اکثر بمبئی وغیرہ مقامات ... ہو رہا ہے کو پنجاب میں فروغ دیا جا سکتا ہے۔

(۱۰) بائیسکل کی ضروریات کے لئے ... کھولا جا سکتا ہے۔

(۱۱) سبزی ترکاری اور میوہ جات ... وغیرہ کو PRESERVE کرنے کا ... کو اچھی طرح سے سکھایا جا سکتا ہے۔ جن کے ... بہتات سے مل سکتے ہیں۔

(۱۲) ربڑ کی ساخت۔ یہ ایک ایسی ...

جموں پیڑت سہایتا فنڈ

جموں پرانت کے میرپور ۔ کوٹلی پونچھ آدی علاقوں میں باغی اور جنونی مسلمانوں کے حملوں سے پیڑت آریہ ہندو سکھ جنتا کی امداد کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے جو فنڈ جاری کیا تھا ۔ اس میں اس وقت تک ۲۳۶۰ روپے وصول ہو چکے ہیں ۔ جن آریہ سماجوں نے اپنا جمع کردہ دھن ابھی تک نہیں بھیجا ۔ وہ بہت جلد بھیج دیں ۔ دانی اصحاب کو بھی اس طرف دھیان دے کر اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کرنی چاہیئے ۔ اب حالات کچھ بہتر ہو رہے ہیں ۔ امداد کا پہنچانا قدرے آسان ہو گیا ہے ۔ میرپور ، پونچھ اور کوٹلی میں سبھا نے جو دھن بھیجا تھا ۔ اس سے امداد کا کام جاری ہے ۔ میرپور ۔ کوٹلی اور پونچھ میں ہزاروں مصیبت زدہ لوگ پناہ گزین ہیں ۔ اور امداد حاصل کر رہے ہیں ۔ اس لئے روپیہ کی فوراً ضرورت ہے ۔ جو دھن وصول ہوا ہے ۔ اس کی فہرست حسب ذیل پرکار ہے :-

مہاشہ جگجیت لعل جی ٹھیکیدار سری نگر ۔ کشمیر ۲۰۰ روپیہ
آریہ سماج جھجر ضلع رہتک ۰ ۔ ۴ ۔ ۱۲ ”
” لاہور چھاونی ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۶۰ ”
” پھلور ۰ ۔ ۰ ۔ ۷۰ ”
” شرق پور ۰ ۔ ۰ ۔ ۵ ”
طلباء دسویں جماعت سناتن دھرم ہائی سکول لاہور ۰ ۔ ۰ ۔ ۲۰ ”
طلباء دسویں جماعت ہائی سکول جگراؤں ضلع لدھیانہ ۰ ۔ ۳ ۔ ۶ ”
آریہ سماج بڈھلاڈہ ۰ ۔ ۰ ۔ ۲۵ ”
” کیمبل پور ۰ ۔ ۰ ۔ ۲۵ ”
” کرنال ۰ ۔ ۰ ۔ ۲۵ ”
” بستی غذاں ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۴ ”
” علی پور ۰ ۔ ۰ ۔ ۲۲ ”
” ملتان چھاونی ۰ ۔ ۰ ۔ ۵۰ ”
” ڈنگہ ۰ ۔ ۰ ۔ ۵۰ ”

مہاشہ کرتا رسنگھ دھرم پور ۰ ۔ ۰ ۔ ۲۵ روپے
” دشنو رام گنڈ ٹیگھاٹ ۰ ۔ ۰ ۔ ۵ ”
لے سی کالرا لکھنؤ ۰ ۔ ۰ ۔ ۳۰ ”
مہاشہ دولت رام پٹیالہ ۰ ۔ ۸ ۔ ۷ ”
” اننت رام ملہوترہ ٹھیکیدار فاضلکا ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۵ ”
مہاشہ گردھاری لعل اے ۔ ایس ۔ ایم سپرنٹنڈنٹ ۰ ۔ ۰ ۔ ۲ ”
آریہ سماج خانقاہ ڈوگراں ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۵ ”
” آدم پور ۰ ۔ ۰ ۔ ۳۰ ”
” آسیا پشاور ۰ ۔ ۸ ۔ ۳۷ ”
” جھنگ مگھیانہ ۰ ۔ ۱۲ ۔ ۱۸ ”
” انبالہ چھاونی ۰ ۔ ۰ ۔ ۳۵۰ ”
” راولپنڈی ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۹۰ ”
” فیروزپور ۰ ۔ ۰ ۔ ۳۰ ”
” فتح پور (انبالہ) ۰ ۔ ۰ ۔ ۲ ”
” کوئٹہ ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۰ ”
” کپورتھلہ ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۲۵ ”
” جام پور ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۰ ”
” ظفروال ۰ ۔ ۰ ۔ ۳۵ ”
” کراچی ۰ ۔ ۰ ۔ ۵۰ ”

آریہ سماج لدھیانہ ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۲۵ روپے
سٹریمان چندر منی جی کیپٹن جالندھر چھاونی آئی ایم ایس ۰ ۔ ۰ ۔ ۵۰ ”
سالگرام بھنڈاری نریندر نگر ۰ ۔ ۰ ۔ ۱ ”
آریہ سماج نواں شہر ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۰۰ ”
” فیروزشاہ ۰ ۔ ۱۳ ۔ ۶ ”
” استری سماج فیروزشاہ ۰ ۔ ۴ ۔ ۲ ”
مہاشہ ردی موہن ورما ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۰ ”
” امرناتھ سنا گوجرانوالہ ۰ ۔ ۰ ۔ ۵ ”
ہیڈ ماسٹر مہاجن مڈل سکول ننکانہ ۰ ۔ ۰ ۔ ۴ ”
آریہ سماج دوندہو جاب ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۰ ”
” ساہیوال ۰ ۔ ۱۴ ۔ ۲۱ ”
” زین نگر ۰ ۔ ۰ ۔ ۳۰ ”
” بھٹنڈہ ۶ ۔ ۹ ۔ ۴۰ ”
” مالسہ ۰ ۔ ۰ ۔ ۵۰ ”
” لنگ پور ۰ ۔ ۰ ۔ ۲۵ ”
شریمتی کوشلیا دیوی مکھیہ ادھیاپکہ قلعہ گوجر سنگھ ۰ ۔ ۰ ۔ ۵۰ ”
ڈاکٹر بدری پرشاد ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۰ ”
مہاشہ رام کرشن جی ۰ ۔ ۰ ۔ ۱ ”
شریمتی سرسوتی دیوی جی ۰ ۔ ۰ ۔ ۱ ”
گپت دان قصور سے بذریعہ مہاشہ کرشن جی مالک ”پرتاپ“ ۰ ۔ ۱۰ ۔ ۲۶ ”
مہاشہ ایس چند جی اوورسیر ۰ ۔ ۰ ۔ ۲۷ ”
نہر ڈھاب براستہ کھڈیاں ضلع لاہور
مہاشہ لکشمن داس جی منتری آریہ سماج پسرور (پہلی قسط) ۰ ۔ ۰ ۔ ۲۵ ”
مہاشہ رامچندر شرما کراچی ۰ ۔ ۰ ۔ ۵ ”
” سوہن لعل جی منتری کوٹلی سوہن ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۱ ”
مہیندر پرتاپ سنگھ اینڈ برادرز بیکانیر ۲۵ ”
مہاشہ سندر سنگھ شرما سکھر ۰ ۔ ۰ ۔ ۵ ”
” اودھو رام جی کھیم کرن ۰ ۔ ۰ ۔ ۱۰ ”
میزان کل ۶ ۔ ۵ ۔ ۲۳۶۰ روپے

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون ۔ لاہور) ٭

٭ ٭ کو مطالعہ کرنا چاہیئے ۔ قیمت فی پرچہ چھ آنے ہوگی ۔ (پریہ ورت ویدواچسپتی ۔ ایڈیٹر ”آریہ“ ۔ لاہور) ٭

گورو کل کورو کشیتر سنر کشک سبھا

گورو کل کورو کشیتر کے سالانہ جلسہ پر جو کہ ۴ ۔ ۵ ۔ ۶ مارچ کو ہوگا ۔ گورو کل کورو کشیتر میں پڑھنے والے برہمچاریوں کے سنرکشکوں کی ایک ضروری سبھا ہوگی ۔ جس میں کئی ضروری مضامین پر وچار کیا جاویگا ۔ سب سنرکشک مہاشیوں کو اس سال جلسے میں ضرور پدھارنا چاہیئے اور سبھا کو اپنے اُچت پرامرش سے لابھ پہنچانا چاہیئے ۔

سیتا رام منتری ۔ بدری پرساد کھلر پردھان سنرکشک سبھا

کشمیر ڈے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار ۱۴ فروری کو کشمیر ڈے آریہ سماجوں نے بڑے اُتساہ سے منایا ۔ اکثر مقامات پر ہر خیال کے ہندو سکھوں اور آریہ سماجوں نے مل کر یہ دن منایا ۔ ہر ایک جگہ پُرجوش جلسے ہوئے ۔ جن میں کشمیر کے مظالم کی مذمت مظلوم ہندو سکھوں کے ساتھ ہمدردی اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ کشمیر کی توجہ دلانے کے رزولیوشن پاس کئے گئے ۔ اس ہفتہ جن سماجوں کی رپورٹیں کشمیر ڈے کے متعلق آئی ہیں ۔ سمکان العاد سے ان کے نام ہی لکھے جاتے ہیں :-

(۱) آریہ سماج خانکی ہیڈ جس میں دنگئی ۔ کورٹ کابلواں کے ہندو سکھ اور آریہ شامل تھے ٭ (۲) آریہ سماج کنجاہ (۳) آریہ سماج بھوانی (۴) آریہ سماج بلاہر ضلع کرنال (۵) آریہ سماج چیچاوطنی ۔ (۶) آریہ سماج جام پور (۷) آریہ سماج کرنال ۔ (۸) آریہ سماج فیض آباد (۹) آریہ سماج ۲۱ کار نوالس سٹریٹ کلکتہ (۱۰) آریہ سماج پسرور ۔ (۱۱) آریہ سماج کما لیہ (فنڈ کھولا گیا ہے) (۱۲) آریہ سماج راماں منڈی (دھن جمع کیا گیا ۔ (۱۳) آریہ سماج کلاس والا ۔ (۱۴) آریہ سماج شاد آباد (۱۵) آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر ۳۵ روپے چندہ جمع ہوا (۱۶) آریہ سماج صدر بازار لاہور چھاونی (۱۷) آریہ سماج پشم والا بازار امرتسر (۱۸) آریہ سماج جھنگ مگھیانہ ۔ (۱۹) آریہ سماج کیتھل (۲۰) آریہ کیماڑی کراچی ۔ (۲۱) آریہ سماج اخلاص پور (۲۲) آریہ سماج کوٹلہ نہنگ تحصیل روپڑ

آریہ مسافر کا شہید نمبر

آریہ مسافر کا شہید نمبر اب جلد نکلنے والا ہے ۔ یہ نمبر خوب شاندار ہوگا ۔ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں اور لیکھکوں کے مضامین اور نامی شعراء کی نظمیں موصول ہو چکی ہیں ۔ ایک سہ رنگی تصویر بھی ہوگی ۔ ضخامت ۹۰ صفحہ ۔ قیمت فی پرچہ چھ آنے ۔ پچاس سے زیادہ کاپیوں کے خریدار کو ۵ فی پرچہ کے حساب سے ٭

(مینجر آریہ مسافر گورودت بھون لاہور) ٭

شیوراتری کا بہترین تحفہ

شیوراتری کا بہترین تحفہ ”آریہ“ کا سپیشل رشی بودھ انک جلد نکلنے والا ہے ۔ اس میں مختلف رشیوں پر پرسدھ ودوانوں کے عالمانہ مضامین ہونگے ۔ اس انک کا ہر ایک آریہ نرناری ٭ ٭

ریویو

وید سدھا :-

ایک سو وید منتروں کا اردو سہت سنگرہ - آریہ سماج کے پرسدھ ودوان شری گھاسی رام ایم - اے ایڈووکیٹ کے پریتن کا شبھ پرنام ہے - وید بھگوان کے پاٹھکوں کے لئے یہ بڑی اچھی چیز ہے - روزانہ سوادھیائے کے لئے اس کی ایک ایک پرتی ہر ایک کو اپنے پاس رکھنی چاہئے - پستک کا کاغذ ٹائپ چھپائی سبھادنی ہے قیمت ۴ سرو سادھارن کے لئے بڑی ابھی گئی ہے آریہ پستکالیہ سیٹ بازار میرٹھ سے مل سکتی ہے ؛

گنگا کا ویدانک :-

کرشن گڑھ بھاگل پور کی پرسدھ ماسک پتر پرکا "گنگا" کا ویدانک تین سو سے زیادہ مضمون کی ضخیم پستک جس میں اکتیس وید کے ودوانوں کی بلاک کی رنگین تصویریں اور ویدمنتر میں ۸۰ لیکھ اور کوتائیں ہیں - جن میں ویدمنتر میں ہر ایک پرکار سے درشٹی کون کو پرگٹ کیا گیا ہے - چنانچہ کئی آریہ ودوانوں مثلاً شری مہاتما نارائن سوامی - پنڈت دیو شرما آچاریہ گوروکل کانگڑی - پنڈت نردیو شاستری وید تیرتھ - پنڈت راجارام - پنڈت دشو بندھو - پرنسپل بال کرشن ایم اے - پنڈت بھگوت دت آدی کے لیکھ ہیں - وید کے ودیارتھیوں کے وچار کے لئے اس میں بہت مسالہ ہے - اس لئے ہر ایک وید ودیارتھی کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے قیمت ع

گرنتھ چمتکار بھجن حصہ سوم :-

مصنف مہاشہ تاراچند بی آریہ سرگودھا نواسی - اس میں ویدک سدھانتوں پر پنجابی کے تمام نئی نئی طرزوں کے جن کو دیہاتی اور شہری حلقہ میں بہت ہی پسند کیا گیا ہے - بھجن درج ہیں - پنجاب کے گراموں میں پرچار کے لئے بہت ہی مفید پستک ہے - لکھائی چھپائی عمدہ ٹائیٹل پر سوامی دیانند جی مہاراج کی سہ رنگی تصویر ہے - قیمت صرف ۲ لاہور کے تمام مشہور تاجران کتب سے مل سکتی ہے - ملنے کا پتہ - بھارت پستکالیہ سرگودھا ؛

جیون کا آنند پر میڈل

بسنت کے دن سب سے زیادہ تعداد میں "جیون کا آنند" پستک خریدنے کے لئے جو سنہری پدک دینے کا نشچہ تھا وہ جھانسی کے لالہ لکشمی رام دیش کو ملیگا کیونکہ سب سے زیادہ تعداد میں پستکیں انہیں نے منگوائی ہیں چنانچہ انہیں اطلاع دیدی گئی ہے -

(بی ایس شرما سوشنت پنڈت سرینڈر جی کا دیتر جا)

آرٹ ایجنسی ۹۰ کیلکولوٹس سٹریٹ کلکتہ

آریہ ہائی سکول لدھیانہ

آریہ ہائی سکول لدھیانہ جو پنجاب بھر میں چوٹی کا سکول گنا جاتا ہے - شری لالہ رام لال جی بی اے ہیڈ ماسٹر کے زیر انتظام دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہوا آج پنجاب میں ہر لحاظ سے ایک اعلیٰ التعلیمی انسٹی ٹیوشن مانا جاتا ہے - جس کے لئے ہر ایک آریہ کو بجا فخر ہے -

(۱) ۱۹۳۱ء میں اس سکول کے طلباء کی تعداد ۱۴۵۰ تھی - جن میں تقریباً ڈیڑھ سو سکھ اور اتنے ہی مسلمان تھے - باقی سب آریہ ہندو - اتنی تعداد طلباء کی ایک ہی جگہ تعلیم پاتی ہے - اس میں کوئی برانچ شامل نہیں - پنجاب کے کسی بھی ایک سکول کی تعداد طلباء برانچیں شامل کر کے اتنی نہیں ہے - جتنی کہ آریہ ہائی سکول لدھیانہ کی ہے - گویا تعداد طلباء کے لحاظ سے پنجاب میں یہ سب سے بڑا سکول ہے ؛

اس سکول میں ہر مذہب و قوم - امیر غریب - سرکاری آفیسران - اہلکاران - وکلا - مرد سادہ - سوداگران الغرض ہر ایک طبقہ کے اصحاب کے نونہال تعلیم پاتے ہیں ؛

(۲) تعداد ٹیچران چوالیس ہے - جن میں سے ۱۲ بی اے - ۳ - بی ٹی - ۱۱ - ایس اے وی - ۸ جے اے وی - ۲ - ۱۰ - ٹی ہیں - اور سب کے سب استاد صاحبان ٹرینڈ یا سند یافتہ ہیں - اس کے علاوہ ۲ پنڈت شاستری ہیں - ان ٹیچران کی قابلیت کا ثبوت اس بات سے ظاہر ہے - کہ یہ سکول تعداد کے لحاظ سے سب سکولوں سے بڑھ کر طلباء کو تعلیم دے رہا ہے ؛

سکول کا سٹاف مستقل ہے - اور عام سکولوں کی طرح تبدیل نہیں ہوتا رہتا - استاد صاحبان کی قابلیت اور محنت کا اندازہ نتائج اور وظیفوں سے لگتا ہے - جو اس سکول کے لڑکے ہر سال حاصل کرتے ہیں ؛

(۳) سالانہ نتیجہ امتحان میٹریکولیشن بہت اچھا رہا - ۱۸۰ لڑکوں میں سے ۱۶۹ کامیاب ہوئے اور اتنی بڑی تعداد میں سے صرف ۱۱ لڑکے فیل ہوئے اوسط ۹۴ فی صدی رہی - ضلع لدھیانہ میں اول و دوم لڑکے آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے رہے - دو لڑکوں نے پنجاب یونیورسٹی کے وظیفے حاصل کئے - اس سکول کے نتائج نہ صرف لدھیانہ کے ضلع کے سکولوں سے اچھے رہے ہیں - بلکہ پنجاب کے سکولوں میں آریہ ہائی سکول لدھیانہ اونچا درجہ حاصل کرتا رہا ہے - چنانچہ گذشتہ ۱۳ سالوں میں کبھی بھی اوسط پاس شدگان اکاسی فی صدی سے کم نہیں رہی - بلکہ ۹ دفعہ ۸۵ فیصدی سے زیادہ رہی اور ۴ دفعہ نوے فیصدی سے زیادہ ؛

(۴) ۱۹۳۱ء میں وظائف بتفصیل ذیل اس سکول نے حاصل کئے :-

امتحان میٹریکولیشن میں ۲ وظائف - امتحان ورنیکولر فائنل میں ضلع لدھیانہ کے تین اوپن وظیفوں میں سے دو وظیفے - اور ایک زمینداری وظیفہ - پرائمری کے امتحان میں پانچ وظیفے شہر لدھیانہ کے لڑکے حاصل کرتے ہیں - جو پانچوں اس سکول کے لڑکوں نے حاصل کئے - یہ سب ماسٹر ہربنس لال انچارج پرائمری ڈیپارٹمنٹ کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے - جب سے آپ نے چارج لیا ہے - متواتر لڑکے وظائف حاصل کر رہے ہیں - گذشتہ سال ۳۰ - ۱۹۲۹ء میں ۵ وظیفے اس سکول کے لڑکوں نے حاصل کئے ؛

(۵) طلباء کی صحت و جسمانی ترقی - چال چلن اور نیک عادات کے لئے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے - فٹ بال - ہاکی - کرکٹ اور والی بال کی کئی ٹیمیں کھیلا کرتی ہیں - لڑکوں کے چال چلن اور اطوار کی نگرانی کے لئے ہر ایک جماعت کے ٹیوٹر صاحب ذمہ وار ہیں - لڑکوں کے مختلف قسم کے کلب بنے ہوئے ہیں - مطالعہ کتب کے شوق کے لئے ہر ایک جماعت کی الگ ایک لائبریری ہے - سکاؤٹنگ جاری ہے - سکول کا بینڈ اور آرکسٹرا موجود ہے - اور ان سب میں یہ سکول تعلیمی ہفتہ کے مقابلوں میں انعام حاصل کر چکا ہے - لڑکوں کو سچائی - دیانت داری - سیوا بھاؤ - صفائی و دیگر نیک عادتیں سکھلانے کے لئے خاص ذرائع استعمال میں لائے جاتے ہیں - دھرم شکشا کا پربندھ خصوصیت سے اچھا ہے ؛

(۶) بورڈنگ ہاؤس آریہ ہائی سکول اپنی خصوصیت کی وجہ سے دور و نزدیک بہت مشہور ہے - ۱۹۳۱ء میں قریب ڈھائی سو لڑکے رہتے تھے - جو علاوہ اس ضلع کے بہت دور دراز سے آئے ہوئے تھے - بورڈنگ کے پربندھ میں

سادھو سدھار

آریہ سماج سناتن دھرم سبھا ...

میں رام کرشن مشن کی توجہ اس طرف ... ہوں - کہ اپنے رفاہ عام کے کاموں میں ... کی زیادہ سے زیادہ تعداد لگانے کا یتن کرے ... سادھو اور فقیروں کی تعداد ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۵۶ لاکھ ہے - یہ لوگ اپنی شکتی ... گداگری اور بداطواری میں ضائع کر رہے ہیں ... مجھے سادھوؤں کے سدھار کی خواہش ہے ... ہے - تاکہ سماج سدھار کے میدان میں وہ ... پرچارک بنائے جا سکیں - میں سادھوؤں کے درمیان کام کر رہا ہوں - لیکن گرہستی ہونے کی وجہ سے میری باتوں کا ان پر چنداں اثر نہیں ہوتا - اگر آریہ سماج و سناتن دھرم سبھا کے سادھو ... درمیان کام کریں - تو وہ گرہستیوں کی نسبت ... کامیاب ہو سکتے ہیں - البتہ ہم ... ہیں - مختلف تیرتھ ستھانوں پر رہنے والے ... میں کام کرنے کے مشن کو پبلک سوسائیٹیاں ... لیں - تو کامیابی کی امید ہے - جتنی جلدی ان لوگوں کو مفید پرچارک بنانے کی کوشش ... جائیگی - اتنا ہی ان کے لئے اچھا ہوگا ... گمراہی کی لعنت سے نکالے ہیں ؛

دھنکرام گنگا رام ڈیرہ اسمٰعیل خان ؛

... کے لئے ایک تجربہ کار سپرنٹنڈنٹ ... وقت کے لئے مقرر ہے - اس کے علاوہ تین ... صاحبان نگرانی کے لئے اور مقرر ہیں - جن ... سے ایک بی اے ہیں - ان کے علاوہ ... ماسٹر رام لال جی ہیڈ ماسٹر صاحب بھی بورڈنگ کے ساتھ ہی رہائش رکھتے ہیں - جس سے ... کی نگرانی کا خاص خیال رہتا ہے ؛

پڑھائی ورزش - نہانے - چال چلن ... اور خوراک کا نہایت اعلیٰ پربندھ ہے ...

سماجک جگت

آریہ سماج لال کرتی کا جلسہ - آریہ سماج لال کرتی بازار [illegible] چھاؤنی کا وارشک اُتسو ۱۱-۱۲-۱۳ مارچ کو منایا جاویگا۔ [illegible] آریہ سماج لال کرتی بازار راولپنڈی) ❖

آریہ سماج جھجر کا سالانہ جلسہ - آریہ سماج جھجر ضلع [illegible] کا سالانہ جلسہ ۴-۵-۶ مارچ کو بڑی دھوم سے منایا جاویگا [illegible] سماج اور مقامی بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ دھرم اُپدیشوں سے [illegible] اُٹھاویں۔ (پرسرام منتری آریہ سماج جھجر) ❖

آریہ سماج کلکتہ کا اُتسو - آریہ سماج کلکتہ کا ۱۶واں سالانہ [illegible] اُتسو ۲۵ سے ۲۸ مارچ (ایسٹر کی چھٹیوں) میں بڑے [illegible] کے ساتھ منایا جائیگا۔ (منتری آریہ سماج کلکتہ) ❖

آریہ سماج ملتان شہر کا اُتسو - آریہ سماج گوندکل سکشن [illegible] دروازہ ملتان کا وارشک اُتسو ۴-۵-۶ مارچ کی بجائے اب ۱۰-۱۱-۱۲ اپریل کو منایا جائیگا۔ (رام نرائن جائنٹ منتری) ❖

آریہ سماج میلسی کا چناؤ - ماسٹر اندر جیت بی اے [illegible] دہان - بابو نرائن داس جی اُپ پردہان - مہاشہ کیشو رام جی [illegible] منتری - مہاشہ چونی لال جی اُپ منتری - مہاشہ گنیشام دت جی [illegible] لائبریرین - (اندر جیت) ❖

آریہ سماج اناؤ کے سماچار - بسنت کے دن سائین [illegible] آریہ سماج مندر میں ہوَن ہوا - پرارتھنا و ایشور [illegible] گان کے پیچھے مہاشہ شنکر دت جی و مہاشہ سوہن لال جی [illegible] کے بھاشن ہوئے - شانتی پاٹھ کے بعد سبھا سماپت ہوئی [illegible] (۲) ۱۴ فروری کو آریہ سماج اناؤ کی جنرل میٹنگ میں حسب [illegible] ذیل چناؤ ہوا - پنڈت رادھا کشن جی پردہان - پنڈت رام [illegible] سے جی منتری - مہاشہ پریاگ دت جی کوشادھکش - مہاشہ [illegible] سوہن لال جی پستکادھکش - مہاشہ اُمانشنکر دت جی آڈیٹر ❖ [illegible] سوہن لال اُپ منتری آریہ سماج اناؤ) ❖

[illegible] منتری ویاسند براہم مہا ودیالیہ لاہور - بیکرماج نارائن لال [illegible] اندر جن دیو و دیارتھی بالترتیب ۴ ۸ ۶ ۵ ۴ ۲ ۲ ۶ ۲ اور ۱۹ نمبر [illegible] لے کر ودیا چاچیتی کے امتحان میں پاس ہو گئے ہیں ❖

ویاسند براہم مہا ودیالیہ کا نیا داخلہ ۱۵ مارچ سے لے کر ۱۵ اپریل تک جاری رہیگا۔ یکم اپریل سے پڑھائی شروع ہو جائیگی۔ (۱) داخل ہونے والا کم از کم مڈل پاس ہو۔ سنسکرت کی کوئی پریکھشا پاس ہو ❖

(ب) اس کی عمر چودہ سال سے ہرگز کم نہ ہو ❖

سب درخواستیں شری آچاریہ ویاسند براہم مہا ودیالیہ کے نام [illegible] چاہئیں ❖

[illegible] سماج کیماڑی کے سماچار - (۱) آریہ سماج [illegible]

سبھا سندھ کے بھجن اُپدیشک مہاشہ مکند رام جی نے ۵ دن تک اپنے بھجنوں دوارا پرچار کیا ❖

(۲) ۷ فروری کو صبح مہاشہ بابو ساؤ جی نے اپنے گھر پر پریوارک ہوَن کرایا - ہوَن کے بعد پنڈت مہاشنکر جی نے پرارتھنا کرائی - آریہ سماج کو ۱/۴ ۲ روپیہ دان ملا ❖

(۳) ۱۱ فروری کو آریہ سماج مندر میں بسنت اُتسو شام کے ۶ بجے سے رات کے ۱۱ بجے تک منایا گیا - ہوَن سندھیا کے بعد لالہ [illegible] اموک رام جی ایم اے نے بسنت پر منوہر اُپدیش دیا - بعد ازاں [illegible] شری بابو لال جی پردہان سماج نے بھی اپنے خیالات ظاہر کئے ❖

(۴) ۱۱ فروری سے ۱۴ فروری تک مہاشہ رام لال جی بھجن اُپدیشک شدھی سبھا آگرہ معہ اپنی منڈلی کے پدھارے۔ انہوں نے تین روز تک بھجنوں دوارا پرچار کیا۔ سماج مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا ❖

(۵) ۱۴ فروری کو کشمیر ڈے منایا گیا۔ سماج مندر حاضرین سے بھرا ہوا تھا - مہاشہ رام لال جی نے ولولہ انگیز تقریر کی۔ مرہٹے سندھی - پنجابی سب جماعتوں کے آدمی موجود تھے۔ فیصلہ ہوا کہ ایک کمیٹی بنائی جاتے - جو دھن اکٹھا کر کے سب دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیج دیوے - (ایشیشر ناتھ شرما منتری - آریہ سماج کیماڑی۔ کراچی) ❖

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان

(۱) شری سوامی گنگا گری جی مہاراج آچاریہ گوروکل رائے کوٹ نے ۸ تا ۱۵ فروری کو کتھا کی۔

(۲) بیس بھائیوں نے فارم ممبری بھر کر دیئے۔

(۳) انترنگ سبھا کے ممبران کے گھروں میں باری باری سے ہر سنیچر وار شام کو ہون یگیہ تھا پرارتھنا ہوا کرتی ہے۔

(۴) ۱۳ فروری ۱۹۳۲ء کو مقامی سورج کنڈ کے میلہ کے شبھ اوسر پر گوروکل ملتان کی پوتر بھومی میں بعد دوپہر بھجن اور اپدیش ہوئے۔ جس میں آریہ سماج کے ممبران بھی شامل ہوئے۔

(ستیہ ناراین راجپال اکونٹنٹ برائے منتری)

آریہ سماج لاہور گوالمنڈی کے سماچار

(۱) گذشتہ سنیچر کو پریوارک اپاسنا ماشہ منشی رام جی آپ بردھان کے گھر ہوئی۔ جس میں ایک آستک پرشوں تھا دیویوں نے بھاگ لیا۔

(۲) بدھ سپت وار بسنت پنچمی کے اپلکش میں آریہ سماج مندر میں مہوتسو ۸ بجے صبح ہوا۔ جس میں ۳۰۰ کے قریب آستک پرشوں دیویوں تھا بچوں نے بڑے اتساہ سے حصہ لیا۔ اس کے پشچات گورودت بھون میں بڑا بھاری میلہ ہوا۔ جہاں بچوں کی کھیلیں آدی تھا وید منتروں و بھجنوں کی پرتیوگتائیں ہوئیں۔ اور بعد میں اچھے لڑکے لڑکیوں کو انعام تقسیم کئے گئے۔

(۳) اتوار کو ساپتاہک ست سنگ کے پشچات آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار کمشنر ڈویژن راولپنڈی رائے بہادر بخشی سوہن لال جی کی زیر صدارت منایا گیا۔ جس میں ٹھاکر بھگت رام جی ویدک مشنری پنڈت پرمانند جی اجیپال۔ پنڈت مہر چند جی ایڈیٹر آریہ ویر۔ پنڈت بھگوت دت جی ماشہ چمن لال جی ایڈیٹر آریہ مسافر تھا ڈاکٹر دھرم دیو جی کے بھاشن ہوئے۔ اور کئی پرستاؤ پاس ہوئے۔

(سوہنی لال آریہ منتری آریہ سماج لاہور گوالمنڈی)

آریہ سماج جام پور کے سماچار :-

(۱) ایک مہا کانفرنس استری جاتی کے ادھیکار کے مضمون پر پنڈت سکھدیو جی ودیا نت باچسپتی کی صدارت میں ہوئی۔ ہر ایک سماج سے اپیل کی گئی۔ کہ استری جاتی کو ان کے ادھیکار دینے میں تساہل سے کام نہ لے۔

(۲) ہفتہ واری ست سنگ میں پنڈت سکھدیو جی کا شکشت وانک ویکھیان ہوتا۔

(۳) ۱۰ جنوری میں کل ۹ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

ودواہ۔ نام کرن۔ مرتک۔ پرویش مکان
۴ ۴ ۲ ۱

...روپیہ سماج کو ملے۔ ساہے سنسکار پشچات

بشمبر دت جی پروہت سماج نے کرائے۔

(۴) بسنت پنچمی کا پرو خوب اتساہ سے منایا گیا۔ ویدک پاٹھشالہ کے ودیارتھیوں نے سنکیرتن کیا۔ سیر ان پریڈ میں بچوں اور نوجوانوں کی ۶ بجے شام تک خوب کھیلیں ہوتی رہیں۔ کامیاب ودیارتھیوں میں ۱۴ فروری کی رات کو انعام تقسیم کیا گیا۔

(۵) ۱۴ فروری کو جموں و کشمیر ڈس ٹرکٹ آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار منایا گیا۔ حاضری سے مندر کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ رزولیوشن بھی پاس کئے گئے۔ آریہ سماج کی طرف سے مبلغ ۱۰ روپے سہایتا فنڈ میں بھیجے گئے۔

(۶) جگن ناتھ پوری میں کانگرس کے موقعہ پر ویدک دھرم پرچار کے لئے پانچ روپے سارودیشک سبھا کو روانہ کئے گئے۔ (گنیش دت آریہ سیوک اپمنتری)

لائل پور میں آریہ وواہ

بسنت پنچمی ۱۱ فروری کو لائل پور میں شری یت پنڈت دھرم دیو جی ودیا النکار شملہ کا شبھ وواہ شری حاکم رائے جی کی سپتری شریمتی پرکاش وتی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ ور پکش کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار پروہت تھے۔ کنیا پکش کی طرف سے پنڈت بھوانی جی۔ ایم۔ اے۔ او۔ ایل آریہ سماج سنار کے پروہت تھا وہاں سملت ہوئے تھے۔ شری آچاریہ رام دیو جی۔ شری پنڈت بشمبر ناتھ جی۔ شری پنڈت چمو پتی جی ایم اے۔ شری پنڈت گیان چند جی۔ شری پنڈت پریہ ورت جی ویدا لنکار کے علاوہ گوروکل کانگڑی کے انیہ سناتک بھی سملت تھے۔ آریہ سماج کے پرسدھ گایک شری دھرم دیو جی شملہ بھی پدھارے تھے۔ لائل پور کے پرسدھ آریہ سماجی حاضر تھے۔ جس میں ماسٹر لکشمن داس جی آریہ۔ شری ماسٹر گردتا مل جی آریہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ شریمتی پرکاش وتی دیوی جی سناتک ہیں۔ مہاشہ بلاشہ نے جناب دیشش پربھاوتی نیمن کیا۔ اس وواہ کی وشیشتا یہ ہے کہ اس میں کم سے کم خرچ کر سادگی کے ساتھ سنسکار کیا گیا۔ جنم کے ذات پات کو توڑ کر گن کرم سبھاؤ کو لکشیہ رکھا گیا تھا۔ دواداسنسکار پر شری رام دیو جی، شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ شری پنڈت پریہ ورت جی ویدا لنکار جیسے ودوان تھا پنڈت بھوانی شنکر جی نے جنم مولک ذات پات کو توڑ کر گن کرما نوسار ویدک آدرش کے انوسار وواہ کرنے پر بدھائی دی۔ آچاریہ رام دیو جی نے مختصر مگر اپدیش سے پوریہ گوشت کیا۔ آریہ سماجی بھائیوں میں اس پرکار کے وواہوں کی تعداد دن بدن بڑھنی چاہئے۔

(رحیم سیمن ودیا النکار۔ گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج پراگپور کا اتسو۔ آریہ سماج پراگ پور ضلع کانگڑا کا سالانہ جلسہ ۲۲-۱۲ ...

جنوری و بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ جلسہ پر سٹ ریمان پنڈت رام ربانی جی۔ پنڈت دلیپ جی۔ اور مہاشہ بھگت رام جی و ماشہ بھگتن لال جی اپدیشک و بھجنیک پدھارے تھے۔ ۲۲ کو نگر کیرتن ہوا اور ۲۳-۲۴ کو ودن یگیہ و اپدیش و بھجن و شریمتی درگا دیوی پتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں کے کھیل و بھجن ہوئے۔ ۲۵ جنوری کو پاٹھشالہ کی کنیاؤں کو لالہ نتیا نند جی کے ہاتھ سے انعام تقسیم ہوا۔

جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ یہ علاقہ پرچار کے لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔ اس لئے سبھا کو خاص طور پر خیال رکھ کر جلد کوئی یوگیہ اپدیشک و بھجنیک مقرر کرنا چاہیئے۔ (دیالو رام آریہ سماج پراگپور)

میانی ضلع شاہ پور کی خبریں

پنڈت منسا رام جی نے ایک سپتاہ آریہ سماج مندر میں خوب پرچار کیا۔ جس کا شہر وتا ؤں پر اچھا پربھاو پڑا۔ مہاشہ اندر جیت جی بھجنیک نے بھجنوں دوارا پرچار میں کافی مدد دی۔

۱۸ ماگھ کو دو شادیاں ویدک ریتی سے ہوئیں۔ ایک بابو مانک چند جی آنند کی سپتری کی بابو بشمبر ناتھ کے ساتھ ہوئی۔ جو پنڈت سیدا نند جی نے کرائی۔ جس میں ور پکش اور کنیا پکش کی طرف سے ۱۶ روپیہ آریہ سماج کو دان ملا۔ دوسری شادی لالہ شو رام جی سبھروال کی سپتری کی لالہ ... کے ساتھ ہوئی۔ جس کو پنڈت منسا رام جی نے کروایا۔ کنیا پکش لالہ منگل سین جی نے ملے ... کی طرف سے دس روپیہ آریہ سماج کو ...

۲۶ ماگھ کو لالہ گوردا س مل جی ... ستیہ پال کا یگیوپویت سنسکار ... جی نے کرایا۔ پانچ روپیہ آریہ کنیا ... دو روپیہ آریہ سماج کو دان ملا۔

۲۹ ماگھ کو لالہ امرناتھ جی چوپڑا ... منڈن سنسکار ویدک ریتی سے ... جی نے کرایا۔ دس روپیہ آریہ ... پاٹھشالہ کو دان ملا۔

۲۷ ماگھ لالہ گوردا س مل جی ... وواہ ویدک ریتی سے لالہ دیوان ... پتر کے ساتھ شری پنڈت منسا رام ... کنیا پکش کی طرف سے ۳۰ روپیہ آریہ ... سنستھاؤں کو دان ملا۔ (شیو داس منتری آریہ سماج میانی ضلع شاہ پور)

رشی بودھ اتسو کے موقعہ پر پڑھنے لائق

تحفہ شیو راتری اردو ۱؍
رشی جیون " ۳؍
رشی پرچار " ۱؍
آریہ ادیش رتن مالا " ۱؍
" ہندی ۔؍
" انگریزی ۱؍
آریہ سماج کیا ہے؟ " ۱؍
" ہندی ۱؍
" اردو ۔؍
ویدوں کی ضرورت ہندی ۔؍
الہام کی ضرورت اردو ۔؍
الہام ۱؍
سیمیا الہام ۱؍
دیپتی الہام کی پہچان " ۲؍
ویدک دھرم سب مذہبی خوبیوں کا مخزن ہے اردو ... ۲؍
ویدک عظمت اور انام کی تضیحت ۱؍
کیا وید پڑھنے کا سب کو ادھیکار ہے ...

سوامی دیانند کا اپدیش ہندی ۔؍ اردو ۔؍
" " اور موجودہ آریہ سماج اردو ۱؍
جلسہ کا پرساد (سوامی دیانند کی فتح) " ۔؍
الشہر ساکار ۶ نرآکار اردو ۔؍ ہندی ۔؍
آریہ سماج کی چند خصوصیتیں انگریزی ۲؍
سوامی دیانند انار ہند گوش " ۲؍
" " ٹی ایل دسوانی " ۱؍
" " لالہ گھاسی رام ہندی ۱؍
امن کا شہزادہ رشی دیانند اردو ۲؍
آریہ ہندو نمستے کی تحقیقات " ۱؍
مورتی پرکاش (مورتی پوجا کھنڈن) اردو ۔؍
آریہ سماج تھا سناتن سماج ہندی ۲؍
" اردو کے نکھیہ سدھانت " ۲؍
ہمارے دیش کی پراچین انتی " ۲؍
سنگیت سار اردو ۱؍ سنسکرت بھجن ۔؍
آریہ سماج کے دس نیم بڑھیا ہندی ۔؍
سندھیا اور ہون منتر (" ۳؍
" اردو ۔؍
پدارتھا سندھیا تمبیر ہون ۔جن ۱؍
آریہ سماج کا سور جیہ ۱؍
پنج مہا یگیہ ودھی نگٹ سے کم دام ۔؍

مہرشی جیون ...
" " ورشن اردو
" " گیان ...
مورتی پوجا کھنڈن
آریہ دھرم پرچار
بھجن سنگرہ ...
آریہ سنگیت مالا
ہون ...
وید کی عظمت اردو
تنک بیتی
آریہ درت کا ...
آریہ جاتی سنگٹھن ...
درت پروستا
شرادھ
کرم ... شکشا
... سندھیا ...

ملنے کا پتہ :- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

رشوت!

کہانی آچاریہ منشی پریم چند کے افسانہ سے

(گذشتہ سے پیوستہ)

جگت - ڈیڑھ سو روپے کی بات نہیں۔ تم نے مجھے مٹی میں ملا دیا۔ اس عدالت میں تمہارا راج ہے۔ مگر بھگوان کے دربار میں برہمنوں کا راج ہے۔

مسٹر سنہا نے بہت ندامت سے اظہار کیا۔ اور منت کے لہجہ میں بولے۔ سچ کہو پانڈے! کتنا روپیہ مل جائے۔ تو یہ دھرنا چھوڑ دو۔

جگت پانڈے اب کی دفعہ زور لگا کر اٹھ بیٹھا۔ اور بڑی ہمت سے بولا پانچ ہزار سے کوڑی کم نہ لوں گا۔

سنہا - پانچ ہزار تو بہت ہوتے ہیں۔ اتنا ظلم نہ کرو۔

جگت - اس سے کم نہ لونگا۔ یہ کہہ کر جگت پانڈے پھر لیٹ گیا۔ اس نے یہ الفاظ اتنے مضبوط لہجہ میں کہے تھے۔ کہ مسٹر سنہا کو اور کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی روپیہ لانے کے لئے گھر چلے۔ مگر گھر پہنچتے پہنچتے نیت بدل گئی۔ ڈیڑھ سو کے بدلے پانچ ہزار دیتے ہوئے قلق ہوا۔ دل میں سوچا مرتا ہے۔ تو مرنے دو۔ کہاں کی برہم ہتیا اور کیسا پاپ ہے یہ سب پاکھنڈ ہے۔

گھر میں وہ چارپائی پر لیٹنا چاہتے تھے۔ کہ ان کی بیوی آ گئی۔ بڑی مشکل سے بولی۔ آدھی رات تو ہو گئی ہوگی۔ تم جگت پانڈے کے پاس چلے جاؤ۔ میں نے ابھی ایسا بُرا خواب دیکھا ہے کہ ابھی تک دل دھڑک رہا ہے۔ جان مصیبت میں پڑی ہے۔ جا کر کسی طرح اُسے ٹالو۔

سنہا - وہیں سے چلا آ رہا ہوں۔ کہ مجھے تم سے زیادہ فکر ہے۔ ابھی آ کر کھڑا ہی ہوا۔ کہ تم آ گئیں۔

بیوی - اچھا تم گئے تھے۔ کیا باتیں ہوئیں؟ راضی ہوا؟

سنہا - پانچ ہزار روپے مانگتا ہے۔

بیوی - پانچ ہزار۔

سنہا - کوڑی کم نہیں کرتا۔ اور میرے پاس اس وقت ایک ہزار سے زیادہ نہ ہوں گے۔

بیوی نے تھوڑی دیر سوچ کر کہا۔ جتنا مانگتا ہے۔ اتنا ہی دے دو۔ کسی طرح گلا تو چھوٹے تمہارے پاس روپے نہ ہوں۔ تو میں دے دونگی۔ ابھی سے خواب نظر آنے لگے ہیں۔ میری جان کب بچے گی۔

سنہا - تو لکا دے دوں۔ زندگی بھر یہ بات رہے گی۔

بیوی نے سوچ کر کہا۔ چلو میں بھی چلتی ہوں۔

اس وقت کون دیکھتا ہے۔ بیوی سے زیادہ مرد کی عادتوں کا علم اور کسی کو نہیں ہوتا۔ مسٹر سنہا کی دلی باتوں کو اُس کی بیوی خوب سمجھتی تھی۔ کون جانے رستہ میں کہیں روپے چھپا دیں۔ اور کہہ دیں۔ کہہ دے آیا۔ یا یہ کہہ دیں کہ روپے لے کر بھی نہیں ٹلتا۔ تو کیا کروں۔ جا کر صندوق سے نوٹوں کا بلینڈہ نکالا۔ اور ان کو چادر میں چھپا کر مسٹر سنہا کے ساتھ چل پڑی۔

ابھی دونوں پھاٹک تک ہی آئے تھے۔ کہ دیکھا۔ کہ جگت پانڈے لاٹھی ٹیکتا چلا آتا ہے۔ اور اس کا چہرہ اتنا ڈراونا ہو رہا تھا۔ گویا مرگھٹ سے کوئی مردہ بھاگا آتا ہے۔ ان کو دیکھتے پانڈے بیٹھ گیا۔ اور ہانپتا ہوا بولا۔ بڑی دیر کی۔ لائے؟

بیوی - مہاراج ہم تو آ ہی رہے تھے۔ تم نے کیوں تکلیف کی۔ روپے لے کر سیدھے گھر چلے جاؤ گے نا؟

جگت - ہاں! ہاں سیدھا گھر جاؤں گا۔ کہاں ہیں روپے؟ دیکھوں!

بیوی نے نوٹوں کا بلینڈہ باہر نکالا۔ اور روشنی دکھاتے ہوئے کہا۔ گن لو۔ پورے پانچ ہزار ہیں۔

پانڈے نے نوٹوں کا بلینڈہ لیا۔ اور الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں ایک نئی روشنی سے چمکنے لگیں۔ ہاتھوں میں نوٹوں کو تولتا ہوا بولا "پورے پانچ ہزار ہیں؟

بیوی - پورے ہیں گن لو۔

جگت - ہیں ہیں پورے ہیں۔ پانچ ہزار۔ تو اب جاؤں۔ بھاگ جاؤں۔ یہ کہہ کر بلینڈہ لئے ہوئے کئی قدم لڑکھڑاتا چلا۔ جیسے کوئی شرابی ہو اور پھر وہ یکایک دھم سے زمین پر گر پڑا۔ مسٹر سنہا لپک کر دوڑے۔ تو دیکھا کہ اس کی آنکھیں پتھرا گئی ہیں۔ اور زور سے بولے پانڈے پانڈے چوٹ تو نہیں آئی۔

پانڈے نے ایک بار منہ کھولا۔ جیسے مرتی ہوئی چڑیا سر لٹکا کر چونچ کھول دیتی ہے زندگی کا آخری تار بھی ٹوٹ گیا۔ ہونٹ سوکھے ہوئے تھے۔ اور نوٹوں کا بلینڈہ چھاتی پر رکھا ہوا تھا۔ اتنے میں بیوی بھی آ پہنچی۔ اور لاش دیکھ کر چونک پڑی۔

بیوی - اسے کیا ہو گیا؟

سنہا - مر گیا اور کیا ہو گیا۔

بیوی - مر گیا۔ اب کہاں جاؤں ہے بھگوان!

یہ کہہ کر وہ بنگلے کی طرف بڑی تیزی سے چلیں مسٹر سنہا نے بھی نوٹوں کا بلینڈہ لاش پر سے اٹھا لیا اور چلے۔

بیوی - یہ روپے اب کیا ہونگے؟

سنہا - کسی دھرم کام میں دے دونگا۔

(۴)

دوسرے دن سارے شہر میں خبر مشہور ہو گئی۔ کہ جگت پانڈے نے جنٹ پر جان دے دی۔ اُس کی ارتھی اٹھی تو ہزاروں آدمی ساتھ تھے۔ مسٹر سنہا کو کھلم کھلا گالیاں دی جا رہی تھیں۔ اُسی دن سے مسٹر سنہا اور ہندو سماج میں کھینچ تان شروع ہو گئی۔ دھوبی نے کپڑے دھونے چھوڑ دیئے۔ گوالے نے دودھ بند کیا۔ ٹال مٹول کی۔ نائی نے حجامت بنانا بند کر دیا۔ ان مصیبتوں پر بیوی کا رونا دھونا اور بھی غضب تھا۔ انہیں روز خواب دکھائی دیتے تھے۔ رات کو ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جاتے ہوئے ڈر لگتا تھا۔ سب سے بڑی مصیبت یہ تھی۔ کہ اپنے رشتہ داروں نے بھی آنا جانا چھوڑ دیا۔

برادری سے بیر کرنا۔ پانی میں رہ کر مگرمچھ سے بیر کرنا ہے۔ کوئی نہ کوئی ایسا موقعہ ضرور ہی آ جاتا ہے۔ جب ہم کو برادری کے سامنے سر جھکانا پڑتا ہے۔ مسٹر سنہا کو بھی سال کے اندر ہی ایسا موقعہ آ پڑا۔ اُن کی بیٹی کی شادی تھی یہ وہ تقریب ہے۔ جو بڑے بڑے سفر دوں کا سر نیچا کر دیتی ہے۔ آپ کسی کے آنے جانے کی پرواہ نہ کریں۔ حقہ پانی۔ کھانے پینے میل جول کی پرواہ نہ کریں۔ مگر لڑکی کا بیاہ تو نہ ٹلنے والی بلا ہے۔ اس سے بچ کر آپ کہاں جائینگے۔ مسٹر سنہا کو اسباب کی فکر تو پہلے ہی تھی۔ کہ تربینی کے بیاہ میں رکاوٹ ہوگی۔ لیکن انہیں یقین تھا۔ کہ دولت کی طاقت اس مشکل کو حل کر دیگی۔ مگر جب تربینی کا سولھواں سال ختم ہو گیا۔ تو ٹال مٹول کی گنجائش نہ رہی۔ پیغام بھیجنے لگے۔ مگر جہاں پیغام جاتا تھا۔ وہیں سے جواب ملتا۔ ہمیں منظور نہیں۔ جن گھروں میں سال بھر پہلے اُن کا پیغام ملنے پر لوگ اپنی قسمت کی یاوری پر خوش ہوتے تھے۔ وہاں سے اب سوکھا جواب ملتا تھا۔ ہمیں منظور نہیں۔ سنہا دولت کا لالچ دیتے۔ زمین نذر کرتے۔ لڑکے کو ولایت بھیج کر زیادہ تعلیم دلانے کی تجویز پیش کرتے۔ مگر اُن کی تمام تجویزوں کا ایک ہی جواب ملتا تھا۔ "ہمیں منظور نہیں"۔

مسز سنہا چارپائی پر پڑی کراہ رہی تھی تربینی کھانا پکا رہی تھی۔ اور مسٹر سنہا بیوی کے پاس فکر میں ڈوبے ہوئے بیٹھے تھے

ان کے ہاتھ میں خط تھا۔ بار بار اسے دیکھنے اور سوچنے لگے ۔

تھوڑی دیر کے بعد روہنی نے آنکھیں کھولیں اور بولی اب سر پھوٹ گئی۔ پانڈے میری جان لے کر چھوڑیں گے۔ ہاتھ میں کیا کاغذ ہے ؟

سنہا۔ بیٹا راما کا خط آیا ہے۔ پاپی کو ذرا [illegible] شرم نہیں آئی۔ میں نے اس کی نوکری لگوائی۔ شادی کروائی۔ اور آج اس کا مزاج اتنا بڑھ گیا ہے کہ اپنے چھوٹے بھائی کی شادی میری لڑکی سے منظور نہیں کرتا۔ کرتا تو بدنصیب کی قسمت کھل جاتی ۔

روہنی ۔ بھگوان ۔ چلو ۔ اب یہ درد مت دیکھی نہیں جاتی۔ انگور منگواؤ ۔

سنہا ۔ میں خود جاکر لاتا ہوں ۔ یہ کہکر انہوں نے طشتری میں انگور لاکر روہنی کے پاس رکھ دیئے ۔ وہ کھا اٹھا کر کھانے لگی ۔ جب طشتری خالی ہوگئی ۔ تو بولی ۔ اب کس کے ہاں پیغام بھیجو گے ۔

سنہا ۔ کس کے ہاں بتاؤں ۔ میرے خیال میں تو اب کوئی ایسا آدمی نہیں رہا ۔ ایسی برادری میں رہنے سے تو ہزار درجہ بہتر ہے کہ برادری سے باہر رہوں ۔ میں نے ایک برہمن سے رشوت لی ۔ اس سے مجھے انکار نہیں ۔ لیکن کون رشوت نہیں لیتا ۔ قصور اگر ہے ۔ تو میرا ہے ۔ میری لڑکی نے کیا قصور کیا ہے ۔ [illegible] لڑکی کو سزا دینا سراسر انصاف کے خلاف ہے ۔

روہنی ۔ مگر کر دے کیا ۔ کوئی پنچایت کیوں نہیں بلا لیتے ۔

سنہا ۔ پنچایت میں بھی تو وہی برادری کے چودھری ہوں گے ۔ ان سے مجھے انصاف کی امید نہیں ۔ دراصل اس لغزش کا باعث حسد ہے مجھے دیکھکر سب جلتے ہیں ۔ اور اسی بہانہ سے مجھے نیچا دکھانا چاہتے ہیں ۔ میں ان رنگوں کو خوب سمجھتا ہوں ۔

روہنی ۔ دل کی حسرت دل میں رہ گئی ۔ سب ارمان دل میں لئے دنیا سے جانا پڑے گا ۔ ایشور کی مرضی ۔ تمہاری باتوں سے مجھے ڈر لگتا ہے ۔ کہ میری بچی کی نہ جانے کیا حالت ہوگی ۔ مگر میری آخری التجا ہے ۔ کہ برادری سے باہر نہ جانا نہیں تو پرلوک میں میری آتما کو شانتی نہ ملے گی ۔ یہی غم میری جان لے رہا ہے ۔ ہائے میری بچی پر نہ جانے کیا مصیبت ٹوٹنے والی ہے ۔

یہ کہتے کہتے روہنی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ۔ مسٹر سنہا نے اس کو دلاسا دیتے ہوئے کہا اس کی فکر نہ کرو ۔ پیاری میرا مطلب صرف یہ تھا کہ میرے دل میں ایسے خیالات آتے رہتے ہیں تم سے سچ کہتا ہوں ۔ برادری کے ظلم سے کلیجہ چھلنی ہوگیا ہے ۔

روہنی ۔ برادری کو برا نہ کہو برادری کا ڈر

بقیہ دیکھو صفحہ ۱۹۰ کی پشت میں

ओ३म्

रجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

कृष्णचन्द्र ...

प्रकाश

پرکاش لاہور

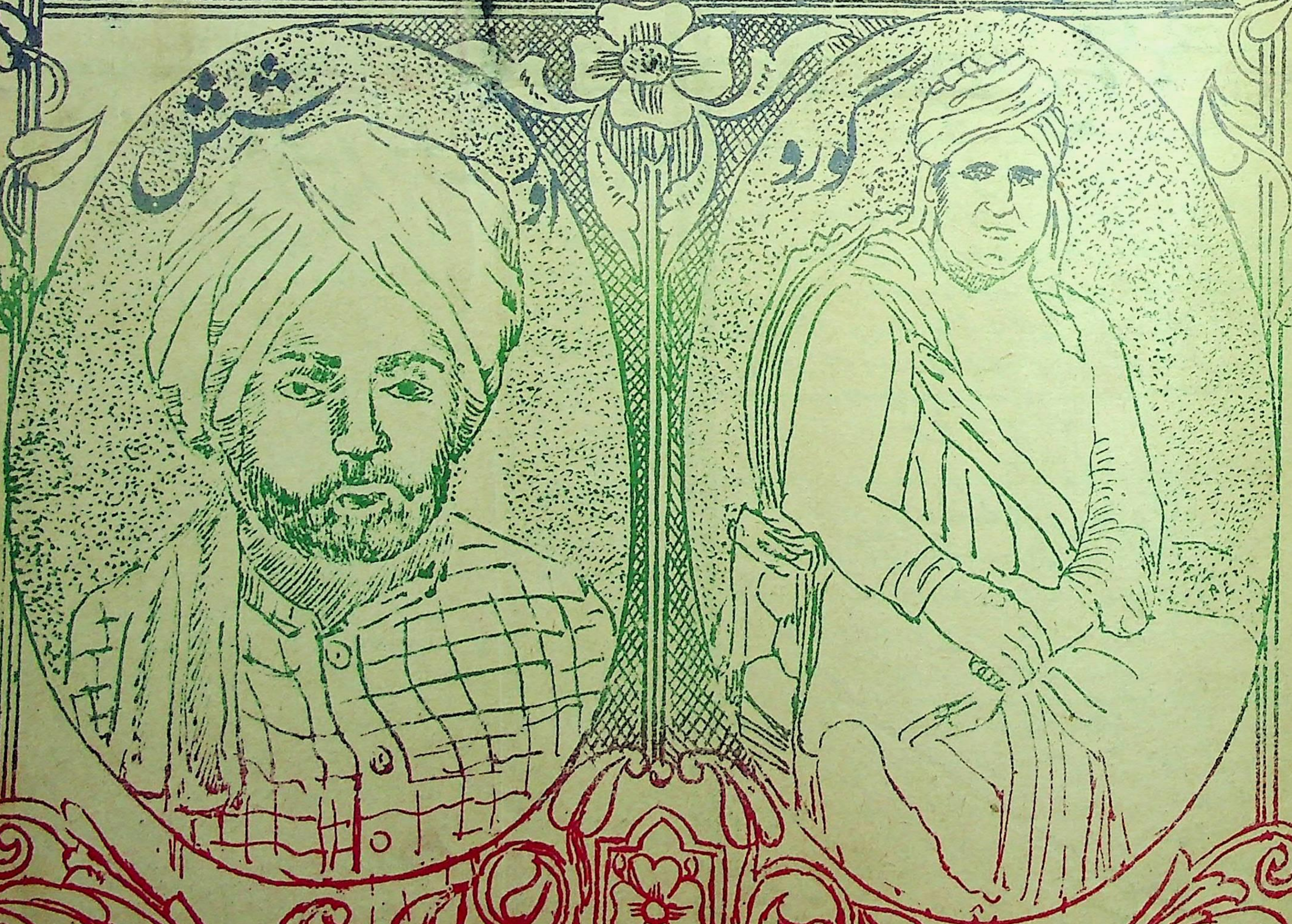
ہفتہ وار

PRAKASH LAHORE

جلد ۲۸ — نمبر ۱۰

اتوار ۲۴ پھاگن سمت ۱۹۸۸ بکرمی مطابق ۶ مارچ ۱۹۳۲ء — دیانند آبد ۱۰۸

SUNDAY 6 MARCH 1932



کنیا کی ضرورت!

ایک چوبیس سالہ سوشیل، ودوان، خوبصورت، تندرست معزز۔ برسر روزگار ضلع سیالکوٹ نواسی آریہ کمار کے لئے جس کے حالات تسلی بخش ہیں

پتہ:-

اندرجیت بی اے۔ میلسی

ضلع ملتان

ور کے لئے کنیا کی ضرورت

ایک اعلیٰ پورے خاندانی نوجوان کھتری کے لئے سندر تندرست یوگیہ اور سوشیل کنیا کی آدشیکتا ہے۔ جو گھر کے کاروبار سینا پرونا آدمی ہیں ہر پرکار سے نپن ہو اور سوشکشت ہو۔ ور کی عمر ۲۷ سال سے کچھ کم ہے برسر روزگار ہے۔ اور محکمہ ریلوے میں آفیسر درجہ میں ہے ماتا پتا زندہ ہیں۔ پتا ایک معزز عہدہ دار ہیں۔ کنیا کے والدین کی دولت سندی اور جہیز کا کوئی وچار نہیں ہوگا۔ صرف خاندانی شرافت اور اعتبار کا خیال مطلوب ہے:

نمبر ۶۵ معرفت پرکاش۔ لاہور

برہمن کنیا کی ضرورت

ایک تعلیم یافتہ برہمن کمار جسکی آیو ۲۵ سال کی ہے۔ تندرست سداچاری، افریقہ میں مستقل کاروبار ماہواری آمدنی تین صد روپیہ اور پنجاب میں ۱۰۰ ایکڑ زمین کا مالک ہے۔ ذات لیئے اور ان کی ذات پرچارک ہے۔ کیواسطے ایک سوشیل سوستھ پڑھی لکھی اور گھر کے کام کاج سے واقف کنیا کی ضرورت ہے جس کی آیو ۱۶ تا ۱۸ سال کے لگ بھگ ہو۔ دواہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ اور جلدی سے جلدی۔ مزید حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:- بابو بدری ناتھ آریہ ریٹائرڈ کیشیر پوگنڈا ریلوے برکان لالہ دھرم چند کول مرچنٹ کرشنا گلی نمبر ۱ متصل تالاب رتن چند۔ لاہور

سچا اور مفید مشورہ

آپ اپنی کھوئی گئی طاقت واپس لانے اور جریان احتلام سرعت ۔۔۔۔ وغیرہ شکائتوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقوی ادویات کی سرتاج خالم آتشک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں چار روپے اور ۹۳ صفحات کی کتاب "کام شاستر" بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں:

وید شاستری منی شنکر گووندجی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ۔ اندر اینڈ کو چوک لکھنؤ

پرکاش کا گوردکل نمبر بہت جلد شائع ہونے والا ہے۔ اشتہار دینے کے خواہشمند اپنا اشتہار مع اجرت فوراً بھیجدیں:

شادی کرنیوالوں کی سخت ضرورت!

ہمارے یہاں شادی کے لئے بارہ ودھوائیں اور بال ودھوائیں موجود ہیں۔ ان سب کی عمریں ۱۸ سے ۲۵ سال تک ہیں۔ ان سب کا رنگ گورا ہے۔ جلد سے جلد درخواست آنا چاہئے۔ خود گورکھی میں بھی لے جاویں گے:

پتہ:-

رامچرن لال شرما منیجر ہندو ودھوا آشرم

اورئی ضلع جالون

وگیاپن

شیوراتری تک آدھے دام

(۱) جیون کا آنند حجم ۶۰۰ صفحہ پوری قیمت ۸/

(۲) سریہ بچھو دش چکتسا " " ۵/

(۳) وید ادرسنار کے مستند ستر " ۳/

پسند نہ ہونے پر دام واپس

پتہ:- شری پی ایس شرما

۲۰ کارنوالس سٹریٹ۔ کلکتہ

رشی بودھ اتسو کی موقعہ پر بانٹنے کے لائق ٹریکٹ

- تحفہ شیوراتری اردو ۱/
- رشی جیون " -/
- رشی دیچار " -/
- آریہ ادرش رتن مالا " -/
- " " ہندی -/
- " " انگریزی ۱/
- آریہ سماج کیا ہے؟ ۱/
- " ہندی ۱/
- " اردو -/
- ویدک دھرم کی ضرورت ہندی ۱/
- الہام کی ضرورت اردو -/
- الہام " ۱/
- معیار الہام " ۱/
- حقیقی الہام کی پہچان " ۱/
- ویدک دھرم سب خوبیوں کا مخزن ہے اردو - ہندی ۱/
- وید کی مقدس تعلیم کی فضیلت ۱/
- کیا جنیوں کے پڑھنے کا کوئی ودھی ہے ۱/
- بہت ہی انارچیت اردو ۱/
- " انقلاب کیوم " ۱/
- ہمکو چھوٹے بھائی ۱/

- سوامی دیانند کا " ہندی، اردو -/
- " موجودہ آریہ سماج اردو -/
- جلسہ کا پرساد (سوامی دیانند کی فتح) " /
- ایشور ساکار ہے یا نراکار اردو۔ ہندی /
- آریہ سماج کی چند خصوصیتیں انگریزی ۱/
- سوامی دیانند اور رابندر گھوش " ۲/
- " ٹی ایل وسوانی " ۱/
- " لالہ گھاسی رام ہندی ۱/
- امن کا شہزادہ رشی دیانند اردو ۲/
- آریہ ہندو شستری کی تحقیقات " ۱/
- مورتی پرکاش (مورتی پوجا کھنڈن) " -/
- آریہ سماج بھارت سناتن سماج ہندی ۲/
- " اور اس کے مکھیہ سدھانت " ۲/
- ہمارے دیش کی پراچین انتی " ۲/
- آریہ سماج کے دس نیم بڑھیا " -/
- سندھیا اور ہون منتر لٹکے " /
- " اردو /
- بھارت ستا سندھیا تتھیہ ہون بھجن " ۱/
- آریہ سماج کا سوز چہرہ " ۱/
- ستیارتھ سار اردو / سنکیرتن بھجن
- ہیچ مہا گیہ دھی لاگت سے کم دام /

- مہرشی جیون ہندی ۱/
- " درشن اردو ۲/
- " کیلنڈر نما ۲/
- مورتی پوجا کھنڈن ہندی /
- آریہ دھرم پریدیشکا ۱/
- بھجن سنگرہ خورد اردو -/
- " کلاں " /
- " ہندی /
- آریہ سنگیت مالا سندھیا
- ہون دبھجن ہندی ۱/
- ویدک سنسکرت اردو ۲/
- جگ بیتی " ۲/
- آریہ ورت کی عروج ۲/
- آریہ جاتی کا سنگٹھن ہندی ۲/
- درن ویوستھا " ۱/
- شہزادہ " /
- کرم " /
- بھولا مسافر ہندی اردو
- میڈیسن پر پرکٹ ہوئے ہندی
- سندھیا رہسیہ " ۱/
- سوبارک " /
- سچا تیرتھ " /

ملنے کا پتہ:-

سنسار کی گتی

پیپلز بنک جاری ہوگیا۔ پیپلز بنک کے از سرنو اجراء کے متعلق ہائی کورٹ نے جو سکیم منظور کی تھی۔ اس کے ماتحت بنک نے ۱۹۳۱ء دسمبر ۱۹۳۱ء تک کا سود اور ۲۸ فروری تک بقایا امانتوں کا ۲۰ فیصدی ادا کر دیا۔ اب یکم مارچ سے بنک اور اس کی تمام شاخوں میں کام شروع ہوگیا ہے۔ نئی سکیم کے ماتحت امانت داروں کے تین اور حصہ داروں کے دو نئے ڈائرکٹر لئے جانے منظور ہوئے ہیں۔ ان کا انتخاب ۱۰ مارچ کو بمقام بلڈنگ لاہور میں ہونا قرار پایا ہے۔

ہندو اچھوت سمجھوتہ۔ دہلی ۲۹ فروری) معلوم ہوا ہے کہ ہندو مہاسبھا کے پردھان ڈاکٹر مونجے اور آل انڈیا اچھوت سبھا کے پردھان مسٹر راجہ نے ۔۔۔ یہ سمجھوتہ ہوا ہے کہ اچھوتوں کو آل انڈیا ایسوسی ایشن کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس نے اتفاق رائے سے ہندوؤں کے ساتھ نشستوں کی تخصیص کے ساتھ مشترکہ انتخابات کا فیصلہ کیا ہے۔

بمبئی میں گرفتاریاں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ موجودہ تحریک کے سلسلہ میں صرف بمبئی شہر میں ۱۳۳۱۱ اشخاص گرفتار ہوئے۔ گرفتاریاں زیادہ تر پکٹنگ کے سلسلہ میں ہوئی ہیں۔

ڈھرو ویدیو گرفتار کر لئے گئے۔ (امرتسر یکم مارچ) مسٹر سندر سنگھ کے لڑکے مسٹر ڈھرو دیدیو کو ایمرجنسی آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ کوئی دو سال ہوئے۔ ڈھرو ویدیو کو لاہور سازش کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا اور ہائی کورٹ کے احکام کے ماتحت انہیں رہا کیا گیا تھا۔

چین جاپان کا نقصان جان۔ اطلاع ہے کہ جنگ چین جاپان میں اس وقت تک ڈیڑھ ہزار جاپانی اور ۴۰۰۰ چینی سپاہی اور ۸۰۰۰ سولین ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں۔

احراریوں کی تلاشیاں۔ ۲۹ فروری کو مجلس احرار لاہور کے دفتر اور اس کے ممبروں اور سکرٹری اور ۔۔۔ کی تلاشی ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تلاشیاں مجلس احرار کے تازہ پروگرام کے سلسلہ میں ہوئی ہیں۔

ہنر ورپورٹ کی مقبولیت معلوم ہوا ہے

ڈسٹرکٹ آرین کانفرنس پٹھانکوٹ

میرا خیال ہے کہ آریہ سماجوں کے اپنے جلسوں کے علاوہ اگر ضلع بھر کے آریوں کی ایک کانفرنس بھی ہو جایا کرے۔ تو بہت اچھا ہو۔ اس لئے جب آریہ سماج پٹھانکوٹ کے ادھکاریوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ ۲۷-۲۸ فروری کو ڈسٹرکٹ آرین کانفرنس کرنا چاہتے ہیں۔ اور کہ میں اس کا پردھان بنوں۔ تو میں نے مان لیا۔ ۲۷-۲۸ فروری کی بہت سے ووا ۔۔۔ اس لئے کانفرنس کو دو دن پہلے کرنا پڑا۔ ان دنوں میں کوئی تعطیل نہ تھی اس لئے ڈسٹرکٹ آرین کانفرنس کا یہ اُدیش پورا نہیں ہو سکا کہ ضلع بھر کے آریہ وہاں جمع ہو کر اپنے ہاں کی مشکلات کا حل سوچیں۔ لیکن باوجود اس کے کانفرنس کامیاب رہی۔

کانفرنس کی ابتدا ۲۵ فروری کو ۱۲ بجے دن کے پردھان کے جلوس سے شروع ہوئی۔ جلوس دو گھنٹہ تک رہا جو ریلوے سٹیشن سے شروع ہو کر شہر کے بازاروں سے گذرتا ہوا سماج مندر پر ختم ہوا۔ جلوس کے ساتھ خوب رونق رہی۔ سندیانگر کا آریہ دیمنل جلوس کی کامیابی کے لئے خاص طور پر شکریہ کا مستحق ہے۔

بعد دوپہر ۴½ بجے سے سماج مندر میں کانفرنس کی کاروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے لالہ گوری شنکر جی دینانگری نے جو سوآگت کمیٹی کے ادھیکش تھے۔ اپنا بھاشن سنایا۔ یہ بہت اُتم تھا۔ اور لوگوں نے اسے بہت پسند کیا۔ اس کے بعد پردھان کا انتخاب عمل میں آیا۔ پھر میری صدارتی تقریر کی۔ اس وقت سماج مندر تقریباً بھر گیا تھا۔ اور لوگ کانفرنس کی کاروائی بہت شوق سے سنتے رہے۔

رات کو ۸ سے ۱۰½ تک پھر میرا ویاکھیان ہوا۔ اس وقت حاضری بہت زیادہ تھی۔ سماج مندر میں کوئی کونہ بھی خالی نہ تھا۔ لوگوں نے میری تقریر کو شوق سے سنا۔ اور کسی نے اٹھنے کا نام نہ لیا۔ اگر میں خود ہی اپنا ویاکھیان ختم نہ کر دیتا۔ تو وہ اٹھنے کو تیار نہ تھے۔ ایک خوشی کی بات یہ تھی کہ دو دو تین تین میل سے لوگ کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اور ان میں ایک تعداد ایسے بھائیوں کی تھی۔ جو کسی وقت اچھوت سمجھے جاتے تھے اور جنہیں آریہ سماج نے اپنے میں ملا لیا ہے۔

دوسری صبح کو پنڈت وشوناتھ جی اُپدیشک آل پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیش سے کاروائی سماپت ہوئی۔ ایک بجے دوپہر سے پھر کانفرنس کی کاروائی شروع ہوئی۔ اور ۵½ بجے شام تک رہی۔ لوگ بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ کئی ضروری اور مفید رزولیوشن پیش اور پاس ہوئے۔ ان میں سے زیادہ ضلع گورداسپور کے متعلق تھے۔ کچھ آریوں کے متعلق تھے۔ جو اس وقت تک اپنے پرانے سنبندھ کی سزا بھگت رہے ہیں۔ بہت سے بھائیوں نے کانفرنس میں تقریریں کیں۔ مجھے بھی چار بار بولنا پڑا۔ میری آخری تقریر کے ساتھ کانفرنس کی کاروائی ختم ہوئی۔ یہ پہلا تجربہ تھا۔ جو ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اگر کانفرنس تعطیلات میں ہوتی۔ تو اور زیادہ کامیاب ہوتی۔ موجودہ تجربہ حوصلہ شکن نہیں حوصلہ افزا ہے۔ اور آریہ سماج پٹھانکوٹ کے ادھکاری اگلے سال کے لئے ابھی سے تیار ہو سکتے ہیں۔

میں تو کانفرنس ختم کرتے ہی چلا آیا۔ لیکن جلسہ ۲۷ فروری کو بھی تھا۔ سوامی سوتنترانند جی پنڈت رام چندجی سدھانت شرومنی اور پنڈت وشوناتھ جی آریہ اُپدیشک پہنچے ہوئے تھے۔ ان کے ویاکھیان ہوئے ہوں گے۔

(کرشن)

گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کے ممبران نے ہنٹر رپورٹ کی بہت سی سفارشات کو پسند کیا ہے۔ اور وہ انہیں اپنی رپورٹ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔

یو۔پی میں گرفتاریاں۔ سرکاری تخمینہ کے مطابق پچھلے ہفتہ ۲ فروری تک سول نافرمانی تحریک کے سلسلہ میں یو۔پی میں ۵۹۹ اشخاص سزایاب ہو چکے ہیں۔

رپورٹ ہے کہ سزایابیوں کی تعداد میں رفتہ رفتہ کمی ہو رہی ہے۔ مگر کئی اضلاع میں ابھی تک یہ تعداد بھاری ہے۔ ۔۔۔ کم ہو رہی ہے مگر حکام کا خیال ہے کہ صفیہ کام جاری ہے۔

جیل میں پنڈت ۔۔۔ دیوی کی ۔۔۔ پنڈت ۔۔۔ دیوی اُپدیشکہ پکٹنگ کے الزام

میں گرفتار کی گئی تھیں۔ اطلاع ہے کہ زنانہ جیل میں وہ بیچش سے بیمار ہیں۔ ان کے رشتہ دار اور آریہ بھائیوں نے ۲ مارچ کو ان سے جیل میں ملاقات کی۔

لاہور میں گرفتاریاں۔ ۱ مارچ کو پکٹنگ کے سلسلہ میں دس گرفتاریاں ہوئیں۔

مہاشہ سلیکھ چند کے قاتل کو سزا۔ مجیب آباد کے لالہ سلیکھ چند ممبر آریہ سماج کو عبدالعزیز نامی ایک مسلمان نے ۲۷ جولائی گذشتہ کو چھری سے حملہ کر کے قتل کر دیا تھا۔ ملزم گرفتار کیا گیا اور اس کا عدالت سیشن میں چالان ہوا۔ جہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۴ فروری کو اسے سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا۔

سردار کے بچوں کے لئے پنشن افغانستان کے سردار علی احمد جان کو کچھ عرصہ ہوا توپ سے اڑا دیا تھا۔ ان کے بچوں کے لئے کابل گورنمنٹ نے وظیفہ مقرر کر دیا ہے۔

۱۹۳۰-۳۱ء کی سزایابیوں کی تعداد اسمبلی میں مسٹر ایمرسن نے بیان کیا کہ ۱۹۳۰-۳۱ء کی سول نافرمانی کی تحریک کے دوران میں سزایابیوں کی تعداد ۹۸۰۲۴ تک جا پہنچی تھی۔

وزیر ہند کی تازہ تقریر لنڈن ۲۹ فروری) ہاؤس آف کامنز میں سر سموئیل ہور وزیر ہند نے کہا کہ نظم و نسق اور آئینی تبدیلی کے میدان میں ہم خواہشمند ہیں کہ ہندوستان کا تعاون چاہتے ہیں اور ہندوستان کو اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ہنگامی اختیارات کا یہ مقصد نہیں کہ تعاون کی پالیسی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ تمام کاروائی ابتری۔ بدنظمی اور انقلاب کو روکنے کے لئے ہے۔

شریمتی دیوی داس گاندھی کو سزا۔ (میرٹھ ۲۹ فروری) مہاتما گاندھی کے سپتر شری دیوی داس گاندھی کو زیر دفعہ ۱۷ الف ۶ ماہ قید سخت اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

چھاپہ اسلحہ خانہ کے مقدمہ کا فیصلہ (چٹاگانگ یکم مارچ) اسلحہ خانہ پر چھاپہ کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ۱۲ ملزمان کو عمر قید کالے پانی کی سزا دی گئی۔ اور ان میں سے پانچ کے لئے رحم کی سفارش کی گئی ہے۔ ایک ملزم کو دو سال اور ایک کو تین سال کی سزا ہوئی۔ باقی ۔۔۔ ملزمان کو بی کلاس دی گئی ہے۔

"پرکاش" کا گوروکل انک

پرکاش کے گوروکل انک کے نکلنے میں صرف ایک ہفتہ رہ گیا ہے۔ ۲۰ مارچ کی تاریخ کا انک گوروکل انک ہوگا۔ جو ۱۸ مارچ کو حسب معمول پرکاشت ہو جائے گا ؛

گوروکل انک آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں۔ لیڈروں۔ آچاریوں اور اپادھیاؤں کے لیکھوں اور نامی شعرا کی قیمتی نظموں کا ایک دلربا گلدستہ ہوگا۔ جو گوروکل پریمیوں کی طرف سے گوروکل کے پرچار کی خاطر سستے داموں ہر ایک پڑھے لکھے کو بطور تحفہ گوروکل بھینٹ کیا جا سکتا ہے۔ آریہ سماجوں اور گوروکل پریمیوں کو چاہئے۔ کہ معقول تعداد میں جلد آرڈر دے کر اس تحفہ کے منگوانے کا بندوبست کر لیں۔ یقینی طور پر انہیں آرڈروں کی تعمیل ہو سکے گی۔ جو ۱۳ مارچ تک آ جائیں گے۔ قیمت گوروکل پرچار کی خاطر صرف ایک آنہ فی پرچہ رکھی گئی ہے آریہ سماج اور گوروکل پریمی کارڈوں کا انتظار نہ کر کے جلد آرڈر دے دیں۔ ایک پرچہ کے لئے ادھ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ جو سجن گوروکل اتسو نمبر بھی جو گوروکل کے جلسے کے بعد جلسے کے حالات پر نکلے گا۔ منگوانا چاہیں۔ وہ ایک ہی لفافہ میں ۳ کے ٹکٹ بھیج دیں ؛

(مینیجر پرکاش لاہور)

نئی تباہ کن ایجاد

امریکہ میں بجلی کی ایک نئی ایجاد کی خبر دی گئی ہے۔ جس سے ہزار ہا میل کی دوری پر آباد شہروں کو بجلی کی گرمی پہنچا کر جلایا جا سکتا ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو سخت خوفناک ایجاد ہے ؛

سیالکوٹ میں شراب پر پکٹنگ

(سیالکوٹ ۲۹ فروری) مجلس احرار ہند کے پروگرام کے مطابق احراری رضاکاروں نے شراب پر پکٹنگ کی۔ ڈکٹیٹر اور پانچ والنٹیر گرفتار کر لئے گئے۔ شام کے جلسے میں پروگرام پڑھ کر سنایا گیا ؛

پنڈت ستیہ پال کے مقدمہ کا فیصلہ

لاہور کے سیشن جج کی عدالت میں ڈکٹیٹر پنڈت ستیہ پال صاحب انسکار کے خلاف زیر دفعہ ۱۷ الف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ایک سال قید اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ؛

بسومتی پر تیس ہزار کی ڈگری

بنگال کے ایڈوکیٹ جنرل سر مرکار نے کلکتہ کے روزانہ بسومتی کے مالک اور ایڈیٹر کے خلاف تیس ہزار کے ہرجانہ کی جو نالش دائر کر رکھی تھی۔ جسٹس امیر علی نے اس کے فیصلہ میں مدعی کے حق میں تیس ہزار کی ڈگری دے دی ؛

جنگ چین جاپان

ایک طرف صلح کی کوشش جاری ہے دوسری طرف جنگ خوفناک صورت اختیار کر رہی ہے چین کا خیال ہے کہ جاپان دل سے صلح نہیں چاہتا وہ صرف مزید کمک پہنچنے تک ٹال مٹول کر رہا ہے۔ چین اور جاپان تو فریق جنگ ہیں لیکن جو ممالک جنگ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے کانفرنسیں کر رہے ہیں۔ اور ان ممالک کو صلح ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے وہی گرد و نواح ... اعلان عدم جنگ بھی جنگ کی آگ کو مشتعل کرنے کے لئے ہم پہنچا رہے ہیں۔ اور اس قسم کی خوفناک ایجادیں نکالنے میں مصروف ہیں۔ جو ہزاروں میلوں سے شہروں کے شہر تباہ کر دیں ان حالات میں کیا یہ مانا جا سکتا ہے۔ کہ جنگ کی لعنت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی سچی خواہش موجود ہے

نئے صوبوں کے گورنر

صوبہ سرحد کے پہلے گورنر کے متعلق اعلان کیا گیا ہے کہ موجودہ چیف کمشنر

...گورنر ہونگے۔ سندھ کے نیا صوبہ بنائے جانے کے متعلق مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ کے تقرر کے متعلق قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں ؛

پارلیمنٹ میں عدم اعتماد کا ووٹ

انڈیا آفس کے بجٹ کے پیش ہونے پر مسٹر مارگن جونز (لیبر) نے گورنمنٹ کی اس پالیسی کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پیش کیا۔ جو اس نے ہندوستان میں جاری کر رکھی ہے۔ ممبر پارلیمنٹ کا مطالبہ تھا۔ کہ مہاتما گاندھی کو رہا کر کے صلح کی پالیسی اختیار کرے۔ لیکن وزیر ہند نے مخالفت کی اور کہا کہ گورنمنٹ موجودہ پالیسی میں حق بجانب ہے۔ آخر رائے شماری پر تحریک گر گئی ؛

عیسائی گاؤں کی شدھی

احمد آباد ضلع کے اندھاری گرام کی ساری کی ساری عیسائی آبادی شدھ کر لی گئی۔ نواحی دیہات کے عیسائی بھی شدھ ہونے کے لئے تیار ہیں ؛

لائلپور شہر میں قبر نہ بنے گی

لائلپور میونسپلٹی نے ایک مسلمان فقیر کے مرنے سے قبل شہر کے ایک آباد محلہ میں اس کی قبر بنانے کا رزولیوشن پاس کر دیا۔ یہ رزولیوشن ہندو صدر لالہ ... داس کی کاسٹنگ ووٹ سے پاس ہوا ؛

مورچہ ڈسکہ اور سکھ

سکھ انڈیپنڈنٹ لیگ نے اپنے ۲۸ فروری کے اجلاس میں صورت حالات کی نزاکت کو پیش نظر رکھتے ہوئے سکھوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ مورچہ عارضی طور پر ملتوی کر دیں ؛

مسلم مستورات میں بیداری

گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی میں چند مسلمان ممبران نے عورتوں کے مردوں کے مساوی حقوق کی مخالفت کی تھی۔ اس پر لاہور کی تعلیم یافتہ مسلم خواتین نے اپنے ایک جلسہ میں ان کے اس رویہ کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اور وائسرائے سے اپیل کی۔ کہ وہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ اور نئے آئین میں اسبات کا انتظام کریں۔ کہ مردوں اور عورتوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں ؛

امریکہ کے جنگی بحری محکمہ کو حکم

واشنگٹن گورنمنٹ نے اپنے بحری جنگی محکمہ کو حکم دیا ہے۔ کہ جنگی جہاز پوری قوت کے ساتھ بحر الکاہل کی طرف روانہ کر دیئے جائیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امریکہ اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے جنگ چین جاپان کے سلسلہ میں اپنی طاقت کی موقعہ پر موجودگی ضروری سمجھتا ہے

آریہ سماجوں اور اپدیشکوں کا فرض

اس وقت ویدپرچار کے نام خرچ ہونے والا دھن میں سے بہت سا دھن (اپدیشکوں) پر خرچ ہوتا ہے۔ آج کل کے ... کفایت شعاری سے خرچ کرنا چاہئے ... میں آریہ سماجیں متھا اپدیشک بھوپال اس کا سماگم کر سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج جلسے کی رونق بڑھانے کی بجائے اس کام پر زیادہ زور دیں اور دوسرے اپدیشک اور بھجن اپدیشک ... کے سمبندھ میں ستھانیہ تتھا ضلع کے ... کی سہائتا سے کام چلائیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھین ویدپرچار کرنے والے منڈل کے اپدیشکوں تتھا بھجنیکوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ... ستھان میں کم سے کم رات دن ... ویدپرچار کریں۔ آریہ سماجوں کو سوتنتر اپدیشکوں پر دھن خرچ کرتے ہوئے آریہ جنتا کے دھن کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کبھی کسی کو بلایا جاوے۔ تو انہیں سماں ... تیسرے درجہ کا کرایہ دیں۔ سبھا کے اپدیشک ... تیسرے درجہ میں سفر کرتے ہیں ... سبھی کو ایسا تیاگ کرنا چاہئے۔ سوتنتر اور آنریری اپدیشکوں کو بھنتا کیساتھ ... رکھنا چاہئے۔ منڈل کے ... موجودہ ڈھنگ سے نہیں کریں گے۔ ... رہ سکتا اچھی جاتی کی۔ ویدپرچار کے لئے ایک بھجن پدیشک بھی بھیجا جائے گا۔ ہر ایک ضلع میں ... مہینے میں ایک ... ہوگا۔ جس میں تین ... دو ودوان آئیں گے۔ ... سبھا کے ... آریہ پرتی ندھی سبھا کے ... پرچار کریں گے آریہ سماجوں کو چاہئے کہ وہ ویدپرچار کا دھن کیول کتھا ... بلکہ سال کے دوران میں عموماً اور ... کے موقعہ پر خصوصاً اس فنڈ کا دھن جمع کریں۔ اور ہر مہینہ ... کے اندر اندر ویدپرچار کا ... دھن سبھا کو بھجوا دیا کریں ؛ (ابھیمنیو ویدپرچار ... گرودت بھون۔ لاہور) ؛

آریہ ویر لاہور کا شہید نمبر

آریہ ویر لاہور کا شہید نمبر شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی سمرتی میں ۸ مارچ کو شائع ہوگا۔ قیمت فی پرچہ ایک آنہ۔ آریہ بھائی منگوا کر بانٹیں۔ (مینیجر آریہ ویر۔ لاہور) ؛

پرکاش لاہور

۲۴ پھاگن سمت ۱۹۸۸

آدرش گورو اور آدرش شش

رشی دیانند اپنے زمانہ کے آدرش گورو تھے۔ تو پنڈت لیکھرام آدرش شش۔ گورو منش جاتی کے سامنے سدھانت رکھنے کا کام کرتے ہیں۔ تو شش اُن سدھانتوں کے ملن کرانے سکتا؟

بُدھ نے بودھ دھرم کے سدھانت جنتا کے سامنے رکھے۔ اُن کے اپنانے کے لئے دنیا کی آبادی کا بھاری حصہ کبھی آئینت نہ ہوتا۔ اگر بدھ بھگوان کے شش اپنے جیون اُن کے پرچار میں نہ لگا دیتے۔ بدھ کے زمانہ میں آمدورفت کی وہ سہولتیں میسر نہ تھیں۔ جو آج ہیں۔ پرنتو ہم دیکھتے ہیں کہ بودھ دھرم بھارت میں ہی نہیں۔ اس کے نواحی ممالک حتی کہ سارے مشرق پر بھی چھا گیا۔ یہ سپھلتا انتی۔ بودھ دھرم کے سدھانتوں کی عظمت کے کارن نہ تھی۔ جتنی اس دھرم کو لگن سے کام کرنے والے ششوں کی پرابتی کے کارن تھی۔

رشی دیانند کو اپنے یگ میں وہی مرتبہ حاصل تھا۔ جو بھگوان بدھ کو اپنے سمے میں تھا۔ دو مہا پرشوں کا مقابلہ اچھا نہیں لگتا۔ لیکن اظہار حقیقت کے لئے یہ کہنا انوچت نہ ہوگا۔ کہ کئی پہلوؤں میں رشی دیانند کو بھگوان بدھ پر فضیلت حاصل تھی۔ مثلاً رشی دیانند بال برہمچاری۔ آدتیہ برہمچاری تھے۔ اور مزید براں اُنہیں وید کا کامل گیان تھا۔ رشی نے وید کو ظاہری آنکھوں سے ہی نہیں دیکھا تھا۔ بلکہ یوگ دوارا آتمک نیتروں سے اُس کا ملن کیا تھا۔ بھگوان بدھ اِن پہلوؤں میں کامل ہوتے تو بدھ دھرم اسی صورت میں دنیا کے سامنے آتا۔ جس میں رشی دیانند نے ویدک دھرم کو اُپستھت کیا۔ کاش ایسا ہوتا۔ تاکہ بدھ بھگوان اور اُن کے چیلوں کی بدولت آج ایشیا کے بڑے حصہ میں ویدک دھرم کا نام موجود ہوتا۔

رشی دیانند کا جب اوتار ہوا۔ اُس سمے حالت بہت بگڑی ہوئی تھی۔ ویدک دھرم لوپ ہو چکا تھا۔ بدھ دھرم جلا وطن ہو چکا تھا۔ جین دھرم مارگ کے کھنڈرات پر بدھ دھرم کی عمارت اٹھائی گئی تھی۔ وہ از سرِ نو پھر سر نکال رہا تھا۔ ودّیا مرچکی تھی۔ اودّیا کا راج تھا۔ دھرم رواجوں کا نام رہ گیا تھا۔ جو جس نے روایت بیان کر دی۔ اُسے ہی دھرم کا درجہ دے دیا گیا۔ وید کا نام تو تھا۔ پر وید کا گیان تو کیا۔ اس کی شکل سے بھی کوئی واقف نہ تھا۔ عوام میں یہ خیال جاگزیں تھا۔ کہ وید ایک ناقابل رسائی چیز ہے۔ وید کی جگہ پُران نے لے رکھی تھی۔ لیکن پُرانوں کا گیان بھی کسی ولے منش کو ہی تھا۔ یہ ہی نہ تھا۔ سامی مذاہب اسلام اور عیسائیت ہندو دھرم پر حملہ آور ہو چکے تھے۔ اور بھارت کی بتیس کروڑ کی آبادی میں سے لگ بھگ پانچواں حصہ اِن مذاہب کی سرگرمیوں کی بھینٹ ہو چکا تھا۔ سامی تہذیب ویدک تہذیب کو ملیامیٹ کرنے کے لئے منہ پھیلائے چلی آرہی تھی۔ اور معلوم ایسا ہوتا تھا۔ کہ اس پراچین سبھیتا کا اب کہیں ٹھکانہ نہیں۔ لیکن پرماتما کو ایسا منظور نہ تھا۔ چنانچہ رشی دیانند کا ظہور ہوا۔ رشی کے لئے نہ صرف یہ کام تھا۔ کہ ویدک دھرمیوں کو اپنے دھرم کا واستوک بودھ کرائیں۔ بلکہ یہ بھی تھا۔ کہ انہیں دودھرمیوں کے بے پناہ حملوں سے بچائیں۔ پرنتو ویدک دھرمی اپنے دھرم سے اتنے دور جا چکے تھے۔ کہ رشی اُن کے سامنے اُن کے دھرم کا سوروپ رکھتے۔ تو وہ اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کے بھی روادار نہ ہوتے۔ رشی جہاں پرچار کے لئے جاتے۔ اُن کی اینٹوں اور پتھروں سے آؤ بھگت کی جاتی۔ اور غیریت کا جذبہ اس حد تک بڑھا ہوا تھا۔ کہ اُنہیں عیسائیوں کا پرچارک تک کہا جاتا تھا۔ جس گھر کو بچانے کی فکر تھی۔ اسی گھر کی طرف سے اس قسم کا سلوک! کوئی معمولی انسان ہوتا۔ تو وہ اُسے اس کے حال پر چھوڑ کر ایک طرف ہو جاتا۔ لیکن رشی دیانند کے دل میں جوں جوں اُن کی مخالفت ہوتی۔ ہمدردی کا جذبہ زیادہ جوش سے موجزن ہوتا وہ جانتے کہ مریض بیمار سمجھتے تھے۔ جو ہذیان میں اپنے معالج کو گالی دیتا ہے۔ وقت آیا۔ کہ جہاں اُن پر اینٹوں کی بارش ہوتی تھی۔ وہاں اُن پر پھولوں کی ورشا ہوئی۔ جہاں اُن کی مخالفت ہوتی تھی۔ وہیں اُن سے اظہار عقیدت کیا گیا۔ گھر کی اندرونی اصلاح کی مشکلات ایک طرف تھیں اور اس پر حملہ کرنے والوں کے حملوں کو بے کار کرنا دوسری طرف تھا۔ پرنتو رشی دیانند کا اس دوسرے کام میں وہ سپھلتا پراپت ہوئی کہ عیسائی مشنوں کی ساری اُمیدیں خاک میں مل گئیں۔ مستقبل قریب میں سارے بھارت کو عیسائی بنانے کی اُن کی ساری کی ساری سکیمیں تو دھری دھرائی رہ ہی گئیں۔ جو مسیح کی بھیڑوں کے گلے میں شامل ہو چکے تھے۔ اُلٹا اُن کے بچانے کی فکر دامنگیر ہو گئی۔

رشی دیانند کو اپنے جیون میں ویدک دھرم پرچار میں جو کامیابی ہوئی۔ دوست دشمن سب اُسے مکت کنٹھ سے سویکار کرتے تھے۔ بھارت کیا دُور مغرب میں رشی کی عظمت کا سکّہ جم گیا اور امریکہ کے پرسدھ یوگی اینڈریو جیکسن بے اختیار کہہ اُٹھا۔ کہ بھارت میں ایک ایسی آگ روشن ہوئی ہے۔ جس میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا بھر کے مذاہب کے تمام خس و خاشاک جل کر بھسم ہو جائیں گے۔ یہ آگ آریہ سماج روپی بھٹی میں جلائی گئی ہے۔ اور اس کے جلانے والا رشی دیانند ہے۔

رشی دیانند کے بعد رشی دیانند کے جگنے ویدک سدھانتوں کی عظمت کا سکہ جمانے کے لئے اُن کے شش دھرم ویر پنڈت لیکھرام نے وہ کام کیا۔ کہ کوئی کیا کرے گا۔ معمولی تعلیم کا آدمی۔ اس پر پولیس کی ملازمت۔ لیکن دھرم کی لگن لگی تو اپنے پریتن سے ”ہمتِ مرداں مددِ خدا“ کی کہاوت کو سچا ثابت کر کے دکھا دیا۔ فارسی عربی کی قابلیت پہلے ہی تھی۔ اسلام کے لٹریچر پر وہ عبور حاصل کیا۔ کہ کوئی مولانا کیا کریگا۔ اس کے جیون کا کوئی کشن نہ تھا۔ جو ویدک دھرم کے پرچار کے کام نہ آتا ہو۔ دھرم ویر کی تصانیف کو اُٹھا کر دیکھو۔ آپ کو ماننا پڑے گا۔ کہ جس شخص کو صرف پانچ دس برس کام کرنے کا موقعہ ملا ہو۔ اس کے لئے اتنا کام انسانی طاقت سے باہر ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ تصانیف کے لئے بیشمار عربی فارسی اور انگریزی کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑا ہو۔ لیکن پنڈت لیکھرام کا کام صرف تصانیف تک محدود نہ تھا۔ وہ دن رات پرچار کی مہم پر تیار رہتے تھے۔ اور پرچار کے سلسلہ میں اس قدر سفر کرتے تھے۔ کہ اُنہوں نے اپنا اپنا نام آریہ مسافر رکھ چھوڑا تھا۔

کاش! پنڈت لیکھرام سے ششوں کی بڑی جماعت ہوتی۔ تاکہ دیش ودیش شہروں اور دیہات میں ویدک دھرم پرچار کا رشی دیانند کا خوابِ جلد حقیقت کی شکل میں دنیا کے سامنے آتا۔ لیکن یہ کھید کی بات ہے۔ کہ رشی کے سرگرم ششوں کی تعداد بہت محدود ہے۔ پنڈت گورودت۔ پنڈت لیکھرام۔ سوامی شردھانند۔ اِن میں اور ناموں کا بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اُن کی تلاش کے لئے دماغ پر بہت زور دینے کی ضرورت ہے۔ آریوں کو شکایت ہے۔ کہ آریہ سماج کی اوستھا شتھل ہے ہاں ہے۔ لیکن اس کا ایک ماتر کارن یہ ہے۔ کہ ششوں کا ابھاو ہے۔ آج بھکشو پیدا ہو جائیں۔ جو ویدک دھرم کو رشی دیانند کے پرتی پادت روپ میں پھیلانے کا درڑھ سنکلپ کر لیں۔ تو اُن کے پرشارتھ کے سامنے شتھلتا ایسے دور ہو جائیگی جیسے ہوا کے سامنے مچھر۔

آریو! یاد رکھو! شتھلتا شتھلتا کہنے سے شتھلتا دور نہ ہوگی۔ شتھلتا پریتن سے دور ہوگی۔ آج رشی کے بودھ دوس کا سمارہ ہے آؤ! آج کے پوتر دن ویدک دھرم کے بھکشو بننے کا عہد لیں۔ رشی دیانند کے سچے شش بننے کی پرتگیا کریں۔ اور دھرم ویر پنڈت لیکھرام کے درجہ کو پانے کا برت لیں۔

ڈاک خانہ اور ہندی

پچھلے دنوں جب یہ آندولن تھا۔ کہ ڈاک خانہ والوں کو ہندی کے منی آرڈر وغیرہ سویکار کرنے سے انکار نہ کرنا چاہئے۔ تو پوسٹ ماسٹر لاہور نے ہندی کے اس ادھیکار کو سویکار کر لیا تھا۔ لیکن ہم کیا سنتے ہیں۔ کہ سیتلا ہا ودیالیہ لاہور کا ایک ودیارتھی رتن پرکاش ہندی منی آرڈر لے کر لاہور کے ایک سب آفس میں گیا۔ لیکن کلارک نے یہ کہہ کر اُس کے لینے سے انکار کر دیا کہ نہ میں ہندی جانتا ہوں۔ نہ ہندی میں منی آرڈر بھیجونگا۔ اس پر ودیارتھی مذکور کا بیان ہے۔ کہ اُس نے کلارک سے مطالبہ کیا۔ کہ لکھ کر دو۔ کہ میں ہندی منی آرڈر نہیں لیتا۔ اُسے لکھ کر دینے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور ودیارتھی سے دریافت کر کے انگریزی میں پتہ لکھ کر منی آرڈر منظور کر لیا۔ اگر ڈاک خانہ والوں کو محکمہ کی طرف سے ہدایت نہیں۔ کہ وہ ہندی کے منی آرڈر لے لیا کریں۔ تو کلارک بیچارہ اس میں کوئی قصور نہیں۔ اگر ہدایت ہے۔ تو پوسٹماسٹر صاحب کو اپنے ماتحت عملہ کو ہدایت کر دینی چاہئے کہ وہ اس طرح پبلک کو تنگ نہ کیا کریں۔

ہندی پریمی اگر چاہتے ہیں۔ کہ ہندی ڈاکخانہ میں مقبول ہو۔ تو اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ منی آرڈر وغیرہ ہندی میں لکھ کر لے جایا کریں۔ اس صورت میں بابو لوگ ہندی سیکھنے پر مجبور ہونگے۔ ورنہ کبھی بیچار

گناہ بے لذت

(رشی جیون کے ایک ودیارتھی کے قلم سے)

ہری گیان مندر لاہور میں ایک گدی ہے۔ جو پنڈت شردھا رام پھلوری کی یادگار میں قائم شدہ بتائی جاتی ہے۔ سوامی تلسی داس کو اس گدی کی مہنتی کے طفیل راحت کی زندگی بسر کرنی نصیب ہوئی۔ وہ اس کے بدلے پنڈت شردھا رام کی تعریف میں دو چار جھوٹ بھی بول دیں۔ تو ان کے لئے یہ مہنگا سودا نہیں۔ لیکن کوئی مسٹر پیشکرن سے پوچھے۔ کہ تم نانی کے گھر سے سوامی تلسی دیو کے "شردھا پرکاش" کو نکال کر اس کی غلط بیانیوں کا گند بکھیرنے کے پاپ سے تمہیں کیا ہاتھ آیا؟ تم خود تسلیم کرتے ہو۔ کہ دوسرے لوگ تو کیا" بہت کم سناتن دھرمی پنڈت جی کے حالات و تصنیفات لکھتے ہیں"۔

یہ تو سناتن دھرمیوں نے پنڈت شردھا رام جی کو دیا۔ "سوامی تلسی دیو کا شردھا پرکاش" اس کی اقتضا بھی شردھا رام سے اچھی نہیں۔ مطلب کہ اس کتاب "شردھا پرکاش" کا نام حقیقتاً ایک سناتن دھرمیوں کو مسٹر پیشکرن کی طفیل سننا نصیب ہوا۔ ورنہ کوئی ورلا ہی سناتن دھرمی ہوگا۔ جس نے اس سے پہلے "شردھا پرکاش" کا نام سنا ہو۔

مسٹر پیشکرن نے رد ... کی انتہا ... کی مصیبت یوں سہیڑی؟ اس شوق میں کہ پورانک لوگوں کو بتائیں کہ رشی دیانند پنڈت شردھا رام سے شاستر ارتھ کرنے سے گھبراتے تھے۔

جن لوگوں نے رشی دیانند کے جیون چرتر کو پڑھا ہے۔ وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ رشی جیون شاستر ارتھوں کا جیون تھا۔ اور کہ اس یگ نے رشی دیانند کے مقابلہ کا شاستر ارتھوں کا دھنی وِدوان پیدا نہیں کیا۔ وہ جہاں جاتے ان کی طرف سے شاستر ارتھ کا کھلا نمنترن سب کو ہوتا۔ پورانک پنڈت قریباً ہر جگہ شاستر ارتھ کے لئے آتے اور لاجواب ہو کر چلے جاتے۔ کرنواس کا شاستر ارتھ ہی تھا۔ جس میں انوپ شہر کا اپورو ودوان پنڈت ہیرا ولبھ مورتیوں کی بہنگی لے کر رشی دیانند کے مقابلہ پر یہ پرتگیا کرکے بیٹھا تھا کہ یہاں سے تب اٹھونگا۔ جب سوامی دیانند سے ان مورتیوں کو بھوگ لگواؤں گا۔ لیکن ہوا کیا؟ رشی دیانند کی پربل یکتیوں پرمانوں سے وہ ایسا پربھاوت ہوا کہ جنہیں بھوگ لگوانے کی پرتگیا کرکے بیٹھا تھا۔ انہی مورتیوں کو اٹھا کر گنگا میں پھینک دیا۔ اور بھرے جلسے میں اعلان کر دیا۔ کہ میں نے مان لیا۔ کہ مورتی پوجا وید ورودھ ہے۔

کاشی کے شاستر ارتھ رشی دیانند کی ... کے کسی ودیارتھی سے بھولے نہیں کاشی کا سارا پورانک وِدوت منڈل ایک طرف۔ اور کوپین دھاری رشی دیانند اکیلا دوسری طرف۔ لیکن کسی کو تاب نہ تھی۔ کہ رشی دیانند کے سدھانتوں کے کھنڈن میں کوئی وید منتر پیش کر سکے۔

جب بھارت ورش کے تمام پورانک پنڈت شاستر ارتھ کے میدان میں رشی دیانند سے پراست ہوئے اور بہتیرے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ہار لکھت کنٹھ سے تسلیم کی۔ تو شردھا رام پھلوری کہاں کا وِدوان تھا۔ کہ رشی دیانند کو اس سے شاستر ارتھ کرنے سے کترانا پڑا ہو۔ یہ صریح جھوٹ ہے۔ جسے شردھا رام نے خود گھڑا۔ یا اس کے چیلے تلسی دیو نے گورو بھگتی کے جوش میں گھڑنا کار ثواب سمجھا۔

یہ بنیادی جھوٹ ہے۔ جو "شردھا پرکاش" کی رچنا کا مول کارن ہے۔ مسٹر پیشکرن نے اس کتاب کا جو اقتباس اپنے "آنند" (یکم مارچ) میں دیا ہے۔ اس ایک صفحے کے اقتباس سے دو ایک تاریخی جھوٹ اور پیش کرنا مضمون کو طوالت دینا نہ ہوگا۔

"شردھا پرکاش" کا باخبر مصنف لکھتا ہے:۔

"جن دنوں لاہور میں بابو نوین چندر رائے سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور آپ نے برہمو سماج کی تحریک کو زور سے چلا رکھا تھا۔ انہی دنوں آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند بھی پنجاب پر یورش کر رہے تھے۔ آپ نے سب سے پہلے جالندھر پر دھاوا کیا۔ اور سردار بکرم سنگھ کے ہاں آ اترے"۔

یہ تو ہے سوامی تلسی دیو کی دھارنا۔ اب امر واقعہ سنئے جو یہ ہے۔ کہ سوامی دیانند نے پنجاب میں سب سے پہلے جالندھر پر دھاوا ہرگز نہیں کیا۔ بلکہ ۳۱ مارچ ۱۸۷۷ء کو لدھیانہ تشریف لائے۔ وہاں ۱۹-۱ اپریل تک اپدیش ورشا کی۔ لدھیانہ سے لاہور گئے۔ جہاں ۲۵ جولائی تک براجمان رہے اور آریہ سماج ستھاپت کیا۔ اور لاہور سے امرتسر گئے۔ ۱۲ ستمبر تک وہاں قیام کیا۔ اور وہاں بھی آریہ سماج ستھاپت کی۔ امرتسر سے گورداسپور گئے اور گورداسپور کے بعد جالندھر ۱۳ ستمبر کو پہنچے گویا پنجاب آنے سے ساڑھے پانچ ماہ بعد لدھیانہ لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور میں پرچار کرنے اور وہاں کے پورانک مورچوں کو سر کرنے کے بعد سوامی جی کا جالندھر پر دھاوا ہوا۔ اس امر واقعہ کی موجودگی میں جو شخص سوامی جی کے جالندھر پدھارنے کو ان کا پہلا دھاوا کہتا ہے۔ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ تو اور کیا کرتا ہے؟

(۲) "شردھا پرکاش" کا یہ تو ہوا پہلا جھوٹ دوسرا سنئے:۔

"سوامی دیانند جی لاہور سے سیالکوٹ چلے گئے۔ اور پنڈت جی وہاں بھی جا پہنچے۔ اور لاہور کی طرح ہی انہوں نے سناتن دھرم کا سکہ "بٹھایا"۔

لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ سوامی جی اس بار لاہور ۲۶ اکتوبر تک رہے۔ اور وہاں سے فیروزپور چھاؤنی گئے۔ نہ کہ سیالکوٹ۔

جو شخص یہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ کہ سوامی جی لاہور سے سیالکوٹ گئے۔ حالانکہ وہ وہاں گئے ہی نہیں۔ اسے اس جھوٹ کے بولنے میں کیا دریغ ہو سکتا تھا۔ کہ "وہاں بھی سوامی جی نے آپ سے شاستر ارتھ نہ کیا"۔

(۳) سوامی تلسی دیو کا تیسرا جھوٹ سنئے۔ لکھتے ہیں:۔

"اور آگے چل دینا چاہا۔ لیکن جموں میں ان دنوں دھرم رکشک شری مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر براجمان تھے۔ انہوں نے حکم بھیج دیا۔ کہ حدود ریاست میں قدم نہ رکھیں لہٰذا واپس ہوئے"۔

جب سوامی جی سیالکوٹ گئے ہی نہیں۔ تو ریاست میں قدم نہ رکھنے کے حکم کی حقیقت خود بخود آشکارا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا یہ "شردھا پرکاش" کا تیسرا صریح جھوٹ ہے۔

یہاں اس نمنترن کا ذکر کر دینا نامناسب نہ ہوگا۔ جو مہاراجہ کشمیر نے سوامی جی کو دیا۔ لیکن سوامی جی نے یہ کہہ کر سویکار کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ وہ (مہاراجہ) مورتی پوجا میں پھنس رہے ہیں۔ انہوں نے سینکڑوں مندر بنوائے ہیں۔ اور ہم نے کھنڈن کرنا ہوا۔

اگر اس نمنترن کو "داخلہ بند" کے معنوں میں استعمال کرنے کی جدت سے کام لیا گیا ہے۔ تو یہ نمنترن سیالکوٹ میں نہیں آیا تھا۔ راولپنڈی میں آیا تھا۔ ہاں پنڈت شردھا رام ان کے چیلے سوامی تلسی دیو یا "شردھا پرکاش" کے مداح مسٹر پیشکرن سیالکوٹ کو راولپنڈی کا دوسرا نام سمجھتے ہوں۔ تو امر دیگر ہے۔

مہاراج کشمیر کی سوامی جی سے عقیدت محض اس نمنترن سے واضح نہیں۔ جب سوامی جی ۱۹۳۳ بکرمی کے ہردوار کنبھ میں پدھارے تو مہاراج کشمیر نے ان کی سیوا میں پنڈت ... خاص بیا ... درخواست بھیجی کہ:۔

"سوامی جی! اگر پاکر کے ایسی پستک بنا دیں کہ جس میں یہ بات بغیر تعصبات کے سدھ ہو جائے کہ جو لوگ ہندو مذہب سے دوسرے مذاہب میں چلے گئے ہیں۔ وہ پھر واپس آسکتے ہیں۔ اور ممکن ہو تو یہ بھی ثبوت دیں۔ کہ عیسائی مسلمان یا انیہ جاتی کے پرش آریہ دھرم میں آسکتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ کھان پان کرنے میں کچھ دوش نہیں آسکتا"۔

اگر شردھا رام ایسے ودوان تھے کہ رشی دیانند ان سے شاستر ارتھ کرنے سے گھبراتے تھے۔ تو مہاراجہ نے شردھا رام سے ایسی پستک کے لئے کیوں نہ کہا۔ رشی دیانند سے کیوں یاچنا کی؟

جن مہاراجہ رنبیر سنگھ کی رشی ور سے اس قدر عقیدت تھی۔ اس پر یہ بے بنیاد الزام لگانا کہ انہوں نے رشی ور کا داخلہ ریاست میں بند کر دیا تھا۔ یہ پورانک اصطلاح میں پاپیوں کا کام ہے۔ دھرم کی نگاہ میں پاپ ہے پاپ۔ نرا سنہ پاپ۔ اُف! ایک صفحہ میں اتنے جھوٹ۔ ساری "شردھا پرکاش" کو پڑھا جائے۔ تو نہ معلوم اس میں کتنے اپرادھ تولے گئے ملیں گے۔ لیکن اس کے مصنف تلسی دیو قابل معافی ہیں۔ کیونکہ ان کی غرض تو اس تصنیف سے شردھا رام سے شردھا کے پرکاش کے سوائے اور کوئی ہے نہیں۔ اس نے جھوٹ بولا۔ تو جھوٹی شردھا کے پرواہ میں بہہ کر۔ لیکن مسٹر پیشکرن بتائیں۔ کہ افراط کے پلندے کو چھو کر تم گناہ بے لذت کے مرتکب کیوں ہو؟

آریہ سماج مندر پر اتیاچار

کھوئی رٹہ تحصیل کوٹلی کا سماچار ہے کہ وہاں مفسدوں کے ہجوم نے ۱۰ ماگھ کو لوٹ مار کی۔ آریہ سماج مندر کو لوٹا اور جلایا۔ آریہ سماج کی لائبریری جلا دی۔ جس میں وید مقدس اور دوسرے دھارمک گرنتھ بھی تھے۔ آریہ سماج کے سکرٹری کو پکڑا اور زبردستی اس کی چوٹی کاٹ دی اور یگیوپویت توڑ دیا علاوہ ازیں ایک گوردوارہ اور ٹھاکر دوارہ بھی جلائے گئے۔

احراری او ستادیانی پریس کشمیری مسلمانوں کی مظلومیت اور مظلومیت کا رونا روتا رہتا ہے۔ اور ہندوؤں کی شکایات کو فرضی اور بے بنیادی بیان کرتا رہتا ہے۔ کیا وہ کھوئی رٹہ میں آریہ سماج مندر اور وید مقدس وغیرہ کے جلائے جانے کی تردید کر سکتا ہے؟ نہیں۔ تو اس کا فرض نہیں کہ اگرچہ بخود ملیچھی بودیگر ان ملیچھوں کے زریں مقولہ کے ماتحت دھارمک استھانوں اور دھارمک گرنتھوں کے جلانے والوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے۔ لیکن قادیانیوں اور احراریوں کا طرز عمل بتاتا ہے۔ کہ انہیں سچائی کی قبولیت کی توفیق ہی نہیں۔

اخبارات سے ضمانتیں

پریس ایکٹ کا نفاذ دیر سے ہو چکا ہے لیکن پنجاب گورنمنٹ نے اس پر حال میں عمل کرنا شروع کیا ہے۔ اور کیا بھی ہے۔ زیادہ تر معاملات کشمیر کے سلسلہ میں۔ چنانچہ 'احرار' کی ضمانت ضبط کر لی اور نئی مانگی گئی تو اسی سلسلہ میں۔ 'انقلاب'، 'ملاپ'، 'پرتاپ' سے ضمانتیں مانگی گئیں تو اسی سلسلہ میں گویا گورنمنٹ پسند نہیں کرتی۔ کہ کشمیر کے معاملہ میں غلط اور مبالغہ آمیز خبریں شائع کی جائیں۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ قادیانی پریس اس قانون کی زد سے کیوں باہر ہے۔ حالانکہ قادیانی پریس حکومت کشمیر اور وہاں کے ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف غلط اور مبالغہ آمیز اور اشتعال انگیز باتیں شائع کرنے میں 'احرار' اور 'انقلاب' سے پیچھے نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ طلبی ضمانتوں کا اُس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ہوتا۔ تو کم از کم آئندہ کے لئے وہ محتاط ہو جاتا۔ اور الفضل (۲۸ فروری) ذیل کے اشتعال انگیز اشعار شائع نہ کرتا ہے

مظالم ہو رہے ہیں روز و شب بے انتہا ہم پر
ہمارے خون کی نہریں ہوئیں کشمیر میں جاری
خدا غارت کرے ان وحشیوں کو قتل کر کے بھی
مسلمانوں کی لاشوں پر بھی کرتے ہیں جفاکاری
مساجد پھونک دی ہیں کر دیئے گھر بار سب ویراں
خدا کے خوف سے اور شرم سے ہیں اس قدر عاری

ہمارا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ دوسرے اخبارات کی طرح 'الفضل' سے بھی ضمانت طلب کی جائے۔ ہم صرف گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتے ہیں۔ کہ ضمانت کے معاملہ میں سب کے ساتھ ایک سا ہی سلوک کیا جائے۔ تاکہ اُس پر بے جا طرف داری کا الزام نہ آئے ؛

سوامی دیانند سے خطاب

(گھر ریزی ٹکٹک بش نہ اس حسرت صنیف آبادی از ملاکنڈ)

دیش کے ارپن سوامی تو نے جیون کر دیا
کیوں نہ تیری یاد کے نغمے الاپیں رات دن
تیری ہمت سے کھلے گلزار میں وحدت کے پھول
ذاتِ واحد کی پرستش کی دکھا کر برکتیں
فتنے سب پامال کر ڈالے مٹا سب فساد
کر کے وید پاک کی ضو ریزیاں ہر سُو رشی
کیوں نہ ہم قائل ہوں تیری سوزن تدبیر کے
علم کے ایثار اور سعی تواتر سے رشی
قوم کے افراد تھے بکھرے ہوئے ٹوٹے ہوئے

خدمتِ قوم و وطن میں وقف تن من کر دیا
نغمہ زن مرغوں کو تو نے صحن گلشن کر دیا
ایک ویرانہ تھا جس کو گل بدامن کر دیا
نور کے انداز سے معمور مسکن کر دیا
صُبح کل کا چپہ چپہ تُو نے روشن کر دیا
نام اپنا تو نے اس دُنیا میں روشن کر دیا
قوم کا تُو نے رفو جب چاک دامن کر دیا
ہند کے دیہات کو یونان و لنڈن کر دیا
دانہ دانہ کر کے یکجا تُو نے خرمن کر دیا

واقعی سنت سنگ سے بنتا ہے حسرت مرتبہ
تیری صحبت نے مجھے لوہے سے کُندن کر دیا

رِشی دیانند دی یاد

(از لوکی دھنپت رائے جی۔ لاہور)

دیانند توں لا دے کے باغ سوہنا پاسا باغباناں کیہڑا ملیا اِی
کتے گیندا گلاب پئے رنگ لوندے کتے موتیا پھلیا پھلیا اِی
قومی گل اُگے باغ ہند اندر اوہدا تیج نہ جاوندا جھلیا اِی
اِک جیوندے دیکھ کے اوسنوں نے دِل اِکناں دا ویکھ جلیا اِی
پاپی ویکھ کے تے کھڑے پھل سوہنے اوہناں توڑنوں مول نہ ٹلیا اِی
توڑ توڑ گل باغ دا ناش کیتا دے دے اُتھلاں اوس اُتھلیا اِی
لیکھرام اِتے شردھانند ورگے پھل توڑ کے چھلی نے چھلیا اِی
دھنپت کاریاں دے وانگ چھرے مارے جدوں وس نہ ہور کوئی چلیا اِی

اچھوت عیسائی

اچھوت ہندوؤں میں ہی تھے۔ جو اچھوت پن کی لعنت سے تنگ آ کر عیسائیوں میں گئے۔ اچھوت کہ چھوت سے وہاں بھی ان کا پیچھا نہ چھوٹا۔ اور عیسائیوں میں بھی وہ اچھوت کے اچھوت رہے۔ آریہ سماج نے اچھوت پن کے خلاف آواز اٹھائی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اچھوت عیسائیوں کے کانوں میں پہنچی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ترچناپلی کے لال گدی ناہتھام پر ایک کانفرنس میں عیسائیوں سے مطالبہ کیا ہے۔ جنوبی ہندوستان کے چرچ نے اُدھیکاری

اس قسم کے ذرائع اختیار کریں۔ کہ دھارمک سھتانوں مثلاً گرجوں میں اچھوت پن دُور ہو اور اچھوت عیسائیوں سے مناد مقرر کئے جائیں اور اچھوت عیسائی بچے دوسرے عیسائیوں کی طرح سکولوں۔ بورڈنگ ہاؤسوں اور یتیم خانوں میں داخل کئے جائیں ؛

اچھوت عیسائیوں کے یہ رزولیوشن جاتے ہیں کہ اچھوت پن کس طرح پاؤں پھیلائے بیٹھا ہے ؛

آریہ سماج نے اچھوتوں کو اپنی ہستی کا احساس کرا دیا۔ اچھا کیا۔ لیکن احساس کرانے کے ساتھ آریہ سماج کا کام ختم نہیں ہو گیا۔ اس کا کام تو اس احساس سے شروع ہوتا ہے۔ اس کا کام اچھوتوں کو وہ ہندوؤں میں رہیں۔ یا عیسائیوں میں اچھوت پن کے چنگل سے چھڑانا۔ اور چھوڑ کر انہیں عام شہریوں کی سطح پر لانا ہے۔ آریہ سماج اپنے اس کرتویہ کے پالن میں کیا کر رہا ہے؟ یہ سوال ہے۔ جس کے جواب پر اچھوت اُدھار کا انحصار ہے ؛

مرزا صاحب کی گالیاں

مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ انھوں نے مولویوں کو گالیاں دیں۔ گالیاں دینا داخل تہذیب نہیں مسلمانوں کا مقصد اس الزام سے یہ ہے۔ کہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد کو تہذیب سے باہر ثابت کریں۔ احمدی 'پیغام صلح' اس الزام کی صحت کو دبی زبان سے تسلیم کرتا ہے۔ اور خود یہ لکھتا ہے۔ کہ

"جن علماء کو قرآن کریم نے کمثل الحمار۔ یحمل اسفارا کا معزز خطاب دیا۔ اور حدیث نبوی میں تحت سقفِ آسمانی کے نیچے بدترین خلائق اور قردۃ الخنازیر قرار دیا گیا۔ حضرت مرزا صاحب نے اگر انہیں "بدذات فرقہ مولویاں" "اسلام فروش"، "پلید طبع"، وغیرہ الفاظ سے یاد کیا۔ تو کیا اندھیر آ گیا"

گویا جو الزام مسلمانوں نے مرزا صاحب پر لگایا تھا۔ وہ مرزا کے مرید رشید نے قرآن اور احادیث پر لگا دیا۔ قرآن پر الزام خدا اور رسول پر الزام ہے۔ اب یہ مولویوں کے لئے ہے۔ کہ وہ جواب دیں۔ کہ قرآن اور حدیث پر جو الزام احمدی معاصر نے لگایا ہے۔ وہ ٹھیک ہے یا غلط۔ اگر ٹھیک ہے۔ تو پیغام صلح کے یہ الفاظ اسلامی نکتہ نگاہ سے وزن رکھتے ہیں کہ "اگر مرزا صاحب نے ..... وغیرہ الفاظ سے یاد کیا۔ تو اندھیر کیا آ گیا" لیکن انسانیت کے نکتہ نگاہ سے یہ کوئی صفائی نہیں۔ جو پیغام صلح نے پیش کی ہے۔ انسانیت گالی دینے والے کی وہ کوئی ہو مذمت کرتی ہے۔ پیغام صلح اگر اپنے مرشد کی صفائی میں نکلا ہے تو بتائے کہ انسانیت کو اس کا کیا جواب ہے ؟

طلاق عریانی شکل میں

قادیانی ریویو آف ریلیجنز جنوری ۱۹۳۲ء میں ایک مومن لکھتا ہے :۔

"درحقیقت طلاق ایک بدی ہے۔ اور جن کے دل میں شادی کی قدر ابھی تک ہے اور جو اس رشتہ محبت کی برکات حاصل کرنے کے دلدادہ ہیں۔ ان کو ایسا ہی خیال کرنا چاہئے کوئی شخص بھی طلاق کے نقصانات سے ناواقف نہیں ہو سکتا۔ رشتہ داریاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور بوجہ ماں باپ کی علیحدگی کے معصوم بچے نقصان

"اٹھاتے ہیں"

مغربی روشنی کی چکا چوند میں جو لوگ اٹوٹ بواہ کے ویدک سدھانت کی جگہ طلاق کے شیدائی ہو رہے ہیں۔ وہ طلاق کو خدائی حکم ماننے والوں کے اوپر کے بیان کو پڑھیں۔ اور پھر سوچیں کہ کیا وہ ایسے گڑھے میں گرنے کا قصد تو نہیں کر رہے جس میں گر کر گرہست سکھ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہونا ہے۔

مسلم والیان ریاست سے اُمیدیں

مسلمانوں کو مسلم والیان ریاست سے کس قدر اُمیدیں ہیں۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ کاٹھیاواڑ کے علاقہ کے کہاروں کی شدھی کی خبر کسی اخبار میں نکلی۔ اور "پیغام صلح" نے نواب مانگرول کو للکارا کہ آپ کی ریاست کاٹھیاواڑ میں ہے۔ آپ اس خطرہ کا سدباب زیادہ سہولیت کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ یا مطلب کہ ریاست کے تمام ذرائع تحریک شدھی کی تخریب کے لئے احمدیوں کے قدموں پر رکھ دیں۔ کیونکہ پیغام صلح نے لکھ ہی دیا ہے کہ اس کام کے لئے حسب ضرورت احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اپنے مبلغین کے ذریعہ بہترین امداد بہم پہنچا سکتی ہے۔

نواب مانگرول مذہباً احمدی ہوں۔ لیکن ایک والئے ریاست کی حیثیت میں ان کا یہ کام نہیں کہ احمدی دام میں آ کر وہ تبلیغی میدان کی شہسواری پر اتر آئیں۔ یہ کام مذہبی مولاناؤں کا ہے۔ والیان ریاست کا نہیں۔ والیان ریاست کا کام بلالحاظ مذہب و ملت اپنی رعایا کی بہبودی ہے۔ اور اُمید رکھنی چاہئے کہ باوجود اپنے مذہبی سلسلہ کے مشورہ کے وہ اپنے دائرہ فرائض سے باہر جانا منظور نہ کریں گے۔

خلیفہ کا خطبہ

قادیانی خلیفہ جس شکل میں پبلک میں ظاہر ہوتا ہے اس سے اسے عوام کی طرف سے حکومت پرستی کے طعنے ملتے ہیں۔ اور ان طعنوں ہی کی طفیل وہ گورنمنٹ کا منظور نظر بنا ہوا ہے۔ اپنی مسجد کے اندر اپنے مریدوں کے مجمع میں وہ جس قسم کی وفاداری کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔ اس کی تازہ مثال خلیفہ کے ۵ فروری کے خطبہ جمعہ سے ملتی ہے۔ جو "الفضل" ۱۴ فروری میں چھپا ہے۔ اس میں آپ مریدوں کو فرماتے ہیں:-

"جس دن تمہارے دلوں سے غرض پالیسی والوں اور دوسرے فتنہ گر مفسد طبقات کا ڈر اور خوف نکل گیا...... اس دن اور صرف اس دن تم ایمان کے رستہ پر چلنے والے ہو گے پس نہ کسی انسان سے ڈرو نہ کسی حکومت سے"

صرف عام طور پر حکومت کا لفظ استعمال کرنے پر ہی خلیفہ صاحب نے اکتفا نہیں کی۔ اس کی وضاحت بھی کر دی ہے اور فرماتے ہیں:-

"میں صرف یہ نہیں کہتا کہ کانگرس سے نہ ڈرو۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ انگریزی حکومت سے بھی مطلقاً نہ ڈرو۔ کیونکہ جو کسی حکومت سے بھی ڈرتا ہے۔ وہ بھی مشرک ہے اور ہرگز ہرگز بخشش کے قابل نہیں"

حکومت کسی آدمی کا نام نہیں۔ قانون کا نام ہی حکومت ہے۔ اور جو شخص کسی حکومت کے قانون کا ڈر اپنے مریدوں کے دل سے اٹھانے کی تلقین کرتا ہے۔ اس کے متعلق حکومت کا کیا فرض ہے؟ یہ حکومت جانے اور اس کا کام۔ ہمیں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ قادیانیوں کی ظاہرا حکومت پرستی محض دھوکا ہے۔ اگر یہ حکومت پرستی کا بھیس وہ دھارن کرتے ہیں۔ تو اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے۔ ورنہ باطناً وہ کیا ہیں؟ وہ اوپر کے اقتباس سے ظاہر ہے۔

سوامی پیارے آجا

(از قلم کوی گیان چند دھون۔ لاہور)

اِک واری پھیرا پا جا ۔۔ سُتے نے رب جگا جا
نادِ اوم دا وجا جا ۔۔ سوامی پیارے آجا
سوامی پیارے آجا

آیا طوفان بھارا ۔۔ دِسدا نہیں کنارا
بیڑی داتوں سہارا ۔۔ ڈُبدی نوں کنڈھے لا جا
سوامی پیارے آجا

کٹھاں رشی پیارے ۔۔ پاپاں دا بجر مارے
چلے نے ڈُب سارے ۔۔ کر ترس آ بچا جا
سوامی پیارے آجا

ہندو دا ہندو ویری ۔۔ ہر دم لڑائی ٹھہری
زہری جویں سپ زہری ۔۔ آ پریم رس پلا جا
سوامی پیارے آجا

بھُلے گیان دا راہ ۔۔ مکتی نوں پان دا راہ
سورگاں نوں جان دا راہ ۔۔ رستے تے آجا پا جا
سوامی پیارے آجا

اسلام اور گوشت خوری

معاصر "انصاف" لکھتا ہے:-

اسلام میں گوشت خوری کی اجازت بھی عرب کی اس وقت کی حالت کو مدنظر رکھ کر ہی دی گئی تھی۔ آج اگر کوئی ایسا شخص افریقہ کے آدم خور حبشیوں میں بغرض اصلاح یہاں سے جائے۔ جو گوشت کا سخت مخالف ہو۔ تو اس کے لئے ان لوگوں سے ایک دم گوشت ترک کرانا مشکل ہو گا۔ بلکہ سب سے پہلے اسے انسان کے گوشت کو ترک کروانا ضروری ہو گا۔ پھر وہ کچھ مزید پابندیاں لگائیگا اور اس طرح بہت کافی عرصہ کے بعد وہ انہیں گوشت خوری کی عادت چھڑوانے میں قدرے کامیاب ہو گا۔ قرآن نے جہاں اس گوشت خور قوم سے یک دم گوشت کی عادت چھڑانا ممکن نہیں سمجھا۔ وہاں ایسی تعلیم ضرور موجود ہے۔ جو ترقی یافتہ دماغوں کے لئے مشعل ہدایت بن سکے۔ حج کے موقعہ پر کعبہ کے قریب کسی جانور یا پرند کا مارنا منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ مائدہ آیت ۱ میں لکھا ہے:- "کہ شکار کا حکم نہیں جب تم حج پر ہو" جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کسی جانور کو ایذا دینا بھی ایک ایسا فعل ہے جو ایک خاص موقعہ پر نامناسب سمجھا گیا ہے۔

مرزا نادر بیگ صاحب نے قرآن میں ممنوعہ کھانوں میں سے خون کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "خون کی آمیزش کے بغیر گوشت کھایا جا سکتا ہے؟ یہ اتنا ہی ناممکن ہے۔ جتنا کہ شائلاک کا خون کے بغیر ایک پونڈ گوشت لے سکنا۔ یعنی خون کی ممانعت ہونے سے گوشت کی ممانعت خود بخود ہو گئی۔ لیکن یہ چونکہ صرف اشارے ہیں۔ اس لئے عوام ان باتوں کی اتنی باریک تحقیقات نہیں کرتے"

اس نوٹ کی روشنی میں اسلام سدھارک مذہب تو ہو سکتا ہے۔ آدرش نہیں۔

مولانا کا فتوے سنئے

اسلام کی توہمات پرستی کے متعلق مولانا ثناء اللہ کا فتوے سنئے۔ جو انہوں نے ایک سائل کے سوال پر دیا ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ ایک شخص زہر کے دفعیہ کے لئے "قل ھو اللہ احد اللہ الصمد" یعنی قاف پڑھ کر پانی پر پھونک کر پلاتا ہے۔ تو زہر رفع ہوتا ہے۔ کئی بار تجربہ ہو چکا ہے۔ آیا یہ رقیہ پڑھنا شرعاً جائز ہو گا؟

مولانا جواب میں فرماتے ہیں۔ طریقہ مسنون تو نہیں۔ لیکن کفر و شرک بھی نہیں۔ تجربہ میں مفید پایا ہے۔ تو خیر۔

گویا مولانا تسلیم کرتے ہیں۔ کہ محض کلام پڑھ دینے سے اژدھا کا زہر دور ہو جاتا ہے۔ یہ عقیدہ اگر وہم پرستی نہیں۔ تو وہم پرستی بتائیے کس کا نام ہے؟

چار آنہ ندھی اور شدھی فنڈ

رشی بودھ اُتسو ۵ مارچ کو اور ویر اُتسو ۱۰ مارچ کو منایا جاوے گا۔ اس سمبندھ میں جہاں آریوں کے اور کرتویہ ہیں۔ وہاں چار آنہ ندھی اور شدھی (لیکھرام میموریل) فنڈ کے لئے دھن جمع کرنا بھی ان کا کرتویہ ہے۔ ہر ایک آریہ کو ان ہر دو فنڈوں میں اپنی دو دو پیسہ بہرحال کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہئے۔ اور آریہ سماجوں کو

رشی جیون سار

پتا جی — مہادیو کی ہم کتھا سننے رہے ہیں۔ یہ وہی مہادیو ہے جس کی پوجا آج کی جا رہی ہے۔ کتھا کا مہادیو تو چلتا پھرتا۔ کھاتا پیتا ترسول ہاتھ میں رکھنے اور کیلاش کا مالک ہے۔ پرنتو یہ تو چوہے کو ہٹانے میں بھی اسمرتھ ہے۔ جو اس کا بھوگ اٹھاتا اور اس پر کیلیل کرتا ہے۔ پتا نے بالک کو سنتشٹ کرنے کی کوشش کی۔ پر بالک کی پربل کیتیوں کے سامنے عاجز آ کر جھڑک کر اُسے چپ کرانا چاہا۔ لیکن بالک کے گیان چکشو کھل چکے تھے۔ وہ نہ کیتیوں سے چپ کرایا جا سکا۔ نہ جھڑک سے۔ لاچار پتا نے اُسے سپاہی کے ساتھ رات ہی رات گھر بھیج دیا۔ اور گھر پہنچتے ہی بالک نے بھوکے رہنے کا جھوٹا برت توڑ کر یہ سچا برت دھارن کیا کہ سچے مہادیو کی تلاش میں اپنا جی جان لگا دونگا۔ دُنیا نے دیکھا کہ اس نے کس طرح اپنے برت کو پورن کر کے دکھا دیا۔

بہن مرتیو شیا پر پڑی ہے۔ بھائی پاس دیوار کے سہارے کھڑا ہے۔ ماتا پتا آدی سمبندھی رو رہے ہیں۔ پرنتو بھائی صنم بکرا کسی گہری سوچ میں غرق ہے۔ بہن مر گئے۔ بھائی آنسو نہ بہانے لوگوں کا اس نتیجہ پر پہنچا سو بھاؤک تھا۔ کہ یہ پتھر دل ہے۔ یتن ورش گذرتے ہیں۔ چچا موت کا شکار ہوتا ہے۔ بالک کو مرتیو سے بھے ہو گیا ہے۔ پھر وچار پیدا ہوتا ہے کہ اس مرتیو سے بچنے کا سادھن معلوم کرنا چاہئے۔ اسی ادھیڑ بُن میں وہ برت لیتا ہے کہ موت سے بچنے کا نسخہ ڈھونڈھ کر دم لونگا۔ اور دُنیا نے دیکھ لیا۔ کہ کس طرح اس نے اس برت کا پالن کیا۔

بالک دھرم کی راہ پر لگا مرلی ہے۔ ماتا پتا اُسے سنسار کے بندھنوں میں جکڑنے کی تدابیر کر رہے ہیں۔ بواہ کی ٹھانی جاتی ہے۔ ماتا پتا سمجھتے ہیں کہ بواہ کی زنجیروں میں جکڑا جانے پر خود ہی بالک موہ کے وش ہو کر ویراگ مارگ سے ہٹ جائے گا۔ لیکن بالک بواہ کی خبر سن کر سمجھتا ہے کہ اس بندھن میں پھنس کر میرے جیون کا سارا پروگرام نشٹ ہو جائے گا۔ اس لئے وہ برت لیتا ہے کہ بواہ کے بندھن میں نہ پھنس کر آجنم برہمچاری رہونگا اور دُنیا نے دیکھ لیا کہ اس نوجوان نے آدتیہ برہمچریہ دھارن کرنے کے برت کو کس سچائی سے پالن کیا۔

دیانند! تیرا شکشا سماپت ہو چکی۔ اب تمہارا سماورتن ہوتا ہے۔ بتا! گورو کی بھینٹ کیا کرو گے؟ سنیاسی دیانند کسی سمپتی کا مالک نہیں۔ وہ کوئی بڑی بھینٹ کیسے دے سکتا ہے۔ جانتا ہے کہ گورو ورجانند لونگ پسند کرتے ہیں۔ ادھر اُدھر سے کچھ درویہ حاصل کر کے لونگوں کا تھال تیار کرتا ہے۔ اور گورو جی کے سامنے جا رکھتا ہے

گورو (لونگ دیکھ کر) دیانند! میں نے تمہیں لونگوں کی بھینٹ کے لئے نہیں پڑھایا تھا میں تم سے وہ بھینٹ چاہتا ہوں۔ جو اس شکشا کا مناسب معاوضہ ہو سکتی ہے۔ جو میں نے تجھے دی۔ دیانند! میں جانتا ہوں۔ تو سادھو ہے۔ سادھو کے پاس درویہ کہاں۔ اس لئے مت خیال کر کہ میں تم سے کوئی ایسی بھینٹ مانگونگا۔ جس کا دینا تیری شکتی سے باہر ہو

دیانند۔ پوجیہ در! آگیا کیجئے۔ میں آگیا پالن میں تن من ارپن کرنے کو تیار رہوں۔

گورو ورجانند۔ سنسار سے ویدوں کا لوپ ہو چکا۔ ویدوں کی جگہ اویدک گرنتھوں نے رکھی ہے دھرم چھپ چکا ہے۔ ادھرم کا راج ہے۔ میں تجھ سے سنسار میں جو ویدوں دھرم ہے اُسے اسٹھاپت کرنے میں اپنا جیون لگا دینے کے برت کی بھینٹ چاہتا ہوں۔ دیانند بتا! ہے منظور؟

کام کٹھن ہے۔ پرنتو دیانند کے ارادے بھی بلند ہیں۔ ترنت جواب میں کہتا ہے۔

بھگوان! ستیہ۔ میں ویدوں کے پرچار کا برت لیتا ہوں۔ گورو کا آشیرواد لے کر دنیا نے دیکھ لیا کہ دیانند کس درڑھتا سے ویدوں کے پرچار کے میدان پر نکلا۔ اور کس طرح گورو ورکے سامنے دھارن کئے ہوئے برت کو پورن کر دکھایا۔

دیانند نے جو برت لئے اُن کا پالن ہلکا کام نہیں۔ پھر آخری برت جو گورو کے سامنے لیا۔ وہ سب سے کٹھن تھا۔ ساری دُنیا کے مت متانتروں کا مقابلہ تھا۔ دُنیا کے سامنے ایک دیکھنی کی ہستی ہی کیا ہوتی ہے۔ دیانند کو اس برت کے پالن میں بڑی بڑی کٹھنائیاں پیش آئیں مثال کے طور پر کرناواس میں چکرانکت مت کا کھنڈن کیا۔ ٹھاکر کرن سنگھ چکرانکت تلوار سونت کر چڑھ آیا۔ ہاتھ میں تلوار تھی۔ سامنے ہمت سادھو بیٹھا دیکھا۔ جھٹ بات ہی کیا تھی۔ تلوار کے ایک ہی وار سے سادھو کا سر تن سے جدا کر کے پٹا مار ہونگا۔ لیکن اُسے کیا معلوم تھا کہ مقابلہ کسی عام سادھو سے نہیں۔ بال برہمچاری سے ہے۔ دیانند نے ہاتھ سے تلوار چھین کر زمین کی ٹیک سے دو ٹکڑے کر دیئے۔ اور ٹھاکر کرن سنگھ منہ دیکھتے رہ گئے۔

بال برہمچاری کے بابل کی دھاک جم گئی۔ بڑے بڑے بانکے راجپوتوں کو دیانند سے آنکھ ملانے کا ساہس نہ تھا۔ مخالفوں کی تلوار کُند ہو گئی تو زہر خورانی کی سازشوں سے کام نکالنا چاہا۔ افسوس شہر کی بات ہے کہ سازشی زہر دینے میں کامیاب ہو گئے۔ پرنتو دیانند نے زہر کے اثر کو دور کر دیا۔ سید محمد یہاں کا تحصیلدار سوامی جی کا بھگت تھا۔ اُس نے سرگرم تفتیش سے زہر دینے والے کا پتہ نکالا۔ اور اُسے زنجیروں میں باندھ کر رشی کے پاس لایا۔ دل میں خوش تھا کہ رشی پاپی کے پکڑ لانے پر پرسنتا پرگٹ کریں گے اس کی حیرانی کی حد نہ رہی۔ جب اس نے رشی کو اس گرفتاری پر آزردہ خاطر دیکھا۔ سید محمد نے کارن پوچھا۔ تو رشی نے جو جواب دیا۔ اس پر سو جان سے قربان ہونے کو کس کا جی نہ چاہیگا۔ فرمایا "میں دُنیا کو قید میں ڈالنے نہیں آیا بلکہ آزاد کرانے آیا ہوں"

ملزم چھوڑ دیا گیا۔ اور رشی کی عظمت کا سکہ دشمنوں تک کے دلوں پر جم گیا۔

دشمنوں کے آکرمن کے سادھن نیارے نیارے تھے۔ پر رشی کی ادبھت شکتی کسی سادھن کو کارگر نہ ہونے دیتی تھی۔ ایک استھان پر سرپ پوجک مہا تما شاستراتھ کے لئے آئے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ تو سخت زہریلا سانپ ڈبے سے نکال کر رشی پر پھینک کر بولا "یہ مہادیو آپ ہی فیصلہ کر دیں گے کہ تم سچائی پر ہو یا ہم" پرنتو مہادیو اپنے پجاری کے حق میں فیصلہ دینے سے اسمرتھ رہا۔ کیونکہ رشی نے ایک ہی جھٹکے میں پیروں سے لپٹے ہوئے سانپ کو پرے پھینک دیا۔ اور اس کا سر ایڑی سے مسل دیا اور فرمایا۔

"تیرے دیوتا نے تو بہت دیر لگائی۔ اور میں نے فیصلہ شیگھر ہی کر دیا"

جنتا سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"جاد اور لوگوں کی مہما تو نہ جھوٹے دیوتاؤں کا ناش اس طرح ہوتا ہے"

بے خوفی کے سبب دیانند کے دانت پیس کر رہ گئے۔ عیسائی مت کھنڈن پر دیا گیا تھا۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف لارڈ رابرٹس بھی جہاں سے دیانند کے سننے کا شوق پیدا ہوا۔ رشی دیانند کی گرجن جاری تھی۔ عیسائی مت کا کھنڈن ہو رہا تھا۔ لارڈ رابرٹس نے سپنے مت کا کھنڈن سنا۔ اور دیانند سے ... رشی کو پرنام کر کے ...

"جب آپ ہماری موجودگی میں اس بے خوفی سے بائبل کے متعلق تقریر کر سکتے ہیں۔ تو اور چھوٹے موٹے لوگوں کی تو آپ کیا پرواہ کرتے ہونگے۔ ٹھیک ہے سچے سنیاسی کو سنسار میں کسی کا کوئی خوف نہیں"

سمت ۱۹۳۴ میں دہلی دربار کا سماروہ تھا۔ راجے مہاراجے اور بھارت کے پرسدھ نریش سج دھج کے ساتھ ڈیرے ڈالے تھے۔ دیانند اس موقعہ سے فائدہ کیوں نہ اٹھاتے۔ راجاؤں کے کیمپ کے پاس ہی وہ جو انارہ باغ میں شامیانے لگا رکھے ہیں۔ وہاں دیانند کے اُپدیشوں کی جھڑی لگتی ہے راجے مہاراجے درشنوں سے کرتارتھ ہو جاتے تھے۔ پر پرانک پنڈتوں کی دماغی غلامی اُن کی منو رتھ سدھی میں بادھک رہی۔ دیانند کا دوسرا پریوجن اس سمے سے لابھ اٹھانے کا یہ تھا کہ دھارمک سنگٹھن کی بنیاد رکھیں۔ اس مطلب کے لئے انہوں نے دھرم نیتاؤں کو منترت کیا۔ کیشو چندر سین۔ سر سید احمد۔ منشی کنہیا لعل۔ نوین چندر رائے۔ بابو ہریش چندر چنتامنی آدی کئی نیتا لوگ اکٹھے ہوئے۔ دیانند نے سب کے سامنے پرستاو رکھا۔ کہ ہم لوگ اپنے اپنے مت بھید دور کر کے ایک دھرم کو شدھ بھاؤ سے گرہن کریں۔ اور جس مارگ کو سرو سمتی سے نردھارت کریں۔ اسی پر چلیں۔ دیانند کا بھاؤ کس قدر شدھ تھا۔ اگر یہ پرستاو سویکرت ہو کر کاریہ روپ میں آ جاتا۔ تو اس دھرم اندھتا کا آج نشان نہ ہوتا۔ جس نے بھارت کی شانتی کو بھنگ کر رکھا ہے پرنتو اس میں سپھلتا نہ ہوئی۔ کیونکہ سچائی کے مقابلہ میں مت متانتروں کے پریمی نیچ ان عقائد کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھے۔ جن پر اُن کے مت نردھارت ہیں۔

دیہات کی گلیوں میں کچھ فقرے پر مٹی کی ایک پنڈی سی بنا دیتے ہیں۔ اُس کا نام ہوتا ہے دیوالیہ۔ لوگ آتے ہیں۔ اور اسے نمسکار کرتے ہیں۔ دیانند چند اشخاص کے ساتھ بھرمن کو جا رہے تھے۔ مورتی پوجا پر بات چل رہی تھی۔ رشی دیانند مورتی پوجا کے کھنڈن میں پرمانوں کی پرمان دے رہے تھے۔ کہ ایسے ہی ایک دیوالیہ کے سمیپ دیانند کا سر ستھان سے جھکا۔ جس کے پاس ہی چھوٹے چھوٹے بچے کھیل کود رہے تھے۔ مورتی پوجک ساتھیوں نے سمجھا۔ کہ انہیں اپنے پکش سمرتھن میں اچھا خاصہ پرمان ہاتھ آ گیا۔ بولے۔ سوامی جی! مورتی پوجا کا کھنڈن خواہ کتنا کرو۔ پرنتو دیوبل کا پربھاؤ ہے۔ کہ دیوالیہ کے سامنے آپ کا سر خود بخود جھک گیا۔ مہاراج ہنس کر دیں کھڑے ہو گئے

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱ کا کالم اول)

رشی بودھ دوس کو لینے کیلئے کچھ برت

یہ بات بالکل صاف ہے۔ کہ رشی دیانند جی کا ظہور ایسے زمانہ میں ہوا۔ جبکہ آریہ جاتی سدھانتوں کے اختلافات کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہی تھی۔ رشی دیانند نے اس بکھری ہوئی آریہ جاتی کو متحد کرنے کے لئے اس کی بنیاد کو مضبوط ویدک سدھانتوں پر قائم کیا۔ اور اس کام کو پورا کرنے کے لئے اپنا قائم مقام آریہ سماج کو چھوڑا۔ آریہ سماج کا یہ فرض تھا۔ کہ وہ ایسے اصولوں پر چلتا۔ کہ جس سے رشی کا نیک مقصد پورا ہوتا۔ لیکن یہ دیکھ کر بڑا بھاری دکھ ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج اور آریہ سماجی لوگ آج کل ایسے اصولوں پر عملی طور سے چل رہے ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے آریہ جاتی میں اتحاد کی بجائے بھید بھاؤ پیدا ہو رہا ہے۔ اور رشی کے مقصد کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ہمارا اس وقت یہ فرض ہے۔ کہ بھید بھاؤ کو چھوڑ کر آریہ جاتی میں اتحاد پیدا کر کے رشی کے مقصد کو کامیاب بنا دیں۔ رشی دیانند نے آریہ ماتر کے لئے مہاشہ شبد کا پریوگ کیا ہے۔ لیکن اب آریہ سماج میں ایسے آدمیوں کی گنتی بہت کم ہے۔ جو مہاشہ کہلانے پر خوش ہوں۔ بلکہ اپنے ناموں کے ساتھ پنڈت جی۔ لالہ جی۔ شرما وغیرہ لگانا فخر خیال کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی ان کو مہاشہ کہہ دے تو ناک بھوں چڑھا کر ٹیڑھی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ لوگوں کے دل میں مہاشہ لفظ کے متعلق نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ اور مہاشہ شبد اچھوتوں یا شدھ شدگان کا مترادف سمجھا جانے لگا ہے۔ اس نفرت کے پیدا کرنے میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر کا بھی کسی حد تک حصہ ہے۔ دفتر والے سب بھجنیکوں کو تو مہاشہ لکھتے ہیں۔ اور اپدیشکوں کو پنڈت۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا مہاشہ شبد پنڈت شبد سے کم حیثیت رکھتا ہے اگر نہیں تو آریہ لوگ اس کے پریوگ سے ناراض کیوں ہوتے ہیں میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر کے ادھیکاریوں سے نمرتا پوروک پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ ہر ایک کارکن کے لئے بلا تخصیص مہاشہ شبد کا پریوگ کریں۔ اور نام سے آگے اس کے پد کو انکت کر دیا کریں۔ مثلاً مہاشہ منسا رام جی آریہ اپدیشک مہاشہ لیکھ چند جی بھجن اپدیشک اس سے کسی کو بھی ایسی شکایت نہ ہو گی۔ اور ساتھ ہی ان میں اتحاد پیدا ہو گا میں امید کرتا ہوں۔ کہ آریہ ماتر اپنے نام کے ساتھ مہاشہ شبد کا پریوگ کر کے اتحاد کا ثبوت دے گا۔ اور امید ہے کہ شبد پنڈت جی۔ لالہ جی شرما جی آدی کو چھوڑ کر فراخدلی کا ثبوت دیگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ہم رشی دیانند کے بتائے ہوئے دس نیموں پر دھیان کرتے آریہ سماج میں داخل ہو جاتے ہیں۔ تو اس کے بعد ہمیں اپنے آپ کو آریہ ہی ظاہر کرنا چاہئے۔ لیکن ہم ایسا نہیں کرتے بلکہ پوچھنے پر اپنی کیول کلپت جاتیوں کا ہی نام لیتے ہیں۔ آج اگر کسی آریہ سماج کے ممبر سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ آپ کون ہیں۔ تو وہ کہتا ہے کہ میں برہمن ہوں۔ میں کھتری ہوں۔ میں ویش ہوں۔ حالانکہ وہ آریہ سماج کے سدھانت کے بموجب گن کرم سبھاؤ سے برہمن کھشتری یا ویش نہیں ہوتا۔ تو پھر کیا ہمارے لئے یہ مناسب نہیں کہ جب تک آریہ سماج میں ورن ویوستھا قائم ہو کر ہمیں گن کرم سبھاؤ کے مطابق ورن نہیں دیتی۔ تب تک ہم ایک مشترکہ نام آریہ کا ہی پریوگ کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آریہ شبد بھی محض دلتوں اور شدھ شدہ لوگوں کے لئے مخصوص ہو گیا ہے۔ اور اس سے نقصان یہ ہوا ہے۔ کہ عام پبلک کے استعمال کے لئے بنے ہوئے جو کنوئیں گوردوارے مندر بھوجن شالا دھرم شالا پیاؤ ریل گاڑی تانگے اور موٹر وغیرہ وغیرہ ہیں ان میں داخل ہونے کے وقت جب منتظم یا دوسرے ان میں رہنے والے مسافر پوچھتے ہیں۔ کہ آپ کون ہیں۔ جواب ملے۔ کہ آریہ تو وہ ایسا سوال کرتے ہیں۔ کہ کون آریہ؟ اس پر ہمارے میں سے بہت سے اپنی جاتی براہمن۔ کھتری یا مہاجن وغیرہ بتا کر ان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مگر بیچارے دلتوں اور شدھ شدوں کے لئے مصیبت آ جاتی ہے۔ وہ بھلا کون آریہ کا کیا جواب دیں۔ اگر وہ اپنی پہلی جاتی بتاتے ہیں۔ تو ان کو اندر داخل ہونے نہیں دیا جاتا۔ اور اگر کون آریہ کا جواب نہیں دیتے۔ تو بھی داخلہ بند ہو جاتا ہے کیونکہ ہم لوگوں نے کون آریہ کا جواب براہمن کھشتری اور مہاجن وغیرہ دے کر یہ رواج جاری کر دیا ہے۔ اب ان کے لئے دو ہی راستے رہ جاتے ہیں۔ کہ وہ یا تو جھوٹ بول کر اپنے آپ کو کھتری مہاجن برہمن وغیرہ بتا کر ان استھانوں میں داخل ہوں اور یا وہاں سے مایوس ہو کر لوٹ آویں۔ اس کا یہی علاج ہے۔ کہ ہم آریہ شبد کو سروپریہ بنا دیں۔ ہمارے میں سے ہر ایک آدمی اپنے آپ کو آریہ ہی بتاوے اور پوچھنے والا چاہے لاکھ سوال کرے کہ آپ کون آریہ ہیں۔ مگر ہماری طرف سے سوائے آریہ کے آگے کچھ نہ بتایا جاوے۔ پہلے تکلیف ضرور اٹھانی پڑے گی۔ مگر رفتہ رفتہ آریہ شبد عام رواج پکڑ جاوے گا اور یہ سوال خود بخود جاتا رہے گا۔ کہ آپ کون آریہ ہیں۔ اور دلتوں اور شدھ شدہ بھائیوں کو کسی قسم کی داخلہ کی تکلیف نہ رہے گی۔ اور اس سے بھید بھاؤ مٹ کر ایک متحد آریہ جاتی بن جاوے گی۔

تیسری بات جو میں بتانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم لوگ ابھی تک اپنے گھروں میں بھی اتحاد قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے ہم آریہ سماج کے پردھان۔ منتری یا سبھاسد ہیں۔ اور ہماری استریاں ابھی تک مندروں میں مورتیوں کی پوجا کرتی ہیں۔ دیوی دیوتا اور پیروں کی قبروں پر بھٹکتی پھرتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بواہ وغیرہ رسوم کے موقعوں پر ہمارے گھروں میں دیو آسر سنگرام شروع ہو جاتا ہے ہم چاہتے ہیں۔ کہ بواہ پورن ویدک ریتی سے ہو۔ لیکن ہماری دھرم پتنی کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے۔ کہ جنم پتری دکھا کر بواہ کی تاریخ مقرر کرنی ہے۔ گھوڑی کے وقت لڑکے سے جنڈی کٹوانی ہے۔ پھیروں کے وقت لڑکا لڑکی کو کھاروں پر بٹھانا ہے دونو کے ہاتھ میں کنگنا باندھنا ہے۔ لڑکی کو پارسل کی طرح لپیٹ کر بٹھانا ہے۔ کپڑے میں کھوپرا باندھ کر لڑکی کے گلے میں لٹکانا ہے۔ بواہ کا مہورت نکلوانا ہے وغیرہ آخر ہم تنگ آ کر خاموشی پکڑتے ہیں۔ اور آریہ پنڈت سے کہتے ہیں کہ پنڈت جی اس میں ہمارا کیا بگڑتا ہے۔ کر لینے دو یہ خوش ہو جائیں گی۔ اگر کوئی موم کی ناک آریہ پنڈت ہوئے۔ تو دکشنا کو ہم پریوجن سمجھ کر جھٹ آدھا تیتر آدھا بٹیر کر دیا۔ لیکن آریہ پنڈت نے بھی آنکھیں دکھا دیں۔ اور سنسکار ودھی اٹھا کر بغل میں دبا کر چلنے کو تیار ہو گئے۔ تو ہمارے لئے نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کا معاملہ ہے ایسی حالت میں ہم لوگوں کے مذاق کا مضمون بن جاتے ہیں۔ کیا ہم اس کا علاج نہیں کر سکتے؟ اور کیا ہم اپنی دھرم پتنی کو آریہ سماج کے اصولوں سے واقف کر کے ان باتوں سے نفرت نہیں دلا سکتے؟ ضرور دلا سکتے ہیں۔ اور اس کا طریقہ رشی دیانند نے بتلایا ہے۔ وہ طریقہ مشترکہ سندھیا اور ہفتہ واری ست سنگ کا ہے۔ ہر ایک آریہ کا فرض ہے۔ کہ وہ روزانہ سندھیا اور ہفتہ واری ست سنگ کی پابندی بہت سختی کے ساتھ پابندی کرے۔ سندھیا کو عین پورے وقت پر کرے۔ آجکل ہم لوگ کسی مقررہ وقت پر سندھیا نہیں کرتے۔ کوئی سورج کے پہلے کرتا ہے۔ تو کوئی سورج کے بعد کرتا ہے کوئی آٹھ دس اور گیارہ بارہ بجے بھی سندھیا کرتا ہوا دیکھا جاتا ہے۔ اس سے سندھیا کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ سندھیا کا وقت صبح سورج نکلنے سے پہلے پہلے ہے۔ اور شام کی سندھیا کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر تاروں کے نظر آنے تک ہے۔ ہر ایک آریہ کو اس بات کا سختی کے ساتھ پابند ہونا چاہئے۔ اور ہر حالت میں وقت پر سندھیا کرنا چاہئے۔

اگر کوئی اپدیشک لیکچر دے رہا ہو یا سنسکار کرا رہا ہو۔ یا کوئی بھجنیک نگر کیرتن کر رہا ہو اور لیکچر یا سنسکار یا نگر کیرتن کے درمیان میں ہی سندھیا کا وقت ہو جاوے۔ تو ایسی حالت میں اس کو چاہئے۔ کہ وہ درمیان میں ہی کھڑے کھڑے یا بیٹھ کر جیسا مناسب ہو مع پبلک کے سندھیا کرے۔ اور سندھیا کرنے کے بعد باقی لیکچر یا سنسکار یا نگر کیرتن کو ختم کرے۔ ایسا کرنے پر سنگٹھت روپ سے پبلک اور سماج کے ادھیکاریوں پر بہت اچھا اثر پڑیگا۔ علاوہ ازیں بھی سندھیا کے متعلق وقت کے پابند ہو جاویں گے یہ تو رہا ہر ایک آریہ پرش کا فرض۔ آریہ پریواروں کو بھی اس عمل پر سختی کے ساتھ پابند ہونا چاہئے سندھیا کا وقت ہو جانے پر سارا پریوار ایک جگہ بیٹھ کر مشترکہ آواز سے پریم کے ساتھ سندھیا کرے۔ اگر کوئی وقت پر سندھیا نہ کرے۔ تو اس کے لئے یہ پراشچت ہو۔ کہ وہ اس وقت کا بھوجن نہ کرے جب آپ روزانہ بال بچوں اور استریوں سمیت پابندی کے ساتھ سندھیا کریں گے۔ تو اس کا نتیجہ آپ کو بہت جلد معلوم ہو جاوے گا کہ آپ کے گھر سے اختلاف رفع ہو کر ایک متحد آریہ پریوار بن رہا ہے۔ دوسرا سادھن ہفتہ واری ست سنگ ہے۔ ہر ایک آریہ پریوار کا فرض ہے۔ کہ اس کا ہر بچہ ہفتہ واری ست سنگ میں شامل ہو۔ ست سنگ میں ہون سندھیا پرارتھنا میں بھاگ لیں۔ اور آریہ سبھاؤں پر اپدیش اور وکھیان سنیں۔ جب آپ ست سنگ میں جانے کی مضبوطی کے ساتھ پابندی کریں گے۔ تو آپ دیکھیں گے۔ کہ آپ کا سارا پریوار پختہ آریہ بن رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آپ کے گھر سے دیو آسر سنگرام دور ہو جاوے گا۔

آج کل سماجوں میں جو شتھلتا پائی جاتی ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ ہم لوگوں نے ابھی تک سندھیا اور ہفتہ واری ست سنگ کے متعلق سختی کے ساتھ پابندی نہیں کی۔ اس لئے ہمارے پریوار آریہ نہیں بن سکے۔ میری سب آریہ اپدیشک اور آریہ بھجن اپدیشکوں سے خاص طور سے نمرتا پوروک پرارتھنا ہے۔ کہ وہ خود اس پر عمل کر کے اپنے اپنے منڈلوں میں اس پر لوگوں کو عامل بنانے کی کوشش کریں۔ اگر ہم اس پر پورے طور سے عمل کریں گے۔ تو آریہ سماج کا سب ڈھیلا پن نکل جاوے گا۔ آج ہر ایک آریہ نر اور ناری کو شوراتری کے پوتر تہوار پر یہ پرن کر لینا چاہئے کہ (۱) وہ اپنے نام کے ساتھ مہاشہ شبد کا پریوگ کریگا (۲) اپنے آپ کو آریہ بتا دیگا (۳) سندھیا اور ہفتہ واری ست سنگ میں ٹھیک وقت کی پابندیوں کے ساتھ کریگا

(منسا رام اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

رشی جیون سار

(بقیہ صفحہ ۹)

اور بالکوں میں کھیلتی ہوئی ایک چار سالہ لڑکی کی طرف اشارہ کرتے تھا۔ کہ دیکھتے نہیں ہو۔ وہ ماتری شکتی ہے۔ اس کے سامنے مستک جھکنا ہی چاہئے ؛

رشی در سے پہلے تمام مت متانتروں میں ماتری شکتی کا جو ترسکار ہوتا تھا۔ اس سے کون ناواقف ہے۔ یہ رشی کا ہی کام ہے۔ کہ استری جاتی سنمانت ہو رہی ہے۔ اور اپنی روایات اور عقائد کو پس پشت ڈال کر سب ایک سور سے رشی کے ان شبدوں کا اچارن کر رہے ہیں کہ ماتری شکتی کے سامنے مستک جھکنا ہی چاہئے ؛

جگن ناتھ نے وشواس گھات کیا۔ دیانند کا شریر کشٹ میں ہے۔ سادھو جانتے تھے۔ کہ ایسے ویسے زہر سے دیانند پر اثر نہیں ہونے پاتا۔ ایسا زہر تیار کیا گیا۔ جو روم روم میں دھنس جائے اور کارگر ہوئے بنا نہ رہے۔ زہر دینے کا کام دُکھی جگن ناتھ نے اپنے ذمہ لیا۔ شریر کشٹ میں ہے۔ پرنتو رشی کی آتما کشٹوں سے آزاد آنند پرس ہے۔ شریر ڈاکٹروں کے ہاتھ میں ہے۔ پرنتو آتما سوتنتر ہے۔ اسے روگ نہیں تو علاج کس کا؟ موت کی گھڑی نزدیک آتی ہے۔ آریہ سماجوں کے پرانگن، پرتی ندھی پہنچے ہوئے ہیں منی ور گورودت اس نظارہ کو گہری نظر سے دیکھنے کے لئے موجود ہیں۔ مرتو شیا پر لیٹے ہوئے مہرشی ایسے پرسن ہوتا ہے۔ کہ کسی پریم متر کے ملنے کی آشا میں پرسن چت ہو رہے ہیں۔ بند آنکھیں اچانک کھلتی ہیں۔ اور یہ شبد ہوا میں گرجتے سنائی دیتے ہیں۔ ہے دیا مے! تیری ہی اچھیا ہے۔ تیری اچھیا پورن ہو۔ آہا! تو نے اچھی لیلا کی۔ اور اس کے بعد سناٹا چھا جاتا ہے۔ دنیا کو بتایا جاتا ہے کہ دیانند کا دیہانت ہو گیا۔ ان کی آتما موکش پد کو پراپت ہو گئی ؛

رشی دیانند آدرش منش تھے۔ ستیہ کی تلاش کی سمائی۔ ستیہ کی تلاش میں جیون لگا دیا۔ چاہتے تو تلاش میں کچھ کے بعد برگ آنند کا لطف اٹھاتے۔ پرنتو وہ اس لئے نہیں آئے تھے۔ وہ تو بگڑتے ہوئے دھرم کو کھڑا کرنے کے لئے آئے تھے جس ستیہ کو خود پایا تھا۔ اس سے منش ماتر کو مستفیض کروانا چاہتے تھے۔ ستیہ کا پرچار ان کے جیون کا ایک ماتر برت تھا۔ اور دنیا نے دیکھا کہ کس خوبی

(بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۲ کے نیچے)

ساری آریہ سماجوں آریہ پُرشوں کو شوراتری کے دن سوچنا چاہئے

کہ ۵۰ سال گذر جانے پر بھی ابتک مہرشی دیانند کا مستند جیون چرتر کا شائع نہ ہونا کیا سماج کیلئے شرم کی بات نہیں ہے؟

ایک بنگالی مہاشہ دیویندر ناتھ مکرجی آریہ سماجی نہ ہوتے ہوئے بھی رشی گرت گرنتہ پڑھ کر اس کا سچا بھگت بنا اور اپنے جیون کے آخری پندرہ سال مہرشی کے جیون چرتر کی کھوج میں لگا دیتا ہے بڑھاپے کی حالت میں جاڑے گرمی کی پرواہ کئے بغیر دکھن اور بنگال سے بمبئی تک ندیوں کے کنارے اور جنگل پہاڑ چھان کر مصالحہ اکٹھا کرتا ہے۔ اور اسے کتاب کی شکل میں لانے سے پہلے ہی اس سنسار سے اٹھ جاتا ہے ؛

اس کے بعد شری پنڈت گھاسی رام جی ایم اے ایل ایل بی میرٹھ نواسی اس ساری سامگری کو اکٹھا کر کے بنگالی سے ہندی میں انوواد کر کے بڑے پرشرم سے کاپی تیار کرنے میں اپنا بہت سا دھن اور سمے خرچ کرتے ہیں لیکن اسے بھی دس سال ہو جاتے ہیں اور آریہ جنتا کے سامنے یہ مستند جیون چرتر نہیں آتا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اسکے ایکہزار چھاپنے میں ۷۔۸ ہزار روپیہ لگتے ہیں۔ جس سے ایک کتاب کا دام آٹھ روپے کے قریب پڑتا ہے۔ اور اتنی مہنگی کتاب بکنے کی آشا نہیں ہے۔ جو آریہ سماجیں ہزاروں نہیں لاکھوں روپیہ ہر سال خرچ کر کے سینکڑوں سنستھائیں چلا رہے ہیں اور جن آریہ سماجوں اور سنستھاؤں کی بنیاد مہرشی دیانند جی مہاراج ہیں۔ وہ ۷۔۸ ہزار اسکے جیون چرتر کیلئے نہ لگا سکیں۔ یہ کتنی شرم کی بات ہے؟

چاہئے تو یہ تھا کہ ۱۰۔۲۰ ہزار جیون چرتر کی کھوج میں لگایا جاتا۔ اس کی طرف کچھ دھیان نہ دیا گیا۔ اب بلا محنت اور خرچ کے بنا بنایا مصالحہ مل گیا۔ تو اسے جلد از جلد چھپوا لینا چاہئے بڑی بڑی سنستھاؤں اور ٹرسٹ فنڈ نے سچی تحریک کر بھی اس کام سے اداسین دیکھ کر آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ مگر وہ بھی اسے تب چھاپنا چاہتا ہے۔ جب اسے کافی تعداد میں خریدار مل جاویں اور ہر ایک پانچ روپے پیشگی بھیج کر اپنا نام خریداروں میں لکھا دیں امید ہے کہ آریہ جنتا آج رشی بودھ دن کی یادگار میں ایک ایک جلد کا آرڈر معہ پیشگی روپیہ بھیج کر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹیڈ اجمیر کو مہرشی کے اس مستند جیون چرتر کے پرکاشت کرنے میں سہائتا دے گی ؛

متھرا پرشاد شیوہرے

مہاشیوراتری!

(از جناب منشی بنارسی داس صاحب سکسینہ قمر پیلی بھیتی۔ ہیڈ ماسٹر حیدر آباد دکن)

مورتی پوجا عبث ہے۔ اس کا دیتا ہوں ثبوت
ذیل کا قصہ سناتا ہوں کہ ہے وہ معتبر
مول شنکر اس سراپا علم و فن کا نام تھا
والدین اسکے جو کہتے تھے وہ کرتا تھا مدام
ناگہاں شیوراتری کے برت کا دن آگیا
چونکہ وہ تھا تابع فرمان حکم والدین
دوپہر کو کر کے پوجا باپ اس کا آگیا
سنکے ماں کا حکم وہ پوجا کو مندر میں گیا۔
مورتی پر جو چڑھاوا تھا چڑھایا باپ نے
مول شنکر نے کہا اے ناتھ شوجی آپکا
بے ادب گستاخ ہے اسکو سزا کچھ دیجئے
عرض یہ کر کے ادب سے منتظر اس کا رہا
چند ساعت جب چوہے کا وہ عمل جاری رہا
دل میں کہتا تھا کہ شوجی مار ڈالینگے اسے
اسکی بیباکی پر اکبار ڈالیں گے اسے
اک تعجب سا ہوا پھر دیکھکر شو کا سکون
پھر بکر عرض کی ہے ناتھ اے سوامی مرے
یہ ہی بتلا دیجئے مجھکو یہ ہے کیا ماجرا۔
آتش قہر و غضب سے کیوں نہ یہ پھونکا گیا
یہ بھی ناموزوں تھا تو جنبش ہی کو لیتے اٹھا
خود اٹھانے میں تکلف تھا نہیں موجود تھا
حال مجھے یہ تو بتا دیں آپ یہ کیا بات ہے۔
جب نہ شوجی سے ملا اس پر بھی کچھ اسکو جواب
اپنے دل میں پھر تو اس نے یہ تہیہ کر لیا
انکے آگے سر جھکانا سخت نادانی ہے یہ
آہ! اپنی قوم کتنی عقل سے نااہل ہے
واقعی وہ ہے ساری خلق کا پروردگار
ہے سزاوار پرستش خالق اکبر وہی

اس کا رشتہ بھی ہے گویا ایک تار عنکبوت
ایک بوڑھے برہمن کا خوش سیر تھا اک پسر
خوب صورت خوب سیرت اور خوش انجام تھا
حکم میں انکے نہ تھا چون و چرا اسکو کام
تم بھی رکھو برت بیٹا! باپ نے اس سے کہا
اسلئے برت اس نے بھی رکھا سمجھکر فرض عین
پوجا کر آنیکی نسبت ماں نے بیٹے سے کہا
جو وہاں دیکھا تماشہ اس سے وہ ششدر رہا
لے چلا وہ ایک چوہا اپنے منہ میں دابکے
سب چڑھاوا رفتہ رفتہ یہ چوہا لیجائیگا
واسطے اصلاح کے تنبیہ کچھ تو کیجئے۔
دیکھئے اب تیج سے شوناتھ کے ہوتا ہے کیا
مول شنکر پر عجب عالم سا اک طاری رہا
ہوکے ناخوش یا ابھی گھر سے نکالیں گے اسے
ہوکے ناخوش یا ابھی گھر سے نکالیں گے اسے
رفتہ رفتہ ہو گیا سب اسکی امیدوں کا خون
ہو چکا ہے ایک گھنٹہ آپ سے کہتے ہوئے
کیوں نہ گستاخی کا ابتک چوہے کو بدلا ملا
نہ سہی یہ بھی نہ کیوں ہاں پھر یہ رکھا گیا
تاکہ بربادی سے بچ جاتا یہ سامان آپکا
آگیا شو! آپکی آنکھوں سے لاتا میں عجب
آپکے پرتاپ کا دن کیا اندھیری رات ہے
دل ہی دل میں اپنے پھر کہنے لگا وہ پیچ و تاب
ہے عبادت ان بتوں کی واقعی بے فائدہ
ان سے کچھ امید رکھنا سخت نادانی ہے یہ
کس قدر غفلت میں ہے افسوس کتنا جہل ہے
ہے زمین و آسمان پر جسکو کامل اختیار
جس نے اپنے فضل سے آدمی کو عقل دی

اسے قمر بے شک وہ لڑکا کس قدر ذی ہوش تھا
جو "دیانند" نام سے دنیا میں نامآور ہوا!

گورو کلوں کی وشیشتائیں

(از مہاشہ دیوی داس جی آریہ سبھاسد کوئٹہ)

مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج اپنی جگت پرسدھ پستک ستیارتھ پرکاش کے تریتیہ سملاس میں فرماتے ہیں۔ کہ ودیا کا سھان ایکانت دیش میں ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ رشی دیانند جی کے ستاریہ کبل کے سامنے آج کل کے قوی ہیکل پہلوانوں کی جسمانی طاقت بھی ہیچ ہے۔ ہر ایک فرد بشر کو اپنے جیسا تیجسوی اور ورچسوی بنانا چاہتے تھے پانچ ہزار ورشوں کے پشچات جنم لینے والے آدتیہ برہمچاری کی یہ سچی خواہش دل میں آتی تھی۔ کہ لوگ اپنے لخت جگروں کو شہروں کے گندے اور اپوتر وایو منڈل سے بچا کر اور ایکانت دیش میں تعلیم دلا کر سداچار اور تیاگ کی مورتیاں بنائیں یہی وہ کارن تھا۔ کہ آریہ سماج کے شہید اعظم شری سوامی شردھانند جی کو جنگل میں ڈیرہ ڈالنا پڑا اس لئے کہ شہروں کا جل وایو اتنا شدھ اور پوتر نہیں ہوتا۔ جتنا باہر کا۔ علاوہ ازیں شہروں میں ہر ایک قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ یعنی جہاں اچھے کوٹی کے ودوان اور مہاتما دیکھے جاتے ہیں۔ وہاں انسان صورت لیکن شیطان سیرت لوگ بھی لاکھوں کی تعداد میں نظر آتے ہیں۔ ایک شخص مانس اور انڈے کھاتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کو بھی ان کا عادی بنا دیتا ہے۔ وچار شیل سجن ذرا غور فرمائیں۔ کہ جن بالکوں کو ایسی تامسک چیزیں کھلائی جائیں۔ کیا کبھی یہ سمبھو ہو سکتا ہے کہ وہ پچیس ورشوں تک برہمچاری رہ سکیں گے؟ آہ! آج تو بھارت کے بہترے ودیارتھی جن کی آیو ابھی پچیس ورشوں سے بھی کم ہے۔ کئی طرح کی شرمناک عادات سے نالاں ہیں۔ ہمارے بچے بد زبانی کا شکار ہیں۔ ماں بہن کی مغلظ گالیاں دینا ان کے لئے معمولی بات ہے۔ اس قسم کی دریدہ دہنی اور فحش کلامی کا سبب شہروں کا زہریلا وایو منڈل ہے۔ مجھے کئی اشخاص کے گھروں میں اخلاق سے گرانے والی تصویریں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ کیا کوئی بھائی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ ہمارے لال ایسے چتروں کو دیکھ کر سداچاری رہیں گے۔ کسی شخص کی آمدنی معقول ہے۔ وہ خوشبودار تیل لگانے مخملی گدوں پر لیٹنے اور عشقیہ غزلیں سننے کا شائق ہے۔ کوئی سیلا اور تھیٹر کا دلدادہ ہے۔ کسی کو بن ٹھن کر رہنے اور ہر وقت نیا فیشن بدلنے کی عادت ہے۔ بچے قدرتاً اپنے والدین کی نقل کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا جیون بجائے تپ کے جیون کے عیش و عشرت اور آسائش و آرام کا جیون بن جاتا ہے۔ کئی بھائی کو مخرب اخلاق کتابیں اور گندی ناولیں تحفہ دیتے ہیں۔ اس کی عدم موجودگی میں اس کے بچے ان کتابوں کو اٹھاتے اور بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ جس کا پرینام یہ نکلتا ہے۔ کہ وہ ودبھچاری بن کر اپنے خاندان کی بدنامی کا موجب ہوتے ہیں گوروکلوں کی یہ پہلی وشیشتا ہے۔ کہ وہاں مذکورہ بالا خرابیوں کا نام و نشان نہیں ؎

(۲)

آریہ سماج ویدوں کو ایشوری گیان مانتا ہے یہ سچ ہے۔ کہ ویدوں کا جتنا ادھک پرچار ہوگا اتنا ادھک آریہ سماج روپی کلپ برکش پھلتا اور پھولتا نظر آئیگا۔ ویدوں کا جھنڈا ادیش ودیش اور دیپ دویپانتروں میں تب ہی لہرا سکتا ہے جب آریہ سماج کے دھرندھر ودوانوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جائے۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ اس مانگ کو بھی گوروکل ہی پورا کر سکتے ہیں۔ آریہ سماج میں لاکھوں انگریزی اردو اور فارسی لکھے پڑھے اصحاب موجود ہیں لیکن پرچار کے لئے ہمیشہ باہر سے اپدیشک منگوائے جاتے ہیں۔ کہیں شاستر ارتھ ہو تو آنت پرتی ندھی سبھاؤں کو شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار ایسے مشہور و معروف مناظر بھیجنے کے لئے تاریں کھڑک جاتی ہیں۔ سماجوں کے ساپتاہک ست سنگوں کی کاروائی بھی پنڈتوں کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کہیں سنسکار ہونا ہو۔ تو بھی پنڈتوں کو بلانا پڑتا ہے۔ اگر آج دیش میں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں گوروکلوں سے سناتک درشٹی گوچر ہوں۔ تو کیا کبھی ان تکالیف کا سامنا ہوگا؟ آریہ سماج کے تیسرے نیم سے بھی ظاہر ہے۔ کہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔ لیکن یہ کیسی تعجب خیز بات ہے کہ بہت کم آریہ سبھاسد ہیں۔ جو ویدوں کو بھلی پرکار سمجھ سکتے ہیں۔ اگرچہ آریوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ پرنتو ویدپاٹھیوں کی سنکھیا آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ یدی ہماری ہاردک اچھیا ہے۔ کہ ہم میں ویدپاٹھیوں کی کثرت ہو۔ تو ہمیں گوروکلوں کی تعداد بڑھانی ہوگی۔ میری آنکھیں وہ دن دیکھنا چاہتی ہیں۔ جبکہ آریہ سبھاسد اپنے گھروں میں عموماً اور آریہ سماج مندروں میں خصوصاً پنجابی اردو اور انگریزی کی بجائے آریہ بھاشا و سنسکرت میں بات چیت کرتے ہوں۔ اور چاروں طرف سنسکرت و دھرم و بدایت مباحث سنسکرت میں شاستر ارتھ کرکے غیروں سے خراج تحسین حاصل کرکے آریہ سماج کا نام روشن کریں۔ یہ بھی تب ہوگا۔ جبکہ ہمارے بچے گوروکلوں سے پوری تعلیم حاصل کرکے سماجوں میں پروشٹ ہو چکے ؎

(۳)

آریہ سماج میں سنیاسیوں اور مہاتماؤں کی کمی کو بہت محسوس کیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اس وقت آریہ سماج تمام مذہبی سوسائیٹیوں سے آگے بڑھا ہوا ہے۔ تو اس کا ایک کارن ویدا تدس کی صداقت ہے۔ دوسرا یہ کہ اس پر تیاگ مورتی مہاتماؤں کا جن کی تعداد اگرچہ انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے ہاتھ ہے۔ اگر یہ سنیاسیوں کی تعداد بڑھ جائے۔ تو نسندیہہ آریہ سماج کی جڑیں پاتال تک پہنچ جائیں۔ میرا دعوی ہے۔ کہ اس کمی کو بھی شری سوامی پرنانند جی (سابق برہمچاری پدھشٹر جی) آچاریہ ویدو شرما و پنڈت ستیہ پال جی ایسے سناتک ہی پورا کریں گے۔ سمے آ رہا ہے۔ پھر دیکھو کہ گوروکل کانگڑی کی بدولت کتنے سنیاسی مہاتما بڑھتے ہیں ؎

(۴)

شہروں میں تعلیم پانے والے ودیارتھیوں کو دیکھو۔ ایک دوسرے سے کتنے متنفر ہیں۔ ایک طالب علم کسی صاحب جائیداد کا لڑکا ہونے کے سبب سکول یا کالج میں ٹائی کالر لگا کر اور پتلون کس کر پڑھنے آتا ہے۔ تو دوسرا ودیارتھی نردھن کا پتر ہونے کے کارن معمولی کپڑوں میں ہی نظر آتا ہے۔ کیا ایسے لڑکے کرشن و سداماں کی طرح ایک دوسرے سے محبت کر سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں! ذرا گوروکلوں کی طرف نظر دوڑاؤ۔ جہاں دھنوان اور نردھن کے بچوں کو ایک جیسی خوراک اور ایک ہی قسم کی پوشاک ملتی ہے۔ چونکہ انہیں چودہ سال اکٹھے گزارنے پڑتے ہیں۔ اس لئے انہیں خواب میں بھی اس بات کا خیال نہیں آتا۔ کہ یہ بڑے آدمی کا پتر ہے۔ اور وہ چھوٹے آدمی کا۔ سجنو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ جاتی کے بچوں میں کرشن و سداماں کی سی محبت ہو تو آپ آج سے ہی یہ پرن کریں۔ کہ ہم انہیں اوشیہ گوروکلوں میں پروشٹ کرائیں گے ؎

(۵)

آریہ سجن ہمیشہ شکایت کرتے ہیں۔ کہ ان کی اولاد آریہ سماج سے دور ہو رہی ہے۔ یہاں اگر آریہ سماج کا پردھان یا منتری ہے۔ تو پتر آریہ سماج سے باہر رہتا ہے۔ اگر واقعی آپ اس بات کے خواہشمند ہیں۔ کہ آپ کے بچے آپ کے نقش قدم پر چلیں۔ تو آپ کو انہیں گوروکلوں میں داخل کرانا چاہئے۔ گوروکلوں کے علاوہ کوئی بھی دوسرا ودیالیہ گارنٹی نہیں دے سکتا۔ کہ اس کے طالب علم رشی بھگت رہیں گے۔ اور ویدوں کے سچے پرچارک بنیں گے۔ لیکن گوروکل اس بات کی ضمانت دے کر اس کی دیکھ بھی کھیں شکشا پانے والے برہمچاری ویدک سنسکرتی کے شیدائی اور آریہ سماج کے فدائی ہوں گے ؎

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کی سنتان ویدک سنسکرتی کی پیاسی ہو۔ ودیا اور گیان کی آچار و وہار رکھنے والی ہو۔ برہمچریہ آشرم کے کرتویوں کا پالن کرنے والی ہو۔ اونچ نیچ کا خیال چھوڑ کر ایک دوسرے کو بھراتری بھاؤ سے دیکھنے والی ہو۔ اور آریہ سماج کی بھگتی میں سرشار ہو۔ تو آپ کو گوروکلوں کے لئے بہت کچھ قربانی کرنی چاہئے۔ اگر ہم پچاس روپے دان دے کر ہم سمجھ لیں۔ کہ ہم گوروکل کے رن سے اُرن ہو گئے۔ تو یہ ہماری بھول ہے۔ دھن کے علاوہ گوروکلوں کو ایسے مہانو بھاؤں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے تن اور من گوروکلوں پر نثار کریں۔ یہی نہیں بلکہ اپنی سب سے اُتم بھینٹ اولاد کے روپ میں پیش کریں۔ اور پُتر اور پیتی کے بھائی بنیں۔ گوروکل سے نکلے ہوئے سناتک وہ آریہ سماج سے سچا پریم رکھنے والے آریہ سجن یہ پرن کریں۔ کہ وہ پچاس ورشوں کی آیو کے بعد گوروکلوں کی سیوا کریں گے ؎

جس سمے شری سوامی شردھانند جی۔ شری سوامی درشنانند جی۔ شری تارا چن سوامی جی اور شری سوامی گنگا گری جی ایسے سینکڑوں نیتا گوروکلوں کی طرف متوجہ ہو کر ان کے لئے دن رات ایک کر دیں گے۔ ہاں ہاں جب ہزاروں اشخاص آچاریہ رام دیو جی و پنڈت چموپتی جی کی طرح سے سیوا کا برت لیں گے۔ اس سمے پنجاب کو ست جگ میں تبدیل ہوتے دیر نہ لگے گی ؎

آریہ سجن گوروکل کانگڑی ایسے دشو ودیالیہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور کرنا بھی چاہئے۔ پرنتو میں تو اس بے نظیر درسگاہ ایسی سینکڑوں اور ہزاروں سنستھائیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ منو کامنا تب پوری ہوگی۔ جب گوروکلوں کے لئے کروڑوں روپے آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کے کوش میں جمع کرا دئیے جائیں گے ؎

لیکچر (۱۱) رشی جیون سار

سوامی سوامی برت کا پالن کیا ؎

آریہ سماج! رشی کے مشن کو جاری رکھنا ہے تو کر دیکھو۔ آریہ! رشی کے چرن چنہوں پر چل کر ہی تم اپنے جیون کو سپھل کر سکتے ہو۔ رشی کے بودھ کے دن ہی اس مارگ پر چلنے کا برت لو برت لینے کا ارتھ سمجھ دیگا۔ برت کا پالن کرنا سیکھنا ہوگا۔ اور اسی طرح اسے پالن کرکے دکھانا ہوگا۔ جس طرح جگت گورو دیانند نے کرکے دکھایا

دھرم ویر کی یاد

(اگیات آریہ سماجی کے قلم سے)

احمدی دھرم ویر پنڈت لیکھرام کو دشمن اسلام کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر پنڈت لیکھرام دشمن اسلام تھے۔ تو احمدی بھی دشمن اسلام سے کم نہیں۔ کون سا مسلم مولانا ہے۔ جس کی مسلمانوں کے اندر کوئی قدر ہے۔ اور جس نے احمدیوں کے خلاف دشمن اسلام کا فتوے جاری نہیں کیا۔ آج بھی کشمیر کا فتنہ اٹھانے کے بعد احمدیوں کو یہ خیال ہو کہ انہوں نے مسلمانوں کی فیور حاصل کر لی ہے۔ تو وہ ہمت کریں۔ اور اپنے متعلق مولانا ؤں سے فتوے طلب کریں۔ سو فیصدی فتوے اُن کی اُمید کے خلاف ہوں گے۔ اور اگر کوئی فرقہ پرستی کے سکول کا پولیٹیکل مولانا احمدیوں کے مسلمان ہونے کی بات زبان سے نکالے گا۔ تو مذہبی مولاناؤں کے فتاوے سے وہ بچ جائے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ لیکن پنڈت لیکھرام اور احمدیوں میں ایک لحاظ سے فرق ہے۔ جہاں احمدی جواب میں مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہے اور سمجھتے ہیں۔ وہاں پنڈت لیکھرام انہیں دشمن نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ راہ راست سے بھٹکے ہوئے بھائی ہی سمجھتے تھے اس لئے جہاں احمدیوں کی کوشش ہمیشہ یہ رہی اور اب تک ہے کہ مسلمانوں کو نیچا دکھائیں۔ وہاں پنڈت لیکھرام کے دل میں اُن کے لئے پریم تھا۔ محبت تھی۔ کہا جائے گا۔ کہ یہ دعوے ہی دعویٰ ہے۔ کوئی ثبوت دو۔ سنو! اسلام میں حج فریضہ ہے۔ جو ہر ایک مومن پر واجب ہے۔ پھر اسلامی اصطلاح میں آنے والے مہدی کے لئے شرط ہے۔ کہ وہ حج کریگا۔ احمدیوں کے مرزا غلام احمد نے "اسلامی آنے والا" ہونے کا تو دعوی کر دیا۔ لیکن خدا نے اسے اتنی توفیق نہ دی۔ کہ حج کر سکتا۔ اب یہ امر واقعہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے حج نہیں کیا۔ اور یہ ایسا واقعہ ہے۔ جو اسلامی نقطہ نگاہ سے ہی مرزا کی مہدویت کے دعوی کو کاذب ٹھیرانے کے لئے کافی ہے۔ لیکن ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ مسلمان جانیں یا احمدی ہمیں صرف یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ احمدیوں نے مرزا کے حج نہ کرنے کے لئے جو عذر گھڑے ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے۔ کہ وہ جان کے خوف کے مارے اس فریضہ سے عاری رہے۔ جان کا خوف! کس کی طرف سے؟ عیسائیوں کی طرف سے نہیں ہندوؤں کی طرف سے نہیں۔ آریوں کی طرف سے بھی نہیں۔ عرب میں پابند شریعت مسلمان ہی آباد تھے اور مسلمان ہی حکومت تھی۔ شریعت اسلام کا اُن لوگوں کے لئے کیا فتوے ہے۔ جو خاتم المرسلین کے اسلامی عقیدے کی مخالفت ہی نہ کریں بلکہ خود نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ بھی کریں۔ مرزا غلام احمد اس سے ناواقف نہ تھے۔ وہ مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھتے تھے۔ اگر وہ حج کے فریضہ سے عاجز رہے۔ تو محض جان کے خوف سے کیونکہ اگر وہ ایسی مملکت میں جاتے۔ جہاں اسلامی شریعت کا رواج تھا۔ تو انہیں اندیشہ تھا۔ کہ اُن کا وہی حشر ہوگا۔ جو احمدیوں نے ایک سرحدی حکومت میں اپنے ایک مرزائی بھائی کا دیکھ لیا۔ ہمارا مطلب افغانستان میں احمدی واعظ کی سنگساری سے ہے۔

مرزا کہہ گئے۔ کہ خدا نے اُن سے اُن کی حفاظت کا دعوی کر رکھا ہے۔ لیکن یہ دعوے بھی انہیں اتنی جرات نہ دلا سکا۔ کہ اس کی چھتر چھایا میں وہ ایک فریضہ سے جو اُن کے دعویٰ رسالت کے لئے نہایت ضروری ہے سبکدوش ہوں۔ لیکن دوسری طرف دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی تھے کہ مسلمانوں کی مذہبی خدمت کے جذبہ سے سرشار مسلمانوں کے مجموعوں میں بلا دھڑک جاتے۔ اُن کے اندر ویدک دھرم کا پرچار کرتے۔ انہیں اُن کی راہ گم گشتگی کا احساس کراتے۔ پنڈت لیکھرام جی کی سوانح حیات پڑھو آپ کو معلوم ہوگا کہ ملتان جیسے کٹر اسلامی شہروں میں مسلمانوں کے اندر جا کر اُن کے سامنے ویدک دھرم کی خوبیاں بیان کرنے کی نہ صرف جرات ہی رکھتے تھے۔ بلکہ مرزا کی کذب شیخی کو کرکرا کرنے کے لئے مرزائی گڑھ قادیان میں بھی پہنچ گئے۔

مرزا غلام احمد شامت اعمال سے ایک اشتہار نکال بیٹھے۔ کہ جو شخص ان کے پاس آ کر رہے وہ ان کو معجزات دکھائیں گے۔ نہ دکھا سکیں گے۔ تو وہ دو صد روپیہ ماہوار کے حساب سے ہرجانہ ادا کریں گے۔ اس اشتہار کا پنڈت لیکھرام کی نظر سے گذرنا تھا۔ کہ انہوں نے لکھا۔ میں آتا ہوں دو صد روپیہ ماہوار کے حساب سے داخل خزانہ سرکار کرو اور یہ اقرارنامہ تحریر کر دو۔ کہ اگر ایک سال تک آپ کی ہدایت اور آسمانی نشانات و معجزات سے تسلی نہ پا کر آپ کے دین کو قبول نہ کر دوں۔ تو ۲۴۰۰ روپیہ بلا عذر و حیلہ خزانہ سے مجھے مل جائے۔ مجھے ایک سال تک آپ کے پاس رہنا دل سے منظور ہے۔

مرزا صاحب نے روپیہ کیا داخل کرانا تھا انہوں نے پنڈت لیکھرام جی سے جان چھڑانے کے کئی حیلے تراشے۔ لیکن پنڈت لیکھرام جی چھوٹے کے گھر تک پہنچنے والے تھے۔ خط وکتابت میں انہوں نے مرزا صاحب کے لئے کوئی راہ فرار نہ چھوڑی۔ چنانچہ مرزا صاحب اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہوئے۔ کہ وہ نہیں جانتے۔ کہ آئندہ کیا کچھ ظاہر ہوگا۔

کتنے غضب کا سچائی سے پریم ہے۔ مرزائی انہیں دشمن سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کی طرف سے پریم کا اظہار ہے پریم ہی تھا۔ جو انہیں قادیان جانے پر تیار کر پایا۔ چھری کا خیال تک بھی کرتے۔ تو جس طرح مرزا صاحب فریضہ حج سے محروم رہے دھرم ویر بھی قادیان کا خیال چھوڑ دیتے۔ سفر قادیان اُن پر واجب بھی تو نہ تھا۔

لیکن مرزا صاحب کے انکار پر بھی وہ قادیان جا پہنچے۔ مرزا صاحب کے خیال کے مطابق وہ دشمن کے گھر پہنچ گئے۔ اور وہاں دو دن نہیں چار دن نہیں۔ ہفتہ نہیں۔ دو ہفتہ نہیں۔ دو مہینے ٹھیرے رہے۔ قادیان ہی نہیں گئے۔ بلا خوف و خطر الہامی کے بھٹہ پر بھی گئے۔ اور عملاً مرزا صاحب کو بتا دیا۔ کہ پرماتما کی حفاظت کے وعدے پر یقین رکھنا یوں ہوتا ہے۔

ایسے شخص کو دشمن اسلام کہنا کوری حماقت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اگر لیکھرام ایسے لوگ دشمن اسلام ہیں۔ تو نہ معلوم دوست اسلام کون ہوگا؟ کیا احمدی۔ جو اسلامی سلطنتوں کی اصلاحات نہیں۔ تخریب کے درپے رہتے ہیں۔ بغداد مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلتا ہے۔ تو چراغاں کرتے ہیں افغانستان میں سیاسی انقلاب ہوتا ہے۔ تو مسکراتے ہیں۔

پنڈت لیکھرام اسلام کے دشمن نہ تھے۔ سچے دوست تھے اُن کی کوئی اہل شانتی۔ تو یہ کہ مسلمانوں کو اس فیض خدائی سے فیض یاب ہوتا دیکھیں۔ جس سے وہ خود فیض یاب ہیں اُن کا عقیدہ تھا۔ کہ ویدک دھرم پرماتما کا ادبیہ گیان

ہے۔ وہ برداشت نہ کر سکتے تھے۔ کہ گیان کے اس سروت سے مسلمان بھائی ونچت رہیں۔ ان کے خلاف سازش گھڑی جاتی ہے۔ سازش کا نمائندہ ویدک دھرم کے نور سے منور ہونے کے بہانہ اُن کے پاس آتا ہے۔ وہ اُسے پریم سے اپناتے ہیں۔ دُنیا والے اس دُنیادی آدمی کی حرکات و سکنات سے بھانپ جاتے ہیں۔ کہ آدمی مشتبہ ہے انسان صورت لیکن شیطان سیرت ہے۔ وہ مسلمانوں کے پریم میں سرشار دھرم ویر کو آگاہ کرتے ہیں لیکن وہ اس کی معصومیت کے سوائے اور بات نہیں کرنے شر پر اپنی شرارت پر آمادہ ہے۔ خون اُس کے سر پر سوار ہے۔ اس کی آنکھیں لال ہو گئی ہیں۔ پنڈت جی پوچھتے ہیں۔ کیا تکلیف ہے؟ دجال سے کوئی جواب نہیں بن آتا۔ تو کہتا ہے۔ کہ بخار ہے۔ سو کام چھوڑ کر پنڈت جی اُسے ڈاکٹر کی دوکان پر لے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاف کہتا ہے اسے کوئی بیماری نہیں۔ پنڈت جی کو اُس کی شیطنت سے آگاہ کرتا ہے۔ لیکن پنڈت جی اس ایک خیال کے سامنے کہ یہ ویدک دھرم کے نور سے منور ہونے کا خواہش مند ہے۔ ان تمام خیالات کو ہیچ سمجھتے ہیں۔ جو اس شخص کے مشتبہ ہونے کے اُن کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ کوئی مدعی نبوت ہو یا رسالت مہدی مسعود ہے یا مسیح موعود۔ وہ کامل انسانیت کی کسوٹی پر پورا نہیں اُترتا جو دشمنی کے بھاو اپنے اندر رکھتا ہو۔ پورا وہی اُتر سکتا ہے جو نہ کسی کا دشمن ہو اور نہ کسی کو دشمن سمجھے۔ اپنے گورو رشی دیانند کے چرن چنہوں پر چلتے ہوئے پنڈت لیکھرام اس پہلو میں ایسے انسان کامل تھے۔ جو نہ کسی سے دشمنی کرتے تھے۔ نہ کسی کو اپنا دشمن سمجھتے تھے۔ قتل کے فاسد ارادہ سے ایک ملعون ان کے پاس آیا۔ اُسے دشمن نہیں سمجھا۔ اُن کی زندگی پر قاتلانہ وار کر گیا۔ اس سے نفرت کا اظہار نہیں کیا۔ بستر مرگ پر پڑے ہیں۔ قاتل کا ذکر نہیں اس کی مذمت کی بات نہیں۔ فکر ہے۔ تو اس قوم کے سدھار کی۔ جس نے ایسا ملعون پیدا کیا۔ جو اپنے محسن کے خون میں ہاتھ رنگ سکتا ہے۔ دھرم ویر کے آخری الفاظ کیا تھے یہ کہ آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو۔ تحریر کس لئے۔ راستہ بھولے انسانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے۔ قاتل اس قسم کی مذہبی تعلیم کے اندر پلا تھا۔ کہ دشمن دین واجب القتل ہے۔ دھرم ویر کا مشن اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کو مٹانا نہ تھا۔ بلکہ اس خلاف انسانیت تعلیم کو۔ اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کو تو وہ انسانیت کے ناطے ایک پربھو کی سنتان ہونے کے ناطے بھائی سمجھتے تھے۔ اُن سے دشمنی کیسی۔ دشمنی تھی۔ تو فاسد تعلیم سے۔ جس نے بھائیوں کو غلط راہ پر ڈال دیا۔ وہ بھائیوں کو بچانا چاہتے تھے۔ بچانے والا بچائے جانے والوں کو کب دشمن سمجھ سکتا ہے وہ تو انہیں اپنے پریم اور اپنی دیا کا پاتر سمجھتا ہے پنڈت لیکھرام ودھرمیوں کو ایسا ہی سمجھتے تھے۔ قاتل غلط عقائد کے اندر پلا تھا۔ غلط عقائد پر اس نے عمل کر کے دکھا دیا۔ پھر دھرم ویر نے جیسے ویدک سدھانتوں سے منش جاتی سے پریم سیکھا تھا۔ تو وہ اس پر عمل کر کے کیوں نہ دکھاتے۔ دُنیا نے دیکھ لیا۔ دوست دشمن سب نے تسلیم کر لیا۔ کرشن ماتر سے پریم یُوں کیا جاتا ہے۔

ایسے کامل انسان کی برسی ۱۰ مارچ کو ہے۔ آریہ سماجی اسے منائیں گے۔ لیکن اُن لوگوں کا فرض آریہ سماجوں سے کہیں زیادہ ہے۔ جن کی اصلاح کے لئے وہ جان تک قربان کر گئے۔ اور جو اب تک اپنی تنگ دلی سے اُنہیں دشمن اسلام کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وشو پریمی کسی کا دشمن نہیں ہو سکتا۔ مسلمان وشو سے باہر نہیں۔ اس لئے پنڈت لیکھرام مسلمانوں کا بھی ویسا ہی پریمی تھا جیسا آریوں کا۔ بلکہ مسلمانوں کے لئے اس کے پریم کے ساتھ دیا کا بھاو بھی تھا۔ مسلمان اسے آج تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن وہ وقت آئیگا کہ کریں گے۔ جب تک مسلمانوں کو اس حقیقت کا احساس نہیں ہوتا۔ دھرم ویر کے سہدھرمیوں کا۔ آریہ سماجیوں کا کرتویہ ہے۔ کہ اُس کی یاد کو ایسے طریقہ سے منائیں۔ کہ ویدک دھرم سے ونچت جماعتیں جن میں مسلمان بھی شامل ہیں۔ انسانیت کے سرچشمہ ویدک دھرم کے نزدیک آنے کی طرف راغب ہوں۔ اس کے لئے لگن کی۔ پریم کی۔ بے خوفی کی ضرورت ہے۔

آؤ! آج دھرم ویر پنڈت لیکھرام کی برسی کے دن ہم لگن۔ پریم بے خوفی کا برت لیں۔ دھرم ویر کی یاد منانے کا یہی بہترین طریقہ ہے۔ سدا جی یاد۔ تو سب منائیں گے۔ دیکھیں حقیقی یاد منانے والے کتنے ویر نکلتے ہیں؟

امرت دھارا ٹورنامنٹس

امرت دھارا ٹورنامنٹس ۵ مارچ سے ۱۲ مارچ ۱۹۳۲ء تک امرت دھارا بھون میں ہوں گے۔ آنریبل ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ۔ مینیجنگ کمیٹی کے چیرمین ۵ مارچ کو ۶ بجے ٹورنامنٹس کی افتتاح کریں گے۔ اور آنریبل جسٹس سید آغا حیدر صاحب جج ہائی کورٹ ۱۲ مارچ کو ۶½ بجے شام کے کپ میڈل اور انعامات تقسیم کریں گے۔ جو اصحاب مقابلوں میں شامل ہونا چاہیں۔ ۴ مارچ سے پہلے پہلے داخلہ کی فارم پُر کر کے بھیج دیں۔ فارمیں تمام سکولوں کالجوں سے۔ میسرز جگت سنگھ سن اینڈ سنز بہادر سن مال روڈ لاہور۔ فائی ایم سی اے۔ آریہ یوک سنگھ گوردت بھون لاہور یا امرت دھارا فارمیسی لاہور سے مل سکتی ہیں۔ مقابلے مندرجہ ذیل ہونگے۔ مفصل پروگرام علیحدہ شائع ہوگا۔

آدمیوں کے مقابلے

(۱) سڈول جسم کا مقابلہ۔ (۲) پٹھوں کی بناوٹ۔ (۳) چلنے کا مقابلہ۔ (۴) جسمانی کمالیت (۵) وزن اُٹھانا (۶) جسمانی لچک کا مقابلہ۔ (۷) کشتی (اس میں صرف طلباء ہی شامل ہو سکتے ہیں) (۸) بیڈ منٹن (۹) گتکہ (۱۰) بینچ۔ (۱۱) باکسنگ (مکہ بازی)۔ اس میں طلباء۔ اور گوردوں کے مقابلے ہوں گے۔ (۱۲) مرضی کی ورزشیں۔

عورتوں اور بچوں کے مقابلے

(۱) بیڈ منٹن۔ (۲) چلنے کا مقابلہ۔ (۳) مرضی کی ورزشیں۔ (۴) بے بی شو (ایک سے تین سال کی عمر والے بچوں کا)۔

فرانسیسی بھاشا میں ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے فرانسیسی بھاشا میں ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ چھاپنے کے لئے اپیل کی تھی۔ جن سجنوں نے اس فنڈ میں دھن پراپت ہو چکا ہے۔ اُن کی فہرست پہلے شائع کی جا چکی ہے۔ اس کے بعد جن سجنوں سے دان اس مد میں آیا ہے۔ اُن کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ دانی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ جلد اس فنڈ میں کافی دھن جمع کر دیں تاکہ کام شروع کرایا جاوے۔

آریہ سماج منٹگمری ۲ روپیہ مہاشہ چیلی رام گمن آباد
مہاشہ کام بھایا جی فتح جنگ " " رام داس جی فتح جنگ
" پرشوتم لال " ۱ " " نونہال گرش جی
آریہ سماج خانپور ۵ " آریہ سماج گوبند پورہ
" بنوں ۱۰ " مہاشہ چونی لال
مہاشہ جگل کشور جی ۲ " " سمترا داس جی مراد
آریہ سماج گنجاوہ ۲ " بی آر شرما سرہالہ کلاں
آریہ سماج کرنال (معرفت گنپت رائے جی) ۵
مہاشہ روشن لال جی وکیل گوجرانوالہ ۲۰ روپیہ آریہ سماج بھکر
آریہ سماج کنڈیال عہ مہاشہ تارا چند جی تلی تلل
مہاشہ نرسنگھ داس جی حکیم سرگودھا عہ۔ مہاشہ ستیہ
جی وکیل ڈیرہ غازیخاں صدر (سوتنتر آنند گوردوارہ)

ساماجک جگت

آریہ سماج گوڑ گانوال کا اُتسو - ۱۳-۱۴
۱۵ مارچ کو منایا جاوے گا - نگر کیرتن ۱۳ مارچ کو نکلیگا ؛ (کرم چند گپتا منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج کیمبل پور کا سالانہ جلسہ
۱۵-۱۶-۱۷ اپریل کو بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔
(دھنا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور) ؛

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا چناؤ و جلسہ
لالہ پرتاپ چند جی سہڑا پردھان - سردار آیا سنگھ جی اُپ پردھان - رام دتہ مل کندھ منتری - لالہ کِشن داس بھٹیجہ اُپ منتری - لالہ گوکل چند خزانچی
(۲) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴ اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے - مگر سنگیرتن جھنگ شہر میں ۲۱ اپریل کو اور مگھیانہ میں ۲۲ اپریل کو ہوگا
(رام دتہ مل کندھ منتری آریہ سماج جھنگ مگھیانہ)

آریہ سماج خوطہ فتح گڑھ کے سماچار
آریہ سماج خوطہ فتح گڑھ کے سالانہ جلسہ کا پرچار ہوتا ہے - کہ یہاں کے لوگ آریہ سماج کے ست سنگوں میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں - استریوں میں دھرم کی بڑی لگن بڑھ رہی ہے - جنوری کے ماس میں لوہڑی کا تہوار بڑی اچھی طرح سے منایا گیا تھا - اس کے پشچات بسنت کا تہوار بھی خوب سمارہ سے منایا گیا - ان تمام کاموں میں استریاں بڑا حصہ لیتی ہیں - اور دھن سے بھی سہاتا دیتی ہیں - پنڈت پورن چند جی سدھانت بھوشن اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے گرد اُپدیشوں نے استریوں کے پرانے وتیا نوسی خیالات کو بہت تبدیل کر دیا ہے - بسنت کے دنوں سوامی سوما نند جی یہاں پدھارے ہوئے تھے - اُن کی ہفتہ بھر کی پرجلال شانتی اُپدیشوں کی کتھا نے پبلک پر اچھا اثر ڈالا ہے ۲۴ فروری کو پنڈت پورن چند جی جھنگ بہت یہاں پدھارے ہوئے تھے - اس دن آریہ سماج میں کشمیر ڈے منایا گیا تھا ؛
(درشن لال سونی منتری آریہ سماج خوطہ فتح گڑھ ضلع سیالکوٹ) ؛

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار - ۱۳ جنوری کو سماج مندر میں لوہڑی سمبندھی یگیہ کیا گیا اور بھاشن ہوئے ؛
(۲) ۳ فروری کو جنم کی دو مسلمان دیویوں کو شدھ کر کے انہیں ویدک دھرم کی نعمت سے مالا مال کیا گیا ؛
(۳) بسنت کا تہوار بورڈنگ ہاؤس کے کھلے میدان میں منایا گیا - یگیہ ہوا - ۲۸ ودیارتھیوں کو سوامی ستیا نند جی مہاراج کے کرکملوں دوارا یگیوپویت دیئے گئے - سوامی جی کا اُپدیش ہوا - پھر آریوں کا سہ بھوج ہوا ؛
(۴) نیا نند دلت اُدھار سبھا لاہور کی طرف سے مہاشہ دلیسراج اُپدیشک نگر میں دلتوں میں پرچار کر رہے ہیں - دلت بھائیوں میں اُتم پربھاؤ پڑ رہا ہے ؛
(۵) ۱۱ فروری کو مہاشہ کانشی رام جی افریقہ نواسی کے لڑکے کا پرویش سنسکار ہوا ؛
(۶) ۱۱ فروری کو پنڈت بادا رام رکھا مل جی کے پتر کا نام کرن سنسکار ہوا - پانچ روپیہ پاٹھ شالہ کو دان ملا ؛
(۷) آریہ ساگر لیس ہریلی کی سہائتا ارتھ ۲۵ روپیہ بھیجے گئے ؛
(۸) ۲۶ فروری کو ماسٹر دلیپ چند جی کے پتا لالہ سری رام جی کا دیہانت ہوا - سانیتنشٹی کرم ویدک ریتی انوسار ہوا - ماسٹر جی سے ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے ؛
(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج کیماڑی کی سہائتا - آریہ سماج کیماڑی کی طرف سے کشمیر کے مظلوم ہندوؤں کی امداد کے لئے اکٹھا کیا ہوا دھن مبلغ ۴۰ روپے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجا ہے - اور دھن اکٹھا کر رہے ہیں - اکٹھا ہونے پر بعد میں بھیج دیا جاویگا - اور مبلغ دس روپے شدھی سبھا آگرہ کو دیئے گئے
(دشمبر ناتھ شرما از کیماڑی) ؛

کشمیر ڈے - آریہ سماج بدایوں نے ۱۴ فروری کو کشمیر ڈے منایا اور رزولیوشن پاس کئے ؛

سُوچنا - مہاشہ بلدیو پرشاد جی پرچارک پنڈت رام سنگھاسن جی تیواڑی منیجر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر کے ہمراہ پنجاب میں ویدبھاشیہ کے گراہک بنانے - منڈل کے حصے فروخت کرنے اور مہرشی دیانند کے مستند جیون چرتر کے گراہک بنانے کے لئے دورہ کر رہے ہیں - آشا ہے کہ ہر ایک آریہ سماج اور ساماجک سجن انہیں ہر طرح سے سہائتا دینے کی کرپا کریں گے ؛
(متھرا پرشاد شیوہرے مینجنگ ڈائرکٹر - آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر) ؛

تخت ہزارہ میں کشمیر ڈے - تخت ہزارہ میں کشمیر ڈے سمارہ سے منایا گیا - سبھا کی آگیا انوسار رزولیوشن پاس کئے گئے - کشمیر کے پیڑتوں کی سہائتا کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کی اپیل پر ۸۰ روپے دان اکٹھا ہوا ؛ (جگت لال شرما منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج لاہور گوال منڈی کے سماچار
اس سنیچر وار کو پریوارک اپاسنا مہتہ فقیر چند جی کے گھر ہوئی - جس میں انیک بھائیوں تتھا بہنوں نے بھاگ لیا ؛
(۲) اتوار پراتہ کال مہاشہ سردار چند جی کے

بھتیجے کا نام کرن سنسکار ہوا۔ پانچ روپے دان ملا (۲) آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ میں مہاشہ سنت لال جی پردھان آریہ سماج کا اتی اُتم پربھاوشالی ویاکھیان ویدک دھرم کے مہتو پر ہوا ٭
(چونی لال آریہ منتری آریہ سماج گوالمنڈی لاہور)

آریہ کمار سبھا فیروزپور چھاؤنی کا اُتسو

آریہ کمار سبھا تقریباً دو ماہ سے جاری ہوئی ہے اس کے ساپتاہک ادھیویشن ہر سنیچر وار کو باقاعدہ ہوتے رہے۔ جس میں ہم ہون۔ سندھیا۔ پرارتھنا اُپدیش۔ بھجن وغیرہ کرتے کراتے رہے۔ ودّیا وِتّا پنڈت ہردیال جی اور ٹھاکر اودے سنگھ جی اُپدیشک سبھا بھی ہم کو اپنے اُپدیش سے ہم کو کرتارتھ کرتے رہے۔ آخر اُن کی پریرنا سے ہم کو اپنی سبھا کا جلسہ کرنے کا وچار ہوا۔ پرتی ندھی سبھا نے ہماری امداد کی اور جن اُپدیشکوں بھجنیکوں کو ہم نے مانگا بھیج دیئے۔ لہٰذا جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱ فروری کو ہوا۔ ایشور کی دیا۔ اور سبھا کی مدد سے ہمارا جلسہ خوب بارونق اور کامیاب ہوا ٭

۱۹ فروری کو شام کے وقت پنڈت رام سروپ جی کا سیوا دھرم پر پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اور پنڈت شمشیر سنگھ جی کے بھجن ہوئے دوسرے روز بعد دوپہر پنڈت ایشور دت جی درشن ادھیاپک کا "ہندوؤں کی موجودہ حالت" پر جوشیلا ویاکھیان ہوا۔ ٹھاکر اودے سنگھ جی کے بھجن ہوئے تیسرے روز بعد دوپہر پنڈت راجیندر کمار جی پرنسپل دیانند متھرا اس کا لیکچر موگہ کا دیا گیا۔ ہوا۔ جس کا حاضرین پر گہرا پربھاو ہوا اور رات کو بھجنوں کے بعد پنڈت بھگوت دت جی شرما کے ویاکھیان کے بعد پنڈت رام سروپ جی نے بذریعہ میجک لینٹرن ویاکھیان دیا۔ شانتی پاٹھ و آرتی ہو کر جلسہ نروگھن سماپت ہوا۔ سبھا کے واسطے مبلغ ۹۶؍ روپیہ ویدپرچار کے واسطے دان دیا گیا۔ (نند کشور منتری آریہ کمار سبھا فیروزپور چھاؤنی) ٭

فیروزپور وید پرچار منڈل کے حالات

۱۹۳۱ء میں میں اور مہاشہ فقیر چند جی بھجنیک فیروزپور اور لدھیانہ میں کام کرتے رہے۔ مگر ہم کو باہر کے جلسوں سے اتنی فرصت نہ ملی کہ ہم اس علاقہ کی سب سماجوں کا دورہ کر کے اُن میں تسلّی بخش پرچار کر سکیں۔ اس سال بھی وہ تھا ہی وقت اسی طرح گذرا دسمبر ۱۹۳۶ء سے ٹھاکر اودے سنگھ جی بھجنیک کو سبھا نے میرے ساتھ لگایا اور علاقہ بھی گھٹا کر صرف ایک ضلع فیروزپور ہی ہم کو دیا۔ ہم دونوں نے ایک سرے سے سماجوں کا دورہ لگایا بجز دو ایک سماجوں کو چھوڑ کر ساری ہی سماجیں اتنی شتھل پائیں کہ ہم لوگ مایوس ہو جاتے۔ مگر ہمت کی اور تہیّہ کیا کہ جب تک ایک سماج کی اوستھا کو کچھ قدر ٹھیک نہ بنا دیں گے۔ آگے نہیں جائیں گے۔

لہٰذا ہم نے موگہ۔ جگراؤں۔ سلینہ۔ لگیانہ۔ کینال کالونی۔ فاضلکا۔ ابوہر۔ ملوٹ۔ کوٹ کپورہ۔ گیدڑبہا۔ بھٹنڈہ وغیرہ سماجوں میں پرچار کیا۔ دکھائی۔ جس میں دو ایک سماجوں کو چھوڑ کر تقریباً سب سماجوں میں نیا جیون نظر آتا ہے اور وہ مارچ اور اپریل میں اپنے جلسے رکھیں گی۔ اور وید پرچار کا لگایا دھن سبھا کو ضرور بھیجیں گی۔

اُپدیشکوں کی کمی کی وجہ سے اور دیگر اور چند وجوہات سے جو سماجیں شتھل نظر آتی ہیں۔ سبھا اگر ہم کو کافی وقت ادھر پرچار کے واسطے دیگی۔ تو یہ حالت نہ رہے گی۔ اول تو پرانے آریہ بھائی کام کرتے کرتے تھک گئے۔ دوسرے نوجوان اب تک پیدا نہیں ہوئے۔ جو ان کا ہاتھ بٹا دیں۔ اور دوسرے کانگرس موومنٹ بھی تمام لوگوں کا دھیان اپنی طرف آکرشت کر رہی ہے۔ تیسرے مقامی سنستاؤں لوگوں کے کندھوں پر اس قدر بوجھ ڈال رہی ہیں۔ کہ وہ پرچار کا کام ہی بھول بیٹھے ہیں۔ میں اپنے منڈل کے تمام سماجوں کے آریہ بھائیوں سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ اپنے کھیہ کر توبہ سے بے مکھ نہ ہوں۔ اور بڑے حوصلہ اور اُتساہ سے پرچار کرائیں۔ تاکہ رِشی رِن سے اُرِن ہوں۔ اور جن آریہ سجنوں کو اپنے سنسکار و پرچار کے واسطے کہیں ضرورت ہو۔ ہمارے ہیڈکوارٹر فیروزپور چھاؤنی کے پتہ پر پتر و یوہار کریں۔ براہ شادی میں اگر بھجن منڈلی کی ضرورت ہو۔ تو وہ باہر سے نئیں خود بھجنیکوں کو نہ بلا کر میرے ساتھ بذریعہ دو ہار کریں۔ کیونکہ میرے ساتھ ٹھاکر اودے سنگھ جی بڑے یوگیہ بھجنیک رہتے ہیں۔
(ہردیال اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

آریہ سماج سالون کا جلسہ

آریہ سماج سالون ضلع کرنال کا باہواں سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-۲۲ فروری کو دھوم دھام سے منایا گیا۔ تینوں دن تک پنڈت سوم دیو جی۔ پنڈت راندھیر جی سناتک و پنڈت برت پال جی سناتک کے پربھاوشالی ویاکھیان اور مہاشہ مٹھن لال مہاشہ ساگر رام و مہاشہ موہن لال کے بھجن ہوتے رہے۔ جلسہ کا پربھاو بڑا اُتم رہا حاضری ایک ہزار کے لگ بھگ ہوتی رہی۔ جس میں سے دیویاں بھی چار سو کے قریب تھیں پنڈت برت پال جی کے ویاکھیان اور مہاشہ ساگر رام کے بھجن خاص طور پر پربھاوشالی تھے۔ اپیل پر وید پرچار کے لئے ۸۴ روپیہ نقد جمع ہوا۔
(سنگار سنگھ پردھان آریہ سماج سالون ضلع کرنال)

آریہ سماج شملہ میں کشمیر ڈے

آریہ سماج شملہ نے ۱۴ فروری کو کشمیر ڈے منایا اس میں جنونی مسلمانوں کی وحشیانہ حرکات سے نفرت۔ ریاست کے مصیبت زدہ آریہ ہندو سکھوں سے ہمدردی اور دربار کشمیر اور گورنمنٹ ہند کی توجہ تشویشناک حالت کو جلد ختم کرنے کی طرف دلانے کے پرستاؤ پاس کئے گئے ٭

کشمیر کے مصیبت زدہ لوگوں کی سہائتا کے لئے دھن جمع کرنا شروع کیا۔ جس میں ایک سو روپیہ سے کچھ اوپر اکٹھا ہو چکا ہے۔ دھن جلد آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھیج دیا جائے گا۔
(دیال سکند سہائک منتری آریہ سماج شملہ)

آریہ سماج چیچا وطنی

آریہ سماج مندر میں ہمیشہ شام کو روزانہ ست سنگ ہوتا ہے ہون اور سندھیا کے بعد مہاشہ پرمانند جی ہر سندھیا کے ایک ایک منتر کی ویاکھیا پڑھ کر سُناتے ہیں۔ سماج مندر میں ریڈنگ روم بھی ہے۔
(آنند سروپ منتری آریہ سماج چیچا وطنی)

آریہ یوک سبھا فورٹ سنڈیمن

(۱) مہاشہ رام آسر معین اور ماسٹر چمن لال جی نے اپنے مکانوں میں ہون یگیہ کرایا ؛

(۲) بسنت کا تہوار آریہ یوک سبھا۔ آریہ سماج سناتن یوک سبھا اور سناتن سبھا سب نے مل کر منایا۔ صبح سنکیرتن کیا گیا۔ زیر اہتمام گومسٹر کہ جلسہ آریہ سماج مندر کے وسیع صحن میں زیر صدارت لالہ چترو رام جی ای۔ اے سی ہوا۔ مہاشہ موہن سنگھ۔ مہاشہ برج لال کی تقریریں اور لالہ بھگت رام کا دلکش بھجن خاص قابل تعریف تھے ؛ (اتم چند سکرٹری آریہ یوک سبھا فورٹ سنڈیمن) ؛

آریہ سماج راماں منڈی میں پرچار

۲۷ ماگھ کو مہاشہ تلک رام جی کی لڑکی سیتا دیوی کا شادی ماسٹر ستیہ پال جی لدھیانہ نواسی کے ساتھ پنڈت دیو پرکاش جی کے ساتھ ویدک رسم سے ہوا ؛ ماسٹر ستیہ پال جی نے (۶) روپیہ اور مہاشہ تلک رام جی نے ۱۲ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیا ؛

۲۸ ماگھ کو مہاشہ خوشی رام جی کی لڑکی پرمیشوری کا آچاریہ گروکل بھٹنڈہ سے کرایا۔ میرو دان گوروکل اور ویدک پرچار کو ملا۔ (منتری) ؛

سماج مندر کے لئے سہائتا کی اپیل

سمندری ضلع لائل پور میں مدت سے ایک کچا سا سماج مندر تھا۔ جو نہایت خراب ہو گیا۔ یہاں صرف چار پانچ گھر آریہ سماجیوں کے ہیں۔ اب سماج مندر کی پختہ تعمیر گر اگر پختہ لمبا دالان بصرف قریب

سات سو روپیہ تیار کرایا گیا ہے۔ جس میں سے پانچ سو کے قریب سماج پر قرضہ ہے۔ علاوہ ازیں سماج مندر سے ملحقہ زمین کی جو ڈیوڑھی کنالی ہے درخواست دی گئی ہے۔ اور ۵۰۰ روپیہ داخل خزانہ سرکار کرانا ہے۔ اس زمین کے ساتھ ملانے پر باہر کی دیوار پر بھی پانچ صد روپیہ خرچ ہوگا۔ اس طرح دو ہزار روپیہ آریہ سماج سمندری پر قرض ہو جائے گا۔ ضلع لائل پور کی آریہ سماجوں۔ لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ تاندلیانوالہ۔ جڑانوالہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ وغیرہ سے پرارتھنا ہے۔ کہ کچھ چندہ جمع کر کے سماج کو قرضہ سے سبکدوش کرنے میں میرا ہاتھ بٹا دیں ؛

(کرم چند پردھان آریہ سماج سمندری)

کرگل (گلگت) کے آریہ مندر کیلئے اپیل

دھرم مندروں کا بنانا بھی ایک کار ثواب ہے ؛ کیونکہ اس سے منش جاتی میں سنگٹھن پیدا کرنے میں سہائتا ملتی ہے۔ اور مزاری وہاں دھرم اپدیش گرہن کر اپنے جیون کو اچھا بنا سکتے ہیں یہی مقصد تھا۔ جس کو مدنظر رکھ کر منش جاتی میں یہ پرتھا چلی آئی ہے۔ کہ اچھا ابھی دیا اور سدا دھرم مندروں کا نرمان ہوتا رہا۔ جس بدستور تعلیم حاصل کرنے کے لئے سکولوں اور پاٹھ شالاؤں کا بنانا لازمی ہوتا ہے۔ اسی پرکار اپدیش پراپت کرنے کے لئے دھرم مندروں کا نرمان کرنا ضروری ہے۔ آریہ سماج کرگل (علاقہ گلگت کشمیر) کے پاس ابھی تک اپنا کوئی دھرم مندر نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے سماج مندر کی سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ کرایہ کے مکانوں میں آریہ سماج کی کاریہ واہی کرنی پڑتی ہے جہاں روپیہ کا خرچ بھی ہے۔ وہاں جس آزادی سے سماج مندر کو برتا جا سکتا ہے۔ وہ آزادی کرایہ کے مکانوں میں حاصل نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں اس علاقہ میں زیادہ تر غیر مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ آریہ سماجیوں کی تعداد معدود چند ہے۔ علاقہ ہذا میں سماج مندر کے لئے بھومی حاصل کرنے کا یتن ہو رہا ہے۔ اور امید ہے کہ بہت جلد سرکاری منظوری حاصل ہو کر بھومی مل جاوے گی صرف سماج مندر کو بنانے کے لئے دھن کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے صرف ہزار روپیہ کا اندازہ ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں اور دانی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج مندر کرگل کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے دان کا ہاتھ اس غریب آریہ سماج کی جانب ضرور اور بہت جلد بڑھائیں۔ تا کہ ان کی سہائتا سے یہ دھن کا ریہ پورن ہو سکے۔ آشا ہے۔ کہ اس اپیل

کا آشا و جنک جواب دیا جائے گا۔ تمام روپیہ دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے پتہ پر بھیجیں ؛

گربخش — گنپت رائے

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور } { منتری آریہ سماج کرگل (ضلع لداخ) ریاست کشمیر

گوروکل یاتریوں کے لئے سوچنا۔ گوروکل

وشو ودیالیہ کانگڑی کا سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں بتاریخ ۲۵ سے ۲۸ مارچ تک منایا جاویگا۔ مسافروں کی رہائش کے لئے انتظام تمبو چھولداریوں میں کیا گیا ہے۔ جن کا کرایہ حسب شرح ذیل ہوگا۔ جو سجن ابھی سے کرایہ بھیجدیں گے ان کے لئے چھولداریاں ریزرو کر دی جائیں گی۔ لہٰذا کرایہ بھیجنے میں جلدی کرنی چاہئے جس ترتیب سے آپ کا کرایہ وصول ہوگا۔ اسی نمبر سے چھولداریاں ریزرو کر دی جاویں گی۔ جس سے آپ تشریف آوری پر آسانی سے ٹھہر سکیں کرایہ چھوٹی چھولداری ۸۰ آدمیوں کی رہائش کے لئے دو روپے۔ بڑی چھولداری سے آدمیوں کی رہائش کے لئے چار روپے۔ تمبو۔ ای پی ٹینٹ ۱۲-۱۳ آدمیوں کی رہائش کے لئے ۸ روپے (مکھیہ ادھشٹاتا) ؛

ویدک درشن۔ گوروکل کانگڑی کے آتسو پر

ابھی کوئی کاجر لٹریچر پرادھیاتمک کے لئے یاتریوں کو ملیگا۔ اس میں گوروکل یا تنگرہ کے آچاریہ پنڈت دیو شرما کی پستک ویدک درشن بھی ہوگی۔ جو اس سمے پریس میں ہے۔ اور اتسو تک تیار ہو جاویگی۔ ویدک لٹریچر میں ویدک درشن کے قیمتی اضافہ ہونے کی ضمانت پنڈت دیو شرما کا نام ہے۔ تو وید کے اپورو دو دان ہیں۔ گوروکل یاتریوں کو یہ اپورو پستک گوروکل اتسو سے ضرور لیتے آنا چاہئے جو اتسو پر نہ جا سکیں۔ وہ بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام کریں ؛

آریہ سماج جگادھری کا جلسہ

آریہ سماج جگادھری ضلع انبالہ کا سالانہ جلسہ ۱۸-۱۹-۲۰



تلک ہوزری فیکٹری رجسٹرڈ لاہور کا نئے سال کا نہایت خوبصورت اور دلکش کیلنڈر

آپ احباب کی خدمت میں تقسیم ہوگا۔ جو فیکٹری ہذا سے یا اس کی برانچوں سے پانچ روپے کی مالیت کا مال خرید فرمائینگے شائع ہوئے۔ (۱) برانچ انارکلی (۲) ایجنسی لاہور چھاؤنی میسرز امر سنگھ ہرنام سنگھ (۳) پھگواڑہ بازار جالندھر شہر مالک دوکان پنڈت ملکی رام (۴) لائل پور ریل بازار میسرز روشن لال ہرکشن سودیشی سٹورز (۵) چاندنی چوک دہلی میسرز گردوارا سودیشی سٹورز (۶) انبالہ چھاؤنی میسرز [illegible] سودیشی سٹورز (۷) ڈیرہ اسمٰعیل خان میسرز شانتی داس گھنشام داس (۸) پٹیالہ میسرز [illegible] اودم پرکاش (۹) حیدرآباد سندھ میسرز بھارت سودیشی بھنڈار (۱۰) میرٹھ شہر میسرز گدو مل [illegible] سٹورز (۱۱) نینی تال اودم [illegible] میسرز کیلاش سودیشی سٹورز (۱۲) فضل کریم محمد رمضان وزیرآباد

دوائی چاہئے یا جوانی؟

پیشتر اس کے کہ آپ کبھی یا دوسری جگہ سے دوائی طلب کریں جوانی کا مطالعہ کرنا آپ کے لئے از بس ضروری ہے آپ بہت سے بیجا اخراجات سے بچ جائینگے طریقہ علاج کی آپ کو واقفیت ہو جائیگی اپنا علاج آپ خود تجویز کرینگے جوانی مفت ملتی ہے۔ جوانی کے حاصل کرنے کے واسطے آپ کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا صرف ایک کارڈ لکھنے کی ضرورت ہے جوانی گھر بیٹھے بٹھائے آپ کے پاس پہنچ جائے گی ؛

نین امرت

آنکھوں کے لئے اکسیر ہے اس کے روزانہ استعمال سے آنکھیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۸ آنہ تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ :-

کرم شنکر کمپنی ۲۲ کالاڈھونگی ضلع نینی تال

۱۲ مارچ

۱۲ مارچ کو یاد رکھئے اور سوائے امرت دھارا اور اس کے مرکبات کے کل ادویات و کتب نصف قیمت پر لیجئے!

جناب کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا و اشوگری کی تصنیف کردہ کتب جو ہر انسان کے پڑھنے کے قابل ہیں!

۱۲ مارچ کو جو خط ڈالے جاویں گے۔ ان کو نصف قیمت پر ملیں گی! اس اشتہار میں قیمتیں پوری درج کی گئی ہیں!

کام ورتی شاستر
حصہ اول

[illegible]

اگلا صفحہ ملاحظہ فرمائیں!

۱۲ مارچ

ओ३म्

रजسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵۵

ॠ कि … श्वमार्यम

प्रकाश

The Prakash LAHORE. INDIA

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت سالانہ چار روپے
ششماہی دو روپے چار آنے
قیمت ممالک غیر …
فی پرچہ ۱/

جلد (۲۸) — نمبر (۱۱)

SUNDAY 13 MARCH 1932

اتوار یکم چیت سمت ۱۹۸۸ بکرمی۔ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۳۲ء۔ دیانند آبد ۱۰۸

وید امرت

بھگت کی یاچنا

प्रजापते न त्वदेता न्यन्यो विश्वा जातानि परिता बभूव। यत्कामास्ते जुहुमस्तन्नो अस्तु वयं स्याम पतयो रयीणाम्॥ ऋग् १०।१२१।१०॥

"ہے سب پرجا کے سوامی! پرماتما! آپ سے بھن کوئی دوسرا ان سب پیدا ہوئے جڑ چیتن آدکوں کا تر سکار نہیں کرتا ہے۔ آپ سروپری ہیں۔ جس جس پدارتھ کی کامنا والے ہم لوگ آپ کا آشرا لیویں۔ اور وانچھا کریں۔ اس اس کی ہماری کامنا سدھ ہو۔ جس سے ہم لوگ دھن ایشوریہ کے سوامی بنیں"

سنسار میں جو نانا پرکار کے پدارتھ جڑ چیتن درشٹی گوچر ہو رہے ہیں۔ ان میں ایک سے ایک بڑا شکتی شالی ہے۔ ان سب سے سروپری کون ہے۔ یہ کہنا کٹھن ہے۔ پرنتو جب پرماتما کے گنوں کا چنتن کیا جائے تو گیات ہوتا ہے کہ جہاں تک سروپری ہونے کا سمبندھ ہے۔ یہ سب ایک سطح پر ہیں۔ ان میں سے کسی میں سب کا سوامی ہونے کی شکتی نہیں۔ انہوں کے ادھی پتی سنسار میں انیک ہیں۔ پر سب کا کوئی نہیں ہے تو وہ پربھو ہے۔ پربھو سے بھن بڑے سے بڑا جڑ ہو یا چیتن کوئی نہیں۔ جو بڑے ہیں۔ ان کی بڑائی پربھو سے ہے۔ پرنتو پربھو کیسا ہے اُن کی بڑائی ہیچ ہے۔ چکرورتی راجہ کروڑوں پرانیوں کا مالک ہے۔ سنسار کی سمپتی اس کے قدموں میں لوٹتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ہاتھ باندھے غلام جس وقت چاہے موجود ہوتے ہیں۔ پرنتو پرماتما کی درشٹی میں اس چکرورتی راجہ اور ایک دردر کنگال میں کوئی بھید نہیں۔ وہ سوامی بنا ہوا ہے پرنتو پرماتما کی بخششوں کا وہ ویسا ہی محتاج ہے۔ جیسے ایک غریب۔ گرمی کے پرکوپ سے گھبرا کر ٹھنڈی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن راجہ کا رسوخ یہ آشا نہیں دلا سکتا کہ اس کے لئے وہ ٹھنڈی ہوا چلا سکے۔ اور کنگال گرم لو میں جلتا ہے ٹھنڈی ہوا چلیگی۔ تو راجا اور رنک سب کو ایک سمان لگیگی۔ گرم چلیگی۔ تو دونو کے جسم کو تپائے گی مرتیو کا قانون امیر و غریب سب کے لئے یکساں ہے۔ لیکن نہیں پیدا درجہ کر موت آن دباتی ہے۔ تو دھنی کو بھی نہیں چھوڑتی۔ اس سے یہ سمجھنا کٹھن نہیں کہ سنسار … پیارا … پرماتما ہے اور اس کا پریک پیدا ہونے والے پر سمان ادھیکار ہے۔ پھر جو شکتی شالی ہیں۔ وہ ہماری ضرورتوں کو پورا کب کر سکیں گے۔ جب وہ آپ محتاج ہیں۔ کشن ماتر کے لئے سانس بند ہو جائے۔ ہوا نہ ملے۔ اس سے غریب کا خاتمہ ہی نہیں ہوتا۔ امیر کا بھی ہو جاتا ہے۔ جب شکتی شالی اپنے لئے پران کا محتاج ہے۔ تو کسی کو جیون کیا دیگا۔ اسی پرکار ہر ایک پدارتھ پربھو کا دان ہے۔ اسی کا دیا ہوا ہے۔ اور وہی دے سکتا ہے اس سے یاچنا کریں۔ تو شکست پرانیوں سے کیوں؟ کیوں نہ پرماتما سے کریں۔ جو دے بھی سکتا ہے۔ اور دینے کے لئے سب کچھ اپنے ادھیکار میں رکھتا بھی ہے۔ پس اس وید منتر کی شکشا یہی ہے۔ جس کو جس پدارتھ کی کامنا ہو۔ وہ اس کی پراپتی نشچت روپ سے چاہے۔ تو اُسے پرماتما سے مانگنی چاہئے۔ یہ پرماتما سے بھن منشوں سے جو پدارتھوں آدی سے دھن پیر آدی کی چیشٹا کرتے ہیں۔ وہ سمے کھوتے ہیں۔ جیون خراب کرتے ہیں۔

پھر پرماتما سے یاچنا اور منشوں سے مانگنے میں اور بھید بھی ہے۔ منشوں سے یاچنا ایسے پدارتھوں کی بھی کی جا سکتی ہے۔ جو جیون یاترا میں راستہ سے ڈگا نے والے ہوتے ہیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ مردم پرستی سے گمراہ ہونے والوں نے اکثر اپنے خود غرض معبودوں کے کہنے پر اپنا دھن۔ اپنا مال اپنا جیون اپنا سو تو یہاں تک کہ اپنا آچرن بھی کھو دیا۔ پرنتو پرماتما سے مانگو تو وہی دیگا۔ جو تمہارے کلیان کی وستو ہو۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ پرماتما کا بھگت کوئی ایسی چیز مانگ ہی نہیں سکتا۔ جو منش جیون کو خراب کرنے والی ہو۔ وہ بھگوان کی سرن … چیز … جیون … (ادم پرکاش)

ورکی ضرورت!

۹۶

مجھے اپنی دختری کے لئے جس کی آیو ۱۵ برس کی ہے۔ پرائمری تک تعلیم یافتہ گھر کے کاروبار سے بخوبی واقف ہے ایک ایسے یوگیہ ور آریہ ورکی ضرورت ہے جس کی آیو پچیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ برسرروزگار ہو۔ جسمانی صحت اچھی ہو۔ شادی گن کرم سبھاؤ کے مطابق ذات پات توڑ کر کی جاوے گی۔

دامسرام بادہ معرفت بادا بیلا سنگھ پنشنر گھمان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور

کنّیا کی ضرورت!

ایک چوبیس سالہ سوشیل، ودوان خوبصورت، تندرست معزز برسرروزگار ضلع سیالکوٹ نواسی آریہ کمار کے لئے جس کے حالات تسلی بخش ہیں۔ پتہ:-

اندرجیت۔ بی اے۔ میلسی ضلع ملتان

ورکیلئے کنیا کی ضرورت!

۸۵

ایک اعلیٰ پتر خاندانی نوجوان کھتری کے لئے سندر تندرست یوگیہ اور سوشیل کنیا کی آدشیکتا ہے جو گھر کے سارو بار سینا پرو آدی میں ہر پرکار سے نپن ہو اور سوشکشت ہو۔ ور کی عمر ۲۷ سال سے کچھ کم ہے برسرروزگار ہے اور محکمہ ریلوے میں آنیسر زدجہ میں ہے۔ ماتا پتا زندہ ہیں۔ پتا ایک معزز عہدیدار ہیں۔ کنیا کے والدین کی دولتمندی اور جہیز کا کوئی وچار نہیں ہوگا۔ صرف خاندانی شرافت اور افراد کا خیال مطلوب ہے۔

نمبر ۶۵ معرفت پرکاش۔ لاہور

شادی کرنیوالوں کی سخت ضرورت!

۹۸

ہمارے یہاں شادی کے لئے بارہ ودھوائیں اور بال ودھوائیں موجود ہیں ان سب کی عمریں ۱۸ سے ۲۵ سال تک ہیں۔ ان سب کا رنگ گورا ہے جلد سے جلد درخواست آنا چاہیے۔ خطوط گورمکھی میں بھی لے جاتے ہیں گے۔ پتہ:-

رامچرن لال شرما منیجر ہندو ودھوا آشرم اوڑنی ضلع جالون

گرہ شکشا اتہاس گرہستی آشرم کو استر پورک بسر کرنے کیلئے گرہستی ستری پرش میں سچا پریم پیدا کرنے کیلئے مفید ہدایات درج ہیں۔ اسکے مفید ہونے کی وجہ اردو ہندی میں کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے اسکے مصنف کو انعام بھی ملچکا ہے اردو ۶ر ہندی ایڈیشن بڑھیا کاغذ موٹا ٹائپ ۱۴ر

استری شکشا دھرم وید پنڈت ٹیکرام جی آریہ مسافر کی مشہور العالم کتاب استری شکشا کا ہندی ترجمہ ہے ۶ر

پتی برت دھرم پتی برت دھرم پر ایک کنیا کا اتی اتم ویاکھیان ہے اس کے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ ابھی بڑھیا ایڈیشن چھپا ہے۔ قیمت ہندی ۲ر

آرش پاٹھاولی ودیاوتی سیٹھ بی اے آچاریا کنیا گوروکل کی استریوں اور کنیاؤں کے لئے مشہور دھرم شکشا کی پستک کا دوسرا ایڈیشن باتصویر قیمت ۸ر۔ اتم سنتان ... کی ودھی اردو ۲ر۔ شششو سدھار بچوں کو سدا جاری بلوان تیجسوی وغیرہ بنانے کے لئے مفید ہدایات اس میں درج ہیں دوسرا ایڈیشن ہندی ۸ر ستی ساوتری ۶ر۔ انجنا دیوی ۱۲ر سیتا بن باس ۸ر دھرم دیوی کا ایڈیشن ۲ر

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

بچوں کی طاقت بڑھانے والا!!

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ

سنگت رام نیوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

پرکاش میں اشتہار دے کر جہاں آپ اپنی تجارت میں ترقی پائینگے وہاں آپکی ایجادوں کی شہرت بھی ہوگی

ہر قسم کے ضرورتوں کے اشتہارات کے لئے پرکاش سے بڑھکر کوئی مفید ذریعہ نہیں ہوسکتا۔ تجربہ سے ثابت ہوسکتا ہے۔



ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

منتخب ٹریڈ مارک اسٹار SKB رجسٹرڈ

ستمبر ۱۹۸۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی دواؤں کے کمپنیل موجد

(سفر حضر میں کام آنیوالا)

REGD "ڈاکٹر برمن کی دواؤں کے نمونہ کا بکس"

(اس میں مندرجہ ذیل بارہ قسم کی دوائیں ہیں!!)

نمبر ۱ "کافور" اصل عرق کافور ہیضہ کی خاص دوا۔ نمبر ۲ "پودینہ ہرا" عرق پودینہ۔ نمبر ۳ "جلاپن" جلاب کی گولی نمبر ۴ "دب دمہ" دمہ کی دوا۔ نمبر ۵ "لال شربت" بچے لڑکے اور پرسوتی کی پشتینی۔ نمبر ۶ "کولارپا" کولا ٹانک نمبر ۷ "پیپلٹا" المقوی بادی گولی۔ نمبر ۸ "سرباٹنا" درد سر کی مرکب۔ نمبر ۹ "رنگ رنگ" مرہم دادو۔ نمبر ۱۰ "پلاک" کٹے چلے وغیرہ زخموں کا مرہم۔ نمبر ۱۱ "دردوانت" دانت درد کی دوا۔ نمبر ۱۲ "دردکان" کان درد کی دوا۔ قیمت فی بکس دوروپیہ آٹھ آنہ۔ محصول دس آنہ ۱۰ر

REGD "کولارپا"

(کولا ٹانک)

یہ دل دماغ اور کلیجہ کو طاقت پہنچانے میں بے مثل ہے اس کے استعمال سے دل کی دھڑکن۔ کلیجہ کی کمزوری تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہو جاتا ہے۔ اور سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی۔ اس سے شراب افیون وغیرہ کی بدعادت ترک ہوجاتی ہے۔ اس سے گلا کی آواز سریلی ہوتی ہے۔ لیکچرار معلم طالب علم اور گانے والوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہیے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ قیمت نمونہ چار آنہ ۴ر محصول سات آنہ ۷ر نمونہ صرف ایجنٹ سے مل سکتا ہے۔

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ دوافروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہوسکتی ہیں۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدئیے۔

(ہیڈ آفس نمبر ۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں:- منیجر پیسہ اخبار

پیپلز بنک کے نئے ڈائرکٹر۔ ہائی کورٹ پنجاب نے پیپلز بنک کے دوبارہ اجرا کے سلسلہ میں جو سکیم منظور ہوئی تھی۔ اُس کی تکمیل کے لئے ۶ مارچ کو حصہ داران کی طرف سے دو۔ اور امانت داروں کی طرف سے تین ڈائرکٹر اتفاق رائے سے منتخب کئے گئے۔ دیوان جے چند لاہور۔ لالہ دینا ناتھ ہنکاری بینکر انبالہ حصہ داران کی طرف سے اور مہاشہ کرشن مالک اخبار پرتاپ و پرکاش لاہور۔ پنڈت ہیرا نند منیجر امرت دھارا فارمیسی اور سکھر کے مسٹر کلوانی (امانت داروں) کی طرف سے چنے گئے ۔

سودا مہنگا ہے۔ (دہلی ۷ مارچ)۔ پولیٹیکل حلقوں میں افواہ ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ نے نظام سے واپسی برار کی قیمت ۲۵ کروڑ طلب کی ہے۔ مگر نظام نے یہ سودا کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔

کشمیر کمیٹی کے خطوط ضبط۔ سری نگر کی خبر ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے کشمیر کے مسلمانوں کے نام جو چھپے ہوئے خطوط تقسیم کئے گئے تھے۔ کشمیر گورنمنٹ نے وہ سب ضبط کر لئے ہیں ۔

لوتھین کمیٹی کا سواگت۔ (بمبئی ۷ مارچ) بمبئی میں لوتھین کمیٹی کی آمد کے خلاف بطور پروٹسٹ شہر میں ہڑتال رہی۔ کپڑے روئی اور دیگر تجارتی انجمنوں نے انجمن صرافہ نے اس ہڑتال میں حصہ لیا ۔

سردار پٹیل واپس چلے گئے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل کی صحت خراب ہونے کی وجہ سے انہیں علاج کے لئے پھر ناسک جانے کی خاطر گورنمنٹ نے رہا کر دیا۔ جاتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ حکام اگر یہ سمجھے ہوئے ہیں۔ کہ آرڈی نینسوں کے ذریعہ وہ برطانوی تجارت کی خدمات انجام دے سکیں گے۔ تو وہ غلطی پر ہیں۔ مزید برآں آپ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے۔ کہ آزاد لیکن دوست ہندوستان دونوں ممالک کے لئے مفید ثابت ہوگا ۔

نئے سال کا بجٹ۔ اسمبلی میں نئے سال ۳۳-۱۹۳۲ء کا بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال رواں میں ۱۳ کروڑ کا خسارہ رہا ہے۔ اور آئندہ سال کے بجٹ میں ۲ کروڑ کی بچت دکھائی گئی ہے۔ فوجی اور سول اخراجات میں جو تخفیف

سنسار کی گتی

پنجاب کونسل میں بجٹ پر تقریریں

پنجاب کونسل میں بجٹ کی بحث میں ہندو مسلمان ممبران نے خوب دلچسپی سے حصہ لیا۔ چوہدری اللہ داد خان اور راجہ نریندر ناتھ نے آبیانہ میں تخفیف کا مطالبہ کیا۔ خان بہادر محمد حیات نے کہا۔ کہ خرچ کم کیا جائے۔ ڈویژنل کمشنروں۔ اور پی ڈبلیو ڈی میں سپرنٹنڈنگ انجینئروں کی آسامیاں اُڑا دی جائیں۔ سر اکبر علی نے کہا۔ کہ تخفیف کا یہ عجیب ڈھنگ ہے۔ کہ چھوٹی اسامیوں والے تو نکالے جاتے ہیں۔ اور بڑے بڑے افسر مزے اُڑاتے ہیں۔ رائے بہادر سیوک رام نے کہا۔ کہ چھوٹی چھوٹی اسامیاں اُڑا دینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ لالہ بھگت رام نے کہا کہ موجودہ پولیس گرفتاریوں کے لئے کافی ہے۔ کانگریسیوں کی طرف سے کسی قسم کی مزاحمت ہی نہیں کی جاتی۔ کہ مزید پولیس کی ضرورت پڑے ۔

امرت دھارا کونسل میں

ریورینڈ میاداس نے ٹیکس کے ذرائع سے کام لے کر آمدنی بڑھانے کے سلسلہ میں کہا۔ کہ لاہور کی امرت دھارا کو ہی دیکھئے۔ اس سے لاکھوں روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے ۔

مسٹر مکند لال پوری نے کہا کہ کیا گورنمنٹ نے تخفیف کمیٹی کی متفقہ سفارشات کو عملی جامہ پہنایا؟۔ پنڈت نانک چند نے کہا کہ اخراجات میں کمی کی جائے ۔

مسٹر کلورٹ نے کہا۔ کہ اس ماہ میں ایک فنانشل کمشنر کم کر دیا جائیگا لیکن سول سروس کی عہدوں میں تخفیف کا اختیار پنجاب گورنمنٹ کو نہیں ۔

کی گئی ہے وہ ۱۰½ کروڑ روپیہ ہے ۔

پنجاب میں گرفتاریاں۔ پنجاب کونسل میں سرکاری ممبر نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ۱۲ فروری تک پنجاب میں سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۵۸۱ سزا یافتہ اور ۱۶۰ زیر سماعت تھے۔ ان میں ۵۰ سزا یافتہ اور ۶ زیر سماعت عورتیں تھیں

انقلاب کی ضمانت میں کمی۔ انقلاب کے پریس اور انقلاب سے ڈھائی ڈھائی ہزار کی ضمانت مانگی گئی تھی مسلمانوں کا رسوخ جوش میں آ گیا۔ جس کا نتیجہ ہے۔ کہ گورنمنٹ نے پانچ ہزار سے گھٹا کر ضمانت کی رقم پانچ سو کر دی ہے ۔

گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا فیصلہ

گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے جنرل اجلاس منعقدہ ۶ مارچ میں پاس کیا گیا۔ کہ سکھوں کو کوئی ایسا آئین منظور نہیں جس میں سکھوں کے ۱۷ مطالبات منظور کئے بغیر مسلمانوں کو آئینی اکثریت حاصل ہو جائے ۔

اخبارات کی ضمانتیں۔ "ویر بھارت" سے تین ہزار کی ضمانت طلب کی گئی "زمیندار" کی ایک ہزار کی ضمانت ضبط کر لی گئی ۔

قیدی کا سالانہ خرچ خوراک۔ پنجاب کونسل میں سر ہنری کریک نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا۔ کہ ۱۹۳۰ء میں قیدیوں کی خوراک پر ۹-۱۰-۴ روپے فی کس خرچ آیا تھا

شراب کی کھپت میں کمی۔ سی پی کونسل میں مطالبہ زر آبکاری میں تخفیف کی تحریک پیش ہونے پر وزیر آبکاری نے کہا۔ کہ گذشتہ دس سال میں شراب کی دوکانوں کی تعداد ۲۵۴۷ سے ۱۹۵۶۔ اور شراب کی کھپت پانچ لاکھ سے دو لاکھ گیلن رہ گئی ہے ۔

برآمد شدہ سونا خرید لیا جائے۔ کونسل آف سٹیٹ میں مسٹر جگدیش پرشاد کی یہ تحریک بھاری کثرت رائے سے مسترد ہو گئی۔ کہ ہندوستان سے جو سونا باہر گیا ہے حکومت اس کو مجوزہ سنٹرل ریزرو بنک آف انڈیا میں ریزرو رکھنے کے لئے خرید لے ۔

فرقہ پرستوں کو ڈانٹ۔ اسمبلی میں ریلوے بجٹ کی بحث کے دوران میں اسمبلی کے فرقہ پرست مسلمان ممبر سر عبدالرحیم کو کہہ بیٹھے کہ آپ مسلمانوں کے نمائندہ نہیں اس پر سر عبدالرحیم نے انہیں خوب ڈانٹا اور کہا کہ میں قوم پرست مسلمان ہوں میرے نزدیک جو چیز ہندوستان کے لئے بہتر ہو سکتی ہے۔ وہ سات کروڑ مسلمانوں کیلئے بھی بہتر ہے

لیڈی امیدوار۔ (بمبئی ۵ مارچ) میئر کارپوریشن کے عہدہ کے لئے چار امیدواروں میں ایک لیڈی ممبر ڈاکٹر مسلینی بھی ہیں ۔

سرحد کی صورت حالات۔ (پشاور ۸ مارچ) قبائل کو منتشر ہونے کے لئے جو مہلت دی گئی تھی۔ وہ گذر گئی۔ سالارزئی لشکر کو منتشر کر دیا گیا ہے۔ حاجی ترنگ زئی کی تحریک پر مہمند کے علاقہ شموزئی اور مہمندوں کا ایک لشکر تیار ہو رہا تھا۔ جس نے ہندوستانی سرحد پر حملہ کرنے کی دھمکی دی۔ وہ ابھی منتشر نہیں ہوا۔ نوٹس کے مطابق آج چند خاص دیہات پر جو شرارتیں کرتے تھے۔ ہوائی جہازوں سے بم گرائے گئے ۔

سوامی رامانند کی گرفتاری۔ آل انڈیا شردھانند دلت اُدھار سبھا کے جنرل سکرٹری سوامی رامانند سنیاسی "رنبیر" لکھتا ہے آریہ سماج سیتا رام بازار میں رشی بودھ اُتسو میں تقریر کرتے بیٹھے ہی تھے۔ کہ پولیس نے آپ کو ایمرجنسی آرڈی نینس کے ماتحت گرفتار کر لیا

صوبہ سرحد کے پہلے وزیر۔ (دہلی ۷ مارچ) بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سر عبدالقیوم کو صوبہ سرحد کا پہلا وزیر بنایا جائے گا ۔

ایک دیوی کا دان۔ شریمتی لکشمی بائی دھرم پتنی لالہ بھوانی داس اسٹیشن ماسٹر جھنگ نواسی نے ایک سو روپیہ کی رقم کشمیر ریلیف

جموں کشمیر ریلیف فنڈ

میرپور۔ کوٹلی، راجوری۔ پونچھ و دیگر مقامات ریاست کشمیر و جموں کے مظلوم ہندو، سکھ آریوں اور سکھوں کی امداد کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے جموں کشمیر ریلیف فنڈ جاری کیا ہوا ہے۔ سبھا کی جانب سے میرپور، کوٹلی پونچھ آدی مقاموں پر دھن بھیجا گیا ہے۔ اور کاریہ کرتا و النٹیر ریلیف ورک علاقہ میں امدادی کام جاری کرنے کے لئے بھیجے جا چکے ہیں۔ اور امداد کا کام جاری ہے۔ تعمیری کام کی تکمیل کے لئے دو لاکھ روپیہ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ ہندو۔ سکھ اور آریہ دانی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بہت جلد اس فنڈ کی تکمیل کے لئے دھن روانہ کریں گذشتہ اشاعت میں دانیوں کی کچھ فہرست دی گئی تھی۔ اس کے بعد جن سجنوں سے دھن پراپت ہوا ہے۔ اس کی فہرست یکم مارچ تک مندرجہ ذیل ہے:۔

شریمتی گوردیوی سری گوبندپور ۔۔۔ ۶۰ روپے
آریہ سماج ملتان شہر ۔۔۔ ۱۳۰ روپے
آئی۔ ڈی مدان۔ پونہ ۔۔۔ ۱۵ ”
مہاشہ تقیر چند آریہ پائل ۔۔۔ ۱۲ – ۳ ”
آریہ سماج جعفرآباد ۔۔۔ ۵ ”
” جھنگی والا ۔۔۔ ۱۵ ”
” کیماڑی کراچی ۔۔۔ ۴۰ ”
” ہیرا سنگھ منڈی ۔۔۔ ۵ ”
” جتوئی ۔۔۔ ۱۲ – ۱۷ ”
مہاشہ کنہیا لال شورکوٹ روڈ ۔۔۔ ۵۰ ”
” لکشمی داس ساہوکار تخت ہزارہ ۔۔۔ ۵۰ ”
آریہ سماج جہلم ۔۔۔ ۳۳ ”
مہاشہ منوہر لال ہندو سیوادل آدم پور ۔۔۔ ۱۶ ”
” سکندلال پوری خاص پور ۔۔۔ ۵ ”
” ملکھی رام منجن ناتھ جی ۔۔۔ ۵ ”
آریہ سماج تلمبہ ۔۔۔ ۵ ”
” فتح گڑھ چوڑیاں ۔۔۔ ۲۰ ”
” پشاور شہر ۔۔۔ ۵۰ ”
” تخت ہزارہ ۔۔۔ ۲۵ ”
ہندو سکھ سبھا کھڈیاں ۔۔۔ ۳۰ ”
بی۔ پی بھنڈاری بیلگام ۔۔۔ ۱۱ ”
پریم کمار سبھا ہائی سکول کیتھل ۔۔۔ ۶۰ ”
شری رام سٹیشن ماسٹر بہادر گڑھ ۔۔۔ ۴۰ ”
پریتم سنگھ سب اوورسیر لائلپور کورٹ ۔۔۔ ۱۰ ”
شریمتی ساوتری دیوی لدھیانہ ۔۔۔ ۱۰ ”
آریہ سماج بارہ منگا ۔۔۔ ۱۶ ”
” دھرم کوٹ رندھاوا ۔۔۔ ۵۰ ”
مہاشہ نارائن دت سہگل لاہور ۔۔۔ ۱۰ ”
آریہ سماج مجیٹھہ ۔۔۔ ۱۰ ”
مہاشہ ٹیک چند ملہوترہ گجرات ۔۔۔ ۱۰ ”
” کرپا رام ہانڈ کوٹ بیری ۔۔۔ ۱۳ – ۴ ”
” لدھا رام بکانڈا بیری ۔۔۔ ۲ ”
آریہ یودک سنگھ گوردت بھون لاہور ۔۔۔ ۸ – ۹ ”
آریہ سماج شکرگڑھ ۔۔۔ ۹ – ۶ – ۳۴ ”
مہاشہ پنچ ناتھ لاہور ۔۔۔ ۱ ”
” گوپال کرشن ۔۔۔ ۱ ”
آریہ سماج نوروہی ۔۔۔ ۶ – ۱۲ – ۱۲ ”

ڈاکٹر سنت رام تیرتھ ٹانڈہ ۔۔۔ ۵ روپے
جالیات ڈھگوتی پتری پاتھشالہ ہریانہ ۔۔۔ ۲۰ ”
پنچائت برتن فروشاں ملتان شہر ۔۔۔ ۱۰۰ ”
بھائی اتم چند ” ۔۔۔ ۱ ”
سیٹھ دیا بت رائے ” ۔۔۔ ۵۱ ”
مہاشہ ترلوکی ناتھ شکرگڑھ ۔۔۔ ۴ ”
آریہ سماج نذیرآباد ۔۔۔ ۸ – ۹۱ ”
” ظفروال ۔۔۔ ۶ – ۱۵ ”
مہاشہ رگھوناتھ رائے گارڈ خانپور ۔۔۔ ۵ ”
” نریندر ناتھ ملتان صدر ۔۔۔ ۲۰ ”
آریہ سماج بھوانی ۔۔۔ ۱۵ ”
” رام نگر ضلع گوجرانوالہ ۔۔۔ ۲۵ ”
” مستانہ لیاقوالہ ۔۔۔ ۱۷۱ ”
” الہ گنگ ۔۔۔ ۱۰ ”
” سیالکوٹ شہر ۔۔۔ ۱۲۵ ”
” پہلوال ۔۔۔ ۵ ”
مہاشہ بنسی دھر امین آباد ۔۔۔ ۱۰ – ۲۸ ”
” گندھرو راج پلیڈر پاک پٹن ۔۔۔ ۱۰۰ ”
پشاور چھاؤنی کے دانی بھائیوں کے ہزار یہ میمبر ہزار کرپا رام برادرس پشاور چھاؤنی ۔۔۔ ۲۱۰ ”
لالہ شادی رام سوہنہ ۔۔۔ ۲ ”
ہیڈ ماسٹر ڈی اے وی سکول خانیوال ۔۔۔ ۴ – ۱۱ ”
مہاشہ رگھوناتھ رائے رنگون ۔۔۔ ۵ روپے
ڈاکٹر جی سرن آریہ سماج ” ۔۔۔ ۷۰ ”
گنگا پرشاد آریہ سماج کسولی ۔۔۔ ۳ ”
آریہ سماج مورنڈہ ۔۔۔ ۲۰ ”
شریمتی لکشمی بائی سوبھاگہ ۔۔۔ ۹۹ ”
آریہ سماج ڈیرہ غازی خان ۔۔۔ ۱۰ ”
” تخت ہزارہ ۔۔۔ ۵ ”
” لاہور چھاؤنی ۔۔۔ ۱۰ – ۶۵ ”
مہاشہ سندر لال منتری آریہ سماج چونڈہ ۔۔۔ ۷۶ ”
” رام دتہ مل کھتری نوال شہر ۔۔۔ ۲۰۰ ”
” لکشمن داس منتری آریہ سماج پسرور ۔۔۔ ۲۵ ”
آریہ سماج نورکوٹ ۔۔۔ ۱۱ – ۱۵ ”
مہاشہ سوہن سنگھ پردھان آریہ سماج سکینلا ۔۔۔ ۱۳۵ ”

آریہ سماج پشاور چھاؤنی ۔۔۔ ۴۶ روپے
مولراج کلرک پنجاب نیشنل بنک کراچی ۔۔۔ ۴ – ۴۰ ”
آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک ۔۔۔ ۲۰ روپے
مہاشہ سیتا رام ایس اے ایس منٹری ۔۔۔ ۱۷ ”
آریہ سماج سماسٹہ ۔۔۔ ۹ – ۱۲ ”
مہاشہ ایشور داس موتی بھون لاہور ۔۔۔ ۱ ”
” نوندھ رائے قلعہ گوجر سنگھ ۔۔۔ ۱ ”
آریہ سماج نغلپورہ لاہور ۔۔۔ ۸ – ۷ – ۴ ”
مہاشہ گیان سنگھ گولڈن انگریزینگ کمپنی لاہور ۔۔۔ ۵ ”
آریہ یودک سنگھ لاہور ۔۔۔ ۸ – ۷ ”
مہاشہ داس رام عارف والہ ۔۔۔ ۱۴ ”

مہاشہ خوشی رام شرما سانگے والا ۔۔۔ ۱۲ روپے
آریہ سماج کپورتھلہ ۔۔۔ ۶ – ۲۲ ”
حکیم دیوا رام مسر ہند ۔۔۔ ۱۰۰ ”
آریہ سماج سوہنہ ۔۔۔ ۱۰ ”
” مہت پور ۔۔۔ ۱۸ ”
مہاشہ کرم چند اگروال چرسانہ ۔۔۔ ۵ ”
مہاشہ لکشمن داس منتری آریہ سماج پسرور ۔۔۔ ۲۵ ”
آریہ سماج سرائے سدھو ۔۔۔ ۳۶ ”
دھرم رکشنی سبھا منٹگمری ۔۔۔ ۲۰ ”
آریہ سماج کلاچی ۔۔۔ ۱۵ ”
” بمبانوالہ ۔۔۔ ۲۳ ”

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے علاقہ جموں میں امدادی کام

ریاست جموں کشمیر کے علاقہ میرپور، کوٹلی، پونچھ، راجوری آدی کے مصیبت زدہ ہندو، سکھوں کی امداد کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے قبل ازیں لنڈیہ اور کارکن بھیجے ہیں اور سبھا نے اس کام کو زیادہ سرگرمی سے کرنے کے لئے خاص کمیٹی بنا دی ہے۔ جس کے پردھان سوامی سوتنترانند جی مہاراج ہیں۔ لالہ اننت رام جی جج لالہ جگت لال ٹھیکیدار سری نگر کشمیر اور لالہ کرم چند جی وکیل میرپور کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ کمیٹی کے پردھان کو اختیار ہے۔ کہ وہ جنہیں چاہیں کمیٹی میں شامل کریں۔ سوامی سوتنترانند جی جموں پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے کاریہ آرمبھ کر دیا ہے۔ کے دیانند آیورویدک ودیالیہ کے ادھیاپک اور ودیارتھی بھی اس کام پر لگائے گئے ہیں اور وہ علاقوں میں بھیج دیئے گئے ہیں۔ اور بھی والنٹیر بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور) ؛

’پرتاپ‘ سے ضمانت مانگ لی گئی

(لاہور ۹ مارچ) ’پرتاپ‘ کے پرنٹر پبلیشر سے تین ہزار اور پرکاش سٹیم پریس سے جہاں پرتاپ چھپتا ہے۔ تین ہزار کی ضمانت مانگ لی گئی۔ ضمانت جن خبروں یا مضامین کی بنا پر مانگی گئی ہے وہ سب معاملات کشمیر کے متعلق ہیں ؛

قاتل پھانسی پر چڑھا دیئے گئے

کہانی کے مصنف مسٹر بھولا ناتھ سبین اور ان کے ساتھی کے قتل کے جرم میں جس عبدالله اور احمد کو کلکتہ ہائیکورٹ سے پھانسی کی سزا ہوئی تھی اور جو پریوی کونسل سے بحال رہی تھی ۹ مارچ کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا ؛

مفتی کفایت اللہ کی زبان بند

پرکاش لاہور

یکم چیت سمت ۱۹۸۰

گورُوکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ

گورُوکل کانگڑی کا واٹسک اتسواس بار ۱۵ مارچ سے شروع ہو جائیگا۔ گویا جس سمے یہ پرچہ اپنے پاٹھکوں کے ہاتھوں میں پہنچیگا جلسہ میں صرف دس پندرہ روز رہ جائینگے۔ یہ قلیل عرصہ ہے۔ جس میں جلسہ کے لئے تمام تیاری ہو جائیگی۔ جہاں تک جلسہ کے انتظام سے تعلق ہے۔ ہم اس کی طرف سے بے فکر اور مطمئن ہیں۔ کیونکہ گورُوکل نہایت قابل ہاتھوں سے سرانجام دیتا ہے۔ لیکن جلسہ کی کامیابی کا بڑا انحصار اس چندہ پر ہے۔ جو اس موقعہ پر جمع ہوتا ہے۔ چندہ اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اسی سے سال بھر گورُوکل کا خرچ چلتا ہے۔ چندہ جمع کرنے کا کام بھی آریہ جنتا نے آہستہ آہستہ اپنے کندھوں سے اتار کر گورُوکل کے کرمچاریوں کے کندھوں پر ڈال دیا ہے۔ اور وہ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے۔ اپنے اس فرض کو نبھاتے بھی ہیں۔ لیکن چونکہ انہوں نے چندہ اپنی جیب سے نہیں دینا۔ بلکہ دوسروں سے مانگنا ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں سو فیصدی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ آریہ جنتا اپنا سہیوگ نہ دے۔ درحقیقت یہ ہمارا طریق ہی غلط ہے۔ کہ ہم اس وقت تک دان نہیں دیتے جب تک کوئی ہم سے مانگنے نہ آئے۔ ہمارا اپنا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی کمائی میں سے دان نکالیں لیکن بدقسمتی سے آریہ سماج میں یہ غلط پرتھا پڑ گئی ہے۔ کہ جب تک کوئی مانگنے نہ آئے۔ ہم نہیں دیتے۔ ہماری نظر کے سامنے ایسی سو سائٹیاں ہیں جو دان مانگنے کسی کے پاس نہیں جاتیں۔ دان خود بخود ان کے پاس آتا ہے۔ اور ان کی ضرورت سے زیادہ آتا ہے۔ اس لحاظ سے آریہ سماج نے ایک غلط پوزیشن اختیار کر لی ہے۔ جس کی بدولت اس کے بڑے سے بڑے آدمی کو بھی دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنا پڑتا ہے۔ لیکن کیا کیا جائے۔ اس غلط پوزیشن سے نکلنا اس کے لئے مشکل ہو رہا ہے اس سے اس قدر کام شروع کر رکھے ہیں۔ کہ

ایک تجربہ کو چھوڑ کر دوسرا تجربہ کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔ اگر آریہ سماج دوسروں کے پاس جا کر دھن مانگنا تیاگ کر دے۔ تو اسے اس بات کے لئے تیار ہونا چاہئے۔ کہ جتنے انسٹی ٹیوشن اس عرصہ میں بند ہو جائیں۔ یہ جائیں اغلب ہے۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد دھن آنے لگے۔ اور پہلے سے بھی زیادہ انسٹی ٹیوشن کھل جائیں۔ لیکن پہلے تو بند ہوں گے۔ جس وقت آریہ سماج اس نئے تجربہ کے لئے تیار ہوگا۔ دیکھا جائیگا۔ اس وقت تو پرانے ڈھنگ پر دھن کی بھکشا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں میرا خیال ہے۔ کہ گورُوکل کی طرف سے بھکشا منڈلیاں مقرر ہو گئی ہونگی۔ لیکن وہ کیا کر سکتی ہیں۔ جب تک ہم ان کی سہائتا کے لئے تیار نہ ہوں۔ اس لئے میں آریہ جنتا سے پرزور پرارتھنا کروں گا۔ کہ جس وقت گورُوکل کی بھکشا منڈلی ان کے پاس پہنچے۔ وہ اس سے مل کر اسے اپنے نگر سے بھکشا کرائیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ جہاں بھکشا منڈلی نہ پہنچے وہاں چندہ ہی نہ ہو۔ ممکن نہیں کہ گورُوکل کی طرف سے اتنی منڈلیاں بنائی جا سکیں کہ ہر جگہ پہنچ سکیں۔ زیادہ جگہوں میں تو آریہ پرشوں کو خود ہی چندہ جمع کرنا ہوگا ؛

حالات اچھے نہیں۔ لوگوں کے ہاتھ تنگ ہو رہے ہیں۔ اس لئے تاوقتیکہ ہم زیادہ محنت سے کام نہ کریں ہم پرانے سالوں کی طرح دھن جمع نہ کر سکیں گے۔ میرا وشواس ہے۔ کہ اس سمے بھی دھن جمع ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم پرشرم کر سکیں۔ جہاں پہلے ہم ایک بجون سے ایک سو روپیہ لے سکتے تھے۔ وہاں اب ہم ان سے پچاس پچاس چالیس چالیس پچیس پچیس یا دس سے دس دس روپیہ جمع کر سکتے ہیں۔ لوگوں کے ہاتھ بلاشبہ تنگ ہو رہے ہیں۔ لیکن ہم کیسے سمجھیں کہ وہ تنگ ہیں۔ جبکہ ہم اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہماری فضولیات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اس وقت تک ہم ہر سال پیدی فضول خرچی سے کام لیتے ہیں۔ اگر حضافہ گری نے کام لینے کی اجازت ہو۔ تو میں کہونگا یہ فضولیات کے لئے تو اس وقت بھی ہمارے پاس روپیہ ہے۔ نہیں ہے تو دھرم کاریوں کے لئے۔ ہم موجودہ تنگی کا بہانہ بنا کر دان سے بچنا چاہتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ لوگ تنگ نہیں۔ لیکن ان کے پاس فضولیات کیلئے بھی روپیہ نہیں ہوتا اور جو تنگ نہیں وہ تو اپنی پریوار کا گذارہ بھی مشکل سے کرتے ہیں۔ لیکن اس تنگی کے باوجود پھر بھی وہ کچھ نہ کچھ دان کرتے ہی رہتے ہیں۔ آریہ سماج بہ حیثیت پرشوں کی فاقہ زدہ داری ہے۔ وہ اس سے آسانی سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے اتنے بھاری کام چلا رکھے ہیں۔ جنہیں جاری رکھنا ضروری ہے۔ وہ توڑ نہیں سکتے ہیں۔ کسی طرح ہو ان کی مانگ کو پورا کرنا ضروری ہے۔ جب یہ یقینی ہے۔ کہ ہم نے ان کاموں کو بہر حال زندہ رکھنا ہے۔ جو ہم نے آریہ سماج کی زندگی کے لئے جاری کر رکھے ہیں۔ تو ہمیں ان کے لئے ضرور دان کرنا ہوگا۔ جب تک ہم خود دان نہ دیں۔ دوسروں سے ہم کیسے مانگ سکتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کو اپنا کرتویہ سمجھ کر آریہ سماج کی ضرورتیات پوری کرنے کے لئے دھن جمع کرنا چاہئے ؛

گورُوکل کا جلسہ سر پر ہے۔ صرف دو ہفتے ہیں۔ اگر آریہ پرش یہ دو ہفتے بھی لگا دیں تو ورش بھر کی بے فکری ہو سکتی ہے۔ ویسے بھی دو ہفتے بیس دن سے رہتے ہیں۔ لیکن اگر وہ ہفتوں انہوں نے کام نہ کیا۔ اور گورُوکل کے لئے کافی جمع نہ ہوا۔ تو یہ کام انہیں سارا سال کرنا ہوگا۔ سوچ لیں۔ کہ سستا سودا کون سا ہے ؟

انت میں میں نویدن کرونگا۔ کہ ایک ایک آریہ سماج کو اپنا یہ فرض سمجھنا چاہئے۔ کہ گورُوکل کے جلسہ پر اپنا حصہ ضرور دے۔ ویشیشٹ آریہ پرشوں کو چاہئے۔ کہ وہ معقول رقمیں دان دیں۔ دھن ہینا آریہ پرشوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے وہ ایک روپیہ دے دیں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں آریہ سماج میں دان کی پرتھا ایسے طریق پر چل پڑے جس سے پرتیک آریہ سماجی خود بخود کچھ نہ کچھ دے۔ اگر یہ کسی طرح جاری ہو جائے۔ تو آریہ سماج کی سب مشکلات دور ہو جائیں۔ اور بھکشا پاتر لے کر ہر دوارہ پھرنے کی ضرورت بھی رفع ہو جائے ؛

(کرشن)

پروفیسر رام دیو کو ابھی نندن پتر

اگر میرا حافظہ مجھے دھوکا نہیں دیتا۔ تو پروفیسر رام دیو نے ۱۹۰۵ء میں اپنا جیون گورُوکل کو دان دیا تھا۔ انہوں نے ۲۰ ورش تک گورُوکل کی سیوا کا برت لیا تھا۔ لیکن انہیں سیوا کرتے ۲۰ ورش پورے ہو گئے ہیں۔ اس عرصہ میں وہ دو تین ورش گورُوکل سے باہر رہے ہیں۔ باقی سارا وقت انہوں نے اس پوتر انسٹی ٹیوشن کی سیوا میں گذارا ہے۔ اس کی سیوا میں انہوں نے تن اور سارا ایک کر رکھی ہے۔ نہ پریوار کی چنتا ہے۔ نہ گھر بار کی۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اپنا سواستھ بھی گورُوکل کے ارپن کر دیا ہے۔ یہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جن دو مہاپرشوں نے گورُوکل کے لئے اپنا سب کچھ سواہا کر دیا ہے وہ مہاتما منشی رام اور پروفیسر رام دیو ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب مہاتما جی گورُوکل سے الگ ہوئے۔ تو انہوں نے اس کی سوامی سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو مشورہ دیا۔ کہ وہ پروفیسر رام دیو کو اس کا استھانا پن مقرر کرے۔ چنانچہ مہاتما جی کے بعد پروفیسر صاحب گورُوکل کے آچاریہ مقرر کر دئے گئے۔ تین سال ہوئے۔ جب پنڈت وشمبر ناتھ جی گورُوکل کے مکھیا ادھشٹھاتا پد سے الگ ہوئے تو پروفیسر رام دیو جی کو مکھیا ادھشٹھاتا کا کام بھی دیا گیا۔ اس وقت سے وہ دو کام کر رہے ہیں ؛

آریہ سماج کے وسترت کھشیتر میں کام کرنے والے جیون میں ہی دوسروں کو گورُوکل کا کام اور کسی قدر اپنے سواستھ کی رکشا کے خیال سے پروفیسر رام دیو جی نے سبھا سے کہا کہ یا دونوں کاموں سے مکت کر دیا جائے یا کم از کم ایک ہی سے۔ سبھا نے سوچ وچار کے بعد ان کو آچاریہ کے کام سے مکت کر دیا۔ وہ اس سمے گورُوکل کے مکھیا ادھشٹھاتا ہیں۔ اور رہیں گے۔ لیکن جب کسی کو گورُوکل کی کانسٹی ٹیوشن کا گیان ہے وہ جانتا ہے۔ کہ گورُوکل میں سب سے زیادہ کام اور سب سے زیادہ ذمہ واری آچاریہ کی آچاریہ ہی ہے۔ بچے دن رات برہمچاریوں کے سنگ رہنا اور ان کی دیکھ بھال کرنی چاہئے یہ کام اب گورُوکل کے سناتک پنڈت دیو... کریں گے ؛

میں سمجھتا ہوں۔ کہ گو پروفیسر رام دیو جی گورُوکل کے مکھیا ادھشٹھاتا رہیں گے۔ اس سے ان کی علیحدگی کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ علیحدگی ان کی مستقل علیحدگی کا پیش خیمہ ...

چاہیے۔ انہوں نے اٹھارہ ورش تک آریہ سماج کی سیوا کا برت لیا تھا۔ اب ۲۷ ورش ہونے ہیں۔ تعجب نہیں۔ کہ قدرتی طور پر وہ اس برت سے بھی مکت ہونا مناسب سمجھیں ٭

اور میں اپنی طرف سے اور ساری آریہ جنتا کی طرف سے اپنے بھائی کو بدھائی دیتا ہوں۔ ان کا جیون نوجوانوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ وہ ستائیس سال آریہ سماج کی سیوا کر چکے ہیں۔ لیکن اس وقت ان کے اُتساہ میں فرق نہیں آیا۔ وہ گورو کل کے آچاریہ رہیں یا نہ۔ مکھیہ ادھشٹاتا رہیں یا نہ۔ وہ آریہ سماج کے ہیں۔ اور آریہ سماج اُن کا ہے۔ عمر کے لحاظ سے اس وقت تک وہ نوجوان ہیں۔ گورو کل سے الگ ہوں گے۔ تب بھی آریہ سماج کی کسی سیوا کے لئے۔ اُن کا یقین تھا۔ کہ گورو کل سے علیحدہ ہونے سے پہلے اُسے آرتھک رُوپ سے سوکشت کر جائیں۔ سنسار کی آرتھک سمتی نے اُن کی سہائتا نہ کی۔ ورنہ اُن کی انتھک کوششیں گورو کل کے لاکھوں کے ڈھیر لگا دیتیں۔ اب بھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ گورو کل کے مکھیہ ادھشٹاتا کب تک رہیں گے۔ لیکن جتنا عرصہ رہیں گے۔ اس کے بعد اگر اس سیوا کو سنبھالنے والا کوئی اور تیار ہو جائے۔ تو انہیں تو آریہ سماج کی ایک اور سیوا بڑے زور سے بلا رہی ہے۔ مدت سے ہمارے سامنے یہ وچار نشچت ہے۔ کہ ودیش میں ویدک دھرم کا پرچار کیا جائے۔ سر دست سے اس سمے ہمارے پاس اس کام کے لئے بہترین پُرش پروفیسر رام دیو جی ہیں۔ جس سمے بھی انہیں گورو کل کے کاریہ سے چھٹی ملے گی۔ اُن کی پہلی اچھیا یہ ہو گی۔ کہ وہ فوراً لنڈن پہنچ جائیں اور وہاں ویدک دھرم کا ڈنکا بجا دیں ٭

میری پرارتھنا ہے۔ کہ پرماتما انہیں سوستھ اور چرآیو کریں۔ تاکہ اُن کے ہردیہ کی اچھیا پوری ہو۔ اور ہماری بھی۔ جب ویدک دھرم ایک سارو بھوم دھرم ہے۔ تو بھارت کی چار دیواری میں کیوں بند رہے؟

(اکرشن)

ڈیلی ہیرلڈ کا گمراہ کن عنوان

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے گت سالانہ اتسو میں ماسٹر کاشی رام ویدی نے اپنے ویاکھیان میں چھوت چھات کا ذکر کیا۔ جس کی رپورٹ لوکل ڈیلی ہیرلڈ میں

COW NO MORE SACRED to ARYAS

کے عنوان سے شائع ہوئی ہے ٭ متن میں ذیل کے الفاظ درج کئے گئے ہیں کہ ویدک پیراتی۔ منش۔ پشو پکشی پرماتما کی نگاہ میں ایک سماں ہیں اور پوتر ہیں۔ اس لئے اِن مسلمانوں کے ساتھ جو گو ماس کھاتے ہیں۔ اُن ہندوؤں کا اچھوت پن کا برتاؤ کمینگی ہے۔ جو خود ماس کھاتے ہیں۔ یا ماس کھانے والے ہندوؤں کے ساتھ مل کر کھا سکتے ہیں،،

ان الفاظ کی بنا پر ڈیلی ہیرلڈ نے نہ معلوم مذکورہ عنوان کیسے جمانا مناسب سمجھا۔ البتہ وہ یہ عنوان جماتا۔ کہ آریہ سماجی گو کے ساتھ ویدک پرانی کی زندگی کو بھی پوتر سمجھتے ہیں۔ تو یہ سا پتا ہک مت سنگر کے لیکچرار سے انصاف کرتا ٭

اچھوتوں کے ڈیکٹیٹر

سناتن دھرم کے سرتاج پنڈت مدن موہن مالوی جی نے تسندیہہ سورگیہ درشیہ پیدا کر دیا۔ جب چھوت چھات کے جنم داتا۔ پرانک گڑھ کاشی میں آپ نے جنم الیھمانی براہمن اور کشتریوں کے ساتھ اچھوتوں کو بٹھا کر دھرم کی دیکشا دی۔ اچھوتوں میں ڈوم۔ چمار۔ بھنگی وغیرہ سب شامل تھے۔ مالوی جی نے انہیں جن کے ساتھ چھونا وہ اپوتر سمجھتے رہے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے ہار پہنائے۔ اُن کی اس پرچلت پرانک دھرم دروہ جرأت کی پرانک کیمپ کی طرف سے مخالفت ہوئی تھی۔ ہوئی۔ پرنتو مالوی جی نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

اس سورگیہ نظارہ سے ایک ڈوم جسے دیکشا دی گئی تھی۔ کے خوشی کے آنسو بہہ نکلے۔ کیونکہ اسے یہ سوپن میں بھی کبھی خیال نہ آیا تھا۔ کہ سمے آئے گا کہ مالوی جی نہ صرف اُسے چھوئیں گے۔ بلکہ دھرم کی دیکشا بھی دیں گے !!

اچھوت ادھار کے اس درشیہ کا شریہ کسے ہے؟ نسندیہہ رشی دیانند اور اُن کے سناتن آریہ سماج کو ٭

آریو! دیکھا۔ رشی کا مشن کس طرح سپھل ہو رہا ہے۔ یہ اور بھی شیگھرتا سے سپھل ہو سکتا ہے اگر آپ آریہ سماج کے پرتی اپنا کرتویہ پورن رُوپ سے پالن کریں گے ٭

ہندو اچھوت سمسیا

ہندو اچھوت سمسیا کو آریہ سماج اور اہم سیاسی اقلیت اپنے اپنے ڈھنگ پر حل کرنے کی فکر میں ہیں۔ آریہ سماج اچھوتوں کو وشال آریہ جاتی سے الگ نہیں سمجھتا۔ اس کا یقین ہے کہ اچھوتوں سے جو سلوک ہندوؤں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ وہ دُور ہو اور اچھوت آریہ جاتی کے ویسے ہی انگ ہوں۔ جیسا کہ کوئی بھی ہندو۔ پرنتو اہم سیاسی اقلیت یعنی مسلمانوں کی یہ کوشش ہے اور انگریز اس معاملہ میں اُن کی پشت پر ہے۔ کہ اچھوتوں کو ایسی راہ پر ڈالا جائے۔ کہ وہ ہندوؤں سے الگ ہو جائیں۔ چنانچہ آدی ہندو کی تحریک اسی ریتی کا نتیجہ ہے۔ جو تھوڑے ہی عرصہ میں اس درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ کہ ہندو مہا سبھا کے پردھان ڈاکٹر مونجے کو اچھوتوں کے نمائندہ سے اس بات پر سمجھوتہ کرنا پڑا ہے۔ کہ ہندو اچھوت انتخاب مخلوط ہیں اچھوتوں کے لئے مخصوص نشستوں کے ساتھ مشترکہ ہو۔ اس سمجھوتہ سے سمجھا گیا ہے۔ کہ بلا ٹل جائے گی۔ غین اغلب ہے۔ کہ سر دست بلا ٹل بھی جائے۔ لیکن اس کا انتم پرنام کیا ہو گا۔ یہ کہ وقت آئیگا۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر کی بات مانی جائے گی۔ اور جن اچھوتوں کو مشترکہ انتخاب میں نشستوں سے محروم رہنا پڑے گا۔ وہ اچھوت جاتیوں کو جداگانہ انتخاب کی پٹی پڑھائیں گے۔ اور اس صورت میں انہیں باسانی کامیابی نصیب ہو گی۔ کیونکہ جب مخصوص نشستیں دے کر اچھوتوں کی علیحدگی کے اصول کو تسلیم کر دیا گیا۔ تو جداگانہ انتخاب کے حق سے انہیں کب تک محروم رکھا جا سکتا ہے۔ جبکہ وہ حق مسلمانوں کو حاصل ہو۔ ان حالات میں ڈاکٹر مونجے اگر اس خیال میں ہوں۔ کہ انہوں نے مسٹر راجا کے ساتھ سمجھوتہ کر کے جاتی کی کوئی سیوا کی ہے۔ تو وہ غلطی پر ہیں۔ جاتی کی سیوا آریہ سماج کے نکتہ نگاہ کی پیروی سے ہی کی جا سکتی ہے کہ اچھوت کوئی علیحدہ جاتی نہیں۔ آریہ ہی ہیں۔ اور یہ وہ نکتہ نگاہ ہے۔ جسے مہاتما گاندھی سویکار کرتے ہوئے گول میز کانفرنس میں اچھوتوں کی ہندوؤں سے علیحدگی کو کسی بھی صورت میں سویکار نہیں کیا

رشی بودھ اُتسو پر پابندی

سری نگر سے یہ خبر آئی ہے۔ کہ رشی بودھ اُتسو کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر نے آریہ سماج کے بعض ممبران کو بلا کر حکم دیا کہ جلسہ میں کسی قسم کی تقریر نہ کی جائے۔ تقریروں کے بغیر جلسہ کیسا؟ چنانچہ جلسہ کا خیال ہی ترک کر دیا گیا ٭

یہ اُتسو آریہ سماجوں میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کے جنم دوس کے طور پر منایا جاتا ہے۔ جلسوں میں رشی کے جیون اور کام پر وکترتائیں ہوتی ہیں۔ اگر سنسار کے سچے مہاپرش رشی دیانند کے جیون پر کشمیر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے تقریر کرنے کی ممانعت کی خبر سچی ہے۔ تو آریوں کی مذہبی آزادی پر یہ نہایت خلاف حملہ ہے۔ ریاست کو اس غلطی کی جلد مناسب طور پر تلافی کرنی چاہیئے اگر ریاست کے ارباب بست و کشاد اس معاملہ کی اہمیت کو نہ سمجھ سکتے ہوں۔ تو حضرت محمد صاحب کے جنم دن کو اپنے سامنے لائیں۔ اور پھر سوچیں کہ اس دن حضرت کی زندگی پر تقریر کرنے کی ممانعت کیا نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ حضرت محمد اگر مسلمانوں کے پوجیہ ہیں تو ساری آریہ جاتی رشی دیانند کو جگت گورو مانتی ہے جو دکھ مسلمانوں کو حضرت محمد کا جنم دن منانے پر پابندی عائد کرنے سے ہو سکتا ہے۔ وہی رشی دیانند کے جیون پر تقریروں کی پابندی سے آریوں کو ہوا ہے۔ ہاں آریوں کی کمزوری سمجھو یا بُردباری۔ وہ پابندی دُور کرانے کے لئے ایسے طریقے استعمال کرنے کو تیار نہیں۔ جو مسلمان کر سکتے ہیں۔ وہ معقول اور آئینی طریقہ سے اپنی شکایت پیش کرتے ہیں۔ اور اُمید کرتے ہیں۔ کہ ریاست اسے دُور کرنے یا پابندی کی معقول وجہ بیان کرنے میں دیر نہ کریگی ٭

جھوٹ سفید جھوٹ

"پیغام صلح،، کسی منیش شاستری کے ذیل کے الفاظ نقل کر کے کہ مس میو کی پستک "مدر انڈیا،، کے کھنڈن کے لئے کئی لیکھک نکل آئے تھے لیکن کیا وہ پستک دیانند کے ستیارتھ پرکاش اندر گ وید آدی بھاشیہ بھومکا سے ادھک بری ہے،، اپنی روائتی جھوٹ بیانی سے کام لے کر لکھتا ہے :-

"اس قسم کی رائے پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں کے فاضل پنڈت اور مہاتما گاندھی جیسا سمجھدار انسان ستیارتھ پرکاش کے متعلق ظاہر کر چکا ہے،،

فاضل پنڈتوں کے متعلق جو "پیغام،، کے دماغ میں بند ہیں۔ تو تب لکھا جائے گا۔ جب وہ اُن کے نام دے گا۔ مہاتما گاندھی کے متعلق پیغام کا یہ کہنا کہ وہ اس قسم کی رائے ستیارتھ پرکاش کے متعلق ظاہر کر چکے ہیں۔ جھوٹ سفید جھوٹ ہے۔ "پیغام،، میں ہمت ہے۔ تو مہاتما جی کی رائے بمعہ حوالہ نقل کرے۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہو۔ کہ ستیارتھ پرکاش مدر انڈیا سے ادھک بری ہے۔ لیکن ہماری پیشگوئی ہے۔ کہ وہ تا قیامت بھی ایسا نہ کر سکے گا ٭

پرکاش کے وی پی

جن سجنوں کا مالدہ مارچ میں چندہ ختم ہوتا ہے انہیں سوچنا دی جا چکی ہے۔ جن سجنوں کی منی آرڈر یا جواب نہ آئیں گے انہیں اگلے پرکاش نمبر وی پی روانہ بھیجا جائے گا۔ کرپا کر کے اسے وصول کر لیں ٭ (مینجر)

گورُوکل کا اُتسو!

آریہ جگت سے پوجیہ مکھیہ ادھشٹھاتا شری رام دیوجی کی اپیل

گورُوکل کا مہوتسو نزدیک آرہا ہے۔ اور ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ مارچ کو بڑے پیمانہ پر اس کو منانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ شری نارائن سوامی جی مہاراج۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار۔ شری پنڈت دھرمیندر شاستری۔ بہار نواسی پنڈت ایودھیا پرساد بی اے (جو کہ بنگال اور بہار کے پرسدھ ودوان ہیں) شری پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ شری پنڈت دھرمیندر ناتھ ترک شرومنی۔ شری پنڈت لوک ناتھ جی۔ شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی۔ شری مہاشہ کرشن جی۔ شری آریہ پرتی ندھی سبھا اتیادی اینک سنیاسیوں مہاتماؤں اور ودوانوں کے ویاکھیان ہونگے۔ ایک وشو بھارتی ساہتیہ سمیلن ہوگا۔ جس میں ڈاکٹر کیتکر سرہٹی ساہتیہ کی خوبیوں پر گوویجی لال لعل دبیت رام گجراتی ساہتیہ کی خوبیوں پر اور لکھنؤ کے مشہور مصنف شری مولوی اصغر حسین جی اُردو علم ادب کی خصوصیتوں پر۔ شری اپدھیا سنگھ جی اپادھیائے پروفیسر ہندو یونیورسٹی آریہ بھاشا ساہتیہ کے سوندریہ پر مضمون پڑھیں گے۔ دیسی بھاشاؤں کے پنڈتوں اور کویوں کا ایک اپورو اکٹھ ہوگا۔ اور جنتا کو جاننے کا اوسر ملیگا۔ کہ سودیشی بھاشائیں کہاں تک اُنتی کر چکی ہیں اور کر رہی ہیں۔ شکشا داتک سنیما سے کمپیل ڈاکٹر پٹیل دکھلاویں گے۔ اور سینٹرل پرانت کے محکمہ صحت کے ڈپٹی ڈائرکٹر ڈاکٹر شکل صاحب جادو کی لالٹین کی تصویروں سے صحت کو برقرار رکھنے کے سادھنوں پر ویاکھیان دیں گے۔ برہمچاری اور سناتک جسمانی طاقت کے حیرت انگیز کرتب دکھلائیں گے۔ سنگیت سمیلن اس ورش خاص شان سے ہوگا۔ بڑے بڑے راگی دور دور سے آرہے ہیں۔ اور پنڈھان بید کا آسن کرتارپور کے شری ناسن راؤ جی گرہن کریں گے۔ آپ بھارت ورش کے چوٹی کے گویا ہیں۔ راگ ایشور بھگتی اور دیش بھگتی کے رسوں سے بھری پورن ہونگے۔ مالیہ منڈل میں بھگتی کی مہما ہوگی۔ سے نعرم میلہ ہزار لعل زنار لیول کو آتمک بھوجن پہنچانے کا سادھن ہوگا۔ سرسوتی سمیلن کی تین بیٹھکیں ہونگی ایک بیٹھک میں پنڈت چند کانت۔ رشی دیانند اور اُن کے وید کے بھاشیہ کار کے عنوان سے ایک لیکھ پڑھیں گے۔ یہ لیکھ بہت عالمانہ ہے اور علمی تحقیقات اور تجسس کا مخزن ہے۔ اس کے سننے سے پتہ لگیگا۔ کہ گورُوکل نے وید کا ساہتیہ پیدا کرنے میں کتنا کام کیا ہے۔ دوسری بیٹھک میں ایک اتہاسک نبندھ پڑھا جاوے گا۔ اور تیسری بیٹھک میں سنسکرت میں ایک دارشنک نبندھ پڑھا جائیگا۔ جو پراچین درشن شاستر اور ورتمان پچھمی فلاسفی کا عجیب سنگرن ہوگا۔ وِدوَت سمیلن کے پردھان شری پنڈت بدھ دیو جی ہونگے۔ اس میں اس معاملہ میں عملی قدم اُٹھانے کے سادھنوں پر وچار کیا جاویگا۔ آریہ سمیلن میں ویدپرچار کے سادھنوں پر وچار ہوگا۔ ویکھیات بھاشن شری ڈاکٹر رابیندر ناتھ ٹیگور دوارا استھاپت وشو بھارتی شانتی نکیتن کے آچاریہ بھارت ورش میں سنسکرت کے چوٹی کے ودوانوں میں سے ایک شری وِدھو شیکھر بھٹا چاریہ پڑھیں گے۔ ہرنداریں اس وقت موسم نہایت خوشگوار ہوگا اس لئے ہزاروں نرناری اس دھارمک میلے میں شامل ہونے کی تیاری کر رہے ہیں جنہوں نے ابھی فیصلہ نہیں کیا۔ ان کو بھی جلدی اُتسو میں شریک ہونے کی تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ اس سال ودیارتھیوں کی صحت خراب ہونے کی وجہ سے دھن کا کشٹ انوبھو ہو رہا ہے۔ آریہ پرشوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جب گورُوکل کی بنیاد بہت چھوٹے پیمانہ پر رکھی گئی تھی۔ آج وہ راشٹریہ شکشنالیوں میں ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ کسی سوتنتر ودیالیہ میں ودیارتھیوں کی اتنی تعداد نہیں۔ اتنے ودیارتھی نہ کسی ودیا پیٹھ میں پڑھتے ہیں۔ نہ کسی سنسکرت پاٹھشالہ میں۔ نہ شانتی نکیتن میں اور نہ ہی کسی اور ایسے شکشنالیہ میں۔ پہلی پانچ جماعتوں کے لئے نیا بھون ۲۰۰ ودیارتھیوں کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس سمے ودیارتھیوں کی تعداد ۲۰۰ سے بھی زیادہ ہے۔ اور نئے اور برہمچاری اس ندش داخل ہونگے۔ پرتی ندھی سبھا نیا مکان بنوانے کی فکر میں ہے۔ مہاودیالیہ میں بھی جگہ ناکافی ہے اور نئے مکان بنوانے کی منظوری لی گئی ہے۔ جتنے ودیارتھی اس سمہ گورُوکل میں پڑھتے ہیں۔ اتنے گورُوکل کے اتہاس میں کبھی نہیں تھے۔ تعلیم کی حالت نہایت عمدہ ہے۔ یہ مسلمہ بات ہے۔ کہ گورُوکل میں پڑھا ہوا ودیارتھی اگر چاہے تو بجائے دس سال کے آٹھ یا نو سال میں میٹرک پاس کر سکتا ہے۔ اور سنسکرت کی یوگیتا اس کی دس سال میں ہی بی اے سے کہیں زیادہ ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں نے اپنے بچوں کے داخلہ کے فارم بھر کے نہیں بھیجے وہ جلد بھیجدیں۔ برہمچاریوں کی صحت بھی قابل رشک ہے۔ کھانے پینے کا انتظام بھی بہت معقول ہے۔ اس کے سوا یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ گورُوکل دنیا بھر میں ویدک سبھیتا کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اس ورش گورُوکل کے آچاریہ وید اور ویدک دھرم کے متعلق علمی معاونت کے لئے ایک پتر امریکہ سے آیا ہے اور ایک جرمن یونیورسٹی کے مشہور پروفیسر سے آیا ہے۔ آریہ جنتا نے بڑی قربانی اور ایثار کی سپرٹ سے گورُوکل کو اس پوزیشن تک پہنچایا ہے۔ اب جبکہ اس پر آرتھک سنکٹ ہے۔ ہر ایک آریہ نرناری کو سہائتا کے لئے کٹی بدھ ہو جانا چاہیئے۔ ہر ایک آریہ سماج میں چندے کی فہرست کھل جاوی

سوامی دیانند اگے ہندو قوم دی فریاد

یہ کویتا کوی ورگیان چندجی وہان نے آریہ سماج چھوولی کے رشی بودھ اُتسو پر پڑھی

لاہ نا ہنگ راہواں تکیاں
کئی گھنت ہاڑے بھتی آں
ہائے اکھیاں دی پکیاں
میں جیون توں ہُن اکی آں
چہرہ دی پئی بیمار دے
لیتی نہ مڑ کے سار دے

کئی او کڑاں اولیاں
سہہ دکھ ہوگئی جھلی آں
ہیں تیرے پچھوں جھلیاں
کئی عرضیاں میں گھلیاں
آئیوں نہ دیداں والیا
ایسا توں مکھ بھوآ لیا

ہائے ظلم ایہہ کشمیر دے
دن رات سینہ چیر دے
لگدے نے وانگوں تیر دے
تجھ باہجھ بیڑا ڈھیر دے
ماری غماں دی رووندی
ہنجوں دے ہار پرووندی

بیڑی پئی منجدھار دے
رووندی ہیں زار و زار دے
اُرار دے نہ پار دے
تیری اُو انتظار دے
بیڑا ملاح بن تار جا
دو چار چپو مار جا

دے کوئی بلوان نہ
پہلی رہی اوہ آن نہ
پرگیان نہ ودوان نہ
ویدک دھرم دی شان نہ
جاتی دی نیا ڈول دی
ہئی عقل چنتا رول دی

اوہ شان اے نہ گمان اے
ڈاہڈی دکھی اے ایہہ جان اے
ہائے ہو رہیا ایمان اے
بھیں جان گئی انجان اے
ہندو نہیں اکھاں پٹ دے
بچتا نہیں میری کٹ دے

ہندو بنا کے ٹولیاں
کئی بولدے نے بولیاں
آپو بچ کھیڈن ہولیاں
پئے غیر مارن بولیاں
اوہ گل اے نہ بات اے
گویا ہنیری رات اے

جاواں میں کیہڑی ول دے
پئی جان کھاندی ول دے
نہیں قوم توں کوئی بل دے
کردے ہری آ ول دے
شکا دھرم دا باغ اے
بجھا گیان کا چراغ اے

چاہیئے۔ جن لوگوں نے نئی عمارت کے لئے "نقد" کئے ہوئے ہیں۔ اُن کو ادا کر دینے چاہئیں اور سمرتھ دھنیوں کو زیادہ دان بھی اس غرض کے لئے دینا چاہئے۔ شردھانند سمرتی ندھی کے جو سدسیہ ہیں۔ اُن کو اپنے دس دس روپیہ شیگھر بھیج دینا چاہیئے اس ورش گوروکل کے نئے آچاریہ شری پنڈت دیو شرما جی نے وید پر ایک ایسا پُستک لکھی ہے۔ جس کی چھپائی کمال کی ہے۔ اس میں چتر بھی ہیں۔ ہر ایک منتر کے ساتھ سوادھیائے کے لئے وید منتر سُندر ویاکھیا سہت دیئے ہوئے ہیں سمرتی ندھی کے سدسیوں کو وہ پستک مفت ملیگی اگر ۱۰۰۰ نئے سدسیہ اس ندھی کے بن جاویں تو دس ہزار روپیہ اس طریقہ سے آسکتا ہے۔ الغرض اس مشکل کے سمے گوروکل کو بچا لے جانا آریہ جنتا کا فرض اولین ہے۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ جس پرکار آریہ جگت نے میرے ساتھ سہیوگ کیا ہے۔ ویسے ہی نئے آچاریہ کے ساتھ بھی کریں گے۔ اور اسباب کا خیال رکھیں گے۔ کہ میرے چلے جانے سے سہیوگ کی یہ اپیل نشپھل نہ جائے کیونکہ پورے نشچے سے نہیں کہا جا سکتا ہے کہ میری یہ اپیل آخری نہ ہوگی۔ بہر حال میں نے گوروکل کا ایک کام [illegible] دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ میرا ادھیکاری کے پد کا سمبندھ اب تھوڑی دیر ہی رہے گا۔ مجھے ریٹائر ہوتے وقت یہ سنتوش ہونا چاہئے۔ کہ آریہ جنتا نے ایک کٹھن سمے میں میری سہایتا کر کے جہاں اپنے پیارے گوروکل کو بچا لیا۔ وہاں ایک پرانے ادھکاری کی آبرو کو بھی قائم رکھا۔

آریہ وودوت سمیلن

آریہ سارودیشک سبھا نے "آریہ وودوت سمیلن" کی جو یوجنا شروع کی ہے۔ وہ دل کی گہرائی تک پہنچ سکنے والی رچنا اگر اسے پوری سرگرمی سے چلایا گیا۔ تو بہت لابھ دائک ثابت ہو سکتی ہے۔ [illegible] پرچار کا کام صرف اتنا ہی نہیں۔ کہ پرچارک لوگ آریہ سماج کی ویدی سے کسی وشے پر ویاکھیان دے آئیں۔ جنتا کے اندر ویدک سنسکرتی پیدا کرنے کا بھی اچھا ڈھنگ ہے۔ [illegible] وید پرچار [illegible] میں ہے۔ اور وہ پرچار وودوت سمیلنوں [illegible] ہی ہو سکتا ہے۔ پہلا وودوت سمیلن اس [illegible] میں ۲۱-۲۲-۲۳ مارچ کو ہونے والا ہے۔ اس کے پردھان پوجیہ آچاریہ [illegible] پنڈت [illegible] آریہ [illegible] ہونگے۔ [illegible] آریہ سماج کے ودوان ویدک [illegible] پر نبندھ پڑھیں گے۔ وید پریمی آریہ سجنوں کے لئے یہ بہت اچھا اوسر ہے۔ [illegible] سمیلن میں سمیت ہو کر [illegible] ودوانوں کو سنیں اور سمجھیں۔

خطرہ کہاں ہے؟

ہندوستان میں اسلام کی توہین کے فرضی واقعات پر ہوا ناحق مسلمان فتنہ انگیزی کے موقعے پیدا کر لیتے ہیں۔ لیکن جہاں حقیقی خطرہ ہے ادھر آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی انہیں جرأت نہیں۔ حقیقی خطرہ کہاں ہے؟ روس میں۔ جہاں "خلافت" لکھتا ہے:۔

"سوویٹ روس کی یہ خواہش ہے۔ کہ وہ تین کروڑ مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کرے جس صورت اس کی یہ خواہش پوری ہو جائے گی۔ اس وقت مشرق میں اسلام خطرہ میں ہوگا"

لیکن سوویٹ روس کی خواہش ہی خواہش نہیں۔ وہ اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے بقول "خلافت" کام بھی کر رہا ہے۔ چنانچہ سوویٹ روس کی اسلام سوز پالیسی کو "خلافت" نے یوں منکشف کیا ہے۔ "روسی حکومت نے تمام مساجد اور اسلامی عمارتوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ جس میں ۴۰ ہزار مساجد اور ۲۰ ہزار مدارس ہیں۔ یہ تمام چیزیں حکومت کی ملکیت قرار دے دی گئی ہیں۔ ان میں سے اکثر مساجد اور مدارس کلب۔ قہوہ خانے اور اجتماع کی جگہ بنا دیئے گئے ہیں"

اس پر ہی ختم نہیں:۔

"تمام اسلامی مطابع جہاں قرآن اور مذہبی کتابیں چھپا کرتی تھیں۔ بحق حکومت ضبط کر لئے گئے ہیں۔ اور قطعی طور پر مالکان پریس کو منع کر دیا گیا ہے۔ کہ ہرگز مذہبی کتاب نہ چھاپیں۔ اور نہ فروخت کریں۔ جتنی مذہبی اور دینی کتابیں مسلمانوں کے پاس تھیں۔ انہیں جمع کر کے تلف کر دیا گیا ہے" پھر "تمام علمائے مساجد۔ آئمہ خطبہ اور مفتیوں کو تمام اجتماعی اور اقتصادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ترکستان وغیرہ کے ہزاروں علماء شہر بدر کر دیئے گئے ہیں۔ صرف شہر "شنقر" کے پانچ سو آئمہ اسلام جلا وطن کئے گئے ہیں"

صرف یہی نہیں روس میں اسلام کی جو گت بنائی جا رہی ہے۔ اُس کے متعلق "خلافت" نے اور بہت کچھ لکھا ہے۔ لیکن اسلام کے خطرہ میں ہونے کے لئے مذکورہ باتیں کافی سے زیادہ ہیں۔ ہندوستان میں مسجد کے سامنے باجہ بجنے پر مسلمان اس شکتی سے تیار ہو جاتا ہے۔ تبلیغی کتابوں کی اشاعت پر چھُرا استعمال کیا جاتا ہے۔ جو جبر سے بھی تبلیغ اپنا حق سمجھتا ہے۔ لیکن [illegible] دلیل سے پرچار کو بھی برداشت نہ کرے [illegible] اسلام خطرہ میں سمجھتا ہے۔ لیکن وہاں روس میں ایک نہیں چالیس ہزار مساجد "خلافت" کی رپورٹ کے مطابق مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل چکی ہیں۔ قرآن چھین لئے گئے ہیں۔ اُن کی اشاعت کی مم

رشی دیانند

(از مسٹر نورالدین - نور - لدھیانوی)

(یہ نظم لدھیانہ آریہ سماج کے رشی بودھ اتسو پر پڑھی گئی!!!)

ایک دن وہ تھا۔ کہ جس دن اس فضائے ہند پر — بس جہالت کی گھٹا چھائی ہوئی تھی سر بسر
اک سے اک دست و گریباں تھا ہر اک فرد بشر — [illegible] آپ اپنے حال سے تھے بے خبر
بدنصیبی تھی دل انسان کو گرماتے ہوئے
اور نحوست پڑ رہی تھی پاؤں پھیلائے ہوئے

حال تھا جو ہر کس و ناکس کا وہ بد حال تھا — وہ زمانہ تھا۔ کہ دولت مند بھی کنگال تھا
[illegible] کا آہ! کوئی بھی نہ پرسان حال تھا — ہر طرف پھیلا ہوا [illegible] کا جال تھا
کوئی سنوائی نہیں تھی آہ کی فریاد کی
پوچھی جاتی تھی نہ حالت خانماں برباد کی

صاحب عزت بھی بے عزت بے توقیر تھی — [illegible] اور ظلم کی شمشیر تھی
[illegible] کی نہ ہرگز فکر دامنگیر تھی — مورتی اپنی جیسا کہیں تھی اور کہیں تصویر تھی
اک سے اک چیں برجبیں تھا اک سے اک بیزار تھا
غیر کیا اپنے سے اپنا برسر پیکار تھا

بخت سویا پڑا تھا قسمت ہندوستاں — اور تھا اپنی زمیں پر آسماں نامہرباں
گرتی انسانوں پہ تھیں قہر خدا کی بجلیاں — کوئی غمگین تھا۔ کوئی خرم تھا نہ کوئی شادماں
غور سے دیکھا جسے وہ خانماں برباد تھا
جس پہ پڑتی تھی نظر ناشاد ہی ناشاد تھا

بے اثر نالے تھے اور ہر آہ بے تاثیر تھی — گردش قسمت ہر اک کے پاؤں کی زنجیر تھی
ہر بشر ناکام تھا۔ ناکام ہر تدبیر تھی — بے کسی اور بے بسی بے طرح دامنگیر تھی
چاند تو موجود تھا۔ گرد اس کے پر ہالا نہ تھا
"آئینہ تھا۔ آئینے کو دیکھنے والا نہ تھا"

آگیا پھر دفعتاً دنیا میں دور انقلاب — آسمان ہند پر رحمت کا اک چھایا سحاب
از سر نو کھل گئی اسباق فطرت کی کتاب — جاگ اٹھے وہ کہ جو صدیوں سے تھے مصروف خواب
جان کی خواہش ہوئی پھر سے ہر اک بیجان کو
اپنی حالت کا ہوا احساس ہر انسان کو

وہ رشی جس نے کہ ہر ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا — وہ کہ پیدا جس نے گرد چاند ہالا کر دیا
شان کو پھر شان والوں کی دو بالا کر دیا — وہ [illegible] علم سے ہر سو اُجالا کر دیا
وہ سوامی جو ہوا ظاہر نرالی شان میں!
روح پھونکی اس مسیحا نے تن بیجان میں

وہ رشی آیا تھا جو بگڑی بنانے کے لئے — بادۂ توحید رندوں کو پلانے کے لئے
وید کی سچائی کا ڈنکا بجانے کے لئے — قوم کی کشتی کو ساحل پر لگانے کے لئے
اُس کے دم سے شعلہ ہائے سرکشی ٹھنڈے ہوئے
اُس کی کوشش سے جہالت کے سرنگوں جھنڈے ہوئے

وہ کہ اپنی قوم کو جو اوج پر پہنچا گیا — ہر دل انسان کو شیدا بنا گیا۔ گرما گیا
راز پوشیدہ جو تھے سب کھول کر سمجھا گیا — بیکسی والوں کو وہ شان خدا دکھلا گیا
شان والے صاحب ذی شان کہتے ہیں اُسے
دھرم کہتے ہیں اُسے ایمان کہتے ہیں اُسے

وہ رشی جس نے کیا سچائی کا سکہ رواں — وہ رشی جس سے فزوں تھی رونق بزم جہاں
وہ رشی جس سے ملی ہر انسان کو اصل اماں — وہ رشی جس سے بنا ہندوستاں جنت نشاں
[illegible] بدنصیباں مرحبا صد مرحبا
غمگسار [illegible] غریباں مرحبا صد مرحبا

پھر سے کر آباد اُداس [illegible] گلستان کہن — پھر سے کر پیدا وہی کھوئی ہوئی شان کہن
پھر سے کر زندہ وہی صورت وہ انداز کہن — ڈال دے پھر جسم مردہ میں وہی جان کہن
پھر سے کر پیدا وہی نغمہ دل بیتاب سے
پھر اسی ساز کہن کو چھیڑ دے مضراب سے

کچھ اِدھر سے کچھ اُدھر سے

بسم اللہ اور قرآن

بسم اللہ قرآن کا جز ہے یا نہیں۔ امام مالک اور امام اوزاعی کہتے ہیں۔ بسم اللہ قرآن میں نہیں ہے۔ مگر سورہ نمل میں۔ (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۰۰۔ اور تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ ۸) مدینہ بصرہ اور شام کے علماء کے نزدیک بھی بسم اللہ قرآن کا جز نہیں ہے (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۰۰۔ اور بیضاوی بحوالہ بالا) اس لئے یہ لوگ نمازوں میں نہ تو بسم اللہ کو آہستہ پڑھتے ہیں۔ اور نہ ہی بلند آواز سے (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۰۰) امام ابو حنیفہ جو آئمہ اربعہ میں سے سب سے بڑے مجتہد اور امام تھے بسم اللہ کے ہر ایک سورت کے شروع میں الہامی ہونے کے متعلق بالکل خاموش ہیں (تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ ۸) اور اس لئے بسم اللہ کو قرآن کی اور آیتوں کی طرح بلند آواز کے ساتھ نہیں پڑھتے تھے (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۰۰) علامہ کازرونی تفسیر بیضاوی کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ کہ امام ابو حنیفہ کے خاموش رہنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ آپ کے نزدیک بسم اللہ کسی سورت کا جز نہیں ہے"۔ (تفسیر بیضاوی برحاشیہ بسم اللہ)

ان کے برخلاف امام شافعی اور ابن مبارک اور مکہ کوفہ کے علماء کہتے ہیں۔ کہ بسم اللہ قرآن کے ہر سورہ کا جز ہے۔ اس لئے یہ لوگ قرآن کی دیگر آیتوں کی طرح اس کو بھی نمازوں میں بلند آواز کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ (تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۲۲ تحت بیضاوی)

اختلاف بالا سے ہم یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کہ جو لوگ بسم اللہ کو قرآن کا جزو تسلیم نہیں کرتے۔ وہ ایک سو تیرہ آیتیں قرآن میں سے گھٹاتے ہیں۔ اور جو لوگ بسم اللہ کو قرآن کا جزو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ ایک سو تیرہ آیتیں قرآن میں اضافہ کرتے ہیں"۔ (المناظرہ جنوری)

نیتا چاہئے!

"جب تک امر شہید سورگیہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج اپنے بدھی کوشل دوارا تیاگ اور تپ کے پربھاو سے آریہ سماج کے وشال ودوہت کا سنچالن کرتے رہے۔ تب تک سماج میں نیتا کا ابھاو کسی کو نہیں کھٹکا۔ سماج کو وشواس تھا۔ کہ اس کا ایک سوتردھار ہے۔ نیتا ہے۔ پتھ پردرشک ہے۔ جو سمے پڑنے پر اپنا سر دے کر سمجھا کر تا ہوا آریہ سماج کی رکشا میں ترچھے بھاونا سے اپنا وشال مستک اٹھا دیگا۔ سچ مچ سوامی جی نے ایسا ہی کیا۔ وہ سماج کے جہاز کو بھینکر سے بھینکر آپتیوں کی چٹان سے بچا کر سورکھشت کر دیا ہے نکال لے جانے میں سامرتھ ہوئے۔ جس سمے بھارت سرکار کے بھرم وش آریہ سماج کے آکاش پر راج نیتک سندیہہ کے کالے بادل منڈلانے لگے تھے۔ اس سمے آریہ پرشوں اور وشیش کر سرکاری سیوکوں کی اوستھا بڑی ہی چنتنیہ ہو گئی تھی۔ پرنتو دھنیہ ہے سورگیہ سوامی جی کو جنہوں نے اپنے پرشارتھ پربھنجن دوارا اس گھنگھور گھٹا کو چھن بھن کر ویدک دھرم دوا کرکے وہ دیہ پرکاش سے جگت کو جگمگا دیا۔ اگر سوامی شردھانند جی ہوتے تو آریہ سماجوں کی ایسی دین ہین اوستھا دکھائی نہ دیتی۔ سماجوں کے نگر کیرتن اس پرکار بند نہ پڑے رہتے سوامی شردھانند کسی کے بنانے سے نیتا نہیں بنے۔ نیتا بنائے نہیں جاتے۔ وہ خود اپنی نربھے بھاونا اور تپ تیاگ کے پربھاو سے اس پد تک پہنچتے ہیں۔ جن نام دھاری نیتاؤں میں تیاگ تپ کا لیش اور نربھیتا کا سمپرک بھی نہیں ہے۔ وہ اپنے آپ کو بڑے سے بڑا سارتھی کہیں تو سمجھ لیں۔ کوئی شششہ چاردش انہیں پرستت کرنے کے لئے بھلے ہی لیڈر اور مہاراج کیوں نہ کہہ دے۔ پرنتو سنسار انہیں نیتا سویکار نہیں کر سکتا۔ سوامی شردھانند جی کو سنسار آریہ سماج کا ایک ماتر نیتا سمجھتا تھا۔ ساہتیک کہشیتر ہو یا راج نیتک۔ سرکار ہو یا دربار۔ امیر کا محل ہو یا غریب کی جھونپڑی سب میں سوامی شردھانند جی آریہ سماج کے سب سے بڑے نیتا سمجھے جاتے تھے ہم بڑی گمبھیرتا پوروک پوچھتے ہیں۔ کہ آج آریہ سماج کے پاس وہ کونسا پرش سنگھ ہے۔ جو سماج سمشٹی کا ایک ماتر کرن دھار کہا جا سکے جس کی ایک پکار پر سارا آریہ جگت دھیان دینے اور کام کرنے کے لئے تیار ہو"۔ (آریہ مسافر ۲۵ فروری)

قادیانی طرز گفتگو کا نمونہ

"باوجود ہماری اس قدر شرافت کے دیکھو ہو کہ چند ہی ماہ گذرنے کے بعد اب پھر ۱۸ فروری کے پیغام میں نانا تے اہل پیغام کا ایک مضمون "یہ تبلیغ ہے یا تقیہ" کے ماتحت نکلا ہے۔ اور جس قدر ذلیل سرائی اور تکفیر و توہین اور ادائیگی ان الضمیر کی رذیل اور ذلیل طریقہ سے ہو سکتی ہے۔ اس مہذب ذات شریف نے دکھائی ہے کہیں حضرت خلیفۃ المسیح کو تقیہ باز قرار دیا ہے۔ اور کہیں منافقین کے سرگروہ حسن بن صباح سے مشابہت دی ہے۔ کہیں دہوکا باز ٹھیرایا ہے۔ اور کہیں اپنے خاندانی پیدائشی حق کے تقاضے کے ماتحت نہایت ذلیل اور کمینہ طرز کی پھبتیاں اڑائی ہیں۔ جو ایک معمولی سے معمولی قوم اور حیثیت کے انسان سے توقع نہیں ہو سکتی۔ چہ جائیکہ اہل پیغام جیسے مدعیان تہذیب کے واجب الاحترام "نانا فرنویس مد ظلہ" ایسی حرکت ناشائستہ کے مرتکب ہوں"۔ (فاروق ۲۸ فروری)

مولانا شوکت علی کا مسلک

آج دہلی اور شملہ پر ہمارے دست کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ ہندو بھی مر رہی ہے۔ مسلمان بھی وہی ہے۔ سکھ بھی وہی۔ جب سب کچھ وہی وہ ہے۔ تو پھر انگریزوں اور ہندوستانیوں اور سکھوں اور مسلمانوں کی آپس میں یہ ہم جنگ کیسی؟ جو اس عقیدہ سے سرتابی کرے گا بحق سرکار ضبط کر لیا جائے گا۔ آخر ایمر جنسی آرڈی نینس کے بھی تو معنی ہیں۔ اگر یقین نہ آئے۔ تو اس متصوفانہ مسلک کا مطلب مولانا شوکت علی سے پوچھیئے۔ جن کی بلند نظرانہ معرفت آگاہی نے اس حقیقت مستورہ پر سے پول پردہ اٹھایا ہے۔ "مجھے لارڈ ولنگڈن اور انگریزوں کی نیک نیتی پر یقین ہے۔ لوگ کشمیر اور اسی قسم کے دوسرے واقعات کو اس قدر اہمیت دے دیتے ہیں۔ کہ اس سے کانگرس کو تقویت پہنچتی ہے"۔ اب کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ مولانا شوکت علی جنہوں نے اپنے نام نامی کے ساتھ "شیدائی کعبہ" اور "خادم کعبہ" کا دم چھلا لگا رکھا ہے۔ حرم سے کی سات کر کے خملہ دائیت اہل اور خلیفۃ المسیح الثانی" مولوی مرزا بشیر الدین محمود کی راجدھانی کی طرف ناک کی سیدھ میں سرپٹ بھاگے چلے جاتے ہیں۔ اور پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھتے۔ کیونکہ قادیانی روایات میں آیا ہے کہ پیچھے مڑ کر دیکھا اور مرا۔ تاک ارہی کو کندن دینا۔ ماتھے پر کسی سے ٹیکا لگوا لینا تو خیر ایک پرانا داغ ہے۔ جسے مولانا مفتی محمد کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید جیسے دنیا نوکر قل آعوذیوں کی متعصبانہ ڈانٹ نے مٹا دیا تھا لیکن لنڈن والے جلسہ کے بعد جس میں لارڈ لائیڈ نے اُن کی "برطانیہ پرستی" کی سرکاری تصدیق کر دی اور گل سیز کا لغزش کر ایک ہندو مذہب نے انہیں لوگ کراتی سے صاف کہلوایا۔ کہ میں حب وطن دیش وطن کچھ نہیں جانتا۔ آپ بہت ہی مرفوع القلم ہو گئے ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہہ اٹھتے ہیں اور جو چاہتے ہیں لکھ مارتے ہیں"۔ (زمیندار)

جماعت احمدیہ کے خلاف شرارتیں

"غرض احراریوں نے نیا جنم لیتے ہی مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کرنا شروع کر دیا۔ اور اس غرض کے لئے جماعت احمدیہ کو آماجگاہ بنالیا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کا سوائے اس کے کوئی قصور نہیں۔ کہ وہ اپنے کشمیر کے مظلوم بھائیوں کی تکالیف و مصائب سے بیحد ہمدردی محسوس کر رہی ہے اور حتی الامکان ان کی امداد کے لئے کوشاں ہے ظاہر ہے۔ کہ کوئی ایسا جرم نہیں۔ جس کی پاداش میں جماعت احمدیہ کے افراد کو گستنی و گردن زدنی قرار دیا جاتا۔ ان کو اور ان کے پیشواؤں کو ناپاک اور گندی گالیاں دی جاتیں۔ احمدیوں کے مکانوں پر پتھراؤ کیا جاتا۔ ان کی خواتین کو گالیاں دی جاتیں۔ ان کو مارا پیٹا جاتا انہیں بازاروں میں نکلنے سے روکا جاتا۔ ان پر پتھر برسائے جاتے انہیں لہولہان کیا جاتا۔ لیکن احراریوں نے یہ سب کچھ کیا ... ... کیا۔ اور اس پر فخر کیا۔ آخر یہ بھی ان کے لئے وجہ تسکین نہ ... چنانچہ مجلس احرار کے مستقل پریزیڈنٹ مولوی حبیب الرحمان لدھیانوی نے جیل کی چار دیواری میں بیٹھ کر جو بیان مرتب کیا۔ اس میں اپنے ملزم ہونے کی حیثیت کو ایک لمحہ کے لئے فراموش کرکے حکومت سے مطالبہ کیا ہے:-

"اس پارٹی (جماعت احمدیہ) کو مردم شماری میں علیحدہ شمار کرے"۔ حکومت اس مطالبہ کو منظور کرے یا نہ کرے۔ یہ بالکل علیحدہ امر ہے۔ اس وقت قابل غور اس شخص کی ذہنیت ہے۔ جو اپنے آپ کو مجلس احرار کا صدر قرار دیتا۔ اور مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی حقوق کا سب سے بڑا محافظ ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے اس کے نزدیک اس وقت مسلمانان ہند کی سب سے بڑی خدمت اور ان کے سیاسی حقوق کی محافظت کا سب سے موثر طریق یہ ہے کہ احمدیوں کو مردم شماری میں مسلمانوں سے الگ قرار دیا جائے اس طرح مسلمانوں کی تعداد میں جو ہندو مسلم کے مقابلہ میں پہلے ہی بہت کم ہے اور کمی کر دی جائے۔ لیکن کیا کوئی عقل و دانش رکھنے والا انسان یہ خیال کر سکتا ہے کہ اس طرح مسلمانوں کے حقوق محفوظ ہو جائیں گے۔ پھر جبکہ احمدیوں کو مسلمانوں سے الگ شمار کرنے کا مطالبہ اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ ان کے بعض عقائد سے احراریوں کو اختلاف ہے تو کیا وجہ ہے۔ کہ اسی بنا پر شیعہ سنیوں کو۔ سنی اہلحدیثوں کو۔ اہل حدیث حنفیوں کو علیحدہ شمار کرانا۔ اور اپنے سے الگ کر دینے کا مطالبہ پیش نہ کریں۔ حالانکہ ان میں سے ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے موجود ہیں۔ نیز اس لحاظ سے وہ ایک دوسرے کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اگر احمدیوں

یادِ رفتگان نمبر ۴۵

پنڈت گوری دت شاستری

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ فیروزپور)

پٹیالہ مہیندرا کالج کے سنسکرت پروفیسر پنڈت گوری دت شاستری آریہ سماجی تھے۔ آریہ سماج سے ان کو بڑی محبت تھی۔ جس زمانہ میں پنڈت گوری دت شاستری آریہ سماج میں داخل ہوئے تھے۔ اس زمانہ میں آریہ سماج میں پنڈتوں کی بڑی بھاری کمی تھی۔ سنسکرت دان تو آریہ سماج میں بہت کم ملا کرتے تھے۔ خواد کی خاطر تو اس زمانہ میں کئی پنڈتوں نے آریہ سماج کا سہارا لیا۔ مگر ایسے بہت کم سنسکرت دان تھے۔ جو امتحان کے وقت پورے اترے۔

پنڈت گوری دت شاستری مہیندر کالج میں سنسکرت کے پروفیسر تھے۔ مگر آریہ سماج میں ہمیشہ دلچسپی لیتے تھے۔ ایک کتاب میں پرائشچت بھی لکھ کر چھپوا چکے تھے۔ جس میں شاستروں سے شدھی کو ثابت کیا تھا۔ ان کی اس کتاب کو پنڈت تلسی رام سوامی میرٹھ ویدپرکاش کے ایڈیٹر نے چھپوایا تھا۔

پٹیالہ میں سناتن دھرم کا بڑا زور تھا۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ خود سناتن دھرم کے پیرو تھے انہوں نے ... جاپاٹھ کے لئے بہت سے پنڈت رکھے ہوئے تھے ان میں پنڈت سری کرشن جی بھی تھے۔ جو ... گوری دت شاستری کے رشتہ دار تھے ... اہمیت تھی۔ پنڈت سری کرشن شاستری ... دھرم سبھا کے ایک مشہور کارکن تھے۔ آریہ سماج کی مخالفت کے لئے مشہور تھے۔ آریہ سماج ... ان کو جو رسوخ حاصل تھا۔ اسے بھی وہ ... سماج کے برخلاف استعمال کرتے تھے۔

... ستوں میں پہلے پہل آریہ سماج کا قائم ہونا بڑا ... تھا۔ اب بھی پنجاب کی کئی ریاستیں ایسی ہیں ... سمجھا جاتا ہے کہ آریہ سماج تا حال قائم نہیں ... ریاست فریدکوٹ کو ہی لے لیجئے۔ وہاں ... سماجی منشی ماسٹر پنڈت تلسی رام ... دھرم کا پرچار کرتا تھا۔ شہید ہو چکا ہے۔ مگر ... فریدکوٹ میں یہ مشہور ہو رہا ہے۔ کہ ... قانوناً آریہ سماج کو بند کیا ہوا ہے اور ... ہے کہ وہاں نہ آریہ سماج کے لیکچر ... اور نہ آریہ سماج کا مندر تعمیر ہو سکتا ہے ... سال کرنٹ کپورہ ریاست فریدکوٹ کے ... آریہ مندر بھی تعمیر ہو چکا ہے اور آریہ ... جلسہ بھی بڑی دھوم دھام سے ہو چکا ہے

اور اب یہ وہم لوگوں کا دور ہو رہا ہے۔ کہ ریاست فریدکوٹ میں کوئی رکاوٹ آریہ سماج قائم کرنے کے راستہ میں ہے۔

پٹیالہ میں بھی یہی مشہور تھا۔ کہ مہاراجہ صاحب ریاست پٹیالہ میں آریہ سماج کے قائم کرنے کے برخلاف ہیں اور آریہ سماج اگر قائم ہو گئی۔ تو زبردستی بند کر دی جاوے گی۔ پنڈت گوری دت شاستری پٹیالہ میں آریہ سماج قائم کرنا چاہتے تھے۔ مگر انہیں معلوم تھا۔ کہ لوگ آریہ سماج کے نام سے ہی خوف کھاتے ہیں۔ انہوں نے آریہ سماج کے دھرم کا پرچار کرنے کے لئے ایک سبھا پٹیالہ میں قائم کی۔ اور اس کا نام بجائے آریہ سماج کے سناتن دھرم سبھا رکھا گیا۔ سناتن دھرم سبھا نام رکھنے کا ان لوگوں سے خوف جاتا رہا۔ اور آریہ سماج کا پرچار بے کھٹکے ہوتا رہا۔

اس سناتن دھرم سبھا کو قائم ہوئے جب ایک سال ہو چکا۔ تو اس کا سالانہ جلسہ رچایا گیا عجب کیفیت ہوئی۔ پنجاب میں سناتن دھرمی یہ سمجھتے رہے کہ سناتن دھرم سبھا کا سالانہ جلسہ ہے۔ اور آریہ سماجی اس وہم میں رہے کہ کہیں غلطی سے سناتن دھرم سبھا کے سالانہ جلسہ پر نہ پہنچ جاویں۔ جن کو پہلے طور پر پتہ لگ چکا تھا۔ وہ بلا خوف اس سناتن دھرم سبھا کے سالانہ جلسہ پر پہنچ گئے۔

جب سب لوگ سناتن دھرم سبھا پٹیالہ کے سالانہ جلسہ پر پہنچ گئے۔ تو پتہ لگا۔ کہ پٹیالہ نواسی آریہ سماج سے بڑی ہمدردی رکھتے ہیں۔ سب نے مل کر یہی سوچا۔ کہ سب نتائج کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اور کسی خوف کی وجہ سے آریہ سماج کو اپنا اصلی روپ نہیں چھپانا چاہئے۔ آخر کار یہی فیصلہ ہوا۔ کہ سناتن دھرم سبھا کی بجائے آریہ سماج کا نام استعمال کیا جاوے۔ اور اس وقت سے آریہ سماج پٹیالہ باقاعدہ قائم ہو گئی۔

ایک ایسا زمانہ آیا۔ کہ پٹیالہ میں آریہ سماج کی بڑی طاقت ہو گئی۔ رائے بہادر گوری شنکر مہتمم بندوبست۔ رائے بہادر جوالا پرشاد اگزیکٹو انجینئر وغیرہ آریہ سماج کے عہدہ داران تھے۔ ہر ایک محکمہ میں آریہ سماجیوں کی کثرت ہو گئی۔ ایک بڑی رونق کی جگہ آریہ سماج کا مندر بن گیا۔ آریہ سماج کے بڑے بڑے مشہور پنڈت اور سنیاسی پٹیالہ میں اپدیش کے لئے آنے لگ گئے۔ پنڈت گوری دت شاستری اس زمانہ میں آریہ سماج کے پردھان تھے۔

پٹیالہ میں پولیس کے انسپکٹر جنرل وار برٹن سے آریہ سماج کی یہ ترقی برداشت نہ کی گئی۔ اُن کی ایما پر پٹیالہ میں تمام آریہ سماجیوں کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ آریہ سماج باغی جماعت ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش میں باغیانہ تعلیم ہے۔ مسٹر گرے استغاثہ کی طرف سے پیروی کرنے کے لئے مقرر تھے۔ مگر آریہ سماج کے مخالفوں کو اس موقعہ پر بھی شرمندگی اُٹھانی پڑی۔ اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو یہ مقدمہ آریہ سماجیوں کے خلاف واپس لینا پڑا۔

پنڈت گوری دت شاستری شاستراتھ کرنے میں بڑے ہوشیار تھے۔ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر شنکا سمادھان کے وقت اکثر سوالات کا جواب وہی دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہم نے اُن کو ایک شاستراتھ کے موقعہ پر ڈیرہ بسی کے سالانہ جلسہ پر دیکھا۔ پنڈت گوری شنکر کول نواسی کا شاستراتھ پنڈت دھرم دیو اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے مورتی پوجا کے مضمون پر ہوا۔ پنڈت گوری دت شاستری ہر موقعہ پر بلا کسی تکلیف کے پرمان نکال کر پیش کرتے تھے۔ آخر کار اس شاستراتھ میں فتح آریہ سماج کی ہوئی۔ اور حاضرین پر بڑا اچھا اثر پڑا۔

پنڈت گوری دت شاستری کی طبیعت میں حلیمی اور انکساری بہت زیادہ تھی۔ ہر ایک کی بات کا جواب بڑی نرمی سے دیتے تھے غرضیکہ اُن کی طبیعت میں بالکل نہیں تھا۔ پریم سے سب سے ملتے تھے۔ اور آریہ سماج کے ہر ایک کام کے لئے اُن کا تن من دھن تیار رہتا تھا۔

وہ وہ ہی ادا کرنا ہوگا۔ پراربھنا پتر ہمراہ یکم بیساکھ ۱۹۸۹ مطابق ۱۲ اپریل تک مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل غبب دو دیالیہ بھنڈا کے پتے سے آنے چاہئیں۔

ویدآرمبھ سنسکار

ہمیشہ کی طرح امسال بھی نئے برہمچاریوں کا ویدآرمبھ سنسکار یکم بیساکھ سمت ۱۹۸۹ کو ہوگا۔ اس لئے جو گوروکل شکشا کے پریمی سجن جو اپنے بالک گوروکل میں داخل کرانا چاہیں۔ ۲۰ چیت تک پراربھنا پتر بھیج کر اجازت حاصل کر لیں۔ فیس چھ روپیہ ماہوار ہے۔

(سوامی ویدکا نند ادھشٹھاتا گوروکل بھنڈا)

خط و کتابت میں حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۱)

اندازاً ایک ہزار پرتی ندھی پہنچے اور اُن کو کہا سمجھانے پر جو شاستراتھ کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ بھلایا گیا۔ باقی در شک باہر ٹھہرائے گئے۔ اس سبھا میں مہایان اور ہینیان کمیرڈا ئے دونوں کے اچھے اچھے ویاکھیان ہوئے۔ آدھی رات تک ہیوین سانگ نے مہایان مت کی خصوصیت (وشیشتا) پر ویاکھیان دیا اور موجودہ دیکھنے والوں میں سب کو موقع دیا۔ کہ وہ اس دھرم کے دوش بتلائیں۔ پر تو کسی نے کچھ آکشیپ نہیں کیا۔ مثلاً تیرہ اور موجودہ اشخاص اس کے ویاکھیان کو سن کر بڑے پرسن ہوئے اور پھر سب نمسکار کرتے چلے گئے۔

پانچ دن تک اس مہا سبھا کے اجلاس ہوتے رہے۔ ان میں ہیوین سانگ نے ہینیان مت کو نیچا دکھلایا۔ اس لئے ہینیان کے پیرووں نے اُسے مار ڈالنا چاہا۔ یہ بات راجہ کو معلوم ہو گئی۔ اُس نے اُسی وقت یہ منادی کرا دی کہ جو کوئی ہیوین سانگ کو ہاتھ لگا دے گا۔ اُسے قتل کر دیا جاوے گا۔ جو شخص اس کو بُرا کہیگا۔ اُس کی زبان نکالی جاوے گی۔ وہ نزدان پرش ہے۔ جس شخص کو اس سے گیان حاصل کرنا ہو۔ اُن کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ ہینیان مت کے پیرو نراش ہو کر یہاں سے چلے گئے۔ اور بہت سے مہایان مت کے انویائی بن گئے۔

(باقی آئندہ)

گوروکل بھنڈا کے سماچار

انٹرنس (میٹریکولیشن) کے امتحان کا آسان ذریعہ

(۱) سنسکرت اور ہندی پریمیوں کے لئے گذشتہ تین سال سے یہاں پنجاب یونیورسٹی کی سنسکرت اور ہندی جماعتوں کی پڑھائی ہو رہی ہے۔ گذشتہ سال سنسکرت کی پراگیہ پریکشا میں جس قدر ودیارتھی گئے تھے۔ وہ سب کے سب کامیاب ہو گئے۔ امسال بھی چھ طلباء ہندی رتن میں بیٹھیں گے۔

(۲) یکم بیساکھ سمت ۱۹۸۹ سے مذکورہ بالا امتحان میں کامیاب طلباء کے لئے جو صرف انگریزی لیکر انٹرنس کا امتحان دینا چاہیں۔ گوروکل کی سب جماعتوں سے علیحدہ انٹرنس کلاس کا وبھاگ کھولنا نشچے ہوا ہے۔ اس جماعت میں داخل ہونے والوں کے لئے عمر کی قید نہیں۔ ہر ایک عمر کا طالب علم داخل ہو سکتا ہے

(۳) مذکورہ بالا جماعتوں کے لئے ودیالیہ کی فیس صرف دس روپیہ ماہوار ہوگی۔ اور خوراک اور بورڈنگ فیس قریب پانچ روپیہ کے ہوگی۔ جو ودیارتھی اپنے بھوجن آدی ہاسٹل کا علیحدہ انتظام کرنا چاہیں وہ علیحدہ بھی کر سکتے ہیں انکو صرف دو روپیہ ماہوار سی فیس

دو مشہور چینی سیّاح

ہوین سنگ کو کمار راج اور مہاراجہ شلادتیہ کا نمنترن

سواگت اور پرتشٹھا

سلسلہ کے لئے دیکھو ۲۱ فروری

(از شری بنواری لال جی گورو کل کوروکھشیتر)

جب کمار راج کو معلوم ہوا کہ چین نیش سے بھکشو ہوین سنگ
بڑے سنّد دان اور ... بھارت ورش میں آیا ہوا ہے۔ تب اسے اس کے
درشن کی بڑی خواہش پیدا ہوئی۔ اس نے ہوین
سنگ کے پاس ایک دوت (قاصد) بھیجا۔ اور اس
کے آنے سے پہلے ہوین سنگ کے پاس ایک نر
گرنتھی (جین) آیا۔ ہوین سنگ کو معلوم تھا۔ کہ
وہ بھارت کے انریائی جوتش ودیا کے اچھے گیاتا ہوتے
ہیں۔ اس نے نر گرنتھی سے پوچھا۔ کہ میں چین دیش
کا واسی ہوں۔ اب اپنے دیش کو واپس جانا چاہتا
ہوں۔ پرنتو مجھے معلوم نہیں۔ کہ میرے لئے
راستہ آرام دہ ہے یا نہیں؟ میں یہ بھی نہیں
جانتا۔ کہ مجھے ٹھہرنا چاہئے۔ یا چل دینا چاہئے
مجھے اپنی عمر کا بھی گیان نہیں ہے۔ اس لئے آپ
سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ میرے جنم پھل کو بتلا
کر آپ میرے اس سندیہہ کو دور کریں ؛

اس جوتشی نے ایک پتھر کے ٹکڑے سے
دھرتی پر ایک چکر بنایا۔ اور جتلایا۔ کہ ابھی تیرے
جیون کے دس برس باقی ہیں۔ پھر ہوین سنگ
نے کہا میں اپنے دیش کو واپس جانا چاہتا ہوں۔
معلوم نہیں۔ کہ مجھے کامیابی ہوگی یا نہیں؟
جوتشی نے کہا کہ کمار راج اور شلادتیہ تمہیں پہنچانے
کے لئے سب پربندھ کر دیں گے۔ اور تم بغیر
تکلیف کے اپنے دیش میں پہنچ جاؤ گے۔ ہوین
سنگ نے کہا کہ میں نے تو ابھی تک ان میں سے
کسی راجا کو بھی نہیں دیکھا۔ بھلا وہ کیونکر میری
مدد کریں گے۔ جوتشی نے اُتر دیا۔ کہ راج کمار
نے تمہیں اپنے پاس بلانے کے لئے ایک دوت
بھیجا ہے۔ جو دو تین دن میں آ جاویگا۔ ایسی
شلادتیہ کا بھی دوت تیرے پاس آوے گا۔
نر گرنتھی جوتشی وہاں سے چلا گیا۔ اور ہوین
سنگ پستک پاٹھ اور مورتیوں کے جمع کرنے
میں لگ گیا ؛

جب بودھ جاریوں کو معلوم ہوا کہ ہوین سنگ
واپس جانے والا ہے۔ تب ان کو سخت رنج ہوا۔
وہ کہنے لگے۔ اے مہاتما! اب تم یہاں سے نہ
جاؤ۔ اگرچہ بھارت بھومی میں بدھ دیو نہیں رہے
مگر ان کے نشان ابھی تک موجود ہیں۔ ان کے
درشن اور پوجن سے ادھک سکھ کہاں مل سکتا
ہے۔ چین بھارت ورش سے اچھا دیش نہیں ہے

وہاں بدھ دیو بھی جنم نہیں لیتے۔ پھر تم
یہاں سے کیوں جاتے ہو؟

ہوین سنگ نے جواب دیا۔ کہ بدھ دیو
کا اُپدیش یہ ہے۔ کہ جو باتر ان کے اُپدیش سے
لابھ اُٹھا چکیں اس لئے جنہوں نے ستیہ دھرم
کو پا لیا ہے۔ انہیں چاہئے کہ اس کا پرچار
کریں۔ چین میں دھرم کی پرتشٹھا ہے۔ راجہ
اور پجاری دونوں ہی ست دھرم کے انویائی
ہیں۔ یہاں ماتا پتا پریم کے سوروپ ہیں۔
وہاں کی سنتان آگیا کاری ہے۔ وہاں بیتی
اور نیائے کی عزت ہے وہاں ستیہ کو سرشریشٹھ
ستھان دیا جاتا ہے۔ ساماجک نیم بھی وہاں کے
بہت اُدار ہیں۔ وہاں گیان اور ودیا کا سر چشمہ
بہتا ہے۔ وہ تینوں لوکوں کے گیان کے ابھیاسک
ہیں وہ گگن ودیا کے پنڈت ہیں۔ وہ مہایان پنتھ
اور بدھ دھرم کی دل سے عزت
کرتے ہیں۔ ان کے آچرن شدھ اور سرشریشٹھ
ہیں۔ اس لئے میں اپنے دیش میں ضرور ہی
جاؤنگا۔ اور وہاں اس شدھ اور سرشریشٹھ
دھرم کا پرچار کرونگا۔

ہوین سنگ کہتا ہے کہ جس طرح سورج
پورب سے اُدے ہو کر پچھم کو جاتا ہے۔
اسی طرح میں بھارت ورش سے چین کو جاؤنگا

جس طرح سورج اندھکار کو نشٹ کرتا ہے۔ اسی
طرح دھرم گیان سے وہاں کے اندھکار کو نشٹ
کرونگا ؛

جب شیل بھدر (بدھ پجاری) کو ہوین سنگ
کے واپس جانے کا حال معلوم ہوا۔ تب اس نے
اس سے اس کا سبب پوچھا۔ ہوین سنگ نے
جواب میں کہا۔ میں اس دیش کی عزت کرتا ہوں
کیونکہ یہ بدھ دیو کا جنم ستھان ہے۔ مگر میرے
دیش واسیوں کے لئے بھی میرا کچھ فرض ہے۔
میں یہاں دھرم گرنتھوں کی کھوج میں آیا تھا اب
یہاں کا کام ختم ہو چکا ہے۔ میں نے یہاں کے
سب تیرتھوں کے درشن کئے۔ اب میں اپنے دیش
واسیوں میں دھرم کا پرچار کرونگا۔ جس سے وہ
لوگ بھی لابھ اٹھا دیں۔ بس یہی میرا اُدیش ہے
اور اسی لئے میں یہاں سے جاتا ہوں ؛
شیل بھدر نے کہا۔ کہ تمہارے اُدیش کو سنکر

مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے۔ تمہارے
وچار بدھ ستو کے سمان ہیں۔ میں آگیا دیتا ہوں
کہ تمہاری یاترا کا مناسب انتظام کیا جاوے۔
اور تمہیں کوئی نہ روکے ؛

اس کے بعد ہوین سنگ اپنے مکان پر چلا
گیا۔ دو دن کے بعد اس کے پاس کمار راج کا دوت
آیا۔ مگر شیل بھدر نے کہلا دیا۔ کہ ہم پہلے ہی نشچیہ
کر چکے ہیں۔ کہ وہ شلادتیہ کے پاس جاوے۔
اور وہاں ہین یان ست کے پنڈتوں سے شاستر
ارتھ کرے۔ اور وہاں سے اپنے دیش کو واپس
چلا جاوے۔ اس لئے وہ کمار راج کے ہاں نہیں
جا سکتا۔ راجہ نے پھر دوت بھیجا۔ کہ کرپا کر کے
میری پرارتھنا کو نامنظور نہ کریں۔ جس طرح ہو سکے
ہوین سنگ کو میرے پاس بھیج دیویں ؛
شیل بھدر نے اس پرارتھنا کو بھی نامنظور
کر دیا۔ اس پر کمار راج کو بڑا غصہ آیا۔ اس نے
ہوین سنگ اور شیل بھدر کے نام پتر لکھا۔
کہ میں بدھ دھرم کے سدھانتوں کو اچھی طرح
نہیں سمجھا ہوں۔ ہوین سنگ کو یہاں بلانے کا
میرا یہی اُدیش ہے۔ کہ میں دھرم کی پراپتی کروں
مگر افسوس ہے کہ تم نے میری پرارتھنا نامنظور
کر دی۔ کیا تم سب کو اندھکار میں ہی رکھنا چاہتے
ہو؟ اگر تم نے اب بھی میری پرارتھنا پر دھیان
نہ دیا۔ تو مجھے نالندہ کے وشو ودیالیہ پر دھاوا
کر کے اسے برباد کرنا پڑے گا۔ سسنک راجہ کی
طرح مجھ میں بھی تمہاری سنستھاؤں کے برباد کر
دینے کی طاقت ہے۔ میرے ارادہ کو اٹل سمجھو۔ اب
تم خود ہی سوچ سکتے ہو۔ کہ تمہیں کیا کرنا چاہئے
خط کو ختم کرتے ہی شیل بھدر نے ہوین سنگ
سے کہا۔ کہ کمار راج کمزور طبیعت کا اور بدھ دھن
یکت منش ہے۔ اس کے ملک میں بدھ دھرم
کی حسب خواہش اُنتی نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے
وہ تم کو بلا رہا ہے۔ تمہاری کیرتی سن کر اس
کا دل تمہیں دیکھنے کو بہت چاہتا ہے۔ تم بدھ
کے انویائیوں میں اس لئے دکھشت ہوئے ہو
کہ سنسار کی سیوا کرو۔ اس اُدیش کی پورتی کا یہ
اچھا موقع ہے۔ اگر راجہ کا دل بدھ دھرم
کو قبول کرے گا۔ تو پرجا بہت جلد ستیہ
مارگ پر آ جاوے گی۔ اس لئے تم وہاں جاؤ۔
تمہارے وہاں نہ جانے سے لوگ اگیان میں
پڑے رہیں گے ؛

ہوین سنگ شیل بھدر سے رخصت ہو کر
کمار راج کے پاس گیا۔ راجہ نے اس کا بڑی دھوم
دھام سے سواگت کیا۔ اس کا خوب ستکار کیا گیا
ایک مہینہ ہو گیا۔ دھرم کی شکشا بھی دی جانے
لگی ؛

اتنے میں راجہ شلادتیہ دیش درشن نریش
کو اور گنگ اپودھیا کو فتح کر کے اپنی راجدھانی

میں واپس آیا۔ جب اس نے سنا۔ کہ ہوین سنگ
کمار راج کا اتھتی ہے۔ تب تو اسے بڑا تعجب
ہوا۔ کیونکہ اس نے بھی ایک دوت اس کے بلانے
کو بھیجا تھا۔ اسی وقت کمار راج کے پاس دوت
بھیجا۔ کمار راج نے جواب میں کہلا بھیجا۔ کہ راجہ
میرا سر مانگ سکتا ہے۔ مگر ہوین سنگ کو نہیں
بلا سکتا۔ یہ سنکر شلادتیہ نے پھر دوت بھیجا
کہ اچھا جاؤ راجہ کا سر لے آؤ۔ اب تو کمار
راج گھبرایا۔ تیس ہزار کشتیوں میں بیس ہزار
ہاتھیوں کی سینا اور ہوین سنگ کو ساتھ لے
کر وہ راجہ شلادتیہ کی راجدھانی کی طرف چلا۔
جب وہ کجور گری دیش میں آ گئے۔ تب شلادتیہ
نے ان کے آنے کا سماچار سنا۔ وہ بہت خوش
ہوا۔ اور اس سے ملنے کے لئے آگے بڑھا ؛

یہاں شلادتیہ نے راج ادھکاریوں کی معیت
ہوین سنگ سے ملا اور ساشٹانگ پرنام کیا اور
پشپ ورشا کی۔ اور پوچھا کہ میں نے آپ کو پہلے بلایا
تھا۔ آپ کیوں نہیں آئے؟ ہوین سانگ نے
جواب دیا۔ کہ میں شکشا پراپت کرنے کے لئے آیا
ہوں۔ جب آپ کا دوت آیا تھا۔ تب میں یوگ
بھومی شاستر پڑھ رہا تھا۔ اس لئے آپ کی آگیا
کا پالن نہ کر سکا۔ پھر اس نے پوچھا۔ کہ کیا آپ
چین سے آئے ہیں؟ وہاں کے راجہ کا کچھ حال
بتلائیے۔ ہوین سنگ نے کہا۔ کہ ہاں میں چین
کا واسی ہوں۔ اس نے راجہ کی بہت پرشنسا
کی۔ سبھا برخاست ہوئی اور مہاراج شلادتیہ نے
دوسرے دن آنے کا بچن دیا ؛

پرات کال ہی مہاراج شلادتیہ کا دوت آیا اور
ہوین سنگ کو اپنے راجہ کے محل میں لے گیا۔ راجہ
نے اس کا اچھا سواگت کیا۔ ایک بھوج اس کے
آگیکش میں دیا۔ پھر اس نے ہوین سنگ سے کہا کہ
میں وہ شاستر دیکھنا چاہتا ہوں۔ جسے آپ نے
ہین یان (हीन यान) مت کے کھنڈن
میں لکھا ہے۔ اس نے
وہ پستک اس کے حوالہ کر دی اور راجہ اسے دیکھ
کر بہت پرسن ہوا اور کہنے لگا یہ پستک بہت اچھی
ہے۔ راجہ کی بہن نے جو خود بھی پنڈتا تھی۔ اس کی
بڑی تعریف کی ؛

اس کے بعد مہاراجہ شلادتیہ نے ایک دھرم سبھا
امنترت کی۔ جس میں مہایان اور ہین یان مت کے
کے ودوان شاستری۔ براہمن نرگرنتھی سب
جمع ہوئے ان کی تعداد اندازاً پانچ ہزار تھی۔
ان کے علاوہ ۱۸ ملکوں کے راجے بھی اس مہاسبھا
میں شریک ہوئے تھے۔ مرجود پنڈتوں میں سے
مہاراج شلادتیہ نے نالندہ کے آئے ہوئے مہا
یان پنتھ کے ایک ہزار پنڈت۔ پانچ سو مختلف
سمپردائے کے اور مختلف ملکوں کے آئے ہوئے

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۲۰ کالم ...)

راہ گیر

دن چھپنے میں اب تھوڑا وقت تھا۔ خشک ٹیلوں کی گرم ریت ٹھنڈی ہونے لگی تھی۔ دن بھر کے نکلے ہوئے پرندے اب رین بسیرے کے لئے واپس گھونسلوں کو آنے کی تیاریوں میں تھے درختوں کا سایہ شیطان کی آنت کی طرح لمبا ہی ہوتا جاتا تھا۔ ایسے وقت پر ریوسا کے راج مندر میں ایک شتر سوار راہگیر آن نکلا مندر بڑا عالیشان تھا۔ دیکھنے میں وہ قلعہ تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ راج محلوں کا شہر آباد ہے۔ باہر کے چوک میں گھوڑوں کے اصطبل۔ اونٹوں کے کھونٹے۔ گوؤں کے سھان اور بیلوں کی شالا بنی ہوئی تھیں۔ وہیں ان کے گھاس پھوس یا چارہ دانہ کا انتظام تھا۔ اور پاس ہی ملازموں کے گھر پانی کے چوبچے اور کوئیں وغیرہ بنے تھے۔ بیرونی چوک میں راج مندر کے ایسے رنگ ڈھنگ کو دیکھ کر راہگیر دنگ رہ گیا۔ اس نے خیال کیا۔ کہ جس طرح کی مندر کی بیرونی سج دھج سے اس کی شان معلوم ہوتی ہے ہوسکتا ہے۔ اسی طرح اس کی اندر کی شان بھی ویسی ہی دکھائی دے۔ اور یہاں مسافروں کے آرام کے سامان بھی اچھے ملیں۔ اسی طرح کے سلسلہ خیالات میں مستغرق راہگیر نے مندر کے پہلے چوک سے گذر کر دوسرے میں قدم رکھا اور اونٹ کو ایک کونہ میں کھڑا کر کے باندھ دیا؛

وہ اس خیال میں تھا۔ کہ کہیں کوئی موقعہ کا مکان ملے۔ تو سامان اتار کر ڈیرہ لگاؤں۔ اتنے میں مندر کے ایک ملازم نے آکر کہا۔ آپ ایسے کہاں کے بڑے سلاٹ بن کے آئے۔ جو بغیر پوچھے اونٹ کو یہاں لاکر کھڑا کر دیا۔ یہاں چلتے راہگیروں کو اس طرح اندر چلے آنے کی اجازت نہیں؛

راہگیر بڑا سہن شیل اور گمبھیر تھا۔ اس نے عاجزی سے عرض کیا کہ میں راجہ کا پروانے کے لئے گاؤں جا رہا ہوں۔ گاؤں ابھی دس کوس کے فاصلہ پر ہے۔ اور دن چھپنے کو آگیا ہے مہربانی کریں اور رات گذارنے کی جگہ دے دیں۔ میں علی الصبح ہی چلا جاؤں گا؛

ملازم نے اس درخواست پر کوئی دھیان نہ دیا۔ اونٹ کی نکیل پکڑ کر اسے وہاں سے باہر کر دیا۔ اور ایک دو روکھی باتیں سنا کر دوسری طرف چلا گیا؛

راہگیر نے سوچا جہاں بیٹھنے کو ہی جگہ نہیں۔ وہاں مہمان نوازی کا تو اور بھی برا حال ہوگا۔ پھر بھی جانچ ضرور کرنی چاہئے یہ سوچ کر باہر کے چوک کی ایک سنسان کوٹھڑی میں ڈیرا لگایا اور اونٹ کو کھونٹے سے باندھ چارہ ڈال دیا؛

(۲)

راجپوتانہ میں ریوسا کسی وقت بڑا نامی گرامی اور مشہور شہر تھا دہاں تک دور دور سے اس کی گدی مہیسر دائیوں میں اونچی مانی جاتی تھی اس گدی کے مہنت بھی معمولی مہنت نہ ہوتے تھے۔ وہ بڑے پرتشٹھت اور سینکڑوں چیلوں کے پوجنیہ ہوتے تھے۔ جے پور راجیہ کی طرف سے اس مندر کے لئے بارہ گاؤں کی جاگیر تھی۔ جس کی سالانہ آمدنی سے وہ مندر خالی مندر ہی نہ تھا۔ بلکہ بڑے ٹھاٹھ باٹھ کی جاگیر تھی۔ اور وہ دھرم کرم پروپکار اور ستکار کا نمونہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن وقت کسی کو ہمیشہ یکساں نہیں رہنے دیتا شکل ہی بدل دیتا ہے۔ جن دنوں کا تذکرہ راہگیر ریوسا گیا تھا اس دنوں اس کا مہنت رگھوبیر داس تھا۔ اس کی ناقابلیت اور بدچلنی کی باتیں دور دور تک پہنچی ہوئی تھیں۔ وہ بارہ دیہات کی ساری آمدنی سے گلچھرے اڑاتا تھا۔ دیا، دھرم یا دان وغیرہ کا اس نے اس جگہ نام بھی نہیں رہنے دیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ پریم آنند میں نہیں۔ اس کا من وشے آنند میں ہی لگتا تھا۔ وہ مندر کی سنبھال اور پوجا کی جگہ اپنے محل کی سجاوٹ اور پیٹ پوجا اور نشہ واسنا کا زیادہ دھیان رکھتا تھا۔ ہمارے راہگیر کو ایسے مہنت کی سنی ہوئی مہما پر یقین نہ ہوا۔ اس نے آنکھوں دیکھ کر جانچ کرنے کا فیصلہ کیا؛

شام کا وقت تھا۔ گھروں میں چراغ جل چکے تھے۔ چھوٹے چھوٹے مندروں کی آرتی بھی شروع ہو گئی تھی۔ بہت سے سداچاری اشخاص سائینگ کی سندھیا کی سماپتی کر چکے تھے اور کئی ایک بھگت سادھوؤں کی ٹولیوں میں سندھیا کی آرتی کے گھڑیال بج چکے تھے۔ لیکن ریوسا کے راج مندر میں سندھیا کے کرتیوں کا آرمبھ بھی نہ ہوا تھا۔ اس لئے راہگیر کے دل میں کئی قسم کے خیالات کا سلسلہ شروع ہو کر لمبا ہو گیا؛

(۳)

راہگیر نے اپنی معمولی پوشاک بدل کر ایک غریب آدمی کا بھیس بدل لیا۔ اور مندر کے اندر ایک پرم بھگت کی طرح کھڑا ہو گیا۔ جہاں ایک ٹمٹماتے ہوئے دیپک کی ایسی ہلکی سی روشنی ہو رہی تھی۔ کہ مورتی بھی اچھی طرح نظر نہ آسکتی تھی۔ آرتی کے لئے وہاں اکیلا پوجاری تھا۔ جس کے بائیں ہاتھ میں گھنٹی اور دائیں میں دھوپ بتی تھی۔ اور درشکوں کی بھیڑ تھی۔ نہ جھنجھار کی آواز اور نہ نقارے پر چوٹ۔ اکیلے پجاری نے گھنٹی بجا کر سندھیا کی آرتی کا فرض پورا کیا؛

(۴)

راہگیر بڑا بھگت تھا۔ اس نے چپکے سے ایک مہر مندر کی بھینٹ چڑھا دی۔ اور پانچ روپیہ پجاری کے ارپن کئے۔ پجاری بیچارا بہت دنوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے دل میں اپنی کہنے اور دوسروں کی سننے کی بڑی خواہش تھی۔ الفاظ سے اس راہگیر کے آجانے سے اور پیٹ پوجا کی باتیں پوچھنے سے پجاری کو اپنے دل کا بخار نکالنے کا خوب موقعہ ملا۔ اس نے کہا۔ مہاراج کچھ نہ پوچھئے۔ یہاں تو مندر کی مان مریادا کا سمجھو خاتمہ ہی ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے۔ مہنت جی کے آرام کے لئے ہوتا ہے۔ ٹھاکر جی کے لئے میں اکیلا ایک آدمی ہوں۔ اور مہنت جی کے لئے پچاسوں آدمی موجود رہتے ہیں۔ یہاں تیل کا ایک دیپک بھی تھوڑی دیر کے لئے جلایا جاتا ہے۔ پر مہنت جی کے محلوں میں ایک گھی کا دیپک دو تیل کے دیپک تین۔ موم بتی کے جھاڑ اور چار لال ٹین ساری رات جلا کرتے ہیں۔ پرانہ کی پوجا کے وقت ایک آدمی اور آجاتا ہے۔ بال بھوگ میں صرف دو بتاشے ملتے ہیں۔ دوپہر کے بھوگ میں جو کی دو روٹیاں چار پھلکے گیہوں کے ایک سبزی اور بس۔ سندھیا کو دو پراٹھے اور آچار کا بھوگ کافی سمجھا جاتا ہے۔ آخر دوپہر کے بھوجن کی چیزیں ہم دو نوکر اور رات کی مجھا کھیلے کر لی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ دو من اناج ماہواری اور جاڑے کے دنوں میں پانچ سیر روئی بھی ملتی ہے۔ بس عام طور پر یہی اس مندر کا خرچ ہے۔ جتنے تیوہار آتے ہیں۔ ان پر کوئی خاص انتظام نہیں دکھایا جاتا۔ البتہ مہنت جی کی سالگرہ کے دن خوب چہل پہل ہوتی ہے۔ اس میں کئی قسم کے کچے اور پکے بھوجن پدارتھ بنائے جاتے ہیں۔ اور تمام چیلے چیلیوں اور کرپا پاتروں کو خوب پرشاد ملتا ہے۔ اس دن میں بھی ایک ایک پتل زیادہ ملتی ہے۔ یہاں باغ باغیچہ پھل پھول اور میوہ مٹھائی سب کچھ ہے۔ یہ سب مہنت جی کے لئے ہے؛

راہگیر نے یہ سب باتیں دھیان سے سنیں۔ اور اس کا اظہار کر کے مہنت جی کے محلوں کو دیکھنے کی خواہش کی پر پجاری جی نے پرکرما میں لے جا کر ایک کھڑکی کی راہ سے مہنت جی کا محل دکھا دیا۔ اور کسی قسم کی روشنی یا کسی قسم کی کھڑاہٹ نہ ہونے دی؛

(۵)

مہنت جی کے محل دیراگیوں کی کٹیا نہ تھی۔ وہ امیروں کے گھروں کی طرح سجا ہوا تھا۔ اس میں آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی روشنی کا ہر جگہ پرکاش تھا۔ اس کی دیواروں پر چاندی سونے کے چوکھٹوں میں کئی ایک سلف پینج اور ہاتھ کی رنگین تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ کمرے میں ایرانی قالین اور فرش میں مونگیا ریزی کا چمکتا ہوا چندوا لٹک رہا تھا۔ محل کے ایک کونہ میں آرام کرسی اور مخمل مڑھا ہوا پلنگ اور دوسرے میں بڑا ایک ذاتی پوشاک اور کتابوں کا ایک بستہ رکھا تھا۔ درمیان میں مہنت جی کا آسن اور آس پاس دوسرے لوگوں کی محفل جمی ہوئی تھی۔ پھر پنکھے اور پیچھے کا انتظام بھی خوب تھا اور اس کے باہر گرمی کے موسم میں آرام کرنے کے انتظامات رہے تھے؛

مہنت جی کے بھوجن کرنے کا وقت ہوا۔ ایک چوکی پر چاندی کے تھال میں کئی قسم کے کھانے پروسے گئے پاس ہی چاندی کی جو کیوں پر رکابیوں میں بھی انہیں چیزوں کو الگ پروسا گیا مہنت جی نے اور ان کے کچھ منظور نظروں نے جی بھر کر بھوجن کیا اور پان کھا کر اس کام سے فارغ ہوئے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس سمے راگ رنگ اور بھگت بھگتیوں کے ہنسی مذاق کی چیت سے بھی خوب سمہ بندھا ہوا تھا؛

راہگیر نے یہ تمام نظارہ اسی کھڑکی سے دیکھا۔ اور گھنٹوں تک اپنے کھڑے رہنے کا کسی کو پتہ نہ ہونے دیا۔ آخر وہ چپ چاپ باہر آکر اپنی کوٹھڑی کے چبوترے پر سو گیا۔ اور جو لیلا دیکھی تھی اس کی یاد میں ساری رات کروٹیں بدل کر گذار دی۔ اسے بار بار اس بات کا خیال آتا۔ کہ ریوسا جیسے سینکڑوں کی اس لئے کی گئی تھی۔ کہ ان کے ذریعہ کئی ایک سادھو سنتوں کا مستی دور کا اور کئی بھوکے پیاسے غریب اپاہجوں کا پالن پوشن ہو گا موقعہ پر ریاست کو بھی یہ مدد دیں گے۔ لیکن یہاں تو بات اور ہے۔ پرمارتھ کے بدلے سوارتھ اور اپکار کے بدلے یہ پاپ استھان پاپ کا اڈا بن رہا ہے۔ ریاست کے راہگیر کی بات یا خدمت گذاری تو رہی الگ اٹھا یہ ان کو تنگ کرتے ہیں۔ جہاں اتتھی کا آدر نہیں۔ بھوکے کو بھوجن اور پیاسے کو پانی نہیں۔ وہاں بارہ بارہ دیہات کی جاگیر کی کیا ضرورت ہے وہاں سے وہ خود بگڑ رہے ہیں۔ اور بھگوان کی مہما کو گھٹاتے ہیں جلد ہی اس کی جاگیر ضبط کر کے ایسے درآچاریوں کو سزا دینی چاہئے؛

(۶)

صبح کا وقت تھا۔ پو پھٹ چکی تھی۔ صبح کی لالی آسمان پر چھا

...لے بھی
...جی تھی۔ پرنتا رہتی پر نمدل سے بھی ... کر دیا تھا۔ اور راہ ... ہونے کا اعلان کر دیا تھا ... جکے تھے۔ ایسے ہی ... سفر کو ملتوی ... راہگیر نار ڈے کے ... دلوانے کا چلا ... سے ... پر بیکار ... آنند ... سیمان ... خوب شہرت پیدا کر بیٹھا تھا۔ مندر کے ... آنے ہی راہگیر کو دو سادھوؤں نے آ گھیرا ... اور آیا۔ کمرے میں سامان رکھوا ... لیا۔ اور ... ڈال دیا۔ مندر بہت بڑا نہ ... تو بھی اس میں آنے والے ... سادھو سنت اور مسافر آرام سے رہ ... پندرہ بیس سادھوؤں کا تو وہاں ... رہتا تھا۔ ان میں سے کسی کے ... پوجا۔ کسی کے ذمہ رسوئی۔ کسی کے ... اور کسی کے ذمہ آنا مانگنے ... مہمان نوازی ... اس طرح وہاں کے سب کام بڑی اچھی ... تھے۔ کسی کام میں کسی قسم کی کوئی ... نہ ہوتی۔ دوپہر کا وقت آن پہنچا ... کی چھت کے اوپر سے نقارہ کی آواز ... ہی اندر ... کے بھوکے پیاسے مندر ... اندر آن اکٹھے ہوئے۔ سب کو ایک پنکتی ... بٹھا یا گیا۔ ان میں مندر کے مہنت تک ... تھے۔ انہیں میں راہگیر کو بھی ایک جگہ ... دیا گیا۔ سب کو ایک جیسی کھچڑی تقسیم کی ... اور دو دو پیسے بھی ... اور ایک ایک دونا ... کا دینے کر کھانا شروع کرا دیا گیا۔ سب ... پریم سے پرساد پا کر سنتوش ہو گئے ... اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ اسی طرح ... کر سب لوگوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور جو ... بچا وہ گؤوں کو کھلا دیا گیا۔

(۷)

اس قسم کی باعزت مہمان نوازی دیکھ کر راہگیر دل ہی دل میں بڑا مسرور ہوا اور اس نے نارڈ استھان کے سنچالکوں کے لئے اپنا انوراگ پرگٹ کیا۔ اس نے مندر کے مہنت سے پوچھا۔ کہ یہاں مندر کے خرچ کی کیا پرسبندھ ہے۔ یہاں کا خرچ کس طرح چلتا ہے۔ جواب میں مہنت جی نے کہا:۔

سیوا پوجا اور مہمان نوازی کا ڈھنگ تو آپ نے آج دیکھا۔ اسی طرح ہمیشہ ہوتا ہے اور خرچ اس کام دھینو (آٹا مانگنے کی جھولی) سے چلایا جاتا ہے۔ دس پانچ گائیں رکھی ہیں جن سے دودھ دہی اور گھی کا کام چل جاتا ہے جب سادھو سنت یا دوسرے مسافر زیادہ آ جاتے ہیں۔ تو ایک جھولی اور چھوڑ دی جاتی ہے۔

یہ سنکر راہگیر نے دل میں وچار کیا۔ کہ یہاں آمدنی تو ایک پیسے کی نہیں۔ پر خرچ سینکڑوں روپے سالانہ کا ہے۔ اس لئے ریاست کی طرف سے یہاں امداد دی جانی چاہئے۔

راہگیر پچھلی رات نہ سویا تھا۔ اس لئے لیٹتے ہی اسے نیند آ گئی اور رات بھر خوب آرام سے سویا۔

پربھات ہوتے ہی راہگیر نے اپنی راہ لی اور جاتے وقت نظامت سے نام کا ایک رقعہ نارڈ کے مہنت کو اسے سپرد دینے کے لئے دے گیا۔ تھوڑے ہی دن بعد رقعہ کے اس جگہ پہنچنے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ راہگیر خود ہی پور نریش مہاراجہ رام سنگھ تھے۔ جنہوں نے اس رقعہ میں نارڈ استھان کو دو اسامیوں کی جاگیر ضبط کرنے اور نارڈ سے کے لئے ہمیشہ دو روپیہ روزانہ دیتے رہنے کا حکم دیا تھا۔ اور اس پر اپنے نام کی انگوٹھی کی مہر ثبت کر دی تھی۔

بہکی بہکی باتیں

ٹمٹکارا کے سلسلہ میں سوتراتری کو بالک مول شنکر کو شیوپنڈی پر چوہے کی کلیلوں کے جو پدھ ہدایت ہوئی۔ وہ اتنا مشہور ہے۔ کہ اس سے کسی نے چاہے تشکیل کو انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن پونا کے بلوغ کو بہکی بہکی باتیں کرنے کا مرض جو شمیرا سے ہے سے اس گھٹنا سے ہی انکار ہے۔ اس انکار کے حق میں ایک پورانک بیہودگی نے اپنے شونمبر میں ذیل کی بے تکی ہانکی ہیں۔

(۱) برتی لوگ دن بھر کے بھوکے ہوتے ہیں۔ بھوکے کو نیند کم آتی ہے۔

(۲) شوراتری کی رات کو جاگتے رہنے کا مہاتم ہے۔ اس لئے لوگ جاگتے رہنے کی خاص کوشش کرتے ہیں۔

(۳) پوجن وید منتروں سے کیا جاتا ہے۔ جو اونچی آواز سے گائے جاتے ہیں۔

(۴) پوجن میں کبھی شہد کبھی دودھ۔ کبھی دہی کبھی گنگا جل شولنگ پر چڑھانا ہوتا ہے۔

(۵) کبھی گنگیہ پتر۔ کبھی کیلا۔ کبھی چاول کبھی پھول چڑھائے ہوتے ہیں۔ پوجا کرنے والے نچلے نہیں بیٹھتے۔ کہ سستی سے نیند نہ آ جائے۔

(۶) ہر وقت گھڑیال گھنٹے بھی بجتے رہتے ہیں۔ اس لئے نیند آ نہیں سکتی۔

(۷) پوجن ساری رات یعنی چاروں پہر کا ہوتا ہے۔ اس لئے بھی کوئی پجاری سو نہیں سکتا۔

(۸) بڑے بوڑھوں کو پہلے نیند کم آیا کرتی ہے۔ بچے بہت سوتے ہیں۔ اس لئے یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ بزرگ تو سو گئے۔ لیکن بچہ مول شنکر جاگتا رہا۔

(۹) چوہا بڑا محتاط اور چوکنا جانور ہے۔ اس کے کان بلے سے بھی زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ ذرا سی آواز سے بھی بھاگ اٹھتا ہے۔

(۱۰) گھنٹے گھڑیال بجنے وید منتروں کے گانے آدمیوں کی بات چیت کے وقت چوہا پاس تک نہیں پھٹکتا۔

(۱۱) لڑکے فطرتاً چنچل مزاج ہوتے ہیں اس لئے اگر مول شنکر جاگتا تھا۔ تو چوہے نے اسے نظر انداز کیوں کیا؟

(۱۲) شولنگ۔ جلہری اور جلہری کے اندر کا سیاہ مقام ہر ایک شوالہ میں پختہ بنا ہوا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہاں پانی بکثرت چڑھایا جاتا ہے۔ اس لئے چوہا وہاں بل نہیں بنا سکتا۔ ضرور ہے۔ کہ چوہا آیا۔ تو دور سے آیا ہوگا۔

(۱۳) لیکن دور سے آنے والا چوہا مول شنکر کو بیٹھے دیکھ کر آ نہیں سکتا۔ جب تک کہ مول شنکر خفتہ یا بحالت غنودگی نہ ہو۔

(۱۴) اگر مول شنکر خود سو گیا۔ تو خفتہ بچے کی بات کا کیا اعتبار۔ اس نے چوہا دیکھا یا سوتے ... میں اسے (نیم خوابی میں) چوہا نظر آیا۔

اس لئے ان میں سے کوئی بات بھی قابل اعتبار نہیں۔ سب کا سو جانا۔ اکیلے بچے کا جاگتے رہنا اور پھر اس کی بیداری میں چوہے کا آنا اور بے خوف چاول کھانا سب ہی غلط ہے۔

بیہودگی نے یہ دلائل دی ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی دلیل کا نام دینا لفظ دلیل کی تذلیل ہے۔ یہ دلائل اپنا آپ ہیں۔ اس لئے کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(بقیہ مضمون صہ ۱۴)

لگتا ہے۔ اور کمزور ہو کر گرند دور کرتا ہے۔ وہ انسان مہا تور کہلاتا ہے۔

شرمیمان جی! ان وید منتروں کے آدھار پر ستیارتھ پرکاش پر اعتراض کرنے سے پہلے ذرا اپنے گھر کی طرف نظر ڈال لیتے۔ تو منتروں کا صحیح مفہوم خود بخود آپ کی سمجھ میں آ جاتا۔ لیکن آپ کو سچائی سے کیا غرض۔ آپ کا یہ تو دھرم ہے۔ کہ خواہ کچھ ہو ستیارتھ پرکاش پر اعتراض ضرور کرنا ہے۔ اور یہی آج کل کا سناتن دھرم ہے۔

پرکاش کے گورو کل نمبر

آپ نے اپنا آرڈر ابھی تک نہیں بھیجا۔ تو جلدی ڈاک سے بھیجدیں۔ ورنہ گوروکل نمبر کا ملنا مشکل ہوگا (منیجر)

ستیارتھ پرکاش کی ویدانو کولتا

پتر پریورتن کا سدھانت

بجواب پنڈت گوراندتہ مل

(از پنڈت وشوناتھ جی اُپدیشک)

پورانک اخبار "آستک" کی یکم مارچ کی اشاعت میں پنڈت گورانداتا مل کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں ستیارتھ پرکاش میں لکھے ورن پریوستھا کے سدھانت میں سنتان پربرتی کے وچار کو وید کے خلاف ثابت کرنے کی فضول کوشش کی گئی ہے۔ ویسے تو اگر کوئی وِدوان آریہ سماج کے سدھانتوں کے برخلاف قلم اٹھائے تو ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے ستیہ استیہ کے نرنے کا موقع ملتا ہے۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ اس طرح کی مذہبی نکتہ چینی سے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ سچائی کے نزدیک آ رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض نکتہ چینوں کی نکتہ چینی ستیہ استیہ کے اونچے مقصد سے نہیں ہوتی۔ اپنا اُلو سیدھا کرنا ان کا مقصد ہوتا ہے لیکن جب ان کی قلعی کھلتی ہے۔ تو وہ آریہ سماج کے سر جھگڑے کا الزام لگا کر معاملہ کا رُخ بدلنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔ یعنی متعصب اور خودغرض لوگ ہی اس قسم کا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ آریہ مدعان اس قسم کے اوچھے ہتھیاروں کا استعمال جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن پنڈت گورانداتا مل نے اپنی اس جبلی عادت کو پورا کرنے کے لئے سب سے پہلے آنند کا پورا ایک کالم گالیوں سے سیاہ کیا ہے۔ آپ کے مضمون کے الفاظ ملاحظہ کیجئے:-

"انیسویں صدی کے مہرشی سوامی دیانند اندھ گورو ورجانند سے ودیا حاصل کرنے کے کارن اپنے (پر دمیہ) اندھے ہی ہو گئے:"

اگر ان کا جواب ایسے ہی الفاظ میں دیا جاوے تو اس کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن الٹا ہی جواب دے کر ہم اپنے آپ اور آریہ سماج کو کلنکت نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے صرف اصلی اعتراض کا جواب پاٹھکوں کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ گالیوں کو سن کر تو مورکھ خواہ واہ واہ کرنے لگیں۔ لیکن بڑھیمان اور سمجھ پُرش اسے انسانیت سے گری ہوئی بات ہی سمجھتے ہیں:

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے اپنے ستیارتھ پرکاش میں اس بات کو پرکٹ کیا ہے کہ وید ایشوری گیان کا سوتہ پرمان ہے۔ اور دیگر انکول رشی کرت گرنتھوں کا پرتہ پرمان۔ لیکن جو گرنتھ رشی کرت نہیں ان کا دھرم میں کوئی پرمان نہیں ہو سکتا۔ جیسے ۱۸ پوران۔ اگرچہ پورانوں کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ ویاس کرت ہیں۔ پرنتو ان میں وید وِرودھ باتوں کے پائے جانے اور ویاس دیو جی سے بعد میں لکھے ہونے کے کارن ایسا نہیں مانا جا سکتا۔ پورانک پنڈتوں کے اس درشہ پر شاستر ارتھ ہوتے رہے ہیں۔ جس سے ان کی ضمیر اس بات کو مان گئی۔ لیکن اگر وہ ان کا تیاگ کر دیں۔ تو پورانک سدھانت جن پر موجودہ سناتن دھرم کا ڈھانچہ کھڑا ہے۔ قائم نہیں رہتے۔ اس لئے ہٹ کرتے ہوئے مقابلہ پر یہی اعتراض ستیارتھ پرکاش پر کر دیتے ہیں لیکن ستیارتھ پرکاش جس کی بنیاد ہی ویدوں پر رکھی گئی ہے۔ اس امتحان میں کیسے فیل ہو سکتا ہے جب کبھی یہ شاستر ارتھ مقابلہ میں ہوتا ہے۔ تو میمانسا درشن کا یہ سدھانت سامنے رکھنا پڑتا ہے کہ

विरोधे त्वनपेक्षं स्यात् सति ह्यनुमानम्

کسی گرنتھ کی وید وِرودھ ہونے سے پرمانتا نہ رہے۔ اگر ورودھ کا سنبندھ ملے۔ تو انومان سے ثابت کیا جاوے۔ یعنی اگر ورودھ کے ستیہ ہو تو وید کے انکول۔ اگر استیہ ہو تو وید کے وِرودھ ہوگا۔ اس کے مطابق پورانوں کا وید شاستر سے سروتھا وِرودھ ہے۔ جیسے وید کہتا ہے:-

अक्षैर्मा दीव्यः ऋ० १०-३४ ।१३॥

جوا مت کھیلو (رگ وید)

नाक्षैः क्रीडेत्कदाचि-
त्तु। मनु ४।७४

کبھی جوا نہ کھیلے

لیکن پورانوں میں صاف طور پر جوا کھیلنے کی اجازت ملتی ہے۔ اور پریکٹیکل روپ میں ہر ایک پورانک دیوالی کو جوا کھیلنا دھرم سمجھتا ہے جیسے پدم پوران اُتر کھنڈ ادھیائے ۱۲۲ میں لکھا ہے:-

(دیوالی کے دن) گوری نے شو جی کو جوئے میں جیت کر ننگا چھوڑ دیا۔ اس لئے شو جی دکھی اور گوری ہمیشہ سکھی رہتی ہے (اگلے دن) پرات گوردھن کی پوجا کرے۔ اور رات کو جوا کھیلے آریہ سماج کا دعویٰ ہے۔ کہ جس طرح ہم پورانوں کا سپشٹ وِرودھ ویدوں سے دکھاتے ہیں ایسے ہی تم ستیارتھ پرکاش کا دکھلاؤ۔ لیکن ایسا ممکن نہیں۔ کیونکہ اسی مشکل سے ایک پرمان کو پنڈتم

پائے ہیں۔ اسی کو سب جگہ پیش کرتے ہیں۔ لیکن مورکھ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اس سے تو ہمارا اپنا وِرودھ بھی ثابت ہو جائے گا:

(ستیارتھ پرکاش سمولاس ۴):

سوال- اگر کسی کے ایک ہی لڑکا یا لڑکی ہو۔ اور وہ دوسرے ورن میں شامل ہو جاوے۔ تو اس کے ماں باپ کی خدمت کون کرے گا۔ اور خاندان برباد ہو جاوے گا۔ اس کا کیا انتظام ہونا چاہیئے؟

جواب- نہ کسی کی خدمت میں فرق پڑے گا نہ خاندان کا خاتمہ ہوگا۔ کیونکہ ان کو اپنے لڑکے لڑکیوں کے بدلے اپنے ورن کے قابل اولاد دِیا سبھا اور دربار شاہی کے فیصلہ سے ملے گی +

ورن کی تبدیلی پر ایک شک کا جواب دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی اس سے دوسرے ورن میں شامل ہو جاوے۔ تو اس کو سبھا کے فیصلہ کے مطابق اولاد ملے۔ ورنہ ورن کی تبدیلی سے اس قسم کا کوئی خطرہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس طرح آج کل ایک مزدور باپ کے بیٹوں میں سے کوئی دوکاندار کوئی ماسٹر کوئی سپاہی اور کوئی مزدور ہی رہتا ہے۔ اور گھر میں اکٹھے رہتے ہوئے ماں باپ کی سیوا بھی کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی کرم کی بنیاد پر ورن ویوستھا میں بھی ممکن ہے۔ لیکن افسوس کہ اعتراض کرنے والے اگر کے حرف شرط پر بالکل غور نہیں کرتے اس پر بھی اولاد کی تبدیلی کا یہاں کوئی بیان نہیں یہ تب ہو۔ جبکہ ورن کی تبدیلی سے اولاد کا بدلنا ضروری قرار دیا جاوے۔ یہاں تو صرف اپنے ہی لڑکے لڑکی کے دوسرے ورن میں شامل ہو جانے پر سبھا کی طرف سے اس کے لئے لڑکے لڑکی کا انتظام کیا جاتا ہے لیکن معترض اگر دماغ سے اتنا کام لینے لگیں۔ تو سوال کیا کریں:

اب وید منتر کا آشا بھی سنیئے جس کو سمجھ نہیں سکے:

رگوید کے معنی کا لفظی ترجمہ کیا ہے۔

"دوسرے کا دھن ضرور تیاگنا چاہیئے۔ ہم اپنے دھن کے مالک ہوں۔ ہے اگنے دوسرے سے پیدا ہوئی اولاد اپنی نہیں ہوتی۔ سو بہیں مرگ سے مت بھٹکا۔ غیر کا پُتر بنانے کے لائق نہیں۔ خواہ کتنا ہی سکھ دائک کیوں نہ ہو۔ دوسرے سے پیدا شدہ سن ہے بھی اپنا نہیں ماننا چاہیئے۔ کیونکہ وہ پھر اپنی پیدائش کے ستھان کو واپس چلا جاتا ہے:

(۱) ان منتروں میں دو باتوں کا اُپدیش ہے (۱) دوسرے کے دھن کو اپنا نہ بناوے۔ (۲) دوسرے کی اولاد کو اپنا نہ بناوے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب کوئی پُرش اپنا دھن دوسرے کو دان کر دیتا ہے۔ تو بھی دھن لینے والا اندرسے کے دھن کو اپنا جانتا ہے۔ تو اس

منترمت دان لینا بھی وید کے [illegible] آپ خود ہی کہہ اٹھیں گے۔ کہ اس [illegible] کہ دوسرے کے دھن کو نا جائز طریق [illegible] بنا دے۔ تو یہی بات پُتر کے متعلق [illegible] نہیں کہتے؟ اگر آپ ہٹ کریں گے [illegible] منتروں سے وِرودھ ہوگا۔ جیسا کہ [illegible] میں کہا ہے:-

[illegible]भूमिः पुत्रोऽहं पृ-
[illegible]व्याः। अथर्व ॥

ارتھ- بھومی میری ماتا ہے۔ میں پرتھوی کا پُتر ہوں۔ اب پرتھوی کے پُتر [illegible] مطلب ہے۔ کہ پرتھوی کے رہنے والے منشوں کی پُتر روپ میں سیوا کی جاوے [illegible] حالت میں دھرم سبھا یا راج سبھا جس [illegible] سیوا کے لئے مقرر کر دے۔ اس کی سیوا [illegible] ہو جاتا ہے۔ اس لئے اوپر کے منتر کا [illegible] ہے۔ کہ دھن کی طرح کسی کی سنتان کو [illegible] طریقہ سے اپنی اولاد نہ بنا دے اگر [illegible] سے دے دے۔ تو اس کا نتیجہ نہیں [illegible]

(۲) منوسمرتی ۹/۱۵۹ میں لکھا ہے:-

[illegible]रसः क्षेत्रज एव द-
[illegible]कृत्रिम एव च।
[illegible]पुत्रोपविद्धश्च
[illegible]दो बान्धवो श्चषट
[illegible]९।१५९॥

ارتھ- اورس- کھیترج- دتک- کرتِرم [illegible] گوڑھ اُتپن- اپ ودھی- چھ طرح کے [illegible] وراثت کے حق دار ہیں۔ ان میں [illegible] اسے کہتے ہیں۔ جو اپنا پُتر کسی کو دے [illegible] کرتِرم مُتبنّیٰ اور اُپ ودھی وہ ہوتا ہے [illegible] کا چھوڑا ہوا پُتر اپنا بنا لے۔ اب اگر آپ [illegible] بھانہ الرتہ کہا جاوے۔ تو منوسمرتی بھی وید [illegible] خلاف ہو جاوے گی۔ کیا آپ ایسا ماننے کے لئے تیار ہیں؟

(۳) شری کرشن چندر جی نے کنس کو مار [illegible] کے بعد دیوکی نندن میں دیوکی ۲ کے [illegible] ان کے ماتا پتا نے جو اولاد بدلا گیا تھا [illegible] کے وِرودھ تھا۔ یا وید کے انکول؟ [illegible] پر روشنی ڈالئے:

(۴) اس وقت سینکڑوں سناتنی گھرانوں میں دوسروں کے لڑکے لے کر متبنّیٰ بنائے ہوتے ہیں۔ اور یہ رواج آریہ سماج کی [illegible] سے پہلے ہی چلا آتا ہے۔ تو کیا ہم آپ سے [illegible] آشا رکھیں۔ کہ ان وید وِرودھ لڑکوں کو گھر سے باہر نکال دو گے؟

ایک مہاتما کا وچن ہے کہ:-

"جو اپنے دوش کو نہ دیکھ کر دوسرے پر [illegible]"

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۳- کالم [illegible])

... شدھ کر لیا گیا

... ریاست ... میں جن ... شنتلی کو ... مسلمان ... سے ذیل کے لوگوں کو شدھ ...

... سندر - پونچھ

... رام ولد شہزادہ ... ״ ״
... ولد سنت ... ״ ״
... ولد گنڈ ورام ... ״ ״
... ولد گوکل ... ״ ״
... راج ولد چند ... ״ ״
... ولد کمتا ... ״ ״
... چند ولد جواہر ... ״ ״
... ولد گوردکھ سنگھ ... ״ ״
... ولد چندو ... ״ ״
... لھو ولد لال ... ״ ״
... داس ولد سوبھا ... ״ ״
... ولد چند ... ״ ״
... لا ... پسران سکھا ... ״ ״
... رام ولد نور کھ ... ״ ״
... چند ولد فقیر چند ... ״ ״
... جیو ولد کانو ... ״ ״
... راما ولد کاہنا ... ״ ״
... ہیرا ولد لابھ ... ״ ״
... سنت ولد گوکل ... ״ ״
... لعل ولد گوکل ... ״ ״
... خیالی ولد سکا ہو ... ״ ״
دیوان ومل پسران راما ... ״ ״
... نفیر چند ولد مہر حبیب ... ״ ״
... لچھو ولد کاشی نمبردار ... ״ ״
... ٹھاکر و موتی پسران سوداگر ... ״ ״
... بہشتی ولد چند ... ״ ״
... دینا ولد گھر کر ... ״ ״
... دیوان ولد بیلی ... ״ ״
... ... ولد رتن ... ״ ״
... رنگیلا ولد بیربل ... ״ ״

مندرجہ بالا اشخاص آریہ ریلیف کمیٹی ... پونچھ کے ہاتھ میں ہیں ... ہیں - اور ان کو شدھ کر لیا گیا ہے - ابھی چند ایک آدمی اور باقی ہیں - اگر کوئی سبھا سوسائٹی ان کو اپنے دھرم میں واپس لانے کا بیڑا اٹھاتی ہے - تو ہم سے خط و کتابت کرے ۔

(سکرٹری آریہ ریلیف کمیٹی پونچھ)

اس سے اگلا پرچہ پرکاش کا گوردوکل نمبر ہوگا - اگر آپ کو تمام گورودکلوں کے مفصل حالات سے باخبر ہونے کی خواہش ہے - تو فوراً درخواست بھیج کر منگوالیں ۔ ایک پرچہ کے لئے ... آدمی ۔

آریہ ودوت سمیلن کی سوچنا

جیسا کہ پہلے گھوشنا کی جا چکی ہے - دہلی میں ۲۲ سے ۲۳ مارچ ۱۹۳۲ء تک آریہ ودوت سمیلن ہوگا - اس میں پدھار کر ودوان لیکھک ویدوں کے سنبندھ میں اپنے اپنے نبندھ پڑھیں گے - اور آلوچنا بہتی آلوچنا کے اپرانت وہ سب نبندھ اس سبھا کی اور سے ودوت سمیلن کے دھن سے پستک آکار پرکاشت کر دیئے جاویں گے - اس ودش جو جو ودوان جس جس وشے پر نبندھ پڑھینگے اور جو ودوان اس نبندھ کی سماوچنا کریں گے - ان کا نردھارن لمبی پرکار ہے - اس سمیلن کا سبھا پتی بننا شری پنڈت آریہ منی جی نے سویکار کر لیا ہے ۔

نبندھ لیکھک	وشے	سماوچک
پنڈت دھرم دیو جی ... بلھندیہ	رشی دیانند کی وید بھاشیہ شیلی	پنڈت وشدھ بنندمو جی شاستری
(۲) پنڈت رندر دیو جی	وید اور براہمن گرنتھ	پنڈت گنگا پرساد جی اپادھیائے
(۳) پنڈت برہم دت جی	وید اور نروکت	پنڈت راجارام جی
(۴) پنڈت وشو ناتھ جی	وید کے دیوتا	پنڈت دھرمیندر ناتھ جی
(۵) پنڈت بھگوت دت جی	لُپت نگفنو گرنتھ	پنڈت رگھوناتھ جی مشرا
(۶) پنڈت گوپال دت شاستری، پنڈت گوکل دیکشیت	وید میں اتہاس	پنڈت دھرمیندر شاستری

(آنند بھکشو سرسوتی منتری سارودیشک سبھا)

ستیہ وادی کی اشاعت بند ہو گئی ۔ نیجر ستیہ وادی دری سندر ساہتیہ سندر شکارپور لکھتے ہیں - کہ خاص کارنوں سے جنوری و فروری کا ستیہ وادی نہیں نکلے ۔

سیتا اشٹمی

آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے رشی دیانند جنم شتابدی کے موقعہ پر ایک آریہ پرب پدھتی تیار کرائی تھی - جس میں بہت قابل سجنوں کی ایک سب کمیٹی نے نئے تہوار منانے نشچت کئے تھے اس میں باقی تہواروں کے علاوہ سیتا اشٹمی کا پرب بھی ایزاد کیا گیا - پرش سماج کے لئے آدرش پرشوں کی جینتیاں رکھی گئیں - خاص استری سماج کے لئے مہارانی سیتا ... جیون ہی آدرش پتنی کے روپ میں رکھنا مناسب خیال کیا گیا اس تکمیل کے لئے سارودیشک پتریکا میں ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء کی تتھی مقرر تھی - اگر میرا قیاس درست ہے تو بہت کم آریہ سماجیں ایسی ہوں گی - جنہوں نے اس نہایت ضروری تہوار کی اہمیت کو محسوس کر کے جلسہ منایا ہو - اگر میں غلطی نہیں کرتا - تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی آریہ سماجوں کو کوئی سوچنا خاص طور پر اس تہوار کے منانے کی نہیں دی - حالانکہ اس طرف توجہ دلانا ایک ضروری کام تھا - چونکہ یہ تہوار پہلے سے رائج نہیں ہے - اس لئے اسے پرچلت کرنے میں خاص شکتی لگانی پڑے گی - استری جاتی کا اُدھار کرنے میں اس پرب کا بھی کافی ہاتھ ہوگا - اس بار جو ہوا سو ہوا - کیا میں امید رکھوں - کہ آئندہ اس تہوار کو پورے جوش کے ساتھ منانے کی طرف مناسب دھیان دیا جائے گا - تاکہ استری جاتی بھی سمان کرنے سے پرش سماج کا ...

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

سکا - بالکھنوں کی سوچنا کے لئے لکھا جاتا ہے ... کی جلدی پوری کر دی جاوے گی ۔

رشی بودھ اُتسو کارروائی

۵ مارچ کو رشی بودھ اُتسو کا پوتر دن تھا جسے ہر ایک آریہ سماج نے اُتساہ پورک منایا جن سماجوں کی رپورٹیں آئی ہیں - ذیل میں دی جاتی ہیں :-

آریہ سماج وچھو والی لاہور

آریہ سماج وچھو والی لاہور میں پراتہ سنکیرتن کے پشچات ہون اور بھجنوں کے بعد لالہ روشن لال کی صدارت میں رشی بودھ اُتسو منایا گیا - حاضری کافی تھی - پنڈت ... دیدامرت دہارا - لالہ کاشی رام جی ... ڈاکٹر دینو جی ... اور پنڈت ... کے ویکھیان ہوئے - لالہ چمنی لال اور لالہ گیان چند جی کی نظمیں ہوئیں - ویکھیانوں میں رشی کے بودھ اور رشی جیون کی گھٹنائیں بیان کی گئیں شانتی پاٹھ کے بعد سبھا ورجن ہوئی ۔

آریہ سماج لدھیانہ

۴ مارچ رات کو آریہ نگر میں شری ماسٹر رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لودھیانہ نے ...

رشی بودھ اتسو کے اپلکش میں آریہ بھائیوں کو
سیٹھ لالہ ... سے مہرشی کے جیون پر دیاکھیان
دے کر محظوظ کیا۔ ۵ مارچ ۱۷ بجے صبح گورنمنٹ
ہومیو انسٹیٹیوٹ کے طلباء نے رشی بودھ
اتسو نہایت شان سے منایا۔ شری ماسٹر رام
لال جی بی اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول کا
نہایت پر اثر شاندار دیاکھیان ہوا۔ اور مسٹر حسام
الدین صاحب پرنسپل نے مہرشی کی بہت تعریف
کی۔ اس کے بعد طلباء نے مہرشی کے جیون پر
تقریریں کیں۔ جلسہ بہت کامیاب رہا ؛

تذکرہ آریہ سماج لودھیانہ بوڑا بازار آریہ سماج
نے مل کر رشی بودھ اتسو بڑے سماروہ سے منایا۔
پراتہ کال آریہ سماج مندر سے سنکیرتن شروع
کیا صاحب کے بعد آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے شاندار
ہال میں ... یگیہ ... کے پشچات گنیشی
لعل آریہ کنیا پاٹھشالہ کی چھاتراؤں نے اتساہ
پوروک بھجن گائے ؛

مہاشہ بھیورام جی اگروال کی پرارتھنا کے بعد
پنڈت کرپا رام جی سوامی آچیت نند جی مہاراج
کے ہتو پورن دیاکھیان ہوئے۔ بھجنوں کے بعد صبح
کی کارروائی ختم ہوئی ؛

۳ بجے شام کو آریہ سماج مندر سے سارا ایک
بھائیوں نے مل کر مختلف بازاروں میں ہو کر نگر
کیرتن نکالا جو شام کو منڈی قیصر گنج میں سماپت

ہوا۔ نگر کیرتن کا جلوس نہایت شاندار و شاندار
تھا۔ بھجن منڈلیوں کے علاوہ آریہ ہائی اسکول لودیانہ
کا بینڈ بھی جلوس کے ہمراہ تھا۔ نہایت
سریلے سروں سے نگر نواسیوں کو آمادہ کرتا
تھا۔ رات کو منڈی قیصر گنج میں بھجنوں کے
بعد شریمتی بی بی مایا دیوی جی ادھیاپکہ گنیشی
لعل آریہ کنیا پاٹھشالہ لودھیانہ کا "استری جاتی
کا سچا ہتیشی" وشے پر نہایت ہی منوہر دیاکھیان
ہوا ؛

اس کے بعد پنڈت ارجن دیو جی شاستری
ادھیاپک آریہ ہائی سکول لودھیانہ۔ مہاشہ
بابو رام جی گپتا۔ دیوان رام سرن داس جی۔
پنڈت ہریش چندر جی سناتک گروکل کانگڑی
آدی سجنوں کے مہرشی کے جیون پر دیاکھیان
ہوئے۔ مسٹر نور الدین صاحب نے ایک نظم
(جو پرکاش میں کسی دوسری جگہ دی گئی ہے) ۔
سنا کر حاضرین کو بہت ہی محظوظ کیا۔ پنڈت
موہن لعل جی شرما کی بھی ایک نظم ہوئی۔ نت
پشچات شانتی پاٹھ آنند ویدک دھرم کی جے کے
نعروں کے درمیان کارروائی جلسہ سماپت ہوئی۔
حاضرین بڑی بھاری تعداد میں اپستھت تھے
(بھولا رام سیکرٹری لودھیانہ) ؛

آریہ سماج ظفروال

رشی بودھ اتسو بڑی شان سے منایا گیا۔ شہر
کے معزز اصحاب کو خاص طور پر بلایا گیا۔ ہون
اور بھجن کے بعد پرارتھنا ہوئی۔ نظمیں پڑھی
گئیں۔ اور مہاشہ نند لعل جی کا دیاکھیان ہوا۔
چار آنہ ندھی کے لئے ۵ روپے ۶ آنہ چندہ ہوا۔
سنکیرتن ۵ مارچ سے شروع ہو کر ... مارچ
تک رہے گا ؛

آریہ سماج بنگہ

رشی بودھ اتسو منایا گیا۔ پنڈت پورن چند
ومہاشہ گلشن رائے جی۔ ماسٹر لچھمن سنگھ جی
معہ بھجن منڈلی نوشہرہ سے پدھارے۔ پہلے
نگر کیرتن ہوا۔ پھر پنڈت پورن چند جی کا
دیاکھیان ہوا۔ پانچ روپیہ ندیہ پیالہ فنڈ کو
بھیجے جاویں گے۔ (ٹھکور رام۔ پردھان آریہ سماج)

آریہ سماج سنگھ پور

۲ فروری کو کشمیری سے منایا گیا۔ چندہ اکٹر
ہو رہا ہے ؛

(۲) ۵ مارچ کو شوراتری اتسو سماروہ سے
منایا گیا۔ ماسٹر ہنسراج ایم اے۔ ماسٹر
اننت رام شاستری اور دیارتھی کندن لال
کی تقریریں ہوئیں ؛
(لال چند منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج سناؤال

شوراتری کے دن نگر کیرتن کیا گیا۔ رات کو
جلسہ ہوا۔ لالہ ٹیک چند جی کا منوہر اپدیش
ہوا۔ مہاشہ جسونت رائے منتری نے لیکچر پڑھ کر
سنایا۔ سماج مندر میں ہر اتوار پراتہ سندھیا
ہون ہوتا ہے۔ رات کو کتھا ہوتا ہے۔
(جسونت رائے منتری) ؛

آریہ سماج قادیان

۵ مارچ راتری کو پرائمری سکول میں رشی
بودھ اتسو منایا گیا۔ پرارتھنا کے بعد ماسٹر دیوراج
نے نظم پڑھی۔ پشچات پنڈت بنارسی لال

بی اے کا دیاکھیان ہوا ؛
آریہ سماج کے سبھاسد
سکول میں سمیلت ہو...

آریہ سماج گوال منڈی

اس سپتاہ میں بہت ...
دو دیاکھیان برہمچاری گربھا...
سدھیوں پر ہوئے ؛
(۲) رشی بودھ اتسو کے ایک...
تھا سنیچر پراتہ کال گوال منڈی...
محلوں اور کوچوں میں سنکیرتن...
سنیچر وار شام کو شریمان ...
کی صدارت میں رشی اتسو بڑی...
سے منایا گیا۔ جس میں مختلف...
کے بڑے بڑے پرچارکوں کی بھاشن ہوئے...
(۱) پنڈت بھگوت دت جی ؛
(۲) پنڈت ہرچند جی ایڈیٹر آریہ...
(۳) مہاشہ جیسندر بھانو جی۔
(۴) ״ رام رکھا جی۔
(۵) ״ پروفیسر دیا رام جی
(۶) پنڈت گیان چند جی ...
کویتائیں شریمان پنڈت ...
مہاشہ گوپال داس جی۔ مہاشہ ...
جی تھا مہاشہ دھنپت رائے جی...
جنتا نے ان تمام کارروائیوں میں...
اتساہ سے بھاگ لیا ؛
(۳) آریہ سماج کے سپتاہک ...
میں شریمان مہاشہ رام رکھا جی کا...
شالی دیاکھیان ویدک دھرم کی عظمت...
(۴) اس سپتاہ میں ...
... رام جی اور مہاشہ کرشنا نند جی...
ہوئے۔ جس میں سات روپے آریہ...
کو دان ملے ؛
(چونی لال آریہ منتری آریہ سماج
گوال منڈی) ؛

سماج جگت

آریہ سماج جتوئی

آریہ سماج جتوئی بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پراتہ رشی بودھ اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پراتہ ہون ہوا اور بھجن ہوئے۔ اور اخبار کال ہو گئے۔ پرارتھنا اور بھجن ہوئے۔ تت پشچات پرکاش سے مضمون پڑھ کر سنایا گیا۔ بعد صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ ویشیش ونگت ہو کر صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ سائنکال بازار میں سنکیرتن کیا گیا اور راتری کو ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک رشی جیون کے متعلق مختصر تقریریں اور بھجن ہوئے۔ انت میں آریہ سماج کا وارشک چناؤ ہوا۔ جو لسٹ پرکار ہے:۔ مہاشہ نند لال جی اپ پردھان۔ مہاشہ خوشحال چند اور ہیراداس جی اپ پردھان۔ مہاشہ داس بیلو جی اپ منتری۔ مہاشہ جی منتری۔ مہاشہ مول چند جی کوشادھیکش۔ مہاشہ ٹیک چند جی پستکالیہ دھیکش۔ (دیدیال نارنگ آریہ سیوک جتوئی)

آریہ سماج کنجاہ

رشی بودھ اتسو منایا گیا۔ پراتہ کال سنکیرتن ہوا پھر دو بجے زیر صدارت مسٹر مدن لال جی وکیل بہت سے بھائیوں نے رشی دیانند کے جیون پر روشنی ڈالی۔ بھگت للا رام جی منڈولہ نے رشی جیون پر کویتا پڑھی۔ (سرب دیال منتری آریہ سماج کنجاہ ضلع گجرات)

آریہ سماج اناؤ

آریہ سماج اناؤ میں ۲۸ فروری سے ۵ مارچ تک رشی بودھ اتسو منایا گیا۔ پراتہ کال ھر روز سنکیرتن اور سائنکال آریہ سماجی بھائیوں کے مکانوں پر کیرتن بھجن ہوتے رہے۔ ۵ مارچ کو سماج مندر میں جلسہ ہوا۔ جس میں مہاشہ آنا شنکر۔ مہاشہ سپلادھر۔ مہاشہ کرشن مراری لال۔ مہاشہ سوہن لال۔ مہاشہ بھیرول سنگھ۔ مہاشہ بیج لال کے بھاشن ہوئے۔ سماج مندر میں اور سبھاسدوں کے مکانوں میں روشنی کی گئی۔

(۲) آریہ سماج اناؤ میں ۲۱ فروری کو شو نرائن ویش کے پتر کا مُنڈن دھرم آو سنسکار کی ایک استری کے ساتھ ہوا۔ آریہ سماج اناؤ کو دان دیا گیا۔

(۳) ۳ مارچ کو بابو بھگوتی پرشاد ہیڈ کلارک کے مکان پر ہون ہوا۔ آریہ سماج کو دو روپے دان ملا۔ (سوہن لال اپ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج میانی

رشی بودھ اتسو میں بھگت رام بشر برج لال وکیل کے ویاکھیان ہوئے ویدپرچار کے لئے دھن بھی جمع کیا گیا۔ (منتری)

آریہ سماج ٹانڈہ اُڑمڑ ضلع ہوشیارپور

شورا تری کے اتسو میں ڈاکٹر بینگا دھر جی پنڈت ہری پال جی اور مہاشہ ساتی سوجن جی کے رشی جیون اور آریہ سماج پر ویاکھیان ہوئے۔ آریہ سماج مندر میں پراتہ ہر روز ہون کیا اور لاتری کو اپنشد کتھا ہوتی ہے۔ سائنکال کیرتن ہوا۔

گورو کل پوٹھوہار کا سالانہ جلسہ

گورو کل پوٹھوہار کا سالانہ جلسہ ہولی کی چھٹیوں میں ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۳۲ء کو منانا نشچت ہوا ہے۔ اس شبھ اوسر پر ویرگیہ سینا سیوک اُپدیشکوں اور کھن منڈلیوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ نویدن ہے کہ آپ سجن بمعہ پریوار اس دھرم میلہ پر پدھار کر لابھ اٹھاویں۔ راولپنڈی سے گورو کل کو آنے والی لاری پراتہ کال ۷ بجے اور شام کے وقت ۳ بجے چلے گی۔ مانکیالہ سٹیشن پر بھی لاری مل سکے گی۔ سوچنا آنے پر ویشیش انتظام بھی ہو سکیگا۔

(پنڈت مکھی رام آچاریہ گورو کل پوٹھوہار)

آریہ سماج قادیان کا جلسہ

آریہ سماج قادیان کا جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں سری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت گیان چند جی بی اے۔ پنڈت گوردھن لال جی ایم اے پی ایچ ڈی پروفیسر دیانند کالج لاہور نے پدھارنا سویکار کر لیا ہے۔ ۱۴ مارچ سے مہاشہ ناتھو جی ہر روز رات کے وقت میجک لالٹین کے ساتھ لیکچر دیا کریں گے۔

(ناتا رام منتری آریہ سماج قادیان)

آریہ سماج شرقپور کا اُتسو

آریہ سماج شرقپور کا سالانہ جلسہ ۱-۲-۳ اپریل کو منایا جاویگا۔ نگر کیرتن شکروار یکم اپریل کو ہوگا۔ قرب و جوار کے آریہ بھائی شامل ہو کر رونق بڑھائیں اور لابھ اٹھائیں۔ (لعل چند منتری آریہ سماج شرقپور)

آریہ سماج راولپنڈی کا اُتسو

آریہ سماج گورو کل وبھاگ راولپنڈی شہر کا ۵۳واں وارشک اتسو بڑے سماروہ سے آریہ سماج مندر واقعہ لنڈا بازار میں ۸-۹-۱۰ اپریل کو منایا جاوے گا۔ جس میں مشہور سنیاسی۔ اُپدیشک اور بھجنیک اپنے منوہر اپدیشوں اور بھجنوں سے جنتا کو کرتارتھ کریں گے۔ ۱۰ اپریل کو دن کے ۲ سے ۶ بجے تک کانفرنس مذاہب ہوگی۔ جس میں ذیل کے مضمون پر مختلف مذاہب کے نمائندے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ میرے مذہب کی محبوب ترین کتاب میں بنیادی علوم و فنون کہاں تک ہیں اور کس طرح کا ذکر ہے؟ ۱۰ اپریل کی دوپہر کو راولپنڈی ڈویژنل آریہ کانفرنس ہوگی۔ جس میں ویدک دھرم کے پرچار کے سادھنوں پر وچار ہوگا۔ باہر سے آنے والے سجن بستر اپنے ساتھ لاویں۔ (منتری)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا اُتسو

آریہ سماج صدر بازار لاہور چھاؤنی کا ستائیسواں سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل کو منایا جاویگا۔

(نہال چند منتری آریہ سماج بازار لاہور چھاؤنی)

بنگہ میں ویدک وواہ

۲ و ۳ مارچ کو مہاشہ بابو رام جی (ٹانک کھشتری) کی دو کنیاؤں کا بیاہ ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ کنیا پکش کی طرف سے مبلغ دس روپیہ آریہ سماج بنگہ کو دان ملا۔ (۲) لالہ بھیو رام جی نکمہ پروای کے لڑکے کی شادی ۳ مارچ کو مہاشہ مہاراج کرشن اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج بنگہ کی کنیا کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوئی۔ ور پکش کی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ دان آریہ سماج بنگہ کو ملا۔

(ٹھاکر رام آریہ پینشنر پردھان آریہ سماج بنگہ ضلع جالندھر)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

(۱) کشمیر ہندو ریلیف فنڈ کے لئے آریہ سماج ظفروال نے مبلغ ۵۲ روپے جو کہ اکٹھے کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ۱۸ منی آرڈر کمیشن بہت سبھا کو بھیج دیئے ہیں۔ کچھ اور رقم جمع ہونے پر باقی روپیہ بھی ارسال کر دیا جاوے گا۔

(۲) ڈاکٹر کاشی رام جی مرحوم کے سپتر راجندر کی شادی ویدک ریتی سے پنڈت مدن موہن جی نے موضع داماں میں کرائی۔ جس پر ۲۰ روپے مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا گیا۔

(۳) میری بھتیجی کی شادی موضع سمارکی میں پنڈت بھوڈیو جی نے ویدک ریتی انوسار کرائی۔ برات جلال پور جٹاں سے آئی تھی۔ ور پکش کی طرف سے ۱۰ روپیہ مختلف فنڈوں میں دان دیا گیا۔

(دگر دھاری لال آریہ منتری آریہ سماج ظفروال)

آریہ سماج راما منڈی میں وید پرچار

لالہ بھاگن کو مہاشہ رونق سنگھ جی کی پتری مورتی دیوی کا بیاہ لالہ بساکھی رام منڈی ڈبوالی سے پوَرن ویدک ریتی سے ہوا۔ بیاہ پنڈت رام سروپ جی اُپدیشک پرتی ندھی سبھا لاہور نے کرایا۔ مختلف سنستھاؤں کو ۶۰ روپے دان ملا۔ سبھا کی آگیا انوسار ۲۷ فروری سے ۵ مارچ تک رشی بودھ اتسو سپتاہ منایا گیا۔ ایک ہفتہ سنکیرتن ہوتا رہا۔ اور ۵ مارچ کو سماج میں اتسو منایا گیا۔

(نہال چند منتری آریہ سماج راما منڈی)

سوجان پور میں پرچار

شری بدری ناتھ جی آریہ اُپدیشک جو آریہ سماج پٹھانکوٹ کے سالانہ جلسہ پر پدھارے ہوئے تھے۔ ہمارے منتری پر یہاں پدھارے اور ۲۹ فروری کی رات کو برابر تین گھنٹے ایشور بھگتی رشی دیانند مہاراج اور نشہ آدی کے تیاگ و شیول پران کا بڑے زور سے پرچار ہوا۔ حاضری نر ناری کی ۳ صد سے اوپر تھی۔ (ازوری و تامل آریہ سماج سجان پور ضلع گورداسپور)

آریہ سماج نگینہ کا رزولیوشن

آریہ سماج نگینہ اپنی انترنگ سبھا ۲۸ فروری میں ریاست حیدرآباد دوسری اسلامی ریاستوں کے ذریعہ ویدک دھرم پرچار میں جو بادھائیں ڈالی جاتی ہیں۔ اور کچھ دھارمک پستکوں کا داخلہ بھی ریاست حیدرآباد میں بند کر دیا گیا ہے کے لئے گورنمنٹ سے پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور نظام صاحب تھا دوسرے نوابوں سے آشا کرتا ہے کہ مندرجہ بالا رکاوٹوں کو دور کر دیں گے۔

(لال سنگھ منتری آریہ سماج نگینہ)

کلاچی میں کشمیر ڈے

آریہ سماج کلاچی میں کشمیر ڈے ۲۴ فروری کو منایا گیا۔ ضروری رزولیوشن پاس کئے گئے۔ پندرہ روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ اور پندرہ روپیہ پراونشل سبھا کے سہائتا فنڈ میں بھیجے گئے۔

(دربار لال تنیجہ منتری)

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہپور کے سماچار

فروری کے تیسرے ہفتہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت گرودت جی و مہاشہ جگدیش چندر نے متواتر چار یوم ہر دو مذرات کو ویدک دھرم کا خوب پرچار کیا۔ اثر خوب ہوا۔

(۲) ۱۳ فروری کی رات کو آریہ سماج کی طرف سے کشمیر ڈے کے متعلق دھرم شالہ بھائی سیوا رام میں ایک عام جلسہ زیر صدارت حکیم اودم پرکاش ہوا۔ جس میں آریہ ہندو سکھ صاحبان شامل تھے۔ رزولیوشن پاس کئے گئے۔ ۸ روپے دو آنے چندہ اکٹھا ہوا۔ (رام کنور منتری آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہپور)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

پنڈت شانتی پرکاش جی اتفاقیہ جام پور پدھارے۔ آٹھ روز رات کو ان کا ویاکھیان ہوا ؎

(۲) سارسوت وینک سبھا کی زنان کی ہوئی آریہ پرب پدھتی کے انوسار اس نے پہلی بار ہی سیتا اشٹمی کا تیوہار ۲۹ فروری کو منایا گیا۔ سبھا پتی کا آسن شریمتی سوامی بھگا نند جی نے گرہن کیا۔ استری جاتی کا کلیان کرنے کے لئے سماج میں یہ پارٹی اچھا کام دے گی۔ چنانچہ کئی تقریریں ستیہ وتی سیتا دیوی کے جیون سمبندھی ہوئیں۔ اخیر میں سبھا پتی جی کے بھاشن کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی۔ حاضری اچھی تھی ؎

(۳) ماہ فروری میں کل ۵ سنسکار ویدک ریتی سے بہ تفصیل ذیل ہوئے۔ وواہ ۲۔ سی منتونین ۲ نام کرن ایک۔ سنسکاروں پر مبلغ ۷۶ روپے دان اندر گشت نا وصول ہوئے۔ سارے سنسکار پنڈت بشمبر دت جی پروہت آریہ سماج نے کرائے ؎

(۴) بستی خان پور میں ایک بار پرچار کرنے کی خاطر پنڈت بشمبر دت جی گئے۔ حاضری اچھی تھی۔ منل لگا کر جنتا نے پنڈت جی کے وچار سنے ؎

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور) ؎

جہیز میں صرف ایک روپیہ لیا

۲۱ فروری شری لالہ شام لال جی اگروال اوورسیر رئیس موگہ کے پُتر چرنجیو امرناتھ کا بیاہ لالہ ہردھاری رام اگروال بگول منڈی کی پُتری سے پنڈت پران ناتھ جی سناتک گورو کل کانگڑی نے ویدک ریتی سے کرایا۔ اس شبھ موقعہ پر لالہ شام لال جی نے سوا سو روپیہ دان کیا ؎

اس شادی میں خوبی کی بات یہ تھی کہ لالہ شام لال جی نے جہیز کچھ نہیں لیا۔ صرف ایک روپیہ لے کر آئندہ اپنی برادری میں ایک نیک مثال پیدا کر دی۔ جہیز میں دھن دولت کے خواہش مندوں کو لالہ شام لال جی کی نیک مثال سے سبق لینا چاہئے۔ ایشور کی کرپا سے ... دونوں گھرانے اسیر ہیں۔ ہم لالہ شام لال جی کو تہ دل سے اس نیک مثال کے لئے دھنیاواد دیتے ہیں۔ (... نیز لدھیانوی) ؎

آریہ سماج دہارووال شہر سیالکوٹ کا

سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱ سے ۲۸ فروری تک ... دھوم دھام سے منایا گیا۔ بگکرت بڑی کامیابی سے ہوا۔ اس موقعہ پر جات پات توڑک سمیلن ... سمیلن۔ آریہ سمیلن۔ ہندی پرچار ہوئے۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ ڈاکٹر بھگت ... سوامی دیو انند جی۔ ڈاکٹر خان چند جی ... جی۔ مہاشہ سنت رام جی ... لال جی۔ لالہ خوشحال چند جی پنڈت

پورن چند جی کے ویاکھیان و بھجن ہوتے۔ باوجود کئی قسم کی مخالفتوں کے جلسہ نرو گھن سماپت ہوا۔ (رام رکھا مل گپتا منتری)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے مُصیبت زدگان پونچھ کی امداد
ایک غلط اطلاع کی تردید

اخبارات کو پونچھ سے ایک نامہ نگار نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ جموں کشمیر سہائتا فنڈ میں مُصیبت زدگان پونچھ کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے صرف ۵۷ روپے موصول ہوئے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دو دفعہ بذریعہ تار منی آرڈر دو صد روپیہ آریہ سماج پونچھ کو ارسال کر چکی ہے۔ اور مزید روپیہ اور آدمی بھیج رہی ہے ؎ (پرکاش بھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

گوروکل میں ساہتیہ سمیلن

گوروکل کے جلسہ پر گوروکل کے ساہتیہ سمیلن کی طرف سے ۲۶ مارچ کو ایک ... ساہتیہ سمیلن ہوگا۔ سمیلن میں ہندی، سنسکرت، گجراتی، اردو، فارسی، مرہٹی اور انگریزی کے علاوہ دکشنی زبانوں کے ساہتیہ پر بھی مضامین پڑھے جائیں گے۔ مضمون "ساہتیہ کے ستندر یہ اندا ..." رکھا گیا ہے۔ ساہتیہ سیوی ضرور شامل ہوں۔ (منتری ساہتیہ پریشد)

یتیم بچے مُتبنّیٰ بنائے جانے کے لئے

ہمارے پاس دو بچے یتیم متبنّیٰ بنائے جانے کے لئے ہیں۔ ایک لڑکا بعمر ڈھائی سال اور ایک لڑکی بعمر ایک سال دونوں اعلیٰ کھتری خاندان کے ہیں۔ صحت اچھی رنگ گورا اور خوبصورت ہیں۔ کوئی سجن جس کی اولاد نہ ہو اور انہیں متبنّیٰ بنانا چاہیں۔ تو ہمارے ساتھ خط و کتابت کریں۔ باپ مر چکا ہے۔ ماں زندہ ہے۔ لیکن غریبی کی وجہ سے ان کا پالن پوشن نہیں کر سکتی ؎ (منوہر لال منتری آریہ سماج آسیہ پشاور شہر) ؎

آریہ سماج دہارووال

شیوراتری کے دن ۸ بجے صبح ہون یگیہ کے بعد آریہ سماج دہارووال شہر سیالکوٹ میں رشی اتسو بڑے اُتساہ کے ساتھ منایا گیا۔ ہون یگیہ کے بعد پرشاد بانٹا گیا۔ بھجن ہوئے۔ دیوان چونی لال جی ایڈووکیٹ۔ پنڈت جیناداس جی ایڈووکیٹ۔ ماسٹر ہری چند جی۔ سردار نانک سنگھ جی سیکرٹری سکھ ایسوسی ایشن۔ لالہ کرپا رام ... دھرم سبھا کے لیکچر ہوئے۔ چاندہ ... ختم

کے لئے چندہ اکٹھا کیا گیا۔ رات کو دیپ مالا کی گئی۔ اور مہاشہ سنت رام کے منوہر بھجن ہوئے۔ (منتری سماج) ؎

فیروزپور میں ویدک وواہ

... مہاشہ دولت رام جی کا جو کرنال میں اچھے عہدے پر ملازم ہے۔ لالہ رام رکھا مل رئیس فیروزپور کی لڑکی کے ساتھ پنڈت دشنی دت جی ایڈووکیٹ اور مہاشہ مادن جیت نے بیاہ کرایا۔ یہ بیاہ جات پات توڑ کر کیا گیا ہے۔ ور پکش کی طرف سے ۴۵ روپیہ اور کنیا پکش کی طرف سے ۴۶ روپیہ مختلف سنستھاؤں کو دان ملا ؎ (چمن لال منتری سماج) ؎

آریہ سماج نیروبی

ویدک سنسکار۔ ۳۱ جنوری کو مہاشہ رام سبھایا جی حلوائی کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ نام امرت لال رکھا گیا۔ پچاس شلنگ لوکل سماجک سنستھاؤں اور انیہ سبھاؤں کو دان ہوا ؎

(۲) مہاشہ مزیر ناتھ سہگل کے ساتھ لالہ شنکر داس کے چھوٹے بھائی مہاشہ کرم چند جی کی سپتری لجیاوتی کی سگائی کی رسم یکم فروری کو سمارو کے ساتھ آریہ سماج نیروبی نے کرائی۔ ہر دو پکشوں کی طرف سے پندرہ پندرہ شلنگ کا دان مختلف سماجک سنستھاؤں کے لئے ملا۔

تخفیف کا کلہاڑا

ملازمت پیشہ لوگوں کی بدقسمتی سے ابھی ریلوے ملازمین پر سے تخفیف کا ڈر ختم ہی نہیں ہوا۔ سنتے ہیں سرے سے بھاری تخفیف عمل میں آ رہی ہے۔ اور آنے کی سنبھاونا ہے۔ اس سلسلے میں بہت سے آریہ بھائی بھی آنے سے نہیں بچ سکے۔ ابھی سے جاتی کے لیڈروں کو نوجوانوں کی سدھ لینی چاہئے۔ ورنہ آریہ ہندو نوجوان لوگ بیکاری کی وجہ سے دھرم اور جاتی کے اوپر بلا یہ گران ثابت ہوں گے۔

بسنت پنچمی مہوتسو

۱۱ فروری کو بسنت کا تیوہار منایا گیا۔ کارروائی ہون یگیہ سے آرمبھ ہوئی۔ پھر بھجن کے بعد مہاشہ گمرہ چراغ داس اندر پرکاش جی برھونت کے ویاکھیان ہوئے۔ اور مہاشہ کرشن دیو کپل بی اے ڈپٹی پردھان سماج ہذا نے اپنے منوہر اور للت بھاشن کے اندر اس یوگ مہاپرش حقیقت رائے کے انیک سدگنوں کا ورنن کیا ؎

آریہ سماج نیروبی کی طرف سے سواگت

پروفیسر ... کرڈے پکزتک ... یونیورسٹی پونہ (بمبئی) کا اچانک نیروبی میں آگمن ہوا۔ آریہ سماج نیروبی نمت آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی پربندھ کرتری سبھا کی طرف سے آپ کا ایک بھاری جلسہ کے

اندر سواگت کیا گیا۔ سکول کی کنیاؤں نے مجھروں کا جو جشن اور مدلل تقریر سے کہا کہ اندر آریہ سماج کے کارہائے نمایاں کا کھلے بندوں اعتراف کیا۔ اور آپ نے حاضرین کو بتلایا کہ جہاں ہندو بھی تھی آبادیوں کے اندر لوگ آباد ہیں۔ آریہ سماج وہاں پر اُن کی پبلک سیوا کرنے کے لئے اور استری شکشا کو پھیلانے کے لئے سب سے پہلے موجود ہو جاتا ہے اس لئے آریہ سماج کے سب کاریوں کو سب ہشت دل کی طرف سے پوری سہائتا اور سہانبھوتی ملنی چاہئے۔ بھارت ورش میں جتنا جتنا زور بھائی دیتا ہے۔ آریہ سماج کے کاریہ کرتا ... زیادہ ہاتھ ہے۔ اور شریمتی آریہ سماج کے ... پردھان پر ... حاضری کا یہ عالم تھا۔ کہ مندر کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور اندر اور باہر کے برآمدوں میں بھی تمام طبقہ کے برگزیدہ ہندی احباب براجمان تھے۔ اور گیلری استریوں سے بھری ہوئی تھی۔ (بھیم دیال ڈپٹی جنرل سکرٹری آریہ سماج نیروبی) ؎

پرابکاری سبھا سے نویدن

پرابکاری سبھا کی بیٹھک ہر سال ہوتی ہے اس کے ممبر سیوں میں اجمیر کے چار پانچ مہانبھاؤں کے علاوہ باہر کے دور دور سے آنے والے سجن ہیں۔ کئی برسوں سے یہی دیکھا جا رہا ہے کہ پرابکاری کی بیٹھک گوروکل برنداون کے اتسو کی تھیٹوں میں ہی رکھی جاتی ہے جس کے کارن پنڈت گھاسی رام جی۔ پنڈت گنگا پرشاد جی ٹہری۔ شری نارائن سوامی جی آدی مہانبھاؤ شامل نہیں ہو سکتے۔ اب کی بار بھی ایسا ہی دسمبر میں سبھا کی بیٹھک رکھی گئی۔ پرنتو کورم پورا نہ ہو سکی۔ اب ۲۱-۲۲ مارچ کو ہونی ہے۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ جب دہلی میں آریہ سارو دیشک سبھا کی طرف سے "آریہ ردوت سمیلن" ہو رہا ہوگا۔ اور گوروکل کانگڑی کا اتسو بھی نزدیک ہوگا ؎

پرابکاری سبھا کے ادھیکاریوں سے نویدن ہے کہ اگر انہیں تاریخوں میں بیٹھک رکھنی ہے تو آریہ رودت سمیلن کے ساتھ ہی دہلی میں رکھی جاوے یا چند دن آگے پیچھے رکھی جاوے اور آئندہ مطابق بھی ہوگا کہ گوروکل برنداون کا اور گوروکل کانگڑی کے اتسووں سے بھی سمے پر رکھی جائے کرتے ... امید ہے کہ ادھیکاری لوگ اس طرف دھیان دیں گے۔ (پریم دت جگیا سو سیاشی۔ رانا سنسکرت پاٹشالہ۔ رام بھرن) ؎

گوروکل میں نئے برہمچاریوں کا داخلہ

شری مکھیا ادھشٹھاتا جی گوروکل کانگڑی اطلاع دیتے ہیں کہ جو سجن اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ وہ گوروکل کانگڑی

سواستھ رکشا

زکام۔ نزلہ اور کھانسی کیوں؟

عام لوگوں میں یہ اعتقاد موجود ہے۔ کہ ٹھنڈی ہوا سے زکام ہو جاتا ہے مگر منجمد جنوبی قطب اور شمالی قطب کی مہم پر جانے والوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہوا میں زکام کا باعث نہیں۔ نیز پہاڑوں پر ٹھنڈی ہوا زکام کا باعث نہیں۔ ننگے سر اور ننگے پاؤں پھرنے والے ہوائی جہاز اڑانے والے۔ بحری جہاز اور کشتی چلانے والے۔ ماہی گیر۔ گوجر۔ گڈریے وغیرہ اس کی تائید کے گن گاتے ہیں۔ کیپٹن سکاٹ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ دوران پہاڑ علاقہ جہاں ٹمپریچر ۲۵ سے ۲۸ درجے تک اور ہوا کی رفتار چالیس پچاس میل فی گھنٹہ تھی۔ ہم سفر کرتے رہے اور رات کے وقت اسی میدان میں چھ چھ گھنٹے تک پھرتے رہے۔ تو بھی زکام نہ ہوا۔ گو سردی کی وجہ سے کان ناک۔ انگلیاں ٹھٹھر گئیں ؛

اسی طرح اسکیمو کے باشندوں میں زکام نہیں ہے گو وہ انتہائی درجہ کی سردی میں ننگے سر اور ننگے پاؤں پھرتے ہیں ؛

سرد ہوا اور سردی اس قدر بدنام ہو چکی ہے۔ کہ جب کبھی سردی کے دنوں میں کوئی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ تو اس کی وجہ سردی ہی تجویز کرتے ہیں۔ اصل میں سردی اور سرد ہوا کا ڈر بچپن سے بچوں کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے۔ جو بڑی عمر میں اس قدر زکام کا موجب ہے۔ کہ سردی انہیں بہت نقصان دیتی ہے ؛

سوئٹزرلینڈ کے مشہور ڈاکٹر برن ہارڈ اور رولیر نے بھی سردی زکام سے متعلق کئی تجربے کئے۔ اور ان کا بھی یہی نتیجہ ہے کہ جو بچے بچپن ہی سے کھلی ہوا میں پھرنے کی عادت اور دھوپ میں کھیلنے کو نہیں بھولتے ان کو زکام نہیں ہوتا ؛

زکام زیادہ تر ان شہری لوگوں میں پایا جاتا ہے جو کپڑے بہت پہنتے ہیں ناک منہ ڈھانپ کر بند کمروں میں سوتے ہیں۔ مزیدار لذیذ کھانے کھاتے ہیں ہوا سے دشمنی رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس گاؤں میں رہنے والے لوگوں کو جو تھوڑے کپڑے پہنتے اور کھلی ہواؤں میں پھرتے ہیں۔ زکام بہت کم ہوتا ہے ؛

سردی کا ڈر بھی عجیب بلا ہے۔ جتنا کوئی اس سے ڈرتا ہے۔ اتنا ہی اثر پذیر ہوتا ہے۔ سائیکالوجی کا مسئلہ ہے۔ کہ جس چیز سے تم ڈرو گے۔ وہ چیز تمہاری طرف کھچ کر آئے گی۔ اسی طرح سردی سے ڈرنے والے سردی میں قید ہوتے ہیں ؛

ڈاکٹر جے گلوور کا بیان ہے کہ ایسے بورڈنگ ہوسٹلوں میں جہاں زکام۔ نزلہ۔ اور کھانسی کی ہمیشہ شکایت رہتی تھی۔ جب لڑکوں کی چارپائیوں میں زیادہ فاصلہ کر دیا گیا۔ اور کھڑکیاں ۲۴ گھنٹے کے لئے کھلی رکھی گئیں تو تین ماہ کے اندر کل بیماریاں مفقود ہو گئیں اور اگلے سال بالکل کوئی بیماری نظر نہ آئی۔

اسی طرح روس والے جو بھاپ میں غسل کرنے کے بعد برف میں لیٹتے ہیں۔ ان کو زکام نہیں ہوتا۔ جو سپاہی برفانی علاقوں میں کام کرتے ہیں۔ ان کو زکام نہیں ہوتا۔ نیز وہ ڈل کے لوگ ننگے رہتے ہیں۔ برف میں پھرتے ہیں اور گرمی ۵ ڈگری کی ہے۔ وہاں بھی زکام نہیں ہوتا لیکن گرد و غبار میں پھرنا۔ دھوئیں میں رہنا زکام کو پیغام دینے کے مترادف ہے۔ اگر کھلی ہواؤں میں پھرنا۔ دھوپ میں بیٹھنا اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا روزمرہ کے کام میں شامل کر لیا جائے تو زکام سے بہت حد تک بچاؤ رہتا ہے۔ لہٰذا اس سے بچنے کے لئے ہر ممکن وسائل اختیار کرنے چاہئیں۔ ذرا اس کے نقصانات کی طرف نظر کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ ہر ایک شخص کو فی ہفتہ اوسطاً نصف آمدنی کا نقصان ہوتا ہے بلکہ اگر صحیح اندازہ لگایا جائے۔ تو نقصان اس سے بھی زیادہ بڑھ جائے گا۔ فرض کیجئے ایک شخص کو سال میں ایک ہفتہ زکام رہتا ہے۔ تو بوجہ علالت طبیعت اس کا جی کام کی طرف راغب نہ ہوگا۔ اگر کرے گا بھی۔ تو بہت تھوڑا یعنی اگر وہ شخص دس روپے روز کا کاریگر ہے تو اس کی آمدنی زکام کے دنوں میں بوجہ پورا کام نہ کرنے کے نصف یا اس سے بھی تھوڑی رہ جائے گی۔ یعنی اگر ایک ہفتہ میں ستر روپے کماتا تھا۔ تو زکام والے ہفتہ میں صرف ۳۵ روپے کمائے گا۔ اس کے علاوہ اس کا روز کا خرچ جو وہ زکام کے رفع کرنے میں لگاتا ہے اس میں شامل کر لیا جائے۔ تو ۳۵ روپے سے کم آمدنی رہ جاتی ہے۔ اور طرہ یہ کہ وہ خوشی سے بھی محروم اور رشتہ سوتی سے بھی علیحدہ ہو جائیگا۔ زکام والا آدمی چڑچڑا ہوتا ہے۔ وہ اپنا ہی دشمن نہیں بنتا۔ بلکہ ہمسائیوں سے بھی دشمنی کرتا ہے ؛

زکام سے بچنے کے طریقے

ناک جسم کی کھڑکی ہے۔ جس میں سے ہوا اندر جاتی ہے۔ اگر اس کھڑکی کو بند کر دیا جائے اور منہ کے راستے سانس نہ لیا جائے۔ تو آدم ستان کا رہنے والا جاندار جسم شمشان کی طرف کوچ کر جاتا ہے۔ دن بھر کے کاروبار میں کھوئی ہوئی طاقت رات کے آٹھ گھنٹے کی نیند سے واپس آ جائے گی مگر پوری طاقت اس وقت جمع ہوتی ہے۔ جب ناک کی کھڑکی کو کھلا رکھیں اور رضائی یا چادر کے اندر بند نہ کریں۔ تاکہ اس راہ سے صاف ہوا اندر جائے اور صاف ہوا تب میسر ہوتی ہے۔ جب کمرے کی کھڑکیاں کھول دی جائیں۔ حال ہی میں یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جہاں آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے اور کاربن ڈائی بڑھ جاتی ہے۔ تو نزلہ۔ زکام اور کھانسی بڑی جلدی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم رات کے ۸ گھنٹے صاف ہوا اندر لے سکیں۔ تو امید ہے کہ ہم بہت کچھ زکام سے بچے رہیں ؛

فسٹ کلاس نیند اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو ناک کو کھلا رکھے اور کمرے کی کھڑکیاں بھی کھول دے ؛

دوم درجے کی نیند اس شخص کو ملتی ہے، جو کمرے کو بند رکھے اور ناک کو کھلا ؛

سوم درجے کی نیند اس شخص کو میسر ہوتی ہے جو کمرہ کھلا رکھے اور ناک ڈھیا ہوا ؛

چہارم یعنی آخری درجے کی نیند اس شخص کے لئے ہے جو کمرہ اور ناک بند رکھے ؛

درجہ چہارم کو ۵۰ فی صدی، سوم کو ۱۵ فی صدی۔ دوم کو ۱۰ فیصدی اور اول کو شاذ و نادر زکام ہوتا ہے ؛

دیر سے اٹھنے والے اور دیر سے سونے والے جلد زکام کے شکار ہو جاتے ہیں لہٰذا انہیں چاہئے کہ وہ جلدی اٹھا کریں اور اپنے جسم کو ہاتھوں سے خوب ملیں اور ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس پی لیا کریں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں سیر کریں۔ اگر سیر کو نہ جا سکیں۔ تو کم از کم چھت پر کھڑے ہو کر ہوا کی طرف رخ کر کے ایک سو گہرے لمبے سانس لیں ؛

رات کو دیر سے کھانا۔ زیادہ کھانا زکام و نزلہ کو دعوت دینا ہے ؛

اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ رات کی دعوت کو تناول کرنے والے اشخاص نزلہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں اس لئے رات کو دعوت کرنا ندامت سے خالی نہیں ہے۔ جب رات کا کھانا سونے سے پیشتر ہضم ہونا شروع نہیں ہوتا۔ اور معدہ اپنے کام میں مشغول رہتا ہے۔ تو مختلف بخارات پیدا ہو کر دماغ کی طرف بڑھتے ہیں۔ جہاں نزلہ اور زکام پیدا ہو جاتا ہے +

خوراک زیادہ بھاری نہ ہونی چاہئے۔ اگر وہ مرغن چیزوں کی مرکب ہوگی۔ تو وہ دیر کے بعد ہضم ہوگی۔ اس کی مثال گیلی لکڑی کی طرح ہے جو ہمارے جلنے کی بجائے دھواں دیتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ جل کر راکھ ہو جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرغن غذا بھی ہضم ہو جاتی ہے۔ مگر دیر کے بعد ہوگی۔ اور اس سے اٹھے ہوئے بخارات نزلہ و زکام پیدا کرتے ہیں ؛

زکام دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک باہر سے اور ایک اندر سے۔ یعنی باہر سے چھینکنے سے اور اندر سے خون کی غلاظت اور خوراک کی خرابی سے۔ بیرونی حملہ سے بچنے کے لئے آدھ سیر پانی میں چار ماشے نمک ڈال کر رات کو سوتے وقت اور صبح اٹھتے وقت ناک کو اندر سے اور باہر سے صاف کرنا فائدہ مند ہے۔ علاوہ ازیں کڑوے تیل کی نسوار لینا بھی فائدہ رکھتا ہے ؛

زکام کا علاج

اگر اعلیٰ حضرت زکام آ جائیں۔ تو ان کے استقبال کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ کھانا بالکل بند کر دیں۔ کمبل اوڑھ کر لیٹ جائیں اور ہر آدھ گھنٹہ کے بعد پانی یا ٹھنڈا یا گرم یا حسب ذائقہ بحسب طبیعت نوش کرتے رہیں۔ اگر خالی پانی کو جی نہ چاہے۔ تو اس میں لیموں یا شہد ڈال لیں۔ تو آپ کو ۲۴ گھنٹے میں آرام آ جائے گا ؛

کافور اور نوشادر کو اکٹھا ملا کر سونگھ لیں۔ اگر اس سے بھی زکام نہ ہٹے۔ تو ہر ایک گھنٹہ کے بعد دارچینی کے تیل کی ۵ بوندیں مصری پر ڈال کر کھا جائیں۔ اور اس عمل کو جاری رکھیں سخت سے سخت زکام ۴۸ یا ۷۲ گھنٹے میں بھاگ جائے گا ؛

۶ بیماری گناہ ہے۔ بیماری کمزوری ہے بیماری سستی ہے۔ تندرستی نیکی ہے تندرستی طاقت ہے۔ تندرستی چستی ہے۔

تندرستی خوشی ہے۔ جیسے کمزور مکان اور برسات کے موسم میں ٹپکنے لگ جاتے ہیں۔ سامان میں بو پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہی کمزور انسانوں میں سردی کے موسم میں ٹھنڈی ہوا کے چلنے سے ناک اور گلے میں زکام ٹپکنے لگ جاتا ہے۔ پیٹ خراب ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ دماغ کمزور ہو جاتا ہے ؛ جسم کو پکا پختہ بنانے کی تدبیریں مندرجہ ذیل عمل میں لائیں ؛

(۱) ناک کو صاف ستھرا رکھیں۔ پھیپھڑوں کی غذا کافی لیں یعنی پاک صاف ہوا میں جا کر خوب گہرے سے سانس لیں۔ دونوں وقت جگہ ہو تو ٹہلیں ؛

(۲) جلد کو غسل بنائیں اور ٹھنڈے پانی سے اشنان کریں۔ تیل کی مالش کریں۔ دھوپ کھائیں ہوا کھائیں۔ اور دونوں ہاتھوں سے جلد کو گرم کریں۔

(۳) خوراک سادہ کھائیں۔ ورزش خوب کریں

مکمل غذا کھا دیں۔ سبزیاں اور ترکاریاں کھاتے رہیں۔ ادویات کھانا کم کریں۔ میں بولی ہوئی چیزیں کم کھائیں۔

(۴) دل کو خوش رکھیں۔ ... پانی سے پیار کریں۔ دل ... مجھے ... موسم میں ... ہرگز زکام نہ ہوگا ... زندگی بسر کر رہا ہوں ؛

प्रकाश लाहौर का गुरुकुल नं०

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

پرکاش لاہور کا گوروکل نمبر

نمبر ۱۲ | جلد ۲۸

PRAKASH LAHORE INDIA GURUKUL NUMBER

SUNDAY 20 MARCH 1932

اتوار ۸ چیت سمت ۱۹۸۸ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۳۲ء دیانند آبد ۱۰۸

ہمارا گوروکل!

تہذیب کا مہتاب ہے۔ تعلیم کا سورج
ہوتی ہے ضیا پاشی تعلیم اسی سے

ہے آریوں کی شان کا اظہار گوروکل
ان کو ہے ملا درجۂ تکریم اسی سے

ویدوں کے تمدن کی نشانی ہو تو یہ ہے
افلاک پہ ہے پرچم تعظیم اسی سے

اک بار پھر اس آریہ جاتی کے بقا کی
ہستی ہوئی آفاق میں تسلیم اسی سے

اخلاق کا، آداب کا، اطوار کا حاصل
کرنا ہو تو کیجیے گا زر و سیم اسی سے

فردوس کی پاکیزگی اس ہی میں ہے پنہاں
نکلی ہے جوئے کوثر و تسنیم اسی سے

پیغام برحق ہیں گوروکل کے سنا تک
عزت کی ملے گی انہیں اقلیم اسی سے

نانک چند ناز

آدرش سکتا ہے!

دو دیپتی سوشیلا سوشکشت گرہ کاریہ میں نپن ورن آریہ دھرم وادی آیو ۱۵ و ۱۶ ورش کی کنیا ؤں کی۔ در سندر نیروگ۔ سوشکشت سوشیل سداچاری اعلیٰ خاندان قوم شو فریق ملا کے ورن آریہ دھرم وادی آیو ۲۴ و ۲۵ ورش۔ آمدنی خاص ۵۰۰ روپیہ ماہوار کے علاوہ کافی جائیداد کے مالک ہوں۔ گن کرم سبھاؤ کے مطابق پورن ویدک ریتی سے ہوگا۔ دو لت مندی اور جہیز کا کوئی دچار نہیں ہوگا:۔

مالک بھوشن کیمیکل ورکس
دھنباد جنکشن۔ ای آئی ریلوے

ور کی ضرورت!

کھتری گھرانہ کی ایک نوجوان پڑھی لکھی گھر کے کام کاج میں نپن لڑکی کے لئے ایک شدھ آچاری تندرست برسر روزگار آریہ سماجی ور کی ضرورت ہے۔ ہمن لکھت پتہ پر پتر دوہار کریں:۔ دیوانچند تلوار اوورسیر نہر۔ بنگلہ سکھا نوالہ۔ ڈاکخانہ شرقپور

ضلع شیخوپورہ)

نوجوانوں کی سخت ضرورت ہے

ہماری معرفت نوجوان۔ خوبصورت دو ہر ائیں اور بال دو ہوائیں اور کنواری لڑکیاں شادی کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ شادی کے خواہش مند جلد سے جلد درخواست بھیجیں:۔

پتہ:۔

منیجر شام چرن لال شرما۔ ہندو ودھوا آشرم۔ اوری۔ ضلع جالون

ور کی ضرورت

مجھے اپنی پوتری کے لئے جس کی آیو ۱۵ برس ... پرائمری تک تعلیم یافتہ گھر کے کام ... واقف ہے۔ ایک ایسے ور کی ضرورت ... ہے۔ جس کی آیو پچیس برس سے زیادہ ... برسر روزگار ہو۔ جسمانی صحت اچھی ... گن کرم سبھاؤ کے مطابق ذات پات ... جاوے گی ۔

داس رام باوہ معرفت باوا ...
گھمان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور

بہت جلد ضرورت ہے!

گورو کل کمالیہ کے لئے تین ادھیاپکوں کی درخواست کنندہ سادگی پسند سداچاری تیاگی ودھ آریہ سماجی ہوں۔ عمر رسیدہ سجنوں کو ترجیح دی جاویگی۔ گورو کل میں چوبیس گھنٹہ رہنا ہوگا۔ درخواست منظور ہونے پر فوراً کمالیہ پہنچنا ہوگا۔ ہر ادھیاپک درخواست کیساتھ سرٹیفکیٹوں کی نقل آنی چاہئے اور یہ بتا دیا جائے۔ کہ علاوہ بھوجن کے کم از کم کتنا ماہوار چاہتے ہیں۔ (۱) ساتویں آٹھویں شرینی کو انگریزی ڈرائنگ دسائنس پڑھا سکے۔ سنسکرت خواندہ کو ترجیح دیجائیگی ہندی جاننا لازمی ہے۔ (۲) پہلی سے چوتھی شرینی کو ہندی حساب و اشنا دھیائی پڑھا سکے۔

مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کمالیہ ضلع لائل پور۔

ضرورت ہے!

اپنے کاروبار کے لئے چند ہوشیار دیانتدار محنتی۔ معمولی تعلیم یافتہ نوجوانوں کی۔ آیو ۱۵ ورش سے کم اور ۲۰ ورش سے زیادہ نہ ہو۔ چند ہوشیار تجربہ کار محنتی کلرک و اکونٹنٹ چاہئیں۔

کیش ضمانت وجواب کے لئے پانچ پیسے کے ٹکٹ لازمی ہیں۔ درخواستیں فوراً یکم اپریل ۱۹۳۲ء سے پہلے آنی چاہئیں۔

منیجر پنجاب گوپال سٹورس نیو مارکیٹ
دھنباد جنکشن ای آئی ریلوے

سچّا اور مفید مشورہ

اگر آپ اپنی گئی گذری طاقت واپس لانے اور جریان احتلام سرعت ..... وغیرہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقوی ادویات کی سرتاج علم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں چار روپے اور ۹۲ صفحات کی کتاب وید کام شاستر بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

وید شاستری نی شنکر گووندجی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ ایجنٹ۔ راندر اینڈ کو چوک لکھنؤ

اپدیشکوں کی آدرش

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان ... اپدیشکوں کی آدرش سکتا ہے۔ جو سنسکرت ... آریہ سماجی۔ ویدک سدھانتوں اور ... گرنتھوں کے گیاتا ہوں۔ گورو کل ... مہا ودیالیہ و کسی انیہ وشو ودیالیہ ... کوئی اچھی پریکشا پاس ہوں اور ... کشا روپ میں پرچار کرنے میں نپن ... ویتن یوگیتا انوسار ۲۰ روپے ... ماسک تک۔ پرارتھنا پتر پرمان پتر ... بھیجیں۔ سداچار کا پرمان پتر ... کے ادھکاریوں و انیہ کسی پرتشٹھت ... بھیجیں گے۔ تو اور بھی اچھا ہے۔

گنگا رام اوپا منتری آریہ پرتی ندھی ...
راجستھان و مالوہ۔ اجمیر

دھرم کے پریمیوں اور ایشور بھگتوں کو مژدہ!!!

شریمان مہاشہ ستیہ بھوشن جی بی اے ایل ایل بی آریہ ڈیرہ غازیخان نے ویدک سندھیا پر ایک پستک

سندھیا پربھاکر

نامی لکھی ہے۔ جو سندھیا پر ایک لاثانی کتاب ہے۔ بڑے بڑے سادھوؤں اور مشہور اخبارات نے اس پستک کی بڑی تعریف کی ہے۔ سندھیا جیسے خشک دھارمک مضمون کو سرل عام فہم بامحاورہ اُردو زبان میں نہایت دلچسپ اور عجیب بنایا گیا ہے۔ ہر ایک مشکل کو پرمانوں سے حل کیا گیا ہے۔ کوئی آریہ گھر اور آریہ سماج کا پستکالیہ اس پستک سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔ ۲۸۰ صفحے کے قریب ضخامت عمدہ وضع قطع کاغذ بڑھیا ٹائپ اعلیٰ سوامی دیانند کی تصویر سرورق پر زینت کو دوبالا کر رہی ہے۔ قیمت بلا جلد ۱۴ر مجلد عہ ملنے کا پتہ:۔

سنت رام منیجر آریہ پستک بھنڈار۔ لوہاری دروازہ۔ لاہور
میسرز راجپال اینڈ سنز سرسوتی آشرم انارکلی لاہور
پنڈت وزیر چند شرما موہن لال روڈ۔ دیگر پستکالیہ لاہور وکیل ڈیرہ غازیخان

مُصنف

ساہوکارہ قانون

مُصنفہ لالہ کیور چند صاحب وکیل

یہ نہایت مفید اور مکمل کتاب ساہوکاروں اور زمیندار کاروباری لوگوں کیلئے از حد مفید ہے۔ اس میں حساب رکھنے اور بھیجنے کے طریقے نام بنام کر کے بتلائے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں لین دین کرنے والوں کے لئے مفصل ہدایتیں اور نہایت مفید مطالب دا قیمت اس میں درج کیگئی ہے۔ بوجہ مقبولیت عامہ کے اس کتاب کا اُردو ایڈیشن نہایت قلیل عرصہ میں ہزار کی کثیر تعداد میں چھپ چکا ہے۔ گورمکھی خواں اصحاب کی سہولت کیلئے اب گورمکھی ترجمہ بھی چھپوا دیا گیا ہے۔ ہر ایک کاروباری آدمی کو یہ کتاب ضرور منگوا لینی چاہئے۔ اس کے مطالعہ سے معمولی عقل کا آدمی بھی وکیلوں کی بھاری فیسوں اور اہلکاران عدالت کی بھاری لوٹ سے بچ سکتا ہے۔ قیمت اُردو گورمکھی ہر ایک ایک روپیہ فی جلد۔ محصولڈاک علاوہ ۔

دیگر مقبول عام کتابیں۔ بچوں کا آئینہ ۸ر
پریم کہانیاں ۵ر۔ خوش نصیب دوست ۱۲ر
روشن ستارے ۱۲ر۔ جنگ قلعہ چتوڑ ۳ر
روحانی کہانیاں عہ۔ رسالہ صداقت ۶
چتوڑ کی بربادی ۳ر۔ بیتی جاگتی مورتی ۶ر

ملنے کا پتہ:۔
دیوانچند گنگا رام تاجران کتب لاہور

پریکھشا کیجئے

سیاہ سرمہ۔ آنکھ کی خارش۔ پانی جانا۔ کمزوری بینائی خصوصاً آنکھ دُکھنے دردوں کے دور کرنے میں اکسیر ہے۔ فی تولہ ...... (عہ)

سفید سرمہ۔ آنکھ کی خارش پانی جانا۔ کمزوری بینائی آنکھ دُکھنا دور ہو کر ... مفید ہے فی تولہ عہ

زرد سرمہ۔ آنکھ کی ہر ایک خرابی کے واسطے بے حد مفید ہے۔ جو ادصاف خالص ممیرہ میں رہتے ہیں وہ کل اس کے اندر موجود ہیں۔ فی تولہ دو روپیہ

منیجر سوا ستھ آلیہ گنگوہ سہارنپور

ناٹرز بکسول و سپیرٹی ٹانک پلز

بے نظیر طاقت کی گولیاں گنگا کے کنارے ... پہاڑوں پر پیدا شدہ بوٹیوں کا مرکب ہے۔ جو دل جگر دماغ اور گردے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ قیمت دو روپے فی شیشی ۳۲ گولی علاوہ محصول ڈاک ۔

وقت مشورہ:۔ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک

ملنے کا پتہ:۔ پوہلن چند ناٹرو دیا رتھی
... بھون۔ کوچہ ہنومان۔ محلہ ... لاہور

کیسٹو فین

بچوں کی صحت

بچوں کی صحت کا خیال ... صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل ... سے لے کڑوے اور خطرناک جلاب ... مزاحمت کرو۔ کیسٹو فین ... محافظ لذیذ۔ خوش ذائقہ اور مقبول ... زود اثر دوا نکل ہے صرف ۹ ...

ہر دوا فروش سے مل سکتا ہے ...

کیسٹو فین مینو فیکچرنگ کمپنی ...
ایجنٹ برائے ...
میسرز ... سہگل اینڈ کمپنی ...

ویدپرچار ہوچکا

اگر آریہ سماجوں کی ویدپرچار فنڈ کے پرتی کرتویہ پالن کی یہی اوستھا رہتی ہے۔ جو سال سے گیارہ ماس گذر جانے کے باوجود ویدپرچار فنڈ میں آ رہے دھن سے ظاہر ہے۔ تو بے اختیار زبان سے نکل جاتا ہے کہ ویدپرچار ہو چکا ×

آریہ پرتی ندھی سبھا نے گت سادھارن ادھیویشن میں آریہ سماجوں کے پرتی ندھی ویدپرچار فنڈ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے اسی ندھی میں ۳۸۰۰۰ کی آئے کا بجٹ پاس کر گئے تھے۔ لیکن سال کی سماپتی میں صرف ایک ماس باقی ہے اور سبھا کا حساب بتاتا ہے کہ ۱۵ ہزار ہی اس ندھی میں نہیں آیا۔ ایک مہینہ سے بھی کم چند دن کا سمے آریہ سماجوں کے پاس ہیں۔ اُن میں تئیس ہزار آ سکتے تو بجٹ پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن جو آریہ سماجیں اپنی مجموعی کوشش سے گیارہ ماس میں بمشکل تمام پندرہ ہزار روپیہ اکٹھا کر سکے۔ ان سے تئیس ہزار روپیہ کی آشا رکھنا شرآرتھک ہے۔ لیکن تئیس ہزار ساتھک ہو سکتی ہے۔ اگر ایک ایک سماج اپنا کرتویہ پالن کرنے پر تل جائے۔ کئی ایسی سماجیں ہیں۔ جن میں کئی بڑی بھی ہیں۔ جن سے اس ندھی میں ایک پیسہ بھی نہیں آیا حالانکہ اُنکا آتسو بھی دیر کے ہو چکے کئی ایسی سماجیں ہیں انہوں نے اپنے حصے کے روپیہ کا بہت تھوڑا حصہ ادا کیا ہے اگر وے اپنے حصہ کا دھن فوراً بھیجدیں۔ تو تئیس ہزار یا اس کے لگ بھگ اکٹھا ہو جانا کوئی مشکل نہیں جن سماجوں سے ابھی تک کچھ نہیں آیا۔ اُن میں سے چند ایک کے نام حسب ذیل ہیں۔ شملہ۔ دہلی چاوڑی بازار۔ سیالکوٹ شہر۔ ڈیرہ اسمٰعیلخان۔ ملتان شہر گورداسپور جالندھر چھاؤنی۔ کپورتھلہ۔ لدھیانہ۔ ہوشیارپور رہتک۔ جھنگ مگھیانہ۔ جموں راولپنڈی شہر۔ کیمبل پور۔ پشاور شہر وغیرہ وغیرہ +

جن سماجوں نے پورا روپیہ ادا نہیں کیا اُن میں سے بھی چند ایک کے نام سن لیجئے :-

لاہور چھاؤنی۔ امرتسر۔ فیروزپور شہر گوجرانوالہ نئی دہلی۔ میرپور۔ پشاور چھاؤنی۔ راولپنڈی صدر بنوں۔ ملتان چھاؤنی۔ مظفرگڑھ۔ ڈیرہ غازیخان جام پور۔ کوئٹہ وغیرہ وغیرہ ×

اگر آریہ سماج ویدپرچار سے میسر ہو چکا ہے تو امر دیگر ہے۔ لیکن اگر ویدپرچار اس کا مہان اور ایک ماتر ادیش ہے۔ تو اس کے لئے اُسے سادھن اُپستھت کرنے ہونگے۔ اُن میں ایک دھن ہے۔ جس کے بنا ویدپرچار کے خواب لینا دیرتھ ہے۔ اگلے سال کے پرچار کا پروگرام اس سال کے آئے دھن پر منحصر ہے۔ جس رفتار سے دھن آ رہا ہے۔ اگر وہی سال کے باقی دنوں میں بھی جاری رہی۔ تو زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار اور آ جائے گا۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ ویدپرچار کا موجودہ اسٹاف بیس ہزار سے کم کا نہیں رکھا جا سکیگا۔ اس لئے یا تو آریہ سماجوں کو اس بات کے لئے تیار رہنا چاہیے کہ اگلے سال اپدیشک کم کر دیئے جائیں۔ یا اُنہیں اپنے ذمہ کا دھن دے کر ۱۳۔اپریل بیساکھی سے پہلے پہلے ۳۸۰۰۰ پورا کر دینا چاہیے ×

چار آنہ فنڈ:- چار آنہ فنڈ کی آمدنی بجٹ میں دو ہزار رکھی گئی تھی۔ لیکن آیا صرف ایک ہزار ہے۔ یہ ایک ہزار دو پیمانہ ہے۔ جس سے رشی کے پرتی آریوں کے بھگتی بھاؤ کو نہایت آسانی سے ناپا جا سکتا ہے۔ اس ندھی میں آمدن کا تخمینہ دو ہزار ہی آریوں کی رشی بھگتی پر ڈالنا ہے۔ لیکن اس دو ہزار کا بھی پورا نہ ہونا تو بھاری کھید کی بات ہے۔ جن سماجوں نے اس ندھی کا دھن نہیں بھیجا۔ اُنہیں بھیجنے میں اب کوئی دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ تاکہ زیادہ نہیں۔ تو دو ہزار تو پورا ہو جائے۔ دشانند کی حالت نسبتاً اچھی ہے تاہم اس ندھی میں پورا دھن نہیں آیا۔ تین سو کی کمی ہے۔ یہ کمی آسانی سے پوری کی جا سکتی ہے ×

آریو! ویدپرچار کی طرف سے اس قدر بیرخی آپ کے ویدپرچار پر سخت دھبہ ہے کہ اس وجہ کو دور کرنے کا پریتن نہ کروگے؟ ایک فوری پریتن یہی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ویدپرچار فنڈ کے بجٹ میں جو تئیس ہزار کی کمی ہے آپ ۱۳۔اپریل سے پہلے پہلے پورا کر دو۔ کیا کروگے؟ اس کا جواب آپ کا عمل دے گا ×

لالہ لبھورام کی اپیل

پرستھ گورُوکل:۔ پریمی لالہ لبھورام جی ٹھیکیدار لدھیانہ اپنے متر منڈل سے ہر سال ایک بھاری رقم گوروکل کے لئے اکٹھا کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اس سال بھی حسب معمول یتن کر رہے ہیں۔ اپنے متر منڈل کے نام اُن کی اپیل انہی کالموں میں کسی دوسری جگہ چھپی ہے۔ گوروکل اُتسو میں صرف ایک ہفتہ رہ گیا ہے۔ وہ اپنے متر منڈل سے بزور اپیل کرتے ہیں۔ کہ دھن ایکتر کر سیدھا مکھیا ادھشٹھاتا گوروکل کانگڑی کو یا اُنہیں بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ گوروکل کو جس قسم کا لالہ لبھورام سا بھگت اور لالہ لبھورام کو جس قسم کا ادار متر منڈل ملا ہوا ہے۔ اگر ایسے ہی دس پانچ لالہ لبھورام گوروکل کو اور مل جائیں۔ اور اُن کے ایسے ہی متر منڈل ہوں۔ تو گوروکل آرتھک چنتا سے بہت حد تک مکت ہو سکتا ہے ×

پرکاش لاہور کا گورُوکل نمبر

۸ چیت سمت ۱۹۸۸

چلو گورُوکل

آریہ سماج کی لاڈلی سنستھا گورُوکل کا وارشک اُتسو ۲۵ سے ۲۸ مارچ کو ہے۔ گورُوکل کے سنستھاپک اَدھشٹھاتا شری رام دیو جی نے گورُوکل سنستھاپ کیا۔ گورُوکل کے پریمیوں اور بھارت میں راشٹریہ شکشا کے سوپن لینے والے قوم پرستوں کو نمنترن دیا ہے کہ وہ اس مہوتسو پر پدھاریں۔ اور اس راشٹریہ شکشالیہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ جنہیں نمنترت کیا گیا ہے۔ انہیں اس نمنترن کو آدرپُورک سویکار کرنا چاہیئے۔ اور پریوار اور اشٹ مترُوں سمیت بھاری سنکھیا میں اس یگیہ میں سمّلت ہونے کا سوبھاگیہ پراپت کرنا چاہیئے ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ گورُوکل یاترا انہیں دوبھر معلوم نہ ہوگی۔ بلکہ وہ اس میں ہر آیا پرکار کے آنند کا انوبھو کریں گے۔

جبکہ میدان میں گرمی کا کرپ شروع ہونے کو ہے۔ ہمالیہ کی برفانی چوٹیوں سے آتی ہوئی گنگا کے پوتر جل سے چھوتی ہوئی سوچھ شیتل وایو نیچے ہمالیہ کے دامن میں ستھت گورُوکل روپی تیرتھ کے میدان میں آپ کے ہردیوں کو الہادت کر دے گی۔ اونچے برکشوں کے درمیان وسیع میدان میں گورُوکل کی یگیہ شالاؤں کے کنڈوں سے جہاں ہون کی سگندھ بہت پیٹھیں آپ کے شریر کو پرپھلت کریں گی۔ وہاں وید منتروں کی دھونی آتماؤں کو اُوپر اُٹھانے کے لئے اکسیر کا کام دیگی۔ گورُوکل پنڈال میں بھگتی بھاو سے پُورن راگ کی تانیں اور آریہ سماج کے سرسدھ سنیاسیوں۔ آچاریوں۔ پنڈتوں اور دیگر اُپدیشکوں کے وید اُپدیش آپ کے لئے وہ آتمک خوراک مہیا کریں گے جس کے سننے آتم وچار کی در لبھ گھڑیوں میں آپ ترسا کرتے ہیں۔

آپ نے بہت میلے دیکھے پرنتو گورُوکل کا میلہ کوئی چیز ہی دوسری ہے۔ میلے بھی جنتا کے کلیان کا کارن ہوتے ہونگے۔ لیکن بدقسمتی سے آج آچار بھرشٹ کرنے کا کارن ہیں۔ پرنتو گورُوکل کا میلہ اس پوِترتا کے اندر ہوتا ہے۔ جس میں گندگی سے گندے برتی بھی جا کر کم از کم اس سمے کے لئے پوتر آتما ہو جاتے ہیں۔ یہی کارن ہے کہ تیس برسوں سے یہ میلہ جاری ہے۔ اس میں اطراف و جوانب سے مختلف پرکرتیوں اور پرورتیوں کے ہزارہا لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ پر اس کے پربندھ کے لئے پولیس کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ پولیس کی ضرورت تب ہو جب کسی پرکار کی گڑبڑ ہو۔ گڑبڑ نہ ہو تو پولیس کا کیا کام؟

یہ سورگیہ درشیہ آپ کو گورُوکل تیرتھ یاترا پر جا کر ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔ کہ پراچین ویدک سبھیتا کا راجیہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی موجود ہے۔ استری پُرش بھاری سنکھیا میں اکٹھے ہیں۔ لیکن میلی نگاہ سے دیکھنے کا کوچار کسی کے ہردے میں پیدا نہیں ہوتا۔ یہ باتیں سب جاتی اُنتی کا سادھن ہیں جو آپ کو گورُوکل کے بغیر کسی اور جگہ دیکھنے کو نہ ملیں گی۔

اس کے علاوہ وہاں آپ کو آریوں کی سامُوہک شکتی اور اس کا کرہانتک روپ دیکھنے کو ملے گا۔ چھ سات سال ہوئے گنگا کے اُس پار آریوں کی پچیس سالہ کوشش پر گنگا کے سیلاب نے پانی پھیر دیا۔ آریہ اس سے ہراس ہو گئے؟ نہیں۔ اس پار کا گورُوکل بتاتا ہے کہ تین چار سال کے عرصہ میں اُس پار سے گورُوکل سے بڑے بھون تیار کرنے میں وہ کامیاب ہوئے ہیں۔

یہ ایسی باتیں ہیں۔ جو سادھارن جنتا کو بھی آکرشت کرتی ہیں۔ شکشا کے پریمیوں کے لئے وہاں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ دیکھنے کو ہے گورُوکل ہی ہے۔ جس نے بھارتیہ شکشا دگیوں کے اس خیال کو عملی طور پر غلط ثابت کر کے دکھلا دیا ہے۔ کہ انگلش کے اتیرکت کوئی دوسرا مادھیم نہیں جسکے دوارا اونچی اونچی سائنسوں کی تعلیم دی جا سکے۔ گورُوکل دنیا جانتی ہے۔ ہندی مادھیم کے دوارا اونچی سے اونچی تعلیم دے رہا۔ اور اس میں سپھل ہو رہا ہے۔ مغربی سنسکرتی سے چکا چوند ہندوستانیوں کی اس رٹ کو گورُوکل نے ہی نربدھ کر کے دکھایا ہے۔ کہ سنسکرت مردہ زبان ہے۔ سنسکرت ہمارا اندیدان ہے۔ کہ گورُوکل جائیں اور دیکھیں کہ دو یار تھی مادری زبان کی طرح سنسکرت بولتے ہیں۔ بھوگ واد کے اس یگ میں کہ کھاؤ پیو اور موج کرو ہی سنسار کا لکش ہو رہا ہے۔ گورُوکل ہی ہے جس نے برہمچریہ تیاگ اور تپ کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر سے قائم کر کے دکھایا ہے۔

سب سے زیادہ اعتراض گورُوکل پر یہ تھا کہ یہاں سے نکلے ہوئے ودیارتھی لنڈورے کیسے کمائیں گے لیکن آج سرکاری یونیورسٹیوں سے نکلے نوجوانوں کی جو دُردشا ہو رہی ہے۔ اس نے اس اعتراض کو ایسا دبا دیا ہے۔ کہ کبھی سر اُٹھانے کا ساہس نہ کرے۔ آج تو اگر یہ کہا جائے کہ سرکاری یونیورسٹیوں کے مقابلہ میں گورُوکل یونیورسٹی کی شکشا پرنالی موجودہ بیکاری کا بہت حد تک حل ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ ایسی خوبیوں گورُوکل کو وہی نہ دیکھنا چاہیگا۔ جو جاتی رت سے بالکل خالی ہو۔ ورنہ ہر ایک دیش ہتیشی دھرم پریمی اس کے دیکھنے کو اُتسک ہوگا۔ اور ہزاروں یاتری پہلے کی طرح اس مہوتسو میں اکٹھے ہونگے۔ پرنتو گو ترتھ دیو کے سمبندھ تیرتھوں پر خالی ہاتھ جانے کی نہیں دیتی۔ کچھ نہ کچھ بھینٹ لے جانا ہی پڑیگا

کمزوری کی بھکشا

(شری پنڈت دیو شرما جی ودیالنکار آچاریہ گورُوکل کانگڑی)

گورُوکل انک کے لئے میں اور کیا لکھوں؟ جبکہ مجھ جیسے کمزور ویکتی کو آریہ جنتا کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے گورُوکل کے آچاریہ جیسے بڑے کٹھن کاریہ پر نیکت کیا ہے۔ تو سب سے پہلے میں تو اپنی کمزوریاں ہی جنتا کے سامنے رکھ سکتا ہوں۔

سب آریہ بھائیوں کے سامنے میں اپنی کمزوریاں رکھتا ہوں اور سب کی سہائتا کی بھکشا مانگتا ہوں:-

۱- میرا شریر دُربل ہے۔ برہمچاریوں کے شریر کی جیسی کلپنا کی جاتی ہے۔ ویسا میرا شریر نہیں ہے۔ آچاریہ دیانند کے برہمچریہ پُورن شریر کو یاد کرتا ہوں۔ تو مجھے اپنا یہ تُچھ شاریرک بل دھتکارنے لائق لگتا ہے۔ اس لئے شریر سے میں جتنا کام لینا چاہتا ہوں۔ اتنا نہیں لے سکتا۔ شریر کی طرف دھیان دینے کی کافی ضرورت ہوتی ہے۔

۲- میرا من دُربل ہے۔ ویدیں ورنت برہمچریہ کا آدرش کتنا اونچا ہے۔ برہمچریہ کا آدرش سامنے رکھنے والے پُرش کا من کتنا شکتی شالی۔ کتنا پربھاوشالی۔ کتنا پربھاو اُتپادک۔ کتنا پوتر اور درڑھ ہونا چاہیئے۔ جب یہ یاد آتا ہے۔ تو میں اپنے من کی دُربلتا دیکھ کر رونے سا لگتا ہوں۔ اپنے من کی درگھتا ادھکار کرانت نہیں۔ بلکہ صرف قائم رکھنے کے لئے ہی مجھے پرتی دن دو تین گھنٹے لگانے پڑتے ہیں۔ اور تب بھی سنتوش نہیں ہوتا۔

۳- میری بدھی دُربل ہے۔ گورُوکل کا پاٹھ کرم پُورا کرنے کے بعد میں نے بہت کم پڑھا ہے۔ کہاں آچاریہ رام دیو جی کی ودوتا (علمیت) وشال ادھیین (وسیع مطالعہ) اور ان آچاریوں کی پری پکتا (مضبوطی) اور کہاں میری تھوڑی سی ودیا۔ تچھ ادھیین اور انوبھو شونیتا۔ اور اپنی آتمک دُربلتا کو میں خود ہی جانتا ہوں۔

تو پھر میں اتنے بھاری کام کو کیسے سنبھال سکونگا۔ کیا آپ سب بھائی اپنی سہائتا پردان کر میری ان کمزوریوں کو ہٹا نہ دیں گے؟ میں تو سب آریہ بھائیوں کے سامنے ہاتھ پسارا ہوا ہوں۔ میں آپ سے دھن آدی نہیں مانگتا۔ دھن تو اگر گورُوکل کسی لائق ہوگا۔ تو اُسے ملا ہی کریگا۔ سنسکار سمپن پُرش اپنے بچوں کو بھی ادھک سے ادھک گورُوکل میں بھیجیں گے اور رفتہ رفتہ اُنت آتمائیں بھی گورُوکل میں سیوا کرنے کے لئے آکرشت ہونگی۔ یہ سب گورُوکل کو ملیگا۔ یدی گورُوکل ٹھیک طرح اپنا کام کرے گا۔ پس میں تو گورُوکل ٹھیک کام کر سکے۔ اس کے لئے آپ سب کے سہیوگ کی بھکشا مانگتا ہوں۔ میرے سناتک بھائی اپنے گورُوکل کے انوبھووں دوارا خاص طور پر سہیوگ پردان کریں۔ سنرکشک مہودیہ گورُوکل کے نیموں کے پالن میں سہائتا دیں۔ پرتی ندھی سبھا کے سبھاسد میرے گورُوکل سمبندھی وچاروں کو دھیریہ پُورک ذرا دھیان سے سنیں اور وچار دوارا سہائک ہوں اور سبھی گورُوکل پریمی سجن گورُوکل کی سچی ترقیوں کی طرف لگاتار میرا دھیان کھینچتے ہوئے اپنی سہائتا پردان کریں۔

یدی اتنی بھیک مجھے ملتی رہے گی۔ تو میں پرماتما میں وشواس رکھنے کے کارن آشا کرتا ہوں۔ کہ آپ آریہ بھائی میرے اس دُربل شریر سے، اس دُربل من سے اس دُربل آتما سے اپنے کام لائق سیوا لے سکیں گے۔ اصل آچاریہ پرماتما ہے۔

گورُوکل وِشوودیالیہ کانگڑی کے

وارشک اُتسو کا پروگرام

گورُوکل وشوودیالیہ کانگڑی ہردوار کا تیسواں ۳۰ سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ مارچ کو ایسٹر کی چھٹیوں میں ہونا نشچت ہوا ہے۔ پروگرام نمن پرکار ہے:-

۲۵ مارچ - پراتہ - ہون اور بھجنوں کے پشچات

۸ سے ۱۱ بجے تک سودیشی پردرشنی کا اُدگھاٹن۔

بعد دوپہر - ۲ سے ۳½ بجے تک سرسوتی سمّیلن، پنڈت چموپتی جی ایم اے کے سبھاپتتو میں "عرب کے وچاروں کا سبھیتاؤں پر پربھاؤ" کے وشے پر برہمچاری اوناش چندر نبندھ پڑھیں گے۔

۳½ سے ۵ بجے تک "راشٹریہ بھاشا سمّیلن" سبھاپتی شری اپودھیا سنگھ جی پروفیسر ہندو یونیورسٹی

۵ سے ۶ تک ویاکھیان - پنڈت لوک ناتھ جی

راتری ۸ سے ۹ بجے تک ویاکھیان شری نارائن سوامی جی

۹ " ۱۰ " مکتی رام جی اُپادھیائے

۱۰ " ۱۱ " ڈاکٹر منڈن میجک لینٹرن دوارا۔

۲۶ مارچ - پراتہ - ۷½ سے ۸½ بجے تک ویاکھیان پنڈت دھرمندر ناتھ شاستری۔

۸½ سے ۱۰ بجے تک "وید سمّیلن" سبھاپتی پنڈت مکتی رام "وید کے بھاشیہ کار اور رشی دیانند" وشے پر پنڈت چندر کانت ویدالنکار نبندھ پڑھیں گے۔

۱۰¼ سے ۱۱¾ بجے تک ویاکھیان پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی۔

بعد دوپہر - ۱½ سے ۲½ بجے تک ویاکھیان پنڈت چندر ورتی شاستری۔

۲¾ " ۳¾ " پنڈت ستیہ ورتیہ جی سدھانت النکار

۳¾ " ۵½ " "ورن ویوستھا سمّیلن" سبھاپتی پنڈت بُدھ دیو جی

راتری ۸ " ۹ " ویاکھیان پنڈت دیو شرما جی

۹ " ۱۰ " مہاشہ کرشن جی بی اے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

۱۰ " ۱۱ " ڈاکٹر پٹیل میجک لینٹرن دوارا شیہ

۲۷ مارچ - پراتہ دیکھشانت سنسکار۔

۶½ سے ۷½ بجے تک جلوس

۷½ " ۱۰½ " دیکھشانت سنسکار - دیکھشانت بھاشن پنڈت دھرمو شنکر بھٹاچاریہ آچاریہ وشوبھارتی شانتی نکیتن دیں گے۔

بعد دوپہر ۱½ سے ۲½ تک ویاکھیان پنڈت بدھ دیو جی

۲½ " ۴ " ویاکھیان داپل شری آچاریہ رام دیو جی وشے "گورُوکل کا بھوت اور بھوشیہ"

۴ سے ۶ " دھن سنگرہ

راتری - ۸ " ۹ " ویاکھیان پنڈت چموپتی جی ایم اے

۹ " ۱۰ " سوامی سوتنترانند جی۔

۱۰ " ۱۱ " سناتک دیش بندھو کے دھنوردیا کے کھیل۔

۲۸ مارچ ۷ سے ۸ بجے تک ویدارنبھ سنسکار

۸½ " ۱۰ " سمود دھرم سمّیلن

۱۰½ " ۱۱½ " ویاکھیان سوامی ستیہ دیو جی پری ونراجک

بعد دوپہر - ۲ سے ۳½ تک وشو ساہتیہ سمّیلن سبھاپتی گجراتی بھاشا کے کوی سمراٹ شری نہالال دلپت رام

۳¾ سے ۴½ تک ویاکھیان پنڈت دھریندر ناتھ ترک شرومنی شاستری ایم اے

۵ " ۶ " سوامی گنگا گری جی

راتری - ۸ " ۱۱ " سنگیت سمّیلن سبھاپتی شری داس لال پادھے سنگیت آچاریہ گندھرو مہاودیالیہ کولہاپور

دوسرے پنڈال میں ۲۵ مارچ کو ۸ سے ۱۰ بجے رات تک سرسوتی سمّیلن

گورُوکل

خاص برائے پرکاش گورُوکل نمبر ——— از نوح صاحب لدھیانوی

اے کہ بگڑی ہوئی حالت کے بنانیوالے
مرحبا قیدِ جہالت سے چھڑانیوالے
حبّذا وید کی تعلیم دلانیوالے
منزلِ حق کے لئے بن کے حقیقی رہبر
دولتِ علم سے گنجینۂ دل کو بھر کر
کر کے اللہ رے آگاہ رموزِ فطرت

آیکہ سوئی ہوئی قسمت کے جگانیوالے
اوج پر پستی نشینوں کو بٹھانیوالے
دل کا ظلمت کدہ پُرنور بنانیوالے
بھولوں بھٹکوں کو رہِ راست پہ لانیوالے
مانگنے والوں کو سلطان بنانیوالے
آدمی حضرتِ انسان کو بنانیوالے

آیکہ قائم ہے تیری شان سے ہی شانِ وطن
آیکہ تو جسمِ وطن روحِ وطن جانِ وطن

قوم کی ڈوبتی کشتی کو ترائے جانا
اپنی سچائی کی ہر شان دکھائے جانا
بیکشے خمخانۂ وحدت کے تڑالے ساقی
اپنے مخصوص ہے اندازِ مسیحائی کے
علم کی شمع سے اے لُمعۂ نورِ ازلی

اہلِ دنیا یہ یونہی رنگ جمائے جانا
دیکھنے والوں کو دیوانہ بنائے جانا
دلِ پژمردۂ انسان کو کھلائے جانا
اہلِ عالم کو بھی اعجاز دکھائے جانا
ہر سیہ خانہ کو پُرنور بنائے جانا

آج بگڑی ہوئی حالت کو بنا دے پھر سے
قوم خوابیدہ اگر ہے تو جگا دے پھر سے

سبھاپتی پنڈت دھرموشنکر بھٹاچاریہ

۲۶ مارچ - ۸ سے ۱۰ بجے رات تک کوی سمّیلن

۲۷ مارچ " " آریہ سمّیلن

۲۵-۲۶ مارچ سائنٹنگ کو ۵ سے ۶ تک چھوٹے برہمچاریوں کے لیزم اور لاٹھی کے کھیل ہوں گے۔

"ویدک وِنے"

گورُوکل کے آچاریہ پنڈت دیو شرما کی پرسدھ پُستک "ویدک وِنے" چھپ کر تیار ہے۔ گورُوکل اُتسو پر فروخت کے لئے موجود ہو گی۔ قیمت ۴ مجلد ۴ ہے۔ شردھانند سمارک ندھی کے سرپرستوں کو جنہوں نے دس روپیہ سالانہ دینے کا برت لیا ہوا ہے۔ گورُوکل کی طرف سے مفت بھیجی جائے گی قیمتاً ... یا شردھانند سمارک ندھی کا سرپرست بن کر گورُوکل اُتسو سے یہ پُستک پراپت کر لیجئے آئیے۔

۲۷ مارچ کا پرکاش نہیں نکلیگا

گورُوکل اُتسو کے اُپلکش میں پرکاش حسبِ معمول چھٹی منائے گا۔ اس کے بعد اگلا پرچہ ۳-۱ اپریل کو گورُوکل اُتسو کے پورے ورتانت کے ساتھ نکلیگا۔ پاٹھک نوٹ کر لیں۔

پریمی منڈل سے شکایت

پرکاش کو اپنے پریمی منڈل سے شکایت ہے کہ وسعتِ اشاعت کی اس کی اپیلوں پر دھیان نہیں دیا گیا۔ جس کا وہ مستحق ہے۔ پرکاش دو میں سے ایک بات چاہتا ہے (۱) ہر ایک پریمی دو دو نئے خریدار بنانے کا کرشت پالن کرے یا (۲) اپنی عدم التفات کی وجہ بتائے

... عجیب و غریب "خدائی ایجنٹ" حاصل کرنیکا طریقہ - ... انگریزی خواندہ اصحاب کے مکمل پتہ تحریر کر کے حاصل کریں - مینیجنگ پروپرائٹر جی تلک میڈیکل ہال ہرپانہ ضلع ہوشیارپور

شکشا ہی سنساروں کا مول ہے

(از شری سوامی گنگا گری جی آچاریہ گوروکل اشکوٹ)

آج کل کروڑوں روپیہ بھارت ورش میں شکشا کے نام پر خرچ کیا جاتا ہے۔ بہت سے کالج سکول اور کنیا پاٹھ شالائیں تو گورنمنٹ کی طرف سے کھلے ہوئے ہیں۔ کچھ ڈسٹرکٹ بورڈ میونسپل کمیٹیوں کی طرف سے ہیں۔ علاوہ ازیں آریہ سماج سناتن دھرم سبھا سنگھ سبھا اور مسلم عیسائی بھی شکشا پھیلانے کا یتن کر رہے ہیں۔ لیکن شکشا کا جو ادیش ہے اس سے وہ پورا نہیں ہو رہا۔ شکشا کا ادیش ہے۔ انسان کو انسان بنانا۔ انسان میں انسانیت کیا ہے؟ ہمارے رشیوں نے تو انسانیت کا گن صرف گیان ہی بتلایا ہے۔ گیان کے چار حصے ہیں:۔

پہلا حصہ۔ اپنے آپ کو جاننا۔ میں کون ہوں؟ کس لئے سنسار میں آیا؟ میرا فرض کیا ہے۔ جس کو میں پورا کروں؟ گیان کا دوسرا حصہ پرماتما کو جاننا۔ جس وقت انسان اپنے آپ کو جان لیتا ہے۔ اس وقت ہی وہ پرماتما کے جاننے کا ادھیکاری ہوتا ہے۔ گیان کا تیسرا حصہ یہ جاننا ہے کہ دیگر انسانوں سے میرا کیا تعلق ہے؟ گیان کا چوتھا حصہ یہ جاننا ہے کہ پشوؤں سے میرا کیا تعلق ہے؟ میرے خیال کے مطابق شکشا کا یہی ادیش ہے۔ جو میں نے پاٹھکوں کی سیوا میں مختصر طور پر پیش کیا ہے۔ کیا ہماری موجودہ شکشا جس پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے اس ادیش کو پورا کر رہی ہے؟ اس کا فیصلہ پاٹھکوں کے اوپر ہی چھوڑتا ہوں۔ پھر خود دیکھیں یہ ساری شکشا ہے جو آج کل ہمارے دیش میں ہو رہی ہے۔ ہمارے بچوں کی جسمانی طاقت تو اختلال یعنی آزادی کے نام سے ختم ہو چکی ہے پھینک دیا ہے۔ جن کا نام اور نشان تک نظر آتا ان کا عام کی زندگی بسر کرنا مشکل ہے گھبرانا۔ نوجوان نادان ہو گئے۔ پھری ہوئی ..... اپنے پیٹ کی خاطر بے ایمانی میں پڑے۔ دوسرے بھائیوں کے گلے پر چھری چلانے لگ گئے ہیں۔ کیونکہ موجودہ مغربی طریقہ تعلیم کا ہم پیروی کر رہے ہیں۔ اس کا اصول ہی یہی ہے کہ جیسے بڑی مچھلی چھوٹی کو کھا جاتی ہے۔ اسی طرح بلوان حیوان کمزور حیوانوں کو کھا جاتے ہیں۔ یہی انسانیت کا اصول نہیں ہے۔ جو نوجوان کو اصول ہے جیسے بلوان پشو نربل پشوؤں کو مار کر کھا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کو چاہئے وہ خود مار کر کھا جاتا ہے۔ اگر

انسانوں میں بھی یہی بات ہے۔ کہ بلوان نربلوں کو کھا جاتے ہیں۔ خوبی انسانیت کا تو دیوالہ ہے۔ جس کی مثال آج ہمیں یورپ میں مل رہی ہے۔ آج سارا یورپ اشانت ہے۔ ایک ملک دوسرے کو نگلنے کے لئے تیار ہے یہ سب ورتمان شکشا کا پھل ہے۔ جس شکشا پر بھارت واسی لٹو ہو رہے ہیں۔ اب میں پاٹھکوں کی جانکاری کے لئے پراچین شکشا پرنالی کے بارے میں چند الفاظ لکھتا ہوں۔ جس کا پرچار مہرشی دیانند و پوجیہ سوامی شردھانند جی نے کیا ہے۔ وہ ہے گوروکل شکشا پرنالی۔ جس میں بچوں کو گوروکل میں گورو کی گود میں رکھ کر سداچاری و سادھو بنانے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ وہاں بچوں کو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ تم کمزوروں کی حفاظت کرو۔ دیش پالن کرو۔ ذرا اخلاقی ترقی کرو۔ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سیکھو۔ دوسروں کی مدد کرو۔ پیدا ہوتا پر بھروسہ رکھو۔ دھرم پر دوسروں کے ساتھ برتاؤ۔ دیش سیوک بنو۔ دیش کی بنی ہوئی چیزوں کا استعمال کرو۔ آج ملک میں یہ تحریک جاری ہے۔ کہ سب لوگ ملک کی بنی ہوئی اشیاء ہی استعمال کریں۔ لیکن کوشش کرتے ہوئے بھی ہم اس میں اچھی طرح کامیاب نہیں ہو رہے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ غیر ملکی تعلیم سے ہمارے بچوں کے دماغ بھی غیر ملکی بن گئے ہیں۔ غیروں کا رہن سہن کھان پان۔ بول چال لکھنا پڑھنا سب ہی سب ان کو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اسی لئے ان کی محبت غیر ملکی چیزوں سے بڑھ رہی ہے۔

میری دیش کے لیڈروں سے یہی پرارتھنا ہے کہ اگر وہ سودیشی کا پرچار کرنا چاہتے ہیں تو اپنے بچوں کو گوروکل کی شکشا پرنالی میں شکشا دلائیں۔ ورنہ آپ کی محنت ایسی ہو گی جیسی کوئی پات سینچتا کھادوں کی رکشا کرنے والے کی ہوتی ہے۔

آریہ ودوت سمیلن کی سوچنا

آریہ ودوت سمیلن دہلی کی تاریخوں میں تبدیلی کر دی گئی ہے ۲۱ سے ۲۳ مارچ کی بجائے یہ سمیلن ۲۱ سے ۲۴ اپریل تک ہوگا البتہ دھرم آریہ سبھا ۲۰ مارچ کو ہی ہوگی (آنند بھکشو سرسوتی منتری)۔

موجودہ طریقۂ تعلیم

(از پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

دیش میں جو طریقہ تعلیم پرچلت تھا اس سے مطمئن نہ ہو کر آریہ سماجوں نے گوروکل کے طریقہ تعلیم کو رائج کیا تھا۔ گوروکل کہاں تک کامیاب ہوئے اور کہاں تک کامیاب نہیں ہوئے؟ اس بات پر ہم اس وقت وچار نہیں کریں گے۔ جو بات اس وقت لکھنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ گوروکل کا طریقہ تعلیم ضرور کامیاب ہوا۔ اس کے ثبوت میں دو باتیں یہاں کہنا چاہتے ہیں:۔

پہلی بات۔ ابھی کچھ دن ہوئے جب میں الٰہ آباد میں تھا۔ میرے پاس کچھ ودیارتھی ایک کالج کے آئے اور کہا کہ کالج اور سکول کے ودیارتھیوں میں سے ہم کچھ نے ایک برہمچاری منڈل کھولا ہے۔ میں اس کے اتسو میں شریک ہوں۔ سرکاری مدرسہ کے طالب علموں کی جماعت اور برہمچاری منڈل یہ دونوں باتیں مجھے کچھ متضاد سی معلوم ہوئیں میں ایک سے ادھک ایسے واقعہ دیکھ چکا تھا۔ کہ کالج میں باپ پڑھتا ہے۔ اور اسکول میں اس کا لڑکا۔ جہاں کے لڑکوں کا روزانہ شغل تھیٹر اور سینما دیکھنا ہو۔ جہاں کے لڑکے فیشن میں بہتوں کے کان کترتے ہوں۔ جہاں کے ودیارتھی تپ کی زندگی سے واقف ہی نہ ہوں۔ وہاں برہمچاری منڈل کی ستھاپنا ہو۔ اور اس منڈل کا اتسو بھی ہو۔ اس لئے میں نے خوشی سے اس کا نمنترن منظور کر لیا۔ اتسو میں شریک ہو کر میں نے منڈل کی قائمی کی تاریخ منتری جی کی رپورٹ سے سنی۔ تب مجھے یہ جان کر فی الواقعہ بہت خوشی ہوئی کہ ودیارتھی سچائی کے ساتھ برہمچریہ کی مریادا کا پالن کرنا چاہتے ہیں۔ اسی اتسو میں کچھ ودیارتھیوں نے ڈاکٹر گوکل چند پرنسپل کے ذریعہ مجھ سے درخواست کی۔ کہ میں ان کے ایک آشرم میں جا کر اسے دیکھوں۔ اور ودیارتھیوں کو کچھ اپدیش دوں۔ اس کے متعلق بتلایا گیا کہ وہاں کا سب کام ودیارتھی ہی کرتے ہیں۔ دوسرے دن اس آشرم کو بھی میں نے جا کر دیکھا۔ اس آشرم میں جس کا نام کل بھاسکر آشرم ہے ۱۷ ودیارتھی تھے۔ انہوں نے کایستھ پاٹھشالہ کالج سے کچھ بھومی لے کر اس میں کچھ اپنے ہاتھ سے اور کچھ مزدوروں کی مدد سے کچے مکان اپنے رہنے وغیرہ کے لئے بنا رکھے ہیں۔ کچھ بھومی میں ساگ بھاجی خود بوتے ہیں۔ اور کچھ بیل پھل آدی کے پیڑ لگا رکھے ہیں۔ انہیں صرف ۲۵ روپیہ ماہوار کی مدد باہر سے مل جاتی ہے اور باقی سب کام یہ ودیارتھی اپنے ہاتھ سے کر کے اپنا کام چلا لیتے ہیں۔ مجھے اس آشرم کے دیکھنے سے بڑی پرسنتا ہوئی۔ میں نے کچھ ضروری باتیں ودیارتھیوں کو بتلائیں۔ اور واپس چلا آیا۔

برہمچاری منڈل اور یہ کل بھاسکر آشرم دونوں اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ گوروکل کا آدرش اب سکول اور کالج میں رہنے والے ودیارتھیوں کو بھی اپیل کرنے لگا ہے۔ یہ تبدیلی سواگت کرنے یوگیہ ہے۔

دوسری بات۔ یونیورسٹی کے طریقہ تعلیم سے اب عام طور سے بے اطمینانی ظاہر کی جانے لگی ہے۔ ابھی تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ مسٹر ڈی ہیملٹن نے ایک لیکھ امرت بازار پتریکا میں چھپوایا تھا۔ مضمون کی سرخی "اوسط درجے کے لوگوں میں بیکاری" تھی۔ مضمون کو لیکھک نے شروع ہی اس فقرہ سے کیا ہے کہ طریقہ تعلیم میں بہت تبدیلی ہو جانی چاہئے تھی۔ اس تبدیلی نہ ہونے کا یہ پھل ہے کہ ایک نوجوان نے ایم اے پاس کر لیا ہے۔ اور وہ ایک آرٹ کا ماسٹر بن گیا ہے۔ لیکن وہ آرٹ کیا ہے؟ وہ آرٹ ہے فاقہ کشی کا۔ اور اس نے یہ آرٹ اپنے والدین کے چار ہزار روپے خرچ کر کے سیکھا ہے۔ مسٹر ہیملٹن کے اصلی لفظ یہ ہیں:۔

A MASTER OF ARTS IS A YOUNG MAN WHO HAS MASTERED THE ART OF STARVING, AT A COST OF SAY RS 4000 OF HIS PARENTS.

پھر انہوں نے ان نوجوانوں کے لئے لکھا ہے جنہوں نے بی اے پاس کیا ہے:۔

A BACHELOR OF ARTS IS AN ARTLESS BACHELOR WHO CAN FEED NEITHER HIMSELF NOR A WIFE ALTHOUGH HIS PARENTS MAY HAVE SPENT THOUSANDS OF RUPEES ON HIS EDUCATION.

یعنی ایک بی اے کی ڈگری رکھنے والا نوجوان کلا ہین بن کلا (कला हीन कला)

گوروکل کے موجودہ نتائج اور اُن سے آئندہ اُمیدیں

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

ستیارتھ پرکاش نے جہاں مختلف مضامین پر دید دکت اور شاستروکت نکتۂ خیال سے اپنی قیمتی رائے کا اظہار کیا ہے۔ وہاں طریقہ تعلیم کے متعلق ایک مفصل تجویز پیش کی ہے۔

آریہ سماج میں جہاں دوسرے سوالات پر جدو جہد ہوتی رہی۔ وہاں گوروکل کا سوال بھی عرصہ دراز تک زیر بحث رہا۔ آخرکار گوروکل کا خیال لیکچروں اور مضامین کے دائرے سے نکل کر میدان عمل میں آیا۔ اور اب دُنیا کے مختلف حصوں میں آریہ سماج کی زیر سرپرستی گوروکل چل رہے ہیں۔

سوامی دیانند جس قسم کے گوروکل کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اگر اپنی پوری اور مکمل صورت میں وہ قائم ہو جاویں۔ تو بھارت کی ہی نہیں۔ بلکہ دُنیا کی تمام مشکلات کا حل ہو جاتا ہے۔ قوموں کی باہمی جنگ ملکوں کی عناد و فساد کی شعلہ زن آگ دُنیا کی ہر قسم کی ترقی کے راستہ میں حائل ہے ان خرابیوں کا حل سب سوچ رہے ہیں۔ کچھ نہیں سوجھتا۔ مگر گوروکل شکشا پرنالی ان سب مشکلات کی عقدہ کشائی کر سکتی ہے۔

ٹکسیلا کے کھنڈرات آج کل بھی زبان حال سے اپنی تاریخ بتلا رہے ہیں۔ راجا اور غریب سے غریب کسان کو اس مشہور عالم یونیورسٹی میں آ کر غربت کی زندگی بسر کرنی پڑتی تھی۔ راجا کا لڑکا پڑھتا تھا مگر اُس کے پاس جج کی ملکیت کا ایک پیسہ بھی نہیں ہوتا تھا۔ آج کل کی طرح ایسیرول اور شاہزادوں کے لئے راجکمار کالج نہیں رکھے۔

ستیائے سچائی اور دھرم کے لئے تن من دھن قربان کر دینا گوروکل کے تعلیم یافتہ طالب علموں کے لئے معمولی بات تھی۔ یہی سبب تھا کہ جب برہمچاری کسی گرہستی کے دروازہ پر بھکشا مانگنے کے لئے کھڑا ہوتا تھا۔ تو گھر کی مالکہ اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتیں مہیا کرنے کے لئے تیار رہتی تھی۔ کیونکہ وہ سمجھتی تھی۔ کہ اُس کا اپنا لخت جگر بھی کسی گھر کی مالکہ کے سامنے اسی طرح بھکشا مانگ رہا ہوگا۔

گوروکلوں کے تعلیم پائے برہمچاریوں نے کیا کیا ہے؟ یہ سوال اس لئے پوچھا جا رہا ہے کہ موجودہ زمانہ کی جدوجہد کی زندگی سے تنگ آ کر لوگوں نے موجودہ طریقہ تعلیم کے نتائج کو دیکھ لیا ہے۔ اس سے وہ مایوس ہو چکے ہیں۔ اب لوگ اس تلاش میں ہیں۔ کہ کوئی ایسا طریقہ تعلیم مل جاوے۔ جس سے آئندہ نسلیں موجودہ مصائب کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکیں اور شانتی اور آنند کا راجیہ ستھاپت ہو سکے۔

بھارت میں دراصل جدوجہد پرانی آریہ تہذیب اور موجودہ مغربی تہذیب کے درمیان ہے اگر مغربی تہذیب کا راجیہ دن بدن بھارت میں زور پکڑتا جائیگا۔ تو موجودہ تہذیب کی تمام خرابیاں بھی لازمی طور پر آ دیں گی۔ بلاشبہ بھارت ورش میں سرکاری اور پرائیویٹ سرمایہ سے چلنے والے سکولوں اور کالجوں کے ذریعہ موجودہ تہذیب کے مختلف پہلوؤں کو ہر دل عزیز بنانے کی تحریک جاری ہے۔ اور بہت کم لوگ ہیں۔ جو یہ سوچتے ہیں۔ کہ موجودہ بے چینی کہاں سے پیدا ہوتی ہے؟ موجودہ تہذیب نے ہماری مصنوعی ضروریات کو تو بڑھا دیا ہے۔ مگر ان ضروریات کو پورا کرنے کا سامان مہیا نہیں کیا۔

موجودہ گوروکل کے سنچالکوں نے موجودہ زمانہ میں تعلیم کا ایک نیا آدرش پیش کر دیا ہے۔ گورو اور برہمچاری یعنی طالب علم اور اُستاد کے درمیان کیا رشتہ ہونا چاہیئے؟ اور تعلیم کا معیار کیا ہو؟ اور آریہ تہذیب یعنی بھارت کی پراچین تہذیب کے بنیادی اصول کیا تھے؟ یہ دُنیا کے سامنے اب دوبارہ آ رہے ہیں۔

جو کچھ کوشش اس سلسلہ میں اب تک ہوئی ہے اس کے مطابق گوروکل کے موجودہ نتائج کو دیکھا جاوے تو بڑے تسلی بخش ہیں۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

ایک دفعہ گورنر جنرل گوروکل میں آئے۔ اور گوروکل کو دیکھ کر اُنہوں نے سوامی شردھانند سے ایک سوال کیا۔ اور وہ سوال یہ تھا۔ کہ گوروکل سے برہمچاری نکل کر کیا کریں گے؟ کیونکہ یونیورسٹیوں کی ڈگری حاصل نہ کر کے سرکاری ملازمت یا سرکار سے منظور شدہ کسی کام کو وہ اختیار نہیں کر سکتے۔ اُس وقت سوامی شردھانند جی نے ایک بڑا شاندار جواب دیا تھا۔ وہ یہ تھا کہ گوروکل کے آچاریہ کا کام برہمچاریوں کا آچار بنانا ہے۔ اگر سداچار کی دُنیا میں کوئی قیمت ہے۔ تو گوروکل کے تعلیم یافتہ برہمچاریوں کی عزت ہر جگہ ہوگی۔ اور دُنیا بھی برداشت نہیں کرے گی۔ کہ وہ بھوکے مریں۔

گوروکل کے برہمچاری جہاں کہیں ہیں۔ اُنہوں نے اپنے آچار کی اس شان کو قائم رکھا ہے۔ گوروکل سے سناتک بن کر برہمچاری ولائت اور جرمنی وغیرہ ممالک میں گئے۔ اور وہاں سے دیگر یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ گریجوایٹوں کی طرح وہ پی ایچ ڈی بیرسٹر انجینئر وغیرہ بنے۔ کئی اُن میں سے اچھے عہدوں پر ممتاز ہیں۔ کمائی میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں ہے۔ مگر دیگر گریجوایٹوں سے ایک خصوصیت ہے۔ کہ وہ پُرانی آریہ تہذیب کے دلدادہ ہیں۔

ہندی اور پرانی تہذیب کی اشاعت میں جس قدر مدد گوروکل کے سناتکوں نے دی ہے۔ اُس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ کئی ہندی کے روزانہ۔ ہفتہ وار اور ماہواری اخبارات اور رسالے ملک کے مختلف حصوں میں بڑی کامیابی سے نکل رہے ہیں۔ اور لوگ گوروکل کے سناتکوں کی کوششوں کو بڑی اچھی نظر سے دیکھتے ہیں۔

گوروکل کے سناتک بڑے اچھے اُپدیشک ادھیاپک۔ پروفیسر اور پبلک کام کرنے والے ثابت ہوئے ہیں۔ فی زمانہ جتنی تحریکیں دھرم اور دیش سدھار کی چل رہی ہیں۔ اُن میں گوروکل کے سناتکوں کا کافی حصہ ہے۔ موجودہ ملکی تحریکیں میں بھی گوروکل کے سناتکوں کی کافی تعداد جیل خانہ میں گئی۔ اور اپنی تپسیا سے اُنہوں نے ثابت کر دیا۔ کہ وہ ملک کے لئے بھی ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پھر جہاں جہاں گوروکل کا سناتک پہنچا ہے اُس نے وید اور شاستر کے لئے اس گئے گذرے زمانہ میں عزت قائم کی ہے۔

ایک گوروکل کا برہمچاری پرانایام اور یوگ سدھیوں کا دلدادہ ہے۔ اُس نے اپنے جیون کو ایسی سادگی میں ڈھالا ہے کہ دیکھنے والے حیران ہو جاتے ہیں۔ ایک گوروکل کا برہمچاری پُرانے برہمنوں کی طرح ایک جگہ بیٹھ گیا۔ اور لوگوں کے بچوں کو مفت پڑھانا شروع کر دیا۔ کیا یہ اس زمانہ میں انوکھی بات نہیں ہے؟

گوروکل شکشا پرنالی کے پرچلت ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب سکولوں اور کالجوں کی عیش و عشرت کی زندگی۔ سینما اور تھیٹروں کے ناچ تماشے ختم ہونے والے ہیں آشرم بنیں گے۔ رشی آبادی سے دور بیٹھ کر لوگوں کی اندرونی پیاس کو بجھائیں گے۔ سوامی دیانند رشی تھا۔ اُس کا اصلی اُدیش موجودہ زمانہ کے رنگ ڈھنگ کو زیادہ رنگیلا بنانے کا نہیں تھا۔ اسی لئے اُس نے گوروکل کا آدرش پیش کیا تھا۔ کہ نوجوانوں کی زندگی ایسی بنائی جاوے۔ کہ وہ آئندہ آنے والی نسلوں کو شانتی اور آنند حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکیں۔ موجودہ طریقہ تعلیم ناکامیاب ثابت ہو چکا ہے اب لوگوں کی نظریں گوروکل پر ہیں۔ دُنیا سمجھ چکی ہے۔ کہ آئندہ اُمیدیں گوروکل سے پوری ہونگی۔ پرنتو یہ سب ہمارے پرشارتھ پر منحصر ہے۔

موجودہ طریقہ تعلیم

(بقیہ صفحہ ۷)

آٹا کا بیچولر ہے۔ جو نہ اپنے اندر نہ اپنی استری کے کھانے کا انتظام کر سکتا ہے۔ حالانکہ اس کے والدین کے ہزاروں روپیہ اس کی تعلیم پر خرچ کئے ہیں۔

سارے لیکھ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے یہ صاحب کسی کمائنر مینوفیکچرنگ انسٹی ٹیوٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُنہوں نے موجودہ طریقہ تعلیم میں جلد سے جلد تبدیلی کرنے کی ضرورت بڑی خوب صورتی سے ظاہر کی ہے۔ گوروکل میں پڑھنے والے پہلے ہی سے سمجھ رہتے ہوتے ہیں۔ کہ انہیں سرکاری نوکری نہیں ملے گی۔ اس لئے ان کا دھیان کسی نہ کسی غیر سرکاری کام کی طرف ہی جاتا ہے اور اس میں وہ کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو صرف سرکاری نوکریوں کے بھروسے تعلیم پاتے ہیں۔ وہ نوکری نہ پانے پر کہیں کے بھی نہیں رہتے۔ پہلے جو یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ گوروکل میں پڑھ کر لڑکے آخر کریں گے کیا؟ یہ سوال اب گوروکل کے لئے ہی نہیں رہا۔ بلکہ موجودہ طریقہ تعلیم کے کالج اور یونیورسٹیوں سے بھی وابستہ ہے۔ اور جب تک غیر معمولی تبدیلی موجودہ طریقہ تعلیم میں نہیں ہوتی۔ اس سوال کا حل ناممکن ہے۔

وید پرچار کے لئے دان

لالہ دیارام صاحب ملہوترہ پردھان آریہ سماج جلال پور بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ ۱۱ر جولائی ۱۹۳۱ء کو سورگ باش ہوئے تھے۔ آپ کا وید پرچار کے ساتھ اگادھ پریم تھا۔ وہ اپنے دیہانت سے پہلے وید پرچار فنڈ کے لئے اپنی جائیداد کا کافی حصہ وصیت کر گئے تھے۔ اسی وصیت کی رُو سے حسب ذیل دان وید پرچار کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ملا ہے۔

نقد ۵۸۲ روپے سونا ۶ تولہ ۱۱ ماشہ چاندی ۶۴ تولہ ۵ ماشہ ایک عدد مکان مالیتی ایک صد روپیہ ایک عدد دُکان واقعہ بازار جلالپور بھٹیاں مالیتی چار صد روپیہ۔ ایک عدد احاطہ سفید رقبہ ۱۱ مرلہ مالیتی ۶۰۰ روپیہ۔ رقومات قابل وصولی تقریباً مالیتی ۷۴۴ روپیہ۔ اسباب خانہ داری مالیتی چالیس روپیہ۔ کل جائیداد کی مالیت قریباً ۲۷۰۰ روپیہ ہے پنچایت دُکان آریہ سماج جلالپور بھٹیاں نے لائے صاحب لالہ نرائن داس جی

وِچارنیہ

(از شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ یانند اُپدیشک ودّیالیہ)

پرانی سنسکرت کے پُستکوں میں جہاں ودیارتھی پڑھتے تھے۔ اس کو گورُوکل کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہاں ودیارتھی اپنے گورو کے پاس ہی رہتا تھا۔ اس لئے وہ گورُوکل تھا۔ اور جہاں ماتا پِتا رہتے تھے۔ وہ پِتری کُل ہوتا تھا۔ مہرشی دیانند جی نے بھی ستیارتھ پرکاش میں بالکوں کو پڑھنے کے لئے گورُوکل میں بھیجنے کا آدیش کیا ہے۔ اور سورگیہ سوامی شردھانند جی نے جبکہ وہ لالہ منشی رام جی کے نام سے پرسدھ تھے۔ اسی آدیش کی پُورتی کے لئے گورُوکل کھولا تھا۔ جو آج بھارت ورش میں گورُوکل کانگڑی کے نام سے مشہور ہے۔ اس وقت گورُوکل یونیورسٹی ہے۔ جس میں تین کالج شامل ہیں۔ ان میں سے ایک تو ویدک کالج ہے۔ دوسرا آیُروید کا ہے اور تیسرا سادھارن ہے۔ ان تینوں کالجوں میں جو ودیارتھی پڑھتے ہیں۔ ان کی تعداد ایک صد سے زیادہ کبھی نہیں رہتی ہے۔ اس لئے یہ وِچارنیہ ہے۔ کہ اتنی تھوڑی تعداد کو کس طرح بڑھایا جائے۔ پھر جس وقت گورُوکل کھولا گیا تھا۔ اُس وقت سے اس وقت تک شکشا وبھاگ نے کئی روپ بدل لئے ہیں۔ ان کا اثر گورُوکل پر ہونا ضروری تھا۔ ان کو خیال میں رکھکر بھوشیہ میں جن تبدیلیوں کی آشا ہے۔ ان کو دیکھکر گورُوکل والوں کو کیا کرنا چاہئے یہ بھی وِچارنیہ ہے۔ اس کے ساتھ تیسری بات جو گورُوکل کے حق میں ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب گورُوکل کھولا گیا تھا۔ اس وقت سرکاری یونیورسٹیوں کے پاس شدہ ودیارتھیوں کو سرکاری نوکری مل جاتی تھی۔ اب نوکری کا وہ دروازہ کھلا ہے۔ لیکن جانے والے اتنے زیادہ ہیں۔ کہ وہ دروازہ بند ہی سمجھنا چاہئے۔ اس لئے اب سب کو کچھ نہ کچھ کام ڈھونڈھنا پڑتا ہے۔ اس میں گورُوکل والے اچھے رہتے ہیں۔ اس لئے جو وقت پہلے تھی اس کے ہٹ جانے سے گورُوکل والوں کو آشا نکل جانا چاہئے۔

جو روپ بدل ہو گئے ہیں۔ ان میں سے ایک آریہ بھاشا یا ماتری بھاشا کا مادھیم ہوتا ہے۔ اس وقت سب مضمون ودیارتھیوں کو انگریزی میں کرنے پڑتے تھے۔ اب اکھل بھارت ورش میں اگر ودیارتھی چاہے۔ تو دسویں شرینی تک ماتری بھاشا میں کر سکتا ہے۔ اسی لئے دسویں شرینی تک گورُوکل اور سکول برابر سمجھے جا سکتے ہیں۔ لیکن ابھی تک غلامی کا اثر ہونے سے ودیارتھی انگریزی میں کام کرنے میں گورو مان رہے ہیں۔ اور سکول میں بھی انگریزی کام کرتے ہیں۔

مگر اب یہ مرض گھٹ رہی ہے۔ اور اُمید ہے کہ لوگ جلدی ہی ٹھکانے آجاویں گے۔

اب بھارت ورش کے وہ دن آرہے ہیں جبکہ شکشا کا مادھیم انگریزی نہ ہوگی۔ یہ گورُوکل کی فتح ہے۔ کیونکہ جب گورُوکل کے سنچالک کہتے تھے۔ کہ سب مضمون اپنی بھاشا میں ہی پڑھائے جائیں۔ اس وقت بھارت سرکار کے لوگ اسے صرف خیال کرتے تھے۔ اب وہ مانتے ہیں کہ یہ سب کچھ سمجھو ہی نہیں۔ بلکہ ضرور ہونا چاہئے۔ اب شکشا میں برہمچریہ کا بھی دھیان ہے کیونکہ کئی یونیورسٹیوں نے گھوشنا کر دی ہے

رکھنا ضروری ہے۔ یہ فیشن کا آڈمبر گرہستی سے شروع ہوگا۔ پہلے نہیں۔ یہ فتح بھی گورُوکل کی ہی ہوگی۔

میں نے اوپر لکھا ہے۔ کہ گورُوکل کے تین کالجوں میں ایک سو سے زیادہ ودیارتھی نہیں ہیں۔ اس لئے کوئی آپائے سوچنا چاہئے۔ کہ ودیارتھی

کہ ایف اے کے امتحان میں شادی شدہ شامل نہ ہو۔ اور اُمید ہے۔ کہ جلدی ہی وہ دن دیکھنا نصیب ہوگا۔ جب یہ نیم ہوگا۔ کہ شادی شدہ کسی کالج میں داخل نہ کیا جائے۔ یہ گورُوکل کی دوسری فتح ہے۔ کالجوں کے ودیارتھی زیادہ تر فیشن کے غلام ہیں۔ پنجاب میں تو یہ مرض انتہائی درجے کو پہنچی ہوئی ہے۔ بنگال بہار میں ودیارتھی سادہ لباس رکھتے ہیں۔ لیکن پنجاب کا طرز عمل اُن سے بالکل اُلٹا ہے۔ زمانہ آرہا ہے۔ جبکہ سب کو پتہ لگ جائیں گے۔ کہ ودیارتھی کے لئے سادہ لباس

زیادہ ہوں۔ اس کے دو ہی سادھن ہیں۔ اول یہ کہ گورُوکل میں لڑکے زیادہ جائیں اور گورُوکل زیادہ ہوں۔ لیکن یہ بیل مونڈھے چڑھتی ہوئی نہیں ہوتی۔ کیونکہ گورُوکل جتنے بھی ہیں۔ سب میں ہی ودیارتھی کم ہیں۔ اور گورُوکل میں جتنا خرچ ہوتا ہے۔ وہ آج کل ہر ایک کے لئے برداشت کرنا مشکل ہے۔ گھر میں رہتے ہوئے لڑکے کے کھانے پر جو خرچ ہوتا ہے۔ وہ مقابلتاً کم ہے۔ جو کہ گورُوکل میں ہوتا ہے۔ اس لئے زیادہ جائیں گے یہ تو اُمید نہیں ہے۔ دوسرا سادھن یہ ہے۔ کہ ہر ایک سماج میں ایک ودیالیہ ہو جو پانچ شرینی تک پڑھا سکے۔ اور لڑکے ماں باپ کے پاس رہیں۔ اور منداً میں پڑھتے جایا کریں۔ اور وہ بڑے ہوکر گورُوکل جائیں لیکن یہ گورُوکل والے نہیں مانتے ہیں۔ اس طرح تیسرا سادھن یہ ہو سکتا ہے۔ کہ گورُوکل کے کالج وبھاگ میں باہر کے ودیارتھی لے جائیں۔ جبکہ وہ دسویں شرینی تک پڑھ چکے ہوں۔ اس میں بھی گورُوکل کے نیم پرتی بندھک ہیں۔ یعنی وہ تو دس سال کے لڑکے کو بھی خاص رعایت سے داخل کرتے ہیں۔ ان سولہ سالہ لڑکوں کو کس طرح لیں۔ یہ اُن کے لئے کٹھن سمسیا ہے۔ جہاں گورُوکل ماتری بھاشا کے مادھیم۔ برہمچریہ۔ سادہ لباس۔ سادہ جیون کے لئے آدرش ہے۔ وہاں تعداد کی کمی اسے گھن کی طرح خراب کر رہی ہے۔ یُونیورسٹی کے کالجوں میں ودیارتھیوں کی بھرمار ہے۔ لیکن گورُوکل میں تعداد بہت ہی کم ہے۔ یہ دشا وِچارنیہ ہے۔ گورُوکل میں کام کرنے والوں کو اس طرف دھیان دینا چاہئے۔

اس کا وکلپ ایک اور بھی ہے۔ وہ یہ ہے اگر گورُوکل میں تعداد کم ہی رہے۔ تو اس کو صرف دھارمک ودیالیہ کا روپ دیا جائے۔ اور اس وبھاگ میں وہی ودیارتھی ہوں۔ جو شروع سے وہاں ہیں۔ اور جگیتسا وبھاگ میں ودیارتھی باہر والے بھی داخل کر لئے جائیں۔ تاکہ ان کی تعداد زیادہ ہو جائے۔ اگر ان ودیارتھیوں کو جو شروع میں گورُوکل نہیں گئے۔ پھر داخل نہیں کرنا ہے۔ تو کیا یہ سناتن دھرم نہیں ہے۔ سناتن دھرم میں اگر کسی نے برہمن بننا ہو۔ تو برہمن ماں باپ سے جنم لے۔ اور گورنمنٹ نے پنجاب میں کاشتکار کی یہی تعریف کر رکھی ہے کہ جس نے کاشتکار بننا ہو۔ تو وہ کاشتکار ماں باپ سے پیدا ہو۔ اگر کاشتکار کے گھر پیدا نہ ہو کر کوئی پنجاب میں کاشتکار بننا چاہے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ وہ کاشتکار بن جائے۔ اسی طرح گورُوکل میں اگر کوئی بعد میں داخل ہونا چاہے تو ناممکن ہے۔ یہ نیم اچھا نہیں ہے۔ گورُوکل

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۴)

افکارِ لطیف

(از گلفشانی کلک لبشنداس جی حسرت ضعیف آبادی از ملاکنڈ)

گورُوکل کا منظر عجب دلکشا ہے
گورُوکل حقیقت میں ہر سو سماں ہے

کہیں گل کھلے ہیں کہیں موتیا ہے
خزاں باغِ عالم میں آئے تو آئے

شفا پا کے کہتا ہے ہر دل گرفتہ
مٹاتا ہے یہ تیرگی جہالت

تیری ہی مساعی کا ہیگا یہ ثمرہ
تیرے علم و ایثار کی برکتوں سے

تیرے شاخساروں پہ رقصاں ہیں طائر
تیری آمد آمد سے غنچے کھلے ہیں

ہوئیں تجھ سے الطاف کی نہریں جاری
تیرے ہی سہارے ہے اپنا سفینہ

کیا وید اقدس کا پرچار تُو نے
میرا دل ہے پُرنور تیری ضیا سے

تو والی ہے میرا میں بندہ ہوں تیرا
میری خستہ حالی پہ بھی اک نظر کر

اطراوت دِ زیدۂ جاں فزا ہے
اک پُرنور اس سے جہاں ہو رہا ہے

کہیں سرو و ریحان کا جھمگھٹا ہے
بہار دل یہ وادی پُر فضا ہے

گورُوکل ہی مرضِ وطن کی دوا ہے
سکھاتا ہمیں درس توحید کا ہے

دیانند احسان یہ سب تیرا ہے
تیرا صحن گلزار پھولا پھلا ہے

صدا ذکرِ باری کی آتی صدا ہے
تو بادِ بہاری ہے بادِ صبا ہے

تو سرچشمۂ چشمِ آبِ بقا ہے
تو ہی کشتیٔ قوم کا ناخدا ہے

تو ویدوں کے پرچار کا پیشوا ہے
کہ اس گھر میں اک تو ہی جلوہ نما ہے

میری جان سو جاں سے تجھ پر فدا ہے
تو مشکل کُشا ہے۔ تو حاجت روا ہے

کروں کیوں نہیں اس کو تعظیم حسرتؔ
یہ کعبہ ہے اپنا یہ سجدے کی جا ہے

آریہ سماج اور گورو ڈم

(از شری پنڈت نردیو جی شاستری وید تیرتھ)

آریہ سماج گوروؤں کے خلاف نہیں۔ اگر وہ خلاف ہے۔ تو صرف گوروؤں کے دمبھ (ڈھونگوں) کے خلاف ہے۔ جب تک آریہ سماج کے پاس گورو کل جیسی انیک سنستھائیں رہیں گی۔ تب تک وہ گوروؤں کے خلاف نہیں جا سکتا۔ "گورو" اور "کل" ان دو شبدوں سے "گورو کل" بنا ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ گوروؤں یا گورو کا خاندان۔ پراچین کال میں جبکہ آریہ راجا مہاراجاؤں کے ذریعہ ویدک دھرم پھیلتا پھولتا تھا۔ آریہ ورت کے برہمن ارتھات گورو اپنے "کل" دوارا صرف بھارت ورش کے ہی نہیں۔ سنسار بھر کے چھاتروں کو۔ ودیارتھیوں کو۔ ستلا شیان گیان کو چرتر شکشا دیتے رہتے تھے اور اس لئے آریہ ورت کی سنسکرتی CULTURE سبھیتا (CIVILIZATION) کی چھاپ ہر طرف بھو منڈل میں تھی۔ آج بھی آریہ سنسکرتی ان شکوں کے ابھاؤ میں بھی کسی نہ کسی طرح اپنے پاؤں پر کھڑی ہے۔ اور اب بھی سنسار بھر کو شکشا دینے میں سمرتھ ہے۔ لیکن جن گوروکلوں دوارا آریہ سنسکرتی کی چھاپ سنسار پر پڑتی تھی۔ اُن گوروکلوں میں اور آج کل کے گوروکلوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

پہلے زمانہ کے گورو پرماتما سے پرارتھنا کرتے تھے۔ کہ ہے پرماتما! ہمارے اس کل میں جو بھی برہمچاری آویں۔ وہ شم۔ کی شکشا "دم" کا ادھیکار لے کر آویں۔ ہزاروں کی تعداد میں آویں۔ چاروں دشاؤں سے آویں۔ ہمارے پاس رہیں۔ چرتر شکشا (MANNERS, OF LEADING LIFE) سیکھیں۔ منازل میں جائیں اور سنسار کو سکھ شانتی سمردھی سے بھر بنائیں۔ گورو یہ بھی پرارتھنا کرتے تھے۔ کہ ہمارے کل میں کوئی اعصابی نہ ہو۔ گھمنڈی نہ ہو۔ پاکھنڈی نہ ہو جو دوسروں کو دکھ دینے والا۔ ستانے والا ہو۔ ایسا کوئی نہ ہو۔ جو کر گھن (UNGRATEFUL) احسان فراموش۔ ایسا کوئی نہ ہو۔ جو ویدوں کو جاننے بنا ہی ہو۔ ایسے شردھ گوروؤں کی پرارتھنا ضرور پوری ہوتی تھی۔ تو پوتر ویدک سنسکرتی قائم رہتی۔

ان گوروؤں کو دکھیان دان کے علاوہ کوئی چنتا نہیں تھی۔ راجیہ شکتی ان کی پشت پر رہتی تھی۔ جب بھارت سے پھر وہ دن دیکھتے تھے اُن کی مہماتما اور وہ "کل" بہت اچھا پربھاؤ پڑتا تھا۔ اسی لئے آریہ شکشا پدھتی اتنی سستی۔ اتنی اچھی اور سماج سنگٹھن میں اتنی اپیوگی سدھ ہوئی۔

آج کل کے گوروکل ادلی تو نا موافق حالات میں کھلے ہیں۔ اوپر رکشک کوئی راجیہ شکتی نہیں۔ شاسکوں اور گوروکل کے سنچالک ہم لوگوں کا دھرم کرم سنسکرتی۔ سبھیتا۔ ہست اہست سنبندھ وردھی اور نرالے ہیں۔ ایک طرح سے یوں کہئے۔ کہ گوروکل شکشا پرنالی میں ہم درمیان شاسک ورگ سے سرو تھا اسہیوگ ہی کر رہے ہیں۔ ہم ان سے کسی قسم کی سہائتا نہیں لیتے۔ اور نہ ہی سہائتا کی آشا رکھتے ہیں۔ اتنا اسہیوگ رہتے ہوئے بھی ہمارے گوروکلوں میں زمانہ کا رنگ چڑھتا ہی جاتا ہے۔ ہم اس کے پربھاؤ سے بچنا چاہتے تھے۔ پر بچ نہیں سکے ہیں۔

گوروکلوں کے "گوروؤں" میں لوگوں سے مانگ کر لائے ہوئے پیسوں پر گھمنڈ اور دکھاوے کی ماترا بڑھ گئی ہے۔ سنچالک لوگ داتاؤں کی مرضی رکھنے کے لئے درشکوں کے من بہلاوے کے لئے یا ان کو بھیڑ کی طرح موندنے کے لئے چاہے جو کہہ دیتے ہیں۔ جو چاہے کر بیٹھتے ہیں۔ پیسہ ہمارے ادھین ہوتا۔ تو اچھا رہتا۔ پر ہائے پیسے نے ہم کو بری طرح دبا رکھا ہے۔ ہم اونچے محلوں میں بیٹھ کر زمانہ کی TONE میں بولنے کے عادی ہو رہے ہیں۔ پر دیانند کے تپ اور سوادھیائے کا ہزارواں حصہ بھی تو ہمارے اندر نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گورو بھی کی طرح ہمارے چھاتر و برہمچاری گن بھی دمبھی (HYPOCRATIES) ہوتے جانے لگے۔ ریس سان میں اور تو سب باتیں آ جاتی ہیں۔ پر وہ شم اور دم (اندری نگرہ) وہ تپ اور سوادھیائے اور سودیہ لگھانہ اور وہ نمرتا کہاں ہے۔ جس کی کہ ہم ان سے آشا کرتے ہیں؟

مطلب یہ کہ گوروکل سچے ارتھوں میں گوروکل نہ بن کر "گورو ڈم" کے اکھاڑے بن رہے ہیں۔ ہم جس گورو ڈم کا کھنڈن چلا چلا کر کرتے رہتے ہیں۔ اسی گورو ڈم نے ہر جگہ جگہ پالی ہے۔ گوروکلوں کی کامیابی ہمارے شم دم۔ شکشا۔ تپ سوادھیائے آدی پر ہی نربھر ہے۔ اگر یہ نہیں رہے۔ تو اونچے مکانوں میں بیٹھ کر چکنے پکوان کھانے میں ہمارا کام نہیں بنتا۔

یہ بات نہیں۔ کہ یہ گورو ڈم کیوں گوروکلوں میں ہی گھس گیا ہے۔ آریہ سماج بھر میں گھسا ہوا ہے۔ اکھاڑے داروں کو یہی فکر سوار رہتی ہے کہ ان کا اکھاڑہ قائم رہے۔ اسی طرح آریہ سنیاسیوں میں بھی گورو ڈم اتنا زیادہ بڑھ گیا ہے۔ کہ سادھو سنتوں کی طرح پریکشا کئے بنا ہی چیلے مونڈنے اور اپنا سمپردائے بڑھانے کی دھن سوار ہو رہی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کو گورو چاہئیں پر اُن کا گورو ڈم نہیں چاہئے "گورو" اور "چاننکیہ کل" بھی چاہئیں۔ پر "گورو ڈم" نہیں چاہئے گورو ڈم کا یہ پھل ہو رہا ہے۔ کہ اپنے اپنے جتھے کا۔ پکشوں کا آدمی کتنا ہی دوشی۔ سوارتھی ہو۔ اس کی حمایت کرنا اور دوسرے کے پکش کی کھال تک کھینچ ڈالنا یہ باتیں روز مرہ کا قصہ ہو گیا ہے۔ آریہ سماج چاند بیتروں سے کیا دیکھ اسی گورو ڈم کی کیچڑ میں پھنسے رہتے ہیں۔ آریہ سماج کے نیتا۔ سنیاسی۔ پربندھ کرتا اس کیچڑ میں پھنسے ہیں۔ اس گھاتک پرورتی کو مٹانے کی شکتی اس سمے تو کسی میں نظر نہیں آتی۔

اسی گورو ڈم کے کارن اچھے اچھے ودوان اچھے اچھے لوگ جو شانتی کے وچار سے آریہ سماج کی شرن میں آتے تھے۔ اب ہٹنے لگے ہیں۔ یہ بات بہت شوچنیہ ہے۔ آریہ سماج اگر اچھا رکھنا چاہتا ہے۔ تو وہ ویدوں کے آشرے سے ہی ہو گی۔ وید بھی تبھی پھیلیں گے۔ جب گوروکل سچے ارتھوں میں گوروکل بنیں گے۔ اور نہ سچے ودیہ ابھیمان۔ استیہ آدی سے بچے رہیں گے۔ اگر وید نہیں۔ تو آریہ سماج نہیں۔ اگر وید کی رکشا نہیں ہو سکتی۔ تو آریہ سماج کی ضرورت ہی کیا ہے بس دو باتوں میں ہمارا آدھار ہے۔ ستیہ ہے تپ اور سوادھیائے۔ اور ایک ہی بات میں ہمارا سرنوش ہے۔ وہ ہے گورو ڈم۔

سماورتن سنسکار

(از پروفیسر تارا چند جی ایم اے)

پراچین بھارت میں ودیارتھیوں کو برہمچریہ کا برت لینا ہوتا تھا۔ لڑکوں کو کم از کم ۲۴ سال اور لڑکیوں کو ۱۶ سال اور زیادہ سے زیادہ بالترتیب ۴۸ سال اور ۲۴ سال کی عمر تک جب اُن کا برت پورن ہوتا۔ وہ اپنے گورو سے آگیا لیتے۔ اور اپنے چرتر کی کل میں رہتے۔ پھر وہ کھیلتے اور سنتان اُتپتی کرنے کے لئے واپس جاتے۔ جب وہ جانے کی آگیا مانگتے۔ تو ترودیدی تیار کی جاتی۔ منڈپ سجایا جاتا۔ یگیہ اگنی جلائی جاتی اور اس رسم کو دیکھنے کے لئے رشتہ داروں اور سنبندھیوں کو نمنترت کیا جاتا۔

دکھشانت کی تیاری

سبھا میں آنے سے پہلے برہمچاری سگندھت جل سے اسنان کرتے۔ نئے وستر دھارن کرتے گلے میں پھول مالا ڈالتے۔ پاؤں میں جوتا پہنتے۔ اور چھاتہ ہاتھ میں پکڑتے۔ اسی طرح تیار ہو کر منڈپ میں داخل ہوتے۔ یہاں آچاریہ اور شش مل کر پرارتھنا کرتے۔ وید منتروں کا گان کرتے۔ اور یگیہ کنڈ میں آہوتی ڈالتے۔ پھر ان میں کو جانو کہ آچاریہ کا آدرش کیا ہونا چاہئے۔ وہ بہار رکھنا ہی سلیشٹ ڈھنگ سے بتایا جاتا۔ وید کے انوسار اپنا آچار ویوہار بنانے کے ساتھ اس کا یہ بھی کرتویہ بتایا جاتا کہ وہ دانتوں کی پوری حفاظت کرے۔ اسے بتایا جاتا۔ کہ اگر وہ نت رکشا کرے گا۔ تو اس کی پاچن شکتی تباہ ہو جاوے گی۔ صحت برباد ہو جائے گی۔ دوسری بات جس کی طرف اس کی توجہ خاص طور پر دلائی جاتی نظر کی حفاظت تھی۔ دوسری اندریوں کی اہمیت بھی اُسے جتائی جاتی۔ اُسے بتایا جاتا کہ سوستھ اندریاں ہی منش کو جینے کے قابل بناتی ہیں۔

اس طرح پراچین بھارت کے آتم وشواسی ودیارتھی اور آشاوادی آریہ جیون کو دکھ سے نہیں سمجھتے تھے۔ یہ سکھ سے سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے سمجھا جاتا تھا۔ کہ جیون جتنا لمبا ہو۔ اتنا ہی اچھا ہے۔

چراغ ایو کی پرارتھنا

سناتک کہتا ہے:-

"میں سو سال تک جیوت رہوں اور پھولوں پھلوں سے سو سالی پرماتما کی بخشش ہیں۔ ان کا پورا استعمال اُپیوگ کرنا چاہئے۔ اسی لئے سناتک برت لیتا۔ کہ اپنا جیون شُدھ کرنے میں پاؤں گا وہ پرارتھنا کرتا۔ کہ میری آتما مہان پوتر رہے۔ اور پاپ سے بچی رہے۔"

+ + + +

+ + + دکھشانت بھاشن

جب اُوپر کی کرما سب کریا ہو جاتی۔ آچاریہ کا دیکشانت بھاشن ہوتا۔ پراچین بھارت میں راجیہ شکشا سالیوں میں آتے اور اہم مسائل پر ودیارتھیوں کے مباحثے کراتے۔ بعض اوقات کسی سنستھا کے ودیارتھیوں کی شکشا اچھی نہ ہوتی تو انہیں دوسری سنستھاؤں میں بھیج دیا جاتا۔ کئی بار گورو اپنے ششیوں کو لے کر راج دربار میں جاتے۔ جب ہم ان تمام باتوں کا چنتن کرتے ہیں۔ تو پراچین بھارت میں دیکشانت بھاشن ہونا تعجب کی بات نہیں رہتی۔ پراچین بھارت کے دیکشانت سنسکار پر زیادہ لکھنے کے لئے استھان نہیں ہے۔ اس لئے تیترئے اُپنشد گیارہویں انوواک سے ایک بھاشن دینے پر ہی اکتفا کیا جائے گا۔

ویدک شکشا کا کورس پورن کرنے کے پشچات

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۵ کالم ۳)

گوروکل

(از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار)

سدا چار اور اُتم وِدیا کے دھن سے مالا مال ہوئے نوجوان ہی سب اُنت دیشوں اور راشٹروں کے بھوشن ہوتے ہیں۔ ایسے دھیر و بر سنتانوں کو گود میں کھلانے والی ماتری بھومی کا ہی سر اونچا اور مُکھیا اُجل ہوتا ہے۔ دوسرے کی استری کو ماتا کے سمان۔ دوسرے کے دھن کو مٹی کے سمان۔ تا اپنے سمان۔ نیم یا مریاد اکو پتھر کی لکیر۔ دیش کی بھلائی کو اپنے پرانوں سے پیارا اور سچائی کو بھوشن سمجھنے والے شترو کے سامنے دیر۔ تکلیفوں کے وقت دھیر۔ اور بادھ بھگتی کے پُتلے نوجوان ہی سداچاری کہلاتے ہیں۔ ایسی پوتر صفتوں کے رکھنے والے نوجوان پیدا کئے اور بنائے جاتے ہیں۔ یہ ساری صفتیں پربھو کے دربار سے ہی انسان کو دان نہیں ملتیں بلکہ ان گن کو محنت اور کوشش سے پیدا کیا یا بڑھایا جا سکتا ہے۔ منشوں کی عمریں جتنی لمبی ہونگی۔ اپنی عمر میں وہ جتنے زیادہ تندرست رہ سکیں گے۔ اتنے ہی دیش میں وِدیا اور سداچار کا پرچار کرنے کے لئے مفید ثابت ہونگے۔ دھرم کے میدان میں اگر ایک وِدوان اگر دس پانچ سال ہی زندہ رہا۔ تو کسی مضمون کو نئی شکل دینا یا اس میں کوئی نئی بات ایزاد کرنا تو دُور رہا۔ اتنے وقت میں تو وہ اپنے وچاروں کا بھی مکمل فیصلہ نہ کر سکے گا۔ دنیا میں شانتی کا راج قائم کرنے کے لئے ایسے انسانوں کی۔ جن کا کہ ہم نے اُوپر ذکر کیا۔ از حد اور بڑی تعداد میں ضرورت ہے۔ اسے کون سمجھدار عالم محسوس نہ کرتا ہوگا۔ اور یہ بات بھی کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کہ سکول اور کالجوں کے ڈھنگ کا موجودہ طریقہ تعلیم دیش کو اس طرح کے وِدوان دینے میں کسی طرح بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

گوروکل کا طریقہ تعلیم اور رہن سہن ہی ایسے وِدوان پیدا کر سکتا ہے۔ یہ سب وِدوان مانتے ہیں اور مانیں گے۔ لیکن کمی ہے تو دھن کی اور لائق اُستادوں کی۔ ایک بالک جو سات برس کی عمر سے لے کر ۱۵ برس تک گوروؤں کی گود میں کھیلے گا۔ باہر کی ہوا اُسے چھو تک نہ سکی ہوگی۔ اور پھر وہ اپنے گوروکل سے بھی بڑھ کر سداچاری اور ودوان نہ بن سکیگا۔ یہ کٹھن بات ہے۔ گوروکلوں سے صرف اُپدیشک اور ادھیاپک ہی نکلیں گے۔ اور انکی اتنی تعداد کی کیا ضرورت ہے۔ یہ خیال غلط ہے۔ گوروکلوں کا مقصد خالی کرم کانڈ یا اُپنشد پڑھانا ہی نہیں۔ بلکہ سب وِدیاؤں کی شکشا دیتے ہوئے اُن وِدیاؤں کے ساتھ سداچار۔ دھرم شاستر اور دیش یا جاتی کے لئے اُتم طالب علموں کے وچاروں کا میل کرا دینا ہے۔ گوروکلوں میں شاستر وِدیا۔ دیا پار۔ پشو پالن۔ شلپ کاریہ وغیرہ مضمونوں کو پورے طور پر نہیں سکھایا جاتا۔ اس میں ایک اور ہی سبب ہے وہ ہے دھن کا نہ ہونا۔ اگر دیش کے سارے دان کا بہاؤ ان وِدیالوں کی طرف بہنے لگے۔ تو کچھ ورشوں کے بعد دیش کو دھارمک اور سداچاری کاریگر۔ دیاپاری۔ یودھا اور اُپدیشک میدان میں دکھائی دیں۔ لیکن دُربھاگ سے ایسا ہو نہیں رہا۔ اور یہی کارن ہے کہ ہم گوروکلوں سے جتنا فائدہ چاہئے تھا۔ اتنا نہیں اُٹھا رہے۔ جو لوگ گوروکلوں میں کام کرتے ہیں۔ وہی جانتے ہیں کہ اُنہیں کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُنہیں اپنے آپ کو دھن کے دھندوں میں لگائے رہنا پڑتا ہے۔ وہ ایسے ادھیاپکوں کو کھوجتے ہیں۔ جو سوئم سداچاری وِدوان ہوں۔ اور بالکوں کو اپنی سنتان سمجھتے ہوں۔ رات دن ان کے بنانے میں صرف کرنے والے ہوں۔ بچوں کو بنانے کے سب اصولوں سے بھی پوری واقفیت رکھتے ہوں۔ لیکن نہیں ملتے۔ اتنا دھن بھی نہیں ملتا۔ کہ ادھیاپکوں کو گھر بار کی سب چنتاؤں سے چھٹی دلا کر اُنہیں ہر سمے بالکوں کے بنانے میں ہی لگے رہنے کا موقعہ دے سکیں۔ ایسے وِدیالیوں میں دیش کے چنے ہوئے وِدوانوں کی ضرورت ہے۔ لیکن دھن کا ابھاو ایسا کرنے نہیں دیتا۔ ان وِدیالیوں کے اعلیٰ پیمانہ پر چلنے کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ راج کے اندر ان وِدیالیوں کو ایسے طریقہ پر چلانے کی خواہش پیدا ہو جاوے۔ یا جنتا پوری ہمدردی کے ساتھ اپنے دان کا رخ اس طرف کر دے۔ ورنہ گوروکل کے سنچالکوں کی تو جتنی شکتی ہے۔ وہ اس پوتر کاریہ میں لگی ہی ہوئی ہے۔ پُورا نہیں۔ تو جتنا لابھ ہو رہا ہے۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ اس کے فائدے تو کبھی جنتا کے سامنے آ ہی جاویں گے۔ اور وہ اس طرف جھک ہی جاوے گی۔ سنسار کی بہتری کے لئے رشیوں کے قائم کئے ہوتے اس آدرش کو زندہ رکھنا آریہ سماج اور اس کے نیتاؤں کا کرتویہ ہے۔ یدی وہ مضبوطی سے لگے رہیں۔ تو جنتا اُن کی طرف آوے گی۔ اور اُسے آنا پڑے گا:

موجودہ سرکاری تعلیم تے گوروکل دی پڑھائی

(از کوی ورگیان چند جی دھون۔ لاہور)

کل سیر نوں جو میں گیا تو اک انوکھا ویکھیا
اک لڑکا سُپنا نور دا کنڈے ندی دے سی کھڑا

ماسن نوں چھال تیار سی
جیون توں اوازار سی

اوہ ویکھ مینوں اٹکیا میں پھڑ کے باہوں ہٹکیا
ہتھ اوس اپنا جھٹکیا تے نیر نیناں ٹپکیا

آکھن لگا توں جان دے
دُکھیے نوں جان گوان دے

میں پچھیا کی بات اے کرنیں کیوں آتم گھات اے
کی ناں کی تیری ذات اے جوبن تیرا پربھات اے

کی ایس عمرے دُکھ اے
اجے پھُل ورگا مُکھ اے

سُن بات بالک بولیا تے نیر نیناں ڈولھیا
مُنہ اوس اپنا کھولیا دُکھیے نے دُکھڑا پھولیا

کہے دوش کی تدبیر دا
میں ماریا تقدیر دا

ہیگا میں بی اے پاس جے کوڈی نہ اے پر پاس جے
نہیں نوکری دی آس جے جی ہو گیا نراس جے

بیوی تے گھر دو بال نے
جو حال توں بے حال نے

ملے نہ روٹی کھان نوں نہیں تن تے وستر پان نوں
کھاندے نے بچے جان نوں گھر جی نہیں کردا جان نوں

ڈیواں ندی دے وچ جان نے
آیا میں جی دے وچ ٹھان کے

میں نال نرمی آکھیا توں بھلیا سیں مورکھا
ہا اے توں کر کے کی رکھیا اینویں لٹی عمرا گنوا!

جے کر گوروکل جاوندوں
در در نہ دھکے کھاوندوں

لوکاں نے کرنا مان سی ہو جانی اُچی شان سی
وچ چمکنا جہان سی بن جانا توں بلوان سی

پیراں چ دولت رُلدی
تیرے تے خلقت ڈُلھدی

کم قوم دے توں آوندوں بھارت دی شان ودھاوندوں
ویداں دا ناد وجاوندوں جاتی نوں رستے پاوندوں

ہو آپ جاوندوں پار توں
لکھاں نوں دیندوں تار توں

اُس آکھیا ناداں میں اینویں رہیا انجان میں
رہ گیاں چند آسیاں میں کر دتی عمر ویران میں

ہوئی دشا ایہہ جان دا
گوروکل جا موجاں مان دا

گوروکل پوٹھوہار پوسٹ ننگ آباد

(۱) یہ گوروکل آریہ پرتی ندھی سبھا مدھیہ پردیش کی ایک مات سنستھا ہے (۲) گوروکل کے پاس تیس ہزار کی جائیداد ہے (۳) سنسکرت۔ ہندی اور انگریزی شکشا کا اُتم پربندھ ہے۔ (۴) گوروکل کا نگر کی کا دس سال کا کورس پڑھایا جاتا ہے۔ (۵) گوروکل کا آشرم بہت سُندر خوبصورت ندی کے کنارے نہایت عمدہ آب و ہوا میں واقعہ ہے۔ (۶) بھوجن کا خرچ شروع سے آخر تک دس روپیہ ماہوار لیا جاتا ہے

سماجک جیون کے بنیادی اصول

(از پرنسپل راجیندر کرشن کمار جی ایم اے)

تمام علوم معاشرت کے ماتحت انسان فطرتاً متمدن واقع ہوا ہے۔ ہم لوگوں کو بنظر پسندیدگی یا نفرت دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن جوں جوں وہ ہمارے نزدیک ہوتے جاتے ہیں۔ ہم اُن کی طرف سے لاپرواہی نہیں کر سکتے۔ تمام۔ مادی، دماغی، اقتصادی اور تمدنی ترقی کا انحصار ایسے لوگوں پر ہے۔ جو ہمارے اردگرد ہیں۔ یا جن کے درمیان ہم زندگی بسر کرتے ہیں موجودہ ممالک کی بے چینی ظاہر کرتی ہے۔ کہ ہماری موجودہ معاشرتی تنظیم میں نقص واقع ہو گیا ہے۔ دنیا میں ایک عالمگیر بے چینی پھیلی ہوئی ہے باپ بیٹے سے، بیوی شوہر سے، نوکر آقا سے، مزدور سرمایہ دار سے، شاگرد استاد سے، گورو چیلے سے مطمئن نہیں ہے۔ ہر طرف یہی کوشش جاری ہے۔ کہ سوسائٹی اور تمدنی تعلقات میں نئے طریقوں سے انقلاب پیدا کیا جائے۔ تحقیقات کے نئے علمی طریقوں کی سپرٹ پیدا کرنے پر زور دیا جا رہا ہے اور حقیقی اصول تمدن معلوم کرنے کے لئے جد و جہد کی جا رہی ہے۔ ہندوستان میں اصلی تحقیقات کی روح بھاسکر آچاریہ کے ساتھ ہی مردہ ہو گئی۔ جو کہ ہندوستان کی ہیئت دانی کا آخری بہتا ہوا دریا تھا۔ موجودہ زمانے میں ہندوستانی تحقیقات کے شائق ہیں۔ مگر تحقیقات کی روح موجود نہیں۔ لہٰذا ہمیں سوسائٹی کے بنیادی اصولوں کو اس وجہ سے دریافت کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ تاکہ ہم اپنے زمانے کی چھپی دہکنے والی طاقتوں کو معلوم کر سکیں۔

سب سے سادہ اور اصلی اصول یہ ہے۔ کہ ہر انسان بحیثیت انسان ہونے کے کچھ نہ کچھ قدر و قیمت اور پوتر تا رکھتا ہے۔ انسانی زندگی خواہ کسی صورت میں ہو پوتر ہے۔ آسمانی بادشاہت میں کوئی بھی اچھوت نہیں۔ برہمن برہمن ہونے کی حیثیت سے محسوس کرتا ہے۔ کہ اسے شودر یعنی اچھوت جاتیوں سے سرد مہری کا برتاؤ کرنا چاہئے۔ حالانکہ تمدنی انصاف کا تقاضا ہے کہ ہر شخص کے ساتھ مساوی سلوک کیا جائے اور سب کو مساوی حقوق دیئے جائیں۔ عام انسان کی قدر و قیمت کا عقیدہ جمہوری اصولوں کی نمایاں تائید کرتا ہے۔ بنی نوع انسان کی تمام جماعتوں کے مساوی حقوق کا مؤید ہے۔ دوسری گول میز کانفرنس میں سب سے بڑا سوال یہ تھا۔ کہ اچھوت جاتیوں کو خاص نمائندگی دے دی جائے۔ کیونکہ انہیں نام نہاد اونچ جاتیوں پر وشواس نہیں رہا۔ پولیٹیکل لیڈر بدقسمتی سے ایسی تجاویز اختیار کرنا چاہتے تھے۔ جس سے اچھوت جاتیوں کو کسی قسم کا عروج حاصل نہ ہو بلکہ نام نہاد اونچی جاتیوں کو بھی دبا دے۔

انسانی زندگی کا قیاس طبعی۔ تمدنی سپرٹ کے ماتحت کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں اس سپرٹ کو اس حد تک ترقی دینا چاہئے کہ ہم نئے اصول قائم کر سکیں۔ اور انسانوں کی قدردانی میں دولت، اقتدار، تعلیم، ذات اور حسن کو مناسب اہمیت نہ دینا چاہئے۔ ہمیں انسان کی قدر و قیمت بلا لحاظ اُن کے کشش کرنے والے اسباب کے ہی کرنا چاہئے۔ جس قدر بنی نوع انسان کے بارے میں ہماری نظر گہری ہوتی جائے گی اسی قدر بنی نوع انسان کا ہر فرد ہمیں زیادہ مقدس معلوم ہوگا۔ ہر فرد بشر کا احترام بنی نوع انسان کی زندگی کے گہرے مطالعہ پر مبنی ہے۔ ہمیں بنی نوع انسان سے عمیق نظری کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔ محبت اور مذہب اس با اصول ترجمانی کی طاقت رکھتے ہیں۔ محبت کے دیوتا کا تصور انسانی حسن کو ظاہر کرتا ہے۔

جنگ کے زمانہ میں تحیف زرارشی اشتاد کرکے برہمنوں کو انسان کی قدر و قیمت ظاہریت پر جانچنے کی وجہ سے ملامت کی ہے۔ کبیر نے لوگوں کو نصیحت کی ہے۔ کہ رام کی تلاش کریں۔ اور بنیادی ذہنیتوں کو بھلا دیں۔ سور داس اور رام داس اور بہت اور انسانیت کے نمونے اچھوت جاتیوں کے گھروں میں پیدا ہوئے۔ روحانی باپ اپنی روشنی ہر منصف مزاج اور ظالم پر چمکاتا ہے۔ انسانی محبت ہماری سوسائٹی کا معیار ہونی چاہئے پرجاپتی کا رخانہ جس کے سامنے انسانی زندگی کے تینوں نمونے پیش ہوتے تھے۔ اُن سب کا اطمینان ایک ہی حرف دا سے ہو گیا۔ اس انسانی محبت کا بہترین اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اور انسانی روح کی حقیقی قدر و منزلت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے قدیم آرین زندگی کا تصور موجودہ خیالات کی نسبت یقیناً کہیں بہتر تھا۔ محبت اونچ اور نیچ جاتیوں کے درمیان مساوات پیدا کر دیتی ہے۔ امریکہ کی شان اسی بات میں مضمر ہے۔ کہ ان کے قوانین ذات پات کے امتیازات سے بالا اور برتر ہیں۔ وہاں شریف یا رذیل خاندان میں پیدا ہونے سے کوئی فرق نہیں آتا۔ لوگوں کو سوسائٹی میں معراج ترقی پر پہنچنے میں حیرت انگیز مواقع ملتے ہیں۔ جنگ تمدنی اصول کے خلاف سنگین ترین رکاوٹ ہے یہ زندگی کو بالکل تباہ کر دیتا ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے۔ کہ جمعیت اقوام اپنا رسوخ استعمال کرے گی۔ اور خوں خوار جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کمزور شریر النفس اور ناقابل لوگ دوسری جماعتوں کی نسبت زیادہ تر امداد کے مستحق ہیں۔ ہمیں کسی انسان کو اپنا آلۂ کار نہیں بنانا چاہئے۔ بلکہ اسے نتیجہ خیز سمجھنا چاہئے جہاں تک موجودہ تہذیب انسانوں کو صرف چند لوگوں کی امارت کا ذریعہ بنانا چاہتی ہے۔ بالکل خلاف انسانیت ہے جو دوسروں کے ساتھ غلامانہ سلوک کرتا ہے۔ اُسے خود کسی نہ کسی دن غلام بننا پڑتا ہے۔ پریزیڈنٹ ایچ سی کنگ نے خوب کہا ہے۔ کہ دوسروں ذاتیات کا احترام اخلاق کا بہترین اصول ہے اور مذہبی حیثیت سے یہ باعث اعتماد اور انفرادی اور تمدنی حیثیت سے بہترین معیار آزمائش ہے" بغیر کسی غور و فکر کے تمام انسانی ترقی میں یہی اصل اصول ہے۔ اور مذہبی خیال سے یہ درحقیقت ایک بنیادی عقیدہ ہے۔ جو زندگی بھر پر معنی اور قابل قدر اصول ہے۔ اور دانش ور رابندر ناتھ ٹیگور نے نہایت خوبی سے اسباب کی طرف تمام دنیا کے لوگوں کو متوجہ کیا ہے کہ بچے روحانیت مجسم ہوتے ہیں۔ اور محض کھلونے نہیں اور کسی مستقبل غرض کی تکمیل کے لئے کسی محدود زمانہ تک والدین کی تحویل میں رہتے ہیں۔ بچپن وہ انسانیت جو اپنی پوری سادگی کے ساتھ نمودار ہوتی ہے۔ بچپن کی مجسم خوشی از آسمانی تبسم آسمانی بادشاہت کا نمونہ ہے" ہندوستان بلحاظ کثرت اموات بچگان نہایت بدقسمت ہے۔ کسی قوم کی اخلاقی حالت کا پتہ بچوں کی صحت اور موت کے اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے۔

سوسائٹی کا دوسرا بنیادی اصول ایسے نسل پر منحصر ہے۔ جو انسانی اخوت پر مبنی ہے۔ محبت انسانوں کو مجتمع کرتی ہے اور نفرت اور رنج انہیں جدا کر دیتا ہے اور رفاقت کو تباہ کرتے ہیں۔ بااصولہ یہ چاہئے۔ کہ انسان ایک دوسرے کا مددگار ہو۔ ہر چیز جو انہماک پیدا کرتی ہے۔ بری ہے۔ اور جہاں کہیں موثر اور مستقل رفاقت بنی نوع انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ وہاں بصورت تقدس اس کے ساتھ ملحق ہو جاتی ہے خاندانی زندگی رفاقت کا بہتر نمونہ ہے۔ ہندو اسے ایسا مقدس خیال کرتے ہیں۔ جو کبھی منقطع نہیں ہو سکتا۔ وہ خاندان جس میں بیوی بچے ماں نہیں ہوں وہ انتشار افزا ہے۔ جس کے ذمہ زندگی کی دشواریاں سپرد ہوتی ہیں۔ اور صدمات زندگی کا مقابلہ کرنے کے قابل بنا دیتی ہیں۔ ایک حقیقی خانہ داری دلچسپی اور مذاق کی موافقت کو عمل میں لا کر اتحاد عمل کی تعلیم دیتی ہے۔ اور روحانی ہمدردی کی روحانی صفت کو نشو و نما دیتی ہے۔ خاندانی اتحاد بڑھ کر قومی اخوت اور حب الوطنی کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ حب وطن رفاقت کے انتہائی درجہ کا نام ہے۔ راجپوتوں کی تاریخ میں چتوڑ کی حفاظت لوگوں کو فخریہ طور پر یاد ہے۔ اور غدار شرمناک الفاظ سے یاد کئے جاتے ہیں۔ یہ بغاوت کا رواج قومی سنجیدہ خیال کیا جاتا ہے اور جب چند سے اظہار نفرت ہوتا ہے۔ کوئی گروہ بھی ذاتی حفاظت اور مفاد کے عوض قومی رفاقت نہیں بیچ سکتا۔ رفاقت پر [illegible]۔ دوستی کی تمنا اور تنہائی سے نفرت حقیقی انسانیت اور معاشرتی طبیعت کا بین ثبوت ہے۔ قومی درسگاہوں کا اعلیٰ فرض تمدنی اتحاد کو ترقی دینا اور اُس کی برکات کی اشاعت ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا موجودہ درسگاہیں اس فرض کو مناسب طور پر موجودہ زمانہ میں پورا کر رہی ہیں یا نہیں؟ جنگ ایک بڑے پیمانہ رفاقت کو توڑتا ہے۔ جب ایک قوم دوسری قوم کے ساتھ تمدنی اتحاد قبول نہیں کر لیتی۔ تمام اخلاق ضائع ہو جاتا ہے۔ اور نفرت اور ظلم کا طوفان اُمڈ آتا ہے۔ محبت وہ زنجیر ہے۔ جو ایک انسان کو دوسرے انسان سے جکڑ دیتی ہے۔ اور اُن کو ایک دوسرے سے الگ نہیں ہونے دیتی۔ جو شخص محبت کا طلبگار ہوتا ہے۔ وہ بھائی چارہ کا طالب ہوتا ہے۔ بین الاقوامی امن کا سوال محبت اور تمدنی اتحاد کی وسعت کا مترادف ہے۔ لیکن محبت کی زبانی تعریف سنی جاتی ہے اور بات ہے اور اس پر عمل کرنا اور بات ہے۔ محبت کو کس طرح پیدا کیا جا سکتا ہے اور کس طرح اسے وسعت دی جا سکتی ہے تعلیم میں نہایت اہم سوال ہے۔ اصول احساس انسانیت بتدریج پیدا کرنا پڑتا ہے۔

سوسائٹی کا تیسرا بنیادی اصول کمزوروں کی امداد سمجھا جاتا ہے۔ لفظ کھشتری کے معنی کمزوروں کی حفاظت کرنے والا۔ دشمنوں کو رزد کرنے والا۔ اور کمزوروں پر سے ظلم کے رفع کرنے والا ہے۔ موجودہ سوسائٹی میں ہم زندگی میں منافرت اور تمدنی احساسات کا انکار پاتے ہیں۔ موجودہ خوں ریز جنگ گذشتہ زمانے میں کسی کو بھی معلوم نہیں تھی۔ غریبوں کی محنت ضائع کر دی جاتی تھی۔ غریبوں اور کمزوروں کی آزادی میں رخنہ اندازی کی حقارت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ دنیا کے بڑے لوگ اپنے

(بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۴۔ کالم ۳ پر)

نئی بھومی میں نیا آچاریہ

(از منشری پروفیسر لال چند جی ایم اے)

پنڈت دیو شرما جی گورو کل کے نئے آچاریہ مقرر ہوئے ہیں۔ جب انہوں نے اپنا ترجمت سہم چھپوایا تھا۔ تو جو کیا لیکھک نے لکھی تھی۔ جو چھپتے تھے۔ اب چھپتے ہیں۔ اس پستک سے لوگوں کو ان کے ہردے کی ترنگوں کا کچھ پتہ چلا ہوگا۔ پران کی PERSONALITY سے بہت سے لوگ اب بھی ناواقف ہیں۔ باعث یہ ہے کہ وہ کوئی ڈھنڈورا پیٹنا تو ہی نہیں۔ جو سب جلسوں میں شریک ہو کر اور منو ہر ویاکھیان دے کر پرسدھ ہو گئے ہوں وہ تو چپ چاپ کام کرنے والے ہیں۔ جو انکو جانتے ہیں۔ وہ ان کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ اور گورو کل کی بڑی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ کہ ایسا ودوان سدا چاری گورو کل کا آچاریہ مقرر ہوا ہے ؛

دیکھنے میں وہ بہت دبلے پتلے ہیں۔ اس لئے کئی لوگ جب ان کو پہلی بار دیکھتے ہیں۔ تو ناک بھوں چڑھا لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو کمزور سا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ آشا ودکر پر بھی لوگ ہنستے تھے۔ پر وہ آشا ودکر کو نہیں جانتے تھے۔ کوئی تعجب نہیں۔ کہ وہی آشا ودکر پھر شریر دھارن کرکے گورو کل میں شکشا پاکر ہمارے سامنے گورو کل کے آچاریہ کے روپ میں پرگٹ ہو گئے ہوں۔ لوگ ان کو دیکھ کر گورو کل کی شکشا کے درود ھ ہو جاتے ہیں۔ برہمچاری کو خوب ہرشٹ پشٹ ہونا چاہئے۔ یہ سکڑی لکڑی سا کیسا برہمچاری ہے۔ برہمچاری تو دیانند سا ہونا چاہئے۔ جسے دیکھ کے ڈر لگے۔ جو خوب سڈول ہو۔ خوب مضبوط ہو۔ میں اس رائے سے بہت حد تک متفق ہوں۔ میں شاریرک انتی کی بہت قدر کرتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ برہمچاری کا ایک بڑا ضروری کرتویہ شریر کی انتی کرنا ہے۔ مگر شاریرک انتی برہمچریہ کا SOLE TEST نہیں کہا جا سکتا۔ دنیا میں کئی موٹے ایسے مل سکتے ہیں۔ جو برہمچاری نہیں ہیں۔ اور کئی گاندھی جی اور دیو شرما جی ایسے ہیں۔ جو دیکھنے میں دربل پر آتما میں بڑے بلوان ہیں۔ دیو شرما جی جنم ہی سے بہت کمزور شریر کے ہیں۔ ان کے وطن کے لوگوں کو تو بڑی حیرانی ہے کہ اب تک زندہ کیسے ہیں۔ اور ایک زبردست اور انتھک کاریہ کرتا کیسے ہیں۔ ان کو تو ان کے جیتے رہنے میں بہت سندیہ تھا اگر وہ اب تک تندرست۔ چست اور انتھک کاریہ کرتا کے طور پر جی رہے ہیں۔ تو اس کا کارن شری گورو کل ماتا ہے۔ جس کی گود میں انہوں نے ۱۴ سال تک پرورش پائی ہے۔ گورو کل ماتا کا نام لیتے ہی میرا سر اس کے چرنوں میں جھک جاتا ہے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے گورو کل ماتا کے ایک اور لال سوامی ورتانند جی یہاں آئے ہوئے تھے۔ کتنے بھولے ہیں کتنے ودیہ ہیں کتنے اچھے ہیں۔ میں نے ان کو بھوجن کے لئے نمنترن دیا۔ بھوجن سے پہلے جب شاستر آگیا کے انوسار ان کے چرن دھونے لگا۔ تو کہنے لگے۔ یہ آپ کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا آپ اتنے اونچے اور نیچے دھرم پالن کرتے ہیں۔ ہم معمولی دھرم بھی پالن نہ کریں۔ ان کے پاس بیٹھنا ہی ایک قسم کی تپسیا ہے۔ آر جیا سر لتا جو برہمن میں ایک ادھیاتمک گن ہے۔ ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ کتنے نمر ہیں کتنے پرسن ہیں کتنے دھیر ہیں اور گمبھیر ہیں۔ اگر دیو شرما جی اور ورتانند جی دونو اکٹھے کھڑے کر دیئے جائیں۔ تو سب کی درشٹی سوامی ورتانند جی کی طرف چلی جائے گی۔ کیونکہ وہ دیکھنے میں سرخ اور سڈول ہیں۔ مگر یدی دیکھئے ان میں بہت بھید ہو۔ جہاں تک برہمچریہ یا سدا چار کا سمبندھ ہے ان میں کوئی بھید نہیں ہے۔ ایک سے ایک بڑھ کے تپسوی۔ سدا چاری۔ برہمچاری ہے۔ ورتانند جی میں شاریرک اور آتمک انتی کمال کی ہے۔ دیو شرما میں مانسک اور آتمک انتی کمال کی ہے ؛

دیو شرما جی اپنے دشنے کے بڑے ودوان ہیں۔ وید کا گیان ان کا بہت گہرا ہے۔ ان کو منتروں کے ارتھ خوب سوجھتے ہیں اصل میں وید کا ارتھ کرنے کا ادھیکاری بھی وہی ہے۔ جو پورا سدا چاری ہو۔ اور جس کی بدھی سوکشم ہو۔ اور بات کی اصلیت کو پکڑ سکے۔ وید کے سمبندھ میں وہ دو ایک گرنتھ پرکاشت کر چکے ہیں۔ ایک اور اس وقت پریس میں ہے۔ سمجھو ہے۔ جلسے تک چھپ جائے۔ سب آریہ سماجیوں کو چاہئے کہ ایسے ودوان مہاتماؤں کے گرنتھوں کا بڑے شوق اور دھیان سے سوادھیائے کریں کتابیں تو آج کل دھڑا دھڑ چھپتی ہیں۔ مگر ان کو پڑھنا وقت ضائع کرنا ہے۔ سچے انو بھوی ودوانوں کی کتابیں شردھا سے پڑھی جائیں۔ تو بہت لابھ ہوتا ہے ؛

دیو شرما جی کے چرتر کا چنتن کرنا اپنے آپ کو پوتر کرنا ہے۔ پانچ یم ہیں۔ اہنسا۔ ستیہ استیہ۔ برہمچریہ اور اپری گرہ۔ پانچ نیم ہیں۔ شوچ۔ سنتوش۔ تپ۔ سوادھیائے۔ ایشور پرنیدھان۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ان میں سے کس میں ان کی کمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کہیں کمی ہو۔ کیونکہ پورنتا منشیہ میں نہیں ہے۔ مگر مجھے نہیں دکھتی۔ من۔ وچن کرم سے اہنسا ورت پر آرودھ ہیں۔ کسی کو نقصان پہنچانے کا تو ان کو سوپن میں بھی خیال نہیں آتا۔ سدا سب کے ہت میں رت ہیں۔ ستیہ بولنا۔ ستیہ سوچنا تو ان کے سبھاؤ کا گن بن گیا ہے۔ چوری کرنا تو کہاں دوسروں کو دینے میں ہی مزا لیتے ہیں پاپ اس برہمچاری کے پاس پھٹکتا ہی نہیں۔ اپری گرہ کا یہ حال ہے۔ کہ فقیروں کا سا جیون ہے کوئی ٹھاٹھ نہیں۔ کوئی شان نہیں۔ زمین پر سوتے ہیں۔ ہاتھ پر بھوجن کرتے۔ آج کل صبح گاجر کھاتے ہیں اور شام کو بھگوئے ہوئے گیہوں یا چنے۔ اپنے کمرے میں جھاڑو آپ دیتے ہیں اپنے کپڑے آپ دھوتے ہیں۔ نتیہ پرتی وید اور ستشاستروں کا سوادھیائے کرتے ہیں۔ اور سوادھیائے کرنے میں اس بات کا فکر نہیں۔ کہ بہت منتر پڑھ جائیں۔ یا بہت سے پرشٹ سماپت کر دیں۔ خیال اس بات کا ہے۔ کہ جو پڑھا جائے ودیشٹ ہو جائے۔ اس کا ارتھ اس کا بھاؤ صاف دکھنے لگ جائے بات کی تہ تک پہنچ جائے۔ ایشور پرنیدھان کی کیفیت یہ ہے۔ کہ جو کرتے ہیں بھگوان کو سمرپن کرتے ہیں۔ اسی کو پرسن کرنے کے لئے اسی کی پوجا کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ ان کا سارا کام پوجا ہے۔ ان کا آرام پوجا ہے۔ ان کا کھانا پینا۔ اٹھنا بیٹھنا پڑھنا سب پوجا ہے۔ اٹھتے ہی پوجا شروع کر دیتے ہیں۔ اور پوجا کرتے کرتے ہی سو جاتے ہیں۔ پراتہ تین گھنٹے کے قریب یوگ ابھیاس اور بھگوت چنتن میں بیتتے ہیں۔ اس کے بعد قریب ایک گھنٹہ وید کا سوادھیائے اس کے بعد انیہ کاریہ۔ دن بھر ایک کے بعد دوسرا کام بنا آرام لئے کرتے چلے جاتے ہیں۔ اتنا دربل شریر۔ اور اتنی کام کرنے کی شکتی۔ بڑی حیرانی ہوتی ہے۔ انگریزی میں ایک پرسدھ واکیہ ہے۔ GENIUS IS INFINITE CAPACITY FOR TAKING PAINS.

اس واکیہ کے انوسار سچ مچ دیو شرما جی ایک GENIUS ہیں۔ ان کے لگاتار بنا تھکنے کے کام کرتے چلے جانے کا رہسیہ یہ ہے۔ کہ وہ یوگ میں سکت ہو کر کرم کرتے ہیں۔ سہج سبھاؤ سے سب کام چلتا ہے۔ سب پر یاس انایاس ہوتا ہے ؛

گورو کل کے گورو اور دیش سیوکا انہیں بہت خیال رہتا ہے۔ گورو کل ماتا ان پر بجا ناز کر سکتی ہے۔ دیش کے ان سچے سیوکوں میں سے ہیں۔ جن کی مہاتما گاندھی جی بھی قدر کرتے ہیں مہاتما گاندھی جی نے ایک بار سندیش بھیجتے ہوئے کل منتری کو لکھا تھا۔ گورو کل نے بہت سے دیو شرما پیدا ہونے چاہئیں۔ اب بھی جبکہ مہاتما جی کرشن مندر میں ہیں۔ انہوں نے اپنے آشرم میں خط لکھتے ہوئے پوچھا ہے۔ کہ دیو شرما جی کہاں ہیں؟ کچھ بات ہے۔ کہ دیو شرما جی مہاتما گاندھی جی کو اتنے یاد آتے ہیں۔ آچاریہ رام دیو جی ان کی بڑی گہری قدر کرتے ہیں۔ سوامی شردھانند جی کا دل تو فخر سے ابھر جاتا تھا جب اپنے سپتر کو دیکھتے تھے۔ یہ گھور تپسوی۔ یوگ ابھیاسی۔ وید کا پنڈت دیش بھگت۔ دھن کا پکا۔ کل کا دیپک۔ کل کا آچاریہ بن گیا ہے۔ پرماتما اس کے سہائک ہوں۔ یہ ادھک سے ادھک کل ماتا کی سیوا کر سکے دکھن اس کے راستے سے ہٹتے چلے جائیں۔ کل کو انت کرنے میں یہ پورا سپھل ہو۔ ایسی میری بھگوان کے دربار میں ہاردک پرارتھنا ہے ؛

وچار نیہ

(بقیہ مضمون صفحہ ۹)

والوں کو اس پر وچار کرنا چاہئے۔ میری رائے میں تو جس ودیارتھی کو وہ یہ سمجھیں۔ کہ وہ اچھی طرح رکھا گیا ہے۔ جس کے ماں باپ آریہ سماجی ہیں۔ وہ اپنے لڑکے کی نگہ بانی اچھی طرح کرتے رہے ہیں۔ اس کو ہر وقت لے لینا چاہئے اب زمانہ گورو کل کے زیادہ نزدیک آ رہا ہے۔ یہ سورگیہ سوامی شردھانند جی کا ہی پرشارتھ تھا۔ جس نے اس وقت گورو کل کو کامیاب کر دکھایا۔ جبکہ لوگ گورو کل کی مہانتا کو سمجھتے اور جانتے بھی نہ تھے۔ اب تنگ دلی کو چھوڑ کر فراخ دل ہونے کی ضرورت ہے۔ جس سے گورو کل پونیہ رشی ہزاروں ودیا پھیلانے والے بنیں ؛

قصہ جمیل فنا و ستیہ وان ساوتری

نہایت پر لطف اور سبق آموز پنجابی کوتا کے قصے تصنیف مصنف کوی گیان چند کو سینکڑوں کا رڈ موصول ہوئے ہیں۔ قیمت قصہ جمیل فنا اور قصہ ستیہ وان ساوتری ۸ آنہ۔ دیگر قصہ جات مصنفہ کوی گیان چند دھوان یہ ہیں۔ قصہ روپ بسنت قصہ حقیقت رائے دھرمی ۴ آنہ قصہ خوانی ہیر محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ؛ ہر ایک کتب فروش سے مل سکتے ہیں۔ پتہ ذیل سے طلب کریں ؛ مینیجر پنجابی کتب گھر کوچہ چاہ نمبال لاہور

اس پار کا گوروکل کانگڑی

(از مہاشہ طوطا رام جی آریہ)

گوروکل وشودیالیہ کانگڑی کے متوازی گنگا کے پار ہمالیہ پہاڑ کی ترہیٹوں میں آباد تھا۔ وہاں کے دلکش نظارے لوگوں کو اب تک مضطرب کرتے ہیں۔ اور کرتے رہیں گے۔ وہاں عجائباتِ عالم کی ایک پرفضا جگہ میں گوروکل کی وہ بالا رونق تھی۔ جس کو بھلائے سے نہیں بھول سکتے۔ جب شری سوامی شردھانند جی مہاراج گوروکل کے لئے تلاش زمین میں نکلے۔ تو ان کو یہ جگہ نصیب ہوئی۔ جو ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ گوروکل کے لئے خوب موزوں تھی۔ اس جگہ کی بھومی وید سوتروں سے گونج اٹھی۔ دنیا کی آنکھیں وہاں تک پہنچیں۔ اس کو اچھی طرح اپنایا۔ اسی جنگلی خطہ میں گوروکل اپنا کام ۲۶ و ۲۷ برس بدستور کرتا رہا۔ اور اسی پار جیتنی بھی بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ سب پھل سوامی شردھانند جی کی تپسیا کا ہے۔ اسی اثنا میں ایک بھاری انقلاب گوروکل میں پڑا۔ جسے سب لوگ بھلی طرح جانتے ہیں۔ کہ اس پر سیلاب کا خطرناک حملہ ہوا۔ ناچار گوروکل کو پرلے کنارے سے اس کنارے پر آنا پڑا۔ اور ادھر کنکھل سے ۱½ میل کی دوری پر نہر گنگ کے کنارے پر جو جگہ نئی بھومی کے نام سے موسوم ہے۔ اس پر آباد ہوا۔ چنانچہ اس جگہ پر اب گوروکل کو تین سال کے قریب ہوا ہے گوروکل ایک علم کا مخزن ہے۔ اس کے قاعدہ قوانین ایسے ہیں۔ بڑے بڑے ماہران تعلیم اور شکشا دیگیوں نے اس کے متعلق جس اعلیٰ رائے کا اظہار کیا ہے اس سے سب لوگ واقف ہیں۔ سوامی شردھانند جی کے دوسرے لوک میں باس کرنے پر ادھکاریوں کو ایک گہری چنتا نے گھیر لیا۔ لیکن وہ جلد رفع ہو گئی۔ کیونکہ شری شردھانند جی کے پرم بھگت پروفیسر رام دیو جی آچاریہ و مکھیہ ادھشٹاتا مقرر ہوئے جو سوامی شردھانند جی کی موجودگی میں مرطبہ سے گوروکل کی سیوا کر رہے تھے۔ اور سوامی جی کو ان پر پورا پورا اعتماد تھا۔ اُن کا زمانہ شانتی سے بھی رہا ہے گوروکل نے کافی ترقی بھی کی ہے۔ گوروکل ترقی کیوں نہ کرتا جبکہ اس کا انتظام اچھے ہاتھوں میں رہا آچاریہ رام دیو جی قومی کشتی کے ناخدا ہیں۔ آج آریہ جاتی ان پر جتنا فخر کرے بجا ہے۔ کیونکہ جہاں شری سوامی شردھانند جی نے گوروکل کو خون جگر سے سینچا ہے۔ وہاں شری رام دیو جی نے اپنا سرو سو اس پر نچھاور کر دیا ہے۔ ایک مثال کیا ہزار مثالیں ایسی موجود ہیں۔ جن سے پتہ لگ جائے گا۔ کہ آچاریہ رام دیو جی کے من میں گوروکل کے لئے کتنی جگہ ہے کل کی سی بات مجھے یاد ہے۔ کہ گذشتہ کسی ایک سال نئی بھومی میں گوروکل کے جلسہ پر کیمپ میں ایک بارگی آگ لگ گئی۔ شعلہ بلند ہو چکے تھے اس وقت بڑا ہی بھیانک معلوم ہوتا تھا۔ ہر ایک کے اوسان خطا ہو گئے تھے۔ لیکن جب آچاریہ رام دیو جی کو پتہ لگا۔ کہ آگ لگ گئی۔ ایک دم بے تحاشا دوڑے اور زور سے آواز دی کہ "بھائی! میرے گھر میں آگ لگ گئی۔ دوڑو! دوڑو!!" بس اس آواز میں ایک جادو تھا۔ آریہ ویر دل سے بلند آگ کے شعلوں کو جھٹ قابو میں کر لیا اور ایک لمحہ میں آگ بجھا دی۔ ویسے تو لوگ پہلے ہی سے کوشاں تھے۔ لیکن یہ فقرہ اکسیر کا کام دے گیا۔ اسی طرح کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

لیکن اب اصل مضمون پر آتا ہوں۔ شری آچاریہ جی نے دن رات ایک کر کے آریہ جاتی کی سیوا کی ہے۔ سبھی آریہ بھائی جانتے ہیں۔ کہ قوم کا دیوانہ کس طرح دیش بدیش دربدر پھر کر گوروکل کو سپورا کرتا ہے اور گوروکل کو ایک اعلیٰ پیمانہ پر پہنچایا ہے ــــــ اور ابھی دل میں کیا پوشیدہ ہے۔ یہ وقت ہی بتلائے گا۔ پرنتو یہ ضرور ہے کہ آچاریہ رام دیو نے اپنی امداد کے لئے دو اور دیوتوں کو بلایا ہے۔ وہ ہیں پروفیسر دیو راج سیٹھی اور پنڈت دیو شرما۔ پروفیسر دیو راج سیٹھی سہائیک مکھیہ ادھشٹاتا ہیں۔ اور پنڈت دیو شرما آچاریہ۔ خود رام دیو مکھیہ ادھشٹاتا ہیں آہا! ہا! کیا خوب!! تین دیوا کٹھے ہو گئے۔ رام دیو دیو راج۔ دیو شرما۔ اب یہ تینوں گوروکل کو کامیابی کے شکھر پر لے جائیں گے۔ دیوتوں کے اندر جو اوصاف ہوتے ہیں۔ وہ ان دیوتوں میں موجود ہیں۔ شری پروفیسر دیو راج جی سیٹھی ایم اے گوروکل کے لئے جتنے مفید ثابت ہو چکے ہیں وہ اُن کے کام کی لگن سے ظاہر ہے۔ وہ بال برہمچاری ہیں۔ اُن کو گوروکل کی چنتا ہر وقت سوار رہتی ہے۔ اور پنڈت دیو شرما بال برہمچاری تیاگ اور تپ کی مورتی ہیں۔ اور شری آچاریہ رام دیو کے تو کیا کہنے زمانہ گیت گا رہا ہے۔ اس سال کساد بازاری کی وجہ سے تینوں دیو چنتت ہیں۔ اُن کی امداد کرنا سب آریوں کا پرم کرتویہ ہے۔ جیسا کہ گت اُتسو پر چنتا کو آریہ بھائیوں نے دور کیا تھا۔

گوروکل کو اور اونچا بنانے کے لئے ایک سادھن یہ ہے کہ دھن چنتا سے گوروکل کے ادھکاریوں کو بالکل مکت کر دیا جائے۔ جس سے اُن کا دل و دماغ سنسکرت تعلیم اور تربیت میں رجوع ہو۔

گوروکل کی سپھل شکشا پرنالی کا یہ ثبوت ہے کہ آج بھارت ورش میں کتنی تعداد میں گوروکل کھل چکے ہیں۔ اور دنیا کی تاریکی کو دن بدن مٹاتے جا رہے ہیں۔ سوامی دیانند جی سے پہلے جبکہ ویدک ودیا کا لوپ ہو چکا تھا۔ گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ استری جاتی تو بالکل کان دبائے بیٹھی تھی۔ آج آریہ سماج کی جانفشانی سے دیویوں کو بھی اپنے مارگ کا پتہ چل گیا۔ اور اُن کے لئے بھی کنیا گوروکل سہتا پت ہو گیا ہے۔

گوروکل کانگڑی کے جتنے سناتک نکلے ہیں۔ اُن کا زیادہ تر جیون نرلیش سیوا میں گذر رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دیش بدیش پھر کر ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ اور بدیش میں بھی آریہ سماج قائم کی ہیں۔ جس کا نتیجہ آپ سب کے روبرو ہے۔ گوروکل اسی طرح ترقی کے عروج پر رہا۔ اور آریہ سماج اسی طرح کام کرتی رہی۔ تو بلا مبالغہ ایک دن وہ ہوگا۔ جبکہ ہندوستان آریہ ورت ہوگا۔ اور گوروکل دنیا بھر کا تعلیمی مرکز ہوگا۔

گوروکل میں ملک کے کونے کونے کے طالب علم موجود ہیں۔ ہر شخص بڑی دلچسپی کے ساتھ اپنے بالک کو پرویش کرتا ہے۔ اور سالانہ اُن کی تعداد بڑھتی ہی جاتی ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ گوروکل میں کوئی تنگ دست اور بے کس شخص اپنے بچہ کو تعلیم نہیں دلا سکتا۔ کیونکہ باوجود اتنی کم شلک کے بھی اُن کی طاقت سے خرچ باہر رہتا ہے۔ اگر خرچ کی پابندی نہ ہوتی۔ تو بلاشبہ آج گوروکل میں ہزاروں کی تعداد میں ودیارتھی ہوتے۔ اس پابندی کی خاص وجہ گوروکل میں دھن کا ابھاؤ ہے۔ اگر یہ کمی پوری ہو جاوے تو عام خاص امیر غریب سب بلا امتیاز فیض اٹھا سکتے ہیں۔

اب رہی نئی بھومی کی بات۔ یہاں مہا ودیالیہ کے علاوہ چھوٹی پانچ کلاس ہیں۔ اُن کے بھوجن اور رہن سہن کا انتظام خوب ہے۔ ودیالیہ کی یگیہ شالہ میں دونوں وقت مدھر سروں سے وید منتروں کا گان ہوتا ہے۔ جسے دیکھ کر ہر شخص خواہ مخواہ پرپھلت ہو جاتا ہے۔

بڑے برہمچاریوں کے لئے ابھی آشرم کی ہی عمارت تیار ہوئی ہے۔ اسی میں ہی پڑھائی کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ جس میں بڑی کشمکش رہتی ہے۔ اس تنگی کے باعث ممکن ہے جلد کالج کی عمارت کی تعمیر بھی شروع ہو جاوے۔ تب یہ دقت رفع ہو جاوے گی۔ نئی بھومی میں ایک بھاری کمی یہ تھی۔ کہ درختوں کی تعداد قلیل تھی۔ اُسے دور کرنے کے لئے اب جابجا پودے لگے نظر آ رہے ہیں۔ جو چند روز میں بارور ہو جاویں گے۔ عمارتوں کی بھی ابھی کمی ہے چنانچہ گوروکل کے کچھ کرم چاری ابھی کنکھل میں ہی رہتے ہیں۔ یہ کمی بھی جلد پوری ہو جائے گی۔

ساماجک جیون کے بنیادی اصول

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲)

ہاتھوں میں کلہاڑے سے لئے دکھائی نہیں دیتے تھے بلکہ وہ غریبوں کی تکالیف کو رفع کرتے اور خوشی مناتے پھرا کرتے تھے۔ ہمدردی انسانی بزرگی کا اصل معیار ہے۔ مہاتما بدھ نے اپنے بھکشوؤں کا پیغام سنانے کے لئے اور تمدنی نقائص کو دور کرنے کے لئے بھیجے تھے۔ سوامی دیانند مہاراج کی آتما تمدنی اختلاط اور غریبوں اور مظلوموں کو پیس دینے والی تکالیف سے دکھی ہوئی۔ آریہ سماج اور اس کی جمہوریت سوامی دیانند کی عوام الناس کی حالت کو محسوس کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ پرماتما اور اس کے برگزیدہ لوگ ہمیشہ زیردستوں کی امداد کرتے رہے۔ خدا کے اسمائے حسنیٰ میں ایک نام دیا ہے۔ جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا عیش پرستوں کے ساتھ نہیں ہے۔ بلکہ خدا عوام الناس کے ساتھ ہے۔ ہم خدا کو غریبوں کے جھونپڑوں میں پا سکتے ہیں۔ ہندو مائیتھالوجی ظاہر کرتی ہے کہ خدا غریبوں کے جھونپڑوں میں رہتا ہے۔ اور امیروں کے محلوں میں نہیں پایا جاتا۔ غربا تمام چیزوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اس زندگی کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں۔ اور خدا کی نعمتیں غریبوں، مسکینوں، عاجزوں اور پریشان لوگوں کے جھونپڑوں میں نازل ہوتی ہیں بانیان مذاہب کو ہمیشہ سادہ لوح لوگوں ہی میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ نہ کہ پنڈتوں میں۔ اونچ جاتیاں ہمیشہ اپنے تفاخر کا غرور علم، تکبر دولت اور محدود خیالات کے باعث برکت سے محروم رہتے ہیں۔ دیانند شتابدی کا شاندار جلوس متھرا میں ایک سادہ، مسکین، غریب مگر ویدک دھرم کے لحاظ سے روحانی طور پر بزرگ شخص کی رہنمائی میں نکلا تھا۔ اس جلوس میں دیہاتی اور شہری۔ ادنیٰ اور درمیانہ جماعتوں کے لوگ شامل تھے۔ انصاف کے دن ہمارا انصاف ہمارے اصولوں اور خاندانی لحاظ سے نہیں ہوگا بلکہ ہمارے تمدنی احساس۔ بے غرضانہ خدمات جو ہم نے مسکینوں کے لئے انجام دی ہیں کے لحاظ سے کیا جائے گا۔ ہندوستانیوں کا تمام گناہ ایک ہی قسم کا ہوتا ہے۔ یہاں بارہ لاکھ بازاری عورتیں ہیں۔ اور اکیاون لاکھ سے کچھ لاگر۔ کسان سخت مصائب میں گرفتار ہیں۔ غرباء کی دلخراش اور مصیبت زدہ حالت سے اڑھائی کروڑ سے زیادہ بیوائیں ہیں۔

(باقی آئندہ)

میں گوروکل کو کیوں پسند کرتا ہوں؟
اور
گوروکل میں کیا تبدیلیاں چاہتا ہوں؟

(از شری ماسٹر رام لال جی بی اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ)

میں گوروکل بہت دفعہ گیا ہوں۔ اور اس کو اچھی طرح دیکھا ہے۔ میں نہایت اختصار سے ساتھ دو باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ میں گوروکل کو کیوں پسند کرتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ گوروکل میں کیا تبدیلیاں چاہتا ہوں ؛

میں گوروکل کو اس وجہ سے پسند کرتا ہوں کہ گوروکل میں :-

(۱) برہمچریہ رکشا بنیادی اصول ہے ؛

(۲) شاریرک اُنتی میں ودیارتھیوں نے وشیش ترقی کی ہے ؛

(۳) آچار سدھار پر وشیش دھیان دیا جاتا ہے

(۴) ودیارتھی سادا جیون بیتیت کرتے ہیں۔

(۵) تپ کا جیون سکھایا جاتا ہے۔

(۶) ماتری بھاشا کے ذریعہ شکشا دی جاتی ہے ؛

(۷) آریہ بھاشا اور سنسکرت کو اچیہ ستھان پراپت ہے ؛

(۸) پراچین شکشا کے ساتھ ساتھ نوین شکشا بھی دی جاتی ہے ؛

(۹) شکشا پرنالی سرکاری سکولوں کی طرح امتحانوں کے نیچے دبی ہوئی یعنی EXAMINATION RIDDEN نہیں ہے

(۱۰) دیش اور جاتی کی آوشیکتا کے انوسار شکشا پرنالی میں تبدیلی کرنے کا ادھیکار ہے ؛

(۱۱) ودیارتھی آزادی کی ہوائیں لیتے ہیں ؛

(۱۲) ودیارتھیوں میں دماغی غلامی موجود نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک بات کو بدھی کی کسوٹی پر پرکھنے کی عادت ڈالی جاتی ہے ؛

(۱۳) ودیارتھیوں کو نوکری یعنی غلامی کی زندگی کے لئے تیار نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اُن کو اپنی ٹانگوں پر آپ کھڑا ہونا سکھلایا جاتا ہے

(۱۴) ودیارتھیوں کو سیوا بھاؤ عملی طور سے سکھلایا جاتا ہے ؛

(۱۵) ودیارتھیوں اور ادھیاپکوں میں پتر اور پتا کا سمبندھ ہے ؛

(۱۶) ودیارتھیوں میں دیش جاتی اور منش ماتر کی سیوا کا بھاؤ پایا جاتا ہے ؛

(۱۷) ودیارتھیوں میں تیاگ کے بھاؤ کے ساتھ آتم سمان ادھک ماترا میں موجود ہے ؛

(۱۸) گوروکل کی سب سے بڑی خصوصیت RESIDENTIAL SYSTEM ہے یعنی جہاں ودیارتھی پڑھیں وہاں ہی رہیں یہ وہ طریقہ ہے۔ جیسے پشچم کے دیشوں میں بھی بہت پسند کیا جاتا ہے۔ اور اس سے زیادہ اچھا طریقہ آج تک دریافت نہیں ہوا ؛

میں گوروکل میں یہ تبدیلیاں چاہتا ہوں

(۱) ودیارتھیوں کو بہت باتوں میں ادھیکار دیا جاوے۔ اور ودیارتھی اپنے میں سے چُن کر ایک کمیٹی بنا دیویں۔ جو کاریہ کرتاؤں کو کئی باتوں میں اپنی رائے دیا کرے ؛

(۲) تین باتوں میں ودیارتھیوں کو ادھیکار دیا جاوے۔ بھوجن۔ آشرم پربندھ کی باتیں۔ کھیلیں۔ پڑھائی سے الگ HOBBIES (فرصت کے وقت کا استعمال ؛

(۳) ودیارتھیوں کو سونے کے لئے ادھک سمے دیا جاوے ؛

(۴) آشرم میں خالی سمے بتانے کے لئے اخبار لائبریری کی پُستکیں گھر میں کھیلی جانے والی کھیلیں یعنی (INDOOR GAMES) ہونے چاہئیں ؛

(۵) چونکہ سنسکرت اور ویدانگ کا بوجھ کافی ہے اس لئے باقی مضمون کم مقدار میں پڑھائے جائیں۔ یا سنسکرت اور ویدانگ کچھ کم کئے جائیں ؛

(۶) MANUAL TRAINING یعنی ہاتھ کا کام جاری کیا جاوے۔ مثلاً لکڑی کا کام جلد سازی۔ باغبانی کھیتی کھڈی چلانا وغیرہ

(۷) تعلیم دینے کے کئی نئے طریقے جاری کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً (۱) DALTN PLAN (۲) MONTESSORI SYSTEM. (۳) PROJECT METHOD وغیرہ

(۸) ادھیاپکوں کو شکشا دینے کے نئے طریقے سکھلانے کا پربندھ ہونا چاہئے ؛

(۹) ودیارتھیوں کو ایسی چیزیں دکھلانے کے لئے کم از کم مہینہ میں ایک دفعہ باہر لے جانا چاہئے۔ مثلاً کارخانے۔ چھاپہ خانہ۔ ہسپتال۔ ڈاک خانہ منڈی۔ مختلف قسم کی دوکانیں۔ گڑ۔ کھانڈ۔ صابن۔ تیل۔ ڈبل روٹی وغیرہ بنانے کے طریقے۔ مختلف قسم کے درخت پودے۔ بنسپتی۔ گھاس پتے۔ وغیرہ مشہور عمارتیں۔ شہر عجائب گھر اور اتہاسک ستھان۔ قدرتی نظارے۔ انجن۔ موٹر۔ ہوائی جہاز بجلی گھر وغیرہ یعنی وہ تمام چیزیں دکھلائی جاویں۔ جن سے ودیارتھیوں کی واقفیت بڑھے۔ اور دُنیا میں آکر اجنبی نہ ہوں ؛

(۱۰) چھوٹے چھوٹے گوروکل بند کر کے ان کے ودیارتھی کیسار یہ گوروکل میں بھیج دیئے جاویں۔ کیونکہ جب ودیارتھیوں نے اپنے گھروں میں ہی رہنا ہے۔ نہ آشرم آنا جانا ملے۔ تو خواہ گوروکل ان کے گھر سے پچاس میل پر ہو خواہ پانچ سو میل پر ایک ہی بات ہے ؛

(۱۱) سرکاری امتحان پاس کر کے اور بڑی سے بڑی ڈگری حاصل کرنے سے بھی آج کل نوکریاں نہیں ملتیں۔ اور انٹرنس پاس کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں بی اے پاس خالی بیٹھے ہیں۔ اس لئے ڈگریوں کا لالچ لڑکوں کے ماتا پتا کو اپنے پتروں کو گوروکل میں بھیجنے سے اب نہیں روکتا۔ اس لئے گوروکل کے ادھیاپک گوروکل کے سناتک اور گوروکل کے ہتیشی۔ ایک کانفرنس کریں۔ جس میں یہ سوچیں کہ کون سی باتیں جاری کی جاویں۔ جن کی وجہ سے ہر ایک آریہ پرش اپنے بچوں کو گوروکل کے سوا اور کسی جگہ بھیجنا پسند ہی نہ کرے۔ اس کانفرنس میں عام پبلک کو اجازت نہ ہو۔ صرف وہی حصہ لے سکیں جن کو خاص اسی مطلب کے لئے بلایا جاوے ؛

(۱۲) ودیارتھیوں کی شاریرک۔ مانسک اور آچار سمبندھی۔ اُنتی اور رہن سہن پالن پوشن دیکھ بھال کا ایسا مکمل پربندھ ہو۔ کہ ودیارتھی آپ خود اور ان کے ماتا پتا اس بات کا انوبھو کریں۔ کہ اس سے اچھا پربندھ گھر پر یا کسی اور جگہ ناممکن ہے ؛

گوروکل مہما

(راگنی ایمن) — تال ٹھیکہ

(از شری رونق رام جی شاد بھدوڑ)

ٹیک :- گوروکل کانگڑی نے دُنیا میں دُھوم مچا دی

سو شیلی کی مہا شترو گن کو بھی منوادی (۱) جیسے اسمبھو کہتے تھے وہ سمبھو کر دکھلادی

وِدوانوں کی بُدھی اپنے کاریہ سے چکرادی (۲) مسلمان عیسائی سب کی اُس پر صیح کرادی

سنسکرت ماتری بھاشا سم بچوں سے بلوادی (۳) آریہ بھاشا کی مہاستا بھارت میں پھیلادی

برہمچریہ کی مان بڑائی دُنیا کو جتلادی (۴) بدھی اور تیج بردھی کی پورن ودھی سکھلادی

(۵) پاٹھ ودھی آریہ رشیوں کی پھر سے بحال چلادی

رونق رنج بھارت ماتا کی کیرت خوب بڑھادی

سماورتن سنسکار

(بقیہ صفحہ ۱۰)

آچاریہ اپنے شِشوں کو مخاطب ہو کر کہتا ہے :- "ستیہ بولو۔ پوتر جیون بنو۔ شاستروں کے سوادھیائے سے جی نہ چراؤ۔ برہمچریہ برت کبھی نہ توڑو۔ دھرم کے سوائے کوئی اور راستہ اختیار نہ کرو۔ جھوٹی شہرت کے پیچھے مت دوڑو۔ شاستروں کا سوادھیائے کبھی تیاگ نہ کرو۔ کبھی ایسا کام کرنا نہ چھوڑو۔ جو ودوانوں اور تمہارے بزرگوں کے لئے ہتکر ہو۔ ماتا کا سنمان کرو۔ پتا کی عزت کرو۔ اتتھیوں کا ستکار کرو۔ کیول اچھے اور شبھ کرم کرو۔ ایسے کرموں کا ہی انوسرن کرو۔ جو دا ستو میں اچھے ہوں۔ نہ اُن کا جو تمہیں اوپری طور سے معلوم ہوں۔ صرف ودوانوں اور نیک آدمیوں کی سنگت کرو۔ انہیں میں شردھا رکھو۔ دان دو شردھا سے دو۔ بجائے دو۔ برادری کے خیال اور عزت پالن کے بھاؤ سے دو۔ کبھی دشنہ میں سندیہ ہو تو ان لوگوں سے نمرتا کرو۔ یہ شکشات رہست۔ نیک اور سنیمی تھا۔ یہ میری آگیا ہے۔ یہ میری نصیحت ہے۔ یہ وید کی شکشا اور اس کا پتر سار ہے" سناتک شِیہ سے مرتبہ سنسکار کا درجہ مل گیا اور شِیہ پراپت کر کے وہ گرہستھ میں پرویش کرتا ہے یا پتری گرہ کو جاتا ہے۔

ٹیکسلا

پراچین بھارت کا اُچیہ ودیا مندر

(از مسٹری پُت کے۔ ایل رلیا رام)

جس ٹیکسلا کے کھنڈرات اب راولپنڈی کے شمال کی طرف ۲۰ میل کے فاصلہ پر ملتے ہیں۔ وہ کسی وقت دور دور تک پراچین بھارت کا اُچیہ ودیا مندر تھا۔ پراچین ہندو ساہتیہ سے اگننت پرمان ملتے ہیں کہ ٹیکسلا پراچین سمے میں صدیوں تک اُتری بھارت میں ودیا اور سنسکرتی کا کیندر رہا۔ ٹیکسلا نے ۳۲۶ سے پہلی چار صدیوں میں پانچ راج ونشوں کے بننے اور بگڑنے کا درشیہ دیکھا۔ یہ ونش مقدونین، موریہ، پارتھین اور کشن نام سے پرسدھ تھے۔ گذشتہ سالوں سر جون مارشل کے پربندھ میں ٹیکسلا میں جو کھدائی ہوئی۔ اُس سے معلوم ہوا کہ بارہ مربع میل کے رقبہ کی اس بھومی میں تین الگ الگ شہر آباد تھے۔ سر جون کے کتھن انوسار پہلے شہر کا نام بھیر مونڈ تھا۔ جو ۵۰۰ قبل مسیح سے ۱۸۰ تک موریہ خاندان کے خاتمہ تک آباد رہا۔ دوسرے شہر کا نام سرکپ تھا۔ جسے دوسری صدی قبل مسیح کے پہلے نصف کے اندر یونانی حملہ آوروں نے بسایا تھا۔ اور جو ایک جاتی پارتھین اور پارتھینز کے قبضہ میں ۶۰ء تک رہا اور تیسرا شہر سرسکھ تھا۔ جسے کشنوں نے آباد کیا تھا۔ جنہوں نے سرکپ کی جگہ اسے اپنی راجدھانی بنایا۔ اس طرح یہ جگہ اپنے باشندوں کی مختلف سبھیتاؤں اور وچاروں کا انوکھا سنگم رہی۔ اور سبھی نے کسی نہ کسی صورت میں اپنا نشان چھوڑ گئے۔

مزید براں اس جگہ برہمنوں کی ایک بستی تھی جس میں بڑے عالم برہمن رہتے تھے۔ جو ودیا اور دھرم کے وشے میں بیوستھائیں دیتے تھے۔ اور ودیارتھیوں کو قانون، سائنس اور ہندو فلاسفی کے دوسرے وبھاگوں کی شکشا دیتے تھے۔ ٹیکسلا کے پریشد اور کئی دوسرے کالج اور سکول اس سنستھا کے وبھاگ تھے۔ جو زمانہ حال کی یونیورسٹی کی قسم کی کہی جا سکتی ہے۔ بطور یونیورسٹی یا اُچیہ کوٹی کے ودیا مندر ٹیکسلا کی پرسدھی چندر گپت اور اشوک کے عہد میں نصف النہار تک پہنچی ہوئی تھی۔ اپنے زمانہ کے مشہور ماہران ویاکرن پانینی اور چانکیہ ٹیکسلا یونیورسٹی کے ہی تعلیم یافتہ تھے۔ جس نے اپنے ادھیاپکوں کے طفیل اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے خوب شہرت حاصل کر رکھی تھی۔ اس کے شکشک اعلیٰ آچار اور علمیت کی روایات کے مالک ہونے کے علاوہ پڑھائے جانے والے مختلف مضامین کے ماہر تسلیم کئے جاتے تھے۔

اسباب کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ ٹیکسلا یونیورسٹی میں سکنڈری اور اعلیٰ تعلیم پر زیادہ زور دیا جاتا تھا۔ نہ کہ ابتدائی تعلیم پر۔ چنانچہ جو ودیارتھی وہاں جاتے تھے۔ اُن کے متعلق یہی کہا جاتا تھا کہ وہ وہاں شکشا سماپتی کے لئے جا رہے ہیں۔ اور اس وشو ودیالیہ میں عام طور سے ۱۶ سال سے کم عمر کے ودیارتھی نہیں لئے جاتے تھے۔ ودیارتھیوں کی تعداد معلوم ہوتا ہے۔ ایک سمے میں پانچ سو سے زیادہ ہو گئی تھی۔ جو ملک بھر کی تمام جاتیوں سے داخل کئے جاتے تھے۔ برہمن اور چانڈال طلباء کے علاوہ باقی تمام ودیارتھیوں سے سمان برتاؤ ہوتا تھا۔ چنڈالوں کو سماجک پابندیوں کی وجہ سے جو قدیم ہندوؤں نے اس جاتی پر عائد کر رکھی تھیں۔ داخلہ سے محروم رکھا گیا تھا۔ اور برہمنوں کو شکشا [illegible] ادھیکار پراپت تھے۔

ودیارتھیوں سے کئی سال کے پورے کورس کے لئے شلک ایک ہزار مدرا لیا جاتا تھا۔ جو سارے کا سارا پیشگی دینا ہوتا تھا۔ البتہ غریب طلباء سے یہ رعایت روا رکھی جاتی تھی۔ کہ دھن کے ستھان میں سنستھا کی کوئی ادنےٰ سیوا یا سنچالکوں کے کام میں کسی اور پرکار کی سہائتا کریں۔ تاہم امیر و غریب کی تمیز اڑانے کے لئے سب ودیارتھیوں کے لئے نیم تھا کہ مزدوری کی اہمیت کو تسلیم کریں۔ اور اس کے عملی ثبوت کے لئے کسی قسم کا ہاتھ کا کام یا [illegible] کی بتائی سیوا کریں۔ بنارس کے راج کمار برہم دت کی بات ہے۔ کہ جب وہ وشو ودیالیہ میں داخل ہونے آیا۔ تو اس کے راجہ پتا نے اسے نہایت ہی مختصر سامان ساتھ لے جانے کے لئے دیا۔ یہ سامان ایک کھڑاؤں کا جوڑا اور پتوں کا چھاتہ تھا اور بس۔ البتہ علاوہ ازیں سنستھا کے شلک کے لئے ایک ہزار مدرا ضرور تھا۔ اور اس کے متعلق حکم تھا۔ کہ سارے کا سارا گورو کے چرنوں میں جا رکھنا۔ اس میں سے پھوٹی کوڑی بھی اپنے پاس نہ رکھنا۔ یہ سب کس لئے تھا؟ اس لئے کہ تمام دھن اور غرور کو چھوڑ کر وہ ایک غریب لڑکے کی طرح ودیارتھی جیون میں داخل ہو۔

اسی طرح ایک اور راج کمار کی بابت ہے۔ جو بنارس سے ہی آیا تھا۔ کہ اس سے اپنے گورو کے بھوجن کا برتن ٹوٹ گیا تھا۔ جب اسے کہا گیا کہ اس طرح برتن ٹوٹنے سے گورو کا جو کھانا خراب ہو گیا ہے۔ بطور جرمانہ اس کی قیمت ادا کرو۔ تو سنو وہ راجکمار کیا جواب دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے:۔

"بھگون! میں بھوجن کی قیمت ادا کرنے کے ناقابل ہوں۔ پر میں راجکمار ہوں۔ کاشی کے راجہ کا پتر ہوں۔ جب میں اپنے راج میں جاؤنگا۔ آپ وہاں پدھاریں اور مجھ سے قیمت مانگیں۔ میں سہرش آپ کی بھینٹ کرونگا"

اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ کہ ٹیکسلا میں کس طرح راجہ کا لڑکا ایسا ہی غریب تھا۔ جیسا کہ سادھارن کسان کا۔

ان مہا ودیالیوں کے نصاب میں بہت سے مضامین اور ودیا کی شاکھائیں شامل تھیں لیکن تین ویدوں اور ۱۸ [illegible] کی تعلیم پر خاص دھیان دیا جاتا تھا۔ سنسکرت زبان پر اچھا عبور حاصل کر لینے کے بعد یہاں تین چار سال تک کی پڑھائی تھی۔ علاوہ ازیں سنگیت، تیر اندازی، قانون اور علم ادویہ خاص مضامین تھے۔ جن کی شکشا کے لئے چاروں طرف سے ودیارتھی اس وشو ودیالیہ میں کھنچے آتے تھے۔

مہرشی اتریہ اپنے زمانہ کے میڈیسن (اوشدھی) اور سرجری (جراحی) کے مانے ہوئے ماہر تھے۔ جو کہ اس سائنس کی علمی اور عملی تعلیم دیتے تھے۔ اس وشو ودیالیہ کے ایک ودیارتھی جیوک نے جو ایک راجکمار کا لڑکا تھا جراحی میں خاص نام پایا تھا۔

ٹیکسلا کے کالجوں میں ہر روز کئی بیٹھکیں ہوتی تھیں۔ اور جن غریب ودیارتھیوں نے سیوا کر کے اپنا خرچ کمانا ہوتا تھا۔ انہیں رات کو شکشا دی جاتی تھی۔ مختلف مضامین کی ریسرچ اور اپنے مطالعہ سے اپنی علمیت بڑھانے کے لئے تقسیم اوقات کا بھی انتظام تھا۔ ٹیکسلا وشو ودیالیہ میں شکشا سماپتی کے بعد دستور تھا ودیارتھیوں کو [illegible]۔ دیہات اور بڑے بڑے شہروں میں پھرایا جاتا تھا۔ تاکہ وہ لوگوں کے جیون اور آچار وہار کا چشم دید گیان حاصل کر سکیں۔ اور ان کے آرتھک اور سماجک پرشنوں کا مطالعہ کر سکیں۔ چنانچہ مہابھارت میں ایک پانڈو بھائی کا ورنن ہے۔ کہ اس نے ٹیکسلا میں شکشا سماپتی کے بعد پبلک کے رسم و رواج کا علم حاصل کرنے کے خیال سے لمبا سفر اختیار کیا۔

ٹیکسلا میں اس تمام شکشا پرنالی کا ماحصل مقصود صرف یہ تھا۔ کہ تعلیم تعلیم کی خاطر حاصل کی جائے۔ نہ کہ ملازمت کا پروانہ یا [illegible] حاصل کرنے کی خاطر۔ پھر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس وقت کی گورنمنٹ کا طریقہ تعلیم اس قسم کی تعلیم کی ضرورت نہ سمجھتا تھا۔ جو آج کل ہمارے کالجوں اور سکولوں میں دی جاتی ہے جو جہاں تک حقیقی تعلیم اور کلچر کا تعلق ہے آدمی کو نہ گھر کا چھوڑتی ہے نہ گھاٹ کا۔

گورُوکل اندرپرستھ

(بقیہ صفحہ ۱۷)

نسرت نہیں۔ لیکن سال دو ماہ کے کاران اُن دنوں برہمچاریوں کو کسی ٹھنڈے مقام پر بھیجا جاتا ہے۔ دو سال پہلے تک کسی پہاڑی مقام پر گروپ [illegible] برہمچاریوں کو بھیجا جاتا رہا ہے۔ لیکن اب [illegible] سے ہردوار پرانی بھومی میں سب برہمچاری نواس کرتے ہیں۔ وہاں ہر ایک پرکار کا آرام برہمچاریوں کو مل جاتا ہے۔

پڑھائی کے بارے میں صرف اتنا لکھنا چاہئے کہ پرینام ہمیشہ سنتوش جنک رہا ہے۔ گذشتہ سال میں ۳۳ لڑکے ادھیکاری پریکشا میں شامل ہوئے اور صرف تین لڑکے فیل ہوئے۔ نوم شرینی میں ۳۳ لڑکے پریکشا میں بیٹھے اور سب کے سب پاس ہو گئے۔ سب گورو کل شاکھاؤں کی آٹھویں جماعت کا امتحان یہاں اس گورو کل میں ہوتا ہے۔ اور اس جماعت کے پریکشک دہلی کے بڑے بڑے ودوان ہوتے ہیں۔

آشرم۔ آشرم کا کاریہ ادھیاپک مہودیوں کے ہاتھوں میں ہے۔ پرتیک شرینی کا ایک ادھشٹاتا ہے۔ جو اُن کے ساتھ اٹھتا، سندھیا ہون تتھا ویایام کراتا ہے۔ آشرم کی پڑھائی کے وقت کمزور لڑکوں کو سمجھا دیتا ہے۔ برہمچاریوں کی طرف سے ایک کل منتری ہوتا ہے۔ جو پربندھ میں ادھیکاریوں کو سہائتا دیتا ہے۔ اور جو تکلیف و شکایات برہمچاریوں کو ہوتی ہے۔ وہ ادھیکاریوں تک اُسے پہنچاتا ہے۔ اور جتنی آشرم میں [illegible] ہوتی ہیں ان سب کا انتظام وہی کرتا ہے۔

دہلی کے نزدیک ہونے کے کارن اس گورو کل کو بڑے بڑے مہانو بھاؤں کے درشن ہوتے رہتے ہیں۔ مہاتما گاندھی، پنڈت مدن موہن مالویہ، شریمتی سروجنی نائیڈو، ڈاکٹر مونجے، بھائی پرمانند جی ایم اے اور ڈاکٹر انصاری صاحب و دیگر لیڈران وطن اور تعلیم یافتہ طبقہ کئی بار یہاں تشریف لا چکے ہیں۔ اور ہر ایک چیز کا معائنہ کیا ہے۔ اس گورو کل کا سالانہ جلسہ ماہ فروری کے آخری ہفتہ میں ہوتا ہے۔ اس جلسہ میں اس دفعہ شری سوامی شردھانند جی، سوامی برہمانند جی، سوامی آنند بھکشو جی، شری آچاریہ رام دیو جی اور بھائی پرمانند جی ایم اے، ڈاکٹر بی ایس مونجے، پنڈت چموپتی جی ایم اے آدی مہانو بھاو پدھارے اور تین دن جلسہ میں خوب رونق رہی۔ تین ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔ غرضیکہ ہر پہلو سے یہ گورو کل اس وقت ترقی کر رہا ہے۔

گورُوکل اندرپرستھ

(از شری گوپال جی سہائک مکھیہ ادھشٹھاتا)

گورُوکل اندرپرستھ کو ستھاپت ہوئے آج پورے ۱۶ سال ہوتے ہیں۔ اِن سولہ برسوں میں گورُوکل اندرپرستھ میں بہت کچھ پریورتن ہوئے۔ سیٹھ رگھومل جی کے ایک لاکھ روپیہ کے دان سے شری سوامی شردھانند جی نے اس گورُوکل کی ستھاپنا کی تھی۔ اور یہ گورُوکل شروع میں لوئیوں کا ہی گورُوکل سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس وقت دہلی کی ساری جنتا اس کو اپناتی ہے۔ اور اس کے لئے ہر ایک پرکار کی قربانی کرنے کو تیار ہے۔ شروع شروع میں یہاں چھوٹی جماعتیں تھیں۔ لیکن گورُوکل کانگڑی میں باڑھ آ جانے کے کارن یہاں ہائی ڈیپارٹمنٹ تک ودیالیہ کھول دیا گیا۔ اس وقت چھٹی جماعت سے دسویں جماعت تک یہاں تعلیم دی جاتی ہے۔ اور سارا پربندھ گورُوکل کانگڑی کے آدھین ہے۔ گورُوکل کانگڑی کا مکھیہ ادھشٹھاتا و آچاریہ اس گورُوکل کا بھی مکھیہ ادھشٹھاتا و آچاریہ ہے۔ اُن کے پرتی ندھی رُوپ میں یہاں سہائک مکھیہ ادھشٹھاتا کام کرتا ہے۔ اس وقت ۱۲۰ برہمچاری شکشا پا رہے ہیں۔ جن کا شرینی وار ویورا مِن پرکار ہے:

جماعت	تعداد	
دسویں جماعت	۲۳	برہمچاری
نویں	۲۶	〃
آٹھویں	۱۷	〃
ساتویں	۲۵	〃
چھٹی	۲۹	〃
میزان	۱۲۰	

سٹاف۔ اس گورُوکل کا سٹاف بہت سیوگیہ ہے۔ اور سب گورُوکل کے پرانے کارکرتا ہیں۔ سٹاف کے ممبران کے نام مِن ہیں:—

(۱) پروفیسر گوپال جی بی اے سہائک مکھیہ ادھشٹھاتا تتھا مکھیہ ادھیاپک

۲۔ پنڈت کنہیا لعل جی شاستری ویاکرن ادھیاپک

۳۔ پنڈت ہری کرشن جی ودیالنکار دھرم شکشا ادھیاپک

۴ 〃 مہانندی جی ودیالنکار گنت تتھا سائنس 〃

۵۔ 〃 بکرم جی سدھانت 〃 ویاکرن ادھیاپک

(۶) 〃 وشومتر جی بی اے جغرافیہ انگریزی کے 〃

(۸) 〃 راجندر جی آریہ بھاشا تتھا انگریزی کے سہائک ادھیاپک

۹۔ شری سوامی رامانند جی سہائک گنت ادھیاپک

۱۰۔ ماسٹر نارائن جی ڈرل ماسٹر

اُپروکت سٹاف سے ظاہر ہے کہ وہ سب سیوگیہ ہے۔ کیول ایک دو ادھیاپکوں کو چھوڑ کر باقی سب ادھیاپکوں کی سیوائیں سے دس برس تک کی ہے۔ اس لئے سبھاوتہ اُن کو گورُوکل سے موہ تتھا پریم ہے ؛

ادھیاپکوں کے علاوہ ہسپتال میں ڈاکٹر گوبند سہائے جی بطور میڈیکل آفیسر کام کرتے ہیں آپ نے ۱۵ سال تک مختلف گورنمنٹ ہسپتالوں میں بطور انچارج کام کیا ہے۔ اس وقت آپ گورُوکل کی بڑے پریم سے سیوا کر رہے ہیں ہسپتال میں ڈاکٹر صاحب کے علاوہ ایک کمپونڈر اور ایک سیوک ہے اور تین بھنگی ہیں۔ اس لئے ہسپتال کا انتظام بالکل مکمل ہے۔ اور جیسا گورنمنٹ ہسپتالوں میں ہوتا ہے۔ اس سے کسی پرکار بھی کم نہیں۔ ارد گرد کے گاؤں والوں کو گورُوکل سے مفت دوائی ملتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب خالی وقت میں اُن کے گاؤں میں جا کر بھی علاج معالجہ کرتے رہتے ہیں ؛

بھنڈار کا کام ایک سیوگیہ بھنڈاری کے ہاتھ میں ہے۔ جو مدت سے گورُوکل کا کام کر رہے ہیں۔ کھانے پینے کا انتظام نہایت تسلی بخش ہے گذشتہ سالوں میں تازہ سبزی کی تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ لیکن اب سوامی رامانند جی مہاراج کے پرشارتھ اور استقلال سے گورُوکل میں ایک چھوٹا سا باغ لگا دیا گیا ہے۔ وہاں سے سبزی کافی مل جاتی ہے۔ دودھ اور گھی علاقہ کا بہت مشہور ہے اور بافراط ملتا ہے ؛

گوشالہ اب برشبھ شالہ میں تبدیل ہو گئی ہے بیلوں سے ہی پانی لانے تتھا سامان دہلی سے گورُوکل پہنچانے کا کاریہ لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی دانی مہاشہ ایک لاری دان کریں۔ تو سامان لانے کی تکلیف جو اس وقت محسوس ہو رہی ہے۔ دور ہٹ جاوے ؛

پانی کا انتظام ابھی تک تسلی بخش نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ پانی نیچے سے لانا پڑتا ہے۔ اگر کوئی مہانوبھاو دو لوکھا دے پریرت ہو کر نلکوں کا خرچ برداشت کر کے پانی اوپر پہنچاویں۔ تو یہ بھومی ایک سورگ بھومی بن سکتی ہے۔ اوپر کا میدان جہاں پہلے پہاڑ ہوتا تھا۔ برہمچاریوں تتھا ادھیاپکوں نے اس کو ایک سندر کھیلنے کے میدان کی شکل دے دی ہے۔ سب کام برہمچاریوں نے اپنے ہاتھوں سے کیا ہے۔ برسات کی موسم تتھا سردی کی موسم یہاں نہایت ہی خوشگوار ہے۔ صرف دو مہینے گرمیوں کے ایسے ہیں۔ جن دنوں یہاں کی موسم اچھی نہیں سمجھی جاتی۔ اگرچہ میری سمجھ میں ہے۔ کہ وہ موسم بھی ایسا خراب نہیں جیسا تصور کیا جاتا ہے۔ دہلی کی ٹمپریچر اور یہاں کی ٹمپریچر میں ان دنوں کوئی خاص

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۹ - کالم ۴)

گورو کل کانگڑی آپکی سہائتا کا پاتر ہے

گوروکل وشودیالیہ کانگڑی کا تیسواں وارشک اتسو بہت نزدیک آرہا ہے۔ آریہ سماج کے لئے یہ مہان گورو کی بات ہے کہ اُس نے گوروکل جیسی سنستھا کے بھاگ کو چوتھائی شتابدی سے اوصک سمے تک چمکانے کے لئے کامیاب کوشش کی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج جاتیہ اور دھارمک شکشا کے دائرے میں آریہ سماج کا دوسری سنستھاؤں سے اونچا ستھان ہے۔ جس گوروکل کا آریہ سماج نے بچپن سے پالن پوشن کیا۔ وہ آج کل انٹرنیشنل انسٹی ٹیوشن بن گئی ہے۔ اور اب اُس کی طفیل ساری ہندو جاتی گورو سے ستک اونچا کر رہی ہے گوروکل نے اپنی خصوصیت سے بھارت تھا دیش کے ودوانوں کا دھیان اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ اور شکشا کے کھیتر میں اپنے دلوں میں اونچے وچاروں سے ہلچل پیدا کر دی ہے۔ ابھی بہت دیر نہیں ہوئی۔ جبکہ ماتری بھاشا دوارا شکشا دینا ناممکن خیال کیا جاتا تھا۔ مگر گوروکل نے اپنے تجربہ سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اتہاس۔ ارتھ شاستر تتھا پاشچاتیہ درشن (ویسٹرن فلاسفی) ہی نہیں۔ بلکہ سائنس۔ رسائن۔ آدی اچیہ ودیا کے وگیان بھی دیسی بھاشا میں ایکشاں ماتری بھاشا میں ودوارا ادھیک یوگیتا سے پڑھائے جاسکتے ہیں۔ بھارتیہ شکشا کے کھیتر میں گوروکل کی دوسری وجہ چھاترا واس پرنالی کا پرچلت ہوجانا ہے۔ جس سمے بھارت میں کوئی بھی وشودیالیہ چھاترا واس پرنالی پر سنگھٹت نہیں تھا۔ اس سمے گوروکل ہی نے شششوں تتھا گورو میں آپس کے سنبندھ سہایت کرنے کے سدھانت کی گھوشنا کی تھی۔ اس سمے تو یہ سدھانت اتنا پرچلت ہوگیا ہے۔ کہ وشودیالیوں میں اس بات کا مقابلہ ہونے لگا ہے۔ کہ کون پہلے اپنے آپ کو اس سدھانت کے انوسار سنگھٹت کرتا ہے۔ ان باتوں کے اتیرکت گوروکل ایک سنستھا ہے۔ جو نئے یوگوں کو دیش کی سارا ایک۔ دھارمک تتھا راج نیتک سیوا کے لئے تیار کرتی ہے۔ گوروکل سے نکلے ہوئے سناتکوں میں سے کم سے کم پچاس فیصدی ایسے سناتک ہیں جنہوں نے دیش کی کسی نہ کسی سیوا میں اپنے آپ کو لگا رکھا ہے۔ اب تک اس گوروکل سے ۲۰۷ سناتک نکل چکے ہیں۔ اور اُن میں سے زیادہ تر سہادک طور پر جاتی کا ریہ کرتاؤں کی شرینی میں پہلی قطار میں دیکھے جاتے ہیں۔ آریہ سماج کے اُپدیشکوں میں گوروکل کے سناتک اگر سر ہیں۔ ایسی انسٹی ٹیوشن سب طرح سے سہائتا کا پاتر ہے۔ خاص کر اُن لوگوں کو اس سنستھا کی امداد آدی شیہ کرنی چاہئے۔ جو دھارمک تتھا جاتی شکشا کو دیش کے لئے نہایت ضروری خیال کرتے ہیں۔ یہ ورش آرتھک سنکٹ کا ورش ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ گوروکل کو اس سال پہلے سالوں کے مقابلہ میں زیادہ دھن نہ آسکے اس لئے گوروکل کے ہر ایک پریمی اور میرے مترمنڈل کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس ورش گوروکل کی تن من دھن سے سہائتا کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں ٭

میں اپنی طرف سے اور اپنے مترمنڈل تتھا دانی مہاشیوں سے پرزور درخواست کر رہا ہوں۔ کہ دانی سجن شیگھر سے شیگھر مندرجہ ذیل پتہ پر مجھے یا گوروکل کانگڑی کے گورنر کے پتہ پر دل کھول کر جو کچھ ہو سکے بھیجنے کی کرپا کریں۔ جو متر دان گوروکل براہ راست روانہ کریں۔ اُس کی سوچنا مجھے دے دیں ٭

آشا ہے۔ کہ مجھے دوبارہ لکھنے کا موقعہ نہ دیں گے ٭

(آپ کا شُبھ چنتک۔ لبھو رام نیر آنند آشرم لدھیانہ۔ پنجاب) ٭

---

۲۳ اپریل کے پرکاش میں گوروکل کے جلسہ کے مفصل حالات ہونگے ٭

گوروکل پوٹھوہار

گوروکل پوٹھوہار ایک بلا فیس شکشا لیہ ہے۔ بلا فیس شکشا کے پریمی سوامی درشنا نند جی مہاراج نے اس سنستھا کو جنم دیا تھا۔ جس سمے یہ گوروکل کھولا گیا۔ سوامی جی کے پاس ایک پیسہ بھی نہ تھا۔ پرنتو اس پرانت کے مہاتموں تتھا کھشتریوں کا ودیا پریم دیکھ کر ایشور کے وشواس پر انہوں نے اس گوروکل کو کھول دیا تھا۔ یہ گوروکل ایک پہاڑی پرانت میں جہلم ندی کے سمیپ تین میل کی دوری پر ہے۔ پاس ہی چشمے ہیں۔ چاروں طرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ یہ بالکل ایکانت جگہ ہے گوروکل کے نزدیک ہی اگر گوروکل دکھائی دیتا ہے۔ اور چاروں طرف نظر مارنے سے کوئی گرام نہیں دکھائی دیتا۔ پربت ہی نظر آتے ہیں۔ گوروکل کے ساتھ ہی ایک گوشالہ بھی کھلی ہوئی ہے۔ اس میں آج کل ۲۵ کے قریب گوئیں ہیں۔ برہمچاریوں کے لئے دودھ گوشالہ سے مل جاتا ہے۔ کچھ گوئیں پونچھ اسٹیٹ میں برہمچاری سیوارام جی کے نگرانی میں چھوڑی ہوئی ہیں۔ جب گوئیں یہاں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ تو پونچھ بھیج دی جاتی ہیں۔ گوؤں کے لئے چارہ کچھ گوروکل بھومی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کچھ خرید لیا جاتا ہے۔ گوروکل

…جس میں کچھ
…کے پاس اپنی زمین ڈیڑھ سو بیگھہ ہے
…ڈھوروں کی چراگاہ کے لئے چھوڑی ہوتی ہیں اور
…میں کاشت ہوتی ہے۔ ایک اوشدھالیہ
…گورو کل میں کھولا ہوا ہے۔ اس اوشدھالیہ
…کے لوگوں کو مفت دوائی ملتی ہے۔
…علاوہ برہمچاریوں کا علاج بھی یہیں ہوتا ہے۔ گورو کل
…بھومی میں ایک باغیچہ بھی لگا ہوا ہے۔ اس میں
…سنگترا۔ مالٹا۔ ناشپاتی۔ آم۔ اور انگور آدی
…کے پیڑ ہیں۔ برہمچاریوں کے لئے سبزی اسی سے
…پیدا ہو جاتی ہے۔ پہلے کوؤں میں پانی کم تھا۔ اب
…دوسرا کنواں لالہ رام لال جی اور موتی رام جی کرپا
…رام بہادر دالے کی دھرم پتنیوں نے بنوا دیا ہے
…گورو کل کی کچھ بھومی لائل پور ضلع میں ہے۔ اس
…میں سے اس سمۃ سو روپیہ ماہوار کے لگ بھگ
…آمدنی ہو جاتی ہے۔ اس گورو کل میں اس سمۃ
…چالیس برہمچاری شکشا پا رہے ہیں۔ آٹھ سال سے
…یہاں سے سناتک نکل رہے ہیں۔ یہاں سے نکلے
…ہوئے سناتک آریہ سماج کی بھن بھن سنستھاؤں
…میں کاریہ کر رہے ہیں ؛
آج کل اس گورو کل کے پردھان لالہ رام
لال جی (کرپارام بہادر مل) منتری مہاشہ امرناتھ
جی۔ کوشادھیکش مہاشہ میلا رام جی اور ادھشٹھاتا
رالہ دیو جی بھکشو ہیں۔ پہلے گورو کل میں پہنچنے کے

گورو کل کمالیہ کی پنج سالہ رپورٹ

اس گورو کل کی بنیاد سنّری سوامی گنگا گری جی
مہاراج کے مبارک ہاتھوں سے یکم بیساکھ سمۃ ۱۹۸۴
کو رکھی گئی تھی۔ گورو کل چلانے کے لئے پہلے چار
سال چار صاحبان کی کمیٹی کام کرتی رہی۔ پانچویں
سال کمیٹی کے ممبران کی تعداد تیرہ تک کر دی گئی
تھی۔ مگر اس سال سے کمیٹی کے ممبران کے کم
کرنے پر پھر سے وچار ہو رہا ہے ؛
(۲) گورو کل کے اندر مفصلہ ذیل پختہ مکان
پہلے چار سال میں تعمیر کرائے گئے تھے۔ اس سال
کوئی نیا مکان تعمیر نہیں ہوا۔ آشرم کے لئے ایک مکان
کی سخت ضرورت ہے۔ جس کے اگلے سال تک

ص لئے راستہ کی کٹھنائی تھی۔ لیکن اب لاریوں کے
چلنے سے گورو کل میں پہنچنا آسان ہو گیا ہے ؛
شام کو ہمیشہ ایک لاری راولپنڈی سے چہلہ
بھاگیتاں جو کہ گورو کل سے تین میل کی دوری
پر ہے۔ آتی ہے۔ اور اتوار کو گورو کل بھومی
میں ہی لاریاں پہنچ جاتی ہیں ؛
(دکتی رام ادھیاپک آچاریہ گورو کل پوٹھوہار)

تیار ہو جانے کی امید ہے۔ دانی مہاشہ کرپا کر کے
اسے مکمل کرنے کے لئے پوری پوری امداد دیں گے
(۱) آشرم کے لئے دو بڑی بڑی بارکیں ؛
(۲) بھوجن کے لئے پاک شالہ و بھنڈار شالہ
(۳) گؤ شالہ۔ (۴) یگیہ شالہ۔ (۵) سنان شالہ
(۶) ایک کنواں ؛
(۳) اس سمۃ ۶۶ ودیارتھی تعلیم حاصل کر
رہے ہیں۔ اور سات شرینیاں ہیں۔ اس سال آٹھویں
شرینی کھولی جاوے گی۔ تعلیم گورو کل کانگڑی کے
مطابق ہے۔ اس سال کئی دستکاری کے کاموں کے
کھولنے پر وچار ہو رہا ہے ؛
(۴) گورو کل کانگڑی کے انسپکٹر صاحبان سال
بسال امتحان لیتے رہے ہیں۔ جن کی چار سالہ رپورٹ
نمن پرکار ہے :-
(الف) پنڈت دین دیالو جی سناتک گورو کل
کانگڑی سمۃ ۱۹۸۸ "اس بات کو مدنظر رکھتے
ہوئے کہ ایک ہی سال میں ودیارتھی تین سال
کی پڑھائی ختم کر گئے ہیں۔ یہ ساری محنت کا
پھل جہاں ودیارتھیوں کے لئے قابل تعریف ہے

وہاں ادھیاپکوں کے بھی قابل تعریف ہے ؛
گورو کل کے سب کرم چاری و گورو اپنا کام بڑے پریم
سے کرتے ہیں۔ بھوجن چھادن کا پربندھ بہت
اچھا ہے" ؛
(ب) پنڈت جے دیو جی سناتک گورو کل کانگڑی
گورو کل کی پاٹھ پرنالی و کام دیکھ کر چت بہت
پرسن ہوا۔ مہاشہ سکھدیال کی لگن و سادہ جیون
قابل تعریف ہے۔ جنگل کے اندر ایک گورو کل جیسی
سنستھا کا ستھاپن کرنا انہی کے ساہس کا کام ہے
میں کاریہ کرتاؤں کی سب پرکار سے سپھلتا چاہتا
ہوں" ؛
(ج) پنڈت سمیر سنگھ جی سناتک گورو کل کانگڑی
سمۃ ۱۹۸۵ "تمام صورتوں میں نتیجہ بہت اچھا ہے
اس پرکار کا اُتم پریام نکلنا ادھیاپکوں کے انتھک
پرشرم اور پربل لگن کا نتیجہ ہے۔ گورو شِشّ
کا آپس میں پریم گورو کل کے آدرش کے انوسار ہے
مہاشہ نند لعل جی بی اے کے کارن ودیارتھیوں
میں وشیش جیون ہے۔ ودیارتھیوں کا رہن سہن
سادہ اور سرل ہے۔ ان کے لئے شری مکھیہ ادھشٹھاتا
اور ادھیاپکوں کا جیون ایک نمونہ پرگٹ کرتا ہے
کئی باتیں دوسرے گورو کلوں کے لئے سبق دینے
کے قابل ہیں" ؛
(د) مکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل کانگڑی: یہ پریکشا
رپورٹ پنڈت سمیر سنگھ جی کی ہے۔ یہ پریام کو

دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے - بچوں اور ادھیاپکوں
کا پریتن تعریف کے قابل ہے ؛

(ھ) پنڈت لوک ناتھ جی آریہ اُپدیشک سمت ۱۹۸۶
"میں نے ۱۲ پوہ سمت ۱۹۸۶ کو گورُوکل کا معائنہ کیا
صحت بہت عمدہ ہے - رہن سہن اور بھوجن کا
پربندھ اچھا ہے برہمچاریوں کا ابھی دادن آچار
ستار کی مریادا انکول ہے - مختصر یہ لکھنا کافی ہوگا
کہ یہ گورُوکل ہر پرکار سے اُنتی کر رہا ہے"؛

(و) پنڈت سریندر ناتھ جی سناتک گورُوکل
کانگڑی بی - "میں نے چار دن ودیارتھیوں کی پریکشا
لی - جن کا پرینام بہت ہی اچھا رہا - ودیارتھیوں
کو ہر ایک وشے میں کافی گیان ہے - یردھ ماتا
ایک بالک کو بچہ سمجھ کر ان کے لئے بھوجن بڑے پریم
سے بناتی ہے - روٹی میں ریت یا کچے پن وغیرہ
کی کوئی ترٹی نہیں ہے - ودیارتھی خود اپنے لئے
باغ میں سبزی وغیرہ پیدا کر لیتے ہیں جو بھنڈار
میں اُن کے کام آتی ہے - شری مکھیہ ادھشٹھاتا
بڑے پریتن سے گورُوکل کے لئے ہر پرکار سے
ادیوگ کر رہے ہیں - ہر ایک ادھیاپک اپنا کرتویہ
پوری طرح نبھا رہے ہیں"؛

(ز) مہاشہ گوپال جی گورنر گورُوکل اندر پرستھ
"مجھے یہ دیکھ کر بہت پرسنتا ہوئی ہے - کہ کرم چاریوں
کا سوابھاؤ بہت اچھا ہے - میں نے لگ بھگ

سب شاکھاؤں کا نریکشن کیا ہے - مجھے یہی ایک
شاکھا دکھلائی دیتی ہے - جہاں ادھیاپک
ادھشٹھاتا - برہمچاری - انیہ کرمچاری سب سنتشٹ
دکھلائی دیتے ہیں - اس گورُوکل کا ستد تیہ
اور سو پربندھ دوسری شاکھاؤں کے لئے
انوکرنیہ ہے - بھوجن بنانے کے لئے ایک ماتا
رکھی ہوئی ہے - جو بڑے پریم سے سب برہمچاریوں
کا بھوجن تیار کرتی ہے - اور وہ بھوجن ساتوک
تھا اچھا ہوتا ہے ؛

(ح) پنڈت بھیم سین جی سناتک گورُوکل
کانگڑی سمت ۱۹۸۷ :- "گورُوکل کرالیہ کا واتاورن
پریوارک پریم کے بھاؤں سے سنچارت ہے -
برہمچاریوں کا سواستھ اچھا ہے - ودیارتھیوں میں
گورُوکل کے لئے ابھیمان کا بھاؤ ودیمان ہے"

(ط) اس کے علاوہ مفصلہ ذیل سجنوں نے
بھی مختلف وقتوں میں گورُوکل کا معائنہ کیا ہے
انہوں نے برہمچاریوں کے سواستھ - بھوجن
کے اُتم پربندھ کے لئے خاص طور پر پرشنسا
کی ہے ؛

مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری - شریمتی رتن شتی
جی - ڈاکٹر ستیہ پال جی - شری پنڈت لیلا دھر
جی شاستری آچاریہ رشی کل لائل پور - لالہ
چھبیل داس جی سرسیہ لوک سیوک منڈل لاہور

ملک لال خان صاحب گوجرانوالہ نواسی - سردار
کشن سنگھ صاحب - ماسٹر نند لعل صاحب ایم
اے کھنہ ہائی سکول - ڈاکٹر بھگت رام صاحب
ویدک مشنری ؛

(۶) اس سمے مفصلہ ذیل کرم چاری کام کر رہے
ہیں :- شری پنڈت مکند رام جی شاستری
مکھیہ ادھیاپک - ماسٹر نند لعل جی بی اے -
پنڈت وزیر چند جی شاستری - ایک بان پرستھی
جی اور دو دوسرے ادھیاپک - گؤشالہ و باغیچہ
کے لئے دو سیوک کام کر رہے ہیں - بھوجن
بنانے کے لئے دو ماتائیں رکھی ہوئی ہیں کپڑے
دھونے کے لئے ایک الگ ماتا رکھی گئی ہے

(۷) گورُوکل کا مستقل فنڈ ۳۲۷۵ روپے ہے - پچاس صاحبان ایسے ہیں - جو
پچیس پچیس روپے سالانہ گورُوکل کو دان دیتے
ہیں - کمالیہ نواسیوں کے اپنانے کا یہ پھل
ہے - کہ یہ گورُوکل اس قلیل عرصہ میں اس قدر
ترقی کر گیا ہے - اگر ان کی کرپا درشٹی بنی رہی
تو اُمید ہے - کہ یہ گورُوکل ایک شان دار انسٹی
ٹیوشن اس علاقہ بار میں ثابت ہوگا ؛

(۸) اس سال گورُوکل کا سالانہ جلسہ ۸-۹
۱۰-۱۱ اپریل ۱۹۳۲ء کو منایا جاوے گا - نئے
برہمچاریوں کا داخلہ ۱۰-۱ اپریل ۱۹۳۲ء کو ہوگا

گورُوکل ودیاپیٹھ
بھینسوال کلاں

یہ گورُوکل واقعہ بھینسوال ضلع ...
۱۹۲۰ء کے شبھ دن سماپت ہوا ...
بنیاد دی ہیر شہید دھرم شری ...
جی کے ہاتھوں رکھا گیا تھا - اس گورُوکل ...
۱۲ برس ہو چکے ہیں - اس کے سنچالک ...
بھگت پھول سنگھ جی بان پرستھی ہیں - جنہوں ...
اپنا سارا جیون اس گورُوکل کی سیوا کے
ارپن کر رکھا ہے - گورُوکل کا پربندھ ایک ...
کے ماتحت ہے - جس کا نام گورُوکل سبھا ...
دانی مہانو بھاؤں کی کرپا سے یہ گورُوکل ...
گورُوکل کے پاس ۷۰ ہزار روپیہ کی ...
وغیرہ ہیں - اور اس کے علاوہ ۴۰۰ بیگھہ ...
ہے - یہاں کی آب و ہوا نہایت خوشگوار ...
وجہ سے یہاں کے برہمچاری شریر سے مضبوط
موٹے تازے لمبے قد کے ہیں - گورُوکل ...

جو بھائی اپنے برہمچاریوں کو داخل کرانا چاہیں
اُن کی درخواستیں یکم اپریل ۱۹۳۲ء تک ...
ادھشٹھاتا کے پاس پہنچ جانی چاہئیں ؛

گورُوکل رپورٹ

(از مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل)

پنجاب کے اضلاع لدھیانہ فیروزپور اور جالندھر میں آریہ سماج کا خاصہ زور ہے۔ ان ضلعوں میں آریہ سماج نے بہت سی تعلیمی سنستھائیں کھول رکھی ہیں۔ جن سے پبلک کو بہت لابھ ہو رہا ہے۔ لیکن ایک خالص ویدک سنستھا کی اشد ضرورت تھی۔ جسے سوامی گنگا گری جی نے پورا کیا۔ اس سنستھا کا اتہاس بہت پرکار ہے:۔

مارشل لاء کے ہنگامہ خیز دنوں میں شری سوامی گنگا گری جی نے نابھہ ریاست کے ریاستی نایو منڈل میں اپنی سنسکرت آریہ پاٹھشالہ کے لڑکوں کی آدشیک اننتی کی تمام اُمید تل سے نا اُمید ہو کر گیا رہ ودیارتھیوں کو ساتھ لے کر رائیکوٹ ضلع لدھیانہ میں آ ڈیرا جمایا اور پراچین ویدک شیلی کی ایک سنسکرت پاٹھشالہ کھول دی رائیکوٹ میں آریہ سماج کافی پرانا ہے۔ لوگوں پر آریہ سماج کا کافی پربھاو تھا آریہ سماجیوں نے سوامی جی کا ہاتھ بٹایا۔ اور بڑے پریشرم سے دھن اکٹھا کر کے پاٹھشالہ کی آدھار شلا سوُرگیہ شری سوامی شردھانند جی کے کر کملوں دوارا رکھوائی سمت ۱۹۷۶ میں پاٹھشالہ کی آدھار شلا رکھی گئی تھی۔ اور سمت ۱۹۸۰ میں اسے گوروکل کا روپ دے دیا گیا +

پہلے چار جماعتیں گوروکل کانگڑی کی پاٹھ وِدھی کے مطابق چلائی گئیں۔ وقت پا کر گوروکل کانگڑی کی پاٹھ وِدھی کے انوسار آٹھ جماعتیں چلا دی گئیں۔ اس وقت یہاں گوروکل کانگڑی کی آٹھ شرینیوں کی پڑھائی کا مکمل انتظام ہے:۔

گوروکل کے سٹاف میں درجن بھر ممبر ہیں۔ جن میں شری سوامی گنگا گری جی آچاریہ اور پنڈت ایشانند جی شاستری ویاکرن آچاریہ آیوروید شاستری مکھیہ ادھشٹھا بھی شامل ہیں۔ آدھی درجن کے قریب نوکر۔ دو درجن کے قریب مکانات باغ نیز آل کھیلنے کا عمدہ میدان۔ اور ایک اچھی گوشالہ ہے۔ ایک آیورویدک اوشدھالیہ جنتا کی مُفت سیوا کر رہا ہے۔ جس میں پچھلے سال مریضوں کی ۵۰۷۲ حاضریاں ہوئی ہیں۔ اور اپنی ضروریات کے لئے کافی زمین ہے:۔

ہر سال قریباً ایک صد جھولی میں گوروکل کی طرف سے آریہ سماج کا پرچار ہوتا ہے اس گوروکل نے کئی ودیارتھیوں کو شری دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور کی پریکشائیں دلا کر اُپدیشک کا کام کرنے کے لئے تیار کیا ہے۔ اب کوشش کی جا رہی ہے کہ کچھ ایسی شرینیاں کھولی جاویں۔ جن میں سنسکرت ساہتیہ۔ ویاکرن۔ درشن اور وید کی اُچیہ اور شُدھ شکشا کا پربندھ ہو۔ اگرچہ یہ کام بہت بڑا ہے۔ لیکن پراچین زمانے کی طرف درشٹی ڈالنے سے ہم یہی دیکھتے ہیں۔ کہ پھوس کی ناچیز جھونپڑیوں میں ایک لنگوٹی بند رہتا تا جنگل میں بے سرو سامان بیٹھا کیسے ودوان پیدا کر دکھاتا تھا وہ رشی تھے۔ ان کی شکتی اپار تھی۔ ہم رشی نہیں ہیں۔ ہماری شکتی محدود ہے۔ لیکن کوشش کرنا انسان کا فرض ہے:۔

گوروکل کی شکشا اور سواستھ کے وشے میں کئی سمتیاں دھیان سے پڑھنے کے قابل ہیں شری مکت ایش پال جی بی اے کہتے ہیں ”ان برہمچاریوں کی بڑھیا صحت اور مضبوط جسمانی حالت دیکھ کر حیران رہ گیا“

پنڈت برت ورت جی ودیا لنکار لکھتے ہیں ”ودیارتھیوں کا سواستھ اُتم۔ پڑھائی پرشنسنیہ اور جیون سادہ ہے“

ماسٹر گوپال جی بی اے مکھیہ ادھیاپک گوروکل اندرپرستھ:۔ ”لڑکوں کا سواستھ سراہنیہ ہے۔ نیا کام کرنے کا شوق جیسا یہاں میں نے دیکھا دوسری جگہ کے گوروکل میں اتنا اُتساہ نہیں ہے۔ صحت کی درشٹی سے یہ گوروکل سب سے بڑھا ہوا ہے۔ سب برہمچاری ہر شٹ پُشٹ ہیں“

پنڈت دین بندھو جی سہ سمپادک ”برہمچاریوں کا اپنے گوروکل کے پرتی پریم ... “

(بقیہ مضمون صفحہ ۲۰ کالم ۴)

ایک گوشالہ ہے۔ جس میں ایک سو کے قریب گائے بھینس بچھڑے وغیرہ پشو ہیں۔ گوشالہ سے دونوں وقت برہمچاریوں کو شدھ تازہ دودھ مل جاتا ہے۔ اس سال گوروکل میں گیارھویں کلاس کھلی ہے۔ اس کلاس کے برہمچاریوں نے اپنشد درشن۔ ویاکرن سماپت کر لئے ہیں۔ اس کے علاوہ گوروکل میں حساب۔ تاریخ جغرافیہ اور انگریزی کی پڑھائی بھی بڑی اچھی طرح کرائی جاتی ہے۔ اور سدھانت کے گرنتھ ستیارتھ پرکاش سنسکار ودھی۔ رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا وغیرہ بھی برہمچاری پڑھتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھوجن شالہ۔ پرچار وبھاگ۔ کھیتی۔ کتب خانہ اوشدھالیہ کا پربندھ بھی بہت اچھی طرح کیا جاتا ہے“

مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل ... ضلع رہتک

پربھو سمرن!

پربھو سمرن PRAYER کے متعلق بہت اہم واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ چار بھجن اور ایک آرتی۔ پھولدار حاشیہ کے اندر بہت سندر روپ سے درج ہے۔ کیلنڈر کی مانند ایک چارٹ سا ہے۔ اسے دیوار پر لٹکایا جاتا ہے۔ گھر کی سجاوٹ ہے۔ من کو پربھو چرنوں میں پریرت کرنے کا ادبھت سادھن ہے۔ بچوں کا دھرم شکشک ہے۔ پوجنیہ شری مہاتما ہنسراج جی کے مشورہ کے مطابق اسے ترتیب دیا گیا ہے۔ پربھو بھگتوں کو مفت دیا جاتا ہے۔ ڈاک خرچ کے لئے جوابی کارڈ کی شکل میں تین پیسے کے ٹکٹ ڈاک ارسال کریں۔ ملنے کا پتہ:۔

پتہ پربھو سمرن معرفت کویراج ہرنام داس بی اے بالمقابل اڈہ ٹانگہ لوہاری انارکلی لاہور

ڈی اے کالج لاہور کے وسیع احاطہ میں

لاہور کے بڑے معزز رؤسا و شرفا کی موجودگی میں یکم جون ۱۹۲۴ء کو پنجاب کے مشہور وید کویراج ہرنام داس بی اے آیورویدو دیارتن لاہور کو

ایک سونے کا تمغہ

اُن کی اعلیٰ طبی معلومات

اور کامیاب علاج کی بنا پر دیا گیا۔ حاضرین میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں (۱) آنریبل جسٹس مسٹر موتی ساگر جج ہائیکورٹ پریزیڈنٹ جلسہ (۲) آنریبل جسٹس بخشی ٹیک چند ایم اے جج ہائیکورٹ لاہور (۳) پنڈت نانک چند ایم اے بیرسٹر ایٹ لاء و ممبر لیجسلیٹو کونسل (۴) لالہ ارجن داس ایم اے ڈپٹی کمشنر انکم ٹیکس (۵) پروفیسر دیوید یال وائس پرنسپل ڈی اے وی کالج (۶) ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ایم اے بیرسٹر ایٹ لاء و وزیر پنجاب گورنمنٹ (۷) لالہ بنسی لال بی اے منیجر ہیلی کریشنم ال روڈ (۸) مسٹر مدھو سودن بیرسٹر ایٹ لاء (۹) کویراج گیا شنکر سین آچاریہ کلکتہ:۔

کویراج جی کے تجربہ اور دست شفا سے مستفید ہوں پوشیدہ و پیچیدہ امراض کے واسطے فارم تشخیص طلب فرماویں:۔

ٹیلیفون نمبر ۲۱۲۲

کویراج جی کی مقبول عام تصانیف

ہدایت نامہ خاوند اُردو۔ ہندی۔ گورمکھی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)
ہدایت نامہ بیوی اُردو ہندی قیمت سوا روپیہ۔ تعلیم صحت اُردو قیمت ۶/
تعلیم غذا اُردو ہندی قیمت ۸/ محافظ جوانی اُردو ہندی قیمت ۱/

پتہ

کویراج ہرنام داس بی اے اڈہ لوہاری لاہور۔ ٹیلیفون ۲۱۲۲

(نمرتا) بھاد اور گورو کی کاششوں کے برتی پریم بھاؤ جیسا یہاں ہے۔ ویسا کم گوروکلوں میں ہی دیکھنے میں آیا ہے"۔

سوامی ویدانند جی:۔ "عام طور پر گوروکلوں میں ادھیکاریوں اور برہمچاریوں میں حاکم محکوم کا سمبندھ رہتا ہے۔ اُسے یہاں (گوروکل لائلپور میں) نہ دیکھ کر چیت بہت سنتشٹ ہوا"

مشہور سکھ لیڈر سردار کھڑک سنگھ صاحب نے بھی یہی محسوس کیا تھا۔ کہ "ودیارتھی اور اَدھیاپک بہت ملنسار اور ہر طرح سے قابل تعریف معلوم ہوتے ہیں"۔

کتابی تعلیم کے ساتھ ساتھ برہمچاریوں کو اخبارات کے لئے لکھنا۔ کویتا تیار کرنا اور لیکچر دینا بھی سکھلایا جاتا ہے۔ لڑکوں کی زندگی میں قومیت اور سادگی کوٹ کوٹ کر بھری جاتی ہے۔ اور دھرم کے ساتھ اُن میں سچا پریم جاگرت کیا جاتا ہے۔

یہاں سے جو ودیارتھی یہاں کا کورس پورا کر کے گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کو بھیجے گئے ہیں وہاں کی یوگیتا اور سبھاؤ کی سب ہی تعریف کرتے ہیں"

ہمارا تجربہ ہے۔ کہ کم خرچ کر کے بھی لڑکوں کو اچھی تعلیم و تربیت دی جا سکتی ہے۔ یہاں تھوڑے خرچ کی اور وجہات میں ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ یہاں کئی یوگیہ سجن ایسے کام کر رہے ہیں۔ کہ جن پر گوروکل کو نہایت کم یا نہیں کے برابر خرچ کرنا پڑتا ہے۔

کم خرچ کے یہ معنی نہیں۔ کہ یہاں کسی طرح کی انتظام میں کمی رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ پنڈت ستیہ ورت جی سدھانت النکار پروفیسر گوروکل کانگڑی کی رائے ہے۔ کہ "شکھشا دوسرے گوروکلوں کی نسبت بہت سستی ہے کیونکہ فیس بہت کم لی جاتی ہے۔ شکھشکوں کا پربندھ بھی پرنتہ سنتوش جنک ہے۔ پرایہ تیاگی۔ سنیاسی مہاتماؤں نے ہی سنستھا کے سنچالن کا بوجھ کندھوں پر لیا ہوا ہے۔ اس لئے گوروکل شکھشا پرنالی کے اُچیہ آدرش کی رکھشا کے لئے یہاں بہت اچھا کھیتر ہے۔ پربندھ بہت اُتم تتھا انوبھوی ہاتھوں میں ہے"

اس کے بعد شری پنڈت پریہ ورت جی ودیا واچسپتی نے لکھا ہے "میری سمتی میں کوئی بھی ماتا پتا اپنے بالک کو بنا کسی سنکوچ کے اس گوروکل میں بھیج سکتے ہیں"۔

آج اس سنستھا کو پاٹھشالہ رُوپ میں قائم ہوئے تیرہ سال اور گوروکل روپ دھارن کئے نو سال ہوئے ہیں لیکن قلیل عرصہ میں اس گوروکل سے کئی ودیارتھی ودیا پراپت کر کے سماج کا کام کر رہے ہیں۔ ایک برہمچاری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماتحت اُپدیشک کا کام کر رہا ہے دو ودیارتھی اسی گوروکل میں سنسکرت کے مضمون یوگیتا پوروک پڑھانے کا کام کر رہے ہیں۔ ایک بنارس میں درشنوں کی اُونچی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اور کئی ودیارتھی دوسری جگہوں پر پڑھانے وغیرہ کا کام کر رہے ہیں۔

اگر آریہ سماج نے اس چھوٹے سے لیکن کافی تیز رفتار گوروکل کی طرف دھیان دیا۔ تو یہ سنستھا ملک کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ (مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل)

+ + دوسنا تک۔ پنجاب یونیورسٹی کے تین شاستری۔ ایک انگلش کے بی اے۔ ایک سند یافتہ وید اور چار دیگر تجربہ کار ادھیاپک کام کر رہے ہیں۔ پڑھائی کا پربندھ تسلی بخش ہے

۵۔ پربندھ ایک مینیجنگ کمیٹی کے آدھین ہے جس کا تعلق آریہ سماج سے ہے اس کمیٹی کے ممبر ملتان شہر کے نہایت ہی معزز اور تجربہ کار اصحاب ہیں جنہیں گوروکل کی بہتری کا خاص دھیان رہتا ہے

داخلہ شروع ہے۔ اس لئے گوروکل شکشا پرنالی کے پریمیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو جلدی ہی داخل کرانے کا پربندھ کریں

گوروکل ملتان

۱۔ یہ گوروکل ایسے استھان پر واقع ہے جس کا جل وایو نہایت ہی اُتم ہے۔ شاید ہی کوئی برہمچاری بیمار رہتا ہے۔ یہ استھان برلب سڑک سٹیشن سے دو میل کے فاصلہ پر گوروکنڈ کے راستے پر ہے۔ آنے جانے میں کسی قسم کا کشٹ نہیں ہوتا۔

۲۔ اس گوروکل کی فیس پہلی سے تیسری شرینی تک دس روپیہ۔ چوتھی یا پانچویں کی تیرہ روپیہ اور چھٹی سے آٹھویں تک پندرہ روپیہ ماہوار ہے۔ اس قدر تھوڑی فیس ہوتے ہوئے بھی بھوجن کا پربندھ نہایت ہی عمدہ ہے۔

(۳) اس گوروکل کی اپنی گؤشالہ ہے۔ جس میں اس وقت اکیس عمدہ گوئیں ہیں۔ اس کا پربندھ گوروکل گؤشالہ کمیٹی کے آدھین ہے اس کی طفیل گوروکل میں دودھ اور دہی کی بہار رہتی ہے۔ اُمید ہے کہ آئندہ موسم گرما میں برہمچاریوں کے لئے لسی اور مکھن کا بھی انتظام کیا جاوے گا۔

۴۔ گوروکل کا سٹاف نہایت ہی یوگیہ اور محنتی ہے۔ اس وقت گوروکل کانگڑی کے

موسمِ بہار میں بہارِ زندگی

۱- چیون پراس

۲- چندر پربھاوٹی

یہ گولیاں مقوی دل، جگر و گردہ ہیں۔ ان کے استعمال سے امراض پیشاب یعنی پرمیہ وغیرہ دُور ہوتی ہیں۔

قیمت فی پیکٹ (۲۴ گولی) ۱۰/

۳- لون بھاسکر

مشہور عالم قوت ہاضمہ کو بڑھانے والا لذیذ چورن ہے۔ اس کے استعمال سے معدہ کی امراض دُور ہوتی ہیں۔

قیمت فی پیکٹ آدھ پاؤ ۸/

۴- دراکشاسو

۵- چندرودیا رس

۶- دنت منجن

۷- ہجی حرت

۸- دیسی چائے

نایاب شربت اور لاثانی عرق

کسی واقف کار سے پوچھ لو۔ وہ یہی کہیگا۔ کہ بازاری شربت تھوڑی سی کھانڈ اور باقی سکرین کے شیرہ میں ٹرشی کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ اسی طرح بازاری عرق بھی سادہ پانی میں روح ڈال کر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان کے استعمال سے فائدہ کی بجائے صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔ ہر ایک آدمی کے لئے ان کا گھر پر تیار کرنا بھی ممکن ہے۔ دوکاندار لوگ پبلک کی طرف اپنی ذمہ داری کو نہیں دیکھتے۔ بازار کی اس بڑھتی ہوئی گراوٹ اور لوگوں کی بڑھتی ہوئی تکالیف کو دیکھتے ہوئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس محکمہ میں بھی آیورویدک نقطہ نگاہ سے پبلک کی خدمت کی جائے۔ چنانچہ ہم نے ابھی سے سٹاک تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔

ماہ مارچ کے آخیر یعنی گرمیوں کے شروع میں ہی آپ کو ہر قسم کے خوش ذائقہ لذیذ شربت اور زود اثر عرق ہمارے ہاں تیار ملیں گے۔ ہمارے شربت مٹھائی اور دوائی دونوں کا کام دیں گے۔ یہ اصلی دوائیوں سے تیار کئے جائیں گے۔ پس آپ کو بھی لازم ہے۔ کہ وقت ضرورت۔ اس پبلک فارمیسی میں تیار شدہ چیزوں کا ہی استعمال کیا کریں۔ ہم نے دعویٰ کیا ہے۔ آزمائش کرنا آپ کا فرض ہے۔ فقط

نوٹ: مفصّل فہرست ادویات مفت طلب کریں

۹- سُکھ ویرچن

یہ معمولی تربیلا وغیرہ سے تیار شدہ قبض کُشا ٹکیاں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ رات کو سوتے وقت ایک یا دو ٹکیاں کھا لینے سے صبح پیٹ صاف ہو جاتا ہے۔ ان کے استعمال سے جی متلانا یا پیٹ کی گڑبڑ کچھ نہیں ہوتی۔

قیمت فی ڈبیہ (۴۸ گولی) ۶/

۱۰- سپاری پاک

یہ شاستری قلمی نسخہ کا نچ فارمیسی کا تحفہ ہے۔ عورتوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ سفید سیلان، درد کمر وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔

قیمت فی ڈبیہ (۱/۲ پاؤ) ۱۲/

۱۱- پھل گھرت

یہ کئی دوائیوں میں پکا کر تیار کیا ہوا گھی ہے۔ جن عورتوں کے بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں۔ اسقاط حمل کی شکایت ہو یا ہمیشہ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں انہیں تو حمل قرار پانے سے پہلے اور بعد کئی ماہ تک استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت فی شیشی (۱/۲ پاؤ) بھر۔ ایک چھٹانک ۱۲/

۱۲- ایسار یوادی آسو

یہ خاص مکھ سے تیار شدہ مصفی خون دوائی ہے۔ موسم کے تبدیلی ہونے پر یا خون کے خراب ہو جانے پر اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔

قیمت

فی شیشی ایک پاؤ ۱۲ خوراک گیارہ آنے (۱۱/)

منیجر ڈی - اے - وی - فارمیسی - لاہور

گوروکلیں پرم اچھوت اُدّھارک ہیں

(از راجیہ رتن شری ماسٹر آتمارام جی بڑودہ)

بمبئی کے بمبئی ٹائمز نامی انگریزی اخبار میں مہاتما گاندھی اور کانگرس پر الزام دہی کے مضامین آج کل لکھے جا رہے ہیں۔ جس میں وہ بتلاتا ہے۔ کہ گاندھی جی اور کانگرس دلتوں کو کانگرس میں ہم نشینی کے سوائے اور کچھ بھی نہیں دے سکے۔ اس لئے گاندھی جی اور کانگرس دلتوں کے پورے تارک کبھی نہیں بن سکتے۔

میں اس لیکھ میں یہ درشاؤں گا۔ کہ کانگرس دلتوں کو ہم نشینی کی برکت اگر سبھا میں دے سکتی ہے۔ تو وہ اور اس سے بھی بڑھکر مندرجہ ذیل برکتیں ہر ایک آریہ گوروکل اچھوت جاتی کے نونہالوں کو نہ صرف دے سکتی بلکہ دے رہی ہے۔

(۱) گوروکل میں پہلی برکت جو اچھوت بالک پراپت کرتا ہے۔ وہ سہہ سنگتی الحواہم نشینی کی نہ صرف سبھا میں ہی ہے۔ بلکہ زندگی کے ہر پہلو میں۔

(۲) سہہ بھوج ارتھات پنگتی بھوج کی بے بہا برکت اُس کو دی جاتی ہے۔ جس کے بغیر کوئی سچی ہمدردی عملاً شروع نہیں کی جاسکتی۔

(۳) ویداوھیین کی برکت ایسی لاثانی ہے۔ جس کی تعریف میں ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ اوم کا جاپ اور گایتری کے پوتر منتر کی آگیا دی جاتی ہے۔ جو آج تک کیول جنم کے برہمنوں نے اپنے لئے سورکشت کر رکھا تھا۔ پوجیہ ور شری پنڈت مدن موہن جی مالوی اچھوت لوگوں کو صرف رام نام کے جپ کا ادھکاری سمجھتے اور اسی شبد کے جپ کا دان انہیں کرتے ہیں اوم ओ३म् اتھا گایتری منتر کے جپ کا ان کا ادھکاری نہیں مانتے۔ اس لئے ان دو کے جپ سے ان کو محروم رکھتے ہیں۔ گوروکل کا دان اس دشہ میں جہاں کانگرس کے دان سے بڑھیا ہے۔ وہاں نامی سناتن دھرمی نیتا کے دان سے بھی ہزار درجہ بڑھکر ہے۔

(۴) اچھوت بھائیوں کے دو حصے بھارت میں ہیں۔ ایک اُتم اچھوت دوسرے ادھم اچھوت۔ اُتم نام دھاری اچھوت اپنے سے ادھم اچھوت بھائیوں سے جن میں چمار اور بھنگی ہیں۔ برادری کا برتاؤ نہیں کرتے۔

ہمارے گوروکل سے ان دونوں مسخ شدہ نام اور نیم شاستر کے خلاف پیشوں کو نابود کرنے کے لئے جو ریتی نیتی چالو کی ہے۔ اس کا ایک حرف ایک جزو بھی پوجیہ گاندھی جی کے آشرم میں ملتا ہے

اخبارات پڑھنے والے سجنوں کو معلوم ہوگا۔ کہ مہاتما گاندھی جی چمار کے پیشے کو کسی گہری پولیٹکل نیتی سے پوتر دھندا لکھتے رہتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گاندھی جی جیسے دو بیچ یوگ چمار کے گندے اور مضر صحت پیشے کو خود نہ کریں۔ اور یہی چمار لوگ۔ اس کو پوتر دھندا سمجھ کر قیامت تک کرتے چلے جاویں۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ کہ بھنگی کے دھندے کو نرمول کرنے کے لئے مہاتما گاندھی نے جو درچیں سنڈاس جاری کئے ہیں۔ اُن کی جتنی بھی میں تعریف کروں تھوڑی ہے۔ گاندھی جی کے سابرمتی آشرم میں آشرم واسی ایک گڑھے میں روزانہ اپنے مل پر اپنے ہی کرچھے سے مٹی ڈال دیتے ہیں۔ اور یہ جب کھاد بن جاتا ہے۔ تو اپنے ہاتھ سے اس بدبو رہت کھاد کو ڈولوں میں بھر کر اپنے یا دوسرے کسی کے کھیت میں پہنچا دیتے ہیں۔ اس لئے سابرمتی آشرم میں بھنگی کے درشن نہیں ہوتے۔

ہمارے ہاں جو برہمچاری ۸ برس کی عمر سے لے کر ۲۴ برس کی عمر تک چرم کا جوتا نہیں پہنیگا وہاں گوروکل سے نکل کر آئندہ اس قسم کے جوتے یا بوٹ وغیرہ کا استعمال کرنا اپنا آدرش سمجھیگا جن میں چرم بالکل لگتا ہی نہیں۔ آج کل پریاگ کانپور۔ بریلی۔ اور دہلی میں چرم رہت بوٹ برابر بنتے ہیں۔

رادھا سوامی آشرم آگرہ نے تجارتی غرض سے سودیشی چمڑے کے مضبوط بوٹ بنانے کا جو نامی کارخانہ کھول رکھا ہے۔ اس سے آشرم کی دکان کو تو فائدہ مالی ضرور ہے۔ لیکن دیش بھر میں سے چمار کے سرشٹی نیم ورُدھ دھندے کو وہ دور نہیں کر سکیں گے۔

اس وقت آریہ سماج کے جملہ گوروکل اچھوت ادّھار کے پرم سہایک اور پورن ہتکاری عملاً ہو رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ بھارت ورش کے ہر ایک نگر اور گرام میں آریہ گوروکل کھولے جاویں۔ تاکہ جملہ گروہ اچھوت آریہ بھائیوں کے بالکوں کو ہم پورن ادھیکار اُنچی سے دے سکیں۔ ردی تعلیم کے سنچالک پرانے گوروکلوں کی طرف آ رہے ہیں۔ پرانے زمانے کے گوروکلوں میں ودیا اور ان دان بھی جب سب کو مفت ملتا تھا۔ تو اس وقت غریب سے غریب اور چانڈال سے پتت بالک بھی ان گوروکلوں میں سہج سے داخل ہو سکتے تھے۔ موجودہ زمانے کے آریہ گوروکل بھی خاص وظائف دے کر اچھوت بالکوں کے لئے تو کانگرس اور سابرمتی آشرم سے بڑھکر سچے اُدّھار کا سادھن ہیں۔

کیا گوروکل ناکامیاب رہے ہیں

(از شری گوپال جی کھمبیہ ادھیاپک گوروکل اندر پرستھ)

جب سوامی شردھانند جی مہاراج نے گوروکل کھولا تھا۔ اس وقت ان کے دماغ میں تین خیالات سب سے زیادہ کام کرتے تھے:۔

(۱) موجودہ طریقہ تعلیم جو ہندوستان میں رائج ہے۔ اس کے برخلاف زبردست آندولن کیا جاوے۔

(۲) پرانی تہذیب کو زندہ کرنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے۔ کہ وید مقدس اور شاستروں کی تعلیم پر خاص زور دیا جاوے۔

(۳) چرتر سنگھٹن کے ذریعہ سے ایسے نوجوان پیدا کئے جائیں۔ جو اپنے ملک اور دھرم کے لئے مرنے کو تیار رہیں۔

متذکرہ بالا خیالات کی روشنی میں گوروکل کا امتحان لیجئے۔ اس میں شک نہیں کہ آریہ جنتا کے اندر گوروکل کے لئے وہ جوش اور پریم اس وقت ظاہر نہیں ہوتے۔ جو شروع شروع میں تھے۔ لیکن یہ بات ہر ایک تحریک کے ساتھ وابستہ ہے۔ موجودہ طریقہ تعلیم کے نقائص روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ وہ کسی پرچار کی دلیل میں چاہتے۔ ہر ٹھیک بُدھ پرش جو کچھ بھی تعلیم کے معاملہ میں دلچسپی رکھتا ہے۔ وہ باآواز بلند کہنے کے لئے تیار ہے۔ کہ ہندوستان میں جو تعلیم رائج ہے۔ وہ بالکل ناقص ہے۔ بڑی بڑی کمیشنیں بھی اس بات کا فیصلہ دے چکی ہیں۔ ڈاکٹر ضیاء الدین جو حال ہی میں سارے یوروپ کا سفر کر کے آئے ہیں اور وہاں سب ملکوں کے طریقہ تعلیم کا انہوں نے مطالعہ کیا ہے۔ وہ بھی ہندوستان کے طریقہ تعلیم پر آٹھ آٹھ آنسو بہاتے ہیں۔ اور دوسرے ملکوں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ جرمنی کو صنعت و حرفت کی تعلیم کا بہت شوق ہے۔ فرانس کو سائنٹفک کھوج کرنے کی دھن ہے۔ انگلینڈ گیان بڑھانے میں مشغول ہے لیکن ہندوستان بیچارا گھوٹا لگانے میں نام حاصل کر چکا ہے۔ نوجوانوں کے دماغوں میں غلامی کی چھاپ نے ہمیں کسی کام کا نہیں چھوڑا۔ اب ہم پوچھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے اس سنکٹ میں کیا گوروکل کے کوئی کام کیا ہے یا نہیں۔ گوروکل بے چارا غریب ہے۔ اس کے لئے بڑے بڑے ممبروں کا دھیان اس طرف نہیں جاتا۔ اگر ہم آج دھنی ہوتے اور اشتہار بازی کرنا جانتے ہوتے۔ تو آج گوروکل کے ترنگیہ ہوتے۔ گوروکل ہندوستان میں پہلی انسٹیٹیوشن ہے۔ جس نے اسباب کا دعوی کیا اور اس کو کریا تمک روپ میں لاکر دکھلایا۔ اونچی سے اونچی تعلیم بھی اپنی مادری زبان میں دی جاسکتی ہے۔ مرحوم سر بندرناتھ بنرجی اور مرحوم گوکھلے کے دماغ میں بھی یہ خیال بیج طرح نشو و نما نہ پاسکا۔ اس لئے وہ آخری دم تک اس معاملے میں جھجکتے رہے۔ لیکن دیانند کی چھتر چھایہ کے نیچے نواس کرنے والے مہاتما منشی رام نے یہ بیڑا اٹھایا۔ اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر یہ مان پد حاصل کیا۔ آج ہمارے مسلمان بھائی۔ عثمانیہ یونیورسٹی اور جامع ملیہ پر ناز کرتے ہیں۔ کہ اس نے ہندوستان کی موجودہ تعلیم کے نقائص کو دور کر دیا ہے لیکن سچ پوچھا جاوے۔ تو ان یونیورسٹیوں کے دماغ میں بھی گوروکل کا کام گھوم رہا تھا۔ اور اپنا رنگ دکھلا رہا تھا۔ آج گورنمنٹ کی یونیورسٹیاں بھی ادھر جھک رہی ہیں۔ اور خوب زور سے اس کا سمرتھن کر رہی ہیں۔ کہ موجودہ طریقہ تعلیم کو بدلا جاوے۔ کلرک پیدا کرنے کا زمانہ گیا۔ گورنمنٹ خود پریشان ہے۔ کہ بھارت واسیوں کے دماغ میں سے سرکاری نوکری کا خبط کس طرح دور کیا جاوے۔ ہمارے گوروکلوں میں اس سرکاری نوکری کے پر ہی کٹ چکے ہیں۔ لڑکوں میں یہ خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ ہم نے نوکری کرنی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ روزی کس طرح کمائی جاسکتی ہے۔

اب دوسرے خیال کی طرف آئیے۔ کہ ویدادی شاستروں کا اگر بھارت ورش میں کہیں نام و نشان ودیالیہ لگا کر پاٹھ ہوتا ہے۔ تو وہ گوروکل ہے اور جتنا وید کے پٹھن پاٹھن پر بل گوروکل میں دیا جاتا ہے۔ اس کا سواں حصہ بھی کسی پرکرتی پاٹھشالاؤں میں اور نہ ہی موجودہ کالجوں میں آپ کہیں پائیں گے۔

گوروکل نے وید کے متعلق کتنا کام کیا ہے میں صرف اتنا ہی بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ایک سناتک ہوتے نے ترجمہ وید اور اتھروید کا مکمل بھاشیہ کیا ہے۔ دو تین سناتکوں نے وید کے

---

۴ ہر ایک آریہ گوروکل میں ہر سال ایک خاص مقدار میں بلا فیس کے اچھوت بالک جوڑے جاتے ہیں۔ یہ کیا کم اہم بات ہے؟ اس لئے موجودہ ان آریہ گوروکلوں کی تن من دھن سے سہائتا کرنا ہر ٹھیک سناتنی آریہ اور آریہ سماجی دان ویر کا پرم کرتویہ ہونا چاہیئے۔

سے تعلق بہت اچھی پستکیں لکھی ہیں۔ اس وقت بھارت ورش میں اگر آپ کو دید کے سمجھنے والے اور ویدپر بحث کرنے والے کہیں ملیں گے۔ تو وہ سوائے گوروکل کے اور آپ کہیں نہیں پاسکیں گے۔ ایسا میرا وشواس ہے درشنوں کے پنڈت۔ اپنشدوں کے پنڈت آپ کو بہتیرے مل جاینگے۔ لیکن وید کے پنڈت سوائے گوروکل کے آپ کو کہیں نہ ملیں گے دیش اور دھرم کی سیوا کے بارے میں بھی منہ میاں مٹھو کیوں بنوں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں جو کہ سب اپدیشک ہیں۔ وہ سب گوروکل سے پڑھے ہوئے ہی ہیں۔ پنڈت بدھ دیو پنڈت چمپتی۔ پنڈت لیکھرام جیسے آدمی سناتکوں کو کون نہیں جانتا۔ دیش کی سیوا میں بھی گوروکل کے سناتکوں کی کمی نہیں ؛

بھارت ورش میں جب کبھی آندولن شروع ہوا۔ پنڈت اندرجی ضرور گورنمنٹ کے مہمان رہے۔ کوئی اس وقت اخبار نہیں۔ جس میں گوروکل کے سناتکوں کے لیکھ نہ ہوں۔ ایسی حالت میں پھر بھی یہی سمجھا جاوے۔ کہ گوروکل ناکامیاب رہا ہے۔ تو جائے حیرت ہے۔ اس لیے میں آریہ جنتا سے بزور پوچھتا ہوں۔ کہ واقعات کی روشنی میں دیکھ کر بتاؤ کیا گوروکل ناکامیاب رہا ہے ؟ ؛

شکشا کا آدیش

(از شری یت ڈاکٹر چمپت لال جی ایم ڈی وغیرہ ماہر علاج مرض تپ دق پر وہان آریہ سبھا)
(ندھی آریہ سبھا پیلی بھیت)

شکشا کا آدیش شکشا دوارا سدھار کرنا ہے۔ شریر کا۔ آتما کا۔ من کا اور سماج کا۔ لیکن موجودہ تعلیم شکشا کے آدیش کو پورا نہیں کرتی۔ کالجوں کی بڑی بڑی عمارتیں۔ ہزاروں روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والے پروفیسروں کی شان و شوکت دیکھ کر عام لوگوں میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ واقعی یہاں تعلیم حاصل کر کے بچہ مکمل انسان بن کر نکلے گا۔ لیکن جب ایم اے پاس کر کے پچکے گال۔ آنکھوں پر عینک اور سر پر ہیٹ لگا کر پرائے فیشن کے کپڑے پہنے باپ کو وہ نوجوان نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اپمان کرنے میں بھی گریز نہیں کرتا ہے۔ تو باپ رنج اور تعجب سے اپنا سر دھن لیتا ہے جس طرح بھی دیکھو شریر آتما۔ من یا سماج کا سدھار موجودہ شکشا پرنالی سے نہیں ہو رہا ؟ سچ تو یہ ہے۔ کہ بھارت ورش میں کالج کی تعلیم شکشا کا آدیش پورا کرنے کو جاری ہی نہیں کی گئی تھی۔ نہ تو عیسائیوں نے مذہب کے پرچار اور گورنمنٹ نے کلارک تیار کرنے کے لئے شروع کی تھی ؛

اب اپنے پراچین طریقہ تعلیم پر وچار کیجئے جس کو دوسرے الفاظ میں گوروکل شکشا پرنالی کہتے ہیں۔

گوروکل شکشا پرنالی

اس طریقہ تعلیم میں دیسے تو شکشا بچہ کے گربھ میں آنے کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے۔ جس کے لئے رشیوں نے کئی سنسکار مقرر کئے ہیں۔ لیکن وید آرمبھ سے باقاعدہ شکشا شروع ہوتی ہے ایک سات برس کا بالک جس کا ہردیہ ابھی کومل اور شدھ ہے۔ ودیا گرہن کرنے کو اپنے ماتا پتا کے لاڈ پیار پر لات مار کر گوروکل جانے کو تیار ہے اُس سمے پتا اپدیش دیتا ہے۔ تو آج سے برہمچاری ہے۔ روزانہ سندھیا کیا کر۔ وشٹ کرموں کو چھوڑ کر دھرم کیا کر۔ دن میں کبھی مت سو۔ آچاریہ کے آدھین رہ کر روزانہ سانگ وید پڑھ ۔ ۔ ۔ میں پرشارتھ کیا کر۔ آچاریہ کے آدھین دھرم آچرن میں رہا کر۔ پر تو یدی آچاریہ بھی ادھرم کرنے کا اپدیش کرے۔ اُس کو تو کبھی مت مان۔ کرودھ اور متھیا بھاشن چھوڑ دے۔ اشٹ پرکار کے میتھن یعنی استریوں سے ایکانت میں بھاشن وغیرہ چھوڑ دے۔ ملائم پلنگ کی بجائے زمین پر سویا کر۔ ناچ گانا اور عطر وغیرہ کا استعمال کبھی مت کر۔ راتری کے چوتھے پہر میں جاگ اور اشنان وغیرہ کر کے ایشور کا دھیان پوگ ابھیاس دوارا کر۔ گوشت۔ شراب وغیرہ کبھی مت استعمال کر۔ بستی میں نواس اور چھتری وغیرہ کا استعمال مت کر۔ پیشاب کے وقت کے علاوہ اپنی اندری کا اسپرش مت کر اور ویریہ کو شریر میں رکھ کر اوپر کو چڑھا۔ سوشیل۔ نمر بھاشی۔ سبھا سوسائٹی میں بیٹھنے کے لائق گن گرہن کر وغیرہ وغیرہ ؛

آہا ! کیسا سندر سمے۔ آچاریہ اور شش کو مکمل انسان بنانے والا اپدیش ہے۔ اسی اپدیش سے شاریرک۔ آتمک۔ مانسک اور سماجک انتی شروع ہو جاتی ہے۔ اس شکشا کو لے کر بالک گوروکل میں پرویش کرتا ہے جہاں ودیا کر اس کے انگوں۔ اپانگوں بہت پڑھتا ہے جو تمام علوم و فنون کا خزانہ ہیں۔ وہاں برہمچاری نیم پوروک جیون وتیت کرتا ہے۔ اس کی دن رات کی (بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۲۶ کالم ۱ کے نیچے)

کنیا گورو کل ڈیرہ دون

کنیا گورو کل ڈیرہ دون کو ستھاپت ہوئے ۹ ورش ہو چکے تھے۔ اب تک اُس کا اپنا مکان نہ تھا۔ آخر ڈیرہ دون ریلوے سٹیشن سے کوئی تین میل کے فاصلہ پر ڈیرہ دون راجپور روڈ پر شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے (جو کہ کنیا گورو کل کی سوامنی سبھا ہے) اکتوبر ۱۹۳۱ء میں دو کوٹھیاں خرید لیں۔ جن کا رقبہ کوئی پچاس بیگھہ کا ہے۔ اس رقبہ میں پھلوں کا ایک باغ بھی ہے۔ اس ستھان میں کنیا گورو کل اب آ گیا ہے۔ تو آشرم کی پختہ عمارت کے نقشے ابھی تیار ہو رہے ہیں۔ اس لئے رہائش کا پربندھ پہلے کی طرح ہی ہے۔ تاہم اپنے ملکیت کے مکان میں آ جانے سے جل کا پربندھ اور رہائشی کمرے کرایہ کے مکان کی نسبت زیادہ آرام دہ ہیں۔ بھوجنالیہ اور رسوئی گھر بھنڈار آدی اچھے بن گئے ہیں۔ کچھ دور کپا ڈنڈ والی دچار دیواری بھی بن گئی ہے۔ تاکہ ستھان سُرکشت ہو جائے۔ ایک بڑا میدان کھیل گاہ کی شکل میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ کنیاؤں کو کھیلنے کا خوب آنند ہو رہا ہے۔

برہمچارنیوں کی تعداد

اس سمے یہاں ۱۳۰ کنیائیں ہیں۔ جن میں کچھ کنیائیں جزیرہ دکھن کی بھی ہیں۔ مہا ودیالیہ ویبھاگ میں ۸ کنیائیں ہیں۔ شکشا کا پربندھ اتی اُتم ہے۔

سٹاف

اس سمے یہاں پر یہ ادھیکار شکشکیں کام کر رہی ہیں۔ شریمتی ودیاوتی سیٹھی بی اے آچاریا۔ شریمتی وادیا وراتی دیوی آشرم کی پردھان ادھشٹاتری۔ شریمتی ساوتری بالا مکرجی ایم اے شکشک ادھیاپک۔ شریمتی چندراوتی شاستری پربھاکر اُپادھیائے سنسکرت۔ شریمتی درگا بائی اپادھیائے اتہاس۔ شریمتی پرکاش دیوی پربھاکر ہندی۔ شریمتی ایشور دیوی جی۔ شریمتی اُما بائی جی ٹریننگ ٹیچر۔

شریمتی لالا دیوالی جی کے ماتری پریم سے بالک بالکائیں آشرم میں رہتی ہوئی گھر کے سکھوں کا آنند انو بھو کرتی ہیں۔ ان دیویوں کے علاوہ ۸-۹ دیویاں آشرم میں کام کرتی ہیں۔ جن کی دیکھ ریکھ میں چھوٹی چھوٹی بالکائیں خوب آنند پرسن رہتی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بردھ ڈاکٹر اور اُن کی دھرم پتنی چوبیس گھنٹے ہی لڑکیوں کی سیوا کے لئے موجود رہتے ہیں۔

شکشا کرم

یہاں پر آریہ بھاشا کے مادھیم دوارا تمام مضامین کی پڑھائی کا پربندھ ہے۔ ادھیکاری پریکشا تک سب کنیاؤں کو آریہ بھاشا اور سنسکرت کا گیان، اتہاس، بھوگول، اور گنت کا میٹرک تک کا گیان۔ شاسن پدھتی، ارتھ شاستر کا سادھارن گیان۔ رشی رچت سنسکرت دھرم ستیارتھ پرکاش۔ یگم دید آدی کا شکشا بھوملکا کے ادھیئن آدی کے ساتھ ساتھ شلپ کلا کا بہت اُتم گیان

ہو جاتا ہے۔ پانچ بھی سکھایا جاتا ہے۔ ... کے تین درشنوں میں آریہ بھاشا کے ساہتیہ اپنشدیں۔ کچھ درشن۔ ... کے منتخب پنج سوتر ... پورپ، انگلینڈ ... کا اتہاس اور پرچ ... اتہاس کا دستورت گیان کرایا جاتا ہے ... کلاؤں میں سے ایک لینا بھی لازمی ہے ... شاستر اور دگیان کے ... کرنے کا ادھیکار ہے۔

سناتکائیں

اس ورش یہاں سے تین سناتکائیں ... درش کا کورس سماپت کر کے ... ڈگری سے کر نکلی ہیں ... ادھیکاری پریکشا پاس کر چکی ہیں ... علاوہ دو کنیا شن شلپ کا بھی ... بہت ہمیشہ رہتے ہیں۔

یہاں پر ... جس میں ہر قسم کی اُتم ... یہاں کی صفائی بہت بڑھی ہوئی ہے ... درجہ کی ہے۔

دستکاری کا کام

للت کلاؤں کے علاوہ کھدری ...

(بقیہ صفحہ ۲۵ کالم مسلسل ۴)

سینما دیکھنا ہے۔ نہ یار دوستوں کی محفلوں میں شریک ہوتا ہے۔ نہ استری کے پریم بھرے خطوط اس کے پاس آتے ہیں۔ نہ بچوں کی بیماری کا فکر دامنگیر ہے۔ نہ بے سہارا ہو کر اُس نے پرشارتھ کے ساتھ صرف دنیا پر اپنی دھن میں لگا ہے۔

اب آپ خود خیال فرمائیں۔ کہ کونسا طریقہ تعلیم شکشا کے اُدیش کو پورا کرتا ہے۔

اپنے سُدھار میں سب کا سُدھار

(از شری پنڈت دیوراج جی - ودّیا واچسپتی)

سادھارن منش سنسار کو دکھ اور سکھ دو روپوں میں دیکھتا ہے۔ پر ویدک سنسار کو دکھ روپ ہی سمجھتا ہے۔ جب تک منش ایسا نہیں سمجھتا۔ تب تک اُسے سنسار سے چھوٹنے کی اکانکشا نہیں ہوتی۔ جس کو سنسار میں سکھ بھی نظر آتا ہے۔ وہ سنسار کو چھوڑنے کا کیوں یتن کرے؟ یہ ہے ویدک منش کی دھارنا۔ اسی دھارنا کے انوسار اس کا سارا پریتن ہے۔ یہی ہے آج کل کے منشوں کی اور جاتیوں کی دُردشا۔ اور اسی میں ہے ان کی اُنتی کا ماپ۔ پرنتو ویدک منش کے لئے دکھ نوارن کا طریقہ ایسا ہے۔ جیسے پشو کو لوہے کی زنجیر کھول کر سونے کی زنجیر یا سوت کی رسی سے باندھنا۔ ویدک منش کے لئے تو یہ اپائے دکھ دینے والے ہیں۔ نہ تو سردی سکھ دیتی ہے نہ گرمی۔ تبدیلی میں جس سمتا دونوں میں سمتا آتی ہے۔ اس سمتا میں ہی ویدک منش آنند کا انوبھو کرتا ہے۔ ویدک منش سرد بھاوناؤں میں سمتا رکھنا چاہتا ہے۔ سمتا میں وچار نے کا یتن کرتا ہے سرد بھاوناؤں کی سمتا ہی آتما کی اوستھا ہے۔ سمتا ہی سکھ ہے۔ سمتا ہی دکھ ہے۔ ویدک کو سکھ آتم انوبھو میں آتم سنتشٹی میں آسکتہ ہونے میں ہے۔ اور دکھ سنسار میں ہے۔

رشی دیانند ویدک منش تھے۔ آنند بھی وہ آسکتہ ہوتے تھے۔ اُن کے لئے سنسار دکھ ہی دکھ تھا۔ وہ خود آسکتہ ہوتے اور تمام منشوں کے کلیان کے لئے آسکتہ ہونے کا اور دکھ سے چھوٹنے کا اُپدیش کر گئے۔ پر اس بات کو وہ سمجھتے تھے۔ کہ مختلف پرکرتی اور مختلف درتی کے منش ایکدم اس اُپدیش کو گرہن نہیں کر سکتے گرہن کرنے کا پاتر بننے کے لئے منشوں کو اپنے اپنے جیون مارگ میں مختلف پرستھتیوں کے اندر ایسے انوبھو ہونے چاہئیں کہ انہیں نشچے ہو جائے کہ سنسار واصل دکھ ہی ہے۔

رشی دیانند کے بتلائے ہوئے لکش اور اُپدیش کے انوسار کریاتمک جیون کو سنسار کے منشوں کے سامنے رکھنے کی جن سجنوں نے دھارنا کی ہے۔ اُن کا منڈل آریہ سماج ہے۔ آریہ سماج کے اندر جن منشوں نے دیکشا لی۔ اُن منشوں نے اپنا سنکلپ یہ بھی رشی دیانند کے انوکول بنایا۔ پرنتو اس سنکلپ کے انوسار اُن کے جیون کریاتمک نہیں تھے۔ اُن کو آوشیکتا تھی ایسے منشوں کی۔ جن کے جیون رشی دیانند کے وچاروں کے انوکول ڈھلے ہوئے ہوں۔ اور جنہوں نے ستیہ سدھانتوں کو اپنے جیون میں چرتارتھ کر کے پرمانت کر رکھا ہو۔ اُن کو وشواس تھا۔ کہ ایسے ہی منش سنسار میں بہتر پردرشک کا کام کر سکتے ہیں۔ دھرم کا پرچار بانی سے پیچھے ہوتا ہے۔ پہلے کرم سے ہوتا ہے دھرم کے پالن میں جو کٹھنائیاں ہوتی ہیں۔ اُن کا حل لوگ کرم سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ مہاتما لوگ جب کہتے ہیں۔ کہ ستیہ بولو۔ تو لوگ اُن کے جیون سے سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ کہ ستیہ کیسے بولا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ سادہ جیون بناؤ۔ تو سادگی اُن کے جیون میں دیکھتی ہے۔ وہ کہتے ہیں غریبوں پر رحم کرو۔ تو تیاگ مورتی بن کر دکھاتے ہیں۔ برہمچریہ کا اُپدیش اُن کے منہ سے سجتا ہے۔ کیونکہ ان میں کوئی وشمین نہیں ہوتا۔

گورو کل کی ستھاپنا

ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ایسے ویدک منشوں کے اور ایسے بولتے جیونوں کے ابھاو کو انوبھو کر کے آریہ سماج نے گورو کل کی ستھاپنا کی۔ ستھاپنا کے اس وچار کے انوسار ہی گوروکلوں میں شکشا ہونی چاہئے۔ گوروکلوں کے برہمچاری ایسے بھاری کام کو سنبھالنے میں اسی اوستھا میں سمرتھ ہو سکتے ہیں۔ جب اُن کے سامنے ویسے ہی سچیل برتی کے منش اُپستھت رہتے ہوں۔ اور اُنکو شکشا دیتے ہوں۔ اگر ایسے منش آریہ سماج میں نہیں ہیں۔ تو سچیل برتی برہمچاری تیار نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی ایک برہمچاری ویدک اور سچیل برتی تیار ہو جائیں۔ تو اس اوستھا میں اس کا گورو آریہ سماجوں کو نہیں ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے اپنے آپ کو ایشور کے بھروسے رکھ کر ودھی اوستھاؤں کا مقابلہ کر کے تیار کیا ہے۔

بانہ جودا اس کے گورو کل کے برہمچاریوں کو اپنا سوبھاگیہ سمجھنا چاہئے۔ کہ انہیں ایسا شکتی ایسی پرستھتی پراپت کرائی گئی ہے۔ جس میں وہ اپنے آپ کو اُچیہ کوٹی کے منشوں کے روپ میں ڈھال سکتے ہیں اگر وہ اُونچے مذہب کے رگوں میں جانے کا درڑھ سنکلپ کر لیں۔ اگر آدرش منش برہمچاریوں کے سامنے نہیں۔ تو اُنہیں ویدوں سے اور رشی منیوں کے گرنتھوں سے آدرش جیون کے وچار اور پرکار تو ملتے ہیں۔ بس اسی کا آسرا لے کر انہیں اپنے جیون کو ڈھالنا چاہئے۔

ایک بات اور بھی ہے۔ جس سے آریہ سماجی گھبرا گئے ہیں۔ اس گھبراہٹ کا کارن شکشا کے پرینام کا ٹھیک نہ سمجھنا ہے۔ شکشا یہ کی سفلتا کا ادرش شیشیوں کی سرد ورتیوں اور پرورتیوں کو وکست کرنے کے لئے سب قسم کی سہائک سامگری اُپستھت کر کے اُن کی اُنتی کا سادھن بنانا ہے۔ پرنتو آج کل ایسا نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ اُن کے وچار کی سوتنترتا کو روک کر اُنہیں وشیش پرکار کی بھاوناؤں میں باندھنا سمجھا جاتا ہے۔ آریوں نے بھی اپنے شکشنالیوں میں یہی اُدیش سویکار کر رکھا ہے۔ آریہ سماجی چاہتے ہیں کہ اُن کی سنستھاؤں میں پڑھنے والے منش دیانند کو سب باتوں میں نربھرانت اور آپت سمجھیں۔ دیانند نے تو کسی منش کو بھی نربھرانت اور آپت نہیں مانا۔ کیول پرمیشور کو نربھرانت اور آپت مانا ہے۔ آریہ سماجی دیانند کے بھگت ہو کر خود ہی دیانند کے منتوں کے پرتیکول آچرن کرتے معلوم ہوتے ہیں۔ رشی دیانند کے انوسار آریہ سماج کے شکشنالیوں کی شکشا کا پرینام "سوتنترتا میں جیون" ہونا چاہئے۔ اس قسم کا انوبھو وہی کر سکتے ہیں۔ جو سب پرکار کے بندھنوں سے مکت ہو کر ویدک ہو گئے ہوں۔ ایسے پرش خود سوتنتر جیون کا انوبھو کر کے سنسار کو بھی سوتنتر جیون کا انوبھو کرا سکتے ہیں۔ وہ سب بندھنوں کو چھڑا سکتے ہیں۔ اور شانتی کی ستھاپنا کرا سکتے ہیں۔ اس کے الٹ نتیجہ پیدا کرنے والی شکشا رشی دیانند

(بقیہ دیکھو صہ ۲۸ کالم اول کے نیچے)

گورُوکل پوٹھوہار کا وارشک اُتسو

گُرُوکل پوٹھوہار چوہا بھگتان کا تیئسواں وارشک اُتسو ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو بروز ایت سوم اور منگل وار کو ہولی کی چھٹیوں میں بڑے سماروہ سے گوروکل کی تپوبھومی میں منایا جاوے گا۔ اس پوتر تیرتھ پر پرانت بھر کے دھرم ابھلاشیوں اور خصوصاً علاقہ پوٹھوہار۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ میرپور۔ پونچھ اور تمام فرنٹیر کے سجنوں کو ایک کثیر تعداد میں شامل ہو کر اپنے فرض کو پورا کرتے ہوئے لابھ اُٹھانا چاہیئے ؛

اتوار دن کے ایک بجے "فرنٹیر ویدک دھرم پرچار" کے وشے پر ایک بڑا میٹنگ ہوگا۔ جس میں فرنٹیر کی تمام آریہ سماجیں اپنے ایک ایک یا دو دو پرتی ندھی بھیج کر اس پوتر کام میں ہاتھ بٹائیں۔ آریہ جگت سے یہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے کہ فرنٹیر پرانت کی ایک واحد آریہ سنستھا ہے۔ اور خاص طور پر اس پرانت نواسیوں کے دوارا اس کا سنچالن آج تک ہوتا رہا ہے۔ آرتھک سنکٹ کے اس کٹھن سمے میں اس پرانت کا دھرم کرتویہ ہے کہ وہ اپنے پرشارتھ سے آئے دن کی دھن کی کمی کو پورا کر کے اسے اُنتی کے شکھر پر پہنچا دیں۔ اس ورش اودھشٹھاتا کی کوشش رُوپ سے اُنت کیا گیا ہے اور کاریہ کرتری کلاس کھول کر ایک شلپ ودیالیہ کی بھی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ اس لئے دانی مہانوبھاؤں کو شکشا۔ شلپ ودیالیہ اودھشٹھاتا اور گوشالیہ وغیرہ میں دان دے کر اپنا کرتویہ پورا کرنا چاہیئے

(پنڈت ٹمکی رام آچاریہ گورُوکل پوٹھوہار)

---

۴۴ ہوئے ہے۔ اس میں ایک بڑا کنواں لگا ہوا ہے۔ اس کے ذریعہ گوروکل کے کھیتوں میں آب پاشی کی جاتی ہے۔ اس عمارت کی لاگت اندازاً ایک لاکھ سے اوپر بتاتی جاتی ہے گوروکل کی کچھ گائیں بھی ہیں۔ گوروکل کمیٹی کو ایک بودھ آریہ ڈاکٹر یا وید کی خدمات فوراً حاصل کرنی چاہیئیں رات کے لئے پہرہ کا معقول انتظام ہونا ضروری ہے گت دسمبر میں اس کے وارشک اُتسو پر ساڑھے ۴۴

بقیہ مضمون صد ۴۷

کی ورتی کے خلاف کلیش پیدا کرنے والی ہے اس لئے اگر آریہ سماج سنسار کا اُپکار کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے سنکچت ورتی کو تیاگ کر اُدار ورتی کو دھارن کرے اور دوسروں کا سدھار کرنے سے پہلے اپنا سدھار کرے ؛

آیورویدک پرچار کی مبارک کوشش

ڈی اے وی کالج کمیٹی لاہور کے ماتحت دیانند آیورویدک کالج اور فارمیسی آیورویدک کے پرچار کے لئے بہت اُپیوگی سدھ ہو رہے ہیں۔ جہاں اس کالج سے کئی نوجوان اچھے وید بن کر دیش میں دیسی طریقہ علاج کو پرچلت کرنے کے پریتن کے ساتھ خود بھی لابھ اُٹھا رہے ہیں۔

وہاں فارمیسی کی ادویات سے جہاں سودیشی کا پرچار ہوتا ہے۔ وہاں عوام اُن سے لابھ بھی اُٹھا رہے ہیں ؛

عوام کو چاہیئے کہ سودیشی ادویات کے پرچار کی اس مبارک کوشش کو اور زیادہ کامیاب بنانے میں سہائک ہوں ؛

---

۴۴ چار ہزار روپیہ دان اکٹھا ہوا (بشمبر داس از لکھنؤ)

کنیا گورُوکل ہاتھرس

یہ گوروکل شہر ہاتھرس اور قصبہ [illegible] (علی گڈھ) کے درمیان برلب سڑک ایک استھان میں ایک کمیٹی کے آدھین [illegible] سے کھلا ہے۔ استھان بہت اچھا ہے سرسوتی دیوی اور مکھیا ادھشٹھاتری دیوی شانتی سوشیل اور دودشی [illegible] اس تھوڑے سے عرصہ میں پچاس [illegible] داخل ہو چکی ہیں۔ فیس کیول گیارہ [illegible] لی جاتی ہے۔ آریہ پُرشوں کو چاہیئے گوروکل میں اپنی لڑکیوں کو شکشا دلائیں سنسکرت ہندی شکشا سے ہی شروع کی جاتی ہے۔ اس گوروکل کو ایک بنی بنائی عمارت مل گئی ہے۔ جس کے گرد ایک پختہ دیوار اور پندرہ سو بیگہ زمین گھیرے [illegible]

جنک

جسم میں دل ہے۔ دل میں درد ہے۔ وہ جاتی کے اناتھوں کا دُکھڑا سُن کر تڑپ اُٹھتے ہیں۔ اُن کی تڑپ کا پاپی لوگ ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ دانی بِلا سوچے سمجھے ہر کہ ومہ کو دان دیتے رہتے ہیں۔ جن سے اُن کا دان بجائے مفید جگہ پہنچنے کے ...... جگہوں میں جا پہنچتا ہے۔

پرماتما

نے آپ کو دیا ہے۔ آپ دل کھول کر دیا کریں۔ مگر دینے سے پہلے تصدیق کر لیا کریں۔ کہ جن کو آپ دان دے رہے ہیں۔ وہ کیا کام کرتے ہیں؟ کس کے ماتحت کرتے ہیں؟ کیا کوئی باقاعدہ سوسائٹی بھی ہے جس کے آگے حساب کتاب کے لئے ادھکاری ذمہ وار ہیں؟ اگر وشواس نہ آئے۔ تو:-

دان نہ دینا ہی اچھا ہے!

اور جب یقین ہو جائے۔ تو پھر اس کا حصہ بنا مانگے بھی اس کو دیا کرو۔ یہی سوپاتر دان ہے۔

اپنے متعلق ہم اتنا کہہ سکتے ہیں۔ کہ پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان مہاشہ کرشن بی اے مالک اخبار "پرتاپ" و "پرکاش" ہیں۔ جس کے ممبر شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ شری پنڈت بشمبر ناتھ جی بی اے ایل۔ ایل بی سابق گورنر گوروکل کانگڑی۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدمو جا امرت دھارا وغیرہ اصحاب ہیں۔

یتیم خانہ میں اس وقت

ایک سو لڑکے لڑکیاں تعلیم پا رہے ہیں۔ درزی کلاس۔ بینڈ کلاس۔ ہارمونیم کلاس اور بڑھائی یہ کام ہو رہے ہیں۔ جس میں شردھا ہو انہیں دان دیجئے۔ نقدی۔ آٹا۔ دال۔ چاول۔ گھی۔ کپڑا جو بھی دے سکیں دیویں۔ اور پُنیہ کے بھاگی بنیں۔

رپورٹ مفت طلب کریں!

المشتہر
ہیرا نند شرما سکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ
ودیا مندر۔ راوی روڈ لاہور

آریوں کی آشاؤں کا کیندر ——— گوروکل

(از پنڈت لوک ناتھ جی آریہ اپدیشک)

کسی بھی جاتی کی سبھیتا دانی۔ دیش اور پرچار کے نام پر رہ سکتی ہے۔ بھارت کی سبھیتا نشٹ ہو رہی ہے۔ تو ان تینوں سادھنوں کے ابھاو سے۔ رشی دیانند نے اسی سادھنوں کے نرمان کے لئے اپنی مشہور عالم پُستک ستیارتھ پرکاش میں گوروکل شکشا پرنالی کی سکیم درج کی۔ اور اس سکیم کو عملی صورت دینے کے لئے امر شہید سوامی شردھانند جی نے جب آپ مہاتما منشی رام تھے۔ گنگا تٹ پر گوروکل سماپت کیا۔ اس گوروکل شکشا کی برکت سے کہہ جاتی ہیں۔ ابھی یہ آریہ سبھیتا کے بھیمان کے بھاو پیدا ہو رہے ہیں اور آریوں کی آشائیں پوری ہو رہی ہیں۔

جو لوگ مغربی سبھیتا کے آدھار پر سنسار کا ادھار چاہتے ہیں۔ وہ ریت سے تیل نکالنے کی آشا کرتے ہیں۔ پاشچاتیہ شکشا نے ادھیاتم واد کو سر دھا نشٹ کر دیا ہے۔ پتا پتروں میں مقدمہ بازی ہوتی ہے۔ وبھچار۔ مدیپان۔ ماس آہار پاشچاتیہ شکشا کے پرسار سے دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ یگوپویت اور شکھا آریوں کے ادھیاتم واد کے چنہہ مغربی شکشا کے کیندر سکول اور کالجوں میں ٹنگے جا رہے ہیں۔ اس سمے کوئی چیز ہماری تبدیلی کے بنا رہ گئی ہے۔ تو محض ہمارے دریا۔ اپنے وانی دیش اور پرچار تیاگ کر ہم دوسروں کے اختیار کر چکے ہیں۔

اس شوچنیہ اوستھا میں ہمیں ادھوگتی سے بچانے والی کوئی چیز ہے۔ تو وہ گوروکل ہی ہے سامنے رکھا ہے۔ پراچین آریوں کے پرچار۔ دانی اور دیش کی رکشا ہو گی۔ گوروکل شکشا پدھتی سے ہی سنسار میں شانتی سماپن ہو کر ادھیاتم واد کی طرف لوگوں کی پرورتی ہو گی۔ اور بھارت پھر سے سنسار کا گورو بن سکیگا۔ ایا وادی لوگ کیڑوں مکوڑوں کی طرح موت کے مارے جا رہے ہیں۔ یہ تپ برہمچریہ اور تیاگ کو بھی مار دیتے ہیں۔ اور برہمچریہ تپ اور تیاگ دونوں گوروکل شکشا پدھتی کے مول روپ ہیں۔ انہی سے منش دیوتا بنتے ہیں۔ انہی سے منش پرم پد پاتے ہیں۔ جب تک بھارت میں یہ پدھتی پرچلت رہی یہاں کے لوگ دیوتا کہلاتے تھے۔

آریہ ویرو! اگر تم آریہ سماج کے نیموں پر وشواس کر کے سنسار کا اُپکار کرنے والی آپ کی پرتگیا ستیہ ہے۔ اور آپ مر تیو کو بھی مار کر امر بننا چاہتے ہیں

(بقیہ مضمون صفحہ ۳ کالم اول کے نیچے)

شاکھا گورو کل مٹنڈو

ہریانہ پرانت کے ضلع روہتک کے اندر جاٹ بھائیوں میں سماجک شکشا اور اُستاہی آریہ سیوک پیدا کرنے کے اُدیش سے سورگباشی چودھری پیرو سنگھ جی کے چت میں اس علاقہ میں ایک شکشا سنستھا قائم کرنے کا وچار پیدا ہوا جس کے پرنام سوروپ شری سوامی...... جی کے کرکملوں سے سمت ۱۹۸۲ میں گوروکل مٹنڈو کی آدھار شلا رکھی گئی۔

اس گوروکل کے پاس ۵۶ بیگھ بھومی ہے جو کوئی ۹ ہزار کی ہے۔ گوروکل کی اوستھا اُنتی پر ہے۔ مکان پختہ بن گئے ہیں۔ جن پر کوئی تیس ہزار لاگت آئی ہے جل وایو سواستھ پرد ہے۔

اس سمے ودیارتھیوں کی تعداد ۵۶ ہے۔ پچھلے سال چھٹی شرینی سے ۷ ودیارتھی اُتیرن ہو کر دوسری جگہ شکشا کے لئے چلے گئے ہیں۔ اور ۸ ودیارتھی نئے داخل ہوئے ہیں۔ اس سمے ۸ ادھیاپک بڑی لگن سے کام کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ چودھری شوکرن اور چودھری امر سنگھ ذیل دار مکھیہ کاریہ کرتا ہیں اس سال گوروکل کا نیا بھون تیار ہو گیا ہے۔ یگیہ شالہ بھی فنی شروع ہو گئی ہے پر دھن ابھاؤ کے کارن ابھی کام ادھورا پڑا ہے۔ گوروکل کا اس ورش نِری کشن آچاریہ رام دیو جی نے نریکشن کیا۔ وہ اسے دیکھ کر بہت پرسن ہوئے۔ پروفیسر گوپال جی بی اے مکھیہ ادھیاپک گوروکل اندر پرستھ۔ پنڈت ہانس جی۔ لالہ بیج ناتھ جی آدی مہانو بھاؤوں نے اس کل کے پربندھ کی بہت پرشنسا کی ہے۔ سنستھا یدی مسرد نقائص شکلیں ہے۔ تاہم پرماتما کی دیا اور جاٹ ویروں کے اُتساہ سے کام بھلی بھانتی چل رہا ہے۔ ودیا پریمی سجنوں کو اس نئی شاکھا گوروکل کی سہائتا کرنی چاہیے۔ (دکھیہ ادھشٹاتا گوروکل)

بقیہ مضمون صفحہ ۳۹

گوروکل شکشا پرنالی کو پرچلت کرو۔ گوروکلوں کی رکشا کرو۔ کسی بھی آریہ کی سنتان کو گوروکل کے سوائے کسی دوسری جگہ نہ بھیجا جائے۔ اور اس امر کا دھیان رکھا جائے۔ کہ گوروکلوں میں مغربیت کے جراثیم نہ گھسنے پاویں۔ مغربیت کے جراثیم بھارتیہ جیون کے لئے تپ دق کے پیدا کرنے والے ثابت ہو چکے ہیں۔

برا عظم ایشیا کے دو دیش ہیں کی جو پرشدھ کا شی... تھی۔ اس نے پراچین رشی پدھتی پر چل کے گوروکلوں کے رہن سہن کی ہوکت گنٹھن سے پرشنسا کی ہے۔ گوروکل سنسکرتی آریوں کی آشاؤں کا کیندر ہے۔ اسے اس کی واستوک اوستھا میں رکھ دیا جائے۔ سایا واد گھسنے نہ پائے۔

کامیاب کارگزاری

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹیڈ نے ۳۵ سال کے عرصہ کارکردگی میں ایسا ریکارڈ قائم کیا ہے جس کا توڑنا مشکل ہے ۔

۱- کمپنی کا کل سرمایہ —— ۱,۴۶,۰۰,۰۰۰ روپیہ

۲- پالیسی ہولڈرز کی ضمانت کے لئے ریزرو فنڈ —— ۱,۲۷,۰۰,۰۰۰ روپیہ

۳- کل روپیہ جو تقسیم کیا گیا —— ۸۴,۰۰,۰۰۰ روپیہ

۴- کل سالانہ آمدن —— ۳۴,۰۰,۰۰۰ روپیہ

۵- موجودہ پالیسیاں —— ۶,۰۰,۰۰,۰۰۰ روپیہ

باقی حالات کے لئے مہربانی کر کے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں ۔

ملک گردہاری لعل جنرل منیجر

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹیڈ - لاہور

ओ३म्

PRAKASH LAHORE

پرکاش لاہور

گوروکل نمبر مفصل

نمبر ۱۳

SUNDAY 3 APRIL 1932 — سمت ۱۹۸۹ مطابق ۳ اپریل ۱۹۳۲ء - دیانند آبد ۱۰۸

گوروکل بھومی میں آریہ سمیلن

۲۶ مارچ کو بعد دوپہر گوروکل اُتسو پنڈال میں مہاشہ کرشن جی کی صدارت میں آریہ سمیلن کا اجلاس ہوا۔ سب سے پہلے آچاریہ دیو شرما جی نے سواگت کی بھاشن پڑھا۔ جس میں آپ نے کہا۔ جب دیانند شتابدی کا اُتسو آریوں نے متھرا میں منایا۔ میرے من میں اس سمے بھاؤ پیدا ہوا تھا۔ کہ آریہ سماج کو آئندہ سو ورش کا کاریہ کرم بھی بنانا چاہیئے۔ جن سماجوں کا دھرم سے سمبندھ نہیں۔ وہ اپنا کاریہ کرم سو سو ورش پہلے کا بناتی ہیں۔ تو آریہ سماج کو اپنا پروگرام ضرور بنانا چاہیئے۔ سب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے کاریہ کرم میں کچھ شتھلتا آ گئی ہے۔ اس کا کارن یہ ہے کہ ہم وشال درشٹی سے ویدک دھرم کو نہیں دیکھتے۔ پس آریہ سماج کو وشال درشٹی سے سو ورش کا پروگرام تیار کرنا چاہیئے +

اس میں پہلے پندرہ بیس ورش دیش کو سوادھین کرانے میں لگانے چاہئیں۔ جب تک دیش سوادھین نہیں ہوتا۔ ہم ویدک دھرم کا پرچار نہیں کر سکتے۔ اگر ہم سچ مچ ویدک دھرم کے ماننے والے ہیں۔ تو ہمارے اس دیش میں رہتے ہوئے دیش پرادھین نہیں رہنا چاہیئے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ آریہ سماج کانگرس بن جائے۔ آریہ سماج راج نیتک سنستھا نہیں ہے۔ یہ خالص دھارمک سنستھا ہے۔ لیکن اپنے گھروں کے اندر راج نیتی لی جاتی ہے تو ہمیں اور دھرموں کے ساتھ راج نیتک دھرم کا پالن کرنا چاہیئے۔ دیش کو سوادھین بنانے کے لئے چار کام ہمیں کرتے ہیں (۱) کھادی پرچار (۲) شراب ہٹانا (۳) اچھوت اُدھار اور (۴) عام لوگوں میں دیش بھگتی کا پرچار کرنا۔

مہاشہ کرشن جی کا صدارتی بھاشن

آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ کہ سوچے کہ اس کا کام گھٹ رہا ہے یا بڑھ رہا ہے؟ میرے وچار میں جو شکتی پورا آریہ سماج میں آ رہی ہے۔ وہ زیادہ تر سدھانتوں سے پربھاوت ہو کر نہیں آ رہی۔ بلکہ آریہ سماج کے تعلیمی سوشل آدی کاموں سے پربھاوت ہو کر آ رہی ہے۔ اس کا پرنام یہ ہے۔ کہ ہم سدھانتوں کی درشٹی سے شتھل ہو رہے ہیں۔ آج کے آریہ سماجی پہلے کے سے آریہ سماجی نہیں ہیں۔ سدھانتوں کے متعلق کٹر پن مفقود ہو رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ ترقی کی رفتار جیسی چاہیئے۔ ویسی نہیں۔ دوسرا کارن شتھلتا کا یہ ہے۔ کہ آریہ سماجوں میں جھگڑے بہت بڑھ رہے ہیں جھگڑے کسی سدھانت کو لے کر ہوں تو بُری بات نہیں لیکن جھگڑے معمولی باتوں پر ہوتے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس وقت آریہ سماجی اپدیشک ..... جاتے ہیں۔ شام کو ایک گھنٹہ ویاکھیان دیتے ہیں۔ اور واپس آ جاتے ہیں۔ اس سے کام نہ چلیگا۔ بہت زیادہ پرچار کرنا ہوگا۔ آریہ سماج کے اپدیشک پھرنے والے بھی ہوں۔ ایسے بھی ہوں جو ایک ایک استھانوں پر لگائے جائیں۔ وہ پروہت بن جائیں۔ وہ پرچار کریں۔ شہر کی صفائی کی اُنتی میں حصہ لیں۔ کوئی آریہ ہو سبھاؤں میں رہنمائی کریں۔ پھر اپدیشکوں کے علاوہ ایسے آدمی نکلیں۔ جو پرچار کو اپنا آدرش بنا لیں۔ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آریہ سماج کے کام میں لگیں۔ اِن چند باتوں کے ساتھ میں شری دیو شرما جی سے پرستاو پیش کرنے کی پرارتھنا کرتا ہوں +

اس کے پشچات نمن پرستاو پاس ہوئے:- (۱) اس سمیلن کی درشٹی میں وہ سمے آ گیا ہے۔ جبکہ آریہ سماج کو اپنا پرچار کاریہ نمن روپ میں پرچارت کرنا چاہیئے۔ اپدیشکوں کو آج یہاں کل وہاں بھیجنے کی بجائے ایک سمہت کیندر میں نیت کر لوگوں کو اچھا بنانے میں لگایا جائے۔ کیول شہروں کو چھوڑ کر گراموں میں پرچار کیا جائے۔ شاستراتھ یوں ہی نہ کئے جائیں۔ آوشیکتا ہو تو کئے جائیں +

(۲) اس سمیلن کی سمتی میں پرتیک آریہ بھائی بہن کو کھدر پہننا چاہیئے۔ اس سے غریب لوگوں کی بڑی سہائتا ہوتی ہے۔ وید میں بھی ہاتھ سے کتے بُنے کپڑے کا ودھان ہے

(۳) سب سنسار کی آرتھک دشا کو دیکھتے ہوئے اس دیش میں دیش اُنتی کی ادھوگتی کو دیکھتے ہوئے اس سمے دیش کی بنی ہوئی چیزوں کا ویوہار کرنا ہی پرتیک آریہ کا کرتویہ ہے۔ اس لئے یہ سمیلن پرتیک آریہ نر ناری سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ دھرم سمجھ کر کیول سودیشی وستوؤں کا ہی اُپیوگ کریں۔ اور اس کے لئے جو کچھ تیاگ کرنا پڑے۔ اُسے کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں

(۴) اس سمیلن کی سمتی میں آریہ سماج کا وشیش کاریہ ورتمان سمے میں اچھوت اُدھار ودیا پرچار۔ جنم مولک جات پات کا تیاگ آدی بھارت کی دشا سُدھارک باتوں کی طرف وشیش دھیان دیتے ہوئے منشوں کی اوستھا کو اُنت کرنا ہونا چاہیئے +

آریہ بنتاؤں کا اعلان

اس کے بعد سواگت ادھیکش شری دیو شرما نے اعلان کیا۔ کہ ایک رزولیوشن اور تھا۔ لیکن اُسے یہاں پیش کرنے کی بجائے مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ آریہ جنتا کی طرف سے اعلان نکالا جائے۔ جس میں وائسرائے کو مشورہ دیا جائے۔ کہ دیش کی سکھتی کے سدھار کے لئے آرڈی نینس واپس لے لئے جائیں۔ اور مہاتما گاندھی کو رہا کر دیا جائے +

اس کے پشچات کاروائی سماپت ہوئی +

نوجوانوں کی سخت ضرورت ہے

۱۲۵

ہماری معرفت نوجوان۔ خوب صورت۔ ودھوائیں اور بال ودھوائیں اور کنواری لڑکیاں شادی کے لئے وقت تیار ملتی ہیں۔ شادی کے خواہش مند جلد سے جلد درخواست بھیجیں *

پتہ:- مینیجر رام چرن لال شرما

ہندو دھوا آشرم اورئی۔ ضلع جالون

اُپدیشکوں کی آوشیکتا

۱۳۰

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان ومالوہ کے لئے اُپدیشکوں کی آوشیکتا ہے۔ جو سدا چاری نورڈھ آریہ سماجی۔ ویدک سدھانتوں اور سوامی جی کرت گرنتھوں کے گیاتا ہوں۔ گورو کل یا سند آپدیشک۔ مہاودیالیہ وکسی انیہ وشو ودیالیہ کی سنسکرتی آدی کوئی اچھی پریکشا پاس ہوں۔ اور اُپدیش دینے تتھا کتھا روپ میں پرچار کرنے میں چتن ہوں۔ یوگیتا انوسار ۳۰ روپے سے ۵۰ روپے ماسک تک۔ پرارتھنا پتر پرمان پتروں کی نقل سہت بھیجیں۔ سدا چار کا پرمان پتر اپنے سماج کے ادھیکاریوں یا انیہ کسی پرتشٹھت آریہ سجن کا بھیجیں گے۔ تو اور بھی اچھا ہے *

گنگا رام ادھشٹاتا منتری آریہ پرتی ندھی سبھا

راجستھان۔ مالوہ۔ اجمیر

وروں کی ضرورت

۱۴۰

(۱) ایک آریہ ودھوا خوبصورت عمر ۱۸ سال (۲) ایک دیش اگروال کنواری کنیا (۳) ایک دیش ودھوا عمر ۱۹ سال (۴) ایک کاشتھ سکسینہ کنواری لڑکی عمر ۱۵ سال (۵) دو برہمن ودھوائیں عمر ۱۹ اور ۲۳ سال سوائے کاشتھ سکسینہ کنواری لڑکی کے سب کی شادی ذات پات توڑ کر ہو سکتی ہے۔ تمام درخواستیں ذیل کے پتہ پر۔ جوابی کارڈ پر آنی چاہئیں *

مینیجر سوشل سروس بیورو

پہاڑ گنج۔ دہلی

ضروریات کے اشتہارات

کے لئے "پرکاش" سے بڑھکر کوئی ذریعہ نہیں۔ اگر آپ کسی ضرورت کا اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو فوراً اشتہارات بمعہ اجرت بھیجدیجئے

(مینیجر)

ور کی ضرورت!

۱۲۶

مجھے اپنی پتری کے لئے جس کی آیو ۱۵ برس کی ہے۔ پرائمری تک تعلیم یافتہ گھر کے کاروبار سے بخوبی واقف ہے۔ ایک ایسے ورڈھ آریہ ور کی ضرورت ہے جس کی آیو پچیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ برسرِ روزگار ہو۔ جسمانی صحت اچھی ہو۔ شادی گن کرم سبھاؤ کے مطابق ذات پات توڑ کر کی جاویگی

داس رام باوہ معرفت باوو بیلا سنگھ

پینشنر گھمان۔ ڈاک خانہ خاص۔

ضلع گورداسپور

ور کی ضرورت!

۱۳۳

کھتری گھرانہ کی ایک نوجوان پڑھی لکھی گھر کے کام کاج میں نپن لڑکی کیلئے ایک شدھ آچاری تندرست برسرِ روزگار آریہ سماجی ور کی ضرورت ہے۔ نمن لکھت پتہ پر پتر ووہار کریں۔ دیوان چند تلواڑ اوورسیر نہر بنگلہ سکھا نوالہ۔ ڈاکخانہ شرق پور

ضلع شیخوپورہ

ضرورت

۱۲۸

ایک سوا سار خوبصورت۔ گھر کے ہر کام کاج سے واقف کھتری کل آنین آریہ گھر کی کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ برسرِ روزگار ہونا ضروری ہے۔ تعلیم اچھی ہو۔ چاہے دوکاندار ہی ہو۔ آریہ سماجی ہو۔ عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ جہیز کا متلاشی نہ ہو *

خط و کتابت کا پتہ:-

نانک چند باسل معرفت ماسٹر شام لعل جی

محلہ وکیلاں۔ لودھیانہ

برہمن ور کی ضرورت!

۱۳۶

برہمن لڑکی پنچ جاتی عمر ۱۴ سال کے واسطے ور کی ضرورت ہے۔ لڑکی آریہ بھاشا جانتی ہے گورہ رنگ روپ رہتی ہے۔ نوجوان عمر۔ باروزگار یا تعلیم یافتہ یا تعلیم پاتا ہو۔ جہیز کا لالچی یا ابھیمانی درخواست نہ کرے۔ لڑکے کی والدہ اگر ہو۔ تو کرکشا سبھاؤ والی نہ ہو۔ لڑکی کی ماتا جیوت نہیں ہے۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جاوے *

پنڈت لعل چند خاص ڈاکخانہ پنج وڑ

براستہ ترن تارن ضلع امرت سر

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

۱۱۹

کئی جگہ لوگ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کرکے اُن سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں۔ اور اُن کو سوکھا ٹکڑا دیکر آپ گلچھرے اُڑاتے ہیں۔ پراتہ ہوتے ہی اُن کو کوچوں میں لے جاتے ہیں۔ اور بھیک منگواتے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے۔ کہ ان اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچائیں۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب ہم اُن کو اپنے کوچوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں۔ تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جاویں اور جو اناتھ انکو کہیں ملیں۔ اُن کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدمندر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پالن اور پوشن کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ"، "پرکاش" ہیں ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ اس کے ممبر بنیں اور اس کے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ممبر بنانے کا ہندو اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں *

ہم

اُن لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو ہمارا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ ایک سو کے قریب اناتھوں کے لئے اناتھ آلیہ میں دان پہنچا رہے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ پہنچاتے رہیں گے۔ تاکہ اُن اناتھوں کو بھی جو اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ کے تھوڑا ہونے سے نہیں لئے جا سکتے۔ لے لیا جائے۔ اور اُن کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا اچھا انگ بنایا جائے *

رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں

ہیرا نند شرما سکرٹری

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدمندر راوی روڈ۔ لاہور

بہت جلد ضرورت ہے

۱۳۷

گوروکل کمالیہ کے لئے تین ادھیاپک

درخواست کنندہ سادگی پسند سدا چاری ورڈھ آریہ سماجی ہوں۔ عمر رسیدہ کو ترجیح دی جائیگی۔ گوروکل میں چوبیس گھنٹے ... درخواست منظور ہونے پر فوراً گمالیہ پہنچ ... پرارتھنا پتر ... کے ساتھ سرٹیفکیٹوں کی ... چاہیئے۔ اور یہ بتا دیا جائے کہ علاوہ بھوجن ... کم از کم کتنا ماہوار چاہتے ہیں *

(۱) ساتویں آٹھویں شرینی کو انگریزی ... سائنس پڑھا سکے۔ سنسکرت ... جاوے گی۔ ہندی جاننا لازمی ہے *

(۲) پہلی سے چوتھی شرینی تک کو ہندی ... ادھیاپک حساب پڑھا سکے *

لکھیں ادھشٹاتا گوروکل کمالیہ ضلع لائل پور

بندوقیں فلیں ریوالور اور ...

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجدیں کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد۔ گزبیڈ ... میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر ... کیجاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

...LEMAN UMER

...CO KARACHI

انگریزی میں ویدک لٹریچر

۱۳۷

پنڈت گنگا پرساد ایم اے چیف جج ٹیہری گڑھوال کی تصانیف:

(۱) فونٹین ہیڈ آف ریلیجن (سرچشمہ مذاہب)

(۲) پرابلم آف لائف (جیون سمیا)

(۳) پرابلم آف یونیورس (سنسار سمیا)

(۴) ویدک ٹکسٹ حصہ اول اور دوم ...

بابو گھاسی رام ایم اے کی تصانیف

انٹروڈکشن ٹو دی کمنٹری آن دی ویدز ...

وید بھاشیہ بھومکا بقیہ جلد ...

ویدسدھا (سو ویدمنتروں کا مجموعہ مع ہندی ترجمہ)

بھگوت گیتا ہندی ... بھگوت گیتا اردو ...

پوجیہ نارائن سوامی جی کی تصانیف

کومنٹری آن ایش اپنشد ...

ایش اپنشد کی دیاکھیا ...

دوسرے مصنفوں کی پستکیں

اگنی ہوتر ... پیپرز ...

ڈکشنری ... (رام بھوجن ...)

ملنے کا پتہ

آریہ بک ڈپو نزد تحصیل میرٹھ

پرکاش لاہور

۲۴ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء

گورُوکل کا کامیاب جلسہ

گورُوکل کانگڑی کا بتیسواں سالانہ جلسہ ۲۵ سے ۲۸ مارچ تک ہوا۔ پچھلے سالوں کی طرح نہایت کامیاب رہا۔ اس کامیابی پر میں اپنے بھائی پروفیسر رام دیو جی مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل کو ہارڈک ودھائی دیتا ہوں۔ اس اُتسو نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ گورُوکل آریہ جاتی کے ہردے میں ستھائی استھان پراپت کر چکا ہے اور کوئی انہیں پرنا کرے یا نہ۔ ہزاروں آریہ ستری بھائی اور بہنیں ضرور اس کے درشن کو اُتسو پر پہنچ جائیں گی۔ لیکن ابھی یہ ثابت ہونا ہے۔ کہ ماسکے بنا آریہ بھائی اور بہنیں اس کے لئے ساٹھ ستر ہزار روپیہ جمع کر سکتی ہیں یا نہیں۔ یہ درشن یہ دیالو کی درشٹی سے بہت ضروری ہے۔ لوگ گھاٹے پر گھاٹا اُٹھا رہے ہیں۔ سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں بھی دس فیصدی کی کمی ہو گئی ہے۔ لیکن ہر ایک ہو رہا جہاں تک راشٹریہ سنستھاؤں کا سمبندھ ہے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان کی سمسیا تھا سے سنستھا نہیں چلتی۔ سنستھا چلتے ہیں تو بیوپاریوں کے سر پر۔ اُن کا اپنا حال بُرا ہو رہا ہے۔ وہ کیسی اور کو کیا دیں۔ اس لئے اندیشہ تھا۔ کہ اس درش چندہ میں کمی ہو گی۔ لیکن میرے بھائی رام دیو جی کی انتھک کوششوں نے اس میں کوئی کمی آنے نہیں دی۔ اُن کا سواستھ اِن دنوں اچھا نہیں ڈاکٹر انہیں آرام کا مشورہ دیتے ہیں۔ لیکن وہ مانتے نہیں۔ اُن کا خیال ہے۔ اور اس کا وہ اپنی تقریر میں اظہار بھی کر چکے ہیں۔ کہ جب میرا دماغ درست طور پر کام کرتا ہے۔ جب میرا من درست طور پر سوچتا ہے۔ اور میرا آتما سوستھ ہے۔ تو مجھے شریر کی کیوں پرواہ کرنی چاہئے۔ گورُوکل کے جلسے سے چار پانچ ہفتے پہلے انہوں نے دن اور رات ایک کر کے نکار دورہ جاری رکھا۔ اس کا نتیجہ پرینیت ہے۔ کہ جلسہ پر پچاس ہزار کا نقد چندہ جمع ہو گیا۔ پندرہ ہزار کی پرتگیائیں اس کے علاوہ ہیں۔ کوئی کبھی یہ تسلیم کرنے سے انکار نہ کرے گا۔ کہ موجودہ حالات میں اس قدر روپیہ کا جمع ہو جانا ایک معجزہ ہے۔ اور یہ پروفیسر رام دیو کی کوششوں کا پھل ہے جو بیان کیا جا سکتا ہے زیادہ۔

گورُوکل کی ہر دل عزیزی کا ثبوت۔ لوگوں کا اس قدر تنگی کے زمانہ میں ہزاروں کی تعداد میں گورُوکل پہنچ جانا بذات خود اسبات کی دلیل ہے کہ آریہ سماج کا یہ پیارا انسٹی ٹیوشن آریہ ہندو جاتی کے دلوں میں ایک مستقل جگہ حاصل کر چکا ہے۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ وہ محفوظ تب سمجھا جائیگا جب بھکشا کے بنا خود بخود آریہ بھائی اُس کے لئے ساٹھ ستر ہزار روپیہ سالانہ جمع کر کے بھیج دیا کریں گے۔

یاتری ۲۴ مارچ کو ہی کافی تعداد میں پہنچ چکے تھے۔ پرکرتی دیوی نے اُن کے لئے کشٹ کا سامان بھی پیدا کر دیا۔ ۲۴-۲۵ کی درمیانی رات کو بجلی کڑکی بادل گرجے۔ بارش ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بجلی بند ہو گئی۔ چھولداریاں گر پڑیں۔ لیکن خوش قسمتی سے چونکہ اب گورُوکل میں کئی شاندار عمارتیں بن چکی ہیں۔ جن کے برآمدوں میں ہزاروں لوگ آرام سے سما سکتے ہیں۔ اس لئے زیادہ کشٹ نہ ہوا۔ ۲۵ مارچ کو بھی موسم خراب رہا۔ بادل گھرے رہے کسی وقت ورشا ہو جاتی تھی۔ اور کسی وقت تھم جاتی تھی۔ لیکن جلسہ کی کارروائی میں کسی پرکار کا وگھن نہ پڑا۔ رات کو جبکہ شری نارائن سوامی اور سوامی گنگا گری جی کے دیا کھیان ہونے موسم نے بھینکر روپ دھارن کر لیا۔ پراتہ کال جب جاگے۔ تب بھی ورشا ہو رہی تھی۔ لیکن دو گھنٹے کے اندر اندر ایسا آکاش صاف ہوا۔ کہ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ کو ہم نے بادل کا ایک ٹکڑا تک بھی نہ دیکھا۔ اور تین دن تک جلسہ نرودگھن ہوتا رہا۔ ۲۸ مارچ کو جلسہ سماپت ہوا۔ میں اسی شام کو وہاں سے روانہ ہو پڑا۔ جب صبح امرتسر کے قریب جاگا۔ تو ورشا ہو رہی تھی۔ اُس وقت سے برابر موسم خراب ہے۔ اُتسو کی نرودگھن سماپتی کے لئے یہ ماتا کا وشیش دھنیواد ہے۔

اُتسو پر شری نارائن سوامی جی۔ سوامی گنگا گری جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی ستیہ دیو جی۔ پروفیسر رام دیو جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت وکنا تھ جی۔ ماسٹر ہرزیال جی۔ شریمتی چندروتی شاستری۔ پنڈت دیو شرما جی اور میرے دیا کھیان ہوئے۔ مجھے اپنے جیون میں پہلی بار گورُوکل کے اُتسو پر دیا کھیان دینے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے اس کے لئے میں شری مکھیہ ادھشٹاتا جی کا دھنیواد کرتا ہوں۔ لیکن دھنیواد آگانی درش کے دیا کھیان کے لئے رشوت نہیں۔ کیونکہ میں تو گورُوکل جا کر دیا کھیان کی ذمہ داری کے بوجھ سے لدا جانا نہیں چاہتا۔

دیا کھیان اچھے ہوئے لیکن شری سوامی سوتنترانند جی کا دیا کھیان ایک وشیش مہتو رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ جمول پرانت کی یاترا سے سیدھے گورُوکل پہنچے تھے۔ اور پچھلے دنوں وہاں کے آریہ ہندو اور سکھ بھائیوں پر جو گذری تھی۔ اس کی کتھا اپنے کانوں سن آئے تھے۔ سوامی جی جموں کے اُن علاقوں میں ہو آئے ہیں۔ جن میں بغاوت کے بعد سوائے فوج کے کوئی نہیں پہنچا۔ پو کچھ کر چھوڑ کر وہ جموں کا سارا فساد زدہ علاقہ دیکھ آئے ہیں۔ اُنہوں نے جو حالات سُنے۔ اس سے پہلے ہمارے کانوں تک نہیں پہنچے۔ دیا کھیان کی خوبی یہ تھی۔ کہ اُنہوں نے جو بات کہی۔ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے۔ اس لئے لوگوں کو واقفیت تو بہم پہنچائی۔ لیکن کوئی ایسی بات نہیں کہی۔ جو آگ کو بھڑکانے والی ہو۔

دیا کھیانوں کے علاوہ سمیلن بھی کئی ہوئے کئی علمی سمیلن تھے۔ اُن میں اعلیٰ نبندھ پڑھے گئے۔ ایک سمیلن کا سبھاپتی میں بھی تھا۔ اُس کا نام آریہ سمیلن تھا۔ یہ نہایت کامیاب رہا۔ اِس میں جہاں ایک طرف یہ پرستاو سویکار ہوا۔ کہ پرچار کے ڈھنگ کو بدلنے کی ضرورت ہے وہاں دوسری طرف سودیشی اور کھدر کے استعمال پر زور دیا گیا۔

دیکشانت سنسکار کے موقعہ پر کانووکیشن ایڈریس پنڈت ودھو شیکھر بھٹا چاریہ آچاریہ شانتی نکیتن بنگال کا تھا۔ پنڈت جی سنسکرت کے ایک اودتیہ ودوان ہیں۔ گورُوکل کے پہلے درشوں میں ایک بار آئے تھے۔ اب کئی درشوں کے پشچات دوسری بار آئے ہیں۔ اُن کا بھاشن سنسکرت میں تھا۔ اور پہلے اُنہوں نے سنسکرت میں ہی سنایا۔ اس کے بعد آریہ بھاشا میں اُس کا انُواد کیا گیا۔ یہ بھی چھپا ہوا ہے اور میں پرکاش کے پرتیک پریمی سے کہونگا۔ کہ وہ اس بھاشن کو ضرور پڑھیں۔ انہیں بہت لابھ ہوگا۔

نئے سناتکوں کو بہت سی آشیر وادیں ملیں لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان کی اور سے شری پروفیسر شیودیال جی ایم اے نے جس اُتساہ اور پریم سے اُن کا سواگت کیا۔ اس کا سناتکوں کے دلوں پر وشیش پربھاو رہا۔ پروفیسر جی اس سمے سویم بھی دیکشانت سنسکار کے درشیہ کو دیکھ کر بھاوک ہو رہے تھے۔ اس لئے جو بھی شبد اُن کے مُنہ سے نکلا پریم اور بھگتی کے رنگ میں رنگا ہوا۔

اس بار دیکشانت سنسکار میں ایک وشیش بات یہ تھی۔ کہ یہ سنسکار نئے آچاریہ کے ہاتھوں ہوا۔ پنڈت ابھے دیو شرما ودیا النکار اس سمے گورُوکل کے آچاریہ ہیں۔ اور انہوں نے ہی سناتکوں کو اُپدیش دیا۔ ان کا اُپدیش نرید پریم اور پربھو بھگتی کے رنگ میں رنگا ہوا تھا۔ پنڈت دیو شرما کا جیون تیاگ کا جیون ہے۔ اُنہیں تین ہی کام پیارے ہیں۔ وید کا سوادھیائے پربھو کی بھگتی اور غریبوں کی سیوا جس میں چرخہ بھی شامل ہے۔ اُن کا جیون نہایت سادہ ہے اُن کی ضروریات بہت کم ہیں۔ جس کسی کو بھی اُن سے واسطہ پڑا ہو نہیں ہو سکتا کہ اُن کے اُچیہ جیون سے پربھاوت نہ ہو۔ اُن کا سوبھاگیہ ہے کہ اُن کو گورُوکل جیسی سنستھا کی جس کا آدھار ہی تیاگ پر ہے سیوا کا اوسر ملا ہے۔ اور گورُوکل کا سوبھاگیہ ہے۔ کہ اُسے ایسا تیاگی آچاریہ ملا ہے۔ ہرش کا وشے ہے کہ مہاتما منشی رام کے ساتھ گورُوکل کی جو روایات قائم ہوئی تھیں۔ وہ اس وقت تک چل رہی ہیں۔ گورُوکل کے سب سے پہلے آچاریہ مہاتما منشی رام جی تھے۔ جنہوں نے سروسیہ تیاگ کر کے گورُوکل کی سیوا دھارن کی تھی۔ دوسرے آچاریہ پروفیسر رام دیو جی تھے جو تیاگ کی مورتی ہیں۔ جو اپنے پیارے کُل کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کو تیار ہیں گورُوکل کے اتہاس میں یدی کہیں نرویرتا پُرشوں کا ذکر آئے گا۔ تو وہ مہاتما منشی رام اور پروفیسر رام دیو ہوں گے۔ تیسرے آچاریہ ابھے دیو شرما ہیں۔ اور شکر کی بات ہے۔ کہ وہ تیاگ میں پہلے دو آچاریوں سے کسی طرح کم نہیں۔ پنڈت دیو شرما کے ساتھ گورُوکل کے انتظام میں ایک نسل کی تبدیلی ہو گئی ہے۔ پروفیسر رام دیو جی کا مہاتما منشی رام جی سے وہی سمبندھ ہے جو پُتر کو پتا سے ہوتا ہے اور جیسا کہ پروفیسر رام دیو نے دیکشانت سنسکار کے موقعہ پر اپنی مختصر سی تقریر میں کہا۔ پنڈت دیو شرما اُن کے شِشیہ ہیں۔ ایک طرح سے گورُوکل میں اب تیسری نسل آ گئی ہے۔ پروفیسر رام دیو جی بہت خوش تھے۔ اور اُن کی اس خوشی میں ایک ایک آریہ بھائی اُن کے ساتھ شامل ہے کہ گورُوکل کے آچاریہ کا بھار اُس کے ہی ایک یوگیہ پُتر کے

آریہ ہوٹل لاہور نزد سینما سندر وشنو اصحاب کی خوراک و رہائش کا بہترین انتظام کمرے ہوادار کمروں کی روشنی بکٹ گھر ڈاکخانہ اور لاری اڈہ بالکل پاس ہے آزمائش شرط ہے

کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ بے شک اُن کا بوجھ ہلکا ہو گیا ہے سا دواب وہ صرف شکھیہ ادھشٹھاتا رہ کر آریہ سماج کی اور اس کے ذریعہ گورو کل کی ان سے زیادہ سیوا کر سکیں گے ؛

گورو کل کی عمارتیں سال بسال بڑھ رہی ہیں۔ اس ورش میں ایک تو آپریشن تھیٹر نیا تیار ہوا ہے۔ اس کے لئے لاہور کے ٹھیکیدار لالہ رگھوناتھ رام نے پانچ ہزار نقد دیا اور اس کے ساتھ ہی سرجری کے اوزار بہم پہنچانے کا اقرار کیا۔ اس آپریشن تھیٹر سے گورو کل کے آیورویدک کلاس کے برہمچاریوں کو تو لابھ پہنچے گا ہی۔ ارد گرد کے گاؤں کے لوگوں کو بھی بہت فائدہ ہوگا۔ اور وہاں آ کر آپریشن کرا سکیں گے۔ لاہور کے مشہور سرجن ڈاکٹر روشن لال کھیڑا ایف آر سی ایس نے اس آپریشن تھیٹر کا افتتاح کیا۔ اور پھر آیورویدک سرجری کے متعلق ایک پُر از معلومات تقریر کی۔ اس کے علاوہ ایک دیوی نے آٹھ ہزار کا دان اس لئے کیا ہے کہ ایک کنواں بن جائے اور اس کے ساتھ ایک سنان گرہ ہو۔ اور پانی کا حوض ہو۔ جس میں سے پانی سارے گورو کل میں بانٹا جا سکے اس کنوئیں سے پانی نکالنے کے لئے انجن سے کام لیا جائے گا۔ اس ورش گورو کل کا گھاٹ بن کر تیار ہوا تھا۔ اور دیویوں نے اس سے خوب لابھ اٹھایا ؛

گورو کل کی عمارتوں پر اڑھائی تین لاکھ خرچ آ چکا ہے۔ لیکن اس وقت تک کئی ضروری عمارتیں باقی ہیں۔ کالج کا بھون ابھی تک شروع نہیں ہوا۔ اس کی لاگت کا اندازہ ایک لاکھ تیس ہزار ہے۔ پہلی پانچ شرینیوں کے ادھیاپکوں کے لئے اس وقت تک مکانات نہیں بنے۔ چھ سے دس شرینی تک برہمچاری چونکہ اندر پرستھ میں ہیں۔ اس لئے ہر دوار میں نہ اُن کے لئے آشرم ہے نہ دوبالہ۔ ان سجنوں کو ان سب باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ صرف دانی سجنوں کو ہی نہیں۔ بلکہ ایک ایک آریہ پُرش کو جس وقت کسی کو معلوم ہو کہ فلاں بھائی کسی اچھے کام کے لئے دان کرنا چاہتا ہے۔ اُسے فوراً اُسے پریرنا کرنی چاہئے۔ کہ وہ اپنا دھن گورو کل میں لگائے۔ اس سے پُن اور کھیلیاں دونو پراپت ہونگی۔ دھن ایک پدارتھ ستھان میں لگے گا۔ جاتی کے بالک جاتی کے سیوک بن کر نکلیں گے۔ اور اینٹ اور پتھر میں ضائع نہ ہوگا۔ لگاتار سال بھر کام ہوتے رہنا چاہئے۔ مشکل یہ ہے کہ ہم صرف ایک ماس کام کرتے ہیں۔ اس کا پرنام یہ ہوتا ہے کہ بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اس لیکھ کو سماپت کرتے ہوئے میں آریہ جنتا کو بھی اُتسو کی سپھلتا پر دھائی دیتا ہوں ؛

(کرشن)

گورو کل اُتسو میں کیا ہوا؟

گورو کل اُتسو میں جو کچھ ہوا اُس میں سے چند ایک دیاکھیانوں کی پوری رپورٹ اسی انک میں دی گئی ہے تاہم دیاکھیان اتیادی اتنے ہوئے کہ گویا سارے کا سارا پرچہ ان کے ارپن کیا گیا ہمارے محدود صفحے ان کے لئے ناکافی ثابت ہوئے ہیں۔ اس لئے اُتسو کا درشن کرانے کے لئے مختصر شبدوں میں گورو کل میں جو کچھ ہوا نیچے دیا جاتا ہے۔

پرورشنی کا اُدگھاٹن

۲۵ مارچ پراتہ- ہون یگیہ کے پشچات سودیشی پرورشنی کا اُدگھاٹن بنارس کے شری گوری شنکر جی نے کیا ؛

سرسوتی سمیلن

بعد دوپہر- سرسوتی سمیلن کی بیٹھک پنڈت چمو پتی جی کی ادھیکشتا میں ہوئی۔ برہمچاری اُدیا رشی چندر نے سنسار کی سبھیتا پر مغرب کی سنسکرتی کا پربھاؤ پر مضمون پڑھا۔ جہاں تک پرمانوں کو اکٹھا کرنے کا سوال ہے۔ برہمچاری کی محنت قابل داد ہے۔ لیکن ان پرمانوں سے آدھار پر برہمچاری نے جو وچار پیش کئے ان کا کھنڈن نکلنے کے بعد وہ دوبانوں اور سبھاپتی مہودے نے پر زور الفاظ میں کیا ؛

راشٹریہ بھاشا سمیلن

سرسوتی سمیلن کی بیٹھک کے بعد راشٹریہ بھاشا سمیلن شری گوری شنکر کی صدارت میں ہوا اس سمیلن میں اس مطلب کے پرستاو پاس کئے گئے کہ پنجاب آریہ کو آریہ بھاشا اور ششیہ سیکھنا چاہئے اس بیٹھک کی آخری کارروائی پنڈت ورک ناتھ جی کا دیاکھیان تھا۔ جو دوسری جگہ دیا گیا ہے ؛

رات کو شری نارائن سوامی جی اور سوامی گنگا گری جی کے دیاکھیان ہوئے ؛

۲۶ مارچ پراتہ

گورو کل آیورویدک کالج شلیہ کریا بھون کا افتتاح ڈاکٹر روشن لال کھیڑا نے کیا۔ پنڈال میں پہلے سوامی پرتا نند جی کا آپریشن ہوا ؛

وید سمیلن

پشچات پنڈت وشو ناتھ جی وید آچاریہ کے سبھاپتی تو میں وید سمیلن ہوا۔ جس میں پنڈت چندر کانت وید النکار نے ویدک شکشا پر سکالر ارشی دیانند کے درشٹی سے مضمون پڑھا جو بہت پسند کیا گیا ؛

صبح کی کارروائی پنڈت پریہ ورت جی کے دیاکھیان پر سماپت ہوئی۔ جو کسی دوسری جگہ دیا گیا ہے ؛

بعد دوپہر بھجنوں کے بعد لالہ ہردیال جی بی اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر کا پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوا۔ پشچات ۲ سے ۴ تک

آریہ سمیلن شری مہاشہ کرشن جی کی صدارت میں ہوا اس کی کارروائی دوسری جگہ دی گئی ہے ؛

۴ سے ۵ تک پنڈت بدھ دیو جی کی ادھیکشتا میں ورن ویوستھا سمیلن ہوا۔ جس میں نشچے کیا گیا۔ کہ گورو کل میں ادھیکاری پریکشا کے بعد برہمچاریوں کو ادھیکار دیا جائے۔ کہ وہ اپنا ورن منتخب کر لیں۔ اور اس کے علاوہ نا آریوں کے لئے آشرم کھولے جائیں۔ جن میں چند عرصہ رہ کر وہ اپنا ورن منتخب کرنے کے قابل ہو سکیں ؛

رات کی پہلے پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گورو کل۔ اور بعد ازاں شری مہاشہ کرشن جی ستری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دیاکھیان ہوئے جو دوسری جگہ دیئے گئے ہیں۔ اور اس کے بعد ڈاکٹر پٹیل نے سینما کے ذریعہ ایک درشیہ دکھائے

دیکشانت سنسکار

۲۷ مارچ پراتہ- گورو کل ہائی کے سنیاتکوں اور سورگ باسی لالہ دیوان چند جی کے چتر کے ادگھاٹن کے بعد دیکشانت سنسکار کے سلسلہ میں جلوس نکلا۔ پنڈال میں دیکشانت سنسکار کرتیہ کیا گیا۔ ۱۲ سنا تکوں کو مختلف ڈگریاں دی گئیں آچاریہ نے ان کو اپدیش دیا۔ شانتی کیمتی کے آچاریہ شری دھر شیکھر جی شاستری نے سنسکرت میں ایڈریس پڑھا اور آریہ سماج کے پرسدھ نیتاؤں کی طرف سے سناتکوں کو آشیرواد دیا گیا ؛

گورو کل کے لئے اپیل

بعد دوپہر- پہلے پنڈت بدھ دیو جی کا سعرکہ کا دیاکھیان ہوا۔ اس کے بعد آچاریہ رام دیو جی کا سو مرکھ باشن ہوا چنانچہ آپ نے تین اپیلیں کیں ایک گورو کل کو لڑکوں سے بھر دو۔ ... دس روپیہ کے ... ممبر بنو۔ ۳۔ ... کے لئے ... اس کے خاتمہ پر روپیہ آنا شروع ہوا۔ کتنا روپیہ آیا۔ اس کے متعلق آچاریہ رام دیو جی نے رات کو بتایا کہ ۱۵۵۰۰ نقد اور ۱۵ ہزار کی جائیداد کی وصیت... ایک سجن نے گورو کل کے حق میں کی ہے۔ اس طرح کل ۴۰ ہزار روپیہ کی گورو کل کی گئی۔

رات کی- پہلے پنڈت چندر متی شاستری کا دیاکھیان بڑی سند اور لطافت بھاشا میں ہوا۔ آپ نے سودیشی پر زور دیا۔ اس کے بعد سوامی سوتنترانند جی نے اپنے دیاکھیان میں اپنی تحقیقات کی بنا پر ریاست جموں کے مصیبت زدہ علاقہ کے ہندوؤں کی درشا بیان کی۔

سناتک ویش بندھو کے کھیل

سوامی جی کے دیاکھیان کے بعد سناتک دیش بندھو جی کے جسمانی طاقت کے کھیل ہوئے۔ جو ۱۲ بجے کے بعد تک حاضرین نے نہایت دلچسپی سے دیکھا ؛

ویدارمبھ سنسکار

۲۸ مارچ پراتہ- نئے بالکوں کا ویدارمبھ سنسکار ہوا۔ ۲۹ بالک اس وقت تک داخل ہو چکے تھے ۱۱ بجے شری دامن رائے جی آریہ سنگیت مہاودیالیہ لاہور کا منوہر سنگیت ہوا جس سے جنتا نے خوب آنند اٹھایا۔

بعد دوپہر ۲ سے ۳ تک سوامی ستیہ دیو کا سنسکرتیوں کے سنگھرش پر عالمانہ دیاکھیان ہوا۔ جو دوسری جگہ دیا گیا ہے ؛

پشچات ۳ سے ۵ بجے تک سرو دھرم سمیلن ہوا۔ جس میں مسلمان، عیسائی، اور ویدک دھرم کے پرتی ندھیوں نے مضمون پڑھے عیسائی پرتی ندھی ایک امریکن پادری صاحب تھے۔ آپ نے مضمون سے پہلے سوامی ستیہ دیو کے دیاکھیان کی خوب پرشنسا کی۔ اور بڑی آزادی سے کہا کہ ہندوستان سے ہم مغربی لوگ بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں ؛

سنگیت سمیلن

رات کو شری دامن لال جی کی صدارت میں سنگیت سمیلن ہوا۔ جس کے ساتھ گورو کل اُتسو کی کارروائی سماپت ہوئی ؛

لالہ بھبوت رام جی کا پرن

مشہور گورو کل بھگت لالہ بھبوت رام جی نے امسال گورو کل کے لئے ڈیڑھ ہزار روپیہ جمع کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ۱۲۵۹ روپیہ نقد گورو کل کو دے چکے ہیں۔ اور ۲۴۱ روپیہ قابل وصول ہے جس میں سے ۱۰۰ روپیہ پنڈت امین چند ٹھیکیدار کا اور ۱۴۱ متفرق ہے۔ جلد وصول کر کے گورو کل کوش میں پہنچا دیں گے ؛

ضروری نوٹس!

جن خریداروں کا چندہ اپریل میں ختم ہوتا ہے۔ انہیں اسی انک میں اطلاعی چٹھیاں ارسال کی جا رہی ہیں۔ اور ان سے نویدن ہے کہ وہ اپنے ذمہ کا چندہ چار روپیہ بہت جلدی بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ جن کا چندہ ایک ہفتہ کے اندر اندر نہ پہنچ جائیگا انہیں وی پی ارسال کئے جائیں گے۔ جن کا وصول کرنا ان کا کرتویہ ہوگا۔ کرپا کر کے نوٹ کر لیں ؛

(مینیجر)

لڑکے دودھن دو شاستر پڑھا و دیالہ بنادو

گورو کل اتسو پر آچاریہ رام دیو جی کی آریوں سے اپیل!

دنیا کے اندر کسی گورنمنٹ کا ساتھ شروع کرتی
ہیں تو آج کل کے زمانہ میں وہ شاستر کے پڑھانے سے ہی ویا دیتی
ہے۔ روس کے اندر بالشویک کھوڑ رہے ہیں۔ انھوں نے
جس طرح ہو روس پر قبضہ کر لیا۔ لیکن اس قبضہ کو
قائم رکھنے کے لئے انہوں نے سکولوں کے اندر اپنے خیالات
کی تعلیم کا کام شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول میں لینن
کی تصاویر لٹکائی ہوتی ہیں۔ حساب کے سوالات ایسے
ڈھنگ سے لڑکوں کو دئیے جاتے ہیں۔ جن سے بالشویک
گورنمنٹ کی برتری معاملوں کے دلوں پر بیٹھے۔ تعلیمی
پستکوں کے ذریعہ لینن کی بھگتی کوشش کر کے لڑکوں کے
دلوں میں بھری جاتی ہے۔ غرضیکہ بالشویک اکثر وہ
اس لئے حکومت کر رہے ہیں۔ کہ تعلیم ان کے ہاتھ
میں ہے۔ اسی طرح انگریزوں نے ہندوستان کا
راج لیا۔ تو اسے قائم رکھنے کے لئے ہندوؤں نے تعلیم کو
اپنے ہاتھ میں لیا۔

سنہ ۱۸۵۲ء میں میکالے صاحب نے ایک چٹھی
لکھی۔ جس میں لکھا کہ ہر وہ شخص ہندو ہیں سنگھ اور
سنسکرت پڑھیں گے۔ تو وہ ہمیں بھی سمجھیں گے۔ اس
لئے سنسکرت نہیں پڑھائی جائیگی۔ انگریزی پڑھ
کر وہ انگریز بنیں گے۔ اور ہمیں گورو مانیں گے۔ اور
کبھی نہیں چاہیں گے۔ کہ انگریزی حکومت ہندوستان
سے چلی جائے۔ اس کے علاوہ ایک اور گہری بات کہی
گئی۔ میکالے نے اپنے باپ کو چٹھی لکھی کہ ہر ایک
ہندو جو کوئی ہندو ہماری تعلیم
حاصل کرے گا۔ وہ ہندو نہیں رہتا۔ کئی سیدھے
عیسائی ہو جاتے ہیں۔ کئی نام کے ہندو رہتے ہیں۔
اگر ہماری تعلیم پھیل گئی۔ تو تیس سال میں بنگال میں
کوئی ہندو نہیں رہے گا۔ اس طرح ہم ایسی جماعت
پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو ہمارے ساتھ رہے اور وہ کبھی
نہ چاہے کہ انگریز یہاں سے چلے جائیں۔ تاکہ وہ اور
ان کے بال بچے نوکریاں حاصل کر سکیں۔ لیکن بھارت
ایسا تھا۔ کہ اس کی اپنی سبھیتا نہ بچی۔ میکالے
صاحب کی حسرتیں اس کے دل میں ہی رہ گئیں۔

انڈین نیشنل کانگرس نے کچھ نہیں کیا۔ جب تک یہ بھارتیہ
سبھیتا کے پجاریوں کے ہاتھ میں نہ آئی۔ کانگرس ایک
وائسرائے کے اشارہ سے قائم کی گئی تھی۔ اور اس کے
بانی ایک انگریز مسٹر ہیوم تھے۔ چنانچہ جب تک
کانگرس انگریزی سبھیتا کے غلاموں کے ہاتھ میں رہی
اس کا سوائے اس کے کوئی مطلب نہ تھا۔ کہ یہ ناٹک کیا جائے
کہ گورے انگریز چلے جائیں۔ تو ان کی جگہ ہم کالے انگریز دل
کو بٹھائیں۔ جن لوگوں نے کانگرس کو ان سے چھینا۔ ان میں سے پہلا تلک تھا۔ سب جانتے ہیں کہ
تلک بھارتیہ سبھیتا کا دلدادہ تھا۔ وہ بھارت کے
پرانے گورو کا سمراٹ تھا۔ تلک کے بعد گاندھی میدان میں آئے۔

آج ہمارا لیڈر گاندھی نہیں۔ لنگوٹ بند گاندھی۔
اس طرح یہ سب مانتے ہیں۔ کہ تلک کے پہلے کی کانگرس
اور تھی۔ تلک کے بعد کی اور۔ لیکن پہلی کانگرس
نے کچھ نہیں کیا۔ جس نے کچھ کیا۔ وہ تلک والی کانگرس
جو ہندو سنسکرتی کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی۔ بھارتیہ
سبھیتا کے ان سب پجاریوں کے دادا گورو دیانند
تھے۔ پچھلی بار گاندھی جیل سے آئے۔ تو میں انہیں
ملنے دہلی گیا۔ ان کے درشن کئے۔ فرمایا تم ہمیشہ
کہا کرتے ہو۔ کہ میں دیانند کا شش ہوں۔ بتاؤ اس
کا کوئی نیا ثبوت بھی ہے۔ میں نے کہا سوراجیہ
دیانند کے ذہن سے نکلا۔ راشٹریہ شکشا کا خیال
دیانند کے دماغ سے نکلا۔ آپ نے نمک ٹیکس کے
خلاف آندولن کیا۔ اس وقت جب نمک کا محصول ڈیڑھ
روپیہ فی من ہے۔ لیکن دیانند نے اس وقت اس
ٹیکس کے خلاف آواز اٹھائی۔ کہ جب صرف ایک آنہ فی
من ٹیکس تھا۔ آپ کا یہ آندولن بھی نیا نہیں۔
یہ ہے آپ کے دیانند کا چیلا ہونے کا نیا ثبوت
رشی دیانند کا مشن کیا تھا۔ انھوں نے دس
نیم بنائے۔ ان میں کہیں بھی بھارت کا نام نہیں۔
سنسار کا اپکار کرنا ہی آریوں کا ملکیہ ادیش بتایا ہے۔
اس طرح آریہ سماج جو رشی دیانند نے بنایا۔ وہ
عالمگیر مت ہے۔ پھر آپ کہیں گے۔ کہ آپ تو دیش
بھگتی کی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ کے گورو سنسار کا
اپکار کرنا آریہ سماج کا ادیش بتا رہے ہیں۔ یہ ٹھیک
ہے۔ رشی دیانند نے مرنے سے پہلے اپنی کمیٹی
کے متعلق وصیت کی۔ تو اس میں بھی لکھا تو یہ لکھا کہ
دیش دیشانتر اور دیپ دیپانتر میں ویدک
دھرم کے پرچار پر صرف ہو۔ پھر یہ بھی آپ کو
معلوم ہو۔ کہ وہ انگریزی پڑھ رہے تھے۔ تاکہ
یورپ اور امریکہ میں جا کر ویدک دھرم کا پرچار
کریں۔ اب سوال ہے۔ کہ دیش بھگتی اور آریہ
سماج کا ناطہ کیسے جڑا؟

رشی دیانند اور آریہ سماج بتاتے ہیں۔ کہ
ہمیں رشی منیوں کا کام کرنا ہے۔ وہ رشی منی کہاں
ہوئے ہیں؟ وہ سب بھارت کے رہنے والے تھے۔
ایک اور بات۔ ویدک دھرم کے تمام انویائی وہ
پرشوں کو مریادا پرشوتم جانتے ہیں ایک
رام اور دوسرے کرشن۔ رشی دیانند نے یہاں
تک لکھا ہے۔ کہ کرشن نے کبھی کوئی پاپ نہیں
کیا۔ یہ کہاں کے تھے؟ بھارت کے۔ یہ سب ان
سے جس سے رشی دیانند کو بھارت سے دیش
پریم تھا۔ جیسا رشتہ رشی جو تیرتھ ستھان ہے۔
امروا سے اگر آریوں کو پریم نہ ہو تو اس میں تعجب ہی
کیا ہے۔ ہندوستان کے اندر جتنا زیادہ ویدک

دھرم کا پرچار ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ دیش بھگتی
کا جذبہ ترقی کرے گا۔ یہی کارن ہے۔ کہ دیش
بھگتی اور آریہ سماج کا سمبندھ ہو گیا ہے۔ اور
یہی بات ہے۔ جس نے آریہ سماج کو ہندوستان
کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔

رشی دیانند کا ایک پتر ملا ہے۔ جو
اودے پور آدھیش کے نام تھا۔ گورنمنٹ اودے
پور کے ایک علاقہ کو لینا چاہتی تھی۔ اودے پور
آدھیش نے اس معاملہ میں رشی کا مشورہ
مانگا۔ انھوں نے لکھا۔ کہ آپ ایسی کوشش کیجئے
کہ اپنا سوراجیہ بڑھے۔ وہ دیشی راجیہ کم ہو۔
اس طرح آریہ سماج میں دو باتیں جمع ہو گئیں
ایک سنسار کا اپکار۔ دوسرا بھارت کی سنسکرتی
کا پرچار۔ اس طرح ہندوستان کی آزادی آریہ
سماج کے ساتھ جڑ گئی ہے۔ لیکن میں آپ کو
بتا دوں۔ کہ آریہ سماج پولیٹیکل باڈی ہرگز نہیں
پولیٹکس میں طریقہ کا سوال ہے۔ طریقے بدلتے
رہتے ہیں۔ اس لئے جو کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج
کانگرس کی دم بن جائے۔ وہ غلطی پر ہیں۔
کانگرس کی پالیسی ہر سال بدلنی ممکن ہے۔ لیکن آریہ
سماج کے سدھانت کبھی نہیں بدل سکتے۔ البتہ آریہ
سماج نیشنل ضرور ہے۔

رشی دیانند کے پرلوک گمن کے بعد ان کی
یادگار بنانے کا سوال پیدا ہوا۔ اور ڈی اے
وی کالج قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔ کالج کی جو سکیم
سنہ ۱۸۸۵ء میں چھاپی گئی۔ اس میں لکھا ہوا ہے۔ کہ
موجودہ طریقہ تعلیم بہت خراب ہے۔ اس طریقہ
تعلیم نے ایسی جماعت پیدا کر دی ہے۔ جس کی
اپنی قوم کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں۔ اس خرابی
کو دور کرنے کے لئے کالج کھولا جا رہا ہے۔ ڈی
اے وی کالج اس آدرش کو پورا نہ کر سکا۔ تو گورو کل
کھلا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جو گورو کل کی
سوامی سبھا ہے کے پردھان لالہ رلا رام نے
گورو کل کی پاٹھ پرنالی کی بھومکا میں لکھا۔ کہ
ورتمان شکشا پرنالی راشٹریہ اابھیمان کو دور کرنے
والی ہے۔ پھر لکھتے ہیں۔ کہ ویدک ودوان پیدا
کرنے ہوں۔ تو یونیورسٹیوں سے تعلق پیدا نہیں
کرنا چاہئے۔ اس لئے جو گورو کل ہم قائم کریں گے
اس میں یونیورسٹیوں کے امتحان ہرگز نہیں دلائینگے
سبھا امتحانوں کا انتظام کرے گی۔ اور پرمان پتر
دیا کرے گی۔ اس سوال کے جواب میں کہ گورنمنٹ
گورو کل کے پرمان پتروں کو نہ مانے گی۔ لالہ رلا رام
لکھتے ہیں۔ کہ تم لائق آدمی پیدا کرو۔ سرکار خود مان
لے گی۔ چنانچہ اس کا ثبوت گورو کل نے پیش کر دیا
یو۔ پی گورنمنٹ کی ایجوکیشن بورڈ نے گورو کل
آیورویدک مہا ودیالیہ کا معائنہ کیا اور لکھا کہ
یو۔ پی کے تمام آیورویدک کالجوں میں یہ کالج
سب سے اچھا ہے۔ اس کے بعد ذیر تعلیم کی طرف
سے میرے پاس سندیش آیا۔ کہ آپ ذیر تعلیم
سے ملیں۔ آیورویدک کالج کے لئے پچیس تیس
ہزار روپیہ مل جائے گا۔ میں نے کہا۔ کہ مجھے یہ
کبھی منظور نہیں۔ پھر سندیش آیا۔ کہ آپ گورنمنٹ
سے درخواست کریں تو گورنمنٹ آپکے کالج کی ڈگریوں
کو منظور کر لے گی۔ میں نے کہا مجھے یہ بھی منظور نہیں
لیکن ہوا کیا؟ بورڈ آف ایجوکیشن نے اپنی میٹنگ
میں ہمارے آیورویدک کالج کی ڈگریوں کو منظور کرنے
کا رزولیوشن پاس کر دیا۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کو
اس تعلق میں ہدایات بھیج دیں۔ یہ ہے آریہ
سماج اور یہ ہے گورو کل۔ گورو کل کی سپرٹ ہے
اپنے طریقہ سے لائق آدمی پیدا کرنا۔ دوسرے لوگ
مان لیں تو اچھا۔ نہ مانیں تو بھی اچھا۔

گورو کل کھلا تو لوگ کہتے تھے۔ کہ کوئی لڑکے
نہیں بھیجے گا۔ لیکن انھوں نے دیکھا۔ کہ لڑکے
آئے۔ یہی نہیں۔ کہ گورو کل میں لڑکے آئے۔
بلکہ گورو کل کی نقل ہونے لگی۔ سب سے پہلے سنٹرل
ہندو کالج میں قاعدہ بنایا گیا۔ کہ کوئی شادی شدہ
لڑکا سکول میں داخل نہ کیا جائے گا۔ پھر یہ نیم
کیا گیا۔ کہ بورڈنگ ہاؤس کے لڑکے چارپائیوں
پر نہ سوئیں۔ ... کے بعد یو۔ پی
کے سرکاری ایجوکیشن بورڈ نے فیصلہ کیا۔ کہ
شادی شدہ لڑکے میٹرک کے امتحان میں نہ
بیٹھ سکیں گے۔ گورو کل نے شکشا کا مادھیم ہندی
کو بنایا۔ آج تمام یونیورسٹیوں میں اس پر عمل ہو رہا ہے۔
مادھیم ہندی ہے۔ یو۔ پی کے ایجوکیشن بورڈ میں
تو اس مسئلہ پر بھی غور ہو رہا ہے۔ کہ ایف اے
میں بھی مادھیم ہندی کر دیا جائے۔ بنگال یونیورسٹی
میں ایف اے کے امتحان میں دیسی بھاشا میں
امیدوار امتحان دے سکتے ہیں۔ آندھرا یونی
ورسٹی حال ہی میں کھلی ہے۔ اس نے نشچے کیا ہے
کہ تمام تعلیم کا مادھیم ماتری بھاشا ہو۔ اور اس
یونیورسٹی نے گورو کل سے ہدایت مانگی۔ کہ ہم
کس طرح اس پر عمل درآمد کریں۔ میں ان دنوں
بیمار تھا۔ تاہم نے انہیں مناسب ہدایات بھیج
دیں۔

کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ اب گورو کل کے لئے پریم
نہیں رہا۔ لڑکے نہیں آتے۔ جو آتے ہیں۔ وہ ایسے
لڑکے ہیں۔ جن کی مائیں مر چکی ہیں۔ اور ان کے
پتاؤں نے دوسری شادی کر لی ہے۔ لیکن یہ
سراسر غلط ہے۔ گورو کل میں لڑکے بتدریج بڑھ
رہے ہیں۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں گورو کل ۳۲ برہمچاریوں کے
ساتھ کھلا تھا۔ سمت ۱۹۷۱ میں تعداد ۳۰۸ تھی۔
سمت ۱۹۷۸ میں ۳۲۰
سمت ۱۹۸۷ میں ۳۸۰ تھی۔ اور آج سمت ۱۹۸۸ میں ۴۱۹
ہے۔ ہر سال تعداد بڑھتی ہی گئی ہے۔ پھر یہ
صرف گورو کل کانگڑی ہی تھا۔ اب دوسرے گورو کل
بھی ہیں۔ جن کے برہمچاری اس کے علاوہ ہیں

یہ صرف اس گوروکل کے لڑکوں کی تعداد ہے۔

دوسرے اعتراض کا جواب سنئے۔ پہلی پانچ جماعتوں میں ۲۰۲ لڑکے ہیں۔ ان میں سے ۱۵۰ کے ماں اور باپ دونو جیتے ہیں۔ ۱۱ ایسے ہیں۔ جن کے باپ مر چکے ہیں۔ ماتائیں زندہ ہیں۔ ۲۲ ایسے ہیں جن کی ماتائیں مر چکی ہیں۔ ۸ ایسے ہیں۔ جن کے ماں باپ دونوں مر چکے ہیں۔ ۱۵ ایسے ہیں۔ جن کی ماتا (دوسری ماتا) ہیں۔ ان میں ۱۲ ایسے لڑکے ہیں۔ جن کے ماں باپ زندہ ہیں۔ اور وہ ان کی اکلوتی سنتان ہیں۔ پھر اور سنئے کہ لڑکے کن کے ہیں۔ ۳۸ کے ماتا پتا زمیندار ہیں۔ ۶۸ کے بیوپاری ہیں۔ ۸ کے ساہوکار ہیں۔ ۲۰ کے سرکاری ملازم ۱۱ کے بنکوں وغیرہ کے ملازم۔ ۵ کے ڈاکٹر۔ ۲ کے وکیل ۳ کے پروفیسر اور ۵ کے اپدیشک ہیں۔

اب بتاؤں گا کہ پڑھائی کس قسم کی ہوتی ہے۔ گوروکل کے امتحانوں کے ممتحن گوروکل کے پروفیسر ہی نہیں ہوتے۔ باہر کے ودوان بھی ہوتے ہیں۔ کل آپ نے ایک برہمچاری کا وید پر دیا ہوا لیکچر سنا۔ وہ چندر کانت بڑا ہونہار ہے۔ وہ ایک وید واچسپتی بنا ہے۔ اس کے پریکشک جو باہر کے ہیں۔ ان میں پنڈت ساتولیکر جی لکھتے ہیں۔ نبندھ بڑا ہی اتم تھا۔ جہاں تک مجھے سمرن ہے۔ اس کی وچار شیلی میں کوئی دوش پرتیت نہیں ہوا۔ بعض حالات میں مجھے نوین وچار معلوم ہوئے۔ سناتک ہے دیو جنہوں نے ویدوں کا بھاشیہ کیا ہے لکھتے ہیں۔ نبندھ ایک ستم وشا میں پریشرم پوروک لکھا گیا ہے۔ پنڈت نکتی رام لکھتے ہیں۔ جتنا برہمچاری نے لکھا ہے۔ وہ سراہنیہ ہے۔ یہ گیتا بہت اچھی ہے۔

ڈاکٹر لکشمن سروپ وائس پرنسپل اورینٹل کالج لاہور لکھتے ہیں۔ برہمچاری کی سمرن شکتی بڑی زبردست ہے۔ دوسرا برہمچاری دیو نند ہے۔ اس نے تریت واد پر نبندھ لکھا تھا۔ اس کے دیکھنے والے اوتیہ ودوان تھے۔ ان میں ایک بنارس کے شری بھگوان داس ایم اے تھے۔ اور دوسرے پنڈت پربھودت شاستری۔ حالانکہ دونوں ممتحن ادویت وادی ہیں۔ تاہم انہوں نے برہمچاری کی بڑی پرشنسا کی ہے۔ پنڈت پربھودت جی لکھا کہ برہمچاری نے اس درشن کا خوب ادھین کیا ہے۔ اور اس کا سن خوب شگفتہ ہے بنارس کے ایک مشہور پوراتک ودوان کی سمتی ہے کہ ودیارتھی سبودھ ہے۔ یوگیہ ہے۔ چتر ہے۔ پرنتم نبندھ میں ناچیستی میں اپرن ہوگیا ہے۔

پورن چند نے آکنامکس پر نبندھ لکھا تھا۔ وہ پرنسپل راجیشور کرشن کمار ایم اے کو بھیجا گیا۔ انہوں نے لکھا۔ نبندھ سنتوش جنک ہے۔

اس قسم کے نبندھ لکھنے والا چودھویں جماعت کا ودیارتھی مشکل سے مل سکتا ہے۔ اس قسم کے موکل وچار پیدا کرنے کے لئے گوروکل کا

دھنیہ واد کرتا ہوں۔ ڈاکٹر ڈبلے ایم اے پی۔ ایچ ڈی نے لکھا۔ میری سمتی ہے کہ آپ کے ودیارتھی بڑے لائق ہیں۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے سنسکرت پروفیسر نے اپنی سمتی بھیجی ہے۔ کہ ودیارتھیوں کی یوگیتا سراہنیہ ہے۔ ڈی اے وی کالج کانپور کے پروفیسر نے درشن فلاسفی کا پرچہ بھیجا تھا۔ اور انہوں نے بہت اچھی سمتی پرکاشت کی ہے۔ آپ دیکھ لیجئے کہ گوروکل میں پڑھائی کیسی ہوتی ہے۔

اب رہ گئے دو سوال۔ لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ سناتک کیا کرتے ہیں؟ سنئے۔ اس سال کے سناتکوں کے علاوہ اس سمے تک ۲۴۶ سناتک نکلے ہیں۔ جن میں سے ۶ کی مرتیو ہوگئی۔ باقی ۲۰۰ میں سے ۳۲ پراونشل آریہ سماج کے اپدیشک ہیں۔ ۱۴ گوروکلوں میں کام کرتے ہیں ۱۲ یو پاٹھشالا اور ۲۲ راشٹریہ کام کرتے ہیں۔ ۱۰ اسماچار پتروں کے سمپادک ہیں۔ ۲ آیوروید کے ڈاکٹر اور ۱۰ اور سرکار سے پبلک سیوا میں لگے ہوئے ہیں۔ اس طرح ۲۰۰ میں سے ۱۱۵ پبلک سیوا کا کام کر رہے ہیں۔ گویا ۵۷ فیصدی نیشن اور دھرم کی سیوا میں لگے ہوئے ہیں۔ باقی ۴۳ فیصدی ایسے ہیں۔ کہ اپنی روزی آپ کما کر کھاتے ہیں۔ کئی بڑی اچھی حیثیت میں ہیں۔ کئی کی ہزاروں کی آمدنی ہے۔ ایک سناتک ولایت جا کر بیرسٹر بن آیا ہے۔ اور اس کی پریکٹس خوب چلتی ہے پھر یورپ کی تمام یونیورسٹیاں سوائے انگلینڈ کے گوروکل یونیورسٹی کو RECOGNIZE کرتی ہیں۔ جو طالب علم انگلینڈ کی یونیورسٹی میں داخل ہونا چاہیں۔ وہ برلن یا پیرس کی یونیورسٹی سے دو چار سال کے اندر ڈگری حاصل کر کے وہاں داخل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک برہمچاری نے اسی طرح انگلینڈ سے بی۔ ایس سی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

گوروکل میں پڑھائی کے عمدہ سے عمدہ طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ پراجکٹ سسٹم بھی پریوگ میں لایا جا رہا ہے۔ اور سنئے ہندو یونیورسٹی ایک DEBATE کرایا کرتی ہے۔ اس میں تمام یونیورسٹیوں کے طالب علم شامل ہوتے ہیں۔ ایک سال گوروکل کو بھی نمنترن آیا۔ DEBATE ہندی میں ہوتی ہے۔ تمام یونیورسٹیوں کے پرتی ندھی اس میں موجود تھے۔ ہمارے گوروکل کے برہمچاری بھی گئے۔ ٹرافی اور تمام انعامات ہمارے گوروکل کے ودیارتھی لے آئے۔

ایک بات اور۔ لوگ روزی کا سوال پیش کرتے ہیں۔ روزی کا سوال کوئی شکشنالیہ حل نہیں کر سکتا۔ گوروکل کے برہمچاری تو پھر کوئی

کام کر لیں گے۔ لیکن سرکاری یونیورسٹی کے گریجوایٹوں کی کیا حالت ہے؟ میں پشاور گیا۔ وہاں ایک سجن نے کہا۔ کہ یہاں کے منصف کا ریڈر بی اے ایل ایل بی اور تیس روپے ماہوار پاتا ہے۔ پنڈت ... ہوسکر جی نے بتایا۔ کہ کلکتہ میں ایک گریجوایٹ بارہ روپے ماہوار پر ملازم ہوا ہے۔ دنیا میں سب لوگ کبھی ملازم نہیں ہو سکتے۔ ہندوستان میں کل نوکریاں ۹ لاکھ ہیں۔ اور ۲۰ کروڑ بڈھے ہوتے ہیں۔ بتایئے کس کس کو نوکری ملے گی؟ نوکریوں سے روزی کا سوال کبھی حل نہیں ہو سکتا۔ شکشنالیہ کا کام ہے۔ لوگوں کے چرتر کو بنا دینا۔ ان کے دماغ کو اجل کر دینا۔ گوروکل کے سناتکوں کی قابلیت کا اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ پانچ میں سے ایک سناتک نے کوئی نہ کوئی کتاب لکھی ہے۔ میں دعویٰ نہیں کرتا۔ کہ میرے سناتک مکمل ہیں۔ میرے پاس کئی سناتکوں کی شکایتیں آتی ہیں۔ لیکن میں نے اس قسم کی کوئی شکایت نہیں سنی۔ کہ کوئی سناتک بدچلن ہے۔ کیا کوئی اور کالج یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ اس کے سناتکوں میں سے سو فی صدی مانس نہیں کھاتے؟ شراب نہیں پیتے۔ حقہ نوشی نہیں کرتے۔ لیکن گوروکل ایک شکشنالیہ ہے۔ جس کی بابت کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کے سو فیصدی سناتک نیک چلن ہیں۔ مانس نہیں کھاتے شراب اور حقہ نہیں پیتے۔ پھر بھی برت دھرم کا پالن ابھی سنبھالنے سکھایا ہے۔ اس کے باوجود بھی کوئی کنوئیں میں ہی گرنا چاہے۔ تو سبھا نے ان کے لئے بھی ضرور ۱۴ برس تک ہی گوروکل میں پڑھانے کی شرط ہٹا کر ان کے لئے راستہ بنا دیا ہے۔ سبھا نے یہ پاس کیا ہے کہ جب تک کوئی گوروکل میں برھمچاری ہے نیم پالن کرتا رہے۔ اس طرح چند سال تک یہاں پڑھا کر سکولوں میں اپنے لڑکوں کو داخل کرا کر ایم اے بنا سکتے ہیں۔ اس لئے جن لوگوں نے لڑکے داخل نہیں کرائے۔ وہ اب کرا دیں۔ یہ میری پہلی اپیل ہے۔

دوسری اپیل روپیہ کے لئے ہے۔ میں سوامی شردھانند جی کے ساتھ برسوں کام کرتا رہا۔ مجھے دھن مانگنا نہ آتا تھا۔ سوامی جی نے کہا۔ رام دیو جی! آپ پانچ ہزار لا دو تو بڑی بات ہوگی۔ ایک سجن نے کہا۔ کہ ان سے یہ کام نہ ہو سکے گا۔ اگر وہ کرا لائیں۔ تو میں ایک سو روپیہ اپنے پاس سے دونگا۔ میں گیا اور پانچ ہزار لے آیا۔ اس دن سے میرا کام مانگنا بھی ہوگیا۔ مجھے ۲۷ سال گوروکل میں کام کرتے ہوئے ہیں۔ اور ۲۷ میں سے ۲۲ سال میرے مانگنے میں ... ہیں۔ اس طرح آپ نے میری

صحت خراب کر دی۔ ڈاکٹر کہتے ہیں ... ہو۔ میں کہتا ہوں۔ میرا دماغ بیمار نہیں ... آتما بیمار نہیں۔ میں شریر کی پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن میں یہ بھی سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے لئے اور بھی کام کرنے ہیں۔ میرے لئے آریہ سماج ہے۔ گوروکل پیچھے۔ کیونکہ آریہ سماج گوروکل کی ماتا ہے۔ اس لئے میں نے درڑھ سنکلپ کر لیا ہے۔ کہ ویدک دھرم کا پرچار یورپ میں ہونا چاہیے۔ اور میرے بالکل ہی ... ہو جائے۔ اس لئے اندر کوئی آدمی ... ہے۔ جو آپ سے مانگے۔ ... ایک بھائی دس روپیہ سالانہ دینا منظور کرے اور پانچ ہزار آدمی ایسے مل جائیں۔ تو سالانہ ... ہزار با آسانی تمام ہو سکتا ہے۔ یہ میری دوسری اپیل ہے۔

تیسری اپیل یہ ہے۔ کہ جو لڑکے جماعت کے ساتھ چل نہیں سکتے۔ پڑھنے میں ان کی ... نہیں۔ لیکن وہ رہنا گوروکل کے واتاورن میں چاہتے ہیں۔ ان کے لئے شلپ ودیالیہ کھولا جائے۔ جس سے کام سیکھ کر وہ ۷۰۔۸۰ روپیہ ماہوار آزادی سے کما سکیں۔ اس کے لئے بھی روپیہ چاہیے۔

یہ تین باتیں آپ پوری کر دیں۔ دا... سے گوروکل کو بھر دو۔ دان میں دس روپیہ کے فارم بھر دو اور (۳) شلپ ودیالیہ کے لئے دھن دو۔ تو اس حالت میں میں جب گوروکل سے الگ ہونگا۔ تو مجھے سنتوش ہوگا۔ کہ آریہ بھائیوں نے مجھے کبھی نراش نہیں کیا۔ بولو ایک بار سب مل کے "ویدک دھرم کی جے"

آریہ سماج اور راج نیتی

گورو کل اُتسو پنڈال میں مہاشہ کرشن جی کا ویاکھیان

دو بہنوں سے ایک آواز میرے کانوں میں آرہی ہے۔ آواز مشرق سے آتی ہے۔ مغرب سے آتی ہے جنوب سے آتی ہے۔ شمال سے آتی ہے بار بار آتی ہے۔ خود دیو سروپ دیانند کا یہ آدرش ہے۔ کہ مہاتما گاندھی نے جو سوشل ریفارم کا کام شروع کیا ہے۔ اس میں آریہ سماج کیا بھاگ لے؟ چند دن ہوئے مجھے ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اس کے دروازے کے باہر میں کھڑا تھا۔ کہ ایک لاری آئی۔ میں نے دور سے آواز آتی سنی۔ لاری میرے پاس آئی اس میں سے پانچ لڑکے نکلے وہ کئی پرکار کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ ان کا ایک نعرہ یہ تھا۔ جیل بھرنے والے۔ تیری سدا ہی جے! اسی آواز کو سن کر میرے کان میں پھر آواز آئی۔ کہ آریہ سماج کا سوتنترتا کے یدھ میں کیا حصہ ہے؟ سمادھ پور اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر مجھے آواز آئی۔ کہ کوئی غزل گا رہا ہے۔ میں اُدھر گیا۔ دیکھا کہ کچھ بھائی ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے پلیٹ فارم پر کھڑے ہیں۔ ان میں سے ایک بھائی گا رہا ہے۔ اور ماتر بھومی کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے۔ کہ اے میرے وطن! میں تیرے لئے کس کس طرح فدا ہو سکتا ہوں۔ مجھے آسمان سے گرا دیا جائے۔ اے میری پیاری بھومی! اس وقت بھی میں تمہارے ہی نغمے گاؤں گا۔

یہ آواز ہے۔ یہ پرشن ہے۔ جس کا اُتر دینے کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں۔ آریہ سماج میں کئی بھائی ہیں جن کا دیانت داری سے وچار ہے کہ اگر اس موقعہ پر آریہ سماج میدان میں نہ کودے تو آریہ سماج کی ضرورت ہی کیا ہے؟ یہ سوال ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ شاید آپ اسے اچھی طرح نہ سمجھیں۔ میں نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کو سامو ہک روپ میں اس کھشتر میں نہ کودنا چاہئے۔ آپ کہیں گے۔ میں جیل سے ڈر کر ایسا کہتا ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ دیانند کا پیرو ہوتے ہوئے کوئی شخص جیل جانے سے ڈرتا ہے۔ تو وہ اپنے گورو کا اپمان کرتا ہے لیکن میں نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے اچھے آدرش کو سامنے رکھتے ہوئے میں آپ سے نویدن کرونگا۔ کہ آریہ سماج کا آدرش اور ہے کیا ہے؟ سنو! ۱۹۲۴ء میں جب کہ سوراجیہ پارٹی اسمبلی میں زوروں پر تھی۔ پنڈت موتی لال نے ایک پریس کو میں کہا۔ کہ اصلاحات کے روپ میں آپ نے ہمارے ساتھ مذاق کیا ہے

ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ ہمارے ساتھ گول میز کانفرنس میں فیصلہ کرو۔ کہ ہندوستان کی آئندہ راجیہ پدھتی کیسی ہوگی؟ اس وقت سر میلکم ہیلی نے کہا۔ کہ سوشل ریفارم سے بہت زیادہ پولیٹیکل سدھار ہو گیا ہے۔ اس کا جواب پنڈت موتی لال نے دیا۔ کہ اس کا کارن یہ ہے کہ گورنمنٹ ہی اسمبلی باتوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ وہ مجلسی طور پر ہمیں اُنت دیکھے کیونکہ مجلسی طور پر اُنت ہو کر وہ سمجھتی ہے۔ کہ ہم زیادہ خطرناک ہو جائیں گے۔ آپ دنیا کا اتہاس اگر پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ پولیٹیکل اُنتی آسانی سے کبھی نہیں ہوئی پہلے سوشل سدھار ہوا۔ پھر مذہبی سدھار ہوا۔ اور پھر کہیں جا کر پولیٹیکل سدھار ہوا۔ مرہٹہ پاور جب اٹھی۔ اس نے مغل سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔ ایسا وقت آیا۔ کہ اگر انگریز نہ آتے تو مغل حکومت کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ اور ہندو طاقت قائم ہو چکی تھی۔ مرہٹہ حکومت کا قائم کرنے والا سیواجی تھا۔ لیکن سیواجی کا پیدا کرنے والا کون تھا؟ RISE OF MARHATA POWER میں جسٹس راناڈے لکھتے ہیں۔ کہ اس کے جنم سے پہلے مہاراشٹر کے اندر ایسے سدھارک ہوئے۔ جنہوں نے ایکتا کا مہان دیش کے سامنے رکھا۔ جنہوں نے قوم میں وہ شکتی پیدا کر دی جس سے قومیں اٹھتی ہیں۔ آپ نے مشہور مرہٹہ سدھارک تکارام کی کتھا کے بعد ایک اور سدھارک کا ذکر کیا۔ جو بھائی ... سے پوچھتا ہے تم کہتے ہو۔ کہ میں مندر کے اندر نہیں جا سکتا۔ کیا تم نہ سمجھتے ہو۔ کہ پرماتما کا سورج تمہارے لئے ہے۔ میرے لئے نہیں۔ ہوا تمہارے لئے ہے۔ میرے لئے نہیں۔ ان خیالات کا اثر کیا ہوا؟ سیواجی پیدا ہوئے۔ سیواجی کو پیدا کرنے والی دو ہستیاں تھیں۔ ایک جی جی بائی اس کی ماتا۔ اور دوسرے سمرتھ رام داس اس کے گورو۔ سیواجی کی جیونی کے کئی واقعات بتانے کے بعد آپ نے کہا۔ کہ میں نے یہ واقعات اس لئے بتائے ہیں۔ کہ وہ سادھن جن سے قومیں اٹھتی ہیں۔ وہ کیول پولیٹیکل ریفارم نہیں۔ اس سے پہلے سوشل ریفارم ہونی چاہئے۔ وہ پولیٹیکل ریفارم کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ رائل کمیشن سے پہلے یہاں مس میو آئی۔ مس میو نے مدر انڈیا میں لکھا۔ کہ ہندو لوگ کہتے ہیں ہمیں سوراجیہ ملے

لیکن وہ کس منہ سے سوراجیہ مانگتے ہیں۔ جبکہ وہ اپنی دیویوں کا ستکار نہیں کر سکتے۔ اور جبکہ کروڑہا اچھوتوں کا اُدھار نہیں کر سکتے؟ یہ سوال اس نے کیوں پوچھا؟ اس لئے کہ سوشل ریفارم بنیاد ہے پولیٹیکل ریفارم کی۔ مس میو نے ہندوؤں کے خلاف لکھا۔ لیکن آریہ سماج کے متعلق اپنی کتاب میں ایک لفظ نہیں لکھا۔ رامسے میکڈانلڈ ہندوستان میں آئے۔ انہوں نے کتاب لکھی۔ اور آریہ سماج کو دو باب دیئے۔ چرول صاحب نے بھی اپنی کتاب میں آریہ سماج کو ایک باب دیا۔ سب نے آریہ سماج کا ذکر کیا۔ لیکن کیا کارن ہے۔ کہ مس میو نے آریہ سماج کا ذکر نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اگر وہ آریہ سماج کا ذکر کرتی۔ تو اسے اس سوال کا جواب مل جاتا۔ کہ جس کی بنا پر اس نے اپنی پستک میں سوراجیہ کی مخالفت کی۔

رشی دیانند کے پرادربھاؤ سے پہلے استریوں کی کیا حالت تھی؟ آریہ سماج کے بعد استریوں کی کیا حالت ہو گئی؟ یہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مہاتما گاندھی کی بدولت استریوں میں بہت جاگرتی ہے لیکن مہاتما گاندھی یہ جاگرتی پیدا نہ کر سکتے۔ اگر رشی دیانند نے میدان نہ بنا دیا ہوتا۔ مس میو کے جواب میں پولیٹیکل لیڈروں نے کہا۔ کہ آریہ سماج کو دیکھو شاستروں کو دیکھو استریوں کا کتنا مان بتایا ہے دوسری بات مس میو نے اچھوتوں کی اٹھائی۔ اس کے متعلق مجھے کہنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ کہ مہاتما گاندھی دھنیہ ہیں لیکن اس سے بڑھ کر دھنیہ ہیں رشی دیانند۔ جنہوں نے بتایا۔ کہ اچھوتوں کو اچھوت مت سمجھو انہیں اپنا بھائی سمجھو۔ اس ویدی پر کھڑے ہوئے مجھے وہ واقعہ یاد آیا ہے جبکہ سورگیہ مہاتما منشی رام نے جالندھر میں سب سے پہلے اچھوت اُدھار کا کام کیا۔ میرا مطلب سوامی شردھانند سے ہے۔ کہ مہاتما منشی رام اور لالہ دیوراج اپنے سروں پر برتن اٹھا کر اچھوتوں کے گھر پانی پہنچاتے۔ روپڑ میں رہتیوں کو شدھ کیا گیا۔ آریوں کا پانی تک بند کر دیا گیا۔ انہیں نہر سے پانی لا کر پینا پڑتا۔ لالہ سومناتھ کی ماتا بیمار ہو گئی۔ ڈاکٹر نے کہا نہر کا پانی پلانا بند کر دو۔ لیکن کنوؤں کا پانی بند تھا۔ لالہ سومناتھ نے برادری سے کہا۔ کہ میری ماتا کے لئے کنوئیں کا پانی لے لینے دو۔ جواب ملا۔ معافی مانگ کر پانی لے سکتے ہو۔ سومناتھ جی نے ماتا سے یہ قصہ بیان کر دیا۔ ماتا نے کہا بیٹا میری عمر ہو چکی ہے میں نہیں چاہتی۔ کہ میرا بیٹا میری خاطر دھرم سے پتت ہو۔ اس لئے معافی نہ مانگو۔

ان مشکلات سے گزرتے ہوئے آریہ سماج نے اچھوت اُدھار کا میدان صاف کر دیا۔ آج میں بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ اچھوتوں کا اُدھار ہو سکتا ہے تو آریہ سماج سے ہو سکتا ہے کانگریس نے اچھوت اُدھار کا نشچے کیا

اچھا کیا۔ لیکن کانگریس اچھوت اُدھار نہ کر سکی۔ کوکناڈا کانگریس کے صدر مولانا محمد علی تھے کانگریس کی ویدی سے کہا۔ کہ ہندو مسلم اختلاف کو مٹانے کے لئے اچھوتوں کو بانٹ لیا جائے۔ جس وقت یہ تجویز آئی۔ ایک تہلکہ مچ گیا اور ہندوؤں نے کہا۔ کہ اگر تین کروڑ اچھوتوں کی قیمت پر ہمیں سوراجیہ ملتا ہے تو ہمیں بھی منظور نہیں۔ مہاتما جی اس وقت جیل میں تھے۔ جب وہ جیل سے واپس آئے۔ لوگوں نے ساری گھٹنا انہیں سنائی اس کا پرینام کیا ہوا؟ مہاتما جی نے مولانا محمد علی سے پوچھا تو مولانا نے کہا۔ کہ سر آغا خان نے مجھے کہا تھا۔ تین کروڑ اچھوت لے لو۔ تو میں ان کے لئے ایک کروڑ روپیہ دونگا۔ نتیجہ کیا ہوا۔ کہ مہاتما گاندھی نے پھر کبھی نہیں کہا۔ کہ اچھوت اُدھار کا کام ہندوؤں کے بغیر کسی اور کا کام ہے۔ ہندوؤں میں آریہ سماجی ہیں۔ اور سناتن دھرمی ہیں۔ سناتن دھرمی اچھوت اُدھار کیا کریں گے۔ مالوی جی دکن گئے اچھوتوں کو اپدیش کیا۔ ایک بڈھا اچھوت اٹھ کھڑا ہوا کہا۔ آپ کا اپدیش سنا۔ ہم آپ کی ہمدردی کے لئے شکر گزار ہیں۔ میرا نویدن ہے۔ کیا آپ اپنی ہمدردی کا عملی ثبوت بھی دینے کو تیار ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ ہماری برادری کے سہ بھوج میں شامل ہوں۔ مالوی جی تو غیر مالوی کے ہاتھ کا کھانا کو تیار نہیں۔ وہ اچھوت کے ہاتھ کا کیا کھاتے بڈھے نے کہا۔ ہم آپ کے احسان مند ہیں لیکن ہمارا اُدھار نہ مالوی کر سکتا ہے۔ نہ سناتن دھرم سبھا کر سکتی ہے۔ ہمارا اُدھار اگر کر سکتا ہے۔ تو سوامی دیانند کر سکتا ہے۔ اور آریہ سماج کر سکتا ہے۔ سوامی شردھانند آئے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بیٹھ کر سہ بھوج کیا۔ ہمارے دل سے آواز اٹھی۔ رشی دیانند! اُدھار کرنے والا اچھوتوں کا کوئی ہے۔ تو تو ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اچھوتوں کے سوال کا حل ہوگا۔ تو آریہ سماج کے ذریعہ ہوگا۔ میں نے اس لئے کہا کہ جب تک سوشل سدھار نہ ہوگا۔ سیاسی سدھار نہیں ہو سکتا۔ رشی دیانند کے جیون میں ایک واقعہ ہے۔ رشی کے پاس ایک بھگت آئے۔ کہا یہ تو انگریزی راج ہے۔ دھرم پرچار کی آزادی ہے۔ اگر آپ مسلمان بادشاہوں کے وقت میں ہوتے تو آپ کیا کرتے۔ رشی دیانند نے کہا۔ کہ اگر مغل بادشاہ پرچار نہ کرنے دیتے۔ تو ہم بھی کسی جگہ راجہ کی پیٹھ ٹھونک دیتے۔ اگر آریہ سماج برہمن کی شکتی میں ہے۔ تو اس کا یہ کام نہیں کہ خود میدان میں کودے۔ اس کا کام ہے کھشتری تیار کرے۔ جو اس یدھ میں کود پڑیں۔ آریہ سماج کی تعلیم کے ذریعہ لوگوں کو معلوم ہوگا۔ کہ ان کے ادھیکار کیا ہیں۔ وہ ادھیکار مانگیں گے۔ ادھیکار مانگنے کے طریقے رشی نے بتا دیئے۔ مہاتما گاندھی

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ کالم ...)

پاریم کی مہما

آچاریہ دیو شرما جی کا ویاکھیان

ماتاؤ ـ بہنو اور بھائیو!

وید کا منتر ہے ـ جس میں پرشن کیا گیا ہے ـ کہ یہ ہوا ہمیشہ کیوں چلتی رہتی ہے ـ ٹھہر کیوں نہیں جاتی ـ یہ ہمارا من ہر گھڑی کیوں کچھ نہ کچھ کرتا رہتا ہے ؟ خاموش کیوں نہیں ہو جاتا ـ اور یہ [illegible] پرماتما کی ساری سرشٹی کیوں حرکتیں کرتی رہتی ہے ؟ حرکت بند کیوں نہیں کر دیتی ؟ کون سی چیز ہے جسے حاصل کرنے کے لئے منش کا ہر ایک لمحہ جو گزرتا ہے ـ ان پرشنوں کا جواب آپ اپنے من سے پوچھیں ـ اس کا وید کے شبدوں میں کیے رشیوں کا جواب میں بھی آپ کی بھینٹ کرتا ہوں ـ دوسرے الفاظ میں اس سوال کو ان الفاظ میں رکھا جا سکتا ہے کہ ہر ایک منش کے اندر پریم کی جو شکتی ہے ـ وہ پرماتما نے کیوں رکھی ہے ؟ وہ شکتی کس سے پریم کر کے سپھل ہوگی ـ جس کے اندر پریم بالکل نہ ہو ایسا کوئی آدمی نہیں ـ وہ منش جو دن رات ہنسا کرتا ہے جو چور اور لٹیرا انسان ہر لوگوں کو لوٹتا رہتا ہے ـ وہ بھی گھر میں بال بچوں کو پیار کرتا ہے ـ لیکن پربھو نے یہ پریم کیوں ہمارے دلوں میں رکھا ہے اس کا جواب آپ اپنے دلوں میں وچاریں ـ آپ دیکھیں کہ ہم کس سے پریم کرتے ہیں ـ ایسے منش ہیں کہ جن کو دھن سے پریم ہے ـ ایسا پریم کہ دھن کی خاطر انہوں نے بھائیوں کو مار ڈالا ـ ہزاروں آدمی ہیں جو دھن کے لئے نہ جانے کتنے پاپ کرتے ہیں ـ کئی لوگ ایسے ہیں ـ جو دس بیس روپیوں میں اپنے [illegible] کو بیچ دیتے ہیں ـ اسی طرح ایسے آدمی ہیں جن کو من سے پریم ہے ـ انہیں کہیں سے مان ملے ـ تو اس کے لئے روپیہ برباد کر دیں گے ـ جھوٹ بولیں گے ـ [illegible] چلیں گے ـ اسی طرح سے کسی کو اپنے رشتہ داروں سے پریم ہے ـ کسی کو اپنے [illegible] سے پریم ہے ـ کسی کو [illegible] پریم ہے کہ [illegible] کھانے پینے کا پریم ہے ـ کوئی [illegible] جن کا پریم کرنے والا کوئی نہیں ـ لیکن [illegible] نے کس لئے ہمارے اندر رکھا ہے ؟

[illegible] سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں ـ [illegible] کہ پریم کس کے لئے [illegible] نہیں ـ وہ پرماتما ہی [illegible] دھن سے پریم ہے [illegible] کا دھن نشٹ ہو جاتا ہے [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] چیز دھن [illegible] ہے ـ پرماتما سکھاتا [illegible] چیز بال بچے بھی نہیں [illegible] جاتا ہے ـ لیکن یہ

اندھ شکتی نہیں ـ کہ میں آپ سے ان چیزوں سے پریم کرنا چھڑا سکوں ـ پر پھر بھی میں یہاں یہ اپنا ویاکھیان ختم کرنا نہیں چاہتا ـ میں چاہتا ہوں ـ کہ آپ کو کچھ دوسرا انشا [illegible] ہمارے ہی بھائی ہیں ـ جو کن چیزوں سے پریم کرتے ہیں ـ آپ ذرا دھیان دے سکیں ـ بھومی ماتا کو آزاد کرانے والے ایک نوجوان کو پھانسی کی سزا ہوتی ہے ـ آپ کو معلوم ہے ـ کہ مجھے [illegible] کے بعد پھانسی ہونی ہے ـ اس نوجوان کو پھانسی سے پہلے تولا گیا ـ تو معلوم ہوا کہ اس کا وزن [illegible] بڑھ گیا تھا ـ آپ وچار کریں ـ کہ اگر آپ میں سے کسی کو پھانسی کی سزا ہو ـ تو بتائیے آپ کی کیا حالت ہوگی اس کا کسی ایسی چیز کے ساتھ پریم تھا ـ جس کے سامنے دیش پریم کوئی چیز نہ تھا ؟

مہاتما گاندھی کہتے ہیں ـ کہ میں ستیہ کے لئے ہمالیہ سے کود سکتا ہوں ـ آپ سوچیں کہ کوئی چیز ہے ـ جس کے لئے آپ ہمالیہ سے کودنے کے لئے تیار ہیں ؟

اگر آپ چاہتے ہیں ـ کہ آپ پریمی بنیں ـ تو پریم نر دیکار پر ٹکتا ہے ـ یہ قیمت میں پیار ہوتا ہے یہ سر دینے سے ہی ملتا ہے ـ بس پریم کی آپ کو چاہ ہے ـ تو سر دے کر حاصل کریں ؟

آپ یہاں سے یوں ہی نہ چلے جائیں ـ وہاں [illegible] وچار کریں ـ کہ آپ کے لئے کوئی چیز ہے جس کے لئے آپ دیوار میں چنے جانے پر خوشی سے تیار ہوں ـ آپ کا وزن بڑھ جائے ـ اور جس کے لئے نہ کرنے کو آپ گھاٹے کا سودا سمجھیں ؟

اس سمے دیش کے لئے جو لوگ بلیدان ہو رہے ہیں ـ وہ پاگل نہیں ہیں ـ لیکن ان کو کسی چیز سے پریم ہے ـ وہ اس پریم کو پا کر اس سنسار سے الگ ہو گئے ہیں ـ کئی رشی ہیں ـ کہ کسی ستیہ کو جاننے کے لئے لوگوں نے پران دے دئیے ـ اسی طرح سے میں آپ کو بتا سکتا ہوں ـ ہر ایک آریہ سماجی جانتا ہے ـ کہ رشی دیانند جب اپنے پران [illegible] کے لئے ـ اس پران [illegible] ایسی آدمی تھی ـ کہ آپ ناستک گرودت انہیں مرتے دیکھ کر آستک ہو گیا ـ پنڈت گرودت نے [illegible] ـ کہ جس سمے مہرشی دیانند اپنے [illegible] چھوڑ رہے تھے ـ اور انہوں نے کہا کہ دروازہ [illegible] کھول دو ـ اس سمے وہ خاموش سامنے کھڑے تھے ـ انہوں نے جو دیکھا اسے انہوں نے اس طرح ورنن کیا ہے ـ کہ اس سمے ان کی ایسی ادوستھا تھی ـ کہ جس طرح کسی شخص کو ایک بہت پیاری [illegible] سے ملنا ہے ـ وہ انتظار میں تھے ـ لیکن

ایک ہم ہیں ـ کہ روتے ہوئے مرتے ہیں ؟

مہاتما گاندھی سے ایک آدمی نے پوچھا تھا کہ آپ جو ہزاروں آدمیوں کو قید کروا رہے ہیں اس کا پاپ آپ کے سر لگے گا ـ اس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا ـ میں کسی کو جیل نہیں بھجوا رہا ـ وہ اس لئے جاتے ہیں ـ کہ انہیں جیل جانے میں مزا آتا ہے ـ میں یہ چاہتا ہوں ـ کہ آپ سوچیں ـ کہ آپ کا کن چیزوں سے پریم ہے ـ اور صبح شام پرماتما سے پرارتھنا کریں ـ کہ آپ کو پریم ملے ـ پرماتما کا پریم اور پرماتما کیا ہے ؟ اسے پورن روپ سے کوئی بتا نہیں سکتا ـ اتنا کہا جا سکتا ہے ـ کہ وہ ایک نتیہ وستو ہے ـ اگر ہم ستیہ سے پریم کرتے ہیں ـ تو ہم پرماتما سے پریم کرتے ہیں ـ دیش سے پریم کرنا بھی ستیہ سے پریم کرنا ہے ـ اسلئے سب سے پہلے دیش کے ساتھ پریم ہو ـ پھر ستیہ سے پریم ہو ـ دھرم سے پریم ہو ـ یہ ترت چیز ہے جس کے لئے ہزاروں لوگ بلیدان ہو گئے ـ میں نے کہا تھا ـ من کیوں ہمیشہ سوچتا رہتا ہے ـ وید کا شبد ہے ـ ہر انسان ہر سمے جو حرکات کر رہے ہیں ـ وہ ستیہ سے پریم کی تلاش کے لئے ہیں ؟

پربھو کی بھگتی کو پانا ہی پریم ہے ـ اس لئے اپنے پریم کو ایک ستیہ برتن میں جمع کرو ـ تو آپ کو پچھتانا نہیں پڑے گا ـ ہماری سب حرکتیں اسی لئے ہیں ـ جیسا کہ گیتا میں کہا ہے ـ اصل حالت میں سب اندریاں بند ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ من ہی نہیں ـ بدھی کی بھی چیشٹا نہیں رہتی ـ وہ سمادھی کی اوستھا ہے ـ اس میں ہماری حرکتیں بند ہو جاتی ہیں ـ ہماری حرکتوں کا دیکھنے والا یہی ہے ـ اس اوستھا کو پانے سے ہماری حرکتیں بند ہو جائیں گی ـ یہ اس ہو سکتی ہے جب ہم پربھو کو پا کر شانت ہو جائیں گے ؟

بٹھیرو کا ویر میلہ ـ شہید ویر ہرم مہاشہ رام چندر کی یادگار میں بٹھیرو کا ویر میلہ ۳۔۴ اپریل کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سرپرستی میں جھیل سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر برلب نہر آریہ سماج میں منایا جائے گا ـ اس میں [illegible] ہوگا ـ مزید برآں [illegible] ہوگا ـ کھیلیں ہوں گی [illegible] ہوں گے ـ گھریلو دستکاریوں کی نمائش ہوگی ـ گاؤں کی صفائی کے نمونے رکھے جائیں گے ـ بازار لگے گا ـ بچوں کی نمائش ہوگی ـ اپدیش ہوں گے ـ بھجن ہوں گے ـ دنگل ہوگا ـ یاتریوں کی رہائش کا معقول انتظام ہوگا ـ آٹے اور جنگل میں منگل کا لطف اٹھائیے ـ
(منتری رام [illegible] پرچار)

(بقیہ صفحہ ۱۳)

آریہ سماج اور راج [illegible]

سو وہ یہ مانگ رہے ہیں ـ وہ کہتے ہیں ـ [illegible] رام راجیہ چاہتا ہوں ـ لیکن رشی [illegible] راجیہ میں کتنی خوبیاں کیوں نہ ہوں [illegible] راجیہ کے برابر نہیں ہو سکتا ـ رشی دیانند [illegible] سوراجیہ کی تعریف کر دی ـ وہ آپ کس [illegible] کہتے ہیں ـ سوراجیہ سے [illegible] ہونا چاہئے اور آکھنڈ ہونا چاہئے ـ [illegible] کہاں تک جہاں تک اصول کا سوال ہے ـ [illegible] دیانند نے ہمیں بتا دیا ـ اب کرنا [illegible] کھشتری تیار کرو ـ آریہ سماج کو کام [illegible] رشی دیانند نے ہمارے [illegible] نکلا ہے ـ [illegible] میں میں آپ سے [illegible] نویدن کرنا چاہتا ہوں ؟

کہا جاتا ہے ـ کہ آریہ سماجی کس طرح [illegible] میں سیوا کریں ـ اسی طرح جس طرح پنڈت [illegible] شردھانند نے آپ کو بتایا ـ کہ پریم [illegible] کے اندر وہ شکتی ہے ـ جس کا کوئی [illegible] نہیں کر سکتا ؟

آپ نے کاکوری کیس کے [illegible] ذکر کر کے بتایا ـ کہ کس طرح اس نے اشفاق کو پریم سے آریہ سماج کی طرف کھینچا ـ جو [illegible] جہاں پورے فساد میں آریہ سماج [illegible] سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو گیا ـ جبکہ مسلمان [illegible] کے لئے آئے ـ اشفاق اللہ نے کہا ـ [illegible] میری جان میں جان ہے ـ کوئی شخص [illegible] نہیں کر سکتا ـ اشفاق اللہ کو ایک بار [illegible] ہو گیا ـ وہ ہذیان میں رام رام پکارتا تھا ـ [illegible] سوچتے ہیں ـ کہ ہمارا لڑکا کافر ہو گیا [illegible] میں رام پرشاد آتے ہیں ـ اشفاق اللہ [illegible] بڑے [illegible] ہو کر کہا رام ! [illegible] آ گئے ؟

جو کہتے ہیں ـ کہ آریہ سماجیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایسی خلیج ہے ـ جو پاٹی نہیں جا [illegible] وہ دیکھیں کس طرح رام پرشاد کے پریم [illegible] اشفاق اللہ کو کھینچنے کا کام کیا ؟

نوجوانو! اگر آپ اپنے دیش کو سوتنتر [illegible] چاہتے ہیں ـ تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے ـ جو [illegible] دیانند نے آپ کے سامنے رکھا ہے ـ آریہ سماج کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار [illegible] ـ جس طرح مہاتما گاندھی کے شبد [illegible] کی شکشا پر کرتے کرتے رہیں ـ دیش [illegible] چاہتے ہو ـ تو بھی آریہ سماج کے ذریعہ [illegible] میرا انتم نویدن ہے ـ کہ اگر آپ [illegible] دیانند کے ذریعہ ہی ہمارا راستہ [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] آپ کس بات کی فکر میں ہیں ـ [illegible]

[illegible] ہو سکتا ہے اس کے [illegible]

ودیارتھی جیون کا آدرش

گوروکل اتسو میں ویاکھیان پنڈت پریہ ورت ویدواچسپتی

پریہ سجنو! ورڈس ورتھ نے ایک کوتا لکھی ہے۔ اُس میں بتایا ہے۔ CHILD IS THE FATHER OF THE MAN بچہ منش کا باپ ہوتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ آج ننھے ننھے بالک جو ماتاؤں کے گود میں پڑے کھیلا کرتے ہیں کل جاتی کے لیڈر بن جائیں گے۔ جو ابودھ بالک بھٹکتے سمے آئے گا۔ کہ وہ جاتی کی ناؤ کو پار لے جانے والے بنیں گے۔ جب یہ اوستھا ہے۔ کہ آج کے بچوں نے کل کی جاتی کے کرن دھار بننا ہے۔ تو اہم سمسیہ جو کرن دھار ہیں۔ اُن کا کرتویہ ہو جاتا ہے کہ وہ دیکھیں کہ آج کے بچوں کے لئے جو کل کے باپ بننے والے ہیں۔ کون سا اُتم طریقہ ہو سکتا ہے۔ کہ جس سے وہ جیسے بننے ہیں۔ ویسے بنیں ؛

آج تعلیم کے ماہران کے سامنے ایک سوال ہے۔ کہ جاتی کے بچوں کو اُتم پرکار کی شکشا کیسے دی جائے؟ اور دوسرا یہ کہ ہم اعلیٰ تعلیم کو سنسار کے زیادہ سے زیادہ بچوں تک کیسے پھیلا سکتے ہیں؟ یہ سوال تعلیم کے بارے میں برابر تنگ کرتے رہتے ہیں میں وید کے آدھار پر بتا سکتا ہوں۔ کہ ہم ان سوالوں کا کس پرکار جواب دے سکتے ہیں۔ پر میں آج پہلے سوال پر ہی بولوں گا ؛

ویدک ساہتیہ میں ودیارتھی جیون کے لئے برہمچریہ کال کا شبد استعمال میں آیا ہے۔ شاستر میں آیا ہے کہ جو چاروں وید پڑھ کر تینوں کا برہمچریہ پالن کر لیتا ہے۔ وہ برش اور گام دھینو بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ تم اس کی سیکھ پہنچ جاؤ۔ اور اس کو عملی جیون میں بھی گھٹاؤ ؛

برہمچریہ شبد 'برہم' اور 'چر' دو شبدوں سے بنا ہے۔ 'برہم' تین ارتھوں میں آتا ہے۔ ایک پرماتما کو برہم کہتے ہیں۔ (۲) وشو برہمانڈ کو برہم کہتے ہیں (۳) منش کے اندر ویریہ شکتی کو برہم کہا جاتا ہے اور برہمچاری وہ ہے۔ جو برہم کو اپنے اندر دھارن کرتا ہے۔ برہم سنسار کے اس سارے گیان دھیان کو جاننے کے بعد برہمچاری وہ ہے۔ جو ویریہ کو اپنے جسم کے باہر کی اوستھا میں بھی نہیں جانے دیتا۔ آپ سارے سنسار کے دوسرے ساہتیوں کو دیکھ جائیں۔ آپ کو کوئی ایک شبد ایسا نہیں ملیگا۔ جو ودیارتھی کے کرتویہ کو بتلانے والا ہو۔

آج مختلف پرکار کے آوشکاروں میں دنیا نے یہاں تک ترقی کی ہے۔ کہ دانتوں کے نیچے انگلی دبانی پڑتی ہے۔ سائنس کے میدان میں منش اتنا بڑھ گیا ہے۔ لیکن اس کا پرنام کیا ہے؟ کیا شانتی ہے؟ بالکل نہیں۔ ہمارے ہاں ادھیاتمک گیان حاصل کرنا بھی ودیارتھی کے لئے لازمی ہے اُسے یہ دیکھنا ہے۔ کہ منش شکتی کے اوپر ایک اور شکتی ہے۔ اور وہ ہماری ماتاؤں کی ماتا اور پتاؤں کا پتا ہے۔ تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک مہان شکتی کے پتر ہونے سے دنیا کے تمام منش ہمارے بہن اور بھائی ہیں۔ لیکن آج کا ودیارتھی اپنے پڑوسی کو بھی بھائی سمجھنے پر تیار نہیں۔ وہ اپنے پڑوسی کو بھی دبانے کے لئے اگر اس کا بس چلے تیار ہے۔ آج جاتیاں اپنی سائنس دانی کو اس لئے استعمال کر رہی ہیں۔ کہ وہ ہی سنسار میں جئیں۔ کسی اور کو جینے کا ادھیکار نہ رہے۔ وہ دوسری جاتیوں کو مٹانے کے لئے خطرناک سے خطرناک چیزیں تیار کر رہی ہیں۔ غرضیکہ آج سائنس دنیا کی جاتیوں کو تباہ کرنے کے لئے استعمال کی جا رہی ہے۔ آج کی سبھیتا کس طرح پھیلائی جاتی ہے۔ جہاں اسے پھیلانا ہو پہلے بائبل وہاں جاتی ہے۔ اس کے بعد بینک اور بیماریوں کے کیڑے بھیجے جاتے ہیں۔ ودیارتھی جیون کا آدرش یہ تھا۔ کہ سارے منش سماج کو اپنا بھائی بہن سمجھنا۔ اور اُن کے دکھ درد کو دور کرنے کا پریتن کرنا۔ وہ نہیں ہو رہا۔ آج ایک جاتی دوسری جاتیوں کو ہڑپ کرنے کے لئے تیار ہے۔ سرمایہ دار اور مزدور کے جھگڑے جاتیوں کے اندر بھی چل رہے ہیں۔ تیسری بات وید نے یہ بتائی کہ پرش کم از کم ۲۵ سال اور استری ۱۶ سال تک کی عمر تک اپنے ویریہ کو سوپن میں بھی باہر نہ نکلنے دے۔ آج کی جو اوستھا ہے۔ اس کا نمونہ آپ کالجوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ ودیارتھیوں کا پروفیسروں کے ساتھ چھ گھنٹوں کی پڑھائی کا تعلق ہے۔ اس کے بعد ودیارتھی کیا کرتا ہے؟ اس کی نہ کالج کو پرواہ ہے نہ محکمہ تعلیم کو۔ نہ یونیورسٹی کو۔ اس آدرش کے نہ رہنے سے ہماری کس طرح درگتی ہو رہی ہے؟ اس پر زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ وید کہتا ہے۔ کہ تم سچ مچ آج کے بچوں کو کل کا باپ بنانا چاہتے ہو۔ تو تمہیں خیال رکھنا ہوگا۔ کہ تم ان بچوں کو کس قسم کے دایرہ منڈل میں رکھتے ہو۔ اگر انہیں تم نے آدرش سنتان بنانا ہے۔ تو پیدا کرنے کے خیال سے بھی پہلے تیاری میں لگنا ہوگا۔ اتھروید کے اندر ایک برہمچریہ سوکت بھی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ لڑکے لڑکیوں کو کیسے وِدوانوں میں شکشا دینی چاہئے۔ آغاز اس سے ہوتا ہے۔ کہ گوروکل میں جانے سے پہلے ماتا پتا کا کرتویہ ہے۔ کہ بچوں کے اندر ایسے بھاؤ بھر دیں کہ ۷-۸ سال کی عمر تک بچے سمجھ جائیں کہ ہمارے جیون کا لکش کیا ہے؟ اور اسے کس طرح پانا ہے۔ اور بچے ہنستے ہنستے گوروکل جانے کے لئے تیار رہیں۔ لیکن آج یہ اوستھا نہیں۔ بچے کو سکول بھیجا ہوتا ہے۔ تو وہ روتا پیٹتا جاتا ہے۔ شام کو واپس آتا ہے۔ باپ پوچھتا ہے۔ آج کیا پڑھا؟ بچہ کہتا ہے۔ میں نے خوب پڑھا۔ لیکن اگلے دن سکول سے شکایت آتی ہے۔ کہ لڑکا سکول نہیں آیا۔ یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ ہم نے بچوں کے اندر شکشا کے لئے پریم پیدا نہیں کیا۔ وہ روتے تعلیم کے لئے جاتے ہیں ؛

اس کے بعد گوروکل کی باری آتی ہے۔ وید نے کہا ہے۔ کہ بچے کو سچے ارتھوں میں منش بنانا ہو۔ تو اُسے گورو کے حوالہ کردو۔ گورو اُسے خالی مکانوں کے اندر ہی نہیں رکھ چھوڑتا۔ وہ اُسے اپنے پیٹ کے اندر رکھ لیتا ہے۔ جب بچہ ماتا کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ ماتا کی اس کے پرتی یہ بھاؤنا ہوتی ہے۔ کہ ماں بچے کا ابھی سمبندھ ہے۔ ماتا کے سانس سے بچہ سانس لیتا ہے۔ اس کے دوران خون سے اس کا جیون ہے۔ اس پرکار سے یہ سمبندھ ایسا ہوتا ہے۔ کہ جو ماتا ہے وہی بچہ ہے۔ ماتا کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ ساری کی ساری تکالیف برداشت کر کے بھی اُسے اُتم سنتان بناؤں۔ پھر اس اوستھا میں بچہ پر باہر کی کسی بات کا پربھاؤ نہیں پڑ سکتا۔ پڑ سکتا ہے۔ تو صرف ماتا کے وچاروں کا۔ وید نے کہا ہے۔ کہ آچاریہ بچے کو اپنے پیٹ میں رکھ لیتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گورو اُسے اچھا منش بنانے کے لئے اسی طرح کشٹ اٹھانے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ جس طرح ماتا گربھ میں بچے کے ہونے سے اٹھانے کو تیار رہتی ہے۔ پھر اس گوروکل میں آچاریہ کے بغیر باہر کے پربھاؤ اس پر اثر نہ کر سکیں گے۔ کب تک گربھ میں رکھیگا۔ جواب ہے۔ تین رات تک رکھیگا۔ رات اندھکار کی پہلی نشانی ہے۔ اندھکار تین قسم کے ہیں ودیارتھی جیون کا آدرش ان تین اندھیروں سے باہر ہونا ہے۔ جب تک تین پرکار کے اندھیرے دور نہیں ہو جاتے۔ گورو بالک کو گوروکل سے باہر نہیں جانے دیگا ؛

گورو کا جو کرتویہ ہے۔ وہ تو کہہ دیا۔ اس کے بعد وید بتاتا ہے۔ کہ آچاریہ چار باتیں اپنے ودیارتھی کو بتا دے۔ اُس کو سمجھا دے کہ بالک تو پرتی دن ہون کرنا۔ لکڑی کی سمدھائیں ہون کی آگ میں ڈالتے رہنا۔ یہ تو ہوا ایک ہون۔ ایک اور ہون بھی تمہیں کرتے رہنا ہوگا۔ وہ اگنی ہے۔ گیان کی اگنی۔ گیان کو پراپت کرنے کی پیاس اس اگنی کو کبھی بجھنے نہ دینا۔ دھرم کی تمام چیزوں کا گیان پراپت کرنا۔ انترکش کی تمام چیزوں کا گیان پراپت کرنا۔ اسی طرح پرتھوی سے کا گیان پراپت کرنے میں لگے رہنا۔ آوارہ گردی میں کبھی سمے نہ کھونا۔ جو ایسا کرتے ہیں۔ وہ جہاں لائق بن کے نہیں نکلتے۔ وہاں وہ برہمچریہ کی پوترتا کو قائم رکھنے میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ دوسری بات کیا؟ کہ گرو کہتا ہے۔ تو یہاں آیا ہے۔ تجھے ایک بات سیکھنی ہے۔ کہ میکھلا جو تمہیں باندھی جاتی ہے۔ اس کا مطلب سمجھنا کہ تم کس کر اپنے آدرش کو حاصل کرنے میں لگ جاؤ۔ کبھی سستی آلس ڈھیلا پن تمہارے پاس نہ پھٹکنے پائے۔ ہمیشہ چست و چالاک رہنا۔ ایسے ہی ودیارتھی اپنی پوترتا کو قائم رکھنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تیسری بات یہ بتائی۔ کہ ہر روز شارِیرک شرم (ورزش) ضرور کر لینا۔ تاکہ جو تھکاوٹ پڑھنے لکھنے سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ دور ہو جائے۔ جو ودیارتھی ورزش نہیں کرتے۔ اُن کا برہمچاری رہ سکنا اسمبھو ہے۔ طاقت ور ہی برہمچاری رہ سکتا ہے کمزور نہیں ؛

چوتھی بات یہ بتائی۔ کہ تم اپنا ودیارتھی جیون تپسوی کا سادہ سے بن کا۔ اور کشٹ برداشت کرنے کا بنانا۔ اس جیون کا جھٹ یہ پرنام ہوتا ہے۔ کہ ہمیں اگلے جیون کے لئے مدد ملتی ہے وہاں ودیارتھی جیون میں سکھی رہتے ہیں۔ ودیارتھیوں کے جیون کی پرورتی پیدا ہوتی ہے۔ ان کے اندر نزاکت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ مشکلوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ذرا سی ترغیب پر عیشوں کی کمائی میں بھری بازار ہو جاتی ہے۔ پھر جس ودیارتھی کو عیش و عشرت کا جیون گذارنے کی عادت ہوتی ہے۔ وہ دوسرے جیون میں جانے پر جب صرف پچاس روپیہ آمدنی ہوتی ہے۔ اس پر پریوار کا بوجھ بھی سر پر پڑتا ہے۔ تو وہ جیون سے بیزار ہو جاتا ہے۔ جو ودیارتھی پہلے ہی کشٹ کا جیون وتیت کرتا رہا ہے اسے کشٹ کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اسی لئے وید نے کہا کہ ودیارتھی! تیرا جیون تپسیا کا ہو۔ لوگ کہتے ہیں۔ برہمچریہ کیا لئے بیٹھے ہو۔ یورپ میں کوئی برہمچریہ کا نام نہیں لیتا۔ اور یورپ ترقی کر رہا ہے۔ یہ غلط ہے۔ یورپ میں ہمیشہ ان عیش و عشرت کا جیون بسر کرنے والوں نے نہیں بنائی۔ بنانے والے تپسوی ہی تھے۔ نپولین عمر بھر برہمچاری رہا۔ ایڈیسن صرف تین چار گھنٹے سوتا تھا۔ باقی سارا سمے روزانہ لیبوریٹری میں کھڑے کھڑے کام کرتا رہتا تھا۔ سپنسر کانٹ کے جیون کو دیکھو۔ اجنم برہمچاری رہے۔ کبھی بیاہ کا خیال تک نہیں کیا۔ ودّیا سمپتی کی سادھنا

سا کبھی خیال تک نہیں کیا ؛

یہ ہیں وہ لوگ جو یورپ کی ترقی کا کارن ہیں۔ اس کے بعد وید نے کہا۔ کہ اگر تم آدرش منش بنانا چاہتے ہو۔ تو تمہیں یہ کرنا ہوگا کہ اس کے اندر برہمچاری بننے کی وہ پتر بھاونا بھر دینی ہوگی۔ کہ جدھر اس کی نظر جاوے۔ اُسے برہمچاری ہی برہمچاری نظر آئیں۔ برہمچریہ کے بنا اُسے کسی بات کا خیال ہی نہ آئے ؛ اس پرکار کے واتاورن میں پلنے والے بچے برہمچاری بن کے گورو کل سے نکلیں گے۔ تو اس کی تھوڑے عرصہ کے اندر ہی سنسار بھر میں کیرتی پھیل جائے گی لوگ اس کے پیچھے پھریں گے۔ اور وہ دنیا کے اندر ایسے وچتر کام کر جائے گا۔ کہ معمولی شکتی کا آدمی حیران رہ جائے گا ؛

رشی دیانند کو دیکھو جو اپنے سمے کا ادوتیہ برہمچاری تھا۔ اکیلا لنگوٹ دھاری کرکشیتر میں اُترتا ہے۔ اکیلا ایک طرف ہے اور دنیا کے تمام لوگ اُس کے سامنے کھڑے ہیں۔ کاشی میں جاتا ہے۔ پنڈت منڈلی کو خاموش کرا دیتا ہے یہ ہے شکتی جو برہمچاری میں پیدا ہو جاتی ہے۔ رشی کا نام سنسار بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ یورپ کے وچاروں پر رشی کے وچار کی چھاپ لگتی جاتی ہے۔ ایک شبد میں رشی کی مہانتا بتانی ہو تو کہہ سکتے ہیں :-

سب دنیا یوں ہی کہتی ہے
ہم گری سے گنگا بہتی ہے

مہاتما گاندھی برہمچریہ کا بھاری پکش پاتی ہے اُس نے لکھا ہے۔ میں نے برہمچریہ کا جیون بھی بتا کر دیکھا ہے۔ اور ولاسنا کا جیون بھی بتا کر دیکھا ہے۔ دونوں جیونوں میں جو فرق ہے۔ اُسے میں ہی سمجھ سکتا ہوں۔ میں آج تیس سال سے مضبوط برہمچریہ کا پالن کر رہا ہوں اس جیون میں مجھے جو آنند آتا ہے۔ اس کا ہزارواں حصہ بھی ولاسنا کے جیون میں نہ آتا تھا۔ اس کی شکتی کا یہ عالم ہے۔ کہ برٹش ایمپائر سے ٹکر لیتا ہے۔ اور دنیا چکرت رہ جاتی ہے ؛

سجنو! یہ ہے واتاورن۔ اگر تم آدرش منش پیدا کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم اس دھرتی کو سورگ دھام بنانا چاہتے ہو۔ تو وید نے کہا یہ ہے راستہ جو اتھرووید برہمچریہ سوکت میں بتایا ہے یہ ہے مارگ جس پر چلنے سے تم آج کے بچوں کو کل کا آدرش باپ بنا سکتے ہو ؛

کیا آپ نے ابھی تک پرکاش کے لئے کوئی نیا خریدار بنا کر اس سے اپنے پریم کا ثبوت نہیں دیا۔ اگر نہیں۔ تو اب ضرور ایک دو نئے خریدار بنائیں۔ یا اس کے رعایتی فنڈ میں چندہ دیں ؛

سکھ چاہتے ہو تو دوسروں کو بھی سُکھی بناؤ

گورو کل اُتسو میں مہاتما نارائن سوامی جی کا اُپدیش

بہنو! اور بھائیو!! اتھروید کا منتر ہے۔ کہ منشوں کو جو کرم کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں ازاد ہونا چاہئے۔ انہیں سمبودھن کر کے کہا کہ اٹھ بیٹھو۔ تیار ہو جاؤ۔ اپنے اپنے جھنڈوں کے ساتھ۔ جو آزار نہیں ہیں۔ اسر ہیں۔ دشمنی کرنے والے ہیں سرپ کی طرح ہیں۔ ایسے لوگوں پر آکرمن کرو۔ وید نے دیوآسر سنگرام کا ورنن کیا ہے۔ منش کے اندر اور باہر جگت میں یہ سنگرام ہوتا ہے۔ جس طرح اندرونی بُرائیوں پر وجے پراپت کرنی چاہئے اسی طرح سنسار میں جو بُرے شخص ہیں۔ اُن پر بھی وجے پراپت کرنی چاہئے۔ اس کے لئے کرم کرنا چاہئے۔ ایک اور منتر میں یہ بتایا گیا ہے کہ جیو روپی پکشی اور پرماتما روپی پکشی ہیں۔ ایک پھلوں کو چکھتا ہے۔ دوسرا صرف ساکھشی ہے اُپنشد نے ان دونوں منتروں کا ادھرت کیا۔ اور مانڈوکیہ اُپنشد نے کہا۔ کہ جس سمے یہ بتایا گیا۔ کہ منش جگت روپی برکش کے پھلوں کو چکھتا ہے۔ اس طرح چکھتا ہے۔ کہ اس کے اندر لپت ہو جاتا ہے۔ جو لوگ لپت ہو کر چکھتے ہیں۔ وہ اس موہ میں پڑ کر دکھی ہوا کرتے ہیں۔ دکھی پرتنتر ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ جب دکھ اٹھاتا ہے۔ تو اس سے چھوٹتا ہے۔ جب وہ دوسرے پکشی کی جو ساکھشی ہے۔ اور جاتا ہے۔ جب اس کے نکٹ ہو جاتا ہے۔ تو سب دکھوں سے چھوٹ جاتا ہے ؛

وید منتر میں جو سدھانت ورنن کیا گیا ہے اُپنشد نے کھول کر بتا دیا۔ اس سدھانت میں بتا دیا گیا۔ کہ منش کرم کرنے میں سوتنتر ہے۔ پر بھوگنے میں پرتنتر ہے یہاں منتروں کو اکٹھا ملایا جائے۔ تو ان سے یہ سدھانت سپشٹ رہتی ہے نکل آتا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں۔ کہ کرتا کو سوتنتر ہونا چاہئے۔ پہلے یہ سوال ہوتا ہے۔ کہ جیو کرتا بھی ہے یا نہیں۔ اس کے ثبوت میں سانکھیہ میں لکھا ہے۔ کہ کرتا کون ہے۔ اہنکار اور اتمات جیو آتما کرتا نہیں۔ اہنکار ہے۔ گیتا میں ایک ایسا سدھانت ملتا ہے۔ اس میں کرشن ارجن سے کہتے ہیں۔ کہ پرکرتی کے گُن جو ہیں۔ انہی کے بیچ میں کرتریہ ہے۔ پرکرتی کے گن جس سے جیتے کرتریہ ہے۔ در اصل جیو آتما کرتا نہیں جو پرشنو میں ہے۔ کیونکہ کرتریہ اس کے سنگھات کے انرگت ہے۔ جو آتما من اور اندریہ کے مجموعہ سے بنتا ہے۔ سادھارن رہتی ہے جس سمے ہم اسے دیکھتے ہیں۔ تو کہا جائے گا۔ تینوں جگہ مختلف بات کہی گئی۔ مگر ایک ہی سمے چار معلوم

ہوگا۔ کہ تینوں ایک ہی سدھانت کو ورنن کرتے ہیں۔ البتہ شیلی مختلف ہے۔ سانکھیہ نے کہا۔ کہ اہنکار ہی کرتریہ ہے۔ تو سمجھے کہ جو بات چیت کرنی چاہئے۔ پرنتو یہ نہیں کرتا۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ پرکرتی میں کرتریہ نہیں۔ البتہ اُسی پرکرتی میں کرتریہ ہے۔ جس کا آتما سے سمبندھ ہے۔ اسی طرح گیتا میں آپ کو معلوم پڑے گا۔ کہ ست رج تم اس میں کرتریہ ہے۔ جس کا آتما سے سمبندھ ہے۔ جیو کے سمبندھ کے بغیر ست رج تم میں کرتا پن نہیں۔ اُپنشد نے تو سپشٹ ہی بتا دیا۔ کہ اس اندریہ کے اندر کرتریہ ہے جس کا سمبندھ آتما سے ہوتا ہے۔ کہ آتما خود نہیں کرتا اندریوں کے دوارا ہی کرم کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تینوں نے اس سدھانت کو پیش کیا ہے۔ اب جب آتما کے اندر کرتریہ ہے۔ تو اب کہتے ہیں۔ کہ کیا کہ آتما کرم کرتا ہو۔ لیکن کرنے میں وہ سوتنتر نہیں

یدھشٹر نے بھیشم سے پوچھا تھا۔ کہ سمے منش کو بناتا ہے۔ یا منش سمے کو بناتا ہے ؟ بھیشم پتامہ نے جواب دیا تھا۔ کہ تم کو یہ سندیہ ہے۔ یہ تمہیں سندیہ نہ ہو۔ منش ہی سمے کو بنانے والا ہے۔ بھیشم کے اس اُتر کو نگاہ میں رکھتے ہوئے شکر نیتی میں بھی یہی سدھانت ملتا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ سمے ہی کرم کرانے والا ہے۔ تو کرتا کے اندر کرم کیوں ہونا چاہئے اس لئے یہ بات نہیں۔ کہ سمے کے اندر کرتریہ ہے۔ در اصل منش کے اندر ہی کرتریہ ہے پھر کہا ہے۔ سداچاری منش جس پرکار کا سمے کو چاہے بنا لے۔ اس سے سدھ ہے۔ کہ منش سمے کے بندھن میں نہیں ہے۔ ایک انگریزی پستک میں سمے کے سمبندھ میں سب سدھانتوں کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ آخر مصنف نے اپنا سدھانت جو بتایا وہ یہ ہے۔ کہ سمے گھٹناؤں کا بنانے والا نہیں۔ گھٹناؤں کے ذریعہ سمے کی رچنا ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح سپشٹ کہتے ہیں کہ سمے کے اندر کرتریہ نہیں۔ منش کے اندر ہی کرتریہ ہے۔ نپولین نے جس سمے انگلینڈ کو فتح کیا۔ تو اس سے پوچھا گیا۔ کہ اگر موقع ملے۔ تو تم کسی دوسرے شہر کو بھی فتح کرو گے۔ تو اس نے کہا کہ اوسر تو منش لایا کرتے ہیں۔ اس طرح جو سچ مچ پرسنا رکھتی ہوا کرتے ہیں۔ وہ یہی جانتے ہیں۔ کہ منش جس پرکار کا چاہے سمے بنا لے۔ لیکن سانکھ میں کہا گیا ہے۔ کہ منش کرم کرنے میں پرتنتر ہے منش

سکا جیون ساتھ ہی۔ جینا کا ایک انش ہے منش کل جگت کی جزو ہے۔ نیچر میں اکیلا نہیں ہوا کرتا۔ مثلاً ہماری دست جو بدن کے ساتھ گھومتا ہے۔ تو ہمارا یہ کہنا۔ کہ میں اپنی مرضی سے گھومتا ہوں۔ تو یہ سمجھ ہے۔ اسی طرح منش مجبور ہے کہ پرکرتی کے مطابق کام کرے۔ لیکن اس کی ترکی ہے۔ جب یہ کہتے ہیں۔ کہ منش کا جیون جگت کے جیون کا انش ہے۔ تو اس میں ایک غلطی ہو جاتی ہے۔ منش سانسار کی چیتنا کا ایک انش ہے۔ اس لئے وہ چیتن ہونے سے وہ کر سکتا ہے جو جڑھ چیز نہیں کر سکتی۔ اب ہم وید کے سدھانت کے سامنے اس سدھانت کی کوئی حیثیت نہیں۔ ولیم جیمز نے لکھا ہے۔ کہ کرم کی سوتنتر والی بات کے سدھانت کو مان لیں۔ تو یہ ہوگا۔ کہ ہمارا جو بدھی کا آیا وادہ ہے۔ وہ اس زادگی کر سکتا ہے۔ اگر پرتنتر کے بھاو کو مان لیں۔ تو منش کی ذمہ داری کسی نہیں رہتی۔ پھر خیال ہے کہ جو قسمت میں لکھا ہے۔ وہی ہوتا ہے مگر تبدیلی نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کا اب زمانہ ہے۔ اور اس کی جگہ آتم پرسنتی واد کا مدھانت بنایا گیا ہے۔ اس کے تین بھاگ ہیں۔ ایک یہ کہ جنم کے سنسکار۔ دوسرے منش کو جاننے والی پرستھتی ہوتی ہے۔ تیسری چیز منش کی کرم کرنے کی سوتنتر اچھا۔ یہ تینوں مل جایا کرتی ہیں۔ تو منش کرم کرتا ہے۔ اور یہ ویدک کرم واد ہے یہاں تک پہنچنے کے بعد ایک اندبات جاننی ہے۔ کہ تم کیسے کہتے ہو۔ کہ تم کرم کرنے میں سوتنتر ہو۔ ایشور ترکالگیہ ہے۔ یا تو ایشور کو ترکالگیہ نہ مانو۔ یا جیو کو سوتنتر نہ مانو۔ ایشور کے متعلق سدھانت ہے۔ کہ ایشور ہمارا ترکالگیہ ہے۔ ہمارا بھو گیان ہو جاتا ہے۔ منش جیسا چنتن کرتا ہے ویسا کہتا ہے۔ اور جیسا کہتا ہے ویسا ہی کرتا ہے۔ نتیجہ یہاں سے ہوتا ہے۔ من سے۔ اس سے پہلے کرم کا بھاو تھا۔ کرم کا بھاو من سے ہوا۔ ایشور کو بھاو کا اور بھاو کو بھاو سمجھنا چاہئے۔ ایشور ترکالگیہ ہے ایسا ہی سمجھنا ہے۔ یہی ہمارا گیان ہے۔ اور نتیجہ گیتا میں یاد رہنا نہیں آتا۔

ایک انگریز نے لکھا ہے۔ کہ ایشور کا پہلے کا گیان گھٹناؤں کا کارن نہیں ہوتا۔ بلکہ گھٹنا گیان کو پیدا کرتی ہیں۔ جب ہم کرم کا بھاو ہے۔ وہ اس کا بھاو سمجھتا ہے۔ جب کرم ہوتا ہے تو اس کے بھاو کام سے گیان ہوتا ہے۔ اس میں بھی سر رہتا ہے کہ یہ سدھانت ہر طرح سے ہے۔ کہ جو کرم کرتا ہے۔ اور ہر ایک سا کرتی ہے دکھ بد طرح سے ملتے ہیں۔ ایک موم پھل ہے جیسا کرتا ہے۔ ویسا بھرتا ہے۔ کسی طرح پھل

سے بچ نہیں سکتا۔ جو کہتے ہیں۔ کہ تم یہ کرو۔ تو پاپ سے بچ جاؤ گے۔ تو وہ دھوکا دیتے ہیں۔ دوسروں کو کرموں کا پھل ملا کرتا ہے۔ وید میں کہا ہے۔ کہ جو دوسروں کے کرم ہیں۔ سکھ دینے والے ہوں۔ انفرادی کہا ہے۔ کہ تمہارا جو کرم دوسروں کے سنبندھ میں ہے۔ اس میں تمہیں آلسی نہیں کرنا چاہئے۔ اس طرح ہمارا کرتویہ ہوا کہ ہم دوسروں کو نیک بنائیں۔ وہ دوسرے بُرے ہوں گے۔ تو ان کے کرموں سے ہمیں بھی دکھ ہوگا۔ جب منش دوسروں کے پرتی دھرم کا پالن کیا کرتا ہے تو آپ سکھ پاتا ہے۔ آریہ سماج کے نویں نیم میں اس سدھانت کو سپشٹ کیا گیا ہے۔ ہم اگر چاہتے ہیں۔ ہم سنسار میں سکھی رہیں۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ جہاں ہم اپنے کو اچھا بنائیں۔ اپنا پڑوسیوں کو اور دیش واسیوں کو بھی سکھی بنائیں۔ اس سے سکھ بڑھتا ہے۔ اگر منش اس سدھانت کو اچھی طرح سمجھ لے۔ تو سارے جھگڑے دور ہو جاتے ہیں ؛

بقیہ کالم ۴ صفحہ ہذا

میں اُن سے کہتا ہوں۔ کہ وہ اس طرح۔ اپنے دیش کی سیوا کرتے ہیں۔ وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ میں آریہ سماج کی ویدی سے اُن کو کہتا ہوں۔ کہ تم خود گمراہ ہو۔ اور دیش کو گمراہی کی طرف لے جانا چاہتے ہو۔ نیشن کی غلامی میں تم دیش کو غلامی میں ڈالنا چاہتے ہو۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ پتلون یا ہیٹ کے بنا ہماری عزت نہ ہوگی۔ وہ مہاتما گاندھی کی طرف دیکھیں۔ لنگوٹی میں دنیا اگر ان کا سنمان کرتی ہے۔ تو ٹھیک ہے۔ تو کس لئے ؟ یہ دھرم اور ایشور وشواس ہے ؛

بھائیو ! اگر چاہتے ہو۔ کہ راشٹر آزاد ہو۔ تو دھرم کی شرن لو۔ روس اور ٹرکی میں مذہب مٹتا ہے۔ تو اُسے مٹنا ہی چاہئے۔ مذہب مٹے گا۔ تو دھرم سہایک ہوگا۔ وہ دھرم جو شروع دنیا کا تھا۔ آخر بھی وہی ہوگا۔ اگر چاہتے ہو۔ کہ بھارت سارے جگت کا گورو ہے۔ تو آؤ آریہ سبھیتا کی طرف۔ وہ آپ کی کامنائیں پوری کرے گی۔ آپ کی کامنائیں گورو کل سے پوری ہو سکتی ہیں۔ گورو کل سے پوری ہو سکتی ہیں ؛

آریہ سماج میرپور کی سرگرمیاں

(بقیہ صفحہ ۱۲ کالم ۲ کے نیچے سے)

دالتوں کے غلہ۔ دیاریات و دیگر ضروریات تقسیم کرنے کے لئے پہنچیں۔

اس وقت آریہ سماج میرپور کو حسب ذیل اشیاء کی از حد ضرورت ہے۔ ۱۰۰۰ اسلیپر کمبل ۳۰۰ عدد دھوتی ۳۰۰ عدد۔ لنگی ۳۰۰ کمبل ۳۰۰۔ ذکر م چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور (جموں) ؛

دیش اور دھرم

گورو کل اُتسو پنڈال میں پنڈت لوک ناتھ آریہ اپدیشک کا ویاکھیان

اس سمے ہندوستان میں ایک لہر چل رہی ہے۔ جس سے بھارت کے وچارک حیران ہیں۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ بھارت ہی نہیں۔ سنسار بھر کے سیاسی لیڈر ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہے ہیں۔ کہ بھارت کی اس لہر کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ بھائیو۔ یہ آندولن راشٹریہ آندولن ہے۔ اس کی دو صورتیں ہمارے سامنے ہیں۔ اور وہ دو حصوں میں منقسم ہیں۔ گو نصب العین دونوں کا ایک ہی ہے یعنی آزادی۔ یہ حصے ہزاری کے روپ میں تقسیم شدہ نہیں۔ بچے اور بوڑھے کے روپ میں وبھگت نہیں۔ سارے کے سارے مرد عورت نوجوان دو حصوں میں منقسم ہیں۔ چند سواریوں کو چھوڑ کر ان دونوں حصوں کے اندر عورتیں بھی ہیں مرد بھی۔ نوجوان بھی ہیں۔ بوڑھے بھی اور بچے بھی۔ وہ آزادی کس طرح چاہتے ہیں ؟ سنئے :-

جو شخص ملک کے لئے دل میں عزت کے جذبات نہیں رکھتا۔ وہ اس ملک کا باشندہ کہلانے کے قابل نہیں۔ ایک کوی کا کتھن ہے :

جس کو نہ نج گورو نہ نج دیش کا ابھیمان ہے

وہ نر نہیں۔ بلکہ پشو سمان ہے

اپنی سبھیتا کے پھیلانے کی دل میں خواہش رکھنا منش کی کرتویہ ہے۔ جو اس سے محروم ہے۔ وہ انسان نہیں۔ یہ نیک خواہش بھارت کے آتما کے اندر جاگرت ہو رہی ہے۔ آج ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا ؟

جن حصوں میں بھارت کے لوگ آج منقسم ہیں۔ اُن میں سے ایک چاہتا ہے۔ کہ ہمیں تکالیف سہنی پڑیں۔ ہمیں سختی سے دبایا جائے۔ ہم اُسے برداشت کریں گے۔ لیکن ہماری جاگرتی کسی طرح دبائی نہیں جا سکتی۔ وہ زبان حال سے کہتے ہیں ؎

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

ہمارے اوپر سختیاں کی جائیں۔ ہمارے اندر بدلے کا خیال پیدا نہ ہوگا۔ دوسرا حصہ وہ ہے جو کہتا ہے۔ کہ ہم اتیاچار سہنے کو تیار نہیں اُن کا وچار ہے۔ کہ جس جاتی کے اندر بدلہ لینے کی طاقت نہیں۔ اس کی سنسار کے اندر رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مقصد دونوں کا ایک ہے لیکن طریقے مختلف ہیں۔ اُن میں سے کون سچائی پر ہے۔ کون غلطی پر ؟ میں یہ بتانے میں اسمرتھ ہوں۔ اس لہر سے بھارت کے مستقبل کو سارے سنسار کے وچارک دیکھنے کے لئے اُتسک ہیں۔ اتہاس بتاتا ہے۔ کہ جاگرتی کی لہر کو کوئی دبا نہیں سکتا۔ وقت کتنا لگے یہ اور بات ہے۔ لیکن سچ یہ ہے۔ کہ آزادی کے جذبہ کو دبانے میں کامیاب ہونا ممکن ہے۔ اس کی مثال کسی دیش کے اتہاس میں نہیں ملتی ؛

اس آزادی کے روپ مختلف ہیں۔ ایک سامراجیہ واد ہے۔ سامراجیہ وادی سنسار بھر میں اپنا سامراجیہ چاہتے ہیں۔ یہ ملک گیری کی ہوس ہے۔ اسی ہوس نے قیصر جرمنی کو ہالینڈ میں لکڑی پھاڑ کر روٹی کمانے پر مجبور کیا۔ یہ ہوس سارے سنسار کے اندر موجود ہے۔ جاپان اُٹھتا ہے کوریا کو دبا لیتا ہے۔ چین سے سنگرام چھیڑتا ہے۔ سامراجیہ وادی چاہتے ہیں۔ کہ ہم ہر جگہ پھیل جائیں کمزور جاتیوں کو دبا لیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جاتیوں کے اندر گھور سنگرام شروع ہوتا ہے۔ اور آخر صلح کی کوشش شروع ہونے پر کوئی نتیجہ پیدا کیا جاتا ہے۔ لیگ اقوام اسی کا نتیجہ ہے۔ جو اس فیصلے کے لئے مقرر ہے۔ کہ کون ملک کتنے آلات جنگ رکھ سکتا ہے۔ لیکن کیا یہ لیگ آلات جنگ کو کم کر سکی ؟ ہم تو سنتے ہیں کہ امریکہ نے ایک ایسی ایجاد کی ہے۔ کہ جو ہزاروں میل دوری پر بیٹھے محض بٹن دبانے سے ہزاروں لوگوں کو تباہ کر سکے گی۔ پھر ایسی آبدوز کشتیاں تیار کی جا رہی ہیں۔ جو ایک چیخ سے دشمن جہازوں کو تباہ کر سکیں گی۔ اس کا نتیجہ کیا ہے۔ اشانتی بے چینی۔ آج بڑے سے بڑا نگیان یہ ہے کہ اپنا سکہ دوسرے پر کیسے جمایا جائے۔ ان لوگوں نے دیش بھگتی کا نام رکھا ہے۔ لیکن یہ دیش بھگتی کا طریق نہیں۔ دیش بھگتی کا کوئی طریق ہے۔ تو وہ دھرم کا طریق ہے۔ دھرم کے آدھار پر ہی سنسار کے اندر شانتی ہو سکتی ہے۔ کوئی کہے کہ میں گولی بارود سے شانتی سہایت کروں تو وہ غلطی پر ہے ایسا ہونا ناممکن ہے ؛

یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ میں راشٹر کی راشٹریتا کا مخالف ہوں۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ سوراجیہ پراپتی کے جو طریقے چل رہے ہیں۔ اس کے متعلق آریہ سماج کا کیا کرتویہ ہے۔ کیونکہ جتنا سوراجیہ نزدیک آتا جاتا ہے۔ آریہ سماج کی ذمہ داریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اگر سوراجیہ نے ملنا ہے۔ اور مل کر قائم رہنا ہے۔ تو آریہ سماج کے دوارا قائم رہنا ہے۔ جو دھرم پر

از بسمیت ہے ؛

ہم سنتے ہیں کہ ٹرکی کے اندر انقلاب آیا۔ ترکوں نے اسلام کے کئی سدھانتوں کو جواب دے دیا۔ روس کے اندر گرجوں کو بند کر کے کلب گھر بنا دیئے گئے۔ یہی خیال سارے سنسار کے اندر نظر آتا ہے۔ یہ خیال ہندوستان کے اندر بھی نظر آتا ہے۔ نوجوانوں کے اندر ایک خطرناک لہر پیدا ہو چلی ہے۔ ایسی جماعت پیدا ہو رہی ہے جو کہتی ہے۔ کہ دھرم کی ضرورت نہیں۔ نوجوان کہتے ہیں۔ آریہ سماج نے دھرم کی ڈونڈی پیٹ کر ملک کو تباہ کر دیا ہے۔ آریہ سماج کا ہندوؤں سے جنگ ہے۔ مسلمانوں سے جنگ ہے۔ عیسائیوں سے جنگ ہے۔ پھر مسلمانوں کی ہندوؤں سے۔ ہندوؤں کی عیسائیوں سے۔ اور اسی طرح مختلف مذاہب کی آپس میں جنگ ہے۔ جب تک یہ جنگ ختم نہیں ہوتی۔ شانتی نہیں ہو سکتی۔ یہ خیال ملک کے دونوں طبقوں کے سیاسی لوگوں کے اندر پیدا ہو رہا ہے۔ اس حالت میں دھرم کا پرچار کرنے والے اور اپنے اوپر یہ ذمہ داری لینے والے کہ سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ اپنے فرض سے بے فکر ہو جائیں تو یہ کیسی بات ہے۔ آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ وہ سارے سنسار کو دھرم کی طرف لانے کا کام کرے۔ میرا دل بیٹھتا ہے جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے بعض نوجوان بھی کہتے ہیں۔ کہ یگیوپویت کی ضرورت نہیں۔ چوٹی کی ضرورت نہیں۔ سندھیا کی ضرورت نہیں۔ کئی لوگ اس خیال کے ہیں۔ کہ کسی اچھے آدمی کے اندر کوئی کمزوری نظر آئے۔ تو اس کا ورنن نہ کرنا چاہئے۔ کئی کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے روشن پہلو کو ہی دیکھنا چاہئے۔ تاریک پہلو کو نظر انداز کر دینا چاہئے۔ لیکن جیسے آریہ سماج یہ کہتا رہا۔ کہ ہمارا مقصد نکتہ چینی کا یہ ہے۔ کہ گندہ مواد نکال کر پھوڑے کو ٹھیک کریں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ وہ پھوڑا ہندو یا مسلمانوں کے لئے زہر قاتل کا کام دے سکتا ہے۔ تو آریہ سماج کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ تو وہاں پر بھی وہ زہر کا کام کرے گا۔ امرت کا نہیں ؛

... کا فرض یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کو آریہ سماج کے سچے روپ میں ظاہر کریں۔ اس سمے سارا سنسار چکر میں ہے۔ کہ ہمارا آدھار کس طرح ہوگا ؟ ایک بار مہاتما گاندھی نے لکھا۔ کہ میں اپنا گورو بنانا چاہتا ہوں۔ کس کو بناؤں ؟ آریہ آدرش۔ دلیری سے مہاتما گاندھی کو کہو کہ آریہ سماج کی شرن میں آ کر رشی دیانند کو اپنا گورو بنا دو۔ اس سے آپ کے سنشے دور ہوں گے اور عقدے حل ہوں گے ؛

جو لوگ دھرم سے بے فکر ہونا چاہتے ہیں۔

(بقیہ دیکھو اسی صفحہ کے کالم اول کے نیچے)

آپریشن تھیٹر کا اُدگھاٹن

گورو کل کانگڑی میں وید اور ساد ھارن نہا ودیالیہ کے ساتھ آیورویدک کالج بھی ہے۔ جس میں اچھے ڈاکٹری کے آیورویدک ڈاکٹر تیار کئے جاتے ہیں۔ بھارت میں آیورویدک کالج اور بھی ہیں لیکن آپریشنوں کا کام کہیں نہیں کیا جاتا۔ گورو کل کانگڑی ہی ہے۔ جس میں آیورویدک کالج کے ساتھ آپریشن تھیٹر تیار کیا گیا ہے۔ اس تھیٹر کا افتتاح کرنے کے لئے لاہور کے مشہور سرجن ڈاکٹر روشن لال کھیڑا آئے۔ ۲۶ مارچ کی پراتہ یہ کارروائی سماروہ سے کی گئی۔ ڈاکٹر کھیڑا کا پریچے دیتے ہوئے آچاریہ رام دیو جی نے اس تھیٹر کی تیاری کی داستان بھی سنائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ لاہور کے جراحی کے سامان کے مشہور سوداگر مہاشہ رگھوناتھ سہائے نے اپنے لڑکے کی یادگار میں یہ تھیٹر تیار کرایا ہے اور اس کے علاوہ دان بھی دیا ہے۔ کہ اس کے اندر جس قدر انسٹرومنٹس کی ضرورت ہوگی۔ وہ بھی مہیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ڈاکٹر کھیڑا بھارت کے دو تین بڑے سرجنوں میں سے ہیں۔ آپ کی گوروکل سے کوئی اپیشل سمبندھ نہ تھی۔ ایک بار اتفاق سے یہاں آئے۔ صرف پانچ سات دن رہنے سے وہ گوروکل کے کٹر ہمدرد بن کر یہاں سے گئے۔ میں ڈاکٹر جی سے نویدن کرونگا۔ کہ وہ اس تھیٹر کا اُدگھاٹن کریں +

ڈاکٹر روشن لال کی تقریر

اس پر ڈاکٹر روشن لال نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ مجھے اس آپریشن تھیٹر کھولنے میں خوشی ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہ ایسی چیز ہے۔ جو آج تک کسی آیورویدک کالج کے ساتھ نہیں۔ اتہاس بتاتا ہے۔ کہ پرانے زمانہ میں آپریشن کا کام قابل ویدوں کے ہاتھ میں تھا۔ ناک کٹ جاتا تو نئی لگا دیا جاتا تھا۔ پیٹ پھاڑ کر بچہ نکالا جاتا تھا۔ ایک پرانی کتاب میں میں نے دو تین ہزار چیر پھاڑ کے اوزاروں کا ورنن پڑھا ہے۔ اور آج جو اوزار استعمال میں آرہے ہیں۔ بہت انہی میں سے ہیں۔ دوسرے ملکوں والے ہمارے ملک سے سیکھنے آتے تھے۔ یونان نے بھی یہ کام یہیں سے سیکھا اور رفتہ رفتہ یہ علم ہمارے ملک سے گم ہو گیا۔ اور وقت آیا۔ کہ لائق وید اس سے نفرت کرنے لگے۔ وید کا کام برہمنوں کے ہاتھ میں تھا۔ انہوں نے اسے گھٹیا کام سمجھ کر چھوڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ کام نائیوں وغیرہ کے لئے رہ گیا ہے۔ سب سے پہلے انگریزی سرکار نے چیر پھاڑ کا کام ممنوع قرار دیا۔ یا جسکا ٹھیک استعمال تھا۔ جب تک مردے کو چیر کر نہ دیکھا جائے۔ انسانی جسم کے اندر کی حالت کا پتہ نہیں لگ سکتا ہے۔ میرے خیال میں گوروکل کی بڑی ضرورت ہے۔ کہ میں نے فیصلہ کیا۔ کہ شدید طور پر کام کیا جاسکے

بھرک کا کہتن ہے۔ کہ سچائی کہیں سے لے۔ لے لینی چاہیئے۔ اس اصول کو ہم نے چھوڑ دیا تھا۔ اب گوروکل نے بتا دیا ہے۔ کہ اس اصول کو عمل میں لانا چاہیئے۔ اور اس نے آپریشن تھیٹر بنایا ہے اور یہ تھیٹر لاہور کے بڑے ہسپتال کے تھیٹر سے چنداں کم نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ اس سے کچھ بڑا ہے۔ اب ضرورت ہے۔ کہ کوئی دانی نکلے۔ اور اس کے ساتھ بیماروں کے لئے کمرے بنوا دے۔ میری پرارتھنا ہے۔ کہ اس آیورویدک کالج سے ایسے ایسے وید نکلیں۔ جو دنیا کے بڑے سے بڑے سرجنوں کا مقابلہ کر سکیں +

اُدگھاٹن سے پہلے پروفیسر دیوراج سیٹھی نے یہ خوشخبری سنائی۔ کہ ڈاکٹر کھیڑا نے بچن دیا ہے کہ وہ سال میں دو چار بار حسب ضرورت یہاں آ کر رہا کریں گے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر صاحب نے ۲۵۰ روپیہ اس مطلب کے لئے دیا ہے۔ کہ سرجری میں جو برہم چاری اول رہے اُسے پدک دیا جایا کرے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے تھیٹر کا تالا کھولا اور اندر گئے اُن کے پیچھے جنتا نے اندر جا کر اچھی طرح اُسے دیکھا اور اس طرح کارروائی سماپت ہوئی +

آریہ سماج میرپور کی سرگرمیاں
اور دانی ہندوؤں کا کرتویہ

لالہ بودھراج جی صراف و مہاشہ دینا ناتھ جی پورن چندجی علاقہ سہری میں غلہ و کپڑا تقسیم کر رہے ہیں۔ اس وقت تک ۵۰۰ روپیہ کا غلہ اور ۳۰۰ روپیہ کا کپڑا تقسیم کر چکے ہیں۔ اُن کی چٹھی پہنچی ہے۔ کہ علاقہ میں ہزارہا من غلہ و ہزارہا کے پارچات کی ضرورت ہے۔ جو ہندو زبردستی پرت کئے گئے تھے۔ اُن کی واپسی میں بہت حد تک اُنہیں کامیابی ہوئی ہے۔ شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور۔ اور اُن کے ساتھ شری ایشور دت جی اور ۱۶ ودیارتھی تمام علاقہ میں چکر لگا رہے ہیں۔ پتت شدہ ہندوؤں کو واپس لانے میں اُنہوں نے بہت پریشرم کیا ہے۔ شری سوامی جی مہاراج نے تمام علاقہ کوٹلی۔ سہری سلام پور راجوری میں ہر طرح سے مدد کی ہے۔ اب سوامی جی گوروکل کے جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ علاقہ تحقیق۔ پل برہمناں میں دو ماہ سے ابھی تک کسی سبھا یا سوسائٹی کی طرف سے ریلیف کا کام نہیں کیا گیا۔ اب آریہ سماج میرپور کی طرف سے شری لالہ رام ناتھ جی وکیل وغیرہ دوسرے

(باقی دیکھو صفحہ کی ۱۵ کے نیچے)

سنسکرتیوں کا سنگھرش

سوامی ستیہ دیو پریو راجک جی کا ویاکھیان

سنسکرتی اور سبھیتا دو الگ الگ شبد ہیں اور اُن کے الگ الگ ارتھ ہیں۔ انگریزی میں بھی CIVILIZATION اور CULTURE دو شبد ہیں۔ سنسکرتی۔ کلچر اور سبھیتا CIVILIZATION۔ سبھیتا کا باہر کے جیون کی اُنتی سے تعلق ہے۔ اور سنسکرتی آتما کے اُتھان سے سمبندھ رکھتی ہے۔ جس جاتی کے اندر اونچے درجہ کا ساہتیہ ہو۔ جس نے ادھیاتم واد میں ترقی کی ہو۔ وہ کلچر کہلاتی ہے +

آج بھارت کے اندر جو سنگرام چل رہا ہے بہت لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ آزادی کا جنگ ہے یہ بھی ستیہ ہے۔ لیکن یہ پورن ستیہ نہیں۔ دراصل یہ سنسکرتیوں کا یدھ ہے۔ یہ لڑائی صرف بھارت کی نہیں۔ یہ پورب اور پچھم کی لڑائی ہے۔ جو لوگ جانتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ بھارت نے جو جنگ چھیڑا ہے۔ وہ نتیجہ خیز ہوگا۔ جس یدھ کے اندر مہاتما گاندھی نے اپنے آپ کو جسم کر دیا ہے۔ اس کے متعلق بھارت کا جو اتہاس ہے۔ وہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں +

جب یہ یدھ شروع ہوا۔ تو میں کولون جرمنی میں تھا۔ مجھے ایک مسٹر نے اس کی اطلاع دی۔ تو میں نے اُسے جواب میں لکھا۔ کہ یہ لڑائی سنسکرتی کی لڑائی ہے۔ یہ کلچرز کی لڑائی ہے۔ ایک راشٹر کی آزادی کی لڑائی نہیں۔ ان سنسکرتیوں کا اتہاس آپ کے سامنے رکھتا ہوں :-

پورب پچھم سنسکرتیوں کا آج بھیشن سنگھرش ہے جس میں استر شستر ہیں بوجھ جہاں بھارت درشٹی برس سہسر دلی بیت گئے جب آریہ گن بھی جاتے پیاری سندھو ندی کے تٹ سی پرد پشپ ودیا ہوئے دیکھ آئے اب سنگھرش میں نج سنسکرتی پر لکھنؤ ایشور کرپا کرو اب ان پر پھر سے بھائی پیچھانے

پراچین کال میں آریوں کے بزرگ سندھ ندی کے کنارے رہتے تھے۔ ان میں کچھ مغرب کی طرف اور کچھ مشرق کی طرف چلے گئے۔ جو مشرق کی طرف آئے ایسے دھن دھانیہ پورنت دیش کو پا کر بڑے پرسن ہوئے۔ انہوں نے اس سنسکرتی کو جنم دیا۔ جس کو انہوں نے سنسار بھوگ سوروپ دیا۔ اُن کے سامنے روٹی کا کوئی جھگڑا نہ تھا۔ پرکرتی کا سوروپ ادبھت تھا۔ ان کے اندر جو وکاس ہوا وہ یجور سیل (سنسار بھوگ) ہوا۔ اور انہوں نے اپنے لوگوں کو ان پرشنوں کے حل میں لگایا۔ جو جیون کے تتوں کے ساتھ سمبندھ رکھتے ہیں۔ اور جن کے حل سے سنسار کو دکھ درد دور ہو سکتے ہیں۔ ہر کا جگ ان کے لئے گون ہوا۔ اور جیون میں جو سار کی وستو ہے۔ اس کو انہوں نے مکھیہ رکھا۔ انہوں نے جو بات سیکھی اس کا پرچار کیا۔ وہ دوسری جاتیوں میں گئے۔ لیکن انہیں غلام بنانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنی باتیں اُن کے اندر پرچلت کرنے کے لئے گئے۔ اب نشٹ کال کے ان لوگوں پر نگاہ ڈالیں۔ تو آپ کو پتہ لگے گا۔ کہ وہ کتنے اونچے تھے۔ اور ان کے اندر وچاروں کی سوتنترتا کتنی غضب کی تھی۔ برہمن کال آیا۔ تو اپنشدوں کا شروع ہوا۔ اسی سمے بھگوان بدھ۔ آریہ سنسکرتی کے پرچار کے لئے انہوں نے جو کچھ کیا۔ دنیا والوں کے سامنے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ بھارت کے مشری جو بدھ کال میں باہر گئے۔ وہ پرچار کرنے نہیں گئے تھے۔ انہوں نے دوسری جاتیوں کو سکھایا۔ کہ ہمیں پرانی ماتر کے ساتھ پریم کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے پرمان کی ضرورت نہیں۔ آج یورپ کے بڑے بڑے ودوان اپنا دھن یہ جاننے کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ کہ بدھ کال میں سنسار پر کیا اُپکار کئے۔ یہ ہمارے دیش کی سنسکرتی ہے۔ اس کا تھوڑا سا سروپ میں نے آپ کے سامنے رکھا +

مغربی کلچر

لیکن یہاں سے جو ہمارے بھائی پچھم کو گئے اُن میں سے کچھ یونان میں بس گئے۔ اور انہوں نے وہاں سوتنترتا سے اپنی سنسکرتی کا اُتھان کیا۔ آگے گئے سیمیٹک (یہودی) کلچر کے پرچارک گئے کیسے آگئے ؟ یہ بات جان لینی چاہیئے +

آج دو سنسکرتیاں دنیا میں ہیں۔ ایک آریہ سنسکرتی اور دوسری سیمیٹک (یہودی) سنسکرتی سیمیٹک سنسکرتی میں عیسائی۔ مسلمان اور یہودی کا پھیلاؤ شامل ہے۔ اب دو سنسکرتیوں کا سنسار کے اندر سنگھرش ہے۔ یہودی سنسکرتی کا اتہاس دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آرمینیہ میں خدا کا وچار ہوا۔ اس کے آدیم ان کی تمام سنسکرتی حمایت ہے۔ اُن کے خدا کا سوروپ بڑے بلوان منش کا ہے۔ انہوں نے ایشور کو سرو ویاپک نہیں دیکھا۔ ایک جگہ بیٹھا دیکھا۔ انہیں ایشور کا دوچار نہیں سسٹم کے وکاس تاریخ سے ملا۔ ہم پاتے ہیں۔ کہ اُن میں پیغمبروں کا سلسلہ ہے۔ یہودیوں کا سلسلہ ہے۔ اب ایک بڑی بھاری اپنچر پر دیکھ گھنٹا گھنٹ گئی۔ آج عیسائی نہ مانیں۔

بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ

دوسرا سورگ

سورگ کل اُتسو پنڈال میں پنڈت بدھ دیوجی ودیالنکار کا ویاکھیان

سوا، اور سورگ، یہ دو شبد امر کوش میں پریاواچی (مترادف) روپ سے دیئے ہوئے ہیں لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ کیسے سمجھو ہے کیونکہ ویاکرن کی رو سے سورگ کا ارتھ ہے۔ سوا کی طرف جانے والا راستہ۔ تو کلکتہ اور کلکتہ کو جانے والا راستہ دونوں ایک کیسے ہو سکتے ہیں؟ رشی دیانند نے جو لکھا ہے کہ امر کوش پرمانک پستک نہیں۔ اس کا یہ بہت عمدہ ثبوت ہے۔ سوا کا ارتھ ہے۔ موکش جہاں تپسیا آشرم۔ پنڈت بودھ جیسی تپسیا ہیں اُن کا سنتوش کرا سکتا ہوں۔ سورگ کا ارتھ ہوا اس کی طرف لے جانے والے تین آشرم۔ اسی لئے شاستر یہ کہتے ہیں میں تین سورگ لکھے ہیں اور وہ ہیں برہمچریہ۔ گرہستھ اور بان پرستھ آشرم۔ گویا زندگی ایک یاترا ہے۔ اس کی آخری منزل سنیاس آشرم ہے۔ اس مقام تک لے جانے والی تین درمیانی منزلیں ہیں۔ اور وہ تین آشرم ہیں۔ البتہ جو دوسرا سورگ ہے وہ ہے گرہستھ آشرم۔ اسی کا ورنن میں نے آپ کے سامنے کرنا ہے۔ آئیے دیکھیں تو دوسرے سورگ کی کچھ تھوڑی سی سیر آپ کو کرا دوں گا۔ وہ اس پرکار کہ گرہستھ آشرم کے صرف چار تھمبوں کے درشن آپ کو کرا دوں گا۔ اور اس کی کچھ شاخیں جو چار آہوتیاں ہوتی ہیں۔ اُن کا ورنن سنا دونگا۔ اس طرح میں آپ کو آنکھ اشارہ سنا دونگا۔ چار ستمبھ ہیں نمبر ایک تھا سنکلپ اور پرورتا اور اس کے کچھ کرتو ہیں چار آہوتیاں ہیں وہ ہوا آہوتی۔ پورنا آہوتی اور دو پرسانی آہوتی یہ چار آہوتیاں جو اس یگیہ کی ہیں۔ اُن میں سے صرف ایک آہوتی باقی رہ گئی ہے۔ پورن آہوتی کا مطلب وہی ہے جو مکان بنانے سے پہلے اس کا نقشہ بنانے اور مکان تعمیری سامان جمع کرنے سے ہوتا ہے تاکہ مکان پختہ بنے۔ گر نہ جائے۔ اس طرح وہ رکھتے جس سے گرہستھ دھرم کا انتہا پہنچتا ہے۔ اس کا نام پورن آہوتی ہے۔ اور یہی ورت ادیسٹی ورت دھرم کی جو شکشا دی جاتی ہے اس کا نام ہے پورن آہوتی۔ ان میں سے اب صرف ایک آہوتی رہ گئی ہے۔ اور وہ ہے پتی ورت دھرم کی شکشا۔ ورنہ کا یہ حساب اگر ٹھیک ہو۔ تو لڑائی جھگڑے تک کبھی نوبت ہی نہ پہنچے۔ پتی ورت دھرم کے سے تو سنتوش چاہا جاتا ہے۔ یعنی پتنی ورت دھرم کی ترجیح کا نام بھی نہیں۔ اس سے بعض مرد اور لڑکے کبھی کبھی لگ سکتے ہیں۔ کہ اس کے مقابلے کیسے پتنی ورت دھرم کو کھنڈت کرنا ہوگا۔ لیکن یہ بھول ہے کہ پہلے سے ورت دھرم کا بیان آ چکا ہے۔ چاہیئے کہ پتنی ورت دھرم کی شکشا نہیں دی جاتی۔ تو دنیا آرنبھ کریں۔ اور ہم اپنے آپ کو پتنی ورت دھرم کا اپدیش دیا کریں۔ اس کے لئے پہلے اسباب کا یہ ہے کہ چھاتی ٹھیک ہو۔ لیکن ہندوستان میں اس قسم کی کوششیں سمجھی ہی نہیں ہیں۔ یہ تو اتنی چھوٹی عمر میں شادیاں کر دیتے ہیں۔ کہ وہاں چنانو کا سوال ہی نہیں۔ اگر وہ بھاگ کی باز آرتے بھی ہیں۔ تو اس طرح کہ جیوتشی کے پاس جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ لڑکی بلی کے ورن سے ہے۔ اور لڑکا چوہے کے ورن سے۔ ان کا براد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ لڑکی کے دواد کرتا ہے۔ بتاؤ تارا ڈوبا ہے یا نکلا ہے۔ شکر تارا ڈوب گیا ہے۔ تارے کا نام شکر ہے۔ شکر معنے کرتے ہیں تارے کو بھی کہتے ہیں اور ویریہ کو بھی۔ اس لئے اس کے استعمال کے وقت دماغ کو بھی کام میں لانا چاہیئے۔ جب وواد کا پرکرن ہو۔ تو شکر سے مراد تارا نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ ویریہ ہی لینا چاہیئے۔ رقعات جس کا شکر ڈوب گیا ہو مطلب کہ ویریہ نشٹ ہو گیا اُس سے شادی نہ کرنا۔ اور جس کا شکر ابھی نہیں ہوا۔ رقعات وہ بال اوستھا میں ہے۔ اس کا بھی براد نہ کرنا۔ ایسے وچاروں نے تو ٹھیک کہا تھا۔ لیکن جوتشی جی نے اس کا مطلب کچھ کا کچھ بنا دیا۔ اوستھا میں سورگ کھاں سے آئے۔ دیانند نے کہا تھا کہ اس سورگ میں ہر ایک آدمی پاؤں نہ رکھے۔ یہ بڑا پوتر ہے۔ جس شخص کی ہڈی ہڈی الگ نظر آتی ہو۔ کمزور ہو۔ وہ اس آشرم میں داخل نہ ہو۔ ورنہ سورگ نہیں رہے گا۔ جو پوتر ہو دوسری اس سورگ میں پاؤں رکھے۔ پوتر کا معنی صرف صاف کپڑے پہننا نہیں۔ پوتر وہ ہے جس نے پرانایام اور جپ تپوں کو سُدھ کیا ہے۔ اس طرح پوتر ہو کر جو لوگ گرہستھ میں داخل ہوں گے۔ وہ سورگ میں داخل ہوں گے۔ سورگ سے پہچاننے کی کسوٹی بتاتے ہوئے کہا ہے۔ کہ دہی دھرتی کا سورگ ہے۔ جس میں ایک پورن یوون والی پتنی اس کے ایک پہلو سے چلے اور دوسرے سے سنگی چلا جائے۔ لیکن کوئی بھی شخص اس کی طرف میلی نگاہ سے نہ دیکھے۔ یہ سورگ ہم دنیا میں کیسے بنا سکتے ہیں؟ اگر گرہستھ آشرم کے چار ستمبھ اور چار آہوتیاں پوری ہو جائیں۔ تو وہ سورگ بن سکتا ہے۔ جس کا میں نے ورنن کیا ہے۔

سنکلپ

گرہستھ آشرم کے میں نے چار ستمبھ بتائے تھے اُن میں سے پہلے سنکلپ کو بتایا جا سکتا ہے کہ۔۔۔ یہ بات ہے۔ کہ رگ اس کا ارتھ ہی نہیں جانتے ہیں۔ منتر کے دل میں یہ جو بات پیدا ہوا۔ عام طور پر اس کو سنکلپ کہا جاتا ہے۔ لیکن ایسی بات نہیں۔ ہر ایک خیال کا نام سنکلپ نہیں۔ سنکلپ اس خیال کا نام ہے۔ جس کے لئے منش نے اپنی آتما کو ارپن کر دیا ہو۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا ایسے خیال ہر لوگوں کے جیون میں پائے جاتے ہیں۔ پھر اس مطالبہ کو کیسے پورا کریں۔ کہ گن کرم سبھاؤ اور اوستھا دیکھ کر وواہ کرو۔ جن کی سبھاؤ ہو۔ ان کا امتحان کر لیں۔ لیکن جن کا سبھاؤ بنا ہی نہیں۔ ان کا وواد کیسے کیا جائے۔ جس زمانے مجھے لاہور رہنے کی اجازت دی تھی۔ میرے پاس کالجوں کے کچھ ودیارتھی سنسکرت پڑھنے آتے تھے۔ میں ایف اے کے ودیارتھیوں سے پوچھتا کہ آگے کیا ارادہ ہے۔ وہ کہتا بی اے میں جاؤں گا۔ بی اے والوں سے دریافت کرتا۔ تو ایم اے میں جانا بتاتے۔ جب ایم اے کے سٹوڈنٹوں سے پوچھتا تو وہ کہتے سوچیں گے۔ جس سوال کو ان کے پیدا ہونے سے بھی پہلے ان کے ماں باپ نے سوچا تھا وہ ایم اے پاس کر کے سوچیں گے۔ تو سوال یہ ہے کہ وہ چنیں گے کیسے؟ بتاؤ ایسے لڑکوں کے لئے کوئی پروہت لڑکی ڈھونڈھنا چاہے۔ تو کیا کرے جس لفافہ پر پتا ہو۔ اسے تو پوسٹ ماسٹر بھیج دیگا لیکن جس پر پتہ ہی نہیں۔ بتائیے اُسے کہاں کیا بتائے۔ آج کل زیادہ تر تعداد ایسے لوگوں کی ہے پھر جب اپنی لڑکوں سے پوچھتا۔ کہ شادی ہو تو جواب ملا۔ کہ مہاراج! وہ تو چھ سال ہوئے ہو لی بتاؤ ایسے آدمیوں کو سورگ ڈھونڈنے کہیں جانا ہے گیتا میں کہا ہے۔ جہاں ورن سنکر ہوتا ہے۔ وہاں کل کا ناش ہوتا ہے۔ فرض کرو۔ ایم اے پاس کر کے ایک لڑکا ۲۷ سال کی عمر میں نتیجہ کرتا ہے۔ کہ میں نے برہمن ورتی سے گذارہ کرنا ہے تو وہ منا نہیں کرتا۔ لیکن اس کی شادی ایسی لڑکی سے ہو چکی ہو۔ جو فیشن ایبل کی ہے۔ جو موٹر چاہتی ہے۔ خوبصورت ساڑھیاں مانگتی ہے۔ اور اس میں وہ کوئی پاپ نہیں کرتی۔ تو بتاؤ ورن سنکر ہو رہا ہے یا نہیں؟ اور وہاں تباہی مچے گی یا نہیں؟ کیوں نہ مچے گی۔ کیونکہ پتنی تو تیاگ کی مورتی ہے۔ وہ موٹریں اور ساڑھیاں کہاں سے لائے۔ اور پتنی دیش ورتی کی ہے۔ وہ موٹروں اور ساڑھیوں کے بنا گذارہ کیسے کرے۔ ایسی اوستھا میں کل کا ناش ہونا ہی چاہیئے۔ حالانکہ قصور نہ پتی کا ہے۔ نہ پتنی کا صرف غلط انتخاب کا قصور ہے۔ جس سورگ کا میں ورنن کر رہا ہوں۔ وہ بن نہیں سکتا۔ جب تک نوجوان یہ درڑھ سنکلپ نہ کر لیں۔ کہ جب تک اپنے جیون کا مارگ نشچے نہ کر لیں گے۔ وواہ نہ کریں گے۔ میں نوجوانوں سے کہوں گا۔ نہ پتا کی آگیا ماننا دھرم ہے۔ نہ نہ ماننا دھرم ہے۔ دھرم اس سے پرے ہے۔ رام اس لئے پوجنیہ ہے۔ کہ اُس نے پتا کی آگیا کا پالن کیا۔ تو بتاؤ پرہلاد کی عزت کیوں کرتے ہو؟ کیا اس لئے نہیں کہ اُس نے پتا کی آگیا خوب توڑی تھی۔ دھرم ہے پرمیشور کی آگیا کا ماننا۔ پتا کی آگیا ایشور کی آگیا کے پرتی کول ہے۔ تو اس کا ماننا دھرم نہیں۔ توڑنا ہی دھرم ہے۔ آج کل ایک نوجوان اپنے جیون کے سدھار کا سنکلپ کرے گا۔ تو اپنا ہی سدھار کرے گا۔ لیکن اگر ایک نوجوتی کرے گی۔ تو ہزار نوجوانوں کا بھلا کرے گی۔ درگا دیوی کی طرح اگر آج ایک دیوی یہ کہتی ہے۔ کہ جو مجھ کو رن کھیتر میں جیت لے۔ میں اُس سے براد کرونگی۔ تو ہزار نوجوان اس کے لئے کوشش کریں گے۔ وواہ بلا شبہ ایک کے ساتھ ہوگا۔ لیکن ۹۹۹ اس کوشش میں بہادر بن جائیں گے۔ آج اسی ستمبھ (سنکلپ) کو نہ سمجھنے کے کارن ہمارے دیش میں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن سنتان پیدا نہیں ہوتی۔ سنتان چرخے کی پونی کی تار کی طرح CONTINUATION (تواتر) کا نام ہے۔ ایک برہمن اپنے پیچھے ودیا کے تار کو برابر جاری رکھنے کے لئے جو پُتر مانگتا ہے۔ وہ سنتان ہے۔ ایک دیش اپنے پیچھے اپنی دان مریادا کو جاری رکھنے کے لئے پُتر مانگتا ہے۔ وہ اُس کی سنتان ہے۔ جس شخص نے اپنے جیون کا کوئی آدرش نہیں وہ کس چیز کی CONTINUATION چاہے گا۔ اس کی سنتان کیسے پیدا ہوگی۔ سنتان تب پیدا ہوتی ہے۔ جب شادی سے پہلے سنکلپ کر لیا جائے۔ آج CONTINUATION ہے۔ تو دکھ کی ہے۔ اس ایک ستمبھ کو آپ اچھی طرح سمجھ لیں۔ تو اس ایک کے سمجھنے سے ہی آپ کا پریوجن سدھ ہو جائے گا +

(وقت سماپت ہو جانے پر صرف ایک سنکلپ کے ورنن کے ساتھ ہی پنڈت جی کو ویاکھیان سماپت کرنا پڑا)

خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر ضرور دیا کریں:

گورو کل یونیورسٹی میں کانووکیشن

گورو کل اتسو کے پروگرام کا خاص حصہ کانووکیشن ہے۔ جو ان برہمچاریوں کو ڈگری دے کر گورو کل سے رخصت کرنے کے لئے کی جاتی ہے جنہوں نے گورو کل یونیورسٹی کا کورس ختم کر لیا۔ اسے ویدک سنسکرتی میں دیکشانت سنسکار کہتے ہیں۔ یہ سنسکار ۲۷ مارچ کی پراتہ کو ہوا۔ اس سے پہلے صبح اوم کے جھنڈے کے باہر لانے کی بڑی گمبھیر اور منڈل میں رسم ادا کی گئی۔ اس کے بعد نرملی کے پر ستدھ دانی سورگ باشی لالہ دیوان چند ٹھیکیدار کے چتر کا اُدگھاٹن کیا گیا۔ بعد ازاں دیکشانت سنسکار کے سلسلہ میں گورو کل مہا ودیالیہ سے جلوس نکلا۔ آگے آگے اوم کا جھنڈا تھا جو ایک سوتم سیوک نے اٹھا رکھا تھا۔ پیچھے سوتم سیوک گن اور سوتم سیوک دلوں کو ابھارنے والے گیت گاتے جا رہے تھے۔ جس وقت سوتم سیوکائیں گا رہی تھیں کہ

ہم دیانند کے سینک ہیں
دنیا میں دُھوم مچا دیں گے

تو کون ہردے تھا۔ جس کے اندر دیر تا کے بھاد اُمڈ نہ آتے ہوں۔ اس کے پیچھے گورو کل کا بینڈ تھا۔ اور بینڈ کے پیچھے گورو کل یونیورسٹی کے چانسلر نتیہ اوشتھاتا۔ آچاریہ۔ گورو کل کی پربندھ کرتری سبھا کے ممبر پھر دیکشا پراپت سناتک اور نئے ہونے والے سناتک تھے۔ اور پیچھے گورو کل کے ودیارتھی قطار میں آ رہے تھے۔ یہ جلوس سنردھ ناد کرتی میں گھومنے کے پشچات اُتسو منڈل میں پہنچا۔ جہاں شنکھ ناد کے ذریعہ سنسکار کے افتتاح کا اعلان کیا گیا؛

سنسکار کی کارروائی کل گیت سے شروع ہوئی۔ جو نئے سناتکوں نے اور پلیٹ فارم پر بیٹھے سب سجنوں نے کھڑے ہو کر گایا۔ اس کے بعد یگیہ آرمبھ ہوا۔ پھر برہمچاریوں کو گاؤن پہنائے گئے۔ اور انہیں ڈگریاں تقسیم کی گئیں۔ اور ان سے پرتگیائیں کرائی گئیں کہ گورو کل سے باہر جا کر ہمیشہ گورو کل کے نام کو اونچا کرنے والے کام کریں گے۔ جن برہمچاریوں کو ڈگریاں دی گئیں۔ ان کی تعداد ۲۴ ہے۔ ان میں ایک ویدا چسپتی۔ ایک درشن واچسپتی۔ پانچ ویدالنکار۔ دو ودیا النکار اور باقی ودیا النکار ہیں؛

کانووکیشن ایڈریس

اس کے بعد مشہور شاعر کوی سمراٹ رابندرناتھ ٹیگور کے وشو بھارتی وشو ودیالیہ کے آچاریہ شری ودھوشیکھر بھٹاچاریہ نے دیکشانت بھاشن پہلے سنسکرت میں اور پھر آریہ بھاشا میں پڑھا؛

بھاشن پڑھے جانے کے بعد سوامی ستیہ دیو پری وراجک اور مرہٹی وشو کوش (انسائیکلو پیڈیا) کے ایڈیٹر شری کیتکر نے سناتکوں کو آشیرواد دیا؛

سوامی ستیہ دیو جی نے کہا۔ کہ نئے سناتک گورو کل سے وسترت جگت میں جا رہے ہیں۔ وہاں ان کی ذمہ داریاں کیا ہوں گی۔ وہ اسے سمجھ لیں۔ ہندوستان میں آبادی بہت ہے۔ لیکن سنتوں کی ضرورت ہے۔ ایسے سنتوں کی جو چرتر وان ہوں۔ نربھے ہوں۔ ترغیب کے دام میں کسی استھا میں بھی آنے والے نہ ہوں۔ ان کے اندر بل ہو جس سے وہ کسی قسم کی رکاوٹ کو بھی جیت سکیں ان کو جیتنا ہی بھارت کی پرکرتی سنسکرتی ہے۔ سناتکو! بھارت میں نئے یُگ کا سنچار ہو رہا ہے اس لئے تمہاری ذمہ داری اور بھی زیادہ ہے آپ اسی آدیش کو لے کر جائیں۔ جو اُپدیش رشی دیانند نے سنسار کے سامنے رکھا۔ اور جس کے لئے سوامی شردھانند جی نے اپنا جیون دے دیا؛

ڈاکٹر کیتکر نے امریکہ کی ایک یونیورسٹی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گورو کل کا مہتو یہی ہے کہ یہ غیر سرکاری یونیورسٹی ہے؛

اس کے بعد برہمچاریوں کو تمغے تقسیم کئے گئے جو سب سے زیادہ برہمچاری ستیہ دیو کے حصے میں آئے؛

اس کے بعد آچاریہ رام دیو جی۔ سوامی سوتنترانند جی اور پروفیسر شودیال ایم اے کی تقریریں ہوئیں پرانے برہمچاریوں کی طرف سے نئے سناتکوں کے سواگت میں تقریر کی گئی جس کا نئے سناتکوں کی طرف سے جواب دیا گیا۔ پر سنسکار کی کارروائی سماپت ہوئی؛

دوائی چاہئے یا جوانی؟

پیشتر اس کے کہ آپ کسی دوسری جگہ سے دوائی طلب کریں۔ "جوانی" کا مطالعہ کرنا آپ کے لئے از بس ضروری ہے آپ بہت سے بے جا اخراجات سے بچ جائیں گے ہر طریقہ علاج کی آپکو واقفیت ہو جائے گی۔ اپنا علاج آپ خود تجویز کر سکیں گے۔

"جوانی" مفت ملتی ہے

"جوانی" کو حاصل کرنے کے واسطے آپکو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا۔ صرف ایک کارڈ لکھنے کی ضرورت ہے "جوانی" گھر بیٹھے بٹھائے آپ کے پاس پہنچ جائے گی؛

نین امرت

آنکھوں کیلئے اکسیر ہے جس کے روزانہ استعمال سے آنکھیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔ ملنے کا پتہ

کرم شیر کمپنی ۲۲ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

گورو کل کے آتما کو جاننا گورو کل کو جاننا ہے

سدا چاری ہو کہ اچھا دُر آچاری پنڈت نہیں

کوی سمراٹ رابندرناتھ ٹیگور کی شو بھارتی یونیورسٹی کے آچاریہ شری ودھوشیکھر بھٹاچاریہ کا ایڈریس

گورو کل وشو ودیالیہ کے دیکشانت سناتکو! تمہارا کلیان ہو! اتیت پرسنتا کی بات ہے کہ تمہارا برہمچریہ واس سماپت ہوا۔ سماورتن سنسکار کا سمے آیا۔ آیئن مانا یہ تمہارے گورو کل چھوڑ کر جانے کا سمے ہے۔ آج اس سمے تم سے کچھ کہنا ہے؛

یہ تمہارا گورو کل سب کی درشٹی میں آتا ہے۔ یہ تمہاری ہوم شالا ہے۔ یہ یگیہ ویدی ہے یہ سبھا ہے۔ یہ گرہ ہے۔ اور اور بھی انیک چیزیں چاروں طرف بڑی ہوئی ہیں۔ یہ سب جو کیوں لست کبھی گورو کل مانتا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ وہ گورو کل کو اچھی طرح نہیں جانتا۔ یہ سب تو اس کا روپ ماتر ہے۔ شریر ماتر ہے۔ ماتا کا ماتر تو یا پتا کا پتر ودھ یا مشریر کی اپیکشا نہیں رکھتا۔ شریر کے دکل ہونے پر ماتا کچھ ماتا نہیں ہو جاتی۔ پتا بھی پتا سے بھن نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح ان وستوؤں کے دوسرے دوسرے روپ میں آنے پر بھی گورو کل نہیں رہے گا۔ کوئی دوسرا نہیں ہو جائے گا۔ کارن وہ کوئی اور چیز ہے۔ جس کے کارن ماتا "ماتا" اور پتا "پتا" ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان چیزوں کے اتیرکت وہ کوئی اور چیز ہے۔ جس کے کارن گورو کل "گورو کل" ہے۔ وہ ہے آتما۔ اسے ہی دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ آتم درشٹی کم ہی شریر دیکھ پڑتا ہے اسی آتما کے رہنے پر شریر بھی اچھا ہے۔ نہ شریر کس کام کا جس میں آتما نہیں ہے۔ دنیا یا تو اسے جلا دیتی ہے یا پھینک دیتی ہے۔ وکرت ہونے پر وہ وہ مردوں کو بھی وکرت کرتا ہے۔ گورو کل کا بھی آتما ہے۔ گورو کل کا آتما کہ بھاوے یا نو ہے روپ ہی گورو کل کی آتما ہے۔ بیرونی صورت روپ نہیں۔ اس لئے اسے من سے جاننا ہو گا۔ تم میں سے کوئی اگر کالے دیش سمندر کے پار بھی چلا جائے یا اونچے پربت کی چوٹی پر جا بیٹھے۔ تو بھی وہاں بھی گورو کل کا آتما اس سے دور نہیں چلا جائے گا۔ وہ اس وا کھیت بھل سے دکھت ہی رہے گا۔ ساتھ ہی وہ شخص جس نے گورو کل کے آتما کو نہیں پہچانا۔ وہاں رہتے ہوئے بھی گورو کل واس کے ادکل چھل کو پاتا ہو ایسا نہیں ہے۔ وہ ٹرکول پرائی مار لیتا ہے۔ دھیان نہیں؛

تو پھر اس گورو کل کا آتما کیا ہے؟ اس سوال کی یہاں ضرورت نہیں۔ یہاں کے رہنے والوں سے یہ بات چھپی نہیں ہے۔ خاص کر تم جیسے برہمچاریوں سے۔ اس کا اُتر اپنے من سے پوچھو۔ یا اپنے آچاریہ سے پوچھو۔ اگر کوئی دوسرا بھی بتا سکتا ہو۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ تھوڑے میں اس کا اُتر اس پرکار دے گا۔ کہ گورو کل شبد کا ارتھ تو کو سمجھنے والے کے چت میں ایک بھاؤ دیش کا اُدے ہوتا ہے۔ جو بھاو سنگ بھارتیہ سنسکرتی کے سار یا مسرو سو کو پرگٹ کر دیتا ہے۔ جو پرش کو تیاگ کی طرف پرورت کرتا ہے۔ بھوگ کی اور نہیں۔ جو اسے شریہ سرشٹی کی طرف پرورت کرتا ہے۔ پریہ سرشٹی کی اور نہیں۔ جو منش کو سکر دشو کے اپکار کے لئے اگر سر کرتا ہے۔ سنیہ کا مارگ دکھاتا ہے اور اس ستیہ کے دوارا جیون کے پرایٹ دستو کو پراپت کراتا ہے۔ وہی گورو کل کا آتما ہے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے گورو کل میں اُنگ اُپانگ وید شاستر اتنی دور تک پڑھائے جاتے ہیں۔ اُنگ وشیہ کی آلوچنا ہوتی ہے۔ فلاں وشے کا انوشیلن ہوتا ہے۔ یہاں یہ۔ وہ۔ ایسا۔ ویسا اور اتنا دو یہاں ہے۔ جو اور کہیں بھی نہیں ہے۔ اور کیول یہی سمجھ کر سپرو ہا کرتے ہیں۔ ابھیمان کرتے ہیں آدرشیہ ہی وہ اسار میں سار دیکھنے والے ہیں۔ اور اس کے دوارا وہ خود اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ اتی مہان ادھک کے دربان رہتے ہوئے بھی وہ اس کو گرہن نہیں کرتے۔ تھوڑا سا لے کر ہی سنتشٹ ہو جاتے ہیں۔ جو گورو کل کے اس آتما کو نہ پہچان اپنے کو وید ویدانگ کا پرکانڈ پنڈت سمجھ کر پھول اٹھتے ہیں۔ اور سچائی کے دستو کو بنا جانے ہی سماورت ہو جاتے ہیں۔ ان کا یہ برہمچریہ واس آدرشیہ ہی نشفل ہے؛

منیشیوں نے کہا ہے۔ اور کوئی بھی کسی بھی سمے اس کی سچائی کی جانچ کر سکتا ہے کہ جت ہی منشوں کے کشل اور اکشل کا مول ہے۔ دنیا ہی کیوں۔ بندھن اور موکش کا بھی مول ہے۔ چت ہی کشل کو اور اکشل چت اکشل کو اپجاتا ہے۔ کشل چت کے دوارا ہی کوئی کسی کی مرتیو سے بھی رکشا کر لیتا ہے۔ اس کے لئے اپنے پرانوں

اس کے لئے اپنے پیاروں کو بھی تیاگ دیتا ہے۔

اس اشٹل چیت کے دوارا ہی یہ وش اسی پرش کو کبھی سوتم ارد اتا ہے۔ کبھی چیت دوارا کوئی کسی کو کبھی اپنے ہی ہاتھوں سے کچھ دان دیتا ہے۔ پر اشٹل چیت دوارا وہی پرش انہیں ہاتھوں سے کبھی خون ہی دوسرے کا دھن لوٹ لیتا ہے۔ چیت کے شانت ہونے پر نشن بجرے کٹھن پاشان شلا پر بھی گاڑھی نیند سوتا ہے لیکن اسی پرش کا چیت یدی کلیش پر توہنول سے ملائم گدے پر بھی کروٹیں بدلاتا ہوا تارے گنتے گنتے ساری رات کاٹ دیتا ہے۔ چیت کے شانت ہونے سے ہی مہاتما جی آج مہاتما جی" ہیں۔ چیت ہی کے دشٹ ہونے پر دوسرا آدمی ڈراتا رہ جاتا ہے۔

دستو ستھتی ایسی ہے۔ اس لئے یدی کسی نے سو درش بھی گورو کل میں برہمچریہ داس کیا اور یدی اس نے نشٹ دنشیوں کی ہزار ہزار پوتھیاں رٹ ڈالیں۔ ترک رہے۔ جب تک کہ اس سے چیت کا ہی سنسکار نہیں ہوا کیا چیت کے اسنسکرت ہونے پر سکھ یا شانتی کی آشا ہے۔ اسنسکرت چیت والے کا تو شت سکھ دینی بات ہی ہوتا رہے گا سانس بکار کے چیت کرتے کرتے ہوتی اپنا تو ناش کرتا ہی ہے۔ دوسرے کو بھی نشٹ کرتا ہے۔

چیت کی میل کو دور کرنا ہی اس کا سنسکار ہے۔ چیت سنسکار سے ہی پرایشچت اور سوچیہ ہے۔ پھر بھی اس میں مل آگنتک روپ میں ٹھیک اسی طرح آتا ہے۔ جیسے آکاش میں دھواں وہ مل ہیں کلیش اتھوات راگ۔ دویش اور موہ کیونکہ یہ شریر دھاریوں کو کلیش پہنچاتے ہیں۔ راگ کام کو کہتے ہیں یہی دویش اور موہ کو پیدا کرتا ہے۔ کام کی بڑھاتا ہونے سے ان تینوں کو ہی کام کہا جا سکتا ہے کیونکہ یہی ان تینوں کا بیج ہے۔ سانکھیا شاستر کی بھاشا ہونے سے اسے "مار" کہتے ہیں۔ راور مرتیو بھی ارتھ کے شبد نہیں ہیں۔ کیول شبد ماتر سے یہ بھی ایک ارتھ نہیں ہے۔ یہ سبھی جانتے ہیں کہ بھگوان بدھ تب تک بدھ نہیں ہو سکے۔ جب تک انہوں نے "مار وجے" نہیں کیا۔ بدھ کا بہت بڑا کاریہ یہ مار یا کام کا وجے ہی ہے۔ یہ ایک بہت بڑے ارتھ کو پرگٹ کرتا ہے۔ کیول بدھ ہی کا مار کے ساتھ سنگرام ہوا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ پرتیک منش پرتی دن۔ پرتی چھن اس سے دو اسا آکرمنت ہوتا اور مارا جاتا ہے یدی کام نہیں مارا گیا۔ تو ہمارا کیا نہیں مرتا؟ اس لئے بدھ دیو کے اسی مہان کاریہ کا۔ یا دیو ادھی دیو مہادیو کے اس مار بھسمی کرن کا کو یوں کا اس طرح کا ہر دیم گم ورنن کرنا اور چترکاروں کا اس منوہر روپ میں چترت کرنا اچت ہی ہے کیونکہ اسی سے منشوں کا ادھیودھن ہوتا ہے۔

اچھا تو مار ویجے پراپت وا کہاں کی دستو ہے۔ جسے بڑھنے میں پاتے ہیں

بڑھنے کے پیاسے نراوں کے پرتی دچن سے ان کی اچھا سپشٹ ہوتی ہے :۔

"میں جگت کے ہت کے لئے بدھ ہوؤں"

"سب جیووں کی سکھ اور سمپتی کے لئے بدھ ہوؤں"

اس کشل کرم کے دوارا شیگھر ہی میں لوک میں بدھ ہوؤں۔ اور جگت کے ہت کے لئے دھرم کا اپدیش کروں۔ اور نانا پرکار کے دکھ سے پیڑت جیووں کو مکت کروں"

کسی کا اپنا یا کسی خاص آدمی کا یا کسی خاص نسل کا نہیں بلکہ سب سنسار کا سب ستووں کا ہت اور سکھ ہی اشٹ ہے اور منش ماتر کو یہی چاہنا چاہئے۔

کیوں نہ ہم لوگ دھرو کے ساتھ کہیں :۔

"دیش کا کلیان ہو"

کیوں نہ پرتی دن ترکن سندھیا پر نرنتر ہم لوگ چنتا کریں کہ :۔

"تینوں بھون ترپت ہوں"

"برہم سے لے کر ترن پریت سارا سنسار ترپت ہو"

کیوں نہ اس سرد بھوت ہتے رت پرم بدھ جنوں کے ساتھ ہم سوچیں کہ :۔

"سارے سنسار کا جو کچھ دکھ ہے وہ سب مجھ میں پہنچ جائے۔ اور میرے کشل چیت سے جو کچھ سنچیہ ہو۔ اس سے سارا سنسار سکھی ہو" یا

"پرمیشور سے میں پراگتی نہیں چاہتا اور نہ اشٹ سدھی کی سدھی یا موکش ہی چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں۔ کہ تمام دیہہ دھاریوں کے بیچ رہ کر ان کے دکھوں تک پہنچ سکوں۔ تاکہ وہ دکھوں سے چھٹکارا پا جائیں"

اکتوار شیوں کے اس ناکیہ سے سوچیت ہونے والی اس میتری بھاونا کو ہی کیوں نہ سوچیں کہ "متر کی ہی آنکھ سے ہم سب بھوتوں کو دیکھیں"

جو سنسار کا ہت اور سکھ ہے وہی پرش کے آتما کے لئے بھی ہت کر اور سکھ کر ہے۔ ایک انگ کے دگدھ ہونے پر دوسرے انگ کے ادگدھ رہتے ہوئے بھی کوئی سکھ انوبھو نہیں کرتا۔ نہیں سوچتا کہ میرے پیر میں سکھ ہے۔ اور سر میں پیڑا۔

تم لوگ زندہ رہنا چاہتے ہو آدشیہ چاہو۔ اس چاہنے کی تمہاری یوجنا میں کیا سندیہہ ہے؟ پر ایک پرکار کے دو دان دیے ہوتے ہیں۔ ان کی سنکھیا بہت ادھک ہے۔ جو سمجھتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں۔ ایسے دو دان بہت ہیں۔ جو کرتے کو سمجھ کر بھی اسے نہیں کرتے۔ کرنے کی چیشٹا بھی نہیں کرتے۔ یہی کیوں۔ اس کے ورودھ ہی کاریہ کرتے ہیں۔ دے نیا گیہ کرم کو جان کر بھی

اسے تیاگ نہیں دیتے۔ تیاگ دینے کی کوشش
نہیں کرتے۔ یہی نہیں۔ مقتوا انہیں گرہن کرتے ہیں۔ الٹے اور سچھ
کے ساتھ اپنا دھیان۔ برابر "ستیم وند" کا پاٹھ پڑھتے ہیں۔ پرکتنے
ایسے ہیں۔ جو سردا ستیہ بولتے ہیں۔ ان کے پرکانڈ پنڈت ہونے
کیا لابھ؟ سداچاری مورکھ اچھا، دُراچاری پنڈت نہیں۔ سدا
چاری مورکھ کوئے کر سنسار کی سمپتی کچھ دن تک چل سکتی ہے۔ کنتو
دُراچاری پنڈت کوئے کر اس کا ایک دن چلنا بھی دوبھر ہے۔
وہ تو کھشن بھر میں پرلے بھی پیدا کر سکتا ہے ؛

گیان اور کرم دونوں ساتھ ساتھ لے کر سمرِدھی کی اور بڑھے
جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بنا نہیں۔ وہ گیان کس کام کا جس
کا انویائی کرم نہیں۔ اتھوا وہ کرم ہی کس کام کا۔ جو گیان کا انو
گامی نہیں۔ لوک میں جو گیان پراپت کیا جاتا ہے۔ وہ کچھ کم نہیں
ہوتا۔ اس گیان کا یدی لیش ماتر بھی آچرن کیا جائے۔ تو وہ آدرشیہ
ہی بہت شریشٹھ ہوتا ہے۔ گیان اور آچرن بھن بھن ہیں۔
اس سمان ارتھ کی آج کل کے وشو ودیالیوں میں اپیکشا کی جاتی
ہے۔ وہاں وشو ودیالیوں کے ادھکاری گیان ماتر دے کر سمجھ
لیتے ہیں کہ سارا کرتویہ کاریہ سماپت ہو گیا۔ اور یہی مان کر
وے ترپت ہو جاتے ہیں۔ ودیارتھی اتنا ہی لے کر سنتوش کر لیتے
ہیں۔ اور سمجھ جاتے ہیں کہ سارا پراپتویہ پا لیا گیا۔ اس
گیان کے آچار کی کچھ بھی پرواہ نہ ودیا دیکھا رہی ہے۔ اور نہ
ودیارتھی گن۔ ادھک تر کیا، اس کے ویاپار نے کوئی ضرورت
بھی ہے۔ یہ بات ان کے چت میں نہیں آتی۔ یہی گورو کل اور
انیہ ودیالیوں۔ خاص کر وشو ودیالیوں میں بھاری بھید ہے
گورو کل میں آپیش دیا رتھی کو آچاریہ پر ہم ہی آچار سکھاتے
ہیں۔ پھر یہ شکشا گیان پورک ہوتی ہے۔ جیسا جیسا وہ دیکھتا
ہے۔ ویسا ویسا آچرن بھی کرتا ہے۔ آچاریہ تھا انیہ گورو کل
واسیوں کو اسی طرح کا آچرن کرتا دیکھ کر برہمچاری بھی ویسا
ہی آچرن کرتا جاتا ہے۔ اس آچرن سے برہمچاری وہ سامرتھ
پاتا ہے۔ جس سے وہ اپنے بھاوی اتی دشکر گرہست برت کو
انایاس پالن کر سکتا ہے ؛

رشی گن کہتے ہیں۔ اور ٹھیک کہتے ہیں۔ کہ تم نے جنم
کال سے ہی چار پرکار کے رن گرہن کر رکھے ہیں۔ تم پر کچھ دیوتاؤں
کا رن ہے۔ کچھ رشیوں کا۔ کچھ پتروں کا اور کچھ منشیوں کا۔ شانت
من سے وچار کرو۔ کبھی اس کا اپائے بھی سوچا ہے؟ تمہیں ان
رنوں سے اپنا چھٹکارا کرنا ہو گا۔ تمہیں سدا تم بھاونا جو دیوتاؤں
کا انوشٹھان آدرشیہ کرنا چاہئے۔ دیوتاؤں کے لئے اگنی ہوتر
کرنا چاہئے۔ تمہیں گیان کا آدھار جن آدرشیہ کرنا چاہئے۔ تمہیں
اس ودیا پرواہ کا پالن آدرشیہ کرنا چاہئے۔ جو پرمپرا سے کرم سے
ان رشیوں سے پراپت ہوا ہے۔ جنہوں نے سہسروں ورش اس
کے لئے تپ کئے۔ تمہیں گرہست دھرم کا آدرشیہ پالن کرنا چاہئے
اور اس دھرم کا پالن کر کے اتم کوٹی کی سنتان اتپن کرنی چاہئے
سنتان ایسی ہونی چاہئے۔ جس سے پتروں کا کلیان
ہو۔ اس پرکار یہ تم تین رنوں کا شودھن ہوتا ہے۔ چوتھا رن
منشیوں کا ہے۔ اس میں بھی بہت کچھ کرنا ہے۔ ادھک کرنا سمبھو نہ
ہو تو کم سے کم اتنا کام تو آدرشیہ کرنے چاہئیں۔ انہیں رہنے کی
جگہ اور انّ دینا چاہئے۔ یہ دو چیزیں پران دھاریوں کے پرم
پریوجن کی ہیں۔ کبھی بھی۔ کسی بھی طرح سے انّ اور نواس استھان
سے ونچت نہ ہونے پائیں۔ ہائے! دوے آج کل یہ بھی تو نہیں

بار رہے ہیں ؛

آدرشیہ ہی تمہیں جیوت رہنا ہے۔ جینے کی اچھا کون نہیں
رکھتا۔ پھر کیسے جیا جائے؟ رشیوں نے ہی اس کا بھی اُتر دے
رکھا ہے۔ انہوں نے ہی وہ پرشست پتھ دکھا دیا ہے۔ جس
سے اچھلا راستہ نہ تو کسی نے نکالا ہے۔ اور نہ سوچا ہی ہے۔
وے کہہ گئے ہیں :-

"کرم کرتے کرتے ہی منش سو ورش تک جینے کی اچھا رکھے"
پھر کرم کیسے کیا جائے؟ جیسے کورو کشیتر کے یدھ میں ارجن
نے کیا۔ اتھوا ویسے ہی جیسا بھگوان شری کرشن نے اپدیش دیا
تھا۔ اتھوا جیسا شری کرشن ارجن سمواد کے مورتی مان سروپ
سمپت ہو گئے۔ جیوت بودھ ستیہ مہاتما گاندھی جی کر
رہے ہیں ؛

کوئی کوئی کہتے ہیں۔ کہ اس دیش میں نیشکرمیہ (کرم کا نہ کرنا)
ہی کا اپدیش دیا گیا ہے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ بھارت ورش
میں نیشکرمیہ کا اپدیش دیا گیا ہے۔ کنتو کہنے والے اس کا
ٹھیک ارتھ نہیں سمجھتے۔ نیشکرمیہ کا ارتھ "کرم کا نہ کرنا" کدا پی
نہیں۔ اس کا ارتھ ہے کرم یوگ۔ نیشکرمیہ کا اپدیش دے کر
ارجن سنگرام سے نورت سیر ہو رہے ہیں پرورت ہوا۔ تمہارے
سامنے بھی روزمرّہ کی پرلی گشن مہا سنگرام لگا ہوا ہے۔ اس میں
تمہیں وجے پانا چاہئے۔ اس کے لئے کرم کے سوا دوسرا
سادھن نہیں ہے ؛

ہم سبھی سرشٹا ہیں کوئی چھوٹا کوئی بڑا۔ یہی بھید ہے۔
کرم ہی سے پرتی دن کوئی کچھ سرشٹی کرتا ہے۔ اس سرشٹی
سے وہ اپنے آپ کو پرکاشت کرتا ہے۔ سوریہ پرتی دن تاپ
دے کر اندھکار دور کر سنسار کو پرکاشت کر پرتی دن کچھ
نئی سرشٹی کرتا ہے۔ ایسا کرنے سے وہ خود اپنے آپ کو
پرکاشت کرتا ہے۔ یدی سوریہ کا کرم بند ہو جائے۔ تو وہ
'سوریہ' کہاں رہا؟ کرم سے ہی اس کا پرکاش ہے ؛

یہ سرشٹی دو پرکار کی ہے۔ دیوی اور آسری۔ دیوی
سرشٹی سنید کی اور لے جاتی ہے۔ اور آسری ویدنا کی اور۔
آسری سرشٹی کا کرنا سہج ہے۔ وہ کھشن بھر میں پرلے
بھی کر سکتی ہے۔ دیوی سرشٹی دشکر ہے یا اتی دشکر ہے۔

تپ بنا دیوی سرشٹی نہیں ہوتا۔ بنا تپ کے سرشٹی کی بات اُپ
نشدوں میں کہیں بھی نہیں دکھائی پڑتی۔ تپ کرنا سرل نہیں
سرشٹی کے دو پرکار کے ہونے سے سرشٹا بھی دو پرکار
کے ہوتے ہیں۔ پرمیش کام اور سرشٹیس کام۔ پرمیش کام
پرتی ماتر کی اچھیا رکھتا تھا اپنی سرشٹی میں اور کچھ نہیں
سرشٹیس کام اپنی سرشٹی سے سنسار کے سرشٹے کی اچھا رکھتا
ہے۔ آپ اُٹھو، گمبھیر بھاؤ سے اپنے چت میں اس کا
کرو۔ اور سرشٹی میں پرورت ہو۔ آتما ہی تمہارا دیپ
آتما ہی تمہارا شرن ہے۔ تم سبھی آتم دیپ اور آتم شرن
ہو کر آگے بڑھو ؛

کچھ لوگ تمستمہ پراتن ہوتے ہیں۔ وے تم سے تر
ہیں۔ دوسرے تمو جیوتی پرائن ہوتے ہیں۔ وے تم سے
کو جاتے ہیں۔ ایک دوسری طرح کے وے لوگ ہوتے ہیں
جیو تستمہ پرائن ہوتے ہیں۔ یہ جیوتی سے تم کو جاتے ہیں
اور طرح کے وے لوگ ہیں۔ جیوتر جیوتی پرائن ہوتے
ہیں۔ وے جیوتی سے جیوتی کو چلتے ہیں۔ یقین مانو اگر
جیوتی مارائن بنو۔ جیوتر جیوتی پرائن ہو ؛

...ویی شانتی رنترکشں شانتی
...: شانتی راپ: شانتی روشدھ-
...: شانتی رونسپتیہ: شانتی
...ویشوے مے دیو: شانتی: شانتی-
...بھی: تابھی: شانتیبھی: سرو-
...شانتیبھی: شم یا یدہ گھورم یدہ
...رم یدہ کرورم یدہ پاپم
...چھانتم تچھیوم سرومیو
...شمستو نہ:॥

(دیوناگری متن:)

…थिवी शान्तिरन्तरिक्षं शान्ति
…: शान्तिरापः शान्तिरोषध-
…: शान्तिर्वनस्पतयः शान्ति
…विश्वे मे देवाः शान्तिः शान्ति-
…भिः। ताभिः शान्तिभिः सर्व-
…शान्तिभिः शमयामोऽहं यदिह
…रं यदिह क्रूरं यदिह पापं
…च्छान्तं तच्छिवं सर्वमेव
…शमस्तु नः॥

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

آریہ سماج ڈچکوٹ	۵-۶-۷ اپریل
آریہ سماج ہریانہ	۹-۱۰-۱۱ اپریل
آریہ سماج کانگڑہ	۹-۱۰-۱۱ اپریل

دھرم اور سائنس

لالہ ہردیال جی بی اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کا ویاکھیان

جب یورپ کا مہان گھور یدھ ہو چکا۔ تو جو بڑے بڑے ملک اس میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی اوستھا کو جانچنا شروع کیا۔ امریکہ نے اس یدھ میں روپیہ بھی بہت لگایا اور آدمی بھی کافی تعداد میں دیے جب انہوں نے اپنی ۱۸ سے ۴۰ سال تک کی عمر کی آبادی کا جائزہ دیا۔ کہ ان میں سے کس قدر بوقت ضرورت جنگ میں جانے کے قابل ہیں۔ تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عمر کے آدمیوں میں سے ۱/۴ اس قابل نہیں۔ کہ وہ جنگ میں بھیجے جائیں۔ اور یہ لوگ ناقابل ہیں اسلئے کہ وہ بچپن میں ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو گئے۔ جن کی وجہ سے وہ بڑے ہو کر ناکارہ بن گئے۔ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ تھی۔ کہ اگر کوشش کی جائے۔ تو ان کے روگ دور کئے جا سکتے ہیں۔ اس تحقیقات کے دوران میں ایک اور سوال ملک کے سامنے عمر کا آیا۔ امریکہ میں ۱۸۵۰ء میں اوسط عمر صرف ۴۰ سال تھی۔ نئی سائنس کی مدد سے جو کوشش ہوئی۔ اس سے اوسط عمر ۴۰ سے ۵۰ سال ہو گئی۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ کسی وقت امریکہ کی اوسط عمر ۱۲۰ سال تھی۔ اور یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں ہندوستان میں اوسط عمر اس سمے بھی صرف ۲۶ سال ہے۔ میں نے جو وید منتر پڑھا۔ اس کا ہم ہر روز دو وقت سندھیا میں پاٹھ کرتے ہیں۔ امریکن مصنف کہتا ہے۔ کہ اوسط عمر ۷۰ سال ہونی چاہئے۔ اب ہم ۶۰ سال تک پہنچ چکے ہیں۔ اور اگر ہم پریتن جاری رکھیں۔ تو ۷۰ سال تک بھی پہنچ جائیں گے لیکن یہاں اوسط اور ہے۔ ہمارے ہاں آدرش ایک سو ورش ہے۔ ہماری پرارتھنا ہوتی ہے کہ نہ صرف سو برس تک زندہ رہیں۔ بلکہ پوری شکتی سے زندہ رہیں۔ لیکن ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ہماری اوسط عمر ۲۶ سال ہے۔ آپ کہیں گے۔ کہ ہمارے سامنے پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ سال کے بڈھے ہیں۔ تو اوسط عمر ۲۶ سال کیسے ہو سکتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھاری تعداد میں مرتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ ہم سنتان کو پیدا کر کے اُسے زندہ نہیں رکھ سکتے۔ ہم لاکھ پرارتھنا کرتے جائیں۔ لیکن تا وقتیکہ ہم طویل العمری کے اصولوں پر نہ چلیں۔ آیو لمبی نہیں ہو سکتی ۔

ایک اور بات جس کی طرف میں نے آپ کی توجہ دلانی ہے۔ یہ ہے کہ بھارت میں ایک دل ایسا تیار ہو رہا ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ دھرم کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور جب انہیں بحث میں لاجواب کیا جاتا ہے۔ تو وہ سائنس کی شرن لیتے ہیں لیکن سائنس کیا کہتی ہے۔ وہ میں آپ کو بتاؤں پنڈت گرودت جی کہا کرتے تھے۔ کہ جہاں مغربی سائنس ختم ہوتی ہے۔ وہاں سے بھارتیہ وگیان کا آرمبھ ہوتا ہے۔ میں آپ کو مثالیں دوں گا سب سے بڑی غلامی دماغی غلامی ہے۔ جب تک یہ ہے ہم کبھی سوراجیہ پراپت نہیں کر سکتے۔ آج آپ کپڑوں کی طرف دیکھئے۔ ایک کالج سٹوڈنٹ اس طرح کپڑوں میں ملبوس ہوتا ہے۔ کہ ہوا یا سورج کی کرنیں اس کے جسم تک رسائی حاصل نہیں کر سکتیں ۔

اب میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ مغربی سائنس کیا کہتی ہے۔ ایک انگریزی کتاب میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان میں اب بھی سورج کی پرستش کی جاتی ہے۔ اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ایک امریکن میگزین میں ایک تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ ایک ہندوستانی سورج کے سامنے نیم برہنہ بدن بیٹھا ہوا ہے۔ یہ تصویر نندا کے خیال سے نہیں بنائی گئی۔ اس سے وہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ سورج کے سامنے بیٹھنا بدھیمانوں نے بنایا تھا۔ ہم نے بیوقوفی کی۔ کہ اسے چھوڑ دیا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ زیادہ تر کپڑے ہم اس طرح پہنتے ہیں کہ سورج کی رشمیاں ہمارے جسم تک نہیں پہنچ سکتیں۔ اور وہ رشمیاں ہی ہیں۔ جو ایسی چیزیں پیدا کرتی ہیں۔ جو ایک طرف ہمیں کمزور کرنے والے جرمز کو مارتی ہیں۔ اور دوسری طرف ہمیں طاقت دینے والے جرمز کو پیدا کرتی ہیں۔ امریکن لیکھک کہتا ہے۔ کہ ہماری عورتیں ہم سے آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ اس کا کارن یہ ہے کہ ان کی پوشاک میں سورج کی کرنوں کو جسم تک پہنچنے سے روکنے والا حصہ نہیں ۔

ہمارے ہاں بھارت میں چار سنان بتائے گئے ہیں۔ سوریہ سنان۔ جل سنان۔ وایو سنان اور تیل سنان۔ آج یہ حالت ہے۔ کہ کھلی ہوا میں نہانے کی بجائے ہم بند کمروں میں نہاتے ہیں۔

لیکن امریکن پستک میں لکھا ہے۔ کہ کھلی ہوا میں ننگا پھرنا بہت اُپکارک ہے۔ اگر تم رواج سے شرماتے ہو۔ تو کم از کم اتنا کرو۔ کہ بند کمرے کے اندر دن میں دو وقت ضرور ننگے پھرا کرو۔ تاکہ سورج سے آپ کے اندر آیو دینے والی چیز بن سکے ۔

گورو کل میں برہمچاریوں کو ایسے طریقے رکھا جاتا ہے۔ کہ ان کے جسم کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وایو اور دھوپ کا سپرش ہو سکے ایک گورو کل کے پرانے بھگت ملے۔ کہنے لگے۔ کہ مجھے اب گورو کل سے وہ آشائیں نہیں جو پہلے تھیں۔ ایک طرف گورو کل سے شکایت ہے دوسری طرف میرا سرکاری سکولوں کا وسیع کا تجربہ ہے۔ اس تجربہ کی بناء پر میں سکولوں کی تعلیم سے ناراض ہوں۔ اور میں کہتا ہوں۔ کہ گورو کلوں میں بچے کھلے ہوئے پھول دکھائی دیتے ہیں۔ اور سکولوں میں کاغذ کے نقلی پھول نظر آتے ہیں ۔

آپ میں سے بہتوں کا خیال ہے۔ کہ ہماری آشائیں گوروکلوں سے پوری نہیں ہوتیں سوامی جی نے لکھا ہے۔ کہ ماتا پتا اور آچاریہ پیدی شکشا دینے والے ہوں۔ گویا تعلیم پہلے ماتا سے شروع ہوتی ہے ؛

آج کل کی سائنس نے تجربہ سے بتایا ہے کہ یہ خیال غلط ہے کہ چھوٹا بچہ کچھ نہیں سمجھتا۔ دو مہینے کا بچہ سب کچھ جاننے لگتا ہے صرف ظاہر کرنے کی شکتی اس میں نہیں ہوتی۔ موجودہ سود گیان شاستری کہتے ہیں۔ کہ انسان نے جو بننا ہوتا ہے۔ وہ آٹھ سال کی عمر تک بن چکتا ہے۔ جب میں نے یہ پڑھا تو میں حیران رہ گیا میں نے سوچا کہ اس اوستھا میں سکول اور کالجوں کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے اس کا جواب بھی اسی وگیان شاستری نے دیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ آپ لکڑی کا تختہ ترکھان کے پاس لے جائیں۔ وہ اسے دیکھ کر کہیگا۔ کہ اس میں گانٹھ ہے۔ جس سے اسکے ٹوٹ جانیکا اندیشہ ہے۔ تختہ کا مالک کہتا ہے جو کچھ ہے تو اسے ہی بنا دے۔ البتہ ایسا کر دینا کہ یہ گانٹھ نظر نہ آئے۔ ترکھان جواب دیتا ہے۔ کہ میں اس پر اس طرح روغن کر دونگا کہ کسی کو گانٹھ نظر نہ آئیگی لیکن اس سے گانٹھ دور نہ ہوگی۔ جب کبھی اس پر چوٹ لگیگی۔ یہ ٹوٹ جائیگی۔ یہی کام گوروکلوں کا ہے بچوں میں جو کمزوریاں ۸ سال کی عمر سے پہلے آ چکیں انہیں کوئی دور نہیں کر سکتا۔ البتہ گوروکل وغیرہ اتنا کرتے ہیں کہ وہ ان کمزوریوں کو اس طرح دبا دیتے ہیں۔ کہ وہ نظر نہ آئیں۔ وہ سادھارن اوستھا میں چھپی رہیں گی۔ لیکن ذرا سی ترغیب پر ان کے ظاہر ہونے کا امکان دور نہیں ہو سکتا۔ ایک کام شکشالیے اور بھی کر سکتے ہیں۔ جس طرح چھوٹے بیروں کو پیوند کے ذریعہ بڑا بیر بنایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح تعلیم کے پیوند سے لڑکوں کو اچھا بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن جس طرح بیر کو سیب بنا دینا کسی کی طاقت سے باہر ہے اسی طرح لڑکے جو بن چکے ہیں۔ انہیں بدل کر کچھ اور بنانا اسمبھو ہے ؛

اس سے ثابت ہے کہ ۶ سے ۸ سال تک عمر کا حصہ بڑا ضروری ہے۔ یہی کارن ہے کہ ۱۶ میں سے ۱۲ سنسکار ۸ سال کی عمر سے پہلے ہو جاتے ہیں۔ باقی عمر کے لئے بواہ اور مرتک سنسکار ہی رہ جاتے ہیں۔ جس سے یہ سدھ ہے کہ ہمارے رشی جانتے تھے۔ کہ منش نے جو بننا ہوتا ہے وہ آٹھ سال کی عمر تک بن چکتا ہے۔ اگر ان کا یہ خیال نہ ہوتا تو ۸ سال کی عمر تک وہ اتنے سنسکار نہ رکھتے رشی دیانند سے کسی نے پوچھا کہ لڑکے کی تعلیم کب سے شروع ہونی چاہیئے۔ رشی نے جواب دیا۔ اس کے پیدا ہونے سے ۱۷ سال پہلے۔ اب آپ سمجھے کہ رشی نے ماتری مان ..... کیوں کہا۔

ابھیمنیو چکر ویوہ کے اندر داخل ہو گیا لیکن وہ نکل نہ سکا۔ اس کی ماتا کہتی ہے۔ کہ جب ارجن چکر ویوہ سے نکلنے کی بات سنا رہا تھا۔ تو میری بدقسمتی۔ میں اس وقت سو گئی۔ اس سمے ابھیمنیو گربھ میں تھا۔ چکر ویوہ میں داخل ہونے کی بات میں نے سنی۔ ابھیمنیو پر اس کا سنسکار پڑا۔ نکلنے کی بات میں نہ سن سکی۔ ابھیمنیو پر اس کا پربھاو نہ پڑا ؛

ماتاؤ! آپ نے سمجھ لیا کہ مائیں ہی ہیں۔ جو نیک پیدا کر سکتی ہیں۔ جن کے لئے آپ گوروکل سے آشائیں رکھتی ہیں۔ لیکن جو سنسکار آپ نے ان کے دلوں میں جھوٹی غرض ڈال دیئے۔ وہ اپنا کام کئے بنا نہیں رہ سکتے۔ آپ گوروکل کے برہمچاریوں سے پراتہ کال اٹھنے کی آشائیں رکھتی ہیں۔ بچہ قدرتاً پراتہ کال اٹھتا ہے اور کھیلنے لگ جاتا ہے لیکن ماں اس وقت سونا چاہتی ہے۔ وہ اسے دودھ کو سلا دیتی ہے۔ اور اس طرح اس کی قدرتی خواہش کو دبا کر سونے پر مجبور کرتی ہے۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ وہ ۸ بجے تک سویا رہتا ہے اس اوستھا میں گوروکل کا کیا دوش ہے گوروکل میں برہمچاریوں کو برہم مہورت جگایا جاتا ہے۔ ان کا تپسوی جیون بنانے کا پریتن کیا جاتا ہے۔ لیکن باہر میں نے دیکھا کہ بچے ۸-۹ بجے تک منہ نہیں دھوتے۔ ایسے بچے دے کر آپ گوروکل سے خواہش کرتے ہیں۔ کہ انہیں تپسوی بنا دیا جائے ؛

آج چائے کا دشین چلا ہوا ہے۔ لیکن جن کی ہم نے نقل کی۔ ان کے اندر اس کے خلاف جہاد شروع ہو چکا ہے۔ وہاں بچے گیت گاتے ہیں۔ چائے سے میں نفرت کرتا ہوں کافی میں دیکھنا نہیں چاہتا۔ دودھ میرے لئے اچھا ہے۔ اس سے میں خوبصورت اور تندرست رہونگا ؛

ڈاکٹر کہتے ہیں تھوڑی چائے بھی بچوں کے لئے زہر قاتل ہے۔ پینا چاہئے تو دودھ۔ لیکن آج ہمارے نوجوان کہتے ہیں کہ دودھ ہمیں ہضم نہیں ہوتا۔ اس سوال پر بحث اٹھی۔ کہ بڑی عمر کیسے ہوتی ہے؟ جواب دیا گیا۔ کہ بڑی عمر والے بہت ام [illegible] وہ تھے۔ جو بڑی مقدار میں دودھ پیتے تھے مثال کے طور پر انہوں نے بدھ۔ ایڈیسن اور سنڈن برگ وغیرہ کے نام بتائے۔ ایڈیسن کے نام سے ہندوستانی واقف ہیں۔ وہ کتنا ودوان اور تپسوی تھا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں آٹھ سال سے دودھ کا تجربہ کر رہا ہوں۔ اور تین سال سے میں نے دودھ کے سوائے کچھ نہیں استعمال کیا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں پیدا ہوا تھا۔ تو دودھ پیتا آیا تھا۔ جاؤنگا تو مجھے امید ہے کہ دودھ پیتا ہی جاؤنگا مغربی ودوان حوالہ دیتے ہیں بدھ کا کہ بدھ کا کہنا ہے کہ دودھ ہمارا رشتہ ہے۔ پران دیتے ہیں وید کا۔ کہ دودھ اور گھی جیسی کوئی خوراک نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ گھوڑوں کو طاقتور بنانے کے لئے انہیں ڈبوں کا دودھ دیا جاتا ہے۔ امریکن فوج اور بحری فوج کی خوراک میں دودھ کا بھاری حصہ ہے۔ وہاں ایک کروڑ پونڈ سالانہ بحری فوج میں ہی دودھ خرچ آتا ہے اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں دودھ کے استعمال کا اوسط فی آدمی ڈیڑھ سیر ہے۔ گائیوں کے متعلق آپ سنکر حیران ہونگے۔ کہ وہاں گائیوں کی تعداد اتنی ہے۔ کہ سارے ہندوستان کی تعداد سے زیادہ ہے۔ یہی نہیں۔ یہاں گائیوں کے دودھ کی اوسط دو تین سیر ہے۔ لیکن وہاں دس سیر سے کم دودھ دینے والی گائے کو کوئی رکھتا ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ طاقت اور دماغ والے ہیں

دھرم کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اسے سائنس نہیں مانتی۔ پرانی سائنس ایسا کہتی ہوگی۔ نئی سائنس دھرم کی دلدادہ ہے وہ دھرم ہی نہیں۔ جو دھارن کیا جائے۔ اسے دھرم کہتے ہیں اور اسے سائنس مانتی ہے۔ ڈاکٹر دھرم کے متعلق کہتے ہیں کہ یہی نہیں کہ دھرم کے ماننے والے لوگ کبھی آتم ہتیا نہیں کرتے۔ بلکہ وہ لوگ مشکل آنے پر کبھی گھبراتے نہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ دھرم کا اثر آتما پر ہوتا ہے۔ اور آتما جسم پر حکومت کرتا ہے۔ اس لئے تعجب بات نہیں کہ دھرماتماؤں کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ پہلے ہم مریضوں کو بیہوش کرنے کے لئے کلوروفارم سونگھایا کرتے تھے۔ اب ریڑھ کی ہڈی میں انجکشن کر کے

بقیہ مضمون صلا

کہ مکشیات کے اندھکار کا ناش ہو جائے گا۔ سمہ کے دیا جلنے لگا۔ گوبندھوں کے منہ میں ایک نارا اسنار ... ایک شگنا گرہن کرنے آیا۔ اور اُس سمے یہودی کلا ... وہاں رہ کر بھگوان بدھ کے اعلیٰ درجہ کے اُپدیشوں کو گرہن کیا اس کو سمپرتی ہوئی۔ اور چونکہ وہ یہودی نسل سے تھا۔ اور یہودی اس وقت رومن کے غلام تھے اس کے دل میں یہودیوں کو آزاد کرانے کی کامنا ہوئی۔ فلسطین میں جا کر اس نے یہودی سنسکرتی پر آریہ سنسکرتی کا پیوند لگا دیا۔ اور اس کا نام نئے عہدنامہ کی شکل میں دنیا کے سامنے آیا۔ جس سمے عیسیٰ کا بلیدان ہو گیا۔ اس سمے عیسائی دھرم کا پرچار ہونا شروع ہو گیا۔ اور یورپ کے آریہ لوگوں نے اسے سویکار کر لیا۔ اس کے ساتھ جس یہودی پرچار آئی۔ تو وہ بڑے بدقسمت ہو۔ یہ کہ اُن کی سمجھ میں نہ آ سکتا تھا۔ کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک مذہب کے اندر تو آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت کا سدھانت ہے اور دوسری طرف اس کا پیغمبر یہ کہے۔ کہ اگر کوئی تمہاری ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری بھی اس کی طرف کر دو۔ وہ اسے سمجھ نہیں سکے۔ کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ہی خدا کے پیغمبر وندوہ باتیں کہیں۔ اس حالت میں یورپ میں عیسائی دھرم پھیلا۔ یورپ کی بدھی نے اس کو کبھی گرہن نہیں کیا۔ کیونکہ یہ نہ ہی سنسکرتی کے روپ میں ہے۔

مجھے ایک سجن نے کہا۔ کہ ہندو دھرم میں DEMOCRACY نہیں۔ سب مسلمان اکٹھے کھا سکتے ہیں۔ میں نے جواب میں کہا۔ کہ اُن کی تو کلچر میں ہی ڈیموکریسی (پرجاتنتر واد) نہیں۔ اگر اسلام میں یہ یہودی سنسکرتی میں پرجاتنتر واد ہوتا۔ تو وہ خالی مسلمانوں کے لئے نہ ہوتا۔ ہندو۔ مسلمان عیسائی سب کے لئے ہوتا جو نہیں۔ ہمارے ہاں ہے۔ کہ سب کی درشٹی سے سب کو دیکھو۔ بدھ بھگوان نے کہا ہے۔ کہ پرانی ماترکا سیل پریم کا سندیسہ سنا دو۔ یہودی سنسکرتی جس نے آگے چل کر NATION کا روپ دھارن کر لیا۔ اپنا ہی بھلا چاہنے لگی۔ وہ دوسری قوموں کو لوٹنے لگی۔ جس وقت یورپ کے آریوں نے عیسائی دھرم کو گرہن کر لیا۔ قرآن کے سامنے یہ وچار آیا۔ کہ یہ جو عیسیٰ نے باتیں کہی ہیں۔ یہ عملی نہیں صرف آدرش ہیں۔

جس سمے قسطنطنیہ کا پتن ہوا اور یونان کی سبھیتا یورپ والوں کے ہاتھ لگی۔ تب یورپ میں گیان کا پرکاش ہوا۔ جب یورپ کے لوگوں کو پہلے پہل آریوں کی سنسکرتی معلوم ہوئی۔ تو یورپ میں دھرم اور گیان کے اندر ہولناک جنگ چھڑ گیا۔ جو دو سو برس تک جاری رہا۔ کیونکہ یونانی سنسکرتی تو وچاروں کی سوتنترتا مانتی تھی۔ عیسائی دھرم پوپ کی ذہنی غلامی کی تعلیم دیتا تھا۔ اور یہ بات یورپ کے آریوں کو پسند نہ آئی تھی۔ پس ایک طرف یونانی سنسکرتی تھی۔ دوسری طرف یہودی سنسکرتی پر عیسیٰ کا لگایا بدھ دھرم کا پیوند اور تیسری طرف سیمیٹک (یہودی) سنسکرتی۔ ان تینوں کے درمیان لڑائی تھی۔ عیسیٰ کی بات وہ سمجھ نہیں سکے۔ یہودی سنسکرتی گیان پر ٹھہر نہ سکی۔ کریں۔ تو کیا کریں۔ تعلق ٹوٹ گیا۔ اور عیسائی دھرم کے پرتی ودروہ شروع ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سائنس نے ترقی کی۔ اور مذہب کا پتن شروع ہوا۔ اگر اُن کے پاس آریوں کی سنسکرتی ہوتی۔ تو اُن میں کوئی جھگڑا نہ ہوتا۔ اور آج یورپ کے آریہ سنسار کے سامنے دیوتا روپ میں پیش ہوتے۔ ہوا کیا؟ گیان نے اپنا پربھاؤ ڈالا۔ اور جب وہ گیان کے استر شستروں سے سجت ہو گئے۔ تو وہ ایشیا کو آئے۔ ہندوستان کے لوگوں نے اپنی سنسکرتی کے انوسار انہیں اتتھی سمجھ کر سنکار کیا۔ لیکن وہ تو دھن ہرن کرنے آئے تھے۔ راشٹریتا میں بھی وہ سمٹیک کلچر سے نہ نکل سکے چاہئے تھا۔ کہ ہندوستانی اُن کا مقابلہ کرتے۔ لیکن وہ اپنی سنسکرتی پر تلے رہے۔ اور انہیں بٹھا لیا اور اُن کی بات ماننے لگے۔ ان کا مذہب پوچھا تو انہوں نے کہا۔ ہم تو عیسیٰ کو مانتے ہیں۔ جس کی تعلیم یہ ہے۔ کہ اگر کوئی تمہاری ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری بھی اس کی طرف پھیر دو۔ کہا ٹھیک۔ پر اس پر چلتے کیوں نہیں؟ جواب دیا۔ کہ یہ عمل کی بات نہیں۔ بات یہ تھی۔ کہ یہ بات اُن کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔ اُن کی سنسکرتی کا لکھیہ تو یہ تھا۔ کہ ضرورتوں کو بڑھاؤ۔ ہماری سنسکرتی یہ تھی۔ کہ ضرورت دُکھ کا مول ہے۔ مشرق اور مغرب کا فرق! مغرب مانتا ہے۔ کہ زبردست کو ہی جینے کا حق ہے مشرق کا سدھانت یہ ہے۔ کہ ایشور کی سرشٹی میں جتنے پدارتھ ہیں۔ ان کو نیائے کے ساتھ بھوگ کرو۔ کسی کے ساتھ ظلم مت کرو۔ یورپ مانتا ہے ہنسا۔ پورب مانتا ہے اہنسا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یورپ کے اندر آدرش ہی بدل گیا۔ مذہب تو انہوں نے چھوڑ دیا۔ اور بیوپار کو پوجنا لیا۔ کہا ہم تو بیوپار کرنے آئے ہیں۔ فری ٹریڈ کا سب کو موقعہ دیتے ہیں۔ ۱۵۰ برس تک مغرب نے سارے بیوپار پر اس طرح سے ناگ پیچ کھیلے۔ کہ ہمیں جب ہوش آئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ہمارے دیش کے اندر کھانے کو نہیں۔ تب پتہ لگا۔ کہ جن کو ہم اتتھی سمجھتے تھے وہ کچھ اور نکلے۔

اگر دنیا کے اندر نیائے ہے اگر ایشور ہے۔ اگر ایمان دار آدمی کے لئے سمان ہے۔ تو یورپ کی وجہ سے ہونی چاہئے۔ ساگر دنیا کے اندر شیطنت ہے۔ ... دنیا سب کچھ ہے۔ تو پچھم کی وجے ہونی چاہئے۔ اس حال پر آج لڑائی ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ مہاتما گاندھی غالی ایک آزادی کے لئے لڑ رہا ہے۔ یہ بات نہیں۔ یورپ آج سامراجیہ واد میں ڈوب گیا ہے۔ یہ سمٹیک سنسکرتی کا پرینام ہے۔ انگلینڈ دنیا بھر میں دھنا دھیہ دیش ہے۔ لیکن اس نے دھن کے لئے امریکہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ انگلینڈ نے پونجی پتیوں کے پاس پونجی نہ تھی۔ ... اپنی سرکار کو نہ دے سکتے تھے؟ دے سکتے تھے۔ لیکن ان کو پیسہ پیارا ہے۔ مزدوروں کو ہرانے کے لئے اور طاقت ہاتھ میں لینے کے لئے انہوں نے اپنے ملک کو بدنام کیا۔ فرانس جو ریولیوشن کی ڈینگیں مارا کرتا تھا۔ اس نے انڈوچائنہ میں وہ مظالم دکھلائے کہ خدا یا پناہ! کیوں؟ اس لئے کہ وہاں کے لوگ آزادی چاہتے تھے امریکہ نے نیویارک کے بندر پر آزادی کی دیوی کی مورتی کھڑی کر رکھی ہے۔ لیکن اس کی حالت یہ ہے۔ کہ ساٹھ ارب پتیوں کے جال میں پھنسا ہوا ہے۔ یہ ملک اتنے بڑے دولت مند ہیں۔ لیکن لاکھوں آدمی وہاں بیکار ہیں۔ اگر وہاں آریہ سنسکرتی ہوتی۔ تو وہاں کے پونجی پتی بنکوں سے سرمایہ نکال بھوکوں کے درمیان بانٹ دیتے۔ میرے ساتھ ایک جرمن لیڈی آئی۔ وہ تین دن ٹھہری۔ اور جب جانے لگی۔ تو کہنے لگی۔ سوامی ستیہ دیو! میں نے تین دن یہاں کھایا پیا ہے۔ بتائیے! اس کا پیسہ کہاں چکاؤں۔ میں نے کہا۔ میڈم! یہ تمہارے دیش کی سنسکرتی ہے۔ یہاں کی سنسکرتی اتتھی سنسکار کے لئے پیسے وصول کرنا نہیں سکھاتی۔ یورپ میں کسی گھر میں آپ ایک دن کھانا کھائیں تو بل بھیج دے گا۔ مغربی ممالک میں جو لاکھوں آدمی بیکار ہو گئے۔ اس کا کارن پوچھا جائے تو بتایا جاتا ہے۔ کہ ہماری ملوں سے جو مال نکلتا تھا۔ ہندوستان نے جو اس مال کا خریدار تھا اس کا بائیکاٹ کر دیا۔ کوئی ان بھلے آدمیوں سے پوچھے۔ کہ سو ساٹھ سال پہلے کیسے گزارا کرتے تھے۔ جب ہندوستان تمہارا مال نہیں خریدتا تھا۔ ہم نے ہمیشہ کے لئے تمہاری چیزیں خریدتے رہنے کا اقرارنامہ کوئی تھوڑا ہی لکھ دیا ہے ان کی ساری کوشش ہمارے اوپر اپنی سنسکرتی لادنے کی ہے۔ شہروں کے لوگ جو اس سنسکرتی کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کپڑے خوب پہنیں گے۔ خواہ قرض لے کر بنائیں۔ یورپ میں بھی یہی حالت ہے۔ ایک جرمن لیڈی مجھ سے کہنے لگی۔ کہ یوروپین لوگ کیسے گندے ہیں۔ نہاتے نہیں ہیں۔ میں نے اس سے کہا۔ یہ ان کا دوش نہیں ان کی سنسکرتی کا دوش ہے۔ ہندوستان کے اندر جو لوگ سنسکرتی کے اپاسک ہیں۔ وہ آریہ سماجی ہوں۔ خواہ سناتنی یا سکھ۔ وہ مہاتما گاندھی کے ماننے والے ہیں۔ سب آج پچھم کی سنسکرتی کے خلاف بغاوت کرنے کھڑے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اس دیش میں اس سنسکرتی کو نہیں آنے دینا چاہتے۔

میرے دیش کے بعض کوتہ اندیش آدمی کہتے ہیں کہ کیا ہوا ہندوستان عیسائی ہو جائے مسلمان ہو جائے۔ لیکن آزاد ہو جائے نا۔ مذہب کچھ ہو آزادی تو مل جائے گی۔ میں اُن کی بے وقوفی پر ہنستا ہوں۔ کیا امریکہ آزاد نہیں۔ جرمنی آزاد نہیں؟ انگلینڈ آزاد نہیں؟ کیا وہاں شکھ ہے۔ پولیٹیکل آزادی برکت ہے۔ لیکن وہ اسی حالت میں برکت ہے۔ کہ اس کی بنیاد تیاگ پر ہو۔ جب تک اس کے اندر سوارتھ ہے۔ وہ آزادی کبھی سُکھ دایک نہیں ہو سکتی۔ اس کارن مہاتما گاندھی کہتے ہیں۔ میں ہندوستان کو آزاد ضرور دیکھنا چاہتا ہوں۔ لیکن سب سے پہلے دنیا کی راج نیتی کے اندر دھرم کا پرویش کرانا چاہتا ہوں۔ آج راج نیتی کے معنی ہیں دوسروں کو دھوکا دینا۔ جو دھوکہ دینے میں کمال رکھتا ہو وہ بڑا نیتی مان ہے۔ مہاتما گاندھی کہتے ہیں۔ راج نیتی کو تم دھرم سے الگ نہیں کر سکتے۔ اس لئے آج کی طرف پچھم اور دوسری طرف پورب کھڑا ہے اور پورب پچھم سے کہتا ہے۔ کہ اے پچھم کے لوگو! ہمارا تمہارا کیا ساتھ ونشت ہیں۔ تم ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی ہو۔ ہماری سنسکرتی کو لے کر جہاں تم ہمارے ساتھ مل سکتے ہو۔ وہاں خود بھی دکھوں سے چھوٹ سکتے ہو۔

ہندوستانیو! آج یورپ پچھم کے سامنے اس کی ہماری شکتی کے ساتھ مقابلہ کے لئے کھڑا ہے۔ تم پرا چین رشیوں کا اپنا جھکانا چاہتے ہو۔ تو انہیں دکھا دو۔ کہ ہم جھوٹ کو سچائی کے ساتھ بدلیں گے۔ ظلم کو نیائے کے ساتھ جیتیں گے۔ انیائے کو نیائے کے ساتھ فتح کریں گے۔

اس یدھ میں اپنی سنسکرتی کی چٹان پر تم کھڑے ہو گے۔ تو تمہاری وجے ہوگی تمہاری ہی نہیں تمہارے رشیوں کی وجے ہوگی۔ تمہاری سنسکرتی کی وجے ہوگی۔

कृण्वन्तो [illegible]मार्यम्

प्रकाश

लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The ... H ... P...

LAHORE.

قیمت سالانہ للعہ
ششماہی ...

نمبر ۱۴

SUNDAY 10 APRIL 1932 { ۲ چیت سمت ۱۹۸۸ - مطابق ۱۰ - اپریل سنہ ۱۹۳۲ء - دیانند آبد ۱۰۸

ویدامرت

پرماتما کی مترتا کیلئے کوشش

विभ्राजन् ज्योतिषा [illegible] रोचनं दिवः। देवास्त इन्द्र सख्याय येमिरे॥ ऋग्वेद ८।९८।३॥

"ہے پرمیشور دیہ دان ایشور! پرکاش سے پرکاش سوروپ لوگوں کو پرکاش دان کرتے ہوئے آپ پرکاش یکت دیو لوگ اس پار چلے گئے ہیں - آپ کے مترتا کے لئے ودوان لوگ کوشش کرتے ہیں"۔

اس منتر میں پہلی بات یہ جتلائی ہے کہ سنسار میں اگنی۔ بجلی نکشتر آدی جتنے چمکدار پدارتھ ہیں ان میں ایشور کی ہی دی ہوئی چمک ہے۔ خاص کر ایشور ہی پرکاش کا منبع ہے۔ انیہ دستوؤں میں پرکاش ایشور سے آتا ہے۔ جس پرکار سورج نکلتے ہی ہرے پھول کو ہرا اور پیلے کو پیلا بنا دیتا ہے۔ اس سے پہلے رات کی اندھیری میں اُن کا ہرا اور پیلا پن پرتیت نہیں ہوتا۔ اسی پرکار پرماتما اپنے پرکاش سے سب دستوؤں کو پرکاش وان کر دیتا ہے۔ سوہ "نام ہے پرکاش یکت پدارتھوں کا۔ اس میں سوریہ چندر نکشتر۔ اگنی سبھی شامل ہیں۔ ان میں پرکاش کہاں سے آیا؟ ویدا اتر دیتا ہے۔ کہ اندر ارتھات ایشور نے جوت ارتھات اپنی جوتی سے "دبھراجت" ارتھات سب کو پرکاش مے کر دیا۔ سوریہ جب پراتہ کال اُدے ہوتا ہے۔ تو مانو اپنی سنہری رنگ کی کوچی سنسار کی سبھی دستوؤں پر پھیر دیتا ہے۔ جس سے یہ سب چیزیں سنہری ہی دکھائی دیتی ہیں۔ اسی پرکار پر ... سمجھا ہیں پرمانوؤں میں کسی پرکار کا پرکاش بلا دسا نش نہیں ہوتا۔ وہ اندھکارے ہوتے ہیں۔ پرنتو ایشور کی پریرنا پاتے ہی وہ سب پرکاش یکت ہونے لگتے ہیں۔ مانو ایشور اپنے پرکاش کو ان اندھکارے پدارتھوں میں پرویشٹ سا کر رہا ہے۔ پرنتو ایشور کا یہ پرکاشی کرن وہیں سماپت نہیں ہوتا۔ سورج کی کرنیں سنسار بھر کو پرکاشت کرتی ہیں۔ پرنتو سورج خود بہت دور آدیہ چمک رہا ہے۔ وہ دیو لوک سے پرے ہے۔ اسی پرکار ایشور سنسار میں اپنا پرکاش پھیلاتا ہوا بھی اس سنسار سے کہیں اونچا ہے۔ ارتھات وہ یہاں سے بہت پرے ہے۔ تت پرے ہونا یا دوری نیشک سمبندھی نہیں کنتو سوروپ سمبندھی ہے۔ سرشٹی بھر ایشور کے پرکاش سے پرکاشت ہوتی ہوئی بھی ایشور نہیں ہو جاتی۔ پھول میں سوریہ کا پرکاش ہے آدشیہ پرنتو یدی داستوک سوریہ کو جاننا چاہتے ہو تو سوریہ کا الگ سے نریکشن کرو۔ اسی پرکار یدی سنسار بھر میں ایشور کا پرکاش ہے۔ تب بھی اس پرکاش کے داستوک سوروپ کو سمجھنے کے لئے سنسار سیما سے باہر اسناری ایشور کا دھیان کرنا آوشیک ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ ودوان لوگ اس سنسار کے پرکاش کو سادھارن نچلی شرینی کے لوگوں کے لئے چھوڑتے ہوئے "اندر کی سکھیائے" یا مترتا کے لئے یتن کرتے ہیں۔ پرکاشت دستوؤں سے پرکاش اتنا ہی بڑا ہے۔ جیسے میٹھے گنے کی اپیکشا وہ چینی جس سے گنے کو میٹھا کیا ہوا ہے۔ پرنتو اس چینی سے بھی میٹھی چینی کا بھنڈار ہے۔ جہاں سے گنا آدی سبھی میٹھے پدارتھ مٹھاس کو ادھار لیتے ہیں۔ اسی پرکار پرکاش سے بھی اچھیتم پرکاش کا وہ کوش ہے۔ جس کو ایشور یا اندر کہتے ہیں۔ اور وہاں سے پرکاش نکل کر سنسار کے پرکاش وان پدارتھوں کو پرکاشت کرتا ہے۔

اس وید منتر کے شبد دنیا میں وشیش للت ہے۔ جو انوواد میں بتایا نہیں جا سکتا۔ اس کو جتنی بار پڑھا جائے۔ اتنی بار ہی آتما کو اہلاد ہوتا ہے۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ مانو پربھو کی جیوتی ہمارے اندھکارے ہردے کو پرکاش یکت کر رہی ہے۔ (ادم شرم)

برہم بھورت اندھکر سنسان آدی سے ہٹ کر برہم وچار آتما کو سوچھ۔ پوتر۔ اور اونچا بناتا ہے۔

نوجوانوں کی سخت ضرورت ہے ۱۲۸

ہماری معرفت نوجوان خوب صورت ودھوائیں اور بال ودھوائیں اور کنواری لڑکیاں شادی کے لئے ہر وقت تیار ملتی ہیں۔ شادی کے خواہش مند جلد سے جلد درخواست بھیجیں ؛

پتہ:- منیجر رام چرن لال شرما ہندو ودھوا آشرم اورئی ضلع جالون

ور کی ضرورت! ۱۲۹

مجھے اپنی پتری کے لئے جس کی آیو ۱۵ برس کی ہے پرائمری تک تعلیم یافتہ گھر کے کاروبار سے بخوبی واقف ہے۔ ایک ایسے ودروان آریہ ور کی ضرورت ہے جس کی آیو پچیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ برسر روزگار ہو۔ جسمانی صحت اچھی ہو۔ شادی گن کرم سبھاؤ کے مطابق ذات پات توڑ کر کی جاوے گی ؛

داس رام باوہ معرفت باوا بیلا سنگھ پنشنر گھمان۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور

ضرورت! ۱۳۰

ایک سولہ سالہ خوبصورت۔ گھر کے ہر کام کاج سے واقف کھتری کل اُتپن آریہ گھر کی کنیا کے لئے برگیہ ور کی ضرورت ہے۔ برسر روزگار ہونا ضروری ہے۔ تعلیم اچھی ہو۔ چاہے دکاندار ہو۔ آریہ سماجی ہو۔ عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ جہیز کا متلاشی نہ ہو ؛

خط وکتابت کا پتہ:-

نانک چند باسل معرفت ماسٹر شام لعل جی محلہ دتسبالاں۔ لدھیانہ۔

بہت جلد ضرورت ہے ۱۳۲

گورو کل کمالیہ کیلئے تین ادھیاپکوں کی

درخواست کنندہ سادگی پسند سدا چاری ودوان آریہ سماجی ہوں۔ عمر رسیدہ سجنوں کو ترجیح دی جاویگی۔ گورو کل میں چوبیس گھنٹے رہنا ہوگا۔ درخواست منظور ہونے پر فوراً کمالیہ پہنچنا ہوگا۔ پرارتھنا پتروں کے ساتھ سرٹیفکیٹوں کی نقل بھی آنی چاہئے۔ اور یہ بتا دیا جائے کہ علاوہ بھوجن کے کم از کم کتنا ماہوار چاہتے ہیں ؛

(۱) ساتویں آٹھویں شرینی کو انگریزی ریاضی و سائنس پڑھا سکے۔ سنسکرت خواندہ کو ترجیح دی جاوے گی۔ ہندی جاننا لازمی ہے ؛

(۲) پہلی سے چوتھی شرینی تک کو ہندی حساب اشتھار ھیائی پڑھا سکے ؛

مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کمالیہ ضلع لائل پور

وروں کی ضرورت! ۱۴۰

(۱) ایک آریہ ودھوا خوب صورت عمر ۱۸ سال (۲) ایک دیش اگروال کنواری کنیا (۳) ایک دیش ودھوا عمر ۱۹ سال (۴) ایک کائستھ سکسینہ کنواری لڑکی عمر ۱۵ سال (۵) دو براہمن ودھوائیں عمر ۱۹ اور ۲۱ سال سوائے کائستھ سکسینہ کنواری لڑکی کے سب کی شادی ذات پات توڑ کر ہو سکتی ہے۔ تمام درخواستیں ذیل کے پتہ پر جوابی کارڈ پر آنی چاہئیں ؛

منیجر سوشل سروس بیورو پہاڑ گنج۔ دہلی

ور کی ضرورت! ۱۳۳

کھتری گھرانہ کی ایک نوجوان پڑھی لکھی گھر کے کام کاج میں نپن لڑکی کے لئے ایک تندرست برسر روزگار آریہ سماجی ور کی ضرورت ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر بہتر و ہار کریں

دیوان چند تلواڑ اوورسیر نہر بنگلہ سکھالواں۔ ڈاکخانہ شرق پور۔ ضلع شیخو پورہ

برہمن ور کی ضرورت ۱۳۷

برہمن لڑکی پنج جاتی عمر ۱۴ سال کے واسطے ور کی ضرورت ہے۔ لڑکی آریہ بھاشا جانتی ہے۔ گورہ رنگ۔ رُوپ وتی۔ ور جوان عمر بارہ روزگار یا تعلیم یافتہ یا تعلیم پا رہا ہو۔ جہیز کا لالچی یا البھیلاش درخواست نہ کرے۔ لڑکے کی والدہ اگر ہو تو کرکشا سبھاؤ والی نہ ہو۔ لڑکی کی ماتا جیوت نہیں ہے۔ خط وکتابت پتہ ذیل پر کی جاوے

پنڈت لعل چند۔ خاص ڈاکخانہ پنج وڑ براستہ ترن تارن ضلع امرتسر

ور کی ضرورت! ۱۴۱

ایک آریہ کنیا (کھتری ساہنی) کے لئے ور کی ضرورت ہے جو برسر روزگار ہو یا کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہو۔ کنیا سوشیل خوبصورت ہونہار ہے۔ ور کی عمر ۲۵ سال کے لگ بھگ۔ لڑکی خانہ داری کے کام سے واقف ہے ہندی لکھ پڑھ جانتی ہے۔ اپنے برادر اور مفصل حالات خاندانی دو آمدنی تحریر کریں۔ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کریں ؛

گنگا رام شرما ۴۵ کھار بیلی ۲۱

انگریزی میں ویدک لٹریچر ۱۳۶

پنڈت گنگا پرشاد ایم اے چیف جج ٹیہری (گڑھوال) کی تصانیف

(۱) فونٹین ہیڈ آف ریلیجن (سرچشمہ مذاہب) ۱۲
(۲) پرابلمز آف لائف (جیون سمسیا) ایک آنہ
(۳) پرابلمز آف یونیورس (سنسار سمسیا) ایک آنہ
(۴) ویدک ٹیکسٹ حصہ پہلا اور دوسرا حصہ فی ایک آنہ

بالکرشن داسی رام ایم اے کی تصانیف

انٹروڈکشن ٹو دی کمنٹری آف ویداز مجلد ۶

بغیر جلد ... ۵

دیا سندھ ہاد سو وید منتروں کا مجموعہ معہ ہندی ترجمہ ۱۲
بھگوت گیتا ۱۰ / بھگوت گیتا اردو منظوم ... ۴

پنڈت جیہ نارائن سوامی جی کی تصانیف

کمنٹری آن ایش اپنشد (ایش اپنشد کی دیا کھیا) ۱۴

دوسرے مصنفوں کی پستکیں

اگنی ہوتر ۱ / پیپرز ... ۶
ویجیٹیرین ڈائٹ (نرا مش بھوجن) ایک آنہ

ملنے کا پتہ:-

آریہ بک ڈپو نزد تحصیل میرٹھ شہر

تصویریں اور وید منتر وغیرہ اور نئے کیلنڈر

کیلنڈر سب سے بڑے سائز کے دیسی انگریزی اور فہرست تفصیلات قیمت ایک کے درمیان میں مہاتما ہنسراج جی اور دوسرے کے درمیان میں سوامی درشنانند جی کی سب سے بڑی تصویر ہے فی ۲/ مہرشی دیانند کے جیون کے متعلق مختلف تصاویر رنگین۔ اور ارد گرد اردو میں پوری سندھیا۔ نیچے آریہ سماج کے نیم ۲۲×۳۰ سائز کے آرٹ پیپر پر ۲/ سمادھی والی تصویر شری سوامی دیانند سب سے بڑی ۸/ دستر والی مہرشی پنڈت گرودت جی مہر بڑھیا ۸/ پنڈت لیکھرام جی ۸/ مہاتما ہنسراج جی ۲/ سوامی درشنانند جی ۲/ سوامی شردھانند جی گرو منتر ارتھ سمیت سب سے بڑے سائز پر رنگین ۲/ پراناایام منتر ۲/ دشوانی دیو ۲/ ترنیہ گربھا ۲/ ایم منتر ۲/ تیجو اسی ہمارے بھو ۲/ سنگچھدھوم ۲/ مسنتے ۲/ سوانگتم ۲/ ایم ۲/ انم اُردو انگریزی ۱/ چھوٹے سائز کے ادم نستے۔ گورو منتر۔ دشوانی دیو ۱/ ملنے کا پتہ:-

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

ہندو تیس پبلیکیشنز ریوالور اور پستول ۱۲۳

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بھیجدیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹیڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کیجاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی۔

SULEMAN UMER & Co KARACHI

کتاب دوسرے جہان کی سیر ۱۳۵

اس کتاب میں مردہ روحوں کی دلچسپ کہانیاں درج ہیں۔ قیمت ... ۸/

ناول راج کوشیا۔ یہ ایک نہایت دلچسپ جاسوسی ناول ہے قیمت ... ۱۲/

کتاب مردہ روحوں سے ملاقات۔ اس کتاب میں روحوں سے بات چیت کرنے کے طریقے درج ہیں۔ قیمت ... ۱۲/

ہر کتاب وی پی طلب کریں:-

آنند بک ڈپو ۵۲۶ پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور

پریکشا کیجئے! ۱۳۴

ہر شخص بڑی آسانی سے چند پیسوں میں تیار کر سکتا ہے سب کی آسانی کی وجہ سے بتائے جا رہے ہیں فی نسخہ ۱/ بذریعہ منی آرڈر بھیجئے ؛

سیاہ سرمہ آنکھ کی خارش۔ پانی جانا کمزوری بینائی آنکھ دکھنے اور دوہوں کے دور کرنے میں اکسیر ہے۔

سفید سرمہ اوپر والے اوصاف ہیں ؛

زرد سرمہ۔ آنکھ کی ہر ایک خرابی کے واسطے مفید ہے جو وصاف خالص میلا میں ہوتے ہیں۔

دو کل اسکے اندر موجود ہیں ؛

منیجر سوا سٹھ آریہ گنگوہ سہارنپور

ٹائرز سیکسول پروسیری ٹانک پلز ۱۳۱

یہ بے نظیر طاقت کی گولیاں گنگا کے کنارے اور پہاڑوں پر پیدا شدہ بوٹیوں کا مرکب ہے دل جگر دماغ اور گردے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ قیمت دو روپے فی شیشی ۳۲ گولی علاوہ محصول ڈاک

وقت مشورہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ۴ ،، ،، ۸ بجے تک

ملنے کا پتہ:-

پورن چند نائرز ودیارتھی فزیشن کاشی بھون کوچہ ہنوماں محلہ سرین لاہور

سنسار کی گتی

انڈین فرنچائز کمیٹی لاہور میں

انڈین فرنچائز کمیٹی لاہور میں آئی۔ تو ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے اس کا بائیکاٹ کیا گیا۔ مسلم کانفرنس بھی ظاہر تو یہی کرتے ہیں کہ انہیں اس کمیٹی سے کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن اس کے کئی اصحاب شہادت کے لئے پیش ہوئے۔ کمیٹی نے جن سرکاری یا غیر سرکاری اصحاب کی شہادتیں قلمبند کیں۔ اُن میں سے مسلمانوں کا نکتہ نظر تو فرقہ وارانہ تھا۔ ہندو اصحاب نے مشترکہ انتخاب پر زور دیا۔ پنجاب گورنمنٹ کا میمورنڈم جداگانہ انتخاب کے حق میں تھا۔ سردار جوگیندر سنگھ کا اختلافی نوٹ اس کے ساتھ ملحق تھا۔ جس میں آپ نے مشترکہ انتخاب کی حمایت کرتے ہوئے لکھا کہ جداگانہ انتخاب نے پہلے ہی کافی نقصان کیا ہے۔ اگر اسے جاری رکھا گیا۔ تو دیہات میں بھی فرقہ وارانہ زہر پھیل جائے گا۔ پنجاب گورنمنٹ اچھوتوں کے لئے خاص نیابت کے حق میں نہیں۔ اور یہی پوزیشن مسلمانوں کی ہے۔ تعجب ہے۔ کہ مسلمان اچھوتوں کی اقلیت کو پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کو اقلیتوں کے حقوق سے محروم بھی رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں ایک ساتھ کیسے ممکن ہیں؟ جبکہ مسلمان جہاں اقلیت میں ہیں وہ اپنے لئے خاص حقوق کے متمنی ہیں۔

عیسائیوں کے پرتی ندھی مسٹر کے۔ ایل رلیا رام نے اپنی شہادت میں مشترکہ انتخاب کی حمایت کی اور عورتوں کی طرف سے راجکماری امرت کور جی نے تو اپنے موثر انداز میں کمیٹی پر ظاہر کیا۔ کہ ہمارے درمیان فرقہ داری کا سوال ہی نہیں۔ کہ ممبران کمیٹی نے آپ کی وسیع واقفیت اور قابلیت کی داد دی۔

اس طرح لاہور کا کام ختم کر کے کمیٹی پشاور کو روانہ ہو گئی۔

ریاست کے پیڑتوں کے لئے اپیل

شری سوامی سوتنتر آنند جی لکھتے ہیں:۔ میرپور اور اس کے گرد و نواح کے علاقہ میں گھومنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس علاقہ کے تباہ حال اور بے خانماں لوگوں کے لئے دو چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔ ایک غلہ اور دوسرا کپڑا۔ آریہ سماج میرپور اس علاقہ میں وسیع پیمانہ پر کام کر رہا ہے۔ اس لئے اس کو ان دو چیزوں کی مزید امداد پہنچانے کی سخت ضرورت ہے۔ اگر لائل پور اور سرگودھا اور دیگر غلہ کی منڈیوں کے سوداگران غلہ اور امرتسر۔ لدھیانہ وغیرہ مقاموں کے سوداگران پارچات میں سے کچھ دان شیل سجن اپنی توجہ پارچہ کی طرف مبذول کریں۔ تو ان کی یہ مشکل بڑی آسانی سے حل ہو سکتی ہے۔ یا تو خود دانی مہاشے دونوں چیزیں منتری آریہ سماج میرپور کے پتہ پر بھیج دیں۔ یا اگر وہ چاہیں۔ تو میرپور کے آریہ پرش خود آ کر ان سے یہ چیزیں لے جائیں۔ جیسا مناسب سمجھیں ویسا کریں۔ اس کام کے لئے جملہ خط و کتابت مہاشہ کرم چند جی وکیل منتری آریہ سماج میرپور سے کریں۔

ریاستی مسلمانوں کی ہجرت۔

ریاست جموں کے خانماں برباد ہندو تو اپنی جانیں بچا کر انگریزی علاقہ میں بھاگ آئے لیکن یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ ہزار ہا ریاستی مسلمان ہجرت کر کے جہلم پہنچ چکے ہیں۔ ان کی ہجرت کس بنا پر ہے؟ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ انہیں اپنے پڑوسی ہندوؤں یا سکھوں سے خطرہ ہو۔ کیونکہ ان کی تو تعداد کثیر اپنے گھروں سے بے گھر ہو چکی ہے۔ اور انہیں واپس جاتے ڈر لگتا ہے پھر کیا یہ ہجرت مذہبی بنا پر ہے؟ بہر حال ذمہ دار مسلم اصحاب کو جلد اس معاملہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ خود غرضوں کی طرف سے چند دن کیلئے غریب ریاستی مسلمانوں کو مصیبت میں مبتلا کیا جا رہا ہو۔

مسلم وفد کے مطالبات۔

چودھری ظفر اللہ خان کی سرکردگی میں مسلمانوں کا جو وفد وائسرائے کی خدمت میں باریاب ہوا۔ اس نے جو مطالبات پیش کئے۔ ان میں یہ بھی ہیں۔ کہ وائسرائے اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر مہاراجہ کشمیر کو اس بات پر رضامند کریں۔ کہ وہ مسلم مطالبات منظور کر لیں۔

فسادات کشمیر کے قیدیوں کو عام معافی دی جائے۔ فسادات کے مقدمات کی تحقیقات غیر جانبدارانہ افسر کریں۔ مہاراجہ کی وزارت میں دو مسلمان وزیر ہوں۔ جن پر مسلمانوں کو وشواس ہو۔ ریاست کے جیلوں میں مسلم قیدیوں سے بہتر سلوک کیا جائے۔

لاہور میونسپلٹی کو ایک اور موقعہ

انگلو انڈین افسر کے انتخاب کے لئے گورنمنٹ نے لاہور میونسپلٹی کو ایک اور موقعہ دیا ہے۔ کیونکہ پہلے انتخاب میں جو صاحب منتخب کئے گئے انہیں اکثریت حاصل نہ ہوئی تھی۔ تازہ اطلاع میں اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے۔

بنگال میں پولیس افسر کا قتل۔

کلکتہ کے قریب ایک بنگالی نوجوان کے ہاتھوں ایک پولیس انسپکٹر کے قتل کی خبر آئی ہے کہا جاتا ہے۔ کہ پولیس افسر کے پوچھنے پر کہ کیا تمہارے پاس ریوالور ہے؟ مبینہ قاتل نے اس پر فائر کر دیا۔ ملزم کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ پہلے پولیس میں ملازم تھا۔ لیکن بعد ازاں انارکسٹوں میں شامل ہو گیا تھا۔

کراچی میں گاندھی دوس۔

(کراچی ۴-اپریل) گاندھی دوس کے سلسلہ میں ہیمنشی کیرٹمل کو چھڑانے کی کوشش میں لیڈی ڈکٹیٹر اور چار آدمی گرفتار کئے گئے۔ بلیکنگ اور نمک فروخت کرنے اور پکٹنگ کرتے ہوئے ۱۸- اشخاص گرفتار کئے گئے۔

قضیہ ڈسکہ اور مالوی جی۔

ڈسکہ کے قضیہ کے تصفیہ کی کوئی صورت اب تک نکل نہیں سکی سکھ جتھے برابر جا رہے ہیں۔ اور گرفتار ہو رہے ہیں۔ کرن وطن دوست ہندو یا سکھ ہے جو اس قضیہ کا جلد تصفیہ نہ چاہتا۔ لیکن چونکہ اس معاملہ کو آن کا سوال بنا لیا گیا ہے۔ اسلئے اس کے فیصلہ میں مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ اطمینان کی بات ہے۔ کہ شری مالوی جی نے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے چونکہ وہ ہندوؤں اور سکھوں دونوں کے شبھچنتک ہیں۔ اس لئے آشا رکھنی چاہئے۔ کہ اس معاملہ کا ایسا تصفیہ ہو جائے گا۔ جس سے فریقین مطمئن ہو جائیں۔

مقدمہ سازش لاہور کے ملزمان کی شکایت۔

(لاہور ۵-اپریل) جدید مقدمہ سازش لاہور کے ملزمان نے ٹریبونل سے شکایت کی۔ کہ انہیں بے موسمی سبزی کھانے کے لئے دی جاتی ہے۔ اس لئے پروٹسٹ کے طور پر ہم نے کھانا نہیں کھایا۔ ٹریبونل نے سبزی منگوا کر اس کا معائنہ کیا اور حکام جیل سے سفارش کی۔ کہ موسم کے مطابق سبزی دی جایا کرے۔

ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کی لاش

(پشاور ۵-اپریل) قاضی عنایت اللہ خان ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کی لاش سر کے بغیر ریلوے لائین پر پڑی ملی۔ یہ بات ابھی صیغہ راز میں ہے کہ متوفی نے خود کشی کی۔ یا کسی نے اسے مار ڈالا۔

گورنمنٹ اگلے ماہ اعلان کرے گی

مسلمان گورنمنٹ پر زور دے رہے ہیں۔ کہ وہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق اپنا فیصلہ صادر کرے دہلی میں قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ کہ حکومت فرنچائز کمیٹی کے ممبران کے واپس انگلستان پہنچ جانے پر اگلے ماہ اس تعلق میں اپنا فیصلہ دے گی۔ کیونکہ وہ کمیٹی کے صدر لارڈ لوتھین سے مشورہ کے بغیر کوئی بیان شائع کرنا نہیں چاہتی۔

ملازمتوں کا تناسب۔

اسلامی پریس کے پروپیگنڈے کی داد دینی چاہئے۔ کہ باوجودیکہ آبادی کے تناسب سے کہیں زیادہ ملازمتیں مسلمانوں کو حاصل ہیں۔ لیکن وہ چیخ و پکار کرتے ہی جاتے ہیں۔ کہ مسلمان تباہ ہو گئے۔ ہندو تمام ملازمتوں پر قابض ہو گئے۔ اور حکام ہیں۔ کہ وہ ان کی چیخ و پکار پر دھیان دیتے ہیں۔ اور ہندوؤں کو دائرہ ملازمت سے باہر نکالنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ پنجاب میں مسلمانوں کو آبادی کے تناسب سے بھی زیادہ ملازمتیں میسر ہیں۔ ہم نہیں کہتے۔ حکومت پنجاب کا اپنا اعلان کہتا ہے۔ جس میں سب ملازمتوں میں مختلف اقوام کا تناسب اس طرح بیان کیا گیا ہے

مسلمان	۳۱۵۰۰
ہندو	۱۸۵۰۱
سکھ	۵۰۴۴
یورپین اور اینگلو انڈین	۴۴۳
دیگر اقوام	۲۵۸
میزان	۵۵۶۲۴

اور اس پروپیگنڈے نے ایڈیشن ہیں الفضل نے تسلیم کیا ہے کہ ان اعداد و شمار کے لحاظ سے مسلمانوں کی اکثریت معلوم ہوتی ہے جب حقیقت یہ ہے کہ مسلمان تناسب سے زیادہ ملازمتوں پر قابض ہیں۔ تو ہندوؤں کی تخفیف نہ معلوم کس طرح حق بجانب قرار دی جا سکتی ہے

حلف کا سوال۔

آئرلینڈ کے مسٹر ڈی ویلرا کے آتے ہی وہاں یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ڈی ویلرا تاج برطانیہ سے وفاداری کا حلف اڑانا چاہتا ہے۔ لیکن انگریزوں کے لئے وقار کا سوال ہے۔ اگر تربیت یہ کھینچی جائے۔ تو برطانیہ اور آئرلینڈ دونوں کی قسمت ہو گی سوء اتفاق انسب نہیں کہ برطانیہ طاقت سے کام لینا پڑے۔

میونسپلٹیوں کے لئے محکمہ نگرانی۔

پنجاب میں اگر نیکو انسز بل پاس ہوجائے اور اس پر عمل درآمد شروع ہوجانے کے بعد گورنمنٹ کمیٹیوں کی عام نگرانی کے لئے ایک محکمہ قائم کرنے والی ہے۔ اس محکمہ کے اخراجات کے لئے کمیٹیوں کی کل آمدنی کا ایک فی صدی وصول کیا جائیگا اگر یہ محکمہ بن گیا تو لاہور میونسپلٹی کو چوبیس ہزار سالانہ دینا پڑے گا ؛

ابن سعود قرضہ مانگتا ہے۔

قاہرہ کا تار ہے کہ ابن سعود والئے نجد و حجاز گورنمنٹ برطانیہ سے اس شرط پر پانچ لاکھ پونڈ قرضہ مانگتا ہے کہ وہ اپنی حکومت کے مالیات کا انتظام ایک انگریز افسر کے سپرد کردے گا۔ اور برطانوی ہوائی جہازوں کو حجاز میں اڑنے کی اجازت ہوگی۔ دیکھئے ہندوستانی مسلمان اس خبر کو کس طرح سنتے ہیں ؛

سر گنگا رام ڈے۔

حسب معمول سر گنگا رام ڈے بیساکھی کے دن ۱۲-اپریل کو سر گنگا رام کی سمادھ متصل راوی روڈ پر سر گنگا رام کے جنم دن کی یادگار میں منایا جائے گا۔ پراتہ ہون۔ گیتا پاٹھ اور بھجن ہوں گے۔ ۱۰½ بجے سے ایک بجے تک تمام ہندوؤں کے لئے لنگر چلیگا۔ بعد دوپہر پنڈت ٹھاکر دت امرت دہارا والوں کی صدارت میں مجلس ہوگی۔ شام کو ہندو دنگل ہوگا۔ اس کے بعد کوی دربار ہوگا۔ اور پھر سینما شو دکھائے جائینگے اس طرح رات کے دس بجے کارروائی ختم ہوگی۔ جو اصحاب کھیلوں اور دنگل میں شامل ہونا چاہیں وہ دفتر سر گنگا رام ٹرسٹ سوسائٹی میں پہلے خط و کتابت کریں۔ (سکرٹری سر گنگا رام ٹرسٹ سوسائٹی لاہور) ؛

قومی ہفتہ کی گرفتاریاں

(لاہور ۶-اپریل) قومی ہفتہ کے سلسلہ میں جلوس نکالنے کے سلسلہ میں شریمتی لاڈو رانی زتشی۔ مس منوہن زتشی ایم اے مسز پنڈی داس۔ مس ستیہ وتی۔ شریمتی تارا دیوی مسز چترجی۔ مسٹر جگت نارائن اور حاجی نور محمد گرفتار کرلئے گئے ؛

لوتھین کمیٹی کی روانگی پر گرفتاریاں

(لاہور ۱۰-اپریل) ایک کانگرسی والنٹیر ریلوے سٹیشن پر لوتھین کمیٹی کے خلاف مظاہرہ کرنے کے سلسلہ میں گرفتار ہوا۔ اور تین والنٹیر انارکلی میں لوتھین کمیٹی کے ممبران کا فرضی جنازہ جلانے کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے۔ ایک والنٹیر نے گوال منڈی میں ویسا ہی جنازہ جلایا۔ لیکن پولیس آنے پر غائب ہوگیا ؛

ہاؤن آزاد کیا جائے گا

جزائر فلپائن کا ہال سا جزیرہ فلپائن امریکہ اور سپین کی لڑائی میں ۱۸۹۶ء میں امریکہ کے ہاتھ آیا تھا۔ اب امریکن کونسل نے پاس کیا ہے۔ کہ ۸ سال کے بعد فلپائن کو آزاد کر دیا جائے گا ؛

ایک نوجوان کی خودکشی۔

موری دروازہ کے باہر ایک نوجوان کی لاش پائی گئی۔ معلوم ہوا کہ اس نے مالی مشکلات کی وجہ سے خودکشی کرلی ہے اس کا نام معلوم ہوا ہے کشن لال ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ متوفی پہلے ریلوے میں ملازم تھا۔ اور بعد ازاں تخفیف میں آگیا تھا ؛

بمبئی میں قومی ہفتہ۔

مسز کملا دیوی چٹو پادھیائے اور ۱۳ دیگر استری پرش والنٹیر قومی ہفتہ کے سلسلہ میں جلوس نکالنے کی کوشش میں گرفتار کرلئے گئے۔ بھاری ہجوم جمع ہوگیا۔ پولیس کو لاٹھی چارج بھی کرنا پڑا ؛

سر سیموئیل ہور کی پالیسی۔

(لنڈن ۴ اپریل) مسٹر لاسکی نے گورنر بنگال سر جان اینڈرسن کے حالات زندگی لکھتے ہوئے وزیر ہند کی پالیسی کے متعلق لکھا ہے :-

"جب سے سر سیموئیل ہور نے انڈیا آفس کا چارج لیا ہے۔ انگلستان اور ہندوستان کے تعلقات میں ایک ناخوشگوار تبدیلی آگئی ہے اور پیشتر اس کے کہ اس کی یہ پالیسی ختم ہو۔ ہمیں اس کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی"

لیکن وزیر ہند ہیں۔ کہ وہ کئی بار کہہ چکے ہیں۔ اور ابھی ۵-اپریل کو کہا ہے۔ کہ ہندوستان میں صورت حالات بہتر ہورہی ہے ؛

پولیس کنسٹبل معطل کئے گئے۔

الہ آباد کی کانگرسی دیویوں کی شکایت پر کہ چند پولیس والوں نے ان سے بدسلوکی کی تھی مجسٹریٹ کی تحقیقات پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک ہیڈ کانسٹبل اور چار کنسٹبلوں کے خلاف صاف ثبوت موجود ہے انہیں معطل کیا گیا۔ اور ان کے خلاف وارنٹ جاری کئے گئے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ان دیویوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھا ہے۔ کہ ہم عدم تشدد کی تحریک کی حامی ہیں۔ ہم انتقام لینا نہیں چاہتیں۔ اس لئے ان پولیس والوں کے خلاف مقدمہ نہ چلایا جائے ؛

علاقہ میرپور کے مسلمانوں کی ہجرت۔

سول ملٹری گزٹ میں لکھا ہے۔ کہ میرپور کے تقریباً ۴۰ گاؤں کے مسلمانوں کی ہجرت بہت چالاکی سے عمل میں لائی گئی ہے۔ جو ہر ایک گاؤں کے مسلمانوں کی طرف سے مویشیوں اور فصلوں کی دیکھ بھال کے لئے کافی آدمی چھوڑ دئے گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۵۴۵ ہجرت کی وجہ خوف و ہراس نہیں۔ گورنمنٹ کو مرغوب کرنا ہے ؛

کانگرس کا سالانہ اجلاس

کانگرس کا سالانہ اجلاس اس سال دہلی میں ہونا تجویز ہوا تھا۔ لیکن ملک کی پولیٹیکل حالت نے پوری میں اجلاس کا ہونا اسنجوبہ بنا دیا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ اجلاس دہلی میں ہونا تجویز ہوا ہے۔ استقبالیہ کمیٹی بن چکی ہے۔ اور شری اجیبار پرشاد پردھان جیل میں ہیں۔ یہ سیوا شری پنڈت مدن موہن مالوی کے سپرد کی گئی ہے ؛

اس دوران میں شریمتی سروجنی نائیڈو نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ سارے کانگرسی جیلوں میں ہیں۔ تاہم کانگرس کا سالانہ اجلاس منعقد کرنے میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ابھی لاکھوں ہندوستانی موجود ہیں۔ کانگرس زندہ ہے ؛

یہ کھلا ہوا راز ہے۔ کہ گورنمنٹ کانگرس کے موجودہ طرز عمل سے مطمئن نہیں۔ اس لئے سوال یہ ہے۔ کہ دہلی میں بھی کانگرس کا اجلاس ہونا ممکن ہے یا نہیں۔ اس کا فیصلہ اس درخواست کی منظوری یا نامنظوری سے ہو جائے گا۔ جو جگہ کے لئے حکام دہلی سے کی گئی ہے ؛

کانگرس کے اجلاس کے معاملہ میں گورنمنٹ کے جواب کی زیادہ انتظار نہیں کرنی پڑی۔ چنانچہ تازہ خبر ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اس بنا پر اجلاس کی اجازت دینے سے انکار کردیا ہے۔ کہ کانگرس کی نافرمانی کی تحریک کو چلا رہی ہے ؛

علی پور میں مظفر بیگ احمدی کا مناظرہ سے فرار

شریمان ڈی آر زور سوامی نے انجمن احمدیہ علی پور کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جو چار دن کے لئے بجے ۲ سے ۳ ¾ تک ہونا طے ہوا تھا۔ مناظرہ کے لئے احمدیہ جماعت کی طرف سے مولوی مظفر بیگ کو بلایا گیا ۲۷-اور ۲۸ مارچ دو دن مناظرہ ہوا۔ جس میں پبلک پر بخوبی واضح ہوگیا۔ کہ مظفر بیگ کی لایعنی ڈھکوسلوں کی کیا وقعت ہے۔ پہلے دن جس اعلے قابلیت سے سوامی جی نے اس کے سوالات کے جواب دئیے۔ اس کا پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا۔ دوسرے دن سوامی جی نے قرآن پر اعتراض کرنے شروع کئے ہی تھے۔ کہ بر خود غلط مرزا صاحب بوکھلا گئے۔ اور لگے آئیں بائیں شائیں کر کے وقت گذارنے۔ آخر یہ کہکر کہ میں نے کل صبح سویرے یہاں سے چلے جانا ہے۔ جان چھڑائی۔ سوامی جی نے کہا۔ کہ اگر مناظرہ آج ہی ختم کرنا ہے۔ تو ایک گھنٹہ اور بڑھا دیا جائے۔ لیکن اس سے بھی انکار کردیا گیا۔ کیونکہ اسے محسوس ہونے لگا تھا۔ کہ سوامی جی نے طرح اسلامی تعلیم اور مفروضہ الہام کے بخئے ادھیڑنے شروع کردئے ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ ادھر تو مظفر بیگ نے یہ کہا۔ کہ میں نے ۲۹ مارچ کو صبح سویرے چلے جانا ہے اور ادھر ۲۹ مارچ کو رات کو بھی علی پور میں ایک کم از کم درجن لوگوں کی حاضری میں یہ شکست خوردہ بزدلوں کی طرح اپنی ندامت کے داغ دھونے کی فضول کوشش کرتا رہا۔ اسی رات کو آریہ سماج مندر میں سوامی جی کا منہ توڑ دیا گیا۔ کیسان ہوا اور ہمارے شہید جی نے مظفر بیگی چالوں کے پردے الگ کر کے رکھ دئے۔ سند حاضرین سے کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس مناظرے سے مسلم عوام محسوس کررہے ہیں۔ کہ انجمن والوں نے ایسے عالم سنیاسی کے مقابلہ میں مظفر بیگ جیسے آدمی کو کھڑا کر کے مفت کی شکست اور ندامت مول لے لی ہے ؛

(کرشن منتری آریہ سماج علی پور ضلع مظفر گڑھ)

پرکاش لاہور
۲۹ چیت سمت ۱۹۸۸

گورکشا اور آریہ سماج

جو شخص گورکشا کے متعلق اپنی پوزیشن صاف کرنے کا آریہ سماج سے مطالبہ کرتا ہے۔ وہ آریہ سماج کے دھرم اور آریہ سماج کی رنیت سے ناواقف مطلق ہے۔ یا شرارت پر آمادہ ہو کر آریہ سماج کے خلاف غلط فہمی پھیلانے کی ناپاک کوشش کرتا ہے۔ آریہ سماج مندر وچھووالی لاہور میں لالہ کاشی رام وید کے ویاکھیان کی بنا پر جن حلقوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ گورکھشا کے متعلق آریہ سماج کی پوزیشن سے ناواقف ہوں پھر یہی کہنا ہوگا۔ کہ وہ لوگ شرارت سے کام لے کر آریہ سماج کو بدنام کرنے کی خام خیالی میں مبتلا ہیں خام خیالی اس لئے کہ آریہ سماج کا منتویہ اس درشہ میں اتنا صاف ہے۔ کہ اس بنا پر آریہ سماج پر کوئی آکشیپ کرنا چاند پر تھوکنے کے برابر ہے۔ آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کی جیونی اور آریہ سماج کا اس سمے تک کا اتہاس اس امر پر گواہ ہیں کہ آریہ سماج گورکشا کو دھرم کا انگ سمجھتا ہے۔ اور گو ہتیا کو مذہبی اور قومی پاپ قرار دیتا ہے۔ رشی دیانند گورکشا کے کتنے پکشپاتی تھے۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہزاروں آدمیوں کے دستخطوں سے ایک میموریل تیار کیا۔ تاکہ آریوں کی سرزمین میں گو ہتیا کا غیر آریہ فعل قانوناً بند کیا جائے۔ انہوں نے گوکرونا ندھی لکھی جس میں گو کے لابھ دکھا کر اس کی رکشا کے لئے زبردست وکالت کی۔ اگر رشی دیانند کی دشتیا سے سمجھے۔ تو مانس بھکشن کو وہ پاپ سمجھتے ہی تھے۔
اسی سلسلہ میں گو ہتیا کی برائی کے ذکر پر ہی اکتفا کرتے لیکن ایسا نہیں۔ انہوں نے گورکشا سے وشیش پریم کیا۔ اور کرتے بھی کیوں نہ۔ جبکہ ویدک ساہتیہ اور ویدک سنسکرتی میں گو کی اس کی اپیوگتا کے کارن بڑی مہما ہے۔ ویدک ساہتیہ اور ویدک سنسکرتی پر ہی کیا موقوف ہے۔ جو لوگ محض ہندوؤں کو چڑانے کے لئے گو ہتیا پر تل کر گویا اس شاخ کو کاٹنے کی بیہودگی میں مصروف ہیں جس پر خود بیٹھے ہیں۔ ان کے بزرگوں نے بھی سمے سمے پر گائے کی رکشا کو اپنا دھرم سمجھا ہے۔ یہی نہیں آج بھی ایسے بے شمار سمجھدار مسلمان ہیں۔ جو گورکشا میں ہی اپنی۔ اپنے ہندوستان اور اپنے دیش کی سلامتی سمجھتے ہیں۔

گو بھکشک مسلمانوں کے اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے۔ اور کون نہیں جانتا۔ کہ قرآن میں گائے کے دودھ کو صحت بخش اور گوشت کو مضر صحت قرار دیا گیا ہے۔ پھر وہ مغل بادشاہ اسلام سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ جن کے عہد میں گو ہتیا قانوناً بند تھی۔ اور شاہان کے اپنے دستخطوں سے گو رکشا کے تاکیدی احکام صادر ہوئے تھے۔
کہا جائے گا۔ کہ مصلحت وقتی سے کام لے کر انہوں نے ایسا کیا۔ لیکن مصر اور افغانستان کی گورنمنٹوں کو کونسی مصلحت مدنظر تھی۔ جس سے مجبور ہو کر انہوں نے اپنی سلطنتوں میں گوکشی کے امتناعی احکام صادر کئے؟
آج اس تعلق میں ہندوستان کے تبلیغی مسلمانوں کی زبان پر کرنی لفظ ہے۔ تو یہ کہ گوکشی ہمارا مذہبی حق ہے۔ ہم اسے چھوڑنے کو تیار نہیں۔ سارے کہیں امن و ضابطہ کی حفاظت اور ہندو آبادی کی دلآزاری کو مدنظر رکھتے ہوئے حکام اس ہندو آزار فعل پر کوئی پابندیاں عائد کرتے ہیں تو مسلم پریس اسلام خطرہ میں کی چیخ و پکار سے آسمان سر پر اٹھا لیتا ہے۔ لیکن کیا اسے معلوم نہیں۔ کہ حیدرآباد کی اسلامی ریاست کے فرمانروا نے جسے مسلمانوں کی سرکار سے محی الملت والدین کا خطاب حاصل ہے۔ اپنی ریاست میں گو ہتیا پر پابندیاں لگا رکھی ہیں۔ کیا کوئی مسلمان ہے۔ جو ہندوستان کے مغل بادشاہوں، مصر یا افغانستان کے فرمانرواؤں یا حیدرآباد دکن کے کسی نظام کا کوئی ایسا حکم نامہ پیش کر سکے۔ جس میں گو کی بجائے بکری۔ بھینس یا کسی اور ایسے ہی جانور کی ہتیا کے خلاف پابندیاں عائد کی گئی ہوں؟ نہیں۔ تو گائے میں کوئی خصوصیت تسلیم کر کے ہی انہوں نے گورکشا کو عین اسلام سمجھا ہوگا۔ بھینس کی رکشا کے احکام کیوں صادر نہ کئے۔ جس کی وکالت میں قادیانی آج جھک جھک کر رہے ہیں۔ آریہ سماج اگر گورکشا کو دھرم سمجھتا ہے تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ بھینس بکری اندنہ سے اپیوگی جانوروں کی ہنسا کو پاپ نہیں سمجھتا۔ ان کی رکشا کو بھی دھرم سمجھتا ہے۔ ان کا ہی کیا۔ وید کی تو یہاں تک آگیا ہے۔ کہ پرانی ماتر کو متر کی درشٹی سے دیکھو۔ ارتھات کسی بھی جاندار کے لئے شترتا کا بھاو دل میں نہ لاؤ۔ چہ جائیکہ اس کی جان کے ہی لاگو بنو۔

جو آریہ سماج گو ہی نہیں سارے پرانیوں کی زندگی کو پوتر سمجھتا ہے۔ اس کے متعلق جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ آریہ سماجی گو کو پوتر نہیں سمجھتے۔ وہ جھک مارتا ہے۔ اور اس کی جھک سولہ آنے خود غرضی پر مبنی ہے۔

یہ آندولن جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ لالہ کاشی رام وید کے لیکچر پر اٹھایا گیا ہے۔ لالہ کاشی رام وید پر جو بڑے سے بڑا الزام لگایا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے یہ کہا۔ کہ "ہر ایک پرانی منش، پشو، پکھشی پرماتما کے نزدیک ایک سا پریہ اور پوتر ہے۔ اس لئے ان مسلمانوں کے ساتھ جو گو مانس کھاتے ہیں۔ ان ہندوؤں کا اچھوت پن کا بیوہار فضول ہے۔ جو خود مانس کھاتے ہیں۔ یا مانس کھانے والے ہندوؤں کے ساتھ مل کر کھا سکتے ہیں" یہ الفاظ جو لالہ کاشی رام سے منسوب کئے گئے ہیں۔ ہمارے ہمعصر اس اخبار کے ہیں۔ جس نے یہ فتنہ اٹھایا۔ ظاہر ہے۔ کہ ڈیلی ہیرلڈ کے رپورٹر نے اپنے مقصد کے لئے سخت سے سخت الفاظ ویاکھیان سے لئے ہوں گے۔ ان الفاظ پر غور کیا جائے۔ تو نامعلوم ان سے یہ نتیجہ نکالنا کیسے حق بجانب قرار دیا جا سکتا ہے۔ کہ آریہ گائے کو پوتر نہیں سمجھتے۔ اول تو کسی لیکچرار کی کسی رائے کے لئے کوئی جماعت ذمہ دار قرار نہیں دی جا سکتی۔ اگر ایسا ہونے لگے۔ تو کسی مذہب یا کسی جماعت کے لئے جواب طلبیوں کے جھمیلوں سے نکلنا ہی مشکل ہو جائے۔ دوم لالہ کاشی رام جی کے یہ الفاظ اگر بالفرض محال مان لیا جائے۔ کہ گائے کی تقدیس کو کسی قدر کم بھی کرتے ہیں۔ تو لالہ کاشی رام ان ہندوؤں سے بہت بلند مقام پر کھڑے ہیں جو خود گوشت کھاتے ہیں۔ یا گو تک کا گوشت کھانے والے ہندوؤں کے ساتھ کھانے میں دھرم ادھرم کا کوئی خیال نہیں کرتے لالہ کاشی رام چھوت چھات پر بول رہے تھے نہ معلوم ان کا بھاو کیا تھا۔ لیکن ان سے منسوب کئے گئے مذکورہ الفاظ بھی صاف واضح ہیں۔ اور کیا ان کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ وہ لوگ نہ کھائیں۔ جو نہ خود گوشت کھاتے ہیں۔ اور نہ گوشت کھانے والے ہندوؤں کے ساتھ کھاتے ہیں آج ہندو مانس بھکشک نہ ہوتے۔ تو لالہ کاشی رام سے جو الفاظ منسوب کئے گئے ہیں۔ نہ انہیں ان کے کہنے کی ضرورت ہوتی۔ نہ ان پر دوش لگانے کا موقعہ پیدا ہوتا۔ خدا کی شان! آریہ سماج کی ویدی پر سے بولنے والا لیکچرار جو مانس بھکشن کو پاپ سمجھتا ہے۔ اور اس پاپ کے سنسار سے اٹھ جانے کا ابھلاشی ہے۔ اسے وہ لوگ جو نہ صرف خود مانس کھاتے یا مانس کھانے والے ہندوؤں کے اس پاپ کرم کو ٹالریٹ کرتے ہیں۔ بلکہ بعض سمپردائیوں کے دھرم انوسار غریب جانوروں کے بلیدان کو دھرم سمجھے بیٹھے ہیں۔ اس بات کے لئے ملزم گردان رہے ہیں۔ کہ اس نے گو کے ساتھ بھیڑ بکری آدی پرانی ماتر کی زندگیوں کو پوتر قرار دیا۔

اگر گو کے ساتھ دوسرے جانداروں کی زندگیوں کو پوتر قرار دینا بھول ہے۔ تو یہ بے ضرر بھول ہے اور نسندیہہ ایسی بھول کرنے والا ان لوگوں سے بدرجہا اچھا ہے۔ جو گو کو مقدس سمجھتے ہیں لیکن بکری۔ بھیڑ۔ ہرن۔ تیتر۔ بٹیر بے چاروں کو چٹ کر جاتے ہیں۔ اور یہی پوزیشن آج پورانک سماج کی ہے۔ جو لالہ کاشی رام پر معترض ہو رہا ہے۔ اسے سمجھ لینا چاہئے۔ کہ باوجود مذکورہ الفاظ کے لالہ کاشی رام گو بھگت ہیں اور پورانک سماج کا مانس بھکشک دھڑا گو دشمن۔

آج اگر گو ہتیا ہو رہی ہے۔ تو اس کی INDIRECT ذمہ داری ان ہندوؤں پر ہے جو گوشت خوری کی برائی کو فروغ دینے کے ذمہ دار ہیں۔ ایسا کرنے سے وہ ان چیزوں کو ختم کر رہے ہیں۔ جو گوشت خوروں کے استعمال میں آتیں اور موقعہ ہی نہ آتا۔ کہ وہ گو کی طرف متوجہ ہوتے۔ کاش! پورانک سماج اپنی گو بھگتی کا ٹھوس ثبوت دینے کو تیار ہو۔ وہ اس طرح کہ مانس بھکشن کے پاپ کو عملاً چھوڑ دے۔ تاکہ گورکشا کا سوال بغیر کسی آندولن کے حل ہو جائے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے۔ کہ اس آندولن میں اتنا گورکشا کا بھاو نہیں۔ جتنا آریہ سماج کو بدنام کرنے کا ہے۔

لیکن آریہ سماج جو گورکشا کا ہی نہیں۔ پرانی ماتر کی رکشا کا پکشپاتی ہے۔ ان لوگوں کے جو گائے کی تقدیس کی محض رٹ کی آڑ میں دوسرے ہر ایک جاندار کو اپنا تر نوالہ سمجھے بیٹھے ہیں کہنے بدنام ہونے لگا۔ تو سمجھو سنسار سے دھرم کا راج اٹھ گیا۔ اور پاپ کی حکومت قائم ہو گئی۔ لیکن ایسا نہیں۔ دھرم کا ناش نہیں ہو سکتا۔ سچائی ہمیشہ سچائی رہے گی۔

رہا یہ سوال کہ آریہ سماج نے لالہ کاشی رام وید کے خیالات کو کیسے سنا؟ اس کا جواب ویدھیم راج جی کے ویاکھیان سے ملتا ہے۔ جو اسی ویدی سے اسی سماج مندر میں دیا گیا۔ جس میں لالہ کاشی رام وید کا ہوا تھا۔ اگر لالہ کاشی رام وید کے الفاظ میں آریہ سماج کے درشٹی کون سے کوئی ترٹی تھی۔ تو اسے آریہ سماج نے بغیر چیلنج کے نہیں جانے دیا۔ ویدھیم راج جی نے رشی دیانند کے حوالوں سے بتا دیا۔ کہ آریہ سماج گو کو مقدس سمجھتا ہے

اور بکری وغیرہ دوسرے جان داروں سے مقدس تر سمجھتا ہے۔ اس لئے کہ گو کی اپیوگتا دوسرے کسی بھی جانور سے بہت بڑھ کر ہے کہا جائے گا۔

کہ ویدبھکشو راج آریہ سماج نہیں یہ ان کی شخصی رائے ہے۔ ٹھیک! لیکن لالہ کاشی رام جی تو آریہ سماج نہیں۔ جو کچھ انہوں نے کہا۔ وہ ان کی شخصی رائے سمجھنا چاہیئے۔ جب ویدبھکشو راج جی نے ویاکھیان کے بعد محض اس بنا پر کہ یہ ان کی شخصی رائے ہے۔ آپ آندولن بند کرنے کو تیار نہیں۔ تو لالہ کاشی رام جی کے الفاظ کی بنا پر تمہیں آندولن اٹھانے کا حق کیسے حاصل ہو گیا؟ خصوصاً اس حالت میں کہ ویدبھکشو راج جی نے جو کچھ کہا۔ اس کی پشٹی میں رشی دیانند کے مستند حوالے پیش کئے ؛

جن لوگوں کا شیوہ ہی آریہ سماج پر [illegible] آنا ہے۔ وہ بھلے ہی اس آندولن کو طول دینے میں اپنا پرتن حسب عادی رکھیں۔ لیکن جن کو دیانت داری سے آریہ سماج کی پوزیشن کے متعلق اور شنکا ہو ان کا سندیہ دور ہو جانا چاہیئے اور انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج گو کی تقدیس کا قائل ہے۔ گو رکشا کو دھرم سمجھتا ہے۔ پرانی ماتر کی بھلائی اس کا عقیدہ ہے۔ ماس بھکشن کو پاپ سمجھتا ہے۔ اور اس پاپ کی بیخ کنی اس کے اُدیشوں میں شامل ہے ؛

سبھا کا مالی سال

سبھا کا مالی سال ۳۰ چیت (۱۱ اپریل) کو ختم ہو جائیگا۔ اس تاریخ تک جو دھن سبھا کے دیدپرچار [illegible] آئیگا وہی اس سال کی آمدنی میں شمار ہوگا۔ ویدپرچار کا بجٹ سال رواں کے لئے ۲۸ ہزار سویکار ہوا تھا۔ اسے پورا کرنے کے لئے آمدنی اتنی ہی ہونی چاہیئے۔ لیکن آریہ سماجوں کی مجموعی کوشش نے سال کے گیارہ ماس کی جو کارگزاری ویدپرچار فنڈ کے سمبندھ میں دکھائی ہے۔ وہ مایوس کن ہے۔ اس لمبے عرصے میں ۲۸ ہزار میں سے پورا پندرہ ہزار بھی وصول نہ ہوا۔ [illegible] ماہ رواں میں کئی رقوم آئی ہونگی۔ لیکن ۲۳ ہزار کی کمی بھی معمولی کمی نہیں۔ وہ بھی اتنا تھوڑے دنوں میں اس کا پورا کرنا آسان نہیں ؛

[illegible] کے متعلق بھی اس سال دھن کے [illegible] تھی۔ لیکن آچاریہ رام دیو جی اور [illegible] سبھا کی ہمت کی داد دینی چاہیئے۔ کہ [illegible] دیا [illegible] سال کے [illegible] کا دھن کم نہیں ہوا۔ ویدپرچار کے متعلق جو [illegible] تبدیل کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس صورت میں کہ آریہ سماج حرکت میں آ جائیں۔ ۔ ۔ اس وقت بیس ہزار کی [illegible] قریب ہزار بھی [illegible] رقم ہے۔ لیکن جب اسے پانچ

سو سماجوں پر تقسیم کیا جائے۔ تو چالیس روپیہ کی چھوٹی سی رقم ہر ایک سماج کے ذمہ آتی ہے۔ بہت سی ایسی سماجیں بھی ہیں۔ جن سے ایک ہزار۔ پانچ سو۔ تین سو اور ایسی ہی رقوم آنی چاہئیں۔ وہ وصول ہو جائیں۔ تو باقی سماجوں کے ذمہ فی سماج پچیس تیس روپیہ ہی رہ جاتا ہے جو کسی چھوٹی سے چھوٹی سماج کے لئے اکٹھا کرنا بھی مشکل نہیں۔ اس طرح کی تقسیم کار سے آریہ سماج کام لیں۔ تو جس طرح گُردول کے آنسو پر ۸۰ ہزار کی رقم سنائی گئی۔ اسی طرح سبھا کے مالی سال کے خاتمہ پر یہ ہرش بھرا سمچار سنانا ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ ویدپرچار کا ۲۸ ہزار پورا ہو گیا اس لئے یہ آریہ سماجوں کیلئے ہے۔ کہ وہ سبھا کو اس قابل بنائیں۔ کہ وہ ویدپرچار کی رقم کے پورا ہو جانے کی گھوشنا کر سکے ؛

آریہ پتری پاٹھشالہ کا تقسیم انعام

آریہ پتری پاٹھشالہ چھاؤنی لاہور کا تقسیم انعام کا جلسہ زیر صدارت مسٹر جسٹس جے لال ۳۱ اپریل کو کامیابی سے ہوا۔ کنیاؤں کے دید منتر گان۔ بھجن اور سماسنگھ سمبندھی بات چیت کے بعد پاٹھشالہ کے سکرٹری شری رنجن ناتھ جی نے رپورٹ پڑھی۔ جو اُتساہ جنک تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ پاٹھشالہ نے سال زیر رپورٹ میں تعداد کے لحاظ سے خوب ترقی کی ہے۔ چنانچہ اس وقت پانسو سے زیادہ لڑکیاں اس پاٹھشالہ میں پڑھ رہی ہیں۔ جن کا سماج مندر میں سمانا مشکل ہو جاتا ہے چھوٹی جماعتوں کے لئے الگ مکان کا بندوبست کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا۔ کہ سال رواں سے لڑکیوں کی تعلیم کو مفت نہیں رہنے دیا گیا۔ فیس لگا دی گئی ہے آریہ سماج مفت تعلیم کا پکشپاتی ہے۔ کیونکہ ویدک سنسکرتی شکشا کے مول نیچے کا بل پوروک وروودھ کرتی ہے۔ چہ جائیکہ آریہ سماج لڑکیوں کی تعلیم پر فیس لگائے۔ لڑکوں کی تعلیم کو بھی مفت کرنا چاہتا ہے۔ لیکن آریہ سماج لاہور نے اپنی پتری پاٹھشالہ میں فیس لگا کر پراتت کی پاٹھشالاؤں کیلئے کوئی اچھی مثال پیش نہیں کی۔ پاٹھشالہ کا پرائمری کا نتیجہ دوسری پاٹھشالاؤں کے مقابلہ پر خوب شاندار رہا۔ چنانچہ ۱۴۷ میں ۱۴۳ لڑکیاں پاس ہوئیں۔ غالباً اسی نتیجہ نے کارکنان کو مڈل کے نتیجہ کی انتظار کے بغیر جلسہ تقسیم انعام کرنے پر اتساہت کیا۔ جسٹس جے لال نے اپنے ہاتھوں سے کامیاب کنیاؤں کو انعام دیئے۔ اور اپنی مختصر صدارتی تقریر میں استری شکشا کے سمبندھ میں آریہ سماج کی کوششوں کی پرشنسا کی۔ جسٹس موصوف کی صدارت کی خوشی میں پنڈت ٹھاکر دت جی نے ہر سال پاٹھشالہ کی سرب اُتم لڑکی کو ایک طلائی تمغہ دینا سویکار کیا۔ اس طرح یہ جلسہ بہت

آریہ سماجیں اپنا فرض پورا کریں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارا سال بھر میں تقریباً ۵ صد آریہ سماجوں میں پرچار ہے۔ اُپدیشکوں کی سالانہ تنخواہ ۲۴۰۰۰۔ سفر خرچ ۸۰۰۰ خرچ ہو جاتا ہے۔ لیکن [illegible] ابھی تک ۱۰۰۰۰ اس فنڈ میں جمع کرائی ہیں۔ حالانکہ سماجوں کے نام ۲۸۰۰۰ لگایا گیا تھا۔ اگلے سال کا بجٹ کیسے پورا ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب آریہ سماجوں کی طرف سے ان دنوں میں مل جانا چاہیئے۔ کیونکہ سبھا کا مالی سال ۳۰ چیت ۱۹۹۴ مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۳۷ ختم ہو جاوے گا۔ آریہ سماجوں کو سبھا کی طرف سے خطوں پر خط لکھے جا رہے ہیں۔ لیکن ان کا کوئی حوصلہ افزا جواب نہیں ملتا۔ اس پر تیار اگلے سال کے کاریہ کرم کا کیسے نشچے ہو سکتا ہے۔ آریہ سماجوں کو تو ہی سہیوگ دے کر سبھا کا ہاتھ بٹانا چاہیئے تھا۔ لیکن افسوس کہ پتر ایک طرف اخبار میں اپیلیں نکالنے پر بھی کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ آریہ سماجوں کو اس ورش کی یہ آخری یاددہانی ہے۔ آریہ سماجوں سے عام طور پر اور مندرجہ ذیل سماجوں سے خاص طور پر نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے فرض کو پورا کریں ؛

لاہور چھاؤنی۔ امرت سر۔ کپورتھلہ۔ فیروزپور شہر۔ ہوشیارپور۔ ڈلہوزی۔ [illegible] شملہ۔ روہتک۔ گوجرانوالہ۔ سرسہ۔ نئی دہلی۔ گجرات۔ ڈنگہ۔ کوہاٹ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ [illegible] ملتان چھاؤنی۔ ڈیرہ غازی خان۔ جام پور۔ بہاول نگر ؛

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے ان دنوں ہونے والے ہیں۔ آریہ سماجوں سے خاص طور پر پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے نام کا مقررہ دھن اُتسو سماپت ہوتے ہی بھیج دیں۔ تاکہ بجٹ بنانے میں آسانی ہو۔ کیونکہ دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں :-

راولپنڈی شہر۔ گورداسپور۔ خان گڑھ۔ لدھیانہ۔ ملتان شہر۔ نوردی۔ برنالہ۔ [illegible] سیالکوٹ شہر۔ کیمبل پور۔ جموں۔ گوجرہ۔ پنڈی بھٹیاں۔ لاہور چھاؤنی ؛

چار آنہ ندھی اور دشانش

ویدپرچار فنڈ کی جو حالت ہے۔ وہ درشا دی گئی۔ دشانش کی اوستھا کچھ اچھی ہے۔ کیونکہ [illegible] ہزار کی مقررہ رقم میں سے ۲۲۰۰۰ روپیہ وصول ہو چکے ہیں۔ اس سال سبھا کا تردار [illegible] جاتا ہے۔ اس لئے دشانش ۲۵۰۰۰ سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ سال رواں میں ہی آریہ [illegible] اپنا دشانش بھیج دیں۔ لیکن چار آنہ ندھی کی حالت قابل شوچنیہ ہے۔ پرانت کے لاکھوں آریوں نے سبھا نے اس ندھی میں صرف دو ہزار کی آئے کا انومان کیا۔ لیکن دو ہزار سے صرف ۱۲۰۰ وصول ہوا ہے۔ یہ کیسی شرمناک ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ کئی سماجیں جن میں کئی بڑی بڑی بھی ہیں [illegible] کر تو اس سمبندھ میں پالن نہیں کرتیں۔ اگر ویدپرچار۔ دشانش اور چار آنہ ندھی کے سمبندھ میں ہر ایک سماج زیادہ نہ سہی۔ صرف اپنا کرتویہ ہی پالن کرے۔ تو بار بار کی اپیلوں اور یاددہانیوں سے سبھا کو دھن اور سمے دے کر نہ پڑے۔ سال کے باقی دو چار دن ہی رہ گئے ہیں۔ اگر ہر ایک سماج اپنے ذمہ کا دھن ان دو چار دنوں میں بھیج دے۔ تو چار آنہ ندھی اور دشانش کی رقم پوری کرنا ذرا بھی مشکل نہیں۔ کیا آریہ سماجیں کرتویہ پالن کریں گی؟ اس کا جواب وہ خود ہی دے سکتی ہیں۔ اور کوئی نہیں ؛

اُتساہ پوروک سماپت ہوا ؛

قادیانی راز کا انکشاف کر دیا گیا

پنجاب میں آدھرم کی تحریک چلی۔ تو سوامی شودرانند اس کے لیڈروں میں تھے۔ جاننے والے جانتے تھے کہ یہ تحریک قادیانیوں کی چلائی ہوئی ہے۔ لیکن قادیانی ملانوں پر ہاتھ رکھتے تھے۔ اب اس راز کا انکشاف اسی سوامی شودرانند نے [illegible] کمیٹی کے سامنے منکشف کر دیا ہے۔ جبکہ آپ نے کہا۔ کہ جناب عالی! اس آدھرم مہامنڈل کو [illegible] اور قادیانی ہر دو مرزائی پارٹیاں اور [illegible] پارٹی روپیہ دیتی تھیں۔ اس مقصد کے لئے کہ اچھوتوں کو ہندو منڈل سے الگ کردے۔ سوامی شودرانند کے اس بیان سے اجلاس میں سنسنی پھیل گئی۔ کمیٹی کے ممبر سر محمد یعقوب خاموش نہ رہ سکے۔ [illegible] کو بھی جوش آیا۔ فرمایا۔ کوئی تحریری ثبوت [illegible] نے برملا جواب دیا۔ موجود ہے۔ لیکن [illegible]

سناتنیوں کی شکایت اور آریہ پریس

لاہور میں کوئی کمپنی اپنے کھیل میں بھگوان کرشن کا پارٹ کسی مراسی سے کرا رہی ہے۔ یہ قابل اعتراض ہے۔ سناتن دھرمیوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ لیکن انہوں نے اس شکایت کا جو علاج تجویز کیا ہے۔ اسے علاج کہنا غلطی ہے۔ چنانچہ سناتن دھرم سبھا لاہور کی ورکنگ کمیٹی کی طرف سے کمپنی کے ہیڈ آفس کو جو تار دیا گیا ہے اس میں یہ مطالبہ نہیں کیا گیا۔ کہ ہندو دیوی دیوتاؤں کا پارٹ کسی شخص کو کرنے کی اجازت نہ ہو۔ بلکہ مطالبہ صرف اتنا ہے۔ کہ ان کا پارٹ کسی غیر ہندو سے نہ کرایا جائے۔ یہ اتنا معمولی مطالبہ ہے جسے کمپنی کے مالکان کو منظور کرنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس سے رونا دور ہو جائے گا۔ غیر ہندو کی بجائے کمپنی آسانی سے ہندو ایکٹروں کا انتظام کر سکے گی۔ لیکن اس سے فرق کیا پڑیگا۔ تماشوں کے ایکٹر کسی آدرش کیریکٹر کے مالک ہو نہیں سکتے۔ ان کا کیریکٹر تو اس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ پیٹ کی خاطر اپنے بزرگوں کا سوانگ بھرنے سے نہیں بچاتے۔ تو پھر گیا گزرے ہوئے چلن کے ہندوؤں سے کمپنی وہ کام لے گی جو غیر ہندو مراسیوں سے لیتی ہے۔ کیا اس سے سناتن دھرمیوں کی شکایت دور ہو جائیگی؟ دور ہو جائیگی۔ تو سمجھنا چاہیے۔ کہ ان کے دل میں اپنے دیوی دیوتاؤں کے لئے کوئی عزت نہیں۔ نہ ہوگی۔ تو پھر مطالبہ میں تبدیلی ہونی چاہیے۔ بجائے اس کے کہ دیوی دیوتاؤں کا پارٹ کسی غیر ہندو سے نہ کرایا جائے۔ مطالبہ یہ ہونا چاہیے۔ کہ تماشوں اور لیلاؤں میں ہندو بزرگوں کا پارٹ کرنے کی کسی ہندو یا غیر ہندو کو اجازت نہ ہو۔ اگر سناتن دھرمی بھائیوں کا مطالبہ اس طرح بدل دیا جائے۔ تو آریہ سماج کا پریس ان کی حمایت کے لئے تیار ہے۔

آواگون اور بھائی جی

آواگون تمام آریوں کا۔ وہ آریہ سماجی ہوں یا سناتن دھرمی۔ سکھ ہوں یا بدھ مسلمہ سدھانت ہے۔ لیکن بھائی جی کے ذیل کے ریمارکس سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں اس سدھانت پر سندیہہ ہے۔ وہ ہندوؤں کی کمزوری کا کارن اسی سدھانت کو گردانتے ہیں۔ بھائی جی اپنے "ہند" ۱-۶ اپریل میں لکھتے ہیں:-

"ہندوؤں کے اندر فلاسفی اور منطق اتنا گھر کر گئی ہے۔ کہ ایک طرح سے وہ صرف دلیل بازوں کی ایک قوم بن گئے ہیں۔ ہستی کے رازوں میں لگی ہوئی ہندوؤں کی طاقت منطقی انہیں آواگون کے اس مسئلہ تک لے آئی ہے جس کے مطابق آتما کبھی ناش کو پراپت نہیں ہوتا ہے۔ آتما جسم کو ایسے چھوڑ دیتا ہے۔ جیسے ہم اپنا میلا کرتا اتار کر دوسرا دھلا ہوا پہن لیتے ہیں۔ یہ اصول بہت معقول ہو۔ لیکن اس سے مرنے کے لئے کوئی جوش پیدا نہیں ہوتا"

بھائی جی کی ایک ہی اچھیا ہندوؤں کو مضبوط دیکھنے کی ہے۔ اچھیا مبارک ہے۔ لیکن مسلمہ سدھانتوں کی قربانی سے اس کی پورتی کی آشا دراشا مانز ہے۔

شرافت کا تقاضا

تعصب مذہبی کے جوش سے اندھے ہو کر جو احمدیوں کا خاصہ ہے۔ پیغام صلح نے بڑہانکی کہ ستیارتھ پرکاش کے متعلق اس قسم کی رائے کہ یہ کتاب مس میو کی مدر انڈیا سے بھی بری ہے۔ ہندوستان کے فاضل پنڈت اور مہاتما گاندھی سا ہمدرد انسان ظاہر کر چکا ہے۔ جب ہم نے اسے للکارا کہ اگر ہمت ہے۔ تو مہاتما جی کی رائے بمعہ حوالہ نقل کرو۔ تو دیکھے کھسیانہ ہو کر پیغام صلح "کیا بڑبڑاتا ہے۔"

"مہاتما جی کی رائے کیا پرکاش کو یاد نہیں جو یاروڈا جیل سے واپس آکر انہوں نے ظاہر کی۔ اور اس میں ستیارتھ پرکاش کو مایوس کن کتاب قرار دیا"

شرافت کا تقاضا یہ تھا۔ کہ مہاتما گاندھی کی رائے سے معاصر کو یہ الفاظ نہیں ملے تھے۔ کہ یہ کتاب مس میو کی مدر انڈیا سے بھی بری ہے۔ تو وہ اپنے الفاظ واپس لیتا۔ یا حق کو قبول کرنے کی قدرت نہ تھی۔ اسے استطاعت ہی نہیں تھی۔ تو خاموشی اختیار کرتا۔ لیکن احمدی کی سرشت ہی یہی ہے۔ کہ وہ جواب دیگا۔ خواہ اس جواب کا سوال سے دور کا بھی تعلق نہ ہو۔ دعویٰ یہ کیا کہ مہاتما گاندھی کی رائے ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش مس میو کی مدر انڈیا سے بھی بری ہے۔ لیکن جب ثبوت معہ حوالہ مانگا گیا۔ تو فرماتے ہیں کہ مہاتما گاندھی نے ستیارتھ پرکاش کو "مایوس کن" لکھا۔ فاضل پنڈتوں کی فہرست طلب کی گئی۔ تو معاصر کو پنڈت گوراندتہ کے سوا کوئی نہیں مل سکا۔ وہ گوراندتہ جسے پنڈتائی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

لیکن مان لیا جائے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے خلاف بعض سوارتھیوں نے اپنے دل کی بھڑاس کو نکالا ہے۔ تو کیا یہ کوئی معیار ہے۔ جس سے ایک پستک کی عظمت سے انکار کیا جائے۔ اگر ہمارے معاصر کا جواب "ہاں" میں ہے۔ تو کیا وہ قرآن کی عظمت سے ان آراء کے مطالعہ پر انکار کر دیگا۔ جو کئی لوگوں نے دی ہیں۔ اور کیا وہ اپنے نبی یا محدث کی صداقت سے بدیں وجہ منکر ہو جائے گا۔ کہ بڑے بڑے علماء اسلام اس کی بطالت کا فتویٰ دے چکے ہیں؟ اگر نہیں تو گوراندتہ جیسے کور باطنوں کی خود غرضانہ خرافات کے بل پر ستیارتھ پرکاش کی عظمت پر وہ کس منہ سے معترض ہو سکتا ہے؟

اودے پور نریش کا پرشنسنیہ کام

اودے پور راج میں ہولی کے دنوں میں اہیرا نام کی جیو ہنسا ہفتہ بھر جاری رہتی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اودے پور نریش نے منتری عٹاکر باورسنگھ کے ادیوگ سے اس جیو ہنسا کی بندش کے احکام اپنی رعایا کے نام صادر کر دیئے ہیں۔ گویا ہولی کے دنوں میں اب جیو ہتیا نہ ہوا کریگی۔ اودے پور نریش کا یہ دھرم کاریہ سراہنیہ اور پرشنسنیہ ہے۔ ہندو سبھیتا میں مانس بھکشن کی جو عادت رفتہ رفتہ داخل ہو رہی ہے۔ اگر اسے دور کر دیا جائے۔ تو آریوں کی پرانی سبھیتا اپنے اصلی روپ میں چمک کر ظاہر ہوگی۔ ہندو ریاستیں اس معاملہ میں بہت کچھ کر سکتی ہیں۔

قادیانیوں کی شکایت

علاقہ مدراس (جسے معاصر الفضل نے اپنی جغرافیہ دانی کی بنا پر سیلون سمجھ لیا ہے) کے ضلع ترناولی کے ایک مقام پر بہ الفاظ الفضل، متعصب اور کینہ ور علماء کی طرف سے ایک احمدی کے ساتھ یہ ظلم روا رکھا گیا۔ کہ اسے وہاں سے نکال دیا گیا۔ اور اس پر ہی بس نہیں کی۔ اس کی بیوی کو جبراً علیحدہ کر کے اور مطلقہ قرار دے کر فتوے دے دیا۔ کہ اسے خود بخود طلاق ہو چکی ہے انسانیت کے نکتہ نگاہ سے معاصر "الفضل" کی شکایت ایسی ہے کہ ہر کوئی انسان مسلم علماء کی اس حرکت پر لعنت بھیجے گا۔ لیکن علماء نے جو کچھ کیا۔ انسانیت کے نکتہ نگاہ سے نہیں کیا۔ اسلامیت کے نکتہ نگاہ سے کیا ہے۔ اور اسلامیت کا فتوے ہے۔ کہ جو مسلمان کافر ہو جائے۔ اس کی بیوی کو خود بخود طلاق ہو جاتا ہے اس امر سے تو انکار کی کسی کو گنجائش نہیں۔ کہ مسلم علماء قادیانیوں کو خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔ تو جو شکایت ان سے منسوب کی گئی ہے۔ وہ بجا بھی ہو۔ تو وہ معتوب قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ کیونکہ انہوں نے جو کچھ کیا۔ اسلام کے حکم کی تعمیل میں کیا۔ جب علماء نے حکم اسلام کی تعمیل کی۔ تو وہ اسلام جس کے پیرو ہونے کا قادیانیوں کا دعوے ہے۔ تو ان کی شکایت میں کوئی وزن نہیں رہتا۔ وزن ہو سکتا ہے۔ اگر وہ اسلام کو چھوڑ کر انسانیت کے نکتہ نگاہ سے ریں۔ جب وہ اسلامیت میں رہ کر شکایت کرتے ہیں۔ تو اسلام سے روگردانی کرتے ہیں۔ کیونکہ اسلام کا یہی حکم ہے۔ جس کی تعمیل میں علماء سائل بی نے ایک خارج از اسلام کی عورت کو مطلقہ قرار دیا۔

تبلیغی مسلمانوں سے مذاق

اگر برنارڈ شا نے درحقیقت کہا ہے۔ جس کا اسلامی پریس خوب بغلیں بجا رہا ہے۔ کہ یورپ سو سال کے عرصہ میں مسلمان ہو جائیگا۔ تو اس نے تبلیغی مسلمانوں سے کڑا مذاق کیا ہے۔ اگر کوئی شخص پیش گوئی کرے۔ کہ آئندہ سو سال کے عرصہ میں اسلام موجودہ اسلام نہ رہیگا تو اس کے معنی ہو سکتے ہیں لیکن اس کے کچھ نہیں۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے خدا کے نام پر یہ پیش گوئی کی۔ کہ اس کی زندگی میں عیسائیت نابود ہو جائے گی۔ اور یہ کہ ہندوؤں کا کہیں نام و نشان نہ رہے گا۔ وہ اس کے پورا ہونے کی حسرت اپنے ساتھ قبر میں لے گئے۔ تو برنارڈ شا قادیانی نکتہ نگاہ سے کس باغ کی مولی ہے۔ کہ وہ پیشگوئی کرے۔ اور اس کے پورا ہونے کا کسی کو وہم و گمان بھی ہو۔

بے پر کی

تبلیغی مسلم پریس کو دین و ایمان حق یا باطل کی ذرا پرواہ نہ کر کے بے پر کی اڑانے میں جو کمال حاصل ہے۔ اس کی تازہ مثال حیدر آباد دکن کے "مشیر دکن" نے پیش کی ہے۔ وہ لکھتا ہے:-

"۔ مارچ کو لاہور میں آریہ سماجیوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں رزولیوشن پاس ہوا کہ آئندہ سے گائے متبرک جانور بہ تخصیص نہ شمار ہو۔ بلکہ گائے بکری۔ بھیڑ سب یکساں گنے جاویں۔ اور مسلمانوں سے گائے کے ذبح پر شکایت نہ کی جاوے"

مشیر دکن کی رزولیوشن کی بات وہ چیز ہے جسے دروغ مطلق کہنا چاہیے۔ اس رزولیوشن کا پاس ہونا تو کیا پیش ہونا تو کجا۔ رزولیوشن کسی کے ذہن میں آنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ "مشیر دکن" نے یہ جھوٹ تراشا ہے۔ تو محض خدمت دین کے جوش میں۔ اگر ایسا نہیں اور اس کے دل کے اندر سچائی کے لئے کوئی جگہ ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ ثبوت دے۔ کہ اس قسم کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔ یا بہ تقاضائے انسانیت اپنے الفاظ واپس لے۔ اگر اس دروغ بیانی کی تردید کے لئے وہ تیار نہ ہوا۔ تو اس میں کسی کو کوئی گنجائش نہ رہے گی۔ کہ مشیر دکن نے یہ دروغ بیانی جان بوجھ کر کی ہے۔ اور خدمت دین کا ثواب حاصل کرنے کے لئے کی ہے۔

آریہ سماج کے دو شہید

ہفتہ رواں آریہ سماج کے ان دو شہیدوں کا یادگاری ہفتہ ہے۔ جن کا جیون اور شہادت آریہ سماج کے لئے باعث فخر ہے۔ ہمارا مطلب پنڈت گرودت جی ایم اے اور مہاشہ راجپال سے ہے ؛

پنڈت گرودت اپنی لاثانی علمیت اور آچار کی بدولت آریہ سماج کے مایہ ناز اور آریہ سماج کے لئے اپنی ہر پرکار کی قربانیوں کی وجہ سے آریہ سماج کے شہید ہیں۔ پنڈت گرودت جی کے جیون کا ایک ایک لمحہ آریہ سماج کے ارپن تھا۔ اُنہیں کسی بات کی چنتا نہ تھی۔ تھی تو آریہ سماج کی۔ آپ نے اپنی علمیت اور اپنا وقت تو آریہ سماج کے ارپن کیا ہی تھا۔ سواستھ بھی کر دیا۔ ڈاکٹر مشورہ دیتے ہیں۔ سوتر تقاضا کرتے ہیں۔ کہ سواستھ کا خیال رکھو۔ لیکن آریہ سماج کا متوالا اپنی دھن میں مست۔ ان مشوروں اور تقاضاؤں کی طرف دھیان نہیں دیتا۔ نتیجہ کیا ہوا۔ عین عالم شباب میں آریہ سماج کے اس شیدائی نے آریہ سماج پر اپنی جان نثار کر دی ؛

پنڈت گرودت اپنے زمانہ کے آدرش نیتا تھے۔ اور آریہ سماج کے نمونہ کے سرگرم اپدیشک تھے۔ ان کی شہادت میں آریہ سماج نے ایک اپور ودوان۔ نیتا اور اپدیشک کھو دیا۔ تو مہاشہ راجپال کی شہادت میں ایک آدرش سیوک۔ مہاشہ راجپال نے آریہ سماج کے ساہتیہ کی جو سیوا کی وہ ان کا ہی حصہ تھا۔ اور یہی سیوا تھی جو آخر ان کی شہادت کا کارن بنی ؛

مسلمانوں کی طرف سے آریہ سماج کے بانی کے خلاف نہایت دلآزار۔ شرانگیز اور دروغ مطلق آندولن اُٹھایا گیا۔ اسی سلسلہ میں مہاشہ راجپال نے "رنگیلا رسول" نامی کتاب شائع کی۔ مولاناؤں نے جواب سے عاجز آ کر قانون کی شرن لی۔ لیکن جب وہاں سے بھی ناکامی کا مُنہ دیکھنا نصیب ہوا۔ تو مسلمانوں کی جہادی سپرٹ کو جگایا۔ جس کا نتیجہ مہاشہ راجپال کی شہادت ہے ؛

پنڈت گرودت کے پرلوک گمن کا دن ۱۹-اپریل کو تھا۔ اور مہاشہ راجپال کا ۶-اپریل کو۔ شہیدوں کے پرتی ان کے سہ دھرمیوں کے کوئی کرتویہ ہیں۔ تو ان میں پہلا یہ ہے۔ کہ ان کی یاد کو مٹنے نہ دیا جائے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس ہفتہ کے آدرش نیتا اور آدرش سیوک شہیدوں کو آریہ سماج بھول رہا ہے نہ پنڈت گرودت کی یاد وسیع پیمانہ پر منائی جاتی ہے۔ نہ مہاشہ راجپال کی۔ اور یہ ایسی فروگذاشت ہے۔ جس کی تلافی آریوں کو پہلی فرصت میں کرنی چاہئے ؛

ہمیں خود اسباب کا اقرار ہے۔ کہ گورو کل کانگڑی اور گورو کل کی مصروفیتوں کی وجہ سے ہم آریہ سماج کی توجہ اس ضروری کرتویہ کی طرف مبذول کرانے سے قاصر رہے ہیں۔ لیکن آریہ سماجوں کو خود بھی اپنے کرتویہ کو یاد رکھنا چاہئے۔ اور اپنے شہیدوں کی یاد کو کسی بھی اوستھا میں بھلانا نہ چاہئے۔ بھلانے کے معنی یہ ہیں۔ کہ شہیدوں کے پرتی ان کی شردھا میں نیونتا ہے ؛

آریوں کو چیتاونی

ہمارے ایک سجن پنڈت امرناتھ آریوں کو ان شبدوں میں چیتاونی دیتے ہیں:

"وہ آریہ سماج غلطی کرنے لگی ہے۔ کہ دھرم پرچار کا کام چھوڑ کر پولیٹیکل کام کے میدان میں اُترنے لگی ہے۔ پولیٹیکل کام سے پہلے ہندوؤں کو آپس میں ملانا ضروری ہے۔ اور وہ کام دھرم پرچار سے ہی نکل سکتا ہے۔ نہ کہ پولیٹیکل پرچار سے۔ جس وقت تمام ہندوؤں میں سنگٹھن ہو جائے اس وقت پولیٹیکل کام میں ہر طرح کامیابی ہوتی۔ جس آریہ سماج نے ویدک دھرم کی خاطر بہت قربانی کی ہے۔ جس کے بہت سے انمول رتن دھرم کی ویدی پر قربان ہو چکے ہیں۔ کیا وہ کام کرنے کے ناقابل ہوتی؟ ہرگز نہیں۔ اس وقت پولیٹیکل کام کرنے کا وقت نہیں۔ پرچار کا کام پورا کر لینا چاہئے۔ جو ابھی ادھورا ہے۔ مہاتما گاندھی کے کام کے ساتھ ہم کو کی ضرورت نہیں۔ سوراج حاصل کرنے کا جو اصول مہرشی دیانند کا قائم کیا ہوا ہے۔ اس پر عمل کیجئے۔ تو دیش میں سکھ ہی سکھ ہو۔ اس واسطے میں تمام آریہ بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ موجودہ روش کو چھوڑ کر ویدک دھرم کا ڈنکا خوب زور شور سے بجانا شروع کر دیں۔ جب سے آریہ سماجی پولیٹیکل میدان میں اُترنے شروع ہوئے ہیں۔ ویدک دھرم کے پرچار کی بہت ہی سُست رفتار ہو گئی ہے"؛

جن بھاؤں سے پریرت ہو کر ہمارے بھائی نے آریوں کو یہ مشورہ دیا ہے۔ ہم ان کی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن اپنے بھائی کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے پرچلت پولیٹیکل کام کے میدان میں اُترنے کی نہ غلطی کی ہے۔ نہ جب تک وہ آریہ سماج ہے ایسی غلطی کر سکتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کی کافی تعداد پولیٹیکل میدان میں اُتری ہے۔ لیکن یہ اس لئے ہے۔ کہ آریوں میں جیون ہے۔ اگر نہ اُترتی تو اسبات کا پرمان ہوتا کہ آریوں میں جیون نہیں رہا۔ آریہ سماج خالص دھارمک سنستھا ہے۔ جس کا چالو پالیٹکس سے کوئی سمبندھ نہیں۔ لیکن آریہ سماجیوں کا جہاں آریہ سماج سے دھرم کا سمبندھ ہے۔ وہاں اس دیش سے وطنیت کا۔ جس میں وہ رہتے ہیں۔ اور دیش کے پرتی جو کرتویہ ایک دیش بھگت کے ہونے چاہئیں۔ ایک ایک آریہ سماجی انہیں سمجھتا ہے۔ اس لئے وہ راج نیتک آندولنوں میں شامل ہوتا ہے۔ راج نیتک آندولن وقتی آندولن ہے۔ آج چھڑا ہے۔ تو کل شانت ہو جائے گا۔ وقتی کام کے لئے قدرتاً غیر معمولی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اسی اصول کے ماتحت راج نیتک وچاروں کے آریہ سماجی اس میں زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں وہ آریہ سماج سے کٹ گئے۔ وہ آریہ سماج کے ہیں اور آریہ سماج کے رہیں گے۔ اور جب آندولن شانت ہوگا۔ تو اُنہوں نے آریہ سماج کا ہی کام کرنا ہے اور کریں گے۔ ان کا یہ طرز عمل چنداں تشویشناک نہیں۔ تشویشناک طرز عمل ان آریوں کا ہے۔ جو راج نیتک وچاروں کے نہ ہونے سے راج نیتک کشیتر میں تو نہیں گئے۔ لیکن اُنہوں نے اس سہائتا کو بھی پورا نہیں کیا۔ جو راج نیتک کشیتر میں جانے والے آریوں نے آریہ سماج میں خالی کیا ہے۔ اگر وہ اپنا کرتویہ پالن کرتے۔ تو کچھ ایک کاریہ کرتاؤں کے راج نیتک کشیتر میں چلے جانے سے آریہ سماج میں جو شتھلتا نظر آ رہی ہے۔ وہ ہرگز نہ آتی کھید کی بات ہے۔ کہ نہ تو وہ ایسے ہی بھائی راج نیتک میدان میں کام کرنے والے بھائیوں کے طرز عمل پر ٹیکا ٹپنی کرتے ہیں۔ جنہیں ان کے چلے جانے کے بعد ان کی خالی جگہوں کو پُر کرنا چاہئے تھا۔ اس لئے آریہ سماج کی شتھلتا کی اگر ذمہ داری کسی پر ہے۔ تو ذمہ داری ان پر نہیں۔ جنہوں نے عارضی طور پر اپنی سرگرمیوں کا مرکز پالیٹکس کو بنا لیا۔ بلکہ ان پر ہے۔ جو پالیٹکس سے سمبندھ نہ رکھنے کے کارن اپنا سمے پورا آریہ سماج کو دے سکتے ہیں۔ لیکن نہیں دیتے۔ پنڈت امرناتھ کی چیتاونی پبلک کام کرنے والوں سے بڑھ کر ایسے آریوں کو ہی ہونی چاہئے ؛

سورج کے کیچڑ میں ڈوبنے کا مسئلہ

قرآن سورۃ کہف میں سورج کے ڈوبنے کا قول بیان ملتا ہے۔ کہ ذوالقرنین نے سورج کو کیچ چشمے کیچڑ کے ڈوبتا پایا۔ اس پر ایک سائل مولانا ثناء اللہ صاحب سے اسبات پر فتوے چاہتا ہے۔ کہ اگر یہ بات صحیح ہے۔ تو جس وقت سورج کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا ہے۔ اس وقت تمام دنیا میں رات ہو جانی چاہئے تھی۔ مگر ادھر جغرافیہ دان کہتے ہیں۔ کہ جس وقت دنیا کے ایک حصہ میں دن ہوتا ہے۔ دوسرے حصہ میں رات ہوتی ہے ؛

اس پر مولانا فتوے دیتے ہیں۔ کہ وجد (جس کے معنی ڈوبتا ہے) کے معنی "گمان کیا" بھی آئے ہیں۔ پس معنی یہ ہیں کہ ذوالقرنین نے سورج کو غروب ہوتے دلدل میں ڈوبتا سمجھا ؛

اس فتوے سے بیشک سائل کو مولانا کے فہم رسا کی داد تو دینی ہی ہوگی۔ لیکن ممکن نہیں کہ اس سے اس کی تسلی ہو جائے۔ وہ پوچھ سکتا ہے۔ کہ قرآن میں کہاں آیا ہے۔ کہ ذوالقرنین کا سورج کو غروب ہوتے چشمہ کیچڑ میں ڈوبتا سمجھنا غلط تھا۔ اور وہ یہ بھی پوچھ سکتا ہے کہ ویدک لٹریچر اور موجودہ سائنس نے زمین کے گول ہونے اور سورج کے گرد اس کی گردش کی جس سچائی کا اظہار کیا ہے۔ قرآن اس کی تصدیق کرتا ہے یا تکذیب؟

مسلمان اور عورت کے حقوق

مسلمانوں میں عورت کے حق مساوات کی کیا حقیقت ہے۔ وہ ذیل کی چٹھی سے ظاہر ہے جو "ایک محترم مسلم خاتون آمنۃ الحمید خانم نے ایڈیٹر "ایمان" کو اس کے خط کے جواب میں لکھی:-

"میں آپ کے خط پر عرصہ تک غور کرتی رہی اور بہت کچھ غور و فکر کے بعد یہ طے کیا۔ کہ ہم ایک کاغذ پر عبارت لکھ کر خواتین کے دستخط کرانے کی کوشش کریں۔ عبارت یہ تھی۔ اسلام نے جو حقوق عورتوں کو دیئے ہیں۔ کیا آپ ان کے حاصل کرنے کے حق میں ہیں؟ "ہاں" کرنے والی خواتین اس کاغذ پر دستخط کر دیں۔ میں نے ۸ اکتوبر کو "انجمن تہذیب نسواں" کے ماہوار جلسہ میں ایک مفصل تقریر کے ساتھ اس عبارت کو کاغذ پر لکھ کر اپنی بہنوں کے پیش کیا۔ اور یہ بھی تشریح کر دی۔ کہ اسلام نے جو عطا کر دہ حقوق کیا ہیں؟

تفصیل کہاں تک لکھوں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ دستخطوں کے حاصل کرنے کی خواہش کے اظہار کے ساتھ ہی مردوں کے کانوں تک یہ آواز پہنچ گئی۔ اور ہماری انجمن کے خلاف ایک طوفان برپا ہو گیا۔ بہت سے مردوں نے صاف انکار

ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس پٹھانکوٹ کے پرستاؤ

گذشتہ دنوں پٹھان کوٹ میں جو ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس زیر صدارت مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہوئی تھی۔ اس میں ذیل کے پرستاؤ پاس ہوئے:

۱۔ "یہ کانفرنس ریاست جموں و کشمیر کے ظلم رسیدہ ہندو و سکھ بھائیوں کے ساتھ گہری ہمدردی کرتی ہے۔ اور مسلمانان کشمیر کے قتل و غارت، لوٹ کھسوٹ اور استریوں کی عصمت دری اور جبری تبلیغ وغیرہ مظالم کی پُرزور مذمت کرتی ہے۔" پرستاؤک لالہ کشمیرا مل جی۔ انومودک چودھری گیتو دیو جی ۔

۲۔ "یہ کانفرنس آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ ضلع گورداسپور میں جو پرچارک کا پربندھ اس وقت موجود ہے۔ اُسے جاری رکھا جاوے۔ اور ضلع کی آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ سبھا کے اُپدیشکوں سے مل کر تمام اُن جگہوں میں پرچار کا پربندھ کریں۔ جہاں پرچار کی بڑی ضرورت ہے۔" پرستاؤک پنڈت رام چندر جی۔ انومودک وشیدگیان جی ۔

۳۔ "یہ کانفرنس آریہ پریواروں میں ویدک دھرم کے پرچار کی نیونتا کو انوبھو کرتی ہوئی ضلع کی ہر ایک سماج سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ یتن کرکے اپنے اپنے ستھان پر استری سماج کی ستھاپنا کرے۔ اور آریہ پُرش ہر ایک ہفتہ وار سنگم میں پریوار سمیت شامل ہوں۔ علاوہ ازیں آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا ہے۔ کہ دھرم کے ساتھ پریم رکھنے والی وِدُشی دیویوں کو اُپدیشکہ رکھ کر استریوں میں ویدک دھرم کے پرچار کا وشیش دھیان رکھے۔" پرستاؤک لالہ اچھرمل وکیل پردھان آریہ سماج پٹھانکوٹ۔ انومودک لالہ دیوی دتہ مل سوجان پوری ۔

۴۔ اس کانفرنس کی رائے میں اگرچہ دلت جاتیوں کے اندر پرچار کا کام آریہ سماج کی طرف سے بہت کچھ ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک اُن کی تکالیف پوری طرح سے دُور نہیں ہوئیں۔ اُن کا دُور کیا جانا ضروری ہے۔ جس کے لئے کانفرنس ہذا حسب ذیل تجاویز پیش کرتی ہے:۔

۱۔ بارسوخ آریہ بھائی اپنے رسوخ کو استعمال کرکے دلت جاتیوں کے عام کنوؤں سے پانی لینے کی رکاوٹ کو دُور کراویں ۔

۲۔ اُن کے ساتھ خود بہتر برتاؤ کریں۔ تاکہ اوروں کے لئے مثال ہو ۔

۳۔ عام ہندوؤں کو سمجھایا جاوے۔ کہ اُن کی مصیبت کا کارن آپ کی نفرت ہے۔ جس سے ہندو سنگٹھن نہیں ہوتا۔ اس لئے اُن سے نفرت نہ کی جاوے ۔

۴۔ دلت جاتیوں کے بچوں کے عام سکولوں میں داخل ہونے میں دُوسرے ہندو بھائی مزاحم نہ ہوں۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ و گورنمنٹ حکام سے درخواست کی جاوے۔ کہ وہ ایسے بچوں کے داخلہ کی تکالیف کو دُور کرنے کے لئے مناسب کارروائی کریں۔ مثلاً مدرسین کی ذہنیت کو اس طرف مائل کریں ۔

۵۔ دلت بھائیوں کو زراعت پیشہ قرار دینے کے لئے بھی گورنمنٹ سے درخواست کی جاوے۔ پیش کردہ لالہ ایشرداس وکیل پٹھان کوٹ ۔

۵۔ "ضلع گورداسپور کے آریوں کا یہ سمیلن شری مہاراجہ بہادر والیٔ ریاست چنبہ کی خدمت میں پُرزور اور باادب درخواست کرتا ہے۔ کہ اچھوت جاتیوں سے شُدھ ہو کر آریہ بنے ہوئے ریاست کے لوگوں سے مُردہ مویشی اُٹھانے۔ اُن کی کھال کھینچنے، زمینداروں کو بلیترا مہیا کرنے اور نقارہ اُٹھانے کے کام کسی شخص کی منشاء کے خلاف اور بلا اُجرت ہرگز نہ لئے جاویں۔ اور نہ اُنہیں بیگار دینے کے لئے مجبور کیا جاوے۔ اور حکام ماتحت کو ہدایات جاری کی جاویں کہ اُن لوگوں کے ایسے کاموں سے انکار کو جرم نہ سمجھیں ۔

دوئم یہ سمیلن باادب گذارش کرتا ہے۔ کہ ریاست کے سکولوں میں انیہ جاتیوں کے لڑکوں کے ساتھ مذکوران آریوں کے لڑکوں کو بھی پڑھنے کی عام اجازت دی جاوے۔ اور ریاست کی کم از کم ادنےٰ ملازمتوں مثلاً کا مدار اور پٹواری کی آسامی پر انہیں بھی آئندہ حسب لیاقت لیا جاوے۔" پرستاؤک سوامی سوتنترانند جی سرسوتی۔ انومودک مہاشہ جیت رام آریہ ۔

۶۔ "یہ کانفرنس حکام بالادست سے پُرزور اور مؤدبانہ درخواست کرتی ہے۔ کہ ضلع ہذا کی برڑ قوم جو عرصہ قریباً بیس سال سے آریہ سماج میں پرویش کر چکی ہوئی ہے۔ فہرست اقوام جرائم پیشہ سے خارج کی جاوے۔ اور آریہ سماج اُن کے آچار و دہار کو زیادہ اچھا بنانے کے لئے اُن میں دھرم کا پرچار کرے ۔

یہ لوگ ضلع ہذا کی دلت جاتیوں میں سے ہیں۔ اور اپنی قوم کے دیگر اضلاع میں ۴۴۴

۴۴۴ بود و باش رکھنے والے چند افراد کے جرائم اور غلط کاریوں کی وجہ سے اس زمرہ میں شامل کر لئے گئے ہیں۔ حالانکہ اس ضلع میں اُن کی سکونت دیہات میں مستقل قسم کی ہے۔ اور کام زراعت کرتے ہیں۔ اور آریہ دھرم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کے جرائم پیشہ اقوام میں اندراج نام کی وجہ سے اُن کو پولیس وغیرہ کی طرف سے تکلیف ہے۔" پرستاؤک لالہ اچھرمل بی اے ایل ایل بی وکیل پٹھانکوٹ۔ انومودک لالہ کشمیرا مل ۔

آریہ سماجوں سے نویدن!

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نیم ۱۵ کے مطابق سبھا کے پرتی ندھیوں کا عام چناؤ ہر تیسرے سال ہوتا ہے۔ پرتی ندھیوں کا پچھلا چناؤ سمت ۱۹۸۵ کے آخر میں ہوا تھا۔ جس کو سمت ۱۹۸۸ کے ختم ہونے پر تین سال ہو گئے ہیں۔ اس لئے سبھا میں جو پرتی ندھی اس وقت ہیں۔ اُن کی میعاد اسمت ۱۹۸۸ کے ختم ہونے پر ختم ہو گئی ہے۔ اور ہر ایک سماج کو اگلے تین سال سمت ۱۹۸۹-۹۰-۱۹۹۱ کے لئے اپنے پرتی ندھیوں کا نیا چناؤ کرکے سبھاسدوں کی فہرست اور دشانش جلدی سبھا میں بھیج دینا چاہئے۔ تاکہ تمام سماجوں کے پرتی ندھی منظور ہو کر سمت ۱۹۸۹ کے شروع میں سبھا کا جو ادھیویشن ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا کے چناؤ اور بجٹ کی منظوری وغیرہ کے لئے ۱۶-۱۷ جیٹھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۸-۲۹ مئی ۱۹۳۲ء کو ہونا مقرر ہے۔ اس میں بیٹھ سکیں۔

سماجوں کو یہ معلوم رہنا چاہئے۔ کہ سمت ۱۹۸۸ کے ختم ہونے پر ہر ایک سماج کے پرتی ندھی کی میعاد سبھاسدی ختم ہو گئی ہے۔ اور اُسے اگلی جنرل سبھا میں بیٹھنے کا ادھیکار نہ ہوگا۔ چاہے اُن کو پرتی ندھی بنے ہوئے تین سال ہوئے ہوں یا نہیں۔ ہاں سماجوں کو یہ ادھیکار ہے۔ کہ وہ اپنے پہلے پرتی ندھیوں کو پھر سے پرتی ندھی بنا دیویں۔ سماجوں کو یہ بات دھیان میں رکھنی چاہئے۔ کہ پرتی ندھی فارم پوری احتیاط سے بھرے جاویں۔ تھوڑی سی بھول ہو جانے پر بھی فارم درستی کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں۔ جس سے وقت اور دھن کی ہانی کے ساتھ پرتی ندھی کی منظوری میں بھی دیری ہو جاتی ہے۔ فارم کے ہر ایک صفحہ کا ہر ایک خانہ لکھے ہوئے لفظوں کے مطابق بھرنا چاہئے۔ جہاں جہاں دستخطوں کے نشان ہیں۔ وہاں دستخط ضرور ہوں ۔

سب آریہ سماجوں کو پرتی ندھی فارم بھیجے گئے ہیں۔ مہربانی کرکے اپنی سماج کی سادھارن (جنرل) سبھا بُلا کر اپنے پرتی ندھیوں کا چناؤ کریں۔ (آپ کی سماج کے دس سبھاسد یا زیادہ ہیں۔ تو ایک پرتی ندھی۔ تیس یا زیادہ ہیں۔ تو دو۔ پچاس یا زیادہ ہیں تو تین۔ اسی طرح ہر بیس سبھاسدوں کی زیادتی پر ایک زیادہ پرتی ندھی سبھا کے نیم ۳ کے مطابق آپ چن سکتے ہیں) پھر پرتی ندھی کی فارمیں بھر کر دشانش کے ساتھ سبھا میں بھیج دیں۔ آپ کی سماج کو پچھلے سال سبھاسدوں سے جو چندہ وصول ہوا ہے۔ اس کا دسواں حصہ دشانش روپ میں ضرور بھیجیں ۔

آپ کو یہ معلوم رہے۔ کہ آپ اگر اپنی سماج کے کسی سبھاسد کو پرتی ندھی مقرر نہ کرنا چاہیں تو آپ سبھا سے سنبندھ رکھنے والی کسی بھی دوسری سماج کے کسی سبھاسد کو اپنا پرتی ندھی مقرر کر سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں فارم میں "نشچیہ پتر" کے نیچے اس سماج کے پردھان اور منتری کے دستخط ہونے چاہئیں۔ جس سماج کا آپ کا مقرر کردہ پرتی ندھی سبھاسد ہے۔ پرتی ندھی مقرر کرتے وقت مہربانی کرکے ان دو باتوں کا ضرور دھیان رکھیں:۔

(۱) پرتی ندھی ایسے مہاشہ کو مقرر کیا جاوے۔ جو سبھا کے کام میں پوری دلچسپی رکھتا ہو۔ اور (۲) سبھا کے ادھیویشنوں میں شامل ہونے کا پورا یتن کرے۔ ہاں جہاں مناسب ہو۔ کرایہ سماج کو دینا چاہئے۔ تاکہ اس کارن کوئی یوگیہ آدمی ادھیویشنوں میں شامل ہونے سے نہ رہ جاوے ۔

کرشن

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور)

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں کا اُتسو۔ آریہ سماج پنڈی بھٹیاں کا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل کو منایا جائیگا۔ کوتا اور بھجن ۱۱ اپریل سے شروع ہو جاویں گے۔ ۱۶ اپریل رات کو عالمگیر دھرم وشے پر کانفرنس ہوگی۔ اس میں مسلمان مناظر آنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اس لئے دھرم کے پریمی جلسہ میں شامل ہو کر کرتارتھ کریں۔ سواری کا انتظام سٹیشن گکھڑ پر ہوگا۔ (تلسی داس آریہ پردھان آریہ سماج)

یادِ رفتگان

نمبر ۴۶

سوامی یوگیندر پال جی

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ - فیروزپور شہر)

سوامی یوگیندر پال آریہ سماج کے سنیاسی تھے۔ اور آریہ سماج کی سیوا کے لئے انہوں نے اپنا جیون ارپن کیا ہوا تھا۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے نقشِ قدم پر چلتے تھے۔ بزنا گر کے رہنے والے تھے۔ غضب کے دلیر تھے۔ کبھی کسی سے ڈرتے نہ تھے انہیں ویدک دھرم کے پرچار سے کوئی چیز روک نہیں سکتی تھی عربی، فارسی، سنسکرت، ہندی، اُردو تو جانتے ہی تھے پہلوی اور عبرانی سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ قرآن اور ژند اوستا پارسیوں کی مشہور کتاب کا خاص طور پر مطالعہ کیا ہوا تھا سنیاسی تھے۔ اس لئے وہ ایک جگہ نہیں ٹھہرتے تھے۔ جہاں ضرورت ہوتی تھی۔ وہیں جا پہنچتے تھے ❊

آریہ مسافر جالندھر میں اُن کے مضامین عیسائی، مسلمان اور پارسی مذاہب کے متعلق خاص طور پر نکلتے تھے۔ ایک دفعہ آریہ مسافر میں ژند اوستا کا ترجمہ اُن کی قلم سے نکلنا شروع ہوا تھا۔ اب تک اُن کے غیر مطبوعہ مضامین آریہ مسافر میں شائع ہو رہے ہیں ❊

سوامی یوگیندر پال جہاں جاتے تھے۔ لوگوں میں ایک خاص کشش پیدا کر لیتے تھے۔ اور اپنی اس شکتی کو وہ آریہ سماج کے قائم کرنے اور اس کی ترقی کے لئے استعمال کرتے تھے۔ آریہ سماج کے سالانہ جلسوں پر اُن کو اکثر بلایا جاتا تھا۔ اور وہ آریہ سماج کے سالانہ جلسوں پر ہزار تکلیف اٹھا کر پہنچ جاتے تھے۔ اور جب اُن کے لیکچر ہوتے۔ تو لوگ اُن پر موہت ہو جایا کرتے تھے ❊

ایک دفعہ جالندھر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر انہوں نے لیکچر دیا۔ قرآن ہاتھ میں تھا۔ کہنے لگے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ دنیا میں کس کتاب کے ذریعہ مذہبی تعصب ــــ مذہبی جہاد اور مذہب کے نام پر خونریزی وغیرہ پھیلی۔ میں دکھلاتا ہوں۔ یہ کتاب قرآن ہے آپ عربی ایسی با محاورہ بولتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ عربی پڑھنے پر انہوں نے کافی محنت کی تھی ❊

جہاں وہ جاتے تھے ایک آدھ لیکچر پر بس نہیں کرتے تھے بلکہ ایک سلسلہ لیکچروں کا شروع کر دیتے تھے اور لوگ بھی اُن کے لیکچروں سے تھکتے نہیں تھے۔ گاؤں میں جب جاتے تھے۔ تو دیہاتیوں کی زندگی بسر کرتے تھے۔ کھانے پینے۔ بیٹھنے۔ اٹھنے اور پہننے کے لئے کسی قسم کی فرمائش نہیں کرتے تھے۔ ہم نے اُن کو ایک گاؤں کے سالانہ جلسہ پر دیکھا۔ ملیاں ضلع جالندھر میں ایک گاؤں ہے۔ وہاں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ تھا سوامی یوگیندر پال اس آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر گئے۔ سوامی یوگیندر پال جی کے ٹھہرنے کا خاص انتظام نہیں تھا۔ عام لوگوں کے ساتھ وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ سردی کے دن تھے مگر زمین پر نہیں ہو سکتا تھا۔ ہر ایک شخص سے بات چیت دھرم کے متعلق کرتے رہتے تھے۔ آریہ سماج کے متعلق باتیں کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ علمیت اور واقفیت کے ایک سمندر تھے۔ ملیاں میں اگرچہ وہ سادگی سے رہتے تھے۔ مگر لوگوں کو اُن سے اس قدر پریم ہو گیا تھا۔ کہ سالانہ جلسہ کے بعد اُن کو ملیاں میں ٹھیرا لیا۔ اور کئی روز تک لگاتار اُن کے لیکچر کراتے۔ اور آریہ سماج ملیاں کو اُن کے لیکچروں سے بڑا فائدہ ہوا ❊

مسلمانوں سے کئی جگہ انہوں نے مباحثے کئے۔ کانگڑہ کے علاقہ میں وہ زیادہ پرچار کرتے رہے۔ مسلمانوں کا ہمیشہ یہ قاعدہ رہا ہے۔ کہ پہلے خود ویدک دھرم کے خلاف درشت کلامی اور بد تہذیبی سے کام لیتے ہیں۔ مگر جواب ملنے پر گھبرا جاتے ہیں مباحثوں کی بھی یہی حالت ہے۔ ظاہر تو یہی کرتے ہیں۔ کہ وہ کھلے مباحثے کے لئے تیار ہیں۔ مگر جب مباحثے میں شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ تو شور مچانے لگتے ہیں ❊

پنڈت لیکھرام شہید اکبر کے متعلق بھی یہی طریقہ اہلِ اسلام نے اختیار کیا۔ مباحثہ اور تحریر و تقریر کا مقابلہ نہ کر سکے۔ تو عدالتوں میں اُن کے برخلاف مقدمات دائر کئے۔ مگر قانون کی زد میں وہ تحریریں نہ آ سکتی تھیں۔ اس لئے وہ تمام استغاثے خارج ہو گئے ❊

سوامی یوگیندر پال کے خلاف مقدمات دائر کئے گئے۔ ایک دفعہ انہوں نے آریہ سماج جالندھر شہر کے سالانہ جلسہ پر لیکچر دینا تھا۔ اور اُن کے برخلاف وارنٹ فوجداری عدالت سے جاری ہوا تھا۔ وکلاء نے مقدمہ کی پیروی کی۔ اور وہ مقدمہ خارج ہو گیا ❊

ایک دفعہ مسلمانوں نے بزرگ کے بہانہ سے بد تہذیبی سے کام لیا۔ قادیان میں سے ناول شائع کئے گئے۔ اور وہاں سے قریباً سب اخباروں میں بڑی دریدہ دہنی سے کام لیا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی زندہ تھے۔ انہوں نے اس مضمون پر بڑی بدکلامی کی۔ سوامی یوگیندر پال نے اپنی زبردست قلم اٹھائی۔ نیوگ، متعہ اور طلاق کے متعلق وہ زبردست مضمون لکھا۔ کہ سب عش عش کر اٹھے۔ وہ مضمون انہوں نے آریہ مسافر میں شائع کرایا۔ بڑا لمبا چوڑا مضمون تھا۔ اس مضمون میں ہر ایک پہلو پر مذہبی، اخلاقی اور تاریخی لحاظ سے بحث کی تھی سوامی یوگیندر پال کی لیاقت کا سکہ سب کو ماننا پڑا ❊

مسلمانوں نے شور مچایا۔ کہ اُن کے مذہب کی ہتک ہو گئی۔ اور گورنمنٹ سے التجا کی۔ کہ سوامی یوگیندر پال کے خلاف مقدمہ فوجداری چلایا جاوے۔ مگر گورنمنٹ نے اس کے متعلق کوئی مقدمہ فوجداری نہیں چلایا۔ بلکہ اس شور و شر کو بند کر دینے

سوامی یوگیندر پال حکیم بھی تھے۔ طبابت بھی کرتے تھے کرتے ہوئے کوئی مریض اُن کے پاس آ جاتا۔ تو بڑے پریم سے اس کا علاج کرتے تھے۔ سوامی یوگیندر پال عین عالمِ شباب میں دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ ورنہ اگر وہ ابھی تک زندہ ہوتے۔ تو آریہ سماج کے مشہور کام کرنے والوں میں سے ہوتے پورانی فارسی، عربی، عبرانی اور پہلوی کتب کے پڑھنے کا اُن کو خاص شوق تھا۔ ان کتابوں میں اگر آریہ سدھانتوں کی حمایت میں کوئی مصالحہ مل جاتا تھا۔ تو اس کو وہ شائع کراتے اور اس کے متعلق مفصل تقریریں کیا کرتے تھے ❊

کشمیر ریلیف فنڈ کے داتاؤں کی فہرست

جن داتا سجنوں نے کشمیر ریلیف فنڈ کے لئے اس پر سو دان پراپت ہوا ہے۔ اُن کی فہرست سمے سمے پر اخبار میں شائع کرائی جا چکی ہے۔ ۳ چیت سے ۱۶ چیت تک دان کی فہرست نیچے دی جاتی ہے :-

نمبر	نام	رقم
(۱)	سوامی سیوا رام جی پینشنر لوہاروالہ	۱۰۱ — ۰ — ۰
(۲)	آریہ سماج شورکوٹ (جھنگ)	۲۵ — ۰ — ۰
(۳)	〃 خوشاب شاہ پور	۱۵۰ — ۰ — ۰
(۴)	مہاشہ گنیش داس جاکھل	۵ — ۰ — ۰
(۵)	لالہ دیو داس جی گوردا سپور	۵ — ۰ — ۰
(۶)	آریہ سماج ننگل	۵۱ — ۰ — ۰
(۷)	شریمتی دیوا لی تمباکو شلپا دیوی	۱۰۰ — ۰ — ۰
(۸)	آریہ سماج نواں شہر	۲۷ — ۲ — ۰
(۹)	مہاشہ مچھمن داس گنیشو ہنڈی بھیگا داس راج	۲ — ۰ — ۰
(۱۰)	ڈاکٹر گوکل چند 〃	۱۰ — ۰ — ۰
(۱۱)	آریہ استری سماج کیمبل پور	۳۰ — ۰ — ۰
(۱۲)	آریہ سماج ننگل	۷۱ — ۰ — ۰
(۱۳)	〃 کرنال	۲۵ — ۰ — ۰
(۱۴)	کیپٹن اے این نارنگ	۵ — ۰ — ۰
(۱۵)	مہاشہ دیوی چند گپت رائے کرگل	۲۰ — ۰ — ۰
(۱۶)	آریہ سماج لاہور چھاؤنی	۲۲ — ۰ — ۰
(۱۷)	ست نارائن کھوسلہ لاہول	۵ — ۰ — ۰
(۱۸)	گوپال داس ایس ڈی او لائلپور	۲۰ — ۰ — ۰
(۱۹)	کھیم راج ٹھیکیدار قطب پور	۲۵ — ۰ — ۰
(۲۰)	آریہ سماج قلعہ دیدار سنگھ	۱۲ — ۰ — ۰
(۲۱)	〃 چمبہ	۴۵ — ۰ — ۰
(۲۲)	لالہ لیکھراج ڈسٹرکٹ قصور	۲۸ — ۱۲ — ۰
(۲۳)	مہاشہ گوبند سہائے آڑھتی قصور	۵ — ۰ — ۰
(۲۴)	منتری آریہ سماج بودک سنگھ لاہور	۱ — ۸ — ۰
(۲۵)	میسرز گیان شاہ سمبھر دال دہلی	۱۰ — ۰ — ۰
(۲۶)	〃 رام لال بیدو شاہ دہلی	۱۰ — ۰ — ۰
(۲۷)	〃 بال جی جیٹھا بھائی 〃	۱۰ — ۰ — ۰
(۲۸)	〃 شیو ہنداتن 〃	۲۱ — ۰ — ۰
(۲۹)	〃 سنگت رام گردھاری لال	۵۰ — ۰ — ۰
(۳۰)	مہاشہ داتا رام جی دہلی	۱۵ — ۰ — ۰

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۱ کے نیچے)

شاستر

(پنڈت رام پرساد و دیارتھی - گورُوکل کانگڑی)

تعلیم کا سوال بڑا ہی سنجیدہ ہے۔ تعلیم تخم ہے۔ اور چال چلن اُس کے ثمر ہیں۔ انسان کو جیسی تعلیم دی جاوے۔ ویسے ہی اس کے چال چلن ہو ل گئے۔ یہی اصول جاتیوں میں بھی لگتا ہے۔ مختلف ملکوں کے۔ مختلف قوموں کے چال چلن کے اختلاف کا اصلی موجب اُن اُن قوموں کی ذاتی تعلیم کے مختلف طریقوں میں دیکھنا چاہیئے۔ پس قدیم بھارت میں تعلیم کا طرز کیا تھا؟ یہ سوال انفرادی اور ذاتی ــــ دونوں ہی کے لحاظ سے بڑا ہی سنجیدہ ہے۔ بھارت کے قدیم طریقہ تعلیم پر خیال کرنے کے لئے لفظ "آچاریہ" کے معنوں پر غور کرنا چاہیئے۔ بھارت کے طریقہ تعلیم میں لفظ آچاریہ کا مرتبہ خاص کر اونچا ہے۔ اس لفظ کے معنی میں تعلیم کا بڑا راز چھپا ہوا ہے۔ تعلیم کے متعلق شاگرد کی طرف اُستاد کے کیا فرائض ہیں؟ اس کا اظہار بذریعہ لفظ "آچاریہ" کرایا گیا ہے۔ نرکت کار یاسکا چاریہ نے لفظ "آچاریہ" کے جو معنی نکالے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قدیم بھارت میں تعلیم کے تین درجے قائم کئے گئے تھے۔

یاسکا چاریہ نے لفظ آچاریہ کا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے۔ شلوک:-

"आचारं ग्राहयति आचिनोत्यर्थान् आचिनोति बुद्धिम्"

اس کا مطلب یہ ہے کہ

آچاریہ وہ ہے۔ جو شاگرد کے آچار کو درست کرے۔ اور شاگرد کے دماغ میں الفاظ کے معنی کا اجتماع کرے۔ اور اس میں علمی طاقت پیدا کرے۔

اس بیان میں تعلیم کے تین درجے دکھائے ہیں۔ (۱) آچار شکشا۔ (۲) ارتھ شکشا۔ (۳) بدھی شکتی کا جاگرن۔

بھارت کے موجودہ طریقہ تعلیم میں منجملہ ان تین درجوں کے صرف ایک یعنی ارتھ شکشا پر ہی زور دیا گیا ہے۔ معلم کی یہ خواہش کہ طالب علم کے دماغ میں گنتی کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ الفاظ کے معنی کا علم بھر دیا جاوے۔ اسی کو "ارتھ شکشا" کہتے ہیں۔

موجودہ انگریزی ڈھنگ کے سکولوں اور کالجوں کی عموماً یہی حالت ہے۔ ان درس گاہوں میں طالب علموں کے دماغ کو کباڑیوں کی دوکان بنانے پر جس قدر زور دیا جاتا ہے اُس کا سوواں حصہ بھی طالب علموں کو شریف انسان بنانے میں نہیں دیا جاتا۔ لیکن بھارتیہ طریقہ تعلیم کا یہ حال نہ تھا۔ اس میں تعلیم کا اصل اصول تھا۔ "مکمل انسانیت" اسی غرض سے آچاریہ تینوں قسم کی تعلیم دینے والے سمجھے جاتے تھے۔ پہلا درجہ آچار شکشا - آچار کے بدل "بیدار تھ بودھ" بالکل نقصان دہ ہے۔ زمانہ حال میں آچار شکشا کی عدم موجودگی کے ساتھ جو بیدارتھ بودھ پر زور دیا جاتا ہے۔ اُس کا یہی نتیجہ ہے کہ دُنیا میں بداعمنی کا راج دن بدن ترقی پر ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ دُنیا کی ترقی کے ساتھ ساتھ انسانوں کی تکالیف کو دور کرنے کی تدابیر کی زیادہ جستجو کی جاتی مگر اس زمانہ موجودہ میں اس کے برعکس ہو رہا ہے۔ زمانہ حال میں "دگیان" ہی تمام تکالیف کا موجب بن رہا ہے۔ "دگیان" کی ترقی کا عمل انسانی تکالیف کو مٹانے کے لئے نہیں۔ بلکہ ان کی تکالیف کے بڑھانے میں ہو رہا ہے۔ باعث یہ کہ فی زمانہ ارتھ شکشا کے ساتھ آچار شکشا پر زور نہیں دیا جاتا۔ آچار شکشا کے اس راز کو ہی جان کر منو مہاراج نے " برہمچریہ آشرم میں داخل ہوتے ہوئے بالک کو پہلے کیا شکشا دینا چاہیئے" اس کے متعلق مندرجہ ذیل شلوک تحریر کیا ہے:-

"उपनीय गुरुः शिष्यायेच्छौ-च मादितः। आचार मग्नि का-र्यं च संध्योपासन मेव च॥"

ترجمہ - "گرو۔ چیلا کا اُپنین سنسکار کرنے کے بعد اسے شروع سے شدھی کا سبق پڑھاوے۔ ازاں بعد سدا چار اگنی ہوتر اور سندھیو پاسن سکھاوے"

اس شلوک میں ارتھ شکشا اور بدھی کے جاگرن کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا بیان اس کے بہت آگے جا کر کیا ہے۔ شدھی میں رہن سہن کی جگہ۔ کپڑے۔ جسم اور اندریوں کو صاف رکھنا شامل ہے۔

اس شدھی کی نصیحت کے بعد سدا چار کی تعلیم شروع ہوتی ہے۔ اس تعلیم کے دو حصے ہیں۔ ایک تو بیوہار شکشا جس کو شِشٹا چار یا سبھیتا (تہذیب) کہتے ہیں۔ دوسرا اندری نگرہ۔ جس میں ستیہ۔ اہنسا۔ برہمچریہ۔ تپ وغیرہ یم نیم شامل ہیں۔

جب یہ دیکھ لیا جاوے۔ کہ شاگرد شدھی کی کسوٹی پر پورا اُترآیا۔ تب اُسے سدا چار کی تعلیم دینا چاہیئے اور بعد میں یم نیم کے آچرن پر۔

شدھی اور سدا چار کی تعلیم کے بعد اگنی ہوتر کے اصولوں کی مشق کرا کر رفتہ رفتہ سندھیو پاسن کا بودھ کرانا چاہیئے۔ اس طرح منو مہاراج کے اس اصول کے مطابق شاگرد کو شدھی سدا چار اور دھرم کے اصولوں کی تعلیم دینا ہی آچار شکشا ہے۔ اس تعلیم کے بعد بھارتیہ طریقہ تعلیم میں ارتھ شکشا کا آغاز ہوتا تھا۔ جس میں دیاکرن۔ ساہتیہ۔ شکشا جیوتش۔ گنت۔ وغیرہ مضامین کا علم کرایا جاتا تھا۔ اس طور پر یہ تمام تعلیم انسانوں کے لئے مفید اور آرام دہ ہوا کرتی تھی۔ اسی ارتھ شکشا کے ساتھ ساتھ آچاریہ یہ بھی دیکھا کرتا تھا کہ یہ ارتھ شکشا طالب علم کی عقل و فہم کو بھی ترقی دے رہی ہے یا نہیں۔ بھارت کی موجودہ تعلیم انگریزی رنگ میں رنگی ہوئی طالب علم میں اس علمی طاقت کو پیدا نہیں ہونے دیتی بھارت کے موجودہ تعلیم یافتہ بی اے یا ایم اے یورپ کے بی اے کے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ اس کا سبب صرف یہی ہے۔ کہ بھارت کے طریقہ تعلیم کا ڈھنگ ایسا بھدا اور نکما ہے۔ کہ جس سے قوت فہم ترقی پذیر ہو ہی نہیں سکتی۔ قدیم طریقہ تعلیم میں یہ بات نہیں تھی۔ اس میں فہم کی ترقی دینے والی باتوں پر کافی نظر ڈالی جاتی تھی۔ اس طور لفظ آچاریہ کی بنا پر یہ جتانے کی کوشش کی ہے کہ بھارت ورش میں تعلیم کے تین حصے ہوا کرتے تھے یعنی آچار شکشا۔ ارتھ شکشا اور بدھی کا جاگرن۔ انہیں تینوں سے تعلیم کا مطلب پورا ہو سکتا ہے۔ صرف ایک حصہ پر زور دینے سے پوری کامیابی ہونا غیر ممکن ہے۔

کشمیر ریلیف فنڈ کے دانیوں کی فہرست

(بقیہ صفحہ ۱ کالم ۳)

نمبر	نام	رقم
(۳۱)	مہاشہ جوگندر سین سبھروال دہلی	روپیہ ۲ — ۰ — ۰
(۳۲)	" شانتی رام دہلی	" ۲ — ۰ — ۰
(۳۳)	" ہری رام "	۱ — ۰ — ۰
(۳۴)	" گوردھن داس رام "	" ۱ — ۰ — ۰
(۳۵)	" چندن لال "	" ۱ — ۰ — ۰
(۳۶)	میسرز سرونس کمپنی "	" ۵ — ۰ — ۰
(۳۷)	" فتح چند گورودت / ذائرہ دین پناہ	" ۱۰۰ — ۰ — ۰
(۳۸)	آریہ سماج لدھیانہ	" ۲۵ — ۰ — ۰
(۳۹)	لالہ جے دیال سرداد گردر بکا	" ۷۳ — ۷ — ۰
(۴۰)	آریہ سماج صدر بازار راولپنڈی	" ۱۵ — ۱۲ — ۰
(۴۱)	مہاشہ سیوانند صدیقہ	" ۵ — ۰ — ۰
(۴۲)	" گوردیال سنگھ کھدیال	" ۱۰ — ۰ — ۰
(۴۳)	آریہ سماج جاکھل	" ۳۰ — ۳ — ۰
(۴۴)	مہاشہ پرسرام چوہڑ کانہ	" ۲۰ — ۰ — ۰
(۴۵)	" ٹہل سنگھ چک ۳۲ جھنگ	" ۵۰ — ۰ — ۰
(۴۶)	" امرناتھ دیال پاک پٹن	" ۱۰ — ۰ — ۰
(۴۷)	" باغ مل آریہ کالے کی	" ۲۰ — ۰ — ۰
(۴۸)	ڈاکٹر بنسی لال سرباد منٹگمری	" ۱۳ — ۰ — ۰
(۴۹)	مہاشہ گردھاری لال شرما پشاور	" ۱۰ — ۰ — ۰
(۵۰)	" لکھمی رام ابرنال سنگمیال	" ۱۱ — ۴ — ۰
(۵۱)	" کھیم راج آریہ قطب پور	" ۲۵ — ۰ — ۰
(۵۲)	" مدن جیت نور پور	" ۵ — ۰ — ۰
(۵۳)	شریمتی گارگی دیوی بھیرہ	" ۱ — ۰ — ۰
(۵۴)	ڈاکٹر ہری کرپا پرشاد بھیرد تالواڑہ	" ۲ — ۰ — ۰
(۵۵)	لالہ چونی لال جالندھر چھاؤنی	" ۱ — ۸ — ۰
(۵۶)	پنڈت چرن داس "	" ۰ — ۸ — ۰
(۵۷)	مہاشہ لکھمی داس منتری / آریہ سماج پسرور	" ۱۰ — ۰ — ۰
(۵۸)	دیوی چند بھنڈاری ویرووال	" ۲۰ — ۰ — ۰
(۵۹)	آریہ سماج سیگنگ	" ۲۵ — ۰ — ۰
(۶۰)	" سماستہ	" ۱ — ۶ — ۰
(۶۱)	" بٹالہ	" ۲۵ — ۰ — ۰
(۶۲)	" گھروٹہ	" ۱۲ — ۴ — ۰
(۶۳)	" ڈھکی نغلبندی پشاور شہر	" ۳ — ۰ — ۰
(۶۴)	" دھرم کوٹ رندھاوہ	" ۲۰ — ۰ — ۰
(۶۵)	مہاشہ آتمارام ٹیچر سنگرور	" ۲۲ — ۰ — ۰
(۶۶)	آریہ سماج سیلٹی	" ۲۰ — ۰ — ۰
(۶۷)	آریہ سیوک منڈل سیالکوٹ شہر	" ۵۰ — ۰ — ۰
(۶۸)	مہاشہ رشی رام اگروال ڈیرہ اسمٰعیل خان	" ۱۰۰ — ۰ — ۰
	میزان	۱۵۸۰ — ۱۱ — ۰
	سابقہ وصول	۲۰۴۳ — ۱۲ — ۶
	۱۴ اجیت ۳۰ تک کل میزان	۳۶۲۹ — ۷ — ۶

راشٹریہ بھاشا سمیلن

گوردت انسو پنڈال میں ۲۵ مارچ کو بعد دوپہر راشٹریہ بھاشا سمیلن شریمتی گوری شنکر جی کی صدارت میں ہوا ٭

پہلا پرستاد پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے ان شبدوں میں پیش کیا :-

یہ سمیلن آریہ سماجوں سے وشیش روپ سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ رشی دیانند کا انوسرن کرتے ہوئے ہندی بھاشا اور دیوناگری لپی کا ہی اپیوگ کیا کریں !!

آپ نے پرستاو پر تقریر کرتے ہوئے اسباب پر دکھ پرگٹ کیا۔ کہ پنجاب آریہ سماج کا کیندر ہے۔ اور پنجاب کے آریہ سماجی ایک ہندی پتر بھی نہیں چلا سکے۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر اس سمیلن کا کوئی لابھ ہے تو آپ کو پرن کرنا چاہئیے۔ کہ ہم سال کے اندر آریہ بھاشا سیکھیں گے اور آریہ بھاشا کے سماچار پتروں کو خریدیں گے۔ آپ کو چاہئیے۔ کہ اردو کے پتروں کا کچھ سمے کے لئے بہشکار کریں۔ تاکہ جو لوگ تجارتی بنا پر پتر نکالتے ہیں۔ انہیں معلوم ہو کہ ہندی پتر نکالنے میں نفع ہے ٭

پنڈت جی کے بعد لالہ ہردیال جی بی اے نے اپنی وکتریتا میں کہا کہ بڑے زور سے پنجاب کے آریوں کو کوسا ہے کہ پنجاب میں ہندی کے رواج نہ پانے کا کارن یہ ہے۔ کہ ہماری ابتدائی تعلیم اردو میں ہوتی ہے۔ جب تک اس کارن کو دور نہ کیا جائے گا ہندی کا پرچلت ہونا کٹھن ہے۔ ہندوؤں کی تعلیمی حالت کے متعلق آپ نے یہ امر واقعہ پیش کیا۔ کہ اس وقت پنجاب کے پرائمری سکولوں میں تین لاکھ مسلمان اور صرف ایک لاکھ ہندو لڑکے پڑھتے ہیں۔ آریہ سماج کا زیادہ زور سکنڈری تعلیم پر ہے۔ جب تک آریہ سماج ابتدائی تعلیم کو ہاتھ میں نہ لے گا۔ اور ابتدائی تعلیم کا ذریعہ ہندی نہ بنائے گا۔ نہ ہندی کا پرچار ہو سکتا ہے نہ تعلیم کا ٭

پنڈت منسا رام جی نے اس رزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پرائمری سکولوں میں ہندی تعلیم کے اجراء کے ساتھ ساتھ ہمیں کیا کرنا چاہئیے۔ کہ روزانہ ایک گھنٹہ اپنی استریوں کو ہندی پڑھایا کریں گے۔ کیونکہ جب تک مائیں ہندی پڑھی نہ ہوں گی۔ سنتان ہندی پڑھی نہیں ہو سکتی۔ دوسری پرتگیا یہ کریں۔ کہ ہم اپنے کاروبار کا حساب ہندی میں لکھا کریں گے۔ ایک سادھو کی تقریر کے بعد پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا ٭

دوسرا پرستاو :-

اس سمیلن کی سمتی میں ہندی بھاشا ہی راشٹریہ بھاشا بن سکتی ہے۔ اس لئے پرتیک بھارت واسی کا کرتویہ ہے۔ کہ ہندی بھاشا کے سیکھنے کا پریتن کرے ٭

یہ پرستاو پنڈت ستیہ کیتو جی نے پیش کیا۔ اور پنڈت [illegible] جی نے انوموون کیا۔ سردار [illegible] سنگھ نے مخالفت کی۔ کہا۔ کہ ہم ہندی کو راشٹر بھاشا بنائیں گے۔ تو مسلمان اردو پر زور دیں گے۔ اور جھگڑا ہوگا۔ اس لئے ہم انگریزی کو ہی راشٹریہ بھاشا بنائے رکھنا چاہئیے۔

پرستاو بہو سمتی سے پاس ہوا :-

پردھان جی کے آخری ریمارکس کے بعد سبھا وسرجن ۔۔۔

ہوئی۔ پردھان جی نے کہا۔ کہ ہندی پرچار کا مشکل کام مدراس میں تھا۔ لیکن وہاں اس میں خوب کامیابی ہو رہی ہے کوئی وجہ نہیں۔ کہ پریتن کیا جائے۔ تو پنجاب میں سپھلتا نہ ہو۔ اسپھلتا کا کارن کیول آلسیتا ہے۔ ہم لکیر پر چل رہے ہیں۔ اسے چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اسباب کا تجربہ کیا گیا۔ کہ ہندی والے جلد پڑھتے ہیں یا اردو والے؟ تو معلوم ہوا۔ کہ ہندی جلد پڑھی جا سکتی ہے۔ کیونکہ ہندی اکشروں کا اچارن قدرتی ہے۔ لیکن اردو کے 'الف' کو ا۔ ل۔ ف تین اکشروں سے ادا کیا جاتا ہے ٭

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اردو جلدی لکھا جاتا ہے ہندی دیر سے لکھی جاتی ہے۔ یو۔پی میں ۱۸۹۷ء میں جب یہ سوال پیش ہوا کہ ہندی بھی عدالتی زبان بنائی جائے۔ تو اس وقت گورنر سر جیمز لاٹوش نے بھی یہی کہا تھا۔ کہ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ ہندی کی نسبت اردو میں جلد لکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اردو اور ہندی لکھنے والوں کا مقابلہ ہوا۔ اور مقابلہ میں ہندی لکھنے والے زود نویس ثابت ہوئے۔ پھر ہندی اور اردو لکھنے والوں کو کہا گیا۔ کہ جو لکھا ہے۔ اسے پڑھو۔ ہندی والوں نے تو صاف پڑھا۔ لیکن اردو والے اپنے لکھے کو ہی صاف طور پر نہ پڑھ سکے ٭

آپ نے خاتمہ پر کہا۔ کہ ہندی کا اس لئے بھی مہتو ہے کہ آریوں کی سنسکرتی۔ دھرم سبھیتا سب اس پر نربھر ہے اس لئے آپ سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ آپ پرن کر کے جائیں کہ جو ہندی جانتے ہیں۔ وہ اپنے گاؤں یا محلہ کے سب لوگوں کو ہندی پڑھائیں گے ٭

بقیہ کالم نمبر ۳ صفحہ ہذا

بیمار طلباء کے معالجہ کے لئے بہترین طبی مشیر خدمات کے لئے ہمیشہ آمادہ ہیں ٭

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے بچے تعلیم میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کریں۔ زمانہ تعلیم میں تندرست رہیں۔ اور چال چلن کے لحاظ سے ممتاز رہ کر ماں باپ۔ دادا کا نام روشن کریں۔ ملک اور قوم کے لئے بہترین شہری بنیں۔ تو اس کالج میں بھیج کر فائدہ اٹھائیں ٭

ہائی کلاسز کا داخلہ یکم اپریل سے شروع ہے ٭

پبلک کا خادم :- راجیندر کرشن کمار پرنسپل)

آوشیک سوچنا

سارے آریہ مہانوں اور خاص کر شاستر ارتھ کرنے والے مہودیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش سنسکار ودھی۔ رگویدادی بھاشیہ بھومکا اور رشی کے دوسرے گرنتھوں میں چھاپے وغیرہ کے سبب جو غلطیاں پیدا ہو گئی ہیں ان سب کی ایک فہرست بنا کر میرے پاس آریہ سماج منڈی ڈنگہ (پنجاب) کے پتے پر بھیجنے کی کرپا کریں۔ شریمتی سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا اور دھرم آریہ پریشد" اس معاملے میں مناسب انتظام کرنے کا وچار رکھتی ہیں۔ امید ہے۔ سب مہانو بھاو اس کام میں سبھا کی امداد کریں گے ٭

ویدانند تیرتھ

(سہکاری منتری دھرم آریہ پریشد)

کم خرچ کا دیانند متھراداس کالج موگا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا صوبہ بھر میں واحد کالج

اس کالج کی خصوصیات اس لئے پیش کی جاتی ہیں کہ پبلک فائدہ اٹھائے ٭

۱- یہ کالج اخلاقی، دماغی، جسمانی، روحانی اور دھارمک تعلیم کی نہایت اعلیٰ درس گاہ ہے۔ جس میں ایف اے، ایف ایس۔ سی اور میٹرک کی جماعتوں کے تمام مضامین کا پورا انتظام ہے ٭

۲- اس زمانہ میں جبکہ ہمارے ملک کی اقتصادی حالت اچھی نہیں۔ اور تعلیم بڑے شہروں میں اس قدر گراں ہے۔ کہ ہر ایک شخص اخراجات برداشت نہیں کر سکتا۔ موگا کا یہ کالج غریبوں کے لئے سستی تعلیم کا بہترین ذریعہ ہے ٭

۳- بڑے شہروں میں فضول خرچی اور فیشن کے ہاتھوں غریب اور متوسط طبقے کے لڑکے ماں باپ کا روپیہ ضائع کرتے ہیں اس کالج میں سادگی کی تعلیم بچوں کو کفایت شعاری کا عادی بنا کر آئندہ زندگی کے بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے ٭

۴- بڑے شہروں میں ایسی ترغیبات موجود ہیں۔ جو طلباء کو تعلیم سے غافل کر کے ان کی زندگیوں کو ایسے سانچوں میں ڈھال دیتی ہیں۔ کہ پھر سدھارنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہ کالج ایسی ترغیبات سے دور افتادہ مقام پر واقع ہے ٭

(۵) یونیورسٹی کے ہر سال شاندار نتائج بتلاتے ہیں کہ یہاں کے استاد کس قدر محنت اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ میٹریکولیشن اور انٹرمیڈیٹ کے اعلیٰ نتائج کے باعث یہ کالج علاقہ بھر میں مشہور ہے ٭

۶- استاد نہ صرف مقررہ اوقات میں مصروف رہتے ہیں۔ بلکہ لڑکوں کی ہر طرح مدد کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ ہیں۔ زائد اوقات میں کمزور طالب علموں کی مدد کر کے ان کی کمزوریوں کو رفع کرتے ہیں ٭

۷- دھارمک تعلیم جس کی ہمارے ملک میں سخت ضرورت ہے۔ اس کالج میں دی جاتی ہے۔ ویدک تعلیم سے طالب علموں کو باخبر کرنا اور موجودہ مغربی تعلیم کے ساتھ بھارت ورش کی تہذیب و شائستگی سے آگاہ کرنا اور پراچین رشیوں کی زندگی کے بہترین نمونوں سے قوم کے بچوں کو تربیت کرنا اس کالج کا نصب العین ہے

۸- اس درس گاہ میں سائنس کا سامان اس قدر فراہم کیا گیا ہے۔ کہ بہت کم درس گاہوں میں میسر ہو سکتا ہے۔ تعلیم کی اس برانچ میں دو ایم۔ ایس سی کام کر رہے ہیں ٭

۹- اس کالج کا سٹاف نہایت قابل۔ محنتی۔ تجربہ کار اور ٹرینڈ ہے۔ جو انفرادی توجہ سے طلباء کی جسمانی۔ روحانی۔ دماغی اور تعلیمی ترقی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا ٭

۱۰- موگا ایک نہایت صحت بخش مقام ہے۔ علاوہ ازیں

(بقیہ کالم نمبر ۲ کے نیچے)

آریہ سماج مندر کھوئی رٹہ تحصیل کوٹلی کے نقصانات کا دعویٰ

پنڈت شیورام سکرٹری آریہ سماج کھوئی رٹہ (ریاست جموں) نے مندرجہ ذیل درخواست تحصیل کوٹلی ریاست جموں و کشمیر کی خدمت میں جناب ہوم منسٹر صاحب جموں کشمیر کی خدمت میں ارسال کی ہے۔ جس پر حکام نے کارروائی کرنے کا وعدہ کیا ہے:-

آریہ سماج کھوئی رٹہ تھانہ سیری تحصیل کوٹلی
بذریعہ پنڈت شیورام سکرٹری آریہ سماج مستغیث
بنام مجمع اہل اسلام حسین بخش - اللہ دتہ - چراغ الدین - محمد الدین - دین محمد - اللہ دتہ - عزیز - کریم - محمد بخش - نبی بخش - نور دین - بھولا - زینت وغیرہ ملزمان مجمع مواضعات کھوئی رٹہ - چیڑی - سودھرا - فتح پور - ہاڑی - بیدان - کھمالہ - سملا ہاڑ - جبھال - ڈنڈا - بل - بہری وغیرہ ملزمان

جرم

جرم	دفعہ
ڈکیتی	۲۹۸
آتش زنگی	۳۳۲
توہین مذہبی	۲۱۵

جناب عالی

بیان استغاثہ حسب ذیل عرض ہے:-
کھوئی رٹہ تحصیل کوٹلی میں آریہ سماج عرصہ ۱۴ پندرہ سال سے قائم ہے۔ جس کا اپنا سماج مندر ہے۔ جو کہ مالیتی قریباً ایک ہزار روپیہ کا ہے اور مذہبی مندر ہونے کی وجہ سے ایک مقدس اور قابل تعظیم تھا۔ آریہ سماج مذکور کے ملحق ایک ویدک لائبریری بھی موجود تھی۔ جس میں تمام مذہبی کتابیں مثلاً چاروں وید - چھ شاستر - اپنشدیں - وغیرہ دھارمک گرنتھ مالیتی پانصد روپیہ کے موجود تھے۔ ۱۰ ماگھ سمت ۱۹۸۸ کو جبکہ مجمع اسلام نے قصبہ کھوئی رٹہ میں ڈاکہ زنی و آتش زنگی کی واردات کی تو اس اثنا میں ملزمان نے بہ اعانت اللہ دتہ جاگیردار ذیلدار کھوئی رٹہ آریہ سماج مندر کی جائیداد مندرجہ فہرست کو لوٹ لیا۔ اور مستغیث و دیگر تمام ممبران آریہ سماج و ویدک دھرمیوں کو مذہبی رنج پہنچانے کی غرض سے آریہ سماج مندر کو آگ لگادی اور ویدک لائبریری کو بھی جلا کر تمام مذہبی کتابیں اٹھا اٹھا کر سخت بے حرمتی اور بے عزتی کرکے خاک سیاہ کردیں۔ جس وجہ سے مستغیث و دیگر تمام ہندو لوگوں اور خاصکر ویدک دھرمی آریہ سماجیوں کو مذہبی رنج پہنچا ہے۔ چونکہ ملزمان نے مجرمانہ نیت سے جرم بالا کا ارتکاب کیا ہے۔ اس لئے التماس ہے کہ بعد تحقیقات ملزمان کو سزا فرمائی جاوے اور مال مسروقہ برآمد کرایا جاوے۔

تحریر ۱۲ پھاگن سمت ۱۹۸۸

بقلم خود - رام بھیجا - عرائض نویس
عرضی منجانب شیورام شرما سکرٹری آریہ سماج کھوئی رٹہ تحصیل کوٹلی تھانہ سیری بقلم خود

فہرست نقصان آریہ سماج کھوئی رٹہ

اشیاء	قیمت
ہارمونیم باجہ ایک عدد مالیتی	[illegible]
طبلہ جوڑی ایک عدد	[illegible]
ہرن کنڈ	[illegible]
تھالیاں کانسی و پیتل ۱۰ عدد	[illegible]
گلاس ۱۰ عدد	[illegible]
ترالی ۱ عدد	[illegible]
تانبے دو عدد	[illegible]
گھڑا ۱ عدد	[illegible]
کول ۱۰ عدد	[illegible]
دریاں ۳ عدد (کلاں ۱ - خورد ۲)	[illegible]
بسترے ۴ عدد	[illegible]
چارپائیاں چار عدد	[illegible]
پیڑے ۲ عدد - پھولکی ۲ عدد	[illegible]
سامگری ہون	[illegible]
برتن برائے ہون	[illegible]
ایک لائبریری جس میں وید شاستر اپنشدیں اور گیتا وغیرہ تھیں	پانصد روپیہ
تصویریں کیلنڈر و وید منتر وغیرہ	[illegible]
نقدی	۱۳۰
صندوق چوبی کلاں ایک	[illegible]
عمارتی نقصان قریباً ایک ہزار روپیہ	

مورخہ ۱۲ پھاگن سمت ۱۹۸۸
(بقلم خود شیورام شرما منتری آریہ سماج)
(کھوئی رٹہ تحصیل کوٹلی)

آریہ سماج کراچی کے سماچار

(۱) بسنت پنچمی کا اُتسو میونسپل باغ میں منایا گیا۔ مہاشہ رام سیوک لال اور پنڈت رام لال جی کے ویاکھیان ہوئے۔ (۲) شریمتی بہن پاربتی دیوی نے آریہ سماج دوارا گرہ پرویش سنسکار کرایا (۳) تین نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے (۴) کشمیر فنڈ کے لئے آریہ سماج نے ساپتاہک ست سنگ میں اپیل پر ساٹھ روپے جمع ہوئے (۵) لالہ کیشو داس کی سپتری شریمتی بھاگونتی دیوی کا وواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ (۶) ایک عیسائی پریوار کی شدھی ہوئی (۷) یکم سے ۴ مارچ تک رشی بودھ اُتسو کے سنبندھ میں سنکیرتن ہوا۔ ۵ مارچ رشی اُتسو منایا گیا۔ وید پرچار کے لئے ۸۰ روپے اکٹھے ہوئے۔ (منشی رام آپ منتری آریہ سماج کراچی)

انڈین فرنچائز کمیٹی

دیانند دلت اُدھار سبھا کا میمورنڈم

گورا میز کانفرنس کے سلسلہ میں انڈین فرنچائز کمیٹی جو ہندوستان کا دورہ کررہی ہے - لاہور پہنچ چکی ہے۔ اس کے سامنے دیانند دلت اُدھار سبھا گورودت بھون لاہور کے سکرٹری شری بُت گیان چند جی بی اے آریہ سیوک نے جو میمورنڈم پیش کیا۔ اس کے ضروری حصے نیچے دیئے جاتے ہیں:-

دیانند دلت اُدھار سبھا لاہور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جو پنجاب - صوبہ سرحدی بلوچستان ریاست جموں و کشمیر اور دوسری ریاست ہائے پنجاب کے پانچ سو سے زیادہ آریہ سماجوں کی نمائندہ جماعت ہے ایک ماتحت محکمہ ہے۔ اس سبھا کے کارکنوں کو ہندوؤں کے دقیانوسی حصہ کے ہاتھوں سوشل بائیکاٹ جاتی سے اخراج اور کئی قسم کی اور تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ سمت ۱۹۲۳ میں جموں کے مہاشہ رام چندر پرانے خیال کے راجپوتوں کے ہاتھوں شہید کئے گئے۔ جو اُن کی دلت اُدھار کے سلسلہ میں سرگرمیوں سے اس قدر مشتعل ہوگئے تھے۔ کہ انہوں نے اُن پر لاٹھیوں سے اس شدت سے حملہ کیا کہ انہیں قتل کردیا۔ لیکن آریہ سماجیوں نے مہاشہ رام چند کے کام کو برابر جاری رکھا اور لاکھوں دلت استری پرشوں کو اپنی جماعت میں شامل کیا۔

دیانند دلت اُدھار سبھا مشترکہ انتخاب اور ہر ایک بالغ کے حق رائے دہندگی کے حق میں ہے۔

دلتوں کی اوستھا

ہندوستان کے دوسرے صوبہ جات کے دلتوں کی نسبت پنجاب کے دلتوں کی اوستھا مختلف ہے۔ آریہ سماج اور دوسری ہندو سدھارک سبھاؤں کی بدولت مجلسی اچھوت پن یہاں معدوم ہو چکا ہے۔ صرف انہی لوگوں کو اچھوت سمجھا جاتا ہے جو عملاً گندے کام کرتے ہیں۔ اور مردہ جانور کھاتے ہیں۔ مثلاً بھنگی۔ اور دوسرے لوگ۔ ایسے اچھوت سکھوں مسلمانوں اور عیسائیوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایسے لوگوں کی تعداد بسرعت تمام گھٹ رہی ہے۔ بہت سے بھنگی اور چماروں نے زراعت کا کام اختیار کرلیا ہے۔ لیکن ان لوگوں کی حالت میں بھی جو میلا اٹھانے کا کام کرتے ہیں اُن کے اور اچھے جاتی کے ہندوؤں کے درمیان پڑے رہنے کی خلیج اتنی وسیع نہیں۔ جتنی کہ پہلے تھی۔

قانونی بندش کوئی نہیں

ہمارے صوبہ میں شارع عام پانی کے نلوں - اور پبلک کنوؤں وغیرہ کے استعمال کے متعلق ان نام نہاد اچھوتوں پر کوئی قانونی پابندی نہیں دیہات میں ایسے ہندو ہیں۔ جو قانون کی صریح خلاف ورزی کے مرتکب ہوکر ان لوگوں کے کنوؤں سے پانی لینے میں مخل ہوتے ہیں لیکن خوش قسمتی سے ایسے ہندوؤں کی تعداد بہت تیزی سے کم ہورہی ہے۔ اور نام نہاد اچھوت ریلوں - میلوں اور دھارمک جلسوں میں دوسرے ہندوؤں کے درمیان مل بیٹھتے ہیں۔

پھر ان اچھوتوں میں سے ہزارہا نے اپنی پہلی جاتیوں کو چھوڑ کر سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں اپنے آپ کو آریہ لکھوایا ہے۔ علاوہ ازیں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا بھی جو پورانک ہندوؤں کی نمائندہ جماعت ہے۔ اچھوت پن دور کرنے کے پرچار میں لگی ہوئی ہے۔ ان لوگوں کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ جو اس اچھوت پن کا کشٹ اٹھا رہے ہیں۔ الغرض سوشل اچھوت پن پنجاب سے نہایت تیزی سے معدوم ہورہا ہے۔ اور ماضی کی چیز بن رہا ہے۔

آرتھک دلت اوستھا برابر موجود ہے

لیکن یہ نام نہاد اچھوت اقتصادی طور پر اب بھی ویسے ہی دلت ہیں۔ جیسے پہلے تھے۔ سدھار کے اس تمام عرصہ میں ان لوگوں میں شاذونادر ہی کوئی ہونگے۔ جو اقتصادی طور دوسرے ہندوؤں کے شانہ بشانہ کھڑا ہونے کے قابل ہوئے ہوں۔ قانون انتقال اراضی ان لوگوں کی اقتصادی ترقی کے راستے میں سد سکندری کی شکل میں کھڑا ہے۔

دلتوں کی رائے دہندگی

دلت اُدھار سبھا کی کمیٹی میں دلت جاتیوں کے لئے رائے دہندگی کے حق میں فائدہ اٹھانا ہے۔ اگر اس کی بنیاد جائیداد پر ہو تو دو طریقہ ان لوگوں کے لئے صرف یہ ہے کہ ان کو حق رائے دہندگی دیا جائے۔ لیکن اگر حالت میں یہ قابل عمل وہ آمد خیال نہ کیا تو گروپ سسٹم سے کام لیا جائے۔ اکیس سے زیادہ کے ہر ایک آدمی کو ابتدائی رو ووٹ دینے کا ادھیکار ہو۔ ابتدائی گروپ میں جہاں تک ممکن ہو۔ چھوٹا ہو۔ تاکہ دو گروپ میں اچھی تعداد میں ووٹر آسکیں اُن کی تعداد وہ تمام آبادی کے محاظ سے

جاعتوں کے دوٹروں کے برابر ہو - اگر فرنچائز کی وسعت کا یہ طریقہ اختیار کیا گیا - تو اس سبھا کی رائے ہے - کہ دیہاتی حلقوں کے جنرل انتخاب میں دلت اپنے پسند کی نمائندگی حاصل کرنے کے علاوہ اتنی تعداد بھی حاصل کر سکیں گے - جو اُن کی آبادی کے تناسب کے برابر ہوگی - بشرطیکہ لیجسلیٹو کونسل میں ممبروں کی تعداد کم از کم دوگنی کر دی جائے ؛

لیکن اگر یہ خیال ہو - کہ اس طریقہ سے دلتوں کو مناسب نمائندگی حاصل نہ ہو سکے گی - تو یہ سبھا اس کے بعد ہندوؤں کے ساتھ مشترکہ انتخاب کو بطور بہترین نعم البدل پسند کریگی - جس میں آبادی کی نسبت سے نشستیں محفوظ قرار دی جائیں -

سبھا کی مزید برآں کمیٹی یہ ہے - کہ سائمن کمیشن نے اپنے اُمیدواروں کی سوپکری کا جو اختیار گورنر کو دیا ہے وہ اس ایسوسی ایشن کو ہو - جو اپنی اگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس خاص میں ⅔ کی کثرت رائے سے اُن کے اُمیدواروں کی تصدیق کرے ؛

ہماری سبھا دلتوں کے لئے نشستوں کے ریزرو کئے جانے کے اس طریق کی اتنے عرصہ کے لئے سفارش کرتی ہے - جس کی میعاد دس سال سے کسی صورت میں زیادہ نہ ہو ؛

یہ سبھا کسی ایسے طریق سے انتخاب کو ناپسند کرتی ہے - جو ہندوؤں اور دلتوں کے درمیان دائمی دیوار حائل کر دے - سبھا کی اس رائے کا مدار ان وجوہات پر ہے - جو سائمن کمیشن نے نمائندگی اقلیت سے بیان کیں - یہ سبھا اکثر اُمیدوار اور دوسرے لوگوں کی کوشش کو دلتوں کے مفاد کے سخت منافی خیال کرتی ہے - جو انہوں نے فرقہ وارانہ بنا پر دلتوں کی نمائندگی حاصل کرنے کے لئے کی ہیں ؛

ہمارے صوبہ میں صرف ۳۹۹۲۰۷ - اشخاص ہیں - جنہوں نے دلت جاتیوں سے ہوتے ہوئے ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں اپنے آپ کو ہندو نہیں لکھوایا - آدھرمی لکھوایا ہے - جو کل آبادی کا ۱.۷ فی صدی ہے - یہ لوگ اگر علیحدہ نیابت چاہیں - تو بھی یہ اتنی اقلیت میں ہیں - کہ اُن کا علیحدہ نیابت یا کسی اور رعایت کا مطالبہ بے منفعت ہے - ان کی تعداد اتنی تھوڑی ہے - کہ وہ ایک حلقہ انتخاب بھی نہیں بنا سکتے - بلکہ یہ تعداد قابل اعتماد نہیں - کیونکہ بعض مقامات پر شمار کنندوں نے اُن کی جہالت کا فائدہ اُٹھا کر اور بعض مقامات پر اُن کی خواہش کے خلاف بہت سے لوگوں کو آدھرمی لکھ دیا - یہ تحریک پنجاب کے ایک چھوٹے سے حصہ تک محدود ہے - جو ان بہت سی جاعتوں میں ایک جاعت ہے - جن سے دلت جاتی بنتی ہے - بالمیک ڈوم کبیر پنتھی بنوال - سر بیرا - رتال اور بہت سے چمار سمجھتے ہیں - کہ یہ تحریک خود غرض لوگوں اور پادریوں کی جاری کی ہوئی ہے - اور اُن کے مفاد کے ...

ورن ویوستھا سمیلن

پنڈت بُدھ دیوجی سبھاپتی کا بھاشن

گورُوکل بھٹنڈہ میں ورن ویوستھا سمیلن پنڈت بُدھ دیوجی کی ادھیکشتا میں ہوا - اس میں سبھاپتی نے نمن بھاشن پڑھا :-

چاروں طرف نراشا کے بادل گھرے ہیں - دیش کی آرتھک اوستھا دن بدن بیچے جا رہی ہے - کسی نئے کام کے لئے پرورت ہونے کی چرچا بھی بڑھاپے کے من پر ایسی اوستھا اُتپن کرتی ہے - جیسے تپے تیل کی کڑاہی میں پانی کا چھینٹا - اپنی طرف دیکھتا ہوں - تو دل اور بھی بیٹھ جاتا ہے - انترمکھ ہو کر دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں - تو ہے کیا ؟ درپن میں مُنہ دیکھ کر کہتا ہوں - کیا یہ کالا بیچ منہ سے دگ وجے کرنے چلا ہے ؟ پھر کیا بیٹھ جاؤں ؟ گھبرا کر پیچھے دیکھتا ہوں - سامنے جتنا اندھکار تھا - پیچھے اتنا ہی پرکاش ہے - یہاں سنشے کا لیش ماتر بھی نہیں - ایک ہاتھ میں مان چیت اور دوسرے میں وید کو اُٹھائے سینہ پھیلائے کھڑا ہے - کیا کرتا ہے - اُس کی ریکھائیں سیدھی صاف موٹی نظر آ رہی ہیں - نہ ستلے اسندگدھ شبد ہیں - سیدھے کھٹکٹ احکام WORDS OF COMMAND سن رہے ہیں - ان تیجوے آنکھوں کے سامنے دکنے کی کسی کی تاب ہے - اس کا سکھنا گے ساتھ ہی آگے بڑھوں گا - یہ کالا ہے تو کیا راہ تو اُجالی ہے - اس اُجالی راہ کے اُجالے میں یہ کالک بھی ڈھل جائے گی ؛

وید سچا ہے - دیانند سچا ہے - ورن ویوستھا سچی ہے ہزار بار سچی ہے - آج کیتبال دینے کا سمے نہیں - جنہیں چلنا ہے - ساتھ چلو - جن کے دل ڈھیلے پڑ رہے ہیں - وہ راستہ سے ہٹ جائیں اس سینا میں ڈرپوکوں کا کام نہیں - جاؤ کسی بل میں سر چھپا کر وجے کے دن کا انتظار کرو - اس دن تم بھی اچھلتے ہوئے آ جانا ؛

کہتے ہیں - کہ ابھی ورن ویوستھا کا سمے نہیں آیا - تم سلامت رہے تو کبھی نہ آئے گا - اسی پرکار کی روئی صورت بنائی تھی - تو سنگھ راج دیانند کی سینا میں پیر رکھنا تھا - یاد رکھو - ورن ویوستھا ستھاپت ہوگی اور ضرور ہوگی - تمہیں یہ نہیں سمجھ آتا کیسے کریں - مجھے یہ نہیں سمجھ آتا - کیسے رکیں - کیا کریں ؟ ابھی سے سنکلپ کرو ؛

پھر میں پوچھتا ہوں - گورُوکل کس لئے ہے اگر یہ مہرشی دیانند کے سوپنوں کو حقیقت کا روپ دینے کا کرم کھیشتر نہیں ہے - تو اس کی کیا ضرورت ؟ لیکن دیانند کے منتر نشیچ نہیں ہوں گے - جنہیں وشواس نہیں پورا اس راہ کے کھڑے ہیں انہیں دھکا مار کر راستے سے ہٹا دیا جائے گا - آریہ جنتا کا وشواس رشی دیانند میں ابھی تک پورا ہے

یہ گورُوکل میرا پیارا گورُوکل جیسے برہمچریہ کے پُنر اُدھار کا کارن بنا - ہندی بھاشا کو مادھیم بنانے میں بھارت کا آدرش بنا - اسی طرح ورن ویوستھا کے سوپن کو سارتھک بنانے میں اگرسر ہوگا - اور آدرشیہ ہوگا - شری دیانند کی اگر سپریٹی کا راجیہ ہوگا - اور ضرور ہوگا - مجھے آپ نے سبھاپتی چنا ہے - میں تو اس چناؤ کا اور کوئی ارتھ نہیں سمجھتا میرے پاس آگ نہیں ہے تو ہے کیا ؟ جو آپ نے مجھے چنا ؟ آپ اس آگ کو یہاں لائے ہیں - آگ آپ کو آگے گھسیٹ کرے جائے گی ؛

آپ اس آگ کو بھڑکنے نہ دیتے - گھڑے میں بند کر دیتے - تو یا تو گھٹ کر بجھ جاتی - یا گھڑے کو پھوڑ کر نکل آتی - اس دم گھٹ کر نہ مارنے کے لئے آپ کا دھنیہ واد !

ورن ویوستھا کو کریا دوارا استھوروپ دینے کا پرشن اُٹھتے ہی سب کا دھیان گورُوکل کی طرف کھچ جاتا ہے - یہ ہے بھی قدرتی - جس سنستھا کو آریہ جنتا نے اپنے ہردے کا خون بہا کر سینچا ہے اس سے آشا نہ کرے - تو کس سے کرے - اس لئے سب سے پہلے اسی پرشن کو لیتا ہوں ؛

: چاہئے تھا کہ آج تک گورُوکل اس دشا میں سپھل کیوں نہیں ہوا ؟ وجہ صاف ہے - آج تک ورن ویوستھا کے پھل کھانے کی خواہش سب کی رہی ہے - پر بیج بونے کا کام کسی نے نہیں کیا - آپ نے ودیا النکار - ویدالنکار - سدھانت النکار بوئے - پھر بھلا آپ برہم داچس النکار اور ورن کھشتر النکار کہاں سے کاٹتے جو آپ نے بویا ہو کاٹتا - اگر ان میں کوئی بھول کر آپ کے کام آ گئے - تو وہ ہاتا کا دوش آپکا کچھ نہیں ؛

آپ دیکھشا کے مہتو کو بھول گئے ہیں - اسی لئے کئی اوٹ پٹانگ دیکھشا آریہ سماج کے اندر گھس رہی ہیں - سوریہ کے پرکاش میں دو دانوں کے سامنے دی جانے والی اس سچی دیکھشا کو جاگرت کیجئے - تو یہ اندھکار کی دیکھشا آپ ہی ولین ہو جائیگی یہ دیکشا کب ہونی چاہئے ؟ مجھے روگ ایتوگی کہتے ہیں - کہا کریں - پر جب میں پوچھتا ہوں - تو مجھے سمجھ نہیں آتا - کہ روگ مجھے ایسا کیوں کہتے ہیں - میری رائے میں پہلی دیکشا گورُوکل میں پرویش کے سمے ہی ہونی چاہئے - یہی لوگوں کے مجھے ایتوگی کہنے کا کارن ہوتا ہے - پرنتو میری سمجھ میں نہیں آتا - کہ جبکہ ویدک دھرم آشا گربھ میں بالک

کے پرویش سے پہلے دیکشا دینا کی تیاری کے لئے کل پرتھوں کی سمارپن تو یہ ورش پیچھے اس کا کام کرانا ایتوگی کیوں کہے جائیں - پرنتو سنسار اُلٹا ہوا ہے - تو ایک بار کان کھول کر سن لیجئے مہاں ایتوگی ہوں ؛

آپ کہتے ہیں - کہ پہلا جین کال میں کئی کے ادھین ہونے کے کارن چھوٹے بالک مارگ چننے میں کٹھنتا انوبھو کرتے ہیں تو اس آیو میں بالک بالکل ابودھ ہوتے ہیں لیکن میری سمجھ میں تو آپ جتنے ولمبھ سے کریں گے - اتنے ہی ... اس لئے گورُوکل میں پرویش کے ... ہونا چاہئے ؛

کہا جائے گا - کہ چھوٹے ... کے اتنے گمبھیر پرشن پر نشچے مانگنا اور پھر دیکشا کے بندھن میں باندھنا اچھا ہے اس ... میں یہ سالہ ہے - اس لئے میری ... میں پرتھم پانچ ورش ودیارتھیوں کو اپنے ... میں فوری ... ورن ... کرنے کا ادھکار ... ان پانچ ورشوں میں ودیارتھیوں کی ... اور پاٹھ ودھی بھی سبھا ... ایک سی ... پھر رفتہ رفتہ پرورتی کٹھن ہونا چاہئے - ... کی عمر کے بعد برہمچاریوں کی ہدایتی ۲۲ ... اور ۲۴ کے پیچھے ... پراپتی کا ... کر دینا چاہئے - اس میں نیچے سے اُوپر کے ورن میں پرورتی اوپر سے نیچے آنے کی نسبت ادھک کٹھن بنا دینا چاہئے - اس طرح آرمبھ میں دیکشا دینے پر بھی اتیاچار ... نہ رہے گا - اس پرکار کی تیاری کے بعد ... ہو سکیگا - کہ آپ سناتک ہونے کے وقت ... کو دان دے سکیں ؛

لیکن یہ نہ سمجھ لینا چاہئے - کہ میں اس ... کو گورُوکل تک محدود رہنے دینا چاہتا ہوں - گورُوکل سے باہر انیک نو لوگ اس کام کے لئے تیاری کرنے والے ملتے ہیں - اُن کے لئے انیک دیکشا آشرم ستھاپت ہونے چاہئیں یہ دیکشا آشرم شروع میں لاہور میں اور گورُوکل میں یا صرف لاہور میں قائم ہوں - اور پھر رفتہ رفتہ دوسری جگہوں پر بھی قائم کئے جائیں - دیکشارتھی لوگ اپنے خرچ پر ان آشرموں میں پندرہ دن بیس دن - یا جتنا زیادہ ضروری ہو رہیں - ان میں ایک دو دن انہیں ورن کی شکشا دیں (۱) نتیہ کرم پدھتی (۲) ان ورن کے وشیش دھرم جتنے دن لوگ آشرم میں ... انکی ... سوال ہو سکتا ہے ... کیا کریں گے - میرا جواب ہے - کہ ان آشرموں میں اور گورُوکل میں ایک بھید ہے - یہ ضروری نہیں کہ گورُوکل کے پرتیک ودیارتھی کے ہردے میں ورن

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۹ کالم ...)

آریہ سماج میرپور کا شاندار کام

(۱) ضلع میرپور کے مصیبت زدہ ہندوؤں اور سکھوں کی سہائتا کے لئے آریہ سماج میرپور نے آریہ سماج مندر میں وسیع پیمانہ پر لنگر کھولا ہوا ہے۔ جہاں ۳۰۰ اور ۴۰۰ کے لگ بھگ مصیبت زدہ دونوں وقت کھانا کھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو لوگ لنگر میں کھانا کھانا مناسب خیال نہیں کرتے ہیں۔ ان کی رہائشی جگہوں پر خوراک کا انتظام کیا گیا ہے۔ لنگر کی سیوا میں مہاشہ تیرتھ رام جی۔ مہاشہ لالہ رام ناتھ جی وکیل۔ لالہ خزانو مل جی۔ لالہ دیوی چند جی۔ لالہ امر ناتھ جی وکیل رام بھجا جی۔ دیگر آریہ بھائیوں کی سیوا قابل تعریف ہے ۔

(۲) اس کے علاوہ آریہ سماج میرپور کے والنٹیر علاقہ میں جا کر غلہ و کپڑا تقسیم کر کے مصیبت زدہ لوگوں کی سہائتا کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایسے علاقوں میں بھی جہاں کہ اس وقت کسی سبھا یا سوسائٹی نے کام شروع تک نہیں کیا ہے۔ غلہ اور کپڑا تقسیم کیا ہے۔ اس کام میں لالہ رام ناتھ جی وکیل۔ لالہ بودھراج جی صراف۔ ماسٹر ایشرداس جی و دیگر والنٹیرز نے نہایت ہمدردی سے کام کیا ہے۔ چنانچہ دو ہفتوں کے اندر اندر علاقہ بھوہائی۔ کھمباہ۔ سیری۔ برجوعہ۔ بل برہمناں۔ سوہری۔ سنر کوٹ۔ چلاچل وغیرہ مواضعات میں ۲۰۰۰ سیر بیت و مکئی و غلہ و کپڑا ۱۲۰۰ روپیہ کا تقسیم کیا جا چکا ہے۔ ۲۰۰ روپیہ کا کپڑا آریہ ریلیف کمیٹی پونچھ کو بھیجا گیا ہے۔ ابھی بہت سا کام ہے۔ اور بہت سی ریلیف کی ضرورت ہے۔ کیونکہ دس ہزار ہندو ذیل اور دس ہزار ہندو چار دن کے لئے ریلیف کا کام کرنا ہے ۔

(۳) سب سے زیادہ ضروری بات جو آریہ سماج میرپور کے سامنے تھی وہ تھا۔ زبردستی مسلمان بنائے گئے۔ علاوہ ازیں سینکڑوں ہندوؤں کو انکے دھرم میں واپس لانے کا سوال۔ چنانچہ آریہ سماج اس کٹھن کام میں لالہ لعل چند جی۔ مہاشہ پورن چند جی۔ مہاشہ دینا ناتھ جی۔ ماسٹر رام ناتھ جی وکیل۔ لالہ بودھراج جی صراف۔ مہاشہ بال مکند جی ودیگر چند جی کی سہائتا اور پریشرم سے کامیاب ہو کر اپنے بھائیوں کو خوشخبری سنانے کے قابل ہوا ہے۔ کہ قریباً تمام ہندو و سکھ اپنے دھرم میں واپس لائے جا چکے ہیں۔ ریلیف کے کام کے لئے آریہ سماج میرپور کو دھن۔ غلہ اور پارچات کی از حد ضرورت ہے ۔

(۴) مورخہ ۲۱ چیت سمت ۸۹ کو لالہ لال چند جی سکنہ پریشہ سے پنڈت باشی رام۔ لالہ مانک چند لالہ رام لعل جو کہ دو ماہ سے مسلمانوں کے خوف سے ابھی تک واپس نہیں لائے گئے تھے۔ ان کا آریہ سماج مندر میں پرائشچت سنسکار ہوا۔ جب ان کا پرائشچت سنسکار کیا جا چکا۔ اس وقت اطلاع ملی۔ کہ تحصیل کوٹلی کا ایک نوجوان بھگت رام کھتری جو کہ دو ماہ سے زبردستی مسلمان بنایا جا کر مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ میرپور میں آج کل آیا ہوا ہے۔ چنانچہ کوشش کر کے بہت بھاگ دوڑ تلاش کرنے سے اس کو مسلمانوں کے قبضہ سے نکالا گیا۔ اور اس کو سمجھا کر اس کا پرائشچت سنسکار سماج مندر میں کیا گیا ۔

(۵) بخشی بودھراج ایک نوجوان لڑکا مسلمانوں کی صحبت میں آ کر میرپور کی جامع مسجد میں مسلمان کیا گیا تھا۔ کوشش کر کے اس کو بھی واپس لایا گیا ہے۔ ابھی کوشش جاری ہے۔ کہ وہ چار جو باقی رہ گئے ہیں اس کو واپس لایا جاوے ۔

(۶) ابھی تک ایسے علاقوں میں کام کرنا ہے۔ جہاں کہ ریلیف کے لئے غلہ و پارچات کی از حد ضرورت ہے۔ ان مصیبت زدہ ہزارہا ہندوؤں کے پاس نہ پارچات ہیں نہ بستر۔ نہ برتن اور نہ ہی دیگر ضروریات زندگی۔ لالہ رام ناتھ جی کی رپورٹ ہے۔ کہ روزانہ دو صد روپیہ کی ریلیف کی ضرورت ہے۔ اس واسطے آریہ پرشوں۔ آریہ سماجوں۔ ہندوستان کے دانی ہندوؤں۔ ہندو سبھاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے مفصلہ ذیل اشیاء سے آریہ سماج میرپور کی سہائتا کر کے اس شبھ کام میں ہاتھ بٹائیں۔ ۳۰۰ دھوتی۔ ۳۰۰ جوڑے۔ ۳۰۰ قمیص۔ ۳۰۰ زنانہ پاجامہ ۳۰۰ لنگی۔ ۳۰۰ دری یا کھیس بستروں کے لئے۔ ۱۰۰۰ من غلہ۔ تمام اشیاء ریلوے اسٹیشن جہلم پر بک کرا کر بلٹی میرے نام آنی چاہیے۔ موکرم چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور ۔

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا وارشک چناؤ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا وارشک چناؤ ۱۹ اپریل ۱۹۳۲ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ لاہور نواسی آریوں کو وارشک شلک دے کر جلد سبھاسد ہو جانا چاہیے ۔

آریہ سماجوں کے وارشکوتسو

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان کا اُتسو

وارشک اُتسو کے اپلکش میں جو ۲۰ تا ۲۲ مارچ منایا گیا۔ ۱۵ مارچ سے ہر روز پراتہ اور سائنکال سمپورن یجروید سے برہم یگیہ ہوتا رہا۔ جس میں ۱۰ من ہون سامگری اور ۱ من گھی اور بہت سا آدمی خرچ ہوا۔ یگیہ کے اتر کت راتری کو پنڈت ہردیال جی نے وید کتھا دی اور مہاشہ اودے سنگھ جی نے بھجنوں دوارا امرت ورشا کی۔ ۲۰ شام کو نگر کیرتن ہوا۔ اُتسو میں پنڈت پریہ ورت جی کے ستر اپدیش کو بہت پسند کیا گیا۔ اور پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار اور پنڈت ہردیال جی کے اپدیشوں کی بھی کم سراہنا نہیں ہوئی۔ پروگرام میں آریہ کمیٹی رکھا گیا تھا۔ جس میں کئی وشیوں پر وچار ہوا۔ اور شنکا سمادھان میں شری پنڈت [illegible] جی نے پرتیک شنکا کرتا کا بڑی اتسا سے اتر دیا۔ یہ جلسہ کیا بلحاظ حاضری چندہ اور اپدیش کیا بلحاظ آدمی پچھلے سالوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوا۔ جس کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دھنیواد کیا جاتا ہے۔ اور ادھکاریوں کو مبارکباد دی جاتی ہے (دیوان چند منتری آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان)

آریہ سماج دھرمکوٹ رندھاوہ کا جلسہ

آریہ سماج دھرمکوٹ رندھاوہ کا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱ مارچ کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں سوامی وگیانانند۔ سوامی سوہانند۔ سوامی سمپورنانند جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر۔ پنڈت وشوناتھ جی۔ پنڈت پورن چند جی۔ مہاشہ دیو پرکاش جی پرنسپل مہابیر سنسکرت ودیالیہ امرتسر۔ مہاشہ گیتا رام جی۔ و مہاشہ سنت رام جی جھنبک آریہ پرتی ندھی سبھا اور مہاشہ وگمبر دیال جی جھنبک نے شمولیت کی ۔

شری سوامی وگیانانند جی مہاراج کے دیکھیہ کا بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کی طرف سے بھی جلسہ کی رونق کو بگاڑنے کے لئے پنڈال کے عین سامنے بالکل نزدیک ہی ایک خیمہ لگایا گیا تھا لیکن باوجود اس بات کے پنڈال میں حاضری کا وہ عالم تھا۔ کہ بیٹھنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ پنڈت ستیہ دیو جی نے اپنے لیکچر کے دوران میں کہہ دیا۔ کہ قرآن پاک میں آیا ہے۔ کہ جو آدمی اپنی کھال کر نماز میں شامل ہوتا ہے۔ اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ حضرت رسول نے احادیث میں مردوں کا ختنہ کرنے کے لئے لکھا ہے وہاں پر عورتوں کا ختنہ بھی لکھا ہے۔ حاضرین میں سے ایک مولوی صاحب نے اٹھ کر یہ کہا کہ یہ بالکل لغو اور غلط ہے۔ آپ کو کتاب سے نکال کر دکھانا ہوگا۔ ایسا کوئی بھی حوالہ نہیں ہے اس پر پنڈت جی نے دونوں حوالہ جات نکال کر پڑھ کر سنا دیئے۔ تب مولوی صاحب اپنا سا منہ لے کر چلے گئے۔ اس کا حاضرین پر بڑا اثر ہوا۔

۲۰ مارچ کو زیر صدارت شری سوامی وگیانانند جی دلت ادھار کانفرنس ہوئی۔ جس میں یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ یہ دلت ادھار کانفرنس نشچے کرتی ہے کہ جداگانہ حقوق اچھوتوں کی بہتری و بہبودی کے راستہ میں بھاری رکاوٹ ہیں اور ہمیشہ کے لئے اچھوت پن کی لعنت کو قائم رکھنے والے ہیں اس لئے فرنچائز کمیٹی کو ہم پرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ ہر بالغ کو حق رائے دہندگی کے ساتھ مشترکہ انتخاب دے کر ہمارے حقوق کی حفاظت کریں۔ اس کے بعد کرسی دربار ہوا۔ جس میں بہت سے مہانو بھاؤں نے ہندو سنگٹھن پر تقریریں کیں۔

۲۱ مارچ کو بعد دوپہر پبلک میں حاضرین نے دل کھول کر دان دیا۔ ۲۰-۲۱ مارچ کو سہبھوج ہوا۔ جس میں ہر خیال کے ہندوؤں نے اپنے دلت بھائیوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا کر اپنی ادارتا کا ثبوت دیا۔ ۲۱ مارچ کی رات کو آرتی کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی ۔ وگیان چند و ستیہ منتری آریہ سماج دھرمکوٹ رندھاوہ ضلع سیالکوٹ ۔

آریہ سماج جام پور کا اُتسو

آریہ سماج جام پور کا ۳۳واں سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳ مارچ ۱۹۳۲ء کو پوری رونق سے منایا گیا۔ اُتسو سے تین روز پہلے سمپورن یجروید کا پاٹھ شروع ہوا۔ جس کی پورن آہوتی ۱۱ مارچ کو ۷ بجے شام ڈالی گئی۔ یجمان شیش سے سب بھائیوں کو سنسکار کیا گیا ۔ اپدیشکوں میں:۔ سوامی یوگ آنند جی سرسوتی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت [illegible] جی۔ مہاشہ پرکاش چند جی۔ مہاشہ [illegible] دیو جی جھنبک۔

سچا اور مفید مشورہ!

آپ اپنی گئی گذری طاقت واپس لانے اور جریان احتلام سرعت ۔۔۔۔ وغیرہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقوی ادویات کی سرتاج عام

آتنک نگرہ گولیاں

کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ۲ روپیہ۔ ایک آنہ بیان فارمیسی [illegible] ۹۲ صفحات کی کتاب مفت منگوا کر مطالعہ کیجئے ۔ وید شاستری پنڈت شنکر گوبند جی [illegible] ایجنٹ۔ اندر امیند کمپنی لکھنؤ ۔

بڑھا رہے - یگیہ اُپدیشکوں کے منوہر اُپدیشوں اور بھجنیکوں کے رسیلے بھجنوں نے جنتا کو از حد لابھ اور آنند دیا - سوامی جی نے ۱۲ روز لگاتار وید اُپدیش کی ورشا کی ؛

نگر کیرتن - ۱۱ مارچ کو ۴ بجے شام آریہ سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہوا - رونق خوب رہی - ۹ بجے رات کو سماج مندر میں آ کر نگر کیرتن سماپت ہوا ؛

کانفرنس - ۱۲ مارچ رات کو پنڈت بدھ دیو جی کی ادھیکشتا میں آریہ نویوک کانفرنس ہوئی نوجوانوں کی دھرم سیوا کرنے کے لئے کئی بھائیوں نے بھاشن کئے اور سادھن بتلائے - کانفرنس میں دو پرستاو بھی پاس ہوئے -

(۱) "چونکہ نوجوان کسی بھی سوسائٹی کی اُنتی کی جان سمجھے جاتے ہیں - آریہ سماج کی اُنتی کے وچار سے یہ ضروری ہے - کہ اس کے چلانے والے نویوک سما چاروں بیش بیش ہوں - اس لئے یہ ضروری قرار دیا جاوے - کہ ہر ایک نویوک اپنی سبھا کے ست سنگ میں لازمی طور پر شامل ہوا کرے "

مہاشہ دھرم چند نے پیش کیا ؛

اور دوسرا پرستاو یہ تھا - کہ

" نویوک سبھا جام پور اپنے سبھا سدوں کے روزانہ سوادھیائے کی پرتھا حسب سابق از سر نو جاری کرے - تا کہ ان میں سُرتا بھاو پیدا ہو - اور وچار پُشٹ ہو کر ان کا جیون سدھر جاوے ؛

اخیر میں سبھاپتی کی طرف سے ایک پرستاو پیش کیا گیا - کہ نوجوانوں کو اپنی اپنی یوگیتا اور رُچی انوسار ورن کا انتخاب کر کے اسی میں ساری شکتی لگا دینی چاہیے ؛

ڈرامہ - آریہ مہیلا ودیالیہ کی لڑکیوں نے ایک ڈرامہ کیا یہ مضمون نہایت نفیس تھا - دھرم اور شکتی کا مقابلہ تھا

کنیاؤں نے اسے پوری لیاقت سے نبھایا - انت میں دھرم کی جے ہوئی ؛

ٹریکٹ - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پندرہ ہزار ٹریکٹ ... اخبار ملاپ کے حساب سے آریہ سماج جام پور منگاتی ہے - سالانہ جلسہ میں دو صد ٹریکٹوں کے قریب باہر سے آئے ہوئے آریہ بھائیوں میں تقسیم کئے گئے ؛

تقسیم انعام - حسب دستور سابق دھرم شکشا میں کامیاب لڑکے اور کنیاؤں کو انعام تقسیم کیا گیا

ہندی کا پرستاو - اس موقعہ پر ہندی بھاشا کو محکمہ ریلوے - محکمہ ڈاکخانہ اور عدالتوں میں پریوگ کرنے کی سہولیت کا پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوا اور نقل منتری پنجاب پرانتیہ ساہتیہ سمیلن لاہور کے پاس روانہ کی گئی ؛

عملی قدم - جلسہ کے موقعہ پر رشی نگر میں باہر سے آئے ہوئے اور بھائیوں کو اُپدیشک صاحبان کے ساتھ ایک ہی پنکتی میں بیٹھ کر بھوجن کرنے کا موقع دیا گیا - یہ نظارہ بھی قابل دید تھا -

اپیل - شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے پُر جوش لیکچر دیتے ہوئے وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل کی - جس پر مبلغ ۵۰۰ کے قریب اسی وقت اور پہلا اکٹھا کیا : ان میں دان کیا گیا ؛

مختصر یہ کہ ایشور کی اپار دیا سے یہ سالانہ جلسہ کیا بلحاظ اُپدیشکوں - کیا بلحاظ حاضری اور کیا بلحاظ چندہ کامیاب ہوا ہے ؛

(جگدیش دت آریہ سیوک جام پور) ؛

آریہ سماج راجن پور کا ۹ واں وارشکوتسو

آریہ سماج راجن پور کا ۹ واں وارشک اتسو ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ مارچ کو منایا گیا - سبھا کی طرف سے پنڈت منسا رام جی و مہاشہ چرنجی لال جی پریم و بھجنیک مہاشہ آتم دیو جی و مہاشہ ہریش چندر جی پدھارے علاوہ ازیں پنڈت سردار جگت سنگھ جی - پنڈت دھرم دیو جی اُپدیشک و پنڈت دھرم دیو جی ہمیا دھشی تا گورو کل ڈیرہ سوہنی بھی اپنے برہمچاریوں سمیت پدھارے ہوئے تھے - سوامی سرود انند جی نے بھی آنا تھا - لیکن روگ اوستھا کے کارن نہ آ سکے - اُن کے شش سوامی بھجنانند جی آئے -

سوامی بھجنانند جی نے ۵ - ۱ اپریل سے منوہر اُپدیش دینے شروع کئے - جو کہ ۱۷ اپریل تک لگاتار ہوتے رہے ؛

۱۸ - اپریل ۵½ بجے نگر کیرتن شروع ہو کر رات کے ۹½ بجے سارے شہر کے ہندو محلوں سے ہوتا ہوا بازار سے گزر کر آریہ مندر میں سماپت ہوا باقی دو دن آریہ مندر میں اُپدیش و بھجن ہوتے رہے - پنڈال حاضرین سے بعد دوپہر و رات کو اکثر بھرپور رہتا تھا - پنڈت منسا رام کے اُپدیشوں و مہاشہ ہریش چندر جی کے بھجنوں کو جنتا نے بہت پسند کیا - گورو کل ڈیرہ سوہنی کے برہمچاریوں نے اچھوت اُدھار کا دردناک نظارہ دکھلایا - جس کا بڑا اچھا پربھاو پڑا ؛

۱۸ مارچ دو ہوا کانفرنس بھی ہوئی - اُتسو کیا بلحاظ حاضری اور کیا بلحاظ دان کامیابی سے سماپت ہوا - جن سجنوں نے امداد دی - اُن کا دھنیہ واد (چھانگی رام سکرٹری آریہ سماج راجن پور)

آریہ سماج لیزکوٹ کا اتسو

آریہ سماج لزکوٹ کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۵ سے ۲۷ مارچ تک بڑی رونق اور کامیابی سے ختم ہوا - پنڈت وشوا ناتھ جی و پنڈت ... جی آریہ مسافر و پنڈت رام سروپ جی و پنڈت رام چندر جی و سوامی سوامی آنند جی کے پربھاو شالی ویاکھیان ہوئے - اور پنڈت ... لال جی و پنڈت ہنسراج جی و پنڈت ... جی کے منوہر بھجنوں سے شروتا گن آنند ہوئے - جلسہ کے بعد ایک بڑا سہبھوج ہوا جس میں آریہ سبھا سدوں کے علاوہ دستکار کے سب برہمن دکھتری و مہاجن لے لئے گرشدہ شدھ آریہ بھائیوں کے ساتھ مندر میں بھوجن کیا - شدھ ہوؤں کو بھی چڑھایا گیا - للہ وید پرچار اور ... دلت اُدھار کے لئے پرتی ندھی سبھا کو ... گیا - (منشی رام منتری آریہ سماج لزکوٹ)

آریہ سماج بہرام پور کا اتسو

آریہ سماج بہرام پور اور آریہ سکول اور کنیا پاٹھ شالہ کا اتسو ۲۵ سے ۲۸ مارچ تک سماروہ سے ہوئے - رائے بہادر شمبھو دیال ڈسٹرکٹ جج کی صدارت میں سکول اور پاٹھ شالہ کے انعام تقسیم کئے گئے - ۲۸ مارچ کو شدھ ہوئے آریہ بھائیوں اور آریوں اور سناتنیوں کا سہبھوج ہوا - (سائیں داس منتری آریہ سماج)

سماچار جگت

آریہ سماج جھجر کا اُتسو

آریہ سماج جھجر کا سالانہ جلسہ ۴-۵-۶ مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - ہزاروں کی تعداد میں استری پرش شریک جلسہ ہوئے - جلسہ کے موقعہ پر کوئی اپیل نہیں کی گئی - بلکہ سماج نے اپنے پاس سے مبلغ ۵۰ روپیہ ویدک پرچار فنڈ میں دان دیا - ویدک کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں اور آریہ سکول کے طلباء کو جلسہ کے موقعہ پر انعام و مٹھائی تقسیم کی گئی -

(۲) ۲۱ مارچ کو سماج مندر میں ہولی کا تہوار منایا گیا - ہون اور بھجنوں کے بعد لالہ نیادر سنگھ جی اپ پردھان آریہ سماج جھجر نے ہولی پر ویاکھیان دیا (منتری آریہ سماج جھجر)

قادیان آریہ سماج کا اُتسو

آریہ سماج قادیان کا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱ مارچ کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوا - ۱۲ مارچ سے جلسہ کی سرکار ردائی پنڈت ماہر شرما جی کے میجک لالٹین کے ساتھ لیکچروں سے شروع ہو گئی تھی - ۱۸-۱۹ مارچ کو ضلع گرداسپور کے آریہ سکولوں کا آپس میں ٹورنامنٹ ہوا - ۱۹ مارچ شام کے چھ بجے سنکیرتن کا جلوس نکلا - ۲۰-۲۱ مارچ کو پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار - پنڈت گیان چند جی بی اے پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی ٹھاکر امر سنگھ جی - پنڈت دیو مترو جی - لالہ بخشیش رام دیناگر نواسی - لالہ خوشحال چند جی خورسند کے علاوہ بعداد شاملی لیکچر ہوتے رہے اور صبح کے وقت ایک گھنٹہ ہری کیرتن اور رات کو سنگیت سمیلن ہوتے رہے - (داتا رام منتری آریہ سماج قادیان)

ہونیوالے سالانہ جلسے

گورُوکل کمالیہ کا جلسہ ملتوی

گوروکل کمالیہ کا اُتسو ایڈمنسٹریشن کی آزی کے پربندھ نہ ہونے سے فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے - تاہم نئے برہمچاریوں کا پرویش سنسکار ۱۰ - اپریل کو ہی ہو گا - (سکھ دیال ملّھیہ ادھشٹھاتا گورُوکل کمالیہ)

جلسہ

آریہ سماج لدھیانہ کا ۳۸واں سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱-۱۲ - اپریل ۱۹۳۲ء کو منایا جاوے گا - یکم اپریل سے سوامی ستیانند جی کی اُپنشدوں کی کتھا شروع ہے -

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

تلہ گنگ میں دھرم میلہ - آریہ سماج تلہ گنگ

کا سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ - اپریل ۱۹۳۲ء کو خاص دھوم دھام سے منایا جاوے گا - کنیا پاٹھ شالہ کا تقسیم انعام کا جلسہ بھی ساتھ ہو گا - ......

....

... آریہ پتری پاٹھ شالہ اور مندر کی عمارت کی تعمیر کے لئے روپے کی سخت ضرورت ہے - اس سماج میں دلچسپی رکھنے والے سجن سہائتا کریں -

(ایشر داس منتری آریہ سماج)

آریہ سماج گھرونڈہ کا اُتسو

گھرونڈہ ضلع کرنال کا سالانہ جلسہ ۲۲ لغایت ۲۴ - اپریل ۱۹۳۲ء ہونا نشچے ہوا ہے - (منتری آریہ سماج گھرونڈہ ضلع کرنال)

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ کا اُتسو

۱۳-۱۴-۱۵ مئی کو ہونا نشچت ہوا ہے - (سندر سنگھ منتری آریہ سماج لال کرتی انبالہ چھاؤنی)

آریہ سماج ادھم پور کا سالانہ جلسہ

۱۲ تا ۱۴ مئی ۱۹۳۲ء کو سماروہ سے منایا جاوے گا - (دینا ناتھ آریہ منتری آریہ سماج ادھم پور ریاست جموں)

آریہ سماج جھگی والہ کا چناؤ

پردھان لالہ لکشمی نارائن جی - اُپ پردھان چودھری سنتو رام جی - منتری گیان چند - اُپ منتری گیان چند ودّیہ - کوشادھیکش لالہ بہاری لال جی - پستکادھیکش لالہ ہنسراج جی - ست سنگ ہر روز ہوتا ہے - (گیان چند منتری آریہ سماج جھگی والہ)

آریہ سماج مندر کراچی کی اپیل

کیماڑی ہندوستان کا ایک مشہور تجارتی بندر ہے کیماڑی میں سب قوموں کے آدمی رہتے اور آتے جاتے ہیں - ایسی جگہ پرچار کے لئے اتی اتم ستھان ہے - پرچار کی سہولیت کے لئے مندر کی ضرورت ہے - کیماڑی میں عموماً مزدور لوگ رہتے ہیں - جو کہ پرچار نہ ہونے کے کارن گندی اور رذیل عادتوں میں مبتلا رہتے ہیں - ان کے واسطے ویدک دھرم کے پرچار کے لئے استھان کی ضرورت ہے -

ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر چند آریوں نے مندر بنوانے کا نشچے کیا اور کراچی پورٹ ٹرسٹ نے مہربانی کر کے سماج مندر کے لئے جگہ دی اور سماج مندر اب ایک کمرہ تین دیواریں فصیل کی شکل میں بن چکا ہے - جس میں کیماڑی کے چند



ایک آریوں نے بڑھ چڑھ کر قربانی کی ہے۔ اب ایک کمرہ۔ صدر دروازہ اور ایک دیوار فصیل کی از حد ضرورت ہے۔ اس واسطے دانی سجنوں (خاص کر پنجاب اور سندھ) سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ہم پرچارک آریہ سبھا کی رکشا کے لئے اس یگیہ کی پورتی میں دل کھول کر سہائتا دے کر کرتارتھ کریں ؛ (لبھ شیشر ناتھ شرما منتری آریہ سماج کراچی) ؛

آریہ سماج بھلوال کا چناؤ۔ پردھان مہاشہ گیان چند جی۔ اُپ پردھان مہاشہ موہن لال جی۔ منتری پنڈت چمن لال جی۔ اُپ منتری مہاشہ وشوناتھ جی۔ کوشادھکش مہاشہ بھگت رام جی۔ پستکادھکش مہاشہ خوش وقت رائے جی ؛ (منتری آریہ سماج ملک وال) ؛

آریہ ویر دل بھوانی کے پدادھکاریوں کا چناؤ۔ یکم اپریل کو نمن بھمت ہوا۔ کپتان مہاشہ جگل کشور بھنڈار۔ سکریٹری حکم چند اگروال۔ خزانچی لالہ ولی رام دلال ؛ (حکم چند اگروال سکریٹری آریہ ویر دل بھوانی) ؛

آریہ سماج خوشاب کا چناؤ۔ بابو میلا رام جی سٹیشن ماسٹر پردھان۔ ملک دیا رام جی وکیل اُپ پردھان۔ لالہ نانک چند جی اُپ پردھان۔ چنا رام خوشی نزیس منتری۔ بابو جگت پرکاش اُپ منتری۔ مہاشہ جیون داس خزانچی۔ لالہ رام دتہ مل لائبریرین (چنا رام منتری آریہ سماج خوشاب) ؛

گورو کل کے لئے دان۔ آریہ سماج خانکی کو شری سردار بساکھا سنگھ جی ٹھیکیدار خانکی نے ایک سو ایک روپیہ گورو کل کانگڑی کیلئے دان دیا تھا۔ سماج ہذا کا اکٹھا روپیہ دان ملا کر ۱۱۲ روپے ہوا ہے جو گورو کل بھیج دیا جاوے گا۔ (منتری)

سوردی میں پرچار۔ وہ ہوا دنہ او سبھا تک سبھا لاہور کے اپدیشک پنڈت ٹھاکر دت کے سوردی سماج کی طرف سے لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ جو پنڈت پوپٹ لال کے بھجن کے بعد دو ہرا دواہ وشے پر ہوا۔ آشا ہے کہ آریہ سماج کے اپدیشک اسی طرح اپنے گوردی کی جنم بھومی میں پدھار کر یہاں کی سوئی جنتا کو بیدار کریں گے (کرشن لال منتری آریہ سماج سوردی) ؛

شوک سماچار۔ آریہ سماج افغان پور ضلع مراد آباد شریمتی رام دلاری دیوی ادھیاپکا کنیا پاٹھشالہ سدا پور : سبھاسد آریہ سماج ہذا کی بے وقت مرتیو پر اتیت شوک پرگٹ کرتی ہے۔ (رام سروپ سکرٹری آریہ سماج افغان پور) ؛

ویدک ویواہ۔ ۲۵ مارچ رات کو کیمبل پور میں نانک چند بالمیکی کا بواہ سمنات مادو دختر بدھو رام بالمیکی کے ساتھ ہوا۔ جو پنڈت ایشور دت ویدک کیمبل پور نے کرایا۔ تمام بالمیکی برادری حاضر تھی۔ ایک روپیہ آریہ سماج کیمبل پور کو دان ملا۔ پردیپ سریکا شن لال ایم اے کے پتر کا نام کرن سنسکار اور ان کی لڑکی کا سمودن سنسکار ہوا۔ لڑکے کا نام چند کمار رکھا گیا۔ ۵ روپے آریہ سماج کو دان ملا ؛ (اندا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور) ؛

میانوالی میں اودھادھار سبھا۔ مارچ ۱۹۳۱ء سے یہاں اودھادھار سبھا قائم ہے۔ جس نے سال گذشتہ میں مفصد ذیل کام کیا :-

(۱) چھ وظائف اوڈ طلباء کو دو روپیہ فی طلباء کے حساب سے سال بھر کے لئے دیئے گئے۔ امسال ۸ طلباء کو وظیفہ دینا رنسچت ہوا ہے ؛

(۲) ایک موضع رام گڑھ نامی علو والی سٹیشن سے دو میل دور اس جاتی کو ستھر روپ سے ٹھیرانے کے لئے بنایا گیا۔ جس میں اس وقت تک تقریباً سات آٹھ گھر آباد ہو چکے ہیں ؛ اس موضع میں ایک کنواں بھی کھدوایا گیا ہے ؛

(۳) سبھا ہذا نے ایک پرچارک رام دیو جی (جو کہ اوڈ جاتی سے ہیں) کو بمشاہرہ پندرہ روپے اس جاتی میں پرچار کرنے کے لئے مقرر کیا ہے ؛

(۴) اس سال کے ادھکاری ورگ نمن پرکار چنے گئے۔ چودھری گھنشیام داس جی وکیل پردھان۔ لالہ کالو رام (پردھان سناتن دھرم سبھا) اُپ پردھان۔ ڈاکٹر رام چندر اسسٹنٹ سرجن منتری۔ لالہ دیو دیال جی کالرہ (آریہ سماج میانوالی) اُپ منتری۔ سردار دیوان سنگھ جی پردھان سنگھ سبھا خزانچی ؛ (ڈاکٹر رام چندر ایم بی سکریٹری اودھادھار سبھا میانوالی) ؛

شوک سماچار۔ آریہ سماج سکو رضلع علی گڑھ پردھان شری ویریندر سنگھ جی کا ۲۷ مارچ ۱۹۳۲ء کو دیہانت ہو گیا۔ سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ (سورن سنگھ منتری آریہ سماج) ؛

ورن بیوستھا سمّیلن

(البقیہ مضمون صلا۱۴)

بیوستھا پرشردہا ہو۔ کیونکہ یہاں بالک چھوٹی عمر میں آتے ہیں۔ بڑے ہونے پر کئی ایک دنیا دیکھ کے وچار بدل بھی جاتے ہیں۔ اس لیئے گروکل کے سناتکوں میں جو شردہا دان ہو نگے۔ وہ تو اپنے کرم میں اتی پتن ہو نگے۔ لیکن جو شردہا دان نہ ہو نگے۔ وہ نروا ہا تر ورن بیوستھا میں سے گذرنے کے کارن شتھل ہوں گے دوسری طرف باہر کے دیکھتا آشرموں میں آئیں گے ہی وہ ودیارتھی۔ جنہیں شردہا ہو گی۔ اس لئے وہ یوگیتا میں کچھ کم ہونے پر بھی شردہا میں پورے ہونے کے کارن اتی اپیوگی سدّھ ہوں گے +

ساتھ ہی گوروکل کے سناتکوں میں بھی روچی اور یوگیتا انوسار کام مل جانے کے کارن شردہا ہین اِبھاگوں کی تعداد بہت کم ہو جائیگی اس پرکار ایک ورن میں وکیشت ہو کر اس کی پورن تیاری کرنے والے سناتک نہ ہوں گے نشچے کر ہیں۔ اُن کی شکتی ایک اُدیش کی سادھنا میں اکترت ہو کر اپنا چمتکار دکھائے گی۔ پھر ہم یہ دکھا سکیں گے۔ کہ منش کیول پیدا ہی نہیں ہوتے۔ بنائے بھی جاتے ہیں۔ سنسار میں پرکرتی کا ہی راجیہ نہیں سنسکرتی کا بھی ہے۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے۔ جب پرکرتی اور سنسکرتی یتھا سمبھو ایک رشتہ میں بندھیں اسی کا نام ورن بیوستھا ہے۔ اسی سنسکرتی کی گھوشنا بھگوان نے کی ہے +

پنڈت بدھ دیو کے بھاشن کے بعد نمنو پرستاو سویکرت ہوئے +

(۱) اس سمیلن کی رائے میں جنم مولک ذات پات گُن کرم سبھاؤ انوسار ورن بیوستھا کی اُنتی کے لئے گھاتک ہے ؛

(۲) اس سمیلن کی سمتی میں ادھیکاری پریکشا کے پشچات پرتیک برہمچاری آچاریہ کی سمتی سے دوسرے دیشوں کی طرح اپنا ورن بھی چنے ؛

تیسرا پرستاو :- آریہ پرتی ندھی سبھا میں وہی اُپدیشک لئے جائیں۔ جو برہمن ورن پراپت کر چکے ہوں۔ اور جو اس سمے اُپدیشک ہیں۔ وہ بھی اُسی اوستھا میں رہیں۔ کہ وہ برہمن ورن پراپت کر لیں۔ اسی طرح گوروکل آدی میں بھی وہی ادھیاپک نیت کئے جائیں۔ جو برہمن ورن پراپت کر چکے ہوں ؛

اکثر آدمی زندہ ہی دفنائے یا جلائے جاتے ہیں

ولایت میں ڈاکٹروں کی نہائت دلچسپ تحقیقات

موت کی عام علامات ڈاکٹروں کی رائے میں مندرجہ ذیل ہیں (۱) بیہوشی (۲) بدن کا حرکت کرنا (۳) دل کی حرکت کا رک جانا (۴) نبض کا سرد ہو جانا اور (۵) سانس رک جانا ؛

لیکن یہ علامات ناقابل اعتبار ہیں کیونکہ ایسی ہزارہا مثالیں موجود ہیں۔ جن میں بڑے بڑے قابل طبیبوں کے یہ کہدینے کے بعد کہ مریض مرگیا وہ پھر زندہ ہو گیا ہے۔ بہت سے امراض ایسی حالت پیدا کر دیتے ہیں۔ کہ انسان مرتا نہیں۔ ڈاکٹر برنڈے کہتے ہیں کہ بیہوشی کی انتہا سے ناواقفیت کی بنا پر لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ مریض مرگیا۔ اکثر لوگ اور خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگوں پر اکثر اس قسم کی بیہوشی طاری ہوتی ہے۔ اور اس کے طاری ہونے کی وجہ سکتہ۔ ہسٹریا۔ ہپناٹزم۔ لو کے جھونکے اور منشی اشیا ہیں۔ اس قسم کی بیہوشی کو لوگ اکثر حرکت قلب کے رک جانے سے تعبیر کرتے ہیں ؛

ڈاکٹر ہارٹن اپنی ایک کتاب میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ آسٹریا میں ایک عورت مرگئی۔ اور اس کے جسم کو پانچ روز تک کسی قسم کی حرکت نہیں ہوئی۔ حالانکہ اس کو جلانے کی کوششیں کی گئیں۔ دفن کرنے سے ایک روز پیشتر رات کے وقت ایک گروہ جشن منانے کے لئے جمع ہوا۔ کچھ لوگوں نے شراب پی۔ اور مذاقاً لاش کو شراب دینے لگے۔ یکبارگی عورت اٹھ بیٹھی۔ سب لوگ دہشت کھا کر بھاگ گئے۔ اور کچھ دیر کے بعد لوٹ کر انہوں نے دیکھا۔ کہ عورت اپنے کمرۂ شب خوابی میں لیٹی ہوئی ہے۔ دوسرے روز وہ عورت بالکل تندرست ہو گئی۔ اس نے بتایا کہ وہ تمام باتیں سنتی تھی۔ لیکن حرکت کرنے سے معذور تھی ؛

موت کے انسائیکلو پیڈیا جلد دوم صفحہ ۲۰۲ پر تحریر ہے۔ کہ ۴۳ سال ہوئے ایک آدمی کے بارے میں ڈاکٹروں نے بتایا۔ کہ وہ مرگیا ہے۔ دفن کرنے کے انتظامات مکمل ہو گئے۔ اور پادری بلایا گیا۔ صبح کے وقت جب لاش قبرستان میں جانے لگی تو متوفی کی ماں کو لاش کے بکس کے اندر کچھ حرکت سی معلوم ہوئی۔ جب سرپوش کو ہٹا کر دیکھا گیا۔ تو اس نے کچھ کہا۔ اور اس کے بعد وہ آٹھ ماہ تک خاموش اور بلا حرکت کے پڑا رہا۔ آٹھ ماہ کے بعد اُسے ہوش آگیا +

ڈاکٹر ہارٹمن ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہ دسمبر ۱۸۸۲ء میں فرانس کا ایک باشندہ مرگیا اور دفن کر دیا گیا۔ چند روز کے بعد یہ افواہ پھیلی کہ اس کی موت دواؤں میں افیون کی زیادتی کی وجہ سے ہوئی ہے جو اُسے طبیب نے دی تھی۔ قبر کھودی گئی تو معلوم ہوا۔ کہ آدمی قبر میں جاگا تھا لیکن راہ فرار نہ پا کر اس نے اپنے تئیں کاٹ کر خودکشی کر لی

ڈاکٹر جان ڈک نے ایک تقریر میں فرمایا۔ کہ وہ خود ایک مرتبہ زندہ دفن ہونے سے بچ گئے۔ ایک مرتبہ دوران علالت میں بڑے بڑے اطبائے فاضل نے فیصلہ کر دیا۔ کہ میں مرگیا لیکن میں آج بھی زندہ ہوں۔ حالانکہ وہ مر چکے ہیں۔ لہذا میں جانتا ہوں۔ کہ یہ خطرناک امر واقعی ہے اور اس پر شبہ کرنا حماقت ہے مجھے ایک واقعہ یاد آتا ہے کہ ایک عورت ایک ہسپتال میں حلق کی مرض کے علاج کیلئے آئی۔ کچھ دیر کے بعد ... قرار دیا گیا کہ وہ مرگئی ہے۔ اور اُسے مردہ خانہ بھیج دیا گیا۔ جہاں وہ یک لخت اٹھ بیٹھی۔ اور آج تک زندہ ہے۔ ڈاکٹر مگر یگیوس لکھتے ہیں۔ کہ اکثر اوقات ایسا ہوا۔ کہ آدمی پانی میں سے مردہ سمجھ کر نکال لئے گئے۔ لیکن کافی کوشش کے بعد وہ جی اٹھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ خیال لوگوں کے دل سے جاتا رہے۔ کہ انسان کے مرنے کی علامت اس کے جسم کا سرد ہو جانا ہے۔ تو ہزارہا آدمی زندہ دفن کئے جانے سے بچائے جا سکتے ہیں ؛

ڈاکٹر ہارٹمین لکھتے ہیں۔ کہ بردشیا کے چھوٹے سے شہر میں ایک مزدور سلے جو قبرستان کے قریب ہی رہتا تھا۔ ایک قبر کے اندر سے آواز نکلتے ہوئے سنی۔ وہ فوراً پولیس کے پاس گیا جب قبر کھودی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ آدمی زندہ دفن کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس وقت وہ مر چکا تھا اس کا بدن جو دفن کرتے وقت سرد پایا گیا تھا اُس وقت گرم تھا۔ اور اس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ کیونکہ اُس نے مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے بہت کوشش کی۔ لیکن ناکام رہا

گورو کل کانگڑی کی مشہور دوائیں!

بھیم سینی سُرمہ

پرانے موتیا بند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دُور کرتا ہے۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگوانے سے پیشتر اس سُرمہ کا استعمال کریں۔ قیمت تین روپے تولہ

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بُوٹیوں سے بنائی یہ معجون پرانی کھانسی - تپ دق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے سیر

سنجیون چُورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے - ویریہ کو گاڑھا کرتا ہے - طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

برہمی بُوٹی ——— ۱۲ سیر - دنت منجن ——— ۸ فی شیشی

ست سلاجیت ——— ۱۲ تولہ - سوچی پتر ——— مفت

پتہ :- منیجر گورو کل آیورویدک فارمیسی - ڈاکخانہ گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

بچوں کی طاقت بڑھانے والا ۱۱۶

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے!

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لاہور ایجنٹ :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز - سوتر منڈی - لاہور

دوائی چاہئے یا جوانی؟

پیشتر اسکے کہ آپ کسی دوسری جگہ سے دوائی طلب کریں - "جوانی" کا مطالعہ کرنا آپ کے لئے از بس ضروری ہے۔ آپ بہت سے بیجا اخراجات سے بچ جائیں گے - طریقہ علاج کی آپ کو واقفیت ہو جائیگی اپنا علاج آپ خود تجویز کر سکیں گے۔

"جوانی" مفت ملتی ہے!

"جوانی" کو حاصل کرنے کے واسطے آپ کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا - صرف ایک کارڈ لکھنے کی ضرورت ہے "جوانی" گھر بیٹھے بٹھائے آپکے پاس پہنچ جائیگی۔

نین امرت

آنکھوں کیلئے اکسیر ہے اسکے روزانہ استعمال سے آنکھیں ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہتی ہیں ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱۲ محصول ڈاک۔ تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف ملنے کا پتہ

کرم شنکر کمپنی ۲۲ کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

رہا - اور آخر کار جاکی بندش سے اس کا خاتمہ کر دیا۔

ڈاکٹر لینا ریمنڈ فرماتے ہیں - کہ انسانی آبادی کا ہزارواں حصہ ہر سال دفن کر دیا جاتا ہے لنڈن ہیومن سوسائٹی نے اعلان کیا ہے - کہ

اس نے گذشتہ ۲۲ سال میں ۱۷۵ آدمیوں کو جلا دیا - جن کو سب مردہ تصور کرتے تھے۔ سپیبرگ نے پانچ سال میں ۱۰۰ - امسٹرڈم سوسائٹی نے ۵۰ سال میں ۹۹۹ آدمیوں کو جو بظاہر مُردہ تھے زندہ کر دیا۔

پرکاش اشتہار دے کر

آپ کس قدر فائدہ اور شہرت حاصل کر سکتے ہیں؟ یہ تجربہ ہی بتا سکتا ہے۔ لہٰذا بطور آزمائش ہی اپنا اشتہار ایک بار "پرکاش" میں ضرور دیں - بلحاظ اشاعت اُجرت بھی واجبی ہے

بانی



ڈاکٹر ایس - کے - برمن

ڈی اس بس - ڈاکٹر - ایس - کے - برمن لمیٹڈ

مصدقہ اسٹار رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس - کے - برمن

سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی دواؤں کے بے مثل موجد ۱۱۵

(سفر و حضر میں کام آنے والا)

ڈاکٹر برمن کی دواؤں کے نمونہ کا بکس REGD

(اس میں مندرجہ ذیل بارہ قسم کی دوائیں ہیں)

نمبر ۱ "انواع" اصلی عرق کافور - ہیضہ کی دوا - نمبر ۲ "پودینہ ہرا" عرق پودینہ - نمبر ۳ جلابن، جلاب کی گولی نمبر ۴ ... کی دوا - نمبر ۵ "لال شربت" بچے اور لڑکے اور پرسوتی کی پشٹی - نمبر ۶ "کولاریا" ... نمبر ۷ "پیشمنا" مقوی ہاضمہ گولی - نمبر ۸ "سر باتنا" دردسر کی ٹکیا - نمبر ۹ "رنگ برنگ" مرہم - نمبر ۱۰ "... " کیڑے ... وغیرہ زخموں کا مرہم - نمبر ۱۱ "دردوانت" دانت درد کی دوا نمبر ۱۲ ... کی دوا - قیمت فی بکس دو روپیہ - محصول دس آنہ (۱۰/)

کولاریا

کولاٹانک

... طاقت ... بے مثل ہے۔ اسکے استعمال سے دل دھڑکن کلیجہ کی کمزوری تھوڑی محنت سے ... ہے - سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی اس سے شراب ... کی عادت ... ہے - اس سے گلے کی آواز سُریلی ہوتی ہے - لیکچرار معلم طالب علم ... والوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہئے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنے (۱/۲) نمونہ چار آنہ (۴/) محصول سات آنہ (۷/) نمونہ صرف ایجنٹ سے مل سکتا ہے۔

نوٹ :- ہماری دوائیں ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے - اس لئے اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے!

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں :- بھوجپتہ اخبار

कुंवर ... वर्मा ...

प्रकाश PRAKASH

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

مالک غیر سے ...

فی پرچہ ۱/

نمبر ۱۵

لاہور

سالانہ للعہ

ششماہی ۴/

جلد ۲۸

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

SUNDAY 17. AP 1932

۱۰ ... بیساکھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء دیانند آبد ۱۰۹

ویدامرت

پرماتما کی ہی بھگتی کریں!

स नो बन्धुर्जनिता स विधाता धामानि वेद भुवनानि विश्वा। यत्र देवा अमृत-मानशानास्तृतीये धामन्नध्यैरयन्त॥ यजु ३२।२०॥

"ہے منشو! وہ پرماتما ہم لوگوں کو بھراتا کے سمان سکھدائک سکل جگت کا اتپادک سب کاموں کو پورن کرنے ہارا۔ لوک اور اُن کے نام ستھان اور اُتپتی اتپادی کو جانتا ہے۔ اور جس سنسارک سکھ دُکھ سے رہت نتیہ آنند مکت موکش سوروپ دھارن کرنے ہارے پرماتما میں موکش کو دھارن ہوکر ودوان سوچھا پورک وچرتے ہیں۔ وہی پرماتما اپنا گورو آچاریہ۔ راجا اور نیائے آدھیش ہے۔ ہم لوگ مل کے سدا اُس کی بھگتی کریں۔"

بھگتی کس کی کریں؟ اس وید منتر میں بھی یہی آدیش دیا گیا ہے۔ کہ پرماتما کی۔ پرماتما کیسا ہے؟ وید منتر میں بتایا ہے۔ کہ وہ ہمیں سکھ دینے والا ہے۔ کیسا سکھ دینے والا؟ جیسے بھائی بھائی کو سکھ دینے والا ہے۔ بھائیوں کے سلوک کے اس سنسار جگت میں ایسے اداہرن بھی ملتے ہیں۔ اور بڑی سنکھیا میں ملتے ہیں۔ کہ بھائی بھائی سے دُکھدائک سلوک کا بیوہار کرتے ہیں۔ پرنتو یہ منش کی اپنی مورکھتا کا پرنام ہے۔ پرماتما نے بھائی کے دل کو ایسا نرم بنایا ہے۔ کہ معمولی سی گرمی پہنچنے پر پگھل پڑتا ہے۔ بھائی کتنا ہی دشمن کیوں نہ ہو۔ اس کے ایمان کو کسی غیر کے ہاتھوں اس کا بھائی سہار نہیں سکتا۔ ایسے ہی اداہرنوں سے یہ کہاوت بن چکی ہیں۔ کہ خون کے رشتہ میں خون اُبل ہی آتا ہے اور بھائی بھائی سے بڑھکر خون کا رشتہ کس کا ہے؟ پرنتو پرماتما بدھی کا بھنڈار ... ہیں مورکھتا کے ... ماتر کا بھی سند بہہ نہیں۔ تو جب وید کہتا ہے۔ کہ پرماتما ہم لوگوں کو بھراتا کے سمان سکھدائک ہے۔ تو اس کا ہماری پرتی بھی آدرش سنیہہ ہے۔ پھر وہ پرماتما کیسا ہے سکل جگت کا اُتپادک ہے۔ ارتھات سارا سنسار اسی نے پیدا کیا ہے۔ اس طرح جہاں پیدا کرنے والا بھی وہی ہے۔ پیدا کرنے والے ماں باپ اپنی سنتان کے لئے کتنا سنیہہ اور سنمان میں اپنے پیدا کرنے والے کے پرتی کتنا سنمان ہوتا ہے۔ اس کا دا سلوک آنتر ہر ایک ہردے کے اندر سے ملتا ہے۔ شبدوں میں اتنی وسعت کہاں؟ کہ اس کو بیان میں لا سکے۔ جب موجودہ جنم دینے والے ماتا پتا کے پرتی منش بھاؤ پوجا کی سیما تک پہنچا ہوا ہے۔ تو سکل سنسار کو اور پیدا کرنے والوں کو پیدا کرنے والے کے پرتی بھگتی کے بھاؤ نہ ہوں۔ تو اور کس کے لئے ہوں۔ پھر وہ پرماتما کیسا ہے؟ وہ سب کاموں کو پورا کرنے والا ہے۔ اگیانی منش جب کسی کام کو کر پاتا ہے۔ تو وہ کامیابی پر اتراتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ یہ میرے پریتن کا پھل ہے۔ اس کے پریتن کا پھل آدرشیہ ہے۔ پرنتو پریتن کا سادھک پدارتھ دینے والا کون؟ وہی پرماتما منش ... بیج بو کر پھل کاٹ سکتا ہے۔ پرنتو بھومی نہ ہو۔ جس میں بیج بویا جاتا ہے۔ جل نہ ہو۔ جو بیج کو اُگنے کے قابل بناتا ہے۔ سوریہ کا پرکاش اور اوج نہ ہو۔ جو پودے کی زندگی کو قائم رکھتا ہے۔ تو خالی پریتن کس کام کا؟ ایسا جو پرماتما ہے۔ اور ہاں وہ پرماتما جس میں موکش کی پرابت ہو۔ گیانی جن چرتا ہے۔ ارتھات اس اوستھا میں وہ عیشر امیشور کی کوئی نہیں دیکھتا۔ ایشور سے دچار ہی میں مہا آنند کے ہورے لیتا ہے۔ وید کہتا ہے۔ وہی پرماتما گورو آچاریہ۔ وہ رحم اور دویا کی شکشا اور دیکشا دینے والا راجوں کا راجہ۔ اور آدرش نیائے آدھیش ہے۔ اور وہ ہی ایسا مہان پرماتما ہے۔ جس کے مقابلہ کی سنسار میں کوئی ... نہیں۔ اس کو ہم ... اور کسی کی بھگتی کرنا کہاں کی بدھی مانی ہے اس لئے وید ... پان ...

سچا اور مفید

آپ اپنی گمشدہ طاقت
احتلام سرعت ...... وغیرہ
دور کرنے کیلئے آج ہی سے
آتشک نگرہ گولیاں
کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت
ایک روپیہ پانچ ڈبیاں چار روپے
کتاب "کام شاستر" بالکل مفت منگوائیں
کریں۔ وید شاستری
ایجنٹ اندر اینڈ کو

ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ پتری پاٹھشالہ لعل کرتی بازار چھاؤنی
راولپنڈی کے لئے ایک ٹرینڈ یا انٹرینڈ
ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ آریہ خیالات
کی ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی
درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹ فوراً
بنام مہاشہ سنگت رام جی آریہ
بمعرفت آریہ سماج لعل کرتی بازار
راولپنڈی آنی چاہئیں ×

ور کی ضرورت!

۱۲۳

کھتری گھرانہ کی ایک نوجوان پڑھی لکھی گھر
کے کام کاج میں نپن لڑکی کے لئے ایک
شدھ آچاری تندرست برسر روزگار آریہ
ور کی ضرورت ہے۔ لمن لکھت پتہ پر
پتر ویوہار کریں۔ دیوان چند تلوار
اوورسیر نہر سنگھ سکھا والا ڈاکخانہ
شرق پور۔ ضلع شیخوپورہ

نوجوانوں کی سخت ضرورت ہے

۱۲۵

ہماری معرفت نوجوان خوبصورت
ودھوائیں اور بال ودھوائیں اور
کنواری لڑکیاں وشادی کے لئے ہر
وقت تیار ملتی ہیں۔ شادی کے خواہش
مند جلد سے جلد درخواست
بھیجیں ×

پتہ:-
مینیجر رامچرن لال شرما
ہندو ودھوا آشرم اورئی ضلع جالون

پریکھشا کیجئے

۱۳۴

ہر شخص بڑی آسانی سے چند پیسوں میں تیار
کر سکتا ہے۔ سب کی آسانی کی وجہ سے بتائے جا
رہے ہیں۔ فی نسخہ ۲ بذریعہ منی آرڈر بھیجئے۔
سیاہ سرمہ۔ آنکھ کی خارش۔ پانی جانا کمزوری
بینائی آنکھ دکھنے اور ورموں کے دور کرنے میں اکسیر ہے
سفید سرمہ اوپر والے اوصاف ہیں ×
زرد سرمہ۔ آنکھ کی ہر ایک خرابی کے واسطے
بیحد مفید ہے۔ جو اوصاف خالص ممیرہ میں ہوتے
ہیں۔ وہ کل اس کے اندر موجود ہیں ×
مینیجر سوا سیوا آلیہ گنگوہ سہارنپور

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

۹۵۰

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچاوے گی

ہر لحظہ ہر جا صحت کا اطمینان

کرنے کیلئے آپ مشہور عالم اکسیر اعظم ہر مرض کا واحد علاج

"امرت دھارا"



پر اعتماد کر سکتے ہیں کیونکہ بفضل ایزدی ۹۰ فیصدی تو مرض کو فوراً آرام دیتی ہے۔ وگرنہ مرض کو روک تو ضرور دیتی ہے۔ اس کو کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدنے ایجاد کیا ہے۔ اور جس کو لاکھوں استعمال کرکے فائدہ اٹھانے والوں میں سے ۳۶ ہزار کے خطوط وصول ہو چکے ہیں۔ یہ انسانی جسم کی تقریباً جملہ امراض کا واحد علاج ہے۔ یہ بنی نوع انسان کے لئے نعمت ثابت ہوتی ہے۔ ادویات کے بھاری بکس اس کی صرف ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں۔ آپ بھی ایک اپنے ساتھ رکھیں۔ وقت بے وقت کام دیگی ×

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ۸/) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (عہ۴/) نمونہ آٹھ آنے ۸/

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کیساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے خط میں لکھدیں! مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگوائیں! کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست اور طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مرداں جس کو ضرورت ہو لکھنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں ×

احتیاط { امرت دھارا کا اس قدر نام دیکھ کر بہت سے اشتہار بازوں کے منہ میں پانی بھر آیا ہے۔ اور مختلف نام رکھ کر انہی اوصاف کی ادویات مشتہر کر رہے ہیں۔ پس سمجھ جانیئے کہ امرت دھارا میری ایجاد ہے اسکے مکمل اجزا سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا ہے میرے پاس بیشمار خطوط ہیں کہ ایسے اشتہار بازوں سے دوائی منگوا کر لوگوں نے دھوکہ کھایا۔ اس واسطے دھوکہ سے بچیں اور کبھی کوئی دوائی اس قسم کی سوائے امرت دھارا کے نہ خریدیں × عموماً ایسے اشتہار باز اپنی دوائی کے ساتھ کسی نہ کسی طرح لفظ امرت ملا لیتے ہیں۔ بعرف لفظ امرت پر نہ بھولیں۔ بلکہ امرت دھارا اس سارے نام کو دوائی کے واسطے اچھی طرح سے یاد رکھیں ×

خط وکتابت و تار کے واسطے پتہ:- امرت دھارا ۲۲ لاہور

المشتہر
مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

دوائی چاہئے یا جوانی؟

۱۴۵

پیشتر اس کے کہ آپ کسی دوسری جگہ سے دوائی طلب کریں۔ "جوانی" کا مطالعہ کرنا آپ کے لئے از بس ضروری ہے۔ آپ بہت سے بیجا اخراجات سے بچ جائیں گے۔ طریقہ علاج کی آپکو واقفیت ہو جائے گی۔ اپنا علاج آپ خود تجویز کر سکیں گے

"جوانی" مفت ملتی ہے

"جوانی" کو حاصل کرنے کے واسطے آپ کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا۔ صرف ایک کارڈ لکھنے کی ضرورت ہے "جوانی" گھر بیٹھے بٹھائے آپ کے پاس پہنچ جائے گی ×

نین امرت

آنکھوں کے لئے اکسیر ہے اس کے روزانہ استعمال سے آنکھیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک ۷/ تین شیشی کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ:- کرم شیر کمپنی ۲۲
کالاڈھونگی ضلع نینی تال

جن مہاشیوں کے پاس پرکاش اسکے وی پی پہنچیں وہ کرپا کر کے واپس نہیں وصول کریں

(مینیجر)

کانگریس کا ۴۷واں اجلاس

شریمتی سروجنی دیوی کا اعلان ہے کہ کانگریس کا ۴۷واں اجلاس ۲۴ اپریل کو پوری کی بجائے دہلی میں پنڈت مدن موہن مالوی جی کی صدارت میں ہوگا اور گورنمنٹ ہند کے اجلاس کو ممنوع قرار دے دینے کے باوجود کانگرسی تیاریوں میں مصروف معلوم ہوتے ہیں لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے دفعہ ۱۴۴ کی میعاد میں توسیع کر کے اس اجلاس کا ہونا خلاف قانون بنا دیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ایسی حالت میں ۲۴ اپریل کو حالات کیا صورت اختیار کرتے ہیں ؛

لندن میں کانگرسی جھنڈا

لندن میں ۱۱ اپریل کو فرینڈز آف انڈیا سوسائٹی کی طرف سے کانگرسی جھنڈا لہرایا گیا۔ بریگیڈیر جنرل ایف پی گروزیر کی صدارت میں جلسہ بھی کیا گیا۔ جس میں ہندوستان میں موجودہ سخت گیری کی پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ صدر نے کہا کہ ہندوستان کو حق حاصل ہے کہ سلطنت برطانیہ کے اندر رہ کر زندہ رہنے کا مطالبہ کرے ؛

سنار کے چور

کلکتہ ۱۳ اپریل۔ تین اشخاص کو پولیس نے موقعہ پر گرفتار کر لیا جبکہ وہ ایک سنار سے زیور چرا کر نکل رہے تھے ؛

بنگالی سیٹھ کا قتل

(کلکتہ ۱۲ اپریل) ایک سیٹھ کئی ہزار کی نقدی اور نوٹ لے کر کارخانہ سے گھر کو جا رہا تھا۔ کہ چھ اشخاص نے جو اس کے تعاقب میں لگے ہوئے تھے۔ اس پر حملہ کر دیا اور اس کو قتل کرنے کے بعد نقدی لے کر ٹیکسی میں فرار ہو گئے۔ ٹیکسی ڈرائیور گرفتار کر لیا گیا ہے ؛

ایک پولیٹیکل قیدی کی فراری

(لاہور ۱۳ اپریل) معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک پولیٹیکل زیر سماعت قیدی جسے بیمار ہونے پر میو ہسپتال میں بھیج دیا گیا تھا۔ ۱۱ اپریل کو موقعہ پا کر فرار ہو گیا ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے ؛

جموں کی مجلس احرار

(جموں ۱۳ اپریل) دربار کے حکم کے ماتحت جموں کی مجلس احرار خلاف قانون قرار دی گئی ہے ؛

جرمنی کے صدر کا انتخاب

مارشل وان ہنڈنبرگ عالم پیری میں بھاری کثرت رائے سے جمہوریت جرمنی کے دوبارہ صدر منتخب ہوئے ہیں۔ انہیں اپنے مخالف سے ۶۰ لاکھ ووٹ زیادہ ملے ہیں ؛

سناتن دھرم کی گت

میرپور میں ۳۰-۱ اپریل-یکم مئی کو ضروری سمیلن

ریاست جموں و کشمیر کے علاقہ میرپور، راجوری، کوٹلی وغیرہ کے ہزاروں کی تعداد میں مصیبت زدہ ہندو اپنا کاروبار تباہ ہو جانے اور جائیدادیں لوٹے جانے پر غریب الوطنی کی حالت میں میرپور اور دوسرے مقامات میں پڑے ہیں۔ جاتی نے ان کی کھان پان کی سہائتا کے متعلق اپنا فرض کا جو ثبوت دیا ہے۔ وہ سراہنیہ ہے۔ لیکن ان لوگوں کو کس وقت تک اس طرح اپنے وطن سے دور بے کار رکھا جا سکتا ہے۔ اور ان کی ضروریات پوری کی جا سکتی ہیں۔ جاتی کا آخری کرتویہ ان خانماں برباد ہندوؤں کے متعلق یہ ہے۔ کہ انہیں اپنے گھروں میں آباد کرانے کا پریتن کیا جائے

علاقہ میرپور کے مسلمان فرضی شکایات پر اپنے مویشیوں اور فصل کا انتظام کر کے اپنی مرضی سے ہجرت کر آئے۔ تو ریاست کے حکام کو انکی واپسی کی تدابیر سوچنے کی فکر دامنگیر ہوئی۔ اور وہ اس میں رہے انہوں نے انہیں واپس بلانے کا انتظام کیا۔ لیکن ہندو اور سکھ اپنی مرضی سے بے وطن نہیں ہوتے۔ بلکہ جبراً بے وطن کر دیے گئے ہیں۔ لیکن ان کی واپسی کا کسی کو فکر نہیں۔ ریاست اعلان بھی کر چکی ہے۔ کہ انہیں اپنے گھروں میں آباد کرنے کا ریاست کی طرف سے انتظام کیا جائے گا لیکن مہینے گزر جانے پر بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ وطن سے بے وطن رہنے پر مجبور ہیں۔ ان کی مستقل واپسی کا کوئی انتظام نہیں ہوا۔ ان لوگوں کے اپنے گھروں میں آباد کرانے کا سوال بہت اہم ہے۔ اس پر ہندو جاتی کو پوری توجہ دینی چاہئے۔ چنانچہ اسی اودیش سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی سرپرستی میں زیر صدارت رائے بہادر دیوان بدری داس صاحب ایم اے ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور اور چوہدری ... پرتی ندھی سبھا پنجاب میرپور میں ۳۰ اپریل اور یکم مئی کو ایک نہایت اہم سمیلن کیا جانے والا ہے۔ جس میں ریاست کے خانماں برباد ہندوؤں کی سہائتا اور ان کے بے کھٹکے اپنے گھروں میں آباد ہو سکنے کے وسائل پر وچار کیا جائے گا۔ ان بھائیوں سے ہمدردی رکھنے والے ہندوؤں کو اس میں بھاری سنکھیا میں شامل ہونا چاہئے ؛

حالمزئیوں پر ایرہمندوں کا حملہ

(پشاور ۱۳ اپریل) چار ہزار ایرہمندوں کے ایک لشکر نے سرحد میں دروکھا پر چڑھائی کی اور کچھ حالمزئی دیہات کو جلا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ ایرہمندوں نے حالمزئیوں سے اس امداد کا انتقام لیا ہے۔ جو انہوں نے حال ہی میں گورنمنٹ کو دی تھی ؛

الہ آباد میں دفعہ ۱۴۴

(الہ آباد ۱۳ اپریل) حکام نے اس اطلاع کے ملنے پر کہ قومی ہفتہ کے آخری دن کے سلسلہ میں جلوس نکالا جا رہا ہے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ اس کے باوجود شام کے وقت جلوس نکلا۔ جسے پولیس نے محاصرہ میں لے لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جلوس منتشر ہو گیا ؛

مالوی جی کی بہو گرفتار کی گئیں

(بنارس ۱۳ اپریل) پنڈت مالوی جی کی بہو شریمتی اوشا مالوی ایک جلوس کی رہنمائی کرتی ہوئی گرفتار کر لی گئیں۔ شہر میں ہڑتال رہی۔ مسلمانوں نے بھی کچھ حصہ لیا ؛

سرحدی کونسل کے کامیاب ممبر

صوبہ سرحد کی کونسل کے انتخاب میں رائے صاحب روچی رام (ڈیرہ اسمٰعیل خان) پیر بخش خان وکیل پشاور شہر (کانگرسی) اور خان عبدالغفار خان بیرسٹر چارسدہ (کانگرسی) کامیاب ہو گئے ؛

پونچھ میں بے چینی

وزیر اعظم صاحب پونچھ نے اس مطلب کا تار بھیجنے پر کہ جرمانے وغیرہ معاف کر دیئے جائیں، اور کوئی گرفتاری نہ کی جائے۔ بے چینی پیدا ہو گئی۔ کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اس سے باغیوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اور عبرتناک سزائیں نہ دی گئیں تو امن کی کوئی امید نہیں ؛

دھرودیو رہا ہو گئے

ماسٹر سندر سنگھ بی اے بی ٹی پرنسپل رام آشرم ہائی سکول کے پتر دھرودیو آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ اسے رہا کر دیا گیا ہے۔ اور رہائی کے بعد اسے حکم دیا گیا ہے کہ دہلی سے چلا جائے۔ چنانچہ

اب امرتسر اپنے پتا کے پاس پہنچ چکا ہے ؛

مسلم مطالبات کا حشر

(بمبئی ۱۲ اپریل) اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ حکومت ہند یا وزیر ہند کا کوئی ارادہ نہیں کہ مسلمانوں کے مطالبات کو پورے طور پر منظور کر لیا جائے خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ اس معاملہ میں اس سے آگے نہیں جائے گی جو کچھ حکومت ہند نے اپنے بیان میں لکھا ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ مسلمان کسی بھی صورت میں بنگال اور پنجاب میں اکاون فیصدی نیابت نہیں حاصل کریں گے ؛

ایک اور جتھہ کی سزایابی

(گجرات ۱۲ اپریل) اٹک کو جانے والا سکھ جتھہ یہاں گرفتار کر لیا گیا۔ گوربخش جتھہ دار کو ۸ ماہ اور باقی ممبروں کو ۶ ماہ قید کی سزا ہو گئی ؛

انگلینڈ اور آئرلینڈ

مسٹر ڈی ویلرا نے ایک پبلک تقریر میں اپنی پالیسی کو ان الفاظ میں واضح کر دیا کہ آئرلینڈ برطانیہ کی نوآبادی نہیں۔ یہ دنیا کی قدیم ترین اقوام میں سے ہے۔ آئرلینڈ کو وہ تمام حقوق حاصل ہیں۔ جو ایک قوم کو ہو سکتے ہیں۔ ہم برطانیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ بشرطیکہ ہمارا اور جبیرا ایسا ہو۔ حلف وفاداری اور خراج کے متعلق کہا کہ گذشتہ دس سال تک آئرش لوگوں کو اپنی ضمیر کے خلاف حلف وفاداری لینا پڑا ہے۔ برطانیہ کو آئرلینڈ سے خراج لینے کا کوئی حق نہیں

مسلمانوں کی دس کروڑی کمپنی

بمبئی کے سوداگران پارچات نے ولائتی کپڑے کا بائیکاٹ کیا۔ تو تھوڑی مسلمانوں کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اور انہوں نے لنکا شائر کی امداد سے بمبئی کے ولائتی کپڑے کی تجارت پر قبضہ کرنے کے لئے دس کروڑ کے سرمایہ سے ایک کمپنی کے قیام کا اعلان کر دیا۔ لیکن لنکا شائر کچی گولیاں نہیں کھیلا۔ وہ ایسے لوگوں کے پیچھے چڑھ جاتا۔ جن کے لیڈر حساب طلبی پر یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ حساب تیار ہو رہا ہے میں ہوگا۔ چنانچہ اس کی طرف سے کوئی حوصلہ افزائی نہ ہونے پر اس تھوڑی کمپنی کے مینیجنگ ڈائرکٹر نے ذیل کے الفاظ میں انگریزوں سے شکایت کی کہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب ہمارے بیرونی دوست ہماری عملی مدد کرنے کو تیار نہیں تو ہم اپنے ملکی بھائیوں کے خلاف کیوں جائیں۔ لیکن ان الفاظ کا بھی انگریز پر کوئی اثر نہیں ہوا اور اس طرح وہ سازش ناکام رہی۔ جو

بھارت کا قومی سیتاہ

ہمارے وزیر ہند کے اس قسم کے اعلانات کے باوجود کہ ہندوستان میں سب ٹھیک ہے بے چینی جاری ہے۔ اس کا ثبوت آئے دن کی گرفتاریوں سے بڑھکر اور کیا ہو سکتا ہے؟ لیکن قومی سیتاہ سے تو گرفتاریوں کی رفتار کو اور بھی تیز کر دیا ہے۔ پنجاب میں امن سرشانت تھا۔ لیکن وہاں بھی اس سیتاہ کے ایک ہی دن میں دو گرفتاریاں ہوئیں۔ اکالی دل کا جلوس نکلا۔ لاہور میں کئی گرفتاریاں ہوئیں۔ بمبئی۔ کراچی۔ کانپور اور دوسرے شہروں سے بھی گرفتاریوں کی خبریں آئی ہیں۔ لیکن ملک کی توجہ جس طرف کھینچی ہے الہ آباد سب سے بازی لے گیا ہے۔ جہاں پنڈت جواہر لال نہرو کی پوجنیہ ماتا۔ سورگیہ پنڈت موتی لال نہرو کی دھرم پتنی شریمتی سروپ رانی نہرو زخمی ہوئی ہیں۔ شریمتی کو زخم کس طرح آئے۔ اس کے متعلق متضاد بیان ہیں۔ بقول ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شریمتی جی کا بیان ہے کہ ۱۵ اپریل کی رات کو پرشوتم داس پارک میں ایک پولیس افسر نے بید سے پیٹا۔ لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس سے انکار ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت صرف مسٹر ایچ میرس سپرنٹنڈنٹ پولیس ہی موقعہ پر تھے۔ وہ پُر زور الفاظ میں اس بات کی تردید کرتے ہیں۔

پولیس سپرنٹنڈنٹ کی تردید ٹھیک ہے یا غلط۔ اس بحث کو ایک طرف رکھکر کون ہے۔ جو یہ تسلیم نہ کرے گا۔ کہ اس واقعہ نے پبلک کی بے چینی میں اضافہ کیا ہے۔ جو بیسیوں گرفتاریاں نہ کر سکیں۔ وہ اس ایک واقعہ نے قومی سیتاہ کی اہمیت کو بہت بڑھا دیا ہے۔ اگر وزیر ہند اس کو خاطر میں نہ لائیں۔ تو انہیں کون مجبور کر سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ حق کی بات سننے کو تیار ہیں تو راجہ اور پرجا کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ اس نقصان کی تلافی کا انتظام کریں۔ یو۔پی گورنمنٹ نے غالباً اسی خیال سے تحقیقات کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن اگر سرکاری تحقیقات پر اکتفا کی گئی۔ تو اس سے خاطر خواہ فائدہ نہ ہوگا۔ تحقیقات غیر سرکاری ہونی چاہئے۔ کیونکہ اسی کا بے لاگ فیصلہ ہی پرجا کو شانت کر سکے گا۔

کی بھارت پر قبضہ کرنے کی لگی تھی۔

حسن ابدال میں سکھ کانفرنس۔ بیساکھی کے موقع پر پنجہ صاحب میں سکھوں کا پولیٹیکل دیوان سردار سمپورن سنگھ کی صدارت میں ہوا۔ جس میں صدر نے فرمایا کہ ہم جمہوریت کے حامی ہیں وہ جمہوریت جس میں تمام فرقوں کی نمائندہ آواز ہو۔ اور جب تک ہم یہ چیز حاصل نہیں کر لیتے ہم کسی قسم کی اصلاحات منظور کرنے کو تیار نہیں۔

آپ نے فرقہ پرستی کے موجودہ مختلف علاجوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہم تمام ہندوستانی ہیں۔ اور ہندوستان ہمارا دیش ہے ہم کو بحیثیت قوم سوچنا چاہئے۔ نہ کہ ایک یا دوسرے فرقہ کی حیثیت سے۔

وِدوت آریہ سمیلن پھر ملتوی۔

ودوت آریہ سمیلن جو ۲۰ سے ۲۲ اپریل تک دہلی میں ہونے والا تھا۔ دروانوں سے نبندھ تیار نہ ہو سکنے کے کارن ملتوی ہو گیا ہے۔ اب یہ سمیلن ۱۹ سے ۲۲ اکتوبر کو ہوگا۔
(آنند پرکاش سرسوتی منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی)

انگریزی میں ویدک لٹریچر

پنڈت گنگا پرشاد ایم اے چیف جج ٹیہری (گڑھوال) کی تصانیف

(۱) فونٹین ہیڈ آف ریلیجن (سرچشمہ مذاہب) ۱عہ
(۲) پرابلم آف لائف (جیون سمسیا) ایک آنہ
(۳) پرابلم آف یونیورس (سنسار سمسیا) ایک آنہ
(۴) ویدک ٹیکسٹ حصہ پہلا اور دوسرا فی ایک آنہ

بابو گھاسی رام ایم اے کی تصانیف

انٹروڈکشن ٹو دی کمنٹری آف ویداز مجلد ۶
بغیر جلد ...
وید سنگرہ (سو وید منتروں کا مجموعہ مع ہندی ترجمہ) ۱۲
بھگوت گیتا ۔ از بھگوت گیتا ۔ منظوم ۴۰۰...

پوجیہ نارائن سوامی جی کی تصانیف

کمنٹری آن ایش اپنشد (ایش اپنشد کی ویاکھیا) ۴

دوسرے مصنفوں کی پستکیں

ہگنی ہو ترجمہ ۱ر۔ پیپر ...
ویجی ٹیرین ڈائٹ (نراش بھوجن) ایک آنہ

ملنے کا پتہ:-

آرین بک ڈپو نزد تحصیل میرٹھ شہر

کشمیر ریلیف فنڈ

گذشتہ اشاعت میں کشمیر ریلیف فنڈ کے دانیوں کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ اس سے آگے جن دانیوں سے اس فنڈ میں دھن پراپت ہوا ہے ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ یہ فہرست ۱۷ چیت سمت ۱۹۸۸ سے ۲۸ چیت سمت ۱۹۸۸ تک کی ہے:-

(۱) مہاشہ ایشور داس لاجپت رائے ماڈل ٹاؤن ۵ روپے
(۲) مہاشہ شمبھو ناتھ بھلا لاہور ۔ ۔ ۔ ۰ — ۲۰
(۳) ر رام ناتھ جی ر ۰ — ۱۴ — ۴
(۴) آریہ سماج سرسہ ۰ — ۱۲ — ۱۶
(۵) مہاشہ گوردت جی گوتم مراد آباد ۰ — ۳۵
(۶) مہاشہ سوما پالی جی کلرک جاٹ لاہمنٹ جالندھر ۰ — ۵ — ۳
(۷) مہاشہ شیورام جی پردھان آریہ سماج کرورڑ ۰ — ۰ — ۵
(۸) آریہ سماج لدھیانہ ۰ — ۰ — ۲۵
(۹) مہاشہ سعادت چند جی لائلپور ۰ — ۰ — ۱۵
(۱۰) ر جگت سنگھ جی پل بجوان ۰ — ۰ — ۲۰
(۱۱) ر روپ چند جی نارنگ راجل ۰ — ۰ — ۱
(۱۲) پنڈت ویدبرت جی جالپور ۰ — ۱
(۱۳) مہاشہ بھاگی رام جی ۰ — ۰ — ۱۰
(۱۴) ر پریم لال رائے جی ۰ — ۰ — ۴
(۱۵) ر جگن ناتھ جی ایگزیکٹو انجینئر ڈی ڈبلیو ڈی اشکاگو ۰ — ۱۰۰
(۱۶) مہاشہ اودھے جی ساہوکار سیکوچک ۱۰
(۱۷) ر جگن ناتھ جی ایگزیکٹو انجینئر اشکاگو (جمع شدہ) — ۱۵
(۱۸) مہاشہ مکند لال آریہ سماج شادیوال ۴ — ۲۰
(۱۹) پنڈت بیرا لال جی ایس ڈی او ٹانک ۱۰
(۲۰) مہاشہ رام کشن جی دیو سماج لدھیانہ ۱
(۲۱) ر بشیشر داس انسپکٹر پولیس امرتسر ۰ — ۰ — ۵
(۲۲) آریہ سماج کھنہ ۰ — ۰ — ۱
(۲۳) ر ر بھلوال ۳ — ۱۲ — ۳۴
(۲۴) ر ر مخدوم پور ۰ — ۰ — ۱۰
(۲۵) ر ر رنگون ۰ — ۰ — ۴۰
(۲۶) ر ر ٹونی دیوی ۰ — ۰ — ۱
(۲۷) ر ر ظفروال ۰ — ۰ — ۲
(۲۸) ڈاکٹر نرنجن داس میڈیکل پریکٹیشنر جام کی ۰ — ۱ — ۱
(۲۹) لالہ رام لال بی اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر جاہلی ۰ — ۰ — ۲
(۳۰) آریہ سماج ڈونگہ ۰ — ۴ — ۱۸
(۳۱) مہتہ ہکم چند ایس اے ایس کھار ۰ — ۰ — ۵
(۳۲) رام دھن معرفت ر ۰ — ۰ — ۶
(۳۳) مہاشہ نیتا رام معرفت ایس اے ایس کھار
(۳۴) آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں ۰ — ۰
(۳۵) ر ر سرگودھا ۰ — ۰
(۳۶) پرنس اینڈ کمپنی بورا فارورڈ بنکرز ۰ — ۰
(۳۷) مہاشہ کرشن جی بی اے مالک پرتاپ، لاہور ۰ — ۰
(۳۸) آریہ سماج کوٹ رادھا ۰ — ۰
(۳۹) مہاشہ منشا رام آریہ بانسا ۰ — ۴
(۴۰) آریہ یووک سبھا جل ۰ — ۰
(۴۱) مہاشہ بہاری لال سٹیشن ماسٹر (لکھو کی)
(۴۲) سٹیشن سٹاف ابوہر
(۴۳) آریہ یووک سبھا فورٹ سنڈیمن
(۴۴) پردھان ہندو سبھا کیلانگ (ابر ہلا) ۰ — ۰

میزان ۳ — ۱۳ — ۱۱
سابقہ میزان ۹ — ۶ — ۱۱۰
کل میزان ۹ — ۴ — ۱۲۳

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

فرنچائز کمیٹی کا کام کب ختم ہوگا

پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ فرنچائز کمیٹی کو امید ہے کہ وہ اپریل کے خاتمہ تک اپنا کام ختم کر لے گی۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا گیا کہ یہ ضروری نہیں۔ کہ ہاؤس کمیٹی کی تمام سفارشوں کو منظور کرلے۔

دیکھنا! مرکز کمزور نہ ہو جائے

(بقیہ آرٹیکل صفحہ ۵)

ویدپرچار سدھی اور ولیت اور علاقہ کی ذمہ داری سماجوں پر ان کی حیثیت کے مطابق تقسیم رکھی ہے۔ آریہ سماجیں اور ان کے پرتی ندھی اسے ادا کریں۔ تو مقرر کردہ رقم سبھا کے دفتر میں اور بھجوا کر اپنا کرتویہ سمجھیں اور اس کرتویہ کو ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ یہ آریہ سماجوں اور پرتی ندھی سبھا سدوں کی ذمہ داری کا حصہ ہے۔ اس ذمہ داری کے ادا ہونے پر ہی پورا ہونے کے معنے مرکز کا مضبوط ہونا ہے اور ان کی پیدائش میں ترقی رہے گی۔ مرکز اتنا ہی کمزور ہوگا اور اس کمزوری کا اثر آریہ سماج کے ہر حلقہ کے حق میں خراب ہوگا۔

اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا ... چاہئے کہ آریو ہمارا آریہ سماجوں سے ... نویدن ہے کہ چندہ کے ادھکاری لاہور ... سنہ اس بات کو دھیان میں رکھنا کہ مرکز کمزور نہ ہو ...

پرکاش لاہور

٦ بیساکھ سمت ١٩٨٩

دیکھنا! مرکز کمزور نہ ہونے پائے

پنجاب میں آریہ سماج کی تمام تحریک کا مرکز آریہ پرتی ندھی سبھا ہے۔ اور اسی مرکز کی مضبوطی پر تحریک کی ترقی کا انحصار ہے۔ مرکز مضبوط ہے تو تحریک روز افزوں ترقی کرے گی۔ مرکز کمزور ہے تو تحریک کی کمزوری میں سندیہہ ہی کیا ہو سکتا ہے۔ مرکز کی مضبوطی اور کمزوری آریہ سماجوں کے ہاتھ میں ہے۔ آریہ سماج ہی مرکز کو مضبوط بناتی ہیں۔ آریہ سماج اداسینتا دھارن کر لیں۔ مرکز کمزور ہو جائے۔ لیکن مرکز کی مضبوطی یا کمزوری کا آخری اثر آریہ سماج ہی پر ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم بتا آئے ہیں مرکز کی مضبوطی ہی آریہ سماج کی مضبوطی اور کمزوری ہی آریہ سماج کی کمزوری ہے۔

مرکز کیا ہے؟ آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کا سامو ہک روپ۔ پرتیک آریہ سماج نشچت نیموں کے ماتحت اپنے اپنے پرتی ندھی نرواچت کرتا ہے وہ مرکز کے ہیڈ آفس گورودت بھون لاہور میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے درمیان سے اپنے پردھان منتری آدی چن لیتے ہیں۔ اور سال بھر کام کرنے کے لئے اپنے میں سے ٢٨ سبھا سدوں کی اگزیکٹو کمیٹی (انترنگ سبھا) مقرر کر جاتے ہیں۔ اس طرح تحریک کی مرکز ساد ہارن سبھا۔ انترنگ سبھا اور ادھکاریوں کے سپرد سب کام کر جاتی ہے۔ اور ان کے انصرام کے لئے روپیہ کی منظوری دے جاتی ہے۔ انترنگ سبھا کے سبھا سدوں کی تعداد بھی کافی ہوتی ہے۔ اور وہ سبھا کے علاقہ زیر اختیار کے اس سرے سے اس سرے تک پھیلے ہوئے رہتے ہیں۔ اس لئے ان سے یہی آشا کی جا سکتی ہے کہ وہ مہینہ میں ایک بار اکٹھے ہو کر ضروری معاملات طے کر جایا کریں۔ ورنہ روزانہ معاملات کے بھگتان کے لئے پردھان اور منتری ہی ہیں۔ اور ان میں سے بھی زیادہ تر منتری جو براہ راست دفتر کا انچارج ہوتا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت کئی انسٹی ٹیوشن ہیں۔ ہردوار کا مشہور عالم گورکل کانگڑی پنجاب پرتی ندھی سبھا کے ہی آدھین ہے۔ ڈیرہ دون کا کنیا گورکل اسی سبھا کی ملکیت ہے۔ لاہور کا آریہ ودیارتھی آشرم اور دیانند اپدیشک ودیالیہ اسی سبھا کے ماتحت چل رہے ہیں۔ گورودت بھون کا اپنی قسم کا واحد ویدک پستکالیہ اسی سبھا نے کھول رکھا ہے۔ یہ تمام ضروری انسٹی ٹیوشن ہیں۔ لیکن سبھا کی جس اپدیش سے سمبندھ ہے۔ اور جس ایک ماترا رش کے لئے سب بندھے ہیں۔ وہ

وید پرچار

ہے۔ سبھا کے آدھین جتنے انسٹی ٹیوشن ہیں۔ وہ وید پرچار کے اُدیش کو سپھل بنانے کے لئے ہی ہیں۔ اور ان سب کی سپھلتا مرکز کی مضبوطی پر منحصر ہے۔ آئے سال سبھا اپنے انسٹی ٹیوشنوں کا جو بجٹ پاس کرتی ہے۔ وہ چار لاکھ سے کم کیا ہوتا ہوگا۔ ان چار لاکھ کا جمع کرنا اور جمع کرکے اسے پوری کفایت شعاری سے خرچ کرنا سبھا کا کام ہے۔ سبھا اس کام کا بھار انترنگ سبھا پر ڈال جاتی ہے۔ اور انترنگ سبھا اس ذمہ داری کو اور آگے سرکا کر آخری ذمہ داری تمام انسٹی ٹیوشنوں کے ادھشٹاتاؤں پر ڈال دیتی ہے۔ مطلب یہ کہ گورکل کے بجٹ اور تمام معاملات کے لئے گورکل کا مکھیہ ادھشٹاتا ذمہ دار ہے اور وید پرچار کا ذمہ دار وید پرچار کا ادھشٹاتا ہے۔ پرچار کا ادھشٹاتا کوئی ہو۔ اس سمے تک دستور چلا آتا ہے کہ منتری کو ہی اس کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ گویا گورکل کے کام کو کامیابی سے چلانے کے لئے سوگیہ مکھیہ ادھشٹاتا چاہئے۔ تو وید پرچار کے کام کو سپھل بنانے کے لئے سوگیہ منتری۔ پھر منتری کی ذمہ داری وید پرچار تک ہی محدود نہیں۔ وہ گورکل کنیا گورکل۔ اپدیشک ودیالیہ آدی انسٹی ٹیوشنوں کے لئے بھی ویسا ہی جوابدہ ہے جیسا وید پرچار کے لئے۔

بس سبھا کی مضبوطی کے معنی یہ ہیں کہ ساد ہارن سبھا سے لے کر اس کے منتری اور ہر ایک انسٹی ٹیوشن کے ادھشٹاتا تک اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھنے اور اپنے اپنے کرتویہ کو پالن کرنے والے ہوں۔ نیم انوسار سبھا کا [illegible] چنا ہوتا ہے۔ ارتھات ہر تین سال کے بعد پرانی سبھا ٹوٹ کر نئی سبھا بنتی ہے۔ آریہ سماجیں از سر نو اپنے پرتی ندھی چنتی ہیں۔ اور نئی سبھا میں نئے سرے سے پرتی ندھی اکٹھے ہو کر ادھکاری ورگ اور انترنگ سبھا سدوں کا چناؤ کرتے اور بجٹ آدی پاس کرتے ہیں۔ یہ سال سبھا کے نئے چناؤ کا ہے۔ پرانی سبھا ٹوٹ چکی ہے اور نئے پرتی ندھی چنے جا رہے ہیں۔ جو اسی مہینہ کے آخری ہفتہ میں اکٹھے ہو کر آگامی ورش کا کاریہ کرم نشچت کریں گے۔ اس لئے سبھا کو مضبوط بنانے کا اس ورش بہت اچھا موقع ہے۔ وہ اس طرح کہ ہر ایک سماج پوری ذمہ داری سے ایسے پرتی ندھی چنے۔ جو آریہ سماج کے پرتی سچی بھگتی اور سبھا کے کاموں میں پوری دلچسپی رکھتے ہوں جنہیں وید پرچار اور گورکل آدی کو پھولتا پھلتا دیکھنے کی ابھلاشا ہی نہ ہو۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے رچھے سیکھیے میں اپنے پریتن کی آہوتی ڈالنے کے لئے بھی تیار ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کئی ایسے پرش ہوں۔ جنہیں نرواچت ہونے کا تو شوق ہو پر نرواچت ہو کر وہ ایک بار بھی سبھا میں نہ آتے ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ایسے سجن ہوں۔ جو سبھا کے پرتی ندھی چنے جا کر سبھا کو اپنے مفید مشوروں سے لابھ پہنچا سکتے ہوں۔ لیکن وہ کرایہ کا خرچ برداشت نہ کر سکنے سے نرواچت ہونے پر تیار نہ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی سماج میں کوئی ایسا ویکتی ہو۔ جو سبھا کے لئے کچھ مفید ہو سکتا ہو۔ لیکن سماج محض اس خیال سے کہ اس نے اپنے ہی سبھا سد کو پرتی ندھی بنانا ہے۔ اپنا پرتی ندھی چن کر سبھا کو کمزور بنانے کا موجب ہو رہے ہوں۔ ان سب حالتوں میں آریہ سماجوں کو پرتی ندھی نرواچن کے سمے اچھی طرح غور کرنا چاہئے۔ وہ کسی ایسے مہاشے کو پرتی ندھی نہ بنائیں۔ جو محض نمائشی پرتی ندھی بنے رہیں۔ جو انتخاب کے قابل ہوں لیکن خرچ کے خوف سے منتخب نہ ہونا چاہیں۔ سماج انہیں کرایہ پیش کرے۔ سال میں ایک بار لاہور کے کرایہ پر ایک قابل آدمی کا سبھا میں بھیجنا ویسا مہنگا سودا نہیں پھر ضروری نہیں کہ کوئی سماج ضرور اپنے ہی کسی سبھا سد کو پرتی ندھی چنے۔ اگر اس کا کوئی اپنا سبھا سد اس ذمہ داری کو قبول کرنے کے قابل ہو تو زہے قسمت ورنہ وہ کسی بھی آریہ سماج کے کسی سبھا سد کو چن سکتی ہیں۔ جس کا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے نیم انوسار سمبندھ ہو۔ اس طرح اگر آریہ سماجیں ایسے پرتی ندھی بھیجیں جو حاضر باش ہوں۔ جنہیں آریہ سماج سے واستوک پریم ہو۔ جنہیں وید پرچار گورکل آدی سنستھاؤں کی سپھلتا کی ہمیشہ چنتا رہے۔ تو سمجھو مرکز کی مضبوطی کی جو ذمہ داری آریہ سماجوں پر ہے۔ اس کا ایک حصہ انہوں نے پورا کر دیا۔

[illegible] ادھکاری بنائیں [illegible]

اب پرتی ندھیوں پر ہے۔ جن کے اختیار میں ادھکاریوں اور انترنگ سبھا کا چناؤ اور بجٹ پاس کرنا ہے۔ اگر اس اختیار کو وہ کسی پرکار کی ذاتی اغراض یا کنویسروں کے اثر سے بالاتر ہو کر کام میں لائیں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ایسے ادھکاری اور ایسی انترنگ سبھا وجود میں آئیں گے جن کے ہاتھ میں وید پرچار آدی سنستھاؤں کا بھوشیہ سرکشت ہوگا۔ گورکل کی ذمہ داری وید پرچار سے کسی صورت میں کم نہیں۔ لیکن سبھا کے ادھکاریوں کے ہاتھ میں براہ راست وید پرچار کا ہی کام ہے۔ اور یہی کام آریہ سماج کی تحریک کی جان ہے۔ اس لئے جس کسی کے ہاتھ میں وید پرچار ہو۔ وہ ایسا ویکتی ہونا چاہئے۔ جو انوبھوی ہو۔ وید پرچار کو کم از کم اپنے عہدہ کے دوران میں پوری طرح اپنا جیون اُدیش بنا سکے۔ سارا اپنے ذاتی کام کو پس پشت ڈال کر بھی اس کے لئے سمے دے سکے۔ دفتر پر مضبوط کنٹرول رکھ سکے اور اپدیشک منڈل کو صحیح رکھ کر اس سے زیادہ سے زیادہ کام لے سکے۔ وہ آریہ سماجوں میں پہنچے اور وید پرچار فنڈ کی آوشیکتاؤں کو آریہ سماجوں پر بخوبی پرکاشت کر سکے۔ اور اس طرح جہاں پرچار کو وستریت کر سکے۔ وہاں وید پرچار کے لئے اتنا دھن جمع کر سکے۔ کہ نہ صرف بجٹ ہی پورا ہو۔ بلکہ کچھ پس انداز بھی کیا جا سکے۔ تاکہ وید پرچار کا مستقل فنڈ بھاری رقموں سے بنتا رہا۔ تو اس طرح ہی ہر سال کی بچت سے ہی کچھ [illegible] جب ہم وید پرچار پر بل دیتے ہیں تو شہید اعظم پنڈت لیکھرام اور امر شہید سوامی شردھانند جی کی یادگاریں شدھی اور دلت ادھار کو بھی اس کا انگ سمجھتے ہیں۔

اگر ساد ہارن سبھا کے سبھا سد اپنے کرتویہ کو ٹھیک طور پر پالن کر جاتے ہیں۔ تو اپنے [illegible] کرتویہ سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔

اب آریہ سماجوں اور پرتی ندھیوں کی [illegible] ذمہ داری کا دور شروع ہوتا ہے۔

اگر پرتی ندھی سبھا سد فرض کرو وید پرچار کے لئے پچاس ہزار کا یا گورکل کے لئے [illegible] بجٹ پاس کر جاتے ہیں۔ تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کا کام پاس کرنا ہے اکٹھا کرنے کا کام منتری سبھا یا ادھشٹاتا گورکل کا ہے۔ بلکہ ایک ایک سماج اور ایک ایک پرتی ندھی سبھا سد ساری رقم کی ذمہ داری اپنے اوپر سمجھے اور دم نہ لے۔ جب تک یہ ساری رقم [illegible] جمع نہ ہو جائے۔

یہ کار کا اصول پر آریہ پرتی ندھی سبھا [illegible]

(بقیہ دیکھو صفحہ [illegible] کالم [illegible])

پنڈت پورنانندجی کی کنیا کا بواہ

آریہ سماج کے پرسدھ ۔ یوگیہ آپدیشک سوڑگباشی شری پنڈت پورنانند جی کی کنیا کماری نرملادیوی کا بواہ کوئٹہ ۔ اج کے ڈاکٹر گوروت جی کے سپتر کے ساتھ ۳۰۔اپریل سنیچر کے دن بٹالہ میں ہوگا پنڈت جی کے پشچات کماری نرملا کا سنرکشک پرمالکھ اور آریہ سماج ۔ اس لئے پنڈت جی کی ایک ماتر سنتان کماری نرملا کے بواہ میں نزدیکی آریہ سماجوں کے سبھاسدوں اور پنڈت جی کے مداحوں کو خاص طور پر شامل ہونے کے لئے ۳۰۔اپریل کو بٹالہ پہنچ جانا چاہیئے ۔ (کرشن)

مسلمانوں میں جات پات

معاصر (لائٹ) سے ایک سائل نے سوال کیا ۔ کہ کیا یہ ٹھیک ہے ۔ کہ پنجاب کے مسلمانوں میں ذات پات کا عمل دخل ہے ؟ (لائٹ) نے بڑی سرلتا سے اس کا جواب نہیں میں دیا ہے لیکن کیا لائٹ ، ذیل کے سوالات کا جواب دیگا

(۱) کیا مسلم لیگ یونین کانفرنس میں مسلمانوں میں جات پات اڑانے کا رزولیوشن پیش کیا گیا تھا ؟

(۲) کیا برٹیل نے اس رزولیوشن کے واپس لئے جانے پر نوجوانوں کو اس بنا پر مجبور نہیں کیا تھا ۔ کہ اس کا تعلق مذہب سے ہے ؟

(۳) اگر یہ ٹھیک ہے ۔ تو کیا مجلسی طور پر ہی نہیں ۔ مذہبی طور پر بھی مسلمانوں میں جات پات کا عمل دخل نہیں ؟

ہندو ریاستوں میں مسلمانوں کا عمل دخل

جن مسلم ریاستوں میں ہندو بھاری کثرت سے آباد ہیں ۔ اُن میں بھی ہندوؤں کی جو درگتی ہے ۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ۔ لیکن ہندو ریاستوں کے نظم و نسق میں جن میں مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ہے ۔ مسلمانوں کا عمل دخل بڑھتے چلے جانا ہندو حقوق کے لئے بہت تشویش ناک ہے ۔ ایسی ریاستوں میں ایک جے پور کی ریاست ہے جو ایک خالص ہندو ریاست ہے ۔ یہ وہی ریاست ہے ۔ جس میں حال ہی میں ایک ہندو مسلم جھگڑے میں ہندو جذبات کو بہت سختی سے دبایا گیا ہے ۔ اور مسلمانوں کی بے جا طرفداری کی گئی ہے ۔ اس ریاست میں انگریز ریونیو ممبر کے ریٹائر ہونے پر کونسل میں جگہ خالی ہوئی ۔ تو چاہیئے تھا کہ ریاست کے مستحق ہندو کو یہ جگہ دی جاتی ۔ پنجاب سے ایک مسلمان کو اس جگہ پر کرنے

کے لئے بلایا گیا ۔ یہ کیوں کیا گیا ؟ محض اس لئے کہ ریاست مسلم ایجی ٹیشن کے سامنے کھڑا ہونے کی ہمت سے عاری تھی ۔ نتیجہ یہ ہے کہ اس ہندو ریاست میں اعلیٰ عہدوں سے ہندو دن بدن کم ہو رہے ہیں ۔ اور مسلمان بڑھ رہے ہیں ۔ جس کا پرنام کسی دن بھینکر ہوگا ۔ ریاست اگر تدبر سے کام لے ۔ تو اُسے مسلمانوں کی طاقت اتنی نہ بڑھانی چاہیئے ۔ جو اس کے اپنے وقار کے لئے کسی دن خطرہ بن سکے ؛

ہجرت کا کھیل ختم

ابھی کل کی بات ہے ۔ کہ ہم نے سنا ۔ کہ ریاست جموں کے علاقہ میرپور کے مسلمان ہزار ہا کی تعداد میں ہجرت کر کے جہلم آ گئے ہیں ۔ اور پھر یہ خبر آئی ۔ ادھر کشمیر ایجی ٹیشن کے ہندو نے بتایا ۔ کہ ہجرت کمال چالاکی سے عمل میں آئی ہے مہاجر اپنے پیچھے اپنے مویشیوں اور فصل کی دیکھ ریکھ کے لئے کافی آدمی چھوڑ آئے ہیں ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہاں کوئی حقیقی خطرہ نہ تھا ادھر ہجرت شروع ہوئی ۔ ادھر کشمیر کمیٹی نے چندوں کی آواز سے آسمان کو گونجا دیا اور اس طرح ظاہر کیا ۔ گویا مسلمانوں کے سامنے بھاری خطرہ ہے ۔ اور انہیں ہزار ہا کشمیری مسلمانوں کی پرورش کا انتظام نہ معلوم کتنے عرصہ کے لئے کرنا پڑے گا ۔ لیکن جاننے والے جانتے تھے ۔ کہ یہ ہجرت کسی شکایت کی بنا پر نہیں ہوئی کشمیر کا فتنہ اٹھانے والوں کی سازش کے پروگرام کا ایک اہم حصہ ہے ۔ شکایت کی بنا پر ہوتی ۔ تو ہندو مہاجرین کی طرح اُنہیں نہ معلوم کتنا عرصہ غریب الوطنی کی حالت میں گذارنا پڑتا ۔ لیکن کشمیر کمیٹی کے بھونپو (الفضل) نے جلد ہی بتا دیا ۔ کہ ۷۔اپریل کو تمام عورتوں اور بچوں کو ریلیف کمیٹی نے لاریوں کے ذریعہ واپس پہنچایا اور شام تک تمام لوگ واپس چلے گئے ۔ گویا ہجرت کا جو کھیل رچا گیا تھا ۔ وہ ختم ہوگیا ؛

ماں سے بڑھکر ڈائن

میڈن فلم کمپنی کے ایک کھیل کے متعلق بھگوان کرشن کے متعلق ایک ایکٹر کے بیان پر قادیانی (الفضل) لکھتا ہے :-

"اس لڑکے کا جواب بیشک ان روایات کے مطابق ہے ۔ جو ہندوؤں میں حضرت کرشن کے متعلق مشہور ہیں ۔ لیکن حضرت کرشن کی شان کے متعلق خلاف ہے ۔ اور ان مسلمانوں کے لئے جو حضرت کرشن رضی اللہ تعالیٰ کا فرستادہ اور اپنے زمانہ کا مصلح یقین کرتے ہیں سخت تکلیف دہ

اور دلآزار ہے ۔ کمپنی مذکورہ کو چاہیئے ۔ کہ مسلمانوں اور خصوصاً جماعت احمدیہ کے جذبات اور احساسات کے احترام میں یہ فقرہ اڑا دے "

اگر ان سطور کو حوالہ قلم کر کے (الفضل) نے اپنے آپ کو "ماں سے بڑھکر جو پیار کرے ۔ وہ ڈائن ہوتی ہے" کی کہاوت کا مضمون نہیں بنایا اور وہ حقیقی طور پر بھگوان کرشن کا بھگت ہے ۔ تو ایمان داری کا تقاضہ ہے ۔ کہ وہ اعلان کردے کہ وہ بھگوان کرشن کے سدھانتوں کو مانتا ہے اور ان بھارتیہ سبھیتا کا پجاری ہے ۔ جو بھگوان کرشن کے زمانہ میں اور اس سے پہلے پرچلت تھی ؛

پرکاش بیرنگ ہوکر واپس آیا

پرکاش ، ۱۰۔اپریل کے چند پرچے راولپنڈی سے بیرنگ ہوکر واپس آئے ۔ جن کے لئے دو پیسے فی پرچہ ڈاک خانہ کو ادا کرنا پڑا ہے ۔ لیکن ہمیں معلوم نہیں ہوسکا ۔ کہ اس کا کارن کیا ہے ۔ جس ڈاک خانہ سے (پرکاش) پوسٹ کیا جاتا ہے ۔ اس سے معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن وہاں سے بھی کوئی واقفیت نہیں مل سکی ؛

دوسری ڈاک میں ہمیں (الفضل) ملا تو معلوم ہوا ۔ کہ بیرنگ ہوکر پرچوں کے واپس آنے کی شکایت ہمیں ہی نہیں ۔ معاصر (الفضل) کو بھی ہے ۔ ہمیں پرچوں کے واپس آنے سے دو قسم کا نقصان ہوا ہے ۔ ایک تو یہ کہ ہمارے خریداروں کو پرچے نہیں ملے ۔ اور دوسرا یہ کہ دو پیسہ فی پرچہ جرمانہ ادا کرنا پڑا ۔ یہ نقصان معاصر (الفضل) کو بھی ہوا ہے ۔ لیکن اس نے اس معمولی نقصان سے بھاری فائدہ بھی اٹھا لیا ہے ۔ کیونکہ اپنی مرغوب فرقہ پرستی کی آگ کو مشتعل کرنے میں اس نے اس سے خوب کام لیا ہے ۔ وہ لکھتا ہے ۔ کہ "یہ ہندو ذہنیت مسلمان اخبارات کو نقصان پہنچانے سے باز نہیں آتی" ہمیں معلوم نہیں ۔ کہ جو شخص اس طرح بیرنگ کرنے کا ذمہ وار ہے ۔ وہ ہندو ہے یا مسلمان ؟ اگر ہندو ہے ۔ تو (الفضل) کے لئے بہترین موقعہ نہیں ۔ کہ چند پیسوں کے خرچ سے اپنی فرقہ پرستی کو فروغ دیئے اور ہندوؤں کو بدنام کرنے کا خاص موقعہ پایا ۔ ایسی حالت میں ہم کس سے شکایت کریں ۔ اگر مسلمان ہے ۔ تو ہم تو اسے پرلے درجہ کا کمینہ سمجھتے ہیں ۔ کہ ایک ایسے واقعہ سے فرقہ داری کی آگ کو مشتعل کرنے کا کام لیں ۔ خصوصاً اس حالت میں کہ جس سے شکایت ہے ۔ اس نے آریہ اور ہماری اخبارات سے ایک سا سلوک کیا ہے ۔ (الفضل) کے اندر انصاف پرستی کا کوئی انش کسی جگہ کسی طرح موجود رہ گیا ہو ۔ تو اُسے زکھنی چاہیئے کہ اپنی اس حرکت کے لئے نادم ہونگا ۔ اور راولپنڈی کے پوسٹ ماسٹر صاحب سے ہمارا نیویدن ہے کہ اُن کا کوئی ہرج نہ ہو ۔ تو اس حالت میں کہ ہندوستان بھر میں اور کسی پوسٹ ماسٹر نے ضرورت نہیں سمجھی ۔ اخبارات کے بیرنگ کرنے کی وجہ بتادیں ۔ تاکہ اخبارات کو خواہ مخواہ کا زیر بار اور شاکی ہونا نہ پڑے ؛ (مینیجر) ؛

پردہ اور حضرت نظامی

ہندی مسلمانوں کے محی الملت والدین حضور نظام نے اسلامی شعار پردہ کے خلاف جو جہاد شروع کیا ہے ۔ اس میں شامل ہونیکا ثواب خواجہ حسن نظامی نے بھی حاصل کر لیا ۔ چنانچہ وہ اپنے روزنامچہ ۲۴ مارچ میں لکھتے ہیں :-

"میرا اپنا ذاتی خیال ہے ۔ کہ پردہ کے معاملہ میں اعلیٰ حضرت حضور نظام کا عمل نہایت دانش مندانہ ہے ...... جو لوگ تقلید کی لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں ۔ ان کو شریعت کے منشاء اور ضرورت زمانہ کو فراموش نہ کرنا چاہیئے"

جب تک مسلم علماء پر وظائف کی بارش نہ تھی اعلیٰ حضور نظام پردہ کے معاملہ میں خاموش تھے ۔ خواجہ حسن نظامی ایسے مفتیان اسلام کو توفیق حاصل نہ ہوئی ۔ کہ عورتوں کو پردہ کی قید سے رہا فرما دینے کے تعلق میں مسلمانوں کو ضرورت وقت کے فراموش نہ کرنے کا وعظ فرمائیں ۔ لیکن اب جبکہ حضور دکن والے نے پردہ کے خلاف آواز اٹھائی ہے ۔ تو خواجہ حسن نظامی کیا ۔ کئی علماء اور مولانا ہاں میں ہاں ملانے کے لئے نکل آئے ہیں ؛

لودھیانہ میں ویدک سنسکار

۲۔مارچ کو لالہ بھوانی رام جی نیر کے پوتے مہاشہ گوری شنکر جی کے پتر سریندر ہری شنکر کا یگیوپویت سنسکار ہوا ۔ سنسکار پنڈت گرجا رام جی نے کرایا ۔ شری سوامی ستیانند جی مہاراج نے بالک کو گایتری منتر کا اپدیش اور آشیرواد دیا ۔ بھکشا جھولی میں پانچ روپیہ جو شری سوامی جی نے بالکشا رکو دان دیا ؛

۷۔اپریل کو مہاشہ حکم چند جی کے سپتر دل سریندر ناتھ و نریندر ناتھ کا مونڈن سنسکار پنڈت گرجا ...

ریاست کے کانسٹیٹیوشن میں ہندوؤں کے لئے

ریاست جموں و کشمیر کے پریشن کے تعلق سے جو منعقد ہوئی تھی۔ اس میں آریہ
پرتیندھی کانفرنس
سبھا پنجاب اور ریاست کے دیہاتی
آریوں کی طرف سے حکومت ریاست سے
درخواست کی گئی۔ کہ ریاست کے آئندہ کانسٹی
ٹیوشن میں ریاست کے دلتوں سے بھی پرتی ندھی
لئے جائیں اور اس امر پر گول میز کانفرنس
کے سدسیہ شری چرنجیت لال کو دوٹ کا ادھیکار
دیا جائے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ یہ کانفرنس
سرکاری ان سے اس ادھیکار آیوگ کی طرف
تھی۔ اور ایک طرح نتیجہ ہو گیا۔ کہ آئندہ
کانسٹی ٹیوشن میں دلتوں کو اپنے پرتی
ندھی بھیجنے کا ادھیکار ہوگا۔ اور اگر
کسی طرح وہ منتخب نہ کر سکیں۔ تو
گورنمنٹ خود اُن کے پرتی ندھی نامزد
کر دے گی ؎

مدراس میں ہندی پرچار

جب یہ نتیجہ ہو گیا۔ کہ ہندی ہی بھارت
کی راشٹریہ بھاشا ہو سکتی ہے۔ تو سوال
اٹھا۔ کہ مدراس کا کیا کیا جائے گا جہاں
ہندی بھاشا سے کوئی واقف ہی نہیں۔
مہاتما گاندھی کے اشارہ سے پرکتی اور الوالعزم
نوجوان مدراس میں ہندی پرچار کا بیڑا
اٹھانے کو تیار ہو گئے۔ اور ان کی کوشش
کا نتیجہ ہے۔ کہ تیرہ سال کے عرصہ میں
وہاں ہندی غیر زبان نہیں رہی۔ بلکہ
لاکھوں اسے سیکھ چکے ہیں۔ اور ہزاروں
سیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ دکشن بھارت
میں ہندی پرچار سبھا کی رپورٹ ہے۔
کہ پورے پانچ لاکھ لوگوں نے ہندی پڑھنا شروع
کیا۔ جن میں سے تین لاکھ استری پرشوں نے
ساہتیہ کا گیان حاصل کر لیا تھا اور سبھا کی
مقرر کردہ پریکشا میں بھی شامل ہوئے۔ جن
میں سے سب سے بارہ ہزار پاس ہوئے۔ پھر
پانچ لاکھ ہندی پستکیں بھی چھپ چکی ہیں۔ ہندی
پرچار سے مدراس پرانت میں ہندی کے پرچارکوں
اور ادھیاپکوں کی ایسی ضرورت پیدا کر دی
ہے کہ سبھا کو ہندی پرچارک ودیالیہ سماپت
کرنا پڑا۔ جس سے تین سو مدراسی نوجوان
ہندی کی اچھی یوگیتا حاصل کر کے نکل چکے
ہیں۔ جو ہندی پرچار کا کام کر رہے ہیں۔ پھر
پرچار کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ ۵۰۰ مراکز
میں ہندی پرچار کا کام کیا جا چکا ہے۔ تنویہ
مدراس میں ہندی پرچار کا پرتین سبھا ہے

اگر اسی استاد سے کام جاری رہا۔ تو مدراس
کسی اور صوبہ سے ہندی جاننے میں پیچھے نہ
رہے گا۔ اس کے ساتھ ہی ہر ایک صوبہ میں اسی
سیمیا سے پرکام شروع کیا جائے گا۔ تو ہندی کے
راشٹریہ بھاشا ہونے میں سندیہ کی کوئی
بات نہ رہے گی ؎

آہ! پنڈت پدم سنگھ

ہندی ساہتیہ کے مہارتھیوں کے اتہاس میں
پنڈت پدم سنگھ کا نام ہمیشہ روشن ستارے
کی طرح چمکتا رہے گا۔ آپ ہندی ساہتیہ کے

پورے ہندار رہے۔ شوک! جوالاپور پرچپ کے
سکا جو آگرمن جاری ہے۔ آپ اس کی لنٹ میں آ
گئے۔ اور آج یہ ہندی ساہتیہ سیوی ہمارے
درمیان نہیں رہا۔ ہندی راشٹریہ بھاشا ہے
تو اس بھاشا کی سیوا کرنے والوں کو دلچسپی
سے دیکھا ہی جانا چاہئے۔ پنڈت پدم سنگھ جی
ساہتیہ سیواؤں سے ہندی جگت میں بڑی
مان کی دشٹی سے دیکھے جاتے تھے۔ جب تک
ہندی کا پربھو قائم ہے۔ آپ عزت کے
ساتھ ہمیشہ یاد کئے جائیں گے ؎

قادیانی فطرت کا نمونہ

قادیانی فطرت کے نمونے کوئی نایاب چیز نہیں۔ یہ
ہر روز اخباری کالموں کی زینت بنتے رہتے ہیں
لیجئے تازہ نمونہ۔ قادیانیوں کا سرکاری گزٹ
کشمیری مسلمانوں کے نام پر مسلمانوں کی چلیبی چھڑانے
کے لئے لکھتا ہے :-

"فرقہ وارانہ فسادات میں مسلمانوں کی نسبت
انہیں (ہندوؤں کو) بہت کم نقصان اٹھانا پڑا ہے
مسلمانوں کا جس قدر مالی اور جانی نقصان ہوا ہے
اور ابھی تک اس کا سلسلہ جاری ہے اس کے
سامنے ہندوؤں کے نقصان کی کچھ حقیقت نہیں"
دنیا کا کوئی انسان جو انسانیت سے
ادنیٰ سے منصف۔ یہ رہے
مسلمانوں کی دست درازیوں اور ہندوؤں
کی تباہ حالیوں پر تفریق پیچ رہا ہے لیکن
یہ ذات شریف قادیانی حضرات ہی یہ
کہ کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے مالی اور جانی
نقصان کے سامنے ہندوؤں کے نقصان
کی کچھ حقیقت ہی نہیں۔ الحمدللہ قادیانیوں
سے اتنا بھی غنیمت ہے۔ کہ ہندوؤں کا
نقصان تسلیم کر لیا۔ گو مسلمانوں سے
کم۔ لیکن یہ کچھ ایسی مٹی کے بنے ہیں کہ
اگر ہندوؤں کے نقصان سے سرے سے
ہی انکار کر دیتے۔ بلکہ کہتے۔ کہ اس ریل
پیل میں ہندوؤں نے مالی اور جانی فائدہ
اٹھایا ہے۔ تو تعجب نہ ہوتا ؎

مردہ کا جلانا اور ٹرکی گورنمنٹ

قادیانی "نور" لکھتا ہے۔ کہ اب دیکھنا یہ
ہے۔ کہ مردے جلانے کے متعلق بابا نانک
صاحب کیا فتوے دیتے ہیں۔ بابا نانک
صاحب کا جو فتوے ہے۔ وہ اُن کے پیروؤں
کے طرز عمل سے ظاہر ہے۔ نور کو اس معاملہ میں
سر کھپانے کی ضرورت نہیں۔ اسے اگر ضرورت
ہے۔ تو یہ دیکھنے کی۔ کہ ٹرکی کی مسلم گورنمنٹ کا مردہ
جلانے کے متعلق کیا فتوے ہے۔ یعنی ٹرکی گورنمنٹ
مسلمانوں کی طرح مردوں کے دفنانے جلانے کی
حامی ہے یا جلانے جانے کی۔ اس تعلق میں ٹرکی سے
جو خبریں آئی ہیں وہ صاف ہیں۔ مولوی ان میں بتایا
گیا ہے کہ ٹرکی گورنمنٹ مردوں کو دفنانے کی
بجا۔ یہ نہ مردوں کے جلائے جلنے کے حق میں
ہے۔ جب یہ حالت ہے۔ تو وہ دن دور نہیں کہ
"نور" ان سن لے گا۔ کہ ٹرکی حکومت کے اندر
مردے جلانے کا قانون نافذ ہو گیا ہے اگر اس
کے اندر اسلامی غیرت ہے۔ اور دو مرے
کو شرعاً ممنوع قرار دیتا ہے۔ تو وہ سر زمین کے

انہیں اصلاحات کو ہندوستان میں کیوں نہیں
کام کرنے کا موقع دیا جاتا؟ یہی ممکن ہے کہ جو
ضرورت اسلام کو ٹرکی میں دے دی گئی ہے۔ اگر
یہاں بھی نہ دی جائے۔ تو یہاں بھی مسلمانوں
کی تعداد میں چند ایک کا اضافہ ہو جائے گا۔ اس
اصلاح کی آخری کڑی ٹرکی میں عربی قرآن کا
بائیکاٹ ہے۔ چنانچہ خبر ہے کہ ٹرکی گورنمنٹ
نے مسجدوں میں عربی قرآن پڑھنے کی ممانعت
کر دی ہے۔ صرف وہی قرآن پڑھا جاتا ہے جو
ترکی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے
مولانے بھی اگر ان اصلاحات کو مسلمانوں کی تعداد
بڑھانے کا ممد نسخہ سمجھتے ہیں۔ تو ہندوستان کی
مسجدوں میں ہندی قرآن پڑھانے کا نمونہ صادر
کر دیں۔ تا وہ بھی خدمت اسلام کا وہ فخر حاصل
کر لیں۔ جو ٹرکی حاصل کر چکا ہے ؎

ہندی مولانے جو اسلام کے محافظ بنے پھرتے ہیں
اُن کے اندر غیرت کا مادہ ہوتا۔ تو وہ نہ صرف ٹرکی گورنمنٹ
کے خلاف کفر کے فتووں کا تانا باندھ دیتے۔
بلکہ اسلام خطرہ میں ہے کی دہائی کا شور مچا کر جنونی
مسلمانوں کے گروہ کے گروہ ٹرکی کو روانہ کر دیتے
تاکہ ترکوں کو اُن کی اس بدعلا اسلام کشی کی سزا دینے
لیکن ہوتا کیا ہے۔ مسلم پریس کھسیانہ ہو کر لکھتا
ہے۔ کہ ٹرکی میں مذہبی اصلاح کا نتیجہ یہ ہوا ہے
کہ مسلمان عقیدہ والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اگر
اسلام کی صورت کو مسخ کر کے اس کے پیروؤں
میں چند اشخاص کا اضافہ ہوتا ہے۔ اور اس
اضافہ پر مسلمان اظہار خوشنودی کرتے ہیں۔ تو

گُورُوکُل

(از لشنداس صاحب حسرت صبغ آبادی)

اے گورُوکُل مشرقی تہذیب کے اے ماہتاب
سرزمینِ ہند ہے تیرے کرم سے فیضیاب

قالبِ مُردہ میں بھر دی تو نے روحِ زندگی
مٹ گئی تاریکیِ شب نُور کا تڑکا ہوا

کیوں نہ ہو سب سے تیری تعلیم کا اونچا معیار
زمزمے مدحت کے ہیں آفاق میں تیرے بپا

ہو گیا ہر ذرّہ تجھ سے چھو کے روشن آفتاب
لُطف کا کرتے ہیں تجھ سے مانگ ہم اکتساب

کر دیا ہر ہندی کی فطرت میں پیدا انقلاب
سعی کا چہرہ کیا جس وقت تو نے بے نقاب

جبکہ ہوں تیرے سناتک سینکڑوں اہل انتخاب
ساتھ ان دل سے ہے سرگرمِ عمل تا ریا باب

اے کہ ہوتی ہے تجھی سے بیخودی کی ابتدا

اے کہ مٹ جاتا ہے تیری دید سے سب اضطراب

عربی قرآن کا بائیکاٹ

ٹرکی کی مسلم حکومت اسلام پر نت نئی چوٹ
لگانے کے لئے خاص شہرت حاصل کر چکی ہے

بھوپال کے ہندوؤں کی اوستھا

ہندو مہاسبھا کی جانچ کمیٹی کی رپورٹ

بھوپال کے ہندوؤں کی اوستھا کی جانچ کے لئے ہندو مہاسبھا کی جو جانچ کمیٹی بھوپال گئی تھی۔ اس کی رپورٹ ہندو مہاسبھا نے پرکاشت کی ہے۔ رپورٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں میں یہ عام خیال ہے۔ کہ ریاستی پولیس کے بہت نوکری لیتے ہیں۔ جو اغوا شدہ ہندو لڑکے لڑکیوں کا پتہ نکالنے میں مدد دینے کا فرض بجا نہیں لاتے۔ چنانچہ یہ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ کوئی ہندو چوری یا اغوا کے واقعہ کی پولیس میں رپورٹ کرے۔ کیونکہ ہندوؤں کو یہ تلخ تجربہ حاصل ہو چکا ہے۔ کہ بجائے کسی قسم کی امداد کے وہ پولیس کے ہاتھوں دق کئے جائیں گے۔ ریاست میں کئی پولیس کے نوکر ایسے ہیں۔ جن کے گھروں میں جبراً مسلمان بنائے ہوئے ہندو لڑکا یا ہندو لڑکی ملتے ہیں۔ بھوپال کے ہندو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پورے بزدل بنا دیئے گئے ہیں۔ اگر مسلمان قاضیوں نے انہیں خوف زدہ بنا رکھا ہے۔ کئی مسلمان افسر ایسے ہیں۔ جو ہندو مہاجنوں سے زبردستی قرضہ لیتے ہیں اور ادائیگی سے انکار کر دیتے ہیں۔ غریب مہاجن کچھ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ وہ جہاں بھی شکایت لے کر جائیں گے۔ انہیں متعصب مسلمانوں سے پالا پڑے گا۔

بھوپال میں ہندو اپنے دھارمک کریوں کا پالن بھی ٹھیک طور پر نہیں کر سکتے۔ مندر بھی نہیں بنا سکتے باجے کے ساتھ اپنی دھارمک رسوم ادا نہیں کر سکتے۔ نہ بلا خوف اپنی کوئی رسم ادا نہیں کر سکتے۔

ریاست کے سکولوں میں جو سرکاری کتب پڑھائی جاتی ہیں ان میں اسلامی عہد اور مسلم شاسکوں کی خوب تعریف کی جاتی ہے لیکن ہندو شاسکوں کو احمق اور عیش پسند بیان کیا جاتا ہے۔ ہندوؤں کی جیب سے جو بھاری رقوم خزانہ ریاست میں آتی ہیں۔ وہ مسجدوں قاضیوں۔ تنظیم اور تبلیغ پر خرچ کی جاتی ہیں۔ نہ صرف ریاست کے اندر۔ بلکہ ریاست سے باہر بھی تنظیم و نسق میں ہندوؤں کا کوئی حصہ نہیں۔

محکمہ تعلیم

ریاست کے محکمہ تعلیم کے متعلق رپورٹ بتاتی ہے۔ کہ اسے بلا مبالغہ انجمن تبلیغ کہنا چاہیئے۔ بھوپال میں ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ حالانکہ ہندو ریاست کی آبادی میں ۹۰ فیصدی ہیں۔ سکولوں میں ہندی کی تعلیم کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ ہندی کے کوئی رسالے یا اخبار ریاست کے ریڈنگ روم کے لئے خریدے نہیں جاتے۔ ریاست کے اندر یا باہر تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء کو وظائف دینے میں قابلیت کا بہت کم دھیان کیا جاتا ہے۔ سرکاری وظیفہ حاصل کرنے کے لئے خاص قابلیت امیدوار کا مسلمان ہونا ہے۔ اخلاقی کورس سکولوں کی ٹیکسٹ بک ہیں۔ اور قرآن کا پڑھنا سب کے لئے لازمی ہے۔ ان کتب میں ہندو شاسکوں اور ہندو دھرم کی تضحیک کی گئی ہے محکمہ تعلیم کا ڈائرکٹر۔ اسسٹنٹ ڈائرکٹر اور ڈائرکٹر کا پرسنل اسسٹنٹ۔ ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر اور گرلز سکولوں کے سپرنٹنڈنٹ سب مسلمان ہیں۔

سال میں پچاس چھٹیاں دی جاتی ہیں۔ جن میں سے ہندو تہواروں کے سلسلہ میں صرف ۱۶ دی جاتی ہیں۔ ریاست میں بالخصوص سکول ہی واحد ہندو سکول ہے اور وہ بھی فنڈز کے بغیر بھوکا مر رہا ہے۔ ہندوؤں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی کا جم دھن لیا جاتا ہے۔ وہ مسلم انجمنوں اور مسلم انسٹی ٹیوشنوں پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔ ریاست کی حدود کے اندر کسی ہندو سکول کو شاذ و نادر ہی نگاہ دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے۔ اور انہیں ابتدا ہی میں بھوکا مرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

آریہ سماج قائم نہیں ہو سکتا

مذہبی آزادی اور دھارمک سنستھاؤں کے متعلق رپورٹ میں ذکر ہے کہ ریاست بھوپال میں ہندوؤں کو مجلسی اور مذہبی تقاریب کے لئے آزادانہ طور پر مل بیٹھنے کا حق نہیں۔ بھوپال میں آریہ سماج قائم نہیں کیا جا سکتا۔ حالانکہ قانون میں ایسی سنستھائیں قائم کرنے کی برائے نام پوری آزادی دی گئی ہے۔ جن لوگوں کے متعلق شبہ ہو۔ کہ وہ آریہ سماجی خیال کے ہیں۔ پولیس انہیں علانیہ دق کرتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تمام بھوپال ریاست میں ایک بھی آریہ سماج نہیں۔ بھوپال میں ایک اورنگ زیب ایسوسی ایشن بھی ہے۔ جس کا مقصد ان لوگوں کو خوف زدہ کرنا ہے۔ جن کا کسی طرح بھی ہندوؤں یا ہندو سبھائیوں سے تعلق ہو۔

لیجسلیٹو کونسل

ریاست کی لیجسلیٹو کونسل بھاری FRAUD ہے۔ اس مقصد سے قائم کی گئی تھی۔ کہ ریاست کے نظم و نسق میں ریاستی رعایا کا ہاتھ ہو۔ لیکن رعایا کو کوئی مناسب یا موثر نمائندگی نہیں دی گئی۔ ہندوؤں کو بہت تھوڑی نمائندگی دی گئی ہے۔ مسلمانوں پر سب قسم کا نامناسب تعداد لادا جاتا ہے۔ کہ وہ حکومت پرست رجحان کے خلاف آدمی کے حق میں ووٹ دیں۔ جو تجاویز مسلمان ممبروں کو ناپسند ہوں۔ ان کے پاس ہونے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ لیجسلیٹو کونسل کیا ہے۔ ایک کھلونا ہے۔ جو لوگوں کے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ اور ان کی کوئی طاقت یا آواز نہیں۔ لیجسلیٹو کونسل کے ایسے دخل سے ہندوؤں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔

سرکاری ملازمتیں

سرکاری ملازمتوں کے متعلق رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کی آبادی ۸۹ فیصدی ہے ریاست کے اخراجات کے لئے ٹیکس زیادہ تر ان سے وصول کئے جاتے ہیں۔ لیکن ملازمتوں میں ان کا حصہ نفی کے برابر ہے۔ نواب صاحب کو درخواستوں پر درخواستیں کی گئیں۔ کہ پولیس میں ہندوؤں کی تعداد بڑھائی جائے۔ لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ برخلاف اس کے تخفیف کا کلہاڑا محض اس غرض سے چلایا گیا۔ کہ ان محکمہ جات کو اڑا دیا جائے۔ جن میں ہندو ملازمین کی تعداد زیادہ تھی۔

خاتمہ پر رپورٹ بیان کرتی ہے۔ کہ نواب بھوپال اور ان کی گورنمنٹ ہمیشہ اس بات کے لئے متفکر رہی ہیں۔ کہ عجیب و غریب طریقوں سے تاج برطانیہ سے وفاداری کا اظہار کریں اور اس اعلان سے برٹش لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالیں کہ نواب صاحب تحریک کانگرس کے خلاف ہیں۔

جو ہندو باہر سے ریاست میں آئیں ان کا پیچھا کیا جاتا ہے۔ اور انہیں تنگ کیا جاتا ہے۔ پولیس باہر سے آنے والے ہندوؤں کو تنگ کرتی ہے۔ اور جب تک وہ ریاست کی حدود میں رہیں۔ ہر قسم کی مشکلات ان کے راستہ میں حائل کی جاتی ہیں۔

نواب صاحب پکے پان اسلامی خیال کے ہیں۔ اور اپنے اس پان اسلامی جوش میں انہوں نے ریاست کے تمام اہم عہدوں سے ہندوؤں کو الگ رکھا ہوا ہے۔ ریاستی ملازموں میں کئی ایسے آدمی پائے جاتے ہیں۔ جو پہلے برٹش گورنمنٹ کے خلاف ایجیٹیشن کرتے رہے ہیں۔ یا پان اسلامی خیال کے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۷)

کی حیالت بینا میں وقت ضائع کرنے ترکی حکومت کے آگے خدا اور رسول کا واسطہ دے کر ناک رگڑے اور کی لاج تمہارے ہاتھ میں ہے جلانے کو جاری نہ کر کے اسے بچا لو۔

مرزا صاحب کا ذکر قرآن میں

مرزا کی نبوت کے ثبوت میں مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ معاصر اہلحدیث لکھتا ہے:۔

"کسی گاؤں کا واقعہ ہے کہ وہاں ایک زمیندار تھا۔ جس کا نام اباجی تھا۔ فکسا اور تعظیماً اس کو اباجی کہتے تھے۔ عقل مند شخص ہونے کی وجہ سے اس کی عزت لوگوں کے دلوں میں جمی ہوئی تھی۔ اتفاقاً کوئی قادیانی مشرب مولوی صاحب اس گاؤں میں آ گئے۔ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ حضرت! ہمارے اباجی کا نام آپ کے قرآن میں ہے۔ مولوی صاحب نے کہا ہاں موجود ہے۔ ابی واستکبر وکان من الکافرین اور اتفاقاً وہ نیک کام کا نام ابلیس تھا۔ سنتے ہی وہاں کے لوگوں کو یہ لگ گیا۔ کہ ہمارے گاؤں کے اباجی کا ذکر مسلمانوں کے قرآن میں بھی موجود ہے۔ بڑے ذوق شوق سے مولوی صاحب کی خدمت کی۔"

سو یہی معاملہ سادہ لوگوں کا ہے۔ اگر جائے تو جا سکتے ہیں۔ منارۃ المسیح کی گری لنگر خانہ کی دیگ میں کوئی کمی نہ آئے۔

الہاموں میں یہ خاص طریقہ اس واسطے اختیار کیا گیا۔ کہ جاہلوں میں شور و شغب ہو۔ مرزا صاحب کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔

مرزا کی انگریز پرستی

"لاہٹ" سے سائل کا سوال ہے۔ کہ کیا یہ واقعہ ہے کہ اسلام غیر حکومت کی اطاعت کی تعلیم دیتا ہے؟ ہم معاصر لاہٹ بڑے استعجاب سے پوچھتا ہے کہ تمہیں یہ کس نے بتایا۔ سائل کو اگر معلوم ہوگا۔ تو اس مرزائی ایڈیٹر بتائیگا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی قادیانی نے۔ جنہوں نے بڑے فخر سے کہا۔ کہ میں نے انگریزی حکومت کی تعریف میں اتنی کتابیں لکھی ہیں۔ کہ اگر ان کو یکجا جمع کیا جائے تو بمشکل چالیس پچاس الماریوں میں سما سکیں اور اس کے بعد حضرت مرزا صاحب کے فرزند حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے جن کی انگریز پرستی کی بڑھی ہوئی شہرت کا ذکر انا مدد کے اندر ایڈیشن پیغام صلح میں بھی بالتفصیل آیا ہوگا۔

مہرشی نروان اردھ شتابدی

پرو پکارنی اور سارودیشک دونو شرومنی سبھاؤں کا متفقہ فیصلہ

(از کنور چاند کرن سارداسبھا سد پرو پکارنی سبھا اجمیر)

مہرشی دیانند سرسوتی کو نروان پد پراپت کئے ۱۹۳۳ء کی دیپ آولی پر پچاس ورش ہو جائیں گے اس موقع پر اردھ شتابدی منانے کے لئے ابھی سے اتساہ کی امنگیں ہلورے لے رہی ہیں۔ متھرا جنم شتابدی کے منوہر درشیوں کو ابھی سے آریہ جنتا یاد کر کے کہہ رہی ہے کہ اجمیر میں بھی آریہ سماج کے گورو کے متھرا کے سمان ہی انتم درشیہ دکھائی دیں گے۔ اور سنسار کے آریہ پرش ایک چت ہو کر ۱۹۳۳ء میں اجمیر میں سورگ کے منظر دیکھیں گے اور اس مبارک موقعہ پر آریہ سماج کا پچاس سالہ آئندہ سنسار چنا تک پروگرام بنایا جائے گا جس سے سارا سنسار جلد از جلد آریہ بنے۔ مہرشی کی سبھا نا ین شریمتی پروپکارنی سبھا۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا اور بھارت کے مختلف سماجوں کے پرتی ندھیوں نے۔ بھارت کی راجدھانی میں اتفاق رائے سے یہ نشچے کر لیا ہے۔ کہ رشی نروان اردھ شتابدی اجمیر نگر میں ہی سنہ ۱۹۳۳ء تدانوسار سمت ۱۹۹۰ بکرمی کی دیپاولی کے موقعہ پر منائی جائے۔ جو کچھ اس کے ورودھ میں واد وواد ہونا تھا۔ وہ ہو چکا ؛

اردھ شتابدی کے مخالف کہتے ہیں۔ ورتمان سمے بھارت کے لئے گھور دکھ کا ہے ایسے سمے میں اردھ شتابدی نہیں ہونی چاہئے۔ اس کا اتر یہی ہے۔ کہ اردھ شتابدی بھارت کا دکھ مٹانے کے لئے ہی کی جاتی ہے۔ صرف پانچ سات دن کے لئے نہیں کی جاتی۔ بلکہ مہاں آریہ سنگھٹن کر کے رچنا تمک ٹھوس کام کرنے کے لئے۔ اس میں دیکشا لئے ہوئے آریہ پرش گاؤں گاؤں میں ویدک مشنری بن کر بیٹھیں گے۔ اور گرام سدھار کر بھارت کی ۹۰ فیصدی گرامین جنتا (دیہاتی آبادی) کو آریہ بنانے کے پریتن میں لگیں گے۔ مہا بیر بدھ آدی کی نروان شتابدی پر دیکشت ہو کر جس پرکار بودھ بھکشوؤں نے بھارت کے گرام گرام شہر ہی نہیں سارے سنسار میں بودھ دھرم کے پرچار کا سا کاریہ روپ میں آیوجن کیا تھا۔ وہی یہاں پر ہوگا۔ جو بھائی کہتے ہیں۔ کہ ایسے جلسوں کی اور اتسوں کی کیا آیوگتا ہے۔ جو کچھ کرنا ہو گپت چپ چاپ کر ڈالنا چاہئے۔ اتہاس کے پرشٹ الٹ کر دیکھنے چاہئیں۔ کہ ایسے اتسوں کی کتنی مہان اپیوگتا ہے۔ اور آریہ سماج کا بھوشیہ ایسے ہی جلسوں پر نربھر ہے۔ بنا سنگھٹن کے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اور سنگھٹن ایسے ہی اتسووں پر ہوتا ہے ؛

جو بھائی یہ کہتے ہیں۔ کہ جتنا دھن ریل یاترا، پنڈال اور دوسرے پربندھوں میں خرچ ہوگا۔ اتنا اپیوگ نہیں ہوگا۔ وہ بھی بھول کر رہے ہیں۔ یہاں فضول خرچی ہرگز نہ ہوگی۔ بھوشیہ وانی کون کر سکتا ہے۔ کہ اس سمے تک راجنیتک واتاورن ایسا ہی رہے گا۔ جیسا آج کل ہے۔ ممکن ہے۔ کہ سوراجیہ کا پروگرام مہرشی کے سدھانت انوسار ہی اس سمے کرنے میں سپھل ہوں ؛

جو بھائی یہ کہتے ہیں۔ کہ راجستھان پس ماندہ پرانت ہے۔ وہاں کاریہ کرتا نہیں ملیں گے۔ جب جس جگہ شتابدی ہونے والی ہے۔ وہی پرانت خود اپرام ہے۔ تو وہ دھن کہاں سے اکٹھا کریں گے۔ سویم سیوک کہاں سے لادیں گے پرنتو اس سمسیا کو بھی دہلی کی سبھا نے حل کر دیا ہے۔ مہرشی دیانند کیول اجمیر نگر کے یا راجستھان پرانت کے نہیں تھے۔ وہ سارے سنسار کے ادھارک تھے۔ اس لئے سارے سنسار کے آریہ پرشوں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس پرو کو تن من دھن سے سہایتا کر اسے سپھل بنا دیں ؛

اپریکت سب آپتیوں کو شریمتی پروپکارنی سبھا اور سارودیشک سبھا نے مل کر حل کر دیا ہے۔ سوتم سارودیشک سبھا کے پردھان شری مہاتما نارائن سوامی جی اس کام کے بوجھ کو اپنے کندھوں پر لیں گے اور متھرا شتابدی سے بھی ادھک سپھل اس اردھ شتابدی کو بنانے کا پریتن کریں گے ؛

راجستھان کے آریوں نے حال ہی میں اجمیر کے آریہ سمیلن میں اردھ شتابدی کا پورن سمرتھن کیا ہے۔ اور وہ تن من دھن سے سہایتا کرنے کو تیار ہیں۔ مجھے پورن آشا ہے۔ کہ اب آریہ پرش اردھ شتابدی کرنے یا نہ کرنے کی بحث نہ کریں گے۔ شرومنی سارودیشک سبھا اور شریمتی پروپکارنی سبھا کے نشچے کو کہ اردھ شتابدی آدرشیہ اجمیر میں منائی جاوے گی۔ کاریہ روپ میں لانے میں دت چت ہو کر مہرشی کے ۹۰ کے پرتی اپنی شردھانجلی بھینٹ کرنے پر ابھی سے کٹی بدھ ہو جائیں گے۔ اور سمتھان ستھان پر اس اردھ شتابدی کو سپھل بنانے کا آندولن ابھی سے آرمبھ کر دیویں گے ؛

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

(۱) شریمان مہاشہ متھرا داس آریہ کی نیروبی سے روانگی سے پہلے سماج ہذا نے نشچے کیا۔ کہ ان کی فوٹو سماج مندر کی گیلری میں سمایت کی جاوے۔ لہذا ان کی ایک خوبصورت فوٹو انلارج کروا کر لٹکا دی گئی ہے۔ ساتھ ہی دیگر پرانے سیوکوں کی تصاویر بھی گیلری کے اندر لگائی جانی سویکار کی گئی ہیں۔ چنانچہ ان کے حاصل کرنے کے لئے منتری مہودے پوری پوری کوشش کر رہے ہیں ؛

(۲) ہفتہ واری ست سنگ میں شریمان مہاشہ دیال جی بھائی ڈیسائی ایم اے کی ویاکھیان مالا شروع ہے۔ آپ نے پچھلے ہفتہ چوٹی یگوپویت کی مہما کا ورنن کرتے ہوئے آریہ سندرتا کو بل پوروک کہا۔ کہ اپنے دھرم چنہوں کو شردھا پوروک رکھا کریں ؛

۳۔ لائٹ ریفریشمنٹ۔ ۵ مارچ کو رشی بودھ مہوتسو کے سمبندھ میں اعلیٰ پیمانہ پر کی گئی جس میں لگ بھگ ۲۵۰ استری پرش نے شامل ہو کر آنند اٹھایا۔ اس شبھ اوسر پر مہاشہ کرشن دیو کپل ڈپٹی پردھان اور مہاشہ تلسی رام سماج جنرل سکریٹری کی موقع اور محل کے مطابق اتیجی مگر مختصر تقریریں ہوئیں۔ جن میں تمام حاضرین سے اپیل کی گئی۔ کہ آریہ پریوار کے اندر پریم اور سنگھٹن مضبوط کرنے کی آوشیکتا ہے ؛

۴۔ رشی بودھ اتسو۔ ۶ مارچ صبح ۱۲½ بجے تک رشی بودھ اتسو سماج مندر میں بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ کارروائی برہد ہون یگیہ سے شروع کی گئی۔ اس کے بعد آریہ ویر دل بینڈ اور شردھانند برہمچاری آشرم کے بینڈوں نے سریلی تانوں اور بگل سے سواگت گان بجایا۔ اور اس کے بعد آریہ سماج مندر میں کارروائی ہوئی۔ جس میں برہمچاریوں اور برہمچارنیوں کے منوہر اور موثر گیت اور استاد جنگ بھاشن ہوئے۔ شریمان مہاشہ کرشن دیو کا بھاشن پر زور ہوا۔ اس طرح یہ مہوتسو پورن سپھلتا کے ساتھ سمایت ہوا ؛

۵۔ ویر تیج مہوتسو۔ ۱۰ مارچ کو شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کا یادگاری آتم ویر تیج مہوتسو منایا گیا۔ ہون اور بھجنوں کے بعد ماسٹر آریہ منی ورما ایم اے نے شہید اکبر کے مہان گن ...

بشل ستیہ پریم۔ آدرش شرزی جیون۔ نربھیتا اور سرلتا آگاہ اور دڑھ ایشور وشواس پیش کر کے آریوں سے ان کے نقش قدم پر چلنے اور اپنے جیون کو آدرش بنانے کا آدیش کیا۔ شانتی پاٹھ کے ساتھ مہوتسو پوری سپھلتا کے ساتھ سمایت ہوا ؛

ویدک سنسکار۔ (۱) ۱۳ مارچ پراتہ مہاشہ امرناتھ جی کلرک کنگنز افریقن رائفلز کے گرہ پر ان کے نوجات بالک کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ نام راجیندر کمار رکھا گیا۔ دان ۱۵ شلنگ ملا ؛ مہاشہ جی نے چند ایک پریواروں کو اس شبھ اوسر کے سمبندھ میں پریتی بھوجن کھلا آشیرواد اور بدھائی ؛

(۲) شوک ۹ مارچ کو مہاشہ گلوشٹ رائے بھکو سٹیشن ماسٹر کینیا کا اچانک بلیک واٹر فیور سے دیہانت ہو گیا۔ آریہ سماج نیروبی آپ کے پریوار سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے

جات کرم سنسکار۔ ۱۹ فروری کو مہاشہ مہیندر لال کپل کے ہاں پتری کا جنم ہوا۔ جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ دان ۲ شلنگ ملا

نام کرن سنسکار۔ ۲۱ فروری کو مہاشہ رام جی (جی۔ پی او) کی پتری کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ نام سدرشنا کماری رکھا گیا۔ دان ۱ شلنگ ملا ؛

نام کرن سنسکار۔ ۲۸ فروری کو مہاشہ بالی بھاٹیہ دار کے سپتر کا نام کرن سنسکار کیا گیا دان پچیس شلنگ کل سنستھاؤں کو ملا ؛

(وید ک پربھو دیال ڈپٹی جنرل سکریٹری آریہ سماج نیروبی) ؛

آریہ سماج مندر فتح آباد کی اپیل

فتح آباد ضلع امرتسر کا آریہ مندر زیر تعمیر ... دھن ختم ہو چکا ہے۔ مندر مکمل ہونے کے لئے دھن کی ضرورت ہے۔ دانی آریہ بھائیوں سے نویدن ہے۔ کہ دان دے کر کرتارتھ کریں۔ پچیس روپیہ یا زیادہ دینے والوں کے سنگ مرمر پر کندہ کرا کر مندر میں لگوائے جائیں گے۔ کمرہ۔ یگیہ شالہ۔ سنان گرہ بنوا کر دینے کے لئے اپنی یادگار قائم کرنے کا بہترین موقع ہے ؛

شام داس پردھان
منگت رام منتری آریہ سماج فتح آباد ضلع ...

ہر قسم کی خط و کتابت کرتے وقت اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ؛

دو مشہور چینی سیّاح

(۲) ہیوین سانگ کی بھارت یاترا

(از شری برہمچاری لال جی گورُوکل کوروکشیتر)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مہاراجہ شلادتیہ اور اٹھارہ راجاؤں نے خوش ہو کر ہیوین سانگ کو بہت کچھ انعام دینا چاہا۔ مگر اس نے نہ لیا۔ پھر شلادتیہ نے اسے ایک ہاتھی پر بٹھلایا۔ اور منتری صاحب اور اتھی سب پیدل [illegible]۔ یہ منادی کی گئی کہ ہیوین سانگ ودوان ہے۔ جس نے ستیہ دھرم کے ستیہ سدھانتوں کو قائم رکھا ہے۔ ہیوین سانگ نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس کو کسی پرکار آڈمبر اور اچھی شیک کا پاتر بنایا جاوے۔ مگر راجاؤں نے کہا کہ ہمارے دیش کی چال ہے [کہ] ودوانوں کا آدر کرتے ہیں۔ اٹھارہ دن تک ہیوین سانگ نے دھرم چرچا کی۔ پرنتو کسی نے بھی اس کا کھنڈن نہیں کیا۔ چاروں طرف اس کی عظمت اور کیرتی کی پرسدھی ہوئی۔ شاستراتھ سماپت ہونے کے بعد انیسویں دن ہیوین سانگ مورتیوں [اور] پستکوں کو اچھی طرح محفوظ کر کے نالندہ کے بودھ آچاریوں سے ہمیشہ کے لئے وداع ہوا۔ پھر رخصت مانگنے آیا۔ پرنتو راجہ نے کہا۔ کہ یہیں پچیسویں سال بودھ دھرم کی ایک مہا سبھا بلائی جاتی ہے۔ جو ۷۵ دن تک رہتی ہے۔ چھٹی مہا سبھا اس سال ہونے والی ہے۔ میری پرارتھنا ہے کہ آپ بھی اس میں سمیلت ہو جویں۔ ہیوین سانگ مہاراجہ کے اُتساہ کو دیکھ کر راضی ہو گیا۔ مہاراجہ کو بڑی خوشی ہوئی۔ ۲۵ دن کے بعد مہاراجہ شلادتیہ ہیوین سانگ کے ساتھ سینا [سمیت] جلوس لے کر پریاگ کی طرف روانہ ہوا۔ یہاں پانچویں سال مہا سبھا ہوتی تھی۔ یہاں [illegible]وں کا خاصہ جماؤ (مجمع) تھا۔ ان کا سب پربندھ راجہ کی طرف سے تھا۔ مہا سبھا کا کام شروع ہوا [جس م]یں بھارت ورش اور اس کے آس پاس کے دیشوں کے راجہ بھی سمیلت ہوئے۔ ودوانوں اور [illegible] کے سوا یہاں نرگرنتھی (جین) مت والے بھی تھے۔ نردھن اور اناتھوں کی تعداد بہت تھی۔ سب مل کر پانچ لاکھ آدمی جمع تھے۔ شلادتیہ کا ڈیرا اتر میں تھا۔ دکشن کے راجہ [illegible] کا ڈیرا پریاگ کے پچھم میں تھا۔ کمار [راج] پورب میں ٹھیرا ہوا تھا۔

پراتہ کال مہاراجہ شلادتیہ، کمار راج اور [illegible] کی وشال سینائیں ہاتھیوں پر سوار [ہو کر] منڈپ کے سامنے موجود ہوئیں۔ پہلے دن ایک بھون میں شری بدھ دیو کی مورتی استھاپت کی گئی۔ اور دان دیا گیا۔ دوسرے دن آدتیہ دیو کی مورتی استھاپت کی گئی۔ تیسرے دن ایشور دیو (شیو) کی مورتی کی استھاپنا ہوئی۔ چوتھے دن ایک سو دس ہزار سنیاسیوں کو سو سو مہریں دان دی گئیں۔ ان کو ایک ایک مورتی اور پشپ اور سگندھت چیزیں بھی دان میں دی گئیں۔

پانچویں دن برہمنوں کو دان دینا شروع ہوا۔ یہ کام بیس دن میں سماپت ہوا۔

چھٹے دن مختلف اقسام کے ناستکوں کو دان دیا گیا۔ یہ کام دس دن میں ختم ہوا۔

ساتویں دن ان لوگوں کو دان دیا گیا۔ جو مختلف اور علاقوں سے بھکشا لینے آئے تھے۔ اس میں بھی دس دن لگ گئے۔ آٹھویں دن نردھن اور اناتھوں کو دان دیا گیا۔ یہ کام ایک مہینہ میں سماپت ہوا۔

اس طرح ۷۵ دن کا یہ اُتسو سماپت ہوا۔ مہاراجہ شلادتیہ ہمیشہ اس طرح اپنے پانچ سالوں کا کمایا ہوا دھن دان کر دیا کرتا تھا۔ صرف راج کے اخراجات کے لئے دھن بچا لیتا تھا۔ جس سے سینا اور رکشا کا خرچ نکل سکے۔

سب کچھ دینے کے بعد مہاراجہ شلادتیہ نے اپنی بہن سے ایک پرانا بستر پہننے کو مانگا۔ اور اسے پہن کر اس نے بھگوان بدھ دیو کا پوجن کیا۔ اور پرارتھنا کی۔ کہ جنم جنمانتروں میں بھی اس کی یہ دان برتی بنی رہے۔ اور وہ اس بل کو پراپت ہووے۔

اس مہا سبھا کے ختم ہونے پر سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ راجہ لوگ بھی اپنے اپنے دیش میں چلے گئے۔ ہیوین سانگ نے مہاراجہ سے اپنے دیش کو جانے کی آگیا مانگی۔ مہاراجہ شلادتیہ نے کہا۔ کہ میں تو آپ کے ذریعہ سے بدھ دھرم کو دور دور تک پھیلانا چاہتا ہوں۔ آپ پھر کیوں اپنے دیش کو واپس جانا چاہتے ہو۔ اس پر ہیوین سانگ دس دن اور ٹھیرا۔ کمار راج نے کہا۔ کہ اگر آپ میرے دیش میں چلیں گے۔ تو میں آپ کے لئے سو سنگھارام بنوا دونگا۔

جب ہیوین سانگ کو یہ معلوم ہوا کہ دونوں راجہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ میں اپنے دیش کو واپس نہ جاؤں۔ تب اس کو بہت شوک ہوا۔ اس نے ان راجاؤں سے کہا۔ کہ اگرچہ بدھ دھرم کی پیدائش بھارت ورش میں ہوئی۔ مگر اب وہ دور دور دیشوں میں پھیل گیا ہے۔ چین دیش میں اس کے ماننے والے بہت ہیں۔ مگر چین یہاں سے بہت دور ہے۔ اور وہاں کے نواسی دھرم کے یتھارتھ سروپ کو نہیں جانتے۔ میں صرف دھرم تتو کا گیان حاصل کرنے آیا تھا۔ تاکہ اوروں کو بھی اس کا یتھارتھ تتو سمجھا سکوں۔ اس لئے اب یہاں ٹھیرنے میں اسمرتھ ہوں۔ شاستروں کی آگیا ہے۔ کہ جو شخص لوگوں کو دھرم سے ناواقف رکھتا ہے۔ وہ کئی جنموں تک اندھا رہتا ہے۔ اگر تم مجھ کو اس پوتر کام سے روکتے ہو۔ تو تم بھی اس ڈنڈ سے نہیں بچ سکتے۔

مہاراجہ شلادتیہ نے کہا۔ کہ پہلے میرا وشواس تھا۔ کہ میں آپ کو یہاں رکھ کر یہاں کے لوگوں کو دھرم گیانی کرونگا۔ پرنتو اب آپ کے مہان آدیش کو سن کر میری ایسی اچھیا نہیں رہی۔ میں آپ کے راستہ میں رکاوٹ نہیں ڈالونگا۔ اس لئے آپ رہیں یا نہ رہیں۔ یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ مگر اتنا بتلا دیجئے۔ کہ آپ کس راستہ سے ہو کر جانا چاہتے ہیں؟ اگر دکشن کے راستہ سے جانا چاہتے ہیں تب بھی میں اچھا پربندھ کر سکتا ہوں۔

ہیوین سانگ نے کہا۔ کہ جب میں بھارت میں آ رہا تھا۔ تب کوچنگ (कोचांग) کے راجہ نے جو بدھ دھرم کا پیرو ہے مجھ سے پرارتھنا کی تھی۔ کہ میں واپسی پر اس کے پاس کم از کم تین مہینہ ٹھیروں۔ میں نے اسے بچن دیا تھا۔ اس لئے میں وہاں ٹھیر کر جاؤنگا۔ اس وجہ سے شمال کے راستہ سے مجھے جانا ہوگا۔ مہاراجہ نے اس سے پوچھا کہ سفر میں آپ کو کن کن چیزوں کی ضرورت ہے؟ ہیوین سانگ نے کہا کہ مجھے کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ راجہ نے کہا۔ یہ ممکن نہیں۔ پھر میں آپ کا سب انتظام خود ہی کر دونگا۔

مہاراجہ شلادتیہ اور کمار راج نے ہیوین سانگ کو بہت کچھ دھن دینا چاہا۔ پرنتو اس نے لینا منظور نہیں کیا۔ صرف ایک ہاری نامی ٹوپی لے لی۔ دونوں راجہ کئی میل تک اسے پہنچانے گئے۔ اور پریم کے آنسو بہاتے ہوئے انہوں نے اسے وداع کیا۔ پستکوں اور مورتیوں کو لے جانے کے لئے ایک ہاتھی اور بہت سا دھن (یعنی تین ہزار مہریں اور دس ہزار چاندی کے سکے) شمال کے راجہ کے پاس بھجوا دیئے۔ تین دن کے بعد دونوں راجہ پھر اس سے ملنے گئے۔ اور اس کو بہت دور پہنچا کر واپس آئے۔ انہوں نے چار مرہٹہ سرداروں کو اس کی حفاظت کے لئے ساتھ کر دیا۔ اور شمال کے راجاؤں کے نام سفید کپڑے پر مہاراجہ شلادتیہ نے پتر لکھ دیئے۔ تاکہ وہ ہیوین سانگ کو سفر میں امداد دیں۔ پریاگ نگر کو خیرباد کہہ کر کے ہیوین سانگ کوشمبی پہنچا۔ یہاں وہ دو مہینہ تک ٹھیرا رہا۔

یہاں سے وہ راجہ ادودت کے ساتھ ویراسن دیش میں پہنچا۔ اس کے بعد وہ جالندھر پہنچا۔ یہاں وہ ایک مہینہ ٹھیرا۔ وہاں سے بیس دن کے سفر کے بعد سنگھ پور پہنچا۔ یہاں سے وہ ٹیکسلا آیا۔ اس دیش کے مشرقی گوشہ میں پچاس یوجن پر کشمیر دیش ہے۔ ہیوین سانگ کو وہاں کے راجہ نے بلایا۔ مگر وہ وہاں نہ پہنچ سکا۔ وہ سندھ ندی پر پہنچا۔ یہ ندی تقریباً دو میل (۵ لی) چوڑی ہے۔ مورتیوں اور شاستروں کو تو اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی پر لدوا کر روانہ کر دیا۔ اور آپ ہاتھی پر بیٹھ کر سندھ ندی کو عبور کیا۔ اس نے ایک آدمی کو کشتی کی حفاظت کے لئے مقرر کر کے بھیجا تھا۔ ہیوین سانگ اپنے ساتھ ہندوستانی پھولوں کے بیج بھی لے کر گیا تھا۔ جب کشتی دریا کے بیچ میں پہنچی۔ تو سخت آندھی آ گئی۔ پانی کشتی میں بھرنے لگا۔ دھرم شاستروں کو بچانے کے لئے پھول [illegible] پانی میں گر پڑے۔ بہت کوشش کرنے پر بھی پچاس دستی لکھی ہوئی پستکیں بھارت کے [illegible] سندھ ندی کی گود میں پہنچ گئیں۔ اس کو عبور کر کے وہ کاپیسا دیش میں آیا۔ وہاں کے راجہ کے پاس کچھ دن ٹھیر کر وہ ہرنانگر میں پہنچا۔ وہاں سے آگے افغانستان ہوتا ہوا وہ شمال مغربی علاقہ میں واقع [illegible] نگر میں پہنچا۔ آگے چل کر وہ [illegible] پامر دیش میں گیا۔ وہاں کے راجہ نے اس کے ساتھ کچھ سپاہی حفاظت کے لئے کر دیئے۔

پھر وہ ایک برفانی پہاڑی کو طے کر کے رات دن کے سفر کے بعد ایک اونچے شکھر پر پہنچا۔ یہاں کا سفر نہایت ہی مشکل تھا۔ یہاں گھوڑے کی سواری کام نہ دیتی تھی۔ اس لئے اسے پیدل چلنا پڑا۔ سات دن کے متواتر سفر کے بعد وہ ایک اونچے پہاڑ پر پہنچا۔ جہاں ایک گاؤں سو گھر کا بسا ہوا تھا۔ یہاں اس نے دن بھر آرام کیا۔ اور رات کو ایک پتھ درشک رہبر ساتھ لے کر پہاڑ کی ترائی میں پہنچ گیا۔ یہاں سبزی کا نشان بھی نہیں تھا۔ راستہ خطرناک اور مشکل تھا۔ آگے چل کر ایک گھنا جنگل ملا۔ کئی میل تک دشوار گزار راستہ طے کر کے وہ یہاں پہنچا۔

(باقی آئندہ)

قادیانی پروپاگنڈا کے ٹیڑھے طریقے

پیران نمے پرند - مریدان مے پرانند

(قادیانیت کی نبض پہچاننے والے کے قلم سے)

خان بہادر مرزا سلطان احمد۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے فرزند اکبر تھے۔ اپنی خداداد قابلیت۔ اخلاق حسنہ اور محنت شاقہ کی بدولت وہ ملازمت کے ادنیٰ درجہ سے بتدریج ترقی کر کے ڈپٹی کمشنر کے اعلیٰ عہدہ تک پہنچے اپنے والد کی اُن کے دل میں بڑی عزت تھی لیکن اُن کے مذہبی عقائد سے انہیں شدید اختلاف رہا۔ چنانچہ باوجود کہ متعدد دفعہ انہیں سمجھایا اپنے والد سے ان کا تعلق پیری مریدی کا پیدا نہ ہو سکا۔ مرزا غلام احمد اُن سے ناراض رہتے تھے۔ اور ناراضگی کے لئے وجہ بھی تھی۔ کیونکہ باپ کی رسالت سے بیٹے کا انکار۔ اُن کے دعاوی رسالت کی تکذیب میں بڑے زور سے پیش کیا جاتا تھا۔ جو فخر باپ کو نصیب نہ ہوا۔ وہ چھوٹے بھائی کے حصہ میں آیا۔ چنانچہ مرزا سلطان احمد صاحب ریٹائرڈ ہو کر اپنے وطن مالوف قادیان میں آ کر اقامت پذیر ہوئے۔ تو مرزائیت سے باہر رہنا اُن کے لئے مشکل ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور مرنے سے پہلے ایک سال پہلے کی۔ مرزا سلطان احمد نے بیعت کیا کی۔ ان کے متعلق قادیانی نکتہ نظر بالکل ہی بدل گیا۔ چنانچہ ایک مخلص قادیانی جیسے قادیانیت کے تعمیر کنندوں میں سے ہونے کا بھی فخر حاصل ہے۔ حضرت عرفانی اپنے اخبار میں مرزا سلطان احمد صاحب کے حالات زندگی شائع کر رہے ہیں۔ اور اس طریقہ سے کر رہے ہیں کہ دنیا کی تمام خوبیوں کو مرزا صاحب کی ذات میں مجتمع کر دینا چاہتے ہیں۔ عرفانی صاحب کی کوشش کا ایک حصہ بطور نمونہ نیچے دیا جاتا ہے۔ اس نمونہ کے پیش کرنے سے ہمارا یہ مقصد ہرگز نہ سمجھا جائے کہ خدانخواستہ ہم مرزا سلطان احمد صاحب کے اوصاف حمیدہ سے خصوصاً اس حالت میں کہ وہ اس جہان سے رخصت ہو چکے ہیں انکار ہے۔ بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ناظرین جان سکیں کہ ایک قادیانی سوانح نگار مرزا صاحب سے ہر ایک خوبی منسوب کر کے کس چالاکی سے اسے قادیانیت کے پروپیگنڈا کے لئے استعمال کرتا ہے۔ محض اس اطمینان پر کہ اسے معلوم ہے کہ چیلنج کرنے کے لئے نہ مرزا سلطان احمد صاحب خود موجود ہیں۔ اور نہ غالباً

مسٹر اینڈرسن صاحب۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن کشمیری پنڈت اعلیٰ افسر صاحب کی طرف مسٹر عرفانی کا اشارہ ہے۔ وہ بقید حیات موجود ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو عرفانی صاحب کو اُن کے نام کو اپنے دماغ شریف کی چاردیواری میں بند رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگل کر اسے تختہ سالار کی زینت بنا دیتے میں کیا ذر تھا۔ عذر ہو سکتا ہے۔ کہ کشمیری پنڈت کا عرفانی صاحب کو نام یاد نہ رہا ہو۔ عرفانی صاحب بر کمالات ہیں ان سے امید نہیں۔ کہ یہ عذر پیش کریں۔ کیونکہ اس سے تو اُن کی قوت حافظہ پر ایسی چوٹ پڑے گی۔ جو اُن کی ساری تعمیر کو چکنا چور بنانے کا کام کرے گی۔

کسی شخص کے سوانح حیات کے ضابطہ تحریر میں لانے کے لئے جو شخص محض اپنے دماغ پر بھروسہ رکھتا ہے۔ وہ بلاشبہ غیر معمولی قابلیت کا انسان ہونا چاہئے۔ ورنہ عام طور پر کسی کے حالات زندگی کو منضبط کرنے کے لئے کچھ اس قسم کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ حالات کے وقوع پذیر ہونے کے وقت کے نوٹوں کی۔ جو اخبارات اور کتب میں چھپے ہوں یا ڈائری میں محفوظ ہوں۔ صاحب حیات کی خود نوشت سوانح عمری کی۔ اُن اصحاب سے مل کر بذریعہ گفتگو حالات قلمبند کرنے کی جن کے تعلق میں وہ حالات وقوع پذیر ہوتے ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ جو واقعات نیچے کے اقتباس میں حضرت عرفانی نے بیان کئے ہیں۔ کیا وہ عرفانی صاحب نے نوٹوں سے لئے ہیں۔ جو اس وقت کے انہیں ملے۔ کسی اخبار سے لئے۔ حضرت مرزا صاحب کی ڈائری سے لئے۔ یا مسٹر اینڈرسن اور کشمیری پنڈت عہدہ دار صاحب سے مل کر معلوم کئے۔ اور جن الفاظ میں انہیں ادا کیا گیا۔ یہ اُن کے ہیں۔ جن سے یہ الفاظ منسوب کئے گئے ہیں۔ یا عرفانی صاحب کے اپنے دماغ کی اختراع ہیں اگر عرفانی صاحب ان باتوں کا صاف اور صریح باحوالہ جواب بیان کریں۔ جن کی بنا پر اُن کے نیچے کے اقتباس کی عمارت کھڑی ہوئی تو وہ اپنے ناظرین اور اپنے نکتہ چینوں کی تسلی کریں گے۔ ورنہ سمجھا یہی جائیگا۔ کہ اس ساری کوشش سے کچھ اور مقصود نہیں۔ محض قادیانیت کا پروپاگنڈا مقصود ہے۔ جس کے لئے عرفانی صاحب کی زندگی ایک طرح سے وقف ہے اور جو کچھ اس سلسلہ مضامین میں بیان کیا جا رہا ہے قادیانیت کے پروپاگنڈا کی خاطر کیا جا رہا ہے اگر بات یہی ہے (اور مشہور یہی ہے کیونکہ اقتباس کو غور سے پڑھا جائے۔ تو وہ اس کی تصدیق کرے گا) تو عرفانی صاحب محض وقت ضائع کر رہے ہیں۔ کیونکہ کسی پوشیدہ مقصد کو پیش نظر رکھ کر مرزا سلطان احمد صاحب سے وہ انصاف نہ کر سکیں گے۔ اور ٹیڑھے طریقہ سے قادیانیت کا پروپاگنڈا قادیانیت کے حق میں کوئی اچھا نتیجہ پیدا نہ کر سکیگا۔ کیونکہ جس کے لئے طریقہ ہی ٹیڑھا استعمال کیا گیا۔ اس کی راستی میں کسی کو یقین لانا مشکل ہے :-

ملاحظہ ہو اقتباس جو "سالار" ۷ - اپریل سے لیا گیا ہے :-

وہ ایک ایسے خاندان میں پیدا ہوئے تھے جو اپنی خودداری اور سیرچشمی میں شاہان وقت کو بھی خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اور صاف اور کھری بات کہنے میں وہ کبھی کسی سے دبتے نہ تھے :-

کمشنر اینڈرسن سے ملاقات

ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ وہ لاہور کے کمشنر صاحب سے ملنے گئے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے بتایا تھا۔ کہ اس کا نام اینڈرسن تھا اتفاق کی بات ہے۔ کہ مرزا صاحب سے پہلے ایک اور بڑا عہدہ دار جو کشمیری پنڈت تھا صاحب موصوف سے ملاقات کر رہا تھا۔ سلسلہ احمدیہ کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اور حکومت اس سلسلہ کے متعلق طبعی طور پر ایک سیاسی نقطۂ قائم کئے ہوئے تھی۔ اور سیاسی وجوہات سے خاص نظر سے اس کی رفتار کا معائنہ کر رہی تھی۔ مرزا صاحب کی اطلاع ہوئی۔ تو کمشنر صاحب نے پنڈت صاحب سے اسی موضوع پر گفتگو شروع کر دی۔ اور پنڈت صاحب نے مخالفت میں بہت زہر اگلا۔ کمشنر صاحب نے مرزا صاحب کو اندر بلا لیا۔ پنڈت صاحب نے اپنے سلسلہ کلام میں مرزا صاحب کی تعریف کی اور کہا کہ یہ بڑے اچھے آدمی ہیں۔ اپنے باپ کے بڑے مخالف ہیں۔ وغیرہ۔ کمشنر نے سادگی سے باوجود جاننے کے پوچھا۔ کہ کیوں مرزا صاحب یہ ٹھیک ہے؟ مرزا صاحب نے کہا۔ میں اس کا جو جواب دونگا۔ وہ آپ دونوں کو ناراض کریگا۔ مگر میں جواب دیئے بغیر رہ نہیں سکتا۔

پنڈت صاحب کو مخاطب کر کے کہا۔ میں آپ کو ایک شریف اور معزز انسان سمجھتا تھا۔ لیکن آج آپ نے بتا دیا۔ کہ آپ نے شریفانہ اخلاق سے حصہ نہیں لیا۔ میرے سامنے میرے والد صاحب کی بُرائی کرنا اور نہ صرف خود بلکہ مجھ کو ایسا نالائق قرار دینا۔ کہ میں بھی اُن کی بُرائی کرتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر کوئی نالائقی نہیں ہو سکتی۔ آپ کا شریفانہ فرض تو یہ چاہئے تھا کہ اگر مجھ میں اس پہلو سے کوئی نقص ہوتا۔ تو اس کو مذمت کرنے کی جرأت کرتے۔ نہ یہ کہ مجھے منی لعنت اور ناسعادت مندی کے لئے ابھارتے۔ بڑے شرم کی بات ہے اور کمشنر صاحب سے کہا۔ کہ میں آپ کے پاس اس لئے نہیں آیا تھا۔ کہ میرے منہ پر آپ میرے محترم والد صاحب کی بُرائیاں ایک دوسرے آدمی کے منہ سے سنیں۔ آپ کو سیاسی طور پر اس قسم کی باتوں کے سننے یا دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔ میں حق نہیں رکھتا۔ کہ اس سے منع کروں۔ آپ ہزار مرتبہ ایسا کریں۔ اور ایسے لوگ بھی آپ کو مل جائیں گے جو اس قسم کی باتیں آپ کو پہنچائیں۔ جن کا کوئی وجود بھی نہ ہو۔ اور اپنے رسوخ کے لئے وہ ان کو وضع کر لیا کریں۔ مگر میں یہ کہنے کا حق رکھتا ہوں۔ کہ آپ کے اخلاق کا یہ تقاضا نہیں۔ کہ ایک بیٹے کے سامنے اس کے باپ کی بُرائی سنیں۔ اگر پنڈت صاحب اس قسم کی باتیں کرنا چاہتے تھے۔ تو میری غیر حاضری میں جو چاہے کہتے۔ میرے سامنے اُن کو شرم آنی چاہئے تھی۔ اور آپ کو اُن کا منہ بند کرنا ضروری تھا۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ اس مجلس میں بیٹھنا ذلت سمجھتا ہوں۔ جہاں اخلاق کا یہ نمونہ ہو

کمشنر صاحب پر اس جرأت اور صاف گوئی کا بڑا اثر ہوا اور انہوں نے فوراً مرزا صاحب سے معذرت کی۔ پنڈت صاحب نے بھی افسوس کیا۔ مگر مرزا صاحب نے کہا۔ یہ ایک ایسا ظلم ہے کہ میں معاف نہیں کرتا۔ اگر میں یہاں نہ ہوتا تو انتقام لیتا۔ لیکن اگر آج کے بعد پھر آپ نے میری نسبت اس قسم کی روایت کی۔ تو انجام آپ سوچ لیں :-

کمشنر صاحب نے مرزا صاحب کی تائید کی اور کہا۔ بے شک آپ کے خاندان کی روایات اور مشرقی اخلاق فرزندی کا یہی تقاضا ہے۔ اور جھٹ پنڈت صاحب کو رخصت کر دیا۔ اور مرزا صاحب سے موضوع گفتگو بدل کر باتوں میں مصروف ہو گئے۔ لیکن مرزا صاحب کی طبیعت پر اس کا اثر تھا۔ مرزا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے ہر چند مضمون بدلنا چاہا۔ مگر میں نے پھر بہت وضاحت کے ساتھ حضرت والد صاحب کے حالات زندگی اور اُن کے طریق عمل پر گفتگو کی اور کہا۔ کہ ایک طرف آپ لوگ ہیں۔ کہ اُن کو خدا جانے باغی اور کیا کیا کچھ سمجھ رہے ہیں۔ دوسری طرف مسلمان ہیں۔ وہ اُن کو خوشامدی کہتے ہیں۔ ہمارا خاندان

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۳ پر)

یادرفتگان

نمبر (۴۷)

پنڈت شیوشنکر جی کاویہ تیرتھ

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

۱۹۱۰ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ایک مشہور اپدیشک تھے۔ ان کا نام پنڈت شیوشنکر کاویہ تیرتھ تھا۔ پنڈت جی کلکتہ کے رہنے والے تھے بنگالیوں کی طرح ننگے سر اور دھوتی باندھ کر رہا کرتے تھے۔ متھلا احاطہ بنگال کا ایک علاقہ ہے وہاں کے میتھل براہمنوں میں سے پنڈت شیوشنکر جی کاویہ تیرتھ تھے ؛

پنڈت شیوشنکر کلکتہ یونیورسٹی کے کاویہ تیرتھ تھے۔ وید براہمن گرنتھوں اپنشدوں اور دیاکرن کے بڑے بھاری فاضل تھے۔ اور ہمیشہ ان ہی کتابوں کی کھوج میں لگے رہتے تھے ؛

پہلے سال وہ دانا پور صوبہ بہار میں آریہ سماج کی پاٹھ شالہ میں کام کرتے رہے سنسکرت کے شاعر بھی تھے۔ ان دنوں آریہ سماج کا ایک مشہور آریہ بھاشا کا ہفتہ وار اخبار آریہ ورت دانا پور صوبہ بہار اور کلکتہ سے شائع ہوتا تھا۔ اس میں پنڈت شوشنکر جی کی سنسکرت شاعری کے نمونے شائع ہوتے تھے۔ کبھی کبھی مضامین بھی لکھا کرتے تھے۔ جس سے آریہ سماجک جگت میں ان کا نام مشہور ہو گیا ؛

اجمیر میں ویدک ینترآلیہ کے لئے ایک سنسکرت کے ودوان کی ضرورت تھی۔ انہیں وہاں بلا لیا گیا۔ وہاں انہیں اپنی لیاقت کو بڑھانے کا کافی موقعہ ملا۔ اخباروں میں انہوں نے مضامین لکھنے شروع کئے۔ اور آریہ سماجوں میں لیکچر دینے بھی شروع کر دیئے۔ رفتہ رفتہ اُن کا نام آریہ سماجوں میں دُور دُور تک مشہور ہو گیا۔ بمبئی سے کلکتہ۔ لاہور اور پشاور تک اُن کے نام بلاوے آنے لگے اور ان کے لیکچر کئی دفعہ لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ہوئے۔ پنجاب میں اُن کی لیاقت کی دھوم مچ گئی۔ لیکچروں میں بھی وہ ویدوں۔ براہمنوں اور اپنشدوں کے عمیق مضامین کا ذکر کیا کرتے تھے ؛

سوامی شردھانند سابق مہاتما منشی رام (ان دنوں میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ایک ستون تھے۔ ان کی نظر سے پنڈت شیوشنکر جی کب بچ سکتے تھے۔ انہوں نے پریرنا کر کے پنڈت شیوشنکر جی کو پنجاب میں بلا لیا۔ اور پنڈت شیوشنکر جی نے جالندھر کو اپنا گھر بنا لیا۔ جالندھر کے لوگ پنڈت شیوشنکر جی کی تیجسوی مورتی کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ سادگی اُن کی طبیعت میں تھی مگر ہر وقت علمیت کی بات چیت کرنے میں اُن کو مزا آتا تھا ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اُن کی علمیت سے فائدہ اٹھانے کے لئے وید تتو پرکاش کے سلسلہ کے نام سے اُن سے کتب لکھوانی شروع کیں۔ وہ کتابیں اب تک آریہ سماج میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں ؛

ایک کتاب پنڈت شیوشنکر جی نے اونکار نرنے لکھی۔ جس میں اُنہوں نے ثابت کیا۔ کہ اوم پرمیشور کا نج نام ہے۔ اور ہر ایک مذہب اور تہذیب میں اس نام کی خاص عزت ہے۔ پورانوں اور اپنشدوں کے اتنے حوالہ جات دیئے۔ کہ کسی کو کیا معلوم ہوں گے۔ شاسترارتھوں اور لیکچروں کے لئے اس کتاب سے ہر ایک محقق کو کافی مصالحہ ملتا ہے۔ اگر تحقیقات اسی سلسلہ سے آریہ سماج میں جاری رہے۔ تو لٹریچر کی جو کمی آج کل محسوس کی جا رہی ہے۔ وہ سب دُور ہو جاوے۔ اور آئندہ آنے والی نسل کو تحقیقات کرنے میں آسانی ہو جاوے ؛

دوسری مشہور کتاب اس سلسلہ میں پنڈت شیوشنکر جی کی تری دیو نرنے ہے۔ اس میں اُنہوں نے پورانوں کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ پورانوں کے تین دیوتا دل شو۔ برہما وشنو کی کیا اصلیت ہے۔ ان الفاظ کا ویدوں میں کیا مفہوم ہے؟ اور کس طرح استعارہ کی صورت اختیار کر کے ان الفاظ کے معنوں میں کیا تبدیلی کی گئی ہے۔ آریہ سماج میں پہلے کسی کو معلوم نہیں تھا۔ اور غالباً سناتن دھرمی بھی نہیں جانتے تھے۔ کہ پورانوں میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ ویدوں کے آدھار پر اس طرح رفتہ رفتہ نئی صورت اختیار کر گیا ہے ؛

شیو۔ برہما۔ وشنو کی مختلف سواریاں اور اُن کے رنگ پورانوں میں بیان کئے گئے ہیں پنڈت شیوشنکر جی نے اس کی بنیاد بھی ویدوں سے ڈھونڈ نکالی۔ کم از کم یہ تحقیقات اس قابل ہے کہ اس پر ہر ایک سنسکرت دان غور کرے اور بخود خود معلوم کرے کہ پنڈت شیوشنکر جی کے خیالات میں کہاں تک سچائی اور روشنی ہے ؛

ان کی کتب میں فلاسفی بھی ہے۔ اور اُن کے اپنے خیالات کی رعنائی بھی ہے۔ جو نتائج اُنہوں نے خود اخذ کئے ہیں۔ وہ بھی اُنہوں نے درج کر دیئے ہیں ؛

تیسری کتاب اُنہوں نے شرادھ نرنے لکھی ہے۔ شرادھ نرنے بھی ایک ضخیم کتاب ہے اور اس میں شرادھ کے مختلف پہلوؤں پر ایک جامع بحث ہے ؛

چوتھی کتاب جاتیہ نرنے ہے۔ اس کتاب میں پنڈت شیوشنکر جی نے اپنی لیاقت اور تحقیقات کا کمال دکھلایا ہے۔ اول وید سے بحث کی ہے۔ کہ کونسی جاتیوں اور پیشوں کا ذکر ویدوں میں آیا ہے۔ ورن گن کرم سے ہے یا جنم سے؟ اس مضمون پر مفصل بحث کی ہے پورانوں کا باب خصوصاً دیکھنے کے قابل ہے اس حصہ کتاب میں پورانوں کے حوالہ سے ثابت کیا ہے کہ کس طرح ایک باپ کے کئی لڑکے برہمن کشتری اور شودر ہو جاتے تھے۔ اور نیچ سے نیچ بھی کس طرح اعلیٰ ورن کو اختیار کیا کرتے تھے۔ اپنشدوں کے مشہور حوالہ جات درج کئے ہیں۔ ذات پات کے خلاف ایک وجر سوچی نام کی اپنشد مکمل مع ترجمہ دی ہے غرضیکہ ذات پات توڑک منڈل کی علمی بنیاد رکھنے والے پنڈت شیوشنکر جی کاویہ تیرتھ ہی تھے ؛

پانچویں کتاب اُن کی ویدک اتہاس نرنے ہے۔ اس ضخیم کتاب میں پنڈت شیوشنکر نے ثابت کیا ہے۔ کہ ویدوں میں فلسفہ یا کہانی یا تاریخ نہیں ہے۔ علمیت اور فضیلت کا کمال پنڈت جی نے دکھلا دیا ہے ؛

علاوہ ازیں دو بڑی مشہور کتابیں پنڈت جی کی برہدارنیک اپنشد اور چھاندوگیہ اپنشد کے سنسکرت اور ہندی بھاشیہ ہیں۔ اپنشدوں میں سے سب سے بڑی مشکل اپنشدیں یہی دو اپنشدیں ہیں۔ اور جیسا اعلیٰ بھاشیہ پنڈت جی نے کیا ہے۔ ویسا کسی نے نہیں کیا۔ اپنشدوں کے نوٹ اور دیباچہ خصوصاً دیکھنے اور بچارنے کے لائق ہیں ؛

اس محنت کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پنڈت جی عرصہ دراز تک بیمار رہ کر اپنے گھر چلے گئے اور وہاں بہت عرصہ تک بیماری کا علاج کرنے کے باوجود جانبر نہ ہو سکے۔ اس عرصہ میں چھوٹی چھوٹی اور بھی بہت سی کتابیں اُنہوں نے لکھیں ؛

قادیانی پروپاگنڈا کے ٹیڑھے طریقے

(بقیہ صفحہ ۱۱)

(بقیہ صفحہ ۱۱)

نے سلطنت اور حکومت میں پرورش پائی ہے ہم نہ خوشامدی ہیں نہ کسی سے ڈرتے ہیں حضور والد صاحب کی نسبت اس قسم کے افترا بہت افسوسناک ہیں۔ میں اپنی بعض کمزوریوں کی وجہ سے والد صاحب کو ناراض پاتا ہوں۔ مگر یہ اپنا قصور اور کمزوری ہے۔ اور اُن کی ناراضگی میری اصلاح اور بھلائی کے لئے ہے حکومت تو ایک طاقت ہے۔ وہ دنیا میں کسی انسان کیا کسی جاندار کے ساتھ بھی دشمنی کرنا نہیں جانتے۔ اور دنیا کی کوئی چیز لالچ کے رنگ میں اُن کے سامنے آ ہی نہیں سکتی۔ تو اُن کو حکومت کے خلاف کسی منصوبہ کی کیا ضرورت ہے وہ جو کچھ فرماتے ہیں علانیہ کہتے ہیں ؛

غرض اس قسم کی گفتگو کرنے کے بعد اُٹھ کر چلے آئے۔ مرزا صاحب کہا کرتے تھے کہ کمشنر صاحب موصوف پھر جب کبھی مجھے ملے تو وہ اس قسم کی احتیاط کرتے۔ کہ کوئی لفظ اُن کی زبان سے ایسا نہ نکل جاوے۔ جو کسی رنگ میں میرے جذبات اور حسیات پر موثر ہو ؛

آریہ ودوانوں سے نویدن

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی دھرم آریہ سبھا نے ایک پرستاو دوارا نشچیت کیا ہے کہ رشی دیانند کرت گرنتھوں میں چھاپے کے کارن جو اشدھیاں رہ گئی ہیں۔ اُن کا سنشودھن کرایا جائے۔ اس کے پہلے اشدھیوں کی فہرست تیار کرنا ضروری ہے۔ اس لئے میری سب آریوں اور ودوانوں سے ویشش پرارتھنا ہے کہ وہ ایسی تمام اشدھیوں کی ایک سوچی بنا کر میرے پاس آریہ سماج ڈنگہ ضلع گجرات کے پتہ پر بھیجنے کی کرپا کریں۔ تاکہ میں اُن کے آدھار پر سبھا کے سامنے ایک مکمل فہرست رکھ کر انتظام کرا سکوں۔ آشا ہے کہ سب سجن اور ودوان اس کام میں سہاتا دیں گے ؛

سہکاری منتری آریہ سماج ڈنگہ ضلع گجرات

شوک پرستاو۔ دیانند اینگلو ویدک ودیالیہ

دیانند اینگلو ویدک ودیالیہ گوروِند وَتی بھون لاہور کے ادھیاپکوں اور ودیارتھیوں کی یہ سبھا ہندی ساہتیہ کے عام پریمی اردو فارسی ہندی اور سنسکرت کی شعر و شاعری کے قدردان علم ادب سے ذوق سلیم رکھنے والے آریہ سماج کے مشہور و معروف ودوان شریمان پنڈت پدم سنگھ جی کی وفات حسرت آیات پر دلی غم و قلق کا اظہار کرتی ہو اور انکے جملہ پسماندگان کیساتھ ہمدردی کا اظہار کرتی ہے

(نرد دیو سدھانت شرومنی ساہتیہ ادھیاپک سکریٹری)

بائبل میں تحریف

آیتوں کے الفاظ اور مفہوم بدلے جا رہے ہیں۔

بائبل میں تحریف ایسی ضرورت ہے۔ جسے عیسائی مشنری وقت کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس ضرورت کے ماتحت وقتاً فوقتاً تحریف ہوتی رہی ہے۔ حال ہی میں شکاگو میں جو بائبل شائع ہوئی ہے۔ اس میں بھی تحریف سے کام لئے بغیر گزارہ نہیں ہو سکا۔ چنانچہ اس جدید نسخہ میں تحریف کے جو نمونے پیش کئے گئے ہیں وہ پاٹھکوں کی واقفیت کے لئے نیچے دیئے جاتے ہیں:-

کتاب غزل الغزلات باب اول آیت ۲ تا ۴ کی عبارت عام بائبل میں اس طرح ہے:-

"وہ اپنے منہ کے چوموں سے مجھے چومے کیونکہ تیرا عشق مَے سے بہتر ہے۔ جیسی تیری لطیف عطروں کی خوشبو سو تیرا نام ہے اس عطر کی مانند جو بہایا جائے۔ اس واسطے کنواریاں تجھ پر عاشق ہیں۔ مجھے کھینچ تو ہم تیرے پیچھے دوڑیں گی بادشاہ مجھے اپنے محل میں لے آیا۔ ہم تجھ میں شادماں اور مسرور ہوں گی۔ ہم تیرے عشق کی تعریف مَے سے زیادہ کریں گی وہ سچے دل سے تجھ پر عاشق ہیں"

لیکن شکاگو پریس کی اس نئی بائبل میں یوں ہے:-

"تم مجھے اپنے منہ کے چوموں سے چومو کیونکہ تمہارا عشق مَے سے بہتر ہے۔ تمہارے عطر کی خوشبو لطیف ہے۔ تم خوشبو قیمتی عطر کی مانند ہو۔ اس لئے کنواریاں تم پر عاشق ہیں مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔ ہم دوڑیں گی اور بادشاہ مجھے اپنے محل میں لے چل۔ تاکہ ہم تجھ میں مسرور اور مسرور ہوں۔ ہم تیرے عشق کی تعریف مَے سے زیادہ کریں گی۔ تم سچے دل سے عاشق ہو"

گویا غائب کی جگہ حاضر اور حاضر کی جگہ غائب کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں:-

پھر کتاب یسعیاہ باب اول آیت ۱۸ پرانی بائبل میں اس طرح ہے:-

"اب آؤ کہ ہم باہم حجت کریں۔ خداوند کہتا ہے اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں۔ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے۔ اور ہر چند ارغوانی ہوں۔ پر اُون کی طرح اُجلے ہوں گے"

لیکن نئی بائبل میں یوں دیا گیا ہے:-

"اب آؤ کہ ہم باہم حجت کریں۔ خداوند کہتا ہے۔ اگر تمہارے گناہ ارغوانی ہوں۔ تو کیا وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے؟ اور ہر چند وہ قرمزی کی مانند سرخ ہوں۔ تو کیا وہ اُون کی طرح اُجلے ہو جائیں گے؟"

پہلی عبارت میں اقرار اور وعدہ ہے۔ دوسری میں انکار کر دیا گیا ہے:-

ایک اور نمونہ ملاحظہ ہو:-

کتاب پیدائش باب اول آیت اول عام بائبل میں اس طرح پائی جاتی ہے:-

"ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ اور زمین ویران اور سنسان تھی۔ اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا۔ اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی"

شکاگو پریس بائبل میں اس آیت کو اس طرح تبدیل کیا گیا ہے:-

"جب خدا نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنا شروع کیا۔ تو زمین ویران اور سنسان تھی اور اندھیرا گہرائی (جس کی تھاہ نہ ہو) پر چھایا ہوا تھا۔ اور تند ہوا پانیوں کی سطح پر جنبش کرتی تھی" (اسٹیٹسمین صفحہ ۱۶، ۱۷ جنوری ۱۹۳۲ء)

موجودہ بائبل میں "آسمان" تھا۔ امریکن بائبل میں "آسمانوں" ہو گیا۔ پہلی میں صرف "گہراؤ" تھا۔ دوسری میں "اتھاہ گہراؤ" ہو گیا عام بائبل میں خدا کی روح جنبش کرتی تھی۔ امریکن بائبل میں تند اور تیز ہوا جنبش کرتی ہے:

اس جدید بائبل کے تذکرہ میں "سٹیٹسمین" ۱۷ جنوری ۱۹۳۲ء لکھتا ہے:-

"امریکن واعظ اور فضلاء شکاگو پریس والی بائبل کے متعلق سخت بحث و تمحیص میں پڑ گئے ہیں۔ اور وہ امریکن زبان میں بائبل کو دوبارہ لکھنے کی کوشش کر رہے ہیں"

پھر یہی اخبار لکھتا ہے:-

"شکاگو یونیورسٹی کے فضلاء نے عہد جدید کی اس دعا میں بھی تحریف کی ہے۔ جو ہمارے سردار اور مسیح نے مانگی اور سکھائی"

یہ اشارہ متی باب ۶ آیت ۹ کی طرف ہے:

بائبل میں تحریف شروع ہوتی ہے اس میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ (۱) یہ ختم کہاں ہو گی۔ اور (۲) جس کتاب میں اس کے اپنے پیرو تحریف پر مجبور ہوں۔ اُسے الہامی ہونے سے کیا واسطہ ہو سکتا ہے اور اُسے دوسروں کے سامنے بطور الہامی کتاب پیش کرنے کا عیسائیوں کو کیا حق ہے؟

مرزا صاحب کی نبوت

(ایک غیر جانبدار مسلمان بھائی کے قلم سے)

"اب نکاح کا حال سنئے اس کا کیا انجام ہوا۔ دعوےٰ تو یہ ہے۔ کہ محمدی بیگم کے ساتھ میرا نکاح آسمان پر ہی ہو چکا ہے۔ اور یہ آسمانی منکوحہ ضرور میرے نکاح میں آئے گی۔ لیکن افسوس۔ اس کو ایک دوسرا شخص مسمی سلطان احمد بیاہ کر لے گیا۔ مرزا صاحب کو تا دم مرگ اس کے نکاح کا شوق لگا رہا۔ مگر سوائے ذلت اور رسوائی کے اور کچھ حاصل نہ ہوا پھر اس پر ہی صبر نہ کیا۔ بلکہ یہ بھی کہہ دیا۔ کہ اگر نکاح سے انحراف کیا۔ تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہو گا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی۔ وہ روز نکاح سے اڑھائی سال اور ویسا ہی والد اس کا مرزا احمد بیگ تین سال تک فوت ہو جائے گا۔ مگر یہ دونوں پیشین گوئیاں بھی پوری نہ ہوئیں۔ نہ سلطان احمد۔ نہ مرزا احمد بیگ مرا اخیر دم تک محمدی بیگم بھی مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آئی تو بقول مرزا صاحب کہ (یہ میرے جھوٹ یا سچ ہونے کا معیار ہے) وہ خود ہی مفتری اور کاذب ٹھہرے:

دوسرا نشان

مرزا صاحب کا یہ ہے کہ مسیح موعود حج کرے گا چنانچہ فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعود دجال کو مسلمان کر کے حج کریگا۔ مگر تا دم مرگ مرزا صاحب کو حج نصیب نہ ہوا۔ اور اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور یہ ثابت کر گئے۔ کہ مرزا صاحب کا دعوے واقعی جھوٹا تھا۔ کیونکہ مسیح جو آنے والا ہے۔ ضرور حج کرے گا:

تیسرا نشان

یہ ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں عیسائیت کا خاتمہ کر دونگا۔ اور تثلیث کی جگہ توحید پھیلا دونگا۔ اور اگر یہ نہ کروں۔ تو تم گواہ رہنا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ یہ عبارت اس طرح سے ہے:-

"میرا کام جس کے لئے میں میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے۔ کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت و شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں۔ اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی رکھتی ہے۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھلایا جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا۔ تو پھر میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا۔ اور میں مر گیا۔ تو پھر سب گواہ رہیں۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام۔ فقط۔ مرزا غلام احمد قادیانی"

(اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء) پس اب قابل غور یہ ہے۔ کہ اس نشان کو مرزا صاحب اپنی علت غائی بتاتے ہیں۔ یعنی جس کام کے لئے پیدا ہوئے۔ میرے خیال میں اس سے آگے اور کوئی نشان نقل کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ اس علت غائی پر ہی فیصلہ ہو جائے گا۔ کیونکہ مرزا صاحب نے خود ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ میں اگر عیسائیت کا خاتمہ کر دوں۔ تو سچا ہوں۔ ورنہ جھوٹا۔ تو اب آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب آئے بھی اور چلے بھی گئے۔ اور عیسائیت بدستور قائم رہی اور اب تک دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور مرزا صاحب کے ہی فیصلہ کے مطابق ہم بسر و چشم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب اپنے دعوےٰ مسیح موعود ہونے میں جھوٹے تھے۔ میں حیران ہوں۔ کہ ایسے صریحاً فیصلہ جات کے ہوتے ہوئے میرے قادیانی دوست اور کون سے فیصلہ کی انتظار کر رہے ہیں۔ اب ان نشانات سے تو واضح ہو گیا۔ کہ مرزا صاحب کی نبوت کی کیا حقیقت تھی۔ اس قسم کے اور بھی نشانات ہیں۔ جو مرزا صاحب نے بتائے مگر وہ ظہور میں نہ آئے اور مرزا صاحب کی اپنی زبانی ہی فیصلہ ہو گیا۔ ان کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ایک افترا تھا"

(نور افشاں ۸ اپریل)

آریہ سماج کسموں کے سماچار

(۱) آریہ سماج کے ہفتہ واری اجلاس نیم پورک ہوتے ہیں۔

(۲) ۲۱ فروری کو آریہ کنیا پاٹھشالہ کی کنیاؤں میں شریمتی بہن جی دھرم پتنی مہاشہ شام جی مستری کے گھر کنڈل سے لعاری، حاضری میں انعامات تقسیم کئے گئے کنیاؤں کے سوا اور سریلے بھجن وغیرہ جنتا کے منورنجن کا باعث ہوئے شریمتی جی نے ۲۵ شلنگ دان دیا۔

(۳) ۳ مارچ کو مہاشہ دھلل جی بھائی مستری آریہ سماج کی بہن اسا دیوی کا ودواہ مہاشہ نذر جی کے سپتر چتر بھج کے ساتھ مہاشہ ایشور داس نے ویدک ریتی انوسار کرایا براتیں نیروبی سے آئی اس منگل اُتسو پر دونوں پکشوں کی طرف سے ۹۰ شلنگ دان کیا۔

(۴) ۶ مارچ کو رشی بودھ اتسو اور لیکھرام اتسو منائے گئے حاضری اچھی تھی بھجنوں کے بعد مہاشہ ایشور داس نے ہر دو مہا پرشوں کے جیون پر بھاشن کیا بعد ازاں

آریہ سماج میں خیالات کا بھونچال

اور آپا پنتھی گھوڑ دوڑ

(نمبر ۱)

آج کل آریہ سماج کے بعض ودوان ایک عجیب نظارہ پیش کر رہے ہیں جو بذات خود ایک معمہ ہے۔ ان ودوانوں کے اندر خیالات کی مختلف رو چل رہی ہے ان میں سے ہر ایک شخص اپنے زعم میں کئی اشنوں میں جگت گرو جگوان دیانند جی سے بھی آگے نکل جانے کا ارادہ کرتے ہوئے معلوم ہو رہا ہے اور یہ تک دلیل دی جاتی ہے۔ کہ ہم دماغی غلامی نہیں چاہتے۔ یہ سارا اشارہ ہے جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے۔ کہ اگر رشی درشی بھی کسی خاص نیم کی پابندی اپنے جیون اور لیکھ میں ملحوظ رکھی ہے۔ تو یہ لوگ اس پابندی کے پرکار بننے کو تیار نہیں ہونا چاہتے۔ اور بات چیت میں پرکاش یا فقرہ طور پر کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم رشی دیانند کے دماغی غلام نہیں ؛

۱۔ آریہ سماج کے کئی ودوان ہیں۔ جنہوں نے آریہ دھرم پر پستکیں انیک پرکار کی لکھی ہیں۔ ان میں سے ایک پنڈت بدھ دیو جی نے اپنی سندھیا پستک میں بجائے پانچ دفعہ سندھیا کرنے کا ودھان لکھ دیا ہے۔ ان رشی ور صرف دو ہی بار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جو کتی سے سدھ ہے۔ بتاؤ رشی ور کا فرمان مانیں یا آپ آریہ پنڈت مہاشے کا۔ میری آپ آپ مہانو بھاو جی سے اس کا کارن پوچھیں تو وہ یہی کہیں گے کہ میں رشی ور کا دماغی غلام نہیں ہوں۔ لیکن پیارے بھائیو! سوچو! اس کا رشی پرنام کیا ہوگا۔ میرے پاس ایک پرانک مہاشے آئے تھے۔ سندھیا کے سمبندھ میں کہنے لگے کہ تم تو سندھیا دو دفعہ بتلاتے ہو اور تمہارے آریہ پنڈت پانچ وقت کی سندھیا کا ودھان کرتے ہیں۔ میں نے ان کو جواب دیا۔ کہ ویدک دھرم کے انکول آچاریہ دیانند جی دو ہی وقت سندھیا کرنا فرماتے ہیں۔ آپ آریہ پنڈت کو بھرم ہوا ہوگا۔ لیکن مجھے اس جواب سے لوگوں کے پرانک سنسکار غالب آگئے ہوں۔ سوائے اس امر کے اس وقت میرے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔

۲۔ آریہ سماج کے ایک پرسدھ سنیاسی ہیں جو مہاتما ہیں۔ اُن کا اپدیش عام جنتا رکھتے ہیں۔ کچھ پستکوں کا بزبان ہی آپ مہاتما جی نے کیا ہے۔ اور عمر بھر کے آریہ دھرم کا پرچار بھی کرتے ہیں۔ لیکن ہزاروں آریوں کو جب آریہ دھرم کی دیکشا دیتے ہیں۔ تو اوم کی بجائے رام نام کا جاپ کراتے ہیں۔ اُن کا چالیس پرستی سے۔ جنہوں نے رگ شاستر اپنشد۔ منو اور نیت۔ رشی دیانند کے گرنتھ اور لوکن کئے ہیں۔ میرا نویدن ہے کہ کیا وہ بتلا سکتے ہیں۔ کہ مذکورہ بالا پستکوں میں کسی ایک میں بھی اوم کی بجائے رام نام کی دیکشا لکھی ہے ہرگز نہیں۔ یدی ان سنیاسی مہاتما سے دریافت کرو۔ تو اُن کے جواب کا انحصار بھی دماغ کی آزادی پر ہی ہوگا۔ اور اس پر طرفہ یہ کہ آپ مہاتما کے مکھ میں گورونکل کے چند ودوانوں کا اکٹھا لیکھ نکلا تھا۔ اور اس میں بھی یہی جھلک تھی کہ دماغی غلامی منظور نہیں ایشور کے انیک گن ہیں ایک نام ہو سکتے ہیں۔ اور ان میں سے کسی ایک کا سمرن ہر ایک کر سکتا ہے۔

۳۔ آریہ سماج کی ایک پرسدھ انسٹی ٹیوشن میں کام کرنے والے ایک آریہ پنڈت ہیں جنہوں نے ابھی چند روز ہوئے اپنے ایک لیکھ میں سنسکار ودھی کو کانٹ چھانٹ کر سنسکاروں کو مختصر کر دینے کا مشورہ دیا ہے۔ حالانکہ رشی ور نے جن برہمن گرنتھوں اور رشی کرت سوتر گرنتھوں سے سنسکاروں کا سنگرہ کیا ہے۔ ان پستکوں میں سنسکاروں کا لمبا وستار ہے۔ جو رشی ور نے نرمول جان کر تیاگ دیا ہوا ہے۔

۴۔ اسی پرکار ودیا اس قسم کے ودوان بھی آریہ سماج کے دونوں دلوں میں موجود ہیں جن کی یہ رائے ہے کہ سندھیا اور پرارتھنا آدی کرم عام مروجہ زبان میں ہونے چاہئیں۔ رشی دیانند کے جیون چرتر کے پاٹھ سے گیات ہوتا ہے کہ مہاراج نے ایک بار دہلی کے کسی بڑے نگر میں ست سنگ میں کہا تھا:-

"ایک دھرم ایک بھاشا اور ایک لکش کے بنا بھارت کا پورن ہت اور جاتی انتی کا ہونا دشکر کاریہ ہے۔ سب انتیوں کا کیندر ستھان ایکتا ہے۔ جہاں بھاشا بھاو اور بھاونا ؤں میں ایکتا آجاوے۔ وہاں ساگر میں ندیوں کی بھانتی سارے سکھ ایک ایک کر کے پرویش کرنے لگ جاتے ہیں" اور آج آریہ سماج میں رشی دیانند کے ایسے انویائی ہیں۔ جو اس پرکار سے بھاشا اور بھید کی ایکتا توڑنے پر کربستہ نظر آتے ہیں۔ رشی دیانند وید کو ایشوریہ گیان اور نربھرانت مانتے اور آریہ بھر اس بات کا پرچار کرتے رہے۔ پرنتو آریہ سماج کی ایک پرسدھ انسٹی ٹیوشن کے پردھان کاریہ کرتا اور ایک ودوان ہیں۔ اُن کے وچار اس سمبندھ میں رشی ور سے نہیں ملتے؛

۵۔ آریہ سماج کے ایک کالج کے پرنسپل اور بھارت کی کسی ایک یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں۔ جن کو وہ سنیاسی راج ایک نظر نہیں بھاتے۔ جو آریہ سماج کی چند انسٹی ٹیوشنز کو نہایت خوبی سے اور تیاگ سے چلا رہے ہیں۔ اس پرکار کے چلانے کا سب سے بڑا اپرادھ وہ شری سوامی شردھانند جی کو ٹھیراتے ہیں۔ سوچئے جب اس قسم کے خیالات آریہ سماج میں پھیلائے جاتے ہیں۔ تو ویدک دھرم کی اُنتی کا مارگ کیسے نشچت کیا جا سکتا ہے ؛

۶۔ آریہ سماج میں ایک گروہ اس قسم کا پیدا ہو گیا ہے جو یہ پرچار کرتا ہے کہ بلا کسی نیم اور مریادا کے اور بغیر کسی مریادا کے نہ صرف چھوت چھات اور کھان پان کے بکھیڑے کو دور کیا جاوے۔ بلکہ بیاہ آدی کا پار سپرک سمبندھ بھی جاری ہو جاوے۔ کیا اچھا ہے یہ بعض حالات میں آریہ سماج میں خیالات کا بھونچال لا رہے ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ عام لوگ آریہ سماج میں پارٹیوں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اپنا ہی جیون نشٹ کر رہے ہیں۔ وہ دوسرے لوگوں میں وید پرچار کی طرف دھیان دے سکتے ہیں۔ ان باتوں پر وچار کرنا ویدک دھرم کے ماننے والوں اور رشی دیانند کے بھگتوں کا اور آریہ سبھیتا کے رکشکوں کا ضروری فرض ہے کیونکہ اگر یہی طریقہ آریوں میں جاری رہا۔ تو بھوشیہ میں سخت ہانی ہونے کی سمبھاونا ہے ؛

جگت گورو دیانند مہاراج ستیارتھ پرکاش کی بھومکا میں فرماتے ہیں۔ "جو ودوانوں کے ورودھ سے ودوانوں میں ورودھ بڑھ کر دکھ کی ورِدھی اور سکھ کی ہانی ہوتی ہے" ؛

ودوانوں کے ورودھ پر ساودھان جنتا میں ورودھ کے اصول کے مطابق آریہ سماجی چھوٹی چھوٹی پارٹیوں میں تقسیم ہو کر اصل اپدیش وید پرچار کو چھوڑ کر آپس میں ورودھ اور دویش کا پرچار کر رہے ہیں۔ یدی اس کی روک تھام نہ کی گئی۔ تو آخر پرنام اچھا نہ ہوگا ؛

کیا یہ عبارت اور اس سے کچھ پہلے سے پورب سے لے کر رشی ور دیانند کے سمے تک مت متانتروں کے ودوانوں کے آپس کے ایرشا دویش سے ویدک دھرم لوپ نہیں ہو گیا تھا۔ اور دیش اور جاتی کا ستیاناش نہیں ہوا تھا جس کا کہ رشی ور نے اپنے بنائے ہوئے لیکچروں اور ستیارتھ پرکاش میں جگہ جگہ دکھ بھرے لفظوں میں کیا ہے ؛

مختلف ودوانوں کے اس قسم کے خیالات خرابی پیدا ہونا اگزیر ہے۔ اس لئے اس کا اس پرکار ہو سکتا ہے۔ کہ ہر تیسرے یا پانچویں درش آریہ ودوانوں اور چار بھیلوں کا ایک مہا پیشد بھارت ورش کے پرسدھ نگروں لاہور بنارس۔ کلکتہ۔ کانپور۔ مدراس۔ دہلی وغیرہ آدی میں بلایا جاوے۔ اور اس میں بھارت ورش کے سب خیالات کے آریہ پنڈتوں کو بلایا جاوے کہ وہ کس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ نمنترن دیا جاوے۔ اور پرتھک پرتھک وشیوں پر وچار کیا جاوے۔ اور پرمان سے لے کر رشی دیانند پرنیت جو ودیاوں کے پرمان کئے ہوئے سدھانت ہیں۔ ان سدھانتوں کو مدمیت بنا کر ان ودوانوں کو سوچیت کر دیا جاوے۔ اس کے خلاف جو ویدک دھرم کا ودوان یا سنیاسی آپا پنتھی چلانا چاہئے۔ اس کے لئے آریہ سماج میں آدر کا کوئی ستھان نہ ہو۔ ہاں سادھارن خود پرست آریوں میں شامل رہ سکتا ہے۔ اس پرکار سے آریہ سماج میں آہستہ ان پارٹیوں کا مجادلہ بند ہو جاوے گا ؛

اب ایک نئی اور تازہ آواز نکلی آریہ ہوئی ہے۔ کہ رشی دیانند جی کھلے بندوں ہر ایک کے ہاتھ کا اپنیر کھاتے تھے۔ یہ انکی نیتی تھی۔ کیونکہ اُنہوں نے سمندروں میں سے ہی آریہ لوگ لینے تھے۔ یدی وہ کھلم کھلا ہر ایک سے کھان پان آدی کا ودھان رکھتے۔ تو ہندو جو پہلے ہی ان کو خوب عیسائیوں کا نوکر آدی کہتے تھے۔ ان سے اور زیادہ نفرت کرتے ؛

اس قسم کے خیالات کا ایک ایسے آریہ سماجی کے قلم سے نکلنا۔ جو شاید نمیں سینتیس ورش زیادہ آریہ سماج میں پرسدھ بھاگ لیتا رہا ہو اور منتظر بھی رہا ہو۔ افسوس کی بات ہے۔ اسے وہ رشی یدی نیتی پریہ ہوتا۔ تو لوگ جیسے وداد سپید سدھانت پر کیوں قلم اٹھاتا۔ کیوں پرانوں پر رشی ور کی لیکھنی چلتی۔ اگر بہ دونوں کو ہی پرسن کرنا ہوتا۔ تو مورتی پوجا کا کھنڈن چھوڑ دیا گیا تیر بر لاکھوں آدمیوں میں آج پر ہیز کا ادھارن کر دیا جاتا۔ چھوت چھات پر سے ہوئے بھگوان دیانند لکھتے ہیں ؛

جنہوں نے گڑ۔ چینی۔ گھرت۔ دودھ پشان۔ شاک۔ پھل کھایا۔ انہوں نے جانو سب جگ بھر کے ہاتھ کا بنایا ہوا اور جھوٹھا کھا لیا۔ یہ سکھتے ہوئے اساریوں کا ایک جوڑ ہونے میں ہموپش نہ بتلاتے ہوتے تھے ہیں۔ "آریوں کے ایک بھوجن ہونے میں کوئی بھی دوش نہیں دکھتا۔ جب تک ایک مت ایک ہانی لابھ ایک سکھ دکھ پرسپر نہ مانیں تب تک انتی ہونا کٹھن

ہے۔ پر تو کھانا پینا بھی ایک ہونے سے سدھار نہیں ہو سکا۔ تب تک جب تک بڑی باتیں نہیں چھوڑتے اور ادنیٰ باتیں نہیں کرتے۔ تب تک بڑھتی کے بدلے ہانی ہے " بدمالش آدمی کا سیون کرنا سوچتا ہے۔ بھوجن کا نہ بنانا۔ غلیظ رہنا آدمی ہے۔ جس کی طرف رشی درکا اشارہ ہے۔ یہی بات ہے۔ جس میں رشی دیو نے آریہ سبھیتا کو ملحوظ رکھا ہے۔ اور ہندوؤں کو گڑھے میں گرنے سے بچانے کا پریتن کیا ہے۔ جس کو ہم آج بھول سے ہندوؤں کے خوش کرنے کی نیتی سمجھتے ہیں ؛

مریادا کے اندر ہی سارا شو چل رہا ہے بھگوان دیانند مریادا کا النگھن نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ ان کے جیون چرتر کے پاٹھ کرنے سے معلوم ہوتا ہے ایک سادھو مایا رام دیدانتی سے جب بھگوان کو کوئی الٹی پلٹی بات کرنے کے لئے کہا۔ تو مہاراج نے کہا۔ میں سارے دھرم گرنتھوں کو مانتا ہوں۔ دران آشرم سے نیتی ریتی سے میں اچھل انگل اور مرآنکش نہیں ہوں "

آج سارے آریہ جگت میں کوئی آریہ سماجی ہے۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ رشی دیو مانی طور پر ان دیدک اصولوں کے غلام تھے۔ جن کی شکشا انہوں نے اپنے گرو جی ورجانند رشی منیوں کے لیکھوں سے حاصل کرکے اپنا جیون ان کے پھیلانے میں لگا دیا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ آج جو آپا دھاپی پھیلانے کا یتن ہو رہا ہے۔ یہ ذہنی آزادی نہیں۔ ویدک سنسکرتی کے تباہ کرنے کا یتن ہے۔

دیکھو رشی دیو نے برہم سماجیوں کے بارے میں لکھا ہے :-

" عیسائیوں کے آچرن بہت سے لئے ہیں۔ کھان پان وواہ آدی کے نیم بھی بدل دیئے ہیں "

بتلاؤ بھائیو! اس میں آریہ سبھیتا کی رکت کی جھلک ہے۔ یا کچھ اوس سا ہی سمے خاص کر آریہ سماجیوں کا بھی یہی کرتے ہیں۔ کہ اپنے آپ رشی کرکے بتلاتے ہوئے پیچھے پر چل کر دوسروں کو اس پر چلاتے ہیں۔ یہ کچھ ہم کو ستیارتھ پرکاش اور رشی کے جیون پر ترین ملتا ہے۔ سو اس سمے کے لئے جیوتی سمجھ ہے۔ اور جیوتی کو اپنے اندر جلا کر دوسروں کو راستہ دکھانا ہمارا کرتویہ ہے۔ نہ کہ آپا دھاپی پھیلانا۔

بھٹرہ کا ویر میلہ

(از لالہ سندر لال جی آریہ اُپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

۹ سال ہوئے مقام بھٹرہ ریاست جموں میں دلت ادھار کا کام کرتے ہوئے مہاشہ رام چند جی کا بلیدان ہوا تھا۔ اس پوتر بلیدان کی یادگار میں یہ میلہ ہر سال بھٹرہ گرام میں منایا جاتا ہے۔ آریہ سماجک جگت میں یہ ایک ہی میلہ ہے۔ جو کسی شہید کی یاد میں پرتی ورش لگتا ہے۔ یہ میلہ ایک نہایت ہی پر فضا مقام میں ہوتا ہے۔ جو جموں سے بارہ میل کے فاصلے پر برلب نہر رنبیر واقع ہے۔ یہ جگہ ایک وسیع قطعہ اراضی آریہ سماج کی ملکیت ہے۔ جہاں ایک پختہ پلیٹ فارم بنا ہوا ہے۔ جو یگیہ شالہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ایک عالیشان دو منزلہ پختہ مکان بنا ہوا ہے۔ جس کے ایک حصہ میں دکان لگتی ہے۔ اور دوسرے حصہ میں پاٹھشالہ۔ دوسری منزل میں پاٹھشالہ کا ادھیاپک رہتا ہے۔ باقی اراضی پر پھلواڑی اور باغیچہ لگا ہوا ہے۔ یہ جگہ اس قدر دلکش ہے۔ کہ کوئی شخص بھی اس سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکتا۔ چاروں طرف کھلا میدان ہے ساتھ نہر چلتی ہے۔ جس پر گاؤں کی طرف جانے کے لئے پل بندھا ہوا ہے سامنے پہاڑوں کا سلسلہ ہے جو ایک دلکش منظر پیش کرتا ہے۔ یہاں نہایت خوش گوار چلتی ہے۔ پاٹھشالہ میں زیادہ تعداد شدھ ہوئے آریہ بالکوں کی ہے۔ آریہ سماج کے پرچار سے اب وہاں چھوت چھات عملی طور سے اڑ گیا ہے۔ پاٹھشالہ میں مہاجنوں۔ برہمنوں اور مہاجنوں کے لڑکے بھی اپنے ان بھائیوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو پڑھتے ہیں۔ جنہیں وہ اچھوت سمجھتے تھے۔ یہ میلہ ہر سال بڑی رونق سے ہوتا ہے۔ اور سال بسال ترقی پکڑتا جاتا ہے ؛

اس سال یہ میلہ ۳۔ ۴ اپریل کو منایا گیا۔ دھرم پرچار کا کام ۲ اپریل سے ہی شروع ہو گیا تھا میلہ میں ایک بازار لگایا گیا تھا۔ جس کے دونو طرف دوکانیں تھیں۔ مٹھائی اور دودھ کی اور اس کے علاوہ دنیاوی کے سامان اور پھلوں کی کئی دکانیں تھیں۔ لوگ ہزاروں کی تعداد میں میلہ میں شامل ہوئے۔ جو دور دور کے علاقوں سے آئے ہوئے تھے استریاں بھی بھاری تعداد میں شامل ہوئیں حاضری کا اندازہ بیس ہزار تھا۔ اتارنے کے لئے خیمہ جات لگے ہوئے تھے۔ دھرم اپدیش کے لئے ایک وسیع پنڈال بنا ہوا تھا۔ جہاں ایک طرف لوگ ہزاروں کی تعداد میں بیٹھے اپدیش سنتے تھے۔ دوسری طرف ہزاروں کی تعداد میں باہر میلہ میں گھومتے ہوئے اشیاء خرید کرتے۔ کھاتے پیتے اور راگ گیت گاتے نظر آ رہے تھے۔ میلے میں صفائی کا خاص خیال رکھا گیا تھا۔ میلے کا انتظام آریہ سماج کے پردھان کارکن مہاشہ اننت رام جی اور مہاشہ ٹھاکر دت ادھیا جموں کے آدھین تھا۔ جنہوں نے لگاتار دو ہفتے دن رات ایک کرکے میلے کا سارا پربندھ کیا۔ علاوہ اس علاقہ کے جموں۔ رنبیر سنگھ پورہ اور سیالکوٹ وغیرہ سے بھی آریہ سجن شامل ہوئے جموں سماج کے منتری ٹھاکر دت سرے سبھا سد آئے تھے۔ رنبیر سنگھ پورہ آریہ سماج کے پردھان مہاشہ منگت رام جی۔ اور دوسرے سجن بھی شامل ہوئے۔ دستناہ کے ڈاکٹر ستو رام جی بھی آئے ہوئے تھے۔ سیالکوٹ سے مہاشہ رام رکھا مل جی بمعہ پریوار میلہ سے کئی دن پہلے پہنچے ہوئے تھے۔ اور بھی چار پانچ آریہ سجن شامل ہوئے۔ آریہ سماج سیالکوٹ کے منتری مہاشہ جگن ناتھ جی میلہ سے چند دن پہلے پھر گئے تھے۔ آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ اور آریہ سماج سیالکوٹ کے بھائی اس میلہ اور دلت ادھار کے کام میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ لاہور سے آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک پنڈت بشمبر ناتھ جی۔ اپ منتری مہاشہ سندر لال جی اور پنڈت بنواسی لال جی بی اے پدھارے تھے۔ ان کے علاوہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک پنڈت پورن چند جی۔ پنڈت دیوان چند جی۔ مہاشہ ہرچند جی مہاشہ بل دیو جی اور مہاشہ بسا وا رام جی پدھارے ہوئے تھے۔ جموں کے ڈاکٹر شری رام جی کا نام خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ آپ ریاست جموں و کشمیر کے سکوٹ ڈیپارٹمنٹ کے آرگنائزنگ سکرٹری ہیں۔ اس میلہ میں ہر سال آتے اور خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ جو گرام سدھار دیہاتی زندگی کو بہتر بنانے کا کام کیا جاتا ہے۔ اس میں ڈاکٹر صاحب بڑی مدد دیتے ہیں اور میلہ میں بوقت ضرورت علاج معالجہ بھی کرتے ہیں ؛

میلہ کے دونوں دن ہون یگیہ کے بعد پنڈال میں خوب دھرم پرچار ہوا۔ اپدیشک اور بھجنیکوں کے بڑے بڑے اعلیٰ سوبر اپدیش اور بھجن ہوئے۔ یہ آریہ سماج کے اپدیشوں اور ہر سالی میلہ لگنے کا ہی اثر ہے کہ اب وہاں چھوت چھات اڑ گئی ہے۔ علاوہ اپدیشوں اور بھجنوں کے میلہ میں دلچسپی کے بہت سامان تھے وہاں کے آریہ لوگ کھیتی باڑی کے علاوہ کپڑا بننے کا کام بھی کرتے ہیں۔ اور اعلیٰ قسم کا کھدر۔ تولئے کھیس اور چادریں بنتے ہیں۔ چنانچہ میلہ میں کھڈی کے کام کا مقابلہ ہوا اور جیتنے والوں کو انعام دیا گیا۔ ایک چرخہ کاتنے کا مقابلہ ہوا۔ جس میں پندرہ سولہ عورتیں شامل ہوئیں۔ جیتنے والی عورتوں کو انعام دیا گیا۔ بے پلی شریمتی عصمت سندر اور مضبوط

بچوں کی نمائش ہوئی۔ اور تندرست بچوں کو انعام دیئے گئے۔ اس سال کچھ گائے۔ بیل اور بھینسیں بھی بطور نمائش آئی ہوئی تھیں۔ اچھے اور مضبوط جانور رکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لئے انعام دیا گیا۔ میلہ میں خاص قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ ریاست جموں و کشمیر کے منسٹر مال راجے بہادر میجر جنرل ٹھاکر جنک سنگھ جی بھی پدھارے آپ نے میلہ میں گھوم کر تمام باتوں کو بڑے غور سے دیکھا۔ اور شرنارتھی ہوئے آریوں کے گھروں کا معائنہ کیا۔ ان لوگوں کو گھروں کو صاف رکھنے۔ اپنے سامان کو قرینہ سے رکھنے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے اپدیش کئے جاتے ہیں۔ اور ہر سال میلہ کے موقعہ پر ان کے گھروں کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ اس سال بھی یہ معائنہ کیا گیا۔ منسٹر مال صاحب و دیگر اصحاب ان گھروں کو دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوئے یہاں سے واپس لوٹ کر آپ پنڈال میں آئے۔ جہاں پاٹھ شالہ کے لڑکوں کے بڑے اُتم بھجن ہوئے اور لڑکوں نے ایک سبق آموز ڈرامہ دکھایا۔ جس کو دیکھ کر حاضرین بہت خوش ہوئے منسٹر مال صاحب نے پانچ روپے لڑکوں کو مٹھائی کیلئے دیئے۔ اس موقع پر باہر سے آتے ہوئے لوگوں نے اپنی اپنی تکالیف منسٹر مال کے سامنے پیش کیں

اس کے بعد منسٹر مال صاحب نے ایک نہایت ہی موثر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب آپ آج سے ۳۰ سال پہلے اکھنور میں تحصیلدار تھے۔ تو غالباً سمت ۱۹۵۸ کی بات ہے کہ آپ کے سامنے ایک مندر کی معافی کی مسل پیش ہوئی۔ معاملہ یہ تھا۔ کہ وہاں ایک مندر کے نام معافی جاگیر لگی ہوئی تھی اور پٹواری نے معافی کی منسوخی کے لئے رپورٹ کی ہوئی تھی۔ اس بنا پر کہ وہاں کوئی مندر نہیں ہے اور نہ پہلے کبھی کوئی مندر تھا۔ اس پر سوال پیدا ہوا کہ معافی کس مندر کے لئے منظور ہوئی تھی۔ چنانچہ تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہاں مندر کی شکل میں کوئی مندر نہیں ہے۔ البتہ ایک میگھ کے گھر میں پوجا کا سامان رکھا ہوا ہے۔ اور وہ میگھ بڑی شردھا اور بھگتی سے پرمیشور کی پوجا کرتا ہے اور اس گاؤں میں کیول وہی ایک گھر تھا جہاں پرمیشور کی پوجا ہوتی تھی۔ وہاں راجپوت اور برہمن بھی رہتے تھے۔ کیول اس میگھ کے گھر کو معافی ملی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ آپ نے جب اس میگھ کے گھر کو دیکھا۔ تو مسل پر رپورٹ کی۔ کہ اگر پرماتما کی پوجا کا شردھا اور بھگتی کا کوئی مندر ہو سکتا ہے۔ تو یہ میگھ کا گھر ہے۔ ریاست میں اور کوئی مندر نہیں ہے۔ اگر سونے اور چاندی کے چمکتے ہوئے مندر دیکھنے ہوں۔ تو جموں کے مندر ہیں۔ یہ واقعہ بیان کر کے آپ نے فرمایا۔ کہ آپ اس وقت سے ہی چھوت چھات کے خلاف ہیں۔ مہاراجہ بہادر نے دلت لوگوں کے اُدھار کے لئے بہت آسانیاں بہم پہنچائی ہیں چنانچہ مہاراجہ بہادر نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ اُن کی ریاست میں کوئی اچھوت نہیں ہے۔ اور اچھوتوں کو سرکاری کنوؤں اور تالابوں سے پانی لینے اور سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کا ویسا ہی حق حاصل ہے۔ جیسا کہ اور قوموں کو ہے مگر ہندو سوسائٹی میں یہ اچھوت پن کا مرض صدیوں سے چلا آتا ہے اور سمے پا کر ہی دور ہوگا۔ اور اب آریہ سماج کے پرچار سے بہت کچھ یہ مرض دور ہو گیا ہے اور ہو رہا ہے۔ لوگوں کو اپنی حالت بہتر بنانے کے لئے خود یتن کرنا چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو اس قدر لائق بنانا چاہیئے۔ جس سے دوسرے لوگوں کو نفرت کرنے یا چھوت کہنے کا حوصلہ ہی نہ پڑے۔ اور یہ کام محبت اور پیار سے ہونا چاہیئے۔

میلہ میں رات کے وقت میجک لالٹین کے ذریعہ ڈاکٹر شری رام جی کے اُتم دیاکھیان ہوئے ۱۳ اپریل کی شام کو پولیس نے نیزہ بازی اور بندوق سے نشانہ بازی کے کھیل دکھلائے۔ میلہ کے آخری دن بڑا عظیم الشان دنگل ایک وسیع میدان میں جو ۵۰۰ فٹ لمبا چوڑا تھا۔ ہوا۔ چاروں طرف رنگوں کے جھنڈے کے جھنڈے جمے تھے۔ اور اردگرد کے مکانوں اور درختوں پر لوگ چڑھے بیٹھے تھے۔ دنگل میں نامی گرامی پہلوان شامل ہوئے۔ ۱۳ جوڑوں نے کشتیاں لڑیں۔ جیتنے والوں کو ریشمی پگڑیاں انعام دی گئیں۔ میلہ میں ڈھول اور بینڈ بجنے کا نظارہ بھی بڑا دلچسپ تھا علاوہ کھانے پینے کی دکانوں کے ایک رشی لنگر بھی جاری تھا۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں آریہ بھائی اور بہنیں اکٹھے مل کر کھاتے تھے۔ یہ میلہ ایک قابل دید میلہ بن گیا ہے۔ یہ مقام آریہ سماج کے پرچار کا ایک مرکز ہے۔ پاٹھشالہ کے ادھیاپک مہاشہ دیس راج جی لڑکوں کے پڑھانے کے علاوہ پرچار بھی کرتے ہیں۔ آپ حکیم اور وید بھی ہیں وہ مفت لوگوں کا علاج کرتے ہیں اور دوائی مفت دی جاتی ہے

آریہ سماج کو اور آریہ بستی نرمی سمجھا کو چاہیئے کہ وہ اس مرکز کو مضبوط کرے اور اردگرد کے علاقوں میں اپنے دھرم پرچار کے کام کو پھیلائے اردگرد کے کئی قصبوں میں آریہ سماج کا بیج بویا جا چکا ہے۔ اب اس کو سینچنے کی ضرورت ہے۔ کٹھوعہ سے تین چار میل کے فاصلہ پر ایک

ساماجک جگت

گرو کی مقام ہے۔ جہاں آریہ سماج کے لئے زمین ملی ہوئی ہے۔ وہاں بھی پاٹھشالہ کی ضرورت ہے۔ بھیرہ میں جس مقام پر دیپ میلہ لگتا ہے وہاں جو پاٹھشالہ کا مکان ہے۔ اس کی بھی توسیع کی ضرورت ہے۔ جو نہر اس علاقہ سے ہو کر گہرائی میں بہہ رہی ہے۔ پہلے وہاں ایک بند لگانے کی تجویز کی گئی تھی۔ مگر اب نلکہ اور تھوہا آل لگانے کی تجویز کی گئی ہے۔ نلکہ لگانے کے لئے تو آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری مہاشہ کرشن جی نے ایک سو روپیہ دان دیا ہے۔ جیلوں میں یاترییوں کے اوتارنے کے لئے تین چار سو کمبل کی ضرورت ہے۔ دانی سجنوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اکھنور جہاں پر ایک نہر بہتی ہے۔ اندر ریاست جاب بہتا ہے۔ اس جگہ سے صرف چار میل ہے سلہ لگنے سے اس جگہ کی اہمیت بڑھ گئی ہے آمدو رفت کے لئے سالانہ موٹریں لاریاں چلتی ہیں۔ اس لئے آریہ سماج کو اس مقام کا زیادہ سے زیادہ لابھ اٹھانا چاہیئے اور شہید کی یادگار کو قائم رکھنے کے لئے اس مرکز کو بڑھانا چاہیئے:

شہیدوں کی چتاؤں پر لگیں گے ہر برس میلے
دھرم پہ مٹنے والوں کا یہی قومی نشاں

آریہ سماج سورنڈہ ضلع انبالہ کا سالانہ جلسہ - ۲۲-۲۳-۲۴ اپریل ۱۹۳۲ء کو منایا جاویگا۔ اس موقعہ پر ڈسٹرکٹ دلت ادھار کانفرنس بھی مشہور و معروف آریہ لیڈر کی زیر صدارت ہوگی۔ نیز ڈسٹرکٹ آریہ کانفرنس اور سنگیت سمیلن بھی ہوگا۔ سب بھائی درشن دے کر کرتارتھ کریں۔ نند وتن پال منتری آریہ سماج سورنڈہ ضلع انبالہ:

آریہ سماج موگا کا اتسو - آریہ سماج موگا۔ ضلع فیروزپور کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ اپریل اور یکم مئی ۱۹۳۲ء کو منایا جاویگا۔ اس سنبندھ میں ۲۰ سے ۲۸ اپریل تک سوامی گنگا گری جی مہاراج کی کتھا ہوگی۔ سنگیت سمیلن بھی ہوگا۔ راگ ودیا کے ماہر پنڈت منوہت رام جالندھری اپنے شاگردوں کے ساتھ پدھاریں گے۔

(دکرم پرشاد آپ منتری):

آریہ سماج جتوئی کا جلسہ - ۲۵ جیت ... رشی چگہ ... پاتھ کمال بڑے سمارودے

... کیا گیا:

(۲) آریہ پاٹھشالہ جتوئی کا گیارہواں سالانہ جلسہ مورخہ ۶-۷-۸ مئی بروز جمعہ سنیچر اتوار ہونا نشچت ہوا ہے۔ جس میں سوامی سروانند جی مہاراج نے پدھارنا سویکار کر لیا ہے:

(خوشحال چند منتری آریہ سماج جتوئی ضلع مظفر گڑھ)

آریہ کنیا پاٹھشالہ ... لندن کی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس سے فارغ ہوکر شریمان امرت لال نیست بھائی سیٹھ ایڈیٹر سوراشٹر افریقہ کا دورہ کرتے ہوئے ... میں پدھارے۔ انہوں نے بڑی کرپا کرکے ہماری کنیا پاٹھشالہ کا معائنہ کیا۔ اور لاگ بک میں اعلیٰ درجہ کے ریمارک دیئے ایک مختصر سی تقریر میں سوامی دیانند جی کے کام کی پرشنسا کی۔ اور اسبات سے خاص پرشنا پرگٹ کی کہ آریہ سماجی بھائیوں نے بدیش میں آکر بھی اپنے دھرم کو نہیں بھلایا۔ اور اپنے کرتویہ کو ویسا ہی یاد رکھا ہے۔ جیساکہ انڈیا میں سمجھا تھا۔ اور آس کو اسیطرح نباہا ہے۔ (مرلیدھر سود)

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کی کلاس سدھانت وشارد - آریہ سماج سیٹھ جی ملتان نے فکرہ بتھ کلاس کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۸ مئی سے جاری کیجاوے گی۔ فیس کچھ نہیں لی جاوے گی۔ باہر کے ودیارتھیوں کے لئے بورڈنگ کا بھی پربندھ کیا گیا ہے۔ پریکشا کا سٹینڈرڈ بھی ایسی ہی ہوگا۔ نزدیک کی سماجیں بھی آریہ پرش اس سے لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ پڑھائی ہندی بھاشا میں ہوگی۔ کورس حسب ذیل ہے:۔

ستیارتھ پرکاش سنسکار ودھی۔ رگ وید۔ دیانند کرت چھوٹے گرنتھ۔ بھارت ورش کا اتہاس حصہ اول۔ رشی جیون سدھانت گرنتھ سنگرہ۔ دیکھیان شتک سماجان ... وغیرہ وغیرہ

(انند جیت بی اے پردھان):

الوداعی جلسہ - لالہ دھنپت رائے پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ آپ پردھان آریہ سماج بڈھلاڈہ منڈی کی تبدیلی پر آریہ سماج کی طرف سے آپ کے اعزاز میں الوداعی جلسہ اور پریتی بھوج کیا گیا:

(منتری آریہ سماج بڈھلاڈہ):

چھوت چھات اڑا دی گئی - ۱۵ چیت بروایت وار آریہ سماج بعدرواہ میں تمام علاقہ جات سے میگھ جاتی کے لوگ دس ہزار کی تعداد میں حاضر ہوئے - زیر صدارت کوتوال بیلی رام صاحب رئیس بعدرواہ فیصلہ ہوا۔ کہ میگھ جاتی کے ساتھ چھوت چھات کا خاتمہ کیا جاوے۔ چنانچہ ایک نوجوان میگھ پانی بھر کر لایا اور تمام اقوام کے ہندوؤں نے خوشی خوشی اس کے ہاتھ سے پانی گرہن کیا۔ بعد میں باہر سے آئے ہوئے میگھ بھائیوں کے لئے بھوجن کا پربندھ کیا گیا۔

(پنڈت لکھمی چند پرچارک)

یگیوپویت سنسکار - ۳ اپریل کو پنڈت جاگ چند کی کنیا کا یگیوپویت سنسکار موضع خان خاناں میں کرایا گیا۔ ... آریہ سماج جگہ ... ... آریہ ... پردھان آریہ سماج ...

سنیہ وادی کے متعلق - شوک ہے کہ ستیہ وادی کئی دنوں سے نکل نہیں رہا۔ اب باقاعدہ نکلنے کا پربندھ کر دیا گیا ہے۔ ... انگریزی پتکیں اس سلسلہ میں چھپ رہی ہیں وا ... تکشا کی ... رہا۔ ہندو دھرم کی آدرشکتا ... بھارت ... سنسکرت میں بھی چھپ رہی ہیں:

(تارا چند گجرال ایم اے سنسکار ...)

بواہ سنسکار - پنڈت لکشمن ... آریہ ہائی سکول ... شہر کی کنیا سوماوتی ...

پنڈت بیدری ناتھ ساکن فتح گڑھ پنجتوڑ کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ دریکش کی طرف سے ۱۰۰ اور پتر اور کنیا کی جانب سے ۲۵ روپیہ دان ملا۔ (منتری آریہ سماج نواں شہر ضلع جالندھر)

ودھوا وواہ - بالا افغاناں کے قریب موضع چھڈیں ۲ بیاگن کو لالہ جے چند کی سپتری امراوتی کی شادی لالہ کاشی رام کمہلی کے بیتر لالہ کشن گوپال پڈتالہ ضلع امرتسر واسی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے پنڈت دیوان چند جی اپدیشک نے کرائی۔ (حکیم نتھو مل ڈھیر پدھان آریہ سماج بالا افغاناں ضلع گورداسپور)

جھوار ما جپوتوں میں پرچار - آریہ سماج گوجرانوالہ کے جلسہ پر پنڈت بہاری لال جی اپدیشک آئے۔ جنہوں نے دو تین دن ہمارے جھوار راجپوت سبھا میں بھی پرچار کیا۔ جس کا پرنام یہ ہے کہ یہاں کے راجپوتوں نے مانس شراب تیاگ کا عہد کیا۔ (ہری رام پردھان متصل منڈی گوجرانوالہ)

آریہ سماج گرلی کا چناؤ - آریہ سماج گرلی کے عہدہ داران کا چناؤ سال آئندہ کے لئے حسب ذیل ہوا:-

پردھان رائے بہادر لالہ موہن لال جی۔ اپ پردھان لالہ میلا رام رئیس گرلی۔ دلاور گوناگند سہائے وکیل شملہ۔ منتری کھڑک رام شرما۔ خزانچی ڈاکٹر جیشی رام جی۔

(کھڑک رام شرما گرلی)

آریہ سماج میانی ضلع شاہ پور - ۱۹ بیساکھ کو مہاشہ مقصودن لال جی چڈھا کی پتری کا وواہ ویدک ریتی سے مہاشہ نانک چند کے ساتھ مہاشہ وشوجیت جی نے کرایا۔ ور اور کنیا پکش کی طرف سے مبلغ ۲۱ روپیہ دان آریہ سماج کو ملا۔ (رشی داس دھون منتری آریہ سماج میانی ضلع شاہ پور)

آریہ سماج کھاروں کا ۹واں سالانہ جلسہ

۱۱-۱۲-۱۳ مارچ ۱۹۳۲ء کو دھوم دھام سے منایا گیا۔ برہمچاری اندر جیت جی سناتک گورو کل کانگڑی، پنڈت رام دیو جی شاستری، پنڈت بالمکند جی، پنڈت رام سروپ جی اپدیشک، مہاشہ بھگت رام جی، مہاشہ ٹھاکر سنگھ جی بھجنیک سبھا، پنڈت رام دت جی، مہاشہ مکھن لال جی سندھی آریہ سماج کھاروں کے اپدیش اور ویکھیان ہوئے۔ ماسٹر مکھن لال جی کی اپیل پر

۱۵ روپے دان ملے۔ (پربھو رام منتری آریہ سماج کھاروں ضلع انبالہ)

آریہ سماج چاوڑی بازار کا پرستاؤ - آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی ۳-اپریل جنرل سبھا میں نمن پرستاؤ پاس ہوا:-

"یہ سبھا اس بات پر اظہار افسوس کرتی ہے کہ سر ٹیلڈ کمیٹی کے ہندی کی تائید سرکار کے روبرو جانے پر بھی پانچویں جماعت سے ہندی پڑھائی جانا شروع نہیں ہوا۔ محکمہ تعلیم کو اس طرف توجہ دے کر پانچویں جماعت سے ہندی پڑھائی جانے کا حکم صادر فرمانا چاہیئے۔" (رشی چرنداس منتری)

مونڈن سنسکار - ۲۷ مارچ کو مہاشہ برکسی رام جی کے سپتر عزیز سا جپال کا مونڈن سنسکار گوروکل بھوری میں پنڈت سورت دیو جی پروہت آریہ سماج چک جھمرہ نے کرایا۔ (ر....رام منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

آریہ سماج میرپور کے سماچار - شری بھائی پرمانند جی ایم اے اور رائے بہادر سپرنٹ رام جی اور لالہ بھیجا شاہ نے آریہ کنیا پاٹھشالہ میرپور کا معائنہ فرمایا۔ رائے بہادر جی نے ۱۰ روپیہ مٹھائی کے لئے دان دئیے۔

(۲) لالہ نندی چند جی ایڈیٹر گزٹ انبالوی اور شریمان رائے سر لالہ جی وکیل ملتان نے آریہ کنیا پاٹھشالہ کا معائنہ فرمایا۔ اور کنیا پاٹھشالہ کے کام کو دیکھ کر بہت پرسن ہوئے۔

(۳) اس وقت ۲۰۰ سے زائد کنیا تعلیم پا رہی ہیں۔ تعلیم بالکل مفت ہے۔ غریب اور مستحق کنیاؤں کو ہر طرح سے امداد دی جاتی ہے۔ نئے بجٹ میں ۵۷۰۰ روپیہ بلڈنگ گرانٹ گورنمنٹ نے منظور فرمائی ہے۔

(۴) امتحان مڈل میں ۸ کنیائیں شامل ہو رہی ہیں۔ لالہ رام بھیجا جی مینجر بہت دلچسپی سے کام کر رہے ہیں۔

(۵) ۱۶-چیت کو شریمتی شرمتی دیوی ایک نوجوان دھرما کا بیٹر زادہ لالہ ناتھو رام ایک نوجوان کے ساتھ آریہ مندر میں کیا گیا۔

(۶) شریمان لالہ متھرا داس آریہ سماج میرپور کے پریمی کا ۵۷ سال کی عمر میں دیہانت ہو گیا۔ ان کے سپتر مہاشہ موہن لال نے ان کا انتم سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ (کرم چند کپل منتری آریہ سماج میرپور براستہ جہلم)

رشی بودھ اور دیپاولی اتسو - ۵ مارچ کو رشی بودھ اتسو اور ۱۰ مارچ کو دیپاولی اتسو منائے جانے کے سماچار مندرجہ ذیل سماجوں سے آئے ہیں۔ جن کے شکریہ کے ساتھ بالاختصار درج کئے جانے کے لئے ہم آریہ سماجوں سے کشما کے پرارتھی ہیں۔

(۱) آریہ سماج لدھیانہ رشی اتسو اور دیپاولی اتسو (۲) آریہ سماج پالم پور بودھ اتسو (۳) آریہ سماج بڈھلاڈہ منڈی ہر دو اتسو (۴) آریہ سماج ... دیپاولی اتسو (۵) آریہ سماج کراچی ہر دو اتسو (۶) آریہ سماج ... ہر دو اتسو لیکھرام میموریل فنڈ میں روپیہ اکٹھے ہوئے (۷) آریہ سماج ... ہر دو اتسو اور روپیہ اکٹھے ہوئے (۸) آریہ سماج ... ہر دو اتسو لیکھرام میموریل فنڈ میں ۱۱ روپیہ اکٹھے ہوئے (۹) آریہ سماج گوبند گڑھ بودھ اتسو (۱۰) آریہ سماج ... ہر دو اتسو (۱۱) آریہ سماج ... بودھ اتسو دونوں سماجوں کا مشترکہ (۱۲) آریہ سماج شملہ بودھ اتسو دونوں سماجوں کا مشترکہ ... روپیہ چالا اور ۷ روپیہ دیپاولی اتسو میں اکٹھے ہوئے (۱۳) آریہ سماج ... بودھ اتسو (۱۴) آریہ سماج جھنگ دیپاولی اتسو (۱۵) آریہ سماج ... بودھ اتسو (۱۶) آریہ سماج ... بودھ اتسو

آریہ سماج کسمو (برٹش ایسٹ افریقہ) کا اکیسواں سالانہ جلسہ

آریہ سماج کسمو کا اکیسواں سالانہ جلسہ دسمبر ۱۹۳۱ء کی ۲۵ تاریخ سے شروع ہو کر ۲۷ دسمبر کو بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے سماپت ہوا۔ حالات اگرچہ حد سے زیادہ ناموافق تھے لیکن جس کامیابی سے جلسہ کا اختتام ہوا۔ وہ بین ثبوت اس بات کا ہے۔ کہ پرماتما اور شردھا بھاؤ سے کئے گئے کام کی پورتی میں پرماتما کا ہاتھ بھی ہوتا ہے۔ اور اس کی اپار کرپا سے وہ کام سے پورن ہوتا ہے ؛

پچھلا سال حالات کے لحاظ سے اس کالونی کی تاریخ میں بڑی آپتی کا سال تھا۔ جس کی پیدا کردہ تکالیف کا اس کے ساتھ ہی خاتمہ نہیں ہوا بلکہ ان کا خوفناک اثر آئندہ کے لئے بھی حد سے زیادہ بھیانک نظر آ رہا ہے۔ ملازمت پیشہ لوگوں پر تخفیف کی کٹار چلی اور ایسی چلی۔ کہ کوئی قسمت والا ہی اس کے وار سے بچ سکتا۔ جو رہ گئے وہ یکے بعد دیگرے کسمو سے باہر تبدیل ہو گئے بیوپاریوں اور عام دوکان داروں کی حالت بہت بری طرح سے گر گئی۔ بیوپار بالکل مندہ ہو گیا۔ بہت سے لوگ انڈیا کو واپس ہو گئے اور بہت سے جدھر سینگ سمائے ادھر چلے گئے نتیجہ یہ ہوا کہ کسمو کی رونق کو سخت نقصان لگا۔ اور وہ آدھی بھی نہ رہی۔ آریہ سماج کسمو پر ان حالات کا لازمی طور پر جیسا کچھ اثر ہوا۔ وہ اس امر واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ ہفتہ واری ستسنگوں میں حاضرین کی تعداد چار پانچ سے زیادہ کبھی نہ ہوتی۔ ہاں ایسا تو ہوا۔ کہ اگر آریہ سماج کے ان پریمی بھائیوں میں سے کسی ایک کو ذاتی کاروبار کے لئے کبھی باہر جانے کا سماگم ہوا۔ تو حاضری صرف ایک دو ہی کی رہ گئی۔ البتہ یہ امر قابل تعریف ہے۔ کہ حاضری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے موجودہ بھائیوں نے معمولی ہون یگ اور پرارتھنا اپاسنا میں کبھی ناغہ نہ ہونے دیا۔ مطلب یہ کہ کمی تعداد ممبران پریمی آریوں کے حوصلے کبھی نہ گرا سکی۔ اور ساپتاہک ستسنگ کی لڑی کبھی ٹوٹ نہ سکی ؛

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جلسہ کی تاریخیں مقرر کرنے وقت ادھیکاریوں کے دل میں کامیابی اگرچہ مشکوک اور مشتبہ تھی۔ لیکن اس پر بھی انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ اور ہر کے ہاتھ زیادہ کہکر جلسہ کی تاریخیں مقرر کر دیں۔ اور اخبارات میں اشتہار دے دیا گیا اور کالونی کی دوسری سماجوں کو پتر لکھدئے

اس سماج کے آدھین ایک کنیا پاٹھشالہ بھی ہے۔ جس کا خرچ سات سو شلنگ ماہوار سے کم نہیں سماج کی آرتھک دشا کمزور ہو جانے کے کارن اس کو جیوت رکھنے کا خیال ذمہ دار بھائیوں کو اکثر بے چین رکھا کرتا تھا۔ لیکن جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے۔ نشکام بھاؤ سے کئے گئے دھرم کارج میں پرماتما کا ہاتھ ہوا کرتا ہے یہاں سچ ثابت ہوا۔ کسمو کے بڑے بڑے بیوپاریوں اور عام دوکان داروں کو جب پاٹھشالہ کی دشا درشائی گئی۔ تو انہوں نے نہایت فراخدلی کے ساتھ اس بارہ میں سماج کی مدد کی۔ پاٹھشالہ میں پنجابی اور گجراتی کنیاؤں کے علیحدہ علیحدہ دو سیکشن ہیں۔ اور یہ امر سنتوش جنک ہے کہ دونوں ہی پرانتوں کے بھائیوں نے کھلے دل کے ساتھ مالی امداد دی۔ اس وقت جبکہ بیوپار کی حالت از حد خراب ہے۔ اور آمدنی کے ذرائع بری طرح سے محدود اور مسدود ہو رہے ہیں۔ ۶۰۰۰ شلنگ کی مدد کم نہیں کہی جا سکتی ؛

اب جلسہ کی تاریخیں نزدیک آنے لگیں۔ کاریہ کرتاؤں نے دن رات کی لگاتار کوشش اور سخت سے سخت محنت کے ساتھ سماج مندر یعنی شردھانند آشرم کو اچھی طرح سے صاف کرایا۔ اور ضروری مرمت کرا کے اس کو اس قابل بنا دیا۔ کہ ہر ایک آنے جانے والے کی توجہ اپنی طرف کھینچ سکے۔ آشرم کے وسیع صحن میں ایک عالیشان پنڈال کھڑا کر دیا۔ اور ۲۵ دسمبر کی صبح ہونے سے پہلے دیدمنتروں اور اچھے اچھے ماٹوز سے اس کو سجا دیا۔ خیال اب تک بھی یہ تھا کہ اتنے وسیع پنڈال میں بٹھانے کے لئے جنتا کہاں سے لائی جاوے گی۔ مگر یہ خیال پہلے دن کی کارروائی شروع ہونے کے ساتھ ہی رفع ہو گیا۔ جبکہ استری پرش شروتا اس کثرت سے موجود دیکھے گئے۔ کہ جس کی کسی کو خواب میں بھی امید نہ تھی۔ باہر سے آئے بھائی بہنوں کی تعداد دو صد سے کم نہ ہو گی جن کے بھوجن اور رہائش کا پربندھ کسمو سماج نے تسلی بخش طور سے کیا ہوا تھا تسلی بخش میں اس لئے کہتا ہوں۔ کہ ان ہر سہ دنوں میں باہر سے آئے کسی بھائی بہن کو شکایت کا موقع نہیں ملا ؛

جلسہ کی کارروائی ۲۵ دسمبر سے تین بجے بعد دوپہر سے شروع ہوئی۔ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد پنڈت آریہ منی جی ایم اے

پرنسپل آریہ کنیا پاٹھشالہ نیروبی کا ایک پربھاوشالی ویکھیان ہوا۔ جس میں انہوں نے جتلایا کہ یورپ میں آ کر ہمیں اپنا کیریکٹر اعلیٰ اور پوتر بنانا اتیاونشیک ہے۔ بدیشی لوگ ہمارے لیکچروں کی اتنی پرواہ نہیں کرتے۔ جتنا وہ ہمارا اعلیٰ جیون دیکھ کر ہمارے دھرم کے گرویدہ اور بہت سے متاثر ہوتے ہیں ؛

لیکچر کے بعد بھجن اور کسمو آریہ سماج کی کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں کا ایک ڈرامہ ہوا۔ جس میں دیش بھگت اور قومی سیوا کا اعلیٰ سبق تھا۔ اور قومی غداری کی مذمت درشائی گئی تھی۔ اس کے ساتھ پہلے دن کی کارروائی سماپت ہوئی ؛

رات کو آریہ سمیلن ہوا۔ جس میں صرف آریہ پریواروں نے حصہ لیا۔ اور "بدیش میں دھرم پرچار کس طرح ہو؟" اس مضمون پر بہت سے بھائی بہنوں نے اپنے وچار پرکٹ کئے ؛

۲۶ دسمبر صبح کی کارروائی ہون اور بھجنوں سے شروع ہوئی۔ پنڈت آریہ منی جی کا سرمن اعلیٰ درجہ کا دھرم اپدیش تھا۔ جس سے کمزور دل آتماؤں نے بھی دھرم بل اور شانتی پراپت کی۔ آپ کے بعد ایک بھجن ہو کر مہاشہ ڈی بی ڈیسائی۔ ایم اے کا لیکچر ہندوستان میں آریہ سماج کے کام پر ہوا۔ لیکچر کیا تھا۔ ہندوستان میں آریہ سماج کے کام کا عام ریویو تھا۔ جس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے افریقہ نواسی آریہ بھائی کو تن من اور دھن سے دھرم کا کام کرنا آدرشیک جتلایا۔ آپ کے بعد بھجن اور مہاشہ گورچرن داس کا مختصر سا بھاشن ہو کر نیروبی آریہ کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں کا ایک اعلیٰ ڈرامہ ہوا لڑکیوں کے بھاشن اور پارٹ پلے کو دیکھ کر اس سماج کے ادھیکاریوں کو شاباش کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ کاش کہ ہمارے ہندوستان کی پاٹھشالائیں بھی اس سے سبق سیکھیں۔ اس کے ساتھ صبح کی کارروائی سماپت ہوئی اور لوگ بھوجن کے لئے چلے گئے ؛

شام کو ۲ ½ بجے سے بھجن شروع ہوئے اور تین بجے شریمتی ودیاوتی دیوی کا لیکچر استری شکشا پر ہوا۔ دیوی نے جس خوبی سے اس وشے کو نبھایا وہ از حد قابل تعریف تھا۔ ایک استری کا اپنا کاز آپ پیش کرنا اور اس کے ہر ایک پہلو کو وضاحت سے دکھانا کچھ کم پربھاؤ ڈالنے والا نہیں تھا۔ اس کے بعد بھجن ہو کر مہاشہ اندر داس جی ادھیاپک آریہ کنیا پاٹھشالہ کسمو پنجابی سکشن کا لیکچر گرہستھ آشرم پر ہوا۔ جس میں آپ نے جتلایا۔ کہ گرہستھ آشرم کس طرح سکھ دھام بن سکتا ہے اور کس طرح گرہستیوں کے دکھ بن کا حالات موجودہ میں یہ آشرم کا رہا

ہو رہا ہے۔ دور ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد پھر نیروبی سکول کی کنیاؤں کے بھجن اور ڈرامہ ہوا۔ اس وقت پنڈال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور لوگ نقش بدیوار بن کر دیکھ اور سن رہے تھے۔ کنیاؤں کے ڈرامے اور بھجنوں کا اثر کسمو نواسی مدت تک نہ بھولیں گے۔ اس کے بعد سبھا ورسرجن ہوئی اور رات کو میجک لینٹرن شو کی سجاوٹ کی گئی۔ یہ شو مہاشہ ڈی۔ بی ڈیسائی نے دکھلایا۔ جس میں شری سوامی دیانند جی کی جیون کی بہت سی گھٹنائیں مختصر طور پر دکھلائی گئیں ؛

اتوار کی صبح کو ہون اور بھجنوں کے بعد بھگون راج نے اپاسنا کرائی۔ اور ایک اعلیٰ سرمن دیا۔ اور مہاشہ آریہ منی جی ایم اے نے ویدک سبھیتا پر معلومات سے بھرا ہوا لیکچر دیا۔ نیروبی سکول کی کنیاؤں کے بھجن اور ڈرامے کے بعد صبح کی کارروائی ختم ہوئی ؛

شام کا پروگرام کماری یش وتی کی مختصر سی تقریر سے شروع ہوئی۔ یہ کنیا نیروبی آریہ کنیا سکول کی آٹھویں جماعت میں تعلیم پاتی ہے۔ اور اپنے ماتا پتا کے آچار ووہار کی شائستگی اور اپنے ادھیاپکوں کی سوشکشا کا ایک نمونہ ہے۔ پرماتما نے مدد کی۔ تو پتری یش وتی اپنے ماتا پتا کے یش کو سارے دیش میں پھیلانے کا کارن ہو گی۔ اس کے بعد بھجن ہو کر مہاشہ ڈیسائی جی کا ایک اور لیکچر ہماری تعلیم کے مضمون پر ہوا۔ اس کے بعد سکرٹری سماج نے رپورٹ سنائی۔ جس کے بعد بھجن ہو کر پریذیڈنٹ سماج نے پبلک کا شکریہ ادا کیا۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ کی سماپتی ہوئی ؛

اس سلسلہ میں مجھے یہ ذکر کر دینا چاہئے تھا کہ اگرچہ نگر کیرتن کا انتظام پہلے سے نہیں کیا گیا تھا تاہم سنیچر کی صبح کو آریہ بھائی سماج مندر سے نگر کیرتن کے لئے روانہ ہوئے اور ہری کیرتن کرتے ہوئے ۱ ½ بجے کے قریب واپس مندر میں پہنچ گئے ؛

نتیجہ کے طور پر میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ کسمو سماج کا یہ جلسہ کیا بلحاظ لیکچروں اور بھجنوں کے اور کیا بلحاظ دان کے اور کیا بلحاظ پربھاؤ کے پچھلے تمام جلسوں پر اگر سبقت نہیں لے گیا۔ تو کم بھی کسی طرح نہیں رہا۔ (منتری سماج مذکور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

ओ३म्

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

प्रकाश लाहौर

PRAKASH LAHORE

ممالک غیر سے ...
فی پرچہ ۱ر
نمبر ۱۶

قیمت سالانہ ...
ششماہی ...
جلد ۲۸

اتوار ۱۳ بیساکھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۳۲ء دیانند آبد ۱۰۹

SUNDAY 24 AP 1932

ویدامرت

آنند کے لئے پرارتھنا

अग्ने नय सुपथा राये अस्मान विश्वानिदेव वयुनानि विद्वान। युयोध्यस्मज्जु हुराणमेनो भूयिष्ठांते नम उक्तिं विधेम ॥

"ہے سوپرکاش گیان سوروپ سب جگت کے پرکاش کرنے ہارے سکل سکھداتا پرمیشور! آپ جیسے سمپورن ودیا یکت ہیں کرپا کر کے ہم لوگوں کو وگیان راجیہ آدی ایشور کی پراپتی کے لئے اچھے دھرم یکت آپت لوگوں کے مارگ سے سمپورن پرگیان اور اتم کرم پراپت کرائیے اور ہم سے کٹلتا یکت پاپ روپ کرم کو دور کیجئے۔ اس کارن ہم لوگ آپ کی بہت پرکار کی ستتی کیا کریں اور سروا آنند میں رہیں۔"

ایشور کی بھگتی کا انتم اُدیش آنند ہے۔ جس بھگتی کا پھل آنند نہیں وہ بھگتی نہیں۔ آنند بھگتی سے ضرور ملتا ہے پرنتو واستوک بھگتی سے۔ واستوک بھگتی من وچن اور کرم کے ایک ہونے سے ہوسکتی ہے۔ من میں بھگتی بھاو پیدا ہو۔ زبان سے نام بھی نکلے، پر کرم بھگتی کے وپریت ہو۔ تو آنند کی آشا ویرتھ ہے۔ اور کرم اسی اوستھا میں ہو سکتا ہے کہ جس سے اس کے پھل کی آشا ہے۔ اس کے سوروپ کو سمجھیں۔ وید منتر نے پرماتما کا سوروپ سوپرکاش بتایا۔ ارتھات وہ اپنے آپ روشن ہے۔ روشنی کے لئے کسی کا محتاج نہیں۔ سنسار میں سب سے بڑا بھاسکر تک پدارتھ سوریہ ہے۔ جو روشن ہے۔ اور وہ سروں کو روشنی دیتا ہے۔ پرنتو وہ اپنے آپ روشن نہیں۔ روشنی کے لئے وہ دویہ شکتی پرماتما کا محتاج ہے۔ پھر کہا پرماتما گیان سوروپ ہے۔ اس میں اگیان کا لیش ماتر نہیں۔ سنسار کے پرتیک پدارتھ کے واستوک سوروپ کو جاننے والا ہے۔ وہ پرکاش سوروپ ہی نہیں۔ سنسار میں جہاں روشنی ہے۔ سب اسی سے ہے۔ سکھ جس کی تلاش میں منش نہ معلوم کہاں کہاں بھٹکتا ہے۔ اس کا داتا کیول ماتر وہی پرماتما ہے۔ پرماتما کے اتیرکت ادھر ادھر بھٹک کر سکھ نہ ملنے کی جو شکایت منش کرتا ہے۔ وہ بجا ہوا ہے۔ اس کی شکایت سنی جائے گی کیونکہ جہاں سے سکھ ملتا ہے۔ وہ وہاں پہنچا ہی نہیں۔ تو شکایت کس سے ہے؟ سکھ کے لئے پرکاش اور گیان چاہئے۔ وید نے بتایا کہ پرکاش اور گیان اور سکھ سب پرماتما میں ہیں۔ ایسا جو پرماتما ہے۔ اس سے سکھ کی یاچنا کرنی چاہئے۔ لیکن سکھ سے پہلے ودیا گیان اور پرکاش پانے کا پریتن کرنا چاہئے۔ ان کے بنا سکھ نہیں ملے گا۔ اور ودیا گیان اور پرکاش کیسے ملیں گے؟ جس مارگ پر دھرم یکت آپت جنوں نے چل کر انہیں پایا اسی مارگ پر چلنے سے۔ ان کے مارگ پر چلنے سے کیا ہوگا؟ گیان کے پرکاش میں دھرم ہمارے جیون کے اندر آئیگا۔ اور کٹلتا اور پاپ نشٹ ہو جائینگے۔ کٹلتا نہ رہی تو سرلتا آئے گی۔ پاپ نہ رہا۔ تو دھرم کا نواس ہوگا۔ سرلتا اور دھرم کا شبھ پرنام آنند ہے۔ سکھ ہے۔ اور اس ریتی سے جو سکھ ملے گا۔ وہ استھائی نہ ہوگا۔ ستھائی ہوگا۔

وید منتر میں بتایا ہے۔ کہ پرماتما کی بھگتی کا پریوجن یہی ہے۔ یہی کہ منش اگیان ادھرم رہت ہو کر گیانی اور دھرم یکت ہو۔ اور آنند کو پراپت ہو۔ پرماتما کی بھگتی کے بنا اس پد کو منش پہنچ سکتا۔ تو شاید پرماتما کی بھگتی کی ضرورت نہ ہوتی۔ پرنتو پرماتما کی بھگتی روشنی کا مینار ہے۔ جو منش کو منزل مقصود کا پتہ بتاتی ہے۔ جیسے روشنی کے مینار کے بنا جہاز سمندر میں ٹھوکریں کھانے کے لئے ہوتا ہے۔ اسی طرح پرماتما کی بھگتی کے بنا منش جیون کی سپھلتا کا کوئی ادھیکاری نہیں۔ پس منش جیون کو سپھل کرنا ہے۔ سروا آنند میں رہنا ہے۔ تو وید کی آگیا پر چل کر منش کو بہت پرکار پرماتما کی ستتی اور بھگتی کرنی چاہئے۔

(اوم شم)

ایک بال ودھوا کھتری کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک معزز کھتری خاندان کی ۱۴/۱۸ سالہ خوبصورت اور یوگیہ کنیا کے لئے جو بکلا دے کی چوڑ ہے۔ اور آٹھویں جماعت میں تعلیم حاصل کر رہی ہے ایک ۲۵ سالہ معزز کھتری خاندان کے ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔ آریہ خیالات والے کے اور دھا بہ کے رہنے والے کو ترجیح دی جاوے گی ؂

کرشن کمار بی اے وکیل منتری
آریہ سماج سلطانپور ریاست کپور تھلہ

ادھیاپکہ کی ضرورت!

آریہ پتری پاٹھشالہ لعل کرتی بازار صدر راولپنڈی کے لئے ایک یوگیہ جے وی ٹرینڈ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ آریہ خیالات کی ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹ فوراً بنام

مہاشہ منگت رام جی آریہ پردھان
آریہ سماج لعل کرتی بازار راولپنڈی
آنی چاہئیں

جنم بھر کے دکھ دور

ایک لڑکی نہایت خوبصورت رنگ گورا عمر تقریباً ۱۸ سال ہے۔ گھر کے کاموں میں ہوشیار ہے پڑھی لکھی نہیں ہے۔ سچ کی رہنے والی ہے۔ اردو صاف بولتی ہے۔ بول چال سے پتہ چلتا ہے۔ پڑھی ہے کم نہیں ہے۔ اس لڑکی کے ماتا پتا مسلمان سے شدھ کئے گئے ہیں، شدھ شدہ لڑکی ہے جو شادی کرنا چاہتے ہیں۔ درخواست کے ساتھ ایک روپیہ چار آنہ فارم فیس آنے پر جواب دیئے جائیں گے وہی امیدوار درخواست بھیجنے کا کشٹ کریں جن کا اپنا مکان شہر میں ہو اور سو روپے ماہوار آمدنی ہو اور امیدوار کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو اس پہ غور کیا جائے گا۔ پتہ :-

شادی پربندھ کرتا رام چرن لال شرما
پستک بھنڈار اوری۔ ضلع جالون ؂

دوائی چاہیے یا جوانی

بہتر اس سے کہ آپ کسی ڈاکٹری دوا کی ... کریں "جوانی" کا مطالعہ کرنا آپ کے لئے ... ہے آپ بہت سے بیجا اخراجات سے ... طریقہ علاج کی آپ کو واقفیت ہو جائے گی ... آپ خود تجویز کر سکیں گے ؂

جوانی مفت ملتی ہے "جوانی" کو ... کرنے کیواسطے آپ کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑے گا ... ایک کارڈ لکھنے کی ضرورت ہے "جوانی" گھر بیٹھے آپ کے پاس پہنچ جائے گی ؂

نین امرت - آنکھوں کے لئے اکسیر ... کے روزانہ استعمال سے آنکھیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں۔ ہر عمر اور ہر موسم میں ... سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ... تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ :- کرم شیر ... کالا ڈھونگی - ضلع نینی تال



بانی
ڈاکٹر ایس کے برمن

ڈاکٹر ایس کے برمن
لمیٹیڈ

منظور شدہ
اسٹار
SKB
ٹریڈ مارک
رجسٹرڈ
سنہ ۱۹۸۴ء

کلکتہ

پچاس سال سے ہندوستان بھر میں ... کے مشہور موجد

ہیضہ سے اپنی جان بچانے کے لئے

افضل عرق کافور

ہیضہ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور بدہضمی وغیرہ کو دور کرنے کی ... دوا۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو وہاں ایک بوند استعمال کرنے سے ... مبتلا ہونے کا ڈر نہیں رہتا۔ ہر ایک گھر اور سفر میں اسے پاس رکھنا ... ہے ؂

"کافو"

قیمت فی شیشی چھ آنہ محصول تین شیشیوں تک سات آنہ

REGD

پیشاب آنے کی دوا

ہیضہ سوزاک - جلن ہر خواہ اور کسی وجہ سے پیشاب بند یا کم ہو جائے۔ تو "یورا" استعمال کیجئے۔ اس کے صرف دو بار کے استعمال سے پیشاب کھل کر صاف آنے لگتا ہے ؂

"یورا"

قیمت فی شیشی چھ آنہ ۶/ محصول سات آنہ ۷/ ؂

REGD

آنکھ آنے کی دوا

آنکھ اٹھنا - سوزش - کرکراہٹ - پانی بہنا اور گرد و غبار و دھواں ... کی تیزی وغیرہ کی وجہ سے آنکھ کی سرخی - اس کے تین چار دن ... استعمال سے جاتی رہتی ہے ؂

"آئی لوشن"

قیمت فی شیشی نو آنہ ۹/ - محصول دو شیشی تک سات آنہ ۷/

REGD

نوٹ - ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے ... مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرماویں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۸۰ / ۱ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں - منیجر پیسہ اخبار - لاہور

دھرم سے پریمیوں اور ایشور بھگتوں کو مژدہ!

سنہ ۱۴۳ — شری یت مہاشہ ... ہجلوش جی بی اے ایل ایل بی آریہ ڈیرہ غازیخان نے ویدک سندھیا پر ایک پستک

سندھیا پربھاکر

نامی لکھی ہے جو سندھیا پر ایک لاثانی کتاب ہے۔ بڑے بڑے مہاتما بھاوؤں اور مشہور اخبارات نے اس پستک کی بڑی تعریف کی ہے۔ سندھیا جیسے خشک دھارمک مضمون کو سرل عام فہم بامحاورہ اردو زبان میں نہایت دلچسپ اور دلچسپ بنایا گیا ہے۔ ہر ایک مشکل کو پرمانوں سے حل کیا گیا ہے۔ کوئی آریہ گھر یا آریہ سماج کا پستکالیہ اس پستک سے خالی نہیں رہنا چاہیے۔ ۲۸۰ صفحہ کے قریب ضخامت عمدہ وضع قطع کاغذ بڑھیا۔ ٹائیٹل پیج اعلیٰ سوامی دیانند کی تصویر سرورق پر زینت کو دوبالا کر رہی ہے۔ قیمت بلا جلد ۱۴/ - مجلد ۱/۲ ؂

ملنے کا پتہ:- سنت رام منیجر آریہ پستک بھنڈار اندرون لوہاری دروازہ - لاہور
میسرز راجپال اینڈ سنز سرسوتی آشرم انارکلی لاہور
پنڈت وزیر چند شرما موہن لال روڈ لاہور ویدک پستکالیہ } وکیل ڈیرہ غازیخان

مصنف

گرہستھ آشرم کو سکھدائک بنانیوالی انمول پستکیں!

سنہ ۱۲۰ — یہ پرسدھ ویدک سوامی سدانند جی کی نئی تصنیف ہے مہاتما ہنسراج جی اور لالہ ... جی پردھان آریہ سماج وچھووالی لاہور نے اس پستک کو پڑھ کر بہت ہی پسند کیا ہے۔ ان دونوں مہانوبھاوں کی سمتیاں چھاپ کر پستک میں لگا دی گئی ہیں۔ پرانے تین سو صفحوں سے لگ بھگ بیرہ شکشائیں ہیں بڑھیا کاغذ چھپوائی قیمت صرف ۱۲/

پتری سندیش
یعنی
گرہستھ سمبندھی اپدیش

ششو سدھار - بچوں کو سداچاری - بلوان تیجسوی وغیرہ بنانے کے لئے شکشائیں ... ۸/
استری شکشا پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی پرسدھ اردو پستک کا ہندی انوواد ... ۶/
پتی ورت دھرم - پتی ورت دھرم پر اتم وپاکھیان اور کچھ بھجن نیا ایڈیشن ۲/

ملنے کا پتہ :-
وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ - لاہور

سچا اور مفید مشورہ!

سنہ ۱۲۱ — آپ اپنی کھوئی گذری طاقت واپس لانے اور جریان احتلام سرعت ... وغیرہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے آج ہی سے مقوی اور یاتیکی سرتاج عالم

آتنک نگرہ گولیاں

کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیاں چار روپے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا کر مطالعہ کریں۔ وید شاستری امنی شنکر گوبندجی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ :- اندرا سیندر چوک لکھنؤ

نامردی کی مشہور دوائی

سنہ ۱۳۵ — نامرد اور کمزور آدمی اگر ہمیشہ کے واسطے طاقتور ہونا چاہتے ہیں۔ تو ضرورت کے وقت سنیاسی فقیر صاحب کی نامردی کی دوائی استعمال کریں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ قیمت فی شیشی تین روپے ؂

جھوٹ ثابت ہو تو قیمت واپس

منیجر آنند ناؤشی ۵۲۶
پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور

سنسار کی گتی

روس میں ایک بواہ کی پرورتی

ایک لیڈی سیاح اپنی چشم دید شہادت کی بنا پر کہتی ہیں۔ کہ سوویٹ روس کے باشندگان کی ہے۔ جو وواہ کے عہد میں اوسط ایسے لوگوں کی ہے۔ جو وواہ کے عہد پر آخر تک مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ اور وہ تمام عمر کے لئے صرف ایک عورت سے نکاح کرتے ہیں ؛

قدرتی سدھانت ایک بواہ اور اٹوٹ بواہ کا ہے۔ یہی ویدک سدھانت ہے۔ لیکن طلاق معاہدہ کا بواہ اندھا دھند بواہ اس سدھانت کی خوبصورتی کو تباہ کر رہے ہیں ؛

اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا

ونگاپور (باریسال) کی خبر ہے۔ کہ وہاں ایک اچھوت کسی برہمن کے ساتھ گستاخی سے پیش آیا۔ ہندوؤں نے اس کے لئے گنگا اسنان کا پرائشچت تجویز کیا۔ غریب تھا۔ پرائشچت کی شرط پوری نہ کر سکا۔ اس پر اسے سوشل بائیکاٹ کی سزا دی گئی۔ جس سے تنگ آکر وہ مع پریوار مسیت تپت ہو کر مسلمان بن گیا۔ اس خبر پر تو ہندوؤں کا یہ ظلم ہی کہ اے اپنا دھرم چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ لیکن مجبور کرنے والے ہندوؤں کا یہ فعل آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنے کے مصداق ہے۔ نہ معلوم ہندوؤں کو کب عقل آئے گی ؛

سابق گورنر بنگال کا بیان

سر سٹینلے جیکسن سابق گورنر بنگال نے لنڈن جا کر ایک رپورٹ کے ذریعہ اپنے ہم وطنوں کو بتایا ہے کہ بنگال میں اب بھی دہشت انگیزی جاری ہے۔ اور انہیں مشورہ دیا ہے۔ کہ اگر آپ دہشت زندگی کی روک تھام چاہتے ہیں۔ تو آپ کو اپنے خاص پر انحصار کرنا چاہیئے۔ آپ کو ہندوستانیوں کی امداد پر بھروسہ کرنا چاہیئے ؛

دہشت انگیزوں کے متعلق اطلاع حاصل کرنے کے متعلق ہمارا یہ رستہ مشکل ہے۔ حالانکہ یہی راستے میں ہندوستان کی خفیہ پولس بہت زیادہ قابل اور محنتی ہے ؛

انقلاب پسندوں کے متعلق بتایا کہ بعض انقلاب پسندوں میں حب الوطنی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور بعض کے دلوں میں نسلی امتیاز کا زہریلا بیج بویا گیا ہے ؛

مسوری بورڈ میں بھنگی ممبر

مسوری کی بورڈ میں کنور حاجی اسمٰعیل علی خان کے مستعفی ہونے پر جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ گورنمنٹ نے اس پر بھنگی فرقہ کے چودھری منوہر لال کو نامزد کیا ہے ؛

آچاریہ رام دیو گورو کل سیوا سے مکت ہوتے ہیں

ستائیس سال تک گورو کل کانگڑی کی نہایت شاندار سیوا کر کے شری آچاریہ رام دیو جی گورو کل سے ریٹائر ہوتے ہیں۔ آپ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سنہایت سیوا سدن کے لائف ممبر اور اسکے پردھان ہیں۔ سیوا سدن کے نیم انوسار آپ بیس سال کے پشچات سیوا سے مکت ہو سکتے تھے۔ پرنتو گورو کل کے پرتی ان کے ہردے میں جو پریم ہے۔ اس نے انہیں ۲۷ سال تک گورو کل سے باندھے رکھا۔ اس لمبے عرصہ کے بعد آچاریہ کا بھار تو گورو کل انتو سے پہلے ہی وہ آچاریہ دیو شرما کے کندھوں پر ڈال چکے تھے۔ اب نہیہ ادھشٹاتا پد سے بھی ریٹائر ہوتے ہیں۔ ریٹائر ہونے سے پہلے آپ لمبی چھٹی پر جائیں گے۔ جو ہر ایک ممبر سیوا سدن کا ادھیکار ہے گورو کل سے الگ ہو کر یہ نہ سمجھا جائے۔ آچاریہ رام دیو آریہ سماج کے لئے اتنے اپیوگی نہ رہیں گے۔ بلکہ ان کی صحت نے ان کا ساتھ دیا۔ اور وہ اپنے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکے۔ تو وہ بہت زیادہ اپیوگی سدھ ہوں گے ؛

دیش پرچار کی ضرورت آریہ جنتا میں کتنی دیر سے محسوس کی جا رہی ہے آچاریہ رام دیو جی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اب آزاد ہیں۔ اگر وہ اسے پورا کر دیں۔ تو کتنا لابھ ہوگا۔ اس کا انومان ہر ایک آریہ کر سکتا ہے۔ گورو کل ان کا لاڈلا انسٹی ٹیوشن ہے۔ اپنی عمر کا بہترین حصہ آپ نے گورو کل کے ارپن کیا۔ اور اب جبکہ گورو کل سے وہ باضابطہ سمبندھ توڑتے ہیں اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ گورو کل کو بھول جائیں گے۔ بلکہ گورو کل کی وہ پہلے سے بھی زیادہ اچھی سیوا کر سکیں گے۔ گورو کل سے روانگی کے وقت سٹاف اور برہمچاریوں نے آپ کو شاندار الوداع کہی۔ اور بلاشبہ وہ شاندار الوداع کے مستحق تھے۔ آریہ سماج اور گورو کل اپنے اس نیتا پر بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ پرماتما کریں کہ ویدک دھرم کی سیوا کے نئے میدان میں وہ لمبے عرصہ تک موجود رہیں۔ اور گورو کل کو ان کی جگہ پر کرنے والا سیوگیہ جانشین ملے ؛

خطوط جلائے گئے

(بنارس ۱۸ اپریل) آج صبح جب سٹی ہیڈ پوسٹ آفس کا لیٹر بکس کھولا گیا۔ تو تمام خطوط جلے ہوئے تھے شک کیا جاتا ہے۔ کہ یہ شرارت کانگرس کی تحریک بائیکاٹ پوسٹ آفس کا نتیجہ ہے ؛

فرنچائز کمیٹی پر لارڈ لوتھین

شملہ کی ایک دعوت پر لارڈ لوتھین نے اس امر کے جواب میں کہ لارڈ لوتھین طاقتوروں کو ہمیشہ کے لئے طاقتور اور کمزوروں کو ہمیشہ کے لئے کمزور رہنے دیں گے کہا کہ میرے خیال میں فرنچائز کمیٹی اس مدعا کو پورا کرنے کے لئے اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہ کمیٹی انگریزی پارلیمنٹ کے ممبروں۔ ہندوستان کے تین فرقوں۔ اور تمام مفاد کے نمائندوں پر مشتمل ہے اس کمیٹی کی کاروائی کے سامنے بہتر اور کوئی اصول نہیں ہو سکتا۔ یہ آزاد غیر جانبدار اشخاص کی جماعت نہیں۔ بلکہ خاص مفاد کے حامیوں کی ہے ؛

جموں کو پھر احراری جتھے

جموں کو احراری جتھے جانے بند ہو گئے تھے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ ۱۷ اپریل کو احراریوں نے پھر سیالکوٹ میں جلوس نکالا۔ جو ریلوے سٹیشن پر پہنچا۔ جہاں پولیس نے سات والنٹیر اور ۲ لیڈی والنٹیروں کو گرفتار کر لیا۔ کیونکہ یہ گاڑی میں سوار ہونا چاہتے تھے۔ لیڈی والنٹیر برقعہ پہنے تھیں ؛

عید خیریت سے گذر گئی

۱۷ اپریل کو عید پر لاہور میں سرکار کی طرف سے کافی انتظام تھا۔ جامع مسجد بریڈ لا اور موچی دروازہ کے باہر عید پڑھی گئی۔ کسی قسم کی کوئی امن شکنی نہیں ہوئی لاہور کی طرح باہر بھی عید خیریت سے گذرنے کی اطلاع ہے

ڈاک خانہ کی نئی ٹکٹیں

چونکہ پوسٹ کارڈ کی قیمت تین پیسے ہو گئی ہے۔ اس لئے تین پیسے کے پوسٹ کارڈ اور تین پیسے کے نئے ٹکٹ جاری ہو گئے ہیں۔ دوسرے ٹکٹ بھی نئے نمونہ کے تیار ہو رہے ہیں۔ پانچ پیسے کے لفافہ بھی مارکیٹ میں آ جائیں گے۔ پورا نا سٹاک معلوم ہوا ہے بند کر کے رکھ دیا جائے گا۔ تاکہ کسی وقت شرح ڈاک کم ہو جائے۔ تو پھر اسے ٹکٹ استعمال کئے جا سکیں ؛

آل انڈیا سودیشی سنگھ کی قائمی

پنڈت مالوی جی کی صدارت میں آل انڈیا سودیشی سنگھ قائم کیا گیا ہے جس کا مرکزی دفتر بنارس میں ہوگا۔ سنگھ کا مقصد سودیشی صنعت و حرفت اور سودیشی مال کی حوصلہ افزائی ہے۔ یہ سنگھٹا سیاسی باتوں سے بالاتر ہے ؛

مہنت نارائن داس رہا ہو گئے

(امرتسر ۱۷ اپریل) گوردوارہ ننکانہ صاحب کے مہنت نارائن داس جو فروری ۱۹۲۰ء میں دو سو سکھوں کے قتل کے جرم میں سزایاب ہوئے تھے۔ اب قریباً ۱۲ سال کی قید سخت بھگتنے کے بعد رہا کئے گئے ہیں ؛

سر کشن پرشاد کی مسلم نوازی

مہاراجہ سر کشن پرشاد مدار المہام قلمرو آصفیہ حیدر آباد دکن اجمیر میں مسلم درگاہوں پر حاضر ہوئے اور کہا جاتا ہے کہ حیدر آباد سے چالیس ہزار روپیہ بذریعہ تار منگوا کر آستانہ شریف کے غرباء مساکین اور بعض اسلامی مدارس کے طلباء میں تقسیم کیا۔ راجہ صاحب ہندو ہیں۔ کیا ہم سنیں گے کہ کاشی کے پوتر مندروں اور پاٹھ شالاؤں میں چالیس ہزار یا کوئی ملتی جلتی رقم مہاراجہ صاحب تقسیم کر گئے ہیں ؛

جیل سے مہاتما گاندھی کا تار

سورگ باشی پنڈت موتی لال نہرو کی دھرم پتنی کے زخمی ہونے پر مہاتما جی نے ذیل کا تار شریمتی کملا نہرو کو بھیجا ہے :-

"یہ جان کر دکھ ہوا کہ ماتا جی ایک جلسہ میں زخمی ہوئی ہیں۔ اور مسٹر پنڈت بیمار ہے ہیں امید ہے۔ کہ خطرہ کی کوئی بات نہیں ہوگی۔ باپو کو پورے حالات سے بذریعہ تار آگاہ کریں ؛

پنجاب ہائی کورٹ کا فیصلہ

موگا کے ایک نائب تحصیلدار نے داخل خارج کے معاملہ میں ایک فریق کو گالی دی۔ اس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے شکایت کی۔ لیکن شنوائی نہ ہوئی پھر ڈسٹرکٹ جج کو درخواست دی۔ لیکن اس نے فیصلہ دیا کہ اس سے نقص امن کا کوئی اندیشہ نہیں۔ اب یہ معاملہ ہائی کورٹ میں آیا۔ جس پر جسٹس بخشی ٹیک چند نے قرار دیا۔ کہ اگر کوئی افسر کسی شہری کو گالی دے۔ تو ممکن ہے کہ وہ آدمی غصہ میں آ کر ہاتھ اٹھا دے۔ اس لئے اس سے نقص امن کا خطرہ ضرور ہوتا ہے۔ لہٰذا معاملہ کی تحقیقات کی جائے ؛

ہندوستان میں کھانڈ کی درآمد

ہندوستان

ایک لاکھ ٹن کونڈ جاوا سے دو لاکھ ٹن اور یوروپ سے ہر سال آتا ہے۔ جس سے لگ بھگ ۲۵ کروڑ روپیہ ممالک غیر کو جاتا ہے۔ لیکن اگر ہندوستان میں کھماتی پیداوار کو دیکھا جائے۔ تو اس کی نصف پیداوار سے اگر کھانڈ بنائی جائے۔ تو ہندوستان ۲۵ لاکھ ٹن کھانڈ تیار کرسکتا ہے۔ جو ہندوستان کی ضرورت سے بہت زیادہ ہے۔ اور اپنی ضرورت پوری کرنے کے علاوہ برآمد بھی کی جاسکتی ہے ؛

کانگریس اور قادیانی

قادیانی ایجنٹ مقیم بمبئی نے وہاں سے کانگریس کے خلاف ذیل کے الفاظ میں آواز بلند کی ہے :-

کانگریس ایک مرے ہوئے سانپ کی طرح بل کھا رہی ہے۔ اور حرکت مذبوحی سے ہنگامہ خیزی کر رہی ہے۔ گرفتاریاں ہوتی ہیں۔ اور سزائیں ملتی ہیں کانگریس سمجھتی ہے۔ کہ یہی شور و غوغا علامت زندگی ہے۔ مگر ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ تماشا ہے۔ اور احمقانہ حرکت ہے ؛

ہندوستان میں اوسط عمر

ہندوستان میں اوسط عمر آج کل ۲۳ سال خیال کی جاتی ہے۔ حالانکہ دوسرے ممالک کی ۴۶ سال ہے۔ ایک اور دو کا فرق ہے ؛

نئے گورنر سرحدی صوبہ کا حلف وفاداری

۱۸- اپریل کو پشاور میں وائسرائے نے سر رالف گرفتھ کو سرحدی صوبہ کے گورنر کے اختیارات دینے کی رسم ادا کی اور سر گرفتھ نے حلف وفاداری لیا۔ ہال میں سنہری تخت پر وائسرائے اور لیڈی ولنگڈن جلوہ افروز تھے ؛

سرحدی صوبہ کی کونسل کا اجلاس

سرحدی صوبہ کی کونسل کا پہلا اجلاس ۲۰ مئی کو ایبٹ آباد میں ہوگا۔ خان عبدالغفار خان آف زیدہ کونسل کے صدر ہو گئے۔ اُن کی تنخواہ دس ہزار روپیہ سالانہ ہوگی۔ ڈپٹی پریزیڈنٹ کا فیصلہ نہیں ہوا۔ سر عبدالقیوم غالباً وزیر ہوں گے کونسل کے کل ۴۰ ممبر ہیں۔ جن میں ۲۸ غیر سرکاری منتخب ممبر ہیں۔ اُن میں سے ۹ ممبران نے مخالف پارٹی بنانے کا پروگرام بنایا ہے۔ پیر بخش خان صاحب وکیل اس کے لیڈر ہوں گے ؛

مالیہ میں کمی کا رزولیوشن

لاہور ۱۸- اپریل سردار ارجن سنگھ ایم ایل اے نے آئندہ اجلاس میں اس مطلب کے رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ ربیع ۱۹۳۲ء کے مالیہ اراضی میں ۵۰ فیصدی کمی کی جائے اور گورنمنٹ ہند سے سفارش کی جائے۔ کہ تمام اجناس خصوصاً

گندم کا ریلوے کرایہ نصف کیا جائے ؛

جیل میں بچہ پیدا ہوا

(سیتاپور ۱۹- اپریل) شریمتی شیو سہائے کے جو ۶ ماہ کی قید بھگت رہی ہیں۔ جیل میں بچہ پیدا ہوا ؛

عید کے سلسلہ میں گرفتاریاں

ریاستی بیت (۱۸- اپریل) عید کے دن قربانی پر حکام نے جو پابندیاں لگائی تھیں۔ ان کی خلاف ورزی پر ۱۶ مسلمان گرفتار کئے گئے ؛

پاؤنیر نئے ہاتھوں میں

(الہ آباد ۱۸- اپریل) پاؤنیر کے نئے انتظام کے متعلق یقین کیا جاتا ہے۔ کہ تمام انتظامات تقریباً مکمل ہو چکے ہیں۔ اس بات کا امکان ہے۔ کہ ایڈیٹری مسٹر مدیلا ممبر سنٹرل فرنچائز کمیٹی کے سپرد کی جائیگی

ریلوے کو بھاری خسارہ

(شملہ ۱۹- اپریل) یکم اپریل ۱۹۳۱ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۳۲ء تک ریلوے کی کل آمدنی ۸۶ کروڑ ۵۴ لاکھ ہے یہ آمدن گذشتہ سال سے ۸ کروڑ ۲۲ لاکھ اور گذشتہ سے پیوستہ سال سے ۱۶ کروڑ ایک لاکھ روپیہ کم ہے ؛

پکٹنگ کی عدم موجودگی کا اثر

لکھنؤ ضلع کے شراب کے ٹھیکے اس سال ۲۲۴۲۰۵ میں نیلام ہوئے۔ گذشتہ سال صرف ۵۳۲۲۸ میں نیلام ہوئے تھے۔ ۹۲٫۹ فیصدی کا اضافہ ہوا شہر کا ٹھیکہ گزشتہ سال کے ۱۰۱۵۸۲ کے مقابلے میں ۱۶۷۷۰۰ میں نیلام ہوا۔ اس سال نیلامی پر کوئی پکٹنگ نہیں ہوا ؛

چودھری افضل حق کی گرفتاری

احراری لیڈر چودھری افضل حق کو ۲۴ گھنٹہ کے اندر لاہور چھوڑنے کا حکم ملا تھا۔ تعمیل نہ کرنے پر انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے ؛

پیپلز بنک کے چیرمین اور وائس چیرمین

پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا لمیٹیڈ کے بورڈ کی ۲۰ اپریل کی میٹنگ میں سر راجہ دیا کشن کول بورڈ کے چیرمین اور ڈاکٹر دیوان جے چند اور مہاشہ کرشن وائس چیرمین بنائے گئے ؛

اکالی جتھے واپس بلا لئے گئے

شرومنی اکالی دل نے ہندوستان کے فیصلہ تک ڈسکہ کا مورچہ ملتوی کر دیا ہے۔ اور جو جتھے ڈسکہ جا رہے تھے انہیں واپس بلا لیا ہے ؛

دہلی کانگریس اور گورنمنٹ

گورنمنٹ اسبات پر تلی ہوئی ہے۔ کہ ۲۴- اپریل کو دہلی میں کانگریس کا اجلاس نہ ہو سکے لیکن کانگریسی ہیں کہ وہ اجلاس کی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔ نہ قائمقام صدر نے قدم پیچھے ہٹایا ہے۔ نہ دہلی کانگریس کمیٹی نے۔ پنڈت مدن موہن مالوی جی نے اجلاس کی صدارت کا ارادہ چھوڑ دیا ہے جوں جوں دن نزدیک آ رہے ہیں پبلک کی دلچسپی اس معاملہ میں بڑھ رہی ہے کہ اجلاس کا کیا ہوگا اور گورنمنٹ کونسا طریق اختیار کرے گی؟ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ کانگریس کے اجلاس کے تعلق میں گورنمنٹ نے پہلا قدم یہ اُٹھایا ہے۔ کہ استقبالیہ کمیٹی کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس حکم کا کانگریسیوں پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ چنانچہ مسز سروجنی نیڈو نے الہ آباد میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے قائمقام سے کہا۔ کہ استقبالیہ کمیٹی کے خلاف قانون قرار دیئے جانے کا کانگریس کے اجلاس کے انعقاد پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور بطور قائمقام صدر انڈین نیشنل کانگریس میں کانگریس کے ۴۷ ویں اجلاس کو منعقد کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں ؛

گورنمنٹ نے صرف استقبالیہ کمیٹی کو ہی خلاف قانون جماعت قرار نہیں دیا۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ ڈیلی گیٹ جہاں سے روانہ ہوں۔ وہیں گرفتار کر لئے جائیں۔ چنانچہ لاہور سے جو کانگریس والنٹیر یا ڈیلی گیٹ روانہ ہوئے۔ انہیں یہاں ہی گرفتار کر لیا گیا ؛

حالات یہ ہیں۔ کہ نہ گورنمنٹ جھکتی نظر آتی ہے۔ اور نہ کانگریس کی پرواہ۔ ۲۴- اپریل کو پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ پبلک کو بڑی دلچسپی سے اس کا انتظار ہے ؛

آخری خبر یہ ہے۔ کہ بمبئی میں ۲۰- اپریل کی شام کو شریمتی سروجنی نیڈو قائمقام پریزیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس کو بمبئی کی حدود سے بلا اجازت باہر نہ جانے کا حکم دیا گیا۔ اگر شریمتی جی نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تو اُن کی گرفتاری یقینی ہے۔ خیال ہے۔ کہ پنڈت مدن موہن مالوی کو بھی بنارس میں نظر بند کر دیا جائے گا۔ گورنمنٹ نے ریلوے حکام کو اختیار دے دیا ہے۔ کہ جن پر کانگریس ڈیلی گیٹ ہونے کا اشتباہ ہو اُسے روک لیا جائے۔ استقبالیہ کمیٹی کے بالا ممبران کی دوبارہ تلاشیاں ہوئیں۔ اور اس کمیٹی کے دفتروں پر قبضہ کر لیا گیا ؛

کانگریس کے لئے ابھی تک کوئی پنڈال تیار نہیں ہوا۔ کانگریس کا اجلاس کہاں ہوگا۔ اس کا ابھی کچھ پتہ نہیں ؛

کانگریس کے ساتھ نصف درجن کے قریب اور غیر سیاسی انجمنوں کے انعقاد کا انتظام کیا جا رہا ہے ؛

قیدیوں کی قبل از وقت رہائی

بمبئی پریزیڈنسی کے مختلف جیلوں سے ۷۰۰ قیدیوں کو رہا کرنے کے احکام صادر کئے گئے ہیں۔ تاکہ پولیٹیکل قیدیوں کے لئے جگہ نکالی جائے ؛

حاجیوں کی تعداد

سلطان ابن سعود کا تار ہے۔ کہ امسال دنیا کے مختلف ممالک کے ایک لاکھ تیس ہزار مسلمانوں نے حج میں حصہ لیا ؛

افغانستان میں سودیشی

کابل کی اطلاع ہے۔ کہ شاہ افغانستان نادر شاہ نے احکام جاری کئے ہیں کہ فوجوں کے استعمال کے لئے تمام کپڑے سودیشی چیزوں سے بنائے جائیں ؛

آل انڈیا سودیشی کانفرنس

(دہلی ۲۰- اپریل) ۲۵ تاریخ کو دہلی میں آل انڈیا سودیشی کانفرنس ہوگی۔ مسٹر بی سی لال اے کانفرنس کے صدر چنے گئے ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی کانفرنس کے انتظامات

میں مصروف ہے ؛

روس اور جاپان کے درمیان کشیدگی

مانچوریا میں جاپانی فوجی ٹرین کے اُڑائے جانے کی ذمہ داری جاپان روسی کمیونسٹوں پر ڈالتا ہے جس سے جاپان اور روس کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ روس کا بیان ہے۔ کہ جاپان روسی سفید گاردوں کو دہشت انگیزی کے لئے استعمال کر رہا ہے اور چینی مشرقی ریلوے کے سوویٹ حکام کو ایسے افعال کے لئے ذمہ وار گردانتا ہے۔ سوویٹ پریس مشرق بعید میں خطرہ کا کھلم کھلا اعلان کر رہا ہے اور لکھتا ہے کہ جب جاپان سوویٹ کے کسی علاقہ کو غیر جانبدار ریاست بنانے کے لئے جو بھی کوشش کرے گا۔ سوویٹ کے لاکھوں اشخاص اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں ؛

آل انڈیا سٹوڈنٹس کانفرنس

(دہلی ۲۰- اپریل) کانگریس کے اجلاس کے ساتھ آل انڈیا سٹوڈنٹس

پرکاش لاہور

١٣ بیساکھ سمت ١٩٨٩

کون کس کے قدموں میں

خدا کے خود ساختہ مامور مرزا غلام احمد اپنے مریدوں پر رعب جمانے کے لئے بڑے طمطراق سے کہہ گئے ہیں کہ

"عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے۔ کہ کوئی ہندو دکھائی دے۔ مگر ان پڑھے لکھوں میں ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہ دے گا"

ہندوؤں کے متعلق ہی نہیں۔ ایسا ہی دعویٰ مرزا صاحب نے عیسائیوں کے متعلق بھی کیا تھا لیکن جس بری طرح ان دونوں دعاوی میں مرزا ناکام رہے۔ اس کی مثالیں مرزا کی زندگی میں تو بہتیری ملیں گی۔ اور کسی جگہ ایک بھی ملنی مشکل ہے۔

مرزائی نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں اور انہیں پڑھے لکھوں میں ہندو مرزا کی اس پیش گوئی کے زمانہ سے زیادہ تعداد میں نظر آتے ہیں۔ لیکن مگر وہ اس امر کا اقرار کریں۔ تو ان کا متنبی دریدہ ثابت ہوں۔ اس لئے مذہبی ہرن کی ایک ٹانگ وہ اٹکے جاتے ہیں اور کہتے ہیں :-

"یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو خدا کے مامور نے آج سے ۴۴ سال پہلے تحریر فرمائے۔ اور اس حقیقت کو جو آج ہمیں امر واقعہ کی صورت میں نظر آ رہی ہے۔ ایک پیشگوئی کے رنگ میں بیان کیا" (پیغام صلح ۱۱ مارچ)

گویا پیغام صلح کی آنکھ کو ایک ہندو بھی نظر نہیں آتا۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو اس مخلص مرزائی کو ایک ہندو بھی نظر نہیں آتا۔ تو یہ فیصلہ آزاد ضمیر لوگوں پر ہے۔ کہ وہ مسلمان رہا کیونکہ نہ ہوں کہ قصور اس مرزائی کی آنکھ کا ہے کہ وہ دیکھتی ہوئی نہیں دیکھتی یا اس کی دماغی خلل کا؟ جو اسے ایک امر واقعہ کے انکار پر مجبور کرتی ہے امر واقعہ یہ ہے کہ صرف ہندو موجود ہی نہیں بلکہ پیشگوئی کے وقت سے زیادہ مضبوط حالت میں موجود ہیں۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ خود مرزائی کہتے ہیں۔ اس وقت جب انہیں مسلمانوں کو

ہندو دشمنی کے لئے مشتعل کرنا ہوتا ہے وہ کہا کرتے ہیں کہ مسلمان پراگندہ ہیں اور ہندو منظم ہیں ہندو سنگٹھن ہی نہیں سمرزائیوں کو ہندو سماج کا بھی ڈر ہے۔ ہم اس حد تک ان کے سر پر سوار ہے کہ خواب میں بھی انہیں ہندو راج کے مصطفیٰ ایوں سے ڈر لگتا رہتا ہے جب یہ حالت ہے۔ تو جو شخص پڑھے لکھوں میں ایک بھی ہندو کے نہ ہونے کا دعویٰ بطور امر واقعہ پیش کرتا ہے۔ ماننا پڑے گا۔ کہ اس کا دماغ ٹھکانے نہیں۔

ہندوؤں کی اس مضبوطی اور سنگٹھن کا جس سے مرزائی خوف زدہ رہتے ہیں۔ کریڈٹ جیسے ہم اس کے جواب میں بارہا مرزائیوں کی طرف سے آریہ سماج کا نام لیا جا چکا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ مرزائیت آریہ سماج سے دبکتی ہے۔ اور اس کی کشتی پر ہر بار کھل کے بیٹھی ہے۔ جب آریہ سماج نے خلاف اس نے اپنے تمام ہتھیار کند پائے۔ مباحثوں میں منہ کی کھائی۔ تصانیف کے میدان میں مقابلہ سے عاجز آئے۔ دھمکیوں سے کچھ نہ بنا۔ چھری اندر گی بھی بری طرح ناکام رہی۔ تو آریہ سماج اسلام کے قدموں میں "کی مہارنی سرشروع کی ہے۔

مرزائیوں میں لاہوری قادیانیوں کو دروغ باف اور روایہ ساز ہونے کا طعنہ دیتے ہیں لیکن لاہوری 'پیغام صلح' کو دیکھا جائے۔ تو وہ اس فن میں 'الفضل' کے بھی کان کاٹتا ہے چنانچہ آریہ سماج اسلام کے قدموں میں "کی اختراع پر وہ بڑی شان سے قادیانیوں کی ہمسری کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اور اس اختراع میں کہا گیا ہے۔ کہ توحید الٰہی اور مساوات انسانی کی تعلیم آریہ سماج نے اسلام سے لی ہے اسلام جو آریہ سماج کے ویدک دھرم کے سامنے ہنوز طفل مکتب سے بڑھ کر نہیں۔ کہنے کو اسلام توحید الٰہی کا پرستار ہے۔ اور یہ اس کے کریڈٹ کی بات ہے لیکن خدا کے متعلق

اس کا جو تصور ہے۔ اس کی موجودگی میں توحید کا اسلامی عقیدہ کچھ معنی نہیں رکھتا۔ اسلام خدا کو ایک پرجلال۔ طاقتور مجسم ہستی مانتا ہے۔ جو کسی آسمان پر شاندار تخت پر جلوہ افروز ہے۔ جسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔ وہ خدا کو طاقتور ضرور مانتا ہے۔ لیکن طاقتور ترین نہیں شیطان کے مقابلہ میں اسے بے بس پاتا ہے۔ پھر اسے با اختیار بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ وہ مجبور ہے۔ اس امر پر کہ ہر ایک مسلم کو اس کے مسلم ہونے سے جنت میں اور غیر مسلم کو اس کے غیر مسلم ہونے سے دوزخ میں دھکیلے۔ جو خدا مجسم اور شیطان کی شیطنت کے سامنے عاجز ہے۔ جو سفارش ماننے پر مجبور ہے۔ وہ واحد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو صفات اسلامی لٹریچر نے خدا سے منسوب کر رکھی ہیں۔ وہ خدا کی نہیں انسان کی ہیں۔ اور انسان ایک نہیں انیک ہیں۔ پھر اسلام نے خدا کو مالک تو مانا۔ لیکن کس کا؟ نفی کا۔ نفی کے مالک یا شہنشاہ ملک کی حیثیت کیا ہوتی ہے۔ اس کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ اس کے مقابلہ پر ویدک دھرم نے بھی خدا کو واحد مانا ہے لیکن اس وحدت کی شان ہی دوسری ہے وہ معبود تو ہے سرود یا یک سرو شکتیمان سرو انتریامی اور جیوؤں کے اعمال کی سزا و جزا دیتے ہیں اپنے بیانیوں سے کام لینے میں مختار کامل ہے۔ پھر وہ نفی کا مالک نہیں۔ جیو اس کی پرجا اور پرکرتی اس کی سمپتی آزادی کمائی ہے ہے۔ اس سچائی کو دیانند نے بڑے خوبصورت لفظوں میں بیان کیا ہے۔ وید کہتا ہے

"ایشور جیو اور پرکرتی ازلی ہیں۔ جیو اور پرماتما دونوں میں سے ایک یعنی جیو اس کائنات میں پاپ اور پن کے پھل کو بھوگتا ہے اور دوسرا یعنی پرماتما کرموں کے پھل کو نہیں بھوگتا۔ اور چاروں طرف اندر باہر سب جگہ موجود ہے۔ جیو سے ایشور اور ایشور سے جیو اور ان دونوں سے پرکرتی اپنی ذات سے جدا ہے اور تینوں ازلی ہیں"

فرمائیے پرماتما کا تصور وحدانیت قبول ہے جو دیدوں نے بتایا یا وہ جو اسلام پیش کرتا ہے رہی مساوات انسانی اس کی بھی 'پیغام صلح' اپنے ایک ہی کہی۔ جو لوگ معمولی ممبریوں اور نوکریوں کے لالچ میں انسان اور انسان کے درمیان جداگانہ انتخاب کی آہنی اسلامی دیوار حائل کرتے ہیں اپنا سارا زور لگا رہے ہوں۔ وہ اگر کہیں کہ ان کے اسلام کی بنیاد مساوات انسانی کے بڑے اصول پر ہے۔ تو وہ احمق ہی ہو گا۔ جو ان کے اس دعویٰ کو تسلیم کرے۔ یہ تو ہوئی ڈھونگی مساوات۔ اسلامی مساوات انسانی۔ زمین کے معاملہ میں اسلامی مساوات انسانی کی حقیقت اس سے بھی بڑھ کر بھدی ہے دین کے معاملہ میں۔ بھلا پیغام اسلام ہر اس شخص کو خدا کی رحمت سے محروم کرتا ہے۔ جس پر اسلام کا

لیبل نہیں۔ کیا یہی انسانی مساوات ہے؟ اسلامی مساوات تو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ ہے لیکن اسے انسانی مساوات کا الزام دینا اس سے بے انصافی کرنا ہے۔ انسانی مساوات کی تعلیم جناب من! ویدک دھرم دیتا ہے۔ جو ہر اس انسان کو وہ کوئی ہو پرماتما کی دیا کا پاتر سمجھتا ہے۔ جو اس کے نیموں کے انوسار اپنا جیون دتیرت کرتا ہے۔ کسی قسم کے مذہبی لیبل کو تو جگہ نہیں

جن دو بڑے اصولوں کی بنا پر پیغام آریہ سماج کو اسلام کے قدموں میں ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے جن کے آتما دل میں سچائی کے لئے کچھ بھی پریم موجود ہے۔ وہ تسلیم کریں گے۔ کہ اسلام نے ویدک دھرم سے ابھی ان میں بھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔

اسلام کے توحید الٰہی کے عقیدے کے ہم مداح ہیں۔ لیکن خدا کے تصور کو اسے بدلنا ہو گا۔ کیونکہ توحید کے کچھ معنی نہیں۔ اگر خدا کے متعلق ایسا بھدا تصور بدل نہ دیا جائے۔ اسی طرح اسلام کی مساوات قابل قدر ہے۔ لیکن اسے اسلامی مساوات سے انسانی مساوات کی حد تک توسیع دینے کی ضرورت ہے۔

جب آریہ سماج کے دھرم کے توحید الٰہی اور مساوات انسانی آدرش ہیں۔ اور اسلام نے ابھی ان سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ تو دوسرے اسلامی عقائد کی بحث کو کسی اور موقعہ کے لئے ملتوی کر کے جنہیں اسلام آریہ سماج کے نور سے منور ہو کر ایک ایک کر کے چھوڑ رہا ہے۔ پیغام کے پیش کئے انہی دو بڑے اصولوں کی بنا پر ہم غیر جانبدار پرستاران حق سے دریافت کرتے ہیں کہ بتائیں کون کس کے قدموں میں ہے؟ آریہ سماج اسلام کے قدموں میں یا اسلام آریہ سماج کے قدموں میں؟

آریہ سماج لاہور وچھووالی کا وارشک چناؤ

١٩ اپریل شام کو آریہ سماج وچھووالی لاہور کا چناؤ حسب ذیل ہوا :-

لالہ روشن لال جی پردھان۔ لالہ کاشی رام جی و شیدانند لالہ مولراج جی بی اے بی ٹی اپ پردھان لالہ چونی لال منتری۔ مہاشہ ہربھگوان۔ مہاشہ دینا ناتھ مہاشہ جگن ناتھ اپ منتری۔ مہاشہ نرائن داس خزانچی۔ مہاشہ ادم پرتاپ پستکالیہ ادھشٹھاتا پرتشٹت سبھا سد۔ لالہ شوددیال ایم اے۔ لالہ نوتن داس۔ لالہ سندر لال۔ لالہ بوسا رام۔ ڈاکٹر دینی بابی بی اے سیکرٹری ہوماشند۔ مہاشہ آتما رام

پردہان سارودیشک سبھا کا گورنر کو تار

شریمتی ساوتری دیوی فتح گڑھ یو۔ پی۔ جیل میں قید محض بھگت رہی ہیں۔ انہیں بی کلاس ملی ہوئی ہے۔ جیل میں اپنے نتیہ دھرم ہون یگیہ کی آگیا نہ ملنے پر انہوں نے کھانا ترک کر دیا۔ اس پر مہاتما شری نارائن سوامی جی پردہان سارودیشک سبھا نے گورنر کو تار دیا:-

"شریمتی ساوتری دیوی جو کہ فتح گڑھ جیل میں بی کلاس کی قیدی ہیں۔ گذشتہ چند یوم سے کھانا نہیں کھا رہی ہیں۔ کیونکہ اُن کو جیل میں روزانہ ہون کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ مظفر نگر جیل میں جہاں سے انہیں تبدیل کیا گیا ہے انہیں ہون کرنے کی اجازت حاصل تھی۔ وہ قید محض بھگت رہی ہیں۔ اور انتہائی طور پر مذہب کی پابند ہیں۔ اپنے روزانہ کے مذہبی فرائض ترک کرنے کی بجائے وہ مر جانے کو ترجیح دینے کے لئے تیار ہیں۔ اُن کے ساتھ ایک سال کا ایک بچہ ہے۔ اس کی صحت خراب ہو گئی ہے۔ اُن کی حالت بہت تشویشناک ہو رہی ہے۔ مہربانی کر کے مداخلت کریں۔ اور حکام جیل کو پابندیاں ہٹانے کے لئے ہدایت کر دیں۔ سوامی شردھانند کو ایک جیل میں ۱۹۳۰ء میں ایسی ہی مراعات حاصل تھیں"۔

آشا رکھنی چاہئے۔ کہ ایک دہارمک کرتویہ کے پالن میں جو پابندی حکام جیل نے شریمتی پر لگائی ہے۔ گورنر اُسے دور کرا دیں گے۔

آدرش پتی برت دھرم

ویدک گرہستھ کی خوبی آدرش پتی برت دھرم میں ہے۔ جس کی آدرش مثال مہارانی سیتا کے جیون میں رامائن کے اندر ملتی ہے۔ مہارانی سیتا کے پتی برت دھرم میں اتنی کشش ہے۔ کہ بعض مسلمان بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ اُن میں ایک قاسم علی صاحب وشارد ساہتیہ النکار ہیں۔ جو آنند کے رام نمبر میں سیتا جی۔ اور اُن سویا میں پتی برت دھرم کے مکالمہ کا ذکر کر کے لکھتے ہیں۔ کہ اتنی اُچیہ آدرش سے بھرپور سکشا بائیبل توریت۔ قرآن کسی بھی گرنتھ میں نہیں پائی جاتی اور نہ ان گرنتھوں میں استری جاتی کے لئے اتنا مقدس پختہ دھرم کا راستہ بتایا گیا ہے۔ آج کل سبھی دھرمیوں کے ماننے والے اگیان سے اپنے دھرم کی بڑائی کو سدھ کرا کے اپنے دھرم کو الہامی ایشوری بتا کر تمام دنیا کے لئے بہترین مذہب ثابت کر رہے ہیں۔ لیکن رامائن جیسی پتی برت دھرم کی شکشا کسی میں بھی نہیں۔

شری قاسم علی کی اس صاف بیانی پہ

تبلیغی مسلمان اس پر کیا سلوک کریں گے؟ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ اور یہ بھی بہت ممکن ہے جو مسلم عوام کی بدقسمتی بن کر انہیں ویدک ساہتیہ سے اچھے وچاروں سے دور رکھ رہا ہے۔ ورنہ مسلم مولانے غضب آلود ہو کر مسلم عوام کو ویدک ساہتیہ کے مطالعہ سے روکنے سے باز آ جائیں تو دنوں میں قاسم علی صاحب کی صف میں ہزاروں مسلمان کھڑے ہوتے نظر آئیں۔

نام کے مسلمانوں کا حشر

جن لوگوں نے اسلام کا نام نہیں سُنا۔ ان کا روز قیامت کیا حشر ہوگا؟ اس سوال کے جواب میں معاصر لائٹ خدا پر منت کرتا ہے کہ قیامت کے دن اُن مسلمانوں کا کیا حشر ہوگا۔ جنہوں نے اسلام کا نام بھی سُنا ہے۔ اور اُسے قبول بھی کیا ہے۔ لیکن اسلامی زندگی اختیار نہیں کی؟ پھر لکھتا ہے۔ اسلام نیک زندگی گزارنے کا دوسرا نام ہے۔ اور جو کوئی نیک زندگی نہیں گزارتا اس پر اسلام کا ٹھپہ ہو یا نہ ہو۔ قیامت کے دن اُسے اُس کے لئے افسوس کرنا ہوگا۔

گویا محض اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانے پر یا مرنے کے بعد قادیانیوں کے مقبرہ میں دفن ہونے پر جو لوگ یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ وہ سیدھے جنت میں چلے جائیں گے وہ غلطی پر ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ قیامت کے دن انہیں اپنی اس غلطی پر سخت ہونا پڑے گا۔ محض عقائد کی بنا پر اپنی زندگی سنوارنے کا جنہیں وہم ہے۔ اُن کا جو حشر ہوگا۔ وہ لائٹ نے بتا دیا۔ لیکن ایک بات کا ہم لائٹ سے جواب چاہتے ہیں۔ کہ جب انسان کی نجات نیک اعمال پر ہے۔ تو تم اسلام اور احمدیت کے پھیلانے میں اپنا زور کیوں لگاتے ہو؟ جبکہ تم جانتے ہو۔ کہ یہ مذاہب اعمال کی دعوت اپنے پیروؤں کے دلوں میں جگاتے نہیں گھٹاتے ہیں۔

سؤر احمدی معاصر کی نظر میں

سائل کے اس سوال کے جواب میں کہ یہ امر واقعہ ہے کہ ولایت کے اکثر برش سؤر کے بالوں سے بنتے ہیں۔ کیا ہمیں انہیں استعمال میں لانا چاہئے یا نہیں؟ احمدی معاصر لائٹ لکھتا ہے:-

"ہم نہیں سمجھتے کہ مسلمانوں میں سؤر کے خلاف اس قدر نفرت کیوں ہوتی ہے۔ سؤر خدا کی مخلوق ہونے سے شئے بھی ایسا ہی اچھا ہے۔ جیسا کہ دوسرے جانور۔ صرف اس کا گوشت ممنوع ہے۔ اور اسی لئے اس کی ممانعت کی گئی ہے ورنہ چمڑا۔ بال۔ ہڈیاں سب استعمال میں لائی جائیں۔ سؤر کے بالوں سے بنے ہوئے برش کے استعمال میں کوئی ہرج نہیں"۔

قادیانی اور مسلم پریس مسلمانوں پر احسان کریں گے۔ اگر وہ اپنے نقطہ نگاہ سے اس معاملہ پر روشنی ڈالیں گے۔

دال نہ گلی

بمبئی میں فرقہ پرستی کی آگ کو مشتعل کرنے کے لئے قادیانیوں نے اپنی ایجنسی کھول رکھی ہے۔ اُس کا چارج کہنہ مشق قادیانی مسٹر عرفانی کے ہاتھ میں ہے۔ مسٹر عرفانی بمبئی کے مسلمانوں میں مختلف طریقوں سے فرقہ پرستی کے جراثیم پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں لیکن بدقسمتی سے اُن کی کوشش کارگر نہیں ہوئی۔ بمبئی کارپوریشن کے میئر کا انتخاب تھا۔ مسٹر عرفانی نے کارگذاری دکھا لینے کے لئے کوشش کی کہ اور نہیں تو کوئی مسلمان ممبر بطور امیدوار کھڑا ہی ہو جائے۔ لیکن کوئی نہ ہوا۔ اس پر عرفانی صاحب کھسیانے ہو کر اپنے اخبار "سالار" میں لکھتے ہیں:-

"بمبئی کی نئی کارپوریشن کا کام شروع ہو گیا۔ سب سے پہلا معرکہ میئر کا انتخاب تھا۔ اس کے لئے کسی مسلمان صاحب نے کھڑا ہونا ضروری نہیں سمجھا۔ میں اس کو کم ہمتی سمجھوں گا۔ اگرچہ منتخب ہوتے تو کچھ افسوس نہ ہوتا۔ معلوم تو ہو جاتا۔ کہ کس قدر اثر اور قوت مسلمانوں کا کارپوریشن میں ہے۔ اب تو اُن کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے"۔

بمبئی کارپوریشن کے مسلمان ممبران پر قادیانی جادو چل جاتا۔ تو وہ ناکامی کی پرواہ نہ کر کے ہندو امیدوار کے مقابلہ پر کھڑے ہو جاتے لیکن نہیں ہوئے۔ تو سمجھو کہ بمبئی کی آب و ہوا قادیانی جراثیم کے موافق نہیں۔ اور اسی لئے وہاں اُن کی دال نہیں گلی۔

روٹی کا دھرم

راہو سوامی ست آتم اُدھارک دھرم کے طور پر نہ دیکھیں۔ روٹی کے دھرم کے طور پر نہ جتا کی توجہ اپنی طرف ضرور کھینچ رہا ہے اس سلسلہ میں راہو سوامی ست کے دیال باغ کی رچنا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہندوستان کے اندر چھوٹا ہندوستان ہے۔ جو سوراجیہ کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ ایسا سوراجیہ جس میں سب لوگوں کو تعلیم کام اور روٹی ملتی ہے۔ اس چھوٹے سے ہندوستان کا رقبہ کوئی ۱۲۰۰

ہزار ایکڑ اور آبادی تین ہزار ... کی کامیابی کا راز اس بات میں ... کے کام کو تکمیل ہستان دیا گیا ہے ... درآمد اور برآمد پر نظر ڈالی جائے ... ہے۔ کہ یہ جلد ہندوستان کا انگلینڈ ... جو کچا مسالہ باہر سے منگا کر تیار مال ... کرے گا۔ اس بستی کو عدم سے وجود میں ... صرف ۱۴ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اور ... میں اُس نے اس قدر شہرت حاصل کی ... کہ جو شخص آگرہ جائے اُسے تاج کے ... دیال باغ دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے ... صنعتی آبادی سے آریہ سماج اور ... کو سبق لینا چاہئے۔ اور جگہ جگہ ایسی ... بنانی چاہئیں۔ جہاں اوپدیش ... ایک قسم کی دستکاری کی تعلیم عوام ...

بے بُنیاد الزام

گوروکل آریہ سماج کی سنستھا ہے۔ اور آریہ ... ہر ایک آدمی کو حق ہے کہ اُسے گوروکل میں ... نظر آئے۔ تو ایماندارانہ طریق سے اُسے ... یا اس سے نہ سنتشٹ نہ ہو تو آریہ پبلک ... رکھے۔ لیکن یہ کسی کا حق نہیں کہ گوروکل ... کے لئے بے بنیاد الزام اس کے سنچالکوں ... پر لگائے۔ شری شردھانند نے اپنی ... میں جو الزام گوروکل کے ایک سناتک ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر لگایا ہے ... ہے کہ یہ بے بنیاد ہے۔ شردھانند کی سیوا ... کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے۔ تو ... اس الزام کو واپس لے اور آئندہ ... لے کہ اس طرح ایسی بے بنیاد باتیں ... جن سے لابھ تو کچھ نہیں لیکن ہانی بہت ... ہے۔ الزام یہ ہے کہ:-

مہاشہ اودے چند مکمی سابق ایڈیٹر ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سالانہ جلسہ ... پرستاؤ پیش کیا کہ نیوگ پدھت اور چوٹی ... کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ پرستاؤ تین یا چار ... کی مخالفت سے پاس نہ ہو سکا۔ لیکن ... دھرم کی نیوگ ویدی پر پیش ہونا اس امر کا ... ثبوت ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... کا ہر ممبر بھی ... سے متفق ہیں"۔ ... اس سلسلہ میں جو واقعات بیان کئے گئے ... ان میں سے ایک میں بھی سچائی کا کوئی انش ... مہاشہ اودے چند ... کا نیوگ پدھت اور چوٹی ... کے خلاف پرستاؤ پیش کرنا۔ تین چار ووٹ ... مخالفت ... اس پرستاؤ کا گرنا ... کہ کوئی بھی اس سے متفق ہوتا ... ہزار اتہاس ... مہاشہ اودے چند ...

جگن ناتھ کی تین لعنتیں

پوری کا جگن ناتھ مندر پورانکوں کا مشہور تیرتھ ہے۔ سارے تیرتھ کرکے بھی جس پرانک نے جگن ناتھ یاترا نہیں کی۔ وہ اپنے جنم کو نشپھل سمجھتا ہے۔ اس تیرتھ میں کوئی نقص یا خرابیاں نہیں۔ البتہ اس کی تین لعنتیں صاف ہیں :- (۱) جوٹھا کھانا - (۲) فحش تصاویر اور (۳) پنڈے ؛

جگن ناتھ کے سمبندھ میں پہت پورانک آریوں نے چڑھائے ہیں۔ لیکن جگن ناتھ کا پرشاد کیا ہے۔ بھاری رزناتا سمبندھ ہے جس میں بڑے چھوٹے تمام پورانک بلا امتیاز چھوت چھات شامل ہوتے ہیں۔ ہمارا تو خیال ہے کہ وہاں اگر بھی بھی جائیں تو انہیں بھی جگن ناتھ کا جوٹھا بھات کھانا پڑتا ہے۔

جگن ناتھ مندر کی دوسری لعنت فحش تصاویر ہیں۔ ایک یاتری کا بیان ہے کہ وہاں اس پرشش اور استریوں کی جو مورتیاں ہیں۔ وہ ایسی فحش ہیں کہ بھگوان کے مندر پر ان کا ہونا دیکھ کر بھی شرم آتا ہے۔ مورتیاں کتنی فحش ہیں اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ان کو دیکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اسی یاتری کا کہنا ہے کہ معلوم نہیں بھگوان کے مندر میں بیچارا بیاری کی ان مورتیوں کا دیکھنا کیسے گوارا رکھتے ہیں ؛

تیسری لعنت پنڈے ہیں۔ وہی یاتری لکھتا ہے۔ ایک ایک پنڈے کے انیک گماشتے ہوتے ہیں۔ جو سوسیل کی دوری سے یاتریوں کو اپنے چنگل میں پھنسا لاتے ہیں۔ اور اچھی طرح اپنا ہی کے دودھ کی ایک ایک بوند نکال لیتا ہے۔ یہ پنڈے دھرم کے نام پر اپنے یاتریوں کو بھی اسی پرکار چوستے ہیں۔ ایشور بھگتی اور سدا چار میں دوسرے پنڈوں سے اننا ہیں۔ جیسے گیا۔ بنارس۔ ہردوار یا متھرا آدی کے پنڈے۔ اچھے بھی کوئی ہوں گے یہ لیکن ایسے بھی ہیں۔ جو مانس کھاتے ہیں۔ شراب پیتے ہیں اور ویشیا گمن کرتے ہیں ؛

جگن ناتھ کے تیرتھ کو جو سناتن پورانکوں نے کمپٹ کر رکھا ہے۔ اسے زیر بحث نہ لاکر سناتن دھرم کے نیتاؤں سے اگر وہ کوئی ہیں ہمارا نویدن ہے۔ کہ کیا جوٹھا کھانا۔ فحش تصاویر کے درشن اور دراچاری پنڈوں کے ہاتھوں لٹنا ہی اس مہاتم سدھی کا بھاگ ہیں۔ اگر نہیں تو ایشور کے لئے مندر کو ان لعنتوں سے پاک کر دیں کیونکہ یہ نہ صرف تمہارا پرلوک بگاڑنے والا ہیں بلکہ ہندو جاتی اور سنسکرتی کو بدنام کرنے والی ہیں۔ کیا سناتن دھرمی پریس اس دشا پر قلم اٹھائے گا ؟

اچھوتوں کو علیحدہ جماعت بننے دو

پنجاب میں ہندو مسلم سکھ کا سوال ہی سمجھ میں نہیں آتا کہ فرقہ پرستی میں ہی اپنا جو دھرم سمجھنے والے ایک اور اچھوتوں کی اقلیت پیدا کرنے کی کوشش میں ہیں۔ شیخوپورہ کے بیرسٹر چوہدری شاہ محمد صاحب ایم ایل سی اس اقلیت اور اس کے پیدا کرنے والوں کے متعلق لکھتے ہیں :-

" پنجاب کے اچھوتوں کو تینوں سوسائٹیوں میں مجلسی حقوق کم و بیش حاصل ہیں۔ تنستان اور تعلیم کے ساتھ جس چیز کے وہ مستحق ہیں۔ انہیں ضرور مل جائے گی۔ متحدہ قومیت کے دشمن انہیں ابھار رہے ہیں ...... مدعا اور مطلب صرف یہ ہے کہ اگر کسی صورت میں ہندو - سکھ اور مسلمان کا تصفیہ ہونے کی صورت نظر پڑے۔ تو چوتھی جماعت کو ان تینوں کے مقابل میں اقلیت دکھلا کر کھڑا کیا جائے اور فسادات اور اصلاح کی صورت پیدا نہ ہونے دی جائے۔ محبان وطن اور قوم پرستوں کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ اس اقلیت کی پیٹھ ہر طرح ٹھونکی جا رہی ہے۔ اب اکثریت کا فرض ہے کہ ان کو علیحدہ جماعت کی صورت اختیار نہ کرنے دے اور متحدہ قومیت کے دشمن " اور اچھوتوں کی اقلیت کی پیٹھ ٹھونکنے والے کون ہیں ؟ اور کون اچھوتوں کی علیحدہ جماعت کھڑی کرنے کے ذمہ دار ہیں ؟ پنجاب سے باہر تو شوکت علی اور اسعید کی قماش کے لوگ شاید اس طرح امتیاز کے حاصل کرنے والوں کی اگلی صف میں کھڑے ہو سکیں۔ لیکن پنجاب میں تو قادیانی ہی پیش پیش رہا ہی سبقت ہیں۔ بس چوہدری شاہ محمد صاحب کی اس نصیحت کی ضرورت سب سے زیادہ قادیانیوں کے لئے ہے۔ اگر کوئی صورت ہو کہ وہ متحدہ قومیت کی دشمنی چھوڑ سکیں۔ اور اچھوتوں کی علیحدہ جماعت بنانے کے لئے جائز و ناجائز طریقوں سے باز آئیں۔ تو چوہدری شاہ محمد صاحب یقین رکھیں۔ کہ چوتھی جماعت پیدا ہونا تو درکنار ہندو مسلم سکھ بھی مل کر متحدہ قومیت بنا سکتے ہیں ؛

ڈاکٹر مونجے کی اپیل

ڈاکٹر مونجے نے تمام قدامت پسند ہندوؤں سے اپیل کی ہے کہ ہٹ کو چھوڑ دو ہندو ستان میں ہندوؤں اور ہندو ازم کے متعلق جو صورت حالات پیدا ہو رہی ہے۔ اس کا آنکھیں کھول کر مطالعہ کرو۔ پھر ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ کشمیر کے واقعات اور سر محمد اقبال کے اصولوں کے

جب الوطنی اور قومیت کے خلاف پر چارتے ہندوؤں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ اور انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ نام نہاد چھوت اور ذات جاتیاں ہندو سوسائٹی کی بنیاد ہیں۔ پس خدا اپنی موت اپنے ہاتھوں نہ مصیبت اور چھوت چھات کی لعنت کو دور کرو۔ اور جرأت سے کام لے کر اعلان کر دو۔ کہ نام نہاد اچھوت بھائی سکولوں میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اور اس سے مندر اپوتر نہیں ہوتے ۔۔۔ باقی دیکھو پرچہ ؛

شراب کی کھپت میں کمی

اس خیال سے نہیں کہ آبکاری کی آمدنی کم ہونے سے گورنمنٹ کی مشکلات بڑھتی ہیں بلکہ اس خیال سے کہ شراب نوشی کم ہونے سے جنتا کے اخلاق سدھرتے ہیں۔ ہر ایک محب وطن ہندوستانی کو خوشی ہوگی کہ بمبئی پراونت میں شراب کی آمد میں صرف گذشتہ ایک سال میں ۸۰ لاکھ روپیہ کا خسارہ رہا ہے۔ شراب میں خسارہ کے معنی شراب کی کھپت کا کم ہونا ہے اور کھپت کم ہونے کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ شراب پینے والوں کی تعداد گھٹ گئی ہے شراب مذہب اور اخلاق ہر دو طرح سے ممنوع ہے۔ اس کمی کے کارن کچھ ہوں۔ گورنمنٹ کو لوگوں کے سدھار کی خاطر ایسے وسائل اختیار کرنے چاہئیں کہ جس قدر کمی ہوئی ہے۔ اگر اس میں اور اضافہ نہ ہو۔ تو کم از کم یہ قائم رہے۔ یعنی شراب کی کھپت میں اضافہ نہ ہو گورنمنٹ صرف لوگوں کے جسموں کی محافظ نہیں۔ اخلاق کی بھی محافظ ہے۔ تو اس کا فرض ہو جاتا ہے کہ اپنی رعایا کو شراب کی لعنت سے مخلصی دلانے کے لئے ایسے وسائل اختیار کرے۔ کہ بہت جلد ہندوستان سر بلند ہو کر کہہ سکے۔ کہ وہ شراب سے رستگاری حاصل کر چکا ہے ؛

شاہ ایران کی مردم شناسی

فرقہ پرست مسلمانوں پر یہ خبر بجلی کی طرح گرے گی کہ اخباروں کو چھوڑ کر شاہ ایران کی نگاہ انتخاب اپنے ملک میں مدعو کرنے کے لئے ٹیگور پر پڑی ہے۔ چنانچہ اس انتخاب نے ظاہر کر دیا کہ ایران نے نہ صرف مجھے بلکہ میری معرفت میرے ملک کو عزت دی ہے۔ کوی سمراٹ ٹیگور نے اس پیرانہ سالی میں دعوت کو منظور کر کے ہوائی سفر کا خطرہ منظور کیا ہے۔ ایران خود مختار مسلم سلطنت ہے۔ اور اس کا موجودہ حکمران وہ شخص ہے۔ جس نے اپنے قوت بازو سے سپاہی کے درجہ سے ترقی کر کے تخت حاصل کیا ہے۔ رضا شاہ نے جو کچھ پایا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ مسلمان ہونے سے نہیں پایا۔ بلکہ اعلیٰ اوصاف کا مالک ہونے سے پایا ہے۔ اس لئے وہ اوصاف کی قدر کرتا ہے عقائد کی نہیں۔ جو لوگ ایک مسلم حکومت کی طرف سے ایک ہندو شاعر کے مدعو کئے جانے پر "اسلام خطرہ میں" کی دہائی مچا رہے ہیں۔ انہیں اپنی چیخ و پکار کا جواب اسی اصول میں پنہاں ملے گا۔ جس پر عمل کر کے رضا شاہ سپاہی سے شاہ بنے۔ شاہ ایران ان لوگوں سے کہے گا۔ کہ فرقہ پرستی غلامی کا نشان ہے۔ یہ تمہیں مبارک رہے میں آدمیوں کا قدر شناس ہوں۔ اس لئے ہندوستان کے بہترین آدمی پر میری نظر پڑی۔ اور میں نے اسے بلا لیا۔ اگر وہ بہترین آدمی مسلمان نہیں تو تمہاری بد قسمتی ہے۔ اور اس بد قسمتی کا راز تمہاری فرقہ پرستی میں پوشیدہ ہے ؛

آئین کشمیر میں فرقہ داری کا زہر

گلینسی کمیٹی نے آئین کشمیر کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی رو سے ریاست کشمیر کے آئین کی بناوٹ فرقہ وارانہ بنا پر ہوگی اس میں مسلمان مسلمانوں کو منتخب کریں گے اور ہندو ہندوؤں کو۔ گویا ہندو مسلمانوں میں غیریت کی جو دیوار کشمیر کے باغیوں نے کھڑی کی تھی۔ گلینسی کمیٹی نے اس دیوار کو ناقابل شکست بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس سے پہلے ہندو مسلمان لڑ جھگڑ کر بھی ایک ہو جاتے تھے۔ لیکن گلینسی کمیٹی کا مجوزہ آئین کشمیر میں جاری ہو گیا۔ تو بغیر لڑے بھڑے بھی وہاں کے ہندو مسلمان ایک دوسرے کے لئے غیر ہوں گے۔ فرقہ پرست مسلمان اس فیصلہ پر خوش ہوں گے۔ لیکن ان مسلم ریاستوں سے پوچھو جو ہندوؤں کی بھاری اکثریت پر محض عدم فرقہ پرستی کی برکت سے سینکڑوں سال حکومت کر رہی ہیں۔ کمیٹی نے جو اصول ریاست کشمیر کی حالت میں وضع کئے ہیں۔ اگر ریاست حیدرآباد اور بھوپال وغیرہ کے آئین کے متعلق غور کرنے کے لئے کوئی کمیٹی بیٹھی۔ تو اس کے لئے گلینسی کمیٹی کے وضع کردہ اصولوں کے خلاف جانا مشکل ہوگا۔ نتیجہ کیا ہوگا؟ حیدرآباد اور بھوپال میں کم و بیش ۸۵ فیصدی نیابت ہندوؤں کے ہاتھ میں آ جائے گی۔ اور مسلمانوں کو جو موجودہ حالات میں ریاست میں سب کچھ بنے ہوئے ہیں۔ ۱۵ فی صدی پر اکتفا کرنا پڑے گا۔ اگر فرقہ پرست مسلمانوں کا یہ خیال ہو کہ کشمیر میں جو ملتا ہے۔ وہ تو لو مسلم ریاستوں کا سوال اگر اٹھا یا ہو گیا۔ تو اس اصول کی سزا لیں گے کہ قدرتی طور پر ایک حکمران قوم ذمہ اور عہدے اپنے ممبروں کے لئے

Digitized by eGangotri

مخصوص دکھے گی۔ اگرچہ ماتحت اقوام کو بھی اُن کی قابلیت اور وفاداری کو مدنظر رکھتے ہوئے نظم و نسق میں حصہ دیا جائے گا۔ لیکن کسی کو محض اقلیت کی بنا پر اس چیز کا مطالبہ نہیں کرنا چاہئے۔ جس پر فی الحقیقت اُن کا کوئی دعویٰ نہ ہو (از اشتہار انجمن حمایت المسلمین) تو انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ وہ وقت گئے۔ جب خلیل خان فاختہ اُڑایا کرتے تھے۔ مسلم ریاستوں کے ہندو کشمیر کے آئین کے متعلق اختیار کردہ ایک ایک ضمن کو اسلامی ریاستوں میں نافذ کرا کر دم لیں گے۔ اُس وقت یہ فرقہ پرست پچھتائیں گے۔ اور انہیں اپنی عاقبت نااندیشی رہ رہ کر یاد آئے گی۔ اُس وقت پچھتانا ہے۔ تو انہیں ابھی سمجھنا چاہئے۔ نہ سمجھیں۔ تو حیدرآباد اور بھوپال کے حامیوں کو سمجھانا چاہئے۔ کہ جو اصول مندرجہ بالا اقتباس میں حیدرآباد کے لئے پیش کرتے ہو۔ بڑے زور سے کشمیر کے لئے بھی اس کو پیش کرو۔ اور اس طرح آئین کشمیر کو فرقہ پرستی کے زہر کے اثر سے بچا لو؛

عالیجناب پادری کی بوکھلاہٹ

کوئی "عالیجناب پادری واعظ صاحب قسمیلہ سلاریہ اندر معلوم ہندو سبھا کیا کچھ ہیں۔ ہندوؤں کے سوراج کے ذہنی بھوت کا خوف کچھ اس طرح اُن کے سر پر سوار ہے کہ قلم اُٹھایا۔ اور جو جی میں آیا لکھ دیا۔ حضرت کا دعویٰ ہے کہ اگر ہندوؤں کو سوراج مل جائے۔ تو دوسروں پر عرصہ حیات تنگ ہو جائے۔ اس کے ثبوت میں جو خرافات آپ نے پیش کی ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ لاہور میں کہیں کسی لالہ کسی نام نے سناتن دھرم ہائی سکول میں اپنے لیکچر میں ذکر کیا کہ گائے...... جس عالی جناب پادری کی قابلیت کا یہ عالم ہو۔ کہ آریہ سماج دیانند اور سناتن دھرم ہائی سکول میں فرق نہیں سمجھتا اس نے اپنے مضمون میں قابلیت کے جو جوہر دکھائے ہوں گے۔ ان کے متعلق رائے لگانا مشکل نہیں۔ نہ معلوم ایڈیٹر "زرافشاں" نے ایسے ارذل مضمون کے چھپنے کی اجازت کیسے دی۔ اگر وہ اپنے اخبار کی شان گرانا نہیں چاہتے۔ تو ہمارا مشورہ ہے۔ اور کالم پوری کے لئے ایسے عالیجنابوں کے مضامین کا لالچ نہ کیا کریں؛

مرزائیوں کو شکست

مرزائیوں کا کسی سے مباحثہ ہو۔ مسلمانوں سے ہو۔ یہودیوں سے ہو۔ آریہ سماجیوں سے ہو یہ قلم اٹھاتے ہیں۔ اور ڈھول پیٹتے ہیں کہ فتح ہماری رہی۔ لیکن جب فریق ثانی کا بیان سامنے آتا ہے۔ تو مرزائیوں کی دیدہ دلیریوں کی داد دینی ہی بنتی ہے۔ کم از کم ہمیں معلوم نہیں کہ کسی مباحثہ میں مرزائیوں نے بھی اقرار کیا ہو۔ کہ کسی وجہ سے ہمارا مناظر اپنے کیس کو پیش نہ کر سکا؛

پچھلے دنوں ۲۶-۲۷ مارچ کو ضلع نواب شاہ کے ایک گاؤں میں موضع ساندہ بارغ میں مرزائیوں کا مسلمانوں سے مناظرہ ہوا۔ مضامین مباحثہ حیات مسیح اور مرزا کی نبوت تھے۔ شامت اعمال سے مرزائی اس مناظرہ میں ثالث تسلیم کر چکے تھے۔ جس کا فیصلہ اُن کے خلاف ہے۔ جو "الفضل" نے ان الفاظ میں دیا ہے ا۔

"میں اپنی منصبی ذمہ داری کو مد نظر رکھ کر یہ فیصلہ دیتا ہوں۔ کہ اہل سنت والجماعت حق پر ہیں۔ اور اُن کے دلائل بہت قوی ہیں اور جماعت احمدی کے دلائل بہت کمزور تھے۔ اور وہ سراسر باطل پر ہیں"۔

ثالث کے فیصلہ سے مرزائیوں کی شکست اظہر من الشمس ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مرزائی پریس مرزائیت کے چہرہ سے اس شکست کے داغ کو کس چالاکی سے دھوتا ہے۔ اگر اس نے خاموشی میں اپنی سلامتی سمجھی۔ تو البتہ خاموشی نیم رضا کے مصداق خاموشی شکست کی مترادف ہوگی؛

بھگتی اور کرم

ویدک دھرم میں کرم پردھان ہے۔ الہامات جو کوئی جیسا کرے گا۔ ویسا پائے گا۔ اس لئے یہ کہنے کی آوشیکتا نہیں کہ آریوں میں سندھیا یا بھگتی منتروں کے پاٹھ کا نام نہیں۔ بلکہ سندھیا اور بھگتی منتروں کے انوسار جیون کو بنانا ہے۔ لیکن آریہ سماج کے پرچارک پچھلے ہیں کہ جو مذاہب کرم سے نہیں عقیدہ سے نجات سمجھتے ہیں۔ وہ بھی کرم کی پردھانتا تسلیم کرنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں؛

کون نہیں جانتا۔ کہ مولوی محمد علی مسلمانوں کے جید مولانا تھے۔ اور کون نہیں جانتا۔ کہ مہاتما گاندھی کو اونچے کیریکٹر کا مالک اور اپنا سردار تسلیم کرتے ہوئے بھی اُن کا عقیدہ تھا۔ کہ ایک فاسق و فاجر مسلمان مہاتما گاندھی سے اچھا ہے۔ مولانا محمد علی ہی پر کیا موقوف ہے مسلم مولاناؤں کا اب بھی ایک بڑا حصہ اسی عقیدہ کا ہے۔ لیکن مسرت کی بات ہے کہ مسلمانوں میں ایسے آزاد دماغ لوگ پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ جو اسلام کو کرم کا دھرم دیکھنا چاہتے ہیں؛

نمازی کون ہے؟

اس کی تازہ مثال رسالہ مخزن نے پیش کی ہے وہ لکھتا ہے:۔

"اگر ہم یہ اعتراض کریں۔ کہ ان چند حرکتوں سے جو تم نمازیں ادا کرتے ہو۔ خدا کو کیا فائدہ ہے۔ ۳۰ دن بھوکا مرنے سے اللہ میاں کا مزاج کیوں خوش ہوتا ہے۔ اس قدر دور دراز کے سفر میں جو تم کعبہ تک کرتے ہو۔ خدا کو کونسی منفعت ہو جاتی ہے۔ مکاری اور عیاری سے فائدہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو کچھ تو ہمیں بیوقوف سمجھیں گے۔ اور کچھ صاف صاف الفاظ میں کافر اور بے دین بتاتے نظر آئیں گے۔ ہم ان دینداروں کی گالیاں بھی سن کر خاموش ہو جاویں اور پھر انہیں پوچھیں کہ آپ خدا کو تو سچا سمجھتے ہیں۔ غالباً خدا کا دعویٰ بھی آپ کے نزدیک غلط نہ ہوگا۔ آپ نے یہ بھی پڑھا سنا ہوگا کہ نماز پڑھنے والا فواحشات سے کوسوں دور ہو جاتا ہے خدا کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ نمازی میں بے حیائی اور خدا کی دشمنی نہیں رہتی۔ ذرا غور تو فرمایئے یہ صفات آپ کے اندر ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو واقعی آپ نمازی ہیں۔ اگر ہیں تو سمجھ لیجئے۔ کہ آپ کی نماز ایک تماشا ہے"!

کاش! مسلمانوں کو مخزن کی ان سطور کو گوش ہوش سے سننے کی توفیق حاصل ہو۔ اور وہ صرف اسی زعم میں کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ اس کے لئے خطرہ بننا اپنا حق نہ سمجھیں۔ اور جان لیں۔ کہ نمازی وہی ہے جو خدا کی مخلوق پر ظلم روا رکھ کر خدا سے دشمنی نہیں کرتا۔ بلکہ وید کے الفاظ میں پرانی ماتر سے مستر تار رکھتا ہے؛

ڈسکہ ثالثوں کے ہاتھ میں

آخر مصالحانہ کوششیں بار آور ہوئیں۔ اور ڈسکہ کے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں نے ایک دستاویز پر دستخط کر دیئے۔ کہ ڈسکہ کے معاملہ کے تصفیہ کے لئے ہم سر سندر سنگھ اور راجہ نریندر ناتھ کو ثالث منظور کرتے ہیں۔ اور ان کا ساختہ پرداختہ ہمیں منظور ہوگا۔ البتہ ان کا اس بات پر اصرار تھا کہ معاہدہ پر عمل شروع ہونے سے پیشتر اس پر بعض سرکردہ سکھ لیڈروں کے دستخط لازمی طور پر کرائے جائیں۔ ہر دو ثالثوں میں اختلاف کی صورت میں

سمالوچن

برہم یگیہ (ہندی) ویدک ... پستکیں نکل چکی ہیں۔ آریہ سماج کے ... مہودیاں پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی ... نامی سندھیا کی ویاکھیا ان میں ایک ... اضافہ ہے۔ سندھیا میں ... پنڈت جی نے اس درشن ... درشنوں بہت اچھا لکھا ہے ... اور منتروں کو اس خوبی سے سمجھایا ہے ... بھگتی کو بھی پڑھنے میں روچی ہوتی ... ہے۔ یہ پستک آریہ نرناری کو اس ... سندھیا سے کرنا چاہئے۔ ٹائپ ... عمدہ ہے۔ قیمت ۱ر مصنف اور کتب فروشوں سے ملتی ہے؛

یوگ رہسیہ (ہندی) مہاتما نارائن سوامی جی ... یہ تازہ پستک ہے۔ جسے ویدک ... سبھا دہلی نے پرکاشت کیا ہے۔ اپنی شکل و صورت کے لحاظ سے یہ پستک ... کے قابل نہیں۔ بلکہ اس میں یوگ کے ... مضمون پر اس سرل طریق سے روشنی ڈالی ... ہے کہ سادھارن پرش بھی بہت ... ہے۔ اس کے دو بھاگ ہیں۔ پہلے ... یوگ اور اس کے آٹھ انگوں کی بڑی سندر ... دیا گیا ہے۔ اور دوسرے میں یوگ درشن ... بھاشیہ۔ سوادھیائے شیل اور یوگ ... نرناریوں کو اس پستک کے مطالعہ سے ... رہنا چاہئے۔ قیمت بغیر جلد آٹھ آنے ... ویدک ساہتیہ پرچارنی سبھا دہلی سے منگوائیے

انسان کی قدرتی خوراک (انگریزی) ... سدھانت النکار پر ... آریہ سماج ... آریہ پستک بھنڈار ... ضخامت ایک سو صفحے قیمت آٹھ آنے؛ اس چھوٹی سی پستک میں مشرقی اور مغربی ودوانوں کے پرمانوں اور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مانس انسان کی قدرتی خوراک نہیں ... خوبی یہ ہے۔ کہ مغربی ودوانوں کے ... انگریزی میں ... TATION لگائے گئے ہیں۔ پستک سندر جگ اور قابل مطالعہ ہے۔ پرکاشک سے ملے گی؛

مرزا غلام احمد کے متضاد دعاوی

مولانا محمد علی کا ٹریکٹ ۲

دعوئے نبوت

مرزائیوں کے قادیانی فریق کا دعویٰ ہے کہ مرزا غلام احمد نے دعویٰ نبوت کیا۔ لاہوری فریق کو اس سے انکار ہے۔ اس کا ذکر مولوی محمد علی نے اپنے ٹریکٹ ۲ میں کیا ہے۔ اس پر اہل حدیث کا مسلم مضمون نگار لکھتا ہے :-

"آپ نے ٹریکٹ ہذا کے صفحہ ۵ پر زیر عنوان "نبوت کا دعویٰ" ثبوت دیا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے ایک دفعہ نہیں بیسیوں دفعہ دعویٰ نبوت سے انکار کیا۔ مدعی نبوت پر لعنت بھیجی۔ اسے یعنی مدعی نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا چنانچہ آپ نے مرزا صاحب کے اصل الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔ جو یوں ہیں :-

"میں نبوت کا مدعی نہیں۔ بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

"مجھے کب جائز ہے۔ کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں۔ اور کافروں کی جماعت سے جا ملوں"

"میں سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب و کافر جانتا ہوں جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

اب تصویر کا دوسرا رُخ بھی ملاحظہ فرمایئے مرزا صاحب اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۱ پر صاف فرماتے ہیں :-

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"

پھر اخبار بدر قادیان مورخہ ۵ - اپریل ۱۹۰۸ء میں فرمایا۔

"ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم رسول اور نبی ہیں خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ اور مخاطبہ کرے۔ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اُسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اس لئے ہم نبی ہیں"

اس پر مسلم مضمون نگار کو مولوی محمد علی سے دریافت کرنے کا پورا حق ہے۔ کہ آپ مرزا صاحب کی کونسی تحریر کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ اور جب آپ مدعی نبوت کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ تو جب مرزا صاحب ببانگ دہل کہتے ہیں۔ کہ میں نبی ہوں۔ تو کیا مرزا صاحب خود اپنے اور آپ کے فیصلہ کی زد میں آتے ہیں یا نہیں ؟

خدائی کا دعوٰے

مرزا صاحب کے خدائی دعویٰ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۱۶ پر فرماتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس پر مسلم مضمون نگار لکھتا ہے۔ کہ تحریرات مرزا صاحب اس کے بالکل برخلاف ہیں۔ ثبوت میں وہ پیش کرتا ہے۔ آئینہ کمالات اسلام صفحہ $\frac{۵۶۴}{۵۶۵}$ جہاں مرزا صاحب فرماتے ہیں "میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں بعینہ اللہ ہوں۔ میں نے یقین کر لیا۔ کہ میں وہی اللہ ہوں" پھر اسی حال میں (جبکہ مرزا صاحب بعینہ اللہ تھے) انہوں نے زمین و آسمان بنائے۔ آسمان کو ستاروں سے سجایا۔ اور انسان کو مٹی سے بنانا شروع کیا۔ مرزا صاحب کے قول کے مطابق ان کو مارنے اور زندہ کرنے کی طاقت تھی۔

اور اس حوالے کے پیش کرنے کے بعد وہ مولوی محمد علی سے پوچھتا ہے۔ کہ مولوی صاحب! یہ خدائی کا دعویٰ نہیں تو اور کیا ہے ؟

توہین انبیاء

مسلمانوں کی طرف سے ایک اور الزام مرزا صاحب کے خلاف توہین انبیاء کا ہے مولوی محمد علی کو اس سے انکار ہے۔ چنانچہ آپ نے لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی نسبت یہ خیال کہ آپ نے حضرت عیسیٰ کو گالیاں دیں۔ بالکل جھوٹ اور بہتان ہے۔ لیکن مسلم مضمون نگار نے خود مرزا صاحب کو ہی مولوی صاحب کی واقفیت کے لئے بدل QUOTE کیا ہے :-

(۱) "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں۔ اور بڑے بڑے اُن کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض ہے۔ کہ پہلے اپنے آپ کو اخلاق کریمہ دکھلا دے" (چشمہ مسیحی صفحہ ۹)

(۲) "یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا۔ کہ لوگ جانتے تھے۔ کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے ..... چنانچہ خدائی کا دعوٰے شراب خوری کا بد نتیجہ ہے" (ست بچن صفحہ ۱۷۲)

(۳) "مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی۔ نہ زاہد۔ نہ عابد نہ حق کا پرستار۔ خود بین۔ خدائی کا دعویٰ کرنے والا" (مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ $\frac{۲۳}{۲۴}$)۔

(۴) "حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ (کشتی نوح صفحہ ۶۵)"

عیسیٰ کے حق میں جب مرزا صاحب کی یہ پھلجھڑیاں پیش کی جاتی ہیں۔ تو مرزائی کہا کرتے ہیں۔ کہ جس عیسیٰ کی بابت مرزا کہہ گئے ہیں۔ وہ کوئی اور تھا۔ لیکن مرزا صاحب نے تو اس عذر لنگ کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہنے دی انہوں نے عیسیٰ کے ساتھ "علیہ السلام" لکھ دیا ہے۔ اور اگر کوئی اور عیسیٰ علیہ السلام ہوا ہے۔ تو یہ عذر پیش کرتے ہوئے مرزائیوں کو اس کا حسب نسب بھی بتا دینا چاہئے۔

مسلمانوں کی تکفیر اور گالیاں

مرزا صاحب مسلمانوں کو جو ان کی نبوت پر ایمان نہ لائیں کافر کہہ گئے۔ انہوں نے مولویوں کو گالیاں دیں یہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے لیکن حق جانشینی ادا کرنے کے جوش میں مولوی صاحب ایسا ظاہر کرتے ہیں۔ کہ جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں۔ چنانچہ وہ اپنے ٹریکٹ صفحہ ۱ پر لکھتے ہیں۔ کہ یہ بالکل جھوٹا الزام ہے کہ مرزا صاحب نے مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا اور اُن کو گالیاں دیں۔ لیکن مولوی صاحب کی بد قسمتی کہ مرزا کی تصانیف دُنیا میں موجود ہیں جن میں سے مسلم مضمون نگار نے مندرجہ ذیل اقتباسات مولوی صاحب کے دعویٰ کی تردید میں ذیل کے الفاظ میں پیش کئے ہیں :-

(۱) "اے بد ذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا۔ کہ تم یہودیانہ خصلت چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو پلایا" (انجام آتھم صفحہ ۲۱)

(۲) ڈپٹی عبداللہ آتھم کی پیشگوئی کے جھوٹا ثابت ہونے پر مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب وغیرہم کے حق میں فرمایا :-

"یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۵)

(۳) ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کی میعاد ختم ہونے پر علماء اسلام کو یوں مخاطب فرمایا :-

"اے بے ایمانو! نیم عیسائیو! دجال کے ہمراہیو! اسلام کے دشمنو!" (اشتہار انعامی تین ہزار صفحہ ۱۲)

(۴) ڈپٹی عبداللہ آتھم کے زندہ رہنے سے جب مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوئی تو تمام دنیا نے لوگوں کو مخاطب کیا :-

"اب جو شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا .... اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں" (انوار اسلام صفحہ ۳۰)

(۵) اپنے مخالفوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب محمدی بیگم کے نکاح اور مرزا سلطان محمد کی موت والی پیشگوئی پوری ہو گی۔ تو ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳)

(۶) مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم کو مخاطب کر کے فرمایا :-

"اے احمق! دل کے اندھے۔ دجال تو تو ہی ہے۔ دجال تیرا ہی نام ثابت ہوا" (اشتہار انعامی تین ہزار صفحہ ۱۲)

(۷) اپنے دعویٰ مسیحیت کے منکروں کو یوں مخاطب فرمایا :-

"ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اُن کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔ مگر بدکار عورتوں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے۔ وہ مجھے قبول نہیں کرتے" (آئینہ کمالات صفحہ $\frac{۵۴۷}{۵۴۸}$)

اور یہ اقتباسات پیش کر کے مولوی صاحب سے دریافت کرتا ہے۔ کہ مولوی صاحب! اپنے مجدد کی اس شیریں کلامی کو دیکھئے۔ اخلاق کا کیسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔

جہاد کی تعلیم

جہاد مسلمانوں کے لئے حکم قرآنی ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد جہاد کے حکم کو منسوخ قرار دے گئے ہیں۔ مولوی صاحب کو اس سے انکار ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب جہاد کی تعلیم کو صحیح اور درست تسلیم کرتے ہیں۔

مولوی صاحب کے اس دعویٰ کی تردید میں مسلم مضمون نگار نے ذیل کا اقتباس پیش کیا ہے :-

"میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں۔ کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں۔ تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں ..... میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ اُن کے دلوں سے معدوم ہو جائیں"

اور پوچھتا ہے۔ کہ کہئے جہاد کی تعلیم کو صحیح اور درست کہنے کے یہی معنی ہیں کہ وہ دلوں سے معدوم ہو جائے۔ ہم نے دو نو پہلو مرزائی اور

یاد رفتگان

نمبر ۲۸

چودھری خوب چند جی

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

آریہ سماج میں ہر ایک قسم کے اپدیشک کام کرتے رہے ہیں۔ انگریزی دانوں کے لئے انگریزی دان سنسکرت دانوں کے لئے سنسکرت دان۔ پنجابیوں کے لئے پنجابی زبان میں اپدیش دینے والے اور بنگالی اڑیا تیلنگی۔ سندھی۔ مرہٹی وغیرہ زبانوں کے جاننے والے ان صوبوں میں اپدیش دیتے رہے ہیں۔ جہاں یہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اور اپنے اپنے دائرہ میں ان سب کو بڑی بھاری کامیابی ہوئی ہے ×

آریہ سماجیوں کی تعداد مردم شماری کی رو سے ۱۸۸۱ء میں چند ہزار سے زیادہ نہیں تھی۔ مگر اب آکھوں تک اُن کی تعداد پہنچ گئی ہے۔ اس کا باعث آریہ سماج کے اپدیشکوں کی شبانہ روز کی کوششیں ہیں کوئی دھرم دیر پا نہیں۔ سکتا۔ اور زندہ نہیں رہ سکتا۔ جب تک جمہور میں وہ نہ پہنچ جاوے۔ آبادی کا اصلی حصہ دیہات میں رہتا ہے۔ دیہات کے لئے پرچارکوں کی ضرورت ہے۔ مگر وہ پرچارک ان کے سبھاؤ سے واقف ہونے چاہئیں۔ اور ان کے درمیان کام کرنے کے ڈھنگ جانتے ہوں ×

دیہات میں پاٹھشالائیں اور کتھاؤں اور عالم لیکچروں کا بھی پربھاؤ ہوتا ہے۔ مگر سیدھی سادھی زبان میں ان کا ہی کوئی ساتھی ان کو اپدیش دے۔ تو اس کا اثر بہت جلدی ہوتا ہے۔ چنانچہ صوبہ جات متحدہ کے ایک اس قسم کے اپدیشک چودھری خوب چند تھے ×

چودھری خوب چند غالباً ضلع مظفر نگر کے رہنے والے تھے۔ کھدر کے موٹے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ جاٹ تھے۔ تنیوں والا انگرکھا پہنتے تھے۔ پگڑی بھی موٹی کھدر کی ہوتی تھی۔ دھوتی پہنتے تھے۔ ہاتھ میں ایک لٹھ رکھتے تھے ادھیڑ عمر کے تھے۔ مگر جوش جوانوں سے زیادہ تھا ×

وہ کسی سے تنخواہ نہیں لیتے تھے۔ نہ کسی آریہ پرتی ندھی سبھا کے باقاعدہ اپدیشک تھے۔ مگر اپدیشکی کی سند انہوں نے کئی آریہ پرتی ندھی سبھا ذات سے لی ہوئی تھی۔ لیکچر شروع کرنے سے پہلے لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کشش کرنے کے لئے وہ سب سے اول اپنی سادی اپدیشکی کی تعریف کیا کرتے تھے۔ اور پوچھا کرتے تھے۔ کہ اس سند کی موجودگی میں اب وہ باتیں سنیں گے یا نہیں ×

چودھری خوب چند کے لیکچر ہم نے جالندھر شہر اور گوروکل کے سالانہ جلسوں پر سنے ہیں۔ ان کا سب سے فصیح لیکچر تماکو پر ہوا کرتا تھا۔ وہ تماکو کی پوری تاریخ بیان کیا کرتے تھے۔ وہ بتلاتے تھے۔ کوئی سیگریٹ پیتا ہے کوئی حقہ پیتا ہے۔ غرضیکہ مختلف طریقوں کو بڑی دلچسپی سے بیان کرتے تھے۔ ملک کو تماکو سے کیا مالی نقصان پہنچ رہا ہے۔ وہ سرکاری اعداد کی بنا پر ذکر کیا کرتے تھے۔ اور جب وہ مضمون کے اپنے اس حصہ پر آتے تھے۔ تو لوگوں پر بڑا بھاری اثر ہوتا تھا ×

گوروکل اُتسو کے لئے جب ریلوے کی طرف سے رعایت تھی کہ ایک طرف کے کرایہ پر دونوں طرف کا ہردوار تک سفر کیا جا سکتا ہے۔ تو ایک سال گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر لاکھ ڈیڑھ لاکھ کی اتنی تعداد تک لوگ پہنچے کہ لوگوں کا خیموں اور چھپروں میں رہنا ناممکن ہو گیا۔ اس پر باہر میدان میں رات کے وقت ۱۲ بجے تک اچھا خاصہ میلہ لگ جاتا تھا۔ اور مختلف مقامات پر لوگ اکٹھے ہو کر اپدیش سنتے تھے۔ عورتوں نے اپنے لئے الگ انتظام کیا ہوا تھا۔ اور مرد اپنے لئے لیکچروں کا جدا انتظام کرتے تھے۔ چودھری خوب چند اس موقعہ پر خوب رونق پیدا کر لیتے تھے۔ ان کے گرد بڑا بھاری مجمع رہتا تھا ×

چودھری خوب چند کی شہرت دن بدن بڑھتی گئی۔ اور آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر ان کے لئے لگاتار بلاوے آتے رہے۔ اور وہ بھی عموماً بشرط فرصت آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر پہنچ جاتے تھے۔ فصل کے موقعہ پر اپنے گاؤں میں رہتے تھے۔ اور فرصت کے دن آریہ سماجوں میں لیکچر دینے میں گذار دیتے تھے۔

جو لوگ یہ گلہ کرتے ہیں کہ ان میں لیاقت نہیں ہے۔ وہ آریہ سماج کا کام کس طرح کریں۔ ان کے لئے چودھری خوب چند کی مثال ایک کافی روشنی کا مینار ہے۔ جو لوگ دھرم کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی زبان میں خود بخود فصاحت آ جاتی ہے اور لوگ ان کی بات کو سننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ چودھری خوب چند نے کسی پاٹھشالہ یا مدرسے میں باقاعدہ تعلیم نہیں پائی تھی۔ وہ سنسکرت ہندی اردو انگریزی یا فارسی کے فاضل نہیں تھے۔ مگر ہمت اور استقلال کا بھروسہ لے کر آریہ سماج کے کام کے لئے روانہ ہو جاتے تھے۔ بڑے بڑے شہروں کے سالانہ جلسوں پر پہنچ جاتے تھے اور سالانہ جلسہ کی کیفیت یہ ہو جاتی تھی۔ کہ اعلےٰ سے اعلےٰ اپدیشکوں کی موجودگی میں بھی لوگوں کی یہی خواہش ہوتی تھی۔ کہ چودھری خوب چند کا ہی لیکچر ہو ×

چودھری خوب چند اپنے لیکچر میں اس بات کی معافی مانگ لیتے تھے۔ کہ وہ شاستر کا حوالہ نہیں دے سکتے۔ علمیت ان کی محدود ہے۔ اگر کوئی غلطی ہو تو سب معاف کر دیں۔ اور جب اپنی سیدھی سادی زبان میں ویدک دھرم کے کسی سدھانت کی وہ ویاکھیا کرتے تھے۔ تو ان کی فصاحت اور بلاغت کو دیکھ کر سب ششدر وہ حیران رہ جاتے تھے ×

چودھری خوب چند دیہات کے اپدیشک تھے۔ اور ان کے اپنے گاؤں میں ان کے اس دھرم کاریہ کی وجہ سے بڑی عزت تھی۔ اور آریہ سماج کے کسی کام کے لئے وہ گاؤں والوں کو کہتے تھے۔ تو ان کی تعمیل کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ آج صوبہ جات متحدہ میں کئی گاؤں پورے آریہ سماجی نظر آتے ہیں۔ اس کی وجہ چودھری خوب چند جیسے اپدیشکوں کا استقلال ہے ×

ہم ایک سوچی بنا کر سبھا میں پیش کرنا ہے ×

اس کے مطابق آریہ سماج کے چھوٹے بڑے ودوانوں۔ اپدیشکوں اور دوسرے ہمدرد اور حیا سے شیل آریہ سجنوں سے نویدن ہے کہ رشی دیانند کرت گرنتھوں میں جن جن کو جو جو مقل اس پرکار کے پرمات ہوں۔ ان کی ایک تفصیل وار فہرست بنا کر جتنا سمبھو جلد دھرم آریہ سبھا کے کاریالیہ میں نمن لکھت پتے پر بھیجنے کی کرپا کریں ×

بھوسیتی دیدشرومنی
دستری دھرم آریہ سبھا گوروکل برندابن)

بقیہ صفحہ (۱۱) مولانا اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس غلط کارانہ مضمون میں جو آپ نے بہکی بہکی باتیں کی ہیں اس کی وجہ گوشت خوری ہے۔ کہ جس کی وجہ سے بقول شمس الاطبا دماغ گندہ ہو چکا ہے۔ اور خود غرضی اور نفسانیت پڑھ گئی ہے۔ بہر حال تنقیہ دماغ کیجئے۔ کم از کم ایک سال گوشت خوری سے پرہیز رکھئے۔ پھر دیکھئے۔ اسی دماغ سے کیسی اچھی اچھی باتیں سوجھتی ہیں ×

آریہ ودوانوں اور آریہ پبلک کو آوشیک نویدن

سوامی ہیا سے شیل آریہ ودوانوں اور شاستر آدی میں حصہ لینے والے اپدیشکوں کی درشٹی یہ بات آئی ہو گی۔ کہ رشی دیانند کرت پستکوں میں کہیں کہیں چھاپے کی غلطیاں پائی جاتی ہیں جن کے کارن کہیں کہیں تو ان سطروں کا ارتھ سپشٹ ہی نہیں ہوتا اور کہیں کہیں ایک ہی گرنتھ میں دوسری جگہ بیان کئے گئے ... سے ویپریت ارتھ نکلتا ہے۔ اور بعض شاستر بھی ٹوٹتا ہے۔ مثال کے طور پر یجروید بھاشیہ ۵۔ منتر ۵ کا بھاشیہ کرتے ہوئے "स्वते" شبد پر شری سوامی دیانند جی مہاراج ...

इदं पदमवैयाकरणेन महीधरेण लेट लकार-स्य रूपमित्य शुद्धं व्याख्यातम् ॥

لیکن مہیدھر کا بھاشیہ دیکھنے پر ... ہے۔ کہ مہیدھر نے "स्वते" ... کرتے ہوئے اسے لیٹ لکار کا روپ کہیں بھی نہیں لکھا ہے۔ بلکہ اس پد سے پہلے ... پد کو لیٹ لکار کا روپ مانا ہے ... गोषम سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی کا

इदं पद मवैयाकरणेन

... ایسا دیکھ چھاپے کی غلطی کے کارن स्वते پد پر نہ چھپ کر गोषम پد کے ساتھ چھاپ دیا گیا ہے۔

اسی پرکار ستیارتھ پرکاش سنسکار ودھی آدی انیہ رشی کرت گرنتھوں میں بھی کچھ ... ہیں۔ جن پر وچار کر کے چھاپے کی غلطیوں کا سنشودھن کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے ... سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی قائم ... دھرم آریہ سبھا نے اپنے ۲۱ مارچ ۱۹۳۲ء ... ادھیویشن میں نمن لکھت رنشچیہ کیا ہے۔

نوٹس کا وشیہ نمبر (۲)

رشی دیانند کرت گرنتھ ستیارتھ پرکاش سنسکار ودھی آدی کی چھاپے کی غلطیوں کے سنشودھن کا وشیہ پیش ہوا۔ وچار کے بعد نتیجہ ہوا کہ منتری جی یہ گھوشنا پرکاشت کر دیں۔ کہ آریہ ودوان اور شاستر آدی ... جن جن شبدوں کے سماد ھان ... چھاپے کی بھول آدی کے کارن سمجھتا پڑی ہو یا ... وہ ان کی سوچی بنا کر اس سبھا کے کاریالیہ میں ... بھیجیں اور یہ کام شری سوامی دیانند جی کے ... کیا جانے سے کہ آپ پر وقت گھوشنا کا ...

آریہ سماج کی مذہبی کتب میں گوشت خوری کی اجازت ہرگز نہیں

(از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

۱۳-اپریل ۱۹۳۲ء کے الفضل میں کچھ سنے سنائے حوالے لکھ کر گوشت خوری کی تائید کی فضول کوشش کی گئی ہے۔ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے ستیارتھ پرکاش میں بالکل صاف کر دیا ہے کہ آریہ سماج کے لئے ویدوں کا سوتہ پرمان ہے اور رشی کرت گرنتھوں کا پرتہ پرمان۔ یعنی وہ وید کے مطابق ہونے سے ہی قبول ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ رشی کرت گرنتھوں میں بھی بعد کی ملاوٹ کو قبول نہیں کیا گیا۔ اور سنسکرت پستکوں میں بھی جو پستکیں سمپردائی لوگوں نے رشیوں کے نام پر بنا ڈالیں جیسے اٹھارہ پران اور منوسمرتی کے علاوہ دیگر سمرتیاں وغیرہ قبول نہیں۔ مخالفین کو آریہ سماج پر اعتراض کرتے ہوئے اسی اصول کا دھیان رکھنا ضروری ہے لیکن الفضل کی یہ حالت ہے کہ اعتراض آریہ سماج پر کیا ہے۔ لیکن نیچے لکھا ہے کہ

"ہندو دھرم میں بھی گوشت خوری جائز ہے"

ایمان داری تو اس کا نام ہے کہ آریہ سماج پر سوال کرو تو حوالے آریہ سماج کی مسلمہ پستکوں سے دو۔ اسپتو۔ اہل اسلام ان سنے سنائے حوالوں کی پڑتال کی جاتی ہے۔

(۱) سوال۔ مہابھارت جو ہنود کی ایک مقدس کتاب ہے۔ اس کے ادھیائے ۱۰۸- صفحہ ۱۵ پر راجہ بدھشٹر بھیشم جی سے کہتے ہیں۔ کہ دنیا میں جو ذائقہ گوشت کا ہے اور کسی چیز کا نہیں وغیرہ۔

جواب۔ جناب من! یہ کہاں کی ایمانداری ہے کہ اعتراض آریہ سماج پر کرو۔ اور حوالہ اہل ہنود کی کتاب سے ڈھونڈو۔ معلوم ہوتا ہے کہ مہابھارت کا دیکھنا آپ کو کبھی زندگی بھر میں نصیب نہیں ہوا۔ اور یہ حوالہ سنا کر یا کسی ٹریکٹ کی غلط نقل کر دیا۔ کیونکہ مہابھارت ۱۸ پرووں میں تقسیم ہو کر ہر ایک پرو کے الگ الگ ادھیائے چلتے ہیں۔ اس حالت میں صرف ۱۰۸ویں ادھیائے کا حوالہ کیا معنی رکھتا ہے۔ صفحہ کا جو نمبر دیا ہے۔ وہ بھی فضول ہے۔ کیونکہ مہابھارت کی پستکیں مختلف حجم کی اور مختلف ترجموں میں شائع ہوئی ہیں۔ تو صفحہ کا نمبر کس پستک میں ڈھونڈھا جاوے۔ لیکن آپ کا مطلب تو اپنی احمدی جماعت میں محقق کا خطاب حاصل کرنا ہے اس بات کو اس سے کیا غرض؟

(۲) سوال۔ بششٹ سمرتی جس کا ترجمہ پنڈت بھیم سین جی نے کیا ہے۔ اس کے صفحہ ۱۲۰-۱۲۱ پر لکھا ہے "اور بھی شرتی وید میں لکھا ہے کہ آئے ہوئے برہمن وکھشتری کے راجہ یا راجہ کے لئے بڑے بکرے اور بڑے بیل کو پکاؤ (بششٹ ۸)"

جواب۔ آریہ سماج کے لئے نہ ہی بششٹ سمرتی اور نہ ہی پنڈت بھیم سین کے ترجمہ کا پرمان ہے۔ اس لئے آپ کا یہ حوالہ فضول ہی ہے اور اس کا پتہ بھی جو صفحہ اور شلوک میں لکھا گیا ہے یہ ثابت کرتا ہے کہ جناب کو تو پستک بھی دیکھنی نصیب نہیں ہوئی۔ صرف تکھی پر تکھی مار رہے ہو۔

(۳) سوال۔ برہدارنیک اپنشد۔ پتر پیدا کرنے کے لئے بیل کا مانس۔

جواب۔ برہدارنیک کو برہدارنیک لکھنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ جناب کسی سنسکرت کتاب کا نام بھی صحیح نہیں لکھ سکتے۔ اس حالت میں اس کی تحقیقات؟ لیکن آپ کی اس ناواقفیت کا فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے اصل سوال کا جو جواب پہلے کئی بار دیا جا چکا ہے پھر دوہرایا جاتا ہے ——— مانس شبد کا ارتھ صرف گوشت نہیں ہے۔ ویدک گرنتھوں میں پھلوں کے گودے کا نام بھی مانس ہے۔ اور نرکت میں مرغوب غذا کو بھی مانس کہا گیا ہے:۔

मनोऽस्मिन्सीदति

گوشت کے معنی میں مستعمل

आमिष

شبد کے بھی دوسرے معنی مرغوب غذا کے ہیں۔ اب نرکت کے اس منتر میں مانس کے معنی مرغوب غذا کے ہی ہیں۔ کیونکہ ایسی غذا سے تندرست، طاقتور اور بدھی مان سنتان پیدا ہوتی ہے۔ دیگر چرک شریر ستھان کے ۸ ویں ادھیائے میں

न मांसम श्नीयात

حاملہ عورت کو گوشت ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے بھی اس جگہ مانس کا ارتھ گوشت نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بھاؤ پرکاش وغیرہ گرنتھوں میں

वृषभो वृषशृंगवत्

ورشبھ جس کے معنی یہاں بیل کے ہیں ایک دوائی کا نام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی شکل بیل کے سینگوں کی طرح ہوتی ہے۔ اس لئے اس منتر میں انہیں کا ذکر ہے گوشت کا ہرگز نہیں۔

(۴) سوال رامائن اردھیا کانڈ۔ اجودھیا کانڈ۔ کشن کندھا کانڈ کے حوالوں سے رام لکشمن کا مانس کھانا ثابت ہے۔

جواب۔ جناب کی عالمانہ اور محققانہ واقفیت ان الفاظ سے ہی ظاہر ہے۔ جو آرنیہ کانڈ کو اردھ کانڈ۔ اجودھیا کانڈ کو اجودھیا اور کشکندھا کو کشن کندھا سمجھے۔ آپ کو تو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ یہ حوالے کس رامائن کے ہیں۔ تبھی تو صرف رامائن لکھ دیا۔ جس ٹریکٹ کی نقل ماری ہے۔ اسے کسی پڑھے لکھے کو دکھلا کر ناموں کی ہی صحت کر لیتے۔ جناب کو اتنی محنت بھی گوارا نہیں۔ لیکن بن بیٹھے ہیں محقق! اور قلم اٹھائی ہے تحقیق الادیان پر! بالمیکی رامائن میں مانس کا ذکر ہے۔ لیکن وید ورودھ ہونے اور ملاوٹی مضمون ہونے کی وجہ سے آریہ سماج کے لئے پرمان نہیں۔ اس حصہ کے ملاوٹی ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ شری رامچندر جی نے بن جاتے ہوئے ماتا کوشلیا سے کہا ہے۔

कन्द मूल
फलैजीवन हित्वा मुनिव-
दा मिषम् ॥

بن میں منیوں کی طرح کند مول پھلوں کو کھا کر زندگی بسر کروں گا۔

(۵) سوال۔ منوسمرتی میں شرادھوں میں مانس کا ذکر اور اس کے نہ کھانے والے کا ۲۱ جنم پشو بننا لکھا ہے۔

جواب۔ جناب من! یہ حوالہ تو کسی آریہ سماج کے ٹریکٹ سے اڑایا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ انہی حوالوں کی بنا پر ہم اپنے پورانک بھائیوں کو سمجھایا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ منوسمرتی میں مرتک شرادھ میں مانس کا ذکر ہے۔ اس لئے مرتک شرادھ وید انکول نہیں ہے۔ بلکہ وام مارگیوں نے اپنی زبان کے چسکہ کے لئے اس قسم کا بہت سا مضمون کا شاستروں میں ملاوٹ کرنے پر چار کیا ہے۔ اس حالت میں یہی اعتراض آریہ سماج پر جڑ دینے سے صرف آپ کی ناواقفیت کا اظہار ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔

(۶) سوال۔ سوامی دیانند جی بائبل کے متعلق فرماتے ہیں۔ قربان گاہ کے بنانے اور سوختنی قربانیاں چڑھانے کا ذکر ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ باتیں ویدوں سے بائبل میں گئی ہیں۔ (باب ۱۳)

جواب۔ ستیارتھ پرکاش کا تیرھواں سملاس توریت ۸ باب ۲۰-۲۱ کی سمیکشا کرتے ہوئے مہرشی نے لکھا ہے "دیوی کے ناس دو۔ ہوم کے کرنے کے لیکھ سے یہی سدتھ ہوتا ہے۔ کہ یہ باتیں ویدوں سے بائبل میں گئی ہیں" "ہوم کرنے کی جگہ" "سوختنی قربانیاں چڑھانے" لکھ کر کتنا افترا کیا ہے۔ احمدیوں کے محققوں کا یہ عام معمول ہے۔ اس کا لاگ اور پرمان مل گیا۔ جناب اگر واقعی محقق ہوتے۔ تو

۲۴
۵-۶-۷-۸-۱۲

یاترا کی ریتتا کی سمیکشا کو پڑھنے کی تکلیف گوارا کرتے جہاں مہرشی لکھتے ہیں

"اب دیکھئے یہ سب جنگلی لوگوں کی باتیں ہیں یا نہیں؟ اور پرمیشور بیلوں کا بلیدان لیتا اور ویدی پر لہو چھڑکتا ہے یہ کیسی جنگلی پن اجنبیتا کی بات ہے؟ جب عیسائیوں کا خدا بھی بیل وغیرہ کا بلیدان لیوے تو اس کے بھگت کیوں نہ بلیدان کی پرساد سے پیٹ کیوں نہ بھریں؟ ایسی ایسی بری باتیں بائبل میں بھری ہیں اسی کے کوسنسکاروں سے ویدوں میں بھی ایسا جھوٹ لگانا چاہتے ہیں۔ پرنتو ویدوں میں ایسی باتوں کا نام بھی نہیں ہے"

کیوں محقق صاحب! اب بھی کچھ سمجھ آئی یا نہیں؟

(۷) سوال۔ یجروید ادھیائے ۲۴ میں ہرن بھینس اونٹ انسان وغیرہ کی قربانی۔

جواب۔ یجروید کے اس ادھیائے میں مختلف جانداروں کو حاصل کرنے اور ان سے مناسب کام لینے کا ذکر ہے۔

आलभेत

شبد کا ارتھ مہیدھر وغیرہ نے اگرچہ بلیدان ہی کیا ہے لیکن آریہ سماج کے نزدیک وہ قابل قبول نہیں اس کے لئے مہرشی دیانند کے بھاشیہ کو دیکھئے اور پھر اعتراض اٹھائیے۔ لیکن محقق صاحب تو چپ کر تیر چلانا جانتے ہیں۔ یہ مردوں کا کام ان سے کیسے ہو سکتا ہے؟

باقی رہا یہ کہ آریہ سماج گوشت خوری پر کیوں اعتراض کرتا ہے؟ اگر یہ معلوم کرنا ہو تو اپنے مذہبی بھائی بیکھک انصاف سے پوچھئے۔ جو کہتا ہے۔ کہ قرآن میں حج میں جان داروں کی ایذا کی ممانعت اور خون کا حرام قرار دینا اسی واسطے آیا ہے۔ کہ مسلمان گوشت سے پرہیز کریں کیونکہ بلا خون گوشت کا تناول ایسا ہی ناممکن ہے جیسا شائیلاک کا بغیر خون کے گوشت حاصل کرنا۔ اگر لذت زبان کے مطیع ہو کر قرآن کے حکم کی پرواہ نہیں۔ تو حکمت کے اصول کو تو مدنظر رکھیں۔ اور اس کے لئے بھی اپنے ہمذہب بھائی شمس الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب کے انتقاد کو ذرا گوش گذار کیجئے۔ جن کو اپنی مشہور کتاب مخزن حکمت طبع سوم جلد اول صفحہ ۱۴۱ پر باوجود اپنی مذہبی ذہنیت کے گوشت کو قدرتی انسانی غذا ثابت کرنے کی ناکامیاب کوشش کرتے ہوئے اور گوشت کو ایک مفید غذا بتلاتے ہوئے بھی آخر لکھنا پڑا ہے:۔

"لیکن گوشت خوری سے اُن کے مزاج پر کیا اثر پڑتا ہے: جواب میں گر یہی کہنا ہے کہ وہی اثر جو کہ گوشت خور حیوانات کی طبیعت پر پڑتا ہے۔ یعنی گوشت خوری خصوصاً گوشت خوری سے دماغ کند اور مزاج تند ہے۔ طبیعت زود رنج اور غصہ آور ہوتی خود غرضی اور نفسانیت بڑھ جاتی ہے وغیرہ"

بقیہ ملاحظہ صفحہ ۱۰ کالم ۲ کے نیچے

تیجو کی جھونپڑی

جس وقت بھوک اور پیاس سے دبا کمل اس دبلے پتلے نوجوان کو پکڑ کر ندی گھر لائی۔ تو تیجو نے بھول کر نہ سوچا تھا کہ وہ اسے سر پر سوار بن کر دے گی۔ صیقل گروں کی نیچ جاتی کی ایک الہڑ لڑکی کا ایک اعلیٰ خاندانی کھشتری سے ناتا کیسا؟ لیکن پریم نے جات پات کے سب بندھن توڑ ڈالے۔ تیجو اس یتیم نوجوان کی مُسکراتی ہوئی آنکھوں کی شکار ہو گئی۔ ندی کے کنارے صیقل گروں کی ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ اسی میں تیجو کی ایک پھونس کی جھونپڑی تھی۔ میں تیجو اور وہ رہنے لگے ۔

بستی میں ایک ہلچل سی مچ گئی۔ پرانے اور تنگ خیالات کی گود میں پلی ہوئی بستی اپنی ایک لڑکی کو اس طرح ایک اجنبی کے ہاتھ میں جاتے دیکھ کر بے طرح بگڑ اٹھی۔ کیا برادری میں اس کے لئے لڑکے نہ تھے؟ کیا برادری کے کتنے ہی نوجوان تیجو سے شادی کی امید لگائے نہ بیٹھے تھے۔ ان کے خلاف ایک بھاری آندولن اٹھ کھڑا ہوا۔ اس سے تیجو کو شادی سے پہلے ہی مل چکا تھا لیکن اس نے ادھر دھیان نہ دیا۔ اس نے سوچا تھا کہ چار دن کی بک جھک کے بعد یہ لوگ اپنے آپ چپ ہو جائیں گے۔ پریم کی مستی میں وہ اپنی بستی کو جانتی ہوئی بھول گئی ۔

دن گذرتے گئے۔ لیکن آندولن کم نہ ہوا۔ کو کر پرانی مریادا کے النگھن کی معافی نہ ملی۔ اس نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا لیکن سماج کے سامنے کوئی کب تک ٹھہر سکتا ہے۔ ہار گئی۔ ایک دن پانی کا گھڑا لئے جھونپڑی میں آتے ہوئے اس نے کہا۔ "اب نہیں سہا جاتا" شادی کو ابھی پورا سال بھی نہیں ہوا تھا ۔

چندو تیجو کی بنائی ہوئی قینچیاں، چاقو وغیرہ تھیلے میں ڈال رہا تھا۔ تھیلا وہیں چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ بولا:-

"کیوں! کہو کیں، آج پھر کوئی جھگڑا ہوا؟"

تیجو نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ پانی سے بھیگا ہوا مٹی کا گھڑا کمر سے اتار کر نیچے رکھتی ہوئی بولی:-

"یا تو مجھے اس بستی سے دور کہیں لے چلو ......" اس کے آگے وہ چپ ہو گئی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے ۔

"یا مجھے یہاں چھوڑ کر میں اپنی راہ پکڑوں" کہہ کر چندو نے تیجو کا ادھورا فقرہ پورا کیا ۔

تیجو خاموش تھی۔ وہ کہہ ہی کیا سکتی تھی۔ ذرا ٹھہر کر اس کے پتی نے پوچھا۔ "میرے چلے جانے سے کیا یہ آندولن بیٹھ جائے گا؟"

"ہو سکتا ہے"۔ تیجو دھیمی آواز سے بولی ۔

چندو نے کہنا سننا بند کر دیا۔ چند لمحے کھڑا ایک ٹک اپنی پتنی کی طرف دیکھتا رہا پھر تھیلا اٹھا کر جھونپڑی سے باہر ہو گیا ۔

بازار کی طرف منہ تو کر دیا۔ لیکن قدم بڑی مشکل سے اٹھ رہے تھے۔ جس کے دل میں کہرام مچا ہو۔ وہ کیسے گلی گلی چاقو قینچی بیچتا پھرے۔ بستی سے کچھ دور شہر کے نزدیک ایک پرانا آم کا پیڑ تھا۔ چندو اسی کے نیچے بیٹھ گیا۔ سامنے شہر میں خوب بھیڑ بھاڑ تھی۔ لوگ گھروں میں آ جا رہے تھے۔ وہ سوچنے لگا۔ کیا اتنے بڑے شہر میں اُسے پانچ چھ گز جگہ نہیں مل سکتی؟ جہاں اپنی پتنی کو لے کر وہ جا چھپے۔ اور اس بستی کے تکلیف دہ طعنوں سے چھٹکارا پا سکے۔ لیکن کہاں۔ وہاں تو چپہ چپہ زمین پر لوگوں نے حقوق ملکیت جما رکھے تھے۔ چاروں طرف نگاہ دوڑانے پر اسے کوئی ایسا بھی نظر نہ آیا۔ جو دو چار دن ہی کے لئے انہیں پناہ دے سکے۔ اب تو تیجو کے سمجھائے ہوئے دوسرے راستہ پر اُسے چلنا ہی ہوگا۔ پریم نے ایک دوبار اس کے پاؤں میں زنجیر ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ چندو نے اسی دن بستی چھوڑنے کا عزم کر لیا ۔

شام کو بستی میں جب شاماں اس کی انتظار کر رہی تھی۔ تو وہ سٹیشن والی سڑک پر تھا ۔

(۲)

تیجو کا خیال ٹھیک نکلا۔ چندو کو گئے ابھی چھ سات مہینے ہی ہوئے تھے۔ لیکن آندولن دب چکا تھا۔ جب بانس ہی نہ رہا۔ تو بانسری کیسے بج سکتی تھی۔ تیجو رفتہ رفتہ بستی میں اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر رہی تھی۔ لیکن خوشی اس سے کوسوں دور تھی۔ وہ چنچل اور بے چین تھا۔ پریتم کے ساتھ رہتے ہوئے ہر روز کے جھگڑوں والا جیون بھی اس جھگڑوں سے پاک جیون سے کتنا میٹھا تھا۔ کتنا پیارا تھا؟ اُسے اب جان پڑا۔ آہ! کیا گئے ہوئے دن پھر لوٹ نہ سکتے تھے؟ پتی سے علیحدہ رہنا اتنا مشکل ہے۔ اگر اسے پتہ ہوتا۔ تو چندو کو جانے کے لئے وہ اس طرح مجبور نہ کرتی۔ وہ اب سچ مچ اپنے کئے پر پچھتا رہی تھی۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ چندو نے جا کر چٹھی تک نہ لکھی تیجو کو تو یہ بھی پتہ نہ تھا۔ کہ وہ ہے کہاں۔ ہاں اتنا شُبہ رکھا تھا۔ کہ تین مہینے پہلے وہ کلکتہ میں تھا۔ انہی کی بستی کا ایک سردار کچھ دن ہوئے وہاں سے آیا تھا۔ اسی نے تیجو کو یہ بتایا تھا۔ لیکن اس نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ چندو کچھ ہی دنوں میں برہما جانے والا تھا۔ اب تک وہ برہما پہنچ چکا ہوگا۔ اور کون جانے وہاں سے بھی کہیں آگے نکل گیا ہو۔ بات سچ مچ یہی تھی۔ چندو اس وقت برہما سے بہت دور افریقہ میں ٹھیکیداری کر رہا تھا ۔

(۳)

پندرہ برس گذر گئے۔ کئی دن تک تو تیجو کو پتی کی واپسی کی اُمید رہی۔ انتظار میں گھڑیاں گن گن کر گذارتی ہوئی اداس رہی پر جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ آشا کی ریکھا دھندلی ہوتی گئی۔ آج وہ دھندلی ریکھا بھی گم سی ہو چکی تھی۔ چندو کی یاد ایک بھولے ہوئے خواب کی سی رہ گئی تھی۔ شاید اس طرح اس کے ٹوٹ جانے سے ہی اُس کا چت اب شانت تھا لیکن اُسے فکر کی فرصت ہی کہاں تھی۔ صبح سے شام تک اس کی جھونپڑی بستی بھر کے بچوں کی کھیل گاہ بنی رہتی تھی۔ چارپائی سے اُٹھ کر آنکھیں ملتے ہوئے بچے چنے چبینے کی اُمید میں تیجو بہن کی جھونپڑی میں آنے شروع ہو جاتے تھے اور دن بھر بلا روک ٹوک آتے جاتے رہتے تھے تیجو کا دن بچوں کے چھوٹے موٹے کام کرتے ہوئے گویا چشم زدن میں گذر جاتا تھا ۔

کتنا سُہانا جیون تھا۔ جیون کا پرواہ کتنا دلکش تھا۔ گویا ایک چھوٹی سی نرمل اور شانت پانی والی ندی چھوٹے لیکن گھنے پیڑوں کے سایہ میں شہر کے نزدیک لیکن شہر کی آنکھوں سے چھپ کر بہی چلی جا رہی ہو۔ لیکن ایک دن اچانک ندی میں زور آ کر لہریں اٹھ کھڑی ہوئیں ۔

منگل کا دن تھا تیجو سو کر اٹھی ہی تھی۔ ابھی تک جھونپڑی میں کوئی بھی بچہ نہیں آیا تھا۔ کہ کسی نے اُس کا دروازہ کھٹکھٹایا ۔

اُس نے سر کا کپڑا ٹھیک کر کے کہا۔

"آ جاؤ"

ریشمی پگڑی۔ بڑھیا ریشمی اچکن اور سنہری جوتا پہنے مسکراتے ہوئے ایک شخص اندر داخل ہوا۔ تیجو نے آدھ لمحہ اس کی طرف دیکھا۔ پھر چونک کر اٹھ بیٹھی حیرت اور مسرت بھری آواز سے بولی "تم"؟

"ہاں میں" چندو نے دروازے کی سانکل چڑھا کر۔ تیجو کی طرف دونوں بازو پھیلا دیئے۔ تیجو تیر کی تیزی سے اٹھ کر اس کی چھاتی سے چمٹ گئی ۔

دس منٹ کے بعد جب چندو اُس کے آنسو محبت کے بوسوں سے خشک کر چکا۔ تو اُس نے پوچھا۔ "کب آئے"؟

"پچھلے سال"

"پچھلے سال" تیجو اس کی آغوش سے نکل ایک دم قدم پیچھے ہٹ کر غصہ سے بولی:-

"تو مجھے ملنے کی فرصت آج ملی ہے"؟

"ہاں" چندو نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "کل ہی مکان تیار ہوا ہے۔ اور آج تجھے ساتھ لے جانے کے لئے حاضر ہوں"

تیجو نے کوئی جواب نہ دیا۔ چندو کے پاس ہی چارپائی پڑی تھی۔ اس پر بیٹھ کر پھر کہنے لگا۔ جس چیز کو ڈھونڈنے کے لئے پندرہ برس پہلے گھر سے نکلا تھا اس کے بنا تمہیں کیسے منہ دکھا سکتا تھا۔ جو یہ سال میں نے کیسے گذارے میں ہی جانتا ہوں۔ پردیس کی بات اور تھی لیکن یہاں تمہارے نزدیک علیحدہ رہنا نہایت مشکل تھا ۔

تیجو کی ساری ناراضگی جاتی رہی۔ وہ چپکے سے اپنے پتی کے پاس چارپائی پر آ بیٹھی

"اٹھو چلیں" چندو نے کہا "باہر موٹر کھڑی ہے"۔

"ابھی ہی" تیجو جھونپڑی کے چاروں طرف دیکھنے لگی ۔

"اسے کیا دیکھتی ہو؟" چندو فخریہ لہجہ میں بولا "اس سے بڑے بڑے کمرے تو ہمارے نئے مکان میں نوکروں کے ہیں"

تیجو ذرا مسکرائی۔ وہ چندو کو کیسے بتاتی کہ پھوس کی یہ جھونپڑی اُس کے لئے کیا تھی۔ تیجو جانے کے لئے اُٹھ کھڑی ہوئی ۔

"یہاں سے کچھ لے جانے کی ضرورت نہیں وہاں سب کچھ ہے" یہ کہتا ہوا چندو تیجو کو لئے جھونپڑی سے باہر ہو گیا ۔

جھونپڑی میں تالا لگا کر تیجو موٹر میں جا بیٹھی۔ شوفر تیار ہی بیٹھا تھا۔ موٹر فوراً ہی چل دی۔ تیجو نے مڑ کر دیکھا تو بچوں کا پہلا جھنڈ اُس کی جھونپڑی کی طرف جا رہا تھا۔ روکتے روکتے بھی اُس کے منہ سے ایک سرد آہ نکل گئی ۔

(۴)

مکان کے اندر پاؤں رکھتے ہی تیجو کی حیرت کا ٹھکانا ہی نہ تھا۔ کمرے کمرے میں سنگ مرمر کے فرش۔ دیواروں پر لگی ہوئی نہایت اعلیٰ درجہ کی تصویریں اور چھتوں پر سے لٹکتے ہوئے بلوریں جھاڑ اور فانوس دیکھ کر وہ حیرت زدہ ہو گئی۔ چندو کے پیچھے پیچھے وہ کٹ پتلی کی طرح کمرے دیکھتی ہوئی چلی جا رہی تھی۔ ایک کمرے میں گھستے ہوئے اس کے پتی نے مسکرا کر کہا۔ "یہ تمہارا کمرہ ہے"۔

تیجو نے چاروں طرف دیکھا۔ ایک کونے میں ایک بڑے آئینہ والی ڈریسنگ ٹیبل پڑی تھی۔ دروازے کے سامنے دیوار کے ساتھ لگی تھی ایک بڑھیا ساگوان کی الماری۔ کمرے کے ایک طرف ایک رنگین پلنگ پر مخمل کا بچھونا

دیکھا تھا۔ اور ادھر اُدھر وہ چار گد بیلے ڈالی کر سے بلبل
رکھی تھیں۔ تیجو اتنی بے عبادت ہوئی۔ کہ بولنے
کی خواہش رکھتے ہوئے بھی الفاظ اس کی زبان سے
نہ نکل سکے۔ صرف اپنے پتی کی طرف آنکھیں پھاڑ کر
دیکھ لیا:
"اس الماری میں تمہارے کپڑے رکھے ہیں"۔
اس کے پتی نے کہا۔ "جلدی کپڑے بدل ڈالو
میں ابھی ملازمہ کو بھیجتا ہوں"
وہ باہر نکل گیا۔ تیجو اتنے بھاری آنچرے کے
لئے بالکل تیار نہ تھی۔ آخر یہ اس بوجھ سے اپنے
آپ کو سنبھالنا اس کے لئے مشکل ہو رہا تھا۔
جب تک چندر ساتھ تھا۔ وہ کسی نہ کسی طرح
اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے تھی۔ لیکن اب اس
رنج و ملال کو ضبط کرنے کے لئے اس کا دل بالکل ہوا
ہوا۔ لیکن کرتے کیا کرتے۔ رونے کے سوائے
اسے کوئی راستہ نہ سوجھا۔ ایک کرسی پر بیٹھ کر
آنسو بہانے لگی۔ ملازمہ کی آہٹ پا کر وہ فوراً اٹھ
بیٹھی۔ اور آنسو پونچھ کر پاس پڑے ہوئے کوچ
پر بیٹھ گئی۔ ملازمہ مسکرتی ہوئی مالکہ کے پاؤں
چھوئے اور الماری کھول اس کے لئے کپڑے
نکالنے لگی۔

ملازمہ اپنے کام میں ہوشیار تھی۔ دس ہی
منٹ میں اس نے تیجو کی کایا پلٹ دی۔ تیجو کی
نظر اتفاق سے سامنے شیشے پر جا پڑی۔ وہ حیران
رہ گئی۔ اور اپنے آپ کو پہچاننا اس کے لئے مشکل
ہو گیا۔ کہاں وہ پہلے میلے کچیلے پھٹے پرانے
اور موٹے جھوٹے کپڑے اور کہاں یہ بھڑکیلے
اور چمکیلے ریشم کی نفیس ساڑھی۔ تیجو کا دل
بلیوں اچھلنے لگا۔ لیکن تھوڑی دیر میں ساری
خوشی جاتی رہی۔ اتنے بڑھیا کپڑے اور مکان۔
لازم، اور ملازماؤں کی فوج اور بلائیں لینے والا
پتی پا کر بھی اس کا دل جھونپڑی میں واپس جانے
کے لئے بے قرار ہونے لگا۔ بستی کی آزادی وہاں
کے لوگوں کی گپ شپ اور بچوں کی یاد رہ رہ کر
اسے رلانے لگی۔ کبھی کبھی اس کا دل ڈھول میں
بیٹھنے کے لئے اُدھیڑ ہو اُٹھتا۔ لیکن اس مکان
میں ڈھول کہاں پھر اتنے بڑھیا کپڑے پہن کر تو اسے
سنگ مرمر کے فرش پر بیٹھتے ہوئے بھی ڈر لگتا
تھا۔ اس نے ایک بار محلے کے بچوں کو بلانے کی
کوشش کی۔ لیکن ایک تو وہاں بچے تھے ہی کم
جو تھے انہیں گھر سے نکلنے کی اجازت نہ تھی۔
بہر حال آزاد رہنے کے بعد جو حالت ایک چڑیا کی
پنجرے میں بند ہونے پر ہوتی ہے۔ ٹھیک وہی
اس کی تھی۔ وہ بہت متفکر رہنے لگی۔ چندر اسے
بہلانے کے ہر طرح سے یتن کرتا۔ تیجو کا من اور بھی
اُکھڑ گیا۔ اس طرح دس دن گذر گئے۔ گیارہویں
دن شام کا وقت تھا۔ چندر گھومنے گیا ہوا تھا۔
تیجو کھڑکی میں کھڑی آسمان میں اڑتے ہوئے
بادلوں کو دیکھ رہی تھی۔ اچانک اس کے کان
میں آواز آئی:-
"چاچا! وہ دیکھو تیجو بہن"
تیجو نے نیچے دیکھا۔ تو اس کی بستی کا ایک
بوڑھا سردار ہاتھ میں تھیلا اٹھائے گلی میں
چلا آ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹا میلا کچیلا
بالک تھا۔ انہیں دیکھ کر تیجو کھل اٹھی۔ دل بانسوں
اچھلنے لگا۔ لپکتی ہوئی وہ نیچے آئی۔ اور اپنے
قیمتی کپڑوں کا خیال تک نہ کرتے ہوئے مٹی سے
لتھڑے ہوئے بچے کو گود میں اٹھا لیا۔ اور ہنستی
ہوئی دونوں کو مکان کے اندر لے گئی۔ پندرہ
منٹ کے بعد جب وہ بوڑھا مکان سے نکلا۔ تو
اس کے ساتھ بچے کے علاوہ پھٹے پرانے
کپڑوں میں ایک عورت بھی تھی۔ دربان سے
کچھ دور بیٹھے نوکر نے اس عورت کی طرف دیکھا
تک نہ تھا۔

(۵)

دو تین گھنٹے کے بعد جب چندر گھر آیا۔ تو تیجو
کو غائب پایا۔ گھر کا کونہ کونہ چھان مارا۔ پر اسے
نہ ملنا تھا۔ نہ ملی۔ جو کپڑے پہنے ہوئے وہ
اسے چھوڑ گیا تھا۔ وہ اس کے کمرے میں ادھر
اُدھر بکھرے پڑے تھے۔ الماری دیکھی۔ سب
چیزیں جوں کی توں پڑی تھیں۔
تو وہ پریشان سا ہو گیا۔ نوکروں سے پوچھ تاچھ
کی۔ پر کچھ پتہ نہ چلا۔ ہراساں ہو کر وہ لیٹ گیا۔
لیکن نیند کہاں۔ اسے کچھ یاد آیا۔ اٹھ بیٹھا
تیجو کے کمرے کی طرف تیزی سے گیا۔ وہاں ٹین
کے ایک ٹوٹے ڈبے میں تیجو کے پرانے بستی
والے کپڑے پڑے ہوئے تھے۔ انہیں رکھنے
ہی وہ کمرے میں آیا تھا۔ بجلی روشن کر کے اس
نے کمرے کے چاروں طرف نظر دوڑائی تو کھلا
ہوا اور خالی ٹین پلنگ کے نیچے پڑا تھا۔ تیجو
کہاں گئی؟ اس میں سندیہہ کی اب کوئی بات نہ
تھی۔ سامنے گھڑی کی طرف دیکھا۔ تو دس بجے تھے
لیکن صبح ہونے تک کون انتظار کرے وہ بھاگتا
ہوا نیچے آیا۔ موٹر تیار کرنے کے لئے آواز دی
دس منٹ میں موٹر بستی کے پاس جا کھڑی ہوئی
موٹر سے اتر کر وہ آنا فانی سے تیجو کی جھونپڑی
کی طرف چل دیا۔ جھونپڑی کا دروازہ ذرا
کھلا تھا۔ اس نے جھانکا۔ تو ایک کونے میں
لکڑی کی چوکی پر مٹی کا دھندلا سا چراغ جل
رہا تھا۔ اس سے کچھ دور ڈھول میں بیٹھی ہوئی
تیجو روٹی بنا رہی تھی۔ اور اس کے ارد گرد دس بارہ
ننھے بچے ایک ایک پتہ لئے بیٹھے تھے۔ اس
نے دروازے کی طرف ایک قدم بڑھانے کا
ارادہ کیا۔ لیکن اندر جانے کا حوصلہ نہ کر
سکا۔

—— ❋ ——

دو مشہور چینی سیّاح

(۲) ہیوین سانگ کی بھارت یاترا

(از شری بنواری لال جی گوروکل کوروکشیتر)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۵-۶ دن کی یاترا کر کے وہ اندراؤ دیش میں
پہنچا۔ یہ پراچین تخار نگر کا راج ہے۔ جسے
مہاراجہ اشوک نے بنایا تھا۔ یہاں ہیوین سانگ
پانچ دن ٹھیرا آگے چل کر پہاڑ درہ پر سے اترتا ہوا
خاس گر میں پہنچا۔ وہاں سے مشرقی دشا میں یاترا کرتا
ہوا کندرچ پہنچا۔ جو سیہون (آکسس) پر آباد ہے۔
یہاں وہ ایک مہینہ ٹھیرا اور سفر کے سامان کو ٹھیک
کیا۔ یہاں کے راجہ نے اس کے ساتھ بیوپاریوں
کا ایک قافلہ کر دیا۔ جس کے ساتھ وہ پنجان پہنچا۔
وہاں سے ہاتل دیش میں آیا۔ اس دیش کے باشندے
ترکوں کی طرح رہتے ہیں۔ یہاں مشرق کی طرف
بدخشاں دیش ہے۔ برف اور پانی کی وجہ سے
اس کو یہاں ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ تک ٹھیرنا
پڑا۔ اس سے آگے یم گان اور کران ہوتا ہوا
تمس ھلیتی نگر میں پہنچا۔ یہاں عمدہ گھوڑے ہوتے
ہیں۔ جو قد میں چھوٹے رہتے ہیں۔ یہاں کے باشندے
عیش و عشرت کے غلام ہیں۔ یہاں بھی بودھ دھرم
کے دس سنگھارام ہیں۔ یہاں کی راجدھانی میں بدھ
دیو کی پتھر کی مورتی ہے۔ جس پر سونے کا پانی چڑھا
ہوا ہے۔ اس کے آگے چل کر ہیوین سانگ سکھانی
اور شمبھی دیش میں ہوتا ہوا پامیر کی ترائی میں پہنچا۔ یہاں
بہت برف گرتی ہے۔ اور ہریالی نہیں ہوتی۔ پاس
ہی ایک سیتا نامی ندی ہے۔ یہاں کے راجہ اپنے
کو چین کے دیوتاؤں کی نسل (چین دیو گوتر) سے
بتلاتے ہیں۔ یہاں بھی ایک سنگھارام ہے۔ جس کا
بنانے والا کمار جیو دکمار لبدھ تھا۔ وہ ٹیکسلا
کا رہنے والا تھا۔ وہ دیوان اور نہایت حسین
اور اودھیا تمک، جیون وتیت کرتا تھا۔ اس نے
بہت سے شاستر لکھے تھے۔ وہ سوترانترک
سمپردائے کا اول آچاریہ تھا۔ اس وقت اشو
گھوش مشرق میں۔ دیو جنوب میں۔ ناگا ارجن
مغرب میں اور کمار لبدھ شمال میں بدھ دیو کے
چار زندہ آچاریہ موجود تھے۔ یہاں سے چل کر
پانچ دن کی یاترا کے بعد ہیوین سانگ کا سامنا
ڈاکوؤں سے ہوا۔ وہ بہت ڈرا۔ اس کے ساتھی
بھی بہت گھبرا گئے۔ ہاتھی ڈر کی وجہ سے ندی
میں گر پڑا۔ مگر ڈاکوؤں نے انہیں تنگ نہیں کیا۔
آگے چل کر وہ ایک برفانی پہاڑی پر پہنچا۔ یہاں
بھی ایک ستوپ ہے۔ جو ایک ارہت (تیاگی مہاتما)
کی راکھ کو زمین میں گاڑ کر بنایا ہوا بیان کیا جاتا ہے

یہاں سے شمال کی طرف چل کر ہیوین سانگ
کاشغر پہنچا۔ یہاں پر تین ارہت
ایک پہاڑ کی گپھا میں رہتے تھے۔ وہ سب سمادھی
اوستھا میں تھے۔ ان کے سر اور داڑھی کے بال بہت
بڑھے ہوئے تھے۔ یہاں سے چل کر ہیوین سانگ
کھوتن میں پہنچا۔ یہاں کی زمین بہت زرخیز ہے
اناج کی نسبت سنگ موسی کا قیمتی پتھر یہاں بہت
ملتا ہے۔ لوگ سوتی ریشمی اور اونی کپڑے بیوپار
کے لئے بناتے ہیں۔ لوگ مہذب اور دھرم کے
پابند ہیں۔ زیادہ تر سب ہی بودھ دھرم کے
پیرو ہیں۔ یہاں سو سنگھارام ہیں۔ ان میں اندازاً
پانچ ہزار پجاری رہتے ہیں۔ وہ سب مہایان پنتھ
کے انویائی ہیں۔ راجہ بھی وہاں رکھا اور بھیمہ کے
بدھ کے کام میں بھی بڑا اکشل [illegible] وہ ساؤں
کی بڑی عزت کرتا ہے۔ وہ مہاراجہ اشوک کے
پتر کے وقتوں سے ہے۔ جو اس ملک کا پہلا چینی
کال میں راجہ تھا۔

اس ملک میں پہلے بدھ دھرم کا پرچار نہیں
تھا۔ کشمیر کے ایک ارہت نے آکر یہاں اس دھرم
کا پرچار کیا تھا۔ ارہت یہاں تپسیا کرنے کو آیا تھا۔
لوگ اس کو دیکھ کر بہت ڈر گئے۔ اور راجہ سے جاکر
سب حال کہہ دیا۔ راجہ نے جا کر اس ارہت کے
درشن کئے۔ راجہ نے پوچھا تم اکیلے اس ادھک
پرسن کیوں رہتے ہو؟ اس نے کہا تتھاگت
(तथागत) کا شیشیہ ہوں۔ اس کی شکشا کے کارن
جنگل میں بھی خوش رہ سکتا ہوں۔ راجہ نے پوچھا
تتھاگت کون تھا؟ ارہت نے جواب دیا۔ کہ تتھا
گت شری بدھ دیو کا نام ہے۔ وہ ایک راجہ پتر
تھا۔ اور دیا کا سمندر تھا۔ دنیا کی مصیبتوں اور
روگوں سکھ دکھوں کو دیکھ کر اس نے اپنا راج پاٹ
تیاگ دیا۔ جیون کے جھوٹے سکھوں پر اس نے
لات ماری۔ اور ایکانت سیون کرتے ہوئے
ستیہ کو پایا۔ اس دن سے وہ بدھ ہو گیا۔ راجہ
اس ارہت پر وشواس کرنے لگا اور پرارتھنا کی کہ
وہ زمین میں بدھ دیو کے دھرم کا پرچار کریں۔
یہاں سے ہیوین سانگ نے کو چنگ کے
راجہ کے پاس خبر پہنچائی۔ کہ میں بھارت ورش
سے واپس ہو کر جلدی تمہارے پاس آنا چاہتا
ہوں۔ جب قاصد راجہ کے پاس پہنچا۔ تو راجہ
بہت خوش ہوا۔ ہیوین سانگ نے یاترا کی تیاری

کی اور کھیتن کے راجہ نے اس کے لئے ضروری سامان مہیا کر دیا۔ یہاں سے روانہ ہو کر وہ بیاگری میں پہنچا۔ یہاں پر بدھ دیو کی اونچائی کے برابر ایک مورتی رکھی ہے۔ اس کے متعلق یہاں بہت سے چمتکار مشہور ہیں۔ یہ مورتی نہایت پراچین ہے۔ کوشمبی کے راجہ نے اسے بنوایا تھا۔ یہاں سے روانہ ہو کر وہ کوچنگ پہنچا۔ یہاں وہ راجہ کا اتیتھی رہا۔ اس نے اپنی یاترا کا مفصل حال بیان کیا۔ اور لوگوں کو دھرم اپدیش دیا۔ یہاں سے وہ قارسو پہنچا۔ وہاں سے یو جانگ ہو کر وہ چین کی حد پر پہنچا۔ یہاں سے اس نے اپنے رہنماؤں کو واپس کر دیا۔ آگے چلتا ہوا وہ شاچو پہنچا۔ اور چین کے سامراٹ (مہاراجہ) کو واپس آنے کی خبر دی۔ خبر ملتے ہی مہاراجہ نے یانگ سے گورنر کو حکم دیا۔ کہ بہت سے راجیہ پداھیکاریوں کو بھیج کر وہ ہیونتسانگ کا سواگت کریں اور اسے میرے پاس لے آویں۔

ہیونتسانگ کی چین میں واپسی

اور

اس کا آخری عمر کا کام

چین کے مہاراجہ کے پداھیکاری ہیونتسانگ کو سنہ ۶۴۵ء میں مغربی چین کی راجدھانی میں لے گئے۔ دوسرے دن بہت سے پجاریوں نے آ کر اس کا سواگت کیا۔ اور اسے ہیوانگ ہو کے بہار میں لے گئے۔ یہاں اس نے پجاریوں کو منن نکمت چیزیں پردان کیں۔ جن کو وہ بھارت سے لایا تھا۔

(۱) تتھاگت (بدھ) کے شریر کے ۱۵۰ اسمارک

(۲) ایک سنہری مورتی اس مورتی کے ساتھ ۳ فٹ اونچا سنگھاسن تھا۔

(۳) بدھ دیو کی ایک چندن کی مورتی اس کے ساتھ ۳ فٹ ۵ انچ اونچا ایک سنگھاسن تھا۔ یہ اس مورتی کے آکار پر بنائی گئی تھی۔ جسے کوشمبی کے راجہ اودائن نے بنوایا تھا۔

(۴) بدھ دیو کی ایک مورتی جس کا سنگھاسن ۲ فٹ ۹ انچ اونچا تھا۔

(۵) بدھ دیو کی ایک چاندی کی مورتی مع ایک سنگھاسن کے جو ۴ فٹ اونچا تھا۔ یہ مورتی اس اوستھا کو درشاتی ہے۔ جب بدھ دیو گردھر پربت پر لوگوں کو ست دھرم پڑھا رہے اور سوتروں کی کتھا سنا رہے تھے۔

(۶) بدھ دیو کی ایک مورتی مع پانچ فٹ اونچے سنگھاسن کے۔ یہ مورتی اس وقت کا معاملہ درشاتی ہے۔ جبکہ نگرہار میں بدھ دیو نے مار کا ماں کوبس میں کیا تھا۔

(۷) ایک فٹ ۳ انچ سنگھاسن سہت بدھ دیو کی ایک چندن کی مورتی جو اس وقت کی حالت جتلاتی ہے۔ جبکہ بدھ دیو ویشالی کے آس پاس نگر نگر دھرم اپدیش دے رہے تھے۔

مورتیوں کے سوائے بہت سے پوتھک گرنتھ جو وہ بھارت ورش سے اپنے ساتھ لایا تھا ان سب پستکوں کو بھی اس نے سنگھرام میں رکھ دیا۔ ان میں سے درج ذیل گرنتھ تھے۔

(۱) ۲۲۴ سوتر (۲) ۱۹۲ شاستر (۳) استھاور پنتھ کی ۱۵ پستکیں (۴) سماتیہ پنتھ کی ۱۵ پستکیں جن میں سوتر اور ونیہ بھی تھے۔ (۵) مہی شاسک پنتھ کے ۲۲ گرنتھ۔ (۶) سروستی وادن پنتھ کی ۶۷ پستکیں۔ (۷) کاشیپ پنتھ کی ۱۷ پستکیں (۸) ۴۲ پستکیں دھرم گپت پنتھ کی۔ (۹) ۱۳ پستکیں شبد ودیا شاستر کی۔ سب ملا کر ۶۵۷ پستکیں مختلف دھرموں کی اور مختلف مضامین کی تھیں۔ جو کہ بھارت ورش سے ۲۰ بیس گھوڑوں پر لاد کر لایا تھا۔

جب ہیونتسانگ راجدھانی کے چیلوں سے مل چکا۔ تب وہ لویانگ کو روانہ ہوا۔ یہاں چین کا سمراٹ (مہاراجہ) ٹھیرا ہوا تھا۔ جب وہ اس کے سامنے گیا۔ تب سمراٹ نے پوچھا۔ کہ تم میری آگیا بغیر بھارت ورش کو کیوں گئے۔ ہیونتسانگ نے جواب دیا۔ کہ میں نے تین مرتبہ اجازت مانگی مگر مجھے کچھ بھی جواب نہیں ملا۔ اس لئے میں چلا گیا۔ اس کے بعد ہیونتسانگ اور سمراٹ مہاراجہ میں مختلف مضامین پر گفتگو ہوئی۔ مہاراجہ نے اسے کوئی راجیہ پد (عہدہ) منظور کرنے کے لئے کہا۔ پرنتو اس نے انکار کر دیا۔ وہاں سے وہ ہانگ فو کے سنگھرام میں چلا گیا یہاں اس نے دھرم پستکوں کا انوواد کرنا شروع کیا۔ سنہ ۶۴۸ء کے آخر میں اس نے بودھی ستو پٹک شوتر۔ بدھ بھومی سوتر۔ شت کھی دھارنی وغیرہ گرنتھوں کا ترجمہ مکمل کیا۔ سنہ ۶۴۸ء میں وہ ۵۸ پستکوں کا ترجمہ مکمل کر چکا تھا۔ سنہ ۶۵۰ء میں چین کے سمراٹ تائی تسنگ کا دیہانت ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے آخیر جیون تک دھرم گرنتھوں کے لکھنے اور پرچار کرنے کا کام جاری رکھا۔ چار گھنٹے تک وہ ویکھیان دیتا تھا۔ باقی وقت دھرم گرنتھوں کے لکھنے اور ترجمہ کرنے میں لگایا کرتا تھا۔ سنہ ۶۵۲ء میں اس نے ہانگ فو کے سنگھرام کے دکھن کے پھاٹک پر ایک پنج منزل کا مینار بنوایا۔ جو کہ ۱۸۰ فٹ اونچا تھا۔ اس کی بناوٹ بھارت ورش کے میناروں کے سمان تھی۔ اس مینار میں اس نے دھرم پستکیں اور بدھ دیو کی مورتیاں رکھوا دیں۔ سب سے اونچی منزل پر جو تختیاں تھیں جو ہیونتسانگ کے انوواد پر چین کے سمراٹ تائی تسنگ اور راج کمار کاؤ سنگ نے لکھی تھیں۔ رکھی گئیں۔ سنہ ۶۵۴ء میں مدھیہ بھارت کے بودھی سنگھرام سے ہیونتسانگ کے نام کچھ بھکشوؤں نے مان پتر بھیجا۔ اس کے جواب میں ہیونتسانگ نے کہا کہ میری بہت سی پستکیں سندھ ندی میں ڈوب گئی ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ ان گرنتھوں کو بھارت ورش سے یہاں بھجوانے کا انتظام کر دیں۔

سنہ ۶۵۵ء میں ہیونتسانگ بیمار رہا پرنتو ویدیوں کے علاج سے وہ اچھا ہو گیا۔ سنہ ۶۵۸ء میں وہ لویانگ سے پچھم کی راجدھانی کو چلا گیا وہاں سمنگ نامی ایک مندر میں رہنے لگا۔ یہاں پر بھی وہ متواتر ترجمے کرتا رہا۔ پرنتو اب وہ بہت بوڑھا ہو گیا تھا۔ اس کی شکتی بھی زیادہ تر کم ہو چکی تھی۔ اسے اندیشہ ہوا کہ شاید وہ پرگیا پارمتا کا انوواد نہ کر سکے گا۔ اس نے راجہ سے کہا۔ کہ آپ مجھے وہ یونا پرساد میں رہنے کی آگیا دے دیں۔ جہاں وہ شانتی پورک اپنا کام کرتا رہے۔ یہ پرارتھنا سوئیکار ہوئی۔ اور وہ وہاں چلا گیا۔

سنہ ۶۶۰ء میں اس نے پرگیا پارمتا سوتر کا مختصر چینی انوواد کرنا چاہا۔ مگر خواب میں اسے یہ آگیا ہوئی۔ کہ وہ اس کام کو نہ کرے۔ اب وہ ۶۵ سال کی عمر کو پہنچ چکا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ اس کا انت کال آ گیا ہے۔ اس لئے وہ پرگیا پارمتا سوتر کے سمپورن انوواد کے کام میں لگ گیا۔ سنہ ۶۶۱ء میں اس نے اس سوتر کا ترجمہ چھ سو (۶۰۰) ادھیائے اور ۱۰۲ بھاگوں میں سماپت کیا۔ وہ رتن کوٹ سوتر کے ترجمہ کرنے میں لگ رہا۔ اپنی موت کی راہ دیکھنے لگا۔

اس سمے تک ہیونتسانگ ۷۴ پستکوں کا ترجمہ کر چکا تھا۔ یہ بہت سے گرنتھ ۱۳۳۸ ادھیائوں میں سماپت ہوئے۔ وہ چتر کار بھی اچھا تھا۔ اس نے بہت سے چتر بنائے بہت سے سوتروں کی نقل اپنے ہاتھوں سے کی۔ جب وہ اپنے سب ترجموں کو دوسروں کو سنا چکا۔ تب اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور شانتی پورک زمین پر لیٹ گیا۔ میتریہ (سنسکرت) کی پرارتھنا میں وہ کچھ شلوک پڑھنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کو سمادھی کی اوستھا پراپت ہو گئی سنہ ۶۶۴ء کے ماہ اکتوبر کی تیرھویں تاریخ کو اس کی نشنت پر دسنار یاترا سماپت ہو گئی۔ اس کی سمادھی مغربی راجدھانی میں بنائی گئی۔ اور پھر فانچون کے رمنیک استھان میں بھیجی گئی۔ اور اس کی پوتر سمرتی (یادگار) میں اس سمادھی پر ایک عالیشان خوبصورت سمتھ نرمان کیا گیا۔

++ میزان کل ۸۳ روپیہ

اس میں سے فیس منی آرڈر وضع کر کے رقم بھیجی گئی ہے۔

(مہتہ پرمانند تحصیلدار بلاسپور)

بلاسپور سے سہائتا

مانیہ ور شری مہاشہ کرشن جی!

نمستے! آپ کی اپیل پر ۸۳ روپیہ برائے امداد مسلمانان میرپور بھیجا ہوں۔ یہ رقم بمقابلہ اس کے بہت کم ہے۔ جس قدر آپ کی اور آپ کی خدمات قومی کی عزت میرے دل میں ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

فہرست حسب ذیل ہے:۔

(۱) مہتہ پرمانند صاحب تحصیلدار بندوبست
(۲) سردار ٹھاکر سنگھ صاحب گرداور قانونگو
(۳) ٹھاکر رگھو رام پٹواری
(۴) پنڈت جگت رام اول پٹواری
(۵) منشی بھگت رام پٹواری
(۶) پنڈت مہنا رام ”
(۷) بھائی سیند سنگھ ”
(۸) بھائی جے دیو سنگھ ”
(۹) پنڈت درگا داس پٹواری
(۱۰) ٹھاکر نرائن سنگھ ”
(۱۱) ٹھاکر شام سنگھ گرداور قانونگو
(۱۲) ” پرس رام پٹواری
(۱۳) چودھری تیج رام گرداور
(۱۴) سردار جبا سنگھ پٹواری
(۱۵) ٹھاکر نرائن داس ”
(۱۶) میاں رتن سنگھ ”
(۱۷) چودھری امین چند ”
(۱۸) میاں سورجن سنگھ اول گرداور قانونگو
(۱۹) میہتہ دیا رام پٹواری
(۲۰) میاں مان سنگھ پٹواری
(۲۱) ” چون سنگھ ”
(۲۲) ” کشند یال گرداور قانونگو
(۲۳) پنڈت سنت رام دوم پٹواری
(۲۴) ” سنت رام سوم ”
(۲۵) ” دیوا رام ”
(۲۶) ” گنگا رام اول پٹواری
(۲۷) ٹھاکر چمن سنگھ پٹواری
(۲۸) ” گوبند رام ”
(۲۹) میاں سورجن سنگھ ثانی گرداور قانونگو
(۳۰) سردار مول سنگھ پٹواری
(۳۱) ٹھاکر بلی رام ”
(۳۲) لالہ گدی رام ”
(۳۳) پنڈت راجی داس ”
(۳۴) میاں امر سنگھ پٹواری
(۳۵) میاں سودم سنگھ گرداور قانونگو
(۳۶) ” بھوانی سنگھ پٹواری
(۳۷) پنڈت گنگا رام

آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو

آریہ سماج لدھیانہ کا اُتسو

آریہ سماج لدھیانہ کا ۳۸ واں سالانہ جلسہ

آریہ سماج لدھیانہ کا ۳۸ واں سالانہ جلسہ یکم اپریل ۱۹۳۲ء سے شری سوامی ستیانند جی کی امرت کتھا سے آرنبھ ہو کر ۱۲ اپریل تک نردلی اپنشدوں کی کتھا سے آرنبھ ہو کر ۱۲-۱۰ اپریل کو شری چھوٹی جی ایم اے کے پربھاونشالی ویکھیان کے ساتھ غیر معمولی کامیابی سے زور گھن سمپنت ہوا۔ متواتر ۱۱ روز سوامی ستیانند جی مہاراج نے اپنی منوہر بانی سے امرت ورشا کر کے ہزاروں نرناریوں کو ترپت کیا۔ سیوا سمتی شرلدھ نو یہ مال نے زیر کمان مہاشہ گھسیٹا رام بی متواتر ۱۰ روز سبھا میں نصوصیت سے پربندھ ہی حصہ لے کر دیکھا دھرم سے پریم کا ثبوت دیا۔ اندھیری راتوں میں نرناریوں کے آنے جانے کے راستوں میں جو گیس لیمپ لگوائے گئے اس کا تمام خرچ ہمارے شہر کے رئیس لالہ کرم چند لاہوری پینگر نے ادا کر کے اپنی بھگتی بھاؤ کا ثبوت دیا۔ ۱۵-۱۰ اپریل کو شام کے ۵ بجے آریہ ہائی سکول سے سنکیرتن شروع ہو کر نگر کے بڑے بڑے بازاروں اور کوچوں میں سے ہری کیرتن کرتا ہوا گمٹی دوبہری بازاں میں سماپت ہوا۔ جہاں سب نے مل کر سندھیا کی۔

۱۱-۱۲-۱۰ اپریل کو اُتسو آریہ ہائی سکول کے وشال ہال میں منایا گیا۔ جس میں پنڈت دیپ جی شاستری پنڈت رام دیال جی شاستری۔ پنڈت اندر جی سنا تک مہاشہ دیو راج جی سیٹھی ایم اے شری راجیندر کرشن کمار ایم اے۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی بی اے۔ پنڈت چھوٹو جی ایم اے کے نہایت پربھاوشالی ویکھیان ہوئے۔ مہاشہ بیسراج و مہاشہ بھگت رام جی۔ پنڈت برج لال آدی بھجنیکوں کے منوہر بھجن ہوئے۔ شری پنڈت بشمبر ناتھ جی کی اپیل پر ۸۰۰ کے قریب چندہ جمع ہو گیا۔ جس میں رائے صاحب لالہ شیو پرشاد نے گیارہ سو روپیہ رائے بہادر رتن چند جی

کے سوگیہ سپتروں نے اُن کی یادگار میں ایک ہزار روپیہ۔ شری لالہ مشک سین جی آنند کی سپتری وریاوتی جی نے پانچ سو روپیہ۔ لالہ امیر چند جی ساہوکار نے ایک سو ایک روپیہ دان دیا۔ سماج ہمیشہ ٹھوس پرچار کی طرف اپنی کوششوں کو زیادہ تر مرکوز رکھتی ہے۔ جو آریہ سماج کے گورو کو بڑھانے کا ایک ماتر اپائے ہے۔ (بھبورام منتری لدھیانہ)

آریہ سماج ملتان شہر کا اُتسو

آریہ سماج ملتان شہر کا چودہواں سالانہ جلسہ ۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲ اپریل ۱۹۳۲ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر سوامی سروانند جی۔ سوامی بھجنانند جی۔ سوامی رُدرانند جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت بہاری لال جی شاستری پنڈت بال کرشن جی بھجنیک تشریف لائے۔ اور اپنی امرت ورشا سے ملتان نواسیوں کو کرتارتھ کیا۔

۸-۹-۱۰ اپریل کو شری سوامی سروانند جی سوامی بھجنانند جی۔ سوامی رُدرانند جی کے نہایت پربھاوشالی ویکھیان ہوئے۔ جنہیں جنتا نے بہت پسند کیا۔

۱۰ اپریل کو پتری پاٹھشالہ کی کارروائی ہوئی شریمتی دھون دھرم پتنی رائے بہادر لالہ دھونڈی ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان صدر تھیں۔ لڑکیوں کے بھجن ہوئے اور کھیلیں ہوئیں۔ جنہیں حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اس کے بعد صدر صاحبہ نے اپنے ہاتھوں لڑکیوں میں انعام تقسیم کیا۔ اور ۲۵ روپیہ دان دیا۔ ۱۱ اپریل کو بیاکھی کے روز ۷ لڑکوں کے یگیوپویت سنسکار شری پنڈت بدھ دیو جی نے کرایا۔ پنڈت بدھ دیو جی نے پربھو بھجن کے گیت

گائے۔ جو اس وقت نرناریوں نے ساتھ مل کر گائے اور پربھو کا کیرتن کیا۔ جلسہ ہر طرح سے بلحاظ حاضری و بلحاظ چندہ بہت کامیاب رہا۔

(رام چند ڈیل منتری آریہ سماج ملتان شہر)

آریہ سماج ڈھکوٹ کا اُتسو

آریہ سماج ڈھکوٹ کا ساتواں سالانہ جلسہ ۶-۷-۸ اپریل کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل مہانو بھاؤں نے پدھار کر اپنے امرت بھرے اُپدیشوں اور بھجنوں سے جنتا کو آنندت کیا۔

پنڈت پریہ ورت جی ویدک چیف ایڈیٹر آریہ لاہور۔ پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک۔ پنڈت دھرمیندر جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی مشہور مناظر۔ پنڈت سوم دیو جی لائل پور۔ مہاشہ گیتا رام جی ذیر۔ پنڈت بہاری لال جی بھجنیک۔ مہاشہ رنگیر دیال جی بھجنیک۔

یہ جلسہ بلحاظ حاضری۔ اُپدیش واثر کے پچھلے تمام جلسوں سے بڑھ چڑھ کر رہا۔ پنڈت منسا رام جی اور پنڈت پریہ ورت جی کے لیکچر خصوصاً بہت پسند کئے گئے۔ جس کے لئے آریہ سماج ڈھکوٹ کی طرف سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دھنیواد کیا جاتا ہے۔ (ہنسراج وید منتری آریہ سماج ڈھکوٹ ضلع لائلپور)

آریہ سماج جگادھری کا اُتسو۔ ۱۸ مارچ کو آریہ سماج جگادھری کے اُتسو کے سمبندھ میں نگر کیرتن ہوا۔ سندھیا کے وقت سب بھائیوں نے بازار کے بیچ سندھیا کی۔ ٹھاکر ستیا سنگھ۔ مہاشہ بھگت رام جی۔ اور مہاشہ اوم نام جی کے بھجن بہت پسند کئے گئے۔

۱۹ مارچ کو پراتہ ہون کے پشچات دھرم اُپدیش ہوا۔ دوپہر کو ویاکھیان ہوئے۔ رات کو پنڈت ماتھر شراجی کا ویاکھیان میجک لالٹین کے ساتھ ہوا۔ ۲۰ مارچ کو برہمچاری ابھے جی۔ پنڈت جواہر لال جی سوامی دھیرانند جی اور پنڈت سوم دت جی آدی مہاشیوں کے اُپدیش ہوئے ... ان سب مہاشیوں کے ویاکھیان بہت اچھے رہے۔ پنڈت اندر جی کا ویاکھیان ...... پر ہوا۔ اور پنڈت سوم دت جی کا ویاکھیان سندھیا کے سمبندھ میں بہت پسند کیا گیا۔

۲۰ مارچ کو شری سوامی دھیرانند جی کی ادھیکشتا میں صبح کے وقت آریہ سمیلن ہوا۔ اس کے پشچات سہ بھوج ہوا۔ جس میں سب آریہ پرشوں نے ... کے ساتھ ایک قطار میں بیٹھ کر بھوجن کیا۔ بعد بھوجن کے پشچات دوپہر کی کارروائی ... دلت ادھار سمیلن کیا گیا۔ جس میں کئی اُپیوگی پرستاو پاس ہوئے۔ (رتن لال منتری آریہ سماج جگادھری)

گورو کل کورو کشیتر۔ گورو کل کورو کشیتر کا وارشک اُتسو ۳-۴-۵-۶ مارچ کو ... اور کامیابی سے سماپت ہوا۔ ۳ مارچ کو شہر تھانیسر میں نگر کیرتن کیا گیا۔ جس کے ہمراہ ... آریہ کرتالی بینڈ باجا ... پنڈت سوم دیو جی اُپدیشک لاہور۔ سوامی برہمانند جی سوامی ودیانند جی ... جی سوم ستیہ جی ... گورو کل کورو کشیتر کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔

رات کے وقت پنڈت رام چندر جی نے میجک لالٹین سے تصویریں دکھا کر اپنا اُپدیش دیا۔ اور سنسکرت ... انگلینڈ، فرانس، اٹلی، ترکی، مصر اور ... مقامات کے ... حاضرین کو آنندت کیا۔ ۵ مارچ کو بوقت صبح ... سنسکار کرا کر ... کیا گیا۔ اور بعد دوپہر ...

بعدہا بوگنیت رائے جی بی اے ایل ایل بی منتری پربندھ کرتی سبھا گورد کل کورکشیتر نے گورد کل کی سالانہ کارگذاری کی رپورٹ سنائی - بعد ازاں شری رام دیو جی گورنر گورد کل کانگڑی نے اپنا عالمانہ لیکچر دے کر دھن کے لئے اپیل کی - جس پر مبلغ ۱۹۵ روپیہ نقد جمع ہوا - اور ۲۰ من گندم اور مسمات سندھی بیوہ اندراج قوم جاٹ ساکن اسیلا نے اپنی اراضی زرعی تعدادی ۲۳۵ بیگہ ۱۰ بسوہ واقع موضع اسیلا تحصیل کیتھل ضلع کرنال جس میں ۷۰ بیگہ ۵ بسوہ اراضی نہری ہے گورد کل کے لئے دان دی - جس کا داخل خارج بھی بحق گورد کل کورکشیتر منظور ہو چکا ہے - اور اپنا ایک لڑکا بھی گورد کل میں داخل کیا - علاوہ ازیں اس جلسہ کے موقعہ پر سنرکشک سبھا کا بھی اجلاس ہوا جس میں بہت سے سنرکشک مہاشیوں نے برہمچاریوں کی صحت اور تعلیم کی اُنتی کے لئے بہت کچھ دیا کیا ۔

(۲) برہمچاریوں کا سواستھ خاص طور پر عمدہ ہے - آج کل ہسپتال میں کوئی روگی نہیں رہا بالکل خالی پڑا ہوا ہے ۔

(۳) شری رام دیو جی گورنر گورد کل کانگڑی کی آگیا انوسار گورد کل کورکشیتر کے تمام برہمچاریوں کا ڈاکٹری نریکشن شروع کیا گیا ہے - اور ایک ایک شریر کا روزانہ نریکشن کر کے روزانہ رپورٹ گورد کل کانگڑی کے ہیڈ ڈاکٹر کو اور ہفتہ وار رپورٹ ڈاکٹر لال چند جی انبالہ (جو گورد کل کورکشیتر کے سپلیمنٹ آنریری سپرنٹنڈنٹ کئے گئے ہیں) کے پاس بھیجی جاتی ہیں - اس نریکشن میں ہر ایک برہمچاری کا جگر معدہ - تلی - آنکھ - کان - ناک - حلق - دانت شریر وغیرہ جملہ انگوں کا معائنہ کیا جاتا ہے اگر ان میں کسی قسم کا روگ معلوم ہو تو اس کا علاج فوراً شروع کیا جاتا ہے - اس قسم کے نریکشن سے برہمچاریوں کے سواستھ کا حال بخوبی معلوم ہو جاتا ہے - اور بہت مفید ثابت ہوا ہے ۔

(بنواری لال مکھیہ ادھشٹھاتا گورد کل) ۔

کپور تھلہ میں ویدک دھرم پرچار

یکم اپریل کو نگر کیرتن ہوا - جس میں سینکڑوں دلت اور بالمیکی بھی اپنی نیمن سٹرنیوں سمیت شامل ہوئے ۔

۲-۱ اپریل کو صبح ہون کے بعد مہاتما دیو راج جی پردھان کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی زیر صدارت پہلی کانفرنس ہوئی - دت رام پنڈت دل [illegible] شی دیویوں کے دیاکھیانوں اور بھجنوں نے ہندو سماج کی جاتی نکشٹ پرنالی کے مضمون پر خوب پرچار کیا - پاس ہوا کہ دیوناگری لپی میں ہندی کا پرچار ہو - ہندو سماج ہندی بھاشا کو اپنائے اور اپنے سکول اور کالجوں اور عام کاروبار میں

اس کو پرچلت کرے - اور سرکاری سکولوں میں اس کی بڑھتی کے واسطے زور دیوے ۔

۲-۱ اپریل کو بعد دوپہر ہزاروں دلت اور جاتی ابھیمانی سناتن دھرمی - آریہ سماجی سکھ اور بالمیکی نرناریوں سے بھرے ہوئے جلسہ میں زیر صدارت لالہ دیوی چند صاحب ایم اے شاندار اور کامیاب کانفرنس ہوئی - جس میں کئی پرستاؤ سرو سمتی سے پاس ہوئے ۔

رات کو مہاشہ ان پرودھی کے آریہ سکول کے لڑکوں نے اچھوت ادھار ناٹک کیا ۔

۳-۱ اپریل کو صبح ہون آدی کے بعد "ہندو سنگھٹن" پر زیر صدارت لالہ سنت رام رائے صاحب ایم اے ایک اہم کانفرنس ہوئی - مسٹر موہن لال بی اے پنڈت رام دیال جی شاستری - پنڈت دلیپ جی شاستری - آچاریہ رام دیو جی گورنر گورد کل کانگڑی اور دیگر اصحاب نے خوب معرکہ کی تقاریر فرمائیں ۔

۳-۱ اپریل کو بعد دوپہر "منش ماتر میں پریم بھاؤ کے ذریعہ" پر زیر صدارت آچاریہ رام دیو جی کانفرنس ہوئی - مسٹر عبد المجید خاں صاحب ریٹائرڈ جج کپور تھلہ ہائی کورٹ (خالصاحب) نے ایک نہایت معقول اور دلچسپی پُر معنی اور پُر تحقیقات تقریر پڑھی ۔

پنڈت رام دیال شاستری و پنڈت دلیپ جی شاستری نے شاستروں کے حوالہ جات سے پُر معنی دیاکھیان دیئے - پنڈت جمنا داس جی بی اے نے ایک موثر نظم کے ذریعہ سے اس مضمون پر خیال آرائی کی - لالہ سنت رام رائے جی ایم اے نے روس کی موجودہ ترقی کے دو روشن پہلو بیان کئے - جو انسانی جماعتوں میں رشتہ پریم کا ذریعہ ہو سکتے ہیں ۔

آخر میں آچاریہ رام دیو جی نے تقریر فرمائی - جس کو حاضرین کے تعلیم یافتہ طبقہ اور دیگر عام لوگوں نے بہت پسند فرمایا ۔

رات کو شری مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ کا دیاکھیان استری پرشوں سے بھرے ہوئے سماج مندر کے صحن میں ہوا - مسٹر موہن لال جی مہاجن نے پریم پر نظم پڑھی - کپور تھلہ کے بالمیکیوں کے جھنڈے نے جو قومی وردی پہنے ہوئے تھا - ستیں گائیں - اور سب کے شکریہ کے بعد جلسہ سماپت ہوا ۔

(بھوشن رام منتری آریہ سماج کپور تھلہ)

تصحیح

"پرکاش" ۱۰-۱ اپریل صفحہ ۲ کالم ۴ میں شری گنگا رام شرما ۴۵ کھار بھیتی کے نام پر جو ایک کھتری برک کے لئے کنیا کی ضرورت کا اشتہار نکلا ہے - اس کی پہلی سطر میں سینی کی بجائے سہنی چھپ گیا ہے ناظرین سینی سمجھیں (منیجر)

ساماجک جگت

ویدک وواہ - امرتسر میں ۱۶-۱ اپریل کو لالہ گنگا رام جی سابق گڈز سپروائزر کی کنیا ستیہ پرکاش وتی کا وواہ مہاشہ جے دیو سپتر لالہ چرنجیت لال پردھان آریہ سماج سری نگر کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہوا - براد میں آریہ سماج کے کئی لیڈر اور دھنوان شامل ہوئے - وواہ کے بعد سوامی ستیانند جی اور پنڈت بدھ دیو جی نے ور اور وَدھو کو آشیرباد دی - ور پکش کی طرف سے ۲۰۰ روپیہ اور بدھو پکش کی طرف سے ۱۰۱ روپیہ مختلف ساماجک سنستھاؤں کے لئے دان ملا ۔

دینا نگر آریہ ہائی سکول - دینا نگر میں ماسٹر بخشش رام کے پربندھ میں آریہ ہائی سکول عرصہ آٹھ سال سے قائم ہے - سکول کے لئے بلڈنگ کی ضرورت تھی - جو ماسٹر بخشش رام جی نے اپنے خرچ سے تیار کرا کر پوری کر دی - سکول اب اپنی نئی بلڈنگ میں چلا گیا ہے ۔

(رام نارائن مشرا لاہور) ۔

میرپور میں آریہ سمیلن - آریہ سماج میرپور کی طرف سے زیر سرپرستی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۳۰-۲۰ اپریل و یکم مئی کو آریہ سمیلن ہونا نشچے ہوا ہے - اس سمیلن کے پردھان پد کے لئے شریمان رائے بہادر دیوان بدری داس جی ایم اے ایڈووکیٹ لاہور پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سوشوبھت کرنا منظور کر لیا ہے - اس سمیلن پر ریاست ریاست جموں کشمیر کے اعلیٰ افسران کے تشریف لانے کی امید ہے - سماج کے تمام دوستوں کا حسب دستور اعلان کے آئندہ آباد ہوں گے - رسائل پر عملی طور پر قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا جائے گا - استقبالیہ کمیٹی کے پردھان شریمان لالہ دیوان چند جی وکیل مقرر ہوئے ہیں - رہائش کا انتظام آریہ سماج کی طرف سے ہوگا ۔

(ونت رام پردھان و کرم چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور) ۔

آریہ سماج گوال منڈی لاہور کا اتسو - آریہ سماج گوال منڈی لاہور کا وارشک اتسو اورڈیننس ہال میں ۱۲ سے ۱۵ مئی تک ہوگا ۔

اس موقعہ پر کئی پرکار کے سمین اور شاستر ارتھ بھی ہوں گے۔ سب سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ ضرور درشن دے کر لابھ اٹھائیں ::
(اچھوتی لال آریہ منتری آریہ سماج گوالمنڈی لاہور)

مرالہ کلاں میں آریہ سماج کی استھاپنا

آج سپتاہ یہاں آریہ سماج کی استھاپنا کر دی گئی ہے۔ پنڈت دیپتی شاستری کے ۶-۷ اپریل سے تین دن تک پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ چناؤ مندرجہ ذیل پرکار ہوا:۔
پردھان پنڈت دولت رام جی۔ منتری بلدیو سہائے۔ کوشادھیکش مہاشہ امرناتھ (بلدیو منتری آریہ سماج) ::

آریہ سماج مغل پورہ کا چناؤ

لالہ خوشحال چند جی پریزیڈنٹ۔ پنڈت جینی پال۔ وائس پریزیڈنٹ۔ لالہ درگا داس جی سکرٹری۔ لالہ پریم ساگر جی خزانچی۔ بابو شیو دیال گپتا اپ منتری۔ بابو رتن چند جی لائبریرین۔ بابو جیتر پال کو پرتی ندھی منتخب کیا گیا ::
(درگا داس منتری آریہ سماج مغل پورہ) ::

آریہ سماج رنگون کے سماچار

آریہ سماج رنگون کا نئی سمت کا سالانہ چناؤ ہوا:۔
پردھان ڈاکٹر گوبند رت سرین۔ اپ پردھان سیٹھ امنت رام جی و مہاشہ رام پرشاد سنگھ۔ منتری لالہ جگت رام جی۔ اپ منتری مہاشہ گوبند رام جی بھاردواج بی اے۔ خزانچی پنڈت لیکھ رام جی۔ پستکادھیکش مہاشہ رتی لال جی۔ مینجر دھرم شالہ پنڈت رام رکھا مل جی ::

(۲) آریہ سماج رنگون کی نئی عمارت کی پہلی منزل مکمل ہو چکی ہے۔ دوسری اور تیسری منزل کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ اس نئی عمارت کے مکمل ہو جانے پر رنگون آریہ سماج بمبئی اور کلکتہ آریہ سماجوں کا مقابلہ کرے گی ::

(۳) آریہ سماج رنگون کو جس ستیارتھ پرکاش کی ضرورت ہے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے منگائیں۔ (ایڈیٹر) ::

(۴) ۶ مارچ کو ایک ۲۵ برس کی گورکھا یوتی کی جس کو ایک بچہ ہے بلا لحاظ سماج مندر میں شدھی کی گئی۔ اور اس مدراسی بھائی کو جو گیا ہوا تھا ... گیا۔ جگت رام منتری آریہ سماج رنگون ::

آریہ سماج تیمار پور کا چناؤ

آریہ سماج تیمار پور دہلی کا سالانہ چناؤ ۱۰-۱ اپریل ۱۹۳۳ء کو اس پرکار ہوا:۔
مہاشہ ستیاش داس جی پردھان۔ مہاشہ رام بھایا منتری۔ لالہ کا کو رام جی ودیکان دار خزانچی۔

بابو روپ لعل پستکادھیکش (رام بھایا منتری)

آریہ سماج کوئٹہ کا چناؤ

پردھان مہاشہ صاحب دیال رام جی۔ اپ پردھان سیٹھ شمبھو ناتھ جی اور مہاشہ دیوی داس جی ٹھیکیدار۔ منتری ملک موتی لال جی۔ اپ منتری پنڈت بھیم سین جی ہوشیار۔ نیائے انشکار پنڈت سائیں داس جی کوشادھیکش بھگت ہیم راج جی۔ ریکھشک مہاشہ جیوتی رام جی۔ ادھشٹاتا مکان مہاشہ دیس راج جی۔ پستکادھیکش مہاشہ کرم چند جی چوپڑا ::

پرتی ندھی سبھا کے لئے پرتی ندھی:۔
آچاریہ رام دیو جی۔ پروفیسر شونا تھ جی۔ رائے صاحب لدھا رام جی۔ لالہ گنیش داس جی ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ پنڈت یشپال جی سدھانت النکار ویدک مشنری ::
موتی لال منتری ::

آریہ سماج دھرم کوٹ کے سماچار

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور میں سوامی وگیانانند جی کے کئی اپدیش ہوئے تھے ویاکھیان ہو چکے ہیں ::
وارشک چناؤ۔ ۲ بیساکھ کو آریہ سماج ہذا کا اس پرکار چناؤ ہوا:۔
پردھان مہاشہ پورن چند جی۔ اپ پردھان مہاشہ دولت رام جی۔ منتری پنڈت گیان چند جی وید۔ اپ منتری مہاشہ تیج رام جی۔ کوشادھیکش مہاشہ گیان چند جی۔ پستکادھیکش مہاشہ ہر کشن داس جی۔ (تیج رام سیٹھی اپ منتری آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور) ::

آریہ یووک سماج سیالکوٹ کا چناؤ

مہاشہ جگدیش چند جی پردھان۔ مہاشہ گردھاری لعل جی اپ پردھان۔ رام لعل منتری۔ مہاشہ مدن لعل اپ منتری۔ مہاشہ وشوامتر جی خزانچی۔ (رام لعل منتری آریہ یووک سماج) ::

آریہ سماج کمالیہ کا چناؤ

پردھان ڈاکٹر ستیہ پال جی۔ اپ پردھان مہاشہ شیر سنگھ جی۔ منتری جے دیو جی۔ منتری جسونت آریہ سیوک۔ اپ منتری مہاشہ دنی چند جی۔ خزانچی مہاشہ منوہر رام جی۔ لائبریرین مہاشہ نرسری رام جی

سلانوالی میں ویدک سنسکار۔ بساکھی کے روز سوامی سوا نند جی نے لالہ کیشنداس، جی بزاز کے پتر کا نام کرن سنسکار اور ڈاکٹر پرمانند رام جی بی اے کے سپتر کا مونڈن سنسکار کرایا ؛ (ڈاکٹر رام گوپال آریہ) ؛

کوہ چراٹ میں مونڈن سنسکار۔ کوہ چراٹ علاقہ پشاور میں بابو شورام سب اوورسیر کے پتر کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ یہاں آریہ سماج نہیں۔ بابو صاحب کی ابھلاشا ہے۔ کہ وہاں کوئی اپدیشک مہاشہ پرچار کے لئے بھیجے جائیں۔ (دھرم چند بان پرستھی پشاور صدر) ؛

آریہ نگر میں شدھی۔ ۱۲- اپریل بوقت پانچ بجے شام ۱۵۰۰ آدمیوں کی حاضری میں ماسٹر حاکم مسیح المعروف ضمیر چند اور اس کی دھرم پتنی روزی کی شدھی بڑی شان و شوکت سے پنڈت وشنو دت جی نے کرائی اور اُن کا نام شمبھو دت اور اُن کی دھرم پتنی کا نام شکنتلا دیوی رکھا گیا۔ ماسٹر مذکور چھ ماہ سے تبادلہ خیالات پنڈت مذکور کے ساتھ کر رہے تھے۔ یہ ہر دو یوم سے دونوں استری پُرش شانتی نگر سے آریہ نگر میں شدھ ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس دوران میں اُن کے رشتہ داروں کو اطلاع دی گئی کہ ہر ممکن طریقہ سے انہیں اپنے مذہب میں رکھنے کی کوشش کرو۔ اس کے بعد اُن کے رشتہ دار اور ڈاکٹر شانتی نگر وغیرہ آئے۔ اور ان سے سوالات وغیرہ کئے۔ اور لاجواب ہو، واپس چلے گئے۔ ہر دو شخص باشبل کے عالم ہیں۔ (رگھناتھ داس منیجر آریہ نگر) ؛

آریہ سنستھاؤں کو دان۔ مہاشہ دھنپت رائے پلیڈر نے اپنی پتری کی شادی کے موقعہ پر جو ویدک ریتی سے ہوئی حسب ذیل دان دیا۔

آریہ سماج ملک وال ۵۰؎- پتری پاٹھشالہ ؏۱۰ نیو پرچار ؏۳۳۔ گوروکل راولپنڈی ۵؏۔ پتری پاٹھشالہ میانی ؏۱۔ دیگر ؏۱۳ روپے۔ کل ۱۱۱ روپے ؛

اس کے بعد مہاشہ لکھمی داس سبھروال نے پرویش سنسکار کے موقعہ پر حسب ذیل دان دیا۔ آریہ سماج ملکوال ؏۸ پتری پاٹھشالہ ؏۴۔ پنڈ دادن خان ؏۲۔ گوروکل کانگڑی ؏۱ ویدپرچار ؏۱۔ یتیم خانہ ؏۱۔ میرپور مظفر آباد ؏۱ ۔پند ہت ؏۱۔ استری سماج ؏۱۔ کل میزان ؏۳۳ روپے ؛ (پنڈت چمن لال منتری آریہ سماج ملک وال) ؛

مونڈن سنسکار۔ ۲۷ چیت کو سائیں رام جی کی سپتری آشا دیوی کا ویدک ریتی سے مونڈن سنسکار ہوا۔ پنڈت سرب دیال جی نے سولہ سنسکاروں پر ویاکھیان دیا ؛ (دھرم پال اُپ منتری آریہ سماج ننہو چک ضلع گورداسپور)

شوک سماچار۔ آریہ سماج بینوا اپنے ۲۷ مارچ کے ساپتاہک ادھی ویشن میں اپنے محترم بزرگ لالہ سنت لال جی کی مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے اور مرتک کی آتما کی سدگتی وان کے سمبندھیوں کو شانتی کے لئے پرارتھنا کرتا ہے ؛ (بیر کاشی چندر منتری آریہ سماج بینوا ایبرمام) ؛

خضر آباد میں پرچار۔ پنڈت رام دیال جی شاستری، پنڈت بال مکند جی اور ٹھاکر سنتا سنگھ جی نے قصبہ خضر آباد تحصیل جگادھری میں تین روز تک ۱۵ تا ۱۷ مارچ پرچار کیا۔ ایک پرائشچت سنسکار موضع کشن پورہ میں نور آنا رام ولد آسا رام کا کرایا۔ (چھوٹو رام اُپ منتری آریہ سماج خضر آباد) ؛

سلطان پور (کپورتھلہ) کے سماچار۔ ۱۰-اپریل کو آریہ سماج مندر میں ہفتہ واری ست سنگ کے بعد ایک شوک سبھا ہوئی۔ جس میں مہاراجکمار مہی جیت سنگھ صاحب سپتر شری مہاراجہ صاحب کپورتھلہ کی بے وقت مرتیو پر شوک پرکٹ کیا گیا اور شری مہاراجہ صاحب، مہارانی صاحبہ و دیگر ممبران شاہی خاندان سے اظہار ہمدردی کیا گیا (۲) سلطان پور ایک ہمیشہ بہنے والی ندی کے کنارے

واقعہ ہے۔ ۹- اپریل کو کچھ ہندو استریاں اور لڑکیاں نہانے کے لئے گئیں۔ دو چھوٹی لڑکیاں بعمر ۱۰ سال پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے گہرے پانی میں چلی گئیں۔ ایک اور لڑکی بعمر ۱۵ سال نے اُن کو پکڑنے کی ناکامیاب کوشش کی۔ اور تینوں ڈوب گئیں۔ لاشیں دو تین گھنٹے کے بعد کنارے لگیں۔ جب تینوں لاشوں کو ایک ہی وقت میں آگ دی گئی۔ تو کوئی آنکھ پُرنم ہوئے بغیر نہ رہ سکی ؛ (کرشن کمار گپتا بی اے منتری آریہ سماج)

شوک پرستاو۔ آریہ سماج تھانیسر لالہ رام پرشاد جی پردھان آریہ سماج تھانیسر کی دھرم پتنی کی رنجیدہ مرتیو پر شوک پرستاو پاس کرتی ہے۔ (ڈاکٹر سنت کمار گپتا منتری آریہ سماج تھانیسر ضلع کرنال) ؛

آریہ سماج جاجمپور کی سمت ۱۹۸۸ کی سالانہ رپورٹ

یہ آریہ سماج سمت ۱۹۵۲ میں سورگ باشی شری پنڈت جرنجی لال جی جو پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے شبھ ہاتھوں سے ستھاپت ہوا تھا۔ اس آریہ سماج کو قائم ہوئے اٹھائیس سال گذر چکے ہیں۔ سمت ۱۹۶۰ سے اس سماج نے ادھک اُتساہ سے کام کرنا آرمبھ کیا۔ اور تب سے یہ آریہ سماج اپنا دھارمک اور سماجک سدھار اور سیوا کے منافی رہتا ہے؛

۱۔ اس سماج کا پرچار اور پربھاؤ اکثر اس شہر پر بہت اچھا ہے۔ اچھے اچھے خاندان کے آدمی اور استریاں اس سماج کے سبھاسد اور سہائک ہیں؛

۲۔ اس ورش نمن لکھت سجن ادھکاری رہے:

(۱) ڈاکٹر جیون لال جی پردھان (۲) دیوان جاگی رام (۳) سیٹھ کالو رام جی اُپ پردھان۔ (۴) گنیش دت منتری۔ (۵) مول چند جی سہائک منتری۔ (۶) دیوان بھیم سین جی اُپ منتری (۷) پنڈت بشمبر دت جی پستکا دھیکش (۸) لالہ چھوتو رام جی خزانچی (۹) چودھری دسوندھا رام جی آڈیٹر (۱۰) سیٹھ اندر ہوتا اکی جی۔ (۱۱) مہاشہ رام چند جی (۱۲) دیوان بہاری لال جی۔ (۱۳) شریمتی کمارکھی چندر دیوی۔ (۱۴) مہاشہ تیجو رام جی سبھاسد چنے گئے۔ بعد میں گنیش دت منتری اور دیوان جیون لال جی ڈاکٹر پردھان کے تیاگ پتر دینے پر سیٹھ کالو رام جی پردھان اور دیوان جاگی رام جی اُپ پردھان۔ لالہ مول چند جی منتری اور مہاشہ رام چند جی سہائک منتری مقرر ہوئے

(۳) اس ورش انترنگ سبھا کے ۲۸ ادھیویشن ہوئے؛

(۴) اس ورش سماج کے ۵۱ ساپتاہک ادھیویشن ہوئے۔ جن میں پیارے بھگتا شریمت دھرم اُپدیش ہوتے رہے۔ حاضری ۶۰ کے لگ بھگ رہی۔ کارروائی اُتساہ جنک ہوتی رہی پربھاؤ اچھا رہا؛

(۵) اس سماج کے آدھین ایک نو یووک سبھا بارہ ماس سے کام کر رہی ہے۔ جس کا ساپتاہک ستسنگ ہر بدھوار رات کو ہوتا ہے۔ جو نو یووک بالکوں کو اُنت کرنے میں قابل تعریف کام کر رہی ہے۔ پانچ ورشوں سے نو یووک سبھا نے فٹ بال کا کھیل جاری کر رکھا ہے۔ جس کی سبھتا کا پرنام یہ نکلا ہے۔ کہ دیا یام کرنے میں رُچی بڑھ گئی ہے۔ علاوہ ازیں آریہ کمار سبھا نام سے ایک سبھا کھولی گئی ہے۔ جس میں بچوں اور ودیارتھیوں کو یوگیہ بنانے کے لئے ہر سنیچروار کو ودیک سبھا ہوتی رہی ہے۔ اس سبھا کی کارروائی کی چنتا مہاشہ بال کرشن جی نگا ڈی کرتے رہتے ہیں۔ یہ پودا اُن کے ہاتھوں کا لگایا ہوا ہے؛

(۶) آریہ سماج کے آدھین آریہ کمار اور آریہ کماریوں میں ویدک دھرم کا گورو اور پوتر ویدک اصولوں کو سمجھنے اور اخلاقی سدھار کے لئے دو سنستھائیں ہیں؛

(الف) ویدک پاٹھشالہ جو کہ سورگ باشی شری مان لالہ سکھن لعل جی کے پُتر شارد سے پہلی جنوری ۱۹۱۵ء کو ستھاپت ہوئی تھی جس میں چار جماعتوں تک شکشا دی جاتی ہے۔ جس میں تین ادھیاپک بڑی لگن سے کام کر رہے ہیں۔ اس سال بھی ویدک پاٹھشالہ کے لڑکے (سنیئر جماعت چہارم کے امتحان سالانہ میں بہت اچھی طرح پاس ہوئے اور اول نمبر رہے۔ دھرم شکشا کی طرف خاص دھیان دیا جاتا ہے۔ پاٹھشالہ میں ودیارتھیوں کی تعداد ۹۵ ہے اور ان کے پربندھ کرتا گنیش دت ہیں؛

(ب) پتری پاٹھشالہ جو کہ لگاتار ۲۵ ورش سے آریہ سماج کے پربندھ میں ہے۔ جس میں ادھیاپکائیں بڑی لگن اور اُتساہ سے کام کر رہی ہیں۔ اس پاٹھشالہ میں ۹۶ لڑکیاں شکشا پا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ آریہ مہیلا ودیالیہ ہے۔ جس میں چھٹی ساتویں اور آٹھویں جماعتیں ہیں۔ یہ گذشتہ چھ سالوں سے بغیر امداد سرکاری جاری ہے۔ اس میں سکیم کا ۱/۲ حصہ کنیا گورو کل کا ہے۔ پرائمری پتری پاٹھشالہ کے منیجر دیوان جیون لعل کے تیاگ پتر دینے پر شریمان سیٹھ کالو رام جی مقرر ہوئے جو پہلے منیجر کی طرح پوری لگن سے کام کر رہے ہیں۔ اور پاٹھشالہ ہر پرکار سے اُنتی کر رہی ہے۔ ۷۵ روپے کے لگ بھگ غریب لڑکیوں کو وظیفہ جات بھی دیئے جاتے ہیں؛

آریہ مہیلا ودیالیہ ایک خاص سنستھا ہے جس پر آریہ سماج کو بہت اُمیدیں ہیں۔ غریب لڑکیوں کو وظیفہ جات اور پستکیں مُفت آریہ سماج نے دی تھیں۔ اس ورش آریہ مہیلا ودیالیہ میں کماری چند ستی جی لگ بھگ تین ماس کام کر کے باہر چلی گئی تھیں ان سے جو ہمیں لابھ کی آشا تھی۔ وہ پوری نہ ہو سکی۔ اب آج کل کنیا گورو کل ڈیرہ دون میں کام کر رہی ہیں؛

پرچار

اس سماج کے ساپتاہک ادھیویشن لگاتار ہوتے رہے ہیں۔ پرچار کا سلسلہ آتما سے ہوتا رہا ہے۔ اس ورش نمن لکھت اُپدیشک صاحبان پرچارارتھ پدھارے؛

(۱) پنڈت سکھدیو جی ودیا النکار (۲) مہاشہ آتم دیو جی (۳) پنڈت ہر بھجن لعل جی (۴) پنڈت دھرم دیو جی۔ (۵) پنڈت آسا نند جی (۶) مہاشہ پربھو دت جی (۷) سوامی یوگا نند جی۔ (۸) سوامی پرکاشا نند جی۔ (۹) شری پنڈت ماتھر شرما جی (۱۰) سوامی بھجنا نند (۱۱) مہتہ جیمنی جی (۱۲) ڈاکٹر بھگت رام جی؛

تیوہار

اس ورش رکشا بندھن۔ جنم اشٹمی۔ رشی اُتسو۔ وجے دشمی۔ بسنت پنچمی۔ ویر تیج۔ رام نومی۔ رشی بودھ اُتسو۔ شری سوامی شردھا نند جی بلیدان دوس بڑی رونق سے منائے گئے۔ سیتا اشٹمی بھی اس سال منائی گئی۔ خاص طور پر شردھا نند بلیدان دوس سوامی پرکاشا نند جی کی زیر صدارت بڑی رونق کے ساتھ منایا گیا۔ حاضری سالانہ جلسہ کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔ اس اوسر پر اُن کا بھاشن نہایت سارگربھت اور موثر تھا؛

اخبار

اس سماج میں نمن لکھت اخبار جنتا کے لابھ ارتھ آیا کرتے ہیں۔

روزانہ اخبار۔ پرتاپ۔ ملاپ۔ ہندی؛

ماہواری رسالہ۔ آریہ ہندی۔ آریہ مسافر اُردو۔ شانتی۔ ویدک۔ ؛

ہفتہ واری اخبار۔ آریہ ویر۔ پرکاش۔ آریہ گزٹ۔ شردھانند۔ ہندو ریفارمر؛

پستکیں

اس کے علاوہ سماج کے پربندھ میں ایک پستکالیہ ہے۔ جس میں تقریباً ۶۶۰ روپے کی آٹھ سو ایک پستکیں ہیں جن سے ودیارتھی ارتھ لوگ لابھ اُٹھایا کرتے ہیں جو نمن پرکار ہیں:۔ پستکیں ہندی ۳۴۵ پستکیں اُردو ۴۵۶ ہیں؛

سنسکار

سنسکار کل ۱۳۳ بہ تفصیل ذیل ہوئے ہیں

سیمنتونین ۱۲۔ جات کرم ۲۴۔ نام کرن ۴۴۔ چوڑا کرم ۱۸۔ اُپنین ۲۸۔ وواہ ۱۵ سنسکار ۱۲۔ گرد پرویش ۴۔ وید شش بگہ ۱

کل ۱۳۳؛

سنسکاروں کے کرانے میں پنڈت بشمبر دت جی۔ مہاشہ مول چند جی و جو ہو رام نے بھاگ لیا ہے۔ اور اُن کو خنی دکشنا ملی ہے۔ آریہ سماج کے ارپن کی ہے۔ سنسکاروں کے روز بروز بڑھتے ہوئے کام کو مدنظر رکھتے ہوئے پنڈت بشمبر دت جی جس لگن سے سماج کی ہر پرکار سے سیوا کر رہے ہیں۔ وہ نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ آریہ سماج کی ہر ہر کاری سیوا کے علاوہ آس پاس کے گراموں میں ویدک دھرم پرچار کا کام بھی بڑی لگن سے بھگت رہے ہیں۔ چنانچہ کرٹ ملاہر ۳ دن۔ کوڈلہ مکلاں ۵ دن۔ خان پور ۳ دن میں وقتاً فوقتاً جا کر پرچار کیا؛

وشیش گھٹنائیں

اس سال آریہ کمار سبھا والوں نے بھی سالانہ جلسہ رچ دیا۔ تین دن برابر رات کو خوب رونق رہی بالکوں کے کام کو دیکھ کر آریہ جنتا انگشت بدنداں رہ گئی۔ چھوٹے چھوٹے کماروں سے نو چندہ ہی دوں میں جو کر دکھایا وہ قابل آفرین تھا۔ دیوان کپل دیو۔ دیوان گرو دت وغیرہ نے خوب بھاگ لیا۔ اور جلسہ رونق سے ساتھ ہو گیا؛

(ب) آریہ مہیلا ودیالیہ کو قائم ہوتے چھ سال گذر چکے ہیں۔ مگر ودیالیہ نے ابھی تک اپنا جلسہ نہیں کیا تھا۔ اس ورش اس کا بھی جلسہ ہوا استری سماج نے اسے اپنایا۔ اور جلسہ میں پوری دلچسپی لی۔ اس اوسر پر ڈاکٹر بھگت رام جی۔ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری اور مہاشہ کیسر چند جی بھجنیک پدھارے۔ جلسہ دلن سے ہوا۔ ہری کنیا پاٹھشالہ اور آریہ مہیلا ودیالیہ کو کام دکھلانے کا موقع ملا۔ اپیل پر ۲۶۰ نقد کو سہائتا ملی۔ ودیالیہ نے استری جاتی کی ترقی میں جو حصہ لیا۔ وہ ابھی درخت کے روپ میں نہیں۔ بلکہ چھوٹے پودے کی شکل میں ہے؛

(ج) گنیش دت آریہ سیوک نے اپنے پوجیہ پتا جی لال چند کی برسی منانے کے لئے جو ایک ہزار روپیہ دان اعلان کیا تھا۔ اس کی تکمیل بتاریخ ۵ مگھر سمت ۱۹۸۸ کو کمیٹی مستحق ورگ کو دان بھجوایا گیا۔ جس کی تفصیل منن پرکار ہے:۔

گندم ۳۰ من کپڑا کھدر اور وکاریں ملٹھائی ہر دو پاٹھشالہ (یعنی ویدک اور کنیا پاٹھشالہ) کو نقد ...۔ کل میزان ۔۔۔ ابھی پرکار یہ برسی ہر سال ۵ مگھر کو منائی جایا کرے گی

(د) آریہ سماج نے گت ورش جو وناہ وغیرہ سنسکار ودھا پر سدھار کے سمبندھ میں نئی پرتھا پاس کئے تھے۔ خوشی کا ورشے ہے۔ کہ لوگ ان کے مہتو کو سمجھ کر عمل کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر دیوان دھرم چند اور دیوان روشن لعل جی نے اپنی پتریوں کے وواہ جہیز سے دکھلانے کی کوریتی کا تیاگ کر کے اپنا چلن دکھلایا ہے۔ آریہ جنتا سے پوری اُمید کی جاتی

ہے۔ کہ ایسے کاموں میں لوگ لاج کی خرچ نمایاں ہوتے ہوئے اپنا کرتویہ پالن کریں گے ؛

جلسہ سے پہلے پچھلے سال کی طرح پراتہ کال ہر روز کتھا کا انتظام کیا گیا۔ شری سوامی بھجن آنند جی ۱۸۔ فروری کو یہاں پدھارے۔ سویرے ۶ بجے سے ۷ بجے تک اپنشد وں کی کتھا ہوتی رہی۔ لوگوں کے اصرار پر رات کی کتھا بھی جاری رہی۔ دنوں کے سوامی جی پریم اور لگن سے کام کو کرتے رہے ؛

پرماتما کا ہزار بار دھنیہ واد ہے۔ جو کہ پورن ودیہ سے یہ مہایگیہ نردھن اور پوری سپھلتا سے سماپت ہوا ہے۔ گیان کانڈ کے ساتھ کرم کانڈ کی طرف توجہ ضروری ہے۔ اس کے لئے آمدیہ جنتا کو جو کہ پرشارتھ اور تیاگ سے یہ شبھ کام ہو سکا ہے۔ دہائی کی پاتر ہے۔ ... میں شریمان سیٹھ ... جی کی جو کہ ہماری سماج کے پرانے پردھان رہ چکے تھے ۲۱ چیت کو سرگواس ہو گئی۔ سیٹھ جی آریہ سماج کے پرانے اور خاص سیوکوں میں ایک تھے۔ سیوا بھاو آپ کا آدرش تھا۔ آریہ سماج میں ہر ایک اتسو پر ... کو بخوشی تیار رہتے تھے۔ ان کے وِیوگ سے آریہ سماج کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے ؛

آریہ سماج ان کے ... لالہ نوتن داس

جی۔ لالہ مول چند جی سے بہت آشائیں رکھی ہے ؛

اس ورش لنگر ... فنڈوں میں دان بھیجا گیا ؛

ویدپرچار ۹-۷-۵۸ روپے۔ اناتھ آلیہ ... ۳-۰-۸۴ روپے۔ گورکل ۰-۲-۵۵ روپے۔ گورکل بیٹ سوہنی ۲۵ روپے۔ دلت اُدھار ۰-۴-۳۰ روپے۔ اناتھ ذی ہوا ۰-۱۲-۸ روپے۔ کنیا گورکل ۰-۴-۲۰ روپیہ سادھو آشرم ۰-۲-۱۰ روپے۔ گئوشالہ جام پور ۵ روپے۔ ودیش پرچار ۵ ؛

دھن

آمدنی آریہ سماج۔ آریہ سماج کے دو مندر اور اس ورش کی آمدنی ۰-۲-۱۰۶ روپے اور اس ورش کا خرچ ۹-۵-۴۴۵۴ روپے ہے مستقل فنڈ سے ۹-۳-۸۴۳ روپے نکالا گیا۔ نقد ۶-۱-۴-۱۰۵۵۔ سماج کے پاس اپنا اور ... فنڈوں کا ہے ؛

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور) ؛

پرکاش میں اشتہار دینا آپ کی تجارت میں ترقی کے لئے بہت مفید ثابت ہو گا ؛

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

प्रकाश लाहौर

PRAKASH LAHORE

ممالک غیر سے ... فی پرچہ ؍

قیمت سالانہ ... ششماہی ...

نمبر ۱۷ — جلد ۲۸

اتوار ۲۰ بیساکھ سمت ۱۹۸۹ مطابق یکم مئی ۱۹۳۲ع دیانند آبد ۱۰۹

SUNDAY 1 MAY 1932

ویدامرت

من شو سنکلپ والا ہو

यज्जाग्रतो दूरमुदैति दैवं तदु सुप्तस्य तथैवैति। दूरंगमं ज्योतिषां ज्योतिरेकं तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु ॥ यजु० ३४।१॥

ہے پرماتمن! جو جاگتے ہوئے پرش کا دویہ گن والا من دُور اونچا چڑھا جاتا ہے۔ اور وہی من سوتے ہوئے کا اسی پرکار چلتا رہتا ہے۔ جو دُور دُور لے جانے والے وشے پرکاشک اندریوں کا ایک پرکاشک ہے۔ وہ میرا من وچار والا شو سنکلپ والا ہو۔

من جتنا تیز قدم ہے پراکرتک جگت میں اور کوئی نہیں۔ سمے کے جو بھاگ کئے گئے ہیں۔ اُن میں کھشن سب سے چھوٹا ہے۔ پرنتو اس کھشن کے بھی کسی طرح حصے کئے جا سکیں تو اس کے بھی چھوٹے سے چھوٹے حصے میں من ہزار ہا کوس کا مارگ طے کر کے کہیں کا کہیں پہنچ سکتا ہے۔ پھر جاگتے ہی نہیں۔ سوتے بھی جب اندریاں اپنا کام نہیں کر رہی ہوتیں۔ من برابر گتی میں رہتا ہے۔ ایسا جو دیہ گتی شیل من ہے۔ ایشور! میرا وہ من شبھ سنکلپ والا اور دھارمک وچار والا ہو۔

اُپنشدوں میں من کو سارتھی اور اندریوں کو گھوڑے بتایا گیا ہے۔ جو شریر روپی گاڑی کو کھینچتے ہیں۔ گھوڑے سرکش ہو سکتے ہیں۔ اگر سارتھی انہیں بس میں رکھنے کا سامرتھ نہ رکھتا ہو۔ من بھلے برے کا وچار کر سکتا ہے۔ پرنتو اندریاں کو یہ وچار نہیں۔ ان کی پرورتی کمارگ پر چلنے کی ہوتی ہے۔ وہ اپنے وشیوں کو ہی پسند کرتی ہیں۔ رتھ بان یدی رتھ پر بیٹھا ہوا راسوں کو ڈھیلا چھوڑ کر سو جائے۔ تو گھوڑے بے اختیار ہو جائیں گے۔ وہ سڑک سے ادھر اُدھر جہاں ہریا دل نظر آئے گی۔ اُدھر چلیں گے۔ پرنام کیا ہوگا؟ گاڑی صاف راستہ سے اُتر جائے گی۔ اور کمارگ میں پڑ کر گڑھے آدی میں گر کر چکنا چور ہو جائے گی۔ گھوڑے زخمی ہونگے۔ سارتھی کو چوٹ پڑیگا۔ اور ان سب باتوں کا خمیازہ مالک کو بھگتنا پڑے گا۔

شریر روپی رتھ اس اوستھا میں سرگشت رہ سکتا ہے۔ اس کا سوامی آتما بھی اوستھا میں جیوں یاترا کو بھلی بھانت سماپت کر سکتا ہے۔ جب اس کا سارتھی من سچیت ہو اور شبھ سنکلپ اور بدھی روپی راسوں کو اچھی طرح سنبھالے۔ اندریوں روپی گھوڑوں کو دشٹ روپی ہریالی کی طرف نہ جانے دے۔ تو جیون یاترا کے سیدھے مارگ پر چل سکے۔

اور اگر نہ ایسا کر سکے۔ تو یاترا سپھل ہے۔ رتھ کا سوامی کسی پرکار کے کشٹ کے بنا اپنے لکش کو پا سکتا ہے۔ ورنہ یاترا درمیان میں ہی سماپت ہو کر شریر، اندریاں، من اور آتما سب کی ہانی ہوتی ہے گویا اس جیون کا بھار اُدھکتر من پر ہے۔ من شدھ ہے۔ پوتر ہے۔ ہوشیار ہے۔ اندریوں کو وش میں رکھنے کی شکتی رکھتا ہے۔ تو یاترا سپھل ہے۔ جب من پر ہی سارا ادار ہے۔ تو وید نے آگیا دی۔ کہ پرماتما سے پرارتھنا کرو۔ کہ من دھارمک وچار والا ہو۔ کیونکہ دھرم کے بنا اس کا شدھ پوتر اور کرتویہ شیل ہونا کٹھن ہے۔ من شو سنکلپ والا ہو گیا۔ من دھرم اور ادھرم بھی جانتا ہے۔ اسے سمجھ کر ادھرم کے تیاگ اور دھرم کے گرہن کرنے کو تیار ہو گیا۔ تو اندریوں کی کیا مجال۔ کہ وہ وشیوں میں پھنسیں۔ اندریہ تو جڑ ہیں۔ ان کے اندر برائی یا بھلائی کی طرف جانے کی ابھیلاشا ہی پیدا نہیں ہوتی۔ ابھیلاشا کرنے والا تو من ہی ہے۔ من میں وچار اُتپن ہوتا ہے کہ میں کسی چیز کو دیکھوں۔ تو آنکھ دیکھتی ہے۔ من کا دھیان کسی بات کے سننے کی طرف ہو تو آنکھ لاکھ کھلی ہے۔ وہ اپنے سامنے کی چیز کو دیکھنے کی پرواہ نہیں کرتی۔ اس لئے اندریاں من کے ہاتھ کا ہتھیار ہیں اس سے کسی بے گناہ کو مار دے۔ یا اُن کا بھلا اُپیوگ کرے۔ یہ اسی کا ادھیکار ہے۔ پس شریر رہتے ہوئے من کی بڑی شکتی ہے۔ اس شکتی کا اُپیوگ سکھ کا ہیتو ہے۔ اور دُر اُپیوگ دکھ کا ہیتو۔ سد اُپیوگ اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ کہ من دھرم میں پرورت ہو۔ ادھرم میں پرورت ہو تو اس کا دُر اُپیوگ ہوتا ہے۔

جو منشیہ چاہتا ہے۔ تو اسے پرماتما سے پرارتھنا کرنی چاہیے۔ کہ میرا من دھارمک وچار والا ہو۔ شبھ سنکلپ کرنے والا ہو۔

(اوم شرم)

کنیا کے لئے ور کی ضرورت

ایک ارنڈہ خاندان کی پڑھی لکھی گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے لڑکا پڑھا۔ اعلیٰ چال چلن کا اور برسر روزگار ہو۔ اور عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ چٹھی لکھتے وقت مفصل حالات تحریر کریں۔

خط و کتابت کا پتہ :-

آر۔ ایچ۔ معرفت انڈر فارن سپورٹس کمپنی سیالکوٹ شہر

بال ودھوا کھتری کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک معزز کھتری خاندان کی ۱۷-۱۸ سالہ خوب صورت اور یوگیہ کنیا کے لئے جو سنکلا ہو کی چور ہے۔ انڈرمیڈیٹ جماعت میں تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ ایک ۲۵-۲۶ سالہ معزز کھتری خاندان کے ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔ آریہ خیالات والے اور دوابہ کے رہنے والے کو ترجیح دی جاوے گی۔

کرشن کمار بی اے وکیل منتری آریہ سماج سلطانپور ریاست کپور تھلہ

نوجوانوں کی سخت ضرورت ہے

ہماری معرفت نوجوان خوب صورت دوشیزہ بیوائیں اور بال ودھوائیں اور کنواری لڑکیاں وشادی کے لئے ہر وقت تیار ملتی ہیں۔ شادی کے خواہش مند جلد سے جلد درخواست بھیجیں۔

پتہ :-

مینیجر رام چرن لال شرما ہندو بیوہ آشرم اورئی ضلع جالون

ایک بال ودھوا کیلئے ور کی ضرورت

سوشیل سبھاؤ اور خوبصورت ۱۸ سالہ تندرست لڑکی کے لئے ور کی جلد ضرورت ہے۔ لڑکی گھر کے کام کاج کے علاوہ سینے پرونے کے کام سے بخوبی واقف ہے۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں کیا جائیگا۔ شادی کرنیوالے منتری آریہ سماج کرنال گورو کل دیہاگ سے خط و کتابت کریں۔

سنگرام منتری آریہ سماج کرنال

جنم بھر کے دکھ درد

ایک لڑکی نہایت خوبصورت رنگ گورا عمر قریباً ۱۷ سال ہے۔ گھر کے کاموں میں ہوشیار ہے۔ پڑھی قطعی نہیں ہے۔ سنٹ کی رہنے والی ہے۔ اردو صاف بولتی ہے۔ بول چال سے پتہ چلتا ہے۔ پڑھی بالکل نہیں ہے۔ اس لڑکی کے ماتا پتا مسلمان سے شدھ ہوئے ہیں۔ شدھ شدہ لڑکی ہے جو شادی کرنا چاہتے ہیں۔ درخواست کے ساتھ ایک روپیہ چار آنہ فارم فیس آنے پر جواب دیئے جاتیں گے۔ ورنہ امیدوار درخواست بھیجنے کا کشٹ نہ کریں۔ جن کا اپنا مکان شہر میں ہو۔ اور سو روپے ماہوار آمدنی ہو جنکی سیوہ دار کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اس پر غور کیا جائے گا۔ پتہ :-

شادی پربندھ کرتا رام چرن لال شرما پستک بھنڈار اورئی۔ ضلع جالون۔

دوائی چاہیئے یا جوانی؟

پیشتر اس کے کہ آپ کسی دوسری جگہ سے دوائی طلب کریں "جوانی" کا مطالعہ کرنا آپ کیلئے از بس ضروری ہے۔ آپ بہت سے بیجا اخراجات سے بچ جائیں گے طریقہ علاج کی آپ کو واقفیت ہو جائے گی۔ اپنا علاج آپ خود تجویز کر سکیں گے۔

"جوانی" مفت ملتی ہے۔ جوانی کو حاصل کرنے کیواسطے آپکو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا۔ صرف ایک کارڈ لکھنے کی ضرورت ہے۔ "جوانی" گھر بیٹھے بٹھائے آپ کے پاس پہنچ جائے گی۔

"نین امرت" آنکھوں کے لئے اکسیر ہے اس کے روزانہ استعمال سے آنکھیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ۔/۶۔ تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ :- کرم شیر کمپنی ۲۲ نکالا دھونگی۔ ضلع مینی تال

180

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچا...

گرمیاں آگئیں!

ان دنوں میں ہیضہ اور بدہضمی کی ... بہت ہو جاتی ہیں۔ پیاس بہت ... ہے۔ پانی بہت پیا جاتا ہے ... پھول جاتا ہے۔ دست اور ...

پیٹ کے بے شمار امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس واسطے آجکل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو!

امرت دھارا کی دو چار بوندیں، وہ کام دیں گی۔ کہ آپ حیران ہو جائیں گے یہ وقت بے وقت کی تکلیف۔ گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے بس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ایک بڑا ڈاکٹر گھر میں موجود ہے چاہیے کوئی بیماری ہو۔ استعمال کریں۔ ضرور فائدہ ہوگا۔ بہت عجیب چیز ہے ہزاروں کرنے والوں میں سے چھبیس ہزار کی رائے ہے کہ

امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو ہمیشہ پاس رکھنی چاہیئے۔ نہ جانے کسی نہ کسی وقت ضرورت ...

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنہ

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے خط میں لکھدیں۔ مفصل حالات کیواسطے ... منگوادیں۔ کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست اور طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض ... جس کو ضرورت ہو منگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔

احتیاط۔ نقلوں سے بچو کیونکہ سخت بدپرہیز امراض میں ہو کا دیکھ دکھ و تشویش کو بڑھا دینگی ہمت کے معاملے میں کبھی نقلوں ...

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :- امرت دھارا۔ لاہور

دھرم کے پریمیوں اور اتہاس بھگتوں کو مژدہ!

منزیمان سماشہ سنگتہ بھوشن جی بی اے ایل ایل بی آریہ دیرہ غازی خان نے ویدک سندھیا پر ایک پستک

سندھیا پربھاکر

نامی لکھی ہے۔ جو سندھیا پر ایک لاثانی کتاب ہے۔ بڑے بڑے مہاتماؤں، ودوانوں اور مشہور اخبارات نے اس پستک کی بڑی تعریف کی ہے۔ سندھیا جیسے خشک مذہبی مضمون کو سرل عام فہم بامحاورہ اردو زبان میں نہایت دلچسپ بنایا گیا ہے۔ ہر ایک مشکل کو پرمانوں سے حل کیا گیا ہے۔ کوئی آریہ گھر یا آریہ سماج کا پستکالیہ اس پستک سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ ۲۰۰ صفحہ کے قریب ضخامت اور وضع قطع کیا غذ بڑھیا ٹائٹل پر شری سوامی دیانند کی تصویر سونے پر زینت کو دوبالا کر رہی ہے۔ قیمت بلا جلد ۱۲؍ مجلد (۱۴؍)

ملنے کا پتہ :- معرفت راجپال مینیجر آریہ پستکالیہ بھنڈار اندرون لوہاری دروازہ۔ لاہور
مہاشہ راجپال اینڈ سنز سرسوتی آشرم انارکلی لاہور۔ پنڈت وزیر چند شرما موہن لال روڈ لاہور ویدک پستکالیہ

مصنف وکیل ڈیرہ غازیخان

بیماری کی جڑ جراثیم ہیں۔ اور جراثیم بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے لیکن

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے!

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پوران ویدک ریتی سے اور پراچین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت

دی جاتی ہے۔ پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

پتہ :- میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو کمپنی سوتر منڈی۔ لاہور

پربندھک کمیٹی کے خلاف ڈگری۔ گور پربندھک کمیٹی کے متعلق گوردوارہ شہید ... بھومن شاہ ضلع منٹگمری کے متعلق ... ٹریبونل کا فیصلہ ہے۔ کہ یہ سکھ گوردوارہ نہیں۔ اس گوردوارہ کے ساتھ کہا جاتا ہے۔ سینکڑوں مربعہ جات اراضی وقف ہے ؛

یوراج سپرنٹنڈنٹ پولیس بنا یا گیا

یوراج ریاست پٹیالہ کو پٹیالہ خاص پٹیالہ گڑھ ... مقرر ہے۔ کہ یوراج ریاست پٹیالہ کو ... کا آنریری سپرنٹنڈنٹ پولیس بنا یا گیا ہے۔ یوراج کو اس عہدہ کے فرائض کی انجام دہی میں پولیس اور رعایا کے متعلق بہت تجربہ حاصل کرنے کا خوب موقعہ ہے ؛

چٹھیاں جلانے کی وبا۔ ڈاک خانہ کے لیٹر بکسوں میں چٹھیاں جلانے کی وبا الہ آباد سے شروع ہوئی اور وہاں سے کلکتہ تک جا پہنچی۔ چنانچہ بنگال کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان جاری کیا ہے۔ کہ جب تک یہ شرارت بند نہ ہو۔ چٹھیاں بازار کے لیٹر بکسوں کی بجائے ڈاکخانہ کے لیٹر بکسوں میں ڈالی جائیں ؛

کشمیریوں کے حوصلے۔ ... ریلوے سٹیشن کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ چند کشمیری مسلمان گاڑی پر سوار ہونے ... پر پہنچے۔ ٹکٹ کیپر کو معلوم ہوا۔ کہ ایک لڑکے کا ٹکٹ کم ہے۔ اُس نے انہیں ٹکٹ خریدنے کو کہا۔ تو معاملہ طول کھینچ کر لڑائی تک نوبت پہنچ گئی۔ آخر بمشکل تمام سٹیشن ماسٹر نے معاملہ رفع دفع کیا۔ کشمیر ایجی ٹیشن سے پہلے کشمیری جو ادھر مزدوری کے لئے بکثرت آتے ہیں۔ بے ضرر سمجھے جاتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کشمیر ایجی ٹیشن نے اُن کے حوصلے خوب بڑھا دیئے ہیں ؛

گورنمنٹ ہند کے خزانوں میں روپیہ

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے۔ کہ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء میں تمام اضلاع کے خزانوں اور امپیریل بنک میں ۱۲ کروڑ ۳۳ لاکھ ۲۹ ہزار روپیہ تھا ؛

کروڑپتی کا کروڑوں کا دان۔ بمبئی کے مشہور کروڑپتی پارسی تاجر سر دوراب جی ٹاٹا نے وصیت کی رو سے تین کروڑ روپیہ خیراتی کاموں کے لئے ایک ٹرسٹ کے حوالے کیا ہے۔ ٹرسٹ کا مقصد مختلف طریقوں سے ... لوگوں ... کی ... کی پیشگی ... ٹاٹا میموریل ... ریسرچ کے لئے ... لاعلاج بیماریوں کے علاج کی تحقیق ... کے لئے ۲۰ لاکھ روپیہ ... الگ کر دیا گیا ہے ؛

سنسار کی گتی

دہلی میں کانگرس کا اجلاس

کانگرس کی قائمقام صدر شریمتی سروجنی دیوی نے اعلان کیا تھا۔ کہ کانگرس کا ۴۷ واں اجلاس دہلی میں پنڈت مدن موہن مالوی جی کی صدارت میں ۲۴۔ اپریل کو ہوگا۔ گورنمنٹ نہیں چاہتی تھی۔ کہ اجلاس ہو۔ اس لئے اُس نے اجلاس کے روکنے میں ہر قسم کی پیش بندیاں کیں۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی۔ اجلاس کے لئے جگہ کی درخواست نامنظور کر دی گئی۔ استقبالیہ کمیٹی کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیا۔ اس کے کئی ممبران کو گرفتار کر لیا گیا۔ کانگرس ڈیلی گیٹوں کے دہلی آنے پر کڑی نگاہ رکھی گئی۔ چنانچہ کئی ڈیلی گیٹ اور والنٹیر مختلف مقامات پر دہلی آنے کی کوشش میں گرفتار کر لئے گئے۔ چنانچہ قائمقام صدر شریمتی سروجنی نیڈو کو جب وہ دہلی آنے لگیں۔ تو بمبئی کے پاس ہی گرفتار کر لیا گیا اور ہونے والے صدر پنڈت مدن موہن مالوی کو جمنا برج پر حراست میں لے لیا گیا۔ ان حالات میں کسی بھی ڈیلی گیٹ کا دہلی پہنچنا اور اجلاس کرنا ناممکن سا تھا۔ لیکن ۲۴ اپریل صبح ۹ بجے کہا جاتا ہے۔ کہ شہر کے نہایت بارونق علاقہ چاندنی چوک میں کانگرس کا اجلاس ہوا۔ صدر احمد آباد کے مشہور کارخانہ دار سیٹھ رنچھوڑ داس تھے۔ آپ کو آرڈی نینس کے ماتحت بغیر اجازت احمد آباد نہ چھوڑنے کا حکم مل چکا تھا۔ لیکن نہ معلوم وہ کس طرح کانگرس کی صدارت کے لئے دہلی پہنچ گئے۔ چنانچہ نہایت مختصر اجلاس ہوا۔ جس کے بعد پولیس وہاں پہنچی اور قریباً تین سو ڈیلی گیٹوں کو جو شامل اجلاس تھے گرفتار کر لیا۔ اس طرح دہلی میں کانگرس کے اجلاس کا تماشہ ختم ہوا ؛

سرحدی گورنمنٹ کی فیاضی۔ گورنر صوبہ سرحد نے گورنری کا چارج لینے پر صوبہ کے مختلف جیلوں سے ۱۳۷۔ اخلاقی قیدی رہا کر دیئے ہیں ؛

لارڈ لارنس کے بُت پر حملہ۔ ماڈل ٹاؤن لاہور ۲۴۔ اپریل کی شام کو لارڈ لارنس کے بُت کو گرانے کی کوشش میں چار سکھ گرفتار کئے گئے۔ بُت کو تو وہ نہ گرا سکے۔ البتہ بُت کے ہاتھ کی قلم اور تلوار ٹوٹ گئی۔ لارڈ لارنس کے بُت پر یہ پہلا حملہ نہیں۔ کئی سال پہلے دو شخص اس پر حملہ کرنے کے جرم میں سزایاب ہوئے تھے ؛

ریلوے بائیکاٹ پر گرفتاری۔ ریلوے سٹیشن لاہور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ دو والنٹیر اس الزام میں پکڑے گئے۔ کہ وہ فسٹ اور سکنڈ کلاس کے بکنگ آفس پر سائین بورڈ ہاتھ میں لے کر کھڑے ہو گئے۔ جس پر لکھا تھا۔ کہ فسٹ اور سکنڈ کلاس ٹکٹ نہ خریدو۔ ان کے پاس قومی جھنڈا بھی تھا۔ اور وہ کانگرسی نعرے لگاتے تھے ؛

پنجاب کی قائمقام گورنری۔ پنجاب کے گورنر رخصت پر جانے والے تھے۔ اگزیکٹو کونسل کے سینیئر ممبر بھی رخصت پر چلے گئے ہیں۔ اب پنجاب کی قائمقام گورنری کے لئے ...

سر سکندر حیات خان وہ گورنر تھے۔ لیکن اس سوال پر مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں خوب دے سے شروع ہوئی ... نہ معلوم یہ جھگڑا کہاں تک طول کھینچتا۔ لیکن گورنر صاحب نے رخصت کا ارادہ ترک کر کے جلد ہی اس کا فیصلہ کر دیا ؛

اٹلی کے پہلوان کا چیلنج۔ اٹلی کے مشہور مُکہ باز سمارزا نے رستم زمان گاما پہلوان کو کشتی کا چیلنج دیا ہے۔ جب گاما کو بتلایا گیا تو اس نے ان الفاظ میں اُسے منظور کیا کہ ہندوستان کا شیر کسی انسان سے نہیں ڈرتا۔ سمارزا موسم سرما میں ہندوستان آ رہا ہے ؛

ہندوستانی افسر کا یورپین پر دعویٰ

بنگال کے ہندوستانی اکونٹنٹ جنرل کے لڑکے مسٹر ایل آر بھنڈاری نے جو امپیریل بنک میں ایک افسر ہے۔ اُسی بنک کے ایک یورپین افسر پر دعویٰ کیا ہے کہ اُس نے اُسے کہا۔ تم سور ہندوستانی! تم کو سڑک پر چلنے کی تمیز نہیں اور اس کے منہ پر طمانچے لگائے۔ عدالت نے ملزم کے نام سمن جاری کر دیئے ہیں ؛

بت شکنی پر سنگین جرم۔ اجمیر انا ساگر کے ایک گھاٹ پر ایک مسلمان مہدی ... توڑتا گرفتار کیا گیا تھا۔ مجسٹریٹ کے سوال پر اُس نے اپنا پیشہ بت شکنی بتایا۔ عدالت نے اُسے ...

خلاف فرد جرم لگ چکا ہے ؛

خاوند کو سزا۔ ایک تیلی خاوند کو اپنی ۱۱ سالہ منکوحہ عورت سے ہمبستری کرنے کے جرم میں اجمیر کی عدالت سے تین سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔ جو اپیل پر بھی بحال رہی ہے اس کے اس فعل کو بلاتکار قرار دے کر قابل سزا قرار دیا گیا۔ جو نوجوان چھوٹی عمر کی لڑکیوں سے شادی کرتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ شادی ہو جانے پر بھی انہیں ان کے ساتھ ہمبستری کرنے کا قانونی حق حاصل نہیں ہو جاتا ؛

جودھ پور دربار کا میموریل۔ جودھ پور دربار نے گورنمنٹ ہند کو میموریل بھیجا ہے۔ کہ اجمیر میواڑے پرگنہ کوٹ کرانہ اور جاتک چناڑ انہیں واپس دیا جائے۔ جو سرکار کے پاس امانت ہے۔ اسی طرح امرکوٹ کو سندھ سے واپس لینے کے لئے بھی تحریک ہو رہی ہے ؛

میواڑ سے الحاق۔ میواڑ کا جو مت علاقہ جو گورنمنٹ ہند کے قبضہ میں تھا۔ میواڑ کو لمبی جدوجہد کے بعد واپس مل گیا ہے ؛

وائسرائے سے خوانین کی درخواست

ڈکوئٹہ ۲۶۔ اپریل بلوچستان کے کئی سرداروں ملکوں اور خوانین نے وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی۔ کہ ہم تعلیم میں پیچھے ہیں ہمیں زیادہ تعلیمی سہولتیں دی جائیں۔ وائسرائے نے خان قلات کی گدی نشینی کی رسم اپنے ہاتھ سے ادا کی ؛

کمشنر اجمیر پر وار۔ اجمیر میں مسٹر ای گبسن کمشنر اجمیر میر واڑہ پر جبکہ وہ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے دفتر سے نکل رہے تھے۔ کسی نے ریوالور سے گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ جو سب خالی گئیں۔ اور کمشنر صاحب خوش قسمتی سے بچ گئے۔ سٹی انسپکٹر نے پیچھے سے لپک کر حملہ آور کو پکڑ لیا۔ حملہ آور کا نام رام چند بتایا جاتا ہے

مالوی جی کی رہائی کی افواہ۔ دہلی ۲۶۔ اپریل۔ افواہاً بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پنڈت مالوی اور ان اصحاب کو جو ان کے ساتھ گرفتار کئے گئے تھے چند دنوں کے بعد رہا کر دیا جائیگا۔ مالوی جی کو جیل میں یورپین وارڈ میں رکھا گیا ہے۔ اور انہیں کھانا بنانے کے لئے اپنے نوکر کو ... پاس رکھنے کی اجازت ہے ؛

صلح کے رزولیوشن کی توقع۔ بنگالی

ایک کانگریسی راز کا انکشاف یوں کرتا ہے۔ کہ اگر سر دجنی دیوی اور مالوی جی گرفتار نہ کئے جاتے اور کانگریس کا اجلاس کرنے دیا جاتا۔ تو سول نافرمانی کے سوال کو بالکل نہ چھیڑا جاتا۔ بلکہ گورنمنٹ سے صلح کے متعلق کوئی نہ کوئی ریزولیوشن پاس کرایا جاتا ÷

بیکانیر کے اخراجات میں تخفیف۔ ریاست بیکانیر کا بجٹ اسمبلی میں پیش ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ آمدنی ۱۴۲۵۹۰۰۰ روپیہ۔ اور خرچ ۱۵۴۶۵۰۰۰ ہے۔ وزیر مال نے کہا۔ کہ مہاراجہ کی نگرانی میں ہم نے اخراجات میں ۱۲ لاکھ چالیس ہزار کی تخفیف کر کے بجٹ کا توازن قائم کر لیا ہے۔ جس میں سے ایک لاکھ کی تخفیف مہاراجہ صاحب نے اپنے ذاتی اخراجات میں کی ہے ÷

آرڈی نینسوں کے بعد کیا ہوگا؟ لارڈ ولنگڈن کے آرڈی نینس دو ماہ کے بعد ختم ہونے والے ہیں۔ چونکہ سول نافرمانی جلد ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔ اس لئے دہلی کے پولیٹیکل حلقوں میں خیال ہے۔ کہ گورنمنٹ آرڈی نینسوں کی جگہ قانون مرتب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ÷

امن قائم کرنا آسان ہے۔ انگلش مین میں ۲۶ اپریل کا لندن کا تار چھپا ہے۔ کہ مسٹر ونسٹن چرچل نے کہا ہے۔ کہ اگر ہم ارادہ کر لیں۔ تو ہندوستان میں امن قائم کرنا بہت آسان ہے ÷

خطوط جلانے کی وبا۔ لہ آباد سے شروع ہو کر کلکتہ تو پہنچی ہی تھی۔ مدراس اور بمبئی ہوتی پہنچ کر لاہور میں بھی یہ وبا پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ سر شادی لال بلڈنگ کے سامنے اپریل لیٹر بکس میں کئی خطوط جلے ہوئے پائے گئے ÷

شادی کی سزا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جس خلافت کمیٹی کے مولانا شوکت علی برسوں سے پریذیڈنٹ چلے آتے ہیں۔ اس کی طرف سے اگلے انتخاب میں شادی کی سزا کے طور پر انہیں صدارت کی گدی سے محروم کرنے کی کوشش کی جانے والی ہے ÷

رسول کریم کی پیروی۔ مولانا شوکت علی نے ایک انٹرویو میں کہا:۔

میں ایک بڈھا آدمی ہوں۔ میرے سات بچے نواسے اور نواسیاں ہیں۔ مگر عائشہ جس انگریز عورت سے مولانا نے شادی کی۔ اس کا اسلامی نام عائشہ ہے) سے شادی کرنے میں میں نے رسول کریم کی پیروی کی۔ جنہوں نے ۵۱ سال کی عمر میں عائشہ سے شادی کی تھی ÷

ہردوار میں شراب کی دوکان۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکام سہارنپور نے ہردوار میں شراب کی دوکان کھولنے کا لائیسنس دے دیا ہے۔ دوکان اسی جگہ کھلے گی۔ جہاں سے چند سال ہوئے پبلک ایجی ٹیشن پر گورنمنٹ اٹھوانے پر مجبور ہوئی تھی۔ ہردوار کے ہندو تیرتھ میں شراب کی دکان تو ہندو برداشت نہیں کریں گے۔ اس لئے ایجی ٹیشن ہونا ضروری ہے۔ یو۔ پی گورنمنٹ معاملہ فہمی سے کام لے کر حکام ضلع کی غلطی کی تلافی کر کے ایجی ٹیشن کو روک سکتی ہے ÷

پولیس کی حراست سے قیدیوں کی فراری۔ گذشتہ ہفتہ یو۔ پی سے پولیس کی تحویل میں چند قیدی لاہور لائے جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں نروانہ سٹیشن کے قریب قیدیوں نے سپاہیوں کی رائفلیں قبضے میں کر کے ان پر فائر شروع کر دیئے۔ جس سے ایک ہیڈ کانسٹیبل مارا گیا۔ اس جدوجہد میں دس قیدی بھاگ گئے۔ اور باقیوں کو کڑی نگرانی میں لاہور لایا گیا۔ پولیس مفرور قیدیوں کی تلاش میں ہے ÷

مسٹر گنگادھر راؤ گرفتار نہیں ہوئے۔ کانگریس کے موجودہ قائمقام صدر مسٹر گنگادھر راؤ دیش پانڈے کے متعلق اخبارات میں گرفتاری کی خبر نکلی تھی بلگام سے ۲۷۔ اپریل کے تار میں اس کی تردید کر دی گئی ہے ÷

ہندوستان ٹائمز کی ضمانت۔ دہلی کے مشہور انگریزی روزانہ ہندوستان ٹائمز سے بعض مضامین کی بنا پر پانچ ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ کارکنان کا ارادہ معاملہ کو ہائیکورٹ میں لے جانے کا ہے ÷

چیرمین استقبالیہ کمیٹی کی رہائی۔ مسٹر پیارے لال شرما ایڈووکیٹ چیرمین استقبالیہ کمیٹی دہلی کانگریس کو میرٹھ سٹیشن پر جب وہ شامل اجلاس ہونے کے لئے ۲۳۔ اپریل کو دہلی آ رہے تھے۔ گرفتار کیا گیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ انہیں رہا کر دیا گیا ہے۔ مسٹر شرما مقدمہ سازش میرٹھ میں وکیل صفائی ہیں۔ مجسٹریٹ نے اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ ان کی سزایابی سے اس مقدمہ پر اثر پڑیگا۔ اور مزید التوا ہو جائے گی ÷

زنتشی بال بیٹی کی سزایابی۔ شریمتی لاڈو رانی زنتشی کو زیر دفعہ ۲۱۔ ایمرجنسی پاورز آرڈی نینس ڈیڑھ سال قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا اور پکٹنگ آرڈی نینس کے ماتحت ۴ ماہ قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ مس منموہنی زنتشی رہا ہیں

آرڈی نینسوں کے ماتحت بالترتیب ایک سال اور ۴ ماہ کی قید ہوئی ہے۔ جرمانہ علاوہ ہے۔ ان کے علاوہ مس تارا دیوی۔ مسز پنڈی داس۔ مسز ہری موہن چیٹرجی چار چار ماہ کے لئے سزایاب ہوئی ہیں ÷

ذیلدار میرپور کو گولی چلانی پڑی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ چودھری فضل الٰہی ذیلدار میرپور وصولی مالیہ کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ سینکڑوں مسلمانوں نے جمع ہو کر اس کے گرد گھیرا ڈال دیا۔ ذیلدار نے اپنی زندگی خطرہ میں دیکھ کر گولی چلا دی۔ جس سے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تین آدمی مر گئے۔ اور دو زخمی ہوئے ÷

احراری مولوی کا چالان۔ جہلم کے جس مولوی عبدالمجید احراری کو جمعہ کے روز میرپور کی مسجد میں اشتعال انگیز تقریر کرنے گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کا چالان زیر دفعہ ۱۰۷ مسٹر سالسبری کی عدالت میں کیا گیا ہے۔ استغاثہ کی طرف سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہی مولوی ہیں۔ جو امن عامہ میں پھر فساد کی آگ لگا رہے ہیں ÷

اچھوتوں کو پانی لینے کی اجازت۔ مورنڈہ ڈسٹرکٹ دلت ادّھار کانفرنس پنڈت گیان چند بی اے ممبر دیانند سیوا سدن کی صدارت میں خوب کامیاب رہی۔ پردھان جی کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ دلت ادّھار کے سنبندھ میں کئی اپیوگی پرستاؤ پاس کئے گئے۔ کانفرنس ختم ہوتے ہی جلوس کے ساتھ اچھوتوں کو چوک کے کنوئیں سے پانی بھرایا گیا۔ اور سب نے ان کے ہاتھ سے خوشی سے پیا۔ سواگت کارنی کے پردھان پنڈت رام کشن بی اے پردھان سناتن دھرم سبھا دیر پڑھے ÷

پشاور کا جھگڑا بھی ثالثوں کے سپرد۔ ڈسکہ کی طرح پشاور میں شری رگھوناتھ مندر کے متعلق ہندو سکھ تنازع جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فریقین کے لیڈروں نے مالوی جی سے تصفیہ کی درخواست کی تھی۔ جس پر مالوی جی نے ڈسکہ کی دھرمسالہ کے ثالثوں کو لکھا ہے۔ کہ اس کا بھی فیصلہ کر دیں ÷

لائسنس منسوخ کر دیا گیا۔ ہردوار ۲۷۔ اپریل۔ ہردوار میں شراب کی دوکان کے لائسنس کے خلاف بہت ایجی ٹیشن ہوا۔ اور گنگا سبھا کے ایک ڈیپوٹیشن نے کلکٹر سہارنپور سے ملاقات کی۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ لائسنس منسوخ کر دیا گیا ÷

بنگال میں خلاف قانون انجمنیں۔ بنگال گورنمنٹ نے چار اور انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔ خلاف قانون جماعتوں کی تعداد بنگال میں ۹۰ تک پہنچ گئی ÷

اوٹاوہ کانفرنس۔ اوٹاوہ کانفرنس کی غرض یہ ہو رہی ہے۔ کہ برطانیہ اور اس کی نو آبادیوں کے درمیان اس قسم کا معاہدہ کیا جائے۔ کہ کچا مسالہ یا تیار مال ایک دوسرے سے ہی خریدیں گی۔ اس کانفرنس میں ہندوستان کی طرف سے گورنمنٹ کے نامزد ممبر شامل ہونگے اس پر مسٹر لال چند۔ ہیرا چند پردھان فیڈریشن آف انڈین چیمبرس آف کامرس نے گورنمنٹ کو لکھا ہے۔ کہ چونکہ ڈیلیگیٹوں کی نامزدگی میں ہماری فیڈریشن کا مشورہ نہیں لیا گیا۔ اس لئے ہم کانفرنس کے فیصلوں کی کوئی ذمہ داری نہیں لے سکتے ÷

ڈاکٹر لیلاوتی کو نوٹس۔ شیخوپورہ کے چوہدری سکھ رام بیرسٹر کی لڑکی ڈاکٹر لیلاوتی کو جو کلکتہ سے دانتوں کا کام سیکھ کر آئی ہیں نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ بلا اجازت شہر و علاقہ کی حد اندر شیخوپورہ سے باہر نہ جائیں ÷

گاؤں کو جرمانہ۔ سرحدی آرڈی نینس نمبر ۱۹۳۱ء کی خلاف ورزی کی پاداش میں موضع شابرخیل ضلع پشاور کو ۳۵۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے ÷

پرکاش لاہور
۲۰ بیساکھ سمت ۱۹۸۹

آریہ سماج کا پروگرام

پروفیسر سدھیو درت کا ایک مضمون پُرن لیکھ "آریہ سماج کے پروگرام" پر کسی گزشتہ اکاسیم نکل چکا ہے۔ میرے پروفیسر صاحب نے اس میں آریہ سماج کے سدھانتوں کے پھیلانے کے لئے جو پروگرام آریہ جنتا کے سامنے رکھا۔ وہ آدرش اس لئے ہے۔ کہ پورن وچار کے پشچات اسے کریاتمک روپ دیا جا سکے۔ پرنتو اس پروگرام کا مکھیہ اُدیش غیر آریوں میں ویدک سدھانتوں کا پرچار ہے۔ پر اس سمے آریہ سماج کو جس پروگرام کی ضرورت ہے۔ وہ غیر آریوں کو آریہ بنانے سے زیادہ آریوں کو آریہ بنانے کا ہے ؛

دھرم اور مذہب میں فرق ہے۔ ویدک دھرم کے پرچار کے مقابلہ میں مذاہب کی تبلیغ کا کام بہت آسان ہے۔ کیونکہ مذاہب کی تبلیغ کے ذمہ صرف غیر مذاہب والوں کو اپنے عقائد کا پیرو بنانا ہے۔ اپنے مذہب والوں کے متعلق اُسے کچھ کرنا نہیں ہوتا۔ لیکن ویدک دھرم پرچار کا کام دوسروں کو ویدک دھرم میں لانے کے علاوہ اپنوں کو بھی ویدک دھرمی بنانا ہے۔ کہا جائیگا کہ مذاہب کا یہ کام کیوں نہیں ہے؟ اس لئے کہ اُن کا مدار صرف عقائد پر ہے۔ افعال پر نہیں۔ ایک مسلمان مسلمان ہے اگر وہ اللہ اس کے رسول اور قرآن کے آسمانی صحیفہ ہونے پر ایمان رکھتا ہے۔ ایمان رکھنا بھی محض زبانی کافی ہے۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں؟ اور ایسے عقیدہ کے بدلے اُس کا مذہب اُس سے نجات اور جنت دونو کا وعدہ کرتا ہے ؛

مسلم عوام کے متعلق یہ کہا جائیگا۔ کہ مذہب میں پکا رکھنے کے لئے اُن کی جہالت سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ورنہ محقق یہ کہدینگے کہ میں غلط عقیدہ کا قائل کیوں؟ جو مذہب اس سے جنت کا وعدہ کرتا ہے۔ وہ مذہب نہیں ہو سکتا لیکن قادیانی تو تعلیم یافتہ ہیں۔ ان کے تعلق میں اُن کی حالت مسلمانوں سے مختلف نہیں مسلمان اگر محمد کی رسالت پر ایمان لانے سے جنت میں ایک سیٹ ریزرو سمجھتا ہے۔ تو قادیانی غلام احمد کی نبوت پر ایمان لانے سے سمجھ لیتا ہے کہ اس نے بہشت کا پاسپورٹ حاصل کر لیا۔ مرزا غلام احمد تو انسان تھے۔ انسان سے انسان کو کئی اچھی شکشائیں ملنے کا بھی امکان ہو سکتا ہے۔ لیکن قادیانی تو اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جو شخص اپنی جائیداد کے خاص حصہ کے حقوق ملکیت قادیانی مرکز کو دے دیتا ہے۔ اور اس طرح قادیان کے بہشتی مقبرہ میں دفن کئے جانے کی گارنٹی حاصل کر لیتا ہے۔ وہ سمجھ لے کہ اس نے بہشت حاصل کر لیا۔ مسلمانوں اور قادیانیوں پر ہی کیا موقوف ہے۔ عیسائیوں اور سناتن دھرمیوں کی بھی یہی حالت ہے۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا کا بیٹا یسوع مسیح ہمارے پاپوں کے بدلے سولی پر چڑھ گئے۔ جو کوئی مسیح کی بھیڑوں کے گلے میں شامل ہو گیا۔ خدا کے لئے اُسے بہشت میں دھکیلنے کے سوائے کوئی چارہ نہیں۔ سناتنیوں کے سمپر دائیوں میں کوئی کہتا ہے کہ سیکڑوں کوس سے گنگا گنگا کہہ دینے سے جنم جنم انتر کے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ مرتے وقت ایک پاپی کے منہ سے غلطی سے بھی نارائن کا لفظ نکل جائے پریم کے دوتوں سے اندر کے گن چھین کر سورگ میں پہنچانے کے لئے آ کے لے جاتے ہیں۔ لیکن جہاں تک سناتن سمپر دائیوں کا تعلق ہے۔ وہ اپنے سورگ کے حق میں دوسروں کو شامل کرنے کے لئے تیار نہیں بلکہ مسلمان اور عیسائی تبلیغی مذاہب ہیں جس حق سے وہ خود فائدہ اُٹھاتے ہیں اس سے اُٹھانے کی منتیں ماتر کو دعوت دیتے ہیں۔ اور اس طرح ان کا کام صرف یہی ایک ہے کہ جس طرح ہو سکے دوسروں کو اپنے مذہب میں لائیں۔ ویدک دھرمیوں کی حالت اس سے مختلف ہے۔ انہیں خود بھی ویدک دھرمی بننا ہوتا اور دوسروں کو بھی بنانا ہوتا ہے۔ ان کا کرتویہ نہ صرف دوسروں کو آریہ سماجی بنانے سے سماپت ہوتا ہے نہ صرف خود بننے سے۔ ہوتا ہے تو خود بننے اور دوسروں کو بنانے سے ؛

پھر آریہ بننا اور بنانا محض عقیدہ سے نہیں ہوتا۔ ہوتا تو ویدک دھرم پرچار کا کام مذاہب کی طرح بہت آسان ہوتا۔ آریہ بننا اور بنانا کرم سے ہوتا ہے۔ ارتھات آریہ وہی ہے۔ جو آریوں کے کرم کرے۔ آریوں کے گن رکھے اور آریوں کے ہی سبھاؤ والا ہو۔ کوئی لاکھ آستک کہلائے۔ ویدکے ایشوری گیان ہونے کا عقیدہ رکھے۔ لیکن نہ ایشور کی آگیاؤں کا پالن کرے نہ ویدک شکشاؤں کے انوسار اپنا جیون بنائے تو ویدک اصطلاح میں وہ آریہ نہیں۔ جب آریہ ہونا اتنا مشکل ہے۔ تو آریتو کے پرچار کا پروگرام بھی آسان نہیں ہو سکتا۔ اس کے دو اہم حصے ہیں۔ خود آریہ بننا ایک اور دوسروں کو بنانا دوسرا۔ آریہ سماج علیحدہ علیحدہ اپنے جلسے کریں۔ یا ضلع کی تمام سماجیں مل کر کسی مرکزی مقام پر سمیلن بلائیں۔ یا اس سے بھی بڑھ کر پرانتک اتوا اکھل بھارتیہ مہا سمیلن کئے جائیں اُن کا مقصد غیر آریوں کو آریہ سماج کا سندیش سنانا ہوگا۔ ویدک سدھانتوں کی پیشکش اُن کے سامنے رکھنی ہوگی۔ وہ سمیلن جلسے [illegible] ہوں گے۔ غیروں پر اتنا ہی اچھا پربھاو پڑیگا لیکن یہ اتسو سمیلن یا مہا سمیلن پروگرام کے دوسرے حصے کی ہی تکمیل کے لئے ہوں گے۔ پہلے حصے کی تکمیل میں اُن کا چنداں دخل نہیں ہو سکتا ؛

دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس وقت پروگرام کا پہلا حصہ ہماری توجہ کا زیادہ محتاج ہے یا دوسرا حصہ؟ اگر یہ ٹھیک ہے۔ کہ پہلا حصہ بنیاد ہے اور دوسرا اُس پر کی تعمیر تو ماننا پڑے گا۔ کہ پہلے بنیاد کی مضبوطی کی ضرورت ہے۔ اگر بنیاد کمزور ہوئی۔ تو اس پر جو تعمیر ہوگی۔ وہ دیرپا نہیں ہوگی۔ ہم بنیاد کی پختگی کی طرف سے غافل ہیں اور دیکھ رہے ہیں۔ کہ تعمیر کے کام میں ہماری ترقی کی رفتار دن بدن سست ہو رہی ہے ؛

ویدک دھرم انوسار آریہ کا جیون لگاتار دھرم کا جیون ہے۔ پراتہ وقت پر جاگنا۔ وقت پر حاجات ضروری سے فارغ ہونا۔ اسنان دھیان کھانا پینا۔ دن بھر کام کرنا دوسروں سے [illegible] رکھ کر برتاؤ کرنا اور رات کو وقت پر سونا یہ آریوں میں دھرم کے انگ مانے گئے ہیں۔ جو سمپر دائی دھرم کو آسمانی چیز سمجھتے ہیں۔ اور ارضی کاموں سے اس کا کوئی تعلق نہیں سمجھتے۔ وہ اگر ان کی پرواہ نہ کریں۔ تو دوسری بات ہے۔ لیکن آریہ سماجی جو ان باتوں کو دھرم سمجھتے ہیں۔ اگر وہ ان کی طرف سے غافل ہوں۔ تو ان کے آریتو کی قیمت کیا ہو سکتی ہے؟

اس میں انکار کی بہت کم گنجائش ہے۔ کہ شخصی اور ساماجک جیون میں عمل کی نسبت عقیدے کے آریہ سماجیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ارتھات عقیدۃً تو وہ آریہ سماج کے سدھانتوں کو مانتے ہیں عملاً نہیں۔ اس لئے پروگرام کے تبلیغی حصے سے پہلے یا کم از کم اُس کے ساتھ ساتھ اس کے پہلے حصے یعنی آریوں کو آریہ بنانے کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے ؛

آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں آریہ سماج کی [illegible] بہت زیادہ تھی۔ لیکن باوجود اس کے آریوں پر عوام کا اعتماد بہت بڑھا ہوا تھا۔ کیوں؟ اس لئے کہ آریوں میں آریتو تھا۔ کسی آریہ سے کوئی شخص یہ آشا نہیں رکھ سکتا تھا۔ کہ وہ جھوٹ بولیگا یا رشوت لیتا ہوگا۔ ایسی مثالیں بھی ہیں کہ عدالتوں میں آریوں کی شہادت کو مستند سمجھ کر بالاتر سمجھا گیا۔ لیکن افسوس۔ آج ایسا نہیں۔ آج بھی آریہ کھوئے ہوئے اعتماد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے آریہ جیون بنانے کی ضرورت ہے

آریوں کے خود آریہ بننے میں۔ دوسروں کو آریہ بنانے کے پروگرام میں بھاری سہایتا کی سمبھاؤنا ہے۔ کیونکہ جیون کو جیون ہی آکرشت کر سکتے ہیں۔ ہمارے اندر جیون ہوگا۔ تو دوسرے لوگ خود بخود ہماری طرف آکرشت ہو کے آئیں گے۔ ورنہ سارے سنسار کو آریہ بنانے کا خیال محض خیال ہی رہیگا۔ اور اس خیال کو حقیقت کی صورت دینا ہماری طاقت سے باہر ہوگا ؛

آریوں کا ویکتی گت جیون کا پروگرام کیا ہونا چاہئے۔ اس سے کون آریہ ہے۔ جو ناواقف ہو؟ سب واقف ہیں۔ لیکن کتنے ہیں۔ جو برہم مہورت میں اُٹھتے۔ شوچ۔ اسنان۔ پرانایام سندھیا ہون کرتے نت پرتی اگنی ہوتر سوادھیائے اور [illegible] کرنے کے بعد دن کا کام کر کے سندھیا کو پھر برہم یگیہ اور دیو یگیہ سے نبٹ کر رات کو سوتے ہیں۔ آشرم کا کام کرنا جہاں شکتی کے ساتھ ٹھیک رکھتا ہے۔ دونوں جیون کے اندر باقاعدگی لاتا ہے۔ جس کام کے کرنے کا وقت مقرر ہو۔ وہ وقت آئیگا۔ تو خواہ مخواہ اس کے کرنے کو جی چاہیگا۔ جس کام کے کرنے کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ اس کے کرنے کو کسی وقت بھی جی نہیں چاہتا۔ اُسے کیا جاتا ہے۔ تو بطور بیگار کیا جاتا ہے ؛

(جاری)

پنڈت پورنانندجی کی کنیا کا بواہ

سورگ باسی پنڈت پورنانند جی کی کنیا کماری نرملا دیوی کا بواہ ہو رہا ہیں ۳۰ اپریل کو نہیں ۴ مئی کو ہوگا۔ پنڈت جی کے مداحوں کو ان کی ایک مات سنتان کے بواہ میں سومے کو شامل ہونے کا پریتن کرنا چاہیے۔

پنڈت ٹھاکردت جی کا جواب

ڈاکٹر لوکناتھ رام کے ساہنی لے پنڈت ٹھاکردت جی کے خلاف اُن کے دیاکھیان کی بنا پر جو غلط بیانی کی ہے اُس کے متعلق اپنے دوچار ہم نے کسی دوسری جگہ پرکاشت کی ہیں۔ پنڈت ٹھاکردت جی نے اس کے جواب میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

"مشرا بانشد" کانفرنس میں کئی کل پڑھا۔ اس کو پڑھ کر سخت افسوس ہوا۔ نہ جانے کس نے جان بوجھ کر یہ غلط بیانی کی ہے۔ میں ایک آریہ سماجی اُپدیشک ہوں۔ وید منتروں کا پریم رکھتے ہوئے یہ کیسے سدھ کر سکتا ہوں کہ دیوں پر سفا جنم ہوتی ہے۔ میں تو ان لوگوں کے بھی خلاف ہوں۔ جو دید مُونی کر ہی اُڑانا چاہتے ہیں"

پنڈت ٹھاکردت جی کے شبد سپشٹ ہیں۔ باوجود اس کے ہم سرد ہانند کے ایڈیٹر کا اس امر پر اصرار ہے۔ کہ پنڈت جی نے جنم سے ورن ہونا درست ہونے کا بیان کیا ہے۔ یہ پنڈت جی کے الفاظ چھاپے جا چکے ہیں۔ ورنہ خواہ مخواہ کسی کے خلاف غلط بیانی آریہ سماجیوں کا شیوہ نہیں۔

چیف جسٹس اور ستیارتھ پرکاش

نجی کی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس نے ایک فیصلہ سناتے ہوئے عدالت کی کرسی سے کہا:-

"میں نے آریہ سماج کے بانی کی تصنیف ستیارتھ پرکاش خود پڑھی ہے۔ اس میں بہت اچھا بیان ہے۔ اور اس کتاب کو پڑھنے کے بعد وہی الفاظ میرے دل میں گھر کر گئے ہیں۔ جو ایک ممتاز انگریز جج نے کہے تھے کہ

آریہ سماج ایک مذہبی سوسائٹی ہے۔ جس کے متعلق میں صرف کہتا ہوں۔ کہ جس قدر میں اس کے متعلق جانتا ہوں۔ کاش! اس سے زیادہ جانتا۔ یہ اصلی ہندو دھرم ہے۔ جہاں ایک طرف اس کے لیڈر سماج شدھار کے عملی طور پر ساتھی ہندوؤں سے اکثر لڑتے جھگڑتے ہیں۔ وہاں دوسری طرف وہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے مذہبی عقائد کے خلاف سرگرم پروپیگنڈا کرتے ہیں۔"

...بار کے میدان میں بڑودہ کا قدم

ریاست بڑودہ میں ساردا ایکٹ کی طرز کا کمن

اپنے لڑکیوں کی شادی کی ممانعت کا قانون پہلے ہی رائج ہے۔ اب اس میں اس قسم کی ترمیم کی جانے والی ہے۔ جس سے ۲۵ سال سے زائد عمر کا مرد ۱۸ سال سے کم عمر کی لڑکی سے شادی نہ کر سکے گا۔ گویا انہیں بیاہ بند کئے جائیں گے۔ بلاشبہ سدھار کے میدان میں ریاست کا یہ قدم غنیمت امر ہے کیونکہ روپیہ کے زور پر بوڑھے کھوسٹ کم سن لڑکیوں کے آئندہ جیون کی تباہی کا کارن بنتے ہیں۔ سوشل سدھار میں حکومت کا دخل اتنا کار آمد نہیں ہو سکتا جتنا پرچار کے ذریعہ عوام کی پرورتی کو بدلنا کارآمد ہوتا ہے۔ لیکن جب پرورتی بدلنے کی کوششیں بار آور نہ ہو سکیں۔ تو سدھار میں قانون کی مدد لینا ایک لازمی مجبوری ہے۔

احمدی یا مرزائی

مرزا غلام احمد نے اپنی جو نئی مذہبی جماعت بنائی۔ وہ مرزا غلام احمد نام کے پیچھے احمدی کہلاتی ہے۔ اور اس کے بانی کے خطاب مرزا کی بنا پر اسے مرزائی بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن اپنے احمدی نام کے متعلق لاہوریوں کا جو بیان ہے۔ اس کی روشنی میں انہیں مرزائی کہنا ان سے بے انصافی کرنا ہے کیونکہ انہیں اس بات سے انکار ہے کہ وہ مرزا صاحب کے احمد نام پر احمدی کہلاتے ہیں۔ بلکہ لائٹ ۷ یکم اپریل لکھتا ہے۔ "ہمارا نام احمدی رسول اسلام کے احمد نام پر ہے۔ گویا بانی جماعت مرزا غلام احمد کے نام پر نہیں۔" اگر لاہوری مرزا غلام احمد کے نام کے ساتھ کوئی قطع تعلق کرتے ہیں۔ تو وہ محمدی کے معنوں میں احمدی کہلاتے ہیں۔ نہ کہ مرزائی کے معنوں میں احمدی۔ لیکن مسلمانوں میں قوت پسند نام کرتی ہے۔ کہ انہیں محمدی نہ کہا جائے مسلمان کہا جائے۔ اس حالت میں کیا لائٹ بتائے گا کہ وہ محمدی یا احمدی کہلانا کیسے گوارا کرتے ہیں۔ مسلمان ہیں تو مسلمان کہلانے پر رضامند کیوں نہیں ہوتے؟ کیا اس لئے کہ دل سے تو مرزا غلام احمد کے نام پر احمدی ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی آنکھ میں دھول ڈالنے کے لئے حضرت محمد کے نام پر احمدی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ اگر مرزا صاحب سے آپ کا ایسا ہی قطع تعلق ہے۔ اور کسی انسان کے نام پر ہی آپ اپنی جماعت کا نام رکھنا چاہتے ہیں۔ تو محمدی نام کیوں اختیار نہیں کرتے۔ اس سے تمہارا مطلب بھی حل ہو جائیگا۔ اور مسلمانوں کو بھی تمہارے مرزائی ہونے کا شک نہ رہے گا۔

پورانک کیا سلوک کرینگے

پورانک معاصر سناتن دھرم پرچارک ایک

امریکن یوتی کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ دسمبر میں اپنی بائیسویں سالگرہ منائے گی۔ اور اس دن گنگا میں اشنان کر کے ہندو دھرم کی شرن میں آ جائے گی۔

وہ امریکن یوتی تو ہندو دھرم کی شرن میں آ جائے گی۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ پورانک ہندو اس سے کیا سلوک کریں گے۔ وہ اسے ہندو بنائیں گے یا نہیں؟ بنائیں گے تو اسے سچی کیا دیں گے۔ جنم سے ورن کی جو پابندیاں انہوں نے عائد کر رکھی ہیں۔ جب تک پورانک انہیں اڑا نہیں دیتے۔ باہر سے کسی کو ہندو دھرم میں آنے کی ترغیب نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی دھرم سے پربھاوت ہو کر آ جائے۔ تو پورانکوں کے سلوک سے تنگ آکر اس کا رہنا مشکل ہو جائے گا۔

ایک امریکن دیوی کیا۔ اگر ہندو دھرم کا دروازہ سب پر کھولنے کی جرأت کریں۔ تو لاکھوں دیویاں عیسائی، مسلم وغیرہ مذاہب سے آریہ جاتی میں آنے کو تیار ہیں۔ لیکن وہ آئیں کس حوصلہ پر۔ جب انہیں بتایا جاتا ہے کہ تمہاری ستی یہاں اچھوت کی ہوگی۔ تم ہندو دھرم کے سنسرگ سے پوتر ہو جاؤ۔ لیکن ہندو تمہارے ساتھ چھوت چھات برتیں گے۔ ہندوؤں کی یہ ذہنیت اُن کی ہستی کو مٹاتی چلی جا رہی ہے۔ لیکن ہندو ہیں کہ دنیا و مافیہا کی کوئی خبر نہیں۔

لاہوری مناظر کی فتح

علی پور میں آریہ مرزائی مناظرہ ہوا۔ آریوں کی طرف سے سوامی ردرانند جی مناظر تھے۔ اور مرزائیوں کی طرف سے مرزا مظفر بیگ۔ مباحثہ چار دن کے لئے ہونا طے ہوا تھا۔ لیکن دو دن کے بعد ہی مرزا ضروری کام کا بہانہ کر کے دہلی کی حجرہ میں سر چھپا کر جا بیٹھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقامی مرزائیوں کو ہزیمت کو ذہن میں رکھ کر مرکز کو تار دے دیا۔ کہ سوامی ردرانند کو بُری طرح

شکست ہوئی۔ سوامی ردرانند کو جو شکست ہوئی اسے وہاں کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں۔ مرزا صاحب بتائیں کہ چار دن کا مباحثہ کر کے دو دن کے مناظرہ کے بعد ہی کیوں دم توڑ بیٹھے۔ اور ذیل کے سوالات کا کیا جواب آپ کے پاس ہے؟

(۱) قرآن نازل ہوا ہے متقی لوگوں کے واسطے۔ متقی لوگ پہلے متقی ہیں۔ اور ان کو قرآن کی ضرورت نہیں۔ اور غیر متقی لوگوں کے لئے اس کا نزول نہیں ہوا۔ پس دنیا کو قرآن کی ضرورت نہ رہی۔

(۲) حضرت آدم پر کونسا صحیفہ نازل ہوا۔ اور دوسرے نبیوں پر کون سے؟ ان کے نام بتاؤ۔

(۳) حضرت آدم کیوں بہشت سے نکالے گئے۔ ممنوع درخت کون سا تھا۔ بہشت کہاں واقع ہے۔ اور اس کا نقشہ کیا ہے؟ حضرت آدم کے وقت بہشت میں حوریں بھی تھیں یا نہیں؟

(۴) قرآن میں خنزیر کیوں حرام ہے؟

(۵) قرآن صرف مکہ اور اس کے نواح کے لئے نازل ہوا ہے۔ قرآن سے یہ بتاؤ کہ یہ تمام دنیا کے لئے ہے۔

(۶) حضرت محمد صاحب کو معراج کس طرح ہوا۔ مسجد اقصیٰ کہاں واقع ہے؟

(۷) کیا قرآن میں علوم ہندسہ۔ طب۔ ہیئت وغیرہ کا ذکر ہے۔

(۸) حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے کس طرح پیدا ہو سکے؟

میرپور کا آریہ سمیلن

میرپور ریاست جہلم میں آریہ سمیلن اسی ہفتہ ۳۰ اپریل اور یکم مئی کو رائے بہادر دیوان بدری داس صاحب ایم اے پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی صدارت میں ہو رہا ہے۔ سمیلن کا مقصد ریاست کے پیڑت ہندوؤں کی سہائتا کرنا اور ان کو اپنے گھروں میں آباد کرنے کے سادھنوں پر وچار کرنا ہے۔ اس لئے ہر خیال کے ہندو اور آریہ سماجیوں کو شامل ہونا

مئی ماس کے خریداروں کے لئے

مئی ماس میں جن خریداران "پرکاش" کی معیاد خریداری ختم ہوتی ہے۔ انہیں بذریعہ چٹھی اطلاع دی جا رہی ہے۔ جس میں ان سے نویدن کیا گیا ہے۔ کہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ منی آرڈر سے چندہ بھیجنے میں انہیں وی پی کے تین آنہ کی بچت رہے گی۔ بعض بھائی منی آرڈر دیر سے بھیجتے ہیں۔ اور وہ اس وقت پہنچتا ہے۔ کہ وی پی یہاں سے جا چکا ہوتا ہے۔ اس صورت میں چندہ تو ہمیں پہنچ جاتا ہے۔ لیکن ۳ کا نقصان خواہ مخواہ ہو جاتا ہے۔ یہ اطلاع یکم مئی تک سب اصحاب کو مل جائے گی۔ ۸ مئی تک یعنی ایک ہفتہ کے اندر سب اصحاب چار روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ جو کسی وجہ سے منی آرڈر نہ بھیج سکتے ہوں۔ وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیں۔ جن کا نہ منی آرڈر آئے گا۔ نہ وی پی بھیجنے کی اطلاع۔ ان کے نام وی پی بھیجے جائیں گے۔ جن کا وصول کرنا ان کا کرتویہ ہوگا۔ اپنا چندہ بھیجنے کے علاوہ خریدار ساتھیوں کا یہ بھی کرتویہ ہوگا۔ کہ "پرکاش" کے نئے خریدار بنا کر اُن کا چندہ بھی بھجوا دیں۔

پنڈت ٹھاکر دت جی بے انصافی

گذشتہ سے پیوستہ

آریہ سماج لاہور کے سپتاہ کے ست سنگ میں پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دہارا والوں کا دیاکھیان ورن ویوستھا اور رشی دیانند پر ہوا تھا۔ رشی دیانند نے ورن ویوستھا کا جو ویدک سدھانت پیش کیا ہے۔ اس پر زمانہ عمل کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ کیا جا سکتا ہے تو کس طرح؟ اس پر اختلافات ہوں تو کیا ہیں۔ لیکن ورن ویوستھا کا آدھار جنم پر نہیں گن کرم سبھاؤ پر ہے۔ اس سدھانت میں آریوں کا کبھی اختلاف نہیں رہا۔ لیکن ہمیں حیرت ہے۔ کہ ڈاکٹر بھگت رام جی کے اخبار نے اپنی نامہ نگار کی رپورٹ میں پنڈت جی کے متعلق لکھا ہے کہ پنڈت جی نے جنم سے ورن ویوستھا کو سدھ کرنے کا یتن کیا۔ ہمیں بھی اس دیاکھیان کے سننے کا موقعہ ملا تھا۔ اور ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان الفاظ میں پنڈت جی سے بے انصافی کی گئی ہے۔ اتنا تو ہے۔ کہ پنڈت جی نے ورن ویوستھا کی ستھاپنا میں جنم کا سروتھا بہشکار نہیں مانا۔ لیکن آخری فیصلہ گن کرم اور سبھاؤ پر ہی رکھا اس کے معنی اگر یہ لئے گئے ہیں۔ کہ پنڈت جی نے ورن ویوستھا کو جنم سے سدھ کرنے کا یتن کیا۔ تو امر دیگر ہے ورنہ ان کے دیاکھیان کا تاثر یہ ہے۔ ہم تو یہی سمجھے ہیں کہ پنڈت جی گن کرم سبھاؤ سے ہی ورن ویوستھا مانتے ہیں ❖

ورن ویوستھا کے سدھانت پر سندیہہ

ورن جنم پر ہے یا گن کرم سبھاؤ پر۔ اس کے متعلق اگر کسی آریہ سماجی کو سندیہہ ہے۔ تو سمجھو کہ وہ ششی آریہ ہے۔ اس نے آریہ سماج کے سدھانتوں کو سمجھنے کے پریتن کا کشٹ نہیں کیا۔ ڈاکٹر بھگت رام جی کے ساپتاہک نے اس قسم کی ناواقفی کی مثال پیش کی ہے۔ جب وہ آریہ سماج کے ودوانوں اور سارودیشک سبھا سے اپیل کرتا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں روشنی ڈالیں۔ کہ آیا ورن کو جنم سے مانا جاوے یا کرم سے۔ آریہ سماج کے ودوانوں اور سارودیشک سبھا کا فیصلہ کسی سنینشے آتمک وشے پر تو مانگا جا سکتا ہے۔ لیکن نشچت سدھانت یا سدھانتوں پر نہیں۔ جن کے متعلق اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں۔ آریہ سماجی ودوانوں کی ان ویوستھا کے ویدک کت اور رشی دیانند پرتی پادت سدھانت کے متعلق دو رائیں ہرگز نہیں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ عام طور پر اس سدھانت کو کاریہ روپ میں نہ لایا جاتا ہو۔ پس آریہ سماج کے ودوانوں اور سارودیشک سبھا کا جو ہمسیوگی کی اپیل کا جواب ہو سکتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ورن کو نہ جنم سے مانا جاوے نہ کرم سے بلکہ ورن گن کرم سبھاؤ سے مانا گیا ہے۔ ہاں ہمارا ہمسیوگی یہ چاہتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے ودوان اور سارودیشک سبھا اس بات پر روشنی ڈالیں۔ کہ گن کرم سبھاؤ پر ورن ویوستھا کو کیسے پرچلت کیا جا سکتا ہے۔ تو اس میں معقولیت ہوتی۔ اور اس کی ضرورت بھی ہے ❖

گورو نانک مسلمان تھے

مرزائی بھی عجیب غرض کے بندے ہیں۔ جب مذہب کا سوال آتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ گورو نانک مسلمان تھے۔ جب سیاسیات کا سوال سامنے آتا ہے۔ تو کہہ دیتے ہیں کہ سکھ سولہ آنے ہندو ہیں۔ گورو نانک مسلمان تھے۔ تو سکھ مسلمان ہونے چاہئیں۔ سکھ ہندو ہیں۔ تو گورو نانک جن کے وہ شش ہیں۔ کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں۔ جب مسلمانوں نے فرقہ وارانہ نیابت اور اقلیتوں کے خاص حقوق پر زور دیا۔ تو سکھوں نے بجا طور پر کہا کہ اگر مسلم اقلیتوں کو خاص حقوق دوسرے صوبوں میں ملتے ہیں۔ تو سکھ پنجاب میں ان حقوق کے یقیناً مستحق ہیں۔ اس پر "لائٹ" اور "پیغام صلح" نے یہ بانگ نکالی۔ کہ سکھ پورے ہندو ہیں اور صرف دھوکہ ہی نہیں کیا۔ سکھوں کے ایک ایک عقیدے کو لے کر بتلایا کہ یہ ہندوؤں کے ہی عقیدے ہیں۔ سکھ اگر علیحدہ قوم بنے ہیں۔ تو صرف سیاسی حقوق کے لئے۔ اور چونکہ یہ ہندو ہیں ان کا خاص حقوق کا کوئی حق نہیں ❖

اس دعوے کی موجودگی میں کوئی لاہوری مرزائی یہ کہے کہ گورو نانک مسلمان تھے۔ تو اس کی ڈھٹائی میں کیا شک ہو سکتا ہے لیکن وہی "پیغام" جو سکھوں کے ہندو ہونے کا فتوےٰ صادر کر چکا ہے لکھتا ہے۔ کہ "حیدرآباد سندھ کے ایک مسلم جلسہ میں ایک گیانی سے مباحثہ ہوا۔ گیانی صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ گورو نانک مسلمان نہ تھے۔ لیکن مولانا عصمت اللہ مرزائی (واعظ) نے ایسے زبردست دلائل سے گورو نانک دیو کے اسلام پر روشنی ڈالی کہ بانیہ شاید ...... اور ثابت ہو گیا کہ گورو نانک صاحب درحقیقت مسلمان ہی تھے" ❖

مولانا عصمت اللہ بیچارے نے کیا ثابت کرنا تھا۔ کہ گورو نانک مسلمان ہی تھے۔ البتہ "پیغام صلح" کے ان الفاظ سے یہ ثابت ہو گیا

کہ اُس کا اور اُس کی جماعت کا یہ دعویٰ کہ سکھ ہندو ہیں کذب تھا۔ جھوٹ محض تھا۔ لیکن پیغام کو مطلب سے مطلب ہے۔ وہ جھوٹ سے حاصل ہو یا کسی اور طرح سے اس کی اس کو چنداں پرواہ نہیں ❖

شاردا ایکٹ اور کلکتہ ہائیکورٹ

کمسنی کی شادی کے متعلق عدالت ماتحت کی طرف سے حکم امتناعی جاری کرنے کا معاملہ جب کلکتہ ہائی کورٹ کے نوٹس میں لایا گیا۔ تو اُس کا فیصلہ تھا۔ کہ گورنمنٹ یا کسی فرد کی طرف سے دھرم شاستر یا شریعت میں مداخلت کو ہم پسند نہیں کرتے۔ مطلب پرست حلقوں میں اس کا مطلب یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ شاردا ایکٹ خلاف قانون ہے۔ لیکن یہ غلط نتیجہ ہے۔ جو کہ ہائی کورٹ کے ججان کے فیصلہ سے اخذ کیا گیا ہے جہاں تک ہائی کورٹ کے فیصلہ کا تعلق ہے۔ اس میں کمسن لڑکے لڑکی کی شادی کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم امتناعی کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ نہ کہ شاردا ایکٹ کو۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ شاردا ایکٹ کی بیان کردہ عمر سے پہلے کوئی شخص شادی کرنا چاہیں۔ تو عدالت اس شادی کو حکم امتناعی کے ذریعہ روک نہیں سکتی۔ لیکن شادی ہو جانے کے بعد شاردا ایکٹ کے ماتحت اُن پر مقدمہ دائر ہو سکتا ہے ❖

"ایسٹرن ٹائمز" اور وزیر تعلیم

"ایسٹرن ٹائمز" مسلم روزنامہ ہے۔ جو سیاسی مسلمانوں کی جلائی ہوئی فرقہ پرستی کی آگ کو ہوا دینے کے لئے حال ہی میں لاہور سے جاری کیا گیا ہے ہمارے وزیر تعلیم ملک فیروز خان صاحب نون کے اندر اسلام کی سیاسی ترقی اور اُس کی فرقہ پرستی کو فروغ دینے کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اس لئے "ایسٹرن ٹائمز" کی ترقی اشاعت کے لئے اگر وہ کوشش کرتے ہیں۔ تو یہ حیرت کی بات نہیں۔ البتہ اگر یہ سچ ہے۔ کہ جیسا کہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ انہوں نے "ایسٹرن ٹائمز" کی ترقی اشاعت کے لئے جو چٹھی جاری کی ہے۔ وہ صیغہ تعلیم کے بعض ملازمین کو بھی بھیجی ہے۔ تو یہ ضرور قابل اعتراض ہے۔ اپنی سرکاری حیثیت کو ایک سیاسی اخبار کی خریداری کے لئے اپنے ماتحتوں کو ترغیب دینے میں استعمال کرنا یقیناً قابل اعتراض ہے ❖

سادھو اور اسکے چیلے

ایک سادھو کے دو چیلے تھے۔ دونوں بڑے شرد ہالو۔ ایک دن کیا ہوا۔ کہ سادھو صاحب تھکا ماندہ لیٹ گیا۔ تو چیلے اس کے پاؤں دبانے میں لگ گئے۔ سادھو نے کروٹ بدلی۔ سادھو کی شامت اعمال سے ایک ٹانگ دوسری پر چڑھ گئی۔ جس کی ٹانگ پر چڑھی تھی اُس نے حیل کی نہ حجت۔ ڈنڈا اُٹھایا۔ اور دوسری ٹانگ پر ایک دو تین بار رسید کیا۔ سادھو تڑپ کر دوسری کروٹ ہوا۔ تو دوسرے چیلے نے اپنی ٹانگ کا اس طرح نقصان دیکھ کر دوسری ٹانگ پر ڈنڈے...

چیخ چلاہٹ پر لوگ جمع ہو گئے۔ وہ پوچھنے لگے کہ معاملہ کیا ہے۔ ایک چیلا بولا معاملہ پوچھتے ہو۔ میں اپنے گورو کی دائیں ٹانگ دبا رہا تھا۔ اور یہ دوسرا بائیں۔ بائیں ٹانگ کو شرارت سوجھی اور دائیں ٹانگ پر چڑھ گئی۔ میں اس اپمان کو کیسے برداشت کرتا۔ میں نے اس بائیں ٹانگ کو ضرور مارا ہے۔ دوسرے سے معاملہ کی اصلیت دریافت کی گئی۔ تو اُس نے بھی پہلے ہی کی سچائی بیان کر دی۔ اور کہا اس نے میری ٹانگ کو مارا۔ تو میں اس کی ٹانگ کو کیسے بچا کر رکھتا۔ دیکھنے والوں کے لئے مذاق کا بہت اچھا سامان مل گیا۔ کہ لڑتے تو چیلے ہیں۔ اور پیٹا جاتا ہے گورو ❖

زیر بحث مرزا کی نبوت

مرزائیوں کے مسلمانوں اور آریوں سے مباحثے ہوتے ہی تھے۔ سالانہ میں مبائعین اور غیر مبائعین کیا مطلب۔ مرزائیوں مرزائیوں کا آپس میں مباحثہ ہو گیا۔ جس میں زیر بحث مرزا کی نبوت تھی ❖ قدرتاً قادیانی فریق نے مرزا کے اقوال دیگر سات [illegible] پیش کر کے کہا۔ کہ مرزا نبی اور رسول تھے۔ اور لاہوری فریق نے انہی مرزا کے اقوال بطور نمونہ پیش کئے اور ثابت کیا کہ اپنے ہی اقوال کے مطابق وہ نبی نہ تھے۔ اب اس مضمون پر مرزا کے جو اقوال فریقین نے پیش کئے۔ بدقسمتی سے وہ مرزا صاحب کی تصانیف میں موجود ہیں۔ ان اقوال کی ہستی سے کسی فریق کو انکار کی گنجائش نہیں۔ تو اس بحث کا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے؟ کہ ایک طرف قادیانی فریق اپنے دعوے کے ثبوت میں مرزا کے ان اقوال کی تردید کرتا ہے۔ جو لاہوری فریق نے اپنے پکش کے حق میں پیش کئے۔ دوسری طرف لاہوری فریق مرزا صاحب کے ان اقوال کو غلط قرار دیتا ہے۔ جو قادیانی فریق نے پیش کئے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ گت کس کی بنی ہے؟ قادیانی فریق کی یا لاہوری فریق کی دونوں کے پیر مرزا صاحب کی؟ جن کا قریہ صادق ہوتے کا دونوں کا ایک دوسرے سے

بڑھکر دعویٰ ہے۔ اس مباحثہ میں قادیانی فریق نے لاہوری فریق کے مناظر سید مدثر شاہ صاحب پر ایک شدید الزام لگایا ہے۔ جو الفضل ۹ اپریل کے الفاظ میں اسطرح ہے:۔

"ایک قابل افسوس بات آپ کی تقریر میں یہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام استہزاء میں مخالفین کی طرح تمسخر اور استہزا کے رنگ میں لیتے ہیں"

الزام نہایت سخت ہے۔ ایک مخلص مرزائی سے یہ امید ہرگز نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ مرزائیت کے بانی کی گستاخی کرے۔ بہرحال مدیر صاحب کو اس الزام میں اپنی صفائی پیش کرنی چاہئے۔ اور پیغام صلح کو اس کی اشاعت کا بہت جلد انتظام کرنا چاہئے۔

مریدوں کے متضاد دعاوی

مرزا کے متعلق متضاد دعاوی کے تصفیہ کے لئے مرزائی مرزائی مناظرہ مسانانہ میں ہی نہیں ڈیرہ دون میں بھی ہوا۔ جہاں لاہوری مرید میر مدثر شاہ نے قادیانی مرید مولوی محمد حسین کے سامنے ذیل کے مطالبات پیش کئے۔

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کی اپنی تحریرات سے یہ دکھایا جائے۔ کہ آپ کا دعویٰ نبوت ہے اور (۲) آپ کی وحی وحی نبوت ہے۔ اور (۳) آپ کا دعویٰ مجازی نبی ہونے کا نہیں ہے۔

مقابلہ پر میر صاحب نے کہا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے ثابت کروں گا کہ آپکا دعویٰ نبوت کا نہیں۔ اور اپنی وحی کو آپ نے وحی نبوت قرار نہیں دیا۔ اور آپ کا دعوےٰ مجازی نبی ہونے کا ہے۔ نہ کہ حقیقی نبی ہونے کا۔

طرفین نے اپنے اپنے دعاوی کے ثبوت میں مرزا صاحب کی ہی تحریرات سے ثبوت پیش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لیکن پیغام صلح کا کہنا ہے کہ سید مدثر شاہ کی تقاریر دلپذیر مولوی محمد حسین کی مناظرانہ کج بحثی اور پیچیدہ اور طویل مسترقصانہ کلام سے کہیں زیادہ مقبول ہوئیں۔ گویا پیغام کے الفاظ میں لاہوریوں کے مرزا سچے ثابت ہوئے اور قادیانیوں کے جھوٹے۔ لیکن پیغامی ہوں یا قادیانی۔ وہ تو کسی مباحثہ کے متعلق درست بیانی کے معاملہ میں کوئی اچھی شہرت نہیں رکھتے۔ ممکن ہے۔ کہ الفضل کا فیصلہ اس کے خلاف ہو۔ لیکن اس صورت میں بھی مرزا صاحب کی حقیقت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ سب سے اس کے پیغام صلح کے بیان کے مطابق قادیانی لوگ کاذب ہیں اور الفضل کے بیان کے مطابق پیغامیوں کے کاذب ہونگے۔

اس حالت میں مرزا صاحب کی روح کیا یہ نہ کہتی ہوگی۔ کہ خدا مجھے ایسے مریدوں سے بچائے؟

ناممکن المنسوخ یا غلط

طلاق کی بدعت کو پھیلنے کے لئے قانون طلاق بیان کرتے ہوئے قادیانی مولوی اپنے ریویو آف ریلیجنز میں لکھتا ہے:۔

"تیسری اور آخری دفعہ اعلان کرنے کے بعد وہ ناممکن المنسوخ طور پر جدا ہو جاتے ہیں یہ طلاق کی کثرت کو روکنے کے لئے ہے"

کاش! ایسا ہوتا۔ تاکہ مومن پر غلط گوئی کا الزام عائد نہ ہوسکتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ ناممکن المنسوخ کی بات غلط معلوم ہوتی ہے۔ اسلامی شریعت میں تیسری اور آخری بار کے اعلان کے بعد بھی مرد مطلقہ عورت کو نکاح میں لے سکتا ہے۔ البتہ شرع کی پابندی ہے لازمگر جو یہ ہے۔ کہ وہ عورت کو کہے کہ اے نیک بخت! میرے نکاح میں پھر آنے کے لئے پہلے کسی اور مومن کے نکاح میں آ۔ نکاح کی رسم ہی ادا نہ کر۔ بلکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے فتوے کے مطابق اس سے ہمبستری بھی کر۔ پھر اس سے طلاق حاصل کر۔ تاکہ میں تجھے اپنے نکاح میں لے سکوں۔ اس حکم شریعت کا نام شرع میں حلالہ ہے۔ قادیانی مومن کو معلوم ہوتا ہے حلالہ کے جواز کے تسلیم کرنے میں عار ہے۔ اس لئے اس نے طلاق کے مسئلہ کو تیسرے طلاق کے ساتھ ختم شدہ بتایا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حلالہ کی برکت سے طلاق کا سلسلہ اس سے بہت طویل ہے۔ جس قدر قادیانی معاصر نے سمجھ رکھا ہے

بابا کا بیاہ

اسلام کی خدمات اور خلافت کی ترقی کے پردہ میں ہم کیا سنتے ہیں۔ کہ بڈھے بابا شوکت علی نے نوجوان دولہا بن گئے ہیں۔ اور ایک یوروپین عورت سے جس کا بازو آپ کے چھوٹے بھائی مولانا محمد علی آپ کو پکڑا گئے تھے۔ آپ نے بیاہ کر لیا ہے۔ اور اس طرح ایک اور ثبوت دیا ہے۔ کہ اسلام کے اندر بیاہ کی کوئی مریادا نہیں۔ جو مومن جس عمر میں چاہے کسی بھی عمر کی عورت سے شادی کر سکتا ہے۔ اسلامی روایات اس قسم کی شادیوں کے جواز میں پریٹیکل اور مذہبی نظائر کو پیش کرتی ہیں۔ مولانا نے بھی اس کا سہارا لیا ہے۔ اور مسلمانوں کو عقل تسلی دی ہے۔ کہ آپ کی نئی رفیقۂ حیات خدمت اسلام میں اُن کی معاون ہوگی۔ ہوگی یا نہ۔ اس کا جواب مستقبل کے پردہ میں چھپا ہوا ہے۔ البتہ اسلام کی ایک خدمت سے اس مجوبہ کے ذریعہ مولانا ضرور سبکدوش ہو چکے ہیں۔ اور وہ یہ کہ اپنی بیوی کا پردہ اُترواکر دُنیا سے اسلام پر روشن کر دیا ہے کہ اسلامی پردہ قابل ترک شے ہے۔ ابھی یہ تو ابتدا ہے۔ نہ معلوم اسلامی عقائد کی تخریب میں یوروپین بیوی نے بوڑھے مولانا کو کیسا کیسا ناچ نچوانے ہیں۔

سپین کی اسلامی سلطنت کی تباہی

سپین کی اسلامی سلطنت کیسے زوال پذیر ہوئی اس پر 'الفضل' نے مرزائی نکتہ نگاہ یوں پیش کیا ہے:۔

"وہاں کے عیسائیوں نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کو کسی طرح بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ تو اپنی عورتوں کو اُن کے گھروں میں بھیجنا شروع کیا۔ اور مسلمانوں نے اس چال کو گوارا کر لیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ باہم ارتباط میل جول اور بے تکلفانہ گفتگو کے ذریعہ ان ہوشیار عیسائی عورتوں نے مسلم خواتین کے خیالات کو زہر آلود کرنا شروع کر دیا۔ اُن کے اندر عیسائیت کے لئے ہمدردانہ اور ضرورت سے زیادہ دلدادانہ جذبات پیدا کر دئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آئندہ نسلوں میں بھی عیسائیت کے خلاف وہ جوش اور اسلام سے وہ عمیق دابستگی اور تعلق قائم نہ رہ سکا۔ جو اس قدر دور دراز علاقہ میں حکومت کے لئے ضروری تھا" (الفضل ۱۵ اپریل ۳۶ء)

'الفضل' نے زوال کی وجہ کیا پیش کی۔ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی کمزوری تسلیم کر لی۔ ظاہر ہے کہ سپین میں مسلم حکومت کے زمانہ میں عیسائی غلامی کی حالت میں تھے۔ غلاموں کا مذہب چنداں کشش نہیں رکھتا۔ اس حالت میں ایک غلام قوم کی عورتیں ایک برسر حکومت قوم کی عورتوں کو اپنے مذہب کا شیدائی بنا سکتی ہیں۔ تو یقیناً ان کا مذہب برسر حکومت قوم کے مذہب سے بہت زیادہ معقول تسلیم کیا جانا چاہیئے۔ لیکن اگر ایسا نہیں۔ اسلام عیسائیت سے ناقص ہے۔ تو اس نسخہ سے قادیانی دوست قادیانیت کے پرچار میں فائدہ کیوں نہیں اُٹھاتے؟ وہ اپنی عورتوں کو غیر مذاہب کے لوگوں کے گھروں میں کیوں نہیں بھیجتے جہاں وہ اپنے مذہب کا پرچار کریں۔ اور اسی طرح قادیانیت کو فروغ دیں۔

دیو مندروں میں اچھوتوں کا داخلہ

اچھوتوں کے مطالبات میں ایک یہ ہے کہ انہیں دیو مندروں میں درشن کے لئے جانے دیا جائے۔ لیکن پرانک اسے تسلیم کرنے پر تیار نہیں کیونکہ اُن کا کہنا ہے۔ کہ اس سے دیو مندر بھرشٹ ہو جاتے ہیں اور دیوتا اچھوت بن جاتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے جگن ناتھ کے مندر میں دیوتا کے چرن کی لیلا دیکھی ہے۔ وہ اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ وہاں چھوت اچھوت کی کوئی تمیز نہیں۔ تمام ہندوؤں کو یکساں حق حاصل ہے۔ جب ایک مندر میں اچھوت داخل ہو سکتے ہیں۔ ایک برابر کے درشن کر سکتے ہیں۔ اور اُس سے پرش کرتے ہیں اور وہ مندر اپوتر نہیں ہوتا اور دیوتا اچھوت نہیں ہو جاتا۔ تو دوسرے مندر اُن کے پرویش سے اپوتر اور دوسرے دیوتا اُن کے سپرش سے اچھوت کیسے ہو سکتے ہیں؟ اگر نہیں ہوتے۔ تو اچھوتوں کو مندر میں داخل ہونے کا حق نہ دینے والے پجاریوں کی ہندو دشمنی قابل نفرت ہے۔ جو ہندوؤں کو ہندوؤں سے کٹ کر ہندوؤں کی شکتی بڑھانے کا کارن بننے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ اودار پوراتکوں کو اس پرادارتا سے وچار کرنا چاہئے۔ اور ہندو دھرمی کے اس وچار کو جلد تیاگ دینا چاہئے۔

سوشل کانفرنس کا اہم رزولیوشن

دہلی میں آل انڈیا سوشل کانفرنس کے اجلاس میں آچاریہ رام دیو جی کی صدارت میں جو رزولیوشن پاس ہوئے۔ اُن میں وہ رزولیوشن اہم ہے جس میں اجلاس نے ذات انہار کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ رزولیوشن یہ ہے:۔

"اس کانفرنس کی رائے میں چھوت چھات بھاجین ہندو دھرم کا انگ نہیں ہے۔ بلکہ بعد میں ملاوٹ کی گئی ہے۔ یہ کانفرنس ہندوؤں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ تمام لوگوں کے لئے پبلک مندروں کے دروازے کھول دیں۔ اسمبلی میں پس ماندہ اقوام کے نمائندوں کو جانے دیں۔ اور انہیں پبلک کنوؤں سے پانی لینے دیں۔ اور اچھوتوں کو یقین دلاتی ہے۔ کہ اُن کے مقاصد کی تکمیل کے لئے تمام مجلسی انجمنیں اور مجلسی کارکن اُن کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اس کانفرنس کی رائے میں اچھوتوں کے لئے جداگانہ نیابت مضر ثابت ہوگی۔ اور اس سے چھوت چھات بڑھیگی اس لئے کانفرنس مونجے راجہ پیکٹ کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں کانفرنس آریہ سماج اور دیگر انجمنوں نے جو شاندار کام کیا ہے۔ اس کی تعریف کرتی ہے"

اچھوتوں اور عورتوں کے دشہ میں رزولیوشن کے ذریعہ کانفرنس نے ہندوؤں اور اچھوتوں کو نہایت مفید مشورہ دیا ہے۔ ہندوؤں کو یہ کہ اچھوت ہندو جاتی کا انگ ہیں انہیں اپناؤ اور اچھوتوں

دلت اُدّھار اور سناتن دھرمی

ہندو عوام میں دلتوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا رہا ہے۔ وہ آج ناقابل برداشت خیال کیا جا رہا ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ یہ سلوک نہ صرف مجلسی طور پر نہیں تھا۔ بلکہ مذہبی طور پر بھی تھا ہمارے پنڈت لوگ بھائیوں کی دھارنا تھی۔ کہ جس دنیا میں دلتوں کو پرماتما نے پیدا کیا ہے اس جنم میں انہیں اسی اوستھا میں رہنا ہے۔ کیونکہ پرماتما کی کرپا ہو گی۔ انہیں اگلے جنم میں اچھی ستھتی مل جائے گی۔ لیکن بھلا ہو راشٹریہ نیتک آندولن کا۔ جس میں کسی جاتی کی زیادہ اس کی سنکھیا میں ہونے کا سدھانت پرمانت ہو رہا ہے۔ ہندو اگر اس اوستھا میں بھی دلتوں کو نہیں اپناتے۔ تو دوسرے انہیں اپنانے کو تیار ہیں۔ جس کے معنی ایک دم ۷ کروڑ کا فرق ہے۔ اس طرح کہ اس سمے چھ کروڑ دلت ہیں۔ جن کا ہندوؤں میں شمار ہے۔ اگر یہ چھ کروڑ ہندوؤں سے نکل جائیں تو ہندوؤں کی تعداد چھ کروڑ گھٹ جاتی ہے۔ اگر ہندوؤں سے نکل کر یہ چھ کروڑ کسی اور جماعت میں شامل ہو جائیں۔ تو اس جماعت کی تعداد چھ کروڑ بڑھ جاتی ہے۔

تعداد کی بنا پر نیابت کے زمانہ میں ہندوؤں سے دلتوں کا جدا ہو جانا ایسا نقصان ہے جس کی تلافی کی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے سناتنیوں کو ہوش آ رہی ہے۔

مدراس میں تو اب بھی صورت حالات چنداں بہتر نہیں۔ سوائے اُن علاقوں کے جہاں سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے کارکن کام کرتے ہیں۔ باقی پرانتوں میں دلت بادجود اپنے پورے پرتین کے دلت ہی ہیں۔ گو اُن کے اندر جاگرتی آ چکی ہے اور وہ دلت رہنے کو تیار نہیں۔ اُن کا پرتین ہے کہ ہندو جاتی انہیں اپنا لے۔ لیکن اگر وہ اس پرتین میں سپھل نہ ہوئے تو پہلے تو صرف عیسائی ہی انہیں لینے کے لئے تیار تھے اب مسلمان بھی ہڑپ کرنے کے لئے منہ کھولے بیٹھے ہیں۔ البتہ پنجاب اور یوپی میں جہاں آریہ سماج کا پرچار زیادہ ہے۔ اُن کی اوستھا بدل رہی ہے۔ علاقہ سیالکوٹ کے ہزارہا میگھ تو راشٹریہ آندولن سے پہلے ہی آریہ سماج میں جا چکے تھے۔ اسی طرح جموں کے کامیاب دلت اُدّھار کا بھی اس آندولن سے چنداں تعلق نہیں۔ اس کا کارن الھیالی راجپوتوں کے اقول دلت اُدّھار۔ پر کیے مہاشہ رام چند کا بلیدان بنا گیا آریہ سماج کا دلت اُدّھار کا کام تو محض دھارمک نقطہ نگاہ سے شروع ہوا اور شروع ہے۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ سناتنیوں کی طرف سے آریہ سماج کی راہ میں ہمیشہ روڑے اٹکائے جاتے رہے ہیں۔ لیکن اب جبکہ سیاسی جیون کے لئے ہندوؤں کو دلتوں کی ضرورت ہے۔ تو پنجاب کے سناتنیوں میں ضرور حرکت پیدا ہوئی ہے۔

اس سمے یہ لوگ تین بھاگوں میں بٹے ہوئے ہیں ایک تو وہ ہیں۔ جو زمین جنبد نہ جنبد گل محمد کے مصداق اس سمے بھی اس غریب جماعت سے اودارتا کا کوئی برتاؤ کرنے کو تیار نہیں۔ وہ نہ انہیں ہندو دھرم میں پرویشٹ ہونے کا حق دینے کو تیار ہیں نہ کنوؤں سے پانی لینے کا اور نہ مندروں میں جانے کا۔ ایسی جاتی ہیں کوئی ستھتی نہیں۔

دوسرے سناتن دھرم پرتی ندھی کے رنگ ہیں۔ جو انہیں اتنا حق دینا چاہتے ہیں۔ کہ جن کنوؤں سے غیر ہندو پانی لے سکتے ہیں۔ اُن سے دلتوں کو بھی لینے دیا جائے۔ اور تیسرے وہ اندر زیادہ ترقی پسند ہیں۔ جو تمام پبلک کنوؤں سے پانی لینے کا انہیں حق دینا چاہتے ہیں پنجاب کے سناتنیوں میں یہ اختلاف دلت اُدّھار کے راستہ میں بادھک ہے۔ اس لئے وہ اپنے ودوانوں کی ایک میٹنگ بلانا چاہتے ہیں جس سے اس وشے میں ایک مت ہو سکے۔

سناتن دھرمی میٹنگ بلائیں۔ لیکن اس امر کا خیال رکھ کر کہ کٹرتا کا زمانہ اب چلا گیا ہے۔ اچھوتپن کے متعلق پورانک پرمانوں کے سامنے کوئی جھکنے کو تیار نہیں۔ اگر تو اس میٹنگ میں نہ ہی سمرتیاں پیش کی جاتی ہیں۔ جن کی بدولت سے کروڑوں سے زیادہ ہندو سماج سے کٹ کر عیسائی اور مسلمان ہو چکے ہیں۔ تو اس امر کا دھیان رکھ کر کی جائیں۔ کہ ان سمرتیوں کے پیش کرنے کے معنی ۷ کروڑ ہندوؤں کے کاٹے جانے کے حکم نامہ پر اپنے ہاتھوں دستخط کرنا ہے۔

اگر انسانیت کے وسیع نقطہ نظر سے اس معاملہ کو دیکھا جائے۔ تو دلت ماتر میں جنم کی بنا پر کوئی بھید بھاؤ نہیں۔ اچھے کل میں پیدا ہوا شخص اگر دُراچاری ہے۔ تو وہ تیاگنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اگر نیچ کل میں پیدا ہوا ویکتی سداچاری ہے۔ تو اس کا اپنانا ہی دھرم ہے پھر نشٹ کا آریہ گرے ہوؤں کو گرانا نہیں اٹھانا ہے۔ ہمارے دلت بھائی پر تقیدوں کے کارن گرے ہوئے ہیں اور صدیوں سے وہ اٹھنے میں نہیں آتے۔ تو اس کا پاپ کس پر ہے؟ اتنا اُن پر نہیں جتنا جاتی ابھیمانی ہندوؤں پر۔ جنہوں نے گرے ہوؤں کو اٹھانے کا یتن نہیں کیا۔ سناتن دھرم کے ودوانوں کا اگر سے ہو دل کو گہرا ہوا دیکھنے کے لئے نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ اُن کو اٹھانے کے بھاؤ سے ہونا چاہئے۔ اور یہ اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ کہ انہیں صرف ان کنوؤں سے پانی لینے کی جن سے غیر ہندو لے سکتے ہیں اجازت دے کر اُن کو غیر ہندوؤں کی پنکتی میں نہ دی جائے۔ بلکہ جو حقوق کسی بھی ہندو کو بطور ہندو حاصل ہیں۔ وہ سب کے سب دے کر انہیں اس بات کا احساس کرایا جائے۔ کہ ہم ہندو ہیں اور ہندو سمجھے جاتے ہیں۔

کہا جائے گا۔ کہ یہ جاہل ہیں۔ گندے رہتے ہیں۔ گندے کام کرتے ہیں۔ لیکن یہ شکایت اسی وقت تک ہے۔ جب تک یہ دلت ہیں۔ اُن کے اس احساس کو دور کرو۔ اُن سے جہالت گندہ پن اور گندے پیشے فوراً دور ہو جائیں گے یہ محض کہنے مات نہیں۔ آپ اُن دلتوں کو دیکھو۔ جنہیں آریہ سماج نے شدھ کیا۔ اور پھر اُن کا اُن سے مقابلہ کرو۔ جو ابھی دلت ہیں۔ تو زمین و آسمان کا فرق پاؤ گے۔

جموں کے علاقہ میں آپ آریہ میگھوں کے گھروں میں جائیں۔ ایسے پوتر ہیں۔ کہ اُن کے ہمسایہ کسی اچھی جاتی والے کیا ہوں گے۔ گرام سُدھار کا جو کام اُن کے اندر جاری ہے۔ اس نے اُن کے گھروں کی کایا پلٹ کر دی ہے۔

دیہاتیوں کے میلوں میں کتنا فحش بکا جاتا ہے۔ اسے کون نہیں جانتا۔ لیکن ان آریوں کے اس میلہ کی شان ہی نرالی ہے۔ ہزارہا دیہاتی اکٹھے ہوتے ہیں۔ کیا مجال کسی کے منہ سے کوئی بُرا واکیہ نکلے۔ وہ ایشور بھگتی کے گیت گاتے ہیں۔ دھرم کے اپدیش سنتے ہیں۔ دکھانے کے لئے اپنی دیہاتی صنعت کے نمونے لاتے ہیں۔ ہون یگیوں میں شریک ہوتے ہیں جسمانی ورزش کے کھیل تماشے میں حصہ لیتے ہیں۔ اور ان کے لڑکے سندھیا اور وید منتر سنا کر دنگ کر دیتے ہیں۔ اُن کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ اس قابل نہیں کہ انہیں ہندو جاتی میں شامل کیا جائے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ کئی اچھی باتوں میں عام ہندوؤں سے بڑھ گئے ہیں۔

سناتن دھرمی ودوانوں کا کوئی کام ہے تو کہ دلتوں کے پرتی اُن کے اندر جو نفرت ہے اُسے تیاگ کر اُن کے معاملہ پر وچار کریں۔ اور آریہ سماج نے انہیں جو ستھتی دے رکھی ہے۔ اس پر مہر توثیق ثبت کرنے میں تنگدلی سے کام نہ لیں۔

آریہ جاتی کے سامنے اچھوتوں کی سمسیا اس سمے بڑی سمسیا ہے۔ دشمنوں کی طرف سے صرف ہندوؤں کو اپنے چھ کروڑ بھائیوں کے حقوق غصب کرنے کا طعنہ ہی دیا جاتا ہے بلکہ اسی بنا پر انہیں ایک الگ جاتی بنا کر اُن کا استین کر کے ہندوؤں کے ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی چالیں چلی جا رہی ہیں۔

دھرم کو مدنظر رکھا جائے۔ یا مصلحت کو۔ ہر دو لحاظ سے دلتوں کی سمسیا کا فوری حل ضروری ہے۔ آریہ سماج تن من دھن سے اس کے حل پر لگا ہوا ہے۔ اگر سناتن دھرمی بھائی جاتی اُدّھار کے اس ایک کام میں آریہ سماج کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ تو ایک ایک اور دو گیارہ کی شکتی سے یہ کام دنوں میں پورا ہو سکتا ہے۔

یادرفتگان

(بقیہ صفحہ نمبر ۱ کالم نمبر ۲)

اور دس دن سے پہلے اُن کے پاس نہ جا سکا ہو۔ شاہی طبیعت کے آدمی تھے۔ انہوں نے پیسہ کمانے کی کبھی چنتا نہیں کی۔ پیسہ آ گیا۔ تو رکھنے کی بھی چنتا نہ کی۔ آپ نے مذاقیہ طبیعت پائی تھی۔ ہمیشہ مذاق میں لگے رہتے تھے۔

آپ نائک نگلہ اُن کے وطن میں جا کر دیکھیں تو آپ کو پتہ لگے گا۔ کہ پدم سنگھ شرما کس بلا کے ساہتیہ سیوی تھے۔ آپ ہندی اردو فارسی سنسکرت سب کے پنڈت تھے۔ اس لئے اُن کے جیون میں وسیع الخیالی کی قدم قدم پر جھلک نظر آتی تھی۔ آپ کو ہندی اُردو فارسی کے شاعروں کو اپنے کا بھی بڑا شوق تھا۔ ایسے ساہتیہ شرومنی شرما جی کا وِیوگ ساہتیہ سیویوں اور پریمیوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔

پنڈت پدم سنگھ شرما کی قدر ہندی جگت نے دور دور تک کی۔ کیا ہندی ساہتیہ سمیلن کیا ہندوستانی اکیڈیمی اور کیا دوسری ساہتیک سنستھائیں ان سب نے دھنیہ ناں ایک ساہتیک مہارتھی کا سمان کرنے سے اپنا ہی سمان بڑھایا۔

پنڈت پدم سنگھ شرما کے بڑے لڑکے وِدیا بھاسکر پنڈت کاشی ناتھ شرما کا دیہ تیرتھ بڑے ہی سیوگیہ ساہتیک لیکھک اور کوی ہیں۔ آشا ہے کہ کسی وقت ساہتیہ کے آکاش پر چمک نکلیں گے آپ کے چھوٹے لڑکے رام ناتھ شرما گھر کا کام کاج کرتے ہیں۔

پنڈت پدم سنگھ شرما جی کے رچت گرنتھ نمن لکھت ہیں:۔ (۱) ستسئی سنجیون بھاشیہ۔ (۲) پدم پراگ حصہ اول و حصہ دوم۔ (۳) گدگور۔ (۴) پربندھ منجری (۵) سنکلت کرو ناٹ (اپرکاشت) ستسئی سنجیون بھاشیہ ادھورا ہی رہ گیا ہے اور سستی سے ادھورا رہا ہے۔ پنڈت پدم سنگھ شرما میں کوئی نقص تھا۔ تو سستی کا تھا۔ جب تک اُن میں اپنے ڈھنگ کی پھرتی نہ آتی تھی۔ اُن سے کوئی کام کرانا مشکل تھا۔ تاہم جو کچھ وہ

یادِ رفتگان

نمبر (۴۹)

پنڈت پدم سنگھ جی شرما

(از پنڈت نردیو جی شاستری)

پنڈت پدم سنگھ جی جن کا گت ماس دیہانت ہوا ہے۔ نائک نگلا ڈاک خانہ چاندپور ضلع بجنور کے رہنے والے تھے۔ آپ کے پتا زمیندار تھے۔ نہ اچھے زمیندار تھے۔ آپ کا نام چودھری امراؤ سنگھ تھا۔ آپ تیاگی برہمن خاندان سے تھے۔

پہلے پہل پنڈت پدم سنگھ جی کو اردو ہندی کی تعلیم دی گئی۔ اور جب کچھ بڑے ہوئے تو ریاست تاچور میں ساہتیہ آچاریہ پنڈت جوالا رام شرما راج گورو کے پاس انہوں نے لگھو کومدی اور کادمبری پڑھے۔ ۱۸۹۶ء میں جب میں پہلے پہل لاہور پہنچا۔ تو میں نے وہاں آپ کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آریہ ودیارتھی آشرم نامی بورڈنگ ہاؤس میں دیکھا۔ میں بھی اسی بورڈنگ ہاؤس میں داخل ہوا تھا۔ اس سمے پدم سنگھ شرما اورینٹل کالج میں شاستری شاستر میں پڑھتے تھے۔ ان کے ساتھ ایک اور ودیارتھی رہتے تھے جن کا نام شری چونی لال تھا۔ آپ پنڈت جوالا رام شرما کے اپنے لڑکے تھے۔ پنڈت پدم سنگھ لاہور میں دو سال رہے۔ اور ۱۸۹۷ء میں آپ جالندھر کے ودیک آشرم میں داخل ہو گئے۔ جہاں آپ پنڈت گنگا دت جی شاستری (جو اب سوامی شدھ بودھ تیرتھ کے نام سے پرسدھ ہیں) سے دیاکرن و شیش روپ سے پڑھتے رہے۔ وہاں سے آپ گھر چلے گئے۔ اور کئی سال تک آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے آنریری اپدیشک رہے۔ پنڈت پدم سنگھ شرما کا سوبھاؤ نہایت ہی سرل تھا۔ کدا بیشکی کی حالت میں بھی پستکوں کے کیڑے بنے رہتے تھے۔ جب کانگڑی گوروکل کھلا۔ تو مہاتما منشی رام جی نے آپ کو وہاں بلایا۔ آپ وہاں گوروکل اپدیشک بن کر رہتے رہے۔ سورگیہ پنڈت بھیم سین جی شرما اور پنڈت پدم سنگھ جی دونوں مل کر پستکوں کا اور ساتھ پڑھانے کا کام بھی کرتے رہے۔

وہاں سے الگ ہو کر ۱۹۰۸ء میں آپ پرا اپکاری کے ایڈیٹر ہو کر اجمیر گئے۔ وہاں ایک درش تک بڑی یوگیتا سے اس ماسک پتر کا ایڈیٹ کرتے رہے۔ جب ہم لوگ کانگڑی گوروکل سے ۱۹۰۸ء میں مہاودیالیہ جوالاپور میں آگئے۔ تب ہمارے آگرہ سے آپ بھی آگئے۔ اور عبارت و دیکھو سمپادن اور مہاودیالیہ میں پڑھانے کا کام کرتے رہے۔ اس درمیان میں کئی جگہوں سے آپ کو بڑے بلاوے آئے مگر کے بلاوے آتے رہے۔ پر آپ نہ گئے۔ اپنے پوجیہ پتا کے دیہانت کے بعد گھر کا سب بوجھ آپ پر آن پڑا اور آپ مجبوراً مہاودیالیہ سے چلے گئے۔ اور ۱۹۱۷ء کے بعد آپ گھر پر ہی رہے۔ آپ کچھ عرصہ کے لئے کاشی گیان منڈل میں بھی سپادک رہے وقت نکال کر آپ نے سَتسَئی (ستسئی سنجیون بھاشیہ کر ڈالا۔ جس سے آپ کی خوب شہرت ہوئی۔ ساہتیہ کشیتر میں پہلے پہل آپ کی پرسدھی ستسئی سنہار نامی سلسلہ مضامین کے جو سرسوتی میں لگاتار ایک برس تک چھپتا رہا کی وجہ سے ہوئی ستسئی سنجیون بھاشیہ کے کارن آپ کو کانپور ہندی ساہتیہ سمیلن میں منگلا پرساد پاریتوشک بھی ملا تھا۔ اس سمے سے آریہ سماج کے کشیتر سے آپ کا دھیان زیادہ تر ساہتیہ کشیتر کی طرف ہو گیا۔ اور آخر ساہتیہ کی دھن میں ہی آپ کا دیہانت ہوا۔ مظفرپور ہندی ساہتیہ سمیلن کے آپ سبھا پتی تھے۔ آپ نے بطور سبھا پتی جو بھاشن دیا۔ اس کی یاد مدتوں تازہ رہے گی۔

آپ سنسکرت اور ہندی ساہتیہ کے بڑے انوبھوی ادھیاپک تھے۔ آپ کا سنسکرت طرزِ تحریر بھی کادمبری کے ڈھنگ کا تھا۔ فصاحت کے لحاظ سے آپ کو فصیح بیچر اردو کہہ نہیں سکتے۔ لیکن آپ نے بھاشن میں ہوس میسر بہت ہوتا تھا۔ آپ کی وکترتا ودوانوں کے کام آنے والی چیز ہوتی تھی۔ سمپادن کلا خصوصاً سماؔلوچنا میں آپ خوب ماہر تھے۔ آپ کے سماؔلوچنا تمک لیکھوں سے بڑا تہلکہ مچا کرتا تھا۔

مہاودیالیہ سے ان کا ہمیشہ نزدیکی تعلق رہا البتہ بیچ میں ایک برس کے لئے گوروکل کانگڑی میں ساہتیہ ادھیاپک ہو کر گئے تھے۔ پنڈت پدم سنگھ میں جتنی بھی یوگیتا بڑھی۔ وہ سوہ ادھیئن سے بڑھی۔ اس وجہ میں انہیں SELF MADE MAN (اپنی ہمت سے بنا ہوا آدمی) کہہ سکتے ہیں۔

یہ تو ہوا آپ کا پبلک جیون۔ شخصی جیون میں وہ نہایت ہی ملنسار تھے۔ سادگی ان کا اصول تھا۔ مہمان نواز اتنے تھے کہ جو کچھ بھی ملے گا دوسرا مشکل سے ملے گا۔ ساہتیہ پریمی اکثر ان کے پاس آتے رہتے تھے۔ کیا جانے اب آپ جہاں آیا ہو۔

(بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۶ کالم ۴)

کشمیر کے مسلمان۔ تبدیلی مذہب پر حق وراثت

ریاستی مسلمانوں کو موجودہ قانون کی وجہ سے کوئی جائز شکایت نہیں ہو سکتی

انہیں کوئی شکایت نہیں (گلینسی کمیشن)

اس وقت تک ریاست کا قانون ہندو اور مسلم قانون کے معاملہ میں ہندو اور مسلمانوں کے دھرم شاستروں کے مطابق ہے۔ ہندو قانون کے مطابق ایک مرتد کا جدی جائیداد سے کوئی تعلق نہیں رہتا لیکن اسلامی شریعت اس سے بھی زیادہ سخت ہے مرتد کو نہ صرف حق وراثت سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اسے موت کی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ جموں اور کشمیر میں موت کی سزا نہیں دی جاتی۔ اس لحاظ سے ریاست کا قانون ہندو اور مسلمانوں کے مذہبی قانون سے مختلف نہیں ہے۔ جہاں تک خاص وراثت کے حق کا تعلق ہے۔ جموں اور کشمیر میں شریعت پر عمل کیا جاتا ہے۔ گویا اس پہلو میں ہندو اور مسلمانوں کا مذہبی قانون پہلو بہ پہلو چلتا ہے اسلامی شریعت کے مطابق ایک مسلمان کا اپنی جدی جائیداد میں کوئی حق نہیں رہتا۔ جب تک وہ شخص مر نہ جائے۔ جس کے بعد اسے حق ملتا ہے۔ لیکن ہندو شاستروں کے مطابق ایک ہندو اپنے جنم سے ہی جائیداد کا حصہ دار بن جاتا ہے۔ اور وہ جب چاہے اپنے حصہ کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود جب وہ مذہب تبدیل کرتا ہے۔ تو اس کا جدی جائیداد پر کوئی حق نہیں رہتا۔ اور اس سے وہ جائیداد بھی واپس لی جا سکتی ہے۔ جو اس کے قبضہ میں ہے۔ اور وہ اس قانون کی زد سے بچ نہیں سکتا آگے چل کر مرتد کی شادی پر اثر پڑتا ہے شریعت کا طلاق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لیکن ہندو دھرم شاستر کے مطابق مرتد اپنی بیوی کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ اگر کوئی عورت مسلمان ہو جائے۔ اور اس کا پہلا خاوند زندہ ہو۔ تو وہ دوبارہ شادی نہیں کر سکتی۔ اسلامی شرع کے مطابق ایک مسلمان ہر وقت اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔ ان سب باتوں کا مطلب یہ ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کے مذہبی رواجوں میں بنیادی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ جموں اور کشمیر کے مسلمانوں کو شکایت ہے کہ موجودہ ریاستی قانون کی وجہ سے انہیں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اور وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ برطانوی ہندوستان کی طرح دقتوں کو دور کرنے کے متعلق یہاں بھی کوئی قانون نافذ کیا جائے۔

یہ قانون ۸۰ سال سے زیادہ عرصہ ہوا ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ میں نافذ کیا گیا تھا۔ بہرحال ریاست میں بھی اگر کوئی ایسا قانون جاری کیا جائے۔ تو ہز ہائینس کی گورنمنٹ کو ہندو اور مسلمانوں کے مذہبی رواجوں کو چھوڑ کر کوئی نیا راستہ تیار کرنا ہوگا۔

یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کشمیر کے مسلم نمائندوں نے اس مسئلہ پر کافی غور کیا ہے یا نہیں۔ یا وہ اسلامی شریعت کو بخوبی سمجھتے ہیں یا نہیں؟ ان کے بیان کے جس حصہ میں اس مسئلہ کا ذکر آتا ہے۔ انہوں نے ایک نومسلم کی مشکلات کو بیان کیا ہے۔ اور ہندو شاستر کی پابندیوں پر بھی زور دیا ہے۔ لیکن انہوں نے اسلامی شریعت کو نظرانداز کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ریاست میں جو قانون رائج ہے اس کی رو سے ایک نومسلم کا حق وراثت زائل ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنی پیدا کردہ جائیداد سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے بچوں کا سرپرست بھی نہیں کہلا سکتا۔ اسے کسی قسم کی مذہبی آزادی نہیں دی جا سکتی۔ یہ غلط ہے۔ کہ تبدیلیٔ مذہب پر ریاستی قانون کے مطابق اپنی پیدا کردہ جائیداد بھی ضبط کر لی جاتی ہے۔ ریاست میں اگر کسی عدالت کے فیصلہ میں غلطی ہو گئی ہو۔ تو اس کے متعلق قاعدہ کے مطابق چارہ جوئی کی جا سکتی ہے اندریں حالات یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ کشمیر کے مسلم نمائندوں نے یا تو شریعت کو نہیں سمجھا یا سمجھا ہے۔ تو انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

مسلمانوں کی غلط بیانیاں

جموں کے مسلمان نمائندوں نے بھی اپنی پوزیشن پر روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے بہت حد تک فراخدلی سے کام لیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں ایک مسلمان کی رائے بھی درج کی ہے۔ جس سے انہوں نے مشورہ بھی کیا تھا۔ اس کی رائے کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ہندو شاستر اور اسلامی شریعت دونوں اس شخص کے سخت خلاف ہیں۔ جو مذہب تبدیل کرتا ہے۔ دونوں کے مطابق ریاست نہ صرف

(بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۱)

آریہ سماج بنام انجمن احمدیہ

از دفتر آریہ سماج حیدرآباد دکن - رزیڈنسی - واقع ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء

بخدمت عالیجناب مولوی سید بشارت احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن

بجواب آپ کے ارسال کردہ خط جو ۲-اپریل کو ملا- جس کا جواب میں جلد دینے میں اس لئے قاصر رہا- کہ آج کل بیمار ہوں- لہٰذا معاف کریں- پڑھکر بڑا تعجب ہوا- کہ آپ جیسے قابل قانون دان نے آپ بھی اِدھر اُدھر کی خبروں کو پڑھکر بلا تحقیق کئے ہوئے ایک ساتھ شکایات کا دفتر کھول دیتے ہیں-

ف۱- آپ نے جو ۲۱ مارچ کے بلیٹن میں اپنے متعلق رپورٹ پڑھی ہے- وہ بالکل غلط ہے آپ اگر کم سے کم سرکاری رپورٹروں سے ہی دریافت کر لیتے- یا چار پانچ ہزار نفوس میں سے جو اُس وقت حاضر تھے- کسی سے معلوم کرنے کی کوشش کرتے- تو آپ کو ایسی غلط فہمی ہرگز نہ ہوتی- کیونکہ پنڈت رام چندر جی دہلوی نے اپنی تقریر میں ہرگز یہ نہیں کہا تھا- کہ صدیق دیندار نے اپنا اشتہار زیر سرپرستی انجمن احمدیہ شائع کیا ہے- البتہ دوران تقریر میں جہاں صدیق دیندار کی اپنی دشرتھی دیوں کے خزانوں کو نکالنے کے لئے ایک لاکھ انسان و ۵ لاکھ روپے کی اپیل سنائی گئی تھی- وہاں انجمن ترقی اسلام شاخ حیدرآباد دکن جس کی بنیاد آپ کے حضرت امام جماعت احمدیہ نے رکھی ہے کی طرف سے ۲۵ لاکھ روپیہ کی وہ اپیل جو کہ سات کروڑ اچھوتوں کو حلقہ بگوش اسلام بنانے کے لئے شائع کی گئی ہے پڑھکر سنائی گئی تھی اسی سلسلہ میں ہم آپ پر یہ بھی بخوبی واضح کر دینا چاہتے ہیں- کہ اگرچہ شری پنڈت رام چندر جی دہلوی نے آپ کے اور صدیق دیندار کے تعلقات پر کوئی روشنی نہیں ڈالی تاہم آپ کے مبلغ عبدالرحیم صاحب نیر کا وہ خط جو صدیق دین دار صاحب نے اپنی کتاب خادم خاتم النبیین کے صفحہ ۸۷ پر درج کیا ہے- آپ کے اس دعویٰ کی تردید کرتا ہے- کہ ہمارا صدیق دیندار صاحب سے کوئی تعلق نہیں ہے- خط کا مضمون بجنسہٖ نقل مندرجہ ذیل ہے :-

مکرمی! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ عرض یہ ہے- کہ کبھی کبھی رشتہ دارت کے بعد آئندہ سال کے پروگرام میں دکن کی طرف وفد بھیجنے اور آپ کے کام میں دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی- پہلے میں دیوان میسور سے ملاقات پر معلوم ہوا کہ . . . . بہر حال آپ کام کرتے جاویں- اللہ تعالیٰ کے وعدے اپنے وقت پر ضرور پورے ہونگے- مزید برآں یہ عرض ہے کہ بوجہ مالی تنگی اس علاقہ کی طرف توجہ نہیں ہو سکی- اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو- کام کی رپورٹ براہ کرم ضرور بھیجا کریں- اور مشکلات سے اور نتائج سے آگاہ فرماتے رہا کریں ۔ تسلیم-

دستخط عبدالرحیم نیر

(نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ف۲- آپ نے جو یہ لکھا ہے- کہ آج تین سال سے ہمیں دعوت دے کر دیوی دین باغ میں بلایا گیا- ہم پر سب طعن کیا گیا- اور دھرم بھکشو جیسے مقرر بلا کر جماعت ہائے احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کے متعلق دلآزاری کی گئی- اس کے متعلق عرض ہے- آریہ سماج متواتر ۳۸ سال سے اپنے سالانہ جلسوں میں جن میں شنکا سمادھان بھی شامل ہے- شرکت کرنے کی عام دعوت دیتا ہے اسی طریقے پر آپ کو بھی دعوت دی گئی- آپ نے پہلے تین سالوں سے آریہ سماج پر سخت سے سخت حملے کرنے کے لئے خاص طور پر مولوی اللہ دتہ صاحب اور مولوی میر قاسم علی صاحب کو بلوایا اس لئے ہمیں مجبوراً مقابلہ میں رئیس المناظرین پنڈت دھرم بھکشو جی کو بلوانا پڑا- شنکا سمادھان میں آپ کی طرف سے ویدک دھرم پر معیوب سے معیوب اعتراضات سخت زبان میں کئے گئے ہیں- جس کا جواب ہماری طرف سے دیا گیا- جس میں ہم نے سوائے اپنی صفائی کے کوئی سخت حملہ نہیں کیا- البتہ آپ کو خوب یاد ہوگا- کہ آپ کے احسن المناظرین مولوی اللہ دتہ صاحب نے اپنی گندی ذہنیت کا ثبوت دیتے ہوئے اور تمام حاضرین کو مشتعل کرتے ہوئے ہمارے گھر کی بہو بیٹیوں کو مخاطب کر کے یہ کہا تھا- کہ اے ماؤ اور بہنوں تمہارے لئے ویدک دھرم میں کوئی جگہ نہیں ہے آؤ! اسلام تمہیں آغوش میں لینے کے لئے تیار ہے- اسی طرح مولوی میر قاسم علی صاحب کے متعلق بھی بخوبی واقفیت ہوگی- کہ یہ وہی حضرت ہیں- جنہوں نے آریہ سماج کے مقدس مایہ ناز بانی مہرشی دیانند سرسوتی جی کی پاک زندگی پر کیچڑ اچھالنے کے لئے "انیسویں صدی کا مہرشی" نامی دلآزار کتاب لکھ کر نہ صرف لاکھوں کی تعداد میں آریہ سماجیوں کے دلوں پر ٹھیس لگائی ہے- بلکہ تمام ہندوستان میں ایک امن سوز تحریک کا آغاز کیا ہے- اور ابھی پچھلے سال آریہ سماج کو خاص طور پر بدنام کرنے کے لئے ۷-اپریل سنہ ۱۹۳۱ء کو دیکا جی ہوسٹل میں تقریر کی- نیز بعد میں اسی موضوع پر فاروق کا اسپیشل نمبر بھی شائع کیا ؛

ف۳- آپ نے جو یہ لکھا ہے- کہ سکندرآباد میں مباحثہ ہماری جانب سے نہیں- بلکہ اتحاد المسلمین کی طرف سے ہوا- اس کے جواب میں عرض ہے- کہ انجمن اتحاد المسلمین میں چونکہ آپ بھی شامل ہیں- کیا آپ اس انجمن سے اپنے آپ کو الگ سمجھتے ہیں ؟ ہم نہیں سمجھتے- بلکہ اس مباحثہ کے صدر آپ کے مبلغ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر تھے- اور مباحث بھی آپ کے مبلغ مولوی اللہ دتہ صاحب تھے- نیز آپ کی طرف سے ایک مولانا کو محض غیر احمدی ہونے سے پلیٹ فارم پر نہیں آنے دیا گیا- آپ کا یہ کہنا- کہ ہماری سالانہ رپورٹ غلط نکلی ہے- کیسے درست تسلیم کیا جا سکتا ہے ؟

ف۴- آپ نے آریہ سماج پر بدامنی پھیلانے اور اسلامی سلطنت کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کا سخت الزام لگایا ہے- یہ سراپا بالکل غلط ہے- ہم یہاں پر صاف اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ آریہ سماج کوئی پولیٹیکل سوسائٹی نہیں ہے- سیاسی معاملات میں حصہ لینا اس کا نصب العین نہیں ہے ہم تاجدار دکن کے اتنے ہی وفادار ہیں جتنی کوئی رعایا ہو سکتی ہے- کون ہے جو ایک ایسی معصوم سوسائٹی کو جس نے اب تک کئی قیمتی جانیں راہ حق میں قربان کر دی ہوں- لیکن مخالفوں سے بدلہ لینے کے لئے تنکا بھی نہ اُٹھایا ہو- بدامن کہہ سکے اس کے برخلاف مدیر مباہلہ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے قادیانی کے متعلق اسلامی اخبار زمیندار مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۳۱ء کے صفحہ ۶ پر جو اطلاع دی گئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہے :-

مسلمانان برکھ کا ایک جلسہ متصل ٹاؤن ہال بتاریخ ۳ مارچ ۸½ بجے شام زیر صدارت مولانا سردت علی صاحب میرٹھی منعقد ہوا- اگرچہ موسم مکدر تھا- پھر بھی شائقین جوق در جوق شریک ہوئے اور حسب ذیل قراردادیں منظور ہوئیں :

(الف) مسلمانان برکھ کا یہ جلسہ گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہے- کہ اس نے انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے حاجی محمد حسین مرحوم کے قاتل اور مولینا عبدالکریم مدیر مباہلہ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے قادیان کے سرحدی مرید کو سزا دی اور حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ آئندہ خلیفہ قادیان اور اس کی جماعت کو اس شکن رویہ سے باز رکھنے کی پوری کوشش کرے ؟

(ب) یہ جلسہ مباہلہ امرتسر کی ان خدمات کو جو اس نے مسلمانوں کو قادیانی فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے انجام دیں بنظر استحسان دیکھتا ہے- اور اخبار مباہلہ کو اپنی ہمدردی کا یقین دلاتا ہے اور مسلمانوں کو مباہلہ کی امداد کی طرف متوجہ کرتا ہے" اسی طرح ایڈیٹر نورافشان نے ۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء کو قتل کی دھمکی کا خط ملنے پر قادیانی جماعت کے متعلق لکھا ہے :" بہرکیف ہم اس خط کے لکھنے والے کو بتلا دینا چاہتے ہیں- کہ ہم اس "خون ریز پارٹی" کے وجود سے اس وقت سے قائل ہیں- جبکہ تم ابھی پیدا نہیں ہوئے ہو گے- عبداللہ آتھم مرحوم کے گھر میں کس نے سانپ پھنکوایا- اُن کی جان لینے کی خاطر کس نے غنڈے مقرر کئے- پنڈت لیکھرام (شہید اکبر آریہ سماج) کو کس نے قتل کروایا- بیچارے قاضی محمد حسین کو کس نے قتل کیا- اور ان کے والد کو کس نے بُری طرح زخمی کیا- ایڈیٹر صاحب مباہلہ کو کس نے قتل کرنے کی دھمکی دی- آخر اسی پارٹی نے جو مذاہب میں صلح و آشتی پیدا کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہے ؛

اب آپ اسلامی حلقوں میں اور خانہ کعبہ میں آپ کے متعلق کیا رائے ہے- ملاحظہ فرمائیں :

اخبار محمدی دہلی جلد ۹- نمبر ۸ بابت یکم جنوری سنہ ۱۹۳۲ء صفحہ ۱۲ ؛

"مرزائی اپنے پیر کی تعلیم مکہ معظمہ میں پھیلانے کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں اور جب کبھی انہیں یہاں کے پڑھے لکھے آدمی کا پتہ مل جاتا ہے- تو وہ مرزا کے خرافات بذریعہ پوسٹ اس کے نام بھیج دیتے ہیں- پچھلے سال دو مرزائی حاجیوں کے بھیس میں پکڑے گئے تھے جنہیں ایک عرصہ تک جیل میں رکھنے کے بعد حکومت نے حدود حجاز سے باہر نکال دیا- چند یوم گذرے کہ ایک اور مرزائی مکہ معظمہ میں آنکلا- مگر حکومت کو خبر ہونے سے قبل ہی وہ یہاں سے بھاگ گیا- ان کو علم نہیں- کہ یہ اللہ کا گھر ہے- یہاں پر دجل ہرگز چل نہیں سکتا ۔ مصرع

یہ کوبہ خلیل ہے اس میں خسارہ ہے

طوالت کے خوف سے فی الحال اتنا ہی لکھنا کافی ہے- دیگر غیر ضروری باتوں کا جواب دینا بے سود ہے ؛ خاکسار

(چندو لعل منتری آریہ سماج)

(اُپدیش مالا- بقیہ مضمون صفحہ ۱۲)

پرشن- پشوؤں کا پشو کون ہے ؟

اُتر- جس نے شاستر پڑھکر بھی اتم بودھ پراپت نہیں کیا اور جو دھرم سے دگمگ ہے ؛

پرشن- بجلی کی طرح چنچل وستو کیا ہے ؟

اُتر- دھن- یوون- آیو-

پرشن- سب سے اُتم دان کیا ہے ؟

اُتر- جو سپاتر کو دیا جائے-

پرشن- موت کے بھے سے بھی کیا نہیں کرنا چاہئے

اُپدیش مالا

شِشیہ کے پرشن گورو سے

پرشن - گورودیو! کرپا کر کے یہ بتلایئے - کہ اس اپار سنسار روپی سمندر میں مجھ ڈوبتے ہوئے کا کیا سہارا ہے؟

اُتر - پرم پتا پرمیشور کی بھگتی روپی ناؤ کا ہی سہارا ہے۔

پرشن - پوجیہ گورو! بندھا ہوا کون ہے؟

اُتر - جو وشے بھوگوں میں لپت ہے۔

پرشن - مکتی کیا ہے؟

اُتر - وشے بھوگوں سے چھٹکارا مکتی ہے۔

پرشن - گھور نرک کیا ہے؟

اُتر - اپنی دیہ سے پریم۔

پرشن - سورگ پد کیا ہے؟

اُتر - ترشنا کا ناش۔

پرشن - سنسار کے دُکھوں کو دور کرنے والا کون ہے؟

اُتر - ویدوں سے اُتپن ہوا آتم گیان۔

پرشن - موکش کا ہیتو کیا ہے؟

اُتر - پرماتم گیان۔

پرشن - نرک کا مکھیہ دوار کیا ہے؟

اُتر - کام۔

پرشن - سورگ دینے والی وستو کیا ہے؟

اُتر - اہنسا ارتھات کسی پرانی کا نہ ستانا۔

پرشن - سکھ سے کون سوتا ہے؟

اُتر - جو سمادھی میں مست رہے۔

پرشن - جاگتا کون ہے؟

اُتر - جو ستیہ اور استیہ کا وویکی ہے۔

پرشن - دشمن کون ہے؟

اُتر - اندریاں اگر وش میں نہ ہوں۔

پرشن - متر کون ہے؟

اُتر - اپنی گیان اندریاں اگر وش میں کر لی جائیں۔

پرشن - غریب کون ہے؟

اُتر - حریص۔

پرشن - دھنی کون ہے؟

اُتر - جو ہر حالت میں سنتشٹ ہے۔

پرشن - جیتے جی مرا ہوا کون ہے؟

اُتر - جو اُتساہ سے خالی ہے۔

پرشن - امرت کون ہے؟

اُتر - جس نے اندریوں کے سکھ بھوگوں کی اچھا چھوڑ دی ہے۔

پرشن - جال میں پھنسا کون ہے؟

اُتر - جو مست کا ابھیمانی ہے۔

پرشن - مدا کی طرح کون مد پیدا کرنے والی چیز ہے؟

اُتر - کام۔

پرشن - اتینت اندھا کون ہے؟

اُتر - جو کام دیو کے وش ہو رہے۔

پرشن - موت کیا ہے؟

اُتر - اپنی بدنامی۔

پرشن - گورو کون ہے؟

اُتر - جو ہت کا اُپدیش کرے۔

پرشن - شِشیہ کون ہے؟

اُتر - جو گورو کا بھگت ہو۔

پرشن - دیرگھ روگ کیا ہے؟

اُتر - سنسار۔

پرشن - اس کی اوشدھی کیا ہے؟

اُتر - وچار۔

پرشن - سب بھوشنوں میں اُتم بھوشن کیا ہے؟

اُتر - سُشیل۔

پرشن - سب سے بڑا تیرتھ کیا ہے؟

اُتر - اپنا شُدھ اور پوتر من۔

پرشن - چھوڑنے یوگیہ کیا ہے؟

اُتر - لوبھ اور وشے بھوگ۔

پرشن - ہمیشہ سننے یوگیہ کیا ہے؟

اُتر - گورو اور وید کا واکیہ۔

پرشن - پرم پراپتی کے ہیتو کیا ہیں؟

اُتر - ست سنگ - دان - وچار اور سنتوش۔

پرشن - سنت کون ہیں؟

اُتر - جن کے راگ دویش نشٹ ہو گئے ہوں جن کا موہ جاتا رہا ہو - اور جو آتما سے آتم تتو میں لولین ہوں۔

پرشن - منشوں کا جور (تاپ) کیا ہے؟

اُتر - چنتا۔

پرشن - مورکھ کون ہے؟

اُتر - جو وچار ہین ہے۔

پرشن - سریشٹھ جیون کیا ہے؟

اُتر - جو نردوش ہو۔

پرشن - سریشٹھ ودیا کون سی ہے؟

اُتر - جو برہم بھگتی پراپت کرا سکے۔

پرشن - بودھ کیا ہے؟

اُتر - جو موکش پراپتی کا سادھن ہو۔

پرشن - لابھ کیا ہے؟

اُتر - آتم گیان کی پراپتی۔

پرشن - جگت کو کس نے جیت لیا ہے؟

اُتر - جس نے اپنا من جیت لیا ہے۔

پرشن - سب سے بڑا شورویر کون ہے؟

اُتر - جو کام دیو کے بانوں سے پیڑت نہیں ہوتا

پرشن - بدھیمان - دھیر اور سم درشی کون ہے؟

اُتر - جو استری (کامنی) کے کٹاکشوں سے موہت نہیں ہوتا۔

پرشن - سب وشوں (زہروں) میں تیز وش کون سا ہے؟

اُتر - اندری وشے بھوگ۔

پرشن - ہمیشہ دُکھی کون ہے؟

اُتر - جو اندری وشیوں میں پھنسا ہوا ہے۔

پرشن - دھنیہ کون ہے؟

اُتر - جو پروپکاری ہے۔

پرشن - سمان کے یوگیہ کون ہے؟

اُتر - جو آنند سے آتم تتو میں لولین ہے۔

پرشن - سب اوستھاؤں میں بدھیمان کو پریتن سے کیا نہیں کرنا چاہئے؟

اُتر - پاپ - اور موہ۔

پرشن - بدھیمان کو پریتن سے کیا کرنا چاہئے؟

اُتر - دھرم۔

پرشن - سب سے بڑا گیانی کون ہے؟

اُتر - جو کام (وشے بھوگ) کے وش میں نہیں آیا ہے۔

پرشن - پرانیوں کے لئے بندھن کیا ہے؟

اُتر - وشے بھوگ۔

پرشن - پوتر برت کیا ہے؟

اُتر - سب پر دیا کرنا۔

پرشن - ایسی کیا چیز ہے - جسے منش بڑی کٹھنتا سے چھوڑ سکتا ہے؟

اُتر - ترشنا ارتھات وشے بھوگ کی خواہش۔

پرشن - منش ہوتے پشو کون ہے؟

اُتر - جو ودیا ہین ہے۔

پرشن - کن کے ساتھ سنگ نہیں کرنا چاہئے۔

اُتر - مورکھ نیچ اور پاپیوں کے ساتھ۔

پرشن - موکش کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

اُتر - ست سنگ - ممتا کا تیاگ اور ایشور بھگتی

پرشن - چھوٹے پن کی کیا جڑ ہے؟

اُتر - ہاتھ پھیلانا - مانگنا۔

پرشن - بڑپن کی کیا جڑ ہے؟

اُتر - پرم پد مانگنا۔

پرشن - اجنما کون ہے؟

اُتر - جس کا پھر جنم نہیں ہے - جو موکش کو پراپت ہو گیا ہے۔

پرشن - مرا کون ہے؟

اُتر - جس کی پھر مرتیو نہیں ہے۔

پرشن - گونگا کون ہے؟

اُتر - جو وقت پر سچ نہیں بولتا۔

پرشن - بہرا کون ہے؟

اُتر - جو اچھی باتوں کو نہیں سنتا۔

پرشن - وشواس پاتر کون نہیں ہے؟

اُتر - جو جھوٹ بولتا ہے۔

پرشن - ایک تتو کیا ہے؟

اُتر - سچدانند سروپ پرماتما جو ایک ادوتیہ ہے۔

پرشن - اُتم کیا ہے؟

اُتر - سدا چار۔

پرشن - کون سُکھ تیاگنے یوگیہ ہے؟

اُتر - وشے بھوگ سمبندھی سُکھ۔

پرشن - سب سے بڑا دان کیا ہے؟

اُتر - ابھے دان۔

پرشن - شترو دنیا میں بڑا شترو کون ہے؟

اُتر - کرودھ - استیہ - لوبھ اور ترشنا۔

پرشن - بھوگنے سے کس کی ترپتی نہیں ہوتی ہے؟

اُتر - کام اور ارتھات وانچھاؤں کی۔

پرشن - منش کی شوبھا کیا ہے؟

اُتر - ودیا۔

پرشن - ستیہ کیا ہے؟

اُتر - پرانیوں کا ہمیشہ ہت کرنا۔

پرشن - کہاں کسی پرکار کا بھے نہیں؟

اُتر - موکش میں۔

پرشن - سب سے بڑا اندھا کیا ہے؟

اُتر - اپنی مورکھتا۔

پرشن - کس کس کا مان کرنا چاہئے؟

اُتر - ماتا پتا آدی سمبندھیوں - گورو - اتیتھیوں اور برودھوں کا۔

پرشن - مرتیو کے سمے کس کا دھیان کرنا چاہئے؟

اُتر - پرماتما کا دھیان۔

پرشن - چور کون ہے؟

اُتر - بُری واسنائیں۔

پرشن - سبھا میں کون شوبھا کو پراپت ہوتا ہے؟

اُتر - ودوان۔

پرشن - ماتا کے سمان سُکھ دینے والا کون ہے؟

اُتر - ستیہ ودیا۔

پرشن - کونسی وستو دان کرنے سے بڑھتی ہے؟

اُتر - ودیا۔

پرشن - ہمیشہ کس بات سے ڈرنا چاہئے۔

اُتر - لوک نِندا سے - ارتھات کوئی ایسی بُری بات نہ کرنی چاہئے جس سے نِندا ہو۔

پرشن - بندھو کون ہے؟

اُتر - جو سنکٹ میں سہائتا دے۔

پرشن - پتا سمان کون ہے؟

اُتر - جو پالن کرے۔

پرشن - وہ کیا ہے - جس کے جاننے پر سب جگت جان لیا جا سکتا ہے؟

اُتر - پورن روپ برہم جو سب کی آتما ہے۔

پرشن - جگت میں دُرلبھ کیا ہے؟

اُتر - ست گورو - برہم وچار - سنگتی آنند سے آتما کا گیان اور سنسار کی سب وستوؤں کا تیاگنا۔

پرشن - منش کس کو بڑی کٹھنائی سے جیتتا ہے؟

اُتر - کام دیو۔ (بقیہ صفحہ کالم کے نیچے)

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۰)

جائیداد ضبط کر سکتی ہے۔ بلکہ پھانسی پر بھی لٹکا سکتی ہے۔ ہند مسلمانوں کے مذہبی رواج زمانہ جدید کے لوگوں کے خیالات کے سخت خلاف ہیں۔ اس لئے جس قدر جلدی ہو سکے انہیں [illegible] کر دیا جائے۔ یہی بہتر ہوگا۔

اس بیان پر رائے زنی کرنا فضول ہے۔ سوائے اس کے کہ یہ کہہ دیا جائے کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ بالکل [illegible] حق نہیں رکھتے کہ وہ ہندو دھرم یا اسلام کی نمائندگی کریں۔ کیونکہ جموں و کشمیر میں ایسے ہندو اور مسلمانوں کی تعداد بہت کم ملے گی۔ جن میں ایسے خیالات سے اتفاق ہو۔ کشمیری مسلمانوں کی تحریک پر کمیشن نے مسلم مولویوں کی رائیں طلب کی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ [illegible] مسلمانوں کے لئے ایسی باتیں سخت مضر ہیں۔ اور ان کی مذمت کی جانی چاہئے۔

ہندوستان کے مسلمانوں کا رواج

کمیشن نے اس سلسلہ میں تحقیقات کی ہے۔ کہ ہندوستان میں اسلامی حکومتوں اور دوسری ریاستوں نے اس تعلق میں کونسا طریق اختیار کر رکھا ہے جو اطلاع مل سکی ہے۔ اس کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک کے سوا باقی کسی نے برطانوی قانون کی طرز پر قانون مرتب نہیں کیا۔ اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسلامی قانون کا وہ حصہ جو مسلمانوں کی حفاظت کے لئے بنایا گیا ہے اسے مسلمان حاکم اور اسلامی حکومتیں غیر مسلموں کے مقابلہ میں زیادہ آسانی کے ساتھ سمجھ سکتی ہیں۔ یاد رہے کہ کمیشن کے لئے تو یہ سوال زیر بحث نہیں ہے کہ برطانوی ہندوستان میں جو قانون رائج ہے وہ آدرش ہے یا نہیں۔ کمیشن کا کام یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا اس تعلق میں مسلمانوں کو واقعی کوئی شکایت ہے۔ اگر ہے تو اسے دور کرنے کے لئے سفارش کی جائے۔ لہٰذا اصل سوال یہ ہے۔ کہ کیا جموں اور کشمیر کے مسلمانوں کو حق وراثت کی وجہ سے کوئی جائز شکایت ہے۔ جو ہندوستان کے رول اور اسلامی شریعت کی بنا پر رائج ہے۔ بظاہر اس سوال کا جواب ایک ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ انہیں کوئی شکایت نہیں۔

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن۔

مہاشہ اتم چند جی منتری آریہ یوک سبھا اور چند [illegible] جی کو آریہ یوک سبھا کی طرف سے ٹی پارٹی دی گئی۔ مہاشہ جی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ چند تقریروں اور الوداعی نظموں کے پڑھے جانے کے بعد لالہ ہری رام جی پردھان نے آریہ یوکوں کا نہایت ہی شکریہ ادا کیا۔ ہر ایک آریہ یوک کو بھگتی درشن کی پستک اور گائیتری منتر فریم میں پیش کی گئی۔ ۲۶

آریہ سماج میں خیالات کا بھوکمپ

از بھراشت بھگوان دیانند
نمبر (۲)

اپنے پہلے لیکھ میں میں نے یہ سدھ کرنے کا پریتن کیا ہے۔ کہ کس پرکار [illegible] آریہ ودوانوں اور آریہ [illegible] میں خیالات کی مختلف لہریں چل رہی ہیں۔ جن کا پرینام نہ معلوم ہو [illegible] جا کر کیا نکلے۔

بھگوان دیانند نے [illegible] سے بہت کال پہلے کا زمانہ لانے کا یتن اپنے جیون بھر میں کیا۔ یہاں تک پراچین سبھیتا کے مول سروت وید بھگوان کا پرچار کرتے ہوئے اپنے پران تک نچھاور کر دئیے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ہم اس کام کو آگے بڑھاتے۔ پرنتو ہم اس کام کو پیچھے دھکیلتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔

کبھی کبھی مدھم [illegible] سے یہ شبد سنائی دیتے ہیں کہ رشی دیانند نربھرانت نہیں تھے۔ مجھ کو آج تک اس بات کا راز معلوم نہیں ہو سکا کہ ایسا لکھنے یا کہنے والوں کا کیا تات پریہ ہے۔ میں تو صرف یہی سمجھ سکا ہوں۔ کہ جو کوئی [illegible] شیل یا سنتان آریہ سماج میں اپنے [illegible] کو رشی دیانند کے پرتی پادن کئے ہوئے سدھانتوں کے انکول نہیں دیکھ پاتا۔ بھرم میں پڑ کر یہ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کہ رشی دیانند اس [illegible] میں نربھرانت نہیں تھے۔ گویا اپنی تچھ سمتی کو پرمان بنا کر رشی ور کو اپنے پیچھے چلانے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں رشی دیانند سے بغاوت کا دبا ہوا اعلان کرتا ہے۔

یہ ایک اتہاسک بات ہے۔ کہ مہاراج بھگوان دیانند کے پرلوک گمن کے چند سال بعد ہی یہ سوال آریہ سماج جگت میں اٹھا تھا۔ اس وقت اس پرشن کو اٹھانے والوں کے لیڈر مسٹر [illegible] رائے صاحب [illegible] ایم اے ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ آریہ سماج کے تیسرے نیم کے پہلے بھاگ کے "وید ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے" کی بجائے "ستیہ ودیاؤں کا پستک وید ہے" شبد ہونے چاہئیں۔ اس سے [illegible] وہ لوگ یہ [illegible] کرتے تھے کہ ان کے کتھن انوسار اس نیم کے شبدوں کو پری ورتن کر دینے سے یورپ اور امریکہ آریہ نیم کو جلدی سویکار کرے گا۔ جس کا تات پریہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ جو بھی ستیہ ودیا ہے۔ وہی وید ہے۔ حالانکہ رشی ور نے ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھوں اور اپنے ویاکھیانوں میں وید بھگوان کو ستیہ ودیاؤں کا سروت سویکار کیا ہے۔ نہ کہ ستیہ ودیاؤں کو وید کہا ہے۔ اس سمے [illegible] وچار کا جن لوگوں کی طرف سے گھور ورودھ ہوا۔ ان میں منی ور پنڈت گرودت۔ مہاتما منشی رام آدی سجن تھے۔ اور سب سے سرگرم اس سمے کام کرنے والوں میں سے ماسٹر آتما رام صاحب راؤ بہادر امرتسری تھے۔ جو اس سمے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری تھے۔ انہوں نے بڑے زور سے رائے صاحب والے پکش کا کھنڈن کیا۔ اور بعد میں ایک نہایت اعلیٰ پر از معلومات اور مدلل مضمون [illegible] تالیف کر کے سوانح عمری سوامی دیانند سرسوتی مہاراج پر پنڈت لیکھرام جی کے ساتھ لگا دیا۔ جس میں انہوں نے ثابت کر دیا۔ کہ رشی دیانند نربھرانت تھے۔ اس [illegible] کے بعد پھر کسی نے چیشٹا نہیں کی۔ کہ رشی ور کے وچاروں کو [illegible] کرے۔ اور جہاں وچاروں کا [illegible] ہو۔ [illegible] کو نربھرانتی کی گت ٹھہرا دیوے۔

پراچین پدھتی کے ماننے والے جو ودوان ہیں۔ وہ یہ جانتے ہیں۔ اور سویکار کرتے ہیں۔ کہ رشی ور اور آپت پرش نربھرانت ہوا کرتے ہیں۔ منتروں کے ارتھوں کو سمادھی یوگ میں دیکھنے والے کو رشی اور چاروں ویدوں کو سانگ اپانگ [illegible] سے منن کرنے والوں کو آپت پرش کہتے ہیں۔

رشی دیانند میں یہ دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ تو بتلائیے۔ پھر رشی ور نربھرانت کیوں نہیں؟

۱۔ ایشور کی ہستی کے رشی دیانند کیسے زبردست قائل تھے۔ یدی آپ یہ جاننا چاہیں۔ تو ساتواں نواں اور گیارہواں سملاس ستیارتھ پرکاش کا پڑھ جائیے۔ آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ ایشور اور جیو کا [illegible] سوائے اپنشدوں کے کسی گرنتھ میں ایسا نہیں ملتا۔ جیسے ستیارتھ پرکاش میں۔ اس میں پرتیکش پرمان سے ایشور ستا کا ورنن کرتے ہوئے رشی ور نے اپنے پورے یوگ بل کا ثبوت دیا ہے۔ اور یوگی وہی ہو سکتا ہے۔ جو آتما اور پرماتما کے وشے میں نربھرانت ہو۔

۲۔ وید کے ایشوری گیان ہونے میں رشی دیانند نشچے روپ سے نربھرانت تھے۔ یدی سندیہ ہو تو وید بھاشیہ بھومکا [illegible] پراچین رشی منیوں کی پدھتی کا بھی ذکر کیا ہے۔

صفحہ [illegible] برن آشرم دھرم کے گن کرم سبھاؤ انوسار ورنن کرتے ہوئے مہاراج نے اس مشکل سمسیا کا حل کر دیا۔ جس کا آج کل بولشویک اور سوشلسٹ نہیں کر سکے۔ مہاراج نے لکھا۔ سنتان صرف دولت جائیداد ہی PROPERTY کی STATE ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ یدی کسی شودر کا لڑکا برہمن بن جاوے۔ اتھوا برہمن کا لڑکا شودر بن جاوے۔ تو برہمن کے شودر بننے والے لڑکے کو شودر کی بستی دلائی جاوے۔ اور اس برہمن کی سیوا کے لئے کسی ایسے شودر کا لڑکا دیا جاوے۔ جو گن کرم سبھاؤ سے برہمن ہو۔ بتلائیے صاحب بھرانتی یکت آپ ہیں یا نیتا۔ جو ہر روز نئی تھیوری بدلتے ہیں۔ اور اس سمسیا کو حل نہیں کر سکے۔

(۴)۔ اس گرے ہوئے زمانہ میں طریقہ تعلیم کے آدرش جو رشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ بھارت میں کیا آج یورپ اور امریکہ میں بھی اس کو اپنایا جا رہا ہے۔ رشی دیانند اپنے دیش بھائیوں میں شلپ آدی کاریگری لانے کے لئے کس قدر بے تاب تھے۔ اگر یہ معلوم کرنا چاہو۔ تو دیش بھگت مہاشہ سے جو جرمن کے اپنے سمے کے پرسدھ ودوان تھے پتر دو بار پڑھ جائیے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اگر مہاراج کا بھوتک شریر کچھ دن اور بنا رہتا۔ تو یہ سوال بھی بھارت میں پورن روپ سے حل ہو جاتا۔

(۵)۔ رشی دیانند اپنے جیسی آتما منش ماتر میں ملتے تھے۔ اس بات کا پرمان یہ ہے۔ کہ جن جاتیوں کو ہم اچھوت اور دلت آدی نام دے رہے ہیں۔ مہاراج نے انہیں ایسا [illegible] کوئی بھی اپ نام نہیں دیا۔ سب کو ہی آریہ شبد سے سمبودھن کیا ہے۔ ہم لوگوں کی کمزوریوں کو یوگ بل سے جانتے ہوئے کہ عیسائی اور مسلمان آدی کو شدھ کر کے بھی [illegible] آریہ لوگ ان سے روٹی اور بیٹی کا سنبندھ کرنے میں سنکوچ کریں گے۔ رشی ور نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا۔ کہ جس ورن کے یوگیہ یہ لوگ ہوں۔ ان کو ویسا ہی ورن دیا جائے۔ منش ماتر کو آریہ دھرم میں لا کر بٹھا یوگیہ دھارن کرنا کبھی بھی بھرانتی یکت نہیں کہا جا سکتا۔

ایک اور چیتاونی مہاراج نے دی۔ وہ آپس کی پھوٹ سے کورو پانڈو اور یادوؤں کا ستیاناش ہو گیا۔ پرنتو اب تک وہی روگ پیچھے لگا ہے۔ نہ جانے یہ بھینکر راکشس کبھی چھوٹے گا۔ یا آریوں کو سب سکھوں سے چھڑا کر دکھ ساگر میں ڈبو دے گا۔ اسی درلوھن گوتر ہتیارے سودیش ناشک نیچ کے دشٹ مارگ پر آریہ لوگ اب بھی چل کر دکھ بڑھا رہے ہیں۔ پرمیشور کرپا کرے کہ یہ راج روگ ہم آریوں میں سے نشٹ ہو جاوے۔" تھے نربھرانت دیانند۔

میرا [illegible] آریہ پرشوں اور ودوانوں سے نمر نویدن ہے۔ کہ [illegible] وہ اپنا پرمان سمجھتے ہیں۔ کہ کیا وہ بھی رشی دیانند نربھرانت تھے۔ یا ایشور [illegible]

وشنے میں یا وید وشنے میں یا وید کو ایشوری گیان ماننے میں یا اپنے منتوؤں کے پرمان کرنے کے وشنے میں جو انہوں نے ستیہ پرکاش میں اُنت میں پرگٹ کئے۔ یا بھارت کی کسی درشنا کی سمیا سمیل کرنے میں۔ بھگوان سے چت آنند سروپ پرماتما ہم کو میدھا بُدھی پردان کرے۔ کہ ہم رشی ور دیا نند کے پورے طور پر پیچھے کا یتن کریں۔ اور اس چترکو سمرن کر کے جو رشی ور نے اپنے انتم لیلا میں دکھایا۔ منن کرنے کی کوشش کریں ٭

جگت گرو بھگوان دیانند جب پران پون کے پان پر سوار ہو کر نتیہ دھام کو جانے لگے۔ تو اپنے سنشیوں کو دو باتوں کا آدیش کیا۔ میرے پیچھے سب سجن ہو جاؤ۔ اور سب دروازے کھول دو۔ یہ سنکیت تھا۔ یو سماراج نے انتم سمے کیا۔ اس کا تات پریہ یہی میں سمجھ سکا ہوں۔ کہ رشی کے انوکول اپنا چتر بنانا اور ویدک دھرم کے دروازے مخلوق ماتر کے لئے کھول دینا ٭

براد سمرنیہ سنی ور پنڈت گورو دت۔ شہید اکبر۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر اور آریوں کے بڑوں کے سمراٹ پوجیہ ور منشی شردھانند جی نے اپنے جیونوں میں مہرشی کے اس فرمان کا انوکرن کیا۔ نہ کہ آج کل کے کئی ایک دوانوں اور چالاک شیلوں کی طرح اپنے خیالات رشی ور کے سر تھوپنے کے لئے پر رشی ور کو بھرانتی یکت سدھ کرنے کی کبھی کوشش کی۔ جس انتم درشیہ کا میں نے اوپر ورنن کیا۔ اس کا تات پریہ یہی ہے۔ کہ رشی ور کے جیون اور سیکھ کو مشعل بنا کر خود چلنے اور دوسرے لوگوں کو چلانے سے دیش اور جگت کا کلیان ہو گا۔ آپا دھاپی کرنے سے تو شاید رشی کے مشن کو اُلٹا ہی نقصان پہنچے۔ کہ رشی کے سدھانت پھیلنے میں ذرا دیر ہو جاوے۔ یہ تو بھارت کی بھاوی سنتان ہم پر یہ دوش ضرور لگا دے گی۔ کہ ان خود پسندوں نے رشی ور سے وشواس گھات کیا۔ اور اپنے من مانے خیالات چلانے میں سوا تھ رکھتے ہوئے ویدک سدھانتوں پر بھی کٹھار گھات کیا ٭

ویدک دھرم اور منش جاتی کا سیوک

(پنڈت چمن دویا رتھی) ٭

سماچار ۔۔۔ کے سماچار ۱۶-۱ اپریل کو ۔۔۔ میں شری بابا شمبھو ناتھ کے بھرا تا شو دیالی ۔۔۔ لالہ دولت رام جی کی سیکرٹری ہری پوری کے ساتھ ویدک ریتی سے پنڈت یشپال جی ۔۔۔ کو سماج نے کرایا۔ شمبھو ناتھ جی نے اس شبھ اوسر پر ۳۰ روپے دان کیا۔ لالہ دولت رام جی نے بھی دس روپے دان کئے ٭

پنڈت یشپال جی کو دس روپے دکشنا ملی وہ آپ نے ۔۔۔ آریہ سماج کو دان کر دی۔

(پنڈت منتری آریہ سماج ۔۔۔)

کہانی
گلہ

از منشی پریم چند جی۔ بی اے

جیون کا بڑا بھاگ اسی گھر میں گذر گیا۔ پر کبھی آرام نہ نصیب ہوا۔ میرے پتی سنسار کی درشٹی میں بڑے سجن بڑے شِشٹ۔ بڑے اُدار۔ بڑے سومیہ ہوں گے۔ لیکن جس پر گذرتی ہے۔ وہی جانتا ہے سنسار کو تو ان لوگوں کی پرشنسا کرنے میں آنند آتا ہے جو اپنے گھر کو بھاڑ میں جھونک رہے ہوں۔ غیروں کے پیچھے اپنا سرونناش کئے ڈالتے ہوں۔ جو پرانی گھر والوں کے لئے مرتا ہے۔ اس کی پرشنسا سنسار والے نہیں کرتے۔ وہ تو ان کی درشٹی میں سوارتھی ہے کرپن ہے۔ سنکیرن ہردے ہے۔ ابھیمانی ہے۔ آچار بھرشٹ ہے۔ اسی طرح جو لوگ باہر والوں کے لئے مرتے ہیں۔ ان کی پرشنسا گھر والے کیوں کرنے لگے اب انہیں کو دیکھو سارے دن مجھے جلایا کرتے ہیں۔ میں پردہ تو نہیں کرتی۔ لیکن سودا سلف کے لئے بازار جانا بُرا معلوم ہوتا ہے لیکن ان کا یہ حال ہے۔ کہ کوئی چیز منگواؤ۔ تو ایسی دکان سے لائیں گے۔ جہاں کوئی گاہک بھول کر بھی نہ جاتا ہو۔ ایسی دوکانوں پر نہ تو چیز اچھی ملتی ہے نہ تول ٹھیک ہوتا ہے۔ نہ دام ہی اُچت ہوتے ہیں یہ دوش نہ ہوتے۔ تو وہ دکان بدنام ہی کیوں ہوتی پر انہیں ایسی ہی گِری بیتی دوکانوں سے چیز لانے کا مرض ہے۔ بار بار کہہ دیا۔ صاحب کسی چلتی ہوئی دوکان سے سودا لایا کرو۔ وہاں مال ادھک کھپتا ہے اس لئے تازہ مال آتا رہتا ہے۔ پر ان کی تو ٹُٹ پُونجیوں سے بنتی ہے۔ اور وہ انہیں چھُرے سے مونڈتے ہیں۔ گیہوں لائیں گے۔ تو سارے بازار سے خراب دُھنا ہوا۔ چاول ایسا موٹا کہ بیل بھی نہ پوچھے۔ دال میں کرائی اور کنکر بھرے ہوئے۔ منوں لکڑی جلا ڈالو۔ کیا مجال کہ گلے۔ گھی لائیں گے۔ تو آدھوں آدھ تیل۔ یا سولہ آنے کو حم آ پر نرخ اصلی گھی سے ایک چھٹانک کم۔ تیل لائیں گے۔ تو ملاوٹ والا۔ بالوں میں ڈالو۔ تو چکٹ جائیں پر دام دے آئیں گے۔ شُدھ آنولے کے تیل کا۔ کسی چلتی ہوئی۔ نامی دکان پر جاتے تو انہیں جیسے ڈر لگتا ہے۔ شاید اونچی دکان اور پھیکا پکوان کے قائل ہیں۔ میرا انوبھو تو یہ ہے۔ کہ اونچی دکان پر ہی سڑے پکوان ملتے ہیں ٭

ایک دن کی بات ہو تو برداشت کر لی جائے روز روز یہ ٹنٹا نہیں سہا جاتا۔ میں پوچھتی ہوں۔ آخر آپ ٹُٹ پونجیوں کی دکان پر جاتے ہی کیوں ہیں۔ کیا ان سے چالیس پرش کا بیمہ تمہیں سے لے لیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ مجھے دیکھ کر سب کے سب بلانے لگتے ہیں۔ واہ کیا کہنا ہے۔ کتنی دُور کی بات کہی ہے۔ ذرا انہیں بلا لیا۔ اور خوشامد کے دو چار شبد سنا دیئے۔ تھوڑی سی سنتی کر دی۔ بس آپ کا مزاج آسمان پر جا پہنچا پھر انہیں سُدھ نہیں رہتی۔ کہ یہ کوڑا کرکٹ باندھ رہا ہے۔ ہا کیا؟ پوچھتی ہوں۔ تم اس راستے سے جاتے ہی کیوں ہو؟ کیوں کسی دوسرے راستے سے نہیں جاتے۔ ایسے اُٹھائی گیروں کو منہ ہی کیوں لگاتے ہو؟ اس کا کوئی جواب نہیں۔ ایک چپ سو بادھا دُور کرتی ہے ٭

ایک بار ایک گہنا بنوانے کو دیا۔ میں تو اس کو جانتی تھی۔ اُن سے کچھ پوچھنا ویرتھ سمجھا۔ اپنے پہچان کے ایک سنار کو بلا رہی تھی۔ سنیوگ سے آپ بھی موجود تھے۔ بولے یہ سمپردائے وشواس کے یوگیہ نہیں۔ دھوکا کھاؤ گی۔ میں ایک سنار کو جانتا ہوں۔ میرے ساتھ کا پڑھا ہوا ہے۔ برسوں ساتھ ساتھ کھیلے ہیں۔ وہ میرے ساتھ چال بازی نہیں کر سکتا۔ میں نے بھی سمجھا۔ جب ان کا مِتر ہے۔ اور وہ بھی بچپن کا۔ تو کہاں تک دوستی کا حق نہ نبھائے گا۔ سونے کا ایک آبھوشن اور سو روپے نہ جانے کس بے ایمان کو دے دیئے۔ کہ برسوں کے جھنجھٹ کے بعد جب چیز بن کر آئی۔ تو آٹھ آنے تانبا اور اتنی بھدی کہ دیکھ کر گھن لگتی تھی۔ برسوں کی ابھلاشا دھول میں مل گئی۔ رو پیٹ کر بیٹھ رہی۔ ایسے ایسے وفادار تو ان کے مِتر ہیں۔ جنہیں مِتر کی گردن پر چھُری پھیرنے میں بھی سنکوچ نہیں۔ ان کی دوستی بھی انہیں لوگوں سے ہے۔ جو زمانے بھر کے جٹو۔ گرہ کٹ۔ لنگوٹی میں پھاگ کھیلنے والے فاقہ مست ہیں۔ جن کا کام ہی ان جیسے آنکھ کے اندھوں سے دوستی گانٹھنا ہے۔ نتیہ ہی ایک نہ ایک مہاشہ اُدھار مانگنے کے لئے سر پر سوار رہتے ہیں۔ اور بنا لئے گلا نہیں چھوڑتے۔ مگر ایسا کبھی نہ ہوا۔ کہ کسی نے روپے چکائے ہوں۔ آدمی ایک بار کھو کر سیکھتا ہے۔ دو بار کھو کر سیکھتا ہے۔ کنتو یہ بھلے مانس ہزار بار کھو کر بھی نہیں سیکھتے جب کہتی ہوں۔ کہ روپے تو دے آئے۔ اب مانگ کیوں نہیں لاتے۔ کیا مر گئے تمہارے وہ دوست؟ تو بس بغلیں جھانک کر رہ جاتے ہیں۔ آپ سے مِتروں کو سوکھا جواب نہیں دیا جاتا۔ خیر سوکھا جواب نہ دو۔ میں بھی نہیں کہتی۔ کہ دوست سے بے مروّتی کرو۔ مگر چکنی چپڑی باتیں تو بنا سکتے ہو۔ بہلانے تو کر سکتے ہو۔ کسی مِتر نے روپے مانگے اور آپ کے سر پر بوجھ پڑا۔ بیچارے کیسے انکار کریں۔ آخر لوگ جان جائیں گے۔ کہ نہیں۔ کہ یہ مہاشہ بھی کھوکھل ہی ہیں۔ ان کی ہوس یہ ہے۔ کہ دنیا انہیں سمپن سمجھتی رہے۔ چاہے میرے گہنے ہی کیوں نہ گرو رکھنے پڑیں۔ سچ کہتی ہوں۔ کبھی کبھی تو ایک ایک پیسے کی تنگی ہو جاتی ہے۔ ان بھلے آدمی کو روپے۔ جیسے گھر میں کاٹتے ہیں۔ جب تک روپے کے وارے نیارے نہ کر لیں۔ انہیں چین نہیں۔ ان کے کرتوت کہاں تک گاؤں۔ میری تو ناک میں دم آ گیا۔ ایک نہ ایک مہمان روز یم راج کی طرح سر پر سوار رہتے ہیں۔ نہ جانے کہاں کے بے فکرے ان کے مِتر ہیں۔ کوئی کہیں سے آ کر مرتا ہے۔ کوئی کہیں سے۔ گھر کیا ہے اپاہجوں کا اڈا ہے۔ ذرا سا تو گھر مشکل سے ایک چھوٹا اوڑھنا بچھونا بھی فالتو نہیں مگر آپ ہیں کہ مِتروں کو نمنترن دینے کو تیار۔ آپ تو اتِتھی کے ساتھ لیٹیں گے۔ اس لئے انہیں چارپائی بھی چاہئے اوڑھنا بچھونا بھی چاہئے۔ نہیں تو گھر کا پردہ کھل جائے۔ جاتا ہے میرے اور بچوں کے سر۔ گرمیوں میں تو خیر کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن جاڑوں میں تو ایشور ہی یاد آتے ہیں۔ گرمیوں میں بھی کھلی چھت پر تو مہمانوں کا ادھکار ہو جاتا ہے۔ اب میں بچوں کو لئے پنجرے میں پڑی پھڑپھڑایا کروں انہیں اتنی سمجھ بھی نہیں۔ کہ جب گھر کی یہ حالت ہے۔ تو کیوں ایسوں کو مہمان بنائیں۔ جن کے پاس کپڑے لتے تک نہیں۔ ایشور کی دیا سے ان کے سبھی مِتر اسی شرینی کے ہیں۔ ایک بھی ایسا مائی کا لال نہیں۔ جو سمے پڑنے پر ایک دھیلے سے بھی ان کی مدد کر سکے۔ دو ایک بار مہاشہ کو اس کا انوبھو۔ اتین کٹو انوبھو ہو چکا ہے۔ مگر اس جڑ بدھی نے جیسے آنکھیں کھولنے کی قسم کھا لی ہے۔ ایسے ہی دریدر بھٹا چاریوں سے ان کی پٹتی ہے۔ شہر میں اتنے لکشمی کے پُتر ہیں۔ پر آپ کا کسی سے پریچے نہیں۔ ان کے پاس جاتے ان کی آتما دُکھتی ہے۔ دوستی گانٹھیں گے ایسے سے۔ جن کے گھر میں کھانے کو بھی ٹھکانا نہیں ایک بار ہمارا کہار چھوڑ کر چلا گیا۔ اور کئی دن کوئی دوسرا کہار نہ ملا۔ میں کسی چتر اور کشل کہار کی تلاش میں تھی۔ کنتو آپ کو جلد سے جلد کوئی آدمی رکھ لینے کی دھن سوار ہو گئی۔ گھر کے سارے کام پہلے کی طرح چل رہے تھے۔ پر آپ کو معلوم ہو رہا تھا۔ کہ گاڑی رکی ہوئی ہے۔ میرا جوٹھے برتن مانجھنا اور اپنی ساگ بھاجی کے لئے بازار جانا ان کے لئے ناقابل برداشت ہو گیا۔ ایک دن جانے کہاں سے ایک بجگّو کو پکڑ لائے۔ اس کی صورت کہے دیتی تھی۔ کہ کوئی جانگو ہے۔ مگر آپ نے اس کا ایسا بکھان کیا۔ کہ کیا کہوں۔ بڑا ہوشیار ہے۔ بڑا آگیا کاری۔ پرلے سرے کا محنتی۔ غضب کا سلیقے دار۔ اور بہت ہی ایماندار ہے۔ خیر میں نے اسے رکھ لیا۔ میں بار بار کیوں اُن کی باتوں میں آ جاتی ہوں۔ اس کا مجھے خود حیرت ہے یہ آدمی صرف روپ سے آدمی تھا۔ آدمیت کے اور کوئی لکشن اس میں نہ تھے۔ کسی کام کی تمیز نہیں۔ بے ایمان نہ تھا۔ پر گدھا اوّل درجے کا۔

ہے احساس ہوتا۔ زکم ہے کہ اتنی تسکین تو ہوتی کہ ذرا سا گھبراتا ہے۔ ابھاگا دکان داروں کے ہاتھوں لٹ جاتا تھا۔ دس تابہ کی ترنتی بھی اُسے دانی تھی۔ ایک روپیہ دے کر بازار بھیجوں۔ تو سنبھیا تک حساب نہ سمجھا سکے۔ گر دو بھی پی کر رہ جاتی تھی۔ خون گھو لے لگتا تھا۔ کہ ندشٹ کے کان اکھاڑ دوں۔ مگر ان مہاشہ کو اُسے کبھی کچھ کہتے نہیں سُنا۔ ڈانٹنا تو دور کی بات ہے کہ آپ بہانہ ہو کر دھولی چھانٹ رہے ہیں۔ اور وہ وہ بیٹھا تماشا دیکھ رہا ہے۔ میں تو بچہ کا خون پی جاتی۔ لیکن انہیں ذرا بھی غصہ نہیں۔ جب میرے ناخن پر دھرتی دھیا نے جاتا بھی۔ تو آپ اُسے سمیپ نہ آنے دیتے۔ بس اُس کے دوستوں کو گن گن کر دکھایا کرتے تھے۔ اور اس کوشش میں سپھل نہ ہوتے۔ تو اُن دوستوں پر پردہ ڈالی دیتے۔ مورکھ کو جھاڑو لگانے کی تمیز نہ تھی۔ زنانہ کمرہ ہی تو سارے گھر کی ڈھنگ کا ایک کمرہ ہے۔ اُس میں جھاڑو لگاتا۔ تو ادھر کی چیز ادھر۔ اُدھر کی نیچے۔ مانو کمرے میں بھونچال آ گیا ہو۔ اور گرد کا یہ حال کہ سانس لینا کٹھن۔ پر آپ شانتی پوروک کمرے میں بیٹھے ہیں جیسے کوئی بات ہی نہیں۔ ایک دن میں نے اُسے خوب ڈانٹا۔ کل سے جھاڑو نہ لگائی تو کان پکڑ کر نکال دوں گی۔ سویرے سو کر اٹھی۔ تو دیکھتی ہوں کہ کمرے میں جھاڑو لگی ہوئی ہے۔ اور ہر ایک چیز قرینے سے رکھی ہوئی ہے۔ گرد و غبار کا کہیں نام نہیں۔ میں چکت ہو کر دیکھنے لگی۔ آپ نے ہنس کر بولے۔ دیکھتی کیا ہو۔ آج گھورے نے بڑے سویرے اٹھ کر جھاڑو لگائی ہے۔ میں نے سمجھا دیا۔ تم ڈھنگ تو بتاتی نہیں۔ اُلٹے ڈانٹنے لگتی ہو۔ (باقی آئندہ)

… ہو جاتی ہے کہ آیئے۔ اور یہاں آ کر صبح کے وقت دیکھئے۔ کہ صحت ور فضا میں کالج کے طالب علم اپنی صحت کے بہتر سے بہتر بنانے کے لئے کس طرح مصروف عمل ہیں۔ (باقی)

پروہت کی آوشکتا

انبالہ چھاؤنی سماج کے لئے ایک یوگیہ آریہ سنسکرت کے ودوان پروہت کی آوشکتا ہے۔ جو پربھاوشالی اپدیشک بھی ہو۔ اور پروہت کے کام سے واقف ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ خط و کتابت

منتری آریہ سماج انبالہ چھاؤنی

سے کریں۔

تعلیم اور دیانند متھرا داس کالج موگا کی خصوصیات

(از پرنسپل لتا جیندر کرشن کمار جی۔ ایم اے)

آج دنیا میں ایک نہایت ضروری سوال زیر بحث ہے۔ اور وہ نہایت ضروری سوال یہ ہے کہ "زندگی کیونکر بسر کرنی چاہئے" جیون بسر کرنے سے مراد صرف جسمانی ضروریات کا پورا کرنا نہیں۔ پرنتو یہ مشید اُصولوں کے لحاظ سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک معاملہ میں اپنی کاریہ ودھی کو کس طرح درست رکھنا چاہئے۔ مثلاً جسم کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ من کے ساتھ کس طرح استعمال کرنا چاہئے۔ آتما کی درشٹی سے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ آنند کے ذرائعہ جو پرکرتی نے مہیا کئے ہیں۔ اُن سے کس طرح فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ اپنی شکتیوں کو اپنے آپ کو اور دوسروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کے لئے کیونکر استعمال کرنا چاہئے۔ الغرض پورٹ ڈوپ سے کیونکر زندگی بسر کرنی چاہئے۔ اُنہیں ہم دو لفظوں میں پہلی سانس میں جیون کے سیکھنے کی ضرورت کہہ سکتے ہیں۔ اور یہی تعلیم کا اصل اُدیش ہے۔ مگر آج بھارت ورش میں بہت کم سنستھائیں ہیں۔ جو اس اُدیش کو لے کر دنیا کے فرض کو پورا ادا کر رہی ہیں۔ کبھی زمانہ تھا۔ جب بھارت ورش اس آدرش کو سامنے رکھ کر دنیا کو تعلیم دے رہا تھا۔ اُنیسویں صدی میں مہرشی سوامی دیانند سرسوتی نے بھارت ورش میں اس بھولے ہوئے آدرش کو پھر یاد دلایا۔ چنانچہ آج ہندوستان میں ایسی سنستھائیں موجود ہیں۔ جو اس آدرش کو سامنے رکھ کر مہرشی کی بتائی ہوئی راہ پر چلتی ہیں۔ ہمارے کالج کا نام بتلا رہا ہے کہ یہ سنستھا بھی اسی قسم کی سنستھاؤں میں سے ہے۔ جو بھارت واسیوں کو سامانیہ جیون کے نیم سکھانے کے لئے سوامی جی کی ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ اور ان میں سے ایک سیوک مخلص کو مدنظر رکھ کر کھو بھارت دیش کے غریبوں کی بھلائی کر رہا ہے۔ اور اس کی سنچالک کمیٹی آتمپستی کو سمجھا ہے جس کا اُدیش ویدک سبھیتا کا پرچار ہے۔ کیونکہ وہ چھوٹی سا ماجک جیون کا حکم کسی خاص جماعت یا مذہب یا ذات کا فرقہ نہیں۔ بلکہ یہ ایک عالمگیر بھلائی ہے۔ اسی لئے ہم زور سے کہتے ہیں۔ کہ ایسی درسگاہ سے بلا امتیاز مذہب و ملت ہر شخص کو فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم دیانند متھرا داس کالج موگہ کی ایسی خصوصیات کا مختصر طور پر ذکر کرتے ہیں:-

۱۔ تربیت جسمانی۔ ایک لائق مصنف کا قول ہے کہ زندگی میں کامیابی کی پہلی شرط اچھا جنٹلمین بننا ہے۔ اور جاتیہ اُنتی کی پہلی شرط اچھے پرسنوں کی قوم بننا ہے۔ ایک موجودہ فلاسفر کا قول ہے کہ آج کل جیون سنگرام اس قدر سخت ہو گیا ہے۔ کہ بہت کم لوگ بغیر کسی نقصان کے ضروری محنت برداشت کر سکتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ بچوں کی تربیت اس طرح کی جائے۔ کہ جو محنت اُن کو درپیش ہے۔ اس کے لئے محض عقلی قابلیت ہی نہیں۔ بلکہ اس محنت سے جو ضعف و تکان ہوتا ہے۔ اس کے برداشت کرنے کے لئے جسمانی قابلیت بھی پیدا ہو جائے۔ اس امر کے لئے نہایت ضروری ہے کہ تعلیمی درسگاہیں ایسے مقامات پر ہوں۔ جو جہاں تک ممکن ہے۔ صحت کے لئے بہترین جگہ کہلا سکیں۔ گنجان آباد شہر میں کسی درسگاہ کا ہونا جس طرح اچھی صحت کا کارن ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ انسانی تنفس کی وجہ سے گھوٹنے والی فضا، کارخانوں کا دھواں ایسی چیزیں ہیں۔ جو طالب علم کے چہرے پر سرخی پیدا ہونے نہیں دیتی۔ جو جوانی میں اچھی صحت کی مظہر ہے۔ ہاں دیانند متھرا داس کالج موگا ایک نہایت صحت افزا مقام میں صحت افزا علاقے میں اور صحت افزا فضا میں واقع ہے۔ موگے کے رہنے والوں کی جسمانی صحت اُن کے جسمانی ڈیل ڈول اُن کے چہرے کی رونق ایسے گواہ ہیں۔ جو موگے جیسے مقام میں صحت کی خوبی کے بہترین ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے سرخ و سفید تندرست و توانا قوی ہیکل و قوی اندام بنیں اور تندرست رہ کر تعلیم حاصل کریں۔ تو جلد انہیں اس تعلیم کے مرکز میں بھیج کر اپنی آرزو میں کامیابی حاصل کریں۔ دیانند متھرا داس کالج موگا میں صحت کا خیال سب سے مقدم ہے۔ یہاں اسی بات کو مدنظر رکھ کر تربیت جسمانی کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں۔ مثلاً کالج کے سٹاف میں ایک فزیکل ڈائریکٹر ہیں۔ جن کی خصوصیت سوائے اس بات کی دلیل ہے کہ جسمانی تربیت کو اس درسگاہ میں خاص طور پر اہمیت دی …

پرچار پرنالی کے سنبندھ میں

کچھ سپتاہ ہوئے ویدپرچار وبھاگ کی طرف سے سماچار پتروں میں مئی ماس سے سالانہ جلسے کرنے کی پرنالی میں تبدیلی کرنے کی اطلاع دی گئی تھی۔ ویدپرچار وبھاگ اس مندرجہ ذیل پرنالی کے مطابق جلسے کرنے کی آریہ پرشوں سے پریرنا کرتا ہے ہر ایک ضلع کے مکھیہ آریہ سماج سال کے آرمبھ میں ضلع کے کسی مکھیہ شہر میں ضلع بھر کے آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کو اکٹھا کر ضلع آریہ کانفرنس کریں۔ اس میں نشچیہ کیا جائے …… کہ اس سال ضلع آریہ سمیلن ضلع کے کس شہر میں کیا جائے۔ اس سمیلن کے ساتھ ہی اُتسو رکھا جائے۔ یہ جلسہ موجودہ پرنالی کے مطابق کیا جائے۔ صرف اتنا فرق رکھا جائے کہ نگرکیرتن کی جگہ سنکیرتن ہو۔ ضلع کی باقی تمام آریہ سماجیں اپنے ہاں ۵ یا ۶ دن ویدکتھا کرائیں۔ اس کے لئے ایک پنڈت تھا ایک بھجنیک بھیجا جائے۔ آخیر کے دن لاہور سے یا باہر سے ایک اپدیشک اور ایک بھجنیک بھیجا جائے۔ اس سے جہاں آریہ سماجوں کو مستقل طور پر پنڈتوں کی سنگتی سے سوادھیائے کرنے کا موقع ملے گا۔ وہاں غریب شہروں کی دولت بھی بچت ہو گی۔ اب تو ہر ایک سماج کے جلسے پر دور دور سے بھجنیک تھا اپدیشک وغیرہ بلائے جاتے ہیں۔ دکشنا وغیرہ اس سے ہر ایک سماج کی محنت ضائع ہو جاتی ہے۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوا ہے سماجوں کے دھن تھا آپدیشکوں کا بہت سا وقت فضول خراب ہو جاتا ہے۔ اس پرچار پرنالی کے مطابق اپدیشکوں کو بھی پڑھنے کا موقع ملے گا۔ اس کے ساتھ منڈل کا موجودہ سسٹم جاری رہے گا۔ اس میں اتنا پریورتن ہو گا۔ کہ ہر ایک منڈل کا مکھیہ اپدیشک تھا دیگر آریہ دھرم کی سہائتا سے اپنے منڈل میں گیندرہ سے ویدپاٹھ شالا کا سنچالن کریں۔ اس میں چھوٹے بڑے سب شامل ہوں گے۔ سیتارتھ پرکاش تھا ویدمنتروں کے سوادھیائے کرنے کے لئے سہولیت بہم پہنچائی جائے۔ منڈل کے اپدیشک کا فرض ہو گا۔ کہ وہ اپنے منڈل میں ہر ایک آریہ سبھاسد کو ستیارتھ پرکاش سوادھیائے تھا آریہ بھاشا کا جاننے والا بنائے۔ سنج میں سالانہ جلسے کرنے والے آریہ سماجوں سے نویدن ہے کہ اس کے مطابق کاریہ کریں۔ جالندھر میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے سالانہ اجلاس کے وقت اس دشا پر اور بھی وچار ہو سکتا ہے۔ آریہ پرشوں کو چاہئے کہ وہ اس سنبندھ میں اپنے وچار سبھا یا پتروں تھا انیہ سادھنوں کے ذریعہ ظاہر کریں۔ جس سے ویدپرچار وبھاگ کے پاس اُن کی سمرتی سمیت نتیجہ پر پہنچ سکے اور بہت تھا ایک مت ہو سکیں۔

(رشیدہ پرچار وبھاگ اور دت بھون ہال لاہور)

سناتنیوں کا جھوٹا الزام

۲۰ اپریل کے پرچہ دیر بھارت میں سناتن دھرم سبھا چونیاں کی طرف سے آریہ سماج چونیاں کے متعلق مندرجہ ذیل غلط فہمی پھیلائی گئی ہے۔ کہ آریہ سماجیوں نے منادی کرا کر رام نومی کے تیوہار کے موقعہ پر سناتن دھرم سبھا کے جلسہ کو پھیکا کرنے کی کوشش کی۔ اور شری رام چندر کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ میں آریہ ڈیبیٹنگ کلب کی طرف سے سناتن دھرم سبھا چونیاں کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ ثابت کریں۔ کہ کس نے الزام ہمسم نے شری رام چندر جی پر لگایا۔ اصل بات یوں ہے۔ کہ آریہ مندر میں بھی رام نومی کا تیوہار منایا گیا اور مہاشہ کندن لال جی نے شری رام چندر جی کے جیون سے واضح کیا۔ کہ جیسے رام اور لچھمن میں پریم تھا ویسے ہی آج کل کے بھائیوں میں ہونا چاہئے مہاراج سیتا جی کے آدرش پتی برتا دھرم سے عورتوں کو شکشا گرہن کرنی چاہئے۔ یہ ہے سننا یا۔ جو آریہ سماج نے کی۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ ننیا خود سناتن دھرمی کرتے ہیں یا آریہ سماجی۔ مہاشہ کندن لال جی نے اسی راماین سے تین کتھائیں۔ جن کو سناتن دھرمی خود رامچندر جی کو ایشور اوتار سدھ کرنے کے لیے پیش کرتے ہیں پبلک کو سنائیں اور کہا دیکھو کہ یہ خود ہی پرماتما کو مکار اور دھوکہ باز بناتے ہیں۔ ان کے اپنے جلسہ میں بھی جو رام نومی کے موقعہ پر منایا گیا۔ ایسی الٹی سیدھی باتیں کی گئیں کہ جن کو عقل سلیم تسلیم نہیں کر سکتی۔ شری رام چندر جی دشرتھ کے ذریعہ سے واقعہ لچھمن جی نے بیلنی کے بیروں کو پھینک دیا۔ جو لچھمن جی کو سنجیونی بوٹی کی شکل میں کھانے پڑے۔ اس سے صاف ہے۔ کہ ننیا کون کرتا ہے ؛

(کندن لال آریہ)

آریہ سماج دھرمکوٹ رندھاوہ میں سنسکاروں کا پرواہ

ہماری خوش قسمتی سے شری سوامی وگیا نانند جی عرصہ بارہ یوم سے پدھارے ہوئے ہیں۔ ہر روز صبح و شام آپ کے منوہر و مسنو انجاب اپدیش آریہ سماج سمیت آریہ کنیا پاٹھشالہ اور نگر کے مختلف ستھانوں میں ہوتے ہیں۔ جن کے پدھارنے سے یہاں کے نر ناریوں میں آریہ سماج اور ویدک دھرم کے لئے اتینت شردھا ہو گئی ہے۔ شری سوامی جی مہاراج کی کرپا سے ممن نکھت تینتیس سنسکار صرف چار دن میں ہوتے ہیں ؛

مورخہ ۵ بیساکھ کو بابو گنگا داری لال جی اوورسیر کے سپتر تلک راج کا موہن سنسکار ہوا۔ مبلغ سات روپیہ آریہ سماج کو دان ملا ؛

۶ بیساکھ کو آریہ سماج مندر میں ممن نکھت ۱۲ برہمچاریوں اور بیس برہمچارنیوں کے یگیوپویت ہوئے ہیں۔ (۱) جگدیش چندر (۲) دیسراج (۳) دہلی (۴) رنبیر (۴) کندن لال (۵) امر ناتھ (۶) نند پرکاش (۷) منوہر لال (۸) رام ناتھ (۹) اندرسین (۱۰) اگر سین۔ (۱۱) دھرم دیو (۱۲) ترلوک ناتھ۔ (۱۳) رام پیاری (۱۴) ویر وتی۔ (۱۵) کوشلیا دیوی۔ (۱۶) شانتی دیوی (۱۷) کوشلیا دیوی (۱۸) شکنتلا دیوی (۱۹) امرتی دیوی (۲۰) راجکماری (۲۱) سوشیلا دیوی (۲۲) کوشلیا دیوی (۲۳) دیاوتی (۲۴) رام پیاری۔ (۲۵) سمتری دیوی (۲۶) شانتی دیوی (۲۷) سرسوتی دیوی (۲۸) دھرم وتی۔ (۲۹) سوبھاگیہ وتی۔ (۳۰) ویدکماری (۳۱) ساوتری دیوی (۳۲) رام پیاری ؛

پانچ روپے آٹھ آنے یگیوپویت دان اکثر ہوا۔ مندرجہ ذیل سجنوں نے اس سمے دان دیا مہاشہ امنت رام جی دو روپے۔ مہاشہ سائیں داس جی ایک روپیہ۔ مہاشہ دولت رام جی آٹھ آنے۔ ماتا مہاشہ چمن چند جی پردھان ڈیڑھ روپیہ۔ مہاشہ تیج رام جی آٹھ آنے۔ اور دھرم پتنی لالہ بیلی رام جی آٹھ آنے ؛

۸ بیساکھ کو مہاشہ گیان چند جی کھشادکش کے نئے مکان کا گرہ پرویش سنسکار ہوا آریہ سماج کو چھ روپے دان ملا ؛

(تیج رام سیٹھی اپ منتری آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوہ ضلع گورداسپور) ؛

آریہ ویر دل کا چناؤ۔ آریہ ویر دل دھرم کوٹ رندھاوہ ضلع گورداسپور کا چناؤ نمن پرکار ہوا۔ پردھان مہاشہ گیان چند جی۔ اپ پردھان مہاشہ جے ملی جی۔ منتری مہاشہ بوٹا رام جی۔ پستکا دھیکش مہاشہ سردار یلال جی۔ خزانچی مہاشہ برجموہن جی (بوٹا رام منتری آریہ ویر دل) ؛

سماچار جگت

آریہ سماج بھگواڑہ کا اتسو۔ آریہ سماج بھگواڑہ کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ اپریل و یکم مئی ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ سبھاپتی پرمانند جی ایم اے۔ ایم ایل سی کی زیر صدارت ایک کانفرنس ہوگی۔ جس کا مضمون ہوگا۔ کہ موجودہ حالات میں ویدک سبھیتا و ہندو مذہب کی کس پرکار رکشا ہو سکتی ہے ؛ مستراداس کپور منتری آریہ سماج بھگواڑہ ؛

آریہ سماج نلا دل پور کا اتسو۔ آریہ سماج نلا دل پور کا اتسو نئے ڈھنگ سے ۲۸ اپریل سے ۲۸ مئی تک ہوگا۔ پراتہ ۵ بجے سے دوپہر ۳ بجے تک اپدیشک ہوں گے کتھا اتارے کی جگہ پر ہارمک دیشوں پر ناٹک الاپ ؛ سائینگ کال ہون یگیہ کے بعد ۸ سے ۱۰ تک کتھا اور ۱۰ سے ۱۲ تک شنکا سمادھان روزانہ ہوا۔ سنیاسی پرکاش کے پرچم نس سمولاسوں کی ہوگی۔ جو پنڈت رام چندر جی دہلوی کریں گے ؛ رام ناتھ منتری آریہ سماج نلا دل پور ضلع جالندھر ؛

لنجروڑ میں آریہ سماج کی ستھاپنا

لنجروڑ میں ۱۷ اپریل سے آریہ سماج قائم ہو گئی ہے۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران چنے گئے پردھان لالہ بابو رام صاحب صراف۔ اپ پردھان پنڈت بھگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی اے وی ہائی سکول۔ منتری لالہ موہن لال ویاس بی اے۔ اپ منتری ماسٹر امرناتھ جی۔ خزانچی لالہ رام ناتھ جی۔ دھرمی لال منتری آریہ سماج لنجروڑ ؛

آریہ گرلز سکول کا تقسیم انعام۔ سالانہ جلسہ تقسیم انعام آریہ ہندی گرلز سکول اکبیل پور ۱۷ اپریل کو ہوا۔ کنیاؤں کی دوڑیں۔ رسی پھاندنا۔ لمبی دوڑ۔ چمچہ دوڑ اور دیگر مختلف کھیلیں ہوئیں۔ آریہ مندر میں زیر صدارت لالہ برج لال صاحب بہادر سینئر سب جج تقسیم انعام ہوا۔ کنیاؤں نے پہلے ویدمنتر پڑھ کر بھجن گائے۔ اور ڈرامے دکھائے۔ ترتیب سب کنیاؤں کو کچھ نہ کچھ انعام ملا۔ لارڈ بیدرد رام صاحب نے اپنی گرہ سے انعام دیا۔ چند صاحبان نے کنیاؤں کو میڈل اور نقدی انعام دئے۔ بابو کیدار ناتھ صاحب ایڈووکیٹ نے کنیاؤں میں تقسیم کرانے کے لئے لڈو پیش کئے۔ بابو بدری جی نے رپورٹ سالانہ سنائی۔ امر کا اظہار کیا کہ میونسپل کمیٹی سے جو امداد ملتی اس میں ۵۰ فیصدی کمی کر دی گئی ہے اور ایک بھاری رقم قابل وصول پڑی ہوئی ہے۔ دھنا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور ؛

پنڈت پورنا نند جی کے بھگتوں کو

سوبھاگ پرانتی پنڈت پورنا نند جی کی ایک پتری شریمتی نرملا دیوی کا شبھ وواہ ۳ مئی ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔ ور مہاشہ شری ڈاکٹر دیو پال جی سپتر ڈاکٹر گوردت جی ریاست کے نواسی ہیں۔ وواہ سنسکار بٹالہ میں شری پنڈت ستدلال جی منیجر آریہ پتری پاٹھشالہ کے مکان پر ہوگا۔ چونکہ پنڈت جی کی دھرم پتنی کا بھی دیہانت ہو گیا ہوا ہے۔ اور اس دیوی کا سوائے پنڈت ستدلال جی کے اور کوئی بھائی بہن رشتہ دار اور سمبندھی نہیں اس لئے جن آریہ بھائیوں اور آریہ اپدیشکوں کو پنڈت پورنا نند جی کے لئے شردھا اور بھگتی ہے۔ ان کی سیوا میں سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس اوسر پر پہنچ کر اپنے کرتویہ پالن کریں۔ (بھوما نند اپدیشک جات پات توڑک منڈل لاہور) ؛

شوک سماچار۔ گذشتہ چند ماہ میں ۴/۵ میں تین موتیں ایسی ہوئی ہیں۔ جن سے آریہ سماج رنگون کو خاص کر اور برہما کی دوسری آریہ سماجوں کو عام طور پر سخت نقصان پہنچا ہے۔ (۱) مہاشہ جگن لال جی تکھالا کا دیہانت

...ایک موٹر کے حادثہ
مانڈلے سے رنگون آتے ہوئے ... گھارا بڑے دھرماتما اور دانی
سے ہؤا۔ مہاشہ گھارا سیٹھ سی دی گھارا رنگون
تھے۔ آپ مہاشہ سیٹھ سی دی گھارا رنگون
والے کے بڑے بھائی تھے ؛

(۲) دوسرے راما پنج ناتھ سنگھ جو ناتھ سنگھ
آئل کمپنی کے پروپرائٹر تھے۔ آریہ سماج کے
مختلف انسٹی ٹیوشنوں کو بڑے بڑے دان دیا کرتے
تھے ؛

(۳) تیسرے راجا رام ناتھ ریڈیر ایل ایل ڈی
رنگون کے چوٹی کے دھنوان دانیوں میں سے
تھے کسی بھی انسٹی ٹیوشن کے واسطے اُن کے ہاں
سے انکار نہیں ہوتا تھا۔ اپنی عمر میں لاکھوں روپیہ
دان کیا۔ اُن کے دروازے سے کبھی کوئی خالی
نہیں گیا۔ اور

(۴) چوتھی موت جو سب سے آخری ہے۔
۲۸ فروری کی رات کو ہوئی۔ رنگون آریہ
سماج کے پُرانے پردھان اور پرسدھ آریہ سماجی
مسٹر ایس ہالکر دل کی حرکت بند ہونے سے
اس سنسار سے چل بسے۔ مرحوم دردڑھ اور
ودوان آریہ سماجی تھے۔ تقریباً دس برس تک
رنگون آریہ سماج کے پردھان رہے۔ اُن کی مرتیو
سے سماج کو بہت نقصان پہنچا ؛
(ڈاکٹر گوردت سرین از رنگون)

شوک سماچار

شوک سماچار۔ چودھری کیسر سنگھ جی
چیئرمین نواسی بدھان آریہ مہاودیالیہ گرکل
کا مورخہ ۱۰۔ اپریل کو سورگ باس ہوگیا۔ آپ
میرٹھ و مظفر نگر ضلع میں آریہ سماج کے خاص
کارکن تھے۔ پرماتما دونگت آتما کو شانتی
پردان کرے۔ (سد لکھیہ ادھشٹاتا آریہ مہا
ودیالیہ گرکل ضلع میرٹھ) ؛

آریہ سماج لودھیانہ کے سماچار

(۱) کتھا۔ یکم اپریل سے ۱۰۔ اپریل تک شری
سوامی ستیانند جی مہاراج کی اپنشدوں پر
کتھا ہوئی۔ ہزاروں نرناری روزانہ لابھ اٹھاتے
رہے ؛

(۲) شوک پرستاو۔ ۱۰۔ اپریل کو جنرل میٹنگ
میں ہندی کے ودوان شری پنڈت پدم سنگھ
جی کی مرتیو پر شوک اور اُن کے پس ماندگان
سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا ؛

(۳) وارشک اُتسو۔ آریہ سماج لدھیانہ کا
اٹھتیسواں سالانہ جلسہ ۱۰ سے ۱۲۔ اپریل تک
بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۱۰۔ اپریل کو نگر
کیرتن ۱۱۔ اور ۱۲۔ اپریل کو جلسہ ہؤا۔ ۱۳۔ اپریل
کو استری سماج کا جلسہ بھی بڑے سماروہ سے
منایا گیا۔ شری سوامی ستیانند جی مہاراج
شری پنڈت بشمبر ناتھ جی۔ شری پنڈت چمپتی
جی ایم اے۔ پنڈت ربتی جی و پنڈت رام
دیالو جی شاستری۔ پنڈت اندر جی سناتک۔
شری دیوراج جی سہائک مکھیہ ادھشٹاتا گرکل
شری راجیندر کرشن کمار ایم اے کے ویکھیان
ہوئے اور شری بھگت رام جی اور دیس راج
جی اور برج لال جی نے جنتا کو سنگیت سے لابھ
پہنچایا۔ شری سوامی گنگا گر جی نے استری سماج
میں پربھاوشالی ویاکھیان دیا۔ جلسہ ہر لحاظ
سے کامیاب رہا ؛

(۴) پرویش سنسکار۔ ۱۳۔ اپریل کو ماسٹر
یش پال جی بی اے کے نئے بھون بھگوت بھون
کا پرویش سنسکار ہؤا ؛

(۵) مونڈن سنسکار۔ ۱۸۔ اپریل کو مہاشے جیون
سنگھ جی آریہ کے پتر کا نام کرن سنسکار ہؤا۔ پنڈت
جی نے آریہ بھائیوں کا مستان سے ستکار کیا۔
(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ) ؛

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں کا اُتسو

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں کا ستائیسواں سالانہ
جلسہ مورخہ ۱۱۔ اپریل سے شروع ہو کر ۲۰۔ اپریل
کو نرگھن سماپت ہؤا ؛
۱۱۔ اپریل سے ۱۴۔ اپریل تک ہر روز پنڈت
رام چندر جی وید منتروں کی کتھا کرتے رہے۔ جس
سے شروتاگنوں پر بڑا اچھا پربھاو پڑا۔ چونکہ پچھلے
دنوں میں احمدیہ جماعت کی طرف سے مسٹر محمد عمر نے
اپنے جلسہ میں وید بھگوان اور رشیوں کی شان میں
وہ غلط بیانیاں کیں۔ اور نہ دید دہنی سے
ایسے نخش اعتراضات کئے۔ جن سے ان کی خباثت
طبع کا ثبوت ملتا تھا۔ اس لئے سپنچر وار رات
کو ایک کانفرنس زیر صدارت لالہ گنپت رائے
بترد عالمگیر دھرم کے دشے پر کی گئی۔ جس میں مسٹر
محمد عمر نے احمدیہ جماعت کی طرف سے اسلامی مذہب
کو عالمگیر ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مگر پنڈت شانتی
پرکاش مناظر آریہ پرتی ندھی سبھا نے ویدوں کے
عالمگیر دھرم ہونے کے نوبی کو اس خوبی سے
سرانجام دیا کہ حاضرین جلسہ عش عش کر اُٹھے۔
آپ نے قرآن کی آیتوں سے ثابت کر دیا۔ کہ قرآن
صرف مکہ اور اس کے ارد گرد کے لوگوں کے لئے خدا
نے بھیجا ہے۔ اور وید منتروں دوارا سدھ کیا۔ کہ
وید ہی تمام روئے زمین بلکہ لوک لوکانتروں
کے لئے پرماتما نے آدی سرشٹی میں دیئے تھے
اور قرآن صرف مسلمانوں کے لئے ہی ہے کیونکہ
خدا نے علاوہ مسلمانوں کے دوسرے لوگوں کے
دلوں پر مہریں لگا رکھی ہیں۔ تناسخ اور آفرینش
دُنیا بھون بکیہ۔ یوگ آدی رشیوں کے مکتی
کو جس اُتمتا سے پنڈت جی نے سدھ کیا اس
سے حاضرین خوب متاثر ہوتے۔ پنڈت جوتی
لال جی۔ پنڈت دھرمیندر جی بی اے اور سوامی



دھیرانند جی، سوامی یوگانند جی نے بھی اپنے دویا بل سے حاضرین جلسہ پر اچھا پربھاو ڈالا۔ ساتھ ہی مہاشہ کیسر چند۔ مہاشہ بال کرشن۔ مہاشہ رگھبر دیال نے اپنے منوہر بھجنوں دوار انگرو اسپول کو آنندت کیا۔ غرضیکہ اس سال کا جلسہ کیا بلحاظ حاضری۔ کیا بلحاظ پرچار سابقہ جلسوں سے سبقت لے گیا۔ چندہ سالانہ قریباً ساڑھے تین صد روپیہ ہوا۔ ایت وار دوپہر کو بھراوان دیوی ویدک پتری پاٹھشالہ کی لڑکیوں میں زیر صدارت ... جی رئیس اعظم انعام تقسیم کیا گیا۔ پریکشا کا پرنام بہت ہی اچھا نکلا۔ اعلیٰ شرینیوں کی لڑکیاں قریباً نوے فیصدی پاس تھیں۔ جس سے شریمتی موہن دیوی ہیڈ ادھیاپکا اور شریمتی جیون دیوی ادھیاپکا کا پریشرم سراہنیہ یوگ ہے۔ شہر میں ہر وقت جلسہ ہذا کی کامیابی کا چرچا رہتا ہے۔ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا نے خاص کر اپنے ویدک پنڈت اور بھجنیک بھیج کر اس سال جلسہ کی شوبھا کو دو بالا کر دیا ہے۔ ہر روز دوپہر کو استریوں میں شریمان سوامی دھیرانند جی پرچار کرتے رہے۔

(لدھا رام آپ پردھان آریہ سماج پنڈی بھٹیاں)

آریہ سماج دارالسلام (ایسٹ افریقہ)

(۱) سال رواں کے لئے حسب ذیل ادھکاری نیت ہوئے ہیں۔ پردھان شری مہاشہ ارجن کنور جی پٹیل اپ پردھان شری جانی گوبند جی پرشوتم۔ منتری شری مہاشہ بسنت رام جی پرتشٹھت سدسیہ انترنگ سبھا مہاشہ شری کاہن جی جیرام اور مہاشہ ادم موجی بشرام۔ ہیگر شری مہاشہ نرائن داس نند لال کاداس جی نسچیت ہوئے۔

(۲) آریہ سماج کے آدھین نمن سنستھائیں بھی اپنا اپنا کاریہ بھلی پرکار سے کر رہی ہیں۔ شری دیو کنور آریہ کنیا پاٹھشالہ اور آریہ سیوا سمتی۔

(۱) شری دیوکنور آریہ کنیا پاٹھشالہ۔

قریباً تین سال سے چل رہی ہے۔ جس میں قریباً سوا سو کے لگ بھگ چھاترائیں بلا فیس شکشا پا رہی ہیں۔ شکشک ورگ میں تین ادھیاپک اور دو ادھیاپکائیں ہیں۔ پاٹھ شالہ کا ماہواری خرچ قریباً ایک ہزار شلنگ ہے۔ جو کہ اداروں آریہ پرشوں کے دان سے پورا کیا جاتا ہے پاٹھ شالہ کے لئے قریباً ۲۵ ہزار شلنگ کی ملکیت کا ایک FREE HOLD ٹکڑہ زمین خرید کیا جا چکا ہے۔ جس پر کہ بلڈنگ کا کام جلد ہی شروع ہونے والا ہے۔ اس وقت پاٹھ شالہ آریہ سماج کے شال مندر میں لگتی ہے۔ شریمان پنڈت ہری شنکر جی ودیارتھی سمپادک آریہ پرکاش بمبئی جو ایک سال سے یہاں پر پدھارے ہوئے ہیں۔ پاٹھشالہ کی انتی میں دلچسپی لے رہے ہیں۔

(۲) آریہ سیوا سمتی۔ گہت وچے دشمی کے اتسو پر استھاپت ہوئی ہے۔ جس کے اتساہی منتری مہاشہ ستیہ رام جی جیٹھی اپنا کاریہ بڑی لگن سے کر رہے ہیں۔

(۳) شری دھانند واچنالیہ میں بیس کے لگ بھگ سماچار پتر روزانہ۔ ہفتہ وار اور ماہواری اردو ہندی گجراتی اور انگریزی میں منگوائے جاتے ہیں۔ جن سے جنتا مناسب لابھ اٹھا رہی ہے

(۴) ہفتہ واری ست سنگ۔ پرتی سپتاہ شنی وار سائینگ کال آریہ سماج مندر میں بڑے سماروہ سے ہوتے ہیں سب سے پہلے یگیہ ہون ہوتا ہے اس کے بعد پاٹھشالہ کی چھاترائیں کے سنگیت بھجن ہو کر سمپورت سندھیا کرائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ شریمد دیانند پرکاش کی کتھا ہوتی ہے۔ پھر ایک بھجن ہو کر آرتی شانتی پاٹھ سے ست سنگ کی کارروائی سماپت ہوتی ہے اپتھتی پرتی سپتاہ سنتوش جنک رہتی ہے۔ ست سنگ میں شری مہاشہ بھگت رام جی کے بھجن اپنا وشیش پربھاو رکھتے ہیں۔

(کرم چند منتری آریہ سماج دارالسلام)

شوک سماچار۔

شوک! آریہ سماج اور گوروکل کے سیوک مہاشہ ٹھاکر دت۔ گرام نرگلی ضلع سہارنپور نواسی کا ۴۔ اپریل کو دیہانت ہو گیا۔ سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔

(دیودت موضع نرگلی)

آریہ سماج میرپور کا کام اور دانی ہندوؤں کا فرض

آریہ سماج میرپور نے شروع ماہ جون سے اپنی تمام سرگرمیاں اچھوت جاتیوں کے اندر لگا کام کرنے میں لگانی شروع کر دیں۔ اس ... ہندو دکانداروں اور ساہوکاروں کے ... ہو کر چلے آنے سے مسلمان جاگیردار ... نے ان کو مسلمان بنانا شروع کر دیا ... نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت تک تمام ... دھرم میں لایا جا چکا ہے۔ نہ صرف ... کر بلکہ ہندوؤں اور سکھوں کو بھی ... میں کامیابی ہوئی ہے۔ صرف ... جاتیوں کے ۳۴۵ گھرانوں میں ... میں آباد ہیں۔ امداد تقسیم کی گئی۔ علاوہ ... سماج میرپور کی طرف سے وسیع پیمانہ پر ... بدستور جاری ہے۔ جس میں اس وقت ... سے زائد ہندو سکھ بھائی ... رہے ہیں۔ آریہ سماج میرپور ہندو جاتی کے ... اور دانی پرشوں ... رکھتا ہے کہ وہ بہت جلد ...



سورج کا اصلی رنگ

اگر پوچھا جائے کہ سورج کا رنگ کیسا ہے ؟ تو بہت سے لوگ اس کو سفید یا پیلا بتلائیں گے لیکن اصل میں وہ نہ تو پیلا ہے اور نہ سفید۔ بلکہ نیلا ہے۔ سورج نیلے رنگ کے پرکاش کو اُتپن کرتا ہے۔ اس رنگ کے پرکاش کی ترنگیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں۔ ان میں بہت سی تو انتر کش ہی میں لین ہو جاتی ہیں۔ اور بہت سی وایو منڈل میں اُپسفت دھول کنوں کے کارن نیتروں تک نہیں پہنچ سکتیں لال اور پیلے رنگ کی کرنوں کی ترنگیں بڑی ہوتی ہیں۔ وہ انترکش کو پار کر لیتی ہیں۔ یہ ترنگیں وایو منڈل میں اُپسفت نیلے رنگ کی ترنگوں سے سنسرگ میں آکر سفید رنگ کی سم ویدنا کو جنم دیتی ہیں۔ اور سورج ہمیں پیلا یا سفید دکھائی دیتا ہے ؛

سفید رنگ کی سم ویدنا ہمیں اندر دھنش کے سمان انیک رنگ برنگی سم ویدناؤں کے سنسرگ میں آنے سے اُتپن ہوتی ہیں۔ سورج سے آنے والی کرنیں یا وہ کرنیں جو سورج سے انترکش والو منڈل سے چھن کر ہم تک پہنچتی ہیں ٹھیک ٹھیک انہیں انوپاتوں میں ملی ہوتی ہیں۔ جن سے سفید رنگ کی سم ویدنا پیدا ہوتی ہے۔ یہ چھنا ہوا پرکاش واستو میں سفید نہیں ہوتا۔ بلکہ اندر دھنش ہی کے سدرش انیک رنگوں کا مرکب ہوتا ہے اس سے سورج ہمیں صرف اس لئے سفید نظر آتا ہے کہ اس کے نیلے پرکاش کا بہت کچھ بھاگ انترکش ہی میں ولین ہو جاتا ہے۔ اور ہم تک نہیں پہنچ پاتا۔ اس طرح کہر۔ پالا یا آندھی اُٹھاتے دھول کنوں کی اُپستھتی میں سورج ہمیں لال دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ اس سمے ہم تک کیول لال رنگ کی ترنگیں ہی جو بہت لمبی ہوتی ہیں۔ پہنچ پاتی ہیں ؛

آکاش کا نیلا ہونا اس بات کا صاف پرمان ہے۔ کہ سورج سے نیلے ہی رنگ کا پرکاش اُتپن ہوتا ہے۔ گو سورج کی نیلی کرنیں ہمارے نیتروں تک سیدھی نہیں پہنچتیں۔ تاہم اُن میں زیادہ کرنیں وایو کے انو اور دھول کے ذرات سے تبدیل ہو کر ٹیڑھے میڑھے راستہ کو پار کر ہمارے نیتروں تک پہنچنے میں سپھل ہو ہی جاتی ہیں اور سارا آکاش اور وایو منڈل ہمیں نیلا دکھائی پڑتا ہے۔ پرنتو واستو میں نہ تو آکاش ہی نیلا ہے۔ اور نہ وایو منڈل ہی۔ اگر وایو منڈل میں وایو اور دھول کے کن نہ ہوں۔ تو ہمیں آکاش رنگ ہین کالا دکھائی پڑے۔ اکثر وایو منڈل میں بہت اونچے تک جانے پر جہاں دھول کے ذرات نفی کے سمان ہیں اور وایو بھی بہت سوکشم ہے۔ آکاش ہرے نیلے رنگ کا دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح اگر ہم کسی پرکار وایو منڈل سے اُوپر پہنچ سکیں۔ جہاں نہ وایو ہی ہے اور نہ دھول ہی تو وہاں ہمیں کالا آکاش اور نیلا سورج دکھائی دیگا

سورج نیلا ہی کیوں ہے ؟ سفید پیلا یا لال کیوں نہیں ؟ رنگ سمبندھی یہ پرشن بہت کچھ تاپ کی ستھتی پر نربھر ہے۔ سادھارن لوہے کا ٹکڑا پرگٹ روپ میں پرکاش نہیں اُتپن کرتا۔ ہاں اس سے پرکاش کی کرنیں پرابورتت آدرشیہ ہوتی ہیں۔ پرنتو جب ہم اُسے کسی خاص درجہ تک گرم کرتے ہیں۔ تب وہ سُرخ ہو جاتا ہے۔ اور وہ رکت تپت (RED - HOT) کہا جاتا ہے۔ اور اُدھک گرم کرنے پر یہی لوہا سفید ہو جاتا ہے۔ اور شویت تپت (WHITE - HOT) پکارا جاتا ہے۔ رکت تپت ہونے پر لوہے کے ذرات میں دھیمی اور لمبی لال رنگ کی ترنگیں ہی اُتپن کرنے کی پریاپت شکتی ہوتی ہے۔ پرنتو گرم ہوتے ہوتے سفید ہو جانے پر یہ انو نہ کیول دھیمی اور لمبی لال ترنگیں ہی اُتپن کر سکتے ہیں۔ بلکہ چھوٹی اور تیز۔ پیلی اور نیلی ترنگیں بھی اُتپن کرتے ہیں یہ ترنگیں ایک دوسرے کے سنسرگ میں آنے پر ہمارے نیتروں میں پہنچ کر سفید رنگ کی سم ویدنا کو اُتپن کرتی ہیں۔ اور لوہے کا ٹکڑا ہمیں سفید دکھائی پڑتا ہے ؛

سورج۔ دھرائل کا درجہ حرارت ۶۰۰۰ ڈگری سنٹی گریڈ کے لگ بھگ ہے۔ یہ درجہ حرارت رکت تاپ کے تاپ کرم سے اُدھک ہے۔ اس تاپ کرم پر سورج نیل تپت (BLUE HOT) ہوتا ہے۔ ارتھات اس کے انووں میں لال رنگ کی ترنگوں کو اُتپن کرنے کے ساتھ ہی ساتھ اُن سے کہیں اُدھک ماترا میں نیلے رنگ کی ترنگوں کو اُتپن کرنے کی بھی شکتی ہوتی ہے؛ سو جانا گیا ہے ہمارا سورج نیلا تپت ہے۔

یدی وہ رکت تاپ ہوتا تو یا تو آکاش کالا دکھائی دیتا۔ اور یدی آکاش منڈل میں اتنے بڑے دھول کے کن اُپستھت ہوتے جو دھیمی اور لمبی لال ترنگوں کو پری ورتت کرنے یوگیہ ہوتے تو بھی ہمیں لال آکاش میں کالا گہرا سُرخ رنگ کا سورج دکھائی دیتا اس کے ساتھ ہی پرکرتی میں نیلے رنگ کی کوئی وستو ہی نہ ہوتی۔ نیلا رنگ نفی کے برابر ہوتا۔ شاید سنسار میں جیون بھی اسمبھو ہو جاتا۔ اگر سورج نیل تپت نہ ہوتا۔ تب نیل لوہت (ULTRA VIOLET LIGHT) اُتر پرکاش جو پیڑ پودوں کے جیون کے لئے اور اُن میں کاربو ہائیڈریٹ (CARBOHYDRATES) کی اُتپتی کے لئے اتینت آوشیک ہے۔ بھی نہ اُتپن ہوتا ؛

انترکش میں انیک لال سورج ہیں۔ کچھ تو بہت بڑے ہیں۔ اور کچھ بہت چھوٹے۔ لال نکشتر ہیں۔ بیٹل جیوز اور (BETEL GEUSE) (PROSCIMA CENTAURI) پراکزما سینٹوری۔ سدھارن بہت کم اور ہر سو کالے لال نکشتر کہلاتے ہیں ؛

ہمارا سورج جیوں جیوں ٹھنڈا ہوتا جائے گا۔ دھیرے دھیرے نیلے سے نارنجی رنگ میں پرورتت ہوگا۔ اور نارنجی سے لال رنگ میں۔ جو منش ان پریورتنوں کو دیکھنے کے لئے جیوت رہیں گے اُن کے سامنے پرتھوی اور آکاش سے دھیرے دھیرے نیلا اور ہرا رنگ نشٹ ہو جائے گا۔ اور پیلے اور کالے رنگ سنسار کے پرادھان رنگ ہو جائیں گے ؛

١٦٢

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

دراکشاسو	قوت۔ صحت۔ بھوک۔ چستی خون و گوشت بڑھانے والا۔ خوش ذائقہ انگوری منقاوں سے تیار کیا ہوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ (عہ) بڑی دو روپے (عـ)
جیون پراش	جس میں مشکل سے دستیاب ہونے والا اشٹ ورگ شامل ہے سردی کھانسی۔ زکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا۔ ضعیف کو نوجوان بنا دینے والا۔ قیمت ۲۰ تولہ (سے)
بال سدھا	دبلے پتلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا قیمت فی شیشی ۱۲/
درد و کیسر	بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو ۲۴ گھنٹہ میں فائدہ دکھانے والی دوا۔ قیمت فی شیشی چار آنے (۴/)
سدھا سندھو	کف کھانسی ہیضہ درد شول سنگرہنی اتیسار قے دست وغیرہ ایسے ہی امراض کی بغیر اڑ نے والی گھریلو دوا۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے ۸/

کوئی دوا نہ خریدو جب تک کہ اس پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو

ادویات ہر جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں!

١٥٣

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

کئی جگہ لوگ تھوڑے بہت اناتھ اکٹھے کر کے اُن سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں۔ اور اُن کو سوکھا ٹکڑا دے کر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ پراتہ ہوتے ہی اُن کو کوچوں میں لے جاتے ہیں۔ اور بھیک منگواتے ہیں ہم سب کا فرض ہے کہ ان اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچائیں۔ یہ تب ہو سکتا ہے۔ جب وہ اُن کو اپنے کوچوں میں آنے پر دان دینے کی جگہ ڈانٹیں۔ تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جاویں۔ اور جو اناتھ اُن کو کہیں ملیں۔ اُن کو سیدھا پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدک سدر راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اسی وقت

۹۰ سے اوپر

اناتھ بالک اور بالکائیں پلن اور پرورش کی جاتی ہیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سرکشنی سبھا لاہور کے جس کے پردھان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ و پرکاش ہیں۔ ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کے ممبر بنیں اور اس کے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ہمدرد ہندو اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ اردو، ہندی اور انگریزی میں چھپے ہوئے قواعد دفتر اناتھ آلیہ سے مل سکتے ہیں؟

ہم ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جو ناملے ایک سو کے قریب اناتھ کیلئے اناتھ آلیہ میں بھیجا کرتے ہیں۔ اور ہم آشا رکھتے ہیں۔ کہ دوسرے دانی بھی اپنے دان کا بھاگ بھیجتے رہیں گے تاکہ ان اناتھوں کی جو کہ اس سمے اناتھ آلیہ میں روپیہ تھوڑا ہونے سے نہیں لئے جا سکتے یا جلسے۔ اور اُن کو اچھی شکشا دے کر جاتی کا بھاگ بنایا جائے۔ سالانہ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

ہیرانند شرما سکریٹری

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ ویدک سدر راوی روڈ — لاہور

١٤٩

گورُوکل کانگڑی کی مشہور دوائیں!

بھیم سینی سُرمہ

پرانے موتیابند کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ آنکھیں بنانے اور چشمہ لگوانے سے پیشتر اس سرمہ کو استعمال کریں۔ قیمت تین روپے تولہ۔

چیون پراش

ہمالیہ کی جڑی بوٹیوں سے بنائی ہوئی یہ معجون پرانی کھانسی تپ دق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل دھڑکن کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت چار روپے فی سیر۔

سنجیون چورن

سوپن دوش (احتلام) کو دور کرتا ہے۔ یہ یہ کو گاڑھا کرتا ہے۔ طاقت بہت دیتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔

برہمی بوٹی — عہ سیر — دنت منجن — ۸/ فی شیشی

ست سلاجیت — عہ/ تولہ — سوچی پستک — مفت!

پتہ: مینیجر گورُوکل آیورویدک فارمیسی ڈاکخانہ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

١٨١

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے!

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے نقلی بال امرت نہ خریدیں!

ملنے کا پتہ:- بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ سوتر منڈی لاہور

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

लाहौर

The Prakash

LAHORE.

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت
ممالک غیر سے ۶ ر
فی پرچہ ۱ر

قیمت
سالانہ چار روپے
ششماہی دو روپے چار آنہ

نمبر ۱۸

جلد ۲۰

اتوار ۲۷ بیساکھ سمت ۱۹۸۹ - مطابق ۸ مئی سنہ ۱۹۳۲ء دیانند ابد ۱۰۹

SUNDAY 8 MAY 1932

ویدامرت

شیو سنکلپ والا من

येन कर्माण्यपसो मनीषिणो यज्ञेकृण्वन्ति विदथेषु धीराः। यदपूर्वं यक्षम- न्तः प्रजानां तन्मेमनः शिवसंकल्पमस्तु॥ य० ३४।२॥

"جس من دوارا کرم کے جاننے والے دھیر پُرش یگیہ اِدھکات دھرم وِوہار میں وِدوانوں کے بیچ کرموں کو کرتے ہیں اور پرانیوں کے درمیان ادّوتیہ اور پُوجنیہ ہیں - وہ میرا من شیو سنکلپ (شبھ وچار نے والا) ہو"

سنسار میں وہ پُرش دھنیہ ہیں - جو ادّوتیہ اور پُوجنیہ ہیں - ایسے پُرشوں کے سامنے سنسار جُھکتا ہے - اُن کی کیرتی دُور دُور تک پھیلی ہوتی ہے - لوگ اُن کے درشنوں سے کرتارتھ ہونا اپنا سوبھاگیہ سمجھتے ہیں - اُن کے حکم کے منتظر رہتے ہیں - اور اپنا سرو سو اُن کے اشارہ سے پر قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں - اُداہرن ارتھ آریہ سماج کے پرورتک مہرشی منتر درشٹا سوامی دیانند سرسوتی کو دیکھو جو دُنیا میں ادّوتیہ اور پُوجنیہ ہو گذرے ہیں - وِدوانوں میں اُنکا سنمان تھا - بھوپتیوں، لکشمی پتیوں میں اُن کا وہ آدر بھلا کسی کا کیا ہوگا - لاکھوں کی گدیاں اُن کے قدموں پر ڈالی جاتی ہیں - بڑے بڑے وِدوان اُن کے سدھانتوں کا سکہ مان کر اُن کے بھگت بنتے ہیں - ورتمان سمے کی مثال چاہو - تو مہاتما گاندھی کا نام بے اختیار زبان پر آجاتا ہے - جدھر سے گذر جائیں لوگ درشنوں کے لئے ٹوٹ پڑتے ہیں - آپ نے پالیٹکس کو اپنا کاریہ کھشیتر بنا رکھا ہی پالیٹکس میں سماجیہ سے ٹکر ہونا انواریہ ہے - اس لئے راجیہ ادھکاریوں کو انہیں جیل کی چار دیواری میں محبوس کرنا پڑتا ہے - پرنتو باوجود اس کے کہ مہاتما گاندھی حکومت کے طرز عمل کا تختہ پلٹنا چاہتے ہیں - حکومت کے دل میں اُن کے لئے نفرت نہیں یسمان ہے حکومت کے اُچیہ سے اُچیہ راج ادھکاری اُن کی عزت کرتے ہیں - انگلستان میں جاتے ہیں تو انگریز انہیں وہی درجہ دیتے ہیں جو دُنیا میں ادّوتیہ اور پُوجنیہ مہاپرشوں کو ملنا چاہیے رشی دیانند اور مہاتما گاندھی سے ادّوتیہ اور پُوجنیہ کیسے بنا ہوتا ہے - وید کہتا ہے کرموں سے - سکرموں سے نہیں، شکرموں سے - وِکرم اور سکرم میں تمیز کرانے والا کون ہے؟ اس کا اُتر بھی وید نے دیا ہے - کہ منش شریر کی رچنا کے اندر من ایسی ہستی ہے - جو جانتی ہے - کہ کرنے یوگیہ کرم کون ہے - اور تیاگنے یوگیہ کون - جس منش کا من ودّیا آدی سے سمپنّ ہوا کرنے یوگیہ کرم کو جانتا ہے - وہ دھیر کہلاتا ہے - وہ دھیر تا پُورک سکرموں ادِھکات دھرم وِوہاروں کو کرتا ہے - وہ وِدوانوں کے درمیان وچرتا ہے - اور اس طرح اُن کی سنگت سے من کی پوترتا کو بڑھاتا ہوا شکرمی ہوکر اپنے جیون کو سپھل کرتا ہے - اور جس درجہ تک کوئی منش اس اُدیش میں سپھل ہوتا ہے - اُسی درجہ تک وہ ادّوتیہ اور پُوجنیہ بنتا ہے - پر اس تمام سپھلتا کا سادھن من ہے - اور من کیول وہ جو شیو سنکلپ والا ہو - جو شبھ وچاروں والا ہو - جس من کے اندر شیو سنکلپ پیدا نہیں ہوتے - اُس کے لئے جیون یاترا میں سوئیم سپھلتا پراپت کرنی اسمبھو ہے - تو وہ دُوسروں کو کیا لابھ پہنچا سکے گا - پرنتو جن کے من شبھ وچاروں والے ہیں - وہ اپنا جیون بھی سپھل کرتے ہیں - اور دُوسروں کے جیون کی سپھلتا میں سہایک ہو سکتے ہیں - دُوسروں کے نہ بھی ہوں تو اپنا آپ تو سنوار لیتے ہیں۔

کون ہے جس کی اکانکشا نہیں کہ وہ پُوجنیہ بنے؟ اس کے لئے ہر ایک منش اپنے اپنے ڈھنگ پر پریتن کرتا ہے - پرنتو کثرت ایسے لوگوں کی ہے - جو پریتن میں سپھل نہیں ہوتے - اس کا کارن ہی وہ یہ کہ اُن کے من شیو سنکلپ والے نہیں - جن کے ہیں - ضروری نہیں کہ وہ سب رشی دیانند یا مہاتما گاندھی بنیں - پرنتو یہ ضرور ہے - کہ وہ جیون یاترا کو سپھلتا سے پار کر جاتے ہیں - اس لئے جو منش جیون یاترا میں سپھل ہونا چاہتا ہے - اُس کا من شبھ سنکلپ والا ہونا چاہئے - اِسی

ضرورت ہے!

نمبر ۱۶۸

آریہ سماج چک جھمرہ ضلع لائلپور کے لئے ایک ایسے آریہ بھجن کی آوشیکتا ہے۔ کہ جو بطور پروہت سنسکار آدی کرانے اور کتھا آدی کرنے کے علاوہ باہر کے گراموں میں ویدک دھرم کا پرچار کر سکے۔ باجہ کے ساتھ بھجن گانے والے کو ترجیح دی جاوے گی تنخواہ یوگیتا انوسار دی جاوے گی۔ رہائشی مکان مفت۔ تمام درخواستیں بنام

خوشحال چند پردھان آریہ سماج چک جھمرہ

کے نام آنی چاہئیں

اروڑہ کھتری لائق وزیلی کنیا کی ضرورت

نمبر ۱۷۱

مجھے اپنے ایک دوست کے بیاہنے کے لئے جو کہ اروڑہ کھتری ہے اور معزز خاندان سے ہے تندرست خوبصورت کنوارہ عمر ۲۳ سال کی ہے۔ ہندی اردو انگریزی پڑھا لکھا ہے اور نارمل پاس ہے سرکاری مڈل اسکول میں اسسٹنٹ ٹیچر ہے۔ اس کے لئے ایک یوگیہ سوجاتی کنیا کی ضرورت ہے۔ خواہش مند صاحبان مہربانی کر کے حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں:۔

پنڈت رام لال شرما سکرٹری آریہ سماج بہادرآباد ڈاک خانہ خاص ضلع سہارنپور یوپی

جنم بھر کے دکھ دور!

نمبر ۱۵۹

ایک لڑکی نہایت خوبصورت رنگ گورا عمر قریباً ۱۷ سال ہے۔ گھر کے کاموں میں ہوشیار ہے پڑھی لکھی نہیں ہے ستی کی رہنے والی ہے۔ اردو صاف بولتی ہے۔ بول چال سے پتہ چلتا ہے کہ پڑھی ہے کم نہیں ہے۔ اس لڑکی کے ماتا پتا مسلمان سے شدھ کئے گئے ہیں۔ شدھ شدہ لڑکی سے جو شادی کرنا چاہیں درخواست کریں درخواست کیساتھ اگر ۲ آنہ کا جواب فارم نہیں آنے پر جواب دیئے جائیں گے۔ نہ ہی امیدوار درخواست بھیجنے کا کشٹ کریں۔ جن کا اپنا مکان شہر میں ہو۔ اور سو روپے ماہوار آمدنی ہو۔ جس امیدوار کی عمر ۴۵ سال سے زیادہ نہ ہو اس پر غور کیا جائے گا۔ پتہ:۔

شادی پربندھ کرتا رام تیرن لال شرما پستک بھنڈار۔ اورئی ضلع جالون

دوائی چاہئے یا جوانی!

نمبر ۱۵۸

پیشتر اسکے کہ آپ کسی دوسری جگہ سے دوائی طلب کریں۔ جوانی کا مطالعہ کرنا آپ کے لئے ازبس ضروری ہے۔ آپ بہت سے بے جا اخراجات سے بچ جائیں گے طریقہ علاج کی آپ کو واقفیت ہو جائیگی۔ اپنا علاج آپ خود تجویز کر سکیں گے۔

"جوانی" مفت ملتی ہے

جوانی کو حاصل کرنے کیواسطے آپکو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑیگا۔ صرف ایک کارڈ لکھنے کی ضرورت ہے۔ "جوانی" گھر بیٹھے بٹھائے آپ کے پاس پہنچ جائیگی۔

"نین امرت" آنکھوں کے لئے اکسیر ہے اس کے روزانہ استعمال سے آنکھیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک ۔ تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ:۔ **کرم شہر کمپنی نمبر ۲۲ کالاڈھونگی ضلع نینی تال**

نوجوانوں کی سخت ضرورت ہے

نمبر ۱۵۹

ہماری معرفت نوجوان خوب صورت ودھوائیں اور بال ودھوائیں۔ اور کنواری لڑکیاں شادی کے لئے ہر وقت تیار ملتی ہیں۔ شادی کے خواہش مند جلد سے جلد درخواست بھیجیں۔

پتہ:۔

منیجر راجپرن لال شرما ہندو ودھوا آشرم اورئی ضلع جالون

کنیا کے لئے ور کی ضرورت

نمبر ۱۶۲

ایک اروڑہ خاندان کی پڑھی لکھی گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ لڑکا پڑھا۔ اعلیٰ چال چلن کا اور برسر روزگار ہو۔ اور عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو جیسی لکھتے وقت مفصل حالات تحریر کریں خط وکتابت کا پتہ:۔

آر۔ ایچ معرفت انڈو فارن سپلائرس کمپنی سیالکوٹ شہر



منعقدہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

ستمبر ۱۹۸۴ء

نمبر ۱۵۱

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے ہمیشہ موجد

بچوں کی تندرستی کے لئے بہت — **"لال شربت"** — ماں کی طاقت کے لئے مقوی

(REGD)

لال شربت — یہ بچے۔ لڑکے اور پرسوتی کے لئے مثل آبحیات اکسیر ہے۔ اس کے پینے سے بچوں کی ہڈی مضبوط ہوتی۔ خون گاڑھا ہوتا۔ اور جسم طاقتور ہو کر چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے۔ پرسوتی کی نقاہت اور دودھ کی کمی دور کرنے کی اس میں خاص صفت ہے۔

قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳ محصول دس آنہ ۱۰ نمونہ کی شیشی دو آنہ ۲

"پودین ہرا" (REGD) **عرق پودینہ**

یہ پودینہ کی سبز پتیوں سے بنا ہے۔ اس سے پیٹ پھولنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ پیٹ کا درد اور ریاحی امراض جلد مٹتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی اور دودھ کی قے کو دور کرنے میں اس سے بڑھکر دوسری دوا نہیں ہے۔

قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ (۱۴) محصول سات آنہ ۷ قیمت چھوٹی شیشی دس آنہ ۱۰ محصول سات آنہ ۷ نمونہ کی شیشی تین آنہ۔

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں۔ منیجر پیسہ اخبار

ضرورت ہے

نمبر ۱۷۲

آریہ سماج بدوملی کو ایک پنڈت جو کہ بطور پروہت کے آریہ سماج میں کام کر سکے۔ اور ایک ادھیاپکہ کی جو آریہ کنیا پاٹھشالہ میں پرائمری تک تعلیم دے سکے ضرورت ہے۔ ادھیاپکہ ٹرینڈ ہونی چاہئے۔ پنڈت اور ادھیاپکہ پتی پتنی ہونے چاہئیں۔ تنخواہ ہر دو کو چالیس پچاس روپے ماہوار تک دی جا سکتی ہے۔ **ہاڑی رام منتری آریہ سماج بدوملی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ**

وروں کی ضرورت!

نمبر ۱۷۳

جو صاحب یوپی۔ بہار۔ سی پی کی کنواری۔ ودھوا اناتھ آریہ کنیاؤں سے اور ہمارے کاریالیہ کے ذریعہ سے اپنی حسب مرضی شادی کا انتظام کرنا چاہیں وہ جوابات شادی کے لئے پانچ پیسہ کے ٹکٹ روانہ کر کے کاریالیہ کو تحریر کریں اور واضح رہے کہ کاریالیہ کے ذریعہ سے بہت سی شادیاں کرائی جا چکی ہیں

منیجر شانتی بواہ سہائک کاریالیہ محلہ بہادر گنج۔ الہ آباد

بیماری کی جڑھ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے لیکن

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

نمبر ۱۲۶

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے۔

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں ہمارے کارخانہ میں دونوں چیزیں پوران ویدک ریتی سے اسپرا چین ویدک رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بزرگوں نے انہیں پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت

دہلی والے بھی یہی بھی ہیں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے اوم ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔ پتہ:۔

سگندھت رام نرائن جنرل مالک ہون ودھوپ ایجنسی سوتر منڈی لاہور

مقدمہ سکندر آباد کی دوبارہ سماعت

مقدمہ سکندر آباد ضلع ملتان کے ہندو مسلم فساد کے مسلمان ملزمان کے خلاف جو مقدمہ ہوا تھا۔ اس میں مسٹر ڈیوڈ مجسٹریٹ نے تمام ملزمان کو بری کر دیا تھا۔ صاحب سشن جج کے حکم سے مقدمہ کی دوبارہ سماعت رائے صاحب منوہرام مجسٹریٹ درجہ اول دوبارہ کرنے والے ہیں۔ جو جلد ملتان پہنچ جائیں گے ٭

امریکہ میں ایرانی سفیر

(بمبئی ۳ مئی) خبر ہے۔ کہ مشہور کمیونسٹ مسٹر سکلات والا کے بھائی مسٹر نیئر وز سکلات والا کو ایرانی گورنمنٹ نے امریکہ میں اپنا سفیر مقرر کیا ہے۔ آپ امریکہ میں تیل کا کاروبار کرتے ہیں ٭

داخلہ بند

سوامی چدانند وائس پریزیڈنٹ ہندو ہتیشی ریاستی پرجا منڈل کا داخلہ ریاست حیدر آباد میں بند کر دیا گیا۔ آپ بھوپال سے حیدر آباد جانا چاہتے تھے کہ انہیں اس مطلب کا حکم موصول ہوا ٭

رہائی کے بعد مالوی جی کا بیان

رہائی کے بعد الہ آباد پہنچ کر پنڈت مدن موہن مالوی جی نے ایک طویل بیان جاری کیا ہے۔ جس میں سر سموئیل ہور کے اس بیان کے جواب میں کہ ہندوستان میں سختی نہیں کی جا رہی آپ نے تجویز کی ہے۔ کہ وہ بین الاقوامی شہرت کے تین سرکردہ لیڈروں کا ایک کمیشن مقرر کریں۔ جو ہندوستان میں جاری شدہ سخت قوانین کی تحقیقات کرے ٭

سر پاسل بلیکٹ ناکام رہے

گورنمنٹ ہند کی اگزیکٹو ممبری سے مستعفی ہو کر سر پاسل بلیکٹ نے پارلیمنٹ کی ممبری کے لئے قسمت آزمائی کی۔ لیکن کپتان کنگھم کے مقابلہ پر ناکام رہے ٭

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر قاتلانہ وار

مسٹر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدنا پور جبکہ وہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے جلسہ میں شرکت کر رہے تھے۔ کسی گمراہ نوجوان نے آپ پر گولی چلا دی جس سے آپ بہترین میڈیکل امداد کے باوجود جانبر نہ ہو سکے۔ اس سے پہلے بھی تین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر پیڈی پر گولی کا معاملہ حملہ کیا گیا تھا۔ مسٹر ڈگلس کے قتل کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ دو گرفتاریاں ہو چکی ہیں ٭

پنجاب سپیشل ایمنڈمنٹ بل پھر کونسل میں

پنجاب پریس سپیشل ایمنڈمنٹ بل کے بعض اصطلاحی

سمجھوتہ کی گتی

فرقہ پرستوں کے ہاں صف ماتم بچھ گئی

ڈسکہ کے ہندو سکھ تنازع کے تصفیہ کے لئے ثالثی بورڈ کا تقرر ہوا۔ فرقہ پرستوں کے ہاں صف ماتم بچھ گئی۔ سکھ غیور قوم ہے۔ اور جس ارادہ پر ڈٹ جاتے ہیں۔ اسے پورا کئے بغیر دم نہیں لیتی۔ پنجاب میں مسلمانوں کی آئینی اکثریت کے راستہ میں سکھ سنگ راہ ہیں۔ مسلمانوں کو گورنمنٹ کی مسلم نوازی پر بھروسہ ہوتے ہوئے بھی سکھوں کی مخالفت کی موجودگی میں امید نہیں بندھتی۔ کہ وہ پنجاب میں مسلم حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ مایوسی کے اس اندھیرے میں انہیں ڈسکہ روشنی کی ایک شعاع نظر آئی تھی۔ اور انہیں ڈھارس بندھتی تھی۔ کہ ہندو سکھوں کے آپس میں گتھم گتھا رہنے پر ہم اپنی کشتی کو طوفانی لہروں میں سے بسلامتی پار لے جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس شعاع کے معدوم ہو جانے کی حالت میں مسلم راجیہ کے خواب دیکھنے والوں کے لئے دماغ کا توازن قائم نہ رکھ سکنا قدرتی تھا چنانچہ ان کے برتی ندھی خان بہادر شیخ رحیم بخش نے بیان کیا ہے۔ کہ تنازعہ ڈسکہ کے متعلق مجوزہ ثالثوں کے فیصلہ کا تو پہلے ہی سے پتہ تھا۔ اکالیوں اور کانگرس کے درمیان یہ سودا طے ہوا تھا۔ کہ گوردوارہ کے متعلق سکھوں کا مطالبہ پورا کیا جائے گا۔ اور یہ سودا کانگرس کی امداد کے لئے اکالیوں کی طرف سے بطور قیمت تھا۔ خان بہادر شیخ رحیم بخش کے اس بیان میں سازش کی ——— کوئی بات نہیں۔ اسے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ تاہم لالہ رائے بہادر سیوک رام اور راجہ نریندر ناتھ صاحب نے اس کی اصلیت کو کھولنا الزام کر دیا ہے۔ اور خان صاحب کو سمجھایا ہے۔ کہ سمجھوتہ کرانے والے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وہ کانگرسی نہیں ثالثی بورڈ کے ممبران میں راجہ نریندر ناتھ سر سندر سنگھ مجیٹھیہ ان دونوں میں نہ کوئی کانگرسی نہ اکالی۔ پھر اس معاملہ میں آپ کی زبان گستاخی کا مقصد سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ آپ فرقہ پرست لوگ ہندوؤں اور سکھوں کو گتھم گتھا دیکھنا چاہتے ہیں۔ تاکہ تمہارا حلوہ مانڈہ بنا رہے ٭

خان بہادر رحیم بخش اور ان جیسے فرقہ پرستوں کی بلا سے یہ کوئی تمنا ہے۔ تو یہ کہ ہندو سکھ لڑتے جھگڑتے رہیں اور وہ پنجاب کی حکومت سنبھال لیں۔ لیکن خان بہادر یاد رکھیں اور اپنے ہمجلیسوں کو بتا دیں۔ کہ ان کا اس آرزو کے پورا ہونے کی امید رکھنا۔

ذایں خیال است و محال است و جنوں ٭

فرو گذاشتوں کی وجہ سے صدر نے پیش کئے جانے کی اجازت نہ دی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ گورنر با جلاس کونسل نے اس بل کے پیش کئے جانے کے لئے ۹ مئی کی تاریخ مقرر کی ہے۔

ڈگری کے خلاف اپیل

ڈی اے وی کالج کے پروفیسر سنت رام سیالی نے مسٹر نیل اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ پر کالج میں داخل ہو کر انہیں زد و کوب کرنے کے الزام کا جو دعویٰ کیا تھا۔ اس میں انہیں ۵۵۰۰ روپیہ کی ڈگری مل گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر نیل اس فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کرنے والے ہیں ٭

پانیر ہندوستانی ہاتھوں میں

معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر سری واستو نے پانیر کو

خرید لیا ہے۔ اور ان کی زیر ہدایت چھپ رہا ہے۔ ملکیت کی اس تبدیلی سے پانیر کی پالیسی میں امید نہیں کہ کوئی تبدیلی ہو کیونکہ پہلے بھی اس کی پالیسی سرکار پرستانہ تھی۔ اب بھی سرکار پرستوں کے ہاتھ میں ہے ٭

جہیز کی قربان گاہ پر

کلکتہ کا سماچار ہے کہ ایک لڑکی اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل ڈال کر جل مری ہے۔ وہ ایک خط چھوڑ گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے مجبور ہو کر جہیز کی قربان گاہ پر اپنی زندگی چڑھائی ہے

آئرش بل کی دوسری خواندگی

آئرش پارلیمنٹ میں حلف وفاداری کو اڑا دینے کے بل کی دوسری خواندگی پاس ہو گئی سابق پریزیڈنٹ مسٹر کاسگریو نے بل کی زبردست

مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ آئرلینڈ کے معاہدہ کے وقت مسٹر ڈی ولیرا کی شہرت کو جو نقصان پہنچا تھا۔ اس کی تلافی کے لئے وہ پھر آئرلینڈ کو جنگی فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ ڈی ولیرا نے جواب میں اس امر سے انکار کیا۔ کہ حلف وفاداری کو اڑایا جانا معاہدہ کی خلاف ورزی ہے۔ ہم اس بات کی آزمائش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ دولت مشترکہ میں قوموں کی مساوی حصہ داری محض دکھلاوہ ہے۔ یا اس میں کچھ اصلیت بھی ہے ٭

مالوی جی رہا کر دیئے گئے

کانگرس کے ۲۴ اپریل کے اجلاس دہلی کے نامزد پردھان پنڈت مدن موہن مالوی کو صدارت سے پہلے ہی جبکہ وہ دہلی میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ان کے ساتھی ان کے پتر۔ ان کے پوتے۔ سیڈیکل ایڈمنسٹرز اور ایک جرنلسٹ کی بھی گرفتاری ہوئی تھی۔ دہلی کا تار ہے کہ مالوی جی کو بمعہ انکے ساتھیوں کے رہا کر دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ اور بھی رہائیاں ہوئی ہیں۔ جن میں کہا جاتا ہے۔ ۱۳ استریاں اور ۶۵ کانگرسی اصحاب ہیں ٭

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ تیار ہو گئی ہے۔ اس کے متعلق خیال آرائیاں بھی شروع ہو گئیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ استحقاق رائے دہندگی کے متعلق اتفاق رائے ہے۔ ان سفارشات کے مطابق ۶½ کروڑ مرد بالغوں میں سے تین کروڑ کو اور عورات بالغوں میں سے ۶۰ لاکھ کو حق رائے دہی ملیگا رپورٹ متفقہ نہیں۔ مینارٹی رپورٹ بھی ہے۔ جس کے لکھنے والے مسٹر تامبے۔ مسٹر چینتامنی اور مسٹر باکھلے ہیں۔ مجارٹی رپورٹ بالغوں کے ۴۰ فیصدی کو حق رائے دہی دینا چاہتی ہے۔ مینارٹی ۴۰ فیصدی کا مطالبہ کرتی ہے۔ میجر ملنر لیبر ممبر نے بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اس معاملہ میں اقلیت کی حمایت کی ہے ٭

دہقانوں کے دس فیصدی حصہ کو حقوق رائے دہی دینے کے لئے قابلیت کے معیار کو کم کر دیا گیا ہے۔ لیبر کے لئے لیجسلیچروں میں پانچ نشستیں بڑھائی جاتی ہیں۔ اچھوتوں کے مشترکہ یا جداگانہ انتخاب کے متعلق کمیٹی خاموش ہے ٭

دو ہندوستانی ممبران نے عورتوں کے حق رائے دہندگی کی مخالفت کی ہے۔ ان قیاس آرائیوں کے متعلق لارڈ لوتھین اپنے ایک بیان میں کہتے ہیں کہ انہیں اتنی اہمیت نہ دینی چاہئے جب تک ساری رپورٹ شائع نہ ہو جائے۔ اس کے

مستقبل اندازہ لگانا نامکمل اور غلط ہوگا ÷

آمدن آبکاری میں کمی

آسام گورنمنٹ کی آبکاری کی آمدنی میں قریباً ۵۰ فیصدی کی کمی ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ آسام گورنمنٹ نے میڈیکل پریکٹیشنران کو افیون رکھنے اور فروخت کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے ÷

ریوا راجیہ کی اُدارتا

مہاراجہ ریوا نے اپنی سالگرہ کی تقریب میں بیگار کو مکمل طور پر بند کرنے کے ساتھ یہ بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ ریاست میں دلت جاتیوں کے لئے مندروں کے دروازے بغیر کسی پابندی کے کھول دیئے جائیں۔ علاوہ ازیں دلتوں کی تعلیم کے لئے آپ نے چھ ہزار کی گرانٹ بھی منظور کی ہے۔ اگر تمام ہندو ریاستیں ریوا راج کی پیروی کریں۔ تو دلت اُدھار کی سمسیا بڑی آسانی سے حل ہو سکتی ہے ÷

ٹراونکور کا بال بواہ نشیدھ

ریاست ٹراونکور میں بھی ساردا ایکٹ سے ملتا جلتا قانون بال براہ کے نشیدھ کے لئے وضع کیا گیا ہے جو یکم مئی سے نفاذ پذیر بھی ہو گیا ہے ÷

احراری جتھے کشمیر کو

سیالکوٹ کے احراری کشمیر کو جتھہ بازی کے شغل میں مصروف ہیں۔ چنانچہ تیسرا جتھہ جو پانچ عورتوں اور چھ مردوں پر مشتمل تھا۔ ریاست کی حدود میں داخل ہونے جا رہا تھا۔ کہ ریلوے سٹیشن پر ہی گرفتار کر لیا گیا ÷

ساملی سینی ٹوریم

مری کے نزدیک ساملی کے پُر فضا اور صحت بخش مقام پر ڈاکٹر سعید محمد حسین صاحب پنشنر سول سرجن نے تپدق کے مریضوں کے لئے سینی ٹوریم قائم کیا ہے۔ جہاں اس مرض کے علاج کا تسلی بخش انتظام کیا گیا ہے۔ ساملی راولپنڈی سے ڈیڑھ گھنٹہ کا راستہ ہے۔ ہر ملت و مذہب کے مریضوں کی ضروریات کا تسلی بخش انتظام ہے۔ ضرورت مند اصحاب ڈاکٹر صاحب ارنگ۔ ساملی مری کے پتہ پر خط و کتابت کریں ÷

ٹنکارپور میں سودیشی پرچار

ٹنکارپور میں سودیشی پرچار میں بہت اُنتی کر رہا ہے۔ پہلی سبھا ہولی کی چھٹیوں میں شاہی باغ میں ہوئی اس کے بعد دوسری سبھا جماعتی ہال میں ÷

(۲) اس کے ایک ہفتہ کے بعد تین سبھائیں جماعتی ہال میں لگاتار ہوئیں۔ آخری سبھا میں کراچی انجینئرنگ کالج کے پرنسپل مسٹر جی ابن گوکھلے کا سودیشی پر پرچار بڑا سار گربھت اور وِدوتا پُورن بھاشن ہوا ÷

(۳) ۲۰-اپریل کو دوسری سبھا دیکنیشہ دھام میں ہوئی تھی۔ جس میں پروفیسر تاراچند پروفیسر چیپر والی اور پنڈت برہم دت کا بھاشن ہوا تھا۔ بہت لوگ ممبر بن رہے ہیں ÷ (نامہ نگار) ÷

ریاست کپور تھلہ کا مطالبہ

ریاست کپورتھلہ کی طرف سے پیل کمیٹی کے سامنے جو یادداشت پیش کی گئی ہے۔ اُس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ بزاش گڑھ۔ جگراؤں اور نور محل کے علاقے ریاست کو واپس کئے جائیں جو حکومت برطانیہ کے پاس بطور خراج ہیں ریاست کی یہ بھی درخواست ہے۔ کہ اگر کسی وجہ سے ان علاقوں کی واپسی ناممکن ہو۔ تو کسی اور طرح سے مناسب و معقول تلافی کی جائے۔ جس کی حیثیت ان علاقوں کی موجودہ قیمت کے قریب ہو ÷

صُلح کی باتیں

گو سرسموئیل ہور ماننے کو تیار نہیں۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ پس پردہ صلح کی باتیں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اتنا تو سر سموئیل ہور نے بھی انکار کے بعد اقرار کر لیا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی سے ان کی خط و کتابت ہوئی ہے۔ گو وہ اُسے صلح کے سلسلہ میں تسلیم نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں لنڈن کے اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کے ساتھ گورنمنٹ سودا کر رہی ہے۔ ایک اینگلو انڈین اخبار نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ عنقریب پنڈت مدن موہن مالوی جی کو یرودا جیل میں مہاتما گاندھی سے ملاقات کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی ÷

بارہ سو فیملی الاؤنس

خبر ہے کہ گورنمنٹ نے مسز سمرت چندر بوس بیرسٹر کے لئے جو شاہی قیدی ہیں۔ ۱۲۰۰ روپیہ ماہوار فیملی الاؤنس منظور کیا ہے اس کے علاوہ بیگم کی ۸۱ ہزار سالانہ رقم کی منظوری کا معاملہ ابھی زیر غور ہے ÷

لاہور چھاؤنی میں انگریز پر حملہ

اگلے دن لاہور چھاؤنی میں کپتان لیمبرٹ آئی۔ ایم ایس پر قاتلانہ حملہ کا جو واقعہ ہوا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کے سلسلے میں دو گورے سپاہی زیر حراست ہیں۔ یہ اطمینان کی بات ہے۔ کہ کپتان لیمبرٹ صحت یاب ہو رہے ہیں ÷

سات مفرور گرفتار کر لئے گئے

ترونت سٹیشن کے قریب ٹرین میں ایک ہندو کانسٹیبل کو مار کر جو دس قیدی بھاگ گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ اُن میں سے سات گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان کے لئے فی قیدی ایک ہزار روپیہ انعام مقرر تھا خبر ہے کہ گورنمنٹ نے گرفتار کرانے والوں میں سات ہزار کی تقسیم کی منظوری دے دی ہے ÷

شردھانند ٹرسٹ کا انتخاب

شردھانند ٹرسٹ کے اجلاس مورخہ ۳۰ مئی میں سالانہ رپورٹ کے بعد اگلے سال کے لئے پنڈت مدن موہن مالوی جی پردھان۔ ڈاکٹر مونجے اُپ پردھان۔ لالہ نارائن دت جنرل سیکرٹری اور آچاریہ رام دیو۔ لالہ مدن موہن لال سیٹھ لکشمی نارائن گدودیہ۔ لالہ دیس بندھو پنڈت اندر اور راشٹ صاحب کدار ناتھ ممبران انترنگ سبھا منتخب کئے گئے ÷

شرح تبادلہ میں تبدیلی

ڈیلی ہیرلڈ کے نامہ نگار مقیم بمبئی کا بیان ہے۔ کہ سر جارج شسٹر اس بات کے حق میں ہیں کہ شرح تبادلہ ہا کی بجائے ۱۶ پنس کر دی جائے

آریہ سماج بحیثیت مجموعی آپ کی مصیبت میں آپ کا ساتھ دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ آپ بھائی ہیں۔ ہمارے قریب رہتے ہیں اور ہمارے دکھ اور سکھ میں شامل ہیں۔ لیکن اگر اس قسم کی آفت کسی غیر ملک یا غیر مذہب کے لوگوں پر بھی نازل ہو تو آریہ سماج اُن کی مدد کے لئے بھی ہمیشہ سے تیار رہا ہے۔ اس لئے آپ اپنے سماجک بھائیوں پر ہر طرح سے اطمینان اور بھروسہ رکھیں ÷

مجھے خوشی ہوئی۔ کہ یہ جلسہ صرف آریہ سماج تک محدود نہیں ہے۔ اس میں تمام وہ لوگ شامل ہیں جو مظالم کا نشانہ ہوئے۔ اور میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ یہ اتحاد ہمیشہ کے لئے قائم رہے گا۔ کوئی دوسرے پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ جسے وہ مضبوط اور توانا پائے۔ مضبوطی اور توانائی اتحاد میں ہے۔ میں نے شروع میں عرض کی کہ کسی انسان سے صرف اس لئے نفرت نہیں ہونی چاہئے۔ کہ وہ اپنے اعتقادات میں آپ کے ساتھ نہیں ہے۔ ہم سب بھائی ہیں۔ ہمیں کسی سے دشمنی نہیں عناد نہیں۔ صرف جہالت اور ظلم کو دُنیا سے دُور کرنا ہے۔ اور ہمیں زندہ رہنے کا حق ہے۔ اور اپنی زندگی کے لئے جن تدابیر کی ضرورت ہے۔ عمل میں لانا لازمی ہے۔ ایک ضرورت یہ ہے۔ کہ اپنی تمام طاقتوں کو جمع کریں تاکہ شر کہ مصیبت کے وقت کام آوے ÷

بہبل پور آریہ سمیلن کے پردھان کی تقریر

(بقیہ صفحہ ۶)

ہیں۔ اس سے یہ دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ جہاں کثیر التعداد ہیں۔ وہاں ان کے ساتھ سلوک انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ اور جہاں ان کی تعداد کم ہے۔ وہاں پر بھی ان کے ساتھ سلوک اچھا نہیں ہے۔ کسی جگہ ذمہ داری حکومت پر اور کسی جگہ رعایا پر۔ مگر میں اس معاملہ پر بحث نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ میری دانست میں ہمارے آج اکٹھا ہونے کی غرض اپنی حفاظت کے سوال پر غور کرنا ہے۔ نہ کہ مختلف ریاستوں کے طرز حکومت کا مقابلہ کرنا۔ دیگر مقامات کی مثال کے لئے کچھ تنقید نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ کسی جگہ ہندوؤں نے اس وجہ سے کہ وہ تعداد میں زیادہ ہیں اپنے مسلم بھائیوں کے جان و مال یا ایمان پر اس طریقہ سے حملہ کیا ہو۔ جس کا نقشہ کہ آپ کے سامنے اس جگہ موجود ہے۔ اس لئے دیگر ریاستوں کا ذکر ہمارے لئے فضول ہے۔ جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا۔ اپنی حفاظت کی تدابیر پر غور کرنا آپ کے لئے لازمی ہے۔ تجربہ یہ بتاتا ہے۔ کہ تباہی میں کچھ شبہ نہیں

آریہ سماج کو ہمیشہ سے مشکل کا سامنا رہا ہے۔ اور ریاست میں لوکل قوانین وضع کر کے رو سے آریہ سماج کو اپنے دھرم کی اشاعت میں وہ آزادی حاصل نہیں رہی۔ جو دیگر مذاہب کو رہی ہے۔ تاہم ان مشکلات کی پرواہ آریہ سماج نے نہیں کی۔ بلکہ مشکلات نے اس کی ہمت اور حوصلہ کو ہمیشہ ترقی دی ہے۔ اسی جگہ نہیں بلکہ دوسری ریاستوں مثلاً پٹیالہ۔ نابھہ۔ فرید کوٹ وغیرہ میں بھی ایسی ہی صورت نظر آتی ہے۔ تاہم آریہ سماج نے اپنا کرتویہ نہیں چھوڑا۔ اور مصائب کو برداشت کرنا اپنا دھرم سمجھا ہے۔ خواہ حالات موافق ہوں یا مخالف آریہ سماج کی ترقی پیچھے نہیں گئی۔ جن مصیبتوں سے آپ گذرے ہیں۔ وہ اپنی سختی اور نوعیت میں مختلف ہیں اور زیادہ بھینکر ہیں۔ تاہم میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آریہ سماج زندہ رہے گا۔ اور یہ مصیبت کے دن جاتی نہیں جانے دی۔ مصیبت کے وقت آریہ سماج ایک ہے۔ خواہ وہ آپ کی ریاست میں ہو یا باہر۔ اور اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ مجھے وہ وقت یاد ہے۔ جب آپ کے ناگفتہ بہ حالات لاہور پہنچے اور سبھا کے چند ممبران جو لاہور میں موجود تھے۔ آپ کی مدد کے لئے تدابیر سوچنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ جس جوش اور دلی ہمدردی کا اظہار اس وقت ہوا تھا۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا بالکل بجا ہے۔ کہ

پرکاش لاہور

۲۷ بیساکھ سمت ۱۹۸۹

میرا ایک ورش

میرا ایک ورش سماپت ہونے کو ہے۔ پچھلے سال میرا کوئی ارادہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری بننے کا نہ تھا۔ ہوتا تو اس سے ایک سال پہلے ہی کیوں نہ بن جاتا۔ جب کہ ساری سبھا مجھے منتری بننے پر زور دے رہی تھی۔ لیکن آخری وقت پر مجھے خلاف مرضی اور خلاف عادت اُمیدوار بننا پڑا۔ جو کچھ میں نے کیا۔ ایک اصُول کی خاطر۔ اور یہ اصُول ایسا ہے۔ کہ اگر اُس کا اُلنگھن ہوتا رہا۔ جیسا کہ پچھلے سال ہوا۔ تو سبھا تباہ ہو جائے گی۔ اور کوئی نیتی نہ رہے گی۔ میں کھڑا ہو گیا۔ لیکن مجھے یہ آشا نہ تھی کہ میں منتری بن جاؤں گا۔ میرے ایک عزیز کے لئے جن کے خلاف کھڑا ہونا مجھے خود سخت ناگوار تھا۔ میدان تیار کیا جا چکا تھا۔ عین اُس وقت بھی برہمنوں نے ووٹ کی بھکشا مانگی۔ میں خاموش بیٹھا رہا۔ اور انتخاب میں مَیں نے کوئی حصّہ نہ لیا۔ میں نے ووٹ بھی نہ دیا۔ کیونکہ میں تو ایک اصُول کی لڑائی لڑنے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ منتری بننے کے لئے نہیں۔ شکست کے لئے تیار تھا۔ لیکن عزت رہ گئی۔ منتری بن گیا۔ جی میں آیا۔ کہ اب جس اصول کے لئے میں لڑ رہا تھا۔ اُس کی وجے ہو گئی ہے۔ مستعفی ہو جاؤں۔ لیکن اس میں مجھے سبھا کا اپمان نظر آیا۔ اس لئے خاموش ہو رہا۔

منتری پد کے کام کو میں نے سنبھالا۔ لیکن اُتساہ کے ساتھ نہیں۔ آج جب کہ ورش سماپت ہونے کو ہے۔ میں اپنے اندر ایک تھکان پاتا ہوں۔ جسم کی نہیں۔ کیونکہ وہ تو پرماتما کی کرپا سے پہلے سے اچھا ہے۔ بلکہ من کی۔ میرے من کی یہ اوستھا کیوں ہے؟ اس کی تفصیل میں جانے کا سمے نہیں۔ پھر کسی وقت دیکھا جائے گا۔ اس وقت تو کیول یہ نویدن کرتا ہے۔ کہ اس ورش مَیں نے جو بھی کام کیا۔ محض ایک فرض کی ادائیگی کے لئے۔

ورش کے آرمبھ میں ہی میں نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ میرا یتن یہ ہوگا۔ کہ چھوٹے چھوٹے آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں میں شریک ہُوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس برت کا پالن کیا ہے۔ زیادہ تر اُن سماجوں کے جلسوں میں شریک ہوا ہُوں۔ جنہیں بڑے آریہ سماج کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اور مجھے خوشی ہے۔ کہ مَیں نے ایسا کیا۔ بڑے بڑے آریہ سماجوں کے اندرُونی جھگڑوں سے تنگ آ کر کہیں شانتی ملتی ہے۔ تو چھوٹے آریہ سماجوں میں۔ جہاں بڑے آریہ سماجوں میں اُتساہ بھنگ ہوتا ہے۔ وہاں چھوٹے آریہ سماجوں میں جا کر اُتساہ میں ورِدھی ہوتی ہے۔ ان آریہ سماجوں کے اُتسووں پر جا کر اس خیال کی تردید ہوتی ہے۔ کہ اب جنتا کو آریہ سماج کے ویاکھیانوں میں دلچسپی نہیں رہی۔ جالندھر کے ضلع میں جہاں مرکز کے سماج کی حاضری پچھلے بیس سال میں نہیں بڑھی۔ وہاں کرتار پور اور کپور تھلہ کے آریہ سماجوں کے جلسوں میں مجھے ایک نئی بہار نظر آئی۔ رات کے وقت جب میرے ویاکھیان ہوتے۔ تو اُن شہروں کے لحاظ سے وہاں حاضری کا کیا ٹھکانا نہ تھا۔ اس ورش مجھے ضلع گورداسپور میں جانے کا زیادہ اتفاق ہوا ہے۔ دینا نگر۔ بٹالہ پٹھان کوٹ۔ گورداسپور۔ سری گوبندپور۔ اور نزد جیمل سنگھ کے اُتسووں میں شریک ہوا ہُوں۔ ہر ایک جگہ حاضری بڑے زوروں پر رہی۔ آریہ سماج گورداسپور کا سالانہ جلسہ کئی ورشوں کے پشچات ہوا ہے۔ لیکن اس سپھلتا سے ہوا ہے۔ کہ اتنے ورش اُتسو نہ کرنے کا داغ دُھل گیا ہے۔ پنڈت چموپتی جی کے ایک ویاکھیان نے دُھوم مچا دی۔

گت سپتاہ مجھے سری گوبندپور اور نزد جیمل سنگھ کے اُتسووں میں شامل ہونا پڑا۔ یہ سفر کئی لحاظ سے نہایت دلچسپ رہا۔ میرے بھائی پنڈت بشمبر ناتھ جی اور میں لاہور سے صبح کی گاڑی سے روانہ ہوئے۔ نو بجے کے قریب امرت سر پہنچے۔ وہاں ایک پلیٹ فارم پر ایک ٹرین کھڑی تھی۔ جس پر امرتسر قادیان کا بورڈ تھا۔ ہم اُس پر سوار ہو گئے اور اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد وہ گاڑی مخالف سمت کو چل پڑی۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی نے کہا کہ انجن شنٹ کر رہا ہے۔ جب گاڑی پلیٹ فارم سے نکل گئی۔ تو معلوم ہوا کہ وہ ترن تارن جا رہی ہے۔ دُوسرے مسافروں نے بتایا۔ کہ ایک پلیٹ فارم پر دو گاڑیاں کھڑی رہتی ہیں۔ ایک بٹالہ کی اور دُوسری ترن تارن کی۔ دُوسرے مسافروں کو بھی کئی بار دھوکا ہوا ہے۔ میں نے تو اپنی زندگی میں پہلی بار دھوکا کھایا ہے۔ اگلے اسٹیشن پر اُترے۔ وہاں سے پھر امرت سر آئے۔ اور لاری پر سوار ہو کر بٹالہ پہنچے۔ امرت سر سے بٹالہ تک لاری کا تجربہ نہایت تلخ تھا۔ میں آج تک کبھی کرایہ کی لاری میں سوار نہیں ہوا۔ اور اس سفر نے مجھے یقین دلا دیا۔ کہ جب تک بہتر انتظام نہ ہو لاری کا سفر ایک لعنت ہے۔ سواریاں بھُس کی طرح بھر لی گئیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آگے چل کر ایک چوکی پر پولیس کے سارجنٹ نے سواریاں گنیں۔ تو مقررہ تعداد سے بہت زیادہ پائیں۔ اُس نے لاری والے کا چالان کر دیا۔ بٹالہ میں ہمارے لئے لاری تیار تھی۔ بٹالہ سے سری گوبندپور تک بھی تجربہ ویسا ہی تلخ تھا۔ اگرچہ اس میں سری گوبندپور آریہ سماج کے ادھکاریوں کا کوئی قصور نہ تھا۔ اُنہوں نے ہمارے لئے ایک خالی لاری رکھی تھی۔ لیکن جب ہم وقت پر نہ پہنچے۔ تو وہ بھر گئی۔

۲ بجے ہم سری گوبندپور پہنچے۔ ۳½ سے ۴½ بجے تک پنڈت بشمبر ناتھ جی کا۔ اور ۵ سے ۶ بجے تک میرا ویاکھیان ہوا۔ اسی رات کو میرا دُوسرا ویاکھیان ۹ سے ۱۰½ بجے تک ہوا۔ اس وقت جو حاضری تھی۔ وہ سری گوبندپور کی سماج میں ایک نئی بات تھی۔ اتنی حاضری اس سے پہلے وہاں کبھی نہیں دیکھی گئی۔ سارے چھت دیویوں سے بھرے پڑے تھے۔ وہاں جا کر میرا چِت بہت پرسن ہوا۔ ایک دفعہ مَیں نے لکھا تھا۔ کہ آریہ سماج سری گوبندپور تو لالہ بشنداس جی سا ہو کار کے دم کے ساتھ ہے۔ اس بار مَیں نے اپنی آنکھوں سے اس کی تردید دیکھی۔ اب نئی نسل کام کرنے کے لئے میدان میں آ گئی ہے۔ آریہ سماج کے ادھکاری سب نوجوان ہیں۔ لالہ بشنداس کے بڑے بھائی کا لڑکا اس وقت سماج کا پردھان ہے۔ سری گوبندپور جانے کے میرے دو اُدیش تھے۔ ایک سماج کے جلسہ میں شریک ہونا۔ دُوسرا لالہ بشنداس جی کے درشن کرنا۔ میں نے سن رکھا تھا کہ اُن کا سواستھ اچھا نہیں۔ اس لئے اُنہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ سو میری یہ خواہش پُوری ہو گئی۔ پرماتما کا دھنیواد ہے۔ کہ پہلے سے اُن کا سواستھ اچھا ہے۔ ۱۹۰۱ء میں پہلی بار میں سری گوبندپور گیا۔ جب کہ پنڈت بشمبر ناتھ جی وہاں رہا کرتے تھے۔ اُس وقت جو تعلق پیدا ہوا تھا وہ اِس وقت تک قائم ہے۔

دُوسری صبح نزد جیمل سنگھ کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے میں وہاں سے روانہ ہو پڑا۔ ۱۰ بجے دینا نگر پہنچا۔ اور وہاں سے بھوجن کر کے بارہ بجے روانہ ہوا۔ نزد جیمل سنگھ دینا نگر سے بارہ میل کی دُوری پر دریائے راوی کے کنارے پر ایک اچھا قصبہ ہے۔ اُس کی آب و ہوا تو اچھی نہیں بتائی جاتی۔ لیکن دیکھنے میں خوبصورت ہے۔ سماں بہت رمنیہ ہے۔ اور جو کوئی بھی پہلی بار وہاں جائے گا۔ پرسن ہو جائے گا۔ اُس کے اِرد گرد وہ بھائی جنہیں کسی وقت اچھوت سمجھا جاتا تھا۔ اور جو آج کل آریہ کہلاتے ہیں۔ بھاری تعداد میں بسے ہوئے ہیں۔ اور وہ سینکڑوں کی تعداد میں نزد جیمل سنگھ آئے ہوئے تھے۔ ان سب نے شہر سے باہر میرا استقبال بھی کیا۔ شہر سے باہر باغ میں منڈپ سجایا گیا تھا۔ خوب حاضری تھی۔ میرا لکچر ۴ سے ۵½ بجے تک ہوا۔ رات کو پھر ۹ سے ۱۰½ بجے تک دُوسرا ویاکھیان ہوا۔ یہ سماج بھی نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو اُتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ دُوسری صبح کو وہاں سے روانہ ہو کر ۲ بجے دن کے میں لاہور پہنچا۔ آنکھوں میں نیند تھی۔ سر میں درد اور جسم پر لاری اور تانگہ کے ہچکولوں کا اثر۔ اگرچہ میرا جسم چُور ہو گیا۔ لیکن میرا من پرسن ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ گاؤں اور قصبوں میں آریہ سماج کو لے جانے کا پروگرام مستعدی سے جاری رکھنا چاہئے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ دھن کہاں سے آئے۔ گاؤں اور قصبوں میں تو زیادہ دھن نہیں۔ اور اگر ہے بھی تو اُس وقت تک نہیں ملتا جب تک آپ کا ڈالا ہوا بیج ایک درخت کی صورت اختیار نہ کر جائے۔ بڑے آریہ سماجوں کے جلسے نہ کرائے جائیں۔ تو دھن نہیں ملتا۔ اور سبھا کے پاس اتنے اُپدیشک نہیں اور نہ ہی اتنا دھن کہ شہروں اور قصبوں اور گاؤں سب میں ایک ساتھ اُپدیشک بھیجے جائیں۔

میں اس لیکھ کو آج یہیں سماپت کرتا ہوں۔ اس آشا کے ساتھ کہ وہ سجن جنہیں آریہ سماج کی چنتا ہے۔ اس وشے پر وچار کریں گے کہ دیہات تک آریہ سماج کا سندیش کیسے پہنچایا جائے۔

(کرشن)

سری آچاریہ جی کا نویدن

گورو کل کانگڑی کے سُبوگیہ آچاریہ سری پنڈت دیو شرما جی لکھتے ہیں:۔

اس انک میں میرا ایک بھاشن پرکاشت ہوا ہے آریہ ودوانوں سے میری نمرتا پُورو یک پرارتھنا ہے

زندہ اس بیکھ کو پڑھنے کی کرپا کریں۔ اور اس میں جو بیان مندرجہ پرکٹ کیا ہے۔ تو ہم جہاں تک زندہ رہیں اس کا ہم جو کرنا چاہتے ہیں۔ اس دشہ میں اپنی سمجھ پر دان کرنے کی کرپا کریں۔

اس دشہ میں میں چکیا سو بھاوے کہ ہاتو دہ دانوں کی کمیٹی جاننا چاہتا ہوں۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اور پنڈت وشوناتھ جی ودیا النکار اسباب سے تو بہت ہی کہ پرا دیتر پرانا ہی تھی۔ پرنتو رشی دیانند کے گرنتھوں میں اس بات سپشٹ دو دھن نہیں ملتا۔ اسلیے اس حالت میں جو مہا رشی کے گرنتھوں نے آدیا ہے مجھے کچھ باتیں ترمیں بڑا گرنتھ پڑھتا ہوں منتری آچاریہ جی سے فیصلہ پر آدیہ ودوانوں کو پورا وچار کرنا چاہیے۔ اور اپنی کمیٹی اس دشہ میں پورا شستہ کرنی چاہیے۔ یہ بات ان کے کام اس مذہب کے لیے بہت قیمتی ہیں ؛

ریاست بھوپال کے دو کالے قانون

بھوپال کی اسلامی ریاست نے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی آسانی بہم پہنچانے کے لئے جو قانون بنا رکھے ہیں۔ اُن میں سے دو قانون بطور نمونہ دیے جاتے ہیں۔ ایک وراثت کے ہندو قانون کے متعلق ہے۔ اور دوسرا ہندو قانون شادی سے متعلق۔ یہ دونوں قانون ہندو دھرم شاستر کے صریح منشا کے بالکل خلاف ہیں۔ ہندو دھرم شاستر کے مطابق جو ہندو اپنے آباؤ اجداد کا دھرم تیاگ دیتا ہے۔ جدی جائیداد کی وراثت کا اُسے کوئی حق نہیں رہتا۔ لیکن بھوپال کی اسلامی ریاست میں صورت حالات اس کے عین برعکس کر دی گئی ہے۔ اور وہاں یہ قانون بنا دیا گیا ہے۔ کہ جو ہندو مسلمان ہوتا ہے۔ وہ جدی جائیداد میں اپنے حصّہ کا حق رکھتا ہے۔ قانون شادی کے متعلق ہندوؤں میں شادی دھارمک سنبندھ ہے۔ (نہ کہ معاہدہ) جو کسی بھی حالت میں ٹوٹ نہیں سکتا اور اس طرح برٹش ہند میں بھی یہ مسلمہ ہندو قانون ہے۔ کہ کوئی ہندو عورت اپنے ہندو شوہر سے تا زندگی جدا نہیں کی جا سکتی۔ خواہ اس بنا پر وہ مذہب تبدیل کرے۔ لیکن بھوپال سٹیٹ میں اس صورت حالات کو بھی بالکل بدل دیا گیا ہے۔ اور شادی شدہ ہندو عورتیں صرف اس بنا پر کہ ان کا نام مسلمان عورتوں کے رجسٹر میں درج ہے۔ کہ وہ مسلمان ہو گئی ہیں۔ اپنے ہندو شوہروں سے جدا کی جاتی ہیں۔ اور یہ مذہبی تبدیلیاں عام طور پر جبریہ ہوتی ہیں ؛

مسلم شریعت کی رو سے مذہب تبدیل کرنے پر کوئی مسلمان اپنی جدی جائیداد کا وارث نہیں رہتا۔ ہو نیا مسلم عورت کا مذہب بدلنے پر اپنے خاوند سے قطع تعلق ہو جاتا ہو۔ لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ مسلمان حکمران محض اس وجہ سے کہ حسن اتفاق سے ہندو رعایا پر حکومت کا موقعہ ملا ہے۔ ہندوؤں کو مسلم شریعت کی پیروی کرنے پر مجبور کرے ؛

جموں کی ریاست میں مسلمانوں نے ریاست کے برخلاف بغاوت کی۔ تو اس کی ایک وجہ یہ بتائی گئی کہ جو ہندو مسلمان ہوتے ہیں۔ انہیں اسلامی شرع کے مطابق جدی جائیداد کی وراثت سے محروم رکھنا مذہب میں دست اندازی ہے۔ اس پر جس بولانے اور قانون دان مسلمانوں نے آواز نکالی۔ کہ یہ بالکل بجا مطالبہ ہے۔ وہ ذرا بتائیں۔ کہ ہندوؤں پر مسلم شریعت جبراً لاگو کرکے ریاست بھوپال اُن کے ساتھ جو انیائے روا رکھتی ہے۔ اس کا اُن کے پاس کیا جواب ہے۔ ریاست بھوپال کے یہ دونوں قانون ریاست سے ہندو ہستی کو معدوم کرنے کے لئے ہیں ؛

ہندوؤں کو چاہیے۔ کہ ہندو دھرم پر اس قسم کے کھلے آگھات کو برداشت نہ کرکے ریاست سے اپنی پہلی فرصت میں اُن کے بدلنے کا زبردست مطالبہ کریں۔ ورنہ اس معاملہ میں اُن کی خاموشی قومی خودکشی کے مترادف ہوگی ؛

غریب ہندو کی لڑکی

پرشادی ایک غریب ہندو ہے۔ جس کی لڑکی بجنور سے جی رشی لکھتا ہے۔ بجنور مشن میں داخل کر لی گئی ہے۔ لڑکی نابالغ ہے۔ اُس کی عمر گیارہ سال ہے۔ پرشادی چاہتا ہے۔ کہ اُس کی لڑکی اُسے دی جائے۔ اُسے لڑکی کا عیسائی ہونا منظور نہیں۔ لیکن غریب کی سنوائی نہیں ہوتی۔ جواب یہی دیا جاتا ہے۔ کہ لڑکی باپ کے پاس رہنا نہیں چاہتی۔ خاصہ ہندو دھرم پسند ہے۔ لیکن اس کے چاہنے اور پسند کا سوال ہی کب پیدا ہوتا ہے۔ جب وہ نابالغ ہے تو انصاف کا تقاضا ہے۔ کہ لڑکی اس کے والد کے سپرد کر دی جائے۔ یا اس میں کوئی آپتی ہو تو کسی ہندو سنستھا یا آریہ سماج کے سپرد کر دی جائے۔ اُسے وہاں پرورش پا کر بالغ ہونے دیا جائے۔ اس کے بعد اُسکے چاہنے اور پسند کے اختیار کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اس وقت کہ وہ نابالغ ہے۔ یہ عذر فضول اور غیر معقول ہے۔ اگر عیسائی مشن والے ایسا ہی زبردستی ایک ہندو لڑکی کو بیتت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اس کا باپ غریب کی وجہ سے اُن کے پنجے سے چھڑا نہیں سکتا تو کیا بجنور ہندوؤں سے خالی ہو گیا ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ جاتی کے لئے سینہ میں درد رکھنے والے ہندو وہاں موجود ہیں۔ نہیں تو آریہ سماج تو کہیں چلا نہیں گیا۔ انہیں اسپھر شروع کر کام میں لگا کر ایک غریب بھائی کی لڑکی واپس ہو ؛

ہوا موافق ہو یا مخالف آریہ سماج کی کشتی کبھی نہیں ڈوبے گی

یقین رکھو آریہ سماج زندہ رہیگا اور ہندو قوم مرنہیں جائیگی

مشترکہ مصیبت کے مقابلہ کیلئے تمام طاقتوں کو اکٹھا کرو

{ میرپور آریہ سمیلن میں لالہ بہادر دیوان بدری داس ایڈووکیٹ ہائیکورٹ اور پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی صدارتی تقریر }

میرا اپنا اصول یہ ہے کہ تمام مذاہب کے اندر جو ہندوستان میں موجود ہیں باوجود اختلاف عقائد کے شخصی اتحاد قائم رہنا چاہیے۔ میرا مذہب یہ ہے کہ ہر شخص کو سُتری نگاہ سے دیکھنا چاہیے۔ مترک نفظ میرے خیال میں دوست کے لفظ سے زیادہ جامع ہے۔ دوسروں کی دلی ہمدردی اور خیر خواہی اس میں شامل ہے۔ خواہ ہم سے شخصی واقفیت رکھتے ہوں یا نہ۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ اگر کوئی خواہ مخواہ اور بلا وجہ حملہ کرے۔ تو اپنی حفاظت نہ کی جائے۔ آپ کے علاقہ میں جو انسانوں کی کوتہ اندیشی سے مصیبت پیدا ہوئی اور مذہب کے نام پر جو افعال عمل میں آئے۔ اُن کو میرے خیال کے مطابق کوئی مذہب روا نہیں رکھ سکتا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان حالات میں ہمارا کرتویہ کیا ہے۔ میں پھر دہراتا ہوں۔ کہ ہر ایک انسان کا فرض ہے۔ کہ دوسروں کو اپنا بھائی سمجھے اور اُن سے مترتا کا سلوک کرے۔ ساتھ ہی ہمارا اپنے تئیں بھی فرض ہے۔ اور اس فرض کو سر انجام دینا بھی ہمارا دھرم ہے۔ اگرچہ اپنی حفاظت کرتے ہوئے بھی بغض یا کینہ یا فساد کے جذبات سے بچنا ضروری ہے۔ اگر ہمارا بھائی بھی غلط عمل اختیار کرتا ہے۔ تو اُس کی غلطی رفع کرنا ہمارے لئے بھی ضروری اور اس کے لئے بھی ضروری ہے۔ مجھے اُن مظالم کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ جو آپ لوگوں نے برداشت کئے۔ جو مصیبت انسانوں پر زیادہ سے زیادہ آ سکتی ہے۔ اس کا آپ کو سامنا تھا۔ جان و مال۔ ایمان سب پر حملہ تھا اور بے رحمانہ حملہ ہوا۔ اگرچہ بظاہر اس شورش کی وجہ یہ بیان کی گئی تھی کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کے پولیٹیکل حقوق پامال کئے جا رہے تھے۔ اور کہ اُن کے ساتھ حکومت کی جانب سے مناسب سلوک نہ تھا۔ مگر ان وجوہات کا اُن پرائیویٹ ہستیوں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ جو مظالم کا شکار ہوئیں۔ جن لوگوں پر تشدد ہوا وہ نہ حکومت کے ذمہ دار تھے اور نہ ہی حکومت میں اُن کا حصہ تھا۔ میں

ان تمام حرکات کی وجہ صرف غلط مذہبی جوش سمجھتا ہوں۔ کہ دوسرا انسان صرف اس لئے کہ مشتنی وزندنی ہے۔ کہ وہ دوسرے مذہب کا پیرو ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسلام کے صحیح فرمانوں کے مطابق گناہ گناہ نہیں رہتا۔ اگر وہ کسی غیر مذہب رکھنے والے آدمی کے ساتھ کیا جاوے۔ مگر باوجود اس کے دو امور قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ انسانی جہالت اور کم فہمی اور ظلم اور تشدد کے جذبات ابھی تک اسی طرح پر موجود ہیں جیسے کہ پچھلے موسم سرما میں نمودار ہوئے۔ دوسرے یہ کہ اسلام کے فہمیدہ طبقہ نے اپنے جاہل بھائیوں کو سمجھانے اور راہ راست پر لانے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی ان کے اعمال پر نفرت کا اظہار کیا ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ آپ سب مل کر اس بات پر غور کریں۔ کہ کیا وسائل اختیار کئے جاویں کہ آپ ایسے مظالم سے اپنی حفاظت کر سکیں ؛

جہاں تک کہ حکومت کا تعلق ہے۔ مسلمان بھائیوں کو حقوق حاصل کرنے میں بہت کچھ کامیابی ہوئی۔ مگر اس کامیابی کا موجودہ تقاصد وا غراض کے ساتھ اس قدر تعلق ہے۔ کہ حکومت نے مذہبی تفریق کو تسلیم کر لیا ہے۔ اپنے ہمسایہ کے تشدد سے بچنے کا ایک طریقہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی جاوے۔ مذہب باتاے یہ ارادہ کیا جاوے کہ آپ مذہبی ہیں۔ مگر یہ کوشش بہت مشکل معلوم ہوتی ہے جب مذہبی تفریق کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھا جاوے اور یہ تمام وسائل ان کے سامنے موجود ہیں۔ تاہم ایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ہمارا اُمید پر بھروسہ کبھی کمزور نہیں ہونا چاہیے اور اُمید رکھنی چاہیے کہ جو ہمارے مسلم بھائی خود اپنی غلطی کو محسوس کریں گے۔ تاہم اُمید کے ساتھ یہ بھی لازمی ہے کہ واقعات سے آنکھیں بند نہ کر لیں۔ تیاری کا باعث ہوتا ہے۔ اس مرحلہ پر اگر کچھ دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات میری توجہ بعض ریاستوں کی طرف دلائی گئی جہاں ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہے اور حکمران مسلمان

کرم سدھانت کی مشکلیں

شفاعت پر نجات کا عقیدہ رکھنے والے اسلام کو کرم سدھانت کے قدموں میں گرتا ہے تو دیکھو اسلام یہ کیسے کرم سدھانت کے قدموں میں آ کر دیکھئے "پیغام صلح" کے درس قرآن میں کیا لکھا ہے۔

"قرآن مسلمان لاکھوں ہیں لئے پھرے بغیر عمل کے کیا نفع ہو سکتا ہے۔ نسخہ پئے ہی نہیں۔ تو امراض کیا کرے گا"

قرآن کے درس دینے والے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ خان پور کے مسلمان انہیں سید سمجھ کر کہتے تھے:-

روشنیات والے دن جب نانا کے پاس حوض کوثر پر بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ تو ہمیں بھول نہ جانا۔ اس قسم کے مقالات اور ذہنیت نے مسلمانوں کو تباہ کر دیا۔ سید بخشوا لیں گے۔ یہ کوئی چیز نہیں۔ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے اور اُن کے متعلق اُن سے پوچھا جائے گا"

احمدیوں کا کرم سدھانت کے سامنے سر جھکانا اُن کی حق شناسی کا ثبوت ہے۔ لیکن اس قسم کے خیالات رکھتے ہوئے ایک ایسے شخص سے اُن کی عقیدت۔ اُن کی نیت کے متعلق شبہ پیدا کر دیتی ہے۔ جس کی تعلیم یہ ہو کہ جس شخص نے قادیان کے بہشتی مقبرہ میں اپنی لاش دفنائے جانے کی گارنٹی حاصل کر لی۔ اس کے لئے بہشت میں جگہ مخصوص ہے ؎

سستی یا مفت کی نجات

حصولِ نجات کی ہر فرد بشر کو قدرتی خواہش ہے اور اس کے ساتھ ہی انسان چاہتا ہے۔ کہ بیش قیمت شے اُسے سستے داموں ملے۔ لیکن قدرتی قاعدہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک شے اپنی قیمت رکھتی ہے۔ اور اسی قیمت سے ملتی ہے۔ نجات کے لئے انسان کو اچھے کرموں کی شکل میں اس کی قیمت ادا کرنی چاہئے۔ لیکن انسان ہے۔ کہ نہایت سستے داموں اُسے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ چالاک لوگوں نے انسان کی اس فطرتی کمزوری سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ اور سستی نجات کا دھندہ کر کے اُنہیں اپنے دھرم میں پھنسایا ہے عیسائیت کا شمار انہی لوگوں میں ہے چنانچہ اس نے سستی نجات کے معاملہ میں سب کو مات کرنے کی گونہ حیرت انگیز کوشش کی ہے دیکھئے انجیل کیا کہتی ہے:-

"ابنِ آدم اس لئے نہیں آیا۔ کہ خدمت لے۔ بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے" متی ۲۰: ۲۸-

اس آیت کی تشریح بھی آپ علامہ پادری کی زبان سے سنئے۔ پادری پال ایڈیٹر نور افشاں اس کی یوں شرح کرتے ہیں:-

"اس آیت کے پڑھنے سے مجھ کو وہ طریقہ معلوم ہو گیا۔ جس سے نجات ملتی ہے۔ یعنی مسیح اپنی جان ہم گنہگاروں کے معاوضہ میں دے کر خدا کے غضب سے بچاتا ہے"

کہتے ہیں بیسویں صدی روشنی کا زمانہ ہے اس روشنی کے زمانہ میں وہ شخص بڑا نادر ہے۔ جو عالم ہے۔ پروفیسر ہے اور ایڈیٹر ہے۔ اور اس قسم کا عقیدہ رکھتا ہے کہ آج سے دو ہزار سال پہلے حضرت مسیح ہوا۔ اور وہ اپنے زمانہ کے ہی نہیں ہزاروں برس بعد کے زمانہ میں عیسائی کہلانے والے گنہگاروں کے گناہوں کا حساب خدا کی درگاہ میں چکتا کر گیا۔ بلاشبہ عیسائیوں نے نجات کے سستا کیا مفت کرنے میں کمال کر دیا ہے ؎

رحم اور عدل

جس مسیح کی اتنی طاقت کہ وہ اپنی قربانی سے کسی بھی زمانہ میں کہلانے والے عیسائیوں اور اُن کے گناہوں کا فدیہ تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک ہوش مند انسان کے دماغ میں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اُس کے فدیہ کی کیا ضرورت تھی۔ وہ ایک اشارے سے خدا کے غضب کو شانت نہ کر سکتا تھا۔ یہ سوال پادری پال کے دماغ میں بھی پیدا ہوا۔ اور اس کا جواب یوں دیا ہے:-

"خدا رحیم بھی ہے۔ اور عادل بھی۔ اگر مسیح جان دیئے بغیر نجات کا وعدہ کرتے تو بے شک رحم کا اقتضا تو پورا ہو جاتا۔ لیکن عدل کا یہ اقتضا پورا کرنے کے لئے مسیح نے معاوضہ ادا کر دیا"

پرماتما دیالو اور نیائے کاری ہے۔ ویدک دھرم کے اس سدھانت کو عیسائی بھی مانتے ہیں۔ لیکن عیسائیت نے خدا کے عدل کا اقتضا کیسی آسانی سے پورا ہونا تسلیم کیا ہے۔ کوئی اس کا کیا مقابلہ کر سکے گا۔ اگر ایک عیسیٰ کے سولی پر چڑھ جانے سے کوئی بھی عیسائی کہلانے والا گناہوں سے چھوٹ گیا۔ تو پادری صاحب برطانیہ کی عیسائی گورنمنٹ سے سفارش کیوں نہیں کرتے۔ کہ مہاتما گاندھی سول نافرمانی کے تمام مجرموں کے بدلے یرودا جیل میں بند ہو گئے تھے۔ اس لئے اس جرم میں کسی کو قید نہ کیا جائے ؎

اگر انصاف کا تقاضا اس سے پورا ہو سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ پادری صاحب گورنمنٹ کو مشورہ نہ دیں۔ لیکن وہ تو کہہ اُٹھیں گے۔ کہ مہاتما گاندھی کو اپنے جرم کی سزا ملی۔ دوسرے لوگ جو سول نافرمانی کے لئے جیل گئے۔ وہ اپنے جرائم کے لئے گئے۔ مہاتما گاندھی کی سزا دوسرے لوگوں کے جرائم کا فدیہ کیسے ہو سکتی ہے؟ ٹھیک ہے نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس پادری کو کوئی صحیح الدماغ کیوں سمجھنے لگے گا۔ جو یہ کہتا ہے۔ کہ مسیح کی موت تمام عیسائی دنیا کے گناہوں کا کفارہ سمجھ لینے میں خدا کے عدل کا اقتضا پورا ہو جاتا ہے ؎

عیسائیوں کی شکایت

مذہب کی آڑ میں اب تک مسلمان شکایات کے دفتر کھولنے کے عادی تھے۔ اب عیسائیوں نے بھی معلوم ہوتا ہے۔ اُن کی پیروی شروع کر دی ہے:-

امسال ایف اے کے امتحان میں فارسی کا پرچہ کورس کے باہر سے تیار ہو گیا۔ یونیورسٹی نے اس پرچہ کے دوبارہ امتحان کا فیصلہ کیا۔ اور اس امتحان کا دن رکھا ۸ مئی کا اتوار اس پر نور افشاں کا مسیحی نامہ نگار مسٹر ایم کے خان اسے یونیورسٹی کی مسیحی آزار حرکت قرار دیتا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ کہ پنجاب کے ایک ایک مسیحی کے دل میں سخت حیرت بھی پیدا ہو رہی ہے۔ اور شدید ناراضی اور بیزاری بھی۔ ناراضی اور بیزاری کی بات تو کیا ہوگی فارسی امتحان دینے والا مسیحی اُمیدوار ہی کوئی مشکل ہوگا۔ لیکن جب گورنمنٹ مسلمانوں کی اس قسم کی شکایات پر جھکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ عیسائیوں کی شکایت پر نہ جھکے ؎

قادیانی تحریک کا انجام

قادیانی تحریک کے وظیفہ خواروں کی زبان پر تحریک کی کامیابیوں کا وظیفہ لگا ہے۔ لیکن دوربین نگاہیں دیکھ رہی ہیں۔ کہ تحریک اسلامیت کے بحر محیط میں گم ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس کے انجام کے متعلق معاصر "مدینہ" نے اپنے خیالات یوں ظاہر کئے ہیں:-

"اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ لاہور بتدریج اس تنگ نظرانہ روش سے علیحدہ ہو کر ملت اسلامیہ میں مدغم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور تو اور خود قادیانی جماعت جو چند سال پیشتر مسلمانوں کو کافر قرار دینا اپنا فرض سمجھتی تھی۔ اب عملاً اس احمقانہ اور گمراہ عقیدت سے تائب ہو چکی ہے۔ یہ رجعت خواہ تقیہ کے اصول پر ہو یا حق پر مبنی ہو لیکن صورتِ واقعہ یہی ہے۔ اور اسلامی تاریخ میں یہ پہلی مثال نہیں۔ اس سے پیشتر سینکڑوں فرقے اسی تنہائی تمرد کے ساتھ اٹھے کہ گویا وہ تمام عالم اسلامی کو اپنی رو میں بہا لے جائیں گے لیکن اہل سنت والجماعت کا بحر محیط اس طرح اُن پر حاوی ہوا۔ کہ آج ان کا نام نشان بھی نہیں ملتا۔ یہی حال قادیانی تحریک کا ہونے والا ہے" ؎

احمدیت کا جواب

جماعت احمدیہ کے بتدریج ملت اسلامیہ میں مدغم ہونے کے الزام پر جو مدینہ نے لگایا ہے "پیغام" بہت پھڑپھڑایا ہے۔ احمدی اور اسلام میں مدغم ہوں۔ یہ بلاشبہ گالی ہے۔ جو "پیغام" کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ وہ نہ صرف الزام کو قبول کرنے پر تیار نہیں۔ بلکہ اسبات کا مدعی ہے۔ کہ اسلام احمدیت میں مدغم ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں:-

"جس طرح زمین کے رہنے والے کرۂ ارض کو ساکن اور اجرام فلکی کو حرکت کرتے ہوئے محسوس کرتے ہیں۔ بعینہ یہی حال آج ہمارے مخالفین کا ہے۔ کہ جوں جوں احمدیت کی پھیلائی ہوئی روشنی سے متاثر ہو کر اس کے قریب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ انہیں خیال یہ ہوتا ہے۔ کہ احمدیت قریب آ رہی ہے۔ یہ اُن کی نظر کا قصور ہے"

"پیغام" نے ایک الزام کا جواب کیا دیا۔ باتوں باتوں میں زمین کے ساکن اور اجرام فلکی کے متحرک ہونے کے اسلامی عقیدہ کے خلاف فتویٰ دے کر اسلامیت کی شان کو نیچا کرنے کی ایک اور کوشش کر دی۔ بات مسلمانوں کی ہے۔ کسی کا کیا دخل کہ بات کاٹے۔ "مدینہ" یہ تو سمجھیگا۔ کہ اسلام کے احمدیت کی روشنی سے متاثر ہونے کی بات کہاں تک سچی ہے۔ ذرا زمین کے ساکن یا متحرک ہونے پر بھی شرعی فتوے کا تذکرہ کر دے ؎

قادیانیت پر بہائی چھاپہ

لاہوری کیمپ سے گاہے گاہے یہ آواز نکلتی رہتی ہے۔ کہ بہائی ازم قادیانیوں کے کئی سرگرم کارکن اُڑا رہا ہے۔ یہی آواز "پیغام صلح" کے کالموں میں ڈاکٹر بشارت احمد نے پھر اُٹھائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"میں اس امر کو بھی ظاہر کئے دیتا ہوں کہ دو تین سال کے اندر اندر قادیانی جماعت کے بہت سے جوشیلے ممبر بہائی مذہب کو اختیار

کر چکے ہیں۔ ابھی تین چار قادیانی بہائی مذہب کے گرویدہ و شیدا ہو چکے تھے“۔

اگر ڈاکٹر بشارت احمد کا قادیانیت پر یہ الزام ٹھیک ہے تو کیا قادیانی بتائیں گے کہ قادیانیت بہائی ازم کے سامنے کیوں جھکتی ہے؟

استری جاتی پر اتیاچار

کسی یوتی کا بوڑھے کے ساتھ بیاہ کا آڈمبر استری جاتی پر پرلے درجہ کا اتیاچار ہے۔ اور ایک نہیں انیک ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ استریوں نے اس اتیاچار کو برداشت کیا ہے۔ پرنتو استری جاتی میں جو جاگرتی آرہی ہے۔ اُس نے اتیاچاروں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کا حوصلہ اُن کے اندر پیدا کر دیا ہے۔ چنانچہ دہلی کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ۲۲ اپریل کو ایک ۱۵ سالہ لڑکی کے پچاس سالہ بڈھے سے بیاہے جانے کا نشچے ہوا۔ ویدی رچی گئی۔ اور بوڑھا لڑکا پھیرے کے لئے آیا۔ جس پر لڑکی نے سوآگت کے سمان میں ہاتھ جوڑ کر اُس سے پرارتھنا کی۔ کہ آپ تو میرے پوجیہ پتا کے برابر ہیں“۔ لڑکی کے ان الفاظ نے بیاہ کے شوقین بوڑھے کی کیا گت بنائی ہوگی۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں چنانچہ اُسے جاتے ہی بنی۔

یہ گھٹنا ثبوت ہے اس بات کا کہ استری جاتی میں اتیاچاروں کے مدافعت کی شکتی پیدا ہو رہی ہے۔ اور اگر اس میں اُنتی ہوتی گئی۔ تو روپیہ کے زور پر بوڑھوں کے لئے نوجوان لڑکیوں کے جیون تباہ کرنے کے موقعے بہت کم ہو جائینگے۔

کس کے قدموں میں؟

اپنے نئے بیاہ پر مسٹر شوکت علی نے اپنے متعدد بیانات میں سے ایک میں کہا:۔

”ایک مسلم کی حیثیت سے میرا عقیدہ ہے کہ جنت عورتوں کے قدموں کے نیچے ہے۔ میری سابقہ بیوی کی موت نے مجھے تنہا چھوڑ دیا تھا۔ جس کے بعد میں نے اپنی تمام زندگی پاک دامنی میں گذاری۔ اگرچہ میں ایک چھوٹے سے گھر کو آباد کرنے کی تمنا رکھتا تھا۔ خود میرے خاندان میں میرا کوئی تسلی دہندہ اور حصہ دار نہ تھا۔ اور مجھے اس کی ضرورت تھی۔ چنانچہ میری عاقشہ (یعنی مولانا کی نئی دلہن) میری زندگی کی شریک ہوئی“۔

ایک اسلامی معاصر سرفراز لکھتا ہے:۔

”اب تک ہم سنا کرتے تھے۔ کہ اسلامی عقیدہ کے مطابق ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہوتی ہے۔ لیکن مولانا شوکت علی بیوی کے قدموں کے نیچے تصور کرتے ہیں۔ مسٹر شوکت علی بتائیں کہ مسلم عقیدہ میں یہ تبدیلی کیوں؟

بقیہ آریہ سمیلن

افسوس ناک واقعات سرزد ہوئے اور مسلم باغیوں کے ہاتھوں کس قدر مال و جان کا نقصان ہوا لیکن سرکاری افسران نے کس مجرمانہ خاموشی سے کام لیا۔ حالانکہ بہت عرصہ پہلے اطلاع مل چکی تھی مسلمانوں کے فرقہ وارانہ مطالبات اور حکومت وقت کی کمزوری سے جو آفات و مصائب ہندوؤں پر نازل ہوتیں۔ اس کا تدارک کرنا نہایت ضروری ہے جب تک ایسا نہ ہو۔ حقیقی امن قائم ہونا ناممکن ہے جن لوگوں کے مکانات جلائے گئے اور لوٹے گئے وہ لوگ اس قدر خوفزدہ ہو رہے ہیں کہ اپنے وطن میں واپس لوٹنے کا نام نہیں لیتے۔ یہ مصائب اتفاقیہ نہ تھیں۔ بلکہ کسی گہری اور منظم سازش کا نتیجہ تھیں۔ جس کا احراری لیڈروں اور مسلم اخبارات نے نوٹس لینا اور مذمت کرنا تو درکنار اس نفرت کی بڑھتی ہوئی آگ کو روشن کرنے میں حصہ لیا۔ اب امن بحال کرنے کے لئے حکومت کو مضبوط پالیسی کی ضرورت ہے۔ تاکہ بدمعاشوں کو قرار واقعی سزا مل سکے وغیرہ وغیرہ۔

ازاں بعد شری پردہان جی نے اپنی تقریر کی۔ جس میں اس بات پر اطمینان ظاہر کیا۔ کہ اس جلسہ میں آریہ سناتنی اور سکھ اصحاب شامل ہو کر مشترکہ مصائب کو دور کرنے کا اپائے سوچ رہے ہیں۔ پوری تقریر دوسری جگہ دیکھئے“۔

پردہان جی کی تقریر کے بعد آٹھ رزولیوشن پیش اور پاس ہوئے۔ ان رزولیوشنوں میں مسلمانوں کی طرف سے کئے گئے مظالم کی مذمت کی گئی اور سرکار سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ جن افسران نے مجرمانہ خاموشی سے کام لیا ہے اُن سے بازپرس کی جائے مظلوموں کو کافی معاوضہ دلایا جائے اور پانچ سال تک معاملہ معاف کیا جائے۔ مرکزی مقامات میں فوجی چوکیاں قائم کی جائیں اُجڑے ہوئے گھرانوں کو پھر سے آباد کیا جائے ہندوؤں میں چھوت چھات دُور کیجائے اور سب کو سنگٹھن کی لڑی میں پرو دیا جائے۔ ان رزولیوشنوں کی نقلیں مختلف انجمنوں کو بھیجی جائیں۔ اور سرکار والا سے ڈیپوٹیشن ملے۔ گلینسی کمیشن نے جو فرقہ وارانہ مطالبات کی سفارش کی ہے۔ مہاراج بہادر سے فریاد کی جائے۔ کہ ان فرقہ وارانہ مطالبات کو مسترد کر دیں۔

کانفرنس کی کارروائی شکریہ کے ساتھ سماپت ہوئی۔ ازاں بعد پنڈت بُدھ دیو جی کا ایک نہایت دلربا لیکچر اور شیلا لیکچر ہوا۔ جس میں اُنہوں نے آریہ ہندوؤں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی تلقین کی اور فرقہ وارانہ ذہنیت کی پرزور مذمت کی۔

(ریواری لال گوردت بھون۔ لاہور)

میرپور میں کامیاب آریہ سمیلن

ریاست جموں و کشمیر کی مسلم بغاوت میں ریاست کے ہندو اور سکھوں پر مسلمانوں کی طرف سے جو ظلم و ستم ڈھائے گئے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر مسلم آبادی کے دیہات میں ہندوؤں پر حملہ کیا گیا۔ اُن کی جائیدادیں تباہ کی گئیں۔ اُن کے مکانات گرا دیئے گئے۔ ان کا مال لوٹ لیا گیا۔ اُن کی جانوں پر حملہ کیا گیا۔ جن میں سے کئی مارے گئے۔ اور کئی جانیں بچا کر محفوظ مقام پر پہنچ گئے۔ صرف یہی نہیں ہوا۔ استری جاتی، دھرم اور دھارمک مقاموں کو بھی نہ چھوڑا گیا۔ کئی استریوں کی عصمت پر حملہ کیا گیا۔ کئی استری پُرشوں کو مسلمان بننے پر مجبور کیا گیا۔ ریاست اور مسلمانوں کے جھگڑے سے ہندوؤں پر خواہ مخواہ جو یہ آپتی آئی۔ اس نے جگت کی آنکھیں کھول دیں۔ اُن کے اندر مصیبت زدگان کے لئے ہمدردی کا جوش اُمڈ آیا۔ اور جس جگہ بھی یہ لوگ پہنچے۔ وہاں کے ہندوؤں نے ان کو پناہ دینے میں کسی قسم کے سنکوچ سے کام نہیں لیا۔

پناہ کا کام سب سے پہلے میرپور میں شروع ہوا۔ کیونکہ اسی دروازے سے علاقہ کوٹلی وغیرہ کے لوگ ریاست سے نکل کر انگریزی علاقہ میں آسکتے تھے۔ لیکن میرپور کے ہندوؤں کی غیرت نے گوارا نہ کیا۔ کہ اُن کے ریاستی بھائی ریاست سے باہر پناہ ڈھونڈنے جائیں۔ وہاں آریہ سماج مندر میں لنگر کھول دیا۔ اور جو خوف کے مارے وہاں نہ ٹھیرے۔ انہیں جہلم کے ہندوؤں نے سنبھالا۔ میرپور میں آریہ سماج۔ ہندو سبھا۔ مہابیر دل اور سکھ صاحبان کی طرف سے ان بھائیوں کی سیوا میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی گئی۔ اب صرف وہاں لنگر جاری ہے صرف آریہ سماج کے لنگر میں تین سو کے قریب استری پُرش بھوجن کرتے ہیں۔ لیکن ان کی بھوجن کی ضروریات پوری کرنے سے ہی کام نہیں چل سکتا۔ ضروری ہے۔ کہ انہیں اپنے گھروں میں آباد کرنے کا کام پایہ تکمیل کو پہنچایا جائے۔ اور ریاست کو ان کے متعلق اپنے فرض کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے اس مقصد کے لئے آریہ سماج میرپور نے ۲۹-۳۰ اپریل اور یکم مئی کو

آریہ سمیلن

کرانا نشچے کیا۔ جس کی صدارت آریہ سماج کے سپوت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان رائے بہادر دیوان بدری داس ایم اے ایڈووکیٹ نے سویکار کی۔ اطلاع ملی ہے کہ سمیلن نہایت کامیابی سے ہوا ہے۔ اس کے سمبندھ میں ۲۹ اپریل کو بڑے وسیع پیمانہ پر نگر کیرتن ہوا۔ جس میں ہزارہا استری پُرشوں نے بڑے اُتساہ سے حصہ لیا۔

۳۰ اپریل کی کارروائی

۳۰ اپریل پراتہ کو بھاری حاضری میں سمیلن کی کارروائی سوامی ویدانند تیرتھ جی کے سد اُپدیش سے شروع ہوئی۔ اور پنڈت بھیم سین جی کے ویاکھیان کے ساتھ سماپت ہوئی۔ درمیان میں مہاشہ سنت رام بھجنیک کے بھجنوں نے خوب سماں باندھا۔

بعد دوپہر میرپور کی مختلف دھارمک و قومی سبھاؤں کے پرتی ندھیوں کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں ان امور پر وچار کیا گیا۔ کہ کس طرح ضلع میرپور۔ راجوری وغیرہ میں ہندو پھر با عزت آباد ہو سکتے ہیں۔ پنڈال میں جو کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بھجنوں کے بعد پنڈت گیان چند بی اے آریہ سیوک کا ویاکھیان ”مُردہ جاتی کے اندر کس طرح جیون پیدا ہو سکتا ہے“ کے وشے پر پربھاوشالی ہوا۔ رات کو پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار کا ویاکھیان نہایت دلکش تھا۔

رات کو آخری ویاکھیان پنڈت ستیہ دیو جی کا تھا۔ آپ نے ہندو جاتی کی دردناک اوستھا کا بڑے مؤثر الفاظ میں ذکر کیا اور اس طرح ۱۱ بجے رات کو کارروائی ختم ہوئی۔

یکم مئی کی کارروائی

آریہ سمیلن کے دوسرے دن کی کارروائی شری رائے بہادر دیوان بدری داس جی کی پردھانتا میں کانفرنس کے سوآگت سے شروع ہوئی۔ پردھان جی یکم مئی کے دن صبح ۹ بجے کے قریب آریہ ویر دل امرتسر کا ایک جتھہ ہمراہ تھا۔ شہر سے باہر ایک میل کے فاصلہ پر ہی سینکڑوں استری پُرش جمع ہو گئے تھے۔ بڑا شاندار جلوس بنایا گیا۔ عام لوگوں کا خیال تھا۔ کہ ایسا جلوس پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ لوگ پھولوں کی ورشا کر رہے تھے۔

جلسہ کی کارروائی مہاشہ سنت رام جی کے بھجن سے آرمبھ ہوئی۔ بعد ازاں ویر بل استقبالیہ کمیٹی نے اپنا ایڈریس پڑھا جس میں اُنہوں نے بتایا کہ علاقہ میرپور میں کس قدر

بقیہ صفحہ ... کالم ...

کرانتی — یا — آریہ سنسکرتی سے بغاوت

(از سما لوچک)

پرکاش کے کالموں میں گزشتہ کل سنانگڑی کی ویدی سے دیا ہوا ایک ویاکھیان چھپا تھا۔ جس میں ہم نے ایک سوامی ستیہ دیو کے درشن کئے تھے۔ جو پرانی آریہ سنسکرتی کے گیت گاتے نہیں تھکتا تھا۔ وہ کہتا ہے :-

”پراچین کال میں آریوں کے بزرگ سندھو ندی کے کنارے رہتے تھے۔ اُن میں کچھ مغرب کی طرف اور کچھ مشرق کی طرف چلے گئے۔ جو مشرق کی طرف آئے۔ ایسے دھن، دھانیہ پورت دیش کو پاکر بڑے پرسن ہوئے۔ انہوں نے اس سنسکرتی کو جنم دیا۔ جس کو انہوں نے سادہ بھوگ سوروپ دیا۔ ان کے سامنے زندگی کا کوئی جھگڑا نہ تھا۔ پرکرتی کا سوندریہ انوپم تھا۔ اُن کے اندر جو وکاس ہوا۔ وہ یوروپ سل (سادہ بھوگ) ہوا۔ اور انہوں نے اپنے لوگوں کو ان پرشنوں کے حل میں لگایا۔ جو جیون کے تتووں کے ساتھ سمبندھ رکھتے ہیں اور جن کے حل سے ساری دُنیا کے دُکھ درد دُور ہو سکتے ہیں۔ باہر کا جگت اُن کے لئے گوان ہے۔ اور جیون میں جو سار کی وستو ہے۔ اُس کو انہوں نے مکھیہ رکھا۔ انہوں نے جو بات سیکھی۔ اُس کا پرچار کیا...... آپ نت کال کے ان لوگوں پر آپ نگاہ ڈالیں۔ تو آپ کو پتہ لگے گا۔ کہ آپ کتنے اُدار تھے۔ اور اُن کے وچاروں کی سوتنترتا کتنے غضب کی تھی“ ۔

پراچین آریہ سنسکرتی کی خوبی سوامی ستیہ دیو نے بتائی۔ کہ ”مترکی درشٹی سے سب کو دیکھو“ مغرب کی سنسکرتیوں کے آپس کے جھگڑے فساد کا ذکر کرکے سوامی جی کے مکھ سے وچن امرت نکلا۔ کہ

”اگر ان (مغربیوں) کے پاس آریوں کی سنسکرتی ہوتی۔ تو ان میں کوئی جھگڑا نہ ہوتا۔ اور یوروپ کے آریہ سنسار کیاننی دیوتا روپ میں پیش ہوئے“ ۔

مغربی سنسکرتی کا مکھیہ تتو ضرورت کا بڑھانا بیان کرکے سوامی جی نے بھاشن کیا کہ ”ہماری سنسکرتی یہ تھی۔ کہ ضرورت دُکھ کا مول ہے“ ۔

مشرق اور مغرب کا فرق آپ نے یوں بکھان کیا :-

”مشرق اور مغرب کا فرق! مغرب مانتا ہے کہ زبردست کو ہی جینے کا حق ہے۔ مشرق کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اپنشدوں کی رشیوں کی سمرتیوں میں جہاں ہمیں وہاں ان کا نیائے کے ساتھ بھوگ کرو کسی کے ساتھ ظلم مت کرو۔ یوروپ مانتا ہے۔ جیسا پُورب مانتا ہے“ ۔ اسی طرح مشرق اور مغرب کی سنسکرتیوں کے سنگھرش کے ذکر کے بعد سوامی جی کا فیصلہ سنئے :-

”اگر دُنیا کے اندر شانتی ہے۔ اگر ایشور ہے اگر ایمان دار آدمی کے لئے سمّان ہے۔ تو پُورو کی وجہ سے ہوتی چاہئے“ ۔

آج آزادی کا زمانہ ہے۔ پرنتو گورو کل لمیٹ فارم کے سپیکر سوامی ستیہ دیو کو ہی آزادی کے سویکار کرنے سے انکار ہے۔ وہ کہتا ہے ”پولیٹیکل آزادی برکت ہے۔ لیکن وہ اُسی حالت میں برکت ہے۔ کہ اس کی بنیاد آتم تیاگ پر ہو...... اس کا رن مہاتما گاندھی لکھتے ہیں کہ...... سب سے پہلے میں دُنیا کی راج نیتی کے اندر دھرم کا پرویش کرانا چاہتا ہوں“ ۔

خاتمہ پر پشچم کو کہنے کے لئے پُورو کے منہ میں سوامی ستیہ دیو یہ الفاظ ڈالتے ہیں :-

”اے پشچم کے لوگو!...... ہماری سنسکرتی کو لے کر جہاں تم ہمارے ساتھ مل سکتے ہو۔ وہاں خود بھی دُکھوں سے چھوٹ سکتے ہو“ ۔

پھر ہندوستانیوں کو خطاب کرکے کہا ہے

”ہندوستانیو! آج پُورو پشچم کے سامنے اس کی ساری شکتی کے ساتھ مقابلہ کے لئے کھڑا ہے۔ تم پراچین رشیوں کا رن چکانا چاہتے ہو۔ تو اُسے دکھا دو۔ کہ ہم جھوٹ کو سچائی کے ساتھ جیتیں گے۔ ظلم کو دیا کے ساتھ جیتیں گے۔ اس یدھ میں اپنی سنسکرتی کی چٹان پر تم کھڑے ہو گے۔ تو تمہاری جے ہوگی تمہاری ہی نہیں۔ تمہارے رشیوں کی جے ہوگی۔ تمہاری سنسکرتی کی جے ہوگی“

”پرکاش“ کے کالموں میں جو سوامی ستیہ دیو بول رہا ہے۔ وہ پراچین آریہ سنسکرتی کا مداح ہے۔ رشیوں کا بھگت ہے۔ اور رشیوں کی اُدارتا کا قائل ہے۔ اُس کی ایک پوتر خواہش ہے۔ کہ ہندوستانی پراچین سنسکرتی کی طرف جائیں۔ اس کا انوکرن کریں۔ تاکہ رشیوں کی جے ہو۔ ان کی سنسکرتی کی جے ہو ۔

اب آیئے آپ کو کرانتی کے کالموں میں دوسرے سوامی ستیہ دیو جی کے درشن کرائیں۔

وہ کہتا ہے :-

”کرانتی اُس وقت آتی ہے۔ جب کوئی فلاسفر مہاپُرش بالکل نئے اصول۔ جڑ کھود ڈالنے والے ـــ بالکل نئے آدرش لوگوں کے سامنے رکھتا ہے۔ جب زبردست دلائل اور ذاتی شخصیت سے اپنی پیغمبرانی سے لوگوں کو بتاتا ہے۔ کہ جو وہ مانتے ہیں۔ وہ سولہ آنہ غلط ہے۔ جس راستہ پر وہ جا رہے ہیں۔ وہ بالکل گمراہ ہے۔ لوگوں کے سارے دُکھوں کی بنیاد اُن کے تسلیم کردہ اصول ہی ہیں۔ یہ سمجھ کر نئے اصول ـــ بالکل نئے خیالات ـــ سماج کے سامنے رکھتا ہے۔ تب سماج میں کرانتی ہوتی ہے۔ اس کے پہلے نہیں“

کیا دُنیا نے کوئی ایسا ”لال“ پیدا کیا۔ جو سوامی ستیہ دیو کے معیار پر پُورا اُترے۔ اُس کے جواب میں سوامی ستیہ دیو نے دھرم کا مہاتما بُدھ کا نام لے دیا ہے۔ کہا ہے :-

”بھارت میں ایسا انقلاب انگیز مہاپُرش صرف ایک ہوا ہے۔ اور وہ تھا بھگوان بُدھ“ اور بھگوان بُدھ سے ذیل کے نئے اصول منسوب کئے :-

(۱) وہ مروجہ خدائیوں کے سولہ آنہ مخالف ہوئے۔ (۲) ورن بھید کی اُنہوں نے جڑ کاٹ دی۔ اور (۳) تیاگ ــ چرتر بل (کیریکٹر کی طاقت) کو پکڑ کر سب اتیاچار کو درہم برہم کر دیا۔ پھر بُدھ بھگوان کی تعریف یا رشتا ذیل کے الفاظ میں کی :-

”وہی تھا سچا انقلاب پسند۔ جس نے ایشور اور وید کو بھی ایک طرف رکھ کر صرف چرتر دھرم کو ہی سب سے اُونچا درجہ دیا“

لیکن بُدھ کی کرانتی تو ماضی بعید کی بات ہو چکی۔ آج سوامی ستیہ دیو نے اپنے وچاروں کی کسوٹی پر پُورا اُترنے کا کریڈٹ کسے دیا ہے۔ سنئے :-

”یوروپ راستے پر چل پڑا ہے۔ وہاں کے لوگ پرم آنند کی تلاش میں نکل پڑے ہیں کیونکہ وہ ذہنی غلامی سے چھوٹ چکے ہیں۔ لیکن بھارت ورش ابھی سولہ آنہ جکڑا ہوا ہے“

بھارت ورش کے یہ بندھن کیسے ٹوٹیں گے یہ بھی سوامی جی نے بتا دیا ہے :-

”یہاں کرانتی تب ہوگی۔ جب سب سے پہلے ہم ”وید سب علوم و فنون کا خزانہ ہے“ اس باطل یقین پر کلہاڑا چلائیں گے“

پرانی سنسکرتی کے پراچین سنسکرت لٹریچر کے متعلق سوامی جی کے وچار بھی سن لو :-

”جب آپ (لوگ) ام کو چھوڑ دیں گے۔ تو سنسکرت کا سارا اکورا ڈاکرکٹ آپ کو صاف دکھائی دینے لگے گا“

لیکن ”دروغ گو را حافظہ نباشد“ کے مصداق بالکل نئے اصول۔ بالکل نئے آدرش کے اپنے سدھانت کی تکذیب میں نہ معلوم کیسے لکھ دیا کہ :-

”پھر سچ اور جھوٹ کو پرکھنے والی بدھی سے آپ چھانٹ سکیں گے۔ کہ کیا لینا ہے۔ اور کیا چھوڑ دینا ہے۔ اُس وقت یہ جھگڑا نہیں رہیگا۔ کہ فلاں رشی ہے اور فلاں انسان ہے۔ فلاں پرمان ہے۔ اور فلاں نہیں ہے۔ اُس وقت سب انسانی درجہ میں آ جائیں گے۔ اور ہر ایک شخص کو سچ اور جھوٹ جاننے کا ادھیکار پراپت ہو جائے گا“ ۔

سوامی ستیہ دیو کا آخری اُپدیش یہ ہے :-

”کرانتی کے لئے آزاد خیالی نہایت ضروری ہے۔ وہ آزاد خیالی ہر ایک شخص کا پیدائشی حق ہے۔ الہام۔ شرتی آپت وغیرہ کا مایا جال آزادی کا مخالف ہے۔ سینکڑوں ہزاروں برسوں کا سنسکرت لٹریچر اس میں نہ جانے کتنے غرض مندوں نے دوسروں کے نام پر کیا کیا ملا دیا ہے۔ اگر چھانٹنے بیٹھیں گے۔ تو چھانٹنے والوں کے گروہ بن جائیں گے۔ اور وہ بیٹھ کر لڑنے لگیں گے۔ جیسے آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی ویدوں کے ارتھوں پر لڑتے ہیں اس غلامی کا جھگڑا گرا دینے کا وقت آ گیا ہے۔ جب شرتی یا رشی پرمان کا اڑنگا نکل جائے گا۔ تو پھر سب گرنتھوں میں سے ہم جو ماننے لائق معلوم دیں گے لے لیں گے۔ اور جو موجودہ زمانے کے خلاف ہوگا اُس کو چھوڑ دیں گے۔ اور آگے شاہراہ ترقی پر گامزن ہوں گے۔ اب جو اُٹھتا ہے وہ گیتا کا ترجمہ کرنے لگتا ہے۔ جو ودوان بنتا ہے۔ وہی اُپنشد۔ وہی درشن لے کر بیٹھ جاتا ہے ارے بھلے آدمیو! ہزاروں برسوں سے جہاں کھڑے ہو وہیں رہو گے یا آگے بھی بڑھو گے چبائے ہوئے کو چبانا۔ بار بار کپڑے ادھیڑ کر سینا یہ اب چھوڑنے کا وقت آ گیا ہے۔ ان گرنتھوں کو پڑھو۔ لیکن ان سے آگے بڑھو۔ وہ آگے بڑھنے کی عقل تب تک ہرگز نہیں آ سکتی۔ جب تک سری کرشن دیو ایشور نہیں مجھے رشی نربھرانت سمجھے جائیں گے۔ اور وید ایشور کے واکیہ رہیں گے“ ۔

”پرکاش“ کا سوامی ستیہ دیو اور ”کرانتی“ کا سوامی ستیہ دیو دو ستیہ دیووں کے درشن آپ نے کئے۔ دونوں کے وچاروں میں بعد المشرقین کا فاصلہ ہے۔ اس وچار بھید کی بنا پر دونوں کو ایک سمجھنے کے لئے آپ تیار نہ ہوں گے۔ لیکن آپ سُن کر حیران ہوں گے۔ کہ یہ دو سوامی ستیہ دیو نہیں۔ ایک ہی سوامی ستیہ دیو جی کی ورا چک ہے۔ اور یہ دماغی آزادی کا کرشمہ ہے۔ کہ ایک ہی طنبورہ دو مختلف سُر نکالتا ہے۔ گورو کل پلیٹ فارم کا سوامی

ستیہ دیو نیاء - ایشور - ایمان داری کے بل پر مشرق کی دیوے کا نتیجہ دیتا ہے۔ مغرب کے لوگوں کو تلقین کرتا ہے۔ کہ دکھوں سے چھوٹ سکتے ہو - تو آریہ سنسکرتی کی شرن آکر چھوٹ سکتے ہو۔ تو کرانتی کا سوامی ستیہ دیو مغرب کی تعریف کے راگ الاپتا ہوا کہتا ہے۔ کہ "یورپ کے لوگ پرم آنند کی تلاش میں نکل پڑے ہیں۔" گورو کل پلیٹ فارم کے سوامی ستیہ دیو کی پراچین رشیوں کے متعلق یہ سمجھا ہے۔ کہ اُن کے اندر وچاروں کی سوتنترتا بڑے غضب کی تھی۔ لیکن کرانتی کا سوامی ستیہ دیو اس کو پاوتی سنے! وند کر سوتنتر وچاروں کے رشیوں کے اس وچار کو کہ وید ستیہ ودیا کا بھنڈار ہیں۔ باطل قرار دیتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ کوئی نیا مہا پُرش آئے۔ جو بھارتیوں کو بتائے کہ جو کچھ تم مانتے ہو۔ وہ سولہ آنہ غلط ہے سارے دکھوں کی بنیاد تمہارے تسلیم کردہ اصول ہیں۔

کرانتی کے سوامی ستیہ دیو نے سوامی دیانند کا بھی ذکر کیا ہے لکھتا ہے:-

بھارت میں سوامی دیانند ایسی ڈھانچے کے مہا پُرش تھے۔ جو پرانی باتوں کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ انہوں نے آدرشوں کو تلانجلی نہیں دینا چاہتے۔ بلکہ اُن پر نیا رنگ چڑھا دیتے ہیں۔ مگر انقلاب انگیز نہ تھے۔

کرانتی کاری کا خطاب سوامی ستیہ دیو نے بھگوان بدھ کو دیا ہے۔ لیکن وہ شخص بھگوان بدھ کے ساتھ بے انصافی کرتا ہے۔ جس نے بھارتیوں کو کہا ہے۔ کہ بھگوان بدھ آریہ سنسکرتی کے اصولوں کو سو آنے غلط قرار دیتا تھا۔ اگر اس کا خیال بھگوان بدھ کے متعلق ایسا ہی ہے۔ تو بتائے کہ وہ بالکل "نئے" اصول کون سے ہیں۔ جو بھگوان بدھ نے وضع کئے۔ بالفاظ سوامی ستیہ دیو ایک یہ کہ پرانی (عزت کے ساتھ نہیں) پریم کرنا چاہئے۔ لیکن یہ کون سا نیا اصول ہے۔ سوامی ستیہ دیو گورو کل کے ویکھیان میں اپنی زبان سے تسلیم کر چکے ہیں کہ ویدک سنسکرتی پرانی انگریزی کی درشٹی سے دیکھنے کی شکشا دیتی ہے۔ بتائیے اس وشے میں ویدک سنسکرتی سے بدھ سنسکرتی میں کوئی بھید ہے؟

بدھ کی کرانتی کا دوسرا اصول بتایا کہ جو تبدیل کار استے پچھے وہ مدا چار کی جتنی ہما دیدک سنسکرتی میں ہے کہیں کیا ہوگی۔ جب بدھ سبھی کرانتی لاتے - اور اس کو سولہ آنے غلط بتاتے تو دُراچار کی تلقین کرتے۔ لیکن انہوں نے دید کے اصول کی سولہ آنے تائید کی ہے۔ بھگوان بدھ دیو کی بڑائی سوامی ستیہ دیو نے اُن کے نا ستک ہونے میں بتائی ہے لیکن آج اس خیال کا کھنڈن ہو رہا ہے۔ کہ بدھ ناستک تھے۔ جس مغرب کے قدموں میں کرانتی کا سوامی ستیہ دیو مشرق کو ڈالنے کے لئے آتنک ہے۔ اسی مغرب کے متعلق گورو کل کے پلیٹ فارم سے کہا تھا۔ کہ اگر مغربیوں کے پاس آریوں کی سنسکرتی ہوتی۔ تو اُن میں کوئی جھگڑا نہ ہوتا۔ جب یہ واقعات بتاتے ہیں۔ کہ سوامی ستیہ دیو کا ایک ا فر کرانتی کاری دیر بھگوان بدھ بھی اُن معنوں میں کرانتی کاری نہیں۔ جو معنی وہ کرانتی کے مانتے ہیں۔ تو سوامی دیانند کے متعلق ہم یہ ماننے کو تیار ہیں۔ کہ وہ کرانتی کاری نہ تھے۔ اور یہی اُن کی مہانتا کا ثبوت ہے۔ جو معنی سوامی ستیہ دیو کرانتی کے لیتے ہیں - ان معنوں میں کرانتی کاری وہی ہو سکتا ہے۔ جو دور درشی نہ ہو۔ اپنے حالات گرد و پیش کو سرسری نظر سے دیکھ کر ہی فیصلہ دینا جانتا ہو۔ ٹھیک جس طرح سوامی ستیہ دیو نے اپنا نمونہ پیش کیا ہے گورو کل گئے۔ آریہ سنسکرتی کا منوہر نمونہ پیش نظر آیا۔ آستک واد کی لہریں ہر طرف دوڑتی دیکھیں۔ یورپ کے دور بھوت کا درشیہ درشٹی گوچر ہوا۔ تو آریہ سنسکرتی اور آستک واد کی تعریف میں رطب اللسان ہو گئے۔ آریہ سنسکرتی میں ہی یورپ پچھم سب کی نجات بتائی۔ پچھم کو خوب پھٹکارا۔ اُسے انسانیت سے خارج پایا کا اس بتایا۔ لیکن جب کرانتی کے دائرہ منڈل میں آپ کو سانس لینا پڑا۔ تو یورپ کی ہر ایک بات غلط۔ سولہ آنہ غلط۔ وہ جو کہتا تھا کہ اب نشند کال کے لوگوں میں غضب کی وچاروں کی سوتنترتا تھی وہ بھی غلط۔ ایشور اور دید سے بغاوت کے خیالات سنسکرت لٹریچر کو کورا اکرکٹ بتانے کے وچاروں نے دماغ پر قبضہ پالیا۔

ایسے لوگ جو گنگا گئے گنگا داس جمنا گئے جمنا داس بن رہتے ہوں۔ انہوں نے نہ منش جاتی کا کبھی بھلا کیا نہ کر سکتے ہیں۔ بھلا وہی کر سکتے ہیں جو پتر بُدھی اور روشن دماغ کے مالک ہوں۔ جو دور درشی پُرش ہوں۔ کسی بات میں ایک نتیجہ پر پہنچنے اور پہنچ کر اس نتیجہ کا پرچار کرنے کی ہمت رکھتے ہوں۔ جن کے اندر سنسار کے اپکار کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہو۔ جو ستیہ کو اس کے اصلی روپ میں دیکھ کر اس کے پرچار کرنے میں اپنا جیون لگا دیں۔ جو پلیٹ فارموں سے پر بھاوت نہ ہوں بلکہ پلیٹ فارموں کو پربھاوت کرنے والے ہوں۔ ایسے پُرش وہی ہو سکتے ہیں جو شکام کرم کرنے والے ہوں۔

— — —

ستوک پرستاؤ - آریہ سماج لال کرتی راولپنڈی ۲۲-۱۱ اپریل کے سالانہ ادھیویشن میں لالہ رام پرشاد جی کے سپتر مہاشے بنارسی داس جی بی اے ایل ایل بی کی اکال مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ (رام لعل آنند)

— — —

آج کل کی شادیاں موجب ہیں یا باعث ہلاکت

عام طور پر شادی کو خانہ آبادی کہا جاتا ہے۔ اگر شادی کی ضروری شرائط کا خیال رکھا جائے۔ تو شادی سچے معنوں میں خانہ آبادی کہی جا سکتی ہے ایک وہ بھی وقت تھا۔ جبکہ چاروں طرف خوشی کے شادیانے بجتے نظر آتے تھے۔ اور کہ کروڑوں لوگ سوسو برسوں کی پوران آیو آنند پوروک وتیت کیا کرتے تھے۔ اُن دنوں نہ افلاس ستاتا تھا۔ نہ ہم بیہ ہی لقرا چل رہا تھا۔ نہ تپ دق کا زور تھا۔ اور نہ ہی ہارٹ فیل ہو جانے کا ہتے تھا۔ یہ سب اس لئے تھی۔ جبکہ ہمارے بزرگوں نے اس بات کو کہ پچیس برسوں سے پہلے لڑکے کا اور سولہ برسوں سے پہلے کنیا کا وواہ نہیں کرنا۔ عملی جامہ پہنایا ہوا تھا۔ مگر افسوس کہ ہماری حماقت کے سبب وہ ہمارا النقشہ چند مصیبتوں میں تبدیل ہو گیا۔ تبھی تو سکھ کی جگہ دکھ نے خوشحالی کی جگہ بدحالی نے راحت کی جگہ رنج نے اور شادی کی جگہ بربادی نے لے لی۔

آج کل زیادہ تر وواہ ایسے ہوتے ہیں جنہیں وواہ کا نام دینا گویا وواہ شبد کا دُرپیوگ کرنا ہے میں تو ایسی شادی کو جو دولہا دولہن دونوں کے لئے موجب ذلت و باعث ہلاکت ثابت ہو۔ خانہ بربادی کہوں گا۔ آج کل نوے فیصدی شادیوں کا مقصد گرہستھ آشرم کو سکھ دھام بنانا اور استری دیوتی کے لئے سُکھ کا سامان مہیا کرنا نہیں۔ بلکہ انہیں چاہ ضلالت میں گرا کر ہمیشہ کے لئے خون کے آنسو بہانے پر مجبور کرنا ہے - وواہ کرنے والے دوزخ میں جائیں یا بہشت میں - وہ خوشحال رہیں - یا ساری عمر خون جگر پیتے رہیں۔ ان کی بلا سے ماتا پتا جی کو ان باتوں کا کیا فکر؟ کسی کی دشا بنے یا بگڑے ہموتی آنند پوروک رہے یا نہ رہے۔ ماتا پتا یا دیگر سمبندھیوں کو ان باتوں پر وچار کی ضرورت نہیں پر دہیت کو تو چند روپے ملنے ضروری ہیں چاہے پتنی پتی کے گھر میں پہنچتے ہی ودھوا ہو جائے۔ والدین کے بھی کھانا بھاجی کا ہی خیال ہے۔ تبھی تو چند دنوں کی چہل پہل کی چنتا میں سرگرداں ہیں۔ انہیں اپنے بچوں کی بہتری و بہبودی کا وچار کرنے کی فرصت ہی کہاں ہے؟

ہائے کتنا غضب! شادی کے وقت نہ تو پتی اور پتنی کی آیو کا اور نہ ہی اُن کی تعلیم و صحت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ کبھی تو نو سال ہی کم سن کنیاؤں کا وواہ اُن سے کم یا زیادہ عمر کے لڑکوں سے کرا دیا جاتا ہے۔ اور کبھی نو عمر لڑکیاں پچاس پچاس سالوں کے بوڑھوں کے گلے مڑھ دی جاتی ہیں - یہی ایسی باتیں نہ ہوتیں - تو کیا یہ ممکن تھا - کہ بھارت ورش میں ایک سال یا اس سے کم و بیش عمر کی ودھوائیں پرورش کو محسوس ہوتیں۔ کہیں ور پڑھا لکھا ہے۔ تو وہو بالکل ہی اَن پڑھ ہے۔ کہیں لڑکی پڑھی ہے۔ تو پتی نرا پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل پچھلے دنوں ایک دیوی کا وواہ جو خود تو دسویں جماعت تک تعلیم یافتہ ہے۔ ایک ایسے پُرش کے ساتھ ہوا۔ جو نرا کھشر بھٹا چاریہ ہے۔ ایسی شادیوں کے سبب سے ہی تو ہمارے گھروں میں لڑائی اور جھگڑے ہوتے ہیں۔ اور ہمارے گرہستھ آشرم نرک آشرم بن جاتے ہیں۔

کتنے دکھ کی بات ہے۔ کہ کہیں تو مرنے تانے سے پُرش سے دبلی پتلی اور کم عمر والی دیویوں کا وواہ کرا دیا جاتا ہے۔ اور کہیں سر پل اشخاص سے بہت ہی عمدہ و اعلیٰ سواستھ والی رُوپ رتی کنیائیں بیاہ دی جاتی ہیں۔ ان شادیوں کا جو پریام ہوتا ہے اور تب دق آدمی جیسا تک رنگوں اور دوسری بیمار و دُراچار آدمی خرابیوں کے روپ میں نکلتا ہے۔ وہ کسی بھی وچار شیل سجن سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کئی لوگ سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پا رہے والے لڑکوں کا وواہ کرا دیتے ہیں - نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اول تو اُن لڑکوں کی صحت خراب ہو جانے کے سبب اُن کا پڑھائی میں دل ہی نہیں لگتا - دوسرے سنتان کمزور پیدا ہوتی ہے۔ اور بعد ازاں تھم مادریں ہی ہو جاتی ہے - تیسرے اگر والدین نردھن ہوں تو بیاہی دیویوں کے بگڑ جانے کا احتمال ہوتا ہے چونکہ اُن دیویوں کے پتی نے کپڑوں اور دیوروں کی مانگ پوری نہیں ہوتی - اور جب وہ اپنی ہم عمر سہیلیوں سے جو مالدار اشخاص کے بیاہی گئی ہیں ملتی جلتی ہیں۔ تو عموماً اپنے پتیوں سے نفرت کرنے لگ جاتی ہیں۔ نفرت کا جذبہ اُس سمے تو بہت ہی بڑھ جاتا ہے۔ جب ایک دیوی اپنے بچوں کو اپنے سامنے بھوک سے مرتے اور ایڑیاں رگڑتے دیکھتی ہے۔ کوئی شخص مکھن اور ملائی کھاتے اور مخملی گدوں پر لیٹے کسی کو معمولی دال بھات اور پھٹے پرانے کپڑوں میں گذارہ کرنا پڑے۔ اس بات کی کچھ پروا نہیں ہے - پر تو ایک ایسے شخص کا جواب ہی ہے ردی کا ہے۔ یا نان جویں کے لئے ترستا ہے۔ کیا حق ہے کہ وہ شادی کا نام لے؟ کیا یہ سچ نہیں۔ کہ میرے دیش میں ایسے لوگ بھی شادیاں کر لیتے ہیں جو دو آنے روزانہ بھی نہیں کماتے۔ بلکہ لوگوں کے جوٹھے روٹی کے ٹکڑوں پر دن گذارتے ہیں۔ ایسی شادیوں کا یہ پریام نہیں نکلتا - کہ کئی عصمت مآب دیویاں اپنے پتی برت دھرم کا ناش کر کے جاتی کی بدنامی کا موجب ہوتی ہیں۔

بقیہ صفحہ ۲۷ کالم ۲

یاد رفتگان

نمبر (۵)

مہاشہ محمد عمر الکھ دھاری

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

ڈیرہ دون کے ٹھیکیدار محمد عمر تھے۔ اُن کو آریہ سماج سے محبت تھی۔ اور آریہ سماج سے محبت اُن کو اُس وقت ہوئی۔ جب اُنہوں نے سوامی دیانند کا ست سنگ کیا تھا۔ محمد عمر جنم کے مسلمان تھے۔ مگر ویدک دھرم پر وہ آزادرہ ہو چکے تھے۔ کیونکہ مہرشی کے اپدیش سن کر اُن کا اسلام پر وشواس نہیں رہا تھا ؛

مہرشی دیانند کے طرز عمل نے محمد عمر کی صورت میں یہ ظاہر کر دیا تھا۔ کہ وہ کس طرح ہر انسان کو ویدک دھرم کی دعوت دیتے تھے۔ مہرشی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کے آخر میں پڑھا جاتا ہے۔ کہ ہے پرماتما وہ دن کب آئیگا۔ کہ جب سارا سنسار ایک ایشور اور وید کو ماننے والا ہوگا۔ اور باہمی ایک دوسرے سے کسی قسم کا عناد نہ ہوگا ؛

آج اگر ایک ہندو آریہ سماج میں داخل ہو۔ تو اُس کی کوئی خاص شدھی نہیں کی جاتی۔ بلکہ یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ پہلے ہی ویدک دھرمی ہے۔ اور اُس کی صرف آریہ سماج میں پرویش ہونے کے لئے درخواست آنی چاہیئے۔ مگر مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی شدھی کی جاوے۔ پہلے تو آریہ سماج میں داخل کرنے کے لئے جنم کے مسلمان کے واسطے کوئی موافق حالات نہیں تھے۔ مگر اب بھی جنم کے مسلمان کی شدھی ضروری کی جاتی ہے۔ شدھی کے وقت کئی جگہ مسلمان کو سر بھی منڈوانا پڑتا ہے۔ برت رکھنا پڑتا ہے ؛

محمد عمر کی سوامی دیانند نے کوئی شدھی نہیں کی۔ بلکہ اُس کو یہ کہدیا گیا۔ کہ تم دل سے ویدک دھرمی ہو گئے۔ پس تمہارے لئے اس قدر کافی ہے۔ کسی بیرونی رسم و رواج کے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سوامی دیانند ظاہری رسم و رواج میں اعتقاد نہیں رکھتے تھے بلکہ وہ دل کی تبدیلی کو سب کچھ سمجھتے تھے ؛

محمد عمر نے اپنی زندگی بھر آریہ سماج کی بڑی بھاری سیوا کی۔ ڈیرہ دون میں اُنہوں نے آریہ سماج کے مندر کے بنانے میں بڑی بھاری مدد دی اُنہوں نے خود ہی اپنے لئے ایک نام تجویز کیا۔ اور وہ نام الکھ دھاری تھا۔ اُن کا نام محمد عمر الکھ دھاری مشہور تھا۔ اور یہی نام وہ لکھا کرتے تھے ؛

اُن کی ایک لڑکی تھی۔ بیوی اُن کی فوت ہو چکی تھی۔ شدھی کے سلسلہ نے اُس وقت اس قدر ترقی نہیں کی تھی۔ آریہ سماجی اس وقت اُن سے اس قدر رابطہ اتحاد نہیں رکھتے تھے جیسا کہ آج کل صورت پیدا ہو گئی ہے۔ آج کل جنم کا مسلمان شدھ ہو کر سب حقوق ویدک دھرمی کے حاصل کر لیتا ہے۔ کسی کی مجال نہیں۔ کہ شدھی ہونے کے بعد اُسے چوکا میں نہ آنے دے یا اسکو ہاتھ نہ لگانے دے۔ اب تو شدھ ہونے کے بعد مسلمان کو پہچاننا بڑا مشکل ہے کہ وہ کبھی مسلمان بھی رہ چکا ہے۔ مگر اُس زمانہ میں یہ صورت نہ تھی محمد عمر الکھ دھاری ڈیرہ دون کے رہنے والے تھے۔ ہمیشہ بودوباش وہیں کی تھی۔ اس لئے اُن کے پرانے متر ڈیرہ دون میں اُن کو بھولے نہیں تھے ؛

مہاشہ محمد عمر الکھ دھاری کو آریہ ہونے کی وجہ سے کوئی خاص ابھیمان نہیں تھا۔ اور نہ اُن کو یہ خواہش تھی۔ کہ ہندوؤں سے آئے ہوئے آریہ سماجیوں کو مشکل میں ڈالیں۔ ڈیرہ دون ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا ایک مشہور شہر ہے۔ صوبہ جات آگرہ و اودھ میں چھوت چھات اس قدر زیادہ ہے۔ کہ ایک برہمن دوسرے برہمن کے ہاتھ کا نہیں کھاتا۔ جن لوگوں کو نیچ ذات کہا جاتا ہے وہ بھی ایک دوسرے کے ہاتھ کا نہیں کھاتے۔ ایسی صورت میں محمد عمر الکھ دھاری اگر آریہ سماجیوں سے کوئی خاص حقوق طلب کرنے کی کوشش کرتے۔ تو وہ آریہ سماجی نہ بن سکتے۔ وہ اس صورت کو بخوبی سمجھتے تھے کیونکہ اُن کا اپنا جنم صوبجات متحدہ میں ہوا تھا۔ وہ ہندوؤں کی چھوت چھات اور ذات پات کے بندھنوں سے بخوبی واقف تھے ؛

آریہ سماج رفتہ رفتہ ترقی کرتا گیا۔ اور آریہ سماج میں ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا۔ جو ایسے لوگوں کو بزدل کہتا تھا۔ کہ جو چھوت چھات کے پابند رہتے تھے۔ برادری کے بندھن بھی آہستہ آہستہ ڈھیلے ہو گئے۔ ڈیرہ دون میں نوجوانوں نے زور دیا۔ کہ مہاشہ الکھ دھاری کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا جاوے۔ اور یہ کلنک مٹا دیا جاوے کہ مہاشہ الکھ دھاری کے ویدک دھرمی ہونے کے باوجود اُن کے ساتھ برادری کا برتاؤ نہیں کیا جاتا

مگر مہاشہ الکھ دھاری کی عجب کیفیت تھی جب ڈیرہ دون میں یہ ارادہ کیا گیا۔ کہ عام مجمع میں بیٹھ کر اُن کے ساتھ بھوجن کیا جاوے۔ تو عین اُس وقت جب کہ بھوجن آنے کا وقت ہوتا تھا۔ مہاشہ الکھ دھاری اُٹھ کر بھاگ جاتے تھے۔ اور ہر اصرار پر بھی نہیں بیٹھتے تھے۔ جب اُن سے وجہ پوچھی جاتی تھی۔ تو وہ کہتے تھے۔ کہ وہ ویدک دھرم کو دل سے پیار کرتے ہیں۔ اس بات کی آنہیں پرواہ نہیں ہے کہ ہندوؤں سے آئے ہوئے آریہ سماجی اپنے تو ہمات کی وجہ سے اُن سے برابری کا برتاؤ نہیں کر سکتے ؛

ایک دفعہ ایک آریہ سماجی نے اُن کو پتر لکھا۔ کہ آریہ سماج کے لوگوں کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اُن سے ویدک دھرمی ہونے کے باوجود نفرت کریں۔ اس کے جواب میں اُنہوں نے بڑے سرل سبھاؤ سے لکھا۔ کہ مجھے ویدک دھرم کے اصولوں سے پیار ہے۔ اور دل سے میں ویدک دھرم کو محبت کرتا ہوں۔ ویدک دھرم کے اصول مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔ اگر آریہ سماج کے ممبر مجھ سے نفرت کریں تو وہ مجھ سے میری ویدک دھرم کے اصولوں کی محبت کو کسی صورت میں نہیں چھین سکتے" ؛

افسوس ہے کہ اُس وقت جات پات توڑک منڈل موجود نہیں تھا۔ ورنہ مہاشہ الکھ دھاری کا بیڑا پار آریہ سماجی کل ہوتا۔ مہاشہ الکھ دھاری کا پریوار اُن کی صرف ایک ہی لڑکی تھی۔ اُن کی بیوی کا عرصہ دراز سے انتقال ہو چکا تھا۔ اُن کو آریہ سماج میں کوئی بھی ور نظر نہیں آتا تھا جو اُن کی لڑکی سے بواہ کرے۔ انہیں مجبوراً اپنی لڑکی کی شادی اپنی پرانی برادری میں ہی کرنی پڑی۔ اور اُن کی آنکھیں بند ہوتے ہی ویدک دھرم اُن کے پریوار میں سے ختم ہو گیا ؛

گوروکل کانگڑی قائم ہونے کے بعد مہاشہ الکھ دھاری کئی دفعہ گوروکل کے جلسہ میں بڑے پریم سے آتے تھے۔ ڈیرہ دون ہردوار سے نزدیک ہے۔ آریہ سماج کے ایک بڑے جلسہ میں شامل ہونا وہ اپنا سوبھاگیہ سمجھتے تھے۔ کئی بار گوروکل کے سالانہ جلسہ پر آریہ سماج کے پرسدھ لیڈروں کے پاس اُنہیں پریم سے بات چیت کرتے دیکھا۔ کئی جگہ لوگوں کو اکٹھا کر کے اُن کو پنکتی میں بٹھا کر مٹھائی کھائی گئی۔ مہاشہ الکھ دھاری سوامی دیانند جی سے ویدک دھرم کی دیکشا لے چکے تھے۔ اور اُنہوں نے آخری دم تک ویدک دھرم پر شردھا قائم رکھی۔ اور آریہ سماج کی تن من دھن سے سیوا کرتے رہے ؛

بقیہ مضمون صفحہ ۸ کالم ۲

مذکورہ بالا خرابیوں کے جہاں اور بہتیرے کارن ہیں۔ وہاں سب سے بڑا سبب لکشمی دیوی کا پرتاپ ہے۔ عام طور پر لڑکیاں وہاں جاتی ہیں جہاں مال و زر کے خزانے بھرپور ہوں۔ کہیں لڑکی والا چند سو یا چند ہزار روپیوں کے لالچ میں آ کر اُس کی تباہی کا کارن بنتا ہے۔ اور کہیں لڑکے والے اتنا دھن مانگتے ہیں۔ جو لڑکی والوں کی طاقت سے باہر ہوتا ہے اور کہ اُنہیں مجبوراً اپنی دختر کی شادی کسی ایسے پرش سے کرنی پڑتی ہے۔ جس کی یا تو صحت میں کچھ نقص ہوتا ہے۔ یا اُس کی تعلیم کافی نہیں ہوتی۔ یا روزگار تسلی بخش نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ لڑکی والے جہیز کے لئے ہزاروں روپیہ ادھار لے لیتے ہیں۔ اور وقت مقررہ پر ادا نہ کر سکنے کے کارن اپنی ساری جائیداد سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی دیش بھگت صرف چند روپیوں میں اپنی کنیاؤں کا وواہ کرنے کا فیصلہ کر کے مثال قائم کرنا چاہیں۔ تو بہتیرے سوریدہ سر اُن کی بیٹریوں پر کئی طرح کے ملفوظات اُٹھا کر کے منگنیاں ہی توڑ دیتے ہیں ؛

کاش! آریہ جاتی کے بچے جتنا آج کل کی شادیوں کو ویدک سنسکار کے مطابق کریں اور دیش کے بھاگی بنیں ؛

(دیوی داس آریہ سبھاسد گوئٹہ۔ بلوچستان) ؛

پنجاب آریہ شکشا سمتی

آوشیک سوچنا

پنجاب آریہ شکشا سمتی کے نیم مدہ کے انوسار پرتی ندھیوں کا چناؤ ہر تیسرے سال ہوتا ہے۔ پچھلا چناؤ سمت ۱۹۸۶ میں ہوا تھا۔ سمت ۱۹۸۹ کی سماپتی کے ساتھ تیسرا ورش سماپت ہو چکا ہے۔ اب نئے پرتی ندھیوں کا چناؤ ہونا ہے۔ سب سمبندھت سکولوں تتھا کنیا پاٹھ شالاؤں کے سنچالکوں سے نویدن ہے۔ کہ پرتی ندھیوں کا چناؤ کر کے اُن کی سوچی تتھا اپنا اپنا شلک سمتی کے دفتر میں بھیجنے کی کرپا کریں۔ اور اس سمتی کے سنگٹھن کو مضبوط کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ پرتی ندھی شکشا سمتی میں بھیجیں۔ تاکہ جن انشوں میں ابھی پریاپت انتی نہیں ہوئی۔ وہ اُسے پورا کرنے میں سہائک ہو سکیں۔ یہ لکھنا نہایت آوشیک ہے۔ کہ سکولوں اور پاٹھ شالاؤں کی پربندھ کرتری سبھاؤں کو پورن ادھیکار پراپت ہے۔ کہ وہ چاہے اپنے پرتی ندھیوں کو پربندھ کرتری یا اُن کے سبھاسدوں میں سے پرتی ندھی منتخب کر کے بھیجیں۔ مگر یہ کام شیگھر ہونا چاہئے۔ پرتی ندھی فارم سب کو بھیجے جا چکے ہیں جن کے پاس نہ پہنچے ہوں۔ وہ اور منگوا سکتے ہیں۔ ددمولراج بی اے بی ٹی سکریٹری

کہانی — گلہ

(از منشی پنڈت پریم چند رجی - بی اے)

(گذشتہ سے پیوستہ)

میں نے سمجھا خیر کم بخت نے کم از کم ایک کام تو سلیقے سے کیا - اب روز کمرہ صاف ستھرا ملتا - دھیرے دھیرے میری نگاہ میں وشواس پاتر بننے لگا - اتفاق کی بات ہے - کہ ایک دن میں تو معمول سے سویرے اٹھ بیٹھی - تو کیا دیکھتی ہوں کہ دھوپ - دروازہ پر کھڑا ہے اور آپ تن من سے جھاڑ دے رہے ہیں - میری آنکھوں سے خون اتر آیا - اُس کے ہاتھ سے جھاڑو چھین کر دھوبی کے سر پر جمائی - حرام خور کو اسی دم نکال باہر کیا - آپ فرمانے لگے - اس کا مہینہ تو چکا دو - واہ ری سمجھ! ایک تو کام نہ کرے - اوپر آنکھیں دکھائے - اُس پر پوری مزدوری بھی چکا دوں - میں نے ایک کوڑی بھی نہ دی - ایک روپیہ دیا تھا - وہ بھی چھین لیا - اس پر جڑ بھرت سے مجھ سے کئی دن روٹھے رہے - گھر چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے - بڑی مشکلوں سے رُکے - ایسے ایسے بھونڈو بھی سنسار میں پڑے ہوتے ہیں - میں نہ ہوتی - تو شاید اب تک انہیں کسی نے بازار میں بیچ دیا ہوتا ۔

ایک دن مہتر نے اتارے کپڑوں کا سوال کیا - اس بیکاری کے زمانے میں فالتو کپڑے تو شاید پولیس والوں یا رئیسوں کے گھر میں ہوں - میرے گھر میں تو ضروری کپڑے بھی کافی نہیں - آپ کے سب کپڑے تو ایک بقچی میں آ جائیں گے - جو ڈاک کے پارسل سے کہیں بھیجی جا سکتی ہے - پھر اس سال جاڑوں کے کپڑے بنوانے کی نوبت نہ آئی - پیسے نظر نہیں آتے - کپڑے کہاں سے بنیں - میں نے مہتر کو صاف جواب دے دیا - کڑاکے کا جاڑا پڑ رہا تھا - اس کا انوبھو مجھے کم نہ تھا - غریبوں پر کیا بیت رہی ہے - اس کا بھی مجھے گیان تھا - لیکن میرے یا آپ کے پاس افسوس کے سوا اس کا اور کیا علاج ہے جب تک سماج کا یہ سنگٹھن رہے گا - ایسی شکایتیں پیدا ہوتی رہیں گی - جب ایک ایک امیر اور رئیس کے پاس ایک ایک مال گاڑی کپڑوں سے بھری پڑی ہے - تو پھر نردھنوں کو کیوں نہ کپڑوں کا کشٹ اُٹھانا پڑے - خیر میں نے تو مہتر کو جواب دے دیا - آپ نے کیا کیا - کہ اپنا کوٹ اُٹھا کر اس کو نذر کر دیا - میرے تن بدن میں آگ لگ گئی - میں اتنی دان شیل نہیں ہوں - کہ دوسروں کو کھلا کر آپ سو رہوں - دیوتا کے پاس یہی ایک کوٹ تھا - آپ کو اس کی ذرا بھی چنتا نہ ہوئی کہ پہنیں گے کیا - یش کے لوبھ نے جیسے عقل ہی چھین لی - مہتر نے

سلام کیا - دعائیں دیں اور اپنی راہ لی - آپ کئی دن سردی سے ٹھٹھرتے رہے - علی الصبح گھومنے جایا کرتے تھے - وہ بند ہو گیا - ایشور نے انہیں ہردہ بھی وچتر پرکار کا دیا ہے - پھٹے پرانے کپڑے پہنتے انہیں ذرا بھی سنکوچ نہیں ہوتا - میں تو مارے لاج کے گڑ جاتی ہوں - پر آپ کو ذرا بھی فکر نہیں - کوئی ہنستا ہے تو ہنسے - آپ کی بلا سے - آخر جب مجھ سے نہ دیکھا گیا - تو ایک کوٹ بنوا دیا - جی تو چاہتا تھا - کہ خوب سردی کھانے دوں - پر ڈری کہ کہیں بیمار پڑ جائیں تو اور تیرا ہو - آخر کام تو انہیں کو کرنا ہے ۔

مہاشہ اپنے دل میں سمجھتے ہوں گے - میں کتنا دینت - کتنا پراپکاری ہوں - شاید انہیں ان باتوں کا فخر ہو - میں انہیں پراپکاری نہیں سمجھتی - نہ دینت ہی سمجھتی ہوں - یہ بیوقوفی ہے - سیدھی سادھی جہالت - جس مہتر کو آپ نے اپنا کوٹ دیا اُسے میں نے کئی بار رات کو شراب کے نشے میں مست گھومتے دیکھا ہے - اور آپ کو دکھا بھی دیا ہے - تو پھر دوسروں کی بے وقوفی ہم کیوں بھگتیں اگر آپ دینت اور پراپکاری ہوتے - تو گھر والوں کے پرتی بھی تو آپ کے من میں کچھ اُدارتا رہتی - یا ساری اُدارتا باہر والوں ہی کے لئے محفوظ ہے - گھر والوں کو اس کا کچھ بھی نہ ملنا چاہئے - میری اتنی عمر بیت گئی - پر اس بھلے آدمی نے کبھی بھی اپنے آپ مجھے ایک چیز نہیں دی - بے شک میں جو چیز بازار سے منگا دوں - اُسے لانے میں انہیں ذرا بھی شکایت نہیں - بالکل عذر نہیں - مگر روپے میں دے دوں - یہ شرط ہے - انہیں خود کبھی یہ اُمنگ نہیں ہوتی - یہ میں مانتی ہوں - کہ بیچارے اپنے لئے بھی کچھ نہیں لاتے - میں جو کچھ منگوا دوں اُسی پر سنتشٹ ہو جاتے ہیں - مگر آخر آدمی کبھی کبھی شوق کی چیزیں چاہتا ہی ہے - اَنیہ پرشوں کو دیکھتی ہوں - استری کے لئے طرح طرح کے زیور - قسم قسم کے کپڑے - شوق سنگار کی چیزیں لاتے رہتے ہیں - یہاں اس ویوہار کا نشیدھ ہے - بچوں کے لئے بھی مٹھائیاں - کھلونے - باجے شاید جیون میں ایک بار بھی نہ لائے ہوں - قسم ہی کھا لی ہے - اس لئے میں تو انہیں کرپن کہوں گی - پتھر دل کہوں گی - اُدار نہیں کہہ سکتی - دوسروں کے ساتھ ان کا جو سیوا بھاو ہے - اس کا کارن ہے - ان کا یش لوبھ - آپ کے سلوک کا یہ حال ہے - کہ جس دفتر میں آپ نوکر ہیں - اس کے کسی ادھکاری سے آپ کا میل جول نہیں - افسروں کو سلام کرنا تو آپ کی نیتی کے خلاف ہے - نذر یا ڈالی تو دور کی بات ہے - اور تو اور کبھی کسی افسر کے گھر نہیں جاتے - اس کا خمیازہ آپ نہ اُٹھائیں - تو کون اُٹھائے - اوروں کو رعایتی چھٹیاں ملتی ہیں - آپ کی تنخواہ کٹتی ہے اوروں کی ترقیاں ہوتی ہیں - آپ کو کوئی پوچھتا بھی

نہیں - حاضری میں پانچ منٹ کی دیر ہو جائے تو جواب طلب ہو جاتا ہے - بیچارے جی توڑ کر کام کرتے ہیں - کوئی بڑا کٹھن کام آ جاتا ہے - تو انہیں کے سر منڈھا جاتا ہے - انہیں ذرا بھی آپتی نہیں - دفتر میں انہیں گھسو - پسو آدمی نام دئیے جاتے ہیں - مگر کام کتنا ہی مشکل کریں - ان کی قسمت میں وہی سوکھی گھاس لکھی ہے - یہ وِنئے نہیں ہے سوادھین ستودرتی بھی نہیں ہے - میں تو اسے زمانہ کی چال کی عدم واقفیت سمجھتی ہوں - آخر کوئی افسر ان سے کیوں خوش ہو - اس لئے کہ آپ بڑے محنتی ہیں - دنیا کا کام مروت اور رواداری سے چلتا ہے - اگر ہم کسی سے کھچے رہیں - تو کوئی کارن نہیں - کہ وہ بھی ہم سے نہ کھچا رہے - پھر جب من میں کشیدگی ہو - تو وہ دفتری وہاروں میں بھی پرگٹ ہو ہی جاتا ہے - جو ماتحت افسر کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے - جس کی ذات سے افسر کا کوئی شخصی کام ہوتا ہے - جس پر وہ وشواس کر سکتا ہے - اس کا لحاظ قدرتاً ہوتا ہے - ایسے ویراگیوں سے کیوں کسی کو ہمدردی ہونے لگی؟ افسر بھی تو انسان ہے - اُس کے دل میں جو عزت اور وقار کی خواہش ہے - وہ کہاں پوری ہو - جب کہ اس کے اہلکار ماتحت ہی اُس سے فرنٹ رہیں تو کیا اُس کے افسر اُسے سلام کرنے آئیں گے؟ آپ نے جہاں نوکری کی - وہیں سے نکالے گئے کبھی کسی دفتر میں دو تین سال سے زیادہ نہ ٹکے - یا تو افسر سے لڑ پڑے - یا کثرت کام کی وجہ سے چھوڑ بیٹھے ۔

آپ کو کٹمب سیوا کا دعویٰ ہے - آپ کے کئی بھائی بھتیجے ہیں - وہ کبھی بھی ان کی بات نہیں پوچھتے - آپ برابر اُن کا منہ تاکتے رہتے ہیں - ان کے ایک بھائی صاحب آج کل تحصیل دار ہیں - گھر کی ملکیت انہیں کی نگرانی میں ہے وہ ٹھاٹھ سے رہتے ہیں - موٹر رکھ لی ہے - کئی نوکر چاکر ہیں - مگر یہاں بھول سے بھی پتر نہیں لکھتے - ایک بار ہمیں روپے کی بڑی تنگی ہوئی - میں نے کہا - اپنے بھراتا جی سے کیوں نہیں مانگ لیتے - کہنے لگے - انہیں کیوں چنتا میں ڈالوں انہیں بھی تو اپنا خرچ ہے - کون سی ایسی بچت ہو جاتی ہو گی - جب میں نے بہت مجبور کیا - تو آپ نے پتر لکھا - معلوم نہیں پتر میں کیا لکھا - یا مجھے چکمہ دے دیا - پر روپے نہ آنے تھے - نہ آئے کئی دنوں کے بعد میں نے پوچھا - کوئی جواب آیا - شریمان کے بھائی صاحب کے دربارسے؟ آپ نے منہ پھلا کر کہا - صرف ایک ہفتہ تو خط لکھے ہوا - ابھی کیا جواب آ سکتا ہے - ایک ہفتہ اور گذرا - مگر جواب ندارد - اب آپ کا یہ حال ہے - کہ مجھے کچھ بات چیت کرنے کا موقع ہی نہیں دیتے - راستے پر من چت نظر آتے ہیں - کہ کیا کہوں - باہر

سے آتے ہیں - تو خوش خوش - کوئی نہ کوئی شگوفہ لئے ہوتے - میری خوشامد بھی خوب ہو رہی ہے میری خانہ داری کے انتظام کا ذکر بھی غیر معمولی طور پر کیا جا رہا ہے - میں ان مہاشہ کی چال کو سمجھ رہی تھی - یہ ساری دلجوئی صرف اس لئے تھی کہ شریمان کے بھائی صاحب کے متعلق کچھ پوچھ نہ بیٹھے - سارے دیراج نیتک آرتھک - سماجک آچار سمبندھی پرشنوں کی مجھ سے دیا کھیان کیا جاتا تھا - اتنے وِستار کے ساتھ کہ ماہر بھی دنگ ہو جائے صرف اس لئے کہ مجھے وہ سوال اٹھانے کا موقع نہ ملے - لیکن میں بھلا کب چوکنے والی تھی - جب پورے دو ہفتے گذر گئے - اور بیمہ کی قسط چکانے کی تاریخ موت کی طرح سر پر سوار ہو گئی - تو میں نے پوچھا کیا ہوا؟ تمہارے بھائی صاحب نے شری مکھ سے کچھ فرمایا؟ یا ابھی تک پتر نہیں پہنچا - آخر گھر کی جائداد میں ہمارا بھی کچھ حصہ ہے یا نہیں؟ یا ہم کسی لونڈی داسی کی سنتان ہیں؟ پانچ سو روپے سال کا نفع تو دس سال پہلے تھا - اب تو ایک ہزار سے کم نہ ہوگا - پر ہمیں کبھی ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملی موٹے حساب سے ہمیں دو ہزار ملنا چاہیے دو ہزار نہ ہو - ایک ہزار ہو - پانچ سو ہی ہوں سو ہی - کچھ نہ ہو تو بیمہ کے پریمیم بھر کو تو ہو - تحصیل دار صاحب کی آمدنی ہماری آمدنی سے چوگنی ہے - رشوتیں بھی لیتے ہیں - تو پھر ہمارے روپے کیوں نہیں دیتے؟ آپ ہیں! ہیں! ہاں ہاں کرنے لگے - کہنے لگے - وہ بیچارے گھر کی مرمت کراتے ہیں - رشتہ داروں کا سواگت ستکار کرتے ہیں - ناطے داریوں میں بھینٹ بھانٹ بھیجتے ہیں - اور کہاں سے لا دیں؟ جو ہمارے پاس بھیجیں؟ واہ ری بدھی - مانو جائداد اسی لئے ہوتی ہے - کہ اُس کی کمائی اسی میں خرچ ہو جائے اس بھلے آدمی کو بہانے گھڑنے بھی نہیں آتے - مجھ سے پوچھتا - میں ایک نہیں ہزار بنا دیتی - ایک سے ایک بڑھ کر - کہہ دیتے گھر میں آگ لگ گئی - سب کچھ خاکستر ہو گیا - یا چوری ہو گئی - تنکا تک نہ بچا - یا دس ہزار کا اناج بھا تھا - اُس میں گھاٹا رہا - یا کسی سے فوجداری ہو گئی - اُس میں دیوالہ نکل گیا - آپ کو سوجھی بھی تو لچر سی بات - تقدیر ٹھونک کر بیٹھ رہی - پڑوس کی ایک مہیلا سے روپے قرض لئے - تب جا کر کام چلا - پھر بھی آپ بھائی بھتیجوں کی تعریف کے پل باندھتے ہیں - تو میرے شریر میں آگ لگ جاتی ہے - ایسے کوروں سے ایشور بچائے ۔

(باقی آئندہ)

گوروکل کا جھنڈا

یکم اپریل کو گوروکل کے نئے سستر (سیشن) کا آرنبھ یہ دیگیہ دوارا کیا گیا تھا۔ اُس میں آچاریہ دیوشرما جی نے جو بھاشن دیا۔ اس کا سارانش نیچے دیا جاتا ہے۔ اس یگیہ میں کل کے سب چھوٹے بڑے برہمچاری اور سب کے سب کرمچاری۔ (پاچک۔ کہار صفائی کرنے والے بھنگی آدی) تمام سیوک تک سمِّلت ہوئے تھے۔ سمپورن کل نے آکرشت ہو کر یگیہ شالہ میں اس دن جس اگنی کا سمادھان کیا تھا۔ اُسے جھنڈا رسمیں ایک جگہ سو رکھشت کیا گیا ہے۔ آچاریہ کا آشے ہے۔ کہ یہ اگنی गार्हपत्याग्नि (اگنی کی طرح کل کی اگنی بجھی جائے اور ہر روز دن سے اگنی ہوتر و سمدھا دھان کے لئے اس اگنی میں سے آربوں کی اگنی بنائی جایا کرے۔ گوروکل ایک بڑا گھر (گرہ) ہے۔ ہر ایک پریوار میں جیسے ایک گردپتی کی اگنی गार्हपत्याग्नि کی سمھاپنا کا ودھان ہے۔ اسی طرح گوروکل کے پریوار کی اس اگنی کو کل پتی کی اگنی कौलपत्याग्नि (نام سے پکارا جا سکتا ہے۔ اس کل کی اگنی کہا جا۔ یہ بھی گوروکل کا مستول جھنڈا کہتے ہیں۔ اس پرکار سکا ابھپرائے پاٹھک آچاریہ جی کے نمن بھاشن میں دیکھیں:-

یگیہ کی اس پوتر اگنی کو ہم نے سمدھا ادرا ہوتیوں سے پرجولت کیا ہے۔ یگیہ کی اس اگنی کی طرف آپ کا دھیان آکرشت کرتا ہوا اس اگنی کے وشے میں ہی میں آج چند شبد کہنا چاہتا ہوں۔ یہ کل اگنی ہے مجھے آپ گوروکل کا آچاریہ نہ سمجھیں۔ گوروکل اس گوروکل کی اگنی میں آپ اصلی آچاریہ کو دیکھیں۔

آپ تین سنسکار میں

कस्य ब्रह्म- (کس کا برہمچاری ہے)

चारी असि

کا اصل اُتر آچاریہ شش کو یہ کہہ کر سکھاتا کہ

अग्ने ब्रह्मचारी असि (ارتھات تو اگنی کا برہمچاری ہے) اگنی روپ پرمیشور یا پرمیشور اگنی ہی اصلی آچاریہ ہے۔ اگنی سے ہم ہمیشہ سمرن کریں۔ اس لئے پورن آچاریہ کا دھیان ہمیشہ بنائے رکھیں۔ ویدک ساہتیہ میں اگنی آتما کا دیوتا ہے۔ سرو جگت کی اگنی تو پرماتما ہی ہے مگر اگنی کے طور پر یہ اگنی گوروکل آتما کا دیوتا کہی جا سکتی ہے۔

کل پتاکا ہے

اس سترا لم ہم نے ایک جھنڈا ابتا ہم تیار کیا ہے۔ جیسے اشتو پرا آچاریہ رام دیو جی نے پیرایا تھا۔ پر اب مجھے لگتا ہے کہ گوروکل کا پرٹشے آدی کا جھنڈا بنانا دھونگ ڈھنگ (جدید طریقہ) ہے۔ پراچین پرھتی کے انوسار تو کل کا (پریوار کا) جھنڈا اس میں سدا جلنے والی اگنی ہی ہوتا تھا۔ وید میں اگنی کو جگہ جگہ यज्ञस्य केतु (ارتھات یگیہ کا جھنڈا) کہا ہے۔ گوروکل ایک یگیہ ہے۔ اور اس یگیہ کا جھنڈا (کیتو) یہ ہمارے سامنے جلتی ہوئی کل اگنی ہی ہے۔ یہ اگنی ہے۔ جو سب کل واسیوں کو جوڑنے والی وستو ہے۔ اس اگنی میں ہم گوروکل کے اونچے آدرشوں کو۔ گوروکل کی آتما کو دیکھتے ہوئے جڑے رہیں۔ گوروکل یگیہ کو سفل کر کے چلاتے رہیں۔

यतारा नाभि जिबिमित:। تو یہ کا پرتیک پرکار۔ پریوار کے سب سدسیوں کے لئے ادیش ہے۔ اس کا ارتھ ہے۔ کہ مل کر کے اگنی کی پوجا کرو۔ جیسے چکر کی نابھی میں آرے لگے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اپنی کل اگنی کو نابھی مان کر خود آرے بن کر اس اگنی کی پوجا کرو۔ اس اگنی کی پوجا پرتی دن گوروکل کے آدرش کو سمرن کر لینے سے گوروکل آتما کا مانسک درشن کر لینے سے ہی ہوتی ہے۔ ہم پراتہ اور سائنکم دونوں سمے اس کل اگنی میں اگنی ہوتر۔ (سمدھا دھان) کر کے دن میں دوبارہ گوروکل کے مہان آدرش کا سمرن کر لیا کریں۔ یہی گوروکل کے جھنڈے کا ابھیوادن ہے۔ سب کل واسی اس بھاؤنا سے پرتی دن اگنی ہوتر (سمدھا دھان) کریں۔ تو ہماری اگنی ہوتر کی ورتمان قریت کریا میں جیون آ جائے۔

پرانی پرتھا کے انوسار گھی سامگری والا اگنی ہوتر گرہستوں اور وان پرستھیوں کے لئے ہوتا ہے۔ برہمچاری کے لئے سمدھا دھان کا ہی ودھان ہے۔ برہمچاری آچاریہ کی اگنی میں (گوروکل کی اگنی میں) تین سمدھائیں رکھنے کے دوارا ہی اپنا ہوم کرتا تھا۔ ان میں تین سمدھاؤں کا مطلب ہے۔ کہ برہمچاری تین پرکار سے (شاریرک۔ مانسک اور آتمک پرکار۔ سے) اپنے آپ کو آچاریہ اگنی (کل اگنی) سے پریہ بہت کرنے کا سنکلپ کرتا ہے۔ یہ ہوم پرتیک سب ناسی کو کرنا چاہئے۔ پرتیک کل واسی پرتی دن اس کل اگنی میں سمادھان کر کے گوروکل کے آدرش کو سمرن کر لیا کرے۔ کل کے پہلی اپنے کرتویہ ۔۔ کے لئے نو جیون گرہن کر لیا کرے۔ اس کا اندازہ تو شریر کا کل پتا سا کی بندنا کا دائرہ ۔۔ پریم ہی اس۔ ہوم دوارا بھی ۔۔ سنبھلی کرنا چاہتے۔

گوروکل کے برہمچاری اور اپادھیایوں کے لئے ہم آدرشیک رکھا ہی گیا ہے۔ پر میری اچھا ہے کہ یہ سمدھاؤں کا ہوم ہر ایک کل واسی کیا کرے اور ہم سب کل واسیوں کو جوڑے رکھنے والی یہ یگیہ کی کل اگنی بن جاوے۔

گوروکل آتما کیا ہے؟

میں بار بار کہہ رہا ہوں۔ کہ اس کل اگنی میں ہم گوروکل کی آتما کا درشن کریں۔ وہ گوروکل آتما کیا ہے؟ ایک شبد میں اس آتما کو میں پرکٹ کرنا چاہوں تو وہ برہمچریہ ہے۔

ہم میں برہمچریہ نہ رہے گا۔ تو گوروکل سے آتما نکل جاوے گی۔ اور گوروکل مر جاوے گا۔ ہم یہاں برہمچریہ کی سادھنا کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ برہمچریہ کا سیدھا ارتھ

शक्तिसंयम (CONSERVATION OF ENERGY) ہے۔ شاریرک مانسک اور آتمک شکتی (ویریہ) کا سنرکشن اور سنگرہ کرنا ہے۔ پرکرتی، لوک انترکش لوک اور دیو لوک کے لئے سمادھا دھان کر کے اپنے شاریرک مانسک اور آتمک تیج کو پرکاشت ۔۔ پرجولت اور پرورھت کرتے ہیں۔ ہم روز اس کل اگنی میں سمدھا رکھتے ہوئے دیکھیں۔ کہ ہم پرتی دن ادھک ادھک پرجولت ادھک ادھک شکتی سنپن ادھک ادھک برہمچاری ہوتے جا رہے ہیں۔ یا نہیں؟

گوروکل کی آتما کو جہاں میں برہمچریہ دیکھتا ہوں۔ وہاں گوروکل کا پران ستیہ ہے ہم کل واسی ستیہ نشٹھا دوارا ہی کل میں مل کر رہ سکتے ہیں۔ کل کے سنچالن میں بادھا پڑتی ہے۔ جب پرسپر لڑائی جھگڑے بکھیڑے رہتے ہیں۔ سو وہ سب ہمیشہ ستیہ کے چھوڑ دینے سے گھٹتے ہوتے ہیں۔ ستیہ ہی سب شکشا کا سار ہے۔ مہا ستیہ بولنے والے اپنشد نامی پراچین کال کے EDUCATIONIST رشی نے تیتریہ اپنشد میں کہا ہے۔ کہ ستیہ کی شکشا ہی سب شکشا ہے۔ ابھی تو مجھے اتنا ہی کہنا ہے۔ کہ ہم لوگ پرسپر ستیہ کا (سچائی۔ آستکتا کا) برتاؤ کرتے رہیں گے۔ تو گوروکل ٹھیک طرح سے اس پر سوار کرتا چلا رہے گا۔ گوروکل کی آتما (برہمچریہ) کو کبھی نہ بھولیں گے۔ تو یہ کل دن بدن اُنتی کرتا جائے گا۔ اور جس سادھنا ہم اونچے اُدیش کو لکش میں رکھ کر کل کی سیوا کر رہے ہیں۔ جس اُدیش سے ہم اس گوروکل شکشا میں آکرشت ہوئے ہیں۔ اس اُدیش کو ہم پر ماتما سے پورا کر سکیں گے۔

+ ———

(بقیہ مضمون صد ۱۴)

سے کہتے ہیں۔ کہ ولایت یا تین تھا منش پرستی سے جوا کھیلنے کے اشوروں نے سات کو جاگتے ہیں۔ یہاں دیوت کریڑا اشد جھاٹ پڑے ہیں۔ دیوت کے معنی امر کوش میں جوا کئے ہیں۔ آپ ادھر ادھر کی باتوں میں ٹالنا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ کو معلوم نہیں کہ آریہ سماج بڑے سے گھر تک پہنچنے والے ہیں۔ ہم آپ کو بڑے زور سے چیلنج دیتے ہیں۔ کہ آپ اپنی تمام ودیا اور عقل سے کام لے کر دیوت کریڑا کے معنی سوائے جوئے کے کچھ اور کر کے دکھلائیں اور اپنے دعوی کے حق میں کوئی ثبوت پیش کریں۔ تیواڑی صاحب! انکار کرتے ہوئے چالاکی سے آپ خود کام لیتے ہیں۔ جبکہ شلوکوں کا ارتھ کرتے ہوئے تمام شبدوں کا ارتھ کرتے ہیں۔ مگر دیوت کریڑا بالکل چھوڑ جاتے ہیں۔ اور الزام ہم پر لگاتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے صرف اپنے پکش کو ثابت کرنے کے لئے گیتا کی بابت سے کام لیا ہے۔ آپ پوچھتے ہیں۔ کہ جوئے کو ورجت کرنے والا کون سا منتر ہے۔ ۔۔۔ رگ وید ادھیائے ۱۰ ۔۔ منتر ۳۴ کے ۱۳ منتر میں ہی لکھا ہے کہ

अक्षैर्मा दीव्यः (جوا مت کھیل) کھیتی کر۔

ہم نے مفصل پرمان دے کر یہ اور بھاگوت کی شکشا کا مُنہ بند کیا اور پرانوں کی تحریریں اخلاق تعلیم کو ناظرین کے پیش کیا۔ مگر ہمارے پنڈت جی ہیں۔ کہ ابھی تک یہی کہے جاتے ہیں۔

کہ پرانوں میں کوئی غلطی نہیں ہے

سے دیکھتے ہیں زمانہ ان کے بعد ۔۔۔

یہ کیسی بات دل تیرا ادھر اس سے ۔۔۔

ہم اپنے معزز دوست سے پوچھتے ہیں۔ کہ آپ پرانوں کو غلطی سے مبرا مانتے ہیں۔ تو ذرا بتلائیے۔ کہ پرانوں نے محمود صاحب غزنوی تیمور لنگ۔ اکبر۔ اورنگ زیب کا ادتار کیوں نہ ... کیا؟ کیا دھرم کی رکشا کے لئے ... پہلوان پرتی سرگ ... نیز یہ بھی فرمائیے۔ کہ پرتی کو یودھ اوتار ... کی کیا ضرورت تھی؟ کیا دنیوں کو یگیہ کرنے سے منع کرنا بھی دھرم کی رکشا کہلا سکتا ہے؟ ساتھ ہی اس سوال کا بھی جواب دیجئے۔ کہ بھگوان کرشن کے نام سے جو آپ راس ... ناپر یوگ کرتے ہیں۔ رام سے ان کے ساتھ کیا تعلق تھا؟ کیونکہ ستیارتھ ... گیتا ہیں انہیں ... کا ذکر نہیں کرتا کہ جس نے اس سے شادی کی؟

آپ ہمیں طعنہ دیتے ہو کہ تم پر کیٹ ... انہیں مضمون نویسی نہیں آتی ... کے متعلق تو ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ آپ کو اختیار حاصل ہے۔ جو چاہو کہہ ...

تیرے تیر جیل د تمہیں ذرکس کا ہے

دل سے کس کا ہے میری جان جگر کس کا ہے

پنڈت گورانڈتہ مل جی ہٹی دِتّاں کا مُغالطہ دہی میں کمال

کیا پرماتما نے حضرت مسیح، محمد صاحب، محمود غزنوی، تیمور اور اورنگ زیب کا اوتار دھرم رکھشا کیلئے لیا؟

وہ کہتے ہیں کہ ہم کس طرح سن لیں داستان تیری
ہمارے کان بہرے ہوگئے ہیں تیرے نالوں سے
ہمارے لیکچر سناتن دھرم کے ڈھول کی پول" مندرجہ پرکاش لاہور نے پنڈت گورانڈتہ مل ہٹی دتاں کے سفرو ضہ سناتن دھرم کی جو قلعی کھولی ہے۔ وہ ناظرین پر بخوبی روشن ہے پنڈت جی نے گھنے کوتو آنند اخبار کے چار کالم اس کے جواب میں سیاہ کر ڈالے۔ مگر کیا مجال کہ ہمارے کسی اعتراض کا تسلی بخش جواب دینے کی تکلیف اٹھائی ہو گویا کہ ؎
ہمارے خط کو جو دیکھا تو بولے قاصد سے
جواب یہ ہے۔ کہ اس کا کوئی جواب نہیں
ہم نے آپ کو ڈنکے کی چوٹ سے چیلنج دیا تھا کہ ہمارے گرنتھوں کے آدھار پر رشی جیون پر دل کھول کر اعتراض کیجئے۔ مگر اعتراض تو آپ تب کریں۔ جبکہ ہوسکتا ہو۔ آپ کی تمام اُچھل کود یا ستیارتھ پرکاش پر مبنی ہے۔ مصنف جیا لال جینی کنجر نیر اور ستیارتھ پرکاش آدھ جیب مصنف اُھلا ستیہ پر منحصر ہے۔ جو آپ کی ہٹ دھرمی کا زبردست ثبوت ہے۔ ہمارا سوال تھا۔ کہ اگر آپ مخالفوں کا لیکھ جاننا ہمارے لئے ضروری تصور کرتے ہیں۔ تو اپنے آپ کو بھی اس قاعدہ کا پابند سمجھئے اور صاف لفظوں میں اعلان کیجئے کہ ہم بھی غیر سناتن دھرمیوں کے گرنتھوں سے لیکھ کے ہے۔ جواب وہ ہیں۔ اس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ ہم سناتن دھرمیوں کا دروازہ ہر شنکا وادی کے واسطے صبح شام کھلا ہے خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ پنڈت جی صاحب! یہ آپ سے کس نے پوچھا تھا کہ تمہارا دروازہ کھلا ہے یا بند ہے۔ ہمارا مطلب تو یہ ہے کہ اگر آپ کو ہماری شرط منظور ہے۔ تو کھلے لفظوں میں اقرار کر دو۔ گول مال سے کام نہ چلیگا۔ ورنہ یہ ایک بات ضرور ماننی پڑے گی۔ یا تو آپ سناتن دھرم کمبر دیو لیلا بخیر پھان مجاہد چترا لی اور دیگر کتب مخالفین کا پرمان مانیں۔ یا آئندہ آریہ سماج پر اس کے پیشے اور پوشیدہ رشتوں کی بے بنیاد تحریروں کی بنا پر اعتراض کرنے سے کانوں پر ہاتھ رکھیں۔
آپ سے سوال کیا گیا تھا۔ کہ جو وید بھگوان نے ناموافق حالات کے باعث بہت جاری رہ سکے اس کے لئے آپ بنو دواد کا آگیا دیتے ہیں۔ یا مسلمانوں اور عیسائیوں کے گھروں کو آباد کرنے دلیشیا بننے۔ کیا یہ بات کرانے یا زنا کاری کرنے کی؟ باوجود بار بار یاد دہانی کے بھی آپ اس کو شیر مادر کی طرح پی گئے ہم نے بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب کھنڈ ۱۳ ادھیائے ۲ کا پرمان دے کر آپ سے پوچھا تھا کہ حضرت عیسیٰ ایشور کا اوتار بتلاتے ہوئے بھی کیا سناتن دھرم۔ رشی سنتان کی عیسائیت سے رکھشا کرنے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ آپ نے اس کے آخر میں بھی مون ہی سادھ لی۔ اچھوتوں کی شدھی اور ان کو یگیوپویت دینے کے حق میں آپ کے اسی پران کے پرتی سرگ پرب ۴ کھنڈ ۲۰ ادھیائے ۱۰ کے شلوک ۷۲ و ۷۳ کا حوالہ دیا تھا۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ شودر سے سنسکار کئے ہوئے۔ برہمن ورن کو پراپت ہوئے۔ مگر آپ اس کے جواب میں بالکل خاموش ہیں۔ ہم نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ ایک روز تم اپنے مندروں میں آریہ سدھانتوں پر اعتراض کرو۔ دوسرے روز ہم اپنے مندر میں جواب دیں گے۔ اگلے دن پھر آپ لیکچر دیں۔ سلسلہ اسی طرح ایک سال تک جاری رہے پھر دیکھیں نتیجہ کس کے حق میں نکلتا ہے۔ مگر آپ کو اسے منظور کرنے کا بھی حوصلہ نہیں ہوا۔ غرض آپ نے تو بالکل اس شعر پر عمل کر کے دکھا دیا ؎
دنیا میں سکوت سب سے اچھا
کچھ بھی نہ کرو یہی کئے جاؤ
ہم نے شریمد بھاگوت پران سکندھ ۳ ادھیائے ۱۲ شلوک ۲۸-۲۹ کا حوالہ دیکر برہما کے اپنی بیٹی پر آسکت ہونے کا جواب آپ سے مانگا تھا۔ آپ نے اس اعتراض سے اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے خواہ مخواہ وید مقدس پر بے بنیاد اتہام لگانے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ اگر آپ کو رگوید کے منتر زیر بحث پر مہرشی دیانند جی کا بھاشیہ دیکھنا نہیں چاہئے۔ تو کم از کم یاسک آچاریہ کے نرکت کا ادھیائے ۴ کھنڈ ۲۱ ہی ملاحظہ فرمادیں۔

पिता दुहितुर्गर्भं दधाति
पर्जन्यः पृथिव्याः

پتا لڑکی کو یعنی میگھ پرتھوی کو گربھ دھارن کرتا ہے۔ یعنی جل سے سینچتا ہے۔ اب آپ ہی بتلائیے کہ یہاں کہاں ذکر ہے۔ کہ برہما نے اپنی بیٹی میں گربھ دھارن کیا؟
ایشور جلیہ تاپ کو پرانوں کی اشلیل تعلیم سے اس قدر الفت کیوں ہے؟ کہ اس کی خاطر معصوم وید مقدس کو بدنام کرنا اپنا فرض مقدم سمجھتے ہو؟
ہم نے اشٹادش پران درپن سے آپ کے مانیہ پنڈت جوالا پرشاد کی رائے پرانوں میں ملاوٹ کے متعلق درج کی تھی۔ اس کے جواب میں آپ گل افشانی فرماتے ہیں کہ دہار تک سدہانتوں میں کسی خاص رائے کا ادھیکار نہیں کیا جاتا۔ خواہ وہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو آپ اپنے پکش کی پشٹی میں دوسروں کی رائے کیوں پیش کرتے ہیں۔ دوسرے آپ کو یہ شیخی مارنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ اگر اشٹادش پران سے یہ نکال دو تو میں کم از کم بیس روپے انعام دونگا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ بھوشیہ کے صفحہ کا ذکر کرنے سے کوئی شخص بجائے اس کے کتاب مذکورہ بالا کی ورق گردانی کرے گا۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں۔ کہ کسی کتاب کا صفحہ ۲ نکالنے کے لئے کیا آپ تمام کتاب کے ورق الٹا کرتے ہیں۔ اگر نہیں تو یہ شکایت کیسی؟ سو کی ایک بات یہی کیوں نہیں کہتے۔ کہ اگر ہم پینترے نہ بدلیں۔ تو کیا کریں۔ آخر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کسی ڈھب سے مچھندر کے مصداق کوئی نہ کوئی وسیلہ دھارمک لوگوں میں اپنا آتو سیدھا کرنے کے لئے ہونا چاہئے؟
رنڈیوں کی نکتی کے متعلق جو ہم نے بھوشیہ پران اُتر پرب ادھیائے ۱۱۱ کا پرمان دیا تھا۔ اس کے متعلق آپ کا عجیب و غریب جواب خاص طور پر ناظرین کی توجہ کے قابل ہے۔ فرماتے ہیں کہ رنڈیوں کو سرشٹ مارگ پر چلانے کے لئے یہ طریقہ بتلایا گیا ہے۔ کہ سرشٹ برہمنوں کے بھوگ ولاس سے مکتی پراپت ہوگی۔ اب سرشٹ برہمن ایسے کو کرم کو پراپت نہ ہونگے۔ اور یہ بیزے وبھچار نہ کریں گی۔ تو سدگتی کو پراپت ہونگی۔ ہم اپنے دوست پنڈت جی سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ وہ سرشٹ برہمن آدیش کہاں سے جو رنڈیوں کے آخری طور پر اپنی خدمات سپرد کرنے پر بھی اپنی اندریوں کو قابو میں رکھیں گے آپ کا پورانک اتہاس تو یہ بتلاتا ہے۔ کہ بیچارے برہمنوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ برہما شو اور وشنو تک استریوں کو دیکھ کر کامز ہونے سے نہیں بچے۔ شاستر طور پر آپ برہما کو لے لیں۔ جن کو آپ سرشٹی اور چاروں وید کا کرتا مانتے ہیں۔ جب وہی اپنی لڑکی دیکھ کر اس پر موہت ہوگئے تو برہمنوں کا رشیا کے دربار میں جو حشر ہوگا۔ اس کو ہر ایک شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ رگ وید منڈل ۱۰ ادھیائے ۵ سوکت ۵۔ منتر ۶ میں سات مریادا کا ورنن ہے۔ جس پر بھاشیہ کرتے ہوئے مہرشی یاسک آچاریہ۔ نرکت کار اُن کی تشریح کرتے ہیں کہ چوری کرنا۔ گورو پتنی سے سمبندھ۔ برہم ہتیا بھرون ہتیا۔ سرا پان۔ پاپ کو بار بار کرنا۔ پاپ کرنے پر جھوٹ بولنا۔ یہ سات مریادائیں رشیوں نے بتائی ہیں۔ جو ان میں سے کسی ایک کو پراپت ہوتا ہے۔ وہ پاپی ہوتا ہے۔ کہو پنڈت جی مہاراج اب بھی سمجھے یا نہیں۔ کہ وید میں سرا پان یعنی شراب پینے کی سخت ممانعت ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ بھگوان کرشن پر شراب پینے کا الزام لگانا سراسر بعید از عقل ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ شراب پینے کا الزام لگانے والے کرشن پر آپ کے نسترک پوران یا ہم؟ اگر الزام لگانا بعید از عقل ہے۔ تو بھوشیہ پوران بنانے والے سے پوچھو۔ جو دھرم پرب کے ادھیائے ۳ کے شلوک ۱۷ میں لکھتا ہے۔ کہ اس دن سری کرشن اپنی رانیوں سمیت مل کر پرما کے بعد ایکانت ستھان میں شراب پی رہے تھے۔ اگر آپ یہ کہیں۔ کہ چونکہ وہ ایشور ہیں۔ اس لئے وہ اگر ایسا کام کریں۔ تو کوئی پاپ نہیں۔ تو یہ زبانی ایسی صورت میں ایشور کا آچار بہ نسبت عام آدمیوں کے اتم کیوں کر کہلائے گا۔ ساتھ ہی یہ بھی خیال فرمائیے۔ اگر ایشور خود شراب پینے کے فعل کو کرلے۔ تو دیگر لوگ کیوں اس کی نقل نہ کریں گے؟ اگر ہمارے کہنے کا یقین نہ ہو تو شریمد بھگوت گیتا کے ادھیائے ۳ کا شلوک ۲۱ دیکھئے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ سریشٹ جو جو آچرن کرتا ہے۔ لوگ اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ پس آپ کے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں۔ یا تو اس پر کرن کا ادھر ادھر کرکے ہمارے کہنے کی تردید کیجئے یا جن گرنتھوں میں ایسی شکشا ہو اُن پر ہڑتال پھیر دیجئے۔
بھوشیہ پران کے اُتر پرب ادھیائے ۱۳۹ کے شلوک ۲۴ سے ۲۷ تک مہیندر دھوج اُتسو کی ودھی ورنن کرتے ہوئے بھگوان کرشن یدھشٹر (بقیہ صفحہ ۱۳ کالم ۴ پر)

ستیارتھ پرکاش آدی ہیچ چھاپی اشد ھیاں

آریہ سماج نے مہرشی دیانند جی کے [illegible] کی اوپدیش کی پرتی کرنے کے لئے جو [illegible] کے بعد ان [illegible] بڑا کام کیا ہے۔ اگر وہ اسی رفتار سے چلتے رہتے تو آریہ سماج اور بھی ترقی کر چکا ہوتا۔ لیکن آریہ سماج کی موجودہ حالت کو دیکھ کر مجھی [illegible] کہ اتنا بڑا کام ہونے پر بھی مہرشی کی لکھی [illegible] طرف بہت دھیان نہیں دیا گیا۔ [illegible] میں اپنے مہرشی کے گرنتھوں پر [illegible] لیکن مہرشی کے گرنتھوں پر [illegible] کوئی معمولی توجہ بھی نہیں دی گئی۔ اور چھاپہ کی اشدھیوں پر بالکل دھیان نہیں دیا گیا۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ [illegible] شدھ ہونا بہتر ہوگا۔ [illegible] اس شدھ ایڈیشن کے نیچے نوٹوں میں ان اشدھ شبدوں کو لکھ دینا ضروری [illegible] ستیارتھ پرکاش ایڈیشن ۳۲ سمولاس [illegible]

جاتی ہیں نہیں۔ کنتو [illegible] جاتی ہیں گنتے ہیں۔ جیسے [illegible] ویدمنتروں میں لکھا [illegible] ویسے ہی گن کرم سبھاؤ [illegible] ان سے برہمن کشتری ویش اور شودر [illegible] کی پریکشا ہونی چاہیئے۔ [illegible] کا کام ہے۔

[illegible] جاتی بھید کے آگے ایشور کرت شبد [illegible] چھپ گیا تھا۔ ایشور کرت شبد مہرشی [illegible] نہیں ہو سکتا۔ اس کے دو ہیتو ہیں۔ [illegible] ہے کہ جاتی بھید کرن سے ایشور کرت اور کون سے منش کرت؟ اس کے آگے [illegible] اگر یہاں ایشور کرت شبد مانا جاوے تو دوسرا [illegible] نہیں ہو سکتا۔ [illegible] مہرشی نے [illegible] جاتی بھید کو سوئم منش کرت لکھا ہے [illegible] ایشور کرت شبد [illegible] منش کرت ہی ٹھیک ہو سکتا ہے۔

پرشن۔ جاتی بھید ایشور کرت ہے وا منش کرت؟

اُتر۔ ایشور اور منش کرت بھی جاتی بھید ہے۔

پرشن۔ کون سے ایشور کرت اور کون سے منش کرت؟

اُتر۔ منش۔ پشو۔ پکشی۔ برکش۔ جل جنتو آدی جاتیاں [illegible] ہیں۔ [illegible] برہمن کشتری ویش شودر [illegible] جاتی بھید منش کرت ہیں۔ پرنتو منشوں میں برہمن آدی کو [illegible]

[illegible]

پرکاش میں سنشودھن دینے سے ممکن نہیں کہ آپ [illegible] ترقی نہ ہو۔

ضلع انبالہ میں مورنڈہ بازی لے گیا

۲۲-۲۳-۲۴ اپریل کو مورنڈہ آریہ سماج کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ ۲۲-۲۳ تاریخ کو وید پر پرچار ہوا اور اچھوت چھات کے خلاف بہت سے پرچارکوں نے تقریریں کیں۔ ۲۴ تاریخ کو دلت ادھار کانفرنس زیر صدارت شری پنڈت گیان چند صاحب سکریٹری دیانند دلت ادھار منڈل لاہور منعقد ہوئی۔ صاحب صدر کے گرسی صدارت پر بیٹھنے کے بعد [illegible] کی ضلع انبالہ [illegible] سے استقبالیہ نظم پڑھی۔ اس کے بعد جناب پنڈت رام کشن [illegible] پاٹھک بی اے ایل ایل بی پریزیڈنٹ سناتن دھرم سبھا [illegible] نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔ ایڈریس کی مندرجہ ذیل باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

۱۔ ہندوستان کی کسی بھی قدیم سے قدیم تاریخ کی ورق گردانی کیجئے۔ آپ اس میں کہیں بھی اس قسم کی چھوت چھات کا نام تک نہ پائیں گے۔ جو آج کل ہمارے ہندو بھائیوں کے درمیان رائج ہے۔ موجودہ چھوت چھات ہمارے بوجہ برہمنوں کی خود ایجاد کردہ چھوت چھات ہے۔

۲۔ جو ہندو بھائی اچھوتوں کو نیچ اور کمین سمجھ کر دُرکارتے ہیں۔ وہ اپنے ان حقیقی بھائیوں کو اپنا دشمن بناتے ہیں [illegible] بلکہ نا قابل تلافی نقصان پہنچاتے ہیں۔

۳۔ ہندو بھائیوں کو چاہئے کہ [illegible] اچھوت بھائیوں کو حقوق [illegible] عطا فرماویں۔ اسلام اور عیسائیت کے دائرے میں جانے پر اچھوت بھائی حقوق مساوات حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر ہندو دھرم کی دی ہوئی عزت کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ [illegible]

۴۔ ہندو سکولوں کے منتظمین پر لازم ہے کہ وہ اچھوتوں کو تعلیم حاصل کرنے میں [illegible] بہم پہنچائیں۔ جناب پاٹھک صاحب پریزیڈنٹ استقبالیہ کمیٹی کے ایڈریس کا جواب صدر کانفرنس نے نہایت ہی مدلل تقریر میں دیا۔ حاضرین سے درد بھرے الفاظ میں درخواست کی کہ اس چھوت چھات کو جلد سے جلد اُڑا دیا جائے۔ [illegible] بھارت ورش سے [illegible] چھوت چھات [illegible] ہندو جاتی [illegible] سے پیدا ہو کر بچایا جائے۔

پاس ہونے کے بعد تمام حاضرین بھجن گاتے ہوئے چوک والے کنوئیں سے پانی بھرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ جس وقت اچھوت بھائیوں نے کنوئیں سے جل نکالا۔ تو آریہ اور سناتنی بھائی پکارنے لگے کہ

"یہ جل نہیں بلکہ امرت ہے۔ یہ امرت ہمیں پلاؤ" اچھوت بھائیوں کے ہاتھ کا پانی پینے کی غرض سے ایک سے ایک آگے بڑھ رہا تھا۔ مگر جب اچھوت بھائی اس جم غفیر کو پانی نہ پلا سکے۔ تو ہندو بھائی یہ آواز بلند پکارنے لگے:

"ہمیں اپنے ہاتھ سے چھینٹے دے کر ہی شدھ کر دو۔"

یہ نظارہ دیکھنے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں حاضرین دوکانات کی چھتوں پر کھڑے ہوئے تھے۔

مورنڈہ ضلع انبالہ میں سب سے پہلا شہر ہے۔ جس نے اپنے اچھوت بھائیوں کو اس قسم کی آزادی دی ہے۔ ضلع انبالہ کی دوسری آریہ سماجوں اور سناتن دھرم سبھاؤں کو چاہئے کہ مورنڈہ کے آریہ اور سناتنی بھائیوں کی تقلید کریں۔

ہم تمام دلت بھائیوں کی طرف سے مورنڈہ کے آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں۔ لالہ [illegible] صاحب پرچارک دیانند دلت ادھار منڈل اور گیانی پرتاپ سنگھ صاحب [illegible] کی کوششوں سے یہ مبارک کام بخیر و خوبی پایہ تکمیل کو پہنچا کی خدمت میں مبارکباد کے پھول پیش کرتا ہوں۔ براہ کرم منظور فرمائیے۔

کانفرنس کے پاس شدہ رزولیشن

۱۔ یہ کانفرنس تمام ہندو جاتی سے پرزور التماس کرتی ہے کہ وہ کسی بھی بھائی کو دلت سمجھ کر اس سے چھوت چھات کا برتاؤ نہ کرے۔ انہیں عام کنوؤں سے جل بھرنے۔ سکولوں میں پڑھنے۔ سبھا اور سماجوں میں اٹھنے بیٹھنے کا پورا حق دے۔

۲۔ یہ کانفرنس دلت کہلانے والی جاتیوں سے پرزور التجا کرتی ہے کہ وہ آپس میں کسی قسم کی چھوت چھات کا برتاؤ نہ کریں۔ اپنی تمام بد رسومات۔ شراب۔ ماس۔ جوئے بازی۔ شادی کے فضول اخراجات کو ترک کر کے اپنے بچوں کو تعلیم دلائیں۔ اور صفائی رکھا کریں۔

۳۔ یہ کانفرنس گورنمنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ [illegible]

گرہستھ آشرم کو سکھدائک بنانیوالی انمول پستکیں

پتری سنشکش

یعنی

گرہستھ سمبندھی اُپدیش

یہ پستک سوامی ستانند جی کی نئی تصنیف ہے [illegible] لاجپت رائے جی اور لالہ رشید بالمکی [illegible] آریہ سماج [illegible] لاہور نے اس پستک کو پڑھ کر بہت ہی پسند کیا ہے۔ ان [illegible] استریاں بھی بخوبی سمجھ سکیں [illegible] پونے تین سو صفحوں کے [illegible] قیمت صرف ۱۲ آنہ

[illegible] بنانے کے لئے [illegible] ہیں۔ ۸

استری شکشا [illegible] پنڈت [illegible] ہندی انوواد [illegible]

[illegible] ملنے کا پتہ:

وزیر ستھانک وید پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

پرونشیل کمیٹیوں سے پرارتھنا کرتی ہے کہ دلت جاتیوں کو تعلیم حاصل کرنے میں زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائیں اور پولیس - فوج اور دیگر محکمہ جات میں اچھوتوں کو زیادہ تعداد میں بھرتی کیا جائے ؂

گورنمنٹ اپنے ملازمین کو تنبیہہ کرے - کہ وہ اچھوتوں سے بیگار نہ لیں ؂

۴ - ڈسٹرکٹ انبالہ کے دلت بھائی یہ اعلان کرتے ہیں - کہ ڈسٹرکٹ کمیٹی میں مہاشہ ہنسراج (جو اچھوتوں کا علیحدہ انتخاب چاہتا ہے) - ہمارا نمائندہ نہیں ہے - ہم مشترکہ انتخاب کے حامی ہیں - اور ہمارے حقوق ہندوؤں کے ساتھ وابستہ ہیں ؂

(بی - پی ایس آزاد - نیا شہری) ؂

ویدک بواہ - سنانواں ضلع مظفر گڑھ میں رام نومی کے دن چودھری ٹوپن داس عرضی نویس کی سپتری کا بواہ ویدک ریتی سے ہوا - ور پکش کی طرف سے چار روپیہ اور بدھو پکش کی طرف سے پانچ روپیہ آریہ سماج سنانواں کو دان ملا - جہیز میں سب اشیاء سودیشی دی گئیں ؂

(لبھو دت - منتری آریہ سماج سنانواں)

آریہ سماج کھرکھر کلاں کا اُتسو

آریہ سماج کھرکھر کلاں ضلع روہتک کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱-۲-۳ - اپریل کو بڑی دھوم دھام اور کامیابی کے ساتھ ہوا - جس میں شری پنڈت گنگا شرن جی شاستری پنڈت رام چندر جی دہلی سے پدھارے - ان کے علاوہ پنڈت بستی رام جی - چودھری تیج سنگھ جی - سوامی کیولانند جی - پنڈت نرنجن دیو جی مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل مٹینڈو - چودھری امر سنگھ جی ذیلدار - چودھری شیو کرن جی مینجر گوروکل مٹینڈو آدی مہانو بھاؤ پدھارے ؂

پورانکوں نے آریہ سماج کی مخالفت میں ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگایا اور لکشمی نرائن کول نواسی وغیرہ وغیرہ بیس کے قریب پورانک پنڈت بلائے اور آریہ سماج کے خلاف خوب زہر اگلا - اور آریہ سماج کو شاستر ارتھ کے لئے چیلنج لکھ بھیجا - سمجھدار آدمیوں نے کہا کہ آج کل شاستر ارتھ کا وقت نہیں - ہندو دھرم پر بڑی مصیبت آئی ہوئی ہے - ہندوؤں کو سنگھٹن کرنا چاہئے - مگر ان لوگوں کو نہ ہندو دھرم سے غرض ہے اور نہ ہی ہندو قوم سے - ان کو صرف اپنے پیٹ پالنے اور کھانے پینے سے مطلب ہے جب یہ لوگ نہ مانے تو مجبوراً آریہ سماج کو چیلنج منظور کرنا پڑا - رات کو غالباً - آریہ سماج کی طرف سے اعلان کر دیا گیا - کہ فضول جھگڑوں وغیرہ میں وقت کیوں ضائع کیا جاتا ہے - اگر شاستر ارتھ کرنا ہے - تو یا تو ہمارے پنڈال میں آؤ - یا ہمیں اپنے ہاں بلا لو ؂

اگلے روز ۲ - اپریل کو نشچے ہوا کہ شاستر ارتھ باہر تالاب پر ہو - سناتن دھرم کی طرف سے لالہ ہرنام داس وغیرہ جو یہاں کے ایک معزز ساہوکار اور سناتن دھرم کے ستون خیال کئے جاتے ہیں - اور آریہ سماج کی طرف سے صوبیدار لال سنگھ کے درمیان یہ شرطیں طے ہوئیں - (۱) کسی طرف سے کسی قسم کی جے نہیں بولی جائیگی (۲) دونوں طرف سے ایک ایک پردھان ہوگا - (۳) ہر ایک پنڈت کو دس منٹ بولنے کے لئے دئیے جائیں گے درمیان میں کوئی تیسرا آدمی نہیں بول سکیگا - (۵) شاستر ارتھ - مرتک شرادھ اور مورتی پوجا پر ہوگا - اس پر کل آدمی تالاب پر اکٹھے ہو گئے پورانک پنڈتوں نے مرتک شرادھ اور مورتی پوجا پر شاستر ارتھ کرنے سے صاف انکار کر دیا آخر بہت کہنے سننے کے بعد ایک پورانک پنڈت نے کہا - کہ اچھا ایک گھنٹہ تک مرتک شرادھ پر شاستر ارتھ ہو اور سوالات آریہ سماج کی طرف سے کئے جاویں - اس پر آریہ سماج کی طرف سے اعتراض کیا گیا - کہ چونکہ جلسہ آریہ سماج کا ہے - اور چیلنج سناتن دھرم کی طرف سے ہے - اس لئے سوالات سناتن دھرم کی طرف سے کئے جاویں - اور جواب آریہ سماج کی طرف سے دئیے جاویں - اس پر سناتن دھرم کی طرف سے سناتن دھرم کی جے بول کر شور مچا دیا گیا - آخر لوگوں کے کہنے پر اپنے اپنے پنڈال میں آ کر پرچار شروع کر دیا - اور آریہ سماج کے پنڈال میں معزز لوگوں کی پنچائت ہو کر ٹھاکر ہرناتھ سنگھ - نادھر سنگھ - اودے سنگھ نمبردار اور کئی معزز ٹھاکر صاحبان منتخب کئے گئے - جو سناتن دھرم کے پنڈال میں گئے - کہ آریہ سماج سے شاستر ارتھ کر لو - تاکہ سچ جھوٹ کا پتہ لگ جاوے - مگر سناتن دھرم کی طرف سے صاف انکار ہو گیا - جس پر یہ معززین واپس چلے آئے اور آریہ سماج کے پنڈال میں جہاں ہزاروں آدمی تھے - کھڑے ہو کر صاف صاف کہہ دیا - کہ سناتن دھرمی انکار کر گئے ہیں - جس کا اثر آریہ سماج کے حق میں نہایت ہی اچھا پڑا (۱) یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ٹھاکر چودھری ہرناتھ سنگھ وغیرہ جنہیں منتخب کر کے سناتن دھرم کے پنڈال میں بھیجا گیا تھا - یہاں کے رئیس اور دھرماتما آدمی اور سناتن دھرمی ہیں (۲) اس گاؤں میں آج تک کبھی سناتن دھرم کا جلسہ نہیں ہوا - صرف اس سال آریہ سماج کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے یہ جھگڑا کیا گیا تھا ؂

جلسہ کامیابی سے ختم ہوا اور مبلغ ... گوروکل مٹینڈو کو دان دیا گیا - چودھری ... پنڈت گنگا شرن اور رامچندر جی کے ... خاص اثر ہوا اور بہت سے آدمیوں نے ... دھارن کئے ؂ (صوبیدار لال سنگھ پردھان)

گوروکل اندرپرستھ (دہلی کی چٹھی)

پریکشا پرنام نکل چکا ہے - نئے ... باقاعدہ شروع ہو چکی ہیں - اور پڑھائی زوروں سے چل رہے ہیں - جن ... دوبارہ پریکشا ہوئی ہے - ۲۳ اپریل کو ... سانگھڑی کی بھومی پر ہوگی ؂

گوروکل اندرپرستھ میں موسم ... ہے - ابھی تک گرمی شروع نہیں ہوئی ... تک تو خوب بادل چھائے رہے - اور ... اتنی ٹھنڈ ہو گئی - کہ رضائی تک اوڑھنے کی نوبت آ گئی - ابھی تک بدستور ٹھنڈک ... رہی ہے - گرمی اور لُو کا نام تک نہیں ... کی چھٹیاں پہلی جیٹھ بمطابق ۱۳ مئی شروع ... کمیٹی سنرکشک اپنے برہمچاریوں کو چھٹیوں ... گھر بلانے کے لئے سیدھا مجھے لکھ دیں ... ان سے پرارتھنا ہے - کہ وہ شری کھیا ... جی گوروکل سے چھٹی مانگیں اُن کی منظوری ... پر ہی کسی برہمچاری کو گھر بھیجا جا سکتا ہے ... آشرم کا کام نیم پورک چل رہا ہے ... ہر کام خوش اسلوبی سے سرانجام دئیے جا رہے ہیں - (دُگھ پال) ؂

دنیا کے ہر فرقے نے مسلّم ہو کر اپنی پسند ...

دنیا کے ہر فرقہ اور قوم کے لوگوں نے اس ... کر لیا ہے - کہ آتشک نگرہ گولیاں ... خون اور منی کی خرابی جریان احتلام ... اعضاء مخصوصہ کی خرابیوں کو دور کرنے ... آپ بھی فائدہ اُٹھائیے - قیمت ... روپیہ قیمت پانچ ڈبیاں چار روپے ...

صحت و تندرستی کی لوٹ ...

بالکل مفت منگوا کر ملاحظہ فرمادیں ... وید شاستری - جام نگر ... پنجاب ایجنٹ لالہ ... رام بیدی اینڈ سنز ...

۱۶۴

دھرم کے پریمیوں اور ایشور بھگتوں کو مژدہ!

شری مان مہاشہ ... جی بی اے ایل ایل بی آریہ ڈیرہ غازیخان نے ویدک سندھیا پر ایک پُستک

سندھیا پربھاکر

نامی لکھی ہے - جو سندھیا پر ایک لاثانی کتاب ہے - بڑے بڑے مہانو بھاؤں اور مشہور اخبارات نے اس پستک کی بڑی تعریف کی ہے - سندھیا جیسے خشک دھارمک مضمون کو سرل عام فہم بامحاورہ اُردو زبان میں نہایت دلچسپ اور دلچسپ بنایا گیا ہے - ہر ایک مشکل کو پرمانوں سے حل کیا گیا ہے - کوئی آریہ گھر یہ سماج کا پستکالیہ اس پستک سے خالی نہیں رہنا چاہئے ... ۲۰۰ صفحہ کے قریب ضخامت اور وضع قطع - کاغذ بڑھیا - ... سوامی دیانند کی تصویر سرورق پر زینت کنندہ بالا کر رہی ہے قیمت بلا جلد ۱۲ / - مجلد (...)

ملنے کا پتہ :- سنت رام مینیجر آریہ پستک بھنڈار اندرون لوہاری دروازہ لاہور

مہاشہ راجپال اینڈ سنز سرسوتی آشرم - انار کلی - لاہور

پنڈت وزیر چند شرما موہن لال روڈ - لاہور ویدک پستکالیہ

(مصنف) وکیل ڈیرہ غازیخان

ڈینٹلین کی پانچ خوبیاں

۱ - باکمال ڈاکٹروں کی زیر نگرانی سائینٹفک طریقوں کے مطابق تیار ہوتا ہے ؂

۲ - بازار میں جتنے اعلیٰ درجہ کے ٹوتھ پیسٹ دانتوں کے کریم فروخت ہو رہے ہیں - ان سب سے ارزاں ہے ؂

۳ - لاہور میں بنتا ہے - اور امریکن اور ہندوستانی ماہرین تیاری کے وقت اس کی نگرانی کرتے ہیں ؂

۴ - بے ضرر معتدل و خوشگوار ہے - دانتوں کے میل کو دور کرتا ہے - منہ کو خوشبودار رکھتا - اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے پائیوریا کو روکتا ہے -

۵ - ہمیشہ ایک طبیبی احتیاط سے تیار ہوتا ہے اور اس کی تیاری میں بہترین قسم کا مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے ؂

ایک مرتبہ آزمائش کیجئے

آپ کے دانتوں کی تمام تکالیف رفع ہو جائینگی ہندوستان میں تمام کیمسٹوں سے دستیاب ہو سکتا ہے - قیمت ٹیوب ... پیکنگ و ڈاک خرچ علاوہ

بیلی رام اینڈ برادرس سول ملٹری کیمسٹس - لاہور

دہلی اور یوپی کے واحد نمائندگان

...سنز - چاندنی چوک دہلی

ساماجک جگت

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

اس ورش سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرتی ندھیوں کا نیاسہ سالہ چناؤ ہونا ہے ایک ماہ ہوا کہ سبھا کے پرانت کی سب آریہ سماجوں کو پرتی ندھی فارم بھیجے گئے۔ مگر اس وقت تک چند آریہ سماجوں سے فارم بھر کر آئے ہیں۔ آریہ سماجوں کو پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنی اپنی سماج کا جنرل اجلاس بلا کر پرتی ندھی کا چناؤ کریں۔ اور فارم بھر کر معہ دسانش کے سبھا کے دفتر میں بھیج دیں۔ سبھا کا سالانہ جنرل اجلاس ۲۸-۲۹ مئی کو ہوگا۔ (کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور) ٭

آریہ اپدیشکوں سے نویدن۔

پنڈت شانتی پرکاش جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کا شبھ وواہ ۱۰ مئی ۱۹۳۲ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ برات کوٹ چھٹہ (ضلع ڈیرہ غازی خان) سے جام پور جاویگی۔ پنڈت جی آریہ اپدیشکوں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ اس مبارک تقریب میں شامل ہو کر ان کے وواہ اُتسو کی شوبھا بڑھائیں ٭

(منتری آریہ اپدیشک سبھا گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج کے اُپ نیموں کا سنشودھن

گت ورش اپریل ۱۹۳۱ء میں آریہ سماج کے اُپ نیموں کا ترمیمی مسودہ سمست آریہ سماجوں آریہ پرتی ندھی سبھاؤں تتھا آریہ پتروں میں سمتی ارتھ بھیجا گیا تھا۔ آریہ سماجوں سے پرارتھنا کی گئی تھی کہ وہ اس مسودہ کو اپنی اپنی انترنگ سبھائیں پیش کر کے اور اس کی سمتی پراپت کر کے سارودیشک سبھا کے کاریالیہ میں بھیجیں۔ ابھی تک بہت سے آریہ سماجوں کی سمتیاں پراپت نہیں ہوئی ہیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ جن آریہ سماجوں نے اپنی سمتی سارودیشک سبھا کو نہیں بھیجی۔ وہ نیقا سمبھو ایک ماہ کے اندر اپنی سمتی بھیج دیں۔ اور بھی آریہ سجن جو اپنی سمتی بھیجنا چاہیں۔ پرستنا پورک بھیج سکتے ہیں۔ نیا ڈرافٹ ییقا سمبھو شیگھر سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا میں پیش کیا جائیگا ٭ آنند بھکشو سرسوتی منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی!

آریہ سماج کرنال کا چناؤ

پاپو گنپت رائے جی وکیل پردھان۔ باپو اندرناتھ جی منیجر بنک اُپ پردھان۔ چودھری سنگھ رام جی منتری لالہ کیدارناتھ جی اُپ منتری۔ لالہ امنت رام جی خزانچی۔ چودھری لکھا رام جی پستکادھیکش پنڈت کاشی ناتھ جی مہتم جائیداد۔ باپو رچھپن لال جی وکیل منیجر پاٹھشالہ۔ باپو لکشمی چند جی منیجر ریلیجس رنڈم ٭

(سنگھ رام منتری آریہ سماج کرنال گوروکل وبھاگ)

آریہ سماج جنڈیالہ کا چناؤ

پردھان مہاشہ دیرندمل جی۔ منتری مہرچند ووکل۔ اُپ منتری مہاشہ رگھبیر لال۔ کوشادھیکش مہاشہ درگا داس۔ پستکادھیکش مہاشہ مہرچند سیال ٭

(مہرچند منتری آریہ سماج) ٭

آریہ سماج جام پور کا سالانہ انتخاب

۱۴-اپریل کرمن پرکار ہوا:۔ پردھان سیٹھ کالو رام جی۔ اُپ پردھان مہاشہ موہن چند جی۔ منتری سیٹھ ایشر داس جی۔ اُپ منتری تلسی داس۔ خزانچی مہاشہ چوتھو رام جی۔ آڈیٹر چودھری دسندھا رام جی۔ لائبریرین مہاشہ شیر دت جی ٭

۱۳، ۱۵-۱ اپریل کو آریہ سماج مندر میں رام نومی کا تہوار بڑی شان سے زیر صدارت شری مان مہاشہ ہربھجن لال جی منایا گیا۔ جس میں کئی مہانو بھاؤں نے بھگوان رام کے جیون چرتر پر روشنی ڈالی ٭

شریمان مہاشہ کرشن جی۔ مہاشہ ہربھجن لال جی۔ و مہاشہ گنیشن دت جی آریہ پرتی ندھی سبھا کے نئے پرتی ندھی چنے گئے ٭

(تلسی داس اُپ منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج جام پور کا پرستاؤ سناتن

دھرم کانفرنس جام پور کے موقع پر زیر صدارت رائے بہادر سیوک رام ایم ایل سی جو سخت و ناموزوں تقریر سوامی پرکاشانند جی نے بجانب لالہ رام رتن جی بی اے ہیڈ ماسٹر ہندو ہائی سکول ڈیرہ غازی خان پریذیڈنٹ دربارہ ودیا گذاری دھرم شالہ متنازعہ جام پور پریش کرتے ہوئے کی ہے۔ اور اس میں جو غیر واجب اور غلط حملہ ہندو پنچائت و چودھری صاحب پر کیا گیا ہے آریہ سماج جام پور کا عام اجلاس اس کے برخلاف سخت اظہار نفرت و افسوس کرتا ہے۔ اور اس

موسٹیپھرکی نصائح اس کے منافی اور اشتعال انگیز سمجھتا ہے
خصوصاً اس لئے کہ اس سے چند منٹ پہلے تک گفتگو سے
صلح ہوتی رہی - اور امید تھی کہ عنقریب مصالحت ہو جائیگی -
ایسی سخت تقریر سے سخت دھکا پہنچا ہے ::

آریہ سماج کلاس والہ میں امرت ورشا

آریہ سماج کلاس والہ کو لالہ دولت رام جی پردھان آریہ سماج کی کرپا سے
منتر جیوت ہوئے دس ماہ ہو چکے ہیں - ابھی ہمارے ساپتاہک
اتسو بڑی دھوم دھام سے منائے جا رہے ہیں - حاضری بھی
کافی ہوتی ہے - چنانچہ گزشتہ ساپتاہک اتسو میں پھول
بگیہ آدی کے پشچات شری سوامی دگیانانند جی کا اتیمنت منوہر
اپدیش ہوا - ازاں بعد اسی روز دا اسگلے روز ماتر می کو آریہ سماج
مندر میں پنڈت پورن چند جی ایڈیٹر آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب کے پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوئے اور جیسا کہ میں نے
دل بھی پنڈت صاحب موصوف نے ایک پرچار کیا ::
(جگت رام اپ منتری آریہ سماج) ::

آریہ سماج امر گڑھ میں بواہ

مہاشہ سادھو رام
حلف لالہ امین چند کھتری کا بواہ بمقام آشرم دہلی میں ۱۴
مارچ کو ہوا - امر گڑھ میں واپسی پر مہاشہ جی نے پریتی بھوجن
دیا - اس موقعہ پر ڈاکٹر رام نارائن صاحب نے مختصر مگر
موثر تقریر کی - علاوہ ازاں ۱۱ - اپریل کو مہاشہ جی نے اپنے
گھر پر گرہ پرویش سنسکار کرایا - اور ماس شدھ از سرپر آریہ
سماج کو دس روپے دان دیا -
(دولت رام آریہ منتری آریہ سماج) ::

آریہ سماج گوال منڈی لاہور کے سماچار

پریوارک ستسنگ مہاشہ کرشن دیو جی کے گھر پر ہوئی -
اتوار کو ساپتاہک ست سنگ میں مہاشہ موتی لال جی
آریہ پردھان آریہ سماج کا پربھاؤ شالی ویکھیان ہوا ::
سوم وار کو پیمانہ کال لالہ امرناتھ جی مہرنا کے
نئے گھر میں پرویش سنسکار ہوم - پانچ روپے آریہ سماج
کو دان ملے ::

ویدک وواہ - لالہ بالمکند جی پنشنر گگو دال ضلع گجرات
نواسی کے پوترے کا وواہ لالہ فوجی رام جی چک نمبر ۲۰ متصل
جودھاں والہ تواسی کی پتری کے ساتھ ۱۴ بیساکھ کو پراتہ کال
پورن ویدک ریتی سے ہوا - اس موقعہ پر مہاشہ بہاری لال
کے بھجنوں سے پہلے عادت ہو کر لالہ میلا رام جی کورٹ انسپکٹر
نے انہیں ایک تمغہ بھینٹ کیا - ودکیش کی طرف سے پاس
شبھ اوسر پر ساڑھے سات سو کے لگ بھگ دان ہوا -
جس میں سے ساڑھے چار سو روپیہ آریہ سماج گگو دال کو پچاس
روپیہ ویدپرچار اور باقی دوسری سنستھاؤں کے لئے تھا ::
(چونی لال پرتی ندھی آریہ سماج گگو دال ضلع گجرات پنجاب)

کراچی میں دھرم ارتھ اوشدھالیہ

آریہ سماج سماج
دھانگ کراچی نے سوشیلا بھون میں دیا نند لاجپت ہومیو
پیتھک اوشدھالیہ کھولا ہے - جس میں بلا لحاظ مذہب وملت
تمام مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے - اوشدھالیہ کے انچارج

ڈاکٹر بوٹا رام دت ہیں - جو اپنے کام میں بہت یوگیہ ہیں ::
(دھانگ مل بی اے ایل ایل بی منتری آریہ سماج کراچی)

لاہور کے مضافات میں نئی سماجیں

لاہور کے
مضافات میں جو نئی آبادیاں بن رہی ہیں - ان میں دو سماجیں
حال ہی میں بنی ہیں - ایک آریہ سماج کرشن نگر اور دوسری
آریہ سماج گورودت بھون - آریہ سماج گورودت بھون ۴ -
مئی کو شری سوامی سوتنترانند جی کے آشیرواد سے استھاپت
کی گئی - جس کے بعد پنڈت پدھ دیو جی ودیا النکار کا پربھاؤ
شالی ویاکھیان ہوا - پہلے ہی ست سنگ میں ڈیڑھ سو کے
قریب حاضری تھی - اس سماج کے پردھان شری نرنجن ناتھ
جی اور منتری پنڈت بنواری لال جی بی اے ہیں - اس سماج
کی وشیشتا یہ ہے - کہ سبھاسدوں میں قریباً نصف تعداد ستریوں
کی ہے - دونوں قائم شدہ سماجیں اپنے مندر بنانے کی فکر میں ہیں

آریہ سماج نارگ کا چوتھا سالانہ جلسہ

آریہ سماج و
ست دھرم پاٹھشالہ نارگ کا چوتھا سالانہ جلسہ ۸ - ۹ - ۱۰ -
بیساکھ کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - جس میں پنڈت اہمر دیو

مہاشہ کیسر سنگھ جی و مہاشہ چمن لال جی - پرتی ندھی سبھا پنجاب
کی طرف سے اور پنڈت گوکل دت جی گورو کل کرو کشیتر
مہاشہ ستیہ پال و مہاشہ کرشنانند جی ویدک آشرم کچھا
پدھارے - بھجن - ویاکھیان - واپدیش دن رات ہوتے
ہوتے رہے - حاضرین بہت بھاری تعداد میں جمع ہوئے
کا نہایت ہی اچھا اثر پڑا - ۱۰ بیساکھ کو پنڈت درگا دت جی
دھرم پاٹھشالہ نے رپورٹ سالانہ کارروائی سنائی - اور
صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر و سردار صاحب بہادر
دکھایا گیا - جو جن کا پربندھ ۳ یوم تک ودیارتھی
سے ہوتا رہا - ایشور کرپا سے اتسو آنند پورک سماپت ہوا
(دھنا گر داس و منتری پاٹھشالہ نارگ ڈاکخانہ پچھادریا)

اناؤ میں شدھی

یکم مئی سائینکال ایک بدھوا ناتھ استری
کی شدھی آریہ سماج مندر اناؤ میں ہوئی - اس کو کچھ مسلمانوں
نے اغوا کر لیا تھا - اور مسلمان بنا لیا تھا - اس کو پھر سے ویدک
دھرم میں پرویشٹ کرایا گیا - اس کا پرانا نام رام رتی رکھا گیا
اچھی تھی - (سوہن لال اپ منتری آریہ سماج اناؤ) ::

پنڈت اور مہاشہ

(از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

مہذب اور شائستہ لوگ ایک دوسرے کا نام کسی تعریفی کلمہ کی ایزادی کے ساتھ بلاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ان الفاظ نے بھی مذہبی اور قومی صورت اختیار کرلی ہے۔ ایک عالم مسلمان کو مولوی اور جنم کے برہمن کو پنڈت یا مصر کہنے کا رواج ہے۔ جاٹوں کو چودھری، ارائیں کو مہر، کھتری کو مہاجن کرلالہ کے نام سے پکارا جاتا ہے آریہ سماج نے پراچین سنسکرتی کا پرچار کرتے ہوئے ان اُصولوں میں سروسادھارن منشوں کے لئے مہاشہ اور استریوں کے لئے دیوی آدی کے منوہر شبدوں کو رواج دیا۔ ان شبدوں کے استعمال کو اگرچہ وہ دان لوگ بُرا نہیں سمجھتے۔ لیکن عام لوگ ان کو آریہ سماجی شبد سمجھتے ہیں۔ اگر کسی ورکشک بھائی کو مہاشہ جی لکھکر بلایا جاوے۔ تو وہ لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ پچھلے دنوں کا ذکر ہے۔ میں دھرم کوٹ رندھاوا میں تھا۔ وہاں کی سناتن دھرم سبھا کو ان کی سبھا کا پتر آیا۔ کہ سنٹر میاں مالوی جی کا جنم دن منانا چاہیئے۔ پتر بھاشا میں تھا۔ اس لئے مجھے پڑھایا۔ اس میں مہاشہ کے شبد سے مخاطب کیا ہوا تھا۔ جب میں نے پڑھا۔ پہلے تو یہ سمجھا۔ کہ ہمارے ساتھ ہنسی کرتے ہیں۔ لیکن جب ان کو معلوم ہوا کہ سچ مچ مہاشہ شبد پتر میں لکھا ہوا ہے تو حیران ہو گئے۔ کہ یہ آریہ سماجی شبد ہماری سبھا نے کیسے استعمال کیا۔ ہندوستان کے رواج کے مطابق آریہ سماج میں بھی اس کی کچھ کچھ بھید اکشتی منکل ہوئی ہے۔ جن دلت بھائیوں کو آریہ سماج نے اوپر اٹھا کر آریہ جاتی کے انگ سنگ کیا ہے۔ لوگ ان کو اب پہلے ناموں سے تو نہیں بلاتے۔ لیکن ان کی مہاشہ نام کی ایک الگ قوم بنادی ہے۔ اور پوچھے پران بھائیوں کو بھی اپنی مہاشہ قوم بتلانی پڑتی ہے۔ اپدیشکوں کو کوشش کرکے اس غلط رواج کو دور کرکے سب کو آریہ سمجھنے اور بلانے کی پرتھا ڈالنی چاہیئے۔ اس سنسکار کے لئے سب کے لئے مہاشہ شبد کا استعمال کرنا چاہیئے ؛

عام لوگ مہاشہ شبد کا ارتھ نہیں جانتے۔ اسی لئے مخالفت کرتے ہیں۔ پدم چندر کوش میں مہاشہ شبد کا ارتھ بڑے آشے والا۔ یعنی بڑے مطلب والا۔ بڑے آسرا والا۔ بڑے ایشوریہ والا۔ بڑے ورشٹ والا۔ بڑے سمان والا۔ اور سمانہ بھاوہ والا۔ ور۔ فیاض۔ صاحب کیا ہے۔ اور مہت گیتا میں لکھا ہے ؛

अविह्वलं मनः स्वस्थो मुक्त राव महाशय॥

جو پُرش اپنی خواہش سے آئی سندر استری کو دیکھ کر کام کے وش میں نہیں ہوتا۔ اور موت کو سامنے دیکھ کر بھی نہیں ڈرتا۔ ایسے جیون مکت کا نام مہاشہ ہے۔ سبھاشت رتن بھنڈار کر میں لکھا ہے :-

गंगा पापं शशीतापं दैन्यं कल्पतरुस्तथा।
पापं तापं तथा दैन्यं हन्ति सन्तो महाशयाः॥

گنگا تو صرف پاپ دور کرتی ہے۔ چاند تاپ کو اور کلپ برکش غریبی کو۔ لیکن سنت جن ان تینوں کو دور کرنے والے وہ مہاشہ کہلاتے ہیں پدم پوران کے ساتویں کھنڈ ادھیائے ۵ میں ایک دھرماتما برہمن اور اس کی استری دونوں کو مہاشہ کہا گیا ہے :-

तेन पुण्यं प्रभावेन दम्पती तौ महाशयौ

ایسے ہی پنچ تنتر میں یدھشٹر کو مہاشہ کہا گیا ہے :-

युधिष्ठर सम महाशयोऽसौ राजा॥

اس لئے کسی کو بھی مہاشہ شبد سے ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔ آریہ بھائیوں کو تو اس کے کہلانے میں فخر کرنا چاہیئے۔ اور اس کا ارتھ بتلا کر لوگوں میں پھیلی ہوئی غلط فہمی کو دور کرنا چاہیئے۔

سنسکرت ساہتیہ میں پنڈت شبد کا بہت استعمال ہے۔ اس کے معنی دانا کے ہیں۔ ہر ایک ودیا میں ماہر کو پنڈت کہہ سکتے ہیں لیکن شاستر گیہ۔ وید شاستر کے جاننے والے دھرم کی ویوستھا کرنے والے کے لئے یہ لفظ خاص ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا برہمن کا شیشٹ دھرم ہے۔ اس لئے برہمن پنڈت کہلاتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جنم کی برہمن جاتی میں پیدا ہونے والا اکثر بھینس برابر مہا مورکھوں کو بھی برہمن ہی کہیں۔ اور کشتری آدی منتقان کو پنڈت نہ کہا جاوے۔ جیسا کہ آج کل ہر ایک جنم سے برہمن کو پنڈت کہنے کا رواج ہے۔ سنسکرت ساہتیہ میں اس کا پرمان نہیں ملتا اس کے برخلاف غیر برہمن شاستر گیوں کو بھی پنڈت کہا گیا ہے۔ چنانچہ بالمیکی راماین میں شری رام چندر جی نے سگریو کو پنڈت کہہ کر بلایا ہے :-

सुग्रीवः पण्डित श्चापि मतिमान मन्त्र विचक्षणः।
उभाभ्यां संप्रधार्यार्थं रोचते यतदुच्यताम्॥

اے سگریو! آپ صلاح مشورہ میں دانا ہیں۔ اور آپ پنڈت ہیں۔ دونوں بچار کرکے جو مناسب سمجھیں۔ توجہ کے لئے حکم کریں ؛

مہابھارت میں جوا کھیلتے ہوئے یدھشٹر نے جب اپنے بھائیوں کو بھی داؤ پر لگا دیا۔ تو سہدیو کے لئے

पण्डिता रूय- ... गत

پنڈت شبد کا پریوگ کیا ہے ایسے ہی اندرو پدی کو بن پرو میں پنڈتا کہا گیا ہے :-

प्रियाच दर्शनीया च पण्डिता च पति व्रता।

درو پدی اپنے پتی کی پیاری اور روپ وتی پنڈتا اور پتی ورتا ہے ؛

لیکن آج کل ہمارے پورانک بھائیوں میں ذات پات کا ایمان اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ ایک طرف تو جنم کے برہمن کو خواہ وہ جوٹھے برتن صاف کرنے والا ہو۔ پنڈت کہیں گے۔ لیکن اپنے کالج کے پرنسپل کو بھی جو کہ مغربی تعلیم کے علاوہ سنسکرت ودیا میں بھی نپن اور شاستر گیہ ہو۔ غیر برہمن ہونے کی وجہ سے پنڈت نہیں کہیں گے۔ پہلے پہل آریہ سماج میں بھی یہ قابل نفرت ذہنیت کچھ کچھ موجود تھی۔ لیکن پرماتما کی کرپا سے اب بالکل دور ہو گئی ہے ؛

سنٹر میاں پنڈت منسا رام جی نے لکھا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے اپنے پتر وید ادیس میں جو اپدیشکوں کو پنڈت اور بھجنیکوں کو مہاشہ لکھنے کا بھید بھاؤ کر رکھا ہے۔ اس کو دور کرکے سب کو مہاشہ لکھنا چاہیئے۔ انکساری کے لحاظ سے آپ کا ایسا لکھنا قابل تعریف ہے۔ لیکن میرے خیال میں دونوں کے لئے مہاشہ شبد کی بجائے پنڈت شبد کا پریوگ اچھا اور انوکول ہوگا۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ مہاشہ شبد پنڈت شبد سے کم عزت رکھتا ہے۔ بلکہ اپدیشکوں اور بھجنیکوں کا کام چونکہ دھرم کو جان کر اس کا پرچار کرنا ہے۔ اور پنڈت شبد کا ارتھ دھرمگیہ اور شاستر گیہ ہے۔ اس لئے یہ زیادہ موزوں ہوگا ؛

ہمیں اسباب کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ پرچلت سنسکرت شبدوں کا دوبارہ ہوتا ہے اگر دھرم پرچارکوں کے لئے پنڈت شبد کا استعمال نہ ہوگا۔ تو اور کس کے لئے ہوگا؟ البتہ کوئی پرش ہمارا شہ کہدے۔ تو اس کو برا ماننا کیول اگیان سے ہوگا۔ کیونکہ پنڈت شبد سے اگر کسی کی ودیا کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تو مہاشہ شبد سے اچھے جیون کا ثبوت ہوتا ہے۔ اس حالت میں جو اچھے جیون کو اپنے لئے حقارت کا باعث سمجھتا ہے۔ وہ انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں ؛

सामिलासं स्त्रियां दृष्ट्वा
मृत्युं वा सम्मु परिस्थित

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

PRAKASH LAHORE INDIA

قیمت سالانہ چار روپے
ششماہی دو روپے چار آنہ

جلد ۲۸

ممالک غیر سے ...
فی پرچہ ۱/
نمبر ۱۹

اتوار ۳ جیٹھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۳۲ء {دیانند ۱۰۹} SUNDAY 15 MAY 1932

وید امرت

من شبھ وچاروالا ہو

यत्प्र ज्ञानमुत चेतो धृतिश्च यज्ज्योतिरन्तरमृतं प्रजासु। यस्मान्न ऋते किञ्चन कर्म क्रियते तन्मेमनः शिवसं कल्पमस्तु॥ यजुः ३४।३॥

جو من بدھی کا اُتپادک اور سمرن شکتی کا آدھار ہے۔ جو جیتی جاگتی جوتی پرانیوں کے اندر ہے۔ جس کے بنا کچھ بھی کام نہیں کیا جاتا ہے۔ وہ میرا من شبھ وچاروالا ہو۔

دوسرے پرانیوں پر منش کی وششٹتا بدھی کے کارن ہے۔ بدھی نہ ہو۔ تو منش اور پشوؤں میں کوئی فرق نہیں۔ پشو بدھی تو پشوؤں میں بھی ہے۔ جس سے وہ اپنے پر آنے والے خطرہ کو جان سکتے۔ اور اس سے بچنے کا اُپاؤ کر سکتے ہیں۔ پر منش میں جو بدھی ہے۔ وہ فوری خطرہ کا بودھ کرانے اور اُس کے نوارن کی ودھی بتانے کا ہی کام نہیں کرتی۔ بلکہ لوک اور پرلوک سنبندھی اُنتی کا مارگ دکھانے میں سچے راہنما کا کام بھی دیتی ہے۔ جس منش کے اندر صرف پشو بدھی ہے۔ ادھکات وہ بھوک لگنے پر پیٹ بھرنے کے اُپاؤ سوچ سکتا ہے۔ جان پر حملہ ہونے پر اُس سے بچنے کر لئے بھاگنے اور چھپنے کی تدبیر وچار سکتا ہے۔ تو پشو اور اُس کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ وہ بھی پشوؤں کی طرح جیون گذار کر اس سنسار سے چل بستا ہے۔ اور اس طرح پشوؤں کے مقابلہ پر جو اُسے اپنے اُدھار کا ایک اُپورو اوسر ملا تھا۔ اُسے گنوا بیٹھتا ہے۔ پرنتو منش اور سو بھاگیہ شالی منش وہی ہے۔ جو پرماتما کی دی اِس چیز سے بھلی پرکار کام لیتا ہے۔ جسے بدھی کہتے ہیں۔ کون ہے۔ جو بدھی کے آوشکاروں کو نہیں جانتا۔ ہر ایک انسان کے دائیں بائیں۔ آگے پیچھے۔ نیچے اوپر بدھی کے آوشکاروں کا ایک عالم کھلا ہوا ہے۔ اور دھنیہ ہے وہ منش جو ان آوشکاروں کو دیکھ کر اپنی بدھی سے کام لینے کی شکشا گرہن کرتا ہے۔ ایسی جو بدھی ہے جس نے

... کو منش بنایا۔ من کی پیدا ہوتی ہے۔ جب بدھی اتنی مہان ہے۔ تو یہ سمجھنا مشکل نہیں۔ کہ اُتپادک من کتنا مہان ہونا چاہیے۔ ہر منش کی وششٹتا اس کی سمرن شکتی ہے جس کی سمرن شکتی جتنی اچھی ہوگی۔ وہ اُتنا ہی اچھا دوسروں پر پربھاؤ ڈال سکتا ہے اور اس سمرن شکتی کا بھی آدھار ہے۔ تو من ہے۔ پھر من کیا ہے۔ پرانیوں کے اندر جیتی جاگتی جیوتی ہے۔ یہ ہے۔ تو شریر کی کریا ہوتی ہے۔ نہ ہو تو کچھ نہیں ہوتا۔ کسی بھی کام کے کرنے کا وچار من کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ جو وچار من کے اندر پیدا ہوتے ہیں سمرن شکتی سے وہ اُن کے سلسلے وچار پرواہ کو آگے چلا سکتا ہے۔ وچار اُتپن ہونے پر آتما سے بدھی کے حوالہ کرتا ہے۔ بدھی مشورہ دیتی ہے۔ کہ وچاروں کو کس طرح کریا تمک روپ دینا چاہیے۔ اس کا کام من کے سوچے ہوئے کام کو سر انجام دینا ہے۔ اور بس من پوترتا کے وچار بدھی کے سامنے رکھیگا۔ تو بدھی پوترتا کی لائن پر مشورہ دیگی۔ من برے وچاروں میں بل کی سمبھاونا چاہیگا۔ تو بدھی کی اسی قسم کی سہائتا ہوگی۔ غرضیکہ بھلائی برائی من سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس اوستھا میں یہ ضروری ہے۔ کہ منش بدھی مان ہو پرنتو بدھیمتا زحمت ہوگی۔ اگر من پوتر نہ ہو۔ بدھیمتا رحمت اس حالت میں ہو سکتی ہے جب من پوتر ہو۔ اس کے اندر اچھے وچار پیدا ہوں۔ وہ اندریوں کو وش میں رکھنے کے ارادوں کا ... ہو۔ نہ کہ اندریوں کی غلامی میں پھنسنے کا۔ اسی لئے وید کی شکشا ہے

ضرورت ہے!

نمبر ۱۶۰

آریہ سماج چک جھمرہ ضلع لائل پور کے لئے ایک ایسے سجن کی آوشیکتا ہے۔ جو بطور پردھان سنسکار آدی کرانے اور کتھا آدی کرنے کے علاوہ باہر کے گراموں میں ویدک دھرم کا پرچار کر کے باجہ کے ساتھ بھجن گا سکے۔ والے کو ترجیح دی جاوے گی۔ تنخواہ یوگیتا انوسار دی جاویگی رہائشی مکان مفت۔ تمام درخواستیں

خوشحال چند پردھان آریہ سماج چک جھمرہ

کے نام آنی چاہئیں ؛

اروڑہ کھتری لائق ورکیلئے کنیا کی ضرورت

نمبر ۱۶۱

مجھے اپنے ایک دوست کے بھانجے کے لئے جو کہ اروڑہ کھتری اور معزز خاندان سے ہے تندرست خوبصورت۔ کنوارا عمر ۲۳ سال کی ہے ہندی اردو انگریزی پڑھا لکھا ہے اور نورمل پاس ہے سرکاری مڈل اسکول میں اسسٹنٹ ٹیچر ہے اس کے لئے ایک یوگیہ سوجاتی کنیا کی ضرورت ہے خواہش مند صاحبان معہ اپنے فوٹو کے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں :-

پنڈت رام لال شرما سکرٹری آریہ سماج بہادرآباد ڈاکخانہ خاص ضلع سہارنپور یوپی

نوجوانوں کی سخت ضرورت ہے

نمبر ۱۵۶

ہماری	معرفت	نوجوان خوب
صورت	ودھوائیں	اور بال ودھوائیں
اور	کنواری	لڑکیاں شادی
کے	لئے	ہر وقت تیار
ہیں	ہیں۔	شادی کے خواہشمند
جلد	سے	جلد درخواست

بھیجیں۔ پتہ :-

منیجر رامچرن لال شرما ہندو ودھوا آشرم اورئی ضلع جالون

وروں کی ضرورت!

نمبر ۱۶۳

جو صاحب یو۔پی بہار سی۔پی کی کنواری و ودھوا ناتھ آلیہ سے دیویاں اور ہمارے کاریالیہ کے ذریعہ سے اپنی حسب مرضی شادی کا انتظام کرنا چاہیں۔ وہ امورات شادی کے لئے پانچ پیسہ کے ٹکٹ روانہ کر کے کاریالیہ کو تحریر کریں اور واضح رہے کہ کاریالیہ کے ذریعہ سے بہت سی شادیاں کرائی جاچکی ہیں ؛

منیجر شانتی یواہ سہائک کاریالیہ کلیہ ہرائے گنج الہ آباد

جنم بھر کے دکھ دور!

نمبر ۱۵۹

ایک لڑکی نہایت خوبصورت رنگ گورا عمر قریباً ۱۱ سال۔ گھر کے کاموں میں ہوشیار ہے۔ پڑھی قطعی نہیں ہے۔ ستی کی رہنے والی ہے۔ اردو صاف بولتی ہے۔ بول چال سے پتہ چلتا ہے۔ کہ پڑھی سے کم نہیں ہے۔ اس لڑکی کے ماتا پتا مسلمان سے شدھ کئے گئے ہیں اس شدھ شدہ لڑکی سے۔ جو شادی کرنا چاہتے ہیں۔ درخواست کریں۔ درخواست کے ساتھ ایک روپیہ چار آنہ فارم فیس آنے پر جواب دیئے جائیں گے۔ نری امیدوار درخواست بھیجنے کا کشٹ کریں۔ جن کا اپنا مکان شہر میں ہو۔ اور سو روپے ماہوار آمدنی ہو۔ جس امیدوار کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو اس پر غور کیا جائے گا۔ پتہ :

شادی پربندھ کرتا۔ رام چرن لال شرما پستک بھنڈار۔ اورئی ضلع جالون

گرہستھ آشرم کو سکھدائک بنانیوالی اپیوگی پستکیں

پتری سندیش

یعنی

گرہستھ سمبندھی اپدیش

یہ پرستک نیہک سوامی سدانند جی کی نئی تصنیف ہے مہاتما ہنسراج جی اور لالہ شبدیال جی پردھان آریہ سماج وچھووالی لاہور نے اس پستک کو پڑھکر بہت ہی پسند کیا ہے۔ ان دونوں مہانو بھاووں کی سمتیاں چھاپ کر پستک میں لگادی گئی ہیں۔ پونے تین سو صفحون کے لگ بھگ تیرہ ننگشائیں بڑھیا کاغذ چھپوائی عمدہ قیمت صرف ۱۲/ شسشو پالن بچوں کو سدا چاری بلوان تیجسوی وغیرہ بنانے کے لئے شکشائیں ۸/ استری شکشا پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی پرسدھ اردو پستک کا ہندی انوواد ۶/ پتی برت دھرم۔ پتی برت دھرم پر اتم ناکھیان اور کچھ بھجن نیا ایڈیشن ۲/ ملنے کا پتہ :-

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

ضرورت ہے

نمبر ۱۶۵

آریہ سماج بدوملی کو ایک پنڈت کی جو کہ بیور بردھست کے آریہ سماج میں کام کر سکے اور ایک ادھیاپکہ کی جو کہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں پرائمری تک تعلیم دے سکے ضرورت ہے ادھیاپکہ ٹرینڈ ہونی چاہئے۔ پنڈت اور ادھیاپکہ پتی پتنی ہونے چاہئیں۔ تنخواہ ہر دو کو پچیس پچاس روپے ماہوار تک دی جاسکتی ہے

بہاری رام منتری آریہ سماج بدوملی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

اگر آپ نے ابھی تک پرکاش میں اشتہار نہیں دیا۔ تو اب ضرور دے فائدہ اٹھائیں ؛

وشال بھارت

نمبر ۱۶۸

ہندی نہایت اعلیٰ رسالہ باتصویر سالانہ چندہ چھ روپیہ۔ ششماہی تین روپیہ

خریداری کے لئے آج ہی لکھدیں

منیجر وشال بھارت ۱۲۰/۲ اپر سرکلر روڈ۔ کلکتہ

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے لیکن

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

نمبر ۱۶۴

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے۔

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں دونو چیزیں پوران ویدک ریتی سے اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے انکو پسند کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ؛

بیوپاریوں کو خاص رعایت

دی جاتی ہے۔ پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے اوپر ہمارا نام دیکھ لیا کریں ؛ پتہ :

میسرز جگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

نمبر ۱۶۲

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

دراکشاسو	قوت، صحت بھوک، چستی۔ خون و گوشت بڑھانے والا۔ خوش ذائقہ۔ انگوری منقا وغیرہ سے تیار کیا ہوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ۱/ ایک روپیہ۔ بڑی دو روپے ؛
چون پراش	جس میں جنگل سے دستیاب ہونے والا اشٹ ورگ شامل ہے۔ سردی کھانسی، زکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا۔ ضعیف کو نوجوان بنا دینے والا قیمت ۲۰ تولہ (۱۲/) ؛
بال سدھا	دُبلے بچے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا۔ قیمت فی شیشی چار آنے
درد قولنج کیسری	تبخیر جلن اور تکلیف کے درد کو ۲۴ گھنٹہ میں فائدہ دکھانے والی دوا۔ قیمت فی شیشی ۴/ چار آنے۔
سدھا سندھو	کف کھانسی، ہیضہ درد شول سنگرہنی اتیسار قے دست وغیرہ کی امراض کی بے نظیر دوا یاں کی گھریلو دوا قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸/)

کوئی دوا نہ خریدو جب تک کہ اُس پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو

دوا فروشوں سے ادویات ہر جگہ مل سکتی ہیں ؛

سنسار کی گتی

آل انڈیا فیڈریشن کب قائم ہوگا؟

چند اہل الرائے نے آئندہ آئین کے متعلق جس رائے کا اظہار کیا ہے۔ اس کے مطابق :- (۱) ملک معظم کی گورنمنٹ فرقہ دارانہ مسئلہ کے متعلق سب سے پہلے غور کرے گی ؛

(۲) ستمبر یا اس کے قریب گول میزی کمیٹیوں کے کام کی تکمیل کے لئے ہندوستانی مدبر لنڈن جائیں گے ؛

(۳) گورنمنٹ آف انڈیا بل نومبر میں یا اگلے موسم بہار میں پارلیمنٹ میں پیش کیا جائیگا اور اگر پارلیمنٹ سے اس کے پاس ہونے میں دیر نہ لگی۔ تو آئندہ موسم گرما میں اسے شاہی منظوری حاصل ہو جائے گی ؛

(۴) پاس ہونے کے بعد انتخابات کے قواعد مرتب کئے جائیں گے ؛

(۵) انتخابات کے بعد نئی کونسل کا آغاز ۱۹۳۳ء کے شروع میں ہوگا۔ اور صوبجاتی خود مختاری اس سال کے موسم بہار میں مکمل طور پر دے دی جائے گی ؛

(۶) اگر ان تمام مسائل کو ٹھیک ٹھیک حل کر دیا گیا۔ تو آل انڈیا فیڈریشن ۱۹۳۵ء کے موسم خزاں میں قائم ہو جائے گی ؛

بڑے افسروں کی تنخواہیں کم کیجائیں

مشہور اینگلو انڈین اخبار سٹیٹسمین لکھتا ہے کہ سول سروس والوں کی تعداد میں اب بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اور ہندوستان اس کو برداشت کرنے کے قابل نہیں رہا موجودہ صورت میں ہو کیا رہا ہے نئے نئے عہدے نکالے جا رہے ہیں۔ جو شخص ان عہدوں پر مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے عہدے کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے نئی نئی سکیمیں سوچتا ہے۔ اور ان سکیموں پر عمل درآمد کے لئے نئے نئے ٹیکس لگانے پڑتے ہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ مرکزی اور صوبجاتی گورنمنٹوں کے بجٹ میں ہر سال گھاٹا ہو رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ فیڈرل گورنمنٹ کے قیام کے وقت ہندوستان کا خزانہ خالی ہوگا۔ خاتمہ پر وہ لکھتا ہے۔ کہ ہندوستان کو سوچنا یہ ہے۔ کہ وہ سول سروس والوں کی اتنی بڑی بڑی تنخواہیں کب تک برداشت کرے گا ؛

کراچی ہندو یوتھ کانفرنس

کراچی میں ہندو یوتھ کانفرنس بھائی پرمانند جی کی صدارت میں شان سے ہوئی۔ بھائی جی نے ہندو سنگٹھن کی تلقین کی۔ کانفرنس میں علیحدگی سندھ کے سوال پر ایک پر جوش تقریر میں گورنمنٹ کو مسلمانوں کا جانب دار قرار دیتے ہوئے کہا گیا۔ کہ اگر سندھ کو علیحدہ صوبہ بنا دیا گیا۔ تو نہ صرف ہندوؤں بلکہ گورنمنٹ کو بھی مصیبت کا سامنا کرنا ہوگا۔ اور اگر ایسا کیا گیا۔ تو سندھ کے ہندوؤں میں فیصلہ شدہ امر کو غیر فیصلہ شدہ بنانے کا پروپیگنڈا بڑے زور شور سے شروع ہو جائے گا ؛

مہاتما جی سے ملنے کی اجازت نہیں

خبر ملی ہے کہ لیبر ممبر مسٹر لینزبری نے ہندوستان سے روانہ ہونے سے پیشتر مہاتما گاندھی سے یرودا جیل میں ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے آپ کو جواب ملا کہ ملاقات کی اجازت نہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مسٹر لینزبری نے ہندوستان کی سیاسی اور اقتصادی حالت کا بغور مطالعہ کر لیا ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے معلوم کیا ہے اپنے پارٹی لیڈر مسٹر لینزبری کے پیش کریں گے اور ہندوستان کی صورت حالات پر اپنی رائے کا اظہار کریں گے ؛

محرم اور ضمانتیں۔ کلکتہ کا سماچار ہے۔ کہ وقت یہ محرم کے سلسلہ میں کلکتہ پولیس نے کم ہی دس سو لائسنس عطا کئے ہیں۔ اور شہر کے مختلف اکھاڑوں کے کوئی پانچ سو مسلمانوں کی ضمانت نہ چھلکے لے لئے ہیں ؛

مسٹر ٹھاکر دار سے کو دھمکی - آل انڈیا ڈپریسڈ ایسوسی ایشن (جو مخلوط انتخاب کے حق میں ہے) کے اسسٹنٹ سکرٹری مسٹر ٹھاکر دار سے کو ایک چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جس میں مخلوط انتخاب کے حامی دلت لیڈروں کو برا بھلا کہا گیا ہے۔ اور مسٹر ٹھاکر دار سے کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر تم مخلوط انتخاب کا پروپیگنڈا بند نہ کرو گے۔ تو تمہیں قتل کر دیا جائے گا ؛

رپورٹ کب شائع ہوگی؟ پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں کہا گیا کہ لوتھین کمیٹی کی رپورٹ یکم جون تک شائع ہو جائیگی ؛

مسودہ قانون ترمیم میونسپل ایکٹ۔ آنریبل ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے جو جدید مسودہ قانون ترمیم میونسپل ایکٹ پنجاب کونسل میں پیش کیا تھا۔ وہ ۱۲ ممبران کی منتخب کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ؛

گورنمنٹ کے دفتر شملہ کو۔ پنجاب سول سکرٹریٹ کے دفتر گرمائی دارالخلافہ شملہ میں جانے کے لئے ۱۲ مئی کو بند ہو گئے۔ ۱۸ مئی کو شملہ میں کھلیں گے ؛

طوفان کی تباہ کاریاں۔ زلزلہ نے بلوچستان میں پچھ کا جیل تباہ کر دیا تھا۔ تو طوفان نے بیمن سنگھ کے جیل کو جس میں ۱۲۰۰ قیدی اور نظر بند تھے۔ زمین کے ساتھ ملا دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس حادثہ سے بہت سے قیدی اندر ہی اندر مر گئے ہیں۔ کئی قیدیوں کی بابت کہا جاتا ہے کہ بھاگ گئے ہیں۔ زنانہ اور سول وارڈ بھی گر گئے ہیں۔ نظر بندوں کی بابت معلوم ہوا ہے۔ کہ صحیح سلامت ہیں ؛

آرڈیننس پارلیمنٹ میں - (لندن ۹ مئی) ایک سوال کے جواب میں کہ کیا وزیر ہند آرڈیننسوں کو واپس لینے کے امکان پر غور کریں گے۔ وزیر ہند نے کہا۔ کہ چونکہ آرڈیننسوں کی میعاد جولائی میں ختم ہوتی ہے اس لئے اس سلسلہ میں اس وقت کوئی جواب دینا قبل از وقت ہے۔ جولائی میں جو صورت حالات ہوگی۔ اس پر عمل کیا جائے گا۔ مزید برآں یہ بھی کہا۔ کہ اس سوال پر بسرے۔ گورنمنٹ ہند اور صوبجاتی گورنمنٹوں کے درمیان مشورے ہو رہے ہیں ؛

کشمیر میں ہندوؤں کا احتجاج گلینسی کمیٹی کی رپورٹ اور مہاراجہ کے اسے منظور کر لینے کے خلاف ریاست کے ہندوؤں کی طرف سے احتجاج کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں یکے بعد دیگرے چھ ڈکٹیٹر اور بعض دیگر اصحاب کی گرفتاریاں بھی عمل میں آ چکی ہیں۔ گرفتار ہونے والوں میں سے ہر کو چھ چھ ماہ قید اور جرمانہ کی سزائیں ہوتی ہیں۔ پبلک ایجی ٹیشن بڑھ رہا ہے ؛

پرچے گم ہو گئے۔ سیالکوٹ میں تریہ ایف اے کے جن امیدواروں نے امتحان دیا تھا۔ ان کے ایک مضمون کے پرچے گم ہو گئے ہیں۔ رجسٹرار یونیورسٹی کا اعلان ہے کہ یونیورسٹی نے ان امیدواروں کے دوبارہ امتحان کے لئے ۱۹ مئی کی تاریخ مقرر کی ہے ؛

مخلوط انتخاب کے حق میں۔ بنگال کے نمشودر فرنچائز بورڈ کے پردھان نے ناگپور اچھوت کانگرس کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ بنگال کے نمشودر تخصیصات کے ساتھ مخلوط انتخاب کے حق میں ہیں ؛

بنگال مسلم لیگ کا ریزولیوشن- (ڈھاکہ ۹ مئی) بنگال پریذیڈنسی مسلم لیگ نے اپنے جنرل اجلاس میں پاس کیا ہے کہ یہ اجلاس لیگ کے ایگزیکیٹو ممبروں کو اختیار دیتا ہے کہ وہ عوام میں قومی بینکوں نیز دیگر دیسی کاروباری فرموں میں اعتماد پیدا کرنے کی غرض سے پوسٹروں اور پمفلٹوں کے ذریعہ سودیشی کا زبردست پروپیگنڈا کریں ؛

مدناپور کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ مدناپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ڈگلس کے افسوسناک قتل کے بعد اطلاع آئی تھی کہ مسٹر ایس۔ کے داس آئی سی ایس کو وہاں کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن بعد کی خبر ہے۔ کہ ہجلی کیمپ کے کمانڈنٹ مسٹر برگ کا اس عہدہ جلیلہ پر تقرر ہوا ہے ؛

ساڑھے گیارہ آنہ کے لئے ضبطی کا نوٹس

سردار دلیپ بھائی پٹیل کے نام نوٹس جاری ہوا ہے کہ بوڑولی انیچ آشرم دالی ذیلن کا ساڑھے گیارہ

آنہ مالیہ فوراً ادا کرو۔ ورنہ زمین مذکور ضبط کر لی جائے گی ۔

مسجد کے سامنے باجہ

مسجد کے سامنے باجہ۔ کان پور میں ایک ہندو برات باجے کے ساتھ جا رہی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ مسجد کے سامنے مسلمانوں نے باجے والوں پر حملہ کر دیا۔ جس سے ہندو مسلم فساد کا امکان پیدا ہو گیا۔ لیکن پولیس کے جلد حالات پر قابو پا لینے سے فساد رک گیا ۔

سوامی راما نند گرفتار کر لئے گئے۔

خبر ہے کہ سوامی راما نند آریہ سماجی کانگریسی کارکن زیر دفعہ ۳ بنگال آرڈی نینس گرفتار کر لئے گئے ۔

ہندوستان کی غیر ملکی تجارت ۳۲-۱۹۳۱ء

کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ سال کی نسبت درآمد میں ۳۸ کروڑ روپیہ اور برآمد میں ۶۵ کروڑ روپیہ کی کمی ہو گئی ہے سال زیر رپورٹ میں بمقابلہ سال گذشتہ ۳۹۰ کروڑ کے درآمد برآمد و برآمد ثانی کی کل مالیت ۲۶۷ کروڑ روپیہ تھی ۔

ٹیگور کی سالگرہ

ٹیگور کی سالگرہ۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی سالگرہ طہران پایہ تخت ایران میں منائی گئی۔ گورنمنٹ ایران کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس اور تحفہ پیش کیا گیا۔ جس میں آپ کی علمیت کا اعتراف تھا۔ اس کے بعد مختلف لوگوں اور انجمنوں کی طرف سے نذرانے دیئے گئے ۔

۴ ماہ میں ۴۴ ہزار

۴ ماہ میں ۴۴ ہزار۔ (شملہ ۱۲ مئی) موجودہ تحریک سول نافرمانی کے آغاز سے اب تک جن اشخاص کو سزا مل چکی ہے اور جو رہا ہو چکے ہیں۔ ذیل میں ان کے متعلق اعداد و شمار درج کئے جاتے ہیں :-

اجمیر مارواڑ ۱۷۵ - آسام (۲۳ اپریل تک) ۱۰۰ - بنگلور ۱۱۷ - بنگال ۱۹۵۱ - بہار اوڑیسہ (۲۳ اپریل تک) ۵۹۸۷ - سی پی ۲۸۳ - کورگ ۸۶ - دہلی ۱۱۵۰ - مدراس (۲۳ اپریل تک) ۱۸۵۰ - شمال مغربی سرحدی صوبہ یکم جنوری سے ۱۶ اپریل تک ۴۴۵۲ - پنجاب ۱۳۹۶ - یوپی ۸۸۸۵ - میزان کل ۴۴۵۸۶ ۔ واضح رہے کہ اس وقت تک یہ تمام اشخاص جیل میں نہیں۔ تقریباً ۹ ہزار رہا ہو چکے ہیں ۔

[illegible] کا فیصلہ۔ سردار [illegible] سنگھ

مجسٹریٹ کی مصروفیت سے معاملہ ڈسکہ کے متعلق ابھی اس کی طرف توجہ نہیں دے سکے امید ہے۔ کہ راجہ نریندر ناتھ اور سر سندر سنگھ مجیٹھیہ جلد اپنے فیصلہ کا اعلان کریں گے۔

لنڈن شملہ جلد مل جائیں گے۔

صوبوں کے صدر مقامات کو مرکزی صدر مقام سے ملانے کی کوششیں ترقی پر ہیں۔ چنانچہ مدراس اور دہلی بذریعہ ٹیلی فون ملائے جانے والے ہیں بمبئی اور کلکتہ کو ملانے کا تجربہ کیا جا چکا ہے اسی سلسلہ میں شملہ کے لنڈن کے ساتھ بذریعہ ٹیلی فون ملائے جانے کی کوشش شامل ہے ۔

رہائی کے بعد نظر بندی

رہائی کے بعد نظر بندی۔ (دہلی ۱۱ مئی) مولانا ابو الکلام آزاد قائمقام صدر کانگرس کو جیل سے رہا کر دیا گیا۔ انہیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ بلا اجازت دہلی سے باہر نہ جائیں۔ اور کانگرس کی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں ۔

پنڈت جواہر لال بیمار ہیں

پنڈت جواہر لال بیمار ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو بریلی جیل میں بیمار ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے پرائیویٹ طبیب ڈاکٹر بدھان چندر رائے کو انہیں دیکھنے کی اجازت مل گئی ہے ۔

عرب کا لیڈر کون ہے

عرب کا لیڈر کون ہے۔ فاطمہ بیگم کہتی ہیں۔ کہ شوکت علی مسلمانوں کے لیڈر نہیں انہیں تو عرب کے مسلمان اپنے ملک میں قدم بھی رکھنے نہیں دیتے۔ عربوں کے ملکی لیڈر ابن سعود اور کنگ فیصل ہیں۔ اور غیر ملکی لیڈر وہ مہاتما گاندھی کو سمجھتے ہیں ۔

پولیس انسپکٹر کو انعام

پولیس انسپکٹر کو انعام (الہ آباد ۱۱ مئی) مسٹر گبسن کمشنر اجمیر کی جان بچانے کی بہادری کے صلہ میں گورنر جنرل کے ایجنٹ راجپوتانہ نے خان صاحب سید احمد انسپکٹر پولیس کو ۵۰۰ روپیہ بطور انعام دینا منظور کیا ہے ۔

میٹریکولیشن کا نتیجہ

میٹریکولیشن کا نتیجہ (لاہور ۱۱ مئی) پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹریکولیشن کا نتیجہ نکل گیا۔ ڈی اے وی ہائی سکول لاہور کے ۳۶۵ میں سے ۲۷۳ امیدواران کامیاب ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ یونیورسٹی اور گورنمنٹ کے ۱۴ وظائف اس سکول کے حصے میں آئیں گے۔ پنجاب میں پہلا۔ تیسرا چھٹا اور ساتواں لڑکا اسی سکول کے ہیں ۔

کیبنٹ ممبران کی تعداد میں کمی

کیبنٹ ممبران کی تعداد میں کمی۔ بمبئی گورنمنٹ نے کیبنٹ کے ممبران کی تعداد ۶ کی بجائے ۴ کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۲ ممبران جلد مستعفی ہو جائیں گے ۔

گوروکل کے معترض

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۴ - کالم ۳)

تدنیہ بتایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا اشارہ صرف گوروکل آنہ کی طرف ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ گوروکل میں کوئی ایسی کتاب نہیں پڑھائی جاتی۔ جسے رشی دیانند نے مذنیہ قرار دے دیا ہو۔ افسوس ڈاکٹر صاحب کی اس پوری تحقیقات میں بھی کوئی سار نہیں ۔

دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس کا الزام کس کے سر منڈھا جاتا ہے۔ یعنی اغلب ہے۔ کہ یہ الزام گوروکل کے آچاریہ تاکے سر منڈھ دیا جائے۔ بہر حال کسی کے سر منڈھا جائے۔ ڈاکٹر بھگت رام کو یا تو ثابت کرنا چاہئے۔ کہ گوروکل میں وہ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ جنہیں رشی دیانند نے مذنیہ بتایا ہے یا حسب معمول اس بے بنیاد الزام کے لئے بھی اظہار افسوس کرنا چاہئے ۔

اس کے علاوہ آپ کے دو اعتراض اور ہیں۔ ایک تو یہ کہ گوروکل کو صرف چند امیروں کے لڑکوں کے لئے محدود کر رہی ہے اور دوسرا یہ کہ گوروکل کا پربندھ جن ہاتھوں میں ہے۔ ان میں ایسے آدمی بھی ہیں۔ جن کے لڑکے گوروکل میں نہیں پڑھ رہے ۔

یہ دونوں اعتراض ایک دوسرے کی آپ تردید ہیں۔ اگر گوروکل امیروں کے لڑکوں کے لئے مخصوص ہے۔ تو اس کے معنی ہیں کہ گوروکل میں اتنی کشش ہے۔ کہ امیر لوگ اپنے رسوخ سے کام لے کر اپنے لڑکوں کو داخل کرا لیتے ہیں۔ لیکن جن کا رسوخ زیادہ کارگر ہو سکتا ہے۔ یعنی پربندھک لوگ۔ وہ اگر اپنے لڑکوں کو وہاں نہیں پڑھاتے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ گوروکل میں کوئی کشش نہیں۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب کو اپنے ان دو اعتراضوں میں اصلاح کرنی ہو گی۔ یا تو یہ کہنا ہو گا کہ گوروکل میں پڑھنے کے لئے غریبوں کے لڑکوں کو ہی قربانی کا بکرا بنایا جاتا ہے۔ امیر وہاں لڑکے نہیں بھیجتے۔ یا یہ کہ پربندھ کرتری سبھا کے بعض ممبران گوروکل میں اپنے لڑکوں کو نہیں پڑھاتے۔ تو اس کا یہ کارن نہیں۔ کہ وہ گوروکل کی شکشا کو ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس کا کارن ان کی دیگر مجبوریاں ہیں ۔

گوروکل پربندھ کرتری سبھا کے ممبر البتہ کیا آریہ ماتر کی سنتان کی شکشا گوروکل میں ہونی چاہئے۔ لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کانسٹی ٹیوشن میں اس قسم کی کوئی دفعہ نہیں۔ کہ جن کے لڑکے گوروکل میں نہ پڑھتے ہوں۔ انہیں سبھا کا ممبر نہ بنایا جائے ۔

گوروکل پر پریم کا ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ سنتان گوروکل میں پڑھتی ہو۔ لیکن تمام بھی ایسے گوروکل پریمی ہو سکتے ہیں۔ اور ہیں۔ جن کی سنتان تو کسی کارن سے گوروکل میں نہیں پڑھتی۔ لیکن گوروکل سے ان کا پریم ہے۔ کہنا مشکل ہے۔ کہ ڈاکٹر بھگت رام کس کس خیال سے گوروکل پر اعتراضوں کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ لیکن یہ کہنا سیدھی بات ہے۔ کہ جو اعتراض وہ کر رہے ہیں۔ ان میں سار کی کوئی بات نہیں۔ ڈاکٹر بھگت رام اگر طاقت اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ تو وہ یتن کریں۔ اس میں برائی کی کوئی بات نہیں۔ لیکن یتن سچائی کی بنا پر ہو۔ آریتو سے خالی نہ ہو۔ کیونکہ آریتو اور سچائی سے خالی یتن آریہ سماج کے حلقہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ رہے گوروکل کے نقائص۔ ان سے کوئی انسٹی ٹیوشن خالی نہیں ہو سکتی۔ نہ گوروکل ہی خالی ہے۔ ان نقائص کے دور کرنے میں آریہ سماج ہی ڈاکٹر صاحب کا ساتھ دے گا۔ گوروکل کے سچے اکٹھی ویر ہیں گے۔ اس لئے شردھانند کے نام کی لاج اور ڈاکٹر صاحب کا گوروکل پریم اس امر کے مقتضی ہیں۔ کہ ڈاکٹر بے بنیاد اعتراضوں کو چھوڑ کر انہیں جو حقیقی کمیاں گوروکل میں نظر آئیں۔ تو وہ انہیں گوروکل کے سچے ہتوں کے سامنے دور کرائیں۔ یہ سماج میں طاقت حاصل کرنے کا سیدھا راستہ ہے ۔

فرانس کا نیا پریزیڈنٹ

فرانس کا نیا پریزیڈنٹ۔ فرانس کے پریزیڈنٹ کو گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ انتخاب میں ایم لیبرن جو کسان کا بیٹا ہے۔ پریزیڈنٹ منتخب ہوا ہے۔ موجودہ صدر ان لوگوں میں سے ہے۔ جن کا خیال ہے۔ کہ فرانس کا بچاؤ فوج ہی سے ہے ۔

شراب کی دوکانیں بند کرنے کا اختیار

پنجاب گورنمنٹ نے پنجاب لوکل آپشن کے ماتحت ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ چاہے تو ضلع کے اندر سے شراب کی ۱/۲ دوکانیں بند کر سکتا ہے ۔

سیری نگر میں ستیہ آگرہ

سیری نگر میں ستیہ آگرہ۔ (سری نگر ۱۱ مئی) کل شام کو دو اشخاص اور گرفتار کئے گئے۔ امتحان ختم ہونے پر لوکل کالج بھی تعلیمی کی عام سٹرائک میں شامل ہو گیا ہے۔ آج رینا واڑی اور گھکبیشور میں دو بجے ہوئے۔ ساتویں ڈکٹیٹر کے علاوہ چار اور گرفتاریاں ہوئیں۔ رولٹ اور سٹیلنسی کمیشن کی رپورٹ مردہ باد کے نعرے ہر جگہ سنے جاتے تھے

پرکاش لاہور

۳ جیٹھ سمت ۱۹۸۹

سبھا کا اجلاس

آئندہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ اجلاس ۲۸ و ۲۹ مئی کو ہوگا۔ اس میں جہاں اگلے ورش کے لئے ادھکاریوں کا چناؤ ہوگا۔ وہاں ویدپرچار فنڈ۔ گوروکل۔ کنیا گوروکل اور دیگر تمام انسٹیٹیوشنوں کا جو سبھا کے آدھین چل رہی ہیں بجٹ منظور ہوگا۔ ایک فقرہ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ پنجاب میں آریہ سماج کی جو بھی سرگرمیاں نظر آتی ہیں۔ وہ سب اس سبھا کی بدولت ہیں جس حد تک یہ سبھا مضبوط ہوگی۔ اسی حد تک آریہ سماج کا کام صوبہ میں بڑھے گا۔ اگر یہ سبھا کمزور ہو جائے گی۔ تو آریہ سماج کا کام بھی کم ہو جائے گا۔ اس لئے آریہ سماج کے تمام ہتیشیوں کا یہ فرض ہے۔ کہ اس سبھا کو مضبوط کریں۔ اور ان تمام عناصر کا مضبوطی سے مقابلہ کریں۔ جو اس کی کمزوری کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایک ایک آریہ سماج سبھا کے معاملات میں گہری دلچسپی لے اور وہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب سبھا سے اُس کا سمبندھ ہو اور سبھا میں اُس کا پرتی ندھی موجود ہو۔ جن اصول پر سبھا کی بنیاد رکھی گئی۔ وہ یہ ہے کہ آریہ سماج روپی مشین کا ایک ایک پرزہ اپنا کام کرے۔ بڑی کیا اور چھوٹی کیا ہر ایک آریہ سماج کو سبھا کے کام میں دلچسپی ہو۔ ادھکاریوں کے کاموں پر گہری درشٹی رہے۔ تاکہ کسی کا دماغ نہ بگڑے۔ اور اگر اس سے کوئی غلطی ہو تو فوراً تلافی ہو سکے پنجاب کے ایک ایک سماج کو چاہئے۔ کہ اپنا پرتی ندھی ضرور سبھا میں بھیجے۔ جتنے بھی زیادہ پرتی ندھی ہونگے۔ اُتنا ہی سبھا کو فائدہ ہوگا۔ اور سماج کو بھی۔ سماج زیادہ پرتی ندھی تب بھیج سکتا ہے۔ جب اُس کے سبھاسد زیادہ ہوں۔ ان سبھاسدوں کا ۹۰ فیصدی شکنک سماجوں کے پاس رہے گا۔ اس کے علاوہ آریہ سماجوں کو چندہ کی وصولی وغیرہ میں باقاعدہ ہونا پڑیگا اگر پرتی ندھیوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ تو لازمی طور پر سبھا کی طاقت میں اضافہ ہوگا۔

لیکن دیکھا یہ جاتا ہے۔ کہ عام طور پر آریہ سماجیں اپنے اس ادھکار سے فائدہ نہیں اُٹھاتیں۔ پنجاب صوبہ سرحد اور بلوچستان میں پانچ سو سے کم کیا آریہ سماجیں ہونگی۔ لیکن نصف آریہ سماجوں کے پرتی ندھی بھی سبھا میں نہیں ہیں۔ پرکاش دوارہ میں سب آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنا اپنا پرتی ندھی ضرور منتخب کر کے بھیجیں۔ یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھوں میں ۲ مئی کو پہنچیگا۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ سبھا کے اجلاس میں دو ہفتہ سے بھی کم رہ جائیں گے۔ اس وقت تک بہت کم آریہ سماجوں کے پرتی ندھی سوکرت ہوئے ہیں۔ عام طور پر فارم احتیاط سے پُر نہیں کئے جاتے ان میں معمولی معمولی غلطیاں رہ جاتی ہیں اور سبھا کے دفتر کو بار بار انہیں لوٹانا پڑتا ہے اس سے خرچ تو بڑھتا ہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں ایک طرف تمام آریہ سماجوں سے میری یہ پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے پرتی ندھی بھیجیں۔ وہاں یہ بھی کہ وہ اپنے فارم احتیاط سے پُر کر کے بھیجیں۔ تاکہ واپس نہ کرنے پڑیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس بار جب سبھا کا اجلاس ہو اس سے پانچ سو پرتی ندھی ہوں۔ لیکن جس رفتار سے پرتی ندھی آرہے ہیں۔ اس سے آشا نہیں پڑتی۔ کہ اُن کی تعداد پانچ سو تک پہنچ سکے۔ اگر آریہ سماجوں کا میرے ساتھ اتفاق ہو۔ کہ سبھا کے ممبران کی تعداد کم سے کم پانچ سو ہونی چاہئے۔ تو میں اُن سے کہوں گا کہ اپنی رفتار کو تیز کریں۔

کئی آریہ سماج مجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ ہم کیسے پرتی ندھی منتخب کریں۔ جب تک میں سبھا کا منتری ہوں۔ میرا یہ کام نہیں۔ کہ میں کسی قسم کے کنولیسنگ میں حصّہ لوں۔ اب تو سبھا نے بھی یہ نشچے کر دیا ہے۔ کہ اس کے اپدیشک بھی کسی قسم کے کنولیسنگ میں حصّہ نہ لیں۔ ان کا ادھکار ہی نہیں اُن کا کرتویہ ہے کہ وہ آریہ سماجوں کو اپنے پرتی ندھی بھیجنے کی پریرنا کریں۔ جس سماج میں جائیں۔ علاوہ اور باتوں کے اُس سے یہ پوچھیں کہ سبھا میں تمہارا پرتی ندھی ہے یا نہیں۔ لیکن اُن کا فرض یہیں ختم ہو جاتا ہے۔ اس سے آگے نہیں جاتا۔ وہ کسی ویکتی وشیش کے لئے نہیں کہہ سکتے۔ سبھا کے اُپدیشک اگر دھڑہ بندیوں میں پڑ جائیں۔ یا ادھکاریوں کے چناؤ میں سرگرم حصّہ لیں۔ تو جس اُدیش کے لئے اُنہوں نے اپنا جیون ارپن کر رکھا ہے۔ اُس میں وگھن پڑتا ہے۔ اس لئے سبھا نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ اس کے اپدیشک کسی ویکتی وشیش کے لئے کام نہ کریں۔ اس میں اُن کا فائدہ بھی ہے۔

آریہ سماجیں کیسے اپنا پرتی ندھی منتخب کریں؟ اس کے متعلق میرا مشورہ اُن کو یہ ہے کہ بہترین شخص کو۔ اس شخص کو جو اُن کے خیال میں سبھا کے لئے اُپیوگی ہو سکتا ہو۔ سب سے پہلے انہیں یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ ان کے اپنے سبھاسدوں میں موزوں ترین شخص سبھا میں بھیجنے کے لئے کون ہے؟ اور اگر کوئی بھی سبھاسد موزوں نہ ہو۔ یا موزوں ہونے کے باوجود سبھا میں جانے کو تیار نہ ہو۔ تو پھر انہیں دیکھنا چاہئے۔ کہ کون کون مہانو بھاو ہیں۔ جن کا سمے اور شکتی سماج اور سبھا کی سیوا میں لگ رہی ہیں۔ مجھے یہ کہنے میں باک نہیں۔ کہ آریہ سماج میں کچھ ویکتیاں ایسی ہیں۔ جن کا سبھا میں ہونا ضروری ہے اُن کے لئے نہیں بلکہ سبھا کے لئے۔ میں اگر کسی آریہ سماج کے سامنے کسی ایسے سجن کا نام رکھوں گا۔ (گو مجھے اس وقت تک ایسا کرنے کی کبھی ضرورت نہیں پڑی) تو اس پر احسان کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ سبھا کے ہِت سے پریرت ہو کر۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر رائے بہادر بدری داس سبھا کی شوبھا ہیں۔ تو کیا کسی آریہ سماج کو اُن کے لئے کہنا اُن پر کوئی احسان کرنا ہے؟ پنڈت بشمبر ناتھ جی سبھا کی جان ہیں۔ اُن کی غیر حاضری میں سبھا کے کئی کام رُک جائیں۔ اُن کی غیر موجودگی کو سبھا اُن کی غیر حاضری میں محسوس کرے گی۔ جو آریہ سماج اُنہیں اپنا پرتی ندھی بنائے گی۔ وہ اُن پر احسان نہیں کرے گی۔ بلکہ سبھا کی بھاری سیوا سر انجام دے گی۔ اسی طرح لالہ نوتن داس جی خزانچی ہیں۔ اُن کے ماتحت سبھا کا یہ محکمہ جس خوبی سے چل رہا ہے۔ اُن کے بغیر شائد ہی چل سکے۔ اس لئے ان کا سبھا میں ہونا اتی آوشیک ہے۔ کئی مہانو بھاو ایسے ہیں۔ جو کسی آریہ سماج کو کبھی آپ یہ نہ کہیں گے۔ کہ اُنہیں پرتی ندھی چن کر سبھا میں بھیجو۔ ان کے لئے کام کسی اور کو کرنا ہوگا۔ اور وہ یہی ہو سکتا ہے۔ جو سبھا کو اچھی اور مضبوط حالت میں رکھنے کے لئے ذمہ وار ہو۔ مختصر یہ کہ آریہ سماجوں کی پہلی کوشش یہ ہونی چاہئے۔ کہ وہ اپنے سبھاسدوں میں سے پرتی ندھی چنیں۔ جو آریہ سماجیں ایک سے زیادہ پرتی ندھی بھیج سکتی ہیں۔ وہ اگر اپنے سبھاسدوں کے علاوہ کسی کو بھیجنا چاہیں تو دیکھ لیں۔ کہ کس کس مہانو بھاو کا آریہ پرتی ندھی سبھا میں ہونا ضروری ہے۔ اپنی آنکھیں استعمال کریں۔ صرف کانوں سے کام نہ لیں۔ اگر آریہ سماجیں زیادہ تر اپنے ہی سبھاسدوں کو پرتی ندھی بنا کر بھیجیں۔ تو اس صورت میں دھڑہ بندی کا احتمال بھی کم ہو جاتا ہے۔

انت میں میں پھر ایک بار تمام آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ جلد سبھا میں اپنے اپنے پرتی ندھی بھیجدیں۔ پرتی ندھی مہاشیوں سے یہ نویدن ہے۔ کہ پچھلے کئی سالوں سے سبھا میں پورن شانتی آرہی ہے۔ اور اس شانتی کا یہ اثر ہے۔ کہ سبھا اُنتی کے مارگ پر چل رہی ہے۔ ایک ایک پرتی ندھی کا یہ فرض ہونا چاہئے۔ کہ وہ اس شانتی کا بھنگ نہ ہونے دے۔ شانتی کو میں موت کا مترادف نہیں سمجھتا۔ اصولی اختلاف مبارک ہیں۔ اور اُن کی وجہ سے اگر حرارت بھی پیدا ہو جائے۔ تو بُری نہیں۔ اصولی اختلافات کی صورت میں سبھا اور سماج کی ترقی ہوتی ہے۔ لیکن جب ذاتی رنجشیں اُن کا بھیس دھارن کر لیں۔ تو شرارت پیدا ہوتی ہے۔ ہر ایک سبھاسد کو ایسی شرارت سے بچنا چاہئے۔

(کرشن)

عربی رسم الخط بھی چھوڑ دیا گیا

ٹرکی حکومت نے عربی قرآن کی قرأت کی مخالفت کے احکام صادر کر کے عربی زبان کا تو بائیکاٹ کیا ہی تھا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ زبان کے ساتھ عربی رسم الخط کو بھی جواب دے دیا گیا ہے۔ اور اس کی بجائے لاطینی رسم الخط اختیار کیا گیا ہے وجہ یہ ہے۔ کہ ترک اپنا علم ادب اپنی مادری زبان میں بنانا چاہتے ہیں۔

کوئی بھی قوم آزادی کی منزل کی طرف قدم نہیں بڑھا سکتی۔ جب تک وہ مادری زبان کو اپنانے کے لئے تیار نہ ہو۔ ٹرکی نے اگر عربی زبان اور عربی رسم الخط کو جواب دیا ہے۔ تو اسی اصول کی خاطر۔ ہندوستانی اگر اپنی مادری زبان ہندی کو اپناتے ہیں۔ تو اسی اصول پر عمل پیرا ہو کر۔ لیکن ہندی مسلمانوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ وہ مادری زبان سے غداری کر کے ہندوستان میں عربی رسم الخط کے فروغ کی کوشش میں ہیں۔ لیکن انکی کوشش کی کامیابی کے دن گذر گئے۔ اب مادری زبان ہندی کے سمرتھک جاگ پڑے ہیں اور

مضافات لاہور میں نئی سماجیں

لاہور کے مضافات میں پچھلے دنوں ایک ساتھ تین نئی آریہ سماجیں کھلی ہیں۔ ایک کرشن نگر میں دوسری محلہ گوردوت بھون میں اور تیسری قلعہ کے پاس شاہی محلہ میں۔ لاہور ۴ لاکھ کی آبادی کا ایک بہت بڑا شہر ہے۔ جو کہ میلوں تک پھیلا ہوا ہے اتنے بڑے شہر میں صرف ایک ہی سماج ہونے سے لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے لاہور کے وسیع رقبہ میں کافی آریہ سماجوں کی گنجائش ہے۔ اس کا یہ لابھ ہوگا۔ کہ سبھاسدوں کی تعداد میں بھاری اضافہ ہوگا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ صرف ایک سماج وچھووالی ہونے کی صورت میں تعداد سبھاسدان ہمیشہ ۱۵۰ کے ہی لگ بھگ رہی ہے۔ اور ہفتہ وار حاضری اوسطاً پانچ سو کے قریب۔ لیکن اگر سردست دس آریہ سماجیں ہی بن جائیں۔ یعنی پچاس ہزار کی آبادی کے لئے ایک آریہ سماج ہو۔ تو ہر ایک آریہ سماج میں ۱۵۰ سبھاسد اور اس کے ہفتہ وار ستسنگوں میں اوسطاً پانچ صد کی حاضری ہونا مشکل نہیں۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ ڈیڑھ سو کی بجائے لاہور میں سبھاسدوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار اور ستسنگوں میں پانچ سو کی بجائے پانچ ہزار کی حاضری ہو جائے گی۔ لیکن یہ اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ کہ نئی آریہ سماجوں میں نئے سبھاسد بھرتی ہوں۔ اور یہ نیم بنا دیا جائے کہ کوئی دیکتی دو سماجوں کا سبھاسد یا کم از کم ادھکاری نہیں بن سکتا۔ کرشن نگر آریہ سماج کے ادھکاریوں کی نامادلی ہمارے پاس نہیں پہنچی۔ گوردوت بھون آریہ سماج کے سبھاسدان کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ سبھاسدوں میں بمشکل پانچ چھ ایسے دیکتی ہیں۔ جو آریہ سماج وچھووالی کے بھی سبھاسد ہیں۔ باقی سب نئے ہیں۔ لیکن ادھکاری ایک بھی نہیں۔ جو وچھووالی آریہ سماج کا بھی ادھکاری ہو۔ اور آریہ سماج محلہ گوردوت بھون کا بھی۔ لیکن شاہی محلہ آریہ سماج کے ادھکاریوں کی جو فہرست ہمارے پاس پہنچی ہے اس کے چھ میں سے پانچ ادھکاری وہ ہیں جو آریہ سماج وچھووالی کے بھی ادھکاری ہیں۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ نہ آریہ سماج وچھووالی کے متعلق اپنے فرائض پوری تن دہی سے ادا کر سکیں گے۔ نہ آریہ سماج شاہی محلہ کے متعلق پھر جب ادھکاری انہی لوگوں نے بننا ہے جو دوسری آریہ سماج میں ادھکاری ہیں۔ تو نئے آدمیوں کے آریہ سماج میں آنے کی ترغیب ہی کیا ہے۔ اگر نئی سماجوں کے عہدے نئے آدمیوں کے لئے رہنے دیئے جائیں۔ تو کئی نئے اچھے آدمی آریہ سماج میں آ سکتے ہیں۔ اور اس طرح نئی سماجوں کے کھولنے کا اُدیش پورا ہو سکتا ہے۔

ایک قابلِ عمل تجویز

یہ پہلا موقعہ ہی نہیں۔ کہ لاہور کے مضافات میں آریہ سماجیں بنی ہیں۔ اس سے پہلے بھی کئی آریہ سماجیں قائم کی گئیں۔ لیکن سوائے آریہ سماج گوال منڈی اور آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ کے اُن میں سے کوئی بھی اس سمہ موجود نہیں۔ مزنگ۔ میوہ منڈی۔ رام گلی۔ تکیہ مصری شاہ کا شمار اُن ہی سماجوں میں ہے۔ گوال منڈی اور قلعہ گوجر سنگھ کی سماجیں بھی سکھنائی نہیں کہی جا سکتیں۔ جب تک ان کے مندر نہ بن جائیں۔ گوالمنڈی آریہ سماج تو معلوم ہوا ہے اپنا مندر بنانے کی فکر میں ہے۔ گوال منڈی آریہ سماج کا مندر بن گیا۔ تو سمجھئے اس کی نیو پختہ ہو گئی۔ لیکن دوسری کھلنے والی آریہ سماجوں کی نیو تب تک پختہ نہیں کہی جا سکتی۔ جب تک ان کے مندر نہ بن جائیں۔ لیکن ایک نئی سماج کے لئے لاہور کے شہر میں مندر بنانا آسان نہیں۔ مندر کے لئے ہزاروں روپیہ چاہئیں۔ اس کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا اگر ذیل کی تجویز کو عملی صورت دے سکے۔ تو لاہور میں ہر ایک نئی سماج اپنا مندر بنانے میں آسانی سے کامیاب ہو سکتی ہے۔

آریہ پرتی ندھی ایک سب کمیٹی بنائے۔ جو لاہور کی موجودہ سکھتی کے مطابق نشچے کرے۔ کہ کس کس علاقہ میں آریہ سماج کی ضرورت ہے۔ اس نشچے کے بعد سبھا ان علاقوں میں بطور انوسٹمنٹ زمین یا مکان خریدے۔ جو اس علاقہ کے مندر کی ضروریات کے لئے کافی ہو۔ جائیداد ایسی خریدی جائے جس سے بنک کے سود کے برابر آمدنی ہو سکے۔ جب اس علاقہ میں آریہ سماج قائم ہو جائے۔ تو اسے موقعہ دیا جائے۔ کہ وہ اصلی لاگت قیمت یا باقساط سبھا کو ادا کر دے۔ جب رقم سبھا کو ادا کر دی جائے تو سبھا حق ملکیت رکھ کر آریہ سماج کے مقاصد کے لئے قبضہ آریہ سماج کو دے دے۔ اس طرح جہاں سبھا کو کوئی نقصان سود وغیرہ تک کا نہ ہوگا۔ وہاں آریہ سماج کو مندر بنانے میں بھاری سہولیت ہوگی۔ اور اس طرح سماج کے بند ہونے کا کوئی خدشہ نہ رہے گا۔

سناتن دھرم پرتی ندھی کی اندرونی حالت

سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے دیرینہ مہربان پنڈت رلیارام جی امرتسری اس کی اندرونی حالت کے متعلق لکھتے ہیں:-

"سبھا ہذا کی جو اندرونی حالت ہے۔ اُس کا سارا نقشہ سامنے آتے ہی دل پر زبردست چوٹ لگتی ہے۔ ہر چند کوشش کی گئی کہ کسی نہ کسی طرح سبھا اپنا اپنے پاؤں پر کھڑی کی جا سکے۔ جگت گورو شنکراچاریہ برہمچاری رگھوناتھ جی وغیرہ دیگر دھرم بیروں نے بڑا زور لگایا کہ شخصی حکومت کا خاتمہ کر کے سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا خوب زور شور سے اپنا کام کرے۔ لیکن بنادٹی تیاگ نے کچھ اس قسم کی حالت بنا دی ہوئی ہے کہ سبھا ہذا کی اصلاح ہوتی ہی نہیں۔ اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ اور حسد اب یہاں تک بڑھ گئی ہے۔ کہ شیخی اور گھمنڈ کے نشے میں مغرور طبیعتیں کسی کی کوئی سچی بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں"۔

اسلام کا اخلاق

مولانا شوکت علی نے ۶۸ سال کی عمر میں ۲۳ سال کی ایک غریب الوطن بیوہ سے شادی کی تو اس کی ذمہ داری محض ان کی ذات تک تھی۔ اگر مولانا نے اسلام کو بھی ساتھ لپیٹنا چاہا۔ تو خواجہ حسن نظامی نے اُس کی خوب گت بنائی اور اُسے اسلام کی توہین قرار دیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ انقلاب کو یہ منظور نہیں۔ کہ اپنے محترم بوڑھے بھائی کو اس طرح اکیلا چھوڑ دے۔ اس لئے اس نے ایک بڈھے کی ایک نوجوان عورت سے شادی کی بداخلاقی کی ذمہ داری اسلام پر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ اس کا دعویٰ ہے۔ کہ کوئی شخص کتاب و سنت سے ایک لفظ بھی مولانا شوکت علی کے نکاح کے خلاف ثابت نہیں کر سکتا۔ جنہیں اسلام کے اخلاق کی فکر ہوگی۔ وہ اس دعویٰ کے خلاف کتاب و سنت کی ورق گردانی کریں گے۔ ہمیں تو اتنا ہی کہنا ہے۔ کہ اگر اسلام کے متعلق انقلاب کا یہ دعویٰ ٹھیک ہے۔ کہ وہ مولینا شوکت علی کی خلاف فطرت شادی کے خلاف خاموش ہے بولتا نہیں۔ تو کم از کم شادی کے معاملہ میں اس کا اخلاق بہت گھٹیا ہے۔

اسلام پر دھبہ

ہندوستان کے مسلمان کثرت ازدواج کو بہترین عقائد میں شامل کرتے ہیں۔ جس مسلمان کو خدا توفیق دے۔ وہ اپنے حرم میں چار کی تعداد پوری کرنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن ہندوستان سے باہر کے مسلمان کثرت ازدواج کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ اس کا تازہ ثبوت شام کی اسلامی ریاست کے مسلمان وزیر اعظم کی لڑکی نے جو بمبئی آئی ہوئی ہے دیا ہے!

آپ سے پوچھا گیا۔ کہ کثرت ازدواج کے متعلق آپ کیا کہتی ہیں۔ تو آپ کا جواب تھا۔ کہ کثرت ازدواج اسلام پر دھبہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ دن دور نہیں جب یہ رواج اسلامی دنیا سے دور ہو جائے گا۔

باہر کے مسلمان اسے اسلام پر دھبہ کہیں گے۔ دنیا کے دوسرے حصوں سے یہ رواج جلدی ہی دور ہو جائے۔ ہندوستان میں اسلام کی باگ ڈور جب تک تاریک خیال محمود احمد سے لوگوں کے ہاتھ ہے اس دھبہ کا اڑانا وہ کبھی منظور نہ کریں گے۔

حیدر آباد میں شاردا ایکٹ

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولاناؤں کے ڈر کر نہ جس قدر گذشتہ سال نظام حیدر آباد اسلام کی اصلاح کے میدان میں بڑی مضبوط قدمی سے اترے ہیں۔ پردہ کا جس صفائی سے آپ نے خاتمہ کیا۔ مولانا لوگ اس سے تڑپ رہے ہیں۔ اب خبر آئی ہے۔ کہ نظام کی حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی ہے۔ جو ریاست میں شاردا ایکٹ کی طرز کا قانون بنائے جانے کے متعلق رپورٹ کرے گی۔ گویا بچپن کی شادی ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی ریاست میں بھی بند ہونے والی ہے۔ برٹش گورنمنٹ نے شاردا ایکٹ پاس کیا۔ تو سب مُلا ملانے چلا اٹھے تھے۔ کہ یہ شریعت میں دست اندازی ہے لیکن اگر اسلامی ریاست نے شریعت میں دست اندازی کی تو دیکھنا یہ ہے۔ کہ مولاناؤں کے فتوے کونسا رُخ اختیار کرتے ہیں۔

کیا مرزا غلام احمد مُلّا تھے

اس سوال کے جواب میں کہ اسلام میں افتراق کس نے پیدا کئے؟ احمدی معاصر "لائٹ" لکھتا ہے۔ کہ "مولانوں نے جن کا گذارہ مسلمانوں کے ان فرقہ وارانہ اختلافات پر ہے"۔

اگر اسلام کو فرقوں میں منقسم کرنے والے مولانے ہی ہیں۔ تو کیا معاصر "لائٹ" بتائے گا کہ مرزا غلام احمد بھی مُلّاں تھے۔ کیونکہ ان کی زندگی کا کارنامہ بھی آخر یہی ہے۔ کہ انہوں نے اسلام کے فرقوں میں ایک اور کا اضافہ کیا۔ پھر معاصر "لائٹ" کا کہنا ہے۔ کہ در حقیقت اسلام کے جو فرقے کہے جاتے ہیں۔ وہ فرقے نہیں۔ وہ سب اسلام کے اصولوں پر یک زبان ہیں۔ اختلاف محض معمولی فروعات میں ہے۔ تو کیا اسلام کا خاتم المرسلین کا عقیدہ اصولی عقیدہ نہیں محض فروعی تفصیل ہے۔ اگر نہیں تو پھر اس جواب کے کیا معنی کہ اختلاف محض فروعات میں ہے؟

الفضل کو چپت

سیوگی مسٹر پاشند نے اپنی کسی اشاعت میں گورکشا دائم مسلم ہندوؤں کے سامنے رکھی تھی جس سے بمصداق فکر ہر کس بقدر ہمت اوست، قادیانی معاصر یہ نتیجہ لے بھاگا کہ گائے کے متعلق آریوں کے دقیانوسی نکتہ خیال میں تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ حالانکہ مسٹر دھاشند نے نوٹ متنازعہ کے آخری الفاظ میں کہا ہے کہ گی سیوا اور بھگتی سے ہندو جاتی میں بل اور ودیا کی ترقی ہوگی۔ جس سے تمام دیش کا کلیان ہوگا" کی موجودگی میں الفضل کا اپنے مطلب کا نتیجہ نکالنا کسی حالت میں حق بجانب نہیں ہو سکتا تھا۔ الفضل، کی اس شرارت پر سیوگی مسٹر دھاشند، نے اسے خوب چپت رسید کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:-

"ہم الفضل کی آگاہی کے لئے لکھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک گاؤ ایک پوتر، مانیہ اور پوجیہ ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ تمہارے جیسے احسان فراموش اور اس ملک کے رہنے والے بچے، بوڑھے، نوجوان اس کے دودھ سے پرورش پاتے ہیں۔ اس سے سینکڑوں ناطے ہیں...... گاؤ کے متعلق ہمارے خیالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی ہونی چاہئے"۔

کاش! الفضل، اس چپت سے سبق حاصل کرے اور دوسروں کی تحریروں سے غلط نتائج اخذ کرنے کا ذخیرہ چھوڑ دے۔ لیکن جس پیر کا وہ پڑھا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے اُس نے سبق دینے سے پہلے اس سے سچائی کے درخت کا پھل نہ چکھنے کا گویا عہد لے لیا تھا۔

یہ امتیاز کیوں؟

پنجاب یونیورسٹی نے ایف اے کا امتحان درگا اشٹمی اور رام نومی کے مشہور ہندو تیوہاروں کے دن رکھا۔ اس پر ہندوؤں کی طرف سے احتجاج ہوا۔ لیکن یونیورسٹی میں ابھی کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ چند ہی دن بعد ایف اے کے فارسی کے پرچہ کے لئے یونیورسٹی نے اتوار کا دن مقرر کر دیا۔ جس کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے اعتراض کیا گیا۔ جس کے رفع کرنے کے سوائے یونیورسٹی کو کوئی چارہ نہ تھا۔ درگا اشٹمی اور رام نومی ہندوؤں کے تیوہار ہیں۔ اور ایف اے کے امتحان میں ہزارہا ہندو شامل تھے۔ لیکن فارسی کے پرچہ میں عیسائی امیدوار کوئی ہوں گے۔ تو محض انگلیوں پر گنے جا سکتے قابل۔ پنجاب یونیورسٹی کو مسلمانوں کی طرف سے ہندو یونیورسٹی ہونے کا طعنہ دیا جاتا ہے۔ اور ہندوؤں کی متفقہ آواز کا جس قدر اس یونیورسٹی نے پاس کیا ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس کے تیوہاروں کے دن امتحان رکھنے سے گریز نہیں کیا۔ لیکن کسی مسلم تیوہار یا عیسائیوں کے محض سبت ڈے کے دن اُسے جرأت نہیں کہ کوئی امتحان رکھ سکے اور اگر رکھے تو اس کے خلاف آواز کا اسی طرح تو مسکار کرے۔ جس طرح ہندوؤں کا کیا۔ ایک ہندو سکول میں قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ امتیاز کیوں؟ اس کا ایک اور صرف ایک جواب ہے کہ ہندو کمزور ہیں سنگٹھت نہیں۔

شاباش! مسٹر بھٹاچاریہ

مسٹر وجے کرشن بھٹاچاریہ کلکتہ کے رپن کالج کا طالب علم ہے۔ ودیا ساگر کالج کی ایک لڑکی اپنی راہ جا رہی تھی۔ کہ تین مسلمان غنڈے اس کے پیچھے ہو لئے۔ لڑکی اُن کے ناپاک ارادہ کو بھانپ گئی۔ وہ کسی پناہ کی انتظار میں تھی کہ مسٹر بھٹاچاریہ سامنے سے آتا ہوا ملا۔ وہ لڑکی اس سے مدد کی ملتجی ہوئی۔ غنڈوں کے منظم غنڈہ پن سے دیوی کی حفاظت بڑا مشکل کام تھا لیکن وجے کرشن نے ہندو ابلا کی رکشا اپنا دھرم سمجھا اور اس نے انہیں للکارا۔ غنڈے اس پر ٹوٹ پڑے لیکن بہادر وجے کرشن نے ان بھگوڑوں کو بھگا دیا۔ اور دیوی کو بحفاظت تمام اپنے گھر پہنچانے میں کامیاب ہو گیا۔

اگر یہ ہندو نوجوان مارے ڈر کے اپنے فرض سے چوک جاتا۔ تو اس دیوی کا جو حشر ہوتا اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ ہندو دیویوں پر غنڈوں کی طرف سے جو مصیبت ڈھائی جاتی ہے اس کا علاج جاتی میں وجے کرشنوں کا بھاری تعداد میں پیدا ہونا ہے۔ اور اگر ہر ایک ہندو نوجوان وجے کرشن بننے کا سنکلپ کرے۔ تو کسی کی کیا مجال ہے۔ کہ کسی ستری کی طرف میلی نگاہ سے دیکھنے کا ساہس کر سکے۔

وام مارگ کی یاد

بھارت بھر میں جس قدر ہندو مندر ہیں ان میں سے زیادہ تر وام مارگ کی یاد ہیں۔ جگن ناتھ کا مشہور مندر جو آج پورانکوں کا بھاری تیرتھ ہے۔ حسن سچ پوچھو تو وام مارگ کی یاد ہے۔ پترا پراپت کا دچار نہ کر کے سب کا ایک دوسرے کا جوٹھا کھانا اور مندر کی دیواروں پر مخرب اخلاق تصاویر وام مارگ کی یاد نہیں۔ تو اور کیا ہیں۔ دکن کے مندروں میں دیوداسیوں کی پرتھا بھی وام مارگ کا ہی کرشمہ ہے۔ اور اسی طرح ہر دوسری دیوتاؤں کے مندروں میں پشو بلی وام مارگ کی ہی کالی کرتوت ہے۔ جن کی وجہ سے پنڈا سکوں کا سر کسی نیکیٹی کے سامنے اٹھ نہیں سکتا تھا۔ شکر ہے۔ کہ پجاریوں کو وام مارگ کی ان یادوں کے مٹانے کا احساس ہو رہا ہے۔ چنانچہ رشیا پور کے ضلع میں چینت دیوی کے مندر میں بھینسے کی جو قربانی دی جاتی تھی۔ اس کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ دیوداسی سسٹم کو دور کرنے کا وچار بڑے زور سے پیدا ہو چکا ہے۔ جگن ناتھ پوری کے مندر سے مخرب اخلاق تصاویر مٹا دینے کی تحریک بھی مری نہیں اور اس طرح دکن میں مندروں میں پرندوں کی بلی دینے کا جو وام مارگی رواج تھا۔ جہاں تک کوچین راجیہ کا تعلق ہے۔ اس راجیہ نے گورنمنٹ کے خرچ پر اس بلی کے ممانعت کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ اگر آریہ سماج نے ویدک سدھانتوں کے پرچار کا کام تیز رفتاری سے جاری رکھا۔ تو وہ دن دور نہیں۔ کہ بھارت سے وام مارگ کی تمام یادوں کو محو کر دیا جائے گا۔ اور ویدک سنسکرتی اپنے اصلی روپ میں ہمارے سامنے جلوہ گر ہوگی۔

عیسائیوں کا مجسم خدا

وید کی روشنی سے منور ہو کر آج مسلمان، عیسائی خدا کو غیر مجسم کہنے پر مجبور ہیں۔ لیکن اُنکی دیوار دہار میں خدا کو غیر مجسم ماننے کا کوئی مقام نہیں سمیٹک مذاہب خدا کے متعلق کسی خیال پر آ سکتے ہیں۔ تو وہ یہ ہے۔ کہ وہ ایک ہیبت ناک مجسم ہستی ہے۔ جو انسانوں پر حکومت کرتی ہے اُسے کسی کا اندیشہ نہیں۔ البتہ شیطان اُسے تنگ کرتا رہتا ہے۔ یہودی مذاہب کی تہ میں خدا کے متعلق یہی خیال کام کر رہا ہے۔ لیکن آج روشنی کے زمانہ میں عیسائی ہوں یا مسلمان وہ اس خیال کے اظہار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ خیال جہالت کے زمانہ کی یاد ہے۔ علم کی روشنی کے زمانہ میں اسے کون مان سکتا ہے۔ تاہم عقیدہ چھپانے سے چھپ نہیں سکتا۔ ظاہر ہو ہی جاتا ہے۔ چنانچہ معاصر نورافشاں نے خدا کا مجسم ہونا ذیل کے الفاظ میں تسلیم کیا ہے:-

"خداوند کے مجسم ہو کر اس دنیا میں آنے کی غرض یہی تھی۔ کہ ہم خدا کو جو ہمارا باپ ہے۔ ہمیشہ اور ہر حال میں محبت نیکی اور بھلائی کا سرچشمہ دیکھیں......" آہ! خدا کے متعلق کتنا چھوٹا خیال ہے۔ وہ خدا ہی کیا۔ جو مجسم ہوئے بنا اپنے محبت۔ نیکی اور بھلائی کا سرچشمہ ہونے کا احساس نہیں کرا سکتا۔ پھر خدا کے دنیا میں آنے کا مطلب کیا؟ وہ دنیا میں نہیں تھا تو اس آباد نہیں تھا۔ تو کہاں تھا اگر عیسائی عقیدے کے مطابق خدا آئی ہوئی اور جگہ پھر تو کیا جسم چھوٹ جانے پر وہ پھر وہیں چلا گیا۔ جہاں سے آیا تھا چلا گیا۔ تو دنیا کیا آج خدا سے خالی ہے؟ خالی ہے تو کیا پھر بھی خدا مجسم ہو کر دنیا میں آئیگا۔ آئیگا تو کب کیا ہم اُمید رکھیں کہ عیسائی ان سوالات کا جواب دیں گے؟

عیسائی سنسکرتی کی حفاظت

عیسائیت کا خدا کے متعلق عقیدہ اتنا کمزور ہے کہ علم اور وچاروں کی موجودگی میں وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مغرب میں ناستکتا بڑھ رہی ہے۔ ناستکتا بُری ہے۔ اس کے اندر انسانی اخوت کا جذبہ قائم نہیں رہ سکتا۔ اور یہی جذبہ ہے۔ جو انسان کو انسان سے محبت اور آدرتا کے رشتے سے باندھے رہتے ہے۔ محبت اور آدرتا نہ رہی تو افراتفری مچ جانا یقینی ہے۔ اور افراتفری کے معنے ہیں۔ امن عالم کو خطرہ۔ عیسائیت اس ناستکتا سے دو خطرے محسوس کر رہی ہے۔ ایک تو خدا پرستی کے عقیدے کی کمزوری۔ دوسرا عیسائی سنسکرتی کا ہتھ۔ بیٹے کی تو آتے چند دن پرواہ نہیں دوسرے کے وجود کو مٹنے کی فکر ضرور ہے۔ چنانچہ جرمنی نے ناستک سوسائیٹیوں کو توڑ دینے کا آرڈی نینس جاری کر دیا ہے۔ اگر آرڈی نینس جرمنی کی خواہش پوری کر سکے تو چشم ماروشن دل ماشاد۔ لیکن قانون نہ کبھی خیالات کو بدلنے میں کامیاب ہوا ہے نہ اس حالت میں ہوگا۔ عیسائی سنسکرتی کا آدھار خدا پرستی ہی عقیدہ ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ عیسائیت خدا کا یہ سوروپ دنیا کے سامنے رکھتی ہے۔ اُسے آج کوئی ماننے کو تیار نہیں جب خدا پرستی کا عقیدہ ہی کمزور ہو گیا۔ تو عیسائی سنسکرتی کا ٹھکانہ کہاں ہے؟

اگر عیسائیت عیسائی سنسکرتی کی حفاظت چاہتی ہے۔ تو اسے اس کی بنیاد خدا پرستی کا شدھ سوروپ دنیا کے سامنے رکھنا چاہئے اس کے اپنے پاس پرماتما کا وہ سروپ نہیں اس لئے اُسے ویدک دھرمیوں کو دعوت دینی چاہئے۔ کہ مغرب کے سامنے پرماتما کا شدھ سوروپ رکھیں۔ ویدک دھرم کے بنا اور کوئی ہے نہیں۔ جس نے پرماتما کو اس کی حقیقی شکل و صورت میں دیکھا ہو۔ پس نزدیک کیا۔ دنیا بھر میں کسی جگہ ناستکتا کا ناش قانون سے یا طاقت سے نہیں آ سکتا۔ حقیقی وچاروں کے پرچار سے ہوگا۔ اور وہ وچار سوائے ویدک دھرم کے اور کہیں پائے نہیں جاتے۔

قادیانیوں کے ارادے

اپنے خطبہ جمعہ میں جو کیم مئی کے "الفضل" میں شائع ہوا ہے۔ قادیانی خلیفہ ریاست کشمیر سے بعض احمدی ایجی ٹیٹروں کے نکالے جانے پر فرماتے ہیں "اگر یہ حکومت کسی اور حکومت کے نمائندہ کو اپنے ملک سے نکال دیتی۔ تو یقیناً وہ حکومت جس کے نمائندوں کو اس حکومت نے اپنے ملک سے نکال دیا ہوتا اس کے مقابل میں اعلانِ جنگ کر دیتی۔ اور ایسی اس تحقیر کا اس سے انتقام لیتی۔ لیکن جب کہ حکومت ہمارے پاس نہیں اور حکومت نے بلا وجہ ہمارے نمائندوں کو وہاں سے نکال دیا ہے۔ کم از کم ہمیں اخلاقی جنگ کا اعلان ضرور کر دینا چاہئے۔ ابھی ہمیں خدا نے توپیں اور بندوقیں نہیں دیں اور نہ خدا نے ہمیں آزاد اور با اختیار حکومت عطا کی ہے۔ اگر ہمارے پاس بھی توپیں اور بندوقیں ہوتیں اور ہمیں بھی با اختیار حکومت حاصل ہوتی۔ تو یقیناً ہم اس ریاست کے اس ظالمانہ فعل کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیتے۔ اور ہم صبر نہ کرتے۔ جب تک اس ہتک اور تذلیل کی اسے سزا نہ دے دیتے"

الفاظ کیا ہیں۔ شانِ خلافت کا اظہار ہیں وہ خلافت جس کا دارومدار محض انگریز پرستی اور ملک دشمنی پر ہے۔ توپ بندوق نہ تھیں تو جیحہ بازی میں کونسی روک تھی۔ آخر احراریوں نے بھی قربانیاں کیں۔ وہ جیلوں میں گئے۔ اگر ایسی ہی ہمت تھی اور ایسے ہی بلند ارادے تھے۔ تو قادیانیوں کا ایک جتھہ ہی بھیج دیا ہوتا ؛

سول نافرمانی کیلئے بھرتی

معلوم ہوتا ہے احراریوں نے جو قربانیوں سے قادیانیوں کی کشمیر کمیٹی کا وقار خاک میں ملا دیا ہے۔ جس کے کام کا دائرہ محض چندے جمع کرنے تک رہ گیا ہے اور خلیفہ سول نافرمانی کے لئے بیکار مسلم نوجوانوں کی ایک فوج بھرتی کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں ان مسلم نوجوانوں سے جو تعلیم سے فارغ ہو کر ملازمت کی تلاش میں ہیں۔ اپیل کی ہے کہ وہ خلیفہ کی والنٹیر فوج میں بھرتی ہو جائیں۔ ان کا کام کیا ہوگا ؟ یہ کہ وہ اپنے عمل سے دکھا دیں کہ "انجمن کے کارکنوں کو ریاست سے نکال دیا گیا ہے۔ تو وہ ان کی جگہ کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کے لئے تیار ہیں"

پھر خدمت مفت نہیں ہوگی اس کا معاوضہ بھی ملے گا۔ کیا ؟ وہ خلیفہ کہتے ہیں :-

"ہم ان نوجوانوں کو تنخواہیں نہیں دینگے صرف گزارہ کے لئے معمولی رقم دیں گے۔ رہائش کا انتظام کریں گے۔ اور سفر خرچ دے سکیں گے"

گویا خلیفہ ایک فوج بھرتی کرنا چاہتے ہیں جو کشمیر میں سول نافرمانی کرنے جائے گی۔ اس فوج کے آدمیوں کو جگہ بھی ملے گی۔ اور گزارہ بھی ملے گا۔ اس قسم کی باقاعدہ فوج اگر بھرتی ہو گئی۔ تو ریاست کشمیر کے لئے ضرور مشکل پیدا کر دے گی۔ لیکن گورنمنٹ ہند کو بھی اس کی طرف سے بے فکر نہیں رہنا چاہئے۔ اور سعدی کے اس قول کی گہرائی تک پہنچنا چاہئے :-

سرچشمہ شاید گرفتن بہ بیل
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

مرزا کا دعویٰ مسیحائی

مسلم مرزائی مباحثوں میں زیر بحث مضامین عام طور پر دو ہی آتے ہیں۔ مرزائیوں کی طرف سے حیاتِ مسیح اور مسلمانوں کی طرف سے مرزا کا دعویٰ مسیحائی۔ مرزا کا دعویٰ مسیحائی مرزائیت کا ایسا کمزور پہلو ہے۔ کہ جس شخص کے دماغ میں لطیف سا کوئی ذرہ بھی ہے۔ اور وہ اسے استعمال کرنے میں آزاد ہے۔ اسے اس کی بطالت کا فتوے دینے میں کسی لمبے چوڑے کی ضرورت نہیں۔ لیکن حیاتِ مسیح کے معاملہ میں گو معقولیت ان کا ساتھ دیتی ہے۔ تاہم قرآن کا فتوے ان کے خلاف ہی جاتا ہے۔ اور قرآن سے انحراف کا حکم کھلا اعلان کرنا گویا مرزائیت کا اپنے ہاتھوں اپنے موت کے وارنٹ پر دستخط کرنا ہے۔ کیونکہ قرآن اور اسلام کی آڑ میں مسلمانوں کو مرزائی اپنا شکار بنا رہے ہیں۔ ورنہ اور کہیں انہیں کون پوچھتا ہے :

مرزا کے دعویٰ مسیحائی کیخلاف عقلی دلائل تو بے شمار ہیں۔ لیکن مرزائیوں کی بدقسمتی سے مرزا کی اپنی تصانیف میں بھی اس کے خلاف کافی مواد موجود ہے۔ جسے حافظ تصانیفِ مرزا مولانا ثناء اللہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکال لیتے ہیں کسی بڑے سے بڑے مرزائی کو بھی مات کرتے ہیں چنانچہ دلبر آباد میں ۱۰ اپریل کی جو مباحثہ ہوا اور جس کے متعلق "الفضل" نے حسب معمول اپنی فتح کا ڈھول پیٹا ہے۔ اس میں مولانا ثناء اللہ نے مرزا کے دعوے مسیحائی کے خلاف فیصلہ کن ثبوت پیش کیا۔ آپ نے مرزائی مناظر سے سوال کیا۔ کہ مرزا صاحب نے کس سال میں دعویٰ مسیحائی کیا تھا۔ اہل حدیث کے مسلم رپورٹر کا بیان ہے کہ مرزائی مناظر سال تو نہ بتا سکا البتہ اتنا کہا کہ بعد دعویٰ مسیح موعود مرزا صاحب ۲۸ سال زندہ رہے۔ اس پر مسلم مناظر نے مرزا صاحب کا تحفہ گولڑویہ پیش کر کے کہا۔ کہ مرزا صاحب کہہ گئے ہیں۔ کہ مسیح موعود ہونے کے بعد چالیس سال زندہ رہیں گے۔ جب تمہارے کہنے کے مطابق بھی مرزا صاحب ۲۸ سال ہی زندہ رہے۔ تو ان کا دعوے مسیحائی کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اس حوالہ کی موجودگی میں غریب مرزائی مناظر کیا کر سکتا تھا۔ سوائے اس بات کے کہ دل ہی میں یہ کہہ کر بیٹھ جاتا۔ کہ کیسے غلط عقائد کی تائید کی ذمہ داری اپنے سر لینے کی غلطی کر بیٹھا ہوں ؛

قرآن میں تحریف

مرزائی بڑے طمطراق سے دعوے باندھا کرتے ہیں۔ کہ قرآن میں نہ کبھی تحریف ہوئی۔ نہ امکان ہی ہے۔ لیکن ان ہی مرزائیوں کے خلاف مسلمان شکایت کر رہے ہیں۔ کہ وہ قرآن میں تحریف کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جن کے خلاف تحریف کا الزام ہے۔ ان کی فہرست میں مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد کا بھی نام ہے۔ چنانچہ لاہور کے حافظ محمد حسن صاحب اہل حدیث دسنی میں لکھتے ہیں۔ کہ

"منشی صاحب! مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تصانیف میں بکثرت آیاتِ قرآنی میں تحریف کی ہے۔ اور من گھڑت آیات لکھ کر قرآن شریف کی طرف منسوب کی ہیں۔ جو ہرگز ان الفاظ کے ساتھ قرآن حکیم میں موجود نہیں ؛

ان کے بعد لاہوری سلسلہ کے امام اعظم مولوی محمد علی کا نام آتا ہے۔ حافظ صاحب کا کہنا ہے کہ

آپ نے اسی رسالہ "دعوتِ عمل" کے صفحہ ۹ پر لکھا ہے :-

"اور قرآن کریم میں فرمایا :-

"ینزل الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ"

کیا مولوی صاحب بتائیں گے۔ کہ یہ آیت کس پارہ اور کس سورت میں ہے۔ شائد اس قرآن میں ہو۔ جو قادیان کے قریب نازل ہوا ہے بات یہ ہے۔ کہ قرآن کی اصل آیت میں "ینزل" کے بعد "الملئکۃ" لفظ بھی ہے۔ لیکن چونکہ مولوی محمد علی کے پیر و مرشد مرزا غلام احمد ملائکہ سے منکر تھے۔ اسی لئے مولوی صاحب نے قرآن کی آیت میں تعصب سے کام لے کر ملائکہ کا لفظ ہی اڑا دیا۔ اور اس طرح تحریف کے مرتکب ہوئے ؛

بطور مشتے نمونہ از خروارے تحریف کی یہ صرف ایک مثال ہے ؛

اور بھی مثالیں ہیں۔ جو بیسویں صدی کے اس طرح قرآن سے تحریف قرآن کے ثبوت میں پیش کی جا سکتی ہیں ؛

مرزا صاحب کے دعاوی

مرزا صاحب کے دعاوی میں کوئی کمی ہے تو یہ کہ ان میں سچائی کا شائبہ نہیں۔ ورنہ دلچسپی کا سامان ان میں کافی ہے۔ چنانچہ ضلع کامل پور کے ایک گاؤں میں مسلم مرزائی مباحثہ کے خاتمہ پر (بالفاظ اہل حدیث ۶ مئی) ایک مولانا نے حاضرین کی دلچسپی کے لئے مرزا کے عجیب و غریب دعاوی اُن کی کتابوں سے بقید صفحہ پڑھ کر سنائے ؛

"آپ کا الہام ہے کہ خدا نے آپ کو رحمۃ للعالمین کر کے بھیجا ہے۔ اور آپ ہی لولاک لما الخ کا مصداق ہیں۔ اور آپ کے معجزات دس لاکھ ہیں۔ بخلیکہ آں حضرت کے معجزات صرف ۳ ہزار تھے۔ اور آپ کا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا ہے۔ کشف میں آپ کو معلوم ہوا کہ آپ خدا ہیں اور یقین کیا۔ کہ خود خدا ہیں۔ اور کہ آپ ہی نے زمین و آسمان بنائے ہیں۔ اور پھر انسان کو نطفہ اور گارے سے پیدا کیا ہے۔ یہ بھی آپ کا الہام ہے کہ زمین و آسمان آپکے ایسے ہی تابع ہیں۔ جیسے خدا کے اور کہ آپ کا نام کامل اور معاذ اللہ خدا کا نام ناقص ہوگا۔ اور کہ آپ ایک دفعہ مرد سے عورت (مریم) بن کر حاملہ ہو گئے تھے۔ اور دس مہینے کے بعد وضع حمل ہوا۔ تو عیسیٰ بچہ جنا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے اپنی پیش گوئیوں کی مسل دستخط کرانے کے لئے خدا کے پیش کی تھی خدا نے سرخی سے دستخط کئے۔ قلم چھڑکا۔ تو مرزا صاحب کے کپڑے اور عبداللہ سنوری کی ٹوپی پر قطرات گرے تھے"

یہ دعاوی جیسے کچھ لا یعنی ہیں۔ ہر ایک معقول پسند انسان سمجھ سکتا ہے۔ لیکن مرزائی ہیں۔ کہ انہی کی بدولت مرزا صاحب پر مفتون ہو رہے ہیں ؛

شدھی کا پھل

تبلیغی مذاہب ہندوؤں کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر جس طرح ہندوؤں کو مسلمان عیسائی بناتے تھے۔ اس کی دردانگیز یاد دلوں کو تڑپا دینے والی ہے۔ لیکن آریہ سماج کی کرپا سے ہندوؤں کو ہوش آیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ عیسائی مشنوں کو اپنے شکار میں مشکلات نظر آنے لگیں۔ اور قانونی دائرہ سے باہر قدم نکالنے میں اُن کے لئے مشکلات حائل ہو گئیں۔ اس طرح جانے کا سدباب تو ہو گیا۔ آریہ سماج کی تحریک شدھی سے واپسی کا دروازہ بھی کھل گیا۔ جو گئے ہوئے تھے واپس آنے لگے۔ چنانچہ ایک

ڈی اے وی کالج کے لائف ممبر

(ایک اگیات آریہ سماجی کے قلم سے)

ڈی اے وی کالج سے لائف ممبری کا سلسلہ چلایا تو اس لئے تھا۔ کہ ایسے نشکام سیوکوں کی ایسی جماعت پیدا ہو جائے۔ جو تھوڑا خرچ پر زیادہ کام آ سکے۔ اور کالج اور آریہ سماج کے درمیان آتمک قسم کا ایسا تعلق قائم ہو جائے کہ خیریت کا خیال تک اڑ جائے۔ لیکن آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ لائف ممبری کالج کے لئے ایک تکلیف دہ چیز بن رہی ہے۔ اور ایک حالت میں تو اس سلسلہ لائف ممبری نے ڈی اے وی کالج کمیٹی کو عدالت کے سامنے جواب دہی کے لئے حاضر ہونے پر بھی مجبور کر دیا ہے۔

لائف ممبروں سے کالج کمیٹی کو کیا شکایات ہیں۔ لائف ممبروں کے آپس میں اختلافات کس قسم کے ہیں۔ یا لائف ممبری کی پوتر ابادھی رکھنے والوں میں دھن کا لالچ کس درجہ تک بڑھا ہوا ہے۔ یہ ایسی باتیں نہیں۔ جو اب تک پردہ راز میں رہی ہوں۔ لیکن کالج کے اندرونی معاملات سے کسی کا کیا تعلق ہے۔ جنہیں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ وہ خود ان کا تدارک کریں گے۔ اور تدارک میں مصروف بھی ہیں۔ لیکن شکایت معلوم ہوتا ہے۔ اتنی بڑھ گئی ہے کہ ڈی اے وی کالج پارٹی کا اپنا آرگن آریہ گزٹ اسے پبلک آگے لانے پر مجبور ہو گیا ہے۔

چنانچہ اس نے اپنے کالموں میں لالہ میلا رام بھگت بی اے کا ذیل کا مضمون شائع کیا ہے۔

لائف ممبروں سے کھری کھری باتیں

آج سے ۵۰ سال پہلے جب مہرشی کی نرتیو ہوئی۔ تو آریہ سماجیوں کے اندر اپنے آچاریہ کی یادگار منانے کا خیال موجزن ہوا۔ چنانچہ نتیجہ ہوا کہ دید پرچار کے لئے دیانند اینگلو ویدک کالج قائم کیا جائے۔ یہ کام بڑا مشکل تھا۔ مگر مہاتما ہنسراج جی سے تیاگ اور تپسوی نے اسے آسان کر دیا۔ مہاتما جی کی پیروی نے لائف ممبری کی پوتر انسٹی ٹیوشن کو جنم دیا۔ مہاتما جی کے چرن چنہوں پر چلتے ہوئے شری لالہ سائیں داس جی ایم اے۔ شری لالہ دیوان چند جی ایم اے۔ شری پنڈت مہر چند جی پرنسپل نے اپنی زندگیاں کالج کی سیوا کے لئے وقف کیں۔ اور ان سادھو جنوں کی پیروی کرتے ہوئے انیک مہانو بھاؤں نے صرف گذارہ لے کر کالج کی سیوا شروع کی۔ کالج نے سماج کی بڑی سیوا کی ہے۔

ہزاروں کی تعداد میں آریہ سماج کے بھگت پیدا کئے ہیں۔ مہاتما جی اور ان کے ساتھیوں کی اوشیشٹ ابھلاشا ہے کالج دیانند یونیورسٹی میں تبدیل ہو رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں۔ جب کہ پنجاب میں دیانند یونیورسٹی قائم ہو جائے گی جس میں نہ صرف بی اے۔ ایم اے تک پڑھائی ہو گی۔ بلکہ روٹی کمانے کے پیشے بھی سکھلائے جائیں گے۔ لیکن خواہ دیانند کالج ہو۔ یا دیانند یونیورسٹی مہرشی کی سچی یادگار تب ہی کہلا سکیگی جب یہ وید پرچار میں سادھک ہو گی۔ مہاتما جی نے سماج کے جلسہ پر کہا تھا۔ دیانند کالج ملٹن اور شیکسپیر رٹانے کے لئے نہیں بنایا گیا۔

دیانند کالج بورڈنگ ہوس کے طلباء آریہ سماج کے ہفتہ واری ست سنگ میں دلچسپی نہیں لیتے۔ آریہ پردیشک سماج کے ادھیویشنوں میں حاضری بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ بڑے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ جن لائف ممبروں کو اپنا جیون وید کے سوادھیائے اور وید پرچار میں لگا دینا چاہئے تھا۔ وہ اپنی تمام کوششیں روپیہ پیدا کرنے میں صرف کر رہے ہیں۔ ہمارے پوجیہ مہانو بھاؤں میں ایسے لائف ممبر بھی ہیں۔ جو کہ نہ صرف قابلیت میں شہرہ آفاق ہیں۔ بلکہ پرلے درجے کے تیاگی اور سادھو سبھاؤ ہیں۔

لیکن ایسے آدمیوں کی بھی کمی نہیں۔ جو لاکھوں روپیہ کے مالک ہیں۔ اور اگر زیادتی نہ سمجھی جاوے۔ تو کچھ بانٹتے ہیں۔ ان کا بہت سا وقت پارٹی بازی میں روپیہ اور شہرت پیدا کرنے میں خرچ ہوتا ہے۔ سماج اور وید کی سیوا کرنے میں وہ اپنے آپ کو کرتیہ کرتیہ سمجھتے ہیں۔ لائف ممبری کی بدولت ہزاروں روپیہ انہوں نے پیدا کئے ہیں۔ روپیہ کی سب کو ضرورت ہے۔ روپیہ پیدا کرنا بری بات نہیں لیکن افسوس اس بات کا ہے۔ کہ لائف ممبری کی پوتر انسٹی ٹیوشن کو انہوں نے بدنام کیا ہے۔ آریہ سماج کو فخر ہے۔ کہ دیانند کالج کے پروفیسروں میں ایسے مہانو بھاؤ ہیں۔ جو کہ قابلیت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ انکی کتابیں کئی یونیورسٹیوں میں بطور کورس کے پڑھائی جاتی ہیں۔ وہ آریہ سماج اور وید پرچار سے ہمدردی بھی رکھتے ہیں۔ لیکن ان کی ساری آمدنی سے وید پرچار کو کتنی مدد ملتی ہے۔ کچھ مہانو بھاؤ کالج سے فارغ ہو کر اپنا تمام وقت کتابوں کے نوٹ لکھنے میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور تفریح طبع کے لئے آریہ سماج کی لیڈری کا دم بھرتے ہیں۔ ایسے لائف ممبروں سے آریہ سماج کو کیا فائدہ؟ ان کی لائف ممبری ایک ڈھکوسلہ ہے۔ ایک CLOAK (چوغہ) ہے۔ دنیا بڑی سیانی ہے۔ ستیہ استیہ میں تمیز کرتی ہے۔ اس لئے دھوکے کی ٹٹی میں شکار کھیلنا بڑا مشکل ہے۔

دیانند کالج کمیٹی کے سدسیوں سے میرا نمر نویدن ہے کہ

(۱) ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جاوے۔ جو تحقیقات سے پتہ لگائے۔ کہ کن کن لائف ممبروں کا وید اور آریہ سماج میں وشواس نہیں ہے۔ بعد تحقیقات ایسے لائف ممبروں کو تیاگ پتر دینے پر بادھت کیا جائے۔

(۲) جو آریہ سماج کے بھگت ہوں۔ ان سے آریہ سدھانتوں پر زبردست نبندھ لکھوائے جائیں۔

(۳) سائنس پروفیسر صاحبان کو ہون کے متعلق سائنٹفک تحقیقات پر لگایا جائے۔

(۴) مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کا ترجمہ انگریزی میں کروایا جائے۔

(۵) لائف ممبر صاحبان جو کالجوں میں پڑھائی جانے والی پستکیں لکھیں۔ اس کے نفع کا لابھ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے کوش میں جاوے۔

(۶) لائف ممبروں کے الاؤنس میں زیادتی کی جاوے۔ تاکہ ان کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

(۷) دیانند کالج کمیٹی اور آریہ ودیا سبھا کے متعلق جتنے سکول اور کالج ہیں۔ ان کے پروفیسروں اور استادوں سے ہر سال پانچ روپے وید پرچار کے لئے جاویں۔ آریہ سکولوں کے ودیارتھیوں سے فی کس ۴ سالانہ براہ وید پرچار لیا جاوے۔

کسی دھارمک انسٹی ٹیوشن کی لائف ممبری بڑی پوتر ذمہ داری ہے۔ جسے تپسوی اور سادھو جیون والوں کو ہی اپنے اوپر لینا چاہئے۔ جو شخص لائف ممبر بنتا ہے۔ سمجھو وہ ادھکار کی بات تیاگ کر کرتویہ کا جیون اختیار کرتا ہے۔ اسے محض کرتویہ کی چنتا ہوتی ہے اپنے ادھکاروں کا اسے خیال نہیں ہوتا۔ اس کے ادھکاروں کی چنتا اس سوسائٹی کو منتقل ہو جاتی ہے۔ جسے اس نے جیون دیا۔ اگر سوسائٹی کے مقرر کردہ مشاہرہ میں کوئی شخص چار گھنٹہ روزانہ کام کر کے یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس چار گھنٹہ کے کام کی بدولت وہ باقی وقت کسمائی آمدنی پیدا کرنے میں لگانے اور لاکھوں کا مالک بن جانے کا ادھکاری ہو گیا ہے۔ تو وہ لائف ممبری کا دراپیوگ کرتا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ دوسری سوسائٹیوں کے لائف ممبران کا طرز عمل کیا ہے؟ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ ڈی اے وی کالج کے لائف ممبروں میں تو ایک بھی ایسا دکھائی نہیں۔ جو کسمائی کمائی نہ رکھتا ہو۔ اور وہ کمائی کالج کے اندر ہو۔ ہاں ایسے تو سب ہیں۔ جو لائف ممبری کی بدولت حاصل کے بہترین ذرائع پر اپنا حق فائق سمجھتے ہیں۔ نام لائف ممبر تو کیا۔ جن لائف ممبران کو لالہ میلا رام نے سادھو کا نام دیا ہے۔ وہ بھی لاکھوں اور ہزاروں کے مالک ہیں۔ غرضیکہ کیا چھوٹا اور کیا بڑا کوئی لائف ممبر نہیں۔ جس نے لائف ممبری کو کمائی کا سادھن نہ بنایا ہو۔ اور اس کی طفیل ایک بھاری رقم کا مالک نہ بنا بیٹھا ہو۔ تکلیف اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب ایک لائف ممبر کمائی کے ہر ایک موقعہ کو اپنا حق سمجھتا ہے۔ اور اسے دیا نہیں جاتا۔ لائف ممبروں میں رقابت کام کے اوسروں کے متعلق ہونی چاہئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ذمہ داری کا کام مجھے ملے۔ لیکن یہاں کمائی کے اوسروں میں رقابت ہے۔ اور یہ رقابت لائف ممبروں اور کالج سوسائٹی دونوں کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتی۔ اگر پارٹی کا اپنا اخبار ہی معاملہ کو پبلک کے سامنے رکھنے پر بادھت ہو گیا ہے۔ تو سمجھو پانی سر سے گذر گیا ہے۔ اس حالت میں ڈی اے وی کالج کمیٹی کو اس خرابی کا جلد سے جلد سدباب کرنا چاہئے۔ تاکہ لائف ممبری کی وہ انسٹی ٹیوشن جو تعلیمی سیوکوں کی جماعت پیدا کرنے کے لئے تیار کی گئی تھی۔ دھن پیدا کرنے کی مشین بن کر آدرش کو بگاڑنے والی نہ بن جائے۔ اس کا سدھار ہونے کا ایک طریقہ یہ ہے۔ کہ لائف ممبروں کے لئے بالائی کمائی کا کوئی موقعہ نہ رہنے دیا جائے۔ اور ہر کی آسمانی آمدن کی ترغیب کا قلع قمع کر دیا جائے۔ گذارے کے لئے الاؤنس میں بے شک حسب ضرورت اضافہ کر دیا جائے۔ لیکن کتابیں لکھنے وغیرہ کے طریقوں سے جو بھی روپیہ وہ کمائیں یہ نہیں کہ اس کا نصف ان سے لیا جائے۔ بلکہ وہ سارا روپیہ سوسائٹی کا ہو جو شخص اسے کڑی شرط سمجھتے ہیں۔ انہیں لائف ممبر بننے پر مجبوری کون کرتا ہے۔ لائف ممبری تو سنیاس کا جیون ہے۔ جس میں سنسارک پدارتھوں کا سرے سے تیاگ کرنا ہوتا ہے۔ یہ تیاگ

یادِ رفتگان

(نمبر ۵۱)

ٹھاکر کرشن لال

آریہ سماج متھرا کے سنستھاپک ٹھاکر کرشن لال اُن مہانو بھاوؤں میں سے تھے۔ جو چرتر بل سے سوسائٹی میں اونچا درجہ حاصل کرتے ہیں۔ جہاں دھرم کا عمل دخل نہیں وہاں دھن کو عزت کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ لیکن دھرم کھشیتر میں چرتر ہی مان دلاتا ہے۔ چرتر ہین دھنی کو وہاں کوئی نہیں پوچھتا۔ ٹھاکر کرشن لال دھن کے لحاظ سے غریب تھے۔ لیکن چرتر بل سے وہ مالا مال تھے۔

آریہ سماج متھرا میں کئی رئیس۔ زمیندار اور دھنی مانی سبھاسد تھے۔ لیکن جب پردھان کے انتخاب کا سمے آتا۔ تو ٹھاکر کرشن لال جی کا نام ہی سب کی زبان پر ہوتا اور وہ سرو سمتی سے پردھان چنے جاتے اُن کے خلاف ایک ہاتھ بھی نہ اٹھتا۔

مہاتما سری نارائن سوامی جی بتایا کرتے ہیں۔ کہ ٹھاکر کرشن لال جی ہر روز سندھیا سمے اپنے متر منڈلی کے ساتھ سماج مندر میں سندھیا ادا کرنے آیا کرتے تھے۔ کبھی ناغہ نہ ہوتا تھا اگر اس منڈلی میں سے کبھی کوئی کسی کارن سے روز کے اس کاریہ میں شامل نہ ہوتا تو دوسرے دن پراتہ ٹھاکر کرشن لال اس کے ہاں پہنچ جاتے۔ اُن کی غیر حاضری کے متعلق کوئی حرف زبان پر نہ لاتے۔ بلکہ یہی پوچھتے کہ خیریت تو ہے کسی قسم کی تکلیف تو نہیں۔ اسباب کا کتنا پربھاو پڑتا ہوگا۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ لوگوں کو ڈر رہتا کہ سماج میں ضرور چلیں۔ ورنہ ٹھاکر کرشن لال جی کو ہمارے گھر آنے کی تکلیف برداشت کرنی پڑے گی کتنا اُتّم پورن ہے۔ آریہ سماج کے اندر اگر ایسے ویر پیدا ہو جائیں۔ جو ٹھاکر کرشن لال کے جیون کے صرف اس حصّہ کا انوسرن کرنے پر تیار ہو جائیں تو لوگ خود بخود آریہ سماج کی طرف کھچے چلے آئیں۔ دھنیہ ہیں ایسے لوگ جو منش کے روپ میں دیوتا سمان ہیں۔

ٹھاکر کرشن لال کا جنم ناگر برہمن کل میں ہوا تھا۔ واشی نگر میں ٹھاکر گردھر لال جی کے گھر سنہ ۱۸۸۶ میں اُن کا جنم ہوا سادہ سمت ۱۹۶۳ ... آپ متھرا میں پیدا ہوئے۔ ٹھاکر کرشن لال سنسکرت فارسی اور عربی بخوبی جانتے تھے۔ آپ بہت پُرانے آریہ سماجی تھے۔ کاشی میں رشی دیانند جی کا پورانک پنڈتوں سے جو معرکہ کا شاستراتھ ہوا تھا۔ اُسے ٹھاکر کرشن لال جی نے دیکھا تھا۔ اس سے بھی بہت پہلے جب سوامی دیانند سوامی ورجانند سے متھرا میں اشٹادھیائی اور مہابھاشیہ آدی پڑھتے تھے۔ اس سمے ٹھاکر کرشن لال متھرا میں موجود تھے۔ رشی دیانند کے وید بھاشیہ کے آپ شروع سے ہی خریدار تھے۔ آپ روپے پیسے والے نہ تھے۔ تاہم جو تھوڑا بہت تھا۔ اُس میں سے ۲۳۳ روپیہ کے خرچ سے آریہ سماج مندر کے لئے زمین خرید کر اس کی رجسٹری آریہ سماج متھرا کے نام کرا دی۔ اور اپنی گرہ سے ۱۶۲۵ روپے خرچ کرکے اس پر مندر بنوا دیا اور پھر ۱۵ سال کے بعد کچھ روپیہ اکٹھا ہو گیا۔ تو ۷۰۰ روپیہ خرچ کرکے اپنے اور اپنے پُتر کاشی لال المعروف موہن لال ناگر کے نام سے دو کمرے اور بنوا دئے ٹھاکر کرشن لال آریہ سماج متھرا کے سنستھاپک اور پردھان تھے۔ وہ دین دُکھیوں۔ اناتھوں اور سنیاسی اُپدیشکوں کی بہت سیوا کیا کرتے تھے ویدک دھرم پرچار کا اتنا شوق تھا۔ کہ بازار چلتے چلتے لوگوں سے ویدک دھرم کی چرچا کرتے جاتے اور کوئی بھی ویکتی رشی دیانند کے نام کی پرشنسا کرتا اور آریہ سماج کے سدھانتوں سے عقیدت کا اظہار کرتا۔ اور ٹھاکر کرشن لال کے سامنے دست سوال دراز کرتا۔ تو دان کا اُسے ادھیکاری سمجھنے پر وہ اُسے خالی ہاتھ نہ بھیجتے۔ فوراً کچھ نہ کچھ دے ہی دیتے تھے۔

آپ نے آریہ سماج کا جو مندر بنوایا۔ اُسے بعد ازاں آریہ پرتی ندھی سبھا اور پروپکارنی سبھا کے نام پندرہ روپیہ کے اسٹامپ پر رجسٹری کرا دیا۔ آپ آریہ سماج مندر میں روزانہ آتے اور اپستھت جنتا کو وید اُپدیش دیا کرتے تھے۔

آپ کا کیول ایک ہی پُتر کاشی لال المعروف موہن لال ناگر ہے۔ پتا کی مرتیو پر اُن کے پُتر نے آریہ سماج متھرا کے بھون میں ایک گیلری اپنے خرچ سے بنوا دی۔ اور ایک بڑا تانبے کا ہون کنڈ سماج کو دیا۔ اور اپنے پتا کی مرتیو کے بعد آریہ سماج متھرا اور گورکل برندابن آدی سنستھاؤں کو ڈیڑھ ہزار کے قریب نقد دان دیا۔ ڈیڑھ ہزار کی رقم دھنی لوگوں کے لئے کوئی بڑی رقم نہیں۔ لیکن سادھارن آرتھک اوستھا کے ویکتی کے لئے یہ بھاری رقم ہے۔ مہاشہ موہن لال نے یہی دان نہیں دیا۔ اُن کی دھرم پتنی کی دان پرورتی بھی سراہنیہ ہے۔ جس نے ۵۰۱ روپیہ کنیا پاٹھ شالہ کو دان دیا۔ علاوہ ازیں مہاشہ موہن لال نے رشی دیانند کرت وید بھاشیہ اپنشدیں۔ گیتا درشن۔ اور اُردو ہندی۔ فارسی کی بہت سی پُستکیں آریہ سماج متھرا کو دان دیں۔ بھاڑی پورا پاٹھ شالہ کے مندر کے لئے بھی دان دیا۔

مہاشہ موہن لال کے کوئی سنتان نہ تھی اس لئے ستری کے دیہانت کے بعد ۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء کو وصیت لکھ کر رجسٹری کرا دی۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری کل جائیداد آریہ کنیا پاٹھ شالہ متھرا کو دان دے دی جائے میری منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد میں سے ایک مکان قیمتی ۵۰۰ روپیہ واقع برندابن گورکل برندابن کو دیا جائے۔ مہاشہ موہن لال انگریزی میں میٹرک ہیں۔ لیکن عربی فارسی کے وِدوان ہیں۔ سنسکرت کم جانتے ہیں ویدوں۔ اپنشدوں اور درشنوں آدی کے ہندی انوواد سے ہی اپنا مطالعہ جاری رکھتے ہیں۔ اس سمے اُن کی عمر ۷۱ سال ہے۔ متھرا میں عرائض نویسی کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی آگرہ میں رشی دیانند کے درشن کئے۔ اور اپنے پتا جی کے ساتھ اُن کا ویاکھیان سُنا تھا۔ ان موہن لال جی کے پاس وید بھاشیہ کی قیمت کی ۸ روپیہ کی رسید سوامی دیانند جی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اُن کے پتا جی کے نام کی اب تک موجود ہے۔

ٹھاکر کرشن لال جی کے اس مختصر تذکرہ سے اُن کے اپورو تیاگ کا پتہ ملتا ہے۔ اور یہ اُن کے دھرم پریم کا پھل تھا۔ کہ اُن کی ایک ماتر سنتان اُن کے نقش قدم پر چلنے والی ہوئی ٹھاکر کرشن لال اُن خوش قسمت آریوں میں سے ہیں۔ جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور اُن کے کمائے دھن کا پیسہ پیسہ آریہ سماج کی سیوا میں لگے۔ ایسے ہی سداچاری پُرش آریہ سماج کا سنگ بنیاد رکھنے والے ہیں۔

آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں آریہ سماج کے اندر کئی ٹھاکر کرشن لال تھے جنہوں نے سب کچھ آریہ سماج کو ہی سمجھا ہوا تھا اور جو اپنا سروسو آریہ سماج پر نچھاور کر گئے اُن لوگوں کی قربانی تھی۔ کہ آریہ سماج ہر ایک کے لئے کشش کی چیز بنا ہوا تھا۔ آج لوگ آریہ سماج میں نہیں آتے۔ تو اس لئے نہیں کہ اُس کے سدھانتوں میں کوئی کمزوری پائی گئی ہے۔ حق تو یہ ہے۔ کہ آریہ سماج سے اُداسین ہونے کے باوجود لوگ آریہ سماج کے سدھانتوں کو اپناتے چلے جا رہے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ایسے ویکتیوں کا ابھاو ہے۔ جن سے وہ روشنی حاصل کر سکیں۔ پتنگ سوبھاو سے روشنی کی طرف آنا چاہتا ہے۔ جب تک آریہ سماج میں ٹھاکر کرشن لال سے سداچار اور آدرش کی روشن شمع اٹھائے نظر آتے تھے۔ لوگ پروانہ وار اُن کے گرد اکٹھے ہوتے تھے۔ جب یہ روشنی معدوم یا مدھم ہو رہی ہے۔ تو لوگ آئیں تو کس لئے؟

آج شکایت ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کا آریتو عام طور پر اُن کی زندگی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے بہت کم آریہ سماجیوں کی سنتان آریہ سماجی دیکھی گئی ہیں۔ ایسی حالتوں میں اس کا بھی یہی کارن ہے۔ کہ سنتان کے سامنے جو نمونہ پیش کیا گیا۔ وہ آریتو کا نہیں تھا۔ ہوتا۔ تو کوئی کارن نہیں کہ سنتان پر اس کا اثر نہ ہوتا۔

مسلمان کو کیا اپنی سنتان کے مسلمان بنانے کے لئے کوئی پریتن کرنا پڑتا ہے؟ عیسائی کو چنتا ہوتی ہے کہ اپنی سنتان کو عیسائیت میں دڑھ رکھ سکے؟ کیا ہندو کے گھر پیدا ہونے والے کو ہندو رکھنے کے لئے وشیش پریتن کرنا پڑتا ہے؟ نہیں تو آریہ سماجیوں کی سنتان آریہ کیوں نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ وہ آریہ پریوار میں پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ ہندو پریوار میں پیدا ہوتی ہے۔ ایک پتا اور وہ بھی نام ماتر کا آریہ ہو گیا۔ جب ماتا بھائی بہنیں اشٹ متر سنبندھی ہندو ہیں۔ تو تعجب نہیں کہ سنتان آریہ کیوں نہیں بنتی۔ بلکہ ایسے حالات میں سنتان کا آریہ بننا تعجب کی بات ہوتی۔

آریوں کی سنتان آریہ نہیں ہوتی۔ تو کیا مسلمان یا عیسائی ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہوتی ہے۔ تو ہندو ہوتی ہے۔ اور یہی اس بات کا پربل پرمان ہے۔ کہ وہ سنتان آریہ پریوار میں نہیں ہندو پریوار میں پیدا ہوتی ہے۔ آریہ میں ہوتی ہوتی۔ تو اس کے آریہ بننے میں سندیہہ کی بات ہی نہ تھی ٹھاکر کرشن لال آریہ سماجی تھے۔ ان کا پُتر آریہ سماجی پریوار میں آریہ سماجی پیدا ہوا۔ اور پتا کے نقش قدم پر چل کر وہ آریہ سماج کی سیوا میں لگا ہوا ہے۔ ایشور کرے۔ کہ آریہ سماجی کرشن لالوں کے نقش قدم پر چل کر آریتو کو دھارن کریں۔ اور اس طرح آریہ سماج کے نام کو روشن کرنے کا یش پراپت کرنے کے ادھکاری ہوں۔

درد دل کا اظہار

عمر کے قریباً چالیس سال پنجاب میں سلسلہ ملازمت میں گذار کر اب ریٹائرڈ ہونے پر میں اپنے دیش میں آ گیا - میرے جیون کو بہتر اور اونچا بنانے والی آگر کوئی سماج ہے - تو وہ صرف آریہ سماج ہی ہے - پنجاب میں میری ملازمت کا حصہ زیادہ تر جہلم میں گذرا - اور جو کچھ مجھ سے ہو سکا - تن - من - دھن سے میں نے وہاں کی سماج کی سیوا کی - اور اب یہاں آ کر بھی جو کچھ ہو سکتا ہے کرتا ہوں - یو پی کی سماجوں کی حالت ایسی اونچی نہیں - جیسی کہ پنجاب کی سماجوں کی ہے - سوائے تھوڑی سی سماجوں کے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی مانند یہاں کی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان نہیں ہے - جس کی وجہ میرے خیال میں اور جہاں تک دریافت کرنے پر معلوم ہوا مالی حالت کی کمزوری ہے رسالہ جات اخبار بھی یہاں کچھ تو پرکاش جیسا اچھا کوئی تقسیم نہیں آتا اور یہی وجہ ہے کہ میں نے یہاں آ کر اسے اپنے نام جاری کرا لیا - میرے دل میں پکا وشواس ہے - اور میرے اپنے خیال کے موافق بالکل درست ہے - کہ دیش کو غلامی سے آزاد کرانے والی جماعت صرف آریہ سماج ہی ہے - موجودہ نہرو سے دیش کو چنداں فائدہ نہیں ہو سکتا - اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ بہت سے پولیٹکل لیڈر دھرم کو راج نیتی سے الگ رکھنا چاہتے ہیں - کیونکہ ان کے خیال میں دھرم کوئی چیز نہیں اور وہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ دھرم ہماری ترقی میں ایک رکاوٹ کی دیوار ہے - جس کو توڑ کر ہی ہم آزادی کے میدان میں اچھی طرح قدم رکھ سکتے ہیں - کچھ پولیٹکل لیڈر ایسے بھی ہیں - جو دھرم اور راج نیتی کو ساتھ ساتھ رکھنا چاہتے ہیں - لیکن وہ پولیٹکل زنجیروں میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں کہ اس سے اُن کا نکلنا بہت ہی دشوار ہے اور وہ پولیٹکل بھر کو پرانے طریقہ سے ہی چلانا چاہتے ہیں یہ ضرور ہے کہ ہر ایک بھارت واسی کو اپنے ملک کا پریم ہونا چاہئے - اور اس کی آزادی کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرنا اُن کا فرض ہے - لیکن دھرم اور سچائی کو ساتھ لیکر - وہ ریت اور بھارت کو جب گیتا کی ضرورت تھی - لیکن اب ستیارتھ پرکاش کو ہاتھ میں لے کر کام کرنے سے ہی اتنی جلد قدم بڑھایا جا سکتا ہے - اس کے یہ معنی نہیں کہ گیتا کی ہمارے دلوں میں عزت نہیں ہے اور جب تک دم ہے رہیگی - لیکن زمانہ کی موجودہ ضرورت کو جس میں ادھرم بہت پھیلا ہوا ہے ستیارتھ پرکاش ہی پورا کر سکتی ہے - ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں سے بہت زیادہ ہے - لیکن پھر بھی کمزور ہیں - اس کی وجہ صرف یہی ہے - کہ ہندوؤں پر ایمان نہیں رہا - جو سچائی کا خزانہ ہیں - مسلمانوں میں بھی بہت کچھ مذہبی اختلاف ہے - لیکن اس کے باوجود ان کا ایمان قرآن پر ہے - اور یہی وجہ ہے - کہ موقعہ بننے پر قرآن کے نام پر ایک شیرازہ میں بندھ جاتے ہیں - اور ہندو کبھی متحد نہیں ہوتے - آریہ سماج

ایک مذہبی گروہ ہے - اس واسطے اس کا سب سے بڑا کام یہی ہے - کہ شانتی سے ویدک دھرم کا پرچار کرے - اور اس کی جگہ ویدک سدھانتوں کا پرچار کرے - اس وقت جہاں تک دیکھا

دیش ہے - سمجھتا ہے ادیک باتوں کا کھنڈن

کرنے والی اور پولیٹکل کام کرنے والی جماعت پہلے ہی سے خیال کرتے تھے - اب پولیٹکل کام میں شامل ہونے سے اُن کے خیال کو تقویت مل رہی ہے کہ کانگریسی لوگ یورپ کے ملکوں کی نقل کر کے ہندوستان میں سوشلزم پھیلانا

گیا - یہی معلوم ہوتا ہے - کہ جو آریہ سماجی اپنے سماج کے کام سے نکل کر پولیٹکل جدوجہد میں شامل ہو گئے ہیں - ان کے دل میں سماج کا پریم کم ہو گیا ہے - جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے - کہ سنگٹھن کا پرچار جیسا ہونا چاہئے تھا - نہیں ہوتا - پنڈت وشنودت جی وکیل فیروزپور نے ایسی پالیسی اور کچھ متبرک ہستیوں کا ذکر میں نہیں کرتا - وہ بزرگ تو آریہ سماج کے ہیں اور رہینگے لیکن ایسی ہستیوں کے علاوہ بہت سا حصہ آریہ سماجیوں کا ایسا ہے - کہ جن کے دلوں سے اب آریہ سماج کا پریم بہت کم ہو گیا ہے - اور میری رائے ناقص کے بموجب وہ اب سماج سے آہستہ آہستہ علیحدہ ہو جائیں گے - کیونکہ موجودہ لہر ایسی نہیں جو جلد ختم ہو جاوے - آریہ سماج کو بہت سے لوگ مجلسی اصلاح

چاہتے ہیں - اور یہ خیال ہر طرح سے سماجک سدھانتوں کے برخلاف ہے - وید کی جس بنیاد پر مہرشی سوامی دیانند نے اپنی تحریک کی بنیاد ڈالی تھی - وہ بڑی مضبوط تھی - اس واسطے جو آریہ سماجی آریہ سماج کا سرگرم ممبر یا کارکن ہے اور کانگریس یا سوشلزم کی تحریک میں مدد کرتا ہے - وہ آریہ سماج کے اُدیش کو پورا نہیں کرتا - اور اگر یہی حالت رہی تو آریہ سماج کی تحریک شتھل ہو جائے گی - اور وہ آریہ سماجی جو اس تحریک میں شامل ہو رہے ہیں - آریہ سماج کی شتھلتا کے ذمہ دار ہونگے - موجودہ زمانہ کو دیانند کے سچے بھگتوں کی ضرورت ہے پہلے عیسائیت کا خطرہ تھا - لیکن آج لامذہبیت کا دور دورہ زیادہ ہو رہا ہے - موجودہ پولیٹکل لیڈروں سے سدھرنے کا یہ کام نہیں - اس واسطے آریہ سماجی بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں - کہ مجھ ناقص العقل کو اچھی طرح سمجھائیں - کہ کیا کانگریس ٹھیک دھارمک طور پر اپنا کام کر رہی ہے ؟

(پنڈت امرناتھ - انہ مراد)

سنگٹھن

(از بابو ستیارام صاحب منگل جلال پوری حال سب ڈویژنل برٹش ایسٹ افریقہ)

تیرا آگی دی گل وٹی - ہمت کیوں ہار چھڈی ہندو تو جوان ہو کے بزدل اکھوا لیا
عقل وچ وڈھی توں - پیر لکھتے منی توں - رشیاں دی بھومی نوں توڑ تا کیوں لگا لیا
دھن وچ مالدار - گنتی وچ بے شمار - شور ببر شہسوار - رعب کیوں گنوا لیا؟
اک گھاٹ دیکھ کے سنگٹھن نہیں تیرے پاس - غیر قوم لوٹ مار پیشہ ایہہ بنا لیا -
پرتاپ دی مصیبتاں نوں دیکھ کے ہے رون آوندا - گھاس کھا کے دھرم نوں بچا لیا
راجپوتی شان والے - تیر تے کمان والے - اکبر جیسے بادشاہ تے سکہ سی جما لیا
آناں دی اولاد ہو کے غیراں توں مار کھاویں شرم نہ آئی دیکھو حال کی کرا لیا
اک گھاٹ دیکھ کے سنگٹھن نہیں تیرے پاس - غیر قوم لوٹ مار پیشہ ایہہ بنا لیا
میرپور - جموں - کشمیر جا کے ویکھو ذرا - غیر قوم دوں نیں ظلم سی ڈھا لیا
گوردوارے مندراں نوں اگ لا کے ساڑ دتا - سکھاں ہندواں نوں جان توں چ مار یا
گرنتھ صاحب وید گیتا بیاں نوں بھسم کیتا - چھوٹے چھوٹے بچیاں نوں گودی چوں اٹھا لیا
اک گھاٹ دیکھ کے سنگٹھن نہیں تیرے پاس - غیر قوم لوٹ مار پیشہ ایہہ بنا لیا
چوٹیاں نوں کیس کٹے - کئی پرش مار سٹے - یتیماں تے وار کیتے مال سب اڑا لیا
جیہڑے سن لکھ پتی اناں نوں کنگال کیتا - چار دن اپنا ہی راج ایہی بنا لیا
وصلہ نہ چھڈ توں خوف منوں کڈ توں شیر دانگوں ڈٹ توں - دل کیوں ہٹا لیا؟
اک گھاٹ دیکھ کے سنگٹھن نہیں تیرے پاس غیر قوم لوٹ مار پیشہ ایہہ بنا لیا -
کر اتفاق ہندو قوم ہن منگل ویریاں نے آت چکی ظلم ایہہ کما لیا -
چھوت چھات بھیڑیاں کوریتیاں نوں چھڈ توں - ایسے گل خاک وچہ تینوں ایہہ ملا لیا
اوہ قوم زندہ رہن دی ہن حقدار - جنہیں ایمان ہندا غیر توں بچا لیا
اک گھاٹ دیکھ کے سنگٹھن نہیں تیرے پاس غیر قوم لوٹ مار پیشہ ایہہ بنا لیا!

گلہ

بقیہ صہ ۱۲

بات ایسی ہے - جو مجھے ان کی جیری بنائے ہوئے ہے - وہ ذرا معمول سے دیر میں گھر آتے ہیں - تو پر ان سر میں سما جاتے ہیں - آج اگر وہ حاتا ان کے بدلے مجھے کوئی وڈیا یا بڈھی کا پیکار روپ اور دھن کا دیتا بھی دے - تو میں اُس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھوں - یہ دھرم کی بیڑی نہیں ہے - ہرگز نہیں - رنا جی تب بھی نہیں - بلکہ ہم دونوں کی پرکرتی میں کچھ ایسی دیو ستھائیں آ چین ہو گئی ہیں - گویا کسی مشین کے کل پرزے گھس گھس کر فٹ ہو گئے ہوں - اور ایک پرزے کے بنا دوسرا پرزا کام نہ دے سکے - چاہے وہ پہلے سے کتنا ہی سڈول اور نیا اور پختہ کیوں نہ ہو - جانے ہوئے راستے سے ہم بے خوف پیچھے بڑھے چلے جاتے ہیں - اس کے اونچ نیچ - موڑ اور گھماؤ سب ہماری آنکھوں میں سمائے ہوئے ہیں - انجان راستے پر چلنا کتنا مشکل ہو گا - شاید آج میں ان کے دوشوں کو گنوں سے بدلنے پر بھی تیار نہ ہونگی ؛

کہانی ۔ گِلہ

(از شری یت پریم چند جی بی اے)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایشور کی دیا سے آپ کے دو بچے ہیں۔ دو بچیاں بھی ہیں۔ ایشور کی دیا کہوں یا کوپ کہوں، سب کے سب اتنے شرارتی ہو گئے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ مگر کیا مجال کہ یہ بھونڈے پن کو کڑی آنکھوں سے بھی دیکھیں۔ رات کے آٹھ بج گئے ہیں۔ یوراج ابھی گھوم کر نہیں آئے۔ میں گھبرا رہی ہوں۔ آپ نسچنت بیٹھے اخبار پڑھ رہے ہیں۔ جھلائی ہوئی جاتی ہوں اور اخبار چھین کر کہتی ہوں۔ جا کر ذرا دیکھتے کیوں نہیں۔ لونڈا کہاں رہ گیا۔ نہ جانے تمہارا ہردے کتنا کٹھور ہے۔ ایشور نے تمہیں سنتان ہی نہ جانے کیوں دے دی۔ پتا کا پتر کے پرتی کچھ تو دھرم ہے۔ تب آپ بھی گرم ہو جاتے ہیں۔ ابھی تک نہیں آیا۔ بڑا شیطان ہے۔ آج بچہ آتے ہیں۔ تو کان اکھاڑ لیتا ہوں۔ مارے ہنٹروں کے کھال ادھیڑ کر رکھ دوں گا۔ یوں بگڑ کر طیش کے ساتھ آپ اسے ڈھونڈنے نکلتے ہیں۔ اتفاق کی بات آپ ادھر جاتے ہیں۔ ادھر لڑکا آ جاتا ہے۔ میں پوچھتی ہوں۔ تو کدھر سے آ گیا۔ وہ بیچارے تجھے ڈھونڈنے گئے ہوئے ہیں۔ دیکھنا آج کیسی مرمت ہوتی ہے۔ یہ عادت ہی چھوٹ جائے گی۔ دانت پیس رہے تھے۔ آتے ہی ہوں گے۔ چھڑی بھی ان کے ہاتھ میں ہے۔ تم اتنے بے خوف ہو گئے ہو کہ بات ہی نہیں سنتے۔ آج آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا۔ لڑکا سہم جاتا ہے۔ اور لیمپ جلا کر پڑھنے بیٹھ جاتا ہے۔ مہاشے جی دو ڈھائی گھنٹے کے بعد لوٹتے ہیں۔ حیران پریشان اور بدحواس۔ گھر میں پاؤں رکھتے ہی پوچھتے ہیں۔ آیا کہ نہیں؟

میں ان کا غصہ بھڑکانے کے لئے کہتی ہوں۔ آ کر بیٹھا تو ہے۔ جا کر پوچھتے کیوں نہیں؟ پوچھ کر ہار گئی۔ کہاں گیا تھا۔ کچھ بولتا ہی نہیں۔

آپ گرج کر کہتے ہیں۔ منو یہاں آؤ۔

لڑکا تھر تھر کانپتا ہوا آ کر صحن میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ دونوں لڑکیاں گھر میں چھپ جاتی ہیں۔ کہ کوئی خوفناک معاملہ ہونے والا ہے۔ چھوٹا بچہ کھڑکی سے چوہے کی طرح جھانک رہا ہے۔ آپ کرودھ سے بوکھلائے ہوئے ہیں۔ ہاتھ میں چھڑی ہے۔ میں بھی وہ غضبناک چہرہ دیکھ کر پچھتانے لگتی ہوں۔ کہ کیوں ان سے شکایت کی۔ آپ لڑکے کے پاس جاتے ہیں۔ مگر چھڑی چلانے کے بدلے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بناوٹی غصہ سے کہتے ہیں۔ "تم کہاں گئے تھے جی! منع کیا جاتا ہے مانتے نہیں ہو۔ خبردار جو اب کبھی اتنی دیر کی۔ آدمی شام کو اپنے گھر چلا آتا ہے یا ادھر ادھر گشت کرتا ہے۔"

میں سمجھتی رہی کہ یہ تمہید ہے۔ مضمون اب آئے گا۔ تمہید تو بری نہیں۔ لیکن یہاں تو تمہید پر ہی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ بس آپ کا غصہ مٹ گیا۔ بالکل اس طرح جیسے اسوج کی گھٹا۔ گھیر گھار ہوا۔ کالے بادل آئے۔ گڑگڑاہٹ ہوئی۔ اور گریں کیا چار بوندیں۔ لڑکا اپنے کمرے میں بیٹھا جاتا ہے اور شاید خوشی سے ناچنے لگتا ہے۔

میں کہتی ہوں۔ تم تو جیسے ڈر گئے۔ بھلا دو چار طمانچے تو لگا دیئے ہوتے۔ اسی طرح تو لڑکے شیر ہو جاتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں۔ تم نے سنا نہیں۔ میں نے کیسے زور سے ڈانٹا۔ بچہ کی جان ہی نکل گئی ہو گی۔ دیکھ لینا۔ جو پھر کبھی دیر سے آئے۔

تم نے ڈانٹا تو نہیں۔ ہاں آنسو پونچھ دیئے۔ تم نے میری ڈانٹ سنی نہیں۔

کیا کہنا ہے آپ کی ڈانٹ کا۔ لوگوں کے کان بہرے ہو گئے۔ لاؤ تمہارا گلا مل دوں۔

آپ نے ایک نیا سدھانت نکالا ہے۔ کہ دنڈ دینے سے لڑکے خراب ہو جاتے ہیں۔ آپ کے خیال میں لڑکوں کو آزاد رہنا چاہئے۔ ان پر کسی قسم کا بندھن۔ شاسن یا دباؤ نہ ہونا چاہئے۔ آپ کے مت میں شاسن بالکوں کے من کے وکاس میں بادھک ہوتا ہے۔ اسی کا یہ پھل ہے کہ لڑکے بے نکیل کے اونٹ بنے ہوئے ہیں۔ کوئی ایک منٹ بھی کتاب کھول کر نہیں بیٹھتا۔ کبھی گلی ڈنڈا ہے۔ کبھی گولیاں۔ کبھی پتنگ۔ شریمان جی بھی لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ چالیس سال کی عمر اور لڑکپن اتنا۔ میرے پتا جی کے سامنے مجال تھی کہ کوئی لڑکا پتنگ اڑا لے۔ یا گلی ڈنڈا کھیل سکے۔ خون پی جاتے۔ پرات کال لڑکوں کو لے کر بیٹھ جاتے تھے۔ سکول سے جوں ہی لڑکے آتے۔ پھر لے بیٹھتے تھے۔ رات کو جوت دیتے۔ یہ نہیں کہ آپ تو اخبار پڑھا کریں اور لڑکے گلی گلی بھٹکتے پھریں۔ کبھی کبھی آپ سینگ کاٹ کر بچھڑے بن جاتے ہیں۔ لڑکوں کے ساتھ تاش کھیلنے بیٹھ جاتے ہیں۔ ایسے باپ کا لڑکوں پر کیا رعب ہو سکتا ہے۔ پتا جی کے سامنے میرے بھائی تاک نہیں سکتے تھے۔ ان کی آواز سنتے ہی تہلکہ مچ جاتا تھا۔ انہوں نے گھر میں قدم رکھا اور خاموشی کا عالم طاری ہوا۔ ان کے سامنے جاتے لڑکوں کے پران سوکھتے تھے۔ اسی شاسن کی یہ برکت ہے کہ سبھی لڑکے اچھے اچھے عہدوں پر پہنچ گئے۔ ہاں صحت کسی کی اچھی نہیں ہے۔ تو پتا جی کی صحت کون سی اچھی تھی۔ بیچارے ہمیشہ کسی نہ کسی دوائی کا استعمال کرتے ہی رہتے تھے۔ اور کیا کہوں ایک دن تو حد ہو گئی۔ شریمان جی لڑکوں کو کنکوا اڑانے کی تعلیم دے رہے تھے۔ یوں گھماؤ۔ یوں غوطہ دو۔ یوں کھینچو۔ یوں ڈھیل دو۔ ایسا تن من سے سکھا رہے تھے۔ گویا گرو منتر دے رہے ہوں۔ اس دن میں نے ان کی ایسی خبر لی۔ کہ یاد کرتے ہوں گے۔ تم کون ہوتے ہو۔ میرے بچوں کو بگاڑنے والے۔ تمہیں گھر سے کوئی مطلب نہیں ہے نہ ہو۔ لیکن آپ میرے بچوں کو خراب نہ کیجئے۔ بری بری عادتیں نہ سکھائیے۔ آپ انہیں سدھار نہیں سکتے۔ تو کم سے کم بگاڑئے مت۔ لگے بغلیں جھانکنے۔ میں چاہتی ہوں کہ ایک بار یہ گرم ہوں۔ تو اپنا چنڈی روپ دکھاؤں۔ پر یہ اتنی جلدی دب جاتے ہیں۔ کہ میں ہار جاتی ہوں۔ پتا جی کسی لڑکے کو میلے تماشے نہ لے جاتے تھے۔ لڑکا سر پٹک کر مر جائے۔ مگر ذرا بھی نہ پسیجتے تھے۔ مگر ان مہاشے جی کا یہ حال ہے کہ ایک ایک سے پوچھ کر میلے لے جاتے ہیں۔ چلو چلو وہاں بڑی بہار ہے۔ خوب آتش بازیاں چھوٹیں گی۔ غبارے اڑیں گے۔ ولایتی چرخیاں بھی ہیں۔ ان پر مزے سے بیٹھنا۔ اور تو اور آپ لڑکوں کو ہاکی کھیلنے سے بھی نہیں روکتے۔ یہ انگریزی کھیل بھی کتنے جان لیوا ہوتے ہیں۔ کرکٹ فٹ بال ہاکی ایک سے ایک گھاتک۔ گیند لگ جائے تو جان لے کر ہی چھوڑے۔ پر آپ کو ان سبھی کھیلوں سے پریم ہے۔ کوئی لڑکا میچ میں جیت کر آتا ہے۔ تو آپ یوں پھولے اٹھتے ہیں۔ مانو کوئی قلعہ فتح کر آیا ہو۔ آپ کو اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں کہ چوٹ چپیٹ آ گئی۔ تو کیا ہو گا۔ ہاتھ پاؤں کہیں ٹوٹ گئے تو بیچاروں کی زندگی کیسے پار لگے گی۔

پچھلے سال کنیا کا وواہ تھا۔ آپ کو ضد تھی۔ کہ جہیز کے نام کانی کوڑی بھی نہ دیں گے۔ چاہے کنیا جنم بھر کنواری بیٹھی رہے۔ یہاں بھی آپ کا آدرش واد آ گیا۔ سماج کے پھاؤں کا پھل پر پہنچ آئے دن دیکھتے رہتے ہیں۔ پھر بھی آپ کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ جب تک سماج کی یہ ویوستھا قائم ہے۔ اور یوتی کنیا کا کنوارا رہنا ناپسندیدہ ہے۔ تب تک یہ پرتھا مٹنے کی نہیں۔ دو چار ایسے ویکتی بھلے ہی نکل آویں۔ جو جہیز کے لئے ہاتھ نہ پھیلائیں۔ لیکن اس کا پرتھا پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور کپرتھا جیوں کی تیوں بنی ہوئی ہے۔ ایسوں کی تو کمی نہیں۔ جو جہیز کی برائیوں پر لیکچر دے سکتے ہیں۔ لیکن ایسے ہوتے۔ جہیز کو چھوڑ دینے والا میں نے آج تک نہ دیکھا۔ جب لڑکوں کی طرح لڑکیوں کی شکشا اور گذارہ کی سہولتیں نکل آئیں گی۔ تو یہ پرتھا بھی رخصت ہو جائے گی۔ اس کے پہلے ہرگز نہیں۔

میں نے جہاں جہاں سندیسہ بھیجا۔ جہیز کا سوال اٹھ کھڑا ہوا۔ اور آپ نے ہر ایک موقع پر ٹانگ اڑائی۔ جب اسی طرح پورا سال گذر گیا۔ اور کنیا کا سترھواں سال لگ گیا۔ تو میں نے ایک جگہ بات پکی کر لی۔ آپ نے بھی منظور کر لیا۔ کیونکہ وہاں نکرشٹی نے لین دین کا پرشن اٹھایا ہی نہیں۔ حالانکہ دل میں ان لوگوں کو پورا یقین تھا کہ رقم ملے گی۔ اور میں نے بھی طے کر لیا تھا کہ یتھا شکتی کوئی بات اٹھا نہ رکھوں گی۔ وواہ کے اچھے ہونے میں کوئی شک نہ تھا۔ لیکن ان مہاشے کے آگے میری ایک نہ چلتی تھی۔ یہ پرتھا قابل نفرت ہے۔ یہ رسم فضول ہے۔ یہاں ساڑیوں کی کیا ضرورت ہے؟ یہاں گیتوں کا کیا کام؟ ناک میں دم تھا۔ یہ کیوں۔ وہ کیوں۔ یہ تو دان جہیز ہے۔ تم نے میرے منہ میں کالک لگا دی۔ میری آبرو مٹا دی۔ ذرا سوچئے اس حالت کو کہ برات دروازے پر پڑی ہوئی ہے۔ اور یہاں بات بات پر شاستراتھ ہو رہا ہے۔ وواہ کا مہورت آدھی رات کے بعد تھا۔ رسم کے مطابق میں نے برت رکھا۔ لیکن آپ کی ٹیک تھی۔ کہ برت کی کوئی ضرورت نہیں۔ جب لڑکے کے ماتا پتا برت نہیں رکھتے۔ یہ لڑکا تک برت نہیں رکھتا۔ تو کنیا پکش والے کیوں برت رکھیں؟ میں اور سارا خاندان منع کرتا رہا۔ لیکن آپ نے ناشتہ کیا بھوجن کیا۔ خیر کنیا دان کا مہورت آیا۔ آپ ہمیشہ سے اس پرتھا کے خلاف تھے۔ آپ اسے نکمی سمجھتے ہیں۔ کنیا کیا دان کی وستو ہے۔ دان روپے پیسے جگہ زمین کا ہو سکتا ہے۔ پشو دان بھی ہوتا ہے۔ لیکن لڑکی کا دان ایک بیہودہ بات ہے۔ کتنا سمجھاتی ہوں۔ پرانی پرتھا ہے۔ ویدکال سے ہوتی چلی آئی ہے۔ شاستروں میں اس کی ودھی لکھی ہے۔ سمبندھی سمجھا رہے ہیں۔ پنڈت سمجھا رہے ہیں۔ پر آپ ہیں۔ کہ کان پر جوں نہیں رینگتی۔ ہاتھ جوڑتی ہوں۔ پیروں پڑتی ہوں۔ گڑگڑاتی ہوں لیکن آپ ایسی کے پیچھے نہ آئے۔ اور مزا یہ کہ آپ نے ہی تو یہ اعتراض کیا۔ اور آپ ہی منہ سے روٹھ کر گئے۔ وواہ کے بعد مہینوں بول چال نہ رہی۔ جھک مار کر مجھے ہی منانا پڑا۔ لیکن سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ ان سارے دکھوں کے ہوتے ہوئے بھی میں ان سے ایک دن بھی علیحدہ نہیں رہ سکتی۔ ایک لمحہ کا ویوگ نہیں سہہ سکتی۔ ان سارے دوشوں پر بھی مجھے ان سے محبت ہے۔ ان میں وہ کون سا گن ہے۔ جس پر میں لٹو ہوں۔ میں خود نہیں جانتی۔ پر ان میں کوئی

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۴ کالم ۳ کے نیچے)

آریہ سماج کا پروگرام

(۲)

اس مشہور ضرب المثل کے مطابق کہ اُدار تا گھر سے شروع ہونی چاہئے۔ اگر سنسار کو ویدک دھرمی بنانا ہے۔ تو آریہ سماج کو سب سے پہلے اپنے سدسیوں کو ویدک دھرمی بنانے کا پروگرام ہاتھ میں لینا چاہئے۔ خود آریہ بنے بنا اگر سنسار کو آریہ بنانے کا پروپاگنڈا کیا جائے۔ تو یہ تو نہیں کہ آریوں کی سنکھیا میں وردھی نہ ہوگی۔ ہوگی اور ضرور ہوگی۔ لیکن تھوڑی ہوگی۔ ادھک نہ ہوگی۔ اور جو ہوگی۔ وہ اُسی قسم کے آریہ ہونگے۔ جس قسم کا نمونہ انہوں نے اپنے سامنے دیکھا ہوگا۔ لیکن دوسروں کو آریہ بنانے سے پہلے آریہ سماجی خود سچے آریہ بننے کا چیلن پریتن کریں۔ تو دوسرے خود بخود ان کی طرف کھچے چلے آئیں گے۔ اور ویدک دھرم پرچار کا جو پرچار دیا گیا۔ آکیا جائے گا۔ اس کے نتائج بہت ہی حوصلہ افزا ہونگے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں آریہ سماج کے ابتدائی ایام کا تجربہ ہمارے سامنے ہے۔ آج پرچار کے لئے نیم انوسار پرتی ندھی سبھائیں ہیں۔ اُن کے ماتحت سینکڑوں اُپدیشک کام کے لئے بنت ہیں۔ جگہ بہ جگہ آریہ سنستھائیں ہیں جن میں بیسیوں ودوان آریہ ستری پُرش کام کرتے ہیں۔ آریہ سماجوں میں ایسے ایسے انیک ادیر سبھاسد ہیں۔ جن کے آریہ سماج کے اندر بال سفید ہوگئے۔ لیکن ان سب کے اندر کشش نہیں جو دوسروں کو آریہ سماج کی طرف کھینچ سکے۔ اُن کے اندر کوئی کشش نہیں۔ جو دوسرے شہریوں کو انہیں ممتاز کر سکے۔ ان کے کرم ایسے نہیں۔ جن کے کارن ہر ایک شخص کی اُن کی طرف انگلی اٹھے کہ یہ آریہ سماجی ہے۔ لیکن آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں نہ اتنے اُپدیشک تھے۔ نہ سنستھائیں تھیں نہ پرانے آریہ تھے۔ ہر جگہ اُنہی چند نوجوانوں کا مجموعہ آریہ سماج تھی۔ جو کسی نہ کسی طرح ویدک دھرم کے پرچار سے متاثر ہو کر آریہ سماج کی طرف آئے تھے۔ اور انہی چند نوجوانوں کے اندر وہ تبدیلی آئی۔ کہ جن حلقوں کے اندر وہ رہتے تھے ان کے تمام فرد بشر اُن کو آریہ سماجی ہونا جانتے تھے۔ اُن کا سوادھیائے اُن کے اندر آریہ لانا تھا۔ اور اُن کی دیانت داری۔ اُن کی راست گفتاری، اُن کی معاملات کی صفائی۔ لوگوں کے اندر اُن کے لئے سمان کے بھاو پیدا کرتی تھی۔ اور یہ بھاو آخر انہیں آریہ سماج میں لانے کا سادھن بن جاتا تھا۔ اس زمانہ میں مقامی آریوں کے جیونوں نے آریہ سماج کے سبھاسدوں کی بردھی

ہوتی تھی۔ آج وہ ودوان اُپدیشکوں کے ویاکھیانوں سے سنکھیا وردھی کی آشا کی جاتی ہے۔ تب جو لوگ جیونوں سے کھنچ کر آتے تھے۔ ان کے جیون آریہ بنتے تھے۔ اب جو لوگ لائل سے آریہ بنتے ہیں۔ اُن کا آریہ ہونا لائل تک محدود رہتا ہے۔ اور یہ ایسی کمی ہے۔ جس کا نتیجہ تباہی کے بنا دوسرا نہیں ہو سکتا۔

آج یہ صدا ہر طرف سے بلند ہو رہی ہے۔ سارے سنسار کو آریہ بناؤ۔ آدرش اُچیہ ہے۔ اور پرتیک آریہ سماجی کا ایسا ہی اُچیہ آدرش ہونا چاہئے۔ پرنتو اس آدرش کو پانے کے لئے جو آواز پرتیک آریہ سماجی کے ہردے سے نکلنی چاہئے۔ وہ یہ ہو۔ کہ میں آریہ بنوں۔ سارے سنسار کو آریہ بنانے کا کام بڑا کٹھن ہے۔ اس کام میں ہر کوئی یوگ نہیں دے پاتا۔ لیکن اپنے "میں" کو آریہ بنانا۔ بشرطیکہ بنانے کا شردھا بھاو پیدا ہو جائے۔ کٹھن نہیں آسان ہے۔ جو شخص آسان کام کو چھوڑ کر مشکل کام میں لگتا ہے وہ اپنے پرشارتھ کا بہت حصہ ضائع کرتا ہے۔ یہی حالت آریہ سماج کی ہے۔ لاکھوں روپیہ کے خرچ اور سینکڑوں کارکرتاؤں کے پریتن کے باوجود اگر آریہ سماج کا بھوشیہ دھندلا نظر آتا ہے۔ تو ہمیں سمجھ لینا چاہئے۔ کہ جس راستے ہم جا رہے ہیں۔ گنگا کا نہیں دجلہ کا ہے۔ سنسار کو آریہ بنانے کا ٹھیک راستہ اپنے آپ کو آریہ بنانا ہے۔ آریہ سماج کے ورتمان پرچار کاریہ کو شروع ہوئے نصف صدی سے کچھ تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ اگر اس قدر عرصہ ہم نے دوسروں کو آریہ بنانے کے وقف کیا ہے۔ تو ایک سال کے پروگرام میں آریوں کو آریہ بنانے کے کام کو وشیش ستھان دینا ستہ گھوانا نہیں ہوگا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک سادھارن ادھیویشن اسی ماہ مئی کے خاتمہ ہونے والا ہے۔ اس میں ادھیکاریوں کا انتخاب بجٹوں کی سویکرتی تو ہوگی ہی۔ پرچار کے پروگرام میں اس قسم کی تبدیلی پر بھی وچار ہونا چاہئے۔ کہ جس سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سرگرمیوں کا زیادہ تر رخ آریوں کو آریہ بنانے کی طرف ہو۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا اس سال نئی وارشک چناؤ ہے۔ اس میں پرانے سبھاسد بھی پھر سے نرواچت ہو کر آئیں گے۔ پر اس کی رگوں میں بہتا ہے نئے خون کا بھی سنچار ہوگا

اس لئے اس قسم کے پروگرام پر پورتن کے لئے یہ ورش زیادہ اُپیوگی ہو سکتا ہے۔ اُپدیشکوں کی سکار گذاری۔ محض ویاکھیانوں اور انگی حاضری کی سنکھیا تک نہ ہو۔ بلکہ پریتن کیا جائے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ستھانوں پر ایک اُپدیشک ایک ایک ماہ تک رہے۔ وہاں آریوں کی کلاسیں کھولے۔ انہیں رشی دیانند کرت گرنتھ پڑھانا شروع کرے۔ اور انہیں اس بات پر تیار کرے کہ کم از کم ایک سال تک کلاسوں کے چلانے کا خرچ برداشت کریں۔ ان کلاسوں پر اندازاً ۲۵۰ سے چار سو روپیہ سال کا خرچ آئے گا۔ اور اگر کسی ستھان پر کوئی ایسے ساکشر آریہ ہوں جو اس کلاس کو اپنا سمہ سعنت دے سکیں۔ تو وہاں بنا خرچ یہ کلاس جاری رہ سکیگی۔ ایک سال کے اندر پرتیک آریہ اگر دو گھنٹہ ہر روز دے۔ تو رشی دیانند کرت ستیارتھ پرکاش، رگوید آدی بھاشیہ بھومکا آدی پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ سنسکار ودھی کو پڑھ کر سنسکار کرانے کے قابل ہو سکتا ہے۔ سال کے بعد جس اُپدیشک نے کلاس کھولی تھی۔ وہ جائے اور سبھاسدوں کی سادھارن پریکشا لے کر نتیجہ کرے۔ کہ کلاس کو کہاں تک سپھلتا ملی ہے۔ اس سال بھر کے سوادھیائے سے جب آریوں کو رشی سدھانتوں سے براہ راست واقفیت ہو جائے گی۔ تو اُن کے انوسار جیون بنانے کے لئے انہیں کسی وشیش اُپدیش کی ضرورت نہ رہیگی۔ رشی کرت گرنتھ خود ایسا اُپدیش ہیں۔ کہ جو انہیں پڑھ سُن لیتا ہے۔ وہ اُسے اپنی طرف آکرشت کرتے ہیں۔ آج اگر آریوں کے کریا اتمک جیون کے متعلق شکایت ہے تو اس کا کارن کیول ماتر سوادھیائے کا ابھاو ہے۔ سوادھیائے سے ہی ویدک دھرم کی خوبیوں کو جانا جا سکتا ہے۔ اور بیان کر ہی انہیں جیون میں ڈھالن کیا جا سکتا ہے۔ جس نے جانا نہیں۔ وہ پانے کی آشا رکھے۔ تو اس کی آشا ویرتھ ہی ہے۔ اس کا کوئی ارتھ نہیں آریہ سماجوں نے بڑے بڑے انسٹی ٹیوشن کھول رکھے ہیں۔ جن پر سینکڑوں۔ ہزاروں۔ اور لاکھوں خرچ آتا ہے۔ ان میں پرائمری بھی ہیں۔ اور لوکل بھی۔ لوکل سکولیں ہیں کہ لڑکے آریہ بن جائیں۔ کنیا پاٹھشالہ ہیں کہ لڑکیوں کو آریہ بنایا جائے۔ لیکن کیا ایک بھی آریہ سماج ایسی ہے۔ جس نے کوئی ایسی پاٹھشالہ کھولی ہے جس میں آریہ سبھاسدوں کو آریہ سماج کے سدھانتوں کی شکشا دی جائے؟ اگر آریہ سماج نے سدھانت پر چلنے کا کام ایسا سُگم سمجھ رکھا ہے۔ کہ اس کے لئے نیم پورنک شکشا کی ضرورت

نہیں۔ تو یہ بھول ہے۔ سکول اور پاٹھشالاؤں سے لڑکے لڑکیوں کے آریہ بننے کا تجربہ جیسا کچھ کامیاب ہوا ہے۔ وہ ہم نے دیکھ لیا۔ آریوں کے لئے پاٹھشالائیں کھولنے کا تجربہ بھی کر دیکھنا چاہئے اور وہ بھی صرف ایک سال کے لئے۔ اگر ایک سال کے بعد یہ تجربہ کامیاب ثابت نہ ہو تو اسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ ورنہ یہ کوئی ایسا بیش خرچ کام تو ہے نہیں کہ اسے جاری نہ رکھا جا سکے۔ اس کام کے لئے جو اُپدیشک رکھا جائیگا اس کا سارا سمہ اس کے ادہن تھوڑا ہی ہوگا۔ اس کے لئے تو دو گھنٹے کافی ہو سکتے ہیں۔ باقی سمہ وہ آریہ سماج کی پردھانی کے کام میں لگا سکتا ہے۔ آریہ سماج کے ست سنگوں میں اُپدیش کا کام کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں سادھارن پرچار کا کام بھی کر سکتا ہے۔

اس پروگرام کو شروع کرنے کے لئے دس اُپدیشک لگا دئیے جائیں۔ تو سال میں ۱۲۰ ستھانوں پر سوادھیائے شرینیاں کھل سکتے ہیں۔ اور آج جب سب ودیالیوں سے نکلے ہوئے اُپدیشکوں کے لئے ان کلاسوں کو سنبھالنے کا کام نکل سکتا ہے۔

وچار پر ورتن کا مول سادھن سوادھیائے ہے۔ ویاکھیانوں سے پربھاوت ہو کر بھی لوگ وچار پریورتن کر لیتے ہیں۔ پرنتو وہ وچار پریورتن دیرپا اور سنہ بھر امنت نہیں ہوتا۔ دیرپا اور نربھرانت وچار پریورتن وہی ہے۔ جو سوادھیائے سے بھلی پرکار وچار کر کیا ہو۔ جب تک آریہ سماجیوں میں سوادھیائے کی پرپاٹی تھی۔ وہ پکے آریہ سماجی تھے۔ جب سے سوادھیائے چھوٹا۔ سدھانتوں پر آکرمن ہوتے ہیں۔ تو آریہ سماجی سنتے ہیں اور کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ جواب تب دے سکیں جب رشی کرت گرنتھوں میں انکا مطالعہ کیا ہو۔

پس آریہ سماج کے پروگرام میں جس فوری پریورتن کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس میں آریوں کے سوادھیائے کو شامل کیا جائے۔ اور صرف شامل کیا جائے۔ بلکہ اسے پہلی جگہ دی جائے۔ سوادھیائے کو کس طرح پر چلت کیا جائے۔ اس کا جو طریقہ ہم نے پیش کیا۔ ضروری نہیں۔ کہ اسے ہی عمل میں لایا جائے۔ اس سے زیادہ آسان۔ اور کارآمد کوئی طریقہ ہو۔ تو اسے اختیار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کیا ضرور جائے تاکہ عملی جیون بنانے کی پہلی سیڑھی جو سدھانتوں سے واقفیت کی ہے۔ پار ہو سکے۔ جس کے بعد عملی جیون بنانے اور ساتھ سچے آریہ بننے کا کام چنداں مشکل نہیں ہوگا۔

گوروکل کے معترض

(ایک گوروکل پریمی کے قلم سے)

سنگھٹنوں میں کام کرنا سیوا ہے ہی۔ اعتراض کرنا بھی کام سے کم سیوا نہیں۔ بشرطیکہ اعتراض درست واقفیت کی بنا پر ہوں اور جس سنگھٹن پر کئے جائیں اس کے ہت کے لئے ہوں۔

گوروکل پر اس کے مہربانوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً اعتراض ہوتے رہتے ہیں۔ اور جو نیک نیتی کی بنا پر ہوتے ہیں۔ گوروکل کے سنچالکوں کو ان کا کھلے دل سے سواگت کرنا چاہئے۔ اور وہ کرتے ہیں کیونکہ ان سے انہیں اپنی کمیاں دُور کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ لیکن ان معترضوں کو کیا کہا جائے۔ جو قلم ہی اس لئے اٹھاتے ہیں۔ کہ کوئی اعتراض کرنا ہے۔ پرواہ نہیں کہ اس میں کوئی سچائی ہے یا نہیں؟

ڈاکٹر [illegible] نام سے [illegible] واپس آکر [illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے گذارہ [illegible] دھرم پرچار کے لئے سماجوں میں [illegible] آریہ سماج [illegible] ہیں۔ انہیں آریہ سماج [illegible] ان مٹھوں کو [illegible] ہاتھ میں لیا ہے لیکن کام جتنا بڑا ہو اس کے سادھنے کے لئے اتنی ہی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ایک ایسا مٹھ قائم کرنے کی فکر میں ہیں۔ جو آریہ سماج کے خیالی تمام مٹھوں سے زیادہ طاقتور ہو۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے انہوں نے قلم کو ہاتھ میں لیا ہے۔ اور "شردھانند" کے نام سے اپنی سرپرستی اور اپنی دھرم پتنی کی زیر ایڈیٹری اخبار جاری کیا ہے جو سوامی شردھانند جی کے نام پر "شردھانند" جاری کیا گیا ہے۔ وہ گوروکل کے سنستھاپک تھے۔ لیکن "شردھانند" نے گوروکل روپی مٹھ کو توڑنے کا کام سنبھالا ہے۔ یہ کام مبارک ہے۔ اگر گوروکل کی اصلاح کے لئے ہو۔ لیکن اس مٹھ کو توڑنے کے سلسلہ میں جو کوششیں اس وقت تک کی گئی ہیں۔ ان سے اشتباہ ہوتا ہے کہ ادّیش اصلاح نہیں۔ گوروکل کو بدنام کرنا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو گوروکل کے لئے اپنا سب کچھ نچھاور کرنے والے سوامی شردھانند کے نام پر جاری کیا ہوا "شردھانند" گوروکل کے سنچالک پر اس قسم کے بے بنیاد الزام ہرگز نہ لگاتا [illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جنرل [illegible] کی طرف [illegible]

گئی۔ تو "شردھانند" کو اظہار افسوس کے سوائے چارہ ہی کیا تھا۔ لیکن اظہار افسوس کرتے ہوئے بھی دوش اپنے سر نہیں لیا۔ گوردت بھون کے رسائل خبر رسانی پر منتقل کر دیا۔ اگر گوردت بھون سے ہی انہیں یہ اطلاع ملی تھی۔ جسے باور کرنا مشکل ہے۔ اور اسی کے آدھار پر اسے زینت اخبار بنا دیا گیا۔ تو معاف کیا جاتے۔ "شردھانند" کے عملہ ادارت نے اخبار نویسی کی ذمہ داریوں کے احساس اور گوروکل کے پریم دونوں سے اپنے خالی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ اگر احساس ہوتا اور عملہ ادارت "کامن سینس" سے ہی کام لیتا۔ تو اُسے سمجھ آ سکتی تھی۔ کہ سبھا کے جنرل اجلاس میں اس قسم کے پرستاؤ کا مطلب ہی کیا تھا۔ اور اگر گوروکل کا پریم ہوتا۔ تو پریس میں جانے سے پہلے وہ گوروکل کے ادھیکاریوں سے تصدیق کرنے کی کوشش کرتا۔

خیر یہ دوش تو مڑھا گیا گوردت بھون کے سر جا کر۔ اب ڈاکٹر بھگت رام جی نے پوری تحقیقات سے گوروکل پر جو اعتراض کئے ہیں۔ آؤ ذرا ان کو سچائی کی کسوٹی پر پرکھیں۔

پہلا اعتراض یہ ہے۔ کہ گوروکل میں ان کتابوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جنہیں رشی دیانند نے

(بقیہ دیکھو صفحہ ۲ کالم ۲ پر)

ضروری۔ یہ دستیش ادھسٹھانوں میں ہی ہو رسا دہان ادھسٹھانوں میں اس کا پرچار نہیں ہونا چاہئے۔
اسسٹنٹ سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن!

جیسا کہ پہلے سرکلر اور سماچار پتروں دوارا سوچنا دی جا چکی ہے۔ کہ امسال نئے تین ورشوں سمت ۸۹-۹۰-۹۱ کے لئے پرتی ندھیوں کا نیا چناؤ ہونا ہے۔ اس لئے پنجاب پرانت کے سارے آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بہت ہی جلد اپنے پرتی ندھیوں کا چناؤ کر کے سبھا کا چھپا ہوا فارم بھر کر نشانات کے ساتھ جلد بھیج دیں۔ جب جنرل سبھا کا اجلاس ۲۸-۲۹ مئی سنہ ۱۹۳۲ء کو ہوگا۔ اس لئے جلد ہی فارم آجانے چاہئیں۔ کئی آریہ سماجیں پرتی ندھی فارم غلط بھر کر بھیجتی ہیں۔ جس سے فارم کو واپس کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے دیر ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات جنرل اجلاس کے وقت تک پرتی ندھی سوئیکار ہونے سے رہ جاتے ہیں۔ اس لئے ذیل لکھی باتوں کی طرف دھیان دے کر فارم بھرا جاوے۔

(۱) فارم بھرنے سے پہلے فارم کے آخری صفحہ پر جو نیم لکھے ہیں۔ وہ دھیان پورک پڑھ لینے چاہئیں۔

(۲) فارم کا ہر ایک خانہ بھرا جانا چاہئے اور جہاں جہاں جس جس ادھیکاری کے دستخط ہونے چاہئیں۔ وہاں وہاں اُسی ادھیکاری کے دستخط کرائے جاویں۔ کسی دوسرے کے نہیں۔

(۳) آریہ سبھاسدوں سے پراپت شلک کا خانہ نمبر ۹ و عمر کا خانہ نمبر ۶ اور دیو سلسلے کا خانہ نمبر ۵ ضرور بھرا جاوے۔ اور آریہ سبھاسدوں کی فہرست میں صرف وہی گنے جاویں گے اور انہیں ہی پرتی ندھی چننے کا ادھیکار ہوگا۔ جن سے ورش بھر کا پورا چندہ پراپت ہوا ہو۔

(۴) فارم میں ایسے نام سماج کے ادھیکاری درج کرتے ہیں۔ جن سے ورش بھر کا چندہ پراپت نہیں ہوتا ہے۔ یہ نیم ورودھ ہے۔ وہ سبھاسد نہیں گنے جا سکتے۔ اس واسطے ان کو آریہ سماج کا ادھیکاری یا پرتی ندھی چنا ہی نہیں جا سکتا۔ اس بات کا لحاظ رکھا جاوے۔ کہ ادھیکاریوں سے بھی ورش کا چندہ پراپت ہو۔ اور نیم پورک آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔

(۵) کئی آریہ سماجوں کے ایسے فارم آتے ہیں۔ جن میں سب سبھاسدوں سے ایک آنہ یا دو آنہ چندہ درج ہوتا ہے۔ وہ اپنی آمدنی کا شتانش نہیں دیتے۔ نیم انوسار شتانش چندہ دینا چاہئے۔ فارم بھرنے کے لئے برائے نام چندہ دینا قابل اعتراض ہے۔

(۶) کہیں کہیں سبھاسدوں کی سوچی میں کسی ایک یا دوسرے ادھیکاری کا نام نہیں ہوتا۔ پرنتو نیچے ادھیکاری کے استھان میں دستخط ہوتے ہیں۔ جب وہ آدمی سبھاسد ہی نہیں۔ تو ادھیکاری کیسے ہو سکتا ہے؟ اس لئے اس کا نام سبھاسدوں کی سوچی میں ہونا چاہئے یا اصلی ادھیکاری کے دستخط ہونے چاہئیں۔

(۷) فارم کے صفحہ ۳ پر سبھاسدوں کی سوچی نہیں بھرنی چاہئے۔ اس صفحہ پر صرف انہیں آریہ سبھاسدوں کی سوچی ہو۔ جنہیں انترنگ سبھا نے وشیش کاراں سے چندہ نہ دینے یا شتانش سے کم دینے پر آریہ سبھاسد سوئیکار کیا ہو اور ایسا کرنے کی وجوہات کیفیت میں درج ہوں۔ لیکن یہ دھیان رکھا جاوے۔ کہ

سماچار جگت

آریہ سماج فیروزپور کا اُتسو - آریہ سماج گوروکل وبھاگ (فیروزپور شہر) کا سالانہ جلسہ ۱۴-۱۵-۱۶-۱۷ مئی کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاویگا ۱۶ مئی کو سروِدھرم سمیلن ہوگا - اور ۱۴ مئی کو سنگیت سمیلن آریہ کنیا پاٹھشالہ کا جلسہ بھی انہیں تاریخوں پر ہوگا - (منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج ساہووالہ کا چناؤ - آریہ سماج ساہووالہ کا چناؤ ۲ مئی کو ان پرکار ہوا - پردھان پنڈت مکند لال شرما - اُپ پردھان لالہ دیبی رام کھتری - سکرٹری ویولاج انبروار - جائنٹ سکرٹری موہن لال کھتری - کوشادھکش لالہری رام گولاٹی - پستکادھکش پنڈت دیس راج شرما - (سولاج منتری آریہ سماج ساہووالہ ضلع سیالکوٹ) ؛

آریہ سماج جموں کا سالانہ انتخاب - ۳۰ بیساکھ کو حسب ذیل ہوا :- پردھان لالہ مانک چند جی ٹھیکہ دار - منتری اننت رام ہیڈ ماسٹر - اُپ پردھان ماسٹر جانا رام جی جونیئر اُپ پردھان نارگو داس جی - اُپ منتری لالہ دیوان چند جی - کوشادھکش - لالہ عطر چند جی - پستکادھکش لالہ دیا رام جی -

ممبران پرتی ندھی سبھا - لالہ گمبھیر چند جی - لالہ اننت رام ؛

(منتری آریہ سماج اسپیشل روڈ جموں)

آریہ سماج پرسرورداند ملتان شہر کا چناؤ - ۸ مئی ۱۹۳۲ء کو ۱۲ بجے بعد دوپہر آریہ سماج مندر میں ہوا - مفصلہ ذیل ادھکاری چنے گئے :-

سنرکشک پرماننداجی - پردھان - لالہ سدانند جی سینیئر اُپ پردھان - لالہ سدھو رام جی جونیئر اُپ پردھان - لالہ کنہیا لعل جی اُپ پردھان - لالہ جمنا داس جی منتری - لالہ رام نارائن جی جائنٹ منتری - لالہ دھنوں رام جی خزانچی - لالہ آتما رام جی لائبریرین - لالہ گلاب رائے آڈیٹر ؛

پرتی ندھی براے آریہ پرتی ندھی سبھا - بھگت پرمانند جی - لالہ سدانند جی - لالہ کنہیا لعل جی - (رام نارائن جائنٹ منتری) ؛

آریہ سماج شاہی محلہ کی قائمی - ۸ مئی بروز اتوار شام کو شاہی محلہ لاہور میں آریہ سماج ستھاپت کر دی گئی ہے - کیونکہ اس علاقے میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کی بڑی ضرورت ہے - ست سنگ کا سمے ۶½ بجے شام ہر ایک اتوار کو ہوگا - اور آریہ سماج کا ریڈنگ روم ہر روز ۶½ بجے سے ۸½ تک اخبار پرتاپ مہاشہ کے دفتر میں کھولا جائیگا - اور ست سنگ بھی وہاں پر ہوا کرے گا ؛

نن سجن ادھکاری چنے گئے ہیں :-

پردھان - شری ہری نارائن داس جی - اُپ پردھان لالہ دینا ناتھ سنہ - شریمتی گیان دیوی سمبادک شردھانند - لاہور - منتری شری نیت اشونی کمار جی - اُپ منتری شری بھگت ہنس راج جی - خزانچی شری رام پرکاش جی - لائبریرین شری بھگت گند لعل جی -

(اشونی کمار منتری آریہ سماج شاہی محلہ لاہور)

آریہ سماج اوکاڑہ کا سالانہ چناؤ - پردھان - لالہ دھرم چند جی آڑھتی - اُپ پردھان لالہ سکھ رام جی آڑھتی - منتری - لالہ

سرداری لعل جی مینیجر بنک - اُپ منتری پرم آنند کپور ٹائم کیپر - خزانچی - پنڈت سالگرام جی - لائبریرین مہاشہ امرت لال جی - (سرداری لال سکرٹری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا چناؤ - آریہ سماج صدر بازار لاہور چھاؤنی کا وارشک چناؤ ۸ مئی کو ان پرکار ہوا :-

پردھان - لالہ دینا ناتھ جی بی اے اکونٹنٹ اُپ پردھان - مہاشہ بدری ناتھ - مہاشہ منگل سین جی - منتری مہاشہ دیوان چند - اُپ منتری مہاشہ رام سروپ جی - مہاشہ رادھو رام جی - خزانچی ہربنس لعل جی - لائبریرین مہاشہ دیری داس - بھنڈاری مہاشہ جگت رام جی - (دیوان چند منتری) ؛

ستانوال میں آریہ کمار سبھا - ستانوال ۱۹ اپریل کو آریہ کمار سبھا بنائی گئی - ادھکاری حسب ذیل ہیں :-

پردھان لالہ بسنت لعل جی - اُپ پردھان لالہ ٹھاکر داس جی - منتری پریم پرکاش - خزانچی لالہ نند لعل - لائبریرین مہاشہ کھیم چند - سبھا کا روزانہ ست سنگ صبح اور شام ہوا کرتا ہے ؛

۲۵-۴ اپریل کے جنرل اجلاس میں پاس ہوا کہ ہر اتوار ایک ڈیبیٹ کیا جاوے ؛

(پریم پرکاش منتری آریہ کمار سبھا ستانوال ضلع مظفر گڑھ) ؛

شوک پرستاو - آریہ سماج سرگودہا کا جنرل اجلاس دیوان گوکل چند سابق اُپ پردھان آریہ سماج سرگودہا کی شوک جنک مرتیو پر دکھ پرگٹ کرتا ہے - اور ان کے پریوار کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے ؛

(مدن لعل منتری آریہ سماج سرگودہا بلاک ۵)

شوک سماچار - شوک آریہ سماج اخلاص پور کے ہیتیشی لالہ ملاوا رام صاحب وکیل شکر گڑھ کے اکلوتے پتر ودیا بھوشن کی بے وقت مرتیو ہو گئی - لالہ صاحب نے عزیز کی مرتیو پر مقامی آریہ سماج کو ۱۰ روپیہ دان دیا ؛

(منتری آریہ سماج اخلاص پور ضلع گورداسپور)

آریہ سماج بارہ منگا کے سماچار - (۱) شریمتی ستی دیوی، شریمتی پاربتی دیوی نے دو کنوئیں کے لئے آریہ سماج بارہ منگا کو دان دیا چنانچہ ایک کنواں موضع میرپور میں جہاں آریوں کو پانی کی بہت تکلیف تھی - ذات آریوں کو لگوا دیا ہے - اور دوسرا آریہ سماج مندر کے احاطہ میں لگوا دیا گیا ہے - جہاں سب آریہ بھائی پانی کا استعمال کرتے ہیں ؛

ویدک سنسکار - لالہ کرم چند جی کوہلی - اور لالہ رام چند جی بھنڈاری کی پتریوں کا وواہ ویدک ریتی سے پنڈت رام سروپ اور وشوا ناتھ جی نے کرایا - حکیم مُنی کر لالہ دوارکا ناتھ جی کے پتر کا سندن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا

وید پرچار - آریہ سماج بارہ منگا کی طرف سے وید پرچار کا خاص طور پر بندوبست کیا گیا ہے - ہفتہ واری ست سنگ میں لالہ لال چند جی بی اے و پنڈت یمنا پرشاد جی شاستری کا اپدیش ہوتا ہے - اس کے علاوہ باہر سے مہینہ میں ایک دو دفعہ پرچارک بھی منگوائے جاتے ہیں - پچھلے دنوں پنڈت وشوا ناتھ جی - ہنسراج جی کے اُپدیش ہوتے رہے ہیں - اور لالہ سنت رام جی کے بھجن ہوتے رہے ہیں - جن کا عام پبلک پر بہت اثر پڑا ؛

اچھوتوں کا الٹی میٹم - بارہ منگا اور گرد و نواح کے اچھوت آریوں نے چند شرارت پسند مولویوں کے بہکانے پر نزرکوٹ آریہ سماج کے جلسہ پر ہندوؤں کو چیلنج کیا - کہ یا تو ان کو کنوؤں پر چڑھایا جاوے - ورنہ وہ مسلم مذہب قبول کر لیں گے چنانچہ یہاں کے ہندوؤں نے موقعہ پہچان لیا اور

سہ بعوض کرکے ان کو کنوؤں پر چڑھایا گیا *
(پورن چند کرہلی پردھان آریہ سماج) *

مہاتما نارائن سوامی کی تصانیف چھپیں

معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاتما نارائن سوامی کی بعض تصنیف کردہ کتب فروشوں نے بغیر اجازت چھپوائی ہیں۔ اس لئے ہم سرو سادھارن کو سوچیت کرتے ہیں کہ آئندہ کوئی سجن بغیر اجازت کوئی کتاب نہ چھاپے ورنہ مناسب کارروائی کی جاوے گی *

(آنند بھکشو سرسوتی ملیہدان بھون دہلی)

آریہ سماج غوطہ فتح گڑھ کے سماچار

(۱) آریہ سماج غوطہ فتح گڑھ کے ست سنگوں میں استریاں اور پرش بڑی دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں *

(۲) ۲۸ مارچ سوامی سوامانند جی یہاں پدھارے۔ اور تین دن یہاں ٹھیر کر دھرم پرچار کیا۔ جس کا لوگوں پر اچھا اثر پڑا *

(۳) ۳۱ مارچ کو مہاشہ بیج ناتھ۔ اودتا تھ جی نے اپنی کپڑے کی دوکان کا ادگھاٹن کیا۔ آریہ سماج کو ایک روپیہ دان ملا *

(۴) ۱۴-۱-اپریل کو بیساکھی کا تیوہار بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ آریہ سماج کا ہال استریوں اور پرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ لوگوں پر لیکچر دل دوارا آریہ جاتی کے تہواروں کی فضیلت واضح کی گئی۔ اس کے پشچات آریہ سماج کے احاطے والے پیپل کے درخت پر اوم کا جھنڈا لالہ متی رام جی پردھان نے اپنے مبارک ہاتھوں سے لہرایا *

(۵) ۲۶-۱-اپریل کو ٹھٹھہ دودا کے مہاشہ مقتدرام جی زرگر کے لڑکے کی شادی مہاشہ درگا داس زرگر کی لڑکی سے ویدک ریتی سے ہوئی۔ اس شبھ موقع پر مہاشہ مقتدرام زرگر نے مبلغ ۳۵ روپیہ مختلف سنستھاؤں کے لئے دان دیا *

(روشن لال سونی منتری آریہ سماج) *

گورو کل ملتان کے سماچار

(۱) ۱۱ و ۱۲ اپریل کو برہمچاری سری ویدیارتھی مقامی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں شامل ہوئے اور شری سوامی سروانند جی مہاراج۔ شری سوامی بھجنانند جی۔ اور سبھا کے اپدیشک اور بھجنیک مہاشیوں کے منوہر اور موثر ویاکھیانوں تتھا رسیلے بھجنوں سے لابھ اٹھایا اور چھوٹے برہمچاری بیساکھی کے میلہ پر دریائے چناب کی سیر کرنے گئے اور سارا دن آنند پوروک گذارا *

(۲) ۱۵-اپریل کو رام نومی کا تیوہار منایا گیا۔ پراتہ کال سندھیا ہون کے پشچات بھجن تتھا اپدیش ہوا *

(۳) سالانہ امتحان کے خاتمہ پر سب برہمچاری ضلع ملتان کے مختلف دیہات میں بھرمن کرنے کے لئے گئے۔ اور اپنے دماغوں کو تر و تازہ کیا۔ جن سجن پرشوں نے ان کا آتھتی ستکار کیا۔ گورو کل کی طرف سے ان کا ہاردک دھنیواد کیا جاتا ہے

(۴) گذشتہ تین سالوں سے آٹھویں جماعت کے نتائج خاص طور پر بہت عمدہ اور تسلی بخش رہتے چلے آئے ہیں۔ اس سال بھی نتیجہ شاندار رہا ہے۔ جو حسب ذیل ہے :-

نویں جماعت۔ کل برہمچاری ۲۵- برہمچاری جگن ناتھ اول رہا ہے *

آٹھویں جماعت کل برہمچاری ۲۲- برہمچاری برہم دت اللہ ہری دت اول اور دوم بالترتیب رہے ہیں *

شری گوپال جی مکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل اندر پرستھ (دہلی) اپنی چٹھی میں تحریر فرماتے ہیں۔ نویں اور آٹھویں جماعت کا نتیجہ سیرا ہیں بھیجا جاتا ہے۔ اور برہمچاری جگن ناتھ نویں میں پہلا ہے برہمچاری برہم دت آٹھویں میں پہلا ہے اور ہری دت دوسرا ہے۔ میں آپ کو تتھا سارے سٹاف کو ہاردک ودھائی دیتا ہوں۔ مجھے اطمینان ہے۔ کہ ملتان کے برہمچاریوں نے سب گوروکلوں کو اس دفعہ ہرا دیا ہے۔ پرماتما ملتان گوروکل کی اس سے بھی ادھک انتی کریں۔ باقی جماعتوں کے نتائج بھی تسلی بخش نکلے ہیں۔ ممتحن صاحبان مقامی سکولوں کے قابل اور تجربہ کار استاد تھے۔ کامیاب برہمچاریوں کے سنرکھشک مہاشیوں کو ودھائی دی جاتی ہے *

داخلہ۔ نئے برہمچاری داخل ہو رہے ہیں۔ آریہ بھائی جب چاہیں اپنے بالکوں کو داخل کرا سکتے ہیں۔ (موتی رام مکھیہ ادھشٹھاتا) *

آریہ سماج نابھہ کا جنم دن۔ آریہ سماج نابھہ نے بوقت شام پانچ بجے رات کے گیارہ بجے تک آریہ سماج مندر میں اپنا جنم دن بعد ریساکھی اتسو بڑی دھوم دھام سے بھاری حاضری میں منایا۔ یگیہ ہون اور ایک یگیوپویت سنسکار ہوا۔ پھر سندھیا ہو کر مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک کے پربھاؤ شالی بھجن ہوئے۔ ساڑھے آٹھ بجے پریتی بھوجن کی کارروائی شروع ہوئی۔ جو گیارہ بجے رات ختم ہوئی۔ اس پریتی بھوجن میں ۱۲۰۰ اچھے اچھے مانیہ استری پرش اور بالک شامل ہوئے۔ (بال مکند سی منتری آریہ سماج نابھہ ریاست)

آریہ سماج اودگیر۔ آریہ سماج اودگیر ضلع بیدر نظام سٹیٹ اپنی پانچ سالہ زندگی میں طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کرتے ہوئے سکھ و شانتی پیدا کرنا چاہتی رہی ہے چنانچہ اس سال ہیضہ میں آریہ سماج کی جانب سے بلا لحاظ مذہب و ملت چوبیس گھنٹہ ہر ایک کی خدمت کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تین سو میں سے دو سو پچاس مریض صحت یاب ہوئے۔ سماج کے پانچویں سال کے اختتام کی کارروائی ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے *

۱۹ فروری ۱۹۳۳ء کو سیتا اشٹمی اتی آنند پوروک منائی گئی۔ جس میں شریمتی ایشور بائی جی کی ادھیکشتا میں استری سبھا ہوئی۔ شریمتی دیدوتی دیوی تتھا شریمتی شیو دیوی جی نادا متی دیوی جی کے منوہر اپدیش جن کی آیو ۱۵-۱۲-۱۴ ورش کی ہے۔ سیتا جی کے جنم اتہاس پر ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی بالکا سوپو جنا دیوی۔ چنچل کماری اور سوکھبدرا دیوی وسنت دیوی کے جن کی آیو ۸ ورش کی ہے سیتا جی متعلق بھجن بن کر آکرشت کرنے والے ہوئے۔ آرتی وشانتی پاٹھ سے سبھا سماپت ہوئی *

تاریخ ۵ مارچ ۱۹۳۱ء سے شروع ہو کر اور دارشنک اتسو آرمبھ ہوا۔ شریمان پنڈت بھیم سین جی اور شریمتی لیلاوتی شاستری کی بھتیجی۔ شریمان ترسیوں ساستری بھگوت شریمان پنڈت چندر بھانو جی شانتی بھوشن آریہ اپدیشک حیدرآباد۔ اور سورنات بھوشن ... جی بھجنیک بیدر بہار سے شریمان ... سنگمیا رتی بھی۔ شری ... اور شاستری ماں پنڈت ... جی کا ہم راہی میں اور شاستری پنڈت چندر بھانو جی کا ہندی میں ... تین دن تک ہوتا رہا چار اپدیشن سنکار ہوئے۔ ہر روز پراتہ ہون اور بھجن ... ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک ... ۶ بجے تک بھجن اپدیشن ہوا اور ... ۷ تا ۹ بجے اپدیش ہوتا۔ جس ... شریمتی ... دیوی وچنچل کماری و سبھدرا دیوی ... کے بھجن اتی سندر معلوم ہوتے تھے۔ ... ۷ مارچ کو ساینکال ... لاٹھی کا کام بھی سکھلایا گیا۔ ... نے لاٹھی کا کام ... بھارت ہوتے۔ اس پرکار سماج نے اپنا پانچواں سال آنند پوروک سماپت کر کے چھٹے ورش میں قدم بڑھایا ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس کے کاموں میں کوئی وگھن نہ پڑے۔ (منتری آریہ سماج)

آریہ سماج ہریانہ کا اتسو

۲۸ سے ۲۲۔ اپریل کو پنڈت دلیپ جی شاستری نے گیتا کی کتھا کر کے دو دن میں تین ادھیائے سماپت کئے۔

۲۹۔ اپریل کو نگر کیرتن ہوا۔ جس میں بھجنیکوں اتیادی نے اپنے منوہر بھجنوں دوارا لوگوں کو آنندت کیا۔

۳۰۔ اپریل کو پنڈت دلیپ جی شاستری۔ پنڈت رام دیالو جی شاستری اور پنڈت پریہ ورت جی ویدوا چسپتی جی نے مختلف وشیوں پر پربھاوشالی ویاکھیان دئیے۔ رات کو پنڈت بھوما نند اپدیشک جات پات توڑک منڈل کا سماجک اُنتی کے وشے پر مہتو پورن لیکچر ہوا۔

یکم مئی کو پراتہ کال پنڈت دلیپ جی شاستری کے اپدیش کے بعد جالندھر کنیا مہا ودیالیہ کی کنیا شانتی دیوی نے استری شکشا پر ویاکھیان دیا۔ بعد میں شریمتی بھاگونتی دیوی جی کے شبھ ہاتھوں سے پاٹھشالہ کی کنیاؤں کو انعام تقسیم ہوئے۔ منتری سمیہ پنڈت پریہ ورت جی کی اپیل پر آریہ سماج اور پاٹھشالہ کے لئے ۱۲۰ روپے نقد چندہ اکٹھا ہوا۔ خاص ذکر کی بات یہ ہے۔ کہ لالہ امرناتھ جی بی اے۔ وکیل (جن کی دان کردہ زمین پر وشال آریہ سماج مندر ہے) نے اپنے سورگیہ پتا منشی بھولا ناتھ جی کی یادگار میں ایک نہایت شاندار لائبریری قائم کی ہے۔ جس میں بڑا بھاری ویدک لٹریچر ہے۔

۲ مئی کو استری سماج لگا۔ جس میں استریوں نے خاص پریم کا اظہار کیا۔ کنیا مہا ودیالیہ کی لڑکیوں نے کھیلیں کیں۔ اور جلسہ سماپت ہوا۔ (پرکاش سروپ بھارد واج)

آریہ سماج نزد ٹ جہیل سنگھ کا جلسہ

آریہ سماج نزد ٹ جہیل سنگھ کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ اپریل و یکم مئی کو سماپت ہو چکا ہے ۲۹ کو نگر کیرتن ۳ بجے شام سے شروع ہو کر سات بجے شام ختم ہوا۔ نگر کیرتن نہایت کامیاب رہا۔ شری پنڈت ہردیال جی۔ سوامی یوگا نند جی۔ پنڈت وشوا ناتھ۔ پنڈت رام سروپ جی۔ پنڈت لیکھرام جی کے ویاکھیانوں سے جنتا پر کافی اثر پڑا۔ ٹھیک یکم مئی کو اپنے وعدہ کے مطابق مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور تشریف لائے۔ اس وقت بارش ہو رہی تھی۔ لیکن پھر بھی کافی لوگوں نے جاکر ان کا سواگت کیا اور جلوس کی شکل میں لائے۔ ان کے منوہر ویاکھیانوں کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ اور لوگوں پر کافی سے زیادہ پربھاو پڑا۔ جلسہ میں ... خرابی ڈالنے کے لئے کلپ ... نامی ایک کھتری مانک نے سناتن دھرمی بھائیوں کو آریہ سماج کے برخلاف خوب اُکسایا۔ اور اپنی کتھا رکھ کر آریہ سماج کے برخلاف پرچار کرتا رہا۔ سناتن دھرمی بھائی پچھلے سال سے ... کے ہتھکنڈوں کو جانتے ہوئے بھی پھر اس کے چنگل میں پھنس رہے ہیں۔ یہاں ایک بکھیڑا ختم ہونے سے سماجی و سناتن دھرمی بھائی اکٹھے مل بیٹھنے لگے تھے۔ لیکن اب پھر مایوسی نظر آ رہی ہے کہ اپنی خود غرضی کے لئے ہوتے مشکل ہی ہندو جاتی میں اتحاد ہونے دے گا۔ (بنواری لال منتری آریہ سماج نزد ٹ جہیل سنگھ)

آریہ سماج ستانوال کا اتسو

آریہ سماج ستانوال ضلع مظفر گڑھ کا وارشک اتسو ۱۰ تا ۱۱ مارچ کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں شریمان پنڈت بلدیو جی ودیا النکار۔ پنڈت سنت رام جی شاستری پنڈت چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر۔ اپدیشک اور ... کرانتی سنگھ جی۔ مہاشہ ہریش چندر جی بھجنیک پدھارے۔ اپدیشوں دوارا جنتا پر کافی اثر ہوا۔ اتسو پر گرمیٹی نزاول سمیلن رکھا گیا تھا۔ جس میں کئی لیڈری پرستاؤ پاس کئے گئے۔ ۲۵۱ روپیہ نقد اپیل پر ...

چند مفید کُتب جنکا مُطالعہ ہر شخص کو کرنا چاہئے

اور کوئی آریہ سماجی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے

یوگ درشن

اُردو ترجمہ بمعہ ویاکھیا بطرز سوال و جواب یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ مہرشی پتنجل کے یوگ درشن کا اُردو ترجمہ شائع ہوا ہے۔ یوگ کے مشکل سے مشکل سُوتروں کو ایسی قابلیت اور عمدگی سے واضح کیا گیا ہے۔ کہ ہر شخص کو بآسانی سمجھ میں آ جائیں گے مہرشی پتنجل کے بے انتہا جدوجہد کے بعد معلوم کردہ یوگ سدھانت بطور دیباچہ درج ہیں۔ (قیمت ...)

دیانند چترا وَلی

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی سبق آموز زندگی کے مکمل حالات رنگ برنگی بلاک کی خوشنما تصاویر میں۔ تصاویر کے دیکھنے سے ہی سارا جیون چرتر سامنے آ جاتا ہے۔ جیون چرتر بیان کرتے ہوئے ہر ایک موقعہ کے متعلق ساتھ ہی تصویر ہے۔ ... اور خوب صورت حروف میں۔ کاغذ بڑھیا مجلد۔ اُردو و ہندی فی ایکرپیہ چار آنے

اپنشدوں کے راز

صرف اُردو میں قیمت صرف چار آنے۔

جواہر وید (اُردو میں)

مرزائیوں نے ایک کتاب ویدک سدھانتوں کے خلاف لکھ کر اس کا جواب لکھنے والے کو پانچ صد روپیہ انعام دینے کا اعلان کیا۔ بشرطیکہ ثالث اسکے حق میں فیصلہ دے۔ پنڈت چموپتی جی نے اس کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ بلکہ دیگر لوگوں کے اعتراضات کا جواب بھی دے دیا ہے۔ کتاب بہت دلچسپ ہے۔ قیمت صرف ۱۰ ؍

اُپدیش منجری

مہرشی کے پونا کے مشہور ویاکھیانوں کا اُردو ترجمہ۔ ویدک دھرم کا سار۔ ان میں بے شمار باتیں ایسی ہیں۔ جو ان کے دیگر گرنتھوں میں نہیں ملتیں۔ ہر ایک آریہ پُرش کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ مترجمہ شری سوامی ستیہ آنند جی۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت اُردو ۱۰ ؍ ہندی چودہ آنے

تاریخ راجستھان (اُردو میں)

راجپوتانہ کی کوئی صحیح تاریخ ملنی مشکل ہے۔ لیکن اس میں بھائی پرمانند جی نے جو تاریخ کے ماہر ہیں۔ بلاکم وکاست صحیح صحیح لکھ دیا ہے۔ اس کا مقصد قصے کہانیاں بیان کرنا نہیں۔ بلکہ اس عظیم الشان قوم کی ابتدا۔ جاہ و جلال۔ سرفروشی۔ شجاعت اور عروج و زوال کے اسباب دلچسپ طریقہ پر بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب کی ضخامت ساڑھے پانچ سو صفحہ قیمت صرف دو روپیہ

ہندو دھرم اُداسی سنت (اُردو میں)

مصنفہ بھائی پرمانند جی قیمت فی جلد ۱۰ ؍

آتم چلتسا

اُردو میں مصنفہ شاہزادہ رام جی حال سوامی سرانندجی مہاراج قیمت فی جلد صرف بارہ آنے

ان کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں منگوانے کے لئے اس پتہ کو یاد رکھیں۔

مہاشہ راجپال اینڈ سنز سرسوتی آشرم و آریہ پُستکالیہ ہسپتال۔ انارکلی —— لاہور

اکٹھا ہوا۔ ... سوجھا ... گنگا رانی نے ایک کنال زمین
دان دی۔ اور لالہ ہربنس لال جی نے مبلغ دو صد روپیہ
برائے تعمیر مکان دان دینے کا وعدہ کیا ہے

(۲) آریہ سماج سانیاں کا جلسہ ۲۸ بیساکھ کو کیا گیا۔ جس
میں رائے بہادر رام جی پردھان۔ لالہ امیر چند جی اُپ
پردھان۔ لالہ ٹیک چند جی خزانچی۔ ماشٹر رمیش داس جی پستکا
دھکش منتخب ہوئے۔ اور رام چند جی پرتی ندھی ممبر چنے گئے

(۳) آریہ سماج سانیاں میں ہر روز صبح کو سندھیا اور
ہون یگیہ ہوتا ہے۔ اور پرارتھنا کرائی جاتی ہے۔ اور رات کو
ست سنگ ہوتا ہے۔ ویدامرت اور دیانند پرکاش کی
کتھا ہوتی ہے (یشونت رائے منتری آریہ سماج سانیاں)

آریہ سماج صدر بازار لاہور چھاؤنی کا اتسو

آریہ سماج صدر بازار لاہور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷-
اپریل کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ شری سوامی سوتنترانند
جی۔ پنڈت پریہ ودت جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی۔ ویدامرت دھارا۔ پنڈت وشوناتھ جی۔ پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت
رام چندر جی سدھانت شرومنی۔ شری ڈاکٹر دمینتی دیوی
جی۔ پنڈت دیونت رام جی شاستری۔ پنڈت دیودت جی
آچاریہ برہم مہاودیالیہ۔ پروفیسر رشی دیال جی ایم اے۔ پنڈت

اُدلیہ نگم جی تھا ہنسراج جی نے اُتسو پر پدھار کر اپنے منوہر
اُپدیشوں۔ دیاکھیانوں اور بھجنوں سے آنند دیا۔

اُتسو سے پہلے ۴۔ اپریل سے ۹۔ اپریل تک پنڈت
بُدھ دیو جی ودیا النکار کے چھ مسلسل دیاکھیان ہر روز رات
کو ویدک جیون کا آدرش پر ہوتے رہے۔

۱۵۔ اپریل کو صبح صدر کے تمام محلوں میں ہری کیرتن
کیا گیا۔ اس کے بعد برہد ہون یگیہ کیا گیا۔

شام کو پنڈت سٹیہ ویرت جی ویدواچسپتی کا اکب پربھاؤ
شالی دیاکھیان آریہ سبھیتا اور ہندی شکشا پر ہوا۔

۱۶۔ اپریل کو ہون یگیہ۔ سندھیا اور پرارتھنا کے کارروائی
شروع ہوئی اور پنڈت ہردیالو جی کا آتی مدھر اور پربھاوشالی
ویداپدیش ہوا۔ اور دوپہر کو شری پنڈت رام چندر جی سدھانت
شرومنی کا منوہر دیاکھیان "دھرم اور مذہب" پر ہوا۔
رات کو شریمتی ڈاکٹر دمینتی دیوی جی کا بہت ہی موثر

دیاکھیان "دھرم اور اُس کا پربھاؤ منش جیون پر" ہوا۔
۱۷۔ اپریل کو ہون یگیہ سندھیا اور پرارتھنا کے بعد کارروائی
شروع کی گئی اور اس کے بعد سوامی سوتنترانند جی کا ویدک
دھرم آریہ سماج کی کنیا پاٹھشالا کی لڑکیوں کو انعامات تقسیم کئے
گئے۔ یہ سب کارروائی پروفیسر رشی دیال جی ایم اے کے
ہاتھوں سے ہوئی۔ اور بعد دوپہر پنڈت ودیا رتن
شاستری کے بھجن اُپدیش اور شری پنڈت دیونت رام
تھا پنڈت دیونت جی کے دیاکھیان ہوئے۔ ان
بھجنوں کے بعد پنڈت ٹھاکر دت جی کا ایک عالمانہ لیکچر
جیون کے اُنتی کے سادھن پر ہوا۔

۱۸۔ اپریل کو ڈاکٹر پٹیل کا منوہر اُپدیش ویدک راشٹر
بیچک لیکچرن دوبارہ ہوا۔

۱۷۔ اپریل کی صبح کو سماج کے سبھاسدوں کی طرف سے
لنگر کا پربندھ کیا گیا تھا۔ جس میں قریباً ... نر ناری ...

عوض معاوضہ گلہ ندارد

مسلمانوں کو شکایت ہے۔ کہ مرزا غلام احمد نے علمائے کرام کو ساحر کہا اور گالیاں دیں۔ چنانچہ مرزا کی گالیاں کتابوں میں چھاپ دیں لیکن ڈاکٹر بشارت احمد فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے بھی مرزا صاحب کو گالیاں دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ چنانچہ مسلمانوں کی مرزا کو گالیوں کی ذیل کی لمبی فہرست پیغام صلح ۲۷-اپریل میں آپ نے شائع کرائی ہے:-

شیخ محمد حسین بٹالوی کی منطق

"اسلام کا چھپا دشمن، مسیلمہ ثانی، دجال زمانی، نجومی - رمل جوتشی اٹکل باز جفری، بھنگڑ، بھکڑ - اٹرپٹو - اس کا موت کو نشانہ ٹھہرانا حماقت و سفاہت شیطان ہے۔ مکار، جھوٹا - فریبی ملعون شوخ گستاخ - مثیل الدجال، اخود جال، غدار، پُرفتنہ و مکار - کاذب کذاب - ذلیل و خوار، مردود، بے ایمان - رو سیاہ - مثیل مسیلم و اسود - رہبر ملاحدہ - عبدالدراہم و دنانیر، تمسخات لعنت سے ملتی، سور و صد ہزار لعنت خدا و فرشتگان و مسلمانان - کذاب ظالم افاک - مفتری علی اللہ - جس کا الہام احتلام ہے۔ پکا کاذب ملعون کافر، فریبی، حیلہ ساز - اکذب بے ایمان، بے حیا، دھوکہ باز، حیلہ باز - بھنگیوں اور بازاری شہدوں کا سرگروہ - دہریہ جہاں کے احمقوں سے زیادہ احمق - جس کا خدا معلم الملکوت (شیطان) محرف - یہودی، عیسائیوں کا بھائی، خسارت مآب - ڈاکو خونریز بے شرم، بے ایمان، مکار، طرار - جس کا مرشد شیطان علیہ اللعنت بازاری شہدوں - چوہڑوں - بہائم اور وحشیوں کی سیرت اختیار کرنے والا - مکر چال - فریب کی چالیں والا - جس کی جماعت بد معاش بدکردار - جھوٹ بولنے والی - زانی، شرابی - سال مردم خور - دغا باز - مسلمانوں کو دام میں لا کر اُن کا مال لوٹ کر کھانے والا - ایسے سوال کے جواب میں یہ کہنا حرامزادگی کی نشانی ہے اس کے پیرو خران بے تمیز (اشاعت السنہ نمبر کیم لغایت ششم جلد شانزدہم ۱۸۹۳ء)

عبدالحق غزنوی

"دجال - ملحد - کاذب - روسیاہ - بدکار - شیطان - لعنتی - بے ایمان - ذلیل و خوار - خستہ - خراب - کافر - شقی سرمدی ہے۔ لعنت کا طوق اُس کے گلے کا ہار ہے۔ لعن طعن کا جوت اس کے سر پر پڑا - بے جا تاویل کرنے والا - مارے شرمندگی کے زہر کھا کر مر جاوے گا - بکواس کرتا ہے۔ رسوا - ذلیل - شرمندہ ہوا - اللہ کی لعنت - جھوٹے اشتہار شائع کرنے والا - اس کی سب باتیں بکواس ہیں" (اشتہار ضرب النعال علی وجہ الدجال)

سعد اللہ نو مسلم لدھیانوی

قادیانی مرد افضی - بے پیر - دجالی، یزید - اس کے مرید یزیدی خانہ خراب - فتنہ گر - ظالم - تباہ کار - روسیاہ بے شرم - احمق - کاذب - خارجی - معاند - یاوہ گو - غبی - لالچی - بد معاش - جھوٹا - کافر - مفتری - دجالی حمار - ملحد - اخنس - بکواسی - بد تہذیب ابو الفتن ہے۔ مشرکانہ خیال کا آدمی - اس کا گاؤں منحوس ہے اس کی دجالیاں - مکاریاں، رماسیاں، اظہر من الشمس ہیں - اس کی کتابیں ایمان اور دین کا ازالہ کرنے والی ہیں (نظم حقانی مسمی بہ اسرار قادیانی ۲۴ شعبان ۱۳۱۳ھ)

محمد رضا الشیرازی الغروی شیعی

"مرزا کاذب ہے۔ مفتری - یاوہ گو - تباہ کار، مکار - بغی غبی - غوی - گمراہ - نادان - فضول - ڈھکوسلے - بیہودہ سرا - کاذب - جھوٹا - دروغ گو - بے شرم - ننگ خلائق - کاذب - بانی ملت مبتدعہ - تلبیس کرنے والا - داعی ملت مذہبیہ - سرکش طبع رانڈہ درگاہ ازلی - گم کردہ صراط مستقیم - سوء فہم - بد حیالی کرنے والا - تازہ خرافات - چاہ ضلالت میں ڈوبا ہوا - اور گمراہی کے تنور میں پھنسا ہوا - عجب و تکبر میں گرفتار - مزخرفات مموہہ باطلہ کا کہنے والا - اس کی جماعت ضلالت و گمراہی میں ہے - اس کی مراسلت سراسر فضول و بیجر ہے - اس کے دلائل سب دشنام اور فحش سے بھرے ہوئے ہیں - مرزا مقہور شکستہ بال ہے - اس کی باتیں ہفوات و ہزلیات ہیں - وہ گمراہ غبی ہے - اس کی تحریرات میں خرافات ہیں - اس کے ذہن کے ترشحات گندیدہ ہیں - اس کا مرغا زور اور طغیان ہے - دشنام و فحش و بہتان لانے والا - افترا و کذب کے دلائل پیش کرنے والا - شناعت و فضیحت کے سوا اس کے پاس کوئی دلیل نہیں - یہ کاذب دار البوار میں جائے گا - ظلمت کفر طغیان ان کی وجہ سے دنیا میں ہے"

(اشتہار بت شکن مطبوعہ قمر الہند)

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی ہفوات

دجال اکبر - ملاہی - مرزاجی کے روحانی باپ سر سید احمد - حضرت اقدس مرزاجی فن ابلہ فریبی میں چست و چالاک ہیں - قادیانی کاہن - قادیانی کاہن کے منہ پر آگ کی سیاہی - قادیانی کاہن کی روسیاہی - حضرت گدھا علیہ السلام - مرزا بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی

بکیے قطاع نسل دیکھ امام بھنگیاں بینی
مسیح ابن مریم بچہ چنگیز خاں بینی

مرزا کے الہامات ایک گوز شتر کی طرح ہوا میں اڑ کر بدبو پھیلا چکے ہیں - خود غرض - نافرجام - بد - بدنام منحوس

اے لو وہ دم دبا کے بھاگ گیا - ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا
قادیانی کاہن وہ بھاگا

کرشن جی کی تو یہ اک رند کی سی توبہ ہے
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

ع حیف در دین نبی رخنہ گرے پیدا شد

مرزائی مشن کی بنیاد سراسر کذب - بہتان - افترا - دغا فریب - جعلسازی - عیاری - غرض تمام دنیا کی چال بازی پر مبنی ہے - قادیانی مشین میں الہام بافی - لغو ہے ایسی دروغ گوئی پر اور حیف ہے ایسی بھمانتی پر - کرشن جی کی مخبوط الحواسی اور پریشانی - مرزا مرتد ہے قادیانی کذاب

جفا جو سنگدل بے رحم کاذب
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

کاذب - دجال - غدار - مرجوم - ملحد و دین - کافر بے ایمانی - دوزخی - ملحد - دشمن ایمان و دین - غماز فی النار - کرشن جی کا بننا ہے مرگھٹ - بت فروش - دجالی رسالت - روسیاہ - رمال - چال باز - مکار - دجال - مرزا کے پیر و مرشد سر سید احمد پیر نیچران - مفتری کاذب کی رسالت - جہالت - ضلالت - بطالت - خاکش بدہن

کار شیطان مے کند نامش ولی
گر ولی این است لعنت بر ولی

حضرت اکذب - میں آپ کو بفضلہ دجال جانتا ہوں - نعوذ باللہ آپ تنتے توے پر . . . . . رکھدیں - آپ کے دجال کذاب مردود وغیرہ ہونے میں کیا شک ہے۔ آپ پکے کاذب اور دجال ہیں - خبطی گیدڑ - حسن بن صباح کی چالیں - دغا باز - مفسد - بدکار ولد دجال تیری بے حیائی - اے ظالم کا نے دجال - مسرف کذاب - عیار - مرزاجی کی اینٹ البحر - مرزاجی کا حال میراثی کے مشابہ ہے - مرزاجی کا الہام - ملا دو پیازہ کی بیت کی طرح جس کی ٹانگ نیچی کرتے سر اونچا - اور سر کے نیچا کرنے سے پاؤں اوپر - ابو اسود - کذب مجسم - بلکہ اکذب الناس - قلندر - مرزائے قادیانی - فرعون بود ثانی - بدبخت بود انی - زیں ہمہ ملعونت زندیقہ شیطانی فی نار جاودانی شد اور قعر دوزخ میں گراے خائن سارق نادرستانی غلام احمد قادیانی مسیلمہ ثانی - تمام انبیاؤ ما فانہ میں ڈال دیئے - مرزا جھوٹ کا پیغمبر - بڑا نادار - عبد الدرہم والدینار - خرد جال مردود ایسا شریر تھا - کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ رہتے اُس کے بزرگوں کو دجالی بنا کر مسلمانوں کو ابھارنا - اور تیس بھلے مانسوں میں سے تھا - مبتدع - محدث - تیس دجالوں میں سے تھا - راوحاب امی - مرزا صاحب آن جہانی - قادیانی بتوں کی ماں آپ کے الہام طبع نفسانی اور کار شیطانی ہوتے تھے - بیہودہ گو - لاف زن - مرزا کو سانپ ڈس گیا - کہ صدائے بر نخاست بڑہانکنے ہو - مزخرفات آپ کا حصہ ہے - گھر میں قصیدہ لکھ کے حمار کے مصداق بن گئے ع

عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند
ع بے حیا باش وہرچہ خواہی کن
بنایا آڑ کیوں جورو کا چرخہ
نکل دیکھیں تری ہم شعر خوانی
ع ہے روسیاہ مسیلم و اسود
ع لعین و بے حیا شیطان ثانی

اس دیوانہ کی ایک اور بڑ سنو - بلی کو چھیچھڑوں کا خواب مشرک و گمراہ - سفید جھوٹ بولا ہے - مرزا کی بکواس - گوز شتر ثابت ہوئی - اس مسیح کے رنگ دیکھئے کہ گرگٹ کو مات کرتا ہے - چوں شتر مرغ شناس این نفس را - تمہارا امام بڑا کذاب - بڑا دجال - بڑا جھوٹا - بڑا بیحیا - بڑا غدار - بڑا فریبی - بڑا ابلہ فریب - بڑا مکار - بڑا مفتری علی اللہ - غرض سب اوصاف قبیحہ میں بڑا ہے - کار شیطان مے کند نامش ولی - مرزا کی شان کو لفظ کاذب یا کذاب پورا ادا کرنے سے قاصر ہیں - میں آپ کو اس سے ارفع جانتا ہوں - ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں، مگر ع

سب پہ سبقت لے گئی ہے بیحیائی آپ کی

گیدڑ بن کر بھاگ جانا آپ کا قدیمی دستور ہے - دجال اکبر کا قطع الوتین ہے

ملہم کذاب مرزا مر گیا جس کا لاشہ ہو کے بار خر گیا
قادیانی نار شیطاں کرد و رفت
بود جاہل ہمیں دلشیاں کرد و رفت
ع مضل و ظالم و دجال بودہ
وہ مفتری دزد سرق دجال تھا بدخصال

ع دجال اٹھ گیا ہے خر رہ گئے ہیں باقی
ع مرد مرزا مسیلمہ مردود
ایک کبرا جو زمین پر چند برسوں رینگ کر مٹی میں مل گیا۔ حماقت و ضلالت کی بکواس اضغاث علام برا خبیثی۔ بڑا خبطی ہے
تکبر عزازیل را خوار کرد۔ بزندان لعنت گرفتار کرد
سرسید کے اکلوتے بیٹے۔ خود بدولت خس کم جہاں پاک ہوگئے۔ تو کیا قبر پر لات مارنیوالا بھنور ہی آئیگا ہفوات مرزا۔ دہریہ۔ مفتری علی اللہ۔
= ان مولویوں کے اخلاق کا نمونہ ہے جن کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے جوابا کچھ الفاظ درشتی کے ضرور استعمال فرمائے ہیں۔ تو پھر کیا یہ سچ نہیں۔ کہ خود حضرت نبی کریم صلعم نے اسی قسم کے اخلاق رکھنیوالے مولویوں کی نسبت فرمایا ہے شر من تحت ادیم السمآء آسمان کے تلے سب سے بدترین مخلوق اور سور اور بندر تک

انہیں فرمایا:
گالیوں کی یہ لمبی فہرست درج کر کے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب فرماتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں کیساتھ مرزا صاحب نے کچھ درشت کلامی سے کام لیا تو کیا قرآنی ارشاد کے ماتحت آپ اس کے لئے حق بجانب نہ تھے:
غرض معاوضہ گلہ ندارد کے اصول پر تو ڈاکٹر صاحب کا طرز استدلال بجا ہے۔ لیکن انسانیت کے اصول سے گالی دینا شریفوں کا شیوہ نہیں۔ خواہ جواب میں ہی کیوں نہ ہوں۔ درشت کلامی اور چیز ہے اور گالی اور چیز۔ درشت کلامی موقعہ پر جائز ہو سکتی ہے۔ لیکن گالی کسی حالت میں نہیں:

"پرکاش" میں اشتہار دینا تجارت کو فروغ دینا ہے:

ओ३म्

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE INDIA

لاہور

فی پرچہ

ممالک غیر سے ۶ روپے

نمبر ۲۰

قیمت سالانہ چار روپے
ششماہی دو روپے چار آنہ

جلد ۲۸

SUNDAY 22 MAY 1932 | اتوار ۱۰ جیٹھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۲ مئی سنہ ۱۹۳۲ء | دیانند آبد ۱۰۹

ویدامرت

شیو سنکلپ کیلئے پرارتھنا

यस्मिन्नृचः साम यजुंषि यस्मिन् प्रतिष्ठिता रथनाभाविवाराः। यस्मिँश्चित्तं सर्वमोतं प्रजानां तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु॥ य० ३४।५॥

"پراتن! جس من میں چاروں بیدوں کا گیان اس پرکار ودیمان ہے۔ جیسے رتھ کے پہیئے کے دھرے میں ارے لگے رہتے ہیں۔ جس میں پرانیوں کا سب وچار بنا ہوا ہے۔ وہ میرا من شبھ سنکلپ والا ہو۔"

رتھ کی گتی کا نربھر ہے پہیوں پر۔ اور پہیوں کے کارآمد ہونے کا دھرے اور چکر کے سنبندھ پر۔ جو اروں کے دوارا ہوتا ہے۔ دھرے اور پہیئے کے چکر کے درمیان ارے لگے ہوتے ہیں۔ ارے نہ ہوں۔ تو دھرے اور چکر میں سنبندھ نہیں رہ سکتا۔ اور اس سنبندھ کے نہ ہونے سے دھرا اور چکر الگ الگ رہ کر پہیئے کا کام نہیں دے سکتے۔ اور کام اسی حالت میں دیں گے۔ جب اروں کے ذریعہ سے دھرے اور چکر کا سنبندھ سخت ہو۔ آتما کی شریر روپی گاڑی کی گتی کے لیے پہیوں کی ضرورت ہے۔ اور ان پہیوں کے دھرے اور چکر کو آپس میں سنبندھت رکھنے کے لیے ارے چاہئیں۔ وہ ارے کیا ہیں؟ وید کہتا ہے۔ وہ وید ہیں۔ جو من اور گیان کا سنبندھ جوڑتے ہیں۔

منش جو کام بھلا یا برا کرتا ہے۔ اس کا وچار من میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر من کسی کام کا وچار نہ کرے۔ تو وہ کداچت کاریہ روپ میں نہیں آ سکتا۔ کاریہ روپ میں کیا۔ زبان پر اس کا ذکر بھی نہیں آ سکتا۔ پس منش کے بھوشیہ کا نربھر اسکے من پر ہے۔ من برے کرموں کا چنتن کرکے اسے برے کرم کراتا ہے۔ تو بھوشیہ کالا ہے۔ اگر بھلے کرموں کا وچار کرکے اچھے کرم کراتا ہے تو بھوشیہ اجول ہے۔ پرنتو من کا بھلا برا وچار گیان اور اگیان پر نربھر ہے۔ من گیان سے شونیہ اگیان یکت ہو تو وہ بھلے برے میں چنداں تمیز نہیں کر سکتا۔ تمیز نہ ہونے سے اندریاں اسے برے راستے لے جائیں گی۔ تو وہ ادھر چلنے سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور اس طرح برے مارگ پر جا کر وہ منش کا جیون تباہ کر دیتا ہے۔ پرنتو جو من گیانی ہے۔ جو لابھ الابھ کو جانتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ آشنک سکھوں کو چھوڑ کر دائمی سکھ کس میں ہے۔ وہ منش جیون کو سپھل کر دیتا ہے۔ گیان من کے لیے اپراپت وستو نہیں۔ اسے سہج سے پراپت ہو سکتا ہے۔ پرنتو اس کے لیے من اور گیان کا تعلق جوڑنے والے ارے ہونے چاہئیں۔ ارے نہیں۔ تو من روپی دھرے کا جس کے سہارے منش جنم روپی گاڑی گتی کرتی ہے گیان روپی چکر سے سنبندھ نہیں ہو سکتا۔ اور سنبندھ نہ ہونے پر دھرا گاڑی کو آگے لے جانے کے کداچت کام نہیں آ سکتا۔ آ سکتا ہے۔ تو اسی اوستھا میں کہ دھرے کا تعلق چکر سے ہو جس کے لئے ارے چاہئیں اور وہ ارے ہیں وید۔

آریہ سماج کے تیسرے نیم میں رشی دیانند نے وید کا پڑھنا پڑھانا۔ سننا سنانا اسی لئے پرم دھرم بتایا۔ کہ ان کے ذریعہ من کا گیان سے سنبندھ سدرڑھ ہو جائے۔ اور اس طرح گیان روپی چکر کی گتی سے من روپی دھرا منش جیون روپی گاڑی کو سکھ روپی منزل کی طرف لے جائے۔

جب تک شریر کے اندر آتما ہے۔ اور شریر اور آتما کے سنبندھ کے پرنام سوروپ من ودیمان ہے۔ نہ من کا وچار پرواہ رک سکتا ہے۔ نہ گاڑی کی گتی بند ہو سکتی ہے۔ من کا وچار پرواہ جاری رہے گا۔ وہ برائی کی طرف ہو یا بھلائی کی طرف۔ گاڑی کی گتی جاری رہے گی۔ سیدھے مارگ پر ہو یا ٹیڑھے مارگ پر۔ اچھے وچاروں اور سیدھے مارگ پر گتی سے سکھ ہے۔ اور اس کے خلاف دکھ۔ اچھے وچار تب ہی ہو سکتے ہیں۔ کہ من کا گیان سے سنبندھ ہو۔ اور وہ سنبندھ ویدوں ہی سے ہو سکتا ہے۔ وید کی اس شکشا پر عمل کرکے ہی منش پورن من ہو سکتا ہے۔ اور اسی اوستھا میں اس کی پرارتھنا سارتھک ہو سکتی ہے کہ پربھو میرا من

کھتری لائق ورکیلئے کنیا کی ضرورت

مجھے اپنے ایک دوست کے بھانجے کے لئے جو کہ اروڑہ کھتری اور معزز خاندان سے ہے تندرست خوبصورت کنوارا عمر ۲۰ سال کا ہے ہندی اردو انگریزی پڑھا لکھا ہے۔ اور نارمل پاس ہے۔ سرکاری مڈل اسکول میں اسسٹنٹ ٹیچر ہے۔ اس کے لئے ایک یوگیہ سوجاتی کنیا کی ضرورت ہے۔ خواہشمند صاحبان مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

پنڈت رام لال شرما سکریٹری آریہ سماج بہادرآباد ڈاکخانہ خاص ضلع سہارنپور یو۔ پی

جنم بھر کے دکھ دور

ایک لڑکی نہایت خوب صورت رنگ گورا عمر تقریباً ۱۴ سال گھر کے کاموں میں ہوشیار ہے۔ بڑی تعلیم یافتہ نہیں ہے ستی پہننے والی ہے۔ اردو صاف بولتی ہے۔ بول چال سے پتہ چلتا ہے کہ پڑھی ہوئی کم نہیں ہے۔ اس لڑکی کے ماتا پتا مسلمان سے شدھ کئے گئے ہیں۔ اس شدھ شدہ لڑکی سے جو شادی کرنا چاہتے ہیں۔ درخواست کریں۔ درخواست کے ساتھ ایک روپیہ چار آنہ فارم فیس آنے پر جواب دیئے جائیں گے وہی امیدوار درخواست بھیجنے کا کشٹ کریں۔ جن کا امکان شہر میں ہو۔ اور سو روپے ماہوار آمدنی ہو۔ جس امیدوار کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اس پر غور کیا جائے گا۔

پتہ:۔ شادی پربندھ کرتا۔ رام چرن لال شرما پستک نمبر ۱۱ ۔ ادرئی ضلع جالون

نوجوانوں کی سخت ضرورت ہے

ہماری معرفت نوجوان خوب صورت دونوں ذاتوں اور بال دونوں جاتیں اور کنواری لڑکیاں شادی کے لئے ہر وقت تیار ملتی ہیں شادی کے خواہشمند جلد سے جلد درخواست بھیجیں۔

پتہ:۔ منیجر رام چرن لال شرما ہندو ودھوا آشرم ادرئی ضلع جالون۔

وروں کی ضرورت

جو صاحب یو۔پی۔بہار۔سی۔پی کی کنواری و ودھوا اناتھ آلیہ سے دیویوں اور ہمارے کاریالیہ کے ذریعہ سے اپنی حسب مرضی شادی کا انتظام کرنا چاہیں۔ وہ اموراتِ شادی کے لئے پانچ پیسہ کے ٹکٹ روانہ کرکے کاریالیہ سے خط و کتابت کریں اور واضح رہے کہ کاریالیہ کے ذریعہ سے بہت سی شادیاں کرائی جا چکی ہیں۔

منیجر شانتی بواہ سہائک کاریالیہ محلہ بہادرگنج۔ کان پور

ضرورت ہے

آریہ سماج بدوملہی کو ایک پنڈت کی جو سنسکرت کے آریہ سماج میں کام کر سکے اور ادھیاپک کی جو کہ آریہ کنیا پاٹھشالہ میں پرائمری تک تعلیم دے سکے۔ ضرورت ہے۔ ادھیاپکا ٹرینڈ ہونی چاہئیے۔ پنڈت اور ادھیاپکا بیوی بچہ ہونے چاہئیں۔ تنخواہ ہر دو کو چالیس روپیہ ماہوار تک دی جا سکتی ہے۔

ہاڑی رام منتری آریہ سماج بدوملہی تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ

وشال بھارت

ہندی۔ نہایت اعلیٰ رسالہ بالتصویر سالانہ چندہ چھ روپیہ ششماہی تین روپیہ خریداری کے لئے آج ہی لکھیں

منیجر وشال بھارت ۱۲۰/۲ اپر سرکلر روڈ۔ کلکتہ



ڈی۔ الیس

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

لمیٹڈ

مشہور اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

۶۱۹۸۴۹

دوائی چاہئیے یا جوانی؟

بیشتر اس کے کہ آپ کسی دوسری جگہ سے دوائی طلب کریں۔ جوانی کا مطالعہ کرنا آپ کے لئے ازبس ضروری ہے۔ آپ بہت سے اخراجات سے بچ جائیں گے طریقہ علاج کی آپ کو واقفیت ہو جائے گی۔ اپنا علاج آپ خود کر سکیں گے۔

"جوانی مفت ملتی ہے" جوانی کو حاصل کرنے کے واسطے آپ کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا۔ صرف ایک کارڈ لکھنے کی ضرورت ہے "جوانی" گھر بیٹھے بٹھائے آپ کے پاس پہنچ جائے گی۔

"نین امرت" آنکھوں کے لئے اکسیر ہے اس کے روزانہ استعمال سے آنکھیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۔/ تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف ملنے کا پتہ:۔ کرم شیر کمپنی ۲۱ کالاڈھونگی ضلع نینی تال

مفت!! مفت!! مفت!!!

چنبل و کھجلی کی لاثانی دوا

کتنی ہی پرانا چنبل یا خارش کیوں نہ ہو۔ چند یوم میں بالکل دور ہو جاتا ہے۔ ایک روپیہ برائے خرچ اشتہار وغیرہ پیشگی آنے پر دوائی مفت ارسال ہوگی۔ منیجر کیلاش فارمیسی نمبر ۲ کہروڑ (ضلع فیروزپور پنجاب)

اگر آپ نے

ابھی تک پرکاش میں اشتہار نہیں دیا۔ تو اب ضرور دے کر فائدہ اٹھائیں۔

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے موجد ۱۵۰

"بچوں کی تندرستی کے لئے" **لال شربت** "ماں کی طاقت کے لئے"

میٹھا مقوی

(REGD)

(لال شربت) یہ بچے۔ لڑکے اور پرسوتی کے لئے مثل آب حیات اکسیر ہے۔ اس کے پینے سے بچوں کی ہڈی مضبوط ہوتی۔ خون گاڑھا ہوتا اور جسم طاقت ور ہو کر چہرہ خوبصورت ہوتا ہے۔ پرسوتی کی نقاہت اور دودھ کی کمی دور کرنے کی اس میں خاص صفت ہے۔ قیمت فی شیشی تیرہ آنہ (۱۳/) محصول دس آنہ (۱۰/) نمونہ کی شیشی دو آنہ (۲/)

"پودینہ ہرا" (REGD) **عرق پودینہ**

یہ پودینہ کی سبز پتیوں سے بنا ہے۔ اس سے پیٹ پھولنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ پیٹ کا درد اور ریاحی امراض جلد مٹتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی۔ دودھ کی قے کو دور کرنے میں اس سے بڑھکر دوسری دوا نہیں ہے۔

قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ (۱۴/) محصول سات آنے ۷/ قیمت چھوٹی شیشی دس آنہ محصول سات آنہ ۷/ نمونہ کی شیشی تین آنہ (۳/)

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے آپ ہمارے ایجنٹوں سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۱۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں۔ منیجر پیسہ اخبار۔

بیماری کی جڑھ میچھر ہے اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن

سگندھت دھوپ اور ہون ساگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے!

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں دونوں چیزیں پوران ویدک ریتی سے اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ان کو پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت

دی جاتی ہے۔ پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے ہمارا ٹریڈ مارک دیکھ لیا کریں۔

منیجر سگندھت ساہپوری اینڈ سنز مالک بھارت دستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

مہاشہ نرینڈر گرفتار کر لئے گئے

(لاہور ۱۵ مئی) آج سودیشی پرچار کے سلسلہ میں ایک جلوس نکلا۔ اس میں شریمتی سینا دیوی (مسز چھبیل داس) اور مہاشہ کرشن کے چھوٹے پتر مہاشہ نریندر بھی شامل تھے۔ اہل جلوس سودیشی کے نعرے لگاتے ہوئے مختلف بازاروں سے گزر کر نیلہ گنبد میں پہنچے۔ تو وہاں پولیس اور مجسٹریٹ نے انہیں منتشر ہونے کا حکم دیا۔ حکم کی عدم تعمیل پر پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ ان کا مقدمہ ۱۹ مئی کو پیش کیا جانے والا تھا۔ حیرت کی بات ہے۔ کہ سب کو "سی" کلاس میں رکھا گیا ہے۔ حالانکہ سب معزز خاندانوں کے نوجوان اور دیویاں ہیں۔

مولانا شوکت علی سے حساب طلبی

مولانا شوکت علی کو بمبئی کے وکلا کی ایک کمیٹی نے نوٹس دیا ہے۔ کہ ایک سربرآوردہ مسلمان نے ہدایت کی ہے۔ کہ مولانا سے خلافت کمیٹی کا حساب طلب کیا جائے۔ اگر نہ دیں تو عدالت میں چارہ جوئی کی جائے۔ نہ معلوم مولانا کی طرف سے کیا جواب دیا جائے گا۔ لیکن اگر حساب کے تعلق میں مولانا نے اپنے بھائی مولانا محمد علی کی پیروی کرنی ہو۔ تو وہ ان لفظوں میں جواب دے دیں گے۔ کہ حساب قیامت میں ہوگا۔ برٹش قانون کی رو سے یہ جواب قابل قبول ہو۔ شریعت اسلامی کی رو سے یہ جواب قابل قبول سمجھا جانا چاہئے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ فریقین مسلمان ہیں اور قیامت کے حساب پر عقیدہ رکھتے ہیں۔

مسلمان کی جگہ مسلمان

گورنر جنرل کی اگزیکٹو کونسل میں سر فضل حسین کے رخصت ہو جانے پر ان کا جانشین کون ہوگا؟ اس کے متعلق شملہ کے پولیٹیکل حلقوں میں یہ افواہ ہے۔ کہ ان کی جگہ پنجاب کے ایک سرکردہ مسلمان کو جو گول میز کانفرنس کا ممبر بھی رہ چکا ہے۔ منتخب کیا جائے گا۔ گویا مسلمان کی جگہ مسلمان کی پالیسی قائم رکھی جائے گی۔

فرنچائز کمیٹی موجود ہے

(شملہ ۱۷ مئی) فرنچائز کمیٹی کا دفتر توڑ دیا گیا ہے لیکن کمیٹی قائم ہے۔ اس کے سامنے ابھی دو تین ماہ کا کام ہے۔ بعض اصحاب کا کہنا ہے۔ کہ مکمل فرنچائز کمیٹی کی بجائے مختصر سی جماعت کو تفصیلات کا کام سپرد کیا جائے گا۔ جو فرنچائز کمیٹی کی تجاویز کو آخری صورت دینے کے متعلق باقی رہ گیا ہے۔

سنسار کی لتی

بمبئی میں ہندو مسلم فساد

مولانا شوکت علی ۱۲ مئی کو ایک پبلک تقریر میں کہتے ہیں۔ کہ "اگر کانگرس مسلمانوں کو دھمکانا جاری رکھے گی۔ تو بمبئی میں فساد ہو جائے گا۔" اور ۱۴ مئی کو ہم کیا سنتے ہیں۔ کہ بمبئی میں شدید ترین فساد ہو گیا۔ اسے مولانا اپنی پیش گوئی کہیں یا الہام۔ جو کچھ کہا وہ ٹھیک ہو کر رہا۔ فساد میں کئی قتل ہوئے۔ سینکڑوں زخمی ہوئے۔ لوٹ مار ہوئی۔ لوگوں کی جائیدادیں جلائی گئیں۔ سب کچھ ہوتا رہا۔ لیکن مولانا الگ کھڑے تماشا دیکھتے رہے۔ فساد کی آگ چونکہ بہت پھیل چکی تھی۔ پولیس کے بجھائے بھی نہ بجھ سکی۔ چنانچہ ۱۴ مئی کا شروع ہوا فساد اخباری اطلاعات بتاتی ہیں۔ اب تک جاری ہے۔ پولیس بھی اسے بجھانے کی دوڑ دھوپ میں لگی ہوئی ہے۔ فوج بھی بلائی گئی ہے۔ لیکن فسادی عنصر قابو میں نہیں آتا۔ ایک حصہ میں اسے دبایا جاتا ہے۔ تو دوسرے حصہ میں جا کر وہ فساد کی آگ بھڑکا دیتا ہے۔

صورت حالات کو اس وقت تک قابو میں کر لیا گیا ہوگا یا کر لیا جائے گا۔ شانتی کی گھڑیوں میں کیا بمبئی کے امن پسند لوگوں اور گورنمنٹ کا فرض نہیں۔ کہ وہ اس معاملہ پر سنجیدگی سے وچار کریں۔ کہ جو لوگ اس فساد کے بانی ہیں۔ اور جو برملا کہتے رہے۔ کہ فساد ہوگا۔ ان سے پوری سختی سے باز پرس کی جائے؟

اگر گورنمنٹ امن اور ضابطہ کی حفاظت کے لئے عدم تشدد کا عقیدہ رکھنے والے ہزاروں کانگرسیوں کو بندی گرہ میں ڈال سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ جو لوگ امن اور ضابطہ کو برملا دھمکیاں دیتے ہیں۔ اور ان کی دھمکیاں عملی صورت میں رونما ہوتی ہیں۔ ان سے باز پرس نہ کی جائے۔ اگر فساد کے اعادہ کو روکنا ہے۔ تو فساد کے بانیوں کو احساس کرانا چاہئے کہ مسلمانوں کے فسادی عنصر کو گورنمنٹ کی مسلم نواز پالیسی کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی اجازت نہ دی جائے گی۔

اچھوتوں کے لئے وظیفے

یو۔ پی گورنمنٹ نے اپنے بجٹ میں ۵۴ ہزار روپیہ اس مطلب کے لئے منظور کیا ہے۔ کہ اس سے ہر سال چھ سو اچھوت لڑکوں کو وظیفے دیئے جائیں۔

بازاری عورتوں کا اخراج

صوبہ سرحد کی کونسل کے پہلے اجلاس میں سوالات کی بھرمار کے علاوہ کئی غیر سرکاری تجاویز بھی پیش کئے جانے کا نوٹس دیا جا چکا ہے ایک غیر سرکاری بل اس مطلب کا پیش کیا جانے والا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کے شہروں سے بازاری عورتوں کو خارج کر دیا جائے۔

تیسری گول میز کانفرنس کا خرچ

دو گول میز کانفرنسیں ہو چکیں۔ اب تیسری ہونے والی ہے۔ اس پر اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ تین لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ ڈیلی گیٹوں کو ایک سو پونڈ ماہوار کے علاوہ ایک سو پونڈ روزانہ جیب خرچ ملتا ہے۔

بواہ کیا خبط۔ مجھے وہ پتا کی پڑی ہے

ایک شخص تھورام پر بواہ کا خبط سوار ہوا۔ تو پہلی استری اور بچہ کی موجودگی میں ایک ۱۲ سالہ لڑکی سے بواہ کی ٹھیرائی۔ برادری والوں کو معلوم ہوا۔ تو انہوں نے عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر لیا۔ باوجود اس کے خدشہ تھا کہ شادی ہو جائے گی۔ برادری نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جو فریقین کے پاس پہنچ کر رشتہ کو فسخ کرنے کی کوشش کرے گی۔

وزیر اعظم جاپان کا قتل

جاپان کے وزیر اعظم بیرن انوکائی پر اتوار کی شام کو فوجی وردی میں ملبوس ایک شخص نے ریوالور سے فائر کئے۔ ایک گولی کنپٹی میں لگی اور دوسری ناک پر۔ زخم مہلک ثابت ہوئے۔ اور وزیر اعظم اسی رات کو چل بسے۔ کہا جاتا ہے قاتل نے خود کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ مقتول وزیر اعظم کی پالیسی یہ تھی کہ منچوریا میں جاپان کے مفاد کی مکمل حفاظت کی جائے۔ بیرن انوکائی کی جگہ تکاہاشی وزیر خزانہ کو قائم مقام وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔

وظیفے بند کر دیئے گئے۔ ریاست اله...

میونسپلٹی نے احکام جاری کئے ہیں کہ اب روپیہ کی وجہ سے کسی طالب علم کو وظیفہ نہیں ملے گا۔

آل انڈیا سودیشی ڈے

پنڈت مدن موہن مالوی جی نے ۲۹ مئی کا دن بطور آل انڈیا سودیشی ڈے منائے جانے کی اپیل جاری کی ہے اور سودیشی سنگھ کا ممبر بنانا۔ جلوس نکالنا۔ اور جلسے کرنا اس کے پروگرام میں درج کیا ہے جن میں صرف سودیشی کا پرچار کیا جائے۔

مختلف محکمہ جات میں تخفیف

(شملہ) کہا جا رہا ہے کہ تخفیف کی پالیسی پر عمل پیرا ہو کر سنٹرل اور صوبجاتی گورنمنٹوں میں کئی اسامیاں اڑا دی گئی ہیں۔ اس سے گورنمنٹ ہند کے لئے ایک مشکل پیدا ہو گئی ہے۔ کہ جو اسامیاں تخفیف میں لائی گئی ہیں۔ ان کے افسروں کو کہاں رکھا جائے۔ اس لئے گورنمنٹ ہند صوبجاتی گورنمنٹوں سے اس مشکل کا حل دریافت کر رہی ہے۔ یہ مشکل آل انڈیا فارسٹ اور انجینئرنگ سروس کے سلسلہ میں زیادہ شدید صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

سر بھور کی جگہ سر آئر

معلوم ہوا ہے کہ سر جوزف بھور کامرس ممبر اگزیکٹو کونسل کے رخصت پر جانے کے بعد مسٹر سی پی راما سوامی آئر ان کی جگہ قائمقام کامرس ممبر بنیں گے۔ گذشتہ سال سر بھور جنیوا کانفرنس میں گئے تھے۔ تو بھی سر آئر نے ان کی جگہ کام کیا تھا۔

شاہ کو مزدور نے تھپڑ رسید کیا

گردش زمانہ کا یہ ادنےٰ کرشمہ ہے۔ کہ الفنسو سابق شاہ سپین پر ایک مزدور نے حملہ کر کے اسے لگاتار تھپڑ رسید کئے۔ بھلا ہو پولیس کانسٹبل کا کہ اس نے شاہ الفنسو کو بچا لیا۔ ورنہ نامعلوم مزدور ابھی کیا کچھ کرتا۔

چٹھیاں جلانے کی وبا

چٹھیاں جلانے کی وبا الہ آباد سے شروع ہو کر مختلف صوبوں میں پھیل گئی۔ لاہور اور امرتسر کے بعد سرگودھا سے اس قسم کی شکایت آئی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ لدھیانہ میں بھی یہ وبا پہنچ گئی ہے۔ وہاں ایک دن چار لیٹر بکسوں کی چٹھیاں جلی ہوئی پائی گئیں۔ چنانچہ پولیس نے کئی نوجوانوں کو شبہ میں پکڑا۔

گورہ سپاہی کو ایک سال (جونپور)...

چھاؤنی کے ایک گروہ کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جالندھر نے فیصلہ سناتے ہوئے ایک سال قید اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کا حکم سنایا۔ الزام یہ تھا۔ کہ ملزم نے چھاؤنی کے قریب ایک دیہاتی لڑکے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔

سری نگر میں ہندو ایجی ٹیشن

سری نگر میں نگلینسی رپورٹ کے خلاف ہندو ایجی ٹیشن جاری ہے ۱۱ مئی کو ہندوؤں کے چار جلسے ہوئے اور شام لال جی بارہویں ڈکٹیٹر گرفتار کئے گئے۔ ہندوؤں کی ہڑتال جاری ہے۔ ۱۲ مئی کو بھی دو پبلک جلسے ہوئے اور شمبھو ناتھ جی بی اے تیرہویں ڈکٹیٹر گرفتار کئے گئے۔ ہندو پولیٹیکل قیدیوں کی جموں کو تبدیلی کی خبر وصول ہونے پر شہر آناً فاناً بند ہو گیا اور ہڑتال ہو گئی۔

مرتاپور ایڈیشنل پولیس چوکی

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے۔ کہ مرتاپور میں انقلاب پسندوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے گورنمنٹ نے وہاں ایڈیشنل پولیس چوکی بٹھانے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تمام اخراجات شہر والوں سے وصول کئے جائیں گے۔

مفرور رتن سنگھ

مزدا کے قریب پچھلے دنوں جو قیدی ایک ہیڈ کنسٹیبل کو مار کر بھاگ گئے تھے۔ ان میں سے ایک رتن سنگھ ہے۔ پولیس اس کی گرفتاری میں ہمہ تن مصروف ہے۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک سے زیادہ بار گرفتار ہوتا ہوتا رہ گیا ہے۔ اس کی گرفتاری سے بچنے کی تازہ کہانی ٹریبیون میں شائع ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس طرح ضلع فیروزپور کی پولیس کے نرغے سے ایک پولیس کانسٹیبل کو مجروح کر کے نکل گیا۔

محرم خیریت سے گذر گیا

جہاں تک پنجاب کا سوال ہے۔ لاہور۔ امرتسر ملتان وغیرہ سب جگہ محرم خیریت سے گذر گیا ہے۔ سوائے کلکتہ کے اور بھی کسی جگہ سے فساد کی خبر نہیں آئی۔ وہاں مسلمانوں نے ایک ہندو کے مکان پر حملہ کر دیا۔ لیکن پولیس کی بروقت مداخلت سے معاملہ دب گیا۔ مسلمانوں کے واسطے یہ سوچنے کی بات ہے کہ کیوں ان کے مذہبی تہواروں کے بہانے فساد کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔ اور اس کھٹکے کا دور کرنا امن پسندی کے لئے ان کا فرض ہے لیکن مسلمان اس کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ غالباً اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ فساد میں مسلمان نفع میں رہتے ہیں۔

سبھا کا اجلاس

ایک ہفتہ اور۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اجلاس ۲۸-۲۹ مئی کو گورودت بھون کے وسیع ہال میں ہو رہا ہوگا۔ سبھا کی شوبھا اسی میں ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں آریہ سماجوں کے پرتی ندھی سملت ہوں۔

آج ادھکار کا زمانہ ہے۔ ووٹ کے لئے لوگ مرتے ہیں۔ تو آریہ سماجوں کو اپنی نمائندہ اسمبلی میں ووٹ کا جو ادھکار ہے۔ وہ اس سے فائدہ کیوں نہ اٹھائیں۔ جس سماج کے سبھاسد دس ہوں۔ اسے ایک پرتی ندھی بھیجنے کا ادھکار ہے۔ کون سماج ہوگا۔ جس کے دس سبھاسد نہ ہوں۔ پھر اس کے بعد ہر بیس کے پیچھے آریہ سماجیں ایک پرتی ندھی اور بڑھا سکتی ہیں۔ آریہ سماجوں کی تعداد پنجاب پرانت میں پانچ سو سے کم کیا ہوگی؟ پھر سبھا میں پانچ سو پرتی ندھی کیوں نہ ہوں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ سبھاسدوں کی تعداد ۲۵۰ کے قریب ہی پہنچی ہے۔ اس سال سبھا کا تردار ترک چناؤ ہے۔ اس وقت تک بہت سی سماجوں کے نرداچن ہو کر فارم سبھا میں پہنچ چکے ہوں گے۔ لیکن ابھی بہت سی سماجیں ہیں جنہوں نے ووٹ کے ادھکار سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ سمے بہت تھوڑا ہے۔ جو سماج باقی ہیں انہیں اپنی پہلی فرصت میں نیم از سمانہ پرتی ندھی چناؤ کر کے فارم نرشانش سہت سبھا کے دفتر میں بھیج دینے چاہئیں۔ اور اپنے پرتی ندھیوں کو اجلاس میں سمیلت ہونے کے لئے ۲۸ مئی کی صبح تک لاہور پہنچ جانے کی ہدایت کر دینی چاہئے۔ تاکہ سبھا کا اجلاس بھرپور ہو۔ اور آئندہ سال کے سبھا کے ادھکاریوں کے چناؤ اور بجٹ پاس کرنے میں زیادہ سے زیادہ آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کا ہاتھ ہو۔

ترک چائے نوشی کی تحریک

ہرات میں کہا جاتا ہے۔ کہ ترک چائے نوشی کی تبلیغ کامیاب ہو رہی ہے۔ دیہات کے عام باشندگان نے عہد کر لیا ہے۔ کہ کبھی چائے استعمال نہ کریں گے۔ اور دوسرے لوگ بھی ترک کریں گے افغانستان کے دوسرے حصوں میں بھی اسی قسم کی تبلیغ کی امید کی جاتی ہے۔ کیا ہندوستان میں کوئی ایسی تحریک نہیں کی جا سکتی۔ جس سے ملک چائے کی چاہ سے مخلصی حاصل کر سکے۔

ڈوالہ نمک ڈپو پر دھاوا

(بمبئی ۱۵ مئی) پولیس کے زبردست انتظام خاردار تار کے جنگلہ اور گہری خندق کے باوجود آج صبح نو بجے والنٹیروں نے ڈوالہ نمک ڈپو پر دھاوا بول دیا مسلح پولیس کی گشت کے باوجود کئی والنٹیروں نے پانی اور دلدلوں کو عبور کر کے خاردار جنگلے کو پھاند کر نمک ڈپو میں گھسنے کی کوشش کی۔ پولیس نے حملہ آوروں کو گرفتار کیا۔ اور تماش بینوں کو منتشر کر دیا۔

بمبئی کے فساد کی تباہ کاریاں

(بمبئی [illegible] مئی) آج فساد کا پانچواں روز ہے۔ پولیس کی کوششوں کے باوجود ابھی امن قائم نہیں ہوا۔ فساد کے ان ایام میں شہر بمبئی قتل و غارت۔ لوٹ مار۔ آتش زدگی کے منظر پیش کر رہا ہے۔ گورنمنٹ نے بعض سب پوسٹ آفس بند کر دیئے ہیں۔ اس وقت تک اندازاً ایک سو آدمی ہلاک اور ایک ہزار زخمی ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں انسانی تباہی کی ہولناک [illegible]

داستانیں آ رہی ہیں۔

میرپور کا سکھ دیوان

میرپور میں آریہ سمیلن کے بعد گذشتہ ہفتہ سکھ دیوان ہوا۔ جس کے صدر سردار سمپورن سنگھ ایم ایل سی نے اپنی صدارتی تقریر میں ذیل کے سکھ مطالبات پیش کئے۔

وزارت میں ایک سکھ ممبر ضرور ہو۔ ملازمت میں سکھوں کو دس فیصدی نمائندگی حاصل ہو۔ سکھ طلباء کو وظائف اور سکھ گرل سکولوں کو گرانٹ دی جائے۔ سکھ گوردوارے سکھوں کے زیر انتظام ہوں۔ سکھوں کو زراعت کے لئے آسان شرائط پر زمین دی جائے۔

خاتمہ پر صاحب صدر نے حکام ریاست سے

اپیل کی کہ مصیبت زدہ اشخاص کی امداد کی جاوے اور مفسدہ پرداز حل کو قرار واقعی سزا دی جاوے اس کے بعد اسی مطلب کے پرستاؤ بھی پاس کئے گئے۔

آریہ ودیارتھی آشرم گورودت بھون لاہور

یہ ہوسٹل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام آریہ ودیارتھیوں کے آرام کے لئے لاہور میں کھولا ہوا ہے۔ یونیورسٹی کی طرف سے منظور شدہ اور امدادی ہے۔ اس میں صرف کالج سٹوڈنٹ ہی داخل کئے جاتے ہیں۔ آشرم میں دونوں سمے سندھیا اور ہون ہوتا ہے۔ جس میں تمام ودیارتھی شامل ہوتے ہیں۔ ٹینس۔ ہاکی۔ والی بال۔ کشتی وغیرہ کھیلوں کا پورا پورا انتظام ہے۔

سب سے بڑھ کر ودیارتھیوں کے آرام اخلاق اور جسمانی نشو و نما کا خاص دھیان رکھا جاتا ہے۔ آریہ سماج کے لیڈروں اور ودوانوں کے ویاکھیان گاہے بگاہے کرائے جاتے ہیں آشرم کے سپرنٹنڈنٹ پنڈت بنواری لال جی ہیں۔ بہت تھوڑی جگہ خالی ہیں۔ جو آریہ لڑکے لاہور میں داخل ہونے کے لئے آئیں۔ انہیں بہت جلد داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ بعد میں مایوس نہ ہونا پڑے فرسٹ ایئر سٹوڈنٹس کا داخلہ کے وقت خاص دھیان رکھا جاوے گا۔ دیشو دیال ایم اے ادھشٹھاتا

پرکاش لاہور

۱۰ جیٹھ سمت ۱۹۸۹

آریہ بنو آریہ

کرنونتو وشوم آریم (سارے سنسار کو آریہ بنا دو) وید کا آدیش ہے۔ لیکن یہ آدیش کن کے لئے ہے؟ اس کا جواب ایک ہی ہو سکتا ہے آریوں کے لئے۔ جو آریہ ہیں۔ ان کا اس آدیش کو کریاتمک روپ دینے کا ہر ایک جتن ہے۔ لیکن جو خود آریہ نہیں۔ جو آریتو کی مہما کو نہیں جانتے۔ ان کے لئے آدیش تین لفظوں کا ایک فقرہ ہے اور بس ۔

آریہ سماج کا پرچار رکا ہوا ہے۔ یہ آواز ہر طرف سے ہمارے کانوں میں پڑتی ہے۔ کیول رکا ہوا ہے۔ اس پر آریہ سماج کے بہترین دماغ وچار کرتے ہیں۔ ان وچاروں کو عملی صورت دینے کی بھی کوشش جاری ہے۔ اس سے کچھ لابھ بھی ہوتا ہے۔ نئی آریہ سماجیں بھی قائم ہوتی ہیں۔ کئی جگہ آریہ سماج کے ممبروں میں اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن آریہ بننے کا جو کام ہے وہ پورا نہیں ہوتا۔ آریوں کی آبادی ضرور بڑھ گئی ہے۔ ۱۸۹۱ء میں آٹھ دس ہزار تھے۔ اب دس لاکھ ہیں۔ سو فیصدی کا اضافہ ہے۔ ہماری انسٹی ٹیوشنوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ گورو کل۔ کالج سکول۔ پاٹھشالائیں اچھی تعداد میں اور اکثر اچھی حالت میں موجود ہیں۔ تاہم آریوں کا تھوڑا سا ہی پر بہت ہوتا ہے۔ ایسے دیکھتی نہیں ملتے جن کے پاس جانے سے آتمک شانتی اپلبدھ ہو سکے۔ ایسے پرش بھی نہیں ملتے۔ جن سے آریتو کا سکہ ان کے علاقہ۔ قصبہ محلہ یا کم از کم گھر پر ہی تسلیم کیا جاتا ہو۔ یہ ایسی کمی ہے۔ جس کے سامنے تمام ترقیاں ہیچ ہیں۔ اور یہ کمی اس لئے ہے۔ کہ ہم دوسروں کو تو آریہ بنانے کا یتن کرتے ہیں پر تو خود آریہ بننے کی طرف کوئی دھیان نہیں دیتے۔ اس کمی کو دور کرنے کا ایک ماتر سادھن یہ ہے کہ ہم آریہ بنیں آریہ۔ نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم۔ دوسروں کو بھی بنا دیں۔ لیکن دوسروں کو بنانا گون ہو۔ مکھیہ خود بننا ہو۔ کہا جائے گا۔ کہ یہ صریح خود غرضی ہے۔ ہاں یہ خود غرضی ہے۔ لیکن یہی خود غرضی ہے۔ جو تمام ترقیوں کی جان ہے۔ آپ مفلس رہ کر محتاجوں کی حاجت روائی کریں۔ یہ سادھو پن ہے۔ آپ بھوکے رہ کر بھوکے کو روٹی دیں۔ یہ سراہنیہ ہے۔ آپ پیاسے رہ کر پیاسے کو پانی پلائیں۔ یہ اُپکار ہے۔ لیکن آپ خود اناریہ رہ کر دوسرے کو آریہ بنانا چاہیں یہ پاپ ہے۔ اور ناقابل عمل درآمد ہے۔ دوسروں کو آپ آریہ نہیں بنا سکتے۔ جب تک آپ خود آریہ نہیں بنتے۔ چراغ دوسرے چراغ کو روشن نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ خود روشن نہیں ہو لیتا۔ اس لئے آریہ سماج نے اگر واستوک روپ میں آریہ سماج بننا ہے۔ تو اس کا ایک ماتر اُدیش یہ ہونا چاہئے۔ کہ اس کے سبھاسد خود آریہ بننے کا پروگرام اپنے سامنے رکھیں۔ اس کا ایک سادھن ہم نے اپنے کسی گذشتہ لیکچر میں بتایا تھا۔ کہ آریوں کو سوادھیائے شیل بنایا جائے۔ ہر ایک آریہ سماج لڑکوں کے لئے نہیں۔ لڑکیوں کے لئے نہیں۔ اتیتھیوں کے لئے نہیں۔ آریہ سبھاسدوں کے لئے سوادھیائے کلاسز کھولے۔ اور ان کلاسوں میں شمولیت ہونا ہر ایک آریہ سبھاسد کے لئے انواریہ ہو۔ وہ رشی کرت گرنتھوں کا ان کلاسوں میں شامل ہو کر سوادھیائے کرے ویدک سدھانتوں کی خوب صورتی کو براہ راست ویدک لٹریچر میں دیکھے۔ اور جو اعتراض مخالفوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً کئے جاتے ہیں۔ جن سے اپنے لٹریچر کی ناواقفیت کی وجہ سے بعض اوقات کٹر آریہ سماجی بھی گھبرا سے جاتے ہیں۔ اور اپدیشکوں کے لئے سبھا کو تار دل پر تار بھیج دینے لگتے ہیں۔ ان کا جواب سوادھیائے کے ذریعہ سے اپنے لٹریچر سے تلاش کرے اور وقت ضرورت باہر کی امداد سے بے نیاز ہو کر معترضوں کے منہ بند کرنے کی خود قابلیت حاصل کرے

کسی بھی سدھانت پر عمل پیرا ہونے سے پہلے اس سدھانت کو اس کے واستوک روپ میں دیکھنا ضروری ہے۔ جب تک کسی سدھانت کو اچھی طرح جان نہیں لیا جاتا ہے اس سے لاکھ عقیدت کا اظہار کریں۔ اسے عملی طور پر نہیں مانا جا سکتا۔ ایشور کو عقیدتاً سب مانتے ہیں۔ لیکن کتنے ہیں جو عملاً اس کی ہستی کے قائل ہیں۔ ایشور کو سرو دیاپک بھی مانا جاتا ہے۔ اور چوریاں بھی ہوتی ہیں۔ ایشور کو نیائے کاری بھی مانا جاتا ہے اور جرائم میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ ماس کو مذہباً پاپ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور ماس کھلے بندوں کھایا جاتا ہے۔ یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ ہم نے ایشور کی ہستی کو چوری کے پاپ ہونے کو۔ ماس بھکشن کے ورجت ہونے کو محض عقیدتاً مان رکھا ہے۔ دوسری طرف ہم نے چونکہ ساکشات کار کر لیا ہے۔ کہ آگ میں ہاتھ ڈالنے سے ہاتھ جل جاتا ہے۔ تو ہم آگ میں ہاتھ ہرگز نہیں ڈالتے۔ سوادھیائے پرم نور دیتے ہیں تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ اسے اُدیش کا درجہ دیتے ہیں۔ سوادھیائے سادھن ہے اور بڑا ضروری سادھن ہے سدھانتوں کو ان کے واستوک روپ میں دیکھنے کا۔ ویدک سدھانتوں پر ناواقفیت کی وجہ سے اعتراض ہو سکتے ہیں اس ناواقفیت کو دور کرے گا۔ اور اس طرح سدھانتوں سے پوری طرح واقف ہو کر ہم ورودھیوں کے کسی اعتراض پر نہ صرف یہ کہ گھبرا اٹھنے سے بچ جائیں گے۔ بلکہ ان کے اعتراضوں کا منہ توڑ جواب دینے کے قابل ہو جائیں گے ۔

ویدک دھرم کے انویائی ہونے کی پہلی منزل اس کے سدھانتوں کا ساکشات کار کرنا ہے۔ کیونکہ ایسا کئے بنا ان پر عمل کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ جب کر لیا تو اس کے بعد اگر آریہ بننا ہے۔ تو دوسرا سادھن ان سدھانتوں کو اپنے کریاتمک جیون میں لانا ہے۔ آریہ سدھانتوں کو کریاتمک جیون میں کس طرح لایا جائے۔ اور انہیں عوام کے عمل کی چیز کیسے بنایا جائے ؟ اس کے لئے اگلے نمبر کا انتظار کریں ۔

آریہ سماج کا مشن

آریہ سماج گوالمنڈی کے جلسہ میں مہاشہ کرشن جی کا ویاکھیان

کچھ عرصہ سے میرے کانوں میں آواز آ رہی ہے۔ اور وہ لگاتار بھی ہے۔ اور زبردست بھی وہ آواز یہ ہے۔ کہ سوراج کی تحریک میں آریہ سماج کا کیا حصہ ہے۔ میرا جواب یہ ہے۔ کہ بحیثیت مجموعی آریہ سماج اس میں حصہ نہیں لے سکتا۔ اس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ آریہ سماج کو گورنمنٹ سے ڈر ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جو چیز تمام دنیا کی ہے۔ وہ ایک ملک کو نہیں دی جا سکتی آریہ سماج نے تمام دنیا کو منور کرنا ہے۔ اس لئے اس کی سرگرمیاں ہندوستان تک محدود نہیں کی جا سکتیں۔ مگر آریہ سماج بھارت کی سوادھینتا کی تحریک میں اپنا حصہ ادا کر رہا ہے۔ وہ سوشل اُدھار کا کام کر رہا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ جب تک ہندوستان سوشل طور پر اتنی ترقی نہیں کریگا۔ جتنی کہ پولیٹیکل تب تک سوراجیہ نہیں مل سکتا۔ ایک طرف تو سوراج مانگا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف ناسک سے اطلاعیں آ رہی ہیں۔ کہ وہاں اچھوتوں کو مندروں میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ اس لئے میں کہتا ہوں۔ کہ جب تک سوشل ریفارم نہیں ہو گی۔ تب تک پولیٹیکل ترقی کی کوئی صورت نہیں اور آریہ سماج سوشل سدھار کے کام میں ہی کام کر رہا ہے۔ جو کانگرس سیاسی میدان میں۔ سوشل سدھار اور پولیٹیکل اُدھار کا کام ایک ساتھ چلنے سے ہی ملک کا کچھ بنے گا۔ کانگرس کا پروگرام بھی اتنا پولیٹیکل نہیں۔ جتنا سوشل۔ مہاتما گاندھی سب سے زیادہ اچھوت اُدھار پر زور دیتے ہیں مگر کانگرس پولیٹیکل جماعت ہونے کے باعث اچھوت اُدھار کا کام وسیع پیمانہ پر نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ تمام ملک کی ہے۔ اس میں ہندو مسلمان سب شامل ہیں۔ مگر اچھوت اُدھار کرنا صرف ہندوؤں کا کام ہے۔ اور آریہ سماج اس کام کو سرانجام دے رہا ہے۔ آریہ سماج نے اچھوت اُدھار کا کام اس وقت سے شروع کر رکھا ہے۔ جبکہ کانگرس کو ہوش بھی نہیں تھی۔ چنانچہ سب سے پہلے مہاتما منشی رام نے جالندھر میں رہتیوں کو شدھ کیا تھا۔ مس میو نے اپنی کتاب مدر انڈیا میں آریہ سماج کا ذکر نہیں کیا تو اس لئے کہ جو الزام اس نے ہندو سوسائٹی پر لگائے ہیں۔ دنیا ان کو درست نہیں مانے گی۔ ستیارتھ پرکاش سوراج کے لئے میدان تیار کر رہا ہے۔ رشی دیانند پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے سوراج کا لفظ استعمال کیا تھا۔ لیکن چونکہ آریہ سماج کا اپنا مشن ہے۔ وہ ایک ملک کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے ہے۔ اس لئے وہ سرگرم پالیٹکس میں حصہ نہیں لے سکتا۔ مگر خاموش بھی نہیں رہ سکتا۔ اس لئے وہ اپنے طریقے سے کام کر رہا ہے۔ ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے۔ کہ وہ جو کچھ اپنے ملک کے لئے کر سکتا ہے۔ کرے۔ آریہ سماج کا کام کرنے سے۔ رشی دیانند کی تعلیم کا پرچار کرنے سے ملک کی زنجیریں کٹ جائیں گی۔ آریہ سماج کا مشن بہت بڑا ہے۔ تمام دنیا کا اُدھار آریہ سماج کا مشن ہے ۔

مہاتما نارائن سوامی جی کی علالت

آریہ سماجک جگت میں یہ سماچار تشویش سے سنا جائے گا۔ کہ آریہ سماج کے پرسدھ نیتا شری مہاتما نارائن سوامی جی کئی دنوں سے علیل ہیں اور آج کل اپنے آشرم رام گڑھ میں مقیم ہیں۔ سوامی جی کا جیون آریہ سماج کے لئے غنیمت ہے۔ انہیں ہر گھڑی کسی نئی چنتا ہے۔ تو آئت سماج کی ہے۔ اس لئے سارا آریہ سماجک جگت اس پرارتھنا میں شامل ہوگا کہ پرماتما انہیں جلد سوستھ کریں ؛

یتیم خانوں کے نام کا دُرُاپیوگ

گذشتہ بیساکھی پر راوی کنارے ایک لڑکا ہاتھ میں صندوقچی لئے ہمارے پاس پہنچا۔ اور کہنے لگا یتیم خانے کے لئے دان دیں۔ ہم نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اور کس یتیم خانہ کے لئے مانگتے ہو؟ بولا یتیم ہوں۔ اور فلاں یتیم خانہ کے لئے مانگتا ہوں۔ ہم نے کہا۔ تم جس یتیم خانہ کے یتیم ہو۔ تمہاری پرورش کا انتظام اس یتیم خانہ کے پربندھکوں پر ہے۔ وہ روپیہ مانگیں اور تم کو کھلائیں۔ نہ کہ تم مانگ کر لے جاؤ اور پربندھکوں کو کھلاؤ۔ اس پر یتیم خانہ کے لئے تو اس نے مانگنا بند کر دیا۔ کہنے لگا بھوکا ہوں روٹی کھلاؤ۔ ہم نے کہا۔ تم جنہیں مانگ مانگ کر دیتے ہو۔ وہ تمہیں روٹی بھی نہیں کھلاتے۔ اس کا جواب تھا۔ صبح سے مانگ رہا ہوں۔ دوپہر ہونے کو آئی۔ اس وقت تک روٹی کا کوئی پربندھ نہیں ؛

اس ایک واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ یتیم خانہ کے نام کا خود غرض لوگ کس طرح دُراپیوگ کرتے ہیں ؛

شخصی یتیم خانوں کو دان نہ دو

حال ہی میں ہمیں خوشاب سماج کے منتری کا کارڈ ملا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :-

"ایک شخص مسمی ابھے رام بمعہ پانچ اناتھوں کے آریہ سماج خوشاب میں آکر ٹھیرا ہے اور وہ اپنے آپ کو پنجاب اناتھ ودیارتھی آشرم چوک متی لاہور زیر سرپرستی دینا ناتھ کا منیجر ظاہر کرتا ہے اور غریب اناتھوں سے بھکشا منگواتا ہے۔ آپ بذریعہ اخبار مطلع کریں۔ کہ کیا کوئی ایسا اناتھ آلیہ لاہور میں ہے؟"

ہم صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ یتیموں اور بدھواؤں کے نام پر خود غرض لوگ لوگوں کو بہت لوٹتے رہتے ہیں۔ صرف لوگوں کو ... ہے۔ یتیموں اور بدھواؤں ... خوب کرنا چاہئے ... [illegible]

آریہ سماجوں کو چاہئے کہ سوائے مستند یتیم خانوں کے اور کسی کی بھکشا کی ذمہ داری اپنے اوپر نہ لیں۔ ایسے اناتھ آلیہ پنجاب میں آریہ اناتھ آلیہ فیروزپور۔ کنیا اناتھ آلیہ جالندھر اور پنجاب مرکزی اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور ہیں۔ لیکن یہ اناتھ آلیہ اپنے اناتھوں سے ہرگز بھکشا نہیں کراتے۔ ان کے پالن پوشن، شکشا دیکشا کا خود انتظام کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ آریہ سماج لائل پور۔ آریہ سماج مظفر گڑھ اور سٹنڈرڈ آریہ سماج منٹگمری کے آدھین بھی اناتھ آلیہ ہیں۔ لیکن وہ لوکل حیثیت رکھتے ہیں۔ ان اناتھ آلیوں کے سوائے باقی اناتھ آلیہ عام طور پر بیوپار کی غرض سے کھلے ہوئے ہیں۔ وہ ادھر ادھر سے لڑکے اکٹھے کر کے ان سے بھکشا کراتے ہیں۔ اور خود مزے اڑاتے ہیں آریہ سماجوں کو اس گھناونے بیوپار کی ہر حالت میں حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔ اور جو شخص یتیموں کو ساتھ لے کر کسی مستند یتیم خانہ کا ایجنٹ بھی خود کو ظاہر کرے۔ تو اس کو بھی دان نہیں دینا چاہئے۔ کیونکہ مستند یتیم خانوں کے پربندھک اناتھوں کو بھکشا کے لئے کہیں نہیں بھیجتے اناتھ ادھار کا مطلب یہ نہیں۔ کہ انہیں مانگنا سکھایا جائے۔ اس کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ ان کو اس بات کے احساس سے بچایا جائے کہ وہ یتیم ہیں۔ اناتھ ہیں ؛

قادیانی بدزبانی کا تازہ نمونہ

قادیانیوں کا آفیشل اخبار "الفضل" قادیانی بدزبانی کے پھول ذیل کی سطور میں یوں بکھیرتا ہے "آریہ اخبار "شردھانند" جسے زیر سرپرستی سنز میاں ڈاکٹر بھگت رام شائع ہونے کا فخر حاصل ہے۔ نہ معلوم کس مصلحت کے ماتحت "چیف ایڈیٹر" کے طور پر "شریمتی گیان دیوی جی" کا نام لکھا جاتا ہے۔ شاید اس سے یہ ظاہر کرنا مراد ہو کہ سوامی دیانند جی کی بدزبانی اور بدگوئی کی تقلید آریہ مرد ہی نہیں۔ بلکہ آریہ عورتیں بھی پورے طور پر کر رہی ہیں۔ (یہ بات شردھانند کے چند پرچوں سے ہی پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے) اور ممکن ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو۔ کہ آریوں میں پیدائش کی کمی کے وہ شرمناک اسباب جن پر حال ہی میں "شردھانند" نے روشنی ڈالی ہے۔ اور افزائش نسل کے طریق بتانے کا وعدہ کیا ہے۔ ان کا ایک آریہ دیوی کے زیر ایڈیٹری شائع ہونے والے اخبار سے ہی خاص تعلق ہے۔ لیکن یہ کہاں کی شرافت ہے۔ کہ ایک عورت کو آڑ بنا کر دوسروں کے خلاف بدزبانی کی جائے"؛

"شردھانند" کے قلم میں طاقت ہے۔ اور اس کا نشتر خوب کام کرتا ہے۔ اس لئے ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ "الفضل" کی بدزبانی کو بلا نوٹس جانے دے۔ اس لئے ہمارا مقصد ان سطور کے نقل کرنے سے قادیانی بدزبانی کا نمونہ پیش کرنا تھا۔ اور بس ؛

آریہ سماج گوال منڈی کا وارشک اُتسو

آریہ سماج گوال منڈی کا وارشک اُتسو ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ مئی کو بڑے سمارو سے ہوا آریہ سماج گوال منڈی کے اس سے پہلے نو سالانہ جلسے ہو چکے ہیں۔ اس دسویں جلسہ کی شان ہی نرالی تھی۔ وہ مکان کے اندر ہوتے تھے۔ یہ کھلے میدان میں وسیع پنڈال کے اندر ہوا۔ مکان میں حاضری معمولی ہوتی تھی۔ اس میں باوجود گرمی کا موسم ہونے کے ہزاروں تک پہنچتی تھی۔ ۱۳-۱۴- اور ۱۵ مئی کی تینوں راتوں کو حاضری کا یہ عالم تھا۔ کہ پنڈال کھچا کھچ بھرا ہونے کے باوجود اس کی قناتیں اکھاڑنی پڑیں۔ گوال منڈی میں آریہ سماج عرصہ دس سال سے ہے لیکن اس کی واستوک ضرورت کا احساس اس جلسہ نے ہی گوال منڈی نواسیوں کو کرایا ہے کا ... ویاکھیانوں اور بھجنوں کے لحاظ سے بھی جلسہ کامیاب تھا۔ آریہ سماج کے بہترین لیکچراروں کے لیکچر ہوئے۔ ان میں سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی سردھانند جی۔ سوامی ویدانند جی اور سوامی دھیرانند جی چار سنیاسی تھے۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار۔ پنڈت لوک ناتھ جی۔ پنڈت وشنو دت بی اے ایڈووکیٹ۔ پنڈت چمپتی ایم اے۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید۔ ڈاکٹر بھگت رام جی۔ ڈاکٹر دمینتی دیوی جی اور مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیش و ویاکھیان ہوئے ؛

مہاشہ بہاری لال۔ مہاشہ کیسر چند جی۔ مہاشہ جگدیش چندر۔ مہاشہ سندر لال جی۔ اناتھ آلیہ کی بھجن منڈلی اور سب سے بڑھکر مہاشہ بدری ناتھ جی افریقہ نواسی کے پُرجوش بھجن ہوئے۔ آچاریہ رام دیو جی کے ویاکھیان کے بعد مہاشہ کرشن جی نے سماج مندر کے لئے اپیل کی۔ جس پر ۳۳۰۰ روپیہ اکٹھا ہوا۔ اس میں دو ہزار روپیہ آریہ سماج کے پرانے کاریہ کرتا مہاشہ مہر سنگھ کا تھا۔ جو آپ نے اپنی دھرم پتنی کی یادگار میں مندر کے لئے دیا۔ اس کامیابی پر گوال منڈی آریہ سماج کے ادھکاری و کارکن ودھائی کے پاتر ہیں ؛

گوارا کریں گے۔ لیکن لاہور کے آریوں کو تو سمیلن سے لابھ اٹھانے میں کوئی چیز باعث نہیں محلہ گوروودت بھون کے آریوں کو خصوصاً اور لاہور کے آریوں کو عموماً اس سمیلن میں بھاری سنکھیا میں شامل ہونا چاہئے۔ اور آریہ سماج کے پرچار پروگرام کے وشے میں آریہ سماج کے کارکنوں کی سمتیوں کو سننا چاہئے ؛

آریہ سماج محلہ گوروودت بھون کی طرف سے آریہ سمیلن

آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس اگلے ہفتہ ۲۸-۲۹ مئی کو ہونا ہے۔ جس میں آریہ سماج کے پرسدھ اور ادھکاری کرتا اکثرت ہونگے۔ آریہ سماج محلہ گوروودت بھون نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک آریہ سمیلن کی آیوجنا کی ہے۔ جو ۲۸-۲۹ مئی کی رات کو ۸ سے ۱۰ بجے تک دونوں دن ہوگا سمیلن کا اُدیش یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے کاریہ کرم کے وشے میں باہر سے آنے والے آریہ سماجوں کے وچاروں سے لابھ اٹھایا جائے اس سمیلن کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی ہونگے۔ سبھا کے اجلاس کے کام کی وجہ سے پرتی ندھی مہاشیوں کو دن بھر اتنی مصروفیت رہتی ہے۔ کہ رات کے وقت ان کا کسی سمیلن میں سنجیدہ وچار کے لئے سمے دے سکنا مشکل ہے تاہم آشا رکھنی چاہئے۔ کہ وہ تھوڑا یتن کر کے پرتی ندھی مہاشے سمیلن میں شامل ہونے کی تکلیف

شری دیانند اُپدیشک ودیالیہ کا ساتواں سالانہ جلسہ

شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ لکھتے ہیں :-

ودیالیہ ھذا کا ساتواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۲ جیٹھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۴ مئی سنہ ۱۹۳۲ء کو گوروودت بھون کے وسیع ہال میں بصدارت جناب شریمان لالہ روشن لال جی بی اے بیرسٹرایٹ لاء ہونا قرار پایا ہے ؛

اس موقعہ پر کامیاب ودیارتھیوں کو سندات تقسیم کی جائیں گی۔ ودیالیہ پریمی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس اوسر پر پدھار کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں۔ کارروائی ٹھیک ۸ بجے شروع ہوگی ؛

اگر آپ پرکاش کو سماج کے لئے لابھدایک سمجھتے ہیں۔ تو اس کی اشاعت بڑھائیں ؛

کل یُگ میں ست یُگ کی لڑی

(راولپنڈی آریہ سماج کے اُتسو پنڈال میں آچاریہ رام دیو جی کا ویاکھیان)

...کہ جب کل یُگ پورانوں میں ورنن ہے۔ کہ جب کل یُگ آئے گا۔ لوگ آپس میں لڑیں گے۔ پریوار نہیں رہے گا۔ استری پتی کے پتا پتر کے بھائی بھائی کے آپس میں فساد ہوں گے۔ ست نہیں رہے گا۔ سوارتھ کا راجیہ ہوگا۔ پاپ کی وجے ہوگی۔ اس قسم کا چِتر کل یُگ کا پورانوں میں کھینچا گیا ہے۔ اور یہ چِتر اس سمے پورا دنیا پر گھٹتا ہوا نظر آتا ہے؛

خون چوسنے کی کوشش

یورپ میں جرمنی کا خون چوسنے کی کوشش جاری ہے۔ اگر جرمنی بچا ہوا ہے۔ تو طاقتوں کی آپس کی رقابت کی وجہ سے۔ ایشیا میں جاپان نے کوریا کو دبا لیا۔ منچوریا پر قابو پایا۔ اب وہ چین کو ہڑپ کرنا چاہتا ہے۔ افریقہ کی بات ہی صاف ہے۔ وہ قریب قریب تباہ ہو چکا ہے۔ یہ تو بد نصیبوں کا حال ہے۔ برٹش سامراجیہ کے اندر بھی یہی حالت ہے۔ آئرلینڈ حلفِ وفاداری لینے سے انکاری ہے۔ ہندوستان انگلستان سے ناراض ہے۔ مصر کے اندر بھی یہی حالت ہے۔ بیرا شانتی انٹرنیشنل معاملات تک ہی محدود ہوتی۔ تو بھی غنیمت تھی۔ لیکن کیا خود انگلینڈ کے اندر شانتی ہے؟ ہرگز نہیں وہاں سوشلزم بڑھ رہا ہے۔ تھوڑے سمے کی بات ہے۔ وہاں زبردست ہڑتال ہوئی۔ آواز اٹھ رہی ہے۔ کہ ہم اسبابات کے لئے تیار نہیں کہ چند سرمایہ دار تو مزے لوٹیں۔ اور ہم تباہ ہوں۔ انگلینڈ ہی نہیں۔ جاپان کے اندر بھی اشانتی ہے وہاں بھی سوشلسٹ موجود ہیں۔ جو بیٹ بیٹ پکار رہے ہیں۔ یہ تو ہوئی آزاد اقوام کی اوستھا۔ جو قومیں خود محکوم ہیں۔ کیا اُن کے اندر سوشلزم موجود نہیں؟ اُن کے اندر بھی مزدور لوگ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کانگرس کے کلکتہ سیشن میں مہاتما گاندھی موجود تھے۔ پنڈت موتی لعل نہرو اس کے پردھان تھے۔ لیکن لال جھنڈے والے ہزار ہا مزدور کانگرس سے بغاوت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ پنڈال خالی کر دو۔ پردھان موتی لال باہر آ کر انہیں کہتے ہیں۔ ہم باہر ہو جاتے ہیں تم پنڈال سنبھال لو۔ انہیں پنڈال پر قبضہ کرنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ مصر بھی محکوم ملک ہے۔ وہاں بھی یہی حالت ہے۔ جو پارٹیاں وہاں پولیٹیکل کام کر رہی ہیں۔ ان سے مزدور لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم تمہارے سوراجیہ کے خالی نعرے نہیں۔ روٹی چاہتے ہیں۔ بمطابق العناوین

کی بجائے اب راشٹر یتا واد چلا ہے۔ آگے یہ ہوتا تھا۔ کہ بادشاہ جو چاہتا کرتا۔ اُس کے متعلق کہا جاتا تھا۔ کہ راجہ میں کلنک ہوتا ہے۔ وہ کوئی پاپ نہیں کر سکتا۔ اب یہ ہے۔ کہ میرا دیش جو کچھ کرے وہ ٹھیک ہے۔ یہ یورپ کا نیشنلزم ہے۔ یہ راشٹر یتا واد ہے۔ انگلستان کے جہاز کوئلہ سے چلتے تھے۔ اُسے کوئلہ کی ضرورت تھی۔ وہ اُن ملکوں پر قبضہ کرتا تھا۔ جہاں کوئلہ کی کانیں تھیں۔ اب جہازوں میں تیل جلتا ہے۔ وہ اُن ممالک پر قبضہ کرتا ہے۔ جہاں تیل کے فیلڈز ہیں۔ روس میں انقلاب ہوا؛ روس کے لوگوں نے کہا۔ کہ ہم گورنمنٹ کے لئے کیوں لڑیں۔ لڑنے سے انکار کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں بالشویک راجیہ قائم ہو گیا۔ جس نے تمام خفیہ دستاویزیں شائع کر کے سب سے صلح کر لی۔ اٹلی کا کرتا دھرتا مسولینی سوشلسٹ تھا۔ سوشلسٹ ہوتے ہوئے اُس نے جو طاقت حاصل کی اس کے سہارے اٹلی کا کرتا دھرتا بنا بیٹھا ہے کہنے کو وہاں پارلیمنٹ ہے۔ لیکن پارلیمنٹ مسولینی کے اشارے پر چلتی ہے۔ امریکہ میں نام کو پرجا تنتر راجیہ ہے۔ لیکن در اصل امیر لوگ راجیہ کرتے ہیں۔ امریکہ میں ویش راجیہ ہے۔ خوب رشوت چلتی ہے۔ جرمنی میں کھشتری راجیہ ہے۔ روس میں شودر راجیہ ہے۔ روس میں خوبیاں ہیں۔ لیکن شودروں کو راجیہ ملنا بھی اچھی بات نہیں۔ روس نے کہا کہ سب لوگ گندم کاشت کرو۔ پیداوار گورنمنٹ لے لے گی۔ اور حسب ضرورت سب کو کھانے کو دے گی۔ ہوا کیا۔ لوگوں نے زیادہ اناج بونا بند کر دیا۔ اتنا ہی بوتے۔ جتنا اُن کی ضروریات کے لئے ہی کافی ہوتا۔ پھر بالشویک مشین گنوں نے اُنہیں زیادہ گندم بونے پر مجبور کیا۔ تو وہ پیداوار گڑھوں میں چھپا دیتے۔ وہاں کی حالت یہ ہے کہ ۱۹۲۱ء کے بجٹ میں ۸۷ فیصدی کا گھاٹا تھا۔ اخراجات خرچ کی رقم کو ۸۰ فیصدی قرضہ لے کر انہیں پورا کرنا پڑتا تھا۔ اس اوستھا میں روس کو بھی سیدھا ہونا پڑا اور وہاں سے بھی یہ ڈھونگ اُٹھ گیا۔ روس کے شودر راجیہ کی لعنت دیکھئے وہاں تین سال میں ۸ ہزار پادریوں کو پھانسی دی گئی۔ اب حالت یہ ہے۔ کہ صرف ماسکو میں ۱۶ ہزار عورتوں کے گربھ پات حکومت کی طرف سے کرائے گئے۔ ایک مصنف لکھتا ہے۔ کہ روس میں

بدمعاشی اتنی معمولی ہے۔ جیسا دودھ کا گلاس پینا۔ لینن اس گری ہوئی اوستھا کو دیکھ کر چلا اٹھا۔ کہ برہمچریہ اور تپ چاہئے۔ لیکن یہ تب ہو۔ جب برہمن کا شاسن ہو۔ شودر کے شاسن میں یہ بات کون سنتا ہے۔ روس کے اندر سے ایشور کو نکالنے کی کوشش ہوئی۔ ناستکتا کی تعلیم کے لئے ایک یونیورسٹی کی تجویز کی گئی۔ لیکن یہ سکیم ناکام رہی۔ ایشور نے روس سے نہ نکلنا تھا نہ نکلا؛

غرضیکہ امریکہ کے ویش راجیہ میں۔ جرمنی کے کھشتری راجیہ میں۔ روس کے شودر راجیہ میں اشانتی ہے۔ اس کے دور کرنے کا اُپاؤ کیا ہے۔ کوئی رہبر کوئی فلاسفی اس کا علاج بتائے۔ تو وہ ان پر بڑا احسان کرے گا۔ لیکن کوئی بتا نہیں سکتا۔ یہ حل رگوید کے منتر میں بڑی خوبصورتی سے بتایا گیا ہے گرفتھ صاحب اس کا ترجمہ کرتے ہیں؛

اے اوشا! تم نے تمام دنیا کو جگایا ہے اور جگا کے کہا ہے۔ جیو! تم ایک جیسے نہیں ہو۔ بھن بھن شکتیاں رکھتے ہو۔ وید کہتا ہے جو لوگ دیش کے لئے مرنا چاہتے ہیں۔ وہ کھشتری بن جائیں۔ جو غریبی کا جیون بتیت کر کے سیوا کرنا چاہیں وہ برہمن بن جائیں جو دھن کمانا چاہیں وہ ویش بن جائیں۔ جو صرف جیتے ہی رہنا چاہیں جن کے اندر اُمنگ نہیں۔ وہ شودر بن جائیں۔ چنانچہ منو نے لکھا۔ کہ سچا برہمن وہ ہے۔ جس کے گھر تین وقت سے زیادہ کھانے کو نہ ہو۔ کھانے کو نہ ہو۔ تو مانگے نہیں۔ بلکہ کاٹے ہوئے کھیت میں جائے اور وہاں جو دانے گرے پڑے ہوں۔ انہیں اکٹھا کر کے کھائے۔ مہا بھارت میں لکھا ہے۔ کہ برہمن کے گھر مٹکا رکھا ہوتا تھا۔ کوئی بھکشا دینے والا آتا تو برہمن اُسے کہتا مٹکا دیکھو وہ جگہ ہے۔ تو ڈال دو۔ اس طرح کئی کئی دن بھکشا دینے والوں کو مٹکے میں جگہ ہونے کی پرتیکشا کرنی پڑتی۔ برہمن کے جو کرم شاستر نے بتائے ہیں۔ ان میں پہلے پڑھانا پیچھے پڑھنا پہلے خود یگیہ کرنا۔ پھر دوسروں کو کرانا۔ اور اسی طرح پہلے دان دینا۔ پھر لینا لکھا ہے لیکن ساتھ ہی لکھ دیا۔ کہ دان لینا کنرھ دھرم ہے یہ ہے ویدک ورن ویوستھا اس کو ہم مان لیں۔ تو سوسائٹی کی تمام سمسیائیں حل ہو جائیں۔ خواہ برہمن ہوں۔ ہندو مسلمان نہ ہوں برہمن ہوں۔ برہمن ہر ایک قوم میں ہو سکتے ہیں۔ اور وید کی ورن ویوستھا کسی قوم کے ساتھ سمبندھ نہیں رکھتی۔ انہیں وکشنا دس پندرہ روپیہ ماہوار ملے۔ تو وہ کسی بڑے سے بڑے زبردست کھشتری یا دولت مند سے

دولت مند دیش سے کب خریدے جاسکتے۔ آج کیا ہے۔ رشوت کے مقدمے مجسٹریٹوں اور ججوں پر چلتے ہیں۔ امریکہ میں روپیہ سے ججوں اور مجسٹریٹوں کو خریدا جا سکتا ہے؛

غریب لوگ تو پیٹ کے لئے رشوت لیتے ہوں۔ چوری کرتے ہوں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ امیر لوگ کیوں رشوت لیتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ عزت روپیہ کے ساتھ جوڑ دی گئی ہے۔ عزت کے لئے لوگ روپیہ چاہتے ہیں۔ ورنہ کھانے کے لئے امیروں کو کیا ضرورت ہے۔ اگر عزت کو روپیہ سے الگ کر دیا جائے تو لوگ روپیہ کمانا نہ چاہیں؛

سرمایہ بُرا نہیں۔ سرمایہ پرستی بری ہے مورتی رکھنا برا نہیں۔ مورتی پوجا بری ہے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ لیکن سرمایہ پرستی لعنت ہے۔ پر حالت کیا ہے۔ مورتی پوجا چھوڑی۔ نوٹ پرستی گرہن کر لی۔ یہ بدترین قسم کی پوجا ہے۔ مورتی پوجا میں کچھ بھاؤ کتنا ہے۔ ایک منٹ کے لئے تو مورتی پوجک اونچا اٹھ جاتا ہے۔ لیکن بوٹ پرستی تو ہر حالت میں منش کو نیچے لے جاتی ہے۔ اس لئے سوسائٹی کے اندر قیمتیں بدلنی پڑیں گی۔ عزت برہمنوں کے تیاگ کی ہو۔ طاقت کھشتریوں کے ہاتھ میں رہے۔ دھن پتی ویش ہوں۔ اور سیوا شودروں کے لئے ہو۔ تو اشانتی کے لئے کوئی ستھان ہی نہیں۔ ورن ویوستھا کے متعلق کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ جنم کو کوئی دخل نہیں اگر یہ ہو۔ تو تمام سنسکار زندگی کس لئے ہے۔ یعنی سے انسان ترقی کر سکتا ہے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن یہ ہرگز نہیں۔ کہ ورن ویوستھا میں جنم کو کوئی دخل نہیں۔ آخر بچے کا سبھاؤ ماں باپ کے سبھاؤ پر بنتا ہے اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ سنتان کے سبھاؤ میں ماں باپ کا کوئی دخل نہیں۔ دیکھا رشی دیانند نے کتنے زبردست سوشلسٹ تھے۔ اگر ورن ویوستھا پر عمل ہو۔ تو لوگ بہت امیر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ چاروں آشرموں میں صرف گرہست آشرم میں ہی دھن کمانے کا دھیان ہے۔ اور وہ بھی صرف ویشوں کو۔ گرہست آشرم کی بنیاد کل پچیس ورش ہے۔ اس میں بھی بیس ورش ہی دھن کمانے کے لئے مل سکتے ہیں لیکن آج کیا ہے۔ ۱۶ ورش کی آیو سے لوگ کمانا شروع کرتے ہیں۔ اور مرنے تک کماتے ہیں۔ ۹۰ سال کی عمر تک کماتے رہتے ہیں وہ کبھی کر سوچتے ہی نہیں۔ موجودہ حالت مرتا نہیں۔ بنیا سوچتا ہے۔ کب مرے گا رشی دیانند آگے بڑھے فرمایا۔ کہ برہمن کا

نہ ہو۔ تو اس کا کیا ادھکار ہے۔ کہ وہ اپنے پتا کی
لائبریری کا مالک بنے۔ ایک ویش کا لڑکا اگر
براہمن بن جائے۔ تو وہ براہمن کو دے دی جائے
اور اس طرح سمتان پریورتن ہو۔ میں نے سمجھا
کہ رشی ۔۔۔ نے یہ نئی بات بتائی ہے لیکن
میری حیرانی کی حد نہ رہی۔ جب میں نے افلاطون
کی کتاب میں وہ سارے کا سارا بیان موجود پایا
اس میں سوسائٹی کو چار حصوں۔ برہمن کھشتری
ویش اور شودر میں تقسیم کرنیکا درشن ہے۔ اور یہ کہا ہے
کہ برہمن کے گھر میں کوئی دیش بن جائے تو اُسے
دیشوں میں پھینک دینا چاہئے۔ اور ویشوں کے
گھر میں برہمن ہونے والے کو برہمن بنا دینا چاہئے
اس طرح لڑکے تبدیل کر دیئے جائیں ؛

یہ حل ہے۔ جو رشی دیانند نے سنسار کے
سامنے رکھا ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ لوگوں
کی موجودہ لڑائی کیسے ختم ہو؟ ویدک سنسکرتی
تو یہ ہے کہ جس قوم کو فتح کیا جائے۔ اسی قوم کا
آدمی راجہ مقرر کیا جائے اور فاتح واپس آجائے
ایک قوم پر دوسری قوم کا راج ہونے کے تو معنی میں
مذمت ہے۔ کسی نے برائی کی اُسے ڈنڈ دیا اور
کام ختم ؛

ہندوستان کے اندر جاگرتی آریہ سماج نے
پیدا کی ہے۔ ہندوؤں کو دیانند نے بتایا۔ کہ تم
ایک قوم ہو۔ ہمارے موجودہ وزیر اعظم مسٹر
رامسے میکڈانلڈ گورنر کل کو دیکھ گئے ہیں انہوں
نے اپنی کتاب میں لکھا۔ کہ گورنمنٹ آریہ سماج
کے اس لئے خلاف ہے۔ کہ یہی قومیت کا جذبہ
ہندوستان میں آریہ سماج نے پیدا کیا ہے
اس نے صلاح دی۔ کہ گورنمنٹ خود گورو کل
کھولے جس میں ہندوستانی طریقہ پر تعلیم ہو
چیرول صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا۔ کہ آریہ
سماج گورنمنٹ کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے
ہندوستان میں ہندو مسلم نہیں ملیں گے۔ جب
تک ہندو سیواجی اور پرتاپ کی یاد منائیں گے
اور مسلمان اورنگ زیب کی۔ مسلمان سیواجی
اور پرتاپ کو خیر خواہ نہیں مان سکتے جب ہندوستانی
مسلمان رام اور کرشن کی پوجا کر سکیں گے۔ جن
کی اولاد ہونے کا ہندو مسلمان سب فخر ہو سکتا ہے
جب تک ہندوستان کی تہذیب تھی۔ جو ویدک
تہذیب تھی ۔۔۔ ہندوستان کا راز تھا۔ تو
ہندوؤں کا بھی ہے۔ اور مسلمانوں کا بھی۔
آریہ سماج نے ہندوستان کے اندر ایک
جذبہ پیدا کیا ہے کہ ہمیں دم بنایا۔ دوسرا
جذبہ پیدا کیا ہے۔ کہ ہمیں ہندی زبان دی
ہندوستان کی ایک زبان نہ تھی اردو کا
رشتہ تک نہ تھا۔ آریہ سماج نے ہندی ہی کہتے
...
یہ ہندوستان کے لئے دیانند کا سندیش ہے

دنیا کے لئے ان کا سندیش ہے۔ وہ ان آشرم
پر سمجھا۔ لیکن ہندوستان کے ساتھ آریہ سماج
کا خاص تعلق ہے اور رہے گا۔ اس کے کارن
انمٹ ہیں۔ جسے کوئی مٹا نہیں سکتا۔ ویدک
دھرم کے رشی ہندوستان میں ہوئے۔ اگر ویدک
دھرم دنیا میں پھیلے گا۔ تو دنیا بھر کے آریوں
کا تیرتھ ہندوستان ہی بنیگا۔ ہمارے بزرگوں
کے پنیہ کرم ہی اس بھومی کو پنیہ بھومی بنا
گئے ؛

آریہ سماج عالمگیر دھرم کا پرچار کرتا ہوا
اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتا کہ ہندوستان
میں آریہ سماج نے سوراجیہ کی بنیاد رکھی اور
کل یگ میں ست یگ کی لڑی دکھائی۔
آریہ سماج کی آماد جے کر رہی ہے۔
پولیٹیکل سوراجیہ تو سب کو ملیگا۔ تو ملے گا۔
لیکن ویدک سنسکرتی کا نہ صرف سوراجیہ قائم
ہو چکا ہے۔ بلکہ چکرورتی راجیہ قائم ہو رہا ہے
وقت آئے گا کہ گرجوں۔ مسجدوں۔ مندروں
اور پارلیمینٹوں سے ایک ساتھ آواز اُٹھے گی۔
بولو رشی دیانند کی جے!

ہندو "تہذیب سے بات کرنا سیکھے"

آچاریہ رام دیو آریہ سماج کے سیوک ہیں۔ اور
بھائی پرمانند جی کو ہندو سماج کی سیوا کا دعویٰ
ہے۔ آچاریہ رام دیو جی کی ساری سیوا برہمن
روپ میں ہے۔ اور بھائی جی کی سیوا میں دیش
سیوا بھی شامل ہے۔ تاہم بھائی جی کی سیوا سے
کسی کو انکار نہیں۔ لیکن اس سیوا سے بھائی جی
کو ادھکار حاصل نہیں ہو جاتا۔ کہ آچاریہ رام
دیو سے ناکام سیوا کرنے والوں کا ذکر
کرتے ہوئے اپنے اخبار کو تہذیب کے دائرہ سے
باہر ہو جانے کی کھلی چھٹی دے دیں آچاریہ
رام دیو جی کا ۹ مئی کو وہ پاکستان تھا۔ اس دیا کھیان
سے بھائی جی کے "ہندو" کو اختلاف ہے۔ اختلاف
رائے کا اُسے پورا ادھکار ہے۔ لیکن اُس
ادھیکار کا یہ دُرا پیوگ ہے کہ اختلاف رائے
کے اظہار کے نوٹ کا عنوان "مہاشہ رام دیو
کا نیا شور" اختیار کیا جائے۔ مہاشہ شبد
پروفیسر سے گھٹیا نہیں۔ آچاریہ سے کم نہیں
بھائی سے بڑا نہیں ۔۔۔ سے اچھا ہے تاہم
جو جس نام سے پرسدھ ہو اس کے علاوہ کسی
اور نام سے مخصوصاً اختلاف رائے کا اظہار کے
...خطاب کیا جائے۔ تو وہ کہرے ۔۔۔ کے
من کی ادھیکار کا خوب اظہار کرتا ہے۔ بھائی
پرمانند جی نہتی آتما ۔۔۔ قرآنی نہیں۔ اُن سے
آشرم گرنتھوں کا اختلاف ہے۔ اگر کوئی مخالف
انہیں مہاشہ پرمانند، کہکر خطاب کرے۔ تو

"ہندو" بتائے۔ اس کے متعلق اس کے کیا بھاؤ
ہوں گے؟ پھر ایک اُچیہ کوٹی کے وِدوان تیاگی
اور دیش سیوک کے خیالات کو "شور" کا نام دینا
بھی بھائی پرمانند کے "ہندو" کی تہذیب میں ہی
روا ہو سکتا ہے۔ اگر آچاریہ رام دیو کے خیالات
کو محض اختلاف رائے کے کارن شور کا نام
دیا جا سکتا ہے۔ تو بھائی پرمانند کے خیالات سے
جن کا اختلاف ہو کیا "ہندو" انہیں حق دیگا۔ کہ
وہ بھی "مہاشہ پرمانند کا نیا شور" کے عنوان
کے ماتحت اس کا ذکر کریں؟

جس منو ورتی میں "ہندو" نے یہ نوٹ
لکھا ہے۔ اس سے یہ کہنا بھی مشکل ہے۔ کہ جو کچھ
اس نے آچاریہ رام دیو سے منسوب کیا ہے۔
انہوں نے کہا بھی ہے یا نہیں؟ لیکن اس کے
متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ آچاریہ رام دیو ہی
کہہ سکتے ہیں۔ مان لو کہا ہے۔ تو یہ صرف اُن کے
خیالات ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس قسم
کے خیالات سے ہمیں بھی اختلاف رائے ہو سکتا ہے
لیکن ہمیں تہذیب اجازت نہیں دیتی۔ کہ ایک
سچے برہمن کی دانو کا اسطرح ترسکار کرنے کا پاپ کریں
خصوصاً اس حالت میں جب ہم سمجھتے ہیں۔ کہ
اس میں اُن کا کوئی سوارتھ نہیں۔ ہم ان پر اختلاف
رائے کا تو اظہار کریں گے۔ لیکن سبھیتا کے اندر
رہ کر اُن کے درجے کا پورا دھیان رکھکر۔
ہمارا "ہندو" سے بھی نویدن ہے۔ کہ وہ تہذیب
سے بات کرنا سیکھے ؛

اچھوتوں کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا

آریہ سماج گوال منڈی کی کانفرنس میں
ایک سکھ سپیکر نے اس سوال پر کہ اچھوت پن
کیسے دور کیا جائے۔ ایک گورو واک پڑھکر کہا تھا
کہ ایک پتا کی سنتان ہونے سے ہم سب برابر ہیں۔
کوئی اچھوت نہیں۔ گورو واک کے انوسار اچھوت
کوئی نہ ہو۔ لیکن اس امر واقعہ سے کون انکار کر
سکتا ہے۔ کہ اچھوت ہیں اور سکھوں میں بھی ہیں
چنانچہ رنگھریٹے گورو کے بیٹے گورو ورنے کہا تھا
صدیاں گذر جانے کے باوجود گورو کے سکھ گورو
کے ان بیٹوں کا اچھوت پن دور نہیں کر سکے
چنانچہ معاصر شیر پنجاب، لکھتا ہے۔ کہ منڈی بورے
والہ میں جاٹ۔ کھتری اور رورے سکھوں کے
سلوک سے تنگ آکر ۲۵۰ مذہبی سکھ جن میں
زیادہ تر صوبیدار میجر۔ صوبے دار۔ حوالدار اور
سپاہی پنشنر ہیں۔ مسلمان ہونے پر آمادہ ہو
گئے ہیں"

اچھوت پن کے پکشپاتی عام طور پر کہا کرتے
ہیں۔ کہ اچھوتوں سے اچھوت پن کا برتاؤ ان کے
گندے پیشوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ مذہبی اُن کی

اس ذیل میں کسی قدر وزن بھی ہے
اور گندے کام سے منش گندا ہو
لیکن کیا سپاہیگری بھی گندا پیشہ ہے
سکھوں کے پاس کیا جواب ہے۔ کہ
سکھوں کے اچھوت پن کو نہیں مٹا سکے
سماج کے پاس کیا جواب ہے۔ کہ
۲۵۰ سکھ سکھوں اور غیر سکھوں سے
تنگ آکر مسلمان ہونے کی تیاری کر رہے
معاملہ ۲۵۰ پر ختم نہ ہو جائے گا۔ بلکہ
کہ باقی مذہبی سکھ بھی جلد یا بدیر
کریں گے۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم
کہ اچھوت پن در حقیقت کوئی چیز نہیں
ایک پرماتما کی سنتان ہونے سے بھائی
اور ہماری فوجی طاقت کا ایک زبردست
جاتی سے کٹ کر دشمنوں کی تعداد
غلا سفیاں چھانٹتے ہوئے
حال ہی میں ہمارے جاگتے جاگتے
بازیگر دھرم کو چھوڑ کر دین کی پناہ میں
اگر حالت یہی رہی تو جاتی کے ہراس
اور نتیجہ یہی کیا سکتا ہے۔ مذہبی سکھوں
پوزیشن بڑی ٹیڑھی ہے۔ نہ سکھ خود
ساتھ لاتے ہیں۔ نہ آریہ سماج کا ہی
کام کرنا گوارا کرتے ہیں۔ یہ بدقسمتی
اس میں ہے۔ کہ سکھ مذہبی سکھوں کو
ادھکار دیں۔ نہ دے سکیں تو آریہ
دعوت دیں۔ کہ وہ انہیں مسلمان ہونے

قادیانیوں کی قابلیت

اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو تعلیم الاسلام ہائی
یونیورسٹی تعلیم کے لئے قادیانیوں کی واحد
ٹیوشن ہے اس میں مقامی طالب علم ہی نہیں
دور دور سے عقیدت مند قادیانی طلباء
داخل ہو کر قادیانی روحانیت کے زیر
رہکر تعلیم پاتے ہیں۔ مرکزی سکول ہونے
قادیانی ورکروں کا اجتماع ہو۔ اس
خلیفہ کی دعاؤں کا سارا زور شامل
یہ نکلتا ہے۔ کہ امتحان انٹرنس میں ۳۸
لڑکے پاس ہوتے ہیں۔ گویا پچاس فیصدی
نہیں بمشکل ۴۵ فیصدی پھر بھی نہیں
کے لحاظ سے یہ سکول ردی سکولوں میں رہا
قابلیت کے لحاظ سے بھی اس نے قادیانیت
صحیح نمونہ پیش کیا ہے۔ فسٹ ڈویژن میں
بھی لڑکا نہیں آیا۔ اور خاندان خلیفہ
نے سکول میں اول نمبر کر کے
عزت کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی اس لڑکے
ہیں۔ لیکن افسوس اس غریب کی کوشش
ہوئی اور ایک مرید کے لڑکی نے ۲۵۰ نمبر

ایشور کی اُپاسنا کرنی چاہئیے

کیوں ؟ ـــــ اور ـــــ کیسے ؟

آریہ سماج گوال منڈی کے سالانہ کے سنبندھ میں سروودھرم سمیلن میں سوامی ودیانند تیرتھ جی نے نمن نبندھ پڑھا

यत्रानुकामं चरणं त्रिनाके त्रिदिवे दिवः। लोकत्र यत्र ज्योतिष्मन्तस्तत्र माममृतं कृधीन्द्र येन्दा परिस्रव।

اس وشے کے نام سے ہی صاف ہے۔ کہ اس کے دو وبھاگ ہیں۔ ایک ایشور کی اُپاسنا کیوں کرنی چاہئیے اور دوسرا ایشور کی اُپاسنا کیسے کرنی چاہئیے پہلا اُپاسنا کے پھل اور آوشکتا کے سنبندھ میں ہے دوسرا پرکاروشئیک ہے۔ جب تک آوشیکتا ثابت نہ ہولے۔ تب تک وہ کس طرح کی جائے۔ اس کے متعلق سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے پہلے

ایشور کی اُپاسنا کیوں کرنی چاہئیے ؟

اس کی بیمانسا کرتے ہیں۔ اس کی بیمانسا کرنے کے لئے اُپاسیہ (قابل پرستش) ایشور اور اُپاسک (پرستش کرنے والے) کے سوروپ اور سنبندھ کی تھوڑی سی ویچیچن کرنی چاہئیے۔ کیونکہ جب تک اُپاسیہ اور اُپاسک کے سوروپ کا گیان نہ ہو۔ تب تک اُپاسنا کی آوشیکتا کی پرتیتی ہی نہیں ہو سکتی۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ سپشٹ کرنے کے لئے "اُپاسنا" کے سوروپ پر وچار کرنا چاہئیے ۔

اس پرکار ایشور کی اُپاسنا کیسے کرنی چاہئیے اس پرشن پر وچار کرنے سے پہلے (۱) ایشور کا سوروپ (۲) اُپاسک کا سوروپ (۳) دونوں کا پارسپرک سنبندھ اور (۴) اُپاسنا کیا ہے؟ ان وشیوں کی آلوچنا کرنی ہوگی۔ تب ایشور کی اُپاسنا کیوں کرنی چاہئیے اس سوال پر وچار ہو سکے گا ۔

ان چار باتوں میں بھی اُپاسنا کرنے والے اُپاسک کی آوشیکتا کا انوبھو کرنے والے کے سوروپ کا وچار پردھان پرتیت ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے اس کا ہی وچار کرتے ہیں ۔

اُپاسک سوروپ وچار

اُپاسنا کے لئے وچار کی خاص ضرورت ہے۔ جہاں وچار شکتی نہیں۔ وہاں اُپاسنا کی بھاونا ہی پیدا نہیں ہو سکتی۔ منش میں وچار کرنے کا ایک دلکش گُن ہے۔ یہ پراکرتک نیموں کا اندھی کی طرح انوسرن نہیں کرتا۔ بلکہ کئی بار ان نیموں کا الّنگھن بھی کرتا ہے۔ الّنگھن کرنے سے کشٹ ہوتا ہے۔ تب وہ سوچتا ہے۔ ہیں! یہ کیا؟

وچار جہاں ہے وہاں ستا ہے ہی۔ اس کے کہنے کی ضرورت نہیں۔ ارتھات ست اور وچار وان پدارتھ وشیش کو اُپاسنا کی آوشکتا پڑتی ہے۔ جو لوگ بھوتک سنریر کو ہی منش مانتے ہیں۔ ان کے مت میں تو منش۔ پشو پکشی۔ سری سرپ۔ کیٹ پتنگ آدی کا بھید الفا تیہ ہے بلا وجہ ہے۔ اندھی پرکرتی پرستھتی کے پر دش ہوئی وکاس کرتی چلی گئی۔ ان کے ہاں اُپاسنا ایشور اُپاسنا کی آوشکتا ہی نہیں ہے۔ جو لوگ منش کو جسم اور آتما کا سنیوگ مانتے ہیں۔ اور آتما کو پربھو کا سانس یا پھونک مانتے ہیں۔ نہ آدم ہوکر پُن پاپ کا پھل بھی ایشور کی رد چھا پر چھوڑتے ہیں۔ ایسی اوستھا میں وہ بھی اُپاسنا کیوں کریں؟

جو لوگ آتما کو امر ہی۔ پرماتما آدیش مانتے ہیں۔ وہ ایک پرکار سے آرشکیہ اگیان کے تردوہان کا یتن کرتے ہیں۔ بھلے ہی وہ کہیں۔ پرماتما نے منش کو اپنی پوجا عبادت کے واسطے پیدا کیا ہے۔ لیکن اُپاسک کے سوروپ اور اُپاسنا کا پریوجن نہ بھی نہیں بتا سکے۔ ان کے کتھن سے تو یہ سدھ ہوتا ہے کہ پرماتما کو منش کر ترک پوجا کی آوشیکتا ہے۔ منش کو نہیں۔ ایسا ماننے پر ایشور آپت کام نہیں ہوتا۔ وقت کی کمی کی وجہ سے سب متوں کی سمالوچنا اور ان کی سمیکشا چھوڑ کے "ویدک دھرم" اس وشے میں جو منتویہ اُپستھت کرتا ہے۔ نہ پرستت کئے جاتے ہیں ۔

ویدک دھرم منش کو جسم اور آتما کا سنیوگ مان کر آتما کو نتیہ اجر امر آدی مانتا ہے۔ وید میں کہا ہے :-

आपश्यं गोपामनिपद्यमानमा च परा च पथिभिश्चरन्तम्। स सध्रीचीः स विषूचीर्वसान आ वरी-
वर्ति भुवनेष्वन्तः॥
ऋ० १।१६४।३१

(अनिपद्यमान) نہیں نے اونا شی آگے پیچھے۔ بھلے برے مارگوں سے وچرن کرنے والے۔ اتیو بھلی بری دشاؤں کو دھارن کرنے والے **(गोपाः)** اندریہ سوامی جیو آتما کو جان لیا ہے۔ وہ سنسار میں بار بار آتا ہے ۔

اس منتر میں آتما کو **अनिपद्यमान** اونا شی اجر امر۔ بھلے برے مارگ سے وچرنے والا۔ انیک بھلے برے کرم کرنے والا اور تدانوسار بری بھلی دشا کو بھوگنے والا بتایا گیا ہے ۔

دوسرے الفاظ میں کہیں۔ تو یہ کہ آتما کا دیہہ سے یہ پہلا سنیوگ نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ انتم پھل ہے۔ اس سے پہلے بھی سنیوگ ہوئے ہیں۔ آئندہ بھی ہوں گے۔ اسی واسطے منتر کے انت میں کہا :-

"**आवरीवर्ति भुवनेष्वन्तः**" بھلے برے مارگوں سے وچرن کرنے والے کہنے سے مطلب ہے۔ کسی وستو کی کھوج کرنا ہے۔ کسی وستو کی ابھلاشا ہے۔ ابھلاشا نیونتا۔ کمی۔ ابھاو کی مظہر ہوتی ہے ۔

آتما کو کس وستو کا ابھاو ہے؟ اس پرشن کا بیمانسا کرنے کی آوشکتا نہیں۔ بچے بوڑھے مورکھ ودوان۔ نرد ھن۔ بلوان۔ پشو پکشی کیٹ پتنگ سب سکھ کی تلاش میں ہیں۔ سب کا پریتن ہے۔ کہ دکھ سے چھوٹیں۔ اور سکھ پائیں نتیجہ یہ نکلا۔ کہ دھرم انوسار اُپاسک آتما ہمیشہ رہنے والا۔ چیتن اور سکھ کا ابھلاشی ہے۔ سکھ کی کھوج میں ہی یہ بھلے برے مارگوں کا اولمبن کرتا ہے۔ اور اس سے بھلی بری دشا۔ سکھ دکھ کا انوبھو کرتا ہے۔ اگر آتما کو ایکانت سکھ مل جائے۔ تو اس کی یہ اچھا پورت ہو جائے ۔

اُپاسنا اور اُپاسیہ کا سوروپ

جہاں جہاں سے جیو کو سکھ ملنے کی آشا ہوتی ہے۔ وہاں وہاں جاتا ہے۔ اس اس پدارتھ سے سنبندھ کرتا ہے اسی کریا (عمل) کا نام اُپاسنا ہے۔ اُپاسنا کا شبد ارتھ بھی "پاس بیٹھنا" ہے۔ یہ جہاں جہاں راجی جس سے وہ سکھ پراپتی کے لئے مانتا ہے یا سنبندھ کرتا ہے۔ وہ اُپاسیہ ہے ۔

منش کا سارا جیون ایک بے پریگ کا کال ہے سانی آیو سکھ کی کھوج میں لگا دیتا ہے کبھی کسی وستو کو اور کبھی کسی دوسری وستو کو سکھ سادھن سمجھتا ہے۔ پھر بس میں سکھ نہ دیکھ کر اُسے تیاگ دیتا ہے۔ آخر وہ وید کے شبدوں میں بھگوان کو مخاطب کر کے کہتا ہے :-

" پربھو! تیرے بنا جیوں کو آنند نہیں ملتا "
(رگ ۷-۱۱-۱)

اختصار سے اگر کہیں۔ تو آنند پراپتی کے لئے آتما کو ایشور کی اُپاسنا کرنی چاہئیے کیونکہ پراکرتک پدارتھوں میں تو سکھ ملتا نہیں۔ اور سکھ کی اسے ابھلاشا ہو رہی ہے۔ اس سے سدھ ہوتا ہے کہ سکھ کا بھان کبھی کبھی ہوتا ہے۔ تبھی تو اُسے اس کی ابھلاشا ہو رہی ہے۔ وہ سکھ پرماتما کے سوا اور کسی جگہ مل نہیں سکتا۔ جو پرماتما سکھ کا بھنڈار ہے۔ اس کے سروگیہ ہونے میں تو سنشیہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے پرماتما کا سروپ آنند اگر کہیں۔ تو بالکل مناسب ہے۔ کیونکہ وہ دکھوں کی درشٹی سے دیا درشٹی کلش ہی ہے۔ اُپاسیہ اور اُپاسک کے سوروپوں کا گیان ہونے سے ان کے سنبندھ کا بودھ سرلتا سے ہو جاتا ہے۔ اور یہ پرورکت منتر کے حصہ

नमस्ते

میں بھی **त्वदमृतामादयन्त**

تم ہی ہے

اُپاسنا کیسے کرنی چاہئیے ؟

پہلے جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس سے سپشٹ ہے کہ سکھ کی ابھلاشا جیو میں ہے۔ اور یہ بھی کہ پراکرتک پدارتھوں میں سکھ کا کھوج کرنا ریت سے تیل نکالنا ہے۔ اس واسطے وہ یہ جیو جب تک بند نہ کریں۔ تب تک انت سپرن کشٹ ہی نہیں سمرتھا اسمبھو ہے۔ اسی بھاؤ کو منتر میں آدیش ہے :-

सद्य स्त्वमृ रुरुचीविशानो विद्युन्नमेष उज्जभाना दूषो कम: अन्तर्येमे अन्तरिक्षे पुराजा इच्छन्वव्रिमाविदत्पूषणस्य ॥ ऋ० १०।८।४

دھیر دسم آشنا کی کا مناکرنے والا ودوان گیانی۔ ساتوں۔ چنچل بل شالی اپنے اپنے وشیوں کی طرف دوڑنے والی اندریوں کو **(केतवः)** آنند پراپتی کے لئے آنند کند بھگوان کے درشن کے لئے وشیوں سے اوپر اُٹھاتا ہے۔ اور **पुरा** اندریہ آدی سے بھی پہلے موجود جو انتہکرن **जा.** میں نیم کرتا ہے۔ سنیم کرتا ہے۔ تب سروپاپک بھگوان کے ور کو چاہتا ہوا اُسے پراپت کر لیتا ہے ۔

اس منتر سے سپشٹ اُپدیش ہے۔ کہ بھگوان کے ور (اُتم دان) پرما آنند کو پراپت کرنا چاہے۔ اُسے پہلے اندریوں کو ان کے وشیوں سے ہٹانا ہوگا۔ اور ساتھ ہی انتہکرن کو سنیم کرنا ہوگا۔ اندریاں جب تک باہر کی طرف جھکی ہیں۔ تب تک

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۳ کالم ۲ پر دیکھیں)

نمستے کا نیا پرمان

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کی آگیا سے میں شری یان چودھری رام سنگھ جی آریہ سابق ممبر کونسل پنجاب کے ہاں اُن کے سپتر کے یگیوپویت سنسکار کے لئے اُپستھت ہوا۔ چودھری جی دان شیل، دھرم شیل اور سوادھیائے شیل آدرش آریہ ہیں۔ اور آپ کو سوادھیائے سے اتنا پریم ہے کہ پستکوں کا ایک بڑا بھنڈار جمع کر لیا ہے۔ جس میں ویدک دھرم اور دیگر علمی مضامین کی ہر ایک بہترین پستک مل جاتی ہے۔ مجھے جب کبھی آپ کے ہاں کا پروگرام مل جاتا ہے۔ تو پرچار کے سمے سے اتیرکت سارا وقت آپ کے پستکالیہ میں ہی گذرتا ہے۔

اور میں نے یہاں سے پہلے بھی ویدک سدھانتوں کے پرمانوں کا بہت سا سنگرہ کیا ہے۔

لیسٹنٹ سشبدر شری یان پنڈت سدنت رام جی و شری یان پنڈت شیر سنگھ جی آدی کی بہت اُتم پستکیں نکل چکی ہیں۔ جن میں پورانکوں کے اعتراضوں کا جواب دیتے ہوئے نمستے کی پراچینتا کو سدھ کیا گیا ہے۔ ان کا بڑا پرشن یہ ہے۔ کہ بڑا چھوٹے کو نمستے کیسے کہہ سکتا ہے۔ اس وشے میں بہت سے پرمان دئیے گئے ہیں۔ پرنتو مہابھارت کے مندرجہ ذیل پرمان جو چودھری جی کے پستکالیہ سے ملے ہیں۔ بہت قیمتی ہیں۔

آپ کے پستکالیہ میں مرادآباد نواسی سناتن دھرم سبھا کے سمپادک شری یان پنڈت رام سروپ جی کی بھاشا ٹیکا سہت سمپورن مہابھارت موجود ہے۔ اس کے سبھا پرو کے ادھیائے ۱۳ میں وِدُر جی جو دریودھن کے چچا تھے انہوں نے اُسے جوئے سے منع کیا۔ دریودھن نے وِدُر جی کو اپنے سوارتھ میں انکا دُسمجھ کر کہا۔

न त्वां एच्छामि वि-(१)
दुर यद्वितं मं स्वस्ति ब्रा-
तैर्मा तिता जन क्षिरा ऽरव-
म। महा० सभा० ६३-९॥

(ترجمہ) -- نمستے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ ہمارا
اکر شیشٹ (نہیں) ہے۔ ودُر! ہم تمہاری بات
مہ رہے ہیں۔ اب تم ہمارا من مت دکھاؤ۔
اس کے جواب میں وِدُر نے جواب دیتے
ہوئے بیسویں شلوک میں کہا ہے۔

वैचित्र वीर्यस्य यशो
धनेच वाक्यं स्यहं सह
पुत्र स्य धर्मपत:
यथा तथा तेऽस्तु नमश्च
तेऽस्तु ममापि च स्वस्ति
दिशन्तु विप्रा। २०॥

ارتھ۔ وچتر ویریہ کے پتر دھرت راشٹر یہ کے یش اور دھن کی اس کے پتر کے ساتھ ہمیشہ اچھا کرتا ہوں۔ میں جیسا چاہتا ہوں۔ ویسا ہو تجھے نمسکار ہو۔ میرا بھی برہمن کلیان کریں۔

اس شلوک میں وِدُر نے جو کہ دنیاوی رشتہ اور عمر میں دریودھن سے بڑا تھا۔ دریودھن اُس کا بھتیجا تھا۔ اس کو نمستے کہی ہے۔ شلوک میں چھند پورتی کے کارن "नमस्ते" کی بجائے नमश्चते آیا ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر صرف नमः شبد آ جاوے۔ تو بھی ویدک سدھانت چھوٹے بڑے سب کو نمستے کہنے کی سدھی ہو جاتی ہے۔

(۲) مہاراجہ دھرت راشٹر بن داس کی تیاری کر رہے ہیں پرجا کے لوگ انہیں روکتے ہیں تب سب کی سمتی سے سانب نام کے برہمن نے مہاراجہ دھرت راشٹر کی تعریف کر کے کہا:-

कुरुकार्याणि धर्म्याणि-
मस्ते पुरुषर्षभा। वैश-
म्पायन उवाच। तस्य त-
द्वचनं धर्म्यं मनु मन्य
गुणोत्तरम्।५०। साधु॥
साध्विति सर्वः स्व जनः प्र-
तिगृहीतवान्। धृतरा-
ष्ट्रश्च तद्वाक्यं माभिपू
ज्य पुनः पुनः।५१।
विसर्जयामास तदा प्र-
कृतीस्तु शनैः शनैः। स-
तैः स पूजितो राजा
शिवनो वे दिदृक्षतथा।
५२ प्रांजलि पूजयामास त
जनं भर्त षर्भर ५३॥

پنڈت رام سروپ کا ارتھ ہے۔ پرش شریشٹھ! اپنے دھرم کرم کرتے آپ کو نمسکار ہے۔ اس برہمن کی دھرم بھری اور گنوں سے یکت اس بات کو سب منشوں نے سادھو سادھو کہکر سویکار کر لیا اور دھرت راشٹر نے بھی اس بات کی بار بار سراہنا کی۔ تتھا دھیرے دھیرے سب لوگوں کو آگیا دے کر رخصت کر دیا۔ انہوں نے بھی اس راجہ کا اچھے پرکار سے پوجن کیا۔ اور کہا کہ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا کلیان ہونے والا ہے۔ ہے بھرت ستم! دھرت راشٹر نے ان برہمنوں کا دونوں ہاتھ جوڑ کر ستکار کیا۔ مہابھارت آشرم واس پرو ادھیائے ۱۰۔ شلوک ۵۰ سے ۵۳)۔

شلوک نمبر ۵۰ میں صاف نمستے شبد پڑا ہے اس کا ارتھ نمسکار کیا گیا ہے۔ اور ایک برہمن نے کھشتری راجہ کو نمستے کی ہے۔ راجہ نے بھی جواب میں ہاتھ جوڑ کر برہمنوں کا ستکار کیا ہے چھوٹے بڑے کا پرسپر پریم سے نمستے شبد سے آدر ستکار کرنے کا اس سے بڑھکر کیا پرمان ہو سکتا ہے ہمارے پورانک جنم ابھیمانی برہمن کھشتری آدی کو کبھی نمستے یا نمسکار آدی نہیں کہتے۔ وہ اس پرمان کو پڑھ لیں۔ اور اس جھوٹے ابھیمان کو چھوڑ کر جاتی کا انگ بننے کی کوشش کریں۔ اور ہمارے دیگر پورانک بھائی بھی جن کو نمستے شبد چبھتا ہے۔ اس پرمان سے اپنی دماغی اصلاح کریں۔ اور تیرہویں صدی تک رام رام جے دیو آدی انیک نمسکار کے خلاف شاستر شبدوں کو جن کے لئے نہ ہی شاستر اور نہ ہی کوئی اتہاس کا پرمان ملتا ہے۔ جو صرف کپول کلپت ہیں۔ چھوڑ کر سندر بھاؤ سے پراچین رشیوں منیوں اور مہاپرشوں سے سیوت وید شاستر سمت کیول نمستے شبد کے استعمال سے اپنی جاتی کو ایک سوتر میں پرو کر اپنا اپنے دیش جاتی اور سنسار کا کلیان کرتے ہوئے کرتارتھ ہوں۔ (وشوناتھ آریہ اپدیشک)

بقیہ صفحہ ۱۱

اندر کی طرف پرورتی ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ من کا سبھاؤ ہے۔ ایک سمے میں ایک چیز کا گیان کرانا۔

युगपज्ज्ञानानुत्पत्ति र्म-
नसो लिंगम॥

نیائے شاستر میں بھی کہا ہے

پراکرت پدارتھوں میں جو کبھی آنند یا سکھ کا ابھاس ملتا ہے۔ اس کا کارن بھی من کی اُس سمے اس میں لینتا ہی ہے۔ اس سے اندریوں اور من کو سب طرف سے ہٹا کر جب آتما کی طرف کریں گے۔ تو آتما کیول ہو جائے گا۔ اور اس سمے ندا اپنے آتما۔ انتر آتما پرماتما کے درشن کرنے میں سمرتھ ہوگا اور جو شدھ آنند کا لابھ ہوئے گا۔

اندریہ نگرہ یا اندریوں کو اپنے وشیوں سے ہٹانے کو یوگ کی زبان میں پرتیاہار کہتے ہیں۔ یوگ درشن میں پرتیاہار کا لکشن مہاراج پتنجلی اس پرکار لکھتے ہیں:-

"اندریوں کی جب اپنے وشیوں سے سمبندھ نہ رہے اور وہ نردھ چت کے سوروپ کا انوکرن سا ہو جائیں۔ اسے پرتیاہار کہتے ہیں" (یوگ درشن ۲-۵۴)

اس پرتیاہار کا پھل یوگی پتنجلی کہتے ہیں

ततः परमा वश्यतेन्द्रि-
याणाम् योग २-५५॥

"پرتیاہار سے اندریوں پر پُورن ادھیکار ہو جاتا ہے"

پرتیاہار کے بعد یوگ درشن میں دھارنا ادھیان اور سمادھی کا سلسلہ وار بیان ہے اور ان تینوں کو ایک ساتھ پریوگ کرنے کا نام "سنیم" بتایا ہے۔ جیسا

"त्रयमेकत्र संयम
यो ३।४।"

تینوں دھارنا دھیان سمادھی ایک وشے میں پریکت ہونے "سنیم" کہلاتے ہیں"

یہی بات وید بھگوان نے بھی پرتیاہار کے بعد دھارنا۔ دھیان سمادھی روپی تریپٹی کا ورنن کیا ہے:- جیسے

"अन्तर्यामी अन्तरिक्षे पु
राजी:"

جو آتما انتہ کرن میں سنیم کرتا ہے۔

دوسرے مت اولمبیوں میں جبکہ گیتا کی بھرپور بھاونا اُپتن ہوتی ہے۔ تو انہیں بھی وہ شبد اپنی پوجا پدھتی کا تیاگ کر اسی اُپاسنا ریتی کو انگیکار کرنا پڑا ہے۔ کیونکہ اُن کی اُپاسنا پدھتی میں کچھ وشیش داہیہ کریاؤں کے علاوہ آنترک سادھنوں کا ابھاو ہی ہے۔ ویدانویائیوں نے تو اپنی پوجا پدھتی میں اسی مارگ کا اولمبن کیا ہے۔ سنیم کا پرکار وید نے سوتم بتا دیا ہے۔ کہیں باہر سے سیکھنے کی آوشیکتا نہیں ہے۔

मूर्धानमस्य संसीव्या-
थर्वा हृदयं च यत्।
मस्तिष्का दूर्ध्वः प्रैर
यत्पवमानोऽधिशीर्षतः
अ० १०।२।२६॥

"پوتر سداچاری اتھرو یوگی اپنے مستک (دماغ) اور ہردیہ (دل) کو سنیہ (ایک) کر کے مستک سے اوپر برہم رندھر میں پریرنا کرتا ہے ارتھات سنیم کرنے کے لئے دل اور دماغ کا سمیکرن کر کے اپنے پران کو برہم رندھر میں پریرے"

اس منتر میں دل اور دماغ کو سمیکرن کا ادھکاری پوتر سداچاری (पवमान) اتھرو یوگی کو بتایا ہے ارتھات دل اور دماغ کا سمیکرن کرنے کے لئے یم نیم کی آوشیکتا ہے وید میں دوسرے استھان پر یم نیم کی اس آوشیکتا کا پربل شبدوں میں آدیش کیا ہے۔

सप्त मर्यादा: कवय-
स्तत क्षुस्तासा मेकामि
दंस्य हुरोगात। ख्यायो

है स्कंभ उपमस्य नीले यथा विसर्गे धरुणेपुतस्थौ ॥ अ० १०।८।१८

سب ہی مہاتما سات مریادائیں بتاتے ہیں۔ پری ان میں ایک بھی کوئی النگھن کرتا ہے۔ تو وہ پاپی ہو جاتا ہے۔ کنتو ودمنش سچ مچ انبیو دسے آزاد رہتے۔ جو دیپتوں میں بھی۔ چکمس میں بھی سروا شیع بھگوان میں سمتت رہتا ہے :۔

سات مریادائیں اہنسا۔ ستیہ۔ استیہ۔ برہمچریہ۔ شوچ۔ سوادھیائے اور ایشور پرنیدھان ہیں۔ یوگ درشن میں انہیں کا وستار کر کے ان کی سنکھیا دس بنا دی ہے۔ سو کشم بھید کرنے پر یہ سنکھیا اور بھی بڑھائی جا سکتی ہے۔ کنتو بکھیات پر یہ انہیں سات سے ہے۔ ہم کو اس اپدیش کے ساتھ پرانایام کا اپدیش بھی ویدیں ہے :۔

य एवं विदुष उपद्रष्टा भवति, प्राणं निरुणद्धि। अ० ११।३।५४॥

न च प्राणं निरुणद्धि सर्वज्यानिं जीयते ॥ अ० ११।३।५५॥

न च सर्वज्यानिं जीयते पुरैनं जरसः प्राणो जहाति ॥ अ० ११।३।५६॥

اپاسنا کے مرم کو جو جان لیتا ہے۔ وہ پران نرودھ کرتا ہے۔ یدی پرانا نرودھ پرانایام نہیں کرتا ہے وہ سب پرکار کی آتمک سنار برگ انیاں کھاتا ہے۔ یدی ان ہانیوں سے بچ بھی جائے تو بڑھاپے سے پہلے پران اس کا تیاگ کر دیتا ہے۔ اس پرکار ویدک ریتی سے یوگ مارگ سادھی پرماتما کی اپاسنا کا آرمبھ ہے۔ اب یہ کہ سمجھ کر رشیوں نے ہماری سندھیا پدھتی بنائی۔ اس میں اشٹانگ یوگ مارگ کا اولمبن کیا گیا ہے۔ شنو دیوی یم کا ورنن نوارن کا پرتی ندھی ہے۔ انگ سپرش تتھا مارجن سرگوں نہارن کے سمتا نائین ہیں۔ آگے پرانایام تم کا دھیان ہے۔ اگھمرشن۔ منسا پریکرما۔ اپستھان منتر پرتی ہار کے اپدیشک ہیں۔ پرتیاہار اندریہ وشی کرن میں سمہ لگتا ہے۔ یہاں بھی اسی انوبات سے اپدیش ہے۔ گایتری منتر دہارنا اور دھیان کا نباہ ہے۔ دہارنا دھیان میں سوروپ بھید ہوتا ہے۔ کبھی اوستھا دہارنا نردیکی دشا دھیان سے دھیان اوستھامی جب دھیے کے سوا کسی کا بھان نہ ہو۔ وہ سمادھی ہے۔ اس کے لئے یہاں سمرپن منتر ہے :۔

اتنا دھیان میں رکھنا چاہئے کہ ان انگوں کا انوشٹھان ساتھ ساتھ ہی ہوتا ہے۔ بھی ✻

اچھوت پن کیسے دُور کیا جائے؟

آریہ سماج گوال منڈی کے سالانہ جلسہ پر سمیلن

آریہ سماج گوال منڈی لاہور کے سالانہ جلسہ پر ۱۵ اپریل کی دوپہر کو پنڈت بشمبر ناتھ جی بی اے ایڈووکیٹ پردہان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی صدارت میں "اچھوت پن کیسے دُور کیا جائے" کے مضمون پر ایک کامیاب کانفرنس ہوئی۔ دوپہر کا وقت گرمی کی شدت کے باعث تھوڑی حاضری میں شروع ہوئی۔ لیکن ختم اچھی حاضری میں ہوئی :۔

سب سے پہلے پنڈت گیان چند جی بی اے آریہ سیوک تقریر کے لئے اُٹھے۔ آپ نے کہا۔ کہ اچھوتوں کو چھونے سے بھرشٹ ہونے کا اچھوت پن تو پنجاب سے خصوصاً بڑے شہروں سے دُور ہو چکا ہے۔ اس کے بعد کھان پان کا سوال آتا ہے۔ آریہ سماج اور دلت اُدھار سبھاؤں کے پربندھ میں دن تاً فوقتاً سہ بھوج ہوتے ہی ہیں جن میں اچھوت اور اچھوت جاتیوں کے ہندو اکٹھا بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ ان سے کھان پان کا چھوت پن بھی بہت حد تک دُور ہو رہا ہے لیکن اگر ہے۔ تو اس کا کارن یہ ہے کہ خود اچھوت جاتیوں کے ہندوؤں میں بھی ایسے ہیں جو دوسرے کے ہاتھ کا نہیں کھاتے :۔

رشتہ ناطہ کا سلسلہ اچھوتوں سے نہیں کھلا۔ تو خود اچھوت جاتی کی ہندوؤں میں بھی سب جاتیوں کے آپس میں رشتے ناطے نہیں ہو سکتے۔ اس طرح اچھوت پن کے دُور نہ ہونے کی ذمہ واری جات پات پر ہے۔ اگر جات پات دُور ہو جائے تو ہندوؤں کے اپنے اندر جو اچھوت پن پایا جاتا ہے وہ دُور ہو جائے گا۔ اور اس کے دُور ہونے سے اچھوتوں کے اچھوت پن کو دُور کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی :۔

آریہ سماج نے جات پات کو دُور کرنے میں بہت کام کیا ہے۔ جب تک جات پات ہے اچھوت پن دُور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آریہ سماج کو ذات پات کے دُور کرنے میں پورا پریتن کرنا چاہئے۔ اچھوتوں کو سب سے بڑی تکلیف پانی کی ہے۔ اس تکلیف کو دُور کرنا اچھوت پن کے دُور کرنے کا بڑا سادھن ہے۔ آریہ نوجوانوں نے اُن کی اس تکلیف کے دُور کرنے کے لئے گھور پریتن کی ضرورت ہے۔ چار پیشوں کی اچھوت سمجھنے کی جو پرورتی ہے۔ اس کو بدلنا بھی اچھوت پن کو دُور کرنے کے لئے ضروری ہے۔ آج اچھوتوں میں اس قسم کا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ ہندوؤں سے الگ ہو جائیں۔ لیکن اُن کے الگ ہونے سے اچھوت پن دُور نہیں ہوگا۔ بلکہ اس سے اُن کا اچھوت پن مستقل چیز بن جائے گا :۔

پنڈت ہردت رام شرما بی اے نے کہا۔ کہ اچھوتوں کی مالی حالت کو بہتر بنایا جانا چاہئے۔ اچھوتوں سے گندے پیشوں کی وجہ سے نفرت کی جاتی ہے۔ اُن کے پیشوں کے طریقوں میں اصلاح کی جائے۔ مالی حالت کے سدھار کے لئے کواپریٹو سوسائیٹیاں بنائی جائیں :۔

گیانی تارا سنگھ جی۔ آپ نے ایک گورو وچن پڑھ کر کہا۔ کہ ہم ایک ہی پتا کے سب پتر ہیں۔ اس حالت میں منش کو حق نہیں۔ کہ دوسرے منش کو اچھوت کہے۔ اچھوت پن دُور کرنے کے لئے لیکچروں کی ضرورت نہیں۔ عمل کی ضرورت ہے۔ اگر ہم دل سے اچھوت پن کا خیال دُور کر دیں۔ تو اچھوت پن خود بخود دُور ہو جاتا ہے :۔

پیشوں کے لحاظ سے کسی کو اچھوت نہ سمجھنا چاہئے۔ خدمت گار نہ رہیں۔ تو تم امیر کیسے رہ سکتے ہو؟ اس لئے ان خدمت گاروں کا احسان مانو۔ جنہیں جاتی سے علیحدہ کیا جا رہا ہے :۔

پروفیسر بہاری لال آنند ایم اے۔ اچھوت پن دُور کرنا شروع کر دو۔ اچھوت پن دُور ہو جائے گا۔ منطق یا دلائل سے اچھوت پن دُور نہ ہوگا۔ عملاً دُور کرنے سے ہوگا۔ اچھوت پن کو کوئی حسب زندہ سمجھو۔ سمجھو کہ ہمارا سب کا بنانے والا ایک پرمیشور ہے۔ ایسی بھاونا سے تمہارے اندر ہمدردی پیدا ہو جائے گی۔ تو اچھوت پن کا سوال خود بخود حل ہو جائے گا :۔

اچھوت پن وغیرہ تمام برائیاں جہالت کی نشانیاں ہیں۔ ان نشانیوں کو دُور کرنے کا ایک ہی ڈھنگ جہالت کو دُور کر دینا ہے پھر یہ نہ سمجھو۔ کہ اچھوتوں کا اُدھار کرنے سے ہم اُن پر کوئی احسان کرتے ہیں۔ بلکہ یہ سمجھو کہ اُن کا اُدھار کرنے سے ہم خود اپنا اُدھار کرتے ہیں۔ پریم سب سے کرو۔ تو سوراجیہ کیا سورگ کا راجیہ مل سکتا ہے :۔

پنڈت سپاہی سنگھ جی۔ آپ ضلع شیخوپورہ کے رئیس ہیں۔ لیکن مدت سے افغانستان میں رہنے کے کارن وہ پنجابی زبان کے ماہر نہیں۔ آپ کی تقریر میں پشتو کا بہت حصہ تھا۔ آپ کی تقریر سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ عربی اور سنسکرت پر اچھا عبور ہونے کے علاوہ آپ کو افغانستان میں بیٹھے ہوئے آریہ دھرم کے مطالعہ اور اس کی فضیلت کا بہت خیال ہے آپ نے عربی فارسی اور پشتو کے افغانی مصنفوں کے اقوال سے ثابت کیا۔ کہ کس طرح وہ لوگ اسلام سے ویدک دھرم کو افضل اور برتر تسلیم کرتے ہیں۔ پنڈت سپاہی سنگھ گورنمنٹ ملازم ہیں۔ لیکن ویدک اور آریہ جاتی سے اُن کا پریم ویدک دھرم اُدیائی سے کم نہیں۔ آپ کی تقریر بہت دلچسپی سے سُنی گئی — اچھوت پن دُور کرنے کے متعلق آپ کا نظریہ یہی تھا کہ ایک پتا کی سنتان ہونے سے ہم سب برابر ہیں کوئی اچھوت نہیں۔ اس لئے کسی کو اچھوت نہ سمجھنا چاہئے :۔

پنڈت وشنو دت بی اے ایڈووکیٹ۔ اچھوت پن اب تک ہے۔ اس سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔ ہم نے اچھوتوں کو اُٹھایا۔ لیکن اُن کے اندر بغاوت پیدا کر دی۔ جنہیں ہم نے پڑھایا اور بنایا وہی اب ہم سے نفرت کرتے ہیں۔ اچھوت پن دُور کرنے کا تجربہ کی بنا پر میں طریقہ بتاؤں گا۔ کہ ایک ہی محلوں میں آباد انہیں اپنے ساتھ رہنے کا موقع دیں اس طرح تھوڑی دیر میں اچھوت پن دُور ہو جائے گا :۔

مہاشہ سنت رام وچیتر۔ میرا نظریہ ہے کہ اچھوت شبد کا پرسن ہی بند کر دیا جائے آریہ بننے پر بھی ہم اچھوت کہلاتے ہیں۔ تو نہ معلوم آریہ کب بنیں گے۔ آریہ سماج کی منو برتی یہ ہے۔ کہ جس کو ہم شدھ کرتے ہیں۔ اس کے پرنے میں یہ بھاونا بھری ہے۔ کہ ہم نے تم کو اُٹھایا ہے۔ یہ منو برتی ہمارے اچھوت پن کو دُور نہیں کر سکتی جب لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اُٹھایا۔ اور اب تم سر چڑھتے ہو۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اُنہوں نے ہمارے اندر داستا بھر دی تھی۔ اگر داستا بھر دی تھی۔ تو ہمیں یہ دوہار منظور نہیں۔ جب آریہ سماج نے ہمارا اُدھار کیا۔ اور دماغ سوتنتر وچار کرنے والا بنایا۔ تو ہمارا ادھکار ہے۔ کہ ہم سوچیں کہ ہمارے لئے اچھا کیا ہے اور بُرا کیا ہے :۔

ہندوؤں نے پولیٹیکل سوارتھ سے ہمارا اُدھار شروع کیا۔ تو یہ اُدھار استھائی نہیں۔ استھائی ہے :۔

اچھوتوں کا سب سے بڑا پاپ غریبی ہے۔ غریبی دُور ہو جائے۔ تو وہ نہ دولت نہ ذلت۔ نہ نتیجہ۔ اس کے دُور کرنے کے لئے آریہ سماج نے جتنا پرچار میں خرچ کیا۔ اُتنا اب نو جوانوں کے لئے دستکاری کے کارخانے وغیرہ کھول کر اُن کی آرتھک اوستھا کو سدھارنے کے لئے کر

یادرفتگان

نمبر (۵۲)

لالہ دیارام

(ایک واقف کار کے قلم سے)

ضلع گوجرانوالہ کی دور مغربی حد پر دریائے چناب کے کنارے حافظ آباد کی تحصیل میں جلالپور بھٹیاں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جب لوئر چناب [illegible] عالم وجود میں آئی تھی۔ اور چناب کالونی میں ریل کا وجود [illegible] شروع نہ ہوا تھا۔ تو یہ چھوٹا سا قصبہ اس علاقہ کی مرکزی تجارتی ستھان تھا۔ اور اس کی رونق موجودہ حالت کے مقابلہ میں بہت اچھی تھی۔ گو یہ قصبہ ضلع کے صدر مقام سے پچاس میل کے فاصلہ پر تھا۔ اور آمدورفت کے وسائل بھی پہلے کچھ اچھے نہ تھے۔ [illegible] اور بیلوں پر دو دن میں گوجرانوالہ پہنچنا ہوتا تھا۔ تاہم عدالتی اور تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں وہاں کے لوگوں کا گوجرانوالہ اکثر آنا جانا رہتا تھا۔ انیسویں صدی کی آخری چوتھائی کی بات ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی گوجرانوالہ پدھارے۔ جلالپور بھٹیاں سے بھی ایک شخص اتفاق سے ان دنوں وہاں موجود تھا۔ رشی کا شہرہ سنا۔ تو تماشہ کے طور پر وہ بھی درشنوں کو چلا گیا۔ دیا نند کو سنا۔ خیالات پلٹا کھا گئے واپس گھر آیا۔ تو اس کی زبان پر رشی دیانند کا چرچا تھا۔ وہ اس کا تذکرہ کرتا تھا۔ تو عام لوگ حیران رہتے تھے اور رشی اور ان کے بھگت دانت پیس کر رہ جاتے تھے۔ یہ شخص جانتے ہو کون تھا؟ یہ لالہ دیارام تھا۔ لالہ دیارام ایک غریب معزز خاندان سے لیکن [illegible] طبع تھا۔ اردو جانتا تھا۔ ایک معزز [illegible] خاندان سے [illegible] داری ہو جانے سے وہ اتفاق سے جرائم میں ڈیرہ اسمٰعیل خان جا کر پولیس میں بھرتی ہو گیا۔ پولیس والوں اور بھیرہ [illegible] کرسنا چار کی جتنی پرواہ ہوتی ہے۔ وہ سب جانتے ہیں۔ لالہ دیارام بھی [illegible] نہ تھا جو پولیس کی فضا میں رہ کر اس کی خرابیوں سے محفوظ رہتا۔ وہ معمولی انسان تھا۔ ہم اتنا جانتے ہیں کہ وہ ملازمت چھوڑ کر جب واپس وطن آیا۔ تو بیبت اس کے اعمال و افعال سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی معلوم ہوتی تھی۔ [illegible] کے لڑکے [illegible] ہو کر نہیں ہوتے۔ کمزوری [illegible] سے ہی [illegible] آئی ہے۔ لالہ دیارام ادھیڑ عمر سے ہی [illegible] ہیکل اور مضبوط تھا۔ اس پر قدرت نے جسم [illegible] اور چہرہ بارعب دیا تھا۔ [illegible] سے خوفی بھی شامل ہو۔ تو غضب ہی تھا۔

دیتی ہے۔ لالہ دیارام اتنا بے خوف تھا۔ کہ اس کے متعلق مشہور تھا۔ کہ زبانی تو کیا۔ وہ راہ چلتے لڑائی مول لینے کے لئے تیار رہتا تھا۔ پھر لڑائی زبانی ہی نہیں۔ گو تو تو میں میں تک ہی محدود رہے۔ لالہ دیارام کی حالت میں تو تو میں میں کی نوبت آتی تھی۔ تو اس کے بعد کہ ہاتھا پائی ختم ہو چکی تھی وہ چھوٹتے ہی مخالف کے گلو گیر ہو جاتا تھا۔ اور ہیکل اور طاقت کی وجہ سے مقابلہ پر زبردست سے زبردست بھی مرعوب ہو جاتا تھا۔

لالہ دیارام دو بھائی تھے۔ یہ بڑا تھا۔ اور دوسرا چھوٹا۔ چھوٹے کی شادی ہو گئی۔ لیکن یہ غیر شادی شدہ تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے۔ کہ ملازمت سے فارغ ہو کر وہ ایک مسلمان عورت کو لے آیا تھا۔ جسے اس نے ایک علیحدہ مکان میں بطور اپنی عورت کے رکھا ہوا تھا۔ کھانا پینا اس کا الگ تھا۔ یہ اسے خرچ دیتا۔ اور وہ اس کے حق میں بیٹھی تھی۔ چونکہ اس زمانہ میں شدھی کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ تھی۔ اور یہ ایک عام بات تھی۔ کہ جو ہندو کسی مسلمانی پر فریفتہ ہوتا۔ وہ اپنا مذہب اس فریفتگی کے ارپن کر دیتا تھا۔ لیکن لالہ دیارام کی استقامت تھا۔ وہ مسلمان عورت سے باضابطہ تعلق کے زمانہ میں بھی کٹر ہندو تھا۔ اتنا کٹر۔ کہ کٹرتا کے اس زمانہ میں کبھی کسی نے خیال تک نہیں کیا۔ کہ اسے ہندو دھرم سے الگ کر دیا جائے۔ عورت کے مذہب میں تو لالہ دیارام دخل دے ہی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ یہ تو اس وقت کسی کے دماغ میں بھی نہ آ سکتا تھا۔ کہ مسلمانوں کو شدھ بھی کیا جا سکتا ہے لیکن مسلمان عورت کا عشق بھی اسے اپنے مذہب سے مرتد نہ بنا سکا۔ چنانچہ لالہ دیارام اپنے مذہب پر قائم تھا۔ اور مسلمانی عورت اپنے مذہب میں [illegible] آغوش میں اسلامی رہی۔

لالہ دیارام نے رشی دیانند کے سدھانتوں کی چرچا کی۔ تو برادری کی طرف سے سخت مخالفت کی گئی۔ طبیعت میں ہٹھ زیادہ تھا۔ مخالفت نے اسے اور بھی پکا کر دیا۔ چنانچہ ہم کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ۱۸۹۰ء کے قریب جلالپور میں آریہ سماج قائم ہوئی لالہ دیارام کے پرچار سے ہی قائم ہوئی۔ وہ آریہ سماج کا پہلا منتری تھا۔ چند سال منتری رہ کر پردھان بن گیا۔ اور سوائے دو تین سال کے متواتر تادم مرگ پردھان رہا۔

آریہ سماج جلالپور بھٹیاں کسی زمانہ میں خوب ترقی پر تھا۔ اس نے سپتاہک ست سنگ اور سالانہ جلسے باقاعدہ ہوتے تھے۔ رات کو روزانہ کیرتن وغیرہ بھی ہوتا اور مہ[illegible] عام آتی تھی۔ آریہ سماج کے پرسدھ اپدیشک ماسٹر درگا پرشاد۔ پنڈت پورنانند۔ پنڈت دولت رام۔ پنڈت گنپتی شرما۔ پنڈت کلیان دت۔ راجیہ رتن ماسٹر آتما رام۔ کلکتہ کے ویدمورتی پنڈت شیونا تھ وغیرہ تمام پرسدھ اپدیشک وہاں پرچار کے لئے جاتے تھے۔ اور اس کے جلسوں میں شامل ہوتے تھے۔ ویدپرچار کے علاوہ اس سماج کا دیشیہ منت تھا۔ اور سماج ہر سال وید پرچار کی یتھا شکتی سہایتا کرتی رہی۔ مگر اس سمے آریہ سماج کی اوستھا اچھی نہیں۔ سپتاہک ست سنگ بھی نیم پوروک نہیں ہوتے۔ انہی دنوں کا ایک چھوٹا سا مندر بنا ہوا ہے۔ [illegible] کی عمارت بھی سماج کی ملکیت ہے۔ لیکن پاٹھ شالہ نہ کھل سکنے کے کارن مکان ڈسٹرکٹ بورڈ کو مڈل سکول کے لئے کرایہ پر دیا ہوا ہے۔ مندر کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے لالہ دیارام کی وصیت شدہ ایک دکان استعمال میں لائی جانے والی ہے۔

لالہ دیارام کی زبان میں کشش تھی۔ جہاں بیٹھ جاتا۔ وہیں دو چار دس آدمی اس کے گرد جمع ہو جاتے۔ پرسنگ کوئی ہو۔ وہ آریہ سماج کا ذکر ضرور چھیڑ دیتا۔ گھنٹوں بولتا رہتا۔ لیکن سننے والے اکتانے کا نام نہ لیتے۔ اردو کتب کا مطالعہ بڑا وسیع تھا۔ اسلام کے متعلق پنڈت لیکھرام کی کتب پر اچھا عبور تھا۔ اس پر حافظہ غضب کا تھا اس لئے ایسی ایسی باتیں بتاتا جو عوام کو نئی تحقیقات معلوم ہوتیں۔ چنانچہ پنڈت لیکھرام کی آخری تصنیف حجت الاسلام نکلی۔ تو اس کے مضامین سے وہ لوگوں کو خوب محظوظ کرتا۔ بائبل توریت قرآن اور پرانوں کے کئی قصے اس کے منہ سے بڑے دلچسپ معلوم ہوتے تھے اتنے دلچسپ کہ جو لوگ انہیں براہ راست کتابوں سے پڑھے ہوتے تھے۔ انہیں بھی لالہ دیارام کی زبان سے سننے میں مزا آتا تھا۔ باوجودیکہ واقفیت اتنی تھی۔ اور طرز تقریر بھی بہت دلکش تھا۔ لیکن وہ تب تک ہی بول سکتا تھا جب تک اسے خیال ہو کہ وہ بات چیت کے طور پر بول رہا ہے اگر اسے کہہ دیا جاتا۔ کہ آریہ سماج کے ست سنگ میں تھوڑا سا ویاکھیان دے دو۔ تو اس کی زبان سے ایک لفظ نہ نکل سکتا تھا۔ آریہ سماج جلالپور سے اتنا [illegible]

چالیس سال تک گہرا تعلق رہا۔ لیکن ایک بھی ایسا موقعہ نہیں آیا۔ کہ اس نے سپتاہک ست سنگ میں پرارتھنا ہی کرائی ہو۔ یا اتنے وار شک اتسو اس کے عہد میں ہوتے۔ کسی میں کھڑے ہو کر کسی ویاکھیان داتا کا حاضرین سے تعارف ہی کرایا ہو۔

لالہ دیارام ۴۸ سال کو پہنچ رہا ہوگا۔ کہ اس کی بہن اسے شادی پر رضامند کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ سالوں میں بے شک وہ بڑا تھا۔ لیکن شکل و صورت اور ہمت اور حوصلہ میں پچیس سالہ نوجوان کو بھی مات کرتا تھا۔ دھرم سالہ آریہ سماج کے پرسدھ منتری لالہ گنگا رام اپیل نویس کے ہاں اس کی شادی کی بات پختہ ہو گئی۔

شادی کے بعد ان کی استری جلالپور آئی تو گرہست کی اس زندگی سے اس کے جیون میں اور بھی اچھی تبدیلی آئی۔ اس کی استری آریہ سماج اور [illegible] منڈل میں پلی ہوئی تھی۔ اس نے آریہ سماج کے ساتھ اس کے سنبندھ کو گھٹایا نہیں بڑھایا ہی تھا۔ گرہست انسان کو بہت حد تک ذمہ دار بناتا ہے۔ غیر ذمہ داری کی کوئی باتیں تھیں۔ تو وہ گرہست جیون میں اس سے دور ہو گئیں۔ شادی کا پھل سنتان ہے۔ لالہ دیارام کے ہاں دو لڑکیاں ہوئیں۔ جنہیں پاکر وہ اکثر اپنی خوش قسمتی پر ناز کیا کرتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا کہ رشی دیانند اور آریہ سماج کی بدولت پرماتما نے مجھ پر دیا ہے۔ ورنہ میں جو کچھ تھا۔ اس کا انجام خراب ہونے کے سوائے اور ہو ہی کیا سکتا تھا۔ لالہ دیارام کی زندگی کے یہ بہترین دن تھے۔ دھرم کی طرف رجحان تھا۔ سوسائٹی میں عزت تھی۔ کھانے پینے کی پرواہ نہ تھی۔ نیک استری کا پتی اور دو خوبصورت بچوں کا باپ تھا۔

دھرم سالہ کا بھونچال ان لوگوں کے لئے قیامت کا نمونہ تھا۔ جن کے متعلقین کو اس نے تباہ کر دیا۔ لالہ دیارام کے سسرال دھرم سالہ میں تھے۔ لالہ دیارام کی استری اپنی دونوں کمسن لڑکیوں کے ساتھ اپنے میکے گئی ہوئی تھی۔ بھونچال کی صبح کو لالہ گنگا رام کا مکان زمین کے ساتھ ملا دیا گیا۔ اور لالہ دیارام کی استری اور لڑکیاں اس میں اس طرح پیوست ہوئیں۔ کہ پھر نہ اٹھیں لالہ دیارام کے لئے یہ صدمہ ناقابل برداشت تھا۔ اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جو اس قسم کے حالات سے گذرا ہو۔ جو لالہ دیارام کو پیش آئے۔ کچھ دنوں اس کا اثر اس پر بھی رہا۔ لیکن قدرت نے انسان کو بھول جانے کی بھی شکتی دی ہے۔ وہ بڑے بڑے دکھوں

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۹ کالم ۲)

है स्कंभ उपमस्य नीले मथां विसर्गी वरुणोपुतः स्थो॥ अ० १०।८।६

جب ان دو کا اتما سات مریادائیں بتاتے ہیں۔ جب ان میں ایک بھی کوئی الّنگھن کرتا ہے۔ تو وہ پاپی ہو جاتا ہے۔ کنتو وہ منش سچ مچ ابھیو دے کا ادھیکاری ہے۔ جو دیوتاؤں میں بھی۔ چکر میں بھی سرو آشرے بھگوان میں سمت رہتا ہے ؛

سات مریادائیں اہنسا۔ ستیہ۔ استیہ۔ برہمچریہ۔ شوچ۔ سوادھیائے اور ایشور پرنیدھان ہیں۔ یوگ درشن میں انہیں کا وستار کر کے ان کی سنکھیا دس بنا دی ہے۔ سو کشم بھید کرنے سے یہ سنکھیا اور بھی بڑھائی جا سکتی ہے۔ کنتو تتھیہ تات یہ ہے انہیں سات سے ہے۔ ہم نم اسی اپدیش کے ساتھ پرانایام کا اپدیش بھی ویدوں میں ہے :-

य एवं विदुष उपद्रष्टा भवति, प्राणं निरुणद्धि॥ अ० ११।३।५४॥

न च प्राणं निरुणद्धि सर्वज्यानिं जीयते॥ अ० ११।३।५५॥

न च सर्वज्यानिं जीयते पुरैनं जरसः प्राणो जहाति॥ अ० ११।३।५६॥

پرانایام کے رہسیہ کو جو جان لیتا ہے۔ وہ پران نرودھ کرتا ہے۔ یدی پرانا نرودھ پرانایام نہیں کرتا ہے وہ سب پرکار کی آتمک شاریرک ہانیاں اٹھاتا ہے۔ یدی ان ہانیوں سے بچ بھی جائے تو بڑھاپے سے پہلے پران اس کا تیاگ کر دیتا ہے۔ اس پرکار ویدک ریتی سے یوگ مارگ دوارا پرماتما کی اپاسنا کا آدیش آیا ہے۔ اب یہ سمجھ کر رشیوں نے ہماری سندھیا پدھتی بنائی۔ اس میں اشٹانگ یوگ مارگ کا ہی لبھن کیا گیا ہے۔ شنو دیوی مم کا درشٹ نوارن کا پرتی ندھی ہے۔ انگ سپرش تتھا مارجن سرگن دوارا ان کے سمتاین ہیں۔ آگے پرانایام تم کا وھان ہے۔ اگھ مرشن۔ منساپریکرما۔ اپستھان منتر۔ پرتی ہار کے اپدیشک ہیں۔ پرتیاہار اندریہ وشی کرن میں سمرتھ لگتا ہے۔ یہاں بھی اسی انوبات سے اپدیش ہے۔ گایتری منتر دھارنا اور دھیان کا وتا بھاس ہے۔ دھارنا دھیان میں سوروپ بھید ہوتا ہے۔ کچھ اوستھا دھارنا نزدیکی زشان دھیان ہے دھیان اوستھا میں جب دھیئے کے سوا کسی کا بھان نہ ہو۔ وہ سمادھی ہے۔ اس کے لئے یہاں سمرپن منتر ہے ؛

آتما دھیان میں رکھنا چاہئے۔ کہ ان انگوں کا انوشٹھان ساتھ ساتھ ہی ہوتا ہے۔ بیتی ✲

اچھوت پن کیسے دُور کیا جائے؟

آریہ سماج گوال منڈی کے سالانہ جلسہ پر سمّیلن

آریہ سماج گوال منڈی لاہور کے سالانہ جلسہ پر ۵ اپریل کی دوپہر کو پنڈت بشمبر ناتھ جی بی اے ایڈووکیٹ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی صدارت میں "اچھوت پن کیسے دُور کیا جائے" کے مضمون پر ایک کامیاب کانفرنس ہوئی۔ دوپہر کا وقت گرمی کی شدت کے کارن تھوڑی حاضری میں شروع ہوئی۔ لیکن ختم اچھی حاضری میں ہوئی ؛

سب سے پہلے پنڈت گیان چند جی بی اے آریہ سیوک تقریر کرنے کے لئے اُٹھے۔ آپ نے کہا۔ کہ اچھوتوں کو چھونے سے بھرشٹ ہونے کا اچھوت پن تو پنجاب سے خصوصاً بڑے شہروں سے دُور ہو چکا ہے۔ اس کے بعد کھان پان کا سوال آتا ہے۔ آریہ سماج اور دلت اُدّھار سبھاؤں کے پربندھ میں وقتاً فوقتاً سہبھوج ہوتے رہتے ہیں جن میں اچھوت اور اچھوت جاتیوں کے ہندو اکٹھا بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ ان سے کھان پان کا چھوت پن بھی بہت حد تک دُور ہو رہا ہے لیکن اگر ہے۔ تو اس کا کارن یہ ہے کہ خود اچھوت جاتیوں کے ہندوؤں میں بھی ایسے ہیں جو دوسرے کے ہاتھ کا نہیں کھاتے ؛

رشتہ ناطہ کا سلسلہ اچھوتوں سے نہیں کھلا۔ تو خود اچھوت جاتی کے ہندوؤں میں بھی سب جاتیوں کے آپس میں رشتے نہیں ہو سکتے۔ اس طرح اچھوت پن کے دُور نہ ہونے کی ذمہ داری جات پات پر ہے۔ اگر جات پات دُور ہو جائے تو ہندوؤں کے اپنے اندر جو اچھوت پن پایا جاتا ہے وہ دُور ہو جائے گا۔ اور اس کے دُور ہونے سے اچھوتوں کے اچھوت پن کو دُور کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی ؛

آریہ سماج نے جات پات کو دُور کرنے میں بہت کام کیا ہے۔ جب تک جات پات ہے اچھوت پن دُور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آریہ سماج کو ذات پات کے دُور کرنے میں پورا پریتن کرنا چاہئے۔ اچھوتوں کو سب سے بڑی تکلیف پانی کی ہے۔ اس تکلیف کو دُور کرنا اچھوت پن کے دُور کرنے کا بڑا سادھن ہے۔ آریہ نوجوانوں کو ان کی اس تکلیف کے دُور کرنے کے لئے گھور پریتن کی ضرورت ہے۔ پنڈتوں کی اچھوت سمجھنے کی جو ہدردی ہے۔ اس کو بدلنا بھی اچھوت پن کو دُور کرنے کے لئے ضروری ہے۔ آج اچھوتوں میں اس قسم کا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ ہندوؤں سے الگ ہو جائیں۔ لیکن اُن کے الگ ہونے سے اچھوت پن دُور نہیں ہوگا۔ بلکہ اس سے اُن کا اچھوت پن مستقل چیز بن جائے گا ؛

پنڈت ہردت رام شرما بی اے نے کہا۔ کہ اچھوتوں کی مالی حالت کو بہتر بنایا جائے۔ اچھوتوں سے گندے پیشوں کی وجہ سے نفرت کی جاتی ہے۔ اُن کے پیشوں کے طریقوں میں اصلاح کی جائے۔ مالی حالت کے سدھار کے لئے کوآپریٹو سوسائٹیاں بنائی جائیں ؛

گیانی تارا سنگھ جی ۔ آپ نے ایک گورو وچن پڑھ کر کہا۔ کہ ہم ایک ہی پتا کے سب پتر ہیں۔ اس حالت میں منش کو حق نہیں۔ کہ دوسرے منش کو اچھوت کہے۔ اچھوت پن دُور کرنے کے لئے لیکچروں کی ضرورت نہیں۔ عمل کی ضرورت ہے۔ اگر میں دل سے اچھوت پن کا خیال دُور کر دوں۔ تو اچھوت پن خود بخود دُور ہو جاتا ہے ؛

پیشوں کے لحاظ سے کسی کو اچھوت نہ سمجھنا چاہئے۔ خدمت گار نہ ہوں۔ تو تم امیر کیسے رہ سکتے ہو؟ اس لئے ان خدمت گاروں کا احسان مانو۔ جنہیں جاتی سے علیحدہ کیا جا رہا ہے ؛

پروفیسر بہاری لال آنند ایم اے۔ اچھوت پن دور کرنا شروع کر دو۔ اچھوت پن دُور ہو جائے گا۔ منطق یا دلائل سے اچھوت پن دُور نہ ہوگا۔ عملاً دُور کرنے سے ہوگا۔ اچھوت پن کو کوئی حیب نہ سمجھو۔ یہ سمجھو کہ ہمارا سب کا بنانے والا ایک پرمیشور ہے۔ ایسی بھاونا سے تمہارے اندر ہمدردی پیدا ہو جائے گی۔ تو اچھوت پن کا سوال خود بخود حل ہو جائے گا ؛

اچھوت پن وغیرہ تمام برائیاں جہالت کی نشانیاں ہیں۔ ان نشانیوں کو دُور کرنے کا ایک ہی ڈھنگ جہالت کو دُور کرنا ہے پھر یہ نہ سمجھو۔ کہ اچھوتوں کا اُدّھار کرنے سے ہم اُن پر کوئی احسان کرتے ہیں۔ بلکہ یہ سمجھو کہ اُن کا اُدّھار کرنے سے ہم خود اپنا اُدّھار کرتے ہیں۔ پریم سب سے کرو۔ تو سوراجیہ کیسا سورگ راجیہ مل سکتا ہے ؛

پنڈت سیتا رام گھو جی ۔ آپ ضلع شیخوپورہ کے رئیس ہیں۔ لیکن مدت سے افغانستان میں رہنے کے کارن وہ پنجابی زبان کے ماہر نہیں۔ آپ کی تقریر میں پشتو کا بہت حصہ تھا۔ آپ کی تقریر سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ عربی اور سنسکرت پر اچھا عبور ہونے کے علاوہ آپ کو افغانستان میں بیٹھے ہوئے آریہ دھرم کے مطالعہ اور اس کی فضیلت کا بہت خیال ہے آپ نے عربی فارسی ادب اور پشتو کے افغانی مصنفوں کے اقوال سے ثابت کیا۔ کہ کس طرح وہ لوگ اسلام سے ویدک دھرم کو افضل اور برترین تسلیم کرتے ہیں۔ پنڈت سیتا رام گھو گو وہ کے رہنے والے ہیں لیکن ویدا ورات جاتی سے اُن کا پریم کسی ویدک دھرم انویائی سے کم نہیں۔ آپ کی تقریر بہت دلچسپی سے سنی گئی ؛ ——— اچھوت پن دُور کرنے کے متعلق آپ کا نظریہ یہی تھا کہ ایک پتا کی سنتان ہونے سے ہم سب برابر ہیں کوئی اچھوت نہیں۔ اس لئے کسی کو اچھوت نہ سمجھنا چاہئے ؛

پنڈت وشنو دت بی اے ایڈووکیٹ

اچھوت پن اب تک ہے۔ اس سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔ ہم نے اچھوتوں کو اُٹھایا۔ لیکن اُن کے اندر بغاوت پیدا کر دی۔ جنہیں ہم نے پڑھا لکھا کر بنایا وہی اب ہم سے نفرت کرتے ہیں۔ اچھوت پن دُور کرنے کا تجربہ کی بنا پر میں طریقہ بتاؤں گا۔ کہ ایک ہی محلوں میں آباد انہیں اپنے ساتھ رہنے کا موقع دیں اس طرح تھوڑی دیر میں اچھوت پن دُور ہو جائے گا ؛

مہاشہ سنت رام وچیتر ۔ میرا کہنا ہے کہ اچھوت شبد کا برتنا ہی بند کر دیا جائے آریہ بننے پر بھی ہم اچھوت کہلاتے ہیں۔ تو نہ معلوم آریہ کب بنیں گے۔ آریہ سماج کی منوبرتی یہ ہے۔ کہ جن کو ہم شدھ کرتے ہیں۔ اس کے پردے میں یہ بھاونا بھری ہے۔ کہ ہم نے تم کو اُٹھایا ہے۔ یہ منوبرتی ہمارے اچھوت پن کو دُور نہیں کر سکتی جب وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اُٹھایا۔ اور اب تم سر پڑھتے ہو۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ انہوں نے ہمارے اندر داستا بھر دی تھی۔ اگر داستا بھر دی تھی۔ تو پھر یہ ادّھار منظور نہیں۔ جب آریہ سماج نے ہم کو آریہ کیا۔ اور وید منتر سو سنتر پرچار کرنے والا بنایا۔ تو ہمارا ادھکار ہے۔ کہ ہم سوچیں کہ ہمارے لئے اچھا کیا ہے اور بُرا کیا ہے ؛

ہندوؤں نے پولیٹیکل سوارتھ سے ہمارا ادّھار شروع کیا۔ تو یہ ادّھار ستھائی نہیں۔ استھائی ہے ؛

اچھوتوں کا سب سے بڑا پاپ غریبی ہے۔ غریبی دُور ہو جائے۔ تو دو نہ دولت نہ پت۔ نہ انتیج۔ اس کے دُور کرنے کے لئے آریہ سماج نے جتنا پرچار میں خرچ کیا۔ اتنا اب ان لوگوں کے لئے دستکاری کے کارخانے وغیرہ کھول کر ان کی آرتھک اوستھا کو سدھارنے کے لئے کر

...ت سنت رام بی اے۔ اچھوت پن روگ نہیں۔ کسی روگ کا داریہ لکش ہے۔ وہ ...ذات پات ہے۔ خود اچھیہ جاتی کے ہندوؤں ...اچھوت پن موجود ہے۔ اچھوت پن دور کرنے ...نصاد ہے ... ہم اصلی روگ کی چکتسا کریں ... ہم نے روگ کا علاج نہیں کیا۔ اور اُس کے ...بی نشانات کیا کرتے ہیں۔ آپ اچھوتوں کو ...ودیا ساکن کا اچھوت پن دور نہ ہوگا۔ اُنہیں ...ت ... دیں ... ان کا اچھوت پن دور ہوتا ...جھوت۔ اچھوت پن دور کرنے کا طریقہ یہ ہے جو سوشل طور پر انہیں اپنا مت کریں۔ نہ ان کے ...سوشل ... کریں۔ جس طرح اسلام میں ...ت کوئی شخص سب کچھ ہو جاتا ہے۔ اسی ...آریہ سماج میں جو آ جائے۔ اُسے آریہ ہونے ...سب حقوق دے دیئے جائیں۔ دوسرا پولیٹکل ...جس طرح جاپان میں ایک دم نیچ اونچ ...پولیٹکل ... سے دور کر دیا گیا تھا۔ اسی ...کو ... اچھوت پن دور کر دینا چاہیے۔

مہاشہ ... بی اے۔ اچھوت پن بھی لاہور سے ... شہروں میں بھی ہے۔ اچھوت ...پڑھا ہو۔ تو بھی اُسے نہ مندر میں جانے دیا جاتا ہے۔ نہ ہوٹل میں روٹی کھانے دی جاتی ...کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج نے اچھوتوں میں ...ت کا سپرٹ پیدا کر دی ہے۔ ہاں ہم چاہتے ...کہ سوشل اور پولیٹکل ادھکار دینے والوں ...بعناوت کریں۔ اور اگر ہندوؤں کے ساتھ ...دھکار حاصل نہ کریں۔ تو ہندوؤں سے علیحدہ ہو کر ہم انسان تو سمجھے جائیں گے ہمیں ہندو ہونے پر مسلمانوں سے بھی بُرا سمجھا جاتا ہے۔ ...نہیں ... کنوؤں سے پانی لینے کا ادھکار ...نہیں منع کیا جاتا ہے۔ ہم اگر علیحدہ ہو کر پولیٹکل ادھکار حاصل کر لیں گے۔ تو آپ کو سوشل ...دھکار دینے پڑیں گے۔ آپ نے ہندو جاتی کو ...چانا ہے۔ تو جو سیر ... تیار کی گئی تھیں۔ اُن سے کام لینا چاہئے۔ چونکہ اس سمے وہ سیڑھیاں نہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مکان کو جھٹ ...سے اکھاڑ دیا جائے۔ اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ ... یہ نہیں کہتے۔ کہ سوشل ریفارم کریں۔ ...سوشل انقلاب لائیں۔ اگر آپ ایسا نہ کریں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہندو جاتی کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ✤

ان تقریروں کے بعد سبھا پتی ... ...کی ... کی ... اور پردھان ...ن کی طرف سے سبھا پتی اور ودیا کھیا تاؤں کے شکریہ کے بعد سبھا وسرجن ہوئی ✤

...کاش "میں اشتہار دینا کس قدر ...سود مند ہوگا۔ یہ تجربہ ہی بتا سکتا ہے ✤

ریویو

انوار حقیقت

مؤلف شری منوہر لال طالب بی اے ایل ایل بی چکوال رسم الخط اُردو ضخامت ۶۸ صفحہ قیمت چھ آنے ✤

آریہ سماج کے دس نیموں پر کئی نامور آریہ سماجی ودوانوں کے لیکھ اور نامی شعرا کی نظموں کے علاوہ مؤلف کی اپنی چیدہ نظمیں کتاب کی زینت ہیں۔ آریہ سماج کے دس نیموں کی ویاکھیا کا یہ ڈھنگ مؤلف نے جو طریقہ اختیار کیا ہے۔ وہ نہایت دلچسپ ہے۔ آریہ سماج کے نیموں سے دلچسپی رکھنے والوں سے ہم اس کتاب کی بزور سفارش کرتے ہیں۔ مؤلف سے منگوایئے ✤

تین ٹریکٹ

آریہ سماج کے سیوک منشی گوپال سنگھ پنجابی کے تین ٹریکٹوں (۱) ویدک دھرم کیا ہے؟ (۲) دھرم کا بل (۳) راجہ جنک اور اشٹاوکر کا سمواد کی ایک ایک کاپی ہمیں موصول ہوئی ہے۔ منشی گوپال سنگھ کی اپنے ڈھنگ پر ویدک دھرم پرچار کی کوشش قابل تعریف ہے۔ آریہ سماجوں کو اُن کے ٹریکٹ خرید کر اُن کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ قیمت پہلے ٹریکٹ کی ۱/ اور باقی دونوں کی تین پیسہ فی ٹریکٹ ہے۔ مؤلف سے ڈاکخانہ گوردت بھون لاہور کے پتہ سے مل سکتے ہیں الکا چوتھا ٹریکٹ ✤

بال کتھا مالا

مہاشہ للت پرشاد آریہ ویدمنجر کنیا پاٹھ شالہ آریہ سماج بھوڑ برلی نے بال کتھا مالا کے نام سے ٹریکٹوں کا ایک سلسلہ جاری کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلہ میں "جیون چرتر سوامی برجانند ڈنڈی" پہلا ٹریکٹ ہے۔ مہاشہ جی سال میں اس قسم کے بارہ ٹریکٹ نکالنا چاہتے ہیں۔ قیمت (۸عہ) ✤

۲۰۰۰ کی ماترا پراٹری کے لئے ۵ روپے مڈل کے لئے ۱۰ روپے اور ہائی کے لئے ۲۰ روپے ہے پرائمری سکولوں یا پاٹھ شالاوں کی طرف سے ایک پرتی ندھی۔ مڈل کی طرف سے دو اور ہائی کی طرف سے تین پرتی ندھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ پرتی ندھی فارم سب کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی کو نہ پہنچے ہوں۔ تو جلد منگوا لیں ✤

(مولراج بی اے۔ بی ٹی۔ منتری پنجاب آریہ شکشا سمتی) ✤

کشمیر ریلیف فنڈ کے دانیوں کی فہرست

جن دانی سجنوں نے کشمیر ریلیف فنڈ کے لئے اس سبھا کو دان دیا ہے۔ اُن کی فہرست سمے سمے پر اخبارات میں شائع کرائی جا چکی ہے۔ اب اُس سے آگے جن سجنوں سے مذکورہ بالا فنڈ میں دھن آیا ہے۔ اُن کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:-

یہ فہرست ۲۹ چیت سمت ۸۸ سے ۲۶ بیساکھ سمت ۱۹۸۹ تک کی ہے ✤

(۱) مہاشہ کندن لعل کنڈیارہ ... ۵۰-۰-۰ روپے
(۲) " آنند گوپال ہریانہ ... ۴-۰-۰ "
(۳) آریہ سماج نابھہ ... ۱۱-۱۲-۰ "
(۴) مہاشہ دینا ناتھ ٹیچر ہنجتوڑ ... ۵-۰-۰ "
(۵) آریہ سماج وچھوالی لاہور ... ۳۸۹-۵-۰ "
(۶) مہاشہ رام لال رشن چند منڈی ... ۳۶۱-۰-۰ "
(۷) آریہ سماج جالندھر شہر ... ۳۰-۲-۰ "
(۸) " " سمندری ... ۲۷-۸-۰ "
(۹) معرفت پنڈت دان ڈاکٹر بجری کرشن ناتھ قطب پور ... ۱۵-۴-۰ "
(۱۰) بی آر رام ڈسٹرکٹ کلرک کریٹ گم ... ۱۶-۹-۰ "
(۱۱) ڈاکٹر اچھر سنگھ یوگنڈہ ... ۱۶-۹-۰ "
(۱۲) ڈاکٹر اے این کھیلہ وزارہ یوگنڈا ... ۱۶-۹-۰ "
(۱۳) مہاشہ اہناش رام خیرپور ... ۱۸-۴-۰ "
(۱۴) مہاشہ بہاری لال اگروال کرناد ... ۲۱-۰-۰ "
(۱۵) آریہ سماج بغداد ... ۳۰۰-۰-۰ "
(۱۶) " دھاریوال سیالکوٹ ... ۲۲-۰-۰ "
(۱۷) ڈاکٹر گوکل چند نگپل کارزن راجہ ... ۵-۰-۰ "
(۱۸) مہاشہ دیسراج ٹھیکیدار بھان (سندھ) ... ۵-۰-۰ "
(۱۹) دیوان منگھن لال بھان سندھ ... ۵-۰-۰ "
(۲۰) لالہ جودھا رام " " ... ۵-۰-۰ "
(۲۱) دیوان موہن لال " " ... ۵-۰-۰ "
(۲۲) مکھی کھوڑا مل " ... ۱-۰-۰ "
(۲۳) مہاشہ گینت رام گوری " ... ۵-۰-۰ "
(۲۴) " جیتو رام سیلی ... ۱۵-۰-۰ "
(۲۵) " چانن مل سوداور سیر بھاول ... ۸-۰-۰ "
(۲۶) آریہ سماج لاہور چھاؤنی ... ۸-۰-۰ "
(۲۷) مہاشہ وید پرکاش آنند ماڑی انڈس ... ۵۰-۰-۰ "
(۲۸) آریہ سماج میانوالی ... ۴۰-۰-۰ "
(۲۹) ڈاکٹر گوبند پرساد سیالکوٹ ... ۵-۰-۰ "
(۳۰) مہاشہ کرم چند بھارد واج کرتار پور ... ۵-۰-۰ "
(۳۱) مہاشہ سنت رام قادر آباد ... ۲-۰-۰ "
(۳۲) مہر پرساد سنگھ نیلم پاکا ... ۱۴-۴-۰ "
(۳۳) مہاشہ مدن لال منتری آریہ سماج گوگیرہ ... ۱۴-۰-۰ روپیہ
(۳۴) مہاشہ رام لال جی سیوک آریہ سماج غازی گھاٹ ... ۲۳-۱۴-۰ "
(۳۵) مہاشہ بابو رام اپ منتری آریہ سماج کالاگوالی ... ۱۰-۲-۰ "
(۳۶) ذیل دار کھولو رام جی ٹھنڈا پانی جموں ... ۱-۰-۰ "
(۳۷) مہاشہ امرناتھ " ... ۱-۰-۰ "
(۳۸) آریہ سماج کوٹلی ... ۹-۸-۰ "
(۳۹) آریہ کمار راجی پاٹھ شالہ کنڈگلے ... ۵-۰ "
(۴۰) اروڑ بنس برادری پنڈی بھٹیاں ... ۲۵-۰ "
(۴۱) مہاشہ جیوندا اس " " ... ۵-۰ "
(۴۲) " تلسی داس " " دوارا جمع ... ۸-۱۳-۶ "
(۴۳) آریہ سماج قصور ... ۵-۷-۰ "
(۴۴) ڈی ڈی شرما دنر سیر راوری ... ۵-۰-۰ "
(۴۵) مہاشہ موہن لال امرناتھ بھیرو ... ۱۰-۰-۰ "
(۴۶) " رام رنگ ٹیچر کوٹ عیسیٰ شاہ ... ۸-۰-۰ "
(۴۷) " دیوی دیال قادر آباد ... ۲-۱۴-۰ "
(۴۸) " رگھوناتھ لال پشاور چھاؤنی ... ۱۵-۰-۰ "

میزان ۶-۶-۱۹۷۷ روپے
سابقہ میزان ۹-۴-۹۵۶۳ "
میزان کل ۳-۱۱-۱۱۵۴۰ "

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

پنجاب آریہ شکشا سمتی کا جنرل اجلاس

پنجاب آریہ شکشا سمتی کا سادھارن ادھیویشن (جنرل اجلاس) ۲۸ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۶ جیٹھ سمت ۱۹۸۹ ۲ بجے بعد دوپہر گوردت بھون میں ہوگا۔ سمبندھت آریہ سکولوں تھا پاٹھ شالاؤں کے مہاشیوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ اس سال سمتی کے لئے پرتی ندھیوں کا چُنا ہونا ہے اس لئے آوشیک ہے۔ کہ وہ اپنے ودیالے کی اور سے اپنے پرتی ندھی شیگھر نرواچت کر کے بھیجیں تاکہ وہ سمتی کے جنرل اجلاس میں بھاگ لے سکیں۔ اپنا اپنا بقایا شلک سمت ۸۸ تک کا بھی اور شیہ ساتھ بھیجنے کی کرپا کریں۔ شلک

پنج بھاشا ستیارتھ پرکاش

۱۹۸۸ سمت ۱۹۸۶
آنہ تاریخ ۳۰ جیٹھ سمت ۱۹۸۸ سے

پنج بھاشا ستیارتھ پرکاش کے لئے
ایک نسخہ پنج بھاشا ستیارتھ پرکاش کے لئے
جن زبانوں سے ترجمان برادیت ہوم ہے - اس کی
بھی لسٹ پرکار ہے :-
اس کام کے لئے پانچ ہزار روپیہ کی آدشیکتا
ہے جتنی جلدی رقم پوری ہو جائے گی - اتنی
جلدی اس کام کو ہاتھ میں لیا جائیگا - اس لئے
دانی سجنوں سے پرارتھنا ہے - کہ بہت جلد اس
طرف دھیان دے کر اپنے بھاگ نیادھن منتری
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور
کے نام بھیجیں :-

(۱) آریہ سماج بارد منگا ..... ۵ روپیہ
(۲) " سامانہ ..... ۵ "
(۳) مہاشہ ہاری لال شملہ ..... ۵ "
(۴) آریہ سماج سیلسی ..... ۵ "
(۵) مہاشہ امرناتھ آریہ سماج لاہور ..... ۵ "
(۶) آریہ سماج دچھووالی لاہور ..... ۱۰ "
(۷) " " ملتان شہر ..... ۱۵ "
(۸) " " کریالہ ..... ۴ "
(۹) مہاشہ دھرم ستر جی ..... ۱ "
(۱۰) آریہ سماج نور غشتی ..... ۲ "
(۱۱) مہاشہ بھولا رام فرضی نویس ..... ۱ "
(۱۲) شریمتی سوبیر دیوی جی جالندھر شہر ..... ۱۴ "
(۱۳) لالہ بندرابن رئیس جالندھر ..... ۵۰ "
(۱۴) آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں ..... ۲۵ "
(۱۵) " سٹھڑانہ ..... ۲ - ۲ "
(۱۶) مہاشہ حویلی رام ایمن آباد ..... ۱ "
(۱۷) " رام سبھایا فتح جنگ ..... ۱ "
(۱۸) " رام داس " ..... ۱ "
(۱۹) " پرشوتم لال " ..... ۱ "
(۲۰) " نونہال کرشن رسالپور ..... ۱۰ "
(۲۱) آریہ سماج خان پور ..... ۵ "
(۲۲) " " ڈیرہ بندیلہ ملتان ..... ۵ "
(۲۳) " بنوں ..... ۱۰ "
(۲۴) مہاشہ چونی لال مانڈی ..... ۱ "
(۲۵) " جگل کشور " ..... ۲ "
(۲۶) " متھرا داس ..... ۱۰ "
(۲۷) آریہ سماج سجاد ..... ۲ "
(۲۸) بی آر کھنہ سہارنپور کلاں ..... ۱ "
(۲۹) پردھان آریہ سماج کرنال ..... ۲۵ "
(۳۰) مہاشہ روشن لال وکیل گوجرانوالہ ..... ۲۱ "
(۳۱) آریہ سماج بھکر ..... ۵ روپیہ
(۳۲) " گندیال ..... ۱ "
(۳۳) مہاشہ تاراچند نینی تال ..... ۱۰ "
(۳۴) " نرسنگھ داس حکیم سرگودھا ..... ۱ "
(۳۵) " متیہ بھوشن وکیل ڈیرہ غازی خاں ..... ۵ "
(۳۶) آریہ سماج بھلوال ..... ۵ "
(۳۷) " خانکی ..... ۱۰ "
(۳۸) " کسولی ..... ۲ "
(۳۹) مہاشہ شادی رام جالندھر شہر ..... ۱۰ "
(۴۰) آریہ سماج لاہور صدر ..... ۱۵ "
(۴۱) ڈاکٹر بلونت رائے ڈچکوٹ ..... ۱ "
(۴۲) ڈاکٹر گلزاری لال ..... ۱ "
(۴۳) آریہ سماج گوجرانوالہ ..... ۲ "
(۴۴) " حافظ آباد ..... ۵ "
(۴۵) مہاشہ سوم پال کلرک کوہلم ..... ۲ "
(۴۶) " رام لال آریہ ..... ۵ "
(۴۷) آریہ سماج بھٹنڈہ ..... ۲ "
(۴۸) مہاشہ راد لال سٹیشن ماسٹر وان بھچراں ..... ۱ "
(۴۹) آریہ سماج لدھیانہ ..... ۲۵ "
(۵۰) " " پشاور صدر ..... ۱۴ - ۴ "
(۵۱) " " دوہرچک ..... ۱ "
(۵۲) مہاشہ کرمچند نواں شہر ..... ۵ "

میزان ..... ۳۶۳ - ۶ - ۰ "
سابقہ میزان ۹ - ۱۱ - ۱۶۴۷ "
کل میزان ۹ - ۱ - ۲۰۱۱ "

(سوامی سوتنترانند)

ساماجک جگت

آریہ ہائی سکول دینا نگر

دینا نگر میں آریہ ہائی سکول کئی سالوں سے قائم ہے - جو زیادہ تر ماسٹر بخشیش رام کے پرشارتھ سے چل رہا ہے یہ سکول پہلے آریہ سماج مندر میں تھا - اب اس کے لئے ماسٹر بخشیش رام نے موزوں بلڈنگ بنوا دی ہے - دینا نگر میں ہائی سکول کی ضرورت تھی - جسے یہ سکول اچھی طرح پورا کر رہا ہے - لیکن معلوم کیوں سکول کے متعلق کچھ اختلاف رائے ہے جس کا نتیجہ یہ ہے - کہ اس سکول کے مقابلہ پر ایک اور سکول وہاں قائم کر دیا گیا ہے - دینا نگر چھوٹی سی جگہ ہے - وہاں دو سکولوں کی گنجائش نہیں اگر دونوں میں سے ایک سکول بند ہو گیا - تو دونوں سکولوں کی ہستی خطرہ میں ہے - دونوں سسک سسک کر مر جائیں گے - اور اس اوستھا میں قصبہ کو جو فائدہ ایک سکول سے پہنچ رہا ہے - اس سے بھی وہ محروم ہو جائیگا اس حالت میں مناسب یہ ہے - کہ اختلافات دور کئے جائیں اور نیا سکول بند کر کے جو بالکل ابتدائی حالت میں ہے - آریہ ہائی سکول کو اچھی طرح چلانے میں سہیوگ دیا جائے - ماسٹر بخشیش رام سکول کے بانی یا بانیوں میں سے ہیں - ان کو سکول کے ساتھ بھاری سنیہہ ہے - اس سنیہہ کے ناطے انہیں کچھ قربانی کرنی پڑے - تو بھی پرواہ نہ کرنی چاہئے - اور اگر سکول ایسے ہاتھوں میں جا کر بچ سکتا ہے - جن کے ساتھ ان کا کچھ اختلاف بھی ہو - تو انہیں ان ہاتھوں میں دے دیا جائے - اس سے سکول بچ جائیگا - اور ان کے ادیش کی پورتی یعنی قصبہ کی تعلیمی سیوا کو جاری رکھ سکیگا - سکول کے موجودہ پربندھ سے اختلاف رکھنے والوں کو بھی اُدار تا سے کام لے کر اس قسم کے وچار کو عملی صورت دینی چاہئے جس سے سالوں کی محنت کا نتیجہ آریہ سکول کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے - بلکہ وہ قصبہ کے لئے پہلے سے بھی زیادہ مفید ثابت ہو سکے (رام شہانی سمترا)

ڈی - ایم کالج موگا کا داخلہ

دیانند متھرا داس کالج موگا کی فسٹ ایر - آرٹس اور سائنس کی جماعتوں کا داخلہ امسال ۱۱ مئی سے شروع ہو کر دس دن تک رہے گا - موگا ایک صحت افزا مقام اور شہروں کے گندہ کرۂ ہوائی سے دور ہونے کی وجہ سے ہمیشہ ہی طلباء کی صحت کے لئے مفید ثابت ہو رہا ہے - اور یہی وجہ ہے کہ سینکڑوں طلباء ہر سال دور دراز سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں - کالج میں نہایت ہی قابل پروفیسر جانفشانی سے پڑھاتے ہیں اور صرف پڑھاتے ہی نہیں - بلکہ طلباء کی جسمانی اور اخلاقی حالت کی طرف بھی خاص دھیان رکھتے ہیں - انہی وجوہات کی بنا پر کالج کے نتائج نہایت شاندار رہتے ہیں - اور کم خرچ بالا نشین کے مصداق کالج تھوڑے خرچ پر اعلیٰ تعلیم کا

بندوبست کرتا ہے۔ ضرورت مند والدین اپنے بچوں کے لئے اس سے بہتر درسگاہ نہیں پا سکتے۔

۱۲ مئی سے پہلے بھی داخلہ و مضامین کے متعلق پرنسپل صاحب سے بات چیت کی جا سکتی ہے ۔ (مہاچیندر کرشن کمار پرنسپل) ۔

آریہ سماج کوٹلہ تہنگ کا چناؤ

آریہ سماج کوٹلہ تہنگ کا سالانہ انتخاب ۸ مئی کو منن پر کار ہوا :-

پردھان پروفیسر بھوشن چندر مسافر - اُپ پردھان بابو چھبنداس جی اکوئنٹنٹ سنیٹرل کوآپریٹو بنک روپڑ - منتری پنڈت رادھا کرشن جی - اُپ منتری مہاشہ کچن داس جی - خزانچی مہاشہ بھگت رام جی - لائبریرین بابو دیس راج شرما - (رادھا کرشن منتری) ۔

آریہ سماج بھٹنڈہ میں پرچار

مورخہ ۳-۴ مئی کی راتری کو ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک مشنری کے پربھاو شالی دیاکھیان ہوئے ۔

(۲) ۸ مئی کی راتری سے شریمد دیانند پرکاش کی کتھا بڑے پریم اور شردھا سے آرمبھ کی گئی ۔

(۳) ۱۱ مئی سے پنڈت رام دیالو جی نے منوہر دیاکھیانوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ پنڈت بھگت رام جی ہیجنیک سے بھجن ہوتے ہیں حاضری سنتوش جنک ہو جاتی ہے ۔

(دہٹل رام منتری آریہ سماج بھٹنڈہ)

کالا افغاناں میں ویدک دھرم پرچار

پنڈت رگھوناتھ سہمت و مہاشہ ست رام جی و مہاشہ آریہ ویرکی بھجن منڈلی نے ۱۳ بیساکھ کو یہاں آ کر پماچین شکشا اور برتا پر پرچار کیا۔ اگلے روز لوگوں کی خواہش پر پھر پرچار کیا ۔

(چونی لال منتری آریہ سماج کالا افغاناں) ۔

ظفروال میں ویدک ویواہ

۲۷ بیساکھ کو مہاشہ گوری شنکر حلوائی کی کنیا کا ویواہ سنسکار ودھی انوسار پنڈت سیلا رام اور ماسٹر گردھاری لال نے کرایا۔ کنیا پکش کی طرف سے ۵ روپے اور ور پکش کی طرف سے ۱۲ روپے مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا گیا۔ (گردھاری لال منتری آریہ سماج) ۔

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا لاثانی نتیجہ

پنجاب یونیورسٹی کا رزلٹ انٹرنس نکل آیا اس سال بھی حسب معمول نہایت شاندار رہا۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ سے ۱۴۵ طلباء نے امتحان انٹرنس دیا۔ جن میں سے ۱۳۰ طلباء نمایاں طور پر کامیاب ہوئے۔ جن میں سے ۲۴ فرسٹ ڈویژن - ۶۸ سکنڈ ۳۸ تھرڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ دیا کرشن کے ۶۰ ... رام راج کے ۶۳۵ اور منشی کیرن سنگھ کے ۶۲۲ نمبر ہیں۔ امید ہے ۳ وظیفے ملیں گے۔ اس سال تقریباً ۹۰ فیصدی طلباء کامیاب ہوئے۔ مندرجہ ذیل اعداد سے بخوبی پتہ لگتا ہے۔ کہ آریہ ہائی سکول لدھیانہ صرف لدھیانہ میں ہی نمایاں کامیاب نہیں رہا۔ بلکہ پرسینٹیج کے لحاظ سے تمام پنجاب بھر میں نمایاں درجہ حاصل کر کے اس نے اپنی لاثانی شہرت کو قائم رکھا ہے ۔

(۱) آریہ ہائی سکول لدھیانہ ۱۴۵ میں سے ۱۳۰ - ۸۹٫۶۶ فیصدی
(۲) پرچارک " ۳۱ میں سے ۲۳ - ۷۴٫۱۹ "
(۳) کرسچین " ۲۷ " ۱۷ - ۶۳ "
(۴) گورنمنٹ " ۳۳ " ۲۰ - ۶۰ "
(۵) اسلامیہ " ۴۶ " ۲۰ - ۴۱ "
(۶) خالصہ ہائی سکول لدھیانہ ۶۶ میں سے ۲۶ ۔ ۶۷ ۔ ۴۰ فیصدی ۔

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کی شاندار کامیابی کا سہرا سکول کے لائق اور منتظم ہیڈ ماسٹر شری لالہ رام لال جی اور سٹاف کے سر پر ہے۔ جن کی لگاتار کوششوں کا پھل ہے۔ کہ سکول ہر سال پنجاب میں نمایاں شہرت حاصل کر رہا ہے

(ایک لدھیانوی) ۔

ویدوکت وواہ

شری لالہ امرناتھ جی بی کام کے سیوگیہ بھائی لالہ رام سرن جی بی اے کا وواہ لالہ تلسی رام کے سیوگیہ پتر لالہ نکلونت رائے صاحب بیرسٹر گورنمنٹ پیڈر کی سیوگیہ پتری کے ساتھ پنڈت ہردیالو جی نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ اس شبھ موقعہ پر لالہ امرناتھ جی بی کام نے مبلغ پانچسو روپیہ مختلف فنڈوں میں دان دیا۔ جس میں سے مبلغ ایک سو روپیہ گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لودھیانہ کو دان ملا۔ اس سے پہلے آپ نے کمرہ کے لئے ایک ہزار روپیہ آریہ ہائی سکول کو دان دیا تھا لالہ تلسی رام جی نے مبلغ پچاس روپیہ اس شبھ موقعہ پر دان کیا۔ جس میں سے ۵ روپیہ آریہ کنیا پاٹھشالہ لودھیانہ کو دان ملا ؟

(۲) مہاشہ کاشی رام جی افریقہ نواسی نے اپنی سیوگیہ پتری کی شادی پر ڈیڑھ سو روپیہ دان دیا۔ شادی ویدک ریتی سے ہوئی ۔

(لبھورام نیڑ لودھیانہ) ۔

منولی ضلع انبالہ میں ویدک دھرم پرچار

۷ مئی کو پنڈت بال مکند جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھجنوں کے بعد پرچار کیا اسی پرکار ۱۰ مئی تک روزانہ پنڈت جی کے دیاکھیان آریہ سدھانتوں پر ہوتے رہے۔ یہاں برہمن کٹر سناتن دھرمی ہیں۔ دو ایک نے شنکا ئیں کیں۔ اُن کا بھلی پرکار اُتر دیا گیا۔ (شرمادی ... آریہ رتن سکرٹری آریہ سماج منولی ضلع انبالہ)

آریہ سماج و کنیا پاٹھشالہ جیند جنکشن کے سماچار

(۱) ۲۱-۴ اپریل کو لالہ رپنا لعل کے لڑکے کا نام کرن سنسکار بروہت آریہ سماج جیند شہر نے کرایا۔ پانچ روپے مختلف فنڈوں میں دان ملے - لڑکے کا نام یشپال رکھا گیا ۔

(۲) ۸ مئی کنیا پاٹھشالہ جیند جنکشن کی عام میٹنگ زیر صدارت پنڈت دیا چند صاحب ایس ڈی او نارتھ ویسٹرن ریلوے جیند جنکشن ہوئی۔ منتری جی کے سالانہ رپورٹ سنانے کے بعد۔ لڑکیوں کو باری توشک دیئے گئے اور انعام راشٹے مندرجہ ذیل ادھکاری آشندہ سال کے لئے چنے گئے۔ پردھان پنڈت دیا چند جی ایس ڈی او - اُپ پردھان چودھری شوناتھ سنگھ جی آئی او ڈبلیو - منتری لالہ گیان چند جی گارڈ - کوشادھکش نہال چند ورما گڈس کلارک (نہال چند ورما بمد مہت آریہ سماج جیند جنکشن) ۔

گھنڈراں میں ویدک سنسکار

۲۷ بیساکھ سمت ۸۹ کو گھنڈراں ضلع کانگڑہ میں شریمان چودھری لام سنگھ جی سابق ممبر کونسل پنجاب کے

پڑوہت بنے۔ سنگھ یگیوپوِت سنسکار ہوا۔ اس کے یگیوپوِت ہوئے۔ سیر ایگیوپویت
(؟) کے ہاتھ پر دِکھیان اور پنڈت لبھو رام
کے منوہر بھجن ہوئے۔ اس شبھ اوسر
پر آریہ کمار(؟) سکول کا سب سٹاف اور ودیارتھی
(؟) کے اپنے بہت سے مہانو بھاؤں
نے پدھار کر رونق بڑھایا۔ ایک بھاری سہبھوج
ہوا۔ چودھری جی نے مبلغ پچیس روپیہ وید
پرچار کے لئے دان دیا۔ (وشوناتھ آریہ اپدیشک)

راجپوتوں میں ویدک دھرم

(؟) راجپوت قوم کے مہاشہ چودھری
سنگھ کی چار پتریوں کے براد پورن ویدک
ریتی سے پنڈت رام دیال جی شاستری
پنڈت لکھن جی شاستری، مہاشہ مول راج
جی پریمی نے کرائے۔ راجپوت جاتی پر بہت
اچھا پربھاو پڑا ۔ (منی مادھو۔ پرتی ندھی آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب۔ مور نڈہ)

آریہ سماج لودھیانہ کے سماچار

(؟) کو مہاشہ گنڈوک سنگھ جی کے
(؟) کا نام کرن سنسکار اور مونڈن سنسکار ہوا۔
(؟) روپیہ دان ملا ۔

(۲) ۱۵ مئی کو مہاشہ حاکم رائے جی کے مکان کا
پرویش اور ان کے پتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔
۱۵ روپیہ دان پراپت ہوا ۔

(۳) ۱۵ مئی کو ایک نوجوان جو دو سال سے
گمراہ ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ آریہ سماج مندر
میں شدھ کیا گیا۔ اور پہلا نام ہری رام رکھا
گیا۔ اس کی برادری اور رشتہ دار بھی موجود
تھے۔ بڑا اچھا پربھاؤ پڑا ۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

پریکشا دینے والی لڑکیوں کو سوچنا

ہندی رتن۔ بھوشن۔ پربھاکر کی پڑھائی
کے لئے آریہ کنیا مہاودیالیہ گجرات شہر اتی اتم
ستھان ہے پربھاکر اور انیہ شریمتیوں کی شکشا
کا کام یو۔ پی کے پرسدھ ودوان ادھیاپکوں
کے ہاتھ میں ہے۔ اس ورش یہاں سے ۱۳
رتن میں۔ ۴ بھوشن میں اور ۷ پربھاکر میں
بیٹھی ہیں۔ گت ورش کا نتیجہ بہت اچھا رہا
تھا۔ فیس دوسری جگہوں کی نسبت بہت
کم لی جاتی ہے۔ ارتھات رتن کی دو روپیہ۔
بھوشن تین روپیہ۔ اور پربھاکر کی ۴ روپیہ ہے اس
پر بھی ادھیکاری کنیاؤں کو رعایت بھی دی
جا سکتی ہے۔ ایف اے تک انگریزی کا بھی پربندھ
ہے۔ جو چاہے پڑھ سکتی ہے۔ مڈل پاس رتن
میں داخل کی جاتی ہیں۔ باہر کی کنیاؤں کے لئے سنتوش
جنک پربندھ ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں مڈل
اور ہائی کلاسیں بھی ہیں۔ پربھاکر کی لڑکیوں
کو بہت جلد آ جانا چاہئے ۔

(پربھو دیال شرما)

آریہ سماج بھگواڑہ کا اتسو

بھگواڑہ آریہ سماج کا وارشک اتسو ۲۹۔۳۰۔ اپریل یکم مئی ۱۹۳۲ء
کو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا ۔

۲۹ اپریل کو نگر کیرتن کا جلوس نہایت
شاندار تھا مہاشہ بھگت رام بھجنیک آریہ
پرتی ندھی سبھا و مہاشہ ستن رام جی کرتارپور
کے بھجنوں کی بڑی پرشنسا ہوئی ۔

۳۰ اپریل کو پراتہ کال ہون یگیہ کے پشچات
پنڈت جگن ناتھ جی اپدیشک نے پرارتھنا
کے بعد اپدیش کیا۔ اس کے پشچات کنیا مہاودیالیہ
کی دیویوں نے ایشور بھگتی کے منوہر بھجن گاتے
دوپہر کو بھجنوں کے پشچات مہاودیالیہ کی
بڑی دیویوں نے سندر پرچے۔ اس کے پشچات
شری بابو جی پرنسپل کنیا مہاودیالیہ کا پربھاوشالی
ویاکھیان آریہ سماج کی اُنتی پر ہوا۔
رات کو سوامی پورنا نند جی مہاراج کے
بعد شری لالہ سنام رائے جی ایم اے کا
"سوامی دیانند جی کی عظمت" پر ایک عالمانہ
ویاکھیان ہوا ۔

یکم مئی پراتہ کال ہون یگیہ کے پشچات
ایشور استتی کے بھجن ہوئے۔ اس کے بعد شری
پنڈت بال مکند جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی
سبھا نے اپنے اپدیش اور ویاکھیانوں سے
جنتا کو خوب آنندت کیا۔ اور ماسٹر ہربنس
لعل نے نظم پڑھی ۔
دوپہر کو بھجنوں کے بعد زیر صدارت
بھائی پرمانند جی ایم اے ایم ایل سی ایک
کانفرنس ہوئی۔ جس کا مضمون تھا کہ موجودہ
حالات میں ویدک سبھیتا (ہندو تہذیب) کی
رکشا کس طرح ہو سکتی ہے۔ جس میں لالہ متھرا داس
بی منتری۔ لالہ سنام رائے جی ایم اے لالہ
چندو لعل جی ہیڈ ماسٹر آریہ سکول۔ لالہ ہر
دیال جی ہیڈ ماسٹر ماڈل سکول جالندھر۔ لالہ
متھرا داس جی چوپڑہ آریہ سکول جالندھر
بھائی پورنا نند جی۔ لالہ لبھو رام جی منتری
آریہ سماج کپورتھلہ۔ لالہ جے دیو نیا النکار
گوروکل کانگڑی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا
اور تجاویز پیش کیں۔ جس کا جنتا پر بڑا اثر
ہوا۔ شری بھائی جی نے صدارتی تقریر کی۔
جس میں آریہ جنتا کو بتایا۔ کہ آج کل کے مشکل
زمانہ میں ہم بغیر سنگٹھن کے ترقی نہیں کر سکتے

لالہ رام چندر جی موہن جی میونسپل کمشنر بھگواڑہ
نے اپنے دست مبارک سے آریہ سکول کے طلباء
کو انعام تقسیم کیا ۔
رات کو مہاشہ بھگت رام جی کے سریلے
بھجنوں کے پشچات لالہ سنام رائے جی نے اپنے
منوہر ویاکھیان میں بتایا کہ منش کو آنند بھگتی مارگ
میں مل سکتا ہے۔ لیکچر کمال درجے کا پُر از
معلومات تھا۔ مبلغ ۲۲۳ اس موقع پر اکٹھا
ہوا (سیتا رام کپور منتری آریہ سماج بھگواڑہ)

ہاتھ بٹانے کیلئے آریہ بھائیوں سے پکار

آریہ سماج کی طرف سے میگھ جاتی کی شدھی کا کام
عرصہ قریباً تیس سال سے شروع ہے اور کئی
گاؤں کے گاؤں شدھ کئے جا چکے ہیں۔ قصبہ
کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ سے آٹھ میل کے
فاصلہ پر برلب سڑک واقع ہے۔ اور [illegible] کے
آریہ بھگتوں کا سینٹر ہے۔ لیکن آریہ جاتی اس
قدر دھنی نہیں۔ کہ وہ خود بخود اپنے لئے مندر
تعمیر کر سکے۔ اور دوسرا یہ چارکم ہونے کے
کارن اور کوئی اتساہی پُرش بھی پیدا نہیں ہو
سکا۔ جو اس کمی کو پورا کرتا۔ اس طرح آج تک
دن وِیتیت ہو رہے تھے۔ کہ پرماتما کی دیا سے ایک
دانی پُرش بابو امر سنگھ ولد سردار بوٹا سنگھ صاحب
کے من میں غریب آریہ جاتی کے اپکار کا سوال
پیدا ہوا۔ انہوں نے ۱۰ مرلے زمین جس کی
چار دیواری انہوں نے کبھی اپنے کام کے لئے
بنوا رکھی تھی۔ عین برلب سڑک نہایت موزوں
جگہ پر آریہ سماج مندر کی تعمیر کے لئے دان دے
کر اس کمی کو پورا کر کے اپکار کا قابل قدر کام کیا۔
جس کے لئے وہ دھنیواد کے مستحق ہیں۔ جگہ مذکور
کی رجسٹری باقاعدہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
کے نام ہو چکی ہے۔ اُتساہی آریہ بھگتوں نے
مٹی کی بھرتی ڈال کر جگہ ہموار کر لی ہے۔ اب مندر
کی تعمیر میں کئی سجن حصہ لے رہے ہیں۔ یہاں سماج
کا کوئی فنڈ نہیں ہے۔ تو بھی کچھ نہ کچھ دان مل
ہی جائے گا۔ آریہ بھائیوں سے نویدن ہے
کہ وہ آریہ میگھ جاتی اپکار کے لئے جس قدر
سہایتا ہو سکے۔ ضرور کرنے کی کرپا کریں ۔
(ٹھاگ مل کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ) ۔

کشمیر پیڑت فنڈ میں سہایتا

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی گورنر کل وبھاگ ۵۰ ۴
روپے کشمیر سہایتا فنڈ میں اکتر کر کے آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیج چکی ہے اب ۴۶
روپے معرفت پنجاب ہنسراج(؟) کے اور ارسال کر
دئیے ہیں۔ ان میں سے ۳۵ روپیہ تو ودی ورما
سٹیل ورکس کے کاریگروں نے اپنی اچھا سے ارسال
دئیے ہیں [illegible] شری نیتی ودیارتی

سیکرٹری صاحب لالہ امرت لال جی ریٹائرڈ انجینئر نے اپنے ہر شاخ سے اکٹھے کئے ہیں فہرست حسب ذیل ہے:

سری ہنسراج	صہ روپے	سری دیابھکہ	صہ
„ بھگت سنگھ	عا	„ بھیکو	۱۲
„ لبھنا	۱۲	فرڈ جیون رائے	۱۱ر
ہیکر منوہر رائے	۹ر	ہیڈ مولوڈ رام رائے	عا
مولائی بھوڑو رام	۱۲	مولوڈر گوکل چند	۱۲
„ مول چند	۱۲	تلسی رام	۱ار
ہری رام	۱۲	شو رام	۱۲
کرپا رام	۱۲	فرڈ کمپوڈر	۱۲
آسا رام	۱۰ر	بابو بالمنول کلرک	۱۲ر
فقیریا	۱۲	سکھدیو	۸
پربھ	۱۲ر	کالو رام	۷ر
رام سنگھ	۸ر	دلیپا	۸ر
جنگو	۶ر	للکشن	۶ر
کرشنا	۶ر	ہیڈ رام چند	۸ر
پینٹر امر دیپ	۸ر	ڈرائیور ہیرا سنگھ	۸ر
سیتو	۵ر	سنتو	۵ر
سرجن	۷ر	جگسو	۷ر
دیوی چند	۸ر	گنگا رام	۴ر
غریبا	۴ر	گپت	۲ر

شریمتی دیاوتی دوارا اکٹرت ۱۰

شریمتی بھاگونتی ۸ر شریمتی راج دنتی ۸ر

شریمتی میل کور	۸ر	شوبھا ماتا	ع
„ پرمیشوری داس	۸ر	شریمتی بشن دیال	۸ر
„ جگن ناتھ کوشل	ع	„ مایاونتی	۸ر
„ مس سین	۱۰ر	„ کرتاردیوی	۵ر
„ عطر دیوی		„ بانکند بھلہ	۵ر
دھرمپتنی لالہ بسندرائے جالندھر نواسی	ع	گپت دان	۸ر
		میزان	للعہ

وہ ایجنٹ پر وہاں آریہ سماج انبالہ چھاؤنی۔ گورو کل وبھاگ ۔

اگروال ہتیشی لاہور کا گورکشک نمبر

ہفتہ وار اگروال ہتیشی لاہور کا گورکشک نمبر گوپال اشٹمی کے موقعہ پر شائع ہوگا۔ جس میں اعلیٰ پایہ کے مضامین درج ہونگے۔ قیمت ایک کاپی ۶ر ہوگی۔ مشتہرین اصحاب کے لئے اچھا موقع ہے۔ (مینجر اگروال ہتیشی۔ لاہور)

آریہ کنیا پاٹھشالہ دودھوچک۔

۵۸ روپے ۱۲ ارتن پر کاروائی پرشوں سے دان ملا ہے:-

(۱) مہاشہ سنار چند جی ۰-۸-۱۲ روپے
(۲) „ ٹھاکرداس رتن لال ۰-۰-۴ „
(۳) „ فقیر چند جی ۰-۰-۱۳ „
(۴) „ سالگ رام سود اگرجی ۰-۰-۷ „
(۵) ڈاکٹر خزان چند جی الموڑہ نواسی ۰-۰-۱۶ روپے
(۶) دھرم پتنی مہتا شاہ ۰-۰-۱ „
(۷) دھرم پتنی کرم چند الموڑہ نواسی ۰-۶-۱ „
(۸) کملا لال دیسراج ۰-۰-۳ „

میزان کل ۰-۱۲-۵۸ „

(۲) آریہ سماج دودھوچک کے ۸ مئی کے سالانہ سنگ میں بھجن وغیرہ کے بعد منشی بیلی رام پردھان سماج کا ویاکھیان ہوا۔ اس سماج کا ست سنگ بھی اتوار کو پاٹھشالہ کے مندر میں ہوتا ہے۔

(دھرم پال منتری پاٹھشالہ دودھوچک ضلع گورداسپور)

”شردھانند“ کا ہندو سنگٹھن نمبر

ہفتہ وار ”شردھانند“ کا ہندو سنگٹھن نمبر ۲۴ جون کو شائع ہوگا۔ جس میں ہندوؤں کی موجودہ اوستھا کے متعلق ہندو جاتی کے مشہور لیڈروں کے مضامین اور نامی شاعروں کی پھڑکتی ہوئی نظمیں کئی ایک تصاویر اور کارٹون بھی دئے جائیں گے۔ نمبر ہزاروں کی تعداد میں چھپیگا۔ مشتہرین کے لئے نادر موقع ہے۔ ایک کاپی کی قیمت ۳ر ہوگی۔ پرچار کی غرض سے منگانے والوں سے چوتھائی درجن۔

(مینجر ”شردھانند“۔ لاہور)

دیوان ریاست چھچھرولی کا حسن انتظام

ریاست چھچھرولی کی کمزور مالی حالت ہوتے ہوئے اس کے دیوان شری مہاراج کشن کچلو کے حسن انتظام سے ریاست کا کام نہایت عمدگی سے چل رہا ہے۔ حال ہی میں راج کماری کی شادی ہوئی ہے شادی شاندار طریقے سے ہوئی ہے۔ لیکن دیوان مہاراج کشن اس امر کے لئے قابل ستائش ہیں کہ بغیر قرضہ برداشت کئے شادی کے شبھ کاریہ کو خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے۔ شہر کی زیبائش اور سڑکوں کی دیوان صاحب کے عہد میں کایا پلٹ ہوگئی ہے شہر کی رونق بڑھ رہی ہے۔ رعایا ہر طرح سے مطمئن ہے۔ محکمہ انصاف کی شکایات کو رفع کرنے کے لئے عدالت سب جج قائم کی گئی ہے عمر رسیدہ ملازمان کو پنشن دے کر ان کی جگہ نوجوان بھرتی کئے گئے ہیں۔ کچھ آسامیاں تخفیف میں لائی گئی ہیں۔ پولیس کا انتظام خاص طور پر عمدہ ہے۔ غرضیکہ ریاست کا انتظام ہر طرح سے ٹھیک ہو رہا ہے۔ جس کا کریڈٹ دیوان مہاراج کشن کچلو کو ہے۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج محلہ گورودت بھون لاہور

آریہ سمیلن

آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس جو ۲۸-۲۹ مئی کو ہونے ہیں پنجاب بھر کے پرسدھ پرسدھ آریہ کاریہ کرتا ودیمان تشریف لائیں گے۔ گورودت بھون میں بڑی رونق رہے گی اس شبھ اوسر پر آریہ سماج محلہ گورودت بھون لاہور نے نشچے کیا ہے۔ کہ باہر سے آنے والے آریہ بھائیوں کے وچاروں سے لابھ اٹھایا جاوے اور آریہ سماج کے کاریہ کرم پر وچار کیا جاوے سالانہ جلسہ۔ ہفتہ واری اجلاس۔ وعظ۔ سیوک منڈل آریہ بھادری۔ دولت ادبھار آدی کئی سوالات پر بحث کی جاسکتی ہے۔ اس کانفرنس میں بڑے بڑے مہانو بھاو حصہ لیں گے۔ اور آریہ سماج کے ہر شعبہ کا کاریہ کرم بڑا اپنے اپنے وچار پرگٹ کریں گے۔ کانفرنس میں ظاہر کردہ وچاروں کو سنگرہ کر کے شریمتی پرتی ندھی سبھا میں بھیجا جاوے گا۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ نے اس کانفرنس کی صدارت کرنا منظور فرمایا ہے۔ یہ کانفرنس ۲۸-۲۹ مئی کو رات کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوگی۔ لاہور شہر کی مختلف آریہ سماجوں کے سبھاسد اور سہائک اور آریہ پرتی ندھی بھی شامل ہونگے آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ سمیلن میں پیش کرنے کے لئے جو نئے وچار دھیان میں آویں ضرور سوچ کر آئیں۔ (بنواری لال بی اے منتری آریہ سماج گورودت بھون لاہور)

آریہ گزٹ کا کالج نمبر

ڈی اے وی کالج کے جنم دن کی یادگار میں اس آخری ہفتہ میں شائع ہوگا۔ جس میں سکولوں اور کالجوں کے حالات کے علاوہ کالج کے بانیوں کی تاریخ عمر یاں تصاویر اور دیگر زبردست مضمون ہونگے۔ اشتہار دہندگان کے لئے ایسا موقعہ پھر نہ ملیگا۔ جلد فیصلہ کریں۔ (مینجر آریہ گزٹ۔ لاہور)

ہندوؤں کی نیند کھلی

لاہور۔ گو ہندوؤں کے بہترین گرلز سکول تعلیم کے لئے لاہور میں قائم ہیں۔ تاہم جنہیں ریفول کو مسیں بنانے کا شوق ہے۔ وہ عیسائی سکولوں میں اپنی لڑکیاں بھیجتے ہیں اور دیتے ہیں۔ جب ان میں سے کسی لڑکی کو گودی میں مسیح کی بھیڑوں کے گلے میں شامل کر لیتے ہیں۔ ان کے آنسو بہانے کے لئے لاہور کے ہندو لیڈر جلسہ کر کے ریزولیوشن پاس کر دیتے ہیں۔ حال ہی میں ایسے ہی واقعہ کے سلسلہ میں ۱۸ مئی کو ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پاس کیا گیا کہ ہندو اپنی لڑکیوں کو مشن سکولوں میں نہ بھیجا کریں۔ لیڈروں کا فرض تو اس ریزولیوشن کے ساتھ ختم ہوگیا۔ مگر بزدلیت پسند ہندوؤں پر ریزولیوشنوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ہوگا کیا؟

دھرم دراصل کیا چیز ہے

آریہ سماج گوال منڈی لاہور کے اتسو میں پنڈت پریہ ورت ویدواچسپتی کا ویاکھیان

دھرم نہ اداج کرنے کی چیز ہے۔ نہ ساتویں
آسمان میں جاکر حاصل کرنے کی چیز نہیں۔
بلکہ جیون میں لانے کی چیز ہے۔
اگر کسی ایک جیون میں لانے کی نہ سکتی ہے۔
جس کو دھرم مانا جائے اس کے انوسار
آچرن ہو۔ ستیہ کو دھرم مانا جائے۔ تو کہنے مات
کے لئے ستیہ کو دھرم نہ کہا جائے۔ بلکہ ہر ایک
پہلو میں ستیہ کو جیون کے اندر دھارن کیا جائے
پھر یہ نہیں۔ جس نے پیر پیغمبر نہ لی۔
ہمت ہی کر اونچی ویدی نے کہہ دیا۔ کہ دھرم
قانون ستو ہے اور اسے آنکھیں بند کرکے سویکار
کرلیا۔ بلکہ اسے کسوٹی پر پرکھ کر نشچے کیا جائے کہ
جسے دھرم بتایا جا رہا ہے۔ وہ دھرم ہے بھی
یا نہیں؟ دھرم کی پہچان کے دو گر ہیں۔ ایک
لوک میں سکھ دینے والا ہو۔ اور پرلوک سدھار نے
والا ہو۔ جو ان دونوں گروں کے مطابق پورا نہیں
اترتا۔ اسے دھرم کہنے والا کوئی بھی نیکی کیوں
نہ ہو۔ وہ دھرم نہیں ہو سکتا۔ مثال کے طور پر
اسلام پردہ کو دھرم قرار دیتا ہے۔ لیکن اگر
دھیان سے دیکھا جاوے۔ تو پردہ اسی دنیا کے
اندر ہی سکھ دینے والا نہیں۔ تو وہ اگلی دنیا
کو کیا سدھارے گا؟

ملک ستریہ کے اندر پریشرم کرنے سے کئی
قسم کے زہر بھر جاتے ہیں۔ زہروں کو دور کرنے
کے لئے پرماتما نے ہمارے گرد وایو کا سمندر
پیدا کر رکھا ہے۔ وِش پیدا ہونے پر کھلی
وایو میں سانس لینے پر آکسیجن اندر جذب
کرنے سے وِش دور ہوتے ہیں۔ اور منش کا
صحت کا سکھ بنا رہتا ہے۔ لیکن پردے میں
کیا ہوتا ہے؟ منش وایو کے کھلے سمندر سے
آکسیجن جذب کرنے کا لابھ نہیں اٹھا سکتا۔
اسے پردے کے اندر کی گندی وایو میں سانس
لینا پڑتا ہے۔ زہری وایو اندر جاتی ہے اور
اندر جاکر کئی قسم کے روگوں کا کارن بنتی ہے۔
اس طرح کسوٹی پر کسا جانے سے سدھ ہو گیا۔
کہ کوئی اسے دھرم کہتا پھرے۔ یہ دھرم نہیں
ورن ہو سکتا کہ وہ سناتنی بھائی جنم سے
ورن ہو سکتا مانتے کو دھرم سمجھتے ہیں۔ اور آریہ
سماج گن کرم سبھاؤ سے ورن ہو سکتا کو دھرم
بتاتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ سکھ کس میں
ہے؟ جنم سے ورن ماننے میں لوک اور پرلوک
سدھرتا ہے۔ یا گن کرم سبھاؤ سے ماننے میں؟
دھرم کا اُپدیش اُنتی کرنا ہے۔ اور اُنتی

دو باتوں سے ہو سکتی ہے۔ پریرنا سے
یا بھے سے۔ اگر ورن ہو سکتا جنم سے مانی جائے
تو برہمنوں کو کوئی بھے نہ ہو گا۔ کہ اگر ہمارا آچار
ویوہار خراب ہو گا۔ تو ہمیں ہماری پدوی سے
گرا دیا جائے گا۔ اس حالت میں اسے شاستر
میں ورن برہمن کے کرتویوں سے گرنے میں
کوئی بھے نہ ہو گا۔ نتیجہ کیا ہو گا؟ وہ گرے گا
گرنے کا نتیجہ ایک سدھرتا نہیں ہو سکتا۔ پرلوک
سدھرنے کی آشا ہی فضول ہے۔ اسی طرح
نیچ کل کے لوگ۔ جب جانیں گے۔ کہ ہم کتنے
ودوان اور اچھے بن جائیں۔ ہم نیچ سے اچھے
نہیں بن سکتے۔ اور ان کے سامنے اُنتی کا
پرلوبھن نہ ہو گا۔ تو وہ اچھا بننے میں کیوں
لگیں گے۔ نتیجہ کیا ہو گا۔ برہمن اور اچھے کلوں
والے جنم پر ورن کو دھرم مانتے ہوئے نیچے
گرائے جانے کا خوف نہ ہو۔ تو سے اچھے
کرم کرنے کا یتن نہ کریں گے۔

نیچ کل والے اس قسم کا لالچ نہ ہونے
سے کہ وہ اچھے کرم کرکے برہمن آدمی بن
نہیں سکتے۔ ترقی نہ کریں گے۔ تو لازمی طور پر
منش جاتی نیچے گرے گی۔ اور نیچے گرنا
دھرم کا پھل نہیں ہو سکتا۔ پس ان باتوں کو
کوئی کتنا ہی بڑا آدمی دھرم کیوں نہ کہے
یہ دراصل دھرم نہیں۔ دھرم کے پریوجن
دو ہیں۔ ایک اس لوک کا سکھ۔ دوسرا
پرلوک کا سکھ۔ وید شاستر آدی میں منش
کے لئے آدیش ہے۔ کہ اس سنسار کے سکھوں
کے اپبھوگ کے لئے سامان کو پدارتھ خوب
پیدا کرو۔ اور اس طرح استعمال میں لاؤ کہ
وہ تمہارے سکھ کا کارن بنیں۔ ان میں سکھ
ہے۔ اور منش ان سے سکھ اٹھاتے ہیں۔
لیکن یہ سکھ ایسا نہیں۔ جس میں دکھ کا
کوئی بھی حصہ نہ ہو۔ سنسار کے سکھوں کے
ساتھ دکھ شامل ہے۔ اور نہیں تو دیوگ
کا دکھ ضرور ہے۔ کبھی کسی کا سنبندھی مر جاتا
ہے کبھی کوئی۔ پھر بھی دکھ نہیں۔ جن لوگوں
کو ہم بہت سمجھتے ہیں کہ وہ دھن دھان سے
پورت خوب سکھ اٹھاتے ہوں گے۔ ان کے
پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ تو معلوم ہو گا
کہ انہیں انیک پرکار کی چنتائیں ہیں۔
اس لئے سنسار کے پدارتھوں میں سکھ تو
ہے۔ پر پورن سکھ نہیں۔ پورن سکھ برہم

کرپا نے میں ہے۔ اور یہی منش جیون کا اُدیش
ہے۔ برہم کو پانا ہی پورن سکھ کو پانا ہے
برہم آنند سروپ ہے۔ وہاں دکھ ہرگز نہیں
سکتا۔ اس لئے جو منش پرماتما کے سمیپ پہنچ
جاتا ہے۔ وہ دکھوں سے سروتھا چھوٹ جاتا
ہے۔ ٹھیک جس طرح مقناطیس کے پاس کچا
لوہا رکھا جائے۔ تو جب تک وہ اس کے پاس
رکھا ہوتا ہے۔ اس میں مقناطیس کے گن آ
جاتے ہیں۔ اسی طرح جو منش پرماتما کے سمیپ
پہنچ جاتا ہے۔ جب تک وہ سمیپتا میں رہتا
ہے۔ اس کے اندر پرماتما کا گن آنند آ جاتا ہے
اور وہ دکھوں سے رہت ہو جاتا ہے۔ اس
کی اوستھا اس شخص کی ہوتی ہے۔ جو پیاس سے
ویاکل کسی ٹھنڈے چشمے پر پہنچ جائے۔
وہاں وہ جی بھر کر ٹھنڈا پانی پئے۔ اور پانی میں غوطہ
لگا کر جسم کی تپش کو دور کرے۔ جس طرح اس کے
اندر باہر آنند ہی آنند ہوتا ہے۔ اسی طرح
پرماتما کے سمیپ جانے پر آتما اندر باہر سے سکھی
ہوتا ہے۔ منش جیون کے انتم اُدیش برہم پراپتی
کرانے کے لئے سنسار کے پدارتھوں میں لپت
نہیں ہونا چاہئے۔ انہیں سکھ کے لئے بھوگنا اُچت
ہے پرنتو ان کے اندر گرست ہو جانا دکھ کا
کارن ہوتا ہے۔ دھرماتما منش دھرم کماتے
ہیں۔ اس سے وہ سکھ لیتے ہیں۔ پرنتو اس میں
وہ پھنس نہیں جاتے۔

راجہ جنک مقلادیش کے راجہ تھے۔
راجیہ کا پربندھ بڑی آستھا سے کرتے تھے لیکن
ان کا کہنا تھا۔ کہ راجیہ کے لئے میرے اندر
ایسی ممتا نہیں۔ کہ میں اس کے لئے پھنسا ہوا ہوں۔
لوگ کہتے ہیں۔ کہ دھرم سکھ کی وستو ہے۔ ہم
دھرم دھرم پکارتے ہیں۔ لیکن ہمیں تو سکھ نہیں
ہوتا۔ اس کے دو کارن ہو سکتے ہیں۔ ایک تو
یہ جس چیز کو انہوں نے دھرم سمجھ رکھا ہے۔ اُسے
اپنے جیون میں دھارن نہیں کیا۔ یا اگر دھارن
کیا ہے۔ تو جسے دھارن کیا ہے۔ وہ دھرم نہیں
ہے۔ جس طرح پردہ کو دھرم سمجھ کر کوئی اس پر عمل
کرتا ہے۔ تو اپنے خیال سے تو وہ دھرم کا پالن کر رہا
ہے۔ لیکن چونکہ پردہ دھرم نہیں۔ اس لئے اُسے
سکھ تو کیا ہو گا۔ الٹا دکھ ہو گا۔ ورن ہو سکتا
کو یا پال براد کو جنہوں نے دھرم سمجھ رکھا ہے اور اس
پر عمل بھی کر رہے ہیں۔ اس سے سکھ کی آشا
دیرتھ ہے۔ اس سے تو گراوٹ ہو گی۔ پس اصلی
دھرم وہی ہے۔ جو اس لوک میں بھی سکھ دے۔
اور پرلوک بھی سدھارے۔ جو دھرم اس جیون
میں سکھ نہیں دے سکتا۔ وہ دھرم نہیں۔ وہ
پرلوک میں بھی سکھ نہیں دے سکتا۔ اس لئے اصلی
دھرم کا جو لکشن دے دیا گیا۔ وہ دھرم آپ نے دیکھ لیا۔
اب ... اس لکشن کی کسوٹی پر کسو۔ اگر پورا

اُترے۔ تو وہ اصلی دھرم ہے۔ ورنہ وہ نہ دھرم
ہے۔ نہ سکھ ہی دے گا۔ سکھ وہی دے گا۔ جو اس
کسوٹی پر پورا اترے۔ اور اس لوک اور پرلوک
میں سکھ دے۔

آج دھرم کے خلاف لہر چل رہی ہے۔
کہا جاتا ہے۔ کہ یورپ میں جب تک دھرم
کا اچھی طرح سکھا ن رہا۔ دھارمک جنگ جاری
جاری رہے۔ اور یورپ پستی کے گڑھے میں
گرا رہا۔ جب انہوں نے دھرم کو چھوڑا۔ اور
بائیبل کو پس پشت ڈال دیا۔ تب سے یورپ
نے ترقی کرنا شروع کیا۔ چنانچہ آج سائنس کی
طفیل یورپ ہاتھ پر چڑھ رہا ہے... اس کا
ہمارا جواب ہے۔ کہ یا تو جس دھرم کو دھرم سمجھ کر
اسے یورپی لوگ دھارن کر رہے تھے۔ وہ دھرم
نہ تھا۔ یا جو اس کے انگ پرتی اگر سکھ کا ہیتو
ہو سکتے تھے۔ انہیں انہوں نے جیون میں دھارن
نہ کیا تھا۔ ورنہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ حقیقی
دھرم کو قبول کرکے اسے جیون میں دھارن کیا
جائے۔ اور اس سے اس لوک اور پرلوک میں
سکھ نہ ملے۔

باجلاس ٹھاکر مندھیر سنگھ صاحب
منصف درجہ اول لدھیانہ

(سمن بنا بر انفصال مقدمہ)

آرڈر ۵ — قاعدہ ۱ و ۵

نمبر مقدمہ ۱۳۷ سنہ ۱۹۳۲ء

لالہ مدن لال خلف لالہ پرسرام قوم ویش ساکن
چاند پور پرگنہ بھون ضلع بلند شہر صوبہ یوپی مدعی
بنام
عاجن ... موتی پسران ... وغیرہ
چار ساکنان چاند پور پرگنہ بھون وارد حال لدھیانہ
ہسپتال روڈ موقوف ... مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت
۲۵۵ روپے کے دائر کی ہے لہذا تم کو
بذریعہ ہذا بتاریخ ۱۱ مئی ۱۹۳۲ء کو
دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل
حاضر ہو اور جواب دعویٰ کرو۔ اور چونکہ
وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے۔
واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے
اس لئے تم کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر بروز
مذکور تم حاضر نہ ہو گے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری
تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔
بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے
بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

THE "PRAKASH" LAHORE. INDIA.

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

लाहौर

قیمت سالانہ چار روپے
ششماہی دو روپے چار آنے
ممالک غیر سے ۶ روپے

فی پرچہ ۱ر

نمبر ۲۱

جلد ۲۸

SUNDAY 29 MAY 1932

اتوار ۱۷ جیٹھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۹ مئی ۱۹۳۲ء {دیانند آبد ۱۰۹}

وید امرت

کلیان کاری آیو

भद्रं कर्णेभिः श्रृणुयाम देवाः भद्रं पश्येमाक्षभिर्यजत्राः स्थिरैरङ्ग-
स्तुष्टुवां ५ सस्तनूभिर्व्यशेमहि देवहितं यदायुः॥ ऋ०

"ہم کانوں سے شبھ ہی سنیں۔ آنکھوں سے اچھی وستوؤں کو دیکھیں۔ درڑھ انگوں سے آپ کی ستتی کرنے والے ہم لوگ شریروں سے اتھوا پرمارتھ کے ساتھ ودوانوں کے لئے کلیان کاری جو آیو ہے۔ اسی کو اچھے پرکار پراپت ہوں"

پرماتما نے منش کو زندہ رہنے کے لئے بنایا ہے۔ شاریرک طور پر زندہ رہنے کے لئے اور آتمک طور پر زندہ رہنے کے لئے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ لوگ مرتے ہیں۔ شاریرک طور پر بھی مرتے ہیں۔ اور آتمک طور پر بھی مرتے ہیں۔ منش کی طبعی عمر وید نے سو سال بتائی ہے۔ سو سال سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن سو سال تو پرتیک منش کو زندہ رہنا ہی چاہیئے۔ پر آج سو سال کی عمر کو کوئی ورلا ہی پہنچتا ہے۔ اور اگر سو سال کو پہنچا ہوا کوئی اداہرن دینے کے لئے مل بھی جاتا ہے۔ تو اس کا جیون اس کے لئے رحمت کا نہیں زحمت کا باعث ہوتا ہے۔ ایک حالت ہوتی ہے۔ جو چاروں طرف سے دکھوں سے بیماریوں سے محصور ہوتی ہے۔ بیماریوں اور دکھوں کے نرغے میں سو سال کا جینا بھی ابتلا کر دینے والا جینا ہے جو سدا دکھ اندریوں بلشٹ شریر اور صاف دماغ کے ساتھ ہو۔ منش طبعی عمر کو پہنچنے سے پہلے مرتا کیوں ہے؟ یا اگر جیتا بھی رہتا ہے۔ تو کمزور نحیف اور ناتواں کیوں رہتا ہے۔ اس کا ایک بڑا کارن یہ ہے۔ کہ اسے یہ تعلیم نہیں دی جاتی۔ کہ اندریوں کو کس طرح رکھنا اور انہیں وشے بھوگ کی طرف نہ جانے دے کر شبھ کرموں میں لگانا ہی طویل العمری کا بے خطا نسخہ ہے۔ آج ورن آشرم مریادا کے نشٹ ہو جانے سے منش کی کوئی مریادا ہی نہیں رہی۔ آشرم مریادا میں پہلا جو برہمچریہ آشرم ہے اس میں منش کو سکھایا جاتا ہوتا ہے۔ کہ اندریوں کا اپیوگ کس طرح کیا جائے۔ لیکن جب برہمچریہ آشرم ہی نہ رہا اس کی شکشا کاری کسی پر بندھ نہیں۔ تو اندریوں کا اپیوگ کیسے ہونا چاہیئے۔ یہ معلوم ہی کیسے ہو۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ عام لوگ اندریوں سے وہ کام لیتے ہیں۔ جو نہ لینا چاہیئے اور وہ نہیں لیتے۔ جو لیا جانا چاہیئے۔ پرماتما نے آنکھ اس

لئے دی۔ کہ اس سے پرماتما کی گوناگوں سرشٹی دیکھ کر اس کی مہانتا کے آگے سر جھکائیں۔ کان اس لئے دیئے۔ کہ سنسار میں جو شبھ ہے۔ اسے سنکر اس سے جیون کو پوتر کرنے کا کام لیں۔ زبان اس لئے دی کہ اس سے پرماتما کی شکشا کا دوسروں کو گیان دیں۔ ہاتھ اس لئے دیئے کہ انہیں اپنے ردلی کمانے اور دینوں کی سہائتا کے لئے کام میں لاویں۔ لیکن ابتدائی تعلیم کا پر بندھ نہ ہونے سے ہر روز دیکھنے میں آنے والی بات ہے۔ کہ ہر ایک اندری کا درا اپیوگ ہوتا ہے۔ آنکھ کسی چیز کو دیکھتی ہے۔ تو من اس کے چرا لینے کا بھاو پیدا ہو جاتا ہے۔ کان اچھی باتیں سنتے ہیں۔ تو من اکتا جاتا ہے۔ بری باتیں سننے میں من خوب دلچسپی لیتا ہے۔ ہاں کسی ادھیکاری کی سہائتا کے سمے تو ہاتھ گوارا نہیں کرتے۔ لیکن کسی کو لوٹنا یا حملہ کرنا ہو تو حرکت کرنے میں ذرا دیر نہیں لگاتے۔ اس کا پرنام کیا ہے؟ یہ کہ اندریوں کی غلامی میں من آتما کو تباہی کے مارگ پر لے جاتا ہے۔ اور اس طرح منش طبعی آیو کو پہنچنا تو کجا۔ نوجوانی میں ہی بیماری اور کمزوری کا شکار ہو کر راستہ میں ہی لقمۂ اجل ہو جاتا ہے جس سے عام لوگوں کا خیال ہو گیا ہے۔ کہ سو ورش کی آیو محض خوش خیالی ہے۔ اور نہ اس آیو کو پہنچنا مشکل ہے۔ جو ڈھنگ منش جاتی نے اس سمے اختیار کر رکھا ہے۔ اس میں ضرور مشکل ہے۔ لیکن ویدک آگیا پر چلنے سے کوئی مشکل نہیں۔ ایک سادھارن بات ہے ویدک آگیا ہے۔ یہ کہ اندریوں سے وہی کام لو۔ جو شاریرک اور آتمک اونتی کو امنت کرنے والے ہوں۔ آنکھوں سے شبھ دیکھو۔ کانوں سے شبھ سنو۔ اسی طرح ہر ایک اندری کو شبھ کے لئے ہی پریوگ میں لاؤ۔ جب تم ایسا کرو گے۔ تبھی ایشور ستتی کرنے کا ڈھنگ سیکھو گے اور نہ صرف لمبی آیو پاؤ گے بلکہ کلیان کاری بھی۔

کنیا کی ضرورت! ۱۵۸

میرے لڑکے دھرم پال عمر تقریباً ۲۲ سال کے لئے ایک ایسی سوشیل کنیا کی ضرورت ہے۔ جو کسی آریہ پاٹھشالہ کی تعلیم یافتہ اور آریہ خیالات کی ہو۔ گھر کے کام کاج سے واقف ہو اور جس کے والدین برہمن اور آریہ خیالات کے ہوں۔ لڑکے کا گوت موہلے برہمن سکنہ جالندھر۔ لڑکے کے باپ کے نانکے جلی برہمن نکودر شہر۔ لڑکے کی ماں کے پیکے کوریال برہمن لدھیانہ۔ لڑکے کی ماں کے نانکے پانڈے برہمن بسی (سرہند)۔ بواہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ پورا اتک عالی بھی بات چیت کر سکتے ہیں لاہور امرتسر لدھیانہ جالندھر کے باسیوں کو ترجیح ہوگی۔ بھگوان داس کٹ کلکٹر دہلی۔

کشتری لائق ورکیلئے کنیا کی ضرورت ۱۵۷

مجھے اپنے ایک دوست کے لئے جو کہ کشتری ہے اور معزز خاندان سے ہے۔ تندرست خوبصورت کنوارہ عمر بیس سال کی ہے۔ ہندی اردو پڑھا لکھا ہے مڈل تک تعلیم ہے۔ دوکان کا کام کرتا ہے۔ جس کی آمدنی ۴۰ روپے ماہوار ہے ——— ایک آریہ پڑھی لکھی سوشیل کنیا کی ضرورت ہے نوجتی چھترے۔ گوتری دیہتہ گوتری خط لکھنے کی تکلیف نہ فرماویں خواہشمند اصحاب پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں:

مہاشہ پریمی آریہ منتری آریہ سماج قصبہ نجیب گڑھ بجنور خاص۔ ضلع فیروزپور۔

کھتری کل اُتّن کنیا کیلئے ور کی ضرورت

کھتری کل اُتّن اشتھلی خاندان کی کنیا مہاتما بدیالیہ جالندھر کی آٹھویں شرینی تک پڑھی ہندی رتن کی پریکشا پاس کنیا کے لئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ جو کہ کھتری کل آتّن اور اعلےٰ خاندان سے کم از کم ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتا ہو۔ آریہ سماجی ہو۔ عمر ۲۵ برس تک ہو۔ حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں

پتہ :۔ رائے شیو پرشاد آریہ راجہ بازار اورنگ آباد (دکن)

وروں کی ضرورت! ۱۵۳

جو صاحب یو۔پی۔ بہار۔ سی۔پی کی کنواری ودہوا۔ اناتھ آلیہ سے دیویوں کے ساتھ ہمارے کاریالیہ کے ذریعہ سے شادی کا انتظام کرانا چاہیں۔ وہ امورات شادی کے لئے پانچ پیسہ کے ٹکٹ روانہ کر کے کاریالیہ کو تحریر کریں اور واضح رہے کہ اس کاریالیہ کے ذریعہ سے بہت سی شادیاں کرائی جا چکی ہیں۔

مینیجر شانتی پرداہ سہائک کاریالیہ محلہ بہادر گنج۔ کالن پور

شادی لوڑ ۱۵۹

شادی شاگھاؤں دے وچ دس ودہوائیں نوجواناں تندرشادی واسطے تیار ہیں۔ دو ودہوائیں نال بچہ بچی ہین۔ اک منڈا ۲۴ سال دا تندرو گورا ہے۔ جنہاں نوں اپنی جائیداد دا مالک بنانا ہے۔ درخواست بھیجو۔ پتہ :۔

مینیجر رام چرن لعل شرما ہندو ودہوا آشرم اورئی ضلع جالون (یو۔پی)

کنیا گورو کل ڈیرہ دون کی تعلیم یافتہ کنیا کے لئے ور کی ضرورت!

میری کنیا عمر ۱۶ سال جو کنیا گورو کل ڈیرہ دون میں تعلیم پا رہی ہے۔ رُدو پتی اور گرد کاریہ میں چیت رہنے کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے ور تعلیم یافتہ یا کنیا گورو کل کا سناتک یا برسر روزگار یا دکان دار ہو۔ عمر ۲۴ سال کی ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہونی چاہئے:

بال کرشن پردھان آریہ سماج بلارم دکن

اردو کھتری لائق ور کیلئے کنیا کی ضرورت ۱۶۱

مجھے اپنے ایک دوست کے بھلبنچے کے لئے جو کہ اروڑ کھتری اور معزز خاندان سے ہے تندرست خوبصورت کنوارا عمر ۲۳ سال کا ہے۔ ہندی اردو انگریزی پڑھا لکھا اور نورمل پاس ہے سرکاری مڈل سکول میں اسسٹنٹ ٹیچر ہے۔ اس کے لئے ایک یوگیہ سوجاتی کنیا کی ضرورت ہے خواہشمند صاحبان معہ اپنے گوتر کے حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں:۔ پنڈت رام لال شرما سکریٹری آریہ سماج بہادر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع سہارنپور یو۔پی

ضرورت ہے ۱۶۲

آریہ سماج بدوملہی کو ایک پنڈت کی جو کہ بطور پرچارک کے آریہ سماج میں کام کر سکے اور ایک ادھیاپکا کی جو کہ آریہ کنیا پاٹھشالہ میں پرائمری تک تعلیم دے سکے۔ ضرورت ہے۔ ادھیاپکا ٹرینڈ ہونی چاہئے۔ پنڈت اور ادھیاپکا پتی پتنی ہونے چاہئیں۔ تنخواہ ہردو کو چالیس پچاس روپے ماہوار تک دی جا سکتی ہے۔

ہاڑی رام منتری آریہ سماج بدوملہی تحصیل نارووال۔ ضلع سیالکوٹ

آو شیکتا ہے ۱۶۹

کچھ ایسے دیش بھگت سجنوں کی جو کانپور کے پرسدھ راشٹریہ ساپتاہک پتر "پرتاپ" کے سنستھاپک اور سورگیہ رش کانپور کے ہندو مسلم دنگے میں نربلوں کی رکشا کرتے ہوئے اپنے کو بلیدان کر دینے والے امر شہید شری گنیش شنکر جی ودیارتھی کی یادگار مضبوط بنانے کا کام معاوضہ پر کرنے کو تیار ہوں۔ کاریہ کرتاؤں کو ان لوگوں کے لئے اس سنستھان کے آس پاس رہنا ہوگا۔ اور بہت تھوڑا کام کرنے پر ایک اچھا پرسکار اور ودیارتھی جی کے بھویہ چیتر بہت ایک دھنیہ وادپتر پرتاپ ٹرسٹ کی اور سے بھیجا جائے گا۔ جو سجن کام کرنے پر تیار ہوں۔ وہ اپنا پورا پتہ ایک کارڈ پر لکھ کر بھیجیں۔

مینیجر پرسکار وبھاگ پرتاپ پریس۔ کانپور

دوائی چاہئے یا جوانی؟ ۱۶۰

بیشتر اس کے کہ آپ کسی دوسری جگہ سے دوائی طلب کریں "جوانی" کا مطالعہ کرنا آپ کے لئے از بس ضروری ہے آپ بہت سے اخراجات سے بچ جائیں گے طریقہ علاج کی آپکو واقفیت ہو جائیگی اپنا علاج آپ خود کر سکیں گے۔

"جوانی" مفت ملتی ہے۔ جوانی کو حاصل کرنے کے واسطے آپکو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا صرف ایک کارڈ لکھنے کی ضرورت ہے۔ "جوانی" گھر بیٹھے بٹھائے آپکے پاس پہنچ جائے گی۔

"نین امرت" آنکھوں کے لئے اکسیر ہے۔ اسکے روزانہ استعمال سے آنکھیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک ہر تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف ملنے کا پتہ: بکرم شیر کمپنی ۲۲

کالا ڈھونگی ضلع نینی تال

مفت!! مفت!! مفت!!!

چیچک و پھولا کی لاثانی دوا ۱۶۳

کتنی ہی پرانا پھولا یا جالا کیوں نہ ہو۔ چند یوم میں بلا تکلیف دور ہو جاتا ہے دوا ایک روپیہ ایک تولہ اشتہار وغیرہ بھیجنے پر مفت ارسال ہوگا۔

مینیجر سپیشل فارمیسی نجیب گڑھ بجنور (ضلع فیروزپور پنجاب)

ضرورت یاد رکھئے

اشتہارات کے لئے پرکاش سے بڑھکر اور کوئی ذریعہ آپ کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ ضرور آزمائش کیجئے۔

سکھ سنچارک کمپنی متھرا ۱۶۳

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانیکا کارخانہ

دوا	تفصیل
دراکشاسو	قوت، صحت، بھوک، چستی۔ خون وگوشت بڑھانے والا خوش ذائقہ انگوری منقا ہی سے تیار کیا ہوا۔ قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔ بڑی دو روپیہ
چون پراش	جس میں مشکل سے دستیاب ہونے والا اشٹ ورگ شامل ہے۔ سردی کھانسی۔ زکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا۔ ضعیف کو نوجوان بنا دینے والا قیمت ۲۰ تولہ (۲)
بال سُدھا	دبلے پتلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲)
درونج کیسری	بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو ۲۴ گھنٹہ میں نابود کرنے والی دوا۔ قیمت فی شیشی چار آنے (۴)
سدھا سندھو	نفخ کھانسی ہیضہ۔ درد شکم سنگرہنی اتیسار اور دست وغیرہ کیلئے نہایت ہی تیر بہدف دوا قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸)

کوئی دوا نہ خریدو جب تک کہ اس پر سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ہو

ادویات ہر جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں!

سرحدی گورنمنٹ کو کونسل میں شکست

سرحدی کونسل کے نئے سیشن (ایبٹ آباد) میں سرحدی گورنمنٹ کو آبکاری کے بجٹ (۲۳ مئی) گزشتہ گورنمنٹ کی صورت میں زبردست شکست اسٹنٹ ڈیوری کی اس نے اس کو شکست ہوئی۔ زبردست اس نے گورنمنٹ کی طرف سے ہندو، سکھ اور غیر کانگرسی ممبروں کے ساتھ شامل تھے۔ گورنمنٹ کی طرف سے بجٹ میں اخراجات کے لئے ۸۶ ہزار کی گرانٹ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ لیکن کونسل نے ۲۵/۱۳ ووٹوں سے نامنظور کر دیا ؛

افغانی پارلیمنٹ میں ہندو ممبر

افغانستان (انعقد) کے مشہور ہندو لیڈر دیوان حکم چند کو جو امان اللہ کے وقت وزیر خزانہ تھے۔ شاہ نادر خان نے افغان پارلیمنٹ کا ممبر مقرر کیا ہے ؛

سیاسی گرفتاریاں اور سزا یابیاں

(ایبٹ آباد ۲۴ مئی) سرحدی صوبہ کی کونسل میں سوالات کے وقت بتایا گیا۔ کہ صوبہ سرحد میں ۲۵ دسمبر ۱۹۳۱ء سے ۹ مئی ۱۹۳۲ء تک کل ۲۶۶۹ اشخاص آرڈی ننسوں کے ماتحت اور ۱۴۸ ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت گرفتار کئے گئے ؛

نائب صدر کونسل کی تقریر

سرحدی کونسل کے اجلاس میں پولیٹکل قیدیوں کیساتھ انسانوں جیسا سلوک کرنے کے متعلق پرجوش تقاریر ہوئیں۔ اور نائب صدر خان بہادر عبدالرحیم خان نے گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلائی۔ کہ آخر اسے انہیں اشخاص سے واسطہ پڑیگا۔ جو جیلوں میں سڑ رہے ہیں ؛

مالیہ میں تخفیف کا رزولیوشن

سرحدی کونسل میں انڈی پینڈنٹ پارٹی کی طرف سے مالیہ میں پچاس فیصدی کی تخفیف کا جو رزولیوشن پیش کیا گیا تھا۔ اس پر زبردست بحث ہوئی۔ لیکن سرکار کی طرف سے ہمدردانہ اس سوال پر غور کا یقین دلائے جانے پر رزولیوشن واپس لے لیا گیا ؛

الہ آباد میں ڈسٹرکٹ کانفرنس

(الہ آباد ۲۴ مئی) آج ڈسٹرکٹ کانفرنس کے انعقاد کا خیال تھا۔ کانفرنس کی جگہ احتیاطاً پولیس کے زیر نگرانی رکھے گئے تھے۔ ۲ بجے کے قریب سڑکوں کے چوک پر بگل کی آواز آئی۔ اور کوئی دو سو رضاکار وغیرہ جمع ہو گئے۔ صدارتی ایڈریس اور ریزولیوشن کی کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ پولیس موقعہ پر فوراً

سنسار کی گتی

مسلمان کی جگہ قادیانی

مسلمان اپنا حق سمجھتے ہیں۔ کہ جس عہدے پر ایک بار کوئی مسلمان تعینات ہو جائے پھر اس پر کوئی اور مقرر نہیں کیا جانا چاہئے۔ وہ مسلمانوں کا موروثی حق ہو چکا ہے عام طور پر مسلمانوں کی جگہ مسلمان مقرر ہوتے ہیں۔ لیکن اگر کسی حالت میں اس قاعدہ کی خلاف ورزی ہو جائے تو مسلمان اس کے خلاف آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن حیرت کی بات ہے۔ کہ سر فضل حسین کے رخصت پر جانے کی حالت میں وائسرائے کی کونسل کی ممبری کا عہدہ مسلمان کی بجائے قادیانی کو دیا گیا ہے۔ اور کسی مسلمان نے چوں تک نہیں کی۔ قادیانی مسلمان ہیں۔ اسے کوئی مسلمان ماننے کو تیار نہیں۔ مسلم اخبارات کو دیکھ جاؤ۔ قادیانیوں کے دشمن اسلام اور خارج از اسلام ہونے کے فتوی ان کے صفحات پر نمایاں طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی ہیں۔ اور مخلص اور سرگرم قادیانی۔ پھر کیا بات ہے۔ کہ مسلمان سر فضل حسین اپنی جگہ اس کی سفارش کرتے ہیں۔ اور مسلم پریس اس تقرر کو بھی نہیں۔ کہ نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ بلکہ نگاہ پسندیدگی سے دیکھتا ہے۔ چودھری ظفر اللہ خاں میں ضرور کوئی ایسا گن ہو گا۔ جس کی آڑ میں قادیانیت کا گناہ چھپ گیا ہے اور وہ گن ہے فرقہ پرستی کا۔ چودھری ظفر اللہ خاں فرقہ پرستی میں کسی بھی فرقہ پرست مسلمان سے پیچھے نہیں۔ بلکہ کیسے؟ فرقہ پرستی کی لعنت پیدا ہی ان کے پیر کی ہوئی ہے۔ اور اس کا مقصد مسلمانوں کے نام پر قادیانیوں کو گورنمنٹ ملازمتوں میں دھڑا دھڑ داخل کرانا ہے۔ قادیانیوں کو اپنی سرکار پرستی کی طفیل جو رسوخ حکام کے اندر حاصل ہے۔ اس کا نتیجہ ہے۔ کہ ملازمت میں مسلمانوں کے لئے جو نشستیں مخصوص رکھی ہیں ان میں سے اکثر قادیانیوں کے قبضہ میں ہیں۔ چودھری ظفر اللہ خاں کے تقرر سے جو کسر تھی وہ بھی پوری ہو جائے گی۔ اور مسلمانوں کے قادیانی جالوں میں آ کر فرقہ پرستی کی حمایت کرکے جو حاصل کیا تھا۔ وہ قادیانیوں کے ہاتھوں چھنوا بیٹھیں گے۔ اور جن ملازمتوں کی خاطر قوم پرستی کو چھوڑا تھا۔ انہیں بھی ملتا نہ دیکھ کر زبان حال سے پکارنے پر مجبور ہوں گے ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

پہنچ گئی۔ اور پنڈت مدن موہن مالوی جی کی بہو شریمتی دیتا وتی نے بمشکل صدارتی ایڈریس پڑھنا شروع کیا تھا۔ کہ ایک سب انسپکٹر نے ایڈریس ان کے ہاتھ سے چھین لیا۔ اور شریمتی جی اور چار دیگر کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔ ۲۵ دیہاتی بھی گرفتار کئے گئے۔ لیکن انہیں شہر کے باہر لے جا کر رہا کر دیا گیا ؛

پنڈت جواہر لال کو بخار

(ڈکان پور ۲۴ مئی) پنڈت جواہر لال نہرو کو تھوڑا تھوڑا آنے لگ گیا ہے۔ انہیں بریلی جیل میں ہی رکھا جائیگا جب تک ڈاکٹر انکا معائنہ کریں ؛

چھٹیاں جلانے کی وبا

ڈنگول میں چھٹیاں جلانے کی وبا جاری ہے۔ یونیورسٹی ۲۳ مئی کی صبح کو پانچ لیٹر بکس جلتے ہوئے پائے گئے۔ جن میں جنرل پوسٹ آفس کا لیٹر بکس بھی شامل ہے ؛

پنڈت نردیو شاستری جیل میں

پنڈت نردیو شاستری دید تیرتھ کو دھرم پور میں شراب کی دوکان پر پکٹنگ کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ عدالت نے انہیں چھ ماہ قید اور پچاس روپے جرمانہ کی سزا دی ہے ؛

جموں میں ایجی ٹیشن

سری نگر میں گلینسی کمیشن کی رپورٹ کے خلاف جو ایجی ٹیشن جاری تھی اس کے متعلق خبر تھی۔ کہ ریاست اور کشمیری پنڈتوں کے درمیان صلح کی گفت و شنید جاری ہونے والی ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ایجی ٹیشن ملتوی کر دی جائے گی۔ لیکن پھر کیا سنتے ہیں۔ کہ جموں میں بھی ایجی ٹیشن جاری ہو گئی ہے۔ چنانچہ ۲۴ مئی کو ہندوؤں کا ایک جلوس نکلا۔ پولیس تیار بیٹھی تھی۔ جس نے ان کے ۱۲ اسیر کردگان کو گرفتار کر لیا۔ ملزمان سے ملاقات کی اجازت تاحال نہیں ملی۔ پریس رپورٹر کو اندر جانے نہیں دیا گیا۔ ہندوؤں میں جوش پھیل رہا ہے وہ ایجی ٹیشن کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ جموں میں ایجی ٹیشن کا شروع ہونا صلح کی گفت و شنید کی خبر کو مشتبہ بنا دیتا ہے۔ کاش! ایسا نہ ہو ؛

گوالیار کے اخراجات میں کٹوتی

گوالیار (۲۴ مئی) ریاست گوالیار نے نظام حکومت کے اخراجات میں کمی کر کے گیارہ لاکھ روپیہ سالانہ کی بچت کر لی گئی ہے۔ ممبران کونسل نے پنج سالانہ الاؤنس میں ایک روپیہ کی کمی منظور کر لی ؛

شوکت علی کو پچیس ہزار

نظام حیدر آباد نے سر اکبر حیدری کی سفارش پر مولانا شوکت علی کو ۲۵ ہزار کی امداد دینا منظور کیا ہے۔ یہ رقم ان ہندوؤں کی تخریب میں خرچ ہوگی۔ جن کی جیب میں سے نظام کی امداد کا زیادہ تر حصہ نکلا ہے ؛

ریاستی فوج اور ڈاکوؤں میں تصادم

(فرید کوٹ ۲۳ مئی) موضع جیون والا (فرید کوٹ) میں پولیس وریاستی سفر مینا فوج اور ڈاکوؤں میں تصادم ہو گیا۔ سفر مینا کے ایک جمعدار بشن سنگھ ڈاکوؤں کی گولیوں سے بیان کیا جاتا ہے ہلاک ہو گئے۔ لارکشوری لال تھانیدار اور ایک کنسٹیبل مجروح ہوئے۔ پولیس ڈاکوؤں کے تعاقب میں ہے ؛

نروٹ جیمل سنگھ میں محرم پر فساد

نروٹ جیمل سنگھ ضلع گورداسپور میں محرم پر شدید فساد ہو گیا کشیدگی کی وجہ پیپل کی ٹہنیوں کا کاٹا جانا بیان کی جاتی ہے۔ فساد میں کئی زخمی ہوئے۔ علاقہ کے ہندو خوف زدہ ہیں۔ قصبہ میں ہڑتال ہے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور سپرنٹنڈنٹ پولیس موقع پر پہنچے پولیس کے خلاف شدید الزامات لگائے گئے ہیں۔ کئی معزز ہندو گرفتار کر لئے گئے اور جرم قابل ضمانت ہونے کے باوجود پولیس نے انہیں ضمانت پر رہا نہ کیا۔ ملزمان کو گورداسپور میں مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ تو عدالت نے انہیں ضمانت پر رہا کر دیا ؛
ہندوؤں کا مطالبہ ہے کہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔ اور ذمہ داران فساد کو قرار واقعی سزا دی جائے ؛

انارکزم کو دبا دیا گیا

(میڈرڈ ۲۳ مئی) میڈرڈ میں ، من بارود اور ایک اور جگہ پر ایک سو زبردست بم قبضہ میں لے کر اور انارکسٹوں کے سرغنہ کو گرفتار کر کے پولیس نے سپین میں انارکزم کی سرگرمیوں کو دبا دیا ہے جو وزیر اعظم اور ہوم منسٹر کے قتل اور بغاوت پھیلانے کے ارادے سے اندر ہی اندر جاری تھیں ؛

لارڈ انچکیپ چل بسے۔ ۲۲ مئی ۱۹۳۲ء انڈین تحقیقاتی کمیٹی کے صدر کی شہرت کے مالک لارڈ انچکیپ پورے ۸۰ سال کی عمر میں چل بسے۔

نائب سفیر برطانیہ پر حملہ۔ دشنگھائی ۲۴ مئی) نائب سفیر برطانیہ مسٹر گراہم پر دو ایسی شدہ فوجی سپاہیوں نے گولی چلا دی۔ جس سے آپ شدید طور پر زخمی ہوئے۔ یہ سپاہی کمیونسٹوں کی تحویل سے ایک پادری کو چھڑانے جا رہے تھے ؛

ساڑھے چار کروڑ کا دیوالہ۔ دیا سلائی کے بادشاہ کروگر نے اپنی مالی سراسیمگی سے تنگ آ کر خودکشی کر لی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ وہ دنیا میں سب سے بڑا دیوالیہ تھا۔ اس کے قرضہ کا تخمینہ ساڑھے چار کروڑ پونڈ ہے۔ رپورٹ مظہر ہے۔ کہ جن لوگوں کا قرضہ محفوظ شدہ نہیں۔ انہیں بہت تھوڑا روپیہ ملے گا تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ ہے۔ کہ گذشتہ ۸ سال یا اس سے بھی قبل عرصہ میں یہ نہایت پُرفریب جعلسازی کی گئی ہے ؛

ہندو نٹ کی لڑکی۔ بجنور کے پرشادی نامی ہندو نٹ کی لڑکی کا معاملہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہو گیا۔ استغاثہ اور نٹ کی طرف سے شہادت ہو چکی۔ عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا ؛

پنجاب یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی۔ پنجاب یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی میں حسب ذیل اصحاب شامل ہیں :-

سر جارج اینڈرسن صدر۔ پروفیسر شیشادھری۔ ڈاکٹر ضیاء الدین محمد آف لکھنؤ یونیورسٹی۔ سردار بوٹا سنگھ سردار بہادر عبدالرحمان ؛

معلوم ہوا ہے۔ کہ پروفیسر شیشادھری کو اپنی گورنمنٹ نے تحقیقاتی کمیٹی میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی ؛

لاہور میونسپلٹی کو معطل کر دیا جائے

سول اینڈ ملٹری کو معلوم ہوا ہے کہ ڈپٹی کمشنر لاہور نے حکومت پنجاب سے سفارش کی ہے کہ لاہور میونسپلٹی کو معطل کر دیا جائے۔ اور اس کی جگہ ایک یورپین افسر مقرر کیا جائے۔ جو میونسپلٹی کے کام کو نہایت خوبی سے چلائے ؛

توہمات پرستی کا کرشمہ۔ میمن سنگھ میں تھوڑے دن کی بات ہے ایک ملاح نے ایک قصہ بیان کیا۔ کہ کسی پچھلے سوم وار کو ایک عورت دریا کے اس پار جانے کے لئے اس کی کشتی میں سوار ہوئی۔ جب کشتی دریا کے درمیان پہنچی۔ تو کشتی کے اندر سے سات اپسرائیں اُٹھ کھڑی ہوئیں ملاح نے خوف زدہ ہو کر عورت سے آشیرواد مانگا۔ اس پر اپسراؤں نے ملاح کو بتایا۔ کہ وہ طوفان کی دیویاں ہیں۔ اور آئندہ سات سوم واروں کو یکے بعد دیگرے وہ باہر جائیں گی۔ اور طوفان لائیں گی۔ جس سے سخت نقصان ہو گا۔ ملاح کے خوف زدہ ہونے پر انہوں نے اُسے تسلی دی۔ کہ جو لوگ سوم وار کو کھانا نہ پکائیں گے۔ وہ ان کی حفاظت کریں گی۔ اس کہانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سوم وار کے دن میمن سنگھ بھر میں چولہوں میں آگ نہیں جلائی گئی اور کسی نے کھانا نہیں کھایا۔ اسے توہمات پرستی کا کرشمہ نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے ؟

حکام کی امبید کر نوازی۔ پونہ میں ڈاکٹر امبید کر نے اپنے حواریوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں اچھوتوں کے لئے مندر کنوئیں سہولت نہیں چاہتا۔ سرکاری ملازمت۔ دینی تعلیم اور دیگر سہولتیں چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے۔ کہ اس مطلب کے لئے اچھوتوں کے لئے جداگانہ انتخاب مفید ہیں ؛

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے مخالف پارٹی کو نوٹس دیا گیا۔ کہ وہ امبید کر دل کی کارروائی میں مداخلت نہ کریں ؛

وعدہ معاف گواہ پہلے بیان سے پھر گیا۔ آگرہ سازش مقدمہ میں جس کی سماعت سپیشل ٹریبونل کے سامنے ہو رہی ہے۔ وعدہ معاف گواہ برہما نند اپنے پہلے بیانوں سے پھر گیا۔ اس نے وکیل صفائی کی جرح پر اس بیان کی نقل پیش کی جو اس نے تفتیش کنندہ مجسٹریٹ کے روبرو دیا تھا۔ اور کہا کہ یہ بیان پولیس افسران نے اسے سمجھایا تھا۔ گواہ نے ایک خط بھی پیش کیا۔ گواہ کا بیان ہے۔ کہ وہ خط اس کو انسپکٹر چیت رام سنگھ نے لکھا تھا۔ اس خط میں گواہ کو مقدمہ کے سلسلہ میں چند واقعات کے متعلق پولیس سے تعاون کی دعوت دی گئی تھی۔ اس خط میں سپیشل تفتیش کنندہ پولیس افسر کی طرف سے بھی ایسی ہی خواہش کا اظہار کیا گیا تھا۔ گواہ نے کہا۔ کہ کل میں نے ٹریبونل کے سامنے اس لئے سچا بیان دیا تھا کہ میرے جھوٹے بیان سے کئی بے گناہ پھنس رہے تھے۔ میری ضمیر مجھ کو کوستی تھی۔ اس سوال کے جواب میں کہ مجسٹریٹ کے روبرو بیان دینے میں اس کی ضمیر نے اسے نہیں کوسا تھا۔ گواہ نے کہا۔ کہ اس وقت میں حالات سے مجبور تھا

کمشنر اجمیر کے حملہ آور کو سزا۔ اجمیر کا تار ہے کہ رام چند بھٹ کو کمشنر اجمیر پر قاتلانہ حملہ کرنے کے جرم میں دس سال اور سید علی صاحب انسپکٹر پولیس پر قاتلانہ وار کرنے کے جرم میں تین سال اور ایکٹ اسلحہ کے ماتحت تین سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے ؛

ٹیلیفون کے ساتھ ٹیلیویژن۔ لنڈن اور پیرس کے درمیان ٹیلیفون کے ساتھ ٹیلیویژن کا تجربہ کیا جا رہا ہے ٹیلیفون کے ذریعہ سے پیرس کی بات لنڈن میں سنی جانا آج ایک معمولی بات ہے۔ لیکن ٹیلی وژن ایک نئی ایجاد ہے۔ اس کے ذریعہ پیرس میں ٹیلیفون کرنے والے کی تصویر لنڈن میں سننے والا دیکھ سکیگا ؛

آہ! مسٹر بپن چندر پال۔ مسٹر بپن چندر پال شہرت کے میدان میں بحیثیت فصیح مقرر اور وطن پرست داخل ہوئے تھے۔ اور بحیثیت قابل جرنلسٹ موت کے ہاتھوں وہ اس میدان کو چھوڑتے ہیں۔ جرنلسٹ دنیا کو آپ کی موت کا سخت افسوس ہے۔ جس کا اظہار مہاتما گاندھی نے بھی بذریعہ تار یرودا جیل سے کیا ہے ؛

ریلوے کو دھوکا۔ بمبئی بورڈ ریلوے پولیس نے مختلف اضلاع کے ۱۰۸ اشخاص کا چالان کیا ہے۔ جو پرانے ٹکٹ استعمال کر کے ریلوے کو باقاعدہ دھوکا دیتے چلے آ رہے تھے۔ راز اس طرح افشا ہوا۔ کہ امیرا احمد اور احمد حسین دو مسافروں کے پاس دو ٹکٹ تیسرے درجہ کے تھے۔ ٹی ٹی کو ان کے گندے اور میلے ٹکٹوں پر شبہ ہوا۔ بذریعہ تار استفسار پر معلوم ہوا کہ یہ ٹکٹ ۱۹۳۱ء میں جاری کئے گئے تھے دھولی سٹیشن کے سٹیشن ماسٹر اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کو بھی کہا جاتا ہے۔ اسی سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ جو اب ضمانت پر رہا ہیں ؛

لاہور کے فساد کی یاد۔ لاہور کے گذشتہ فساد میں مچھی ہٹہ میں اللہ دتہ مچھلی فروش کے قتل کے سلسلہ میں جن آٹھ ہندو نوجوانوں کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا۔ اُن میں سے روشن لال اور خوشحال چند ملزمان کو زیر دفعہ ۳۰۲/۱۴۹ فرد جرم عائد کر کے سیشن سپرد کر دیا گیا اور باقی دو ملزمان کے خلاف زیر دفعہ ۱۴۷ فرد جرم عائد کیا گیا ؛

پولیس کی حفاظت میں احمدی جلسہ

گذشتہ ہفتہ لاہور میں احمدیوں کا جلسہ ہوا جس میں بیان کیا گیا۔ کہ اسلام کی اشاعت و تبلیغ کا جس قدر کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ اور کوئی جماعت نہیں کرتی۔ اس پر ایک مولوی صاحب نے بولنا چاہا۔ لیکن اُسے اجازت نہ دی گئی۔ جس پر غیر احمدیوں نے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اس پر احمدی مشتعل ہو گئے اور نوبت زدوکوب تک پہنچی۔ اس موقعہ پر پولیس نے آ کر دو احراری رضا کاروں اور ایک احمدی کو گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد جلسہ پولیس کی حفاظت میں جاری رہا ؛

قوم پرست ممبران کا واک آؤٹ۔ سرحدی صوبہ کی کونسل میں قوم پرست ممبران گو مٹھی بھر ہیں۔ لیکن کونسل ہال میں ان کی تقاریر بتاتی ہیں۔ کہ وہ اپنے اصول کے پکے ہیں۔ چنانچہ ان کی اسی اصول پرستی کا نتیجہ تھا کہ آبکاری کی ساری رقم نامنظور کرنے میں وہ کامیاب ہو گئے۔ یہ ایسی کامیابی ہے۔ جس کا پنجاب کونسل کو کبھی وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ اخراجات پولیس میں دو لاکھ کی تخفیف کی تحریک پر قوم پرست ممبران نے زبردست تقریریں کیں اور آخر صدر کے رویہ کے خلاف احتجاج کی وجہ سے وہ کونسل سے واک آؤٹ کر گئے

چارسدہ میں خوفناک آگ۔ (پشاور ۲۵ مئی) چارسدہ سے خبر آئی ہے۔ کہ کل شام کو آتشزدگی سے وہاں کئی دوکانیں اور مکانات جل گئے۔ آندھی کی مدد سے آگ بہت تیز ہو گئی۔

بابا کی شادی پر شریعت کی مہر۔ (بمبئی ۲۴ مئی) سنٹرل خلافت کمیٹی نے اپنے اگزیکٹو اجلاس میں مولانا شوکت علی کی شادی کے شریعت اسلامیہ کی رو سے جواز کی قرار داد پاس کر دی ؛

صلح کے مشن پر۔ (جموں ۲۵ مئی) معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈتوں اور دربار میں صلح کرانے کے لئے سر تیج بہادر سپرو اور کرنیل ہکسر سری نگر جا رہے ہیں ؛

جنگلات کی آمدنی میں کمی۔ (بمبئی ۲۴ مئی) بمبئی کے محکمہ جنگلات کی سال ۱۹۲۹-۳۰ کے مقابلہ پر کی ۷۹۷۳۰۰۰ روپیہ آمدنی ۱۹۳۰-۳۱ء میں اس سال ۵۲۲۴۰۰۰ روپیہ رہ گئی۔ جس کے لئے گورنمنٹ کا ریزولیوشن کانگرس کو ذمہ دار گردانتا ہے ؛

پابندی ہٹا لی گئی۔ (دہلی ۲۵ مئی) لالہ نانک چند ٹھیکیدار کو دہلی کی حدود میں نظر بند کر دیا گیا تھا یہ پابندی ان پر سے ہٹا لی گئی۔ البتہ بعض اگر ...

پرکاش لاہور

۱۷ جیٹھ سمت ۱۹۸۰

سبھا کا اجلاس

اس سنیچر و اتوار (۲۸ و ۲۹ مئی) کو پنجاب بھر کے آریہ سماجوں کے پرتی ندھی اس لئے جمع ہو رہے ہیں۔ کہ پچھلے سال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آدھین جو کام ہوا ہے۔ اس کی رپورٹ سنیں۔ اور فیصلہ کریں۔ کہ اگلے سال نے کن لوگوں کے ہاتھوں میں سبھا کو دینا چاہتے ہیں۔

کیا اس موقعہ پر میں آریہ پرتی ندھیوں کی سیوا میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں؟ نہیں۔ کیونکہ واقعات ان کے سامنے پیش ہو جائیں گے۔ اور وہ ان سے خود رائے قائم کر سکیں گے۔ میرا یہ دعوی نہیں۔ کہ پچھلے ورش میں نے اتنا کام کیا ہے۔ جتنا میں کر سکتا تھا۔ یا مجھے کرنا چاہئے تھا۔ حالات کچھ ایسے ہو گئے۔ جن سے میرا اتساہ منتقل ہو گیا۔ اور میں پورے زور سے کام نہ کر سکا۔ لیکن آریہ سماجوں کا میں دھنیواد کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے میرے کام میں سہاتا دی۔ اور مجھے یہ کہنے کے قابل بنایا۔ کہ اس ورش سبھا کی حالت گت ورش کی نسبت اچھی رہی ہے۔ اس وقت ہمارا ملک کیا سارا سنسار ہی آرتھک تنگ دستی کی حالت سے گذر رہا ہے۔ آمدنی کم ہو رہی ہے۔ بیوپار مندا ہے۔ دستکار ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ تنخواہ دار لوگوں کی تنخواہیں کم ہو رہی ہیں۔ ملازم پیشہ لوگ اپنے عہدوں سے علیحدہ کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے جس کے آگے دان کے لئے ہاتھ پھیلاؤ وہ انکار کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے اپنے اور اپنے پریوار کا پیٹ بھرنے کے لئے تو روپیہ نہیں ملتا۔ تمہیں کہاں سے دوں۔ اور موجودہ حالات میں جو دے بھی سکتے ہیں۔ انہیں ایک نہ کرنے کا بہانہ مل گیا ہے۔ ان سے مانگو تو وہ کہتے ہیں۔ کہ بابا یہ دن دان مانگنے کے ہیں جو کچھ تو ہماری حالت پر رحم کرو۔ کیا تمہیں پرماتما کا کچھ خوف نہیں؟

غرضیکہ حالات نہایت حوصلہ شکن ہیں۔ اس لئے اگر سبھا کا کوئی منتری یہ کہے۔ کہ میں ویدپرچار فنڈ کے لئے زیادہ دھن جمع نہیں کر پایا۔ تو سبھا کے ممبر اسے معاف کر دیں گے۔ لیکن وہ کتنے پرسن ہوں گے۔ اور آریہ سماجوں کو اپنے دھنیہ واد کا پاتر سمجھیں گے۔ جب انہیں معلوم ہو گا۔ کہ سالانہ رپورٹ میں پچھلے سال کی نسبت زیادہ دھن ویدپرچار فنڈ میں آیا ہے۔ دسانش بھی زیادہ آیا ہے اور آریہ سماجوں کے جلسے بھی بہت ہوتے ہیں۔ رسالہ جات "آریہ" اور "آریہ مسافر" کی حالت بھی پچھلے سال سے بہتر ہو گئی ہے۔ "آریہ" کا خسارہ کم ہو گیا ہے۔ حالانکہ اڈیٹر کی آدھی تنخواہ اس پر ڈالی جاتی ہے۔ "آریہ مسافر" کے ایڈیٹر کی آدھی تنخواہ بھی اس پر ڈالی جاتی ہے۔ پھر بھی اس کا خسارہ برائے نام ہے۔ آریہ ودیارتھی آشرم کی حالت بھی بہت اچھی ہے اس کا خسارہ بھی برائے نام ہے اور ایک لحاظ سے کچھ نہیں۔ غرض یہ کہ سبھا کی مشینری پچھلے سال میں خوش اسلوبی سے چلتی رہی ہے۔ اگر مجھے کسی طرف ترقی معکوس نظر آتی ہے تو وہ چار آنہ مشن فنڈ کے متعلق ہے۔ اس میں دھن کم آیا ہے۔ اس کے دو ہی معنے ہو سکتے ہیں۔ یا یہ کہ مقابلتاً کم آریہ سماجوں نے رشی اتسو منایا۔ یا یہ کہ انہوں نے اتسو منائے لیکن چار آنہ مشن فنڈ کے لئے دھن اکٹھا نہیں کیا۔ بہرحال دونوں صورتوں میں یہ کمی شتھلتا کا پرمان ہے۔

اگر مجھ سے پوچھا جائے۔ کہ یہ سال کیسا رہا۔ تو میں کہوں گا غنیمت ہے کہ ایسے حوصلہ شکن حالات میں بھی پچھلے سال کی نسبت کچھ ترقی ہوئی ہے۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ کام سنتوش جنک ہے پچھلے سال ویدپرچار فنڈ کی آمدنی کا اندازہ تیس ہزار روپیہ لگایا گیا تھا۔ لیکن وہ پورا نہیں ہوا حالانکہ چند سال پہلے جب میں سبھا کا منتری تھا۔ تو ویدپرچار فنڈ کی آمدنی ۳۱ ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ اور میں نے پچاس ہزار پر نظر لگانی شروع کی تھی۔ آریہ سماجیں یہ تو شکایت کرتی ہیں۔ کہ انہیں اپدیشک نہیں ملتے۔ لیکن یہ نہیں سوچتیں۔ کہ اپدیشک کہاں سے آئیں جب وید پرچار کے لئے دھن ہی نہ ملے۔ آریہ سماجیں کہتی ہیں اپدیشک دو تو دھن دیں۔ سبھا کہتی ہے۔ کہ دھن دو تو اپدیشک ملیں۔ یہ سمسیا کیسے حل ہو؟

آریہ پرتی ندھیوں نے پچھلے سال کی رپورٹ سننی ہے۔ لیکن اگلے سال کے لئے انہوں نے کاریہ کرم کا فیصلہ کرنا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگلے سال آریہ سماج کا کام تب ہی ترقی کر سکتا ہے۔ جب سبھا کا چارج اچھے ہاتھوں میں ہے۔ وہ اچھے ہاتھ کون سے ہیں۔ ان کے متعلق ایک لفظ بھی منہ سے نکالنا میرا کام نہیں۔ میں ذاتیات میں جانا نہیں چاہتا۔ میں صرف اصول کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ اصول کی بحث سے تو فائدہ ہی ہے۔ ذاتیات کی بحث نقصان پہنچاتی ہے۔ آریہ پرتی ندھی جمع ہوں گے۔ وہ اپنی آنکھوں سے کام لیں اپنے کانوں سے کام لیں۔ اپنے دماغ سے کام لیں۔ اور جو کچھ ان کا ضمیر اس کے مطابق کریں۔ جہاں تک سبھا کے دفتری ادھیکاریوں کا تعلق ہے۔ ان میں سے ایک ایک کے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ ہر وقت سبھا کو اپنے سے بہتر اور مستعد ہاتھوں میں دینے کو تیار ہیں۔ علیحدہ ہوتے ہیں انہیں کسی قسم کی شکایت نہ ہو گی۔ آریہ پرتی ندھی مہاشیوں سے میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ پہلے واقعات کو سمجھیں۔ پھر اپنے دل میں فیصلہ کریں کہ ان کا کرتویہ کیا ہے۔ اور جو کرتویہ انہیں نظر آئے اس کے پالن کرنے میں نہ جھجکیں۔

جہاں ادھیکاریوں کے متعلق میں آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کو مشورہ دینے سے انکار کرتا ہوں۔ وہاں سبھا کے متعلق مشورہ نہ دینا میں اپنے فرض سے گرنا سمجھتا ہوں۔ سبھا اپنی موجودہ شان کو پہنچی ہے۔ تو بہت سے مہاتماؤں کے پریشرم اور تیاگ سے۔ یہ ان کے لگاتار کام کا پرینام ہے۔ کہ سبھا اس درجہ کو پہنچی ہے۔ میں بھی فخر کر سکتا ہوں۔ کہ سبھا کو موجودہ حالات تک لانے میں میرا بھی ہاتھ ہے اس لئے مجھے رنج ہو گا اگر سبھا میں کسی پرکار کی شتھلتا آئے۔ بہت سی آریہ سماجوں میں لڑائی جھگڑے ہیں۔ باوجود اس کے سماج کا کام چل رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ دماغ صحیح سلامت ہے۔ اگر کہیں سبھا میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ تو سمجھو سرو ناش ہے۔ اس لئے ہر ایک آریہ سماجی کے دل میں آریہ سماج اور سبھا کا درد ہے۔ فرض ہے کہ سبھا کو خانہ جنگی کی آفت سے بچائے۔ (رام دیو)؟

سن ۱۹۰۵ء میں سبھا میں دھڑے بندی ہوئی تھی۔ سن ۱۹۰۵ء سے کر شانتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ ہے۔ کہ سبھا کی ہر ایک انسٹی ٹیوشن نے ترقی کی ہے درجہ اتنا کام کر پائی ہے۔ میں افسوس سے دیکھتا ہوں۔ کہ پھر ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جو سبھا کی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ سبھا کو ان سے محفوظ رکھنا ہر ایک آریہ سماجی کا کرتویہ ہے۔ اپنے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر میرے کوئی کام کرنے یا اس کے کرنے سے پرہیز کرنے سے سبھا کی سیوا ہو سکتی ہے۔ تو آپ مجھے اس میں پیچھے نہ پائیں گے۔

(کرشن)

کیا ورن بانچہ سبھا کرم ہے

راوھا سوامی مت جہاں تک ورن بوستھا کا صرف جنم سے تعلق ہے۔ ویدک سدھانت کے انوکول ہے۔ اس کا یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے کہ کوئی شخص برہمن یا کشتری کی کوکھ سے جنم لینے سے برہمن اور کشتری نہیں بن سکتا۔ اور کوئی شودر کے گھر جنم لینے سے شودر قرار دیا جا سکتا ہے بلکہ جیسے کسی کے اعمال واقعی ہوں گے۔ ان کے مطابق نہ برہمن کشتری ویش شودر مانا جائے گا۔ لیکن ورن کو محض کرم سے ماننے میں وہ ویدک سدھانت سے مختلف راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ ویدک دھرم میں کرم پرسری کا نہیں۔ ... اور سوبھاؤ پر بھی ورن بوستھا کی بنا مانی گئی ہے۔ اگر محض کرم پر ہو تو ورن کی کوئی بوستھا رہ ہی نہیں سکتی کیونکہ کرم شخص کو حسب ضرورت مختلف کرنے پڑتے ہیں۔ اور کرموں کے بدلنے پر ورن بدلتا جائے۔ تو ورن بوستھا ہو کیسے سکتی ہے ورن بوستھا سب ہی ہو سکتی ہے جب اسے گن کرم سوبھاؤ سے مانا جائے۔ اگر ایک شخص میں گیان ہے اور سوبھاؤ سے برہمن ہے۔ اگر اتفاقاً تیاگ تو اس کے اندر پڑ جاتا ہے۔ تو وہ برہمن ہے خواہ وہ حسب ضرورت کشتریوں کا کام ہی کیوں نہ کرے۔ اگر ہمارا سبھاؤ ... چارک محض کرم سے ہی ورن پر تو مانتا ہے۔ تو پھر یہ ان کی بھول ہے۔ جس کا سدھار ہونا چاہئے ورنہ اگر حقیقت یہ ہے۔ وہ گن کرم سوبھاؤ سے ہی ورن بوستھا مانتا ہے۔ تو چشم ما روشن۔ دل ما شاد؛

کیا آپ نے پرکاش کے خریدار بنانے کا فرض ادا کر دیا؟ نہیں! تو کیوں؟

"پرکاش" کی آواز کی گونج

"پرکاش" کا آدیش ویدک دھرم پرچار ہے۔ اپنے ستائیس سالہ جیون میں اس نے ویدک دھرم کی جو سیوا ایں کیں۔ وہ آریہ سماجک جگت سے چھپی نہیں۔ اس کی آواز ایسے ستھانوں میں گونجی جہاں اُپدیشکوں کی پہنچ نہیں۔ اور اُس نے ایسے آدمیوں کو آریہ سماجی بنایا۔ جنہوں نے آریہ سماج کا ایک بھی اپدیش نہ سنا تھا۔ حال میں ہی ایک سجن گوہر علی صاحب کے مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ "پرکاش" کی آواز جزائر ٹرینیڈاڈ میں بھی گونج رہی ہے۔ "پرکاش" کے مطالعہ کا گوہر علی صاحب پر جو پربھاؤ ہوا وہ ان کے الفاظ میں سنئے :-

"جناب ایڈیٹر صاحب!

قواعد آداب بجا لا کر عرض پرداز ہوں کہ آپ کا اخبار "پرکاش" مجھ کو برابر ملتا ہے۔ میں اول سے آخر تک پڑھتا ہوں۔ (نہ تعصب اور نہ نکتہ چینی کی نگاہ سے) آپ کا مذہبی مضمون مجھ کو نہایت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ بہت باتیں مجھ کو اسلام کی نہیں معلوم تھیں مگر آپ کے "پرکاش" کی طفیل معلوم ہوئیں مثلاً کعبہ۔ محمد عبادت۔ اسلام میں عورت کا درجہ۔ خدا قسم کھاتا ہے۔ اسلامی طلاق۔ اسلام کی توہمات پرستی وغیرہ وغیرہ۔ اُمید ہے۔ کہ جناب نے جو مضمون "پرکاش" ۲۲ فروری ۱۹۳۲ء میں انسان کے کرموں کے پھل پر لکھا ہے مہربانی فرما کر ذرا صاف صاف تھوڑا مضمون اور بھی لکھیں تو میں آپ کا از حد مشکور ہوں گا :

یہ جزیرہ ہندوستان سے بہت دور ہے۔ یہاں ہندو اور مسلمان بھی رہتے ہیں۔ مگر ان دونوں میں مذہبی معلومات آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ میرے خیال میں پندرہ بیس برس میں ہندو اور مسلمان کی اولاد عیسائی ہو جاوے گی یہاں کوئی ہندو اور مسلمان سکول نہیں ہے۔ مشن سکول گورنمنٹ سکول رومن کیتھولک سکول ہیں۔ جن میں صرف انگلش پڑھائی جاتی ہے۔ یہاں کے مسلمان اور ہندو دن بدن مذہب سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں آریہ بھی ہیں۔ مگر بہت کم ہندوستان سے مولوی اور پنڈت آتے ہیں۔ اور اپنا حلوہ مانڈہ بنا کر ہندوستان واپس جاتے ہیں۔ یہاں کا مذہب ہندوستان کے مذہب سے کوسوں دور ہے۔ نہ مسلمان داڑھی رکھتے ہیں۔ نہ ہندو چوٹی رکھتے ہیں۔ یہاں کی حالت من تراحاجی بگویم۔ تو مرا حاجی بگو۔ کی طرح ہے"

ٹرینیڈاڈ میں اس سمے تک غالباً کوئی آریہ اُپدیشک نہیں پہنچا۔ "پرکاش" کو فخر ہے کہ اُس نے ٹرینیڈاڈ میں بیٹھے ایک طالب حق مسلمان بھائی کے نیتر کھول دئے۔ اور ویدک دھرم کی طرف اس نے رجوع کیا۔

"پرکاش" کا دائرہ اشاعت جس قدر وسیع ہے۔ اس سے ویدک دھرم پرچار میں اسی قدر کامیابی کی زیادہ آشا کی جاسکتی ہے۔ تو کیا آریہ سماجیوں کا جنہیں پرچار کی لگن ہے کرتویہ نہیں۔ کہ وہ "پرکاش" کی اشاعت بڑھانے کا پورا پریتن کریں۔ ہمارے پاس کئی ایسے سجنوں کی چٹھیاں آتی ہیں۔ جو رعایتی قیمت پر یا بعض حالتوں میں مفت "پرکاش" چاہتے ہیں۔ رعایتی فنڈ میں دھن ہو تو اُن کی خواہش پوری کر دی جاتی ہے آج کل اس فنڈ میں کوئی دھن نہیں۔ خریدار بنانے کے علاوہ توسیع اشاعت کا یہ بھی طریقہ ہے کہ "پرکاش" کے رعایتی فنڈ میں دھن بھیجا جائے۔ کیا ہم آشا رکھیں۔ کہ "پرکاش" کا پریمی منڈل نئے خریدار بنانے اور رعایتی فنڈ میں دھن بھیجنے کی صورت میں "پرکاش" کی توسیع اشاعت کے فرض سے سبکدوش ہوگا ؟

گورو کل کے معترض

ایک "گورو کل پریمی" کا لیکھ عنوان بالا سے "پرکاش" کے کالموں میں شائع ہوا۔ جس میں ڈاکٹر بھگت رام کے گورو کل پر اعتراضات کے جواب کے سلسلہ میں یہ الفاظ بھی لکھے۔

"ڈاکٹر بھگت رام نے ودیش یاترا سے واپس آ کر چند ماس آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے گذارہ لے کر ویدک دھرم پرچار کے لئے سماجوں میں بھرمن کیا"

ڈاکٹر صاحب کے شردھالو نے اصلی معاملہ ڈاکٹر صاحب کے اعتراضوں کے جواب کو نظر انداز کر کے سطور بالا میں بیان کردہ امر واقعہ کی تردید کے لئے قلم اُٹھایا ہے۔ جس میں ڈاکٹر صاحب کی ودیش پرچار کی خدمات کا تذکرہ کر کے لکھا ہے :-

"ڈاکٹر صاحب نے اپنی خدمات بغیر کسی قسم کے معاوضہ کے سارودیشک سبھا کو پردان کر رکھی تھیں۔ اس سفر پر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کتنے ہزار خرچ آیا ہوگا۔ جس کی قریب قریب تمام زیر باری ڈاکٹر صاحب پر تھی۔ پرچار کے اخراجات کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کا ولایت میں پریوار کا خرچ قریب ۱۲ پونڈ فی ہفتہ تھا۔ ڈاکٹر صاحب کو ولایت میں صرف آریہ سارودیشک سبھا نے پرچار کے لئے چالیس پونڈ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۱۲۵ پونڈ ارسال کئے جو کہ بمشکل وہاں دو تین ویاکھیانوں کے انتظام کا خرچ ہوگا۔ لیکن اخبار "پرکاش" اور اُس کا ایک پردہ پوش گورو کل پریمی جسے اپنا نام بتاتے ہوئے شرم لگتی ہے رقمطراز ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے گذارہ لے کر ویدک دھرم پرچار کے لئے بھرمن کیا۔

اس کو ہم سوائے اس کے کہ یہ اس کی شرارت اور نامعقولیت ہے۔ اور زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتے"

گورو کل پریمی کے الفاظ اور شردھالو کی مندرجہ بالا سطور کو پڑھ جانے سے اس نتیجہ پر پہنچنا مشکل نہیں۔ کہ جو شخص گورو کل پریمی کا جواب دے رہا ہے وہ صرف شرارت اور نامعقولیت سے ہی کام نہیں لے رہا۔ بلکہ ڈاکٹر صاحب کے نادان دوست کا پارٹ بھی پلے کر رہا ہے۔ "پرکاش" کے پریمی نے صرف اتنا لکھا تھا۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے ودیش یاترا سے واپس آ کر صرف چند ماس سبھا سے گذارہ لے کر آریہ سماجوں میں بھرمن کیا اور ڈاکٹر صاحب کا نادان [illegible] جواب اس بات کا دے رہا ہے۔ کہ ڈاکٹر [illegible] تھا کیا ودیش پرچار میں سبھا سے الاؤنس لیتے رہے۔ حالانکہ گورو کل پریمی کے مضمون میں اس کا ذکر تک نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی اتنی زبردست وکالت کے باوجود اُن کے نادان دوست نے جواب کے لئے اس امر واقعہ کو چھوا تک نہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے ودیش یاترا سے واپس آ کر سبھا سے چند ماس الاؤنس لے کر آریہ سماجوں میں بھرمن کیا۔ اگر ڈاکٹر صاحب نے سبھا سے کوئی الاؤنس نہیں لیا۔ یا طے نہیں کرایا تھا اور وہ اس کی تردید کرنا چاہتے ہیں۔ تو ضرور کریں۔ لیکن اپنے قلم سے کریں۔ نادان دوست کے سپرد یہ کام نہ کریں۔ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے تردید ہو جانے پر ہم اپنے مضمون نگار "گورو کل پریمی" سے جواب طلب کریں گے کہ اس نے بطور امر واقعہ کیسے بیان کیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب سبھا سے الاؤنس لیتے رہے۔ لیکن جب تک ڈاکٹر صاحب اپنے قلم سے تردید نہیں کرتے اپنے نامہ نگار سے جواب طلب کرنے کا ہمارا کوئی حق نہیں ہے

ڈاکٹر صاحب کا نشتر

ڈاکٹر صاحب کے نادان دوست کو اصل معاملہ یعنی گورو کل پر ڈاکٹر صاحب کے اعتراضوں کے گورو کل پریمی کے جواب کے متعلق کچھ سوجھا ہی نہیں اور سوجھ سکتا بھی کیا۔ اس لئے دو چار گالیوں کے بعد ہمیں ڈاکٹر صاحب کے نشتر کا خوف دلایا ہے اس کے جواب میں ہم سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں ع

جو تیغ آزما ہم جگر آزمائیں

لڑکیوں کے لئے کالج!

ہندو لڑکوں کی طرح ہندو لڑکیوں کے سر پر بھی کالج کی تعلیم کا خبط بری طرح سوار ہو رہا ہے لیکن جو ہندو کالج لاہور میں ہیں اُن میں گنجائش کم ہونے پر ساری ہندو لڑکیوں کے شوق تعلیم کا پورا ہونا مشکل ہونے کی وجہ سے صوبہ میں ایک کالج کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے میلا رام ودیالیہ نے اس سال ایف اے کی کلاس کھولنے کا اعلان کر دیا ہے۔ جس سے بہت سی اُن لڑکیوں کی تشویش کم ہو جائے گی۔ جنہیں موجودہ کالجوں میں جگہ حاصل کرنا مشکل تھا۔ ہندو لڑکیوں میں شوق تعلیم مبارک ہے۔ لیکن ان کے لئے تعلیم کس قسم کی ہونی چاہئے؟ اس پر غور کرنا کیا جاتی کے نیتاؤں کا کام نہیں ؟ مغربی طریقہ تعلیم کے ہاتھوں آج لڑکوں کی حالت میں بھی قوم نالاں ہے۔ تو نامعلوم لڑکیوں کو بھی اس راہ میں ڈالنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ پھر مغربی تعلیم سے لڑکیوں کے جو نمونہ پیدا کئے ہیں۔ وہ بھی حوصلہ افزا نہیں۔ ہندو سنسکرتی کا سورگ ہندو گرہستھ ہے۔ گرہستھ کی شوبھا ستری ہے۔ لیکن ستریوں کی موجودہ تعلیم کا اگر کوئی آدیش ہے۔ تو یہ کہ استریوں کو پرش بنا دیا جائے یعنی جو میدان مردوں کے لئے مخصوص ہیں استریاں استریوں کے لئے مخصوص میدانوں کو چھوڑ کر اُن میں مردوں کے مقابلہ پر نکلیں اور اس طرح گرہستھ کا سورگ اُجڑ جائے لڑکوں کی یونیورسٹی تعلیم کے لئے تو یہ عذر پیش کیا جاتا رہا۔ کہ ڈگری کے بغیر ملازمت نہیں ملسکتی۔ لیکن استریوں کو اگر ملازمت نہیں کرانی۔ تو انہیں یونیورسٹی امتحانوں کی چکی میں پیسنے کے لئے کیوں مجبور کرتے ہو۔ کہا جائیگا۔ کہ لڑکیاں خود یونیورسٹی ڈگریوں پر مفتون ہیں۔ اس جواب میں اہمیت ہے۔ لیکن اس کا کارن یہ ہے کہ مقابلہ پر دیدک شکشا پرنالی کی کوئی آدرش سنستھا نہیں۔ اگر آریہ سماج اور ستری شکشا پریمی ہندو مل کر ایک اچھے کوٹی کی ایسی سنستھا بنائیں۔ جس میں خالص ستری شکشا کے آدیش سے ستریوں کی شکشا کا پربندھ ہو۔ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ اُسے چھوڑ کر استریاں یونیورسٹی کی ڈگریوں کے لئے ماری ماری پھریں۔ مغربی طریقہ پر ستری شکشا کا پرنام ایک اور طرح بھی بھیانک نظر آتا ہے۔ بے روزگاری اور نوکریوں کی قلت کی وجہ نوجوان پہلے ہی حیران ہیں۔ جب استریاں بھی بھاری تعداد میں گریجوایٹ بن گئیں تو انہیں بھی ملازمت کی شرن لینے کے سوائے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ اور پرشوں کے لئے میدان اور بھی تنگ ہو جائے۔ یہ جو مشکل پیش آئے گی۔ اس کا اندازہ

پنڈت کیشور راے کا دیہانت

دہلی: پنڈت کیشور راے پردھان آریہ سماج حیدرآباد دکن کا ۷۵ سال کی عمر میں دیہانت ہو گیا۔ حیدرآباد میں آریہ سماج آج ایک شکتی ہے۔ لیکن ریاست میں آریہ سماج کا کام شروع کرنے والوں میں پنڈت کیشور راے کا درجہ ممتاز تھا۔ آپ حیدرآباد ہائی کورٹ کے جج تھے۔ اور ابھی پچھلے سالوں ہی ریٹائر ہوئے تھے۔ آپ حیدرآباد آریہ سماج کے خلاف لائف پردھان تھے۔ گورو کل شکشا پرنالی سے آپ کا پریم تھا۔ چنانچہ آپ کے سپتر شری دنانک راؤ گورو کل سنگری کے سناتک ہیں۔ گورو کل سے سناتک بن کر آپ ولایت چلے گئے۔ اور بیرسٹر بن کر واپس آ گئے۔ آج کل وہ حیدرآباد ہائی کورٹ میں پریکٹس کرتے ہیں پنڈت کیشور راؤ کے دیہانت سے آریہ سماج حیدرآباد میں ایسی جگہ خالی ہوئی ہے۔ جس کا بھرنا مشکل ہے۔ ایسی خالی شدہ جگہیں اسی حالت میں بھر سکتی ہیں۔ جب نوجوان کام کے میدان میں آگے آئیں۔ اور آریہ سماج کے لئے قربانی کرنے پر تیار ہوں؟

بورے والے کے مذہبی سکھوں کا معاملہ

بورے والے کے مذہبی سکھ جن میں زیادہ تر مذہبی پنشنر ہیں۔ مقامی سکھوں اور ہندوؤں کے سلوک سے تنگ آ کر مسلمان ہونے والے تھے۔ جب سکھ صاحبان کی توجہ اس طرف دلائی گئی۔ کہ وہ گورو کے ان سکھوں سے اچھوت پن کی بندش اٹھا لیں۔ ورنہ آریہ سماج کو اجازت دیں۔ کہ انہیں مسلمان ہونے سے بچا لے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ حسب رپورٹ "شیر پنجاب" مستعد سکھ اصحاب کی کانفرنس میں وہاں کے سکھوں کے کھیوں نے اعلان کیا کہ ہم اپنے تمام سکھ بھائیوں کو بلا لحاظ ذات پات اپنے تمام کنوؤں سے پانی بھرنے کی آزادی دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں سکھوں نے مذہبی سکھوں کے تمام مطالبات تسلیم کر کے ان کے ہاتھ کا پکا ہوا بھوجن بھی کھایا۔ جواب میں مذہبی سکھوں کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ ہم ہرگز مسلمان نہ ہوں گے۔ اور اپنے دھرم پر مرتے دم تک قائم رہیں گے۔ سکھوں کی بر وقت کوشش سے ایسے معاملہ کا تصفیہ ہوا ہے جس کا اثر جاتی پر نہ معلوم کس قدر برا پڑتا۔ سکھ لیڈروں کو ہم بر وقت تصفیہ کرنے کے لئے مبارک باد دیتے ہیں۔ اور ان مسلمان تبلیغیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ جن کی کرائی کوششوں پر پانی پھر گیا۔ اور جو اخبارات میں ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ سکھوں کا دیوان بلا کر مسلم لیڈروں نے گندم بٹائی اور جو تقسیم کی۔ لیکن مذہبی سکھوں نے سخت قول کو نہ چھوڑا اور حسب سابق دین اسلام اختیار کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔

آریہ گزٹ کی بیہودگی

ڈی اے وی کالج کے لائف ممبروں کے متعلق "آریہ گزٹ" نے لالہ میلا رام برق بی اے کا مضمون شائع کیا۔ اس کے ان داتا سبھا کے منتری لنے اس بیہودہ مضمون کا خطاب دے کر ایڈیٹر آریہ گزٹ کو گویا بیہودہ پسندی کا سرٹیفکیٹ عطا کیا۔ اس سرٹیفکیٹ کو پا کر معلوم ہوتا ہے ایڈیٹر آریہ گزٹ بیہودگی کے میدان میں بڑھ چڑھ کر قدم مارنے کا اپنے آپ کو ہر حالت میں مستحق سمجھنے لگا ہے۔ اور اس نے "پرکاش" کو جیسا ہی اسکے عنوان سے ایک اور بیہودہ نوٹ آریہ گزٹ کے کالموں کی زینت بنا ڈالا ہے۔ جس میں "پرکاش" کو اس نے بھنڈیوں کے قاضی کا نام دیا ہے۔ معلوم اس سے اس کا مطلب کیا ہے۔ کیا بہتر ہو کہ پرادیشک سبھا کے منتری بیہودہ بھنڈیوں کے قاضی کی اصطلاح کی تشریح کر دیں۔ اپنے سارے بیہودہ نوٹ میں آریہ گزٹ نے ڈی اے وی کالج کے لائف ممبروں کو شکست الزام کرنے کی ذمہ داری "پرکاش" کے مضمون نگار پر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ وہ کسی طرح اس کریڈٹ کا مستحق نہیں۔ اس کا کریڈٹ لالہ میلا رام برق کو ملنا چاہئے۔ جس نے مضمون لکھا اور ایڈیٹر آریہ گزٹ کو جس کی سازش یا سازش سے انکار ہو تو حماقت سے وہ "آریہ گزٹ" کے صفحات کی زینت بنا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اپنے ان داتاؤں کی طرف سے ایڈیٹر آریہ گزٹ کو بیہودگی کا سرٹیفکیٹ ہی عطا نہیں ہوا۔ بلکہ اس کی صورت میں بہت سا انعام و اکرام بھی ملا ہے اس سرٹیفکیٹ اور انعام و اکرام سے بوکھلا کر اس کو "پرکاش" پر منہ آنے کی جرأت ہوئی ہے حالانکہ "پرکاش" کا سوائے اس کے کوئی دوش نہیں۔ کہ جو الزام گھر کے بھیدی نے لائف ممبروں پر لگائے تھے۔ ان کی بنا پر اس نے ایک [illegible] مضمون شائع کر دیا۔ جس میں کالج کمیٹی سے اس غرض سے انکوائری [illegible] بیٹھ گئے تھے۔ کہ لائف ممبری کی پوتر تا نشٹ نہ ہو۔ قائم رہے۔

اسلام پر مرزا کے احسان

مرزا صاحب اسلام پر جو احسان جتلا گئے۔ اور ان میں آئے دن ان کے مریدوں کی طرف سے جو اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اگر ان کو ایک جا جمع کیا جائے۔ تو ایک دفتر بن جائے۔

اسلامی لٹریچر کا طومار کر جاؤ۔ تمام لٹریچر تبلیغ اسلام کے جو طریق کے بہترین ثبوت ملیں گے چنانچہ اسلام تو یہاں تک کہا گیا ہے۔ کہ اسلام تلواروں کے سایہ تلے ہے۔ لیکن مرزا جی بے شک اسے اسلام پر دھبہ بتاتے ہیں۔ اور اپنے پیر کا اسلام پر احسان جتاتے ہیں۔ کہ اس نے اسلام کے دامن سے اس داغ کے مٹانے کو اسلام کی خدمت سمجھا۔ دیکھئے پیغام صلح کس انداز میں مرزا کے اس احسان کو ظاہر کرتا ہے۔

"ایک مشترک قوم کا فرد تما مذہبی تلوار کی مخالفت کریں۔ تو سارا ہندوستان ہندو اور مسلمان اس کو سر آنکھوں پر رکھے۔ محمد علی مرحوم تلوار کی پالیسی کے خلاف کہیں۔ تو وہ پیشوائے قوم بنے رہیں۔ سرحد کے عبد الغفار خان اس بات کو دہرائیں۔ تو وہ ظاہر جاتے۔ اور وہ سرحدی گاندھی کہلائیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی جہاد بالسیف کے خلاف رسالہ لکھیں اور انعام میں مربعے لے جائیں۔ تب بھی وہ غیر مقلدوں کے سردار بنے رہیں۔ لیکن مرزا صاحب یہی بات کہیں تو گردن زدنی ٹھہرائے جائیں۔ کیا دنیا سے انصاف اٹھ گیا مرزا صاحب نے تو سرکار انگریزی سے کوئی خطاب نہیں لیا۔ کوئی مربعے نہیں لئے۔ کوئی ملازمت نہیں لی۔ کوئی اعانت نہیں لی۔ کوئی جاگیر نہیں لی۔ کوئی سند نہیں لی۔ جو کچھ لکھا محض اسلام پر سے دھبہ مٹانے کے لئے لکھا۔ انہوں نے اسلام کی خدمت سمجھی۔ کہ اس پر سے یہ داغ مٹایا جائے۔ کہ وہ اپنی اشاعت کے لئے تلوار کا محتاج ہے"

اگر کسی مذہب کی تبلیغ کے لئے تلوار کا محتاج ہونا دھبہ ہے۔ تو مرزا صاحب نے ٹھیک کہا کہ یہ اسلام پر دھبہ ہے لیکن اسلام کا لٹریچر جب تک موجود ہے۔ اور باوجود اس اظہار کے کہ اسلام اپنی اشاعت کے لئے تلوار کا محتاج نہیں۔ مسلمانوں کے اندر اشاعت اسلام کے لئے تلوار کے استعمال کی پرورتی زندہ ہے۔ تب مرزا صاحب کیا کسی کے مٹائے اسلام پر سے یہ داغ نہیں مٹ سکتا۔ مرزائی اگر دل کی گہرائی سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ اسلام پر دھبہ ہے تو انہیں زبانی نہیں عملی ثبوت دینا ہوگا۔ کہ مسلمانوں نے ٹھیک سے گرلی اور تلوار کی ذہنیت چھوڑ دی ہے۔

اُٹھاؤ سنگھٹن کی ڈھال اور شمشیر شدھی کی

(از لبشنداس جی حسرت ضعیف آبادی)

حقیقت بین نظروں سے عیاں تنویر شدھی کی
نہ دیکھے آنکھ حاسد کی تو کیا تقصیر شدھی کی

صدا دب نہیں سکتی کبھی جھوٹے ڈھکوسلوں سے
برا کہنے سے ہو سکتی نہیں تحقیر شدھی کی

حریفان وطن کے فعل نازیبا سے بالآخر
گھٹی تبلیغ کی عزت بڑھی توقیر شدھی کی

شہیدان وطن کے خون کی بوندیں یہ کہتی ہیں
اُٹھاؤ سنگھٹن کی ڈھال اور شمشیر شدھی کی

ہے آغوش تمنا یہ نہیں زنجیر کا حلقہ
پڑی لپٹے ہوئے میرے پاؤں میں زنجیر شدھی کی

اسی صورت مساعی جمیلہ گر رہیں جاری
تمامی ہند میں ہو جائیگی تشہیر شدھی کی

خد و خال نخبہ صاف بتلاتے ہیں یوں حسرت
نہ ہو قابل پرستش کے کبھی تصویر شدھی کی

مہاتما ہنسراج کی ولایت یاترا

۲۳ مئی کو لاہور سٹیشن پر مستقر آریہ سماجوں کا خاصا اجتماع تھا۔ جس نے مہاتما ہنسراج کو ان کی ولایت یاترا پر پریم بھری الوداع کہی مہاتما جی ولایت جا رہے ہیں۔ اور آنکھوں کے علاج کے لئے جا رہے ہیں ایشور کرے۔ کہ وہ جلد سوستھ ہو کر واپس آ جائیں۔

بہشتی مقبرہ میں فضیلت کیا آئی

قادیان کا ایک بہشتی مقبرہ ہے۔ جس کے متعلق مریدان کو یقین دلایا جاتا ہے۔ کہ جو شخص اپنی جائیداد کا کچھ حصہ از رُوئے وصیت خلیفہ کے نذر کر دے گا۔ اُسے اس مقبرہ میں دفنائے جانے کا حق ہو گا۔ اور جو اس مقبرہ میں دفنایا جائیگا بہشت کے دروازے اس کے لئے کھلے ہونگے

الفضل لکھتا ہے :-

کہ صرف اتنی بات نہیں۔ اس کے آگے بھی کچھ ہے۔ اور وہ یہ کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور ممنوعات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک و بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو "

ہم الفضل کے مشکور ہیں۔ کہ اس نے مقبرہ کے ذریعہ بہشت حاصل کرنے کی زیادہ تشریح کر دی۔ اور اس تشریح کی بنا پر اس سے پوچھتے ہیں۔ کہ جو شرط سچا اور صاف مسلمان ہونے کی پیش کی ہے اگر اس شرط کو کوئی مسلمان پورا کر دے۔ تو بہشتی مقبرے میں دفنائے جانے کے بغیر وہ بہشت کا حق دار ہو سکتا ہے یا نہیں اگر ہو سکتا ہے۔ تو بہشت کے لالچ میں اپنے بچوں سے چھین کر جائداد مرزائیوں کو دینے اور لاش کو دور دراز سے قادیان پہنچانے میں۔ ریل کے اخراجات برداشت کرنے سے کیا فائدہ۔ نہیں ہو سکتا۔ تو پھر سچا مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ؟

اور اگر ایک شخص وصیت تو کر دیتا ہے۔ اور اس نے اسے آپ کے بہشتی مقبرہ میں دفنائے جانے کا جو حق مل چکا ہے۔ اس سے بھی فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن خدائے عالم الغیب کے علم میں وہ سچا مسلمان نہیں۔ تو اس کا کیا بنے گا سوائے آپ کے دعوے کے مطابق بہشت میں پہنچے گا۔ یا اس کے لئے دوزخ ہی ہو گا اگر کہو۔ کہ وہ بہشت میں نہیں جائے گا۔ تو کیا اس کی اطلاع آپ کے خلیفہ صاحب کو خدائی دربار سے دی جائے گی۔ اور اس اطلاع کے ملنے پر اس کا زر وصیت اس کے ورثاء کو واپس کر دیا جائے گا۔ اور اس کی لاش کے لانے کی جو دقت اس کے ورثاء کو اٹھانی پڑی ہو گی۔ اس کا ذمہ دار کون ہو گا ؟ اور اگر کہو کہ وہ بہشت میں جائے گا۔ تو آپ نے متقی اور سچا اور صاف مسلمان ہونے کی جو شرط لگائی۔ وہ تو دھری کی دھری ہی رہ گئی اگر آپ مانتے ہیں کہ کسی کے اپنے اعمال ہی اسے بہشت میں لے جاتے ہیں۔ اور یہی ٹھیک دیدک نظریہ ہے۔ تو بہشتی مقبرہ کو محض ایک ڈھونگ رہ جاتا ہے۔ دوسرے بٹورنے کا ذریعہ رہ جاتا ہے۔ ورنہ بہشتی مقبرہ کو کسی کے بہشت میں جانے نہ جانے میں کوئی ہاتھ نہیں۔ کیوں مانتے ہو ؟

ایک مسلم اخبار کی صحافتی دانشمندی

امرت سر کے ایک مسلم پرچہ نے ایک ہندو سٹیشن ماسٹر سے ذیل کا اشتہار منسوب کیا ہے

" میرے دو مکان کرایہ کے لئے خالی ہیں۔ مسلمانوں کو ہندوؤں پر ترجیح دی جائیگی۔ میرے ۳۸ سالہ تجربہ ملازمت نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ بہ نسبت ہندوؤں کے مسلمان زیادہ ایماندار صاف دل اور ہمدرد ہوتے ہیں "

اس پر ہمارا مسلم معاصر آپے سے باہر ہو کر کہہ اٹھا ہے :-

" کون کہتا ہے۔ کہ ہندو قوم میں ایک بھی حق پرست اور صاف گو موجود نہیں ہے "

شکر ہے مسلم معاصر کو ہندوؤں میں حق پرست اور صاف گو کم از کم ایک تو تسلیم کرنا پڑا۔ لیکن ایسا نہ ہو۔ کہ معاصر کو اپنے ممدوح کے متعلق رائے بدلنی پڑے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ اس کے ممدوح کا تجربہ صرف اپنی ذات تک ہی محدود ہو۔ اور کہ اس نے ۳۸ سالہ ملازمت میں مسلمانوں کو اپنی نسبت ہی زیادہ ایماندار صاف دل اور ہمدرد پایا ہو :

پھر ہو سکتا ہے کہ ہمارے معاصر کے بیان کردہ ہندو سٹیشن ماسٹر کی یہ اشتہاری چال ہو۔ اور وہ اس طرح مسلمانوں کی مذہبی مزوری کا فائدہ اٹھا کر زیادہ کرایہ پر مکان اٹھانا چاہتا ہو۔ بہرحال ہمارے مسلم معاصر کا اس قسم کے فرضی یا حقیقی اشخاص سے کسی قوم کی حق پرستی اور صاف گوئی کا اندازہ لگانا اس کی صحافتی دانشمندی میں داخل نہیں

قرآن اور مسلمان

مولانا کہتا ہے۔ قرآن الہامی کتاب ہے۔ اور روحانی ترقیوں کا گنجینہ۔ لیکن مسلمان اسے کیا سمجھتے ہیں۔ سنئے جناب شوق دہلوی مکہ معظمہ ھذا کے گھر میں بیٹھے کیا کہتے ہیں۔

کچھ اسے زینت منزل سمجھے۔ اور کچھ گھر کی محفل سمجھے

کچھ یہ سمجھے ہیں یہ ہے جب کی کتاب۔ اور کچھ جادو بابل سمجھے

سمجھے اسے ڈھونگ کسی طرح۔ اس کا پڑھنا یہی حاصل سمجھے

ایسے عامل اور کتابیں یہ ہے۔ اس کو سب ترک کے قابل سمجھے

... مسلمان جو لقمان حق۔ اسکی تعلیم کو باطل سمجھے

منطق و فلسفہ کے سودائی

درس کے اس کو نہ قابل سمجھے

(بلاغ مبین)

بقول شوق صاحب مسلمان قرآن اور اس کی تعلیم کو باطل سمجھتے ہیں۔ ..... اسے ترک کے قابل سمجھتے ہیں۔ اسے پڑھنے کے قابل نہیں سمجھتے۔ تو وہ بدست سمجھتے ہیں۔ کیونکہ انسان کو روحانی ترقی کے لئے قرآن سے کوئی مدد نہیں مل سکتی۔ ملے بھی کیسے ؟ جب قرآن یہ نہیں بتا سکا کہ روح کیا ہے ؟ تو وہ اس کی ترقی کی بات کیسے بتائے مولانا کچھ سمجھتا رہے۔ لیکن عوام بہت ہوشیار ہو گئے ہیں۔ وہ نہ ہی سمجھتے ہیں۔ جو ماہیت ہوتی ہے۔ اسی واسطے کسی نے کہا ہے کہ

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

ڈنڈے کے زور خیرات

اب معلوم ہوا کہ بمبئی کے ہندو مسلم فساد کی بنا ایک ہندو دکاندار کا مسلمان لڑکوں کو خیرات دینے سے انکار ہے۔ جو محرم کے لئے مانگ رہے تھے۔ اگر ڈنڈے کے زور خیرات حاصل کرنا مسلمانوں کا قانوناً یا اخلاقاً حق نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو یہ سمجھنا مشکل نہیں۔ کہ فساد کے بانی بمبئی کی حالت میں بھی حسب معمول مسلمان ہی ہیں۔ لیکن جن لوگوں کے ہاتھ میں آج کل اسلام کی باگ ڈور ہے اخوت اسلامی کے جوش میں وہ یہ کبھی ماننے کو تیار نہیں۔ کہ مسلمان بھی کسی حالت میں جرم کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ اس لئے بمبئی کے فساد کی ذمہ داری ساری کی ساری کیا اس کا کوئی حصہ بھی وہ مسلمانوں پر ڈالنا خلاف ایمان سمجھتے ہیں۔ چنانچہ پیغام صلح لکھتا ہے۔ کہ " فساد کی ابتدا میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چند مسلمان لڑکے محرم کی سبیلوں کے لئے چندہ فراہم کر رہے تھے۔ ایک ہندو دکاندار نے ان سے سخت کلامی کی۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امام حسین کی شان میں بھی چند قابل اعتراض کلمے کہے "

"پیغام" کا بڑا بھائی "الفضل" اس سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر لکھتا ہے :-

" چنانچہ ۱۴ ماہ حال کو دو مسلمان لڑکوں کو بلا وجہ زد و کوب کر کے ہندوؤں کی طرف سے جو نائرہ فساد مشتعل کیا گیا ...... "

"پیغام" کی غیرت نے گوارا نہ کیا۔ کہ وہ ایک صریح غلط بیانی کی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کی جرأت کرے۔ اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ اس نے "بیان کیا جاتا ہے" کی آڑ لی۔ لیکن "الفضل" کی جرأت کی اسلامیان ہند کی طرف سے داد دی جانی چاہئے۔ کہ کسی آڑ کے بغیر فساد کی ذمہ داری ہندوؤں پر ڈال دی :

لیکن جس شخص کو ذرا بھی سمجھ عطا ہوئی ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ فساد شروع کیا۔ جو ڈنڈے کے روز خیرات حاصل کرنے گئے۔ یا انہوں نے جنہوں نے خیرات دینے سے انکار کیا۔ خواہ انکار کی وجہ یہ ہو۔ کہ وہ دینے کے قابل نہ تھے۔ یا زیادہ سے زیادہ یہ کہ وہ ان مسلمانوں کو دینا نہ چاہتے تھے۔ دینے کے ناقابل ہونے سے نہ دینا یا نہ چاہنے سے نہ دینا۔ نہ قانوناً جرم ہے۔ نہ اخلاقاً گناہ۔ پھر مسلمانوں کا کیا حق تھا۔ کہ انہیں خیرات دینے پر مجبور کرتے :

لاہوری قادیانیوں کے قدموں میں

لاہوری غریب کوشش تو بہت کرتے ہیں لیکن قادیانیوں کا اقتدار اس قدر بڑھتا چلا جا رہا ہے کہ کشمیر کے معاملہ میں وہ قادیانیوں کے قدموں میں پڑنے پر مجبور ہو گئے۔ اور یہی غنیمت سمجھا کہ حضرت مرزا محمود احمد نے ان کے ایک دو آدمی کشمیر کمیٹی میں لینے منظور کئے۔ لیکن بس اس پر ہی نہیں۔ کشمیر کے لاہوری احمدیوں کے متعلق ذیل کے بیان نے جو الفضل میں چھپا۔ تو معاملہ کو بالکل صاف کر دیا :

" جناب مرزا محمود احمد صاحب کے مفید اور منتظم کام نے اشد ترین مخالفوں کو بھی اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں بس کشمیر کی جماعت احمدیہ لاہوریہ بہ شمول ان کے قائد اعظم مولینا مولوی محمد عبد اللہ صاحب وکیل کے اس وقت جناب مرزا محمود احمد صاحب کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ نہ صرف کشمیر کی جماعت احمدیہ لاہوریہ بلکہ تمام مسلمان کشمیر جناب مرزا محمود احمد صاحب کی شکر گزاری میں مصروف ہیں۔ اور عمر بھر شکر گزار رہیں گے "۔ لیکن اگر کوئی کسر باقی رہ گئی تھی۔ تو اسے "پیغام صلح" نے اپنی قلم سے مکمل پورا کر دیا ہے کہ "میاں محمود احمد نے کشمیر کے معاملہ میں جو خدمات سر انجام دی ہیں مسلمانان کشمیر کے لئے قطع نظر اس کے کہ وہ جماعت احمدیہ لاہوریہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا دوسری اسلامی جماعتوں سے ان کا شکر گزار ہونا بالکل واجب اور حق بجانب ہے۔ کشمیر کا فساد ہزارہا مخلوق خدا کے لئے باعث زحمت ثابت ہوا ہے۔ لیکن قادیانیوں کے لئے تو اس نے رحمت ثابت ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ لیکن سب سے بڑی یہ ہے۔ کہ لاہوری مرزائی جو ان کے شدید ترین مخالف تھے ان کے قدموں میں آن گرے ہیں۔ اور انہیں اقبال کرنا پڑا ہے کہ ہر ایک لاہوری احمدی کا فرض ہے کہ مرزا محمود احمد صاحب کا عمر بھر شکر گزار رہے۔ جماعت احمدیہ لاہوریہ کی مرزا محمود احمد ...

کیا دھرم گرنتھ و پڑھتے ہیں؟

"آج سنسار میں اگنی شانتی ہے۔ اس کا ... اور ... کی زیادتی ... آج جو دھرم ... کی کسوٹی پر ... کہتے ہیں ... سکتا۔ وہ دھرم ... وہ سب پر ... میں ... ہیں ... دماغ کی کمزوری کے ... سمجھتے ہیں ... بہت ہی پرانی ... ہیں ... ویدک سماج کی ... ویدک دھرم اور ... اسے ... اور ... اور دوسرے ... خواب میں بھی ... ایسی ... کی جرأت کرتے ہیں"۔ (آریہ مترا اسی)

ہمارے کھیجتیاں

(الف) ہندی ابھی طرح نہیں آتی۔ پر سنسکرت ... جھگڑا ... کا نام ہے۔ پر بنا ... کل نہیں پڑتی پاٹھ ... ہے۔ تو ... ہی ہی۔

(ب) ... کا شوق ہے۔ سیر بھر ... آدھ سیر ... منگواتے۔ کھانے کے بعد ... جی کے ... میں جیلا جاتا ہے۔

(ج) ... رہتی ہے کہ آریہ سماجی آدر ... نہیں کرتے۔ کھانے کے بعد ... دینا قبول ... ہیں۔

(د) کا گلا اکثر خراب ہو جاتا ہے۔ آدھ پاؤ ملائی ... کم میں ٹھیک نہیں ہوتا۔

(ہ) ... کی پان کی ڈبی ہمیشہ خالی رہتی ہے۔ اگر ... روز چار بار نہ بھری گئی۔ تو آفت آ جاوے گی۔

(و) ... اگر چار سیر دودھ روزانہ ملنا چاہئے۔ ... ہو گئے۔ تو ... سا گھر بھری سبھا ... دیکھو بھائی اس زمانہ ... ملتا ہے۔

(ز) ... مجلس میں گانا پسند کرتے ہیں۔ ... وقت دیا جاوے۔ جب حاضری ... نہیں۔

(ح) ... بہت دھیان ہے۔ جلسہ ... ہو جاتا ہے۔ پر آپ ... رہتے ... تھا۔

(ط) ... پڑھنے کا شوق ہے۔

(ی) چھپ چھپ کر پی آسکتے ہیں۔ پھر ... پردہ کا ... کی ... ہوتی ہے۔

(ک) اپنا چال چلن ٹھیک نہیں پر ... منہ پر ... سا رہتا ہوا ہے۔

(ل) ... ہو ... گا نہیں سکتے۔ خواہ کام ... جائے۔

(م) صرف ... جانتے ہیں۔ آپ ... اور ایک ہارمونیم بجانے والے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تبھی آپ کا ... نکل سکتا ہے۔

(ن) ... بیٹھ جاتے ہیں اور ... کا نام نہیں لیتے۔

(س) ... نہیں چلتے۔ ... اور گالی ... بیٹھتے ہیں۔ ... بھجنیکوں کا ... دیا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ سبھی ... ہیں۔ کچھ ان میں بلا شبہ اتم ... کے سجن ... ہیں۔ پر ان کی گنتی ... ہے۔ (ویدانند)

یہ تعریف پنجاب کے بھجنیکوں پر نہیں گھٹتی (ایڈیٹر)

دو ہوا آشرموں کے نام پر بردہ فروشی

دو ہوا آشرموں کے نام پر ان دنوں پنجاب میں جو اندھیر گردی مچی ہوئی ہے۔ اس سے ... اگر حالات کا بغور مطالعہ کیا جاوے۔ تو یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان آشرموں کی بدولت ہندو سوسائٹی میں ایک بہت بڑی بدعت پیدا ہو چکی ہے۔ کئی لوگوں نے دو ہوا ... بطور ایک پیشہ کے اختیار کیا ہوا ہے۔ یہ لوگ دو ہوا کی ... حالات میں شادی شدہ عورتوں کو گھروں سے اغوا کر لے جاتے ہیں اور انہیں ایسے پنجابی نوجوانوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔ جو کہ ... صحت کی خرابی یا اپنے ... کی وجہ سے اپنے خاندانوں میں شادیاں نہیں کر سکتے۔ ... لوگ اس ... بس نہیں کرتے۔ ان عورتوں کے ساتھ انہوں نے اپنے باقاعدہ تعلقات قائم کئے ہوتے ہیں۔ ان کو ... کی ترغیب دیتے رہتے ہیں۔ ... خاوند کے ہاں سے مال ... جاتی ہیں اور بعد میں ان کو کسی دوسری جگہ شادی کے نام پر ... ہیں۔ غرضیکہ عجیب قسم کا جال ان لوگوں نے رچا ہوا ہے۔ اور ... ان کے نام ... ان کی ... افزائی کر رہے ہیں۔

آریہ سماجوں کی توجہ کے لئے

میں کیمبل پور گیا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ وہاں ... (آغا خانی مت) کے ... خاندان ہیں۔ ایک ابھی ہندو رسم و رواج پر قائم ہے اور دوسرا مسلمانی رسم و رواج اختیار کر چکا ہے۔ اس ہندو رسوم ماننے والے خاندان میں ایک شادی قرار پائی۔ تو مسلمانی رسوم ماننے والے خاندان نے اس خاندان پر زور ڈالا کہ وہ شادی میں تبھی حصہ لیں گے۔ جب یہ شادی مسلمانی رسوم سے ہو۔ مولوی نکاح پڑھے۔ مسلمان بہشتی پانی لائے ... کا انتظام کرے۔ وغیرہ وغیرہ۔ کنیا جس کی شادی ہونی تھی۔ ایک اچھے خیال کی اور تعلیم یافتہ کنیا تھی۔ اس نے صرف خواہش ہی ظاہر نہ کی۔ بلکہ زور دیا۔ کہ شادی ویدک ریتی سے ... آریہ سماج کیمبل پور ہو۔ اگر میری یہ خواہش نہ مانی جاوے۔ تو پھر سناتن دھرم ریتی سے ہو۔ مگر وہ کسی مسلمان ریتی کو پسند نہیں کرتی۔ مسلمان طریقہ کے ماننے والے فرقے کے لڑکے نے ... ہندو رواج ماننے والے خاندان نے مسلمان بہشتی سے پانی بھروانا سویکار کر لیا۔ مگر نکاح مسلمان مولوی سے پڑھوانا یا کوئی اور بات ایسی ... سویکار نہ کیا۔ جس کا لازمی نتیجہ نکلا۔ کہ شادی نہ تو ہندو طریقہ سے اور نہ ہی مسلمان طریقہ سے انجام پائی۔ بلکہ اس جوڑے نے آپس میں پریم سے ہاتھ ملائے اور شادی کے پوتر سنسکار کو اس طرح ختم کر دیا۔

یہ کیسا ایک سیدھی سچائی ہے۔ کہ اگر کیمبل پور آریہ سماج کچھ بھی پریتن کرتا۔ تو یہ خاندان آسانی سے آریہ بن گیا ہوتا۔ اور کیمبل پور کے آریہ سماجی بھائی اگر اس خاندان کو سہایتا کا یقین دلاتے تو یہ شادی ویدک ریتی سے ہوتی۔

یہ واقعہ تو محض بطور مثال کے پیش کیا گیا ہے اور چونکہ آریہ سماج کیمبل پور کا ہے اس لئے ... آریہ سماج کیمبل پور کا ذکر آیا تھا۔ ورنہ مقصد صرف یہ ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج کی توجہ اس طرف دلائی جاوے۔ کہ اپنے پڑوس میں ... ایسے ... ہمدردی کی حاجت مند ... اس کی مدد اور اس سے ہمدردی کا موقع ... جانے نہ دے۔ یہ ویدک دھرم پر چار کا بہاری ... سادھن ہے۔ (نونہال آریہ ...)

دلیر کون؟ — نیپالی یا مرزائی

سنئے سنئے ہمارے کان پک گئے ہیں۔ کہ ہم ... (احمدیوں) نے عیسائیوں کو ایسا مغلوب کیا کہ ...

لوگ احمدی کا نام سنکر مناظرے کا حوصلہ نہیں کرتے۔ بلکہ بھاگ جاتے ہیں۔ کیونکہ ہم احمدیوں نے عیسائیوں کا خدا (مسیح) مار دیا ہے۔ اب دوسرا نہیں اٹھا سکتے۔ وغیرہ۔

ہم بہت خوش ہوتے اگر واقعات اس دعوے کی تصدیق کرتے۔ کیونکہ عیسائیوں کو مغلوب دیکھنا ہمارا بھی مقصود اور دلی تمنا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ واقعات اس دعوے کی تکذیب کرتے ہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں کا مسئلہ "موت مسیح" جتنا بھی مشکل ہے۔ ماہر دنیا کو معلوم ہے کہ (دونہ خرط القتاد) لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ احمدیہ جماعت (بہر دو صنف) ہاں وہ جماعت جو آج میدان مناظرہ میں متکلمین کی جماعت بنتی ہے، ہاں وہ جماعت جو اپنے مورث اعلیٰ (اصلی یا ظلی نبی) کو امام رازی اور امام غزالی سے اعلیٰ اور ارفع جانتی ہے، ہاں وہ جماعت جس کا دعویٰ ہے۔ کہ ہم ہی آج تبلیغ کے واحد ذمہ دار ہیں، ہاں جس کا دعویٰ ہے کہ اسلامی خسرتوں میں زندہ ہم ہی ہیں۔ باقی سب مردہ ہیں۔ ہاں وہ جماعت جو مدعی ہے کہ ہمارا ہر عقیدہ فلسفہ اور منطق سے مدلل اور مبرہن ہے، غرض وہ جماعت جو علم فضل دیانت تقویٰ مناظرہ کلام سب میں اعلیٰ رتبہ میں ہونے کا ادعا کرتی ہے۔ اس کا یہ حال ہے کہ جس امر کو ان کا اصلی یا ظلی نبی فیصلہ کن قرار دیتا ہے۔ اس پر گفتگو کرنے سے جی چراتے ہیں، اور عیسائیوں کا یہ حال ہے۔ کہ پادری عبدالحق جیسا جوان جوادنے گفتگو سے قائل ہو سکتا ہے، قادیان تک دعوت مناظرہ لے کر جاتا ہے۔ اور دعوت مباحثہ کا خط دے کر آتا ہے۔ قادیان کا اخبار 'فاروق' پادری مذکور کے قادیان پہنچنے پر تخول کرتا ہے۔ مگر اصلی بات کا جواب وہی دیتا ہے۔ جو استاد غالب نے بتایا ہے ؎

غالب تم ہی کہو کہ ملا ہے جواب کیا؟
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

(اہل حدیث ۲۰ مئی)

دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کا داخلہ

دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور جو پنجاب گورنمنٹ اور پنجاب یونیورسٹی سے منظور شدہ اور ہر طرح سے ... پاتا ہے کا فرسٹ ایر کا داخلہ ... سے شروع ہو چکا ہے ... جون سے شروع ہو جائے گی۔ ویدک ... والے جلد ... ہوں۔ داخلہ کے لئے ... سنسکرت کے ساتھ ... ہونا یا کم از کم ... لیاقت رکھنا نہایت ضروری ہے۔ لائق مستحق طلباء کو وظیفہ بھی دئیے جاتے ہیں۔

(پرنسپل)

ویدک ورن آشرم چاہیے
بھینکر روسی سامیہ واد نہیں

(از راجہ رتن ماسٹر آتمارام جی بڑودہ)

چاند کی گزشتہ ماہ کی اشاعت میں "بھارتیہ سماج اور سامیہ واد" کے نام سے جو لیڈنگ آرٹیکل نکلا ہے اس میں روس کے دہریہ سامیہ واد کو ہی بھارت کا آدرش ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں بدھ اور سوامی دیانند جی کو سب ہی بھارت سدھارکوں کو [illegible] لکھا ہے۔ کہ انہوں نے نیا دھرم چلایا تھا یہ بالکل غلط ہے۔ آریہ ورت کی [illegible] عبارتیں [illegible] جانتے ہیں۔ کہ بدھ ہمیشہ کہتے رہے کہ "لوگو! میں تم کو تمہارے پرانے آریہ دھرم کا اپدیش دے رہا ہوں" اور مہرشی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش کے انت میں لکھ دیا ہے کہ "دھرم رشیوں کا سناتن ویدک ہی ماننا منوانا میرا اپدیش ہے۔ نہ کہ کوئی نیا مت چلانا"

پھر چاند نے بڑے ہی عجیب بے معنی الفاظ لکھے ہیں:۔

"سامیہ واد کے انوسار سماج سنگھٹن کی چیشٹا ابھی تک صرف روس میں کی گئی ہے۔ مگر وہاں بھی اس کا پوری طرح پرچار نہیں ہو سکا۔ اور نہ تمام جنتا نے اسے سویکار ہی کیا ہے"۔

جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے، [illegible] خود روس کی سامیہ واد کو ادھورا اور ایک دیشی بتا دیا۔ اور اس پر اسی ادھورا اور ایک دیشی سامیہ واد کو عبادت کی [illegible] بنانے کو آپ دوسروں سے [illegible] ہیں۔ یہ ہے آپ کی دور اندیشی۔

پھر آپ نے [illegible] بدھ اور پنڈت بھگوان داس نے [illegible] جنم سے ورن کے بھینکر روپ دکھائے ہیں۔ اور [illegible] پنڈت بھگوان داس نے جو اس کا علاج کرم کا سدھانت بتایا۔ اس کو ہضم کرتے ہوئے روسی ناقابل عمل [illegible] سامیہ واد کے ہی گیت گانے لگے۔ پنڈت بھگوان داس اور مہرشی دیانند بانی آریہ سماج جس ویدک ورن آشرم کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں [illegible] گن کرم [illegible] رشی [illegible] کیا آپ کا [illegible] کسی [illegible] دھرم [illegible] معلوم ہو گا [illegible] آپ عبادت کر [illegible] ورن آشرم کی [illegible] کے [illegible] جگت بنانا چاہتے ہیں۔

ستریوں کو جو اُتم پرورش ادھیکار ان کے گن کرم اور سوبھاو انوسار ویدک آریہ سنسکرتی دینا چاہتی ہے۔ وہ روس کے بھینکر ستری سدھار سے مختلف ہیں۔ جہاں روسی ماتا بچہ تو خود پیدا کرے۔ اور دودھ پلانے کے لئے نرسری COMRADE والی آئے۔ لعنت ہے اس سامیہ واد پر۔ یہ اور ایسی ہی باتیں وہاں کے گرہست کی قانون قدرت کے خلاف ہونے سے قابل ترک ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہاں کا گھر اس سمے بھینکر چتر پیش کر رہا ہے [illegible] کا نمونہ بن رہا ہے۔

(چاند) روس میں جو نئی سماجک دیوستھا کی رچنا کی گئی ہے۔ اس میں بھی لوگ چار حصوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ پر وہ وبھاگ آرتھک درشٹی سے کئے گئے ہیں۔ اور اس لئے قدرتی ہیں۔ (چاند ختم)

(جواب) آپ کے اور ہمارے پرمان سروپ شری بھگوان داس جی — جو ورن شبد کا ارتھ اپنے گرنتھوں میں VOCATION یا دھندا کیا ہے۔ اس سے رشی دیانند اور آریہ سماج سہمت ہیں۔ پھر جب ہم ورن کے ساتھ ویدک شبد جس کے معنی گیان پورک ترک یکت SCIENTIFIC PHILOSOPHICAL ہیں لگا کر جنم سے ورن کا کھنڈن کرتے ہیں۔ اور اس میں خود وید کے شبد جو یوگک ہیں خود پرش سوکت میں آئے ہوئے ہیں۔ برہمن آدی وہ بتلاتے ہیں کہ جو بھی منش پنڈت (LEARNED) ہے وہی برہمن ہے۔ تو پھر آپ کو ویدک ورن آشرم شبدوں سے چڑ ہے۔ اس لئے کہ آپ کو سامیہ واد کے چار وبھاگ برے معلوم نہیں ہوتے۔ کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ ان کی رچنا آرتھک درشٹی سے ہوئی اور اس لئے وہ قدرتی ہیں۔

لیکن جب ہم سب آریہ ویدک دھرمی اور بھگوان داس جی تک کہیں کہ ورن شبد کا تو پرکرت ارتھ دھندا ہے۔ اور رشی دیانند آج سے سالہا سال پہلے بتا گئے گرہست اور [illegible] آدی [illegible] شبد کی [illegible] کرتے ہوئے [illegible] ڈگری [illegible] جواب۔ تو آپ سامیہ واد کی رٹ لگاتے ہیں تاکہ ویدک ورن لوپ کر دیئے جائیں مضحکہ خیز نہیں تو اور کیا ہے؟

ایک آدمی بی اے کی ڈگری پاتا ہے۔ پیچھے وہ ایک سو روپیہ ماہوار آمدنی کا ادھیکاری ہو جاتا ہے۔ رشی دیانند ایک دیش پدوی دیتے ہیں تاکہ وہ دھن پراپت کر سکے۔

شری بھگوان داس اسی پدوی کا دوسرا نام پیشہ یا VOCATION رکھیں اور روس میں آرتھک سماج وبھاگ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ شبدوں کے ہیر پھیر سے مطلب میں کیا فرق پڑتا ہے؟

وید کے برہمن شبد کے مول ارتھ [illegible] کے ہیں۔ رشی دیانند کا [illegible] پدوی ہے بھگوان داس ورن دھندا ہے۔ ناستک سامیہ واد میں وہی ارتھ — [illegible] کا سادھن ہے۔

روسی سامیہ واد ایشور کی اپاسنا کا سخت مخالف ہونے کی وجہ سے بلا شبہ ناستک ہے لیکن بھارتیہ ۲۵ کروڑ کی ہندو یا آریہ جاتی مٹھی بھر ایک ہزار کے قریب دیو سماجیوں کو چھوڑ کر آستک ہے۔ اس لئے اس کے لئے سامیہ واد کا شبد سخت قابل نفرت ہے۔ ویدک ورن کا اپدیش ہر ایک ہندو آریہ رات دن گیتا میں بھی پڑھتا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ چار ورن کی بناوٹ گن کرم سبھاو پر ہے۔

گیتا کے اس وچن کے آدھار پر ہی تو لوکمانیہ تلک نے گیتا کے اپدیشوں میں صاف لکھ دیا ہے۔ کہ ویدک ورن DIVISION OF LABOUR کے طور پر ہے۔ یہی آریہ سماج کا کہنا ہے۔

(چاند) مزدوروں سے مطلب دماغی اور ہاتھ دونوں طرح کے کام کرنے والوں سے ہے۔

(جواب) اس وقت پنجاب کے گورنمنٹ کالج لاہور میں بی اے کلاس میں جو کتاب PSYCHOLOGY کی پڑھائی جاتی ہے اس کے صفحہ [illegible] پر بتایا گیا ہے کہ "ایک جماعت میں ایک لڑکا گنت میں اور دوسرا [illegible] میں جو خاص رچی دکھاتا ہے۔ اس کے لئے ان کے پورو جنم کے سنسکار ہی کارن ہو سکتے ہیں"۔

ایڈیٹر چاند کے نزدیک یوپی کے بریلی شہر میں وہ لڑکا موجود ہے۔ جو پورو جنم کی ٹھیک ٹھیک باتیں بتاتا ہے۔

[illegible] کا اثر ہی ہے۔ پنجاب میں دوسرا [illegible] پنڈت گورودت آج تک پیدا نہیں کیا جا سکا۔ بنگال میں [illegible] کا دوسرا قابل سائنس دان اس وقت تک کیوں پیدا نہیں ہوا؟

روسی ڈبل ناستک سامیہ واد کی درشٹی میں سائنس دان بوس اور اس کا پنکھا قلی ورابر [illegible] نمبر کلاس! چاند کے [illegible] ہیں۔ ایشور اور پونر جنم ہمارا [illegible] روسی سامیہ واد بلا شبہ ڈبل ناستک ہے۔ پھر وہ ترک ہین بھی ہے۔ کیونکہ مشہور سائنس دان بوس اور اس کے پنکھا قلی کو ایک ہی جماعت میں گنتا ہے۔ پرمیشور ہی آریہ یا ہندو جاتی کو ایسے عقل کے دشمن روسی سامیہ واد اور اس کے دلالوں سے بچا دے۔

(چاند) استریاں وہاں سب قسم کے کام کر سکتی ہیں۔ پر انہیں بہت بھاری کام کرنے کو نہیں دیئے جاتے اور گربھ کال میں چار مہینے کی چھٹی [illegible] رخصت دی جاتی ہے۔

(جواب) ۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

دیکھئے چاند کے آیا ہی قطرے ہیں [illegible] وہ باتیں [illegible] آپ سامیہ واد کا [illegible] سکتے ہیں۔ کہ استریاں وہاں سب قسم کے کام کر سکتی ہیں۔ اور پھر [illegible] مجبور ہیں۔ کہ گربھ کے چار مہینے نہیں کرتیں۔ ناستک روسی سامیہ واد کی یہ بڑی عنایت کہ استریاں ۴ مہینے حالت حمل میں دیتی بہت رخصت پائیں۔ آریہ سنسکرتی میں ۹ ماس ہی ان کو چھٹی ہے۔ ان کے پتی ان کی جگہ COMRADE بن کر ان کو آرام دیتے ہیں۔ اس لئے ایشور اس ناستک روسی سنسکرتی سے ہمیں بچائے۔ ۹ ماس کی جگہ ۴ ماہ ہی حاملہ استریوں کو چھٹی دیتی ہے۔

رگ وید ۱۰۔۱۹۱۔۱۴ میں چاروں ورنوں کی تمام ستریوں کو گرہ دیوی بن کر گرہ کارج کرنے کا وِدھان ہے۔ کہیں بھی ان کو گرد کا [illegible] سے وید نے مکت نہیں کیا۔ اور سب گرہ دیویاں جو کام کریں۔ وہ اتی اُتم ویدک ورن آشرم کی [illegible] اور سمرتی [illegible] مریاداِ میں آزینی [illegible] باہر تشریف کا کام کرتی مانی جاتی ہیں۔ [illegible] دیوی کو ابھی تک وہ آزینی [illegible] نہیں بن سکے ایک سال سے "فزیکل کلچر" کے [illegible] گزشتہ [illegible] جو مسافر روسی پُرش ستریوں کے ایسا ہی [illegible] سردی کے موسم میں ریل کے سٹیشنوں پر سوتے کے درنامت پہنچے ہیں [illegible] گیا کہ وہاں کوجن [illegible] بھی [illegible] اور صبح ہوتے ہی اپنے اپنے گاؤں کی راہ چلتے ہیں۔ جب حمل کے بچے نے [illegible] کی [illegible] مانگتی ہے۔ تو جج کہتا ہے کہ اس کے پتا کو اپنے [illegible] کا حصہ دینا ہو گا۔ لیکن [illegible]

(بقیہ صفحہ ۱۱ کالم ۲)

یاد رفتگاں

نمبر (۵۳)

لالہ تیلو رام کپورتھلہ نواسی

(از پنڈت وشنو دت بی اے ایڈووکیٹ فیروز پور نواسی)

لالہ تیلو رام جی کپورتھلہ نواسی تھے۔ کپورتھلہ جالندھر سے نزدیک ہے۔ پہلے تو جالندھر سے کپورتھلہ تک آمد و رفت کے لئے گھوڑا گاڑیوں پر جایا کرتے تھے۔ مگر اب ریل بن گئی ہے۔ اور اب بذریعہ ریل کپورتھلہ سے بہت جلد آدمی جالندھر پہنچ جاتا ہے۔ لالہ تیلو رام اپنے کاروبار کی وجہ سے جالندھر میں رہا کرتے تھے۔ عرصہ دراز تک جالندھر میں رہے۔ وہ بابا اسلامت رائے وکیل کے منشی تھے۔ لالہ تیلو رام منشی بھی بڑے زبردست تھے۔ وکیل کی وجہ سے وہ مشہور نہیں تھے۔ بلکہ وکیل صاحب اپنے اس منشی کی وجہ سے مشہور تھے۔

سوامی شردھانند جی نے اپنے شیو ۔۔۔ زاد اپنی آتم کتھا میں لالہ تیلو رام کا ذکر کیا ہے ۔۔۔ لکھتے ہیں کہ کسی مقدمہ والے سے ایک شخص پوچھتا کہ آپ نے کونسا وکیل اپنے مقدمہ کی پیروی کے لئے مقرر کیا ہے۔ تو وہ جواب میں کہہ دیتا کہ تیلو رام کا وکیل گویا تیلو رام وکیل کے منشی نہیں تھے بلکہ وکیل منشی کے تھے۔ تیلو رام جی اگرچہ ایک وکیل کے منشی تھے۔ اور منشی کی عام طور پر خاص حیثیت نہیں ہوتی۔ تاہم لالہ تیلو رام کی سماج سے بڑی گہری محبت تھی۔ اور جالندھر جیسی آریہ سماج میں جہاں ودوانوں، امیروں اور ہر پیشہ اور لیاقت کے آریہ سماجیوں کی کمی نہیں تھی۔ لالہ تیلو رام کو بوقت انتخاب آریہ سماج جالندھر شہر کا منتری منتخب کیا گیا۔ اس سے لالہ تیلو رام کی ہر دلعزیزی اور آریہ سماج سے محبت کی کیفیت کا پتہ لگتا ہے۔

آریہ سماج جالندھر شہر کے تعلق میں براہ راست ایک ہائی سکول ہے۔ اور بلا واسطہ تعلق میں آریہ کنیا مہا ودیالیہ۔ آریہ کنیا آشرم آریہ کنیا ساندر ودیالیہ اور بہت سے بھون ہیں جہاں اس قدر کاموں کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ اور ہر سال جالندھر شہر میں چالیس پچاس ہزار روپیہ سالانہ چندہ جمع ہوتا ہے۔ اس آریہ سماج کا منتری ایک وکیل کا منشی ہو جاوے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ لالہ تیلو رام معمولی شخص نہیں تھے۔

آریہ سماج سے ان کو جو محبت تھی وہ کہ ہر جگہ آریہ سماج کے ساتھ اُن سے محبت تھی۔ اس کی بہت سی نظر سے ہر ایک شخص دیکھتا تھا۔ جس سال وہ منتری تھے۔ انہوں نے آریہ سماج جالندھر شہر کی رپورٹ خاص انداز سے سنائی تھی۔ اس وقت آریہ سماج جالندھر شہر میں کام کرنے والے مشہور اشخاص دیوان بدری داس ایم اے۔ لالہ کرم چند جی اسے اور لالہ دیو راج تھے۔ لالہ تیلو رام جی نے اپنی رپورٹ میں خاص موثر طریقہ سے بیان کیا کہ کنیا مہا ودیالہ کا کام اگرچہ یہ تین ہستیاں کر رہی ہیں۔ مگر انہوں نے استری شکشا کے کام میں اپنے آپ کو اس قدر جذب کر لیا ہے۔ کہ مرد ہوتے ہوئے وہ عورتیں بن گئے ہیں۔ پچھلے جنم میں یہ مائی بدری دیوی اور کرم دیوی تھے۔ اور آئندہ جنم میں بھی اسی ڈھب میں استری شکشا کا کام کریں گے۔ جالندھر شہر کی آریہ سماج ہمیشہ استری شکشا کا کام کرنے کے لئے مشہور رہی ہے۔

لالہ تیلو رام کو جب ہم نے دیکھا ہے۔ ان کی عمر ۵۰ برس کے قریب معلوم ہوتی تھی۔ مگر ہمت نوجوانوں سے بڑھ کر تھی۔ جس چستی اور چالاکی سے وہ آریہ سماج کا کام کرتے تھے۔ اس چستی اور چالاکی سے کسی دوسرے شخص کو کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جب دیکھو فرصت کے وقت آریہ سماج میں ہی ان کو پاتے تھے۔ آریہ سماج کا کشتری کا کام ہو۔ کہیں جانے کا کام ہو۔ چندہ جمع کرنے کا کام ہو۔ غرضیکہ ہر ایک کام کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ اور آریہ سماج کے معمولی سے معمولی کام کرنے سے کبھی ہچکچاہٹ نہیں کرتے تھے۔ لالہ تیلو رام کی شکتیوں کے لئے جالندھر شہر کافی وسیع نہ ہوا۔ اُن کی قابلیت کافی تھی۔ تحریر و تقریر میں کافی دست رس رکھتے تھے۔ رسوخ اُن کا کافی تھا۔ ہر ایک شخص اُن کو عزت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ آخرکار انہوں نے اپنے وطن کپورتھلہ میں واپس جانے کا ارادہ کر لیا۔ انہوں نے ریاست کپورتھلہ کی ہائی کورٹ میں درخواست دے کر وکالت کی لائسنس حاصل کر لیا۔ اور ریاست کپورتھلہ میں وکیل بن گئے۔

کپورتھلہ میں پہنچ کر ان کی آریہ سماج سے محبت کم نہیں ہوئی۔ بلکہ دن بدن آریہ سماج کی محبت بڑھتی گئی۔ انہوں نے کپورتھلہ آریہ سماج میں نئی زندگی پھونک دی۔ آریہ سماج کے ممبروں میں نیا سنگٹھن پیدا ہو گیا۔ کپورتھلہ میں سب سے اہم ترین سوال یہ تھا۔ کہ آریہ سماج کے لئے مندر بنایا جاوے۔ چنانچہ ایک موزوں جگہ پر جائے سفید ریاست سے حاصل کی گئی۔ اور اس پر اس وقت ایک عالیشان مندر موجود ہے۔

آریہ سماج کپورتھلہ کے لالہ تیلو رام جی منتری رہے۔ اور حال ہی آریہ سماج کے کارکن وہ اس وقت بھی تھے۔ جبکہ وہ جالندھر شہر میں رہا کرتے تھے۔ جب کبھی کسی کام کے لئے ضرورت پڑتی تھی۔ تو آریہ سماجی بھائی گئے ہوئے ان کے پاس جالندھر پہنچا کرتے تھے۔ اور وہ انہیں آریہ سماج کے کام کے لئے ہر ایک قسم کی امداد دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اور کپورتھلہ نواسی ان پر بڑا بھروسہ کرتے تھے۔

آریہ سماج کپورتھلہ کی باگ ڈور ہاتھ میں لے کر انہوں نے اس کے سالانہ جلسے کرنے شروع کئے۔ آریہ سماج جالندھر شہر سے ان کا پورا سمبندھ تھا۔ اُن کے اشارہ پر سارا جالندھر شہر کا آریہ سماج پہنچ جاتا تھا۔ لالہ رام کشن صاحب وکیل لالہ بدری داس وکیل لالہ کرم چند وکیل۔ لالہ دیو راج جی پنڈت دیوی دیال وغیرہ جالندھر شہر سے پہنچ جاتے تھے۔ کنیا مہا ودیالیہ کی لڑکیاں بھی پہنچتی تھیں استریوں اور پرشوں میں چند روز خوب زور شور سے پرچار ہوتا تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان لالہ رام کشن وکیل جالندھر شہر تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک اور بھجنیک خاص تعداد میں پہنچ جاتے کپورتھلہ نواسیوں کو پہلے سالانہ جلسہ کرنے کا حوصلہ نہیں پڑتا تھا۔ مگر رفتہ رفتہ انہیں سالانہ جلسہ کرنے کے لئے کوئی مشکلات درپیش نہ آئیں۔ اور اس وقت سے اب تک برابر کپورتھلہ کے سالانہ جلسے ہو رہے ہیں۔

لالہ تیلو رام کو کپورتھلہ اور جالندھر شہر میں اُن کے مترا اور ساتھی کام کرنے والے کبھی نہیں بھول سکتے۔ جب اُن کی زبردست آواز سالانوں میں پہنچتی تھی۔ تو پتہ لگتا تھا کہ لالہ تیلو رام جی آ پہنچے ہیں۔ سارے آریہ سماجی انہیں آریہ سماج کا سپہ سالار سمجھتے تھے۔ آریہ سماج کے ہر ایک ضروری جلسہ میں ہاتھ میں لیڈر لے کر انتظام کیا کرتے تھے۔ بھوجن کے وقت بھوجن پروسنے اور انتظام کرنے کے لئے موجود رہتے تھے۔ جب پریم سے ہاتھ جوڑ کر نمستے کرتے تھے۔ تو اُن کے پریم کا اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا تھا۔

پرکاش میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

ویدک ورن آشرم چاہیے

(بقیہ صفحہ ۱)

جانتی نہیں۔ سینکڑوں اس قسم کے مقدمات ہیں جو نرآ چاریہ کی فرضی ولتی تصویر بیل الٹا ہے وہ دیش جبر رہا ہے۔ اس سے زبر دستی سامیہ واد جو (۱) ناستک (۲) ترک ہیں۔ پیدائی کرنے والا اور (۳) آچار بھرشٹ ہے۔ وہ زبردستی ایشور بھارت دیش کو بھی ہے۔ تبھی کر دوش ہندو یا آریوں کو اس بھینکر سامیہ واد سے بچانا ہر ایک شکشا داری کا کرتویہ ہے۔

روسی سامیہ واد کیوں پاپ مول ہے۔ اس لئے کہ (۱) یہ گھور ناستک ہے (۲) اس کی راج نیتی مانوی جتنا پر کٹ ہے۔ سیکڑوں یا ہزاروں بیکار کرتی ہے (۳) اس میں ودوان سچے دیش بھگتوں کو اگر وہ کسی بڑے لیڈر سے اختلاف رائے رکھتے ہوں بولنے کا ادھیکار نہیں دیا جاتا۔ اس کا پرمان یہ ہے کہ (۱) ٹراٹسکی سے نامی ودوان اور سچے دیش بھگت کو دیش نکالا دیا گیا (۲) یہ گرہستھ دھرم کا پریم گھاتک ہے۔ عورتوں کو مرد بنانے اور اس طرح قانون قدرت کے خلاف چیشٹا کرتا رہتا ہے۔ دیش بھر میں تو کام تیزی کی رٹ جاتا ہے۔ پر گرہستھ دیوی کا مریادا سہ دھرمنی نہیں بننے دیتا۔ پیٹ بھاتے بچوں کے لئے ان کی ماتائیں ماتری دھرم پورن نہیں کرتی۔ بچے کارخانوں میں بھاگ جاتی ہیں۔ اس سے ہر ایک گھر میں راحت فراغت ڈھونڈھے سے نہ ملے گی۔

(۵) اتنا بڑھی ہوئی ہے۔ کہ اس نے وعدہ ناستک جرمنی پر بھی چلا دی۔ ارتقات نہیں کی تحریر چھپ ہوا ہے۔

(۶) چین کو منتر بنانے کی پالیسی سے بدھ مت کے گرنتھوں کے پرچار کا ڈھونگ اختیار کر رکھا ہے۔

(۷) امن عالم قائم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ خود ناستک ہونے سے اخوت انسانی کا قائل نہیں ہو سکتا۔

(۸) مسلمانوں اور مزدوروں کی ہمدردی کا دعویٰ رکھتا ہے۔ سب اس کا نتیجہ تشبیہات بھیجتی ہے۔

(۹) دیش میں قانون کے ذریعہ ۔۔۔ رکھیں۔ لیکن ہر ایک سرائے ۔۔۔ کر چکا بنا دیا ہے۔ اور استری پرش کے ادھیکار کی آڑ میں انہیں جو چاہیں کرنے کی کھلی چھٹی ہے۔

(۱۰) پہلے اگر روسی ۔۔۔ تھے۔ تو اب وہی ظلم کر رہے ۔۔۔ کو مل رہے ہیں۔

کہانی

دان

(از پنڈت ماتا پرشاد صاحب گوڑ وکل کانگڑی ہردوار)

پنڈت دینا ناتھ پانڈے بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ کرسی سے ایک فٹ اونچے اچھل کر میز پر زور کا گھونسہ جماتے ہوئے بولے "جناب پہلے گانٹھ ڈھیلی کیجئے۔ بعد میں تواریخ شروع کرنا۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں، جو آپ کے ساتھ فضول سخن بیچی کر کے وقت خراب کروں"

دیہاتی۔ "سرکار یہ تو بتائیے کہ اس معاملہ میں کچھ جان بھی ہے کیا نہیں"

وکیل۔ (لاپرواہی سے) "جان دان کی تمہیں کیا فکر ہے۔ جان ڈالنا اور نکالنا تو ہمارے ہاتھ میں ہے"

وکیل صاحب کے داہنے ہاتھ پر ہی قریب ۲ ½ گز کے فاصلے پر دلال کریم بخش جی موجود تھے۔ یہ صاحب غریب بھولے بھالے دیہاتیوں کو اپنے چنگل میں پھنسا کر لایا کرتے۔ اور اسی طرح اپنا گذارا کیا کرتے تھے۔ وہ جھٹ بول اٹھے "خیر۔ جان دان کی تو سب دیکھی ہی جائے گی۔ سیاہ کا سفید اور سفید کا سیاہ کر دکھانا۔ تو ہمارے وکیل صاحب کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوتے۔ ایک مقدمہ میں کامیاب ہوتے تھے۔ جو کہ سولہ آنے جھوٹا تھا"

وکیل "اچھا۔ تم اپنا کیس کلیر کرو۔ کیا معاملہ ہے"؟

دیہاتی۔ "ایک آدمی پر میرے سات سو روپیہ چاہئیں۔ انہیں کی میں نے نالش کرنی ہے"

وکیل۔ "ہنڈی پر دیئے تھے۔ یا رقعہ پر"؟

دیہاتی "صاحب! رقعہ لکھا تو کچھو ناہیں۔ ایسے ہی اعتبار پہ دے دیئے تھے"

وکیل "کوئی گواہ ہے"؟

دیہاتی "صاحب۔ گواہن کی تو کچھو فکر نہیں۔ ایک ناہیں بیس پچاس لیو۔ سانچی بات ہے۔ کچھو جھوٹی تو ہے ہی نہیں۔ پل آپ ایسی گر بتا دیں۔ کہ وا کے آگے ہماری ہو کچھو جھک جاوے۔ پتہ ہن کی تو کچھو پرواہ ناہیں ہے۔ ہمری ہتا نے کی۔ تو ہم آپ کا خوش کر دیوے"

وکیل "کچھ پڑھے لکھے ہو"

دیہاتی "پڑھا تو بچپن میں بہت کچھ رہا۔ مگر اب تو سب کچھ بھول گیا"

وکیل "دستخط بھی نہیں کر سکتے"

دیہاتی۔ "اب تو کالا اچھر بھینس برابر ہے"

وکیل "یہ تو مشکل ہے"

مذکورہ بالا الفاظ کہتے ہوئے وکیل صاحب نے اپنے دلال کریم بخش کی طرف نگاہ دوڑائی اور آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ اشارے ہوئے جن کو بھلا بھالا دیہاتی نہ سمجھ سکا۔ بس دلال صاحب جھٹ بول اٹھے "انگوٹھے کا نشان تو بنا ہی سکتے ہیں پھر سمجھو کیا ضرورت ہے"

وکیل۔ "یہ لوگ دیہات میں کھیتی کسانی کا کام کرتے ہیں اور اس کام میں انگوٹھے کی لکیریں ٹھیک نہیں رہتی ہیں۔ گھس جاتی ہیں"

کریم بخش۔ "اجی ہاں تنگ کو آدمی کیا۔ خواہ دیکھنا بھیجیگا"

وکیل صاحب نے ایک کاغذ کا ٹکڑا اور سیاہی کی ڈبی دلال کو دے کر کہا "اچھا۔ خواہ لو"

دلال۔ "ہاں ذرا دیکھیں تو سہی۔ تمہارا انگوٹھا کیسا آتا ہے"؟

یہ کہتے ہوئے دلال نے انگوٹھے کا نشان اس کاغذ کے ٹکڑے پر لیا۔ اور اسے وکیل صاحب کی میز پر رکھ کر بولے۔ "دیکھئے ایسا آیا ہے"

وکیل (غور سے دیکھ کر) "ٹھیک تو ہے لیکن اسٹامپ پر بھی ایسا ہی آوے۔ تو تب بات ہے"

دلال۔ "تو اسٹامپ (STAMP) پر بھی دیکھ لیجئے۔ ایک ٹکٹ ہی تو خراب ہوگا اور کیا"؟

وکیل صاحب لاپرواہی سے سر ہلا کر بولے "دیکھ لو"۔

دلال نے ایک لمبا فلسکیپ کا کاغذ اور چار پیسہ کا ٹکٹ نکال کر دیا اور وکیل صاحب نے اس پر ٹکٹ چسپاں کر دیہاتی کا انگوٹھا لگانے کے لئے دیا۔ اور خود میز پر پڑی ہوئی کتاب کے ورق الٹنے لگے۔ اتنے میں دلال رام اس کا انگوٹھا لگوا کر خوب غور سے دیکھ کر وکیل صاحب سے بولے "صاحب ٹکٹ بھی خراب ہوا۔ اور کام بھی نہ بنا"

وکیل "کیا ہوا دیکھیں"؟

دلال نے کاغذ وکیل صاحب کو دیا۔

(وکیل صاحب دیکھ کر) "امپریشن IMPRESSION تو ٹھیک نہیں بیٹھا۔ مگر ہاں ہوشیاری سے کام لیا جائے۔ تو ٹھیک آ جاوے گا"

اتنے میں کریم بخش دیہاتی کے کرتے کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے بولے "او بھائی دیکھو! دیکھو!! تمہارے کرتے پر کیا مکڑی آ پڑی ہے"؟ دیہاتی ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اتنے میں وکیل صاحب نے اس کاغذ کو جھٹ پٹ میز پر پڑی ہوئی کتاب میں چھپا دیا۔ اور اتنا ہی بڑا ایک دوسرا کاغذ جو پہلے سے ہی میز پر پڑا تھا۔ ہاتھ میں لے لیا۔ اور غور سے دیکھا کرتے ہوئے کہتے ہوئے "خیر کام چل ہی جائے گا" بچا کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا اور بولے:-

"اچھا تو تم کل آ کر نالش لکھا دینا۔ اس وقت تو کوئی محرر ہے ہی نہیں"

دیہاتی۔ "بہت اچھا سرکار" کہہ کر چلا گیا۔ دیہاتی کے چلے جانے کے بعد وکیل صاحب اور دلال نے مل کر اسی کاغذ پر جس کو کتاب میں چھپا رکھا تھا۔ پانچ سو روپے کا رقعہ لکھ لیا۔ اور دوسرے دن جب دیہاتی رام آئے یہ کہہ کر چلتا کیا۔ "مجھے آج کل مرنے تک کی فرصت نہیں ہے۔ پرانے ہی مقدمے اتنے بڑے ہیں۔ کہ ختم ہونے میں نہیں آتے۔ اچھا ہو اگر آپ کسی دوسرے وکیل کا انتظام کر لیں"

اس واقعہ کو چار مہینے گذر گئے۔ دلالوں کی شرارت اور بھاگ دوڑ کی کوشش سے پانڈے جی کی وکالت اچھی چوکڑیاں بھرنے لگی۔ اور ہنوز پہلے جا بجا بڑے خاصی آمدنی ہونے لگی۔ ادھر سادہ حلقے کاموں میں بھی ان کے ڈھونگ کی اچھی دھاک بندھ گئی۔ یہی نہیں کہ خاص خاص آدمیوں سے ہی ان کا رسوخ ہو۔ بلکہ خواہ مخواہ لوگ بھی ان کا سکہ مانتے تھے۔ چار ماہ بعد وکیل نے اسی دیہاتی پر (جس سے انگوٹھے کا نشان لگوایا تھا) نالش دائر کر دی اور خود پیروی پر کھڑے ہو گئے۔ مقدمہ عدالت میں چلا۔ حالانکہ دیہاتی کا اس کاغذ پر دو سکے سے انگوٹھا لگوا لینے کے لئے زبردست ثبوت پیش کئے۔ مگر نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ اس بھولے بھالے کی سچی باتوں پر کچھ بھی خیال نہ کیا گیا۔ اور دلال کو ڈگری دے دی گئی دیہاتی کو روپیہ ادا کرنا پڑا۔

پنڈت دینا ناتھ جی جلسے میں شہیدوں کے فنڈ کے لئے زوردار اپیل کرتے ہوئے بولے۔

"صاحبان! آپ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے۔ کہ بہار نے سینکڑوں پیارے بھائی وطن کے لئے کام آئے اور سینکڑوں عورتوں اور بچوں کو بیوہ اور یتیم بنا گئے۔ اب اس وقت جو آپ صاحبان کا فرض ہے اسے خود غور سے سوچئے اب ہم سب لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ان بیواؤں اور یتیموں کی امداد کرنا ہمارا سب سے پہلا فرض ہے۔ جن کے خاوند اور والد وطن کی خاطر اپنی جان قربان کر کے سرگ کو پراپت ہو گئے ہیں۔ آپ کا نیک فرض ہے۔ کہ اپنی نیک کمائی اس دھرم کاریہ میں لگا دیں۔ یہی دولت کا واجب استعمال ہے"

یہ کہہ کر وکیل صاحب نے اپنی جیب سے ایک صد روپیہ کے نوٹ نکال کر کہا:-

"میں یتیموں اور بیواؤں کی امداد کے لئے ایک سو روپیہ دیتا ہوں"

وکیل صاحب کی اداریتا اور وطن پرستی پر فریفتگی دیکھ کر لوگوں کی تالیوں کی آواز سے سبھا منڈپ گونج اٹھا۔ لوگ آپس میں کانا پھوسی کرنے لگے۔ کہ وکیل صاحب بڑے ادار ہیں۔ اپنی کمائی ہمیشہ نیک کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ اور اکثر لوگوں نے یہ کہا کہ وکیل صاحب تو ہمیشہ سچے ہی مقدموں کی پیروی کیا کرتے ہیں۔ جھوٹا مقدمہ تو انہوں نے آج تک لیا ہی نہیں ہے۔

وکیل صاحب نے یہ سو روپے ان پانچ سو روپیوں میں سے دیئے تھے۔ جو انہوں نے اس دیہاتی پر جھوٹی نالش کر کے کرائے تھے۔

توازن اس کو کہتے ہیں۔

سوامی ہانکانند سرسوتی اور سوامی راجیشورانند سرسوتی امرناتھ سوامی کی یاترا کے لئے سری نگر گئے ہوئے تھے۔ جب وہاں کشمیری پنڈتوں نے ستیاگرہ شروع کیا۔ تو دونوں احباب اس میں شریک ہو گئے۔ اور انہیں حکام نے حدود ریاست سے باہر نکال دیا۔ یہ ۹ مئی کا واقعہ ہے۔ اب جموں سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں سے دو مسلمانوں یعنی مولوی محمد حسین سکرٹری احرار اسلام جموں اور نواب دین موچی کو دو ماہ کے لئے ریاست بدر کیا گیا ہے۔ دو ہندو دو مسلمان بس توازن پورا ہو گیا۔ اب نہ ہندوؤں کو شکایت ہوگی۔ اور نہ مسلمانوں کو۔ حکومت نے یہ توازن تو پورا کر دیا۔ لیکن شورش کب ختم ہوگی؟ اس کا جواب بھی کچھ ملنا چاہئے۔ حکومت جلاوطنی میں توازن پورا کرنے کی بجائے اگر اصلاحات میں توازن برقرار رکھے۔ تو کوئی بات بھی ہے۔ ریاست سے باشندوں کو کب تک نکالا جاتا رہے گا۔ (انقلاب اخبار)

پرکاش میں اشتہار دینے سے آپ یقیناً اپنی تجارت کو ترقی دیں گے۔

قادیانی ڈھول کی پول

منڈی بھٹیاں آریہ سماج کانفرنس کے متعلق قادیانی فاروق کی غلط بیانی بے نقاب کر دی گئی

کانفرنس کے صدر لالہ گنپت رائے کی چٹھی "پرکاش" کے نام

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار پرکاش لاہور

تسلیم! اخبار فاروق قادیان نے اپنے اخبار مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۲۶ء میں آریہ سماج منڈی بھٹیاں کے برخلاف غلط فہمی پھیلانے والا مضمون چھاپا تھا چونکہ میں اس کانفرنس کا صدر تھا اس لئے اس کی تردید میں نے لازمی سمجھی۔ اور جو برائے اشاعت اسے بھیجدی تھی کہ ایڈیٹر فاروق اپنے فرائض کو سمجھتا ہوا اسے درج اخبار کرے۔ اس لئے یہاں اس کی نقل آپ کے پاس برائے اشاعت بھیجتا ہوں۔ کرپا کر کے درج کر کے مشکور فرما دیں۔

(گنپت رائے بترہ منڈی بھٹیاں) ؛

لالہ گنپت رائے بترہ صدر کانفرنس کی چٹھی "فاروق" کے نام

مکرمی بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار فاروق۔ تسلیم!

آپ کے اخبار مورخہ ۱۴ ماہ حال کا مندرجہ مضمون زیر سرخی "آریہ سماج منڈی بھٹیاں کا مناظرہ سے فرار اور احمدیت کی شان دار فتح" میں نے دیکھا ہے۔ چونکہ کانفرنس زیر بحث کا صدر راقم الحروف ہی تھا۔ اس لئے میں اپنا فرض خیال کرتا ہوں کہ مضمون کے ان حصوں کی جہاں تک مجھ سے تعلق ہے۔ تصحیح کروں۔ امید کہ آپ فراخ دلی سے کام لیتے ہوئے مفصلہ ذیل درج اخبار فرما کر اپنے فرائض کی انجام دہی میں قابل قدر اضافہ کریں گے۔

(۲) یہ درست ہے کہ کانفرنس کے آغاز ہی میں میں نے فریقین سے کہہ دیا تھا کہ وہ کسی دوسرے مذہب کے برخلاف نہ بولتے ہوئے صرف اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں ہی بیان کریں۔ چنانچہ قابل قدر مولوی محمد عمر صاحب نے اپنا پیشتر سے لکھا ہوا مضمون نصف گھنٹہ کے اندر ہی اندر پڑھ کر سنا دیا۔ مضمون عام فہم اور سادہ تھا۔ اس لئے خاموشی کے ساتھ سنا گیا۔ مجھے اعتراف ہے کہ اس پر تو بحث ہی اور نہ کسی دوسرے کو اعتراض کرنے کا موقع ملا۔ آریہ اپدیشک نے جب کہ اندر علمیت اور قابلیت کا سمندر موجزن تھا کی طرح ٹھاٹھیں مارنا اور بولنا شروع کر دیا۔ آپ جانتے ہیں۔ لکھا ہوا مضمون زبانی بولنے کی نسبت بہت محتاط ہوتا ہے۔ اس لئے بے شک مجھے ایک دو بار محض میرے پہلے سے واضح کئے ہوئے اصول کے مطابق قرآن شریف یا کسی دوسری اسلامی مقدس تحریر کا حوالہ نہ دیا جاوے آریہ اپدیشک کو کہنا پڑا۔ کہ وہ صرف ویدک دھرم کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے اسلام کا ذکر تک نہ کریں۔ یہ بالکل غلط ہے کہ اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی گئیں۔ اس لئے میں اس کی پر زور تردید کرتا ہوں ؛

(۳) میرا ذاتی خیال ہے کہ آریہ سماج اور احمدی فرقہ دونوں زندہ فرقے ہیں۔ اس لئے اگر وہ دونوں اپنے اپنے مذاہب کو سچائی کی کسوٹی پر کسیں۔ تو چنداں مضائقہ نہیں۔ مگر افسوس! آج کل اپنے اپنے مذاہب کی فضیلت بتلاتے ہوئے فریق ثانی کو نیچا دکھلانے کی خاطر اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ لکھنے اور بولنے سے دریغ نہیں کیا جاتا۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ فریقین ان متمدن قوموں کی طرح جو اپنا اپنا پکش مضبوط کرنے کی خاطر گرد عدالت کے اندر ہی اپنی مخالفانہ تقریروں کو محدود رکھتے ہیں۔ اور باہر رکھتے ہی ایک دوسرے کا احترام کرتے ہوئے نرتیہ تا (عدم دشمنی) سے عدالتی کارروائی کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم لوگ بھی اپنے اپنے پکش کو مضبوط کرنے کے لئے ایمان داری اور سچائی سے کام لیں تو ہمارا مذہب کمزور نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ دوسرے کی عزت کرنے سے اپنی عزت بڑھتی ہے۔

آپ کے رپورٹ دہندہ کا یہ لکھنا کہ آریہ اپدیشک شرمندہ اور پسینہ پسینہ ہو کر بیٹھ گیا۔ اور کہ نعرہ تکبیر اس قدر بلند ہوئے۔ کہ سارا جلسہ گونج اٹھا!!

محض غلط اور متعصبانہ ہیں۔ تو اعتراف ہے یہی بات کہ آریہ سماج کی گستاخی کی وجہ سے خدا کا غضب نازل ہوا اور آندھی آ گئی میری عقل اس معاملہ کو سمجھنے سے قاصر ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کا دل بھی متعصبانہ جذبات سے پر اور احمدی نسبت کا سیر ہے۔ تو ممکن ہے۔ اس نے آندھی چلا کر اپنا معجزہ دکھلا دیا ہو۔ وہ تو آندھی تو عین احمدی جلسہ کے موقع پر احمدی لیکچرار پر بھی آ گئی تھی۔ اور جلسہ کا جانتے ہی اسی آندھی نے کر دیا تھا۔ یہ صلح جلسے دو حقیقت کرتی ہماری بات نہیں کی۔ اس لئے بھی ان کو سنانے کی خاطر آندھی کا چلانا بے الفاظ ہے ؛

(۴) ہندو سکھ اور سناتنی اصحاب کا احمدی صاحبان کو فتح کی بدھائی اور نصرت کے لئے مبارکباد دینا بھی سراسر باطل ہے۔ کیونکہ منڈی بھٹیاں کے تمام ہندو فرقہ کے اکابرین نے جن میں راقم بھی شامل تھا۔ آریہ سماج کو مجبور کیا تھا۔ کہ وہ مناظرہ سے گریز کرے۔ کیونکہ یہاں کے ہندو مسلمان موجودہ وقت میں نہایت محبت اور مودارہ سے بسر اوقات کر رہے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج کو منڈی بھٹیاں کے حالات کو قائم رکھنے کی خاطر مجبوراً ہندو جذبات کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور آریہ اپدیشک جی بھی ہر لکھے اور ملال دل ہی میں لے کر رخصت ہوئے۔

(۵) یہ درست ہے۔ کہ شیعہ اور حنفی مسلمان احمدی تقریر بھی سنتے رہے۔ مگر اس وقت تک کہ جب اسلام اور آریہ سماج کا تذکرہ تھا۔ جس جس وقت احمدی ازم کا پرچار کرکے ان کو احمدیت کی دعوت دی گئی۔ تو ان کو جلسہ چھوڑ کر ایک طرف کرنا پڑا۔ میرا خیال ہے کہ آپ میری ان

ستری شکشا کا سوال

رشی دیانند اور آریہ سماج سے پہلے دیویوں کی جو دشا تھی۔ اس کا خیال کرتے ہی کلیجہ منہ کو آتا ہے کون سا ایسا دکھ درد تھا۔ جس کے سبب دیویوں نے خون کے آنسو نہ بہائے ہوں۔ کون سا ایسا ظلم و ستم تھا جو دیویوں کے لئے روا نہ رکھا گیا ہو۔ بال وواہ، وردھ وواہ، دختر کشی اور ستی ایسی قبیح رسم و رواج کے سبب میری ہزاروں بہنوں نے مدت مدید و عرصہ بعید تک خون جگر پیا اور اپنی ٹھنڈی آہوں سے بھارت کو منور کیا۔ آہ! ایک وہ بھی سمے تھا جبکہ میرے دیش کی پڑھی لکھی ماتائیں شاستر آچاریہ دانشمند رشیوں سے دھرم وشے پر شاستر ارتھ میں سبھاپتی کا آسن گرہن کر کے اپنی ودیا کا سکہ بٹھایا کرتی تھیں۔ اور کہاں وہ وقت آیا۔ جبکہ ہمارے نکھٹو پرچارکوں نے نام نہاد دھرم کے ٹھیکیدار بن کر اپنے گھڑے بندھن اس بات

स्त्री शूद्रौ नाधीयाताम्

کا ڈھنڈورا پیٹنا چاہئے کہ پرچارک ناسمجھ دنیا کو یہی نہیں۔ بلکہ شنکر آچاریہ ایسے ودوان نے تو یہاں تک لکھ دیا۔ کہ ستریاں نرک کا دروازہ ہیں۔ ایسی باتوں کا قدرتی نتیجہ یہ نکلا۔ کہ لوگوں نے دیویوں کی تعلیم کا خیال ہی ترک کر دیا۔ اور انہیں ان پڑھ رکھنے میں ہی دیش و جاتی کا ہت سمجھنے لگے۔ دیویوں میں اندیا پھیل جانے کے سبب اندھ وشواس و توہمات پر ستی بھی بڑھ گئی۔ جس کا پرتیکش پرمان ہمیں آج بیسویں شتابدی کے روشنی کے زمانے میں بھی نظر آ رہا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ میری ماتائیں بہنیں جو اپنے پتی سسر اور بھائی سمان ویروں کے آگے ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ کا لمبا گھونگھٹ نکالی رہتی ہیں۔ پیر فقیر ستانوں پر آنے جانے والے ننگے سادھوؤں کے پاؤں کی مٹی اٹھانے اور انہیں نمسکار کرنے میں بھی سنکوچ نہیں کرتیں۔ اور سنتان نہ ہونے کے کارن کئی پیروں اور فقیروں کے گھروں اور بدمعاشوں کے دام تزویر میں پھنس جاتی ہیں۔ جن سمجھو کہ اپنی ماتاؤں و بہنوں کو کبھی سیا پار کرتے وقت دیویوں کے موقعہ پر گندے اور فحش گیت گانے دیکھا ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ دیویوں کی حالت کس قدر قابل رحم ہے۔ اگر آج سیتا اور دروپدی گارگی اور سومترا ایسی دیویاں ہوتیں۔ تو کیا کبھی یہ خرابیاں پیدا ہو سکتی تھیں؟

"اس لئے سے متفق ہونگے کہ جو شخص دوسرے فرقہ کے بزرگوں کو گالیاں دیتا ہے۔ وہ اپنے بزرگوں کو گالیاں دلانے کا محرک ہوتا ہے"

(گنپت رائے بترہ)

رشی دیانند نے دیویوں کی اس ناگفتہ بہ حالت کو دیکھا۔ اور انھیں دکھ ساگر سے نجات دلانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ رشی نے ڈنکے کی چوٹ اس بات کا اعلان کیا۔ کہ آریہ گرنتھوں کو پڑھنے و گرہست رُوپی گاڑی کو چلانے کے لئے ستریوں اور پرشوں کا سمان ادھکار ہے۔ اُن کے بعد آریہ سماج نے دل کھول کر استری شکشا کا پرچار کیا۔ جس کا پرنام یہ ہوا۔ کہ ہمارے اُن بھائیوں نے جو کل تک دیویوں کو پاؤں کی جوتی خیال کرتے تھے اور کہ انہیں پڑھنے کا سوپن دیکھنا بھی پاپ سمجھتے تھے۔ اپنی پتری پاٹھ شالائیں کھول کر گویا رشی چرنوں میں سر تسلیم خم کر دیا۔ شکر صد شکر ہے۔ کہ پڑھی لکھی دیویوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ وہ دن دور نہیں۔ جبکہ اُن کی تعداد ان پڑھ دیویوں کی تعداد کی نسبت بہت ہی بڑھ جائے گی۔ ہمیں جہاں اس بات کی خوشی ہے۔ کہ ودوشی دیویاں مذکورہ بالا خرابیوں کا شکار نہیں ہوتیں۔ وہاں اسبات کا رنج بھی ہے۔ کہ انہوں نے ان پڑھ دیویوں کے کئی شبھ گن بھی نظر انداز کر دئے ہیں۔ مثلاً چکی پیسنا دہی چرخہ کا تنا گھر کا سارا کام کاج خود کرنا۔ بچوں کے معمولی رنگوں کا علاج کرنا وغیرہ۔ یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے۔ کہ پڑھی لکھی دیویوں کا سواستھ ان پڑھ دیویوں کی صحت کی نسبت خراب ہے۔ تبھی تو دو آئے دن بھیانک امراض کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اس سے اور بعض اس لئے کہ وہ گھر کا سادھارن کام بھی اپنے لئے بھاری بوجھ سمجھتی ہیں۔ انہیں اگر چنتا ہے تو رنت نیا فیشن بدلنے کی اور عمدہ سے عمدہ زیور بنوانے کی۔ باجہ بجانے اور چند بھجن گانے کی۔ ان پڑھ دیویوں میں جو تیاگ کے بھاؤ رشتی گر چر ہوتے ہیں۔ وہ بہت کم پڑھی لکھی بہنوں میں دکھلائی دیتے ہیں۔ ان پڑھ دیوی جہاں اپنے پتی کے بعد سوتی اور پہلے جاگتی ہے۔ وہاں پڑھی لکھی دیویوں کی بیجارٹی اپنے پتیوں سے پہلے سوتی اور پیچھے جاگتی ہے۔ جو دیوی جتنا زیادہ پڑھ جاتی ہے۔ اسی قدر زیادہ آرام طلب ہو جاتی ہے۔ رسوئی پکانے برتن صاف کرنے گھر میں جھاڑو دینے چرخہ کاتنے بچوں کو نہلانے۔ ان کے کپڑے وغیرہ دھونے کے لئے دن رات نوکر کی مانگ رہتی ہے۔ وہ شان کے خلاف سمجھتی ہیں۔ کہ ان کا جنم ان کاموں کے لئے ہوا ہی نہیں۔ انہیں تو چند بھجن گانے یا زیادہ سے زیادہ دو چار کپڑے سینے ہی آتے ہیں۔

آریہ سجنو! رشی دیانند کے نقش قدم پر چلنے والو! اگر آپ کی یہ دلی خواہش سچی تمنا ہے۔ کہ ہماری مائیں اور بہنیں سیتا اور ساوتری بن کر دکھائیں۔ تو آپ کو اپنی پتری پاٹھ شالاؤں اور کنیا گورو کلوں میں غیر ضروری مضامین پر زور دینے کے بدلے دیویوں کو گھر کا کام کاج کرنے اور بچوں کی پرورش کرنے میں اپنے پتی کے ساس اور سسر وغیرہ سے اچھا برتاؤ کرنے کا پاٹھ پڑھانا چاہئے۔ وقت ہے کہ آریہ سماج کے بہترین دماغ استری شکشا ایسے گمبھیر وشے پر ٹھنڈے دل سے وچار کرنے کی کرپا کریں۔ ورنہ وہ دن عنقریب آنے والا ہے جبکہ بھارت کی دیویاں لکشمی لہریں میں جانے کے سبب اپنی سبھیتا کو بھی تلانجلی دے دیں گی۔ اس پرکار گرہست آشرم بگاڑنے سے دھام ہونے کے نرک آشرم بن جائیں گے۔

(دیویداس آریہ سبھا ... کوئٹہ بلوچستان)

اوم سُوچک رشی چنھہ کی اتپتی

(وگیان کے وچار ترنگ)

آج سے ۱۹۶۰۸۵۳۰۰۰ برس پہلے جب ایشور کی سرشٹی دوارا اشٹی وگیان کی اپنی رچنا کی۔ تب ادم نے ایشور کو بایو دیکھ نش جیون کے ہت کے لئے اپنا وید گیان چار رشیوں کے ہردیوں میں پرکاشت کیا۔ رشیوں نے اس ویدک گیان کے ایک ایک اکھشر کو کتنی سادھنا کتنے کڑھ وچار کے پشچات اپنایا ہوگا اس کا کچھ انوبھو کرانے کے لئے آج ہم پرکاش کے پاٹھکوں کو سنسار پر کرپا دتانا اپنے ساتھ رشی کے آزمیں لے جاتے ہیں۔

وہ دیکھو تروشٹپ (त्रिविष्टप) تبت (TIBBET) کے اونچے پہاڑ کی ایک چٹان پر کوئی رشی سدھ آسن لگائے بیٹھے ہیں۔ چلو ہم بھی اُن کے پاس شانتی پوروک بیٹھ کر انتر مکھی کانوں اور آنکھوں سے رشی کے ہردے میں وید دتیا کا اُترنا سنیں اور دیکھیں۔

(۲)

رشی نے رگ وید ۱-۲۶-۳ کا منتر پڑھ کر من ارتھوں میں سماشتا کی پرارتھنا کی:۔

"جس پرکار پتا پتر کو سہاشتا دیتا ہے۔ بندھو بندھو کی سہاشتا کرتا ہے اور سرشٹہ متر اپنے متر کو سہاشتا دیتا ہے اسی پرکار ہے ادم آپ میری سب پرکار سے سہاشتا کرو۔" آج مجھ کو اس برہمانڈ کے نایک کو ایک ایسے چھوٹے سے چنھہ میں درشانے کا سامرتھ دیں کہ جس میں آپ کے اننت گنوں سے مکھیہ مکھیہ کا سماویش ہو جائے۔

پرارتھنا سماپت ہوئی۔ لوہے کا نوکدار قلم ہاتھ میں اُٹھا کر رشی جی انتر دھیان ہوئے × × × × × شنکائیں اُٹھیں کیا چنھہ میں کیول سرشٹی کرتا ہی دکھائی دے؟ نہیں نہیں۔ سرشٹی بھی موجود ہو۔ پھر بھی پرکاشت ہوئی۔ کہ سرشٹی کا ابھپرائے ایشور جیو تھا پرکرتی کے سمیلن سے بھلی پرکار ودت ہو جائے گا۔ رشی نے آنکھیں کھولیں۔ اور لوہے کی قلم سے پتھر کی شلا پر تین ریکھائیں نمن پرکار کھینچیں:۔

ایشور	———
پرکرتی	———
جیو	———

(۳)

آکاش وانی ہوئی۔ "پتر! کرم (क्रम) ٹھیک نہیں۔ ایشور ریکھا سب سے اوپر ٹھیک ہے۔ تت پشچات میرے متر جیو کی

دیکھا ہونی چاہئے۔ پرکرتی کی ... لئے کریں۔ رگ وید ۱-۲۶-۳ ... ہی سمجھایا ہے۔ کہ تو میرا متر ہے۔ پھر ... کیا تو نے یجروید ۳۵-۱۴ بھلا دیا ... پھر سے یاد کر:۔

ॐ उद्वयं तमसस्परि
स्वः पश्यन्त उत्तरम्।
देवं देवत्रा सूर्यमगन्म
ज्योतिरुत्तमम्॥

ارتھ۔ ہم سب انکرشٹ پرکرتی سے پرے ادھک انکرشٹ سوہ کیہ جو آتما کا ذوب ... سب میں انکرشٹ پرماتما تیج کو پراپت کرتے ہیں جو سب دیویہ پدارتھوں کا پرکاشک اور سوریہ پرکاشی اتھوا سب کا پریرک دیو ہے۔

دیکھا کرم۔ ایشور سب سے انکرشٹ اس لئے سب سے اوپر۔ جیو پرکرتی سے ادھک انکرشٹ ہے۔ اس لئے پرکرتی کے اوپر (اتھوا ایشور اور پرکرتی کے بیچ میں) استھان پائے۔ اب ایک اور کارن بھی سُن! جیو کرم کرنے میں سوتنتر ہے۔ اس نے اس کا استھان ایشور تھا پرکرتی کے بیچ میں ہی ہونا چاہئے۔ جہاں کہ وہ اپنی سوتنترا چھا انوسار یا بھوگ تیاگی بن کر پرکرتی سے سنبندھ جوڑے اتھوا پرکرتی کے واستوک سنبندھ کو جانتے ہوئے پرکرتی کو بھوگتے ہوئے اپنے پرم متر پرم آتما کو پہچانے۔

کچھ اور لے۔ سورگ اتھوا آنند کا استھان اوپر ہے۔ اور ادم ہی ہیں آنند ہے۔ اس لئے جیو کو پرشیشرم کرکے اوپر چڑھنے کے پشچات ہی آنند ملتا ہے۔ نرک کا استھان نیچے ہے۔ اور نرک کیول بھوگ میں ہے۔ اور بھوگیہ پرکرتی ہی ہوتی ہے۔ اسی کو رگڑوں نے مایا بھی کہا۔ اس لئے اس کا استھان نیچے ہی ہونا چاہئے۔ اسی کو بندھ اور موکش کہتے ہیں۔ جیو ایشور اور اس کی مایا کے بیچ میں ہے۔ جہاں کہ کرم یونی میں وہ سوتنتر روپ سے کرم کرتا ہے۔ اور بھوگ یونیوں میں وہ ایشور آدھین ہو کر پھل پاتا ہے۔

ایک اور بات سُن!

ایشور تھا پرکرتی اتھاہ ہیں۔ ہر جگہ دیاپک ہیں۔ جیو تیرے لئے اسنکھیہ ہوتے ہوئے بھی میرے گیان میں سنکھیا رکھتے ہیں۔ اور ایک دیشی ہیں۔ اس لئے ہے پتر! جو چنھہ تو بنانے لگا ہے۔ اس میں جیو ریکھا نہ کیول مدھیہ میں ہو۔ ... ایشور تھا پرکرتی ریکھا سے بہت چھوٹی بھی ہو۔

تھا استو! رشی نے کہا اور شلا پر نمن

پرکرتی تین ہیں دیکھئیں:-
ایشور ـــــ
جیو ـــــ
پرکرتی ـــــ

رشی ہم سوچ میں پڑ گئے۔ انتردھیان ہو کر ... اب کیا کروں؟

... شبد آیا۔ کہ ایک گیہ پتر اجر وید ادھیائے ... بھلایا:-

ईशावास्यमिदं सर्वम्

... ایشور سے یہ سب جگت ویاپت ہے ... لوگ الگ دکھایا ہے۔
... آتما کہاں سے سمایا ہے؟
رشی نے کہا ستیہ وچن اور ایشور رکھیا ... جیو اور پرکرتی سے نشن پر کار ملایا

ایشور
جیو
پرکرتی

(۵)

... پرکاشت ہوئی کہ اوم کا چنہہ برہمانڈ ... اس کے نیا ئک کو دکھلانے والا ہو۔ اس ... ایسا چنہہ انڈاکار (انڈے کی شکل کا) ہو۔ پرنتو سترا ترنے تو اسے ... بنایا ہے۔ برہم + انڈ = برہمانڈ ... اس لئے چنہہ میں سے کون (ANGLES) نکال کر اسے کچھ انڈاکار ... اے پرکرتی روپی برکش کے پھل ... کیول وہ برہم + انڈ ... انڈ سنسمان ہے۔ کنتو اس برہم ... ایک پرمان تت ترسریز بھی گول کار ... تو ہو تا تو سوئم میں سنے ہی نجھے ... اس لئے ہے پرتہ! پھر سے پریمن ... سوچ کر نشن چتر بنایا:-

3

(باقی آئندہ)

... اپنی پسندیدگی ظاہر کی

... لوگوں نے اس بات پر اتفاق کر ... گولیاں بخش بدہضمی خون اور سستی کی ... احتلام رنت سستی اور دیگر امراض مخصوصہ ... دور کرنے میں لاثانی ہیں آپ بھی فائدہ ... ایک روپیہ قیمت پانچ ... چار روپے
... مردانہ سستی کی لوٹ کتاب کام شاستر ... منگوا کر ملاحظہ فرما دیں
... شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ
... بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

دیانند اپدیشک ودیالیہ کا دیکشانت سنسکار

دیانند اپدیشک ودیالیہ کا دیکشانت سنسکار
۲۴ مئی کی پرات کو گوروَدت بھون کے ہال میں زیر صدارت رائے روشن لال صاحب بیرسٹر ایٹ لا ہوا تھا۔ جس میں سال حال کے کامیاب ودیارتھیوں کو پرمان پتر تقسیم کئے گئے۔ اور آچاریہ شری سوامی سوتنترانند جی نے انہیں اپدیش دیا۔ ودیالیہ کے ایک کامیاب ودیارتھی کی ویدوں کے ایشوری گیان ہونے کے رشتہ میں دستر تا بڑی دلچسپی سے سنی گئی۔ شری آچاریہ جی نے ودیالیہ کی رپورٹ سنائی۔ بعد ازاں سبھا پتی مہودے کی معنی خیز تقریر ہوئی۔ اور مٹھائی دیا لچہ شری پنڈت ٹھاکر دت ویدشر ما کی طرف سے سبھا پتی کا دھنیہ واد اور دیکشانت سنسکار کی آخری آہوتیاں جنہیں اور شانتی پاٹھ کے بعد سبھا ورسرجن ہوئی اور اپستھت سجنوں کو یگیہ شیش بانٹا گیا

دیانند ودیالیہ کی رپورٹ

شری آچاریہ جی نے دیانند ودیالیہ کی ۱۰، دیانند آبدی کی جو رپورٹ پڑھی۔ اس کے ضروری حصے نیچے دیئے جاتے ہیں:-

ودیالیہ اپنے جیون کے سات سال سماپت کر کے آٹھویں سال میں قدم رکھتا ہے۔ ورش کے آرمبھ میں ودیارتھیوں کی تعداد ۲۷ تھی جن پر کار تھی۔

سدہانت بھوشن تیسرا کھنڈ ۶
سدہانت بھوشن دوسرا ۱
سدہانت ” پہلا ” ۶
پرویشکا ۱۴

خاتمہ پر بیس رہ گئے۔ سات حالات خانگی سے مجبور ہو کر چلے گئے۔

ودیالیہ میں ودیارتھیوں کی موجودہ تعداد تیس ہے۔ جو صوبوں کے لحاظ سے اس طرح ہے:-

ماریشس ایک۔ مدراس ۳۔
سی پی ۲۔ یو پی ۰۔ گڑھوال ایک
گجرات ایک۔ کچھ ایک۔ بمبئی ایک۔
حیدرآباد دکن ۲۔ پنجاب گیارہ۔

پریکشائیں:-

ودیالیہ کی سماپتی سے پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سدہانت پر چار کے لئے پریکشائیں جاری کر رکھی تھیں۔ جو ودیالیہ کھلنے پر ودیالیہ کے آدھین ہو گئیں۔ جن میں ودیالیہ کے ودیارتھیوں کے علاوہ باہر کے ودیارتھی بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ گت ورش ۱۳۱ پریکشارتھی سملت ہوئے تھے۔ اس ورش ۱۰۶ شامل ہوئے ہیں۔ جن میں سے ودیالیہ کے بیس اور باہر کے ۸۶ ہیں۔

پریکشا پرنام نمن پرکار ہے

	کل	پاس	فیل	پھر پریکشا ہوگی
سدہانت شرومنی دوسرا کھنڈ	۳	۲	×	۱
سدہانت شرومنی پہلا کھنڈ	۹	×	۵	۴
سدہانت بھوشن تیسرا کھنڈ	۱۱	۶	۳	۲
” دوسرا کھنڈ	۱۰	۲	۷	۱
” پہلا کھنڈ	۱۳	۸	۴	۱
پرویشکا	۸	۸	×	×
سدہانت وشارد	۷	۵	۲	۲

سدہانت وشارد پریکشا میں دو دیویاں بھی شامل ہوئی تھیں۔ جو دونوں پاس ہوئیں۔

پریکشا کیندر:-

اس ورش پریکشا کیندر نمن استھان تھے
(۱) آریہ سماج حیدرآباد دکن (۲) آریہ سماج بجنور (۳) آریہ سماج ملتان (۴) گوروکل بھینسوال

(۵) امرتسر (۶) لاہور۔

پرچار:-

اس ورش بھی حسب معمول سار ودیشک سبھا سویکرت پدھتی کے انوسار پرچار ہوتے رہے

کاریہ:-

ودیالیہ کے ادھیاپک اور ودیارتھیوں نے اس سال آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں کے علاوہ چالیس کے قریب مقامات پر ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ علاوہ ازیں سبھا کے نشچیہ انوسار ودیالیہ کے ادھیاپک اور ودیارتھی کشمیر کے اچھوتوں کی حالت دیکھنے کے لئے ایک ماس تک ادھر ادھر بھرمن کرتے رہے اور جگہ جگہ پر جا کر لوگوں کو مناسب سہایتا دی۔

ودیالیہ کے ادھیاپک اور ودیارتھی لاہور میں مختلف جگہوں پر ہونے والی سنسکرت سبھاؤں میں سمیلت ہوتے رہے۔ ودیالیہ کی طرف سے ورش سمبندھی ماسک ویاکھیانوں کا بھی پربندھ کیا گیا تھا۔ جس کے انوسار شری پنڈت ایشور چندر جی درشن ادھیاپک ودیالیہ کے دو اتی سوندر اور پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔

وشیش ویاکھیان:-

اس ورش نمن مہانو بھاؤں کے وشیش ویاکھیان

سماجک جگت

ودیالیہ میں کرائے گئے۔

(۱) پنڈت آریہ منی جی مہا اپادھیائے ؛

(۲) " گرودت شرما جی چترویدی "

(۳) پنڈت لوک ناتھ جی ہیڈ پدیشک (۴) پنڈت سنسار رام جی پرانن تیرتھ - (۵) سوامی ستیانند جی (۶) سوامی دگیانانند جی (۷) سوامی برتانند جی (۸) پنڈت چندر بھانو جی ویدک مشنری (۹) ڈاکٹر جگت رام جی ویدک مشنری ؛

سٹاف - سوامی سوتنتر انند جی آچاریہ -

پنڈت ایشور چندر جی — ورش ادھیاپک

پنڈت نردیو جی سدہانت سرومنی — ساہتیہ ادھیاپک

" شوودت جی — عربی ادھیاپک

رسیپداسندر جی دیا کرن ادھیاپک

ورش کے انت میں پنڈت سیپانند جی چلے گئے ودیالیہ نے آریہ سماج کو آج تک چوبیس کاریہ کرتا دیئے ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر اپدیشک اور کئی ادھیاپک کا کام دھیلتا پوروک کر رہے ہیں ؛

ودیالیہ کا کوش :-

سٹھر کوش میں دیا نند ابدا ۱۰۸ کے آرمبھ میں	۸۲۰۰
عربی چھاترورتی	۱۳۳۰۸
استھر چھاترورتی	۱۸۹۸
میزان	۹۹۱۰۶

نویدن :-

ودیالیہ نے سات ورش کے مختصر عرصہ میں آریہ سماج کو چوبیس کاریہ کرتا دیئے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں۔ کہ ودیالیہ جس اُدیش سے کھولا گیا تھا اُسے پورا کر رہا ہے۔ پہلے بھی کہا گیا۔ اب پھر کہا جاتا ہے کہ آریہ سماجوں نے چھاترورتیاں دے کر سہائتا کی۔ سیدگیہ نوجوانوں کو سدہانت اور شاستروں کے ... ودیالیہ میں نہیں بھیجا۔ گو ایسا کرنے سے انہیں ستوانبھو پرچارک سمجھ سہائتا دینے والے سیوگیہ پرچارک آسانی سے حاصل ہو سکتے تھے۔ آشا ہے کہ سماجیں اس طرف ضرور دھیان دیں گی ؛

پربدھ آریہ سجنوں کو ودیالیہ میں آکر ویدک سدہانتوں کے گیان پراپت کرنیکا اچھا موقعہ ہے انہیں اس سے لابھ اٹھانا چاہیئے۔ لیکن کھید ہے کہ انہوں نے بھی اس طرف دھیان نہیں دیا۔ صرف ایک سجن ایک ماس تک سنسکار ودھی کا پاٹھ پڑھنے آتے رہے تھے ؛

ساتھ ہی ہمیں آپ کی سیوا میں وہن کے لئے بھی کچھ نویدن کرنا ہے۔ ودیالیہ کے انتا اپیوگی ہونے پر بھی آپ سجن اس کی اتنی سہائتا نہیں کرتے جتنی کرنی چاہیئے۔ آپ سے بہت سے مہانو بھاو پندرہ روپیہ ماہوار کے حساب سے استھر چھاترورتی یا اس سے کچھ کم دے کر ودیالیہ کی سہائتا کر سکتے ہیں ؛

بھوجن شالہ کی ضرورت :-

+ ودیالیہ کے لئے بھوجن شالہ کی ضرورت ہے۔ اس کے بنا ودیارتھیوں کو بہت کشٹ ہے۔ بھوجن شالہ بنوانے پر پانچ ہزار خرچ آئیگا۔ گیارہ سو روپیہ ودیالیہ کوش سے دیا گیا ہے۔ کچھ روپیہ دانی سجنوں سے ملا ہے۔ ڈیڑھ دو ہزار روپیہ کی کمی ہے۔ یہ جلد آ جانا چاہیئے ؛

انت میں سب سجنوں کی سیوا میں ایک بار پھر نویدن ہے کہ ودیالیہ ہر پرکار سے آپ کی سہائتا کا پاتر ہے۔ کرپا کر کے دان آدی کے سمے اسے نہ بھولا کیجئے ؛

سالانہ انتخاب آریہ سماج لدھیانہ۔ ڈاکٹر بخشاور سنگھ جی پریزیڈنٹ۔ پنڈت بساکھی رام جی وائس پریزیڈنٹ - لالہ متھراداس جی افریقہ واسی وائس پریزیڈنٹ - لالہ بابو رام جی گپت سکرٹری - لالہ اوشہو رام جی جائنٹ سکرٹری لالہ امیر چند جی اگروال اسسٹنٹ سکرٹری پنڈت کرتا رام جی اسسٹنٹ سکرٹری - لالہ لبھو رام نیر خزانچی - پنڈت وشنودت ساتک اسسٹنٹ خزانچی - پنڈت گوجرمل جی پستکالیہ ادھیکش - رائے صاحب لالہ شیو پرشاد جی پرتنشٹھت سبھا سد

ماسٹر رام لعل جی بی اے " "

لالہ منگل سین جی آنند " "

ماسٹر کشن سنگھ جی بھنگو " "

(۲) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے لئے آریہ سماج لدھیانہ کی طرف سے اتفاق رائے سے رائے بہادر لالہ مکھن لال پنشنر ایف انجنیئر - ماسٹر رام لال جی بی اے - لالہ لبھو رام نیر - ڈاکٹر بخشاور سنگھ جی پرتی ندھی منتخب ہوئے ؛

(نامہ نگار)

آریہ سماج لائل پور کا چناؤ - آریہ سماج لائلپور (گرو کل وبھاگ) کا وارشک چناؤ آریہ سماج مندر میں بتاریخ ۱۵ مئی ۱۹۳۲ء اتوار ۱ بجے دوپہر ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ادھکاریوں کا چناؤ ہوا :-

پردھان سیٹھ دیوان چند جی پنشنر - اُپ پردھان رائے صاحب لالہ چمن لال جی انجنیئر نہر - رینر اُپ پردھان ماسٹر لکشمن داس جی - منتری ماسٹر نرائن داس جی - اُپ منتری ملک سندر لعل جی - اُپ منتری مہاشہ ہزاری لال جی - خزانچی ڈاکٹر رام رکھا مل جی - لائبریرین پنڈت سنسار چند جی - (ہزاری لال اُپ منتری پرچار وبھاگ آریہ سماج (گرو کل وبھاگ) لائل پور)

آریہ سماج ملتان چھاؤنی کی سماچار چناؤ :- پردھان مہاشہ منشی رام جی - اُپ پردھان مہاشہ ہربنس لال جی پنشنر - منتری مہاشہ منوہر لال جی وزیر آبادی - اُپ منتری مہاشہ جے چند جی و مہاشہ بشمبر ناتھ جی - خزانچی مہاشہ جسونت رائے جی - لائبریرین مہاشہ ہریش چند جی - مینجر آریہ پتری پاٹھ شالہ مہاشہ دولت رام جی -

پرتی ندھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و شدھی سبھا - مہاشہ چیلا رام جی -

(۲) پنڈت ہردیال جی نے مہاشہ اودے سنگھ جی بھجنیک کے ساتھ ۱۳ سے ۱۶ مئی تک چار دن پرچار کیا ؛

(۳) آریہ سماج کا کاریہ کرم عملی پرکار ہو رہا ہے ؛

ہر اتوار کو ہون یگیہ کے اندر سبھاسدوں کی باری سے پتنی سہت یجمان کے کاریہ کو سپتاہک ست سنگ کے اندر پہلے پرچار کیا جاتا ہے۔ پھر اپدیش ہوتا ہے۔ اور آریہ سبھاسد سوئم کرتے ہیں ؛

ہر بدھوار کو ان سبھاسدوں کے گھر پر پارک ہون ہوتا ہے ؛

(۴) استری سماج کی ست سنگ کی کارروائی استری پرش مل کر کرتے ہیں ؛

(منوہر لعل منتری آریہ سماج ملتان چھاؤنی)

آریہ سماج کوٹلہ ہنگ کے سماچار - سماج ہذا کا سالانہ ۱۹۳۱ء میں دھوم دھام سے منایا گیا...

شملہ - اسسٹنٹ فنانشل اڈوائزر ملٹری فائنینس کے عہدہ پر ممتاز کئے گئے ہیں۔ اس ترقی کی خوشی میں آریہ سماج سنجر کی طرف سے آپ کو ۱۹ مئی کی شام کو ۵ بجے آریہ سماج مندر میں ایک بڑی بھاری ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں آریہ سماج کے ممبران نیز نگر شہر کے معزز صاحبان نے اپنی شمولیت سے جلسہ کی رونق کو بڑھایا۔ ساتھ ہی آپ کی تعریف میں کئی ایک تقریریں ہوئیں۔ بھجنوں اور نظموں کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی ۔

(ٹیک چند منتری آریہ سماج) ۔

ہندی رتن کی تیاری - پتری پاٹھشالا

آریہ سماج بچھووالی لاہور میں ہندی رتن کے امتحان کی خاص طور پر تیاری کرائی جاتی ہے۔ اس سال کے لئے نئے داخلے یکم جون سے ۱۰ جون تک ہوں گے۔ ماہواری فیس تین روپے لی جاتی ہے۔ داخلہ کی فیس کوئی نہیں ۔

(رشو دیال منیجر آریہ پتری پاٹھشالا لاہور بچھووالی آریہ سماج) ۔

دھوکہ باز سے بچو - عرصہ ۵ سال کا ہوا ایک شخص اپنا نام سوم دت اور ماسٹر ڈی اے وی سکول ڈیرہ غازی خاں ظاہر کرکے بھائی امرناتھ جی سابق منتری آریہ سماج سلطان پور سے مبلغ

(۷) پروفیسر بھویش چندر مسافر اس سماج کی طرف سے آریہ پرتی ندھی سبھا چیت ہوتے ہیں۔ اور ۵ روپیہ بطور دستانش سبھا کو بھیجے گئے ہیں۔

(۸) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک ماہ کے لئے پنڈت الکھ دھاری جی آریہ اپدیشک اور پنڈت امولک رام جی بھجنیک کی سیوا اگرام پرچار کے لئے سماج ہذا کے ادھین رکھنا منظور کر لیا ہے ۔

(رادھا کرشن شرما منتری آریہ سماج کرٹہ ہننگ)

آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سماچار

آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ اپنے جنرل اجلاس میں عزیز رام دھن سپتر لالہ دیوی چند جی سہگل کی بے وقت اکال مرتیو پر شوک پرستاؤ سبھا نے جو پاس کیا

(۱) دو اچھوت بھائیوں کی شدھی ہوئی - اور ان کو یگیوپوت دیئے گئے ۔

(۲) لالہ منشا رام جی پریذیڈنٹ کانگرس کمیٹی کے تین بھتیجوں کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔

(کاشی رام منتری آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ) ۔

رائے صاحب حکومت رائے کو پارٹی -

آریہ جنتا یہ جان کر خوش ہوگی - کہ رائے صاحب حکومت رائے سینئر واٹس پریذیڈنٹ آریہ سماج

بھی شامل تھے - دو تین روز سے گاؤں میں ایک مولوی صاحب آئے ہوئے تھے۔ جو کہ بابا نانک کو مسلمان ثابت کرتا ہے۔ وہ بابا صاحب کی بانی سے چند ایک واکیہ توڑ مروڑ کر اسلامی عقائد کی پشٹی میں پیش کرتا تھا۔ دوسرے روز آریہ سماج کی طرف سے سرگرمی کا اظہار ہوتے دیکھ کر صبح ہی رفو چکر ہوا۔ حالانکہ پہلے روز اس نے مقامی آریہ سماجیوں کو رات ہی کے وقت اپنے مضمون کے سمبندھ میں شاستراتھ کرنے کا چیلنج دیا تھا ۔

(۵) سماج ہذا کی طرف سے دیانند ریڈنگ روم کھلا ہوا ہے - جس میں ہفتہ وار روزانہ اور متعدد ماہواری رسالے اُردو ہندی انگریزی کے آتے ہیں - ہر ہفتے سنگل وار کو ست سنگ ہوتا ہے - بھجنوں کے علاوہ ہون سندھیا اور اُپدیش ویرا رتھنا ہوتی ہے۔ ست سنگ میں ستری پرشوں کی حاضری کافی ہوتی ہے ۔

(۶) ۲ مئی کو چودھری ردلیا رام جی نمبردار سبھاسد آریہ سماج کے سپتر مہاشہ ہنسراج کا وواہ سنسکار پورن ویدک ریتی سے چودھری اُتم رام کی سپتری سے موضع گھتوں میں ہوا دونوں پکش کی طرف سے مبلغ ۷ روپیہ مختلف سنستھاؤں کو دیئے گئے - جس میں ۷ روپیہ سماج ہذا کو دان پراپت ہوا ۔

وصلہ ۔۔۔ پہلے سے ۔۔۔ اس سال ۔۔۔ شروع شروع میں تعداد ۔۔۔ کی ہے۔ ۔۔۔ بار دھی جو اب بائیس تک پہنچ ۔۔۔ ہے ۔

(۱) جنوری میں پنڈت بال مکند جی آریہ اپدیشک اور ٹھاکر نتھا سنگھ جی بھجنیک کے دو ۔۔۔ روز تک گرمی کے ۔۔۔ بھجن اور اپدیش ہوتے رہے ۔۔۔ حاضری کافی ہوتی رہی ۔

(۲) ۲۶ - ۲۷ اپریل کو پنڈت امولک رام جی بھجنیک دیانند دلت ادھار منڈل انبالہ ڈسٹرکٹ کے بھجن اور اپدیش ہوتے۔ حاضری ۵۰۰ کے قریب تھی۔ جس میں ارد گرد کے دو تین گاؤں کے ۔۔۔ استری پرش شامل تھے ۔

(۳) ۲ مئی ۱۹۳۲ء کو پنڈت بال مکند جی آریہ اپدیشک کا لیکچر (وید ایشوری گیان ہے) کے وشے پر ہوا۔ پنڈت صاحب نے دیگر مذاہب کی تعلیم کا وید بھگوان کی تعلیم کے ساتھ مقابلہ کرکے ثابت کیا کہ محض وید ہی ایشوری گیان ہے۔ اور قرآن شریف کی الہامی فلاسفی کو دلیلوں کے ساتھ خرشت از بام کیا۔ بعد میں شری پروفیسر بھویش چندر جی مسافر کا لیکچر قرآن شریف کی تعلیم کے سمبندھ میں ہوا - اور انہوں نے الہامی کتاب کی فلاسفی کو منوہر شبدوں میں جنتا کے سامنے پیش کیا۔ اجلاس میں مسلمان بھائی

تین روپیہ لے گیا تھا۔ کہتا تھا۔ کہ اس کا روپیہ گم ہو گیا ہے۔ اس کو کرایہ وغیرہ کے لئے ضرورت ہے۔ اور گھر پہنچ کر روپے بھیج دے گا۔ مگر نہ بھیجنے تھے نہ بھیجے۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر کو خط لکھا گیا۔ اُن کا جواب آیا۔ کہ اس نام کا کوئی آدمی سکول میں نہیں ہے۔ چنانچہ یہی شخص ۱۸ مئی کو آپ منتری کپورتھلہ سماج سے بھی اسی قسم کا بہانہ بنا کر پانچ روپے ٹھگ لایا۔ بعد میں اُن کو شبہ ہوا۔ اُنہوں نے سلطان پور ریلوے سٹیشن پر گرفتار کرا دیا۔ اس نے اقبال کیا کہ عرصہ دو تین سال سے وہ اسی پرکار سے اپنا گذارہ کرتا ہے۔ کیونکہ بیکار ہے۔ یہ شخص سانولے رنگ کا تعلیم یافتہ نوجوان ہے۔ اور اس کے ہاتھ پر مہاشہ نکل دیو کندہ ہے۔ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان کا باشندہ ظاہر کرتا ہے۔ بڑا سفید پوش اور مسکین آدمی ہے۔ پبلک کو عام طور پر اور آریہ سماجوں کو خاص طور پر اس شخص سے محتاط رہنا چاہئے۔ (کرشن کمار بی اے منتری آریہ سماج سلطان پور)

کپورتھلہ میں ویدک وواہ

۲۶ بیساکھ سمت ۱۹۹۰ کو مہاشہ کاکا رام جی آپ پردھان آریہ سماج کپورتھلہ کی بھانجی کا وواہ مہاشہ آتم چند جی سپتر ٹھاکر کیسر سنگھ جی خوش نویس مفید عام پریس لاہور سے سمپورن ویدک ریتی سے پنڈت اکشا رام جی نے کرایا۔ اس شبھ اوسر پر ٹھاکر کیسر سنگھ جی نے ۲۲ روپے دان مختلف فنڈوں کو دیا۔ (روپ لال جائنٹ سکرٹری آریہ سماج ریاست کپورتھلہ)

سماچار آریہ سماج دارالسلام (ایسٹ افریقہ)

(۱) نمنی سنسکار پنڈت ہری شنکر جی وِدیارتھی نے کرائے:۔

(۱) یگیوپویت سنسکار کماری کملا دیوی سپتری مہاشہ گردھاری شنکر جی ویاس بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۲ء دان برائے وید پرچار ۵ شلنگ پراپت ہوا۔

(۲) کماری ستیہ وتی جی سپتری مہاشہ آتما رام ساندرس جی بتاریخ ۲۰ دسمبر دان برائے وید پرچار ۵ شلنگ پراپت ہوا۔ (۳) کماری سمن دیوی سپتری مہاشہ گوردھن بھائی پٹیل بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۳۳ء

(۲) مہاشہ شری کاہن جی کے بال لڑکے کا نام کرن اور چوڑاکرن سنسکار بتاریخ ۴ فروری ۱۹۳۳ء کو ہوا۔ لڑکے کا نام وشو دیو رکھا گیا۔ دان برائے وید پرچار ۱۰ شلنگ پراپت ہوا۔

(۳) مہاشہ شری داد بھائی گردی کے نوگرہ کا پرویش سنسکار ۲۶ مارچ ۱۹۳۳ء کو ہوا۔ دان آریہ سماج کی بہن بھائی سنتانوں کو ۵۴ شلنگ پراپت ہوا:

۲۔ ۱۵ فروری کو شریمتی سروجنی نائیڈو گورنمنٹ آف انڈیا کے ڈیپوٹیشن کی ڈیلیگیٹ ساؤتھ افریقہ سے واپس انڈیا جاتی ہوئی راستہ میں دارالسلام چند گھنٹہ کے لئے اتریں مہیلا منڈل کی اور سے اُن کا سواگت آریہ سماج مندر میں کیا گیا۔ وہاں پر اُنہوں نے شری دیو کنور آریہ کنیا پاٹھشالہ کا بھی سرسری طور پر معائنہ کیا۔ شریمتی دیوی سروجنی نائیڈو جی نے مہیلا منڈل کے ابھی اُتنتی پتر کا آدر دیتے ہوئے ایک پر بھاوشالی ویاکھیان دیا۔ جس میں استری شکشا کے مہتو اور اُس کی ضرورت کو درشایا۔

۳۔ ۲۱ مارچ کو ساؤتھ افریقہ کے پرسدھ ودوان شری سوامی بھوانی دیال جی سنیاسی ساؤتھ افریقہ کو جاتے ہوئے دارالسلام میں چند گھنٹہ کے لئے اُترے آریہ سماج مندر میں اُن کا سواگت کیا گیا۔ شری دیو کنور آریہ کنیا پاٹھشالہ کی چھاتراؤں کے ویدمنتر گان اور پرسدھ بندے ماترم کے گیت کے پشچات اُنہوں نے بالکاؤں کو بھارت ورش کے بالک بالکاؤں کی اور سے سندیش دیتے ہوئے ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ جس میں اُنہوں نے دیش کی ورتمان دشا اور سوراج نینک کا ریکا ورنن کرتے ہوئے پُرزور شبدوں میں اپیل کی۔ کہ اب ہم سب اپنے دیش کے بھگتی اپنے کرتویہ کو مناسب طور سے پہچانتے ہوئے اس کا پالن کریں اور دیش سیوا کے برت کو دھارن کرتے ہوئے اس کے پرتی سروسو تیاگ کرنے کے لئے اس وقت تک کے لئے تیار رہیں۔ جب تک کہ ماترِ بھومی کا اُدھار نہ ہو جائے۔ (کرم چند منتری آریہ سماج)

آریہ سماج سری گوبند پور کا سالانہ جلسہ

۲۹-۳۰-۱ اپریل اور یکم مئی کو آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ شری مہاشہ ییلال جی مہاشہ امرناتھ جی اور مہاشہ گیتا رام جی کے بڑے آتم بھجن ہوتے رہے۔ سوامی دھیرانند جی ۵ دن جلسہ سے پہلے کتھا کرتے رہے۔ پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دلکش ویاکھیان ہوتے۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی کے تین دن رات کے وقت ایک گھنٹہ تک میجک لینٹرن کے ذریعہ ویاکھیان ہوئے۔ جلسہ میں رونق بہت زیادہ تھی۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی نے اپیل کی۔ مندرجہ ذیل روپیہ اپیل پر جمع ہوئے:۔

وید پرچار فنڈ

آریہ کنیا آشرم سری گوبند پور	۱۱۸ روپیہ
گرو کل کانگڑی	۱۸۲ "
یتیم خانہ فیروز پور	۳۱ "
" راوی روڈ لاہور	۱ "
آریہ سماج سری گوبند پور	۱ "
دھرم ارتھ اوشدھالیہ بشن داس کشنداس سری گوبند پور	۳۳ "
شدھی فنڈ	۵ روپیہ
چار آنہ مشن فنڈ	۵ "
	۶½ "

قادیان آریہ سماج اور گھمان کے سماجوں اور دیگر کئی سجن جلسہ میں شامل ہوئے۔ منڈپ حاضرین سے کچا کچ بھرا ہوا تھا: (رام چند منتری آریہ سماج سری گوبند پور)

خود کشی مہا پاپ ہے

(از پنڈت دشوناتھ جی آریہ اُپدیشک)

...کے چالیسویں ادھیائے میں بھگوان ... آگاہ کرتے ہیں:-

असुर्या नाम ते लोका
अन्धेन तमसा वृताः।
तांस्ते प्रेत्याभिगच्छ-
न्ति ये के चात्म हनो
जनाः॥

ارتھ۔ جو لوگ خودکشی کرتے ہیں۔ وہ مرکر اندھکار ... کے جوانات۔ کی جونوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ بھگوان نے منش جنم بہو مولیہ ہیں پر اِن ... بھوگ سرشٹی کی یہ آخری منزل ہے۔ اس ... اس سنسار میں جوگ کے لئے اور کوئی درجہ نہیں ... جنم میں جیواتما مانک اور آتمک پرکاش ... پہنچ سکتا ہے۔ وہ یہ بھوگ اور اپورگ یعنی ... کا سادھن بھی منش شریر ہے۔ جو منش ... پرماتما کی اس بھاری بخشش کی قدر نہیں کرتے۔ ... قدرت کو اپنے اگیان سے ساون اپنے ... برباد کرتے ہیں۔ وہ اس دان سے کیا تر ... ہو کر اس بھیتی کو پاپ سے دوشت کئے جاتے ہیں۔ اور ایک جنم پشو یونی میں دو کر پھر کبھی ... کو حاصل کرتے ہیں۔ یہ پرماتما کا ستیہ ... ہے۔ بھارت سار نام کی پستک میں پورا ایک ... سے آتمک ہتیا کو گھور پاپ بتلایا ہے:-

स्त्रि हत्याग्नि यगैयीति
गो हत्या समय चके।
आत्म हत्या छुकल्याग्नी
छ्या रौरव व्रजेता ॥३॥

ارتھ۔ ستری کی ہتیا کرنے والا تین یگ تک ... ہتیا کرنے والا پانچ یگ اتم ہتیا اور برہم ہتیا کرنے والا کلپ تک رورو نرک میں نواس کرتا ہے

خودکشی کے سامان

... اخبارات میں خودکشی کے واقعات پڑھتے ... ہیں۔ لیکن ... میں کندن سعل کی خودکشی ... ہیں۔ ایک خوبصورت تندرست ... جس کی تعلیم بی اے تک ہے بیکاری ... اگر اس مہاپاپ کے لئے مجبور ہوتا ہے ... اپنی جوان استری اور بچوں کو ... چھوڑ جاتا ہے بھی بیکاری کے زمانہ ... نہ معلوم مستقبل میں اس راکشس نے ... کو اپنے پیٹ میں ڈالنا ہے ... ساری دنیا۔ دنیا میں بھی ہندوستان ... میں بھی خاص کر ہندو قوم کو ابھی سے

اس کا علاج کر لینا چاہئے۔ ورنہ مصیبت کے سر پر آپڑنے سے کچھ بھی نہیں سوجھا جاوے گا۔ بیکاری کے علاج پر بحث کرنے کا یہ استھان نہیں۔ زمانہ خود بخود اس کا علاج کرے گا۔ لیکن جوبات اپنے ہاتھ میں ہے اس کو عمل میں لانا اور حالاتِ زمانہ سے غافل رہنا ایک قوم کے لئے سخت تباہی کا باعث ہو سکتا ہے۔ پرکاش کے انہیں کالموں میں بیاہ شادیوں کے اخراجات کی طرف پاٹھکوں کی توجہ دلا چکا ہوں۔ اگر ان کی اصلاح ہو جاوے۔ تو آریہ جاتی کی رونتی کا فکر بہت حد تک دُور ہو سکتا ہے۔ ہندو قوم سے حساب کتاب کا طریقہ اب اُٹھتا جا رہا ہے۔ ورنہ بیاہ شادیوں کے اخراجات کی میزان کی جاوے تو پتہ لگے۔ کہ اس برباد شدہ سرمایہ سے کتنے کندن لال کی جانیں بچ سکتی ہیں۔ اور بیاہ شادی کے اخراجات تب تک بند نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہماری یہ ذہنیت بنی ہوئی ہے کہ برات کے بغیر شادی نہیں ہو سکتی ہندو قنل نے برات کو بیاہ کا ایک خاص حصہ سمجھ رکھا ہے لیکن پرانے زمانہ میں ایسا نہیں تھا۔ بالمیکی رامائن میں لکھا ہے کہ سیتا کے سوئمبر میں رام کے دھنش توڑ دینے پر مہاراجہ جنک نے مہاراجہ دسرتھ کے پاس دوت بھیجا۔ اس نے صرف اتنا کہا کہ راجن پر دہت اور اپادھیائے کو لے کر جنک پوری میں پدھاریئے دروپدی کے سوئمبر میں اسی دن ارجن سے دروپدی کا وواہ سنسکار ہو گیا۔ ہستناپوری برات کی کوئی انتظار نہیں کی گئی۔ افسوس تو یہ ہے کہ آریہ سماج جس نے ہر طرح کا سدھار کیا۔ وواہ شادی کے معاملہ میں اُس نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اب بھی وقت ہے۔ بیکاری کا بھوت ہمیشہ جیسا دانی دے رہا ہے۔ کہ سنبھل جاؤ۔ ورنہ حسرت سے ہاتھ مل مل کر کہا کرو گے۔ آہ! ہم نے اس وقت نہ سوچا۔

خودکشی کا دوسرا کارن فضول اخراجات بیاہ شادی کے علاوہ اپنی روزانہ ضروریات کا خواہ مخواہ بڑھا لینا ہے۔ آج کل کے نوجوان یورپین طریقہ کی طرز زندگی سے اپنے سر پہ ایک بھاری خرچ کا بوجھ اٹھائے پھرتے ہیں اور اس کے پورا نہ ہو سکنے سے یہ بزدل مرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ننگا دلیش میں جا کر دیکھئے بہت سے غریب لوگ جن کے پاس ایک ادھیہ کا مہینہ

نہیں۔ ہر روز چار پیسے کی لکڑیاں یا گھاس بیچ کر اپنے پریوار کا گذارہ کرتے ہیں۔ کیا کندن لعل اپنے گذارہ کے لئے اتنا بھی انتظام نہیں کر سکتا تھا

خودکشی کا تیسرا باعث یہ ہے۔ کہ ماں باپ اپنے بچوں کو دھارمک شکشا نہیں دیتے۔ اس سے وہ اپنے الفاظ میں آزاد اور شاستر کی درشٹی سے اپنے من اور اندریوں کے غلام بن جاتے ہیں ورنہ ترشنا کے بڑھ جانے اور اس کے پورا نہ ہو سکنے سے یہ حیوانی خواہشات کے غلام حیوان نما انسان۔ نہیں نہیں (حیوان تو کبھی خودکشی نہیں کرتے) بدترین پشاچ اپنے آپ موت کا شکار بنتے ہیں۔

خودکشی کا چوتھا باعث یہ ہے۔ کہ وید شاستروں میں جو خودکشی کو مہاپاپ بتلایا ہے۔ یہ الفاظ عمر بھر ان کے کانوں میں نہیں پڑتے۔ کیونکہ نہ ماں باپ اور نہ وہ خود شاستر کو پڑھتے یا سنتے ہیں۔ لیکن یورپ کی خودکشیوں کے واقعات کو پڑھ کر اسے بھی فیشن سمجھنے لگتے ہیں۔ اور وقت آنے پر اس مغربی تہذیب سے کام لے کر مر کر بھی مہذب کہلانا چاہتے ہیں۔

خودکشی سے پہلے سوچو

شری رام کو راج کی بجائے بن باس ملتا ہے سادھوی سیتا اور دیر لکشمن بھی انوکرن کرتے ہیں۔ آگے راج کمار اور راج کماری کے لئے بن میں ۱۴ سال گذارنا جتنا مشکل ہے۔ اتنا ایک جنٹلمین کے لئے تکلفات کو چھوڑ کر سادہ زندگی بسر کرنا کوئی مشکل نہیں۔ لیکن ان مہاتماؤں کا حوصلہ دیکھئے ۱۴ سال کے بعد ایک بھاری سلطنت کو فتح کر کے پھر ایودھیا کے راجہ بن جاتے ہیں۔ ایسے ہی پانڈوں نے ۱۳ سال جنگل میں بسر کئے۔ شیر شاہ سوری کا باپ معمولی حیثیت کا تھا۔ شیر شاہ کی ماں کے مرنے کے بعد اُس نے دوسری شادی کر لی۔ اس سوتیلی ماں کا برتاؤ بہت سخت تھا۔ باپ کو بھی اپنی عورت کے پیچھے لگنا پڑا۔ اس حالت میں شیر شاہ نہایت رنج و تکلیف کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ اگر کوئی آج کل کا جنٹلمین ہوتا۔ تو شاید خودکشی کر لیتا۔ لیکن اس بلند حوصلہ بچے نے اس کا علاج گھر چھوڑ کر اپنے بازوؤں سے زندگی بسر کرنا ڈھونڈھ لیا۔ آخر بابر کی فوج میں معمولی سپاہی کی حیثیت میں بھرتی ہو کر اپنی ہمت اور تدبیر سے ایک دن ہندوستان کا شہنشاہ کہلایا۔ اے خودکشی کرنے والو! مانا کہ تم نہایت تکلیف اور مجبوری سے یہ پاپ کرنے پر تیار ہو رہے ہو۔ لیکن سوچو کہ اگر تم زندہ رہے۔ تو نہ معلوم داتا اور شیر شاہ کی طرح تمہاری زندگی کو خوش حال بنانے والے کس قدر موقعے ملیں گے۔ اس لئے اپنے گلے سے خودکشی کا پھندا اتار دو اور مرنے کی بجائے جینے

کا اپائے ڈھونڈو۔ کچھ دن محنت مزدوری کر کے ہی اپنی زندگی کو قائم رکھو۔ اگر حوصلہ رکھو گے تو تمہاری زندگی بہت جلدی خوشگوار بنجاویگی

خودکشی اور بلیدان

بعض لوگ غلطی سے خودکشی کو بلیدان سمجھ بیٹھے ہیں۔ یاد رکھو خودکشی کسی صورت میں بھی بلیدان نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ بلیدان ہمیشہ دوسروں کے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ کئی برس ہوئے بنگال کی ایک دیوی سنیہ لتا نے جہیز کی بُری پرتھا سے مجبور ہو کر خودکشی کر لی۔ لوگوں نے اسے بلیدان کا نام دیا۔ لیکن اگر اس دیوی کو معلوم ہوتا۔ کہ خودکشی مہاپاپ ہے۔ اس لئے مجھے زندہ رہ کر اس بُرے رواج کو دُور کرنا چاہئے۔ تو آج اسے ایسے یوگیہ ور ضرور مل جاتے۔ جو بغیر جہیز کے شادی کر لیتے یا وہ بال برہمچارنی رہ کر اس بُرے رواج کے دُور کرنے میں اپنی زندگی ارپن کر دیتی۔ تو اس وقت بہت سا اُدھار ہو گیا ہوتا۔ اور اُس کی دوسری بہنوں کے لئے خودکشی کا پاپ کرنے کی ضرورت نہ رہتی۔

ستی ہونا بھی خودکشی ہے

بعض لوگ اپنے مرے پتی کے ساتھ ستری کا جل مرنا مہاپنیہ سمجھتے ہیں۔ یہ بھی اگیان ہے۔ وید شاستر میں اس ستی دھرم کا کوئی ذکر نہیں۔ نہ ہی پرانے زمانہ میں اس کا رواج تھا۔ مہاراجہ دسرتھ کے ساتھ کوئی ستری ستی نہ ہوئی۔ اصلی ستی دھرم تو اپنی زندگی میں پتی برت دھرم کا پالن کرنا ہے۔ اس لئے پتی کے مرنے کے بعد آگشت یونی دہ ہو سکا تو نیوگ کے سدرش پتر دواد ہو جانا چاہئے۔ سنتان والی دہ ہو تو سنتان کا پالن کرے۔ اگر کوئی سنتان ہین دہ ہو اور عمر بھر برہمچارنی رہنا چاہے۔ تو وہ اس برت کو نباہ کے اپنی پوتر جیونی سے سنسار کا اپکار کرے یہی ستی دھرم ہے۔ اپنے آپ کو پتی کی چتا کی آگ میں جلا دینا خودکشی اور مہاپاپ ہے۔ اس سے کسی بھی پنیہ لوک کی آشا نہیں ہو سکتی۔

ماگھ کوی کی ہمت

اس دیش میں ماگھ کوی کی آنند کتھا ہے۔ ماگھ بڑا آنند والا اور دھنوان تھا۔ ایک بار اس کے دیش میں سخت قحط نمودار ہوا۔ اس پر اپکاری برہمن نے اپنا سارا دھن غریبوں میں بانٹ دیا۔ ماگھ کی آواز تا کر ... بھوکوں کے جھنڈ کے جھنڈ اس کے دروازہ پر آنے لگے۔ لیکن اتنا دھن کہاں تھا۔ جو کچھ تھا۔ پہلے ہی تقسیم ہو چکا تھا۔ اب تو ماگھ بھی ان قحط زدوں کی منڈلی میں شامل تھا لیکن اُن کی طرح در در مانگنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ اور اگر مانگے بھی تو سخت قحط کی حالت میں سب کی ضروریات کیسے پوری ہو سکتی ہیں۔ بہت سے لوگ بھوک سے مرنے

لگے۔ اس حالت میں ماگھ بھی گذرنے لگا۔ کئی دنوں سے کچھ کھانے کو نہیں ملا۔ موت کی بھیانک شکل آنکھوں میں پھرنے لگی۔ تو اُس وقت ماگھ نے کچھ شلوک پڑھے۔ جن کا ارتھ حسب ذیل ہے۔

میں نے غریبی کی آگ کو سنتوش کے پانی سے بجھا دیا۔ لیکن فقیر زدہ بھکاری میرے دروازے پر آکر مجھ سے سوال کرنے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ وہ نراش ہو کر جب واپس ہوتے ہیں۔ تو اس سے میرے دل میں جو شعلہ اٹھتا ہے۔ اُسے کیسے بجھایا جائے۔ میرے پاس دولت بالکل نہیں۔ مصیبت میرا پیچھا نہیں چھوڑتی لیکن اس حالت میں بھی میرے دل سے تیاگ کا جذبہ دور نہیں ہوا۔ اب بھی اگر میرے گھر سے کچھ ڈھونڈھ نکلے۔ تو ان یاچکوں کو دے دوں اب کیا کروں۔ اگر مانگنے نکلوں تو برہمن کے لئے یہ چھوٹائی کی بات ہے۔ **اگر خود کشی کر لوں تو پاپ ہے۔** اس لئے اے پرانو! تم خود ہی اس دنا شمان شریر کو چھوڑ جاؤ۔

اے خود کشی کرنے والو ماگھ کو اپنا آدرش بناؤ۔ سخت مشکل حالت میں بھی جس طرح سے ہو سکے جائز طریقے سے زندہ رہنے کی کوشش کرو اور اگر تمہارے پر بھی ایسی حالت بھی طاری ہو جاوے کئی دنوں سے کسی طرح سے بھی کھانا پینا نہ ملے اور بھوک دیاس سے پران نکلنے لگیں۔ تو اُس وقت بھی خود کشی کو مہا پاپ سمجھتے ہوئے اس کا سہارا نہ لو۔ بلکہ پرانوں کو خود بخود نکلنے دو۔

اخیر میں منو جی کا ایک شلوک لکھا جاتا ہے جو منش کے جیون کا لکش ہونا چاہئیے۔

नात्मा न मव मन्येत पूर्वाभिरसमृद्धिभि:।
अमृत्यो: श्रियय मन्वि च्छन्नैनां मन्येत दुर्लभाम॥

منش سخت ناکامیابی کی حالت میں بھی خود کشی نہ کیا۔ اپنے آتما کا اپمان بھی نہ کرے یعنی یہ کبھی نہ کہے۔ کہ اب میرے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ موت کے آخری دم تک کامیابی کی خواہش کرے۔ کبھی اسے مشکل نہ سمجھے۔

دیانند برہم مہاودیالیہ لاہور کا داخلہ شروع

ہے۔ اس میں تین سال کی تعلیم پر ودیا رتن اچاریہ کی ڈگری حاصل کر کے ودیارتھی سیدھا شاستری پریکشا دے سکتے ہیں۔ چودہ سال سے کم عمر کے ودیارتھی داخل نہیں کئے جاتے۔ خرچ خوراک وغیرہ ماہوار صرف ۱۲ روپیہ ہے۔ (پرنسپل مہاودیالیہ)

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

Prakash LAHORE INDIA

قیمت سالانہ ... ششماہی ...

ممالک غیر سے ... قیمت فی پرچہ ١/

جلد ۲۸ { ۲۴ جیٹھ سمت ۱۹۹۵ - مطابق ۵ جون ۱۹۳۸ء } دیانند ابد ۱۰۸ { SUNDAY 5 JUNE 1938 } نمبر ۲۲

ویدامرت

ودیا کی مہما

प्रणो देवी सरस्वती वाजेभिर्वाजिनीवती । धीनामवित्र्यवतु ॥ ऋ० ६।६१।४

ودیا دیوی انیک بلوں سے یکت ہونے کے کارن مہا بلوتی اور ہماری بدھیوں کی رکھشا کرنے والی ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ ہماری اُتم رکھشا کرے

سرسوتی اور لکھشمی سنسار میں دو شکتیاں ہیں۔ لکشمی دھن کی دیوی ہے تو سرسوتی ودیا کی۔ جب لکشمی کا ور مل جائے۔ تو دھن دھانیہ پورن ہو جاتا ہے۔ اور جو سرسوتی کا ور پانے کا سبھاگیہ پراپت کرے۔ تو ودیا کے اتھاہ سمندر کے اندر سے ہر ایک پرکار کے انمول رتن پراپت کر سکتا ہے۔ سمے تھا۔ کہ بھارت پر ان دونوں دیویوں کی نظر عنایت تھی۔ لیکن آج ان شکتیوں کا کھیتر مغرب بن رہا ہے۔ جہاں لکشمی کا پرتاپ مغرب میں ایک مشرقی کی آنکھوں کو چوندھیا دیتا ہے۔ وہاں سرسوتی کی شکتی کے درشن بھی وہاں ہی دیکھنے میں آتے ہیں۔ جہاں ان دونوں دیویوں کا پرتاپ زوروں پر ہو وہاں سکھ اڑا چلا نہ آئے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ لیکن مغرب کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ لکشمی اور سرسوتی پورے چمتکار سے چمک رہی ہیں۔ لیکن سکھ نہیں ہے۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ لکشمی سرسوتی پر غالب آنے کی کوشش میں لگی رہتی ہے۔ سرمایہ دار ودوانوں کو خریدنے کی پالیسی پر چلتے ہیں۔ اور ودوانوں کی ودیا کی دوڑ پرکرتی کے گیان تک ہی ہے۔ [illegible] اس لئے وہ آسانی سے خریدے جا سکتے ہیں۔ اور اپنی ودیا کو وہ بجائے منشوں کی رکشا کے لئے تباہ کن چیزوں کی ایجاد میں صرف کر رہے ہیں۔ لیکن وید نے ودیا کی یہی شکتی نہیں بتائی۔ کہ وہ پرکرتی کا ہی گیان پراپت کرے۔ بلکہ اسے انیک بلوں سے یکت ہونے سے بلوتی اور شکتی شالی بتایا ہے۔ اور منش کے لئے اس کا ایک مہا گن یہ بتایا ہے۔ کہ یہ ہماری بدھیوں کی رکشا کرنے والی ہے۔ بدھی ہی ہے۔ جو منش کو برے اور بھلے راستہ پر لے جاتی ہے۔ ارتھات بدھی منش کو ایسی

ایسی ترکیبیں بتاتی ہے۔ جن پر عمل کر کے وہ پرلے درجہ کا عیار بن سکتا ہے لیکن سوکرشٹ بدھی اُسے اس مارگ پر لے جاتی ہے۔ جس پر چل کر وہ منش جیون کے اُدیش کو پراپت کر کے پرم سکھ جو موکش ہے۔ اُسے پا سکتا ہے۔ اس لئے وید کا جو پرم پوتر منتر گایتری ہے۔ اُس میں پرماتما سے بدھی کی پریرنا کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کیونکہ بدھی ہی ہے۔ جس پر منش کے بھوشیہ کے بگڑنے یا سنورنے کا انحصار ہے۔

بدھی کو پوتر بنانا اُسے دھرم کی طرف پریرنا ودیا کا ہی کام ہے۔ وہ ودیا جو سچے گیان کا بودھ کرانے والی ہو۔ وہ ودیا جو پرکرتی کی طرف نہیں آتما کو برہم کی اور لیجانے والی ہو۔ ہاں وہ ودیا جس کے ساتھ ستیہ کا وشیشن لگا ہو۔ یدی منش ستیہ ودیا کو پاکر بدھی کو سمجھ اور پوتر بنانے میں سپھلتا پراپت کرتا ہے۔ تو سمجھو اس کی بدھی کی رکشا ہو گئی۔ بدھی کی رکشا کے معنی منش کو ایک رہنما کا مل جانا ہے۔ جو اُسے کبھی کمارگ پر نہ جانے دیگا۔ ہمیشہ سمارگ پر لے جائے گا۔ منش کے لئے اس جیون یاترا میں دو ہی مارگ ہیں۔ جن میں سے ایک دکھ کی طرف لے جانے والا ہے اور دوسرا سکھ کی طرف۔ دکھ کی طرف سے جانے والا پرکرتی مارگ ہے۔ جب منش پرکرتی کو منزل مقصود سمجھ لیتا ہے۔ تو سمجھو وہ روحانیت سے عاری ہو گیا۔ [illegible] اس کی بدھی بھی جڑ یا دوسرے الفاظ میں ارگھنت ہو جاتی ہے۔ جس کا پرنام دکھ ہے۔ لیکن دوسرا مارگ جو برہم مارگ ہے۔ اس پر چل کر سوکرشٹ بدھی سے منش آستکتا کے سمندر میں غوطے لگاتا ہوا برہم کی طرف جاتا ہے [illegible]

کنیا کی ضرورت!
۲۰۲

میرے لڑکے وہرم پال عمر تقریباً ۲۰ سال کے لئے ایک ایسی سشیل کنیا کی ضرورت ہے۔ جو کہ آریہ کنیا پاٹھشالہ کی تعلیم یافتہ اور آریہ خیالات کی ہو۔ گھر کے کام کاج سے واقف ہو۔ اور جس کے والدین برہمن اور آریہ خیالات کے ہوں۔ لڑکے کا گوت سوہلے برہمن سکنہ جالندھر۔ لڑکے کے باپ کے نانکے جلی برہمن نکودر شہر۔ لڑکے کی ماں کے پیکے بریال برہمن لدھیانہ۔ لڑکے کی ماں کے نانکے پانڈے برہمن (دسر ہند) بواہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ پورا نام بھائی بھی بات چیت کر سکتے ہیں۔ لاہور امرتسر۔ لدھیانہ جالندھر کے باشندوں کو ترجیح ہوگی۔ بھگوان داس مکٹ کلکٹر دہلی

کھشتری لائق ور کیلئے کنیا کی ضرورت
۲۰۴

مجھے اپنے ایک دوست سکھ دیو جو کہ کھشتری ہے اور نیز خاندان سے ہے تندرست خوبصورت کنوارہ عمر بیس سال کی ہے۔ ہندی اردو پڑھا لکھا ہے۔ مڈل تک تعلیم ہے۔ دوکان کا کام کرتا ہے۔ جس کی آمدنی ۴۰ روپے ماہوار ہے۔ ایک پڑھی لکھی سوشیل کنیا کی ضرورت ہے نوٹ چار گوت ودہتہ گوتری چھوڑ کر ہو۔ خواہشمند اصحاب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں

مہاشہ پرکھی آریہ منتری آریہ سماج
قصبہ فتح گڑھ پنجنور ڈاکخانہ خاص ضلع فیروزپور

ور کی ضرورت
۱۰۶

کنیا بعمر ۱۴ سالہ ہندی کی پانچویں شریمتی پاس گرہ کاریہ میں چتر سوشیل سشیل ذتی۔ قوم کائستھ سکسینہ دوسرے کے لئے ایک ایسے ور کی ضرورت ہے۔ جو خاندانی۔ ودوان آریہ سماجی برسر روزگار یا کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ خوبصورت تندرست عمر ۲۰ سال کے قریب ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ خط و کتابت پتہ ذیل سے کی جاوے۔

حکیم نوبت رائے سکسینہ فتح آباد ضلع حصار۔ (پنجاب)

ایک کھتری کنیا کیلئے ور کی ضرورت
۲۰۸

میرے ایک پرم مترایم اے کی تعلیم یافتہ خوب صورت نوجوان ہمشیرہ کے لئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور برسر روزگار ودوان اور سدا چاری آریہ ہو۔ کھتری جاتی سے سمبندھ رکھتا ہو۔

درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آئیں۔

پتہ :- وشنودت
بی اے ایل۔ ایل۔ بی ایڈوکیٹ
فیروزپور شہر

شادی وی لوڑ
۱۹۴

شادی شا کھاواں دے دیج نسں دو ہواتیں نوجواناں سندر شادی واسطے تیار ہین۔ دو دو ہواتیں نال بچے بچی ہین۔ اک منڈا ۲ سال دا سندر گورا ہے۔ جنہاں نوں اپنی جائیداد دا مالک بنانا ہے درخواست بھیجو۔ پتہ :-

منیجر رام چرن لعل شرما ہندو ودہوا سہسرم اورئی ضلع جالون (یوپی)

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کی تعلیمیافتہ
۲۰۱

کنیا کے لئے ور کی ضرورت

میری کنیا عمر ۱۶ سال جو کنیا گوروکل ڈیرہ دون میں تعلیم پا رہی ہے۔ روپوتی اور گرہ کاریہ میں چتر ہے کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور تعلیم یافتہ۔ یا گوروکل کا سناتک با برسر روزگار یا دوکان دار ہو۔ عمر ۲۴ سال کی ہو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہونی چاہئے :

بال کرشن پردھان آریہ سماج ییلارم دکن

ہر قسم کی ضروریات
کے اشتہارات کے لئے پرکاش ہی ایک ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس میں شائع شدہ اشتہارات ہزاروں آنکھوں سے گذرتے ہیں۔ اور دقت سے دیکھے جاتے ہیں۔ (منیجر)

وروں کی ضرورت!
۲۰۰

جو اصحاب یوپی۔ بہار۔ سی پی کی کنواری ودہوا اور آسمانی دیویوں کے ساتھ ہمارے کاریالیہ کے ذریعہ سے شادی کا انتظام کرانا چاہیں۔ وہ حصولات شادی کے لئے پانچ پیسہ کے ٹکٹ روانہ کر کے کاریالیہ کو تحریر کریں۔ اور یاد رہے۔ کہ اس کاریالیہ کے ذریعہ بہت سی شادیاں کرائی جا چکی ہیں ؛

منیجر شانتی لواد سماک کاریالیہ
محلہ بہادر گنج۔ الہ آباد

کھتری کل آبھن کنیا کیلئے ور کی ضرورت
۲۰۳

کھتری کل آبھن اعلیٰ خاندان کی کنیا ماڈویالیہ جالندھر کی آٹھویں شریمتی تک کی ہوئی ہندی اردو)۔ پریکشا پاس کنیا کے لئے مناسب یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ جو کہ کھتری کل آبھن اور اعلیٰ خاندان سے کم از کم ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتا ہو آریہ سماجی ہو۔ عمر ۲۵ ورش تک ہو۔ حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں ؛

پتہ :- رائے شمبھو پرشاد آریہ راجہ بانا
اورنگ آباد (دکن)

سنسار کی گتی

فرقہ پرستی کا جنازہ

جس فرقہ پرستی کے سہارے مسلمان فرقہ پرست عیش کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ بنگال مسلم لیگ نے جداگانہ انتخاب کے خلاف اور مخلوط انتخاب کے حق میں اور پھر نشستوں کی تخصیص کے بغیر رزولیوشن پاس کرکے اُسے ادھ موا کر دیا تھا۔ تو آل انڈیا مسلم لیگ نے بنگال مسلم لیگ کے رزولیوشن کی تصدیق کرکے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے نتیجہ نے بلاشبہ فرقہ پرست مسلمانوں کی کمر توڑ دی ہے۔ اگر مسلم لیگ اپنے نتیجہ پر ڈٹی رہی۔ اور مسلم عوام نے اس زہر کو دور کرنے کا اُس نے پرتین جاری رکھا۔ جو مولانا شوکت علی اور مرزا محمود نے غرض پرست اور فرقہ پرست لوگوں نے اُن کے اندر بھر رکھا ہے۔ تو وہ دن دور نہیں۔ کہ ملک سے فرقہ پرستی کا جنازہ اس طرح اُٹھایا جائے۔ کہ وہ پھر کبھی سر نہ اُٹھا سکے۔ ملک کے مستقبل کے راستہ میں فرقہ پرستی ہی روڑا ہے۔ اگر قوم پرست مسلمانوں کی توجہ سے یہ روڑا ہٹا دیا گیا۔ تو ملک کے مستقبل کے شاندار ہونے میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ❊

پراونشل ڈسٹرکٹ کانفرنس

دہلی میں کانگرس کے اجلاس کے بعد جس میں کئی سو ڈیلیگیٹ وغیرہ گرفتار کر لئے گئے تھے۔ الہ آباد میں ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس ہوئی۔ جس میں شرکت کے الزام میں پنڈت مدن موہن مالویہ کی بہو مسز مکند مالویہ گرفتار ہوئیں۔ اور انہیں زیر دفعہ ۱۰۸ ایک سال کی قید کی سزا ہوئی۔ اس کے بعد ناگپور میں سی پی پراونشل کانفرنس کے اجلاس کے انعقاد کی کوشش میں کئی اشخاص گرفتار کئے گئے ❊

اب معلوم ہوا ہے۔ کہ امرتسر میں ۴ جون کو پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس کا نتیجہ کیا گیا ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی نے اجلاس کی صدارت منظور کر لی ہے چنانچہ کانفرنس کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ اُن کانگرسیوں کی جو کانفرنس کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں سرگرمیوں کے مقابلہ کے لئے مقامی پولیس بہت چوکنی ہے۔ دھرم شالاؤں اور اسی طرح کے دیگر مقامات پر پولیس کڑی نگرانی کر رہی ہے ❊

ڈیلیگیٹ گرفتار کر لئے گئے تھے۔ کانفرنس کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا ❊

لنڈن کے پولیٹیکل حلقوں میں آرڈیننس

پاؤنیر نے اپنے لنڈنی پولیٹیکل نامہ نگار کا مراسلہ شائع کیا ہے۔ جس میں آرڈیننسوں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ گو برطانوی گورنمنٹ نے انہیں ہندوستان میں جاری کیا ہے لیکن لنڈن کے پولیٹیکل حلقوں میں انہیں بُرا خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس رائے کا اظہار کیا جاتا ہے کہ آرڈیننسوں نے برطانوی انصاف کے وقار کو پست کر دیا ہے۔ گورنمنٹ انہیں ضروری سمجھتی ہے۔ تو اسمبلی کے سامنے پیش کر کے منظوری لیتی ❊

سپیشل ٹربیونل کا تقرر

بنگال گورنمنٹ نے مسٹر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور

ہوئی۔ شریمتی سیتا دیوی کو بی کلاس دی گئی ❊

ریاستی فوج اور ڈاکوؤں میں مقابلہ

(فرید کوٹ ۲۹ مئی) بوضع جیون والہ ریاست فرید کوٹ میں ریاستی فوج اور ڈاکوؤں کا مقابلہ ہوا۔ جس میں کہر سنگھ مشہور ڈاکو ہلاک ہو گیا۔ اور اندر سنگھ گرفتار کر لیا گیا۔ اس جدوجہد میں دوسری طرف سے ڈھڈی کے نمبردار کا بھتیجا مر گیا۔ اور ایک تھانیدار اور کئی سپاہی زخمی ہوئے ❊

تامل نیڈو پولیٹیکل کانفرنس

مدورا ۳۰ مئی) تامل نیڈو پولیٹیکل کانفرنس میں کل صبح کانگرسیوں کی ایک بھاری تعداد جمع ہو گئی ایڈریس تقسیم کئے گئے اور رزولیوشن پاس کئے گئے۔ کارروائی مختصر تھی۔ جس کے خاتمہ پر جلوس نکالا گیا۔ جسے پولیس نے منتشر کر دیا۔ جوہر دد

کے قتل کے سلسلہ میں ملزم بھٹا چاریہ کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے لئے سپیشل ٹربیونل مقرر کیا ہے۔ جس کے صدر مسٹر کے سی ناگ سیشن جج ہگلی پور اور ممبران مسٹر جے رڈی سیشن جج بردوان اور خان بہادر محمد محمود ڈپٹی کلکٹر مدناپور ہیں ❊

مصر میں بائیکاٹ کی تحریک

مصر کی یونیورسٹی جامع ازہر کے طلباء میں انگریزی مال کے بائیکاٹ کی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ چنانچہ ۲۰ اپریل کو طلباء انگریزی پوشاک کی گٹھڑیاں بنا کر کلیہ آداب کے میدان میں آئے اور انہیں نذر آتش کر دیا ❊

لاعلاج مریض کے قتل کا مقدمہ

ڈنمارک کی ایک عدالت میں ایک عورت کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چل رہا تھا کہ اُس نے اپنی بیمار ماں کو لاعلاج بیماری کی وجہ سے اُس کی منت سماجت پر قتل کر دیا تھا۔ قتل کے بعد عورت نے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ جس نے اس کا عدالت میں چالان کر دیا۔ عدالت نے لاعلاج مریض کو قتل کر دینا جائز قرار دیتے ہوئے ملزمہ کو صرف تین ماہ قید کی سزا دی ❊

میونسپلٹی سے جواب طلبی

احمد آباد میونسپلٹی کے دفاتر میں جو سٹیشنری استعمال کی جاتی ہے۔ اس پر کانگرس کا نشان لگا ہوا ہے۔ نیز گاندھی روڈ پر کانگرسی جھنڈے کے رنگ میں بتی کے کھمبے رکھے ہوئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنی ۸ مئی میں کمیٹی سے جواب طلب کیا ہے ❊

آرڈیننسوں کا دوبارہ اجرا

بمبئی کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بنگال آرڈیننس کے دوبارہ نفاذ سے اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت آرڈیننس دوبارہ نافذ کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے حسب ضرورت گورنمنٹ دوسرے آرڈیننسوں کے متعلق بھی یہی طرز عمل اختیار کرے گی۔ البتہ ان سب آرڈیننسوں کو ملا کر ایک کر دیا جائے گا ❊

تاریں کاٹنے کا مقدمہ

(دہلی ۲۹ مئی) ٹیلیگراف کی تاریں کاٹنے کے مقدمہ کی سماعت میں وعدہ معاف گواہ حکم سنگھ کے بیان کے بعد ملزمان داؤد بلبلی اور پریم ناتھ نے جرم کا اقبال کیا۔ جس پر دونوں کو چھ چھ ماہ قید سخت ہوئی اور بی کلاس دی گئی ❊

انارکزم مزاہنیں

(دہلی ۳ مئی) سٹیٹسمین لیڈی

میونسپلٹی اور پنجاب گورنمنٹ

لاہور میونسپلٹی کے معطل کرنے کے متعلق ڈپٹی کمشنر لاہور نے جو سفارش کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آنریبل فیروز خان نون وزیر تعلیم اس پر بہت ناراض ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے اس سفارش کے منظور ہو جانے کی صورت میں استعفیٰ دینے کی دھمکی دی ہے۔ ملک فیروز خان نون کے مستعفی ہونے پر اگر ان کی جگہ پُر کرنے کے لئے کوئی مسلمان آگے نہ آئے تو یہ دھمکی بلاشبہ پنجاب گورنمنٹ کے لئے بہت اہم ہے۔ لیکن مسلمانوں کی عہدہ پرستی سے یہ اُمید کرنا مشکل ہے۔ کہ وزارت کا قلمدان سنبھالنے کے لئے گورنمنٹ کو کوئی مسلمان نہ مل سکیگا۔ اس حالت میں اگر اصلاح کے بجائے گورنمنٹ لاہور میونسپلٹی کو معطل کرنا ضروری سمجھے۔ تو ملک صاحب کی دھمکی اس کے رستہ میں حائل نہ ہونی چاہئے ❊

افغانستان ترقی کے میدان میں

جنرل نادر خان کے ماتحت افغانستان ترقی کے میدان میں بڑھ چڑھ کر قدم مار رہا ہے اندرونی مشکلات کو حل کر کے افغان گورنمنٹ معلوم ہوتا ہے۔ رعایا کی فلاح و بہبودی کے لئے حفظان صحت اور تعلیم کی ترقی کی طرف توجہ دینے لگی ہے پانچ لاکھ روپیہ کابل میں ہسپتال کھولنے کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کے ایک اعلان کے رو سے کابل کی چند سرکاری عمارات اور ایک باغ وزیر تعلیم کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ انہیں تعلیمی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ علاوہ ازیں کابل میں یونیورسٹی کا قیام بھی زیر غور ہے ❊

شراب کی آمدنی میں کمی

مدراس گورنمنٹ نے شراب کی دکانوں کے ۹۶۱۴ ٹھیکے نیلام کئے جن سے ۸۲۹۲۸۰۰ کی آمدنی ہوئی۔ پچھلے سال ٹھیکوں کی آمدنی دو کروڑ کے قریب تھی۔ رپورٹ میں اس کمی کی وجہ پکٹنگ بتائی گئی ہے ❊

گوردوارہ کے لئے گورنمنٹ کی امداد

معلوم ہوا ہے۔ کہ گوردوارہ علی بیگ کی تعمیر کے لئے جسے مسلم بلوائیوں نے جلا دیا تھا۔ ریاست بہاولپور نے دس ہزار روپیہ منظور کیا ہے ❊

شریمتی سیتا دیوی کے مقدمہ کا فیصلہ

شریمتی سیتا دیوی (دھرم پتنی پرنسپل چھبیل داس) ایڈمنسٹریٹر پراونشل کانگرس کمیٹی اور شریمتی ... پر مقدمہ زیر دفعہ ۴ آرڈیننس ۱۹۳۲ء چل رہا تھا۔ تین ماہ قید کی سزا

ہے۔ کہ بنگال میں جو نیا آرڈی نینس جاری کیا گیا ہے۔ وہ اس لئے ضروری ہے۔ کہ گورنمنٹ کی اطلاع کے مطابق بہت سے انقلاب پسند ابھی تک مفرور ہیں۔ جب تک آتنک وادی اپنے طرز عمل میں تبدیلی نہیں کرتے۔ گورنمنٹ اس قسم کے اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھے گی ؛

مجسٹریٹ موقوف کر دیا گیا

(ہوشیارپور ۳۱ مئی) پنڈت لیکھراج ترکھا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوشیارپور جن کے خلاف رشوت ستانی کا مقدمہ چل رہا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے ؛

مسٹر رام سوامی اگزیکٹو کونسل میں

(شملہ ۳۱ مئی) مسٹر جوزف بھوپال کی رخصت پر جائیں گے ان کی عدم موجودگی میں مسٹر رام سوامی آئر گورنر جنرل کی اگزیکٹو کونسل کے عارضی ممبر ہونگے۔ کامرس اور ریلوے آپ کے ماتحت ہونگے ؛

بمبئی میں فساد جاری ہے

(بمبئی ۳۱ مئی) شام کے ۸ بجے تک راہگذر مسافروں پر اکا دکا حملے ہوتے رہے۔ مسلم بلوائیوں نے چھ ہندو مندروں کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ اور ہندو بلوائیوں نے ایک مسجد کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ فائر بریگیڈ جو ہندو مندر کی آگ بجھا رہا تھا۔ کہ ایک مسلم ہجوم نے بریگیڈ کے انجن کے اگلے لیمپ کو توڑ دیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر ہجوم کو منتشر کیا۔ کل ۳۰ اشخاص ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے۔ اور ۲۰۰ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ دفعہ ۱۴۴ کی میعاد میں توسیع کر دی گئی ہے ؛

ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر کے ہاں چوری

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ راوی روڈ لاہور پر ایک ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر کے ہاں سے زیور انگلیں اور دو سو کے نوٹ۔ ہمسائی کی امانت کی چوری ہو گئے ہیں پولیس تفتیش کر رہی ہے ؛

پولیٹیکل کانفرنس کے رکن پکڑے گئے

(امرتسر ۳ جون) امرتسر میں ۳ جون کو ہونے والی پولیٹیکل کانفرنس کے سرکردہ کارکن ڈاکٹر جواہر لال بھاٹیہ۔ مسٹر ایشر داس بھاٹیہ۔ اور بابا رام سنگھ کو امرجنسی آرڈی نینس کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مہاشہ چرن جیلا مسٹر ماکو حکم دیا گیا ہے۔ کہ پولیٹیکل تحریکیں حصہ نہ لیں ؛

مسٹر شوتم داس پر حملہ

(بمبئی یکم جون) مذہبی فساد والوں نے مسٹر پرشوتم داس ٹھاکر داس کو جبکہ وہ دفتر سے نکل کر موٹر پر سوار ہو

رہے تھے۔ زدوکوب کر کے اپنی جہالت کا ثبوت دیا ؛

پنڈت جواہر لال کی رہائی کا سوال

افواہ ہے۔ کہ گورنمنٹ محسوس کرتی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو اُن کی بیوی کی جو بیمار ہیں قید رکھنا خطرے سے خالی نہیں۔ اس لئے وہ پنڈت جی کو رہا کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے ؛

مسلمانوں مسلمانوں میں فساد

بریلی میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں مسلمانوں میں ایک لڑکے کی پتنگ کی ڈور کی چوری پر جوتا چل گئے جس میں دو آدمی ہلاک اور دو زخمی ہوئے ۸ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں ؛

آنرش ہیڈ ماسٹر کی گرفتاری

(الہ آباد یکم جون) سی اے وی سکول کے آنرش ہیڈ ماسٹر مسٹر ڈنکن گرینلاس کو نینی تال میں جہاں وہ چھٹیاں گذارنے گئے ہوئے تھے گرفتار کر لیا گیا۔ خیال ہے۔ کہ الہ آباد پر نٹنگ پریس پر جو چھاپہ مارا گیا تھا۔ اس کے نتیجے کے طور پر چند انکشافات کے سلسلہ میں اُن پر کچھ الزام لگایا گیا ہے ؛

ڈاکٹر امبیڈکر لنڈن کو

دلتوں کو ہندوؤں سے علیحدہ کرنے کی تحریک کے بانی ڈاکٹر امبیڈکر لنڈن روانہ ہو گئے۔ روانگی کو پردہ راز میں رکھا گیا۔ اور امبیڈکر دلی کو اس راز کے افشا نہ کرنے کی ہدایت کی گئی۔ اس طرح لنڈن جانے کا مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وزیراعظم اور ممبران وزارت سے ملاقات کریں تاکہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق وزیراعظم اپنا فیصلہ دینے سے پہلے جداگانہ انتخاب کے حق میں فیصلہ دیں راجہ مونجے معاہدہ نے ڈاکٹر امبیڈکر کو مضطرب اور اُن کے رسوخ کو بہت کمزور کر دیا ہے اِن کی لنڈن یاترا جداگانہ انتخاب کے حق میں اُن کی آخری کوشش ہے ؛

ودیاپیٹھ کے پرنسپل کی گرفتاری

(الہ آباد یکم جون) پولیس نے مسٹر بلدیو چوبے پرنسپل ہندی ودیاپیٹھ کو گرفتار کر لیا۔ الزام اُن پر کانگرس کی امداد کرنے کے متعلق ہے

سری نگر میں مسلمانوں کا فساد

(سری نگر ۳۱ مئی) وعظ کے بعد جس میں ہزاروں مسلمان شامل تھے شہید گنج کے قریب مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں فساد ہو گیا۔ جس میں طرفین نے پتھروں کا کھلا استعمال کیا۔ پولیس اور نائب

بریگیڈ کی بروقت امداد سے حالات پر قابو پا لیا گیا ؛

آئرلینڈ کا خراج پارلیمنٹ میں

(لنڈن ۳۱ مئی) سکرٹری نو آبادیات نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں اس بات کو مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ آئرلینڈ کے خراج کی ادائیگی سے انکار کرنے پر گورنمنٹ جو پالیسی اختیار کرے گی۔ اس کے متعلق کسی قسم کا اعلان کروں۔ جب تک کہ اس قسم کی صورت حالات پیدا نہ ہو جائے ؛

کانگرس کے خلاف پروپیگنڈا

ہاؤس آف کامنز میں مسٹر ہیمبرٹ نے ذکر کیا کہ امریکہ سے کانگرس کو روپیہ پہنچتا ہے اور وزیر ہند سے درخواست کی۔ کہ امریکہ میں کانگرس کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں۔ سر سموئیل ہور نے جواب میں کہا۔ کہ اس سلسلہ میں جو کچھ ممکن ہوگا۔ ہم کریں گے ؛

سبھاش بابو اور امبیڈکر

"لبرٹی" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ شری سبھاش چندر بوس کو سیونی جیل سے اور مسٹر امبیڈکر کو ناگپور جیل سے جبل پور جیل میں تبدیل کیا گیا ہے ؛

سب سے پہلے ہندوستانی

دہلی میں سودیشی لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں خواجہ حسن نظامی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں اس پاک سرزمین ہندوستان کا بنا ہوا ہوں۔ آپ سب ہندوستان میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔ اور آخری وقت اس کی آغوش میں ہی آپ کو آرام کرنا ہوگا۔ میرے جسم کی ہڈیاں۔ خون۔ کھال بال سب دہلی کے بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے مجھے یہ کہنے کا حق حاصل ہے۔ کہ میں سب سے پہلے ہندوستانی ہوں اور پیچھے کچھ اور ؛

خواجہ حسن نظامی کا پرن

(دہلی ۳۱ مئی) سودیشی لیگ کے عظیم الشان جلسہ میں خواجہ حسن نظامی نے اعلان کیا کہ میں پرن کرتا ہوں کہ آج سے سودیشی چیزیں ہی خریدوں گا۔ اور اپنے مریدوں کو خریدنے کی ترغیب دونگا ؛

خطوط جلانے کے سلسلہ میں سزا

(گوجرانوالہ ۳۱ مئی) سرداری لال شبنم کو

رائے صاحب پنڈت سری کرشن مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے لیٹر بکسوں میں خطوط جلانے کے الزام میں چھ ماہ قید سخت اور پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے ؛

کوی سمراٹ ٹیگور کی واپسی

بھارت کے مایہ ناز کوی سمراٹ ٹیگور ایران یاترا سے واپس آ گئے۔ انٹرویو پر آپ نے کہا۔ کہ میں نے دنیا کے مختلف حصوں کا وسیع سفر کیا ہے لیکن دنیا کے کسی ملک کے لوگوں سے میرا اتنا گہرا تعلق کبھی نہیں ہوا۔ جتنا کہ عراق اور ایران کے لوگوں سے۔

یہ امر کہ اسلامی دنیا ایک ایسے شاعر کو دعوت دے جس کی سنسکرتی مختلف ہو۔ اس کا پرتپاک خیر مقدم کرے۔ ایشیا میں بیداری کی علامت ہے ؛

طوفان سے تباہی

(دارجیلنگ یکم جون) بستی میں میمن سنگھ جیل میں جو خوفناک طوفان آیا تھا۔ اس کے متعلق سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۲۷ آدمی ہلاک ہوئے۔ جن میں سے ۱۷ سزا یافتہ ۳ زیر سماعت قیدی ۳ وارڈر۔ ۳ ملاقاتی۔ ایک کانسٹیبل اور ایک عورت تھی۔ ایک سو آدمی مجروح ہوئے رپورٹ مظہر ہے۔ کہ کسی نظربند کو نقصان نہیں پہنچا۔ جو قیدی گم ہوئے تھے۔ ان میں سے سات کے سوا سب خود آ گئے یا گرفتار کر لئے گئے۔

جیل کے علاوہ دیہات میں ۸۰ ہلاک اور ... سے زیادہ مجروح ہونے کی رپورٹ ہے۔ علاوہ ازیں ۳۰۰ مویشی ہلاک ۳۰۰ زخمی ہوئے اور ۴۲۵ مکانات تباہ ہوئے ؛

لنکا شائر کی آمدنی آدھی رہ گئی

لنکا شائر کے کارخانوں کے دو سال کے کام کے متعلق تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۲۹ء میں جتنی مالیت کا مال تیار ہوا۔ ۱۹۳۱ء میں اس سے نصف تیار ہوا۔ ۱۹۳۰ء میں ۴۲ لاکھ پونڈ کا مال روس۔ امریکہ ہندوستان اور چین کو بھیجا گیا مگر ۱۹۳۱ء میں صرف ۱۷۵ لاکھ پونڈ کا

شاردا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ

ڈاکیلی میں شاردا ایکٹ کے خلاف ایک شخص نے اپنی سات سالہ لڑکی کی شادی ۱۹ سالہ شخص سے کر دی۔ جس پر ملزمان کے خلاف جن میں پروہت بھی شامل تھا۔ مقدمہ چلایا گیا۔ جس پر عدالت نے دو ملزمان کو سو سو روپیہ اور [illegible] روپیہ جرمانہ کی سزا دی ؛

پرکاش لاہور

۴ جیٹھ سمت ۱۹۸۹

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سادھارن سبھا ۲۸-۲۹ کو ... پہلے دن حاضری ۱۴۲ تھی۔ اتنی ... کم سبھا کے اجلاس میں شامل ہی ... اگر یہ حاضری سبھا کے معاملات میں زیادہ دلچسپی کا ثبوت ہوتی۔ تو میری خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ لیکن افسوس اور دکھ کی بات ہے۔ کہ یہ حاضری پارٹی بازی اور دھڑے بندی کا نتیجہ تھی۔ کیونکہ دوسرے دن ویدپرچار ... کے کم حاضری اس سے آدھی سے بھی کم تھی۔ اور گوروکل کے بجٹ کے سمے اور بھی کم تھی۔ ادھکاریوں کے چناؤ کے سمے بڑا جوش و خروش تھا۔ اپدیشک منڈل کے نیتا پنڈت ... نے اپنی سرشٹی کی اتپتی میں ... پر تھا ... کا ثبوت اسباب میں لکھا۔ کہ اس کو نوجوان ہی پیدا کئے گئے۔ لیکن ویدک دھرم میں پرچار کا کام بوڑھوں (سنیاسیوں) کے ... میں نہ معلوم ان شیوں نے اس ... کا الگھن کیوں کیا؟ جب دھرم ... دھرم کے سارے بھونک سدھانتوں ... دھڑا بندی کے مضبوط کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ تو یہ ادارہ دھرم سوسائٹی کا نام ... ہے یہ آریہ ویر کا خاص نمبر اسی خوف ... سازش کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے نکالا گیا۔ معلوم اس خاص نمبر کا خرچ کس اپدیشک نے دیا۔ اس میں بھائی کرشن اور اُن کے بیچوں کے برخلاف خرافات اور بکواس کے سوا تھے ... تھا۔ اور ایک کھلی چٹھی میرے نام تھی۔ جو جعلی تھی۔ اور جس پر ایک ... کا نام ... نے رکھا ہوا تھا۔ ایڈیٹر صاحب کو بھی انکار ... کہ اس نام کا کوئی شخص امرتسر میں نہیں ہے ... ایڈیٹر صاحب کے دماغ کا اختراع ... ان کے مربیوں میں سے کسی کے دماغ کا ہے۔ اس ... فرضی ... ستری ... سبھا کی پردھانی کا عہدہ ... کیا تھا۔ کیا کمال کی چال تھی۔

ایک تو یہ جتلانا مقصود تھا۔ کہ یہ ساری سازش اور دھڑا بندی کسی پارٹی کے برخلاف نہیں۔ بلکہ محض مہاشہ کرشن کے برخلاف تھی لوگوں کو پھسلانے کے لئے دلیل یہ تھی۔ کہ اگر ہم کسی پارٹی کے برخلاف ہوتے۔ تو مہاشہ کرشن کے پرم متر کو پردھانی کا عہدہ کیوں پیش کرتے اس جعلی چٹھی کے لکھنے والے جانتے تھے کہ میرے دل میں ویدان بدری ناس کی خدمات کی کتنی قدر ہے۔ سبھا کے لئے وہ دن منحوس ہوگا۔ جس دن وہ سبھا کے پردھان نہ رہیں گے پردھانی سے جتنی اُن کی شان جائز طور پر بڑھی ہے۔ اس سے زیادہ شان ایک ایسے لائق۔ نرگیش اور بے غرض سنیاسی کے پردھان کے مل جانے سے سبھا کی بڑھتی ہے۔ جعلی چٹھی بنانے اور بنوانے والوں کو یہ بھی معلوم تھا کہ اس وقت ایسے حالات ہیں۔ کہ میں کچھ عرصہ تک آریہ سماج کی براہ راست خدمت نہ کر سکونگا اگر کر سکتا۔ تو ہندوستان بھر میں پھر پھر کر ویدک دھرم کا پرچار کرتا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی پردھانی سے میں اپنے آپ کو لائق سمجھتا ہوں۔ اور نہ اس عہدے سے میری کوئی شان ہی بڑھتی ہے۔ افسوس کہ آریہ سماجوں سے دھڑا بندی۔ سازش اور پارٹی بازی کی وجہ سے جو خرابیاں آئیں۔ ان میں سینکڑوں نام ایسے عہدیداروں کے تھے جنہوں نے ستھ نشٹ نہیں دیا۔ بہت سے لوگوں کو پرتشٹھت سبھاسد بلا وجہ بنایا گیا۔ آریہ سماج ایک دھارمک جماعت ہے۔ آریہ سماج کے اپدیشکوں کا کام ستیہ کا پرچار ہے وہ آریہ سماجوں کے پروہت ہیں۔ اُن کا کام پارٹیوں میں پڑنا نہیں۔ بلکہ پارٹی بازی کا خاتمہ کرنا ہے۔ افسوس ہے کہ ہمالیہ کی ماننے اپدیشکوں نے جان بوجھ کر ایسی نار ملیں بھجوائیں ع

یہ چل کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

ان حالات نے مجھ کو بڑی چوٹ پہنچائی ہے

ساری عمر آریہ سماج کی سیوا کی۔ صحت کھوئی اور میری ساری کوششوں کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ آریہ اپدیشک اور آریہ پُرش ہیں۔ جنہوں نے اس سازش میں حصہ لیا۔ پارٹی بازی لعنت ہے۔ جہاں دھڑا بندی ہو۔ سچائی وہاں رہ نہیں سکتی۔ آتما کی رکشا ہو نہیں سکتی۔ دنیا داروں میں تو یہ خرابی تھی ہی کانگرس اور میونسپل کمیٹیوں میں یہ ورتنہ ہم روز دیکھتے ہیں اور خون کے آنسو بہاتے ہیں۔ لیکن دیانند کے انویائی اور دیانند کا نام لے کر اپیل کرنے والے اپدیشک بھی اس کمزوری کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ جان کر میرا دل پاش پاش ہو گیا۔ اگر یہی دھرم پرچار ہے۔ تو آریہ سماج کے نیتاؤں کو سنجیدگی سے وچار کرنا چاہیئے۔ آتم نرکیشن کرنا چاہیئے اس حالت کو سدھارنا چاہیئے۔ اگر کر نہ سکیں تو پھر اپنے آپ کو اشکت پاویں۔ تو آریہ سماج کے انتظامی کام سے کنارہ کشی کر لینی چاہیئے۔ میں نے تو اپنے لئے یہی فیصلہ کیا ہے۔ ایک سال کے لئے میں چھٹی پر ہوں۔ اس کے بعد میں نے یدی یہ دیکھا۔ کہ ہمارے مانیہ اپدیشک اپنا وطیرہ نہیں بدلتے۔ تو میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سارو دیشک سبھا کی سرگرم سیوا سے الگ ہو کر کچھ دن کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرونگا اور اپنے اندر آتم نرکیشن سے نیا بل پراپت کر کے پھر آریہ سماج کے پلیٹ فارم میں آکر اس بدعت کے برخلاف زوردار جنگ کرونگا۔ یا تو اس بدعت کو ختم کرونگا۔ اور یا خود اس جدوجہد میں ختم ہو جاؤں گا۔ یہ میری درڑھ دھارنا ہے میں بھائی کرشن کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ انہوں نے اپنی پوزیشن کا کوئی ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور منتری پد کو اپنے ضمیر کی رکشا پر قربان کر دیا ہے۔ ان کے سکرٹری بنے رہنے سے آریہ پرتی ندھی سبھا کی شان بڑھتی تھی۔ انہوں نے جو پوزیشن حاصل کی ہے۔ وہ انتھک سیوا اور ... کا ثمر ہے۔ اور آریہ جنتا کے دلوں میں جو استھان وہ حاصل کر چکے ہیں۔ وہ کوئی سازش چھین نہیں سکتی۔ افسوس ہے کہ میں اپنے عزیز پنڈت بھیم سین ودیالنکار کو ان حالات میں منتری بننے پر بدھائی نہیں دے سکتا اس لئے نہیں کہ میں اُن کو ایک سچا چالاک سجن نہیں مانتا۔ بلکہ اس لئے کہ انہوں نے اپنے بزرگوں کے زیر سایہ اُن کی آشیرواد لے کر پراپت نہیں کیا ہے۔ بلکہ ان باغیوں کی مدد سے جنہوں نے آج مہاشہ کرشن کو گالیاں نکالی اور نکلوائی ہیں۔ تو کل کو ان کی عزت بھی انہیں کے ہاتھ میں محفوظ نہیں ہے۔ بہت ممکن ہے۔ کہ اُن کی پارٹی والے اُن کے لئے جو کچھ کیا۔ اس کو وہ ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہوں۔ لیکن اس وقت ... جس پرچہ میں

مہاشہ کرشن کی خدمات کے متعلق دریدہ دہنی کی گئی تھی۔ اسی میں ہی اپنا سندیش چھپوا کر انہوں نے دور اندیشی سے کام نہیں لیا۔ اور سبھا میں جس سمے ان کے حامی یہ کہہ رہے تھے کہ "پچھلے سال کی کامیابی کا سہرا کرشن جی کے سر پر نہیں۔ بلکہ اُنہیں کے سر پر باندھنا چاہیئے" اس سمے خاموشی سے بیٹھ کر انہوں نے نہ صرف ان سے ناواقف لوگوں کو انہیں احسان فراموش کہنے کا موقع دیا ہے۔ بلکہ عام جنتا کو یہ بھی کہنے کا اوسر دیا۔ کہ آریہ سماج کے سیوک معمولی شخصیتوں کو بھی کام میں نہیں لاتے۔

خیر جو ہوا سو ہوا اب بھی پنڈت بھیم سین جی اگر آریہ سماج کو ہی اپنی پارٹی سمجھیں اور بزرگوں کی آشیرواد ہر کام میں حاصل کریں اور اُن کو کامیابی نصیب ہو۔ تو میں سب سے پہلے اُن کو بدھائی دینے کی پوزیشن میں ہوں گا۔ اور اس وقت جو مجھے آنند ہوگا۔ اس کا اندازہ لگانا میرے لئے مشکل ہے۔ ایک نوجوان ان ناموافق حالات پر۔ جن کے پیدا کرنے میں اس کا بھی حصہ ہے۔ غالب آجاوے اور وہ نوجوان گوروکل کا سناتک اور میرا شِشیہ ہو اس سے بڑھ کر سنتوش مجھے کیا ہو سکتا ہے؟

(راما دیو)

ویریندر کے بعد نریندر

مہاشہ کرشن جی کے سپتر مہاشہ ویریندر چھ بار کی جیل یاترا کے بعد گھر آئے تھے۔ کہ اُن کے چھوٹے پتر مہاشہ نریندر سودیشی پرچار کے جلوس میں شمولیت کے سلسلہ میں کئی اور نوجوانوں کے ساتھ گرفتار کر لئے گئے مہاشہ نریندر کے خلاف مقدمہ چلا۔ اور اُسے ۳ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ مہاشہ نریندر ۱۸ سالہ نوجوان ہے۔ اور اس سال اس نے گورنمنٹ کالج سے بی اے کا امتحان دیا ہے۔ مہاشہ نریندر اس سے پہلے ایک بار اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء میں پکٹنگ کے الزام میں گرفتار ہوا تھا۔ لیکن عدالت نے اُسے بری کر دیا تھا۔ یہ اُس کی دوسری گرفتاری ہے۔ جس میں اُسے سزا ہوئی ہے۔ مہاشہ نریندر کو عدالت نے بی کلاس دی ہے۔ اعلیٰ پوزیشن کے والد کا لڑکا ہونے پر اسے اے کلاس نہیں دی گئی۔ تو نہ معلوم اے کلاس کن لوگوں کے لئے ہے۔

کیا "پرکاش" کی اشاعت بڑھانا آپ کا فرض نہیں؟ اگر ہے تو پورا کیجئے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کی آرتھک اوستھا

یہ ہرش کی بات ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آرتھک اوستھا تسلی بخش ہو رہی ہے ۱۸۹۶ء کی بات ہے۔ کہ جب سبھا رجسٹرڈ کرائی گئی۔ تو اس کا سرمایہ بمنزلہ نفی تھا۔ لیکن ۳۶ سال میں وید پرچار اور سماجوں پر لاکھوں خرچ کر کے اس کا بیلنس شیٹ ۲۳ لاکھ سے اوپر تک پہنچ گیا ہے۔ سبھا کے ماتحت اس سمے تین انسٹی ٹیوشن ہیں۔ جن میں لیکھ وید پرچار۔ لیکھرام میموریل ندھی گوردوکل کانگڑی۔ تینیا گوردوکل ڈیرہ دون آیوروید شکشا ودیالیہ اور دیا رکھشی آشرم لاہور ہیں جہاں تک مالی حالت کا تعلق ہے۔ وید پرچار ندھی کا سرمایہ ڈیڑھ لاکھ ہے اس کے ساتھ دیش پرچار کے ۴۴ ہزار ملا لئے جائیں۔ تو یہ سرمایہ دو لاکھ سے اوپر ہو جاتا ہے۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ بھی سوا لاکھ کے قریب نقد کا مالک ہے۔ اور اس طرح وید پرچار ودبھاگ کا مجموعی سرمایہ ۳۸۰۴۸۰ روپیہ ہوتا ہے۔ جو گورنمنٹ پیپرز اور جائیداد وغیرہ میں لگا ہوا ہے۔ گوردوکل کانگڑی کی کل کیپٹل مع گوردوکل ۵۹۱۲۴۲ روپے کی ہے اور یہ رقم بھی زیادہ تر گورنمنٹ پیپرز اور جائیداد میں لگی ہوئی ہے۔ اس طرح گت ورش کے خاتمہ تک سبھا کا کل سرمایہ ۲۳۰۸۲۵۲ روپیہ تھا ۳۶ سال کے عرصہ میں تمام ستھانوں کے جاری اخراجات کے بعد اس قدر سرمایہ کی بچت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کارکنوں کے انتظام پر بندھ کی زبردست دلیل ہے اور اس کا پر بندھ ہی ہے جس نے جنتا کو اس امر کا یقین دلا رکھا ہے۔ کہ آریہ سماج میں دیا ہوا پیسہ محفوظ رہتا ہے۔ اور یہی یقین جنتا کو سبھا میں دان دینے کی پریرنا کرتا ہے۔

گوردوکل شلک میں کمی

وقت تھا۔ کہ گوردوکل کا شلک دس روپے شروع ہوتا تھا۔ اور پندرہ روپیہ ماہوار تک جاتا تھا۔ اس کے بعد ۹ سے شروع ہو کر بیس تک گیا۔ لیکن آج کل دنوں کی تنگ دستی کی وجہ سے اجلاس کے نرخ میں تیزی کے باعث سبھا شلک میں اضافہ کرنے پر مجبور ہو گئی۔ اور اس سمے فیس کی شرح یوں تھی:۔

پرائمری ڈیپارٹمنٹ	۱۵ روپیہ
ہائی ڈیپارٹمنٹ	۲۰ ”
مہا ودیالیہ	۲۵ ”

اجلاس کے نرخ گرنے اور دستکاری کی مشکلات سے آریہ جنتا میں یہ آواز اٹھ رہی تھی۔ کہ گوردوکل شلک میں کمی کی جائے۔ چنانچہ سبھا کے جنرل اجلاس میں یہ سوال اٹھایا گیا۔ جس پر سبھا نے شلک میں کمی کرنا سویکار کر لیا ہے۔ چنانچہ شلک کا معیار اب اس طرح مقرر کیا گیا ہے:۔

پرائمری ڈیپارٹمنٹ	۱۵ کی بجائے	۱۴ روپیہ	
ہائی ڈیپارٹمنٹ	۲۰	”	۱۸ ”
مہا ودیالیہ	۲۵	”	۲۲ ”

آشا رکھنی چاہئے۔ کہ یہ کمی سرپرستوں کی سنتشٹی کا کارن ہو گی۔

لیکھرام سمارک ندھی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بجٹ پتر میں لیکھرام سمارک ندھی میں جمع ۳۲۱۹۰ روپیہ کی رقم دکھائی گئی ہے۔ ۳۵ سال کے قریب کا عرصہ گذرتا ہے۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام نے شدھی کی ویدی پر اپنے جیون کی بلی چڑھائی تھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے دھرم ویر کے مشن کی پورتی کے لئے پچاس ہزار کی اپیل کی۔ لیکھرام ندھی کا یہ ۳۲ ہزار روپیہ اسی پچاس ہزار کے اکٹھا کرنے کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ آریہ سماج کے لئے یہ شرم کی بات ہے۔ کہ اپنے شہید کے مشن کی پورتی کے لئے وہ پچاس ہزار اکٹھا کرنے کا نشچے کرے۔ اور ۳۵ سال کی کوششوں کے باوجود اس نشچے کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ پچاس ہزار میں اس سمے ۱۸ ہزار کی کمی ہے۔ جس سمے یہ اپیل کی گئی تھی۔ اس سمے آریہ سماج کے لئے ۱۸ ہزار روپیہ جمع کرنا مشکل تھا۔ لیکن آج جبکہ ایک ایک جلسہ پر ہزاروں کی رقوم اکٹھا ہو جاتی ہیں اور ایک ایک انسٹی ٹیوشن پر ہزارہا سالانہ خرچ ہو جاتا ہے۔ کسی فنڈ کے لئے ۱۸ ہزار جمع کرنا آریہ سماج کے لئے کوئی بات نہیں۔ اگر لیکھرام سمارک ندھی کے فنڈ کو پورا کر سکتا آریہ سماج کرتگھنتا کے داغ کو دور کرنے کا یتن نہیں کرتا۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اسے شدھی سے جو اس ندھی کا ادیش ہے چنداں لگاؤ نہیں ہے۔ ہوتا تو ۱۸ ہزار کی رقم اکٹھا کرنے کا فوری انتظام کر دیا جاتا۔ اس سے جہاں آریہ سماج کے ماتھے سے کرتگھنتا کا داغ دور ہوتا۔ وہاں شدھی کے لئے ایک اچھی رقم سبھا کے ہاتھ میں ہوتی اور سبھا دھرم ویر کے مشن کو پورا کرنے کا ٹھوس کام کر سکتی۔

کیا ہم آشا رکھیں۔ کہ دھرم ویر کے بہ بھی شدھی کے شیدائی اور تحریر کے کام کو جاری رکھنے کے خواہشمند کم از کم چند ایک آریہ سماجی اس عہد کے ساتھ میدان میں آئیں گے۔ کہ لیکھرام سمارک ندھی میں پورا پچاس ہزار کرنے کے لئے ۱۸ ہزار جمع کر کے دم لیں گے۔

سبھا کے ماسک رسالے

آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے اس سمے تین رسالے چلائے جا رہے ہیں۔ ”آریہ“ ہندی۔ ”آریہ مسافر“ اردو۔ اور ”ویدک میگزین“ انگریزی میں نکلتا ہے۔ ان تینوں میں سے گو سیلف سپورٹنگ ایک بھی نہیں۔ تاہم آریہ مسافر کی حالت اچھی ہے۔ اس میں صرف ۷۶ روپے کا خسارہ رہا ہے ”آریہ“ ہندی ماسک کا ۱۰۱۵ روپیہ۔ اور ویدک میگزین کا ۱۰۳۳ روپیہ خسارہ رہا ہے۔ آئندہ بجٹ میں آریہ مسافر کے لئے ۲۵۰ روپیہ۔ ”آریہ“ کے لئے ایک ہزار اور ویدک میگزین کے لئے ڈیڑھ ہزار کا خسارہ سویکار کیا گیا ہے جہاں تک ہندی اردو و انگریزی میں ایک ایک رسالہ کا ہونا ہے۔ یہ نہایت موزوں ہے لیکن ان کی کمی اشاعت کی وجہ سے جو لابھ ہونا چاہئے وہ نہیں ہو سکتا۔ سبھا کو ان کی اپیوگتا اور آریہ جنتا کو ان کی اشاعت بڑھانی چاہئے۔

آریہ سماجوں کے پرتی ندھی

اس سال گذشتہ ہر ایک ترئی وارشک چناؤ کے پہلے سالوں سے پرتی ندھیوں اور پرتی ندھی بھیجنے والے آریہ سماجوں کی تعداد زیادہ ہے۔ تاہم ایسی ضرور سماجیں رہ گئی ہیں۔ جن کے پرتی ندھی آنے چاہئیں تھے۔ پر نہیں آسکے۔ ان میں سے ایک آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی ہے۔ جس کے پرتی ندھیوں کی تعداد لاہور آریہ سماج کے لگ بھگ ہوا کرتی تھی۔ آریہ سماج چاوڑی بازار کے پرتی ندھی نہیں آئے۔ تو اس کا کارن سماج کی اپنی خانہ جنگی تھی۔

دوسرا اہم آریہ سماج ملتان شہر ہے جس کے پرتی ندھیوں کی چٹھی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ادھی ویشن میں اپنے شمولیت نہ ہونے کی ذمہ داری سبھا پر ڈالتے ہیں۔ ذمہ داری کس پر ہے؟ اس کا نشچے سبھا ہی کر سکتی ہے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ملتان سماج کے دو پرتی ندھی سبھا کے ادھی ویشن میں شامل نہیں ہوئے۔ پرتی ندھی بھیجنے والوں کی مکمل فہرست ہمارے سامنے نہیں اس سے یہ کہنا مشکل ہے کہ کوئی اور بڑی سماج ایسی ہے۔ جس کے پرتی ندھی نہیں آئے۔ بہرحال دہلی اور ملتان کے دو سماج ضرور ہیں۔ جن کے پرتی ندھی سبھا میں ہونے چاہئے تھے۔ لیکن نہیں ہیں۔

جیل مینول میں تبدیلی کی ضرورت

مظفرپور کی شریمتی ساوتری دیوی ایک ... آریہ دیوی ہیں۔ راج نیتک آندولن کے سمبندھ میں وہ جیل گئیں۔ تو ضلع گڑھ جیل کے افسران نے ان کے اس مطالبہ کو کہ انہیں ہون کے ... کی اجازت دی جائے۔ یہ کہکر ٹھکرا دیا۔ کہ جیل مینول میں اس کی اجازت نہیں۔ اسے اپنے مطالبہ کے منوانے کے لئے بھوک ہڑتال بھی کرنی پڑی۔ بھوک ہڑتال ایک دیوی کے لئے خصوصاً اس حالت میں کہ چھوٹا بچہ بھی گود میں ہو کس قدر تکلیف دہ ہے۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ لیکن دیوی مجبور تھی۔ وہ گھر میں بھی ... رہنا بھوجن نہ کرنے کی عادی تھی۔ چنانچہ ... تک چھوٹے بچے کے ساتھ اس نے بھوک ہڑتال کی۔ لیکن حکام جیل کا ایک ہی جواب تھا۔ کہ جیل مینول میں اس کی اجازت نہیں۔ جیل مینول میں اس کی اجازت ہو بھی کیسے سکتی تھی۔ مینول بنانے والوں کے سان و گمان میں بھی نہ ہو گا۔ کہ جیل میں ایسے پرکش استریاں بھی آئیں گی۔ جو پورن دھرماتما ہوں گے۔ انہوں نے مینول اس خیال سے بنایا ہو گا۔ کہ جیل ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں دھرم کرم سے کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن اب جو واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ جیل میں دھرم پریمی لوگ بھی جا سکتے ہیں۔ تو حکام کو جیل مینول میں اس قسم کی تبدیلی کرنے میں دیر نہ کرنی چاہئے۔ کہ قیدیوں کے دھارمک کرتیوں کے راستہ میں جو رکاوٹ ہے وہ دور ہو جائے۔ اس تبدیلی کا محض معمولی فکر کیسے ہونا مشکل ہے۔ آریہ سماجوں کو چاہئے آریہ کانگرس کی تقلیدوں رزولیوشن پاس کر کے اس معاملہ کی طرف گورنمنٹ کا دھیان دلائیں۔ تاکہ جو بھی راج نیتک قیدی آریوں کو جیل میں اپنے فرائض کی بجا آوری میں جو دقتیں آتی ہیں۔ وہ دور ہو جائیں۔

خواجہ حسن نظامی اور تبلیغ اسلام

دہلی کی عدالت میں ایک مسلم نوجوان کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ جسمیں اس کے خلاف الزام ہے کہ اس نے نو مسلم عورت کنیز فاطمہ بن کر لوگوں سے روپیہ ... کیا۔ اس مقدمہ میں خواجہ حسن نظامی بطور گواہ استغاثہ پیش ہوئے۔ مقدمہ میں تبلیغ اسلام کے متعلق خواجہ صاحب نے جرح پر بیان کیا۔ کہ ... فرض اسلام کا پرچار کرنا ہے۔ لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے کی ترغیب دینا ... میں سے عصمت فروشوں کو کبھی برداشت نہیں کہ وہ اسلام کا پرچار کریں۔ خواجہ صاحب ...

احمدیت آریہ سماج کے قدموں میں

آریہ سماج کا سدھانت ہے۔ کہ جیو آتما کرم کرنے میں سوتنتر اور پھل پانے میں پرتنتر ہے۔ اوقات مثل جو چاہے کر سکتا ہے لیکن اس کی طاقت سے باہر ہے۔ کہ جو کیا ہے۔ اس کا پھل جو گنے سے انکار کر سکے۔ لیکن اسلام اس عقیدہ کا مخالف ہے۔ اور مخالفت کے بغیر اسے چارہ ہی کیا ہے جب وہ روح کو خدا سے علیحدہ مستی تسلیم ہی نہیں کرتا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدیت کو اسلام کا یہ عقیدہ منظور نہیں۔ چنانچہ لائٹ (۲۴-اپریل) لکھتا ہے:-

"قرآن انسان کو کرم کرنے میں آزاد قرار دیتا ہے۔ خدا صرف راہ دکھاتا ہے۔ اور انسان کو اس راہ کے اختیار کرنے یا ترک کرنے سے جبراً باز نہیں رکھتا۔ یہ سب کچھ انسان کی اپنی مرضی پر چھوڑا گیا ہے"۔

الفاظ صاف ہیں۔ اور ویدک سدھانت کے عین مطابق۔ ویدک دھرم کے انوسار پرماتما نے سرشٹی کے آرمبھ میں اپنا گیان وید کے روپ میں دے کر منشوں کو بتایا کہ یہ تمہارے لئے کلیان کا مارگ ہے۔ اور یہ اکھلایا کہ یہ تمہاری مرضی ہے کہ جسے چاہو اختیار کرو اور جسے چاہو ترک کرو"۔

لائٹ کا اس ویدک سدھانت کو تسلیم کرنا گویا احمدیت کا آریہ سماج کے قدموں میں آنا ہے۔ یہ ایک ہی سدھانت تھوڑا ہے جو احمدیت کے ویدک دھرم کی سرن میں آنے کا کارن بنا۔ احمدیت آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر اسلام کو چھوڑ کر ویدک سدھانتوں کی طرف آ رہی ہے اور وہ وقت دور نہیں کہ احمدیت گھما کر لگانے کی بجائے سیدھا ناک کو ہاتھ لگانے میں جو شرم محسوس کرتی ہے۔ اُسے چھوڑ دیگی

پردہ اور احمدیت

پردہ کا اسلام سے جتنا زیادہ تعلق ہے اتنا ہی زیادہ اس نے مسلمانوں کو حیران کر رکھا ہے پردہ کو جواب دینا اسلام کو جواب دینا ہے۔ اس لئے کسی مسلمان میں جرأت نہیں۔ کہ پردہ سے لاتعلقی کا اظہار کرے۔ اس لئے مختلف تفسیریں کی جاتی ہیں۔ اور ان میں بعض ایسی ہیں۔ جو پردہ کی صریح مذمت کا مترادف ہیں۔ ان میں ایک تفسیر احمدیہ انٹ کی ہے وہ لکھتا ہے:-

"پردہ کے معنے کسی خاص جنس انسانی کا بند کرنا نہیں بلکہ اجناس (مرد و عورت) کی علیحدگی ہے۔ یہ خیال کرنا غلطی ہے۔ کہ یہ صرف عورتوں کے لئے ہی مخصوص ہے۔ یہ مرد و عورت دونو کے لئے ہے۔ وہ دونوں جب ایک دوسرے کو ملیں۔ تو نظریں نیچی کر لیں۔ یہ قرآن کا حکم ہے"۔

قرآن کا حکم کیا ہے؟ اس کا فیصلہ قرآن کے پیرو ہی کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم اتنا جانتے ہیں کہ جو تعریف لائٹ نے پردہ کی کی ہے مسلمانوں کا عمل اسے تسلیم کرنے کو تیار نہیں اگر قرآن کا حکم مرد و عورت دونوں کے لئے مساوی طور پر پردہ کا ہوتا۔ تو عورتوں کے ساتھ مسلمان مرد بھی کہیں برقعوں میں ملبوس نظر آتے۔ اور اگر صرف نیچی نظر کرنا ہی پردہ سے مطلوب ہوتا۔ تو عورتوں کو برقعوں اور گھر کی چار دیواری میں بند کرنے کے فتوے کیوں جاری ہوتے؟ بات یہ ہے۔ کہ اسلامی پردہ وہی ہے۔ جو مسلمانوں میں مروج ہے لیکن چونکہ تہذیب اس قسم کے حبس بیجا کی اجازت نہیں دیتی۔ اس لئے احمدی حضرات اسلامی پردہ کے خلاف بغاوت پر مجبور ہیں۔ پر اسلامی عقائد سے بغاوت مہنگی پڑتی ہے اس لئے خول کو قائم رکھ کر وہ مغز کو اڑانے کی چالیں اختیار کر رہے ہیں؛

"پرکاش" کے خریداروں کے لئے

جن "پرکاش" کے پریمیوں کا چندہ جون میں ختم ہوتا ہے۔ انہیں بذریعہ چٹ اطلاع دی جا رہی ہے۔ کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ منی آرڈر ۱۴ جون تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ جن کے منی آرڈر نہ آئیں گے۔ اور اطلاع بھی کوئی نہ آئیگی کہ انہیں فی الحال وی پی نہ بھیجا جائے انہیں ۱۶ جون کو وی پی ۴ روپے ۳ کا بھیجا جائے گا جو ڈاک خانہ میں ۴ روپے ۵ روپے کر انہیں وصول کر لینا چاہئے۔ کئی بھائی ایسی تاریخ پر منی آرڈر بھیجتے ہیں۔ جو وی پی کی تاریخ کے بعد پہنچتے ہیں۔ اس وقت تک وی پی بھیجا جا چکا ہوتا ہے۔ جسے وہ انکاری کر کے واپس کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں چندہ تو پہنچ جاتا ہے۔ لیکن وی پی کا خرچ دفتر کے سر پڑ جاتا ہے۔ جسے بچانے کے لئے ہی منی آرڈر پر زور دیا جاتا ہے۔ اس لئے بہرحال ۱۱ جون سے پہلے منی آرڈر کرا دینا چاہئے؛

جو سجن نہ منی آرڈر بھیجیں اور نہ ہی وی پی نہ بھیجنے کی اطلاع دیں۔ ان کا اخلاقی فرض ہے کہ وی پی وصول کر لیں۔ لیکن بعض بھائی ایسے ہوتے ہیں۔ جو باضابطہ اطلاع مل جانے پر بھی وی پی انکاری کر دیتے ہیں جو اچت نہیں۔ کیا ہم امید رکھیں۔ کہ آئندہ کوئی بھائی اس قسم کی شکایت کا موقع نہیں دیں گے

(منیجر)

جانوروں کی نہیں زندگیوں کی قربانی

کوئی صاحب سید الرحمان معاصر "لائٹ" سے سوال کرتے ہیں۔ کہ بجائے جانوروں کی بجائے ہم حضرت ابراہیم کی تقلید میں اپنے لڑکوں کی قربانی کیوں نہ کریں۔ اور "لائٹ" جواب دیتا ہے۔ کہ نہ حضرت ابراہیم نے اپنے لڑکے کی قربانی دی۔ نہ خدا کا منشا ہی تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی قربانی دے۔ حضرت ابراہیم نے خواب کے لفظی معنے لے لئے۔ حالانکہ دراصل اسمٰعیل (ابراہیم کا بیٹا) کی قربانی کے معنے یہ تھے۔ کہ وہ اپنی زندگی لوگوں کے اٹھان میں لگا دے پس ابراہیم کی مثال سے ہمیں استفادہ ملنا چاہئے کہ ہم اپنی اور اپنے عزیزوں کی زندگیاں سچائی کے کاز کے لئے قربان کریں"۔

معاصر "لائٹ" کے جواب میں جانوروں کی قربانی کا کوئی ذکر نہیں۔ ہاں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ قربانی اپنی اور اپنے عزیزوں کی زندگیوں کی ہونی چاہئے۔ البتہ زندگی کے خاتمہ کی صورت میں نہیں۔ بلکہ اسے سچائی کے کاز کے لئے وقف کر دیا جائے؛

اس طرح "لائٹ" نے قربانی کی جو تعریف کی ہے۔ ہم اس کا سواگت کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی معاصر سے مطالبہ ہے کہ مسلمانوں میں معصوم جانوروں کے قتل کو قربانی کا جو نام دیا جاتا ہے۔ اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ اور اگر وہ عام مسلم خیالات کا مؤید ہے۔ تو بتائے کہ سچائی کے کاز اور جانوروں کے قتل کا آپس میں کیا تعلق ہے اور اس بے رحمانہ قتل سے سچائی کے کاز کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟

مولانا شوکت علی اور صاحب جی مہاراج

مولانا شوکت علی نے اڑسٹھ سال کی عمر میں ۲۴ سالہ زرد بین لیڈی سے شادی کی۔ ہندو تہذیب تو اس قسم کی شادی کا جو بڑھاپے کی بھی ہے اور انمیل بھی۔ کسی صورت میں بھی سمرتھن نہیں کر سکتی۔ مسلمانوں نے بھی اسے پسند نہیں کیا۔ اور خواجہ حسن نظامی سے مسلمان مفتی نے اس شادی کی سخت مذمت کی۔ لیکن رادھا سوامی مت کے حضور صاحب جی اس کرائٹ پر انہیں مبارک باد دیتے ہیں۔ جو مولانا کی اس کرائٹ پر مبارک باد دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کی ۲ مئی کی ڈائری کہ اُن کے پریم پرچارک نے یوں نقل کیا ہے:-

"مولانا شوکت علی صاحب نے شادی کر لی ہے۔ آپ کی عمر اڑسٹھ سال بتائی جاتی ہے۔ لوگ طرح طرح کی نکتہ چینیاں کر رہے ہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ کوئی کچھ۔ لارڈ ریڈنگ نے قریباً اسی عمر میں شادی کی تھی۔ لیکن ایک شخص نے بھی زبان نہ کھولی۔ کیا مولانا صاحب اس بات کے لئے مبارکباد کے مستحق نہیں ہیں کہ انہوں نے دنیا کو دکھلا دیا۔ کہ اب اہل ہند پہلے سے کمزور نہیں رہے ہیں"۔

مولانا شوکت علی خلافت کمیٹی کے مخدوم ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور صاحب جی مہاراج رادھا سوامی مت کی گدی کے مالک ہیں گویا دونوں کا مذہب فرقہ پرستی ہے۔ اور ایک ہی کشتی میں سوار ہونے سے صاحب جی مہاراج نے مولانا کی حمایت کی۔ تو اپنا مذہبی فرض ادا کیا لیکن یہ ان کا کہنا غلط ہے۔ کہ لارڈ ریڈنگ کی اسی عمر میں شادی کے خلاف ایک شخص نے بھی زبان نہ کھولی تھی۔ بلکہ اگر یہ کہا جاتے تو ٹھیک ہوگا۔ کہ اس کے خلاف تو زبان کھلی تھی۔ لیکن ایک شخص نے بھی لارڈ ریڈنگ کی شادی کے حق میں زبان نہ کھولی تھی۔ پھر انگلستان میں بیٹھے لارڈ ریڈنگ کے کسی فعل کا اثر ہندوستانی قوم پر نہیں پڑ سکتا۔ لیکن مولانا شوکت علی کے فعل کا اثر قوم پر پڑ سکتا ہے۔ اس لئے اگر اس خلاف اخلاق شادی کے خلاف آواز اٹھی تو واجب طور پر اٹھی۔ لیکن ہم حیران ہیں۔ کہ ہندو تہذیب میں جنمے پلے صاحب جی مہاراج کو ایک ۶۸ سال کے بڈھے کی ۲۴ سالہ یوتی سے شادی کو قابل مبارک باد سمجھ کر اپنے مریدوں کو بڑھاپے کی شادی کی ایک طرح ترغیب دینے کی کیا ضرورت تھی کیا اس میں کوئی خاص غرض تو پوشیدہ نہیں

دیال باغ والوں کی مقدمہ بازی

رادھا سوامی گورو اپنی ڈائری ۳ مئی میں لکھتے ہیں:-

"صوبہ بہار سے ایک صاحب نے خط بھیجا ہے کہ وہ الہ آباد دیال باغ میں صلح صفائی کرا سکتے ہیں۔ ہمیں منظور ہے۔ مالک اُن کا بھلا کرے۔ ایسی کی بم پیچ دور ہو۔ اور پریوی کونسل کے عذر کا صرفہ بچے"

گدیوں کے مہنت عموماً تیاگی مشہور ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بھی عجیب تیاگ ہے کہ گدیوں کے لئے پریوی کونسل تک مقدمے لڑے جاتے ہیں؛

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا آپ کا فرض ہے

آریہ سماج ملتان شہر کے پرتی ندھیوں کی چٹھی

ملتان شہر
۲۲ جون

منتریان منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروت بھون لاہور
نمستے:

ہم نمن لکھت آپ سے نویدن کرتے ہیں۔ کہ ہم کو آریہ سماج ملتان شہر نے پرتی ندھی بنائے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب چنا تھا۔ جس کی سوچنا تھا فارم پُر کر کے آپ کی سیوا میں بھیجے گئے تھے۔ ہمارا روپیہ بھی آپ کے پاس جمع تھا۔ اور آپ کی سیوا میں پرارتھنا کی گئی تھی۔ کہ آپ دشانش کے روپے اس میں سے جمع کر لیویں۔ لیکن آپ نے کچھ اعتراضوں کے ساتھ فارم واپس کئے۔ تھا لکھا کہ دشانش کا دھن علیحدہ بھیج دیا جاوے۔ آپ کی آگیا کا پالن کیا گیا۔ آپ نے یہ فارم پھر کئی اور اعتراضوں کے ساتھ واپس کئے تھا لکھا کہ دشانش کا دھن فارم میں درج شدہ ممبروں کی فہرست کے مطابق ۶-۲-۳۰ روپے بنتا ہے۔ اس لئے بقایا رقم بھیج دی جاوے۔ یہ تیر مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۳۲ء شام کو ملا۔ دوسرے دن یعنی ۲۶ مئی بذریعہ گورنمنٹ بیمہ نمبر ۲۷۶ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۳۲ء چیک مبلغ ۵-۹-۰ روپے آپ کی سیوا میں معہ فارم بھر کر واپس کئے گئے۔ اس چٹھی پر شیر EXPRESS لکھا تھا۔ اور اس میں امنت پر یہ پرارتھنا کی گئی تھی۔ کہ فارم واپس ملیں BY TELEGRAM سویکرتی کی سوچنا دیویں۔ تاکہ پرتی ندھی بھیجے جاویں۔ یہ لفافہ خاص آدمی کو سٹیشن پر گاڑی میں ڈالنے کے لئے بھیجا اور اس لفافہ پر شیر EXPRESS DELIVERY لکھے گئے۔ یہ لفافہ آپ کو ۲۶ مئی شام کو مل گیا ہوگا۔ اس کا جواب آپ کی طرف سے نہ بذریعہ خط جو رات کو بھیجا جا سکتا تھا۔ آیا۔ نہ ہی بذریعہ تار آیا۔ کہ آپ نے ہمارے پرتی ندھی سویکار کئے یا نہ۔ ہم بالکل تیار تھے۔ بلکہ لالہ ہیرا نند جی تو ٹکٹ لے کر گاڑی پر بھی چلے گئے تھے۔ جب ان کو اطلاع ملی کہ سویکرتی نہیں آئی۔ تو پھر وہ گاڑی سے اُتر پڑے اور ٹکٹ واپس کیا۔ آپ برائے مہربانی مطلع فرماویں۔ کہ کیا آپ نے ہمیں پرتی ندھی سویکار کیا تھا؟ اگر کیا تھا۔ تو اس کی سوچنا ہم کو یا منتری آریہ سماج کو کیوں نہیں دی۔ جیسا کہ پرارتھنا کی گئی تھی۔ اس حالت میں ہم آپ کی سیوا میں اس بتر دوارا نوٹس دیتے ہیں۔ کہ پرتی ندھی سبھا کی تمام کی تمام کارروائی جو ۲۹ مئی ۱۹۳۲ء کو ہوئی ہے۔ وہ خلاف قاعدہ ہونا جانتے ہیں۔ آپ دوبارہ اجلاس بلا کر وہ سب کارروائی کر کے مشکور کریں۔

(۱) ملک پرمانند (دستخط) ہیرا نند (دستخط)
(پرتی ندھی آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر)

نقل چٹھی ہذا برائے اطلاع ارسال ہے۔ آپ سے نویدن ہے کہ اس کو اخبار پرکاش میں شائع کر کے مشکور کریں۔ اس کی نقل منتری پریزیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھی بھیجی گئی ہے۔

(دستخط) (پرمانند پردھان آریہ سماج ملتان)

خیرات پر جھگڑا

نظام حیدر آباد نے لکھنؤ میں پچیس ہزار روپیہ مقامی مسلمان باشندوں کے لئے دیا۔ دے آئے مسلمانوں نے جوتم پیزار کی مصیبت بپا کر دی۔ اس روپیہ کی تقسیم کے لئے ایک کمیٹی بنی۔ اس کمیٹی نے روپیہ بانٹنا شروع کیا۔ جن کو حصہ نہیں ملا۔ وہ تقسیم کرنے والوں پر ناراض ہیں۔ جو استعمال نہیں کر سکے۔ اخبار مقامی سرفراز لکھتا ہے:-

... مسلمان نے سرکار دوا اپنے لیڈر دیا ... کیا۔ وہ اپنی فلاح و بہبودی اسی میں خیال کرتی ہے ... سے بڑی ہستی کی پشتی اپنائیں۔ اس کی نیت پر حملہ کریں۔

اس کے فیصلہ کو خلاف دیانت و انصاف بتائیں اور یہ کہیں کہ اس نے قومی امانت کو پانی کی طرح فضول کاموں میں بہا دیا۔ مسلمانان لکھنؤ اس نکتہ پر غور کریں۔ کہ پچیس ہزار کے عطیہ کی تقسیم پر اتنی فریاد وا دیلا سوائے اس اثر کے حضور نظام کے دل پر اور کوئی اثر نہیں ڈال سکتے۔ کہ ہم کس کنگال شہر میں گر رہے تھے۔ کہ پچیس ہزار کا عطیہ دینے کے بعد بھی ہماری جان آفت میں پڑ گئی۔ مسلمانوں کی خدمت کا مظاہرہ معاصر سرفراز کی مندرجہ بالا سطور میں خوب کرایا گیا۔ بات یہ ہے کہ مسلمان انجمنیں زیادہ تر مبلغ علیہ السلام کی اپاسک ہیں۔ روپیہ کے لئے جھگڑنا یا لڑنا روپیہ والی انجمنوں کا ہی کام ہے۔ خدا والی کوئی انجمن روپیہ کے لئے نہ لڑتی جھگڑتی ہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کا ادھیویشن

(بقیہ صفحہ ۹)

بتانے کی ضرورت نہیں۔

ویدپرچار وبھاگ کا کل بجٹ۔ وید پرچار وبھاگ کے بجٹ کی کل رقم حسب ذیل ہے:

سینٹرل آفس	۱۰۵۵۰ روپے
وید پرچار وبھاگ	۴۵۳۲۵ "
لیکھرام میموریل ندھی	۴۲۵۰ "
آریہ ودیارتھی آشرم	۵۹۰۰ "
دیانند اپدیشک ودیالیہ	۸۸۵۰ "
وزیلیش پرچار	۲۰۰۰ "
شردھانند سمارک ندھی	۱۰۰۰ "
میزان کل	۷۷۸۷۵ "

گوروکل بجٹ۔ گوروکل کانگڑی کے خرچ کا کل بجٹ ۱۷۱۶۴۷ روپیہ کا سویکار ہوا۔ جس میں بڑی بڑی رقوم یہ ہیں:-

شکشا	۴۵۱۲۶ روپے
گوروکل پرچار	۳۵۰۰ "
رپورٹ اور سنیادی	۴۰۰ "
وارشک اتسو	۵۰۰۰ "
صفائی مکانات	۱۰۰۰ "
مارگ سدھوائی اندر پرستھ	۱۵۰۰ "
کاریالیہ	۱۹۸۱ "
آیوروید مہا ودیالیہ	۱۰۴۵۳ "
گوروکل میں برکش اور باغیچہ لگوائی	۱۰۰۰ "
گوروکل کمیشن	۱۰۰۰ "
برہمچاریوں کا بھوجن وستر	۸۴۰۸۴ "
ویدک میگزین	۲۰۰۰ "
گئوشالہ	۱۰۰۰ "

اس خرچ کو پورا کرنے کے لئے ۷۹۱ ۴۴ روپے دان سے آنا چاہیئے۔ آمدنی کی دوسری بڑی رقم برہمچاریوں کے شلک کی ہے۔ جو کہ ۶۱۰۱۴ روپیہ فی ہے۔ اور تیسری بڑی رقم مختلف رقوم کے سود کی تیس ہزار تک پہنچتی ہیں۔

کنیا گوروکل ڈیرہ دون

اس گوروکل کا بجٹ ۴۳۳۱۸ کا پیش تھا۔ اور بغیر کسی تبدیلی کے اسی قدر رقم کا سویکار ہوا۔ خرچ کی بڑی رقوم حسب ذیل ہیں۔ شکشا ۱۳۳۳۰ روپیہ ۲۳۰۰ روپیہ۔ پربندھ اور کاریالیہ ۹۰۱ ۲ روپیہ۔ مرمت مکانات ایک ہزار روپیہ اور وارشک اتسو ۶۲۰ روپیہ تھا۔ خرچ کو پورا کرنے کے لئے شلک کی آمدن ۴۳۰۰ روپیہ اور چندہ اور چھوٹی چھوٹی رقوم کے استھر کت

۱۹۳۶۸ روپے مہا ندھی میں دان سے آنا چاہیئے۔

گویا جہاں تک سبھا کے گوروکلوں کا تعلق ہے۔ آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے سبھا کے اجلاس میں ۴۶۷۹۱ روپیہ گوروکل کانگڑی کے لئے اور ۱۹۳۶۸ روپیہ کنیا گوروکل کے لئے اکٹھا کرنے کی ذمہ داری آریہ جنتا پر ڈالی ہے۔

پرتی ندھیوں کے پرستاو

بجٹ پاس ہو چکنے کے بعد پرتی ندھیوں کے تین پرستاو تھے۔ جو پیش ہونے تھے۔ ان میں پہلا پرستاو تو ۲/۳ کورم کے بغیر پیش ہی نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ یہ نیم پریورتن کا تھا۔ لیکن اب سمے ۲/۳ کورم کے نہ ہونے سے پیش ہونے سے رہ گیا۔ دوسرا پرستاو اس مطلب کا تھا۔ کہ تمام آریہ سنستھائیں اپنی آمدنی کا خاص حصہ وید پرچار وبھاگ میں دیں۔ یہ سویکرت ہو گیا۔ تیسرا پرستاو کہ سماجیں سبھا کی سویکرتی کے بنا کوئی سنستھا نہ کھولیں پیش ہی نہ ہو سکا۔

آخری پرستاو مہاشہ کرشن جی کی ان سیواؤں کے لئے دھنیہ واد کا پاس ہوا۔ جو انہوں نے بطور منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کیں۔

سارودیشک سبھا کے پرتی ندھی سبھا کے مندرجہ ذیل سجنوں کو سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا میں اپنا پرتی ندھی سویکرت کیا گیا۔ (۱) مہاشہ کرشن جی (۲) پنڈت ٹھاکر دت شرما وید (۳) پنڈت بشمبر ناتھ بی اے۔ (۴) پروفیسر رام دیو جی۔ (۵) لالہ نارائن دت جی۔ (۶) رائے صاحب گنگا رام (۷) پنڈت بدھ دیو ودیا النکار۔

انترنگ سبھا کا اجلاس

سادھارن سبھا کے اجلاس کے پشچات نئی انترنگ سبھا کے پہلے اجلاس میں انترنگ سبھا کو مکمل کرنے کے لئے رائے بہادر موہن لال اور پروفیسر دیوراج سیٹھی انترنگ سبھا سد چنے گئے اور ممن ادھشٹھاتا مختلف وبھاگوں کے بنائے گئے۔

آریہ سماج کے پنڈت بھیم سین جی۔ آریہ مسافر اور دیانند اپدیشک ودیالیہ کے پنڈت ٹھاکر دت شرما وید۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج موگا اور گوروکل بیٹ سوہنی کے پنڈت بشمبر ناتھ جی پنجاب کمیٹی آلہ آریہ کمیٹی میں سبھا کے پرتی ندھی پنڈت بشمبر ناتھ جی اور لالہ نند لال جی۔ نریکشک۔ گوروکل کانگڑی ودیالیہ وبھاگ کے نریکشک سوامی سوتنترانند جی اور لالہ ملک راج بی اے بی ٹی چنے گئے۔ اور گوروکل اندر پرستھ کے ماسٹر رام لال جی اور پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اور کنیا گوروکل کے نریکشک پروفیسر شو دیال اور پنڈت رگھ ناتھ جی نیت

پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا کا وارشک ادھیویشن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک سادھارن ادھیویشن ۲۸-۲۹ مئی کو گورودت بھون کے وسیع ہال میں ہوا۔ پہلے دن کی کارروائی ۱۲ بجے آرمبھ ہوئی۔ اس سال نیا ترپوارشک چناؤ تھا۔ پرتی ندھیوں کی رفتار پہلے سست رہی۔ چنانچہ پرتی ندھیوں کی چھپی ہوئی فہرست میں جو شائع ہوئی ۲مئی کو بھی ۵۸ آریہ سماجوں کی طرف سے ۷۹ پرتی ندھی درج تھے۔ لیکن ۲۸ مئی کو رفتار خوب تیز ہو گئی۔ چنانچہ ادھیویشن کے دوران میں ۱۴۵ آریہ سماجوں کی طرف سے پرتی ندھیوں کی تعداد ۱۸۷ تک پہنچ گئی۔ جن میں سے ۱۴۵ یعنی ۷۷ فیصدی پرتی ندھی سبھا کے ادھیویشن میں شامل ہوئے ؛

ادھیویشن کی کارروائی پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدک ایشور پرارتھنا سے شروع ہوئی۔ پنچات گت وارشک ادھیویشن کی کارروائی پڑھی گئی اور سمپنٹ کی گئی۔ اس کے بعد مہاشہ کرشن جی منتری سبھا نے سبھا کی وارشک رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں بتایا گیا۔ کہ باوجود حالات ناموافق ہونے کے سبھا نے ہر ایک پہلو میں ترقی کی ہے۔ وید پرچار میں آمدنی زیادہ ہوئی سودھانتق زیادہ ہوا۔ آریہ سماجوں کے وارشک اتسووں کی تعداد میں ترقی ہوئی۔ اور منتری سبھا کے ہاتھ پرچلا میں اُٹھی ہوئی رپورٹ کے پڑھے جانے اور سویکرت ہونے کے پشچات انتخاب عہدیداران کا چناؤ ہوا۔ جس کا پرینام یہ ہے :-

(۱) رائے بہادر دیوان بدری داس ایم اے پردھان

(۲) پنڈت بشمبر ناتھ بی اے
(۳) رائے بہادر لکھمن لال
(۴) ماسٹر شودیال ایم اے
} وائس پریزیڈنٹ

(۵) پنڈت بھیم سین ودیا النکار منتری
(۶) لالہ رتن داس کوشادھیکش
(۷) لالہ موراج بی اے بی ٹی پستکادھیکش
پرشٹھت سبھا سرائی
(۸) مہاشہ کرشن جی بی اے۔
(۹) پروفیسر رام دیو جی بی اے
(۱۰) آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار
(۱۱) پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ
(۱۲) رائے صاحب گنگا رام۔
(۱۳) پنڈت بدھ دیو ودیا النکار
(۱۴) ماسٹر رام لال بی اے۔
(۱۵) ماسٹر گردت رام بی اے
(۱۶) لالہ روشن لال بی اے وکیل۔
(۱۷) لالہ نارائن دت (ٹھیکیدار) (سپورٹس لمیٹیڈ)

سمودائیوں کے پرتی ندھی

(۱۸) پنڈت لوک ناتھ جی

(۱۹) پروفیسر ستیہ ورت سدھانت النکار۔

(۲۰) لالہ بھیم رام تیز۔

(۲۱) پنڈت پریہ ورت ویدواچسپتی۔

(۲۲) لالہ ارجن دیو بی اے ایل ایل بی۔

(۲۳) پنڈت گیان چند بی اے۔

(۲۴) مہاشہ اننت رام جی جموں۔

(۲۵) مہاشہ چونی لعل جی۔

انترنگ سبھا کے نرواچت

(۲۶) رائے بہادر لالہ موہن لال ایم ایل سی۔

(۲۷) شری دیوراج سیٹھی ایم اے

نرواچن کے ساتھ ۲۸ مئی کی کارروائی سماپت ہوئی۔

وید پرچار گورو کل آدی کے بجٹ

۹ مئی کی پراتہ کو ادھیویشن کی کارروائی وید پرچار دبھاگ کے بجٹ سے شروع ہوئی۔ انلنڈ وید پرچار فنڈ کا بجٹ خرچ کا ۴۵۳۲۵ روپیہ کا تنن پرکار سویکار ہوا :

وید پرچار دفتر کا خرچ	۱۳۰۰۰ روپیہ
کنٹنجنٹ	۲۱۶ "
اپدیشکوں کا ویتن	۲۴۰۰۰ "
" کا سفر خرچ	۷۰۰۰ "
مفت دوائیاں تقسیم کرنے کے لئے	۲۰۰ "
مفت ٹریکٹ بانٹنے کے لئے	۱۰۰ "
پرچاریں سماجوں کی سہائتا کے لئے	۸۰۰ "
سبھا کے مکھیہ کاریالیہ کے اخراجات کے لئے	۵۹۳۰ "
ماسک آریہ	۳۰۰۰ "
ویدک پستکالیہ	۲۵۰۰ "
دھرم شکشا نریکشن کے لئے آریہ شکشا سمتی کو سہائتا	۲۲۵ "
آریہ ودیارتھی آشرم کو سہائتا	۱۰۰ "
پرچار پرنالی انویشن سمتی	۱۰۰ "

خرچ کی ان رقوم کو پورا کرنے کے لئے ۲۲۶۰ روپیہ کی رقم سہتر کوش سے نکالنی سویکار ہوئی۔ باقی رقوم وید پرچار۔ دان چار آنہ ندھی سمتر، اشتی سے "شودھ آریہ" آدی آمدنی سے پوری ہونگی ؛

خرچ اور آمدن کی رقوم پاس ہونے کے بعد ایک پرتی ندھی مہاشہ کی تجویز پر نشچیہ ہوا کہ ۲۲۶۰ روپیہ کی جو رقم سہتر کوش سے نکالی جانی سویکار ہوئی ہے۔ اس سے اوھک دھن سہتر کوش سے نہ نکالا جائے ؛

سبھا کے مکھیہ کاریالیہ کا بجٹ

سبھا کے مکھیہ کاریالیہ کا بجٹ ۱۰۵۵۰ روپیہ کا سویکرت ہوا۔ جن میں بڑی بڑی مدیں یہ ہیں :-

ویتن ۶۱۳۲ روپے۔ کنٹنجنٹ ۲۳۵۵ روپیہ کرایہ دفتر ۶۰۰ روپیہ۔ سارودیشک سبھا کا پنجانش ۵۳۸ روپیہ

مکھیہ کاریالیہ کا خرچ دشانش اندان رقوم سے پورا کیا جاتا ہے۔ جو مختلف وبھاگوں سے حصہ رسدی وصول کی جاتی ہیں۔ چنانچہ ۱۰۵۵۰ روپیہ کے خرچ سے ۲۵۰۰ دشانش سے ۱۵۰۰ روپیہ گورو کل کانگڑی سے ۵۰۰ روپیہ لیکھرام میموریل ندھی سے ایک سو روپیہ۔ ودیارتھی آشرم سے ۲۰۰ روپیہ آریہ اپدیشک ودیالیہ سے ۵۹۳۰ روپیہ وید پرچار فنڈ سے ۱۰۰ روپیہ دلت ادھار ندھی سے لیا جانا سویکار ہوا ؛

پرچار پرنالی انویشن :-

وید پرچار کے بجٹ میں ایک سو کی رقم پرچار پرنالی انویشن سمتی کے لئے سویکار کی گئی ہے۔ یہ سمتی پرچار پرنالی پر وچار کے پشچات اس میں اُچت تبدیلیوں کی رپورٹ سبھا میں پیش کرے گی۔ اس کے سدسیوں کا نشچیہ انترنگ سبھا پر چھوڑا گیا۔ اگر یہ سمتی بنائی گئی۔ اور اس نے پرچار کی موجودہ پرنالی پر گمبھیر وچار کر کے اس میں ضروری تبدیلیوں کی طرف سبھا کی توجہ دلائی اور سبھا نے انہیں اُچت سمجھ کر انہیں کاریہ روپ میں لانے کا یتن کیا۔ تو سمجھو یہ ایک سو روپیہ خوب سپھل ہوگا ؛

وید پرچار دبھاگ سمبندھی دوسرے بجٹ

لیکھرام میموریل ندھی :-

اس ندھی کا سویکرت بجٹ ۲۴۵۰ روپیہ ہے۔ اس میں خرچ کی دو خاص رقوم شدھی دھرم پرچار ۱۳۳۰ روپیہ۔ اور آریہ مسافر ۲۵۰ روپیہ کی ہیں۔ باقی چھوٹی رقوم میں سے ۱۲۰ روپیہ کی رقم پنڈت لیکھرام جی کی دھرم پتنی کی سہائتا کی ہے۔ جو انہیں دس روپیہ ماسک مل رہی ہے۔ ۸ روپیہ ماسک لالہ نذیر چند کی دھرم پتنی کو گت ورش تک ملتے رہے۔ لیکن گت ورش اُن کا دیہانت ہو جانے سے یہ رقم بجٹ میں نہیں رہی ؛

اس ندھی کی آمدنی میں بڑی رقوم مد ہیں۔ ۱۵۵۰ روپیہ مستقل فنڈ کا سود اور ۲۲۰۰ روپیہ آریہ مسافر کی آمدنی۔ لیکھرام میموریل ندھی میں دان کی آمدنی ۱۲۰ روپیہ رکھی گئی ہے۔ سبھا اس سے زیادہ رکھ ہی نہیں سکتی تھی کیونکہ گت ورش میں اصل آمدن ۱۹۸ روپیہ ہوئی ہے۔ لیکھرام میموریل ندھی میں اس قدر کم رقم کی آمدن آریہ سماجوں کے لئے باعث فخر نہیں۔ پانچ صد سماجوں سے سال بھر میں دو سو روپیہ آریہ سماج پر جان نچھاور کرنے والے دھرم ویر کے مشن کی پورتی کے لئے آنا۔ آریہ سماجی خود سوچ لیں۔ کہ ان کے نام کو بڑھاتا ہے۔ یا گھٹاتا ہے ؛

آریہ ودیارتھی آشرم کا بجٹ

۵۹۰۰ روپیہ آئے دے کا سویکار ہوا۔ آشرم اس سمے اپنی ٹانگوں کے بل کھڑا ہے اور وہ اپنا خرچ قریباً قریباً خود نکال رہا ہے۔ البتہ آشرم سبھا کا مقروض ہے۔ جس کا وارشک سود اسے ۱۲۹۲ روپیہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر آریوں کی توجہ سے سبھا کا قرض آشرم کے سر سے اُتر جائے تو یہ سنستھا موجودہ اوستھا میں اپنے آپ اخراجات پورے کر سکتی ہے۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ کا بجٹ

۸۸۵۰ روپیہ کا پیش اور پاس ہوا۔ اس کے خرچ کا زیادہ تر حصہ مستقل فنڈ کے سود سے چلتا ہے۔ ۱۸۰۰ روپیہ اسکالرشپ ودیارتھیوں کے دانیوں سے آتا ہے۔ لیکن سہتر کوش اتنا نہیں۔ کہ اس کے سود سے سارا خرچ نکل سکے اس لئے ودیالیہ کو دان کی اپیکشا رہتی ہے چنانچہ بجٹ کو پورا کرنے کے لئے ۱۲۲۰ روپیہ دان سے آنا چاہئے ؛

ودیش پرچار ۔ میں دان کی کل آمدنی گت ورش ۲۵ روپیہ تھی۔ اس کا بجٹ دو ہزار کا پاس کیا گیا ہے۔ آریہ سماجوں کی ودیش پرچار کی طرف جتنی توجہ ہے۔ اس سے سبھا کو دان سے آمدنی کی توقع رکھنے کا حوصلہ نہیں ہوا۔ اس ندھی کا کچھ مستقل فنڈ ہے۔ جس کے سود سے دو ہزار روپیہ کی آمدنی اور اتنا ہی خرچ سویکار کیا گیا ہے ؛

شردھانند سمارک ندھی ۔ وید پرچار دبھاگ کے بجٹ کی آخری مد شردھانند سمارک ندھی ہے۔ اس ندھی کی اوستھا لیکھرام میموریل ندھی سے اچھی نہیں بری ہے۔ پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند۔ دونوں آریہ سماج کے مایہ ناز شہید ہیں۔ ان دونوں مہانبھاووں کے جیون براہ راست آریہ سماج پر قربان ہوئے۔ لیکن ان کے مشن کو آریہ سماج نے پورا کرنے کے لئے جو کچھ کیا۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ لیکھرام میموریل ندھی میں گت ورش ۱۹۸ روپے آئے۔ تو شردھانند سمارک ندھی میں ۱۱۹ روپے۔ اس آمدنی کے بھروسے سبھا پنڈت لیکھرام جی اور سوامی شردھانند کے واحد مشن شدھی کو کس طرح ہاتھ میں لے سکتی ہے۔ اس کے متعلق آریہ سماجوں کو کچھ

بقیہ مضمون صفحہ ۳ کالم ۳ پر

رادھا سوامی مت اور وید

کسی بھی مذہب میں بہت سے فرقوں کا پیدا ہو جانا بدقسمتی کا باعث ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے اس کی طاقت مختلف حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے بعض حالتوں میں آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے یہ طاقت نفی کے برابر ہو جاتی ہے۔ اس لئے قوم کے بہی خواہوں کی ہمیشہ یہی کوشش رہتی ہے کہ اپنی قوم میں یا اپنے دھرم میں فرقہ بندی نہ ہونے پائے۔ ویدشاستروں میں اس کا ایک بہت اچھا اپائے بتلایا گیا ہے۔ جیسا کہ منوسمرتی میں لکھا ہے:-

अनाम्नाते ए धर्मेषु कथंस्यादिति येद्भवेत। यंशिष्टा ब्राह्मणाः ब्रूयः सधर्मः स्याद शं कतः॥

جب ویدک دھرم میں فرقہ بندی پیدا ہونے لگے۔ تو وید کے دس ودوان شِشٹ برہمن مل کر ویدک دھرم کی ایک بات کہہ کر اسے دور کر دیں۔ جب تک اس اصول پر عمل ہوتا رہا۔ ویدک دھرم فرقہ بندی سے پاک رہا۔ لیکن بعد کچھ ایسے فرقے پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے ویدوں کو ہی جواب دے دیا۔ اس دن سے بھارت ورش اور آریہ جاتی کی بدقسمتی کا باب کھل گیا۔

فرقہ بندی دیگر مذاہب میں بھی ہے لیکن وقت پر وہ کسی نہ کسی ایک مرکز پر جمع ہو سکتے ہیں۔ مسلمانوں میں سینکڑوں فرقے ہیں۔ لیکن موقعہ بنے پر وہ قرآن کے مرکز پر جمع ہو جاتے ہیں۔ سرشٹی کے آدی سے آریہ جاتی کے دھرم کا مرکز وید رہا ہے۔ سب رشی منی مہاتما وید کے نام پر جمع ہو جاتے تھے۔ دھرم وشے میں وہ وید کو سوتہ پرمان مانتے تھے۔ مہرشی دیانند جی کا منشا بھی اس مرکز کو مضبوط کرنا تھا۔ لیکن آریہ جاتی کی یہ بدقسمتی ہے کہ اس مرکز کو کمزور کرنے والے بھی انہیں سے پیدا ہو رہے ہیں۔ ایسے فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ جو نہ صرف وید سے دور جا رہے ہیں۔ بلکہ وید پر بیسیوں اعتراض کرتے ہوئے بھی کسی قسم کی شرم محسوس نہیں کرتے۔

گورو ڈم کی نہایت بدترین شکل میں رادھا سوامی نام کا ایک فرقہ پیدا ہوا ہے۔ جس نے ہندوؤں کی اندھا دھند گورو بھگتی کے جاہلانہ جذبات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہی زمانہ کافی ترقی کی ہے۔ اس فرقہ کے ایجنٹ پہلے پہل گورو بھگتی کی مہما کا جال بچھاتے ہیں۔ پھر رادھا سوامی گورو کی بڑائی اور سرت شبد یوگ کے بھوتے آڈمبر کا تماشہ دکھلاتے ہیں۔ اس سے وہ لوگ جن کو وید شاستر کے پڑھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ وہ اپنا فلاسفی سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی گورو بھگتی کا جذبہ بھی رکھتے ہیں۔ اور جہالت کی باتوں پر وشواس رکھتے ہیں۔ بہت جلدی ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ بعد میں اسی جہالت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بتلا دیا جاتا ہے کہ گورو کو چھوڑنا یا کسی اور بہتر گورو کی تلاش کرنا مہا پاپ ہے۔ پس جو مرغی پھنس گئی اس کا نکلنا محال ہو جاتا ہے۔ اس فرقہ میں جہالت اس قدر ہے کہ گورو بھگتی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

پیک دان لے پیک کرادے
پھر وہ پیک آپ پی جاوے

یعنی پیک دان (تھوکنے کا برتن) لے کر اس میں گورو کا پیک یعنی تھوک لے کر چیلا اس پیک کو آپ پی جاوے۔ اس اندھا دھند گورو بھگتی کی جہالت کے علاوہ اس فرقہ نے وید شاستر کی نندا کر کے ہندو جاتی کے سنگٹھن کو بہت دھکا لگایا ہے۔ ویدوں کے متعلق ان کا کیا خیال ہے۔ اخبار پریم پرچارک دیال باغ آگرہ ۱۶ مئی ۱۹۳۲ء کے پرچہ میں صاحب جی (رادھا سوامی مت کے گورو) اپنی ۱۹ اپریل ۱۹۳۲ء کی ڈائری میں یوں گوہر افشانی کرتے ہیں:-

"اتھرو وید کا حاشیہ دیکھنے کا موقع ملا۔ اس میں قسم قسم کے منتر ہیں۔ جن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانہ میں یہ مقدس گرنتھ تیار ہوا (اور آریہ بھائیوں کے دعوے کے بموجب یہ دنیا کے ابتدا میں نازل ہوا) اس زمانہ سے لے کر آج تک انسان کا سوبھاؤ یکساں ہی رہا۔

مرد کے لئے عورت کو بس کرنے اور عورت کے لئے مرد کو بس کرنے کے منتر بھی ہیں ... جب اس وید میں گوشت کے استعمال کے متعلق ہدایتیں پڑھیں اور بیاہ کے وقت فحش منتر دیکھے تو طبیعت نے یہی کہا۔ کہ انسان کے اندر حیوانی جذبات ہمیشہ سے موجود رہے ہیں ... اس قسم کی تعلیم کے نزول اتھرو وید کو ایشور کرت گرنتھ ماننے والے پڑھتے وقت اپنے من میں کیا کہتے ہونگے ...... کیا ایشور سرشٹی کے شروع میں اسی قسم کی باتوں کی تعلیم اپنا فرض سمجھتا ہے۔ نہیں نہیں۔ ضرور اس قسم کے منتر انسانوں کے گھڑے ہوتے ہیں۔"

یہیں ویدوں کے متعلق رادھا سوامی مت کے گورو کے خیالات! جو لوگ رادھا سوامی مت کو بھی ہندو قوم کا حصہ رک سمجھتے ہیں۔ وہ مذکورہ بالا الفاظ کو ذرا غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ آریہ جاتی کی مرکزی طاقت کو یہ لوگ کتنا کمزور کر رہے ہیں۔ اگر مسلمانوں میں کہیں اس قسم کا فرقہ پیدا ہو جاوے۔ جو قرآن شریف کے متعلق اس قسم کے خیالات کا اظہار کرے۔ تو کیا اس کی ہستی برقرار رہ سکتی ہے؟ افسوس! یہ ہندو قوم ہی ہے۔ کہ جس میں اس کی جڑھ کاٹنے والے فرقوں کو بھی پھلنے پھولنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اسی مضمون میں ۱۶-۱ اپریل کی ڈائری میں لکھا ہے:-

"ڈاکٹر نہال چند ویش صاحب ایل۔ ایل۔ ڈی الہ آباد نے بزبان انگریزی بھگوت گیتا پر تفسیر شائع کی۔ آپ نے ایک کاپی ماہ نومبر گذشتہ میں میرے پاس بغرض ریویو بھیجی تھی۔ لیکن افسوس اب تک بوجہ عدیم الفرصتی میں کچھ نہ لکھ سکا۔ آج ریویو تیار ہو گیا ...... واقعی بھگوت گیتا ایک نایاب پستک ہے"

اس سے دو نتائج نکالے جا سکتے ہیں۔ کہ صاحب جی بڑے عدیم الفرصت ہیں بھگوت گیتا کے لئے بھی بڑی مشکل سے وقت نکالا۔ اس حالت میں اتھرو وید جو گیتا سے بہت بڑا پستک ہے۔ اس کے لئے کیسے وقت نکل آیا۔ اس لئے اتھرو وید کے متعلق یہ مضمون یا تو کسی سے لکھا یا گیا۔ یا کسی وید ورودھی کا مضمون پڑھکر اس پر اپنی مہر چسپاں کر دی گئی عجیب بات یہ ہے۔ کہ ایک ہی دن میں اتنا بڑا پستک دیکھ کر اس پر ریویو بھی کر دیا گیا۔ اگر تھوڑا بہت دیکھا بھی ہو گا۔ تو کسی یوروپین کا حاشیہ کیونکہ سائن کا سنسکرت حاشیہ تو آپ نے کیا پڑھنا ہے۔ اور اس کا ذکر بھی نہیں کیا۔ ہندی کے حاشیے آریہ سماج کی طرف سے نکلے ہیں۔ ان میں ایسے فضول الزام ہیں ہی نہیں۔ اس حالت میں کسی یوروپین حاشیہ پر وشواس کرنا اور اس کی بنا پر آریہ سماج پر معترض ہونا کہاں کی ایمانداری ہے۔ مہرشی دیانند سرسوتی اور آریہ پنڈت آئے اس قسم کے فضول اعتراضوں کے مناسب جواب دے چکے ہیں۔ اگر اس مضمون میں ایسے منتروں کا حوالہ دیا جاتا۔ تو ان کا جواب دے دیا جاتا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے آپ کا مطلب صرف لوگوں کو ویدوں سے ہٹا کر اپنا گورو ڈم پھیلانا ہے۔

اگر آپ میں وید دان کے سمجھنے کی لیاقت ہے تو مرد میدان بن کر ہمارے ساتھ شاستر ارتھ کریں۔ اور اپنے گورو ڈم کے ڈھول کا پول کھلتے ہوئے بھی دیکھیں۔ یوں کی برتہ پین کر معترض ہونا بہادروں کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔

دوم واقعی بھگوت گیتا ایک نایاب پستک ہے اگر یہ آپ کی صحیح رائے ہے۔ تو وید جو کہ بھگوت گیتا کے لئے بھی مانیہ ہیں۔ اس قسم کے خرافات بھرے ہوتے کیوں! آپ کی اس قسم کی متضاد باتوں سے ایک دانا آپ کے متعلق کیا رائے قائم کر سکتا ہے۔ افسوس!

स्वार्थी दोषो न पश्यति

(وشوناتھ آریہ اپدیشک)

گورو کل کا جھنڈا

(بقیہ صفحہ (۱۱))

پرنتو کہ جس کا سنبندھ کسی وشیش سمپردائے سے ہو رہا ہو۔ پرچلت کرنے کے پوروا اس کے سنبندھ میں جہاں رشی دیانند کی سمتی جاننا آوشیک ہے۔ وہاں اس کے وشے میں یہ دوسرا گیانی کی بھی آوشیکتا ہے۔ کہ اس کے بیچ جب کہ اگنی پراپتی کے اور سنگم سادھن موجود ہیں۔ تب اس یگیہ کال کی پرتھا پر‌‌یانی کی سمتا ہیا ویش کال اور سمالی اوشیکتا کے اذکول بھی ہے یا نہ مالتو ہوں کنڈ میں سے لی گئی اور سورکشت رکھی گئی اگنی میں وہ کون سی ایسی وششتا اور اکھشنتا ہے۔ جو کہ سگمتا سے پراپت اگنی کی اپیکشتی میں بھی اس کی ستھاپنا کی آوشیکتا کو آوشیک ٹھیراتی ہے۔

اور یہ بھی کہ کیا یہ کیول ہون کنڈ کی اگنی ہونے مانتر سے ہی پرتز اور مہتو پورن ہو سکتی ہے ورنہ۔ چونکہ اس وشے میں بھی آریہ ودوانوں کی سمتی جاننی آوشیک ہے۔ اور شری آچاریہ جی نے ان سے اس کے سنبندھ میں سمتی نہیں مانگی۔ اس لئے آریہ ودوانوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وہ اس وشے میں بھی اپنی سمتی دینے کی کرپا کریں۔

(ادم سنگھ)

سنرسیتی اُتم دیوی کرم دیوی آریہ کنیا آشرم سرلی گوبند پور کا سالانہ جلسہ

۲ مئی کو نو۱ بجے علی الصبح آشرم کی کنیا اور نگر کی استریوں نے مل کر نگر کیرتن کیا۔ نگر کیرتن میں لالہ دیا رام جی پردھان کنیا آشرم، سوامی دھیرانند جی اور نگر پروہت کرتا شامل ہوئے۔ ۸ سے ۱۱ بجے تک ۸ کنیاؤں کا یگیوپویت سنسکار شری سوامی دھیرانند جی نے کرایا۔ بعد دوپہر ۲ سے ۵ بجے تک انعامات تقسیم کئے گئے۔ جس میں شہر کی سب استریاں شامل ہوئیں اور بہت سے بھجن ہوئے سوامی دھیرانند جی کا دیا کھیان ہوا۔ شریمتی ودیاوتی سپتری سوامی دھیرانند جی نے بھجن گائے۔ کنیاؤں کے بھی بھجن ہوئے۔ اپریل میں پرچار کرتا آریہ کنیا آشرم شری گوبند پور

گوروکل کا جھنڈا

(از شری گیان چند جی آریہ - دہلی)

سمت ۱۹۸۹ کے آنا ... ۲۷ بیساکھ تھی ... گوروکل کانگڑی کے آچاریہ شری پنڈت دیو شرما ... کا ... بھاشن ... ہوا ہے۔ جو کہ آپ نے ... کے نئے سستر کا آرمبھ کرتے سمے یکم اپریل ۱۹۳۲ ... برہمچاریوں کو گویا تنک روپ دینے کے ... سب گوروکل نواسیوں نے مل کر جو برہد ہون یگیہ کیا تھا۔ آپ نے اس میں سے اگنی لے کر ... کی ستھاپنا کی تھی۔ جو (गार्हपत्याग्नि) ... سدا اسی اگنی سے گرہون یگیہ کی اگنی بنائی جاوے گی کیونکہ آپ کی سمتی میں یہ پراچین پدھتی ... اگنی ہی واستوک گل پتی کا اتھوا گوروکل کا جھنڈا ہے۔ اور جو اوم کا جھنڈا گوروکل ... ہی ستھاپت کیا ہوا ہے۔ وہ ... آپ کے بھاشن کی ان تھت ... اور کرت ابھیرائے سپشٹ ہوتا ہے ... یگیہ کی اس پوتر اگنی کو ہم نے سمدھا اور ... سے پرجولت کیا ہے۔ یگیہ کی اس اگنی کی ... آپ کا دھیان آکرشت کرتا ہوا اس اگنی کے ... میں آج چند شبد کہنا چاہتا ہوں۔ ... کی اگنی ہے۔ آپ جیسے گوروکل کا آچاریہ ... سمجھیں۔ کنتو اس گوروکل کی اگنی میں آپ آچاریہ ...

(कस्य ब्रह्मचार्यसि) ... کس کا برہمچاری ہے۔ کا اصلی ارتھ ... سکھاتا ہے کہ (तं ... ब्रह्मचार्यसि) ارتھات اگنی روپ پرمیشور یا پرمیشور ... ہم پرمیشور کا سمرن ... پورن آچاریہ کا دھیان ہمیشہ ... رکھیں۔ ویدک ساہتیہ میں اگنی آتما ... ہے۔ یہی بھی گل پتا کا ہے۔ ... ستھا کا ہم نے ایک جھنڈا تیار کیا ہے ... آچاریہ رام دیو جی نے لہرایا تھا۔ یہ ... پتہ لگتا ہے کہ گوروکل کا گھر ... اور ہونک ڈھنگ سے پراچین ... گوروکل کا جھنڈا اس میں سدا ... اگنی ہی ہوتا ہے۔ وید میں اگنی کو جگہ (यज्ञस्य केतु) ارتھات یگیہ کا ... ہے۔ گوروکل ایک یگیہ ہے۔ اور اسی ... کا جھنڈا ہمارے سامنے جلتی ہوئی اگنی ... ہے۔ جو سب کل واسیوں کو ...

سچ مچ آچاریہ جی وید کے ودوان اور آریہ سماج کی ایک سنستھا گوروکل کے آچاریہ ہیں۔ اپنے جو کچھ کہا اور کیا ہے۔ وہ بہلی پرکار سوچ وچار کے پشچات ہی کہا اور کیا ہوگا۔ پرنتو مجھے اس میں سندیہ ہے کیونکہ مجھے گوروکل کا یہی جھنڈا ٹھیک پرتیت ہوتا ہے۔ جو گوروکل بھومی میں پہلے سے ستھاپت ہے۔ اور جس کو شری آچاریہ جی نے ادھونک اور کپڑے کا جھنڈا بتلایا ہے۔ آچاریہ جی کا یہ کتھن بالکل ٹھیک ہے۔ کہ گوروکل بھی یگیہ ہے۔ اور وید میں بہت جگہ اگنی کو (यज्ञस्य केतु) ارتھات یگیہ کا جھنڈا کہا ہے۔ کنتو اس سے یہ سدھ نہیں ہوتا کہ گوروکل روپی یگیہ کا کیتو۔ جھنڈا و نشان بھوتک اگنی ہے۔ کیونکہ انیک جن کا یگیہ سے سمبندھ ہو سکتا ہے۔ جھنڈا رہتا کا۔ نشان - پردھان اور سردار (مکھیہ) ہیں۔ اور یگیہ بھی بہت ارتھات بہت پرکار کے ہیں۔ سب کا جھنڈا بھوتک اگنی نہیں ہو سکتا۔ اوداہرن ہیں برہم یگیہ - پتری یگیہ - اتتھی یگیہ اور راشٹر یگیہ کو ہی لے لیجئے کیا ان کا جھنڈا (गार्हप...) ہو سکتا ہے۔ آچاریہ جی کے بھاشن (...त्याग्नि) سے سمبندھ رکھنے والے ہی دو یگیہ ہیں۔ ایک گوروکل روپی یگیہ جس کو منو مہاراج کے شبدوں میں برہم یگیہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور دوسرا ہون یگیہ۔ آچاریہ جی نے ان دونوں کو ایک سمجھ کر ہون کی بھوتک اگنی کو گوروکل کا جھنڈا بتلا کر ان دونوں کو ایک کر دیا ہے جو کہ سارتھک اور پرشست نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہون یگیہ کا جھنڈا اتھوا نشان تو نسندیہ بھوتک اگنی ہے اور اس یگیہ میں اس کا پرستھان ہی ہے۔ پرنتو بھوتک اگنی گوروکل روپی یگیہ کا جھنڈا و نشان نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی گوروکل میں اس کا پردھان ہو سکتا ہے۔ گوروکل روپی یگیہ کا واستوک کیتو اتھوا سردار یا پردھان تو آچاریہ بنفس اگنی روپ آچاریہ پرمیشور ہی ہے۔ جیسا کہ سوم آچاریہ جی کے لکھے اس واکیہ (आग्ने ब्रह्मचार्य...) سے سپشٹ ہے۔ وید نے آچاریہ کے (...सि) اتھوا اگنی روپ پرمیشور کو اس لئے گوروکل کے برہمچاریوں کا آچاریہ کہا ہے۔ کہ وہ وید ودیا کے دینے والا ہے۔ یہ گوروؤں کا بھی گورو ہے۔ اگنی کے آچاریہ کا ہی پرمپرا سے گورو اتھوا آچاریہ ہے۔ مہارشی پتنجلی جی نے بھی یوگ درشن سمادھی پاد کے چھبیسویں سوتر (स एष

...सर्वेषामपि गुरुः) میں ایسا ہی مانا ہے۔ اس لئے پرم آچاریہ اگنی ارتھات پرمیشور کے واچک اوم کا جھنڈا ہی گوروکل کا سارتھک نشان و جھنڈا ہو سکتا ہے۔ آچاریہ جی نے جس کو کپڑے کا جھنڈا بتلایا ہے۔ واستو میں وہ کپڑے کا جھنڈا نہیں۔ بلکہ اوم کا جھنڈا ہے۔ اور سادھارن جنتا بھی اسے اوم کا جھنڈا ہی سمجھتی ہے۔ نہ کہ کپڑے کا۔ کپڑا تو کیول اوم اکشر کے لکھنے کے لئے لگایا گیا ہے۔ معلوم نہیں کہ آچاریہ جی نے اس کو کپڑے کا جھنڈا کیوں کہا ہے۔ میں اس بات کو مانتا ہوں۔ کہ گوروکل نواسیوں کو مل کر ہون یگیہ کرنے کی پرتھا ہی انہیں آپس میں جوڑنے کا سادھن بن سکتی ہے۔ پرنتو آستک آریہ سماج کی ایک سنستھا گوروکل کا جھنڈا پرمیشور واچک اوم کا ہونا ہی اچت۔ سارتھک اور اپیوگی ہو سکتا ہے۔ یہ اوم کا جھنڈا ہی آکاش میں لہراتا ہوا جہاں اپنے واچیہ ایک ادوتیہ پربرہم کی اپاسنا اور اس کی وید ودیا کی اور (طرف) برہمچاریوں کو آکرشت - پربھاوت اور نیکٹ کر سکتا ہے وہاں وہ اسے دور سے دیکھنے والے لوگوں کو بھی گوروکل کی اور کھینچنے کا کارن ہو سکتا ہے نہ کہ یاگیک کال کی پرتھا انوسار جنتا ... رکھی ہوئی (गार्हपत्याग्नि) آپ ... آچاریہ کیوں یہ بات بھول جاتے ہیں کہ کیا (गार्हपत्याग्नि) روپ جھنڈا یا نشان پراچین پدھتی کے انوسار ہے اور اوم کا جھنڈا ادھونک ڈھنگ ہے۔ اس کے سمبندھ میں اتنا ہی نویدن ہے۔ کہ یہ بات تو نروواد اور سرو سمت ہی ہے۔ کہ اوم (गार्हपत्याग्नि) کی پرتھا ... سے اتی پراچین ہے۔ رہی یہ شنکا ان کے جھنڈے کی پرتھا۔ یدی اس سمے پراچین اتہاس کے پرمانوں سے ان دونوں پرکار کی پرتھا کا ... ہی سدھ کرنا کٹھن ہے۔ تتھاپی اوم کی پرتھا کا ہونا تو مانا بھی جا سکتا ہے۔ پرنتو یہ بات تو سمجھ میں آ ہی نہیں سکتی کہ (गार्हपत्या...) کی پرتھا کا بھی ہو سکتی ہے۔ ... (...ग्नि) ہے کہ پراچین کال میں یاگیک لوگ ... کی ستھاپنا کرتے تھے (गार्हपत्याग्नि) کنتو اس کو گوروکلوں کا کیتو ارتھات جھنڈا بھی مانتے تھے۔ ایسا پڑھنے سننے میں کبھی نہیں آیا۔ اس (गार्हपत्याग्नि) کی ستھاپنا کی پرتھا پرانی ہونے پر بھی اس میں جھنڈے کی ... کا پیدا کرنا تو نوین ہی ہے ... کوئی پرتھا ... کیول پراچین اتھوا ... نہیں ہو سکتی۔ ... اس لئے نہ پرتھا میں ...

نہیں ہوا کرتیں۔ وہ دیش۔ کال اور اوستھاؤں کی آوشیکتا انوسار بدلتی رہتی ہیں۔ اور بدلتی رہنی چاہئیں۔ کیونکہ پرتھائیں۔ تو دیش۔ کال اور اوستھاؤں کی آوشیکتا کے انکول ہونے سے ہی اپیوگی ہو سکتی ہیں۔ چاہے وہ پراچین ہوں۔ اتھوا نوین ہوں۔

یدی پراچینتا وادی مہاشے بھی پرتیک پرگتی کے آدمی کے درست تھا گراہیہ ہونے کے لئے اس کے پراچین ہونے کا پرمان مانگتے ہیں۔ تتھاپی وہ آج کل کے نوینتا وادیوں کی بھانتی سبھی نہیں ہیں۔ نوینتا کے وکیل بہت سے تو آج کل اتنے آدیش میں آئے ہوئے ہیں۔ کہ وہ نہ کیول یہ کہ پرانی باتوں کو سننا ہی نہیں چاہتے۔ بلکہ وہ تو کرانتی دوارا انہیں ... مٹا دینا چاہتے ہیں۔ چاہے وہ ... اور اپیوگی ہی کیوں نہ ہوں۔ پراچینتا کے ... اور کرانتی کے آدیش میں یہ سجن اتنے مگن ہو رہے ہیں۔ کہ ہر دم کرانتی کرانتی کا ہی پاٹھ اور جاپ کرتے رہتے ہیں۔ جس سے سدھار روپ واستوک اودیشیہ کے ستھان میں ایک پرکار سے کرانتی ہی ان کا اودیشیہ اشٹ اور اپاسیہ دیو بن گیا ہے۔ ان کی یہ اوستھا نہ کیول یہ کہ ... سدھار کا ہی کارن نہیں رہی۔ بلکہ اس نے ان کی بھی ایک پرتھک کرانتی وادی سمپردائے بنا دی ہے۔ اس لئے یہ کرانتی ان کی علاج کے ستھان میں مرض بن گئی ہے۔ کیونکہ واستو میں کرانتی اودیش نہیں ہے۔ بلکہ اودیشیہ کا سادھن ہے۔ اور سادھن بھی وہ کرانتی کہ جو پراچینتا کے مٹا دینے کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ سدھار و واستوکتا کی ستھاپنا کے لئے ہو ... کے پرتی شردھا اور نوینتا کے پکش پاتی اس ... سدھانت کو اپنا پتھ پردرشک بنا لیں۔ تو پرسپر کا ... ... سکتا ہے۔ اور ... سدھار بھی ہو سکتا ہے۔

انت میں یہ بھی نویدن کروں گا۔ کہ جب پرکار شری آچاریہ جی نے بڑی سرلتا اور سادگی سے (جس کی ... ہیں) برہمچاریوں کا ہون یگیہ کیول تین سمدھاؤں سے ہونا چاہئے اس وشے میں آپ دونوں نے سمتی اور ... کا پرمان مانگا ہے۔ اسی پرکار (गार्ह ... कौल पत्या - अथवा पत्याग्नि) کی ستھاپنا کرنے ... (ग्नि) میں بھی ویسا ہی کرتے۔ تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ کیونکہ آریہ سماج اور اس کی سنستھاؤں میں کسی ایسی

(بقیہ صفحہ ۱۰ کالم ۱ کے نیچے)

تصویر وفا

ایک دل سوز سوشل افسانہ

(از روشن لعل گپتا بی اے جرنلسٹ پٹیالہ)

(۱)

گرمیوں کے دن تھے۔ کڑکڑاتی دھوپ پڑ رہی تھی ❊

گرمی کی وہ شدت تھی کہ خس جلتی تھی ببول شعلے اگلتا ہوا آفتاب اپنی نصف منزل طے کر چکا تھا۔ زمین کی تپش غضب ڈھا رہی تھی۔ ہر طرف سناٹا تھا۔ انسان تو انسان چرند و پرند بھی گرمی سے ڈر کر چھپے ہوئے تھے ❊

ایک تنگ گلی کے اندر مکان کے ایک کمرے میں ایک نوجوان عورت خیالات میں مستغرق بیٹھی ہوئی ہے!........ وہ خوب صورت ہے مگر مصیبت زدہ...... غم و فکر نے اس کے خوشنما چہرے کی سرخی معدوم کر دی ہے آنکھوں کے گرد حلقے پڑ چکے ہیں..... گویا باد مخالف کے جھونکوں نے اس ننھے سے پھول کو اٹھتی جوانی میں ہی مرجھا دیا ہے!.... مگر حرکات و سکنات سے ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی امیر گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ اب بھی اس کے ہر نقش میں ایک جادو تھا...... جادو...... سحر.... قد میانہ..... گردن نازک و صراحی دار۔ رنگ صاف و شفاف، دلفریب آنکھیں بڑی بڑی نشیلی، پتلیاں رطب و کھجور کی طرح سیاہ، ..... پلکیں نرم و نازک اور تیروں کی طرح، گویا اس کی آنکھیں دو چشمے تھے۔ جن میں پریم کے جذبات آہستہ آہستہ تیر رہے تھے۔ اس کے بال گھنے اور لمبے تھے۔ لیکن اس وقت کھلے ہوئے تھے...... وہ دھم سے زمین پر گر پڑی..... آنکھیں بند ہو گئیں...... کچھ عرصے کے بعد اسے ہوش آیا۔ آنکھیں کھولیں اور نیم بیہوشی کی حالت میں ہی یوں بڑبڑانے لگی۔

ایشور! کیا اب مجھ کو ان کے درشن نصیب ہوں گے وہ یوم سعید کون سا ہوگا؟..... وہ شبھ گھڑی کب آئے گی۔ جب اپنے پران پیارے کے چرنوں میں گر کر ماتھے پر لگانے کا سوبھاگیہ پراپت ہوگا۔ معلوم نہیں مجھے کن غلطیوں کا بدلہ مل رہا ہے؟ کون سے جنم کے برے کرموں کا پھل بھگتنا پڑ رہا ہے۔ کس سے گلہ اور کس سے شکایت کروں جو جیسا بوتا ہے ویسا کاٹتا ہے، کیا انکو چھڑانے کی کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی؟...... سوچکر میں۔ اور تدبیر کروں۔ یہ کس طرح ممکن ہے یہ تو وہ استفادہ نہیں ہیں۔ میں عورت ذات۔ بھلا ان کی کیسے مدد کر سکتی ہوں۔.....تو کیا میں گھر میں پڑی ہوئی آرام سے زندگی کے دن گذار دوں؟........ یہ بھی مناسب نہیں؟ اس بات کی دھرم مجھے اجازت نہیں دیتا؟ پھر اور کون سا طریقہ ہے؟..... (کچھ دیر کے بعد) خیر دہلی چلوں تو سہی۔ شائد کسی بھلے مانس وکیل کی معرفت کامیابی ہو جائے۔ ..... آہ یہ دل، ان سے پریم بھری..... رس بھری باتیں کرنے کے لئے تڑپ رہا ہے قالب خاکی میں مقید پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ ...... چاہتا ہے اڑ کر اپنے پیارے کے پاس پہنچنا...... (اٹھ کر) چلوں چلوں۔ ان آنکھوں کو ان کے درشن روپی امرت سے شانت کروں!!......

(۲)

گلشن دہر میں شام کی دیوی خرام ناز تھی۔ کسان اپنے گھروں کو، مویشی اپنے تھانوں کو اور پرندے اپنے گھونسلوں کو واپس جا رہے تھے دہلی کے جیل میں ایک عورت ایک قیدی سے باتیں کر رہی تھی ❊

عورت۔ کیا آپ کو پلنگ ملتا ہے؟

قیدی (متحیرانہ انداز سے) جیل میں پلنگ؟ بھولی! یہ جیل ہے یا سسرال ❊

عورت۔ بھوجن کا کیا انتظام ہے؟

قیدی۔ جو کی روٹی۔ جسے کتے بھی کھانا پسند نہ کریں دونو وقت ملتی ہے۔ اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں ❊

عورت۔ گرمی سخت ہے۔ رات کو باہر سونے کا انتظام ہے اور اوڑھنے کے لئے کوئی کپڑا ہے یا نہیں؟

قیدی۔ دیوی۔ قید تنہائی ہے۔ ہمیں اس تنگ و تاریک کوٹھڑی سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔ دو کمبل ایک اوپر اوڑھنے کے لئے اور دوسرا نیچے بچھانے کے لئے ملے ہوئے ہیں ❊

عورت۔ گرمیوں میں کمبل!

قیدی۔ پران پیاری جیل خانے میں قیدیوں کی تکلیف سے کسی کو کیا غرض۔ اگر اس بات کا خیال رکھنا ہو۔ تو جیل میں کیوں ڈالیں۔ پریہ تم میری تکالیف کا مطلق خیال نہ کرو۔ جس طرح بھٹی میں تپانے سے سونے کی چمک اور زیادہ تیز ہوتی ہے۔ اسی طرح جیل کی سختیاں میری کمزوری کو دور کر کے مجھے سچے معنوں میں انسان بنائینگی۔ میں کندن بن کر نکلوں گا ❊

عورت۔ (ہاتھ جوڑ کر) پریتم! کیا آپ کی داسی کسی طرح سے بھی آپ کے کام آسکتی ہے۔ جسم کا انگ انگ آپ کے سکھ کے لئے نچھاور کرنے کو تیار ہوں..... پریتم..... آنکھوں سے آنسوؤں کا سوتا بہہ نکلا ــــ

قیدی (سنبھل کر) پریہ! یہ کمزوری آپ کے لئے مناسب نہیں! کیا آپ نے پراچین آدرش کو بھلا دیا؟ استریاں ہنستی ہنستی اپنے پتی دیو کو اپنی اولاد کو رن کھیتر میں جا کر جان دینے کی پریرنا کرتی تھیں۔ آپ کی کوشش سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جاؤ گھر جا کر پرماتما سے پرارتھنا کرو کہ میں راہ صداقت سے ایک قدم پیچھے نہ ہٹوں ❊

عورت کو اپنی کمزوری کا احساس ہوا۔ اس کے ننھے سے دل پر ضرب کاری لگی۔ وہ بے بس تھی۔ واقعی بے بس۔ کسی قسم کی مدد کرنے کے ناقابل۔ اس کا سر جھک گیا۔ پتی دیو کو پرنام کرنے کے لئے۔ ہاتھ جوڑے۔ اجازت مانگی۔ اور گھر کو واپس لوٹی ❊

(۳)

بملا اپنے گھر پہنچی۔ وہ عورت نہیں تھی بلکہ دیوی تھی...... تپ و تیاگ کی جیتی جاگتی مورتی..... عصمت و حیا کی درخشاں مثال...... (سوچ کر) کیا مجھ کو یہ زیبا ہے کہ پتی کے قید ہونے پر آرام سے زندگی کے دن گذاروں..... لوگ مجھ کو کیا کہیں گے۔

...... ہاں!...... تیاری!..... میرے لئے لازم ہے۔ کہ میں بھی ویسی ہی تپسیا کی زندگی بتاؤں...... تاکہ دنیا کے سامنے پتی بھگتی کا آدرش قائم ہو ❊

بملا نے اپنے تاریک مستقبل پر بڑی تیزی سے نظر دوڑائی۔ وہ ناز و نعمت میں پلی تھی مصیبت اسے سونگھ تک نہ گئی تھی۔ اس لئے کچھ عرصہ تک وہ خیالات کے سمندر بے پایاں میں غرق رہی..... ضمیر و شیطانی خیالات میں لڑائی ہوتی اور آخر اول الذکر کی فتح ہوئی۔ اس نے تپسیا کی زندگی گذارنے کا پرن کیا..... سخت گرمی پڑتی تھی۔ لوگ باہر کھلی ہوا میں سوتے تھے مگر پتی ورتا بملا۔ تصویر وفا بملا۔ مکان کی نچلی منزل کی سب سے پچھلی کوٹھڑی میں پڑتی۔ رات کو ایک کمبل نیچے اور دوسرا اوپر اوڑھ لیتی۔ مچھر ستاتے۔ تو وہ ہنس دیتی، پسینہ آتا۔ تو اسے گنگا اشنان سمجھتی۔ صبح اٹھتی۔ اشنان کرتی۔ اور سندھیا میں مگن ہو جاتی۔ روٹی کے وقت گھر میں گندم ہوتے ہوئے جو کی روٹی تیار کرتی اور بشاشت پریم سے کھاتی، اکثر فاقہ کرتی۔ اس نے گھر سے باہر نکلنا بند کر دیا۔ ہنسنا بولنا ترک کر دیا۔ سنگار سے منہ موڑ لیا۔ اور ہر قسم کے آرام کو تلانجلی دے دی ❊

(۴)

بملا کی سہیلیاں حیران تھیں۔ کہ بملا کے درشن کیوں نہیں ہوتے۔ پہلے تو وہ روزانہ آتی تھی۔ ہنسی مذاق ہوتا تھا۔ وقت کٹ جاتا تھا مگر اب تو وہ عید کا چاند ہی بن گئی۔ نہ جانے کس بھونرے میں جا سمائی ہے۔ کہ شکل ہی نہیں نظر آتی۔ نہ جانے اسے کیا ہو گیا ہے ❊

شانتا۔ چلو بہن چلیں اور دیکھیں کہ اس کا کیا حال ہے؟

کانتا۔ چلو میں تو خود تم کو کہنے والی تھی ❊

دونو سہیلیاں بملا کے مکان پر پہنچیں۔ اس کو زمین پر پڑا دیکھ کر ان کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ وہ بے سدھ سی پڑی تھی ❊

شانتا اور کانتا کے پاؤں کی آہٹ سن کر وہ چونکی اور کہنے لگی۔

"وہ بہن! آؤ پلنگ پر بیٹھ جاؤ"

شانتا۔ ہم تو نہ بیٹھیں گی۔ تم تو زمین پر پڑی بدن رگڑ رہی ہو۔ اور ہم پلنگ پر بیٹھیں۔ یہ تو نہ ہوگا ❊

بملا۔ بہن! اگر میری قسمت میں تکلیف اٹھانا بدا ہے۔ تو کیا میں تم کو بھی تکلیف دوں ❊

کانتا۔ اس میں تکلیف کی کونسی بات ہے زمین پر بیٹھنے سے ہمارا رنگ تو میلا نہ ہوگا

.... وہ دونو بملا کے پاس بیٹھ گئیں ❊

تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ جس کے بعد شانتا نے مہر سکوت کو توڑا اور کہنے لگی۔ بہن تم نے کیا حال بنایا ہے۔ پگلی تو نہیں ہو گئی ❊

بملا۔ بہن کیا بتاؤں قسمت تمام ناچ نچوا رہی ہے۔ ابھی تک تو پگلی نہیں ہوئی۔ ہاں ایسا ہو جانا سمجھو۔ پریتم کے پریم نے دیوانہ بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی ❊

شانتا۔ کیا تم نے مرنے کی ٹھان لی ہے۔ ایسی سخت گرمی اور اس پر طرہ یہ کہ کمبل پر اور بند مکان کے اندر سونا ❊

بملا۔ میرے جیسی بد قسمت کو۔ ابھاگنی کو۔ موت کہاں!..... وہ مجھ سے خوف کھاتی ہے۔ یمراج کے دوت گھبراتے ہیں ❊

کانتا۔ بہن! یہ تو ہم نے مانا کہ آپ کے پتی دیو قید میں ہیں۔ مگر تم یہ بتاؤ کہ تمہارے ایسا کرنے سے ان کو کسی قسم کا فائدہ ہو سکتا ہے؟

بملا۔ بہن! اگر ان کو نہیں تو مجھ کو تو ہے میں چاہتی ہوں کہ پرماتما کے سامنے سرخرو ہو جاؤں۔ ...... آہ!..... (گلا بھر آیا)..... آگے کچھ بول نہ سکی ❊

شانتا اور کانتا پر رقت طاری ہو گئی۔..

آئینہ

... کے کمالات ... آہ سکیں - اور آنکھوں
... صاحب خیال آیا - مہلاز اد قتولا
... کی گرد بارہ آگئی ......
... ہوئی - وہ جس طرح جیل میں
... کیا میں نہ اٹھاؤں ؟

(۵)

... تصور بنا بلا کر ...... پتا
... انگور پتا پیار کرتے ہوئے
... جانکی داس پر مقدمہ چلتا رہا اور
... پھانسی کی سزا ہوئی ؛
... پتی کے پریم میں مگن بیٹھی ہوئی تھی
... کا داہنا انگ پھڑکنے لگا - وہ
...... پرماتما پتی دیو آرام سے
... فگون ہو گیا ؛
... دیر میں باہر شور سنائی دیا - اس
... کا سلسلہ ٹوٹا - وہ بھاگی ہوئی باہر نکلی
... اخبار بیچ رہا تھا - اور با آواز بلند
... تھا - " جانکی داس کو پھانسی کا ...
......
... یہ الفاظ تھے یا زہر میں بجھے ہوئے
... کے نازک دل کے آر پار ہو گئے - یہ
... اس کے لئے ناقابل برداشت تھا - وہ
... کر پڑی - ماتھے پر پسینہ آگیا ..
... بغل پر ہاتھ رکھا ...... مگر بلبل پھڑ
... پرواز کر چکی تھی ، پروانہ شمع پر نثار ہو چکا
...... تھا

... اے شمع پہ جل جانے سے
... مرگ کوئی پوچھے تو پروانے سے

(ختم شد)

اوڈ قوم کا کلیان

اوڈ قوم جو صدیوں سے تعلیم سے محروم ... کے اندر خانہ بدوش صورت میں پھر رہی ... تعلیم دینے کے لئے ایک پاٹھ شالہ ... کانگڑہ داخلی علوالی ضلع میانوالی میں ... سکولوت کھولی گئی ہے - اوڈ اودھار سبھا میانوالی جو کہ اس جاتی ... رکھتے ہیں کی سخت محنت و کوشش ... اس جانگلی اوڈ قوم کے داخلہ ... لالہ بہاری رام مدرس مقرر کیا گیا ... طلباء کو روٹی کپڑا التعلیم کا سامان ... تنخواہ وغیرہ سب سبھا دے رہی ... ذکر طلباء کی تعداد ... کوشش کر رہا ہے ؛

(... اوڈ ادھار سبھا میانوالی)

... اشتہار دیکر فائدہ اٹھاؤ ؛

مسلمان گھروں میں او پد یش

"اس مرقعہ پر سب سے زیادہ جس بات کا شتر باد آیا - جس کی بابت میری التماس ہے کہ مسلمانوں کے گھروں میں نمایاں مقامات پر جلی حروف میں وہ مرقوم ہونا چاہئے جس کا ترجمہ یہ ہے :-

" اے انسانو ! تمہاری فوج جرار اور سپاہ گذار تمہاری کوئی بھی کام نہ آئیگی تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو " (رگوید اشٹک ورگ ۱۰ - ۱۸ - منتر ۲) کیسے پیارے اور پر تاثیر الفاظ ہیں کہ تمہاری حکومت روئے زمین پر ہو "
(اہلحدیث ۲۷ مئی)

حضور صاحب تھیٹر میں

" پہلی رات کو تھیٹر کا تماشہ دیکھا - طبیعت نہایت پژمردہ ہو گئی - اگر پبلک کا یہی مذاق ہے - اور ایسے ہی کھیل تماشے پبلک کے دل کو بھاتے ہیں - تو سورا جیہ ؟ کی نظم بہانا فضول ہے - ایک ایکٹرس کا گانا نہایت نفیس تھا - وہ اپنے فن کی ماہر معلوم ہوتی ہے - اس کے علاوہ دو تین ایکٹر بھی اچھے تھے - لیکن درجہ اول کا ایکٹر کوئی نہ تھا - ڈائرکٹر صاحب مسٹر سنجنا بڑے تپاک سے ملے - انہوں نے پھولوں سے سواگت کیا - اور حسب خواہش میرے ایک کونہ میں سیٹ کا انتظام کر دیا "
(مدراس یا سوامیوں کے حضور صاحب کی ڈائری ۲۴ - اپریل)

ہندوؤں کو سنگٹھت کرو

" ہمارا مقابلہ اس وقت مسلمانوں سے ہے - سب جانتے ہیں کہ اسلام شمشیر سے پھیلا نہ پھیلا ہے اندر ہی بحث اور مباحثوں سے کیونکہ مباحثوں میں ان کو ہمیشہ ہار ہوتی ہے - لیکن اس پر بھی وہ اپنے مذہب کو نہیں چھوڑتے - کیوں اور کس واسطے اس واسطے کہ مسلمانوں میں برابری اور بھائی بندی کا خیال بہت زبردست اور پختہ ہے - برخلاف اس کے ہندو قوم اس وقت ایک چڑیا گھر کا نمونہ ہو رہی ہے جس کا نمونہ کسی دوسرے سے نہیں ملتا ؛

ہندوؤں میں دل و دماغ بڑا زبردست ہے - لیکن سنگٹھت نہ ہونے کی وجہ سے ہم بیکار ہیں - آریہ سماج کا فرض ہے کہ پولیٹکل لیڈروں سے کہدے - اگر سوراج لینا ہے تو پہلے اپنے بچاؤ کے لئے آپس کا اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرو - تاکہ سوراج ملنے پر کسی بدمعاش یا گڑ کرنے والے کو جھوٹ کا موقع نہ ملے ... کو ہندو قتل کر سکتا ہے

کی جرأت نہ ہو سکے - اگر متحد ہو کر ایینٹ کا جواب پتھر سے دو گے - تو اسی وقت تمہاری جان و مال اور آبرو و عزت قائم رہ سکے گی - گو زمانہ کے موافق حالت تبدیل کرنی ضروری ہے لیکن نہ اتنی کہ ہم اپنی اصلیت اور دھرم کو کھو بیٹھیں - اس لئے منتشر اجزاء کو یک جا کرو - پھر پولیٹکل میدان میں کامیابی ہوگی ؛"

(پنڈت امرناتھ از مراد)

قادیانی قابلیت کے مظاہرہ پر مرزا جی

قادیان کے تعلیم الاسلام سکول کے ردی نتیجہ پر طلبہ اور ان کے استادوں اور والدین پر برس کر قادیانی امام فرماتے ہیں :-

" میں اس نکتہ نگاہ سے اپنے سکول کے نتائج کو نہیں دیکھتا کہ ان میں سے کتنے لڑکے کامیاب ہوئے اور کتنے فیل - بلکہ اس نکتہ نگاہ کے ماتحت دیکھتا ہوں - کہ ہم خدا تعالیٰ کی جماعت کہلاتے ہیں اور ہماری ذلت اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتی ہے - میں انٹرنس کو انٹرنس کی حیثیت میں - ایف اے کو ایف اے کی حیثیت میں - بی اے کو بی اے کی حیثیت میں اور مولوی فاضل کو مولوی فاضل کی حیثیت میں نہیں دیکھتا - بلکہ میں اسے اللہ تعالیٰ سے وابستگی کے لحاظ سے دیکھتا ہوں - اور میں اس لحاظ سے دیکھتا ہوں - کہ ان نتائج سے سلسلہ پر کیا اثر پڑتا ہے - میں صرف انٹرنس میں لڑکوں کو فیل ہونے کو ہی ناپسند نہیں کرتا - بلکہ میں تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ ہمارے بچے کسی کھیل میں ہار جائیں - کیونکہ میں سمجھتا ہوں - جب کوئی قوم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتی ہے - تو اس کے افراد اور دوسری جماعتوں کے افراد میں بہت نمایاں فرق ہوتا ہے - بہت نمایاں فرق ہوتا ہے - بہت نمایاں فرق ہوتا ہے - کبھی کوئی شخص اس امر کو تسلیم نہیں کر سکتا - کہ ایک تار کو بجلی کے ساتھ تعلق ہو اور پھر بھی اس میں کوئی اثر نہ ہو - اور کسی تار میں واقعہ میں بجلی کا کوئی اثر نہیں تو دو باتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے یا تو اس کا تعلق کبھی ہوا ہی نہیں - اور اگر کبھی تھا - تو اب منقطع ہو چکا ہے - جیسا کہ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بہت بڑھکر اللہ تعالیٰ سے تعلق کا اثر ہونا چاہئے - اور اگر اثر دکھائی نہیں دیتا - تو اس کا صاف طور پر مطلب یہ ہے کہ ہمارا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں - بلکہ زبانی دعویٰ ہے " (الفضل ۲۶ مئی) ؛

ایڈیٹر - زبانی دعوی کی بات بالکل بجا ہے

علیم الکل کا علم - مرزا کی عمر

(۱) تحفہ گولڑویہ میں مرزا صاحب کا ایک الہام حسب ذیل مرقوم ہے :-

" اس طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے خلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا - کہ میں ۸۰ برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کرونگا - تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں "

اس کا ماحصل یہ ہے کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۷ اور ۸۳ برس کے بین بین ہو گی - اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ کاذب ثابت ہو گئے ؛

میرا اور آپ کا یہ مسلم عقیدہ ہے - کہ خدا تعالیٰ علیم الکل اور ہر ذی روح کی موت کے وقت کو ساعت - منٹ - سکنڈ سکنڈ بلا کم و کاست ٹھیک ٹھیک جانتا ہے - اور ایسا نہ ماننا خدا کی صفت علم کا انکار کرنا ہے ؛

الہام میں الفاظ " دو تین برس کم یا زیادہ " پائے جانے سے دو باتوں سے ایک بات کا ماننا لازمی اور لابدی ہو گا - وہ یہ کہ یا تو خدا کو مرزا صاحب کی وفات کا ٹھیک ٹھیک وقت معلوم نہیں تھا - ورنہ وہ علیم الکل کبھی ہرگز اندازاً یا قیاساً نہ کہتا - یا یہ کہ مرزا صاحب نے حکیم نور الدین جیسے حاذق کے مشورہ سے اپنی عمر کا اندازہ کر کے یہ فرضی الہام گھڑ لیا ہے ؛

دوسرا اعتراض یہ ہے - کہ نا واقفات نے اس الہام کو غلط اور مرزا غلام احمد صاحب کو بقول خود " کاذب " ثابت کر دیا ہے - کیونکہ مرزا صاحب کی وفات ۶۶ سال سے بھی کم عمر میں واقع ہوئی - جس کے لئے میں مندرجہ ذیل معتبر ثبوت آپ کی کتابوں سے پیش کرتا ہوں -

(۱) تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۵ مطبوعہ ۱۹۰۲ء - " بالخصوص اس صورت میں کہ اس وقت جو کہ تخمینا یہ عمر کا اندازہ ہے "

چونکہ مرزا صاحب کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی - لہذا آپ کی عمر ۶۰ + ۶ = ۶۶ سال ہوتی ؛

(۲) حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱ حاشیہ نمبر ۱۵ سی ۱۹۰۷ء ؛

" میری عمر اس وقت قریباً ۶۸ سال کی ہے " اس سے بھی آپ کی عمر قریباً ۶۹ سال ثابت ہوئی - نہ کہ ۷۷ یا ۸۳ برس ؛

(۳) ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۱ :-

" اس عاجز کی عمر اس وقت کہ ۱۸۹۲ء میں پچاس برس سے بھی کچھ زیادہ ہے "

اس حساب سے بھی آپ کی عمر ۵۰ + ۱۵ = ۶۵ سال سے کچھ زیادہ ثابت ہوئی نہ ۷۷ یا ۸۳ برس لہذا الہام غلط ؛

(۴) تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۳ مطبوعہ ۱۹۰۲ء

" بلکہ اگر دس سال برس الگ کر دیئے جائیں

جو اس عاجز کی عمر کے ہیں "الخ"
پس آپ کی عمر ہوئی ۶۰ + ۶ = ۶۶ سال نہ کہ ۷۴ یا ۸۳ سال لہٰذا الہام غلط ؛

(۵) سیرۃ المہدی ص۱۹۷ پر بقول مرزا سلطان احمد صاحب لکھا ہے۔ کہ

ہندو پنڈت مجھے کہتا تھا۔ کہ میری پیدائش سمت ۱۹۱۳ بکرمی ہے۔ اور میں نے سنا ہے۔ کہ والد صاحب کی عمر میری ولادت کے وقت کم و بیش اٹھارہ سال کی تھی ؛

اب چونکہ مرزا صاحب کی وفات ۱۹۰۸ء مطابق سمت ۱۹۶۴ بکرمی ہوئی تھی۔ لہٰذا مرزا صاحب کی عمر (۱۹۶۴ - ۱۹۱۳) + ۱۸ = ۶۹ سال ہوئی۔ نہ کہ ۷۴ یا ۸۳ سال۔ لہٰذا الہام غلط ثابت ہوا ؛

(۶) حضرت مسیح موعود کے مختصر حالات جو مرزا صاحب کی زندگی میں براہین احمدیہ حصہ اول کے اخیر پر چھپے ہیں۔ صفحہ ۶۰ پر لکھا ہے۔ کہ

"۱۸۳۹ء اور ۱۲۵۵ھ دنیا کی تواریخ میں بہت مبارک سال ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے مرزا غلام مرتضیٰ (صاحب) کے گھر قادیان میں وہ موعود مہدی پیدا فرمایا۔ جس کے لئے آج تیاریاں زمین و آسمان پر ہو رہی تھیں"۔

(۷) ایضاً صفحہ ۶۱ :-

"اور مسیح موعود کی ولادت اور رنجیت سنگھ کی موت کا ایک ہی سال میں واقع ہونا رسالہ بخشش کے نشانات کا مظہر ثابت ہوتا ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ سکھ سلطنت کا تاج تھا۔ جو مسیح موعود کے پیدا ہوتے ہی ۲۷ جون ۱۸۳۹ء کو گر کر خاک میں مل گیا"۔

اس حساب سے مرزا صاحب کی عمر بحساب شمسی ۱۹۰۸ - ۱۸۳۹ = ۶۹ سال اور بحساب قمری ۱۳۲۵ - ۱۲۵۵ = ۷۰ سال ہی ثابت ہوتی ہے۔ نہ کہ ۷۴ یا ۸۳ سال۔ لہٰذا الہام غلط اور مرزا صاحب کاذب ثابت ہوتے ہیں ؛

(۸) محقق ۳۸۸ صفحہ پر بھی مرزا صاحب کی پیدائش ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۵۵ ہجری اور موت ۱۹۰۸ء مطابق ۱۳۲۵ھ لکھی ہے۔ جس سے آپ کی عمر ۶۹ اور ۷۰ سال کے مابین ثابت ہوتی ہے ؛

(۹) سوانح عمری مرزا غلام احمد صاحب صفحہ ۰ مطبوعہ کاپر میڈ سٹیم پریس لاہور پر ہے۔ کہ "۱۸۳۹ء ۱۲۵۵ ہجری وہ مبارک سال ہے۔ جب آپ کی پیدائش ہوئی"۔

اسی طرح اور بھی کئی ایک ثبوت مرزا صاحب کی تحریروں سے ایسے پیش کئے جا سکتے ہیں جن کی رو سے مرزا صاحب کی عمر تقریباً ۶۸ سال ثابت ہوتی ہے۔ پس الہام مذکورہ بالا دربارہ عمر غلط ثابت ہوا اور بقول خود مرزا صاحب کاذب ثابت ہوتے ہیں ؛

(اہلحدیث ۲۷ مئی)

پروفیسر رام دیو جی کے نئے وچار

کانگڑی گورو کل کے سابق آچاریہ منتری پنڈت رام دیو جی ورن بیوستھا کے بڑے پریمی ہیں۔ حال میں آپ نے گوالمنڈی آریہ سماج کے وارشک اتسو پر ورن ویوستھا کا سمرتھن کرتے ہوئے یورپ اور امریکہ کو آڑے ہاتھوں لیا۔ کارن یہ کہ آپ کے مت انوسار وہاں کے کسی دیش میں (روس) میں شودروں کا راجیہ ہے۔ کسی (امریکہ) میں ویشوں کا۔ اور کسی (جرمنی) میں کھشتریوں کا۔ آپ ان کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ یہاں براہمنوں کا راجیہ ستھاپت کرو۔ تبھی شانتی ہوگی۔ سوویٹ سرکار (آپ کے شبدوں میں شودر سرکار) پر تو آپ نے گرجہ بات دیکھی اور ناستکتا کا بھینکر الزام لگا کر خوب ہی نندا کی ہے۔ یکا فرمایا ہے۔ کہ شکتی کھشتریوں کے ہاتھ میں رہے۔ دھن پتی ویش ہوں۔ اور سیوا شودروں کے لئے ہو۔ تو اشانتی کے لئے کوئی ستھان ہی نہیں ؛

کھید ہے۔ کہ اپنے پکش کو سدھ کرنے کے جوش میں آپ دکھی نشٹ سماج کے پرتی سہانو بھوتی کے دیوی گن کو بھی تلانجلی دے بیٹھے ہیں۔ (اپنی بڑائی دکھانے کے لئے دوسری جاتیوں کی ویرتھ نندا کرنے سے نہ ان کی کچھ بھلائی ہوتی ہے اور نہ ہمیں ہی کچھ فائدہ پہنچتا ہے۔ ان دیشوں کی اوستھائیں ہی ایسی ہیں۔ جن کے کارن ان کو ویسا بننا پڑتا ہے۔ ان کی ہنسی اڑانے اور طعنہ دینے سے کچھ لابھ نہیں۔ اگر آپ ہیں منش ماتر کے دکھوں کے لئے سچ سچ سہانو بھوتی کا بھاو ہے۔ اور آپ ان کی ساری اشانتی ایک ماتر اوشدھی ورن ویوستھا ہی کو سمجھتے ہیں۔ تو پہلے اپنے دیش میں تو ورن ویوستھا بنا کر دکھائیے۔ آریہ سماج کو پرچار کرتے پچاس سے بھی زیادہ برس ہو گئے۔

کیا اس سمے ورن ویوستھا ستھاپت کی ہے؟ کیا بھارت میں یورپ سے کم اشانتی ہے؟ آپ مانیں چاہے نہ مانیں۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ یہ آٹھ کروڑ اچھوت اور سات کروڑ شودر سب اسی ورن ویوستھا کی ہی پیداوار ہے۔ اس سے بڑھ کر اشانتی اور کیا ہو سکتی ہے؟ کوئی ایسا کال بتائیے۔ جب بھارت میں آپ کی ورن ویوستھا ہو اور پھر انیائے اور اشانتی موجود نہ ہو۔ کم از کم رامائن اور مہابھارت کے زمانے تو انیائے اور اشانتی سے خالی نہیں نظر آتے۔ آپ جیسے دھرم پرچارک کو جاتیہ پکشپات سے اوپر ہونا چاہئے۔ اگر آپ کی بات مان کر ساری شکتی کھشتریوں کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ اور شودر، ویش اور براہمن چوڑیاں پہن کر گھر میں بیٹھے رہیں۔ اور پھر اگر کھشتری نرنکش شکتی کا اتیاچاری ہو جائیں تو آپ ہی بتائیے۔ کہ باقی لوگ جنہیں شستر دھارن کرنے کا ادھیکار ہی نہیں اپنی رکشا کیسے کر سکیں گے؟ کیا برہمن گنتا کے تنکوں اور ویش ترازو کی ڈنڈیوں سے کھشتریوں کی ہتھیار بند سینا کا مقابلہ کر سکیں گے؟ جزیہ کے خلاف ستیاگرہ کرنے والے دس ہزار سادھوؤں کو اورنگ زیب نے اپنے ہاتھی کے پاؤں تلے روند کر مروا ڈالا۔ کہئے ان برہمنوں کے ستیاگرہ نے اس کا کیا بگاڑا؟ سارے سماج کو کسی ایک گروہ کے رحم پر رکھنا کتنا خطرناک ہے ؛

ہم لوگ سنسار کی واستوک اوستھا پر آنکھیں بند کر کے فرضی باتوں پر بحث مباحثہ کرنے میں ویرتھ سمے نشٹ کرتے ہیں۔ اس سمے ہندو قوم کا نصف سے بھی زیادہ حصہ شودر اور اچھوت جنم ابھیمانی ورن دھاریوں کے اتیاچار سے ہاہاکار کر رہا ہے۔ یہ ہاہاکار تب تک شانت نہیں ہو سکتا۔ جب تک اونچے ورن کہلانے والوں کا جنم ابھیمان دور نہیں کیا جاتا۔ پرنتو آپ اس ابھیمان کو دور کرنے کے ستھان میں ورن میں جنم کی پردھانتا کی فلاسفی چھانٹ کر الٹا اسے اور بھی بڑھا رہے ہیں۔ دیش اور کال کو دیکھ کر ہی بات کرنی چاہئے۔ سوچئے ہندو سماج کی ورتمان اوستھا میں جنم کی بڑائی کے گن گانے کا کیا پرنام ہوگا؟ آریہ سماج برہمن کشتری شدھار سبھا کے سوا اور کچھ نہ رہ جائے گا۔ یدی آپ کو یہی ابھیشٹ ہے تو بے شک ورن ویوستھا اور جنم کے سنسکاروں کے گیت گاتے جائیے۔ آپ کو کوئی روکنے والا نہیں۔ ورن میں جنم کا دخل کرنے سے معلوم نہیں آپ کا کیا ابھپرائے ہے؟ کیا ایک وددان پروفیسر کو اس لئے وددان (برہمن) نہ مانا جائے۔ کیونکہ اس کے ماں باپ ان پڑھ ہیں۔ اور جوتے بنانے کا کام کرتے ہیں؟ یا کیا ایک اپدیشک (برہمن) کے مڈل فیل لڑکے کو اس لئے براہمن (وددان) مان لیا جائے۔ کیونکہ اس کا جنم براہمن کے گھر ہوا ہے جن کو اس سمے شودر اور اچھوت کہا جاتا ہے۔ کیا ان سب کے ماتا پتا کے سنسکار برے ہیں؟ یدی ماں باپ کے سنسکاروں کی پردھانتا ہے۔ تو پھر نیچ کٹیپ کے یہاں بھگت پرہلاد اور اگرسین کے یہاں دُشٹ کنس کیسے پیدا ہو گیا؟ ولایت کے سٹرینڈ میگزین میں کچھ برس ہوئے ایک امریکن پروفیسر کا ورتانت چھپا تھا۔ انہوں نے ایک نہایت مورکھ، ودرآچاری اور گندے ماتا پتا کی ایک ننھی سی لڑکی لے کر پالی تھی۔ اسکا انہوں نے اتم ڈھنگ سے شکشا دی تھی۔ کہ آٹھ برس کی آیو میں اس بالکا میں وشودیالیہ کے گریجوایٹ جتنا گیان اور شعور تھا۔ اس سے انہوں نے یہ سدھ کیا تھا۔ کہ باپ دادا کے سنسکاروں کی کچھ بھی برائی نہیں شکشا شاستر کا اچھا گورو کیسے ہی ادنیٰ مورو ثی سنسکار والے بچے کو بھی ودوان بنا سکتا ہے۔ موروثی سنسکار کے گیت گانے والے ہم لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہمارا چمار دو ڈھائی روپے سے ادھک کا جوتا نہیں بنا سکتا۔ پرنتو شکشا کو پردھان ماننے والے یورپ کا چمار پندرہ پندرہ روپیہ کا بوٹ بناتا ہے۔ ہمارے برہمن وید و شاستر گرنتھوں کے بڑے بڑے پرمان دیتے ہیں اپنے برہمن تو اور پانڈتیہ کا فاخر سمجھتے ہیں اور ورن ویوستھا کو نہ ماننے والے یورپ کے وددان نئی نئی ایجادیں کر رہے ہیں ؛

اورنگ زیب اور شواجی

پروفیسر صاحب نے جب سے گوروکل چھوڑا ہے۔ تب سے آپ کو ہندو مسلم ایکتا کی بھی چنتا رہنے لگی ہے۔ اس ایکتا کا اپائے بتاتے ہوئے آپ کہتے ہیں۔ کہ "ہندوستان میں ہندو مسلمان نہیں ملیں گے۔ جب تک ہندو شیواجی و پرتاپ کی یاد منائیں گے۔ اور مسلمان اورنگ زیب کی"۔ مجھے آشچریہ ہے۔ کہ پروفیسر رام دیو جیسے کٹر آریہ سماجی اور تواریخ داں کے منہ سے یہ شبد کیسے نکل پڑے۔ اورنگ زیب ایک غیر ملکی حاکم تھا۔ اس کے بزرگوں نے بھارت کی آزادی چھینی تھی۔ اس سے ہندوستان کی پرجا مہا دکھی تھی۔ اس کے برعکس شیوا جی اور پرتاپ دیش بھگت تھے۔ وہ ماتر بھومی کو غیر ملکی حکومت سے نجات دلانا چاہتے تھے۔ دونوں کو ایک سمان ماننا مہاتما گاندھی اور جنرل ڈائر کو برابر کا درجہ دینا ہے۔ پھر اس ایکتا کی پراپتی کے لئے آپ سکھوں اور ہندوؤں کو کیول شیواجی اور پرتاپ سے ہی کیوں گورو گوبند سنگھ۔ سوامی دیانند۔ سوامی شردھانند اور پنڈت لیکھرام سے بھی سنبندھ توڑ دینے کو کیوں نہیں کہتے۔ کیونکہ مسلمان ان کے نام سے بھی چڑتے ہیں۔ اس ایکتا کا سب سے سرل اپائے تو یہ ہے۔ کہ سب ہندو اپنی سنسکرتی و کلچر، اپنے اتہاس اور اپنے مقدس ادیان کو تلانجلی دے کر مسلمان ہو جائیں۔ بس ایک دم سوراجیہ پراپت ہو جائے گا ؛

(سدت رام جی اے)

پرکاش کی اشاعت بڑھائیے ؛

اوم سوچک منتر کی چھند کی اُتپتی

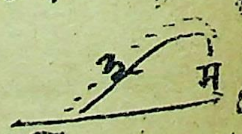
(پینگل کے وچار ترنگ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۶)

سٹرپرستھ آکاش گونجی :- "برھمچاری بالک! ہے اس چھند میں سارے سنسار کے تین آدی پدارتھوں ایشور - جیو - پرکرتی کو سمایا ہے پل ایتراں پرشرم سپھل ہوگا - تمہت دنیا میں تین کال ایک بنے گا - تتھا تینوں کال میں متی بیاپی اے اگ جگ اسی ارتھ میں کام ہوئے گا - اسی میں پدیو پرتھوی انترکش سماتے اسی میں پرتھوی پاتال اور پرلوک آتے - تریچ دیا ارتھات رگ یجو سام اسی میں آگئے - اپنتی استی پرلیہ - اسی میں سمائی اتپادکتو - پالکتو تھا سنہارکتو اسی میں سماتے - ستو - رج تم کے تین گن اس میں آتے - اگنی درن - تھا دایو اسی میں لکھائے - گیان - کرم اپاسنا بھی کہائے - دیکھی جنتا جگت ہیں درشایا - دیک ترموُرتی (TRINITY) بھی کہلا پرنتو پریہ بھگت! اب تک یہ چھند ادھورا ہی ہے - تیرے اپنے ہی کئی آتم گن اس میں نہیں سماتے سکیا تی - ویدوانی جو تیرے ہردیہ میں اپکار رہی ہے - اس کا میٹھا سوُر اس چھند میں دکھائی نہیں دیتا - شبد اوی ہے - پرنتو اس چھند میں اب تک نہیں آیا ؛

امرت پتر! اس امر ویدوانی کی توا پنے ہی گھر سے دھونی نکالنا ہوا - شوبھا نمان ہو اس لئے کہ ویدتیرے (جیو) کے لئے ہی ہیں پرنتو وید منتر سے پہلے تو سوتم سمان پوروک اوم اُچارن کیا کرتا ہے - چل! اس اوم کا سوُر بھی اس چھند میں لگادے - رشی انتر دھیان ہو گئے × × × دیکھا کہ اوم کی دھونی شانتی کے سلیح سے اُٹھ کر اُنتموا مکھ سے نکل کر بل پوروک اوپر چڑھتی ہے - پھر نیچے گر کر انترکش شانت لین ہو جاتی ہے - اس لئے رشی نے سوچا کہ کیول اوم شبد کے اُچارن کا چھند کچھ اس پرکار ہوگا ؛

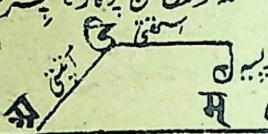


شانتی کی سطح الٹا کام آیا کرا ا = انیتی ہی ہے - اُ = ऋ کا ارتھ

۳ کا ارتھ استت کرنا ہے - یا اوپر چڑھنا یا بڑھنا یا پالن پوشن کرنا ہے - م = म کا ارتھ مرتیو اتھوا پرلے ہے ؛

اس لئے کیول اوم چار ماترے اُتپتی -

استفتی اور پرلے کا درشیہ من مندر میں دکھائی دیتا ہے - تدا نوکول من پر کار کا چستر بنیگا -



پرکرتی کی سامیہ اوستھا

اس میں سے یدی کون (ENGLES) نکال دیئے جائیں - تو نمی اور کت شکل بن جائیگی اس پرکار وودرا سمجھ بدھ کر رشی نے یہ انپم نازک سا چستر جیو کے مکھ میں لگا کر نیا چھند بنایا ؛

ओ३म्

(۷)

دیر سے رشی مستشک کے مجا تنتوؤں میں لین ستب تھے ؛

"اب کچھ ٹھیک بنا! جیو کے مکھ سے سُور کا نکلنا اس کی چیتنتا کا پرکاشک ہے - اس سے پوُرو چھند کیول جڑ ستوؤں کا پرکاشک تھا - پرنتو اب اس میں چیتنتا بھی سمائی ہے اب اس چھند کو میں ست چت سروپ کہونگا میں یہ بھی کہوں گا - کہ اس چھند میں ویدوانی کا آچار تھا یہ چار ہی سمایا ہے پترا تو نے سندیہ چھند کو دسترت بنایا ہے - پرنتو آ کچھ ادھک دید پاٹھ کر کے

धियो यो تیری نہ: प्रचोदयात् بدھی کو پریرن ؛

بھگت! تو نے وید وچار تेजोऽसि तेजो मयि धेहि دھار کر سے تیج پراپتی کی یاچنا کی تھی - تیری منتروں وارا میں نے تجھے वरेण्य भ- گ: درنے یوگیہ تیج کی پراپت کرنے کی پارتھنا کرنا سکھلایا ؛

رگ وید ۵-۰-۱-۲ میں تو نے مجھے ये अग्ने चन्द्र ارتھات ہے آہلاد (ایک تیجوسی اوم کر کے پکارا ہے) رگ وید ۵-۲۴-۱ میں تو نے مجھے درنے یوگیہ اگنی کہہ کر پکارا ہے رگوید ۶-۶-۷ میں میں نے سو تم مجھے پیارا تھا سکھلائی ہے "ہے ادبھت تیج ادبھت تیز سے کیرت (چندرم) آہلاد دینے والے پربھو! وہ تو चन्द्राग्निः अग्नि भ गृणते آنند کا ایک استیوں کے دینا دا پرستت ہے - اس پرکار پرستت ہو کر ہم کو ادبھت گیان دینے والا (चन्द्र) آہلاد دینا بہت دیروں سے یکت بڑا دھن دو"

انہی لئے اس اہلاد کارک تیجسوی چندر کا چھند دکھانا بھی آوشیک ہوتا ہے - جس تیج سے کہ جڑ جنگم پرکاشمان ہو رہے ہیں ؛

دوسری بات

یہ اگنی تیج تھا آہلاد کارک پرکاش میرا سوبھاوک گن ہو نے سے مجھ سے پرتھک نہیں - پرنتو یدی یہ پرکاش چھند ایشور ریکھا سے ملا جلا دکھلایا گیا - تو ایسا پرتیت ہوگا - مانو یہ پرکاش سوئیم میرے لئے ہی ہے - واستو میں یہ سارا پرکاش سارا آہلاد اور آنند میرے ستر جیووں کے لئے ہے - مجھ میں پرکاش اور آنند ہے - اسی لئے تو جو میری اُپاسنا کرتا اتھوا میرے پاس بیٹھتا ہے - وہ پرکن کسی کو پوچھتا ہے ؟

میرے پرکاش میں جو کی بدھی جلتی ہے تھا اسی پرکاش سے پرکرتی کا ناستوک ادبیہ بھی ملتا ہے - میری اُپاسنا میں جو کو آنند ملتا ہے - اس لئے یہ پرکاش تھا اہلاد کارک چندر چھند اس پرکار دکھایا جائے مانو اس کا پرکاش تھا آنند سارا اوم ستو ترا (ویدوانی کے پرتی ندھی) کو پرکاشت کرتا ہوا جیو تھا پرکرتی پر پڑ رہا ہے"

رشی نے دچار پوروک نئی چتر بنایا۔

ओ३म्

(۸)

کانوں میں انحد ناد بجا - کہ "بھولا بالک! میرا پرکاش نیلی آیک رس ہی جڑ جنگم پر پڑتا ہے - تتھاپی چھندمیں پوُرن ماتھی کا سوُرنکلا ہمیں پرکاش دکھانا منش کو پُرکھارتھ ہین بنانا ہوگا - ایک دیکھی پوُرن پرکاش میں جنم لیتا ہے - اور پوُرن پرکاش میں مرجاتا ہے تو اس نے اُنتی کیا کی؟ اور کرے کیسے؟ جو سوچیگا - پرشرم کرنے سے پرکاش بڑھ نہیں سکتا - پھر پرشرم کیوں کروں؟ پُرشارتھ کیوں کروں؟ انسا ہرت ہونے کا کارن کیا؟

یہ سترا جو کرم کرنے میں سوتنتر ہو نے سے بھگتی تھا یوگ ابھیاس دوارا پرشارتھ کرکے پوُرن ماتھی کا پرکاش لے سکتا ہے - یہ اس کے آدھین ہے - اس لئے پرکاش ایک کلا کا دکھایا جاوے - مانو پہلے دن کا چاند! ہاں! سولہ کلا سمپوُرن پرکاش کا مدھیہ بندو (CENTRE) آدرشی اس چاند پر دکھایا جائے (POINT) یہ میرے بھگت کا لکش ہوگا - اس پر پہنچنے کے لئے میرا بھگت اتساہت ہوگا - تتھا پرشارتھ کرے گا ؛

رشی نے آگیا پاکر اپنی وکھنڈن روپی قلم سے نیا چتر بنایا ؛

ओ३म्

(۹)

سور گیہ دیوتاؤں نے ایک ساتھ بیج بے منایا - اب انہوں نے اس ادبھت چھند کو پوُرن پایا - جس میں سارا برھمانڈ سمایا - جس نے ایشور جو تھا پرکرتی کے کئی ایک گن درشائے سوئیم اس دیالو اوم نے اپنی ادبھت شکتیوں دوارا بھگت رشی کے من میں آ سمایا - دیوگن دان سترا اب تیرا پرشرم سپھل ہوا - پہلے یہ چھند ست چت روپ تھا - اب ستیہ چت آنند سروپ ہے - یہی بھور بھوہ - سوہ - ہے - برہما وشنو مہیش اسی میں سماتے اگنی وایو ادتیہ اسی میں آئے - اوم جو میرا سروگن سمپوُرن نام ہے - وہ اس سرشٹی میں اسی چھند دوارا پرگٹ ہوگا"

(باقی آئندہ)

ساماجک جگت

پراتنک ہندی ساہتیہ سمیلن۔ پنجاب پراتنک ہندی ساہتیہ سمیلن ۴-۵ جون کو گوجرانوالہ میں زیر صدارت بھائی پرمانند جی ہونا نشچت ہوا ہے۔ (بھیم سین ودیا النکار جنرل سکرٹری) ؛

آریہ سماج فیروزپور شہر گوروکل وبھاگ کا سالانہ چناؤ۔ پردھان مہاشہ تلسی رام جی۔ اُپ پردھان۔ مہاشہ بھگونداس۔ ڈاکٹر سادھو چند جی۔ منتری مہاشہ رادھا کشن جی اُپ منتری۔ مہاشہ چمن لعل جی۔ مہاشہ ہربنس لال جی۔ خزانچی۔ مہاشہ مدن جیت جی آریہ۔ پستکادھیکش۔ مہاشہ آیا رام ایجنٹ اخبارات۔ مینجر آریہ کنیا پاٹھشالہ ڈاکٹر سادھو چند جی (آیا رام لائبریرین آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور) ؛

آریہ سماج سلینہ کا چناؤ۔ پردھان مہاشہ جیوا رام جی۔ اُپ پردھان مہاشہ دیوراج جی وید۔ منتری ولائبریرین رام گوپال۔ اُپ منتری مہاشہ ہر پرشاد جی۔ خزانچی مہاشہ منی لعل جی (رام گوپال منتری آریہ سماج سلینہ)

آریہ سماج راولپنڈی شہر کا چناؤ

۲۲ مئی ۱۹۳۲ء آریہ سماج گوروکل وبھاگ راولپنڈی شہر کا وارشک چناؤ آریہ سماج مندر میں سادھارن آدھیویشن کے بیچ نیچے لکھے پرکار ہوا :-

پردھان لالہ رام لال جی آف میسرز کرپا رام برادرس۔ اُپ پردھان دسنیش شری مہاشہ وزیر چند جی ایڈووکیٹ۔ جونیئر اُپ پردھان

مہاشہ دولت رام جی ریٹائرڈ ہیڈ کلارک منتری جگن ناتھ ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ۔ اُپ منتری لالہ رام لال جی ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ۔ سہایک منتری مہاشہ آر سی شو دیال پوران مرچنٹ۔ پستکادھیکش مہاشہ چرنداس جی ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ۔

پرتنندھ سبھا سد (۱) مہاشہ سادھو مل جی (۲) رائے زادہ گوپال سنگھ جی ؛

(جگن ناتھ منتری آریہ سماج گوروکل وبھاگ راولپنڈی شہر) ؛

آریہ سماج بھوڑ بریلی کے سماچار

(۱) مہاشہ آتما رام جی کے ستھان پر آریہ سماج بھوڑ بریلی کے منتری مہاشہ دھرم پرکاش جی چنے گئے ہیں ؛

(۲) آریہ استری سماج بھوڑ بریلی کا اتسو ۲۶، ۲۷ و ۲۸ جون کو ہوگا ؛

(۳) آریہ سماج بھوڑ بریلی تتھا آریہ کمار سبھا کا اتسو ۲۹-۳۰ جون اور ۲ جولائی کو ہوگا ؛

نوٹ :- آئندہ سارا پتر ویوہار مہاشہ دھرم پرکاش جی منتری کے پتے پر ہونا چاہیئے ؛

(پرکاش سروپ اُپ منتری) ؛

ٹھارو شاہ میں شدھی یکم جیٹھ سمت ۱۹۸۹

کو چھ پریوار ناتک جاتی کا جن کی سنکھیا ۳۵ مرد استری ہے۔ ویدک ریتی انوسار شدھ کر کے ویدک دھرم میں پرویش کرایا گیا۔ اور آریہ سماج کھولی گئی ہے۔ یہ لوگ پریم اور پریتی سے دو کال سندھیا کرتے ہیں آریہ بھاشا جانتے ہیں۔ جو نہیں جانتے وہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اماوش اور پوران ماشی کو برہد یگیہ کرتے ہیں۔ ان کا پربھاؤ ناتک جاتی پر اچھا پڑ رہا ہے (ملاوہ رام کھلر ٹھیکیدار۔ پنڈت بلونت سنگھ منشی از ٹھارو شاہ ضلع نواب شاہ سندھ) ؛

کوٹ ادو میں بدھوا بواہ کی تحریک

تقریباً عرصہ ایک ماہ سے ٹھاکر جگت سنگھ صاحب پرچارک ودھوا وواہ سہایک سبھا کا کوٹ ادو و مضافات میں بذریعہ میجک لینٹرن زبردست پرچار ہوا۔ اس دوران میں ۱۶ مئی کو ودھوا وواہ کانفرنس کوٹ ادو زیر صدارت لالہ بہاری لال جی اسسٹنٹ سٹلمنٹ آفیسر دھرت پریسیڈنٹ، حال مخصوص منعقد ہوئی۔ جس میں ودھوا وواہ تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کئی ایک رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوئے ایک رزولیوشن اس مطلب کا تھا۔ کہ سات ممبران پر مشتمل ایک سب کمیٹی ودھواؤں کے سرپرستوں کے پاس رشتہ ناطہ کے لئے سلسلہ گفتگو شروع کر کے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائے بعد ازاں ودھوا وواہ سہایک سبھا کوٹ ادو کی قائمی ۲۲ مئی کو ہوئی ؛

اس پر چار نے پنچایت کی کوشش سے ایک ودھوا وواہ کرایا گیا۔ جس میں جملہ سرکردہ صاحبان قصبہ شامل ہوئے ؛

(کیول رام جنرل سکرٹری ودھوا وواہ سہایک سبھا کوٹ ادو) ؛

رام ٹوالی میں آتش زدگی۔ رام ٹوالی میں نہایت سخت آتش زدگی سے سارے کا سارا موضع جل کر خاک سیاہ ہو گیا کوئی ۱۵۰ گھر تھے۔ ان میں سے ایک بھی نہ بچا۔ لوگ بے زر ہیں۔ کھانے پینے سے بھی عاجز ہیں۔ ہوائے زور سے آگ اس قدر جلد پھیل گئی کہ لوگ اپنی کوئی چیز نہ بچا سکے۔ ان مصیبت زدگان کی جھونپڑیوں کے لئے کم از کم دس ہزار روپیہ درکار ہے۔ علاقہ غریب ہے۔ وہ اس قدر امداد نہیں کر سکتا۔ دانی پرشوں کو ان مصیبت زدگان کی سہائتا کے لئے دان دینا چاہیئے۔ (دیوی چند ایم اے۔ ہوشیارپور) ؛

ملتان میں سہہ بھوج۔ لالہ بلی رام صاحب سکنڈ کلارک کشنری آریہ سماج کے پریمی اور پُرجوش ممبر تھے۔ آپ تبدیل ہو کر سپرنٹنڈنٹ ضلع ڈیرہ غازی خان چلے گئے ہیں۔ آریہ سماج بیرون دروازہ لوہاری نے ان کے اعزاز میں ایک پُر تکلف پریتی بھوجن دیا اور چھاؤنی سٹیشن پر ان کو چھوڑنے کے لئے کچھ بھائی گئے۔ آشا رکھنی چاہیے کہ ڈیرہ غازی خان سماج کے لئے وہ بہت مفید ثابت ہوں گے ؛

(۲) پرتی ندھی سبھا کی بدانتظامی نے ہمیں سماج کے جلسہ میں شرکت سے محروم رکھا جس کی بابت خط و کتابت شروع کر دی گئی ہے۔

(۳) ملتان کے پرانے سماجی پریمی بردھ گوسوامی گھنیشا مداس جی کا دیہانت ہو گیا ہے شہر نواسیوں کو عموماً اور ساماجک بھائیوں کو خصوصاً افسوس ہے ؛

(سدا نند بیٹشر ملتان شہر)

آریہ سماج گورو کل وبھاگ فیروزپور
جلسہ

... کا سالانہ جلسہ ۱۹۳۲ء کو بڑی دھوم دھام سے ۱۴-۱۵-۱۶ و ۱۷ مئی ... تالاب میں ہوا۔ یہ جلسہ ... تمام ... تھا۔ ویاکھیانوں اور حاضری کے لحاظ ... پہلے تمام جلسوں کو مات کر گیا ہے ... بہت کم ہوا۔ ... آریہ سنگیت سمیلن سے جلسے ... کی کاروائی ... ہوا۔ شریمتی گوپال دیوی جی ہندی ... پروفیسر دیش بندھو جی ... مہاشہ بھگت ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب د... شریمتی رتن دیوی جی وغیرہ نے ... اچاریوں ... دور دراز سے حاضر ہو کر محظوظ ... شامل ہوئے۔

... یگیہ کے پشچات ... سمیلن کی دوسری بیٹھک ہوئی اور ... رام لال جی ہیڈ ماسٹر لدھیانہ کا ... ویاکھیان ہوا اور بعد دوپہر پرنسپل صاحب ... گورو کل کا پربھاؤ شالی ویاکھیان ... کے بعد شریمتی گیان دیوی جی ایڈیٹر ... زیر صدارت آریہ ... کنیا پاٹھشالہ کا جلسہ ہوا - جس میں کنیاؤں کے بھجن - ڈرامہ - گیت اور ... وغیرہ ... انعام دیا گیا۔ مسز ستی دیوی نے مختصر تقریر ... اس کے بعد ڈاکٹر بھگت رام ... کا عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ ... کانفرنس زیر صدارت ماسٹر رام لال بی۔ اے ... ہائی سکول لدھیانہ ہوئی - جس ... گنگا رام۔ پنڈت دینا ناتھ جی ... نرمل سنگھ۔ پنڈت ... اور پنڈت آریہ منی جی کے ... ویاکھیان ہوئے۔ مضمون "میرے ... کا مقصد تھا ... صاحبان ... تشریف نہیں لائے۔ ماسٹر رام لال جی کی صدارتی تقریر کے ساتھ ... ختم ہوئی۔

... یگیہ کے بعد ایک ویدی ... سنسکار ہوا۔ جس کے بعد یگیہ ... کیا گیا۔ اس کے بعد پنڈت رام دیال جی ... شاستری کا عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ اور ... سوامی دھیرانند جی کا ویاکھیان ... انہوں نے ... تشریح ... ایسا ... پھر پنڈت چندر بھان جی ... کا پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا ... کے بعد ... انسانیت ...

کی ضروریات کے لئے لازمی بتایا۔ اس کے بعد سوامی دھیرانند جی مہاراج کا استریوں کے لئے ایک خاص اپدیش ہوا۔

پردھان جی نے اس کے بعد اپیل کی۔ جس پر کل تین ہزار روپے کے قریب اکٹھے ہوئے۔ رات کو مہاشہ سدرشن رام جی بھجنیک کے بھجنوں کے پشچات شریمتی دینتی دیوی کا اس وشے پر ویاکھیان ہوا کہ نوجوانوں کے لئے آج کل کیا شغل ہونا چاہئے۔ اور ہندوستان سے بیکاری کیسے دور ہو سکتی ہے۔

اگلے دن پراتہ کال ہون یگیہ کے بعد پانچ استریوں نے یگیوپویت دھارن کئے۔ اور حاضرین کا یگیہ شیش سے ستکار کیا گیا۔

اس کے بعد پنڈت منسا رام جی پنڈت ہر نند لال جی شاستری اور مہاشہ سدرشن رام جی بھجنیک۔ مہاشہ بھگت رام جی بھجنیک اور مہاشہ بھدر پال جی بھجنیک کے منوہر اپدیش ویاکھیان ہوئے۔ (مدن جیت آریہ)

شاکھا گورو کل پوٹھوہار کے سماچار

... سریمان ... لال ... رئیس ... پوٹھوہار کو ایک شاکھا کھولنے کے لئے جو سات بیگھ بھومی مع ایک شاندار باغیچہ کے دان دی تھی وہ ریلوے سٹیشن جہلم سے ایک میل کی دوری پر بطرف ریلوے سٹیشن کالا ریلوے لائن کے بالکل نزدیک واقع تھی۔ اس کا انتقال اب قانونی طور پر گورو کل سوسائٹی کے نام کروا دیا ہے۔ جس کی رو سے سوسائٹی کو اس بھومی پر پورے اختیارات دیئے گئے ہیں۔

۲۴ مارچ ۱۹۳۲ء کو گورو کل کی ستھاپنا کے وقت برہمچاریوں کی تعداد ۱۹ تھی۔ اس قلیل عرصہ میں ان کی تعداد ... تک پہنچ چکی ہے۔ داخلہ کی میعاد ختم ہو چکی ہے تاہم پھر بھی لوگ برہمچاریوں کے پرویش کے لئے دھڑا دھڑ برابر درخواستیں آ رہی ہیں۔

اس آشرم کو سوبھاگیہ دش ہے کہ شری بال برہمچاری سری رام جی مہاراج پردھان آریہ سماج ریاستی ... ضلع ... کی خدمات حاصل ہو چکی ہیں۔ جو کہ صبح شام برہمچاریوں کی مانگ دیش ... ترقی کے لئے ... رہتے ہیں۔ ... مہاشہ گنیش دت جی ... نواسی ... آریہ ... نواسی ... بنچ ... لگن سے سیوا کرتے اور پڑھاتے ہیں۔ علاوہ ازیں شہر جہلم کے کئی ایک سجن تن من دھن سے اس ... کو ... کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ ... دودھ ...

اس بات کا ... ہیں کہ آشرموں کا جیون سادہ رہن سہن اور اونچے وچار مل کی شکشا دیتا ہے۔

اس وقت یہاں پر برہمچاریوں کے لئے مکان نہایت ہی ناکافی ہیں۔ اور برہمچاریوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ علاقہ ... پونچھ اور میرپور کے نزدیک ہی لوگ ... کی آریہ ستھ ہے۔ کیا دیش اور جاتی کے نردھن بچوں کے لئے ... دل میں درد رکھنے والے مہانو بھاؤ اس طرف دھیان دیں گے اور سنسکاروں و دیگر موقعوں پر نردھنوں کے سہائک اس گورو کل کے لئے بھی دان نکالا کریں گے۔

(ادھشٹھاتا گورو کل)

آریہ سماج تیاریور کی وارشک رپورٹ

چھاپاخانہ پورانی نہالی ... کی خبر سن کر آریہ سماج تیاریور کو جو بہت عرصہ سے شتھل ہو چکی تھی۔ ادھیکاری ورگ بند کرنے کا وچار کر چکے تھے۔ کہ چند آریہ بھائیوں نے ... کا ... انتخاب کرنا شروع کیا۔ اور ۱۵ ... سے آریہ سماج کے ساپتاہک ادھیویشن ... نیم انوسار ہو رہے ہیں۔ ساپتاہک ادھیویشنوں میں پہلے تو حاضری اچھی نہ ہوتی تھی۔ لیکن جب سبھا کے ایڈرسٹ بابو ... بھجنیک پرچار ... تو حاضری اچھی ہو جاتی - تعلیم یافتہ بابو لوگوں کے علاوہ گرجر آنی لوگ بھی شامل ہوتے۔ سردیوں میں اتوار پراتہ کی بجائے ساپتاہک ست سنگ شنی وار سائنکال مقرر کر دیئے گئے۔ جس کا پھل یہ ہوا کہ لوگ بیوپار سے فارغ ہو کر آنے لگے۔ ست سنگ میں پنڈت جیوتی پرساد جی براہمن اور ستیارتھ پرکاش کی کتھا کرتے اور استری ادھکار اور ہندی پرچار سمبندھی ویاکھیان بھی دیتے۔ اس کے علاوہ آریہ سماج نے ایک اہم اور ... کام یہ کیا ہے۔ کہ ... منتری مہاشہ نے ہندی پڑھانا آرمبھ کیا تھا۔ آریہ سماج نے اسے اپنے پربندھ میں ... اور تیاریور ... استری پاٹھشالہ کے نام پر ... کھول دی ہے۔ جس کے لئے ... ڈول نے ... خوب سہائتا دی ہے۔ اور سماج میں ... بھی بھاگ لینے لگ گئے ہیں۔ تاہم سماج کی آرتھک اوستھا اچھی نہیں۔ اس کے کارنوں میں ایک تو موجودہ کساد بازاری ہے۔ اور دوسرا ملازموں کی تنخواہوں میں کمی۔ سماج کی سال بھر کی آمدنی ۰-۱۴-۶۹ روپے اور خرچ ۳-۱-۵۹ روپے ہے۔ کل شیش دھن آریہ سماج کا ۹-۱۲-۱۴۷ روپے ہے۔

سماج کی استری پاٹھشالہ کی آمدنی ۱۴-۹۱ ...

روپے اور خرچ ۶-۱۳-۴۷ روپے۔ اور بقایا ۰-۹-۱۸ روپے۔ اس طرح سماج کا کل سرمایہ ۰-۱۳-۱۶۵ روپے ہے ؛

سماج کی آدشیکتائیں بہت ہیں دا چنانچہ ہونے سے رنگ پرستی ندان مل کر بیٹھ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں تیمار پور کے نزدیک دس بارہ گرام ہیں۔ اور اس طرح پرچار کا بہت عمدہ میدان ہے۔ اور اس لیے الذہن تیمار پور پرچار کے لئے کیندر استھان ہو سکتا ہے ؛

پرچارییں مہاشہ اودے سنگھ جی۔ سنا تک سمیر سنگھ جی۔ پنڈت بنواری لال جی۔ پنڈت بھگوتی پرساد جی اور اشٹ مہانو بھاؤ دل سے سہائتا دی ہے۔ اس ورش ادھیکاری یہ ہیں :-

مہاشہ نارائن داس جی پردھان۔ رام بھایا منتری۔ مہاشہ اجاگر مل کوشادھکش مہاشہ رادھا کشن پستکادھکش۔

دھن ایکتر کرنے میں مہاشہ منگل سین جی نے خاص پریشرم کیا ہے ؛

ایشور کرے کہ ہم لوگ آئندہ ورش میں بھی اُتساہ سے کام کرتے رہیں۔ تاکہ آریہ سماج دوارا نشش جاتی کا کلیان ہو ؛

(رام بھایا منتری آریہ سماج)

ایک دُکھی دیوی کی جیل سے آواز۔

پُورب کال میں ایک دُکھی دیوی کی آواز پر رشی کمارل بھٹ نے ویدوں کی رکشا کے لئے اپنے پرانوں تک کو نچھاور کر دیا تھا۔ ایسے سمے میں جب کہ اپنے اپنے ادھکاروں کے لئے سنسار بھر میں ہلچل مچ رہی ہے۔ کیا آریہ سماج یا ہندو سوسائٹی اپنے دھارمک ادھکاروں کی رکشا کے لئے ستی دیوی ساوتری کی آواز کو سُنکر چپ چاپ بیٹھی رہے گی۔ ساوتری دیوی اپنے گھر مظفر نگر میں ایک دن بھی دھارمک فرائض (سندھیا۔ اپاسنا۔ اگنی ہوتر) انشٹ کرموں کے کرنے میں ناغہ نہیں کرتی تھی۔ اور بغیر ان کے بھوجن بھی نہیں کرتی تھی۔ فتح گڑھ جیل میں ان کو اپنے نت کرموں کی انجام دہی سے مجبوراً ونچت کیا گیا ہے۔ جس پر ان کو بھوک ہڑتال کر کے اپنے دُکھ کا اظہار کرنا پڑا۔ اور جیل افسروں تک بھی یہ معاملہ لے جایا گیا۔ باوجود چھبیس دن بھوک ہڑتال کرنے کے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ اس کے ساتھ ایک سال کا چھوٹا بچہ بھی تھا۔ حکام جیل نے اس معاملہ کو سلجھانے کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور یہ کہکر ٹال دیا کہ جیل مینول میں اس کا حکم نہیں ہے۔ جبکہ دوسرے مذاہب والوں (مسلمان و سکھوں) کو اپنے اپنے فرائض مذہبی کے ادا کرنے کی جیل میں اجازت ہے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایک آریہ دیوی کو اپنے دھارمک فرائض کی انجام دہی میں کیوں اجازت نہیں دی جاتی۔ حالانکہ دیوی کے پاس ہون کا جملہ سامان موجود ہے۔ اور گورنمنٹ کو کسی قسم کی اس بارہ میں مالی زیر باری نہیں ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی کوئی دھیان نہیں دیا گیا۔ جیل کے اندر ہندو سنیاسیوں کے بھگوے کپڑے اتار لینا ہندو دھرم میں صریح دست اندازی ہے۔ جس کے واسطے ہندوؤں کی طرف سے بھاری آندولن ہونا چاہئے۔ جو اس طرح پر ہو۔ کہ آریہ سماجیں دسناتن دھرم سبھائیں و دیگر ہندو انسٹیٹیوشنز زوردار پرستاو اس قسم کے پاس کر کے حکام کو بھیجیں۔ جیسا کہ آریہ سمیلن بریلی کے موقعہ پر پاس ہوا تھا۔ جو کہ حسب ذیل ہے :-

یہ سمیلن سرکار کا دھیان اس طرف آکرشت کرتا ہے کہ جیل مینول میں اس پرکار ضروری تبدیلی کی جاوے۔ جس سے ہندو قیدیوں کو اپنے دھارمک کاریوں کے کرنے یعنی سندھیا ہون۔ یگیوپویت۔ سادھوؤں کے گیرُوے بھیس دھارن کرنے میں کوئی دقت نہ ہو ؛

(سوامی ستیانند سنیاسی آریہ وانپرستھ آشرم جوالاپور) ؛

ہندو ٹیچی کاموں کے ضلع گوجرانوالہ میں آریہ سماج کی قائمی۔

پنڈت بھورا رام جی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لیکچروں اور پنڈت جی کے پرچار سے یہاں آریہ سماج قائم ہو گئی ہے۔ آریہ سماج کے عہدہ داروں کا انتخاب مندرجہ ذیل ہوا :-

پردھان لالہ مکند لال جی بوکھر۔ اُپ پردھان لالہ گوکل چند جی ملہوترہ آڑھتی۔ منتری گردھاری لال ملہوترہ۔ اُپ منتری چندن لال آڑھتی۔ خزانچی لالہ سنت رام جی صراف۔ لائبریرین لالہ کندن لال جی سیٹھ ؛

اس سماج کا سمبندھ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے کیا گیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا ہے۔ کہ پنڈت بھورا رام جیسے پرچارک اپدیشک اور اچھے بھجنیک اس گاؤں کے لئے بھیجتی رہا کرے ؛

(گردھاری لال ملہوترہ منتری آریہ سماج کاموں کے ضلع گوجرانوالہ) ؛

آریہ سماج رانا منڈی کا چناؤ۔

پردھان ڈاکٹر سوم ناتھ جی۔ اُپ پردھان مہاشہ ردل سنگھ جی منتری مہاشہ تلک رام۔ اُپ منتری مہاشہ بلراج جی۔ خزانچی لالہ روشن لال جی۔

(منتری)



یاد رفتگان

(نمبر ۵۴)

ماسٹر بھانا رام جی

(از لالہ لبھو رام منیجر - آنند آشرم - لودھیانہ)

لودھیانہ کے ماسٹر بھانا رام جی کو آریہ سماج سے بڑا پریم تھا۔ آریہ سماج سے اُن کو پریم اُس وقت ہوا۔ جب وہ ۱۸۸۶ء اور ۱۸۸۸ء کے درمیان گورنمنٹ ہائی سکول لودھیانہ میں پڑھتے تھے۔ میرے بڑے چھوٹے بھائی مولراج نیئر آپ کے کلاس فیلو تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ماسٹر بھانا رام جی کا ہمارے ہاں روزمرہ کا آنا جانا تھا۔ جب میرے بڑے بھائی مولراج نیئر کا اکسمات ستمبر ۱۸۸۸ء میں سنگ کی بیماری سے دیہانت ہو گیا۔ تو ماسٹر بھانا رام جی کا ہم سے خاص پریم ہو گیا۔ اس وقت آپ اور رائے پنڈت نرنجن داس باہری سرٹار (جو آج کل ڈاکٹر این۔ آر۔ دھرم دیر ہیں) پنڈت دیوی چند جی باہری سرٹار اور سیر بلسٹری لودھیانہ کے صاحب زادہ بھی ان کے ساتھ آیا کرتے تھے۔ چونکہ ماسٹر بھانا رام جی کو میرے مرحوم بھائی سے بہت محبت تھی۔ اس لئے روزمرہ ہم آپس میں مل کر غم غلط کیا کرتے تھے۔ اسی دوران میں لالہ اجیت رائے بھنڈاری جو آریہ سماج لودھیانہ کی کمیٹی کے دقت سے ممبر تھے۔ شام کو سیر میں ملنے لگے۔ اُن کی پریرنا اور سماجک گفتگو پر میں نے اور ماسٹر بھانا رام جی نے آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگوں میں جانا شروع کر دیا۔ جو کہ اس وقت چوڑا بازار گرجی کیسر کے چوبارہ میں لگا کرتے تھے۔ پہلے دن جب ہم سماج میں گئے۔ تو اس وقت سب موجودہ ممبران "آتما میں گنگ بہے کیوں نہیں سن نہاوے" کا بھجن لالہ راجمی داس صاحب ایک سُر سے گا رہے تھے۔ ہم دونوں نے اخیر تک اس کا آنند اٹھایا۔ اس دن کچھ ایسا پربھاو پڑا کہ ہم متواتر سماجک جلسوں میں جانے لگے۔ ہوتے ہوتے ہم دونوں کا نام یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو شری لالہ راجمی داس جی خزانچی اور اُپ پردھان آریہ سماج لودھیانہ نے آریہ سماج کے ممبران میں انکت کرا دیا۔ اور لالہ اجیت رائے جی ٹھاپر نے جہاں مجھے بھاشا سکھلانا آرمبھ کیا۔ وہاں ماسٹر بھانا رام جی کے ساتھ ستیارتھ پرکاش پر اُن کی بات چیت ہوتی رہی۔ جس کا پرنام یہ ہوا۔ کہ ہم دونوں درڑھ ہو گئے۔ اسی روز سے ماسٹر بھانا رام جی نے اپنے سکول کے طلباء میں سماجک باتوں کا کرنا شروع کر دیا۔ جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ گورنمنٹ ہائی سکول کے طلباء بڑی بھاری تعداد میں ساپتاہک ست سنگ میں آنے شروع ہو گئے۔ جس میں ڈاکٹر نرنجن داس رائے (ڈاکٹر این۔ آر۔ دھرم دیر) کی بھی کوشش شامل تھی۔ سماج میں خوب چہل پہل ہونے لگی۔ لالہ راجمی داس جی خزانچی کے خاص اُپدیشوں نے طلباء پر نمایاں اثر کیا۔ روزمرہ شام کو جب ہم لوگ باہر سیر کو جاتے تو سوائے آریہ سماج کی چرچا کے اور کوئی بات نہ تھی جس میں ماسٹر بھانا رام جی سرگرم حصہ لیتے ماسٹر جی کے انٹرنس پاس کرنے تک طلباء کی سماج میں خاص رونق ہوتی رہی۔ اس کے بعد کامیاب طلباء باہر چلے گئے۔ ماسٹر بھانا رام جی جمنا پرشاد آریہ سکول میں سکنڈ ماسٹر مامور ہو گئے۔ جہاں آپ سوائے اپنے منصبی فرائض کے لڑکوں پر دھارمک پربھاو ڈالنے میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔ ادھر بڑے پتا جی میرے آریہ سماج میں شامل ہونے سے بہت خفا ہونے لگے۔ تو ماسٹر بھانا رام جی نے رجن کو پتا جی میرے بھائی مولراج جی کی سترائی کی وجہ سے بہت پیار کرتے تھے) پتا جی کو یہ کہہ کر شانت کیا۔ کہ وہ دھارمک کام ہے کوئی بری بات نہیں کچھ خیال نہ کریں اس سے آپ کی خفگی دور ہو گئی۔ ماسٹر بھانا رام جی کی خاص مدد سے میں نے آریہ سماج کا کھلم کھلا کام شروع کر دیا۔ آریہ سماج لودھیانہ کے پرسدھ ممبر لالہ گنپتی لعل آنند نیوا اڑی رجن کے نام سے گنپتی لعل آنند کنیا پاٹھشالہ لودھیانہ چل رہی ہے) کی دکان پر روزمرہ شام کو آریہ سماجک بھائی اکٹھے ہو کر سماجک بارتالاپ کرتے۔ جس میں ماسٹر بھانا رام جی خصوصیت سے اور لالہ لاجپت رائے تھاپر۔ لالہ چیت رام سوند۔ لالہ چرنجی لال اسسٹنٹ ڈاکٹر و ڈسپنسر دیال جی بندہ اور کئی ایک اور ممبر اکٹھے ہو کر سماجک بات چیت کرتے جس سے کام کرنے کا اُتساہ پیدا ہوا۔ لالہ گنپتی لعل جی کر دیں دھرم سے انگاد پریم تھا۔ لالہ خوشی رام جابڑہ لالہ دیوی چند جالندھری۔ لالہ مرلی دھر سود اور رام رائن بھی وارتالاپ میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔

اس طرح ماسٹر بھانا رام جی نے لودھیانہ میں نند کام کیا۔ جو اس وقت کے جاننے والوں کو بخوبی معلوم ہے۔ ایک شریف جینی باپ کے لاڈلے بیٹے ہونے کے باوجود آپ نے کھلم کھلا آریہ سماج کا کام کر کے ثابت کر دیا۔ کہ آپ کو دھرم کے معاملہ میں کسی کی پرواہ نہیں۔

اسی دوران میں آپ بھڑائچ کے راجہ سرا سنگھ صاحب تعلقہ دار کے صاحب زادہ سردار کرم سنگھ جی کے اتالیق ہو کر بھڑائچ کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں اپنے کام کے علاوہ ویدک دھرم کا پرچار کچھ اس خوبی سے کیا۔ کہ ہر ایک چھوٹا بڑا آپ کی سنجیدہ گفتگو سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہاں لالہ ایس چند دو ساج جیسے آریوں کا آپ کے ساتھ شامل ہو کر آریہ سماج کا پرچار خاص رنگ لایا۔ ماسٹر بھانا رام جی کی لیاقت اور ایمانداری کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سردار کرم سنگھ جی کے گدی پر بیٹھنے پر آپ تعلقہ کے مختار مقرر ہوئے وہاں آپ نے نہایت ہوشیاری اور لگاتار محنت سے کام کر کے ثابت کر دیا۔ کہ آپ جس کام کو بھی ہاتھ میں لیتے ہیں۔ اچھی طرح نبھاتے ہیں۔ جب لالہ لاجپت رائے جی جلاوطن ہوئے۔ تو آریہ سماج کو کچھ شک کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ ماسٹر بھانا رام جی وہاں سے آپرام ہو کر ملازمت چھوڑ کر لدھیانہ آ گئے۔ یہاں آ کر آریہ سماج کا کام کرنا آرمبھ کر دیا۔ آریہ سماج لدھیانہ کے اُپ پردھان آریہ ہائی سکول کمیٹی کے ممبر کی حیثیت میں خوب کام کیا۔ آپ کی دکان ہر مثل لالہ گنپتی لعل جی کی ہر وقت آریہ سماجک پرشوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا۔ اور سماجک وارتالاپ ہوتا رہتا تھا۔ اسی دوران میں اگر کوئی گاہک آتا تو ماسٹر جی یہ کہہ کر کہ یہ چیز نہیں ہے۔ گاہک کو ٹال دیتے۔ آپ کو سنجیدہ ہونے کی وجہ سے تمام شہر میں مان کی درشٹی سے دیکھا جاتا تھا۔ آخر میں آپ کو جگر کی خرابی کے باعث کچھ عرصہ بیمار رہنا پڑا۔ باوجود علاج معالجہ کے کچھ فائدہ نہ ہوا اور ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دے گئے۔ آپ کی جگہ سماج میں پر کرنے والا اور کوئی نہیں ہوا۔ نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ آپ کے لڑکے صاحب زادہ لالہ برج بھوشن جی بی اے لائبریرین گورنمنٹ آف انڈیا دہلی اپنے ویدک دھرم پر درڑھ اور آریہ سماج دہلی کے سبھاسد ہیں۔

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۳۵

قیمت سالانہ

جلد ۲۸ } ۳۱ جیٹھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۲ جون ۱۹۳۲ء } دیانند آبد ۱۰۸ { SUNDAY 12 JUNE 1932 { نمبر ۲۳

ویدامرت

سنرکشک شکتیاں

या गुंगूर्या सिनीवाली या राका या सरस्वती। इन्द्राणी मह्व ऊतये वरुणानीं स्वस्तये॥ ऋ० २।३२।८॥

"گنگو - سنی والی - راکا - سرسوتی - اندرانی اور ورونانی ان شکتی کی دیوتاؤں کو میں اپنے کلیان اور سنرکشن کے لئے بلاتا ہوں"

کلیان اور سنرکشن کے لئے سادھن چاہئیں - بنا سادھنوں کے نہ کلیان ہو سکتا ہے نہ سنرکشن - کلیان سنرکشن میں ہی ہے - جو سورکشت نہیں اسے کلیان کہاں؟ وید نے کلیان اور سنرکشن کے لئے چھ شکتیاں بنا دیں - ایک گنگو ارتھات واک شکتی - دوسری سنی والی ان شکتی جو خوراک سے پیدا ہوتی ہے - تیسری راکا دان شکتی - چوتھی سرسوتی ارتھات ودیا کی شکتی - پانچویں اندرانی پربھو شکتی - چھٹی ورونانی جیون شکتی ہے - جس منش میں یہ شکتیاں بل پوروک موجود ہیں - وہ سورکشت ہے اور کلیان یکت بھی - مگر جس میں یہ شکتیاں جتنی مقدار میں کم ہیں - اتنی مقدار میں اس کا سنرکشن اور کلیان کم ہے - جس میں ان کا سروتھا ابھاو ہے - وہ دیکھنے میں ہی منش ہے - منشتا کا کوئی لکشن اس کے اندر نہیں پایا جاتا - اس کا ہونا نہ ہونا ایک برابر ہے - بلکہ ہونے سے نہ ہونا اچھا - کیونکہ اس اوستھا میں پرتھوی پر بھار کے سوا کچھ نہیں ؎

واک شکتی میں سورکشن اور کلیان اس لئے ہے کہ منش اپنی اس شکتی دوارا اپنے اکلیان اور ارکشا کے کارن کو بتا کر ان کے دور کرانے کے سادھن کو پراپت کر سکتا ہے - واک شکتی کا سنبندھ سرسوتی سے ہے - واک شکتی نشپھل ہے اگر ودیا کی شکتی پراپت نہ ہو - جو ودیا ہین ہے نہ اس کی واک شکتی اس کے اکلیان کا کارن ہو سکتی ہے - زبان سے اسے کیا نکالنا چاہئے - وہ نہیں جانتا - اودیا کے آدھین ہونے سے وہ بیہودہ باتیں ہی بولے گا - جس کا پرنام کلیان یا سورکشن کسی اوستھا میں بھی نہیں ہو سکتا - بولنا ہی واک شکتی ہے - یہ سب کو پراپت ہے - پرنتو جو کچھ انڈ منڈ چاہا زبان سے نکال دیا - پرماتما نے واک شکتی اس لئے نہیں دی - اس سے بولنے والا جو کسی کلیان کی آشا نہ رکھ کر اس کے ساتھ ودیا شکتی پراپت کرنی چاہئے - تب کلیان کی آشا کی جا سکتی ہے - پھر وید نے ان شکتی بھی کلیان کے لئے آوشیک بتائی ہے سیدھی اور سرل بات ہے - جیون رکھشا ان سے ہی ہوتی ہے - ان نہ ملے تو شریر کتنے دن چلے گا - اس لئے ان کا اپارجن کا پرتی منش کا دھرم ہے - ان شکتی کا سنبندھ جیون شکتی سے ہے - کیونکہ ان سے جیون ہے - اور جیون سے ہی ان کی ضرورت ہے - پھر دان شکتی اور پربھو شکتی سماجک شکتیاں ہیں - پربھو تو دان سے ہے - ان چھ شکتیوں کا جس منش جیون کے اندر سنچار ہے - وہ سورکشت ہے - اس پر کوئی وپت آ کر من کاری نہیں ہو سکتی - ہو تب پراپت ہوئے بنا رہ نہیں سکتی - جو سورکشت ہے - اسے کلیان سوتیو اپلبدھ ہے - پرنتو جو لوگ ان کلیان کاری شکتیوں کا نرادر کر کے چاہتے ہیں کہ کلیان کا جیون بسر کریں - وہ بھولتے ہیں - وہ دھوکے میں ہیں - ودیا گیان کے بنا - سچی واک شکتی کے بنا - ان شکتی اور جیون شکتی کے بنا دان تو اور پربھو تو کے بنا منش جیون کبھی سپھل نہیں ہو سکتا - اس لئے اگر سپھلتا چاہتے ہو تو ان شکتیوں کا اپلبدھ کرنا ہوگا - جو لوگ پشو بل اور دھن بل سے سپھلتا کے بھرم میں ہیں - وہ ایسا اوسر کھوتے ہیں - جس کا پھر ملنا بڑا کٹھن ہے - اس لئے وید کا منش ماتر کو اپدیش ہے - کہ وہ ان شکتیوں کو بلائیں - ارتھات ان کا اپنے جیون کے اندر سنچار کریں - کیونکہ یہی سنرکشک شکتیاں ہیں - ان ہی سے منش کا سنرکشن اور کلیان ہو سکتا ہے ؎

(ادم شرم)

کنیا کی ضرورت!

۲۰۲

میرے لڑکے دہرم پال عمر تقریباً ۲۲ سال کے لئے ایک ایسی سوشیل کنیا کی ضرورت ہے۔ جو کسی آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی تعلیم یافتہ اور آریہ خیالات کی ہو۔ گھر کے کام کاج سے واقف ہو۔ ساتھ جس کے والدین برہمن اور آریہ خیالات کے ہوں لڑکے کا گوت موہلے برہمن سکنہ جالندھر لڑکے کے باپ کے نانکے جلی برہمن نکودر ستہر۔ لڑکے کی ماں کے پیکے کوریال برہمن لدھیانہ۔ لڑکے کی ماں کے نانکے پانڈے برہمن بسی (سرہند)، لواہ دہلد ریتی سے ہو گا۔ پورا نک بھائی بھی بات چیت کر سکتی ہیں لاہور۔ امرتسر۔ لدھیانہ۔ جالندھر نواسیوں کو ترجیح ہو گی۔ بھگوان داس ٹکٹ کلکٹر۔ دہلی

کھتری لائق ور کیلئے کنیا کی ضرورت

۱۰۴

مجھے اپنے ایک دوست کے لئے جو کہ کھتری ہے کار سرز خاندان سے ہے۔ تندرست۔ خوبصورت کنوارہ عمر بیس سال کی ہے۔ ہندی اردو پڑھا لکھا ہے مڈل تک تعلیم ہے۔ دوکان کا کام کرتا ہے۔ جس کی آمدنی ۸۰ روپے ماہوار ہے ایک رنگیہ پڑھی لکھی سوشیل کنیا کی ضرورت ہے۔

نوٹ۔ چھرے گرتری وہستہ گوتری خط لکھنے کی تکلیف نہ فرماویں خواہشمند اصحاب پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں:۔ دھارتہ پریمی منتری آریہ سماج قصبہ منگڈھ تحصیل خاص ضلع فیروز پور

وروں کی ضرورت!

۲۰۰

جو صاحب یو۔پی۔ بہار۔ سی۔پی کی کنواری ودہوا اناتھ اسہائے دیوں کے ساتھ ہمارے کاریالیہ کے ذریعہ سے شادی کا انتظام کرانا چاہیں۔ وہ محصولات شادی کے لئے پانچ پیسہ کے ٹکٹ روانہ کر کے کاریالیہ کو تحریر کریں۔ واضح رہے کہ اس کاریالیہ کے ذریعہ بہت سی شادیاں کرائی جا چکی ہیں:
منیجر شادی بیاہ سہایک کاریالیہ محلہ بہادر گنج۔ الہ آباد

شادی دی لوڑ

۱۹۲

شادی شاکھاواں دسکہ نیچ دس وودہوائیں نوجواناں سندر شادی واسطے تیار ہن۔ دو ودہوائیں نال بچہ بچی تیں اک سندرا ۲۴ سال دا سندر گورا ہے جنہاں نوں اپنی جائیداد دا مالک بنانا ہے۔ درخواست بھیجو پہلے
منیجر رام چرن لال شرما ہندو ودہوا آشرم۔ اوڑی ضلع جالون

ایک کھتری کنیا کیلئے ور کی ضرورت!

۲۰۶

میرے ایک پرم متر ایم اے کی تعلیم یافتہ خوب صورت نوجوان ہمشیرہ کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور بسرسری گرلز درڑھ اور سدا چاری آریہ ہو۔ کھتری جاتی سے سنبندھ رکھتا ہو:
درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آویں
پتہ:۔ وشنو دت
بی اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ
فیروز پور شہر

کنیا گورو کل ڈیرہ دون کی تعلیم

کنیا کے لئے ور کی ضرورت

میری کنیا عمر ۱۹ سال جو کنیا گورو کل ڈیرہ دون میں تعلیم پا رہی ہے۔ روپ وتی اور گرہ کاریہ میں چتر ہے۔ کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور تعلیم یافتہ، یوگیہ کام سے آستک بمسر روزگار والا ہو۔ عمر ۲۴ سال کی ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہونی چاہئے:
بالی کرشن
بحوالہ آریہ سماج بلارم دکن

آوشکتا

۲۰۸

کنیا گورو کل ڈیرہ دون کے لئے ایک شاستری اُتیرن اتھوا کاویہ تیرتھ پریکشا اُتیرن اور ایک وشاردا پریکشا اُتیرن سنسکرت ادھیاپکا کی آوشکتا ہے:
ایک ہندی پربھاکر اتھوا ہندی ساہتیہ سمیلن کی مدھیما پریکشا اُتیرن اور وزنارمل پاس ادھیاپکا کی بھی آوشکتا ہے۔ جو ڈرائنگ اور کنڈر گارٹن بھی پڑھا سکیں۔ آریہ سماجک وچار رکھنے والی دیویوں کو وشیش دھیان رکھا جاوے گا۔ ویتن یوگیتا انوسار دیا جاوے گا۔ پرارتھنا پتر سرٹیفیکیٹ سہت شیگھر بھیجیں:
آچاریہ کنیا گورو کل ڈیرہ دون

یونیورسٹی امتحان میں دیویوں کی کامیابی

یونیورسٹی امتحان میں ... جس میں ... لاء کالج سے ... کامیاب ہوئی ہے۔ ڈاکٹر ... امتحان میں کامیاب ہوئی ہے ... میڈیکل کالج میں پڑھتی ... میڈیکل کالج کے ... سیلا دھرم ... سب لڑکوں کو مات ... امتحان میں ... بڑی سیتا ... اول رہی ہے ... امتحان میں پانچویں نمبر پر اور ایک مضمون ... دوسرے نمبر پر رہی ہے ؛

فسادِ بمبئی منظم سازش کا نتیجہ بمبئی

فسادِ بمبئی ... پرشوتم داس ٹھاکر داس پر ایک مسلمان ... کے حملہ کے متعلق بمبئی کے مشہور قوم پرست نوجوان عبدالرحمان کے خیالات

... اگر یہ حقیقت ہے ۔ کہ مسٹر ... آپ کا بیان ہے ... پرشوتم داس کا حملہ آور ایک مسلمان سکول ٹیچر ... ان لوگوں کو جو غلط طور پر سمجھتے آتے ... کہ گذشتہ فسادات کی پشت پر کوئی منظم سازش نہ تھی۔ اس واقعہ سے سبق لینا چاہئے ... آپ کا بیان ہے کہ

... حملہ آور مسٹر پرشوتم داس کو نہیں جانتا تھا۔ اور ... سے اخبارات سے ان کے ... پتہ لگا۔ اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ یہ جرم ایک منظم سازش کا نتیجہ ہے ....

ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امن عامہ کے خلاف منظم سازش کی گئی ہے ؛

کہاں ہیں وہ متعصب اور فرقہ پرست مسلمان جو ہزاروں میلوں کی دوری پر بیٹھ کر فسادِ بمبئی کی ذمہ داری ہندوؤں پر ڈالتے نہیں شرماتے۔ وہ مسٹر عبدالرحمان کے خیالات کا مطالعہ کریں۔ اور اس سے کوئی سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ تو کریں ؛

ہندوستان چٹیل گا کام ۔ (پیرس ۴ جون) ... پریس کے انٹرویو کے دوران میں ... پہلے فرمایا۔ کہ میرا کام دُنیا میں ... اور ہندوستان کے متعلق سچائی کا اظہار کرنا ہے ؛

دہلی میں گوہتیا ۔ (دہلی ۵ جون) ... کی رپورٹ ... دہلی میں گوشت کے لئے ... تقریباً ۲۲۰۰۰ جانور ذبح کئے گئے۔ ان میں سے ۲۶۴۷ گائے وغیرہ ... اور باقی بھیڑ بکریاں وغیرہ ہیں۔ مذبح کو ... میں ۵۵۳۴ روپیہ فیس وصول ہوئی ؛

ممبران گورنمنٹ کی تخفیف ۔ گورنر بمبئی نے

سنسار کی گتی

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو گئی۔ اس میں ہر بالغ کے لئے رائے دہندگی کا مطالبہ منظور نہیں کیا گیا۔ وجہ یہ دی گئی ہے۔ کہ اس طرح ۱۳ کروڑ ووٹروں کے ووٹ لینے کے لئے قابل اعتماد سادھن میسر نہیں۔ کمیٹی نے مختلف صوبہ جات میں جس قدر تعداد ووٹران مقرر کئے جانے کی سفارش کی۔ وہ نیچے دی جاتی ہے :۔

صوبہ	ووٹر	مشمولہ عورت ووٹرز	کل آبادی کا فیصدی
بمبئی	۲۷ لاکھ	(۶۰۲۰۰۰ عورت ووٹرز)	کل آبادی کا ۱۷ فیصدی
مدراس	۵۴ " "	(۱۴۸۰۰۰۰ " ")	۱۶ "
بنگال	۸۰ " "	(دس لاکھ ")	۱۶ "
یو۔ پی	۷۶ " "	(سولہ لاکھ ")	۱۶ "
آسام	۱۰ " "	(... لاکھ ")	۱۳ "
پنجاب	۲۸ " "	(پونے ... ")	۱۲ "
سی پی	۱۵ " "	(")	۱۰ "
بہار و اڑیسہ	۳۰ " "	(پونے ۳ لاکھ ")	۱۰ "

اس حساب سے متحدہ ہندوستان میں ۳۶۰۰۰۰۰۰ ووٹرز ہوں گے۔ جن میں ۶۶ لاکھ عورتیں ہونگی ؛

اس کمیٹی کی طرف فرقہ پرست جس حسرت کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔ وہ پوری نہیں ہوئی کیونکہ کمیٹی نے فرقہ وارانہ نیابت کے متعلق کوئی فیصلہ صادر نہیں کیا۔ اس سے فرقہ پرستوں کو بہت مایوسی ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ وہ کمیٹی کے پردھان لارڈ لوتھین کی زبان سے فرقہ پرستی کی مذمت سن چکے ہیں ؛

حال ہی میں ڈاکٹر امبیدکر پہلے سے ولایت کھسک گئے۔ یا سر فضل حسین بحالی صحت کے بہانہ جانے کی تیاریوں میں ہیں۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے جانے کا مقصد غالباً یہ ہے۔ کہ فرقہ پرستی کے خلاف لارڈ لوتھین کی رائے کہیں ولایت میں فرقہ پرستوں کے حامیوں پر غالب نہ آجائے۔ اور اس طرح ان کے کئے کرائے پر پانی نہ پھر جائے ؛

بہرحال فرنچائز کمیٹی کے صدر اور اس کمیٹی کی رپورٹ سے فرقہ پرست مایوس ہیں۔ وہ صدر اور رپورٹ دونوں کے اثر کے زائل کرنے کے لئے کیا کرتے ہیں۔ اس کا جواب وقت دے گا ؛

مہاتما گاندھی کی طاقت کا اعتراف

لارڈ ارون نے کنیڈا کی اپنی تازہ تقریر میں مہاتما گاندھی کی طاقت کا اعتراف ذیل کے الفاظ میں کیا ہے۔ وہ ہندوستانیوں کے لئے مہاتما گاندھی جو یوگی بھی ہیں اور سیاست دان بھی۔ ایک مدت سے مکمل آزادی کی جدوجہد کا اوتار رہے۔ وہ ہندو دھرم کی گہری طاقتوں کو اپیل کرتے ہیں۔ وہ اپنے پیروؤں کو خیالات کی ایک ایسی دُنیا میں لے جاتے ہیں۔ جہاں ہمارا پہنچنا مشکل ہے۔ مغرب کی مادہ پرستی پر ان کا حملہ ہندوؤں کے دلوں کو اپیل کرتا ہے۔ خواہ اس کے چرخہ کی دھیمی آواز کارخانہ کے شور میں دب جاتی ہے۔ مسٹر گاندھی اپنے آدرشوں پر صدق دل سے قائم ہیں۔ وہ ہر قسم کی قربانی کرنے یا کروانے پر تیار رہ جاتے ہیں جس کی بابت انہیں یقین ہو جائے کہ یہ منزلِ مقصود کی طرف لے جانے والی ہے ؛

کانگرس کے متعلق مہاتما گاندھی جس کے روح رواں ہیں لارڈ ارون کے الفاظ ملاحظہ ہوں جب تک انڈین نیشنل کانگرس کے مطالبات پورے نہ ہو سکیں گے۔ اور جب تک وہ سمجھوتہ وغیرہ کے ذریعہ دوسروں کے ناقابل تردید مطالبات کو پورا کرنے کی صدقدلانہ کوشش کرنے کو تیار نہ ہو۔ اس وقت تک برطانوی گورنمنٹ یا ہندوؤں کے ماڈریٹ طبقہ کے ساتھ تصفیہ کی کوئی امید نہیں نہ ہی انگلستان کے ساتھ اور نہ ہی ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ ہی تصفیہ کی کوئی امید ہے۔ لیکن برطانیہ کے ساتھ تصفیہ کے قطع نظر ایک ہندوستانی قومی حکومت محض ایک وہم ہے جب تک اس کی بنیاد مختلف فرقوں کے درمیان سمجھوتہ پر نہ ہو ؛

اپنی کونسل کے ممبران کی تعداد ۴ کی بجائے دو اور وزرا کی تعداد ۳ کی بجائے دو کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ مسٹر گووند پردھان فنانشل ممبر اور مسٹر ... ہوم ممبر کے استعفے ۱۵ جولائی سے ملک معظم نے منظور کر لئے ہیں۔ اور اسی تاریخ سے سر رفیع الدین احمد وزیر کا استعفیٰ بھی منظور ہو جائے گا ؛

لالہ گووند رام کی لاء کالج سے علیحدگی

(لاہور ۶ جون) لالہ گووند رام ... لاء کالج کی پروفیسری سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ آپ سودیشی لیگ کے سکرٹری ہیں ؛

ایک پنجابی نوجوان کی گرفتاری

(حیدر آباد سندھ ۶ جون) حیدر آباد سندھ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک پنجابی نوجوان کو جو پروفیسر ... کے ہاں ملازم تھا پولیس نے گرفتار کر لیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ نوجوان لائل پور کا پریسیڈل مفرور ہنس راج عرف واٹرلیس ہے ؛

ممبران کمیٹی قانونی شکنجہ میں

(لاہور ۷ جون) لاہور میونسپلٹی کی معطلی کے متعلق جو خبر نکلی تھی۔ اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ میونسپلٹی کے بعض ممبران اور ملازمان کے خلاف قانونی کارروائی شروع کر دی گئی ہے ؛

برٹش گائنا میں ہندوستانی ممبر

برٹش گائنا میں ہندوستانیوں کو انگریز آبادی کے ساتھ ساری حقوق شہریت حاصل ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جمیسٹڈم میونسپلٹی میں مسٹر ای اے لاکھو ایک ہندوستانی میئر منتخب ہوئے۔ آپ برٹش گائنا لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی ہیں ؛

فساد کا خطرہ موجود ہے

(بمبئی ۶ جون) صورتِ حالات بہت حد تک پُر سکون ہے۔ تاہم خطرہ کا احساس فساد زدہ رقبہ جات میں موجود ہے۔ عبدالرحمان سٹریٹ کی ایک گلی سے ایک واردات کی اطلاع ملی ہے جس میں ایک ہندو زخمی ہوا ہے۔ دکانیں کھل رہی ہیں۔ لیکن کپڑے کی مارکیٹیں بند ہیں۔ ایک ہندو زخمی ہسپتال میں مر گیا ہے۔ جسے کل ہسپتال میں پہنچایا گیا تھا ؛

قرآن حفاظت نہ کر سکا ۔ ازنان سعام

آدمی ... اسکول کے ایک قریبی شہر کا واقعہ ...

ہے۔ کہ سخت بارش کے دن ایک افغان نے اس خوف سے کہ بجلی اُس کے مکان کے اندر داخل نہ ہو مکان کے دروازہ پر تلوار اور قرآن رکھ دیئے۔ لیکن باوجود اس کے بجلی گری۔ اور اُس نے تلوار اور مکان کے مکینوں کو جلا کر بھسم کر دیا۔ مگر اصلاح کا بیان ہے کہ قرآن کے اوراق محفوظ رہے۔ گویا اپنے پیرو اور اُس کے خاندان کی حفاظت میں قرآن قاصر رہا ؛

بمبئی میں فسادیوں کو سزا ملی۔

(بمبئی ۷ جون) فساد کے دن ایک مسلمان ملزم کو بازاروں میں چاقو لے کر چلنے کے جرم میں ۲۴ ماہ قید یا ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ملی۔ ایک مسلمان کو ایک گرے ہوئے سکھ کو ٹھڈے مارنے کے جرم میں ۸ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ؛

فتح پور جیل میں فساد۔

پاد نیر لکھتا ہے کہ ۵ جون کو فتح پور جیل میں فساد ہو گیا۔ قیدیوں نے جیل کے بعض حکام پر حملہ کر دیا۔ اُن کا طرز عمل دھمکی آمیز تھا۔ اس لئے حکام جیل کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے کئی زخمی ہوئے ؛

ٹرکی کا روس سے قرضہ۔

ماسکو کی اطلاع ہے۔ کہ ٹرکی کے نمائندہ عصمت پاشا نے ماسکو جا کر بالشویک حکومت سے ۸۰ لاکھ ڈالر قرضہ حاصل کیا ؛

مہاتما گاندھی یارودا جیل میں۔

(احمد آباد ۷ جون) کہا جاتا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی نے گورنمنٹ کو لکھا ہے۔ کہ اگر شریمتی میراں بائی کو اُن سے ملاقات کی اجازت نہ دی گئی۔ تو وہ ہفتہ وار ملاقاتوں کے حق سے فائدہ اُٹھانا چھوڑ دیں گے

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مہاتما جی جیل میں اپنے ستیہ آگرہ آشرم کی تاریخ لکھنے میں مصروف ہیں ؛

باغیوں کو سزائیں۔

(سری نگر ۷ جون) ریاست پونچھ میں بغاوت کے سلسلہ جو ۲۷ مسلمان گرفتار کئے گئے تھے۔ اُن میں سے اکثر کو سزا ہو چکی ہے۔ باغیوں کے ایک دو لیڈر برطانوی علاقہ کو بھاگ گئے ہیں۔ اور وہ باہر کی امداد سے ابھی بغاوت کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بغاوت کے سلسلہ میں سزا یافتہ لوگوں کی اپیلیں سننے کے لئے ایک ہندو اور ایک مسلمان سیشن ججوں کا بنچ مقرر کیا گیا ہے۔ ریاست کشمیر کی فوجیں ابھی تک پونچھ میں ہیں اور جب تک حکام کو ہندوؤں کی حفاظت کا ...

اسلام اور تلوار

لارڈ اردن نے حال ہی میں کنیڈا کی ٹارنٹو یونیورسٹی میں ہندوستان کے متعلق جو تقریر کی ہے۔ اس میں انہوں نے اسلام اور تلوار کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپ نے ہندو دھرم کی قوتِ جاذبیہ کا ذکر کرتے ہوئے جس کی طفیل ہندوستان میں باہر سے آئی ہوئی قوموں کی قومیں ہندو دھرم میں جذب ہو گئیں۔ کہا :-

"لیکن آٹھویں صدی سے ہندو دھرم کو ایک زبردست فاتح قوم سے واسطہ پڑا....اُن دنوں اسلام اصلی معنوں میں ایک فوجی مذہب تھا۔ جس کا اول فرض تھا۔ کہ پر دیا گندا سے اپنے عقیدہ کی اشاعت کرے۔ اور اگر ضرورت ہو تو تلوار سے بھی کام لے..... اپنے عہدِ حکومت میں آخری سالوں میں اورنگ زیب نے دکھنی ہندوستان کی جنگ جو اقوام میں تلوار کے زور سے اسلام پھیلانا شروع کیا"

کہاں ہیں وہ مسلمان جو کہتے ہیں۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے تلوار کا استعمال نہیں کیا گیا وہ لارڈ اردن کے الفاظ کو آنکھیں کھول کر پڑھیں۔ اور بتائیں کہ لارڈ اردن کو اسلام پر مذہب کے معاملہ میں تلوار کے استعمال کا الزام لگانے کی کیا ضرورت تھی ؛

آریہ سماج چک جھمرہ کے سکرٹری کا ہولناک قتل

مورخہ ۴ جون کو صبح کے تقریباً ۳½ بجے مہاشہ نند لال جی سکرٹری آریہ سماج چک جھمرہ جب کہ اپنے کوارٹر کے اندر سوئے ہوئے تھے۔ کسی نامعلوم شخص نے اندر گھس کر آپ پر حملہ کر دیا آپ کے شور مچانے پر آپ کی دھرم پتنی نے (جو کہ ساتھ والے برآمدہ میں سوئی پڑی تھی) باہر نکل کر شور مچانا شروع کر دیا۔ شور سن کر بہت سے لوگ مہاشہ جی کی مدد کو پہنچ گئے۔ مگر حملہ آور بھاگ چکا تھا۔ مہاشہ جی کو سر میں نہایت شدید زخم لگے۔ جس سے کہ آپ بیہوش ہو گئے۔ اور مرتے دم تک بیہوش ہی رہے۔ اس حالت میں آپ کو ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ وہاں جا کر زخموں کی مرہم پٹی کی گئی۔ مگر زخم کاری لگنے کی وجہ سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور ۴ جون رات کو ۱۰ بج کر ۳۰ منٹ پر آپ نے پران تیاگ دیئے اس قتل کی شہر میں بہت چرچا ہو رہی ہے۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔ ابھی تک حملہ آور گرفتار نہیں ہو سکا۔ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے ؛

۵ جون کو رات کے ۹ بجے آریہ سماج مندر میں چک جھمرہ نواسیوں کا ایک عام پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں سردسمتی سے ذیل کا رزولیوشن پاس ہوا ؛

چک جھمرہ نواسیوں کا یہ ماتمی جلسہ مہاشہ نند لال جی سکرٹری آریہ سماج چک جھمرہ کے سفاکانہ قتل پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور آپ کی دھرم پتنی نیز سمبندھیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور قاتل کے اس فعل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مرحوم کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور آپ کی دھرم پتنی نیز سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں (خوشحال چند پردھان آریہ سماج چک جھمرہ) ؛

یقین نہ ہو جائے وہیں رہیں گی ؛

قیمتی ہیرے ملے ہیں ؛

اٹلی میں اہم گرفتاری

(روم ۷ جون) اٹلی کی پولیس نے ایک شخص کو مسولینی کی جائے رہائش کے قریب گھومتے ہوئے گرفتار کیا۔ جس کے قبضہ سے بم اور پستول برآمد ہوئے کہا جاتا ہے کہ گرفتار شدہ شخص اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی کو قتل کر کے خود کو بم سے اڑا دینا چاہتا تھا ؛

لاہور میں سفاکانہ قتل۔

(لاہور ۶ جون) صبح سات بجے کے قریب گوالمنڈی میں ایشر داس جھنگی کے سیٹ میں معمولی تکرار پر ایک شخص واجد علی نے چھرا گھونپ دیا۔ جس پر وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔ ملزم کو موقعہ پر گرفتار کر لیا گیا۔ اور اب اس کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند مقدمہ کی سماعت شروع ہے ؛

۹ ہیرے ملے۔ افغانستان کے محکمہ تجارت کا اعلان ہے کہ قندھار کے نزدیک ۹ ...

جموں کشمیر ریلیف فنڈ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو جموں کشمیر ریلیف فنڈ میں ۲۷ بیساکھ سے ۱۵ جیٹھ تک وصول ہوئے دھن کی فہرست مندرجہ ذیل ہے :-

مہاشہ شیورام داس بھوشن منشی چانن لعل اوورسیر ۱ مہاشہ لال چند پنجر دہاریوال ۶؍ مہاشہ کشوری لال اوورسیر گجرات صہ۔ مہاشہ جیا کشن رام نارنگ مہاشہ رام دتہ مل مدرس چک ۱؍ آریہ سماج کیمبل پور ۶؍ آریہ سماج ... عیسے روپے ؛

میزان ۵۴ - ۰ - ۰ روپے

سابقہ میزان ۱۱۲۴۰ - ۱۱ - ۳ ؍

میزان کل ۱۱۲۹۳ - ۱۱ - ۳ ؍

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

فرینچ بھاشا ستیارتھ پرکاش

شری ڈاکٹر فقیر چند جی سود ایم بی بی ایس سرجن کسمو (کینیا کالونی) نے اپنی تر مندلی سے ۸۵ ½ شلنگ جمع کر کے فرینچ بھاشا ستیارتھ پرکاش فنڈ کے لئے ارسال کئے ہیں جن سجنوں سے انہوں نے یہ راشی جمع کر کے ارسال کی ہے۔ اُن کے شبھ نام لکھن ہو رہے ہیں :-

نام	سنٹ	شلنگ
ڈاکٹر فقیر چند سود کسمو افریقہ	۰	۲۰
مہاشہ ایشور داس جی "	۰	۵
" سردار یلال کی کسمو افریقہ	۰	۵
" سنگھی رام جی " "	۰	۵
" رام کرن جی " "	۰	۵
" ہربنس لعل سود " "	۰	۵
" تلسی رام پوری " "	۰	۲
" رام سروپ " "	۰	۲
" رسی کے دت " "	۰	۵
" جالندھری رام " "	۰	۲
" امیر چند " "	۰	۲
" کشن پرشاد نیئر " "	۰	۲
" دھنپت جی ہرجی " "	۰	۲
" درگا داس پوری "	۰	۱
دودھ دانیوں سے	۵۰	۱
میزان	۵۰	۸۵
مہنائی منی آرڈر فیس	۵۰	۱
باقی	۰ - ۰	۸۴

یعنی ۰ - ۰ - ۴۹ روپے

سابقہ میزان ۹ - ۶ - ۲۰۱۱ ؍

کل میزان ۹ - ۱ - ۲۰۶۰ ؍

پرکاش لاہور

۳۱ جیٹھ سمت ۱۹۸۹

آریہ سماجیوں کی گننا

۱۹۳۱ء کی مردم گننا کی رپورٹ کے مطابق ہندوستان بھر میں آریہ سماجیوں کی تعداد ۹۹۰۲۳۲ ہے۔ اس دس لاکھ کے قریب کی تعداد میں رپورٹ بتاتی ہے۔ ۹۰ لاکھ کے قریب تو صرف دو صوبہ جات پنجاب اور یوپی میں ہیں۔ اور باقی ایک لاکھ کے قریب ہندوستان کے دیگر تمام صوبجات میں۔ پنجاب اور یوپی میں بھی تعداد کے لحاظ سے پنجاب نمبر اول پر ہے۔ یعنی آریہ سماجیوں کی سب سے بڑی تعداد اس صوبہ میں ہے۔ یوپی پنجاب سے رقبہ اور آبادی دونوں کے لحاظ سے بڑا صوبہ ہے۔ اور آریہ سماج کا پرچار بھی اس صوبہ میں نیم بندھ ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ یوپی میں آریوں کی گننا ٹھیک طور پر نہ ہوئی ہو۔ اور مسلم پراپگنڈا کے زیر اثر مسلم شمار کنندوں نے آریوں کو آریہ لکھنے سے اجتناب کیا ہو یا ہندو شمار کنندوں نے جیسا کہ پنجاب میں ہوا ہے۔ بغیر پوچھے آریہ سماجیوں کو اپنے آپ ہندو لکھ دیا ہو۔ تاہم یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ پنجاب اور یوپی کی آریہ پرتی ندھی سبھاؤں نے آریہ سماجیوں کو مردم شماری پراپگنڈا سے بہت حد تک آگاہ کر دیا تھا۔ اور جہاں تک ان دونوں صوبجات کی آریہ جنتا نے مخالفوں کی کوشش کو کامیاب ہونے کا موقع نہیں دیا۔ لیکن باقی صوبہ جات میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریوں کی صحیح گننا ہرگز نہیں ہوئی۔ راجپوتانہ کو لیجئے۔ راجستھان میں جس کی آریہ سماجوں کی تعداد سو سے کم کیا ہوگی۔ اور جس کی آریہ پرتی ندھی سبھا تازہ جوش اور اتساہ سے علاقہ میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہی ہے۔ آریوں کی تعداد ایک لاکھ سے کم کیا نکلتی۔ رپورٹ بتاتی ہے۔ کہ راجپوتانہ، وسط ہند، بمبئی، مدراس، بنگال، بہار، سی پی، آسام حتیٰ کہ برہما تک ان تمام صوبجات میں آریہ سماجیوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے۔

جہاں تک مردم شماری کے اعداد و شمار کا تعلق ہے۔ ان کے متعلق بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ آریہ سماجیوں کی ٹھیک تعداد کو ہرگز ظاہر نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کے رو سے

آسام	میں	۱۲
بنگال	میں	۲۰۱
برہما	میں	۲۰۴

مدراس میں ۱۵۴ - اور میسور میں صرف ۴۵ آریہ سماجی ہیں۔ حالانکہ یہ امر واقعہ ہے کہ بنگال اور برہما میں آریہ پرتی ندھی سبھائیں ہیں۔ جو آریوں کی دھارمک ضروریات کے پرچار کا پربندھ کرنے کے لئے بنی ہوئی ہیں اور مدراس میں سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے ہی تین اپدیشک لگاتار کئی سالوں سے کام کر رہے ہیں۔ جن کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ ہزارہا دلتوں کو آریہ سماج کی شرن میں لا چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ سارودیشک سبھا کی طرف سے بھی اس پرانت میں پرچار کا پربندھ ہے۔

بنگال میں آریہ سماجیوں کی تعداد ۲۰۱ بتائی گئی ہے۔ حالانکہ ۲۰۱ ممبر تو صرف کلکتہ کی ایک آریہ سماج کے ہوں گے۔ جس کا عالیشان مندر کارنوالس سٹریٹ میں ہر ایک یاتری کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

برہما کی تعداد ۲۰۴ بتائی گئی ہے حالانکہ برہما کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین پچاس سے کم آریہ سماجیں نہ ہوں گی۔ اور اگر صرف رنگون آریہ سماج کے ممبران اور رنگون میں رہنے والے آریہ سماجیوں کی تعداد کا ٹھیک طور پر شمار کیا جائے۔ تو ۲۰۴ سے کئی گنا آریہ سماجی صرف اسی ایک شہر میں پائے جائیں گے۔

تاہم پنجاب اور یوپی کے علاوہ دوسرے صوبہ جات میں آریوں کی تعداد کی انتہائی کمی کا کارن انہی لفظوں کا پردہ [illegible] ہوتا۔ چنانچہ ان صوبہ جات کے آریوں کی مردم شماری کی طرف سے لاپرواہی [illegible] آریوں کا [illegible] ہوتا ہے۔ ان صوبہ جات میں آریہ سماجیں بھی ہیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھائیں بھی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان سبھاؤں نے مردم شماری میں آریوں کے آریہ لکھے جانے کے متعلق کوئی یتن نہیں کیا۔ اور شمار کنندوں کا کیا ہے۔ جب پنجاب میں اور پنجاب کے شہر لاہور میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی صریح ہدایات کے باوجود شمار کنندے قلم برداشتہ آریوں کو ہندو لکھ سکتے ہیں۔ تو جن صوبجات میں نہ آریہ سماج کی زیادہ چرچا ہو۔ اور نہ آریہ سماج کی طرف سے کوئی پراپیگنڈا ہی کیا گیا ہو اگر آریوں کو ہندو لکھ دیا گیا۔ تو اس میں تعجب کی بات ہی کیا ہے۔ شمار کنندوں نے آریہ سماجیوں کو آریہ سماجی لکھنے میں بے اعتنائی سے کام لیا ہو۔ لیکن اس امر واقعہ سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ پنجاب اور یوپی کو چھوڑ کر دوسرے صوبہ جات میں آریہ سماجیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اتنی کم کہ ان صوبجات میں آریہ سماج کا اثر قابل ذکر نہیں کہا جا سکتا۔ پنجاب اور یوپی کی تعداد بھی چنداں قابل فخر نہیں۔ ان صوبہ جات میں آریہ سماج کا جس قدر زور سمجھا جاتا ہے۔ اس کے مطابق ان میں آریوں کی تعداد دس دس لاکھ سے کم کیوں ہوتی۔ لیکن دوسرے صوبہ جات میں تو نہ صرف یہ کہ تعداد قابل فخر ہی نہیں بلکہ قابل تشویش ہے۔ اور پنجاب اور یوپی کی سبھاؤں پر تعجب ہے۔ کہ انہیں اپنے ہمسایہ صوبجات کو مدد دینے میں سنکوچ ہے۔ جس سے وہ خود لابھ اٹھا رہے ہیں۔

آریہ سماج کا اُدیش سارے سنسار کو آریہ بنانا ہے۔ اس اُدیش کی پورتی کے لئے آریہ سماج پر صرف بھارت ہی نہیں سنسار بھر میں ویدک دھرم پرچار کے پربندھ کی ذمہ داری ہے۔ لیکن CHARITY BEGINS AT HOME کے مصداق بھارت میں تو ویدک دھرم کا ڈنکا بجا دینا ہی آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔

جب پرانتیہ پرتی ندھی سبھاؤں کے اوپر سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا قائم ہوئی۔ تو اس کا اُدیش یہی تھا کہ جن پرانتوں میں آریہ پرتی ندھی سبھائیں جیتی جاگتی شکتی ہیں۔ ان میں پرچار کا پربندھ خود کریں۔ پرنتو جہاں آریہ سماج کا کام ابھی پہنچا ہی نہیں۔ وہاں پرچار کا کام سارودیشک سبھا اپنے ہاتھ میں لے۔ اس اُدیش کو سنمکھ رکھتے سارودیشک سبھا نے اپنے اپدیشک آسام میں بھیجے تھے۔ اور اسی اُدیش کی پورتی کیلئے غالباً [illegible] تک اس سمے بھی مدراس پرانت میں بیٹھے ہیں۔ لیکن اگر مردم شماری کی رپورٹ پر

آچاریہ رام دیو جیل میں

گوروکل سیوا کے ۲۷ سال کے طویل عرصہ کے بعد مکت ہو کر آچاریہ رام دیو کا ستھان آریہ سماج کے پرچارکوں میں جیسا اونچا اور پوتر ویدی ہونا چاہئے تھا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ وہ اس سمے جیل میں ہیں۔ جیل جانے کے لئے انہیں کسی نے مجبور نہیں کیا۔ وہ گئے ہیں۔ تو اپنی ضمیر سے مجبور ہو کے۔ آچاریہ رام دیو کے جیون کا آئندہ پروگرام وہی تھا۔ جس کی ہر ایک آریہ ان سے توقع رکھ سکتا اگر وہ جیل جانے کے لئے مجبور نہ ہو جاتے۔ تو گوروکل سے ریٹائر ہونے کے بعد ان کا ایک ہی کام تھا۔ کہ وہ بھارت کی آریہ سماجوں میں دورہ لگا۔ اور ان کے اندر نیا جیون سنچار کر کے بمبئی سے جہاز پر سوار ہو کر یورپ اور امریکہ میں ویدک دھرم پرچار کے لئے پہنچ جاتے۔ ان کے پروگرام میں جو رخنہ پڑا ہے۔ وہ ہمارے جیسے منشوں کو جن کا نصب العین صرف آریہ سماج ہے بھلا معلوم نہیں ہوتا۔ آچاریہ رام دیو بھی اس رخنہ کو پسند نہ کرتے تھے۔ لیکن ان کی آتما اور سماج پریم میں یدھ ہوا۔ آخر آتما اس انیائے کو برداشت نہ کر سکی۔ جو ان کے دیش بھائیوں سے ہو رہا تھا۔ اس لئے انہوں نے ضمیر کا اعلان [illegible] اڑا گیا۔ اور سوراجیہ کی لڑائی میں کود پڑے۔

آپ پنجاب میں پرانتیہ پولیٹیکل کانفرنس کے پردھان بنائے گئے۔ جس کا اجلاس ۲۴ جون کو امرتسر میں ہونا نشچت تھا۔ آچاریہ رام دیو جی لاہور میں تھے۔ جہاں ۲۳ جون کی صبح کو انہیں نوٹس ملا۔ کہ آپ بغیر اجازت لاہور سے باہر نہیں جا سکتے۔ نوٹس مل گیا لیکن آپ کا پروگرام نشچت تھا۔ آپ شام کی گاڑی امرتسر کے لئے روانہ ہو پڑے۔ جس پر پولیس نے راستہ میں جلو سٹیشن پر آپ کو گرفتار کر لیا۔ پولیس نے آپ کے مقدمہ میں ریمانڈ لے رکھا ہے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ آچاریہ جی کے خلاف کس دفعہ کے ماتحت مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ اور مقدمہ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ کچھ ہو۔ آچاریہ رام دیو سے مہاپرشوں کا جن کے جیون میں کوئی وقت نہیں آیا۔ کہ وہ راج نیتک آندولن میں اترے ہوں۔ اپنے پیارے مشن کو ملتوی کر کے راج نیتک آندولن کی خاطر جیل جانا قبول کرنا ثبوت ہے۔ اس امر کا کہ بھارتیوں کو سرکار انگریزی سے شکایات ہیں۔ جن کے دور کرنے کے وعدے تو کئے جاتے ہیں۔ لیکن پورے نہیں کئے جاتے۔

اعتماد کیا ہو سکتا ہے۔ مردم شماری کی رپورٹ ہی گیا صورت حالات کو جو سامنے ہے قابل اعتبار سمجھا جا سکتا ہے۔ تو ماننا پڑتا ہے کہ مدراس کی بھومی آریہ سماج کے لئے اپجاؤ ثابت نہیں ہوئی۔ گورو کل، شوونتا پالیہ کے وسیع سنستھائیں جس جگہ سالوں سے بیٹھے ہوں اور ویدک دھرم پرچار کے بیرکت انہیں کوئی کام نہ ہو وہاں تو چاہئے تھا۔ کہ آریہ سماجک وچاروں کا سیلاب آ چکا ہوتا۔ مدراس پرچار کے سنبندھ میں نت نئے اتساہ جنک سماچار ہمارے سننے میں آتے۔ لیکن یہ بات نہیں۔ جو بات مدراس کے وشے میں درست کی گئی ہے۔ وہی آسام، بنگال، بہار، یو۔ پی۔ حتیٰ کہ بمبئی کی نسبت بھی کہی جا سکتی ہے۔ ان صوبہ جات میں آسام کو چھوڑ کر پرچار کے لئے پرتی ندھی سبھائیں ہیں۔ لیکن وہ دھارمک وایو منڈل میں اپنے پرتین سے کوئی گرمی پیدا نہیں کر سکیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ آریہ سماج کی تحریک وہاں پرانتوں میں نفی کے برابر ہے۔ اور اس نفی کے برابر ہونے کا ظاہری ثبوت یہ ہے۔ کہ جو آریہ سماجی ہیں۔ انہیں بھی اتنی چنتا نہیں کہ مردم شماری میں اپنے آپ اور اپنے پریوار کو آریہ سماجی لکھائیں!

پنجاب کی بھومی آریہ سماج کے لئے خوب اپجاؤ بھومی ثابت ہوئی ہے۔ پنجاب میں یہ تحریک خود ہی زندہ نہیں۔ بلکہ دوسرے علاقوں کی تحریک کے لئے زندگی بخش ہے۔ اس لئے بھارت کے اندر آسام، مدراس، بنگال یا بھارت کے باہر ایسٹ افریقہ یورپ یا امریکہ۔ ان کے اندر ویدک دھرم پرچار کی ذمہ داری پنجاب پر ہی سمجھی جاتی ہے اس لئے پنجاب بہلا گرتا ہے۔ کہ اس ذمہ داری سے انکار نہ کرے۔ بلکہ بھارت کے ایک ایک صوبہ میں ویدک دھرم کا ڈنکا بجا کر اسے پورا کرے۔

پنجاب کے لئے یہ کوئی نیا کام نہیں۔ اس سے پہلے پنجاب کے اپدیشک ملک کے اندر مدراس آسام بنگال، راجپوتانہ برہما آدی کے اندر اور ملک سے باہر افریقہ اور ماریشس آدی میں پرچار کے لئے جاتے رہے ہیں۔ اور جا کر پنجاب کا نام بلند کرتے رہے ہیں۔ مدراس میں آج کئی اپدیشک پہنچ چکے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے چوتھائی صدی سے زیادہ عرصہ کی بات ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے آریہ سماج کے سرگرم کارکن پروفیسر شوو پال آیا ہوئے گئے تھے۔ ماریشس میں آریہ سماج کا جو جال بچھا ہوا ہے۔ اس کا سہرا بہت حد تک ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج اور شری سوامی سونتر آنند جی کو ہے۔ مشرقی افریقہ میں پنڈت پوجن لال۔ پنڈت ستیہ پال ودیا النکار۔ پنڈت چموپتی اور آچاریہ رام دیو پنجاب کے دھرم پریم کی دھوم مچا آئے ہیں۔ لیکن آج پنجاب کے آریہ سماجی جس طرح سستانے معلوم ہوتے ہیں۔ جس طرح ایک مسافر منزل مقصود پر پہنچ کر سر سے بوجھ اتار کر سستانے لگتا ہے۔ اس کا کام سماپت ہو چکتا ہے۔ اسے سستانے کا حق ہے۔ لیکن آریہ سماجیوں کو کام کے متعلق کچھ سندیہ تھا۔ تو مردم شماری کی رپورٹ نے وہ دور کر دیا ہے۔ رپورٹ بتاتی ہے۔ کہ سماپت ہونا تو کیا۔ ابھی تو ایسے ستھان ہیں۔ جہاں صحیح معنوں میں کام ابھی شروع کیا جانا ہے۔ ابتدائی منزلوں میں تھکاوٹ کے یہ نشانات آریہ سماجیو! تمہیں شوبھا نہیں دیتے اگر ویدک دھرم کو اپنے لئے شریکر سمجھتے ہو۔ اور چاہتے ہو کہ اس کے ہستے سنسار لابھ اٹھائے تو گھر سے کام شروع کرنے کے مصداق بھارت کے تمام صوبہ جات کو کم از کم اپنے صوبہ کی سطح پر لانے کا پرن کر لو۔ اور اگلی ١٩٤١ء کی مردم شماری کے وقت ہر ایک صوبہ کو اپنی کوششوں سے اس قابل بنا دو۔ کہ مردم شماری میں اس کے آریہ سماجیوں کی تعداد پنجاب کی اس وقت کی تعداد کے برابر یعنی پانچ لاکھ ہو۔

”پرکاش“ کی خدمات کا اعتراف

دار السلام (زنجبار) سے ”پرکاش“ کے پریمی شری رشی رام شرما لکھتے ہیں:۔

”میں ایک عرصہ سے ”پرکاش“ کا گاہک ہوں۔ اس کے سوادھیائے نے اور اس کے اخلاقی اور دھارمک لیکھوں نے میرے دل کو منور کر دیا ہے۔ اور اس کا پڑھنا میرے لئے از حد مفید ثابت ہوا ہے۔“

”پرکاش“ ودیش میں گئے آریوں کے لئے ایک سچے رفیق کا کام دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ برٹش ایسٹ افریقہ اور دوسری نو آبادیوں میں ”پرکاش“ معقول تعداد میں جاتا ہے۔ ودیش کیا اور دیش کیا۔ جتنے زیادہ ہاتھوں میں ”پرکاش“ جانے لگا۔ ان کے لئے اپدیشک کا کام دیگا۔

پھر ”پرکاش“ میں خاص خوبی یہ ہے کہ وہاں پہنچ سکتا ہے۔ جہاں اپدیشک پہنچنے میں اسمرتھ ہوتے ہیں۔ اس لئے ویدک دھرم پرچار کے پریمیوں کو چاہئے۔ کہ ”پرکاش“ کی توسیع اشاعت کو اپنے کرتویہ کا ایک حصہ بنا لیں۔

”پرکاش“ کی توسیع اشاعت نئے خریدار بنانے سے تو ہوتی ہی ہے۔ لیکن رعایتی نمبر میں دھن بھیجنے سے بھی ہو سکتی ہے۔ اس فنڈ سے ان سجنوں کو رعایتی قیمت پر ”پرکاش“ دیا جاتا ہے۔ جو ”پرکاش“ کے پریمی منڈل میں داخل ہونا چاہتے ہیں لیکن دھن ابھاو سے ہو نہیں سکتے۔

ڈلوال آریہ سماج کی سدھ لو!

ضلع جہلم میں ڈلوال اچھا بارونق قصبہ ہے۔ آریہ سماج کے پرچار کے زمانہ سے وہاں آریہ سماج ہے۔ سماج کا مندر بھی ہے لیکن آج یہ حالت ہے۔ کہ ڈلوال کی آریہ سماج سخت شتھل اوستھا میں ہے۔ شتھل اوستھا تو ویسے ہی تھی۔ لیکن جو کام سکرٹری صاحب کی طفیل ہوتا تھا۔ وہ بھی ۲۰ اپریل ١٩٣٢ء کو ان کے سورگ باش ہو جانے سے بند ہو گیا ہے اور وہاں سے ایک مہاشہ لکھتے ہیں کہ ڈلوال میں اب ایک بھی ایسا آدمی نہیں۔ جو سماج کا سکرٹری یا پردھان بننے کے قابل ہو۔ اور نہ ہی سماج میں کوئی ممبر ہے۔

ایک پرانے آریہ سماج کی ایسی اوستھا نہایت شوک جنک ہے۔ ایک ڈلوال ہی نہیں۔ ایسے کئی ستھان ہیں۔ جہاں کی آریہ سماجیں نیم جان حالت میں ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو ایسی سماجوں کی طرف وشیش دھیان دینا چاہئے۔ اور ڈلوال میں اپدیشک بھیج کر وہاں کی سماج کو اس قابل بنا دینا چاہئے۔ کہ وہ کام کرنے کے قابل ہو جائے۔

نیا فتنہ

ہندو سماج میں لڑکے لڑکیوں کی اکٹھی تعلیم کے آندولن کے روپ میں نیا فتنہ پیدا ہوا ہے۔ جس فتنہ کی جھپٹ میں لاہور کے دیال سنگھ کالج کا آ جانا تو تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ جن برہموؤں کے ہاتھ میں اس کالج کی باگ ڈور ہے وہ مشرقی سنسکرتی سے بڑھ کر مغربی سنسکرتی کے اپاسک ہیں۔ لیکن امرتسر کے ہندو سبھا کالج کے اس فتنہ کا شکار ہو جانا بلاشبہ اچنبھے کی بات ہے ہندو کالج برہموؤں کا ہو نہیں سکتا۔ سناتنوں کے ملے جلے سناتنی آریوں کا ہو سکتا ہے۔ اور آریوں اور سناتنوں دونوں کی سنسکرتی میں لڑکے لڑکیوں کی اکٹھی شکشا کا کوئی ستھان نہیں۔ نہ معلوم ہندو کالج کے منتظموں کو اس قسم کا جاتی گھاتک قدم اٹھانے کا ساہس کیسے ہوا۔ یا یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ ہندو کالج کے سنچالک ہندو سنسکرتی کو چھوڑ کر سبھی روپ میں مغربی سنسکرتی کے اپاسک بن گئے ہیں۔ وہ مغربی سنسکرتی جس کے اخلاق سوز کارنامے سن کر انگلی دانتوں تلے دبانی پڑتی ہے۔ اگر ہندو نیتا مغربی سنسکرتی کے اپاسک بن چکے ہیں۔ تو ہندو جاتی کا خدا حافظ۔ جسے بیرونی کے ساتھ اندرونی دشمنوں سے بھی مقابلہ ہے۔ ہندو دھرم کی رکشا کا سنکلپ اگر انجام ہندو سنسکرتی کے ذبح کی صورت میں ہی ہونا تھا۔ تو اس کا سرے سے نہ ہونا ہی اچھا تھا۔ اس فتنہ کو فروغ حاصل ہو نہیں۔ تو دوسری پشت میں مغرب کی تمام سوشل برائیوں کا جن برائیوں سے یورپ آج خود نالاں ہے۔ ہندو جاتی شکار ہو جائے گی۔ یہ ریڈیکل سدھارک آریہ سماجی بننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ کہاں ہے وہ نتیتا جو ہندوؤں کے سوشل سدھار کے لئے اپنا جیون وقف کر کے اسے فتنہ کی کوشش سے باز رکھے!

مسلم مستورات اور ساڑھی

فرقہ پرستی کی لعنت کی نشو و نما کے لئے فرقہ پرست مسلمانوں نے ہر ایک بات میں ہندوؤں سے علیحدگی کو سنت قرار دے رکھا ہے۔ چنانچہ یہ ایک عام کہاوت ہے۔ کہ ادنیٰ کہ کسی مسلمان کے ہاتھ سے ایک لقمہ خالی باہر گر پڑا۔ وہ بھاگا بھاگا گاؤں کے مفتی کے پاس گیا۔ پوچھا اس لقمہ کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔ مفتی نے شریعت کی بہتیری ورق گردانی کی۔ لیکن اس کے متعلق اس میں کچھ نہ ملا۔ اس پر فتویٰ مانگنے والے سے پوچھا کہ ہندو اس حالت میں کیا کرتے ہیں۔ اس نے کہا۔ کہ وہ تو پھینک دیتے ہیں۔ نہیں کھاتے تو مفتی صاحب فوراً بول اٹھے۔ کہ تم کھا لو کیونکہ شریعت میں ہے۔ کہ جو ہندو کریں وہ تم نہ کرو۔ پوشاک کے معاملہ میں بھی مسلم فرقہ پرستوں کا یہی خیال ہے۔ لیکن تعلیم یافتہ مسلمان اب محسوس کر رہے ہیں۔ کہ ہر معاملہ میں علیحدگی ملک کے امن کے لئے اچھی نہیں۔ اس لئے ایک مسلم بیرسٹر نے تحریک کی ہے۔ کہ اگر سب فرقوں کا لباس ایک کر دیا جائے تو فساد بہت کم ہو جائیں۔ اور پھر لکھا ہے۔ کہ مسلمان عورتوں کے لباس میں تو مکمل انقلاب کی ضرورت ہے۔ اور سب سے بہتر پوشاک ان کے لئے ساڑھی ہے۔

اگر مسلم بیرسٹر کی اس تحریک کو مسلمانوں میں فروغ حاصل ہوا۔ اور مسلمانوں نے عورتوں کی پوشاک کے معاملہ میں علیحدگی کو دور کر دیا۔ تو جہاں بندہ کی اہمیت خود بخود دور ہو جائے گی۔ کیونکہ ساڑھی میں پردہ کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ وہاں ہندو مسلمان ایک دوسرے کے بہت نزدیک ہو جائیں گے اور رخ اک کے بغیر مسلمانوں کو تمدن میں تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوگی۔ اور تمدن میں انقلاب لا کر وہ مذہب سے مسلمان رہیں

مورتی پوجکوں کے لئے سبق

مورتی پوجا کرنے والے ایک مندر سے دیوی کی مورتی چوری ہو گئی۔ مورتی واپس آگئی۔ مندر کے پجاری گرفتار کئے گئے۔ چوری کا واقعہ قانون کے مطابق چوروں کا پتہ نہیں لگ سکا۔ قانون نے ... لیکن اس واقعہ نے افضل کے مردم پرستوں اور مقبرہ پرستوں کو مورتی پوجا کے خلاف ذیل کے الفاظ لکھنے کا موقعہ دیا ہے۔ کیا مورتی پوجک اس سے سبق لیں گے:

"خدا کے سوا جن کی پرستش کی جاتی ہے وہ اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔ تو اپنے پوجنے والوں کا کیا کریں گے"

امید کی ایک کرن

گوجرانوالہ میں پرانتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن میں بھائی پرمانند جی نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا:

پنجاب پرانتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن کے سامنے بڑا سوال یہ ہے کہ پنجاب میں ہندی کیسے کچھ بن سکتا ہے میں تو اسے ہندو قوم سے علیحدہ نہیں کر سکتا۔ ہندی اگر ترقی کر سکتی ہے تو ہندو قوم کی ترقی ہونے سے ہی۔ اگر ہندو قوم کا جوش یہاں کمزور ہو گیا۔ تو ہندی کی کون پروا کرے گا۔ پنجاب میں ہم نے دیکھا۔ کہ لاہور میں دیانند اینگلو ویدک کالج کی بنیاد رکھنے کے وقت اس بات پر زور ڈالا گیا تھا۔ کہ پنجاب میں ہندی کا پرچار ہو۔ آج آریہ سماج کے کئی کالج اور جونئیر ہائی سکول چل رہے ہیں۔ جن میں سنسکرت اور ہندی پڑھائی جا رہی ہے۔ لیکن پھر بھی پنجاب میں ہندی کا پرچار دکھائی نہیں دیتا۔

دیانند کالج کے علاوہ آریہ سماج کی طرف سے کئی گوروکل اور سنسکرت پاٹھ شالائیں قائم ہیں۔ آریہ سماج کے بعد سناتن دھرم سبھا کی طرف سے کئی سکول اور کالج چلائے جا رہے ہیں۔ ہندی کے پڑھنے والے ہیں اور ہندو ہی پڑھانے والے۔ لیکن ہندی کی ترقی نام کو دکھائی دیتی ہے۔ ہندو امید کی ایک کرن دکھائی دیتی ہے۔ ہندو عورتوں اور لڑکیوں میں زیادہ ہندی کا پرچار ہے۔ اگر ان میں اچھا ہندی ساہتیہ پڑھنے کا شوق ہو جائے۔ تو ہمیں ہندی کی ترقی کی امید ہو سکتی ہے۔

ایمان کی تکمیل

ایمان کی تکمیل خدا پرستی سے ہوتی ہے۔

ایمان کی تکمیل خدا پرستی سے ہوتی ہے ایمان کی تکمیل خلق خدا سے ہمدردی کا سلوک کرنے سے ہوتی ہے۔ اس سے نیچے اترائیں تو ایمان کی تکمیل شائد نماز روزہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ خدا کے خود ساختہ نبیوں اور خلیفوں سے عقیدت رکھنے سے بھی شائد ہو سکتی ہے۔ ایمان کی تکمیل کے یہ سب پرانے طریقے ہیں۔ نئے طریقوں کی اختراع کا فخر یقیناً قادیانیوں کو ہے۔ اور یہ تکمیل ایمان کا تازہ بتازہ طریق ہے۔ کہ

"وصیت کرنے سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو وصیت کر کے اپنے کامل الایمان ہونے کا ثبوت پیش کرنا چاہئے" (الفضل ۵ جون)

وہ ایمان ہی کیا۔ جس کی تکمیل وصیت کئے بنا ہو ہی نہ سکتی۔ اس لئے وصیت غریب قادیانیوں کے ایمان کی تکمیل تو کیا ہو گی۔ البتہ قادیانی خلیفہ کے خزانہ کی تکمیل ضرور ہو گی۔ لیکن خزانہ کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ جب تک ایمان کی تکمیل کا لالچ نہ دیا جائے جب تو ہر ایک کی جائیداد کے دسواں حصہ کی وصیت لیتی ہیں روپیہ سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ تو کون قادیانی ہو گا۔ کہ اس قدر سستے سودے کو ہاتھ سے جانے دے

بس قادیانیوں کی تکمیل ایمان ہو رہی ہے اور خلیفہ کی تکمیل خزانہ۔ ان دونوں میں کونسی چیز حقیقی ہے۔ اور کون سی فرضی جہالت قائم رہے۔ اس کا علم قادیانیوں کو نہیں ہو سکتا۔ اور علم نہ ہونے میں ہی قادیانیت کی زندگی ہے:

جینیوں پر نظر عنایت

دشمن کے مقابلہ پر شاطر سپاہی کے پیش نظر ہمیشہ یہ پالیسی رہتی ہے۔ کہ دشمن کے کیمپ میں پھوٹ ڈال کر اسے کمزور کیا جائے

مرزائیوں کا دین ایمان اس وقت کوئی ہے تو یہ کہ ہندوؤں کو نیچا دکھایا جائے۔ اور اس کے لئے ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے۔ کہ ہندوؤں میں پھوٹ ڈالی جائے۔ چنانچہ سکھوں کو ہندوؤں سے علیحدہ کرنے کی کوشش میں ان کی پوری ہمدردی رہی۔ گو یہ علیحدگی "چاہ کن را چاہ در پیش" کے مصداق مسلمانوں کے پیش آ رہی ہے۔ اور پنجاب میں مسلم حکومت کو کسی حد تک امر ناممکن بنا دیا ہے۔ تو سکھوں کی ہندوؤں سے علیحدگی ہے۔ اس کے بعد ہندوؤں کے ایک بڑے حصہ کی طرف جو دست نام سے پکارا جاتا ہے

اُن کی توجہ ہوئی۔ اور بعض دنوں کو انہوں نے اس کام کے لئے خریدا۔ کہ وہ ان کی ہندوؤں سے علیحدگی کیلئے کام کریں اب ان کی نظر عنایت جینیوں پر ہے۔ چنانچہ مرزائی (الفضل) ایک جینی بدھوا ہائی کورٹ سے اپیل کے فیصلہ پر لکھتا ہے

"اس فیصلہ سے ظاہر ہے کہ ان مذاہب کے لوگ جنہیں عقائد کے لحاظ سے ہندوؤں سے کچھ تعلق نہیں۔ لیکن اپنی سیاسی اہمیت کو بڑھانے کے لئے انہیں اپنے میں شامل ظاہر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ انہیں بھی ہندو دھرم کی کوتاہیوں اور انسانی حقوق کی فروگذاشتوں کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اور جب تک جینی اور دوسرے مذاہب کے لوگ ہندوؤں سے کلیتاً علیحدگی نہ اختیار کر لیں گے۔ اس وقت تک ......"

خواہ مخواہ کے چودھری اگر کوئی ہیں۔ تو یہ مرزائی ہیں۔ جو بن مانگے فتوے دینے پر تیار ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے۔ کہ کیا جینی تمہارے ہاں شکایت لے کر گئے تھے کہ ہم ہندو نہیں۔ ہمیں زبردستی ہندو بنایا جا رہا ہے۔ اگر نہیں تو یہ محض شرارت نہیں تو اور کیا ہے۔ کہ جینیوں کو ہندوؤں سے علیحدگی کا راگ الاپا جائے:

پھر اگر یہی اصول اسلام پر برتا جائے۔ تو بتاؤ تمہاری کہاں جگہ ہے۔ اگر جینی اختلاف عقائد کی وجہ سے ہندو نہیں۔ تو تم کہاں کے مسلمان ہو۔ جو مسلمانوں کے خاتم المرسلین کے عقیدے کو غلط قرار دے رہے ہو پھر تمہارے خلاف تو بیسیوں تازہ فتوے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کہ مرزائی خارج از اسلام ہیں۔ کیا جینیوں کے متعلق کوئی ہندو پیشوا پیش کر سکتے ہو۔ کہ جینی ہندو نہیں؟ نہیں تو فصل کرنے کی شرارتوں سے باز آ جاؤ۔ اگر خدا کا کچھ خوف ہے۔ تو وصل کی باتوں سے انسانیت کا ثبوت دو+

کیونکہ انسان کے لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

کیا شیعہ مسلمان نہیں؟

سیاسی اغراض کیلئے شیعہ کیا مرزائی بھی مسلمان ہیں۔ لیکن مذہب کی رو سے مرزائیوں کے متعلق ایک فتاوے ہیں۔ کہ وہ خارج از اسلام ہیں۔ لیکن فرنگی محل لکھنؤ کے ایک مولانا نے ایک فتوے سے یہ سوال بجا طور پر پیدا ہوتا ہے کہ کیا شیعہ مسلمان نہیں؟ معلوم ہوتا ہے کہ گونڈہ کے شیعہ

اپنی مسجد اور امام باڑہ بنانا چاہتے تھے۔ اس کے لئے انہوں نے اپیل کی۔ اس پر مسلمانوں نے اپنے مفتیوں سے فتوے مانگا۔ اس پر فرنگی محل کے مفتی محمد عبد القادر نے فتوے دیا کہ امام باڑہ کی تعمیر میں اعانت کرنا شرعاً جائز نہیں۔ البتہ مسجد میں اعانت جائز ہے بشرطیکہ سوائے ادائے نماز کے شیعہ اپنی کوئی مذہبی رسم ادا نہ کرتے ہوں۔ جیسے اذان میں اُن کا "علی ولی اللہ خلیفہ بلا فصل" کہنا:

ایک دوسرے مفتی محمد عبد الشکور صاحب لکھنوی نے "ہے۔ کہ واقعی جن سنیوں نے شیعوں کی مسجد اور امام باڑہ میں اعانت کی ہے وہ علانیہ سخت مواخذہ میں گرفتار ہونگے۔ امام باڑہ تو خیر امام باڑہ ہے۔ ان کی مسجد بھی ضرار ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا سنی جن سنیوں نے کسی قسم کی اس امام باڑہ و مسجد کی تعمیر میں اعانت کی ہو) اعلان کے ساتھ توبہ کریں۔ اور ان کے امام باڑہ اور مسجد کے روکنے میں اپنی امکانی کوشش کریں ......"

تیسرے ایک اور مفتی محمد عمر صاحب ہیں۔ اُن کا فتویٰ ہے کہ "واقعی شیعوں کی مسجد اور امام باڑہ میں چندہ دینا قطعاً حرام ہے۔ چندہ دینے والے سخت مواخذہ میں گرفتار ہونگے"

ان ہر سہ فتاویٰ کی روشنی میں اس نتیجہ میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں کہ مسلمان شیعوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ سمجھتے ہوتے تو امام باڑہ تو خیر امام باڑہ ہے مسجد کی تعمیر میں اعانت کو "قطعاً حرام" قرار دیتے اور پھر یہی نہیں مسلمانوں کو اپنی امکانی کوشش سے تعمیر مسجد کے روکنے کی ترغیب نہ دیتے۔ جانتے ہو۔ امکانی کوشش میں فساد میں شامل ہے۔ یعنی کہنے سننے سے شیعہ مسجد بنانے سے باز نہ آئیں۔ تو مولانا محمد عبد الشکور انہیں جبر سے بھی روکنے کا وعظ فرماتے ہیں

ہندو مسلم اتحاد کا عدم امکان

گونڈہ کی مسجد اور امام باڑہ بننے لگا یا نہیں یہ سنی جانیں یا شیعہ۔ البتہ اُن ہندوؤں کی آنکھیں ان فتاوے سے کھل جانی چاہئیں جو ہندو مسلم اتحاد پر ہندو مفاد کو قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ رواداری گویا قدرت نے ہی مسلمانوں کے اندر ودیعت نہیں فرمائی۔ فرمائی ہوتی۔ تو کم از کم اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ تو وہ رواداری کا برتاؤ کرتے۔ جب شیعہ اس لئے خارج از اسلام ہیں۔ کہ ان کا مذہبی نقطہ نگاہ جدا ہے۔

شیعوں سے کچھ اختلاف ہے۔ اور شیعوں کے خدا کے گھر کی تعمیر میں اعانت کرنا اس لئے قطعی حرام ہے۔ کہ اس میں ٹھیک وہ کچھ نہیں ہوتا۔ جو شیعی چاہتے ہیں۔ تو ہندو ان سے کسی روا داری کی امید کیسے رکھ سکتے ہیں؟ جو لوگ ہندو مسلم اتحاد کے لئے ہندو مفاد کے گلے پر کند چھری چلا رہے ہیں۔ وہ اگر اپنی کوششیں مسلمانوں کی اسلامی فطرت کو بدلنے میں لگا دیں۔ تو یقیناً انہیں ہندو مسلم اتحاد کا عدم امکان امکان میں تبدیل ہوتا نظر آنے لگے گا۔ مسلمانوں کے اندر مذہب سے دیگر شیعوں سے غیر روا داری کی سپرٹ کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ جب تک یہ سپرٹ دور نہ کی جائے گی۔ ہندو پولیٹیکل لیڈروں کا ہندو مسلم اتحاد کا خواب کبھی حقیقت کی صورت میں رونما نہ ہوگا۔

قادیانیت کا اسلام کو جواب

مرزا غلام احمد اپنی تحریروں میں دعوےٰ کر گئے ہیں۔ کہ اللہ میاں نے انہیں اپنی نبوت کا لکھا بھیجے تو دستخط کرنے کے لئے اللہ میاں سے قلم سنبھالا۔ اتفاق سے قلم کو سیاہی زیادہ لگ گئی۔ اُسے جو جھاڑا تو اُس کے سرخ چھینٹے مرزا غلام احمد کی قمیص اور اُن کے ایک مُرید کی ٹوپی پر پڑے۔ جو مرزا صاحب نے اپنے مُریدوں کو دکھائے۔ جو شخص پرماتما کے واستوک سوروپ کو جانتا ہے۔ وہ تو اسے مجذوب کی بڑ سے زیادہ کیا درجہ دے سکتا تھا۔ مسلمان بھی جن کا خدا کے متعلق تصور وہی ہے۔ جو قادیانیت کے بانی کا۔ اس پر معترض ہونے سے نہ رہ سکے لیکن قادیانیوں کا اللہ میاں سے قلم اٹھانے۔ قلم کے ساتھ سیاہی زیادہ لگنے اور اللہ میاں کو فالتو سیاہی اتارنے کے لئے قلم کو چھینٹا دینے اور چھینٹا دینے پر سیاہی کے چھینٹوں کے مرزا صاحب کی چادر اور عبداللہ کی ٹوپی پر پڑنے سے انکار نہیں اس لئے جب ان پر جو اعتراض ان کے نبی پر کیا گیا۔ ذیل سے الفاظ میں وہی اعتراض انہوں نے مسلمانوں کے پیغمبر پر پھیر دیا ہے:۔

(۱) حضرت عبداللہ بن الجلاد صوفی کا واقعہ لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ مدینہ منورہ میں بھوکے تھے۔ بھوک کی شدت کی حالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر آئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں آپ کا مہمان ہو کر بھوکا ہوں پھر ذرا پرے ہٹ کر سو گئے۔ خواب میں انہیں رسول کریم نے روٹی دی۔ جس کا کچھ حصہ انہوں نے کھا لیا۔ اور جب جاگے تو بقیہ حصہ ہاتھ میں تھا۔ (منتخب الکلام فی تعبیر الاحلام مصنفہ ابن سیرین و تذکرۃ الاولیاء)

(۲) بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک دن رسول کریم جب بیدار ہوئے تو سخت غمگین تھے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سرخ مٹی تھی۔ جسے آپ الٹ پلٹ کر دیکھ رہے تھے۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ مٹی کیسی ہے؟ فرمایا جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ حسین عراق کی سرزمین میں قتل کیا جائیگا۔ اور یہ اس کی مٹی ہے۔ (شرح سر الشہادتین صفحہ ۸۰)

(۳) حضرت اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ انہیں ایک دفعہ رسول کریم نے تین کھجوریں دیں۔ اور اپنے ہاتھ سے کھلائیں۔ جب بیدار ہوئے۔ تو آپ کے منہ میں کھجوروں کا ذائقہ تھا۔ (صراط مستقیم صفحہ ۱۶۵) (الفضل ۵ جون)

مندرجہ بالا واقعات درج کر کے الفضل لکھتا ہے۔ جو لوگ ان واقعات کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ انہیں حضرت مسیح موعود کے مذکورہ بالا نشان پر اعتراض کرنا ہرگز زیبا نہیں۔

الفضل کا یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے مطلب یہ کہ خود عقائد اسلام میں اس قدر کمزوریاں ہیں۔ کہ وہ اسلام کو قادیانیت سے عہدہ برا نہیں ہونے دیتیں۔ چونکہ قادیانی گھر کے بھیدی ہیں۔ وہ ہر اس اعتراض کو جو اُن کے رسول قادیانی پر کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے رسولِ عربی پر عائد کر دیتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس قسم کے توہمات کے مذاہب میں یقین نہیں رکھتے۔ ان کو قادیانیت کا کیا جواب ہے۔ ان کے جواب میں قادیانیت کے لئے سوائے خاموشی کے چارہ نہیں۔

++ ++ ٹرنک تلافی میں لگے ہوئے ہیں۔

نتیجہ جو ہوگا وہ ظاہر ہے۔ ہندو آبادی گھٹ رہی ہے اور گھٹتی جائے گی۔ جس قدر ہندو گھٹتے جائیں گے۔ وہ اتنے ہی کمزور ہوتے جائیں گے۔ مسلمان بڑھتے جائیں گے۔ اور جس قدر بڑھیں گے۔ اسیقدر مضبوط ہوتے جائیں گے۔ ہندو جاتی کا ہراس ہندو سنسکرتی کا ہراس ہے۔ اس حالت میں آریہ ورت یعنی ہندوستان رشیوں کی بھومی ہندوستان بھی نہ رہ سکے گی۔ وہ ہندوستان کے بدلے اسلامستان ہوگی۔ اور اس کی ذمہ داری موجودہ زمانہ کی ہندوستان پر ہوگی جو ہندوؤں کی سنکھیا کے گھٹنے کی ذمہ دار ہے۔

ہندو گھٹ رہے ہیں

لاہور میونسپلٹی کی طرف سے شہر کی پیدائش اور اموات کے جو اعداد و شمار شائع کئے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کے لئے وہ اپنے اندر ایک خطرہ عظیم رکھتے ہیں۔ لیکن ہندو ہیں۔ کہ انہیں کوئی پرواہ نہیں۔ گذشتہ ایک ہفتہ کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان ۹۳ پیدا ہوئے اور ۱۰۱ مرے اور ہندو ۴۲ پیدا ہوئے اور ۱۰۶ مرے۔ میونسپلٹی کے افسر صفائی ایک بدنما دھبہ ہے۔ کہ ہندو مسلمان دونوں اقوام کی شرح اموات شرح پیدائش سے زیادہ ہے۔ لیکن جب ہندو اور مسلمانوں کی شرح پیدائش و اموات کا مقابلہ کیا جائے گا۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ہندو نہ صرف پیدا ہی کم ہوتے ہیں۔ بلکہ جو پیدا ہو چکے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی نسبت بڑی تیز رفتاری سے موت کی طرف بھی گامزن ہیں۔ ہندوؤں کی اس تیز رفتاری کا یہ کھلا ثبوت ہے کہ جہاں مسلمانوں کی شرح اموات ایک سو پیدا ہونے والوں کے پیچھے ۱۰۸ ہے۔ وہاں ہندوؤں کی ایک سو پیچھے ۲۴۷ ہے۔ اس طرح ایک تو ہندو پیدا ہی مسلمانوں کے مقابل میں نصف سے بھی کم ہوئے اور پھر ان کی شرح اموات بھی مسلمانوں کی شرح اموات کو مات کرتی ہے۔ تو اس میں سندیہہ ہی کیا ہے کہ ہندو گھٹ رہے ہیں۔ اور بسرعت تمام گھٹ رہے ہیں کیونکہ جو حالت پیدائش اور اموات کی لاہور میں ہے۔ وہ دوسرے علاقوں کی اس سے بہتر نہیں ہو سکتی۔

جب حالت یہ ہے۔ تو وہ دن دور نہیں یا نزدیک ایک دوربین نگاہ کو نظر ضرور آ رہا ہے۔ جب ہندوستان میں ہندو تلاش بسیار مشکل سے نظر آئیں گے۔ ہندوؤں کے اہل زمانہ کو فخر ہے۔ کہ وہ سوراجیہ کی نہایت اعلیٰ سکیمیں سوچتے ہیں۔ لیکن ان دماغ والوں کا کبھی اس طرف بھی خیال گیا ہے کہ جن کے لئے سوراجیہ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اُن کی ہستی ہی معرض خطر میں ہے۔ تو سوراجیہ ملا بھی تو کس کام کا؟

ہندوؤں کی ہستی قائم رکھنے کی فکر ان ہندوؤں کو تو ہے نہیں۔ جو سیاسیات کے میدان میں بطور قوم پرست اُترے ہوئے ہیں۔ رہیں مذہبی سنستھائیں۔ سناتن دھرم کے اپنے دھرم کا دائرہ اس قدر سنکیرن بنا رکھا ہے۔ کہ جب تک وہ اپنے صد ہا توہمات کو چھوڑ نہیں دیتے ان کے وسیع ہونے کی کوئی آشا نہیں۔ سناتن دھرمیوں کے جتنے پورانک سدھانت ہیں وہ سب ہندوؤں کو کم کرنے کے سادھن ہیں۔ اس حالت میں سناتنیوں سے یہ آشا رکھنا کہ وہ ہندو ہستی کو بچانے کا سادھن بنیں گے۔ دیرتھ ہے۔ برہمو سماجی اس بات سے بے فکر ہیں کہ ہندو گھٹتے ہیں یا بڑھتے ہیں۔ رہ گیا آریہ سماج۔ ہندو ہستی کو قائم رکھنے میں اس کی کامیاب کوششوں کے لئے دوست دشمن سب مداح ہیں۔ اگر رشی دیانند کا پرادربھاؤ نہ ہوتا۔ اور آریہ سماج ہندو سنسکرتی اور ہندو جاتی کی رکشا کے لئے میدان میں قدم نہ رکھتا تو کمزور ہو جاتا۔ تو ہندوستان میں ہندو اکثریت کا خاتمہ آج تک ہو چکا ہوتا۔ تو ہونے کے قریب ہوتا اور زیادہ تر ہندو ہی نہیں مسلمان بھی عیسائی ہو گئے ہوتے۔ اس پہلو میں آریہ سماج کے سامنے دو کام تھے۔ ایک تو یہ کہ ہندوؤں کو عیسائی اور مسلمان ہونے سے بچایا جائے اور دوسرا یہ کہ جو لوگ عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں۔ انہیں آریہ جاتی میں واپس لایا جائے۔ پہلے کام میں تو آریہ سماج کو بھاری کامیابی ہوئی ہے۔ ہندوؤں کے عیسائی مسلمان ہونے کی رفتار بالکل بدل گئی ہے۔ دوسرے کام میں وہ کامیابی نہیں ہوئی۔ جس کی آریہ سماج جیسی ترقی کن جماعت سے آشا کی جا سکتی تھی۔ اس کا کارن یہ نہیں۔ کہ مسلمان یا عیسائی سنگھٹن ہو کر آریہ جاتی کی گود میں آنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ یہ کہ آریہ سماجی ہندوؤں کے اندر اس طرح ملے ہوئے ہیں۔ کہ وہ اُن سے الگ ہو کر شدھی کا کام نہیں کر سکتے۔ اور ہندو ہیں کہ شدھ ہونے والوں کو ہضم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر آریہ سماجی شدھی کے معاملہ میں اپنے آپ پر بھروسہ رکھ کر اس کام کو شروع کرتے۔ تو آج شدھی کو وہ فروغ حاصل ہو چکا ہوتا۔ کہ مخالف مذاہب کی طاقتیں مدافعت کے لئے ہی ناکافی ثابت ہوتیں۔

موجودہ حالات میں شدھی نے اتنا غیر مذاہب والوں کو ہندو بنانے کا کام نہیں کیا۔ جتنا دیگر شیعوں کو بیدار کرنے کا کیا ہے۔ یعنی شدھی کی تحریک جاری کر تو دی گئی۔ لیکن چند ہزار کی شدھی کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو گیا۔ اس وقت شدھی سبھائیں ضرور ہیں۔ اور آل انڈیا شدھی سبھا بھی ہے۔ لیکن یہ سب نام کی ہیں۔ اور شدھی کا کام بند ہو جانے سے مسلمان شکست کے بعد گویا سنبھل کر اپنے تمام نقصان کی بے روک ۲۲۲۰

آریہ سماج کی پوزیشن چاند کی طرح صاف اور سورج کی طرح نش کلنک ہے!

لاہور سے سری ایشور داس جی بی اے آنری جنوں کے نام سے ایک پوسٹر نکلا ہے۔ جس کا ہیڈنگ ہے کہ "آریہ سماج اپنی پوزیشن صاف کرے" پوسٹر ان الفاظ سے آرمبھ ہوتا ہے۔ "ہم لوگ اب تک یہی سمجھتے رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج جنم کی اونچ نیچ نہیں مانتا۔ اور کرم کو ہی مانتا ہے برہمن بھنگی سب کو ترقی کی یکساں موقعہ دیتا ہے۔ ہمارا یہ بھی وشواس تھا۔ کہ سوامی دیانند جی مساوات اور بھائی چارہ کے پرچارک تھے۔ اس سے ہم اب تک سوامی جی مہاراج کو سنسار کا ادھارک سمجھتے ہوئے آریہ سماج سے پریم کرتے رہے ہیں۔ مگر حال ہی میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بھوت پوروہ منتری اور آریہ سماج کے لیڈر مہاشہ ٹھاکر دت جی مسترا وید (امرت دھارا) نے سوامی دیانند اور ورن ویوستھا پر جو وچار اخبار ریفارمر میں ظاہر کئے ہیں۔ ان سے ہمارا مذکورہ بالا وشواس ڈانواں ڈول ہو گیا ہے" وغیرہ وغیرہ۔ یہ پوسٹر ہمارے سماج میں بھی آیا ہے۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اسی طرح ہر ایک سماج میں گیا ہوگا۔ مجھے پوسٹر لکھنے والے سجنوں۔ ان کے وچاروں اور ان کے سماجک اور اسماجک ہونے کے وشے میں کوئی گیان نہیں ہے۔ اور نہ یہ گیان ہے کہ پوسٹر کن بھاوؤں سے پریرے جا کر لکھا گیا ہے۔ یدی واستو میں ٹھیک مہاشیوں کا یہ کہنا ٹھیک ہے۔ کہ سری پنڈت ٹھاکر دت جی کے چند لیکھوں سے جن میں انہوں نے اپنے نج وچار جنتا کے سامنے رکھے ہیں۔ ان کا وشواس ڈانواں ڈول ہو گیا ہے۔ تو وہ دیا کے پاتر ہیں۔ ایشور ان کو ندڑھ وشواسی بنائیں۔ ایسا وشواس ہی کیا۔ جو چھوٹے بڑے وچاروں کے آگے آنے سے جھٹ ڈانواں ڈول ہو جاتا ہے۔ مجھے یہ بھی ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ وہ وچار کون سے ہیں۔ پنڈت ٹھاکر دت جی کے۔ اور کیا چاہتے ہیں آریہ سماج کو کہ اپنی پوزیشن صاف کرے۔ میں ایسے مہاشیوں سے آریہ سماج کے ناطے نمر نویدن کرونگا۔ کہ مہاشہ آریہ سماج کی پوزیشن چاند کی طرح صاف اور سورج کی طرح نش کلنک ہے۔ اس کی پوزیشن کو دیکھنا ہو تو رشی کرت گرنتھوں میں دیکھو۔ سرشٹی کے آرمبھ سے ست جھیڑ چلا آیا ہے۔ ایک طرف جات پات اور گرگ رشول بن گئے ہیں۔ تو دوسری طرف ایسے وچاروں کو بھی سمن شیل سے سنو اور کسی بھی ٹیکتی کے وچاروں کو جب وہ اپنے نج وچاروں کو وچار ادھو رکھ رہا ہو۔ آریہ سماج کے وچار نہ سمجھو۔ اور اس طرح ادتاولی اور ڈھانڈلی میں آ کر اکارن آریہ سماج کے گلے نہ پڑو۔ چپ چاپ سے آریہ سماج کے وچار دید پرند دھارت رشی دیانند کے وچار رہیں گے اور یہ ستیہ وچار لاکھ مخالفوں کے رہتے ہوئے بھی سب جگہ پھیلیں گے۔ کیا سارودیشک سبھا سے یا پرتی ندھی سبھا نے کوئی ایسا اعلان نکال دیا ہے۔ کہ اب سے آریہ سماج ورن کو کرم سے نہیں۔ بلکہ جنم سے ماننے لگ گیا ہے۔ یدی یہ نہیں تو پھر آپ کا آریہ سماج کو مخاطب کرنے کا پریوجن ہی کیا ہے۔ اس پوسٹر میں آریہ سماج کے لیڈروں سے پوچھا گیا ہے کہ کیا وہ بھی اچھوتوں کے متعلق وہی پوزیشن سمجھتے ہیں۔ کہ جو پنڈت جی کے لیکھوں میں ظاہر کی گئی ہے۔ تاکہ ہم نشچہ کر سکیں۔ کہ اپنی بھلائی کے لئے ہمیں بھوشیہ میں کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ جن شبدوں کے نیچے لکیر دی گئی ہے۔ وہ نہ تکی آمیز شبد قابل غور ہیں۔ پوسٹر لکھنے والے پیارے دوستو! آریہ سماج کے لیڈروں سے کیا پوچھتے ہو؟ آریہ سماج کے اور جنتا کے طرز عمل کو دیکھو۔ کیا آریہ سماج کے پرچار اور اس کے کرم سدھانت کی وجہ نہیں ہے۔ کہ اچھوت بن اور ان سے پرسپر دو دھار اور روٹی کا سوال تو الگ رہا۔ اب تو گن کرم سبھاؤ کے اٹل سدھانت کے پرتاپ سے روٹی کے ساتھ بیٹی کا سوال بھی حل ہو رہا ہے۔ اور ایسی کئی مثالیں ہیں۔ جن میں چھاتی ٹھونک کر آریہ سماجی آگے آئے ہیں۔ اچھوتوں اور دلتوں کی وکالت کرنا جس ودیالیہ نے سکھایا وہ آریہ سماج اور کیول آریہ سماج ہے۔ اگر کوئی نرپکش سجن دت ادھار کے اتہاس کو لکھنے بیٹھے گا۔ تو اتہاس میں سب سے اونچا استھان آریہ سماج کو دے گا۔ اس لئے اس کے لیڈروں سے کیا پوچھتے ہو۔ آریہ سماج کے طرز عمل کو دیکھو سمے بڑا نازک ہے۔ اس وقت باوجود آریہ سماج کے اتھک پرشرم کے وردھی شکتیاں ہندو جاتی سے آریہ جاتی سے اچھوتوں اور دلتوں کو الگ کرنے کی کٹل نیتی سے کام لے رہی ہیں۔ ان غریبوں کو تو ان اندولنوں میں تمیز کرنا مشکل سا ہی کر دیا گیا ہے۔ یدی ہم

اپنے پتروں سمان اناتھوں کی ہمیں رکھشا کرنی چاہیئے

(از راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی)

اُپنشد میں ایک کتھا ہے۔ کہ جابال بالک اگیات کل میں جنما تھا۔ اس ویدک کال میں آریہ جاتی کا اناتھ بالک جیسا کہ جابال تھا۔ اس گورو کل میں جس میں رشیوں راجاؤں اور سیٹھوں کے بالک پڑھتے اور پرورش پاتے تھے۔ بلا سنکوچ بھرتی کیا گیا۔ اور اس نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی پھر وہ تعلیم کی سماپتی پر خود رشی بن گیا سادر بٹھایا گیا۔ اور آج تک مہرشی ست کام جابال کے نام سے مشہور ہے۔ اس اچھے درشٹانت سے یہ سدھ ہے۔ کہ غریب یا اناتھ بالکوں کی پرورش اور گت پرانے رشی کال میں سب لوگ اپنے پتروں سمان کرتے تھے۔ اُپنشدوں میں ایسے تاریخی درشٹانت ہوتے ہیں۔ ایک جگہ اُپنشد میں مہاراجہ اشوپتی نے بتلایا ہے کہ ان کے راجیہ بھر میں ایک بھی چور۔ بدمعاش اور بے علم وغیرہ شخص ڈھونڈھنے پر نہیں مل سکتا۔ اس کا باعث یہ ہے۔ کہ اشوپتی جی کے زمانہ میں بھارت ورش میں

اعلیٰ تعلیم لازمی اور مفت

ہر ایک انسان کو دی جاتی تھی۔ آج جاپان میں ۹۵ فیصدی اور امریکہ میں ۹۰ فیصدی لوگ تعلیم یافتہ ہیں۔ لیکن اشوپتی جی کے زمانہ میں ۱۰۰ فیصدی تعلیم یافتہ تھے۔ اس زمانہ میں متعدد ایسے بالک ضرور ہوتے تھے۔ جو اناتھ کہلائے جا سکتے اور جن کی اعلیٰ تعلیم آریہ جاتی اپنے بچوں سمان اپنے ذمے لئے ہوتے تھی۔ ورنہ کبھی اشوپتی مہاراج سو فی صدی تعلیم یافتہ اشخاص بھارت کے نہیں کہہ سکتے تھے۔ میرے والد بزرگوار جو تحصیلدار تھے۔ ان کا انتقال جبکہ میں صرف ۵ برس کا بچہ تھا ہو گیا تھا۔ اور میرے سب بڑے بھائی نیز بہنیں میری ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی مر چکے تھے۔ اس لئے میں خود آدھا اناتھ ہوا جب بیس برس کا ہوا تو والدہ صاحبہ بھی انتقال کر گئیں۔ اس کے بعد میں خود پورا اناتھ ہو گیا اس لئے میں ہمیشہ محسوس کرتا رہتا ہوں۔ کہ باپ اور ماں کا سایہ جن بچوں کے سروں پر نہیں ہوتا ان سے بڑھکر بدنصیب اس دنیا میں کوئی بالک نہیں۔ امرتسر کے گورنمنٹ ہائی سکول میں انٹرنس کلاس تک تعلیم میں نے وہاں پر حاصل کی تھی۔ لیکن اگر آپا نیک نوکر روز میرے ساتھ ڈنڈا لے کر میری حفاظت کے لئے نہ جا سکتا تو گورنمنٹ ہائی سکول کے نزدیکی تالاب سنتو کھسر پر ہندو اور مسلمان پہلوان گنڈے پانچ سات روز گھوما کرتے اور خوب صورت ہندو یا مسلمان لڑکوں کو چھیڑتے یا ان کو گندی گالیاں دیتے۔ ہمارے زمانہ میں آریہ سماج کا کوئی بھی گوروکل یا بورڈنگ ہوس یا ایسا اناتھ آلیہ نہیں موجود تھا۔ جس میں ہندو طلباء رہ کر آوارہ گرد گنڈوں کی گالیوں سے بچ کر اپنے سکولوں تک جا سکتے۔

اس لئے آج کل اس کشمکش کے یگ میں چاہیے کوئی گوروکل بورڈنگ ہوس یا اناتھ آلیہ جس کا انتظام عمدہ اور جس میں بالکوں کی تندرستی۔ خوراک اور نیک چلنی پر پورا دھیان دیا جاتا ہے۔ اس کی دیش کو بہت ضرورت ہے اور جس کی کامیابی کے لئے میں دل سے ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ پیاری آریہ جاتی کے پیارے اناتھ بالکوں کو ہمیں یونیورسٹی کی ڈگریاں دلانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ ان کو ایک پرکار کے مفید دھندے اور شلپ ضرور سکھانے چاہئیں۔

(۱) مہاراجہ بڑودہ کے رسوئیے پاک شاستری کہلاتے ہیں۔ اور پانچ انگریزی جماعت تک تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ لیکن استاد باورچیوں سے ایک یا دو برس عمدہ رسوئی بنانے کی ودیا عملاً سیکھے ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے اناتھ آلیے پاک شاستری (ادھر اتمار سوئیے) ہی آج کل پیدا کریں۔ تو یہ آریہ جاتی کا بھاری اپکار کر سکتے ہیں اور وہ پوری روزی کما سکتے ہیں۔

(۲) جو لڑکے ادھک ذہین ہوں۔ ان کو پنڈت بنایا جا سکتا ہے۔

(۳) ہر ایک بالک کی رُچی اور میلان کا خیال رکھ کر ہم ان کو تعلیم دے سکتے اور فنون سکھا سکتے ہیں۔

انگلینڈ کی موجودہ تواریخ سے ثابت ہے۔ کہ وہاں کے اناتھ آلیوں سے ایک اعلیٰ ایڈیٹر اور بیکھرار۔ فوجی سردار اور سپاہی۔ بڑے بڑے سیٹھ اور کانوں میں کام کرنے والے تیسوں مزدور

(بقیہ صفحہ ۹ کالم ۲ کے نیچے)

ہاں بھی سدھارک ہونے کے دعوے دار ہوتے ہوتے اپنے کسی بھی کرم سے ایسی کرنیتی کا سادھن بنتے ہیں۔ تو ایشور ہی ہماری رکشا کر سکتے ہیں ایشور ہمیں سومتی دیں۔ کہ ہم سب تنی پرکار کی بھی خلیج کو وسیع کرنے والے پر دیاگندا سے بچتے ہوئے اپنے سر تو یہ سے نش ماتر کے پریمی ناکر سب کو ایک ہی پریم سوتر میں باندھ کر کامیابی پائیں۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج ندھانہ)

افسانہ

اچھوت

شنکرداچمار اپنی جھونپڑی میں بیٹھا ناریل پی رہا تھا۔ قریب ہی اس کا اکلوتا لڑکا بھیکو، جس کی عمر قریباً دس سال کی ہوگی، کھیل رہا تھا۔ بھیکو کے سوا شنکروا کا اس دنیا میں کوئی اپنا نہ تھا۔ وہی اب اس کی ٹوٹی ہوئی جھونپڑی کا چراغ اور ضعیفی کا سہارا تھا۔ دن بھر کی محنت مزدوری سے جو کچھ مل جاتا۔ اسی میں دونوں کا خرچ چلتا۔ لیکن دو دن سے اُسے مزدوری نہ ملی تھی۔ کیونکہ آج کل وہ گاؤں کے زمیندار پنڈت رام پرشاد اوستھی کے یہاں بیگار کر رہا تھا۔ زمیندار کو سرکار نے رائے صاحب کا خطاب دیا تھا جس کی خوشی میں بڑا جشن منایا جا رہا تھا۔ حاکموں کی دعوت ہو چکی تھی۔ اور صبح کو پنڈتوں کا بھوج ہونے والا تھا۔ دن بھر کی بیگار سے فرصت پا کر تھوڑی دیر ہوئی۔ شنکروا نے چھٹی پا کر اپنی جھونپڑی میں قدم رکھا تھا کہ بھیکو نے باپ کے گلے میں لپٹ کر کہا "دادا! موکا (مجھ کو) نئی دھوتی منگا دو"!

شنکروا نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا "مالک کے یہاں کا کام ختم ہو جائے۔ تو کچھ انام (انعام) ملی۔ تو ہی مال آئی کا (اسی میں تجھ کو دھوتی منگا دے دیہوں (منگا دوں گا)"۔

بھیکو نے بال ہٹ سے کام لیا "اول ہوں! ہم تو ابھین لیہوں (ابھی لوں گا) مالک کے یہاں سب لرکے نیک نیک کپڑا پہنے ہیں۔ ہم ہوں پہنت (مالک کے یہاں سب لڑکے اچھے کپڑے پہنے ہیں۔ میں بھی پہنوں گا)"۔

مگر یہ بال ہٹ کسی راج کنور یا رئیس زادہ کی نہ تھی۔ بلکہ ایک فاقہ کش غریب چمار کے لڑکے کی تھی۔ شنکروا نے کہا۔ "پاگل نہ بن۔ ہم گریب اوہ امیر۔ ہمارا ان کا مکابلہ۔ وہ چاہیں تو دن ماں بار بار کپڑا بدلیں۔ ہم اُن کی ریس کیسے کر سکت ہیں۔ (ہم غریب وہ امیر۔ ہمارا اُن کا کیا مقابلہ۔ وہ اگر چاہیں۔ تو دن میں کئی مرتبہ کپڑا بدل سکتے ہیں۔ ہم ان کا ساتھ کیسے دے سکتے ہیں)"۔

بھیکو نے بھولے پن سے کہا۔ "ہم کا گریب ان کا امیر کو بنائس ہے؟" (ہمیں غریب اور اُن کو امیر کس نے بنایا ہے؟)

"ہا ہا ہا!" شنکروا نے قہقہہ مار کر کہا "تو بڑا پاگل ہی (ہے) بھگوان بنائین ہیں (بھگوان نے بنایا ہے) اور کو بنا سکت (ور کون بنا سکتا ہے)"۔

"تو بھگوان ہم کا امیر کاہے نا ہیں بنائن (تو بھگوان نے ہم کو امیر کیوں نہیں بنایا) ہماری کون خطا رہی"!

"ارے رام جانیں۔ اگلے جنم ماں ہم سے کچھ اپرادھ ہوئے گا ہوئی (وہی) کی سجا ملی ہے (اگلے جنم میں ہم سے کوئی غلطی ہوئی ہوگی۔ اسی کی سزا ملی ہے)"۔

"تو اگر ہم سے بھگوان راجی ہو جائیں۔ تو ہم سو کا امیر کر دیں۔ (اگر ہم سے بھگوان خوش ہو جائیں۔ تو کیا وہ ہم کو امیر کر دیں گے)"

"اور نہیں تو کیا بھگوان کے ہاتھ میں تو سب کچھ ہے"۔

"تو بھگوان کیسے کھوس ہوت ہیں (کیسے خوش ہوتے ہیں)"۔

"پوجا پاٹ سے"۔

"تو ہم پوجا پاٹ کرب (تو ہم بھی پوجا پاٹ کریں گے)"۔

"پر ہم مندر ماں نہیں گھس سکت ہیں (لیکن ہم مندر میں نہیں گھس سکتے)"۔

"کاہے" (کیوں؟)

"ہم لوگ اچھوت ہیں۔ پنڈت لوگ کہت ہیں۔ کہ ہم مندر میں گھست۔ تو مندر ناپاک ہو جائی۔ (پنڈت لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے گھسنے سے مندر ناپاک ہو جائے گا)"۔

نادان بچہ اچھوت کی فلاسفی کو نہ سمجھ سکا۔ وہ تھوڑی دیر تک سوچتا رہا۔ پھر بولا "تو کا بھگوان مندر ہی ماں رہت ہیں؟ (تو کیا بھگوان مندر ہی میں رہتے ہیں۔ اور کہیں نہیں)"

"نہیں بھگوان تو ہر جگہ ہیں"۔

"تو سوں ہوں اپنی جھونپڑیا ماں ایک چھوٹا سا مندر بنیہوں۔ اور بھگوان کی پوجا کریہوں۔ تم دیکھ لیہو۔ بہت جلد امیر ہو جات" (میں بھی اپنی جھونپڑی میں ایک چھوٹا سا مندر بناؤں گا اور بھگوان کی پوجا کیا کروں گا۔ تم دیکھ لینا بہت جلد امیر ہو جائیں گے)۔

"مدا بغیر پنڈت کے پوجا کبول نہ ہوئی (لیکن کسی پنڈت کی مدد کے بغیر پوجا قبول نہ کی جائے گی)"۔

بھیکو کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ اور کچھ پوچھ ہی نہ سکا۔ اتنے میں کسی نے باہر سے آواز دی "ابے او شنکرنا"!

باہر نکل کر شنکروا نے دیکھا کہ زمیندار کا پیادہ داتا دین کھڑا ہے۔ شنکروا نے ادب سے پوچھا "مہاراج کا حکم ہے"؟

"اسٹیشن تک جانا ہوگا۔ وہاں سے کچھ سامان آنے گا۔"

"ابھن" (ابھی)؟

"ہاں بے ابھی مالک کا حکم ہے۔ فوراً شنکروا کو بھیج دو"۔

"سرکار ابھن (ابھی) تو دن بھر کے بیگار سے واپس آئے ہوں"۔

"یہ میں نہیں جانتا۔ میں نے تجھے مالک کا حکم سنا دیا ہے۔ اگر تو ابھی اسٹیشن نہیں جائے گا۔ تو پھر خیر نہیں۔ ہمیشہ مزے اڑاتے ہو۔ اب ذرا مالک کا کام پڑا۔ تو رونے لگے۔ تو جوتوں سے کام کرتے ہو"۔

یہ کہہ کر مہاراج داتا دین اپنی موٹی بندی لاٹھی کاندھے پر رکھ کر اکڑتے ہوئے چل دیئے۔ اور شنکروا آسمان کی طرف حسرت سے دیکھ کر رہ گیا۔ دن بھر بیگار میں رہا۔ سمجھا تھا کہ رات کو تو آرام ملے گا۔ مگر غریبوں کی قسمت میں آرام کہاں۔ وہ تو اسی لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ کہ تکلیف اٹھا کر امیروں کو آرام پہنچائیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم ہندوستان میں انہیں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ شنکروا نے کچھ چبینا بھیکو کو دے کر اُسے کھٹری پر لٹا دیا۔ اور خود اسٹیشن کی طرف روانہ ہو گیا۔

(۲)

رائے صاحب رام پرشاد اوستھی کے مکان کے سامنے ایک عالیشان شامیانہ لگا ہوا تھا۔ نو بجے کا وقت ہوگا۔ پنڈتوں کو بھوج دیا جا رہا تھا۔ پنڈت کون تھے۔ بڑے بڑے نامدھاری جن کی چوٹیاں گھٹنوں سے نیچی کھینچ لاسکتی تھیں۔ جن کے تلک آسمانی قوس قزح کو بھی مات کرتے تھے۔ جو بظاہر غریب برہمن بنے ہوئے تھے۔ لیکن جن کے گھروں میں سونا برستا تھا۔ جو دوسروں کی کمائی کھا کھا کر اتنے موٹے ہو گئے تھے۔ کہ دو قدم چلنے میں بھی انہیں تکلیف ہوتی تھی۔ ایسی قماش کے برہمن آج تعلقہ دار رائے صاحب رام پرشاد اوستھی کے یہاں گرم گرم پوریاں۔ خستہ کچوریاں اور انواع و اقسام کی مٹھائیاں کھا رہے تھے۔ تھال کے تھال اُن کے سامنے آتے۔ اور وہ بغیر ڈکار لئے اُڑاتے جاتے تھے۔

ان سے کچھ دور پر چند فاقہ کش نیچ ذات والے بیگاری مزدور جنہیں پنڈتوں نے اچھوت کا خطاب دے رکھا ہے حسرت بھری نظروں سے پنڈتوں کی توند کو دیکھ رہے تھے۔ ان کے لئے نہ پوریاں تھیں۔ نہ کچوریاں۔ پنڈتوں کو کھلانے ہی پر تو خوش ہوتے تھے۔ لیکن انہیں کھلانے سے تو کسی فائدہ کی اُمید نہ تھی۔

شنکروا چمار کو رات بھر اسٹیشن ہی پر پڑا رہنا پڑا۔ وہ تھوڑی دیر ہوئی مہمانوں کا سامان لے کر گاڑی میں واپس ہوا تھا۔ اور اب تک اُسے گھر جانے کی اجازت نہ ملی تھی۔ وہ ایک طرف لنگوٹی باندھے چپ چاپ کھڑا تھا کہ ایک تلک دھاری پنڈت شیو شنکر لٹیا میں گنگا جل لئے کھڑاؤں پہنے رام نام کی مالا جپتے ہوئے اس طرف سے نکلے۔ وہاں کی زمین کچھ اونچی نیچی تھی۔ پنڈت لڑکھڑا گئے۔ اور ان کا بدن شنکروا چمار سے چھو گیا۔ بات معمولی تھی۔ پنڈت اپنے گھر کی مرمت اچھوتوں ہی سے کراتے تھے۔ ان کا ڈولہ چمار ہی اُٹھاتے تھے۔ لیکن اس وقت ان کے ہاتھ میں گنگا جل تھا۔ وہی گنگا مائی کا جل جس سے ساری دنیا سیراب ہوتی ہے۔ جس میں بھنگی چمار برہمن سب اشنان کرتے ہیں۔ وہی گنگا جل اپنی لٹیا میں بھر کر خود کو دیوتا سے بھی بڑھ کر سمجھنے لگے۔ غلطی تھی اپنی۔ لیکن قصور بتایا گیا چمار کا۔ شنکروا چمار کی یہ مجال کہ پنڈت جی سے اپنا ناپاک بدن چھوائے۔ جب اس نے پنڈت جی کو اپنے پاس سے گذرتے دیکھا۔ تو وہ ہٹا کیوں نہیں۔ بھری سبھا میں اس نے جان بوجھ کر پنڈت جی کی ہتک کی۔ اب ان کو پھر اشنان کرنا پڑے گا۔ اسی قسم کی باتیں سوچ کر پنڈت جی شنکروا چمار پر برس پڑے پاپی۔ چنڈال۔ بدمعاش۔ غرض پنڈت جی کو جتنی گالیاں یاد تھیں۔ وہ ختم کر دیں۔

قریب ہی تعلقدار صاحب پنڈتوں کی آؤ بھگت میں لگے ہوئے تھے۔ شور و غل سنکر وہ دوڑے آئے۔ اور پنڈت جی سے پوچھا "مہاراج کیا بات ہے"؟

مہاراج نے بگڑ کر کہا "جہاں پنڈتوں کو بھوج دیا جاتا ہے۔ وہاں چماروں کا کیا کام؟ دیکھئے نہ اس پاپی نے جان بوجھ کر مجھے چھو لیا۔ اب آپ ہی بتائیے۔ کہ مجھے غصہ کیوں نہ آئے۔ رام! رام!! آپ نے ان چماروں کو بہت سر پہ چڑھا رکھا ہے"

مہاراج کے آخری جملہ نے تعلقدار اوستھی جی کو آگ بگولا کر دیا۔ اُنہوں نے شنکروا چمار سے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ پیادہ کو اشارہ کر دیا۔ کہ "مار سالے کو"۔ وہاں تو حکم کی دیر تھی۔ پیادے تو اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے ایسے موقعے تلاش ہی کرتے رہتے ہیں۔ شنکروا چمار پر لات گھونسا اور جوتوں کی مار پڑنے لگی۔ شنکروا چمار بھوک کے مارے یوں ہی مرا جاتا تھا۔ مار پڑی تو زمین پر گر کر لوٹنے لگا۔ پیادوں نے سمجھا۔ مکر کر رہا ہے۔ اس لئے کس کر ایک لات ماری۔ اس کی چوٹ تلی پر لگی اور دہ دیکھتے ہی دیکھتے غریب شنکروا نے دم توڑ دیا۔

جشن میں ایسی بدشگونی کا کسی کو خیال بھی نہ تھا۔ اب

میرے پرانے وچار

ہاشہ سنت رام جی منتری ذات پات توڑک منڈل نے پردفیسر رام دیو جی کے "نئے وچار" کے عنوان سے پرکاش میں ایک مضمون چھپوایا ہے۔ ہاشہ سنت رام جی نے میرا دیا کھیان سنا نہیں۔ اس کا وہ زبانی بات چیت میں اعتراف کرچکے ہیں۔ انہوں نے جو ہماے ذاتم کی ہے۔ وہ اخبار پرکاش کی نامکمل رپورٹ پر اور اس رپورٹ کو چھپنے سے پہلے میں نے دیکھی بھی نہیں۔ دو گھنٹہ کے لیکچر کی رپورٹ یدی ایک کالم میں کی جاوے۔ تو لازمی طور پر وہ نامکمل ہوگی۔ ویدک دھرم ایک سارو بھومک دھرم ہے۔ آریہ سماج کا اُدیش سنسار بھر میں شانتی ستھاپت کرنا ہے۔ آریہ سماج کے اُپدیشک کا نیکار ہے کہ سنسار بھر میں جو غلط لہریں چل رہی ہیں۔ ان کا ذکر کرے اور لوگوں کے گرہ بات دبچار کے برخلاف بولنے سے محض اس لئے نہ رکی جاوے کہ ہاشہ سنت رام جی کی یوروپ کے ایسے وچار دل سے گہری ہمدردی ہے۔ اگر یوروپ میں دُرآچار پھیل رہا ہے۔ اور ہندوستان میں بھی اس کی ترقی ہو رہی ہے۔ تو کسی دھرم اُپدیشک کا حاضرین کو سادھان کرنا نہ الزام لگانا ہے۔ نہ نفاکرنا ہے۔ بلکہ اپنے فرض کا پورا کرنا ہے۔ یوروپ دیش کی ایسگنڈے چاروں سے نکشت کرنا ہے۔ جو یوروپ کو تباہ کر رہے ہیں۔ اور جن کو پھیلا کر ہاشہ جی ایسا انتظام کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان بھی تباہ ہو۔

واستیہ ہے کہ ۸ کروڑ اچھوت ورن ویوستھا کا ہی پیدا کیا ہے۔ وہ تو جنم سے ذات پات کی پیدائش ہے۔ جس کے برخلاف جہاد کرنے کے لئے ہاشہ جی نے جات پات توڑک منڈل ستھاپت کیا ہے جس کے سنگٹھن کو اس وقت ہاشہ جی انتوں اما جکتا کے پیدا کرنے اور وید شاستروں کا تمسخر کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ ہاشہ جی ذات پات کے تو ہی نہیں۔ بلکہ اخلاق ورن ویوستھا اور شاستر سبھی کے توڑک بن رہے ہیں۔ جب ویدک ورن ویوستھا اس دیش میں تھی۔ اس وقت ایک دیش کا پرستیک کام چلانے والا چیل وراجن کو برہمن مانا گیا۔ دشش وہ رشی مانا گیا اور اس کی بستر کشتی اہل اور کوش ایلشو مید کے رشی مانے گئے۔ مہابھارت اور راماین کے کال میں گنوں کا احترام تھا۔ چیرہ معلوم آپ نے ویدک کو بھلا کیوں دیا۔ مہابھارت کے بعد ویدک ورن ویوستھا نہیں رہی اور دیش کی اکشا مٹی۔ اسلام کی دنیا میں نئے لکھے مہابھارت جد سے ایک ہزار ورش کا پورا

دیش کا پتن پر آرمبھ ہوچکا تھا۔ یدی اس سمے ویدک ورن ویوستھا ہوتی۔ تو کرن کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھا جاتا۔ اور اس کو ترنت کھشتری تسلیم کر لیا جاتا۔ جو نہیں کیا گیا۔ راماین کے کال میں راجکماریوں کا لحاظ وغیرہ ان براہمنوں سے عام طور پر ہوتا تھا۔ اور شانتی کی یہ حالت تھی کہ رام چندر اور لکشمن بن میں تھے۔ بھرت اور شترو گھن ایران میں تھے۔ اور دشرتھ مہاراج کی مرتیو ہوگئی۔ اور پھر بھی ملک میں کوئی فساد نہیں ہوا۔ برہمن وزیروں نے اور کھشتری کمانڈروں نے ساری صورت حال پر قابو پالیا۔ ایسی شانتی کی مثال دنیا کے اتہاس میں سے دینا مشکل ہے۔ یہ صریحاً غلط بیانی ہے کہ میں نے کہا تھا کہ برہمن ویش اور شودر چوڑیاں پہن کر گھر میں بیٹھے رہیں۔ یدھ لڑنے کا اور EXECUTIVE کام کرنے کا ٹھیکہ کر تو یہ کھشتری کا ہے۔ لیکن شاستر بھی کہتے ہیں۔ کہ آپت کال میں برہمن بھی شستر دھارن کرسکتا ہے۔ اگر برہمن کا کام وشیش روپ سے شاستر کا پڑھنا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی لوگ شاستر بھیٹاچار یہ رہیں۔ اگر شودر کا کام سیوا کرنا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیمار باپ کا پاخانہ برہمن نہ اٹھائے۔ یا اپنے لئے کنوئیں میں سے پانی نہ نکالے۔ اگر کھیتی کرنا اور تجارت کرنا وشیش روپ سے دیش کا کام ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ کھشتری اور برہمن اپنے باغیچہ میں کام نہ کریں۔ اسی طرح ستھر سینا (STANDING ARMIES) میں جہاں کھشتری ہی شامل ہونگے اور پولس اور پربندھ وبھاگ انہیں کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہاں سینک شکشا (MILITARY TRAINING) سب کو ملنی چاہئے۔ سمو ہاکلاؤں میں وہ شامل ہے۔ اور وہ کلائیں سب کے لئے ہیں۔ نہ صرف یہ سب کو ہی پڑھایا جاوے۔ آپ کا دماغ چکر نہ کھاوے۔ اگر آپ کے سامنے یہ بات یوں رکھی جاوے۔ کہ جو سینا۔ پولیس اور پربندھ وبھاگ میں کام کرتے ہیں۔ وہ کسی کی ہی سنتان کیوں نہ ہوں۔ وہ کھشتری کہلاتے ہیں۔ جو علمی تحقیقات اور دھرم پرچار میں لگے ہوئے ہوں۔ وہ کسی کی سنتان کیوں نہ ہوں۔ ان کو براہمن کہتے ہیں۔ جو کھیتی اور تجارت میں لگے ہوں۔ چاہے کسی کی سنتان کیوں نہ ہوں۔ انہیں دیش کہتے ہیں۔ جو نرے بُدھی ہوں۔ اور جن کو پڑھانے سے بھی کچھ نہ آوے۔ وہ شودر ہیں۔ شودروں سے چھوٹی

سیوا اس لئے نہیں لی جاتی۔ کہ وہ شودر ہیں بلکہ وہ شودر اس لئے ہیں کہ باوجود کوشش کے بھی سوسائٹی ان کو کسی اونچی سیوا کے قابل نہیں بنا سکی۔

آپ کا دماغ بچپن کے پرانے سنسکاروں سے اونچا نہیں اٹھ سکا۔ اور ابھی تک اس میں یہ بات نہیں سمائی کہ ذات پات اور ورن ویوستھا کا آپس میں اتنا ہی سمبندھ ہے۔ جتنا آٹھ آنے میں بکنے والی بچوں کی ریل کا اور ۶۰ میل فی گھنٹہ چلنے والی فرانٹیر میل کا۔ جتنا کاغذ کے شیر کا اور سچ مچ کے شیر ببر کا۔ آپ اگر ان دونو پرتھاؤں کو الگ کر سکیں۔ تو رشیوں کی نندا کرنے کی آپ کو ضرورت محسوس نہ ہو۔ یہ استیہ ہے۔ کہ میں نے کہا تھا۔ کہ آج کل کی ذات پات کو ورن ویوستھا مان کر۔ موروثی سنسکاروں کا خیال رکھ کر ویوستھا دینی چاہئے۔ میں نے صاف ڈنکے کی چوٹ سے کہا تھا۔ کہ آج کل کوئی ورن موجود نہیں ہیں۔ اس لئے کسی کو براہمن کھشتری دیش اور شودر مان کر نہیں چلنا چاہئے۔ کیونکہ لاکھوں برہمن نام دھاری کسانوں کی سنتان ہیں۔ اور اس لئے اپنے موروثی سنسکاروں کی وجہ سے ان کو دیش ہی سمجھنا چاہئے۔ مہاتما گاندھی۔ لالہ لاجپت رائے وغیرہ دیشوں کے موروثی سنسکار برہمنوں کے ہیں اور کائستھ آدی شودر نام دھاری لوگوں کے سنسکار کھشتریوں کے سے ہیں۔ موروثی سنسکاروں کا اثر ہوتا ہے۔ اگر یہ بھی آپ نہیں سمجھے۔ تو بیالوجی BIOLOGY کی کوئی پرائمر پڑھ لیجئے۔ جو مثالیں آپ نے دی ہیں۔ ان سے موروثی سنسکاروں کا کھنڈن نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ نے غلط طور پر یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ اچھوت کا پتر ہونے ماتر سے اس کے موروثی سنسکار خراب ہونے چاہئیں۔

اچھا جوتا بنانے والے کو آپ شودر کہیں۔ ہم تو دیش ہی مانتے ہیں۔ اس سے تو آپ کو بھی انکار نہ ہوگا۔ کہ ایک موروثی سنار کو زیور بنانے میں زیادہ آسانی ہے۔ بہ نسبت ایک موروثی حلوائی کے لڑکے کے۔

میں نے اورنگ زیب اور مہارانا پرتاپ کو ایک درجہ نہ دیا تھا۔ اور نہ دے سکتا تھا۔ میں نے یہ کہا تھا۔ کہ مسلمان اور ہندو اگر لڑائی جھگڑے کے وقت کو چھوڑ اس زمانہ ماضی کو اپنا لیں گے۔ جبکہ نہ اسلام پیدا ہوا تھا۔ نہ شیو دھرم تو مسلمانوں کے اندر حب الوطنی کے جذبہ کے پیدا ہونے کی زیادہ سنبھاونا ہے۔ راماین اور مہابھارت کے بزرگوں کو مانتے ہیں دونوں کے مشترکہ بزرگوں کے کارنامے ہیں۔ اور وہ رشن اور اپنشد اسی طرح مسلمانوں کا قومی فلسفہ ہیں۔ جس طرح ہندوؤں کا۔ سوامی دیانند

دلیفارمر تھے۔ مسلمان جڑیں یا سناتنی جڑیں۔ آریہ سماج ان کا نام گنجا تا رہے گا۔ یہ آپ کی بھول ہے۔ کہ آپ رشی دیانند کو اپنے گورو بھائی پرمانند کی طرح مسلمانوں کا دشمن سمجھتے ہیں۔ وہ تو بنی نوع انسان کے دوست تھے۔ اگر وہ مسلمانی غلط عقائد کا کھنڈن کرتے تھے۔ تو ہندو اور ویدک عقائد کا بھی۔ وشال ویدک دھرم اور اس سمے کے پرمانندی پالیٹکس کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ دیانند ستیہ کے پرچارک تھے۔ فرقہ پرست نہ تھے۔ وہ ستیہ کی خاطر ہندوؤں اور سکھوں کے ایک طبقہ کو بھی ناراض کر سکتے تھے۔ بھائی پرمانند جی مسلمانوں پر اتیاچار بھی ہو تو اپنی فرقہ پرستی سے تنگ آکر اس کی حمایت کریں گے۔ (رام دیو)

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۱ کالم ۲)

نکلتے ہیں۔ اس لئے پرتیک شکھا دھاری (ہندو) اور آریہ گرہست کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے گھر میں ایک چاٹی ضرور رکھے۔ اور اس میں گھر کی مائی روٹی پکانے سے پہلے کم از کم ایک مٹھی بھر آٹا مندرجہ بالا اناتھ آلیہ کے نمت رکھتی جائے اور ہر ایک اتوار کے دن اس دیوی اور ماتا کے گھر پر مذکور اناتھ آلیہ کے بالک آکر وہ آٹا اپنی جھولیوں میں لے جائیں۔ اس کے علاوہ سیٹھ اور امیر لوگوں کو دھن بستر آدی سے آگت اناتھ آلیہ کی مدد کر کے پن اندیش کا بھاگی ہونا چاہئے۔

برف کا استعمال

(بقیہ صفحہ ۱۰)

میں پیتے وقت ضرور اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن بعد میں سخت نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ پانی ہمارے جسم کی غذا نہیں بنتا۔ بلکہ صرف غذا کے واسطے بدرقہ کا کام دیتا ہے۔ تاکہ غذا اس کے ساتھ رقیق ہو کر باریک باریک رگوں میں نفوذ کر جائے۔ جس کے لئے سب سے زیادہ عمدہ سادہ پانی ہے۔ جو قدرتی ہونے کی وجہ سے کسی طرح کا نقصان نہیں کرتا۔ بشرطیکہ وہ کثرت سے استعمال نہ کریں۔ مگر زیادتی اس کی ان کے واسطے بھی ویسی ہی مضر ہے۔ معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ تبعض رہنے لگتا ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ اور دیگر امراض ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لئے گرم مزاج والوں کو اس کا ترک کرنا ہی مفید ہے۔ کیونکہ دو قسم کے پانیوں کا اجتماع ہونے کی وجہ سے بروئے طب سخت مضر ہے۔ اور جن لوگوں کا معدہ پیشتر ہی سے کمزور ہے یا جگر یا تلی کے امراض

یاد رفتگان

نمبر ۵۵

چودھری جیکشنداس جی

(از پنڈت وشنودت بی اے ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

چودھری جیکشنداس جی امرتسر نمک منڈی کے مشہور دوکاندار اور رئیس تھے۔ اُن کا ایک بڑا بھائی پریوار اس وقت آریہ سماج کی سیوا کر رہا ہے ہزاروں روپے آریہ سماج کو اس پریوار سے دان ملتے ہیں۔ اور سنسکرت کی پنڈتائی اس خاندان کی ایک خصوصیت ہو گئی ہے۔ اس کی بنیاد قائم کرنے والے چودھری جے گشنداس تھے ؛

چودھری جے گشنداس جی امرتسر میں راؤ بہادر ماسٹر آتمارام کے معتقد تھے۔ اُن سے ملا کرتے تھے۔ اور آریہ سماج سے اُن کی محبت دن بدن بڑھنی شروع ہو گئی ؛

چودھری جیکشنداس جی ایک بڑے مشہور دکاندار اور ساہوکار تھے۔ اُن کو فرصت کم ملتی تھی۔ مگر آریہ سماج میں آتے ہوئے۔ آریہ سماجیوں سے ست سنگ کرتے ہوئے اُن میں آریہ سماج سے خاص محبت ہو گئی۔ امرتسر ایک بڑا بھاری تجارتی شہر ہے۔ مگر پنجاب میں کہیں دو یا تین سنسکرت پڑھنے کے لئے خاصی تعداد میں رہتے ہیں۔ تو وہ امرتسر ہے ؛

چودھری جے گشنداس جی کے دل میں خیال آیا۔ کہ وہ آریہ سماج کی خدمت اس صورت میں اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ جب وہ سنسکرت خود پڑھیں۔ اور پریوار کو پڑھائیں۔ عمر اُن کی اچھی خاصی تھی۔ جب اُن کو یہ خیال آیا۔ مگر اُن کو اپنے اوپر بھروسہ تھا۔ اس لئے انہوں نے ہمت اور استقلال سے کام لینا شروع کر دیا ؛

امرتسر میں انہوں نے اپنی سنسکرت پڑھائی کا انتظام کر لیا۔ اول ویاکرن پڑھی۔ اور سنسکرت سیکھ کر شاستر پڑھنے شروع کر دیئے اور خاصی لیاقت پیدا کر لی۔ اکثر پنڈتوں اور سنسکرت دانوں سے بڑی دلچسپی کی گفتگو کیا کرتے تھے۔ یوگ شاستر سے خاص پریم تھا۔ یوگ شاستر کو صرف پڑھتے ہی نہیں تھے۔ بلکہ یوگ شاستر میں لکھی ہوئی سدھیوں پر عمل بھی کرتے تھے۔ پرانایام کیا کرتے تھے۔ جہاں کہیں انہیں پتہ لگتا تھا کہ یوگ شاستر کو جاننے والا عالم باعمل موجود ہے۔ وہیں پہنچ جاتے تھے۔ اور اگر ضرورت پڑتی۔ تو ایسے مہاتما کو اپنے پاس رکھتے اور اس کی سیوا کرتے تھے۔ اور اس سے بطور طالب علم کے سیکھنے کی کوشش کرتے تھے ؛

چودھری جے گشنداس جی کا چہرہ ہشاش بشاش رہتا تھا۔ اُن کو اپنے سوامی پر کامل یقین تھا۔ اس لئے ہر ایک شخص سے جب کبھی وہ شاستر اور سدھانتوں کی گفتگو کرتے تھے۔ تو بڑے دلیری سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ آریہ سماج کے سالانہ جلسوں میں خاص مدد دیتے تھے۔ روپیہ کافی دان دیتے تھے۔ امرتسر میں جب کوئی پاٹھ شالہ شاستروں کی پڑھائی کا انتظام کرنے کے لئے قائم ہوتی تھی۔ تو اس کو مدد دیتے تھے

آریہ سماج امرتسر بازار ریشم والہ کا عالیشان مندر ان کی پرپنا دان اور ہمت کا نتیجہ ہے۔ آریہ سماج امرتسر کے روح رواں ہمیشہ چودھری جے گشنداس جی رہے ہیں۔ آریہ سماج امرتسر کا کوئی کام چودھری جے گشنداس جی کے صلاح و مشورہ کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا۔ چودھری جے گشنداس جی کی زبردست ہستی امرتسر میں اپنا پربھاؤ ڈالے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔ امرتسر میں آزادانہ سنسکرت پڑھنے کا سلسلہ چودھری جے گشنداس جی کے سنسکرت مطالعہ کرنے سے پیشتر نہیں تھا۔ مگر اب امرتسر میں کافی تعداد سنسکرت پڑھے ہوئے آزاد پنڈتوں کی مل جاتی ہے۔ جو اپنا کاروبار کرتے ہوئے آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں ؛

چودھری جے گشنداس جی اس اصول کے پابند تھے۔ کہ آریہ سماج میں اصلی کام کرنے کے لئے بھاڑے کے ٹٹوؤں سے کام نہیں چلے گا۔ بلکہ ہر ایک آریہ سماجی کو خود ہی سپاہی بن جانا چاہیے مہ پورانک پنڈتوں کی کب تک خوشامد کی جاوے گی۔ عرصہ دراز تک آریہ سماج میں یہ قاعدہ رہا۔ کہ اشتہار دے کر سنسکرت کے پنڈت اکٹھے کئے جاتے تھے اور اکثر نوکری کے لالچ سے آریہ سماج میں آنے والے پنڈت دھوکہ باز ثابت ہوئے ؛

سب سے بڑے پنڈت سنسکرت اور بھاشا کی کتابیں لکھنے والے پنڈت بھیم سین اٹاوہ نواسی تھے پنڈت بھیم سین نے آخری وقت میں آریہ سماج کو سخت دھوکہ دیا۔ پنڈت بھیم سین پہلے تو اکھڑے ہوئے خیالات ظاہر کرتے رہے۔ اور آخر کار کھلم کھلا آریہ سماج کو چھوڑ کر سناتن دھرم سبھا میں شامل ہو گئے۔ اور سناتن دھرم سبھا میں جا کر آریہ سماج اور سوامی دیانند سرسوتی کو گالیاں دینے لگ گئے ؛

پنڈت بھیم سین سوامی دیانند کی زندگی میں سوامی دیانند کی رو ئی کا انتظام کیا کرتے تھے۔ پھر ان کو سوامی جی نے اپنے محرر کے طور پر ملازم رکھ لیا۔ پنڈت بھیم سین کی غفلت اور غلطیوں کی وجہ سے سوامی دیانند کئی دفعہ انہیں برخاست کر دیتے تھے۔ اور کئی دفعہ لوگوں کی سفارش کرنے پر دوبارہ رکھ لیتے تھے۔ سوامی دیانند جی کی مرتیو کے بعد پنڈت بھیم سین آریہ سماج میں ایک بڑے پنڈت کی صورت میں شہرت حاصل کر گئے۔ اور اپنے آپ کو بڑے فخر سے سوامی دیانند کا شاگرد لکھتے تھے ؛

جب لوگوں نے پنڈت بھیم سین جیسے آدمی کو عین موقعہ پر دھوکہ دیتے ہوئے دیکھا۔ تو آریہ سماج میں یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ ہمیں اپنے پنڈت خود پیدا کرنے چاہئیں۔ غریب آدمیوں کے لڑکوں کو ترغیب دیجئے۔ کہ معمولی مدد لے کر پاٹھ شالاؤں میں پڑھیں۔ اور تعلیم پا کر آریہ سماج کی سیوا کریں۔ اگرچہ اس میں بھی کافی کامیابی ہوئی۔ مگر اصلی حل اس امر کا چودھری جیکشنداس جی نے سوچا ؛

کسی کام کو ترقی دینے اور پرچار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خود اس کام میں مہارت پیدا کی جائے کیونکہ خود اس کام میں ماہر ہونے کے بغیر انسان کو اس کام کی قدر و قیمت کا پتہ نہیں لگتا۔ انہوں نے اپنے لڑکوں اور پریوار کے بچوں کو سنسکرت کی تعلیم دلانی شروع کی۔ ان کے سپتر پنڈت جگن ناتھ نردکت رتن آریہ سماج میں ایک مشہور کارکن اور پنڈت ہیں۔ گورکل اور لاہور آریہ سماج اور دیگر جگہ کے سالانہ جلسوں پر اُن کے لیکچر بڑے شوق سے سنے جاتے ہیں۔ اُن کے پریوار میں پنڈت شیودت شاستری ویاکرن تیرتھ ہوشیار اور پنڈت کنہیا لعل شاستری وید تیرتھ وغیرہ ہیں ؛

ان سب کی تعلیم کے لئے چودھری جی نے اول امرتسر میں انتظام کیا۔ پھر انہیں کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان دینے کے لئے بھیجا۔ مہاودیالیہ جوالاپور سے اُن کو بڑا پریم تھا۔ امرتسر میں اس مہاودیالیہ کو جو مدد ملتی ہے۔ وہ ان کے رسوخ کی وجہ سے ہے۔ کئی لڑکوں کو مہاودیالیہ جوالاپور میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا ؛

امرتسر میں جب شاستراتھ ہوتے تھے۔ تو باہر سے کسی پنڈت کے منگوانے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ کیونکہ پنڈت جگن ناتھ نردکت رتن بھی شاستراتھ کیا کرتے تھے۔ مولوی ثناء اللہ اور پورانک پنڈتوں کے ساتھ کئی شاستراتھ پنڈت جگن ناتھ نردکت رتن نے امرتسر میں کئے۔ چودھری جیکشنداس جی کا طرز عمل آریہ سماجیوں کے لئے قابل تقلید ہے ؛

پرکاش کی اشاعت بڑھانا آپکا فرض ہے

برف کا استعمال

یہ ایک قدرتی بات ہے۔ کہ گرمیوں کے دنوں میں سرد پانی کی خواہش ہر شخص کو ہوا کرتی ہے۔ کنوئیں کا تازہ ٹھنڈا پانی۔ گھڑے اور صراحی کا پانی نہایت تسکین دیتا ہے۔ مگر اب برف کا رواج دم بدم بڑھتا جاتا ہے ؛

اگر برف کو چھلکر اور اس کے اندر پانی کا لوٹا یا گلاس رکھ کر پانی استعمال کیا جائے۔ تو اتنا نقصان دینے والا نہیں ہوتا۔ جتنا پانی کے اندر برف ڈال کر پانی کا استعمال کرنا ؛

کھانا کھانے کے ساتھ یا کھانا کھانے کے دو گھنٹے بعد تک برف کا پانی پینا نہایت ہی نقصان دہ ہے۔ مگر لوگ کھانے کے ہمراہ برف کثرت سے استعمال کرنے لگے ہیں۔ بلکہ جس وقت پیاس محسوس ہوتی ہے برف ہی کا استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس کے مندرجہ ذیل نقصانات کو دھیان میں رکھنا چاہئے ؛

(۱) برف زیادہ سرد ہونے کی وجہ سے معدہ اور جگر کی حرارت کو کم کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے اعضاء معدہ و جگر غذا کو بخوبی ہضم نہیں کر سکتے یہ ایک مانی ہوئی بات ہے۔ کہ غذا بخوبی ہضم نہ ہونے سے انسان طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے ؛

(۲) اس کے استعمال سے جگر میں سردی پیدا ہو کر بخار ضعف پیدا ہو جاتا ہے ؛

(۳) برف زیادہ سرد ہونے کی وجہ سے نزلہ کی تحریک کرتی ہے۔ کھانسی پیدا ہو جاتی ہے اور پھیپھڑے کو سخت نقصان پہنچتا ہے ؛

(۴) برف اعصاب یعنی پٹھوں کو بہت بڑا نقصان پہنچاتی ہے۔ اس میں لامحالہ دماغ بھی شریک ہوتا ہے ؛

(۵) برف سے معدہ جگر۔ تلی۔ مثانہ۔ گردہ اور پھیپھڑے خراب ہو جاتے ہیں ؛

(۶) اس کے استعمال سے زیادہ پیشاب ضعف مثانہ۔ ضعف قوت مردمی وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں ؛

جو لوگ کثرت سے برف کا استعمال کرتے ہیں۔ وہ ضرور مندرجہ بالا امراض میں کسی نہ کسی کا شکار بنے ہوں گے۔ ضعف معدہ تو بالکل لازمی بات ہے۔ جس سے قوت ہاضمہ کمزور ہو کر طرح طرح کے امراض میں مبتلا کر دیتی ہے ؛

(۷) برف کے استعمال سے پیاس زیادہ بھڑکتی ہے اور بار بار پانی کی خواہش پیدا کرتی ہے۔ لوگ برف کو اس وجہ سے استعمال کرتے ہیں کہ پانی سرد اور اچھا معلوم ہو۔ اگرچہ شدت پیاس کی حالت کے پیچھے)

(بقیہ دیکھو صفحہ ۹ کالم ۳ کے پیچھے)

کر ...ڈ صاحب نے سنبھال لیا۔ اور اپنے چپڑاسی کو بلا کر پنڈت جی کو اُن کے گھر بھیج دیا۔ پنڈت جی کے لئے ضعیفی میں یہ صدمہ ناقابل برداشت تھا۔ وہ اسی رات قید ہستی سے آزاد ہو گئے۔ لوگوں نے سمجھا۔ کہ دل کی حرکت کے بند ہونے سے اُن کی موت ہوئی ٭

دن گیارہ بجے دن کا وقت تھا۔ ڈیوڈ صاحب کے سامنے کوئی مقدمہ پیش تھا۔ کورٹ کے برآمدے کے پاس سے رائے صاحب پنڈت رام پرشاد کی ارتھی نکلی۔ ڈیوڈ صاحب کے کانوں میں "رام نام ست ہے" کی صدا آئی۔ فوراً اجلاس سے باہر نکل آئے اور اپنے سر سے ٹوپ اُتار کر اس وقت تک مؤدب کھڑے رہے۔ جب تک "رام نام ست ہے" کی آواز فضا میں گونجتی رہی ٭

الاشیک سوچنا۔ ...ادستھا کے کارن میں اس ورش شدھی سبھا کے کاریہ کرتا ہوں ...پر کام نہیں کر سکوں گا۔ اس لئے شری منسب ...جی بجز ہمارے ساتھ نہ لگائے جاویں۔

(انارالش سوامی رام گرھ) ٭

ہر ایک گولی میں طاقت دیکر پوری قوت دینے والی
۱۹۰۸ء

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ...کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کی خرابی اور کمزوری سے ہونے والے تمام امراض کو دور کر کے نیا جیون دیتی ہیں قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

رتن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں ...بے نظیر ہیں قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

نیولکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کے تمام نقائص ...اور ...کی کمزوری دور ہو کر عضو مخصوص میں نئی طاقت پیدا ہوتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ ٭

بھیمسین مردن چورن

...سوزاک کا ...علاج قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ
...مہاراج جی کیشو جی جام نگر کاٹھیاواڑ
...ایجنٹ ...کھوسلا اینڈ کو ...
...جمنا داس اینڈ کمپنی چاندنی چوک ...قواعد آسان ہیں

پنڈت شونبدھو جی کا ایک اور خوفناک اَنرتھ

(از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی)

ابھی حال ہی کی بات ہے۔ کہ وید میں اتہاس کے مضمون پر پنڈت شونبدھو جی کے ساتھ کالج دل کے بکھیہ بکھیہ پنڈتوں کا شاسترارتھ ہوا تھا پنڈت جی کے خیالات کے باعث اُن کی اپنی ہی پارٹی کے لوگ اُن سے نہایت برگشتہ خاطر ہو رہے تھے چنانچہ لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر اُن کا لیکچر ناممکن الامر ہو گیا۔ لیکن پنڈت جی نے لوگ خاص کے سامنے سر تسلیم خم کر کے آریہ سماج کے سدھانت کو قبول کیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی نے دل سے اسمیات کو قبول نہ کیا تھا کیونکہ ٹھیک اس وقت جبکہ پنڈت جی آریہ جنتا کو چکمہ دے رہے تھے ——— آپ کی ایک کتاب بنام وید سار کے پریس کے شکنجے سے باہر نکل رہی تھی۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی کی جرأت بہت بڑھ گئی ہے۔

پہلے تو وہ صرف وید میں اتہاس مانتے تھے۔ اب وہ وید میں تحریف کرنے تک کا حوصلہ کرنے لگے ہیں۔ وید سار کی پرستاونا میں آپ فرماتے ہیں :-

اس لکھو ابہار میں میں نے
. . . . . .
سندر اور مدھر وید منتر ول کو اکٹھا کر دیا ہے "

لیکن جب اس پستک کو پڑھتے ہیں۔ تو آپ نے کئی ایسے وچن اس میں درج کر دیئے ہیں۔ جو کسی بھی وید میں نہیں ملتے۔ کتنی خوفناک بات ہے۔ آپ کے جو خیالات ہوں۔ اُن کے رکھنے کسی کو تعرض نہیں۔ لیکن آپ غرض کو پورا کرنے کے لئے وید کو خراب کیوں کریں۔ اپنی اس پول کو چھپانے کے لئے آپ ایک چال چلے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ نے کسی بھی منتر کا پتہ اس میں تحریر نہیں کیا۔ ہم آپ کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ آپ "सह नाववतु" منتر کو کسی بھی وید میں حرف بحرف دکھا دیں۔ نہیں تو آریہ سنسار سے معافی مانگیں۔ کیا آریہ سماج اور ...وشیش کر کالج سماج وید کی اس توہین کو برداشت کرے گا ؟

پرکاش میں اشتہار دے کر آپ اپنی تجارت کو فروغ دے سکیں گے۔ اور خوب نافعہ اُٹھائیں گے ٭

آئینہ

خلیفہ کے دربار سے "الفضل" کو جھاڑ

گذشتہ ایام میں "پیغام صلح" میں ایک مضمون کسی صاحب زیرک شاہ صاحب کا شائع ہوا تھا اس مضمون میں زیرک شاہ صاحب نے مولانا سید میرک شاہ صاحب پر اعتراض کیا ہے۔ کہ وہ قادیان کیوں جاتے ہیں۔ اور کیوں مجھ سے مل کر کشمیر کا کام کرتے ہیں۔ . . . . . . میں نے یہ مضمون پڑھا تو مجھے خطرہ ہوا کہ اس کو بنا کر صحت بنا کر ایک نہا فتنہ پیدا کر دیا جائے گا۔ اس لئے میں نے درد صاحب سے کہا کہ مولوی محمد یعقوب صاحب ایڈیٹر "لائٹ" سے کہیں۔ کہ یہ مضمون ناپسندیدہ تھا۔ وہ اس کا کچھ علاج کریں۔ اور خود کوئی جواب نہ دیا جائے جو فتنہ کو لمبا کر کے ہماری کشمیر کے مسلمانوں کے متعلق گذشتہ محنت کو برباد کر دے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ باوجود میری ہدایت کے "الفضل" میں ایک جواب اس مضمون کا شائع ہوا ہے۔ جو درگذر کی روح اور عفو کا نمونہ پیش کرنے کی بجائے غصہ اور غضب کا اظہار کرتا ہے مزید افسوس یہ ہے۔ کہ یہ مضمون ایڈیٹوریل ہے۔ ہم غصہ سے کینہ کو دور نہیں کر سکتے۔ محبت اور عفو کی روح ہی دلوں کی اصلاح کر سکتی ہے۔ میں اسے نہایت ناپسند کرتا ہوں۔ کہ بے غیرتی یا غضب ہم پر غالب آجائیں۔ مجھے افسوس ہے کہ باوجود میرے بار بار سمجھانے کے کہ بے غیرتی اور غصہ دو انتہائی مقام ہیں۔ ہمیں ان سے بچ کر غیرت اور عفو کے مقام پر جو وسطی مقام ہیں کھڑا ہونا چاہئے۔ ہماری جماعت کے بہت سے لوگ اس حکمت کو بھول جاتے ہیں . . . . (مرزا محمود احمد در الفضل ۲۹ مئی)

مرزا غلام احمد اور حج

۱۸۹۹ء میں آپ (مرزا غلام احمد) نے فرمایا۔ ہم بہرحال حج کر جائیں گے (ایام صلح اردو ۱۶۹) ٭

۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب سے کسی نے پوچھا کہ آپ حج کب کریں گے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ابھی تو ہم سوروں کو مار رہے ہیں۔ ان سے فارغ ہوں گے۔ تو حج کریں گے ٭

(اخبار القادیان یکم ستمبر ۱۹۰۲ء)

غالباً اس جگہ سوروں سے مراد وہ سچے مسلمان ہیں۔ جو مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانتے۔ بلکہ مرزا صاحب کے دعویٰ کے مخالف ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ "میرے دشمن، جنگلوں کے سؤر ہیں" ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں ٭

۱۹۰۷ء میں ایک شخص نے عرض کی۔ کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے۔ مرزا صاحب نے جواب دیا کہ یہ تمام مسلمان علماء اول ایک اقرار نامہ لکھ دیں۔ کہ اگر ہم حج کر آویں۔ تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں۔ اور حلف اٹھا کر یں۔ تو ہم حج کر آتے ہیں۔ (اخبار الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء)

سبحان اللہ! دو شان مسیحیت۔ کہیں کوئی شرط کہیں کوئی بہانہ۔ کہیں کچھ بھی نہیں۔ ایسی باتیں سوائے مالیخولیا کے مریض کے کوئی نہیں کر سکتا۔ صحیح الدماغ ایک بات کرتا ہے اُسے پورا کر دکھاتا ہے۔ سودائی آدمی جیسی باتیں بناتا ہے۔ اور پوری کبھی بھی نہیں کرتا ٭

(العدل ۲۵ مئی)

اسلام کی جڑیں کاٹنے والے

"ہم حیران ہیں۔ عیسائیت کی حمایت کا زور مولوی ثناء اللہ صاحب نے کیوں لے لیا ہے "نور افشاں" "المائدہ" اور دوسرے عیسائی رسائل و اخبارات اپنی وکالت تصنیف کافی نہیں؟ اور توحید فی التثلیث کا یہ افسوسناک منظر دنیا کو ابھی اور دیکھنا باقی تھا۔ کہ احمدیت کے بالمقابل "اہلحدیث" اور "نور افشاں" الکفر ملۃ واحدۃ کا عملی نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ یہ پہلی آواز نہیں۔ جو عیسائیت کی حمایت میں مولوی ثناء اللہ نے اٹھائی ہے۔ اس قسم کے بیسیوں مضامین ہیں۔ جو اس سے بیشتر "اہلحدیث" میں نکل چکے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ کی عیسائیت کے ساتھ ایک خاص انس اور لگاوٹ ہے۔ اور وہ در پردہ اسلام کی جڑیں کاٹنے کے درپے ہے۔ ورنہ اس ملی بھگت کا کیا مطلب ہے کہ جماعت احمدیہ کے بالمقابل جو اسلام کی حمایت پر کمربستہ ہے "نور افشاں" اور "اہلحدیث" میں جو بھی آواز اٹھتی ہے۔ یکساں ہے۔ جو بھی خیال ظاہر ہوتا ہے۔ وہ ایک ہے۔ بلکہ "اہلحدیث" کے وہ مضامین جن میں احمدیت کی خدمات اسلام پر پھبتیاں اڑائی جاتی ہیں "نور افشاں" میں نقل ہوتے ہیں۔ اور اس نام نہاد مناظر اسلام کو ذرا شرم نہیں آتی کہ وہ احمدیت کو نہیں بلکہ اسلام کو مشرمندہ اور ذلیل کرنے کے درپے ہے" (پیغام صلح ۲۶ مئی)

لوگ گھبرا گئے۔ متوفی رائے کے نئے تعلقدار صاحب بھی پریشان ہو گئے۔ ان کو اس کا کوئی غم یا ڈر نہ تھا۔ کہ ایک غریب کی ہتیا ہو گئی ہے۔ بلکہ اس کا صدمہ تھا۔ کہ کم بخت آج ہی کیوں مرا۔ میرا تمام کیا کرایا خاک میں ملا دیا۔ سب برہمن کھا پی چکے تھے۔ وہ سب رام رام کہتے ہوئے چلنے کے لئے تیار ہو گئے۔ وہ ایسے پاپ کی جگہ پر کیسے رہ سکتے تھے۔ برادری ان کو چھوڑ دیتی۔ لیکن تعلقہ دار صاحب کے پاس پنڈتوں کو راضی کرنے کا نسخہ موجود تھا لکشمی دیوی اُن پر مہربان تھی ایسی صورت میں پنڈتوں کو منانا تعلقہ دار صاحب کے لئے مشکل نہ تھا۔ ان کے پاس دولت کی طاقت تھی۔ وہ پنڈتوں کو جدھر چاہتے نچا سکتے تھے۔ سب سے پہلے تو انہوں نے چماروں کو بلا کر حکم دیا کہ شکردا کی لاش کو لے جا کر فوراً جلا دیں۔ اس کے ساتھ ہی دھمکی دی۔ کہ اگر کسی نے پولیس کو مار پیٹ کی خبر دی۔ تو اس کے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ دریا میں رہ کر مگر سے بیر۔ کس کی مجال تھی۔ کہ تعلقہ دار صاحب کی حکم عدولی کرتے سب دم بخود رہ گئے پولیس کی طرف سے تعلقہ دار صاحب کو اطمینان تھا۔ پھر بھی انہوں نے حلقہ کے تھانہ دار صاحب کی مٹھی گرم کرنے کا بھی انتظام کر دیا۔

ان تمام جھگڑوں سے فرصت پا کر تعلقہ دار صاحب نے پنڈتوں کے پیٹ پوجا کا سامان کیا۔ ان کو روک لیا گیا۔ اور رات کو پھر ان کو بھوجن دیا گیا۔ اور پنڈتوں کے حسب منشا مہادیو جی پر ایک سو ایک روپے اور ایک ناریل چڑھا کر دان کر دیا۔ گویا ان کے خیال میں گناہ کا کفارہ ادا کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ست نارائن کی کتھا بھی کرائی گئی۔

آٹھ بجے رات کا وقت ہوگا۔ ست نرائن کی کتھا ہو رہی تھی۔ ایک بڑے پنڈت جی جن کے ہونٹ رام رام کہتے موٹے ہو گئے تھے لیکن جنہوں نے اپنی بیوہ لڑکی کے سسرال کا سارا دھن ہضم کر لیا تھا۔ وہی پنڈت جی اس وقت پھولوں سے لدے ہوئے جھوم جھوم کر ست نرائن کی کتھا کہہ رہے تھے۔ ایک بارگی "رام نام ست ہے" کی آواز آئی۔ شکردا چمار کی ارتھی مرگھٹ جا رہی تھی۔ کسی نے "رام نام ست ہے" کی صدا زور سے لگا دی۔ پنڈت جی کا کلیجہ دہل گیا۔ وہ ساری کتھا بھول گئے۔ اور یہ کہتے ہوئے چوکی سے اٹھ پڑے "اب مجھ سے کتھا نہیں کہی جاتی۔ اچھوتوں نے تو ناک میں دم کر دیا"

تعلقہ دار صاحب نے غصے سے پیادوں کی طرف دیکھا۔ جس کا یہ مطلب تھا۔ کہ چمار کی ارتھی اس طرف سے کیوں نکلی۔ لیکن اب بگڑنا بیکار تھا۔ جو کچھ ہونا تھا۔ ہو چکا۔ ساری سبھا درہم برہم ہو گئی۔

(۳)

شکردا چمار کوئی بڑا آدمی تو تھا ہی نہیں۔ کہ لوگ اس کی برسی مناتے۔ ایک معمولی چمار کی زندگی ہی کیا؟ گاؤں والے اسے بہت جلد بھول گئے۔ اس کا لڑکا بیتی باپ کے مرنے کے بعد کچھ دن تک تو گاؤں میں ادھر ادھر مارا مارا پھرتا رہا۔ پھر معلوم نہیں کہاں غائب ہو گیا۔ کسی خاندانی رئیس کا لڑکا ہوتا۔ تو اس کی گمشدگی پر گاؤں میں تہلکہ مچ جاتا اخبارات میں بڑی بڑی سرخیوں سے اشتہارات شائع ہوتے۔ انعام کے لالچ میں پولیس بھی انتہائی کوشش کرتی۔ لیکن ایک چمار کے لڑکے کی سماج میں کوئی عزت ہی نہیں ہے سماج تو بڑوں کے لئے ہے۔ چھوٹوں کی اور وہ بھی ایک چمار کی وہ کیوں پرواہ کرنے لگی۔

شکردا کو مرے بیس سال ہو چکے تھے۔ اس عرصہ میں سینکڑوں انقلاب ہو گئے۔ بچے جوان اور جوان بوڑھے ہو گئے یا مر گئے۔ تعلقہ دار رائے صاحب رام پرشاد اوستھی زندہ تھے لیکن چراغ سحری۔ اب ان کا ایک لڑکا گجادھر پرشاد اوستھی علاقہ کا کام کرتا تھا۔ اور رائے صاحب اپنا وقت پوجا پاٹھ میں گذارتے تھے۔

لیکن اس ضعیفی کے عالم میں بھی جب حاکم پرگنہ ان کے علاقہ میں آ جاتے تو رائے صاحب فوراً حاکم کے سلام کے لئے حاضر ہوتے۔

ایک دن رائے صاحب نے سنا کہ ایک نئے حاکم مسٹر ڈیوڈ ان کے علاقہ میں آئے ہیں۔ اور ان کا پڑاؤ گاؤں کے قریب ہی پڑا ہے۔ رائے صاحب فوراً چار پیادوں کو لے کر حاکم پرگنہ کے پڑاؤ پر پہنچے۔ سب سے پہلے وہ پیشکار سے ملے۔ پیشکار صاحب رائے صاحب کے پرانے نیازمندوں میں سے تھے۔ جب کبھی وہ رائے صاحب کے علاقہ کی طرف آتے۔ تو رائے صاحب کے یہاں سے ان کو سو روپے کا نذرانہ مل جاتا تھا۔ اس کے علاوہ فصل کی چیزیں بھی ان کے گھر پہنچ جاتی تھیں۔ پیشکار صاحب نے رائے صاحب سے کہا۔ "یہ نئے صاحب رئیسوں سے بہت کم ملتے ہیں۔ آپ ان سے نہ ملیں تو بہتر ہے"

"کیا مجھ سے بھی نہ ملیں گے"

"نہیں آپ اپنے رئیس ہیں تو ضرور ملیں گے لیکن جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ ان سے مل کر آپ کی طبیعت خوش نہ ہو گی"

"ابھی میں بڑے بڑے افسروں سے مل چکا ہوں اور سب مجھ سے بڑے اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ [illegible] میں نے تو سنا ہے۔ کہ یہ نیچ ذات والوں سے بھی ملتے ہیں۔ پھر مجھ سے کیوں نہ ملیں گے"؟

"ہاں یہ تو صحیح ہے۔ کہ یہ صاحب اچھوتوں سے بہت ملتے ہیں۔ ان کو کرسی پر بٹھاتے ہیں لیکن رئیسوں سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتے"

"عیسائی ہے نہ"

"جی ہاں"

"لیکن اب تو آ گیا ہوں۔ مل ہی کے جاؤں گا آپ ذرا میری اطلاع تو کر دیجئے"

"بہت اچھا جو مرضی" اتنا کہہ کر پیشکار صاحب مسٹر ڈیوڈ کے خیمہ میں داخل ہوئے اور اطلاع کی:۔

"حضور! اس علاقہ کے سب سے بڑے زمیندار اور سرکار کے خیر خواہ رائے صاحب رام پرشاد اوستھی ملنے کے لئے آئے ہیں"

اوستھی کا نام سن کر ڈیوڈ صاحب نے کچھ سوچ کر کہا۔ "اچھا اندر بھیج دو"

اوستھی جی نے خیمہ میں داخل ہو کر نہایت ادب سے ڈیوڈ صاحب کو جھک کر سلام کیا۔ اور خود ہی ہاتھ ملانے کے لئے آگے بڑھے اوستھی جی سلام کرنے کے بعد افسروں سے ہاتھ ملانے کے عادی تھے۔ لیکن خلاف معمول اوستھی جی کو یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ جب ڈیوڈ صاحب نے ان سے ہاتھ نہ ملایا اور کہا:۔

"معاف کیجئے۔ میں آپ ایسے عالی خاندان پنڈتوں سے ہاتھ نہیں ملا سکتا۔ کیونکہ میں اچھوت ہوں"

پنڈت جی کے وہم و خیال میں بھی نہ آیا تھا۔ کہ افسران اعلیٰ اچھوت ہو سکتے ہیں۔ وہ تو ان نیچوں کو اچھوت سمجھتے تھے۔ جو ان کے گاؤں میں چھوٹے کام کرتے تھے۔ جن کو چھونا وہ مہا پاپ سمجھتے تھے۔ ڈیوڈ صاحب کی زبان سے اچھوت کا لفظ سن کر انہوں نے سمجھا کہ ڈیوڈ صاحب نے یونہی ہنسی میں کہہ دیا ہوگا۔ پنڈت جی نے کہا "حضور ایسی بات نہ کہیں۔ راج دربار کو تو ہم ایشور کا سایہ سمجھتے ہیں۔ شاستر میں بھی راج بھگت کی بڑی مہما لکھی ہے اور یہی پراچین سے ہوتا آیا ہے"

"پنڈت جی معاف کیجئے۔ آپ لوگ مطلب کے بندے ہیں۔ جس میں آپ کا فائدہ ہوتا ہے۔ اس کو آپ دھرم شاستر سے جائز ثابت کر لیتے ہیں۔ اور جس سے آپ کو نقصان ہوتا ہے۔ اس کو آپ مذہبی کتابوں کے خلاف بتاتے ہیں۔ جیسے ہے آپ کی خوشی۔ لیکن اب وہ زمانہ گیا۔ جب خلیل خان فاختہ اڑاتے تھے۔ جن کو آپ نیچ سمجھ کر اپنی سماج سے نکل جانے کا موقعہ دے رہے ہیں۔ وہی نیچ تعلیم یافتہ ہو کر آپ پر حکومت کریں گے"

پنڈت جی جھٹ بول اٹھے "جی ہاں [illegible] ہے نہ"

ڈیوڈ صاحب نے مسکرا کر کہا۔ "خوب! آپ اسی پنڈتائی میں رہے۔ اور دنیا ترقی کر جائے گی۔ جس کو آپ اپنے خیال میں کلجگ سمجھتے ہیں۔ وہ دوسروں کے لئے ست جگ ہوتا جا رہا ہے۔ آپ کی اسی قسم کی تنگ نظری اور تعصب نے نہ جانے کتنے اچھوتوں کو دوسرا مذہب اختیار کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یاد رکھئے۔ کہ اگر آپ لوگ ان اچھوتوں کو اپنانے کی کوشش نہ کی۔ تو آپ کی قوم ہستی سے مٹ جائے گی"

پنڈت جی دل میں سوچ رہے تھے۔ کہ میں تو صاحب سے ملنے آیا تھا۔ نہ کہ اچھوتوں پر بحث کرنے۔ انہوں نے گھبرا کر کہا "حضور کو اچھوتوں سے بڑی ہمدردی ہے"؟

"جی ہاں۔ کیونکہ میں خود اچھوت ہوں"

"وہ کیسے؟"

"یہ آپ کو جلد معلوم ہو جائے گا۔ ہاں تو بتائیے۔ کیا آپ کے گاؤں میں کوئی شکردا چمار تھا؟"

شکردا چمار کا نام سن کر پنڈت جی کو بیس برس پہلے کی باتیں یاد آ گئیں۔ وہ سمجھے کہ خون ناحق رنگ لانے والا ہے۔ ڈر کے مارے ان کا چہرہ فق ہو گیا۔ انہوں نے دبی زبان سے کہا۔ "جی ہاں میرا ایک اسامی اس نام کا ضرور تھا۔ لیکن اس کو مرے ہوئے اب قریباً بیس بائیس سال ہو گئے"

ڈیوڈ صاحب نے کہا۔ "میں نے سنا ہے۔ کہ اس کو آپ نے جان سے مروا ڈالا تھا"

پنڈت جی تن گئے۔ "جھوٹ بالکل جھوٹ بھلا کہیں پنڈتوں سے جیو ہتیا ہو سکتی ہے؟"

"جی ہاں آپ ایسے بے درد۔ تنگ نظر پنڈتوں سے جیو ہتیا ہو سکتی ہے۔ اور اس کا گواہ میں خود آپ کے سامنے موجود ہوں"

پنڈت جی نے گھبرا کر کہا۔ حضور۔ آپ؟

ڈیوڈ صاحب بولے۔ "پنڈت جی اور دیکھئے جس کو سلام کرنے کے لئے آپ یہاں حاضر ہوئے ہیں۔ وہ اسی بدنصیب شکردا چمار کا بیٹا ہے۔ جو کبھی اچھوت تھا۔ جس نے آپ کی ٹھوکریں کھائی ہیں۔ وہی عیسائی ہو کر تعلیم پا کر آج حاکم ہے۔ اور آپ کی نگاہ میں اب بھی اچھوت کا سایہ ہے اور وہ اب آپ سے ہاتھ ملانا بھی پسند نہیں کرتا"

پنڈت جی پر گویا بجلی گر پڑی۔ شرم و ندامت سے وہ پانی پانی ہو گئے۔ ان کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا۔ وہ زمین پر گر [illegible]

شری سوامی جی کا سواستھ

میں اس ماس کے انت میں شری پوجیہ [illegible] مہاراج کے درشن [illegible] سوامی جی مہاراج [illegible] گیا تھا۔ پوجیہ سوامی جی مہاراج [illegible] کے سلسلے میں وہاں پہنچے [illegible] کے کاریوں کے سلسلے میں وہاں پدھارے [illegible] شری سوامی جی کا سواستھ یہاں دہلی میں مارچ [illegible] کچھ خراب ہو گیا تھا۔ دہلی سے کام کر کے [illegible] پر بھی اسواستھ کی شکایت دلیسی ہی [illegible] گورو کل میں مہاراج کے سواستھ کو [illegible] اور نرس ۱۰-۱۲ گھنٹے پہاڑ سال سے ۱۱ [illegible] تک درست رہنے تھا ملنے [illegible] [illegible] بات چیت کرتے دیکھ کر ہیں [illegible] اور آشچرج [illegible] مہاراج جی کے چھ انجکشن ہو چکے ہیں۔ اور [illegible] ڈاکٹروں نے صلاح دی ہے۔ کہ وہ کام کم یا [illegible] اور آرام ادھک سے [illegible] کریں [illegible] بات چیت نہ کریں۔ پرنتو لوگ [illegible] مہاراج کو نہ کہ SPARE کرتے [illegible] بات چیت سے۔

شری پوجیہ سوامی جی ہمارے ایک ماتر [illegible] ہیں ان کا جیون امولیہ ہے۔ ان [illegible] تھا سواستھ رکھنا ان سے ادھک [illegible] دھیان رکھنا چاہئے۔ شری سوامی جی [illegible] اسواستھ بھی کچھ ایسا ہے کہ پھر وہ [illegible] کام [illegible] کرتے رہیں۔ انہیں نہ اپنے [illegible] کی چنتا رہتی ہے۔ اور نہ آرام کی۔ آپ [illegible] [illegible] میں رت رہتے ہیں۔ اور [illegible] کسی کو بھی۔ کسی اوستھا میں بھی اپنے [illegible] ہونے کا اوسر نہیں دیتے۔

ان پنکتیوں کے دوارا ہم آریہ جنتا سے [illegible] کریں گے کہ جب تک شری سوامی جی [illegible] سواستھ ہو جائیں۔ تب تک [illegible] بات چیت تھا انسودں [illegible] [illegible] رکھیں تھا انہیں [illegible] [illegible] اور سر پر ان کریں۔ اسی نے [illegible] شری سوامی جی مہاراج کی سیوا [illegible] [illegible] کہ وہ [illegible] کام میں [illegible] [illegible] [illegible] کو سمجھتے [illegible] [illegible] [illegible] کریں۔ اور اس [illegible] جب تک ان کے [illegible] [illegible] کام کرنے [illegible] [illegible] تب تک انہیں [illegible] آرام ہی کرنا [illegible]

[illegible] جگت کی اور سے [illegible] مہاراج کے سواستھ [illegible] [illegible] ہوئے پرم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کریں۔

سوگباشی پنڈت کیشوراؤ جی کی یاد!

دکن کے سپوت اور آریہ جاتی کے مشہور لیڈر پنڈت کیشوراؤ صاحب کا شوک ۲۱ مئی ۱۹۳۲ء بمقام پونہ دیہانت ہو گیا۔ یہ سانحہ ایسا ہے۔ کہ پتھر کا کلیجہ بھی موم کی طرح پگھل جاتا ہے۔ اور دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ۔ جو اپنی یادگار دنیا میں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ اسی زمرہ میں ہمارے پنڈت جی بیکنٹھ باشی ہیں۔ جن کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے کو زبان قاصر اور قلم ناتوان ہے۔ تاہم مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند واقعات مرحوم کی زندگی کے پیش کئے جاتے ہیں۔ جس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ آن جہانی کس قدر سادہ لوح اولوالعزم مستقل مزاج اور خیر خواہ ملک و قوم تھے۔

انسان کی ترقی کا زیادہ مدار بیشتر مذہبی تعلیم و تربیت پر مبنی ہے۔ سورگ باشی ویدک دھرم جیسے عالمگیر مذہب کا پیرو تھا۔ جس کا نصب العین جسمانی ذہنی اور روحانی ترقی کرنا ہے۔ جس میں بنی نوع انسان کا مفاد مضمر ہو۔ چنانچہ آپ ابتدا میں ۱۵ روپے کے ملازم ہو کر آخر ہائی کورٹ کے جج ہو گئے۔ آپ نے گلبرگہ میں کتب خانہ اور مدرسہ کی بنیاد ڈالی جو آج تک آن جہانی کے ذاتی صرف سے چل رہے ہیں۔ بلدہ حیدرآباد میں داخل ہو کر ۱۸۹۷ء میں آریہ سماج کے باقاعدہ ممبر ہو گئے اور ۳۵ سال میں رفتہ رفتہ ان کی پبلک لائف کے کارناموں کی شاخیں چاروں طرف پھیلنے لگیں۔ یہاں تک کہ حیدرآباد میں کوئی ایسی انجمن یا سبھا اخلاقی سوشل یا پولیٹیکل نہیں ہے۔ جس سے ان کا تعلق کسی نہ کسی شکل میں کبھی نہ رہا ہو۔ چنانچہ جلسہ تعزیتی میں جو بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۳۲ء منعقد ہوا۔ بغرض اظہار رنج و ملال اٹھائیس انجمنوں کے نمائندے شریک تھے۔

تعلیم کے ایسے دلدادہ تھے۔ کہ آریہ سماج کی گورو کل یونیورسٹی کے افتتاح کے موقعہ پر ۱۹۰۱ء میں آن جہانی نے یکمشت ہزار روپیہ بطور دان دیا۔ اور اپنے صاحبزادے پنڈت ونائک راؤ صاحب کو باوجود مخالفت اراکین خاندان ۱۹۰۲ء میں بغرض حصول تعلیم گورو کل میں بھیج دیا۔ جو بعد ختم مدت چند سال ودیا النکار کی ڈگری حاصل کر کے لندن گئے اور امتحان بیرسٹری پاس کر کے اب وکیل ہائیکورٹ ہیں۔

جیو رکھشا کے بھی بڑے حامی تھے۔ بے زبان جانوروں کے لئے ان کے دل میں درد تھا چنانچہ ۱۹۰۳ء میں شری پت اچنت آشرم جی مہاراج کے بالمقابل بیکنٹھ باشی کا منجانب آریہ سماج یگیہ میں پشو بدھ کے ویشے پر شاستراتھ ہوا۔ اس میں پنڈت جی نے باوجود مہاراشٹری ہونے کے سرگرم حصہ لیا۔ اسی طرح دوسری مرتبہ سوامی شنکر راؤ صاحب و دیگر اصحاب سے ویدک دھرم تھیسٹر اور پریم تھیسٹر میں پنڈت جی نے منجانب آریہ سماج بحث کی۔ اور ثابت کیا کہ یگیہ میں پشو بدھ خلاف شاستر ہے۔

پنڈت جی موصوف میں حیرت انگیز ضبط و تحمل شیلتا تھا۔ جس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ شری شنکر آچاریہ مہاراج کرت کوٹی کا پنڈت جی سے بحیثیت نمائندہ آریہ سماج تبادلہ خیالات ہوا اور اس اثنا میں انہوں نے پنڈت جی کی شان میں سخت سست الفاظ استعمال کئے مگر باوجود ہائی کورٹ جج کے جلیل القدر عہدہ پر فائز ہونے کے آپ کی پیشانی پر شکن تک نہ آیا۔ بلکہ صبر کا گھونٹ پی کر نہایت متانت سے سوالات کا جواب دیا۔ اور اپنے ادعا کو پایہ ثبوت پر پہنچایا۔ پنڈت جی اپنے اعتقاد کی پختگی اور قوت ارادی کے لئے شہرہ آفاق تھے۔ چنانچہ ۱۹۲۶ء میں جب شری سوامی شردھانند جی مہاراج کا جلسہ تعزیتی منجانب آریہ سماج منعقد ہوا۔ اس میں صدارت عند الدرخواست قبول فرمائی۔ حالانکہ ہائیکورٹ کا جج ہونے کی حیثیت میں پبلک جلسہ میں شرکت ایک نہایت اہم ذمہ داری کا تھا۔ علاوہ اس کے صدارتی تقریر میں سوامی جی موصوف سے اپنے ذاتی تعلقات کا بھی اظہار فرمایا۔ فیاضی کی صفت آنجہانی کے کیریکٹر کا ایک خاص جزو تھا۔ بمصداق سخی کی کمائی میں سب کا حصہ ۱۹۰۸ء میں بحیثیت صدر آریہ سماج طغیانی زدہ لوگوں کو جیب خاص سے مالی امداد دی۔ اور ریلیف کمیٹی قائم کی ملکی ہمدردی رفاہ عام کے مختلف شعبوں میں آپ کا دامن

اظہر من الشمس ہے۔ بالخصوص آریہ سماج کی سنستھاؤں کو پنڈت جی ہزاروں روپیہ دان دیتے تھے۔ لوکل آریہ سماج آن کے دان دھرم سے چلا اور سیوا سے چل ہی رہا ہے۔ آریہ سماج سلطان بازار کی تعمیر میں اڑھائی ہزار روپیہ کی ایک بھاری رقم بطور چندہ دی۔ اور اپنے کتب خانہ سے ۶۰ کتابیں بزبان ہندی سنسکرت اردو۔ انگریزی بقیمتی تقریباً سات سو روپیہ عطا فرمائیں ؛

سنہ ۱۹۲۴ء میں جب عدالت کی کمیشن تحقیقات کے لئے دورہ کر رہی تھی۔ تو پنڈت جی مزدوروں کی جانب سے وکیل مقرر ہوئے اور بلا معاوضہ پیروی کی ؛

قومی و ملکی خدمات کی وجہ سے سنہ ۱۹۲۵ء سے سنہ ۱۹۳۱ء میں پنڈت کیشوراؤ صاحب آریہ سماج کے سرپرست منتخب ہوئے اور تا حیات قائم رہے۔ نیز شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا مدراس و شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ اور لوکل آریہ سماج حیدر آباد کے صدر (پردھان) تھے۔ انہوں نے ایک وصیت نامہ چھوڑا ہے۔ جس میں ان کی آخری یہ خواہش تھی۔ کہ ان کا انتیشٹی (مرتیو) سنسکار ویدک ریتی سے کیا جائے۔ اس سے ویدک دھرم کے لئے ان کی اگاددھ شردھا کا پتہ چلتا ہے ؛

مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۳۲ء کو شوک سبھا منعقد کر کے پنڈت جی کے صفات حمیدہ کا اعتراف کرنے کے لئے لوکل آریہ سماج نے ان کی ذات پر ذیل کی قرارداد منظور کی :

رزولیوشن نمبرا۔ آریہ سماج حیدر آباد دکن کی یہ سبھا پنڈت کیشوراؤ جی کی پینتیس سالہ ویدک دھرم سنبندھی بہو مولیہ سیوائیں کر گئے ہیں اور ان کے اس آکسمک دیہانت سے سارے ہی حیدر آباد کی جنتا کی اور وشیش کر آریہ سماج کی جو بہو مولیہ ہانی ہوئی ہے۔ اس کی پورتی کی اسمبھوتا کا انوبھو کرتا ہے اور اس ناقابل برداشت گھاٹ پر اپنے ہاردک دکھ کو پرگٹ کرتا ہوا ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ پنڈت جی کی آتما کو شانتی اور ان کے سنبندھی تتھا کٹمبیوں کو دھیرج پردان کریں ؛ (چندو لعل منتری آریہ سماج رزیڈنسی حیدر آباد دکن) ؛

آریہ جگت میں یہ خبر دکھ کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ و آریہ سماج حیدر آباد دکن کے پوجیہ پردھان وان ویر آریہ کل بھوشن منتری پنڈت کیشوراؤ جی جج ہائیکورٹ کا انتقال پر ملال ۲۱ مئی کی رات کو نو بجے پونہ میں ہو گیا ہے۔

آپ کی وفات حسرت آیات سے جنوبی ہند کی آریہ جنتا اور خصوصاً ریاست حیدر آباد کے ہندوؤں کو جو زبردست نقصان ہوا ہے۔ وہ ناقابل تلافی ہے۔ آپ نے گذشتہ ۵۰ سالوں میں آریہ سماج کی جو قابل قدر سیوا کی ہے۔ نظام لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہونے سے ہندو جاتی کی جن بیش بہا خدمات کو سر انجام دیا ہے۔ اور ایک جج ہوتے ہوئے بھی جو...

گوروکل کورکشیتر سماچار

(۱) موسم بہت اچھا ہے۔ آج کل کسی برہمچاری کو بیماری نہیں ہے۔ دھوپ بہت تیز پڑتی ہے۔ آندھی اور تیز ہوائیں اکثر چلتی رہتی ہیں۔ مگر رات کو اچھی ٹھنڈ ہوتی ہے جس سے نیند آرام سے آتی ہے سب برہمچاری آنند پرسن ہیں ؛

(۲) پنڈت رام چندر جی کے چلے جانے سے اور پنڈت بھاگیرتھ جی شاستری کے گوروکل کانگڑی تبدیل ہو جانے سے جو جگہ خالی تھیں وہ ماسٹر لکھی رام جی بی اے ایس سی اور ماسٹر ترلوکی ناتھ جی ایم اے دو نئے ادھیاپکوں سے پر کی گئی ہیں۔ ایک سنسکرت کے یوگیہ ادھیاپک کی ابھی اور ضرورت ہے۔ جو اوپر کی شرینیوں کو سنسکرت ساہتیہ اور ویاکرن پڑھا سکے ؛

(۳) برہمچاریوں کے ششماہی امتحان اگست کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو جائیں گے۔ سب برہمچاری اور ادھیاپک پڑھائی میں باقاعدہ لگے ہوئے ہیں۔ ۱۵ اگست سے ڈیڑھ ماہ کی بڑی چھٹیاں شروع ہونگی۔ بڑی شرینیوں کے برہمچاری یاترا کے لئے ڈلہوزی اور چمبہ کے پہاڑوں کی طرف جائیں گے اور چھوٹے برہمچاری ناہن اور سوبن کی پہاڑی یاترا کریں گے

(۴) ۳۰ مئی کو منتری آچاریہ ویر شنکر جی گوروکل کانگڑی یہاں پہلی دفعہ پدھارے برہمچاریوں اور ادھیاپک ورگ نے آپ کا سواگت کیا۔ آپ نے برہمچاریوں اور ادھیاپکوں کو علیحدہ علیحدہ مناسب اپدیش اور... دیا ؛

(۵) ۳۱ مئی کو منتری گوپال جی سبھا کے ادھشٹھاتا گوروکل اندرپرستھ نریکشن کے لئے گوروکل میں پدھارے۔ آپ نے برہمچاریوں کے آشرم اور ودیالیہ کی پڑھائی وغیرہ کا نریکشن کر کے بہت سنتوش پرگٹ کیا ؛

(۶) گوروکل کے سالانہ جلسے کے بعد ... نئے برہمچاری اب تک داخل ہو چکے ہیں اور بھی داخلہ کے لئے درخواستیں آرہی ہیں۔ جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہتے ہیں...

(۷) سادگی اور پاکیزگی کی زندگی کا جو نمونہ پیش کیا ہے۔ اس کے لئے آپ ہمیشہ یاد کئے جائیں گے ؛

(چندو لعل نرسہا منت بھوشن)

ساماجک جگت

آریہ سماج لدھیانہ کی پچاس سالہ جوبلی

۲۹-اکتوبر ۱۹۳۲ کو نہایت دھوم دھام سے منانے کے لئے ادھیکاریان آریہ سماج لدھیانہ پرشارتھ سے کام کر رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج کسولی کے سماچار

آریہ سماج کسولی نے مورخہ ۲۴ ۱۳ کو مہاشہ تابل رام کی جو کہ جنم سے کرا جاتی کے تھے۔ ان کے مکان واقعہ موضع اٹاوہ نزد کسولی پران کے پریوار سمیت جس میں ان کے بھائی۔ بھابی۔ ان کی دھرم پتنی تھا ۳ بچے تھے۔ شدھی کی۔ اور ان کو یگیہ پویت دے کر آریہ سماج میں شامل کیا۔

(۲) ۲۹ مئی کو مہاشہ شوبھا رام جوارہ اچیارا کی ان کے پریوار سمیت جس میں ان کی دھرم پتنی تھا دو بچے شامل ہیں۔ آریہ سماج کسولی کے مندر میں شدھی کی گئی۔

(منتری آریہ سماج)

گورودت بھون میں آریہ سمیلن

آریہ پرتی ندھی سبھا کے سادھارن ادھیویشن

میں پرانت کے منتخب آریہ سجنوں کے اکٹھا ہونے کے موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے آریہ سماج محلہ گورودت بھون نے ۲۸ مئی کی رات کو آریہ سمیلن رکھا تھا۔ جو سوامی سوتنترانند جی کی صدارت میں ہوا۔ سمیلن میں اس وشے پر وچار ہونا تھا کہ آریہ سماج کے پرچار کے لئے کیا آریہ سماج کے پروگرام میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اس وشے پر وچار پرگٹ کرنے میں کئی آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے حصہ لیا سمے تھوڑا تھا۔ تاہم اس سے خوب فائدہ اٹھایا گیا۔

گینشی لعل آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ بھی بازی لے گئی

(لدھیانہ ۷ جون)

آر۔ ہائی سکول لدھیانہ کی طرح گینشی لعل آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ بھی اپنے لاثانی تاریخ کے باعث دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اس سال آریہ کنیا پاٹھشالہ سے ۲۱ لڑکیاں امتحان مڈل میں شامل ہوئی تھیں۔ جن میں سے ۱۹ کامیاب ہوئیں۔ باقی تینوں لڑکیاں کمپارٹمنٹ میں آئی ہیں یعنی اب صرف حساب کا امتحان دیں گی۔ دیگر گرلز سکولوں کے مقابلہ میں اس کا رزلٹ بہت بڑھیا اچھا رہا ہے جس کے لئے آریہ کنیا پاٹھشالہ کے ہیڈ ماسٹر پنڈت ماسٹر سری کرشن جی و دیگر قابل سٹاف قابل مبارک ہے۔

ایک لڑکی ودیاونتی کا نام وظیفہ آئے گا

(نامہ نگار)

بھوجن شالہ کے لئے دان۔ شکریہ

ذیل والے سجنوں سے دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کی بھوجن شالہ کی تعمیر کے لئے دان پراپت ہوا ہے سبھا کی جانب سے ان کا دھنیہ واد کیا جاتا ہے

لالہ رام لال ادلکھے لاہور	۲۵۰ روپے
لالہ کیشوا نند جی لاہور	۱۰۰ ؍
جسٹس جے لال لاہور	۱۰۰ ؍
گپت دان	۵۰ ؍
رائے صاحب شوپرشاد کی خزانچی لدھیانہ	۵۰ ؍
لالہ چرنجیت لال ٹھیکیدار لاہور	۱۰۰ ؍
آریہ سماج سیالکوٹ شہر	۵۰ ؍
رائے صاحب لکھپت لال لاہور	۵۰ ؍
لالہ نارائن دت ٹھیکیدار	۱۰۰ ؍

(۲) ...کی اب ہی داخل کرا سکتے ہیں۔

(۳) پربندھ کرتری سبھا گورو کل کورونا ... کا سالانہ ادھیویشن ۱۲ جون کو گورو کل کنیا میں ہو گا۔ جس میں نئے سال کے ادھکاری چنے جائیں گے اور گورو کل کا سالانہ بجٹ سویکار ہو گا۔ اور پربندھ کرتا گورو کل کورونا کشیتر ضلع کرنال۔

دلت جاتیوں کیلئے وظائف

دیانند دلت ادھار سبھا گورودت بھون لاہور ہر سال دلت جاتیوں کے لڑکے لڑکیوں کو تاہ دستکاری سیکھنے کے لئے بیس وظائف دیتی ہے امسال بھی ویسے ہی آٹھ وظائف دئیے جائیں گے جن کی قیمت پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک ہوگی۔ درخواستیں ۲۰ جون تک سیکرٹری کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست کی فارمیں سبھا کے دفتر گورودت بھون لاہور سے مل سکتی ہیں۔ انبالہ اور لدھیانہ ڈویژن کے درخواست کنندگان کو ترجیح دی جاوے گی۔

سیکرٹری دیانند دلت ادھار سبھا (گورودت بھون۔ لاہور)

پرکاش کے لئے خریدار بنائیں۔ اس کے رعائتی چندہ میں چندہ دیں۔

آریہ کنیا پاٹھشالہ میرپور کا شاندار نتیجہ

(۲) اس سال مڈل کے امتحان میں ۸ لڑکیاں شامل ہوئی تھیں۔ باوجودیکہ چند ماہ سے میرپور میں شورش رہی ہے اور پڑھائی کا اچھا پربندھ نہ ہو سکا۔ ۵ لڑکیاں پاس ہوئیں اور ۳ کمپارٹمنٹ میں آئی ہیں۔ حالانکہ سٹیٹ گرلز سکول کی طرف سے ۵ لڑکیاں شامل امتحان ہوئیں۔ جن میں سے ۳ پاس ایک فیل اور کمپارٹمنٹ میں آئی ہے۔

اس سال ۱۶۲۰ روپیہ سالانہ گرانٹ کے علاوہ سٹیٹ کی طرف سے ۱۴۴۵ روپیہ بلڈنگ کے لئے عطا فرمایا گیا ہے۔ جس کے لئے ادھکاری سماج منسٹر آف ایجوکیشن کے مشکور ہیں۔ آریہ کنیا پاٹھشالہ کی عالیشان بلڈنگ تیار ہو چکی ہے۔

آریہ سماج کا لنگر بدستور جاری ہے۔ جہاں کہ اس وقت ۲۵۰ کے قریب بھگ مصیبت زدہ ہندو دونوں وقت کھانا کھاتے ہیں۔ بیماروں کی سیوا کی جاتی ہے۔ کپڑے اور بستر بانٹے جاتے ہیں۔ دیگر ہر قسم کی ضروریات کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ مستحق اور غریب طالب علموں کی پوری پوری مدد کی جاتی ہے۔ نامعلوم یہ لنگر کب تک جاری رہے گا۔ دانی پرشوں کو علاوہ پارچات کے مدد کر کے اس شبھ کام میں میرپور سماج کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔

(کرم چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور)

آریہ بھائیوں سے التجا۔ شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گزشتہ سال میں طے کیا تھا کہ ایک کمیشن بٹھایا جاوے جو اس امر پر غور کرے کہ گوروکل کی تعلیم کو ترقی دینے اور زیادہ فائدہ مند بنانے کے لئے موجودہ طریقوں کو بدل کر نئے طریقوں پر غور کر کے اپنی رپورٹ جلد از جلد سبھا کے حضور میں پیش کرے۔ اب کمیٹی کی رپورٹ بھیجنے سے قبل غور کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آریہ مہاشیوں۔ گوروکل پریمیوں اور خاص خاص اصحاب کی رائے لے لی جاوے۔ اس کے واسطے ایک پرشناولی تیار کی گئی ہے۔ جو گوروکل کے سنرکشکوں۔ گوروکل کے پریمیوں کی خدمت میں روانہ کر دی گئی ہے۔ اور بھی جو گوروکل سے محبت رکھنے والے صاحبان اپنی رائے بھیجنا چاہیں۔ وہ گوروکل کے دفتر سے پرشناولی منگوا کر اپنی رائے بھیج سکتے ہیں۔

(منتری گوروکل کمیشن۔ گوروکل کانگڑی)

(سہارنپور)

پرکاش کی اشاعت بڑھائیں۔

مسز کرپا رام پرنسپل لالہ لاجپت رائے ڈی اے وی اسکول راولپنڈی ۔۔۔ ۵۰ روپیہ

اندر ہیلی چند جی صاحب ملتانی ۔۔۔ ۵۰ روپیہ

رائے بہادر سوہن لال صاحب ۔۔۔ ۲۵ روپیہ

لالہ کرم چند صاحب امرتسر ۔۔۔ ۵۰ روپیہ

شریمتی پوران دیوی جی
اندر دروازہ لاہور ۔۔۔ ۱۰۰ روپیہ

میزان ۔۔۔ ۹۰۰ روپیہ

ٹھاکر دت منتری دیانند ہیلپ سکیم
(دیانند سیوا آشرم لاہور)

آریہ سماج میرپور کے سماچار:۔

(۱) مہاشہ سوہن لعل کی لڑکی کا ودواہ سنسکار مہاشہ چنا لعل جی کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ چنانچہ آریہ سماج کو دکشنا کی طرف سے اور سات روپے کنیا پکش کی طرف سے دان پراپت ہوا۔

(۲) آریہ سماج لاہور کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا:۔

لالہ رام ناتھ جی وکیل پردھان۔ لالہ جگت رام جی اپ پردھان۔ لالہ کرم چند وکیل منتری۔ لالہ تیرتھ رام جی اپ منتری۔ لالہ بودھ راج جی صراف خزانچی۔ لالہ چونی لعل جی سٹور کیپر۔ پنڈت اشرت لال جی پستکالیہ ادھیکش۔ لالہ جگت رام جی انجینئر آریہ پتری پاٹھشالہ۔ لالہ کرم چند

مرض دمہ کی مجرب دوائی

سنہ ۱۹۲۴ء میں میرے ایک رشتہ دار کو دمہ کا دورہ پڑا۔ میرے بہت سے دوست مریض کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں وہاں ایک سادھو مہاتما گذرتے ہوئے آنکلے۔ دریافت کرنے پر انہیں معلوم ہوا کہ یہاں ایک دمہ کا مریض سخت بیمار ہے۔ وہ مجھ کو اپنے ساتھ پہاڑ پر لے گئے اور مجھ کو ایک جڑی بوٹی بتلائی جو لا کر مریض کو پلائی گئی۔ ایک ہفتہ میں مریض تندرست ہو گیا۔ اس لئے میں نے اخبار پرکاش میں اشتہار دیا تھا۔ جس کی وجہ چاروں طرف سے اتنی مانگ آنی شروع ہوئی کہ دستیابی کے نہ ملنے سے بہت سے بھائیوں کو مایوس ہونا پڑا۔ مگر میں اسی وقت سے دوائی کی تلاش میں تھا۔ آخر کار میری محنت پھل لائی اور بعد مدت میں اس بوٹی کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ بوٹی صرف ایک صدر کے لئے ہے۔ اس لئے جن بھائیوں کو ضرورت ہو فوراً طلب کریں۔ ورنہ ختم ہو جانے پر پھر مایوس ہونا پڑے گا۔ قیمت بہت کم یعنی صرف ایک روپیہ۔ محصول بذمہ خریدار جو کہ ۸/ ہوگا۔

جیٹھو رام آریہ۔ کالکا (پنجاب)

رپورٹ پنجاب آریہ شکشا سمتی سمت ۱۹۸۸

سمت ۱۹۸۸ کی سماپتی کے ساتھ آریہ شکشا سمتی اپنے جیون کا چھٹا سال سماپت کرتی ہے۔ یہ سمتی پنجاب پرانت صوبہ سرحد، جموں و کشمیر، بلوچستان و صوبہ دہلی سمیت پردیش، میں آریہ پاٹھشالاؤں کے پرتی ندھیوں کی آریہ کیتا: سمبندھت و دیالیوں کا اس سمتی میں اپنا پرتی ندھی بھیجنے کا ادھیکار ہے۔ اس سمتی کے ساتھ ۹۶ شکشالیے سمبندھت ہیں۔ گت ورش ان کی سنکھیا ۸۹ تھی۔ آریہ ہائی سکول ڈیرہ غازی خان سرکاری سہائتا نہ ملنے کے کارن بند ہو گیا۔ اس ورش آٹھ سنستھائیں سمبندھت ہوئیں۔ ان سنستھاؤں میں بالک تتھا بالکاؤں کے ہائی، مڈل، پرائمری سکول شامل ہیں۔ یہ بھاگ پرتھک پرتھک شکشالیے اپنے اپنے نگروں میں بڑے اتساہ سے ودیا کا پرچار کر رہے ہیں۔ اور بہت سے ارتھ بھی اپنا اپنا مولیہ سمرپن کرتے ہوئے شکشا کا بڑی اتساہ سے سنچالن کر رہے ہیں۔ شکشا سمتی ان سب شکشالیوں کا سامو ہک سنگھٹن بنا کر سادھارن شکشا کے ساتھ ساتھ دھرم پرچار کے مہا کاریہ کو پراپت کرنے کو سفل کرنے میں پھیلانا چاہتی ہے۔

ادھکاری :-

اس ورش نمن ادھکاری تھے :-

(۱) رائے بہادر موہن لال بی اے ایم ایل سی پردھان
(۲) پروفیسر شردھیالی ایم اے - اُپ پردھان
(۳) رائے بہادر رگھن لال " "
(۴) پنڈت وشومبر ناتھ بی اے " "
(۵) لالہ سولراج - بی اے بی ٹی سکریٹری
(۶) پنڈت بنواری لال بی اے اسسٹنٹ سکریٹری
(۷) لالہ نرائن داس خزانچی

انترنگ سبھا :-

سمت ۱۹۸۸ میں انترنگ سبھا کے آٹھ ادھی ویشن بلائے گئے جن میں کمیٹی کے کاریہ کرانت کرنے پاٹھشالاؤں سے رجسٹریشن، دھرم شکشا پریکشا، آریہ شکشا سمیلن تتھا کنیا پاٹھشالاؤں کی پاٹھ ودھی آدی کے سمبندھ میں وچار ہوتا رہا۔

سمتی سے سمبندھت پاٹھشالائیں

	لڑکوں کے سکول	لڑکیوں کی پاٹھشالائیں
سمت ۱۹۸۶	۲۲	۶۴
سمت ۱۹۸۷	۲۲	۶۹
سمت ۱۹۸۸	۲۱	۷۵

لڑکوں کے سکولوں میں ۷ ہائی سکول - ۹ - مڈل سکول - پانچ پرائمری سکول اور تین سنسکرت پاٹھشالائیں ہیں۔ لڑکیوں کی پاٹھشالاؤں میں ۱۹ مڈل سکول اور ۵۴ پرائمری سکول ہیں۔

شلک :-

سال زیر رپورٹ میں اسم سنستھاؤں کی طرف سے ۳۴۵ روپیہ سمبندھ شلک پراپت ہوا۔

دان :-

نمن سجنوں نے سال زیر رپورٹ میں دان دیا :-

(۱) رائے بہادر موہن لال جی ۲۵ روپے
(۲) رائے بدری ناتھ جی ۶۰ "
(۳) شری پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا ۱۵۰ "
(۴) شری موتی رام جی کمپنی آف کرپا رام برادرس ۱۰۰ "
(۵) شری نرتن داس جی ۱۰ "
(۶) مہاشہ اننت رام " ۲۵ "
(۷) شری نرائن داس جی ۱۰ "
(۸) پروفیسر شردھیالی " ۵ "

شکشا سمتی کی اور سے دانی مہاشیوں کا دھنیہ واد ہے۔ اس سمتی جو دیش کی آوشکتا ارتھ رکھتا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہر سوسائٹی و سماج پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ اس اثر سے یہ سمتی بھی نہیں بچ سکی۔ اسی لئے اس ورش دانی مہاشیوں کی اچھا ہوتے ہوئے بھی دان کی راشی کم پراپت ہوئی ہے۔ آشا ہے کہ آرتھک اوستھا کے ٹھیک ہونے پر دانی مہانو بھاو ادھک دان دینے کا انوگرہ کریں گے۔

شکشا سمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کا ہی ایک انگ ہے۔ اور اسی لئے انترنگ سبھا نے اس ورش سمتی کو دھرم شکشا رجسٹریشن کے لئے کل وید کا $\frac{3}{4}$ بھاگ سہائتا کے روپ میں دیا ہے۔ جس کے لئے اس کا دھنیہ واد ہے۔

۱۹۸۷ و ۱۹۸۸ کے آمدن خرچ کی تفصیل

آمدن

	سمت ۱۹۸۷	سمت ۱۹۸۸
بقایا سابقہ	۴-۱۲-۸۶۱	۶-۵-۹۵۸
شلک	۰-۰-۳۸۵	۰-۸-۴۲۲
دان	۰-۰-۶۷۸	۰-۸-۳۹۷
آریہ پرتی ندھی سبھا سے سہائتا	۴-۱۲-۴۴۱	۰-۲-۳۰۰
دھرم شکشا پریکشا	۰-۰-۱۰۶	۰-۰-۷۳
سود	۲-۳-۱۹	۹-۱۴-۴۱
میزان	۶-۲-۲۴۹۱	۳-۲-۲۳۲۳

خرچ

	سمت ۱۹۸۷	سمت ۱۹۸۸
انسپکٹر کی تنخواہ	[illegible]	[illegible]-۱۱۲
سفر خرچ	۳-۹-۱۷۵	۹-۲-۹۸
تنخواہ کلرک	۰-۰-۳۹۵	۰-۰-۳۸۵
کنٹنجنٹ خرچ	۰-۱-۱۷۵	۰-۰-۲۲۰
انعام	۶-۶-۸۵	۳-۱۱-۲۳
میزان	۰-۱۳-۱۵۳۶	۰-۷-۱۳۴۰
بقایا	۶-۵-۹۵۱	۳-۱۱-۹۸۲
کل	۶-۲-۲۴۹۱	۳-۲-۲۳۲۳

سال زیر رپورٹ میں نمن پاٹھشالائیں سمبندھت ہوئیں :-

(۱) دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور (۲) منبہ اللہ پور ضلع انبالہ (۳) ہمت پورہ ضلع جالندھر (۴) خان پور ریاست بہاولپور (۵) پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ (۶) دنیا پور ضلع ملتان (۷) شری گوبند پور ضلع گورداسپور (۸) انیر وزیر پور شہر۔

نریکشک کا کاریہ :-

اس ورش ۶۲ پاٹھشالاؤں کا نریکشن کیا گیا۔

شری پنڈت آتما نند جی نے لگ بھگ ۹ ماس کام کیا۔ اور شری پنڈت جے دیو جی نے ایک ماس۔

دھرم شکشا پریکشا :-

اس ورش آریہ پاٹھشالاؤں کے بالک بالکاؤں نے اس پریکشا میں بڑے اتساہ سے بھاگ لیا۔ پریکشا ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء مطابق ۲۹ مگھر سمت ۱۹۸۸ اتوار کو ہوئی۔ سب ملا کر ۲۲۴ پریکشارتھی تھے۔ پریکشا کا پرنام نمن پرکار ہے :-

پاٹھشالا	پرتھم پریکشا	دوتیہ پریکشا
آریہ پتری پاٹھشالا ملتان چھاؤنی	$\frac{4}{4}$	
" " کوئٹہ	$\frac{23}{25}$	$\frac{12}{12}$
" " ڈیرہ غازی خان	$\frac{7}{8}$	$\frac{9}{14}$
" " راولپنڈی	$\frac{11}{14}$	
" " منٹگمری صدر بازار	$\frac{3}{3}$	
" " ملتان شہر	$\frac{4}{4}$	
آریہ کنیا پاٹھشالا بوہڑ دروازہ ملتان شہر	$\frac{7}{7}$	$\frac{9}{15}$
" " لاہور چھاؤنی	$\frac{3}{3}$	
" " چھوونی لاہور شہر	$\frac{34}{34}$	$\frac{2}{2}$
" " میانی	$\frac{2}{2}$	$\frac{2}{3}$
کرپا رام آریہ ہائی سکول بھیرہ	$\frac{2}{2}$	$\frac{2}{2}$
آریہ ہائی سکول لدھیانہ	$\frac{2}{2}$	$\frac{1}{1}$

پرتھم پریکشا پاری توشک :-

(۱) سنساد تری میانی ۸-۰-۰ (۱)
(۲) بلراج لدھیانہ ۸-۰-۰ (۲)
(۳) تارا چند بھیرہ ۶-۰-۰ (۳)
(۴) دیاوتی میانی ۶-۰-۰ (۴)
(۵) پرکاش دیوی لاہور ۵-۰-۰ (۵)

دوتیہ پریکشا پاری توشک پرینام :-

(۱) دیوراج آریہ ہائی سکول لدھیانہ ۱۲-۰-۰
(۲) کشمیری دیوی آریہ پتری پاٹھشالا کوئٹہ ۸-۰-۰
(۳) سرلا دیوی میانی ۶-۰-۰

دھرم شکشا پریکشا - آریہ سبھا کے نمن سدسیہ تھے :-

(۱) شری سوامی سوتنترانند جی
(۲) پنڈت وشومبر ناتھ جی
(۳) پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا
(۴) شری نانک داس جی
(۵) منتری

دھرم شکشا کی پستکیں :-

دھرم شکشا کی پستکیں تیار ہو گئی ہیں۔ اور بہت سی پاٹھشالاؤں میں پڑھائی جا رہی ہیں۔ آشا ہے کہ یہ اُپیوگی سدھ ہوں گی۔

کنیا پاٹھشالاؤں کے لئے پاٹھ ودھی -

سنہ ۱۹۳۱-۳۲ء کے لئے پاٹھ ودھی منظور ہو چکی ہے :-

اس میں گت ورشوں کی اپیکشا تھوڑا ہی پریورتن کیا گیا ہے۔ اس پاٹھ ودھی کو ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن پنجاب نے اپنے پتر سنکھیا ۲۵۰۸۳ مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۹۳۲ء کے انوسار سویکار کر لیا ہے۔ اس لئے سب پاٹھشالائیں اس کو بلا رکاوٹ اپنے ہاں جاری کر سکتی ہیں۔ اور انہیں ایسا کرنا چاہئے۔

استری شکشا سمیلن :-

سمتی کی اور سے آریہ سماج وچھووالی لاہور کے اُتسو پر استری شکشا سمبندھی پرشنوں پر وچار کرنے کے لئے ایک سمیلن بلایا گیا تھا۔ جس میں پاٹھ پرنالی تتھا استری شکشا سمبندھی کئی آوشیک وشیوں پر وچار کیا گیا۔ شریمتی کماری رکشا دیوی بی اے پرنسپل سر گنگا رام ہائی سکول نے پردھان پد گرہن کیا تھا۔ کئی ودوشی دیویوں نے اس میں بھاگ لیا۔ اس سمیلن میں نمن پرستاو سویکرت ہوا :-

پرستاو :-

سمتی کا وچار ہے کہ اُچت اور سرول پر بھنن بھنن ستھانوں پر اور بھی ایسے ہی سمیلن بلائے جاویں۔ تا کہ استری شکشا کا پرچار ادھک تر ہو سکے۔

سولراج بی اے بی ٹی
(سکریٹری پنجاب آریہ شکشا سمتی)

پنجاب آریہ شکشا سمتی کا چناؤ

پنجاب آریہ شکشا سمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کا ایک حصہ ہے۔ یہ ایک رجسٹرڈ باڈی ہے جس کا کام پنجاب بھر کی آریہ سنستھاؤں کو سنگٹھت کرنا ہے۔ اس سمے ۹۶ سکول اس کے ساتھ سمبندھت ہیں۔ سمیلن کا جنرل اجلاس ۲۸ مئی سنہ ۱۹۳۲ء گورودت بھون میں شام کو ۶ بجے ہوا۔ گذشتہ سال کی رپورٹ کے منظور کئے جانے کے بعد نمن نکھت ادھکاری اگلے سال کے لئے چنے گئے ۔ ۳

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت سالانہ للعہ

ششماہی للعہ

ممالک غیر سے

فی پرچہ ار

THE PRAKASH LAHORE

نمبر ۲۴ | SUDAY 19 JUNE 1932 | دیانند آبد ۱۰۸ | ۱۹ جون ۱۹۳۲ء | ۶ اساڑھ سمت ۱۹۸۹ مطابق | جلد ۳۱

وید امرت

امرت سے پورن ندیاں

स्वावृग् देवस्या मृतं यदीगोरतो जातासो धारयन्त उर्वी। विश्वे देवा अनु तत ते यजुर्गुर्दुहे यदेनी दिव्यं घृतं वाः॥ अथर्व॥

"پرکاشمان اگنی کا سکھ پورک پالنے ہوگیہ امرت جبکہ پرتھوی سے اتپن ہوتا ہے۔ تب اس امرت سے پرتھوی پر اتپن پرانی اپنے کو دھارن کرتے ہیں (اس امرت سے جیتے ہیں) ہے اگنے! سب دیوتا اس امرت دان روپی کرم کا انوسرن کرتے ہیں جبکہ ندی دوہ یا دیولوک میں ہو تو اسے سار یکت جل کو دوہتی ہے۔ ارتھات جل سے پری پورن ندی بہتی ہے"

اتھرو وید منتر میں جیون کے فلسفہ کو بڑی خوبصورتی سے سمجھایا گیا ہے۔ وید کہتا ہے کہ جیون جل سے ہے۔ جل پرتھوی سے نکلتا ہے۔ اور اس کی اتپتی کا کارن اگنی ہے۔ ارتھات اگنی اتھوا سورج کی تپش جل کو اوپر لے جا کر ان کے بادل بننے کا کارن بنتی ہے۔ بادل برس کر پرتھوی کے اندر جل کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔ منش پرتھوی کے اندر سے جل کو نکالتا ہے۔ اور اس جل سے منش اور جانور وغیرہ جیون پراپت کرتے ہیں۔ جس پرکار شاریرک جیون کے لئے جل کی اور جل کے لئے اگنی کی ضرورت ہے۔ اسی پرکار آتمک جیون کے لئے بھی جل کی ضرورت ہے۔ آتمک جیون کے لئے جل گیان ہے۔ اور اس گیان کا سروت اگنی سروپ ایشور ہے۔ جس طرح پرانی جل کے بنا پرانیوں کا جیون کٹھن ہے۔ اسی پرکار گیان کے بغیر منشوں کا آتمک جیون اسمبھو ہے۔ آتمک جیون کے لئے گیان کی پراپتی ضروری ہے۔ اور یہ گیان ملتا کہاں سے ہے؟ پرتھوی اور پرتھوی کے ایک ایک پدارتھ کی واستو کو جاننے کا نام ہی گیان ہے۔ اور جس پرتھوی پر یہ گیان پراپت ہوتا ہے۔ اسی پرتھوی پر پیدا ہونے والے منش اس گیان کو دھارن کرتے ہیں۔ اور اسی گیان سے آتمک جیون پراپت کرتے ہیں۔ جو گیان منش سوروپ میں پیشتر ہیں۔ منشوں سے اوپر دیوتا ہوتے ہیں۔ منشوں میں جو ودیا اور گیان روپی امرت کو پراپت کرکے پرماتما کی آگیا

انوسار اسے دوسرے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ جب جب اس پرکار کے دیوتا ادھک سنکھیا میں ہوں۔ گیان روپی امرت ہر طرف سے آکر اس طرح سے بہنے لگتا ہے جس طرح ورشا رتو میں ورشا کی ادھکتا سے ندیاں پری پورن ہو کر بہتی ہیں۔

ورشا رتو کی ورشا جس بھومی پر پرچل روپ سے پڑ جائے۔ جس پرکار وہ بھومی دھن دھان اور سکھ سے بھرپور ہو جاتی ہے۔ اسی پرکار وہ بھومی آتمک سکھوں سے مالا مال ہوتی ہے جس میں گیان کی گنگا پورے ویگ سے بہتی ہو۔ گیان کی ادھکتا اسی دیش میں ہوگی۔ جہاں دیوتاؤں کی ادھکتا ہو۔ جہاں منش نشکلنکو کا نمونہ ہوں۔

بھارت کسی سمے فردوس بریں سمجھا جاتا تھا۔ تو اسی واسطے کہ یہاں ورن آشرم مریادا پرچلت تھی۔ وان پرست آشرم میں رشی رگ گیان ورِدھی کے پریتن میں لگے رہتے تھے۔ اور آپ بڑھ کے ہوئے گیان کی گنگا برہمچاریوں اور گرہستیوں میں بہا دیتے تھے۔ جب سے وان پرستھ آشرم ختم ہوا۔ گیان دھیان کی باتوں کا خاتمہ ہو گیا۔ جس کا پرینام یہ ہے کہ زمین کے بہشت سے بھارت اب دکھوں کا گھر بن رہا ہے۔

دیش دکھی ہے۔ نیتا رگ اس دیش کے سنکٹ دور کرنے کے اپاؤں کی تلاش میں لگے ہوتے ہیں۔ پرنتو سوائے اس اپائے کے جو وید نے بتایا باقی سب نشپھل ہیں۔ وید نے جو اپائے بتایا ہے یہ ہے سکھ کی پراپتی کا سادھن ایشوریہ گیان ہے۔ اس گیان کو پاکر منش سب پرکار کے دکھوں سے چھوٹ کر سکھ پراپت کر سکتا ہے۔ دھن ہیں وہ منش جو گیان اپلبدھ کرتے

۲۰۲

کنیا کی ضرورت!

میرے لڑکے نرم پال عمر تقریباً ۲۲ سال کے لئے ایک ایسی سوشیل کنیا کی ضرورت ہے۔ جو کسی آریہ کنیا پاٹھشالہ کی تعلیم یافتہ اور آریہ خیالات کی ہو گھر کے کام کاج سے واقف ہو جس کے والدین برہمن اور آریہ خیالات کے ہوں لڑکے کا گوت سوہلے برہمن سکنہ جالندھر لڑکے کے باپ کے نانکے جنی برہمن نکودر شہر۔ لڑکے کی ماں کے پیکے کوریال برہمن لدھیانہ لڑکے کی ماں کے ننکے پاندے برہمن بسی (سرہند) بیاہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ پورا نک بھائی بھی بات چیت کر سکتے ہیں۔ لاہور امرتسر جالندھر والوں کو ترجیح دی جائیگی۔ بھگوان داس ٹکٹ کلکٹر دہلی

۲۰۳

کھتری لائق و کملشیہ کنیا کی ضرورت!

مجھے اپنے ایک دوست کے لئے جو کہ کھتری ہے اور معزز خاندان سے ہے تندرست خوبصورت کنوارا عمر بیس سال کی ہے۔ ہندی اردو پڑھا لکھا ہے۔ مڈل تک تعلیم ہے۔ دوکان کا کام کرتا ہے جس کی آمدنی ۴۰ روپے ماہوار ہے۔ ایک یوگیہ پڑھی لکھی سوشیل کنیا کی ضرورت ہے۔ نوٹ۔ چھوٹے گوتری دہشتہ گوتری خط لکھنے کی تکلیف گوارا نہ فرماویں خواہشمند اصحاب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ مہاشہ پریمی منتری آریہ سماج قصبہ فتح گڑھ پنجور خاص ضلع فیروزپور

ورول کی ضرورت!

جو صاحب۔ یوپی۔ بہار سی پی کی کنواری و بیوہ (اناتھ) بہائی دیویوں کے ساتھ ہمارے کاریالیہ کے ذریعہ سے شادی کا انتظام کرانا چاہیں۔ وہ محصولات شادی کے لئے پانچ پیسے کے ٹکٹ روانہ کرکے کاریالیہ کو تحریر کریں۔ اور واضح رہے کہ اس کاریالیہ کے ذریعہ بہت سی شادیاں کرائی جا چکی ہیں۔ مینیجر شانتی بواہ سہائک کاریالیہ محلہ بہادر گنج الہ آباد

۱۹۴

شادی دی لوڑ!

شادی شدہ شاکھا دیں دے وچ دس دو ہوائیں نوجوانان سندر شادی واسطے تیار ہن۔ دو دو ہوائیں نال بچہ بچی ہین۔ اک منڈا ڈھائی سال دا سندر گورا ہے۔ جنہاں نوں اپنی جائداد دا مالک بنانا ہے۔ درخواست بھیجو۔

پتہ:۔

مینیجر رام چرن لال شرما۔ ہندو ودھوا آشرم اورئی ضلع جالون۔

۲۰۷

ایک کھتری کنیا کیلئے ور کی ضرورت

میرے ایک پرم مترایم اے کی تعلیم یافتہ خوبصورت نوجوان ہمشیرہ کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور برسر روزگار و درڑھ اور سدا چاری آریہ ہو۔ اور کھتری جاتی سے سمبندھ رکھتا ہو۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

پتہ:۔

وشنو دت بی اے ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر

۲۰۶

ور کی ضرورت!

کنیا بعمر ۱۹ سال ہندی کی پانچویں شرینی پاس گرد کالہ میں چتر سوشیل نیشیل دتی۔ قوم کا شتکار سکینہ دوسرے کے لئے ایک ایسے ور کی ضرورت ہے۔ جو خاندانی۔ درڑھ آریہ سماجی برسر روزگار۔ کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ خوبصورت تندرست عمر ۲۰ سال کے قریب ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ خط و کتابت پتہ ذیل سے کی جاوے۔ حکیم ذبت رائے سکینہ فتح آباد ضلع حصار (پنجاب)

۲۰۵

آوشیکتا!

کنیا گورو کل ڈیرہ دون کے لئے ایک شاستری آچارن انقواکاد یہ تیرتھ پریکشا اتیرن اور ایک وشاردا پریکشا اتیرن سنسکرت ادھیاپکا کی آوشیکتا ہے۔

ایک ہندی ادھیاپکا بھی درکار ہے جو ہندی ساہتیہ سمیلن کی پریکشا اتیرن اور ورنا کیولر مڈل پاس ادھیاپکا ڈل کی بھی آوشیکتا ہے۔ جو ڈرائنگ اور کنڈرگارٹن بھی پڑھا سکیں۔ آریہ سماجک وچار رکھنے والی دیویوں کا وشیش دھیان رکھا جاوے گا۔ ویتن یوگیتا انوسار دیا جاوے گا۔

پرارتھنا پتر سرٹیفکیٹ سہت لکھنؤ پہنچنے پر بھیجیں۔

آچاریہ کنیا گورو کل ڈیرہ دون

۱۹۳

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام تھوڑے۔ گرمیئے تیسرے قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی۔

SULEMAN UMER & Co KARACHI

۱۹۶

مفت! مفت!! مفت!!!

چنبل و چھوٹا کی لاثانی دوا

کتنا ہی پرانا چنبل یا چنبل کیوں نہ ہو چند یوم میں بلا تکلیف دور ہو جاتا ہے۔ ایک روپیہ برائے خرچ اشتہارات وغیرہ پیشگی آنے پر مفت ارسال ہوگی۔ مینیجر کیبلاش فارمیسی فتح گڑھ پنجتور۔ ضلع فیروزپور۔ پنجاب



مشتہرہ

اسٹار ٹریڈ مارک

رجسٹرڈ

ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

بانی

ڈاکٹر ایس کے برمن

سنہ ۱۹۸۴ ء

۱۷۸ پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

دردِ سر کے مریضوں کے لئے

سر پانتا (REGD) مرودیاحی درد کی ٹکی

آدھے خواہ سارے سر میں کسی وجہ سے خواہ کیسا ہی درد کیوں نہ ہو اس دوا سے فوراً آرام ہو جائیگا۔ ریاحی درد۔ شمک۔ چمک۔ ٹیس وغیرہ دور کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی شیشی ۹ر آنہ۔ محصول آٹھ شیشیوں تک سات آنہ ۷ر۔ نمونہ کا پیکٹ ڈیڑھ آنہ

ہر عیال دار کے لئے مفید!

ڈابر کلوروڈائن (REGD)

پیچش، مروڑ، اسہال و درد شکم کی مشہور خانگی دوا

یہ باحتیاط صاف کی ہوئی اجزاء سے تیار ہونے کی وجہ سے اور کلوروڈائنوں کی نسبت زیادہ مفید ہے۔ ہیضہ اور اسہال دست۔ پیچش۔ مروڑ کھانسی۔ ابھرا۔ ریاحی درد۔ درد گردہ کی ایک مفید دوا ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸ر۔ محصول تین شیشیوں تک سات آنہ ۷ر

نوٹ: ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی ملتا ہے

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں مینیجر ملیہ اخبار

ہماری جڑھ گھبیر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے لیکن

۱۸۵

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے!

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں دونوں چیزیں پوران ویدک ودھی اور ایجین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے انہیں پسند کیا ہے۔ ہزارہا سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے!

... ہمارا کارخانہ ہے۔ جس کی ... ... اس لئے ... ہو سکے ... بچنے کے لئے ... پورا نام ... لکھا کریں۔ پتہ:۔

مینیجر بھگت رام لوہری اینڈ سنز مالک بھارت دستو ایجنسی شو منڈی لاہور

ملتان امپیریل بنک میں چوری

(ملتان ۱۴ جون) معلوم ہوا ہے۔ کہ امپیریل بنک آف انڈیا کی ملتان برانچ سے دو لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ کی چوری ہو گئی ہے۔ اگرچہ دن رات دروازہ پر پہرہ لگا رہتا ہے۔ ملزم کی بابت کسی کو کوئی پتہ نہ لگ سکا۔ وہ روپیہ لے کر بھاگ گیا بتایا جاتا ہے۔ کہ بنک کے کسی ملازم نے روپے کے کمرے کو کھولا اور تمام روپیہ چرا لیا معلوم ہوا ہے۔ کہ بنک کے ایجنٹ نے چوری کی اچھی طرح سے پڑتال کی ہے۔ مگر کوئی غلطی معلوم نہیں ہو سکی۔ پولیس اس معاملہ کی تفتیش کر رہی ہے۔ تفاصیل ابھی معلوم نہیں ہوئیں۔

ایک پولیس افسر کی پُراسرار گمشدگی

(لاہور ۱۴ جون) آج ضلع کچہری میں السدعدہ ہیڈ کنسٹبل انچارج محرر مال خانہ ڈسٹرکٹ پولیس کے مفقود الخبر ہو جانے سے سنسنی پھیل گئی۔ مال خانہ مذکور میں پولیس کی تفتیش کے سلسلے میں زیورات وغیرہ ہزارہا کا مال رکھا رہتا ہے۔ اور جب کسی مقدمہ کے سلسلہ میں ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہاں سے نکال لیا جاتا ہے۔ ہیڈ کانسٹبل مذکور کے خلاف وارنٹ بلا ضمانت جاری کر دیئے گئے ہیں۔

ملٹری اور دہشت انگیزوں میں تصادم

(دار جیلنگ ۱۴ جون) کل رات چٹا گانگ میں بانقیہ کے نزدیک فوج اور دہشت انگیزوں کے درمیان تصادم کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ۲ دہشت انگیز اور کیپٹن کیمرن مارے گئے۔ دہشت انگیزوں سے دو ریوالور برآمد ہوئے ایک ہلاک شدہ دہشت انگیز کے متعلق شناخت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اس کا نام نرمل سین ہے۔ دوسرے کے متعلق ابھی تک شناخت نہیں ہو سکی۔ ابھی تک کسی اور شخص کے ہلاک یا زخمی ہونے کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

دہلی میں شدت کی گرمی

(دہلی ۱۴ جون) شدت گرمی اور انتہائی گرم ہوا ہونے کی وجہ سے دہلی میں اموات کی تعداد پہلے سے چار گنا ہو گئی ہے۔ یکم جون تک اموات ہوئی تھیں۔ لیکن آج ۱۱ بجے تک گھنٹوں کے اندر اندر ۱۲۲۱ اموات ہو چکی ہیں۔ ان میں ۴۸ چھوٹے بچے ہیں۔ یکم جون سے کر اس وقت تک ۱۶۲۸ اموات ہو چکی ہیں۔ جن میں سے ۴۰۰ بچے ہیں۔

امریکن سرمایہ دار آگرہ میں کیا چاہتے ہیں

(لندن ۱۲ جون) سابق زیچی سیاسی ...

سنسار گتی

چھوت چھات کی لعنت کو دور کر دو

پنڈت مالوی اور ڈاکٹر مونجے کے پیغامات

(میر پور ۱۰ جون) سناتن دھرم کانفرنس میں شرکت سے معذوری کا اظہار کرتے ہوئے پنڈت مالوی جی کانفرنس کے نام ایک پیغام کے دوران میں رقمطراز ہیں:-

"کانفرنس کا کام ایسے طریق سے ہوگا۔ جس سے ریاست کے مظلوم ہندوؤں کو مدد مل سکے۔ اور اُن کے جائز حقوق کی گورنمنٹ کی طرف سے حفاظت ہو سکے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مسلمانوں اور ہندوؤں کے تعلقات بھی خوشگوار ہوں۔ تاکہ ایسے افسوسناک مظالم جیسے اب رونما ہوئے ہیں نہ ہوں۔ ہمارا مقصد ہونا چاہیئے کہ دھرم میں یکانہ وشواس ہو۔ اور دوسروں سے پریم ہو۔ ہم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں دھرم ہوتا ہے وہیں فتح ہوتی ہے۔ جب ہم دھرم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تب ہی ہم دکھ اٹھاتے اور کشٹ سہتے ہیں"

ڈاکٹر مونجے کا پیغام

ڈاکٹر مونجے نے بھی کانفرنس میں شرکت سے معذوری کا اظہار کیا ہے۔ مگر اس موقع پر ایک پیغام جموں اور کشمیر کے ہندو بھائیوں کو بھیجا ہے:-

ہم براہمنوں نے کشمیر کا ہندو دیش اپنے ہاتھوں سے ہی نشٹ کر کے مسلمان بنا دیا۔ یہی سوال برٹش انڈیا میں بھی اس وقت ہندوؤں کو دکھی کر رہا ہے۔ اور اپنی پرانی جہالت کے رواج کے مطابق برٹش ہندوستان کے براہمن اس وقت اپنی تنگ دلی کو دور نہیں کر سکتے۔ سناتن دھرم کی فراخدلی کو اپنے دل میں جگہ دے کر کروڑا چھوتوں کو اپنے میں ملا لینے کے لئے ابھی ہچکچا رہے ہیں۔ ہندو سبھا ان براہمنوں کو گیان دے کر ان کروڑ اچھوتوں کو ہندو سماج سے الگ نہ کرنے کے لئے بلکہ ان کو اپنے میں ملا لینے کے لئے ہر قسم کا یتن کر رہی ہے۔ اسی قسم کا اچھوتوں کا سوال اگر آپ کے ہاں ہو تو ہندو مہاسبھا کا آپ سب کو یہی اپدیش ہے۔ کہ ان کو تمام مندروں۔ کنوؤں اور سکولوں وغیرہ میں جانے میں جو رکاوٹ ہو اس کو دور کر کے انہیں اپنے بھائی کی طرح گلے سے لگاؤ"

(... ۱۰ جون) مہاتما گاندھی کی مظاہری کے متعلق زیب دریچہ کے ایک سنسنی خیز مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ اور ایک شخص سوشل کمار کو جو کو تین سال قید سخت اس کے چچا زاد بھائی ہری چرن کو ایک سال قید سخت اس کے چچا اور ایک اور شخص کو ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ ملزموں نے سوشل کمار کو کلکتہ یونیورسٹی کا ایم اے ظاہر کیا۔ اور کہا۔ کہ اس کے پاس اور بھی کئی ڈپلومے اور ڈگریاں ہیں۔ اور اس طرح سے اس کی ۲ شادیاں کرانے میں کامیاب ہوئے مگر ان بیویوں کو چھوڑ دیا گیا۔ ان شادیوں سے بہت سا جہیز اور زیورات ملے۔

گاندھی پر وشواس رکھو

(بنارس ۱۱ جون) آج مقامی اچھوتوں کے ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت مدن موہن مالوی نے کہا "مہاتما گاندھی پر وشواس رکھو۔ وہ اس سوراجیہ سے مطمئن نہیں ہوں گے۔ جو اچھوتوں کے لئے صحیح معنوں میں سوراجیہ نہیں ہوگا" خاتمہ پر ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں اتفاق رائے سے مشترکہ انتخاب کے حق میں اعلان کیا گیا۔ دوسرے ریزولیوشن میں جداگانہ انتخاب کے اس ریزولیوشن کی مذمت کی گئی۔ جو پچھلے دنوں آدی ہندو کانفرنس میں پاس ہوا۔ بڑی ذاتوں کے ہندو بھی اس جلسہ میں موجود تھے۔

سابق شاہ افغانستان

اطلاع ملی ہے۔ کہ سابق شاہ افغانستان امان اللہ خان آج کل لندن میں ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے ایک ٹاکی سٹار سے ملاقات کی۔

سندھ کا پیر پگارو

(درنگاگوری ۹ جون) سندھ کے مسلمان مذہبی لیڈر پیر پگارو جن کو قتل کے جرم میں دس سال سخت ملی تھی مقامی جیل سے کہیں لے جایا گیا۔

زمینداروں کو خاص نیابت دینے کی مخالفت

(مدراس ۱۰ جون) "ہندو" کو لندن سے مندرجہ ذیل بحری تار موصول ہوا ہے:-

"ہیرلڈ میں ایک مضمون کے دوران میں پروفیسر لاسکی لکھتے ہیں۔ کہ یقین رپورٹ مجوزہ سکیم کے متعلق احتیاط سے تیار کی ہوئی ایک دستاویز ہے۔ اس سے متمول جماعتوں کو زیادہ طاقت دیئے جانے کا امکان ہے۔ مجھے پتہ نہیں لگتا۔ کہ کس طرح زمیندار خاص نمائندگی کے مستحق ہیں۔ انگلستان میں یونیورسٹی کی کوششیں کافی ناکام ثابت ہوئی ہیں۔

(... ۱۰ جون) پنڈت مدن موہن مالوی نے جیلوں میں سیاسی قیدیوں سے بیان کردہ بدسلوکی کی تحقیقات کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے:

ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو (چیئرمین) چوہدری خلیق الزمان ایڈووکیٹ مسٹر کیل دیو مالوی ایڈووکیٹ الہ آباد۔ لالہ میلا رام ایڈووکیٹ سہارنپور۔ مسٹر نثار احمد شروانی ایڈووکیٹ مسٹر رام شن پرشاد نگم ایڈووکیٹ کانپور مس ایس کے نہرو ایڈووکیٹ الہ آباد۔ ڈاکٹر ایم اے ایل لکھنؤ حافظ محمد ابراہیم ایڈووکیٹ لکھنؤ۔ ایم ایل بی بھرگو (ممبران) اور مسٹر اقبال کرشن کپور ایڈووکیٹ کانپور اور مسٹر گوپی ناتھ سری واستو لکھنؤ۔ سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

کلکتہ میں فریب دہی کا عجیب مقدمہ

(کلکتہ

... کے نزدیک ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں اور چالیس کروڑ پونڈ جنگی بونس کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کے لیڈر نے ان کو مشورہ دیا ہے۔ کہ خواہ کچھ ہی ہو۔ اپنی بات پر اڑے رہیں۔ اس کے برعکس ایک اور فوجی انجمن نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان فوجی سپاہیوں کے ساتھ کسی قسم کی ہمدردی کا اظہار نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ لوگ کمیونسٹوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی ہیں۔

ڈاکٹر مونجے لندن کو

(بمبئی ۱۴ جون) ڈاکٹر بی ایس مونجے صدر ہندو مہاسبھا آج بحری جہاز لندن کو روانہ ہو گئے۔ آپ نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق عنقریب ہی برطانوی گورنمنٹ اپنے فیصلہ کا اعلان کرنے والی ہے۔

سیاسی قیدیوں کی شکایات

(بنارس

آگے چل کر پروفیسر ناسکی لکھتے ہیں:۔

کہ یوروپین اور ہندوستانی تجارتی مفاد کے درمیان بہت امتیاز رکھا گیا ہے۔ آپ نے فوجی ملازموں کے لئے خاص استحقاق رائے دہندگی بحال رکھے جانے کی مخالفت کی :

سندھ کی علیحدگی کے خلاف کانفرنس

(حیدرآباد سندھ ۱۰ جون) سندھ کی علیحدگی کے خلاف ایک غیر فرقہ وارانہ نوعیت کی کانفرنس ڈاکٹر چوتھرام گدوانی کی صدارت میں ۱۸ و ۱۹ جون کو حیدرآباد میں منعقد ہوگی :

اُمید ہے بہت غیر ہندو۔ پارسی عیسائی اور کچھ مسلمان بھی جن کا خیال ہے۔ کہ علیحدہ صوبہ ہونے کی صورت میں سندھ کو بہت گھاٹا رہے گا۔ اور اُسے پورا کرنے کے لئے تمام زمینداروں وغیرہ پر بھاری ٹیکس لگانے پڑیں گے۔ اس کانفرنس میں حصہ لیں گے :

ضلع شیخوپورہ میں قتل

(شیخوپورہ ۱۰ جون) دو نوجوان عورتوں کا اپنے خاوندوں کو قتل کرنے کے الزام میں زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند چالان کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک عورت بعمر ۲۰ سال موضع کریال کی رہنے والی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے اپنے خاوند کو کھانے میں زہر دے دیا۔ دوسری عورت بعمر ۲۰ سال موضع بلوکے کی ہے :

ہندوستان کیساتھ ٹوری صلح کیلئے زور دیتے ہیں

(لندن ۲۹ مئی) ہندوستان کی پولیٹیکل صورت حالات کو ایک اور زاویہ نگاہ سے بھی دیکھا جا رہا ہے۔ انگلستان کی ٹوری پارٹی جو اس وقت در اصل برسر حکومت ہے۔ زبردست کوشش کر رہی ہے۔ کہ فرانس اور جاپان کو اپنے ساتھ ملا کر روس پر حملہ کیا جائے۔ اس لئے اس کی رائے ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ پہلے ہندوستان کے ساتھ صلح کرے اور کانگرس پارٹی کو جو سب سے بڑی باثر اور زبردست طاقت ہے۔ منا کر ہندوستان کی طرف سے مطمئن ہو جائے۔ فیڈریشن کے پردے میں دس بجائی خود مختاری دے دی جائے :

تیسری گول میز کانفرنس

(شملہ ۱۰ جون) سیاسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ گول میز کانفرنس کا تیسرا اجلاس نہیں بلایا جائیگا۔ یہ ٹھیک ہے کہ دوسری گول میز کانفرنس کے اختتام پر وزیر اعظم نے اپنے بیان میں کہا تھا۔ کہ اس سال ایک اور میٹنگ ہوگی۔ لیکن اب تک اصلاحات کی تجاویز کے سلسلہ میں جو ترقی ہوئی ہے۔ اس سے سیاسی حلقوں میں خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ تیسری گول میز کانفرنس نہیں بلائی جائے گی :

جیل کے اخراجات میں کفایت شعاری

(الہ آباد ۹ جون) معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ ان سیاسی قیدیوں کی جنہیں مختلف کانگرسی انجمنوں کی خلاف قانون کارروائیوں میں امداد دینے کے لئے سزا دی گئی تھی۔ قبل از وقت رہائی کی کوئی سیاسی اہمیت نہیں ہے تاہم جیل کے اخراجات میں کفایت شعاری کے لئے ان سیاسی قیدیوں کو مشروط رہائی دی گئی ہے :

پولیس کانسٹبل کی گرفتاری

(دہلی ۱۱ جون) دہلی پولیس کے سکاٹ لینڈ یارڈ ڈیپارٹمنٹ نے (دہلی پولیس نے خاص خاص جرائم کی تفتیش کے لئے پولیس کا ایک علیحدہ محکمہ بنایا ہوا ہے) کل رات دہلی پولیس کے ایک کانسٹبل کنور سنگھ کو جو آج کل رخصت پر ہے گرفتار کر کے ایک نہایت ہوشیاری کا کام کیا۔ اور اس کے مکان سے بہت سا مال برآمد کیا۔ برآمد شدہ مال میں ایک پستول۔ کئی کارتوس۔ تقریباً ۲۵ سیر چاندی کے زیورات۔ ایک سیر سونے کے زیورات اور بہت سے کپڑے بھی شامل تھے :

کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا

(لندن ۱۰ جون) وزیر اعظم اور مسٹر ڈی ویلرا کے درمیان بحث ہو رہی ہے۔ صبح گفتگو ۹ بجے تک ہوتی رہی دوپہر کے بعد گفتگو پھر شروع ہوگی۔ باہر کی یہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ انگلستان اور آئرلینڈ کی گفت و شنید ٹوٹ گئی ہے۔ آج دن بھر ضروری معاملات پر بحث ہوئی۔ لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ سرکاری اعلان کے مطابق ضروری معاملات پر طویل بحث ہوئی لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ ضروری معاملات پر بحث صبح ختم نہ ہو سکنے کی وجہ سے کانفرنس کو شام کو پھر بلانا پڑا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بحث کرنے والوں کے سامنے بہت سی مشکلات تھیں۔ پیرس روانہ ہونے سے پہلے وزیر اعظم نے ملک معظم سے ملاقات کر لی تھی۔ لیکن اس خیال سے کہ کانفرنس میں کچھ نتیجہ ہو سکیگا۔ انہوں نے ملاقات ملتوی کر دی۔ آئرش ڈیلیگیشن مسٹر ڈی ویلرا مائس پریزیڈنٹ انکلی اور دیگر دو افسران پر مشتمل تھا۔ برطانیہ کی طرف سے مسٹر بالڈون سر سموئیل ہور۔ لارڈ ہیلشام اور مسٹر تھامس ڈیلی گیسٹ تھے۔ جس وقت پانچ بجے کانفرنس کے اختتام پر وزیر اعظم باہر نکلے۔ تو اُن کے چہرے سے فکر اور تھکاوٹ کے آثار نمایاں تھے۔ جب شام کی گاڑی سے مسٹر ڈی ویلرا واپس روانہ ہوئے تو آئرلینڈ کے لوگوں نے انہیں شاندار الوداع کہا :

سوامی پرکاشانند کی تقریر

(لاہور ۱۵ جون) شری داوی جی کی اپیل کے مطابق آج شام کو گرو سوامی گنیش دت نے لال کوٹھی میں اچھوتوں کو بٹھا دیا :

گو سوامی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ کہ ہم رنگ آپس میں اکٹھے مل کر بیٹھے ہیں۔ جس طرح آپ پرماتما کا نام لیتے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی لیتے ہیں۔ آج چمار اور برہمن ایک ہو گئے ہیں۔ آپ نے ان سے کہا۔ کہ آپ بھگوان کی گیتا کا پاٹھ کیا کریں۔ اور صاف ستھرے رہا کریں :

سوامی پرکاشانند نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج ہمارے دھن بھاگ ہیں۔ کہ ہم یہاں اکٹھے ہوئے۔ جس طرح پرماتما نے برہمن کو پیدا کیا ہے۔ اسی طرح ایک چمار کو۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ برہمن آپ کو گیتا کا اُپدیش نہ دیں۔ چمار اور برہمن دونوں ہندو جاتی کی شکل میں سیاسی طور پر ایک ہندو جاتی کو ظاہر کر سکتے ہیں :

احراریوں سے صلح کی جائے

(لاہور ۱۵ جون) آج کے جمہور نے کشمیر گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ اب جبکہ گلینسی کمیشن کی سفارشات پر عمل ہونے والا ہے۔ احرار پارٹی کے قیدی لیڈروں سے صلح کی گفت و شنید شروع کی جائے :

لاہور میں ایک ڈاکٹر کے وارنٹ

(لاہور ۱۵ جون) ایک عجیب و غریب واقعہ سے لاہور کے خاص اصحاب میں سنسنی پھیل رہی ہے کہ پچھلے سال ستمبر میں ایک شخص لاہور میں آیا۔ اور اس نے اپنے آپ کو ڈاکٹر ظاہر کیا۔ اور مال روڈ پر ڈیڑھ صد روپیہ ماہوار پر ایک دکان لے لی۔ فرنیچر بھی کچھ اُدھار اور کچھ کرایہ پر لے لیا اور خوب شان سے رہنے لگا۔ روٹی پکانے کے لئے چار نوکر رکھ لئے۔ مگر روٹی معہ اپنی بیوی کے ہوٹل پر کھاتا تھا۔ ڈیڑھ صد روپیہ کے قریب ہوٹل کا ماہانہ بل ہو گیا۔ ایک حلوائی سے دودھ منگاتا رہا۔ اُس کا بھی اسی روپیہ بن گیا۔ جو بھی روپیہ طلب کرتا۔ در کل آنا۔ کہہ دیتا۔ مکان کا کرایہ بھی سر پر چڑھ گیا۔ مالک مکان نے دعویٰ کر دیا۔ لیکن اس دوران میں وہ فرار ہو گیا۔ عدالت نے وارنٹ گرفتاری جاری کئے ہوئے ہیں۔ مگر ابھی تک اس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لوگوں کا قریباً دو اڑھائی ہزار روپیہ دینا ہے :

چودھری بگا جالندھر جیل میں

(لاہور ۱۵ جون) معلوم ہوا ہے کہ مارشل کے مشہور قیدی چودھری بگا کو ملتان جیل سے جالندھر میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ وجہ کیا ہے۔ یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا :

ڈاکٹر چونی لال وغیرہ کی رہائی

(لاہور ۱۵ جون) ملتان کے چودھری رام کرشن کپور اور لالہ شنکر لال کو جنہیں ایمرجنسی پاورز آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا۔ آج لاہور سنٹرل جیل سے رہا کر دیا گیا۔ ہر دو صاحب پراونشل کانفرنس میں شرکت کی غرض سے امرتسر آئے تھے۔ لالہ چونی لال پریذیڈنٹ استقبالیہ کمیٹی امرتسر پراونشل کانفرنس۔ ڈاکٹر ایشور داس اور بابا حکم سنگھ کو بھی رہا کر دیا گیا۔ ان اصحاب کو ایمرجنسی پاورز آرڈیننس کے ماتحت ۱۵ دن تک نظر بند رکھا گیا :

امرتسر میونسپل کمیٹی کا ایگزیکٹو افسر

(امرتسر ۱۵ جون) خان بہادر خواجہ غلام صادق پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی امرتسر نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ اور پنجاب گورنمنٹ کے حکم کے مطابق امرتسر میونسپل کمیٹی کے ایگزیکٹو افسر کا چارج لے لیا :

خودکشی۔ لکھنؤ کے ایک طالب علم نے امتحان انٹرنس میں فیل ہونے کے سبب زہر کھا کر خودکشی کر لی :

پرکاش لاہور
۶-ہاڑھ سمت ۱۹۰۹

آچاریہ رام دیو کے مقدمہ کا فیصلہ

آچاریہ رام دیو جی کے خلاف ایمرجنسی پاورز آرڈیننس کی خلاف ورزی میں بلا اجازت ناسک سے باہر جانے کے الزام میں جو مقدمہ مسٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں چل رہا تھا۔ اس کا ۱۴ جون کو فیصلہ سنا دیا گیا۔ مجسٹریٹ نے آچاریہ جی کو ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا کے ساتھ ایک سو روپیہ جرمانہ اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید تین ماہ کی قید کا حکم سنایا۔

جس قانون کے ماتحت آچاریہ رام دیو جی کو یہ سزا دی گئی ہے اس میں عدالت کو دو سال تک کی سزا دینے کا اختیار ہے۔ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ نے پونے دو سال کی قید کی سزا دے کر اپنے اختیارات کا گویا خوب استعمال کیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا کم سزا سے قانون کا منشا پورا نہ ہو سکتا تھا؟

آچاریہ رام دیو کوئی پولیٹیکل ایجی ٹیٹر نہیں۔ ان کا اس وقت تک کا سارا جیون دھارمک جیون ہے۔ اور ان کی ساری سرگرمیاں مذہبی اور تعلیمی مرکز پر مرکوز رہی ہیں۔ کوئی ایسی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ کہ انہوں نے کسی پولیٹیکل تحریک میں سرگرم حصہ لیا ہو۔ اس حالت میں اگر آچاریہ رام دیو جیسا دھارمک پرش گورنمنٹ کے آرڈیننس کے خلاف پروٹسٹ کرنے پر مجبور ہوا تو بجائے اس کے کہ اسے اس قدر سخت سزا دی جاتی۔ گورنمنٹ کو سوچنا چاہئے تھا۔ کہ کیا وجہ ہے کہ پروٹسٹ کی وبا پولیٹیکل دائرہ سے نکل کر مذہبی دائرہ میں بھی جا پہنچی ہے۔ پولیٹیکل مقدمات میں سخت سزا سزا کے مقصد کو پورا نہیں کرتی۔ وہ رنجش کو کم کرنے کی بجائے اسے زیادہ بڑھاتی ہے۔ آچاریہ رام دیو ان آریہ سماجیوں کے مسلمہ لیڈر ہیں۔ جن کی تعداد مردم شماری کی رو سے دس لاکھ تک پہنچتی ہے۔ اس لئے ایک آچاریہ رام دیو کو سخت سزا دے کر دس لاکھ آریوں کے دلوں کو رنجیدہ کیا گیا ہے۔ کیا اس سے سزا کا مطلب پورا ہو گیا؟ اگر آچاریہ جی کسی جرم کے مرتکب ہوئے تھے۔ تو ہلکی سزا سے جہاں قانون کا احترام قائم رکھا جا سکتا تھا۔ وہاں دس لاکھ آریوں کو اس فیصلہ کے خلاف کوئی شکایت نہ ہوتی۔ لیکن نہ معلوم عدالت نے اس قسم کی سخت سزا دینے میں کیا بہتری سمجھی؟

سزا کے بعد کلاس کا سوال ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے آچاریہ جی کے متعلق کلاس کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اور وہ سی کلاس میں ہیں۔ آچاریہ رام دیو جی کا سی کلاس میں رکھا جانا ان کے لاکھوں عقیدت مندوں کے جن میں کئی قید ہوئے تو انہیں اے کلاس کی مراعات دی گئیں جذبات کو بری طرح مجروح کرتا ہے۔ آچاریہ رام دیو جی کو کلاس کی پرواہ نہیں۔ لیکن گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ اے کلاس سے بھی اوپر کوئی کلاس ہے تو انہیں دی جاوے۔ ورنہ اے کلاس سے کم کوئی کلاس انہیں دی گئی۔ تو آریہ جگت میں ہیجان عظیم پیدا ہونا ضروری ہے۔ ہمیں گورنمنٹ سے پوری امید ہے۔ کہ وہ ان کے مرتبے کا پورا لحاظ رکھ کر انہیں اعلیٰ سے اعلیٰ مراعات جو جیل میں کسی آدمی کو دی جا سکتی ہیں دے گی۔ اور اس طرح ان کی عزت و توقیر ملحوظ رکھ کر آریوں کے دلوں کو سنتشٹ کرنے کا باعث بنے گی۔

مرزائیوں کے اخلاق کی کہانی ان کے خلیفہ کی زبانی

انسان کمزور ہے۔ بسا اوقات وہ کمزوریاں کے باعث ایسی بری شکل میں ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا کو اسے پھٹکار ڈالنی پڑتی ہے۔ ایسے آدمیوں کا وجود کسی سوسائٹی سے عنقا نہیں ہر ایک سوسائٹی میں ایسے آدمی پائے جاتے ہیں۔ جن سوسائٹیوں کو شخصیتوں کی نسبت ایمان زیادہ عزیز ہے۔ وہ کمزوروں کی کمزوریاں پرائیویٹ اور حسب ضرورت پبلک طور پر ظاہر کر کے انہیں اصلاح کی طرف مائل کرتے ہیں۔ لیکن جو ایمان کو محض مقصد براری کا آلہ کار بنائے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے اچھے برے سب لوگوں کی پارسائی کے گیت گانا ہی اپنا دین ایمان سمجھتے ہیں اور دوسری سوسائٹیوں کی خود ظاہر کردہ کمزوریوں کی آڑ میں انہیں کوسنا ان کا شیوہ ہوتا ہے۔

آریہ پریس آریوں کو ان کی کمزوریوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ تو مرزائی چھوکرے اسے ویدک دھرم کے خلاف بطور ثبوت پیش کیا کرتے ہیں۔ گویا مرزائی جماعت ہر ایک قسم کی کمزوریوں سے پاک و صاف ہے۔ لیکن معلوم حضرت مرزا محمود احمد کو کیا حالات پیش آئے کہ وہ اپنی جماعت کو بے حجاب کرنے پر مجبور ہو گیا۔ چنانچہ ۲۷ مئی کو مرزا صاحب نے جو خطبہ پڑھا۔ اسے خلیفہ کا مریدوں پر عتاب اور لعنتوں کی بوچھاڑ کہا جائے تو عین مناسب ہو گا۔ اس خطبہ کے چند اقتباس (از الفضل ۲ جون) پاٹھکوں کی دلچسپی کے لئے نیچے دئیے جاتے ہیں:-

”مجھے تعجب ہوتا ہے۔ اور رنج بھی ہوتا ہے جب میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ وہ جماعت جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ . . . اس کے بعض افراد کی اولاد نہایت ہی گندہ اور شرمناک نمونہ اخلاق کا دکھا رہی ہے۔ اور وہ اپنے خبث باطن کی وجہ سے دنیا کے خبیث ترین وجودوں سے مشابہت رکھتی ہے۔“

یہ تو ہوا امریدوں کی اولاد کو سرٹیفکیٹ اخلاق۔ اب خود مریدوں کے متعلق سنئے:-

”پھر مجھے حیرت آتی ہے ان والدین پر جو آنکھیں بند کر کے اس خباثت کو بڑھانے میں دلالت کو شاں ہیں۔“

اولاد اور والدین کے بعد بیویوں کی باری آتی ہے۔ دیکھئے خلیفہ صاحب کیا فرماتے ہیں:-

”مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ وہ قرآن میں روز پڑھتے ہیں۔ کہ اولاد اور بیویاں تمہارے لئے فتنہ ہیں۔ مگر پھر وہ اس فتنہ سے بچتے نہیں۔ نہ معلوم ان کا نور بصارت کس وقت اور کس گناہ کی وجہ سے مارا گیا . . . . کیا چیز ہے تمہاری اولاد۔ وہ تو ایک لعنت ہے۔ اگر وہ تمہارے لئے بند کر کے پیچھے چھوڑتی ہے۔ اور پھر کون ہے۔ جو ایسی گندی اور خبیث اولاد کے رکھنے کے لئے تیار ہو سکے۔ اگر تم اولاد کی لعنت کو لعنت سمجھتے اگر تم گندی چیزوں کو گندی سمجھتے۔ اگر تم ناپاکی کو ناپاکی سمجھتے۔ تو بجائے ایسی اولاد کی تائید میں کھڑے ہونے کے تم اسے پھینک کر الگ ہو جاتے۔ اگر تم کہتے ہو۔ کہ تم سے یہ نہیں ہو سکتا۔ تو تم مومن نہیں۔“

پھر مریدوں پر کیوں لعنت بھیجتے ہیں:-

”پھر مجھے حیرت ہوتی ہے۔ کہ تم میں سے بعض اپنی بیویوں کے ڈر سے اپنی اولادوں کو خراب ہونے دیتے ہیں۔ اور ان کا کوئی علاج نہیں کرتے۔ بلکہ نہایت بے حیائی سے کام لیتے ہوئے مجھے لکھتے ہیں۔ کہ ہماری بیویاں سخت ہیں۔ ہم کیا کریں؟ اگر ایسی ہی بات ہے۔ تو پھر لعنت ہے تمہارے مرد ہونے پر۔ کہ تم بیویوں سے ڈر کر گمراہی کے پھیلانے کا باعث بنتے ہو۔“

وہ عورتوں کے مساوی حقوق کی مدعی مرزائیت کے خلیفہ کا خطاب مومن عورتوں پر یوں نازل ہوتا ہے:-

”. . . . . تو پھر کیوں تم نے ایسی خبیث عورت کو اسی وقت علیحدہ نہ کر دیا۔ جب وہ تمہارے گلے ڈالی گئی تھی۔ اور کیوں نہ تم نے اسے لینے کے قانون طلاق سے کام لیتے ہوئے اس گندے عضو کو کاٹ نہ پھینک دیا۔“

نہ معلوم مریدوں کا خبث کہاں تک ترقی کر چکا ہے۔ کہ خلیفہ کا غضب بھڑکتا ہے اور بھڑکتا ہی جاتا ہے۔ یہاں تک کہ عورتوں کو وہ ذلیل چھوکرے کے نام سے یاد کرتا ہے۔ چنانچہ خلیفہ کہتا ہے:-

”کیا تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور حضرت مسیح موعود کی تعلیم استعمال کے ان الفاظ کو اچھی طرح پڑھو۔ حضرت محمد کی تعلیم یا حضرت مسیح موعود کی تعلیم ایسے ہوں گے یا وہ نہیں کہیں گے کہ اکھڑ ہوئے جو تم نے دنیا میں اس طرح کمائیں۔ کہ تم نے ایک عورت کے لئے ایک ذلیل چھوکرے کے لئے خدا کے دین کو برباد کیا۔“

ذلیل چھوکرے سے وہ پھر اس ذلیل چھوکرے کے ماتحتوں کی طرف لوٹتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں:-

”اگر تم اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ تو دوسرے کی اصلاح کے لئے کس طرح مدعی بنے ہو۔ اگر وہ قرآن جسے تم الہامی کتاب تسلیم کرتے ہو دنیا میں اصلاح کے لئے آیا ہے۔ تو تمہیں دیکھنا چاہئے۔ کہ قرآن نے اصلاح کے کیسے ذرائع مقرر کئے ہیں۔ اگر تم قرآن کو پڑھتے نہیں

لیکن جس وقت تمہیں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اُس وقت قرآن بند کر کے علیحدہ رکھ دیتے ہو اور اپنی دماغی تدبیروں سے اصلاح کے مدعی بنتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ہم مصلح ہیں۔ اگر تم مصلح ہو تو پھر مفسد کس شخص کا نام ہے۔ تم تو اس وقت انہی لوگوں میں شامل ہوتے ہو۔ جن کے متعلق قرآن مجید میں لکھا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں۔ جو حقیقی مفسد اور فتنہ پرداز ہیں"۔

اس پر ہی بس نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

"کیا تم نے کبھی شیشہ میں اپنا منہ بھی دیکھا ہے۔ کیا تمہارے چہروں پر وہ رقت وہ نور وہ نرمی اور وہ محبت بھی پائی جاتی ہے۔ جو دلوں کی اصلاح کر سکے۔ تم بھیڑیوں کے سے چہرے لے کر فرشتوں کا سا کام کرنا چاہتے ہو۔ پھر شکایت کرتے ہو کہ ہمارے لڑکے درست نہیں ہوتے"۔

جن مرزائیوں سے اُن کا خلیفہ مخاطب ہو رہا ہے۔ اُن کے دلوں میں قرآن کی کتنی عزت ہے وہ خلیفہ کے الفاظ میں سنئے:۔

"...... مگر تم اس وقت اصلاح کے طریق نکالتے نکالتے قرآن مجید کو اس طرح چھوڑ رہے ہو۔ جس طرح نعوذ باللہ ایک پرانی جوتی کو اتار کر پھینک دیا جاتا ہے۔ یا جس طرح میلا کپڑا اپنے جسم سے اتار پھینکتے ہو۔ تم نہ احمدی کہلا سکتے ہو نہ مسلمان۔ تمہاری حالت تو نہایت ہی ابتر ہے۔ تم تو کہیں کے بھی نہ رہے۔ تم نے اپنی تدبیریں کر کے جولا پہن لیا ہے۔ مگر قرآن کی بتائی ہوئی تدبیروں کا جولا اتار پھینکا ہے"۔

قادیانی فطرتاً منتقمانہ سیرت رکھتے ہیں اس لئے قانون کو ہاتھ میں لینے کی بُرائی ان میں اس حد تک گھر کر چکی ہے کہ خلیفہ کو بھی اس کی شکایت ہے۔ وہ کہتے ہیں:۔

"...... مگر تم قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہو۔ اور مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ اچھے پڑھے لکھے مولوی بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں (وہ مجبور بھی ہیں۔ کیونکہ اُن کو تعلیم ہی ایسی ملی ہے) (ا۔ پ) کیا عجب بات نہیں کہ خود تو قانون کو توڑتے ہیں۔ لیکن دوسروں سے کہتے ہیں۔ کہ قانون نہ توڑیں۔ (یہ ہی کیا مرزائیوں کی ہر بات عجیب ہے۔ ا۔ پ)۔

خلیفہ سے مریدوں کی عقیدت کا کیا حال ہے؟ اس کے متعلق خلیفہ کا کہنا ہے:۔

"پھر اپنے خویشوں میں تو تم ڈنڈا اٹھاتے ہو۔ لیکن جب میں کہتا ہوں۔ کہ تم اپنے ہاتھوں میں سونٹا رکھا کرو۔ تو میری بات نہیں مانتے۔ گویا میرے حکم پر تو تم ڈنڈا نہیں اٹھاتے۔ لیکن جب تمہیں شیطان اکساتا ہے۔ تو پھر فوراً ڈنڈا سنبھال لیتے ہو"۔

مرزائیوں کے ایمان کا خاکہ خلیفہ صاحب نے ذیل کے الفاظ میں کھینچا ہے:۔

"باجماعت نماز ہوتی ہے۔ مگر لوگ کم آتے ہیں۔ درس ہوتا ہے مگر کئی لوگ نہیں آتے۔ خربوزہ کو خربوزہ دیکھ کر رنگ بدلتا ہے۔ تم گندے ہو گئے۔ اس لئے تمہیں دیکھ کر تمہاری اولادیں گندی ہو گئیں۔ میں اُن لڑکوں سے جو آج کل محلوں میں آوارہ گرد لڑکوں کے لئے لٹھ لئے پھرتے ہیں۔ پوچھتا ہوں۔ کہ کتنے ہیں۔ ان میں سے جو کہ درسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ کتنے ہیں۔ ان میں سے جو نمازوں میں آتے ہیں کتنے ہیں ان میں سے جو خدا کے حکم کے ماتحت مسکینی اور انکساری اختیار کرتے ہیں۔ پھر کتنے ہیں۔ جو یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ گناہوں سے محفوظ ہیں"۔

مرزائیوں کے اخلاق۔ اُن کے ایمان۔ اُن کی قرآن پرستی۔ اُن کی نماز کی طرف رغبت اور ان سب سے بڑھ کر اُن کی خلیفہ پرستی کی عریانی شکل جس صفائی سے خلیفہ نے اپنے الفاظ میں دکھائی ہے۔ وہ اتنی گھناؤنی۔ اتنی گندی اور اتنی قابلِ نفرت ہے۔ کہ کسی خدا دوست کا اس ٹولی میں شامل ہونا گویا اپنی انسانی زندگی کا کھونا ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ جو کمزوریاں خلیفہ صاحب نے اپنے مریدوں سے منسوب کی ہیں۔ ان کے زیادہ تر شکار وہ مرزائی ہیں۔ جنہیں شرارت کے پرچار میں حصہ دار ہونے کا فخر ہے۔ اس کا ثبوت آپ کو مرزائی اخباروں کے کالموں سے بخوبی مل سکتا ہے "الفضل" کو اُٹھائیے یا "فاروق" کو۔ یا کو اُٹھائیے یا کسی قادیانی تصنیف کو ہی۔ اس میں اخلاق کی وہ مٹی پلید ہوتی ہے۔ کہ اسے دیکھ ناظر کی زبان سے بلا اختیار نکل جاتا ہے۔ کہ مریدوں کے اخلاق کی یہ حالت ہے۔ پیروں کی کیا ہوگی معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ صاحب زبان کشائی پہ مجبور ہوئے ہیں۔ تو مریدان خاص کی اخلاق سوزیوں سے تنگ آ کر اور پھر یہی مریدان خاص ہیں جو آریہ سماج کے منہ آیا کرتے ہیں۔ جب آریہ پریس میں آریہ سماجیوں کی کمزوری کا ذکر کیا جاتا ہے۔ لیکن ان کی اپنی کمزوریوں کا کیا عالم ہے۔ ان کے اپنے خلیفہ کے الفاظ میں ان میں ایسے ہیں۔ جو نہ نماز میں شامل ہوتے ہیں نہ درس میں شامل ہوتے ہیں۔ جو اپنی عورتوں کو طلاق نہیں دیتے۔ جو خلیفہ کے حکم پر اپنے ہاتھ میں لٹھ نہیں رکھتے۔ جو قانون کو ہاتھ میں لینے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ جو قرآن کو میلے کپڑے اور پھٹی جوتی کی طرح قابلِ ترک سمجھتے ہیں۔ خبیث اور مفسد اور فتنہ پرداز ہیں۔

جب مرزائیوں کی اپنی یہ حالت ہے۔ تو وہ سوچیں انہیں دوسروں پر اعتراض کرنے کا حق بھی ہے یا نہیں؟

"پرکاش" کے رعایتی فنڈ میں

مہاشہ تھیم چند جی سکول ماسٹر سیانوالی نے بارہ روپیہ "پرکاش" کے رعایتی فنڈ میں بھیجے ہیں۔ جو سجن "پرکاش" کی پوری قیمت ادا نہ کر سکتے ہوں۔ انہیں اس فنڈ سے ایک روپیہ کی رعایت دی جائے گی۔ ایسے بھائی تین روپیہ کا منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ڈیڑھ خرچ کی وجہ سے وی پی تو کسی کو بھی نہیں منگوانا چاہئے۔ لیکن جو قیمت میں رعایت چاہتے ہیں۔ انہیں تین آنہ کا وی پی کا زیادہ خرچ تو کسی طرح بھی برداشت نہ کرنا چاہئے۔ اس لئے رعایت سے فائدہ اٹھانے والے کے نام اب تین روپیہ کا منی آرڈر آنے پر ہی جاری کیا جا سکتا ہے مہاشہ تھیم چند کی یہ ادار تا پرشنسیہ ہے۔ کیا ہم آشا رکھیں۔ کہ دوسرے پرکاش پریمی بھی ان کی تقلید کریں گے۔ اور سنے خریدار بنا کر اور رعایتی فنڈ میں دھن دے کر "پرکاش" سے پریم کا ثبوت دیں؟

قادیانیوں کی حکومت سے طوطا چشمی

قادیانی کچھ ایسے کنبہ تورہ واقع ہوئے ہیں۔ کہ اُن کی مرضی کے مطابق جو چلتا رہے۔ اس کی وفاداری کے راگ الاپتے رہتے ہیں اگر وہی اُن کی بمہربانی کسی وقت اُن کی خواہش کے ذرا بھی خلاف جائے۔ تو اس کے خلاف اپنے کا سارا خزانہ خالی کر دیتے ہیں۔

اور تو اور گورنمنٹ سے بھی اُن کا یہی سلوک ہے۔ وہ برٹش گورنمنٹ جس کی مدحت سرائی میں قادیانیت کے بانی کو فخر تھا۔ کہ اس نے اتنی کتابیں لکھیں۔ کہ ان کو یکجا جمع کیا جائے تو اس سے پچاسوں الماریاں بھر جائیں۔ وہ گورنمنٹ جس کی تعطر عنایت سے ہی قادیانیت کی موجودہ ساری شان ہے۔ اگر لوکل سیلف گورنمنٹ کی اصلاح کے لئے کوئی قانون بنانا چاہتی ہے۔ تو قادیانی "الفضل" اُسے گورنمنٹ کی [illegible] نا اندیشی قرار دیتا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ کہ

"آج حکومت کی عاقبت نا اندیشی سے حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ پنجاب کے مسلمانوں میں نہ صرف ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک سخت اضطراب اور بے چینی پیدا ہو چکی ہے۔ بلکہ وہ اس بات کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ اپنے حقوق اور مفاد کی حفاظت کے لئے حکومت کی اس پالیسی کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں۔ جس کا اظہار ڈاکٹر گوکل چند صاحب کے ذریعہ ہو رہا ہے"۔

قادیانی وفاداری ننگے روپ میں

جس وفاداری کی برکت سے قادیانی خلیفہ ہر موقعہ پر بنا پھرتا ہے۔ اس وفاداری کا خوب نمونہ "الفضل" کے ذیل کے اقتباس سے خوب ظاہر ہوتا ہے۔ جس میں گورنمنٹ کو چیلنج کیا گیا ہے:۔

"اگر اس معاملہ کے اس حد تک واضح ہو جانے کے باوجود اور خود ہندوؤں کی طرف سے واضح ہو جانے کے باوجود حکومت بھی مناسب سمجھتی ہے۔ کہ وہ ڈاکٹر گوکل چند صاحب کی پالیسی کی حمایت کر کے حالات کو زیادہ سے زیادہ پیچیدہ بنائے۔ مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا کر کے اپنے مقابلہ پر کھڑا کرے اور انہیں اپنی امداد سے ہٹا کر کلیتاً حقوق طلبی کی جد و جہد میں مصروف کر دے۔ تو وہ اس کا بھی تجربہ کر کے دیکھ لے۔ مسلمان حقیقتاً یہ گوارا نہ کریں گے۔ کہ انہیں بے دست و پا بنا کر ہندوؤں کے حوالے کر دیا جائے۔ وہ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے آخری دم تک ڈٹے رہیں گے"۔

مسلمان اپنے حقوق کے لئے آخری دم تک ڈٹے رہیں گے یا نہیں۔ اس کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔ لیکن قادیانیوں کے متعلق تو پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اُن کی یہ طوطا چشمی صرف اس وقت تک ہے۔ جب تک گورنمنٹ اُسے عفو کی نگاہ سے دیکھتی ہے ورنہ قادیانیوں میں اتنی سکت بھی نہیں۔ کہ گورنمنٹ کی ایک گھرکی کو بھی برداشت کر سکیں۔ گورنمنٹ کے مقابلہ پر تو ڈٹا رہنا دور کی بات ہے۔

کثرت ازدواج موجب تعزیر

ٹرکی میں عوام کے لئے تو قانون پہلے ہی تھا کہ ایک سے زیادہ شادی نہ کرا سکیں۔ البتہ امام اور سرکاری افسران مستثنیٰ تھے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ کہ اماموں اور سرکاری افسران پر بھی اس قانون کا اطلاق کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں سمجھا دیا گیا ہے۔ کہ جو کوئی خلاف ورزی کرے گا اُسے سزا دی جائے گی۔

شرعی اماموں پیروں اور خلیفوں کے لئے جو اپنے تمول کی وجہ سے شادیوں پر زور دیتے ہیں۔ یہ قانون یقیناً بے درماں کی طرح ناقابل

دیانند نروان اردھ شتابدی کی تیاریاں

(از شری چاندکرن سارڈا بی اے ایل ایل بی - اجمیر)

جب سے سارودیشک سبھا اور پراپکارنی سبھا نے اعلان کر دیا ہے - کہ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں دیپاولی کے شبھ اوسر پر دیانند نروان اردھ شتابدی اجمیر میں منائی جاتے - تب سے اجمیر کے آریہ پرشوں میں اتساہ و ساہس کی امنگیں ہلورے لے رہی ہیں - اور مجھے پورن آشا ہے کہ دوسرے استھانوں کے آریہ پرش بھی اپنے اپنے استھانوں میں اسی طرح اتساہ دکھا رہے ہونگے کیونکہ یہ کام اکیلے اجمیر نواسیوں کا نہیں - بلکہ سارو بھوم آریہ سنگٹھن کا ہے - ۶ جون کو اجمیر کے تینوں آریہ سماجوں کے پرتشٹت سبھاسدوں کا ایک سمیلن انجیوٹن شری مد دیانند آشرم کی پشپ باٹکا میں ہوا تھا - اس سمے اجمیر کے آریہ پرشوں نے بڑے اتساہ اور پریم سے اپنا اپنا سہیوگ اس شتابدی کو سپھل بنانے کے لئے دینے کا وچن دیا - ۱۹۳۳ء کا نروان شتابدی منانے کے لئے اپیکت ہے یا نہیں؟ اس پرشن پر آریہ ویروں نے بحث مباحثہ کرنا اور اپنا سمے نشٹ کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا - کیونکہ سچے آریہ ویر وہ ہیں - جو مانتے ہیں - کہ مردہ ہیں - جو زمانہ کو بدل دیتے ہیں " سنگٹھن اسی کا نام ہے - کہ جو پرستاؤ ہماری شرومنی سارودیشک سبھا اور پرانتک سبھا اور پراپکارنی سبھا نے ایک مت ہو کر دہلی میں پاس کر دیا - اُسے کاریہ روپ میں لایا جاوے - دراصل ۱۹۳۳ء میں ہونے والی اردھ شتابدی آریہ سماج کی کایا پلٹ دینے والی ہوگی - اور یہ نو جیون سنچار کر ورتمان شتھلتا کو سر دتھا مٹا دے گی - ساہس میں اندازاً دو لاکھ سنسار بھر کے آریہ پرش سنٹریاں اکتر ہوں گے - اور یہ شتابدی سے بڑھ چڑھ کر ہوگی

ہمارے پرجیہ نیتا شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج نے اس کے لئے ۶ ماس کا سمے دیا ہے - شتابدی کے واسطے آریہ نگر بسانے کے لئے مختلف کانفرنسیں کرنے کے لئے دیش اور ودیش کے مہا پرشوں کو بلانے کے لئے آیوجن اور پریتن شروع ہو گیا ہے - نانا پرکار کا ویدک ساہتیہ تیار کیا جاوے گا - پرتیک آریہ کا کرتویہ ہے - کہ وہ اسی اردھ شتابدی کو سپھل بنانے کے لئے تن من دھن سے اپنا سہیوگ دیوے - جگہ جگہ کے آریہ پرش اپنے اپنے سماج مندروں میں اکٹرت ہو کر سوچیں کہ وہ شتابدی کو سپھل بنانے میں کس کس پرکار سہیوگ دینگے اور کیا کیا سہائتا پردان کریں گے - تاکہ آریوں کی وشو ویاپی شکتی اور سنگٹھن کا - اور ان کے سچے ویدک سدھانتوں کا سنسار کو پرنچے مل جاوے ؁

ٹرکی میں بھی قانون انسداد شادی صغرسنی

اگر ہندوستان میں شاردا ایکٹ پاس ہونے پر اسلام خطرہ میں پڑ جاتا ہے - تو یقیناً ٹرکی میں بھی شاردا ایکٹ کی طرح کا قانون پاس ہونا اسلام کے لئے خطرہ ہے - کہا جا سکتا ہے کہ اگر انسداد شادی صغرسنی اسلام کے لئے خطرہ ہے - تو ایک اسلامی حکومت اس مطلب کا قانون کسی حالت میں پاس نہ کرے گی - لیکن یہ امر واقع ہے - کہ ٹرکی کی مسلم حکومت نے قانون پاس کیا ہے - جس کے ماتحت چھوٹی عمر میں لڑکی یا لڑکے کی شادی جرم اور مستوجب سزا قرار دی گئی ہے - ہندوستان میں ساردا ایکٹ پاس ہوئے کافی دیر ہو چکی - لیکن جمعیت العلماء کے مولانے ابھی تک اس کے خلاف پیچ و تاب کھا رہے ہیں اور مسلمانوں کو ایک طرح سے قانون شکنی پر اکسا رہے ہیں - لیکن ٹرکی کے مولانے ہیں - کہ جسے ہندی مولانے اسلام کے لئے خطرہ قرار دیتے ہیں - وہ اسے مسلمانوں کے لئے فلاح اور بہبودی کا کارن سمجھ کر قانون کی شکل میں نافذ کر ... ٹرکی نے اس قسم کا قانون پاس کر کے ... زمانوں کے ایمان کو امتحان میں ڈال دیا ہے

دیانت داری کا تقاضا ہے - کہ انسداد شادی صغرسنی اسلام کے لئے خطرہ ہے یا نہیں ہر دو صورتوں میں وہ یہاں ایجی ٹیشن بند کر دیں - اگر خطرہ نہیں - تو انہیں کسی سر دردی کی یہاں ضرورت ہے نہ وہاں - اگر ہے تو ہندوستان سے پہلے انہیں ٹرکی کو سیدھا کرنا چاہئے - اگر ٹرکی میں انہیں کامیابی ہو گئی - تو ہندوستان میں پھر سے ایجی ٹیشن کرنے میں وہ حق بجانب ہونگے ؁

آریہ پاٹھشالہ کراچی کا نتیجہ - اس پاٹھشالہ کی دس لڑکیاں امتحان مڈل پنجاب یونیورسٹی میں شامل ہوئیں - سات پاس ہوئیں دو کمپارٹمنٹ میں آئیں صرف ایک فیل ہوئی - دیوی بائی ۵۸۷

مرزائی شرارت

ہے نا شرارت اور مباحثے ہوا کرتے تھے - اب آریہ سماج نے "سرو دھرم سمیلن" مذہبی کانفرنسیں رکھی ہیں - اس خیال سے کہ مباحثوں میں بعض مسلم مناظر اپنی شرارت سے بدمزگی پیدا کر دیا کرتے تھے - لیکن جنہیں شرارت ہی کرنی ہو وہ ایک موقعہ پر کر سکتے ہیں - چنانچہ آریہ سماج کی تقلید میں سیالکوٹ سناتن دھرم سبھا نے اپنے جلسہ کے موقعہ پر جو شوالہ میں منایا جا رہا تھا - مذہبی کانفرنس بھی رکھی - جس میں عیسائی مسلمان - آریہ سناتنی برہمو وغیرہ ہر مذہب کے لوگ شامل تھے - لیکن ان میں سے کسی کی طرف سے شرارت کی کوئی بات نہ کی گئی - ایک مرزائی کو جو شرارت سوجھی - تو وہ بھی وہاں پہنچ گیا - حالانکہ پروگرام میں اس کے لئے کوئی وقت نہ تھا - کسی نہ کسی طرح اس نے وقت حاصل کر لیا اور اس وقت میں اس نے کیا ستم ظریفی دکھائی؟ وہ اس کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے -

"میں نے اثنائے تقریر میں ایک موقعہ پر بلند آواز سے اذان دے دی - یہ اذان عین بت خانے کے سامنے ہوئی - ہندوؤں کے کان کھڑے ہو گئے کہ یہ کیا ہوا - مسلمان فرط خوشی سے جھومنے لگ گئے - مگر ہندو کچھ نہیں کہہ سکتے تھے - کیونکہ وعدے کے مطابق میرا وقت تھا"

(پیغام صلح الجون)

ہندو صدر کی عنایت سے وقت حاصل کر کے مرزائی کا اس طرح ہندو مندر میں اذان دینا صریح شرارت نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر شرارت نہ ہوتی - تو اُسے یہ لکھنے کی ضرورت کیا تھی کہ

"اذان عین بت خانے کے سامنے ہوئی - ہندوؤں کے کان کھڑے ہو گئے مسلمان فرط خوشی سے جھومنے لگے"

اذانیں روز ہوتی ہیں - اور مسلمان ان کی طرف دھیان تک نہ دے کر اپنے کام میں لگے رہتے ہیں - اگر مرزائی کی اذان پر مسلمان خوشی سے جھومنے لگے - تو یہ صریح پہلے کی سوچی ہوئی شرارت تھی - مرزائی ہندوؤں کی رواداری کو لکھ گیا - جس نے شرارت کو چھپانے کا موقعہ ہندوؤں کو دیا - ورنہ اگر وقت مرزائی کا تھا - جب وہ شرارت سے ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کر رہا تھا - صدر کا حق تھا کہ اسے ایک منٹ بولنے کی بھی اجازت نہ دیتا - اس سے مرزائی شرارت کا مقصد پورا ہو جاتا - لیکن ہندوؤں کی معاملہ فہمی آڑے آئی - اور مرزائی شرارت کرنا کامی کا منہ دیکھنا نصیب ہوا ؁

ویدک دھرم پرچار کیلئے پرچار کمیٹیز

اس سال ۱۹۸۹ء کے پرچار کے لئے مندرجہ ذیل کاریہ کمیٹیز بنائے گئے ہیں - آریہ بھائیوں کو انہیں سہیوگ دے کر پرچار سمبندھی لابھ اٹھانے کا یتن کرنا چاہئے ؁

کمیٹی	حلقہ
(۱) پنڈت کمر سنگھ جی سناتک، مہاشہ گیانی رام جی	دہلی گوڑگانواں، ہیڈ کوارٹر نیا بانس دہلی
(۲) پنڈت بالمکند جی، ،، منسا رام جی، ،، کھیم چند جی، مہاشہ ننھے سنگھ جی	روہتک - جیند حصار، ہیڈ کوارٹر جاکھل - سرسہ
(۳) پنڈت سوم دیو جی، مہاشہ مکھن لال ،،	کرنال ہیڈ کوارٹر
(۴) پنڈت رام سروپ جی، ،، برت پال ،، مہاشہ تھا سنگھ ،،	ضلع شملہ - انبالہ، ہیڈ کوارٹر انبالہ چھاؤنی
(۵) پنڈت اندر جی سناتک، مہاشہ شمشیر سنگھ جی	پٹیالہ - نابھہ، ہیڈ کوارٹر نابھہ
(۶) پنڈت ہردیالو جی، مہاشہ بھگت رام ،،	ضلع لدھیانہ - فیروزپور، ہیڈ کوارٹر موگا
(۷) پنڈت دیپتی جی، مہاشہ جگدیش چندر ،،	جالندھر ہوشیارپور، ہیڈ کوارٹر جالندھر شہر
(۸) پنڈت ستیہ دیو جی، ،، رام چندر جی، مہاشہ بل دیو جی	ضلع امرتسر - لاہور - ماجھہ
(۹) پنڈت رام چندر جی، مہاشہ بال کرشن ،،	ضلع کانگڑہ
(۱۰) پنڈت رام دیالو جی، مہاشہ بھدر پال ،،	ضلع منٹگمری - ملتان، ہیڈ کوارٹر منٹگمری -
(۱۱) پنڈت شانتی پرکاش جی، مہاشہ فقیر چند جی	مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، ہیڈ کوارٹر مظفر گڑھ
(۱۲) پنڈت دھرم چندر جی، مہاشہ کیسر چندر جی	ضلع شیخوپورہ - گوجرانوالہ، ہیڈ کوارٹر حافظ آباد
(۱۳) پنڈت گرودت ،، مہاشہ دیشراج ،،	سرگودھا - جھنگ - ہیڈ کوارٹر بھلوال
(۱۴) پنڈت رام سروپ جی پاراشری، مہاشہ مہر چند جی	ضلع لائلپور
(۱۵) پنڈت بھیم سین جی، مہاشہ ہریش چندر ،، پنڈت یترتھ رام ،، مہاشہ آتم دیو ،،	راولپنڈی - کیملپور، میانوالی - پشاور، بنوں
(۱۶) پنڈت وشنا متر جی	ریاست بہاولپور
(۱۷) پنڈت پورن چند جی، مہاشہ سالگ رام ،،	ضلع سیالکوٹ، ہیڈ کوارٹر ناروال

(بقیہ دیکھو صفحہ کالم ۲ کے نیچے)

ممبر ... سکول میں ... (از بابو ... لال بیج آپ مستری) ؁

آریہ پرتی ندھی سبھا کا سالانہ اجلاس

(از پنڈت لشپال جی سدھانت النکار پروہت آریہ سماج کوئٹہ)

کتنے دنوں سے آریہ سماج کی موجودہ حالت کو دیکھ کر ہم خون کے آنسو بہا رہے تھے۔ آئے دن پرسدھ تھا پرانے آریہ سماجوں کے آپس کے جھگڑے اور نئی مشہور سماجوں کی پارٹی بازیوں کا حال پڑھ کر اور نوجوانوں کو نوجوانی کے جوش میں آ کر آریہ سماج کے پرانے تھا بردھ سیوکوں پر کیچڑ پھینکتے دیکھ کر ہم ایکانت میں بیٹھ کر ہمیشہ یہی سوچا کرتے تھے۔ کہ کیا رشی دیانند کے خون سے سینچا ہوا یہ پودا کھلنے سے پہلے ہی مرجھا جائے گا۔ خود غرضی منش کو اندھا بنا دیتی ہے۔ اور خود غرض انسان کو اُچت اور انوچت کا خیال نہیں رہتا ہمارا یہ درڑھ وچار ہے۔ کہ نوجوانوں کو اتنا آتاولا نہیں ہونا چاہئے۔ اور جن لوگوں نے آریہ سماج کی نانا پرکار کے کشٹ سہے ہیں۔ اُن کی شان میں کبھی کوئی ایسا شبد نہیں نکالنا چاہئے۔ جس سے اُن کی آتما کو دکھ ہو۔ جو رویہ آریہ نوجوانوں نے پکڑا ہے۔ وہ آریہ سماج کے لئے بڑا نقصان دہ ہے۔ اس حالت میں کوئی بھی عزت دار آدمی آریہ سماج میں کام کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ ایک دوسرے پر کیچڑ پھینکنے سے جگ میں ہنسی ہوگی۔ اور آریہ سماج سے لوگ نفرت کرنے لگ جائیں گے۔ میں سوئم نوجوان ہوں اور نوجوانوں کے دل کے بھاؤں کو سمجھتا اور جانتا ہوں۔ میرے اندر بھی وہی اُمنگیں ہیں۔ جو انیہ نوجوانوں کے اندر ہوتی ہیں۔ پرنتو اس بات کو میں بالکل ناواجب اور دھرم سے گری ہوئی سمجھتا ہوں۔ کہ بوڑھوں کی بے عزتی کی جاوے۔ اور اُن کی شان میں سبھیتا سے گرے ہوئے شبد لکھے یا بولے جائیں۔ کتنی دیر سے لاہور کے ہفتہ واری پتر "آریہ ویر" کے لیکھ پڑھتا ہوں۔ "آریہ ویر" کے لیکھوں کے پڑھنے سے میں اس پرینام پر پہنچا ہوں۔

(۱) کہ آریہ ویر گروکل پارٹی کے پرسدھ آریہ پرشوں کی شان میں کچھ ایسے شبد لکھتا ہے۔ جس سے کہ دنیا کی نظروں میں یہی پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ اُن کو بدنام کرنا چاہتا ہے (۲) ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ آریہ ویر کے سمپادک کو مہاشہ کرشن سے کوئی دشمنی ہے۔ کہہ نہیں سکتے کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ پرنتو یہ نشچت ہے کہ موقعہ بموقعہ وہ مہاشہ کرشن کے برخلاف لکھنے سے اپنے قلم کو روکتا نہیں۔ اور سدھانت پریم کے بہانے سے اُن کی شان میں ایسے شبد لکھ جاتا ہے۔ کہ جن کو پڑھ کر ہردیہ کو بڑا دکھ ہوتا ہے۔ مہاشہ کرشن نے جس آدرش سے میں آریہ سماج کی سیوا کی ہے اس سے انکار کرنے درجہ کی احسان فراموشی ہے۔ "آریہ ویر" تو دو چار کھلی چٹھیاں چھاپ کر یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس نے آریہ سماج کی سیوا کر لی۔ پرنتو میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ مہاشہ کرشن کی جوتی کے تسمے کھولنے کے قابل بھی نہیں ہے۔ اُس کے لئے مہاشہ جی کی شان میں کچھ لکھنا چھوٹا منہ بڑی بات کے مصداق ہے۔ مہاشہ کرشن کے نام جو کھلی چٹھی آریہ ویر میں چھپی۔ اُسے جب کوئٹہ نواسی آریوں نے پڑھا۔ تو بہت سے بھائیوں نے محسوس کیا۔ کہ یہ لیکھ بالکل بے ہودہ ہے۔ اور اس کے چھپنے سے آریہ ویر کا گورو بہت کم ہو گیا ہے۔ اس لیکھ کے چھپنے سے پہلے ہم "آریہ ویر" کے سمپادک کو گوروکل پارٹی کا آدمی سمجھتے تھے۔ اور اس سے پہلے گوروکل شکشا انیہ کئی گوروکل پارٹی کے مہانوبھاوؤں کے وشے میں لکھے گئے لیکھوں کے وشے میں اُدارتما سے یہی سمجھا کرتے تھے۔ کہ یہ نیک نیتی سے لکھے گئے ہیں۔ پرنتو اس لیکھ کے پڑھنے کے بعد ہم اس پرینام پر پہنچے ہیں۔ کہ آریہ ویر متر کے بھیس میں گوروکل دل کا دشمن ہے۔ اور اس کی نیتی آریہ سماج کے لئے بالکل نقصان دہ ہے۔ آریہ ویر سدھانت پریم کی آڑ میں آریہ سماج کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس وشے میں ہمیں اب کوئی بھی شک نہیں رہ گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ ویر کا سمپادک اپنی نیتی کو بدلے اور خود غرضی سے آریہ سماج میں دھڑے بندی پیدا کر کے اُس کی تباہی کا کارن نہ بنے۔ آریہ ویر کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ مہاشہ کرشن کی کمیوں کو جانتے ہوئے بھی آج آریہ سماج میں ہزاروں ایسے آدمی موجود ہیں۔ جو اُن کی رہنمائی میں آریہ سماج کی سیوا کرنے کے لئے تیار ہیں ہمیں مہاشہ کرشن پر اعتماد کامل ہے۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ آریہ سماج کی ڈگمگاتی ہوئی نوکا کو پار اُتارنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ مہاشہ کرشن نے خداداد لیاقت اور قلم کے زور سے ہزاروں روپیہ پیدا کیا۔ حیرت کی بات ہے۔ کہ اُن کے مخالف اُن کے دھن کو دیکھ کر حسد کرتے ہیں۔ ہمیں تو خوش ہونا چاہئے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرنی چاہئے۔ کہ آریہ سماج میں کرشن جیسے ہزاروں دھنی پیدا ہوں۔ جو اپنی پورن یوگیتا سے آریہ سماج کی سیوا کر سکیں۔

(۲)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب صوبہ بھر کے سب آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا ہے۔ اسی کے دوارہ سارے پنجاب میں دھرم پرچار کا انتظام اور پرچار کی نیتی کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ یہی سبھا گوروکل جیسی مشہور و معروف سنستھا کا سنچالن کرتی ہے۔ اس لئے اس سبھا کا نرواچن کرتے ہوئے اور اس کے سنگٹھن کو بناتے ہوئے آریہ پرشوں کو پارٹی بازی سے الگ رہ کر سنجیدگی کے ساتھ کام کرنا چاہئے پارٹی بازی میں آ کر منش کئی دفعہ ایسا کام کر بیٹھتا ہے۔ جس کا نتیجہ بہت ہی نقصان دہ ہوتا ہے۔ پارٹی بازی منش کو اندھا بنا دیتی ہے۔ اور اس میں کسی بات کے گن اور دوش جانچنے کی شکتی نہیں رہتی۔ ہمارے شاستر کار ہمیں بتلاتے ہیں۔ کہ جس سبھا میں بوڑھے نہیں ہوتے۔ اس سبھا کے فیصلے بہت سارے حالات میں RASH ہوتے ہیں۔ اور اُن فیصلوں سے سوسائٹی کو بہت سا نقصان پہنچتا ہے۔ میرا اس سے یہ کبھی مطلب نہیں۔ کہ نوجوانوں کو آگے نہیں بڑھنا چاہئے۔ اور نوجوانوں کے ہاتھ میں کام نہیں دینا چاہئے۔ تاتپریہ یہ ہے۔ کہ نوجوانوں کو ہمیشہ بوڑھوں کی صلاح اور آشیرواد کے ساتھ ہی کام کرنا چاہئے۔ سبھا نے اس سال پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار سناتک گوروکل کانگڑی کو سبھا کا منتری نیت کیا ہے۔ یہ تو سو بھاگیہ کی بات ہے کہ پنڈت جی ودوان ہیں۔ سداچاری ہیں۔ وید اور دھرم کے اندر گہرا وشواس رکھنے والے ہیں۔ اور گمبھیر پرکرتی کے پرش ہیں۔ اور اُن کے ہاتھ میں سبھا اور آریہ سماج کا بہت سورکشت ہے۔ اُن کے اندر نمرتا بھی ہے اور یہ بنا بوڑھوں کی صلاح کے کوئی کام نہیں کریں گے۔ پرنتو یدی سبھا کسی ایسے نوجوان کو پارٹی بازی میں آ کر منتری بنا دیتی جس کا کر مقصد "آریہ ویر" کی طرح ہمیشہ بوڑھوں کی بے عزتی کرنا ہوتا۔ تو سبھا کو رساتل میں جانے سے کوئی نہ بچا سکتا۔ پنڈت بھیم سین جی کے منتری بننے میں کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ پرنتو جس ڈھنگ سے اس سال سبھا کا نرواچن ہوا ہے۔ کوئی بھی عقلمند اُس کی پشٹی نہیں کر سکتا۔ ردیشن کر کے کئی اپدیشک مہانوبھاوؤں نے جو رویہ اختیار کیا تھا۔ وہ اُن کی شان کے ہرگز شایاں نہیں تھا۔ اپدیشکوں کو سوسائٹی کو گائیڈ کرنے کا پورا ادھیکار ہے۔ وہ سوسائٹی کے رہنما کہلاتے ہیں۔ انہیں اپنی اسی پوزیشن میں رہنا چاہئے یدی پارٹی بازی میں پڑ کر اپدیشک بھی سادھارن منشوں کے LEVEL پر آ جائیں۔ تو وہ سوسائٹی کی کیا رہنمائی کریں گے اور جنتا پر اُن کے اپدیشوں کا کیا اثر ہو سکتا ہے کسی کے پکش اور وپکش میں پروپیگنڈ کرنا اُن کا کام نہیں۔ یدی ریفارمر میں بگڑے ہوئے حالات درست ہیں۔ تو کونسا پریشان رہے گا۔ جس کا سر لجا سے نیچا نہ ہو جاوے۔ یدی وچار کیا جائے۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اپدیشکوں کو یتھا شکتی اس پرکار کے سنگٹھنوں اور انتظامیہ باتوں سے الگ ہی رہنا چاہئے۔ ان کا کام تو سوادھیائے کرنا اور لوگوں کو دھرم کی باتیں سنانا ہی ہونا چاہئے۔ آریہ سماج کا پچھلا اتہاس ہم کو یہ بتلاتا ہے۔ کہ برہما تھا افریقہ اتیادی میں جو اپدیشک پرچار کے لئے گئے۔ ان میں سے جنہوں نے وہاں کی لوکل پارٹی بازی میں حصہ لیا۔ وہ پرایہ بدنام ہی ہوئے۔ اور اس کا نتیجہ بھی کچھ اچھا نہ نکلا۔ میں تین سال سے کوئٹہ میں ہوں۔ اور میں اپنے ذاتی انبھو سے اس بات کو دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ اپدیشک اور پروہت لوگ سماجوں کے جھگڑوں پارٹی بازیوں اور انتخاب سے جتنا بھی الگ رہیں اتنا ہی اُن کے لئے تھا سماج کے لئے ہتکر ہے۔ کیونکہ ایسا پرایہ دیکھا گیا ہے۔ کہ سماجوں کی انترنگ سبھاؤں میں کبھی کبھی تو تو میں میں بھی ہو جاتی ہے۔ جو اپدیشک رات کو انترنگ سبھا میں بیٹھ کر تو تو میں میں میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ یدی پراتہ کال سماج کی ویدی سے بیٹھ کر پریم کا اپدیش دینے لگیں۔ تو ان کا اپدیش کیا اثر پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے یدی اپدیشک ان آپس کی پارٹی بازیوں اور انتظامیہ معاملوں سے الگ رہیں۔ تو اسی میں ان کا تھا سماج کا بھلا ہے۔ سبھا کے چناؤ کے نتیجہ کے متعلق ہمیں کوئی شکایت نہیں ہے۔ پرنتو اس میں نرویدہ کئی تھا کئی اپدیشکوں نے جو رویہ اختیار کیا۔ اُسے جان کر ہمیں اتینت دکھ ہوا۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ نیتی کسی بھی سوسائٹی کے لئے ہتکر نہیں ہو سکتی ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ ہمارے بھائی ہمارے ان چند شبدوں کو اسی بھاؤ سے پڑھیں گے۔ جس بھاؤ سے وہ لکھے گئے ہیں۔ اور وہ آئندہ کے لئے اپنی منوورتی کو سنجیدہ اور باعزت بنائیں گے

(بقیہ صفحہ ۷ - کالم ۴)

(۱۸) پنڈت جگناتھ جی } ضلع گجرات - جہلم
مہاشہ امرناتھ جی } [illegible] لالہ موسیٰ

(۱۹) پنڈت پورن چند جی } جموں - کشمیر
" دیوان چند "

(پرچارک کاریالیہ گورودت بھون لاہور)

مہرشی کے جیون کی کچھ اپرکاشت گھٹنائیں (غیر مطبوعہ)

(ایک لیکھک شری آچاریہ رام دیو جی)

یہ ایک سمسیا ہی سمسیا ہے۔ کہ مہرشی کی سمرتی کو سُتھر کرنے کے لئے آریہ سماجوں نے ایک کالج کی ستھاپنا کیسے کی؟ کنتو یہ سمسیا اُن کیلئے سمسیا ہی ہے۔ جو ڈی اے وی کالج کے اتہاس سے ناواقف ہیں۔ جنہیں آریہ سماج کے اتہاس کا واقفیت ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب یہ کالج کھولا گیا۔ تو اپیل میں یہی لکھا گیا تھا کہ اس ودیالیہ میں وید اور ویدانگوں کو ہی پردھانتا دی جائیگی۔ اس کے سوائے پنجاب یونیورسٹی سے سمبندھ جوڑنے سے پہلے بھی اس پر وچار کیا گیا تھا۔ اور انت میں یہ نشچیہ کیا گیا تھا کہ چونکہ پنجاب یونیورسٹی کی اس سمے میٹرک کی کوئی پوزیشن یا مدھ ودھی نہ تھی۔ اس لئے یدی وید۔ ویدانگوں کا ادھیئن کرتے ہوئے ودیارتھی اپنے آپ میٹرک کی پریکشا دے دیں۔ تو اس میں کوئی ہانی نہیں ہے۔ اس ترہ ابھاس کا پرنام ہمارے سامنے ہے اور گورودکل کے سچا لکھوں کو اس سے شکشا گرہن کرنی چاہیئے۔ کیونکہ گورودکل میں بھی کچھ لوگ اُپریکت وچار کے پوشک پہنچاتے ہیں۔ وہ لوگ پرولتی مارگ کے غلطرل کو نہیں سمجھتے نہیں۔ یا سمجھنا ہی نہیں چاہتے ہیں۔ اور ڈی اے وی کالج کی ورتمان دشا کو دیکھ کر آنکھوں کو موندنا چاہتے ہیں ؛

رشی کس پرکار کی شکشا کا پرچار کرنا چاہتے تھے اور ہمیں کرنا چاہتے تھے؟ یہ بات اُن کے پتروں سے سپشٹ ہو جاتی ہے۔ اُن کی شکشا پرنالی تو سب آریہ ستیارتھ پرکاش میں پڑھ سکتے ہیں۔ اُداہرن کے لئے دیکھئے :۔

(ا) اُدے پور کے مہارانا سجن سنگھ کو ایک پتر میں رشی نے لکھا ”جب کبھی راج کاج سے اوکاش ملے۔ تبھی دیاکرن آدی شاستر منوسمرتی کے تیسرے ادھیائے کا ابھیاس کیجیئگا اور دریرتھ کا ایک لمحہ بھی ست گنوائیے گا۔ جیسا کہ شطرنج اور دو آدمی میں مورکھ لوگ اپنا اموریہ سمے کھوتے ہیں“ ؛

اس پر کچھ لوگ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ تو ایک راجا کو شاستر پڑھنے کا اُپدیش ماتر ہے۔ اس لئے ایک اُداہرن اور دیا جاتا ہے :۔

مہاراج دھیراج جودھپور کو چٹھی لکھتے ہوئے مہرشی لکھتے ہیں :۔

”مہاراج کمار کے سنسکار سب وید وکت کرانے گا۔ ۲۵ ورش برہمچاری رکھکر پرتھم دیوناگری بھاشا پڑھ سنسکرت ودیا جو سناتن آریہ ہو ورت۔ اور تھارا بھی پرابہت ہو۔ اُن سب کو پڑھی

سنسکرت یدی سمے ہو۔ تو انگریزی بھی جو گرامر اور فلاسفی گرنتھ ہیں پڑھنا چاہیئے“ ؛

مہرشی کے دیوگت ہونے پر پرایکارنی سبھا کے ۲۸ دسمبر ۱۸۸۳ء کے پرتھم اُدھیویشن میں مہادیو گووند رانا ڈے نے رشی دیانند کی سمرتی کو ستھر کرنے کے لئے دیانند آشرم کے آدھگھاٹن کا پرستاؤ پیش کیا۔ اس کو ساریہ روپ میں پرینت کرنے کے لئے پرایکارنی سبھا کے اُپ منتری پنڈت موہن لال وشنو لال پانڈیا نے اپیل پرکاشت کی تھی۔ جس میں دیانند آشرم کا ایک اُدیش یہ بتایا گیا تھا۔ کہ وید اور ویدانگ پڑھنے پڑھانے کے لئے ایک ویدک پاٹھ شالا نیت کی جائے نیز وید ویدانگ سننے اور سنانے کے لئے ایک ویاکھیان بھون تیار کیا جائے۔ اور یہ ویدک پاٹھشالا ایسی ہو۔ جس میں وید اور ویدانگ آدی شاستر سوامی جی کی پراچین پرنالی سے پڑھائے جائیں ؛

اُپریکت اُداہرنوں سے یہ سپشٹ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ مہرشی کے اُترادھکاریوں کے رشی کی شکشا پرنالی کو کریاتمک روپ دینے کے کیا وچار اور سنکلپ تھے؟

(۲)

آریوں کے سامنے ایک سمسیا اور بھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یدی مہرشی نے سمہ آدھیشوں اور گوروں کے یگ میں آریہ سماج میں پرجاتنتر راجیہ کی بھاؤنا کی اور نہ خود سمہ آدھیش بنے اور نہ کسی کو اپنا اُترادھکاری نیت کیا۔ تو بھی آریہ سماج نے سنگھٹن میں پرایکارنی سبھا ایک ایسی سنستھا ہے۔ جس کے سدسیوں کا آریہ پر جانے سے کوئی وشیش سمبندھ نہیں ہے۔ وہ چُنے نہیں جاتے۔ کنتو نیت کئے جاتے ہیں۔ اور جب تک اُن کی مرتیو نہ ہو جائے۔ تب تک اُن کے ستھان پر کوئی نہیں بن سکتے۔ کے بدلنے ستیارتھ پرکاش کے چھپے سملاس کو پڑھنے والے لوگوں کو اس بات سے آشچریہ ہوتا ہے۔ کہ جن کا رشی کے ساتھ اتنا گہرا سمبندھ تھا انہوں نے بھی اُن کے بعد ایسے سنگٹھن کو کیسے جنم دیا۔ کنتو یہ بھرم بھی اُن کو ہوتا ہے۔ جو آریہ سماج کے اتہاس سے اپریچت ہیں۔ مہرشی کے پتروں سے بھی یہ بات سپشٹ ہے۔ کہ وہ ویدک یتر اگیہ بازاروں کا تمسکار کر کے پنچایتی فیصلہ کرنے کا آدیش تو آریہ سماج کے اُپ نیموں میں بھی آ ہے۔ پربندھ میں نکمیہ آریہ سماجوں کے ہاتھ کو ہی چلاتے تھے۔ کنتو اپنے جیون کال میں وہ آریہ سماجوں کی شکتی کو کیندریہ کرنے کا کام نہ

کر سکے۔ پرنتو پرایکارنی کے پرتھم ادھیویشن میں رشی کے پرم بھگت ادا اگروی شریش مہادیو گووند رانا ڈے نے ایک گمن پرستاو پیش کیا جو سروسمتی سے سویکرت ہوا۔

”یہ آریہ سماجوں کا پرسپر تھا پرایکارنی سبھا سے بھی سمبندھ بڑھانے کے ہیتو آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کی ایک سبھا نرمان کرنی چاہیئے اور جب تک یہ سبھا نہیں بنتی۔ تب تک آریہ سماجوں کے جو جو پرتی ندھی پرایکارنی سبھا میں ہیں۔ وہ ہی آریہ سماجوں کے پرتی ندھی مانے جاویں گے جب پرتی ندھی سبھا ستھاپت ہو جاوے گی۔ تب پرایکارنی سبھا میں جو جو سبھاسد پد خالی ہونگے۔ وہ اس پرتی ندھی سبھا کے یوگیہ سبھاسدوں سے اس پرکار پورن کئے جاویں گے۔ کہ پرایکارنی سبھا کے سبھاسدوں میں آدھے پرتی ندھی سبھا کے لوگ ہوں گے“ ؛

اس کے ساتھ ہی ایک اور پرستاو پاس ہوا۔ جسے پنڈت شیام جی کرشن ورما نے رکھا :۔

”سبھا کے اس ورتمان کی ایک ایک پرتی سب آریہ سماجوں کو بھیجی جاوے۔ اور ان سے پرارتھنا کی جاوے۔ کہ پرتی ندھی سبھا کے لئے سبھاسد نیت کرنے سے تتھا اور کرتی نوین کارتر ہوں اس سے پرایکارنی سبھا کو سماشکتی شیگھر یاد کرا دیں“ ؛

ان اُداہرنوں سے آریہ سماجوں کی اُپریکت سمسیا کا سمادھان ہو سکتا ہے ؛

(۳)

رشی دیانند کو اب تک بہت سے لوگ سنکوچت ارتھوں میں ایک دھارمک سنت و مہک ہی سمجھتے ہیں۔ بہت تھوڑے لوگ جانتے ہیں کہ وے بھارت میں راج نیتک وپلو بھی اتپن کرنا چاہتے تھے۔ اس کے ثبوت میں میرے کئی لیکھ سماچار پتروں میں آ چکے ہیں۔ پہلے آندولن سے پہلے میں نے آریہ سماجوں کے نام ایک آندولن پتر بھیجا تھا۔ جس میں یہ بتایا تھا کہ نمک کا محصول بھارت میں اگر کسی مہاں پُرش کو سب سے پہلے اکھرا تو وہ مہرشی تھے۔ جنگلات کے کر کا پرتی واد بھی سب سے پہلے رشی نے کیا۔ سوراجیہ شبد تھا اس کا وچار بھی رشی کے دماغ کی ہی اپج تھی۔ سرکاری نیائے

کنتو آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ رشی دیسی ریاستوں کو سنگٹھت کر کے بھارت کی کھوئی

سوتنترتا کو واپس لانے کا پریتن کر رہے تھے۔ یہ کیول آکسمک گھٹنا ہی نہیں ہے۔ کہ رشی نے ستیارتھ پرکاش اُدے پور میں لکھا اور پرایکارنی سبھا کا پردھان اُدے پور کے مہارانا کو بنایا۔ جس کے ونش نے بڑے کشٹ پا کر بھی سواتنترتا بھارت کے جھنڈے کو لہرائے رکھا۔ اور بھی راجپوتانے کے راجاؤں مہاراجاؤں کو رشی شکشا دیتے رہتے تھے۔ اس شکشا میں بہت سے اُتم سدھانت پرتیت ہوتے ہیں ؛

(ا) ایک یہ تھا کہ ہندو ریاستوں کے مہاراج کمار دیش بھگتی اور بھارتیہ سنسکرتی کے وایو منڈل میں پلیں۔ تاکہ وہ بھارتیہ رہیں۔ رشی منو دگیان کے اس سدھانت کو خوب سمجھتے تھے۔ کہ سنسار پر دیکتیوں کا نہیں۔ پرنتو وچاروں کا شاسن ہے۔ وچار اور بھاؤ ہی راشٹریتا کے مول ہوتے ہیں۔ بھارتیہ وہی ہے۔ کہ جس کے بھارتیہ وچار ہوں۔ اس درشٹی سے وہ مسلمانوں کو بھی ودیشی سمجھتے تھے۔ جس بات کا کہ آج بھی بھارت انوبھو کر رہا ہے ؛

مہرشی مہاراج جودھپور کو ایک پتر میں لکھتے ہیں :۔

”آپ مہاراج کمار کی شکشا کے لئے کسی مسلمان یا عیسائی کو مت رکھئیے۔ نہیں تو مہاراج کمار بھی اُن کے دوش سیکھ لیں گے۔ اور آپ کی سنتان راج نیتی کو نہیں سیکھیگی۔ نہ وید وکت دھرم کی اور اُن کی نشٹھا ہوگی۔ کیونکہ بال اوستھا میں جیسا اُپدیش ہوتا ہے۔ ویسا ہی درڑھ ہو جاتا ہے۔ اس کا چھوٹنا دُرگھٹ ہے“ ؛

اُپریکت اُداہرن سے کسی کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ رشی دیانند نے شِش راجاؤں کو اُپدیش دیتے تھے کہ وہ مسلمان پرجا کو دھارمک سوتنترتا یا دھارمک پرچار کا ادھکار نہ دیویں۔ جیسا کہ آج بھوپال تھا بہاول پور ریاست میں ہندوؤں کو اپنا دھرم پھیلانے کا ادھکار نہیں ہے۔ ہاں وہ یہ ضرور چاہتے تھے۔ کہ ہندو ریاستوں کی پرجا آستک بنی رہے۔ کنتو یہ کاریہ اُپدیش سے ہی کرنا چاہتے تھے۔ ان کی پرجا کا یدی کوئی ہندو مسلمان یا عیسائی بننے پر تُل ہی جاوے۔ تو رشی کی یہ سمتی نہ تھی کہ اس پر یا مسلمان پر چار کرنے پر کوئی اتیاچار کیا جائے۔ اس پرسنگ میں مہاراج اُدے پور کو لکھا گیا تیرا اُداہرن کرنا انوچت نہ ہوگا جو اس پرکار ہے :۔

”اپنے یا پرائے راجیہ میں جہاں تک ہو سکے گئو کی ہتیا ہونے کی ہکاوٹ سے ودیا نتی وسعت میں کسی کو نہ پھنسنے دیں۔ یدی کوئی کہنے پر بھی نہ مانے۔ تو جو کوپ میں گرنا چاہے۔ تو اس کا بھاگیہ سمجھنا چاہیئے۔ بُرے برائی نہ چھوڑیں۔ تو بھلے بھلائی کو کیوں چھوڑیں“ ؛

(۲) دیسی راجوں کے سمبندھ میں رشی کا دوسرا سدھانت یہ تھا۔ کہ ریاستوں کے راجیہ کی سیما کو برٹش سرکار بدل نہ سکے۔ اس کے لئے ایک تو ان کا یہ آگرہ تھا کہ پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس جو راجیہ کا پرتی ندھی رہے۔ وہ بچارا جیہ بھگت ہو۔ شری مہرشی مہاراج اُدے پور کو ایک پتر میں لکھتے ہیں :-

"سرکار یا پنڈت برج ناتھ دا یہ کوئی یوگیہ پُرشوں کو سیما پر بندھ کرنا چاہئے۔ جتنی پرتھیلی سوراجیہ کی دوسرے راجیہ میں دبی ہے۔ اس کے لئے اپیل شیگھر آوشیہ ہونی چاہئے"

پالیٹکل ایجنٹ کو ایک بھگت ورتانت پڑھ کر کیا ایک بار مہاراجہ دیشرکتھ اور مہرشی پنڈت کے چرتر مالا کا کسر نہیں ہوئے بنا رہ سکتا ہے۔ مہرشی دیانند نے ریاستوں کے لا جا دگی کر راجیہ میں دوشٹ آدمی ریشوں کی لیاقتی بھی اپدیش دیا کرتے تھے ۔

(۳) ریاستوں کے سنگٹھن کے وشے میں مہرشی کا تیسرا سدھانت یہ تھا۔ کہ راجاؤں کے ذاتی گت آچار دوہار اچھے ہونے چاہئیں۔ جودھپور نریش کو ایک پتر میں مہرشی لکھتے ہیں "آپ [illegible] پہلے ملکوں کے داشت لگنے سے اس کا دیش چھوٹنا آتی کٹھن ہے۔ ویشیا اور خوشامدی لوگوں کا سنگ۔ [illegible] چوپڑ اور کنکوے وغیرہ میں فضول وقت کھونا راجاؤں کے لئے مہا کٹھن کارک ہے یہ آپ کیرتی اور راجیہ کے ناش کرنے والے ہوتے ہیں مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپ بڑے بدھیمان اور شوریہ اور گن یکت ہو کر ان سے پرتھک کیوں نہیں ہوتے ؟"

آج کل دوا کر مہاراج اُدے پور کو ایک پتر میں لکھتے ہیں۔ روز کوئی ساہتیہ کی جو نایکہ آدی جھگڑے [illegible] ریتی ہے۔ اس کا [illegible] اور ویسے منڈلوں کا سنگ کبھی مت کیجئیگا۔ اور ویسے گیتی پدی کے [illegible] کا سنگ دیکھیئے۔ اور نہ [illegible] ویشیا کا درشن [illegible] آدمی [illegible] پرسنگ کرنا۔ جیسی دن چریا لکھ آیا ہوں۔ اس کے خلاف آچرن کبھی نہ کرنا کنتو پراتہ پانچ بجے اٹھنا اور دن کو ۱۰ دس بجے بھوجن کرنا اور دن میں [illegible] سمے راج کاریہ میں لگایا کیجئے گا۔ پراتہ سمے [illegible] گھنٹے تک [illegible] سے دھیان کرنا اور نام لینا [illegible] کیجئیگا۔ جس سے [illegible] راجیہ پالن میں [illegible] جیت [illegible] اور [illegible] ۔

مہرشی نے [illegible] ہے کیول

نام اجارن اور پرلقا جیب کے بارے میں اُن کی دھارنا کیا تھی؟ وہ اس اپدیش سے سپشٹ ہے۔

(۴) رشی کا ریاستوں کے سنگٹھن کے وشے میں چوتھا سدھانت یہ تھا۔ کہ کرمچاریوں کو شکتی سے ہٹا کر ان کے سٹھان میں اچھی پرتھائیں چلانی چاہئیں۔ مہرشی مہارانا سجن سنگھ جی کو لکھتے ہیں کہ :-

"جب دہرہ [illegible] آئے۔ اس میں بقیہ منصوبہ بھینسے اور بکرے نہ کٹیں۔ اُن کے سٹھان میں شری پھل [illegible] موہن بھوگ لاپسی اور بلی پردان کیجئے۔ اور کشتری لوگ کہ جو شستر چلانا جانتے ہیں۔ ان کے اتساہ شوریہ وغیرہ بل اور پراکرم کی پریکشا کے لئے جنگلی سوروں اور شیروں کو [illegible] پکڑ کر اور اس دن میدان میں چھوڑ شستر پرہار کی آگیا دیجئے۔ [illegible] تو ہووے کہ شستر چلانا کیسا ہوتا ہے۔ اور [illegible] اور ادھک ورشا ہونے کے لئے ورش میں دس ہزار روپیوں سے گھی آدی جس ریتی سے ہوم ہوتا تھا۔ اسی ریتی سے پرتی ورش ہوم کرایئے۔"

(۵) مہرشی کا پانچواں مکھیہ سدھانت یہ تھا۔ کہ راجا پرجاؤں کی رکشا کریں۔ مہرشی کا دل بھی اپنے پری ودا جگ اور مہاتماؤں کے سمان غریبوں کے ساتھ تھا۔ مہارانا اُدے پور کو ایک پتر میں لکھتے ہیں :-

"سدا بلوان اور راجیہ پرشوں سے ستائے ہوؤں کی پکار یدی بھوجن پر بھی بیٹھے ہوں، بھوجن کو بھی چھوڑ کر ان کی بات سُننی اور جھٹ پٹ ان کا نیائے کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ نربل اناتھ لوگ بلوان اور راج پرشوں سے پیڑت ہو کر رودن کریں اور ان کا انو تاپ بھومی پر گرے۔ کہ جس سے سرو ناش ہو جاوے اور ان کی رکشا سے سب پرکار کی اُنتی اور [illegible] رہے آیو بردھی۔ دھن بردھی راج بردھی اور پرتاپ بردھی کرتے رہیے۔"

(۶) رشی کا چھٹا سدھانت یہ تھا کہ راجپوتوں میں ودیا کی برتھا اُنتی نہ چاہئے۔ اُدے پور کے مہارانا سجن سنگھ کو مہرشی نے تین سکیم لکھی تھی :-

"نمامیہ [illegible] سوتر میں تین نکمت [illegible] کیجئیگا۔

(۱) وید شستروں سے ہوم ۔

(۲) سوا لاکھ روپئے سے کشا تر شالہ ۔

(۳) ۲۵ ہزار روپئے سوراجیہ میں [illegible] برندھ [illegible] اور [illegible] کے پالن کے لئے ۱۰ ہزار [illegible] میں [illegible] دھرم پر چلا۔ اور [illegible] گرنتھوں کے چھپوانے [illegible] کرنے کے لئے اور ۲ لاکھ روپے وہاں سے

سرداروں سے لے کر کشا تر شالا ستھاپن شیگھر کیجئے گا۔ اس میں ایسا سمجھئے۔ کہ جو ایک بار گورنر جنرل صاحب آگئے تھے۔" سمجھدار ناظرین اس اُداہرن میں (۱) بورڈنگ کر سپنشن۔ (۲) ایمپلائمنٹ انشورنس۔ (۳) زندہ ہوا آشرم (۴) بیماروں کے واسطے گھر کے سدھانتوں کی جھلک دیکھ سکتے ہیں۔

(۷) مہرشی کا ساتواں سدھانت یہ تھا کہ بھارتیہ سوراجیہ کے سمبندھ رکھنے اور اس کے کھشیتر کو بڑھانے کا اپائے ایک اندریہ بھی ہے کہ بھارتیہ بھارت کی پرجائیں جو سامان جاتی گرہتیاں ہیں۔ وہ راج شکتی سے ہٹا دی جاویں جہاں برٹش بھارت میں سارڈا ایکٹ پاس ہوتا ہے۔ وہاں مہرشی اپنے شش مہاراج کو تین نکمت اپدیش دیتے ہیں۔ جبکہ ابھی تک نہ کانگرس کا نام ہی تھا۔ اور نہ سوشل کانفرنس تھا۔

"اپنے راجیہ میں ۲۵ ورش کا پُرش اور ۱۶ ورش کی کنیا کا وواہ کرنے کے لئے درڑھتا پوروک آگیا دیجئے۔ کمار اور کماریوں کا سمے [illegible] آدی گرنتھوں کی ودیاؤں کے گرہن کرنے میں ویتیت ہووے۔ جس سے سب منش جاتی کی ستیاتی ہووے۔

(۲) ایک وواہ سے انیک دوسرا وواہ کوئی نہ کرنے پاوے۔ یہ وواہ بھی دونوں کی پرسنتا پوروک ہووے۔ جس سے اتی اُتم سنتان اُتپن ہووے۔"

ساتھ ہی بہادر رشی یہ بھی سمجھتے تھے۔ کہ راجیہ کی آمدنی کا بہت سا بھاگ کسانوں سے ملتا ہے۔ اس لئے کسانوں کی رکشا کرنا راجا کا نشچت کرتویہ ہے۔ مہاراج کو ایک پتر میں لکھتے ہیں "جیسے راجا اور کسان آدی سکھی رہے۔ ویسا کر پربندھ پرجائیں کرے۔ اور انہیں کرشی بل آدی کو سب راجیہ کے سکھ کا مول کارن سمجھ ان سے پیتا وت برتیں۔"

(۸) رشی کا آٹھواں سدھانت یہ ہے کہ راجا پرجا کا تنخواہ دار ملازم ہے۔ اس لئے اس کا راجیہ کی ساری آمدنی پر حق نہیں ہے۔ اس وشے میں مہاراج کو تین آدیش کیا تھا :-

"سب راجیہ آمدنی میں سے ۱/۱۰ دھرم کی آئے کے لئے نیت رکھے۔ جس سے [illegible] دھرم سوشستا کی بردھی کے لئے ادھیاپک اور اپدیشک رکھ کر آپت کال میں [illegible] کی رکشا بھی اسی دھن سے کرے۔ اور راجیہ کی آئے کے ۹ حصوں میں سے دو بھاگ سمیتر کوش [illegible] انش

سینا بھاگ۔ ا۔ انش ستھان [illegible] ایک انش [illegible] کی اُنتی میں لگا دے۔ اپنا اور اپنے کٹمبیوں کا نتیہ نیمت خرچ نیم پوروک کرے۔ ادھک نہیں"!

آج جو راجا لوگ آمدنی سے زیادہ آمدنی آپ ہڑپ کر جاتے ہیں۔ اور جو برٹش سرکار آدھے کے لگ بھگ سینا کے اوپر خرچ کرتی ہے۔ وہ رشی کے ان نیموں کی اور دھیان دیں۔

(۹) سوامی جی مہاراج کا نواں سدھانت یہ تھا کہ سوراجیہ بردھی کی طرف قدم اُٹھانے سے پہلے دیسی راجاؤں کو راجیوں میں سوراجیہ کی ستھاپنا کرنی چاہئے۔ ادھیکار [illegible] سوراجیہ وہ ہوتا ہے۔ جس میں راجا کی ایک ستا نہ ہو لیکن پرجا کے پرامرش سے ہی سب کاریہ وہار چلتا ہو۔ اس سمبندھ میں مہرشی نے مہاراجا کو تین آدیش دیا ہے :-

"سب کام دھارمک سبھیوں کے بہومت انوسار نیت کرے۔ اور وہ آگیا جو کہ پرجا کے ساتھ سمبندھ رکھتی ہو۔ سب میں پرجا کی سمتی سے سدھ کر کے گن دوش سمجھ پنچایت اچھے نیموں کو نیت اور دوش یکتوں کا تیاگ کرے راج کاریہ ایک پر نہ بھر نہ رکھے۔ کنتو راج پُرش اور پرجا پرش کی انومتی کے انکول پر چلت کرے۔ اپنے آتما دستر یہ کر راجا ادھیکاری نہ سمجھے۔ کنتو راج نیتی کہ جو راجا اور راج ادھیکاری ماننے۔ اسے نردوش چلانے کے لئے ایک راج سبھا اور دوسری ودیا سبھا اور تیسری دھرم سبھا نیت کرے ان سبھاؤں میں راج پرش اور پرجا پرش نیت رہیں۔ راج پرش راج اُنتی اور پرجا پرش پرجا کی [illegible] میں پریتن کیا کریں۔ اور تینوں سبھاؤں کے وچار انوکول نئے نیم پرچلت کئے جائیں جو جو آگیا ان سبھاؤں میں نشچت ہو کر پرچلت کی جاوے اس کا النگھن کوئی بھی نہ کرے۔ اگر کرے تو وہ اس کا نہ ماننے والا اور دنڈنیہ ہو۔

اس پرکار کی باتیں تو رشی نے ایسی کرانتی کاری لکھی ہیں۔ جنہیں پڑھ کر لینن بھی ایک بار ہل جاتا۔ سب لوگ یہ چیخ پکار کر رہے ہیں کہ اگر کسی دھرم سنستھا کو کوئی جاگیر ملی ہوئی ہو تو جنہیں لینا دھرم میں دست اندازی ہے اور جدی جائیداد پر سب سنتانوں کو ادھکار ہے۔ اس پر رشی لکھتے ہیں۔

"پرنتو دھرم ارتھ آدی کے لئے جو دیا ہو اس کے بھوگتا اپنائے سے برتتے ہوں۔ تو بھی اس انش کو راج انش میں نہ ملا دے کنتو کرمی سے چھڑا دیگیے دھرماتما کو اس کا ادھکاری کیجئے۔ یدی ان کے سنتان پتر دل

مہاراج چھتر سال

اورنگ زیب کی سخت پالیسی سے جب بھارت بھر میں مغل سلطنت کے خلاف بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ ان دنوں دو عظیم ہستیوں کا جنم ہوا۔ مہاراشٹر کے جوشیلے دل کے چھترپتی مہاراج شیوا جی اور شمالی ہند کے مہاراج چھتر سال کا۔ ان دونوں مہاپرشوں نے نیم مردہ ہندو جاتی میں نئی زندگی کی روح پھونک دی۔ اور ظالم کے خلاف ایسی تحریک چلا دی۔ جس نے وسیع اور مضبوط مغل سلطنت کو تباہ کر کے چھوڑا۔

شیوا جی کا چرتر مشہور عالم ہے سارا بھارت ان کی عظمت کے گیت گاتا ہے۔ لیکن مہاراج چھتر سال سے ہندوستانی اچھی طرح واقف نہیں۔ جو توقیر اس محب وطن بھارت سپتر کی ہونی چاہیے تھی۔ وہ ابھی نہیں ہوئی۔ وقت ہے کہ ہم اس مہاپرش کی یاد تازہ کریں۔

چھتر سال کے پتا چمپت رائے اور چھوٹے بندیل خاندان سے تھے۔ جاگیر وغیرہ کی کل آمدنی صرف ۳۰۰ روپیہ سالانہ تھی۔ لیکن نہایت بہادر۔ مغل بادشاہ شاہ جہان سے ان کی دوستی تھی۔ اور دارا شکوہ کے ماتحت فوج میں یہ قندھار جا کر بڑی بہادری سے لڑے تھے۔ اس وجہ سے دارا ان سے دلیش کرنے لگا۔ شاہ جہان کے بیٹوں کے درمیان جو خانہ جنگی ہوئی۔ اس میں چمپت رائے اورنگ زیب کی طرف سے لڑے اور اورنگ زیب کو فتح ہوئی۔ اور چمپت رائے کو جاگیریں ملیں۔ شجاع سے لڑنے کے لئے چمپت رائے کو مغل بادشاہ نے بلا بھیجا لیکن خود دار چمپت رائے نے آنے سے انکار کر دیا۔ یہ قدرتی تھا کہ اورنگ زیب کی اس سے دشمنی ہو جاتی۔ اورنگ زیب کی ٹڈی دل فوج کے خلاف لڑنا خارجی کا گھر دیکھ کر چمپت رائے اپنی بہن کے ہاں چلا گیا۔ لیکن وہاں دیکھا کہ رشتہ دار اس گھات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ۱۶۶۱ء میں خودکشی کر لی۔

چھتر سال بہادر باپ کا بہادر بیٹا تھا۔ اس کا جنم ۱۶۴۹ء میں ہوا ۱۲ سال کی عمر میں وہ راجہ جے سنگھ کی فوج میں پچاس سپاہیوں کا افسر ہو گیا۔ اس زمانہ مرہٹوں کے خلاف دکن کی فوجیں جاری تھیں۔ اور ان میں چھتر سال نے نہایت بہادری سے حصہ لیا۔ لیکن مغل فوج میں متعصبانہ سلوک سے دل برداشتہ ہو کر اپنی چند نوجوانوں کے ساتھ مہاراج جے سنگھ کی خدمت میں حاضر ہو کر الگ ہونے کی درخواست کی۔ جے سنگھ نے انہیں بغاوت سے روکا۔ پر چھتر سال ذہن کا پکا تھا۔ آخر اس نے مغل فوج سے الگ ہو کر بغاوت کا علم بلند کر ہی دیا۔

شیوا جی کی شہرت سن ۱۶۶۷ء میں رائے گڑھ پہنچ کر اس نے مرہٹہ سردار سے ملاقات کی۔ شیوا جی اس سے مل کر خوش ہوئے۔ اور اسے نظام حکومت اور فوج وغیرہ کے متعلق ہدایات دے کر شمالی ہند میں خود مختار حکومت قائم کرنے کی تلقین کی۔

چاروں طرف مغلوں کا زور تھا۔ ملک بھر میں پھیلے ہوئے راج کے خلاف ہاتھ اٹھانے کی کسی میں ہمت نہ تھی۔ تاہم ۱۶۷۱ء میں اس نے اپنے دو تین ساتھیوں کے ساتھ گڑھ کوٹہ سرونج وغیرہ مقامات پر حملہ کر کے اپنے کام کا سری گنیش کر دیا۔ گو آگے کئی بار اسے شاہی کمانڈروں سے پیچھے ہٹنا پڑا۔ لیکن ہمت مردانہ سے اپنی طاقت کو بڑھاتا ہی گیا۔ جب اورنگ زیب کا راجپوتوں سے جنگ چھڑا۔ تو چھتر سال نے موقع پا کر اپنی اور بھی طاقت بنالی۔ انہی دنوں بادشاہ کو مرہٹوں کی طاقت توڑنے کی خواہش سے دکن جانا پڑا۔ چھتر سال کے لئے یہ سنہری موقع تھا۔ ہاشم خان تہور خان۔ بہلول۔ اور شاہ قلی وغیرہ کئی مغل کمانڈر تھوڑا تھوڑا بندیل کھنڈ زیر کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ لیکن ایک ایک کر کے سب چھتر سال سے شکست کھا کر واپس آ گئے

دیا۔ اور چھیا اور چندیری کی ریاستوں کو چھوڑ کر باقی تمام بندھیل کھنڈ چھتر سال کے ماتحت ہو گیا۔ جس میں ۹۶ پرگنے تھے۔ اور دو کروڑ سالانہ کی آمدنی تھی۔ اس کے اندر موجودہ یوپی و سی پی کے اضلاع۔ ساگر۔ باندہ۔ کالپی۔ جالون اور ہمیر پور وغیرہ شامل تھے اپنے گرو دیو ان ناتھ کے ارشاد سے چھتر سال نے ۱۶۷۸ء میں پنا نگر میں رسم تخت نشینی ادا کی۔ اور مہاراج ادھیراج بن گیا۔ اور ۱۶۹۰ء میں اورنگ زیب کے ایک نامی سپہ سالار عبد الصمد کو تو اس نے شکست فاش دی۔

بغاوت کی آگ کو ذرا سرد کرنے کے لئے ۱۶۹۶ء میں تنگ آ کر اورنگ زیب نے مہاراج چھتر سال کو بندھیل کھنڈ کا حکمران تسلیم کر لیا۔ اور اس کے خلاف فوجیں بھیجنی بند کر دیں۔ ۱۷۰۷ء میں بادشاہ کا انتقال ہو جانے

سے مہاراج چھتر سال بالکل بے خود ہو گیا اور حکومت کا کام اپنے بیٹوں میں بانٹ کر زیادہ تر ایشور بھگتی میں گزارنے لگا۔

مہاراج چھتر سال کے آخری دنوں میں یعنی ۱۷۲۶ء میں فرخ آباد کا صوبیدار محمد خان بڑی بھاری فوج کے ساتھ بندھیل کھنڈ پر حملہ آور ہوا۔ اس کے ماتحت صرف سواروں کی تعداد ۸۰ ہزار تھی۔ چھتر سال اس وقت بوڑھا ہو چکا تھا۔ اور اتنے بڑے حملہ کے لئے وہ تیار بھی نہ تھا۔ اس نے باجی راؤ پیشوا کو ایک منظوم مکتوب لکھا۔ جس کا آخری بند یہ تھا۔

جو بیتی گجراج پہ سو بیتی اب آئے
باجی (بازی) جات بندھیل کی۔ راکھو باجی راۓ

اس پر فوراً باجی راؤ خود ایک بڑی فوج لے کر پہنچ گیا۔ اور محمد خان کو شکست دے کر جیت پور میں گھیر لیا۔ اس وقت مغل فوج کو ۸۰ روپیہ فی سیر کے حساب آٹا خریدنا پڑا۔ چھ ماہ کے محاصرے میں مغل سپاہ تباہ و برباد ہو گئی۔ چھتر سال احسان فراموش نہ تھا۔ اس نے باجی راؤ کا احسان مان کر بستر مرگ پر راج کا بٹوارا کرتے ہوئے اس کا تیسرا حصہ پیشوا باجی راؤ کو دیا۔ اور باقی دو حصے اپنے پتروں میں تقسیم کر دیئے۔ چھتر سال کے پتروں سے باجی راؤ کو کچھ زیادہ ہی ملا۔

چھتر سال کے وقت میں پرانی پنا میں ہیرے کی کان ملی۔ جس سے اُسے خوب فائدہ تھا۔ اس کے گھوڑ سوار خوب بہادر تھے۔ اور قلعہ خوب مضبوط تھا۔ اس کی رانی کا نام کملا وتی پرستہ ہے۔

ایک بار مہاراج چھتر سال نے اپنے شکار کے خون میں رنگے کپڑے اپنے گھر پہنچنے سے پہلے ہی بھیج دیئے۔ کملاوتی نے سمجھا کہ مہاراج خود شکار ہو گئے اور وہ ان کپڑوں کے ساتھ ستی ہو گئی۔ چھتر سال نے ایک موزوں مقام پر اس کی یادگار بنوائی۔ یہ نہایت خوبصورت یادگار ماں سیلی پر بنی ہوئی ہے۔ چھتر سال کی وصیت تھی۔ کہ اس کی چھتری بھی وہیں بنوائی جائے۔ لیکن اس کے بیٹے نے باپ کی جو یادگار بنوائی شروع کی۔ وہ ختم نہ ہو سکی۔ مہاراج چھتر سال ۱۷۳۱ء میں راہی ملک عدم ہوئے۔

اب میں چھتر سال کی یادگار کی تجویز ہو رہی ہے۔ گوالیار سے چھتری نام نگر میں چھتر سال سمارک منڈل بنا ہوا ہے۔ جس کے سپرد چھتر سال سمارک کا کام ہے۔ کام اتساہ سے ہو رہا ہے اور جلد یادگار قائم ہونے کے امکان کی امید ہے۔

(پرکاش ہی کی اشاعت بڑھائیں)

آریہ سماج اپنی پوزیشن صاف کرے

اس عنوان سے ایک اشتہار میری نظر سے گزرا۔ جس کے نیچے چند نام لکھے ہیں۔ مگر ان کے پتے کوئی نہیں ہیں۔ جس سے کہ ان کو ہی لکھ دیا جاتا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دلت کہے جانے والے بھائیوں کی طرف سے ہے۔ جس میں میرے ریفارمر میں لکھے ایک مضمون سے غلط طور پر یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ کیا چھوت و دلت کو آریہ سماج سے پریم رکھنا ممکن نہیں۔ کیونکہ آریہ سماج کا منش بھی جات پات کی تفریق کو جنم پر قائم رکھتا ہے۔ اس واسطے وہ چاہتے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں آریہ سماج اپنی پوزیشن صاف کرے میں نے ریفارمر میں سلسلہ مضامین جاری کرتے ہوئے ہی لکھ دیا تھا۔ کہ کوئی صاحب سارے لیکھ کو پڑھے بغیر ٹیکا ٹپنی شروع نہ کریں مگر پرتیت ہوتا ہے۔ کہ کسی کی شہ سے ان بھائیوں نے یہ اشتہار نکالنا ضروری سمجھا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ اس کو تمام سماجوں میں بھی بھیجا گیا ہے۔ اگر ان بھائیوں کو آریہ سماج کی پوزیشن میں شک گذر گیا تھا۔ تو صرف ایک خط آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا مجھے ہی سیدھا لکھ کر پوچھ لیتے۔ اپنا سنشا سماد ہان تو کر لیتے۔ مگر اصل غرض یہ نہ تھی۔

میں آجکل ڈلہوزی میں ہوں۔ پچھلے اتوار آریہ سماج میں گیا۔ تو منتری نے یہ اشتہار سبھا میں پڑھا اور مجھ سے درخواست کی کہ میں اس مضمون پر ویاکھیان دوں۔ جب میں نے اصلیت بتلائی۔ تو اُن کے دل میں یہ آیا۔ کہ ان لوگوں کو جواب دے دیا جاوے۔ مگر پھر کچھ بھی نہ لکھ سکے۔ کیونکہ جو نیچے کسی کا بھی نہ تھا۔ تب سب کی رائے ہوئی کہ میں ایک نوٹ لکھ کر سب اخبارات میں بھیج دوں کیونکہ بدول اس کے غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ یہاں جواب لکھنے کی تو ضرورت نہیں۔ مگر آریہ سماج کا میں بھی ایک فرد ہوں۔ اس واسطے لکھ دیتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کی پوزیشن صاف ہے اور وہ وہی ہے۔ جو ستیارتھ پرکاش میں شری سوامی جی مہاراج کہہ گئے ہیں۔ اب اپڑھ تھے نہیں پڑھ جاتے اشتہار کی کیا ضرورت تھی۔ چاہے کوئی اچھوت ہو یا دلت۔ شودر ہو یا اتی شودر ہر ایک کو اوپر اٹھنے کا ادھیکار ہے۔ اپنے گن کرم سبھاؤ سے وہ برہمن بھی بن سکتا ہے۔ اور براہمن شودر بھی ہو سکتا ہے۔

یہی اس مضمون میں بھی لکھا جا چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ شری سوامی دیانند کے جن الفاظ کو میں نے ادھار میں لکھا تھا۔ ان پر اشتہار دینے والے بھائیوں نے غور نہیں کیا۔ ان کا مطلب ... [illegible]

اچھوت

(از ڈاکٹر دھنی رام جی پریم)

رام پور جہاں میں پیدا ہوا ایک چھوٹا سا قصبہ تھا۔ لیکن گانا اچھا جانے کے سبب دور دور کے لوگ مجھے جانتے تھے۔ گانا ایک طرح سے میرا پیشہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ مہینے میں پچیس دن میں باہر گانے کے لئے جایا کرتا تھا۔

اس بار بابا سگنج کے رئیس رائے صاحب کے یہاں برسوں کی منتیں منانے کے بعد لڑکا پیدا ہوا تھا۔ اس لئے انہوں نے کئی مترو (دوستوں) کو مدعو کر کے پانچ دن جلسہ منانے کا فیصلہ کیا۔ مجھے رائے صاحب نے بلایا تو متر کی حیثیت سے تھا۔ پرنتو جاتے ہی ایک گائک۔ لوگوں کے آگرہ سے ہر روز شام کو مجھے کچھ گانے گانے پڑتے۔

رائے صاحب کے گھر کے پاس ہی کچھ معمولی سی جھونپڑیاں کچھ چماروں نے ڈال رکھی تھیں۔ زیادہ تر ان میں سے راج مزدور تھے۔ تیسری سندھیا کو میں جب رائے صاحب کے گھر سے نکلا۔ تو میرے سامنے ایک چودہ برس کی لڑکی آ کر کھڑی ہو گئی۔ میں رک گیا۔ اس نے ایک گلاب کے پھولوں کا گلدستہ میری طرف کر کے نیچی نگاہ کر لی۔ میں نے گلدستہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ اور پوچھا

کتنے کا ہے یہ؟

"کتنے کا بھی نہیں"

اس کا کیا مطلب؟

"وہ چپ رہی۔ میں نے کچھ غصے ہو کر کہا۔ "کیا بیچنا نہیں ہے"؟

"نہیں"

"تو یہاں اسے لے کر کیوں کھڑی ہو گئی تھی"؟

"دینے کے لئے"

"کسے؟"

"آپ کو"

"مفت؟"

"بھینٹ"

"بھینٹ؟ اور مجھے"؟ میں نے حیران ہو کر پوچھا

"ہاں" اس نے اسی سادگی سے کہا۔

"پرنتو میں تو تمہیں جانتا بھی نہیں"؟

"میں آپ کو جانتی ہوں"

"وہ کیسے؟"

"آپ رائے صاحب کی محفل میں گانا گاتے ہیں"؟

"ہاں"

"بس"

پرنتو یہ بھینٹ کس لئے؟

"ایک گانے کے لئے کیول بھگتی اپرادھ سے"

"تم نے مجھے گاتے ہوئے دیکھا تھا"؟

"نہیں"

"پھر تم یہ کیسے جانتی ہو۔ کہ میں ہی گانے گاتا ہوں"

"رائے صاحب کے نوکر نے کہا کر کے بتا دیا تھا"

"تم اندر کیوں نہیں آئیں؟"

"میں وہاں کیسے جا سکتی ہوں"

"کیوں؟ وہ تو سب کے لئے کھلی ہے"

"پرنتو کچھ لوگ ہیں۔ جو سب میں شامل نہیں ہیں"

"کیوں؟"

"کیونکہ وہ اچھوت ہیں"

"تم اچھوت ہو"؟ میں نے اچھل کر پوچھا۔

"ہاں! میں چماری ہوں" اس نے درد بھری آواز میں کہا۔

میں اس سے ایک قدم دور ہٹ گیا۔ میرے ماتھے پر کرودھ سے بل پڑ گیا۔ میں نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"چمار کی بچی! پہلے ہی کیوں نہ کہہ دیا"

یہ کہہ کر میں نے اس کے پھول زمین پر پھینک دیئے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو چھلچھلا آئے۔ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس نے پھول اٹھائے اور کانپتے ہوئے شبدوں میں بولی:-

"میں نہیں جانتی تھی۔ کہ آپ بھی ایسے ہی ہوں گے۔ کیوں آپ اپنا گانا باہر نکلتے ہی بھول گئے؟ وہ ایکتا اور سمانتا کا راگ کیول محفل کے لئے ہی تھا؟ میں سمجھتی تھی۔ کہ آپ ہی سنسار میں ایسے ہیں جو اونچ۔ نیچ کا بھید نہیں مانتے۔ میں آپ ہی کو بھگوان سمجھنے لگی تھی۔ روز باقاعدہ اس کونے میں آ کر اس گانے کو سنتی تھی۔ اور روز میری بھگتی آپ سے بڑھتی جاتی تھی۔ پرنتو مجھے کیا معلوم تھا۔ کہ وہ کیول ایک گان تھا۔ خیر میری گستاخی معاف کرنا۔

وہ جھونپڑیوں کی طرف مڑ کر چلنے لگی میں نے اسے پکار کر کہا۔ "ٹھیرو!"

وہ کھڑی ہو گئی۔ میں نے اس کے پاس جا کر پوچھا

"وہ کون سا گانا تم نے سنا تھا"؟

"ایک پتا کے سب سنتان"

"یاد لگا سکتی ہو؟"

"ہاں"

"سنا سکو گی؟"

"سنا سکوں گی۔ پرنتو سناؤں گی نہیں"

"میرے سلوک کے کارن۔ پرنتو یہ میری بھول تھی۔ میں نے سینکڑوں بار گایا ہے پرنتو کبھی اس کا ارتھ نہیں سمجھا۔ اور لوگوں نے اسے بیسیوں بار سنا ہے۔ تالیاں بجائی ہیں۔ "ونس مور" کے نعرے بلند کئے ہیں۔ پرنتو کیول میرے سُر کے کارن۔ کتنوں نے اس کا ارتھ سمجھا تھا؟ آج تم ایک ملی ہو۔ جس نے سُر کے لئے نہیں۔ بلکہ اس کے ارتھ کے لئے اس گان کی پرشنسا کی ہے۔ یہی نہیں۔ تم نے آج دو شبد ہی کہہ کر مجھے اس کا ارتھ سمجھا دیا ہے۔ تم نے اسے ایک برہمن کے مکھ سے سنا تھا۔ میں اسے ایک چماری کے مکھ سے سننا چاہتا ہوں۔ گاؤ گی"؟

"اچھا"

"یہیں اس نیم کے نیچے ابھی"

"اچھا"

اس نے گایا۔

ایک پتا کے سب سنتان

کوئی بڑا نہ چھوٹا ہم میں۔ سب ہیں ایک سمان

ویش۔ برہمن چمار۔ نائی!

ہندو۔ مسلم یا عیسائی

یہ سب کرم ترم بھید بھاؤ ہیں۔ ان میں نہ تو کوئی بھیجا

لگ جا رب کے گلے پریم سے سچ جھوٹا ابھیمان

کوئی بڑا نہ چھوٹا ہم میں۔ سب ہیں ایک سمان

کمال کر دیا تھا۔ دوبارہ سننے پر بھی بالکل نئی معلوم ہوتی تھی۔ سُر میں ایک دلت ہردیہ کی ویدنا تھی۔ جس نے اس کے گان میں سونے پہ سہاگا کر دیا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ سمتا کی دیوی سوتم آ کر سندیش سنا رہی تھی۔ میں نے اسے شاباش دے کر پوچھا:-

"تمہیں یہ گانا اچھا لگتا ہے؟"

"خوب"

"تم بڑا اچھا گاتی ہو"

"سننے والا کون ہے؟"

"تمہارے گھر کوئی نہیں؟"

"نہیں"

"ماں باپ؟"

"مر گئے"

"اکیلی رہتی ہو؟"

"ایک دور کے چچا ہیں۔ ان کے پاس"

"کرتی کیا ہو؟"

"جو چمار کرتے ہیں۔ گوبر بین لاتی ہوں۔ اپلے کنڈے بیچ دیتی ہوں"

"یہ پھول کہاں سے لائی تھی؟"

"مول"

"پیسے دے کر؟"

"کوئی مفت بھی پھول دیتا ہے" وہ ہنس کر بولی۔

"پیسے کہاں سے لائی تھی؟"

"کنڈے بیچ کر"

"کھانے کو اب کہاں سے لاؤ گی"؟

"کل کا تھوڑا سا آٹا رکھا ہے"

میں نے اس کے ہاتھ سے پھول لے لئے۔ اور ایک چونی نکال کر اسے دی۔ وہ چونی ہاتھ میں لوٹا کر بولی۔ "یہ میں نہ لوں گی"

"تم نے مجھے پھول دیئے ہیں"

"میں یہ نہیں لیتی"

"پھر کیا چاہتی ہو؟"

"دیں گے آپ؟"

"ضرور"

"ایک بار خود اس گانے کو گا کر سنا دیجئے"

"بس؟"

"یہ کیا کم ہے؟ خاص کر ایک چماری کے لئے"

"کل تمہیں یہیں آ کر سناؤں گا"

"میرا نام گنگا ہے۔ پکار لیں گے؟"

"ہاں گنگا"

جب ہم چلنے لگے۔ تو وہ بولی۔ "جا کر آپ کو اسنان کرنا پڑے گا"

"کیوں؟"

"آپ چماری سے چھو گئے"

"اب نہیں ایک اچھوت سے چھو کر میں پوتر ہی ہو گیا"

* * *

دوسرے دن میں رائے صاحب کی کوٹھی کے پاس پہنچا۔ تو دیکھا۔ کہ گنگا میری انتظار کر رہی ہے۔ مجھے دیکھتے ہی وہ پرسن ہو کر بولی۔ "آپ آ گئے"؟

"کیا تم سمجھتی تھیں۔ کہ میں نہیں آؤں گا؟"

"ہاں۔۔۔ میں کچھ نہیں جانتی"

"نہیں ٹھیک بتاؤ"

"ناراض تو نہیں ہو گے؟"

"نہیں"

"میں سمجھتی تھی۔ کہ آپ نہیں آئیں گے"

"کیوں؟"

"کیونکہ آپ پنڈت جی ہیں اور۔۔۔۔"

"اور تم چماری ہو"

"ہاں"

"پرنتو پنڈت اپنی بات آدرش رکھتے ہیں"

"سب"

"سب"

"شاید رکھتے ہوں"

"دیکھو میں آیا یا نہیں؟"

"آپ جیسے پنڈت تھوڑے ہیں۔ نہیں تو ایک چمار کی لڑکی سے کوئی پنڈت اس پرکار باتیں کرتا"

"ٹھیک ہے گنگا میں پنڈت نہیں ہوں"

"یہ ٹھیک ہے۔ آپ پنڈت نہیں ہیں"

(باقی آئندہ)

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

تلہ گنگ کے سناتنی برقعہ پوش واقفکار کے اخلاق کا دیوالہ - اور جھوٹے کا منہ کالا

(از مہتہ جیون مل اُپ پردھان آریہ سماج تلہ گنگ)

جبکہ پوراننے کے سر پر موت آئی ہے ... تو کھینچ کر لات سے لاتی ہے ... زور ہی سے مایوسی ہو آج ہفتہ واری اخبار ... لاہور کا پرچہ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۳۲ء میری آنکھوں کے سامنے آیا - جس کو پڑھتے ہی پورانک دھرم کے ... کلنک کا برہنہ فوٹو میری آنکھوں کے سامنے کھچ گیا - کس طرح یہ سناتن دھرم کے نام کو کلنکت کرنے والے پورانک لوگ روز روشن میں دھرم کے کاموں میں بھی اس قدر دلیری اور بے باکی سے جھوٹ بول اور لکھ سکتے ہیں - اگر یہی سناتن دھرم ہے - جس کا نقشہ اس ... نام نہاد ملت نامہ نگار نے پبلک کے سامنے کھینچا ہے - تو مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ صداقت احاطہ تحریر میں لانے سے گریز نہیں ہے - کہ یہ سناتن دھرم نہیں - بلکہ سماپت دھرم ہے - اور جتنی جلدی سماپت ہو جاوے ... قوم کے لئے بہتر اور باعث نجات

ہوگا - لیکن اس میں ان کا کبھی کچھ قصور نہیں ہے - کیونکہ ان کے پُران بھی تو جس کی اپنی دھرم پستکیں بنتے ہیں - اسی قسم کی لچر اور اخلاق سوز تعلیم سے بھرے پڑے ہیں ؛

اب میں مختصراً برقعہ پوش "واقفکار" کی جو گیدڑوں کی طرح ڈر کے مارے اپنا نام تک بھی ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکا - بادا ایسا نہ ہو - کہ تمام حالات کی اصلیت سے واقف پبلک اس پر لعنت اور پھٹکار کی بوچھاڑ کرے - نعوذ باللہ بے بنیاد دروغ بیانیوں کا اصل روپ میں معزز پبلک کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرونگا - اور اگر ضرورت ہوئی - تو اس سلسلے کو اس وقت تک جاری رکھا جائے گا - جب تک کہ پورانک تہذیب کا وہ لچر نزم جو بموقعہ مورتی استھاپنا ان پرتہ دید ول اور شاستروں کے نام کو کلنکت کرنے والے خود غرض پورانکوں نے پبلک کے سامنے عموماً اور ان دھرم ا... معتقدوں کے سامنے خصوصاً پیش کیا ہے - عیاں کر کے نہ رکھدیا جاوے

جن پورانک دھرم کے مشہور و معروف منڈوں کا ذکر برقعہ پوش واقفکار نے کیا ہے - ان میں سے سوائے پنڈت یدوکل بھوشن جی کے سب نراکشر بھٹا چاریہ تھے - اور سوائے اردو اور فارسی کے چند منافقیہ اشعار اور لطیفوں کے ان کا مبلغ علم نفی کے برابر تھا - مجھے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں - کیونکہ اُن کے ناموں سے ہی معزز پبلک بخوبی جان جائے گی - پنڈت یدوکل بھوشن جی نے سندھیا - اور ہندی پرچار اور آستا - پرماتما - پرکرتی کے متعلق ہی زیادہ تر اُپدیش دیا - کیونکہ وہ وقت اور موقعہ کی اہمیت کو خوب جانتے تھے - البتہ بد تہذیب سنت رام بھجنیک نے جس کا علم ن پہلی جماعت کے طالب علموں سے بھی ردی تھا - اپنی بد اخلاقی کا نمونہ پبلک کے سامنے اچھی طرح سے پیش کیا اور یہاں تک صاف الفاظ میں کہہ دیا - کہ بھگوان (یعنی جیوہ کی مورتی استھاپن ...) ... شتی سماج مندر میں جلدی سے رات ... کے سوا بجے پھرتے ہیں - اور اسی ... آریہ سماج کی نہ تھا ... بیان کرتے ہیں ؛

تاکہ وہ گندھی دور ہو جائے - میں اس بارے میں کچھ زیادہ نہیں کہنا چاہتا - کیونکہ اس ایک فقرہ سے ہی بھجنیک مذکور کی بد تہذیبی کا صحیح نقشہ کھچ جاتا ہے ؛

مگر نگرکیرتن میں جب اسی بدلگام سنت رام نے ایسی ایسی بے تکی ہانکیں اور ساتھ ہی کہا - کہ اگر کسی کو کچھ کہنا ہو - تو پوچھ سکتا ہے - تب ہمارے مانیہ پردھان مہاشہ مالک چند جی آریہ جن کی قابلیت اور حاضر جوابی کا سکہ ان گیدڑوں پر خصوصاً اور تمام پبلک پر عموماً بیٹھا ہوا ہے - اُٹھے اور کہا - کہ کیا میں دوستوں سے لئے کچھ عرض کر سکتا ہوں - بس اتنا کہنا تھا - کہ پورا آنک منڈل اس عرض داشت کو اپنے لئے پیغام اجل تصور کرتا ہوا بوکھلا گیا - اور لگا شور مچانے - کہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں - لالہ مالک چند جی نے کہا - کہ بھجنیک مہاشہ نے کہا ہے - کہ

کوئی پوچھنا چاہے - تو پوچھے - تب میں نے عرض کی - دوستوں میں معاملہ صاف ہوا جاتا ہے - ... وقت دینے میں ہرج ہی کیا ہے - مگر اس طرح بیہودہ یا وہ گوئی یا مفروضہ جھگڑا ان کی مفروضہ اخلاق سوز سیلاؤں کے سوائے دکھائی دیا تھا - جو بولنے کی اجازت دیتے - یہ ہیں اصلی واقعات جن کو میں دعوے سے کہتا ہوں - کہ کوئی ذی عقل معزز ہستی جھٹلا نہیں سکتی - جو بے باکانہ دروغ بیانی پورانک برقعہ پوش واقفکار نے آگے چل کی ہے - اس کو پڑھکر تو اب وہ خود بھی شرمندہ ہوگا - جب جو چیز احاطہ تحریر میں آئی ہو - اس کے متعلق اس قدر غلط بیانی ! اگر واقفکار مجھے آریہ سماج کی چٹھی سے یہ لکھا ثابت کر دے - کہ سوامی دیانند کرت ستیارتھ پرکاش کے متعلق جو غلط فہمی سناتنی پنڈتوں نے ڈالی ہے - اس پر ہم کرشنکار کرنا ہے تو چلو معاملہ ختم ؛ ورنہ برقعہ پوش واقفکار خود بتائے - کہ اُس کے جھوٹ کے لئے کیا سزا دی جائے ؛

ہماری شنکا سمادھان کے متعلق جو چٹھی لکھی گئی تھی - اس کا جواب پورانک دھرمیوں نے پونے چھ بجے شام دے کر ہمیں بلایا - اور وہی دہاں کے خود ساختہ آنریری اُپدیشک مہتہ گوردتہ مل جی نے سوا چھ بجے کھلے بندوں پبلک فارم جلسہ سے اعلان کیا - کہ پون گھنٹہ رہ گیا ہے - اگر وہ (آریہ سماجی) سوا سات بجے نہ آئے - تو اُن کی ہار مانی جاوے گی - آریہ سماج کے نمائندہ وِدوان پنڈت منسارام جی و پنڈت بدھ دیو جی میرپوری جن کی مناظرانہ قابلیت کا ڈنکہ عالم میں بج رہا ہے - اور جن کا رعب میدان مناظرہ کے شاہسوار کہلانے والے پورانک شاستریوں پر چھایا ہوا ہے - بمعہ قریباً ایک صد آریہ پرشوں کے پونے سات بجے پورانک کیمپ میں جا ڈٹے - ان کو دیکھتے ہی بابو ہرجس رائے جی کیمل پردھان جلسہ نے مجھ سے کہا - کہ اگر کوئی شنکا ہے - تو مندر میں بیٹھ کر علیحدگی میں بات چیت کر لیویں - کھلے بندوں پبلک میں اس کارروائی کے کرنے کا کیا فائدہ اور پنڈت ... پورانک اُپدیشک کے حواس باختہ ہوگئے - اور لگے بغلیں جھانکنے - کہ یہ بلا ناگہانی کہاں سے آگئی - اور پبلک سے مخاطب ہو کر کہنے لگے - کہ آریہ سماج والے ہمارے کام میں ... دخل اندازی کرتے ہیں - ... کی خلاف ... کی تحقیق میں ان کے ... کارروائی کی جا سکتی ہے ... رام جی نے جب اُن کی بات کا جواب ... مفروضہ کیا - کہ ہم تمہارے مندر ... ...

مطابق شنکا سمادھان کے واسطے آتے ہیں تو اُن کی زبان کرنا جائز طور پر بند کرنے کی ہر طرح سے کوشش کی گئی۔ پرانک نامہ نگار کا یہ سراسر سفید جھوٹ ہے۔ کہ میرا مقصد پنڈت منسا رام جی کو اُن کی لن ترانیوں سے روکنا تھا۔ میرا مقصد تو سناتن دھرم سبھا کے پلیٹ فارم سے جس پر کہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ سناتن دھرم کی نامعقول اور مضحکہ خیز پوزیشن کو واضح کرنا تھا۔ پبلک سخت حیران تھی۔ کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کو بار بار مباحثہ کے لئے للکارا جاتا ہے۔ اور چھٹی بھیج کر اور کھلے جلسہ میں اعلان کر کے شنکا سمادھان کے لئے بلایا جاتا ہے۔ اور جب وہ پہنچ جاتے ہیں۔ تو بھرے جلسے میں اس طرح سے ٹال مٹول اور پہلو تہی اور مباحثہ سے گریز کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پبلک گو خاموش تھی تاہم پنڈت بھیم سین کی طرف نظر کر کے زبان حال سے اِن اشعار کا ورد کر رہی تھی:

نہ جانے کیوں سناتن دھرم نے اس کو بلایا ہے
تماشا ہے برن آپ شیر سے لڑنے کو آیا ہے
جسے سنتے تھے ہم شیر ببر گیدڑ نرا نکلا
عبث نادان نے خود کو کیوں مصیبت میں پھنسایا ہے

ناظرین! جو بد حواسی اس وقت پورانک منڈل میں چھائی ہوئی تھی۔ وہ وہی سجن جان سکتے ہیں، جو اُس وقت موجود تھے۔ اُن کے انکار پر آریہ سماج کے آدمی ویدک دھرم کے پرچم اُڑاتے ہوئے اور نعرۂ ظفریابی لگاتے اور بھجن بولتے ہوئے سماج مندر کو واپس لوٹے۔ بڑی بھاری تعداد میں معززین سکھ۔ مسلمان و دیگر بھائی ہمارے ہمراہ آئے۔ کیونکہ پورانکوں کے ہاں تو صفِ ماتم بچھ چکی تھی۔ سماج مندر میں سب آریہ سجنوں نے مل کر سندھیا کی اور رشی دیانند اور ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے درمیان اپنے اپنے گھروں کو لوٹے۔ رات کو سب آریہ بھائی پورانک منڈل میں جب ماتم پرسی کے لئے گئے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی خیال کیا۔ کہ گرڈ کی کتھا بھی سن آئیں گے۔ تو کیا دیکھا۔ کہ وہی شکست خوردہ پنڈت بھیم سین بدیں شعر اپنی کتھا شروع کرنے لگا:

آں نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من

اور اس کے بعد اپنی بے تکی ہانکنے لگا۔ خیال تھا۔ کہ بتقاضائے غیرت اب مزید لن ترانیوں سے باز آوے گا۔ مگر بمصداق:

شرم چیہ ..... است کہ پیش مرداں بیاید

وہی ڈھاک کے تین پات۔ پھر بھی اس نے یہ کہہ دیا۔ کہ اگر آریہ سماجیوں میں ہمت ہے۔ تو کل صبح سات بجے سناتن دھرم کے پنڈال میں آویں اور مباحثہ کریں۔ ورنہ ہم آٹھ بجے چلے جاویں گے۔ بھلا دھرم کے شیدائی جھوٹوں کو گھر کے دروازے تک پہنچائے بغیر کب چھوڑ سکتے تھے۔ انہوں نے صبح پونے پانچ بجے ہی اعلان کرا دیا۔ کہ سویرے سات بجے کا وقت مباحثہ کے لئے مقرر کرنا مباحثہ ٹالنے کے مترادف ہے۔ جبکہ لوگ مصروفیتوں کی وجہ سے شامل شاستر ارتھ ہی نہیں ہو سکتے۔ تو شاستر ارتھ سنایا کس کو جائے گا؟ پورانکوں کو ہمت ہے۔ تو کوئی وقت بارہ بجے دن کے بعد دیں۔ اس پر پورے آٹھ بجے تمام پنڈت بستر بوریا باندھ کر سٹرک پر پہنچ گئے۔ اور موٹر تیار کرائی مگر ساتھ ہی یہ معلوم کر کے کہ تمام آریہ سماجی مہاشہ امرناتھ جی سیٹھی کے مکان پر ہون یگیہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ اُن کی دھرم پتنی کی برتیہ ہوتے ۱۲ روز ہو گئے تھے۔ پونے آٹھ بجے جوابی نوٹس بھی چپکا دیا کہ اگر پندرہ منٹ کے اندر تحریری چیلنج نہ آیا تو ہم چلے جاویں گے اور آریہ سماج کی شکست مانی جاویگی۔ ایک سجن بازار سے یہ ڈھونگی ٹھنکار سن کر ہون یگیہ میں گئے۔ اور اُن کی اس چالاکی کا اظہار کیا۔ چنانچہ ہم نے وہاں سے ہی چٹھی بھیجدی۔ کہ جو جب آپ کی منادی سے ہم شام کے چار بجے آپ پر سوالات کرنے کے لئے آپ کے پنڈال میں آ جائیں گے

تیار رہیں۔ اور ساتھ ہی منادی بھی پانچ منٹ کے اندر اندر کرا دی۔ اب اُن کے لئے کوئی چارہ کار نہ تھا۔ سوائے اس کے کہ بیٹھ کر اپنی شومیٔ قسمت پر چار آنسو بہائیں۔ چنانچہ نہ راؤ جبراً انہیں ٹھہرنا پڑا اور لالہ جے رام داس سیٹھی کو ہمارے پاس بھیجا۔ کہ زبانی بات چیت کر کے معاملہ سلجھایا جاوے۔ میں اور مہاشہ مالک چند جی پردھان فوراً اُن کے ہمراہ ہو لئے اور مندر میں جا پہنچے۔ اور انہیں کہا۔ کہ اگر نیم طے کرنے ہیں۔ تو وہ ہم ہیں اور وہ چار آپ آ جاویں۔ اوپر چوبارہ پر بات چیت ہو جاوے۔ مگر انہیں تو پبلک کو صداقت سے دور رکھنا مقصود تھا۔ کہنے لگے کیا ہرج ہے۔ سب سنتے رہیں گے۔ چنانچہ جب ہم میں سے کوئی بولتا۔ تو وہ شور مچا دیتے۔ اور بغرض مغالطہ بھگوان کی جے کے نعرے لگا دیتے۔ اس کا اقبال سناتنی نامہ نگار بھی اپنے مضمون کے ذیل میں بدیں الفاظ کرتا ہے۔ اسی اثنا میں لڑکوں نے جو وہاں موجود تھے غوغا مچایا تحصیلدار صاحب نے اُن کو ڈانٹا:

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

ہم نے کہا تہذیب بالائے طاق کیوں رکھتے ہو۔ اگر ہمت نہیں۔ تو پشت دکھلاؤ ورنہ شائستگی سے کام لو۔ اسی طرح کئی بار تُو تُو میں میں تک نوبت آئی۔ ہم نے کہا آپ نے اپنے لیکچر میں متعدد مضامین پر غلط بیانی کی ہے۔ اُن میں سے کوئی مضمون لے لو۔ اور بات چیت کرو۔ مثلاً کرسن بیوائیں کا پنر ویواہ۔ شرادھ۔ مورتی پوجا۔ اوتار۔ ندان یوستھا۔ وغیرہ جو منظور ہو ہمیں منظور ہے۔ مگر وہ رہے مسٹر بھیم سین۔ تمہاری چالاکی اور نقطہ دانی۔ فرمانے لگے۔ بس یہ کہہ دو کہ باقی جو کچھ لیکچر میں کہا ہے۔ درست ہے۔

اور پانچ باتیں غلط ہیں۔ پہلے کہا پانچ تو ایک لفظ بھی درست نہیں تھا۔ مگر سب مضامین پر بات چیت کرنے کے لئے ایک سال درکار ہے۔ کسی ایک بات کو لے لو۔ مگر کیا مجال کہ مانیں اور متواتر بلا سیاق کچھ نہ کچھ کبھی نہ مانیں۔ کبھی نہ مانیں ٹال مٹول ہی کرتے رہے۔ ہم لوگ جلسے ہی والے تھے۔ کہ جناب تحصیلدار صاحب جو علم دوست اور ایک معزز ہستی ہیں۔ کچہری جاتے ہوئے ادھر آ نکلے میں نے سب حال انہیں سمجھایا۔ کہ یہ لوگ بے فائدہ وقت ضائع کر رہے ہیں اور پبلک کو مغالطہ میں ڈالے ہوئے ہیں۔ کسی بات پر جمتے ہی نہیں۔ انہوں نے پنڈت بھیم سین دھرمہ گورنہ مل جی بھی وتاں کو کہا۔ کہ اگر تمہارے پاس کچھ ہے۔ تو بات چیت کرو۔ ورنہ بے فائدہ وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ؟ (جو بات میں تحصیلدار صاحب کے متعلق کہوں گا۔ اس کی حرف بحرف درستی کا ذمہ دار ہوں۔) دو کامل ایک گھنٹہ مغز پچی کے باوجود بھی کسی نتیجہ پر نہ پہنچے۔ بس یہی کہتے تھے کہ ستیارتھ پرکاش پر بحث کرتے ہیں۔ میں نے کہا بھلے مانسو! جلسہ تمہارا۔ لیکچر تم نے دیئے غلط فہمی تم نے پھیلائی۔ پنڈال تمہارا۔ اور سوالات ہم تم سے نہ پوچھیں۔ بلکہ الٹا تم سے پوچھا دیں۔ چہ خوب! اگر ستیارتھ پرکاش پر ہی بحث کرنی ہے۔ تو آریہ سماج مندر میں آؤ۔ ہم آپ کے سوالات کا جواب دیں گے۔ اس وقت جلسہ آپ کا ہے۔ اور آپ کی طرف سے کھلی دعوت بار بار دی جاتی ہے کہ ہمارے سدھانت بالکل ٹھیک ہیں۔ آئے کوئی ہم پر سوال کرے۔ اب جبکہ ہم آپ کے سدھانتوں کی پریکشا کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ بجائے اس کے کہ ہمیں خوشی سے موقع دیں اُلٹا یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ ہمارے منڈپ پر آویں اور ہمارے سوالات کا جواب دیں۔ اس سے زیادہ اندھیر اور کیا ہو سکتا ہے؟ آپ کسی

...بات پر پرکاش کر دیا اگر ہمارے سناتنی بھی سناتنی پرکش ہے۔ تو وہ بھی کوئی ایک رکھ دو اگر سیوک پرکاش کو بھی مضمون رکھتا ہے۔ تو ساتھ ہی پریم بھی لکھو۔ کہ آیا وہ وید انکول ہیں۔ یا نہیں۔ تا آپ کو معلوم ہو جاوے۔ کہ کس کی تعلیم سچی اور کس کی تعلیم اشلیل اور مخرب اخلاق ہے۔ ہم نے جواب دیا تھا۔ معقول اور سنجیدگی کا شنکر۔ تحصیلدار صاحب نے جو کہ اپنے آپ کو ...ہ ظاہر کرتے تھے۔ صاف الفاظ میں ...کہنے لگے۔ فرمایا۔ کہ خاموش رہو بھولو اور بیٹھ کر کہا۔ پنڈت جی! آپ تشریف لے جائیں بجز سوائے بیہودہ شور کے اور کچھ نہیں جانتے اس پر ہم جناب تحصیلدار صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور ترانہ فتح بابلی گاتے ہوئے گھر سے باہر آگئے۔ اور اپنے گھروں کا رستہ لیا۔ اس وقت ڈیڑھ بجے کا وقت تھا۔ اسی دوران میں چند ایک بھائی سے گئے لیکھ... نے ہم دونوں کی زنگ کرنے کی کوشش بھی کی۔ مگر ہم لوگ ٹال گئے۔ ورنہ دہاں تو شاستر ارتھ کی بجائے شستر ارتھ تیار رکھا تھا۔

تین بجے کے قریب تحصیلدار صاحب کے پاس یہ لوگ پھر پہنچے۔ کہ بات چلتی ہے کوئی صورت نکالیے گا۔ بلکہ یہی خیال کہ ہم کو نیچا دکھانے کا موقع مل سکے۔ جناب تحصیلدار صاحب نے ان کی عرضی پر پھر مجھے بلوایا۔ میں نے کہا ہم تیار ہیں۔ لیکن چونکہ ہمیں کہ ٹالدی جاتا ہے۔ اس لئے امن قائم رکھنے کی ذمہ داری انہی کی ہے۔ ہاں ہم اپنے آدمیوں کے ہر طرح سے ذمہ دار ہوں گے۔ اپنی پارٹی کے آدمیوں کے ذمہ دار خود ہیں۔ مگر انہوں نے اس کو ماننے سے قطعی انکار کیا۔ اور کہا۔ کہ ہم اپنے آدمیوں کی کوئی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ ہم نے جواب دیا کہ اگر آپ نہیں تو آپ امن قائم رکھنے کے ذمہ دار نہیں بنتے۔ تو ہمارے مندر میں آئیں۔ ہم اپنے آدمیوں کے ذمہ دار بنتے ہیں۔ مگر

اُنہوں نے کوئی بات نہ مانی۔ اس کے بعد جناب تحصیلدار صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم بمعہ پولیس اور اگر ضرورت ہوئی۔ تو ریزرو پولیس کے ہمراہ آویں گے۔ اور اگر کوئی شرارت ہوئی۔ تو جو شرارت کریں گے۔ ان کو گرفتار کر لیں گے۔ میں نے کہا تو پھر آپ ذمہ داری لے لیں۔ انہوں نے کہا ہمیں ذمہ داری لینے کی کیا ضرورت پڑی ہے۔ اگر یہی حالت ہے۔ تو ہم کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دے سکتے۔ نہ ہی لیکچر ہونے دیں گے۔

جب کوئی صورت میں نے کامیابی کی نہ دیکھی تو مجبوراً واپس چلا آیا۔ اس کے بعد جو کہانی سناتن دھرمی برتھ پوش واقف کار نے گھڑی ہے۔ کہ چٹ تحصیلدار صاحب کو بھیجی گئی ہے۔ یہ سب بے بنیاد اور لغو ہے۔ ہم نے کسی قسم کی چٹ نہیں بھیجی۔ یہ سناتن دھرمی واقف کار صاحب کی سراسر ناواقفیت اور غلط بیانی کا کھلا ثبوت ہے۔ ورنہ چٹ اخبار میں چھپوا دیں۔

علاوہ اس کے سناتنی کنیا پاٹھشالہ کھولنے کے متعلق برتھ پوش واقف کی دیدہ دلیری ہے۔ آج عرصہ ایک سال سے سینے پر آریہ پتری پاٹھشالہ کی ترقی اور ہردلعزیزی کو دیکھ کر سانپ لوٹ رہے تھے۔ متعدد بار آنیسران ضلع نے

اپنی گرہ سے انعامات تقسیم کئے۔ اور اعلان کیا۔ کہ ضلع بھر میں یہ اول درجہ کی پاٹھشالہ ہے۔ یہ بہانہ کی تلاش میں تھے تاآخر اپنی دو لڑکیوں کو بھگا کر یہ کہلوا دیا۔ کہ ہمارے گھنے ایک اوھیا پکہ نے پوچھے ہیں۔ بس پھر کیا تھا۔ عقل کے اندھوں اور گانٹھ کے پوروں میں کھلبلی سی مچ گئی۔ کیونکہ پاٹھشالہ کے کسی ادھیکاری کو نہ پوچھا گیا۔ رشی دیا نند کے سدہانت کی بے ہوتی تھی۔ اور پورانکوں نے اپنے پورانوں کے حکم کی مٹی پلید کرنی تھی۔ جوش میں آ کر کنیا پاٹھشالہ کھول دی۔ ان کا خیال یہ تھا۔ کہ آریہ پاٹھشالہ بند ہو جاوے گی۔ مگر یہ دیکھ کر کہ صرف پندرہ بیس لڑکیاں نکل سکے۔ نادم سے ہوئے پھرتے ہیں۔ اس پر طرفہ یہ کہ اپنے سناتنی بھائیوں کے سامنے بھی اپنی پوزیشن صاف کرنی سخت مشکل ہو رہی ہے۔ کیونکہ آج تک تو یہ کہتے رہے تھے۔ کہ لڑکیوں کو پڑھانا نہیں چاہئے۔ اور آریہ سماج کی پاٹھشالہ پر ہزار ہزار پھبتیاں اڑاتے تھے۔ اب نہیں تو کسی کیا کہیں نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن اور کبھی ادھر اور کبھی ادھر بغلیں جھانک رہے ہیں۔ لڑکیاں پھر واپس آ رہی ہیں۔ اور تحریری معافی مانگ مانگ کر پھر داخل ہو رہی ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ کہہ رہی ہیں۔ کہ ہمیں بھگا کر کہلوایا گیا ہے۔ چنانچہ جن لڑکیوں کو انہوں نے بہکایا تھا۔ اُن کے

تحریری معافی نامے ہمارے پاس موجود ہیں جن میں سب صداقت ظاہر کی گئی ہے۔ جو کہ وقت ضرورت ظاہر کر دی جاوے گی۔

پنڈت منسارام جی۔ پنڈت بدھ دیو جی کے بڑے پرچار شالی لیکچر ہوئے۔ جن کا جنتا پر خوب پربھاؤ پڑا۔ جب یہ سلسلہ آریہ سماج مندر میں شروع تھا۔ اور پنڈت منسارام جی کی قابلیت کی دھاک بندھ رہی تھی۔ تو سناتن دھرمی نیتا اپنے جال میں پھنسے ہوئے بھولے بھالے لوگوں کو یہی سندیش دیتے سنائی دیتے تھے۔ کہ سماج مندر میں کوئی نہ جاوے۔ بھگوت مندر کا نوں سے سننے والا بھی نرک کا ادھکاری ہے کوئی پرش استری اس سمت سے گذرے بھی نہیں کیونکہ ان کے پاس سوائے اس کے کوئی نسخہ ہی نہ تھا۔ مگر آج کل کی تعلیم یافتہ جماعت بھلا ان باتوں پر کب دھیان دیتی ہے۔ حاضری کافی ہوتی رہی اور ویدک دھرم اور رشی دیا نند کی جے کے نعروں سے مندر اور شہر گونجتا رہا۔ اگر اس صداقت کے اظہار کے باوجود بھی سناتنی برتھ پوش "واقفکار" باز نہ آیا۔ اور اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا۔ تو مزید معاملات پر روشنی ڈالی جاوے گی۔ یار زندہ صحبت باقی۔

دیانند دلت اُدّہار سبھا گورودبھون لاہور

گورداسپور منڈل کی سرگرمیاں

موضع جاگروال تحصیل پٹھان کوٹ میں مہاشہ رام آسرا جی ساہوکار نے تقریباً چھ سات سو روپیہ کی لاگت سے اس علاقہ کے گرامین آریہ بھائیوں کی تکلیف رفع کرنے کے لئے ایک کنواں بنوایا ہے۔ اس کی افتتاحی رسم ۲۸ مئی ۱۹۳۲ء کو ادا کی گئی۔ جس میں اردگرد کے گراموں کے معزز زمیندار جاٹ مہاجن اور بہت سے گرامین آریہ بھائی بھاری تعداد میں شامل ہوئے۔ اور سب نے گرامین آریہ بھائیوں کے ہاتھ سے جنہیں وہ اچھوت سمجھا کرتے تھے۔ پانی نکلوا کر خوشی سے پیا اور آئندہ کے لئے سب نے اتفاق رائے سے بلاامتیاز ذات پات کے سب لوگوں کا اس کوئیں سے پانی بھرنا منظور کیا اور اس اپکار کے لئے داتی مہاشہ کا دھنیاواد ادا کیا ؛

۲۹ مئی ۱۹۳۲ء کو سجان پور میں علاقہ کے قریباً چالیس پچاس گراموں کے آریوں کا ایک بھاری سمیلن کیا گیا۔ جس میں نتیجہ ہوا۔ کہ کوئی آریہ بھائی کسی غیر آریہ ہندو کو دھن کے لالچ سے لڑکی بیاہ کر نہ دے۔ جیسا کہ ملتان وغیرہ کے علاقہ کے اکثر ہندو لوگ لین دین کر کے پر لوبھنوں سے گرامین آریوں کی لڑکیاں بیاہ لے جاتے تھے۔ اور یہ بھی نتیجہ ہوا کہ کوئی گرامین آریہ بھائی بیس روپے سے زیادہ اپنی لڑکی کے بیاہ پر خرچ نہ کرے۔ صرف سودیشی کپڑا استعمال کرے۔ اور چھوٹی عمر میں اپنے بچوں کی شادی نہ کرے ؛

گذشتہ رام نومی کے دن ایک بڑا ناخوشگوار واقعہ موضع پنڈوری مہنتاں میں ہوا اس روز ایک ناٹک کا کھیل ہوا۔ جس میں اردگرد کے دیہات کے آریہ بھائی بھی موجود تھے۔ وہاں پر موضع طالب پور کے ایک دیہاتی مدرس مسمی بدری ناتھ نے جو ذات کے برہمن کہلاتے ہیں۔ ایک مہاشہ کا اپمان کر کے اس کو دری سے اُٹھا دیا۔ حالانکہ دری پر برہمن مہاشہ مذکور اور اپمانت مہاشہ نے مل کر بچھائی تھی۔ اس پر اردگرد کے دیہات کے آریوں میں بڑا جوش پیدا ہوا۔ ہمارے مسلمان پڑوسی بھائیوں نے جو ہمیشہ ایسے واقعات سے فائدہ اُٹھانے کی تاک میں رہتے ہیں۔ دیہاتی آریوں کو مسلمان بنانے کے لئے مجمع اور لالچ دینے شروع کر دیئے اس پر اردگرد کے ہندو مہاجن لوگوں میں بہت چرچا شروع ہو گیا طالب پور گرام کے معزز ساہوکار لالہ ملوشاہ دسکا ہیئے مہاجن بھائیوں کی مخالفت کے باوجود آریہ مہاشیوں کی بہت مدد کی۔ اور اپنے گھر کے پمپ سے پانی بھرنے کی اجازت دے دی جس پر گاؤں کے ہندوؤں نے انہیں بائیکاٹ کی دھمکیاں دیں۔ مگر انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ دینا نگر کے لالہ کشمیر امل جی دانیہ آریہ سماج بھی وہاں پہنچے۔ اور آریہ مہاشوں کو مسلمانوں کی چالوں سے بچنے کے لئے نصیحت کیا۔ پنڈوری کے اُچیہ مہنت شری رام داس جی مہنت جو اس علاقہ میں بڑے مانیہ اور پوجیہ ہیں ہندوؤں کو اس چھوت چھات کے خلاف سمجھایا۔ اور مناسب اپدیش کیا۔ اس سے متاثر ہو کر طالب پور پنڈوری وغیرہ کے برہمن اور مہاجن لوگوں نے بھی ہوش سنبھالی اور موضع پنڈوری۔ بنسیاں۔ گھوٹ۔ د لکھن وال۔ کلیچ پور کے مہاجن ساہوکاروں نے اپنے اپنے گراموں میں پنچایتیں کر کے آریہ مہاشیوں کے پاس تحریریں بھیج دیں کہ تم ہمارے گراموں کے کنوؤں سے پانی بھرنے کی پوری آزادی ہے۔ شری مہنت صاحب نے لالہ ملوشاہ کی معرفت کہلا بھیجا کہ ہم سب بھائیوں کے ساتھ ہیں اور ہمارے کنوؤں سے آریہ مہاشیوں کے پانی بھرنے پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اس حوصلہ افزائی پر موضع طالب پور میں ۱۶ جون کو ایک بھاری سمیلن کیا گیا۔ جس میں آریہ مہاشیوں کے پندرہ دیہوں کے مکھیا لوگ اور ہندو بالا گراموں کے مہاجن دوکاندار زمیندار آکالی صاحبان سمیلت ہوئے۔ اور سب نے نتیجہ کیا کہ ہمارے گراموں میں آریہ لوگوں کے ہمارے کنوؤں سے پانی بھرنے میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اور آریہ بھائیوں نے بھی فیصلہ کیا کہ مسلمان وغیرہ غیر مذاہب کے خوف یا لالچ سے کوئی آریہ اپنے ویدک دھرم کو نہیں چھوڑے گا۔ اور ہم اپنے دھرم میں درڑھ رہیں گے۔ شکر کا مقام ہے۔ کہ ہمارے گرامین سناتنی بھائیوں میں بھی اپنی جاتی کی رکشا کا احساس آرہا ہے۔ اور گاؤں کے سمجھدار برہمن راجپوت مہاجن سناتنی دھرمی بھائی اپنے

(دیکھو صفحہ ۱۷ کالم اول کے نیچے)

سماچار جگت

گورو کل شلک میں کمی۔ پبلک کے مطالبہ ... گوروکل سبھا نے گوروکل شلک میں کمی ... کرنے کے لئے ... کی جگہ ۱۲ ... پانچ جماعتوں ... ۶ کی بجائے ... دسویں تک ... کی بجائے ... کے لئے ۲۵ کی بجائے ... یا ہوا یا لیہ کے لئے ... تبدیلی کر دی ہے۔ اس رعایت سے ... اپنے بچوں کو ... داخل کرانا چاہیں۔ اور وہ جلد ... داخلہ ۱۵ جولائی تک ہو ... (کیہ ادھشٹاتا گوروکل سماج گردھا ... پورا) ؛

آریہ سماج گوجرانوالہ کا چناؤ۔ آریہ سماج ... سالانہ چناؤ ۲۶ جون ۱۹۳۲ء ... ۱۹۸۹ ... آریہ سماج گوجرانوالہ کے ... ہیں۔ ... چندہ ... فورا درشن دیں۔ ... متوجہ کرتے ہیں ... منتری آریہ سماج گوجرانوالہ) ؛

آریہ سماج جگادھری کا چناؤ۔ ... رام ... پردھان ... ماسٹر جی آپ ... منتری ... ناتھ جی بی اے ایل ... منتری ... بابو چرن داس ... ساہو کار ... اپ منتری ... مہاشہ ... پرشاد جی ... مہاشہ رام ناتھ جی پستکادھیکش ... لال جی پرچار ادھشٹاتا ؛ ... آریہ سماج جگادھری) ؛

آریہ سماج ہاروال (سیالکوٹ) ... پردھان۔ مہاشہ رام رکھا ... لالہ منوہر لال جی ہیڈ کلارک

(بقیہ صفحہ ۱۶)

... پریم کرنے اور چھوت چھات ... ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے ... چھوت یا ولت ... کرتے ہیں اب تک ... آریہ کہنا ... ہوگا ... آ چکے ہیں ؛ ... ریاننگھ

... سکریٹری لالہ جگن ناتھ جی بال میکر سکریٹری ... ہنسراج جی نارنگ۔ جائنٹ سکریٹری ماسٹر بنواری لال جی ڈرائنگ ماسٹر۔ خزانچی لالہ منوہر لال جی ٹال والے ؛

(سکریٹری آریہ سماج ہاروال سیالکوٹ)

آریہ سماج کمالیہ کے سماچار۔ ۵ جون ۱۹۳۲ء ہفتہ داری اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں گورنمنٹ پر زور دیا گیا۔ کہ وہ آریہ سماجی پولیٹیکل قیدیوں کے لئے جیل مینول میں ایسی تبدیلیاں کرے۔ کہ جس سے وہ اپنے کرم کانڈ آزادی سے کر سکیں ؛

(۲) اس سال بھی گذشتہ سالوں کی طرح آریہ پتری پاٹھ شالہ کا نتیجہ بہت اچھا رہا جس کے لئے شریمتی جے دیوی جی شرمتی چندر دیوی جی مبارکباد کی مستحق ہیں۔ آٹھویں جماعت میں پندرہ لڑکیاں امتحان میں بیٹھی تھیں۔ جن میں سے ۱۴ پاس ہوئیں۔ پانچویں جماعت کے امتحان میں ۲۴ لڑکیاں بیٹھی تھیں۔ جن میں سے ۲۲ پاس ہوئیں ؛

(جسونت آریہ سیوک منتری آریہ سماج کمالیہ) ؛

آریہ سماج کیملپور کے سماچار ۔۔۔ جون

۱۹۳۲ء کو آریہ سماج مندر کیملپور میں پنڈت سکھ دیو جی ہاکٹ آریہ بک ڈپو کے سپتر پنڈت ... مہاشہ منا سنگھ منتری آریہ سماج کے سپتر سندر داس کے یگیوپویت سنسکار ہوئے اور پنڈت سکھ دیو جی نے چھ روپے مختلف مدات کو دان دیا ؛

(۲) آریہ سماج کیملپور نے ہندی بھاشا پڑھانے کے لئے انتظام کیا ہوا ہے۔ جو شخص چاہے۔ اور جس وقت چاہے آ کر تعلیم پا سکتا ہے۔ سناتن دھرمیوں کو بھی یتن کرنا چاہئے کیونکہ آریہ سماج اور سناتن دھرم کا یہ کام مشترکہ ہے ؛

(۳) مہاشہ سنت رام جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا ۲۹ مئی کو پدھارے۔ اور ان کے پربھاوشالی بھجن بھاری حاضرین میں ہوئے۔

(منا سنگھ منتری آریہ سماج کیملپور) ؛

لاڈوہ میں ودھوا وواہ۔ ۷ جون ۱۹۳۲ء کو لاڈوہ آریہ سماج مندر میں مہاشہ گنگا رام جی کا پنر ودواہ رام کور دیوی سے ہوا۔ اس موقعہ پر ۵ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان تقسیم کیا گیا۔

(رام گوتم پردھان آریہ سماج جگادھری)

جگادھری میں ویدک وواہ - ۲۴ اپریل

کو جگادھری میں لالہ ... کا پسر ... لالہ آتما رام جی کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ویدک ریتی سے ہوا ؛

۲ مئی ۱۹۳۲ء کو چودھری تیلو رام جی کی سپتری شکنتلا دیوی کا وواہ چودھری رگھبیر سنگھ جی اگن پور نواسی کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ دو روپیہ مختلف فنڈوں کو دیا گیا ؛

۱۸ مئی کو چودھری ... رام کی سپتری سرجا دیوی جی کا وواہ چودھری رام سروپ جی کلیانہ نواسی سے ہوا۔ اور ۲۰ مئی کو بی بی شانتی دیوی کا وواہ مہاشہ ... رام جی ... دیوی کا وواہ مہاشہ برہم سنگھ جی سے ہوا۔ یہ وواہ آدرش ہوا۔ برات میں کیول پانچ پانچ آدمی تھے۔ کھانا نہایت سادہ۔ اور جہیز بھی ایک ایک جلد ستیارتھ پرکاش بھینٹ کی گئی۔ ان وواہ سنسکاروں کو دیکھنے کے لئے خضر آباد کے سینکڑوں نر ناری پدھارے تھے ؛

(رام دت گوتم) ؛

آریہ سماج ظفروال کے سماچار۔

پنڈت ... چند جی سپرنٹ اپدیشک نے آریہ سماج ظفروال کی طرف سے ... ہال میں ... رات پورے چھ دن وید منتروں کی ویاکھیا ...

کو گئے پرچار کیا۔ ننندن بعد مہاشہ بلدیو جی جھنیک بھی پدھارے۔ جھنیک مہاشہ کے بڑے منوہر بھجن ہوتے رہے ؛

۲۹ مئی کے سایتاہک ست سنگ میں بھی پنڈت جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور سندھیا کرنے کی اچت ودھی بتلائی۔ اور مہاشہ بلدیو جی نے اپنے سندر بھجنوں سے آریہ بھائیوں کو آنندت کیا۔ (گردھاری لعل آریہ منتری آریہ سماج کھرڈال ضلع سیالکوٹ) ؛

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور کے سماچار

اس سپتاہ میں ڈاکٹر کرشن لال جی کا وواہ وید رِیتی سے پنڈت رامیشور جی شاستری نے کروایا۔ جس میں دس روپے دان آریہ سماج کو ملے۔ منگل وار کو پراتہ کال دیوان سرداری لال جی وکیل پرنسپل کمشنر کے گھر ہون یگیہ کیا گیا۔ دان عہ آریہ سماج ملا ؛

اتوار پراتہ ٹھاکر شنکر داس جی کے گھر پریم گلی میں ہون یگیہ کیا گیا۔ پانچ روپے دان سماج کو ملے۔ اتوار شام کو سایتاہک ست سنگ میں پنڈت پریہ ورت جی کا نہایت ہی عالمانہ ویاکھیان ہوا ؛

(چونی لال منتری آریہ سماج گوالمنڈی لاہور)

آریہ سماج پالم پور کے سماچار

سالانہ جلسہ یکم ۲-۳ جولائی کو ہوگا۔ ۲ جولائی کو آریہ کانفرنس ہوگی۔ راتری پاٹھشالہ کے طلبا کو انعام تقسیم کئے جائیں گے ؛

(۲) ۱۱ مئی کو لالہ نرائن داس سب پوسٹ ماسٹر کی پتری کا مہاشہ وید برت جی سے وواہ ہوا۔ کنیا پکش کی طرف سے ۵ روپیہ دان ملا

(۳) آریہ سماج پالم پور کے آریہ سماجیوں کا جلسہ عام مہاشہ نند لال جی منتری آریہ سماج پک جھمبر کے سفاکانہ قتل پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ سرکار سے استدعا ہے کہ قاتل یا قاتلوں کا سراغ لگا کر عبرتناک سزا دے ؛

(پردھان آریہ سماج) ؛

آریہ سماج نیروبی کے سماچار :-

(۱) ویدک وواہ۔ مہاشہ کرم چند جی ہانڈا کی سپتری کا وواہ ستی کو بڑی خوشی سے ہوا۔ برات ایلڈوریٹ سے پہنچی۔ نیروبی کے مشہور پنجابی کوی مہاشہ سیتا رام سنگل نے مہاشہ نریندر ناتھ سنگل کی طرف سے ادھشٹھاتا تھے۔ مہاشہ نریندر ناتھ جی سنگل لالہ مکند لعل جی سابق پردھان سناتن دھرم سبھا و منیجر سناتن دھرم ہائی سکول جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے سپتر ہیں۔ آپ کی طرف سے پنڈت ایشور داس جی کرم ہوتے تشریف لائے ہوئے تھے۔ لڑکی والوں کی طرف سے شریمان ماسٹر آریہ منی ودیارتھی ایم اے پروہت تھے۔ ۲½ بجے شام کو آریہ نیرول بینڈ کے ساتھ برات کا سواگت کیا گیا۔ اور برات کو براہ پوران ویدک مریادا کے ساتھ کیا گیا ؛

زر کی طرف سے ۲۱۰ شلنگ آریہ سماج کو سنستھاؤں کو اور لالہ کرم چند جی نے ۱۷ شلنگ دان دیا۔ لالہ شنکر داس نے دس شلنگ آریہ پتری پاٹھشالہ کو دان دیئے۔ آریہ سماج ہر دو فریق کو ہاردک بدھائی بھینٹ کرتا ہے ؛

(۲) شردھانند برہمچاری آشرم نیروبی مہاشہ چھوٹا بھائی جی ٹیل شہرت سے برہمچاریوں کو ساتھ لیکر یوگنڈا پرانت میں ماہ اپریل کی چھٹیوں میں آشرم کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کے لئے بڑے بڑے شہروں میں گئے۔ گجراتی سیٹھوں نے آشرم نواسیوں کا خوب سواگت کیا۔ برہمچاریوں کے ویایام اور سمواد کو عام لوگوں نے خوب پسند کیا۔ دورہ میں وہ لگ بھگ چودہ ہزار شلنگ نقد اکٹھا کرنے میں سپھل ہوئے ؛

(۳) سالانہ جلسہ۔ آریہ سماج نیروبی کا ۲۹ واں سالانہ جلسہ ۳۰-۳۱ جولائی اور یکم اگست سرسریا جانا انترنگ سبھا کی طرف سے نشچے کیا گیا ہے۔ منتری مہودیہ آریہ سارودیشک سبھا اور ملی اندر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے سیوگیہ سنیاسی و اپدیشک بلانے کے لئے پورا کوشش کر رہے ہیں ؛

(۴) ہفتہ واری اجلاس کے اندر مہاشہ کرشن دیو کپیل بی اے ڈپٹی پردھان آریہ سماج کے دو ویاکھیان خوب معرکہ کے پچھلے دنوں ہوئے۔ جن کے اندر فاضل لیکچرار نے آریہ سماج کے اندر موجودہ اداسینتا کا پورنک کھنڈن کیا۔ اور آریہ سماج کے ہتیشی خواہوں سے اپیل کی کہ اس قسم کی جھجک کے شکار نہ ہو کر اپنے جیون کو باقاعدہ آریہ جیون بنانے میں لگے رہیں ؛

(۴) مہاشہ بی آر شرما منیجر آریہ پتری پاٹھشالہ کی سپتری نیلہ کماری کا چوڑا کرم سنسکار آریہ سماج نیروبی نے کرایا۔ اور ان کے سپتر بھوشن کا انّ پراشن سنسکار بھی ساتھ ہی کرایا گیا۔ کل دان بیس شلنگ ملا ؛

(۵) ۱۶-۱۶ اپریل کو مسٹر بی ایس ورما بیرسٹر (لدھیانہ نواسی) کے سپتر مسٹر آر ایس ورما کی سگائی کی رسم کماری تارا دتی پوری سپتری سری لالہ بالمکند پوری نیروبی کے ساتھ آریہ سماج نیروبی نے کرائی۔ کل دان قریباً ساڑھے تین صد شلنگ ملا ؛

مہاشہ بابو رام بھلہ پرتشٹھت سبھاسد آریہ سماج ہذا کی پتری کا نام کرن اور چوڑا کرم سنسکار

گوروکل سمبندھی پرشناولی

...آپ پرتی ندھی سمبادنی جب کے بنائے ہوئے گوروکل کی فیصلہ پر پہنچنے سے پہلے گوروکل کمیشن رکھنے والے سجنوں کی سمتی معلوم کرنے ہیں۔ ہم آپ پرشناولی پرکاشت کی ہے۔ جس کا جواب گوروکل پریمیوں سے جلد از جلد چاہتا ہے۔ پرشناولی من پرکار ہے:-

آشا ہے جنتا کو اس میں گہری دلچسپی لے کر پرشنوں کو اپنی سمتی سے شیگھر سوچت کرنا چاہئے۔

گوروکل شکشا پدھتی:-

(۱) (क) گوروکل میں اشٹادھیائی دوارا ویاکرن پڑھانے کی جو پدھتی ہے۔ کیا آپ کی سمتی میں اس پدھتی میں پریورتن کرنے کی آوشیکتا ہے؟ یدی ہے تو کیا؟

(۲) آپ کی سمتی میں ودیالیہ کے ودیارتھیوں کو سادھارن گیان بڑھانے کے لئے کن کن وشیوں کا ادھیین آوشیک ہے؟ ان میں کون سے وشے گوروکل ودیالیہ میں نہیں پڑھائے جاتے۔ اور ان کا پربندھ کرنے کے لئے آپ کیا نردیش دے سکتے ہیں؟

(۳) شکشا کے کشیتر میں ادھیاپن وشیک جو نوین پرنالیوں کا وکاس ہوا ہے۔ وہ گوروکل میں کہاں تک پائی جاتی ہیں۔ اور ان کے اور ادھک کام میں لانے کا کہاں تک پریتن کیا جا سکتا ہے۔ وستریت نردیش دیں:

(۴) گوروکل ودیالیہ کے برہمچاریوں کا باہر کے سکولوں کے ودیارتھیوں کے مقابلے میں گیان کیسا ہوتا ہے؟ کیا آپ کو اس کا کچھ گیان ہے؟ یدی ہو تو اداہرن دیجئے:

(۵) کیا آپ اس وچار سے سہمت ہیں کہ اُتم شرینیوں کو ودیالیہ وبھاگ سے پرتھک کر مہاودیالیہ کے ساتھ سمیلت کر دیا جائے اور ان دونوں شرینیوں سے ہی وشیش روپ سے ان وشیوں کا ادھیین کریں جو کہ آگے چل کر مہاودیالیہ وبھاگ کی پڑھائی میں وشیشتیا اپیوگی ہوں:

(۶) کیا ودیالیہ وبھاگ کے سب ودیارتھیوں کے لئے کسی قسم کی دستکاری کی شکشا آپ آوشیک سمجھتے ہیں:

(۷) کیا ویدار اور سادھارن مہاودیالیوں کو پرتھک نہیں کیا جا سکتا؟ یدی کیا جا سکتا ہے تو کس پرکار؟

(۸) کیا آپ کی سمتی میں پاٹھیہ درشن کی پستکوں کی پڑھائی تتھا پریکشا کا مادھیم سنسکرت ہونا چاہئے یا ہندی؟ ہندی مادھیم کر دینے سے درشنوں کے واستوک گیان میں ورودھی ہوگی یا گھٹتی:

(۹) کیا آپ کی سمتی میں وید تتھا سادھارن مہاودیالیہ میں انگل بھاشا کی یوگیتا سنتوش جنک ہوتی ہے؟ کیا اس سے ادھک انگلش گیان کی آوشیکتا ہے:

(۱۰) اس سمے ودیالیہ وبھاگ میں ادھیاپک ہی ادھشٹھاتا کا کاریہ کرتے ہیں۔ کیا آپ اس سدھانت سے سہمت ہیں۔ کہ ودیالیہ وبھاگ میں ادھیاپک ہی ادھشٹھاتا کا کاریہ کریں۔ یدی ہاں تو کیا آپ کی سمتی میں ادھیاپکوں پر بھار اتی ادھک تو نہیں پڑ جاتا؟ یدی پڑتا ہے تو آپ کی سمتی میں انہیں پڑھانے کے لئے کتنے انتر دیئے جانے چاہئیں:

نوٹ۔ ایک انتر ۴۰ منٹ کا ہوتا ہے۔ تتھا اس سمے ادھیاپکوں کو چھ انتر پڑھانا پڑتا ہے:

(۱۱) مہاودیالیہ وبھاگ کے ودیارتھیوں کو کن کن وشیوں کا آوشیک روپ سے ادھیین کرنا ہوتا ہے۔ وید۔ ویدانگ سنسکرت انگل بھاشا۔ کیا آپ کی سمتی میں اتنے وشیوں کا آوشیک روپ سے ادھیین کرانا یوگیتا کی ورودھی کے لئے سہایک نہیں ہوتا؟ یدی ہوتا ہے تو وید۔ ویدانگ تتھا سنسکرت کی یوگیتا میں کسی پرکار کی کمی کئے بنا آپ کیا پریورتن نردشٹ کرتے ہیں:

گوروکل کا رہن سہن:-

(۱) گوروکل میں فیس اس پرکار لی جاتی ہے:-

پہلی پانچ شرینیوں میں ۱۵ روپے ماسک
چھٹی سے دسویں تک ۲۰ " "
مہاودیالیہ میں ۲۵ " "

نوٹ۔ اب ۱۵۔ ۲۰۔ اور ۲۵ کی بجائے علی الترتیب ۱۴۔ ۱۸۔ اور ۲۲ روپے کر دی گئی ہے:

کیا یہ فیس پالن پوشن کی درشٹی سے کم یا ادھک نہیں ہے؟ آپ کی سمتی میں اس میں کیا پریورتن ہونا چاہئے؟

(۲) یدی کسی برہمچاری کے سنرکشک نیت فیس دینے میں اسمرتھ ہوں۔ اور اس سے کچھ کم فیس دے سکتے ہوں۔ اور ان کا [illegible] کم فیس کے انوسار اپنے پالن پوشن کے خرچ کو کم کر کے گوروکل کی شکشا سے لابھ اٹھانے کا چیک ہو تو کیا آپ کی سمتی میں انکو اس کا اوسر دینا چاہئے یا نہیں؟ یدی آپ اس سے سہمت ہوں۔ تو پربندھ کی درشٹی سے آپ کیا پریورتن پرستاوت کریں گے؟ ساتھ ہی یہ بھی بتائیے۔ کہ اس پرکار کی شردھا آپ کس شرینی سے رکھنا اُچت سمجھیں گے:

(۳) کیا آپ گوروکل میں ودیارتھیوں کے اپنے آپ روپیہ کے اُپارجن کرنے کے سدھانت سے سہمت ہیں؟ یدی سہمت ہیں تو آپ اس کے لئے کون سے کریاتمک سادھن پرستاوت کر سکتے ہیں؟

(۴) آپ کی سمتی میں گوروکل کے ودیارتھیوں کا پالن پوشن کا پربندھ گوروکل کی طرف سے ہونا چاہئے جیسا کہ اب ہوتا ہے۔ یا یہ ودیارتھیوں کو خود کرنا چاہئے؟ یدی آپ دوسری بات سے سہمت ہیں۔ تو

(क) یہ اوسر ودیارتھیوں کو کس شرینی سے دیا جانا چاہئے؟

(ख) اس کے لئے روپیہ پیسہ ودیارتھیوں کے پاس رہے۔ اور وہ خود اسے خرچ کریں یا روپیہ پیسہ دھن وہ کے ہاتھوں گوروکل کاریالیہ میں رہے۔ اور وہ آوشیکتا نوسار (انڈینٹس) سے اسے خرچ کریں۔ یا وہ ودیارتھیوں کے ادھشٹھاتا اتھوا ادھیکش کے پاس رہے۔ جس کی سمہتی میں وہ خرچ ہو؟

(ग) ودیارتھی ۱۔ پئے روپے کس پرکار خرچ کریں۔ اس کے لئے کوئی نگرانی یا نام اتھوا اسکیل بنا ہونا چاہئے یا انہیں ادھیکش کے نرکشن میں اپنی اچھا انوسار کم یا ادھک خرچ کرنے کی سوتنترتا ہونی چاہئے؟

(۵) برہمچاریوں کو پراتہ کال کتنے بجے اٹھایا جانا آپ کی سمتی میں اُچت ہے۔ چھوٹے بڑے برہمچاریوں کے لئے پرتھک پرتھک انتر دیجئے:

نوٹ: اٹھنے اور سونے کا موجودہ وقت یہ ہے
ایکم شرینی صبح ۵ بجے اٹھنا اور ۸ بجے سونا
دوم شرینی سے پنجم شرینی ۴½ بجے اٹھنا اور ۹ بجے سونا:
۶ سے ۱۰ ویں شرینی ۴¼ بجے اٹھنا اور ۹ بجے سونا:
۱۱ سے ۱۴ ویں شرینی ۴ بجے اٹھنا اور ۹ بجے سونا:

(۶) چھوٹے برہمچاری (پہلی پانچ شرینیوں) کے رہن سہن کے سمبندھ میں نمن لکھت وشیوں پر آپ کی کیا سمتی ہے؟

(क) انہیں پہننے کے لئے جوتا دیا جائے یا نہ؟

(ख) ورشا سے بچانے کے لئے کیا پربندھ کیا جائے؟

(ग) مچھروں سے بچانے کے لئے مسہری کے دنوں میں مسہری دی جائے یا نہیں؟

(घ) ویش میں کسی پرکار کے پریورتن کی آوشیکتا ہے یا نہیں؟ تتھا سردیوں میں دھوتی کے استھان پر گرم پاجامہ کرتا کے استھان پر گرم کوٹ آدی دیئے جائیں یا نہیں؟

(۷) مہاودیالیہ کے برہمچاری کو پریوارک جیون کے لابھدائک پربھاؤ سے ونچت نہ رکھنے کے لئے لمبی چھٹی میں گھر بھیجا جا سکتا ہے۔ کیا آپ کی سمتی میں ان کے گھر جانے کی یہ پرتھا اُچت ہے یا نہیں؟ کیا آپ کی سمتی میں گھر جانے کی پرتھا کو نیچے کی شرینیوں میں جاری کرنا چاہئے یدی ہاں تو کس شرینی سے اور کن نیتی بندھنوں سے؟

(۸) گوروکل میں چھاترورتی کن اوسروں پر دی جانی چاہئے؟ اس سمے وید مہاودیالیہ میں ہی یہ اپا چھاترورتی دی جاتی ہے۔ کیا ودیالیہ وبھاگ میں بھی کنہیں وشیش اوسروں میں چھاترورتی دی جانی چاہئے؟

(۹) کیا برہمچاریوں کو پتر ویوہار کا ادھکار ہونا چاہئے۔ یدی ہاں تو کس شرینی سے اور مہینے میں کتنے پتر اور کن کن کو وہ پتر لکھ سکتے ہیں۔ ودیالیہ تتھا مہاودیالیہ دونوں وبھاگوں میں کتنے کتنے پتر لکھنے کا ادھکار ہونا چاہئے؟ (اس سمے چھٹی سے چودھویں تک ماس میں ایک پتر لکھنے کا ادھکار ہے)

(۱۰) (क) وارشک اتسو کے اوسر پر استریاں وشیش روپ سے گوروکل کا اولوکن کرتی ہیں تتھا اتسو کے دنوں میں پنڈال آدی میں استریوں کا آنا جانا نشیدھ نہیں ہے۔ پرنتو ایسے اوسروں پر یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ استریاں برہمچاریوں کے آشرم آدی میں گوروکل دیکھنے کے لئے بھی نہیں جا سکتیں۔ کیا یہ پرتھا اُچت ہے؟ یا کہ اس میں کسی پرکار کے پریورتن کرنے کی آوشیکتا ہے؟

(ख) دیش ودیش میں شکشت نتا بالکیاں تتھا مہیلاؤں کو گوروکل کے آدرش تتھا دکھلیان آدی میں بھی سمیلت ہونے کا اوسر دیا جا رہا ہے۔ پرنتو بھارت کی شکشت مدھیم تتھا سادھارن شرینی کی مہیلاؤں کو گوروکل سے سروتھا پرتھک رکھا جاتا ہے۔ کیا آپ اس بات کی آوشیکتا سمجھتے ہیں۔ کہ ان شکشت مدھیہ تتھا سادھارن شرینی کی مہیلاؤں کو بھی گوروکل کے اولوکن کا ادھک اوسر دیا جائے یدی ہو تو اس کے لئے آپ کیا ویوستھا اُچت سمجھتے ہیں؟

(باقی آئندہ)

"پرکاش" کے نئے خریدار بنانا آپ کا کرتویہ ہے


امرت گولی
قیمت ایک روپیہ
نمونہ ۲ر
گندھارس
عرق بخار
نمونہ ۲ر

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

قیمت سالانہ للعہ
ششماہی سہ عہ

ممالک غیر سے
لعہ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۲۸ | ۱۳-۱ اساڑھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۶ جون سنہ ۱۹۳۲ء { دیانند آبد ۱۰۸ } Sunday 26 June 1932 | نمبر ۲۵

وید امرت

اگنی سے پرارتھنا

इन्धानास्त्वा शतं हिमा द्युमन्तं समिधीमहि। वयस्वन्तो वयस्कृतं सहस्वन्तः सहस्कृतम्। अग्ने सपत्नदम्भनमदब्धासो अदाभ्यम्। चित्रावसो स्वस्ति ते पारमशीय॥ यजु० ३।१८॥

"ہے اگنی! ہم جلتے ہوئے لوگ تجھ جلتے ہوئے کو سو ورش تک جلاویں۔ ہم جیون والے لوگ تجھ جیون دینے والے کو، ساہس والے ہم لوگ تجھ ساہس دینے والے کو، کسی سے نہ ستائے گئے ہم لوگ تجھ اہنسیہ اور شترو ناشک کو جلاویں۔ ہے وچتر پرکار کے لابھ پہنچانے والے اگنی! تیرے کلیان کاری ادھار کو ہم پا جاویں۔"

اس منتر میں اُس اگنی کا ورنن کیا ہے۔ جس میں یگیہ کرتے ہیں۔ پہلے انش میں دو باتیں بتائی ہیں۔ پہلی تو یگیہ کرنے والوں کی یوگیتا۔ کہا ہے کہ "جلتے" ہوئے ہم لوگ جلتی ہوئی اگنی کو جلاویں۔ اگنی تو جلتی ہوئی ہے ہی۔ بجھی ہوئی اگنی کو کون پرجولت کر سکتا ہے۔ ... [illegible]

پھر تیسرے کو جیون والے ہم لوگ جیون دینے والے اگنی کو پرجولت کریں۔ ... [illegible]

کھتری کنّیا کی ضرورت!

۲۱۲

میرا ایک مستر عمر ۲۵ سال کھتری ۔ تعلیم یافتہ تندرست ۔ خوبصورت اور باروزگار کنوارا ہے اُن کے لئے ایک تندرست خوبصورت تعلیم یافتہ اور گھر کے کاموں میں ہوشیار آریہ کنّیا کی ضرورت ہے ذات پات کی کوئی قید نہیں ۔ بال بدھوائیں بھی درخواست دے سکتی ہیں ۔

خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کریں :-

ودیا دھر ۔ ودیا النکار
آریہ سماج راولپنڈی شہر

شادی دی لوڑ

۱۹۴

شادی شاکھاواں دے وچ دس دوہرائیں نوجواناں سُندر شادی دا سطے تیار ہین ۔ دو دوہرائیں نال بچہ بچی ہین ۔ اک منڈا ڈھائی سال دا سُندر گورا ہے ۔ ملنہاں نوں اپنی جائیداد دا مالک بنانا ہے ۔ درخواست بھیجو

پتہ :-

منیجر رام چرن لال شرما ۔
ہندو ودوا آشرم اورئی ضلع جالون

وروں کی ضرورت!

۲۰۰

جو صاحب یُوپی ۔ بہار ۔ سی پی کی کنواری دوہوا ۔ اناتھ اسہائی دیویوں کے ساتھ ہمارے کاریالیہ کے ذریعہ شادی کا انتظام کرانا چاہیں وہ حصولات شادی کے لئے پانچ پیسہ کے ٹکٹ روانہ کر کے کاریالیہ کو تحریر کریں ۔ اور واضح رہے ۔ کہ اس کاریالیہ کے ذریعہ بہت سی شادیاں کرائی جا چکی ہیں ۔

منیجر شانتی بواہ سہائک کاریالیہ
محلہ بہادر گنج ۔ الہ آباد

آوشیکتا!

۲۰۸

کنیا گوروکل ڈیرہ دُون کے لئے ایک شاستری اُتیرن الفقوا کا دیہ تیرتھ جس کا اُتیرن اور اکیا وشارد یا پریکشا اُتیرن سنسکرت ادھیاپکا کی آوشیکتا ہے ۔

ایک ہندی پربھاکر الفقوا ہندی ساہتیہ رتن کی مدھیما پریکشا اُتیرن اور دو نارمل پاس اَدھیاپکاؤں کی بھی آوشیکتا ہے ۔ جو ڈرائنگ اور کنڈر گارٹن بھی پڑھا سکیں ۔ آریہ سماجک وچار رکھنے والی دیویوں کا وشیش دھیان رکھا جاویگا ۔ ویتن یوگیتا انوسار دیا جاویگا ۔

پرارتھنا پتر سرٹیفکیٹ سہت منتری کے پتہ پر بھیجیں :-

آچاریہ کنیا گوروکل ڈیرہ دُون

ضرورتوں کے اشتہارات

کے لئے پرکاش سے بڑھکر اور کوئی اچھا ذریعہ نہیں ہے ۔ ایک دفعہ آزمائش کریں ۔

ایک کھتری کنّیا کیلئے ور کی ضرورت

۲۰۷

میرے ایک پرم مِتر ایم اے کی تعلیم یافتہ خوبصورت نوجوان ہمشیرہ کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے ۔ ور برسرروزگار ۔ درگھ اور سداچاری آریہ ہو ۔ اور کھتری جاتی سے سمبندھ رکھتا ہو ۔

درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آویں :-

پتہ :-

وشنو دت بی اے ایل ایل بی
ایڈووکیٹ فیروز پور شہر

ور کے لئے کنّیا کی ضرورت!

۲۱۱

ایک بڈھ ڈاکٹر ۔ ڈاکٹر کے لئے کنیا کی ضرورت ہے جو کہ انٹرنس تک تعلیم یافتہ ہے اور بدن سے مضبوط ہے ۔ قد اور صحت اور رنگ میں تجارت کرتا ہے ۔ جس کی ماہواری آمدنی ۲۰۰ روپیہ سے اوپر ہے ۔ آریہ وچار اور عمر میں ۲۶ سال کا ہے جات پات کی کوئی بندھن نہیں ہے ۔ کنیا سُشیل گھر کے کام میں ہوشیار اور خوبصورت ہونی چاہئیے خط وکتابت نیچے پتے سے کیجئے :-

پنڈت وشوناتھ گورُوکل کانگڑی
ضلع سہارنپور

یوگ رہسیہ

۲۰۵

لیکھک :- شری پوجیہ مہاتما نارائن (سوامی جی مہاراج)

حجم ۲۰۰ صفحہ سے اوپر ۔ چھپائی صفائی اتم کاغذ بڑھیا اینٹیک مولیہ لاگت ماتر مع جلد بارہ آنے اور بغیر جلد آٹھ آنے (۸) یوگ کے سمبندھ میں یہ انکر سنسکرت گرنتھ ہے یوگ کی آوشیکتا ۔ یوگ کا مرم ۔ یوگ کی سمپلتا کے سادھنوں کا اس گرنتھ میں بڑا سرلا اور سرل سپشٹی کرن کیا گیا ہے ۔ اب تک کا اپر دگھات بڑا اُپیوگی ۔ مارمک اور دیوہارک ہے ۔ یوگ کے پریمیوں نتھا یہ تیتک سودھ ادھیائے ۔ سُشیل ویکتی کو اس پستک کی ایک پرتی آوشیہ اپنے پاس رکھنی چاہئے لائبریریوں اور پستکالیوں کے لئے ۱ مولیہ نرجی ہے ۔ آرڈر شیگھر بھیجئے ۔ ورنہ دوسرے سنسکرن کے لئے پرتیکشا کرنی ہوگی ۔

پستک وِکریتاؤں کو اُچت کمیشن پر بھی دیا جا سکتا ہے

پتہ :- سارودیشک کاریالیہ
بلیدان بھون شردھانند بازار دہلی



ڈی ایف ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

منظور شدہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس کے برمن

ستمبر ۱۹۱۴

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دوائیوں کے بے مثل موجد

دردِ سر کے مریضوں کے لئے

سرائنا (REGD) سر و ریاحی درد کی ٹکی

۲۰۱

آدھے خواہ سارے سر میں کسی وجہ سے خواہ کیسا ہی درد کیوں نہ ہو ۔ اس دوا سے فوراً جاوے گا ۔ ریاحی درد ۔ ٹیک چمک ۔ ٹیس وغیرہ دور کرنے میں بے مثل ہے ۔ قیمت فی شیشی نو آنہ ۹ ۔ محصول آٹھ شیشیوں تک سات آنہ ۷ ۔ نمونہ کا پیکٹ ڈیڑھ آنہ (۱؎)

ہر عیالدار کے لئے مفید!

ڈابر کلوروڈائن (REGU)

پیچش ۔ مروڑ اسہال و دردِ شکم کی مشہور خانگی دوا ہے

یہ باحتیاط صاف کی ہوئی اجزا سے تیار ہونے کی وجہ سے اور کلوروڈائنوں کی نسبت زیادہ مفید ہے ۔ پیٹ اور اسہالی درست ۔ پیچش ۔ مروڑ کھانسی اپھرا ۔ ریاحی درد زرد گردہ کی ایک مفید دوا ہے ۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۔ محصول تین شیشیوں تک سات آنہ ۔

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں ۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرمائیں ۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی ملتا ہے ۔

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ ۔ کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں ۔ منیجر پیسہ اخبار

بیماری کی جڑ مچھر ہے ۔ اور مچھر بدبو اور سیلاب سے پیدا ہوتا ہے ۔ لیکن

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

۱۸۵

اِن میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے !!

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں : ہمارے کارخانہ میں دونوں چیزیں ایسی تیار کی جاتی ہیں اور پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں ۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے اتنا پسند کیا ہے ۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ۔

بیوپار کو خاص رعایت دی جاتی ہے !

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے ۔ جس کی یہ ایجاد ہے ۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں ۔ پتہ

میسرز بھگت رام چودھری اینڈ سنز مالک بھارت دستکار ایجنسی سوتر منڈی ۔ لاہور

سنسار گتی

گورنمنٹ تیار نہیں

آرڈی ننسوں کے خاتمہ کی تاریخ جوں جوں نزدیک آ رہی ہے۔ یہ سوال پبلک توجہ کا مرکز بن رہا ہے۔ کہ آرڈی ننس دوبارہ جاری کئے جائیں گے یا نہیں؟ گورنمنٹ کے نقطہ نگاہ کو جو لوگ سمجھتے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں۔ کہ جب تک کانگرس سول نافرمانی کو واپس نہیں لیتی۔ آرڈی ننس واپس نہیں لئے جا سکتے۔ اور سول نافرمانی کے متعلق مہاتما گاندھی فرماتے ہیں کہ ورکنگ کمیٹی سے مشورہ کئے بغیر وہ اس سلسلہ میں کوئی قدم اٹھانے سے قاصر ہیں۔ ورکنگ کمیٹی خلاف قانون جماعت قرار دئیے جانے پر اس کے ممبران اس وقت جیل میں ہیں۔ مہاتما گاندھی ان سے مشورہ نہیں کر سکتے۔ جب تک ان سب کو رہا یا کم از کم ایک جیل میں اکٹھا نہ کیا جائے۔ گورنمنٹ صلح کی سپرٹ میں ہو۔ تو ورکنگ کمیٹی کے ممبران کا اکٹھا کر دینا چنداں مشکل نہیں۔ لیکن موجودہ صورت میں یہ مشکل نظر آ رہا ہے۔ ان حالات میں آرڈی ننس واپس لئے جانے کی امید بہت کم ہے۔ لیکن حالات بدل سکتے ہیں۔ جو بات مشکل نظر آ رہی ہے وہ آسان ہو سکتی ہے ٭

خاتمہ پر ہندوستان کو صوبجاتی آزادی دے دی جائے گی۔ فیڈرل گورنمنٹ اور مرکزی ذمہ داری کے سوال پر سنہ ۱۹۳۵ء میں غور کیا جائے گا ٭

گورنمنٹ ممبر کو تنبیہہ۔ یو۔پی۔ کونسل میں پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر لیڈروں کی صحت کے متعلق سوالات کے جواب میں تاخیر پر صدر کونسل آنریبل پنڈت سیتا رام نے گورنمنٹ کو متنبہ کیا۔ کہ اگر آئندہ معقول وجہ کے بغیر جوابات برداشت نہ دئیے گئے۔ تو صدر ضروری کارروائی کرنے پر مجبور ہوگا اس پر فنانس ممبر نے اظہار افسوس کیا اور صدر کو یقین دلایا۔ کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ چنانچہ اگلے دن جواب دیا گیا۔ کہ جن چار لیڈروں کے متعلق دریافت کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کو ان کی موجودہ صحت کے متعلق کچھ علم نہیں ٭

علیحدگی سندھ کا سوال۔ دہ بمبئی سے سندھ کی علیحدگی کے سوال پر خوب لے دے ہو رہی ہے۔ ہندو اس بنا پر علیحدگی کی مخالفت کرتے ہیں۔ کہ صوبہ اپنے اخراجات نکالنے کے ناقابل ہے۔ اگر ٹیکس بڑھائے گئے تو تجارت تباہ ہو جائے گی۔ لیکن مسلمان کوئی دلیل سننے کو تیار نہیں۔ اگر دلیل سے نہ تو دھمکی سے بھی ہندو اپنے مطالبات کو منوانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ سندھ آزاد ڈے منانے کے سلسلہ میں جو جلسہ کراچی میں کیا گیا اس میں شیخ عبد المجید ایم ایل سی نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اگر سندھ کو آزادی نہ دی گئی۔ تو مسلمان منتشر کن اور فیصلہ کن کارروائی سے ہندوستان کی بنیادوں کو ہلا دیں گے۔ دھمکی صاف ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ گورنمنٹ دھمکی کے زیر اثر سندھ کی علیحدگی کا فیصلہ کرتی ہے۔ یا معقول وجوہات کی بنا پر اس سوال کو غیر محدود عرصہ کے لئے التوا میں ڈالتی ہے ٭

لیبر پارٹی کی بے بسی۔ لیبر پارٹی کو برسر اقتدار آنے کا موقعہ دیا۔ تو اس نے ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کے مضبوط کرنے میں ہی اسے لگایا تھا۔ اب جبکہ لیبر بے اختیار ہیں۔ تو اس کے لیڈر مسٹر لینسبری فرماتے ہیں۔ کہ ہم سے اس سے زیادہ اور کچھ توقع نہیں کرنی چاہئے۔ کہ ہم گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کریں۔ البتہ ہم ہندوستان کو یقین دلا سکتے ہیں۔ کہ برطانوی لیبر پارٹی ہمدردی سے ہندوستان کی جدوجہد کو دیکھ رہی ہے ٭

مسٹر لینسبری کا کہنا بجا ہے۔ لیکن یہ ہمدردی سے دیکھنا تب تک ہی ہے جب تک لیبر پارٹی بے بس ہے۔ جب طاقت اس کے ہاتھ میں آئی۔ تو وہ جو کچھ کرے گی وہ ہندوستان کو معلوم ہے ٭

مہر پور ندیا میں گولی چلی۔ سرکاری بیان ہے۔ کہ تین ہزار اشخاص کے ایک مشتعل ہجوم نے ۱۸ جون کو بعد دوپہر بھیٹھا تھانہ مہر پور سب ڈویژن ضلع ندیا کی پولیٹیکل کانفرنس میں شرکت کی۔ ہجوم پولیس

کارپوریشن کونسلر مفرور ہے۔ (کلکتہ ۲۱ جون) بپن چندر گنگولی کونسلر کلکتہ کارپوریشن کی گرفتاری کے لئے پانچ سو روپیہ کے انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔ دہشت انگیز سرگرمیوں کے سلسلہ میں وہ مطلوب ہے ٭

صدر کانفرنس کو پانچ سال۔ پنجاب پراونشل کانفرنس امرتسر کے صدر آچاریہ رام دیو جی کی غیر حاضری میں سردار پرتاپ سنگھ ایم اے نے صدارت کی تھی۔ جس پر ان کے خلاف مقدمہ چلا۔ اور مختلف دفعات کے ماتحت انہیں پانچ سال اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ سردار صاحب کو امرتسر سے لاہور سنٹرل جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے

شانتی نکیتن میں ایرانی تمدن کی چیئر۔ گورنمنٹ ایران نے اپنے خرچ پر کوی سمراٹ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی شانتی نکیتن یونیورسٹی میں ایرانی تمدن کی چیئر قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ جسے ٹیگور مہودے نے سہرش سویکار کر لیا ہے ٭

پانی کی قلت۔ جب سے پانی کی بہم رسانی کے لئے واٹر ورکس سسٹم جاری ہوا ہے۔ گرمی کے دنوں میں پانی کی قلت کی دردناک پکار اٹھنا ایک معمولی بات ہو گیا ہے۔ لاہور میں بھی یہی حالت ہے۔ لیکن میونسپلٹی لوگوں کی چیخ و پکار کے دوران میں ہی گرمی کا موسم گذار دیتی ہے۔ اس سال دہلی میں بھی یہ پکار زور سے اٹھی ہے۔ لیکن وہ خالی آنا نہیں۔ وہاں نہ صرف کمیٹی کو باقاعدہ نوٹس دیا گیا ہے کہ پانی کی بہم رسانی نہ کرنے کے لئے ہرجانہ ادا کرے۔ بلکہ متعدد وکلاء نے ایک ریٹ پیرز ایسوسی ایشن بنائی ہے۔ جو پانی کی قلت اور دیگر شکایات کی طرف توجہ دے گی ٭

ریاست میں فرقہ واری کا زہر۔ سری نگر سکھ کانفرنس کی صدارت کی کرسی سے سردار سنت سنگھ ایم۔ ایل اے نے کہا کہ گلینسی کمیشن نے ریاست کے اندر فرقہ داری کی زہر کو داخل کرنے کی سفارش کی ہے

...میٹیوں کے اگزیکٹو افسر۔ (شملہ) ...میونسپل کمیٹیوں میں جن پر ...کی اطلاق پا گیا ہے لدھیانہ سے ...اگزیکٹو افسر مقرر کر دئیے گئے۔ ...صاحب تنگر داس ٹوبھٹرا الاہور ...کے اگزیکٹو افسر مقرر کئے گئے ...خواجہ غلام صادق امرتسر کے۔ بخشی ...انبالہ شہر کے۔ لفٹنٹ عبد اللہ ...سردار حاکم سنگھ جھنگ کے چودھری ...ملتان کے۔ اور مسٹر عابد اللہ کیم ...بھوانی میونسپلٹی نے اپنا اگزیکٹو ...افسر مقرر کیا ہے ٭

...رہا کر دئیے گئے۔ مسٹری ...ایڈیٹر ...ج کے سپتر پروفیسر اندر ...کانگرس کے ڈکٹیٹر کے طور پر چھ ماہ کے ...سزایاب ہوئے تھے۔ لاہور سنٹرل جیل ...رہا کر دئیے گئے ہیں ٭

...میں گرفتاریاں۔ پراونشل کانفرنس ...کے سلسلہ میں آگرہ میں ۵۰ گرفتاریاں ...ہوئیں ٭

...میں مارشل لاء۔ چلی (جنوبی امریکہ) ...چند دنوں پر امن انقلاب سے فوجیوں نے ...حکومت کی باگ ڈور حاصل کی۔ اس کے بعد ...انقلاب ہوا۔ اور گورنمنٹ سول جماعت ...کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ اب پھر فوجی قبضہ ہے ...گورنمنٹ نے تمام ملک میں مارشل لاء ...نافذ کر دیا ہے ٭

ہندوستان کا حق آزادی۔ رپورٹر کا ...کہ لنڈن میں فرینڈز آف انڈیا سوسائٹی ...کے ایک جلسہ میں اتفاق رائے سے پاس کیا گیا ...برطانوی سلطنت سے باہر ہندوستان کے ...آزادی کو تسلیم کیا جائے ٭

...کنوؤں میں گرنے سے نقصان جان ...کیا گیا ہے۔ کہ ہر سال تین سو آدمی ...کنوؤں میں گر کر ہلاک ہوتے ہیں۔ وجہ یہ بتائی ...کنوؤں کے ارد گرد دیواریں نہیں ...ہیلتھ کی تجویز ہے کہ کنوؤں کے ...حفاظت کے لئے دیواریں بنائی جائیں ٭

...کب نافذ ہوگا۔ ...ہندوستان میں آئینی اصلاحات ...آئندہ موسم خزاں میں ایک بل ...پیش کیا جائے گا اور ۱۹۳۳ء کے



ذکرم چند منتری آریہ سماج پسرور) ؎

ڈبلن میں مذہبی کانفرنس

توقع کی جاتی ہے کہ ڈبلن کی مذہبی کانفرنس میں دنیا بھر سے عموماً اور امریکہ سے خصوصاً جو یاتری شامل ہونگے ان کی تعداد ۷۰ لاکھ کے قریب ہوگی ؎

گرمی کا زور گھٹ گیا

گرمی کا شور اس سال غیر معمولی تھی۔ ہر جگہ سے گرمی کی شکایت سنائی دیتی تھی۔ اور سن سٹروک کا ہر جگہ دورہ تھا۔ ۲۱ جون تک یہی حالت رہی ۲۲ جون کی صبح کو بارش ہوا میں۔ کچھ بوندا باندی بھی ہوئی۔ اس کے بعد گرمی کا زور ٹوٹ گیا۔ ہوا میں ٹھنڈک آ گئی ہے۔ اور اگر برسات شروع ہو گئی۔ تو گرمی کی شکایت نہیں رہے گی ؎

جین سنسار دہلی کا خاص نمبر

ہفتہ وار جین سنسار دہلی کا خاص نمبر آب و تاب کے ساتھ شائع ہوگا۔ (منیجر)

"پرکاش"

کے رعائتی نرخ میں چندہ کی وصولی کر کے یہ موقعہ گنوانے کے بھاگی نہیں ؎

اطلاعِ عام

۲۱۶

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میرا لڑکا مسمی جمنا داس عمر ۔۔۔ سال میرے تابع نہیں ہے۔ چونکہ وہ بد صحبت میں پڑنے کی وجہ سے بد چلن اور فضول خرچی کا شکار ہے۔ اس لئے اس کے کسی قسم کے قرضہ کا میں یا میرا جانشین اور میری فرم موسومہ گلاب مل ذمہ وار نہیں ہے۔ اگر وہ کسی قسم کا پرونوٹ۔ رسید وغیرہ میری فرم کے نام تحریر کریگا۔ یا اور کسی قسم کا لین دین کرے گا تو میں یا میری فرم ذمہ وار نہ ہوگی۔ لہٰذا یہ چند سطور بذریعہ اطلاع عام چھپوائے جاتے ہیں۔ کہ کوئی شخص اس کو قرضہ نہ دے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ خود ذمہ وار ہوگا ؎ مورخہ ۔۔۔

بلہورام ولد گلاب مل قوم سلوجہ ساکن کمالیہ مالک فرم گلاب مل چک نمبر ۲۸۵ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

(دستخط بلہورام سلوجہ)

پیپلز بنک اور لالہ ہرکشن لال

پیپلز بنک کو دیوالہ کے بعد بحال کرنے کی جو سکیم ہائی کورٹ نے منظور کی تھی۔ اس کے مطابق ہر ایک ۔۔۔ ڈائرکٹر بنک اس امر کا پابند کر دیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنے قرضہ کا ۲۰ فیصدی ہر ششماہی ادا کیا کرے۔ بنک کے ڈائرکٹر اور بورڈ کے چیرمین لالہ ہرکشن لال بھی بنک کے مقروض تھے۔ اور سب سے بڑے مقروض تھے۔ انہیں ۲۸ فروری تک اپنے قرضہ کا ۲۰ فیصدی ادا کرنا چاہئے تھا۔ لیکن وہ ادا نہ کر سکے۔ اور اسی وجہ سے وہ ڈائرکٹری سے الگ ہو گئے آخر بورڈ نے فیصلہ کیا کہ لالہ ہرکشن لال کے دیوالیہ قرار دیئے جانے کی درخواست دی جائے چنانچہ ۲۱ جون کو بنک کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے سینئر وائس چیرمین نے عدالت خفیفہ لاہور میں لالہ ہرکشن لال کے دیوالیہ قرار دیئے جانے کی درخواست دے دی۔ وجہ یہ دی کہ بنک کا لالہ ہرکشن لال کی طرف ۴۴ لاکھ سے کچھ اوپر روپیہ ہے۔ لیکن اس کی ادائیگی کی ان میں طاقت نہیں۔ علاوہ ازیں یہ درخواست بھی کی گئی ہے۔ کہ جو جائیداد بنک کے پاس گروی ہے۔ اس کے انتظام کے لئے رسیور مقرر کیا جائے۔ تاکہ کوئی کفالت خوردبرد نہ ہو سکے۔ دوسری درخواست کی آج ۲۳ جون کو سماعت ہونے والی تھی ؎

احمدیوں کی مذہبی کانفرنس

۱۸ جون کو مسجد احمدیہ واقعہ بیرون دہلی دروازہ میں ایک نہایت کامیاب مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں "ہمارا مذہب" کے موضوع پر انجمن ہائے برہمو سماج۔ دیو سماج۔ اہلِ حدیث۔ احمدیہ۔ سناتن دھرم اور آریہ سماج کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔ اور ہر ایک نے اپنا نقطہ خیال پیش کیا۔ جو انہوں نے اپنی کتب سے اخذ کیا تھا۔ ایسی کانفرنسوں کا ایک سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ جو مذہبی کشیدگی کو دور کر کے آپس میں اتحاد پیدا کریں ؎

جماعت احمدیہ ان حضرات کا جو اس کانفرنس میں شامل ہوئے شکریہ ادا کرتی ہے ؎

(افضل احمد سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور)

آریہ سماج میرپور کا لنگر

مصیبت زدہ ہندوؤں اور سکھوں کی سہائتا کے لئے اپیل منظور ہوئی حسب ذیل دان پراپت ہوا ہے:۔

شری میاں لال کرتارام جی آریہ منتری ہندو سبھا لدھیانہ ۲۲۵ روپے

بخشی سوہن لعل جی آنند لاہور ۱۰ "

مہاشہ ہربنس لال جی سکنہ چک مولا۔ ضلع شاہدرہ ۵ روپے

لنگر کا کام بدستور جاری ہے۔ اس وقت مصیبت زدہ لوگ گھروں کو جا رہے ہیں ان کے لئے برتنوں اور بستروں کی از حد ضرورت ہے۔ ۷۰۰ کے قریب ہندو اور سکھ مصیبت زدہ میرپور میں موجود ہیں۔ دانی پرشوں کو گلاس تھالیاں۔ پتیلے۔ توے کڑاہیاں چادریں جلد بھیج کر ان کی سہائتا کرنی چاہئے آریہ سماجوں کو خصوصی طور پر دھیان دینا چاہئے یہ لوگ فوری مدد کے مستحق ہیں ؎

مسلمان اور ملک فیروز خان

جمعیت الاسلام لاہور کے ایک جلسہ میں جو کشمیری دروازہ کے باہر منعقد ہوا۔ حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا:۔

یہ جلسہ مسٹر فیروز خاں نون کو وزارت کے عہدہ کے لائق خیال نہیں کرتا۔ اسے ان پر بالکل اعتماد نہیں ہے۔ اس لئے یہ جلسہ گورنر صاحب اور وزیراعظم صاحب سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ کسی تجربہ کار شخص کو وزیر تعلیم بنایا جائے ؎

رہائی کی توقع

(کلکتہ ۲۲ جون) ایڈوانس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ بنگال گورنمنٹ سول نافرمانی کے قیدیوں کو ۴ جولائی یا اس سے پہلے رہا کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اور غالباً اغلب یہی ہے کہ اگلے ہفتہ میں بہت سے سول نافرمانی کے قیدی رہا کر دیئے جائیں۔ یاد رہے کہ آرڈیننس کی میعاد ۴ جولائی کو ختم ہونے والی ہے ؎

مسلم کانفرنس مشکل میں

آل انڈیا مسلم کانفرنس نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ اگر جولائی تک گورنمنٹ نے مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کرنے کا اعلان نہ کیا۔ تو وہ براہ راست کارروائی کرے گی لیکن جولائی آن پہنچی ہے۔ اور گورنمنٹ نے بظاہر اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ اس لئے مسلم کانفرنس عجیب مشکل میں ہے۔ اور یہ مشکل اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ جب باخبر مسلم حلقوں میں اس قسم کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ کہ گورنمنٹ مسلمانوں کے مطالبات کو تمام و کمال منظور نہیں کرے گی۔ بہرحال دیکھنا ہے۔ کہ مسلم کانفرنس اس مشکل سے نکلنے کی کونسی راہ اختیار کرتی ہے ؎

علاج بیماری سے بھی بدتر ہے۔ اگر فرقہ واری کے بھوت کو ناز و نعمت سے پالا گیا۔ تو یہ اپنے پاؤں مضبوطی سے جما لے گا۔ اور پھر اسے باہر نکالنا نہایت مشکل ہو جائے گا ؎ (پرتاپ)

سیلون درجہ نو آبادیات مانگتا ہے

(کولمبو ۲۰ جون) کل ایک جلسہ سیلون کی ۲۵ سنستھاؤں کے پرتی ندھیوں کی موجودگی میں اس غرض سے کیا گیا۔ کہ کون سے ذرائع اختیار کئے جائیں۔ کہ درجہ نو آبادیات کے ساتھ سیلون کے لئے ذمہ وار حکومت حاصل کی جائے ؎

فسادات بمبئی کے سلسلہ میں گرفتاریاں

(لاہور ۲۱ جون) مقامی پولیس نے فسادات بمبئی کے سلسلہ میں دو مسلمانوں شیر محمد اور محمد علی کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے قبضہ سے پولیس نے بہت سا مال بھی برآمد کیا ہے۔ جو فسادات بمبئی کے دوران میں لوٹا گیا بیان کیا جاتا ہے۔ ان ملزمان کے اقبالی بیان سے جو انہوں نے پولیس افسر کو دیئے۔ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کے ہمراہ لاہور سے دو تین مسلمان بمبئی گئے تھے۔ اور انہوں نے بھی لوٹ مار میں حصہ لیا تھا ؎

غریبوں کو امداد

برطانیہ میں گذشتہ اپریل میں ۱۱۹۵۰۰۰ اشخاص کو ان کے غریب ہونے کی بنا پر گورنمنٹ کی طرف سے امداد دی گئی کیا ہندوستان میں بھی گورنمنٹ غریبوں کو امداد دیتی ہے۔ یا ہندوستان میں غریب ہی کوئی نہیں؟

بھاری اولوالعزمی

روس میں ایک ہائیڈرو الیکٹرک سٹیشن تیار کیا جا رہا ہے۔ جو اتنا پانی مہیا کرے گا۔ جس سے ایک کروڑ ایکڑ زمین سیراب ہو سکے گی۔ یہ سکیم اشیاء خوردنی کی کمی کو دور کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے ؎

یونین جیک کیوں اتروایا گیا؟

آئرلینڈ کے دارالخلافہ ڈبلن میں ایک مذہبی کانفرنس کے سلسلہ میں دنیا کے مختلف ممالک کے یاتری جمع ہو رہے ہیں۔ اور مختلف اقوام کے جھنڈے لہرائے جا رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک ہوٹل پر جہاں بہت سے برطانوی مہمان قیام پذیر تھے۔ یونین جیک لہرا رہا تھا۔ مگر اسے اتروا دیا گیا۔ جب دوسری اقوام کے قومی جھنڈے لہرانے کی اجازت ہے۔ برٹش گورنمنٹ کے یونین جیک کا اتروایا جانا اس منافرت کو ظاہر کرتا ہے جو آئرلینڈ والوں کی انگلینڈ کے متعلق ہے ؎

پرکاش لاہور

۱۳-اساڑھ سمت ۱۹۸۹

اُلٹا مارگ

لڑکوں کی شکشا کے وشے میں بھارتیہ استریوں کا مت ہے۔ کہ اُلٹا مارگ اختیار کیا گیا۔ لیکن یہ امر مجبوری تھا کیونکہ جنتا کے ایک حصّہ کے گذارا کا دارو مدار سرکاری ملازمتوں پر ہوتا ہے۔ اور سرکاری ملازمتوں کے لئے سرکاری یونیورسٹیوں کی ڈگریوں کا ہونا ضروری ہے۔ جنہیں ملازمت کرنی تھی۔ اُن کے لئے سرکاری شکشا پدھتی کا ہتھیار لینا لازمی تھا۔ لیکن اس پدھتی کا پرنام کیا ہوا؟ یہ کہ بھارت کا شکشت جن سمودائے جو ملازمت کے سلسلہ میں منسلک ہو چکا ہے دیش پریم کے جذبہ سے بالکل خالی ہے۔ اس لئے نہیں کہ دیش کی بھلائی سے بچتی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ دیش کی بھلائی میں اپنی برائی سمجھتا ہے ؛

آج سوتنترتا کا جنگ جاری ہے دیش کے استری پرش بال بردھ سب اس میں کسی نہ کسی روپ میں شامل ہیں۔ نہیں تو سرکاری ملازم نہیں۔ وہ نہ صرف شامل ہی نہیں۔ بلکہ ان کی ساقتیں دیش سیوکوں کی کوششوں کو بیکار کرنے میں لگی رہتی ہیں۔ یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اُن کا گذارا، اُن کا وقار، اُن کی شان سب کچھ ملازمت کے ساتھ ہے۔ وہ سوتنترتا کی لڑائی میں مخالف کا پارٹ پلے کرتے ہیں۔ ملازمت نے ہندوستانیوں کو فارغ البال ضرور بنایا ہے۔ لیکن خود اعتمادی چھین کر۔ اور اس کے لئے ذمہ دار کون ہے۔ مغربی طریقہ تعلیم جو ملازمت سے پہلے ہی طالب علموں کو ایسی شکشا دیتا ہے۔ جس سے طالب علم کمزور، فضول خرچ اور عیاش ہو جاتے ہیں اس پر طرہ یہ کہ برسوں والدین کے ساتھ گھر میں گذارہ کرتا ہے۔ اور انہیں فرمانبردار و کفایت شعار لیکن پڑھے لکھے لڑکے کو پڑھائی سے فارغ ہو کر ایک سال تک بیکار رہنا پڑتا ہے۔ تو رنگیلی ٹی کا دور آ جاتی ہے ؛ مغربی تعلیم کی یہ ایسی برائیاں نہیں۔

جنہیں ہندوستانی نہ جانتے ہوں، جانتے ہیں۔ لیکن ملازمت کے چسکے سے سب اُلٹے مارگ پر سکا منزل ہیں ؛

لڑکوں کی حالت میں تو ملازمت کی خاطر اُلٹا مارگ اختیار کرنا کوئی بات ہے۔ لیکن لڑکیوں کی حالت میں اس مارگ کو اختیار کیا جائے۔ کیوں؟ پر ہم دیکھتے ہیں کہ نتیجہ سامنے ہوتے ہوئے آریہ ہندو والدین اندھا دھند اپنی لڑکیوں کو مغربی تعلیم کے چنگل میں پھنسانے چلے جا رہے ہیں۔ اور سب کی ایک ہی خواہش ہے۔ کہ لڑکوں کی طرح اُن کی لڑکیاں بھی یونیورسٹی کی گریجوایٹ بنیں گریجوایٹ بننے کے چاؤ میں لڑکیاں جو کچھ کھو دیتی ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں لیکن خبط ہے۔ جو ہندوؤں کے سر پر سوار ہے۔ اور اُن سے وہ کچھ کروا رہا ہے۔ جسے اُن کی اندر آتما پسند نہیں کرتی ؛

پنجاب میں لڑکیوں کی ابتدائی تعلیم بہت کچھ آریہ سماج کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اعلیٰ تعلیم کے لئے کنیا مہاودیالیہ جالندھر اور کنیا گورو کل ڈیرہ دون کے علاوہ اور کوئی سنستھا نہیں۔ آریوں کی جتنی کنیائیں ان ہر دو انسٹی ٹیوشنوں میں پڑھ سکتی ہیں پڑھ رہی ہیں۔ لیکن جنہیں ویدک شکشا پر ناز نہیں بھی نہیں اور جو ڈگری کے شیدائی ہیں۔ ان کے لئے لاہور کے گورنمنٹ یا کنیا کالج کے سوائے اور کوئی پربندھ نہ تھا۔ ہندو والدین اپنی لڑکیوں کو ان کالجوں میں بھیجتے رہے۔ اور اس کی سزا مختلف شکلوں میں بھگتتے رہے۔ لیکن اس وقت تک لڑکیوں کو بھیجنا جاری رکھا۔ جس وقت تک تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے ان کالجوں نے دروازے بند نہ کر دیئے جب لڑکیوں کے کالجوں میں جگہ نہ رہی تو جنہیں ڈگری کا خبط تھا۔ انہوں نے لڑکوں کے کالجوں کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس طرف سے آنکھیں موند کر کہ نوجوان لڑکے لڑکیوں کے آزاد میل جول کے نتائج کیسے خطرناک ہونگے۔ ہندو کالج امرتسر۔ اور دیال سنگھ کالج لاہور کو اس بات پر رضامند کر لیا۔ کہ لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کو بھی داخل کر لیا جائے۔ امرتسر کے ہندو کالج کی باگ ڈور سناتنیوں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ سناتنی جو آریہ سماج کی اس بنا پر مخالفت کرتے تھے۔ کہ آریہ سماج لڑکیوں کی شکشا کا پکشپاتی ہے لیکن سناتن دھرمیوں میں کیا یہ انقلاب عظیم نہیں۔ کہ وہ نہ صرف لڑکیوں کو تعلیم دینا ہی دھرم سمجھنے لگے ہیں۔ بلکہ اپنے ہی کالج میں اُنہیں لڑکوں کے ساتھ ایک ہی بنچوں پر مرد پروفیسروں سے تعلیم دلانے میں بھی دھرم کی مریادا ٹوٹنے کی کوئی بات نہیں پاتے ؛

انٹرنس پاس لڑکیوں کی تعداد جس تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے۔ اسی تناسب سے لڑکیوں کا کالجوں میں داخلہ کا شوق بھی بڑھ رہا ہے۔ اس لئے لڑکوں کے ایک آدھ کالج کا لڑکیوں کے لئے اپنے دروازے کھول دینا اس شوق کو پورا نہیں کر سکتا تھا۔ ضرورت محسوس ہونے لگی۔ کہ لڑکیوں کے کالج بنائے جائیں۔ جن میں لڑکیاں بھاری تعداد میں داخل ہو سکیں۔ چنانچہ اس ضرورت کو پورا کر دیا گیا۔ اور کیا کس نے؟ مہاتما ہنس راج جی نے مہیلا ودیالیہ نے۔ چنانچہ اعلان کر دیا گیا۔ کہ مہیلا ودیالیہ مہیلا مہاودیالیہ بنا دیا گیا ہے۔ مہیلا مہاودیالیہ کی شکشا پرنالی کیا ہو گی؟ وہی جو یونیورسٹی سے سمبندھت کالجوں کی ہے۔ سنسکرت ضرور پڑھائی جائے گی۔ لیکن رشی دیانند کی شیلی پر نہیں۔ بلکہ یونیورسٹی کی شیلی پر۔ ویاکرن میں پانی کرت اشٹا دھیائی کی شکشا نہیں دی جائے گی۔ بلکہ اُن ویاکرنوں کی جن کا رشی دیانند کھنڈن کر گئے ہیں۔ نہ وید کا کوئی بھاگ یونیورسٹی کورس میں شامل ہو گا۔ تو اس کا رشی کرت بھاشیہ نہیں پڑھایا جائے گا۔ بلکہ سائن مہیدھر یا ان کے آدھار پر مغربی ودوانوں کا ؛

یہ تو ہوا شکشا پدھتی کا قصّہ۔ لڑکیوں کی عام شکشا دیکشا جو ہو گی۔ اس کا نمونہ دیکھنا ہو تو کالجوں کے لڑکوں کو دیکھ لو۔ آتمکتا کی تو کوئی آشا ہی نہیں کی جا سکتی۔ عام طور پر جسمانی حالت میں وہ شتھل اور آچار پوہارسے رہین ہوتے ہیں۔ شکشا کا پھل سادہ جیون اور اُتم وچار ہونا چاہئے۔ پرنتو وہ اس کے اُلٹ ہیں۔ اس قسم کے کالجوں میں جو لڑکیاں پڑھینگی وہ اُن سے بہتر نہیں ہو سکتیں ؛

ہندو گرہست کی عظمت مرد پر ہوتی تو کب سے اُٹھ چکی تھی۔ پرنتو استری تھی جس نے اُسے آج تک سنبھالے رکھا۔ استریاں بھی مردوں کا نمونہ بننے لگیں۔ تو سمجھو۔ کہ ہندو گرہست کا خاتمہ ہے ؛

یہی نہیں لڑکیوں کی یہ تعلیم بے روزگاری میں بھی خوفناک اضافہ کا کارن بنے گی۔ ملازمت کے سوائے اور کسی کام کا یہ بناتی نہیں اور ملازمت کا میدان اتنا تنگ ہو چکا ہے۔ کہ لاکھوں پڑھے لکھے ملازمت کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور ملازمت ہے کہ ملتی نہیں۔ اتنا تنگ ہے۔ کہ اس وقت تک صرف مرد ہی اس مصیبت میں مبتلا تھے۔ عورتیں آزاد تھیں۔ لیکن جب عورتیں بھی ہزاروں کی تعداد میں میٹرک۔ انڈر گریجوایٹ اور گریجوایٹ نکلنے لگیں۔ تو ملازمت کے بغیر انہوں نے کہاں جانا ہے۔ ملازمت کے لئے حقوق کی جنگ میں وہ مردوں کے مقابلہ پر نکلیں گی۔ اور اُن کا حصّہ چھین کر اُن کی ایک اور تعداد کو بے کار بنانے کا سادھن بنیں گی ؛

ملازمت حاصل کرنے کے لئے انسان کو کس قدر گرنا پڑتا ہے۔ یہ اُن سے پوشیدہ نہیں جنہیں کبھی ملازمت کے لئے افسروں کی خوشامد کرنی پڑی ہے۔ عورتوں کے لئے کتنی خطرناک بات ہو گی۔ کہ وہ ملازمت کے لئے افسران کی کمینہ خواہشات کا شکار ہوں۔ لیکن جس راہ پر انہیں ڈالا جا رہا ہے۔ اس پر انہیں سب کچھ کرنا پڑے گا۔ آریہ سبھیتا میں استری کو دیوی کہا گیا ہے۔ بھارتیہ استریوں نے اس وقت تک اپنے آچار دوہار سے اپنے آپ کو اس نام کا ادھکاری ثابت کیا ہے۔ کاش بھارتیہ استریوں کا یہ گن بنا رہتا۔ جس نے انہیں دیوی بنایا۔ لیکن ہندو جاتی مغربیت کی شیدا ہندو جاتی کا آدھا انگ تو پہلے ہی گر چکا تھا۔ اب دوسرے BETTER HALF کو بھی گرانے کے سامان کئے جا رہے ہیں۔ استری شکشا دھرم ہے۔ یہ ٹھیک ہے لیکن اس کی آڑ میں استریوں کو ایسے حالات میں ڈالنا کہ وہ ترغیبوں میں پھنس کر اپنے ستی تو کو کہیں گنوا بیٹھیں دھرم نہیں ادھرم ہے ؛

استری شکشا کا درست ڈھنگ کیا ہے اس کا شاستروں میں ورنن ہے۔ رشی دیانند نے بھی اسے سپشٹ کر دیا ہے۔ رشی ورسیتارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں:-

”تعلیم گاہ کسی تنہا استھان پر ہونی چاہئے۔ لڑکے اور لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے کم از کم دو کوس کے فاصلہ پر ہوں۔ جو اُستانیاں اور نوکر چاکر ہوں۔ وہ سب لڑکیوں کے مدرسہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مدرسہ

میں مردہونے چاہئیں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے۔ یعنی جب تک کہ برہمچاری رہیں۔ تب تک عورت و مرد کا دوچار ہونا۔ چھونا۔ تنہائی ملاقات۔ عشقیہ باتیں۔ باہمی کھیل کود۔ شہوانی خیالات و صحبت ان آٹھ قسم کی جذبہ انگیز حرکتوں سے الگ رہیں ،،

بتائیے جو انتظام لڑکیوں کے لئے کیا جارہا ہے۔ اور آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں کے دوارا کیا جارہا ہے۔ اس میں لڑکیوں کے لئے کوئی موقعہ ہے کہ ان آٹھ حرکتوں سے الگ رہ سکیں؟ نہیں تو یہ ماننا ہے کہ مرد۔ اور لڑکوں کی حالت میں کیا تھا۔ تو لڑکیوں کی حالت میں تو الٹا مارگ اختیار نہ کرو۔ یہ کوئی نہیں کہتا۔ کہ لڑکیوں کو تعلیم نہ دو۔ لیکن ایسی تعلیم دو۔ جو ان کو آدرش استری بنا سکے نہ کہ گرا ہوا انسان۔ جس تعلیم کا ان کے لئے انتظام کیا جارہا ہے۔ وہ ان کے لئے ہر پہلو میں ہانی کارک ہے۔ اس کی ذمہ داری انگریزیت پسند ہندوؤں پر ہے۔ لیکن آریہ سماج نہیں۔ تو آریہ سماجی بھی اس سے کلیتہً بری الذمہ قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ ویدک شکشا پرنالی کے حق میں ایسی زبردست لہر چلادے۔ کہ ساری آریہ جاتی اس لہر کے ساتھ بہنے لگ جائے۔ اور الٹا مارگ اس کے لئے کشش کا موجب ہی نہ رہے ؛

پرکاش رعایتی قیمت پر

رعایتی قیمت پر پرکاش، جاری کرنے کے لئے جو امداد موصول ہوئی ہے۔ اس سے چند ایک اصحاب کے لئے موقعہ ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں ؛

جو سجن رعایتی نسخہ میں سہاتا دیسکیں سود ایسے لوگوں تک ویدک دھرم کا سندیش پہنچانے کے باعث بنیں گے جو پوری قیمت پر پرکاش نہیں خرید سکتے۔

اچھوتوں کو دکھشا

وقت تھا کہ سناتن دھرمیوں میں اچھوتوں کو دکشا دینے والے کیول ماتر پنڈت مدن موہن جی مالوی تھے۔ اور وہ بھی انہیں دکشا کا ادھیکاری نہ سمجھتے تھے۔ لیکن یہ امر موجب اطمینان ہے کہ پنجاب سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے مہامنتری گوسوامی گنیش دت نے بھی اچھوتوں کو دکشا کا ادھیکاری سمجھا ہے۔ اور انہیں کہا ہے کہ آج چمار اور برہمن ایک ہو گئے ہیں۔ چونکہ پنجاب میں دکشا نئی چیز ہے۔ اس لئے ...

صرف گیتا تک محدود رہی ہے۔ لیکن ہم سنتے ہیں کہ مالوی جی نے تو اچھوتوں کو اب کے وید منتروں کی دیکشا دی ہے۔ اور اس طرح اس غلط پوزیشن کے اصول کا عملی کھنڈن کر دیا ہے۔ کہ اچھوتوں کو وید پڑھنے سننے کا ادھیکار نہیں ؛

آریہ جاتی میں اچھوت ادھار میں اس قسم کی اصلاح مبارک ہے۔ اچھوت منش ہیں ٹھیک ویسے ہی منش جیسے کوئی ہوسکتے ہیں۔ اس بات کو گوسوامی گنیش دت جی نے بھی سویکار کیا ہے۔ نہ کرتے تو یہ کہا جیسے نہ کہتے۔ کہ آج چمار اور براہمن ایک ہوگئے ہیں۔ آریہ سماجی تو اصولاً اچھوتوں کا چھوت نہیں مانتے۔ اپنے سدھانت کے خلاف سناتنیوں کی بغاوت قابل داد ہے۔ اور غلط سدھانت کے خلاف بغاوت کوئی پاپ نہیں۔ خیالات میں تبدیلی نیک فال ہے۔ لیکن یہ سپھل اسی حالت میں ہوسکتی ہے۔ جب عمل میں بھی تبدیلی آجائے

سنسکرتی سے بغاوت

وجوہات کچھ ہوں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوستان میں ہندو سنسکرتی سے بغاوت کی پرورتی ترقی پر ہے۔ ہندو سنسکرتی میں وواہ ایک اٹوٹ سنبندھ ہے۔ لیکن آئے دن اس قسم کے سماچار سنائی دیتے ہیں۔ کہ فضول عذرات کی بنا پر ہندو اپنی بواہتا استریوں کو چھوڑ رہے ہیں۔ لاہور کا واقعہ تازہ ہی ہے کہ ایک بواہتا لڑکی کی جان پر اس لئے حملہ کی کوشش کی گئی۔ کہ وہ بدصورت تھی۔ اسی قسم کا ایک واقعہ امرتسر میں ہوا ہے۔ چنانچہ وہاں جس لڑکی کو چھوڑا گیا ہے۔ اس کی شادی بھی دوسری جگہ ہو گئی ہے ؛

ایک ہی سنگھٹک جاتی میں اس قسم کے انفرادی واقعات کا ہونا حیرت انگیز نہیں دکھ کی بات یہ ہے۔ کہ سوسائٹی میں اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی جاتی۔ اور الخاموشی نیم رضا کے مصداق سوسائٹی ایسے واقعات کو گویا نگاہ پسندیدگی سے دیکھتی ہے۔ جس کا نتیجہ بڑا خوفناک ہوگا۔ اور اگر ایسی گھٹنائیں تعداد میں بڑھتی گئیں۔ تو طلاق کی لعنت لازمی طور پر ہندوؤں کے گلے کا ہار ہو جائے گی۔ ہندو جاتی اگر ویدک سنسکرتی کی حفاظت چاہتی ہے۔ تو اسے ویدک جیون اختیار کرنا ہوگا۔ بھوگ ولاس کے جیون میں وواہ کی ویدک مریادا کا قائم رہنا مشکل ہے۔ ویدک وواہ کی خوبصورتی برہمچریہ کے جیون سے ہی قائم رہ سکتی ہے اور برہمچریہ کے جیون کے لئے بھوگ ولاس کو چھوڑنا ہوگا۔ لیکن ہو کیا رہا ہے۔ ہندو جاتی بھوگ ولاس کی طرف اہل مغرب کی سی تیز رفتاری سے دوڑ رہی ہے اور اس طرح ویدک گرہستھ کے ملیا میٹ کرنے کا کارن بن رہی ہے۔ ایک وواہ کیا۔ ہر پہلو میں ہندو سناتن دھرمی کہلاتے ہوئے پراچینتا کو چھوڑ رہے ہیں۔ اگر یہی حالت رہی۔ تو وہ دن دور نہیں۔ کہ جو جاتی دشمنوں کے زبردست حملوں کے باوجود نہ مٹی۔ مغربی تہذیب کی رو میں بہہ کر اپنی ہستی کھو بیٹھے گی۔ کاش! ہندو جنتا خصوصاً آریہ سماجی جاگیں اور ویدک سنسکرتی کو بچانے کے لئے عملی یتن کریں ؛

پنجاب یونیورسٹی پر نظر عتاب

مسلمانوں کی ذہنیت نے قریباً ہر ایک سرکاری سنستھا میں فرقہ وارانہ زہر داخل کر کے اس کی خوبصورتی کو تباہ کر دیا ہے۔ ایک یونیورسٹی تھی۔ جو مسلمانوں کی فرقہ وارانہ دست برد سے بچی ہوئی تھی۔ جس پر مسلمان دانت پیس رہے ہیں۔ اور یونیورسٹی میں فرقہ داری کے سمانے بکھیرنے کی فکر میں ہیں ؛

مسلمانوں کی خوش قسمتی سے یونیورسٹی نے بی اے کے کورس سے اسلام کی تاریخ نکال دی ہے۔ اسے وجہ شکایت بنا کر فرقہ پرست مسلمانوں نے یونیورسٹی کے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کر دیا ہے۔ جس کے ساتھ ان مسلمانوں کو بھی نہیں چھوڑا گیا۔ جو ان کی پیدا کردہ شرارت میں ان کا ساتھ نہیں دیتے۔ چنانچہ سر عبد القادر اور شیخ برکت علی پرنسپل اسلامیہ کالج پر خوب لے دے کی جارہی ہے۔ اور "انقلاب" سر عبد القادر پر ان الفاظ میں منہ آتا ہے :-

"ہم جانتے ہیں۔ کہ یونیورسٹی کے معاملات میں سر عبد القادر کو ہندوؤں کی دلداری کا ہمیشہ خیال رہتا ہے۔ لیکن موصوف کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ وہ قوم بھی ان کی توجہات کی بڑی حقدار ہے۔ جس کا ایک فرد ہونے کی حیثیت میں وہ اعلیٰ مناصب پر پہنچے ہیں"

سر عبد القادر کے خلاف "انقلاب" کی یہ بک جھک کیوں ہے؟ اس لئے کہ یونیورسٹی پر مسلم عتاب میں وہ شامل نہیں ہوئے یا دوسرے الفاظ میں اس معاملہ میں اپنی ضمیر انہوں نے انقلابیوں کے حوالہ نہیں کر دی ؛

صدق اختلاف رائے پر مسلمان معززین تک کی پگڑی کو ہاتھ ڈالنے کی مسلم ذہنیت اس وقت زوروں پر ہے۔ جس کے مقابلہ کی سکت بہت کم مسلمانوں میں ہے۔ نتیجہ یہ کہ فرقہ داری کا زہر خوب پھیل رہا ہے۔ اگر اس ذہنیت کا بزور مقابلہ نہ کیا گیا۔ تو پھر بھی اس سے بچتی معلوم نہیں ہوتی۔ جو لوگ یونیورسٹی کو اس زہر سے بچانا چاہتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ وقت پر اس خطرہ کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ یونیورسٹی مسلم یونیورسٹی بن جائیگی۔ اس کا کام عام تعلیم کی جائے اسلامی تعلیم دینا ہو جائے گا ؛

مرزائیوں کی اشتعال انگیزی

انگریز پرستی کے زعم میں مرزائی ہندوؤں کے مذہبی جذبات سے کھیلنا اپنا حق سمجھتے ہیں اس کا تازہ مثال چیچا وطنی کا ذیل کا واقعہ ہے۔ جس سے کہا جاتا ہے کہ چیچا وطنی کے آریوں اور ہندوؤں میں سخت ناراضگی اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے :

"یہاں ۳-۴-۵ جون کو احمدیوں کا جلسہ تھا۔ اس جلسہ میں مولوی محمد عمر نے ویدوں اور ستیارتھ پرکاش پر حملے کئے۔ ۴ جون کی رات کو ایک آدمی دوڑا ہوا آریہ سماج مندر میں آیا اور کہا کہ......نے جو مسلمان ہے۔ احمدیوں کے جلسہ میں کھڑے ہو کر تقریر کی ہے۔ کہ ہمارے سنیوں اور احمدیوں میں کتنا ہی جھگڑا کیوں نہ ہو کافروں کے مقابلہ میں ہم کو ایک ہو جانا چاہیئے" اس اکساہٹ پر بہت سے مسلمان سنی اور احمدی جمع ہو کر آریہ سماج مندر میں رات کو زبردستی گھس آئے۔ کئی مسلمان لاٹھیاں لے کر باہر کھڑے تھے۔ بہتوں نے ویدی کے ارد گرد گھیرا ڈال دیا کئی مولوی اور دوسرے مسلمان جوتیوں سمیت ویدی پر بیٹھ گئے۔ ہون کنڈ پر موتل کرنے لگے۔ ایک آدمی نے آریہ سماج کے کسی ادھیکاری سے پوچھے بغیر تقریر شروع کر دی۔ اور زبردستی ابھی مناظرہ کرنے کے لئے مجبور کرنے لگے۔ بڑی مشکل سے وہ واپس گئے۔ دوسرے دن ۵ جون کو صبح پھر کئی احمدی اور شیعہ مسلمان آریہ سماج مندر میں گھس آئے اور مناظرہ کے لئے مجبور کرنے لگے۔ آخر انہیں کہا گیا۔ کہ آپ لوگ انتظار کرتے ہیں۔ امن کرانے کی ذمہ داری تھانیدار اور تحصیلدار لے لیں۔ تو آریہ سماج مناظرہ کر لیگا۔ اس پر وہ لوگ واپس ہوئے اور کہتے رہے۔ کہ اگر قرآن کے برخلاف ایک شبد بھی سنا۔ تو ہم آریہ سماجی پنڈت اور دوسرے ہندوؤں پر حملہ کر دیں گے"

اصل اُپدیش کی راہ پر

آریہ سماج کا سنہری زمانہ اس کا پرچار تھا۔ آریہ سماج نے غلطی کی۔ کہ رشی دیانند کی یادگار میں ڈی اے وی کالج قائم کیا۔ ڈی اے وی کالج کی تعلیمی خدمات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جس مہان رشی کی یادگار میں یہ کالج قائم کیا گیا۔ نہ صرف اس رشی کے اپدیش کو ہی پورا نہیں کیا۔ بلکہ ویدک سبھیتا کے مقابلہ پر دانستہ نہیں تو نادانستہ طور پر مغربی تہذیب کا پرچار کر کے اس کی مخالفت کی۔

آریہ سماج میں دو دل بننے کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی۔ کہ کالج والے بھائی کالج کو ہی اپدیش سمجھتے تھے۔ حالانکہ دوسرے بھائیوں کا کہنا تھا۔ کہ یہ نہ صرف اپدیش ہی نہیں۔ بلکہ اسے اپدیش سادھن کہنا بھی غلطی ہے۔ جو بات کالج والے بھائی اس وقت ماننے کو تیار نہ تھے۔ آج تجربہ نے انہیں سمجھا دی ہے۔ چنانچہ آریہ گزٹ میں منتری خوشحال چند (سکریٹری آریہ پرادیشک سبھا) لکھتے ہیں:-

"دوسری طرف آریہ سماج اس کام (سکولوں کالجوں اور پاٹھ شالاؤں) میں لگے رہنا اپنے اپدیش کے خلاف سمجھتا ہے۔ اس لئے اب آریہ سماج میں دوسرے یگ کا آرنبھ ہونے والا ہے۔ یہ یگ ہے وید پرچار کا۔ اب تک وید پرچار کو ایک فرصت کے وقت کی چیز سمجھا جاتا رہا ہے۔ اسے مکھیہ نہیں بلکہ گون ستھان دیا گیا...... لیکن ساٹھ برس کی جدوجہد کے بعد آریہ سماج نے محسوس کر لیا۔ کہ اسے اب وید پرچار کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے"

شکر ہے۔ کہ جو بات آج سے چالیس پچاس سال پہلے بار بار سمجھانے پر کالج والے بھائیوں کی سمجھ میں نہ آئی۔ اب انہوں نے سمجھ لی ہے اور اگر ان کی ایسی سمجھ نے عملی جامہ پہن لیا۔ اور وید پرچار کی خاطر پرچار کے کام کو انہوں نے ہاتھ میں لے لیا۔ تو وہ آریہ سماج کی حقیقی سیوا کر سکیں گے۔ کیونکہ آریہ سماج کا اُپدیش وید پرچار ہے۔ سکول کالج چلانا نہیں۔ اگر کالج والے بھائی وید پرچار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ تو سمجھو وہ اصل اُپدیش کی راہ پر آتے ہیں ؎

مسلم رواداری بے نقاب

گوندہ میں شیعہ مسجد اور امام باڑہ کے متعلق مسلم علماء کی طرف سے کئی فتوے گزشتہ اشاعت میں دیئے جا چکے ہیں۔ جن کا مطلب یہ تھا کہ شیعوں کے امام باڑہ اور مسجد میں چندہ دینا صرف ناجائز ہی نہیں۔ بلکہ مستحق عذاب بھی ہے۔ اس پر فیض آباد کا ایک شیعہ معاصر کھلے الفاظ میں مسلم رواداری کو یوں بے نقاب کرتا ہے:-

"اس فتوے نے دنیا کے سامنے نمک خواران بنی امیہ کی حقیقی ذہنیت کو بے نقاب تو کر دیا۔ اور اسلام پر عدم رواداری کا الزام لگانے والوں کو یہ تو معلوم ہو گیا۔ کہ وہ کونسا طبقہ ہے۔ جو دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی اور بربادی اپنا فرضِ مذہبی خیال کرتا ہے۔ جب محض فروعی اختلافات کی بنا پر یہ جماعت دوسری مختلف العقیدہ جماعت کی پرستش گاہوں کو مرکز فسق قرار دیتی ہو۔ اور اپنے افراد کو اس امر کی ہدایت کرتی ہے۔ کہ وہ تعمیر مسجد اور امام باڑہ کے روکنے میں اپنی امکانی کوشش صرف کریں۔ تو دوسرے مذاہب کے ساتھ اس جماعت کا کیا سلوک ہوگا؟"

جنہیں اسلام کی مذہبی رواداری کا وہم ہے جن میں مہاتما گاندھی کی اتنداء میں بعض کانگرسی ہندو بھی شامل ہیں۔ وہ ایک مسلم (شیعہ) کی قلم سے نکلی ہوئی مندرجہ بالا سطور کو پڑھیں اور بتائیں۔ کہ جب خود مسلمان ہی مذہب اسلام کی غیر رواداری سے نالاں ہیں۔ تو غیر مسلمان ہندو سکھ عیسائیوں وغیرہ کو ہندی مولاناؤں کے اسلام سے رواداری کی کیا امید ہو سکتی ہے؟

میرپور کی کانفرنسوں کا حشر

میرپور کے علاقہ میں ہندوؤں اور سکھوں پر جو مصیبت آئی۔ وہ ہندو ماتر کی مشترکہ تھی۔ اس مصیبت کی طرف توجہ دلانے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے رائے بہادر دیوان بدری داس کی صدارت میں جو کانفرنس کی۔ اس میں شمولیت ہونے کے لئے ہندو ماتر کو منتظر کیا گیا تھا۔ ہندو ماتر کا کرتویہ تھا۔ کہ اس میں شامل ہو کر میرپور کے علاقہ کے ہندوؤں کے کشٹ نوارن میں عملی سہیوگ دیتے۔ کالج والے بھائیوں اور سناتن دھرمیوں کی علیحدگی کے باوجود میرپور کانفرنس کامیابی سے ہوئی۔ تاہم اصلی آواز میں وہ زور نہ ہونا قدرتی تھا۔ جو پورن سنگٹھت ہندوؤں کی آواز میں ہوتا۔ لیکن سہیوگ نہ دینے والے بھائیوں کی بھی منو کامنا پوری نہ ہوئی۔ وہ اپنی اپنی کانفرنسیں کر کے اپنی شان دکھانا چاہتے تھے۔ لیکن حالات ایسے پیدا ہو گئے۔ کہ نہ کالج والے بھائی ہی کانفرنس کر سکے۔ نہ سناتن دھرمیوں کی کانفرنس ہی عدم سے وجود میں لائی جا سکی۔ اس کی ذمہ داری ریاست پر ڈالی جا رہی ہے۔ ریاست بھی اس کے لئے ذمہ دار ہے۔ لیکن اصل ذمہ داری اُن کی اپنی علیحدگی کی سپرٹ پر ہے۔ اگر تمام ہندو سنگٹھت شکتی سے کانفرنس کرنا چاہتے۔ تو ریاست کسی قسم کی پابندی عائد کرنے سے پہلے سو بار سوچتی۔ لیکن اب جبکہ اس نے ہندوؤں کو ڈھائی چاول کی کھچڑی پکانے پر تلے ہوئے دیکھا۔ تو اس نے ان کانفرنسوں کے انعقاد کو مشکل بنا دینا چنداں مشکل نہ تھا۔ ہندوؤں کی "ہنسے ہنسے میں" کی پالیسی مشہور ہے افسوس! اس پالیسی نے ان جماعتوں کو ذلیل کیا۔ جو میرپور میں اپنی علیحدہ علیحدہ کانفرنسیں رچانا چاہتے تھے۔ لیکن رچ نہ سکے۔ اور جن کی اس پالیسی کے طفیل اُن کی مجوزہ کانفرنسوں کا ایسا حشر ہوا ؎

بے روزگاری کی سمیا

بے روزگاری کی سمیا ہندوستان خصوصاً ہندوؤں میں دن بدن ترقی پر ہے ہندوؤں کی روزی کا انحصار اس وقت تک ملازمت اور تجارت پر سمجھا جاتا رہا ہے اور ملازمت اور تجارت کی جو اوستھا اس وقت ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ملازمت سے ہندوؤں کو رفتہ رفتہ بے دخل کیا جا رہا ہے۔ اور جس تجارت میں جس نے بھی ہاتھ ڈالا ہے نقصان اٹھایا ہے۔ روزگار کے مستقل سادھن زراعت اور دستکاری ہیں اور افسوس ہے ہندو اُن میں سے کسی بھی پیشہ کا اختیار کرنا باعث توہین سمجھتے ہیں۔ یہ ایسی غلط ذہنیت ہے۔ جو ہندوؤں کو اقتصادی تباہی کی غار کی طرف کشاں کشاں لئے جا رہی ہے۔ ہاتھ سے کھیتی نہ کرنے کے عذر پر ہی ایسے ہندوؤں کو بھی قانون انتقال اراضی کے ماتحت زمیندار قرار نہیں دیا گیا۔ جن کی ملکیت سینکڑوں بیگھہ زمین ہے۔ لیکن اگر بے کار ہندو کھیتی کے کام میں لگ جائیں اور فرصت کا وقت گھریلو دستکاریوں کو دیں۔ تو دنیا کی اقتصادی حالت کیا ہو۔ انہیں پیٹ بھر روٹی آدشیہ مل جائیگی کھیتی اور دستکاری کا کام اس وقت اَن پڑھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر تعلیم یافتہ ہندو اس کام کو ہاتھ میں لیں۔ تو دونوں میں وہ پیداوار کے اندر ایک انقلاب عظیم لا سکتے ہیں۔ جو پیداوار اجناس میں نمایاں تبدیلی کا سادھن بن سکتا ہے۔ اور اسی طرح گھریلو دستکاریاں ہندوؤں کی بے روزگاری کی سمیا کو بہت حد تک حل کر سکتی ہیں۔ یہ سنتوش کی بات ہے۔ کہ جاتی کی توجہ اس ضروری کام کی طرف ہو رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ کوئی اقتصادی سوسائٹی اس معاملہ میں ہندوؤں کی رہنمائی کرے۔ آریہ سماج سے بڑھکر اور کوئی موزوں سوسائٹی نہیں۔ جو کامیابی سے ہندو نوجوانوں کو اس پرورتی کی طرف لا سکے۔ اس لئے ہر ایک آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ کہ چھوٹے سکیل پر

تحریکِ عمل

کر سکو تسخیر پھر سارے جہاں کو جس سے تم
پھونک دے جو ہستیٔ باطل کا خرمن ایکدم
تا کُجا بندِ غلامی تا کُجا قیدِ قفس
جس سے ایوانِ رعونت لرزہ براندام ہو
سامنے آنکھوں کے رکھ کر مہر نیم شبی مثال
عالمِ بالا سے آئیں سیکھنے طاعت ملوک

اپنی آنکھوں میں وہ اندازِ نظر پیدا کرو
اپنی آہوں میں وہ حشر آسا اثر پیدا کرو
جس سے ہو آزاد دنیا میں وہ پر پیدا کرو
اپنے نعروں میں وہ بجلی سا اثر پیدا کرو
پریم و اُلفت سے دلِ دشمن میں گھر پیدا کرو
اپنے گھر میں پھر وہ مردان سے پسر پیدا کرو

کارنامے سلف کے آنسو رلاتے ہیں سخن
اپنی شان و شوکت و صولت کو پھر پیدا کرو (سخن)

اپنے اپنے ہاں دستکاری کلاسز کھول جس میں ہندو لڑکے لڑکیوں کو علیحدہ علیحدہ گھریلو دستکاریوں کی تعلیم دی جائے۔ اس کے ساتھ بڑے بڑے ہندو زمیندار تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے ایسی سہولیتیں بہم پہنچائیں کہ وہ اُن کے کھیتوں میں زراعت کا کام سیکھیں اور کریں۔

اگر آریہ سماج نے اس ضروری کام کی طرف توجہ دی۔ تو اقتصادی سمسیا کے حل کا سہرا اُس کے سر ہوگا ٭

یادگاری مسجد

نواب صاحب بھوپال اپنی والدہ محترمہ کی یادگار میں چار لاکھ کے خرچ سے مسجد بنانے والے ہیں۔ اس یادگار کے قیام سے اپنی والدہ کی طرف اُن کا جو فرض تھا۔ وہ یقیناً اُسے پورا کریں گے۔ لیکن وہ ذرا سوچ لیں۔ کہ اس سے وہ اس فرض سے کوتاہی تو نہ کریں گے۔ جو انہیں اپنی رعایا کی طرف ہے۔ یہ مسلمہ بات ہے کہ ریاست بھوپال کے خزانہ میں جو روپیہ آتا ہے۔ اُس کا بیشتر حصہ ہندوؤں کی جیب سے نکلتا ہے۔ ایک انصاف پسند حکمران کا کرتویہ ہے کہ جو رعایا اس کی بہبودی کا کارن ہے ہمیشہ اس کی بہتری کا خیال مقدم رکھے۔ لیکن جو مسجد نواب صاحب بنا رہے ہیں۔ وہ نواب صاحب کی کثیر التعداد ہندو رعایا کو دھرم سے بے دھرم کرنے کے کام آئے گی۔ اور اس طرح ریاست کے قلیل التعداد مسلمانوں کے لئے موجب اطمینان ہو کثیر التعداد ہندو اس یادگار سے کبھی مطمئن نہیں ہو سکتے۔

نواب صاحب اگر رواداری سے کام لیتے۔ تو یہ روپیہ ہندوؤں کے لئے پرستش گاہ بنانے میں لگاتے۔ کیونکہ مسجدوں کا تو ریاست میں گھاٹا نہیں۔ ہر ایک مسلمان کو مسجد بنانے کی کھلی اجازت ہے۔ لیکن ہندوؤں کو مندر بنانے کی اجازت نہ ہونے کی صورت میں وہاں ہندوؤں کے لئے مندروں کی ضرورت ہے۔ اور اگر یہ ضرورت نواب صاحب پوری کر دیتے تو یقیناً وہ ہندو رعایا کے دلوں کو ہاتھ میں لینے کا کام کرتے ٭

کہا جائے گا کہ مندروں میں مورتی پوجا ہوتی ہے۔ جو اسلام کے اصول کے خلاف ہے لیکن یہ اعتراض پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اگر نواب صاحب آریہ سماج مندر کے لئے یہ رقم وقف کر دیں۔ کیونکہ آریہ سماج خالص توحید کا ماننے والا ہے۔ جس میں شرک کے شائبہ کا

بھی گمان نہیں ہو سکتا ٭

ہندوستانی دماغ کی ایجاد

پونا میں ایک غریب مہاشہ مسٹر جوشی نے بجلی سے چلنے والی کلاک ایجاد کی ہے۔ اور اس میں اسے یہاں تک کامیابی ہوئی ہے کہ اس نے ایک کارخانہ قائم کر کے کلاکوں کے آرڈر مہیا کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ قیمت بھی کچھ زیادہ نہیں۔ ہندوستانیوں کو اس ہندوستانی موجد کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور اپنی ضرورت اس سودیشی ایجاد سے پوری کرنے کے لئے مسٹر جوشی کے کارخانہ سے استفسار کرنا چاہیئے۔ ہندوستانی دماغ ایجادوں کے میدان میں کسی غیر ملکی دماغ سے پیچھے نہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ نہ تو ہندوستانی نوجوانوں کا رجحان ہی ایجادوں کی طرف ہے۔ نہ سرمایہ دار ہی اُن کی سرپرستی کرتے ہیں۔ اگر سرمایہ دار سرپرستی کریں۔ تو نوجوانوں کی رُچی ادھر ہونا چنداں مشکل نہیں۔ اس سے جہاں ہندوستان نئی ایجادات کرنے والے ممالک کی صف میں سربلند ہو کر کھڑا ہوگا۔ وہاں ملک کی بیروزگاری کا سوال حل ہونے میں مدد ملے گی ٭

آریہ سماجیوں کی سنکھیا

مردم شماری ۱۹۳۱ء کی رپورٹ کے مطابق بھارت میں پرانت وار آریوں کی تعداد حسب ذیل ہے :-

نام پرانت	کل	استری	پرش
اجمیر مارواڑ	۲۶۰۲	۱۳۹۱	۱۲۱۱
انڈمین نکوبار	۹۰	۴۵	۴۵
آسام	۱۲	۱۱	۱
بلوچستان	۳۹۷۸	۲۵۸۷	۱۳۹۱
بنگال	۲۰۱	۱۵۶	۴۵
بہار اڑیسہ	۶۷۶۲	۳۷۰۴	۳۰۵۹
بمبئی	۱۵۵۵	۹۸۸	۵۶۷
سندھ	۱۰۳۶۹	۵۶۹۲	[illegible]
برہما	۲۰۴	۱۱۲	۹۲
مدھیہ پردیش	۱۲۲۶	۷۲۲	۵۱۴
برار	۶۰۰	۳۲۴	۲۷۶
دہلی	۵۰۰۳۰	۲۸۹۵۵	۲۱۰۷۵
مدراس	۱۲۲	۶۴	۵۸
سرحدی صوبہ	۷۷۷۹	۳۸۷۷	۳۹۰۲
پنجاب	۴۲۵۹۹۷	۲۳۷۶۹۲	۱۸۸۳۰۵
سب پرانت	۳۱۶۶۷۹	۱۷۴۰۳۰	۱۴۲۶۴۹

نام پرانت	کل	پرش	استری
بلوچستان سٹیٹ	۷۸	۵۵	۲۳
بڑودہ	۲۸۰۱	۱۵۸۹	۱۲۱۲
بمبئی کی ریاستیں	۲۱	۱۱	۱۰
سنٹرل انڈیا	۳۰۹۷	۱۶۲۰	۱۴۷۷
مدھیہ پردیش کی ریاستیں	۶	۳	۳
گوالیار	۱۳۰۸	۶۸۷	۶۲۰
حیدرآباد دکن	۳۷۰۰	۱۸۹۶	۱۸۰۴
جموں کشمیر	۹۳۹۴۴	۵۰۳۴۶	۴۳۵۹۸
مدراس	۳۲	۱۸	۱۴
میسور	۴۵	۳۶	۹
شمال مغربی صوبہ کی ریاستیں	۱۰	۸	۲
پنجاب کی ریاستیں	۴۳۸۶۷	۲۴۲۴۷	۱۹۶۲۰
راجپوتانہ ایجنسی	۱۱۴۷۱	۶۱۹۶	۵۲۷۵
سکنڈ پرانت کی ریاستیں	۱۰۵۹	۶۱۵	۴۴۴
مغربی ہند کی ریاستیں	۵۵۰	۲۷۶	۲۷۴
میزان	۹۹۰۲۳۳	۵۴۷۹۶۴	۴۴۲۲۶۹

آریہ سماج ڈگشئی کیلئے اپیل

آریہ سماج ڈگشئی کی نئے سرے سے ستھاپنا ۱۹۲۶ء میں ہوئی تھی۔ اس وقت سماج کا اپنا کوئی استھان نہ تھا۔ یہاں کے سبھا سدوں کے پرشرم اور اُتساہ سے دسمبر ۱۹۳۱ء میں اب ایک کمرہ تیار ہوا ہے۔ جو کہ یہاں کی سماج کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے لئے ناکافی ہے۔ اس کمرہ سے پہلو میں ہی ایک اور دکان آریہ سماج نے حال ہی میں خرید کی ہے۔ جس کو موجودہ مندر کے ساتھ ملحق کرنے اور موجودہ سماج مندر کو ایک ہال کی صورت میں تعمیر کرنے کا سوال در پیش ہے ڈگشئی ایک چھوٹی سی جگہ ہونے کے کارن یہاں کی سماج کو اتنی سامرتھ نہیں۔ کہ خود ہی سارا مندر جس پر قریب ڈھائی ہزار روپے کی لاگت آئیگی بنوا سکے۔ چندہ بھی کچھ زیادہ فراہم نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے بذریعہ اس اپیل پنجاب و بلوچستان کی ہر ایک آریہ سماج سے نویدن ہے کہ وہ ایک روپیہ فی سماج اس سماج کو بطور دان عنایت فرماویں۔ کچھ روپیہ یہاں سے چندہ کے روپ میں بھی اکٹھا کیا جائے گا۔ یدی پنجاب اور بلوچستان کی آریہ سماجیں اس اپیل کو سویکار کر کے ایک روپیہ فی سماج اس سماج کو دان دے دیویں۔ تو چنے چنے کی لکڑی اور ایک جنے کا بوجھ کے مصداق یہاں کے سبھا سدوں کا کام بہت آسان ہو جائیگا۔ ایک روپیہ ایک سماج کے لئے کچھ بھی رقم ہے۔ مگر اس مدد سے یہاں کی سماج کا ایک شاندار مندر قائم ہو جائے گا۔

پُستک سماوچنا

رگوید شتکم :- رگوید کے ایشور بھگتی کے ایک سو منتروں کا یہ سندر گٹکا ہے۔ جسے شری سوامی اچیتانند جی مہاراج نے وید بھگتوں کے پاٹھ کے لئے تیار کیا ہے۔ اور آریہ پرادیشک سبھا نے شائع کیا ہے۔ ہر ایک منتر کے ارتھوں کے ساتھ بھاوارتھ بھی دیا گیا ہے۔ وید بھگتوں کے لئے یہ سوادھیائے کی اچھی چیز ہے۔ خوبصورت جلد کے گٹکا کی قیمت ۵۰ آنے ہے۔ آریہ ساہتیہ وبھاگ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور سے مل سکتا ہے ٭

شوڈشی :- شوڈشی میں جگت پرسدھ مہاکوی ٹیگور کی دس کہانیوں کا سنگرہ کیا گیا ہے۔ کوی ٹیگور کی کہانیوں کی خوبیاں بیان کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ تاہم یہ کہے بنا رہا نہیں جا سکتا۔ کہ ان کہانیوں میں انہوں نے لوگوں کی روزانہ زندگی کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ ان کہانیوں کو پڑھنے کے بعد آدمی اچھی طرح سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ بنگال میں کتنی انڈیا ہے۔ اور اسی انڈیا کی بدولت ہم کس طرح آزمائش بلطلہ کا شکار رہتے ہیں۔ کوی ور کی اصل کہانیوں کی خوبیاں بیان کرنے کے بعد ہم اس کے ہندی انوواد کرتری دھنا دھیہ کا ارپن کریں کو ان کی انوواد شیلی کے لئے مبارک باد دیئے بنا نہیں رہ سکتے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ جب کبھی کسی کتاب یا کسی مضمون کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کی وہی حالت ہوتی ہے۔ جو مشک کی اس کے پران نکلنے کے بعد ہوتی ہے۔ مترجم لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ لکھنے والے کا اصل مطلب کیا ہے وہ قائم رہتا ہے یا فوت ہوتا ہے۔ لیکن شوڈشی میں اس کے انوواد نے اس بات کی بہت حد تک کامیاب کوشش کی کہ وہ ہر ایک چیز کو اس کی حقیقی شکل میں پیش کرے ٭

معنوی خوبیوں کے علاوہ ظاہری خوبیوں کے لحاظ سے بھی شوڈشی قابل تعریف ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ جو کسی قدر زیادہ ہے۔ ہندی پرچار کے خیال سے ہندی پستکوں کی قیمت کم رکھی جانی چاہیئے ٭

ادھر سرکل دشال بھارت کاریالیہ ۱/۲۰ اپر سرکلر روڈ کلکتہ سے مل سکتی ہے ٭

دیانند کے اصول تجربہ کی کسوٹی پر

(از پنڈت دشنودت جی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

سوامی دیانند نے جب پرچار شروع کیا۔ تو بھارت میں موجودہ زمانہ کی نیو پڑ چکی تھی۔ یکایک دو زمانے پہلو بہ پہلو نشو و نما پانے کے لئے اس عجیب سرزمین میں رنمدیا۔گی پاکر اپنا سر نکالنے لگے۔ یہ کشمکش اور زمانہ کی بے رخی سب لوگوں میں مشہور ہے۔ مگر اس پرانی تہذیب کے میدان بھارت میں عجیب خاصیت رہی ہے۔ پرانی اور نئی تاریخ کو عمیق نظرے پڑھئے۔ بے تعصب ہو کر مذہب فرقہ بندی اور موجودہ خیالات کے اغراض سے بری ہو کر غور فرمائیے۔ تو ایک اصول کام کرتا ہوا نظر آئے گا۔ اس اصول کو ہم ابتدا میں ہی بیان کر دیتے ہیں۔ اور ناظرین کو انتظار میں نہیں رکھنا چاہتے ؛

ابتدائے آفرنیش سے پرا پکار دھرم۔ اور انسانی ہمدردی اور دنیا کی عالمگیر برادری کے اصول ریشیوں کے ذریعے پرماتما نے قائم کئے ہوئے تھے۔ مہابھارت میں درج ہے۔ کہ یہ سلسلہ ساری دنیا میں خود بخود سا چل رہا تھا۔ کسی پولیس۔ فوج۔ جج یا مجسٹریٹ کی ضرورت نہ تھی ہر ایک شخص اپنے دھرم کے مطابق اپنے فرائض کو ادا کرتا تھا۔ نہ کوئی حاکم نہ محکوم تھے۔ ڈاکٹر کی فیس نہیں تھی۔ پڑھانے والے کی نہیں تھی۔ کوئی تنخواہ دار نہیں تھا۔ روپیہ۔ پیسہ دھن دولت جائیداد کسے کہتے ہیں ؟ یہ کسی کو معلوم نہیں تھا۔ غرضیکہ عجیب سنہری زمانہ تھا ؛

یہ بے غرضی کا زمانہ بھارت میں عرصہ دراز تک چلتا رہا۔ اور کسی ملک کے لوگ تو دنیا کے اس ابتدائی سنہری زمانہ کو بھول گئے ہیں ان کی تاریخیں تو سیاہ کاری اور پھر اور قتل و غارت کے زمانہ سے شروع ہوتی ہیں یہ صرف ہندوستان کی قسمت میں ہی تھا۔ کہ اس کی ایک مشہور کتاب مہابھارت میں درج کیا گیا۔ تعجب ہے۔ کہ ابھی تک خود مہاتما گاندھی کو بھی یہ تاریخی بات دنیا کے سامنے رکھنے کا حوصلہ نہیں ہوا۔ یہ تو امید نہیں کہ ان پر مہابھارت کی یہ اصولی حقیقت آشکارا نہ ہوئی ہو ؛

فی الحال ہمیں اس امر سے غرض نہیں ہے کہ مہابھارت کی یہ مشہور بات خود تعلیم یافتہ ہندوؤں کو بھی بالعموم کیوں معلوم نہیں ہے۔ اور اس امر سے غرض ہے۔ کہ ستیاگرہ کے جو ہزاروں دلائل ڈھونڈھے جاتے ہیں۔ وہاں مہابھارت سے یہ دکھلا دیا جاوے۔ کہ جب دنیا میں ایک دفعہ اصولوں کا راجیہ قائم تھا۔ تو اب کیوں نہیں ہو سکتا ؟ لوگ حیران ہیں۔ مہاتما گاندھی کو چھیڑتے ہیں۔ کہ کیا اصولوں کی نرمی حکومت سے سب کام چل سکتے ہیں۔ اور فوج اور پولیس بے کار ہو سکتی ہے ؟

اتنا ہم مانتے ہیں۔ کہ وہ آدرش زمانہ تھا۔ خود مہابھارت میں تحریر ہے کہ عرصہ دراز تک یہ پراپکار کا زمانہ جاری رہا۔ لیکن کسی برے وقت میں خود غرضی نے آن گھیرا۔ پڑھانے والا کہنے لگا کہ میں مفت کیوں پڑھاؤں۔ کھیتی کرنے والا کہنے لگا۔ کہ میرا اناج لوگ مفت کیوں کھائے سپاہی اور حفاظت کا کام کرنے والے کہنے لگے۔ کہ ہم بھی معمولی لوگوں کی طرح غریبانہ زندگی کیوں بسر کریں۔ باہمی لڑائی جھگڑا پیدا ہو گیا۔ اس جنگ و عناد سے دنیا میں کہرام مچ گیا۔ کشت و خون ہونے لگا۔ کوئی دھرم کی پکار نہیں سنتا تھا ؛

اس باہمی عناد کا خاتمہ کسی صورت میں ہوتے ہوئے نہ دیکھ کر اس وقت کے لوگوں نے یہ راضی نامہ کیا۔ کہ پرماتما کے پاس چلیں اور ان سے عرض کریں کہ وہ ہمیں ہدایت کریں۔ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اس راضی نامہ کے ذریعہ خود بھگوان نے قانون بنایا جو دھرم اور پراپکار کے اصولوں پر سلطنتوں کا قائم کرنا تھا ؛

بلاشبہ کل دنیا چونکہ اپنی ابتدائی تاریخ کے اس اہم واقعہ کو بھول چکی ہے۔ اس لئے انہیں تو یاد نہیں رہا کہ سلطنت کا بنیادی اصول کیا ہے۔ ساری دنیا نے ایک اصول رکھا ہے۔ کہ سلطنت کا قیام جس کی لاٹھی اس کی بھینس ہے۔ ایک ملک طاقت حاصل کر کے اپنے پڑوسیوں کو ہضم اور تباہ کرتا چلا جاتا ہے۔ اور ڈکار تک نہیں لیتا۔ مذہب رکھتے ہوئے عبادت گاہوں میں ان خونریزی اور قوموں کی تباہی کی مہمات پر خوشی اور شکریہ کی دعائیں ادا کی جاتی ہیں +

دنیا کے مختلف ممالک کی تواریخ پڑھ لیں۔ دنیا میں کون سے حصہ ملک۔ یا کسی زمانہ میں غیر ممالک کو اپنا غلام بنا کر لوٹ و غارت کا آلہ بنگاہ نہیں بنایا۔ انسانوں نے خدا کے نام کی تقدیس پر قتل و خونریزی کی تصدیق کی ہے۔ اور آج اسی بنیاد پر مذہبی فرقوں کا فساد باہمی جاری ہے۔ لہذا انہیں باہمی انسانیت کی بنیاد پر صلح و آشتی کا پیغام پسند نہیں آتا ؛

دھرم کے بنیادی اصولوں پر سلطنت کا قیام ہو جانے پر بھی لوگوں کو صبر نہیں آیا طاقت بڑی اندھی چیز ہے انسان کو حیوان بنا دیتی ہے۔ دھرم سے گرا کر پاتال میں پھینک دیتی ہے۔ اور بد اخلاق سے بداخلاق انسان کی طبیعت ہو جاتی ہے ؛

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیاوی طاقت کو حاصل کرنے کے لئے لوگوں نے کوشش کی۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے بآسانی طاقت ور لوگوں کو سب قسم کی آسائش حاصل ہو جاتی ہے جائیداد محلات۔ نوکر چاکر روپیہ دولت وغیرہ باقی لوگوں کی نسبت انہیں زیادہ مہیا ہو جاتی ہے ؛

اب لوگوں نے دھرم کا بھی روپ بدل دیا دنیاوی طاقت والوں کی حالت دیکھ انہوں نے کہا کہ ہم بھی کیوں نہیں اسی طرح اپنے دماغی روحانی سلطان معبد مقام محصول مذہبی پولیس فوج و خزانہ وغیرہ قائم نہ کریں۔ چنانچہ آج کل ساری دنیا پر اس قسم کے مذاہب کے سلسلہ کا جال اظہر من الشمس ہے۔ ان کے مطالبات عجیب ہیں۔ اگر ان کے بیان کردہ خدا اور اس کے قائمقام پر ایمان نہ لاؤ۔ تو روحانی حکومت کی عنایات اس پر وارد نہ ہوں گی۔ ان پر اعتقاد رکھنے والے خواہ عملی چال چلن کے لحاظ سے کیسے ہی بدکار ہوں۔ سب سے اعلیٰ منزل ان کے لئے ان کے خدا کے دربار میں ہوگی ؛

یہ دعویٰ علم اور عقل کے لحاظ سے کیسا بیہودہ اور پوچ معلوم ہوتا ہے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ ایک اچھا سمجھدار تعلیم یافتہ اور عالم فاضل ہوتا ہوا فرقہ وارانہ مذہبی تعصب سے برتر نہیں ہے اور اپنے مذہب کے ماسوا دیگر لوگوں کے علاوہ دیگر لوگوں کو نہ حیوانوں سے بھی بدتر ہے جان پتھر کا درجہ دینے کو تیار ہے۔ مذہبی دیوانگی کئی بار سلطنتوں کو تباہ کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ اور علم و ہنر کو نیست و نابود کرتی رہی ہے۔ دنیا کی مذہبی لڑائیاں دنیا کے انسانوں کے ماتھے پر بدنما دھبہ ہیں ؛

دنیا کے باقی حصص میں اور بھارت میں صرف ایک ہی امتیاز رہا۔ اور وہ یہ کہ دنیا کے باقی ممالک نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ وہ غلطی کر رہے ہیں۔ بلکہ وہ یہ کہتے رہے۔ کہ ہم نیکی کرتے رہے ہیں۔ بھارت میں یہ بات نہیں رہی۔ جب کبھی دھرم کے نام پر بھارت میں کوئی مذہبی فرقہ قائم ہوا تو وہ دھرم اور پراپکار کے بنیادی ابتدائی اصولوں کے پرچار ہونے پر نیست و نابود ہو گیا۔ چنانچہ بھارت میں ہزاروں مذاہب پیدا ہوئے اور نیست و نابود ہو گئے۔ مگر دیگر ممالک میں کسی کی جرأت یہ کہنے کی نہ ہوئی ؛

مغرب کی آنکھیں تو اس وقت کھلیں۔ جبکہ سائنس کی دریافت کرنے والے لوگوں کو مذہبی عدالتیں اور زمین میں باہمی کشش کا اصول بتانے والے ستاروں میں آبادی کا بیان کرنے والے۔ آدم کو نہ پیدا ہونے والا اور نہ فنا ہونے والا بیان کرنے والے وغیرہ ہزاروں ان مذہبی عدالتوں سے گردن زدنی یورپ جیسے ترقی پر ناز کرنے والے [illegible] بزرگوں کے سامنے قرار دئے جاتے رہے۔ مگر کسی نے اُف نہ کی۔ مگر بصد مشکل بتدریج ہزار قربانیوں کے دینے کے بعد اس امر میں تبدیلی آئی ہے۔ مگر یہ حوصلہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مذہبی بنیاد پر قتل و غارت دنیا کے کسی ملک کے قانون کا حصہ نہیں ہے ؛

بھارت میں ظلم و ستم کا راجیہ رہا۔ یہاں بھی اس قسم کے مذاہب کا دور رہا۔ جو مذکورہ بالا خصوصیت رکھتے تھے۔ در اصل بھارت کی تاریخ کو غور سے پڑھا جاوے۔ تو دنیا کا کون سا مذہب ہے جو ہندوستان میں کبھی اپنی رونق پر نہ رہا ہو۔ دنیا کی کونسی تہذیب ہے جو یہاں نہیں آئی۔ اس لئے موجودہ مذاہب ہندوستان میں مکرود سے مکرود اور ظاہرا طور پر بہتر سے بہتر نظر آنے والی صورت میں دکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ معجون مرکب ہندوستان کے پرانے تاریخی حالات کا نقشہ ہے ؛

کون سی قوم دنیا کے تختہ پر موجود ہے۔ جو کبھی نہ کبھی اپنی تہذیب کے جوہر بھارت میں نہیں دکھا گئی۔ بھارت نے بھی دنیا کے کون سے ملک پر حکومت نہیں کی۔ جو بھارت حکومت کی۔ اس کی تصدیق دنیا کے ہر گوشہ کے کھنڈرات سے پوچھو۔ ہر ملک کی یونیورسٹی میں ہند کی تاریخ اور سنسکرت کا خاص مضمون کیوں ہے صرف۔ اسی ایک خاص وجہ سے محکمہ کھنڈرات ہر ایک ملک میں قائم ہے۔ مگر ان کی تحقیقات کا نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ ہندوستان ان کے ہاں کبھی راج کر گیا ہے ؛

بھارت میں ہمیشہ یہ خوبی رہی کہ دنیاوی حکومت اور مذہبی حکومت کے مظالم اور خونریزیوں سے رستگاری برگزیدہ دھرم مہاتما دلاتی رہی ہیں۔ ایک نظر غائر ہندوستان کی تاریخ پر اس بنیاد پر ڈالئے کس طرح ایک

اور مہاتما بدھ نے زبان کھول کر اور انگلی ہلا کر ظالم سلطنتوں اور ظالم مذہبوں کی تباہی کا باعث ہوئے ہیں۔ ان رشیوں مہاتماؤں میں سے لاتعداد کے نام تاریخ کے اوراق پر نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کے وہ خواہشمند نہیں تھے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے نام پر کوئی عقیدہ یا کلمہ یا ظلم و ستم کا محکمہ قائم نہیں کیا۔

سوامی دیانند اس سلسلہ لاانتہا کا ایک مہاتما اور رشی تھا۔ جب اس نے پرچار کیا ۱۸۷۵ء کا زمانہ تھا۔ اس وقت کوئی نام لینے کے لائق تحریک کا جزم تعین ہوا تھا۔ اس زمانہ سے پہلے کسی ایسی تحریک کا نام نہیں لے سکتے۔ جو مذکورہ بالا اصول کی بنیاد پر قائم ہوئی ہو۔

سوامی دیانند نے بتلایا۔ کہ دھرم عقیدہ اور فرقہ بندی کا نام نہیں ہے۔ یوگ شاستر میں درج کئے ہوئے پرانایام کی تعلیم دی۔ ظلم و ستم کا مقابلہ دھرم سے کرنے کی ہدایت کی۔ اہنسا کی وہ زبردست تعلیم دی۔ کہ بانگ دہل شائع۔ سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کو اٹھا کر پڑھئے اس میں حکومت۔ تعلیم۔ تدریس۔ مذہبی عناد اور فساد فرقہ بندی۔ توہمات اپنے ملک سے محبت وغیرہ کون سے مضامین ہیں۔ جن پر اس دانا مہاتما نے بحث نہیں کی۔ غریبوں کے پاس گیا۔ بچوں کو اپدیش دیا۔ عورتوں تک آواز پہنچائی پڑھے لکھوں سے اچھوتی مانیز ہول کو بھی محروم نہ رکھا۔ جس قدر زندگی نے وفا کی اور جہاں تک اس کے قدم اس مہاتما کو لے گئے۔ وہ اس مشعل ہدایت کو لے گیا۔ بالآخر راجہ مہاراجوں کے پاس پہنچے اور کہا۔ کہ دھرم کی بنا پر جو اصول بتاتا ہوں۔ ان کو عملی جامہ پہناؤ۔ رگوں کو حیرانی تھی۔ چکاچوند ہو گئی۔ مہاتما دیانند کے مرنے کے بعد سوچتے رہے۔

بعض براہ راست اور بعض اس روشن آگ سے اپنے اپنے چراغ روشن کر کے اپنے گھروں کو منور کر رہے ہیں۔ کیا اب بھی لوگوں کی آنکھیں نہیں ہیں۔ جو سوامی دیانند کو طعنہ دیتے تھے کہ وہ اہنسا سے لوگوں کو بزدل بنا رہا ہے۔ کیا دنیا نے تجربہ سے نہیں دیکھ لیا۔ کہ اس ایک اصول کا کیا کرشمہ دنیا کو دکھایا ہے۔ مذہبی فساد کرنے والوں کو اب گردن نیچی کرنی پڑتی ہے۔

انگلینڈ میں مہاتما گاندھی جا کر سوراجیہ نہیں لا سکے۔ اس میں کس کو شک ہے۔ خود مہاتما گاندھی اور کہہ چکے ہیں۔ وہ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ دیکھو بھارت کا ایک شہری لارڈ اور بوڑھوں ہندوؤں سے جو ناقابل ہتھیار میرے پاس اہنسا موجود ہے اُسے بتلانے آیا ہوں۔ اس سے فتح ہوگی۔ وہ رشیوں کی زبان میں کہہ رہا ہے "جہاں دھرم ہے وہاں فتح ہے"۔ دیکھا سوامی دیانند کے ... ایک اصول پر ... ۲

قوم کے مختلف افراد نے عمل کیا۔ تو اس قدر امید افزا نتائج دیکھنا نصیب ہوا۔ جب دوسرے اصولوں پر عمل کیا جاوے گا۔ تو دھرم کا راج ہو جاوے گا۔

اچھوت

(بقیہ کہانی صفحہ ۱۲)

"جھوٹ؟"

"ہاں جھوٹ! میں نے تم سے کہا تھا۔ کہ اگر چمار صاف کپڑے پہنیں گے۔ تو اونچی جاتی والے انہیں اپنا لیں گے۔ لیکن یہ سچ نہیں ہے۔ اس دن میرے برہمن پن کے غرور نے مجھے اندھا کر دیا تھا۔ اسی لئے میں نے تم سے وہ باتیں کہی تھیں میں نہیں جانتا تھا کہ تم اتنی آتما نی ہو۔ کہ تم مندر میں جانے کے لئے تیار ہو جاؤ گی"

"تو میری بات ٹھیک تھی؟"

"بالکل! ابھی برہمن دیشوں میں یہ بھاؤ اچھین نہیں ہوا۔ کب ہو گا؟ کہا نہیں جا سکتا۔ ابھی ایک اچھوت ان کے لئے اچھوت ہے۔ چاہے وہ پڑھا لکھا ہو۔ شدھ پوتر رہتا ہو۔ سداچاری ہو۔ متمول ہو۔ اس نے ایک اچھوت کے گھر پیدا ہونے کا جو اپرادھ کیا ہے۔ وہ سماج کے نیائے آلیہ میں قابل معافی نہیں ہے۔ وہ ایک اتیاچار ہے۔ نرنکشتا ہے۔ ہمارے سماج کے نام پر گہرا دھبہ ہے۔ اسے کچھ لوگ ماننے لگے ہیں۔ لیکن وہ کمزور ہیں۔ سماج کے سامنے اختلاف کا جھنڈا ابھی اٹھا نہیں سکتے"۔

"لیکن مہادیو جی بھی ان باتوں کو نہیں سمجھاتے؟"

"کون سے مہادیو جی؟"

"جو مندر میں بیٹھے ہیں"

"وہ مہادیو جی نہیں ہیں"

"تو پھر کون ہیں؟"

"وہ تو پتھر کی مورتی ہے۔ اس میں کچھ سمجھنے کی شکتی ہے نہ کرنے کی۔ اس کے نام پر یہ اونچے آدمی جا ہے جو کچھ کرتے ہیں۔ اگر مہادیو جی اس مندر میں ہوتے تو وہ کبھی تمہیں اس پرکار گھسیٹنے نہ دیتے۔ ان کے یہاں سبھی ایک برابر ہیں"

"وہ کہاں ہیں؟"

"سب جگہ"

"یہاں بھی ہیں؟"

"وہ یہاں ہیں۔ تم میں ہیں۔ مجھ میں ہیں سب میں ہیں"

"کیا مہادیو جی گرجے میں بھی ہیں؟"

"ہاں! صرف نام ان کا وہاں دوسرا ہے"

وہ بڑے بھولے پن سے ان گتھیوں کو سلجھا رہی تھی۔ کچھ دیر تک وہ چپ رہی اور پھر بولی

"آپ کہتے ہیں۔ کہ مہادیو جی گرجے میں ہیں"

"ہاں"

"پر تو وہاں وہ مندر کے مہادیو کی طرح ظالم بھید بھاؤ رکھنے والے اور نیچوں سے نفرت کرنے والے نہیں ہیں۔ گرجے کے مہادیو جی دیالو ہیں سب کو ایک درشتی سے دیکھنے والے ہیں۔ ہمارے پڑوس کا مرلی جب سے کرسچن ہوا۔ تب سے وہ سب کے ساتھ جا کر گرجے میں بیٹھتا ہے۔ سب عیسائی اس سے ہاتھ ملاتے ہیں۔ جو پادری صاحب ہمارے یہاں آیا کرتے تھے۔ وہ کبھی کبھی اس کے ساتھ کھانا کھایا کرتے ہیں۔ یہی نہیں جب کبھی وہ یہاں آتا ہے۔ تو رائے صاحب کی کرسی پر بیٹھتا ہے ایک دن کہہ رہا تھا۔ "ہندو اپنے بھگوان سے عیسائیوں کے بھگوان کی زیادہ عزت کرتے ہیں۔ کیونکہ میں جب ہندو تھا۔ تو کوئی میری طرف دیکھتا بھی نہیں تھا۔ اور جب سے عیسائی ہوا ہوں۔ بڑے سے بڑے ہندو ہاتھ ملاتے ہیں۔ اور پاس بٹھاتے ہیں پجاری جی کے مہادیو جی سے تو عیسائیوں کے مہادیو جی اچھے ہیں"

"کیا تم نے کبھی عیسائی ہو جانے کا وچار کیا ہے؟"

"کیا تھا۔ ایک بار"

"پھر کیوں نہیں ہوئی؟"

"یہ سوچ کر کہ شاید کبھی ہمارے مہادیو جی بھی اپنے درشن دینے کی کرپا کریں"

"گنگا تم اتنی چتر ہو۔ گندے نیچا ہی تمہارا کام نہیں ہے"

"اور ہم لوگوں کے بھاگیہ میں ہے ہی کیا؟"

"تم نے کچھ پڑھا لکھا تھا؟"

"کون پڑھاتا۔ چماروں میں کوئی پڑھا لکھا نہیں اونچی ذات والا کوئی ہم لوگوں کے پاس بیٹھ سکتا ہے؟ پادری صاحب پڑھانا چاہتے تھے۔ مگر میں ان کے یہاں نہیں گئی"

"تمہاری پڑھنے کی اچھیا ہے؟"

"اچھیا تو ہے مگر پڑھائے گا کون؟ اور پڑھنے کون دے گا؟ پنڈتوں کو معلوم ہو جائے گا۔ تو کہیں گے۔ یہ چمار کی لڑکی اب پستک پڑھیگی۔ اتنے بھاگیہ کہاں ہیں۔ چماروں کے لئے تو یہ سب خواب ہیں"

ایک آدھ گھڑی وہ چپ ہو گئی۔ اس کے ایک ایک شبد سے اس کے دل کی حالت ٹپک رہی تھی۔ ان سادے لیکن سچے شبدوں میں اونچے ورنوں کے لئے اس کے سراپ نفرت ملے ہوئے درد کی بو آتی تھی۔ ایک چوٹ کھایا ہوا پنچھی کچھ کہتا نہیں ہے۔ مگر اس کی تڑپتی ہوئی ایک سسکاری جو اثر رکھتی ہے وہ ہزاروں شبدوں میں دیا ہوا سراپ نہیں رکھ سکتا۔ یہی حالت گنگا کی آہ کی تھی۔ وہ بولی تھی۔ اور بہت کچھ بولی تھی۔ لیکن ان شبدوں نے بہت دل پر وہ اثر نہ کیا تھا۔ جو اس کی ایک دبی ہوئی آہ نے۔ مجھے ایسا محسوس ہونے لگا۔ کہ ہمارے نرانکش سماج کے پاپوں کی کلینت دھارا میرے سامنے بہہ رہی ہے۔ اور گنگا اس آہ سے مجھے پھونک کر اس دھارا میں پھینکے دے رہی ہے گنگا نے کچھ کہا۔ پر میں سن نہ سکا۔ کیا! لیکن وہ خوفناک نظارہ میرے سامنے سے ہٹ گیا۔ میں نے پوچھا "کیا کہا گنگا؟"

"آپ کیا سوچ رہے ہیں؟"

"میں یہ سوچ رہا تھا۔ کہ ہم لوگ اچھوتوں پر کیسا اتیاچار کر رہے ہیں۔ وہ ہمارے سماج کے انگ ہیں۔ لیکن ہمارے لئے وہ تیاجیہ ہیں عیسائیوں کے وہ کچھ بھی نہیں لگتے۔ پھر بھی وہاں ان کا سواگت ہوتا ہے"

"لیکن کیا کیا جا سکتا ہے؟"

"کیا جا سکتا ہے سب کچھ"

"کون کرے گا؟"

"سماج نہیں کر سکتی۔ ان میں سے ایک میں ہوں"

"آپ"

"ہاں! میں۔ میں نے تمہیں سناتن کا راگ سنایا تھا۔ تم نے مجھے سناتن کا پاٹھ پڑھایا ہے سماج کے پاپ کا کچھ انش دور ہونے کے لئے میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا۔ بولو گنگا! تم میرے ساتھ چل کر میرے گھر رہو گی؟"

"نہیں"

"ہاں"

"نہیں"

"کیوں"

"آپ کے گرام والے کیا کہیں گے؟"

"اس کی پرواہ نہیں۔ وہ میرا بائیکاٹ کریں گے کریں۔ میں اس کے لئے تیار ہوں"

"میرے لئے اتنا دنڈ بھوگو گے؟ تمہارے لئے نہیں۔ اپنے اپرادھوں کے لئے۔ اپنے بزرگوں کے اپرادھوں کے لئے"

"مجھے کیا کرنا پڑے گا؟"

"تم مجھے بھوجن بنا کر دیا کرو گی اور میں تمہیں پڑھاؤں گا"

"آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ برہمن ہیں میں چمار ہوں۔ آپ میرے ہاتھ کا کھانا کھائیں گے؟"

"بھول گئی۔ میں نے تمہیں کیا سکھایا تھا

دیش برہمن چمار نائی
ہندو مسلم یا عیسائی

یہ سب کرم کے بھید بھاؤ ہیں ان میں تو نہ جان لگ جا سب کے گلے پریم سے سچ جھوٹا بھیان"

"اچھا"

"طے رہا"

"رہا"

(باقی آئندہ)

یادرفتگان

(نمبر ۵۶)

لالہ گینتی لعل جی پان والا لُدھیانہ

(از منتری لبھورام جی نیبر آنند آشرم لدھیانہ)

لالہ گینتی لعل جی سپتر لالہ باجی لعل نے باہر
... چوڑا بازار میں سب سے پہلے پان کی دکان
... اس وقت کا ذکر ہے جبکہ لدھیانہ میں
... عام رواج نہ تھا۔ گنتی کے پان کھانے
... رکھے جاتے تھے۔ اُن کی دیکھا دیکھی
... دکانیں پان کی اور ہو گئیں۔ لالہ گینتی
لعل جی کے چھوٹے بھائی لالہ بشیشر داس
... بھی ساتھ تھے۔ باوجودیکہ آپ کے مقابلہ
پر دکانیں پان کی تھیں تاہم جو فروغ آپ
کی دکان کو تھا وہ خاص تھا۔ اس دکان پر
لوگ پان کھانے آتے اور شہر میں پان بیچنے
والے لے جاتے۔ ان ایام میں آریہ سماج لدھیانہ
کا زور ہوا تھا۔ لالہ گینتی لعل جی کو بھی آریہ سماج
سے دلچسپی ہوئی۔ اور سماج میں آنا شروع
کر دیا۔ تمام کو روزمرہ لالہ لاجپت رائے ٹھاپر
... اور لیکھرام سود۔ لالہ بشیشر دیال پولیس ہیڈ
منشی آریہ سماج لالہ خوشی رام بھابڑہ۔ لالہ
... رام سود۔ ماسٹر ٹھاکر رام۔ لالہ چرنجی
لال پلیڈر نشک۔ لالہ اننت رام ٹھیکیدار اور
... لعل کی دیگر سابھاسد پرش آپ کی
دکان پر اکٹھے ہوتے۔ اور سابھاسد دار تالہ ...
... سے وہاں اکثر ہونے نالوں میں ویدک
دھرم کے درڑھتا پر بک ہو گئی ۔
لالہ گینتی لعل پر ویدک دھرم کا کچھ ایسا
رنگ چڑھا۔ کہ ہر وقت دکان پر آریہ سماج
ہی کا ذکر کرتے۔ لالہ گینتی لعل معمولی اردو
... تھے۔ مگر اپنے ڈھنگ سے آنے
والوں میں پرچار کرتے۔ کہ وہ متاثر ہو کر آریہ
سماج میں شامل ہو جاتے۔ آپ کو آریہ سماج
کی بڑی لگن تھی۔ آپ کی دکان ویدک دھرم
کے پرچار کا خاص ذریعہ تھی۔ آنند نول آریہ
سماجوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ لالہ گینتی لعل
کی دکان کے سوائے لالہ جینت رام سود کی دکان
... دکان تھی۔ اس کے بعد سب توجہ لالہ
... جی کے مکان پر رات کو اکٹھے ہونے
... سماجک باتوں کے اور کہیں
... چلا ہوتا گیا۔ اسی طرح آریہ سماج لدھیانہ
... لالہ گینتی لعل جی کا سب
... کہنا بجز ساتھ ہی پان پیش
... اثر رکھتا تھا۔ اس سے بار بار

آپ کو ملنے کے لئے خواہش ہوتی تھی۔ آریہ
سابھاسد باتوں میں آپ خوشی محسوس کرتے تھے۔
آپ کی دکان کی بدولت لالہ چرنجی لال جی آزاد
پارٹی کو چھوڑ کر دوڑھ آریہ سماجی بنے۔ اور اپنے
ڈھنگ پر پنجاب میں جو پرچار کیا۔ وہ کسی سے
چھپا نہیں۔ افسوس آپ کی جگہ لینے والا کوئی اب تک
نہ ہوا۔ گو لالہ چرنجی لعل کے چھوٹے بھائی مہاشہ
گھسیٹا رام جی نے اپنے بزرگ بھائی کے نقش
قدم پر پرچار کے کام کو شروع کیا۔ مگر ایک خاص
عرصے کے بعد ۱۹۰۱ء کے قریب آپ نے اپنا
سمکار دوبارہ شروع کر کے نمایاں کامیابی حاصل
کی۔ جس سے اب تک وہ آریہ سماجک کاموں
میں تن من دھن سے سہایتا کرتے ہیں۔ لالہ
گینتی لال جی کو بدھوا بواہ اور استری شکشا
سے خاص پریم تھا۔ لالہ دیوی چند جالندھری
سگنلر کے لودھیانہ آنے پر بدھوا بواہ کمیٹی قائم
ہوئی۔ جس میں رائے رگھنندن لعل سب ڈویژنل
آفیسر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ لالہ گینتی
لعل جی نمایاں حصہ لیتے تھے۔ لالہ دیوی چند بھی
شامل تھے۔ جن کی دھرم پتنی اچھی خاصی لکھی
پڑھی تھیں۔ اُنہوں نے اپنے مکان پر آریہ
کنیا پاٹھشالہ کھول لی۔ جس میں لالہ گینتی
لعل جی بڑی دلچسپی کا اظہار کرتے رہے۔
مگر آریہ سماج لودھیانہ نے کوئی دلچسپی کا اظہار
نہ کیا۔ اس لئے لالہ دیوی چند جی کے تبدیل
ہونے پر بدھوا بواہ سوسائٹی اور کنیا پاٹھشالہ
ٹوٹ گئی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اس کو لالہ
گینتی لعل جی نے اس قدر محسوس کیا۔ کہ ذرا بھی
ذکر آنے پر بڑے زور سے اس کی ضرورت پیش
کرتے۔ تاہم اس کے بعد باوجود کئی طرح کی کوشش
کے آریہ سماج آریہ کنیا پاٹھشالہ نہ کھول سکا
سنہ ۱۹۰۱ء کے قریب آریہ سماج لودھیانہ کی طرف
سے آپ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ممبر منتخب
ہوئے۔ اور آریہ کنیا پاٹھشالہ کھولنے کی دُھن
برابر لگی رہی۔ افسوس کہ آپ کے کوئی اولاد نہ
تھی۔ اس لئے جو کچھ اُن کا تھا۔ آریہ سماج کا
تھا۔ اس وقت جبکہ سنسکار کہیں کہیں ہوتے
تھے۔ اپنے چھوٹے بھائی بشیشر داس کے بچوں
کے ویدک سنسکار اپنے گھر پر کئے۔ لالہ گینتی
لال جی اپنا بہت سا وقت آریہ سماج کے کاموں
میں دیا کرتے تھے ۔
آپ کے دل میں استری جاتی کے اُدھار
کا خاص خیال تھا۔ ہمیشہ آریہ کنیا پاٹھشالہ کھولنے
کی دھن میں پرشن اُٹھایا کرتے تھے۔ مگر دھن
کے ابھاو سے ادھیکاریاں سماج گھبراتے تھے
پر لالہ گینتی لال جی کی دھن مدھم نہیں پڑی
استری شکشا کا پریم بڑھتا ہی گیا۔ ایک وقت
آیا۔ کہ اُن کے ہردیہ میں کنیا شکشا کا جذبہ
اس قدر بڑھا۔ کہ اپنی مرتیو سے پہلے مبلغ
پندرہ سو روپیہ کی رقم جو اس وقت بڑی بھاری
رقم خیال کی جاتی تھی۔ آریہ سماج کے سپرد
کی اور کہا کہ فوراً کنیا پاٹھشالہ کھول دی جاوے
آپ کے دیہانت کے بعد شریمتی جانکی دیوی
جی آپ کی دھرم پتنی نے اپنے پتی کے نقش
قدم پر چلتے ہوئے کنیاؤں کی شکشا میں اس
قدر پریم کا اظہار کیا۔ کہ جو کچھ دھن اُن کے
پاس تھا۔ وہ بھی آریہ سماج لدھیانہ کو دے
دیا۔ تاکہ آریہ کنیا پاٹھشالہ خوب چل سکے۔ آریہ
سماج لدھیانہ نے یکم اگست سنہ ۱۹۰۳ء کو لالہ
سنگت رائے کے مکان میں گینتی لعل آریہ کنیا
پاٹھشالہ کھول دی۔ جس کے مکھیہ ادھیاپک
پنڈت لچھمن داس جیسے سداچاری گورنمنٹ کی
ملازمت چھوڑ کر رٹائر کئے گئے۔ اس مکان
کے علاوہ پاٹھشالہ ایک اور مکان میں گئی۔ مگر
اپنا مکان نہ ہونے کے کارن کئی دقتوں کا سامنا
رہا۔ آخر ایک مکان واقعہ محلہ جھنڈیاں میں
مبلغ آٹھ ہزار کو خرید کر آریہ کنیا پاٹھشالہ
کے لئے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
کے نام رجسٹری کرا دیا گیا۔ جواب قریباً تیس
ہزار کا مکان ہے۔ شریمتی جانکی دیوی جی
دھرم پتنی لالہ گینتی لعل کی ہمدردی کا مادہ
جو اپنے پتی سے ورثہ میں ملا تھا۔ دن بہ
دن بڑھتا ہی گیا۔ یہاں تک کہ وہ رات
سیوا کرنے میں خوشی محسوس کرتی تھیں۔ آپ
کو دھرم کی بڑی لگن تھی۔ اور بلا جھجک آزادی
سے آریہ سبھا منزل کو برگت کر دیا کرتی تھیں
اسی کارن سنہ ۱۹۰۹ء میں ان کو ایک مصیبت
کا سامنا پڑا۔ اُن کی ایک رشتہ دار بی بی جمیلی
(جس کو علاج کے واسطے زنانہ مشن ہسپتال
میں داخل کرایا تھا) کی موت ہو جانے پر شریمتی
جانکی دیوی جی پر اسکی منتالی میں آگ کا دوزخ
ملا کر دینے کا الزام لگا کر مقدمہ چلایا گیا اور
معاملہ نے یہاں تک طول پکڑا کہ شیخ سراج
الدین مجسٹریٹ درجہ اول نے زیر دفعہ ۳۰۲
شریمتی جی کو سیشن سپرد کر دیا۔ آریہ سماج لدھیانہ
کے ادھیکاریاں نے اپنے فرض کو محسوس
کر کے پوری طاقت سے ڈیفنس کا پربندھ کیا
اور کہ یہ بے گناہ دیوی بچ جاوے۔ باہر سے ڈاکٹر
سمتھ سول سرجن جالندھر اور کئی لائق ڈاکٹر شہادت
صفائی کے لئے بلوائے گئے۔ اور رائے زادہ
بھگت رام جی بیرسٹر و کئی دیگر لائق وکیل ڈیفنس
کے لئے بلوائے گئے اور رائے زادہ صاحب نے
خاص تیاری سے اس مقدمہ کا ڈیفنس پیش کیا۔
سرکار کی طرف سے مسٹر بین وکیل تھے۔ چونکہ
الزام قطعی جھوٹا تھا۔ اس لئے شہادت صفائی کی
گذرنے پر ۳ جون سنہ ۱۹۰۹ء کو مسٹر ابج اے روز
صاحب سشن جج نے مقدمہ کی تہ کو پہنچ کر شریمتی
جانکی دیوی جی پر سے مقدمہ واپس دلا کر اسے عزت
سے بری کیا۔ اس فیصلہ پر جہاں تمام شہر میں ایک
ابلاک سے موت سے بچنے پر اظہار خوشی کیا جاتا تھا
وہاں آریہ سماج لدھیانہ کی امداد کی تعریف ہو
رہی تھی۔ اس کے بعد جب تک شریمتی جانکی دیوی
جی زندہ رہیں۔ برابر اپنی مصیبت زدہ بہنوں
کی سیوا کرتی رہیں ۔
اب شری لالہ گینتی لعل جی و شریمتی جانکی
دیوی جی کی زندہ یادگار گینتی لعل آریہ کنیا
پاٹھشالہ لدھیانہ آپ کی یاد تازہ کر رہی ہے ۔

ریاست جموں و کشمیر میں

مصیبت زدہ ہندوؤں کی امداد

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے

ریاست جموں و کشمیر میں باغیوں کے ہاتھوں
غریب سکھوں ہندوؤں اور آریوں پر جو ناگفتہ بہ
اور رونگٹے کھڑے کرنے والے مظالم توڑے گئے اُن
کے حالات ناظرین اخبارات میں پڑھ چکے ہیں
اب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس وقت سے
مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے اپنے پرچارک
اور کارکن بھیج رکھے ہیں۔ اور مالی امداد بھی بھیجتی
رہی ہے۔ جس کی اطلاع وقت وقت پر اخبارات
میں شائع ہوتی رہی ہے۔ اس وقت پنڈت
بنواری لال جی بی اے ویدک پنڈت پورن چند جی
اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب علاقہ پونچھ
میں کام کر رہے ہیں۔ مہاشہ جسونت سنگھ پرچارک
مہاشہ دیوان چند اپدیشک اور ڈاکٹر شیو رام جی
کے ہمراہ مہاشہ اننت رام جی جموں و مہاشہ
کرم چند جی وکیل میرپور و دیگر علاقہ جات ریاست
میں کام کر رہے ہیں۔ سبھا کے یہ کارکن مصیبت
زدگان کو دھرم اپدیش کے ذریعہ ڈھارس بندھانے
کے علاوہ انہیں ہر پرکار کی امداد بھی دیتے ہیں
چنانچہ اس کام کے لئے سبھا نے حال میں مزید
ایک ہزار روپیہ آریہ سماج میرپور کو ارسال کیا
ہے۔ نیز ایک سو روپیہ آریہ سماج بھمبر کو بھیجا
گیا ہے۔ اس طرح سبھا ریاست جموں و کشمیر کے
مصیبت زدگان کی حتی الامکان امداد کر رہی ہے
اور انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ...

اچھوت

(از ڈاکٹر دھنی رام جی پریم)

(گذشتہ سے پیوستہ)

جانتی ہو پھر میں کون ہوں؟

ہاں!

بتاؤ؟

دیوتا!

وہ نیچا سر کئے کچھ دیر کھڑی رہی۔ پھر میں نے کہا "اچھا گنگا پھر دیوتا کا گانا سنو گی؟"

"یہاں؟"

"نہیں تمہارے جھونپڑے کے سامنے"

"وہاں؟"

"کیوں!"

"وہاں صاف جگہ نہیں ہے"

"کوئی پرواہ نہیں کسی پیڑ کے نیچے بیٹھ جائینگے"

"اچھا"

گنگا کی جھونپڑی کے سامنے ہی ایک پیپل کا پیڑ تھا۔ اُسی کے نیچے چماروں نے ایک چبوترہ بنا لیا تھا۔ میں اُسی چبوترے پر بیٹھنا چاہتا تھا۔ تو گنگا بولی:-

"ابھی ٹھیر جاؤ"

"کیوں؟" میں نے پوچھا۔

"ذرا ٹھیر جائیے" کہہ کر وہ وہاں سے ایک جھونپڑے کی طرف گئی۔ اور کچھ ہی دیر میں ایک موڑھا لے کر آ گئی۔ میں نے پوچھا "یہ کس لئے؟"

"آپ کے بیٹھنے کے لئے اور ہم غریبوں کے یہاں کیا ہے"

میں موڑھے پر بیٹھ گیا۔ وہ میرے پاس چبوترے پر بیٹھ گئی۔ میں نے گانا شروع کیا

ایک پتا کے سب سنتان
کوئی بڑا نہ چھوٹا ہم میں سب ہیں ایک سمان

وہ جھومنے لگی۔ اس کے نیتروں سے اپورو جیوتی نکل رہی تھی۔ وہ یہ بھول گئی تھی کہ وہ چماری تھی یا میں براہمن تھا۔ شاید اس کے دماغ کے سامنے ایک سنسار گھوم رہا تھا جس میں یا تو ایک بھی پرانی مورت تھا۔ اور یا سب ایک ہی پرکار کے تھے۔ وہ خود شانت بیٹھی تھی۔ پرنتو میرے شبدوں کے ساتھ وہ اپنے ہردے کو نچا رہی تھی۔ میں اس کی طرف دیکھتا جاتا تھا۔ اور گاتا جاتا تھا۔ اس گانے میں مجھے کبھی اتنے آنند کا احساس نہیں ہوا تھا۔ مجھے اس کا آدی انت سب بھول گیا تھا۔ میں سمجھ گیا تھا کہ اسی پراگ کر میری آتما درشوں سے گا رہی تھی۔ پرنتو میں نے سنا نہیں تھا۔ میرا راگ اس لئے بے سرہو جاتا تھا۔ پرنتو آج؟ آج آتما کے سوز کے ساتھ میرا سوز مل رہا تھا۔ میرا لبھونک راگ آتما کے اس اورشٹ ہلکہ ستیہ راگ میں لین ہو گیا تھا۔ پھر میں اس کے آدی انت کو کیسے سمجھ سکتا؟ میری بھاونگی ٹوٹی۔ جبکہ میں نے گنگا کو اپنے ساتھ ہی گاتے ہوئے سنا۔

یہ سب کرترم بھید بھاؤ ہیں
ان میں تنتو نہ جان
لگ جا سب کے گلے پریم سے
تج جھوٹا ابھیمان۔
سب کا ایک نہی بھگوان

گنگا نے میرے پیر پکڑ کر میرے جوتے پر اپنا سر رکھ دیا۔ اس کے نیتروں سے آنسو نکل رہے تھے۔ میں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا "گنگا"

"ہاں!"

"اب تم راضی ہو؟"

"راضی! اس سے زیادہ گہرا کوئی لفظ ہو تو وہ میں ہوں۔ کئی دنوں کی میری خواہش آج پوری ہوئی ہے۔ میں نے آپ کے منہ سے خود یہ گانا سن لیا۔ میرا یہ سوبھاگیہ ہے۔ بتائیے! کیا کبھی سارے منش اسی پرکار گانا گانے لگیں گے؟ کیا پجاری جی سب کو گلے لگانے کے لئے تیار ہونگے۔ کیا چمار اور بھنگی سے کوئی نفرت نہ کرے گا؟"

"پرنتو چمار بھنگی سے نفرت کرنے کا تو کارن ہے"

"کیا"

"وہ گندے کپڑے پہنتے ہیں۔"

"اُن کا اس میں کیا دوش ہے؟"

"اور کس کا دوش ہے؟ اُن کے کپڑے بھی اور کوئی دھو جاتے؟ ذرا سا صابن لگاتے ہوئے ان کی جان نکلتی ہے"

"پرنتو اس میں ان کا دوش کہاں ہے؟ اُن کے پاس اتنے پیسے کہاں؟ جو صابن لا کر ہو ویں۔ کھانے کے تو لالے پڑے رہتے ہیں۔ یہ سارا دوش ان برہمن اور ویشیوں کا ہے۔ ان سے گندے کام تو کرواتے ہیں کام اور پھر دیتے ہیں چار ٹکے۔ اس میں وہ کیا کیا کر لیں؟ کیا پہنیں اور کیا کھائیں؟ یدی ان کو بھی دو روپے روز ملیں اور گھاس کھودنے اور چمڑا آدی سے ہاتھ نہ لگا کر دفتر میں بیٹھ کر کام کرنے کو ملے۔ تو وہ بھی آپ لوگوں کے سے کپڑے پہننے لگیں اور پھر کیا گھرنا کا یہی کارن ہے؟"

"اور کیا؟" میں نے شرمندہ ہو کر کہا۔ اس کی باتوں کا جواب میرے پاس کیا تھا۔ "وہ بولی اگر میلے کپڑے پہننا ہی نفرت کا کارن ہیں۔ تو یہ حلوائی روز گندے کپڑے پہنے رہتے ہیں۔ ان کی بنائی ہوئی مٹھائی لوگ کیوں کھا لیتے ہیں؟ بھڑبھونجا گندے کپڑے پہنتا ہے تو اُن کے ہاتھ کا بھنا ہوا دانہ کیسے گرہن کر لیتے ہیں۔ ایکوں برہمن گندے کپڑے پہن کر بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ انہیں لوگ پھر بھی پنڈت جی کیوں پکارتے ہیں؟ اُن سے نفرت کر کے انہیں اچھوت کیوں نہیں کہہ دیتے؟"

میں اپنی ہار تو نہیں ماننا چاہتا تھا۔ پرنتو من ہی من میں اپنے سماج کے انیائے کے لئے لجت ہو رہا تھا۔ اُسے میں کیا اتر دیتا۔ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ ہم بڑے لکھے پڑھے اچھے ورن کے لوگ اکثر ان گندے کپڑوں کی آڑ میں ہی اچھوتوں پر پرہار کرتے ہیں۔ پرنتو کیا وہ گنگا کے ان سادھارن پرشنوں کا اتر دے سکیں گے؟

میں نے اپنی عزت بچائے رکھنے کے لئے اس بات کو وہیں سماپت کرنا چاہا۔ میں نے کہا گنگا ابھی تم ان باتوں کو سمجھتی نہیں ہو۔ پرنتو اچھوت صفائی سے رہیں گے۔ تو کچھ دنوں میں اُن سے کوئی بھی چھوا چھوت نہ رکھیگا ؛

"تو کیا یدی ہم لوگ صاف کپڑے پہنیں اور صفائی سے رہیں۔ تو پجاری جی ہمیں اپنا لیں گے؟ بھگوان کے درشن کر سکیں گے؟"

"ہاں" میں نے دھیرے سے کہا۔ پرنتو میری آتما مجھے اس جھوٹ کے لئے کاٹ رہی تھی۔

کیا وہ زمانہ ہندو سماج میں اتنا جلدی آ جائیگا۔ ناممکن۔ پرنتو گنگا اس سے بڑی پرسن ہوئی۔ شاید اس کی آتما اس آشا پر جلتی تھی۔ اس لئے ایک جھوٹی سی سماچار اس کے لئے اتنے شانتی اور الاس کے ہوتے تھے۔ وہ چمارن تھی۔ وہ ان پڑھ تھی۔ وہ میلی کچیلی تھی۔ پرنتو اس کے بھیتر ایک سجیو ہردے اور زندہ دماغ تھا جو سمجھ سکتی تھی۔ وہ انوبھو کر سکتی تھی۔ اچھوتوں کی جس جیوت آتما کو اونچے ہندوؤں نے کچل کر نشٹ کر ڈالا۔ اس کا کچھ انش اس میں باقی تھا اس لئے وہ اپنے کپڑے دھونے کے لئے بلیدان کر سکتی تھی۔ جو اپنی دن بھر کی کمائی کو سماتا کے ایک گانے کے لئے بھینٹ کر کے بھوکی رہے اس کے سمان ہردے نام دھاری وہ جن میں کتنے نکلیں گے۔ پرنتو وہ ہردے اتیا چاریوں کی چھاتیوں میں نہیں۔ پیڑتوں کی چھاتیوں میں ہی نواس کرتے ہیں ؛

(۲)

رائے صاحب کے ہاں کا اتسو سماپت ہو چکا تھا۔ گنگا کو میں نے ایک نیا گیت سکھایا تھا اُس دن سندھیا کو وہ ہم سے سنا کرنا نے والی تھی۔ اس لئے میں اس کے جھونپڑے کی طرف کو چل دیا۔ رائے صاحب کے مکان سے کچھ دور سے راستے میں ایک مہادیو کا مندر تھا۔ جب میں اس کے پاس پہنچا۔ تو جو کچھ دیکھا۔ اس سے میرا خون کھول گیا۔ کئی لوگ گنگا کو سڑک کی طرف گھسیٹ رہے تھے مجھے یہ دیکھ کر بڑا غصہ آیا۔ ایک بے کس بالکا پر اتنا اتیا چار۔ میں دوڑ کر وہاں پہنچا۔ اور جس نے گنگا کو پکڑ رکھا تھا۔ اس کا ہاتھ میں نے پکڑ لیا۔ وہ اور اس کے ساتھی میری طرف غصہ سے دیکھنے لگے اور گنگا روتی ہوئی بھاگ کر میرے پاس کھڑی ہو گئی۔ میں نے اس شخص سے پوچھا "اس لڑکی کو کیوں گھسیٹ رہا ہے؟"

"مندر میں گھسنا چاہتی تھی"

"پھر کیا ہرج تھا؟"

"بھلا کبھی ایسا ہوا ہے؟ چمار کی اولاد مندر کے اندر چڑھ آوے۔ اس کا اتنا حوصلہ"

"تو اسے سیدھی طرح سے کیوں نہیں کہا اس طرح گھسیٹنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"تو کیا اُس کے پیروں پڑ کر خوشامد کرتے کہ وہ مندر میں نہ جائے؟ ان نیچ لوگوں کو جتنا ہی منہ چڑھاؤ اتنے ہی گستاخ ہوتے جاتے ہیں۔ ان کے لئے ایک ہی دوا ہے کہ ان کا سر کچل دیا جائے"

"اچھا کچھ دن اور دیکھو شاید یہ دوا تمہیں اپنی ہی پر برتنی پڑے گی" یہ کہہ کر میں نے گنگا کا ہاتھ پکڑا اور اس کے گھر کی طرف کو چل دیا۔ وہ لوگ کچھ دور تک تو مایوس ہو کر میرے پیچھے دیکھتے رہے۔ پھر یہ کہہ کر "گھور کلجگ آ گیا بابا۔ اب برہمن چمار بھنگی کی حمایت کرنے لگے" وہ مندر کی طرف چلے گئے ؛

مارگ میں گنگا نے پوچھا "کیا آپ ناراض ہو جائیں گے؟"

"کیوں؟"

"میں یہ پھول لائی تھی۔ کیا آپ مندر پر چڑھا دیں گے"؟

"تم مندر میں پھول چڑھانے کیوں گئی تھیں؟"

"اس دن آپ نے کہا تھا"

"کیا کہا تھا؟"

"کہ اگر میں صاف کپڑے پہنونگی۔ تو بھگوان درشن دے جائیں گے"

"اسی لئے تم نے کپڑے دھوئے تھے"

"ہاں! مجھے آشا تھی۔ اگر سنان کر کے صاف کپڑے پہن کر مندر میں جاؤنگی۔ تو بھگوان درشن کر لینے دیں گے۔ اسی لئے آج میں نے صابن سے کپڑے دھوئے تھے"

"گنگا"

"ہاں!"

"تم ایک بات سنو گی؟"

"کیا"

"اس دن میں نے جھوٹ بولا تھا ؛"

پردہ

(از قلم پنڈت جگت کمار امر آریہ اُپدیشک حیدرآباد - دکن)

کسی چیز کے آنکھوں سے اوجھل ہونے کو پردہ کہتے ہیں۔ اس کا پردہ ... ہوتا ہے۔ اس کا زیادہ تر استعمال عورتوں کو ... کے لئے ہی ہوتا ہے۔ لیکن ... پردے کو کہہ سکتے ہیں خواہ ... دھوپ وغیرہ سے بچنے کے لئے کیا جائے ... وغیرہ کرنے کے لئے۔ یہ پردہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ اول زمانی پردہ دوم مکانی پردہ سوم علمی پردہ۔

۱۔ زمانی پردہ :- جیسے رشی دیانند جو کہ گذر چکے ہیں۔ اب ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔ وہ پردے میں ہیں۔ اس قسم کے پردے کی ابتدا تو ہوتی ہے۔ لیکن انتہا نہیں۔

۲۔ مکانی پردہ :- اسے کہتے ہیں۔ جو کہ کسی ایک مقام پر مقیم آدمی کا کسی دوسرے مقام پر مقیم آدمی سے درمیان دوری یا دیوار کپڑے وغیرہ کے درمیان میں ہونے سے ہوتا ہے۔ جیسے لاہور اور حیدرآباد میں مقیم لوگوں کا۔ اس قسم کے پردے کی ابتدا بھی ہوتی ہے۔ اور نہیں بھی۔ جیسے کوئی لڑکی حیدرآباد میں ہی پیدا ہوا ہے اور کوئی لاہور میں۔ وہ کبھی آپس میں نہیں ملے ان کے درمیان جو پردہ ہے۔ وہ ابتدا سے خالی ہے۔ اور جو دو آدمی کبھی ایک مقام پر ملنے کے بعد جدا ہو گئے۔ ان کے درمیان پردہ ابتداوالا ہے۔ یہ پردہ ہر اس چیز سے ہو سکتا ہے۔ جو کہ آنکھوں سے اوجھل لیکن مجسم ہو اور آنکھوں سے اوجھل کرنے والی چیز بھی ہو سکتی ہے۔ جبکہ یا تو وہ دور دراز مقام پر واقع ہو۔ یا بیچ میں کسی دیوار کپڑے وغیرہ کی آڑ آ جاوے۔ اس مرحلے پر پہنچ کر ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پرماتما سرو ویاپک ہے۔ وہ ہم سے دور نہیں۔ لیکن وہ بھی ہم سے پردے میں ہیں ہم اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پرماتما اور ہمارے

علمی پردہ

درمیان علمی پردہ ہے۔ اس پردہ کی حقیقت پر بحث کرتے ہوئے اس بات کو دھیان میں رکھنا ضروری ہے کہ پرماتما رنگ و روپ سے بری ہے۔ نراکار اور سرو ویاپک ہے۔ پرماتما کو ظاہری آنکھوں سے دیکھا نہیں جا سکتا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں۔ کہ پرماتما اور ہمارے (آتما کے) درمیان جو پردہ ہے وہ کبھی دور نہیں ہوگا۔ اس پردہ کو دور کرنے کے لئے علمی آنکھوں کی ضرورت ہے وید شاستر اپنشدوں میں بتلایا گیا ہے کہ وہ پرماتما گیان چکشو (علمی آنکھ) سے دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ

निहितं गुहायाम्

پردے رد بی ہما میں چھپا رکھا ہے۔ اس کے اور ہمارے درمیان ہمارے اگیان کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ جونہی ہمارے اگیان کا پردہ چھن بھن ہوگا۔ فوراً ہی ہمارے اور پرماتما کے درمیان کا پردہ دور ہو جاوے گا۔ ایک کوی نے کہا ہے

مالا پھیرت جگ گیا مٹا نہ من کا پھیر
کر کا منکا چھوڑ دے من کا منکا پھیر

مطلب صاف ہے کہ پرماتما کو من سے ہی جانا چاہئے۔ اردو کے شاعر کی نازک خیالی ملاحظہ ہو :-

دل کے آئینے کو ایسا سلامت رکھے
ایس میں تو جان تمنا نظر آتا ہے مجھے

ایک اور شاعر نے کہا ہے

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار کی
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

ان اشعار میں یہی جتلایا گیا ہے کہ پرماتما دل میں موجود ہے۔ اس قسم کے پردے کی ابتدا اور انتہا ہوتی رہتی ہے۔ جب اگیان ہوتا ہے۔ تب اس کی ابتدا اور جب گیان ہوتا ہے۔ تب اس کی انتہا ہوتی ہے۔

اب زمانہ حال میں لفظ پردہ جن معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اگر اس پر بھی ایک نظر ڈالی جاوے۔ تو غیر ضروری نہ ہوگا۔ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ کہ عورتوں کو چھپا کر رکھنے کو آج کل پردہ کہتے ہیں۔ اور ہمارے خیال کے مسلمان لوگ عورتوں کو پردہ میں رکھنے کے قائل ہیں۔ ہندوستان میں جن اقوام کو مسلمانوں کے ساتھ یا ان کے زیر اثرات رہنے کا موقع ملا ہے وہ بھی اپنی عورتوں کو پردے میں چھپا کر رکھنے لگ پڑے ہیں۔ نیز مسلمانوں نے ہندوستان پر حملہ کر کے یہاں کے باشندوں کی بہو بیٹیوں کو زبردستی بے عزت کرنا اور چھین لینا شروع کر دیا تھا اس لئے بھی ان بعض اقوام نے اپنی عورتوں کو چھپا کر رکھنا شروع کر دیا اور رسم پردہ ان اقوام میں بھی گھر کر گئی۔ یہی وہ زمانہ تھا جب سے کمسنی کی شادیاں شروع ہوئیں۔

مسلمان پردہ کیوں کرتے ہیں اور رسول عربی نے کیوں اسلام میں پردے کو رواج دیا؟ اس سوال پر غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی پیدائش ایک جنگلی اور غیر مہذب ملک عرب میں ہوئی ہے۔ آج کل عرب میں اگر کوئی اچھی بات دیکھنے میں آئے گی۔ تو وہ حضرت محمد صاحب کی دانشمندی اور دوراندیشی کا ہی نتیجہ ہوگی۔ کیونکہ حضرت محمد نے عرب کا سدھار کرنا تھا۔ اور وہاں کی جہالت کو دور کرنا تھا۔ وہاں کے لوگ اپنی یا غیر کی بہو بیٹی میں تمیز نہیں کرتے تھے۔ ایسے ملک میں پردے کی رسم کو رواج دے کر حضرت محمد صاحب نے کوئی برائی نہیں کی۔ کیونکہ عرب کے اس زمانے میں پردہ نہ رکھنے کی خرابیوں کو حضرت محمد صاحب کے دل پر واقعات نے خوب عیاں کر دیا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ موقع اور محل کے مطابق عرب کے لئے پردہ ایک نعمت بیش بہا تھی۔ لیکن مہذب ممالک میں اگر عورتوں کو چھپایا جاوے۔ تو یہ سخت ناجائز اور عورتوں کے اوپر ظلم ہے۔ رسم عورتوں کو پردے میں رکھنا

جائز نہیں سمجھتے اور سعید کہ دھرم میں عورت کو پردے میں رکھنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس سے جہاں عورت کی صحت اور اسکی اولاد پر خراب اثر پڑتا ہے وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جس سوسائٹی میں رسم پردہ رائج ہے وہ مہذب اور عالم لوگوں کی سوسائٹی نہیں ہے۔ اگر نیک اور پارسا لوگ اس سوسائٹی کے ممبر ہوں۔ تو پردہ کس لئے کیا جاوے۔ رسم پردہ ایک ظلم ہے جو عورت پر کیا جاتا ہے۔ اور جس کی ابتدا اسلام سے ہوئی ہے آج کل بھی جبکہ علم اور روشنی کا زمانہ ہے مسلمان مُلّا اس رسم پردہ کو قائم رکھنے پر مصر ہیں۔ اور ان مُلّاؤں کی اصلیت کا نقشہ مولانا ظفر علی خان صاحب نے ایک شعر میں اس طرح کھینچا ہے:۔

نہ مذہب سے ہوئے واقف نہ دین کو پہچانا
پہن کر جبہ و دستار لگے کہلانے مولانا

دیکھو اب جو علم دوست مسلمان ہیں۔ اور جنہوں نے مذہب کو جان اور دین حق کو پہچان لیا ہے۔ وہ اس رسم بد کی بیخ کنی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ان مولانوں کو چپ چاپ دیکھنے کے سوا چارہ نہیں کیونکہ ان کا جادو صرف جاہل مسلمانوں پر ہی چل سکتا ہے شمالی کے طور پر ترکی کی اسلامی حکومت نے جس دانشمندی اور جو صلہ مندی سے ان مُلّاؤں کی چیخ و پکار کی پرواہ نہ کر کے رسم پردہ کو خیرباد کہہ دیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دوسرے حال ہی میں دکن حیدرآباد کے روشن دماغ فرماں روا اعلیٰ حضرت سیر عثمان علی خان بادشاہ نے جس طرح مُلّاؤں کی پرواہ نہ کر کے لکھنؤ میں ہمیشہ کیلئے پردہ کو اپنے گھر سے رخصت کر دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ جاہلوں کا ذکر جانے دو۔ ورنہ آج روشنی کے زمانہ میں کوئی عقل سلیم کا مالک اور سینہ میں دل رکھنے والا عورتوں کو پردے میں رکھکر ان پر یہ ظلم کرنے کے لئے ہر گز ہر گز تیار نہ ہوگا۔ اور اگر کسی کا یہ خیال ہو کہ اس زمانے میں عورتوں کو چھپا کر ان کی عزت کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ تو یہ بھی غلط ہے اگر دل میں کوئی برا خیال آنے ہی نہ پائے تب ہی عزت محفوظ رہ سکتی ہے۔ ورنہ پردہ کی آڑ میں کیا کچھ نہیں ہو سکتا اور ہوتا عورتوں کے پردے میں رہنے پر دشت بڑے بدچار ان کے سامنے موجود رہتے ہیں۔ نیز عورتوں کے پردے کو دیکھکر جاہل برے بدچار شروع کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ پردہ کو ننگ ناموس کی حفاظت کرتے ہیں سمجھتے نہیں۔ ہاں اگر دل ہر مرد و زن کا پاک ہو تو عزت کو صرف کوئی قسم کا خطرہ نہیں۔ اس لئے حامیان پردہ سن لیں پردہ داری ہے فضول آنکھ کا پردہ ہے پردہ کیا دھرا پردے میں ہے

آئینہ

موجودہ نظام خدا بھی نہیں بدل سکتا۔

"امام مہدی کے زمانہ کے متعلق اس حدیث میں جس عظیم الشان نشان کا ذکر ہے۔ اس کا انکار کرتے ہوئے ایک بات یہ پیش کی جاتی ہے کہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور سورج گرہن ہوگا۔ لیکن یہ خیال علم ہیئت، قانون قدرت اور سنت اللہ کے صریح خلاف ہے۔ اور جب سے نظام شمسی خدا نے جاری کیا۔ تبھی سے ان تاریخوں میں یہ گرہن کبھی نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خسوف و کسوف کے معنی یہ ہیں۔ کہ سورج اور زمین کے درمیان چاند۔ یا سورج و چاند کے درمیان زمین حائل ہو جائے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ حالت سوائے مخصوص اور مقررہ تاریخوں کے ہر گز نہیں ہو سکتی۔ اور یہ خیال کہ خدا تعالیٰ ایسا کرنے پر قادر ہے۔ محض بے جا ہے محض اس کی قدرت کے خیال سے ایسے مان لینا ایسا ہی ہے۔ جیسا کوئی کہے کہ فلاں ملک میں درختوں سے انسان اور انسانوں سے درخت پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ اور جب اس کی تکذیب کی جائے۔ تو وہ کہے کہ دیکھو تم قدرت الٰہی سے منکر ہو کیا نہ حق بجانب ہوگا اسی طرح یہ کہنا کہ کسی آئندہ زمانہ میں جبکہ دنیا بھی بدستور قائم رہے گی موجودہ نظام اور سنت اللہ بدل جائے گی محض بے بنیاد دعویٰ ہے"

(الفضل ۲۳ مئی)

اسلام پر مرزائیت کے احسان

ضد اور تعصب اور حسد اور کبر نفس ہمارے مولویوں اور ان کے معتقدین سے جو چاہے فتوے لگوائے لیکن اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ جس کامیابی کے ساتھ حضرت مرزا صاحب نے اس دنگل میں اسلام کو غالب کر کے دکھایا وہ اسلام کی تاریخ میں بعد زمانہ آں حضرت کے بے نظیر ہے حضرت مرزا صاحب کے دلائل سے غیر مذاہب کے ساتھ ہیں۔ آج اشد ترین مخالف فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور خدا کے شیر کا جھوٹا کھا کر وہ شیر پنجاب کہلاتے ہیں۔ جہاں کہیں غیر مذاہب کا مقابلہ ہو۔ وہاں اسی پہلوان کے خدام کو دعوت دی جاتی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ نا قابل برداشت غیر مذاہب پر غلبہ کا سہرا صرف اسی مجدد وقت کے خدام کے سر پر بندھتا ہے۔ پنجاب ہو یا ہندوستان ایشیا ہو یا یورپ ہر جگہ اسلام کا غلبہ اسلام کی کامیاب تبلیغ اسی جماعت کے حصہ میں آئی ہے۔ آخر اس حقیقت کا کس طرح انکار کر دیا جائے جلنے والے جلا کریں۔ اور رونے والے روتے رہیں۔ دین کی خدمت کا انعام تو مرزائے گیا۔ اب خدا سے لڑا کرو،، (پیغام ۷ جون)

ہم اور وہ

"مئی کے آخری دنوں میں آریہ پرادیشک و ندھی اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے اجلاس ہوئے رپورٹ دھرم پرتی ندھی سبھا کا جلسہ بھی انہی دنوں ہوا اجلاس کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس ۱۵ لاکھ روپیہ بچت میں ہے وہاں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے پاس دفتر کے لئے مکان بھی نہیں۔ اس کے خزانے میں سوائے گھر ناگے اور کچھ بھی نہیں۔ اس کے گورو کلوں اور ویدپرچار کے لئے مضبوط فنڈ موجود ہیں لیکھرام میموریل فنڈ موجود ہیں۔ لیکھرام میموریل اور گورو دت بھون محفوظ ہیں لیکن ...

دوسرے مقامات میں سناتن دھرم سبھائیں آپ اپنے ... بیٹھی ہیں ... بانی رام نند تو اب بہتوں ... آخر یہ حالت کیوں ہے؟ ... تعداد میں کم نہیں - دولت بھی ان ... دان دینا بھی خوب جانتے ہیں - ... راجہ مہاراجوں سے روپیہ بھی ... یہاں صرف گھر ہی گھر ... کمایا نہیں جاتا - نیمن نہیں ہوتا - ... اور بد انتظامی بھی بے - ... کے معنی ہیں - مگر اب تک ... آتے ہیں - یہ دیا تو کام ... یہ کام کرنا جانتے ہی نہیں
(آنند ۱۴ جون)

ادو ادھار سبھا ... لدھا رام گڑھ - ادو ادھار سبھا ... رام گڑھ ضلع سیالکوٹ ... لڑکوں کی تعلیم کے لئے پاٹھ شالہ کھولی ... پرورش ہو رہی ہے - اس کے چلانے کو ... پابندی میں لانا مشکل ہے - تاہم ۵ لڑکے ... مستقل طور پر پڑھ رہے ہیں - یا کفش لڑکے ... کی ادھ شکشا ہے - لالہ رام دیو پرچارک ... سبھا عنقریب باہر دورہ پر جا ئیں گے ... ضلع شاہ پور - گجرات ضلع ... سیالکوٹ - امرتسر ...

آریہ اناتھ آلیہ لائل پور

یہ اناتھ آلیہ قریباً چھ سال سے زیر سرپرستی آریہ سماج لائل پور گورو مکل دلبانگ اچھی طرح سے چل رہا ہے - اس کی جداگانہ انتظامیہ کمیٹی بنی ہوئی ہے - جس میں آریہ سماجی اور شہر کے غیر آریہ سماجی چند معززین بھی شامل ہیں - اس وقت تک اناتھ آلیہ کا اپنا مکان نہیں تھا - گذشتہ سال سے ایک کھلی اور ہوادار جگہ میں شہر کے باہر لیا - ایکڑ اراضی خرید کر لی گئی ہے - اور دانی اصحاب کی امداد سے ۹-۱۰ ہزار کی لاگت سے ایک وسیع اور پختہ عمارت بن گئی ہے - دیوالی کے دن اس کا بنیادی پتھر شری سوامی ستیا نند جی مہاراج نے اپنے پوتر ہاتھوں سے رکھا تھا - ۵ مئی کو پنڈت ٹھاکر دت جی موجد امرت دھارا نے اس کا پرویش سنسکار کرایا - تب سے اناتھ بچے اپنی نئی عمارت میں ہی رہتے ہیں - شہر کے جملہ افسران و شرفاء نے اس کو پسند کیا ہے اور ہر طرح سے حوصلہ افزائی کر رہے ہیں - اور دانی مہاشیوں کی سرپرستی سے اناتھ آلیہ کا کام بھلی پرکار چل رہا ہے - ہمارے معزز منسٹر ... گورنمنٹ پنجاب ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ نے جہاں بار کی موتی کے لئے ایسے اناتھ آلیہ کی اشد ضرورت جتلائی وہاں اس کی عالیشان پختہ عمارت کو دیکھ کر کمال محظوظ ہوئے اور آپ نے ضلع لائل پور کے باشندگان کی شان میں اضافہ کرنے والا بتلایا۔ اس اناتھ آلیہ کی اراضی کے لئے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لائلپور نے نیز لالہ چمن لعل جی ایڈوکیٹ ٹرسٹی و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ نے ۵۰۰ روپے کیہ گھوٹ فنڈ سے دلائے اور اب عمارت کے لئے بھی معقول زر امداد کی توقع ہے جس کے لئے ممبران انتظامیہ کمیٹی مشکور ہیں۔

اناتھ آلیہ کے چھوٹے لڑکے دھنپت مل آریہ سکول میں مفت شکشا گرہن کرتے ہیں - اور باقیوں کو بھی کارخانوں اور شہر میں کوئی نہ کوئی ہنر سکھلایا جاتا ہے - جس سے وہ بالغ ہو کر اپنے لئے روزی کمانے اور مفید شہری بننے کے لائق ہو سکیں!

اناتھ آلیہ کے بچوں کو بھکشا کے لئے نہیں بھیجا جاتا - بلکہ ادھیکاری اور پربندھ کرتا اس کے لئے دھن اکٹھا کرتے ہیں - ابھی تک عمارت کے فنڈ میں اناتھ آلیہ کے سر پر قرضہ ہے آشا ہے کہ لائل پور اور ضلع کے دانی اور معزز اصحاب اپنی فیاضی اور امداد دلی سے اس کو جلدی پورا کر کے یش اور کیرتی کے بھاگی بنیں گے - اور اپنے عزیزوں اور بزرگوں کے نام پر اناتھ آلیہ میں اعلیٰ یادگار بنا سکیں گے۔ اس وقت تک جگہ تنگ تھی - اب اپنا مکان تیار ہو جانے پر جگہ وسیع اور میدان کشادہ ہے - اور ۱۰۰ اناتھوں کے لئے اور جگہ ہے - ضلع لائل پور اور ارد گرد کے اضلاع کے مستحق بالکوں کو اس میں داخل کرایا جا سکتا ہے ۔

آشا ہے کہ دانی خصوصاً علاقہ بار اور ...

شکر نویدن

ڈھائی ماس ہوئے جب کلکتہ کے راستہ میں مجھے انفلوئنزا ہوا - بیماری کی ایسی حالت میں پڑ گیا ہے مجبور لگاتار ... کسی دن ایک اور کسی دن دو دو باکھیاں دینے پڑے سپیل ہو کر بخار لگاتار رہنے لگا - یاترا ختم کرنے پر دہلی میں کچھ عرصہ علاج کرایا - ڈاکٹر سوہن لال جی نے جس پریم اور مستعدی سے علاج کیا - اس کے لئے میں ان کا بہت شکر گزار ہوں - علاج سے بیماری کچھ دب ضرور گئی - لیکن دور نہ ہوئی - آخر قریب دو ہفتہ بریلی میں رہ کر ڈاکٹر شیام سروپ جی سے علاج کرایا - اور اب بھی انہیں کا علاج ہو رہا ہے - فائدہ ضرور ہے لیکن ابھی تک کوئی دماغی کام نہیں کر سکتا - اور مجھے مشورہ بھی دیا گیا ہے کہ کوئی دماغی کام نہ کر کے پورا آرام کروں - ورنہ روگ بڑھ جانے کا اندیشہ ہے میری اس بیماری کی حالت میں آریہ سماجوں اور انیک بہنوں اور بھائیوں کے اتنے پتر آئے اور برابر آ رہے ہیں - کہ میں لے ریکھ نہیں - کہ ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ جواب دے سکوں - اس لئے اس لیکھ دوارا سب کو دھنیہ واد دیتا ہوں - اور علیحدہ علیحدہ جواب نہ دے سکنے کے لئے کشما چاہتا ہوں - میری اس کے جو بھی حالت ہے وہ تشویشناک نہیں اس لئے کسی بھائی بہن کو کوئی چنتا نہیں کرنی چاہیئے - اگر کوئی بھی خاص بات ہوگی تو اس کی اطلاع میں خود بذریعہ اخبار دے دوں گا۔
(نارائن سوامی)

۴ جولائی شیخوپورہ نگر داس پنڈت میں سہائتا کے لئے پھیریں گے - آشا ہے - کہ ہندو جنتا ان کی دھن سے سہائتا کرے گی۔
(سکرٹری اددھار سبھا میاں والی)

شیخوپورہ کے اصحاب اور افسران داہلکاران حسب معمول اناتھ آلیہ کی سرپرستی برقرار رکھتے ہوئے اسے کر زیادہ تنفید اور سہائتا بنانے میں سہائتا دیں گے (راما سرما گورنمنٹ ماسٹر بی اے ... ادھشٹھاتا آریہ اناتھ آلیہ لائلپور)

سماجک جگت

آریہ سماج پالم پور کا اتسو۔ آریہ سماج پالم پور ضلع کانگڑہ کا اٹھائیسواں سالانہ جلسہ ۱-۲-۳ جولائی کو شری دیا نند پارک پالم پور میں بڑے سماروہ سے منایا جائے گا یکم جولائی کو نگر کیرتن ہوگا۔ اور ۳ جولائی کو آریہ کانفرنس ہوگی۔ دیگر مذاہب کے پرتی ندھیوں سے پرارتھنا ہے کہ اگر وہ چاہیں۔ تو کسی دھار مک مضمون پر مباحثہ کر سکتے ہیں ؛ (منتری آریہ سماج پالمپور)

کورالی میں دلت ادہار کانفرنس۔ قصبہ کورالی ضلع انبالہ میں نیصلہ کن ڈسٹرکٹ دلت ادہار کانفرنس ۲ و ۳ جولائی کو بڑی دھوم دھام سے زیر صدارت شری پوجیہ سوامی سوتنتر انند جی مہاراج ہوگی۔ جس میں دیش کے بڑے بڑے نیتا۔ پرسدھ لیڈر مشہور لیکچرار اور راگی بھجنیک پدھاریں گے۔ اس کانفرنس میں جتنے بھی ریزولیوشن پاس ہونگے ان سب پر عمل قدم اٹھایا جائے گا۔ سب برادران شامل ہو کر لابھ اٹھائیں ؛ (لبھو رام آریہ اپدیشک مورنڈہ)

شوک پرستاؤ۔ آریہ سماج موگا کی سادھارن سبھا منتری ہیر درام جی خزانچی سماج کے سورگ پتر شری آنند سروپ جی کی اکال مرتیو پر شوک اور ان کے پریوار سے ہمدردی پرگٹ کرتی ہے

آریہ سماج موگا کا چناؤ۔ پردھان شری سندر لال جی رئیس۔ اپ پردھان منتری را جیندر کرشن کمار پرنسپل۔ اپ پردھان شری کارا مے صاحب گنپت رائے جی۔ منتری منتری چاتن رام جی وکیل۔ اپ منتری پنڈت بکرم پرشاد جی۔ خزانچی شری ہر درام جی رئیس۔ لائبریرین شری ولائتی رام جی سا بکرم پرشاد اپ منتری)

آریہ سماج کا بتن پور ضلع انبالہ کا سالانہ انتخاب۔ پردھان لالہ جیوا رام کھتری۔ اپ پردھان لالہ گنگا بشن سود۔ منتری بابو دیسراج شرما منتری بھوش۔ اپ منتری مہاشہ جگدیش چندر۔ خزانچی حکیم زینت رائے۔ پستکادھکش مہاشہ سیتا رام (منتری آریہ سماج) ؛

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان کا چناؤ۔ لالہ پیارے لال جی وکیل پردھان (۲) لالہ پیرا رام جی سیٹھی پوسٹ آفس اپ پردھان۔ (۳) رام لال جی دھون اپ منتری (۵) لالہ بخت رام جی گرگ خزانچی۔ ڈاکٹر گیلا رام جی لائبریرین (منتری آریہ سماج) ؛

دھنیہ واد۔ آریہ سماج چک جھمرہ نمنتا مہاشہ سندر لال جی کی دھرم پتنی شریمتی مایا دیوی جی کی طرف سے ان سجنوں اور سبھاؤں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے سندر لال جی منتری آریہ سماج چک جھمرہ کے قتل پر اظہار ہمدردی کیا ہے۔ (منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور کے سماچار

اس سپتاہ میں :- (۱) ڈاکٹر بسیل جی نے راماین کے درشیہ میجک لینٹرن دوارا گاندھی میدان گوالمنڈی میں دکھائے۔ جنتا ہزاروں کی تعداد میں آئی۔ اور لیکچروں کو بہت پسند کیا ؛

(۲) پاریوارک اپاسنا مہاشہ گیان چند جی کے مکان پر ہوئی ؛

(۳) اتوار شام کے ۸½ بجے آریہ سماج کے سالپتاہک ست سنگ میں پوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک مہا ودیالیہ کا بڑا اتم اپدیش ہوا ؛

(چمن لال منتری آریہ سماج لاہور گوالمنڈی)

آریہ سماج لودیانہ کے سماچار۔ ۳۰ مئی کو مہاشہ فتح چند جی کے نئے مکان کا پرویش سنسکار ہوا ۱۳ روپے دان پراپت ہوا

(۲) ۱۰ جون کو لالہ چرنجی لال جی سبھاسد آریہ سماج کے پتر کا نام کرن سنسکار پنڈت دشنو دت جی شاستری نے کروایا۔ مہاشہ بھگت رام جی کے بھجن ہوئے۔ اس بیاہ کے موقعہ پر جگراؤں میں اچھا پرچار ہوا ؛

(۳) ۱۵ جون کو ماسٹر دلیپ چند جی کے نئے مکان کا پرویش سنسکار ہوا۔ جوبلی فنڈ کے لئے گیارہ روپے دان ملا ؛

(۴) ۱۹ جون کو مہاشہ گوبند رام جی ٹھاکر کے پتر کا مونڈن سنسکار ہوا۔ پانچ روپے دان پراپت ہوئے ؛

(۵) اکتوبر ۱۹۳۲ء کو آریہ سماج لودیانہ کو قائم ہوئے پچاس سال ہو جائیں گے۔ جوبلی منائی جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس موقعہ پر ضلع بھر میں بھی پرچار کیا جائیگا اور نگر پرچار کیا جاوے گا۔ ضلع کے رہنے والے آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ لودیانہ سماج کو جلسہ کے لئے تاریخیں تحریر کریں۔ ورنہ ہمارا پرچار منڈل تو پہنچے گا ہی۔ سبھائیں اور اپدیشک و بھجنیک بھیجنے کا وعدہ کریں

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج) ؛

شاکھا گورو کل جہلم کی سوچنا۔ آریہ جگت کی سوچنا کے لئے نویدن ہے کہ شاکھا گورو کل پوٹھوہار جہلم میں برہمچاریوں کے داخلہ کی تاریخ گذر چکی ہیں۔ لہٰذا کوئی بھی سجن بالکوں کو داخل کرانے کے وچار سے نہ لاویں۔ اب آئندہ کے لئے ماہ چیت سے درخواستیں آنی چاہئیں

(ادھشٹھاتا) ؛

آریہ سماج شملہ کے سماچار۔ ۱۲ جون کے ساپتاہک ست سنگ میں پنڈت ستیا نند جی دیالنکار کا رشی دیانند پر پربھاوشالی وکھیان ہوا۔ بھجن پروفیسر ہریش چندر کے دو ہوئے۔ خوب پربھاو پڑا ؛

(دلیپ چند منتری آریہ سماج) ؛

شوک سماچار۔ آریہ سماج گھرونڈہ ضلع کرنال کے پرانے سبھاسد اور کانگرس کے سرگرم کارکن چودھری ملکھان سنگھ کا افسوس ہے کہ جیل کے اندر دیہانت ہو گیا۔ سیاسی پروگرام کی وجہ سے آپ کی جائداد ضبط ہو چکی تھی اور پہلے بھی دو مرتبہ جیل میں جا چکے تھے

آپ اپنے پیچھے سات ننھے ننھے بچے چھوڑ گئے ہیں۔ (ایا رام سکریٹری آریہ سماج گھرونڈہ) ٭

راماننداِ برہم مہاودیالیہ لاہور کے نتائج

راجیوتش کے امتحان میں مندرجہ ذیل طالب علم کامیاب ہوئے :-

(۱) کرشن (۲) رگھوناتھ (۳) سبھی ونت۔

(۴) اوم پرکاش ٭

دھرم پال اور بال کرشن برہمچاری تھی پارٹ منٹ میں آئے ہیں ٭

اس سال کمپارٹ منٹ میں آئے ہیں ٭

B- اس سال ودیارتن کی پریکشا میں مندرجہ ذیل ودیارتھی پاس ہوئے ہیں :-

(۱) سوہن لال (۲) گیان چند (۳) کمل سنگھ (۴) دھرم کیشن (۵) ہیر چند رائے ٭

رتی شنکر - چند کانت - لاڈلی پرشاد اور لال چند کمپارٹ منٹ میں آئے تھے۔ ان کا ۳ جون ۱۹۳۲ء کو پھر امتحان ہوا۔ جس میں پہلے تینوں لڑکے پاس ہو گئے ہیں۔ (راماننداِ برہمچاری آچاریہ ودیانت برہم مہاودیالیہ لاہور) ٭

سماچار آریہ سماج دارالسّلام (ایسٹ افریقہ) ٭

ایک ضروری تصحیح ہفتہ واری "پرکاش"

بتاریخ یکم مئی ۱۹۳۲ء میں اس طرح سے پڑھیں شری مہاشہ کرم چند جی۔ آپ منتری شری ماسٹر بھان جی دیو جی۔ پستک ادھیکش مہاشہ روی چندر بھان جی اور کوشادھیکش مہاشہ بسنت رام جی وغیرہ وغیرہ ٭

(۱۲) تین شوک سبھائیں آریہ سماج مندر میں ہوئیں :-

(۱) شری پنڈت جودھا رام جی کے پتا کا دیہانت انڈیا میں ان کے گھر پر ہو گیا تھا۔ اس اپلکش میں ۲۹ دسمبر ۱۹۳۱ء کو ان کے گھر پر ہون یگیہ کیا گیا۔ دان براے وید پرچار ۵ شلنگ پراپت ہوا ٭

(۲) بتاریخ ۵ فروری ۱۹۳۲ء کو مہاشہ کاہن جی جیرام گربھا نجے کی اچانک مرتیو بوجہ بنجار بلیک واٹر ہو گئی تھی۔ اس پر آریہ سماج مندر میں ایک شوک سبھا ہوئی۔ جس میں مہاشہ کاہن جی بھائی سے سہانو بھوتی کا پرکاش کیا گیا۔ اس اوسر پر مہاشہ جی کے گھر پر ایک یگیہ ہون کیا گیا۔ جس پر کہ ۵ شلنگ دان براے وید پرچار پراپت ہوا ٭

(۳) آریہ سماج دارالسلام کے اتسا ہی اور پرشارتھی سبھاسد مہاشہ ادھوجی دسشرام کی۔ جو کہ یہاں کے پرسدھ ناگرک بڑے بیوپاری اور لوکل آریہ سماج میں نیتا کی پوزیشن رکھتے تھے۔ اچانک مرتیو ہر دوار میں ۱۱-۱۱ اپریل کو بوجہ بخار ہو گئی۔ جبکہ وہ انڈیا گئے ہوئے تھے۔ اور گورو کل کانگڑی کے وارشک اتسو اور کنیا گوروکل کو دیکھ کر واپس آنے کو تیار تھے ان کی اچانک مرتیو سے آریہ سماج دارالسلام کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اور ایک ایسی جگہ خالی ہوئی ہے۔ جس کا پُر ہونا نہایت مشکل امر ہے۔ اُن کی مرتیو کے سماچار پر آریہ سماج میں ایک بڑی شوک سبھا ہوئی۔ جس میں کہ سورگیہ آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ اور اس کے سمبندھیوں اور رشتہ داروں سے سہانو بھوتی کا پرکاش کیا گیا۔ ایسے موقعہ پر دارالسلام نگر کے ہندو آریہ بیوپاریوں نے شوک پرکاش کے دن ہڑتال کی اور اپنے نجی کاروبار کو بند رکھا ٭

اس کے پشچات ہندو منڈل میں ایک سارو جنک سبھا ہوئی۔ جس میں کہ سورگیہ آتما کے لئے ساری جنتا نے اپنی شردھانجلی بھینٹ کی۔ اور ان کی پبلک سیوا اور ان کے سدگنوں کی پرشنسا کی گئی۔ ان کی سردپریتا کا نمونہ تھا کہ سورگیہ مہاشہ ادھوجی دسشرام ہر ایک ہندو آندولن میں اور ہر ایک سنستھا میں اور پبلک سیوا کاریہ کشیتر میں بڑی پرسنتا اور اتساہ پوروک بھاگ لیا کرتے تھے سورگیہ مہاشہ ادھوجی دسشرام جی کی سب سے بڑی ابھلاشا یہ تھی۔ کہ دارالسلام آریہ سماج کے آدھین وہ ایک گروکل کنیا ودیالیہ اور ایک لڑکوں کا دیکھیں۔ اس سدا چھپا کا وہ سمے سمے پر پرکاش کرتے رہتے تھے۔ اس کے لئے وہ ہر وقت اور ہر دم مناسب پربندھ کی فکر میں رہتے تھے۔ شوک کہ ان کی منو کامنا ان کے جیون کال میں پوران نہ ہوئی۔ ان کے چھوٹے بھائی مہاشہ مادھو جی دسشرام ایک یوگیہ اور سجن آریہ پرش ہیں۔ جن سے آشا ہے۔ کہ وہ اپنے بڑے بھائی کے نقش قدم چلتے ہوئے ان کی اشتم ابھلاشا اور منو کامنا کی پورتی کے لئے مناسب سا زر داتی کریں گے۔ اور آریہ سماج دارالسلام کو ان سے پوران آشائیں ہیں ٭

اس اوسر پر شری سورگیہ مہاشہ ادھوجی شمشان کے گرد پر دس دن تک ہون یگیہ اور رات کو ویدک گیان اور ویراگ کی چرچا ہوتی رہی۔ سماپتی پر ان کے چھوٹے بھائی مادھو جی دسشرام نے بڑی اُدارتا سے ۹۴۸ شلنگ کا دان نمن سنستھاؤں کو نمن پرکار دیا ہندو ادشرھالیہ ۵۰۱ شلنگ۔ وید پرچار ۳۰ شلنگ۔ شرزھانند لائبریری ۲۵ شلنگ۔ شدھی فنڈ ۲۵ شلنگ۔ آریہ سیوا سمتی ۱۰ شلنگ۔ شری دیو کنور آریہ کنیا

پاٹھشالہ ۱۵ شلنگ - آریہ سماج زنجبار ۲۵ شلنگ - آریہ سماج پوربندر ۲۵ شلنگ آریہ پرکاش بمبئی ۱۰ شلنگ - ودیا پرچار لائبریری ۲۵ شلنگ - نوجوان بھارت جی لائبریری ۲۵ شلنگ - رگھوونشی ہندو ودیا شالہ ۲۵ شلنگ - دہاتا منڈل ۲۵ شلنگ - ہندو منڈل ۲۵ شلنگ - انڈین ایسوسی ایشن ۲۵ شلنگ - بھارت ودیالیہ شالہ ۱۵ شلنگ - ہندو مہلا منڈل ۱۰ شلنگ - لودھانہ بھگتی منڈل ۱۵ شلنگ - لوہانہ جاتی منڈل زنجبار ۲۵ شلنگ - لوہانہ بورڈنگ پوربندر ۱۵ شلنگ - لوہانہ لائبریری ۲۵ شلنگ (کرم چند منتری آریہ سماج دارالسلام)

آریہ سماج بڑھلاڈہ منڈی کے سماچار

بڑھلاڈہ ضلع حصار میں آریہ سماج بھی ہے اور سنگھ سبھا اور سناتن دھرم سبھا بھی - لیکن باوجود اس کے اچھوت دن بدن عیسائی ہو رہے ہیں - اس جگہ عیسائی مشنریوں نے ایک لوئر پرائمری سکول کھولا ہوا ہے - اور ایک پادری اور ایک مدرس رہتا ہے - چونکہ وہاں اچھوتوں میں پرچار کرتے ہیں - یہاں کی سناتن دھرم سبھا تو بالکل گئی گذری ہے - اور آریہ سماج کے کام میں روڑا اٹکانا ہی اسکا کام ہے یہاں کی آریہ سماج نے سوامی رودرا نند جی آریہ مناظر ڈبوالی کو منگوا کر اچھوتوں میں پرچار کروایا اور عیسائیوں کو شاستر ارتھ کرنے کے لئے کھلا چیلنج دیا - عیسائیوں نے شاستر ارتھ کرنے سے انکار کر دیا - جس کا پربھاؤ اچھوت جاتیوں پر اچھا پڑا - اگر اسی طرح آریہ اپدیشک اچھوتوں میں پرچار کرتے رہے تو اچھوت عیسائی بننے سے بچ جائیں گے (منتری آریہ سماج بڑھلاڈہ منڈی ضلع حصار)

آدم پور مندر کے لئے دان

آدم پور دوآبہ آریہ سماج کے مندر کے طور پر رائے صاحب لالہ بھگت رام ایم ایل سی کا مکان استعمال کیا جا رہا ہے - جو انھوں نے بلا کرایہ دے رکھا ہے - تاہم آریہ سماج مندر کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے - اس لئے ایک چھوٹا سا قطعہ زمین جو ہماری ضروریات کے لئے کافی ہو سکتا ہے - پنڈت نیتر چند و پنڈت نیلی چند نے دان کیا ہے - جس کا آریہ سماج آدم پور کی طرف سے دھنیہ واد کیا جاتا ہے - (بھگوان داس منتری آریہ سماج آدم پور دوآبہ)

آریہ سماج اخلاص پور کے سماچار

(۱) لالہ ہنسراج جی سیکرٹری مہاشہ منشی رام جی کا وواہ مورخہ ۲ مارچ کو ڈاکٹر بہاری لال جی چترانہ نواسی کی پتری سے پورن ویدک ریتی سے ہوا - ورپکش کی طرف سے مبلغ ۵ روپیہ دان ملا (۲) موضع چترانہ متصل شنکر گڑھ میں ۲ ہاٹ رات کو پرچار کیا گیا - پنڈت رام سروپ جی پار اشٹری نے آریہ سماج کے مختلف اصولوں کی دیاکھیا کی - (دیدرتن مہنگا رام منتری آریہ سماج اخلاص پور ضلع گورداسپور)

گوروکل سمبندھی پرشناولی

(گت سنہ سے پیوستہ)

گوروکل کا سنگٹھن :- ورتمان سمے میں گوروکل کا سنگٹھن اس پرکار ہے

۲ آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا گوروکل کی سبھا ہے۔ جو پانچیہ ریشیوں کو نیت کرنے والی پربندھ کرتی ہے۔ گوروکل کی دیو سبھا کے ایرکت گوروکل کا پربندھ ان سب ریشیوں کا سیدھا رت کرتی ہے

(ک) اس انترنگ سبھا کی طرف سے گوروکل میں
(کھ) اس انترنگ سبھا نے پرتی ندھی سبھا کے آدیش سے سب پرکار کا پربندھ کرنے کیلئے نیت کیا ہے۔

(گ) انترنگ سبھا کی طرف سے شکشا سمبندھی پربندھ کے لئے آچاریہ نیت کیا جاتا ہے۔ جو کہ مکھیہ ادھشٹھاتا کے آدھین شکشا سمبندھی پربندھ کرتا ہے۔ آچاریہ کے آدھین تینوں مہا ودیالیوں کے تین ادھیکش (پرنسپل) ہوتے ہیں۔

(گھ) انترنگ سبھا نے پانچ سنچت کرنے تھا پرکشا سمبندھی دیو سبھا کرنے کے لئے اپنے آدھین ایک شکشا پٹل (بورڈ آف ایجوکیشن) بنایا ہوا ہے۔ جس کا پربندھ مکھیہ ادھشٹھاتا ہوتا ہے اور ریکٹرار (رجسٹرار) کو نیت کرتا ہے۔ جو شکشا پٹل کا منتری ہوتا ہے۔ کیا آپ اس سنگٹھن کو سنتوش جنک سمجھتے ہیں۔ اس پرشن کا اُتر کن درشٹیوں سے اُتر دینے کی کرپا کیجئے۔

۲۔ (ک) کیا آپ سمجھتے ہیں کہ گوروکل کے انترنگ میں گوروکل کے سنرکشکوں، اپاسکوں، سہایکوں، پروفیسروں، ادھیاپکوں تتھا انیہ سبھاسدوں کا وسوکھادک روپ سے گوروکل کے ساتھ ہت رکھتے ہیں۔ پریاپت سمتھان ہے؟ یدی نہیں تو آپ کی سمتی میں اس کمی کو پورن کرنا اُچت ہے یا نہیں؟ یدی اُچت ہے۔ تو اسے کس پرکار پورن کرنا چاہئے؟

(کھ) گوروکل کا سمپورن پربندھ انترنگ سبھا کے آدھین ہے۔ جس کے ادھک انش سدسیہ گوروکل سے باہر رہتے ہیں۔ آپ کی سمتی میں کیا وہ گوروکل سمبندھی باتوں پر پریاپت دھیان دے سکتے ہیں؟ یدی نہیں تو آپ کی سمتی میں گوروکل کی سماوی سبھا کے سنگٹھن میں کون سے پریورتن آوشیک ہیں؟

(گ) انترنگ سبھا کو ویدیہ چار وا پرکاشک نائک، اچھوت اُدھار شُدھی تتھا اسی پرکار کی اور بہت سی اہمیت ہتّوپورن باتوں کا پربندھ

کرنا ہوتا ہے۔ اسی لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کی سادھارن سبھا نے اپنے دیشش ادھیویشن میں گوروکل کے پربندھ کے لئے انترنگ سبھا سے پرتھک ایک ودیا سبھا کے نرمان کا پرستاو سویکرت کیا ہوا ہے۔ یہ پرستاو نمن لکھت تھا :-

وارشک سادھارن ادھیویشن پرستاو سنکھیا ۵ - (گ - ب - ک)

تتھی ۱۴-۲-۸۰ / ۵-۲۳ / ۷۷

۳ (ک) گوروکل کے پربندھ تتھا شاسن کے لئے تمت سبھا سے سنبندھت آریہ سماجوں کے ودوان سنستھاپت شکشنالیوں کے نریکشن تتھا شاسن کے لئے ایک آریہ ودیا سبھا ہوگی۔

(گ) آریہ ودیا سبھا کے سنگٹھن تتھا ادھکار آکت سنستھاؤں کو اُچت پرکار چلانے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا دوارا سمے سمے پر نیت کئے جایا کریں گے۔

(گھ) آکت سنستھاؤں کے آئے ویئے کا ادھکار آریہ پرتی ندھی سبھا کے سادھارن نریکشن میں آکت ودیا سبھا کے آدھین ہوگا۔

ٹپنی نیم سنکھیا ۱۷ - (گ)
سبھا کا کوئی سنشودھت نیم تتھا نیموں کا کوئی اضافہ آکت ودیا سبھا کے سنگٹھن میں کسی آریہ کو ایرکت سبھاسد کے سمیلت کرنے میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے رکاوٹ نہ ہوگا۔ کنتو ایسے آریہ جن (ایرکت سبھاسد) کی سنکھیا آکت سبھا کے کل سبھا سدوں کے ترتیہ انش سے زیادہ ہے۔ اور وہ آریہ سبھاسد ہوں NON MEMBERS

وارشک سادھارن ادھیویشن پرستاو سنکھیا ۵ (کھ)

تتھی ۱۴-۸۰۲ / ۲۳-۵-۱۰۷
نشچیہ ہوا کہ جب تک آریہ ودیا سبھا نہ بنے تب تک ورتمان انترنگ سبھا گوروکل کا پورن پربندھ کرے۔

کیا آپ کی سمتی میں ودیا سبھا وشیک آکت پرستاو کو کریاتمک روپ دے دینے
(ک) سے گوروکل کی اچھی حل ہو جاوے گی۔ یا اس وشے میں آپ کچھ انیہ نردیش دے سکتے ہیں
(کھ) نیم تو یہ ہے کہ آچاریہ تتھا مکھیہ ادھشٹھاتا پرتھک ہونے چاہئیں۔ پرنتو پرتھا بہت سمے تک رہی ہے کہ دونوں پدوں پر ایک ہی مہانو بھاو ہوتے ہیں۔ کیا یہ پرتھا ٹھیک ہے یا نہیں؟ مکھیہ ادھشٹھاتا کی انوپستھتی میں اس (ج)

کا کاریہ سہائیک مکھیہ ادھشٹھاتا کرتا ہے۔ جو مکھیہ ادھشٹھاتا دوارا نیکت ہوتا ہے۔ کیا آپ کی سمتی میں یہ ٹھیک ہے۔ یدی نہیں تو آپ اس پرتھا میں کیا پریورتن تجویز کرتے ہیں؟

(۵) انیہ وشو ودیالیوں کے سنگٹھنوں کو درشٹی میں رکھتے ہوئے آپ کی سمتی میں گوروکل کے سنگٹھن میں کون سے پریورتن اپیکشت ہیں؟

(۶) کیا آپ کی سمتی میں گوروکل کے آنترک پربندھ میں گوروکل کے کرم چاریوں کی سمتی کا پریاپت دھیان رکھنے کی آوشیکتا ہے؟ یدی پریاپت نہیں تو اس کمی کو دور کرنے کے لئے آپ کیا پرستاو پیش کرتے ہیں؟

(۷) ورتمان سنگٹھن میں پرستوتا (رجسٹرار) کا کاریہ پریکشاؤں کی دیو سبھا کرنا۔ ڈگریاں سنسکار کا پربندھ کرنا تتھا شکشا پٹل کے منتری کا کاریہ کرنا ہے

انیہ وشو ودیالیوں میں پرستوتا کے کاریہ کو درشٹی میں رکھتے ہوئے کون کون سے کاریہ ہیں جو گوروکل میں پرستوتا کو ہی کرنے چاہئیں؟

پریکشائیں :-
کیا آپ کی سمتی میں پریکشاؤں کی ورتمان پرتھا لابھدائک ہے؟

(۱) اس سمے پریکشا اس پرکار ہوتی ہے پریکشائیں سال میں ایک بار ہوتی ہیں۔ اس میں پریکشاؤں کا تتھا وبھاگ میں سے ایک پرچہ اندر کے پڑھانے والے اپادھیائے کا ہوتا ہے۔ جن وشیوں میں ایک ہی پرچہ ہوتی ہے۔ ان میں آدھے پرشن اندر کے اور آدھے باہر کے پریکشک کے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک ششٹھ ماسک پریکشا گوروکل کے اپادھیائے ہی لیتے ہیں۔ جس کے ۴ پرتی شت انک وارشک پریکشا میں جوڑے جاتے ہیں۔ کیا آپ کی سمتی میں پریکشا کی یہ دیوستھا ٹھیک ہے؟ یدی نہیں تو آپ اس میں کیا پریورتن تجویز کرتے ہیں؟

(۲) کئیوں کی سمتی ہے۔ کہ وشو ودیالیہ پریکشائیں دو ورش کے بعد ہوا کریں اور درمیان کے بعد اپادھیائے ہی پریکشا لے لیا کریں۔ اس وشے میں آپ کی کیا سمتی ہے؟

(۳) اسی پرکار کئیوں کی سمتی ہے کہ وشو ودیالیہ پریکشائیں چھ چھ مہینے پیچھے ہو جایا کریں۔ جس سے پڑھائی کا بوجھ کم ہو جائے۔ اس وشے میں آپ کی کیا سمتی ہے؟

آرتھک اوستھا :-
(۱) گوروکل کی آرتھک اوستھا نمن پرکار ہے

(۱) اپادھیائے ورتی	۲۳۶۰۲ روپے
(۲) سنتر چھاتر ورتی	۱۳۴۱۶۶ "
بھائی تیک چند	۳۰۴۴۳ "
	۵۵۸۶۴ "
(۳) آیوروید	

(۴) سنتر پدک	۱۲۷۶۷ روپے
(۵) سنتر کوش	۶ - ۱۴ - ۳۰۳۸۰۶ "
(۶) کانگڑی بھومی دان	۱۵۰۰۰ "
(۷) شالا ندھی	
(۱) کانگڑی	۵ - ۷۳۳۷۶ "
(۲) اندر پرستھ	۹ - ۱۲ - ۶۰۶۶۸ "
(۸) شردھانند سمارک	۳۰۰ - ۲۰۳۲۸ "
(۹) نیا بھون	
(۱) کانگڑی	۹ - ۹ - ۳۳۳۸۰۰ "
(۲) اندر پرستھ	۲ - ۹ - ۶۰۲۲ "
(۱۰) سنتر چھاتر ورتی	۹ - ۲ - ۱۳۱۵۹۹ "
(۱۱) بھومی دان	۸ - ۲۰۱۱ "
(۱۲) مہاندھی	۹ - ۱۶۵۷ "
(۱۳) سنتائک سنڈل	۱۱ - ۲۶۲۷ "
(۱۴) سمارک نتھا چھاتر ورتی	۹ - ۱۲ - ۴۶۲۸ "
(۱۵) استر پدک	۶ - ۳۰۲ "
(۱۶) پستکالیہ	۹ - ۸ - ۲۳۱ "
(۱۷) اُپ کرن	۵۳۵ "
(۱۸) وید بھاشیہ	۷ - ۶۰۳ "
(۱۹) انوسندھان آیوروید	۲۵۰ "
(۲۰) بھون سامگری	۳ - ۴۹۳ "
(۲۱) اشچیت	۵۷۳ "
(۲۲) ینتر آلیہ	
(۲۳) برودرشنی	۶ - ۱۴ - ۲۱۷ "
(۲۴) گودان	۳ - ۱۰ - ۱۰۶۲۱ "
(۲۵) آیوروید فارمیسی	۸ - ۶۰۸ "
(۲۶) تھاندی بھون	۶ - ۱۵ - ۹۳۳ "
(۲۷) پراویڈنٹ فنڈ	۱۲ - ۱۴۳۹۲ "
(۲۸) " " کا بونس	۱۴ - ۸۲۰۸ "
(۲۹) دھو پر انیہ	۷ - ۶۶۳۷ "
(۳۰) " برہمچاری	۱۱ - ۲۲۸۷۳ "
میزان	۷ - ۱۴۸۸۹۷۱

نوٹ - پرسنت ویورا دوسری جگہ پڑھئے

(۱) کیا پرتیک ندھی میں جتنا روپیہ ہے وہ پریاپت ہے؟ گوروکل کی سمسرتا کی ورِدھی سے کس کس ندھی میں کتنے روپے کی آوشیکتا ہے؟

(۲) گوروکل کو پرتی ورش لگ بھگ ۵۰ ہزار روپیہ چندہ دوارا ایکترت کرنا ہوتا ہے اس روپیہ کو آسانی سے ایکترت کرنے کیلئے آپ کن کن اپایوں کو نردیش کرتے ہیں

(۳) پرتی ورش گوروکل کے اپادھیائے تتھا آچاریہ گوروکل کے لئے دھن ایکترت کرنے لئے جاتے ہیں۔ کیا آپ اس کے ستھان پر کوئی دوسرا اپائے بتلا سکتے ہیں؟

(۴) کیا آپ کی سمتی میں گوروکل کے ویئے میں کسی ڈھنگ سے کمی کی جا سکتی ہے؟

(۵) کیا آپ کی سمتی میں گوروکل کی شاکھاؤں کو (جو کہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین ہیں) ایک ستھان

پرنے آمدنی سے ویے میں کمی کی جا سکتی ہے۔ کیا ایسا کرنا پربندھ کی درشٹی سے بھی ٹھیک رہیگا

(۶) گورکل کے دھن کا دھن نرلی یوگ اس پرکار ہے:—

کانگڑی عمارت	۱۳۴۴۲۲—۷—۹ روپیہ
اندرپرستھ	۹۰۹۷۸—۸—۰
تیا بھون	۲۱۳۱۱—۸۹—۰
دھرم شالہ کوٹھی	۱۰۸۱۵—۵—۰
گوبردھن شیکولی	۲۷۰۰۰—۰—۰
کانگڑی مجھوی	۱۵۰۰۰—۰—۰
مایاپور	۱۴۴۱۵—۰—۹
نشیتی محل	۲۳۷۶۰—۰—۰
ترنکھا بھون	۱۳۴۴۴—۳—۰
نئی کٹی	۹۱۰۹۹—۱۰—۹
اضیہ خیمہ	۲۰۱۱—۸—۰
مسٹری ڈپٹی تھنا ہنسو جی	۲۲۴۵۰—۰—۰
مسٹری لبھا رام سنگھ جی	۳۴۰—۰—۰
شاہ پور	۳۵۰—۰—۰
پستک رچنا	۸۷۹—۵—۰
وستو بھنڈار	۱۵۱۲۶—۳—۷
پتر بھنڈار	۹۴۹—۱۳—۹
مشترو سنبو بھنڈار	۱۲۶۸۶—۴—۲
اگنی و کرم چاپھی	۱۲۴—۳—۹
در گورکل خارجہ ارتھ	۹۲۵۱—۳—۳
اندرپرستھ	۱۶۷۲—۱۳—۶
کنیا گورکل	
لوٹ	۴۳۷۹
امانت سرکار	۲۴۱
حصہ بنک	۵۰
دیلی بنک جامنت ہے کھاتہ	۷۷۸۸—۱۳—۹
	۱۸۵۰—۱—۰
سبھا کے پاس	۵۸۶۷۳۶—۵—۰
گورکل کوش	۸۰۵۷—۰—۸
میزان	۱۳۸۸۹۷۱—۷—۳

(۷) کیا آپ کی سمتی میں گورکل کے روپے کو کسی ایسے ویاپار میں لگانا جو کہ گورکل کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر سکے۔ تتھا گورکل کے سناتکوں کی آرتھک سمسیا کو بھی حل کرنے میں سہائک نہ سکے اچت نہ ہوگا؟

(۸) کیا کوئی ایسی ودھی بنائی جا سکتی ہے جس سے گورکل کے روپے کا اس پرکار اپیوگ کیا جائے جس سے گورکل کے سناتکوں کو بھی اچت لابھ دیا جا سکے؟

سناتکوں کے سمبندھ میں پرشن۔

(۱) کیا آپ کی سمتی میں سناتک سمودائے آرتھک درشٹی سے سنتوش جنک ستھتی میں ہیں؟ یدی نہیں تو کیا گورکل کا کرتویہ ہے کہ سناتکوں کی آرتھک سمسیا کو حل کرنے کے لئے ادیوگ کرے؟ یدی ہے تو آپ اس کے لئے کیا کریاتمک اپائے نردیشت کرتے ہیں؟

(۲) سناتکوں کے لئے نوکری کے کشیتر کون کون سے ہیں۔ یہ کشیتر پریاپت ہیں اور ان میں نوکری پراپت کرنے کے لئے سناتکوں کو کیا پریاپت سودھا ہے؟

(۳) سوتنتر پیشہ کرنے میں سناتکوں کو کن کن کٹھنائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(۴) کیا آپ کی سمتی میں سناتکوں کی آجیوکا پرشن حل کرنے کے لئے کسی ایسے سنگٹھن کی آوشیکتا ہے۔ جو ان کو اس پرشن کے حل کرنے میں سب پرکار کی سہائتا دے۔ ایسے سنگٹھن کے لئے آپ کیا سکیم پیش کرتے ہیں؟

(۴) آپ کی سمتی میں سناتکوں کی یوگیتا باہر کے وشو ودیالیوں کے سناتکوں کے مقابلے میں کیسی ہوتی ہے؟ کیا اس انش میں شکشا کی درشٹی سے گورکل سپھل کہا جا سکتا ہے؟

(۵) راشٹر آدرشوں کو پورا کرنے میں سناتک سمودائے کہاں تک سپھل ہوئے ہیں؟ کچھ لوگوں کی شکایت ہے کہ گورکل کے سناتکوں میں آریہ سماج کے لئے لگن پریاپت نہیں ہوتی ہے۔ کیا آپ کی سمتی میں یہ شکایت ٹھیک ہے؟ یدی ٹھیک ہے۔ تو آپ اس کے کیا کارن سمجھتے ہیں۔ یدی ٹھیک نہیں ہے۔ تو اس پرکار کے وچار کے پھیلنے کا کیا کارن ہے؟

(۶) آپ کی سمتی میں سار وجنک جیون میں سناتکوں نے کتنا بھاگ لیا ہے۔ کیا آپ اس بھاگ سے سنتشٹ ہیں؟

ودودھ :—

(۱) کوئی لوگ یہ شکایت کرتے ہیں کہ گورکل کی سوامی سبھا اور تنگ سبھا کے سدسیہ آریہ سماج کے ادھیکانش نیتا تتھا گورکل کے سناتک اپنے لڑکوں کو گورکل میں داخل نہیں کرتے۔ کیا آپ کی سمتی میں یہ شکایت ٹھیک ہے؟

(۲) گورکل آریہ پرتی ندھی سبھا کے منن ادیشیہ کو پورا کرنے کے لئے کھولا گیا ہے۔ گورکل ایک شکشنالیہ کا نام ہے۔ جس میں وہ بالک اور بالکائیں جن کا ویدک آریہ سنسکار ہو چکا ہو سکتا اور ودیا پراپت کریں۔

کیا آپ کی سمتی میں اس ادیشیہ کے انترگت راج نیتک کاریہ میں سیدھا بھاگ لینا بھی گورکل کے ادیشیہ کے انترگت آ جاتا ہے۔ یعنی سنگرام میں اپنے ودیارتھیوں تتھا کاریہ کرتوں کا حصہ لینا؟

(۳) دھرم شکشا اجاتی کی کریاتمک سیدھا گورکل کے ودیارتھی تتھا اپادھیائے گورکل کے ادیشیہ کو کہاں تک پہنچاتے ہوئے کریاتمک کر سکتے ہیں؟

(۱۰) گورکل سے اب تک ہندی یا سنسکرت بھاشا میں کوئی سماچار پتر یا ماسک پتر پرکاشت نہیں ہوتا۔ گورکل شکشا کا ایک ہیتو یہ رہا کیندر سے یہ مال شکشا تتھا ادیشیہ سمبندھی جو کاریہ ہو رہا ہے اسے جنتا تک پہنچانے کے لئے کیا آپ گورکل کے کسی لکھیہ پتر کی آوشیکتا سمجھتے ہیں؟ یدی ہاں تو اس پتر کے سمبندھ میں آپ کیا یوجنا پرستت کرتے ہیں؟

(۱۱) گورکل شکشا پرنالی کے پرچار تتھا گورکل کو لوک پریہ بنانے کے لئے اب تک گورکل کے پاس کوئی اپنا سماچار پتر نہیں ہے۔ کیا آپ گورکل پرچار کے لئے کسی پتر کی آوشیکتا انوبھو کرتے ہیں؟

(۱۲) گورکل سے اب تک ایک گرنتھ پرکاشت کئے ہیں۔ پر گورکل کا پستک پرکاشن وبھاگ ابھی تک ویوستھت روپ سے سنگٹھت نہیں ہوا ہے۔ کیا آپ اس وبھاگ کو سنگٹھت تتھا انت کرنے کے لئے کوئی یوجنا پرستت کر سکتے ہیں؟

(۱۳) ویدک تتھا سنسکرت ساہتیہ پراچین بھارتیہ اتہاس سنسکرت اور تلناتمک دھرم ان وشیوں میں انوسندھان کرنا گورکل کا ایک پرمکھ کاریہ ہے۔ اور اس کے لئے گورکل کو کچھ دان بھی پراپت ہو چکا ہے۔ جس سے ان وشیوں کی پڑھائی کے گورکل قائم کی۔ پر اس وشا میں گورکل اب تک کوئی ٹھوس کاریہ نہیں کر سکا ہے۔ اس کا کارن آپ کی سمتی میں کیا ہے؟ اور آپ اس کے لئے کیا اپائے نردیشت کرتے ہیں؟

موضع بکھلور ضلع جالندھر میں شدھی

۱۰ جولائی ۱۹۳۲ء کو موضع بکھلور میں کسی طرح سے خان صاحب سیوا آریہ سماج نواں شہر اور ارول کو معلوم ہوا کہ ہم کو شدھ ہو کر کے واپس دیدک دھرم میں لیا جاوے۔ چنانچہ آریہ سماج نواں شہر کی طرف سے ... ہون کی پرکاشنا نیت۔ پنڈت لکشمی دت ... چوہدری لکشمن سنگھ اور ایک ... ودیارتھی ... نواں شہر دہاں پہنچ گئے۔ ... ہون ... سنت رام ... ودھی پوروک شدھ کر ... اور نئے نام رکھ کر یگیوپویت دیئے گئے۔

(۱) عمر ساتھ۔ امر سنگھ (۲) محمد صدیق۔ ... (۳) بابو پہیم سنگھ۔ (۴) حشمت بیگم۔ شیلا دیوی (۵) شمشاد۔ کوشلیا دیوی (۶) فاطمہ۔ شانتی دیوی

جلسہ میں ۴ صد کے قریب حاضری تھی نمبردار رگھبیر سنگھ لالہ کیدار ناتھ، سردار بچن چند نمبردار نے انتظام میں بہت مدد کی۔ سردار دیوا سنگھ لالہ لکشمی چند اور ناتھ ...

ओ३म्

प्र का श

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE, PRAKASH LAHORE

ممالک غیر سے
فی پرچہ ۱

قیمت سالانہ للعہ
ششماہی سہ عہ

جلد ۲۵ | ۲۰۔ اساڑھ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۳ جولائی ۱۹۳۲ء دیانند آبد ۱۰۸ | SUNDAY 3 JULY 1932 | نمبر ۲۶

وید امرت

پرماتما پتا ہے

अग्निं मन्ये पितर मग्निमा पिमग्निं भ्रातरं सद मित्सखायम। अग्नेरनीकं बृहतः सपर्यं दिवि शुक्रं यजतं सूर्यस्य॥ ऋ १०।७।३॥

"(اگنی) گیان سوروپ پرماتما کو میں پتا مانتا ہوں۔ اگنی کو بندھو۔ اگنی کو بھراتا اور سدا کا ہی متر مانتا ہوں۔ اس بڑے اگنی کے بل کا میں پوجن کرتا ہوں۔ اس کے پربھاوے دیولوگ میں سوریہ کا بڑا پوتر کرنے والا تیج چمک رہا ہے۔"

اس منتر میں پرماتما سے منش کے سمبندھ کا ودھان ہے۔ گیانی منش کہتا ہے۔ کہ میں پرماتما کو پِتا مانتا ہوں۔ اُدھاٹ میرا پیدا کرنے والا اور میری رکھشا کرنے والا پرماتما ہے۔ سادھارن بدھی منش کہہ سکتا ہے۔ کہ پیدا تو مجھے میرے ماتا پِتا نے کیا۔ پرماتما پیدا کرنے والا کیسے ہوا؟ پرنتو جو بدھیمان ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ آدی پتا سارے جگت کا پرماتما ہی ہے۔ کیونکہ پتاؤں کے پت کا پیدا کرنے والا خود وہی ہے۔ پیدا کرنے کیساتھ رکھشا کرنے والا بھی وہی ہے۔ اور یہ سادھارن منش کی سمجھ میں بھی جلد آ سکتا ہے۔ کہ ماتا پتا رکھشا کے لئے اُتسک ہوتے ہوئے بھی اپنی سنتان کی رکھشا نہیں کر سکتے۔ یدی پرماتما کی رکھشا کا ہاتھ ہمارے سروں پر نہ ہو۔ ننھے بچے کو بھوک ستاتی ہے۔ تو وہ ماتا کے ستھنوں سے اپنی بھوک مٹاتا ہے۔ پرنتو ستھنوں میں دودھ نہ ہو تو اُس کی بھوک کیسے مٹ سکتی ہے؟ اور دودھ کس نے پیدا کیا؟ پرماتما نے۔ کیونکہ اُس کے نیم کے انوسار بچہ کے پیدا ہوتے ہی ستھنوں میں دودھ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور تب تک ہی رہتا ہے۔ جب تک بچہ کو اُس کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچہ پیاس سے دیاکل ہو۔ ماتا اُسے پانی پلاتی ہے۔ پرنتو کیا ماتا پانی خود بنا سکتی ہے؟ نہیں اس کا بنانے والا پرماتما ہی ہے۔ اسی پرکار وَید آدی آدی اوشدھیوں کا بھی ماتا پتا اپنی سنتان کے لئے اُپیوگ کرتے ہیں۔ پرنتو یہ سب پدارتھ وہ پا سکتے ہیں؟ پرماتما سے نہ پائیں تو اچھا ہوتے ہوئے بھی وہ سنتان کی رکھشا نہیں کر سکتے۔ جب سب کا پیدا کرنے والا پرماتما ہے اور سب کی رکھشا اسی کے رچے پدارتھوں سے ہوتی ہے۔ تو وید نے ٹھیک کہا کہ وہ سب کا پتا ہے۔ پرنتو مسلمان نہیں مانتے۔ اس لئے کہ وہ پتا کو رکھشک نہیں سمجھتے۔ اُن کا کہنا ہے۔ کہ باپ کا کام صرف پیدا کرنا ہے۔ اُسے یہ پرواہ نہیں۔ کہ کس پرکرتی میں وہ پیدا کر رہا ہے۔ اس کے بعد اولاد جانے اور اس کا کام۔ پتا تو پیدا کرنے میں ہی لگا رہے گا۔ مسلمانوں کے اس نظریہ کے سدھانت کا کارن شائد ان کا ہو وہ اُ کا سدھانت ہے۔ جس شخص کی چاہے عورتیں اور کتنی لونڈیاں ہوں۔ وہ پیدا کرنے کے اتیرکت رکھشا آدی کا اور کوئی کام کر ہی نہیں سکتا۔ پرنتو یہ انسانیت نہیں۔ حیوانیت ہے۔ ایک نر کا کتنی مادہ سے بچے پیدا کرنا حیوانوں میں ہے۔ انسانوں میں نہیں۔ نہ معلوم اسلام نے اس خلافِ انسانیت کام کو اپنے عقائد میں کیسے شامل کر لیا۔ اگر مسلمان بھائی اس دشتہ میں دیانند کے آدرش کا مطالعہ کریں۔ تو انہیں معلوم ہوگا کہ منش کا کام اتنا اولاد پیدا کرنا نہیں۔ جتنا اس کی رکھشا کرنا ہے۔ یہاں تک کہ اس دیکھنی کا سنتان پیدا کرنے کا کوئی ادھیکار نہیں۔ جو سنتان پیدا کر کے اس کا پالن پوشن رکھشا اور شکشا دیکشا کا کرتو ادا نہ کر سکے۔ گویا پتا کا کام پیدا کرنا ہی نہیں رکھشا آدی بھی ہے۔ چونکہ پرماتما پیدا کرنے والا بھی ہے۔ اور رکھشا کرنے والا بھی۔ اس لئے اُسے پتا کہا گیا ہے۔ پھر منشائیں بند ہو۔ بھراتا اور متر ہیں۔ جن پر سہایک ہونے کا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ پرنتو پرماتما بندھوؤں کا بندھو۔ بھراتاؤں کا بھراتا اور متروں کا متر ہے۔ اسی لئے وید نے منش سے پرماتما کا سمبندھ بندھو بھراتا اور متر کا بھی بتایا۔ ایسا جو اگنی نام کا گیان سوروپ پرماتما ہے۔ اُسے وید نے پتا کہا ہے۔ اور بلا شبہ پیدا کرنے والا اور رکھشا کرنے والا ہونے کے کارن وہ پتا ہے۔ (اوم شم)

۲۲۷

شادی دی لوڑ

شادی شاکھاواں ذے وچ ذس ودھوائیں نوجوانان سندر شادی واسطے تیار ہین - دو ودھوائیں نال بچہ بچی ہین - اک منڈا ڈھائی سال دا سندر گورا ہے۔ جنہاں نوں اپنی جائیداد دا مالک بنانا ہے۔ درخواست بھیجو

مینجر رام چرن لال شرما ن
ہندو ودھوا آشرم ادرٹی ضلع جالو

۲۳۹

کھتری کنیا کی ضرورت!

میرا ایک متر عمر ۲۵ سال کھتری تعلیمیافتہ تندرست خوبصورت اور بارُوزگار کنوارا ہے۔ اُن کے لئے ایک تندرست خوبصورت تعلیم یافتہ اور گھر کے کاموں میں ہوشیار آریہ کنیا کی ضرورت ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ بال ودھوائیں بھی درخواست دے سکتی ہیں۔ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کریں :۔ وِدّیا دھر وِدّیا النکار

آریہ سماج راولپنڈی شہر

۲۳۲

وروں کی ضرورت

جو صاحب یُو پی - بہار - سی پی کی کنواری ودھوا - انا تھ انسہائی دیویوں کے ساتھ ہمارے کاریالیہ کے ذریعہ شادی کا انتظام کرانا چاہیں۔ وہ حصولات شادی کے لئے پانچ پیسہ کے ٹکٹ روانہ کر کے کاریالیہ کو تحریر کریں - اور واضح رہے - کہ اس کاریالیہ کے ذریعہ بہت سی شادیاں کرائی جا چکی ہیں ؛ مینجر شانتی یواہ

سہاگ کاریالیہ محلہ بہادر گنج الہ آباد

ضرورتوں کے اشتہارات

کے لئے پرکاش سے بڑھکر اور کوئی اچھا ذریعہ نہیں ہے ایک دفعہ آزمائش کریں :۔

۲۳۵

آدیشکیتا

کنیا گورو کل ڈیرہ دون کی لئے ایک شاستری اُتیرن اتھوا کاویہ تیرتھ پریکشا اُتیرن اور ایک وشارد وا پریکشا اُتیرن سنسکرت ادھیاپکا کی آوشیکتا ہے ؛

ایک ہندی پربھاکر اتھوا ہندی ساہتیہ کی مدھیما پریکشا اتیرن اور ودو نار یل ادھیاپکاؤں کی آوشیکتا ہے۔ جو ڈرائنگ اور کنڈرگارٹن بھی پڑھا سکیں - آریہ سماجک وچار رکھنے والی دیویوں کا وشیش دھیان رکھا جاوے گا۔ ویتن یوگیتا انوسار دیا جاوے گا - پرارتھنا پتر سرٹیفکیٹ سہت نمن پتے پر بھیجیں :۔

آچاریا کنیا گوروکل ڈیرہ دون

۲۴۲

ور کے لئے کنیا کی ضرورت

اروڑہ خاندان ور کے لئے کنیا کی ضرورت ہے جو کہ انٹرنس تک تعلیم یافتہ ہے اور بدن سے مضبوط ہے - قدآور ہے اور رنگون میں تجارت کرتا ہے - جس کی ماہواری آمدنی ۲۰۰ روپیہ سے اوپر ہے - آریہ وچار اور عمر بیس ۲۶ سال کا ہے۔ ذات پات کا کوئی بندھن نہیں ہے کنیا سوشیل گھر کے کام میں ہوشیار اور خوب صورت ہونی چاہئے۔ خط وکتابت نیچے پتہ سے کیجئے - پنڈت وشوناتھ گوروکل

مہانگرھی ضلع سہارنپور

۲۳۴

ور کی ضرورت!

کنیا بعمر ۱۴ سالہ ہندی کی پانچویں سٹینڈرڈ پاس گرہ کاریہ میں چتر سوشیل سشیل رتنی قوم کالشتہ سکمینہ ورسرے کے لئے ایک ایسے ور کی ضرورت ہے - جو خاندانی ورڑھ آریہ سماجی برسرروزگار یا کالج میں تعلیم پاتا ہو - خوبصورت تندرست عمر ۲۰ سال کے قریب ہو - شادی ویدک ریتی سے ہوگی - خط وکتابت پتہ ذیل سے کی جاوے ؛

حکیم نوبت رائے سکمینہ فتح آباد
ضلع حصار (پنجاب)

سنسار کی گتی

وزیر ہند کا اعلان!

ہندوستانی سوراجیہ چاہتا ہے۔ اس کے لئے قربانیاں دیتا ہے۔ شاہی کمیشن مقرر ہوتے ہیں۔ گول میز کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ ان سب کا خرچ برداشت کرتا ہے۔ لیکن سوراجیہ ہے کہ وہ اس سے دور ہے۔ اور اس کے نزدیک آنے کی کوئی صورت مستقبل قریب میں نظر نہیں آتی۔ آشاوادیوں نے وزیر اعظم کے وعدوں اور گول میز کانفرنس کی کارروائی سے سمجھ رکھا تھا کہ پورن سوراجیہ نہیں تو مرکزی خود مختاری کے ساتھ صوبہ جاتی خود مختاری ضرور مل جائے گی۔ لیکن پارلیمنٹ میں وزیر ہند کے اعلان نے ان کی تمام امیدوں پر پانی پھیر کر ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔ کہ صوبہ جاتی اور مرکزی خود مختاری کا فیصلہ کیا تو ایک ہی بل میں جائے گا۔ لیکن صوبجاتی خود مختاری تو فوراً ٹکڑے دی جائے گی۔ اور مرکزی خود مختاری کے لئے ابھی انتظار کرنا ہوگا۔ یہ ایسا فیصلہ ہے۔ جس سے فرقہ پرست مسلمان مطمئن ہوں۔ تو ہوں۔ نہ کانگرسی مطمئن ہو سکتے ہیں۔ نہ لبرل اور نہ قوم پرست مسلمان

وزیر ہند کا دوسرا فیصلہ ہے۔ کہ تیسری گول میز کانفرنس کی ضرورت نہیں۔ اس فیصلے نے لبرلوں کے وقار کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ لبرل ہی تھے۔ جو تیسری گول میز کانفرنس کے لئے زور دے رہے تھے۔ جس کی کوئی پرواہ نہیں کی گئی۔ تیسرا فیصلہ یہ ہے کہ فرقہ وارانہ تصفیہ کا اعلان گورنمنٹ اس موسم گرما میں کسی وقت کرے گی۔ اس فیصلہ نے فرقہ پرست مسلمانوں کی پوزیشن کو خراب کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ تو امید لگائے بیٹھے تھے۔ کہ ان کے مطالبہ کے مطابق گورنمنٹ جولائی سے پہلے ہی اس تصفیہ کا اعلان کر دے گی تاکہ جولائی میں انہیں ڈائرکٹ ایکشن پر مجبور ہونا پڑے۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس معاملہ میں تاخیر کیا اسی وجہ سے نہیں کی گئی۔ کہ مسلمانوں کی دھمکی سے گورنمنٹ ان کی دھمکیوں سے ڈرتی ہے؟

پھر وزیر ہند فرماتے ہیں۔ جب یہ سب سمجھ ہو جائے گا۔ تو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی جائے گی۔ جو آئین کی رفتار کی کے لئے اپنی قطعی تجاویز پیش کرے گی۔ جس میں سائمن کمیشن کی طرح ہندوستانیوں کا کوئی دخل نہ ہوگا؟

وزیر ہند کے اعلان سے کانگرسی تو پہلے ہی کوئی امید نہ رکھتے تھے۔ لیکن جن ماڈریٹوں اور فرقہ پرست مسلمانوں پر وزیر ہند کو بھروسہ تھا۔ ان میں سے ماڈریٹوں کے بگڑنے کا تو کافی سامان ہے۔ فرقہ پرست مسلمان بھی ناراض ہیں۔ کہ ان کے مطالبہ کی منظوری کا اعلان نہیں کیا گیا۔ اس حالت میں وزیر ہند خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ ہندوستانیوں کے لئے موجب اطمینان ہو جائے یا نہیں۔ اور جس امن کے لئے یہ سب کوشش ہے وہ اس اعلان سے محفوظ ہو سکے گا۔ یا نہیں؟

[illegible] میں ایک جرمن پروفیسر

[illegible] (۲۰ جون) دو جرمن سیاح بمعہ ایک [illegible] کے آئے ہیں۔ ان میں سے ایک پروفیسر [illegible] کے آنے کا مقصد اردو اور سنسکرت [illegible] حاصل کرنا بتاتا ہے۔ پروفیسر صاحب [illegible] کے لئے گوروکل کانگڑی جانے والے [illegible] تعطیلات کی وجہ سے نہیں [illegible] لیکن [illegible] نے کہا۔ کہ جرمنی کی نسبت تمام [illegible] ضروریات زندگی گراں ہیں [illegible] انڈیا کے متعلق پروفیسر صاحب [illegible] کہا۔ کہ جرمنی کی کوئی عورت اس قسم کی لچر [illegible] نہیں لکھ سکتی۔ یہ کتاب خرافات کا اور [illegible] کا پلندہ ہے۔

[illegible] کے سنائک کا شہرت

[illegible] دیالیہ کے سنائک [illegible] دیالیہ گورودت بھون [illegible] کے سنائک برہمچاری دیویندر سد ہانشا [illegible] ۲۷ جون کی پراتہ کو شوک جنک [illegible] ہو گئی۔ آپ نے اس سال پڑھائی ختم کی تھی۔ آپ سوشیل ذہین۔ سدا چاری اور [illegible] ۲۲ سال کی عمر میں [illegible] ہونہار لڑکے کی مرتیو والدین کے لئے ناقابل برداشت صدمہ ہے لیکن دیالیہ کا سٹاف بھی ایک بے بہا رتن کھو بیٹھا ہے [illegible] دیالیہ کے بھائی نے شوک پرستاؤ پاس کیا ہے۔

لاہور میونسپلٹی کا سکرٹری۔ بخشی

[illegible] سکرٹری میونسپل کمیٹی لاہور ریٹائر ہو گئے۔ ان کی جگہ عارضی طور پر آغا محمد [illegible] ایکزیکٹو آفیسر سکرٹری کا کام بھی کریں گے۔ مستقل سکرٹری شپ کے لئے خوب دوڑ دھوپ ہو رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شیخ عظیم اللہ ممبر کمیٹی اور چودھری نظیر حسین ایم۔ ایل۔ سی بھی اس آسامی کے لئے امیدوار ہیں۔ اگر مسلمان کی جگہ مسلمان کے اصول کے مسلمان قائل ہیں۔ تو کیا ہندو کی جگہ ہندو کے اصول پر سکرٹری شپ کسی ہندو کا حق نہیں۔

وزیر ہند پولیٹکل کانفرنسوں پر

(لندن ۲۲ جون) پچھلے ہفتہ ہندوستان کی پولیٹکل حالات کے متعلق وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں بیان کیا۔ کہ صرف کچھ علاقوں میں ناکام پراونشل کانفرنسیں منعقد کرنے کی کوششیں کی گئیں۔

آرڈی نینس جاری رہیں گے۔

(لندن ۲۲ جون) پارلیمنٹ میں وزیر ہند نے کہا۔

سکیم تجویز ہے۔ کہ ایک آرڈی نینس کے ذریعہ وہ تمام اختیارات صوبجاتی حکومتوں کو دئیے جائیں جن کی معیاد ۳ جولائی کو ختم ہونے والی ہے۔ البتہ اس کا اطلاق صرف ان صوبہ جات پر کیا جائیگا جہاں ان کی قطعی ضرورت ہوگی۔

پیپلز بنک اور لالہ ہرکشن لال

پیپلز بنک کی طرف سے لالہ ہرکشن لال کے دیوالیہ قرار دئیے جانے اور ان کی جائیداد کا رسیور مقرر کئے جانے کی جو درخواست دی گئی تھی۔ اس پر عدالت نے لالہ منوہر لال ہیرا ہے تو لالہ جی کی جائیداد کا رسیور مقرر کر دیا تھا۔ اس فیصلہ کے خلاف لالہ ہرکشن لال نے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل دائر کی ہے۔

سارداایکٹ کے ماتحت سزا۔

(کلکتہ ۲۸ جون) کمسن بچوں کی شادی کے الزام میں دو مارواڑیوں کو ساردا ایکٹ کے ماتحت دس دس دن قید اور پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

مقدمہ سازش میرٹھ کب ختم ہوگا۔

(لنڈن ۲۷ جون) پارلیمنٹ میں وزیر ہند نے اعلان کیا۔ کہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ مقدمہ سازش میرٹھ کا فیصلہ ستمبر میں سنا دیا جائے گا۔

مجسٹریٹ کو گولی سے مار دیا گیا۔

(ڈھاکہ ۲۷ جون) وکرم پور کے سپیشل مجسٹریٹ مسٹر کامکھیا پرساد سین کو صبح بارہ بجے بستر پر گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ مقتول ڈھاکہ کے سب ڈویژنل افسر کے ہاں مقیم تھا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

احمد آباد میں گرفتاریاں۔

(احمد آباد ۲۷ جون) کل شام کو دیویوں نے جلوس نکالا۔ جسے پولیس نے روک کر تمام استریوں کو گرفتار کر لیا۔ آج بدیشی کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ اور کانفرنس کا اعلان کرتے ہوئے چھ والنٹیر گرفتار کئے گئے۔ تمام گرفتار شدگان کو بعد میں رہا کر دیا گیا۔

بیرسٹری سے معطل

(ناگپور ۲۷ جون) سی پی کے جوڈیشل کمشنر نے مسٹر ابھینکر کے متعلق جو زیر دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند اور آرڈی نینس ۹ تین سال کی قید بھگت رہے ہیں۔ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس وقت تک مسٹر ابھینکر کا لائسنس وکالت ضبط کر لیا جائے۔ جب تک وہ یقین نہ دلائیں کہ وہ آئندہ قانون شکنی نہ کریں گے۔

جرمنی میں فسادات

(برلن ۲۷ جون) سیاسی معترضوں اور پولیس کے درمیان جرمنی میں تصادم ہو رہے ہیں۔ اگر حالات بہتر نہ ہوئے۔ تو پریزیڈنٹ ہنڈن برگ اغلباً وہ فرمان منسوخ کر دیگا۔ جس کی رو سے نازیوں کو وردیاں پہننے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر نازیوں اور کمیونسٹوں میں فساد شروع ہو گئے تھے۔

پاونیئر کی شنو۔

الہ آباد کا پاونیئر جواب ایسے ہندوستانی کی ملکیت میں آ گیا ہے۔ جسے کانگرسی ہونے کا الزام نہیں دیا جا سکتا لکھتا ہے۔ کہ ہم اور ہمارے ساتھ ملک کی رائے عامہ خیال کرتی ہے۔ کہ کانگرس ہی واحد پولیٹیکل جماعت ہے۔ جس کو آخر اس ملک میں سیاسی پارٹی کی حیثیت میں حکومت کرنا ہے۔ اس لئے جتنی جلدی کانگرس سے مصالحت کر لی جائے۔ اتنا ہی اچھا ہے۔

صلح کی طرف۔

درمتان میں شائع شدہ اس افواہ میں نہ معلوم کہاں تک سچائی ہے

کہ گورنمنٹ ہند کے ہوم سکرٹری مسٹر ایمرسن نے متواتر چار دن تک یاروداجیل میں مہاتما گاندھی سے گفتگو کی ہے - اور وہاں مصالحت کے متعلق ایک مسودہ بھی تیار ہوا ہے - نہ معلوم اس کی یہ اطلاع ٹھیک ہے یا غلط - البتہ اس سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ پولیٹیکل گرد ہوا میں صلح کی خواہش پرواز کر رہی ہے - کاش! صلح کی حقیقی راہ جلد نکل آئے - تاکہ ملک سے اشانتی کا دور دورہ دور ہو کر شانتی کا راجیہ سمقایت ہو ؛

کشتی میں پولیٹیکل کانفرنس

(کانپور ۲۸ جون) کل کانگرسیوں نے ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس کا اعلان کیا - اور آج صبح چھ کانگرسیوں نے پربھات پھیری کا جلوس نکالا - اور کانفرنس کرنے کے لئے ایک کشتی میں سوار ہو گئے - پولیس نے مسٹر شاستری صدر اور آٹھ دیگر اشخاص کو گرفتار کر لیا ؛

بابو راجیندر پرشاد رہا کر دیئے گئے

بابو راجیندر پرشاد سابق صدر کانگرس رہا کر دیئے گئے - آپ کو رہائی کے بعد بخار ہو گیا تھا - تازہ اطلاع ہے کہ بخار کم ہو رہا ہے اور تشویش کی کوئی بات نہیں ؛

شریمتی دیوی داس جی کی صحت

مہاتما گاندھی کے سپتر شری دیوی داس کی جیل میں صحت خراب ہو جانے سے تشویش پیدا ہو گئی تھی - تازہ خبر ہے کہ گو بیماری کی وجہ سے ان کا وزن ۱۵ پونڈ کم ہو گیا ہے - تاہم ان کا بخار اتر گیا ہے - اور وہ خوش و خرم ہیں ؛

وزیر اعظم کو تار

(الہ آباد ۲۷ جون) لبرل فیڈریشن اور یو - پی لبرل ایسوسی ایشن کی طرف سے مسٹر چنتا منی نے وزیر اعظم کو بحری تار کے ذریعہ مشورہ دیا ہے - کہ آرڈی نینسوں کی تجدید نہیں ہونی چاہئے - اور جتنی جلدی ہو سکے - مرکزی اور صوبجاتی خود اختیاری ایک ساتھ دی جانی چاہئے - نیز گول میز کانفرنس کا تیسرا اجلاس ضرور بلایا جاوے

انگلستان سے ہندوستان چھ دن میں

ایک ہوا باز لنڈن سے کراچی چھ دن میں پہنچا ہے - حالانکہ راستہ میں دو جگہ خراب موسم سے اسے دو چار ہونا پڑا ؛

صدارت کے لئے رسہ کشی

(امرتسر) میونسپلٹی کے صدر کے اگزیکٹو افسر مقرر ہو جانے پر یہاں کی صدارت خالی ہے - جس کے لئے ہندوؤں ہندوؤں اور ہندوؤں سکھوں میں رسہ کشی جاری ہے - مسلمان الگ بیٹھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہیں - اور اگر ہندوؤں سکھوں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو تو عین ممکن ہے کہ عین وقت پر مسلمان اپنا امیدوار کھڑا کر کے صدارت لے جائیں ؛

پادریوں کے اخراجات کا بوجھ

انڈین چرچ ایڈ کی میٹنگ میں لارڈ ارون نے صاف بیانی سے کام لیتے ہوئے کہہ ڈالا - کہ جوں جوں ہندوستان کے کندھوں پر ذمہ داری کا بوجھ پڑتا جائے گا - ہندوستان کی آمدنی پر برطانوی پادریوں کے اخراجات کا بوجھ ڈالنا مشکل ہوتا جائے گا ؛

مہاتما ہنسراج کا کامیاب آپریشن

مہاتما ہنسراج جی بینائی کھو جانے سے آنکھ کے آپریشن کے لئے داخل کئے گئے تھے - یہ سنتوش کی بات ہے کہ آپریشن کامیاب ہو گیا ہے اور بینائی قائم ہو گئی ہے ؛

نابالغوں کو سادھو نہ بنایا جائے

(احمد آباد ۲۵ جون) ریاست کیمبے کی ایک عدالت نے زیر دفعہ ۱۴۴ حکم جاری کیا ہے جس میں جین سادھوؤں اور سادھنیوں کو نابالغ لڑکی امرت کو سادھنی بنانے کی ممانعت کی گئی ہے - حکم میں جین سادھوؤں کو کسی نابالغ کو سادھو یا سادھنی بنانے کی بھی ممانعت کی گئی ہے ؛

قتل ڈگلس پر سزائے پھانسی

(مدنا پور ۲۵ جون) سپیشل ٹریبونل نے کثرت رائے سے مسٹر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے قتل کے الزام میں ملزم پردوت کمار بھٹا چاریہ کو پھانسی کی سزا دی ہے فیصلہ کے ساتھ ٹریبونل کے ایک ممبر مسٹر جتا نکر ڈے کا اختلافی نوٹ منسلک ہے جس میں سزائے موت سے اختلاف کرتے ہوئے عمر قید کی سزا تجویز کی گئی ہے ؛

نظر بندوں کی کامیابی

(کلکتہ ۲۵ جون) کلکتہ یونیورسٹی کے امتحانات بی اے - اور بی ایس سی کے کامیاب طلبا میں دس نظر بند بھی شامل ہیں - ان میں سے پانچ ہجلی کیمپ کے ہیں - اور پانچ بکسر کیمپ کے - دس میں سے دو اعلیٰ نمبروں کے ساتھ پاس ہوئے ہیں ؛

سیام میں آئینی حکومت

سیام میں خود مختار حکومت کے خلاف بغاوت ہو گئی - باغیوں نے شاہی خاندان کو محصور کر لیا ہے - اور مزاحمت کو روکنے کے لئے شاہی خاندان کے ممبران کو بطور یرغمال قبضہ میں رکھا ہوا ہے - بری اور بحری فوج بھی باغیوں کے ساتھ مل گئی ہے - باغی آئینی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں - اور موجودہ بادشاہ کو ہی آئینی بادشاہ تسلیم کرنے پر تیار ہیں - کئی وزرا، شہزادے اور اعلیٰ افسران محلوں میں محصور ہیں - جنرل ... کے گرفتار کئے جانے کی خبر ہے - تازہ خبر ہے کہ بادشاہ دار الخلافہ میں واپس آگیا ہے - اور اس نے عارضی گورنمنٹ کی شرائط مان لی ہیں - ان شرائط کی رو سے بادشاہ آئینی حکومت کا سب سے بڑا حاکم تعین کیا گیا ہے - اس سے ملک میں امن و امان ہو گیا ہے - لیکن شاہی قیدیوں کو اس وقت تک رہا نہیں کیا جائے گا - جب تک نئے آئین پر عمل درآمد شروع نہیں ہو جاتا ؛

ریاست جموں کے مصیبت زدہ

(میرپور ۲۶ جون) مصیبت زدہ ہندو و سکھ اب اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہیں - آریہ سماج میرپور کی طرف سے ان لوگوں کو بوقت روانگی - پارچات و بستر و دیگر ضروری سامان سے کافی مدد دی جا رہی ہے - یہ بھی انتظام کیا گیا ہے - کہ ایک ایک ماہ کا خرچ خوراک بھی انہیں دیا جائے ؛

مسٹر دیش پانڈے کو سزا

مسٹر گنگا دھر دیش پانڈے صدر کانگرس کو آرڈی نینس کے ماتحت گرفتار کر کے پولیس میں حاضری بھرنے کی شرط پر رہا کیا گیا تھا جس کی عدم تعمیل پر انہیں ایک سال قید اور تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے ؛

کانگرس کا نیا صدر

مسٹر دیش پانڈے کی جگہ امرتسر کے ڈاکٹر سیف الدین کچلو کانگرس کے قائمقام صدر مقرر ہوئے ہیں - جو مقدمہ سازش دہلی میں صفائی کی طرف سے پیروی کر رہے ہیں ؛

ڈاکوؤں کی گرفتاری

(دہلی ۲۹ جون) سی آئی ڈی نے ۱۲ ڈاکوؤں کو گرفتار کیا ہے جن کی بابت یقین کیا جاتا ہے - کہ وہ پولیس کنسٹیبل ہیں - اس گروہ نے کہا جاتا ہے - کئی ڈاکے ڈالے اور کئی اشخاص کو قتل کیا ؛

وائرلیس ٹیلیفون کا سلسلہ

(بمبئی ۲۹ جون) بمبئی کے نزدیک کرکی میں انگلستان اور ہندوستان کے درمیان وائرلیس ٹیلیفون کا سلسلہ پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے - خیال ہے - کہ یہ سلسلہ یکم جنوری سے شروع ہو جائے گا ؛

شاہ پورہ آدھیش کی مرتیو پر شوک پرستاؤ

نیا شہر اپدیشک ودیالیہ گوردت بھون لاہور کی یہ اساد دھارن سبھا مہرشی سوامی دیانند جی سرسوتی مہاراج کے پرم بھگت آریہ سدھانتوں کے شردھالو آریہ سماج کے تن من اور دھن سے سیوک مہاراجہ ادھیراج شاہپورہ ادھیش سر ناہر سنگھ جی کے پرلوک گمن پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے - اور شری مہاراج کمار امید سنگھ جی اور مرحوم کے دیگر لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا ظاہر کرتی ہے ؛

دستخط اسنف آچاریہ نیا شہر اپدیشک ودیالیہ

پونڈری کا ہندو مسلم فساد

پونڈری میں مندر کی تعمیر کے سلسلہ میں جو ہندو مسلم فساد ہوا - اور جس میں صرف ہندو ہی گرفتار کئے گئے اس کے متعلق پنجاب پراونشل ہندو سبھا کے نمائندہ کا بیان ہے - کہ میں نے ابتدائی پولیس رپورٹ کی مصدقہ نقل پڑھی - جو وقوعہ کے فوراً بعد بشیر بیگ ہیڈ کنسٹیبل نے تھانہ میں دی - کہ حملہ پہلے ان مسلمانوں کی جانب سے ہوا تھا - جو مسلح ہو کر زبردستی مندر بنانے کو گئے تھے - اس رپورٹ میں گرفتار شدہ ہندوؤں میں سے کسی کا نام درج نہیں صرف چار پانچ ہندو میونسپل کمشنروں کے نام ہیں - جنہیں پولیس اپنے ساتھ امداد کے لئے لے گئی تھی - یہ امر قابل نوٹ ہے - کہ حملہ پہلے مندر بنانے والوں نے کیا - لیکن ان میں سے کسی شخص کو گرفتار نہیں کیا گیا ؛

منگلا ہیڈ تک ریلوے لائن

خبر ہے کہ جہلم کنال کے منگلا ہیڈ تک ریلوے کی منظوری ہو گئی ہے - اس سے میرپور والوں کو بہت آرام ہو جائے گا ؛

پرکاش لاہور

۲۰- اساڑھ سمبت ۱۹۸۹

آریہ نریش سر ناہر سنگھ کا پرلوک گمن

بھارت میں یوں تو کئی ریاستوں کے حکمران ویدک دھرمی اور آریہ سماج سے سمبندھ رکھنے والے ہیں۔ لیکن بھارت بھر میں شاہپورہ (میواڑ) ہی ایک ایسی ریاست ہے۔ جس کا راج دھرم رشی دیانند پرتی پادت ویدک دھرم ہے۔ ویدک دھرم کو ریاست کا راج دھرم بنانے کا فخر ہز ہائی نس شری راجہ ادھیراج سر ناہر سنگھ بہادر کے سی۔ آئی۔ ای کو ہے۔ جن کا کمارا اوستھا میں ایک عیسائی ٹیوٹر کی شکشا سے ہندو دھرم سے وشواس اٹھ گیا تھا۔ اور اس سمے عیسائی تو نہ ہوئے البتہ ناستک بن گئے تھے۔ دیو یوگ سے رشی دیانند جی کے چتوڑ پدھارنے پر اس راج پُتر کی ان سے بھینٹ ہوئی۔ لہٰذا ان کے اُپدیش سے ناستکتا کو تیاگ کر وہ ویدک دھرم کے مہتو کے قائل ہو گئے۔ ایسے گُرُو دیو کو پاکر مہاراج ناہر سنگھ جی نے ان کے چرنوں میں بیٹھ کر منو سمرتی گرنتھوں کی شکشا پراپت کی۔ جس سے ویدک دھرم میں ان کا دوا ٹل وشواس ہوا۔ جو سچے آریہ سماجیوں کے لئے قابل رشک ہے۔

آہ! آج وہ آریہ نریش سر ناہر سنگھ ہمارے درمیان نہیں۔ موت کے کرور ہاتھ نے انہیں ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا ہے۔ مہاراج کی آیو ۷۵ سال سے زیادہ تھی۔ صحت کے لحاظ سے وہ کمزور تھے۔ لیکن بڑھاپا اور کمزوری آریہ سماج سے ان کے پریم میں کوئی شتھلتا نہیں لا سکے ۔

آج آریہ سماج میں کچھ ایسی پرورتی پر چلت ہے۔ کہ جو ذرا اُچیہ ادھکاری ہو جاتا ہے تو آریہ سماج کو چھوڑ دیتا ہے۔ یہ پرورتی سر ناہر سنگھ کو کیا۔ جموں کے دھرم مُورت سورگ باشی مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ کو بھی ناپسند تھی۔ چنانچہ ایک پرسدھ پنجابی آریہ سے تعلق رکھنے والے سماجی مہاشے سمے کہ وہ ریاست میں گئے تو مہاراج نے ان سے پوچھا کہ آپ آریہ سماجی ہیں؟ تو آریہ مہودے نے اس جواب پر کہ تھا۔ اب چھوڑ دیا ہے۔ مہاراج نے اپنے مخصوص انداز میں انہیں کہا۔ کہ اچھا یہاں جی حضوری کرنے آئے ہیں۔ تو دھرم کو پیچھے چھوڑ آئے ہیں ۔

مہاراجہ ادھیراج سر ناہر سنگھ کا جیون اس پرورتی کے خلاف پردرشٹ تھا۔ اُن کا جیون اس امر کا ساکشی ہے۔ کہ جُوں جُوں اُن کا مرتبہ بلند ہوتا گیا۔ آریہ سماج میں اُن کی شردھا بڑھتی گئی ۔

سر ناہر سنگھ کی رشی بھگتی آدرش بھگتی تھی۔ اُن میں جو خوبیاں تھیں وہ سپشٹ شبدوں میں کہا کرتے تھے۔ کہ رشی کی بدولت ہیں۔ سر ناہر سنگھ کو ویدک دھرمی ہونے کا سوبھاگیہ کیسے پراپت ہوا؟ وہ اُن کے اپنے شبدوں میں سُن پرکار ہے :-

”پہلی بار جب رشی چتوڑ گڑھ آئے اور مجھے اُن کے درشنوں کا اوسر ملا۔ تو میں نے انوبھو کیا۔ کہ اُن کے اندر ایک دلکش شکتی تھی۔ اُن کا ہردے اندرونی پرکاش سے پرکاشت تھا۔ جب میں نے اُن کے سامنے جا کر گوتم کی استری اہلیا کے پتھر ہو جانے اور پھر رام چندر جی کے پاؤں سپرش سے استری ہو جانے کے سمبندھ میں پرشن کیا۔ تو آپ نے پورانوں کے اور بھی زرتشت اور عیسائی دھرم کے عیسیٰ مسیح کی ایسی آدی کے ادا ہرن دے کر کہا۔ کہ دھرم کا تتو ان سب قصے کہانیوں سے پرے ہے۔ ان میں سار کی کوئی بات نہیں۔ اس سمے پانچ منٹ میں انہوں نے مجھے جو بتلایا۔ اس نے میرے ہردیہ کے دوار کو کھول دیا“۔

ایک اور موقعہ پر آپ نے رشی کے پرتی اپنے ہردیہ اُدگاروں کو ان شبدوں میں پرگٹ کیا ہے :-

”بھگوان! آپ نے ہی میری جیون نوکا کو جو ناستک واد کے گھور پرواہ میں بہی چلی جا رہی تھی۔ روک کر آستک واد کی پوتر دھارا میں ڈالا۔ آپ نے اُس سمے جبکہ میں راج مد میں مست ہو کر توپہ پاپن سے دکھلیت ہونے والا تھا۔ سمجھایا کہ راجہ کا کرتویہ پرجا کی رکھشا کرنا۔ اور اس کے سدھار کے لئے پرتیک پرکار کے سادھن اُپلبدھ کرنا ہے۔ نہ کہ ولاس کے لئے جیون نشٹ کرنا“۔

رشی کے پرتی شردھا کا پرکاش کیول کتھن ماتر نہیں۔ مہاراجہ ادھیراج کا جیون بتاتا ہے کہ مہاراج رشی کا سچا بھگت بننے کے لئے ہمیشہ یتن وان رہے۔ چنانچہ جب چتوڑ گڑھ میں رشی سے بھینٹ ہوئی۔ تو انہیں شاہپورہ پدھارنے کی یاچنا کی۔ رشی ور شاہپورہ گئے۔ اور مہاراج ادھیراج نے اُن سے دھارمک گرنتھ پڑھ کر پورا لابھ اٹھایا۔ پھر گرنتھ پڑھنے پر ہی بس نہیں کی رشی ور نے جو اُپدیش دیا۔ اُسے کریاتمک روپ سے اپنے جیون میں دھارن کرنے کا یتن کیا۔

ویدک سدھانتوں کے پرتی اُنکی گہری شردھا کا کیا یہ کم پرمان ہے۔ کہ رشی ور کے شاہپورہ پدھارنے پر ان کے پوتر ہاتھوں یگیہ شالا میں جو اگنی پردیپت کرائی۔ وہ آج تک اکھنڈ روپ میں موجود ہے۔ اور حالات کسی سمے بھی شاہپورہ راجیہ کی یگیہ شالا کی اگنی بجھنے نہیں پائی گورُکل کانگڑی کو چھوڑ کر جہاں حال میں ہی آچاریہ دیو شرما جی نے یگیہ شالا کی اکھنڈ اگنی کا پربندھ کیا ہے۔ شاید بھارت میں دوسری جگہ نہ ہوگی جہاں شاہپورہ کی یگیہ شالا کی طرح برسوں سے اکھنڈ اگنی موجود ہو ۔

مہاراجہ ادھیراج کے سچے کریاتمک جیون کا ایک اور پرمان یہ ہے۔ کہ آپکی سنتان آپ کے نقش قدم پر چل کر پورن روپ سے آریہ سماجی ہے۔ آریہ سماج میں شکایت ہے کہ آریوں کی سنتان آریہ نہیں بنتی۔ لیکن مہاراج ادھیراج نے اپنی سنتان کو آریہ بنا کر اپنے متعلق اس شکایت کا موقعہ پیدا نہیں ہونے دیا۔ چنانچہ ریاست کے یوراج راجکمار شری اُمید سنگھ جی کو جو جانتے ہیں۔ وہ مانتے ہیں کہ سادگی شانت سبھاؤ اور آریہ سماج پریم آدی میں راجکمار اپنے پوجیہ پتا کا نمونہ ہیں۔ یہاں تک ہی نہیں۔ سنتان کی سنتان ارتھات پوتوں کو بھی ویدک دھرم پر دڑھ کرنے کے نمت مہاراج نے ان کی شکشا کے لئے شری پروفیسر سدھاکر جی ایم اے۔ کی خدمات حاصل کیں۔ جن کے زیر تعلیم دونوں چھوٹے راجکماروں کے جیون کے اندر بھی آریہ سماج گویا بس گیا ہے۔

ریاست کے اندر ہی نہیں باہر کی آریہ سماجک سرگرمیوں میں بھی مہاراج پورن روپ سے بھاگ لیتے تھے۔ سنہ ۱۹۲۵ء کی دیانند شتابدی کے مہوتسو میں مہاراج ادھیراج پہلے بڑے آدمی تھے۔ جو مہوتسو شروع ہونے سے پہلے متھرا میں پہنچے اور سمارپت ہونے کے بعد راجدھانی کو لوٹے۔ اتنا ہی نہیں۔ ایک ہزار روپیہ آپ نے شتابدی مہوتسو کے اخراجات کے لئے دیا۔ اور پرچار مہوتسو کی اپیل پر ودیش پرچار کے لئے بھینٹ کیا۔ اور مہوتسو کی تمام سرگرمیوں میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔ چنانچہ آریہ کمار سمیلن کی صدارت بھی کی۔ اور اپنے خرچ پر چار سو آریہ پرشوں کو شاہانہ سہبھوج دے کر مہاراج نے سب کے ساتھ بھوجن کر کے اس امر کا گویا عملی ثبوت دیا۔ کہ آریہ سماج میں دھرم کے ناطے راجہ رنک سب برابر ہیں ۔

آریہ سماج کی شدھی کی تحریک میں بھی مہاراج کی پوری سہانوبھوتی تھی۔ شدھ ہوئے ملکانہ راجپوتوں کو اس امر کا یقین دلانے کے لئے۔ کہ اُن کے ساتھ کسی قسم کی علیحدگی کا سلوک نہیں کیا جائیگا مہاراج اپنی راجدھانی سے پدھارے اور شدھ ہوئے ملکانوں کی بڑی بھاری تعداد کے ساتھ ایک پنگتی میں ہی بیٹھ کر بھوجن کیا ۔

مہاراج کا گورُکل پریم کسی تشریح کا محتاج نہیں گورُکل کو وہ اپنا گھر سمجھتے تھے۔ گورُکل کی بھومی میں جس سال چھپروں کو آگ لگی تھی۔ آپ راج کماروں کے ساتھ وہاں پر مہمان تھے۔ آگ کا شور ہونے پر آپ بھی موقع پر پہنچ گئے۔ آپ سے کہا گیا۔ کہ آپ کو کشٹ ہوگا۔ آپ آرام کریں۔ تو آپ کا جواب ہردیہ آکرشک تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے گھر کو آگ لگی ہو تو میں آرام کیسے کر سکتا ہوں۔ تیس ہزار کی ایک چیئر گورُکل میں آپ کی طرف سے قائم ہے۔

رشی دیانند نے پروپکارنی سبھا کی استھاپنا کی تو مہاراج ادھیراج کو اس کا سبھا سد بنایا چنانچہ آپ لگاتار اس سبھا کے سبھاسد رہے اور کئی برسوں سے آپ اس کے منتری تھے ۔

ایسے تپسوی آریہ راجہ کی جدائی آریہ سماج کے لئے دکھ مئی ہے۔ لیکن تسلی کی بات یہ ہے کہ آپ کے بعد آپ کی جگہ لینے والے راجکمار اُمید سنگھ جی ہیں۔ جو سب پرکار سے یوگیہ پتا کی یوگیہ سنتان ہیں۔ اور آریہ سماج کے پریم میں صرف رنگے ہوئے ہی نہیں۔ اسکی کریاتمک سرگرمیوں میں بھی حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ پروپکارنی سبھا کے ممبر ہونے کے علاوہ آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے آپ کئی برس پردھان رہے ہیں ۔

ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ راجکمار اُمید سنگھ جی (جو اب شاہپورہ ادھیش ہیں) کے عہد میں سورگ باشی مہاراجہ ادھیراج سر ناہر سنگھ کے عہد کی تمام روایات قائم رہیں گی اور رشی

آچاریہ رام دیو راولپنڈی جیل میں

آچاریہ رام دیو جی کو مقدمہ میں ڈیڑھ سال قید اور جرمانہ کی سزا سُنائے جانے کے بعد اُنہیں لاہور سنٹرل جیل میں ہی رکھا گیا تھا۔ لیکن گذشتہ ہفتہ کے دن شریمتی وِدیاوتی بی اے آچاریہ کنیا گورو کل ڈیرہ دون اور پروفیسر دیوراج ایم اے سبھاپتی اُدھشٹھاتا گورو کل کانگڑی آچاریہ جی سے ملاقات کرنے کے لئے جیل کے دروازہ پر پہنچے۔ تو اُنہیں معلوم ہُوا کہ آچاریہ جی کو راولپنڈی جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس تبدیلی میں کونسی مصلحت ہے؟ یہ گورنمنٹ ہی جان سکتی ہے۔ البتہ کڑکتی گرمی کے اس موسم میں آچاریہ جی کا سفر اور ایک گرم مقام پر جانا اُن کی کمزور صحت کے لئے نقصان دہ ہونے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ آچاریہ رام دیو جی کی پوزیشن اور کمزور صحت کے دیکھتے گورنمنٹ لاہور سے باہر ہی رکھنا چاہتی تھی۔ تو اُسے چاہئے تھا۔ کہ اُنہیں کسی پہاڑی مقام کے جیل خانہ میں منتقل کرتی۔ لیکن گورنمنٹ کی اپنی مصلحتیں ہیں۔ سادا اپنے مشیر۔ ہمارا مشورہ وہ کب سننے لگی؟ لیکن سُننے تو گھاٹے میں نہ رہیگی بلکہ اس میں اس کا سراسر فائدہ ہے ؛

گورو کل برہمچاری راج نیتک گھشیتر میں

جو دوا میں شریمتی بدھ متی جی جو گورو کل کانگڑی کے آچاریہ پنڈت رام مشرا جی کی بہن ہیں۔ کی صدارت میں راج نیتک قیدی دوس منائے جانے کے سلسلہ میں شریمتی جی کے علاوہ۔ گورو کل کے برہمچاری بھی گرفتار کئے گئے تھے۔ اور جن کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ جس کے فیصلہ کے مطابق شریمتی بدھ متی کے ساتھ گورو کل کے برہمچاریوں سبھاش چندر۔ سدا شیو۔ بھیم سین۔ سیدھ ورت گپتی۔ دیا نند۔ شکنتیش۔ مدھو سودن۔ سیدھا اور سری پرکاش کو چھ چھ ماہ قید اور پچیس پچیس جرمانہ کی سزا ہوئی ہے ؛

گڑھوال کے دلت

گڑھوال پرانت کی پانچ لاکھ آبادی میں سے ۷۰ ہزار وہ لوگ ہیں۔ جنہیں اچھوت کہا جاتا ہے۔ مسلمان عیسائیوں کی ان لوگوں پر نظر تھی۔ لیکن آریہ سماج نے ہیچ کر سیدان سے ان کو نکال لیا۔ اور ہزاروں دلت آریہ سماج کی منزل میں آ گئے۔ آریہ سماج نے دلت اُدھار کا کام شروع کر کے آریہ جاتی کے بڑے کام کی

سیوا کی ہے۔ اگر آریہ سماج اس میں سپھل ہو گیا۔ تو اس کا پھل بڑا ہی اُتم ہوگا۔ اور جو لوگ ہندوستان کو اسلامستان یا کرسٹانستان بنانے کے خواب لے رہے ہیں۔ اُن کے خواب محض خواب ہی خواب رہیں گے۔ کبھی حقیقت میں تبدیل نہ ہو سکیں گے۔ لیکن کھید کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج کا شدھی اور دلت ادھار کا کام اس اُتساہ سے نہیں ہو رہا۔ جس سے ہونا چاہئے تھا۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ اچھوت جن کے اندر آریہ سماج نے اُمنگیں پیدا کر دیں سنتشٹ نہیں۔ انہیں جو آشائیں دلائی گئی تھیں۔ اُن کے پُورن نہ ہونے سے وہ ان سبز باغوں سے اپنی آشائیں پوری کرنے کی دھن میں میں جو عیسائیوں مسلمانوں کی طرف سے انہیں دکھائے جا رہے ہیں سیالکوٹ کو چھوڑ کر جہاں میگھ ادھار کا کام کامیابی سے سمایت ہُوا۔ جموں اچھوت اُدھار وسیع پیمانہ پر ہُوا۔ جموں میں ستر ہزار سے زیادہ میگھ آدی آریہ سماج کی منزل میں لائے گئے اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے انہیں سنبھالا ہُوا ہے۔ لیکن گڑھوال کی صورت حالات حوصلہ افزا نہیں۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ ایک آریہ بنے ہوئے اچھوت آریہ سماجیوں کی کمزوری کی وجہ سے عیسائی ہونے لگے ہیں۔ دگڈا کے قریب ۴ میل پر ایک گاؤں کا گاؤں عیسائی ہو گیا ہے۔ پوڑی کے آس پاس اُنتوں گاؤں عیسائی بنائے جا چکے ہیں۔ یہ واقعات یو۔ پی کے پتر آریہ مترمیں چھپے ہیں۔ اگر یہ ٹھیک ہیں۔ تو اس کی ذمہ داری آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت پر ہے۔ چہ جائیکہ گاؤں کے گاؤں عیسائی ہو گئے ہوں۔ آریہ سماج میں کیا ہُوا ایک متنفس اگر عیسائی بن گیا ہے تو اس کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کا یہ چالو دھاگ جوابدہ ہے۔ اُسے چاہئے کہ جہاں ایسا پربندھ کرے۔ کہ آئندہ کوئی آریہ عیسائی نہ ہو۔ وہاں جو جا چکے ہیں۔ اُن کی

واپسی کا پریتن شروع کرنے۔ اور وہ نہ لے۔ جب تک سب گئے ہوئے بھائی واپس نہ آ جائیں ؛

جولائی کے خریداروں سے

پرکاش کے جن خریداروں کا چندہ ماہ جولائی میں ختم ہوتا ہے۔ اُنہیں بذریعہ چٹ اطلاع دی جا رہی ہے کہ وہ اپنا چندہ چار روپیہ بذریعہ منی آڈر ارسال کر دیں۔ جن کا چندہ یا وی پی ارسال نہ کرنے کی اطلاع ۱۲ جولائی تک موصول نہ ہوگی۔ ۱۷ جولائی کی تاریخ کا پرکاش اُنہیں ۱۵ جولائی کو بذریعہ وی پی بھیجا جائے گا۔ اور اس کا وصول کر لینا اُنکا اخلاقی فرض ہوگا۔ بذریعہ منی آڈر چندہ ارسال کرنے میں خریدار ۳/ کے فائدہ میں رہتے ہیں۔ اس لئے چندہ منی آڈر کے ذریعہ ہی ارسال کرنا چاہئے۔ البتہ جو سجن کسی وجہ سے منی آڈر ارسال نہ کر سکیں وی پی ضرور وصول کر لیں۔ انکاری کر کے پرکاش کو خواہ مخواہ نقصان نہ پہنچائیں ؛

منیجر

پورانک ودوت پریشد کی یوسبھا

جن پورانک دھرم آچاریوں کی کرپا سے جاتی کا ایک بڑا بھاگ جاتی میں رہتا ہوا جاتی سے الگ بنا دیا گیا تھا۔ اور جن کے سپرش سے نہیں سایہ ماتر سے اپوِتر تا گلے کا ہار ہو جاتی تھی۔ اُنہی دھرم آچاریوں کو حالات زمانہ کے ایپیڈرول سے اپنی سیھتی [illegible] پڑا۔ چنانچہ ایک ودوت پریشد اس دشتہ پر یوسبھا دینے کے لئے بنایا گیا۔ جس نے یوسبھا رچی ہے۔ کہ سیلا۔ اُتسو۔ ہیئر ہاڈ سکول وغیرہ میں اچھوت لوگوں سے سپرش دوش نہیں۔ اُنہیں کنوؤں سے پانی بھرنے کا حق ہے۔ مندروں میں دیو درشن اور پرنام کرنے کی بھی اجازت ہے۔ گویا وہ مندر کے اندر نہیں جا سکتے نہ ہی وید وِدیالیہ میں پڑھنے کا ادھیکار رکھتے ہیں ؛

یہ یوسبھا لنگڑی ہے۔ تاہم جن پورانک پنڈتوں نے دی ہے۔ اُن کی ہمت قابل داد ہے۔ اس لئے کہ پورانکوں سے جو اچھوتوں کے سنبندھ میں پتھر کا دل رکھتے تھے۔ اتنا بھی غنیمت ہے۔ لیکن پورانکوں کو ہم بتا دیں۔ کہ دُنیا اس سے بہت آگے نکل چکی ہے۔ جس جگہ تم پہنچے ہو۔ انسان اور انسان میں پیدائشی حیثیت اب کوئی شخص سویکار کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے منفیتوں کے اس قسم کے فتوے بے معنی ہیں۔ کہ فلاں شخص کو وید پڑھنے کا ادھیکار ہے فلاں کو نہیں فلاں مندر میں جا سکتا ہے۔ فلاں نہیں اس لئے اگر چاہتے ہو۔ کہ جاتی کے اس بھاری حصہ کو جاتی کے ساتھ رکھو۔ تو تمہیں اودار ہونا ہوگا۔ نہ ہو گے تو جو چیز تم جن

سے پرے رکھنا چاہتے ہو وہ خود تم سے چھین لیں گے۔ اس اوستھا میں تمہاری پوزیشن اچھوتوں کی ہو جائے گی۔ اس لئے اچھوت بننے سے پہلے خود ہی دوسروں کا اچھوت پن دُور کر دو۔ جتنا کیا ہے۔ اس سے اچھوتوں کی تسلی نہیں ہو سکتی۔ اتنا کرو کہ جس سے اُن کی تسلی ہو جائے۔ اور اس طرح جاتی کا سنگھٹن پایہ تکمیل کو پہنچ سکے ؛

اَنیچ اُدھار اور سناتنی

پوجیہ پنڈت مدن موہن مالوی جی نے اچھوتوں کو منتر دیکشا دینے کے لئے اعلان کیا تھا۔ اس پر ایک طرف سناتنی "جاگرت" ہے۔ کہ اس منتر دیکشا کو اچھے ہر دے سے سواگت کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ "مالوی جی سناتن دھرمیوں کے مسلمہ لیڈر ہیں۔ جب آپ اس فراخ دلی کے ساتھ اس ضروری سوال کو اپنا رہے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ عوام سناتن دھرمی اس معاملہ سے لاپرواہی کا اظہار کریں"۔ لیکن دوسری طرف سناتن دھرم پرچارک ہے۔ کہ اچھوتوں کی دیکشا کے رشتہ میں دیکشا کے کمبھ پاتی سناتنیوں کو آڑے ہاتھوں لے کر مالوی جی تک کے متعلق لکھتا ہے:-

"اچھوتوں کی دیکشا دینے کا جو طریقہ پنڈت مدن موہن مالوی جی اور اب اُن کے دوستوں نے اختیار کیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس کو کاشی کے ودوان اُپدیشک پسند نہیں کرتے اور شاستروں کے پرمان سے دو جتاتے ہیں کہ پنڈت مدن موہن مالوی جی کیسے ہی قابل تعظیم لیڈر ہوں۔ اُنہیں یہ حق نہیں۔ کہ وہ شاستر دھرم کی یوسبھا میں دست اندازی کریں۔ اس لئے ان ودوانوں کا یہ خیال تھی صحیح ہے۔ کہ جب پیشتر ازیں اچھوتوں کو اس قسم کی دیکشا نہیں دی گئی تو اب سناتن دھرم کے سدھانت کے خلاف اچھوتوں کو دیکشا دے کر اُنہیں ان کے دھرم سے کیوں گرایا جاتا ہے"

اچھوتوں کو اُن کے دھرم سے گرانے کی بھی ایک ہی کہی۔ اچھوتوں کے ساتھ جو سلوک طریقہ ہندو قوم نے کیا۔ یہ مندرجہ بالا سطور میں آ... اچھوتوں کے سنبندھ میں دو متضاد مت ... ہیں۔ اب سناتنی خود فیصلہ کریں۔ کہ دو سناتنی مَتوں میں سے سچا کون ہے۔ اور جھوٹا کون؟

پرکاش کی اشاعت بڑھانا آپ کا کرتویہ ہے

یادِ رفتگان

اس سلسلہ کا ادیش زیادہ تر مقامی شہرت کے آریہ پرشوں کے جیون آریہ جگت کے سامنے رکھنا ہے۔ اس سلسلہ کو جاری کرنے کا کام پنڈت وشنودت جی ایڈووکیٹ فیروز پور نے شروع کیا ہے۔ جو اسے جاری کرکے پچاس سے زیادہ جیونوں تک جیون آریہ پرشوں کے سامنے رکھ چکے ہیں۔ اس قدر ویکتیوں کے جیون چرتروں کو محض حافظہ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لانا حیرت انگیز ہے۔ لیکن ابھی پنڈت جی کا ذخیرہ ختم نہیں ہو گیا۔ اور ابھی بہت سے آریہ پرشوں کی جیونیاں آپ کے دماغ کے اندر موجود ہیں۔ جنہیں آپ "پرکاش" کے پاٹھکوں کے سامنے رکھنے کا نشچے رکھتے ہیں۔ یہ سلسلہ سال بھر سے شروع ہے۔ لیکن سوائے لالہ بھورام جی نیر اور ایک آدھ اور سجن کے کسی نے پنڈت جی کا ہاتھ بٹانے کی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ ہر ایک آریہ سماج خصوصاً بڑی آریہ سماجوں میں کوئی نہ کوئی ایسے سجن ضرور ہیں۔ جو اپنے ہاں کے کسی ہو گذرے اُتساہی پرش کے جیون کا روشن پہلو آریہ جنتا کے سامنے رکھنے کی یوگیتا رکھتے ہیں۔ لیکن اس طرف ان کا دھیان نہیں جاتا۔ آریہ سماج کے لئے اپنا پریتن لگانے والی۔ اور ویدک دھرم کو اپنے جیون میں دھارن کرنے والی، جیونیوں کا آریوں کے سامنے رکھنا انہیں کریاتمک ویدک دھرمی بننے میں بہت ورتمک مدد دے سکتا ہے۔ اس لئے اس قسم کے جو سجن ہو گذرے ہیں۔ ان کا جیون درتانت ان کے جانکار دوں کو آریہ جنتا کے سامنے رکھنے کا ادسفیہ پریتن کرنا چاہئے۔ ایسے لیکھوں کو چھاپنے کے لئے "پرکاش" اپنے سفحات پیش کرنے کو ہمیشہ طیار ہے

سناتنیوں کے لئے ایک سوال

سناتن دھرمی ورن جنم سے مانتے ہیں۔ گن کرم سے نہیں۔ جنم کے دو مختلف ورنوں برہمن اور شودر سے جو سنتان پیدا ہو وہ ورن شنکر کہلاتی ہے۔ اور ورن شنکر کو کسی ورن کا ادھیکار نہیں دیا جاتا۔ امرتسر کے سناتن دھرم پرچارک اور ارجن جس انداز سے سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے مہا منتری گوسوامی گنیش دت اور منتری سوامی پرکاش نند کے خلاف لفظی تیر اندازی کر رہے ہیں اسے پسندیدہ نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم سناتن دھرمی سدھانتوں کے ماتحت جو سوال ان اخبارات نے اٹھایا ہے۔ اس کا جواب سناتن دھرمی نیتاؤں کو کر دینا چاہئے۔ ان سناتن دھرمی اخبارات کا غلط یا ٹھیک دعویٰ ہے۔ کہ سوامی پرکاش نند جنم کی بنا پر کسی ورن کا ادھیکاری نہیں۔ اور خود ورن کا ادھیکاری نہ ہوتے ہوئے وہ ورن دھرم کا پرچار کرنے والی سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کا منتری نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک ویدک سدھانتوں کا تعلق ہے۔ وہ جنم سے ورن مانتے ہی نہیں۔ اس لئے جنم کی بنا پر سوامی پرکاش نند ہو یا کوئی اور۔ ورن دھرم سے محروم کیا ہی نہیں جا سکتا۔ لیکن امرتسر کے پرانک اخبار سوامی پرکاش نند کے متعلق جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ اگر وہ ٹھیک ہے۔ تو سناتن دھرمی دوان بتائیں۔ کہ وہ ورن کا ادھیکاری تھا یا نہیں۔ بالفرض محال اُن کا جواب نفی میں ہو۔ تو اُسے سنیاسی اور سبھا کا منتری ہونے کا ادھیکار ہے یا نہیں۔ سناتن دھرم پرچارک کا منہ بند کرنے کے لئے بھی اس پرسبھا کی ضرورت ہے جو پنڈتوں کو جلد دینی چاہئے ؛

اچھوتوں کے خلاف فیصلہ

"سپیوک جاگرت" نے مدراس ہائی کورٹ کا وہ فیصلہ اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں بغیر کسی ریمارک کے دیا ہے :- جس میں پال گھاٹ کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے فیصلہ کے خلاف قرار دیا گیا ہے۔ کہ "اچھوتوں کو مندر کے ارد گرد کی ممنوعہ سڑکوں کے استعمال کا حق نہیں۔ اور ممنوعہ مقامات پر جانے اور ان کا استعمال کرنے سے اچھوتوں کا سوشل درجہ بلند نہیں ہو سکتا۔ جو حقوق مدتوں کی رسم و رواج سے قائم ہو چکے ہیں۔ ان کو تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ خواہ وہ اخلاقی طور پر نادا ئیب ہی معلوم ہوں۔ جب ہندوؤں کے سارے سوشل سسٹم کی اصلاح کی جائے گی۔ تو یہ حق اچھوتوں کو مل جائیگا" سپیوک کے بلا ریمارک فیصلہ کے ذکر سے معلوم نہیں ہوتا۔ کہ وہ اُسے پسند کرتا ہے۔ یا ناپسند۔ تاہم اس کی سپرٹ ناپسندیدگی کی ہی معلوم ہوتی ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو مدراس کے سناتنی تو اچھوت اُدھار کے معاملہ میں گئے گذرے تھے۔ پنجابی سناتنیوں کی اُدارتا کا بھی بھانڈا پھوٹ جاتا ہے۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ خواہ کچھ ہو سکتا ہے نہیں۔ کہ سپیوک کی بلا ریمارک ایسی حمایت ہی ادھر کے حق میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ بدل سے پھر اچھوتوں کو مندروں اور ان کی سڑکوں کے استعمال کی اجازت نہ ہونے کے رواج کو بھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اخلاقی طور پر نادا جب تسلیم کرتا ہے۔ اس نے اگر اچھوتوں کا حق قائم نہیں کیا۔ تو محض اس بنا پر کہ یہ قدیمی رواج ہے۔ لیکن دھرم شاستر میں یہ کوئی بنا نہیں۔ دھرم کی تہ آ گیا ہے۔ کثرت تابعداریوں سے کوئی بُری پرتھا چل رہی ہے۔ تو جس وقت بھی اس کا علم ہو اُسے اسی وقت بند کر دو۔ جب ہمارے سناتنی بھائی اچھوت پن اور اچھوتوں کے ساتھ غیر ہندوؤں سے بھی بدتر سلوک! نہ دھرم مانتے ہیں۔ تو ہائی کورٹ کا فیصلہ کچھ ہو۔ انہیں خود ایسے سلوک کو ترک کر دینا چاہئے اگر ہندو اچھوتوں کو ہندو تسلیم کر کے انہیں ہندوؤں کے حقوق دینے شروع کر دیں تو وہ یقین رکھیں۔ کہ کوئی کورٹ انہیں ایسا کرنے سے نہیں روک سکتی ؛

اچھوت ہندوؤں پر چھاپہ

تبلیغی مسلمان خصوصاً احمدیوں کی نظر اچھوتوں پر ہے۔ وہ ان کو اپنے دھرم سے پتت کر کے مسلمان بنانے پر تلے رہتے ہیں۔ اور اس کے لئے مختلف تدابیر سوچتے اور عمل میں لاتے رہتے ہیں۔ ایک کارگر تدبیر احمدیوں کی ہے اور وہ ہے زمینداروں کو اپنے زیر اثر اچھوتوں کو مسلمان بنانے پر تیار کرنے کی۔ دیہات میں زمیندار اور کمیوں کا تعلق کون نہیں جانتا۔ ساتھی اور رعایا کا ہوتا ہے۔ زمیندار اپنے اقتدار سے جو کام کرانا چاہے اچھوتوں سے کرا لیتا ہے۔ اس وقت تک ان کا خیال ان کے دھرم پر حملہ کرنے کا نہ تھا۔ لیکن احمدی حضرات انہیں اس بات پر اکسا رہے ہیں کہ اپنے زیر اثر اچھوت کمیوں میں تبلیغ کا کام کرکے انہیں اپنے دھرم سے پتت کریں۔ چنانچہ "پیغام صلح" لکھتا ہے :-

"ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر زمیندار طبقہ میں تبلیغ اسلام کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ تو ان (اچھوت) اقوام کا مسلمان کر لینا کوئی مشکل امر نہیں۔ ہم احمدی قوم کے زمیندار طبقہ کو اس طرف بالخصوص متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ تھوڑی سی ہمت سے کام لیں۔ تو دوسرے لوگ بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ اس کے لئے انہیں اپنا کام کاج چھوڑنے کی بھی ضرورت نہیں۔ ان کے گاؤں میں جو نیچ قومیں ہیں۔ یا وہاں سے جو خانہ بدوش قومیں گذریں۔ انہیں وہ نرمی اور محبت کے ساتھ اسلام کی طرف بلائیں۔ اور اگر کوئی ایسے ذرائع اختیار کرنے کی ضرورت ہو۔ جو ان کے اختیارات اور طاقت سے باہر ہوں۔ تو اس کے لئے مرکزی انجمن کو بھی لکھیں۔ تاکہ مناسب کارروائی اور متحدہ کوشش سے انہیں اسلام کے اندر لایا جا سکے"

"پیغام صلح" کی تجویز سخت خطرناک ہے اگر زمینداروں نے اس طرف توجہ کی۔ اور ہندوؤں نے خبر نہ لی۔ تو سمجھو دیہات کے اچھوتوں کا اپنے دھرم سے پتت ہو جانا دنوں کی بات ہے۔ اس قسم کے حالات میں کیا ہندو نیتاؤں کا فرض نہیں کہ وہ اس سے پہلے کہ ان کی کوشش کارگر نہ ہو سکے۔ انہیں اپنے دھرم پر قائم رکھنے کا پریتن کریں۔ ورنہ اگر لاہور کے علاقہ کے بازیگروں کے بعض ڈیروں کی طرح اگر یہ مسلمان ہو گئے تو ان کا واپس لانا ناممکن ہوگا ؛

طلاق ناپسندیدہ ہے

ہمارے ہندی مولانے طلاق کو نعمت غیر مترقبہ سمجھتے ہیں اور بلاشبہ مرد کے لئے یہ ایسا ہی ہے۔ کیونکہ زبان کی ایک جنبش سے وہ پرانی بیوی کو چھوڑ کر نئی کے لئے جگہ بنا سکتا ہے۔ لیکن ترکی کی اسلامی حکومت کے طرز عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں طلاق ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ اور طلاق دینے والوں کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ پہلے تو اس اسلامی حکم کو ہی وہاں پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ کہ مرد کو جائز ہے۔ کہ جس وقت چاہے عورت کو طلاق دے دے۔ بلکہ وہاں طلاق کی درخواستیں باقاعدہ عدالتوں میں گذرانی جاتی ہیں۔ اور عدالتیں ایسی درخواستوں کو جھٹ پٹ منظور کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتیں بلکہ اُن کی بہت چھان بین کرتی ہیں۔ اور اس طرح درخواست کنندگان کو کافی عرصہ تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں ۱۹۳۱ء میں وہ طلاقیں منظور ہوئی ہیں۔ جن کے مقدمات ۱۹۲۸ء میں دائر ہوئے تھے جس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت طلاق کی حوصلہ افزائی نہیں کرنا چاہتی۔ جب تک آشرم مریادا دیدوں کے انوکول نہ ہو۔ تب تک ایسے حالات ضرور پیش آ سکتے ہیں۔ کہ عورت مرد کی علیحدگی امر ناگزیر ہو جائے۔ لیکن اس قسم کی علیحدگی کو عقد ثانیہ کا ایک

حصہ بنا لینا غلطی ہے۔ اور اس غلطی کے ہمارے ہندی مولانا اسی طرح مرتکب ہو رہے ہیں۔ جس طرح کثرت ازدواج کی غلطی کے۔ کاش! وہ اور نہیں۔ تو ترکی کے اپنے اسلامی بھائیوں کی ہی تقلید کریں۔

غیر ریاستی باشندوں کو حق

مہاراجہ سر ہری سنگھ کے کارناموں میں سے ایک یہ تھا۔ کہ انہوں نے بیک جنبش قلم ریاستی اور غیر ریاستی کا سوال پیدا کر کے غیر ریاستی باشندوں کو ریاستی ملازمت اور غیر منقولہ جائیداد کی خرید کے حق سے بالکل محروم کر دیا تھا۔ ملازمت کے متعلق تو مہاراج کا حکم بدستور قائم ہے۔ لیکن خرید جائیداد کے قانون میں کسی قدر ترمیم کر دی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ "ہر ایک آدمی درخواست دے کر رعایا ریاست بن سکتا ہے اور غیر منقولہ جائیداد بھی خرید سکتا ہے۔ وہ فرد گرید باشندہ ریاست تصور کیا جائے گا۔"

یہ ترمیم خواہ کتنی ہی بے حقیقت ہے۔ تاہم مبارک ہے۔ اس لئے کہ مہاراج کو اپنے مسلہ قوانین کی سختی کا یقین ہو گیا ہے۔ یہ ترامیم ان ترامیم کا پیش خیمہ سمجھی جانی چاہئے۔ جو ریاست کے قوانین میں ہونی لازمی ہیں۔ مثلاً ایکٹ انتقال اراضی قانون ساہوکارہ اور غیر ریاستی قابل آدمیوں کو ملازمت سے محروم کرنے کا قانون وغیرہ۔

یونیورسٹی کا جواب

پنجاب یونیورسٹی کے خلاف بی اے کے کورس سے اسلامی ہسٹری کے اخراج کی بنا پر مسلم ایجی ٹیٹروں نے جو ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے۔ اس کے متعلق رجسٹرار یونیورسٹی کے جواب سے مسلمانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ رجسٹرار کا بیان ہے کہ سینیٹ میں آنے سے پہلے معاملہ بورڈ آف سٹڈیز اور آرٹس فیکلٹی کے سامنے پیش ہوا۔ ان میں تاریخ پڑھانے والے سات کالجوں کے پرتی ندھی اور تین مسلمان ممبران موجود تھے۔ وہاں کسی مسلمان ممبر نے بی اے کے کورس سے اسلامی تاریخ کے اخراج کے خلاف آواز نہ اٹھائی۔ جب آرٹس فیکلٹی کا متفقہ فیصلہ سینیٹ کے سامنے پیش ہوا۔ تو سینیٹ نے اسے نامنظور کرنے کی کوئی وجہ نہ دیکھی۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ بی اے کے کورس سے اسلامی ہسٹری کے اخراج کا معاملہ ایک معمولی بات تھی۔ اگر اس میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کوئی بات ہوتی۔ تو آرٹس فیکلٹی کے مسلمان ممبران میں سے کوئی ضرور اسکے خلاف آواز اٹھاتا؟

اصلیت یہ ہے۔ کہ مسلمان ایجی ٹیٹر یونیورسٹی کے خلاف طوفان بے تمیزی بپا کرنے کے لئے کوئی وجہ ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ اور جب انہیں کوئی حقیقی وجہ نہیں ملتی۔ تو وہ فرضی وجوہات بنانے کے لئے دماغ لڑاتے ہیں۔ اور اسلامی ہسٹری کے اخراج کی وجہ میں بھی حقیقت کچھ نہیں۔ سب ایجی ٹیٹروں کی دماغ سوزی کا نتیجہ ہے۔ اور اس پر مزید بات یہ ہے۔ کہ جو مسلمان اس قسم کے ایجی ٹیشن کو پسند نہیں کرتے۔ ان میں بھی جرأت نہیں۔ کہ ایجی ٹیٹروں کو کھری کھری سنا سکیں۔ بلکہ وہ اپنے بیلے کے گرائے کو بھول کر انہیں کی ہاں میں ہاں ملانے میں ہی اپنی سلامتی سمجھتے ہیں۔

اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو ان مسلم ممبران آرٹس فیکلٹی کو جنہوں نے بی اے کے کورس سے اسلامی ہسٹری کے اخراج کے حق میں رائے دی۔ چاہئے تھا۔ کہ وہ مسلم ایجی ٹیٹروں کے جواب میں جرأت کر کے اٹھتے اور انہیں بتلاتے۔ کہ اس اخراج کے لئے ہندو ہی جوابدہ نہیں۔ مسلم ممبران بھی جوابدہ ہیں اس لئے تمہارا ہندوؤں کو کوسنا بالکل غیر حق بجانب ہے۔ اگر مسلمانوں میں اپنی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کی ہمت پیدا ہو جائے۔ تو ہندو مسلم اتحاد کا راستہ بہت حد تک صاف ہو سکتا ہے۔ اور کسی ایجی ٹیٹر کے لئے ہندوؤں پر بیجا اتہام لگانے کا بہت کم موقعہ رہ جاتا ہے۔

یورپ میں پوپ پرستی

وقت تھا۔ کہ یورپ میں پوپ کا اقتدار اپنی انتہائی حالت تک پہنچا ہوا تھا۔ یورپ کے تاجدار پوپ کے سامنے غلام بے دام سے بڑھ کر حیثیت نہ رکھتے تھے۔ پوپ کی انگلی کے اشارے پر ایک بڑے سے بڑے تاجدار کو تاج و تخت سے محروم کر دیا جانا ایک معمولی بات تھی۔ اس پوپ ازم کے خلاف بغاوت کھڑی ہوئی۔ اور آج ہم سنتے ہیں کہ پروٹسٹنٹ ازم نے رومن کیتھولک ازم (پوپ پرستی) کا خاتمہ کر دیا ہے۔ گویا آج پوپ پرستی کے زوال کے دن ہیں اور ان زوال کے دنوں میں بھی یورپ پر پوپ پرستی کا اثر کس قدر غالب ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ پوپ خود نہیں۔ بلکہ کارڈینل پوپ کا پرتی ندھی ڈبلن میں ہونے والی رومن کیتھولک کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے انگلینڈ میں سے گذرا۔ تو اخبارات کا بیان ہے۔ کہ "جب کارڈینل گاڑی سے مسکراتا ہوا نکلا۔ تو ہزارہا لوگ جوش عقیدت سے اس کے قدموں میں گرنے لگے۔ اس وقت مذہبی جوش کے غیر معمولی نظارے دیکھنے میں آئے۔ ہزاروں لوگ کارڈینل کی متبرک انگوٹھی اور اس کے کپڑوں کو بوسہ دینے کی کوشش کر رہے تھے" کارڈینل سے یہ عقیدت اس کی ذاتی صفات کی وجہ سے ہوتی۔ تو دوسری بات تھی۔ لیکن محض پوپ کا پرتی ندھی ہونے کی وجہ سے ایک شخص سے اس قدر اظہار عقیدت پوپ پرستی کی وجہ سے نہیں تو اور کیا ہے؟

حیدرآباد میں سوراجیہ

کان پور کا "انصاف" پوری بے انصافی سے کام لیتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ "حیدرآباد ریاست وہ ہے۔ جہاں ہندوؤں کو پوری طرح سوراجیہ حاصل ہے"

کیا پورن سوراجیہ اس لئے ہے۔ کہ ریاست میں ہندوؤں کی آبادی ۹۰ فی صدی سے زیادہ ہے۔ اور ریاست کی ملازمت میں ان کا حصہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ کیا پورن سوراجیہ اس لئے ہے کہ ہندوؤں کو تعلیم سے بہت حد تک عاری رکھا گیا ہے۔ مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کی تعلیم کا انتظام خصوصاً دیہات میں نفی کے برابر ہے۔ کیا پورن سوراجیہ اس لئے ہے کہ ہندوؤں کی بھاری اکثریت ہوتے ہوئے ان کی سنسکرتی کو ان کے دماغ سے محو کرنے کے لئے ہندی کی جگہ اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا گیا ہے۔ اور کیا پورن سوراجیہ اس لئے ہے۔ کہ ہندو اپنے نہایت واجب مطالبات حکومت کے سامنے رکھتے ہیں تو متعصب مسلم پریس انہیں احسان فراموش اور سازشی قرار دیتا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ متعصب مسلم پریس نے اسلام پرستی کے جوش میں غیر مسلموں کے حقوق کو تباہ کرنا گویا جزو ایمان قرار دے لیا ہے اور ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں کو بلا وجہ احسان فراموش اور سازشی کہنا ان کے اس پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ جو انہوں نے ہندوستان اور ریاستوں میں مسلم راج قائم کرنے کا بنا رکھا ہے۔

مذہب لڑائی نہیں کراتا

مذہب کی آڑ میں خود غرض لوگوں کی معاندانہ حرکات سے مذہب بدنام ہو چکا ہے۔ کہ وہ لڑائی جھگڑے کا کارن ہے لیکن حقیقی مذہب کے پرچارک ہمیشہ یہ کہتے رہے ہیں۔ کہ مذہب موجب فساد نہیں۔ بلکہ امن اور شانتی قائم کرنے والا ہے۔ دھارمک پرشوں کے اس دعوے میں اتنی صداقت ہے کہ جو لوگ مذہب کے نام پر لڑائی جھگڑا کرانے کے لئے بدنام ہیں وہ بھی اسکی تائید کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ ایک مذہبی کانفرنس میں قادیانی نمائندہ نے صاف الفاظ میں کہا۔ کہ "آئے دن جو ہندو مسلم فساد ہوتے رہتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر بعض لوگوں کو یہ دھوکا لگتا ہے۔ کہ چونکہ یہ دونوں قومیں مذہبی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مذہب ہی ان کو لڑا رہا ہے۔ مگر یہ وسوسہ بالکل بے بنیاد ہے۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر یہ ہندو مسلم لڑنے والے اپنے مذہب پر عمل کریں تو کبھی آپس میں نہ لڑیں۔ کبھی مسجدیں اور مندر نہ گرائے جائیں۔ نہ معصوم عورتوں کی عصمت و عفت برباد ہو۔ نہ کبھی ایک دوسرے کے خون سے ہاتھ رنگین ہوں۔ کیونکہ دونوں کے مذہبوں میں صراحت سے یہ ساری باتیں قطعی حرام ہیں..... مگر اصل بات یہ ہے کہ یہ لڑنے والے اکثر تو اپنے مذہب سے ناواقف ہوتے ہیں۔ یا بعض واقف ہو کر عالم بے عمل ہوتے ہیں"

قادیانی نمائندہ کا بیان اسلام کے متعلق اگر ٹھیک ہے کہ لڑائی جھگڑے اسلام میں قطعی حرام ہیں۔ اور جو لڑتے ہیں وہ یا تو مذہب سے واقف نہیں ہوتے یا عالم بے عمل ہوتے ہیں تو بانی قادیانیت کی اپنے مخالفوں کے لئے موت اور غارت کی پیشگوئیوں اور قادیانیوں کی جنگجو سرشت سے یہ کہنا پڑے گا۔ کہ قادیانی یا تو اب تک اسلام سے ناواقف ہیں۔ یا عالم بے عمل ہیں۔ قادیانی نمائندہ کے بیان کے مطابق انہیں اگر اب بھی معلوم ہو گیا ہے کہ مفسدانہ رجحان قطعی حرام ہے اور آئندہ کے لئے وہ اپنے طرز عمل میں اصلاح کر لیں۔ تو غنیمت ہے اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ موجودہ قادیانی طرز عمل سے ملک کا امن جو خطرہ میں رہتا ہے وہ دور ہو جائے گا۔ اور قادیانی نمائندہ کا یہ کہنا بالکل سچ ہو جائے گا۔ کہ لڑائی فساد اسلام میں قطعی حرام ہیں۔

نگر کیرتن سمسیا

(از شری اما شنکر جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت)

یہ سمسیا سنیکت پرانت میں ہر سال بڑی پیچیدہ ہوتی جاتی ہے۔ ہر سال کہیں نہ کہیں نگر کیرتن بند ہونے کے سماچار آجاتے ہیں۔ مثلاً امسال لکھنؤ آریہ کمار سبھا میرٹھ۔ سبھا ازنج ... آباد (غازی پور) اور شاہ گنج ضلع جون پور آدی کے نگر کیرتن بند تھے۔ کہ اس سال شہر ضلع جون پور کا بھی نگر کیرتن بند کر دیا گیا۔ آریہ سماج ایک دھارمک سنستھا ہے۔ اور نگر کیرتن اس کے اتسووں کے آوشیک انگ ہیں۔ دھارمک معاملات میں غیر جانبدار رہنے کے عہد کو گورنمنٹ نے متعدد اعلانوں کے ذریعہ دوہرایا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ جب دوسرے مذاہب والوں کو اپنے دھارمک جلوس نکالنے کا ادھیکار ہے۔ تو آریہ سماج کے دھارمک کاریہ میں کیوں رکاوٹ ڈالی جاتی ہے۔ آریہ سماج کے نگر کیرتن نئی چیز نہیں۔ ملک بھر میں نگر کیرتن نکلتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے سب سماجوں کے لئے عام رکاوٹ نہیں ہے۔ صرف کہیں کہیں مجسٹریٹوں نے پولیس کی ایک طرفہ اور ملمعائی رپورٹوں پر نئی سماجوں کے نگر کیرتن روک دیئے ہیں۔ نگر کیرتن بند کرنے کے زیادہ تر کارن یہ بتلائے جاتے ہیں۔ کہ نگر کیرتن نکالنے میں جھگڑے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یا یہ کہ نگر کیرتن نیا ہے۔ یہ دلیل دے کر کیا نگر کیرتن موجودہ قوانین کے انوسار بند کیا جا سکتا ہے؟

پہلے تو یہ دیکھنا ہے۔ کہ نگر کیرتن نکالنے کا ادھیکار ہے یا نہیں؟ اور جہاں روکا جاتا ہے۔ وہاں دوسرے مذاہب والوں کو جلوس نکالنے کا ادھیکار ہے۔ تو کوئی کارن نہیں۔ کہ آریوں کو ان کے دھارمک کاریہ کرنے میں کیوں روکا جاتا ہے؟ جھگڑے کا اندیشہ جن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یا جو نگر کیرتن نکالنے میں رکاوٹ ڈالنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی زیر دفعہ ۱۰۷ یا ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ہونی چاہیے۔ کیا گورنمنٹ یہ بتلائے گی۔ کہ جہاں کہیں ایسا ڈر جھگڑے کا ہوتا ہے۔ وہاں جھگڑا کرنے والوں کے خلاف دفعہ ۱۰۷ و ۱۴۴ کی کارروائی کی گئی؟ اور اگر کی گئی ہے۔ تو اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ اور اگر نہیں کی گئی۔ تو کیوں؟ اور نئی سماجوں کے جلوس نکالنے والوں کی حفاظت کا کیا پربندھ کیا گیا؟ اور اگر نہیں کیا گیا۔ تو کیوں؟ مناسب اور انصاف کی بات تو یہ ہے کہ شانتی سے جلوس نکالنے والوں کی حفاظت کی جائے اور جھگڑا کرنے والوں کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کی جائے۔ ایسا نہ کرنے سے مفسدوں کے دل اور بڑھ جاتے ہیں۔ اور شانتی رکھنے والوں کو نراشا ہو جاتی ہے۔ اب تک امن پسند ہندوؤں اور آریوں کی طرف سے محرم وغیرہ کے جلوسوں کے خلاف آواز نہیں اٹھی۔ لیکن چونکہ مسلمان جھگڑا کرنے والوں کے خلاف کوئی انفرادی کارروائی نہیں کی جا رہی۔ اس لئے مسلمان آئے سال نگر کیرتن اور رام لیلا کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ اور اس جگہ کے مجسٹریٹ نگر کیرتن اور رام لیلا کے جلوس کو روک دیتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ کی یہی نیتی جاری رہی۔ تو عجب نہیں کہ ہندو اور آریہ بھی محرم وغیرہ کے جلوسوں کے خلاف شکایت کرنے کی سوچنے لگیں۔ اور ایک مشکل صورت حالات پیدا ہو جائے۔ میں نے آریہ سماجوں کے نگر کیرتن بند ہونے کی امسلہ دیکھیں۔ اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ نگر کیرتن صرف چند مسلمانوں کی شکایت یا زیادہ تر مسلمان پولیس سب انسپکٹروں کی رپورٹ پر بند کر دیئے گئے ہیں۔ نئے ہونے کی دلیل پر جو نگر کیرتن بند ہوئے یا ہوتے ہیں۔ وہ بھی انوچت ہیں۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ آریہ سماج اپنا دھارمک پرچار بند کر دے۔ اور نئی آریہ سماجیں نہ کھولے؟ اور نئی سماجوں کے اتسو یا نگر کیرتن نہ کئے جائیں۔ اگر یہ بات مان لی جائے۔ تو پھر نئی مسجدیں بھی نہ بن سکیں گی۔ اور نہ نئی جگہوں پر اذان یا نماز ہو سکے گی۔ اور نہ نئے محرم کے یا دوسرے جلوس نکل سکیں گے۔ مچھلی شہر یا ہسوا کے نگر کیرتن اسی کارن رکے ہوئے ہیں کہ یہ نئے ہیں اور مسلمان شکایت کرتے ہیں۔ لارڈ مسٹن نے جو سنیکت پرانت کے لفٹنٹ گورنر تھے۔ ۱۹۱۴ء میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام گشتی چٹھی جاری کی تھی۔ کہ آریہ سماج کے نگر کیرتنوں کے خلاف غیر ضروری رکاوٹیں نہ ڈالی جاویں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۱۹۲۱-۲۲ء تک نگر کیرتنوں میں رکاوٹیں نہیں ڈالی گئیں مگر ۱۹۲۱ء سے جب سے ہندو مسلم سوال ہر بات میں اٹھنے لگا۔ آریہ سماج کے نگر کیرتن بھی اپنے گئے مسلمانوں کی منمانی ہٹ پورا کرنے کے لئے بند کئے جانے لگے۔ جس سے آریوں کے دھارمک جذبات کو ٹھیس پہنچی اور ان کے دل دکھنے لگے۔

دہلی میں ۱۹۲۷ء میں پہلی آرین کانگرس کی گئی۔ اور اس میں نتیجہ ہوا کہ نگر کیرتن آدی دھارمک کاریوں میں رکاوٹ دور کرنے کے لئے سب اچت کارروائی جس میں ستیاگرہ بھی شامل ہے کی جائے۔ اس کے بعد یہ دشا آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کی انترنگ سبھا میں پیش ہوا اور نتیجہ ہوا کہ پرتی ندھی سبھا گورنر مہودے سے ملیں۔ اور گورنمنٹ سے خط و کتابت کی جائے۔ اس پر گورنمنٹ کے پاس REPRE-SENTATION بھیجا گیا۔ اور بعد ازاں سبھا بھی گورنر سے ملے۔ اس سمے یہ کہا گیا کہ پہلے مراد آباد کا معاملہ اٹھایا جائے۔ اس کے بعد اور سمٹوں کے نگر کیرتنوں کے معاملات پر وچار ہوگا۔ مراد آباد کا معاملہ تو طے ہو گیا۔ اور وہاں کے نگر کیرتن اور دوسرے مذاہب کے جلوس کی رکاوٹیں اٹھائی گئیں۔ مگر گورنمنٹ کی طرف سے دوسرے سمٹوں کے نگر کیرتن کی بابت اب تک کوئی بات طے نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ اور کئی جگہوں کے نگر کیرتن بند کر دیئے گئے ہیں۔ لارڈ مسٹن کی گشتی چٹھی کے علاوہ سرکاری عدالتوں کے فیصلے بھی جلوس نکالنے کے حق میں ہیں۔ اگر کسی کو اس میں سندیہہ ہو۔ تو ذیل کی قانونی کتب دیکھ سکتے ہیں:۔

(۱) 26 N (I.L.R) 378
(۲) 32 M (I.L.R) 478-528
(۳) 23 A.L.J 177 P.C.H

علاوہ ازیں اور بہت سے ہائیکورٹوں یا پریوی کونسلوں کے فیصلے دیکھے جا سکتے ہیں۔ جن میں صاف طور پر یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر فرد واحد یا سوسائٹی کو پر امن جلوس سڑکوں سے نکالنے کا ادھیکار ہے۔ یہاں تک کہ ۱۹۳۱ء میں الہ آباد ہائی کورٹ نے جس کے اس سمے سر سلیمان صاحب چیف جسٹس ہیں۔ تازہ فیصلہ جلوس نکالنے کے حق میں دیا ہے ۱۹۳۱ء A.L.J 626 جس میں جسٹس مکرجی اور جسٹس ڈینٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوؤں کو اپنا جلوس باجے کے ساتھ نکالنے کا حق ہے۔ کسی خاص جماعت کو جوش کی وجہ سے کوئی مخالفت بھی ہو تو وہ دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند کے ماتحت نہیں آتی۔ اس کے علاوہ اسی سال ۱۹۳۱ء میں A.L.R. ALD میں جسٹس سلیمان اور ینگ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر جماعت کو اپنے دھارمک اور سماجک جلوس نکالنے کا ادھیکار ہے۔ پرانا رواج ہونا یا نہ ہونا غیر ضروری ہے۔ مندر یا مسجد کے پوجا کرنے والوں کو کوئی حق نہیں۔ کہ وہ جلوس کے باجے اور گانا کو روکیں۔ ان فیصلوں کے ہوتے ہوئے (اور جن میں سب سے اچھا فیصلہ ہمارے صوبہ کے موجودہ چیف جسٹس شاہ محمد سلیمان کا ۱۹۳۱ء کا ہے) کسی کو یہ ادھیکار نہیں رہتا۔ کہ نگر کیرتنوں کو بند کرے۔ اگر کہیں ایسا کیا جاتا ہے۔ تو وہ ہائی کورٹ اور پریوی کونسل کے فیصلوں کے خلاف کیا جاتا ہے۔ اور اس کی ذمہ داری ان مجسٹریٹوں یا گورنمنٹ پر ہے۔ جو اپنی اعلیٰ عدالتوں کے احکام و فیصلوں کے خلاف کرتے ہیں۔ نگر کیرتن کے روکنے سے آریوں کے دھارمک جذبات کو دکھ پہنچتا ہے۔ ان کے اندر بے چینی پھیل رہی ہے۔ گورنر مہودے سے اس وشے میں گفت و شنید اور خط و کتابت بھی ہو چکی ہے۔ اور برہد ادھیویشن ۱۹۳۱ء اور آرین کانگرس ۱۹۳۱ء کے سیکرٹ پرستاؤ گورنر کے پاس بھیجے جا چکے ہیں۔ تاہم غیر قانونی رکاوٹیں جن کی وجہ سے نگر کیرتن بند پڑے ہوئے ہیں۔ ہٹائی نہیں گئیں۔ اس لئے سماجوں کو چاہیئے۔ کہ اس سمبندھ میں سنگٹھت ہو کر آندولن کریں۔ اور سارودیشک سبھا اس طرف خاص دھیان دے۔ کیونکہ [illegible] آرین کانگرس کے نتیجہ انوسار سارودیشک سبھا کے پاس بھیجا گیا ہے۔

آوشیک نویدن!

آریہ سماج کو دیانند کی پچاس سالہ جوبلی پر شری لالہ چرنجی لعل جی اپدیشک کے چھوٹے بھائی مہاشہ گھسیٹا رام جی نے لالہ چرنجی لال کے لکھے ٹریکٹوں کو اکٹھا ایک جگہ کر کے مجھے چھپوانے کا وچن دیا ہے جس سے پبلک کو بہت لابھ ہوگا۔ جن آریہ بھائیوں کے پاس کوئی ٹریکٹ مصنفہ لالہ چرنجی لال جی اپدیشک ہوں وہ مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر بواپسی ارسال فرمائیں۔ جس کے عوض آپ کو کل ٹریکٹ لالہ چرنجی لعل جی اپدیشک چھپنے پر دیئے جاویں گے۔ ٹریکٹوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

پوپ سیاپا۔ رب کی [illegible]۔ [illegible] زمین پیدا ہوئی۔ شہر [illegible] کرتوت۔ چرنجی لعل جیلخانے میں۔ [illegible] نامہ [illegible] دیپاولی۔ عاقبت [illegible]۔ اندر اسکی عورت کے سوال و جواب۔ [illegible] نامہ۔ والدہ چرنجی لعل۔ حقیقت رائے [illegible]۔ گورو گوبند سنگھ کے بچوں کی قربانی۔ [illegible]۔ لائف لالہ چرنجی لعل [illegible]۔ فوٹو [illegible]۔ ان کے علاوہ اگر کوئی اور ٹریکٹ لالہ چرنجی لعل کا بنایا ہوا ہو وہ بھی ارسال فرما دیں۔ ناشرین رسالہ جات بھی اس طرف دھیان دیں۔

یاد رفتگان

نمبر ۷

منشی گوپال سہائے جی

(از پنڈت وشنو دت جی بی اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ فیروز پور شہر)

منشی گوپال سہائے جی فیروز پور چھاؤنی کے مشہور آریہ سماجی تھے۔ ان کے ایک پسر بابو لاڈلی پرشاد جی اس وقت نابھہ ریاست میں سپرنٹنڈنٹ ایڈمنسٹریشن، دوسرے پسر محکمہ نہر میں ملازم ہیں اور پوتے ایم اے ہیں۔ اور ایک انگریزی اخبار لاہور کے سب ایڈیٹر ہیں۔

منشی گوپال سہائے جی آریہ سماج کے ان چند پہلے بزرگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے آریہ سماج کے ابتدائی دن دیکھے تھے۔ اور سوامی دیانند کو خود لاہور سے فیروز پور چھاؤنی میں بلا کر لائے تھے۔

۵۰ برس سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے منشی گوپال سہائے جی نے اپنے متروں کے ساتھ ایک ہندو دھرم سبھا فیروز پور چھاؤنی میں قائم کی تھی۔ آریہ سماج کو ابھی فیروز پور میں قائم ہونے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اور آریہ سماج کو کوئی شخص فیروز پور میں اس وقت تک جانتا تھا۔ منشی گوپال سہائے جی فیروز پور میں آریہ سماج کی بنیاد قائم کرنے کے خواہشمند تھے۔ سوامی دیانند جی نے فیروز پور چھاؤنی میں آکر کئی لیکچر دیئے اور انہوں نے یہ ہدایت کی۔ کہ ہندو دھرم سبھا کا نام تبدیل کر کے آریہ سماج قائم کر دو۔ چنانچہ سوامی جی کی ہدایت کے بموجب ایسا ہی کر دیا گیا۔

ایک وقت آریہ سماج (دھان ل بازار) کی طرف سے فیروز پور شہر میں سوامی دیانند جی کی [illegible] تھی۔ [illegible] تمام [illegible] سوامی جی کا [illegible] آگیا تھا۔

منشی گوپال سہائے محکمہ رجسٹری میں محرر اول تھے۔ پنشن کے بعد انہوں نے آریہ سماج کی خاص طور پر خدمت کرنی شروع کی۔ لائبریری ان کی کافی تھی۔ [illegible] آریہ سماج کی اردو ہندی میں نہیں تھی۔ جو ان کے پاس موجود نہ ہو۔ [illegible] کہ انہوں نے کتابیں جمع کی ہوئی تھیں۔ آریہ سماج کے اخبارات وہ ہمیشہ بڑے پیار سے منگواتے تھے۔ ان کی فائلیں رکھتے تھے۔ اور جلد بند کروا کر بطور یادگار رکھتے تھے۔

ان کا معمولی کام صبح اٹھتے ہی یہ تھا کہ وہ ایک لمبا چکر لگاتے تھے۔ سیر کرنے کے بعد اشنان [illegible] سندھیا ہون سے فارغ ہو کر دن بھر ان کے لئے آریہ سماج کے سوائے اور کوئی کام نہیں تھا۔ ہر وقت آریہ سماج کی بہتری کی چنتا ہی ان کی ایک ماتر لگن تھی۔

منشی گوپال سہائے جی نے فیروز پور سے اخبار آریہ گزٹ نکالا تھا۔ اس کی ایڈیٹری خود کیا کرتے تھے۔ اس وقت اردو اخباروں کی بہت کم اشاعت تھی۔ اور لوگ شوق سے اخباروں کو نہیں خریدتے تھے۔ قیمت وصول کرنے میں بڑی دقت ہوتی تھی۔ پھر اسی اخبار کی ایڈیٹری کے لئے منشی گوپال سہائے نے پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کو منتخب کیا۔ آریہ گزٹ اس وقت ایک شان رکھتا تھا۔ اور آریہ سماجوں کا واحد پرچہ ہونے کی وجہ سے خاص عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ پنڈت لیکھرام فیروز پور میں اس وقت تک رہے۔ جب تک کہ انہیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سوامی دیانند جی کی سوانح عمری تحریر کرنے کے لئے منتخب نہیں کر لیا۔

پنڈت لیکھرام کے چلے جانے کے بعد منشی گوپال سہائے اخبار کو چلاتے رہے۔ مگر لوگوں کی بے اعتنائی سے اور آریہ سماج میں پارٹی بازی کا زور ہو جانے کی وجہ سے اخبار بند کرنا پڑا۔ اگرچہ کالج پارٹی کی طرف سے اس نام سے ایک اور اخبار جاری کر دیا گیا۔ اور منشی گوپال سہائے نے پھر کسی اخبار کو جاری کرنے کا خیال چھوڑ دیا۔ منشی گوپال سہائے نے کئی دفعہ اخباروں میں آریہ سماج کی ترقی کے وسائل کے متعلق اپنے خیالات و تجربات شائع کرائے۔ فیروز پور میں آریہ سماج کے موجودہ کام کی وہ بنیاد تھے۔

فیروز پور کے یتیم خانہ کے بنیادی کام کرنے والوں میں منشی گوپال سہائے تھے۔ مگر جب سے یتیم خانہ فیروز پور کالج پارٹی کے ہاتھ میں گیا۔ ایسے قواعد بنائے گئے۔ جن کی وجہ سے منشی گوپال سہائے یا گورو کل پارٹی کے آریہ سماجی یتیم خانہ فیروز پور میں انتظامی خدمت کرنے سے محروم ہو گئے ہیں۔ مگر گورو کل پارٹی کے آریہ سماجی ابھی تک بدستور اس یتیم خانہ کو مدد دے رہے ہیں۔ اگرچہ قواعد کی تبدیلی کے لئے منشی گوپال سہائے جی نے بڑی کوشش کی۔ مگر شنوائی نہ ہوئی۔ اگر یتیم خانہ کے ادھیکاری منشی گوپال سہائے جی کی بات سن لیتے۔ تو کم از کم یہ یتیم خانہ پنجاب میں ایک ایسا انسٹی ٹیوشن ہوتا۔ جو آریہ سماجوں کی مشترکہ جائداد ہوتا اور کسی خاص پارٹی سے اس کا تعلق نہ ہوتا۔

آریہ سماج فیروز پور چھاؤنی (گورو کل پارٹی) کا کوئی اپنا مندر فیروز پور چھاؤنی میں نہیں تھا۔ برلب سڑک لدھیانہ انہوں نے ایک شدھ ہوئی دیوی سے زمین اور مکان حاصل کیا۔ اور ایک عالیشان مندر اس جگہ سعید برابر موجود ہے۔ لالہ لکھی رام خزانچی جو اس وقت آریہ سماج فیروز پور چھاؤنی کے پردھان ہیں۔ آریہ مندر کے بنانے میں بڑی مدد دیتے رہے ہیں۔ اور ہزاروں روپے اپنی جیب سے مندر کی تعمیر میں خرچ کر چکے ہیں۔ منشی گوپال سہائے کی محبت کی وجہ سے آریہ سماج کا چراغ فیروز پور چھاؤنی میں برابر روشن رہا۔

اس لمبے پچاس برس سے زائد عرصے میں مختلف لوگ آریہ سماج فیروز پور میں کام کرنے کے لئے آتے رہے۔ ان سب کے روشنی کے مینار فیروز پور میں منشی گوپال سہائے تھے۔ ان کی ہمت سے آریہ سماج کئی دفعہ بنی۔ آریہ سماج کے لگاتار سالانہ جلسے ہوتے رہے اور شدھیاں ہوئیں۔

ایک خانساماں ایک دفعہ ان کے پاس ایک لڑکی نظیرن نام کی ——— لے کر آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اس کو شدھ کر لو۔ منشی گوپال سہائے جی نے کہا۔ کہ شدھ ہونے کے بعد تمہارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لڑکی کے پتا نے یہ بات مان لی۔ اس لڑکی کو انہوں نے بریلی یتیم خانہ میں بھیج دیا۔ اور پھر وہ میڈیکل سکول آگرہ میں پڑھتی رہی اور لیڈی ڈاکٹر بن گئی۔ آج وہ ایک مشہور شہر میں لیڈی ڈاکٹر ہے۔ ایک معزز گھرانے کی بہو ہے۔ اور اس کی لڑکیاں معزز گھرانوں کی رونق ہیں۔ منشی گوپال سہائے ایک دفعہ ذکر کرتے تھے۔ اور کہنے لگے۔ کہ جب وہ اس لیڈی ڈاکٹر کو ملے۔ تو اس کے پتی کہنے لگے۔ کہ دیکھو اب یہ رانی بنی ہوئی ہے۔ منشی گوپال سہائے اس کو دیکھ کر بڑے خوش ہوتے۔ اور یہ بات وہ آریہ سماج کی کامیابی کی مثال کے طور پر سنایا کرتے تھے۔

فیروز پور میں کبھی خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہ آریہ سماج کو وہ کامیابی حاصل ہو گی۔ جو آج کل ہو رہی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے تعلق رکھنے والے فیروز پور میں تین مندر موجود ہیں۔ ایک عالیشان مندر فیروز پور چھاؤنی میں برلب سڑک ہے۔ ایک مندر ریلوے کالونی والی بستی میں فیروز پور چھاؤنی میں ہے۔ ایک مندر اور پاٹھشالہ درانی کا تالاب (فیروز پور شہر) میں ہے۔ ضلع فیروز پور میں اس وقت کافی آریہ سماجیں ہیں۔ موگا میں رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس اور ان کے ساتھیوں کی ہمت سے کالج کنیا پاٹھشالہ اور مندر موجود ہیں۔ ابوہر۔ فاضلکا۔ پنج کوسی۔ زیرہ وغیرہ میں آریہ سماجیں موجود ہیں۔ اس سارے کام کی بنیاد منشی گوپال سہائے جی نے ڈالی تھی۔

دلت ادھار کا کام

موضع گھوٹ ضلع گورداسپور میں دلتوں کو کنوؤں پر چڑھایا گیا

موضع گھوٹ پوکھر تحصیل گورداسپور میں سکھوں کا ایک بڑا بھاری گاؤں ہے۔ وہاں کے سب لوگوں نے نشچہ کیا۔ کہ ۱۱-۱۲ جون کو ایک اتسو رکھ کر آریہ پرشوں کے لئے گاؤں کے سب کنوئیں کھول دیئے جاویں۔ اس لئے انہوں نے دلت ادھار سبھا کے اپدیشکوں و بھجنیکوں نے پرچار کا کام شروع کر دیا۔ ۱۱ جون کی صبح کو پرچارک وہاں پہنچ گئے۔ اور گرام کی پنچایت کے نشچے کے مطابق شام کے ۵ بجے سب ہندو خالصہ بھائیوں نے ایک جلوس بنا کر بھجن گاتے ہوئے سارے گرام میں چکر لگایا۔ اور ہر ایک کنوئیں پر جو راستے میں آتا۔ مہاشہ منگورام جی کے ہاتھوں سے جنہیں ایک دن پیشتر [illegible] بدری ناتھ نامی برہمن نے [illegible] اٹھا دیا تھا۔ کنوئیں سے پانی نکلوائے اور سب استری پرش زمینداروں کے ہاتھ سے بھرا ہوا پانی پیتے اور اپنے گھروں میں بھوجن بنانے کے لئے لے گئے۔ یہ نظارہ دیکھنے والا اور اتساہ جنک تھا۔ اس کے پشچات ست سنگ شروع ہوا۔ جو رات کے گیارہ بجے تک رہا۔ جس میں بہت سے استری پرش شامل ہوئے۔ اگلے روز ۱۲ جون کو گراموں کے اور بہت سے معزز آدمی بھائی صبح ہی اس یگیہ میں شامل ہونے کے لئے آگئے۔ اور ہون یگیہ کے پشچات اتسو کی کارروائی آرمبھ ہوئی۔ اور گاؤں کے زمینداروں سرداروں کی پنچایت نے ذیل کا رزولیوشن پاس کیا:-

موضع گھوٹ پوکھر کے زمینداروں کی پنچایت سویکار کرتی ہے۔ کہ اس گرام میں آج سے اپنے چھوٹی جاتیوں کے بھائیوں کے لئے سب چاہ کھول دیئے جاویں۔ اور ضلع گورداسپور

پارسیوں کا مرتک کوپ اور ہندوؤں کا شمشان

(از راجیہ رتن منتری ماسٹر آتما رام جی امرتسری)

یورپ میں جب وہاں کے ودّیا نیوں نے یہ بات تحقیق کر لی کہ عیسائیوں کے قبرستانی رواج میں دو بھاری نقص ہیں۔ اول یہ کہ زمین کو مکانات اور زراعت کے لئے نہیں چھوڑتا اور دوسرے جس روگ سے مردہ مرا ہو اس کی لاش کے ساتھ وہ بیماری کے جراثیم تندرست زمین کے اندر اندر روگوں کے کارن بن کر پینے کے پانی تک کو گندہ کر دیتے ہیں تو انہوں نے مردے کے جلانے کے رواج کو اس وقت اختیار کر لیا ہے۔ مردے کے جلانے کے رواج کا پرچار دن دن یورپ میں بڑھ رہا ہے۔ یہ نہایت مبارک آثار ہیں۔ ترکی بھی اس سے خالی نہیں۔ ایک گمنام سجن نے ۱۱ جولائی ۱۹۳۲ء کے نامی ہندی اخبار چاند میں چند سطور لکھ کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ پارسی طریق مردہ کے متعلق جہاں ایک طرف بالکل کم خرچ ہے۔ وہاں اس کے ذریعہ سورج کی گرمی سے ہڈیاں تمام راکھ ہو جاتی ہیں۔ میں جو بیس برس سے بڑودہ میں ہوں اور بمبئی بڑودہ سورت وغیرہ شہروں میں جو پارسیوں کے مرتک کوپ ہیں۔ ان کا کچھ علم حاصل کیا ہے لہٰذا میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ مذکورہ بالا دونوں باتیں اس گمنام سجن مہا اشے کی غلط ہیں۔ اس کے متعلق ذیل میں دلائل پیش کرتا ہوں:

(۱) مردے کی نسبت کہ پارسی لوگ گھر میں دو پہلے دو شب رہنے دیتے۔ نیز گھر گھر کی صفائی کا دھوبی سے شرحی کر لیا کرتے ہیں۔ اس کا کم از کم پچاس روپے کا خرچ مندرجہ بالا چار کھمبوں میں ہوتا ہے۔ پھر گھر سے جیسے دو آدھ لوگ مردہ اٹھوا کر کئی میل دور لے جاتے ہیں۔ تو پچاس روپیہ ان بیچاروں کی محنت مزدوری یا گاڑی وغیرہ وغیرہ خرچ ہوتا ہے۔ پھر مرتک کوپ کے سرے پر جو پجاری ہوتا ہے۔ وہ مردے رکھنے کی قیمت بھی کم از کم پانچ روپے پچاس کے تمام بعد پر لگاتے ہیں۔ تاکہ گوشت اور گدھ وغیرہ پرندے اس کی وجہ سے جلد آ جاویں۔ اس لئے ایک سو یا پانچ سو روپے کا خرچ غریب سے غریب پارسی کو کم از کم کرنا ہی پڑتا ہے۔ جس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ اس چاند میں گمنام سمجھنے والے سجن کی یہ بات کہ پارسی کے مردے کی انتم کریا کرنے میں کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ درست نہیں۔

"چاند" کے گمنام نامہ نگار صاحب کا بڑا از زر اسباب پر ہے کہ

"محض سورج کی گرمی سے ہی ہڈیاں تک راکھ ہو جاتی ہیں"

اس پر مندرجہ ذیل اعتراض ہیں۔

(۱) ہر ایک گاؤں کے باہر جنگل میں گائے بیل گدھے آدمی جملہ حیوانات کی ہڈیاں کروڑوں من ہر سال دلائی جاتی ہیں اگر یہ ہڈیاں سورج کی گرمی سے راکھ ہو جاتیں تو نظر نہ آتیں۔ وہ تو راکھ نہیں۔ کیونکہ ہڈیاں ہری بنی رہتی ہیں۔ اس لئے پارسی مرتک کوپ کی کھلی چھت پر کی ہڈیاں کسی بھی موسم میں سورج کے تاپ سے راکھ نہیں ہو سکتیں۔ اور نہ ہی ہوتی ہیں۔ برسات کا پانی جب مذکورہ بالا کوپ میں پڑتا ہے تو وہ خوفناک بدبو سیلوں دور اٹھتی ہے کہ توبہ بھلی۔ اس بدبو سے کیا کیا روگ پھیلتے ہیں۔ یہ سب علم درست جان سکتے ہیں۔ قبرستان سے بھی یہ بدبو ہوا میں زیادہ ہوتی ہے۔ یہ امر واقعہ ہے:

(۲) ہندو مسلمان اور عیسائیوں کے جلانے اور دفنانے کی ریتی کو ہر ایک دیکھ سکتا ہے۔ پارسی لوگ کیوں اپنے مرتک کوپ پر کسی بھی غیر پارسی یعنی ہندو مسلمان اور عیسائی کو جانے نہیں دیتے۔ صرف وجہ یہ کہ مرتک کوپ میں ہڈیاں ہمیشہ گرتی رہتی اور سڑا کرتی ہیں۔ ایک ایک میل اس مرتک کوپ کے چاروں طرف پاس سے گزرنے والوں کو سر درد وغیرہ ہمیشہ روز گھر میں لے جانی پڑتی ہے:

بھارت ورش میں سات لاکھ گرام ہیں۔ اگر ہندو ورت سے گرام گرام میں ہم مردہ جلائیں۔ تو گاؤں میں دس روپے کی لکڑی کافی ہے۔ اور شہروں میں پانچ یا چھ روپے کی لکڑی تختہ گھی۔ غیرہ ملا کر دس روپے کم از کم لگتے ہیں:

واضح ہو کہ ودّیانوں نے دریافت کیا ہے۔ کہ لکڑی کے جلنے پر کاربونک گیس پیدا ہوتی ہے۔ جس کو وہ ہائی ایڈرالائیڈ کہتے ہیں۔ اس لئے بجلی سے جلانے میں بھی وہ گن نہیں ہیں۔ جو ہندوستانی سے لکڑی کے ساتھ جلانے میں ہیں:

بقول ڈاکٹر DR HAFFKIN گھی تو پرم وش ناشک ہے۔ اور رشی دیانند نے آریہ برادری کی یہ ڈیوٹی سکار ودھی میں لگا دی ہے۔ کہ وہ غریب آدمی کو مفت گھی دیوے۔ لیکن عام لوگ دس روپے میں اپنا مردہ دگیان کاروہ سے ہندو شمشان کے روپ میں جلا سکتے ہیں:

کسی کی یاد

(از پنڈت جگت کمار آمر آریہ اپدیشک حیدرآباد دکن)

چمن میں خوش گلو ہے جو بلبل راگ گاتی ہے
کبھی اس گل پہ جاتی ہے۔ کبھی اس گل پہ جاتی ہے
جو ڈالی پھول والی ہے۔ نہیں پھولی سماتی ہے
چنبیلی کی کلی کو دیکھتا ہوں مسکراتی ہے
کبھی کوئل کی جب کو کو میرے کانوں میں آتی ہے
کسی کی یاد دل میں چٹکیاں لے کر ستاتی ہے

میں بحر فکر میں ہر وقت جو غوطہ لگاتا ہوں
نظر میں بھولی بھالی سی کوئی تصویر پاتا ہوں
بڑی دانائی سے میں عقل کو اپنی لڑاتا ہوں
میں بے خود ہو کے اکدم اپنی ہستی بھول جاتا ہوں
دفور بے خودی میں جب خودی کی یاد آتی ہے
کسی کی یاد دل میں چٹکیاں لے کر ستاتی ہے

تصور میں مرے کوئی کبھی تصویر آتی ہے
میری آنکھوں میں داخل ہو کے دل میں بیٹھ جاتی ہے
بڑی من موہنی ہے دل ربا ہے دل کو بھاتی ہے
کہانی درد کی لیکن وہ جب سنتی سناتی ہے
تصور جاتا رہتا ہے۔ نظر پھر وہ نہ آتی ہے
کسی کی یاد دل میں چٹکیاں لے کر ستاتی ہے

کبھی بے ہوش ہوتا ہوں کبھی مدہوش ہوتا ہوں
کبھی دھنتا ہوں سر اپنا کبھی میں جان کھوتا ہوں
کبھی ہوں مسکراتا بہت کبھی از خود ہی روتا ہوں
کبھی ناشاد ہو کر آنسوؤں سے رخ کو دھوتا ہوں
مجھے روتے ہوئے ہچکی کبھی جو کبھی آتی ہے
کسی کی یاد دل میں چٹکیاں لے کر ستاتی ہے

جلا دے میری گلشن گرا جب دیتا ہے اجڑ جائے
کبھی موسم برابر ہیں بہار آئے خزاں آ جائے
فلک سے آگ برسے یا زمیں غرقاب ہو جائے
کوئی قانون قدرت کا رہے یا جائے مٹ جائے
تمنا کی جب کہ نظروں میں آ کر تصویر آتی ہے
کسی کی یاد دل میں چٹکیاں لے کر ستاتی ہے

وید پرچار کی سکیم

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جنرل اجلاس کے موقعے اور میرے بھائی سردار ہر سنگھ جی۔ پریم نگر گوالمنڈی لاہور کو یہ کام سپرد کیا ہے کہ ہم ستیارتھ پرکاش کے ذریعہ دھرم کا پرچار دیگر ممالک میں کیسے کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے نویدن ہے کہ جو بھائی اپنے وچار اس سمبندھ میں پرگٹ کرنا چاہیں۔ وہ بھی یا میرے بھائی سردار ہر سنگھ جی کو جلدی بھیجنے کی کرپا کریں۔ آریہ سماجوں کے منتری مہودیوں سے نویدن ہے کہ وہ اپنے سبھا کے سب سنگوں میں اسے گوشت کرنے کی کرپا کریں۔ (چونی لعل منتری آریہ سماج لاہور گوالمنڈی):

اچھوت

(از ڈاکٹر دھنی رام جی پریم)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۳)

گرام میں پہنچے تو شور مچ گیا۔ جس بات کی آشا تھی۔ وہی ہوئی۔ اس کھلبلی پر مجھے آشچریہ نہ ہوا۔ آشچریہ تو تب ہوتا۔ جبکہ نہ کھلبلی نہ مچتی۔ سب جگہ یہی چرچا ہونے لگی۔ پنڈت شیام لال کے گھر میں ایک چمار کی لڑکی رہتی ہے بھلا یہ برادری کو بھی منظور ہو سکتا تھا۔ پنچایت ہونے لگی۔ اور سب نے مل کر مجھے ڈنڈ بھی دے دیا۔ پنچ کون تھے؟ بڑے بڑے نام دھاری برہمن۔ جن کی چوٹی کنوئیں سے جل کھینچ کر لا سکتی تھی۔ جن کے تلک آکاش دھنش کو بھی مات کرتے تھے۔ جن کے ہونٹ رام رام کہتے کہتے موٹے پڑ گئے تھے پرنتو اُن کے بھیتری جیون کیا تھے؟ ایک دو تین گربھ گرا چکا تھا۔ دوسرا چھپ چھپ کر شراب پیا کرتا تھا۔ تیسرے نے اپنے پتر کی وِدھوا پر ہی ہاتھ صاف کیا تھا۔ چوتھے کا تعلق ایک غیر عورت سے تھا۔ پانچویں نے اپنی پتری کے شوہر الیہ کا سارا دھن ہضم کیا ہوا تھا۔ اور وہ پتری وِدھوا ہو کر ماری ماری پھرتی تھی۔ یہ تھے پنچ جو لمبے لمبے ہاتھ پھیلا کر میرا نیائے کرنے بیٹھے تھے۔ اُن کے پاس روپیہ تھا۔ اُن کے پاس ٹھگنی تھی۔ اس لئے وہ برادری کو جدھر چاہتے تھے۔ نچاتے تھے۔ جو اُن کا منتر تھا وہ برادری کا منتر تھا۔ جو اُن کا منتر تھا۔ وہ برادری میں مانیہ تھا۔ وہ اسی بل پر اپنے کالے کو کرموں پر پردہ ڈال سکتے تھے۔ برادری کی پنچائتوں کے ہاتھ میں اب تو شکتی رہی نہیں ہے۔ ہاں حقہ پانی کا بند کرنا اُنہوں نے ہاتھ میں رکھا ہے۔ جو پنچوں کے اشارے پر ذرا یوگ میں لایا جا سکتا ہے۔ میرے پاس حکم نامہ آ پہنچا۔ یدی پنچائتوں کا ہی راجیہ ہوتا تو میرا اپرادھ پھانسی کے ڈنڈ سے کم نہیں تھا پرنتو میرے سوبھاگیہ سے اتنا ادھیکار انہیں نہیں تھا۔ مجھے "دھنسکار" کا ڈنڈ ملا تھا۔ میرا حقہ پانی بند تھا۔ کب تک؟ جب تک کہ میں گنگا کو گھر سے نکال کر ساری برادری کو مٹھائی پوری نہ کھلاؤں اور مہادیو جی پر ایک سوا ایک روپیہ اور ایک ناریل نہ چڑھاؤں۔

میں اس سے دچنت نہ ہوا تھا۔ میں نے جو کاریہ اپنے اوپر لیا تھا۔ اُس کے سنکٹوں کو جانتا تھا۔ اور ان کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہتا تھا۔ میں گنگا کو دیو کنیہ بنانے کا پرتگیہ کر رہا تھا۔ اور ادھر مجھے سمجھتا ہوں ہی تھی۔

اس سے اوھک سنتوش کی بات میرے لئے اور کیا ہو سکتی تھی؟ گنگا شدھ رہنا سیکھ گئی تھی۔ بھوجن اچھا بنانے لگی تھی۔ گھر کا پربندھ کرنا اُسے آ گیا تھا۔ اسی گتی سے وہ پڑھنے میں بھی آگے بڑھ رہی تھی۔ اُسے ایشور نے بدھی دی تھی۔ اور شور دیا تھا۔ میں انہیں اُپیوگی سانچے میں ڈھال رہا تھا۔ سب سے زیادہ اُنتی اس نے سنگیت میں کی تھی۔ وہ اچھا گانے لگی تھی۔ اور کچھ کچھ ستار بجانے لگی تھی۔ نتیجہ یہ ہے وہ "ایک پتا کے سب سنتان" ستار پر گایا کرتی تھی ؛

دن اسی پرکار بیتنے لگے۔ کئی مہینے اسی پرکار ویتیت ہو گئے۔ گنگا اب پہلے کی گنگا نہیں رہ گئی تھی۔ اُس کے ہاتھ باد ویش بھوشن بول چال رنگ ڈھنگ آدی دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک اچھوت لڑکی تھی۔ اور "اچھوت" شبد چماروں کے مستک پر تھوڑا ہی لکھا ہے۔ یدی اُنہیں اچھی پرستھیوں میں رکھا جائے تو وہ برہمن کے پتروں کو بھی مات کر سکتے ہیں۔ برہمنوں اور اُچیہ ورن کے ہندوؤں کی سنتان نے ہی سنسار میں سپھل ہونے کا ٹھیکہ تھوڑے ہی لیا ہے ؛

اُدھر ضلع میں میرا سمبندھ پکا ہو گیا تھا اُدھر سے بھی ورودھ کی مجھے آشا تھی۔ پرنتو ابھی تک اس کے کوئی لکشن مجھے دکھائی نہیں پڑے تھے۔ پرنتو اس پرکار کب تک چل سکتا تھا۔ میرے سسر بھی تو ایک کٹر برہمن تھے۔ وہ بھلا یہ کب سہن کر سکتے تھے۔ کہ جو ایک اچھوت کو اپنے گھر میں شرن دیئے ہوئے ہے۔ اُس کے ساتھ ان کی کنیا کا بواہ ہو۔ آ ہی تو دھمکے۔ لال پیلے ہو رہے تھے مانو میں اُن کا جھگڑالو داماد نہیں۔ کنتو کوئی گرا پڑا پاپی ہوں ؛

"شیام لال" آپ بولے

"کہئیے"

"یہ کیا کر رہے ہو؟"

"کیا؟"

"ایک چمار کی لڑکی کو اپنے گھر میں رکھ رہے ہو۔ اور کیا"

"اس میں ہرج کیا ہے؟ کیا اور لوگوں کے یہاں نوکر نہیں ہیں؟

"نوکر ہیں تو چمار تو نہیں ہیں! اگر نوکر ہی رکھنا تھا۔ تو کوئی برہمن نہیں ملتا تھا؟

"جب نوکر ہی رکھنا ہے۔ تو وہ برہمن ہوا تو کیا۔ چمار ہوا تو کیا؟ کوئی برہمن نوکر رکھتا ہے۔ کوئی ٹھاکر نوکر رکھتا ہے۔ کوئی کہار نوکر رکھتا ہے۔ میں نے ایک چمار نوکر رکھ لیا تو کیا ہوا کام کرانے سے مطلب ہے"

"تم پر مجھے شرم آتی ہے"

"کیوں؟"

"کیونکہ تم نے سارے پرکھاؤں کا نام نیچا کر دیا۔ اگر تمہارے باپ زندہ ہوتے۔ تو تمہارا گلا گھونٹ دیتے۔ تمام برادری چرچا کر رہی ہے جس کو ہم رشتہ داروں کی بھی گردن نیچی ہوتی ہے"

"پرکھاؤں کا نام ہی کب تھا۔ جو نیچا کر دیا اور رہی برادری کی بات۔ سو برادری کے پاس سوائے ایسی چرچا کرنے کے اور کام ہی کیا ہے"

"لیکن برادری میں رہ کر برادری کی بات ماننی ہی پڑتی ہے"

"وہ دن گئے"

"وہ دن نہیں گئے۔ تمہیں برادری کی بات ماننی ہی پڑے گی"

"ہاں"

"ہاں اور اس لڑکی کو گھر سے نکالنا ہی پڑے گا"

"کہے جائیے"

"اور سارے براہمنوں کو جمع کر مہادیو جی پر ناریل چڑھانا پڑے گا"

"اور اگر میں برادری کی بات نہ مانوں؟"

"تو میں اپنی لڑکی کی سگائی واپس لے لونگا"

"یہ بات" کہہ کر میں نے گنگا کو آواز دی اُس نے بھیتر آ کر پوچھا:-

"مجھے آپ بلا رہے تھے؟"

"ہاں گنگا، ایک گلاس میں پانی دے جاؤ"

گنگا چلی گئی۔ وہ اُچھل کر بولے :-

"گلاس میں پانی"؟

"جی ہاں"

"کس کے لئے؟"

"آپ نہ گھبرائیے۔ آپ تو پی ہی نہیں سکتے"

"کیا تم پیو گے؟"

"ہاں، پیاس لگی ہے"

"چماری کے ہاتھ کا پانی"

"پانی کنوئیں کا ہے۔ اس میں وہ کچھ ملا تھوڑے ہی دے گی"

"تمہارا اتنا حوصلہ" وہ غصہ میں بھر کر بولے ؛

"آپ اسے حوصلہ کہتے ہیں۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ پرنتو آپ یہ سن کر پرسن ہونگے کہ ... سے ... اور ... ...

میں اُس کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا بھی کھاتا ہوں"

"کھانا؟ ہرے ہرے اس کا بھی کوئی ٹھکانہ ہے۔ سارا دھرم نشٹ کر دیا۔ تینوں ترلوک میں آج تک کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔ رشی منیوں نے جو مریادا بنائی تھی۔ اُس پر بھی چھری پھیر دی۔ میں تم جیسے پاپی کا مکھ اب نہیں دیکھنا چاہتا"

وہ اُٹھے۔ میں نے اُنہیں پرنام کر کے کہا "کشٹ کے لئے دھنیہ واد۔ برادری سے کہہ دیجئے۔ کہ انہیں مٹھائی پوری نہ مل سکے گی۔ اور آپ یہ یاد رکھئے۔ کہ میں آپ کی لڑکی سے وواہ نہیں کر سکتا"

"چلئے" چلئے "رک کر وہ بولے:-

"میں جا رہا ہوں۔ پرنتو یہ یاد رکھو۔ کہ مرتے سمے یم کے دوت تمہیں نرک میں بھی نہ لے جائیں گے"

"اس کی آپ چنتا نہ کیجئے۔ آپ کو یاد ہے کہ ایک ... مرتے سمے اپنے پتر "نارائن" کو پکار رہا تھا۔ دھرم دوتوں نے جو سنا۔ کہ وہ "نارائن! نارائن" پکار رہا ہے۔ تو اُسے سورگ کو لے گئے۔ وہی بات میرے ساتھ ہو گی۔ اس لڑکی کا نام گنگا ہے۔ جب میں مرنے لگوں گا۔ تو اُسے پکاروں گا۔ اور سورگ پہنچ جاؤں گا۔ آپ کے یم کے اندھے دوت سلامت چاہئیں سورگ کیا کٹھن بات ہے"

وہ دانت پیستے ہوئے چلے گئے۔ اُدھر سے گنگا پانی لے کر آ گئی۔ اُس کا مکھ اداس تھا میں نے آشچریہ سے پوچھا:-

"گنگا! کیا بات ہے؟

"کچھ نہیں"

"تو اداس کیوں ہو؟"

"میں . . . میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں"

"جانا چاہتی ہو۔ کیوں؟"

"کیونکہ میں آپ کے لئے کلنک کے سمان ہوں۔ جب تک میں یہاں رہونگی۔ آپ کو دکھ ہی اُٹھانے پڑیں گے"

"تو کیا تمہیں یہاں کشٹ مل رہا ہے؟"

"مجھے کشٹ؟ اس کی کوئی کلپنا بھی کر سکتا ہے۔ آپ نے مجھے گندے نالے سے نکال کر گنگا جل کی پاٹشالا میں لا بٹھایا۔ مجھے پڑھایا لکھایا۔ پشو سے منش بنایا۔ اتنا ... ایک منش دوسرے منش پر کر سکتا ہے؟ ... کر جبکہ وہ دوسرا منش ایک اچھوت ... ایک ... دیکھتی ہو۔ جس کا ... ہی ٹھوکر کھانا۔ ... اور اُس کے لئے ... والے سے کہتا ... میرے لئے یہ بہت بڑی بات ہے۔ ایک اچھوت بالک ...

اس سے ادھک کے لئے کا سا بھی نہیں کر سکتی
تھی پایا تو اس کے لئے اسمجھوری ہے۔ ایسی
کہا میں آپ کو چھوڑ کر جانے کی بات
دنیا میں ہزاروں جنم ہوں۔ اور ہر
کر سکتی تھی۔ بیدی ہزاروں جنم لے
آپ کے چرنوں کی دھول پہونچوں
جنم میں نتیہ آپ کے چرنوں کی دھول پہونچ
سکتی۔ پرنتو مجھے
اب بھی آپ سے الگ نہیں ہو سکتی۔ پرنتو مجھے
پڑے گا۔ اپنے لئے نہیں۔ آپ کے لئے"
"ٹھوکر مت ہو! میرے لئے تمہیں کیوں
جانا پڑے گا؟ کیا برادری کے دھتکار سے ڈرتی
ہو؟ اس سے مجھے کیا کشٹ ہے۔ میں باہر
جانے کے لئے اسی پرکار جاتا ہوں۔ سب کام
اسی پرکار ہوتے ہیں۔ برادری میں وہ چار
لوگ بیدی اچھوتوں کے پرتی سدبھاؤ دکھلانے
لگیں گے۔ تو برادری بھی کچھ دنوں میں ٹھیک
ہو جائے گی"
"پرنتو یہ برادری کا دھتکار ہی نہیں ہے یہ
اس سے بھی ادھک آدھ شیک بات ہے۔ میں نے
آپ کی سب باتیں سنی تھیں"
"کیا تمہارا ارتھ ہے میرا وواہ؟"
"ہاں!"
"پرنتو اس میں کیا ہے؟ میں نے سنبندھ
چھوڑ دیا۔ اس کا وواہ کسی اور جگہ ہو جائے گا"
"کیا آپ اس سے پریم نہیں کرتے؟"
"پریم! میں نے اسے دیکھا بھی نہیں ہے۔
کئی ورش ہوئے پتاجی یہ سنبندھ پکا کر گئے
تھے۔ میں کیول ان کی بات نبھا رہا تھا"
"پرنتو پھر بھی مجھے جانا ہی پڑے گا۔ یہ نہ
بھی آپ کسی اور سے وواہ کریں گے ہی۔ میں
ویرتھ ہی بادھا ڈالنے کا کارن ہو جاؤں گی"
میں نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کا شریر
کانپ رہا تھا۔ پلک جھپکے جا رہے تھے۔ مکھ
پیلا پڑتا جا رہا تھا۔ میں بولا "گنگا!"
"ہاں" اس نے دھیرے سے کہا
"میری طرف دیکھو"
اس نے سر اوپر کو اٹھایا۔ اس کے نینوں
میں دو بوندیں تھیں "تم اس گھر کو نہیں چھوڑ
سکتی ہو۔ یہ گھر تمہارا ہو جائے گا۔ تمہیں یہ
سنبھالنا پڑے گا"
"یہ کیسے؟"
"میں تم سے وواہ کروں گا"
"مجھ سے وواہ؟ براہمن اور چمار کا وواہ؟"
"براہمن اور چمار کا وواہ نہیں۔ چمار اور چمار
کا وواہ"
"پرنتو آپ تو براہمن ہیں"
"تھا اب نہیں۔ کبھی تھا ہوں۔ براہمنوں نے مجھے
نکال ہی دیا ہے۔ اب میں چمار ہوں، اچھوت
ہوں۔ یاد نہیں ہے"

"ایک پتا کے سب سنتان"
وہ کچھ نہ بولی۔ میرا ہاتھ پکڑ کر زمیں
بیٹھ گئی۔ اور ہم گانے لگے:
ویش، براہمن، چمار، نائی
مسلمان، ہندو یا عیسائی۔
یہ سب پرتم بھید بھاؤ ہیں ان میں تو نہ جان
لگ جاسے تگے پریم سے تج جھوٹا ابھیمان
سب کا ایک وہی بھگوان
گانا سماپت کر کے میں نے پوچھا "کہو
طے رہا؟"
"رہا" اس نے ہنس کر کہا

* * *

گنگا اب میری ہے۔ وہ برہمنی ہے یا
میں چمار ہوں۔ کہہ نہیں سکتا۔ پرنتو اتنا
میں جانتا ہوں۔ کہ ہم دونوں ایک دوسرے
کے ساتھ بڑے سکھی ہیں۔ مورکھ اسے چماری
کہیں، اچھوت کہیں یا کچھ بھی کہیں۔ وہ
چندر جیوتسنا کے سمان دھول ہے۔ بسنت
کے سمان سوربھ بھئی ہے۔ اور اس انت
وشو کے سمان وشال ہردیا ہے۔

'پرکاش' کی اشاعت بڑھانا ہر ایک
آریہ سماجی کا فرض ہے۔

آئینہ

ہندوستان میں بیوہ عورتوں کی کثرت

ہندوستان کی گذشتہ مردم شماری کے
اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ملک میں
اس وقت بیوہ عورتوں کی مجموعی تعداد
۲۶۸۳۴۸۳۸ ہے۔ ان میں مسلمان
بیوہ خواتین کی تعداد ۴۷۱۲۵۶۳ ہے۔
ہندوؤں میں بیس فیصدی اور مسلمانوں میں
تقریباً سولہ فیصدی عورتیں بیوہ ہیں۔
ہندوؤں میں اس کثرت پر استعجاب کی کوئی
وجہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان میں عقد
بیوگان مذہباً ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔
اس کے علاوہ رسم و رواج کے بندھنوں سے
اس طرح جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ ان کے لئے
اصلاحات کی طرف قدم بھی اٹھانا مشکل ہے
لیکن اس پر بھی ہندو مصلحین گرد و پیش
کے حالات سے متاثر ہو کر ہندوؤں میں
عقد ثانی کے ترویج کی کوشش کر رہے ہیں
ان کی سوسائٹی میں اب ایسے لوگوں کی کمی
نظر نہیں آتی۔ جو عقد ثانی کی ضرورت
و اہمیت کو نہ سمجھتے ہوں۔ عقد بیوگان
کی جو انجمنیں آج کل ہندوؤں میں قائم ہیں
وہ بہت کامیابی کے ساتھ اپنے کام کو آگے
کو بڑھا رہی ہیں۔ اور ہندوؤں میں بیواؤں
کے عقد ثانی کثرت سے ہونے لگے ہیں۔
برخلاف اس کے مسلمانوں کا مذہب بیوہ کے
دوسرے عقد کی اجازت دیتا ہے۔ اور
کسی بیوہ کے سرپرستوں کو مذہباً اس کا
حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ بیوہ کو اس
کی مرضی کے خلاف عقد ثانی سے باز
رکھیں اس کے باوجود بھی مسلمان بیوہ
خواتین کی اتنی کثرت کا ہونا سخت افسوس
ناک ہے" (سرفراز یکم جون)

راجپوتانہ میں سنیاسیوں کا کام

"کہنے کو تو ہم بڑے گرو کے ساتھ کہہ دالتے ہیں۔
ابھی آریہ سماج نے اپنا کام کر ہی چکا۔ اب اسے کرنا
ہی کیا ہے۔ پرنتو راجواڑوں کی آدم گردی پر جا
کی طرف کوئی نہیں دیکھتا۔ ان ریاستوں تک آریہ
سماج کا سندیش پہنچانے کی کسی کو چنتا نہیں
ہے ہم سمجھتے ہیں۔ آریہ سنیاسی اس کام کو بڑی
خوبی کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ ہمارا وشواس ہے
کہ یدی پوجیہ سنیاسی پرچار کا کام یہ سنبھالیں
ہاں کریں۔ تو ریاستوں میں کسی پرکار کا سندیہ
نہیں رہ جاتا۔ ان کے آدرش جیون اور اپدیش

اپدیشوں کا پربھاو راجاؤں
پر پڑے بنا کبھی نہ رہے گا۔ اگر سال
بھر کے بھیتر ان میں ایک نریش بھی آریہ سماج
کا سیوک بن جائے۔ تو اس کے دوارا پرچار
میں کتنی ہی سودھائیں ہو سکتی ہیں۔ ریاستوں
تک آریہ مشنریوں کے نہ پہنچنے سے ان کے
پردوں میں آریہ سماج کے وردھ کتنے ہی
بھرموں کو سمان مل چکا ہے۔ یہ بھرم پارسپرک
وارتالاپ اور اپدیشوں دوارا ہی دور ہو سکتے
ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ پرتیکارنی سبھا اور
سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا اس مہتو پورن
کاریہ کو اپنے ہاتھوں میں لیں اور ریاستوں میں
پرچار کرنے کے لیے دو دو انوں تھا سنیاسیوں
کا چناؤ کر اس کاریہ کو شیگھرتا پورونک پرارمبھ
کریں۔" (آریہ مترا)

مشنریوں کی ضرورت

"آریہ سماج کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو
مشنری بن کر اپنی زندگی بسر کریں۔ صرف پنجاب
میں ہی نہیں۔ بلکہ باہر جا کر بھی پرچار کا کام سنبھالیں
جو اعداد و شمار مختلف ذرائع سے ہمارے پاس
پہنچے ہیں۔ انہیں دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے یہ
درست ہے۔ کہ ہماری تعداد پہلے سے دوگنی
ہے۔ لیکن ہم اس سے سنتشٹ نہیں ہیں۔
آریہ سماج کا پیغام ہی اس قسم کا ہے۔ کہ لوگ
اسے خود بخود گرہن کرتے ہیں۔ ضرورت اسے
درست طریق پر پہنچانے کی ہے۔ سیوا کا برت
دھارن کرنے والے نوجوان اپنے آپ کو سبھا کے
حوالے کر دیں۔ اور دید پرچارک منڈلی کو مضبوط
بنائیں۔ وہ اپنے آچرن سے اپنے پریم سے
دوسروں کو پربھاوت کریں۔
نوجوان ہی نہیں۔ وہ برودھ آریہ سماجی
جنہوں نے اپنے آپ کو دنیاوی کاروبار سے
الگ کر لیا ہے۔ وہ بھی بڑی سہائتا کر سکتے
ہیں۔ وہ سماجوں کے نریکشک پرچارک
کے ایشٹھاتا یا سوئم پرچارک بن کر ایک
بڑی شکتی بن سکتے ہیں۔ پنشن لے کر گھر میں
بیٹھ کر ملک اور قوم کے لئے مفید بننے کی
کوشش کی جا سکتی ہے۔ اگر وہ گیروے کپڑے
پہن کر سنیاس نہ لینا چاہتے ہوں۔ تو بھی
وہ اس کے بغیر بھی سماج کے سہائک بن
سکتے ہیں۔" (آریہ گزٹ)

پنجاب کے عیسائی۔ گذشتہ مردم شماری

ڈاکٹر مونجے لاہور تشریف لائے - اور انہوں نے پنجاب کی مینارٹیوں میں سیاسی حقوق کے متعلق کوئی سمجھوتہ کرا دینا چاہا - جو کامیاب ہو ہی چلا تھا - کہ اتفاق کر جانے کے دوسرے ہی دن بعد پنجابی عیسائی پینترا بدل گئے - ان کی اس تلون مزاجی کا باعث یہ تھا - کہ انہیں کسی نے اس امر کا یقین دلا دیا تھا کہ حکومت مسلمانوں کے ساتھ ہے - اور طاقت مسلمانوں کے ہی سپرد کرنا چاہتی ہے - نوکریوں کی تقسیم مسلمانوں کے ہاتھ ہوگی - ان سے بگاڑنا نوکریوں سے محروم ہونا ہے - جو غریب نوکریوں کے لئے ہی عیسائی دھرم کی شرن میں آئے ہوں - انہیں نوکریوں کو خطرہ میں ڈالنا کب گوارا ہو سکتا تھا - چنانچہ بہت سے اصحاب نے تو نوکریوں کے لئے ہی اقلیتوں کے اتحاد میں شامل ہونے سے انکار کر دیا - اور کچھ وہ لوگ تھے - جو مسلمانوں سے عیسائی بنے - قدرتی طور پر ان کی محبت مسلمانوں سے ہے - اور وہ ہندوؤں یا سکھوں کی خاطر مسلمانوں کو ناراض نہیں کر سکتے - انہوں نے بھی مینارٹی اتحاد میں شرکت سے انکار کر دیا - اور جو ہندو سے چماروں میں سے عیسائی بنے ہوئے لوگ ہیں - یہ تو مطلب کے بندے ہیں - انہیں اپنے حلوے مانڈے سے غرض ہے - عیسائیت سے کوئی پریم نہیں - ہمارا بعض ایسے اصحاب سے پالا پڑا ہے - اور ہم اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں - کہ ان لوگوں کا کوئی اصول نہیں - ان کے جیون کا روپیہ کمانے یا مطلب نکالنے کے سوائے کوئی ادیش نہیں - وہ اپنی زندگیاں آرام سے بسر کرنا چاہتے ہیں اور اس آرام کے مقابلہ میں مذہب اخلاق یا دھرم کو ہیچ سمجھتے ہیں - پنجابی عیسائیوں میں کوئی با اصول لوگ بھی ہیں - لیکن ان کی کوئی پیش نہیں جاتی - ایسے لوگوں سے اتحاد کوئی معنی نہیں رکھتا - ڈاکٹر مونجے ان کی ذہنیت سے واقف نہ تھے - ورنہ انہیں اتحاد میں شامل کرنے کی کوشش ہی نہ کرتے" (شیر پنجاب)

مسلمان قرآن کو چھوڑ رہے ہیں

"افسوس! کہ آج مسلمانوں نے اس کتاب کو اپنا رہنما نہیں رکھا - ہر ایک ملا اور پیر کو اپنا رہنما سمجھا - ہر ایک فقہ کے امام اور فقہ کی کتاب کو اپنا رہنما سمجھا - مگر قرآن کو اپنا رہنما نہ سمجھا - قرآن نے بلند آواز سے کہا تھا - سب سے پہلی آیت میں کہا تھا - کہ اس کتاب کے رہنما ہونے میں شک نہ کرنا - اس بات میں ذرا بھی شک نہ کرنا - کہ یہ کتاب ہی تم کو منزل مقصود تک پہنچانے والی ہے - مگر اسی کتاب کو مسلمانوں نے چھوڑا ہوا ہے" (پیغام صلح ۷ جون)

مزارات پر خرافات

"کون نہیں جانتا کہ مزارات پر عرس اور میلے کرنے والے سب حنفی ہی ہوا کرتے ہیں - مگر اب حالات کے اقتضا سے ایک حنفی اخبار خود ہی اس موضوع پر رقمطراز ہے - کہ برادران ہنود اور خالصہ بھائیوں نے اپنے بزرگوں اور رہنماؤں کی یادگار میں جو میلے اور سالانہ جلسے مقرر کر رکھے ہیں وہاں دھرم کی اشاعت - بزرگوں کے سیاسی اور مذہبی کارنامے بیان کر کے قوم میں احساس بیداری پیدا کیا جاتا ہے - لیکن ہمارے جن مذہبی صفات بزرگوں کے مزاروں پر میلے اور عرس ہوتے ہیں - وہاں ڈھول ڈھمکا - ناچ مجرا اور راگ رنگ کی کثرت ہی دیکھنے میں آتی ہے - علاوہ مالی نقصان کے اس قسم کے عرسوں میں شامل ہونے والوں کے لئے بداخلاقی و بدکرداری کے اڈے بھی موجود رہتے ہیں - افسوس ہے کہ نونہالان قوم کا وہ دل اور دماغ جو قوم کے سود و بہبود کے لئے وقف ہونا چاہیے تھا - ان خرافات کی نذر ہو رہا ہے - کیا ارباب شریعت و طریقت ان خرافات کو ختم نہیں کرنے کے لئے میدان عمل میں آئیں گے - ہم سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ایسی خانقاہوں اور گدیوں کا پتہ دے سکتے ہیں جہاں میلوں اور عرسوں پر بجز تخریب اخلاق کے اور کوئی تعلیم ہی نہیں دی جاتی - خدا کرے کہ یہ تحریک دور ہو اور قوم زندہ ہو جائے" (مسلمان ۲۹ مئی)

حقیقی پرمارتھ

"ایکانت میں بڑا فائدہ ہے بشرطیکہ آپ کے دل میں مالک کے سوائے دوسری کسی چیز کا خیال نہ آئے - آپ ظاہرا تو گوشہ تنہائی میں بیٹھے ہیں - اور من کابل میں گھوڑوں کی خرید و فروخت میں مصروف ہے - تو ایسی تنہائی سے کیا فائدہ؟ آپ دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیوی آلائشوں سے پاک و مبرا رہ سکتے ہیں بشرطیکہ آپ کا نفس آپ کے زیر ہو - جنگل میں بیٹھ کر عبادت کرنا سچا پرمارتھ نہیں - بلکہ دنیوی فرائض سرانجام دیتے ہوئے مالک کی یاد میں مصروف رہنا اور من کو قابو کرنا ہی حقیقی پرمارتھ ہے - جہاں آپ نے من کو فتح کر لیا - آپ کے لئے دنیا یا تیاگ کی زندگی یکساں ہے - کیونکہ آپ جس وقت چاہیں گے مالک کی یاد میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں گے دنیا میں رہتے ہوئے بھی آپ کا من اس سے دور رہے گا - اور اگر من پر قابو نہیں تو جنگل میں بیٹھے ہوئے بھی دنیوی خواہشات سے مغلوب رہیں گے" (پریم پرچارک)

"پرکاش" میں اشتہار دے کر آپ یقیناً فائدہ اٹھا سکتے ہیں - اور اپنی تجارت کو فروغ دے سکتے ہیں -

کیا آریہ سماج کی ضرورت نہیں؟

(از دیش بھگت کنور چاندکرن سارڈا اجمیر)

کے الفاظ سے مجھے بہت دکھ ہوتا ہے۔ دل پھٹ جاتا ہے۔ ہا! آریہ سماج میں جہاں پہلے جوش کے گیت گائے جاتے تھے۔ سارے سنسار کو ویدک دھرم کی جھنڈے تلے لانے کے ارمان تھے۔ جہاں [illegible] سا ہیں۔ اللہ کہتا تو دھرم کی پر بل دیگ ان میں آریہ ویر آنسوؤں پر ستر ابور ہوتے تھے۔ وہاں آج کل آریہ سماج کے سماچار پتروں میں اور اتسووں کے ایڈیٹوریل [illegible] میں آریہ سماج کی ادھوگتی اور اتساہ ہینتا۔ کاریہ کرتاؤں کے باہمی جھگڑوں اور ناگ دوویش کے ترانے سننے میں آتے ہیں۔ جہاں ہر ایک اتسو پر پہلے سے زیادہ سے زیادہ آریہ سماج کے سبھاسد بننے میں لوگ فخر سمجھتے تھے۔ اور بڑے اتساہ سے سبھاسد بنا کرتے تھے۔ وہاں اب نئے سبھاسد بنانا تو درکنار پرانے سبھاسد ہی اداسین ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ ادا سینتا اور علیحدگی کی لہر یہاں تک چلی ہے۔ کہ مراد آباد کے [illegible] میں اسباب پر واد وواد ہو رہا ہے کہ آریہ سماج کا کام سماپت ہو چکا۔ اب اس کی آئندہ کے لئے ضرورت نہیں ❊

بیٹن کی حد ہو گئی۔ کیا آپ نے کبھی اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر سوچا ہے۔ کہ اس ادھوگتی اور اداسینتا کا کارن کیا ہے؟ ہم کہ اس کا کارن ہے کہ جس آریہ سماج کی چھاپ سارے سنسار پر لگی۔ کہ بھارت میں اگر کوئی جیتی جاگتی سماجک شکتی ہے۔ تو وہ آریہ سماج ہے دوبارہ کبھی جاتی لگی۔ اس نے کندھے ڈال دیئے۔ اس کے کئی کارن ہیں۔ پرنتو سب سے بڑا کارن ہے ہماری مانسک اوستھا۔

"اس گھر میں آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"

والی کہاوت ہمارے اوپر صادق آرہی ہے ہم نے رات دن آریہ سماج کے سدھار کی دھن میں غلط راستہ اختیار کر لیا اور آریہ سماجیوں کو اس قدر پبلک پلیٹ فارموں سے اور لیکھوں میں کوسنا شروع کر دیا۔ کہ دوسرے لوگوں کو آریہ سماج ایک جھگڑے کی جڑ دکھائی دینے لگی۔ کارنی سماج کمیات ہونے لگی۔ ہم کاریہ کرتا [illegible] کچھ اور اپدیشکوں میں کھچے اور مل گئے۔ ہماری سوارتھ بدھی نے ہماری پر اپکار کی بھاونا نشٹ کر دی۔ ہم ہی نے مسلمانوں کے سنگٹھن کی رات دن تعریف کر کے مسلمانیت کا پرچار کرایا۔ اور اپنے ویدک سوریہ کو ڈھکا دیا۔ کہ جو پہلے ہم دوسرے دھرموں کے ٹمٹماتے ہوئے چراغوں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ وہ اچھے گورو اور ابھیمان ہم نے اپنے ہاتھوں کھو دیا۔ کہاں ہے وہ جوش! جب ہم بتایا کرتے تھے۔ کہ ہمارے سامنے دنیا کے شوشیہ اسلام اور عیسائی دھرم ٹھہر نہیں سکتے۔ مسلمانوں کے سینکڑوں فرقے ہیں۔ ان کے شیعہ سنی آپس میں لڑتے ہیں۔ رات دن کچہریوں میں ایک طرف کے مسلمان دوسری طرف کے مسلمانوں سے مقدمہ بازی اور فوجداریاں کرتے ہیں۔ ان میں کوئی دوستی کی خوبی نہیں۔ پر ان کے سنگٹھن کا جھوٹا طلسم اور ہوا ہندو دھرم پر مرنے ہی عیب یا ہم اپنے سا پتا ہک ست سنگوں میں اپنے بچوں کمار ولیوں اور بچے لے اردیں کرتے جاتے ہیں۔ ان سنگوں میں اگر ہم سچ پورن شکشا میں دینی کے نیدیوں کی شکشا کے سامنے سب دوسرے دھرموں کا مقابلہ کریں گے۔ تو سماج کے چوتر گن میں انہیں سمہاستا ملے گی۔ اور اگر انہیں ست سنگوں میں اپنی اوننتی۔ دُردشا اور کلہہ اور راگ دویش کا رونا روتے رہے۔ تو ایسے وعادوں کا بیج اردین ہوتا ہے۔ کہ آگے چل کر سماج سے پریم ہونے کے ستھان میں گھرنا ہو جاتی ہے۔ اور کمار اور یووکوں کے کومل ہردیوں میں بجائے ویدک دھرم کے مہتو کے اسلام اور عیسائیت کا مہتو بیٹھ جاتا ہے۔ اگر مورتی بنانے والا بہت ہی کاریگر اور ودوان ہو تو سنگ مرمر کے بے ڈول ٹکڑے کو کیسی سندر مورتی کی شکل میں بدل دیتا ہے۔ کہ لوگوں کے منہ سے پرشنسا کے سوائے کوئی دوسری بات نہیں نکلتی۔ اسی طرح اگر آریہ سماج کو سنسار کے سامنے سروانگ سندر روپ میں اپستھت کرنا ہے۔ تو اس کے اپدیشک کوی اور لیکھک اس مورتی کار کی طرح آریہ سماج کے رتن سنگوں کی ویدی سے ویدوں کے مہتو کو درشائیں۔ برہمچریہ۔ اتساہ ویرتا کے پالن اور سداچار کے سنگار سے اسے پرتشٹھت کریں۔ پھر تو آپ دیکھیں گے۔ کہ آریہ سماج کی پرشنسا چاروں طرف سے گونجنے لگتی ہے۔ اور اس میں ادھک سے ادھک سنکھیا میں لوگ سمّلت ہونے لگتے ہیں۔ ہمارا سنگٹھن ہوتے ہی ہماری دکھن وادھائیں دور ہو جائیں گی ہر ایک بات کا بنا سوچے سمجھے وِرودھ کی غرض سے وِرودھ کرنے کی عادت ہمیں چھوڑنی ہوگی۔ اس سمہ آریہ سماج کو لوگوں نے کیا سمجھ رکھا ہے سارودیشک سبھا سب آریہ سماجوں سے صلاح لے کر نشچت کرتی ہے۔ کہ مہرشی دیانند کی نروان اردھ شتابدی سن ۱۹۳۳ء کے اکتوبر میں دیپ آولی کے مہوتسو پر اجمیر نگر میں منائی جائے پرنتو ایسے پرش بھی ہیں۔ جو اپنا راگ ابھی تک اسی دشہ پر الاپ رہے ہیں۔ کہ نروان اردھ شتابدی منانیکا سمہ ہی نہیں ہے ان ہمانو بھاؤں کا کرتویہ تھا۔ کہ دہلی پدھارتے۔ اپنے وچار پرگٹ کرتے۔ اور اسکے پکش وپکش میں دوسروں کے وچار سنتے۔ اور پھر بہو سمتی سے جو پاس ہوتا اُسے بسرو چشم قبول کر کے کاریہ کو آگے بڑھاتے۔ پرنتو ایسا نہ کر سماچار پتروں میں سنگٹھن کے خلاف آندولن کرنا آریہ پرشوں کو شوبھا نہیں دیتا۔ بلکہ اس سے واہیہ جگت پر برا پربھاو پڑتا ہے۔ اور آریہ پرشوں میں اداسینتا پھیلتی ہے۔ اور کاریہ کرتاؤں کے مارگ میں روڑے اٹکتے ہیں۔ اور وکٹ پرستھتی میں مارگ زیادہ سے زیادہ کنٹک بن جاتا ہے آریہ سماج سنسار میں کرانتی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے۔ کہ پرتی دیدک سدھانتوں پر چلا کر منشیہ تو کیا دیوتا اور امرت کو پہنچائے گا۔ کیا ایسے ہی سنگٹھن سے ہم اپنے ادیشوں کی پورتی کر سکیں گے ❊

آریہ سماج کا دعویٰ ہے۔ کہ یہ ادھینتا ہمارے پتن کا مہان کارن ہے۔ کیا ایسے ہی سنگٹھن سے ہم سوراجیہ لے لیں گے۔ کیا سنگٹھن کے بغیر صرف سوراجیہ شوکت کے ہاتھ ملنے سے ہمیں سوراجیہ مل جائیگا۔ اس سنگٹھن کے ترسکار سے بڑھ کر آریہ سماج کے لئے کوئی بھی ادھک شاپ نہیں۔ ہزاروں آریہ پرش جیلوں میں جا رہے ہیں۔ گروکل کے آچاریہ رام دیو جی اور گروکل کے برہمچاری سوتنترتا کے سنگرام میں جیلوں کا کشٹ بھوگ رہے ہیں۔ پھر بھی آریہ سماج کو مردہ کہا جاتے۔ اور اسکی پرشنسا نہ ہو۔ اس کا ایک ماتر کارن یہی ہے۔ کہ ہمارا سنگٹھن ڈھیلا ہے۔ ہم اپنی سرو پری سروسدیشک سبھا کی آگیا کا پالن نہیں کرتے۔ آریہ سماج نے ہی دیش کو انگریزی شکشا پدھتی کا سچّا شکشا سنسار کے سامنے ثابت کر کے پراچین ویدک شکشا کا مہتو نہ صرف درشایا۔ بلکہ کاریہ روپ میں سینکڑوں شکشنالے کھول کر لوگوں کو جاگرت کر دیا اور اس کا لوہا سب راشٹر کے نیتا مان گئے۔ پھر بھی یہ کہا جاتے۔ کہ آریہ سماج مر رہا ہے۔ اس کی آوشیکتا نہیں۔ اسے میں ایک ہنسی کی بات ہی سمجھتا ہوں۔ جس آریہ سماج کو سیکڑوں ہی بڑے بڑے چکرورتی سمراٹوں کے پتر اور جرنیل نے دھرم کی رکشا کے لئے بدن بھسم خاک رما کر

جنگی کے سکانٹوں میں بھٹکنے آدمی کے ایک کروڑ سو بیکار ستے اور سنسار کے آگے ویدک دھرم کا اپور سواارتھ تیاگ کا آدرش رکھا گیا اس ویدک دھرم کے انو یائی اپنے چھوٹے چھوٹے اختلافات کو سنگٹھن کے ناطے بلیدان نہیں کریں گے؟ کیا وہ اپنی سردیشہ سبھا کی آگیا مان کر سنسار کے سامنے گوتم ادا ہرن رکھنا نہیں سیکھیں گے؟ ذرا اور اسی نالی باتوں اور وڈلیشوں کے لئے سماچار پتروں میں اور پلیٹ فارموں پر کو دنا بند نہیں کریں گے میری آریہ پرشوں سے یہی اپیل ہے۔ کہ سنگٹھن کے تتو کو سمجھ کر اور اپنی پراچین آریہ مریادا کو دھیان میں رکھ کر وہ ایسے دولو دوں میں نہ پڑیں کہ آریہ سماج کی آدرشیکتا نہیں ہے۔ نزدان اور مشتابدی نہیں منانی چاہئے۔ وغیرہ؛

آریہ سماج کہہ رہا ہے۔ کہ پراچین کال سے ہی سمپورن بھارت ورش میں ایک سنگٹھت اور ویاپک گرو کل شکشا پرنالی تھی۔ اور اسی ایوگی شکشن پدھتی سے ہمارے گرام گرام نگر نگر سنگٹھت ہو کر ماتری بھومی کے دکھوں کو مٹا سکتے ہیں۔ انہی سنستھاؤں سے ایسے ایسے ویردوان دھارشنک پیدا ہونگے۔ جن کی چھاپ بھارت پر ہی نہیں۔ سارے سنسار پر ہوگی۔ پھر بھی یہ کہنا کہ آریہ سماج مر رہی ہے۔ اس کی آدرشیکتا ہی نہیں ہے۔ کتنی بھیانک بھول ہے؟

اس لئے آریہ ویرو! اٹھو! بھارت کی سوتنترتا۔ دیش کی شانتی انتر راشٹریہ پریم اور سمار بھوتی منش ماتر کی اُنتی اور سنسار کے آرتھک منگل کے لئے یہ پرم آوشیک ہے کہ ویدک دھرم کے پوتر سدھانتوں کا کاریہ روپ میں پرچار ہو۔ اس کے لئے آریہ سماج اور ویدک دھرم کی آدرشیکتا ہے اور ہمیشہ رہے گی؛

بولو ویدک دھرم کی جے!

مہاتما سمیر سنگھ۔ کالی کمبلی والے

مہاتما سمیر سنگھ پانچ ماس سے جیل میں ہیں پہلے آپ بی کلاس میں رکھے۔ اب آپ کو اے کلاس دی گئی ہے۔ اس سمے آپ فیض آباد جیل میں ہیں؛

شوکبا تی شتابدی آدھیش کے لئے سدھا کے پھول

کسی زمانہ میں پر اُپکارنی سبھا کے کاموں میں اتنی جتنا بڑی دلچسپی رکھتی تھی۔ میں جب سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ تو میرا ہندی کا دستخط اچھا ہونے سے مجھ سے ایک خط سری مہاراجہ صاحب جودھ پور کے نام لکھوایا گیا تھا۔ اس وقت کی جو جو باتیں یاد آتی ہیں۔ اُن تمام میں شاہ پورہ آدھیش کا نام وابستہ رہا ہے۔ کیونکہ آریہ راجاؤں میں آپ کا نام بڑے فخر سے لیا جاتا تھا۔ پچھلے دنوں جب میں اپنے عزیز پروفیسر سدھا کرجی کو ملنے کے لئے شاہ پورہ گیا۔ تو مہاراجہ ادھیراج کے درشن کر کے اپنی سالہا سال کی ترشنا کو نرپت کیا۔ مہاراجہ صاحب ہمیشہ ہی سری سوامی دیانند جی مہاراج کو یاد کیا کرتے۔ اور انکے اپکار کو مانا کرتے تھے۔ سری سوامی جی مہاراج کے یگیہ سمبان میں آپ سمہ سمہ پر یگیہ ہون کراتے اور خود بدولت وہاں شامل ہوتے تھے اکثر سادھو مہاتماؤں کو بلایا کرتے تھے اور اُن کے اُپدیشوں کو سنا کرتے تھے ان کا ویدک دھرم کا پریم کسی سے پوشیدہ نہیں تھا۔ مہاراجہ ادھیراج سرنا ہر سنگھ جی پرجا کے سکھ کے لئے سدا ہی چنتن کیا کرتے تھے۔ انہوں نے لکھوکھا روپیہ خرچ کر کے دو بڑے بھاری تالاب بنوائے۔ جہاں برسات کا پانی جمع کر کے کھیتوں کو پہنچایا جاتا تھا۔ انہوں نے جولاہوں کے کام میں ایسے بہتر تجویز کئے جن سے تھوڑا وقت لگنے سے کام ہو گیا ہو۔ اپنی ریاست میں سکول بورڈنگ ہوس اور سنسکرت کی تعلیم کے لئے جا بجا پاٹھ شالائیں کھولیں۔ میلہ کے وقت جب باہر سے بے شمار تعداد میں لوگ شہر میں داخل ہوتیں۔ تو طبیعت خوش ہو جاتی تھی مہاراجہ صاحب نیم پور کی سیر کو جایا کرتے تھے۔ وقتاً فوقتاً وہ ریاست میں کثرت کے تمام کھیل کرایا کرتے تھے۔ سب پرجا اُن سے بڑی خوش تھی۔ ایک خاص فنڈ میں سے ہندی کی پستکیں ہمیشہ چھپا کرتی ہیں۔ انکی ریاست میں جا کر سری سوامی جی مہاراج کی یاد تازہ ہو

جاتا کرتا ہے - اور مہاراجہ صاحب کے درشن سے
دل باغ باغ ہو جایا کرتا تھا ؛
جب میں نے اُن کے درشن کئے - تو انہوں
نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا - کہ میں شری
سوامی جی کی کرپا کا دھنباد کرتا ہوں - کہ جنہوں
نے مجھے آریہ بنایا - میں نے اپنی حکومت کے انوسار
مہاراج کمار کو تیار کیا ہے - اور اب مہاراج
کمار کے بابا جی پنڈت سندر ٹھاکر جی کے سپرد ہیں
جس طرح چاہیں - ان کو بنا لیویں - سچ مچ یہ
بات بڑی تسلی اور خوشی کی ہے - کہ شری مہاراج
امید سنگھ جی سچے آریہ ہیں - ان کے خیالات
بڑے پوتر ہیں - وہ دل کے بڑے نیک اور
پرجا پالک ہیں - ان کا چرتر اور سچے ویر جیسا ہے
آریہ لوگ ان پر فخر کر سکتے ہیں ؛

اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی قابل ذکر
امر ہے - کہ شری آریہ راجہ امید سنگھ جی کے
سپوت جو شری سندر ٹھاکر جی کے شش رہ
چکے ہیں - انہوں نے بھی اپنے اندر تمام اچھے
اچھے صفات دھارن کر لئے ہیں - اور جو وقت
پرجا کے لوگوں کے اوپر ظاہر ہو گئے - اور
ان کے لئے سندر ٹھاکر جی کو فخر ہے - کہ وہ
شاہزادہ کے جیون ڈھالنے میں مدد گار ہو سکنے کے
قابل ہوئے ہیں ؛

ایشور کرے - خاندان دن دونی رات چوگنی ترقی کرے
اور ویدک دھرم میں پورن پریم رکھتے ہوئے
اپنی پرجا کے سکھ کی درشا کرتا رہے - آریہ
لوگوں کو شری مہاراجہ امید سنگھ جی سے
پوری پوری امید ہے - کہ وہ تمام نیک گنوں
کو جو ان کے اندر موجود ہیں کام میں لا کر
سچے آریہ بنے رہیں گے - (نرنجن ناتھ) ؛

جلال پور میں ویدک وواہ - جلال پور ضلع گجرات میں لالہ پربھدیال کی لڑکی شری
شیلا دیوی کا بواہ کوئٹہ کے لالہ برج لال جی کے
ساتھ پنڈت وشو ناتھ اپدیشک آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب نے ویدک ریتی سے کرایا - ور
پکش کی طرف سے ۷۵ روپیہ اور کنیا پکش
کی طرف سے ۱۲ روپیہ مختلف سنستھاؤں کو دان
دیا گیا - جس میں پندرہ روپیہ وید پرچار کے
لئے تھے ؛

(ایک آریہ) ؛

سماجک جگت

مورنڈہ میں دلت ادھار کی ایک اور کامیابی - ۲۰ جون کو مورنڈہ میں سکھوں کا
بھاری جلسہ ہو رہا تھا - اس موقعہ پر دیانند دلت
ادھار سبھا کے مشہور پرچارک شری لالہ لبھو رام
جی نے ایک موثر اور مدلل تقریر کی - جس میں
سکھوں سے اپیل کی - کہ وہ اس نازک موقعہ
سے فائدہ اٹھائیں - اور نام نہاد اچھوتوں
کو اپنے گوردوارہ کے کنوئیں سے پانی بھرنے
کی اجازت دیں - لالہ لبھو رام جی کے دردناک
لفظوں کا اثر ہوا اور سکھوں نے اُن کی اپیل
کو مان لیا - فوراً ہی زیر سرکردگی شری لالہ
لبھو رام جی اپدیشک ایک بھاری جلوس مرتب
ہوا اور مقامی دلت بھائیوں سے پانی بھروایا
گیا - اور سینکڑوں آدمیوں نے پانی پیا - اس
نظارہ کو دیکھنے والے ہزاروں لوگ جمع تھے -
اس کا اثر علاقہ کے لوگوں پر از حد ہوا - مورنڈہ
میں اب کوئی رکاوٹ نہیں رہی ؛

(رام پرتاپ شرما منتری دیانند دلت ادھار سبھا)

یگیوپویت سنسکار - ۱۹ جون کو لالہ دوزیر
چند جی کے بیٹے خوشی رام کا یگیوپویت سنسکار
ہوا - پنڈت منیشور جی نے سنسکار کے متعلق
وید منتروں کے ارتھ اور ویاکھیا کر کے جنتا کو
آکرشت کیا - ایک روپیہ آریہ سماج کو دان
ملا - (مناسنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور)

جگادھری میں ویدک وواہ - ۱۸ جون
کو جگادھری میں مہاشہ آسا رام جی کی بھانجی
سادھوی دیوی کا بواہ مہاشہ سنت رام جی
ساکن ڈیرہ بسی کے ساتھ پورن ویدک ریتی
سے ہوا - برات میں صرف چھ آدمی تھے -
ور اور کنیا دونوں کھدر میں ملبوس تھے - ور کو
ستیارتھ پرکاش کی ایک جلد اور کھدر کا سوٹ
اور کنیا کو بھگتی درپن - ایک انگلی اور دو کھدر
کے سوٹ بھینٹ کئے گئے - ور پکش کی
طرف سے آریہ سماج جگادھری کو مبلغ ۵
روپیہ دان ملا ؛ (رام دت گوتم اپدیشک)

آریہ سماج جگادھری ضلع انبالہ ؛

پنسل میں ویدک وواہ - پنسل ضلع انبالہ
میں ۱۶ جون کو میری بہن اندراوتی کا وواہ چودھری
نذیر سنگھ جی کے ساتھ پنڈت رام دت گوتم
پردھان آریہ سماج جگادھری نے ویدک ریتی سے
کرایا - ور اور کنیا پکشوں کی طرف سے ۱۲ روپے
دان ملا ؛ (گلزار سنگھ از پنسل)

بھٹنڈہ میں آدرش وواہ - مورخہ ۲۰
جون کو باوا پرتاپ داس جی وکیل کی پتری کا وواہ
بلا امتیاز ذات پات پورن ویدک ریتی سے
لالہ ایشر داس جی لاہور نواسی کے ساتھ پنڈت
منسا رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب نے کرایا - ور پکش کی طرف سے ۵ روپے
گوروکل اور ۵ روپے آریہ سماج بھٹنڈہ کو دان
ملے - کنیا پکش کی طرف سے آریہ سماج بھٹنڈہ
کو دس روپے دان کا وعدہ ہوا ؛
(نہال رام منتری آریہ سماج بھٹنڈہ)

شوک پرستاؤ - آریہ سماج پالی پت
شری پرجیہ مہاراجہ ادھیراج سر ناہر سنگھ جی
آریہ شاہ پورہ ادھیش کی مرتیو پر ہارک شوک
پرگٹ کرتا ہے - اور اُن کے کٹمبیوں تتھا
پرجا کے ساتھ سہانبھوتی پرگٹ کرتا ہوا ایشور
سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ پرماتما راج رشی کی آتما
کو سدگتی پردان کریں ؛

(منتری آریہ سماج پالی پت) ؛

آریہ سماج گوال منڈی کے سماچار -
اس سپتاہ میں مہاشہ کلو رام جی حلوائی کے گھر پر
پریوارک اپسنا ہوئی - اور گوالوں میں ویدک
دھرم کا پرچار کیا گیا - مہاشہ بہاری لال جی اور
بھگت کرپا سنگھ جی نے اپنے بھجنوں اور اپدیشوں
سے جنتا کو بہت آنندت کیا ؛

(۲) ایک ساپتاہک ستسنگ میں ڈاکٹر
بھگت رام جی ویدک مشنری کا پربھاوشالی
ویاکھیان ہوا ؛

(۳) مہاشہ نند لال جی منتری آریہ سماج
چک جھمرہ کے قتل پر اظہار افسوس کیا گیا - اور
ان کے پریوار کے ساتھ ہمدردی پرگٹ کی گئی ؛
(رچھپال منتری آریہ سماج گوال منڈی لاہور)

آریہ سماج بارہ منگا کے سماچار - سپتاہک

ست سنگ میں آریہ سماج مندر میں مہاشہ رام چند مہاجن کا لیکچر ہوا۔ جس میں انہوں نے نوجوانوں سے سنگٹھت ہو کر ہندو جاتی کی رکشا کی اپیل کی۔

(۳) آریہ سماج بارہ منگا نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ شام کے ۷ بجے سب آریہ سماجی سماج مندر میں سندھیا کر کے کیا کریں۔ چنانچہ پچھلے دو ماہ سے حاضرین کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے ان لوگوں کو سندھیا سکھا دی جاتی ہے۔ جن کو سندھیا نہیں آتی ✣

(۴) قصبہ ھیکو چک میں آریہ سماجی خیالات کے لوگ ہوتے ہوئے وہاں آج تک آریہ سماج قائم نہیں ہو سکی تھی۔ لالہ لال چند جی نے وہاں جا کر پُر زور الفاظ میں وہاں کے لوگوں پر واضح کیا۔ کہ آریہ سماج کی سبھاسدی کی اشد ضرورت ہے۔ سکیٹ روز ہوا وغیرہ کر کے آریہ سماج قائم کی گئی۔ اور پندرہ کے قریب سبھاسد بن گئے ✣

(۵) مہاشہ رام چند جی مہاجن نے اپنے نئے مکان میں پرویش سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ مہاشہ جی نے آریہ سماج بارہ منگا کو ایک روپیہ دان دیا ✣

(۶) لالہ شانتی سروپ اوورسیر کے نئے مکان کا ویدک ریتی سے سنسکار کرایا گیا۔ اور ان کی پُتری کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ ڈھائی روپیہ دان ملا۔ لالہ رام چند نے اپنا پتری کی شادی پر ۲ روپے اور لالہ کرم چند جی نے اپنی پتری کی شادی پر ایک روپیہ دان دیا۔

(منتری آریہ سماج بارہ منگا ضلع گورداسپور)

✣

آریہ سماج ڈگشئی میں ویدک دھرم پرچار

۱۵-اپریل کو سوامی سیوکانند جی کا آریہ سماج مندر میں بڑا پر بھاؤ شالی اُپدیش ہوا۔ ۲۸-اپریل کو سوامی جیتیانند جی کا سلسلہ لیکچر آریہ سماج کے سدھانتوں پر شروع ہوا۔ اور ۲۹-اور ۳۰ تک سلسلہ جاری رہا جس سے ڈگشئی میں بڑا اچھا اثر ہوا۔ سوامی جیتیانند جی کے لیکچروں کا سلسلہ ان کے اتفاقیہ بیمار ہو جانے کی وجہ سے رُک گیا۔ ۲۳ مئی کو سوامی نیتیانند جی مہاراج کا سلسلہ لیکچر شروع ہوا۔ جو کہ مسلسل کئی روز تک جاری رہا۔ لوگوں نے سوامی جی کے ویاکھیانوں کو بڑے غور اور دلچسپی سے سُنا۔ سنسکاروں کی مہما کو سوامی جی نے درشایا۔ اور ان کی ضرورت کو اعلیٰ دلائل سے سدھ کیا۔ استریوں کے اندر بھی دو روز تک پرچار ہوتا رہا۔ جس سے اُن پر بھی آریہ سماج کے سدھانتوں کا بہت اثر پڑا۔ ڈگشئی کے علاوہ ڈگشئی کے ارد گرد کے چند گراموں میں بھی سوامی جی نے وید پرچار کیا ہے۔ جس سے کہ ان گراموں کے لوگوں میں آریہ سماج کے کافی عقیدت ہو گئی ہے ✣

(فتح چند بھنڈاری منتری آریہ سماج ڈگشئی)

✣

آریہ سماج لودھیانہ کے سماچار

(۱) ۱۲ جون کو ہمارے سبھاسد مہاشہ امیر چند جی بال پرستی کے پوتے شبھ کرن سنگھ کا یگیوپویت سنسکار پنڈت وشنو دت جی نے کروایا۔ برات نامن ترقی ✣

(۲) ۲۰ جون کو یہاں کے مشہور آریہ سماجی بابو رام ناتھ چوپڑہ کی دھرم پتنی کا دیہانت ہوا۔ انتیشٹی کرم پنڈت گوبرل جی و پنڈت ہر دیالو جی نے کروایا ✣

(۳) ۲۱ جون کو مہاشہ گیان چند انم پرکاش کے مہورت پر یگیہ کرایا گیا۔ بازار میں اچھا اثر پڑا ✣

(۴) ۲۱ جون کو مہاشہ رلا رام کے بھائی کا براہ سنسکار پنڈت ستیہ دیو جی سناتک و پنڈت ارجن دیو جی شاستری نے کروایا ✣

(۵) آریہ سماج کے پچھلے جنرل اجلاس میں مہاشہ نند لعل منتری چک جھمرہ کی موت پر اظہار افسوس اور گورنمنٹ سے تحقیقات کے لئے اپیل کا پرستاو پاس ہوا ✣

(۶) ۲۵ جون کو آریہ سماج مندر میں ایک جینی کے یعنی ترک اور ایوتی کو شدھ کر کے ویدک دھرم سے نہال کیا گیا ✣

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ) ✣

آریہ سماج تلہ گنگ کے سماچار

اس ماہ آریہ سماج تلہ گنگ نے تین ویدک سنسکار کرائے۔

(۱) نام کرن سنسکار بابو رگھناتھ سہائے کی سپتری کا اُن کے گھر پر ہوا۔ سنسکار لالہ مالک چند پر دہان آریہ سماج نے کرایا ✣

(۲) دوسرا لالہ نانک چند زرگر کے سپتر کا منڈن سنسکار تھا۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کو مبلغ تین روپے دان پراپت ہوا ✣

(۳) تیسرا بابو ایشر داس کے بھتیجے کا ___ سنسکار ہوا۔ اس موقع پر آریہ سماج کو مبلغ چار روپے دان پراپت ہوا ✣

(منتری آریہ سماج تلہ گنگ)

✣

طبی امداد۔ پنجاب دیانند دلت اُدہار

سبھا لاہور کی طرف سے دلتوں میں دوائی وغیرہ بانٹنے کا کام ہو رہا ہے۔ ملیریا وغیرہ کے دنوں میں گراموں کے غریب لوگوں میں کونین وغیرہ بانٹی جاتی ہے۔ پچھلے سال میں تقریباً چار ہزار آدمیوں میں دوائی تقسیم کی گئی۔ اس سال ضلع گورداسپور کے ایک گرام میں آیوروید ک ڈسپنسری کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اگر کوئی وید مہاشہ جو کم از کم کوی راج پریکشا پاس ہوں۔ اپنی سیوا سبھا کے ارپن کریں۔ تو یہ کام بخوبی ہو سکیگا۔ وید مہاشہ کے معقول گزارہ کا پربندھ دلت اُدہار سبھا کی طرف سے ہو گا ✣

(منتری پنجاب دیانند دلت اُدہار سبھا لاہور)

✣

ایک ہندو کی شُدھی۔

ایام بغاوت میں بیلی رام کھتری سکنہ راٹھے پور پریوار سمیت مسلمان ہو گیا تھا۔ اب وہ پریوار سمیت شدھ ہو کر ویدک دھرم میں واپس آ گیا ہے ✣

(نامہ نگار میرپور)

✣

پراشر سمرتی اور بال وواہ

(از شاستراتھ مہارتھی دھرم دیوجی سدھانت النکار - ودیا واچسپتی)

بال وواہ کی پرتھا ہمیشہ اویدک ہے۔ اس کے سمرتھن میں ایک بھی وید منتر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ بڑے سے بڑے ودیا ندھی - دھرم ادھکاری - مہا مہو پادھیائے اور سمپادھیشوں کو میں نے اس وشے میں چیلنج دیا۔ لیکن انہیں بال وواہ کی پرتھا کو وید انکول سدھ کرنے کا ساہس نہیں ہوا۔ گذشتہ ۲۴ ستمبر کو اس وشے میں جو شاستراتھ بنگلور کے شنکر مٹھ میں سناتن دھرمیوں کے پرتی ندھی شری سیتا رام شاستری کے ساتھ ہوا۔ اس میں بار بار میرے پوچھنے پر بھی ایک منتر تک بال بواہ کی پشٹی میں نہیں پیش کیا گیا۔ ویدوں کے بواہ پرکرن میں یوا - یوتی - پتر کا ماہ - پتر کا ما - پتی کا ما - جنی کا ر اتیادی شبدوں کا بار بار پریوگ اس بات کا سپشٹ پرمان ہے - کہ وید کے انوسار یوا اوستھا میں ہی وواہ ہونا چاہئے

اتنا ہونے پر بھی بہت سے پورانک بھائی سناتن دھرم کے نام سے بال وواہ کا سمرتھن کرتے اور پوری طرح سے وواہ کو شاستر وردھ مانتے ہیں۔ اپنے اس وشواس کی پشٹی میں وہ لوگ سمرتیوں کے کچھ وچن پیش کرتے ہیں جن میں سب سے پرسدھ پراشر سمرتی کے

अष्टवर्षा भवेद्गौरी, नव
वर्षातु रोहिणी।
दशवर्षा भवेत्कन्या,
अत ऊर्ध्वं रजस्वला॥
७।६॥

माता चैव पिता चैव ज्ये
ष्ठो भ्राता तथैव च। सर्वे
ते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां
रजस्वलाम् ॥ ७।८॥

यस्तां समुद्वहेत्कन्यां
ब्राह्मणो मदमोहितः।
असम्भाष्यो ह्यपांक्तेयः
स विप्रो वृषली पतिः॥
७।६॥

یہ شلوک ہیں - دکشن بھارت میں "اشٹ ورشا بھوید گوری" یہ شلوک ہر ایک سنسکرت جاننے والے کی زبان پر چڑھا ہوا ہے ... [illegible] ... وید وچن تک کہتے ہیں۔ ... [illegible] ... کنیاؤں کی ورشا میں ... [illegible] ...

سے ادھک پرمانک ہے۔ جس کے لئے

कलौ पाराशराः स्मृताः

اس وچن کو پیش کیا جاتا ہے ۔

اوپر جو شلوک دیئے گئے ہیں - ان کا ارتھ یہ ہے ۔

"۸ ورش کی بالکا گوری کہلاتی ہے - ۹ ورش کی روہنی - دس ورش کی کنیا - اس کے بعد رجسولا - رجسولا کنیا کو دیکھ کر اس کے ماتا پتا اور بڑا بھائی یہ سب نرک کو جاتے ہیں۔ جو مداندھ اگیانی برہمن اس کنیا کے ساتھ وواہ کرتا ہے - اس کے ساتھ بات بھی نہ کرنی چاہئے۔ وہ ورشلی (شودر استری) کا پتی ہوتا ہے ۔"

رشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں ان شلوکوں کا اپیکشا کر کے مذاق میں ہی اڑا دیا ہے۔ کنتو دکشن بھارت میں سمرتیوں کا خصوصاً پراشر سمرتی کا اتنا مان ہے۔ کہ اس پرکار

(एकवर्षा भवेद् गौरी)

اتیادی اپہاس سے اڑایا نہیں جا سکتا۔ بلکہ اس پر سنجیدگی سے وچار کرنے کی آوشیکتا پرتیت ہوتی ہے۔ سمرتیوں کی ویدوردھتا کے وشے میں ادھر کے پنڈت لوگوں کا یہ ایک وچتر وشواس ہے۔ کہ ان کا آدھار لپت ویدوں پر ہے۔ جو اس کے لئے ان کے پاس پرمان کوئی نہیں۔ اس لئے پراشر سمرتی کے وشے میں اپنے گمبھیر انوشیلن کا پرینام پاٹھکوں کے سامنے اختصار سے رکھنا چاہتا ہوں ۔

سب سے پہلے رنگ میں پراشر سمرتی کے سب سے ادھک پرمانک ہونے کے وشواس کی ہم پریکشا کریں گے۔ "کلو پراشرہ سمرتاہ" = سو پرسدھ ... پراشر سمرتی کے پراشر ادھیائے کا ۳۳ واں شلوک ہے۔ ایسی اوستھا میں اس کا کچھ بھی مہتو نہیں ہے۔ ہاں! دوسرے رشیوں کا اس کی پرامانکتا کے بارے میں ایسا کتھن ہونے پر اس کا کچھ گورو مانا جا سکتا تھا۔ اپنے بارے میں کوئی کچھ بھی کہہ سکتا ہے۔

اب میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ ورتمان پراشر سمرتی کا کرتا پراشر منی نہیں۔ بلکہ کوئی دوسرا شخص ہے۔ مثال کے طور پر اس سمرتی کا پرارمبھ یوں ہوتا ہے :

...पर्वतो हिम शैलाग्रे दे
... दारु वनान्तरे

व्यासमेकाग्रमासीनमपृ-
च्छन्नृषयः पुरा ॥१।१॥

ارتھات پہلے کبھی ہمالیہ کے شکھر پر سکت ویاس منی سے رشیوں نے پرشن کیا۔ کہ ہمیں کل یگ کے دھرم بتاؤ۔ تب ویاس منی نے کہا۔ کہ میں سارے تتو کو جاننے والا نہیں۔ اس لئے میں کیسے دھرم کا اپدیش کروں؟ میرے پتا سے اس کے بارے میں پوچھنا چاہئے۔

تب سب مل کر بدریکا آشرم میں پراشر منی کے پاس گئے۔ وہاں جا کر ویاس نے پراشر منی کی ستتی اور پوجا کی :-

तस्मिन्नृषिसभामध्ये
शक्ति पुत्रं पराशरम्।
प्रदक्षिणाभिवादैश्च स्तुति-
भिः समपूजयत् ॥ ८।६॥

अथ सन्तुष्ट हृदयः परा-
शर महामुनिः। आह सु-
स्वागतं ब्रूहीत्यासीनो मु-
नि पुङ्गवः ॥ १०॥

تب سنتشٹ ہوئے مہا منی سریشٹھ پراشر نے ان کا سواگت کیا۔ اور آنے کا کارن پوچھا اتیادی۔ یہ ظاہرا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اس پراشر سمرتی کا بنانے والا کوئی دوسرا ویکتی ہے۔ کم از کم ورتمان روپ میں یہ ساری سمرتی پراشر منی کی اپنی رچنا نہیں ہو سکتی۔ اس بات کی پشٹی میں اس سمرتی کے بیسیوں شلوک ادھرت کئے جا سکتے ہیں۔ جیسے کہ

युगे युगे तु सामर्थ्यं शेषं
मुनिविभाषितम्। पराश-
रेण चाप्युक्तं प्रायश्चित्तं
विधीयते ॥१।३४॥

यथा पराशरेणोक्तं तथै
वाहं वदामि वः ॥६।६१॥

पराशरमतं पुण्यं पवित्रं
पाप नाशनम् ॥१।३६॥

पराशरमते तस्य, सेतु-
बन्धस्य दर्शनात् ॥१२।
२॥

اتیادی شلوک اس سمرتی میں بیس پچیس جگہ پائے جاتے ہیں جن میں لکھا ہے کہ پراشر منی نے جو کچھ بتایا۔ وہی میں تمہیں کہتا ہوں۔ اس بات کا کیا پرمان ہے۔ کہ پراشر منی کے نام سے من گھڑت بات نہیں کر رہا؟ اگر بالفرض محال ایک لمحے کے لئے اس بات ... [illegible] ... یہ سمرتی پراشر ... [illegible] ...

کم سے کم ۲۳ شلوک تو اوشیہ ہی ملاوٹی ہوں گے کیونکہ اس سمرتی کا انتم شلوک یہ ہے

एतत्पाराशरं शास्त्रं, श्लो-
कानां शतपञ्चकम्।
द्विनवत्या समायुक्तं धर्म-
शास्त्रस्य संग्रहः ॥१२।८१॥

اس میں پراشر سمرتی کے شلوکوں کی تعداد ۵۹۲ بتائی ہے۔ لیکن موجودہ پراشر سمرتی کے شلوکوں کی تعداد ۶۱۵ ہے۔ اس سے صاف ہے۔ کہ کم سے کم ۲۳ شلوک اس میں ملاوٹی ہیں۔

اب ہم اس ادھیائے پر خصوصیت سے وچار کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں پوروکت "اشٹ ورشا بھوید گوری" شلوک آئے ہیں۔ اس ساتویں ادھیائے کا آغاز یوں ہوتا ہے

अथातो द्रव्यशुद्धिस्तु
पराशर वचो यथा।
दारवाणां सुपात्राणां त-
क्षणाच्छुद्धिरिष्यते ॥
७।१॥

मार्जनाद्यज्ञपात्राणां
पाणिना यज्ञ कर्मणि।
चमसानां ग्रहाणां च शु-
द्धिः प्रक्षालनेन च ॥७।२॥

جس کا ارتھ یہ ہے۔ کہ اب میں پراشر کے بچن انوسار بتاؤں گا۔ کہ دروبوں (چیزوں) کی شدھی کیسے ہوتی ہے؟ لکڑی کے اچھے پاتروں کی اسی وقت شدھی ہو جاتی ہے۔ یگیہ کے پاتروں کو ہاتھ سے مانج کر شدھ کیا جاتا ہے۔ چمچے کو دھو کر شدھ کیا جاتا ہے۔ اتیادی ساتویں ادھیائے کے اس پرارمبھ سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ادھیائے کا سمبندھ وواہ کے وشے کے ساتھ نہیں۔ بلکہ چیزوں کی صفائی کے ساتھ ہے۔

تیسرے شلوک میں بتایا ہے کہ کانسی کا برتن راکھ سے شدھ ہوتا ہے۔ اور تانبے کا پاتر املی سے شدھ ہوتا ہے۔

شلوک ۵ میں گوڈوں اور بادیوں کی شدھی کا ودھان ہے۔ اس کے بعد بنا کسی پرکرن اور سمبندھ کے "اشٹ ورشا بھوید گوری" اتیادی شلوک شروع ہو جاتے ہیں ان شلوکوں میں کسی طرح کی شدھی کا ودھان نہیں صرف رجسولا کے ساتھ وواہ کرنے والے کی نندا کرتے ہوئے اسے ورشلی (شودر استری) کا پتی ... اور پنکتی ... [illegible] ... جانے کے لئے ... بتایا ... شلوکوں کا باہمی اختلاف اور ... [illegible] ...

کے قابل ہے ؛

شلوک ۶ میں بتایا ہے۔ کہ دس ورش کی بالکا کو کنیا کہتے ہیں۔ اس سے ادھک آیو کی رجسولا کہلاتی ہے ؛

شلوک ۷ میں

"प्राप्ततु द्वाद-
शे वर्षे यः कन्या न प्रय-
च्छति"

کہہ کر بارہویں ورش میں وہ نیاں بالکا کو بھی کنیا نام سے کہا گیا ہے ؛

شلوک ۸ میں

त्रयस्ते नरके
यान्ति दृष्ट्वा कन्या रज-
स्वलाम्

= کہہ کر پھر رجسولا کے لئے کنیا شبد کا پریوگ کیا گیا ہے۔ جو شلوک ۶ میں بتلائے گئے لکشن کے خلاف ہے ؛

شلوک ۷ میں ایک اتینت گرت اور اشلیل بات کہی گئی ہے۔ جو کسی رشی کے مکھ سے نہیں نکل سکتی۔ کہ جو بارہویں ورش میں کنیا کو نہیں دیتا۔ ہر ایک ماس اس کے رج کو اس کنیا کے پتر لگاتار پیتے ہیں ؛

ان بے تعلق وواہ وشیک شلوکوں کو اگر نکال دیا جائے۔ تو پرکرن ٹھیک سنگت ہو جاتا ہے ؛

تیسرے شلوک میں بتایا تھا۔ کہ کانسی کے برتن راکھ سے صاف ہوتے ہیں۔ اس کا تعلق ۱۴ ادھیائے کے شلوک سے جڑتا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ کانسی کا برتن جس میں شراب نہ لگی ہو۔ راکھ سے صاف ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس میں شراب لگی ہو تو وہ آگ پر تپا لینے سے صاف ہوتا ہے۔ اس کے پشچات لوہے سیسے سونا چاندی آدی کے برتنوں کی صفائی کا ذکر ہے ؛

اس طرح ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وواہ وشیک شلوک پیچھے سے اس ادھیائے میں ملا دیئے گئے۔ جنہیں وید اور بدھی وردھ ہونے کے کارن ہم پرمانک نہیں مان سکتے ؛

اس پراشر سمرتی کے وشے میں ایک اور بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ وہ یہ کہ یہ سمرتی

बृहत् पराशर संहिता

نامی گرنتھ کا خلاصہ ہے۔ جس میں لگ بھگ ۱۲۰۰ شلوک ہیں ؛

برہت پراشر سنہتا کا پرارمبھ بھی ٹھیک پراشر سمرتی کی طرح ہوتا ہے۔ اس میں ان سب وشیوں کا وستار ہے۔ جو سنکشپت روپ میں ورتمان پراشر سمرتی میں پائے جاتے ہیں پچھلے دنوں میسور کی اورینٹل لائبریری میں مجھے یہ دیکھ کر بہت آشچریہ ہوا کہ برہت پراشر سنہتا کے چوتھے ادھیائے میں وواہ کا پرکرن ہے۔ اور اس وشے کے سینکڑوں شلوک ہیں۔ پرنتو اشٹ ورشا بھویدگوری" اتیادی بھاوؤں والا ایک بھی شلوک وہاں نہیں پایا جاتا۔ اتنا ہی نہیں وواہ کرنے یوگیہ کنیا کے جو وشیشن وہاں دیئے ہیں۔ اُن سے سپشٹ ہے۔ کہ نیکھک یُوتی کنیا کے ہی وواہ کا نکشپاتی ہے۔ مثال کے طور پر ادھیائے ۴ میں کہا ہے :-

सजातिमुद्वहेत्कन्यां सुरूपां लक्षणान्विताम्। आरोगिणीं सुशीलां च तथा भ्रातृमतीमपि। सुलज्जां शुभनासां च पतिप्रीतिकरीमपि॥ श्वश्रू श्वशुर गुर्वादि शुश्रूषाकारिणीं प्रियाम्॥

ارتھات ایسی کنیا سے وواہ کرنا چاہیئے۔ جو رُوپ وتی ہو۔ اُتم لکشنوں سے یکت ہو۔ روگ رہت ہو۔ اُتم سبھاو والی ہو۔ ساس سسر گورو آدی کی سیوا کرنے والی اور پیاری ہو۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ یہ سب وشیشن جوان پر ہی بتائے گئے۔ ایک یُوتی بُدھی متی کنیا کے اندر ہی گھٹ سکتے ہیں۔ نہ کہ ۸ - ۱۰ ورش کی ابودھ بالکا کے اندر کسی بھی نرپکش وچارک کو اس وشے میں سندیہہ نہیں ہو سکتا ان وشیشنوں سے ہی کنیا کی آیو کا انومان کیا جائے ایسا ہی نہیں ہے برہت پراشر سنہتا کے دسویں ادھیائے میں تو صاف کہہ دیا ہے :- کہ

उद्वाह उदितः स्त्रीणां यौवने बन्धुकारणात्। पुरस्कृत्य च विज्ञान-मात्म रक्षा च यत्नतः॥

ارتھات استریوں کا وواہ یوون میں ہی بندھوؤں کی سہائتا سے وواہ بتایا گیا ہے۔ یہی پرتھا گیان سمت ہے اور اسی پرکار وستتہ آتم رکشا یا اپنی شاریرک یا آتمک اُنتی آدی کا بھلی بھانتی ہو سکتی ہے ؛

ورتمان پراشر سمرتی میں اس کے خلاف بھاؤ پائے جاتے ہیں ؛

اس طرح ورتمان پراشر سمرتی کا ادھیہ پورنک انوشیلن کرنے پر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ "اشٹ ورشا بھویدگوری" اتیادی بال وواہ سمرتھک شلوک اس میں پیچھے ملائے گئے ہیں۔ اور وہ سرودھا اپرمانک ہیں۔ یہ شلوک کب اور کس حالت میں ملائے گئے؟ اس بات کا نتیجہ سے کہنا تو کٹھن ہے پر بہت سے اتہاسکوں کا کتھن یہ ہے۔ کہ اسلامی حملوں کے زمانہ میں (آٹھویں سے دسویں صدی کے اندر) جب کئی متعصب مسلمان فوجیوں نے اوواہت کنیاؤں کو چھیننا شروع کیا۔ کیونکہ اُن کے مذہب میں ہی وواہت استریوں پر بلاتکار کا نشیدھ تھا۔ اس سمے بال وواہ کی پرتھا چلائی گئی۔ اور اُنہیں دنوں میں ایسے ایسے شلوک سمرتیوں میں ملائے گئے ؛

کچھ بھی ہو۔ وید اور بدھی ورودھ ہونے کے کارن ان شلوکوں کو ہم سرودھا اپرمانک اور اناد رنیہ مانتے ہیں۔ ان کلپت اور پرکشپت شلوکوں کے آدھار پر بال وواہ کی ہانی کارک پرتھا کا اب بھی سمرتھن کرنا اور اسے سناتن دھرم کے نام پر جاری رکھنا سرودھا انوچت ہے۔ پاپ ہے ؛

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्व मार्य्यम्

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۳۵

प्रकाश लाहौर

Prakash LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۴ شش ماہی ۳

ممالک غیر سے ۱۳ فی پرچہ ۱

نمبر ۲۶ SUNDAY 10 JULY 1932 { دیانند آبد ۱۰۸ } { ۱۹۳۲ء سنہ جولائی ۱۰ مطابق ۱۹۸۹ سمت اساڑھ ۲۷ } جلد ۲۸

ویدامرت

سب کا اُتپادک پرمیشور

विभक्तारं हवामहे वसोश्चित्रस्य राधसः। सवितारं नृचक्षसम्॥ ऋ० १।२२।७॥

ہم سب لوگ پرنشا کریں ہمارے پرمیشور کی۔ کرموں کو دیکھنے ہارے منشوں کے سب کرموں کو دیکھنے ہارے سب کے اُتپادک منشوں کو بانٹنے والے سب دھن کو بانٹنے والے اس ایشور کی (سکھوں کے لئے)

پرشنا کس کی کریں؟ بھگتی کس کی کریں؟ وید کہتا ہے۔ پربھو کی بھگتی کریں۔ وہ پربھو کیسا ہے؟ وید ہی سے اس کا اُتر ملتا ہے۔ کہ سنسار میں جو پنچرتہ جنک دھن منشوں کو پراپت ہیں۔ اُن کا دینے والا کیول ماتر پرماتما ہے۔ منش دھن کی پراپتی کے لئے پریتن کرے۔ یہ ایشور آگیا ہے۔ پرنتو پرمیشور کے دیئے بنا وہ دھن کو پا نہیں سکتا۔ کیونکہ دھنوں کا بنانا۔ الاہی پربھو ہے۔ منش زمین جوتتا ہے بیج ڈالتا ہے پانی ڈالتا ہے پھل یہ ہوتا ہے کہ وہ اناج سے گھر بھرتا ہے۔ اس کے گھر کا بھرنا۔ اس کے ہل جوتنے۔ بیج ڈالنے اور پانی دینے آدی کا پھل آدشیہ ہے۔ پرنتو کھیتی کے پکنے میں جس پانی کا۔ جس وایو کا جس سورج کے بیج کا ہاتھ ہے۔ جس کے بنا لاکھ پریتن سے کھیتی پک نہیں سکتی۔ ان کے بنانے میں تو اس کا کوئی ہاتھ نہیں۔ کیول منش کے پریتن کا پھل تب ہوگا جب بغیر وایو بغیر جل اور بغیر سورج کی گرمی کے منش کیول پریتن سے کھیتی پکا سکتا۔ جب کھیتی کا دھن باوجود پریتن کے پرماتما کا ہی دیا ہوا ہے۔ تو اسی طرح جو بھی دھن منش کو پراپت ہیں۔ وہ سب پرمیشور کے ہی دیئے ہوئے ہیں۔ دھن منش جیون کے لئے اتینت آوشیک سادھنوں میں سے ہے۔ ان سادھنوں کے بنا منش کا جیون نباہ ہے یہ کٹھن ہے۔ جب ان دھنوں کا دینے والا پرمیشور ہے۔ اس کے اپرانت کسی کو شکتی نہیں۔ کہ ایک بھی دھن دے سکے یا بنا سکے۔ تو کیسے پرمیشور کی بھگتی نہ کریں۔ تو کس کی کریں؟

پھر دھنوں کا اُتپادک ہی نہیں۔ پربھو سب کا اُتپادک ہے۔ منش کا اُتپادک بھی ہے تو ظاہر ہے ماتا پتا سے منش کی اُتپتی آوشیہ ہوتی ہے۔ لیکن ماتا پتا کس نے پیدا کیا؟ وید کہتا ہے۔ پربھو پتا جی کا پتا اور ماتاؤں کی ماتا ہے۔ جس نے ہمیں پیدا کیا اور جس نے ہماری تمام ضروریات کے لئے انیک پرکار کے دھن پیدا کئے ہیں پربھو ہے۔ اس کی بھگتی کرو۔

وید ٹھیک کہتا ہے۔ کہ اس کی ہی بھگتی کرو۔

پربھو اُتپادک ہی نہیں دھنوں کا دینے والا ہی نہیں۔ وید کا اپدیش ہے۔ کہ وہ منشوں کے کرموں کو دیکھنے ہارا ہے۔ اس لئے دیکھتا ہے کہ کرموں کے انوسار منشوں کو اُچت سکھ دیں۔ جب منش کو کرموں کا پھل ملتا ہے۔ بھلے کے لئے بھلا اور برے کے لئے برا۔ تو سادھارن بدھی کا منش بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ مجھے سکھ چاہئے۔ تو پربھو نے اپنی اپار کرپا سے جو بدھی مجھے دی ہے۔ ان کا دُرا یوگ نہ کروں۔ سدا یوگ کروں۔ دُرا یوگ کا پھل ڈنڈ ہوگا۔

پربھو کا نیاء پورن ہے۔ جو کرے گا۔ سو پاویگا۔ یہ ہزار بڑا کٹھن نہیں۔ سادھارن کٹھن ہے۔ اس لئے ہر ایک وستو کا سدا یوگ کر کے ہی منش اچھے پھل کی آشا رکھ سکتا ہے؟

وہ لوگ منش جاتی کے وشواس کا گھات کرتے ہیں۔ جو پرماتما کے کرم پھل کے سدھانت سے بچنے کے منشوں کو آسان لیکن غلط سادھن بتاتے ہیں۔ کوئی ہزار بار کہے۔ کہ تمہارے پاپوں کا کفارہ یسوع مسیح دے گئے۔ تم عیسائی بن کر مزے سے جا جو کرو۔ کوئی لاکھ کہے کہ تم گنہگار ہو۔ پرواہ نہیں۔ محمد کے نام کا کلمہ پڑھو اور قیامت کو محمد صاحب تمہاری شفاعت کے لئے موجود ہوں گے سب ٹھگنے کی باتیں ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسی ہستی پیدا نہیں ہوا۔ جو پربھو کے نیاء نیم کے چکر کو روک سکے۔ کفارہ اور شفاعت کی باتیں۔

پیپلز بنک کی نئی سکیم ہائی کورٹ میں

(لاہور ۵ جولائی) پیپلز بنک کی نئی سکیم کو ہائی کورٹ میں جسٹس بخشی ٹیک چند سے پیش کیا گیا۔ مسٹر منوہر لال بیرسٹر ایٹ لا نے درخواست کی۔ جس پر جج نے حکم دیا۔ کہ بنک کے ڈپازٹروں کی فہرست تیار کر کے ان تک ضروری اطلاع ضرور پہنچائی جائے ؎

اسمبلی کا لیڈر

(شملہ ۵ جولائی) معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر جنرل با جلاس کونسل نے سر راما سوامی آئر کو اسمبلی کا لیڈر نامزد کیا ہے ؎

لالہ ہرکشن لال ہائی کورٹ میں

پیپلز بنک کی درخواست پر لالہ ہرکشن لال کی جائیداد کا ریسیور مسٹر منوہر لال بیرسٹر ایٹ لا کو مقرر کیا گیا ہے۔ اس حکم کے خلاف عدالت سیشن میں لالہ ہرکشن لال کی طرف سے اپیل کی گئی۔ جو نامنظور ہوئی۔ اب لالہ جی نے اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں درخواست نگرانی گذاری۔ جو نامنظور ہو گئی ہے ؎

گول میز والوں کا جلسہ

(بمبئی ۵ جولائی) اس سینچر کو بمبئی میں مسٹر سیموئیل ہور کی تقریر پر غور کرنے کے لئے سر چمن لال نے گول میز کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کی میٹنگ بلائی ہے۔ اس میں اسباب پر غور کیا جانے والا تھا۔ کہ آئینی تحقیقات میں گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کیا جائے یا نہ ؎

لیگ اقوام میں ہندوستانی پرتی ندھی

(شملہ ۵ جولائی) سرکاری اعلان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لیگ اقوام میں ہندوستان کے حسب ذیل پرتی ندھی شامل ہوں گے :-

ہز ہائینس سر آغا خان ۔ مسٹر ڈینز ڈی ایس او ۔ سید علی امام ۔ سر پرتھا شنکر ولیت ؎

شری سبھاش چندر بوس کی صحت

(کلکتہ ۴ جولائی) شری یت سبھاش چندر بوس نے ایک دوست کے نام خط میں لکھا ہے۔ کہ میری جسمانی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ روزانہ خفیف سا بخار ہو جاتا ہے جگر اور انتڑیوں میں درد ابھی تک ہوتا ہے۔ وزن ۱۸ سے ۱۴ پونڈ گر گیا ہے ؎

گرفتاران انڈیا کانفرنس کی رہائی

(۵ جولائی) انڈیا لیگ پولیٹیکل کانفرنس کے دن ...

سنسار کی گتی

نیا آرڈی نینس میدان عمل میں

گورنر جنرل نے جو نیا ہمہ گیر آرڈی نینس جاری کیا ہے۔ وہ میدان عمل میں آ گیا ہے۔ چنانچہ مہاشہ کرشن جی کے سپتر مہاشہ ویریندر کے متعلق نئے آرڈی نینس کے ماتحت پرانے آرڈر کی تجدید کر دی گئی ہے۔ کہ ہر سنیچر کو دو بجے بعد دوپہر سی۔ آئی۔ ڈی آفس میں سپرنٹنڈنٹ کو اپنی حاضری کی اطلاع دو۔ اور بغیر اجازت تحریری سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی لاہور کی میونسپل حدود سے باہر نہ جاؤ۔ کانگرس کے صدر ڈاکٹر کچلو کو اسی آرڈی نینس کے ماتحت لاہور اور جالندھر ڈویژن کے اضلاع میں داخلہ کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

امرتسر کے کئی پولیٹیکل کارکنوں پر بھی اسی قسم کی پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ گویا لوگوں کو خیال دیا گیا ہے۔ کہ اگر صورت حالات میں کوئی خوشگوار تبدیلی نہ ہوئی۔ تو چھ ماہ تک نئے آرڈی نینس کا چکر چلے گا۔ خوشگوار تبدیلی کی دو ہی صورتیں ہیں۔ کہ یا تو کانگرس ختم ہو جائے۔ یا ہندوستانیوں کے مطالبات پورے کئے جائیں کانگرس کی سخت جانی کا بہت امتحان ہو چکا۔ دب جائے تو دب جائے۔ اس کا ختم ہونا مشکل ہے۔ آرڈی نینس راج کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ تو ہندوستانیوں کے جائز حقوق کی منظوری پر ہی ہو سکتا ہے۔ اور منظوری گورنمنٹ کے بس کی بات ہے مگر نہیں۔ کہ گورنمنٹ حقوق دینے سے انکاری ہے۔ وہ دینے کے کئی وعدے اور اعلان کا کئی بار اعادہ کر چکی ہے دے گی۔ لیکن سوال وقت کا ہے۔ ملک یکمشت اور جلد از جلد لینا چاہتا ہے۔ گورنمنٹ رفتہ رفتہ اور اقساط سے دینا چاہتی ہے۔ ملک اس سے مطمئن نہیں۔ اب یہ گورنمنٹ کے لئے ہے۔ کہ آرڈی نینس راج سے جب اسے بھی پریم نہیں۔ تو وہ معاملات کو اس طرح سلجھائے۔ کہ ملک مطمئن ہو۔ ورنہ چھ ماہ گذرتے دیر نہیں لگتی۔ اگر چھ ماہ اسی طرح گذر گئے۔ جس طرح پہلے چھ ماہ گذرے ہیں۔ تو گورنمنٹ کو پھر مزید چھ ماہ کے لئے آرڈی نینس جاری کرنے میں ضرور سنکوچ ہوگا ؎

کوئی پانچ سو اشخاص کو گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں رہا کر دیا گیا ہے۔ البتہ کانفرنس کے صدر اور استقبالیہ کمیٹی کے صدر اور دو اور اشخاص کو دو دو سال قید اور جرمانہ کی سزا دی گئی ہے ؎

کانگرس سے سمجھوتہ

(لنڈن ۴ جولائی) معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جارج لینسبری لیبر لیڈر نے برٹش گورنمنٹ سے یہ دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ باوردیوں کی ناراضگی کے بعد اس کی کیا پوزیشن ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر لینسبری اس بات پر بھی زور دیں گے۔ کہ کانگرس سے سمجھوتہ کر کے موجودہ مشکل کو حل کیا جائے ؎

چینی مزدوروں کی جانفشانی

(شنگھائی ۴ جولائی) سر جان ہوپ سمپسن کا بیان ہے کہ چودہ لاکھ چینی مزدوروں نے رضا کارانہ امداد سے چین ہزار میل لمبا بند تعمیر کر کے چین کو سیلاب سے محفوظ کرنے کا کام پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے ؎

انگلینڈ کی تجارت پارچہ

انگلستان سے ہندوستان میں روئی کی ساختہ اشیاء ۲۹-۱۹۲۸ء میں ۵۹ کروڑ کی آئی تھیں پچھلے سال ۳۲-۱۹۳۱ء میں ۲۵ کروڑ کی آئیں اور گذشتہ سال ۳۳-۱۹۳۲ء میں ۱۹ کروڑ کی آئیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان میں ولائتی کپڑے کی درآمد میں بھاری کمی ہوئی ہے ؎

آئرلینڈ پارلیمنٹ میں

آئرلینڈ کے برٹش گورنمنٹ کو خراج دینے سے انکار کرنے پر پارلیمنٹ میں اس قسم کا بل پیش کیا جانے والا ہے۔ کہ آئرلینڈ کے مال پر جو انگلینڈ سے درآمد ہو سو فیصدی محصول بڑھا دیا جائے معلوم ہوا ہے۔ کہ آئرش لیبر پارٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اخیر دم تک مسٹر ڈی ویلرا کی حمایت کی جائے۔ مسٹر پارٹن لیڈر پارٹی نے کہا جاتا ہے۔ کہ اگر برطانیہ منتقمانہ پالیسی پر گامزن رہا تو آئرلینڈ کو بھی ...

صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے منتظم ہو جانا چاہئے ؎

رائے بہادر موہن لال کو موٹر کا حادثہ

(شملہ ۴ جولائی) کل ایک تنگ راستہ پر رائے بہادر موہن لال ایم ایل سی کی موٹر سے ایک دوسری موٹر کی ٹکر ہو گئی۔ جس سے رائے بہادر کو خفیف سی ضربات آئیں ؎

امرتسر میونسپلٹی کی صدارت

(امرتسر ۴ جولائی) امرتسر میونسپلٹی کی صدارت کا آخر انتخاب ہو گیا۔ ہندو امیدوار کے مقابلہ پر سردار سنتوکھ سنگھ صدر منتخب ہو گئے۔ اس خوشی میں آج میونسپل کمیٹی کے دفاتر اور میونسپل بورڈ سکول نے چھٹی منائی ؎

بمبئی میں فساد اور آتشزدگی

(بمبئی ۵ جولائی) بمبئی کا فساد جاری ہے۔ آج آتشزدگی کی بہت سی وارداتیں ہوئی ہیں جن میں مسلم غنڈوں نے جارحانہ حصہ لیا۔ تمام موقعوں پر پولیس اور فائر بریگیڈ کی بروقت امداد پر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ تار دینے کے وقت تک ۴ ہلاک اور ۷۵ زخمی ہو چکے تھے۔ کرفیو آرڈر جاری ہے ؎

سیام میں آئینی حکومت

(رنگون ۵ جولائی) سیام کے قونصل متعینہ رنگون کو اطلاع ملی ہے۔ کہ شاہ سیام نے نیا کانسٹی ٹیوشن منظور کر لیا ہے۔ اب سیام کی حکومت آئینی حکومت ہوگی۔ اور شاہ آئینی بادشاہ ہوگا۔ ۲۷ جون کو اس کانسٹی ٹیوشن کا اعلان کیا گیا ؎

مسٹر پٹیل ڈبلن کو

(لنڈن ۳ جولائی) مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی مسٹر ڈی ویلرا کے مشورہ پر اچانک ڈبلن روانہ ہو گئے۔ لنڈن کے ہندوستانی حلقوں میں افواہ پھیل رہی ہے۔ کہ شاید مسٹر پٹیل کو آئرلینڈ کے سوال کا تصفیہ کرنے کے لئے مجوزہ ٹربیونل میں شامل کیا جائے ؎

بعد کا پیغام ہے۔ کہ مسٹر پٹیل مسٹر ڈی ویلرا کے ساتھ آئرلینڈ اور ہندوستان کے آئندہ تعلقات اور دونوں ممالک کے تجارتی تعلقات پر مشورہ کریں گے ؎

اشوک کے کتبوں کا ترجمہ

(رنگون ۵ جولائی) رنگون یونیورسٹی نے اشوک اڈ...

دیسا کر مہاراجہ اشوک کے کتبوں کے ترجمہ کے لئے آپ کو ایک ہزار اسپارٹن آف ویلز انعام دیا ہے *

سکول سے آتی ہوئی لڑکی کا اغوا۔

کانپور میں ایک لڑکی کے اغوا کا معاملہ روشنی میں آیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسے چار مسلمانوں نے جب وہ سکول سے آرہی تھی اغوا کر لیا۔ اور اسے مکان میں بند کر کے مسلمان بننے اور ایک مسلمان کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کرتے رہے۔ لڑکی نے ایک دن موقعہ پاکر ایک رشتہ دار کو خط لکھا۔ جس پر راز افشا ہوگیا۔ اور لڑکی کے والد نے زیر دفعہ ۱۰۰ ضابطہ فوجداری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست دی۔ جس پر تلاشی کے وارنٹ جاری کیے گئے اور لڑکی کو بند مکان سے برآمد کر کے عدالت میں پیش کیا گیا۔ جہاں سے لڑکی والدین کو مل گئی *

فرانس میں مسٹر مہتہ لٹ گئے۔

خبر ہے کہ مسٹر جی ایس مہتہ یوپی گورنمنٹ کے سیکرٹری فرانس میں دو یورپین عیاروں کے ہاتھوں ۲۰۰ ہزار فرانک لٹا بیٹھے *

ایک پیڈ کانسٹیبل کو سزا

آگرہ کے محمد مرزا نامی ایک ہیڈ کانسٹیبل کو اپنی ساس کے قتل اور اپنی عورت پر قاتلانہ حملہ کے جرم میں پانچ سال قید کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ ملزم کا بیان تھا کہ اس نے یہ قتل نہایت اشتعال انگیزی کی حالت میں کیا ہے۔ اس نے اپنی عورت کو ایک اجنبی کے ساتھ نازیبا حالت میں دیکھا تھا *

مولانا شوکت علی کی دھمکی۔

(آگرہ ۲ جولائی) مولانا شوکت علی نے ایک انٹرویو میں گورنمنٹ کو دھمکی دی ہے۔ کہ اگر برٹش گورنمنٹ کا فرقہ وارانہ فیصلہ ہمارے خلاف ہوا۔ تو یہ احمقانہ غلطی ہوگی۔ اور میں انگریزوں سے تعاون نہیں کرونگا۔ اس کے بعد مسلمانوں کی رائے سے ایسا قدم اٹھاؤنگا جس سے اپنے موجودہ اور مستقبل کا مقصد حاصل کرنے میں مدد ملے *

سزا کے خلاف اپیل۔

(امرتسر ۲ جولائی) مہاشہ پرتاپ سنگھ ایم اے پریذیڈنٹ پروونشل کانفرنس ... اور مسٹر اتم چند کی سزا کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ... جج کی عدالت میں امرتسر میں اپیلیں دائر کر دی گئیں۔ سماعت ۱۳ اور ۲۰ جولائی کو ہوگی *

گاڑیاں کھڑی کرلی گئیں۔

(لکھنؤ ۴ جولائی) لکھنؤ ڈویژن میں بہت سے ریلوے سٹیشنوں کے درمیان کئی گاڑیاں زنجیر کھینچکر کھڑی کر لی گئیں۔ مثلاً لاہور میل۔ ڈیرہ دون ایکسپریس۔ جی آئی پی میل۔ اور گاڑی کھڑی ہونے پر ایک والنٹیر کانگریسی جھنڈا لئے باہر نکلتا اور نعرے لگاتا تھا۔ اور دوسرا مسافروں میں اشتہار تقسیم کرتا تھا۔ جس پر سٹر ٹبمبر وہاں اتر پاٹھی ڈکٹیٹر کانگریس کے متعلق علوم ہوتا ہے کہ ایسے واقعات اور جگہ بھی رونما ہوئے ہیں۔ والنٹیروں کو فوراً گرفتار کر لیا گیا *

کیبنٹ میں تخفیف کی جائے۔

(کلکتہ ۴ جولائی) بنگال گورنمنٹ کی تخفیف کمیٹی نے اپنے میمورنڈم میں سفارش کی ہے کہ وزیر بجائے تین کے دو۔ اور ایگزیکٹو کونسلر ۴ کی بجائے تین کئے جائیں گورنمنٹ آفس کے پہاڑ جانے کے اخراجات کم کئے جائیں۔ تنخواہوں میں ترقی بند کی جائے۔ بھرتی عارضی طور پر بند کی جائے۔ چھٹیاں کم کی جائیں۔ رخصت کے الاؤنس کم کئے جائیں۔ اور کام کے وقت میں توسیع کیجائے بنگال چیمبر آف کامرس کی سفارش ہے۔ کہ آمدن کی کمی اخراجات گھٹا کر کے پوری کی جائے نہ کہ مزید ٹیکس لگا کر *

تخفیف کمیٹی نے جس محکمہ کو اپنے تخفیف کے کلہاڑے سے بچایا ہے۔ وہ محکمہ پولیس ہے۔ چنانچہ اس کا فیصلہ ہے کہ باوجود سخت مالی بدحالی کے پولیس میں کمی کرنے کا کوئی سوال نہیں ہوگا *

ایڈووکیٹ پر توہین عدالت کا مقدمہ

(لاہور ۴ جولائی) لالہ شام لال ایڈووکیٹ کے خلاف لاہور ہائیکورٹ کے فل بنچ کے سامنے توہین عدالت کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ لالہ شام لال کے خلاف الزام یہ تھا کہ انہوں نے ہائیکورٹ کے بنچ کے سامنے اپنے موکل کی یہ خواہش پیش کی تھی کہ وہ اس بنچ سے اپنی درخواست کی سماعت نہیں کرانا چاہتا۔ آنریبل ججان نے اسے عدالت کی توہین قرار دیا۔ اور لالہ شام لال کے خلاف باقاعدہ توہین کا مقدمہ چلایا گیا۔ چونکہ یہ وکیل کے اختیار کا سوال تھا۔ اس لئے لالہ شام لال نے ذات کیا پنی صفائی پیش کی۔ اور عدالت کے ذہن نشین کرا دیا کہ میرا عدالت کی توہین کا کوئی مدعا نہ تھا ججوں نے فیصلہ سنا دیا۔ اور لالہ شام لال کے الفاظ پر اظہار ناپسندیدگی کو کافی سمجھا۔

جولائی کے آخری ہفتہ میں۔

(لندن ۴ جولائی) بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ سوال کے حل کے متعلق گورنمنٹ جولائی کے آخری ہفتہ میں اعلان کر دے گی۔

پولیٹیکل گرفتاریاں۔

(بمبئی ۴ جولائی) مہاراشٹر پولیٹیکل کانفرنس کے سلسلہ میں گھاٹ کوپار میں ۱۲۱ گرفتاریاں کی گئیں۔ جن میں کانفرنس کی لیڈی پریذیڈنٹ اور دیگر عورتیں بھی شامل ہیں *

مسلم کانفرنس میں پھوٹ۔

مسلم کانفرنس میں ٹوریوں کے ساتھ قوم پرستوں کی آخر نبھ نہ سکی۔ اور لاہور کانفرنس کے ریزولیوشن کی تعمیل میں ۳ جولائی کو کانفرنس کی ایگزیکٹو کونسل کا جو اجلاس بلایا گیا تھا اس کے نہ بلائے جانے پر کانفرنسیوں میں تفریق ہوگئی۔ چنانچہ ایک فریق تو وہ ہے۔ جو فرقہ وارانہ فیصلہ کے اعلان کے لئے انتظار کے حق میں ہے اور اس کے لیڈر ڈاکٹر اقبال ہیں اور دوسرا وہ جو لاہور کانفرنس کے ریزولیوشن کی تعمیل میں اجلاس بلانے کے حق میں ہے۔ اور جس کے نہ بلائے جانے پر ہی کانفرنس کے سیکرٹری اور جائنٹ سیکرٹری کانفرنس سے مستعفی ہوگئے ہیں اور سرکردہ ممبر مولانا حسرت موہانی نے کانفرنس کے مقابلہ پر اپنی ایک علیحدہ جماعت بنالی ہے۔ اس پارٹی نے اپنے الہ آباد کے اجلاس میں کانفرنس کو نوٹس دیا ہے کہ وہ لاہور کانفرنس کی ہدایات کے مطابق پروگرام تیار کرے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو نئی پارٹی اپنے پروگرام پر عمل کرے گی *

سکندر آباد میں فساد کا مقدمہ۔

مقدمہ فساد سکندر آباد ضلع ملتان کے ۳۰ ملزمان میں سے جن کو مسٹر ڈپٹی مجسٹریٹ نے چھوڑ دیا تھا۔ اور جن کے خلاف سردار سیوا رام سنگھ سیشن جج نے مقدمہ کی دوبارہ سماعت کا حکم دیا تھا۔ ۲۷ گرفتار کر لئے گئے باقی گرفتار کئے جانے والے ہیں۔ ان کے خلاف مقدمہ عنقریب شروع ہوگا *

وزیر تعلیم کا اختیار نہیں۔

ملک فیروز خان نون وزیر تعلیم کی طرف سے جمہور ...

کے نام کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ یونیورسٹی کو زیر تعلیم تاریخ اسلام کے اخراج کے متعلق سینیٹ کے فیصلہ کو مسترد کر سکتا ہے یونیورسٹی ایکٹ اور قواعد و ضوابط یونیورسٹی اس کے خلاف ہیں *

لیڈروں کی رہائی کا خیال۔

بمبئی کو اپنے نامہ نگار لنڈن سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کے پولیٹیکل حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ برٹش وزارت اپنے فیصلہ پر ڈٹی ہوئی ہے۔ اور کہ مہاتما گاندھی اور دیگر کانگریسی لیڈر عنقریب رہا کر دیئے جائیں گے *

سیکرٹری دیانند دلت ادھار سبھا کی گرفتاری

پنڈت گیان چند جی بی اے سیکرٹری دیانند دلت ادھار سبھا گوردوت بھون جرا چھوت ادھار کے سلسلہ میں کورالی ضلع انبالہ میں مع دیگر اصحاب گرفتار کئے گئے تھے۔ رہا ہو گئے ہیں *

یونیورسٹی کو نوٹس!

یونیورسٹی پنجاب کے مسٹر رنبیر سنگھ دیر بی اے کو لاء کالج میں داخل کرنے سے انکار پر مسٹر دیر کے وکیل نے یونیورسٹی کو نوٹس دیا ہے کہ اگر مسٹر دیر کو داخل نہ کیا گیا۔ تو دعویٰ داخلہ اور پچیس ہزار کا ہرجانہ کا دعوی کیا جائے گا *

مہاشہ راجپال کی بیٹی کی گرفتاری

(دہلی ۵ جولائی) یوم میران کے سلسلہ میں دیویوں کے جلوس میں مہاشہ راجپال کی لڑکی سمترا دیوی بھی شامل تھیں۔ دیگر دیویوں کے ساتھ وہ بھی گرفتار کر لی گئیں *

گورنمنٹ اور گاندھی میں صلح

سول کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر ڈیٹیل اس سے کہا۔ کہ گاندھی اور گورنمنٹ میں مصالحت کا وقت قریب آگیا ہے *

ماتم پرسی کے تار کا جواب۔

مہاراجہ ادھیراج سر نہار سنگھ کی مرتیو پر مہاشہ کرشن جی مالک پرکاش کی طرف سے ماتم پرسی کا تار دیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں مہاراجہ ادھیراج کے پرائیویٹ سیکرٹری نے لکھا ہے۔ کہ سری مہاراج ادھیراج صاحب آپ کی ہمدردی کے تار کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں *

پرکاش کے ریاستی فنڈ میں چندہ

پرکاش لاہور

۲۷ اساڑھ سمت ۱۹۸۹

ناکامیابی کا طعنہ

مردم شماری کی رپورٹ میں آسام بنگال مدراس آندھرا میں آریہ سماجیوں کی کمی تعداد کو دیکھ کر آریہ سماج کی ناکامیابی پر محمول کرتے ہیں۔ اور تو اور ناوابلی بھی اس کمی تعداد کا آریہ سماج کو طعنہ دیتے ہیں۔ جن کی اپنی بھارت بھر میں کل تعداد چھپن ہزار ہے۔ دس لاکھ آریہ سماجیوں کو چھپن ہزار کی جماعت تعداد کے لحاظ سے ناکامیاب ہونے کا طعنہ دے۔ یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ پورا کئی برس کر بھی آریہ سماج پر منہ آنے کا اس بہانہ گویا ایک بہانہ ہاتھ آگیا ہے۔ ورنہ اپنے اجودھیہ کے لیڈر تک آخر مسئلہ بنگال بہار، آسام آدی میں آریہ سماجیوں کی اس قدر کم تعداد کی وجوہات بیان کر دی تھیں۔ جس شخص کے دماغ میں ذرہ بھر کا تنقید کا تقید ذرہ بھی ہے۔ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ باور نہیں کر سکتا۔ کہ آریہ سماجیوں کی تعداد بنگال میں ۲۰۱ بمبئی میں ۱۵۱۱ برہما میں ۲۰۴ مدراس میں ۱۲۲ اور آسام میں ۱۴ ہے۔ یوں تو دوسرے صوبہ جات میں یہاں تک کہ پنجاب اور یوپی میں بھی مردم شماری کے شمار کنندوں نے آریہ سماجیوں کے خلاف اپنی قلم کے جوہر خوب ہی دکھائے۔ لیکن مندرجہ بالا صوبجات میں تو غضب ہی کر دیا ہے۔ بنگال میں اتنی تعداد ... ان کے پرچار کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا قائم ہے۔ کلکتہ کی شاندار آریہ سماج بھی بنگال کے ہی اندر ہے اسکے علاوہ کلکتہ میں ایک اور آریہ سماج بھی ہیں۔ جن کے ممبران کی تعداد ہی ۱۰۱ سے زیادہ ہوگی۔ ان کے پریوار اور دوسرے کثیر التعداد آریہ سماجی جو بنگال بھر میں بکھرے ہوئے ہیں۔ الگ رہے۔ لیکن مردم شماری کے محکمہ کا شوق ہے کہ بنگال میں کل اسمتری پرش ۱۰۱ آریہ سماجی ہیں۔ یہی حال بمبئی برہما۔ مدراس اور آسام وغیرہ کا سمجھ لیجئے۔

آریہ سماج کو مردم شماری کے شمار کے خلاف شکایت ہے۔ یہ شکایت کسی ایک صوبہ تک محدود نہیں۔ ہر ایک صوبہ کے متعلق ہے۔ لیکن باوجود اس کے اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ پنجاب اور یوپی کو چھوڑ کر بھارت کے دوسرے پرانتوں میں آریہ سماج کو تعداد کے لحاظ سے کامیاب نہیں کہا جا سکتا۔ بنگال میں مردم شماری کی رپورٹ نے ۲۰۱ تعداد دکھائی ہے۔ اسے کم تو کہا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ بنگال کے آریوں کی تعداد پنجاب یا یوپی کے برابر ہے۔ برابر تو کیا۔ ان میں سے کسی کی بھی تعداد کا معتدبہ حصہ بھی نہیں۔

پنجاب اور یوپی میں تو آریہ سماج کا پرچار ہو۔ لیکن مدراس بنگال آسام بمبئی برما آدی میں نہ ہو۔ اس کا آریہ سماج کے پاس کیا جواب ہے۔ کیا آریہ سماج کے سدھانت ان الیہ صوبہ جات کے انوکول نہیں بیٹھے۔ یا ان صوبجات کے لوگ اسے زیادہ یا کم قبول کرتے ہیں کہ ان کے اندر ویدک سدھانتوں کے سمجھنے کے لئے عقل اور انکے سویکار کرنے کے لئے اتساہ نہیں۔ ان دونوں میں ایک بات بھی نہیں۔ بنگال مدراس آدی تو بھارت کے بھاگ ہیں جو ویدک سنسکرتی کا گہوارہ رہا۔ ویدک سدھانت تو شودیا پرنے سے سنسار کے ایک ایک دیش کے انوکول ہیں۔ پھر ویدک دھرم کے تو نہ ماننے والے صوبے آخر کانگریس کے پرچار پر بیک کہہ کر راج نیتک میدان میں کودنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ویدک سدھانتوں کی خوبی سے انہیں آگاہ کیا جائے اور وہ انہیں سویکار کرنے پر تیار نہ ہوں۔

بات یہ ہے کہ آریہ سماجیوں میں پرچار کی لگن نہیں۔ وہ لگن جس نے کسی وقت پنجاب کے گوشہ گوشہ میں ویدک دھرم کا سندیش پہنچایا تھا۔

آریہ سماج کے اندر دھرم پرچار کی چرچا ہے۔ لیکن اس کی سبھا کا دھنگ ابھی صورت میں بن سکتا ہے۔ جبکہ دیش کے اندر ویدک دھرم کا پرچار سبھا کی سیما تک پہنچ چکا ہے۔ پنجاب کو فخر ہے کہ اس کے اندر آریہ سماجیوں کی تعداد سب صوبجات سے زیادہ ہے۔ یہ فخر بجا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ پنجاب کی ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے۔ آریہ سماج کا نیم ہے کہ اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔ اس نیم کے انوسار پنجاب اگر اُنت ہے۔ تو اُسکی اُنتی پورن نہیں۔ جب تک وہ بھارت کے دوسرے پرانتوں کو بھی اپنی سطح پر نہ لے آئے۔ جب تک بنگال بہار۔ آسام۔ مدراس۔ بمبئی۔ برہما آدی میں بھی پنجاب کے برابر آریہ سماجیوں کی تعداد نہیں ہو جاتی۔ ان صوبوں کے آریہ سماج کی ناکامیابی کے طعنے سے نجات نہیں مل سکتی۔

اچھوت اُدھار کے سلسلہ میں گرفتاریاں

دیانند دلت اُدھار سبھا گرودت بھون کے زیر اہتمام کورالی ضلع انبالہ میں ۲-۳ جولائی کو اچھوت اُدھار کانفرنس تھی۔ دلت اُدھار سبھا کے اُپدیشک مہاشہ لبھو رام اور سبھا کے منتری شری گیان چند بی اے اچھوت اُدھار پریمی ضلع کے کئی معزز صاحبان کانفرنس میں موجود تھے۔ اطلاع ہے۔ کہ ۲ جولائی کو اچھوتوں نے مقامی کنوؤں سے پانی نکالا۔ کسی قسم کی گڑبڑ نہ ہوئی۔ لیکن ۳ جولائی کو جب اچھوت بازار کے کنوئیں سے پانی نکال رہے تھے۔ تو اچھوت اُدھار کے ورودھی ہندوؤں نے اُن پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ جس سے تین اشخاص کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

یہاں تک تو واقعہ کا سمجھ میں آنا کٹھن نہیں۔ لیکن اس کے بعد جو کچھ ہوا اس کا سمجھنا مشکل ہے۔ خبر اس طرح ہے کہ اطلاع پر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور علاقہ مجسٹریٹ شام کو موقع پر پہنچ گئے۔ اور تحقیقات شروع ہونے پر پنڈت گیان چند بی اے سکرٹری دیانند دلت اُدھار سبھا۔ حکیم کیدر سنگھ رئیس۔ لالہ برہم دت رئیس ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ۔ پنڈت لبھو رام پرچارک سبھا پنڈت رام پرتاپ ذیلدار پرتاپ سنگھ جتھیدار اکالی دل اور چند دیگر سکھوں کو گرفتار کر لیا۔

سوال یہ ہے۔ کہ جب حملہ کرنے والے اچھوت اُدھار کے ورودھی تھے اور غریب اچھوتوں کو زخمی کرنے والے بھی وہ تھے۔ تو اچھوت اُدھارکوں کو کیوں گرفتار کیا گیا۔

اگر یہ کہا جائے۔ کہ اُنکی پریرنا سے اچھوتوں نے پبلک کنوئیں سے پانی بھرا۔ تو اچھوتوں کا پبلک کنوئیں سے پانی بھرنا جرم نہیں۔ اور پھر یہ تو عام رواج ہو گیا ہے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے کہ تمام کنوؤں سے اچھوتوں نے پانی بھرا۔ اور کسی نے مخالفت نہیں کی۔ حالات اچھوت ہندوؤں کو اگر ان کنوؤں سے پانی لینا منظور نہیں۔ جن سے اچھوت لیتے ہیں تو انہیں اختیار ہے کہ وہ اپنے لئے الگ پرائیویٹ کنوئیں بنوا لیں۔ نہ کہ اچھوت اُدھارکوں کو اچھوتوں کے پبلک کنوئیں سے پانی پینے پر پیٹا بھی جائے اور گرفتار بھی کیا جائے۔

اس واقعہ سے جلیانوالہ قدرتی تھا۔ علاقہ میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ ضرورت ہوئی۔ تو ستیہ آگرہ کرنے کے لئے بھی لوگ تیار ہیں۔ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے پنڈتوں نے حال ہی میں یوستھا دی ہے۔ کہ اچھوتوں کو کنوؤں سے پانی لینے کا حق ہے۔ اگر اس یوستھا کی کوئی وقعت ہے۔ تو اس سبھا کے اُدھکاریوں کو چاہئے۔ کہ کورالی پہنچیں۔ اور یوستھا کے خلاف اچھوتوں پر اُن کے پبلک کنوئیں سے پانی لینے کے اپرادھ میں حملہ کرنے والوں کو سمجھائیں۔ کہ تمہارا یہ کاریہ شاستر کے ورودھ ہے۔ دھرم کے ذریعہ سے اور اس طرح انہیں اپنی غلطی کا احساس کرا کر انہیں پرائشچت پر آمادہ کریں۔ اور وہ پرائشچت یہ ہو۔ کہ وہ اُن اچھوتوں کو بلائیں۔ جن کنوئیں پر انہوں نے اُن پر حملہ کیا۔ اسی پر لے جا کر اُن سے درخواست کریں۔ کہ اس کنوئیں سے پانی بھریں۔ اور جو پانی وہ بھریں۔ اُن کے ہاتھ سے لے کر وہ پان کریں۔ اگر سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کورالی کی سمسیا کے حل کا یتن نہیں کرتی۔ تو اس کے دوارا دی ہوئی یوستھا محض ہوا ہوگی۔

پنڈت گیان چند اور دوسرے اچھوت اُدھارکوں کے گرفتار کر لئے گئے۔ ہمیں اس کی چنتا نہیں۔ کیونکہ سدھارکوں کو کشٹ اٹھانے ہی پڑتے ہیں۔ لیکن چنتا ہے۔ تو ہندو جاتی کے ہراس کی۔ جو ہندوؤں کی اپنی اگیانتا سے دن پرتی دن ہو رہا ہے اور اچھوت اُدھار کی مخالفت ہندوؤں کی اگیانتا کا ایک خطرناک حصہ ہے۔

"پرکاش" کا رعائتی فنڈ

"پرکاش" کے رعائتی فنڈ میں سردار بساکھا سنگھ جی ٹھیکیدار خانکی نے حسب معمول اس سال بھی پچیس روپیہ بھیجے ہیں۔ اس رقم سے مستحق مہاشیوں کے نام رعائتی قیمت پر "پرکاش" جاری کیا جائے گا۔ ایک روپیہ یا دو روپیہ جس قدر رعائت کے کوئی مہاشہ مستحق ہونگے اُنہیں اتنی ہی رعائت دی جائے گی۔ جو مہاشہ "پرکاش" پوری رقم دے کر لینے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ انہیں جلد اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دینا چاہئے تاکہ وہ رعائت سے محروم نہ رہ جائیں یاد رہے کہ یہ رعائت سال بھر کے خریداروں کو ہوگی۔ اور وی پی نہیں کیا جائے گا۔ چندہ بذریعہ منی آرڈر آنا چاہئے ؛

قادیانی لاہوری کی صفائی میں

سیالکوٹ کے سناتنی جلسہ میں لاہوری مرزائی نے جن الفاظ میں اذان دینے کا ذکر کیا تھا۔ وہ پول پول کر بتا رہے ہیں۔ کہ اذان اذان کے لئے نہیں دی گئی تھی۔ بلکہ وقت کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر شرارت پیدا کرنے کے لئے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو وہ خود نہ لکھتا کہ "میں نے اثناء تقریر میں ایک موقعہ پر بلند آواز سے اذان دیدی یہ اذان عین بُت خانہ کے سامنے ہوئی۔ ہندوؤں کے کان کھڑے ہو گئے کہ یہ کیا ہوا۔ مسلمان فرط خوشی سے جھومنے لگے۔ مگر ہندو کچھ نہیں کر سکتے تھے"

اگر اس بانگ میں شرارت کو دخل نہ ہوتا۔ تو اس میں کسی کے لئے کوئی چڑ کی بات نہ تھی۔ جب آیات قرآنی ہندو جلسوں میں پڑھی جا سکتی ہیں تو بانگ میں کونسی انوکھی بات ہے۔ لیکن جو بات قابل اعتراض ہے۔ وہ نیت تھی۔ جو شرارت کی تھی۔ اگر مرزائی مقرر کو شرارت نہ سوجھی۔ تو وہ ہرگز نہ لکھتا۔ کہ بانگ عین بُت خانہ کے سامنے ہوئی۔ ہندوؤں کے کان کھڑے ہوئے کہ یہ کیا ہوا۔ اور مسلمان فرط خوشی سے جھومنے لگے۔ اگر شرارت نہ ہوتی۔ تو "پیغام صلح" بھی خاموش نہ رہتا لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ مرزائی مقرر کی شرارت کا ہماری طرف سے نوٹس لئے جانے پر لاہوریوں کے "پیغام صلح" کو تو کوئی اعتراض نہیں مگر قادیانی نوجوان شیخ پا ہو رہا ہے۔ کہ اس شرارت کو بے نقاب کیوں کیا گیا ؟

شراب کی بندش اُڑا دیگئی

ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے بلاشبہ دلیرانہ قدم اُٹھایا تھا۔ جو اپنی حدود کے اندر شراب کے داخلہ کی ممانعت کر دی تھی لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بندش کبھی بھی کارگر نہ ہوتی۔ شرابی لوگ مختلف طریقوں سے شراب حاصل کرتے اور اس کا استعمال کرتے رہے۔ تاہم بندش انہیں کھٹک رہی تھی۔ اور اس کے خلاف طاقت پیدا کرنے میں وہ لگے ہوئے تھے۔ آخر وہ کامیاب ہو گئے۔ اور شراب کی بندش پر جو پابندی تھی۔ وہ اُڑا دیگئی۔ اگر بھوگ ولاس کے جیون کی موجودگی میں امریکہ سے شراب خارج ہو جاتی۔ تو یہ ایک معجزہ ہوتا۔ امریکہ کیا۔ جو بھی ملک شراب کی لعنت سے بچنا چاہے اُسے خیال رکھنا چاہئے۔ کہ قانون سے وہ اس مقصد کو نہیں پا سکتا۔ پا سکتا ہے تو لوگوں کے دلوں سے شراب کو خارج کرانے سے۔ اور وہ تب ہی ہو سکتا ہے جب لوگ تپ تیاگ اور سداچار کا جیون وتیت کرنا سیکھیں۔ امریکہ کے لوگوں کے سداچار کی کیا حالت ہے ؟ اس کی داستان سُن کر ایک ہندوستانی چونک اُٹھتا ہے۔ جب حالت یہ ہے تو شراب نے ہی کون سا گناہ کیا ہے۔ کہ اُسے اپنے ساتھی دوسرے دراچاروں سے الگ کر دیا جائے۔ کوئی کرے تو وہ الگ ہونے والی ہی کب ہے۔ وہ قدرتی طور پر وہاں رہیگی۔ جہاں دُراچار ہوگا ؛

وی۔ پی آتے ہیں!

جن خریدار مہاشیوں کا چندہ جولائی میں ختم ہوتا ہے۔ انہیں بذریعہ چِٹ پچھلے ہفتہ اطلاع دیدی گئی ہے۔ جو سجن اپنا چندہ منی آرڈر سے بھیج دیں گے۔ وہ اپنے تئیں آنے سے بچائیں گے۔ اور ہمارا دفتر بچے گا۔ جن کا چندہ نہیں آئے گا اور نہ ہی اُن کی کوئی سوچنا آئے گی۔ اُنھیں اگلے ہفتہ کا "پرکاش" بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ جس کا لینا خریدار مہاشیوں کا کرتویہ ہوگا۔ وی پی لوٹانے والے اصحاب کو پہلے سے ہی سوچنا دے دینی چاہئے۔ تاکہ خواہ مخواہ کا نقصان نہ ہو ؛

(مینجر)

بھائی پرمانند کو صدمہ

اپنی اردھانگی شریمتی بھاگ سُدھی کی جدائی سے بھائی پرمانند جی کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس میں ہماری اُن کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔ دیوی جی پتی برتا کا جیتا جاگتا نمونہ تھیں۔ بھائی جی کی غیر حاضری میں جبکہ وہ کالے پانی کے جیل میں بند تھے

سورگ باشنی شریمتی جی نے جس پورتا۔ پریشرم اور کشٹ کا جیون وتیت کیا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس افلاس کے جیون میں اُن کی کوئی کوشش تھی۔ تو پتی کو رہائی دلانے کی۔ چنانچہ اُن کا سوکامنا پورن ہوئی۔ بھائی جی آ گئے۔ اور دیوی جی نے اپنے پتی کے ساتھ سُکھ بھوگنے کے دن تھے۔ کہ کشٹ کے جیون کے پرنیام سروپ آپ کو ایسا روگ لگا کہ عرصہ تک بستر علالت پر پڑا رہیں۔ جس لگن سے بھائی جی نے تیمارداری کی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ افسوس کوئی کوشش کارگر نہ ہوئی۔ اور بھائی جی کو یہ دُکھ بھرے الفاظ حوالہ قلم کرنے پڑے :۔

"دیوی شریمتی بھاگ سُدھی آج شکروار نو بجے شام یکم جولائی ۱۹۳۲ء کو مجھ سے وداع ہو گئی"

"واہگورو" کی اصلیت

"واہ گورو" شبد کی اصلیت پر "ہندو" میں ایک صاحب نے خوب روشنی ڈالی ہے آپ کا کہنا ہے۔ کہ واہگورو بھائی گورداس کی ایجاد ہے۔ جب گرنتھ صاحب کو ترتیب دی جا رہی تھی۔ تو بھائی گورداس نے بھی گورو ارجن دیو سے چاہا۔ کہ میری پوتھی بھی گرنتھ صاحب میں چڑھ لی جائے۔ اس پر گورو جی نے اس سے کہا۔ کہ پوتھی سناؤ۔ تو بھائی گورداس نے وہ پوڑی پڑھکر سنائی۔ جس میں واہگورو شبد کے جاپ کو وشنو۔ ہری۔ گوبند اور رام کے چاروں جاپوں کے برابر بتایا تھا۔ دلیل یہ دی کہ ست جگ میں لوگ وشنو اشٹن کرتے تھے۔ ترتیا میں ہری ہری۔ دواپر میں گوبند گوبند اور کلجگ میں رام رام کا جاپ ہوسنے لگا۔ ان سب ہندوؤں میں تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ میں اتحاد کے لئے جاپ کے چاروں شبدوں کے پہلے حرف لے کر "واہگورو" شبد کا جاپ دیتا ہوں"

مضمون نگار کا بیان ہے۔ کہ گورو ارجن دیو نے بھائی گورداس کی اس دلیل کو پسند نہ کیا اور فرمایا :۔ "یہ پوتھی جو واہگورو شبد کی مہما ورنن کرتی ہے۔ آدگرنتھ صاحب پر نہیں چڑھ سکتی۔ واہگورو شبد ہندو قوم کا شعار نہیں کر سکتا۔ اور نہ اتحاد پیدا کر سکتا ہے بلکہ اس سے ہندوؤں میں اور تفرقہ پیدا ہو کر قوم کی ہانی ہوگی"

ایمان کے کامل ہونیکا ثبوت

ایمان کامل ہونے کے کئی ثبوت ہو سکتے ہیں لیکن قادیانیوں کا ثبوت انوکھے پن میں اپنی مثال آپ ہے۔ جو قادیان کے خلیفہ ثانی کے الفاظ میں یوں ہے :۔

"میں جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وصیت کی تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے ساتھ بہت سے انوار وابستہ ہیں۔ ابھی تک جنہوں نے وصیت نہیں کی ہو وہ کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے۔ کہ جو شخص وصیت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے۔ پس وصیت مہیا ہے۔ ایمان کے کامل ہونے کا"

وصیت کیا شے ہے ؟ قادیان میں قادیانیوں نے ایک قبرستان بنا رکھا ہے۔ ہمارے منتعلق مریدوں میں یہ غلط خیال پھیلا دیا گیا ہے۔ کہ اس قبرستان میں جو دفن ہوگا۔ سیدھا بہشت میں جاتا ہے۔ اور اس میں دفن وہ ہو سکتا ہے جو اپنی جائیداد کا دسواں حصہ وصیت کی رو سے قادیانی جماعت کے اپین کر دے۔ اور جو نہ کرے۔ وہ لاکھ مومن ہو پرہیزگار ہو۔ نماز روزہ کا پابند ہو۔ لیکن مسیح موعود کو اس کے ایمان میں شبہ ہے۔ اور اس کا خلیفہ اس کے ایمان کو مکمل نہیں سمجھتا۔ جس نے وصیت کر کے اپنی جائیداد خلیفہ کے اپین نہیں کی۔ خدا کی شان وہ بھی ایمان ہے۔ جو صرف اس کی جائیداد کی وصیت سے کامل ہو سکتا ہے کیونکہ عام طور پر معمولی جائیداد والے ہی وصیت کے چکر میں پھنستے ہیں ؛

"پرکاش" کے رعائتی فنڈ میں چندہ دے کر دیش کے بھائی بنیں ؛

سورگباشی راجہ ادھیراج سر ناہر سنگھ

شاہ پورہ (راجپوتانہ) کے آریہ نریش سورگباشی راجہ ادھیراج سر ناہر سنگھ کے سی آئی ای کا جنم سنہ ۱۸۵۴ء میں سسودیہ کل کے ایک سادھارن خاندان میں ہوا۔ لیکن بچپن میں آپ کی کوئی تعلیم نہیں ہوئی۔ لیکن دیہاتی زندگی کے روزمرہ کے انوبھو سے آپ کے دل میں پرجا پریم کی وہ چنگاری پیدا ہوئی جو آخیر دم تک روشن رہی۔ آپ دیہاتیوں کو بھی مساوات کا سلوک کرنے کا آگرہ کرتے تھے۔ تمثال کے طور پر اپنا بچپن یاد کرایا کرتے تھے۔ کون ہے جس نے راجہ ادھیراج کے درشن کئے ہوں اور ان کی سادہ مزاجی اور بھراتری بھاؤ کے برتاؤ کا بے ساختہ اعتراف نہ کیا ہو۔ آریہ ہونے کے رشتے راجہ ادھیراج سچ مچ اپنے آپ کو مارواڑی کہاوت کے مطابق "ایک رائی کا ڈورا" سمجھتے تھے۔

گدی کیسے ملی

سنہ ۱۸۷۰ء میں شاہ پورہ کے راجہ لکشمن سنگھ کا دیہانت ہو گیا۔ آپ کی کوئی سنتان نہ تھی۔ اس پر گدی ٹھاکر رام سنگھ نامی ایک راجپوت نے سنبھال لی۔ لیکن گدی کا ادھکار مہاراج ادھیراج کو پہنچتا تھا۔ اس لئے آپ نے لگاتار چھ سات سال تک گدی کے حصول کے لئے عدالتی لڑائی لڑی اور آخر انگریزی عدالت سے اُن کے حق میں فیصلہ ہوا۔ اس سمے آپ کی عمر صرف ۱۵ سال تھی۔ اس پر تعلیم بھی کوئی ایسی نہ ہوئی تھی۔ تاہم پرماتما نے آپ کو کئی ایسی صفات سے موصوف کر رکھا تھا۔ جو راجاؤں میں ہونی چاہئیں۔ آپ کی تیز عقل گہرائی تک پہنچ جانے والی اندرونی نگاہ اور سمجھ کا یہ کہ آپ کی نابالغی میں ہی لوگوں پر جم چکا تھا۔ راجہ ادھیراج نے لگاتار کوشش اور ہشیاری سے بہت جلد اپنی بچپن کی کمیوں کو پورا کیا۔ اور سنہ ۱۸۷۸ء میں راج کی باگ ڈور اور مکمل اختیارات حاصل کرکے ریاست ونت شاہ پورہ اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اس وقت شاہ پورہ دو لاکھ کی ریاست تھی۔ اس پر متواتر یکے بعد دیگرے نابالغ حکمرانوں کی وجہ سے خزانہ خالی تھا۔ ریاست مقروض تھی۔ پانچ چھ اہلکار کام کرنے والے تھے۔ اور کامدار کو صرف تیس روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ علاوہ ازیں جاگیر کے جاگیرداروں اور اہلکاروں میں دھڑا بازی زوروں پر تھی۔ اتنی بڑی بھیانک چٹانوں سے بچا کر ریاست کے جھگڑوں کی آندھی میں ریاست کی ناؤ کا کھینا معمولی کام نہ تھا۔ لیکن پرماتما نے آپ کا ساتھ دیا۔ آپ کامیابی پر کامیابی حاصل کرتے گئے۔

ریاست کی موجودہ حالت

یہی ہے۔ کہ آج جاگیر کی بجائے شاہ پورہ باقاعدہ ریاست ہے آمدنی دو لاکھ سے بڑھ کر سوا پانچ لاکھ کو پہنچ گئی ہے۔ راجہ ادھیراج کی مستقل طور پر ۹ ضرب توپ کی سلامی ہوتی ہے۔ دیوانی فوجداری کے کل اختیارات حاصل ہیں۔ انگریزی ضابطہ کے مطابق دیوانی۔ فوجداری۔ مال آبکاری کے علیحدہ علیحدہ محکمے قائم ہیں۔ ہائی سکول کھلا ہوا ہے۔ دیہات میں پاٹھشالائیں قائم ہیں۔ کنیا پاٹھشالہ اور بورڈنگ ہاؤس موجود ہے۔ ہسپتال اوشدھالیہ وغیرہ عوام کو لابھ پہنچا رہے ہیں۔ پولیس کا محکمہ موجود ہے۔ فوج تعینات ہے۔ دھرم کا صیغہ جاری ہے۔

ناہر ساگر اور امید ساگر

زمین کی آبپاشی کے لئے پانچ لاکھ کے خرچ سے دو بڑے تالاب ناہر ساگر اور امید ساگر بن چکے ہیں۔ جن میں بارش کا پانی اتنی بھاری تعداد میں جمع ہوتا ہے۔ کہ ہزاروں ایکڑ اراضی کی اس سے آبپاشی ہوتی ہے۔

اہو بھاگیہ کا ورش

راجہ ادھیراج اپنے اس سال کو اہوبھاگیہ کا سال کہا کرتے تھے۔ جس میں مہرشی سوامی دیانند سرسوتی آپ کا نمسکار سویکار کرنے شاہ پورہ میں پدھارے۔ مہرشی نے تین ماس شاہ پورہ میں ٹھیر کر آپ کو ویدک دھرم میں دیکشت کیا۔ اور راج نیتی کے ایسے قیمتی سبق دیئے۔ کہ راجہ ادھیراج راجپوتانہ کے رئیسوں میں بہترین ماہر راج نیتی مانے جانے لگے۔

رئیسوں میں جب ماہران راج نیتی کا ذکر چھڑتا۔ تو آپ کا اور راجپوتانہ کے ایک اور راجہ کا ہی نام لیا جاتا تھا۔ مہرشی کے پرتی آپ کی گورو بھگتی اٹل اور امٹ تھی۔ آپ کی عقیدت کی کوئی حد نہ تھی۔ تو آپ کٹر دیانندی تھے۔

مہرشی دیانند نے آپ کو کھدر کا جو خلعت عطا کیا تھا۔ آپ نے اُسے متبرک چیز کی طرح سنبھال کر رکھا تھا۔ چنانچہ متھرا جنم شتابدی اُتسو پر آپ وہی خلعت آریہ جنتا کو دکھانے کے لئے لے گئے۔ آپ کی عقیدت کا کیا یہ کم ثبوت ہے۔ کہ رشی دیانند کے رچے یگیہ کو نرنتر پوری نصف صدی تک جاری رکھا اور آخر اپنی انتیشٹی کا کاریہ اسی اگنی سے سوامی جی کے پھولوں سے پوتر ہوئی سان کے آثار کے سنگھان کی مٹی میں کرنے کا آدیش کر گئے۔

دان شیلتا

اجمیر میں سوامی جی کا باغ کے نام سے جو استھان پرسدھ ہے۔ یہ مہاراج ادھیراج کی ہی پرارتھنا پر سبھا کو دیا ہوا ہے۔ گوروکل کانگڑی میں بیس ہزار کی ایک چیئر آپ کی طرف سے اور ایک راجکمار موجودہ راجہ ادھیراج شاہ پورہ ادھیش شری امید سنگھ جی کی طرف سے قائم ہے۔ علاوہ ازیں گوروکل مہاودیالیہ کی یگیہ شالہ کے لئے پندرہ ہزار روپے کا آپ دان کر چکے ہیں۔ اور وقت وقت پر بھی آپ اپنی اُدارتا اور دان شیلتا کا پریچے بھارت کا قریباً سب ہی بڑی بڑی سنستھاؤں کو دیتے رہتے تھے کوئی آریہ سماجی سوالی آپ کے دوار پر گیا۔ تو کبھی خالی نہ آیا۔

پرُاپکار کے دُوسرے کام

راجپوتوں کے سماجک سدھار کی لگن آپ کی یہاں تک بڑھی ہوئی تھی۔ کہ آگرہ میں راجپوت مہاسبھا کے سبھا پتی کا آسن آپ نے گرہن کیا۔ آپ ہی کے آدیش سے اس ادھیویشن میں ملکانوں کی شدھی کا پرستاؤ پاس ہوا۔

برنداون کے بھراتری میلن کے موقعہ پر جب شدھ ہوئے ملکانوں کو راجپوتوں کے ساتھ ملایا جا رہا تھا۔ آپ بخوشی تمام سرداروں سمیت وہاں پہنچے۔ اور چھوٹے سے چھوٹے ملکانہ کو اپنے ساتھ تھال میں کھلا کر اپنی سچی سہانوبھوتی اور جاتیہ ایکتا



اچھوتوں پر ڈورے

ہمارے پورانک دوست اچھوتوں کو شدھ کر دینے تک پہنچ گئے ہیں۔ لیکن جنم کے بندھن کے سدھانت سے دست بردار ہونے پر تیار نہیں۔ چنانچہ لاہور میں پورانکوں کی طرف سے اچھوتوں کو تلقین کے موقعہ پر جو کچھ کہا گیا اس کے آدھار پر معاصر "پیغام صلح" ذیل کے الفاظ میں اچھوتوں پر ڈورے ڈالنے کی کوشش فرماتا ہے:۔

"سوامی پرکاشانند کی اس صاف بیانی اور برہمن دیوتاؤں کے اس سلوک کو دیکھ کر جو اچھوتوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ اچھوتوں کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں۔ کہ وہ ہندوؤں سے قطعی علیحدگی اختیار کریں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی سوشل حالت کو سنوارنے اور چھوت چھات کے قابل نفرین سلوک سے بچنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنا تعلق اس قوم اور مذہب کے ساتھ جوڑیں۔ جہاں ذات پات اور چھوت چھات کا کوئی جھگڑا نہیں۔ اس لئے آؤ اس پاک مذہب (اسلام) میں داخل ہو کر تم بھی امرت کنڈ بن جاؤ۔ پھر دیکھو وہ ہی برہمن جو تمہیں آج گندہ نالہ قرار دیتے ہیں اور رستہ کاٹ کر دور سے نکل جاتے ہیں کہ کہیں تمہارے سانس سے بھرشٹ نہ ہو جائیں۔ تمہارے ساتھ چھونا یا لین دین رکھنا گوارا کرتے ہیں یا نہیں؟"

ویدک دھرم ملنش ماتر کو ترقی کا ادھیکاری قرار دیتا ہے۔ جب گن کرم سبھاؤ پر ورن کی بنیاد رکھتا ہے۔ پورانک دھرم نے گن کرم سبھاؤ کو نیاگ کر ترقی کا دروازہ ہنوؤں کے لئے بند کر دیا ہے۔ جس کا پھل یہ ہے۔ کہ اچھوت ترقی کرنا چاہیں۔ تو پورانک دھرم کے اندر رہ نہیں سکتے۔ اگر پورانکوں نے اچھوتوں کے عیسائی مسلمان ہو جانے پر ان سے وہ نفرت تیاگ دینی ہے۔ جو اس وقت کرتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ اس حالت میں جنم پر گن کرم کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب اچھوتوں کے ودھرمی ہونے پر اس سدھانت کو سویکار کرنا ہے تو کیوں نہ ان کے ہندو رہتے ہوئے سویکار کر لیں۔ اس سے دو فائدے ہیں۔ ایک بات کر دیا اچھوت بچتے ہیں۔ دوسرے ایک غلط سدھانت سے مخلصی ملتی ہے۔

روح فاعل مختار

مسلمانوں کو آریہ سماج کا مشکور ہونا چاہئے کہ قرآن سے روح کے فاعل مختار ہونے کے ثبوت نکالے جا رہے ہیں۔ اور ہمارے احمدی دوست یہ کہنے لگے ہیں۔ کہ

"ان آیات میں صاف اور کھلے طور پر اسلام نے انسان کو فاعل مختار قرار دیا ہے۔ اور بتا دیا ہے۔ کہ نیک یا بد اعمال کے بجا لانے میں انسان کو اپنی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔"
("پیغام صلح" ۱۷ جون)

یہ عین ویدک سدھانت ہے۔ جو احمدیوں نے سویکار کیا ہے۔ لیکن یہ سدھانت اسی حالت میں بامعنی ہو سکتا ہے۔ جب اس کو جسے روح مختار تسلیم کیا گیا ہے۔ خدا سے علیحدہ ہستی مانا جائے۔ اور ہمیشہ سے ہی مانا جائے۔ جب سے خدا ہے۔ کیا ہم امید رکھیں۔ کہ پیغام صلح روح کے متعلق قرآن کا جو عقیدہ ہے اسے بیان کرے گا۔ اگر روح کو قرآن خدا سے علیحدہ مانتا ہے۔ تو ویدک دھرم کے اور نزدیک ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کو تو نہ روح کے فاعل مختار ہونے کی بات قرآن سے ملی ہے نہ روح کے ازلی ہونے کی مل سکتی ہے۔ احمدی ہی ہیں۔ جو قرآن سے ویدک سدھانتوں کا سمرتھن کر سکتے ہیں عجب نہیں۔ کہ روح کے ازلی ہونے کے ثبوت میں بھی وہ کوئی آیت پیش کر دیں۔

آتمانند اور مسلمان

لکھنؤ کے کوئی آتمانند ہیں۔ جنہیں پنڈت اور بانی ست دھرم ہونے کا دعوی ہے۔ حالانکہ ست دھرم کے بانی ہونے کی تردید امرتسر کے ست دھرمیوں کی طرف سے ہو چکی ہے۔ نام تو ان آتماتند کا شدھانند ہے۔ لیکن ان کا پیشہ مسلمانوں کی مربی ہے۔ میر نیدوں پر چھوٹے لانچھن لگانا ہے اس سے غالباً ان کی گذر اوقات ہوتی ہے۔

ان آتمانند کی مسلمانوں میں حیثیت کیا ہے۔ ہم اپنے الفاظ میں نہیں بتاتے۔ مسلم اخبار "الفضل" کے الفاظ میں بتاتے ہیں۔ "الفضل" ۲۶ یوں لکھتا ہے۔

"پنڈت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے متعلق بعض نہایت ناشائستہ غیر مہذب اور بالکل خلاف واقعہ باتیں بیان کر کے انتہائی دروغ گوئی سے کام لیا ہے باوجودیکہ ہم پنڈت صاحب کی حیثیت اور اصل حقیقت سے بخوبی واقف ہیں اور اس لحاظ سے بھی بتا سکتے ہیں۔ کہ وہ کتنے پانی میں ہیں لیکن۔۔۔"

آتمانند کو اپنی چالاکی پر ناز ہو کہ ہندو دل کو گالی دے کر مسلمانوں کو خوش کر رہے ہیں تو وہ معاصر "الفضل" کے مندرجہ بالا الفاظ کے بعد ٹوٹ جانا چاہئے۔ اور انہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ مسلمان ایسے نادان نہیں کہ اس شخص پر اعتماد کریں۔ جو اپنے دھرم سے غداری کر سکتا ہے۔ اور بات ہے کہ اپنا مطلب نکالنے کے لئے وہ آپ کو آلہ کار بنائیں۔ اور اس مقصد کے لئے انہیں چند روٹیاں دینی پڑیں۔ تو وہ بھی آتمانند کی نذر کر دیں۔

مولوی مولوی کی نظر میں

"اہل حدیث" میں ایک مولوی عبدالشکور نے مولویوں کے متعلق خوب خامہ فرسائی کی ہے۔ وہ لکھتا ہے:۔

"(۱) جس طرح پچیس سال پہلے کے مولوی تاریخ۔ جغرافیہ۔ حساب وغیرہ سے بالکل کورے ہوتے تھے۔ ویسے ہی آج بھی پائے جاتے ہیں۔

(۲) جس طرح فلسفہ اور منطق کے ماہر اس وقت بھی بہت کم ہوتے تھے۔ مگر اب سمجھنے والے بھی بہت کم دیکھے جاتے ہیں جس کی وجہ سے تعلیم یافتہ لوگ مولوی صاحبان پر پھبتی اڑاتے پر مصر دیکھے جاتے ہیں۔

(۳) جس طرح مولوی لوگ عربی پر قادر الکلام نہیں ہوتے تھے۔ اسی طرح آج کل بھی نہیں ہوتے۔ انگریزی مدرسوں میں پڑھنے والے انگریزی اچھی طرح بولتے اور سمجھتے ہیں۔ مگر مولوی لوگ عربی اچھی طرح نہیں بول سکتے۔

(۴) اب بھی بڑی تعداد ایسے مولویوں کی موجود ہے۔ جو تنگ خیالی سے اسلام کو اور خود مسلمانوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ کبھی کوئی مولوی کسی دوسرے مولوی پر لمبا چوڑا فتوی کفر چھاپ کر شائع کراتا ہے۔ کبھی کوئی مولوی فتوے دیتا ہے۔ کہ فلاں فرقہ کے پیچھے نماز درست نہیں۔ کبھی کوئی انگریزی پڑھنے کو حرام لکھتا ہے۔ کبھی کوئی کوے اور گوہ کی حرمت پر تکذیب کرتا ہے۔

(۵) جس طرح نادود کے قیام سے پہلے کے علماء اپنی ضروریات زندگی دوسرے مسلمانوں کے ذمے ڈالے ہوتے تھے۔ آج بھی بے شمار مولوی مسجدوں کی روٹیوں پر گزارہ کرتے ہیں۔

(۶) مولویوں کی شکایت ہے۔ کہ عامۃ المسلمین ان کی عزت نہیں کرتے۔ اور ان پر پھبتیاں اڑاتے ہیں۔ لیکن ابھی اور بدتر وقت آنے والا ہے۔ کہ یہی سہی عزت بھی مولویوں کی نکل جائے گی۔ اس میں قصور مولویوں کا

رہی ہے۔ پہلا بالکل نہیں۔

(۷) ہندوستان میں سینکڑوں عربی مدرسے ہیں۔ جہاں سے ہر سال سینکڑوں مولوی فارغ ہو کر دستار بندی کراتے ہیں۔ لیکن ان میں ایک کثیر جماعت ایسی ہوتی ہے۔ کہ وہ نہ تو کسی فن میں کامل ہوتے ہیں۔ نہ عربی زبان میں بات ہی کر سکتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۷)

کا ثبوت دیا۔ بلا شبہ وہ نظارہ دیکھنے والا تھا۔ جب سینکڑوں ساتکوں کے درمیان بیٹھ کر راجہ ادھیراج نے بھوجن کیا تھا۔ پھر شاہ پورہ میں آپ نے دورہ آریہ سماج قائم کرایا۔ اور ایسا انتظام کرایا۔ کہ برہمن بالا بغیر فیس کرم کانڈ کی شکشا پراپت کر سکیں اور سنسکرت کی ایک علیحدہ پاٹھ شالہ

سبھا یت کی گورنمنٹ سے تعلقات

گورنمنٹ آف انڈیا سے راجہ ادھیراج کے تعلقات نہایت دوستانہ تھے۔ چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے آپ کو سر اور کے سی آئی ای کے خطاب حاصل تھے۔ پرنتو ان کے ہوتے ہوئے بھی مہاراجہ ادھیراج نے ان دنوں جبکہ آریہ سماج پر سرکاری سندیہ کے بادل چھا رہے تھے۔ اپنے سماجی ہونے کا اقرار کرنے سے کبھی انکار نہیں کیا۔

ان آریہ نریش کا دیہانت ۷۷ سال کی عمر میں ۲۴ جون کو اپنی راجدھانی میں ہوا۔ اور ان کا انتیشٹی سنسکار اس بھومی میں ہوا۔ جہاں رشی دیانند آ کر ٹھہرے تھے اور اس اگنی سے آپ کا داہ کرم کیا گیا۔ جو اگنی آج سے پچاس سال پہلے مہرشی دیانند نے اپنے پوتر ہاتھوں سے شاہ پورہ کی یگیہ شالا میں پردیپت کی تھی۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ کا فرض ہے۔

برہمچریہ

رام کرشن مشن کے ایک بھگت کے وچار

منش کو پشو سے کون سی چیز تمیز کراتی ہے؟ سدا چار۔ سدا چار رہی ہے۔ جو منش کو سعید کراتی ہے اور دیوتا کے درجہ تک پہنچاتا ہے۔ سنسار بھر میں کوئی جاتی نہیں جس میں سدا چار کے درشٹ ہیں ایسی اہم شکشا ہو۔ جیسا کہ ہندو مذہب میں ہے۔ سدا چار کی ساری تعمیر اس قدرتی بنیاد پر ہے کہ پرماتما ست چت آنند ہے۔ دوسرا کوئی نہیں اس لئے منش جیون کا آدیش پرماتما کو پانا ہے اسی آدیش کو سنمکھ رکھتے ہوئے ہندو رشیوں نے جیون کو ان چار آشرموں میں ونبھگت کر رکھا ہے (۱) برہمچریہ۔ ودیا پراپتی کا جیون۔ (۲) گرہستھ خانہ داری کا جیون۔ (۳) وان پرستھ ایکانت جیون اور (۴) سنیاس لیہ شٹنا کا جیون۔

آشرم اس سیڑھی کے ڈنڈے ہیں۔ جو منش کو پرماتما تک پہنچاتی ہے۔ جیسا کہ مہا بھارت میں کہا ہے:۔

"آشرموں میں پہلا برہمچریہ آشرم ہے جو قدرت کے اصول میں منش کی شکشا کی بنیاد ہے"۔ برہمچریہ کیا ہے؟ سوامی ویویکانند کہتے ہیں۔

ہمیشہ اور ہر حالت میں من۔ وچن اور کرم میں پوتر رہنا کو برہمچریہ کہتے ہیں۔ برہمچریہ سے منش ترغیبوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور شادی اور غم اور نیکی بدی سے پرے ہو جاتا ہے۔ اور وہ عاجزیت کے اچھے استھان پر پہنچ جاتا ہے۔ برہمچریہ اندریوں اور من پر قابو پاتا ہے۔ یہ نہ صرف اس کے جیون کو بچاتے آتما کے جیون کی حفاظت خود اختیاری ہے۔ برہمچریہ منش کی دسترس ہونے میں مدد کرتا ہے۔ دستار جیون ہے۔ یہ منش کو انکڑی شکتی کا ساکشات درشن کراتا اور جیون کے آدیش کو پانے کی طاقت دیتا ہے۔

برہمچریہ استری پرش جو سوتنترتا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ یہ شدہ کو سوتنترتا سا مالک ہو۔ تو یہی ہو یا آتمک اور سنسکار پر ترقی کرنے کے عالمگیر نیموں اور منش کی پرکرتی کی پورن جہان بین کے آدھار پر ودیا رکھی گئی۔ ایک بنیادی اصول ہے۔ جو برہمچاری کو دھیان رکھنا چاہئے۔ سادگی ویسترتا، ستیہ، نیکی اور خوب صورتی ہیں۔ منش بنانا اور سدا چار سب نا شکشا کا خاص مقصد اور طریقہ ہے۔ برہمچریہ برہمچاریوں کے اندر آگیا پالن اور متابعت کی بھاونا پیدا کرتا ہے۔ پراچین بھارت میں ودیارتھی گورو آشرموں میں شکشا پراپتی کے لئے کم از کم بارہ سال تک رہا کرتے تھے۔ شش گورو کی سیوا کرتے اور ان کے گھر کے اور کھیتی کے کام کرتے۔ یگیہ کی اگنی جلاتے۔ پشوؤں کی سیوا کرتے اور گورو کے لئے بھکشا مانگ کر لاتے۔ ان کاموں سے جو وقت بچتا۔ اس میں روحانی اور دنیاوی مضامین کی شکشا پڑھتے۔ اس طرح منش دل اور دماغ کی پوشیدہ شکتیوں کو ظاہر کرنے کے یوگیہ بنتے تھے۔

مہا بھارت میں آیا ہے:۔

"پراچین کال میں سنسار کے لابھ کے لئے اور ستیہ کے پرساد کے لئے پرماتما نے جیون کے چار بھاگ کئے۔ ان میں پہلا برہمچریہ ہے۔ جو اس بھاگ میں ہے۔ اسے سدا چار اور وید کے سنسکاروں سے اپنا آتما پوتر رکھنا چاہئے۔ اسے الٹرا اور پرماد سے الگ رہنا چاہئے۔ اور نتیہ پرتی سندھیا کرنی چاہئے۔ اسے تجرد کی زندگی بتانی چاہئے۔ یگیہ میں شامل ہونا چاہئے اور ہر روز بھکشا مانگنے جانا چاہئے اس کا گورو۔ جو اسے کرنے کو کہے اسے خوشی سے کرتے ہوئے اسے ایسی ویدک شکشا پراپت کرنی چاہئے جو اس کا گورو اسے دے پایا۔ جو برہمچاری ہے۔ اس کی تمام اکانکشائیں پورن ہوتی ہیں"

"شکشا اس پورنتا کا ظہور ہے۔ جو منش کے اندر پہلے ہی موجود ہوتی ہے" یہ ایسا سوامی ویویکانند کا کتھن ہے۔ ورتمان کال کی کتابی یا سکولی تعلیم کی بجائے سندرہ زیادہ تر روحانی تعلیم پر انحصار رکھتا ہے گورو سانند جیون و تربیت کرنے کے لئے ہے اور شش اس کے مقناطیسی دیکتیوں کے زیر اثر اپنے آپ کو تربیت کرنے کے لئے۔ وہاں کیا ہوتا ہے۔ دل دل کے ساتھ ہوتا ہے اور سلا چار سدا چار کو بناتا۔ گورو کا جاگرت آتما منش کے سوئے ہوئے آتما کو جگاتا ہے۔ گورو سے خاموش اثر شش کے اندر طاقت اور قوت کے بھاؤ کو جگا دیتا ہے۔ جیون جیون کو روشن کرتا ہے۔ اور وچار وچار پر عادت کرتے ہیں۔ شری رام کرشن کا کہنا ہے:۔

"شکشک کیول سہائک ہو سکتا ہے آتما جاگرتی تو صرف وقت کا سوال ہے۔ شکشک پورن سدا چاری ہو اور اس کے سدا چار کی خوشبو آس پاس بکھری ہو۔ وہ ارادے کا مضبوط ہو۔ گو سنسار کام دھینو کے سمان ہے تاہم پرورش کرنے والے اناج کا کوئی دانہ کوشش کے بغیر نہیں مل سکتا۔ جب تک اس قطعہ اراضی پر جو اسے جوتنے کے لئے دیا گیا ہے۔ وہ اپنی محنت نہ لگا دے"

رگ وید منڈل میں کئی منتر ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ پراچین کال میں برہمچاری شاستروں سے اپنے آپ شکتی پراپت کرتے تھے۔ گورو کا کام صرف یہ تھا۔ کہ وہ دھیان رکھے۔ کہ آتما کی اُنتی اور وستار کے راستہ میں رکاوٹیں نہ آنے پائیں۔ گورو شش کو سکھاتا تھا۔ کہ پرکرتی اور آتما کے تعلق سے اس نے خود کس طرح شکشا پراپت کی۔ اور بس ختم شش کے لئے جو شرط ضروری تھی۔ وہ یہ تھی کہ بچوں کی طرح اس میں متابعت۔ سادگی اور گورو بھگتی میں خرچ ہر۔ وہ یہ صفات پرتر آتما سے حاصل کرتا ہے۔ اور یہ صفات اس کے لئے اعلیٰ تعلیم کا دروازہ کھول دیتی ہیں:۔

موجودہ تعلیم زیادہ تر زرگری کی تعلیم ہے۔ اس میں منش کے بنانے میں دیوی شکتی کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مادی سائنس سکھاتی ہے۔ جس سے بھاری مشینیں بنتی ہیں۔ یہ پولیٹیکل اکنامکس اور فلاسفی اور میٹا فزکس کے مضامین لکھنا سکھاتی ہے۔ لیکن یہ منش میں وچار اور جیون کے ادیش کی باتوں کا احساس پیدا کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے۔ برخلاف اس کے قدم قدم پر یہ منش کے لئے نئی زنجیریں پیدا کرتی ہے اور منش اپنے جذبات کا شکار ہو جاتا ہے پر تو پراچین کال کا برہمچاری ویر ہوتا تھا۔ اور پرماتما اور پرکرتی سے وہ ویدوں کا درشن کرتا تھا۔ اور آتمک۔ سادھن اور جاتیہ سو تنترتا کا لطف اٹھاتا تھا۔ سو تنترتا کا آنند کیا ہے؟ تمام مصائب کا خاتمہ۔ بس برہمچاری سب سے پہلے ان حالات گرد و پیش سے باہر نکلتا ہے۔ جن کے اندر وہ پیدا ہوا ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ اسے تنگ دلی اور دنیاوی بندھنوں سے آزادی ہونا سکھایا جاتا ہے۔ اور شکشا کی نیست پرنالی سے اسے پرکرتی اور پرماتما کا گیان کرایا جاتا ہے۔ پرکرتی مہربان ماتا کی طرح اس کے دل و دماغ کو مضبوط کرتی ہے۔ وہ اس کی سمجھ اور وناکل کو درڑھ کرتی ہے۔ اور اس کی امنگوں کو اپنی خوب صورتی اور عظمت سے ہرا کرتی ہے۔ اس کی خواہشات کو پوتر کرتی ہے۔ اور اس کے سدا چار کو بناتی ہے۔ پرکرتی کے ساتھ اس کا تعلق اسے اپنے گیان کو پورن بنانے میں سہائک ہوتا ہے۔ اور اس کے اندر غیر معمولی طاقت اور قوت پیدا کرتا ہے۔ برہمچریہ کے اصول سے اس کا نزدیکی تعلق اس کے اندر قوت ارادی کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ اور اس کا کوئی بھی آدرش یہ دولت پیدا کرنا نہ تمکنت کی شکتی زیادہ ہو سکتا ہے یکسوئی کی طاقت جیون میں سپھلتا کی پراپتی کے لئے ضروری ہے۔ برہمچریہ منش کو اپنی جیرنی شکتی کے سنچار کے یوگیہ بناتا ہے جس سے اس کے جسم کی۔ اس کے دماغ کی اور یکسوئی کی پوری اُنتی ہوتی ہے؟

پوتر برہمچاری کا منش عظیم WILL POWER کا مالک ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کام میں بے خوف ہوتا ہے۔ منش جاتی کے تمام روحانی لیڈروں نے آتمک اور سادھک سدھاؤں کی شکتی کمائی کرنے کی عظیم طاقت برہمچریہ کے ذریعہ حاصل کی ہے۔

سوامی ویویکانند نے ایک بار کہا تھا کہ پورن برہمچریہ دھارن کرنے سے ہی بہت تھوڑے سمے میں پوری تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔ برہمچاری کی یادداشت بہت تیز اور سمجھنے کی طاقت بہت اچھی ہو جاتی ہے یادداشت کی طاقت سے ہی پچھلے جنم کے حالات کو یاد رکھا جا سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ برہمچریہ سے منش کی ایک خاص ناڑی مضبوط ہوتی ہے۔ جس سے اس کے اندر اس قسم کی عجیب طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

برہمچاری کو محرک غذا۔ زیادہ سونے۔ زیادہ ورزش۔ آلس۔ بری صحبت اور بری گیتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کھانے کے متعلق کوئی نیم نہیں بنائے جا سکتے۔ ہر چیز جس کی طبیعت کے مطابق ہو وہ کھائے۔ لیکن پیاز لہسن اور مرچوں تیز دکار زیادہ کھانا منش کو اپنے آپ پر قابو پانے کے ناقابل بناتے ہیں۔ شری رام کرشن کہا کرتے تھے کہ اپنے معدہ اور دماغ کو ٹھنڈا رکھا کرو۔ مطلب یہ کہ آدمی ٹھیک طور پر کام نہیں کر

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۵ کالم ملا)

سناتن دھرم کی لُٹیا

(شری گیانی جی ویدک مشنری - مدراس)

جوں جوں ویدک دھرم کا پرچار بڑھتا جاتا ہے - اور لوگوں میں وسیع الخیالی آ رہی ہے - توں توں سناتنی پنتاؤں کی آشا رکیھا مٹتی جاتی ہے ؛

ویدوں کے پنر اُدھار کے علاوہ آریہ سماج کا کریا تمک کام مختصرتیہ ہے :

(۱) ایشور کی اپاسنا - مورتی پوجا کا کھنڈن
(۲) ہندو سماج کا ازسرنو سنگھٹن - ہندوستان جنم سے ذرن ویوستھا کا نراکرن ؛
(۳) برہمچریہ پرچار - پوُرن آیو میں ووِاہ -
(۴) شدھی اور اچھوت اُدھار ؛

عام طور پر ہر ایک تعلیم یافتہ شخص آج کل مذکورہ پروگرام سے متفق ہے - وہ سمجھنے لگا ہے - کہ موجودہ مندر اور مورتیاں سوارتھی پوجاریوں کی پیٹ پوجا کے سادھن ہیں - لاکھوں روپیہ ہر سال ان مندروں میں بھینٹ کیا ہوا مہنتوں کی سُکھ شانتی اور ولاس کے جیون میں خرچ ہوتا ہے ؛

دکشن میں ہزاروں مندر ہیں اور بڑے سے بڑے دھنی - مثال کے طور پر ایک تروپتی مندر کو لے لو - اس کی جاگیر لاکھوں روپیہ کی اور روزانہ آمدنی لاکھوں روپیہ کی ہر سال ہوتی ہے - لیکن یہ سب آمدنی خرچ کہاں ہوتی ہے ؟ آج کل کی کساد بازاری کے دنوں میں بھی اس مندر کے مہنتوں کے بھوگ ولاس میں کوئی فرق نہیں آیا - وہی سینکڑوں دیو داسیاں - سُنہری رنڈیاں اور وہی انگریزی شراب کی بوتلیں - ہم نے جہاں تک ان مہنتوں کو دیکھا ہے - وہ عام طور پر سداچار اور دھرم بھاو سے خالی ہیں - یہی وجہ ہے - کہ یہ لوگ گھرنت بیماریوں میں سڑ کر مرتے ہیں ابھی پچھلے دنوں مدراس پرانت کے ایسے ہی دو بڑے مہنتوں کی مرتیو ہسپتال میں ہوئی ؛

انہی سب باتوں کا دھیان کر کے ہی دکشن بھارت کی تان برہمن پارٹی نے "ریلیجس انڈومنٹ ایکٹ" پاس کرایا تھا - جس کے انوسار سارے مندر اور مٹھ اپنی اپنی جائداد کو نیک طور پر رکھیں گے - اور خرچ کریں گے اس کے خلاف برہمنوں نے جتنا شور مچایا - اس سے سماچار پتروں کے پڑھنے والے بخوبی واقف ہیں ؛

ہندو سماج سنگھٹن

جوں جوں مسلمان سکھ اور عیسائی آگے بڑھتے جاتے ہیں - ہندوؤں میں جاگرتی آتی جاتی ہے - آج عموماً ہر ایک ہندو لیڈر اس بات کو تسلیم کرتا ہے - کہ ہندو سماج اگر زندہ رہنا چاہتا ہے - تو اسے سنگھٹت ہونا چاہیئے - اور اس سنگھٹن کا ایک ماتر اپائے یہی ہے کہ ہندو سماج میں جتنے موجودہ اختلافات ہیں - ان سب کو ایک "ہندوتو" "آریتو" کے لئے دور کر کے ایک رشتہ میں اس سماج کو منسلک کیا جائے -

برہمچریہ یا پوری عمر کا ووِاہ

کسی جاتی یا دیش کی ترقی کبھی یک طرفہ نہیں ہوتی - نہ ہمیشہ چو طرفہ ہوتی ہے - اس لئے جہاں ملک میں کسان اور اچھوتوں کی حالت سُدھارنے کے پریتن ہو رہے ہیں - وہاں منش جاتی کا آدھا بھاگ ستری اس اُنتی کے پربھاو سے محروم نہیں رہ سکتی - ستریوں کی پرادھینتا - ان کا پردہ میں رکھا جانا - تعلیم سے بے بہرہ ہونا - چھوٹی عمر میں ووِاہ - اور بال اوستھا میں ودھوا ہو جانا آدی ایسے امور ہیں - جنہیں کوئی بھی انسانی جماعت زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کر سکتی - اگرچہ آریہ سماج نے ہی استریوں کی سوتنترتا کے لئے سب سے پہلے آواز اٹھائی لیکن اب یہ آواز ملک بھر کے کونے کونے سے سنائی دیتی ہے - ستریاں بھی جھوٹی شرم چھوڑ کر دیش اور سماج کے کاموں میں اُتساہ سے آگے آ رہی ہیں ؛ سارد ا ایکٹ اور اس کے ماتحت کئی مقامات پر سزائیں اور ہزاروں ودھواؤں کے پنر ووِاہ اس جاگرتی کے پرتیکش نشان ہیں ؛

شدھی اور اچھوت اُدھار

اس زمانہ میں آریہ سماج کا کام اہم خصوصیت رکھتا ہے - جس وقت پنجاب میں اچھوت اُدھار کا کام شروع ہوا تھا - اس وقت نہ تو مسلمانوں کے علیحدہ انتخاب کا شور تھا - اور نہ ڈاکٹر امبیدکر ہی نیتا بنے تھے - گول میز کانفرنس کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا - اور کانگریس نے ابھی تک ریزولیوشن پاس کرنے سے بڑھ کر اچھی کوئی ذمہ داری نہ سمجھی تھی - ایسے سمے میں شری نہار سنگھ بھادر سے پیسے ملتے آریہ نیتا ولی - سنیاسیوں - ودوانوں - اندلوں اور دوسرے اچھوتوں کو اُٹھانے کے لئے کمر کسی تھی ؛

آج سیاسی ضرورتوں سے تنگ آ کر کانگریس نے بھی اچھوت اُدھار کو اپنے پروگرام میں خاص جگہ دی ہے - جو کچھ بھی ہو - آریہ سماج کو سنتوش ہے - کہ اس کی لگائی ہوئی آگ ہر جگہ پھیل رہی ہے - یہاں تک کہ اچھوتوں میں خود بھی اس بیداری نے گھر کر لیا ہے ؛ اور مالابار میں گوروایور اور بمبئی میں ناسک کے مندر ستیہ آگرہ اس کے زندہ ثبوت ہیں ؛

لیکن کیا کبھی کسی نے کٹر سناتنیوں سے بھی پوچھا ہے - کہ ان کے دل پر کیا بیتتی ہے اسے بھی کوئی جانتا ہے - کہ وہ ان سُدھاروں اور اُنتی کے کاریوں کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں - ان کے اُدگار کیا ہیں ؟ آئیے ! آپ کو بتائیں - شری ایم کے آچاریہ مدراس کے مشہور سناتنی لیڈر ہیں - آپ کٹر ہندو ہیں کچھ سمے تک اسمبلی کے ممبر بھی رہے ہیں آپ نے ہی شاردا بل کے خلاف انیک سمتانوں پراتنیک سبھائیں کرا کرا ایک رزولیوشن پاس کرائے تھے - اور وائسرائے کی خدمت میں ڈیپوٹیشن بھی لے کر گئے تھے - لیکن غریب کی کسی نے نہ سنی - نتیجہ یہ ہوا - کہ سارد ا بل پاس ہو کر ایکٹ کی صورت میں نافذ ہو گیا ؛

آپ مدراس کے سب ہندو سماچار پتروں سے ناراض ہیں - یا یوں کہیئے کہ مدراس کے ہندو سماچار پتر ان کے دقیانوسی خیالات کو اشاعت دینا پسند نہیں کرتے اس لئے انہوں نے اپنے یوروپین محسنوں سے دوستی گانٹھی ہے - اور انہیں کے اخبار "مدراس میل" میں اپنے دل کے غبار نکال لیا کرتے ہیں ؛

آپ نے پچھلے ہی دنوں اس اخبار میں ایک زبردست لیکھ لکھا تھا - جس میں تمام ہندو سدھارکوں کو صلواتیں سناتے ہوئے "ہندو دھرم کی لُٹیا" کو ڈوبنے سے بچانے کا سارا بھار یہ نفس نفیس اپنے بوڑھے کندھوں پر اٹھانے کا اعلان کیا تھا - اب اچھوتوں کے مندر ستیاگرہ سے بالکل ہی بوکھلا گئے ہیں - اور اپنے نکش میں نمن یکتیاں پیش کرتے ہیں ؛

(۱) اس بات کا کوئی پرمان نہیں - کہ ہر ایک ہندو دیو درشن کا ادھیکاری ہے -
(۲) مندر ستیاگرہ اچھوت اُدھار کے لئے نہیں - بلکہ مندروں کو تباہ کرنے کے لئے شروع کیا گیا ہے ؛
(۳) آلت سماجی آدمی کو جنہیں مندروں پر وشواس نہیں - اس ستیاگرہ میں اچھوتوں کی حمایت نہیں کرنی چاہیئے ؛
(۴) چونکہ سُدھارکوں میں نئے مندر بنانے کی طاقت نہیں - اس لئے وہ پرانے مندروں کو ستیاگرہ کے بہانے ہتھیانا چاہتے ہیں ؛
(۵) اچھوت اُدھار اور مندر ستیاگرہ کا آپس میں کوئی سمبندھ نہیں ؛

خاتمہ پر آپ نے کٹر ہندوؤں سے اپیل کی ہے - کہ اگر وہ سناتن دھرم کو تباہی سے بچانا چاہتے ہیں - تو انہیں چاہئے کہ فوراً تیار ہو جائیں - اور میدان میں کود کر اپنے پرانوں تک کی آہوتی دے دیں - ورنہ سناتن دھرم کی لُٹیا کے ڈوبنے میں سندیہہ کی کوئی بات نہیں ؛

ایک اور برہمن دیوتا شری مان کے آر آئنگر پوُرٹے آچاریہ سے بھی ایک قدم آگے نکل گئے ہیں ؛

ناظرین جانتے ہیں - کہ لاہور مسلم کانفرنس میں ڈاکٹر اقبال نے پرستاؤ کیا تھا - کہ شمالی ہندوستان - پنجاب سندھ اور صوبہ سرحدی کو ملا کر ایک مسلم حکومت قائم کی جائے - شائد شمالی ہند کے ہندوؤں نے تو سر اقبال کی آواز کو نہیں سنا - لیکن دکشن برہمن اتنے بہرے نہیں - ان کی طرف سے اُپرو کت کے راما سوامی آئنگر نے اپنے جات بھائیوں کو اتیت ذچار پیدا کرنی دی ہے - ان کا کہنا ہے :-

"انگریزوں نے دھرم کے معاملہ میں غیر جانبداری اختیار کر کے ہندوؤں پر بھاری ظلم روا رکھا ہے - اس کی نسبت مسلمانی حکومت میں ہندوؤں کی اچھی حالت تھی - ان کے دھرم کا مان تھا - ان کے مندروں کی پوجا تھی ...."

پھر "سر اقبال نے شمالی ہند مسلم حکومت بنانے کی جو تجویز کی ہے - وہ نہایت قابل تعریف ہے - خصوصاً سناتن دھرم کی نگاہ سے اس میں روشن اُمید دکھائی دیتی ہے اگر یہ تجویز منظور ہو گئی - تو میں تمام سناتنی ہندوؤں خصوصاً برہمنوں سے بڑے زور سے پرارتھنا کرونگا - کہ وہ بوریا بستر باندھ کر اُدھر ہی چلے جائیں - در اصل وہی آریہ دیش ہے - اور وہیں پر ہی ہندوؤں کی حفاظت ہو سکتی ہے - مسلمانی علاقہ ہونے سے نہ تو وہاں سماجی سُدھار [illegible] لاگو ہوں گے - اور نہ ہی مندر ستیاگرہ کی [illegible] ہو گی کیونکہ اچھوت [illegible] مسلمان [illegible]

بقیہ مضمون کے لئے دیکھو صفحہ [illegible]

یادِ رفتگان

نمبر (۵)

لالہ خوشی رام جی بھابڑہ

(از لالہ لبھو رام جی نیشنل آنند آشرم لودھیانہ)

لالہ خوشی رام جی بھابڑہ عطار لودھیانہ لالہ گینڈا مل جی جینی پوجیرا کے لڑکے تھے۔ حکیم جی کی عطاری کی دوکان بازار بنساریاں میں مشہور تھی۔ لالہ خوشی رام جی آریہ سماج میں شامل ہونے سے پہلے اکثر شام کو لالہ گینشی مل جی پان والہ کی دوکان پر لالہ مرلی دھر جی سود ٹھاکر پورن سنگھ جی۔ پنڈت لچھمنداس جی آدی متروں کے ساتھ آریہ سماجک باتوں میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اس طرح آپ آہستہ آہستہ باوجود اردو کی معمولی شدھ بدھ کے درڑھ آریہ سماجی بن گئے۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے۔ جبکہ آریہ سماج کے سالانہ جلسے شروع شروع میں نہایت دھوم دھام سے ہوا کرتے تھے۔ اور نگر کیرتن میں مہاشہ منشی رام جی۔ لالہ راجمیداس جی لالہ امراؤ سنگھ جی لالہ بالک رام جی ڈھنڈہ۔ سردار نہال سنگھ جی ٹھاپر بھجن گایا کرتے تھے۔ جس کا نمایاں اثر ہوتا تھا۔ ان جلسوں کا اثر لالہ خوشی رام جی جینی پر اور دیگر کئی نوجوانوں پر نمایاں ہوا۔ لالہ خوشی رام ویدک دھرمی خیالات پر پکے ہونے کے باوجود جینی برادری کی وجہ سے آریہ سماج کے ممبر ہونے میں کچھ عرصہ جھجکتے رہے۔ آخر ان کے حوصلہ مند دل نے ان کو آریہ سماج میں پرویش ہونے کے لئے تیار کر ہی دیا اور ۱۸۹۰ء کے شروع میں دیکھا گیا۔ کہ لالہ خوشی رام جی بھابڑہ لالہ آتما رام جی سود دلالہ چیت رام جی سب اپنی اپنی فارم پُر کر کے ویدک آریہ سماج کے ممبر بن گئے۔

لالہ خوشی رام جہاں پہلے اپنی بھابڑہ برادری سے ڈرا کرتے تھے۔ ممبر بننے کے بعد وہ خوف ایک دم اڑ گیا۔ اور کھلم کھلا آریہ سماج لودھیانہ کے ست سنگوں میں برابر آنے لگے۔ آریہ سماجک کاموں میں نمایاں حصہ لیتے دیکھ کر ان کی برادری کا حوصلہ نہ ہوا۔ کہ ان کو کچھ کہے۔ مگر ان کے پتا لالہ گینڈا مل جی حکیم کو طرح طرح کی دھمکیاں دی جانے لگیں۔ حکیم گینڈا مل جی بڑی نرمی سے برادری والوں کو یہ کہہ کر کہ نوجوان لڑکا ہے۔ میں کیا کروں۔ میرے بس کی بات نہیں چپ کر رہتے تھے۔ مگر درپردہ گھر میں لالہ خوشی رام کو سمجھاتے رہتے۔ کہ سماج میں نہ جایا کرو۔ درڑھ ویدک دھرمی خوشی رام پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ صاف کہہ دیا کہ میں اپنے کرموں کا ذمہ دار ہوں۔ حکیم جی نے بھی اس کے بعد کہنا بند کر دیا۔ اور لالہ خوشی رام جی نے بے دھڑک آریہ سماج کے کاموں میں درڑھتا سے حصہ لینا اور بھی بڑھا دیا۔ آپ اپنے پتا جی کی دوکان پر اس خوف سے کم جانے لگے۔ کہ روک ٹوک ہو گی۔ بہ مشورہ چند سا ماجک ممبران سماج لالہ خوشی رام نے مبلغ ۵۰ کے سرمایہ سے بازار بنساریاں میں ایک علیحدہ دوکان عطاری کی کھول لی۔ جس روز مہورت ہوا۔ ہون یگیہ میں آپ کے اشٹ متروں کے علاوہ بہت سے آریہ سماجی شامل ہوئے۔ اور اپنے نوجوان بھائی کا حوصلہ بڑھایا۔ اس وقت کا نظارہ اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ جبکہ پر پھلت چہرہ سے لالہ خوشی رام جی ہاتھ باندھ کر سب کو نمستے کہتے تھے۔ آہستہ آہستہ سیوا بھاؤ ایسا بڑھا۔ کہ آپ نشکام کے دکھ درد میں بلا کسی خیال کے شامل ہونے لگے۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ تھوڑے عرصہ میں ہی آپ کی دوکان چل نکلی۔ چھوٹے سے بڑے تک آپ کی دوکان سے دوائی شربت وغیرہ وغیرہ لینے لگے۔ کاروبار دوکان کا بڑھ جانے کے باوجود بھی آپ نے سماج میں دن بدن دلچسپی کا اظہار انکے اندر بڑھ گیا۔ دوکان پر کام کرتے وقت اور فرصت کے وقت برابر ویدک سدھانتوں پر ہر ایک سے بات لاپ کرتے رہتے۔ اتفاق سے سورج گرہن آ گیا۔ آپ نے بلا کسی کے مشورہ کے گھاٹ شب دیال پر جا کر عین گرہن لگتے ہی یتیم خانہ فیروزپور کے لئے دان مانگنا شروع کر دیا۔ اس وقت چودھری گوپی رام ٹھابر اور کئی آریہ پرش آپ کے ساتھ ہو گئے۔ وہ وقت نہ تھا۔ جبکہ آریہ سماج کی ایک معمولی سے معمولی بات پر سناتن دھرمی نام دھرتے تھے۔ لالہ خوشی رام جی کی برادری نے خاص طور پر آپ کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ شیر مرد خوشی رام نے ذرا بھی پرواہ نہیں کی۔ اور نہ ہی کسی گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ مردانہ وار دوسروں کے کٹھنوں کا نہایت سنجیدگی سے جواب دیتے رہے۔ اس کے بعد برادری کی باسی کڑہی میں اُبال آیا۔ تو آپ کو کھلم کھلا خوف دلایا گیا۔ کہ آپ کے لڑکوں کی شادی نہ ہو گی۔ مگر لالہ خوشی رام نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔ کہ میرے لڑکے اگر لائق ہوں گے۔ تو شادی ضرور ہو گی ورنہ کچھ ضرورت نہیں۔ ایشور جو کریں گے اچھا ہی کریں گے۔ اور کئی موقعوں پر برادری نے ویدک دھرم سے گرانے کی کوشش کی۔ مگر لالہ خوشی رام کی درڑھتا کے آگے کسی کی پیش نہیں گئی۔ آخر انہیں چپ ہونا پڑا۔ جب رشتہ شادی کا زور ہوا۔ تو جہاں ہم لوگوں کو کئی طرح کی ذہنی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اور کئی دن سے گھر سے اُٹھائے گئے۔ وہاں لالہ خوشی رام کی درڑھتا نے اُن کی برادری کا حوصلہ پست کر دیا۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے۔ کہ میرے پوجیہ پتا جی کے ہمسایہ میں ایک دوکان اُن کی برادری میں سے لالہ روپی مل فتح چند بھابڑہ کی تھی (وہ تمام برادری پوجیرہ جین میں مانیہ تھے) اُن کی دوکان پر تین ایک بھابڑے اکٹھے ہو کر آئے کہ خوشی رام نے جینیوں کی ناک کاٹ دی۔ اس کا انتظام ضرور ہونا چاہئے۔ اس کے جواب میں لالہ فتح چند جی نے جو نہایت سنجیدہ مزاج تھے۔ جواب دیا کہ بھائی ان تلوں میں تیل نہیں۔ وہ اکثر لالہ پرہلاد مل کھنڈ والے کے پاس آتے ہیں۔ وہ ہماری کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ جیسا اُن کا دھرم۔ وہ اس کے لئے ذمہ وار ہے۔ اس پر سب اٹھ کر چلے گئے۔ اس کے بعد پھر کسی کو حوصلہ نہیں ہوا۔ کہ لالہ خوشی رام جی کو تنگ کرے۔ وہ وقت بھی آیا کہ درڑھ ویدک دھرمی ہوتے ہوئے اپنے آچرن دار سے تمام برادری سے عزت حاصل کی۔ بلکہ ویدک طریق سے ان کے بڑے لڑکے لالہ لچھمن داس کی شادی ہوئی۔ وہ نظارہ دیکھنے ہی آنند دائک تھا۔ کہ لالہ خوشی رام کے پتر کی شادی کی دعوت میں آریہ سماجی اور بھابڑہ برادری پہلو بہ پہلو بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔

جہاں دن بھر اُن کی دوکان پر ویدک سدھانتوں کی چرچا ہوتی۔ وہاں شام کو لالہ گینشی لعل پان والا کی دوکان پر اور رات کو بلا ناغہ شری پوجیہ لالہ امراؤ سنگھ جی کے مکان پر بہت سے آریہ بھائی اکٹھے ہو کر آریہ سماج کے کام کرنے کا وچار کرتے جن میں لالہ خوشی رام جی کا خاص حصہ تھا۔ اگر کسی روز رات کو لالہ خوشی رام جی کسی وجہ سے نہ آتے۔ تو اُسے بہت محسوس کیا جاتا۔ جب کوئی کٹھن کام آ پڑتا۔ کچھ ممبران نراش ہوتے۔ تو لالہ خوشی رام جی تھے۔ جو گرج کر کہتے کچھ پرواہ نہیں "سب ہو جاوے گا" آپ کبھی نراش نہیں ہوتے۔ ہمیشہ آشا جنک رہا کرتے تھے۔

سیوا بھاؤ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا جب بھی معلوم ہوتا۔ کہ میرا کوئی بھائی بیمار ہے فوراً پہنچ کر اس کی تیمارداری کرتے۔ اور بیمار بھائی کتنا ہی بیمار ہوتا۔ اُمید بھری باتوں سے لالہ خوشی رام جی اس کو خوش کر دیتے۔ اس طرح علاوہ اپنے آریہ بھائیوں کی سیوا کے دیگر پرشوں کی سیوا کو بھی فخر سمجھتے تھے۔ جس کا رن تمام شہر میں آپ مان کی درشٹی سے دیکھے جاتے تھے۔ جس کا آریہ سماج لودیانہ کو فخر تھا۔ آپ کبھی نراش نہیں ہوتے۔ اس لئے آپ کو لوگ روپ فل ڈاکٹر کہا کرتے تھے۔ جس طرح لالہ گینشی لعل پان والا کسی آنے والے کو بلا پان کھلائے جانے نہیں دیتے تھے۔ اسی طرح لالہ خوشی رام جی بھی اپنے متروں کو جہاں گرمیوں میں صندل کا شربت پلایا کرتے تھے۔ وہاں سردیوں میں بادام اور چلغوزہ وغیرہ کھلائے بغیر نہیں جانے دیتے تھے اور خاطر تواضع میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے تھے۔ پنڈت گرپا رام جی (سوامی وشوانند جی) کا آپ سے بہت پریم تھا۔ سوامی جی دوائی بنا ہی نہیں مانتے تھے اس پر آپ سے بہت بات چیت ہوتی تھی۔ آریہ سماج لودھیانہ کے ادھکاریاں کو جب لالہ رام لعل جی جیسا مجسم قربانی ہیڈ ماسٹر آریہ سکول کے لئے مل گیا۔ تو وچار پیدا ہوا۔ کہ اس کو ہائی سکول کر دیا جاوے۔ اس پر کچھ ممبران میں ودوھ تھا۔ جن میں میں خود شامل تھا۔ کئی دن وچار ہوتا رہا۔ اس وقت جب آپ کی باری آئی۔ تو آپ نے اٹھ کر موٹے شبدوں میں صاف کہہ دیا۔ کہ کیوں بعد ڈالتے ہو۔ گڈی چلنے دو" آریہ سماج نے ہائی سکول کھولنا سویکار کر لیا۔ جو آج پنجاب بھر میں ایک جو ٹی کا ہائی سکول گنا جاتا ہے۔ آپ نہایت خوش مزاج حاضر جواب تھے۔ شاید اسی لئے آپ کی ماتا نے آپ کا نام خوشی رام رکھا تھا۔ شری لالہ راجمیداس جی خزانچی شری رائے صاحب لالہ کیدار ناتھ بھاٹیہ شری لالہ راجمیداس جی خزانچی شری رائے بہادر لالہ لکھن لال جی شری لالہ امراؤ سنگھ جی و دیگر بھدر پرش آپ کے سیوا بھاؤ سے بہت خوش تھے۔ پوجیہ دیو شہید

(بقیہ صفحہ ۲۷ کالم ۳)

پر

پریم کی جیت

(از منشی پریم چند جی)

(۱)

جب رجیا کے دو تین بچے ہو کر مر گئے اور اس کی عمر ڈھل چکی۔ تو رامو کی محبت کم ہونے لگی۔ اور دوسری شادی کی دُھن سوار ہونے لگی۔ آئے دن رجیا سے لڑائی جھگڑا شروع ہونے لگا۔ رامو کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کرنے لگا وہ رجیا پر بگڑتا اور اُسے مارتا۔ آخرکار وہ لے ہی آیا۔ اس کا نام تھا داسی۔ چمپئی رنگ تھا۔ موٹی موٹی آنکھیں۔ نزاکت۔ شباب۔ رجیا کی عمر ادھیڑ۔ بھلا اس کے سامنے کیا پسند آتی۔ پھر وہ بھی جانتے ہوئے اتنا اگر جتنے دن ہو سکے اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتی تھی۔ جیسے کوئی گرتے ہوئے ستون کو سہارے سے سنبھالنا چاہتا ہے۔ اس گھر کو اس نے مر کر بنایا ہے۔ اس آسانی سے کیوں چھوڑ دے۔ وہ ایسی کم ہمت اور کم سمجھ نہیں ہے۔ کہ خود گھر چھوڑ کر چل جائے اور داسی راج کرے۔

ایک دن رجیا نے رامو سے کہا۔ کہ میرے پاس کوئی ساڑھی نہیں۔ جاکر لا دو رامو اس سے قبل داسی کے لئے ایک بڑھیا چیز لایا تھا۔ رجیا کی فرمائش سنکر بولا اس وقت میرے پاس روپیہ نہیں ہے چند دن صبر کرو۔ آ جائے گی۔

رجیا کو ساڑھی کی اتنی خواہش نہ تھی۔ جتنی داسی کی مسرت برباد کرنے کی۔ بولی روپے نہیں تھے۔ تو کل اس کے لئے اتنی قیمتی چیزیں کیوں لائے۔ اتنے ہی داموں میں دو ساڑھیاں لے آتے۔ ایک مجھے مل جاتی۔ اب میں کیا کروں؟

رامو نے سرکشی انداز میں کہا۔ میری جو مرضی ہوگی۔ کرونگا۔ ابھی اس کے کھانے پینے کے دن ہیں۔ تو چاہتی ہے۔ اسے ابھی سے نمک تیل کے فکر میں ڈال دوں۔ مجھ سے نہ ہوگا۔ تجھے اوڑھنے پہننے کی خواہش ہے۔ تو کام کر۔ بھگوان نے کیا ہاتھ پیر نہیں دیئے۔ پہلے تو گھڑی رات رہے اُٹھکر کام دھندے میں لگ جاتی تھی۔ اب اس کی ذاہ لیں پہر دن تک پڑی رہتی ہے۔ تو روپے کیا آسمان سے گریں گے۔ میں تیرے لئے اپنی جان تھوڑے ہی دے دونگا۔

رجیا نے کہا۔ تو کیا میں اس کی لونڈی ہوں۔ کہ وہ رانی بن کر بیٹھی رہے۔ اور میں گھر کا تمام کام کرتی رہوں۔ اتنے دن جھاتی پھاڑ کر کام کیا۔ اس کا یہ پھل ملا۔ تو اب میری بلا کام کرتے جاتی ہے۔

رامو:۔ میں جیسے رکھونگا۔ ویسے ہی تجھے رہنا پڑے گا۔

رجیا:۔ میرا جی چاہے گا رہونگی۔ جی چاہے گا۔ الگ ہو جاؤنگی۔

رامو:۔ بہت اچھا جو تیرا جی چاہے کر میرا گلا چھوڑ۔

رجیا:۔ اچھی بات ہے۔ آج سے تیرا گلا چھوڑ دیا سمجھ لونگی میرا کوئی نہیں اور کیا اب آئے دن کی دھونس کون سہے

(۲)

رامو دل میں اتنا تو سمجھتا تھا۔ کہ یہ گھر گرہستی سب رجیا کی محنتوں اور کفایت شعاری کا پھل ہے۔ خواہ اب اس کی شکل و صورت میں وہ لطافت اور وہ کشش نہ ہو۔ ممکن تھا۔ کچھ دیر کے بعد جاکر وہ رجیا کو منا لیتا۔ مگر داسی بھی تریا چلتر کم نہ پڑھی تھی۔ اس نے بھی گرم لوہے کو کوٹنا شروع کر دیا۔ بولی۔ آج دیوی جی کس بات پر بگڑ رہی ہیں؟

رامو نے اداس ہو کر جواب دیا تیری چیزوں کے لئے لڑ رہی ہے۔ اب کہتی ہے۔ الگ رہونگی۔ میں نے کہہ دیا ہے۔ جہاں تیرا جی چاہے ٹنٹا کالا کر اور کیا۔

داسی نے آنکھیں مٹکا کر کہا۔ یہ سب نخرے ہیں۔ کہ آ کر منائے۔ منتیں کرے اور کچھ نہیں۔ تم چپ چاپ بیٹھے رہو۔ دو چار دن میں خود بخود ساری گرمی اُتر جائے گی۔ تم کچھ بولنا نہیں۔ ورنہ اس کا مزاج اور بھی آسمان پر چڑھ جائے گا۔

رامو نے سنجیدگی سے کہا۔ داسی! تم نہیں جانتی۔ اس کی ہٹ بڑی ہے جو ایک مرتبہ کہہ دیتی ہے۔ کر کے چھوڑتی ہے۔

رجیا کو بھی رامو سے ایسی طوطا چشمی کی اُمید نہ تھی۔ وہ اب جوان نہیں ہے۔ اس لئے رامو کی نگاہوں سے اُتر گئی ہے۔ اُسے اس پر تعجب نہیں تھا۔ تعجب اس بات پر تھا کہ رامو اس سے الگ تھا۔ اُسے اس پوچھنے نہ آتا تھا۔ کہ یہ گھر اس نے پیسہ پیسہ جمع کر کے بنایا ہے۔ سب سامان بھی اسی نے خریدا ہے۔ اناج کی خرید و فروخت بھی اسی نے شروع کی تھی۔ اس گھر میں آ کر اس نے کون کون سے دکھ نہ سہے۔ اسی لئے تو کہ بڑھاپے میں بیٹھ کر کھائے گی اور پڑی رہے گی۔ کیا اس سے یہ ترنہ کہیگا۔ کہ گھر کھلانے کو نہیں ہے۔ اور آج وہ اسی بے دردی سے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر باہر پھینک دی گئی۔ رامو نے اتنا بھی نہیں کہا۔ "تو الگ نہیں رہنے پائیگی میں یا خود مر جاؤنگا۔ یا تجھے مار ڈالونگا۔ تجھ سے میرا بیاہ ہوا ہے۔ ہنسی مذاق نہیں ہے۔" تو جب رامو کو اس کی پرواہ نہیں۔ تو رامو کے لئے کیوں مرے۔ کیا سبھی عورتوں کے مرد بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا سبھی کے ماں باپ بیٹے پوتے ہیں۔ آج اس کے لڑکے زندہ ہوتے تو اس کی کیا مجال تھی۔ کہ نئی عورت لے آتا۔ اور میری یہ ذلت ہوتی۔ اس ظالم کو مجھ پر اتنا رحم بھی نہیں آیا۔

نسوانی دل کی تمام ترپے بسی اس ظلم کے خلاف بغاوت کرنے لگی۔ وہی آگ جو سوئی لکڑی کو چھو بھی نہیں سکتی۔ پھوس کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

(۳)

دوسرے دن رجیا ایک دوسرے گاؤں کو چلی گئی۔ اس نے اپنے ساتھ کچھ نہ لیا۔ جو پھٹی پرانی ساڑھی پہنے ہوئے تھی وہی اس کی ساری جائیداد تھی۔ پرماتما نے اس کے سارے لڑکے چھین لئے۔ آج گھر بھی چھین لیا۔

رامو اس وقت داسی کے پاس بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ رجیا کو جاتے دیکھ کر اس نے نہ سمجھا۔ کہ یہ سچ مچ جا رہی ہے۔ رجیا نے سوچا کہ اس طرح چوروں کی طرح چپ چاپ چلے جانا مناسب نہیں ہے۔ وہ رامو کو داسی اور گاؤں کے ایک ایک آدمی کو دکھانا چاہتی تھی۔ کہ میں اس گھر سے ادھیلے کی چیز بھی نہیں لے جا رہی ہوں۔ وہ چاہتی تھی۔ کہ ایک مرتبہ رامو ذلیل ہو جائے۔ گاؤں کے سب لوگ کہیں کیسا برا آدمی ہے۔ اگر وہ چپ چاپ چلی جاتی۔ تو اس کا یہ مقصد حل نہ ہوتا شاید رامو سب سے کہتا پھرتا۔ رجیا گھر کی ہر ایک شے اُٹھا کر لے گئی ہے۔

اس لئے رامو کو مخاطب کر کے کہا۔ لو اپنا گھر سنبھالو۔ میں جاتی ہوں۔ تمہارے گھر کی کوئی چیز نہیں لے جا رہی ہوں۔

رامو ایک لمحہ کے لئے تذبذب میں پڑ گیا۔ کیا کہے اس کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اُسے اُمید نہ تھی۔ کہ وہ یوں چلنے کو تیار ہو جائے گی اس کا خیال تھا۔ کہ جب وہ تمام سامان اُٹھا کر لے جانے لگیگی۔ تو سارا گاؤں میری طرف ہو جائے گا۔ اب کیا کرے؟

دسیا بولی۔ تم جا کر گاؤں میں ڈھنڈورہ پیٹ آؤ۔ یہاں کسی کا ڈر نہیں ہے۔ تم اپنے گھر سے لے ہی کیا آئی تھی۔ جو کچھ لے کر جاؤگی۔

رجیا نے اُسے مُنہ نہ لگایا۔ پھر رامو سے بولی۔ سنتے ہو اپنی نئی بیوی کی باتیں۔ پھر بھی منہ نہیں کھلتا۔ میں تو جاتی ہوں۔ لیکن یہ رانی بھی بہت دن راج نہیں کرے گی۔ بھگوان کے دربار میں اندھیر نہیں چلتا۔ وہ بڑے بڑے مغروروں کا غرور توڑ کر رکھ دیتا ہے۔

دسیا قہقہہ لگا کر ہنسی۔ مگر رامو نے سر جھکا لیا۔ رجیا چلی گئی۔

(۴)

رجیا جس گاؤں میں آئی تھی۔ وہ رامو کے گاؤں سے ملا ہوا تھا۔ یہاں کے لوگ اس سے ناواقف نہ تھے۔ یہ کیسی سلیقہ شعار عورت ہے کیسی محنتی۔ کیسی بات کی پکی۔ قول کی سچی یہ کسی سے چھپا نہ تھا۔ رجیا کو مزدوری حاصل کرنے میں کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ وہ ایک کے گھر دو کا کام کرے۔ اُسے کام کی کیا کمی۔

تین سال رجیا نے کیوں کر بسر کئے کس طرح ایک نیا گھر بنایا۔ کیسے کھیتی شروع کی اس کا بیان کرنے بیٹھیں۔ تو ایک ناول تیار ہو جائے۔ روپیہ جمع کرنے کے جتنے طریقے ہیں۔ سب رجیا کو معلوم تھے۔ پھر اب اُسے ضد ہو گئی تھی۔ اور ضد میں انسان کی طاقت کئی گنا زیادہ ہو جاتی ہے۔ گاؤں والے اس کی محنت کو دیکھ کر دانتوں تلے انگلیاں دباتے تھے۔ وہ رامو کو دکھانا چاہتی تھی۔ کہ میں تجھ سے الگ رہ کر بھی آرام سے رہ سکتی ہوں۔ میں اب کسی کی کمائی نہیں کھاتی ہوں۔ اپنی کمائی کھاتی ہوں۔

اب رجیا کے پاس اعلیٰ نسل کے بیلوں کی ایک جوڑی ہے۔ رجیا انہیں صرف کھلی بھوسی نہیں کھلاتی۔ ہر روز دودھ روٹیاں بھی کھلاتی ہے۔ پھر انہیں گھنٹوں سہلاتی ہے۔ کبھی کبھی ان کے کندھوں پر سر رکھ کے روتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ اب بیٹے بھی تم ہی ہو۔ میری لاج تمہارے ہی ہاتھ ہے۔ بیل بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس کی بات کو سمجھتے ہیں۔ وہ انسان نہیں بیل ہیں دونوں سر جھکا کر رجیا کا ہاتھ چاٹ کر اپنی اظہار محبت کرتے ہیں۔ وہ اسے دیکھتے ہی گردن ہلانے لگتے ہیں۔ کیسا جی توڑ کر کام کرتے ہیں۔ یہ وہی سمجھ سکتے ہیں۔ جنہوں نے بیلوں کی خدمت کبھی کی ہے اور ان کے من کو اپنایا ہے؟

رجیا اس گاؤں کی چودھرائن ہے۔ پہلے اُسے اپنی عقل و دانش استعمال کرنے کا موقع نہ ملتا تھا۔ اب آزاد ہو کر وہ بڑی سیانی ہو گئی ہے۔ مرد اس سے مشورہ لیتے ہیں۔ عورتیں اسکی بات کو مانتی ہیں۔

ایک دن رجیا گھر لوٹی۔ تو ایک آدمی نے کہا تم نے نہیں سنا چودھرائن! رامو تو بہت بیمار ہے

دس دن سے اس نے لقمہ نہیں کھایا ؛

رجیا نے بے پرواہی کے انداز سے کہا ۔ بیمار ہے تو کیا! بیمار نہیں کوئی دوسرا ہی روگ ہے۔ اس بے چارے کا برا حال ہے۔ توڑنے نکلا۔ برا حال ہے۔ گھر میں ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ کرودا نالاد کریں۔ دسیا کے ایک لڑکا ہوا ہے نہ پہلے ہی کام کاج نہ کرتی تھی۔ اب لڑکے لالا ہے۔ کیسے کام کرنے جائے۔ سارا کام راموکو کرنا پڑتا ہے۔ پھر زیور چاہئے کپڑا چاہئے۔ نئی دلہن یوں کیسے رہے۔ غریب کا گھر تس نہس ہو گیا ؛

رجیا نے گھر میں جاتے ہوئے کہا ۔ تو کیا کرے گا۔ دنیا بھرے گا۔ ایک نیک مرد اندر جا کر اس کا جی نہ دیکھے۔ ایک بار بھی ... باہر آ گئی۔ شاید اس آدمی سے پوچھنا چاہتی تھی۔ جیسے اسے کوئی پرواہ ہی نہیں۔ پھر دو آدمی جا رہی تھی۔ رجیا نے پوچھ پوچھ جا جا کر دیکھا پر وہ کہیں نہ ملا۔ تب رجیا دو دوازے کی چوکھٹ پر بیٹھ گئی۔ اسے یہ الفاظ یاد آئے جو اس نے تین سال پہلے گھر سے نکلتے وقت کہے تھے۔ اس وقت غصہ میں اسے بد دعا نکلی تھی۔ اب وہ غصہ نہ تھا۔ وقت نے اسے ملائم کر دیا تھا۔ رامو اور دسیا کی حالت اب نفرت کے قابل نہیں رحم کے قابل تھی۔

اس نے سوچا راموں نے دس دن کچھ نہیں کھایا۔ کچھ ایسا دکھ تازہ پہلے بھی نہ تھا۔ ان نانوں سے اور بھی مار دیا ہوگا۔ پھر کھیتی میں بھی نقصان ہی رہا۔ کھانے بیٹنے کو کیا ملتا ہوگا ؛

پڑوس کی ایک عورت نے آگ لینے کے بہانے آ کر کہا۔ سنا ہے کہ رامو بہت بیمار ہے۔ جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا۔ تمہیں اتنی بے دردی سے نکالا۔ کوئی اپنے دشمن کو بھی نہیں نکالتا ؛

رجیا نے ٹوکا ۔ نہیں بہن یہ بات نہ تھی۔ وہ بیچارے تو کچھ بولے ہی نہیں۔ میں نکلی تو سر جھکا لیا۔ دسیا کے کہنے میں آ کر وہ جو کچھ کہا۔ میرا ہی تھا۔ مجھ سے کچھ نہیں کہا۔ کسی کی برائی کیوں کروں۔ مرد کو اس کی عورت ایسا ہی بنا دیتی ہے۔ عورتوں کے بس میں ہو جاتا ہے۔ دسیا ہی نے ان کو اپنا متر بنا دیا ؛

پڑوسن نے آگ نہ مانگی اور منہ پھیر کر چلی گئی ؛

رجیا نے کلسہ اور رسی اٹھائی۔ اور کنوئیں پر پانی بھرنے چلی۔ بیلوں کو سانی پانی

دینے کا وقت آ گیا تھا۔ پر اس کی آنکھیں اسی رستہ پر لگی ہوئی تھیں۔ ضرور اسے کوئی بلانے آتا ہوگا۔ بغیر بلائے کیونکر چلی جائے۔ لوگ کہیں گے آخر دوڑی چلی آئی نا۔ مگر رامو تو بیہوش پڑا ہوگا۔ دس دن کے فاقے کم نہیں ہوتے۔ دسیا اسے غرض پڑی ہے مر جائے تو کوئی دوسرا گھر کرے گی۔ نوجوان ہے۔ کئی لوگ بیاہ کرنے کو تیار ہو جائیں گے۔ اچھا وہ آ تو رہا ہے۔ ہاں آ رہا ہے کچھ گھبرایا ہوا سا ہے۔ کون ہے۔ اسے تو کبھی بستی میں نہیں دیکھا۔ مگر ادھر تین سال سے وہاں گئی بھی تو نہیں۔ وہ چار نئے آدمی آ کر بس گئے ہوں گے ؛

مسافر چپ چاپ کنوئیں کے پاس سے ہو گزرا۔ رجیا نے کلسا جگت پر رکھ دیا۔ اور اس کے پاس جا کر بولی۔ رامو نے بھیجا ہے تمہیں۔ اچھا تو چلو گھر میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔ نہیں ابھی مجھے کچھ دیر ہے۔ بیلوں کو سانی پانی دینا ہے۔ دیا باتی کرنا ہے۔ تمہیں روپے دے دوں۔ دسیا کو دے دینا۔ کہنا کوئی کام ہو تو بلا لینا۔ چلی آؤں گی ؛

مسافر کو معلوم بھی نہ تھا۔ کہ رامو کون ہے۔ پہلے تو چکرایا۔ پھر سمجھ گیا کہ اسے مغالطہ لگ گیا ہے۔ چپ چاپ رجیا کے ساتھ چلا گیا۔ اور روپے لے کر رخصت ہو گیا۔ چلتے چلتے رجیا نے پوچھا اب کیا حال ہے؟

مسافر۔ اب تو کچھ سنبھل رہے ہیں۔

رجیا۔ دسیا اب بہت رو دھو تو نہیں رہی؟

مسافر۔ روتی نہیں تھی۔

رجیا۔ اسے رونے کی کیا ضرورت ہے؟ بعد میں پتہ لگے گا ؛

مسافر چلا گیا۔ رجیا نے بیلوں کو سانی پانی دیا۔ پر دل رامو میں ہی لگا ہوا تھا۔ محبت کی یادگار باتیں چھوٹے چھوٹے تاروں کی طرح چمکنے لگیں۔ ایک مرتبہ جب وہ بیمار پڑی تھی۔ رامو نے کیسی خدمت کی تھی۔ دس سال ہو گئے۔ ہر وقت سرہانے بیٹھا رہتا تھا۔ کھانے پینے کی سدھ نہ رہی تھی۔ اس کے دل میں خیال آیا۔ کیوں نہ چل کر دیکھ آؤں۔ کوئی کیا کہے گا۔ کس کی ہمت ہے۔ جو کچھ کہہ سکے۔ میں چوری کرنے نہیں جا رہی ہوں۔ جس کے ساتھ بیاہ کیا تھا۔ جس کے ساتھ بیس سال گزارے۔ اس کے پاس جا رہی ہوں۔ دسیا ناک سکوڑے گی۔ سکوڑے مجھے اس سے کیا سروکار ؛

رجیا نے دروازہ بند کیا۔ گھر مزدور کے سپرد کیا اور راموکو دیکھنے چلی۔ کانپتی جھجکتی۔ عفو کی خیرات لئے ہوئے ؛

(۵)

رجیا کے چلے جانے پر راموکو تھوڑے ہی دنوں میں معلوم ہو گیا۔ کہ اس کے گھر سے روح نکل گئی ہے۔ اور وہ خواہ کتنا زور مارے۔ کتنا ہی سر کھپائے۔ اس میں زندگی کی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ دسیا خوبصورت تھی۔ شوقین تھی پھوہڑ بھی۔ جب پہلا نشہ اتر گیا ہائیں ہائیں سر شروع ہوئی۔ کھیت کی پیداوار کم ہونے لگی۔ اور جو ہوتی بھی تھی۔ وہ بے سلیقگی سے خرچ ہوتی تھی۔ قرض لینا پڑتا تھا۔ اسی فکر و تردد سے اس کی صحت بگڑنے لگی۔ شروع میں پرواہ بھی کی اور پرواہ کرتا بھی کیا۔ پاس دام نہ تھے۔ نیم حکیموں کی دواؤں نے بیماری کی جڑ کو مضبوط کر دیا۔ آج دس بارہ دن سے اس کا کھانا پینا بھی چھوٹ گیا۔ موت کے انتظار میں کھاٹ پر پڑا پڑا کراہ رہا تھا۔ اس وقت اس کی وہ حالت ہو گئی تھی۔ جب ہم مستقبل چھوڑ کر ماضی میں جا بستے ہیں۔ جیسے کوئی گاڑی آگے کا رستہ بند کر کے پیچھے کو لوٹے۔ رجیا کو یاد کر کے وہ بار بار روتا تھا۔ اور دسیا کو کوستا تھا۔ تیرے ہی کہنے پر میں نے اسے گھر سے نکالا۔ وہ کیا گئی لکشمی چلی گئی۔ مجھے یقین ہے کہ اب بھی بلا بھیجوں تو دوڑی آئے۔ لیکن بلاؤں کس منہ سے۔ ایک مرتبہ آ جاتی۔ اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیتا۔ تو خوشی سے مرتا۔ اب اور حسرت کوئی بھی باقی نہیں ہے ؛

معاً رجیا نے آ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور پوچھا طبیعت کیسا حال ہے۔ مجھے تو آج ہی اطلاع ملی ؛

رامو نے اسے اشک آلود نگاہوں سے دیکھا۔ مگر کچھ کہہ نہ سکا۔ دونوں ہاتھ باندھ کر اسے پرنام کیا۔ مگر ہاتھ بندھے ہی رہ گئے اور آنکھیں الٹ گئیں ؛

(۶)

گھر میں لاش پڑی تھی۔ رجیا روتی تھی۔ دسیا اداس تھی کیا کرے۔ اس کے پاس چار پیسے بھی نہ تھے۔ لکڑی کہاں سے آئے کریا کرم کون اٹھائے۔ دانوں کے لئے کھانے پینے کا انتظام ہونا چاہئے۔ اگر گھر میں کفن کے لئے بھی روپیہ چاہئے۔ یہاں گھر میں روپیہ کا نام بھی نہ تھا۔ دسیا ڈر رہی تھی۔ کہ آج زیوروں پر آفت آئی۔ ایسے قیمتی بھاری گہنے بھی کون لے۔ کسان کی بساط ہی کیا ہے وہ تین زیور بکیں تو دس روپے آئیں۔ مگر دوسرا رستہ ہی کونسا ہے۔ اس نے چودھری کے لڑکے کو الگ لے جا کر کہا۔ دیور جی! یہ بیڑا کیسے لگے بار۔ مجھے تم ہی لگاؤ۔ دس میں کوئی ادھیلے کا اعتبار نہ کرے گا۔ میرے زیور ہیں۔ چودھری سے کہو انہیں گروی رکھ کر آج کا کام چلائیں۔ پھر بھگوان مالک ہیں ؛

رجیا سے کیوں نہیں مانگ لیتیں ؛

اتنے میں رجیا آنکھیں پونچھتی ہوئی آ نکلی کان میں بھنک پڑی۔ پوچھا کیا ہے بھئی! کیا صلاح کر رہے ہو۔ اس وقت مٹی اٹھانے یا باتوں کا موقعہ ہے؟

ہاں یہی بات چیت کر رہے ہیں ؛

روپیہ پیسہ تو تمہارے پاس نہیں۔ بیماری میں خرچ کر دیئے ہوں گے۔ اس بیچاری کو اس نے منجدھار میں لا کر چھوڑ دیا۔ تم لپک کر میرے گھر تک چلو۔ بہت دور نہیں۔ چابی لیتے جاؤ۔ مزدور سے کہنا چابی سے روپے نکال دے۔ اوپر کی کوٹھری میں رکھے ہیں۔

وہ تو چابی لے کر ادھر گیا اور دسیا رجیا کے پاؤں پکڑ کر رونے لگی۔ بہت کے یہ لفظ اس کے دل میں بیٹھ گئے۔ اس نے دیکھا رجیا میں کتنی ہمدردی اور محبت ہے ؛

رجیا نے اسے گلے لگا کر کہا ۔ کیوں روتی ہے؟ بہن! وہ چلا گیا۔ میں تو ہوں۔ کسی بات کا اندیشہ نہ کر۔ اسی گھر میں میں اور تو دونوں اس کے نام پر بیٹھیں گی۔ میں وہاں کا بھی دیکھوں گی۔ یہاں کا بھی دیکھوں گی۔ دھکا کون میلوں کا فاصلہ ہے۔ تجھ سے کوئی گہنے مانگے۔ تو ہرگز نہ دینا ؛

دسیا کا جی چاہتا تھا۔ کہ سر پٹک کر مر جائے۔ اسے اس نے کتنا جلایا۔ کتنا رلایا۔ اور گھر سے نکلوا کر دم لیا ؛

رجیا نے کہا جس جس کے روپے دینے ہوں۔ فہرست کر کے مجھے بتا دینا۔ پیسہ پیسہ چکا دونگی۔ بچہ دبلا کیوں ہے؟

دسیا بولی۔ میرے دودھ نہیں۔ وہ گائے جو تم چھوڑ گئی تھی۔ وہ مر گئی دودھ نہیں ملتا۔

رجیا۔ رام رام بیچارہ کیسا مرجھا گیا ہے۔ میں کل ہی گائے لے آؤنگی۔ یہیں چلی آؤنگی۔ وہاں کیا رکھا ہے ؛

لاش دھوم دھام سے اٹھی۔ رجیا اس کے ساتھ گئی۔ داہ کرم ہوا۔ کھانا ہوا قریباً دو سو روپے خرچ ہوئے۔ مگر کسی وجہ سے مانگنے کی نوبت نہ آئی ؛

دسیا کے جوہر بھی اس ایثار کی آگ میں نکل آئے آرام طلب عورت ایثار کی دیوی بن گئی ؛

آج راموکو مرے سات سال ہو گئے۔ رجیا گھر سنبھالے ہوئے ہے۔ دسیا کو سوت نہیں سمجھتی۔ بیٹی سمجھتی ہے۔ پہلے اسے پہناتی ہے پھر آپ پہنتی ہے۔ پہلے اسے کھلا کر پھر آپ کھاتی ہے۔ جو کھو سکول پڑھتا ہے۔ اس کی سگائی کی بات چیت ہو رہی ہے۔ اور

میں بچپن میں ہی بیاہ ہو جاتا ہے۔ دسیا نے کہا۔ تجھے بنوا کر کیا کرنی۔ میرے گہنے جو پڑے ہیں۔ انہی سے کام چلا لو۔

رجیا۔ نہیں رانی! اس کے لئے بھی نئے گہنے بنوا دونگی۔ ابھی تو میرا ہاتھ چلتا ہے۔ جب رہ جاؤنگی۔ تو جو جی میں آئے کر لینا۔ ابھی تو تیرے بھی کھانے پہننے کے دن ہیں تو اپنے گہنے رہنے دے۔

نائن نے ہمدردی سے کہا۔ آج جوکھو کا باپ ہوتا۔ تو کچھ اور ہی بات ہوتی۔

رجیا۔ وہ نہیں رہے تو ہوں۔ وہ جتنا کرتے میں اس سے دو گنا کرونگی۔ جب میں مر جاؤں۔ تب کہنا جوکھو کا باپ نہیں۔

بیاہ کے دن دسیا کو روتے دیکھ کر رجیا نے کہا۔ بہو تم کاہے کو روتی ہو۔ ابھی تو میں زندہ ہوں۔ گھر تمہارا ہے۔ جو چاہو سفید سیاہ کرو۔ مجھے ایک روٹی دے دو۔ بس مجھے اور کیا کرنا ہے۔ میرا آدمی مر گیا ہے۔ [illegible]

دسیا نے اس کی گود میں سر رکھ دیا اور خوب روئی۔ بولی تم میری ماں ہو۔ تم نہ ہوتی تو میں کہاں جاتی۔ گھر میں چوہے دوڑتے تھے۔ ان کے راج میں دکھ ہی دکھ اٹھانے پڑے۔ سہاگ کا سکھ تو مجھے تمہارے راج میں ملا۔ میں دکھ سے نہیں رو رہی۔ اس لئے رو رہی ہوں کہ بھگوان نے میرے جیسی عورت پر کتنی مہربانی کی ہے۔

رجیا مسکرا کر رو پڑی۔

سناتن دھرم کی لٹیا

(بقیہ صفحہ ۱۰)

مایا ورم کے منتری دینانتھ شاستری اپنی عمر بھر پر افسانہ۔ لئے پرسدھ ہیں۔ ان کا کہنا ہے:-

"آریہ سماج کے ساتھ کانگرس اور سرکار دونوں کی ایک ذمہ داری ہے۔ یہی تو ان سنگھٹنوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ اور وہ جان بوجھ کر ہندو مسلمان اور چھوتوں اچھوتوں میں لڑائی کراتے ہیں"۔

ان کی ہستی میں پنڈت مدن موہن مالوی اور ڈاکٹر مونجے کو بھی آریہ سماجیوں نے اپنی کٹ پتلی بنا رکھا ہے۔

سری دینانتھ شاستری نے پچھلے دنوں گھوشنا کی تھی۔ کہ وہ جلد ہی کچھ سو صفحوں کی ایک ضخیم کتاب لکھیں گے۔ جس میں دیانند اور اس کے انویائیوں کی درگت بنائیں گے۔ لیکن پتہ نہیں وہ ابھی تک کہاں تک پہنچی ہے۔

اس طرح ذرفرین کو پتہ لگ کیا ہوگا کہ

یاد رفتگان

(بقیہ صفحہ ۱۱)

سوامی شردھانند جی سے آپ کو ہمیشہ بھگتی بھاو رہا۔ آج ۱۸ سال کے بعد آپ کی یاد دلوں سے اوجھل نہیں ہوئی۔

وسط اپریل ۱۹۱۴ء کو لالہ خوشی رام جی کو بخار ہو گیا۔ تیسرے چوتھے روز معلوم ہوا کہ آپ کو پلیگ ہے۔ اس حالت میں بھی نہیں گھبرائے۔ اس وقت کی ایک گھٹنا سے پتہ لگتا ہے کہ آپ ایک ایشور کے پوجاری تھے۔ جب طبیعت بہت نڈھال ہوئی۔ تو ان کی بڑی بھاوج نے جینیوں کا پوتر جینہ سدھ چکر لا کر کہا۔ کہ اس کو پرنام کرو۔ ماں سے آپ نے جو جواب دیا۔ وہ شری پوجیہ پاد سوامی شردھانند جی کے شبدوں میں جو انہوں نے ایک اپدیش کے دوران میں فرمائے پیش کرتا ہوں:-

"لدھیانہ میں لالہ خوشی رام جینی تھے جو دڑھ ویدک دھرمی تھے ہمیشہ خوش اور آشا جنک رہا کرتے تھے۔ اسی کارن اکثر پرش انہیں ہومیوپیتھک ڈاکٹر کے نام سے پکارتے تھے۔

لالہ خوشی رام جہاں ہری سیوا کے دنوں جب ہر ایک روگی کی سیوا اور چکتسا کرتے تھے اور کبھی ڈرتے نہ تھے۔ آخر ان کو بھی پلیگ ہو گئی۔ کئی دنوں تک تو اس آشا میں کہ اب روگ دور ہو جاوے گا۔ اپنے روگ کا حال تک نہ کہا۔ انت میں روگ بڑھ جانے پر گھر والوں کو خبر ہوئی۔ یتن سے چکتسا کی گئی۔ مگر کچھ پھل نہ ہوا۔ انتم دن دو درجہ بخار زیادہ ہو گیا۔ لالہ خوشی رام کی بھاوج ہاتھ میں جینیوں کا پوتر سدھ چکر لے کر آئی اور کہا انت کال ہے۔ سدھ چکر کو پرنام کرو۔ پرنتو لالہ خوشی رام ویدک دھرم پر دڑھ رہے اور کہا۔ "میں نراکار پرماتما کے سوائے اور کسی کا پوجن نہیں کر سکتا" انت کال میں بھی آپ اپنے وچاروں پر دڑھ رہے"!!

گو لالہ خوشی رام جی ۱۸ سال سے ہمارے درمیان نہیں۔ مگر ان کی یاد اب تک تازہ ہے۔

سناتن دھرم کی لٹیا کو بچانے کے لئے کتنے مہارتھی لگے ہوئے ہیں۔ پرنتو دیکھیں ان کے پریتن کہاں تک سپھل ہوتے ہیں؟

پرکاش میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

کیا وید مہابھارت کے بعد کی تصنیف ہیں

بجواب پنڈت آتمانند جی ورا المحدیث

(از پنڈت وشنوناتھ جی آریہ اپدیشک)

آپ نے ویدوں میں آئے ہوئے وششٹ، بھاردواج، دیواپی، پاراشر، پریکشت آدی شبدوں اور پورانک کتھا کہ یجروید یاگیہ ولکیہ رشی نے پراپت کیا۔ کی بنا پر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ چونکہ ویدوں کے مصنف جتنے رشی گذرے ہیں۔ وہ سبھی زمانہ مہابھارت کے قریب گذرے ہیں۔ اس لئے ویدوں کے کسی منتر سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وید مقدس مہابھارت سے بہت پہلے کی تصانیف ہیں۔

جواب۔ آپ نے کبھی بالمیکی رامائن کو پڑھا ہے۔ اگر پڑھا ہے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ رامائن مہابھارت سے بہت پہلے کی تصنیف ہے۔ اور اس بات کو ہر آریہ اور پورانک جانتا ہے۔ اور اگر کسی کے کہنے پر آپ کو وشواس نہ ہو۔ تو اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ کہ مہابھارت میں رامائن کی ساری کتھا درج ہے۔ لیکن رامائن میں مہابھارت کال کی ایک کتھا بھی نہیں پائی جاتی۔ اس سے سدھ ہے کہ واقعی بالمیکی رامائن مہابھارت سے بہت پہلے کی تصنیف ہے۔

اب رامائن میں جگہ بجگہ ویدوں کا ذکر آتا ہے۔ شری رام چندر جی جب بن کو جانے لگے۔ تو سب برہمن ان کے پیچھے ہو لئے۔ رام کے واپس جانے کی پرارتھنا پر برہمنوں نے کہا:-

हृदेस्वे नावतिष्ठन्तो वे- दा येन: परजनम्

اے رام! ہم براہمنوں کا جو پرم دھن وید ہے وہ ہمارے ہردے میں موجود ہے۔

بالمیکی رامائن میں صرف وید نام ہی نہیں۔ بلکہ ویدوں کا الگ الگ نام بھی ملتا ہے۔ چنانچہ شری رام چندر جی جب ہنومان جی کو پہلے پہل رکش موک پربت کے دامن میں ملے اور ان سے بات لاپ ہوئی۔ تب ہنومان جی کی مدھر اور دلچسپ گفتگو سے متاثر ہو کر کہا:-

नानृग्वेद विनीतस्य
नायजुर्वेद धारिणः।
नासाम वेद विदुषः
शक्यमेवं विभाषितम्
वा० किष्किन्धा कांड ३।२८॥

ارتھ۔ جس نے رگوید نہیں پڑھا۔ جس نے یجروید نہیں سیکھا اور جس نے سام وید نہیں جانا۔ وہ اس طرح کی گفتگو نہیں کر سکتا۔ ارتھات ہنومان جی نے سب ویدوں کو اچھی طرح سے پڑھا ہے۔ کشکندھا کانڈ سرگ ۳ شلوک ۲۸۔

نہ صرف ویدوں کے نام ہی بالمیکی رامائن میں لکھے گئے ہیں۔ بلکہ ویدوں کی شاکھاؤں کا نام بھی موجود ہے۔ بن جاتے سمے شری رام چندر جی برہمنوں کو دان کرتے ہوئے ویدک شاکھاؤں کے پڑھنے والے برہمنوں کو سامنے دیکھتے ہیں

यपते कठ कालापा ब- हवा दण्ड मानवाः

یہ ساتھ بہت سے برہمچاری وید کی کٹھ کالاپ شاکھا کے پڑھنے والے ہیں۔ رامائن کے ان حوالوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت چاروں وید اپنے اپنے نام سے موجود تھے۔ اور ان کی شاکھائیں روپ میں پرسدھ ہو چکی تھیں۔ اس حالت میں دواپر یگ میں وید ویاس جی کا ویدوں کو چار سنگھتاؤں کی شکل میں تقسیم کرنا اور یاگیہ ولکیہ آدی کا ویدوں کو الگ الگ شاکھا میں تبدیل کرنا کچھ معنی نہیں رکھتا۔ اور وید میں آئے ہوئے دیواپی اور پریکشت آدی شبدوں کا مہابھارت کال میں ہونے والے راجاؤں کے ناموں سے منسوب کرنا بھی فضول ہو جاتا ہے۔ اب آپ خود ہی وچار کر انصاف سے کہئے کہ بالمیکی رامائن میں ان پرمانوں کی موجودگی میں ویدوں کا زمانہ کال مہابھارت یا اس کے بعد قائم کیا جا سکتا ہے؟

اس حالت میں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر وششٹ، دیواپی، پریکشت آدی کون تھے۔ اس کا جواب جیمنی رشی نے میمانسا درشن میں یوں دیا ہے۔ کہ

परन्तु श्रुति सामान्य मात्रम्।

یعنی وید میں آئے ہوئے نام سامانیہ سنگیا والے ہوتے ہیں۔ ویشیش سنگیا نہیں

نہیں - یعنی یہ اسمائے نکرہ ہیں - معرفہ نہیں - یعنی خاص آدمی کا نام نہیں - بلکہ خاص صفات کے عام انسان کا ذکر ہے - جیسے

شکشت :- اچھی طرح اندریوں کو بس

अतिशयेनवशी

میں رکھنے والا - یدم چندر کوش :-

بھاویہ - جس کی دھرم پر بہت بھاونا

ہے :- دیوگن یکت گیانی پر اُدیکاری

دیوالی -

بل آسٹر - यस्तशास्त्र

جس نے شستر و دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر

بال پرست میں پرویش کیا ہے :-

پریکشت - پریکشا کر کے ستیہ اور دھرم

کو دھارن کرنے والا :-

دست بچہ برہمن آدمی ہیں وسشٹ

پران کا نام ہے - جد گنی آنکھ مہا نام بمرجوع

سن - شوامترکان - دشوکرما بانی - کمز

گرتس سدودوان سشہ ششیب وودوان

گرنتھ بھی مان وغیرہ کا - پرکرن انوسار

بمعنی بھی ہو سکتے ہیں - لیکن اسمائے

معرفہ کے طور پر ویدوں کے نام کا استعمال

کرنے والا ویدوں اور ویدک گرنتھوں سے

کف ناواقف شخص ہی ہو سکتا ہے :-

برہمچریہ

(بقیہ صفحہ ۹)

ستار یا اپنے من کو کچھ نہیں کر سکتا - جب

معدہ اور دماغ گرم ہوں :-

لگے - برہمچریہ کا جیون گرہستھی بھی بھوگ

رہیں - برہمچریہ کے بنا کسی کے لئے

بھی سن کی پورتا حاصل کرنا کٹھن ہے -

جو اُنگتا کی بنیاد ہے - برہمچریہ اس پارے

کی طرح ہے - جو شیشے کی پشت پر لگا ہوتا ہے جس

طرح شیشہ میں عکس کا گون نہیں ہوتا جب تک

اس کی پشت پر پارہ نہ لگایا جائے سطح پر انمتک

سورج کا عکس اس آدمی کے من پر نہیں پڑتا

جو برہمچریہ کا پالن نہیں کرتا - جو گرہستی برہمچریہ

کے اصولوں کا پابند نہیں وہ اسی طرح آتمک

شکتی پر سچت نہیں کر سکتا - جس طرح ٹوٹے

برتن میں پانی جمع نہیں ہو سکتا - یتنی سے

جسمانی تعلق رکھے بنا برہمچاری پتی پورتا

کا جیون دریت کر سکتا ہے - اور اس طرح

برہمچریہ آتمک درشن کے آنانی آنند میں

وہ اپنی پتنی کو بھی ساتھی بناتا ہے :-

سناتنی پنڈتوں کی ویوستھا

سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام سناتنی پنڈتوں نے دلت اُدھار کے سنبندھ میں جو ویوستھا حال ہی میں دی ہے اس کا آخری حصہ یہ ہے :-

مندروں میں داخلہ

ان کے لئے پوجا وغیرہ کا ادھیکار بھی شاستر میں انہی کے پرشٹھت بھیڑ آدی مندروں میں کیسے ہٹایا جا سکتا ہے - جبکہ دیوی پوران میں کہا ہے :-

"چانڈال اور انتیجوں کے لئے بھی پوجا کرنے کو کہا ہے - اور جو دنج بابتیولہ کے پرشٹھا کئے ہوئے دیو مندر ہیں - اگرچہ ان کے اندر جانے کا ادھیکار انتیجوں کے لئے نہیں ہے تاہم سوت سنگھتا کے پانچویں ادھیائے میں سب سنکر جاتیوں کے لئے دیو مندر کا درشن کر کے پرنام کرنے کا سب کو سمان ہی ادھیکار ہے" ایسا کہا ہے - کئی ایک حالتوں میں اسپرش کے ساتھ سپرش کرنے پر بھی شاستر دوش نہیں مانتا - جیسا کہ سوت سنگھتا کے

यज्ञवे भव

کھنڈ کے ۱۳ ویں ادھیائے میں کہا ہے کہ

کسی مشکل کام کے سہارے تیرتھ یاترا میں پولیٹیکل انقلاب میں کسی ڈر کی حالت میں یا دُربھکش آپتکال میں اور بیماری کی حالت میں اچھوتوں کے ساتھ چھونے سے دوش نہیں ہوتا - اس پرکار

मदनपारिजात पटत्रि
शन्मत बृहस्पति स्मृ-
तितत्त्व। अत्रि स्मृति
आह्निकसूत्रावली

وغیرہ گرنتھوں میں کئی ایک حالتوں میں سپرش دوش کا نشیدھ وستار سے درن کیا گیا ہے - جس کا مختصر نچوڑ یہ ہے کہ دیویاترا - براہ بیاہ اور سب پرکار کے اتسووں تیرتھ یاترا - یدھ کال - دیش آندولن اور کسی پرکار کی بڑی مصیبت - بیماری کے خوف - مصیبت کی حالت رہتا ، رتھ یا گاڑی آ گیا - کنوئیں - تالاب - پتھر کی شلا - کشتی - ہاتھی کی سواری وغیرہ حالتوں پر سپرش دوش کا سپشٹ ہی نشیدھ کیا گیا ہے :-

ان حوالہ جات کے نچوڑ سے یہ بات بھی صاف طور پر جان لینی چاہئے - کہ ورتمان کال میں اپنی پرن سوتنترتا نہ ہونے کے کارن راج سبھا - سوسائٹی - دفتر وغیرہ مقامات میں بھی انتیجوں کے سپرش کا دوش نہیں ہو سکتا - جیسا کہ گلی کوچے وغیرہ میں نہیں مانا - سمان بنائے سے یہاں پر بھی گھٹا لینا :-

اس مندرجہ بالا ویوستھا کا خلاصہ نکلا - کہ انتیجوں کا اچھوت پن جاتی ہے ان میں سے وششٹ دشا میں سپرش یوگیہ گنے گئے ہیں - کیونکہ اچھوتوں کا ایسا ہی دیوہار پایا جاتا ہے اور سوت سنگھتا وغیرہ کے پرمانوں سے تو دیو درشن ہی رہتی ہے انوسار آنسو وغیرہ خاص موقعوں پر ان کے ساتھ سپرش کرنے کا دوش نہیں - اور آنسو وغیرہ میں شامل ہونے کا سرو سادھارن کے ساتھ ان کو بھی ایک جیسا ادھیکار ہے - اگر یہ خاص روپ سے کسی دیوتا آدی کی پوجا کرنی چاہیں - تو ان کے لئے شاستر نے بھیرو آدی مندروں کا نرمان بھی بتلایا ہے - اور دوج جاتیوں کے پرتشٹھا کئے ہوئے مندروں کے اندر پرویش کرنے کا ادھکار نہ ہونے پر بھی دیو درشن اور پرنام اور پرنام اور کو پوجا کا ادھکار ان کے لئے سپشٹ ہے - اور سرو سادھارن کنوئیں وغیرہ میں جل وغیرہ گرہن کرنے کا ادھکار بھی نہیں روکا گیا - اس پرکار ان کا سرو سادھارن سکولوں میں داخل ہونے پڑھنے اور ایک ساتھ مل کر بیٹھنے کا ادھکار جان لینا - لیکن پاٹھشالا (جہاں وید پڑھایا جاتا ہو) میں پرویش کا ادھکار انہیں نہیں :-

اگر آپت کال کے اوزرزندہ سے یعنی دیش نگر گرام وغیرہ میں خاص روپ سے کسی پرکار کی مصیبت نازل ہونے پر شاستر جاننے والے برہمن کسی خاص کرتیہ کے لئے انہیں آگیا دے دیویں - تو ایسے سمانوں پر پریرت آدمی کا بھی ادھکار پرمان مانا جا سکتا ہے ایسی اوستھا میں کوئی شاستر دوش نہیں ہے - جیسا کہ اپستمب رشی کا واکیہ ہے - کہ جاتیہ لوگوں کا اپکار کرنے سے تمام شاستر جاننے والے برہمنوں کی کرپا سے پہلا پاپی بھی پوتر ہو جاتے ہیں - تو اوروں کا کہنا ہی کیا ہے :-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پروگرام کا اگلا قدم

گذشتہ ورش ایک تجویز جنتا کے سامنے رکھی گئی تھی۔ کہ آریہ سماجوں کو پرچار پرنالی کو بدلے تبدیل کرنا چاہئے۔ بہت سے بھائی مجھ سے سہمت ہیں۔ موجودہ پرچار میں زیادہ تر بھاشن کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ جنتا میں ستیہ ویدک دھرم کے بھاؤ پھیلانے کا موقع نہیں ملتا۔ اس عملی پرنالی کے کئی انگ ہیں ایک ٹیکنیک ایک ایک مکان پر دائیں دن دہ کر کھتا اپدیش۔ ویدمنتروں کی دیا کھیا ہندی پڑھانا۔ سندھیا اگنی ہوتر سکھلانا۔ گرکشا سودیشی پرچار۔ مزدوروں تھتا کموداؤں میں ایکتا کا پرچار دیا یا م تھتا شاریرک بل کا پرچار کریں گے۔ مطلب آریوں کے جیون کی طرف دھیان دینا ہے۔ سمجھو تیا پراپتی یہ تھا کہ بدلنے اور جلسوں کی تعداد کم کرنے سے یہ پرچار کے انشٹ دھن کو پراپت کرنے میں تھوڑی سی دقت ہو۔ اس کے لئے آریہ بھائیوں سے امید ہے کہ دھرم کے بھاؤ کو عملی روپ دینے کے ہتر کچھ ہونے سال کے دوران میں ساتھ ساتھ اور خصوصیت سے آخری دو مہینوں میں یتن کریں۔ اپدیشکوں کو بھی انہیں بھائیوں سے دھرم پرچار اور دیا پرچار کرنا چاہئے۔ بعض سماجیں ایسی ہوتی ہیں جہاں اپدیشک تو پہنچ جاتا ہے۔ لیکن پرچار کا پربندھ نہیں کیا جاتا۔ اس واسطے آریہ بھائیوں کو اپنی آریہ اور شردھا کی سماج کی طرف لگا کے رکھنے کے لئے اپنے اپدیشکوں کا مان کرنا چاہئے۔ اپدیشک مہاشے بھائیوں میں بھی یوما تیاگ بھاؤ ہونا چاہئے۔ جو بھائی اپنے روزگار کی خاطر اپنے کاموں کو کر رہے ہیں۔ انہیں جلدی اس جیون سے الگ ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ اس سے انشانت پیدا ہوگی۔ اپدیشکوں کو پیدل چل کر گرام گرام نگر نگر میں گھوم گھوم کر پرچار کرنا چاہئے۔ اپنے ساتھ اسباب بہت مختصر رکھنا چاہئے۔ اور پہاڑ علاقوں میں سفر کرنا چاہئے۔ دیہاتوں میں پہنچ کر رات تھتا اتیہ منڈلی اور مندروں پر دان دینے وقت دید پرچار کا مہتو دھیان رکھنا چاہئے۔ ... سے زیادہ اپدیشک پنجاب بھر میں آریہ سماج کا کاریہ کر رہے ہیں پرچار کرانے کے لئے سبھا میں کو پہنچا دینے کا پربندھ ہو سکتا ہے۔ دیہاتوں کا پربندھ

کرانے کے لئے درخواستیں کنیا کی عمر وغیرہ لوں گزار رہے ہیں۔ اور دیدک ریتی سے جنم ہونا کہ دوں بھیدکر چھوڑ کر گن کرم انوسار سے ہوگا۔ ایسی اشتہارات نکلنے پر سبھا پربندھ کر رہی ہے۔ پرنتو جہاں تک ہو سکے دو واہ سنسکار کی ضروریات سبھا ئی آریہ سماج کے ذریعہ پوری کرنی چاہئیں ؛

آریہ ودوانوں سے نویدن!

پنجاب پرانت میں ویدک دھرم پرچار کا کھیتر کتنا وسترت ہے۔ اس کو سپھل بنانے کے لئے آپ کے سہیوگ کی ضرورت ہے آج کل گرمیوں کے دن ہیں۔ اور چھٹی وغیرہ کے کارن فرصت مل سکتی ہے۔ ان دنوں پرچار کا اچھا موقعہ مل جاتا ہے۔ آپ کرپا کر کے اپنے نکٹ کے استھانوں پر جہاں جہاں جا سکیں سوچنا دیں۔ تاکہ نکٹ کی سماجوں کو سوچنا دی جاوے۔ تاکہ وہ آپ کے شبھا گمن سے کچھ لابھ اٹھا لیں سماجیں بھی جو انہیں دنوں اپنے یہاں پرچار کا پربندھ کرانا چاہیں سبھا میں سوچت کریں۔ تاکہ گوروکل کے پروفیسر صاحبان اور آنریری پرچارکوں کی سیوا سے لابھ اٹھانے کا یتن کیا جاوے ؛

اشد ضرورت

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گوردت بھون میں آریہ دھرم شالہ بنانے کا نشچیہ کیا ہے۔ اس کے لئے ایک آریہ بان پرستھی کی ضرورت ہے۔ جو باہر سے آئے مہانو بھاوؤں کی اچھی طرح سے سیوا کر سکیں۔ جو بھائی گرہستھ کے کاموں سے فارغ ہو کر اپنی سیوا دینا منظور کریں۔ اور ایسا جیون دھرم شالہ میں ر کر ویتیت کرنا چاہیں وہ اپنی اچھا سے سوچت کریں ؛

(رشیرام سین ودیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور) ؛

مہاشے یوگیندر پال (محمد عمر نومسلم احمدی) گوروکل کے تعلیم یافتہ کے

ڈھول کی پول

شیخ احمدیہ ملتان کے مہتمم وفد جوانوں کو ساتھ لے کر اپنے ضلع کی تبلیغ کے لئے نکلے۔ اشتہاروں میں ایک نوجوان کو سابق سکھ اور دوسرے کو یوگیندر پال ہندو گوروکل کا تعلیم یافتہ ظاہر کیا گیا ؛

۲۸ جون کو یہ کسیلی پہنچے۔ لوگوں کو گوروکل کا تعلیم یافتہ پڑھ کر قدرتی طور پر حیرانی اور تشویش پیدا ہوئی۔ رات کو پہلا لیکچر اسی کا ہوا۔ اور آتے ہی ویدوں پر اعتراض شروع کئے۔ پنڈت دینا ناتھ جی نے جب اس کی بھاشا سنی۔ تو معلوم ہوا کہ یہ تو ہندی بھاشا سے شدھ نہیں بول سکتا۔ لیکن دعویٰ گوروکل کا تعلیم یافتہ ہونے کا۔ یہاں تک کہ ہندی کے عام لفظ यज्ञ (یگیہ) کا ترجمہ یعنی اپنے خیال میں وہ योन سمجھتا تھا۔ وقت ملنے پر پہلا سوال یہی کیا گیا۔ کہ گوروکل کے تعلیم یافتہ تو سنسکرت اور انگریزی کی دونوں زبانوں کے پنڈت ہوا کرتے ہیں ہندی بھاشا تو ان کے لئے معمولی بات ہوتی ہے تمہیں تو ہندی ہی نہیں آتی ہے۔ اگر تم ان پڑھا ہونے کا ہی دعویٰ ہے۔ تو یہ لوگ اور یہ گیہ یہ دونوں شبد جو بولے ہیں ہندی بھاشا میں لکھ کر دکھلاؤ۔ اس کے جواب میں اس نے جلدی میں کتابیں دیکھنی شروع کیں۔ لیکن جب یہ شبد نہ ملے۔ تو کہنے لگا کہ میں ہندی بھاشا اتنی پڑھا ہوں کہ جتنی رشی دیانند جی پڑھے تھے۔ مہتم صاحب جو کہ پریذیڈنٹی کا عہدہ سنبھالے کھڑے تھے کہنے لگے۔ اس مردہ بھاشا کو پڑھنے کی ہمیں کیا ضرورت ہے الغرض اتنے ہی لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ جناب کو کتنی لیاقت ہے۔ اور کہاں کے تعلیم یافتہ ہیں پھر پنڈت جی نے کہا۔ آپنے ...

دو نو صورتوں میں اپنی بات منوانے ہیں چاہئے۔ کہ اگر آپ ہندوؤں سے ایسی بات منواتے ہیں۔ تو آپ ہندوؤں کی بات کو مان لیں۔ یعنی رام اور کرشن کے ایشور کا اوتار ہونے میں یقین لا دیں۔ اور اگر آپ واقعی رام اور کرشن کو نبی مانتے ہیں۔ تو ان کی اُمت میں پیدا ہو کر اسلام میں کیوں چلے آتے۔ اس سے پبلک کو یقین ہو گیا۔ کہ نامعلوم یہ کون ہیں۔ صرف ہندوؤں اور مسلمانوں میں تفرقہ وغیرہ کی غرض سے نکلے ہیں ؛

اس پر بھی صرف ایک بار کی بات چیت کے بعد اپنے وعدہ کے خلاف اس پروگرام کو درمیان میں ہی ختم کر کے دوسرے شخص کا لیکچر شروع کرایا گیا۔ پبلک کو ان کی اصلیت معلوم ہو چکی تھی۔ اس لئے شور مچتا رہا۔ آخر انہیں یہ تماشا بند کرنا پڑا ؛

۲۹ جون کو آریہ سماج مندر میں پنڈت وشوناتھ جی پنڈت ٹھاکر رام اور ماسٹر رام نرائن ایم اے بی ٹی کے بڑے پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوئے۔ جگہ کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ ان ویاکھیانوں کا بہت بڑا پربھاؤ پڑا۔ اور ہندو سنگٹھن کا ایک خوشنما نظارہ دیکھنے میں آیا۔ (کیشورام منتری آریہ سماج)

... کے لئے دقت رہا ہے۔ لیکن آپ نے ... دھرم پر اپنے شکوک ظاہر کئے ہیں۔ ... حالات میں۔ تو ہم معترض کی صورت میں ... ہندو کی صورت میں کھڑے ... نے فرمایا۔ کہ والا میں ... جس کو منظور کر لیا۔ ایک مستند ... نے مہرشی سوامی دیانند جی ... پر معلوم ہوا کہ آپ ... پڑھکر ارتھ کا انرتھ کر رہے ... معلوم ہو گیا۔ کہ آپ کے ... کسی حوالہ پر یقین نہیں کیا جا ... پنڈت جی نے اسلامی عقائد پر اعتراض ... عقائد کی تعریف دکھلائی ... جوش میں آ گئے اور فرمانے ... تو ایک دوسرے سے ... اس جوش میں کچھ نامناسب ... پریزیڈنٹ نے روک دیا۔ ... احمدیوں کا یہی خلاف ہے ... احمدی اعتقادات پر اعتراض ... جاتے ہیں ؛

... رواداری کی ڈینگ مارتے ہوئے ... کہ ہم رام کرشن کو نبی مانتے ہیں ... ہندو لوگ بھی حضرت محمد کو نبی مان لیں ... پنڈت جی نے کہا کہ یہ آپ کا دھوکہ ہے۔ کہ

راجادھیراج ناہر سنگھ کی مرتیو پر شوک پرکاش

آریہ سماج شاہ پورا راجیہ کا پرستاؤ

آریہ سماج شاہ پورہ اپنے سرنکشک اور یہاں کے شرومنی راجادھیراج ناہر سنگھ جی بہادر کے سی۔ آئی۔ ای کے سورگباش پر اتینت دکھ پرگٹ کرتی ہے۔ اور آپ کے دیہانت سے آریہ سماج کی کشتی اپنی بڑی بھاری کھینچتی ہے۔ پرماتما دکھت آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور سماج پریوار اور پرجا ورگ کو شانتی دیں ؛

(وشویشور شرما شاردا منتری آریہ سماج)

آریہ سماج گوال منڈی لاہور کا پرستاؤ

آریہ سماج گوال منڈی لاہور کا یہ سادھارن اجلاس رشی دیانند کے اننیہ بھگت تتھا آریہ سماج کے پرم ہتیشی شریمان مہاراج ادھیراج سر ناہر سنگھ جی شاہ پورہ ادھیش کے پرلوک گمن پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ تتھا ان کے سپتر شری مہاراج کمار امید سنگھ جی اور راج پریوار سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے ؛

(۲) دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سیوک ...

سنتک منتری دیویندر جی سہانت بھوشن جی کی بے وقت موت پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ تتھا اُن کے سمبندھیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ رچونی لال منتری آریہ سماج گوال منڈی۔ لاہور ؛

آریہ سماج نئی دہلی کا پرستاؤ

آریہ سماج نئی دہلی راجہ ادھیراج سر ناہر سنگھ کی مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتی ہے ؛

(سردار سنگھ سہائک منتری) ؛

آریہ سماج ملتان شہر کا پرستاؤ

آریہ سماج ملتان شہر بوہڑ دروازہ ہز ہائی نس مہاراج ادھیراج سر ناہر سنگھ جی شاہ پورہ ادھیش کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ نیز مہاراج کمار امید سنگھ جی والئے شاہ پورا آدھیش سے اس موقع پر اظہار ہمدردی کرتا ہے اور آشا کرتا ہے۔ کہ وہ پرجیہ شری مہاراج جی کی طرح اپنے راجیہ میں رشی دیانند پرتی پادت ویدک دھرم کو قائم ...

ساماجک جگت

رکھیں گے۔ (رام نارائن جائنٹ منتری)؛

آریہ سماج لاہور چھاونی کے پرستاو۔ مہاراجہ ادھیراج شاہ پور آدھیش کا آریہ سماج سنبندھی پریم نے جون اخبار پرکاش سے پڑھکر سنایا گیا۔ اس کے بعد آن کے سورگ باش ہونے کے متعلق شوک پرستاو پاس کیا گیا (۲) پچھلے سپتاہ ۳ جون کو مہاشہ دیوان چند جی استری آریہ سماج کے پتر کا چوڑا کرم سنسکار ہوا۔ چار روپے سماج کے مختلف فنڈوں کو دان دیئے گئے؛

(۳) آریہ سماج کی طرف سے جاری کی ہوئی پریوارک آپاسنا پرابرہ باقاعدہ ہر بدھوار کو باری باری سماج کے ممبر صاحبان وغیرہ کے گھروں میں ہوتی ہے؛

(منگل سین آپ پردھان آریہ سماج لاہور چھاونی)

پر ہم مہاودیالیہ سبھا پرستاو۔ شری دیانند برہم مہاودیالیہ کا یہ خاص ادھیویشن جگت گورو سوامی دیانند جی مہاراج کے پرم شردھالو شش آریہ سماج کے سرگرم سیوک تتھا انئیہ بھگت پرابکاری سبھا کے مکھیہ کاریہ کرتا شری دیانند برہم مہاودیالیہ کے سنرکشک شری مہاراج ادھیراج ہز ہائینس سر نہار سنگھ جی کے سی آئی ای شاہ پور آدھیش کی دکھ داتا مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ سورگ واسی مہاراج کو سدگتی پردان کریں اور مہاراج کمار تتھا ساماجک جگت اور پرجا کو دھیرج پردان کریں؛

ہر پرکاش میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں؛

آریہ سماج گوجرانوالہ کا چناؤ۔ شریمان گوکل چند جی پردھان۔ پنڈت اندر دیو ودیا النکار اپ پردھان لالہ دیوی دتا مل منتری۔ مہاشہ ہری چند جی اپ منتری کپتان جیالال جی اسسٹنٹ سرجن کوشادھکش۔ مہاشہ بہاری لال جی بی اے پستکادھکش۔ مہاشہ شوناتھ جی آڈیٹر؛

آریہ سماج رزیڈنسی حیدر آباد دکن کا چناؤ۔ سنرکشک شری گوپال راؤ جی وکیل ہائیکورٹ۔ پردھان شری ونائک راؤ جی ودیا النکار بیرسٹر ہائیکورٹ۔ اپ پردھان شری گیا پرشاد جی۔ منتری سوریہ پرتاپ جی منتری شری چند لال جی۔ اپ منتری شری سوریہ چندر جی بی اے ایل ایل بی وکیل۔ خزانچی شری گجانند جی۔ لائبریرین شری دیوان سنگھ جی۔ (چند لال اپ منتری)؛

آریہ سماج سنگرور کا چناؤ۔ آریہ سماج سنگرور یکم جون ۱۹۳۲ء سے رجسٹرڈ کرائی گئی ہے۔ اس لئے نیا چناؤ ۵ جون کو ہوا۔ اجلاس میں حسب ذیل اہلکاران منتخب ہوئے:۔ پردھان ڈاکٹر بھوجال دیو جی۔ اپ پردھان ماسٹر مولڑ سنگھ جی۔ منتری ماسٹر بھگوان داس جی اپ منتری ماسٹر آتمارام۔ خزانچی جوشی گوبردھن پرشاد۔ پستکادھکش لالہ برج بہاری لال۔ نریکشک لالہ آتمارام جی سینٹری انسپکٹر + مہاشہ رگھبیر دیال جی کے لئے جنہوں نے ۱۵ جنوری سے یکم جون تک جب سبھا رجسٹرڈ کی گئی تھی بہت کام کیا حسب ذیل پرستاو پاس ہوا۔ مہاشہ رگھبیر دیال جی نے لمبے سمے پر جبکہ اُن کی سیوا کی اشد ضرورت تھی اپنی سیوا دے کر آریہ سماج سنگرور کو کرتارتھ کیا ہے۔ آریہ سماج سنگرور اُن کا ستہ دل سے دھنیواد کرتی ہے۔ (اپ منتری آریہ سماج سنگرور ریاست جیند)؛

شوک جنک مرتیو۔ آریہ سماج حافظ آباد کے سبھاسد لالہ سیتا رام جی کپور آڑھتی عالم جوانی میں ہیضہ سے ۲۸ جون کو پرلوک سدھار گئے اور اپنے پیچھے بیوہ اور سات روتے ہوئے بچے چھوڑ گئے ہیں۔ آپ کی یاد پر آریہ سکول بند کیا گیا۔ (بھگت)؛

رتیال میں اچھوتوں کی رکھشا۔ میرانصاحب ریلوے سٹیشن کے قریب موضع رتیال میں دائل رہتے ہیں۔ جو مردہ جانوروں کا چمڑا اتارنے وغیرہ کا کام کرتے ہیں۔ مسلمان مولویوں نے ان کو اسلام میں داخل کرکے مسلمانوں سے اُن کا کھانا پان کرایا۔ اور دلتوں میں تبلیغ شروع کر دیا۔ چونکہ رتیال میں دلتوں کی خاصی آبادی ہے انہیں خیال آیا۔ کہ مسلمان تو گندے سے گندے لوگوں کو بھی ساتھ ملا لیتے ہیں۔ لیکن ہماری شدھی ہونے پر بھی کوئی نہیں پوچھتا۔ کیوں نہ ہم بھی مسلمان ہو جائیں۔ آریہ یووک جموں کو اس امر کی اطلاع ملنے پر لالہ اننت رام دھنی پرچارک پنڈت پورن چند جی اور ڈاکٹر شرام جی کو ساتھ لے کر رتیال پہنچ گئے اور اپنے پرچار اور رسوخ سے مہاجنوں۔ برہمنوں اور زمینداروں کو دلتوں کو کنووں سے پانی بھرانے کے لئے آمادہ کیا۔ پرینام یہ ہے۔ کہ اب ہر روز کے دن لوگوں نے دلتوں سے اپنے کنووں پر پانی بھروایا۔ اس سمبندھ میں لالہ اندھو رام ساہوکار۔ چودھری جگت رام اور چودھری بھگت سنگھ جی نمبرداروں کا کام پرشنسنیہ ہے۔

(منتری آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ جموں)

آریہ سماج تاندلیانوالہ کے سماچار۔ آریہ سماج تاندلیانوالہ میں ہر روز صبح ہون سندھیا آدی ہوتا ہے۔ اور پنڈت ہرپال جی سدھانت بھوشن پردیشک آریہ سماج رگڑ بیداری بھاشیہ بھومکا کی کتھا کیا کرتے ہیں۔ راتری کے سمے پنڈت جی بھرتری ہری شتک کی کتھا کرتے ہیں۔ ۲۷ جون سے شری سوامی وشوانند جی آریہ سماج مندر میں پدھارے ہوئے ہیں۔ رات کے سمے ان کے ویاکھیان ہوتے ہیں؛

مہاشہ دھرم پال جی کی بہن کی شادی دار ہون کی پنڈت مہاشہ امرناتھ جی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے پنڈت ہرپال جی نے کرائی۔ ور اور بدھو کی طرف سے مبلغ ۳۰ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان ہوا۔ (شانتی سروپ)

موسم برسات کا تجربہ

ڈاکٹر بھیشن لال صاحب ایم - ڈی - ڈی ایس ایل ایم - آر - سی ایس (لنڈن) ماہر علاج مرض تپ دق و بواسیر پروہان آریہ سماج سیالکوٹ

گرمی اپنی جوانی کے ایام میں آفتاب کی تپش سے درودیوار گرنا کر لو کے جھونکوں سے لوگوں میں چیخ و پکار مچا کر ایک سال کے لئے رخصت ہوتی ہے اور دنیا کا چارج موسم برسات کے حوالے کر رہی ہے۔ موسم ایک قدرتی تبدیلی ہے۔ لہٰذا انسانوں کو بھی قدرت کے ساتھ ساتھ اس موسم میں پرہیز اور ورزش کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاوے گا۔ تو قدرت ضرور سزا دیوے گی۔ جس کا نام بیماری ہے۔ ناظرین پر کاش اس بیماری کی زندہ مثالیں ہیں۔ اس غرض سے یہاں درشا کا دستور بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ اس رت میں ہاضمہ بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہلکی غذا مثل مونگ - مسور کی دال پھلکا - لوکی - توری - مولی - شلجم پیرنل کریلا - دودھ - سٹھا - گھی تھوڑی مقدار میں مونگ کے بھلے - مونگوڑی کھانا چاہئیے اور اس سے بنائے ہوئے پدارتھ - اگرچہ کھانے میں داخل نہیں۔ لیکن یہ اس موسم میں بڑھی ہوئی رطوبت کو جذب کرنے والے ہیں۔ اس لئے مفید ہیں۔

۲۔ اس موسم میں جسم کے اندر رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ جس کو خشک کرنے کا سب سے بہتر طریقہ ورزش ہے۔ جس سے نہ صرف بڑھی ہوئی رطوبت ہی جذب ہو جاتی ہے۔ بلکہ ہاضمہ بھی تیز ہوتا ہے اور جسم سڈول بنتا ہے۔ لہٰذا اگر بقیہ موسموں میں ورزش نہ بھی کی گئی ہو۔ تو موسم برسات میں تو ضرور کرنا چاہئیے۔ اسی کارن ہمارے دیش میں اس موسم میں خاص طور پر اکھاڑے دل کا رواج تھا۔ جو اب نئی سبھیتا کے زیر اثر مفقود ہوتا جاتا ہے۔

ورزش میں اس بات کا لحاظ رکھنا چاہئیے کہ طاقت سے زیادہ نہ کی جاوے۔ ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ طاقت سے زیادہ ورزش سے کسی کو بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض اوقات ورزش تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا زیادہ کمزور لوگوں کو صرف ہوا خوری کی ورزش کرنی چاہئیے۔ صبح طلوع آفتاب سے قبل حسب طاقت دو چار میل کا بھرمن کافی ہے اور اس کو کمزور لوگوں کے لئے ہلکے مگدر گھمانا نہایت لابھ کاری ہے۔ زیادہ طاقت صرف نہ ہو۔ ٹینس۔ آسن۔ پرانایام وغیرہ تک قدم بڑھانا چاہئیے۔

جو لوگ کمزور نہیں ہیں۔ اُن کے واسطے ڈنڈ بیٹھک کشتی - لیزم وغیرہ حسب برداشت کرنا چاہئیے۔

غرضیکہ ہر طاقت کے آدمی کو کچھ نہ کچھ ورزش اس موسم میں ضرور کرنا چاہئیے۔

۳۔ جو لوگ شروع سے ہی قدرتی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کا کولن (بڑی آنت) تو صاف رہتا ہے۔ لیکن جو ہاضمہ کا خیال نہ کر کے پیٹ کو کس کس کر بھرتے رہتے ہیں۔ ان کے کولن میں بہت سا مل جمع ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اس موسم کے موسمی امراض ہیضہ، پیچش وغیرہ کے جراثیم سے جب ان کا مقابلہ ہوتا ہے۔ تو اسی مل کی مدد سے وہ جراثیم ان پر حاوی ہو کر ان امراض کو پیدا کرتے ہیں۔ لہٰذا ان سے محفوظ رہنے کے واسطے کولن کو صاف رکھنا ضروری ہے۔ جس کے دو طریقہ ہیں۔

اول۔ کوئی دست آور دوا کھا کر مسہل لینا۔

دوئم۔ دستی کرم دنا دا صاف اور تازہ پانی سے کولن کو دھونا۔

طریق اول سے کولن تو کسی حد تک ضرور صاف ہو جاتا ہے۔ لیکن اول تو عام جسمانی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ دوسرے معدہ مسہل کا عادی ہو کر اپنی اصلی طاقت کو بہت حد تک کھو دیتا ہے۔ جو لوگ مسہل کے زیادہ شائق ہوتے ہیں۔ ان کو اکثر ضعف معدہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مسہل کے بعد کی کمزوری کو تو ہر شخص محسوس کرتا ہے۔ لیکن یہ کمزوری کیسے ہوتی ہے۔ اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔

بات یہ ہے کہ جملہ دست آور ادویات اپنے اندر ایک زہریلا اثر رکھتی ہیں۔ جب وہ معدہ میں پہنچتی ہیں۔ تو مہربان قدرت اس زہریلے مادے کو جسم سے نکالنے کی کوشش کرتی ہے۔ لہٰذا اُسے جلد سے جلد آنتوں میں دھکیلتی ہے۔ اور معدہ اور آنتوں کی رطوبتی جھلی میں سے بہت سی مقدار پانی کی کھینچ کر اس دوا کے ساتھ کولن میں لے جاتی ہے۔ کولن جس میں فضلہ بھرا ہوتا ہے۔ اسی پانی کی مدد سے بہت سا فضلہ پتلے دستوں کی شکل میں خارج کر دیتا ہے۔ لیکن اس رطوبتی جھلی میں سے جو پانی یا دوسرے لفظوں میں جھلی کا جزو کھینچ لیا گیا ہے۔ اس سے معدہ اور آنتوں بلکہ تمام جسم میں جو کمزوری اور خشکی پیدا ہوتی ہے۔ وہ بہت عرصہ میں رفع ہوتی ہے۔ بلکہ اصلی معنوں میں کبھی رفع نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے سوائے ایسی صورت کے کہ بغیر مسہل کے کوئی تدبیر کارگر نہ ہو۔ دوسری صورتوں میں مسہل کے ذریعہ پیٹ صاف کرنا کبھی مناسب نہیں۔

اب رہا دوسرا طریقہ دستی کرم۔ اس سے براہ راست کولن میں تازہ پانی کی کافی مقدار پہنچائی جاتی ہے۔ اور دس پندرہ منٹ کے بعد تمام فضلہ خارج ہو کر کولن نہایت صاف و شفاف ہو جاتا ہے۔ اس سے کسی قسم کی کمزوری ہونے کی بجائے طبیعت کو اسی وقت فرحت حاصل ہوتی ہے اور بھوک بھی خوب تیز ہو جاتی ہے۔ لہٰذا موسم برسات میں گاہے گاہے کولن صاف کرتے رہنا چاہئیے۔ تاکہ جملہ امراض سے عام طور پر اور ہیضہ و پیچش وغیرہ سے خاص طور پر حفاظت رہے۔

۴۔ اس موسم میں اکثر زہریلے مچھر وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے کاٹنے سے معمولی تکلیف تو سب کو ہی ہوتی ہے۔ لیکن بعض لوگوں کو تو معمولی مچھر کے کاٹنے سے کبھی کبھی آپریشن کرانے پڑتے ہیں۔ ملیریا کے مچھر سے بخار کا کافی خطرہ ہوتا ہے۔ لہٰذا مچھروں کی تکلیف سے بچنے کے واسطے مفصلہ ذیل اُپائے کام میں لانا چاہئیں۔

(الف) مکان میں کوڑا کرکٹ جمع نہ رہے۔ تاکہ مچھروں کو افزائش کا موقع نہ ملے۔

(ب) سرسوں کا تیل ایک شیشی میں بھر رکھیں۔ اور اس میں ایک ڈلی کافور کی ڈال دیں۔ اس تیل کی مالش تمام جسم پر کر کے اشنان کریں۔ اس سے نہ صرف مچھروں کے زہر سے حفاظت رہے گی۔ بلکہ دوران خون تیز ہوگا۔ ہاضمہ درست ہوگا۔ نیند اچھی آوے گی۔ اور جسم پر پھوڑا پھنسی بھی نہ نکلے گی۔ جو اس موسم میں اکثر نکلتے رہتے ہیں۔

(ج) رات کو سوتے وقت ہاتھ پیروں پر نیم کا تیل مل لینا چاہئے۔ اس سے مچھر دور بھاگتے ہیں۔

بیماری کے جرمس کا اندیشہ ہو۔ وہاں گوگل اور گھی کافی مقدار میں جلاکر کمروں کو کچھ دیر کے لئے بند کر دینا چاہئے۔ اس ویشہ میں وید بھگوان کا فرمان ہے کہ:-

"گگل کی جو وشال سنگاہر ایک جرمس کو ناش کرنے والی ہے۔ اس سے سب کرمیوں کو چھت نیم ہیں ڈالوں۔ جیسے سنگاہے بھیوں کو پیسے ہیں"

۵ - اس موسم میں شبنم اور دھوپ سے بچنا چاہئے۔ دھوپ میں چھتری کا استعمال کریں شبنم میں سونا پڑے تو شبنمی کا استعمال کریں۔ اور پراتہ سورے اُدے ہونے سے پُورب ہی اسنان کرلیں:

نمبر ۶ - جو اصحاب صبح کو ناشتہ کرتے ہیں۔ وہ مفصلہ ذیل طریقہ کا بنایا دودھ استعمال کریں۔ جو عام جسم کو عموماً اور دماغ و آنکھ کی روشنی کو خاص طور پر طاقت بخشتا ہے۔ ترکیب یہ ہے ایک تولہ گھی کڑاہی میں ڈال کر گرم کیا جاوے۔ جب خوب گرم ہو جاوے۔ ایک پاؤ دودھ گئے کا تازہ۔ اس گھی میں چھوڑ دیں۔ ایک اُبال آنے پر اتار لیں۔ اس میں شہد یا مصری حسب خواہش ڈال کر پئیں:

۷ - بھوجن کے ساتھ نیمبو کا استعمال نہایت ہی مفید ہے۔ کبھی کبھی ایک گلاس شربت میں ایک نیمبو نچوڑ کر پینا صحت بخش ہے:

۸ - اس موسم میں جسم سے پسینہ زیادہ چھوٹتا ہے۔ اور پسینہ کے ساتھ جسم کے اندر کی غلاظت باہر آتی ہے۔ جو جسم سے لگے ہوئے کپڑوں پر لگتی ہے۔ اسلئے اندر کا کپڑا صبح و شام دونو وقت اشنان کر کے دھو دینا چاہئے۔ اور اسنان کے بعد دھلا ہوا کپڑا اندر پہننا چاہئے

۹ - دریا۔ جھیل۔ تالاب میں اس رتو میں نہ تو اشنان ہی کرنا چاہئے۔ نہ ان کا پانی پینے کے کام میں لانا چاہئے۔ پینے کے واسطے سب سے زیادہ اچھا پانی ہینڈ پمپ کا ہے یا اُن نلوں کا جن میں فلٹر ہو کر پانی آتا ہے کنوآں کا پانی اگر باہر کی غلاظت سے بری ہو تو اچھا ہے۔ لیکن عموماً اس موسم میں کنوئیں خراب ہو جاتے ہیں۔ ایسے پانی کو اُبال کر ورنہ کم از کم چھان کر تو ضرور پینا چاہئے+

۱۰ - رات کا بھوجن غروب آفتاب سے پہلے کر لیا جاوے۔ تو نہایت بہتر ہے۔ رات سونے سے دو گھنٹہ قبل تو ضرور کرہی لینا چاہئے۔ اور بعد بھوجن میں زیادہ شکم سیری سے گریز کرنا چاہئے:

۱۱ - اس موسم میں زیادہ کپڑے پہننا واجب نہیں۔ کم سے کم کپڑے پہنے جاویں۔ اور سفید رنگ کا کپڑا اس موسم میں مفید

(د) روزانہ اسنان کے بعد برساتی ہون سامگری سے ہون کرنا چاہئے۔ اس سے ملیریا وغیرہ کا زہر ضائع ہو جاتا ہے اور جن کمروں میں یہ زیادہ ہوں۔ یا کسی ہے:

ناظرین! اگر آپ مذکورہ بالا ہدایات پر عمل فرماویں گے۔ تو آپ ایشور کی کرپا سے موسم برسا کا سکھ بھوگنے کے واسطے تندرست رہیں گے۔ جس کی دن چرہ۔ بشرط زندگی دوسرے وقت یہ ہدیہ ناظرین کی جاوے گی:

آریہ سماج کوٹلہ نہنگ - آریہ سماج کوٹلہ نہنگ تحصیل روپڑ کا ساپتاہک ست سنگ ہر منگل کے دن ۶½ سے ۱۱ بجے تک ہوتا ہے۔ جس میں ہون۔ سندھیا اور پرارتھنا کے بعد جو ۵۴۵-۷ بجے پر ختم ہوتے ہیں کارروائی ۵۴۵-۸ بجے سے شروع ہوتی ہے۔ جس میں بھجن اور لیکچر کے بعد ساماجک سماچار سنائے جاتے ہیں۔ ٹھیک کارروائی کو ہر طرح سے رد چک بنانے کا ہر یتن ہوتا ہے: (منتری):

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्　　ओ३म्

प्रकाश लाहौर

THE PRAKASH Lahore.

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

ممالک غیر سے ۶
فی پرچہ ۱ر

قیمت سالانہ للعہ
ششماہی

نمبر ۲۷　　جلد ۲۸

SUNDAY 17 JULY 1932 { ایتوار - ۳ ساون سمت ۱۹۸۹ - مطابق ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء } دیانند آبد ۱۰۸ }

وید امرت

نر اپرادھی بنو

यो मृळयाति चक्रुषे चिदागो वयं स्याम वरुणे अनागाः। अनु व्रता न्यदिते
र्ऋधन्तो यूयं पात स्वस्तिभिः सदा नः॥ ऋ० ७।८७।७॥

"جو پرماتما اپرادھ کرنے والے پر بھی دیا رکھتا ہے۔ اُس پرماتما کے سمیپ ہم اپرادھ ہین ہوں۔ اِس آدتیہ پرمیشور کے نیموں کے انُسار آچرن کریں۔ ہے پرماتما اگو! آپ ہمیں کلیانوں سے رکھشت کرو"

پرماتما کے انیک گُن ہیں۔ اس وید منتر میں اس کا ایک گُن یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جو اپرادھ کرتے ہیں۔ وہ اُن پر بھی دیا کرتا ہے۔ پرماتما کے اس گُن کے وشے میں اگیانتا وش بہت لوگ بھول میں ہیں۔ اپرادھی یہ سمجھا کرتے ہیں کہ پرماتما اپرادھی کا اپرادھ کشما کر دیتا ہے۔ ارتھات ایک شخص نے دوسرے آدمی کی کوئی وستو چرائی۔ تو نیائے یہ ہے۔ کہ اُسے اپنے اس اپرادھ کا ڈنڈ ملے۔ پرنتو پرماتما دیالو ہیں۔ تو اُس کے گناہ کو معاف کر دیتے ہیں۔ اُسے ڈنڈ نہیں دیتے۔ پرنتو اگر یہ مطلب لیا جائے۔ تو پرماتما کے نیائے نیم پر حرف آتا ہے کیونکہ ایک گنہگار کو سزا دیئے بغیر چھوڑ دینا بے انصافی ہے۔ یدی ایک بھی حالت میں پرماتما اپرادھی کو چھوڑ دیں۔ تو ان کا نیائے کاری ہونا سندیہہ جنک ہو جاتا ہے۔ اپرادھی پر دیا کے واستوک ارتھ یہ ہیں۔ کہ پرماتما نے جیون کے لئے جو سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔ اپرادھیوں سے واپس نہیں لیتا۔ سورج اگر نیک لوگوں کے لئے چمکتا ہے۔ تو اپرادھیوں کے لئے بھی۔ وایو اگر بے گناہوں کو ٹھنڈک پہنچاتی ہے۔ تو گنہگاروں کو بھی۔ جیون کے لئے تمام ضروری پدارتھ بھلے بُرے تمام لوگوں کو میسر ہیں۔ اور یہی پرماتما کی اپرادھیوں پر دیا ہے۔ وہ لوگ مورکھ ہیں۔ جو دیا کے غلط ارتھ کر کے معافی کی اُمید میں پاپ کا جیون ویتیت کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو ویتیت کرنے کا حوصلہ دلاتے ہیں۔ اگر دیا کے معنے اپرادھیوں کی معافی کے ہوتے۔ تو وید منتر کو اس پرکار کی پرارتھنا کا اُپدیش کیوں دیتا۔ کہ منشیہ پرماتما کے سمیپ ہم اپرادھ ہین ہو دیں؟

منش اگر پرماتما کے ڈنڈ سے بچنا چاہتا ہے۔ تو اُس کی ایک ہی سبیل ہے۔ وہ یہ کہ نر اپرادھ ہو۔ گناہ کرے ہی نہیں۔ گناہ کی ترغیب میں بڑی طاقت ہے۔ اور اس کو اور تقویت مل جاتی ہے۔ جب مذہب کے نام پر منش کو بتایا جاتا ہے۔ کہ مزے سے گناہ کرلو۔ کفارہ، شفاعت یا دان سے سزا سے بچ جاؤ گے لیکن بچاؤ کس کا؟ یہاں تو ایشوری نیم ہے۔ کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ نر اپرادھی ہونا کیسے ہوتا ہے۔ پرماتما کے نیموں کے انُسار آچرن بنانے سے۔ اور نیم بتانے والے کون؟ وید بتاتا ہے۔ جو آپت جن ہیں۔ اُن سے یاچنا کرو۔ کہ تمہیں پرماتما کے نیموں کی شکشا دے کر تم پر کلیان کریں۔ اور وہ کلیان تمہاری رکشا کرے گا۔ چھوٹے سے وید منتر میں کتنی شکشا بھری ہوتی ہے۔ وید کہتا ہے تم اپرادھ کرو تو بھی ایشور تم پر دیا کرتا ہے۔ تمہارا آدرش یہ ہو۔ کہ نر اپرادھی بنو۔ نر اپرادھی تم ایشور کے نیموں انُسار اپنا جیون بنانے سے بن سکو گے۔ نیموں کا گیان پرماتما جنوں سے پراپت کرو جنہوں نے وید ودیا اس گیان کو پراپت کیا ہے۔ منش کا لکش موکش ہے اور موکش کا سادھن پرماتما کے نیموں کو مان کر ان کے انُسار جیون بتانا ہے۔ جو ایسا کر پائے۔ اس کا جیون سپھل ہے ۞

(ادم سشم)

ورول کی ضرورت! ٢٣

جو صاحب یو پی - بہار میں کنیا کی کنواری و دھوا اتھا اسہائی لڑکیوں کے ساتھ ہمارے کاریالیہ کے ذریعہ شادی کرانا چاہیں - وہ حصولات شادی کے لئے پانچ پیسے کے ٹکٹ روانہ کر کے کارکن کر تحریری اور واقع رہے کہ اس کاریالیہ کے ذریعہ بہت سی شادیاں کرائی جا چکی ہیں

منیجر شانتی بواہ سہائک

کاریالیہ محلہ بہادر گنج الہ آباد

شادی دی لوڑ! ٢٢

شادی شاکاداں دے وچ دس ودھوائیں نوجوان تندرست شادی واسطے تیار ہین - دو ودھوائیں نال بچہ بچی ہین - اک تندرست ڈہائی سال دا تندرست کرانا ہے - جنہاں نوں اپنی جائیداد دا مالک بنانا ہے درخواست بھیجو :-

منیجر راجپرن لال شرما ہندو ودھوا

ودھوا آشرم اورئی ضلع جالون

کھتری کنیا اور ور کی ضرورت!

ایک کھتری عمر تقریباً ٢٥ سال کھتری تعلیم یافتہ تندرست خوبصورت بار وزگار کنوارے کیلئے ایک کھتری کنیا کی ضرورت ہے - جو تعلیم یافتہ گھر کے کام میں ہوشیار تندرست اور خوبصورت ہو - ذات پات کی کوئی قید نہیں بال ودھوائیں بھی درخواست دے سکتی ہیں - اس کے علاوہ عالی خاندان کھتری کنیا کے لئے جو خوبصورت تعلیم یافتہ اور گھر کے کام میں ہوشیار ہو دو کنوارے تعلیم یافتہ برسر روزگار لڑکوں کی ضرورت ہے - پتہ :-

ودیا دھر ودیا النکار آریہ سماج

منڈی راولپنڈی شہر

سود ور کی ضرورت!

کنیا گورو کل ڈیرہ دون کی نویں شرینی پاس کنیا کے لئے کنوارے آریہ سماجی کم از کم ۵ + ورش کی آیو والے گورو کل سناتک یا گریجوایٹ آدمی جس کا گوتر بیری تنخا اور بہولی نہ ہو) کی ضرورت ہے پتر ووہار اس پتہ پر ہو :-

پربھو دیال پیارا لعل بزاز

منڈی سرہندر یاست پٹیالہ

ہرقسم کی ضرورت کے اشتہارات

ہرقسم کی ضرورت کے اشتہارات کے لئے اس کالم سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں - اگر آپ نے ابھی تک اشتہار نہیں دیا - تو ضرور دے کر آزمائش کیجئے - (منیجر)

ور کی ضرورت! ٢٣

کنیا بعمر ١٣ سال ہندی کی پانچویں شرینی پاس گرہ کاریہ میں چتر سوشیل دھنی قوم کا شتریہ سکھیہ ودھرم کے لئے ایک ایسے ور کی ضرورت ہے - جو خاندانی ودھواں آریہ سماجی برسر روزگار یا کالج میں تعلیم پاتا ہو - خوبصورت تندرست عمر ٢٠ سال کے قریب ہو - شادی ویدک ریتی سے ہوگی - خط وکتابت پتہ ذیل سے کی جاوے :-

حکیم نوبت رائے سکھیہ فتح آباد

ضلع حصار پنجاب

ہیڈ ادھیاپک کی ضرورت ٢٤

ایک سی آریہ کنیا پاٹھشالہ کے لئے ایک مڈل تک تعلیم یافتہ تجربہ کار آریہ ادھیاپک کی ضرورت ہے - جو کہ تیاگ بھاؤ سے کام لیتے ہوئے کم از کم تنخواہ پر کام کرنے کو تیار ہو - نقول سرٹیفکیٹ ہمراہ درخواست آنے چاہئیں :-

منتری آریہ سماج سرسہ



ڈاکٹر ایس - کے برمن

ٹی ایس - ڈاکٹر ایس - کے برمن لمیٹڈ

تجارتی نشان اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس - کے برمن

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد درد سر کے مریضوں کے لئے

سر پاٹنا (REGD) سرو ریاحی درد کی اکسیر

آدھے خواہ سارے سر میں کسی وجہ سے کیسا ہی درد کیوں نہ ہو - اس دوا سے فوراً مٹ جاوے گا - ریاحی درد - نیک - جگاٹ - ٹینس وغیرہ دور کرنے میں بے مثل ہے قیمت فی شیشی نو آنہ (۹؍) - محصول آٹھ شیشیوں تک سات آنہ ۷؍ - نمونہ کا پیکٹ ڈیڑھ آنہ (۱؍۶)

ہر عیال دار کے لئے مفید

ڈابر کلورو ڈائن

REGD

ہیضہ - مروڑ - اسہال وغیرہ درد شکم کی مشہور خانگی دوا

بااحتیاط صاف کی ہوئی اجزاء سے تیار ہونے کی وجہ سے ڈابر کلورو ڈائن دواؤں کی نسبت زیادہ مفید ہے - پیٹ اور اسہالی نزلہ - ہیضہ - مروڑ - کھانسی - اپھارا - ریاحی درد - درد گردہ کی ایک مفید دوا ہے -

قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸؍ - محصول تین شیشی تک سات آنہ ۷؍

نوٹ - ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں محصول بہت بڑھ گیا ہے - اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرمائیں - نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی ملتا ہے -

صیغہ نمبر (۸) پوسٹ بکس نمبر (۵۵۴) کلکتہ

ایجنٹ لاہور میں - منیجر پیسہ اخبار - لاہور

پرسدھ پبلک شہزادہ رام جی لکھن گرہستیوں کیلئے انمول پستکیں ٢٤

پتری شکشک - پانچواں ایڈیشن بڑھیا اور چھپکر تیار ہوا ہے قیمت فی ۸؍ - یہ پستک پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے دو صد روپیہ انعام ملا تھا -

گرہ شکشک - ارتقات گرہستہ شہر دوسرا ایڈیشن قیمت ۱۲؍ - اس پر یکصد روپیہ انعام ملا تھا -

شیشو شکشا - اس پستک سے ماتا پتا اپنے بچوں کو سداچاری بلوان تیجسوی وغیرہ بنا سکتے ہیں - یہ شکشائیں اس میں درج ہیں - دوسرا ایڈیشن قیمت ۸؍

پتری سندیش - یہ لیکھک کی نئی پستک چھپی ہے - جو کہ اپدیش کرم از سار چوتھی پستک ہے دو سو سات صفحہ کی کتاب بڑھیا ٹائپ میں اور سفید کاغذ پر چھپی ہے - قیمت صرف بارہ آنے (۱۲؍)

ملنے کا پتہ :-

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ - لاہور

بیماری کی جڑ گندگی ہے اور گندگی بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتی ہے -

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں - ہمارے کارخانہ میں دونو چیزیں پوران ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں - آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے - ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں :

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے - جس کی یہ ایجاد ہے - اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں : پتہ :-

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

شوکل بند ٹوٹ گیا

شوکل بند ٹوٹ گیا۔ (شملہ ۱۲ جولائی) ریاست کشمیر میں دریائے چناب کا مشہور شوکل بند جو ۱۹۲۱ء میں بنا تھا گل پھر ٹوٹ گیا ہے۔ اطلاع ہے کہ اس کا اثر ... منٹ کے اندر پانی ۱۴ فٹ بلند ہو گیا ... اور پھر دس منٹ کے بعد ۲۳ فٹ اور اس کے بعد ۲۲ فٹ ... ۱۹۲۹ء میں سکاردو میں پانی پہنچ گیا ... دریائے چناب میں طغیانی کے خطرہ کی اطلاع دریا چناب کے کنارے رہنے والوں کو دی گئی ہے۔ اور انہیں متنبہ کر دیا گیا ہے کہ وہ یہاں سے ... خالی کر دیں ٭

کوئی شخص موٹر نہ رکھے

کوئی شخص موٹر نہ رکھے۔ بھونان کی پارلیمنٹ نے بذریعہ قانون تمام لوگوں کو موٹر کے استعمال کی ممانعت کر دی ہے۔ صرف صدر اور سابق صدروں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے ٭

مشاورتی کمیٹی میں نئے ممبران

(شملہ ۱۲ جولائی) افواہ ہے کہ مشاورتی کمیٹی میں مسٹر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر کے مستعفی ہونے سے جو جگہ خالی ہوئی ہیں۔ انہیں سر ہیرٹرڈ اور ڈاکٹر ہری سنگھ گوڑ سے پُر کیا جائے ٭

کانگرسی لیڈروں کی کانفرنس

(الہ آباد ۱۲ جولائی) نامہ نگار راوی ہے کہ بنارس میں ڈاکٹر بھگوان داس۔ پنڈت مالوی۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ بابو راجیندر پرشاد وغیرہ کانگرسی لیڈروں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کے اندرونی حالات بہت خفیہ رکھے گئے ہیں۔ تاہم معلوم ہوا ہے کہ وہ مہاتما جی کی ایک ضروری خفیہ چٹھی پر غور کر رہے ہیں۔ جو صلح کے سلسلہ میں بیان کی جاتی ہے ٭

شوکت علی کی شادی

(قاہرہ ۱۰ جولائی) "البلاغ" ہندوستان کے مسلمانوں کے لیڈر ایک بڈھے شیخ کی ایک نوجوان انگریز لڑکی سے شادی کی خبر پر انتہائی قلق کا اظہار کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ اس سے پہلے ہندوستان کے ایک مسلمان لیڈر نے ایک فرانسیسی عورت سے شادی کی تھی۔ اور اس امر پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ ایسے ہیچ افعال کے مرتکب مسلمانوں کے ایسے رہنما رہتے ہیں۔ جو اپنی طبعی عمر پوری کر چکے ہیں۔ اور اسے مسلمان نوجوانوں

سنسار کی گتی

لبرل بھی بدل گئے

آخر لبرلوں نے وزیر ہند کی تقریر کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور تیرہ سرکردہ لبرل لیڈروں نے اعلان کر دیا۔ کہ

"نیا طریق کار اصلیت اور سپرٹ میں گول میز کانفرنس کے طریق کار سے بالکل مختلف ہے۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ نئے طریق کار کے ذریعہ ایسا اطمینان بخش کانسٹی ٹیوشن نہیں بن سکتا۔ جو گول میز کانفرنس کے ذریعہ بنانا مقصود تھا۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ موجودہ صورت حالات بدترین ہو جائے گی۔ ہم صرف اس شرط پر کانسٹی ٹیوشن کی تعمیر کے کام کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔ کہ گول میز کانفرنس کے طریقہ کو بحال کیا جائے"

اس اعلان کی لبرل فیڈریشن نے بھی تصدیق کر دی۔ اور ساتھ ہی اس نے آرڈی نینس کے خلاف بھی پروٹسٹ کا رزولیوشن پاس کر دیا ٭

کانگرس کے تعاون کو نظر انداز کر کے گورنمنٹ جو آئین بنانا چاہتی ہے۔ اس کی کامیابی کی امید اسے تھی تو لبرلوں کی امداد پر۔ جب لبرل بھی بدل گئے۔ تو رہ گئے ٹوڈی اور قادیانی۔ اور ان کا ملک میں رسوخ اور طاقت جو کچھ ہے۔ گورنمنٹ اسے بخوبی جانتی ہے۔ سر سموئیل ہور کی گورنمنٹ کے معرکہ کے کام دو ہیں۔ ایک آرڈی نینس کا دور اجراء اور دوسرا گول میز کانفرنس کے طریقہ کو چھوڑ کر سائمن طریق کار کا زندہ کرنا۔ ان ہر دو معاملات میں سر سموئیل ہور کی جو مخالفت ہوئی ہے۔ اس نے ان کے کان کھول دیئے ہیں۔ لیکن قادیانی ہیں۔ کہ اپنی وفاداری کے جوش میں سر سموئیل ہور کی تقریر اور نئے آرڈی نینس کا سواگت کر رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ افواہیں ہیں۔ عجیب نہیں۔ کہ سر سموئیل ہور صورت حالات سے متاثر ہو کر گول میز کانفرنس کے طریقہ کو قائم رکھنے کے لئے اپنی تقریر کو واپس لے لیں۔ ایسی حالت میں قادیانی بتائیں۔ ان کی کیا پوزیشن ہوگی۔ جنہوں نے وزیر ہند کی ہاں میں ہاں ملانا ہی اپنا مسلک بنا رکھا ہے۔

کے لئے ایک بری مثال قرار دیتا ہے

انقلاب پسند قیدی انڈیمان کو

(لنڈن ۱۱ جولائی) آج ہوس آف کامنس میں سر سموئیل ہور نے اعلان کیا کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک سو ایسے پولیٹیکل قیدیوں کو جن کا تعلق انقلاب پسندانہ دہشت زدگی کی تحریک سے ہے انڈیمان بھیجا جائے۔ وجہ یہ کہ ان قیدیوں نے ہندوستانی جیلوں میں ضابطہ اور قانون کے متعلق سخت مشکلات پیدا کی ہیں ٭

کشمیر میں تخفیف کمیٹی

(جموں ۱۱ جولائی) مہاراجہ صاحب نے چیف جسٹس ہائی کورٹ ریاست کی صدارت میں تخفیف کمیٹی بنائی ہے۔ جو چھوٹے

بڑے تمام ملازموں کی تنخواہوں میں کمی کرنے کے متعلق اپنی تجاویز پیش کرے گی ٭

ہندوؤں پر ڈاکہ

(حیدرآباد سندھ ۱۱ جولائی) ...دارا نامی ایک گاؤں میں ہندوؤں کے گھر میں ڈاکہ ڈالا گیا۔ ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا گیا جس پر انہوں نے گولی چلا دی۔ جس سے دو ہندو ہلاک ہوئے ٭

ممبر کانگرس ورکنگ کمیٹی کی رہائی

(ڈانگ پور ۱۲ جولائی) مسٹر ابنے ممبر کانگرس ورکنگ کمیٹی ۶ ماہ کی قید بھگت کر ناگپور جیل سے رہا کئے گئے ٭

ایک نائب تحصیلدار کو سزا

ایک نائب تحصیلدار کو سزا۔ موگہ کے نائب تحصیلدار بابو چودھری فضل محمد پر ایک شخص کاشی رام نے اس بنا پر استغاثہ

دائر کیا تھا۔ کہ ایک مقدمہ میں نائب تحصیلدار نے مستغیث کاشی رام کو گالی نکالی ماتحت عدالت اور اپیل پر ڈسٹرکٹ جج کی عدالت سے ناکام ہو کر مستغیث ہائی کورٹ میں پہنچا۔ جہاں نگرانی منظور ہو گئی اور نائب تحصیلدار کو دس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ٭

پٹیل آئرلینڈ کیوں گئے؟

شری ٹیل نے اپنے آئرلینڈ جانے کا مقصد بیان کیا ہے۔ کہ آئرلینڈ کے لوگوں کو ہندوستان کے حالات سے واقف کریں۔ اور وہاں ایک انڈین انفارمیشن بیورو قائم کریں ٭

بھائی پرمانند کو کمیٹی کا جواب

بھائی پرمانند نے پانی کی قلت کی شکایت پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی لاہور سے کی۔ اس کا جو جواب بھائی جی کو ملا ہے۔ اس سے ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو کمیٹی سے پانی کی تکلیف کے انسداد کی امید رکھتے ہیں۔ انہیں جواب ملا ہے۔ کہ آپ کے نلکوں میں پانی ناکافی آتا ہے۔ اور آپ واٹر ٹیکس نہیں دینا چاہتے۔ تو آپ درخواست دے کر کنکشن بند کرا لیں ٭

گورنمنٹ پنجاب نے

گورنمنٹ پنجاب نے اضلاع شیخوپورہ اور گوجرانوالہ وغیرہ کے ٹڈی دل کی خبر کی تردید کر دی ہے ٭

ترکی لیگ اقوام میں

(قسطنطنیہ ۱۰ جولائی) لیگ اقوام کی اسمبلی نے ترکی گورنمنٹ کو لیگ اقوام میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی۔ انگورا پارلیمنٹ نے اس کو منظور کر لیا ہے ٭

لارنس بت توڑنے کا مقدمہ

(لاہور ۱۲ جولائی) ٹھنڈی سڑک پر لارڈ لارنس کے بت کو توڑنے کے الزام میں چار سکھوں کے خلاف جو مقدمہ جاری تھا۔ اس کا فیصلہ ہو گیا۔ ملزمان کو فی کس ۲۷ روز سال قید اور پچیس پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے ٭

ہندو ملزمان کو سزا

(لاہور ۱۲ جولائی) گذشتہ ہندو مسلم فساد کے دوران میں گمٹی بازار میں ایک مسلمان کو زد و کوب کرنے کے جرم میں چار ہندو ملزموں کو چھ چھ ماہ قید کی سزا ہوئی ٭

بُرقعوں میں چرس - (لاہور ۱۲ جولائی) پولیس نے ریلوے سٹیشن پر چار پٹھان عورتوں کو گرفتار کیا۔ جنہوں نے اپنے برقعوں کے اندر ۱۲۔۱۳ سیر چرس کے تھیلے چھپائے ہوئے تھے ۔

بیکاری سے خودکشی - بھلوال سٹیشن کے پاس ہی دو نوجوانوں نے چلتی گاڑی کے آگے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی۔ ان کی جامہ تلاشی سے جو خط برآمد ہوئے۔ ان میں لکھا تھا کہ ہم بے روزگاری سے تنگ آ کر خودکشی کر رہے ہیں ۔

بنگالی مسلمانوں کی ملکیت میں - (کلکتہ ۱۱ جولائی) سر سریندر ناتھ بنرجی کے جاری کردہ اخبار بنگالی کو فرقہ پرست مسلمانوں نے خرید لیا ہے۔ یہ اخبار اب مسلم حقوق کی حفاظت کرے گا ۔

پانی کی تقسیم کا جھگڑا - (امرتسر ۱۲ جولائی) موضع اکانگ تحصیل ترن تارن میں کہا جاتا ہے۔ کہ پانی کی تقسیم کے جھگڑے نے خوفناک فساد کی صورت اختیار کر لی۔ جس میں ایک پنشنر جمعدار قتل اور اس کا لڑکا شدید طور پر زخمی ہوا ۔

مسٹر عبد اللہ کا پولیٹیکل عقیدہ - کشمیر ایجیٹیشن کے مسٹر عبد اللہ نے لاہور میں بیان دیا۔ کہ کشمیر کے مسلمان انگریزی گورنمنٹ کے احسان مند ہیں۔ کہ اس نے شروع ہی سے ان کے جذبات کی قدر کی ہے اور انہیں برطانوی انصاف میں پورا پورا اعتماد ہے۔ کشمیر مسلم کمیٹی اور خلیفہ قادیان کا شکریہ ادا کر کے مسٹر عبد اللہ نے اپنے پولیٹیکل عقیدہ کے متعلق کوئی غلط فہمی ہونے کا امکان ہی نہیں رہنے دیا۔ احراریوں کے متعلق قدرتاً ان کا یہی فتویٰ ہونا چاہیے تھا جو نتیجہ نکالا ہے۔ کہ احراری تحریک نے کشمیری مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے ۔

بمبئی کی اچھوت کانفرنس - (بمبئی ۲ جولائی) بمبئی کی اچھوت کانفرنس میں پاس کیا گیا ہے۔ کہ کانفرنس کی رائے میں جہاں تک سیاسیات کا تعلق ہے۔ اچھوت تمام لیجسلیچروں میں آبادی کی بنا پر نشستوں کی تخصیص کے ساتھ مخلوط انتخاب کے ذریعہ ہی ترقی کر سکتے ہیں۔ ایک ریزولیوشن میں لندن کی مینارٹی پیکٹ سے لاتعلقی کا اظہار کیا گیا۔ اور اچھوتوں کی دوبارہ مردم شماری کا گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا ۔

مولانا آزاد ایلڈرمین نہیں رہے - مسٹر سبھاش چندر بوس کی جگہ مولانا ابوالکلام آزاد کلکتہ کارپوریشن کے ایلڈرمین منتخب ہوئے تھے۔ لیکن مولانا موصوف نے چونکہ تین ماہ کے اندر حلفِ وفاداری نہیں لیا۔ اس لئے اس جگہ کے خالی ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے ۔

کانگرسی لیڈروں کی رہائی - مسٹر راج گوپال آچاریہ ویلور جیل سے رہا ہو گئے۔ چاندپور کے کانگرسی لیڈر بابو ہرزیال ناگ چھ ماہ کی قید کاٹنے کے بعد رہا ہو گئے ہیں ۔

تنخواہیں کم کی گئیں - (الہ آباد ۱۱ جولائی) معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے احکام جاری کئے ہیں کہ تمام میونسپل بورڈوں کے ملازموں کی تنخواہوں میں دس فی صدی کی تخفیف کی جائے ۔

ایک چینی کا اخراج - (کلکتہ ۱۱ جولائی) گورنمنٹ نے ایک چینی کو جس کے متعلق شک تھا کہ وہ انقلاب پسند ہے اور کمیونزم پھیلا رہا ہے۔ صوبہ بنگال سے نکال دیا ہے ۔

سنٹری جاتی کا ترسکار - (کانپور ۱۱ جولائی) ایک لڑکی سے دو آدمی شادی کرنا چاہتے تھے۔ ایک فریق نے لڑکی کے باپ کو روپیہ دے کر رضامند کر لیا۔ دوسرے فریق کو اس کا علم ہوا۔ (وہ لڑکی کو اٹھا کر لے گئے) اب معاملہ پولیس کے ہاتھ میں ہے ۔

دہلی کیمپ جیل میں فساد - (نئی دہلی ۱۱ جولائی) کل شام دہلی کیمپ جیل کے ۹ سی کلاس قیدیوں اور ۱۱ جیل وارڈروں میں فساد ہو گیا۔ فساد میں چند پٹھان نظربندوں کا حصہ لینا بھی بیان کیا جاتا ہے ۔

میراں بائی کو بمبئی چھوڑنے کا حکم - (بمبئی ۱۱ جولائی) شریمتی میراں بائی جنہیں ۲۴ گھنٹہ کے اندر شہر چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا۔ ان کا بیان ہے کہ یہ حکم مجھے اس وقت ملا جبکہ میں بمبئی سے روانہ ہونے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔ چونکہ میں باہر جا رہی ہوں۔ اس لئے سمن کو ملتوی کرنا ضروری خیال نہیں کیا ۔

بنگال میں نیا ہندو مسلم پیکٹ - بنگال میں ہندو مسلم حقوق کے تصفیہ کے لئے کہا جاتا ہے۔ کہ بعض اصحاب اس قسم کا معاہدہ کرنے کی تجویز میں ہیں۔ کہ ہر دو فریق کو ۵۰ فیصدی حصہ ملے۔ معاصر پتریکا نے اس تجویز کی اس بنا پر تائید کرنے سے انکار کیا ہے۔ کہ جو بھی سمجھوتہ ہو۔ آل انڈیا بنا پر ہونا چاہئے ۔

حضور نظام دیسی اشیاء استعمال کرتے ہیں - حضور نظام نے ایک انڈسٹریل کالج کے افتتاح کے موقعہ پر جو تقریر کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نظام حتی الوسع سودیشی اشیاء استعمال کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

جب میں جہاں تک ممکن ہو۔ اپنی ریاست کی چیزیں استعمال کر رہا ہوں اور جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ گولکنڈہ کا صابن میرے محلوں میں استعمال ہوتا ہے۔ تو میں امید کرتا ہوں۔ کہ میری رعایا۔ میری مثال کی پیروی کرے گی ۔

مسٹر ظفر اللہ خان کا جانشین - مسٹر ظفر اللہ خان کے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں چلے جانے پر مشاورتی کمیٹی میں جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے پنجاب کونسل کے مسٹر دستانہ کا نام لیا جا رہا ہے۔ مسٹر دستانہ میں کون سا ایسا وصف ہے۔ جو انہیں مشاورتی کمیٹی کا ممبر بنانے کے قابل بناتا ہے؟ اس کا جواب "لیڈر" کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ وہ سر فضل حسین کے سیاسیات سے تعلق رکھتے ہیں ۔

لالہ ہرکشن لال کی اپیل منظور ہو گئی - (لاہور ۱۴ جولائی) پیپلز بنک کی طرف سے لالہ ہرکشن لال کے دیوالیہ قرار دیئے جانے کی درخواست کے سلسلہ میں بنک کی درخواست پر عدالت ماتحت نے ان کی جائیداد کا رسیور مقرر کر دیا گیا تھا۔ جس کے خلاف لالہ ہرکشن لال نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ جس کی منظوری کا آج حکم سنا دیا گیا ۔

غیر کانگرسی قوم پرستوں کی کانفرنس - (دہلی ۱۳ جولائی) ڈاکٹر انچلہ نے انٹرویو میں بیان کیا ہے۔ کہ ماڈریٹ آرڈی ننسوں کی مذمت میں زبردست تحریک شروع کرنے والے ہیں۔ ابتدائی مقصد کے لئے تمام غیر کانگرسی قوم پرستوں کی ایک آل پارٹیز کانفرنس بھی عنقریب ہونے والی ہے ۔

زمین ضبط - راس تعلقہ کھیڑا کے لوگوں کی ۱۵۰ ایکڑ زمین مالیہ نہ دینے کی وجہ سے ضبط کر لی گئی۔ اسی طرح کہ باردولی میں عدم ادائیگی ٹیکس کے سلسلہ میں کلکٹر نے ۲ کھاتیداروں کی زمینیں ضبط کر لی ہیں اور بھروچ میں ۲۵۰ ایکڑ زمین ضبط کر لی گئی ہے۔ موضع وہلپور کی اس زمین کے ضبط کئے جانے کی بھی خبر ہے۔ جو کانگرس کمیٹی کی ملکیت تھی ۔

ایڈیٹر فری پریس کے مقدمہ کا فیصلہ - خان عبد الغفار خان کے مکان کے جلانے جانے کی غلط خبر اخبارات کو دینے کے الزام میں مسٹر دت ایڈیٹر فری پریس لاہور کے خلاف جو مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ عدالت نے مسٹر دت کو مجرم قرار دے کر انہیں سو روپیہ جرمانہ یا بصورت دیگر ایک ماہ قید کا حکم دیا ہے ۔

آئرلینڈ کے مال پر اضافہ محصول - (لنڈن ۱۲ جولائی) آئرلینڈ سے خراج کی رقم پوری کرنے کے لئے محصول کے اضافہ کا جو بل پارلیمنٹ میں پیش تھا۔ ہاؤس آف لارڈز نے بھی اسے پاس کر دیا ہے ۔

ہندو کی اُداریتا - گوجرانوالہ کے لالہ گوبند رام نے جامع مسجد گوجرانوالہ کو ۱۸۵۰ روپیہ دینے کی وصیت کی ہے کسی مسلمان کی ایسی اداریتا کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی ۔

مسلمان ممبر کا ریزولیوشن - لائلپور میونسپلٹی کے ممبر ملک فضل حسین نے میونسپلٹی میں اس مطلب کا ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ کمیٹی کے منتخب ہندو ممبران کمیٹی کو کانگرس پروپیگنڈا کے پلیٹ فارم میں تبدیل کر رہے ہیں اس لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ لائلپور میں انتخاب کا طریقہ بند کر کے نامزدگی کا طریقہ جاری کرے ۔

پرکاش کے نئے نئے عزیز مستاکر دیکھ
وحدم پرچار کے ایش کے بھاگی ہیں

پرکاش لاہور

۳ ساون سمت ۱۹۸۹

جاتی کے بچوں کو سنبھالو

آج کے بچے کل کے باپ ہونگے۔ یہ ایک سیدھی سچائی ہے۔ جس جاتی نے اس سچائی کو سمجھا وہ بچوں کی خوب نگرانی کرتی ہے کیونکہ بچے گیلی لکڑی کی طرح ہوتے ہیں۔ اسے جدھر چاہو گھما سکتے ہو۔ جب سوکھ گئی۔ تو اس میں لچک پیدا کرنا کٹھن ہوتا ہے۔ شخص کے بنانے کا سمے بال اوستھا ہی ہے۔ اگر اس اوستھا میں انہیں نہیں بناؤ گے۔ تو بگاڑنے والوں کا جادو ان پر چلے گا۔ اور وہ بگڑ جائیں گے۔ اس مرم کو پراچین آریہ جاتی نے خوب سمجھا تھا۔ اور اس کی سنسکرتی کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ بچوں کو سنبھالنے کی اس میں کتنی بڑی تاکید ہے۔

ویدک آریوں کے چار بھاگ کرتے ہوئے پہلے بھاگ کو برہمچریہ آشرم کا نام دیا ہے۔ جو برہم میں وچرنے کے لئے ہیت ہے۔ اس آشرم میں بالک کو دنیا کی آلائشوں سے الگ رکھ کر سداچاری رودوان اور دھرماتما گرو کے پاس رہ کر دنیا پراپت کرنی ہوتی تھی۔ کیسی دنیا؟ جو اسے برہم گیانی یا پرماتما میں وچرنے کے قابل بنانے کا گن رکھتی تھی۔

کہا جائے گا۔ اب بھی دنیا پراپتی کے لئے بال اوستھا ہی مقرر ہے۔ پرنتو اس دنیا پراپتی اور اس دنیا پراپتی میں بڑا بھاری فرق ہے۔ تب کی دنیا پراپتی سے جہاں بالک پورن ودوان۔ سداچاری۔ سادہ جیون بتانے اور اونچے وچار رکھنے والے پیدا ہوتے تھے۔ اب کی دنیا پراپتی سے اس کے بین خلاف پیدا ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ سب ہی ایسے ہوتے ہیں۔ لیکن کثرت ایسوں ہی کی ہوتی ہے۔ پورن ودوان ہونے کے لئے اول تو پربندھ نہیں۔ جو کچھ ہے اس تک ہر ایک کی رسائی بھی نہیں پہنچتی۔ باقی سب راستے میں رک کر رہ جاتے ہیں۔ سادہ جیون کا تو کچھ نہ پوچھو۔ اول تو سکول جیون میں ہی بالکوں کے فیشن پرستی کے دلدادہ ہونے کا سامان کافی ہوتا ہے۔ لیکن رہی سہی کسر کالجوں میں نکل جاتی ہے۔ جو لوگ کالر ٹائی کی زیبائش۔ بالوں کے سنوارنے۔ کوٹ میں شکن نہ پڑنے دینے کو ہی اپنے جیون کا آدیش بنا لیں۔ اُن سے اچھے وچاروں کی آشا ہی کیا ہو سکتی ہے۔ ایسی اوستھا میں سداچار کا جو حال ہو سکتا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

نوجوانوں کی جو ایسی شوچنیہ اوستھا ہو رہی ہے۔ اس کی ذمہ داری والدین پر ہے۔ جو بال اوستھا میں انہیں نہیں سمجھاتے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ حالات ہی ایسے ہیں کہ والدین کا اپنے بچوں کو سنبھالنا مشکل ہے۔ پراچین کال کی طرح اتنے وسیع پیمانہ پر گورو کلوں کا انتظام نہیں۔ کہ جاتی کے تمام بچے گورو کل شکشا پرنالی سے لابھ اٹھا سکیں۔ تاہم والدین اگر بچوں کے سنبھالنے کو اپنے جیون آدیش کا ایک حصہ بنا لیں۔ تو وہ انہیں بگڑنے سے بہت حد تک سنبھال سکتے ہیں۔

آج کیا حالت ہے؟ لڑکا پانچ سال کا ہوا۔ ماں کہتی ہے یہ ستاتا ہے۔ اسے سکول میں داخل کرا دو۔ سکول میں داخل کرانا اتنا بچے کی تعلیم کے لئے نہیں ہوتا۔ جتنا اس لئے کہ دن میں تو کم از کم سکول ٹائم کے لئے نہ ستائے۔ اس کے بعد والدین کا کام فیس اور کتابوں کی قیمت دینا ہوتا ہے۔ یا کبھی کبھار یہ پوچھ لینا کہ بچہ کیسا پڑھتا ہے۔ ورنہ اس کے سداچار کی نگہداشت کے متعلق تو والدین ایسا کرنا کرتوّیہ ہی نہیں سمجھتے۔ غریب بچے اپنے استادوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ جہاں پراچین زمانہ میں شکشک وہ ہوتا تھا۔ جس کی عمر ۵۰ سال سے اوپر ہو۔ اور جو گرہست میں سے گذر کر پختہ کیریکٹر کا مالک بن چکا ہو۔ وہاں آج عمر ۱۸ اٹھارہ برس کے مڈل پاس نوجوان ٹیچر بنائے جاتے ہیں۔ جن کے گرد و پیش کے حالات سے متاثر ہونے سے بھوگ ولاس کی خواہش بھڑک اٹھی ہوتی ہے۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ وہ بچوں کو خراب کرتے ہیں۔ یہ خرابی دیہاتی سکولوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اور دیہات سے قصبات میں جا کر خوب ترقی پذیر ہوتی ہے۔ اس خرابی کی وسعت سے عوام آگاہ نہیں۔ اس لئے کہ جن لڑکوں پر یہ ظلم روا رکھا جاتا ہے۔ وہ خوف اور شرم کے مارے اس کا اظہار نہیں کرتے۔ اگر کبھی کبھار کوئی واقعہ مظلوم لڑکوں کے والدین تک پہنچتا ہے۔ تو وہ بھی اسے دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس خیال سے کہ اُن کا لڑکا بدنام ہو جائے گا۔ اگر اس سے آگے معاملہ افسران کے گوش گذار ہوتا ہے۔ تو اول تو وہ غریب مدرس مارا جائے گا کے بہانہ سے اسے دبا دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی افسر اس بات کے خوفناک نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے تحقیقات میں دلچسپی لیتا بھی ہے۔ تو ایسے جرائم کی شہادت ملنا مشکل ہوتا ہے۔ جس سے شک کا فائدہ ملزم کو ملنا چاہیئے۔ کے ماتحت ملزم بری ہو جاتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو اپنے کیفر کردار کو پہنچتے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔

نتیجہ یہ ہے۔ کہ خرابی اندر ہی اندر بڑھ رہی ہے۔ اس کی وسعت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے لوگ اس کے انسداد کی طرف رجوع نہیں ہوتے۔ جس سے خطرناک طور پر بڑھنے میں خرابی کو مدد مل رہی ہے۔

کسی خرابی کو دور کرنے سے پہلے اس کی وسعت سے واقف ہونا چاہیئے۔ جس خرابی کی بناء کاریوں کے دائرہ کا ہی علم نہیں۔ اس کے دور کرنے کے لئے ترغیب ہی کیا ہو سکتی ہے۔ اور جب دائرہ کا علم ہو جائے۔ تو ہر ایک نیک دل شخص کے اندر اس کے دور کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایسی خرابی ہے۔ کہ جس کی وسعت معلوم ہو جانے پر بھی اس کے انسداد کا کام موجودہ نظام تعلیم میں بہت مشکل ہے۔ اس وقت یہ سوال ہمارے شری سیتارام داس کے طفیل پبلک کے سامنے آیا ہے۔ شری سیتارام داس نے اس خرابی کے سدھار کو ایک طرح سے اپنے جیون کا مشن بنا رکھا ہے۔ اس مشن پر وہ گذشتہ دنوں سے پنجاب میں آ رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے جو تحقیقات کی ہے۔ اس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ یہ خرابی دیہات اور قصبات کے سکولوں میں خوفناک طریق سے پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی وسعت کا علم تو انہیں ہو گا۔ لیکن علاج کا حل انہیں بھی ابھی تک نہیں سوجھا۔ وہ اسباب پر زور دیتے ہیں۔ کہ عوام کو خرابی کی وسعت سے آگاہ کیا جائے۔ رہا علاج۔ اس کے سوائے اور علاج بتایا ہی کیا جا سکتا ہے۔ کہ واقعات کو روشنی میں لایا جائے اور مجرموں کو سخت سزا دی جائے۔ جن کے خلاف مقدمہ ثابت نہ ہو سکے۔ کیونکہ ایسے مقدمات میں ثبوت ملنا آسان نہیں انہیں شک میں ہی برطرف کر دیا جائے۔ اگر اس طریقہ سے اس خرابی کا انسداد ہو جائے تو جن کے خلاف جرم ثابت ہوا انہیں تو سزا ملے گی ہی۔ جرم ثابت نہ ہونے پر محض شبہ میں ہی برطرفی کر بھی ٹالرینٹ کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس سے خرابی کا انسداد ہو سکے۔ لیکن جنہیں نکالا جائے گا۔ انکی جگہ لینے والے کسی دوسری جگہ سے نہیں آئیں گے۔ اور خرابی برابر جاری رہے گی۔ ہو نہ خرابی کی وسعت جاننے میں مدد مل سکتی ہے نہ بعض حالتوں میں بے گناہوں کے سزا پانے کے۔ اگر ایسے دور کرنا ہے۔ تو اس کا ایک طریقہ ہے۔ برہمچریہ کا پرچار کیا جائے۔ عوام کے دماغ میں برہمچریہ کی خوبیاں ذہن نشین کرائی جائیں اور تعلیم کا کام انہی نوجوانوں کے سپرد کرنے کی بجائے ویدک مریادا کے انوسار پختہ عمر کے پرستیوں کے سپرد کیا جائے۔ جو آبادی سے باہر بچوں کی شکشا دیکشا کا کام کریں۔ جب تک پختہ عمر گورو ہی کے ہاتھ میں۔ جو برہمچریہ اور گرہستھ آشرموں کو کامیابی سے پار کر چکے ہوں تعلیم کا کام نہ جائے گا۔ اور نوجوانوں کے ہاتھ میں بچوں کا نامی اور اخلاقی تعمیر کا کام رہے گا۔ جو سداچار کے مہتو کو سمجھتے ہی کچھ یقینا نہیں رکھتے۔ بچوں کے ورا جاری بنانے کا مشغلہ جاری رہے گا۔ قانون اسے بند کرنے کی شکتی نہیں۔ اگر بند ہو سکتا ہے۔ تو برہمچریہ کے پرچار سے اور اس کے چلانے اور نیتیات گورو کل سسٹم کے پرسار ہو جاتی ہے۔ بچوں کو سنبھالنے کا یہی ایک سادھن ہے اس سادھن کو چھوڑ کر دوسرے سادھن سے جاتی کے بچوں کے سنبھالے لینے کا مشن کبھی سپھل کر پراپت نہیں ہو سکتا ہے۔ رشیوں کا فرمان ... درحقیقت ... روشنی دیا ...

پرکاش کا ... سالانہ چندہ ... آپ ...

خدا کا قانون اور اسلام

'العدل' ٹھیٹھ مسلم اخبار ہے۔ اور قادیانی 'الفضل' کو بھی اسلام کا غلام ہونے کا دعویٰ ہے۔ لیکن اسلامی عقائد کے متعلق اُن کے درمیان اتنا فرق ہے، جتنا مشرق اور مغرب میں۔ مثال کے طور پر خدا کے قادر مطلق ہونے کے متعلق اُن کے خیالات کا مطالعہ کریں۔ 'الفضل' ۱۴ مئی لکھتا ہے ——— "اور یہ خیال کہ خدا تعالیٰ ایسا کرنے پر قادر ہے محض بے جا ہے۔ محض اُس کی قدرت کے خیال سے اسے مان لینا ایسا ہی ہے جیسا کوئی کہے کہ فلاں ملک میں درختوں سے انسان اور انسانوں سے درخت پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ اور جب اس کی تکذیب کی جائے۔ تو وہ کہے۔ کہ دیکھو تم قدرت الٰہی سے منکر ہو۔ تو کیا وہ حق بجانب ہوگا؟ اسی طرح یہ کہنا کہ کسی آئندہ زمانہ میں جبکہ دنیا بھی بدستور قائم رہے گی۔ موجودہ نظام اور سنت اللہ بدل جائے گی۔ محض بے بنیاد دعویٰ ہے"

یہ تو ہوا 'الفضل' کا اسلام۔ 'العدل' کا اسلام کیا ہے؟ وہ اس کی ۱۵ جون کی ذیل کی سطور میں دیکھئے:۔

"میں یہ امر ثابت کروں گا۔ کہ خدا کا قانون کوئی مقرر نہیں۔ بلکہ جو کام اُس کے ارادہ سے ظہور پذیر ہو جائے۔ وہ ہی قانون سمجھنا چاہیئے۔ اگر خدا تعالیٰ ایک کام کرتا ہے تو اُس کو اُس کے خلاف کرنے کی طاقت بھی یقیناً ہے"

"العدل" کے مولانا کا خالی دعویٰ ہی نہیں۔ اس کے ثبوت میں اس نے قرآن کو پیش کیا ہے:۔

چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

"ہر شخص جانتا ہے کہ آگ کی خاصیت جلانا ہے۔ یہی قانون قدرت ہے۔ لیکن ابراہیم کے لئے وہی آگ بالکل بے ضرر ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جس ہستی نے اس میں جلانے کا اثر دویعت کیا ہے۔ وہ اُس اثر کو ناکارہ بھی کر سکتا ہے۔

(۱) چاند کے منازل مقرر ہیں۔ اور قانون قدرت ہے۔ کہ ابتدائے آفرینش سے لے کر حضور نبی اکرم کے زمانہ تک کبھی دو ٹکڑے نہیں ہوئے۔ لیکن جب حضور خدا کے حکم سے انگلی کا اشارہ کرتے ہیں۔ تو چاند فوراً پھٹ کر دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

(۲) قاعدہ ہے۔ کہ جب زوجین آپس میں ملتے ہیں۔ تو بچہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن قرآن میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔

(۳) سورہ کہف میں اصحاب کہف کے قصوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف پر کئی برس تک نیند طاری رکھی۔ اور وہ ہرگز گل سڑ کر ضائع نہ ہوئے۔ بلکہ اُن کا جسم محفوظ رہا۔ اور پھر خدا نے ان کو زندہ کیا۔

(۵) دستور ہے۔ کہ دریا میں پانی بہتے چلتے کبھی نہیں ٹھہرتا۔ لیکن دریائے نیل حضرت موسیٰ کے لئے دیوار بن جاتا ہے"

'العدل' نے جو ثبوت قرآن سے پیش کئے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ان کو انہی معنوں میں تسلیم کر گئے ہیں۔ جن میں العدل انہیں پیش کر رہا ہے لیکن قادیانی الفضل اپنے تازہ مذہب کے رو سے انہیں تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ اب یہ 'الفضل' اور 'العدل' کے لئے ہے۔ کہ بتائیں کہ سچا اسلام کون سا ہے۔ وہ جو 'العدل' نے پیش کیا ہے۔ اور قرآن اور مرزا غلام احمد صاحب نے اس کی تائید کی ہے یا وہ جو 'الفضل' نے بیان کیا ہے۔

بواہ کی آبرو

پرانکوں نے چھوٹی سے چھوٹی آیو میں کنیا کی شادی کے رواج کو ٹھیک سمجھنا تو چھوڑ دیا۔ تاہم وہ ایک مریادا کو بیندھ سار دا ایکٹ کی عمر تک بھی پہنچنے میں انہیں سنکوچ ہے اور یہ سنکوچ کاشی ناتھ کے اس شلوک کی بنا پر ہے۔ جس میں رجسولا ہونے کے بعد لڑکی کے درشن کرنے والے ماتا پتا بھراتا کو نرک کا ادھکاری بتایا گیا ہے۔ اس کے سلسلہ اب منوجی کو بھی شامل کیا جا رہا ہے چنانچہ سہیرگی آنند کا کتھن ہے کہ بھگوان منو نے صاف لکھا ہے۔ کہ جو لوگ رجسولا کنیا کا بواہ نہیں کرتے۔ وہ پاپی ہیں۔ "آنند" کا کتھن بلا حوالہ ہے۔ ہم اُسے منو کا حوالہ دے کر بتاتے ہیں۔ کہ منو ۹-۹۰ میں لکھتے ہیں۔ کہ رجسولا ہونے کے تین برس بعد کنیا پتی تلاش کرے۔ اور جو اپنے لائق ہو۔ اس کو بیاہے۔

ہم اس شلوک کی موجودگی میں اس قسم کا شلوک ہونا مشتبہ ہے جس میں رجسولا ہونے ہی کنیا کا بواہ نہ کرنا پاپ بتایا گیا ہو۔ اگر ہو تو وہ ملاوٹی ہی ہو سکتا ہے۔

کانگرس مضبوط ہوگئی تھی

سر سیموئیل ہور وزیر ہند بارہا اعلان کر چکے ہیں اور ہندوستان کے ٹوڈی مسلمانوں کا بھی یہی کہنا ہے۔ کہ کانگرس ختم ہو چکی۔ لیکن سر سیموئیل ہور کی پالیسی کے زبردست مداح مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان اپنے یکم جولائی کے خطبے میں اس نتیجہ کی زبردست تردید کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:۔

"پھر میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ بدقسمتی سے گورنمنٹ کو یہ خیال لاحق ہوگیا ہے۔ کہ اُس نے کانگرس کی تحریک کو دبا دیا ہے۔ لیکن مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ ایسی منتظم اور دانا گورنمنٹ کو یہ خیال کیونکر ہو گیا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف کانگرس کی تحریک کمزور نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ پہلے سے مضبوط ہو گئی ہے"

خلیفہ صاحب نے اپنے ان الفاظ میں غیر مبہم طور پر کانگرس کے مضبوط ہونے کا اقبال کیا ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ کی کوششوں کے علاوہ قادیانی کوششیں جن کے ساتھ قادیانی خدا کا فضل اور قادیانیوں کی دعائیں بھی شامل تھیں۔ کانگرس کو مٹانے کے لئے برسر پیکار رہیں۔ اور کانگرس ایسی سخت جان ثابت ہوئی کہ وہ نہ صرف قادیانی کوششیں اور قادیانی دعاؤں سے تباہ ہی نہیں ہوئی۔ بلکہ اُلٹا مضبوط ہو گئی۔ ہم حالات میں قادیانی بتائیں۔ کہ خلیفہ صاحب کے اس اقبال نے کیا قادیانیوں کی دنیا کو خاک میں نہیں ملا دیا۔ جس کا وہ مختلف ڈھنگوں سے گورنمنٹ پر اظہار کرتے رہے ہیں۔ اور اُن کی دعاؤں کی قلعی نہیں کھل گئی۔ جن کی قبولیت کا وہ جاہل مریدوں کو یقین دلاتے رہے ہیں۔

"پرکاش" رعایتی قیمت پر

'پرکاش' کے رعایتی نسخہ بہ ہماشہ انھی رام دیوان چند بھیاٹیہ ایک روپیہ موصول ہوا ہے اس فنڈ میں کچھ روپیہ ہے۔ جس سے مستحق اصحاب کے نام ایک روپیہ اور دو روپیہ کی رعایت پر پرکاش جاری کیا جا سکتا ہے۔ مستحق اصحاب

ناشکرگذاری کی حد ہوگئی

مہاراجہ الور آج کل مسلم پریس کا نشانہ بن رہے ہیں۔ انہیں مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا دشمن ظاہر کر کے کوسا جا رہا ہے لیکن مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کی دشمنی کی حقیقت مرزا عظیم بیگ چغتائی بی اے ایل ایل بی رعلیگ، نے اپنے مراسلہ میں اچھی طرح کھول کر رکھدی ہے۔ جو اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں اعلیٰ پیمانہ پر اور جدید اُصول پر مذہبی تعلیم کا انتظام ہے۔ آٹھ آٹھ سو روپیہ ماہوار پر علماء ملازم ہیں اور معقول تنخواہوں پر دینیات پڑھانے پر سولہ لوگ ملازم ہیں۔۔۔۔ قصہ مختصر ہزاروں روپیہ مذہبی تعلیم پر خرچ ہوتا ہے۔۔ اور یہ روپیہ آتا کہاں سے ہے؟ مسٹر چغتائی کا کہنا ہے کہ محکمہ دینیات کے تمام اخراجات کی ذمہ داری مہاراج الور کی جیب خاص پر ہے۔ جو ۱۹۲۵ء میں جوبلی کے موقعہ پر آپ نے لی تھی۔

یہ تو ہوا ایک ہندو والئے ریاست کے ہندو ریاست کے روپیہ کو مسلمانوں اور پھر ریاست کے باہر کے مسلمانوں کی اعلیٰ مذہبی تعلیم پر خرچ کرنے کا ماجرا۔ اب مسٹر چغتائی کی زبانی سے سنئے کہ ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو مہاراج کس طرح مسلم جذبات پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں:۔

"ہندوؤں کا ایک خاص مذہبی دن آتا ہے۔ اس روز ریاست بھر میں بکرے ذبح نہیں کئے جا سکتے۔ اتفاقاً یہ دن بقر عید کے روز آگیا۔ ہندوؤں نے کوشش کی اور ہز ہائی نس کو تار دیا کہ بقر عید کی قربانیاں آج کی بجائے کل کرنے کا حکم دیا جائے۔۔۔۔۔ مہاراجہ نے صرف ہندوؤں کو تار دیا۔ کہ تم خود اپنا تیوہار ہٹا لو۔ بلکہ کہ وہ آپ پر خود۔۔۔ بڑا شان دار بقر عید ڈنر دیا۔۔۔۔۔"

اگر یہ دونو واقعات ٹھیک ہیں۔ اور اس کے باوجود مسلم پریس مہاراجہ کے خلاف قلم چلا رہا ہے۔ تو ناشکرگذاری کی حد ہوگئی۔ ایک قوم کے مفاد کو دوسری قوم کے مفاد پر قربان کر کے اُسے خوش کرنے کی امید رکھنے میں مہاراجہ الور کی غلطی تھی۔ جس کا خمیازہ وہ بھگت رہے ہیں۔ کاش! اس سے وہ کوئی اچھا سبق حاصل کر سکیں۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانے کے لئے آپ نے کبھی کوشش کی؟ اگر نہیں تو اب کریں۔

آریہ سماج کی آگ کو فرو کرنیکا دعوے

قادیانی صاحب "ثاقب کان پوری" ہیں۔ وہ "پیغام صلح" ۱۱ جون میں لکھتے ہیں :-

"آپ (مرزا غلام احمد صاحب) کی ہی ذات تھی جس نے اپنے زمانہ میں آریہ سماج اور عیسائیت کی بھڑکی ہوئی آگ کو فرو کیا۔ اور ان کی معاندانہ حسرتیں ان کے دل میں رہ گئیں"

کیوں نہ رہ جاتیں۔ آریہ سماجی جو بڑھے تو لاکھ سے بڑھ گئے۔ اور احمدی دس لاکھ کی جھوٹی تعداد بھی نہیں پا سکے۔ اتنا بڑا جھوٹ کہ جس نے اپنے زمانہ میں آریہ سماج اور عیسائیت کی آگ فرو کر دیا۔ جناب ثاقب کان پوری ہی بول سکتے ہیں۔ کاش! ثاقب صاحب نے سماچار پڑھے ہوتے۔ احمدی آریہ سماج اور احمدیت کا مقابلہ کیا ہوتا۔ جہاں کئی آریہ سماجیں اور ایک شاندار کالج کے علاوہ سکول اور کنیا پاٹھ شالائیں چل رہی ہیں۔ اس کے مقابلہ پر احمدیوں کا وہاں کیا ہے؟ بس یہی کیفیت ثاقب صاحب! دوسری جگہوں پر بھی سمجھ لیجئے۔ اور غلط گوئی سے اپنا نامہ اعمال سیاہ نہ کیجئے۔ کیونکہ آپ کو شاید معلوم نہ ہو۔ پیغام والوں کا یہ عقیدہ ہو گیا ہے کہ کسی فعل کی سزا و جزا ملے بنا نہ رہے گی خواہ اسلام کا ٹھیکہ ہی کوئی اپنی پشت پر رکھتے ہوں۔

گیا سناتن دھرم

سناتن دھرم کی اس سمے کیا اوستھا ہے؟ اسے جگ باہی نے ان شبدوں میں ورنن کیا ہے :-

"سناتن دھرم، سناتن سماج، سناتن مریادا، سناتن سنسکرتی اور سناتن سبھیتا کی اوستھا کی آج کل جیسی آدشیکتا ہے اس سے پہلے کدا چت ہی ہوئی ہو۔ کیونکہ مسلمان، سکھ، عیسائی اور سماجی اتیادی سب ہی اس کا گراس کرنے کو اُدیت ہیں۔ نہیں نہیں لڑنے مرنے کو بھی تیار ہیں۔ پرنتو سناتن دھرمی غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے اپنی ایک پارٹی بنا کر دوسری پارٹی کو گالی دینے اور اپنی ہاں میں ہاں نہ ملانے والوں کی پگڑی اچھالنے اور سادھارن باتوں میں ایک دوسرے سے لوہا لینے کے لئے سناتن دھرمیوں کو چلے ہی اوکاش ہو مگر اب تو انہیں آنکھ کھول کر ہوشیار ہو جانا چاہیئے"

سناتن دھرم سبھا کی جو اوستھا ہے .... ماشی نے بیان کی ہے اس کے سدھرے بنا سناتن

دھرم کے بچنے کا کوئی امکان نہیں۔ لیکن یہ سدھرے کیسے؟ سناتنیوں نے جو سبھیتا جو سنسکرتی اور جو مریادا اس وقت سناتن سمجھ رکھی ہے۔ وہ واستوک سناتن کے مقابلہ میں اتی نوین ہے۔ سناتن دھرم بچ سکتا ہے۔ اگر واستوک سناتن سنسکرتی۔ سناتن سبھیتا اور سناتن مریادا کو سناتنی سویکار کریں۔ ورنہ انکا سناتن دھرم آج بھی نہیں اور کل بھی نہیں۔

میگھ گرہ بجواہٹ

سیالکوٹ کی میگھ جاتی کسی وقت ایسی ہی دلت تھی۔ جیسی کہ موجودہ اچھوت جاتیاں ہیں۔ لالہ گنگا رام جی وکیل کی سرکردگی میں آریہ سماج سیالکوٹ نے ان کے اُدھار کا کام شروع کیا۔ تو اُسے یہاں تک پہنچایا۔ کہ آج سیالکوٹ کے ضلع میں کوئی میگھ اچھوت نہیں۔ آریہ سماج نے انہیں شدھ کر کے ہی نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ ان کی تعلیمی مجلسی اور اقتصادی حالت کے سدھار کے لئے بھی پریتن جاری ہے۔ جہاں تک ابتدائی تعلیم کا تعلق ہے۔ ہر ایک میگھ بالک کے لئے انتظام ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے بھی انہیں سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ جس کا پھل ہے۔ کہ گوروکل کانگڑی میں داخل ہو کر اس جاتی کے بالک سناتک ہو سکتے ہیں۔ اور اس سال دو نوجوان بی۔ اے

پاس کر کے یونیورسٹی کے گریجوایٹ بنے ہیں۔ تجربہ نے بتا دیا ہے۔ کہ اچھوت لڑکے موافق حالات میسر ہونے پر کسی سے پیچھے نہیں رہ سکتے۔ جس طرح میگھ شدھ ہو کر تعلیم میں ترقی کر رہے ہیں۔ دوسرے اچھوت بھی کر سکتے ہیں۔

ساندھن کا قلعہ

ملکانہ شدھی کے دنوں میں ساندھن کی حفاظت پر سارا مسلمانی زور رہا اور اُسے ناقابل تسخیر قلعہ بیان کیا جاتا تھا۔ اور اس کی عدم تسخیر کی وجہ سے ہی اس کے نزدیکی دیہات کی شدھی رکی رہی لیکن کارکنان شدھی کی لگاتار کوششیں آخر کامیاب ہوئیں۔ اور ۱۹۲۶ء میں وہاں پانچ سو ملکانے شدھ ہوئے۔ دوسرا حلقہ پھر ہوا اور ۱۵۰ ملکانے پھر شدھ ہوئے۔ پریتن جاری رہا۔ اور لالہ سالگرام وکیل پردھان شدھی سبھا آگرہ لکھتے ہیں۔ کہ اس سو جولائی کو پھر وہاں جا کر انہوں نے ۱۵۰ ملکانوں کی شدھی کی۔ ان پے در پے شدھیوں سے بھی ساندھن کا قلعہ شدھی کے لحاظ سے مکمل طور سے فتح نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی وہاں سات سو آدمی ہیں۔ جو شدھ ہونے والے ہیں۔ آگرہ شدھی سبھا کا کامیاب پریتن جاری رہا۔ تو جلد ہم یہ کہنے کے قابل ہو جائیں گے۔ کہ ساندھن کا قلعہ مکمل طور پر فتح ہو گیا۔

چھوت چھات ہٹا دینی چاہئے

سناتن دھرمی ودوانوں کی یوجنا کے باوجود کہ اچھوتوں کا اچھوت پن شاستر انوکول نہیں اور کہ انہیں کنوؤں سے پانی بھرنے کا ادھکار ہے۔ سناتنیوں میں ایک حصہ ایسا ہے۔ جو اسپرش جاتیوں کو قدرتی قرار دیتا ہے اس حصہ کے نیتاؤں میں سناتن دھرم پرچارک کا پنڈت دیارام بھی ہے۔ تاہم اس نے اپنے پرچارک میں پنڈت مولراج ناگر کا ایک لیکھ شائع کیا ہے۔ جن کے متعلق پرچارک نے لکھا ہے کہ وہ سناتن دھرم کے پورانے سرگرم مددگار ہیں۔ پنڈت مولراج ناگر اپنے لیکھ میں لکھتے ہیں :-

"روٹی اور بیٹی کے سوال کو چھوڑ کر شدھ اور غیر شدھ شدہ سب لوگوں کے ساتھ چھوت چھات ہٹا دینی چاہئے"

جہاں تک اچھوت پن کے ہٹانے کا تعلق ہے۔ پنڈت مولراج کی سمتی سپشٹ ہے۔ اگر پورانک بھائی اپنے سرگرم پرانے کارکن کی سمتی کو کریا تمک روپ دینے پر تیار ہو جائیں۔ تو اچھوتوں کو جو مسلمان عیسائی وغیرہ غیر ہندوؤں سے خطرہ ہے۔ وہ دور ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اسپرش جاتیوں کو قدرتی سمجھنے والوں کا وطیرہ جاری رہا۔ تو پوستھاؤں اور سمتیوں کا کوئی لابھ نہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے بھی اچھوت مسلمان عیسائی اور آدھ دھرمی ہوتے جائیں گے۔ اور ان کا اس طرح غیر ہندو ہو جانا ہندوؤں کی تعداد کو گھٹانے کا کارن ہوگا۔ جس کے نتائج لسندیہ خطرناک ہونگے۔

"اہل حدیث" اور اہل قرآن

"اہل حدیث" سے کسی نے پوچھا کہ مسلمان تین طریق سے نماز پڑھتے ہیں۔ صحیح طریقہ کون سا ہے اور سائل نے خاتمہ پر افسوس سے لکھا۔ کہ جمیع احادیث سے اتنا فائدہ بھی نہ ہوا۔ کہ نماز بطریق صحیح بلا اختلاف معلوم ہو جاتی"

اس پر مولانا ثناء اللہ نے اپنے اہل حدیث کے طریق کو صحیح قرار دے کر سائل کے افسوس کے جواب میں فرماتے ہیں۔

"اس معمولی اختلاف سے آپ جمیع احادیث پر افسوس کرتے ہیں۔ تو اہل قرآن کے اختلاف

رشی ہمارا

ہمیں درس اُلفت پڑھایا رشی نے
تھی پستی ہی آدرش اپنی نظر میں
اچھوتوں سے نفرت رشی نے چھڑائی
پڑے خواب غفلت میں ہم سو رہے تھے
نظر آگیا ہے ہمیں جلوۂ حق
ہوئیں کلفتیں دور ساری ہماری
منوّر ہوا جس سے سارا زمانہ
رواں تھا جہاں میں جہالت کا سکہ

رہِ راستی پر چلایا رشی نے
بلندی پہ ہم کو اٹھایا رشی نے
گروں کو اٹھا کر بٹھایا رشی نے
ہمیں کس نے آکر جگایا رشی نے
عجب وید امرت پلایا رشی نے
ہمیں گیان مارگ بتایا رشی نے
عجب گیان دیپک جلایا رشی نے
اُسے نورِ حق سے مٹایا رشی نے

صداقت کی رہ پر امر گامزن ہو
تجھے بس یہی ہے سکھایا رشی نے

پر کیا کہیں گے۔ جو آج باوجود قرآن موجود ہونے کے اشد اختلاف میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ایک فریق پانچ پڑھتا ہے تو دوسرا تین۔ ایک فریق دو رکعتیں پڑھتا ہے۔ تو دوسرا ایک رکعت۔ ایک فریق دو سجدے کرتا ہے۔ تو دوسرا ایک۔ اسی طرح اشد ترین اختلاف ان اہل قرآن میں ہیں۔ جو قرآن مجید کو یکجا جمع پاتے ہیں۔ اور دعوے کرتے ہیں۔ کہ قرآن مفصل اور مبیّن ہے"

نماز مسلمانوں کا فرض اولیٰ ہے لیکن اس فرض کو ادا کرتے ہوئے بھی مسلمان احکام اسلام کی خلاف ورزی کے ملزم گردانے جائیں تو وہ یہ نہ کہتے ہوں گے۔ کہ خدا اس نماز سے بچائے۔ کیونکہ نماز کے طریقوں کے متعلق قرآن کا کوئی ایک فیصلہ ہے نہ نمازوں کی تعداد کے متعلق ٭

فاروق کی تہذیب

[illegible] مسلمانوں میں [illegible] مہذب لوگ ہیں۔ ان کا فیصلہ ہے کہ بی اے کے کورس سے تاریخ اسلام کا اخراج مذہبی یا قومی معاملہ نہیں تعلیمی معاملہ ہے۔ اس پر بحث محض تعلیمی نقطہ نگاہ سے ہونی چاہئے۔ لیکن قادیانی تہذیب کی شہرت کا [illegible] فاروق یونیورسٹی کے غیر مسلم ممبران [illegible] فرض کر لیا ہے کہ [illegible] سمجھ کر کیا لکھتا ہے:

"[illegible] صداقت دشمن اور حقیقت سے ناآشنا ہونے کے باوجود مکر و فریب کے پیچھے جہاد کے بت ہیں یہ ابن الوقت لوگ ......"

"فاروق" کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ سینٹ میں آنے سے پہلے اسلامی تاریخ کے اخراج کا معاملہ دو جماعتوں کے سامنے سے گذر کر آیا تھا۔ جن میں بہت سے مسلمان ممبران بھی تھے۔ اور ان کی رائے اخراج کے خلاف نہ تھی۔ تو فاروق بتائے۔ کہ جو گالیاں اس نے غیر مسلم ممبران سینٹ کو دی ہیں۔ بورڈ آف سٹڈیز کے مسلم ممبران ان کے مستحق ہیں یا نہیں؟ ہیں تو ذرا ہمت کرے۔ اور تبلیس فاروقی کے جوہر ان کے خلاف بھی دکھا دے

مسلمانوں کے محافظ احمدی

"آریوں کو یہ کان کھول کر سن لینا چاہئے۔ کہ مسلمانوں کی حفاظت کے لئے احمدی بفضل خدا مستحکم پیدا ہو چکے ہیں"

یہ الفاظ ۷ جولائی کے فاروق کے ہیں جو ان احمدیوں کا آرگن ہے۔ جو شیخی بازی میں کمال کو پہنچے رہتے ہیں۔ احمدی لاکھ مسلمانوں کے محافظ بنتے پھریں۔ سوال یہ ہے کہ مسلمان انہیں اپنا محافظ تسلیم کرتے ہیں یا نہیں؟ مسلم معاصر العدل (۵ جون) کی ذیل کی سطور اس کا فیصلہ کن جواب ہیں

"...... اسلامی دنیا میں ایک خوفناک فتنہ دکھائی دیتا ہے۔ جس کے شرارے روز بروز تیز ہو رہے ہیں۔ مسلمان حیران ہیں۔ کہ اس فتنہ کی حقیقت کیا ہے۔ اور اسلام کو اس اندرونی خطرہ سے کس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ یہ فتنہ فتنۂ قادیان ہے۔ جو اندرونی اتحاد اسلامی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے اور آج قبائے مکر و زور اوڑھ کر مسلمانوں کو سیاسی اور مذہبی طور پر ہمیشہ کے لئے غلط راستہ پر ڈالنے کی جد و جہد میں مصروف ہے۔ تاکہ اپنے لئے راستہ صاف کرے"

العدل کی مندرجہ بالا سطور کی موجودگی میں اگر مسلمانوں کی حفاظت کا احمدیوں کو دعویٰ ہے۔ تو کیا ان پر یہ مشہور پنجابی کہاوت صادق نہیں آتی

"جو کی ڈھیری کراں رکھوالا؟"

اسلام کے لئے مشکل

حضرت مسیح عیسائیت کے سنگھاسن پر

عیسائیوں پر تو یہ ذمہ داری ہو سکتی ہے کہ وہ مسیح کو خدا کا بیٹا ان معنوں میں ثابت کریں۔ کہ وہ کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوئے لیکن قرآن نے مسیح کو بن باپ کا بیٹا تسلیم کر کے مسلمانوں کے لئے عجیب مشکل پیدا کر دی ہے جن پر مسیح کی پیدائش کے متعلق دوسری حالت میں جواب دہی کی کوئی ذمہ داری نہ تھی۔ مسلمانوں کے لئے عجب مشکل ہے۔ اگر مسیح کو کنواری کے پیٹ سے تسلیم نہیں کرتے۔ تو قرآن پر حرف گیری ہوتی ہے کرتے ہیں تو ایک ایسی بات کی ذمہ داری اپنے اوپر لیتے ہیں۔ جس سے سمجھدار لوگوں میں ہنسی کا مضمون بنتے ہیں۔ اس مشکل سے چھٹکارا کے لئے وہ کئی تدابیر سوچتے ہیں جن میں ایک یہ ہے۔ جو اہل حدیث کے ایک مضمون نگار نے ڈھونڈ نکالی ہے۔ اس کا کہنا ہے۔ کہ مسیح ان معنوں میں خدا کے بیٹے ہیں۔ جن میں عیسائی مانتے ہیں یہ غلط ہے۔ اور قرآن سے یہ کہنا بھی ٹھیک کہ مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ بظاہر یہ دونو باتیں ایک ساتھ صحیح ہونا ناممکن ہیں۔ لیکن نامہ نگار نے انہیں ممکن بنانے کی کوشش کی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ مسیح نہ بن باپ پیدا ہوئے۔ نہ باپ سے پیدا ہوئے۔ بلکہ مسمریزم سے پیدا ہوئے۔ اس کے لئے نامہ نگار نے موجودہ سائنس کو خواہ مخواہ لپیٹنے کی کوشش کی ہے۔ جب وہ لکھتا ہے "کہ موجودہ سائنس اور تجربات سے بخوبی ثابت ہو گیا ہے۔ کہ کنواری لڑکیاں جن کو کسی مرد نے چھوا تک نہ ہو۔ ان سے محض مسمریزم سے اولاد پیدا کی گئی ہے" اول تو مسمریزم کے ذریعہ اولاد کا پیدا ہونا اسی طرح ثبوت طلب ہے۔ جس طرح مسیح کا بن باپ کے پیدا ہونا۔ لیکن اگر بالفرض محال مان بھی لیا جائے۔ کہ مسمریزم سے اولاد پیدا ہو سکتی ہے۔ اور مسیح مسمریزم سے پیدا ہوئے۔ تو خان شجاع اللہ خان نامہ نگار اہل حدیث بتائیں۔ خود نہیں بتا سکتے۔ تو مولانا ثناء اللہ (جنہوں نے ان کے مضمون کو شائع کیا ہے) کی امداد حاصل کر کے بحوالہ قرآن بتائیں کہ مسمریزم حضرت مریم پر کس نے کیا۔ اور کہاں کیا۔ یاد رہے۔ کہ جب آپ نے انہیں "آدم کی اولاد" تسلیم کر لیا ہے۔ تو مسمریزم کوئی آدمی ہی کرنا چاہئے۔ نہ کہ قرآن کا کوئی موہوم فرشتہ ٭

مسلمان کی تعریف

حضرت محمد صاحب نے مسلمان کی ایک تعریف "پیغام صلح" لکھتا ہے یہ کی ہے۔ کہ "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان امن میں رہے" اور تعریف پیش کر کے ہمارا معاصر سوال کرتا ہے۔ کہ "اس زمانہ میں جو تعلیم و تہذیب کے معراج کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ کیا اس سے بہتر تعریف تہذیب کی ہو سکتی ہے؟"

اگر یہ سوال صرف مسلمانوں سے ہوتا تو اس کے جواب کا شائد ہمارا حق نہ سمجھا جاتا لیکن چونکہ پیغام صلح نے مسلمان کی کوئی تخصیص نہیں کی۔ اس لئے اسے ہمارا جواب ہے کہ اس سے بہتر تعریف ہے اور وہ ہے وید کے الفاظ میں کہ سب پرانی ماتر کو متر کی درشٹی سے دیکھو۔ ارتھات نہ صرف آریہ ہی آریہ سے امن میں رہے بلکہ تمام انسان ہی نہیں بلکہ پرانی ماتر۔ حقیقی معنوں میں مسلم یعنی آریہ کی زبان اور ہاتھ سے امن میں رہیں۔ کہاں ہیں وہ مسلمان جو کہا کرتے ہیں۔ کہ رب کو رب المسلمین نہیں کہا گیا۔ بلکہ رب العالمین کہا گیا ہے۔ وہ "پیغام صلح" میں بیان کردہ مسلمان کی تعریف کو پڑھیں اور بتائیں کہ کیا مسلمانوں کا خدا رب المسلمین سے بڑھ کر رب العالمین ہو سکتا ہے؟ ہو سکتا ہے تو مسلمان کی تعریف انہیں بدلنی ہوگی۔ اور وید کی شرن میں آکر یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ سچا مسلمان وہ نہیں جس سے مسلمان ہی امن میں رہے۔ بلکہ وہ ہے جس سے پرانی ماتر امن میں رہیں ٭

شرع شریف اور احمدی

ریاست بہاولپور میں ایک احمدی کے خلاف تنسیخ نکاح کا مقدمہ جاری ہے جس میں عدالت ماتحت اور چیف کورٹ سے مدعا علیہ احمدی کے حق میں فیصلہ ہوا بیان کیا جاتا ہے۔ جس کے بعد وہ ریاست کے "دربار معلّیٰ" میں جو ریاست کے چار وزرا پر مشتمل ہے پیش ہوا۔ دربار معلّیٰ نے ریاست کے شیخ الجامعہ کو بطور گواہ طلب کیا۔ جس نے بیان کیا۔ کہ

"اگر کسی شخص کا قادیانی عقائد کے مطابق یہ ایمان ہے۔ کہ حضرت محمد کے بعد کوئی اور نبی آیا ہے۔ اور اس پر وحی نازل ہوئی۔ تو ایسا شخص چونکہ ختم النبوت حضرت رسول کریم کا منکر ہے۔ اور ختم النبوت اسلام کی ضروریات میں سے ہے۔ لہٰذا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

جس پر دربار معلّیٰ نے مقدمہ ڈسٹرکٹ جج کو بدیں ہدایات واپس کرنے کا حکم صادر کیا۔ کہ "یہ مقدمہ بروئے شرع شریف فیصلہ کیا جائے" بجائے اس کے کہ الفضل اس حکم پر خوش ہوتا۔ کہ شرع شریف کو اس زمانہ میں بھی قانون کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ الٹا وہ لکھتا ہے کہ "کیا ایک چور کے متعلق اس سزا کی تعمیل کرائی جاتی ہے۔ جو شرع شریف نے قرار دی ہے۔ اگر نہیں تو کیا دربار معلّیٰ نے کبھی ایسے مقدمات میں دخل دیکر ماتحت عدالتوں میں اس ہدایت کے ساتھ انہیں واپس بھیجا ہے۔ کہ ان میں بروئے شرع شریف فیصلہ کیا جائے۔ اگر نہیں تو کیوں ایک احمدی کے خلاف مقدمہ میں ہی شرع شریف کا خیال آیا"

"دربار معلّیٰ" کو خیال کیوں آیا۔ اسے وہی جان سکتا ہے۔ لیکن "الفضل" کی سطور سے ظاہر ہے۔ کہ وہ شرع شریف کی بجائے انگریزی قانون کی رو سے مقدمہ کا فیصلہ کرانا چاہتا ہے۔ اس کا اسے حق ہے۔ لیکن اس سے یہ ثابت

دکن کے لنگائتوں کی رکشا کرو!

(از قلم پنڈت جگت کمار امر آریہ اپدیشک حیدر آباد دکن)

رشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش کے گیارہویں سملاس میں ایک لنگانکت مت کا ذکر کیا ہے۔ جن کے سدھانت چکرانکت اور شیو لوگوں کی مانند بتلائے ہیں۔ اور فرق ہے۔ کہ وہ ناراین اور شیو کے سوا کسی کو نہیں مانتے اور مہادیو ہی کو مانتے ہیں وغیرہ ❊

دیگر مت کے لوگ مورتی پوجک ہیں۔ دیگر پوراݨکوں کی طرح ان کے بھی جگت گورو ہوتے ہیں۔ جن کے مٹھ کاشی۔ گدگ (علاقہ کرناٹک) وغیرہ کئی مقامات پر ہیں۔ اور بہت بڑے بڑے ہیں۔ پنجاب میں جیسے ایک دوسرے کا آدر ستکار کے نام لیتے ہوئے لالہ جی، مہاشہ جی یا سردار جی وغیرہ لفظوں کا استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح ان لوگوں میں 'اپا' شبد کا پریوگ ہوتا ہے۔ یہ قوم زیادہ تر دکن اور دکن میں بھی زیادہ تر علاقہ کرناٹک میں آباد ہے ❊

پنجاب میں مورتی پوجا کے مضمون پر بات چیت کرتے ہوئے جب کہا جاتا ہے۔ کہ پرماتما تو مندر کی چار دیواری میں بند ہے مندر میں مورتی کے سامنے تو دھرم کیا۔ باہر کی خبر مورتی جان نہیں سکتی۔ وہاں پاپ بھی کر سکتے ہیں۔ یہ نراکار نہ ماننے سے ہی خرابی ہوئی ہے۔ تب کئی جگہ ایسا سننے میں آیا کرتا تھا۔ کہ ایسا مت بھی ہے۔ جو کہ ٹھاکر جی کو گلے میں بندھواتا ہے۔ وہ مت لنگا مت ہی ہے ❊

دھرم گرنتھ:- گدگ (علاقہ کرناٹک) ایس میں نے ان کے جگت گورو جی مہاراج سے بھینٹ کی۔ تب بات چیت میں پوچھا۔ کہ آپ کا دھرم گرنتھ کون سا ہے۔ تو انہوں نے بتلایا مگر ہمارے دھرم گرنتھ کا نام آگم بتلایا جاتا ہے۔ وہ کہاں ہے۔ کس کے پاس ہے کسی نے دیکھا ہے۔ یا پڑھا ہے۔ کچھ معلوم نہیں اس کے سوائے ان کے اور بھی کئی ستوتر وغیرہ ہیں۔ جو کہ بیشتر کنڑی زبان میں ہیں ❊

لنگ:- لنگائت لوگ۔ ایک گول پتھر پر بھورے رنگ کے روغن کا پلستر چڑھاتے ہیں۔ اور اس کی شکل ٹھیک .... جیسی ہی بناتے ہیں۔ اور اس کو کپڑے میں لپیٹ کر سونے یا چاندی (زیادہ تر چاندی) کی ڈبیہ میں رکھ کر ایک موٹا دھاگا جس کو یہ لوگ شیو کا گُندا کہتے ہیں باندھکر گلے میں لٹکاتے ہیں۔ جس ڈبیہ میں لنگ کو رکھتے ہیں۔ اس کی شکل مندر نما ہوتی ہے۔ لنگ دھارن کرنے کے لئے یگیوپویت سنسکار کی طرح ان کے یہاں بھی سنسکار کیا جاتا ہے اس لنگ کو مرد عورت سب لنگا مت جاتی والے دھارن کرتے ہیں ❊

لنگ پوجا:- روزانہ اس لنگ کو ڈبیہ میں سے نکال کر اشنان کراتے اور اس پانی کا چرنامرت لیتے اور اپنے کھانے کی چیزوں پر بھی چھڑکتے ہیں۔ چرنامرت لینے کا طریقہ عام طور پر یہ ہے۔ کہ ہاتھ میں ہی لنگ کو دھوتے ہیں۔ اور لنگ کو انگلیوں میں دبا کر اور منہ سے لگا کر پانی پی جاتے ہیں یہ لوگ تین پرکار کے لنگ مانتے ہیں۔ اول اشٹ لنگ۔ دوم پران لنگ۔ سوم۔ بھاو لنگ ❊

۱۔ اشٹ لنگ:- یہ ہی ہے۔ جس کو کہ یہ لوگ ڈبیہ میں رکھتی ہیں۔ اس کی پوجا کو لنگ پوجا کی پہلی سیڑھی (دیگر مورتی پوجکوں کی طرح) بتاتے ہیں ❊

۲۔ پران لنگ:- کی پوجا میں اس ڈبیہ والے لنگ کی پوجا نہیں۔ بلکہ من میں اس لنگ اور پرانوں کا دھیان کرتے ہیں۔ یہ مدھیم پوجا یا دوسری سیڑھی جانو۔

۳۔ بھاو لنگ کی پوجا میں ان دونوں قسموں کے لنگوں کی پوجا نہیں رہتی۔ بلکہ اس میں نراکار لنگ کا چنتن کیا جاتا ہے یہ پوجا اعلیٰ مانی جاتی ہے۔ یعنی اس دشا میں یہ اور دیگر مورتی پوجک برابر ہیں لیکن موخر الذکر دو طرح کی پوجا کرنے والا کوئی نہیں ❊

گورو پوجا:- لنگ کی طرح گورو کے بھی پاؤں دھو کر چرنامرت لیتے اور اپنے کھانے کی چیزوں پر بھی اس جل کو ڈالتے ہیں۔ اور یہ عمل کرنے کے بعد خود کھاتے اور دوسروں کو کھانے کو دیتے ہیں۔ گورو کے قریب نہ ہونے پر لنگ کو دھو کر ہی کام چلا لیتے ہیں۔ جنم کے برہمن لوگ ان کے گھر کا بھوجن وغیرہ سیون نہیں کرتے۔ اور یہ جنم کے برہمنوں وغیرہ کے گھر کا نہیں کھاتے۔ ان میں ایک فرقہ ایسا بھی بتایا جاتا ہے کہ نہ کسی کا دیکھا ہوا پکا ہوا کھانا کھاتا ہے اور نہ جل وغیرہ کسی کا دیکھا ہوا پیتا ہے جب کوئی لنگا مت مر جاتا ہے۔ تو یہ لوگ اس کو جلاتے نہیں۔ بلکہ دفن کرتے ہیں۔ اور دفن کرنے سے پہلے ان کا گورو متوفی کے سر کو پاؤں لگاتا ہے۔ اور یہ ان کا پختہ یقین ہے۔ کہ ایسا عمل کرنے سے ضرور مکتی ہو جاتی ہے۔ پھر مکتی سے واپسی نہیں مانتے۔ یہ لوگ پورو جنم کو تو مانتے ہیں لیکن پُنر جنم کو نہیں مانتے ❊

ماتھے پر راکھ لگاتے ہیں۔ اور چوٹی نہیں رکھتے۔ لباس پہننے کا ڈھنگ عام دکھشنی لوگوں جیسا ہی ہے۔ یہاں پر عورتیں ساڑھی ہی باندھتی ہیں۔ لہنگا وغیرہ اس طرف کہیں نہیں دیکھا جاتا۔ ایک خاص بات پنجاب کے خلاف یہ بھی ہے کہ کالے یا نیلے رنگ کے کپڑوں کو شبھ سمجھا جاتا ہے اور سہاگن عورتیں سروں پر کپڑا نہیں اوڑھتیں۔ حالانکہ پنجاب اور یوپی وغیرہ میں لال کپڑے کو عورتیں شبھ مانتی ہیں۔ اور سہاگنیں ننگے سر پھریں۔ تو اس کو معیوب سمجھا جاتا ہے ❊

تعلیم:- تعلیم یافتہ لوگ ان میں ۱ فیصدی سے زیادہ نہ ہونگے۔ اور یہ بھی کنڑی جاننے والے ہیں۔ یہ لوگ ہندو ہیں۔ اور خود کو ہندوؤں میں شمار کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے مسلمان لوگ ان کو مسلمان بنانے کی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی جہالت کا فائدہ اٹھا کر طرح طرح کی چالاکیوں سے انہیں ہندوؤں سے الگ کرنے اور مسلمانوں میں شامل کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ آج کل جبکہ چاروں طرف حقوق کی جدوجہد اور تعداد کی زیادتی کا سوال اٹھا ہوا ہے۔ ایسے نازک موقعہ پر ہندو مہاسبھا اور ہندو لیڈروں کو ان کی طرف سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ اور ان کی رکشا کے کام کو شروع کر دینا چاہئے۔ اس پرانت میں نہ ہندو سبھا کا کچھ کام ہے۔ نہ آریہ سماج کا۔ اس لئے انکی رکھوالی بھی وہاں کے ہندوؤں کا فرض ہے۔ جنکی اپنی حالت بہتر ہے۔ اس علاقے میں آریہ سماج کا پرچار اور اس کے ذرائع پر آئندہ کسی اشاعت میں لکھوں گا۔ اب تو صرف ان کے مختصر انکشافات بتلا کر ہندو لیڈروں کا دھیان ان کی حفاظت کی طرف دلانا ہی مقصد سمجھا گیا ہے۔ کاش! میری آواز بہرے کانوں نہ پڑے ❊

آریہ میگھ سبھا کا کام

۲۶ جون کو قلعہ سوبھا سنگھ کے نزدیک مقام اوساہ میں آریہ میگھ جاتی کی ایک کانفرنس زیر صدارت شری پنڈت ہریش چندرا جی منعقد ہوئی اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوئے

۱۔ آریہ میگھ جاتی کی یہ کانفرنس آریہ سماج اور آریہ میگھ ادھار سبھا سیالکوٹ کے اس کام کا جو اس نے پچھلے سالوں اس جاتی کی بہتری و بہبودی کے لئے تن من دھن سے کیا ہے۔ دھنیہ واد کرتی ہے۔ اور امید کرتی ہے۔ کہ آگے کو بھی اسی سچی لگن سے مندرجہ بالا سبھائیں کام کریں گی ❊

۲۔ یہ کانفرنس پنجاب گورنمنٹ کا دھیان میگھ جاتی کی کمزور مالی حالت کی جانب کھینچتی ہے اور پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ اس کو بہتر بنانے کے لئے خاص ذرائع استعمال کرے۔ اور فوج پولیس کی ملازمت کا دروازہ کھول دے اور اس جاتی کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو سرکاری ملازمت میں لینے کا خاص بندوبست کرکے عنایت فرمائے

(۳) یہ کانفرنس پنجاب گورنمنٹ سے پر زور اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ اس قوم کو زراعت پیشہ اقوام میں قرار دے ❊

(۴) یہ کانفرنس میگھ ادھار سبھا سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ ایک ڈیپوٹیشن مرتب کرے۔ جس میں اس جاتی کے نوجوان بھی شامل ہوں اور سرکاری اعلیٰ افسران کی خدمت میں حاضر ہو کر تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے ملازمت کا خاص انتظام کرے ❊

(۵) یہ کانفرنس آریہ میگھ ادھار سبھا سیالکوٹ سے مؤدبانہ درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اپنی سبھا میں اس جاتی کی نمائندگی کے لئے اس جاتی کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو لیوے ❊

(۶) یہ کانفرنس راجہ مونجے پیکٹ کی زور دار الفاظ میں تائید کرتی ہے ❊

(لوئیک موہن لال سکرٹری میگھ ادھار سبھا)

یادِ رفتگان

(نمبر ۵۹)

شری سر ناہر سنگھ ورما کے سی ایس آئی۔ راجہ ادھیراج شاہ پورہ (راجپوتانہ)

(از پنڈت وشنودت جی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

راجہ ادھیراج سر ناہر سنگھ ورما سوامی دیانند کے ان شِشیوں میں سے تھے۔ جن کی یادیں شتہ کے لئے آریہ سماج کی تاریخ میں تازہ رہے گی۔ مہاراجہ ناہر سنگھ کو اپنے جیون میں سوامی دیانند کے شری چرنوں میں بیٹھنے کا موقع نصیب ہوا۔ ویدک دھرم اور مت کے راج پر کرن کا سوامی دیانند جی کے شری مکھوں سے مہاراجہ صاحب نے گیا۔ سوامی دیانند نے اپنی زندگی میں اپنے بعد کام کو جاری رکھنے کے لئے پروپکارنی سبھا بنائی۔ جس میں مہاراجہ صاحب کا خاص درجہ رہا۔

آج ۷۷ برس کی عمر حاصل کرنے کے بعد مہاراجہ ادھیراج سر ناہر سنگھ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ مہاراجہ صاحب آریہ سماج کی دنیا کے سامنے چمکتے ہوئے ستارے کی مانند رہے۔ متھرا میں جنم شتابدی اور اجمیر کی جوبلی اور دیگر موقعوں کی سدھی کے وقت مہاراجہ صاحب ذاتی طور پر اپنی حاضری سے اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے رہے۔ پروپکارنی سبھا کے منتری پد کے کام کو عرصہ دراز تک کرتے رہے۔ اور آریہ سماج کی دنیا کو اپنا ممنونِ احسان کرتے رہے۔

لیکھک کو بھی مہاراجہ صاحب کی خدمت کرنے کا موقع ۱۸۹۹ء میں ملا تھا۔ اور قریباً ۱۲ برس مہاراجہ صاحب کے ساتھ ملازمت میں رہنے کا موقع ملا۔ مجھے مہاراجہ صاحب کے جیون کو نزدیک سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کا اظہار اِن چند سطور میں کیا جاتا ہے۔

آریہ سماج سے مہاراجہ صاحب کو خاص پریم تھا۔ اس کا ثبوت اس امر سے ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج کے مندر کے لئے ایک خاص مکان اچھی رونق کی جگہ پر بنا ہوا تھا۔ اور ایک مکان اتارے کے لئے انہوں نے دیا ہوا تھا۔ ایک دفعہ انہوں نے ایک گاؤں آریہ سماج کے اخراجات کے لئے سپرد کر دیا تھا۔ مگر آریہ سماج کے مقامی کارکنوں سے تسلی بخش کام نہ کئے جانے کے باعث اس انتظام میں تبدیلی کرنی پڑی۔

آریہ سماج کی انترنگ سبھا مہاراجہ صاحب کی حاضری میں ہوا کرتی تھی۔ مہاراجہ صاحب آریہ سماج کے پردھان تھے۔ آریہ سماج کے ہر ایک کام میں خاص دلچسپی لیتے تھے۔ ریاست کی طرف سے ایک سکول جاری تھا۔ جس کا نام راج سکول تھا۔ الہ آباد یونیورسٹی کے امتحان انگریزی مڈل تک اس میں پڑھائی ہوتی تھی۔ دھرم شکشا کا خاص پربندھ تھا۔ اس کے ہفتہ وار اور ماہوار امتحان ہوتے تھے۔ اور لڑکوں کو انعام دیئے جاتے تھے اب ہائی سکول ہے۔

مہاراجہ صاحب اپنے محل میں روزانہ دربار کیا کرتے تھے۔ دونوں وقت مہاراجہ صاحب کو پرنام کرنے لوگ آتے تھے۔ صبح کے وقت جبکہ وہ سیر کے لئے جاتے تھے اور شام کو جب وہ عام ملاقات اور بات چیت کے لئے گدی پر بیٹھتے تھے۔ دو وقت انہوں نے اخبار سننے کا بھی مقرر کیا ہوا تھا۔ اخبارات اردو انگریزی۔ ہندی بہت سے آتے تھے۔ اور ایک شخص اخبارات میں سے چیدہ خبریں پڑھ کر سناتا تھا۔

مہاراجہ صاحب دنیا کے پریمی تھے اس زمانہ میں افریقہ میں بوئروں کے ساتھ انگریزوں کی لڑائی ہو رہی تھی۔ خاص نقشہ مقامات جنگ کا منگوایا ہوا تھا اور روزانہ لڑائی کا حال کیا ہے۔ اور کس رفتار سے چل رہی ہے۔ نقشہ پر دیکھا کرتے تھے۔

شام کے دربار میں آریہ سماج کے متعلق بعض اوقات دلچسپ گفتگو چھڑ جاتی تھی۔ شاہ پورہ میں اس زمانہ میں جناب دیوکرشن دار وغہ لکڑ خانہ ایک مشہور صاف گو آریہ سماجی تھے۔ ایک دفعہ مہاراجہ صاحب نے ان سے پوچھا۔ کہ آریہ سماج کا پرچار ریاست میں کس طرح ہو سکتا ہے؟ ماسٹر دیوکرشن بول اٹھے۔ مہاراجہ صاحب۔ حضور کے آریہ سماجی ظاہر ہونے کی وجہ سے آریہ سماج کا پرچار نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ ریاست میں ملازمت حاصل کرنے کے لئے آریہ سماجی ہونے کا ڈھونگ رچ لیتے ہیں“ اس پر بڑی ہنسی ہوتی رہی۔ اور مہاراجہ صاحب اس صاف گوئی سے بڑے خوش ہوئے۔

مہاراجہ صاحب کے آریہ سماجی ہونے کی وجہ سے ہر ایک چھوٹا بڑا ان سے ملنے والا آریہ سماج سے ہمدردی ظاہر کرتا تھا۔ مہاراجہ صاحب بہو شرت تھے۔ یعنی سنسکرت انہوں نے بڑی علمی واقفیت کا ذخیرہ جمع کیا تھا۔ انہوں نے ہر ایک پران سوتر گرنتھ۔ اوپنشد۔ وید۔ براہمن گرنتھ وغیرہ سنے ہوئے تھے۔ اتہاس کی کتابیں اور مشہور انگریزی کتب بھی بذریعہ ترجمہ سنا کرتے تھے۔

ورزش اور ہوا خوری کے بڑے حامی تھے۔ بلاناغہ ہر روز انہیں گھوڑے کی سواری کرتے ہوئے ہوا خوری کے لئے جاتا ہوا دیکھتے تھے۔ اور بالعموم خود اپنے راجکماروں کی بچپن میں ورزش اور کھیل کا بخوبی ذکر کیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ ان دنوں لاہور میں رہتیوں کی شدھی پر بڑا شور مچا۔ جس پر بھگت رنمل مرحوم کو ایک سہبھوج میں شامل کرنے سے انکار کر دیا گیا تھا۔

آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں یہ خبریں نے سنائی۔ اس پر وہاں کے کئی آریہ سماجی گھبرا گئے۔ مہاراجہ صاحب تک شکایت پہنچی۔ کہ لاہور میں رہتیوں کی شدھی کی خبر شاہ پورہ میں پھیلنے سے آریہ سماج کی بڑی بدنامی ہوئی ہے اور عوام یہ کہتے ہیں کہ آریہ سماجی چماروں کے ساتھ برت لیتے ہیں مہاراجہ صاحب نے شام کے دربار میں کھلے بندوں کہا۔ کہ ان کو یہاں لے آؤ۔ میں خود ان کے ساتھ ایک پنگتی میں بیٹھ کر کھاؤں گا۔ اس رائے کے اظہار پر یہ طوفان بے تمیزی ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔

مشہور پنڈت بھیم سین نے جو کسی وقت اپنے آپ کو سوامی دیانند کا شاگرد کہتے تھے۔ اپنی ایک تحریر میں ایک فرضی خواب درج کیا۔ اور اس میں انہوں نے ظاہر کیا کہ سوامی دیانند خواب میں انہیں کہہ گئے ہیں کہ جن سدھانتوں کا اُن کی کتب میں ذکر کیا گیا ہے۔ دراصل وہ انہیں نہیں مانتے۔ یہ بات سن کر مہاراجہ صاحب نے بڑے زور دار الفاظ میں تردید کی۔ اور کہا کہ سوامی دیانند دُکاندار نہیں تھے۔ وہ اپنے خیالات کے زبردست حامی اور پرچارک تھے۔

ایک دفعہ مہاراجہ صاحب کے سامنے شدھی کا ذکر ہوا تھا۔ تو انہوں نے راؤ صاحب نودہ کا ذکر چھیڑ دیا۔ کہ انہوں نے ایک پتر بہاری لعل عیسائی کے شدھ کرنے کے متعلق لکھا تھا۔ تو سوامی جی نے جواب میں کہا تھا کہ بہاری لعل کو ہون یگیہ کرا دو یہی اُن کی شدھی ہے۔ مہاراجہ صاحب فرماتے تھے۔ سوامی جی صرف خیالات کی تبدیلی کو کافی سمجھتے تھے۔

مہاراجہ صاحب کے محلوں میں سوامی دیانند کی ستھاپنا کی ہوئی اگنی ابھی تک موجود ہے۔ اور خاص آدمی اس ہون کی اگنی کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھنے کے لئے مقرر کیا ہوا ہے یہ اگنی شاہ پورہ میں ابھی تک قائم ہے۔

مہاراجہ صاحب سوامی دیانند کے شاہ پورہ میں آنے کے زمانہ کو بڑے تشکر سے یاد کرتے تھے۔ اور سوامی جی کی صاف گوئی کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے۔ اور جب سوامی جی کو جودھپور جانے کے لئے نمنترن آیا۔ تو کہنے لگے۔ کہ وہ وہاں جا کر اس صاف گوئی سے کام نہ لیں۔ مگر سوامی جی نے نہ مانا اور جودھپور میں جا کر سوامی جی نے جو کشٹ اٹھایا وہ ایک تاریخی بات ہے۔

سوامی جی کی سوانح عمری میں درج ہے۔ کہ جودھپور میں سوامی جی کو زہر دیا گیا۔ مگر مہاراجہ شاہ پورہ ہمیشہ اس واقعہ کی تردید کیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ وہ تحقیقات کر چکے ہیں۔ اور اُن کا یقین ہے کہ یہ واقعہ غلط ہے۔

مرحوم کرنیل مہاراجہ پرتاپ سنگھ مہاراجہ جودھپور کے چچا مہاراجہ ادھیراج سر ناہر سنگھ ورما کے رشتہ دار نزدیکی تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے ذکر کیا۔ کہ مہاراجہ پرتاپ سنگھ نے انہیں کہا۔ کہ دیکھو ہم نے انگریزوں کے ساتھ رسوخ حاصل کر کے کس قدر مرتبہ حاصل کیا ہے۔ مہاراجہ ادھیراج نے جواب میں کہا۔ کہ تمہاری عزت کا میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مگر باوجودیکہ مہاراجہ پرتاپ سنگھ کی طرح وہ بار سوخ نہیں تھے مگر کے سی آئی ای کا خطاب حاصل کیا۔ انگریزوں میں نیک نام ہوئے۔ توپوں کی سلامی حاصل کی۔ ریاست شاہ پورہ سات لاکھ آمدنی سالانہ

کی ریاست کہلاتی ہے۔ آدھی تو خود مختار ہے۔ اور آدھی رانا اودے پور کے ماتحت ہے۔ ماتحتی میں کچھ خراج اتنا نہیں کرنا پڑتا تھا مگر مہرہ دیوالی کے دربار میں اودے پور میں حاضری دینا پڑتی تھی۔ مگر گورنمنٹ آف انڈیا میں مقدمہ کر کے آپ نے اس سے آزادی حاصل کر لی تھی۔ مرحوم مہاراجہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ان کا دل بہت چاہتا ہے کہ آریہ سماج کے سالانہ جلسوں اور خاص تقریبوں میں شامل ہوا کریں۔ مگر اُسے پولیٹکل اہمیت دے دی جاتی ہے ۔

ریاست شاہ پورہ کے قائم کرنے والے رانا اودے پور کے بھائی بیٹوں میں سے تھے شاہ جہان نے ان کو خود مختاری کی سند دی تھی۔ اس لئے انہوں نے اپنی راجدھانی کا نام شاہ پورہ رکھا۔ کسی وقت اودے پور جودھ پور بوندی کوٹہ۔ ٹونک جے پور وغیرہ ریاستوں کا بہت سا علاقہ ان کے پاس تھا۔ مگر اب موجودہ ریاست ٹونک اور بوندی کا ایک پولیٹکل ایجنٹ ہے۔ جو دیولی میں رہتا ہے۔ ان تین ریاستوں کے مجموعہ کو ہاڑوتی اور ٹونک ایجنسی کہتے ہیں۔

پنڈت پورنانند کو مہاراجہ صاحب نے ریاست میں پرچار کرنے کے لئے بلایا تھا۔ ان کی صاف گوئی کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک سادھو سوامی ستیہ دیو کو پرچار کرنے کے لئے بلایا تھا۔ اسے خرچ اپنی جیب خاص سے دیتے تھے اور چاہتے تھے کہ ان کے جیتے جی ریاست میں ویدک دھرم کا پرچار ہو جاوے ۔

سوامی جی کا دیا ہوا کھدر کا لباس ان کے پاس تھا۔ جو انہوں نے بطور یادگار اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔ اور جنم شتابدی متھرا میں انہوں نے بڑے فخر سے دکھلایا تھا۔ اپنی ریاست میں وہ کمار یگری اور سودیشی دستور کار کے بڑے حامی تھے۔ چنانچہ شاہ پورہ میں کھدر کے کپڑے بڑے اچھے بنتے ہیں ۔

شاہ پورہ میں رام سنیہی مت کی گدی ہے جس کے مہنت بھی بڑی عزت رکھتے ہیں۔ اور بڑی بھاری آمدنی ہے۔ ان کے چیلے بمبئی۔ گجرات۔ احمد آباد کی طرف بہت ہیں۔ اور ان کے سالانہ میلے پر رام دوارہ میں مہاراجہ اور دھیراج جایا کرتے تھے ۔

مہاراجہ اور دھیراج کی بڑی خواہش تھی کہ جو پرمان مختلف سدھانتوں کے متعلق سوامی جی نے لکھے ہیں۔ ان سے نئی تلاش کے بعد ویدوں میں اور ایک بڑی بھاری ڈکشنری کی طرز کا ذخیرہ پرمانوں کا تیار کیا جاوے۔ اس امر کے لئے ایک دفعہ اپنے راج گورو جمادت اور مہاراجہ قرولی کے راج گورو کا شاستر ارتھ تحریری سنسکرت میں اس مضمون پر کرایا۔ کہ "کیا براہمن گرنتھ وید ہیں"؟ یہ شاستر ارتھ انہوں نے پرچار ارتھ چھپوا دیا تھا۔ فرماتے تھے کہ انہوں نے ایک آریہ سنیاسی کو یہ کام کرنے کے لئے کہا۔ مگر اس سادھو نے خرچ کے لئے اور لائبریریوں میں کتابیں تلاش کرنے اور کتابیں خریدنے کے لئے مالی امداد طلب کی۔ مہاراجہ صاحب نے انہیں ۱۰۰ روپیہ ماہوار دینا کیا۔ اور اس طرح لگاتار ان سنیاسی جی کو یہ رقم دیتے رہے اور وعدہ کیا کہ اگر زیادہ ضرورت ہوگی۔ تو زیادہ رقم دینے میں بھی انہیں دریغ نہ ہوگا۔ اس طرح ۵ ہزار روپیہ کی بڑی بھاری رقم انہوں نے ان کو ادا کی۔ مگر پھر بھی انہوں نے اس کام کو مکمل نہیں کیا۔ ایک معمولی کتاب ان سنیاسی نے لکھی جس میں کوئی نئے پرمان نہیں تھے۔ وہی پرمان تھے۔ جو بالعموم ستیارتھ پرکاش میں پائے جاتے ہیں۔ مہاراجہ صاحب کہتے تھے کہ کسی سے سختی نہ کی جاوے۔ دیکھو ان کی تصویر میرے کمرہ میں لگی ہوئی ہے۔ اگر آدمی دھوتی اٹھا لے تو آپ ہی ننگا ہوتا ہے۔ ہم ایسے آدمیوں کی بدگوئی نہیں کرنا چاہتے۔ مگر ایسے آدمیوں کا اس قسم کا فعل قابل اعتراض ہے ۔

کسی نے کہا آپ با اختیار مہاراجہ ہیں آپ کو اپنی ریاست میں مکمل اختیارات حاصل ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ انگلینڈ کے بادشاہ ہندوستان کے شہنشاہ ہیں۔ اور شہنشاہ اسی صورت میں شہنشاہ کہلا سکتا ہے۔ جبکہ اس کے ماتحت کچھ چھوٹے بادشاہ ہوں۔ اس لئے ہندوستان بھر میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں۔ ان کی حالت پتلیوں والی ہے۔ پتلی والا جب چاہتا ہے۔ پتلیوں کو نکالتا ہے۔ اور جس طرح چاہتا ہے۔ چلاتا ہے۔ دربار شاہی کے لئے اس طرح ریاستوں کی اشد ضرورت ہے۔ جو حکومت ہند کے ماتحت ہیں ۔

ریاست میں سارا کاروبار ہندی (آریہ بھاشا) میں ہوتا تھا۔ ہر ایک محکمہ کے افسر کا القاب مقرر تھا۔ محکمہ پولیس کے سپرنٹنڈنٹ۔ دیوان ریاست۔ سول جج فوجداری مجسٹریٹ۔ ہیڈ ماسٹر راج سکول وغیرہ کے القاب مقرر تھے۔ مثلاً جب ہیڈ ماسٹر سکول کے نام پروانہ جاتا تھا۔ تو اس کو سرسوتی نندن لکھا جاتا تھا۔ سول جج کو نیائے مورتی وغیرہ لکھا جاتا تھا۔ حکیم مرکز علی ریاست میں ایک مسلمان جج عدالت دیوانی تھے۔ وہ بھی اپنے ریڈر سے ہندی میں فیصلہ لکھوایا کرتے تھے ۔

سمت ۱۹۵۶ میں راجپوتانہ میں اور سارے ہندوستان میں بڑا بھاری قحط پڑا۔ شاہ پورہ بھی اس کے اثر سے خالی نہ رہا۔ مہاراجہ صاحب نے قحط زدہ یتیموں کے لئے یتیم خانہ کھولا۔ امدادی کام جاری کئے۔ علاج کے لئے حکیم وید اور ڈاکٹر رکھے ۔

حکیم ست رام آریہ مسافر شاگرد ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک تھے۔ پھر آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے اپدیشک ہو گئے۔ ان دنوں میں پرچار کرتے ہوئے وہ شاہ پورہ میں آئے۔ وہاں انہوں نے اپدیشکی کے علاوہ حکمت کا کام شروع کر دیا۔ لوگوں کو علاج سے اکثر فائدہ ہو گیا۔ مہاراجہ صاحب نے مستقل طور پر انہیں وہاں رکھ لیا۔ اور پھر وہ آہستہ آہستہ دیوانی کے جج ہو گئے اور ریاست میں ہی ان کا دیہانت ہو گیا ۔

ریاست شاہ پورہ میں اکثر آگرہ کی طرف کے اہل کار زیادہ رہتے تھے۔ مگر آہستہ آہستہ ان کی رائے پنجابیوں کے حق میں زیادہ ہو گئی تھی۔ پنڈت پورنانند۔ پنڈت مول راج۔ پنڈت بھگت رام ڈنگہ۔ اسی وغیرہ کئی سجن ان کے پاس رہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ پنجابی زیادہ دلیر۔ صاف گو اور سچے ہوتے ہیں۔ ہمیشہ اس کے بعد ذمہ داری کے کام کے لئے پنجابیوں کو بلاتے رہے ۔

مہاراجہ شاہ پورہ جب پروپکارنی سبھا یا آریہ سماج کے متعلق کچھ غور کرتے تھے۔ تو اسی پر وہ اسی طرح غور کرتے تھے۔ جس طرح معمولی راج کاریوں میں غور کرتے تھے الغرض پروپکارنی سبھا اور آریہ سماج کے کاموں میں خاص دلچسپی لیتے تھے ۔

بریلی کے پنڈت جوالا پرشاد ڈاک ورزی میں ڈاک خانہ کے پوسٹ ماسٹر تھے۔ ان کے متعلق بریلی سے پتر آیا تھا۔ کہ ان سے شاہ پورہ آریہ سماج میں کام لیا جاوے۔ یہ آریہ سماج کے بڑے پریمی ہیں۔ جب سرکاری یتیم خانہ قحط زدہ بچوں کی پرورش کے لئے کھولا گیا۔ تو اس کا ان کو آنریری مینیجر بنایا گیا اور محکمہ میں ان کے رفاہ عام کا کام کرنے کی وجہ سے سفارش کی گئی۔ چنانچہ پنڈت جوالا پرشاد ترقی پا کر تبدیل ہو گئے۔ جب پنڈت جوالا پرشاد تبدیل ہوئے۔ تو انہیں راج کی طرف سے خلعت دیا گیا ۔

مہاراجہ صاحب کی موجودگی میں بڑی آزادانہ گفتگو ہوتی تھی۔ چنانچہ یاد ہے کہ ایک دفعہ مہاراجہ صاحب امدادی کام دیکھنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ وہاں امدادی کام کے ایک سرکاری مسلمان ملازم کھڑے تھے۔ اس مسلمان نے جو افسر تھے۔ خود بخود مردہ جلانے کی خوبیاں بیان کرنی شروع کر دیں دوسرے اصحاب نے بھی اس گفتگو میں حصہ لیا۔ اور بڑی دلچسپ گفتگو ہوتی رہی ۔

پنجاب میں جب سمت ۱۸۹۰ میں ماس کا سوال پیدا ہوا تھا۔ اور آخر آریہ سماج کی بدقسمتی سے دو پارٹیاں ہو گئی تھیں۔ تو اس وقت پروپکارنی سبھا کی یہ منشا مانگی گئی تھی۔ کہ ماس کھانا ویدانوکول ہے یا اس کے ورودھ۔ تو پروپکارنی سبھا نے یہ قرار دیا تھا۔ کہ ماس کھانا وید ورودھ ہے۔ مہاراجہ شاہ پورہ مرحوم کے سامنے جب کبھی یہ سوال پیش ہوا۔ تو وہ ہمیشہ یہی ظاہر کرتے رہے کہ ماس کھانا وید ورودھ ہے

اپنے راجکماروں کو مہاراجہ صاحب نے اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دی۔ ان کا ویدک ریتی سے یگوپویت سنسکار کرایا۔ اور اس تقریب کی یادگار میں برہمچاری نتیانند اور سوامی وشیشوارانند جی نے برشاستھ پرکاش نامی کتاب لکھی۔ جس کے پڑھنے سے راج کماروں کے یگوپویت کے اتسو کا حال معلوم ہوتا ہے ۔

مہاراجہ صاحب شاہ پورہ گورو کل کے حامی تھے۔ اور تپسوی جیون کو سب سے اچھا جیون سمجھتے تھے۔ انہوں نے اپنے راجکماروں کو بھی تپسوی بنانے کا یتن کیا گھوڑے کی سواری سیکھنے کی ہر ایک کو ہدایت کرتے تھے ۔

راجپوتانہ کے راجوں اور مہاراجوں میں آریہ سماج کا وہ پرچار کرنا چاہتے تھے۔ ایک دفعہ ان کا ارادہ یہ تھا۔ کہ آریہ راجا مہا راجوں کا ایک ڈیپوٹیشن ریاستوں میں جائے اور ان میں آریہ سماج کا پرچار کرے۔ کئی جگہ غلط فہمی سے راج کی طرف سے آریہ سماج کی سبھا بنانا اور پرچار کی ممانعت تھی۔ جیسا کہ کسی زمانہ میں ریاست فرید کوٹ بھوپال بہاول پور۔ کشمیر وغیرہ میں صورت تھی۔ مہاراجہ صاحب اپنے ذاتی اثر سے آریہ سماج کے خلاف اس مخالفت کو دور کرنا چاہتے تھے۔ مہاراجہ صاحب شاہ پورہ کی ہی دلیری

کا اثر تھا۔ کہ اُن کے ارد گرد کئی رئیسوں میں آریہ سماج کا پرچار تھا۔ جب میں شاہ پورا جا رہا تھا۔ تو اس وقت شاہ پورہ تک ریل نہیں تھی۔ روپاہیلی کا سٹیشن تھا۔ جہاں شاہ پورہ جانے والوں کو ٹھہرنا پڑتا تھا۔ مرحوم راؤ صاحب رام بلاس سارڈا نے ایک چٹھی مجھے ٹھاکر صاحب روپاہیلی کے نام دیا۔ جہاں روپاہیلی کے ٹھاکر صاحب نے میرا بڑا عمدہ استقبال کیا۔ وہاں آریہ سماج کے متعلق انہوں نے بڑے اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ اسی سے معلوم ہوتا تھا کہ ٹھاکر صاحب کو آریہ سماج سے بڑا پریم ہے ؛

شاہ پورہ کے ارد گرد بنیڑہ۔ کھرڈا۔ مسودہ وغیرہ کے کئی ٹھاکر اور راجا ہیں۔ جو براہِ راست اب آریہ سماج سے تعلق رکھتے ہیں۔ کھرواڑ نریش تو ساماجک سدھارک کاموں کے کرنے میں خاص طور پر مشہور ہیں ؛

ایک دفعہ بوندی ریاست میں شاستر ارتھ کی تیاری ہو گئی۔ آریہ سماجیوں نے اپنے ایک مشہور سنیاسی کو شاستر ارتھ کے لئے بلایا۔ راجہ صاحب بوندی کو آریہ سماج کے متعلق غلط بیانیاں کی گئیں۔ اور یہاں یہ انداز کیا گیا کہ اس سنیاسی کو بے عزت کیا جاوے۔ اور گدھے پر چڑھا کر کالا منہ کر کے ریاست بدر کر دیا جاوے۔ کسی طرح مہاراجہ بہادر تک یہ خبر پہنچ گئی۔ انہوں نے راجا صاحب بوندی کے پاس اپنا خاص پیغام بھیجا اور کہلا بھیجا۔ کہ ایسی حرکت کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہم آریہ سنیاسی کے اپمان کو اپنا ذاتی اپمان سمجھیں گے۔ مہاراجہ صاحب شاہ پورہ کا یہ پیغام اپنا اثر دکھلائے بغیر نہ رہا۔ اور جو حرکت بوندی میں ہونی تھی۔ وہ نہ ہوئی ؛

آریہ سماج کا پرچار راجپوتانہ میں بڑھتا گیا۔ اور راجستھان کی آریہ پرتی ندھی سبھا بن گئی۔ راجستھان کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے مہاراجہ صاحب کو شروع سے ہی حامی و مددگار رہے۔ راجستھان آریہ پرتی ندھی سبھا کو جب کبھی کسی قسم کی سہائتا کی ضرورت ہوتی تھی۔ تو وہ مہاراجہ صاحب شاہ پورہ کے دربار میں پہنچا کرتے تھے +

اجمیر کو مہاراجہ صاحب شاہ پورہ راجپوتانہ کا مرکز سمجھتے تھے۔ اس لئے مرکز کو مضبوط رکھنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ آج اجمیر میں آریہ سماج کی بہت سی سنستھائیں [illegible] صاحب قیصر گنج کو جا کر دیکھیں تو چاروں طرف آریہ سماج کی عالی شان سربفلک عمارتیں نظر آئیں گی۔ ایک طرف ویدک یتر آلیہ کی عالیشان عمارت ہے۔ دوسری طرف دیانند آشرم۔ دیانند اناتھ آلیہ۔ آریہ سماج بھون۔ دیانند اینگلو ویدک ہائی سکول کی عمارتیں ہیں۔ غرضیکہ اب تو آریہ سماج کی خاص طاقت اجمیر میں ہے ؛

جن دنوں میں اجمیر دیانند اینگلو ویدک سکول کھولا گیا تھا۔ اسے اکثر روپیہ کی ضرورت رہتی تھی۔ مہاراجہ صاحب شاہ پورہ وقتاً فوقتاً اسے مدد دیتے رہتے تھے۔ ہزاروں روپیہ سے دیانند اینگلو ویدک ہائی سکول اور آریہ سماج کی دیگر سنستھاؤں کو اجمیر میں مہاراجہ صاحب نے مدد دی ؛

سوامی دیانند کی اپنی وصیت میں ہدایت تھی۔ کہ ان کی مرتیو پر اُن کی سمادھی نہ بنائی جاوے۔ بلکہ ان کے شریر کو سادھارن منشوں کی طرح جلا دیا جاوے۔ اور راکھ کسی کھیت میں ڈال دی جاوے۔ کہ کھاد کے کام آوے۔ مہاراجہ صاحب شاہ پورہ کا ایک باغ اجمیر میں تھا۔ وہاں یہ راکھ ڈالی گئی۔ اور یہ باغ آخر کار مہاراجہ صاحب نے آریہ سماج کو ہی دان دے دیا ؛

مہاراجہ صاحب کی ریاست میں چھوت چھات شراب نوشی وغیرہ کی برائیوں کا بڑا رواج تھا۔ اور ایسے لوگوں میں پرچار بڑا مشکل ہے۔ ایک دفعہ ایک ٹھاکر کی ملاقات کو شاہ پورہ میں میں گیا۔ تو اس نے شراب بھنگ افیون۔ حقہ درجہ بدرجہ پیش کیا۔ پھر تنگ آ کر کہنے لگے۔ کہ آپ تو کچھ استعمال نہیں کرتے۔ آپ کی خاطر تواضع کیا کی جاوے۔ اس سے ناظرین وہاں کی اخلاقی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں ؛

مہاراجہ صاحب کی بڑی بھاری خواہش یہ تھی۔ کہ ان کے بعد آریہ سماج کا خیال ان کی اولاد میں قائم رہے۔ چنانچہ خوشی کی بات ہے کہ مہاراجہ صاحب کی یہ منوکامنا پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ مہاراج کمار امید سنگھ جو اب گدی پر راجہ ادھیراج کی حیثیت میں بیٹھے ہیں۔ آریہ سماج سے پریم رکھتے ہیں۔ راجستھان آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان رہ چکے ہیں۔ ۳۰ ہزار روپیہ سے راج کی طرف سے گورو کل کانگڑی میں ایک چیئر قائم ہے۔ تھوڑے عرصہ میں شاہ پورہ مہاراجہ ادھیراج سے جن گنوں کو میں نے انوبھو کیا تھا ان کا حافظہ تحریر میں لا کر میں احسان کے فرض سے سبکدوش ہو گیا ہوں۔ اب دیگر اشخاص کا فرض ہے۔ کہ وہ بھی مہاراجہ صاحب کے دیگر

گنوں کا ذکر کریں۔ جو انہوں نے ان کے پاس زیادہ عرصہ رہکر محسوس کئے ہیں ؛

گورو کل یاتریوں کے لئے کیمپ مندر

شری ملکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل کانگڑی کی چٹھی آریہ سماجوں کے نام

ہمار ویالیہ گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی

مہتی ۱ ساڑھ سمت ۱۹۸۹

شریمن نمستے!

(۱) گورو کل وارشک اُتسو پر آنے والے یاتریوں کے لئے گورو کل کی طرف سے گھر چھولداریوں کا کافی پربندھ کیا جاتا ہے۔ تاہم تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ برسات اور اندھیری وغیرہ کے وقت اس میں بھی حفاظت کا کافی انتظام نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ اس اُتسو پر آپ نے محسوس کیا ہو گا۔ اس لئے اُتسو پر یاتریوں کے ٹھہرنے کا ایسا انتظام کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ جس میں نہ ورشا کا بھئے ہو۔ نہ اندھیری کا ڈر ہو۔ سامان بحفاظت رہ سکے۔ اور آرام سے نواس کر سکیں۔ اس لئے یہ وچار کیا گیا ہے۔ کہ کافی تعداد میں کیمپ مندر تعمیر کئے جائیں ؛

(۲) کیمپ مندر کے ادھک سنکھیا میں بننے پر جہاں گورو کل آنے والے یاتریوں کو آرام ملیگا۔ وہاں گورو کل کے سیوکوں کو بھی اُتسو کا پربندھ کرنے میں آسانی رہے گی۔ علاوہ ازیں چھولداریوں کے جھگڑے سے بھی سردا کے لئے گورو کل مکت ہو جاوے گا۔ کیمپ مندر کا کمرہ ۱۵ × ۱۲ سائز کا بنانے پر بہت ۵۰۰ روپے میں تیار ہو جاتا ہے۔ اور اس میں ۱۰ آدمی آرام کے ساتھ ٹھہر سکیں گے ؛

(۴) آریہ سماجوں سے پرتی ورش دیویاں اور سجن وارشک اُتسو پر آتے ہی رہتے ہیں اور ان کے آرام کو مدنظر رکھتے ہوئے اور دیگر اوقات میں جب بھی ہریدوار آویں۔ تو ان کے رہنے کا مناسب انتظام ہو سکے۔ اس لئے آریہ سماجوں کے ادھکاری ورگ سے میرا نمرنویدن ہے۔ کہ وہ اس نویدن کو اپنی سماج کی انترنگ سبھا میں پیش کر کے گورو کل بھومی میں اپنی ضرورت کے مطابق کیمپ مندر یا کمرہ بنانے کا انوگرہ کریں۔ اگر آپ کے یہاں کے کوئی سجن اس کاریہ کے لئے اودیت ہوں۔ تو انہیں بھی پریرت کر کے دھن بھجوا دیجئے۔ اور اُن کے چندے سے ہیں بھی سوچن کیجئے۔ تاکہ یہاں سے بھی دھنیواد کیا جا سکے ؛

(۵) یدی کوئی آریہ سماج یا مہانو بھاؤ اس کاریہ میں گورو کل کی سہائتا کرنا چاہتے ہوں۔ پرنتو کارن وش ۵۰۰ بھیجنے میں دقت محسوس کرتے ہوں۔ تو ان کی سہولت کے لئے یہ نشچے کیا گیا ہے کہ ۵۰ روپے پر ایک سیٹ کیمپ مندر میں ریزرو (نشچت) کرالیں۔ اور اس کمرے پر پُرسنارتھی بھائی یا سماج کا نام کندہ کرا دیا جائے۔ اس سماج یا اس بھائی کو سدا کے لئے ادھکار رہے گا۔ کہ گورو کل اُتسو پر اتنی سیٹ لے سکیں ؛

(۶) کیمپ مندروں کے سمبندھ میں گت ورشوں میں بھی اسی پرکار کی اپیل بھیجی گئی تھی۔ جس پر کئی سجنوں تتھا سماجوں نے دھن بھیج کر اپنے اپنے کیمپ مندر تیار کرا لئے ہیں۔ کچھ ایک سے دھن پراپت ہو چکا ہے۔ جن کے کیمپ مندر تیار ہو چکے ہیں۔ اور کچھ ہو رہے ہیں۔ لیکن اتنی ادھک آریہ سماجوں کے ہوتے ہوئے جتنی کہ مجھے آشا تھی۔ اس حساب سے بہت ہی تھوڑی سہائتا پراپت ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ بہت سی آریہ سماجوں نے اس پرم آوشیک کاریہ کی طرف ابھی تک دھیان دینے کا انوگرہ نہیں کیا ہے ؛

[illegible] آریہ سماجوں کے ادھکاری تتھا انیہ آریہ بھائی میری اس پرارتھنا پر دھیان دے کر بہت شیگھر اس کاریہ میں میری سہائتا کریں گے۔ ایسی مجھے پورن آشا ہے۔ جس سے آگامی اُتسو پر آنے والے یاتریوں کو آرام رہے ؛

آریہ جنتا کا سیوک

دیوراج

(ملکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل کانگڑی)

چمتکار

(از منشی پریم چند جی)

(۱)

بی اے پاس کرنے کے بعد چندر پرکاش کو ایک ٹیوشن کرنے کے سوا اور کچھ نہ سوجھا۔ اُن کی ماتا پہلے ہی مر چکی تھی۔ اس سال پتا کا بھی دیہانت ہو گیا۔ اور چندر پرکاش زندگی کے جو میٹھے خواب دیکھا کرتا تھا۔ وہ سب دھول میں مل گئے۔ پتا اونچے عہدہ پر تھے۔ اُن کی کوشش سے چندر پرکاش کو کوئی اچھی جگہ ملنے کی پوری اُمید تھی۔ پر وہ سب منصوبے دھرے رہ گئے۔ اور اب گذر بسر کے لئے تیس روپے ماہوار کی ٹیوشن رہ گئی۔ پتا نے کچھ جائیداد بھی نہ چھوڑی۔ اُلٹے بہو ہی کا بوجھ اور سر پر لاد دیا۔ اور استری بھی ملی تو پڑھی لکھی اور شوقین۔ زبان کی تیز۔ جسے موٹا کھانے اور موٹا پہننے سے مر جانا قبول تھا۔ چندر پرکاش کو سو روپے کی نوکری کرتے شرم تو آئی۔ لیکن ٹھاکر صاحب نے رہنے کا مکان دے کر ان کے آنسو پونچھ دئے۔ یہ مکان ٹھاکر صاحب کے مکان سے ملا ہوا تھا۔ پختہ ہوادار۔ صاف ستھرا اور ضروری سامان سے آراستہ۔ ایسا مکان بیس روپے سے کم پر نہ ملتا۔ کام صرف دو لڑکوں کو پڑھانے کا۔ لڑکا تھا تو آٹھ برس کا۔ مگر بڑا کُند ذہن، کام چور۔ ابھی نویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ سب سے بڑی بات یہ کہ ٹھاکر اور ٹھکرائن دونوں پرکاش کا بہت آدر کرتے تھے۔ بلکہ لڑکا ہی سمجھتے تھے۔ وہ نوکر نہیں۔ بلکہ گھر کا آدمی تھا۔ اور گھر کے ہر ایک معاملے میں اُس کی صلاح لی جاتی تھی۔ ٹھاکر صاحب انگریزی نہیں جانتے تھے۔ اُن کی سمجھ میں انگریزی داں لونڈا بھی اُن سے زیادہ بدھیمان اور تجربہ کار تھا۔

(۲)

شام کا وقت تھا۔ پرکاش نے اپنے شاگرد کو پڑھا کر چھڑی اُٹھائی۔ تو ٹھکرائن نے آکر کہا۔ ابھی نہ جاؤ بیٹا! ذرا میرے ساتھ آؤ۔ تم سے کچھ صلاح کرنا ہے۔

پرکاش نے من میں سوچا۔ آج کیسی صلاح ہے۔ کیوں مندر کے سامنے نہیں کہا۔ اندر جا کر رما دیوی نے کہا۔ تمہاری کیا صلاح ہے۔ بیرو کا بیاہ کر دوں۔ ایک بہت اچھے گھر سے سندیسا آیا ہے۔

پرکاش نے مسکرا کر کہا۔ یہ تو بیرو بابو ہی سے پوچھئے۔

"نہیں میں تم سے پوچھتی ہوں"۔

پرکاش نے مجبور ہو کر کہا۔ "میں اس رشتہ میں کیا صلاح دے سکتا ہوں۔ اُن کا بیسواں سال تو ہے۔ لیکن یہ سمجھ لیجئے کہ پڑھنا ہو چکا"۔

"تو ابھی نہ کروں یہی صلاح؟"

"جیسے مناسب سمجھیں۔ میں نے تو دونوں باتیں کہہ دیں"۔

"تو کر ڈالوں؟ مجھے یہی ڈر لگتا ہے کہ لڑکا کہیں بہک نہ جائے"۔

"میرے رہتے اس کی تو آپ چنتا نہ کریں۔ ہاں۔ اچھا ہو تو کر ڈالئے۔ کوئی حرج بھی نہیں ہے"۔

"سب تیاریاں تمہیں کو کرنی پڑیں گی۔ یہ سمجھ لو"۔

"تو میں انکار کب کرتا ہوں"۔

روٹی کی خیر منانے والے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں ایک بیکاری کی کمزوری ہوتی ہے۔ جو انہیں کڑوی سچ کہنے سے روکتی ہے۔ پرکاش میں بھی یہ کمزوری تھی۔

بات پکی ہو گئی اور دھوم دھام سے بیاہ ہونے لگا۔ ٹھاکر صاحب اُن آدمیوں میں تھے۔ جنہیں اپنے اوپر وشواس نہیں ہوتا۔ اُن کی نگاہ میں پرکاش کی ڈگری اُن کے ۶۰ سال کے تجربے سے کہیں قیمتی تھی۔ بیاہ کا سارا پربندھ پرکاش کے ہاتھوں میں تھا۔ دس بارہ ہزار روپے خرچ کرنے کا ادھکار کچھ کم فخر کی بات نہ تھی۔ دیکھتے دیکھتے ایک پھٹے حال کا نوجوان ذمہ دار منیجر بن بیٹھا۔ کہیں کپڑے والا اُسے سلام کرنے آیا ہے۔ کہیں محلے کا بنیا آ کے گھیرے ہوئے ہے۔ کہیں گیس اور شامیانے والا خوشامد کر رہا ہے۔ وہ چاہتا تو دو چار سو روپے بڑی آسانی سے بنا لیتا۔ لیکن اتنا نیچ نہ تھا۔ پھر اس کے ساتھ کیا دغا کرتا۔ جس نے سب کچھ اسی پر چھوڑ دیا۔ پر جس دن اس نے پانچ ہزار کے زیور خریدے اُس دن اس کا من چنچل ہو اُٹھا۔ گھر آکر چمپا سے بولا۔ ہم تو یہاں روٹیوں کے محتاج ہیں۔ اور دنیا میں ایسے ایسے آدمی بھرے پڑے ہیں جو ہزاروں لاکھوں روپے کے زیور بنوا ڈالتے ہیں۔ ٹھاکر صاحب نے آج بہو کے چڑھاوے کے لئے پانچ ہزار کے زیور خریدے۔ ایسی ایسی چیزیں کہ دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ سچ کہتا ہوں۔ بعض چیزوں پر تو آنکھ نہیں ٹھیرتی تھی۔

چمپا حاسدانہ انداز سے بولی "اونہہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ جنہیں ایشور نے دیا ہے۔ وہ پہنیں۔ یہاں تو رو رو کر مرنے کے لئے ہی پیدا ہوئے ہیں"۔

چندر پرکاش۔ "انہیں لوگوں کو موج ہے۔ نہ کمانا نہ دھمانا۔ باپ دادا چھوڑ گئے ہیں۔ مزے سے کھاتے اور چین کرتے ہیں۔ اسی سے کہتا ہوں۔ کہ ایشور بڑا انیائی ہے"۔

چمپا۔ اپنا اپنا پُرشارتھ ہے۔ ایشور کا کیا دوش؟ تمہارے باپ دادا چھوڑ گئے ہوتے۔ تو تم بھی موج کرتے۔ یہاں تو روٹیوں کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ گہنے کپڑے کو کون روئے۔ اور نہ اس زندگی میں کوئی ایسی آشا ہی ہے۔ کوئی ایسی ساڑھی بھی نہیں رہی کہ کسی اچھے آدمی کے گھر جاؤں۔

[illegible]

زندہ رہا۔ تو ایک دن تم سر سے پاؤں تک زیور سے لدی ہو گی۔

چمپا مسکرا کر بولی۔ چلو ایسی من کی مٹھائی میں نہیں کھاتی۔ نباہ ہوتا جائے یہی بہت ہے۔ گہنوں کی خواہش نہیں ہے۔

پرکاش نے چمپا کی باتیں سنکر شرم اور دکھ سے سر جھکایا کہ چمپا اُسے اتنا پرشارتھ ہین سمجھتی ہے۔

(۳)

رات کو دونوں بھوجن کر کے لیٹے۔ تو پرکاش نے پھر زیوروں کی بات چھیڑ دی۔ زیور اُس کی آنکھوں میں بسے ہوئے تھے۔ "اس شہر میں ایسے بڑھیا گہنے بنتے ہیں مجھے اس کی آشا نہ تھی"۔

چمپا نے کہا "کوئی اور بات کرو۔ گہنوں کی بات سن کر جی جلتا ہے"۔

"ویسی چیزیں تم پہنو تو رانی معلوم ہونے لگو"۔

"زیوروں سے کیا خوب صورتی بڑھ جاتی ہے۔ میں نے تو ایسی بہت سی عورتیں دیکھی ہیں۔ جو زیور پہن کر بھدی دیکھنے لگتی ہیں"۔

"ٹھاکر صاحب بھی تو مطلب کے یار ہیں یہ نہ ہوا کہ کہتے۔ کہ اس میں سے کوئی چیز چمپا کے لئے لیتے جاؤ"۔

"تم بھی کیسی بچوں کی سی باتیں کرتے ہو"

"اس میں بچپن کی کیا بات ہے۔ کوئی اُدار آدمی کبھی اتنی کنجوسی نہ کرتا"

"میں نے تو کوئی ایسا اُدار آدمی نہیں دیکھا جو اپنی بہو کے گہنے کسی غیر کو دے دے"۔

"میں غیر نہیں ہوں۔ ہم دونوں ایک ہی مکان میں رہتے ہیں۔ میں اُن کے لڑکے کو پڑھاتا ہوں۔ اور شادی کا سارا انتظام کر رہا ہوں۔ اگر سو دو سو کی کوئی چیز دے دیتے۔ تو وہ تُچھ نہ جاتی۔ مگر دھنوانوں کا ہردے دھن کے بھار سے دب کر سکڑ جاتا ہے۔ اس میں اُدارتا کے لئے جگہ ہی نہیں رہتی۔

رات کے بارہ بج گئے۔ پھر بھی پرکاش کو نیند نہیں آتی۔ بار بار وہی چمکیلے زیور آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں۔ کچھ بادل ہو آئے ہیں۔ اور بار بار بجلی چمکتی ہے۔

اچانک پرکاش چارپائی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسے چمپا کا بدن [illegible] دکھ کر دیا آئی۔ [illegible] اور اسی خیال میں [illegible] چیز کے لئے [illegible] باہر نکل کر چھت پر آیا۔ ٹھاکر صاحب کی چھت اس کی چھت سے ملی ہوئی تھی۔ بیچ میں ایک پانچ فٹ اونچی دیوار تھی۔ وہ دیوار پر چڑھ کر ٹھاکر صاحب کی چھت پر آہستہ سے اُتر گیا۔ گھر میں بالکل سناٹا تھا۔

اُس نے سوچا پہلے زینے سے اُتر کر ٹھاکر صاحب کے کمرے میں چلوں۔ اگر وہ جاگ گئے۔ تو زور سے ہنسوں گا۔ اور کہوں گا کیسا چرکا دیا۔ یا کہہ دوں گا۔ میرے گھر کی چھت سے کوئی آدمی ادھر آتا دکھائی دیا۔ اس لئے میں بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا۔ کون دیکھو تو کیا تماشا ہے؟ اگر صندوق کی کنجی مل گئی۔ تو پھر فتح ہے۔ کسی کا مجھ پر شک نہیں ہوگا۔ سب لوگ نوکروں پر شک کریں گے۔ میں بھی کہوں گا۔ صاحب نوکروں کی حرکت ہے۔ انہیں چھوڑ کر اور کون لے جا سکتا ہے۔ میں بے داغ بچ جاؤں گا۔ شادی کے بعد کوئی دوسرا گھر لے لوں گا۔ پھر دھیرے دھیرے ایک ایک چیز چمپا کو دوں گا جس میں کوئی شک نہ ہو۔

پھر بھی نہ زینے سے اُترنے لگا۔ تو اس کی چھاتی دھڑکنے لگی ::

(۷)

سورج نکل آئی تھی۔ پرکاش ابھی سو ہی رہا تھا۔ کہ چمپا نے اُسے جگا کر کہا۔ بڑا غضب ہوگیا۔ رات کو ٹھاکر صاحب کے گھر میں چوری ہوگئی۔ چور گہنے کی صندوقچی اُٹھا لے گیا ::

پرکاش نے پڑے پڑے پوچھا۔ کسی نے پکڑا نہیں چور کو ؟

"کسی کو خبر بھی ہو۔ صندوقچی لے گیا۔ جس میں بیاہ کے زیور رکھے تھے۔ نہ جانے کیسے کنجی اڑالی اور نہ جانے کیسے اسے معلوم ہُوا کہ صندوق میں صندوقچی رکھی ہے"؟

"نوکروں کا کام ہوگا۔ بیرونی چور کا یہ کام نہیں ہے"

"نوکر تو ان کے تینوں پرانے ہیں"

"نیت بدلتے کیا دیر لگتی ہے۔ آج موقعہ دیکھا اڑا لے گئے"

"تم جاکر ذرا ان لوگوں کو تسلی تو دو۔ ٹھکرائن بیچاری رو رہی تھیں۔ تمہارا نام لے لے کر کہتی تھیں۔ کہ بے چارا مہینوں ان گہنوں کے لئے دوڑتا۔ ایک ایک چیز اپنے سامنے جنچوائی۔ اور چور داڑھی جاروں نے اس کی ساری محنت پر پانی پھیر دیا"

پرکاش جھٹ پٹ اٹھ بیٹھا اور گھبرایا ہوا سا جاکر ٹھکرائن سے بولا "یہ تو بڑا انرتھ ہوگیا۔ ماتا جی! مجھ سے تو ابھی ابھی چمپا نے کہا۔ ٹھاکر صاحب سر پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہوئے تھے۔ "کہیں نقب نہیں۔ کوئی تالا نہیں ٹوٹا۔ کسی دروازے کی چول نہیں اتری۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ چور آیا کدھر سے"؟

ٹھاکر صاحب نے کہا۔ "میں تو لٹ گیا بھیا۔ بیاہ سر پر کھڑا ہے۔ کیسے کیا ہوگا بھگوان۔ تم نے کتنی دوڑ دھوپ کی تھی تب کہیں جاکر چیزیں آئی تھیں۔ نہ جانے کس منحوس ساعت میں لگن آئی تھی ::

پرکاش نے ٹھاکر صاحب کے کان میں کہا۔ "مجھے تو کسی نوکر کی شرارت معلوم ہوتی ہے"

ٹھکرائن نے وردھ کیا۔ "ارے نہیں بیٹا۔ نوکروں میں ایسا کوئی نہیں۔ دس دس ہزار روپے یونہی اوپر پڑے رہتے تھے کبھی ایک پائی بھی نہیں گئی"

ٹھاکر صاحب نے ناک سکوڑ کر کہا۔ "تم کیا جانو۔ آدمی کا من کتنی جلد بدل جایا کرتا ہے۔ جس نے اب تک چوری نہیں کی۔ وہ کبھی چوری نہیں کریگا۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ میں پولیس میں رپورٹ کردونگا۔ اور ایک ایک نوکر کی تلاشی کرادونگا۔ کہیں مال اڑا دیا ہوگا۔ جب پولیس کے جوتے پڑیں گے۔ تو آپ قبول لیں گے ::

پرکاش نے پولیس کا گھر میں آنا خطرناک سمجھا۔ کہیں انہی کے گھر میں تلاشی لے تو انرتھ ہی ہو جائے۔ بولے "پولیس میں رپورٹ کرنا اور تحقیقات کرانا فضول ہے۔ پولیس مال تو نہ برآمد کرسکیگی۔ ہاں نوکروں کو مار پیٹ بھلے ہی کرے۔ کچھ نذر بھی اُسے چاہئے۔ نہیں تو کوئی نہ کوئی سوانگ کھڑا کردے گی۔ میری تو صلاح ہے۔ کہ ایک ایک نوکر کو ایکانت میں بلاکر پوچھا جائے"

ٹھاکر صاحب نے منہ بنا کر کہا۔ "تم بھی کیا بچوں کی سی باتیں کرتے ہو پرکاش بابو۔ بھلا چوری کرنے والا اپنے آپ قبولے گا۔ تم مار پیٹ بھی تو نہیں سکتے۔ ہاں پولیس میں رپورٹ کرنا مجھے بھی فضول معلوم ہوتا ہے۔ مال برآمد ہونے سے رہا۔ اُلٹے مہینوں کی پریشانی ہو جائے گی ::

پرکاش۔ "لیکن کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑیگا"

ٹھاکر۔ "کوئی لابھ نہیں۔ ہاں اگر کوئی خفیہ پولیس ہو جو چپکے چپکے پتہ لگا دے تو البتہ مال نکل آئے لیکن یہاں ایسی پولیس کہاں۔ تقدیر ٹھونک کر بیٹھ رہو اور کیا؟

پرکاش۔ "آپ بیٹھ رہئے۔ لیکن میں یوں بیٹھنے والا نہیں۔ میں انہیں نوکروں کے سامنے چور کا نام نکلوا دونگا"

ٹھکرائن۔ "نوکروں پر مجھے پورا وشواس ہے۔ کسی کا نام بھی نکل آئے۔ تو مجھے شک ہی رہے گا۔ کسی باہر کے آدمی کا کام ہے چاہے جدھر سے آیا ہو۔ یہ چور آیا باہر سے تمہارے کوٹھے سے بھی تو آسکتا ہے"

ٹھاکر "ہاں ذرا اپنے کوٹھے پر تو دیکھو۔ شائد کچھ نشان ملے۔ کل دروازہ تو کھلا نہیں رہ گیا"

پرکاش کا دل دھڑکنے لگا۔ بولا "میں تو دس بجے دروازہ بند کرلیتا ہوں۔ ہاں کوئی پہلے ہی سے موقعہ پاکر کوٹھے پر چلا گیا ہو۔ اور وہاں چھپا بیٹھا رہا ہو۔ تو بات دوسری ہے ::

تینوں آدمی چھت پر گئے۔ تو بیچ کی منڈیر پر کسی کے پاؤں کی رگڑ کے نشان دکھائی دیئے۔ جہاں پرکاش کا پاؤں پڑا تھا وہاں کا چونا لگ جانے کے کارن چھت پر پاؤں کا نشان پڑ گیا تھا۔ پرکاش کی چھت پر جاکر منڈیر کے دوسری طرف دیکھا۔ تو ویسے ہی نشان وہاں بھی دکھائی دیئے۔ ٹھاکر صاحب سر جھکائے کھڑے تھے۔ سنکوچ کے مارے کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ پرکاش نے اُن کے من کی بات کھول دی۔ "اس سے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ چور میرے ہی گھر میں سے آیا۔ اب تو کوئی شک ہی نہیں رہا"::

ٹھاکر صاحب نے کہا۔ "ہاں میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔ لیکن اتنا پتہ لگ جانے سے ہی کیا ہوا۔ مال تو جانا تھا۔ سو گیا۔ اب چلو آرام سے بیٹھیں۔ آج روپے کی کوئی فکر کرنی ہوگی"

پرکاش "میں آج ہی یہ گھر چھوڑ دونگا"

ٹھاکر "کیوں اس میں تمہارا کوئی دوش نہیں"

پرکاش۔ "آپ کہیں۔ لیکن میں تو سمجھتا ہوں۔ میرے سر بڑا بھاری اپرادھ لگ گیا۔ میرا دروازہ نو دس بجے تک کھلا ہی رہتا ہے۔ چور نے راستہ دیکھ لیا۔ ممکن ہے۔ کہ دو چار دن میں پھر آگھسے۔ گھر میں اکیلی ایک عورت سارے گھر کی نگرانی نہیں کرسکتی۔ اُدھر وہ تو رسوئی میں بیٹھی ہے اِدھر کوئی آدمی چپکے سے اوپر چڑھ جائے۔ تو ذرا بھی آہٹ نہیں مل سکتی۔ میں گھوم گھام کر کبھی نو بجے آیا۔ کبھی دس بجے۔ اور شادی کے دنوں میں تو دیر ہوتی ہی رہے گی۔ اُدھر کا راستہ بند ہی ہو جانا چاہئے۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ اس چوری کی ساری ذمے داری میرے سر ہے"::

ٹھکرائنی ڈریں۔ "تم چلے جاؤ گے بھیا۔ تب تو گھر اور پھاڑے کھانے لگے گا"::

پرکاش۔ "کچھ بھی ہو ماتا جی۔ مجھے بہت جلد گھر چھوڑنا ہی پڑے گا۔ میری غفلت سے چوری ہوئی۔ اس کا مجھے پرائشچت کرنا ہی پڑے گا"

پرکاش چلا گیا۔ تو ٹھاکر نے استری سے کہا۔ "بڑا لائق آدمی ہے"

ٹھکرائن۔ "کیا بات ہے۔ چور اُدھر سے آیا۔ یہی بات اُسے لگ گئی"

"کہیں وہ چور کو پکڑ پائے۔ تو کچا ہی کھا جائے"

"مار ہی ڈالے"

"دیکھ لینا کبھی نہ کبھی مال برآمد کریگا"

"اب اس گھر میں کبھی نہ ٹھیرے گا۔ کتنا ہی سمجھاؤ"

"کرایہ کے ۲۰ روپے اور دے دونگا"

"ہم کرایہ کیوں دیں۔ وہ آپ ہی گھر چھوڑ رہے ہیں۔ ہم تو کچھ کہتے نہیں"

"کرایہ تو دینا ہی پڑے گا۔ ایسے آدمی کے ساتھ کچھ گھاٹا بھی کھانا پڑے۔ تو برا نہیں لگتا"

"میں تو سمجھتی ہوں۔ وہ کرایہ لینگے ہی نہیں"

"تیس روپے میں گذر بھی تو نہ ہوتا ہوگا"

(باقی آئندہ)

پستک سماوچنا

فرخ آباد کا اتہاس

ہندی کتاب ضخیم اور بڑے سائز کی پستک بھارت سدرشنا پردرتک کے سابق ایڈیٹر پنڈت گنیش پرشاد شرما رچت ہے۔ جسے آریہ سماج فرخ آباد نے شائع کیا ہے۔ نہ صرف مقامی اہمیت کا ہی فرخ آباد کا اتہاس نہیں۔ بلکہ فرخ آباد میں رشی دیانند کی پرچار سرگرمیوں کا سوستر اتہاس ہے۔ جس کا سمبندھ سارے آریہ جگت سے ہے۔ رشی جیونی کے متعلق واقفیت وسیع کرنے کے خواہش مندوں کو اس کتاب کے مطالعہ سے محروم نہ رہنا چاہئے۔ رشی کے پتر وہار کا ایک حصہ بھی اس میں دیا گیا ہے۔ جو قابل مطالعہ ہے۔ ضخامت ۴۸۰ صفحہ۔ دو روپیہ میں منتری آریہ سماج فرخ آباد یو پی سے مل سکتا ہے ::

پتری سندیش

سوامی شردھانند (بھگت شہزادہ رام) کرت یہ ہندی پستک گرہستیوں کے لئے خوب شکشا داتا ہے۔ پستک ۱۳ شکشاؤں کا سموہ ہے۔ جس میں استریوں کی ستھتی اور اُن کی بہتری کے اپائے، اتہاس گرہستی شانتی اور سنتان کی شکشا اور اس کے سداچاری بنانے کے وشے میں بڑے سرل ڈھنگ سے بحث کی گئی ہے۔ گرہستیوں کو اس پستک کا مطالعہ اوشیہ کرنا چاہئے۔ ستریوں کے ہاتھ میں دینے کے لئے یہ بڑا سندر اور اُپیوگی پستک ہے۔ قیمت بارہ آنے ماتر ہے۔ پنڈت وزیر چند شرما ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور سے مل سکتی ہے ::

ایجوکیشن ان اینشینٹ انڈیا

"ارتھات پراچین بھارت میں شکشا" نام کی ایک چھوٹی سی سندر مشہور آریہ ودوان پروفیسر تارا چند ڈی گجرال ایم اے کی تصنیف ہے۔ جس کا دوسرا سنسکرن ہری شنکر ساہتیہ منڈل شکارپور نے لالہ ریلا رام میلا رام نگر [illegible] بھاگیہ دار ان دہلی کے خرچ پر چھپوایا ہے۔ پستک میں پراچین ویدک شکشا پرنالی کا بڑے سندر ارتھات گورکل پرنالی کا درشن کرایا گیا ہے۔ قومی تعلیم میں دلچسپی رکھنے والوں کو اس پستک کا اوشیہ مطالعہ کرنا چاہئے۔ شکارپور کے ہفتہ وار اخبار [illegible]

گورُوکل جگت

گورُوکل کورُوکشیتر

اخبارات کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آج کل گرمی ادھک پڑنے اور سخت گرم لُو چلنے کے کارن اکثر شہروں میں اموات کثرت سے واقعہ ہوتی ہیں - اس لئے کئی برہمچاریوں کے سرپرست دریافت کرتے ہیں کہ گورُوکل میں گرمی کا کیا حال ہے - اُن کی تسلی کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ گورُوکل میں موسم بدستور پہلے سے بہت اچھا رہا ہے - بے روز سے سوائے گرمی ادھک نہیں ہوئی - اور ان دنوں بھی کوئی ہانی نہیں ہوئی - اور نہ کسی برہمچاری کو کوئی تکلیف ہوئی ہسپتال میں سوائے دو پھوڑے پھنسی کے روگیوں کے کوئی روگی نہیں ہے کیونکہ بارش ہونے سے ہوا ٹھنڈی اور موسم سہاونا ہو گیا ہے ؛

بہت سے سرپرست مہاشے دریافت کرتے ہیں کہ گورُوکل میں چھٹیاں کب ہونگی اور اپنے برہمچاریوں کو گھر بلانے کی اچھیا رکھتے ہیں - اُن کی سوچنا ارتھ نویدن ہے کہ گورُوکل میں ششماہی پریکشا کے بعد ۱۵ اگست سے ڈیڑھ مہینہ کی چھٹیاں ہونگی - پرنتو کسی برہمچاری کو گھر جانے کی آگیا نہیں دی جاویگی ... خاص ضروریات کی وجہ سے گورنمنٹ جب گورُوکل کا خرچ کی اجازت حاصل نہ کر لیں ... چھٹیوں کے دنوں میں تمام برہمچاریوں کو سولن کسولی نامی ... پہاڑی استھانات میں سیر کے لئے لے جانے کا وچار کیا ہے - تمام سرپرست مہاشیوں کو لازم ہے کہ ان کا سفر خرچ بہت جلد بھیج دیں جس کی شرح حسب ذیل ہے چھوٹے برہمچاری پہلی سے چوتھی تک پانچ روپیہ اور بڑے برہمچاری پانچویں سے آٹھویں تک سات روپیہ - یہ رقم فوراً بھیج دینی چاہئے ... سرپرست کے ہمراہ وصول ...

... گورُوکل کا مُکھ ادھیاپکوں کی ضرورت ہے - چنانچہ مہاشہ ... ترونی ناتھ ... بطور ادھیاپک انگریزی اور ... رام جی ... مہاشہ ... رام جی

بطور ادھیاپک ناگری بھوگول و گنت مقرر کئے گئے ہیں - اب صرف ایک گریجویٹ سنسکرت ادھیاپک کی ضرورت ہے - جو مہاشہ اس جگہ کے لئے تیار ہوں فوراً درخواست بھیج دیں ؛

(۵) ایک سرپرست مہاشہ کے ذمہ کچھ رقم شلک کی واجبی تھی - جس کو وہ بوجہ غربت ادا نہیں کر سکتا - مگر اس کے پاس دو مجرب دوا سانپ اور ہر کاٹے جانور کا لے کی ہیں - جو کہ اس نے گورُوکل کے پاس فروخت کر کے شلک میں رقم مجرا کرنے کے لئے بھیجدی ہیں - اس کا بیان ہے کہ وہ ۳۵ سال سے ان کا تجربہ ہزارہا اشخاص پر کر چکا ہے نہایت پُر تاثیر اور مفید ثابت ہوئی ہیں - تقریباً ۹۹ فیصدی اشخاص کو ان سے آرام ہو گیا ہے ہم نے بھی خود تجربہ کرنے پر بہت مفید اور زود اثر پایا ہے - جس شخص کو ضرورت ہو - فوراً گورُوکل سے حاصل کر سکتا ہے قیمت فی شیشی ہر دو اقسام ایک ایک روپیہ ہے - جو بہت معمولی ہے

(۶) پنڈت سوم دت جی ملکیہ ادھیاپک

گزشتہ چار ماہ میں اضلاع کرنال و انبالہ وغیرہ میں بہت سے یگیہ وسنسکار کرانے کے لئے منسترت کئے گئے - جہاں کہ ان کو مبلغ ۳۷۰ روپے گورُوکل کی سہائتا کے لئے دان پراپت ہوا - براد سنسکار کی جو دکشنا ملی - وہ بھی اُنہوں نے گورُوکل فنڈ میں جمع کر دی - پنڈت جی کو سنسکار کرانے کا بہت اُنسا ہ ہے - جن مہاشیوں کو کسی سنسکار کے لئے بلانے کی ضرورت ہو - ضرور منسترت کر لیا کریں ؛

(۷) سالانہ جلسہ کے بعد اب تک گورُوکل میں تئیس نئے برہمچاری داخل ہو چکے ہیں گورُوکل پر بندھ کرتری سبھا نے طے کیا ہے کہ اس سال کم از کم تیس برہمچاری داخل کئے جاوینگے - اس لئے جو مہاشہ اپنے لڑکے کو داخل کرانا چاہیں - بہت جلد داخل کرادیویں - تاکہ پڑھائی میں ہرج نہ ہو - اس سال داخل کرنے کے لئے اگلے سال

دوسری شرینی میں ترقی دی جا سکتی ہے ؛

(بنواری لال ملکیہ ادھشٹاتا گورُوکل)

گورُوکل چتوڑ کے آشرم بھون کا اُدگھاٹن

جس گورُوکل کی سنستھاپنا سنکلپ مہرشی دیانند نے کیا تھا - اور جس کی ستھاپنا سمت ۱۹۸۲ بکرمی میں ہوئی تھی - اس کا آشرم بھون تیار ہو گیا ہے - اس گورُوکل کی ملکیت ۸۰۰ بیگھہ زمین ہے - آشرم میں اس سمے دس اندر برہمچاریوں کی گنجائش ہے - اس آشرم بھون کا اُدگھاٹن شری ... چند جی حاکم ضلع چتوڑ گڑھ کے سبھاپتی میں سمپورن ہوا - شری ... ڈیسینی جی بی اے - شری پنڈت ایشور دت جی سید ... دویا النکار اور شری سمپتی جی ... ایڈیٹر شری پریم چند جی کے بھاشن ہوئے - علاوہ ازیں گورُوکل کے برہمچاریوں کے بھی ویا کھیان ... جیوان ... کی سمواد ہوئے - اس شبھ اوسر پر ۲۰۱ روپیہ

سماج جگت

سکندرآباد اور ۲۳۰ روپیہ اور ۔ پری دانی میں آئے ۔ (سوامی برتانند سنیاسی آچاریہ گرودکل چتوڑ گڑھ)

آریہ ودوانوں سے پرارتھنا

سبھا کے سالانہ اجلاس میں یکھ پرچار ارتھات ٹریکٹوں کے ذریعہ پرچار کرانے کا نشچہ ہوا تھا ۔ جس کے لئے کچھ رقم بھی منظور ہوئی تھی ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پہلے دو ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری ہے پرنتو کئی ایک وجوہات سے ایک دو ماہ سے کوئی ٹریکٹ نہیں چھپ سکا ۔ دید پرچار کے ساتھ لیکھ پرچار کی بھی سخت ضرورت ہے ۔ اس کو پورا کرنے کے لئے آریہ ودوانوں تھا سبھا کے اپدیشکوں سے پرارتھنا ہے کہ آریہ سدھانتوں پر اپنے نشچہ و پار ٹریکٹ اردو میں لکھ کر کرتارتھ کریں ۔ مفت تقسیم کرنے کے لئے قیمت بالکل سادھارن بارہ آنے سینکڑہ ہندی مہ سینکڑہ ۔

نوٹ : سبھا میں ایک دانی مہاشہ نے آچار سدہار کے سنبندھ میں ٹریکٹ لکھنے کے لئے کچھ دھن دیا ہوا ہے ۔ آچار سدہار سے ...

آریہ سماج شملہ کی اردھ شتابدی

آریہ سماج شملہ (گرودکل دبھاگ) کا پچاسواں سالانہ جلسہ و اردھ شتابدی ۹-۱۰-۱۱ ستمبر کو بڑی دھوم دھام سے منائی جائے گی ۔ اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کے بڑے بڑے سنیاسی مہاتما ودوان اپدیشک اور بھجنیکوں کے پدھارنے کی آشا ہے ۔ سرو سادھارن سے پرارتھنا ہے ۔ کہ اس شبھ اوسر پر پدھار کر لابھ اٹھاویں یاتریوں کے ٹھہرنے کا انتظام سماج مندر میں کیا جاویگا ۔

(دیاک چند منتری آریہ سماج)

آریہ سماج بھلوال کا اُتسو

آریہ سماج بھلوال کا وارشک اتسو بکرم ۲-۳- اسوج مطابق ۱۶-۱۷-۱۸ ستمبر کو منایا جا ...

... سبندھ میں بھی کر پیا ایک ٹریکٹ لکھکر بھیج دیں ۔ (ادھشٹھاتا ٹریکٹ وبھاگ ۔ گورونت بھون ۔ لاہور)

نشچہ ہوا ہے ۔
(رام پیارا منتری آریہ سماج بھلوال)

آریہ سماج مورنڈہ کا سالانہ چناؤ

۱۹ جون کو آریہ سماج مورنڈہ کا سالانہ انتخاب نمن لکھت ہوا :-

پردھان لالہ ہرداری لعل ۔ اُپ پردھان لالہ ھنبت رائے ۔ منتری ودیا دھر ۔ اُپ منتری ٹھاکر ٹھاکر سنگھ جی ۔ پستکادھیکش لالہ گھسیو رام ۔

(منتری آریہ سماج مورنڈہ)

آریہ سماج جلال پور پیروالہ کا چناؤ

پردھان مہتہ پربھدیال جی ۔ اُپ پردھان لالہ تیگیہ رام جی ۔ منتری گرہاری لعل ۔ اُپ منتری لالہ ٹیک چند جی ۔ خزانچی چودھری ہوندہ رام جی ۔ پستکادھیکش ۔ مہاشہ لکھچند جی ۔ (منتری)

آریہ سماج کیپ سبزمنڈی کا چناؤ

پردھان سیٹھ ٹیک چند ۔ منتری مہاشہ پرتی ۔ کوشادھیکش مہاشہ تلسی رام ... بھگت دھنپت ۔ پستکادھیکش مہاشہ سرم دیو ۔ آریہ سماج کی طرف سے راتری پاٹھشالا میں ہندی پڑھائی جاتی ہے ۔ پراتہ ۶ سے ۷ بجے تک پرارتھنا ہون اور سندھیا ہوتی ہے ۔ (منتری آریہ سماج کیپ سبزی منڈی ملتان)

سالانہ انتخاب آریہ سماج سیالکوٹ

پردھان لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ ۔ اُپ پردھان بابو برج لال جی ۔ ولالہ گیان چند جی اپیل نویس ۔ منتری سروپ نارائن پلیڈر ۔ جائنٹ سکرٹری لالہ وشیشور ناتھ جی پلیڈر ۔ خزانچی لالہ گیان چند جی آئیل مرچنٹ ۔ لائبریرین مہاشہ جگدیش چندر جی ۔

ہر بدھ وار کو گرہ اپاسنا ہوتی ہے ۔ جس میں ہون ۔ بھجن سندھیا اور اپدیش ہوتا ہے شہر کے لوگوں پر اس کا بہت پربھاؤ پڑتا ہے پچھلے ہفتہ لالہ گیان چند جی آئیل مرچنٹ کے مکان پر ست سنگ ہوا ۔ اگلا ست سنگ لالہ دھرم پال جی کے مکان پر ہونا نشچت ہوا (رام رکھا مل گپتا)

آریہ سماج ٹانڈہ - ۲۷ جون کو آریہ سماج کے خزانچی ماسٹر گردہاری لال جی کے سپتر کا سنسکار ہوا۔ ماسٹر کیسر چند جی نے پرچار کیا۔ (رنگی سین منتری آریہ سماج ٹانڈہ ضلع گجرات) ؛

الوداعی جلسہ - ۱۸ جون رات کو شری ماسٹر دینا ناتھ جی پردھان آریہ سماج کرشن نگر آریہ سماج بچھو والی کی لاہور چھاونی سے انبالہ تبدیلی پر زیر صدارت سردار بنتا سنگھ ایک الوداعی جلسہ دیا گیا جس میں آپ کے سدگنوں کا ورنن کیا گیا۔ بھجن اور مٹھائی سے حاضرین کا ستکار کیا گیا۔ (رنگی سین ممبر آریہ سماج لاہور چھاونی) ؛

آریہ سماج دھاروال شہر سیالکوٹ - آریہ سماج دھاروال کے ساپتاہک ست سنگ ہر اتوار کے دن شام کو ہوتے ہیں۔ ماہ جون کے ست سنگ میں بھائی پرمانند جی مہاراج کی دھرم پتنی کی مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔ (منتری آریہ سماج دھاروال شہر سیالکوٹ)

پرانا کا پرلوک گمن - شری پوجیہ ماتا ... جن کی آیو ۸۵ سال کے قریب تھی۔ مورخہ ۸ جولائی ۱۹۳۲ء کو دس بجے رات دیہانت ہو گیا۔ واہ کرم پنڈت تلسی رام جی نے پنڈت دھنی رام جی نے سنسکار ودھی کے انوسار کرایا۔ (ہزاری لال کپور ایجنٹ اخبارات حافظ آباد) ؛

ادھیاپکہ کی ضرورت - آریہ کنیا پاٹھ شالہ چھوڑ والی آریہ سماج کو جو نیر اینگلو ورنیکلر ٹرینڈ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ (شودیال ایم اے ادھشٹاتا آریہ گرلز سکول وچھووالی لاہور) ؛

آریہ سماج لاڈوہ - روزانہ ویدک دھرم کا پرچار تھا کہ پنڈت آگیا نند جی جو کہ نہایت عمدہ آریہ سدہانت کے پنڈت ہیں کرتے ہیں۔ کئی آریہ پرش پنڈت جی سے وید منتر اور سنسکار ودھی وغیرہ پڑھتے ہیں۔ (مکند لعل رئیس آف کھیڑہ لاڈوہ ضلع کرنال) ؛

آریہ سماج گوجرہ کا پرستاو - آریہ سماج گوجرہ نے آریہ سماج کے کارکن مہاشہ دیس راج جی کی مرتیو پر شوک پرستاو اور اس کے بھائی مہاشہ کورت رائے اور سمبندھیوں سے سہانبھوتی کا پرستاو پاس کیا۔ (دلڑ رینددہ رام منتری آریہ سماج گوجرہ) ؛

سہارنہ وال ضلع لدھیانہ آریہ سماج - سہانہ وال میں ساپتاہک ست سنگ بڑی رونق سے لگتے ہیں۔ سنسکاروں کی پرتھا ایسی پڑ گئی ہے کہ سب ہندو بھائی آریہ سماج کے انتظام کے اندر ویدک مریادا انوسار سنسکار منانے لگ گئے ہیں۔ ۲۹ جون کو لالہ ارجن چند کے لڑکے کا نام کرن سنسکار کرایا گیا نام رشی پال رکھا گیا۔ آریہ سماج کو دو روپے دان ملا ؛

آریہ سماج سندر میں بہت کرپا رام کی معرفت ان کے کسی رشتہ دار نے نمونہ آل لگوا دیا ہے صبح شام بڑی رونق رہتی ہے۔ ڈاکٹر بنارسی داس ارکا داس کی ماتا نے جو کنوآں بر لب جرنیلی سڑک لگوایا ہے اور ایک مکان بنایا ہے۔ اس کی چھت پر یہ ویش سنسکار شہر کے معززین کی حاضری میں ۱۹ جون کو کیا گیا۔ حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ (دوارکا داس منتری آریہ سماج)

شوک پرستاو

راجہ مہاراج سرنا ہر سنگھ کی مرتیو پر مندرجہ ذیل آریہ سماجوں نے شوک پرستاو پاس کئے ہیں۔ (۱) آریہ سماج گورو محل دھاگہ فیروزپور شہر (۲) آریہ سماج جلالپور پیروالا ضلع ملتان (۳) آریہ سماج ڈھکی نقل بند ضلع پشاور (۴) آریہ سماج فوارہ دہلی (۵) آریہ سماج شملہ (۶) آریہ سماج کیپ سبزی منڈی ملتان - (۷) آریہ سماج جھنگ - (۸) آریہ سماج بھلوال (۹) آریہ سماج کمالیہ - (۱۰) آریہ سماج سلطان پور (کپورتھلہ) - (۱۱) آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں (۱۲) آریہ سماج حیدر آباد دکن - (۱۳) آریہ سماج سمہ ٹوانہ - (۱۴) آریہ سماج ملاکپور (۱۵) آریہ سماج چک جھمرہ (۱۶) آریہ سماج کیتھل - (۱۷) آریہ سماج اندہ پور - (۱۸) آریہ سماج اجمیر (۱۹) آریہ سماج پانی پت - (۲۰) آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی - (۲۱) آریہ سماج کلکتہ - (۲۲) دہلی بھارتیہ ہندو شدھی سبھا (۲۳) آریہ سماج بھوڑ بریلی - (۲۴) آریہ سماج سہارنپور - (۲۵) آریہ سماج شاہ آباد - (۲۶) آریہ سماج آگرہ (۲۷)

آریہ ورکت مان پرستھ آشرم - جوالاپور (۲۰/۶) آریہ سماج بینی تال (۲۹) آریہ سماج گوالیار سٹی - آریہ سماج بہار پور بریلی سلیچار سماج نے بھائی پرمانند جی کی دھرم پتنی کی مرتیو پر بھی شوک پرستاؤ پاس کیا ہے ؛

آریہ سماج آسیہ شہر پشاور کا سالانہ چناؤ
پردھان مہاشہ لچھمن داس جی - اُپ پردھان مہاشہ چھجو مل جی - و مہاشہ برج لعل جی - منتری مہاشہ منوہر لعل جی - اُپ منتری مہاشہ لشمینر ناتھ جی - خزانچی مہاشہ ستشھو ناتھ جی و مہاشہ نریندر سنگھ جی - لائبریرین اوم پرکاش جی - سٹور کیپر گوبند رام جی - (منوہر لعل منتری) ؛

آریہ سماج بمبئی کا کام - آریہ سماج بمبئی نے امپیریل فلم کمپنی کی مس ایلی نام کی ایک ایکٹرس کو شدھ کر کے اس کا نام کماری سندھ بالا رکھا ہے - بمبئی کے مشہور دنگہ میں آریہ سماج نے مرنے والے ہندوؤں کا انتیشٹی سنسکار کرایا - اور ۳۰۰ مسافروں کو حفاظت سے ان کے گھروں میں پہنچایا ؛
(نامہ نگار)

آریہ سماج وچھووالی میں سہبھوج
(لاہور ۱۲ جولائی) آریہ سماج وچھووالی لاہور نے اچھوت بھائیوں کے ادھیکاروں کو سورکشت رکھنے کے لئے ایتوار ۱۷ جولائی کا دن منانا سویکار کیا ہے جبکہ جلوس کی شکل میں ان کو پبلک کنوئیں سے پانی بھرنے کا ادھیکار دلایا جائے گا - ایک سہبھوج ٹھیک دس بجے سماج مندر وچھووالی لاہور میں ہوگا - کھانا بننے وغیرہ کا کل انتظام اچھوت بھائیوں (جو پیشہ کے لحاظ سے بھنگی و چمار کا کام کرتے ہیں) کے ہاتھوں میں ہوگا - اچھوت اُدھار کے پریمیوں سے پرارتھنا ہے کہ پریوار سہت شامل ہوں - پربندھ کو ٹھیک رکھنے کے لئے ٹکٹ بغیر دام کے ہوں گے جو ہر شام کو کاریالیہ آریہ سماج سے مل سکتے ہیں - (ایشرداس سہبھوج پربندھ کرتا) ؛

دیانند اُپدیشک ودیالیہ کا ایک ودیارتھی مولوی فاضل بن گیا ؛ پنڈت شوودت جی دیانند اُپدیشک ودیالیہ گرودت بھون لاہور کے ودیارتھی ہیں - آپ نے ودیالیہ سے سدھانت شرومنی کی پریکشا پاس کی - اور اُپدیشک ودیالیہ میں ساہتیہ اور عربی کے ادھیاپک کا کام گرہن کیا - اور ساتھ ہی اپنی پڑھائی کو بھی جاری رکھا - اب اس سال آپ نے پنجاب یونیورسٹی کا مولوی فاضل کا امتحان بڑی کامیابی سے پاس کیا ہے ؛

روپڑ میں امرت ورشا - ۲۹ جون سے شری سوامی گنگا گری جی مہاراج آچاریہ گوروکل لسکے کوٹ روزانہ آریہ سماج مندر میں اپنے منوہر ویاکھیانوں سے امرت ورشا کر رہے ہیں - سینکڑوں کی تعداد میں نر اور ناری لابھ اٹھاتے ہیں - (لاجپت گپتا بی اے منتری آریہ سماج روپڑ ضلع انبالہ) ؛

کائیں پور ضلع انبالہ میں ویدک دھرم پرچار - ۳۰ سال کی خواب غفلت کے بعد آخر لوگ جاگے اور آریہ سماج نے جنم لیا - پنڈت امولک رام جی بھجن اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے مورخہ ۶-۷-۸ جولائی ۱۹۳۲ء کو تین روز تک بھجنوں اور اُپدیشوں سے نگر واسیوں کو آنند کیا ؛

پرچار کے آخری دن لیکچر میں خلل ڈالنے کی بے فائدہ کوشش کی گئی - لیکن لوگ کا دل دلچسپی سے پنڈت جی کے اُپدیشوں کو سنتے رہے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو یہاں ہر ماہ اُپدیشک بھیجتے رہنا چاہئے ؛
(منتری آریہ سماج کائیں پور)

مندر کے لئے سہائتا کی اپیل
فتح گڑھ چوڑیاں میں پہلے سماج تھی جو شتھل ہو گئی - اب پچھلے سال سے پھر جاری ہے - مندر نہ ہونے سے پرچار میں مشکل نظر آتی ہے - آریہ سماج کے پاس اس وقت ۲۰۰ روپیہ ہے اور دو تین سو روپیہ سماج شہر سے اکٹھا کر سکتی ہے مگر سماج مندر کے لئے کم سے کم دو یا ڈھائی ہزار روپیہ کی ضرورت ہے - اتنا روپیہ فتح گڑھ سے اکٹھا ہونا مشکل ہے - جب تک کہ باہر کی سماجیں مدد نہ کریں - یا دانی مہاشہ دھیان نہ دیں - تب تک آریہ سماج مندر بننا مشکل ہے - میں علاقہ کی آریہ سماجوں و دانی آریہ ویروں کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں ہماری مدد کریں تا کہ سماج مندر بن سکے - یا دھن ایکتر کرنے کی تجویز لکھیں کہ اس طریقہ سے چندہ اکٹھا ہو کر کامیابی ہو سکتی ہے - (سنت رام ہانڈی آریہ منتری آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب میاں عبدالمجید خان صاحب عدالتی بہادر کپورتھلہ

اندراج نمبر ۱۹۸۹ء

مستر اداس ولد نعیمراج ذات بانیہ سکنہ منڈی کپورتھلہ ڈگریدار
بنام آتمارام ولد دیوی دتہ ذات کھتری سکنہ شہر کپورتھلہ تحصیل کپورتھلہ مدیون

ایصال مبلغ بالعوض

مثل نمبر ۲۰۶ ۱۹۸۵ء بکری اجرای نمبری

استشہار

مقدمہ مندرجہ بالا میں باوصف اجرائے سمن متواتر دفعہ کے مدیون حاضر عدالت نہیں ہوا ہے اس لئے بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے - کہ آتمارام مدیون بتاریخ ۱۱ ساون سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۳۲ء حاضر عدالت ہو کر جواب دہی و پیروی مقدمہ کرے بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے - تحریر ۲۱ ہاڑھ سمت ۱۹۸۹

بعدالت جناب سردار گلاب سنگھ صاحب منصف ریاست بھگھاٹ

فرم سندر مل - گورچرن داس ذات آڑھتی ساکن بازار سولن بذریعہ گورچرن داس مالک فرم مذکور — مدعی
بنام گوردا ساولد نامعلوم ذات راجپوت سکنہ زاردہری تحصیل چھپا و علاقہ ناہن سرمور ریاست — مدعا علیہ

دعویٰ دیوانی مبلغ ۱۶/۱۰/۱ روپیہ

اشتہار بموجب آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعی کی درخواست ہے - کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے - اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا کے مشتہر کیا جاتا ہے - کہ اگر مدعا علیہ

۲۰ جولائی ۱۹۳۲ء

کو حاضر عدالت ہو کر جواب دہی نہ کرے گا تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ؛

تحریر ۲۲

مخالفان آریہ سماج کی مکروہ چالیں

حیدرآباد کے مندر واقعہ بخشی گنج کی دو مورتیاں توڑ دی گئی ہیں۔ ریاست کے تمام مسلم پریس نے اس کو آریہ سماج کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے مضمون بنایا۔ چنانچہ رہبر دکن ۵ جون ۱۹۳۲ء نے بحوالہ دکن نیوز ذیل کا سماچار شائع کیا۔ ہم نے بھی اسے نقل کیا:۔

شری گوپال کرشن مندر واقع بخشی گنج بیرون دروازہ غازی بنڈہ میں چند شریر لوگوں نے دو مورتیوں کو توڑ ڈالا۔ نمائندہ "دکن نیوز" نے مندر کا معائنہ کیا جہاں حقیقت میں مورتیاں توڑ ڈالی گئی تھیں۔ حکیم گنپت راؤ صاحب سے جو پانچ سال سے اس مندر کے نگران کار ہیں۔ نمائندہ دکن نیوز کے سوال پر کہ آپ کو اس کا علم ہے کہ مورتیاں کس نے توڑی ہیں۔ تحریری جواب دیا۔ کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ کہ مورتیاں کس نے توڑی ہیں۔ اور نہ میں کسی پر گمان کر سکتا ہوں۔ اس مقام پر اکثر ایسی شرارتیں ہوتی رہتی ہیں۔ کبھی نہانے کی غرض سے اس محلہ کی ... داخل ہو کر بھگوان پر پتھر رکھ دیا جاتا ہے۔ کبھی بکری کا خون ڈال دیا جاتا ہے۔ ... دیویوں پر نمستے ما ... لکھ دیا گیا۔ ... خیال سے ان تمام دل آزاریوں کو برداشت کرتے رہے۔ مندر کے گیٹ پر "نمستے" کا لفظ ہندوؤں ہی کا لکھا ہوا ضرور ہے۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ لکھنے والا کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ جب یہاں ... ہوتا ہے۔ تو ہندوؤں کے ہر فرقہ کے ... جمع رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے نمائندہ خصوصی نے ہندو قوم کے ایک ... شاستروں کے پنڈت سے دریافت کیا کہ ... کے کیا معنی ہیں؟ اور اس لفظ کا استعمال کس طریقہ پر کیا جاتا ہے؟ پنڈت ... نے فرمایا کہ لفظ "نمستے" کے معنی ہیں ... یہ صیغہ واحد کا لفظ صرف ... کے لئے استعمال کیا جاتا ہے انسانوں ... استعمال ہندو نہیں کرتے۔ بلکہ اس کا استعمال ہندوؤں کا ایک جدید فرقہ ... کرتا ہے۔

سوال: کیا میں اس جدید فرقہ کا نام معلوم کر سکتا ہوں؟

جواب: یہ جدید فرقہ جو ان معاملات میں ... کی شہرت رکھتا ہے ... ہے۔ وہ فرقہ آریہ سماج ہے"

اگر دکن نیوز کی اس پر شرارت چال کی تردید نہ ہو جاتی۔ تو آریہ سماج پر مورتیوں کے توڑنے کا الزام عائد کرنے کی مسلم پریس کی مکروہ چال کارگر ہو چکی تھی لیکن حکیم گنپت راؤ اس ارادہ کو برداشت نہ کر سکے۔ اور انہوں نے ذیل کی تردید مشیر دکن (۱۸ جون) میں شائع کرائی:۔

دکن نیوز کی غلط بیانی کی تردید

اصل واقعہ یہ ہے کہ ۲۸ تیر ۱۳۴۱ف کو شری گوپال کرشن مندر بخشی گنج بیرون دروازہ غازی بنڈہ میں ستی ہنومان جی اور گرڑ جی کی مورتیاں توڑ دی گئیں۔ جس کی مفصل اور باضابطہ رپورٹ کوتوالی میں مشمولہ ہے اس وقت جو گفتگو صدر امین صاحب اور میرے مابین ہوئی تھی۔ اس سے اصلیت ظاہر ہو سکتی ہے۔ کہ مورتیاں توڑی جانے کی نسبت حقیقت حال کیا تھی؟ یعنی میرا خیال کسی ہندو یا آریہ سماجی پر نہیں تھا۔ اس کے بعد ۳۰ تاریخ کو عین دوپہر کے وقت جبکہ میں چار روز سے روزے سے تھا۔ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اور اس نے اپنے کو نمائندہ "دکن نیوز" کا بتلایا۔ مجھ سے بہت ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے چند سوالات کئے۔ جن کا میں نے جو جواب دیا۔ وہ اخبار ۱۱ تیر ۱۳۴۱ف میں شائع ہو چکا ہے جو بالکل مختلف ہے۔ میرا مزاج روزے کی وجہ سے درست نہ تھا۔ میں نے محض نمائندہ کے اطمینان پر دستخط کر دیئے۔ میں نے تمام واقعات سنانے ہوئے "نمستے" کے نیچے لکھے ہوئے دل آزار الفاظ بھی دکھلائے تھے۔ اور الفاظ یہ ہیں "ہم نہیں سمجھتے۔ اور اسی قسم کے چند ایسے مذموم اور فحش الفاظ جو ہندوؤں کی دل آزاری کا باعث تھے۔ عمداً ضبط تحریر نہیں کئے گئے) جس کو کاشیکر صاحب بی اے اور شرمیان پنڈت مادھو آچاریہ جی اور دیگر معزز اصحاب نے دیکھا ہے۔ دکن نیوز کے نمائندے کے چلے جانے کے بعد ہی شام کو وہ ساری اشتہارات سنا دی گئی۔ میں نے خاص طور پر ان الفاظ کی نسبت نمائندے کو توجہ دلائی تھی۔ لیکن ان الفاظ کو چھوڑ کر "نمستے" پر غلط فہمی پھیلائی اور میرے بیان کے سلسلہ میں کسی نامعلوم پنڈت سے لفظ "نمستے" کی تشریح کرا کے اس امر کی بھی تصدیق کرائی ہے کہ "نمستے" کا لفظ آریوں کی جدت خاص ہے۔ یہاں آریہ سے مراد آریہ سماج ہے۔ ہمیں یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ یہ کسی پنڈت کی تشریح ہے۔ یا دکن نیوز کی اپنی اختراع ہے۔ اگر "دکن نیوز" کے نمائندے "نمستے" کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے۔ تو انہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ "نمستے" وید اور دیگر گرنتھوں میں سینکڑوں مقام پر آیا ہے۔ اور عام طور پر ہندوؤں کا فرقہ اس لفظ کو پوتر سمجھتا ہے۔ اور اسے بھی واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور جہاں تک میرا ذاتی تجربہ ہے۔ ایک ہندو مذہب کا نیچ سے نیچ فرقہ کا شخص بھی دیویوں کی بے حرمتی اور مورتیوں کا توڑنا کبھی پسند نہیں کرے گا۔ حتیٰ کہ آریہ سماجی بھی مندروں اور مورتیوں کا احترام اور ان کی حفاظت کرنے میں ہم سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ جس کا عملی ثبوت عموماً ہندوستان اور خصوصاً حیدرآباد میں واضح طور پر ہے۔ مورتیوں کو خون سے نہلانا اور توڑ دینا کسی غیر ہندو ہی کا فعل ہو سکتا ہے فقط ۲۲۔ امرداد ۱۳۴۱ف

(حکیم گنپت راؤ سنیاسنہ سرکار عالی)

دوسری غلط بیانی

"دکن نیوز" نے یکم امرداد کی اشاعت میں ذیل کی رپورٹ شائع ہوئی:۔

نظام الملک کی ہندوؤں سے ہمدردی

(یکم امرداد ۱۳۴۱ف) کل شام کے ۷ بجے گرستھاشرم ہاؤز متصل چار کمان میں شاستری پنڈت راج نارائن ارمان دہلوی نے تقریر کی۔ جلسہ کی کارروائی کے آغاز میں پنڈت جال گوبند جنرل سکریٹری ... بھگوت بھگتی سبھا نے اعلان کیا کہ عام طور پر نا خدہ ہے۔ کہ جلسوں میں صدر ہوا کرتے ہیں چونکہ یہ جلسہ صرف بھگوان کی ہستی سے تعلق ہے۔ اس لئے صدر بھگوان ہی کو ہونا چاہئے۔ یہ کہکر بھگوان کی تصویر کرسی صدارت پر رکھدی گئی۔ اس پر حکیم منوہر پرشاد صاحب نے کہا کہ اگر ہمیں سوال کرنا ہو تو کیا صدر صاحب کی یہ تصویر کچھ جواب دے گی؟ اس کے بعد پبلک بھی بپھر اٹھی حکیم گنپت راؤ صاحب نے سکریٹری صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ تم لوگ سناتن دھرم کے عقیدہ کے ہو۔ اس کے بعد سری گوپال مندر کی مورتیوں کا ذکر کر کے کہا کہ جب تک اس کے متعلق آپ کوئی کارروائی نہ کریں جلسہ نہ ہونا چاہئے۔ اس پر ان کو جواب دیا گیا کہ یہ مضمون اور ہے۔ مورتیوں کے تحفظ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے متعلق گورنمنٹ کارروائی کر رہی ہے۔ یہ سنکر گنپت راؤ صاحب نے پبلک کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ اس وقت سامعین کا یہاں شرکت کرنا ٹھیک نہیں۔ اس پر اس پارٹی کے تمام لوگ جو ان کی موافقت (ہم) کے ارادے سے آئے ہوئے تھے۔ جلسہ گاہ سے باہر ہو گئے"

اس کی تردید

اس کی تردید حکیم گنپت راؤ کی طرف سے رہبر دکن میں ذیل کے الفاظ میں کی گئی:۔

واقف کار صاحب اور دکن نیوز

واقف کار صاحب! ذرا "دکن نیوز" کو بھی حقیقت سن لیجئے۔ کہ اس نے آپ ہی کی طرح ارسلان صاحب دہلوی کے لیکچر کا نیا گل کھلایا ہے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ صدارت کے سلسلہ میں سری گوپال مندر کے متعلق حکیم پنڈت منوہر پرشاد جی نے چند سوالات کئے تھے لیکن انہیں کوئی معقول جواب نہ ملا۔ چنانچہ وہ مجلس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اور اس واقعہ سے پبلک بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی تعجب کا مقام ہے کہ ان واقعات کو دکن نیوز نے کن اغراض کے ماتحت میری طرف منسوب کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ حالانکہ میں نے مخالفت یا موافقت میں کوئی تقریر نہیں کی تھی۔ اور اس حقیقت کی تصدیق قابل ذکر حاضرین میں سے پنڈت بال گوبند صاحب ویدیہ سکریٹری سناتن دھرم سبھا فرما سکتے ہیں۔ واقف کار صاحب! کسی شخص کی تخفیف کو بلاوجہ نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا انسانی نکتہ نگاہ سے گناہ بے لذت ہے۔

حکیم گنپت راؤ سندیافتہ سرکار عالی
دعوت دوا خانہ شاد علی بنڈہ حیدرآباد دکن

دکن نیوز کی جرأت کی داد دینی چاہئے کہ حکیم گنپت راؤ نے کوئی تقریر نہ کرنے پر بھی ان سے تقریر منسوب کر دی۔ لیکن ناسکے بدنصیبی کہ چال کارگر نہ ہوئی۔ اور حقیقت کھل گئی۔

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH

ممالک غیر سے ۶ روپے

فی پرچہ ۱ آنہ

قیمت سالانہ چار روپے

ششماہی ۲ روپے

نمبر ۲۸

جلد ۲۸

SUNDAY 24 JULY 1932

اتوار ۱۰ ساون سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۳۲ء دیانند ابد ۱۰۸

نمبر ۳۳۵ (ٹیلیفون)

ویدامرت

کلیان کرنے والی تین دیویاں

इडा सरस्वती मही तिस्रो देवीर्मयोभुवः। बर्हिः सीदन्त्वस्रिधः॥

"(اڈا) بانی - سرسوتی (ودّیا) اور مہی (ماتری بھومی) کلیان کرنے والی اور کبھی ہانی نہ پہنچانے والی دیویاں ہمارے انتہکرن میں وراجمان ہوں" ٭

منش اور منش جاتی کا کلیان دیدنے تین دیویوں سے بتایا - (۱) بانی (۲) ودّیا اور (۳) ماتری بھومی - جس منش یا جس جاتی کے ہردے میں تین دیویاں وراجمان ہیں۔ اس کے کلیان میں سندیہہ کی کوئی بات نہیں - پرنتو جس کے ہردے ان دیویوں سے شونیہ ہیں ان کا کلیان کی آشا رکھنا دیرتھ ہی ہے ٭

بانی ہردے کے ادگاروں کو پرگٹ کرنے کا سادھن ہے۔ جس کی بانی نہیں - وہ اپنے ہردے کے ادگار کیا پرگٹ کرے گا۔ پرماتما نے منش کو بانی اور بولنے کی شکتی دی ہے اور اپنی اپنی شکتی کے انوسار دی ہے۔ جو بھارت میں پیدا ہوا - وہ بھارت کی بولی میں ہی اپنے دل کی بات کو سپشٹتا سے بول سکتا ہے۔ ایک بھارتی اپنی ماتری بھاشا کا ترسکار کرکے کسی ودیشی بانی کی شرن لیتا ہے۔ تو اس پر وہی مثل صادق آتی ہے - کاگ ہنسوں کی بولی سیکھنے گیا۔ اسے نہ ہنسوں کی بولی آئی نہ اپنی ہی ٭

بھارتیوں نے ماتری بھاشا کو چھوڑا اور انگل بھاشا کی شرن لینے کی غلطی کی اس آشا میں کہ انگریزی کو ماتری بھاشا بنا کر ہم انگریزوں کے ہم پلہ ہو جائیں گے۔ بھارت کی راشٹر بھاشا میں بھارت کے راج نیتک نیتا دل نے انگل بھاشا میں دھواں دھار تقریریں کرکے اپنی انگریزی دانی کا سکہ جما دیا - لیکن اس سے ان کا کوئی پریوجن سدھ ہوا ؟

رشی دیانند کا پر ادر بھاؤ ہوا تو انہوں نے سنسکرت ماتری بھاشا کا پکش لے کر بھارتیوں کو بتایا - کہ بھولے لوگو! ماتری بھاشا کا ترسکار کرکے تم کیسے سنسکار پراپت کر سکتے ہو؟ پرینام یہ ہے - کہ جس انگریزی کا راشٹریہ بھاشا ہی بھاشا پر پورا تسلط تھا۔ وہاں اب ماتری بھاشا ہندی کا شوق ہے۔ جب انگریزی پر دھیان تھی - کانگرس کو ایک تھیٹر سمجھا جاتا تھا۔ جب سے ماتری بھاشا کی پروہنا

دوسری دیوی ودّیا ہے۔ کرن نہیں جانتا - کہ منش کی بدھی کا وکاس ودّیا سے ہی ہوتا ہے۔ اور بدھی اس کرشمہ کرنے سے ہی منش جیون آدرش کی باتوں کو سمجھ سکتا ہے۔ اس کے خلاف انسان کو منشتو کا بہید ہی سمجھنے کے قابل نہیں رہنے دیتی۔ تو دنیا لوگ اور پرلوک کے سدھار کا چنتن کر سکے یہ کیسے بن سکتی ہے۔ منش اور پشو میں بھید ہی اس بات میں ہے - کہ منش ودّیا اور گیان کو پراپت کر سکتا ہے - پشو اس میں اسمرتھ ہے۔ منش نے بھی ودّیا پراپتی نہیں کی - تو وہ بھی پشو ہے۔ اس اوستھا میں کلیان کی بات ہی دیرتھ ہے ٭

بھمی - وہ جاتی کی سب سے بڑی پرتی ندھی سبھا ہے - یہ سب دیوی بانی کا چمن ہے یہ سندری کو اس کا چت سمان دینے کا پرتاپ ہے ٭

تیسری دیوی ماتری بھومی ہے۔ ماتری بھومی کی تعریف میں ہر ایک راشٹر داری رطب اللسان ہے - جس نے ماتری بھومی کی سیوا کی - جس نے اپنے دیش سے پرتاپ پرتیہ کا پالن کیا - ماتری بھومی اس کے کلیان کی ذمہ داری لیتی ہے جب ان میں سے ایک ایک دیوی ہی منش کے ادھار کی شکتی رکھتی ہے - تو ان تینوں سے ور پراپتی تو مہا کلیان کا کارن ہوگی - یہ دیویاں کسی بھی اوستھا میں ہانی کرنے والی نہیں - کلیان کرنے والی ہیں - جو منش یا جو راشٹر اپنا کلیان چاہتا ہے - اسے پرارتھنا کرنی چاہیے - کہ یہ تینوں دیویاں اس کے ہردے میں وراجمان ہوں - آج کسی اُنت راشٹر کو دیکھو - وانی، ودّیا اور ماتری بھومی کا آیا سکتا ہے - کیونکہ ان دیویوں سے شونیہ ہر دیہ کلیان سے شونیہ ہوتے ہیں - بھارتیہ بھی اُنت راشٹر بننا چاہتے ہیں۔ تو انہیں ان دیویوں کو ہردے میں استھان دینا چاہیے۔ ورنہ اُنتی کے سپن، سپن ہی رہیں گے۔ حقیقت نہیں بن سکتے ٭

سُود ور کی ضرورت!
۲۴۵

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کی نویں شرینی پاس کنیا کے لئے کنوارے آریہ سماجی کم ازکم ۲۵ ورش کی آیو والے گوروکل سناتک یا گریجوایٹ آزی دجن کا گوتر بیری تھا بر زال شہماور کی ضرورت ہے ؛

پترو ہار اس پتے پر ہو :-
پربھدیال پیارا لعل بزاز۔
منڈی سرہند ریاست پٹیالہ

شادی دی لوڑ
۲۲۷

شادی شاکھا دی دے وچ دس ودھوائیں نوجوانان سُندر شادی واسطے تیار ہین ۔ دو ودھوائیں نال بچہ بچی ہین ۔ ایک سندا ڈھائی سال دا استندر گیا ہے ۔ جہاں نون اپنی جائیداد دا مالک بناتا ہے ۔ درخواست بھیجو :-

مینجر رامچرن لال شرما ہندو ودھوا وواہ آشرم اورئی ضلع جالون

وردل کی ضرورت!
۲۳۲

جو صاحب یو۔پی سی۔پی کی کنواری اور ودھوا اناتھ اسہائی دیویوں کے ساتھ ہمارے کاریالیہ کے ذریعہ شادی کا انتظام کرانا چاہیں ۔ وہ حصولات شادی کے لئے پانچ پیسہ کے ٹکٹ روانہ کرکے کاریالیہ کو تحریر کریں ۔ اور واضح رہے کہ اس کاریالیہ کے ذریعہ بہت سی شادیاں کرائی جا چکی ہیں ؛

مینجر شانتی ویواہ سہائک کاریالیہ
محلہ بہادر گنج ۔ الہ آباد ۔

ہیڈ ادھیاپک کی ضرورت
۲۴۴

ایک نئی آریہ کنیا پاٹھ شالا کے لئے ایک مڈل پاس تعلیم یافتہ تجربہ کار آریہ ادھیاپک کی ضرورت ہے ۔ جو کہ تیاگ بھاؤ سے کام لیتے ہوئے کم از کم تنخواہ پر کام کرنے کو تیار ہو ۔ نقول سرٹیفکیٹ ہمراہ درخواست آنی چاہئیں :-

منتری آریہ سماج سرائے سدھو (ضلع ملتان)

بیماری کی جڑھ مچھر ہے اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری
۲۱۸

ان ہیں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پُوراں ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں ۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے ۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ؛

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے!

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے ۔ جس کی یہ ایجاد ہے ۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں ؛ پتہ :-

میسرز بھگت رام ۔ پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سُوتر منڈی لاہور

سب سے بڑا دانی
۲۴۶

بھگوان کسی کے دل میں پریرنا کرتا ہے ۔ تب ہی کوئی آدمی دان کرتا ہے ۔ سو جب بھی آپ دان دینے لگیں ۔ تو آپ مہربانی کرکے مستحق کو دیکھ لیا کریں ؛

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

آپ کی امداد کا حقدار ہے یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں ۔ جس کے سرپرست

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ ہیں

اس وقت اس یتیم خانہ میں

سولہ لڑکے لڑکیاں ہیں!

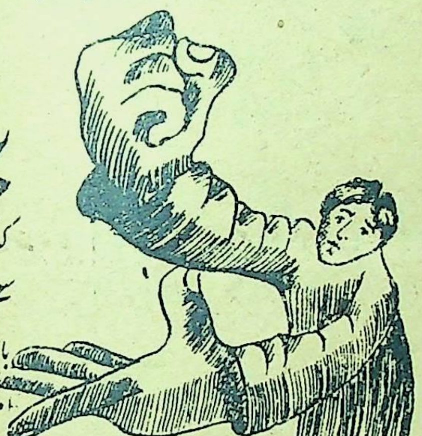
ان کو خوراک پوشاک ۔ کپڑا نقدی جس صورت میں بھی سہائتا کرنی چاہیں کریں اور بھیجنے کے بھاگی بنیں ۔

ملتمس جب بھی کسی یتیم لڑکے لڑکی کا پتہ لگے ۔ اسے یتیم خانہ میں پہنچا دیں ۔ یا ہمیں اطلاع دے دیں تاکہ ہم منگوانے کا انتظام کریں ۔ رپورٹ مفت طلب کریں ؛

المشتہر
آنند شرما (مینجر امرت دھارا) آنریری سکرٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ ویدمندر لاہور۔

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!
۱۰۶

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچاتی ہے



یہ بات ذہن نشین کر لیں

کہ امرت دھارا صرف ہماری ایجاد ہے ۔ جس کا نسخہ سوائے ہمارے کوئی نہیں جانتا ہے ۔ امرت دھارا کی خوبیوں کے باعث ہی ہر ایک شخص امرت دھارا کا مالک بننا چاہتا ہے ۔ امرت دھارا کی اسقدر شہرت دیکھ کر جھوٹے اشتہاری ناموں سے ایسے ہی اوصاف کی ادویات بنا کر لوگوں کو یقین دلانا چاہتے ہیں ۔ کہ یہ امرت دھارا ہی کے برابر ہے ۔ کتب فروش اپنی کتب کی بکری کا ذریعہ کہ وہ لوگوں کو یہ بتاویں ۔ کہ ان کی کتاب میں امرت دھارا کا نسخہ ہے ۔ مگر یہ سب جھوٹے ہیں ۔ اور

اصل کوئی نہیں جانتا ہے

ہم نقل آب حیات بھی بنا کر رکھتے ہیں ۔ اور بارہ آنے (۱۲) فی شیشی بیچتے ہیں ۔ جبکہ امرت دھارا کی قیمت دو روپے آٹھ آنے ہے ۔ امرت دھارا کی چھوٹی شیشی نمونہ کی قیمت صرف ...

"امرت دھارا"

ان کل امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں ۔ بچوں ۔ جوانوں ۔ مردوں یا عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں ... ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہیئے خط میں لکھ دیں ... کے واسطے رسالہ امرت منگواویں ۔ کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست اور طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب ... فہرست اور رسالہ امراض مخصوص مردان بھی جس کو ضرورت ہو ۔ مانگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں ... احتیاط نقوش سے بچو کیونکہ سخت دبینہ امراض ہو کر دکھ و تشویش کو بڑھا دینگی جیسے کے مقابلے میں کبھی نقلوں ...

ہر شہر میں ملتی ہے یا اس پتے سے منگوا لیں :- "امرت دھارا" ۳۶ لاہور

المشتہر
مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ "امرت دھارا بھون" "امرت دھارا اسٹریٹ" "امرت دھارا ڈاکخانہ" لاہور

پنجاب کے قائمقام گورنر۔ سر جعفری مونٹ

مورنسی گورنر پنجاب ۴ ماہ کی رخصت پر جانے پر پنجاب اسمبلی کے سینیئر ممبر کیپٹن سردار سکندر حیات خان قائمقام گورنر بنائے گئے۔ چنانچہ آپ نے ۱۹ جولائی کو بارلس کورٹ شملہ میں قائمقام چیف جج پنجاب ہائی کورٹ کے سامنے حلف وفاداری لینے کی رسم ادا کی۔

افسران پولیس کو سزا۔ (کلکتہ ۱۹ جولائی)

کلکتہ ہائی کورٹ نے مسٹر سنیمہ لرا سپرنٹنڈنٹ اور مسٹو اناتھ انسپکٹر پولیس کو اس جرم میں بالترتیب ۹ ماہ اور ۶ ماہ قید کی سزا دی ہے۔ کہ انہوں نے ایک قتل کے معاملہ میں مقتول کے ورثا سے دستخط لے کر لکھوایا تھا۔ کہ مقتول قدرتی موت مرا ہے۔

گول میز کانفرنس ہندوستان میں

بعض پولیٹیکل حلقوں میں اس قسم کی خیال آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ کہ شملہ کے بیوروکریسی اس کوشش میں ہے کہ ماڈریٹ کانگرسیوں کے ساتھ مل نہ جائیں۔ اسی سلسلہ میں کہا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے نے سر تیج بہادر سپرو کے سامنے یہ تجویز رکھی ہے۔ کہ گورنمنٹ مختصر سی گول میز کانفرنس وزیر ہند کی نئی سکیم کے مطابق ہندوستان میں کرنے کو تیار ہے۔ جس میں شمولیت کے لئے وزیر ہند اور چند برطانوی ماہر آ جائیں گے۔

مندر سے ریوالور۔ (مدورا ۱۹ جولائی)

پولیس نے ایک مندر پر چھاپہ مارا۔ اور چھ ریوالور اور کچھ کارتوس قبضہ میں کر لئے۔ جینا سوامی نامی ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔

سابق صدر کانگرس یرودا جیل میں

معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر گنگا دھر دیش پانڈے سابق پریزیڈنٹ انڈین نیشنل کانگرس کو ہنگام جیل سے یرودا جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔ پونا کا تار ہے۔ کہ مسٹر بریلوی اور مسٹر جمنا داس دنار کا داس کو بھی یرودا جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔

انقلاب پسندوں کی کرتوت (چٹا

گانگ ۱۸ جولائی) کل نو گوروں کی قبریں اکھاڑی گئی تھیں۔ جو انقلاب پسند دل کے گذشتہ حملہ میں قتل ہوئے تھے۔ پولیس اس واقعہ کی تحقیقات کر رہی ہے کہ آج

سنسار کی گتی

پرنسپل رام دیو بی کلاس میں کیوں؟

بھارت کی ادبھت گورو کل یونیورسٹی جس کی تعریف میں مغرب کے کئی ماہران تعلیم رطب اللسان ہیں کے پرنسپل، آریہ سماج کے لیڈر اچھیوتوں کے دوست اور ایک بزرگ ہندوستانی پرنسپل رام دیو جی کو محض اس جرم میں کہ انہوں نے لاہور کی حدود سے باہر جانے کے حکم کو توڑا۔ ڈیڑھ سال قید اور جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اور پھر اس پر انہیں بی کلاس میں رکھا گیا۔ نہ معلوم کلاسوں کا بٹوارہ کس اصول پر ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخصیت اصول ہوتا تو پرنسپل رام دیو جی کو اے کلاس ملنے میں کسی شک کی گنجائش نہ تھی۔

کلاسوں کی یہ داد چونکہ بہت کم کی جاتی ہے۔ اس لئے پرنسپل رام دیو کو اے کلاس نہ ملنے کے متعلق آریہ سماج میں کوئی آندولن نہیں اٹھا۔ ورنہ آریہ سماج میں پرنسپل رام دیو کا جو مان ہے۔ اگر کلاسوں کی یہ داد ہوتی۔ تو وہ آندولن اٹھتا کہ بائیکاٹ لیکن آخر ختم ہونے کے یہ معنی نہیں۔ کہ پرنسپل رام دیو اے کلاس کے مستحق نہیں۔ وہ تو اے کیا اس سے بھی اوپر کوئی کلاس ہو تو اس کے مستحق ہیں۔ انہیں بی کلاس میں رکھ کر گورنمنٹ نے آریہ سماجیوں کو احتجاج کا موقع دیا ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ پرنسپل رام دیو کی صحت بہت احتیاط کی متقاضی ہے۔

سزا کا معاملہ اگر ہائی کورٹ میں جاتا۔ تو معلوم ہو جاتا۔ کہ یہ کس قدر سخت ہے۔ ہائی کورٹ میں اتنی سخت سزا کا قائم رہنا مشکل تھا۔ لیکن پرنسپل رام دیو چونکہ ہائیکورٹ میں نہیں جائیں گے۔ اس لئے اگر گورنمنٹ سے اتنی آشا تو نہیں کی جا سکتی کہ موجودہ حالات میں خود بخود ان کی سزا کی سختی پر توجہ دے۔ لیکن اس سے یہ آشا ضرور کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ انہیں اے کلاس دے تاکہ جہاں آریہ سماجیوں کی شکایت رفع ہو وہاں پرنسپل رام دیو جی کی گرتی ہوئی صحت اور گرنے سے بچ جائے اور جیل سے وہ صحت تباہ کرکے نہ آئیں۔

صبح پھر انہیں قبروں کو دوبارہ اکھاڑ دیا گیا۔ خبر ہے۔ کہ اس سلسلہ میں چند طالب علم گرفتار کئے گئے ہیں۔ جو ضمانت پر رہا ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ کے ریونیو ممبر

سردار سکندر حیات خاں کے قائمقام گورنر بنائے جانے پر پنجاب گورنمنٹ میں ریونیو ممبری کی جو جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس پر مسٹر ڈی۔ جے۔ بائیڈ کو مقرر کیا گیا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ عارضی طور پر بھی اگزیکٹو کونسل کی ممبری پر کسی ہندو کا حق نہیں سمجھا گیا۔

انڈیمان نہ بھیجا جائے۔ (لاہور ۱۹

جولائی) اس خبر پر کہ بعض قیدیوں کو گورنمنٹ نے انڈیمان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لالہ شام لال وکیل صفائی مقدمہ سازش لاہور نے سپیشل ٹریبونل کے سامنے درخواست پیش کی ہے کہ چونکہ بھگت سنگھ والے مقدمہ سازش کے دس قیدیوں کو اس مقدمہ میں بطور گواہ بلایا جائے گا اس لئے انہیں انڈیمان بھیجنے کا خیال ہے تو شہادت تک ان کی روانگی ملتوی کی جائے معلوم ہوا ہے کہ ٹریبونل نے اپنے ریمارکس کے ساتھ درخواست گورنمنٹ پنجاب کو بھیج دی ہے۔

تخفیف کمیٹی کی رپورٹ۔ سری نگر

۱۸ جولائی) کشمیر کی تخفیف کمیٹی نے معلوم ہوا ہے۔ اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے کہا جاتا ہے۔ کہ رپورٹ میں چھوٹی چھوٹی اسامیوں کے اڑانے پر زور دیا گیا ہے۔

کشمیری ہندوؤں کے مطالبات

کشمیری پنڈت اپنے مطالبات کے متعلق جو میموریل وزیر اعظم کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق انگریزی علاقہ کے ہندو لیڈروں سے مشورہ لے رہے ہیں یہ سب اس لئے ہے۔ کہ ہندو حقوق محفوظ رہیں۔ اور مسلم حکومت قائم نہ ہو۔

سیٹھ گووند داس کا قیام مندر میں

جیل پور کے سیٹھ گووند داس منہور کانگرسی

لیڈر غیر مشروط طور پر رہا ہو کر آ گئے ہیں آپ کی دھرم پتنی بیمار ہے تاہم آپ نے ایک مندر میں قیام کیا ہے۔ صرف دھرم پتنی کو دیکھنے کے لئے محل میں جاتے ہیں۔ عوام میں اس بات کا بڑا چرچا ہے۔

اچھوت لیڈر کو پارٹی

آریہ سماج کے اچھوت اُدھار کا معجزہ ہے کہ بمبئی کے ورلی ایمپائر ہنٹ جس میں برہمن بھی شامل ہیں اچھوت لیڈر مسٹر راجا کو پارٹی دیتے ہیں۔ اور دینے بھی ہیں برہمن سبھا کے ہال میں۔ حالات بتلاتے ہیں۔ کہ اب چھوت پن کی لعنت ختم ہونے کو ہے۔

آئرلینڈ میں بائیکاٹ

مسٹر ڈی ویلرا وزیر اعظم کے بلانے پر لنڈن آئے۔ لیکن بغیر کسی تصفیہ کے واپس چلے گئے۔ اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ آئرلینڈ میں برطانوی مال کے بائیکاٹ کی تحریک شروع ہو گئی ہے پوسٹر لگائے جا رہے ہیں۔ اور ابھی پکٹنگ ہو رہی ہے۔

مشکل کیا ہے؟

انگلینڈ اور آئرلینڈ کے درمیان تصفیہ کی بات میں آ کر مشکل کیا ہے یہ کہ انگلینڈ کہتا ہے کہ ٹریبونل میں فلاں فلاں آدمی ہونے چاہئیں۔ آئرلینڈ کا کہنا ہے۔ کہ ہم جسے چاہیں گے۔ منتخب کریں گے۔

پشو بلی کا خاتمہ

سری نگر کے قریب ایک مقام پر میلہ کے موقعہ پر بھیڑ بکریاں ہزارہا کی تعداد میں ماری جاتی ہیں اور مندر پر بھینٹ چڑھائی جاتی ہیں۔ اس سال فیصلہ ہوا ہے۔ کہ پشو بلی بالکل بند کر دی جائے اور سبزی اور پھلوں کی بھینٹ چڑھائی جائے۔ اس کی گوشت علاقہ میں کر دی گئی ہے۔ یہ اصلاح مبارک ہے۔

شریمتی چندراوتی سی کلاس میں

(آگرہ ۱۸ جولائی) شریمتی چندراوتی ایم اے جو کنیا گورو کل ڈیرہ دون کی پرنسپل رہ چکی ہیں، کو جیل میں سی کلاس دی گئی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے انہیں اے کلاس دے دی ہے۔

رتن سنگھ بیرا کالی ختم ہو گیا۔

ننکانہ کے قریب چیلو تر محل سے جو قیدی

کے قبضہ سے نکل بھاگے تھے۔ ان میں رتن سنگھ براکانی بھی ایک تھا۔ گورنمنٹ نے اس کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کیا ہوا تھا۔ آخر وہ ہوشیارپور ضلع کے ایک مکان میں گھر گیا۔ پولیس اور رتن سنگھ میں مقابلہ ہوا جس میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چار آدمی پولیس کی طرف کے مارے گئے۔ جب اس مکان کو آگ لگادی گئی۔ جس میں رتن سنگھ پناہ گزین تھا۔ تو وہ باہر نکلا۔ جس پر ایک بیان یہ ہے کہ پولیس کی گولی نے اُسے ختم کر دیا۔ اور دوسرا بیان یہ ہے کہ وہ خود اپنی گردن کے نیچے گولی مار کر ہلاک ہو گیا؛

فیصلہ مسترد کرنے کا اختیار نہیں

یونیورسٹی کے سینیٹ کے ۶ مسلم ارکان نے سینیٹ کا اجلاس بلانے کے مطالبہ پر تاکہ بی اے کے نصاب تعلیم سے اسلامی تاریخ کے اخراج کے مسئلہ پر دوبارہ غور کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ وائس چانسلر نے انہیں اطلاع دی ہے کہ قواعد کے مطابق مجوزہ اجلاس کو گذشتہ اجلاس کے فیصلہ کو مسترد کرنے کا اختیار حاصل نہیں؛

مشاورتی کمیٹی کے نئے ممبر

(الہ آباد ۱۸ جولائی) سر تیج بہادر سپرو۔ مسٹر جیکر اور مسٹر جوشی کی جگہ مشاورتی کمیٹی میں کہا جاتا ہے کہ راجہ آف باروڈ۔ مسٹر وسنت راؤ دبھولکر اور مسٹر ایم این رائے مقرر کئے جائیں گے۔ یہ ایسے نام ہیں۔ جن سے اخباری دنیا بہت کم واقف ہے؛

سزا کم ہو گئی

(امرتسر ۱۸ جولائی) پنجاب پروونشل کانگرس کے صدر سردار پرتاپ سنگھ کو جرمانہ کے علاوہ پانچ سال کی سزا ہوئی تھی۔ اپیل پر سیشن جج نے سزائے قید ایک سال کر دی؛

ریلوے ہڑتال

(مدراس ۱۸ جولائی) ریلوے مینز فیڈریشن نے اپنے اجلاس میں ریلوے بورڈ کے جواب کو غیر تسلی بخش قرار دے کر جنرل سکرٹری کو اختیار دیا ہے کہ وہ یکم ستمبر کو عام ہڑتال کا نوٹس دے دے بشرطیکہ مختلف یونینوں نے تیاری کر لی ہو اور اُن کے پاس فنڈ ہو؛

پنڈت جواہر لال کو رہا کیا جائے۔

(شملہ ۱۷ جولائی) معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پنڈت جواہر لال کی فوری رہائی کے متعلق ایک ممبر رزولیوشن پیش کرنے والے ہیں؛

صلح کی گفت و شنید

شملہ کے پولیٹیکل حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وزیر ہند لبرل لیڈروں کی طاقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ البتہ کانگرس کی طاقت وہ تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے افواہ ہے کہ گورنمنٹ کانگرسی لیڈروں سے صلح کی گفت و شنید کرنا چاہتی ہے۔ اس معاملہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے خیالات معلوم کئے جا رہے ہیں

حریص باپ کی لڑکی ڈوب مری۔

(چٹاگانگ ۱۸ جنوری) ایک ہندو دکاندار اپنی دس سال لڑکی کی شادی پانچ ہزار روپیہ کے عوض ایک ساٹھ سالہ بڈھے سے کرنا چاہتا تھا۔ لڑکی کی مخالفت کارگر نہ ہوئی۔ تو اس نے دریا میں چھلانگ لگا دی اور ڈوب مری

ریاست میں نئی کمیٹی

(سری نگر ۱۷ جولائی) ریاست میں ایک نئی کمیٹی بنائی گئی ہے جس کے ممبران مسٹر جارڈین۔ ٹھاکر کرتار سنگھ اور مسٹر عبدالقیوم ہیں۔ اس کمیٹی کا کام ریاست میں ملازمتوں کا مستقل ہوں یا عارضی پر کرنا ہوگا

لاری میں چاندی

(دہلی ۱۷ جولائی) کالج روڈ پر پولیس نے ایک لاری کی تلاشی لینے پر ڈیڑھ من چاندی اور ۹۰ تولہ سونے کے زیورات ملے۔ شناخت پر معلوم ہوا کہ یہ وہی زیورات ہیں۔ جو گلی مرغاں سے چوری ہوئے تھے۔ ۵ اشخاص گرفتار ہیں

برقعہ میں چرس

نوشہرہ ریلوے سٹیشن پر دو برقعہ پوش پٹھانی عورتوں کے قبضہ سے ۲۴ سیر چرس برآمد ہوئی۔ اُن کے ساتھ دو عورتیں بھی بتائی جاتی تھیں۔ جنہیں لاہور سٹیشن پر گرفتار کیا گیا۔ اب ایکسائز ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلے گا؛

ہانسی میونسپلٹی معطل کر دی گئی

ایک سرکاری اعلان کی رو سے ہانسی میونسپلٹی بد نظمی کی وجہ سے معطل کر دی گئی ہے۔ جب تک مالی حالت بہتر نہیں ہو جاتی۔ اور نظم و نسق باقاعدہ نہیں ہو جاتا میونسپل معاملات کا انصرام ڈپٹی کمشنر حصار کے سپرد ہوگا؛

گھی میں زہر سے اموات

(لاہور ۱۸ جولائی) ایک مسلمان کی پانچ لڑکیاں ایک ہی دن میں مر گئیں۔ پہلے ہیضہ کا خیال ہوا مگر اب خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گھر میں گھی کا ٹین تھا۔ جس میں سانپ گھس گیا اور وہیں مر گیا۔ اس سے زہر گھی میں شامل ہو گیا۔ گھی لڑکیوں نے کھایا اور مر گئیں۔ گھی اور کھانے پینے کی اشیاء کو خوب احتیاط سے ڈھانک کر رکھنا چاہئے؛

مرزائی وفد کی دھمکیوں کا جواب

قادیان کا ایک مرزائی وفد سرحدی صوبہ کے دورہ پر ہے۔ اس کے بنوں جانے کی داستان بڑی دلچسپ ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ جب وفد لاری پر ٹانک سے بنوں آ رہا تھا۔ تو جب یہ لاری جالہ کی خشک اور خطرناک پہاڑیوں میں سے گذر رہی تھی۔ تو لاری کے ڈرائیور نے جو کہ محب وطن مسلمان نوجوان تھا۔ قومی ترانہ گانا شروع کر دیا۔ اس پر قادیانی وفد نے بگڑ کر اُسے کانگرسی کا بیرہ اور دیگر بیہودہ الفاظ سے مخاطب کیا۔ مگر اس نوجوان نے اینٹ کا جواب پتھر میں دینے کی بجائے اُن کا کرایہ واپس کر کے انہیں معہ اُن کے سامان کے انہی پہاڑیوں میں جہاں میلوں تک پانی کا ملنا بھی محال تھا اُتار دیا۔ اب اُن کا دماغ ٹھکانے آیا۔ اور لگے ڈرائیور کی منتیں کرنے۔ اس پر ڈرائیور کو اُن کی حالت پر رحم آیا۔ اور اُس نے انہیں بنوں پہنچایا؛

راجہ موسنجے پیکٹ کا سمرتھن۔

باشندگان گوجرہ نے ایک جلسہ میں راجہ موسنجے پیکٹ کا سمرتھن کیا۔ اور اچھوتوں کو یقین دلایا۔ کہ آپ کے لئے مندروں گوردواروں۔ سکولوں۔ پبلک درسگاہوں میں کوئی امتیاز نہ ہوگا؛

لالہ ہرکشن لال کی سکیم پیپلز بنک کے متعلق

لالہ ہرکشن لال کی سکیم کی ضروری تجاویز یہ ہیں۔ کہ امانت داروں کا بقایا ۸۰ فیصدی یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے شروع ہو کر یکم جنوری ۱۹۳۶ء تک بمعہ سود ادا کیا جائے اور قرضوں سے ۲۰ فیصدی کی بجائے ۱/۲ ۱۲ فیصدی ششماہی وصول کیا جائے۔ اور بنک کے امانت دار اور حصہ داروں کی امداد کے لئے ایک بااختیار بنک ۲۵ لاکھ کے سرمایہ سے قائم کئے جائیں۔ بنک کی ورکنگ بورڈ ڈائرکٹروں پر مشتمل ہو۔ جنہیں معاوضہ اور سفر خرچ ملے؛

مصیبت زدہ ہندوؤں کے لئے

آریہ سماج میرپور کو مصیبت زدہ ہندوؤں کے لئے ذیل دان پراپت ہوا؛

لالہ گنیش داس جی کھنہ کنڈ ڈویل ایک گٹھ پارچات۔ لالہ بھگت رام جی چھڑا سکنہ منگھیر خورد صہ ۵۔ لالہ بھگت رام جی سیٹھ ناصر پور براستہ جگادھری ضلع - لالہ جیرام سبھروال۔ مالک راجپور صہ ۵؛

آریہ سماج میرپور نے مصیبت زدہ ہندوؤں کو اپنے اپنے مسکن پر کرنیل بلدیو سنگھ صاحب ایڈمنسٹریٹر کے اس یقین دلانے پر کہ اب علاقہ میں امن ہو رہا ہے۔ اور اُن کی پوری حفاظت کی جائیگی بھیجا ہے پارچات پوشیدنی۔ بستر۔ برتن۔ راستہ کا کرایہ۔ ایک ماہ کا خرچ خوراک اُن لوگوں کو دیا گیا ہے ابھی تک علاقہ سے غلہ اور پارچات کی مانگ جاری ہے۔ آریہ سماج میرپور کی طرف سے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ چند والنٹیر علاقہ میں جا کر غلہ و پارچات تقسیم کریں؛

اس وقت تک آریہ سماج میرپور کو چار ہزار چار سو اکانوے روپیہ نقد مانع دولد پراپت ہوئی ہے۔ پارچات و غلہ اس کے علاوہ ہے۔ اس میں سے ۷۷ ۱۳۱۲ روپیہ ۸ خرچ ہو چکے ہیں۔ (کرم چند ذیل)

سپرنٹنڈنٹی کے لئے گریجوایٹ امیدوار

حال ہی میں پولیس سب انسپکٹری کے لئے درخواستیں طلب کیں تو خبر ہے۔ کہ اُن کے لئے ایم اے بی اے وغیرہ کی بھی درخواستیں آئیں۔ یہ بیکاری کے کرشمے ہیں؛

خانیوال میں شدھی

ایک مسلمان عورت نے ایک ہندو عورت کو دھوکے سے مسلمان بنا لیا۔ جس پر اس کا خاوند بھی مسلمان ہو گیا جب انہیں اس کا علم ہوا تو دونوں خانیوال آریہ

پرکاش لاہور

۱۰ ساون سمت ۱۹۸۹

آریہ سماج اُنتی کی راہ پر

بچہ زندگی کے میدان میں قدم رکھتا ہے
تو اس کی پرورش اس کے جیون میں
نہایت ضروری ہوتی ہے۔ جسے نہ وہ اور نہ اس
کے ماں باپ نظر انداز کر سکتے ہیں۔ یہی کارن
ہے کہ جب وہ جوانی میں قدم رکھتا ہے لیکن
اس کے ماں باپ اسے بچہ ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن جسے
اس کے پیدا ہونے کے چند سال بعد تک اسے دیکھنے
کا اتفاق نہ ہوا ہو۔ وہ اسے دیکھتا ہے تو فوراً
پکار اٹھتا ہے۔ اوہ! تم تو چھوٹے سے تھے۔
جب میں نے تمہیں چھوڑا۔ اب کتنے بڑے ہو
گئے ہو۔ یہی حالت آریہ سماج کی ہے۔ جو
لوگ اس میں روز پیدائش سے کام کر رہے ہیں۔
وہ اس کے اتنے اُنتی شیل ہونے کے قائل
نہیں۔ وہ یہی کہتے سنے جاتے ہیں کہ آریہ سماج
شتھل ہے۔ کمزور ہے۔ اس کی ترقی رک
گئی ہے۔ لیکن واستو میں یہ ان کا وہم ہے
انہیں یہ وہم اس لئے ہے کہ وہ آریہ سماج
کی روزانہ ترقی کو انوبھو نہیں کر سکتے۔ جن
لوگوں نے آریہ سماج کو لاتعلق ہو کر دیکھا
ہے۔ پوچھو ان سے کہ آریہ سماج ترقی پر ہے
یا تنزل پر؟ وہ فوراً بتائیں گے کہ آریہ سماج
تنزل پر نہیں ترقی پر ہے۔ اور ترقی بھی
محسوس ہے۔

پنجاب میں جو جماعت اس وقت ترقی
یافتہ کہی جاتی ہے۔ وہ احمدی جماعت ہے
یہ چھوٹی سی جماعت احمدیت کے جو طرفہ
پرچار میں جس طرح یتن شیل ہے۔ اس کی
مثال کم ملے گی۔ آریہ سماج اس کا خاص
نشانہ ہے۔ جس احمدی پرچہ کو اٹھاؤ۔ اس
کے مضمون پر آریہ سماج کے خلاف زہر بکھرا
پاؤ گے۔ مسلمانوں یا ہندوؤں سے انہیں
خوف نہیں۔ کہ وہ ان کی ترقی کے راستہ میں
حائل ہوں گے۔ اس لئے ان کے خلاف
خامہ فرسائی میں وہ اپنی طاقت کو کیوں ضائع
کریں۔ انہیں خطرہ آریہ سماج سے ہے کیونکہ
وہ احمدیت کے پولوں سے واقف ہے اور
ان پولوں کو ان لوگوں کے سامنے رکھنے کا
ڈھنگ خوب جانتا ہے۔ جنہیں احمدیت
اپنا شکار سمجھتی ہے۔ اس لئے احمدیت
آریہ سماج کو اپنا سخت دشمن سمجھتی ہے۔ اس
حالت میں اگر وہ آریہ سماج کی کامیابی کا
اقرار کرے۔ تو کیا آریہ سماج کی کامیابی میں
پھر بھی کوئی سندیہ کی بات رہ جاتی ہے؟
جواب نفی کے سوائے اور دوسرا کوئی نہیں
سکتا۔ آیئے آپ کو بتائیں۔ کہ احمدیوں کا
"نور" اور "آریہ سماج اور اسلام" کے عنوان سے
آریہ سماج کی ترقی کا ان الفاظ میں اقبال کرتا
ہے۔ "نور" (۱۸ جولائی) لکھتا ہے:

"آج سے تیس یا چالیس سال قبل جس
ذوق شوق اور تیزی سے غیر مذاہب
کے لوگ اسلام قبول کرتے تھے۔ اب
وہ آمادگی نہیں رہی۔ اس کی وجہ صاف
ہے۔ اور وہ یہ کہ آریہ سماج نے ہندوؤں
کے دلوں میں اسلام کے خلاف ایک
ایسا زہر بھر دیا ہے۔ کہ جس کا تریاق
آج تک ہم کما حقہ مہیا نہیں کر سکے"

آریہ سماج نے اسلامی تبلیغ کو احمدیوں
کی زندہ جماعت کی کوششوں کے باوجود اگر
ناکامیاب کر کے دکھایا اور دکھا رہا ہے۔ تو
یہ ایک شتھل سماج کا کام نہیں۔ یہ اُنتی شیل سماج
کا کام ہی ہو سکتا ہے۔

"نور" نے تو اسلام کی کمزوریوں کے اظہار
کو زہر کہنا ہی تھا۔ وہ اپنے دروغ کو ترش
کیوں کہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ آریہ سماج
نے ہندوؤں کے دل میں اسلام کے خلاف
زہر نہیں بھرا۔ بلکہ ویدک سدھانتوں اور
اسلامی عقائد کو بالمقابل رکھ کر انہیں دکھا
دیا ہے۔ کہ سونا کون ہے۔ اور ملمع کون؟ ہندوؤں
نے دیکھ لیا ہے کہ اسلام کی ویدک دھرم کے
سامنے کوئی حقیقت نہیں۔ اس لئے اسلام
لانے سے مجتنب ہو گئے ہیں۔

آریہ سماج کے پرچار کے دو ذریعے ہیں
ایک ذریعہ تحریر اور دوسرا ذریعہ تقریر۔ آریہ
سماج ابھی ان ہر دو ذرائع سے کم کام جانتے ہیں۔
مطمئن نہیں۔ ذریعہ تحریر میں آریہ سماج کا پریس
جیسا مضبوط ہونا چاہئے نہیں۔ آریہ سماج
کی تصانیف کی رفتار بہت مدھم ہے۔ جو
نکلتی ہیں۔ ان میں سے بھی اثر کرنے والی کم
ہوتی ہیں۔ ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ بھی مضبوط
نہیں۔ منڈلیوں کا بھی انعقاد سا ہی ہے۔
اخبار ان کی تعداد ہی کون سی ہے۔
اور جو ہیں بھی۔ وہ کمی اشاعت کا رونا ہی
روتے رہتے ہیں۔ تاہم جو کچھ بھی پریس کا کام
ہے۔ وہ احمدیوں جیسی مشہور پروپیگنڈسٹ
جماعت کو حیران کرنے کے لئے کافی ہے۔
دیکھئے "نور" یوں تسلیم کرتا ہے:

"ہمیں یہ کہہ دینا چاہئے۔ کہ آریہ سماج
کا پریس مضبوط ہے۔ اور وہ تحریری
پروپیگنڈا میں بہت ہوشیار ہے
اور اس کا دائرہ وسیع ہے"

دوسرا ذریعہ تقریر ہے۔ اس کے متعلق
"نور" کہتا ہے۔

"باقی رہا تقریری پروپیگنڈا اس میدان
میں بھی وہ مقابل بہت ہوشیاری سے
کام لے رہا ہے۔ احمدیت نے مسلمانوں
کو بحث مباحثہ کے گورکھ دھندے
میں جکڑ دیا ہے۔ ہماری سب توجہ یا
ہماری توجہ کا بیشتر حصہ بحث مباحثہ
میں صرف ہو رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے
کہ باہمی آزردگی اور کشیدگی پیدا ہو
رہی ہے۔ ادھر اس سے آریہ سماج مسلمانوں
کی ہمدردی کو بھی حاصل کر رہا ہے۔ گویا
اس کے دونوں ہاتھوں میں لڈو ہیں اور
وہ اپنی زمین ہمارے پیچھے بھاگے
لے جا رہا ہے"

آریہ سماج کے تحریری اور تقریری ذریعہ پرچار
کی کامیابی کو خدا نخواستہ تسلیم کر کے "نور" نے آریہ
سماج کی مجموعی کامیابی ذیل کے فیصلہ کن الفاظ
میں تسلیم کی ہے:۔

"شاید کوئی کہے کہ آریہ سماج کو مسلمانوں
میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ مگر یہ مسلمانوں
کی بہادری نہیں ہے۔ اس کے لئے ہمیں
سنوجی مہاراج کا مشکور ہونا چاہئے۔ مگر
یہ کیا آریہ سماج کی کوئی کم کامیابی ہے۔ کہ
اس نے بحیثیت مجموعی ہندو قوم کو اسلام
سے بدظن کر دیا"

آریہ سماج کی کامیابی کا صریح الفاظ میں
اقبال کر کے "نور" اپنے متعلق سنئے کیا
کہتا ہے:۔

"اگر ہم زمانہ کی رو کے ساتھ نہیں چلیں
تو مجھے اندیشہ نہیں بلکہ یقین ہے کہ حالت
بد سے بدتر ہو جائے گی"

آہ! جسے رنگ کی چمک سے سونا سمجھتے تھے
اس کے "نور" نے بتایا۔ کہ ہر چمکنے والی چیز لازمی
طور پر سونا نہیں ہوا کرتی۔ "نور" کے الفاظ میں
احمدیت کی حالت بد ہے۔ اور اسے بدتر ہونے
سے بچانے کا اس کے خیال میں صرف ایک ہی
ذریعہ ہے۔ کہ وہ زمانہ کی رو کے ساتھ چلیں۔
اسلام کی رو کے ساتھ چل کر انہوں نے دیکھ لیا
نتیجہ یہ ہے۔ کہ حالت بد ہو رہی ہے۔ اب وہ چاہتا
ہے۔ کہ احمدیت زمانہ کی رو کے ساتھ چلے۔ تاکہ
بدتر ہونے سے بچ جائے۔

اس احمدیت کے مقابلہ میں جسے سونا سمجھا
جا رہا تھا۔ آریہ سماج کامیاب ہے۔ اس
نے ہندوؤں کو مسلمان ہونے سے بچا دیا۔ وہ
مسلمانوں کو بھی ہڑپ کر رہا ہے اور بھاری تعداد
میں کر جاتا۔ لیکن اس میں "نور" کے الفاظ میں
سنوجی مہاراج حائل ہیں۔ لیکن واستو میں
سنو مہاراج نہیں، جات پات سد راہ ہے۔
ہندوؤں سے جنم جات پات آج اڑا دو۔
ہندو کسی زمانہ میں جس تیز رفتاری سے مسلمان
ہوتے تھے۔ اس سے کئی گنا زیادہ تیز رفتاری
سے مسلمان ویدک دھرم میں آنے لگ جائیں گے
یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ "نور" اسے تسلیم کرتا ہے
جب وہ کہتا ہے۔ کہ "اگر آریہ سماج کو مسلمانوں
میں کوئی کامیابی نہیں ملی۔ تو یہ مسلمانوں کی
بہادری نہیں۔ بلکہ اس کے لئے انہیں سنوجی
مہاراج کا مشکور ہونا چاہئے"

یہ تو ہوئی غیر ملکی شہادت۔ اپنوں کی
بھی سن لیجئے۔ گت سپتاہ آریہ سماج مندر
وچھووالی میں دلت ادھار دوس منایا گیا۔ تو
اس میں مشہور محب وطن بابا دیہا سنت رام جی
میونسپل کمشنر لاہور کی بھی ایک تقریر ہوئی۔
اس تقریر سے ان آریوں کے سنشے نورت ہو
جانے چاہئیں۔ جنہیں یہ بھرم ہے۔ کہ آریہ سماج
اونتی پر ہے۔ بابا جی نے کہا۔ کہ رشی دیانند
کے سدھانت پھیل رہے ہیں۔ اور وہ دن دور
نہیں جبکہ سروتر ویدک دھرم کا اوم کا جھنڈا
ہی لہراتا نظر آئے گا۔ رشی سدھانتوں کے
وسترت ہونے کا ایک ثبوت آپ نے یہ دیا۔
کہ اب کہیں "اشٹ ورشا بھویت گوری" نو
ورشا چہ روہنی ... " کا شلوک پڑھا جاتا
سنائی نہیں دیتا۔ یہ وہ شلوک ہے۔ جسے
ایک وقت تھا۔ کہ ہندو ویدک شرتی سے بھی بڑھ کر
درجہ دیتے تھے۔ لیکن آج کوئی ڈھونڈھے ہی
ہو گا۔ جو یہ کہے کہ آٹھ دس برس کی عمر میں کنیا

راجکمار اُمید سنگھ کی گدی نشینی

مہرشی دیانند کے بھگت آریہ نریش سرناہر سنگھ بہادر کی مرتیو کے بعد ریاست کے یوراج راج کمار شری اُمید سنگھ جی کی گدی نشینی کی رسم نیم انوسار ادا کی گئی۔ چنانچہ اس سمے راجکمار اُمید سنگھ جی شاہ پورہ راجیہ کے حکمران ہیں۔ اور راجکمار سے آپ راجہ ادھیراج شری اُمید سنگھ جی ہو گئے ہیں۔ راجادھیراج شری اُمید سنگھ جی کو اپنے پوجیہ پتا کے جیون میں ہی ریاست کے کاروبار کا کافی تجربہ ہو چکا ہے۔ اس لئے انتظام ریاست میں انہیں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ سورگ باشی راجہ ادھیراج سرناہر سنگھ جی کے لئے یہ بھاری کریڈٹ کی بات ہے۔ کہ انہوں نے ویشش پریتن سے اپنی سنتان کو بھی رشی بھگت بنایا چنانچہ شاہ پور گدی کے موجودہ مالک راجہ ادھیراج شری اُمید سنگھ جی پکے آریہ سماجی ہیں۔ آریہ پرتینیدھی سبھا کے سدسیہ ہیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے پردھان رہ چکے ہیں۔ گدی نشینی پر ہم راجہ ادھیراج شری اُمید سنگھ جی کو ہاردک دھنیہ واد دیتے ہیں۔ اور آپ کی ذات سے پورن آشا رکھتے ہیں کہ آپ کے عہد میں ویدک دھرم بدستور ریاست کا راج دھرم رہے گا۔ اور پرجا میں ویدک دھرم پرچار کا ویشیش پریتن کیا جائے گا۔ تاکہ راجا کی طرح پرجا بھی ویدک دھرمی ہو۔

رادھا سوامیوں کا ذات پات توڑنا

ہمارے ذات پات توڑک منڈل کے بھائی تو ہندو سماج کے اندر ہی ذات پات کو توڑنے تک پہنچے ہیں۔ لیکن رادھا سوامی مت اس سے بہت آگے نکل کر مسلم عیسائی وغیرہ کی تمیز اڑا دینے تک بھی پہنچ گیا ہے یہ ہم نہیں کہتے۔ خود دیال باغ کا آرگن پریم پرچارک کہتا ہے سو وہ کہتا ہے۔

کیا ہندو کیا مسلمان اور سکھ عیسائی پارسی سب مل کر اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے ہیں اور شادیاں بلاتمیز ذات پات کے ہوتی ہیں۔

گویا جہاں ذات پات توڑک منڈل والے شادی میں جنم کے برہمن کھشتری ویش آدی کی تمیز کو روا نہیں رکھتا وہاں دیال باغ کے صاحب جی مہاراج نے جنم کے مسلمان عیسائی پارسی آدی کی تمیز کو بھی اڑا دیا ہے۔ اور یہ ایسا کام ہے۔ جو آخر ہندو جاتی کی تباہی کا

کارن ہوگا۔ اور دو مختلف سبھیتاؤں کے پجاری ستری پرش کے میل سے گرہست بھی کبھی سکھ دھام نہ بنے گا۔ گرہست میں جو جوڑا داخل ہونے لگتا ہے۔ اس کے آچار دیوہار وچار ایک سم ہونے چاہئیں لیکن ایک ہندو پتی اور مسلمان پتنی۔ یا عیسائی پتی اور ہندو پتنی کے وچاروں میں موافقت کی آشا رکھنا دیرتھ ہے۔ سکھ دھام وہی گرہست بن سکتے ہیں۔ جب دمپتی ایک وچار ایک دھرم اور ایک ہی سبھیتا کے اپاسک ہوں۔ آریہ سماج جنم کے مسلمانوں عیسائیوں وغیرہ سے روٹی بیٹی کا بیوہار کرتا ہے۔ مگر اسی وقت جبکہ وہ ان کے آچار دیوہار اور سبھیتا کو بدل چکتا ہے۔ جب کوئی مسلمان یا عیسائی آریہ ہو گیا۔ تو اس سے رشتہ پیدا کرنے پر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ مسلمان یا عیسائی سے رشتہ پیدا کیا گیا ہے۔ بلکہ وہ تو آریہ پرش سے رشتہ ہے۔ اگر رادھا سوامی بھی مسلمانوں یا عیسائیوں وغیرہ کو اپنے مت میں داخل کر کے ان سے بیاہ شادیاں کرتا ہے۔ تو اس میں آپتی کی کوئی بات نہیں۔ لیکن اس صورت میں یہ کیسے کہا جا سکتا ہے۔ کہ کیا مسلمان اور کیا سکھ۔ کیا عیسائی وہاں سب مل کر اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے ہیں۔ اور شادیاں بلاتمیز ذات پات کے ہوتی ہیں۔ اس صورت میں تو کہنا چاہیئے۔ کہ رادھا سوامی رادھا سوامیوں سے رشتہ ناطہ کرتے ہیں۔

سناتن دھرم پر چوٹ

اپنے ہی سات کروڑ بھائیوں کے ساتھ پشوؤں سے بھی بدتر سلوک کرنے کے پاپ کو سناتن دھرمی چھوڑنے لگے ہیں۔ تو ان کے اندر ایسے بھی عقل کے اندھے ہیں۔ جو اسے سناتن دھرم پر ایسی چوٹ سمجھتے ہیں۔ جو سناتن دھرم کا خاتمہ کر دے گی۔ جو دھرم جنم ابھمان میں اپنے ہی بھائیوں سے نفرت کا سبق دیتا ہو۔ اس کا ختم ہونا ہی اچھا ہے لیکن سچ تو یہ ہے۔ کہ اس قسم کی چیزیں سناتن دھرم کو ختم کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس کے اندر سے توہمات باطلہ کا میل نکالنے کے لئے ہیں۔ سناتن دھرم اس بے ادیا کے میل کے کارن دنیا کے مضحکہ کا مضمون بن رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس میل کو نکال دیا جائے اچھوت پن بھی سناتن دھرم کے اندر ایک میل ہے۔ جو بھائی اس میل کو سناتن دھرم کے لئے ہانی کارک سمجھتے ہیں۔

وہ اسے دور کرنے کے لئے جوٹ لگا رہے ہیں۔ ان کی غرض سناتن دھرم کو تباہ کرنا نہیں۔ اس کے میل کو تباہ کرنا ہے تاکہ ست سناتن دھرم پوتر روپ میں چمکے اس لئے ان چوٹوں سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ چوٹیں اپنوں کی طرف سے بہتری کے لئے ہیں۔ جن سے ڈرنا چاہیئے۔ شوک ہے۔ کہ ان سے سناتن دھرمی ڈرتے نہیں۔ وہ ودھرمیوں خصوصاً مسلمانوں کی طرف سے ہیں۔ جو ہندو جاتی کے سات کروڑ کے ایک بھاری حصہ کو جاتی سے جدا کرنے کے لئے لگائی جا رہی ہیں۔ نام نہاد سناتن دھرمی بھائیوں کے تو تنگوں کا ہلہ ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں اتنی ہمت نہیں۔ کہ ودھرمیوں سے اپنے بھائیوں کو بچانے کے لئے میدان میں اتریں۔

کافر کون ہے؟

"کافر وہ ہے۔ جو خدا کی واحدانیت اور محمد کی رسالت میں ایمان نہ رکھتا ہو"۔ یہ تعریف ہے کافر کی۔ جو ہمارے معاصر "لائٹ" نے پیش کی ہے۔ اللہ کا منکر کافر ہو۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ رسول کا منکر کیوں کافر کہلائے۔ کیا اللہ رسول کے بغیر ادھورا ہے۔ محمد خواہ کتنا ہی بڑا انسان ہو۔ آخر ایک بندہ ہے اور ایک بندہ پر ایمان نہ لانے والے کو ناستکوں کا درجہ دینا کیا مردم پرستی نہیں۔

"لائٹ" وہ اخبار ہے۔ جس نے دیش بندھو داس کی مرتیو پر لکھا تھا۔ کہ گو دیش بندھو داس رسالت پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ تاہم وہ سچے مسلمان تھے۔ نہ معلوم آج "لائٹ" کو کس بات نے یہ لکھنے پر مجبور کر دیا۔ کہ جو حضرت محمد کی رسالت پر ایمان نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔

ہردوار میں ہڑتال

ہردوار میں کئی دنوں سے ہڑتال جاری ہے۔ اس ہڑتال کی تہہ میں مہنتوں کا لالچ بتایا جاتا ہے۔ جس کا اظہار وہ دوکانوں کا کرایہ بڑھانے کی صورت میں کر رہے ہیں۔ یاٹھک یہ سن کر حیران ہوں گے۔ کہ ہردوار میں دوکانوں کے مالک زیادہ تر مہنت ہیں۔ جنہیں گرہستی لوگ اس لئے اپنی گاڑھے پسینے کی کمائی کا حصہ بھینٹ کرتے ہیں۔ کہ وہ علائق

ہیں۔ دنیا چھوڑ کر یہاں بیٹھے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جو لوگ انہیں دان دیتے ہیں۔ ان کی بہت زیادہ تعداد سے ان کی مالی حالت بہت زیادہ بہتر ہے۔ اپنے نادار بھائیوں کے لئے ان مہنتوں کے دل میں کتنا درد ہے وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہڑتال کی وجہ سے ہردوار کے ہزاروں یاتریوں کو کھانے پینے کی اشیاء حاصل کرنے کی بھی تکلیف ہے۔ لیکن مہنتوں کو ان کی تکالیف کا کوئی خیال نہیں۔ ہردوار کے مکان زیادہ تر گرہستی لوگوں نے محض رفاہ عام کی خاطر بنائے ہوئے ہیں۔ جن کے مالک مہنت لوگ کسی نہ کسی طرح بن گئے۔ مہنتوں کی دوکانیں بھی یا گرہستی لوگوں کی دی ہوئی ہیں یا انکے دان کی آمدنی سے بنائی گئی ہیں۔ لیکن ان کی آمدنی کی ایک پائی بھی گرہستیوں کے مفاد کے لئے استعمال نہیں کی جاتی۔ یہ کمائی کس کام آتی ہے۔ ہندو اس سے بے خبر نہیں۔ باوجود اس کے وہ مہنتوں کے قدموں میں گرتے ہیں۔ جنہیں نہ ان کی تکلیف کی پرواہ ہے۔ نہ ان کی عزت کا پاس۔ اس حالت میں تعجب یہ نہیں۔ کہ ہندو کیوں ذلیل ہوتے ہیں۔ تعجب تب ہوتا اگر ہندو ذلیل نہ ہوتے۔

معقول سوال نامعقول جواب

سائل کا سوال ہے۔ کہ دنیا میں کوئی کوڑھی ہے۔ کوئی اندھا ہے۔ کوئی خوب تندرست اور دولتمند ہے۔ کوئی غریب اور لاچار۔ آخر اس کا کارن کیا ہے؟

جتنا سوال معقول ہے۔ اتنا ہی ہمارے احمدی معاصر کا جواب نامعقول ہے۔ اس کا جواب ہے۔ "متذکرہ نقائص مختلف باعث سے ہوتے ہیں۔ مثلاً وراثت میں آنے سے یا پیدائش سے پہلے یا بعد حالات گرد و پیش سے"۔

سوال یہ ہے۔ کہ حالات گرد و پیش کس نے پیدا کر دیئے۔ اور وراثت کی آڑ میں ایک معصوم روح کو پیدا ہوتے ہی اللہ نے کیوں سزا دے دی۔ اس باپ کو تو آپ کیا کہو گے۔ جو اپنے بیٹوں میں سے بلا کسی وجہ کے ایک کو تو ساری جائیداد کا وارث بنا دے اور دوسرے کو روٹیوں کا محتاج کر دے۔ ایک لڑکا بدکردار ہے۔ اُسے جائیداد سے باپ محروم کرتا ہے۔ ہمارا سوال اس کے متعلق نہیں۔ اس کے متعلق ہے۔ جو کسی قسم کی وجہ کے بغیر مختلف سلوک ایک ہی

ویدک ریتی کا مذاق

بھاشہ را جندر جندر لکھتے ہیں۔ بدایوں میں ایک پرسدھ آریہ سماجی کے ۱۷ سالہ لڑکے کا بواہ ایک ۱۲ سالہ لڑکی سے ویدک ریتی سے ہوا۔ لڑکے لڑکی کی عمر ہی ویدک آدرش سے بہت گری ہوئی نہ تھی۔ بلکہ تمام فضولیات جو شادیوں پر ہوتی ہیں۔ عمل میں لائی گئیں۔ آتش بازی بھی چلی۔ عورتوں کو بھی سر بازار گالیاں گانے کی اجازت دی گئی۔ براتیوں کی تعداد بھی تین سو سے زیادہ تھی۔ غرضیکہ تمام اویدک رسومات ادا ہوئیں۔ لیکن صرف سنسکار ودھی کے منتر پڑھے جانے پر اس کا نام ویدک ریتی کا دواہ رکھا گیا۔ لڑکے لڑکی والوں نے ہی نہیں رکھا۔ براتیوں کی زیادہ تر تعداد نے بھی اسے ویدک ریتی کا بواہ قرار دیا۔ جو آریہ سماجی تھے۔ اس پروہت نے بھی اسے ویدک ریتی کا بواہ سویکار کرنے میں ویدک ریتی کا مذاق اڑایا۔ جس نے بواہ پڑھایا۔

کم سنی کے بواہ پر لاکھ وید منتر پڑھے ہوں مگر وہ ویدک دواہ نہیں کہلا سکتا خواہ تین سو نہیں آریہ سماج کے نام کو بدنام کرنے والے ہزاروں آریہ سماجی بھی اسے ویدک دواہ کہیں۔

ورکے پتا معلوم ہوا ہے۔ ساردا ایکٹ کے زبردست حامی ہیں۔ بدایوں میں انسداد شادی صغر سنی کے لئے جو سوسائٹی بنی ہوئی ہے۔ وہ اس کے سرگرم ممبر ہیں۔ یہ سوسائٹی ان لوگوں کے خلاف مقدمات چلانے کے لئے ہے جو ساردا ایکٹ کی مخالفت میں چھوٹی عمر کے لڑکے لڑکیوں کی شادی کریں۔ جب سوسائٹی کے ایسے سرگرم ممبر کے خلاف کہا جاتا ہے۔ کہ مقدمہ چلانے کی سوسائٹی کے سامنے تحریک پیش ہوئی۔ تو کئی ممبران نے استعفے پیش کر دیئے کتنی کمزوری ہے۔ ایسی تو یہ لوگ ہمت نہیں رکھتے۔ کہ سوسائٹی کے جو لوگ ساردا ایکٹ کی زد میں آئیں۔ اُن کے خلاف مقدمات چلائیں۔ لیکن دوسروں کے خلاف مقدمات چلا کر وہ انہیں سزا دلانے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ مکاری ہے عیاری ہے۔ نام کے آریہ سماجی اور نام کے ساردا ایکٹ کے حامی لوگو!

مُسلمانوں کے لئے ڈکٹیٹر

قادیانی مرکز سے مسلمانوں کی ہمدردی کا جو سرچشمہ بہایا جا رہا ہے اور مسلمانوں کو اس قسم کا احساس کرایا جا رہا ہے کہ حضرت خلیفہ اور اُن کے حواری مسلمانوں کے غم میں ہی گویا گھلے جا رہے ہیں جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ یہ سب مسلمانوں کو پھانسنے کی چالیں ہیں۔ چنانچہ سالار نے اس میں کوئی لاگ لپیٹ کی بات نہیں رہنے دی وہ ۲۳ جون کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"میں کہتا ہوں کہ اگر کم از کم ایک سال کے لئے ہی اپنے ایک حقیقی رہنما سے آپ کوآپریشن کر لیں۔ اور جس طرح برادران وطن اور بعض قومی مسلمانوں نے ملک کی خاطر باوجود اختلاف مذہب کے مسٹر گاندھی کو اپنا رہنما سمجھ رکھا ہے۔ اسی طرح اس ایک شخص کو بطور ڈکٹیٹر کے اپنے سیاہ و سفید کا مالک بنا لیں۔ . . . . . . پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مومنوں کا ساتھ دیتا ہے"

خدا کی شان! اُن مسلمانوں کو جن میں بہترین پایہ کے سیاست دان موجود ہیں۔ ایک مرزائی یہ کہنے کا حوصلہ کرتا ہے۔ کہ اس خلیفہ قادیانی کا ڈکٹیٹر شپ اختیار کرو۔ جسے پہلی صف کیا۔ دوسری صف کے مسلم سیاست دان برسوں سیاست کا سبق دے سکتے ہیں۔ مرزائیوں کو خلیفہ کو اپنا سب کچھ سمجھنا مبارک ہو۔ لیکن جو مسلمان قادیانیت کو اسلام کے لئے فتنہ سمجھتے ہیں۔ وہ اس کے خلیفہ کو ڈکٹیٹر تسلیم کریں۔ ع

این خیال است و محال است و جنوں

عام اس سے کہ لڑکی بڑی ہو یا چھوٹی مثال کے طور پر مولانا کا کہنا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ارشاد کے ماتحت ہوا۔ بحالیکہ عائشہ نابالغہ تھیں۔

اس صریح فتوے کی موجودگی میں کہ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ اسلام صغر سنی کے نکاح کی اجازت نہیں دیتا۔ تو صاف ہے کہ وہ اسلام اور اسلامی روایات کی تکذیب کے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

جذباتِ آریہ

(از قلم پنڈت جگت کمار آمر آریہ اپدیشک حیدر آباد دکن)

سدا سے اوید گھر آریہ ویرو اسنا دینا ۔۔۔ نڈر ہو کر کے ویدک دھرم کا ڈنکہ بجا دینا
اگر منظور ہو تم کو جہاں میں عزت و حرمت ۔۔۔ تو بنکر منکسر رہنا تکبر کو ہٹا دینا
لگا لینا لگن اس سے نہیں جس سے بڑا کوئی ۔۔۔ بُتوں کو اپنے سینے میں کبھی ہرگز نہ جا دینا
تلاش حق میں گر بچیں رہتا ہو تو اے نادان ۔۔۔ پڑا ہے پردہ غفلت کا اُسے دل سے اٹھا دینا
سُنو اے آریہ ویرو! تمہیں لازم یہی ہے اب ۔۔۔ جہاں کو وید کا گرویدہ احساں بنا دینا

دعا تجھ سے یہی کرتے ہیں تیرے داس اے ایشورا ۔۔۔ ہمارے دل میں ہے گیان کا دیپک جلا دینا
برائی چھوڑ دیں بالکل بھلائی کو کریں سارے ۔۔۔ صراطِ نیک پر ایشور! دیا کر کے چلا دینا
کریں ست سنگتی کرتے بچیں دُشٹوں کی سنگت سے ۔۔۔ چھڑا کر فعل بد ایشورا ہمیں صادق بنا دینا
ہمارے قول صادق ہوں خیال و فعل صادق ہوں ۔۔۔ پربھو ہم سیکھ لیں خود کو صداقت پر مٹا دینا
دھرم وید کی کشتی ہے پھنسی گرداب آفت میں ۔۔۔ دیا کر کے دیالو اس کو ساحل پر لگا دینا
زمانہ آنا جانا ہے اگر سہہ لے مصیبت کو
پربھو کے ہاتھ ہے بگڑی ہوئی قسمت بنا دینا

مُسلمان اور سکھ

ہندوستان ہندوؤں کا ہے۔ لیکن وہ آج کسی شمار و قطار میں نہیں۔ محض تاریخی اہمیت کے بل پر مسلمان سارے حقوق اپنے لئے ہی سمجھتے ہیں۔ اس طرح سرحدی صوبہ میں تمام اُن کی حکومت ہے ہی پنجاب اور بنگال میں بھی مسلم حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کی بدقسمتی کہ بنگال میں تو خود مسلمان اُن کی فرقہ وارانہ حکومت کے راستے میں روڑا ثابت ہو رہے ہیں۔ اور پنجاب میں سکھ چیلنج پر چیلنج دے رہے ہیں کہ وہ کسی بھی حالت میں مسلم حکومت قائم نہیں ہونے دیں گے۔ وہ سکھ حکومت بھی نہیں چاہتے ہیں۔ ہندوستانی حکومت چاہتے ہیں۔ لیکن اگر گورنمنٹ کا فیصلہ فرقہ وارانہ کے حق میں ہوا۔ تو وہ وہی مراعات پنجاب میں چاہتے ہیں۔ جو دوسرے صوبہ جات میں جہاں کہ مسلمان اقلیت میں ہیں۔ مسلمانوں کو حاصل ہیں۔ سکھوں کا مطالبہ ۳۰ فی صدی کا ہے۔ پنجاب میں ہندو بھی اقلیت میں ہیں۔ اگر سکھ اقلیت میں ہونے کے باعث مراعات کے مستحق ٹھیرائے جائیں اور کیوں نہ ٹھیرائے جائیں۔ تو ہندو اقلیت کو بھی اقلیتوں کے حقوق ملنے چاہئیں۔ لیکن مسلمان ہیں کہ جہاں وہ اقلیت میں ہیں۔ وہاں اقلیتوں کے حقوق حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جہاں وہ اکثریت میں ہیں۔ وہاں اقلیتوں کو اُن کے حقوق دینے پر تیار نہیں۔ ہندو کمزور ہیں۔ اُن کو جو ملا۔ اسی کو غنیمت سمجھ لیں گے لیکن سکھ کمزور نہیں۔ ان کا فیصلہ ہے کہ مسلم حکومت قائم نہ ہونے دیں گے۔ ایکی لیڈروں سا ہی نہیں سرکار پر ستوں کا بھی چنانچہ حال ہی میں ...

صغر سنی کی شادی اور اسلام

اسلام کے محافظ احمدی قادیانی نہیں لاہوری بڑے طمطراق سے کہا کرتے ہیں۔ کہ صغر سنی کی شادی اسلام کے خلاف ہے۔ چنانچہ اس کے لئے انہیں اسلامی روایات کو تبدیل کرنے میں بھی سنکوچ نہیں ہوا۔ لیکن اسلام کے مفتی مولانا ثناء اللہ کا قرآن کی آیت پارہ ۴ رکوع ۱۱ کی بنا پر فتویٰ ہے۔ کہ باپ بحیثیت ولی لڑکی کا نکاح کرا سکتا ہے ...

سکھوں کی طرف سے ہے۔ جن میں سر سندر سنگھ۔ سر دجیت سنگھ اور سر جوگندر سنگھ بھی شامل کیے جاتے ہیں اس درخواست میں مسلمانوں کی تاریخی اہمیت کی بھی قلعی کھول کر رکھدی گئی ہے اور بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ عجیب معاملہ ہے۔ کہ جن لوگوں پر سکھوں نے فتح پائی۔ وہ اب برطانوی گورنمنٹ کے تصفیہ کے ذریعے مرکزی پنجاب پر حکومت کریں۔ پھر لکھا ہے کہ ہم نے فرقہ وارانہ راج کو رد کرنے کے لیے ہی مغل سلطنت کی طاقت کا مقابلہ کیا تھا۔ اور اگر اس وقت بھی ضرورت ہوئی تو ہم اپنی عزت و آبرو بچانے کے لیے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں گے"۔ سرکار پرستوں کی اس درخواست سے گورنمنٹ پر سکھوں کے ارادوں کا اظہار ہو جانا چاہیئے۔ اور فرقہ وارانہ حکومت کا فیصلہ کرنے سے پہلے ارکانِ سلطنت کو سو بار سوچ لینا چاہیئے ×

دشمن کی قبر کی پوجا

ہندوؤں کی اہنسا وِرتی سے فائدہ اٹھا کر جن مسلمانوں نے ہندوستان پر آکرمن کاری ہو کر ہندوؤں کو لوٹا اور مارا۔ اُن میں ایک سید سالار نام کا شخص تھا۔ یہ لوٹ مار کرتا اور ہندوؤں کو مسلمان بناتا بھڑائچ (اودھ) تک چلا گیا۔ وہاں ایک ہندو راجے نے اس کا مقابلہ کیا۔ جس میں سالار مارا گیا۔ اور اُس کی لاش ندی میں بہا دی گئی۔ دو صدیوں کے بعد جب تغلق خاندان کی حکومت تھی۔ فیروز تغلق نے اُس کی فرضی لاش کی قبر بھڑائچ کے ایک ہندو تیرتھ پر بنا دی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس ہندو دشمن کی نقلی قبر کی طرف ہندو نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھتے اور اُسے زمانہ کے ہاتھوں تباہ ہونے دیتے۔ لیکن ہندوؤں کی مورکھتا نے اس قبر کو چمتکاری بنا دیا ہے۔ اُس پر بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ جس پر ہزارہا ہندو جاتے سر جھکاتے۔ چڑھاوے چڑھاتے اور مسلمانوں کی مشکوں سے پانی لے کر بطور چرنامرت پیتے ہیں ×

سید سالار میں کون سا وصف تھا۔ جس سے وہ ہندوؤں کا پوجیہ ہو گیا۔ یہی نا کہ وہ ہندوؤں کی جان پر اور ہندوؤں کے دھرم پر زبردست آکرمن کرتا تھا۔ وہ جاتی جیوت رہنے کی کیسے ادھکاری

سانپوں کو دودھ پلاتی ہے۔ آیا سید سالار کیا نگر نگر اور گرام گرام میں اس قسم کی مورکھتاؤں کے درشیہ دکھائی گوچر ہوتے ہیں۔ لیکن ہندو ہیں کہ انہیں خیال نہیں کہ اپنی تباہی کے کام اپنے ہاتھوں کیوں کرتے ہیں ×

یوروپ میں نیوگ

لیڈی ڈف گارڈن اپنی تصنیف بنام DESCRITION AND INDESCRITION میں نیوگ کا ایک واقعہ ذیل کے الفاظ میں بیان کرتی ہیں :-

"ایک شریف خاندان کے امیر بیتی کے ہاں سنتان نہ تھی۔ انہیں فکر تھی۔ کہ اگر سنتان نہ ہوئی۔ تو جائیداد کسی دور کے رشتہ دار کے ہاتھ چلی جائے گی۔ پتی انقطاع نسل کو بڑی طرح محسوس کرتا تھا۔ اس نے اپنی عصمت شعار بیوی سے کہا کہ جا کسی اور سے سنتان کی خواہش پوری کر۔ بیوی کا بیان ہے۔ کہ ایک رات اس نے اس ارادہ سے باہر جانے کا حوصلہ کیا کہ سنتان کی خواہش پوری کرنے کے لیے کسی ایسے آدمی کے ساتھ رات گذارے جو نوجوان اور خوب صورت ہو۔ اُسے کامیابی نہ ہوئی۔ دوسری رات بھی وہ ناکام لوٹی۔ تیسری رات اُسے ایک نوجوان خوب صورت لڑکا ملا۔ جس سے اُس نے اپنا مطلب پورا کیا۔ لکھا ہے۔ کہ اس کے بعد اُس نے اس نوجوان کو کبھی نہیں دیکھا ×

تُو کون ! میں خواہ مخواہ

مولانا غلام بھیک پر "تو کون ؟ میں خواہ مخواہ" کی مثل ٹھیک صادق آتی ہے۔ جب میسور کی تبلیغی کانفرنس میں اس نے کہا۔ کہ "ہندو دھرم کی تاریخ اور اس کے دیرینہ رواج ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص جنم سے ہی ہندو ہو سکتا ہے۔ وہ ہندو بن نہیں سکتا"۔

کوئی اُس سے پوچھے کہ اسلام کے متعلق تم کچھ کہتے پھرو۔ ہندوؤں نے ہندو دھرم کے تبلیغی ہونے یا نہ ہونے کے متعلق کب تم سے فتوےٰ مانگا تھا۔ کہ اس کے تبلیغی ہونے کے خلاف یوں کتاخی کی۔ اور پھر ہندو تاریخ پڑھنے اور دیرینہ ہندو رواج کو مطالعہ

جب مسلمانوں کے مظالم شروع ہوئے ہندوؤں نے نہ معلوم کس مصلحت سے تبلیغ سے دست کشی اختیار کر لی۔ ورنہ ماضی بعید کی ہندو تاریخ۔ رواج اور ویدک ساہتیہ اس امر کا شاہد ہے۔ کہ ویدک دھرم تبلیغی دھرم ہے۔ نہ ہوتا تو ویدوں میں آریوں کے لئے یہ آگیا کیوں ہوتی۔ کہ :-

"سارے سنسار کو آریہ بناؤ"

پھر پراچین اتہاس بتاتا ہے۔ کہ کرافراد ہی نہیں قوموں کی قومیں جو ہندوستان میں آئیں۔ وہ آریہ جاتی میں شیر و شکر کی طرح مل گئیں ×

بالفرض مان بھی لیا جائے کہ ہندو دھرم تبلیغی دھرم نہیں۔ وہ تبلیغی بنتا ہے۔ تو تمہیں اس پر اعتراض کیوں ہے بات یہ ہے۔ کہ تبلیغی مولا نے اس امر سے بخوبی واقف ہیں۔ کہ ہندو دھرم تبلیغی دھرم ہے۔ لیکن وہ نہیں چاہتے کہ ہندو تبلیغ مسلم تبلیغ کے نتائج کو برباد کرے۔ اپنے عقائد پر تو انہیں اعتماد نہیں۔ کہ ویدک سدھانتوں کے سامنے وہ ٹھیر سکیں گے۔ اس لیے یہ رٹ لگائی شروع کر رکھی ہے۔ کہ ہندو پیدا ہوتا ہے۔ بنتا نہیں۔ یعنی ہندوؤں کا مسلمانوں کو شدھ کرنا ہندو دھرم کے خلاف ہے۔ یہ محض چالاکی ہے۔ جس کا جادو ہندوؤں پر کبھی چلتا تھا۔ اب نہیں چل سکتا۔ آریہ سماج نے ہندوؤں کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور انہوں نے حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہندو شدھی کو اپنا رہے ہیں۔ البتہ مسلمانوں کی طرح اپنی سیاسی اہمیت بڑھانے کے لیے ہی وہ مسلمانوں کو شدھ نہیں کرتے۔ بلکہ پرماتما کا گیان اور ویدک دھرم انہیں دینا چاہتے ہیں۔ جس کے بنا منش کی جیون یاترا کبھی سپھل نہیں ہو سکتی ×

آزمائش ایمان کا بہت آسان ذریعہ

مئی اور جون کے پورے دو مہینوں میں صرف آٹھ قادیانی ایسے نکلے ہیں۔ جو جائیداد کا حصہ بہشتی مقبرہ کے ارپن کر کے آزمائش ایمان میں کامیاب ہونے کا سرٹیفکیٹ پا سکے ہیں ہزارہا قادیانیوں میں سے اس قدر کم تعداد کے کامیاب ہونے پر سلسلہ کو مایوسی ہے۔ چنانچہ [illegible]

"اتنی بڑی تعداد میں مومنوں کی یہ رفتار کسی صورت میں بھی خوش کن نہیں ہو سکتی۔ مومن کو ہر وقت اپنے ایمان کی فکر میں رہنا چاہئے جب وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے تو وصیت کرنے میں تاخیر کسی صورت میں بھی مناسب نہیں"۔

امتحان میں کامیاب ہونے کا کیسا آسان طریقہ ہے۔ اپنی جائیداد کا ایک حصہ دے دیا۔ اور ایمان کے امتحان میں پاس ہونے کی سند حاصل کر لی ×

قادیانی ہمت کریں۔ تو پنجاب یونیورسٹی میں بھی اسی قسم کا قاعدہ بنانے پر زور دیں تاکہ جو اُمیدوار اپنی جائیداد کے ایک حصہ کی وصیت یونیورسٹی کے نام کر دے۔ اُسے انٹرنس میں پاس سمجھ لیا جائے۔ یہ ہو جائے تو نہ قادیانی سکول کے قادیانی طلبا امتحان میں نمایاں ناکامیابی دکھائیں۔ نہ اُن کے حضور خلیفہ کو انہیں۔ اُن کے اُستادوں اور اُن کے والدین کو جھاڑ پلانے کے لئے آپے سے باہر ہونا پڑے ×

دُعا کا مذاق

احمدی دعاؤں کے نمونے دیکھئے

(۱) پنڈی بھٹیاں میں ابھی تک جماعت احمدیہ قائم نہیں ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ وہاں ایک مخلص جماعت پیدا کر دے۔

(۲) بھرت پور کی جماعت کو دشمنانِ احمدیت کی طرف سے تکالیف پہنچائی جا رہی ہیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ احمدیت کو کامیابی دے ×

(۳) میرا محکمانہ امتحان ہونے والا ہے احباب میری کامیابی کے لیے دعا کریں۔ دعائیں کیا ہیں۔ اللہ سے مذاق ہے۔ اس کے لیے مشکل پیدا کرنے کا سامان ہے۔ کیونکہ دعاؤں کے مقابلہ میں جوابی دعائیں دوسرے فریق کی طرف سے بھی ہوں تو اللہ بیچارے کے لیے مشکل ہے کہ کیا کرے۔ کس کی دعا قبول کرے اور کس کی رد۔ پرماتما سے دعا کی جانی چاہئے۔ لیکن اس قسم کی دعائیں تو اللہ میاں سے مذاق ہیں ×

آریہ سماج متانا کی قائمی۔ آریہ سماج متانا ضلع حصار واکخانہ فتح آباد ضلع حصار پنڈت کھیم چند کے لیکچروں کے بعد قائم ہوئی ہے۔ [illegible] ہیں :- پردہان [illegible] دوجن رام جی۔ منتری چوہدری [illegible]

پراچین بھارت کے گورو اور ششیہ

پراچین کال کے شکشکوں کا مان بہت زیادہ ہوتا تھا۔ کیونکہ انہیں دکشنا کوئی انسے نہ تھی۔ اس لئے نہیں کرتے تھے۔ دانے نہیں تھے لئے کہ انہوں نے خود ہی غریبی اور شرنا ہدایت اس ... کا گرہا برت اور شانتی کا جیون بیت کرنے کا ... بایا ہوتا تھا۔ اپنی اچھا سے انہوں نے بھوگ ولاس اور دھن آپار جن کے جیون کا تیاگ کیا ہوتا تھا۔ تم کو دیدا بھیاس میں بادھا نہ ہو۔ ان شکشکوں نے اچیم تم گنوں کا مالک ہونے کی آشا رکھی جاتی تھی۔ ویدوں میں شکشک (گورو) کی تعریف ان شبدوں میں کی گئی ہے۔ گورو وہ ہے۔ جو گیان کا بھنڈار ہو۔ جو اپنے ششیوں کو انو بھو دے سکے۔ کرائے ان کے لابھوں کی ... ان کے برتاؤ سے کہ شش جو خود جیتا ہے اور دوسروں کو جینے کے یوگیہ بناتا ہے۔ جس کے جیون کے ڈھنگ پرتاد بے داغ ہیں۔ ششیوں کو اس پرکار کی شکشا دیتا ہے۔ ... ستیہ کے زبردست متلاشی ہیں۔ جو شکشک ہے۔ اُسے اسنتوشی نہیں ہونا چاہئے۔ اُسے اتھنی کی طرح سنتوشی رہنا چاہئے۔ اپنے نتیہ کرم نیم اور سادھو برتی دن کرتے رہنا چاہئے۔ ایسے ہی دیکتی ہیں۔ جو انہیں شکشا دیتے ہیں۔ جو آکر ان کے آشرم کو اپنا نواس سمجھ جاتے ہیں۔" (رگ ۱-۱۵۳-۱) ::

اچھا شکشک وہ ہے۔ جو ادجسوی سوریہ کی طرح ہر ایک وستو کو اس کے اصلی رنگ میں دکھاتا ہے۔ اور رحم اور کرم سے ششیوں کی پوشیدہ شکتیوں کی رکشا کرتا ہے۔ وہ اُچیہ کوٹی کا سداچاری ہونا چاہئے۔ اچھی آکرتی والا ستیہ پریمی اور ایشور پریمی ہونا چاہئے۔ وہ پرسن آتما ہو۔ اور پربل سمرن شکتی رکھتا ہو"۔ (رگ ۱-۶۳-۲) ::

اچھا شکشک وہ ہے۔ جو سوریہ کے سمان ہو۔ جو پرتھوی کو ہر طرف سے اپنی جگہ پر رکھتا ہے۔ ... وہ راجہ کے سمان ہو۔ جو راجہ پر جا کا سرزا اور مارگ درشک ہے۔ ... وہ ... کی طرح آگے رہنے والا اور دلیر ہو۔ جو دوسروں کی بھلائی کے لئے جیتے ہیں۔ اور اس ستری کی طرح بے داغ آچار والا ہو جو ٹھیک معنوں میں پتی ورتا ہے۔"

شکشک کیسے ہوتے تھے؟ اوپر کے حوالہ جات میں اس کا سادھارن درشن ہے۔ پرنتو کاریہ روپ میں ویدپر کال کے شکشک یہ تھے:-

ایک وہ تھے۔ جو پڑھاتے بھی تھے۔ اور ششیوں کے ساتھ ان کا گویا ذاتی رشتہ بھی ہوتا تھا۔ انہیں آچاریہ کہتے تھے۔ منو نے آچاریہ کا درشن ان شبدوں میں کیا ہے:

"اس برہمن کو آچاریہ کہتے ہیں جو بالک کا دیدارنبھ سنسکار کرتا تھا۔ اسے کلپ اور رہسیہ کے ساتھ وید پڑھاتا تھا۔ دوسری قسم کے شکشک اپادھیائے ہوتے تھے۔ اپادھیائے وہ ہیں جو اپنے گذارے کے لئے وید کے بھاگ اور انگ پڑھاتے تھے۔

گورو ششیہ کا سمبندھ

اس سے سپشٹ ہے۔ کہ پراچین بھارت میں گورو ششیہ کا ہاردک سمبندھ تھا۔ اس سمبندھ میں وید اور سوتر کے پرمان دیئے جاتے ہیں:

"آچاریہ برہمچاری سے اپنے پتر کی طرح پریم کرے۔ اور پوری توجہ سے اُسے پڑھائے۔ اور ودّیا کی کوئی بھی چیز اس سے چھپا کر نہ رکھے۔"

"وششٹ کے سوتر کے انوسار اسے اپنے کاموں میں نہ لگائے رکھے۔ جس سے اس کی پڑھائی میں بادھا ہو"

"جو آچاریہ اپنے ششیہ کی پڑھائی میں سستی کرتا ہے۔ وہ آچاریہ ہی نہیں رہ سکتا"

(آپستمبھ)

منو نے اس سے بھی زیادہ بل پورک اس وشے پر لکھا ہے۔ منو سمرتی کے دوسرے ادھیائے میں ہے:-

"ششیوں کو کشٹ دیئے بنا ان کے لابھ کی باتوں کی تعلیم دی جائے"

جو شکشک اس پرتگیہ کا پابند رہنا چاہتا ہے اُسے ششیوں سے میٹھی اور مدھر بھاشن کرنا چاہئے ::

ششیوں کے کرتویہ

ششیوں کو اپنے گوروؤں کا پورا سنمان کرنا ہوتا تھا۔ پرتی دن پاٹھ کے پرارمبھ اور انت پر ششیہ گورو کو پرنام کرتے تھے۔ وہ ان کی سیوا کرتے تھے۔ اور جب وہ آتے تو سنمان کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ گورو کا آسن پوتر سمجھا جاتا تھا۔ اتنا پوتر کہ کوئی ششیہ اس پر بیٹھنے کی گستاخی کا مرتکب نہ ہوتا تھا۔

(منو ۲-۱۱۹)

پھر ایک اور سمّان پرنتو کہتے ہیں:-

"جس طرح جو شخص زمین کھودتا ہے وہ پانی حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح مری ہے ...

چتوڑ کا مشہور قلعہ

(از مہنتہ جیمنی جی بی اے آریہ مشنری)

کسی زمانہ میں جبکہ قلعے ملک اور راجیہ کی حفاظت اور مضبوطی کا ایک سادھن سمجھے جاتے تھے۔ بھارت ورش میں چتوڑ کا قلعہ ایسا ہی ادبھت سمجھا جاتا تھا۔ جیسے ۱۸۳۰ء میں پورٹ آرتھر یا بلجیم میں لیڈی سمتھ کے قلعے۔ آج تک دور دراز کے سیاح اس قلعہ کو دیکھنے آیا کرتے ہیں۔ یہ قلعہ زمین سے ۶۶۰ فیٹ کی بلندی پر ایک پہاڑی پر بنا ہوا ہے۔ جو فی الحقیقت پہاڑ کو تراش کر کے ہی بنایا گیا ہے۔ قلعہ تک سڑک جاتی ہے۔ جو شملہ پہاڑ کی طرح خمدار اور چکر کاٹ کر جاتی ہے۔ بڑے بڑے پھاٹکوں اور دروازوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ جنہیں پول کہا جاتا ہے۔ ان کے نام گنیش پول۔ رام پول۔ ہنومان پول ہیں۔ جو رونق اور عظمت زمانہ سلف کے سورج بنسی راجاؤں کے وقت یہاں تھیں۔ اب اس کا عشر عشیر بھی نہیں۔ ہاں کھنڈرات ان مہاراجوں کی بیرتا اور شان و شوکت کو زبان حال سے پرگٹ کر رہے ہیں تاہم کھنڈرات کے علاوہ راجہ کا شاہی بھون۔ جے ستمبھ۔ کیرتی ستمبھ وغیرہ اشیاء اب بھی قابل تعریف ہیں۔ سنگ مرمر راج بھون میں بہت لگا ہوا ہے کہ مصفّٰی منقش اور ہوا دار ہیں۔ وجے ستمبھ ایک راجہ نے اپنی فتح کی یادگار میں بنوایا تھا۔ جبکہ مالوہ کے بادشاہ محمود شاہ خلجی کو شکست دے کر قید کر لیا تھا۔ وہ قید خانہ جس میں کہ اسے قید کیا گیا تھا۔ اب خستہ حالت میں وہاں موجود ہے۔ یہ وجے ستمبھ نوے لاکھ کی لاگت سے تعمیر ہوا تھا۔ اس پر سنگ تراشی اور صنعت کمال درجہ کی ہے۔ یہ ستون ۱۶۰ فٹ بلند ہے۔ اس میں ۱۲۸ سیڑھیاں ہیں۔ راستہ تنگ ہے اور کئی مقامات پر بالکل تاریکی ہے۔ مگر دیکھنے کے شوق سے اس پر چڑھنا ہی پڑتا ہے۔ اوپر پہنچ کر شہر پہاڑ اور جنگل کا نظارہ بہت دلکش معلوم ہوتا ہے۔ کئی تالاب آدی ہیں۔ جن میں رانیاں پرادسرنگ جا کر اشنان کیا کرتی تھیں۔ سرنگیں اب بھی موجود ہیں۔ مگر ان میں سے گذرنا مشکل ہے۔ کیونکہ اُن میں چمگادڑوں اور دوسرے جانوروں نے اپنے آشیانے بنا رکھے ہیں۔ اور وہاں سے سخت تعفن آتا ہے۔ جیمل اور فتا کے مکانات دیکھ کر اُن کی شجاعت اور بیرتا کے کارنامے یاد آ جاتے ہیں۔ قلعہ پر جینی لوگوں کے مندر بھی بہت ہیں۔ خاص کر کیرتی ستمبھ تو لاہور کے مقبرہ جہانگیر کے مینار کی طرح ہے۔ مگر اُس کی سیڑھیوں میں تاریکی بہت زیادہ ہے صرف ایک مقام پر کچھ روشنی آتی ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ راجہ کے وزیر جینی لوگ رہے ہیں۔ اس لئے قلعہ میں جا بجا جینی مجسمے پائے جاتے ہیں۔ ان میں بُت تراشی اور سنگ تراشی بھی بہت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں پدمنی کا وہ محل بھی موجود ہے۔ جہاں شیشہ کے پیچھے کھڑی ہو کر اُس نے علاؤالدین خلجی کو اپنی عکسی صورت دکھائی تھی۔ وہ مقام بھی دیکھا۔ جہاں راجاؤں اور کشتریوں نے جوہر کئے تھے۔ وہ مقام بھی دیکھا۔ جہاں پدمنی بمعہ سہیلیوں کے اگنی دیوتا کے رتھ میں بیٹھ کر سورگ کو چلی گئی تھی۔ ایسی عصمت کی پاکیزہ دیوی کے کارنامے یاد کر کے آنکھوں سے پانی آ جاتا ہے۔ غرضیکہ یہ قلعہ کشتریوں کی شجاعت اور بھارت کی قدیم عظمت کی ایک زندہ تصویر اور یادگار ہے۔ یہ وہی قلعہ ہے جسے دیکھتے ہوئے سوامی دیانند نے سرد آہ بھری تھی۔ اور کہا تھا کہ اے بھارت تیرے ایسے ناقابل فتح اور مضبوط قلعے رکھتے ہوئے بھی پھوٹ اور سنگٹھن کھو بیٹھنے سے اپنی موجودہ آزادی کو بھی کھو بیٹھا۔ اگرچہ راجہ سجن سنگھ اور مہارانا فتح سنگھ نے بھی اس کی مرمت اور شکست و ریخت پر بہت روپیہ خرچ کیا۔ اور اب راجہ بھوپال سنگھ بھی خرچ کر رہا ہے۔ مگر اس کی عظمت اور پرانی رونق اور صنعت و سنگ تراشی کی شان کا ہونا دشوار ہے۔ دور دراز سے پراچین سیاح اور لوگ اسے دیکھنے آتے ہیں۔ اور بھارت کی پراچین شلپ کاری اور حیرت کی یاد اپنے دل میں لیکر پچھتا کر کے واپس لوٹ جاتے ہیں سچ ہے ؎

شراب وہ نکال دیں شراب وہ ملکیں
وہ سب صورتیں خاک میں مل گئیں

"آگیا کاری ششیہ جو اپنے گورو کی آگیا کا پالن کرتا ہے۔ ودّیا پاتی ہیں۔ سپھل ہوتا ہے ::

آج کے استاد اور پراچین بھارت میں ایسا تھا تیسرا استاد کا آدرش اور ایسا تھا شاگردوں کے ساتھ استادوں کا سمبندھ۔ یہ باتیں ہیں جن سے ہمیں اپنی پراچین سبھیتا پر ناز ہے۔

یادِ رفتگان

نمبر (۶)

پنڈت گنیش پرشاد شرما

(از پنڈت ہردیالو شرما فرخ آباد)

پنڈت گنیش پرشاد جی کا جنم بکارتک سمت ۱۹۱۲ بکرمی میں سراوہ پنچ گجراتی برہمن کل میں ہوا تھا۔ دہ بکانی جس میں مہرشی سوامی دیانند نے جنم لیا تھا۔ آپ کے پتا پنڈت ستھرا پرساد ایک بہت سرل سبھاؤ کے سداچاری سجن تھے۔ آپ کی ماتا بھی ایک صاف دل کی سادھوی دیوی تھیں۔ پنڈت گنیش پرشاد اپنی پوجیہ ماتا کی بڑی پرشنسا کرتے تھے ؛

پنڈت گنیش پرساد کا یگیوپویت ۹ ورش کی آیو میں ہوا۔ اس کے بعد دس برس کی آیو میں تحصیلی سکول فرخ آباد میں داخل ہوئے۔ وہاں سے ۱۶ ورش کی آیو میں ورنیکلر مڈل پاس کیا۔ اس کے بعد ضلع سکول فرخ آباد میں آپ نے کچھ انگریزی پڑھی۔ لیکن گھر کے جھنجھٹوں سے آپ انگریزی زیادہ نہ پڑھ سکے۔ اس لئے سکول چھوڑ کر تیراباکٹ (فرخ آباد) میں ایک سال تک ٹیچری کی ؛

پنڈت گنیش پرساد نے آریہ سماج فرخ آباد کی سیوا اس کے ستھاپن کال بلکہ اس سے بھی دو ماس پہلے سے آرمبھ کر دی تھی۔ سنہ ۱۸۷۹ء سے پہلے سوامی جی مہاراج کے تیسری بار فرخ آباد نگر میں پدھارنے سے ان کے درشن اور ستسنگ سے ویدک دھرم کی طرف آپ کا رجوع ہو گیا تھا۔ یہی ٹیچری چھوڑنے کا کارن ہوا۔ سوامی جی پنڈت گوپال راؤ ہری منتری آریہ سماج فرخ آباد چوبے خوشحال رام جی اور پنڈت موتی لال جی اول مدرس تحصیلی سکول چھبرامئو نے انشاد دے کر شروع میں آپ کو آریہ سماج فرخ آباد کے لیکھ ادھیکاری پر نیکت کرایا۔ جب سے آپ لگاتار سماج کی سیوا اس کے نیکھک۔ منتری ۔ آپ منتری ۔ پستکادھیکش اور انترنگ سبھا سد آدی پدوں سے کرتے رہے۔ آریہ سماج فرخ آباد کے پرسدھ ماسک پتر "بھارت سدرشا پرورتک" جس کا نام کرن خود مہرشی دیانند نے کیا تھا۔ کے ایڈیٹر پنڈت گنیش پرشاد ہی تھے۔ آپ نے یہ کام بڑی قابلیت سے کیا۔ یہ ماسک پتر فرخ آباد میں گورکھ لائے جانے پر ساٹھ سال بھی بڑی دھوم سے نکلتا رہا۔ اس کے پرائے بقیہ مضامین کی سبھی لکھی پتروں نے بھی خوب تعریف کی تھی۔ اسی دوران میں آپ نے "ایشور سدھی" "جگت اتپتی" "ستھر پرلے" "ایشور کی بھکتی اور اس کی پراپتی" "بھوت پریت نرنے" "ہوم یگیہ" "ورد پدی کیجک اپنیاس" "ستری شکشا کے لابھ" آدی چھوٹی چھوٹی ۲۳ پستکیں لکھ کر پرکاشت کی تھیں۔ ان میں ویدک سدھانتوں کا کیتی پرمان پورک منڈن کیا گیا ہے۔ پنڈت جی کی بھاشا سرل اور دونوں پورن ہونے کے ساتھ پربھاؤ شالی بھی رہا تھی۔ شری سوامی دیانند جی مہاراج آپ کی لیکھ پرنالی اور شیل سبھاؤ سے بہت پرسن تھے۔ وہ انہیں اپنے ساتھ رکھنا چاہتے تھے۔ جیسا کہ شری سوامی جی کے لکھے نمن دو پتروں سے پرگٹ ہوتا ہے :-

پنڈت گنیش پرشاد جی آنند رہو! تم سے جو ساتھ رہنے کے وشے میں بات چیت ہوئی۔ جس کا اتر دو چار دن کے دینا کہا تھا۔ سو کیا نتیجہ کیا؟ تمہاری شگھر ادا سیروا لیکھ شیلی سے بھاشا سمبندھی کاریہ میں سگمتا رہے گی۔ تمہارا سنسکرت پڑھنا جو ادھورا لگھو کومدی ماتر کا ہے۔ میرے ساتھ میں اچھا ہو جائے گا۔ اور دیاکھیان دینے کی شیلی بھی آ جائے گی۔ یہ گیتا پڑھنے سے دید بھاشیہ کے پروف کا سنشودھن بھی کرنا پڑے گا۔ تب ماسک دیتن میں ورِدھی کی جائے گی۔ اس پتر کا اتر شیگھری کے پتر میں لکھنا۔ ۱۰ دسمبر ۱۸۸۰ء

ہستاکشر (دیانند سرسوتی)

اسی وشے میں سوامی جی کا دوسرا پتر نمن پرکار ہے :-

پنڈت گنیش پرساد جی آنند رہو کل ایک پتر بھیجا تھا۔ پایا ہوگا۔ اس میں اتنا اور وشیش جاننا کہ تم حساب کا کام روپیہ پیسہ رکھنا آدی اور کرو۔ تو بیس مدرا ماسک ملے گا۔ سو تمہارے پتا جی لالہ نربھے رام جی کی دوکان سے پرتی ماس لے لیا کریں گے۔ ہم تمہارے سوشیل سبھاؤ سے پرسن ہیں۔ دیشی بھاشا کی پریکشا پاس کر چکے ہو۔ کام ٹھیک کرو گے ؛

۱۱ دسمبر ۱۸۸۰ء

ہستاکشر (دیانند سرسوتی)

اس پتر کے اتر میں پنڈت جی نے لکھا تھا "اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ شری جی کی کرپا میرے بھوشیہ کے لئے لابھدائک ہے۔ شریمانوں کے ساتھ رہنے سے ودیا گیان سداچار اور کھیاتی کا اتم لابھ ہے۔ تاہم گرہستھی کے بندھنوں سے ایسا جکڑ رہا ہوں۔ کہ شریمان کی آگیا پالن روپی دھرم کی پراپتی کا سوبھاگیہ نہیں دیکھتا۔ آشا ہے سامیرتاک دشا پر دھیان کر کشما کریں گے۔

کرپا کانکشی گنیش پرساد"

پنڈت جی کی آخری تصنیف "آریہ سماج فرخ آباد کا اتہاس" ہے۔ جو ساڑھے چار سو صفحوں کی ستیارتھ پرکاش کے سائز کی بڑی پستک ہے۔ اس پستک نے آپ کی کیرتی کو امر کر دیا ہے ؛

پنڈت جی خود (؟) پتر ہین تھے۔ اپنے بھتیجے ڈاکٹر چندر شیکھر جی کو ہی پتر بنایا۔ ڈاکٹر صاحب سچ مچ اندھ تادی گنوں میں دیو ورت اپنے پوجیہ پتا کے نقش قدم پر چلنے والے تھے۔ جس پرکار پنڈت جی دھارمک تھے۔ اسی پرکار ایشور کرپا سے پڑھی لکھی ناریہ کشل اور پتی پرایش دھرم پتنی بھی آپ کو ملی تھیں۔ جنہوں نے اپنی سیوا سے پنڈت جی کو ہمیشہ پرسن رکھا۔ شوک! ایسے پرتشٹھت ودیا ورِدھ آریہ سجن کا پتھری رنگ کے آپریشن پر ۲۱ اپریل ۱۹۳۲ء کو دیہانت ہو گیا۔

گو آپ کی اوستھا ۷۷ ورش کی تھی۔ تاہم آپ اب تک نوجوانوں کا اتساہ رکھتے تھے۔ آپ نے سینکڑوں ویدک سنسکار اندر مون کروائے۔ یگیہ وشے پر آپ کی لکھی ۱۱۲ صفحے کی "ہوم یگیہ" نامک پستک اس وشے میں آپ کے گہرے مطالعہ کو ظاہر کرتی ہے۔ پنڈت گنیش پرساد کے اپدیش بھی بڑے سندر ہوتے تھے۔ آپ نے ایک ویاکھیان بلند شہر پولیس لائن میں مسٹر ایچ ایم آئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کے انورودھ پر ملازمان پولیس کے فرائض پر دیا تھا۔ جسے اکت صاحب بہادر نے بہت پسند کیا تھا۔ اور پولیس ملازموں پر بھی اس کا اچھا پربھاؤ ہوا تھا۔ آپ کے دیہانت سے ویدک دھرمیوں نے اپنا ایک پرانا پرچارک کھویا ہے۔ آریہ سماج فرخ آباد کی تو آپ کے دیہانت سے بہت ہی ہانی ہوئی ہے۔ پنڈت جی اپنے پیچھے ایک پتر ڈاکٹر چندر شیکھر جی اور تین پوتے اور بردھ پتنی چھوڑ گئے ہیں۔

آریہ گرلز سینیئر سکول جالندھر میں تقسیم انعامات

۲۶ جون ۱۰ سے ۲ بجے تک جلسہ تقسیم انعامات نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ نیروبی کے معزز شری ڈاکٹر ربیرو سابق قونصل جنرل نے جو پچھلے ہی سال گران بچوں کے سکول کی عمارت کے لئے تیس ہزار روپے دے چکے ہیں۔ نیز ان کی نیک دل دھرم پتنی نے اپنے کر کملوں سے بچیوں میں انعامات تقسیم کرنا سویکار کر لیا تھا۔ چنانچہ میڈم ربیرو نے انعامات تقسیم کئے۔ دو ہزار درشکوں کے لئے پنڈال بنایا تھا جو ناکافی ثابت ہوا۔ ربیرو صاحب کے پلیٹ فارم پر براجمان ہونے پر شری کرشن دیو کمبل نے آریہ سماج کی طرف سے ان کا ہار دے کر سواگت کیا۔ تت پشچات مہاشہ بشنداس شرما مینیجر نے سکول کی رپورٹ سنائی۔ اس کے بعد لڑکیوں کے DIALOGUE مجن اور کھیلیں شروع ہوئیں۔ ہر ایک DIALOGUE اور ہر ایک بھجن ایسا اچھی طرح سے سرانجام دیا گیا کہ لوگ آریہ پاٹھشالا کی بڑھائی پر عش عش کر رہے تھے۔ بندوق چلانا۔ چھرا چلانا۔ گتکا کھیلنا۔ نیز اگر کسی مکان میں آگ جاوے اور اوپر جو بالک ہو وہ بیہوش ہوں۔ ان کو رسوں سے اتارنا اور ان کا علاج کا طریقہ یہ تمام کام ایسی عمدگی سے درشائے گئے کہ دیکھنے والے دنگ ہو گئے۔ تت پشچات لیڈی ربیرو نے کماری نرملا دیتری مہاشہ سکھر داس جی آریہ جالی دارد لدھیانہ اور کماری لیلا وتی کو سرٹیفکیٹ اور تمغے دئیے۔ کماری شانتا کو گانے میں اول رہنے کا مہاشہ ٹھاکر کا تمغہ ملا۔

اس کے بعد کماری ییش وتی سپتری مہاشہ تلسی رام جی دھرم سماج جنرل سیکرٹری آریہ سماج نیروبی کو فسٹ ایڈ میں فسٹ رہنے کا ڈاکٹر رام کشن مینڈا رتھ کا سنہری تمغہ ملا۔ چاندی کا تمغہ سندھی میں جواب مضمون لکھنے میں اول رہنے والی کو ملا۔ اس کے بعد مختلف انعامات دیئے جا کر کنیاؤں کی ودیا سبھا کی منترانی کماری ییش وتی نے سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حاضرین کی توجہ اس طرف دلائی کہ نیروبی کے اندر کنیا آشرم بنانا بہت آوشیک ہے۔ اور خاتمے پر ایک گروپ لیا گیا جس کی ذیل کمی اور ایکسیز بیش جو لڑکیوں کی بنائی ہوئی کا نمونہ تھا۔ مسز ڈاکٹر اور لیڈی ربیرو کی راہ سال کئے۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر ربیرو نے

بقیہ دیکھو صفحہ ۱۴ کالم ۳ کے نیچے

جھوک اُترا میں آریہ سناتنی شاستر ارتھ

سناتنی سبھا پتی کا فیصلہ کہ سناتنی پنڈت جواب نہیں دے سکا

پنڈت شانتی رام ہشیار پوری کی آمد کا ہونی، سناتن دھرمیوں کی خوشی کے مارے باچھیں کھل گئیں۔ اعلان کر دیا گیا کہ شاستری جی کے دوران چاروید دکتا بھا ہوا یا دھیائے پدھارے ہوئے ہیں۔ جس کسی آریہ بھی سناتن دھرم پر اعتراض ہوں۔ اس کو تسلی بخش جواب دیئے جاویں گے۔

آریہ سماج نے اس موقعہ کو غنیمت جان کر مباحثہ کی منظوری دے دی۔ اتفاق سے پنڈت شانتی پرکاش جی اور پنڈت دھرم دیو جی تلیہ ادھشٹھاتا گوروکل پوٹھوہار بھی پنڈت ساتھ کے ادھکاریوں کے پدھارے ہوئے تھے لالا راڑی کو پنڈت دھرم دیو جی کا اچھوت ادھار او موجودہ برہمن اور خود غرض ہندوؤں کی اوستھا پر پُرجوش دیاکھیان ہوا۔ گوروکل کے برہمچاریوں کا اچھوت ادھار پر زبردست ڈرامہ ہوا۔ منڈپ ٹھسا ٹھس بھرا ہوا تھا۔ بعد ختم ہونے کارروائی کے تمام آریہ بھائی سناتن دھرمیوں کے پاس مباحثہ کی غرض سے پہنچے۔

ہم نے مباحثہ شروع کر دینے کو کہا منتظم سناتن دھرم سبھا نے کارروائی بند کرنے کا ہی اعلان کر دیا۔

انہیں اپنا چیلنج اور منادی یاد کرا کر شاستر ارتھ کے لئے دکھایا گیا۔ لیکن جواب گالیوں کے سوائے کچھ نہ ملا۔

پہلی رات ہی کی طرح دوسرے دن بھی میدان میں سناتن دھرم اسٹیج لگایا گیا۔ جس کے سامنے آریہ سماج نے اپنا سٹیج لگا دیا۔ سناتنی منتظم نے کہا کہ صدر کوئی مسلمان ہونا چاہئے۔ آریہ سماج کی طرف سے پروٹسٹ کیا گیا۔ آخر کار سناتن دھرم سبھا کے پردھان کو ہی صدر چنا گیا۔ سناتن دھرمی پنڈت فضول وقت گذارنے کی کوشش میں تھا۔ کہا میں شنکر آچاریہ کو ہی مانتا ہوں۔ اور کسی کو نہیں مانتا۔ اس پر سناتنیوں نے بھی اس کو پھٹکار ڈالی۔

پنڈت شانتی پرکاش آریہ مناظر نے گرج کر کہا۔ یہ وقت نہایت قیمتی ہے۔ اسے یاوہ گوئی میں نہ گنوانا چاہئے۔ میں سناتن دھرم کی کتب پر اعتراض کرتا ہوں پنڈت جی اس کا اُتر دیں۔ کیونکہ وہ اُتر کے لئے ذمہ دار ہیں۔ اگر وہ سناتن دھرم کے عقائد سے منکر ہیں۔ تو انہیں سناتن دھرم کے پلیٹ فارم سے اٹھا دیا جاوے۔ افسوس ہے پنڈت جی سناتن دھرم کے پرتی ندھی ہوتے ہوئے غلط پوزیشن اختیار کر رہے ہیں بمشکل آریہ سماج کو اعتراضات کا موقع دیا گیا۔

آریہ مناظر پنڈت شانتی پرکاش جی نے اخلاق سوزی کا نمونہ دکھلاتے ہوئے مہیدھر بھاشیہ کے دو گندے مقامات دکھلائے جنہیں قلم بھی لکھنے سے عاری ہے۔ چترویدی صاحب فرمانے لگے۔ کہ یہ سوامی دیانند کی لکھی ہوئی باتیں ہیں۔ مہیدھر نے کہیں نہیں لکھی ہیں۔ پنڈت جی کو وشواس دلایا گیا کہ ہمارے پاس مشہور سناتنی پریس نرسنگھ ساگر بمبئی کا اصلی مہیدھر کا بھاشیہ ہے آپ آئیں اور دیکھیں اور تسلی کریں لیکن پنڈت جی میں اٹھ کر دیکھنے کی جرأت کہاں تھی۔ یہ تو محض بہانہ جوئی تھی اتنے میں دو سناتن دھرمیوں نے شور مچا دیا۔ کہ شہر میں چور گھس آئے ہیں۔ دوڑو دوڑو! اس شور سے جنتا میں کھلبلی مچ گئی۔ اور لوگ بھاگے۔ کچھ دیر کے لئے پنڈت جی اور سناتن دھرم پریمیوں کو سر کھجلانے کی فرصت مل گئی۔ کیونکہ اس شہر کے پہرے کا پربندھ صاحب صدر کے ہاتھ میں تھا انہیں بھی حفاظتی تدابیر کے لئے جانا پڑا۔ جنتا مباحثہ کی نہایت شائق تھی۔ لہٰذا تھوڑی دیر میں چور وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے پھر وہی اجتماع ہو گیا۔ لیکن صاحب صدر کا انتظار تھا۔ بہتیرا کہا اور سمجھایا گیا۔ کہ عارضی طور پر کسی اور مہانو بھاو کو صدارت کی کرسی پر بٹھلا یا جاوے۔ تاکہ افادہ اور استفادہ کا سلسلہ بدستور سابق جاری رہے لیکن سکرٹری صاحب نے کہا۔ کہ جب تک صاحب صدر نہ آئیں گے۔ تب تک آریہ سماجیوں کو جواب نہیں دیئے جاویں گے۔ . . . .

. . . . انتی انتظار میں سناتنیوں کی بدقسمتی سے صاحب صدر واپس آ گئے۔ چنانچہ اُتر دینے کے لئے مجبور کیا۔ پھر وہی بہانہ سازی کہ عبارت مہیدھر بھاشیہ کی نہیں ہے۔ آریہ مباحث نے فیصلہ کی غرض سے کتاب کا سناتن دھرم کے پلیٹ فارم پر بھیجنا منظور کر لیا جس پر پنڈت جی نے تسلیم کیا کہ واقعی مہیدھر بھاشیہ ہے۔ اب لگے ادھیائے ۲۳ ڈھونڈھنے۔ شومئی قسمت سے کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ آخر یہ مشکل گشائی بھی آریہ پنڈت سے ہوئی۔ جواب کیا دینا تھا۔ بے بسی کا نمونہ بن کر رہ گئے۔

دوسرا اعتراض منوسمرتی کی بنا پر تھا جس میں لکھا تھا۔ کہ نیوتا دیا گیا برہمن اگر مانس کھانے سے انکاری ہو تو اُسے اکیس جنموں تک حیوانی قالبوں میں سے گذرنا پڑتا ہے پنڈت جی فرمانے لگے۔ کہ یہ احکام قطبین وغیرہ کے ہیں۔ جہاں اناج میسر نہیں ہوتا۔ زبردست شواہد پیش کئے گئے۔ کہ یہ احکام قطبین وغیرہ کے نہیں۔ ورنہ منوسمرتی سے اس کی تصدیق فرمائی جاوے کیا منو قطبین کا باشندہ تھا۔

यज्ञार्थं ब्राह्मणैर्वध्या:

نصائی بھی برہمنوں کو ہی بتا دیا گیا پنڈت جی بوکھلا گئے۔ اور کہنے لگے ویدوں کے صفحہ صفحہ پر مانس کی تلقین ہے۔ لوگوں نے شرم کے نعرے بلند کئے۔

بندہ نے پوچھا۔ آپ مانس کھانے کو تیار ہیں؟ جب آپ اسے دھرم بتلا چکے ہیں پنڈت جی پر سکتہ کا عالم طاری تھا۔ سناتن دھرمیوں کے سر مارے ندامت کے جھک گئے۔

سبھا پتی کا فیصلہ

اسی دوران میں صاحب صدر نے جو کہ شہر کے معزز چودھری اور سناتن دھرم سبھا کے پردھان ہیں۔ فیصلہ سنا دیا۔ کہ سناتنی پنڈت ہار گئے اور جواب نہیں دے سکے اب جلسہ منتشر کیا جاتا ہے۔ اس پر ویدک دھرم کی جے کے فلک بوس نعروں سے فضا گونج اُٹھی۔ اور آریہ مناظر کی علمیت اور قابلیت کی آریہ و غیر آریہ ہر ایک نے تعریف کی۔

صبح معلوم ہوا۔ کہ پنڈت جی شرمندگی سے جھوک اُترا کو چھوڑ کر بر اہتہ کال چلے گئے ہیں۔ اور شتابی سے کا دان اپنا اثاثہ ایک مالا اور چلم تمباکو کی گٹھڑی بھی بھول گئے ہیں۔

(بھگوان داس منتری آریہ سماج)

پنجاب کے آریہ بھائیوں سے نویدن!

آریوں کے لئے پرچار کا کار یہ کتنا ضروری ہے۔ اس کو آریہ جنتا بھلی پرکار جانتی ہے سبھا کے سالانہ ادھویشن پر اور آریہ اخبار پر جب نظر دوڑائیں۔ یہی ہوتا ہے کہ وید پرچار بل دھن نہیں ہے۔ کہیں بجٹ میں کمی نہ رہ جائے۔ یا اُپدیشکوں کی تعداد میں کمی کرنی پڑے۔ پچھلے دو سالوں میں جیسا کہ معلوم ہوا ہے خرچ آمدنی کی نسبت چھ چھ ہزار روپیہ زیادہ ہوا۔ اس پرکار وید پرچار کا کار یہ کتنی دیر چل سکتا ہے؟ کتنے بھائی کہتے ہیں۔ کہ اب آریہ سماج ڈھیلا پڑ گیا ہے۔ بھائی! کبھی آپ نے وچار کیا۔ کہ آریہ سماج دھن کے بغیر کیا کر سکتا ہے سبھا کی روز کوئی نہ کوئی اپیل نکلتی ہے سبھا کے کاریہ کرتاؤں کا سارا وقت ویدپرچار کا دھن مانگنے میں لگ جاتا ہوگا۔ اگلا پروگرام تو تبھی بن سکتا ہے جب دھن مانگنے سے فرصت ملے۔ میں اپنے آریہ بھائیوں کے سامنے ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ سبھا کے ادھکاری بھی اس سے سہمت ہوں گے۔ جہاں تک میرا خیال ہے سبھا کے ادھکاری ایسی ہی تجویز آریہ جنتا کے سامنے پیش کرنے کا کئی بار وچار کر چکے ہیں۔ تجویز یہ ہے۔ کہ پنجاب میں آریوں کی تعداد ۵ لاکھ ہے۔ اگر ہر ایک نر ناری کم سے کم ایک روپیہ فی کس بھی وید پرچار میں دے۔ اور ہر ایک پریمی اپنے اشٹ مترول سمبندھیوں سے بھی دھن ایکتر کر کے دے۔ تو یہ رقم ایک سال میں ۵ لاکھ ہو سکتی ہے۔ پنجاب میں کئی بڑی سماجیں ہیں۔ جن کے سالانہ جلسوں پر ہزاروں روپیہ اکٹھا ہو جاتا ہے وہ بھی ایک سال کے لئے وید پرچار کو مستقل بنانے میں امداد کریں۔ سبھا کو ایک ایک روپیہ اور پانچ پانچ روپیہ والی رسیدیں جس پر وید پرچار کا مستقل فنڈ لکھا ہو۔ چھپوا کر اپنے پرتی ندھیوں۔ آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں اور اپنے اُپدیشکوں کو اسی مقصد میں دینی چاہئے۔ ابھی تو آریہ سماج کچھ کام بھی نہیں کرنے پائی۔ آریہ سماج کے پرچار کو گرام گرام میں پہنچانا۔ آریہ سماج کے مندر بنوانا۔ اچھوت پن کو دور کرنا۔ نربل جاتیوں کی شکشا تتھا ادھار کا کام ویشش پرچار وید بھاشیہ اور ریسرچ کا کام اتیادی کئی کام کرنے ہیں۔ یہ سب کام وید پرچار کے مستقل فنڈ کے بنا ہونا کٹھن ہیں ایک سال وید پرچار کی طرف دھیان دے کر اتنا ہی سکے۔ یہی نشچے ہو ہونا چاہئے۔ آئندہ اس کے سہارے کوشش کے سود سے وید پرچار کا کاریہ چلتا رہیگا آریہ بھائیوں کو وید پرچار کے مستقل فنڈ کے سنبندھ میں اپنے وچار سماچار پتروں میں نکالنے چاہئیں۔ تاکہ اس کی سمسیا کا حل نکل سکے۔

(آریہ پریمی۔ از چونے منڈی۔ لاہور)

چمتکار

(از سری یت پریم چند جی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۵)

پرکاش نے اُسی دن وہ گھر چھوڑ دیا۔ دوسرے گھر میں رہنے میں جوکھم تھا۔ لیکن جب تک شادی کی دھوم دھام رہی۔ اکثر سارا دن وہیں رہتا تھا۔ چمپا سے کہا۔ ایک سیٹھ جی کے یہاں ۵۰ روپیہ مہینے کا کام مل گیا ہے۔ وہ روپے میں انہیں کے پاس جمع کرتا جاؤنگا۔ وہ آمدنی صرف زیوروں میں خرچ ہوگی۔ اس میں سے ایک پائی گھر کے خرچ میں نہ آنے دوں گا۔ چمپا پھڑک اُٹھی۔ پتی پریم کا یہ پرچہ پاکر اُس نے اپنے بھاگیہ کو سراہا ❊

اب تک پرکاش اور چمپا کے بیچ میں کوئی پردہ نہ تھا۔ پرکاش کے پاس جو کچھ تھا۔ وہ چمپا کا تھا۔ چمپا ہی کے پاس اس کے بکس۔ صندوق اور الماری کی کنجیاں رہتی تھیں۔ مگر اب پرکاش کا ایک صندوق ہمیشہ بند رہتا۔ اس کی کنجی کہاں ہے۔ اس کا چمپا کو پتہ نہیں۔ وہ پوچھتی ہے۔ اس صندوق میں کیا ہے۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ کچھ نہیں۔ پرانی کتابیں ماری ماری پھرتی تھیں۔ اُٹھا کے صندوق میں بند کر دی ہیں۔ چمپا کو شک کرنے کا کوئی کارن نہ تھا۔

ایک دن چمپا پتی کو پان دینے گئی۔ تو دیکھا۔ کہ وہ اس صندوق کو کھول کچھ دیکھ رہے ہیں۔ اُسے دیکھتے ہی انہوں نے صندوق جلدی سے بند کر دیا۔ اُن کا چہرہ جیسے فق ہوگیا۔ اب شک کا بیج جما۔ مگر پانی نہ پاکر سوکھ گیا۔ چمپا کسی ایسے کارن کی کلپنا ہی نہ کر سکی۔ جس سے شک کو جگہ ملتی ❊

لیکن پانچ ہزار کی جائیداد کو اس طرح چھوڑ دینا۔ کہ اس کا دھیان ہی نہ آوے پرکاش کے لئے ناممکن تھا۔ وہ کہیں باہر سے آتا۔ تو ایک بار صندوق ضرور کھولتا ❊

ایک دن پڑوس میں چوری ہوگئی۔ اس دن سے پرکاش اپنے کمرے ہی میں سونے لگا۔ اساڑھ کے دن تھے۔ حبس کے مارے دم گھٹتا تھا۔ اُدھر ایک صاف ستھرا برآمدہ تھا۔ جو برسات میں سونے کے لئے ہی شاید بنایا گیا تھا۔ چمپا نے کئی بار اوپر سونے کے لئے کہا۔ پر پرکاش نہ مانا۔ اکیلا گھر کیسے چھوڑ دے؟

چمپا نے کہا۔ چوری ایسوں کے یہاں نہیں ہوتی۔ چور گھر میں کچھ دیکھ کر ہی جان خطرے میں ڈالتا ہے۔ یہاں کیا رکھا ہے

پرکاش نے غصہ سے کہا۔ کچھ نہیں ہے برتن بھانڈے تو ہیں ہی۔ غریب کے لئے اپنی ہانڈی ہی بہت ہے ❊

ایک دن چمپا نے کمرے میں جھاڑو لگائی۔ تو صندوق کو کھسکا کر دوسری طرف رکھ دیا۔ پرکاش نے صندوق کا استھان بدلا ہوا پایا تو بولا "صندوق تم نے ہٹایا؟"

"پوچھنے کی کوئی بات نہ تھی جھاڑو لگاتے وقت اکثر چیزیں ادھر اُدھر کھسک جاتی ہی ہیں۔ بولی۔ میں کیوں ہٹانے لگی ❊

"پھر کس نے ہٹایا؟"

"میں نہیں جانتی"

"گھر میں تم رہتی ہو۔ جانے گا کون؟"

"اچھا اگر میں نے ہی ہٹا دیا۔ تو اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے"؟

"کچھ نہیں یونہی پوچھا تھا"

مگر جب تک صندوق کھول کر دیکھ نہ لے پرکاش کو چین کہاں۔ چمپا جونہی بھوجن پکانے لگی۔ اُس نے صندوق کھولا۔ اور زیوروں کو دیکھنے لگا۔ آج چمپا نے پکوڑیاں بنائی تھیں۔ پکوڑیاں گرم گرم ہی مزا دیتی ہیں۔ پرکاش کو پکوڑیاں پسند بھی بہت تھیں۔ اُس نے تھوڑی سی پکوڑیاں ایک طشتری میں رکھیں۔ اور پرکاش کو دینے گئی۔ پرکاش نے اُسے دیکھتے ہی صندوق دھماکے سے بند کر دیا۔ اور تالا لگا کر اُسے بہلانے کے ارادے سے بولا۔ طشتری میں کیا لائی؟

اچھا پکوڑیاں ہیں ❊

آج چمپا کو شک ہوگیا۔ صندوق میں کیا ہے۔ یہ دیکھنے کی خواہش ہوگئی۔ پرکاش اُس کی کنجی کہیں چھپا کر رکھتا تھا۔ چمپا کسی طرح وہ کنجی اڑا لینے کی چال سوچنے لگی۔ ایک دن ایک بساطی کنجیوں کا گچھا بیچنے آنکلا۔ چمپا نے اس تالے کی کنجی لے لی۔ اور صندوق کھول ڈالا۔ ارے یہ تو زیور ہیں۔ اُس نے ایک ایک زیور کو نکال کر دیکھا۔ یہ زیور کہاں سے آئے؟ مجھ سے تو کبھی ان کا چرچا نہیں کیا۔ اچانک اس کے من میں بھاونا اٹھی۔ کہیں یہ ٹھاکر صاحب کے گہنے تو نہیں ہیں۔ چیزیں وہی تھیں۔ جن کا وہ ذکر کرتے رہتے تھے۔ اُسے اب کوئی شک نہ رہا۔ لیکن اتنی سخت گراوٹ۔ شرم اور غصہ سے اُس کا سر جھک گیا ❊

اُس نے فوراً صندوق بند کر دیا۔ اور چارپائی پر بیٹھ کر سوچنے لگی۔

ان کی اتنی ہمت پڑی کیسے؟ یہ دُر بھاونا ان کے من میں آئی ہی کیوں؟ میں نے تو کبھی زیوروں کے لئے ضد نہیں کی۔ اگر ضد کرتی بھی۔ تو کیا اس کا آشے یہ ہوتا۔ کہ وہ چوری کر کے لاویں۔ چوری زیوروں کے لئے؟ ان کا من کیوں اتنا کمزور ہوگیا؟

اُس کے جی میں آیا۔ کہ ان زیوروں کو اُٹھا لے اور ٹھاکر اُن کے چرنوں پر ڈال دے۔ اور اُن سے کہے یہ مت پوچھئے۔ کہ یہ گہنے میرے پاس کیسے آئے؟ آپ کی چیز آپ کے پاس آگئی۔ اس سے سنتوش کر لیجئے۔ لیکن نتیجہ کس قدر خطرناک ہوگا؟

(۶)

اُس دن سے چمپا کچھ اداس رہنے لگی۔ پرکاش سے اُسے وہ پریم نہ رہا۔ نہ وہ سمان بھاو۔ بات بات پر تکرار ہوتی۔ سمجھاویں جو پریم سدبھاو تھا۔ وہ غائب ہوگیا تھا۔ تب ایک دوسرے سے دل کی بات کہتا تھا۔ آگے کے منصوبے باندھے جاتے تھے۔ آپس میں سہانوبھوتی تھی۔ اب دونوں ہی دلگیر رہتے۔ کئی کئی دنوں تک آپس میں ایک بات بھی نہ ہوتی ❊

کئی مہینے گذر گئے۔ شہر کے ایک بینک میں اسسٹنٹ مینجر کی جگہ خالی ہوئی پرکاش نے اکونٹ پڑھا تھا۔ لیکن شرط یہ تھی کہ نقد دس ہزار کی ضمانت داخل کی جائے۔ اتنی بڑی رقم کہاں سے آئے۔ پرکاش تڑپ تڑپ کر رہ جاتا تھا ❊

ایک دن ٹھاکر صاحب سے اس دشہ میں بات چل پڑی ❊

ٹھاکر صاحب نے کہا۔ تم کیوں نہیں درخواست بھیجتے؟

پرکاش نے سر جھکا کر کہا۔ دس ہزار کی نقد ضمانت مانگتے ہیں۔ میرے پاس روپے کہاں رکھے ہیں ❊

"اجی تم درخواست تو دو۔ اگر اور ساری باتیں طے ہو جائیں۔ تو ضمانت بھی دے دی جائے گی۔ اس کی چنتا نہ کرو" ❊

پرکاش نے رُک کر کہا۔ "آپ ضمانت دے دیں گے"؟

"ہاں! ہاں! یہ کون سی بڑی بات ہے"

پرکاش گھر چلا۔ تو بہت رنجیدہ تھا۔ اس کو یہ جگہ آدشیہ ملے گی۔ لیکن پھر بھی وہ پرسن نہیں ہے۔ ٹھاکر صاحب کی سرلتا اُن کا اُس پر اتنا وشواس اُسے شرمندہ کر رہا ہے۔ اُن کی شرافت اس کے کمینے پن کو کچلے ڈالتی ہے ❊

اپنے گھر آکر چمپا کو خوش خبری سنائی۔ چمپا نے سُن کر مُنہ پھیر لیا۔ پھر ایک لمحہ کے بعد بولی۔ ٹھاکر صاحب سے تم نے کیوں ضمانت دلوائی؟

پرکاش نے چڑ کر کہا "پھر اور کس سے دلواتا؟"

"یہی نہ ہوتا۔ جگہ نہ ملتی۔ روٹیاں تو مل ہی جاتیں۔ روپے پیسے کی بات ہے۔ کہیں بھول چوک ہو جائے۔ اور تمہارے ساتھ اُن کے روپے بھی جائیں"

"یہ تم کیسے سمجھتی ہو کہ بھول چوک ہوگی۔ کیا میں ایسا اناڑی ہوں"

چمپا نے رنجیدہ دل سے کہا۔ "آدمی کی نیت بھی تو ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی"

پرکاش ٹھٹھک سے رہ گیا۔ اس نے چمپا کو چبھتی ہوئی آنکھوں سے دیکھا۔ پر چمپا نے مُنہ پھیر لیا تھا۔ وہ اس کے بھاوں کے وشے میں کچھ نشچے نہ کر سکا۔ لیکن ایسی خوش خبری سُن کر بھی چمپا کا اداسین رہنا اُسے بیکل کرنے لگا۔ اس کے من میں پرشن اُٹھا۔ اس بات میں کہیں کوئی راز تو نہیں چھپا ہوا۔ چمپا نے صندوق کھول کر دیکھ تو نہیں لیا؟ اس پرشن کا اُتر پانے کے لئے اس سمے وہ اپنی ایک آنکھ بھی بھینٹ کر سکتا تھا ❊

بھوجن کرتے سمے پرکاش نے چمپا سے پوچھا۔ تم نے کیا سوچ کر کہا تھا۔ کہ آدمی کی نیت تو ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی؟ جیسے یہ اُس کے جیون یا مرتیو کا پرشن ہو ❊

چمپا نے سنکٹ میں پڑ کر کہا۔ کچھ نہیں۔ میں نے دُنیا کی بات کہی تھی ❊

پرکاش کو سنتوش نہ ہوا ❊

"کیا جتنے آدمی بینکوں میں نوکر ہیں۔ اُن کی نیت بدلتی رہتی ہے"؟ وہ بولا ❊

چمپا نے گلا چھڑانا چاہا۔ تم تو زبان پکڑتے ہو۔ ٹھاکر صاحب کے یہاں اس شادی میں ہی تم اپنی نیت ٹھیک نہیں رکھ سکے۔ سو دو سو روپے کی چیزیں گھر میں رکھ ہی لیں ❊

پرکاش کے دل سے بوجھ اُتر گیا۔ مسکرا کر بولا۔ اچھا تمہارا اشارہ اس طرف تھا۔ لیکن میں نے کمیشن کے سوا اُن کی ایک پائی نہیں چھوئی۔ اور کمیشن لینا تو کوئی پاپ نہیں۔ بڑے بڑے حکام کھلے خزانے کمیشن لیا کرتے ہیں ❊

چمپا نے نفرت کے بھاو سے کہا۔ جو آدمی اپنے اوپر اتنا وشواس رکھے۔ اُس کی آنکھ بچا کر ایک پائی لینی بھی میں پاپ سمجھتی

ہوں۔ تمہاری شرافت تو میں تب جانتی
کہ تم کمیشن کے روپے لے جا کر اُن کے
حوالے کر دیتے۔ ان ۶ مہینوں میں انہوں
نے تمہارے ساتھ کیا کیا سلوک کئے ہیں؟ کچھ
یاد ہے؟ مکان تم نے خود چھوڑا۔ لیکن
وہ بیس روپے ماہوار دیئے جاتے ہیں۔
علاقے سے کوئی سوغات آتی ہے۔ تو تمہارے
یہاں ضرور بھیجتے ہیں۔ تمہارے پاس
گھڑی نہ تھی۔ اپنی گھڑی تمہیں دے دی
تمہاری مہری جب ناغہ کرتی ہے۔ خبر
پاتے ہی اپنا نوکر بھیج دیتے ہیں۔ میری
بیماری میں بھی ڈاکٹر کی فیس انہوں نے
دی۔ اور دن میں دو بار حال چال پوچھنے
آیا کرتے تھے۔ یہ ضمانت ہی کیا چھوٹی
بات ہے۔ اپنے سمبندھیوں تک کی ضمانت
تو جلدی کوئی کرتا ہی نہیں۔ تمہاری ضمانت
کے لئے دس ہزار روپے نقد نکال کر دے
دیئے ہیں۔ تم چھوٹی بات سمجھتے ہو؟ آج
تم سے کوئی بھول چوک ہو جائے۔ تو ان
کے روپے تو ضبط ہو جائیں گے۔ جو آدمی
اپنے اوپر اتنی دیا رکھے۔ اس کے لئے
ہمیں بھی پران دینے کو تیار رہنا چاہئے

پرکاش بھوجن کر کے بیٹھا۔ تو اس
کی آتما اُسے دھتکار رہی تھی۔ دُکھتے ہوئے
پھوڑے میں کتنا مواد بھرا ہوا ہے۔ یہ اس
وقت معلوم ہوتا ہے۔ جب کوئی اُسے سامنے
کھول کر رکھ دیتا ہے۔ کسی سماچار یا راج
نیتک انیائے کا خوفناک چتر دیکھ کر
کیوں ہمارے من کو چوٹ لگتی ہے۔ اسی
لئے کہ وہ چتر ہماری حیوانیت کو کھول
کر ہمارے سامنے رکھ دیتا ہے۔ تب
ہمارے منہ سے نکل پڑتا ہے اف اوہ!
چمپا کے ان ترسکار بھرے لفظوں نے
پرکاش کے من میں نفرت پیدا کر دی۔
وہ صندوق کئی گنا بھاری ہو کر پتھر
کی طرح اسے دبانے لگا۔ من میں پھیلا
ہوا وکار ایک بندو پر اکٹھا ہو کر ٹیسنے لگا

(۷)

کئی دن بیت گئے۔ پرکاش کو بینک
میں جگہ مل گئی۔ اسی تقریب میں اس کے
یہاں بھائی کی دعوت ہے۔ ٹھاکر صاحب
اُن کی استری۔ بیرو اور اس کی نویلی
بہو سبھی آئے ہوئے ہیں۔ چمپا سیوا
ستکار میں لگی ہوئی ہے۔ باہر دو چار
لسترنگا بجا رہے ہیں۔ بھوجن کرنے کے
بعد ٹھاکر صاحب چلنے کو تیار ہوئے۔
پرکاش نے کہا۔ آج آپ کو یہیں
رہنا ہوگا دادا! میں اس وقت نہ جانے
دوں گا۔

چمپا کو اس کا یہ آگرہ بُرا لگا۔ چار
پائیاں نہیں ہیں۔ بچھونے نہیں ہیں اور
نہ کافی جگہ ہی ہے۔ رات بھر انہیں
تکلیف دینے اور آپ تکلیف اُٹھانے
کی کوئی ضرورت اس کی سمجھ میں نہ آئی
لیکن پرکاش آگرہ کرتا ہی رہا۔ یہاں
تک کہ ٹھاکر صاحب راضی ہو گئے۔

بارہ بج گئے تھے۔ ٹھاکر صاحب
اوپر سو رہے تھے۔ بیرو اور پرکاش باہر
برآمدے میں تھے۔ تینوں استریاں
اندر کمرے میں تھیں۔ پرکاش جاگ
رہا تھا۔ بیرو کے سرہانے اس کی کنجیوں
کا گچھا پڑا ہوا تھا۔ پرکاش نے گچھا اُٹھا
لیا۔ پھر کمرہ کھول کر اس میں سے گہنوں
کا صندوق نکالا۔ اور ٹھاکر صاحب کے
گھر کی طرف چلا۔ کئی مہینے پہلے وہ اسی
طرح کانپتے ہوئے دل کے ساتھ ٹھاکر
صاحب کے گھر میں گھسا تھا۔ اس کے
پاؤں تب بھی اسی طرح تھرتھرا رہے تھے
لیکن تب کانٹا چبھنے کی درد تھی۔ آج کانٹا
نکلنے کی درد ہے۔ تب بخار کا چڑھاؤ تھا۔
اب بخار کا اُتراؤ تھا۔

ٹھاکر صاحب کے گھر پہنچ کر اس نے
آہستہ سے بیرو کا کمرا کھولا۔ اور اندر جا
کر ٹھاکر صاحب کی کھاٹ کے نیچے
صندوقچہ رکھ دیا۔ پھر فوراً ہی باہر آ
کر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا اور گھر
کو لوٹ پڑا۔ ہنومان سنجیونی بوٹی والا
پہاڑ اُٹھائے جس گرو کا آنند انوبھو
کر رہے تھے۔ کچھ ویسا ہی آنند پرکاش
کو بھی ہو رہا تھا۔ زیوروں کو اپنے گھر
لے جاتے وقت اس کے پران سوکھے
ہوئے تھے۔ گویا کسی گہری اتھاہ
کھائی میں گرا جا رہا ہے۔ آج صندوقچے
کو لوٹا کر اسے معلوم ہو رہا تھا۔ جیسے
وہ کسی وِمان پر بیٹھا ہوا آکاش کی
طرف اُڑا جا رہا ہے۔ اوپر، اور اوپر
اور اوپر!

وہ گھر پہنچا۔ تو بیرو سویا ہوا تھا
کنجی اس کے سرہانے رکھ دی۔

(۸)

ٹھاکر صاحب صبح چلے گئے۔
پرکاش شام کو پڑھانے جایا کرتا
تھا۔ آج وہ بے صبر ہو کر تیسرے ہی
پہر جا پہنچا۔ دیکھنا چاہتا تھا۔ کہ وہاں
آج کیا گل کھل رہے ہیں۔
ویریندر نے اُسے دیکھتے ہی
خوش ہو کر کہا۔ بابو جی! کل آپ کے یہاں
کی دعوت بڑی مبارک تھی۔ جو زیور چوری
گئے تھے سب مل گئے۔

ٹھاکر صاحب بھی آ گئے اور بولے
بڑی مبارک دعوت تھی تمہاری۔ پورا
صندوق کا صندوق مل گیا۔ ایک چیز
بھی نہیں چھوٹی۔ جیسے صرف رکھنے کے
لئے ہی لے گیا ہو۔

پرکاش کو ان باتوں پر کیسے وشواس
آئے۔ جب تک وہ اپنی آنکھوں سے
صندوق دیکھ نہ لیں۔ کہیں ایسا بھی ہو
سکتا ہے۔ کہ چوری گیا ہوا مال چھ مہینے
بعد مل جائے اور جوں کا توں۔
صندوق کو دیکھ کر اس نے گمبھیر
بھاؤ سے کہا۔ بڑے آشچریہ کی بات ہے
میری عقل تو کچھ کام نہیں کرتی۔

ٹھاکر۔ کسی کی بدھی کچھ کام نہیں کرتی
بھئی۔ تمہاری ہی کیوں؟ بیرو کی ماں تو
کہتی ہے۔ کہ کوئی دیوی گھستا ہے۔ آج سے
مجھے بھی دیوتاؤں میں شردھا ہو گئی۔

پرکاش۔ اگر آنکھوں دیکھی بات نہ ہوتی
تو مجھے کبھی وشواس نہ آتا۔

ٹھاکر۔ آج اس خوشی میں ہمارے
یہاں دعوت ہوگی۔

پرکاش۔ آپ نے کوئی انوشٹھان
تو نہیں کرایا تھا؟

ٹھاکر۔ انوشٹھان تو بیسوں ہی کرائے

پرکاش۔ بس تو یہ انوشٹھانوں کی
ہی کرامات ہے۔

گھر لوٹ کر پرکاش نے چمپا کو وہ خبر
سنائی۔ تو وہ دوڑ کر اس کے گلے سے
چمٹ گئی۔ اور نہ جانے کیوں رونے لگی۔
جیسے اس کا بچھڑا ہوا پتی بہت دنوں کے
بعد گھر آ گیا ہو۔

پرکاش نے کہا۔ آج ان کے یہاں
ہماری دعوت ہے۔

"میں کل ایک ہزار برہمنوں کو بھوجن
کراؤں گی"

"تم تو سینکڑوں کا خرچ بتلا رہی ہو"

"مجھے اتنا آنند ہو رہا ہے کہ لاکھوں
خرچ کرنے پر بھی ارمان پورا نہ ہوگا"

پرکاش کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل
آئے۔

کبھی آپ نے بحیثیت پرکاش کے پریمی
کے اس کے دائرہ اشاعت کو وسیع کرنے
کی کوشش کی؟ اگر نہیں تو اب کوشش کر کے
اس کے لئے نئے خریدار بنائیں۔

(البقیہ مضمون صفحہ ۱۰)

ایک سندر سنہری تمغہ اُس کنیا کے لئے
دینا سویکار کیا جو KNITTING
کے کام میں سب سے اول رہے۔ اس کے
بعد انڈین نیشنل کانگرس کے ڈپٹی سیکرٹری
مسٹر عبدالرحمان ساکر نے حاضرین
کی طرف سے نمائش پرستا کا اظہار کیا۔
اور فرمایا۔ کہ پاٹھشالہ کی اس کامیابی کو
دیکھ کر ہم پر سکتہ کا عالم چھا جاتا رہا ہے
اور منتظمان تھا سکول کے ستائش کی بہت
بہت ودھائی دی۔ اس کے بعد پرسدھ
ہندوستانی سیٹھ ٹی ایم جیون جی انصاری
اہی نے کارکنان کو ودھائی دیتے ہوئے
ایک ہزار شلنگ کا دان پاٹھشالہ کے لئے
عطا فرمایا۔ کئی دیگر سجنوں نے بھی کنیاؤں
کے انعام کے لئے لگ بھگ تین صد شلنگ
اسی سمے دیا۔ کارکنان نے سب سجنوں
میں سب کا دھنیواد کیا۔ اور تالیوں کی گونج
میں جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ
سماپت ہوا۔ (پربھو دیال ترویدی جنرل سیکرٹری)

مذہبوں کے جھگڑے مٹا کر عالمگیر دھرم کے جھنڈے تلے آجاؤ!

عالمگیر اخوت، ایک ایشور کی پوجا اور نیک اعمال سے نجات ملتی ہے!

(از جناب حاجی موسیٰ الہندی۔ حلب۔ (سوریا))

کتنی خوشی کی بات ہے۔ کہ جب میں شہر حلب (سوریا) میں پہنچا۔ تو ایک دن کا واقعہ ہے۔ جبکہ میں بازار سے گذر رہا تھا۔ تو ایک صاحب جن کے چہرے پر نور برس رہا تھا۔ اور فرشتہ سیرت معلوم ہوتے تھے۔ جو کہ دوکان پر تشریف رکھتے تھے مجھے بلایا اور کہا۔ کہ آپ ہندی ہیں؟ (یہاں عرب میں ہندوستانی کو ہندی بولتے ہیں) آؤ بیٹھو۔ تشریف رکھو خاطر تواضع کر کے بٹھایا۔ اس کے بعد کہا۔ کہ ہم نے ایک نیا مذہب نکالا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ نے ہر چیز کو دو قسم پر تقسیم فرمایا۔ رات اور دن، حق اور باطل۔ خیر و شر۔ ظلمت و نور۔ عیب و خوبی۔ شفقت و قساوت۔ جنگ و صلح۔ بغض و محبت۔ ہدایت و گمراہی۔ غرور و تواضع۔ حلم و غصہ۔

اور دنیا بھر کے انسانوں، دنیا بھر کے مذہبوں (کو) مسلمان ہو یا یہودی یا نصاریٰ (عیسائی) ہو یا کسی بھی قوم کا ہو۔ مشرقی ہو یا مغربی۔ سب کو بلا لحاظ دو ناموں پر تقسیم فرمایا۔ اچھا آدمی۔ بُرا آدمی۔ الاخیار والاشرار۔ المتقین والفجار۔ الصالح والفاسق۔ اچھے آدمیوں کو "حزب اللہ" تسلیم فرمایا۔ اور بُرے آدمیوں کو حزب الشیطان قرار دیا۔ اور چہروں کو دو قسم پر تقسیم فرمایا۔ حزب اللہ والوں کے چہروں کی یہ علامت ہوتی ہے یعنی اس کا چہرہ متبسم خوش مزاج ہوتا ہے اور اخلاق و تہذیب و محبت والا اور مہربان ہوتا ہے۔ اس کے دل و ضمیر و ایمان کی پاکیزگی و شرافت و سچائی کا ثبوت آنکھوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ہر مذہب والے کو اچھا سمجھتا ہے اور دوسرے مذہب والوں سے کسی قسم کا بغض نہیں رکھتا۔ غصے کو ضبط کر لیتا ہے اور کسی کو اذیت نہیں پہنچاتا۔ ہر مذہب والوں سے ہمدردی کرتا ہے۔ اور برائیوں سے ہمیشہ دور رہتا ہے اور دل کھول کر صاف سچی بات کرتا ہے۔ اور صرف ایک خدا پر ہی ایمان لاتا ہے اور اسی کی عبادت کرتا ہے۔

اور حزب الشیطان والے آدمیوں کے چہروں کی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کا چہرہ پُر غضب غصے والا۔ چہرے پر اندھیرا اور متکبر یعنی غرور کرنے کی علامت معلوم ہوتی ہے۔ اس کی طبیعت میں غداری، مکاری۔ فساد، نادانی، جھوٹ۔ بغض و عداوت حسد۔ شرارت۔ حرص طمع۔ جھگڑے فساد کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔

اس کے تھوڑی دیر بعد میں وہاں سے رخصت ہوا۔ اور حزب اللہ کے اصولوں پر توجہ کی تو اس کے پھیلنے سے سب کی بہتری معلوم ہوئی۔ کیونکہ حزب اللہ میں تمام دنیا کے انسان ایک دوسرے کے حقیقی بھائی بن جاویں گے۔ اور ہر ایک دوسروں کی راحت میں اپنی راحت سمجھیگا اور سب آدمی صرف ایک ہی خدا کی عبادت کریں گے۔ اور جب ہر ایک اعمال صالح کرے گا۔ تو دنیا میں کوئی بھی تکلیف نہیں رہے گی۔ بلکہ امن و راحت کا دور دورہ شروع ہو جاوے گا۔

خداوند کریم کا کروڑ کروڑ شکر ہے کہ خداوند نے کتنی بڑی دنیا بنا کر بڑا بھاری احسان کر دیا۔ افسوس ہے کہ ہم کسی پر کچھ احسان نہیں کر رہے۔ ہم لوگوں کو خداوند توفیق عطا فرمائے کہ خداوند کریم کا سچا مذہب جو کہ حزب اللہ ہے کی تبلیغ اچھی طرح تمام دنیا میں کر سکیں۔ کیونکہ جتنے اعمال اچھے کرنے والے ہیں۔ اور صرف ایک خدا ہی کو ماننے والے ہیں۔ انہی کا نام حزب اللہ ہے۔ اور وہی خدا کے سچے بندے ہیں اور جتنے خراب اعمال کرنے والے ہیں انہی کا نام حزب الشیطان ہے۔

خداوند نے تمام دنیا کو پیدا کیا اور آنکھ۔ کان۔ ناک۔ ہاتھ۔ پاؤں جسم و دل (یعنی) ضمیر عطا کیا۔ ضمیر ہی سے رحمانی یعنی اچھے کاموں اور شیطانی یعنی بُرے کاموں کا پتہ لگتا ہے۔ یعنی جب کوئی آدمی شیطانی یعنی بُرے کام کرنے لگتا ہے۔ مثلاً چوری کرنے لگتا ہے تو اس کا دل (ضمیر) اس بُرے کام کرنے سے اس کو منع کرتا ہے۔ اگر وہ اس بُرے کام کرنے سے باز آتا ہے تو رحمانی یعنی اچھا آدمی ہے۔ اور جو ضمیر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ضمیر کو توڑ ڈالتا ہے۔ یعنی بُرا کام کر لیتا ہے۔ وہ شیطانی ہے یعنی بُرے کام کرنے والا ہے۔ اور وہ اس دنیا میں ہر قسم کی مصیبتوں اور جہالت میں گھرا ہوا تکلیف پاتا ہے۔ اور آگے بھی جہنم میں جائے گا۔

خداوند کریم کا حکم تو تمام دنیا کے لیے اچھے اعمال کرنے کا تھا۔ مگر انسانوں نے اپنی نادانی و جہالت و خود غرضیوں کی وجہ سے کروڑہا طرح کے مذہب بنا لیے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر مذہب والے دوسرے مذہب والوں کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ اگر آج سب لوگ خدا کے قدیم سچے مذہب میں آجائیں۔ تو بڑی راحت ہو جائے۔ آج کل چونکہ ہر مذہب والوں میں بُرے آدمی زیادہ ہیں۔ اور اچھے آدمی تھوڑے ہیں۔ اس لیے اچھے لوگوں کی شنوائی نہیں ہوتی۔ جب اچھے لوگ زیادہ ہو جاویں گے۔ تو بُروں کی شنوائی نہ ہوگی۔ لیکن اس پر ہر مذہب کے لوگ اعتراض کریں گے۔ کہ ہم تو مسلم ہیں۔ دوسرا کہے گا۔ ہم نصاریٰ (عیسائی) اور دیگر کہیگا ہم یہودی ہیں۔ سب اپنا اپنا مذہب اچھا کہیں گے۔ اور دوسرے مذاہب والوں کی برائی کریں گے۔ بھلے لوگو! سوچو! خداوند کریم نے تمام دنیا کے لیے سورج چاند بنایا۔ جب سورج و چاند کی روشنی پڑتی ہے۔ تو تمام مذاہب والوں پر یکساں پڑتی ہے کسی کی بھی طرف داری نہیں کرتی بھلا ایک مسلم ایک یہودی اور ایک نصاریٰ کو ایک جگہ دھوپ میں بٹھا دو تو سب کو ایک جیسی دھوپ لگے گی۔ اس پر بھی کوئی کہے کہ میرا مذہب دوسروں کے مذہب سے اچھا ہے۔ تو جھوٹ ہے۔ کیونکہ دھوپ سب پر ایک جیسی پڑی۔ اسی طرح اگر ان کو بارش میں بٹھا دو تو سب ہی بھیگیں گے۔ بھلے لوگو! تمام دنیا خدا کی نظر میں ایک ہے اگر اس پر کوئی بگڑ بیٹھے تو ان سے پوچھنا چاہیے۔ کہ ہم لوگ تو کان سے سنتے ہیں اگر تمہارا مذہب ہمارے مذہب سے اچھا ہے تو تم ناک سے سنا کرو۔ ہرگز نہ سن سکو گے۔ خداتعالیٰ نے تو دنیا کو ایک

یعنی خدا کی پارٹی ہے۔ اور خداوند نے تمام انسانوں کو دل یعنی ضمیر عطا کیا۔ جو ضمیر کو نہیں توڑتے۔ یعنی اچھے اعمال کرتے ہیں۔ اچھے لوگ ہیں۔ ان کا نام حزب اللہ یعنی خدا کی پارٹی ہے۔ اور جو ضمیر کو توڑ دیتے ہیں۔ یعنی بُرے اعمال کرتے ہیں۔ حزب الشیطان ہیں۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے تمام دنیا کے فائدہ کے لیے لکھا ہے۔ نہ کہ لڑنے لڑانے کی غرض سے۔ اور نہ جھگڑنے جتلانے کی غرض سے۔

اخیر میں میں خداوند کریم سے دعا کرتا ہوں۔ کہ ہم سب لوگ آپ کے سچے مذہب میں آجاویں۔ اور مسلم اور یہودی اور نصاریٰ وغیرہ مذہبوں کے جھگڑے کو مٹا دیویں۔ اور ایک عالمگیر جھنڈے کے نیچے آجاویں۔ کیونکہ حزب اللہ کے جھنڈے کے نیچے آنے سے ہم سب لوگ ایک دوسرے کے بھائی ہو سکیں گے۔ اور اچھے اعمال کرتے ہوئے اور صرف ایک خدا کی عبادت کرتے ہوئے اس دنیا میں راحت پاویں گے۔ نہ کوئی کسی کی چوری کرے گا بلکہ دوسروں کے مال کو مٹی برابر سمجھیں گے۔ اور دوسروں کی عورتوں کو ماں کے برابر سمجھیں گے کوئی کسی کی دل آزاری نہ کرے گا۔ اور سب لوگ دوسروں کی راحت میں اپنی راحت سمجھیں گے اور سب لوگ خدا کے احکام کی اچھی طرح تعمیل کرتے ہوئے خوب راحت و امن اور آرام و خوشی سے رہیں گے۔ اور آگے بھی بہشت میں جا بسیں گے۔

(حاجی موسیٰ الہندی مدرسہ شعبانیہ

(حلب۔ سوریا)

راجستھان میں پرچار

مہرسہ اور بھوانی میں پرچار کر کے ۱۵ جون کے پنچات میں باندی کھوئی میں پرچارارتھ پہنچا۔ پروگرام تو الور کا تھا۔ پرنتو الور میں ہندو مسلم فساد پڑنے کے کارن دھارا ۱۴۴ لگ چکی تھی۔ اور بھاشن کرنا بند تھا۔ اس لئے میں سیدھا باندی کھوئی چلا گیا۔ باندی کھوئی سٹھان میں ریلوے ورکشاپ ہے نگر ریلوے نے آریہ سماج اور ہندو مندر کے لئے زمین دی ہوئی ہے۔ اس لئے آریہ پرشوں نے اپنا سماج مندر اور پتری پاٹھ شالہ بنایا ہے۔ ریل کے کرم چاری ہی سماج کے سبھاسد ہیں۔ بستی سٹیشن سے دو اڑھائی میل دور ہے۔ نگر وہاں کی جنتا بہت کم دلچسپی لیتی ہے۔ ریل کے کرمچاریوں میں کچھ پریم اور شردھا ہے۔ یم پوروک سپتاہک ست سنگ کرتے ہیں۔ میرے دو ویاکھیان وہاں ہوئے۔ اپستھتی بہت اچھی تھی۔ نیشچاپت میں جے پور پہنچا۔ جے پور سماج کا مندر بہت وشال ہے۔ پرنتو سماج شتھل ادستھا میں ہے۔ سنترین کے ...... ویدھ ہاشٹ رہا۔ وہ بھی کوئی دشیش پرشا رکھتی نہیں ہیں۔ میرے دیاکھیانوں میں شردھا گن تو ادھک سنکھیا میں آئے۔ یہاں تک کہ ریاست جو بنیر کے ٹھاکر نریندر سنگھ جی اپستھت تھے۔ اور کونسل کے سبھا سدان بھی تھے۔ پرنتو واستو میں سماج کی ادستھا شوچنیہ ہے۔ شہر اتینت سندر اور وشال ہے۔ مکانات ایک ڈھنگ کے بنے ہوئے ہیں۔ بازار بہت چوڑے ہیں۔ یہاں کا ادبھت آلہ، چڑیا گھر، نکھتر بیکھنے کے یوپیہ ہیں۔ جے پور پرچار کر کے میں پھلیرا گیا۔ مہاشہ رام چندر سادھک بھائی رہتے ہیں۔ یہاں بھی سٹیشن پر نام ماتر ہے۔ نہ کوئی مندر ہے نہ کرایہ پر ستھان ہے۔ نہ ہی ساپتاہک ادھیویشن ہوتا ہے۔ اس لئے واستو میں یہاں سماج نہیں ہے۔ مہاشہ رام سروپ سنگھ نے اپنے مکان کے احاطہ میں میرے دو ویاکھیان کرائے۔ اپستھتی بہت اچھی تھی۔ جنتا نے بہت پریم پرگٹ کیا۔ وہاں سے ہم سانبھر گئے۔ جہاں کہ نمک تیار ہوتا ہے۔ سانبھر میں بھی نام ماتر آریہ سماج ہے۔ سانبھر سے ہم اجمیر میں آ گئے اور یہاں پانچ دن نواس کیا۔ قیصر گنج سماج میں ......

بسنت وشال اور مہتو پورن ہے۔ شوک کہ دست ممکنہ کے کارن یہاں تین سماجیں بن چکی ہیں۔ ارتھات آریہ سماج قیصر گنج۔ اجمیر نگر سماج اور اجمیر سماج سدھانتوں کا کوئی جھگڑا نہیں۔ پرنتو پرسپر ورودھ اور ویکتی گت وچاروں کے کارن سماج کے تین بھاگ بن گئے ہیں۔ سامراجک درشٹی سے اجمیر نگر پرسدھ ہے۔ یہاں آریہ سماج کا ہائی سکول۔ ماتھ آلیہ، پتری پاٹھ شالہ۔ ویدک ینترالیہ، سادھو آشرم آدی سنستھائیں ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ کا بھی کیندری ستھان ہے۔ مہاشہ ہرلیلاس سارادا۔ چاند کرن۔ مہاشہ گنہیا لعل پردھان سبھا یہاں ہی کاریہ کرتا ہیں۔ دیانند نروان ارد شتابدی منانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ میں یتن کر رہا ہوں کہ تینوں سماجیں ایک ہو جائیں۔ ایک اپ سبھا اس کاریہ کی پورتی کے لئے بنائی گئی ہے۔ میں نے یہاں پانچ دن میں نو لیکچر دئے۔ تین آریہ سماج قیصر گنج میں ایک اجمیر سماج میں ارتھات ویدک ینترالیہ میں۔ دو سادھو آشرم میں۔ ایک مہاجن سکول میں ایک گلاب دیوی پاٹھ شالہ میں۔ ایک ماسٹر گنہیا لعل کی پاٹھ شالہ میں۔ اس کے بعد ۲۹۔۳۰ جون کے لئے بیاور آیا ہوں یہاں سماج کا مندر اتی سندر اور ہوادار ہے۔ سماج میں دیا یام شالہ بھی ہے۔ اور ہر ایک کار سے آلہ ہے۔ سو سے ادھک سبھاسد ہیں۔ میرے دو ویاکھیان بازار میں کرائے گئے۔ پاٹک پرانتم پرہلاد پرا میرے ساتھی مہاشہ سریرام نے بھی تھوڑے سمے کے لئے ویدک دھرم کی وشیشتا پر بھاشن دیا۔ اس پرکار سے جون کا ماس راجستھان میں میں نے ۱۸ ویاکھیان دئے۔

(جیمنی آریہ مسافر)

آریہ سماجوں کے شوک پرستاو

آریہ نرویش راجہ ادھیراج نرہر سنگھ کی مرتیو پر مندرجہ ذیل آریہ سماجوں نے پرستاو پاس کئے ہیں:

(۱) آریہ سماج بیکانیر (۲) آریہ سماج جہلم (۳) آریہ سماج مری (۴) آریہ سماج کراچی (۵) آریہ سماج جھنگ جھجھو (۶) آریہ سماج بلند شہر (۷) آریہ سماج جنڈیالہ (۸) آریہ سماج بہاولپور (۹) چھاؤنی (۱۰) آریہ سماج مہاراج گنج کشمیر۔

آریہ سماج تاندلیانوالہ کی ورشک رپورٹ

آریہ سماج تاندلیانوالہ کا وارشک جنرل اجلاس ۱۱ جولائی ۱۹۳۳ء کو ہوا۔ سب سے پہلے وارشک رپورٹ پڑھی گئی۔ جو کہ نمن پرکار تھی:

اتسو — گت ورش سماج کے نچاؤ کے انتر ادھیکاریوں نے سمارو سے اتسو منایا جس میں وید پرچار میں بڑی سپھلتا ہوئی۔ اور جنتا پر بڑا اچھا پربھاو پڑا۔ بڑے بڑے رگیہ اپدیشکوں کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔

وید پرچار — گت ورش وید پرچار کی طرف خاص دھیان دیا گیا۔ جس کے لئے سمے سمے پر اپدیشک مہانو بھاؤ بلائے جاتے رہے اور وید پرچار کا کاریہ کرایا جاتا رہا۔ انیہ تہواروں اور وشیش اوسروں پر بھی وید پرچار ہوتا رہا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار جو پرو نشچت تھے منائے گئے۔ وید پرچار کے کاریہ کو آگے لے جانے کے لئے تتھا سنسکاروں کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ادھیکاریوں نے پنڈت ہرپال جی سدھانت بھوشن کو پروہت رکھا جس کے نتیجے کے طور پر سایم پراتہ دونوں سمے آریہ سماج میں یگیہ ہون۔ سندھیا آدی کے علاوہ اپدیش وغیرہ اور ست سنگ ہوتے رہے۔

استری شکشا — دیویوں میں پرچار کرنے کے لئے وشیش اتساہ سے کام لیا گیا۔ تدانوسار استری سماج کی ستھاپنا کی گئی اور اس میں وید پرچار کرایا جا رہا۔ جس کے نتیجے کے طور پر استری سماج اُنتی کر رہی ہے۔ اور پرتی سپتاہ باقاعدہ ست سنگ آدی ہوتا رہتا ہے۔

اچھوت اُدھار — کے لئے سماج نے پریتن کیا۔ اچھوتوں میں سمے سمے پر وید پرچار تتھا سنسکار آدی کرائے جاتے رہے۔ جس سے اب ان میں بڑا اتساہ پایا جاتا ہے۔ اور دن بدن ان کی اُنتی ہو رہی ہے۔

شدھی — ایک جنم کے نیپالی کی شدھی کی گئی۔ اور اس کے ساتھ سب بھائی بڑے پریم سے سلوک کر رہے ہیں۔

سنسکار — نمن پرکار ہوئے۔ نام کرن ۱۔ منڈن ۴۔ وواہ ایک۔ پنر وواہ ایک۔ انتیشٹی ۲۔ پرویش ایک۔

سندی پاٹھ شالہ — کئی بھائیوں کو دوپہر کے سمے آریہ سماج مندر میں آریہ بھاشا دیوناگری سکھلانے کا پریتن کیا گیا۔

پریوارک سمیلن — آریہ بھائیوں کا پریوارک سمیلن آریہ سماج مندر میں تھا۔ جس میں پریتی بھوجن وغیرہ کیا گیا۔ اس کے بعد گت ورش کی آمدنی تتھا خرچ کی رپورٹ پڑھی گئی۔ اور آگامی ورش کے لئے چناؤ نمن پرکار ہوا:

پردھان ڈاکٹر بلاتی رام جی۔ اُپ پردھان مہاشہ ہری چند جی و بابو لیکھراج جی بی اے۔ منتری۔ شانتی سروپ آریہ۔ اُپ منتری۔ مہاشہ پربھدیال۔ خزانچی مہاشہ مانگو رام۔ لائبریرین پنڈت بھگوان داس۔

آگامی ورش کے لئے پروگرام نمن پرکار ہوگا:

صبح پانچ سے ۷ بجے تک پرتی دن آریہ سماج مندر میں یگیہ ہون، سندھیا پرارتھنا اپدیش آدی۔ دوپہر ۲ سے ۵ بجے تک ہندی پاٹھ شالہ آریہ بھاشا کا پرچار و رات کو سماج مندر میں کتھا۔ پرنماسی تتھا اماوس کے دن پریوارک سمیلن میں نمن لکھت رزولیوشن پاس ہوئے:

”آریہ سماج تاندلیانوالہ کا یہ جلسہ راجہ نرہر سنگھ والئے شاہ پورہ کی اکال مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں سے تتھا ان کے سپتر شری مہاراج کمار امید سنگھ جی اور راج پریوار سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔“

”آریہ سماج تاندلیانوالہ کا یہ جلسہ بھائی پرمانند جی کی دھرم پتنی کی اکسمات مرتیو پر افسوس ظاہر کرتا ہے اور مرحومہ کی آتما کی شانتی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔“

(شانتی سروپ آریہ منتری)

گوروکل اندرپرستھ

گوروکل اندرپرستھ تعطیلات موسم گرما کے بعد ۱۸ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء کو کھل گیا ہے اور سہ ماہی کام نہایت خوش اسلوبی سے از سر نو جاری ہو گیا ہے۔ جو برہمچاری رخصت پر گئے ہوئے ہیں۔ سرپرست صاحبان انہیں فوراً گوروکل واپس لوٹا دیں۔ تاکہ مزید غیر حاضری اُن کی تعلیم کے لئے نقصان دہ ثابت نہ ہو۔

موسم۔ کچھ بارش ہو جانے سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔ ہر وقت ٹھنڈی ہوا چلتی رہتی ہے۔ تمام برہمچاری خوش و خرم رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہسپتال روگیوں سے خالی ہے۔

سب صاحبان سے نویدن ہے۔ کہ آئندہ جملہ خط و کتابت گوروکل اندرپرستھ دہلی کے پتہ پر کرنے کی کرپا کریں۔

دگوپال بکھیہ ادھشٹھاتا)

+++ زیادہ خوب صورت بن جاویگی (بے دیوان چند ڈائریکٹر آریہ سکولز پنجاب آریہ شکشا سمتی لاہور)

آریہ سماج کیمبل پور کے سماچار

۱۰ جولائی کے ہفتہ وار جلسہ میں سوامی رامانند جی کا اُپدیش ہوا۔

(۱) لالہ کندن لال کی پتری دھرم پتنی کیا لڑکا ہونے کے بعد ۱۳ جولائی کو دیہانت ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ رات کو اُن کے گرد پر کتھا گیتا کی ہوتی ہے اور روزانہ ہون ہوتا ہے۔ لالہ کندن لال جی کو بڑا سنکٹ ہوا کہ ۱۲ دن کا چھوٹا بچہ موجود ہے۔ (رنا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور)

آریہ پاٹھ شالہ بٹھرہ

آریہ شکشا سمتی کے پرچارک پنڈت بے دیو ودیا النکار نے آریہ پاٹھ شالہ بٹھرہ کا معائنہ کر کے منتری سمتی کو رپورٹ بھیجی:۔

"میں نے آج مورخہ یکم مارچ کو مندرجہ بالا پاٹھ شالہ کا معائنہ کیا۔ پاٹھ شالہ میں ۲۴ بالک اور ایک ادھیاپک ہے۔

پاٹھشالہ کا اصول ضابطہ اور انتظام قابل تعریف ہے۔

دھرم شکشا کی شکشا بالکوں کو دی گئی ہے دوسرے مضامین میں بھی طالب علم اچھے ہیں لکھنا پڑھنا اچھا ہے۔

پاٹھ شالہ کے ہونے سے صرف لڑکوں کی تعلیم کا ہی فائدہ نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دیہاتیوں کے گھروں میں صفائی اور حفظ صحت کے پرچار کا بڑا بھاری فائدہ ہوتا ہے۔ ہم نے خود دیہاتیوں کے گھروں میں پھر کر دیکھا ہے کہ وہ بڑے صاف اور ستھرے ہیں۔ پہلے اُن کے گھر بھی بہت صاف تھے۔ دیہاتیوں کے دل میں اس صفائی کے خیالات بھرنے کی نیک نامی پاٹھشالہ کے متعلق کو رہی ہے۔

لالہ اننت رام جی ادھشٹھاتا اور مہاشہ دیسراج جی ادھیاپک بڑی محنت اور لگن سے اس کام کو نبھا رہے ہیں۔

مہاشہ دیسراج جی ادھیاپک روگیوں کو دوائی وغیرہ بھی دیتے ہیں۔ یہ کام بھی سکول کی طرف سے ہی مفت کیا جاتا ہے۔ اس سے بھی سماج کے متعلق لوگوں کی شردھا بڑھتی ہے۔ پاٹھشالہ کا مکان اور جگہ بہت اچھی ہے۔ جگہ کا نظارہ دلفریب ہے۔ کنواں لگ جانے پر یہ جگہ اور بھی +++

سماج جگت

شملہ کے علاقہ میں پرچار۔ آریہ سماج شملہ کو شکایت ہوئے۔ دور دور ش ہونے والے ہیں۔ چنانچہ اس دور ش آریہ سماج شملہ کا سالانہ جلسہ اردھ شتابدی کے روپ میں منایا جاوے گا۔ اس کے سلسلہ میں پنڈت ستیا نند جی ودیا النکار پروہت آریہ سماج بمعہ مہاشہ نفیر چند بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا سولن سو گشتی۔ کمہار ہٹی۔ بینج اور سولن ریاست کے گراموں میں ۲۸ جون سے ۸ جولائی تک متواتر پرچار کیا۔ جس کا پربھاو اتی اتم رہا۔

آریہ سماج شملہ کا آگامی پروگرام اسی طرح ضلع شملہ کے پہاڑی علاقوں میں پرچار کرنے کا ہے۔

(منتری آریہ سماج شملہ)

اپ سبھا اتہاس گوروکل پوٹھوہار کا چناؤ

گوروکل پوٹھوہار جہلم کی پربندھ کرتری اپ سبھا کا ۱۰ جولائی کو نئے پدھکاریوں کا چناؤ ہوا۔

لالہ لال چند جی سوداگر لکڑی پردھان
لالہ سوداگر مل جی پنشنر محکمہ ریلوے اپ پردھان۔ لالہ کاشی رام جی پنشنر محکمہ نہر منتری۔ لالہ امرناتھ جی دوکان دار لکڑی اپ منتری۔ کاشی رام جی پنشنر محکمہ نہر خزانچی۔

سب دانی سجنوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وہ سب شبھ اوسروں پر دان کرتے سمے شاکھا گوروکل کو بھی دان دے کر کرتارتھ کریں۔ (کاشی رام منتری)

آریہ سماج موزنڈہ کے سماچار

(۱) آریہ سماج موزنڈہ کے ہفتہ وار ستسنگ باقاعدہ پراتہ کال ہوتے رہتے ہیں۔ جس میں ہون یگیہ پرارتھنا اور وید منتروں کی ویاکھیا ہوتی رہتی ہے۔

(۲) آریہ سماج موزنڈہ کے آدھین مڈل تک کنیا پاٹھشالہ ہے جس میں پڑھائی اور سلائی بھوجن بنانا وغیرہ کی پوری پوری واقفیت کرائی جاتی ہے۔ دھرم شکشا کا پربندھ بہت اعلیٰ ہے۔

۱۴ جولائی کو لالہ بہاری لعل جی کپور صراف سوہا بازار لاہور نے پاٹھ شالہ کا معائنہ کیا۔ وہ پاٹھشالہ کا کام دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اُنہوں نے یک صد روپیہ پاٹھشالہ کے لئے دان دیا اور لڑکیوں میں مٹھائی تقسیم کرائی گئی۔

(۳) آریہ سماج موزنڈہ نے مہاشوں کو جو کہ جرائم پیشہ لوگوں میں شامل ہیں۔ اور جن میں سے کچھ گھرانے مسلمان ہو گئے تھے۔ زمین لے کر کوارٹرز (گھر) بنا دیے ہیں۔ اُن کی ترقی کے لئے کوشش جاری ہے۔ ان کے مکانوں پر تقریباً سات سو روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور مکان بنوانے کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔

(۴) ۱۳ جولائی کو بابو چاندن رام جی ملازم افریقہ نے گرہ پرویش سنسکار کرایا۔ جو کہ پوران ویدک ریتی سے ہوا۔

(ودیا دھر منتری آریہ سماج موزنڈہ)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے سماچار

(۱) لالہ دینا ناتھ جی بی اے اسسٹنٹ اکاؤنٹس افسر کے آریہ سماج کے اباد تبدیل ہو جانے پر مہاشہ بدری ناتھ جی اپ پردھان سماج کے پردھان منتخب کئے گئے ہیں۔

(۲) آریہ سماج کے روزانہ ستسنگ جو کہ دس ماہ سے جاری ہیں۔ برابر باقاعدہ صبح سماج مندر میں لگتے ہیں۔ اور اُن میں آج کل ستیارتھ پرکاش کی کتھا ہوتی ہے۔

(۳) سماج کی طرف سے جاری کی ہوئی پرایا شچت آیا ستاگزشتہ بدھ وار کو مہاشہ داسو رام اکاؤنٹنٹ کے گرد پر ہوئی۔

(۴) آریہ سماج نے سوادھیائے وغیرہ کے لئے پنڈت ہری دیو جی شاستری کو سماج کا پروہت رکھ لیا ہے۔ آریہ سماج کے سبھاسدوں وغیرہ نے سنسکار ودھی و ہندی وغیرہ پڑھنا آرمبھ کر دیا ہے۔

(۵) گزشتہ بدھ وار ۲۰ جولائی کو مہاشہ بشن سنگھ جی پروفیسر نے رات کو ۹ بجے ملا آریہ سماج کے سامنے شاریرک آسن کے ساتھ ساتھ جسمانی ورزشیں کر کے بھی دکھلائے۔ آپ سے پبلک نے بہت کچھ سیکھا۔ آریہ سماج کے سبھاسدوں و دیگر لوگوں کے چاہنے والوں نے آسن سیکھنا آرمبھ کر دیا ہے۔

(۶) آریہ سماج کے ساپتاہک ستسنگ

میں لالہ ہنسراج کی آنکھوں میں جیبھائی آجاتے پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اور ان کی آیو بڑھنے کے لئے پرارتھنا کی گئی ؛ (منگل سین)

آریہ سماج جڑانوالہ کا چناؤ

پردھان مہاشہ خوشحال رائے جی۔ اُپ پردھان مہاشہ آتمارام جی۔ منتری گرداس مل جی۔ اُپ منتری مہاشہ نہال چند جی۔ کوشادھیکش مہاشہ منشی رام جی۔ (رکھوت رائے منتری آریہ سماج)

آریہ سماج الموڑہ کا وارشکوتسو

آریہ سماج الموڑہ کا اُتسو ۱۰ سے ۱۱ جولائی تک سماروہ سے منایا گیا۔ مہاشہ انوپ چند جی۔ شریمتی پریم کلی دیوی جی۔ سوامی گرنشٹھانند جی۔ مہاتما نارائن سوامی جی اور پروفیسر دیش بندھو کے دیا کھیان بھجن اپدیش اور کتھا ہوئیں۔ اتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ (اودھیش آنند)

سری نگر میں دو ہوا دو گھاٹ

(۱) ۱۰ جولائی کو آریہ سماج مہاراج گنج کے مندر تلی باغ میں پنڈت ٹھاکر داس ...

شریمتی گندھاری کا پترودواہ ویدک ریتی سے پنڈت ستیہ دیو جی نے کرایا۔ لگ بھگ ڈیڑھ ہزار استری پرشوں نے پدھارنے کی کرپا کی۔ پنڈت ستیہ دیو جی۔ لالہ جگجیت لعل جی۔ پنڈت دامودر بٹ جی سکرٹری سناتن دھرم یووک سبھا اور پنڈت جانکی ناتھ جی (ناگرک سماج) نے دھرم و دواہ کے حق میں اپنے خیالات پرگٹ کئے ؛

(۲) شریمتی بھائی پرمانند جی کی دھرم پتنی کی بے وقت موت پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ تعزیتی سبھا کی گئی اور ان کے سمبندھیوں سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اور سورگیہ دیوی جی کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا ایشور سے پرارتھنا کی گئی ؛

(دیوی چند تیندھاری منتری آریہ سماج مہاراج گنج سری نگر کشمیر)

آریہ سماجوں سے آونشیک نویدن

پرکاش مطبوعہ ۳ جولائی میں نویدن کیا تھا کہ لالہ جگجیت لعل جی اُپدیشک کے ٹریکٹوں کے ایک جگہ اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے۔ سوائے شری لالہ رام لال جی منتری آریہ سماج شرق پور کے اور کسی آریہ سماج نے اور نہ کسی آریہ بھائی اور نہ کسی لائبریرین صاحب نے کوئی ٹریکٹ معہ لالہ جگجیت لال جی بھیجنے کی کرپا کی ہے۔ اس لئے نویدن ہے۔ کہ جن کے پاس ہوں۔ وہ جلد مجھے بھیجنے کی کرپا کریں۔ (دھیورام نیتر آنند آشرم لودھیانہ) ؛

آریہ سماج کوٹلہ ہننگ کے سماچار

سنگٹھن ورش آریہ سماج کے قائم ہوتے ہی خالصہ بھائیوں نے سنگھ سبھا قائم کر دی۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا۔ مادھو سنگھ اپنے ست سنگ میں سکرٹری سنگھ سبھا نے کیسوں کے رشتہ میں ایک نبندھ پڑھا۔ جس میں کیس نہ رکھنے والوں خصوصاً ہندوؤں پر پھبتیاں اڑائیں۔ جواب میں آریہ سماج کے ست سنگ میں پونڈت سنسکار اور شکھا کی فلاسفی پر نبندھ پڑھا گیا۔ جس میں کیس نہ رکھنے کے سمبندھ میں جو جو اعتراض کئے گئے تھے۔ ان کے ٹھیک ٹھیک جواب دیئے گئے۔ اور خالصہ گرنتھوں سے پرمان پیش کر کے بتایا گیا۔ کہ کیس رکھنا دھرم نہیں۔ دھرم واستو میں تو کوئی اور چیز ہے۔ لیکن رکھنا نہ رکھنا اختیاری ہے۔ گورمریادا کے مطابق سکھوں کے لئے کیس رکھنا ضروری ہے۔ لیکن سکھوں کا ہندوؤں کو کیس نہ رکھنے کی بنا پر کوسنا اُچت نہیں۔ خاتمہ پر سنگھ سبھا سے درخواست کی گئی۔ کہ جو انو چیت کٹاکش اُن کے سمبندھ میں کئے گئے ہیں۔ وہ انہیں واپس لیں چنانچہ اگلے ست سنگ میں سنگھ سبھا نے مناسب ادارہ تا اور فراخدلی سے کام لے کر اپنے نبندھ کے غیر ضروری حصوں پر اظہار افسوس کر کے انہیں واپس لینے کا اعلان کر دیا۔ نتیجہ یہ ہے کہ آریہ سماج اور سنگھ سبھا کے درمیان کسی قسم کی بدگمانی نہیں رہی ؛

(۲) پنڈت گوکل دت جی بھجن اُپدیشک گورنمنٹ کالج کمشنر کے دور دورہ میں بھجن اور اپدیش ہوتے رہے۔ تین ایک نئے سجن آریہ سماج کے سبھاسد ہو گئے۔ سماج نے مبلغ ۱۰ روپے بطور سہایتا گورو کل کرو کشیتر اکٹھا کر کے پنڈت جی کو دئے ؛

(۳) گاؤں میں پچاس کے قریب دلتوں کے گھر ہیں۔ دلت اُدھار کا پرچار ہر ست سنگ اور دیگر موقعوں پر کیا جاتا رہا ہے۔ جس کا یہ اثر ہوا۔ کہ تمام ہندو بھائی اب اُن کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ تمام دلت بھائیوں کے ست سنگ اور دوسرے موقعوں پر ہندو بھائیوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے میں کوئی روک نہیں ؛

(منتری آریہ سماج کوٹلہ ہننگ)

پورا سٹ خریدنے پر ½ قیمت اور آریہ ڈائری ۱۹۳۲ء سنہری جلد والی مفت!

پنجاب کا ہنیا کانڈ یا پنجاب بیتی

یعنی پنجاب میں مارشل لاء کے ظلم و ستم کا ہوشربا فسانہ چھوٹی چھوٹی دردناک کہانیوں میں۔ مارشل لاء کا نام سنتے ہی بدن تھرا اٹھتا ہے۔ ان واقعات کا بھولنا ناممکن ہے۔ آنے والی نسلیں ان جاں سوز واقعات کو پڑھ کر ان سے سبق لیں گی۔ پیرایہ نہایت دلچسپ کتاب کس قدر زبردست ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگ سکتا ہے۔ کہ تیسری مرتبہ چھپی ہے اور اس کے مصنف ڈاکٹر ستیہ پال جی ایم بی بی ایس فخر پنجاب ہیں قیمت اردو ۱۲ ہندی میں سنہری جلد اکڑ دیہ آٹھ آنہ

سوراجیہ کی جنگ ممالک غیر میں

ہنگری۔ کوریا۔ مصر اور آئرلینڈ وغیرہ ممالک نے کس طرح غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر سوراجیہ حاصل کیا۔ آزادی کی جدوجہد میں کیا کیا مصیبتیں اُن کو اٹھانی پڑیں؟ اور ہندوستان کس طرح آزاد ہو سکتا ہے۔ یہ تمام دلچسپ دلکش اور دل نواز داستان اس اردو کتاب میں بیان کی گئی ہے۔ ہر ایک ہندوستانی کو اس مفید کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ قومی سکولوں میں یہ کتاب بطور کورس پڑھائی جاتی ہے۔ قیمت اردو آٹھ آنے (۸/) ؛

حیرت انگیز مرقعات ایک ضرور منگوائیے!

یہ رعایت ۱۵ اگست تک رہیگی

غدر ۱۸۵۷ء

اردو زبان میں بالکل نئی کتاب ہے۔ غدر سنہ ۱۸۵۷ء کے حالات سننے کے لئے لوگ بوڑھے آدمیوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ مگر اس قدر مفصل حالات وہ بھی نہیں بتا سکتے۔ جتنے دلچسپ اور دل آویز سنسنی خیز اور ہوشربا حالات اس میں درج ہیں اُن سے بہتر غدر کے حالات آپ نے آج تک نہ پڑھے ہونگے۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے (۱/۴) ؛

شبد دھرم جو شاستر مہاشہ راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم - انارکلی ہسپتال روڈ - لاہور

حضرو میں آریہ سماج کی پنر سنستھاپنا

مہاشہ منوہر لعل بھٹیانی کے پرشارتھ سے حضرو میں آریہ سماج ستھاپن کیا گیا۔ ادھکاری نمن پرکار ہیں:-

مہاشہ رام لعل تلوار پردھان۔
مہاشہ منوہر لال بھٹیانی منتری۔ اور مہاشہ گردھاری لعل خزانچی ۔

رام گڑھ کا اودھ سکول

اودھ ادھار سبھا میانوالی نے رام گڑھ میں جو سکول اودھوں کے بچوں کے لئے بنایا ہوا ہے۔ اس کا معائنہ لالہ دیوی دیال صاحب اور لالہ گنیش داس جی موجودہ پردھان آریہ سماج میانوالی نے کیا۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ۱۸ لڑکے لڑکیاں پڑھتے ہیں۔ تعلیم کی حالت اچھی ہے۔ طلباء کو روٹی کپڑا سبھا کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ روٹی کا پربندھ اچھا ہے۔

(سیکرٹری اودھ ادھار سبھا میانوالی)

آریہ سماج چک جھمرہ کے سماچار۔

(۱) آریہ سماج بھائی پرمانند جی کی دھرم پتنی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا اور بھائی جی سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ آریہ سماج رسالپور چھاؤنی نے بھی ایسا ہی ریزولیوشن پاس کیا ہے ٭

(۲) آریہ سماج چک جھمرہ کو یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ مہاتما ہنسراج جی کی آنکھوں کا کامیاب اپریشن ہو کر بینائی بحال ہو گئی ہے (منتری)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

برسات کا موسم اور ویدک دھرم پرچار

سبھا کی طرف سے پرارتھنا کی گئی تھی۔ کہ آج کل اونکاش کے دنوں میں جو سجن اپنی سیوا ویدک دھرم پرچار میں دینا چاہیں۔ (سبھا میں) سوچنا دیں۔ نمن لکھت مہاشیوں کا جنہوں نے ان دنوں پرچار کرنا سویکار کر لیا ہے۔ سبھا کی طرف سے ہاردک دھنیواد کیا جاتا ہے۔ اور آریہ سماجوں کو سوچنا دی جاتی ہے کہ وہ ان کی سیوا سے لابھ اٹھانے کا پورا پورا یتن کریں۔ اور پرچار کا مناسب پربندھ کر دیویں۔ ابھی وقت ہے۔ جو آریہ سماجیں اپنے یہاں ان دنوں پرچار کرانا چاہیں بہت جلد اطلاع دینے کی کرپا کریں۔

شری راجیندر کرشن کمار جی ایم۔ اے پرنسپل ڈی ایم کالج موگا۔ گرمیوں کی رخصتوں میں آپ ضلع گجرات میں پرچار کا کام کریں گے ہیڈ کوارٹر جلال پور جٹاں ہوگا۔ ضلع گجرات کی سماجوں کو ان کی سیوا سے لابھ اٹھانے کا یتن کرنا چاہیئے۔ ان کے ساتھ پنڈت جگن ناتھ جی اور مہاشہ سالگرام جی بھی پرچار کے لئے پہنچ جاویں گے۔

شری سندر لال جی شاستری موگہ کالج۔ شاستری جی کا گھر تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ کے ایک گرام میں ہے مہاشہ کیسر چند جی بھجنیک ان کے ساتھ لگائے جاویں گے۔ ضلع گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کی سماجوں کو ان کی سہائتا سے لابھ اٹھانا چاہیئے ٭

ان کے علاوہ

شری پنڈت وشنودت جی وکیل فیروزپور نے اپنی سیوا ویدک دھرم پرچار ارتھ ۳۱ جولائی سے دی ہے پنڈت جی ایک ایک دن قصور۔ کھیم کرن۔ بٹالہ۔ گورداسپور۔ دینا نگر۔ پٹھانکوٹ میں پدھار کر ہر

ایک آریہ سماج کے سمبندھ میں اپنے وچار لکھیں گے۔ کہ کہاں کہاں کون کون پرچار کاریہ کرتا ہے۔ کتنی سنستھائیں ہیں۔ آریہ سماج کس اوستھا میں چل رہا ہے۔ اس کا اثر کیا ہے۔ منددجہ بالا آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ ان سب باتوں میں پنڈت جی کی سہائتا کریں۔ اس کے بعد پنڈت جی کا پروگرام کٹھوعہ۔ سانبہ۔ ہیرانگر۔ جموں اودھم پور۔ ڈوڈہ وغیرہ سماجوں کا ہے۔ آریہ سماجوں کو پرچار کا پربندھ کر دینا چاہیئے اور ان کی سیوا سے ضرور لابھ اٹھانا چاہیئے

سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ اور آپدیشک ودیالیہ ودیارتھی۔ سوامی جی ان دنوں سویم باہر دورہ کر کے پرچار کا کاریہ کرتے ہیں اس سال آپ کا وچار بمبئی پرانت میں جا کر پرچار کرنے کا ہے۔ اور ودیالیہ کے برہمچاری ودیارتھیوں کی تین چار منڈلیاں بنا کر پرچار ارتھ بھیجیں گے۔ پروگرام بننے پر سماچار پتروں میں چھپوا دیا جاوے گا ٭

(بھیم سین ودیالنکار منتری)



جسمانی اور دماغی قوت کی دوا

زینڈو کا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے اور
زکام کو نابود کرتا ہے
تپ دق کو رفع کرتا ہے

بڈھوں جوانوں اور بچوں کو
یکساں مفید
اور فائدہ بخشتا ہے

قیمت ۸ تولہ عہ ۲۰ تولہ عہ
قیمت ۱۰ تولہ تیرہ آنہ

زینڈو فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۲۸

ایجنٹس

لاہور ایجنٹ:- دی یوگندر اینڈ کمپنی نمبر ۲۲ انارکلی
راولپنڈی ایجنٹ:- سردواری لال اینڈ سنز
سرینگر (کشمیر) ایجنٹ:- کوبراج جوگندر ناتھ وشیاستری
مظفر نگر ایجنٹ:- وشنو نتھ نرویدی کندن

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

درکشاشو — قوت ہمت۔ بھوک۔ چستی خون و گوشت بڑھانے والا خوش ذائقہ انگوری مقاوی سے طیار کیا ہوا قیمت چھوٹی بوتل عہ بڑی عہ

چون پراش اولیہ — جسمیں مشکل سے دستیاب ہونے والا اغذیہ شامل ہو۔ بہتری کھانسی بکام اور امراض سینہ کی مشہور دوا ضعیف کو جوان بنا دینے والی قیمت ۲۰ تولہ عہ

بال سدھا — دبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی میٹھی دوا قیمت فی شیشی ۱۲؍

درد گجکیسری — نیز جلن اور تکلیف کے داد کو ۲۴ گھنٹے میں فائدہ دکھانیوالی دوا قیمت فی شیشی ۴؍

سدھا سندھو — کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ نزول۔ بدہضمی۔ اتیسار۔ قے۔ درد وغیرہ ایسے ہی امراض کی بغیر انوپان کی گھریلو دوا۔ قیمت فی شیشی ۸؍

کوئی دوا خریدتے وقت سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام ضرور دیکھ لیں
ادویات ہر ایک جگہ دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

زار روس کے عہد میں روسی عورتوں کی حالت

زار کے عہد کے روس میں عورتوں کی حالت کے دو ہی کالم تھے ایک قابل رحم حالت کے لئے عورتوں اور بچوں اس سکا زادی پیسہ ... روٹیوں پر بسر ہوتا اور دوسرا اُن پر گھر کا کھانا بنانے۔ جوٹھے برتن صاف کرنے کپڑے سینے۔ بچوں کی پرورش کرنے میں رات دن لگے رہنے کا بوجھ ہوتا تھا۔ ان دو کاموں سے عورتوں کو سوچنے و چار نے اور اپنے لئے لمحہ بھر کی فرصت نہیں ملتی تھی۔ غریب عورتیں علی الصبح ہی ٹھیک چار بجے اٹھ کر گوبر اٹھاتیں۔ ان کو دانہ دیتیں۔ گھر کا دوسرا کام دھندا کرتیں۔ اور اس طرح رات کے ۱۰۔ ۱۱ بجے تک نوکرانیوں کا کام کرتی رہتیں۔ ایسی حالت میں انکی دماغی ترقی کیوں کر ہوتی؟ وہ سوسائٹی کے کاموں میں کیسے حصہ لیتیں؟ اب سوویٹ گورنمنٹ نے کہا ہے۔ ایسی پابندیاں ہٹا دی ہیں۔ عورت اور روپیہ پیسہ کے معاملہ میں آزاد ہو گئے ہیں بچوں کے متعلق دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ روزانہ زندگی کو ترقی یافتہ بنانے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں بچہ گھر۔ صفائی خانے اور بھوجن آلے ہر جگہ کھول دیئے گئے ہیں۔ جن سے ماؤں کو بہت آرام ہو گیا ہے اور انہیں پڑھنے اور ملکی کاموں میں حصہ لینے کے لئے کافی فرصت ملنے لگی ہے۔ پرانے روس میں ایک کہاوت تھی۔ کہ

"مرغی کے بچوں کا شمار چڑیوں میں نہیں اور بیوی کا شمار انسانوں میں نہیں"

"ناشتہ کے وقت ہر روز ضرور اپنی بیوی کو ٹھوکو اور پیٹو۔ ورنہ وہ مار کا ڈر نکل جانے پر وقت پر کھانا تیار نہ کیا کرے گی"

پیدائش سے ہی روسی لڑکی بندھنوں میں رکھی جاتی تھی .... اپنے باپ کی لڑکی۔ اپنے خاوند کی بیوی اور اپنے بیٹے کی ماں۔ سارا جگ بندھن میں باپ خاوند اور بیٹے کے سہارے رہتی۔ یہی روسی قانون تھا۔ شادی کے بعد مال تک کا بیٹی پر کوئی ادھیکار نہ رہتا تھا۔ شادی شدہ عورت کو خود اپنے جسم اور آتما پر کوئی حق نہ تھا۔ عورت بیوی بنتے ہی اپنے سارے مال کے ساتھ خاوند کے ہاتھ گویا بک جاتی۔ بیوی کو زرخرید کی طرح خاوند کا حکم ماننا ہوتا۔ کسی بھی بات میں چون چراں کرنے کا کوئی ادھیکار نہ تھا۔

"بیوی کو میاں سے ڈرتے رہنا چاہیئے"

شادی کے وقت پادریوں کا اپدیش ہوتا تھا عورت کو اپنا خاوند خود چننے کا ادھکار نہ تھا۔ پر نہ رت۔ پادری یا گھر والے جس کے ساتھ چاہتے۔ لڑکی کی مرضی کے خلاف بھی اُسے بیاہ دیتے۔ تب کے روسی قانون کا حکم تھا۔ اور جس کے ساتھ بھی لڑکی بیاہی جاوے۔ اس کے ساتھ محبت کرنا اس کا مذہبی فرض تھا۔ وہ خاوند کی خدمت گذار ہو۔ اس کی پوجا کرے۔ اُسے دیوتا کی طرح مانے۔ اور موقعہ بموقعہ کا خیال کئے بنا ہر طرح سے خاوند کی راحت کا موجب بنے۔ اور اس کی ہر ایک خواہش کو پورا کرے عورت کو خاوند کے پیچھے پیچھے ہر جگہ گھومنا پڑتا تھا۔ یہ اس کے لئے ناگزیر تھا۔ اس کے انکار پر خاوند پولیس کی مدد حاصل کرتا۔ قانون کی سختی یہاں تک بڑھی ہوئی تھی کہ ایسی عورتوں کو چھ مہینے کی قید کی سزا دی جاتی۔ اور وہ جیلخانوں میں بند کر دی جاتیں جہاں اُن غریبوں کی عصمت دری تک کی جاتی۔ عورت کو خاوند کی مرضی کے بغیر بازار تک جانے یا کام کر کے دو پیسے کمانے تک کی قانون میں اجازت نہ تھی۔ اس زمانہ میں مردوں کی خوب چلتی تھی۔ پادری بڑے رشوت خور اور بدچلن تھے۔ اس لئے مصیبت زدہ عورتیں خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتیں طلاق نامہ داخل کرنا تو روپیہ کا کھیل تھا۔ امیر لوگ بھاری رشوتیں اور فیس پادریوں اور نہ کیول کو دے کر من مانی کرتے تھے۔ پر غریب انا تھ عورتیں۔ ان کی آواز پرماتما کو چھوڑ کر اور کہیں نہ پہنچتی تھی۔ خاوند کو طلاق کی منظوری ملتے ہی عورت سے اس کے تمام بچے چھین کر خاوند کو دے دیئے جاتے اور وہ بیچاری اکیلی ہاں روتی تڑپتی اور بھوکوں مرنے کے لئے رہ جاتی سڑک کے کسی کونے میں سسکتی ہوئی چھوڑ دی جایا کرتی خوبصورت عورتوں کو اس کے بعد عصمت فروشی کے سوائے اور کسی پیشے کا سہارا نہ رہتا تھا۔ لیکن بدصورت تو اس سے بھی محروم رہتیں وہ جاڑے کی سردی اور پیٹ کی آگ سے ٹھٹھر اور دگدھ ہو کر جلد ہی موت کا لقمہ بن جاتیں۔ زار کے عہد میں عورتوں کی ایسی بری حالت تھی۔ باپ کی جائیداد کا صرف ایک حصہ بیٹی کو ملتا۔ اور تیرہ حصے بڑے بیٹے کا حق سمجھے جاتے۔ شادی ہوتے ہی لڑکی کا وہ تھوڑا سا حصہ بھی خاوند کے

کھاتے میں چلا جاتا تھا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ روسی عورت کے پاس اپنی کہلانے والی ایک پھوٹی کوڑی کا بھی سہارا نہ تھا۔

کسان عورتیں کام کے بوجھ سے جوانی میں ہی بوڑھی ہو جاتیں۔ چڑچڑا پن۔ بد دماغی جھنجھلاہٹ اور لڑاکا پن کی عادت ان میں پڑ جاتی۔ گال پچک جاتے سختی اور مار پیٹ سے عورت نات کے میٹھے سوبھاؤ کے رتن مٹی میں جا ملتے۔ اور گھر کی شانتی جاتی رہتی لڑکپن سے ہی لڑکیوں کی یہ حالت کی جاتی جب اُن کے ہمعمر بھائی سکولوں میں پڑھنے جاتے۔ یا میدان میں فٹ بال کھیلتے۔ تو وہ گھروں میں چھوٹے بچوں کو گود میں لئے کھلانے کا کام کرتیں۔ یا اپنی ماں کو گھر کے کام میں مدد دیتیں۔ ۶۔ ۷ سال کی بچیاں کھیتوں پر کام کرنے بھیجی جاتیں۔ اور اس طرح بال پن کی ساری دھما چوکڑی اور

ساری چنچلتا کھو اُن کا دل میلا اور جسم کمزور ہو جاتا۔ دس گیارہ سال کی ہوتے ہوتے باپ ان کی شادی کر دیتا۔ جو زیادہ سے زیادہ بولی بولتا۔ زیادہ سے زیادہ روپیہ یا زمین دے کر لڑکی کے باپ کو خوش کر لیتا۔ وہی لڑکی کا دولہا بننے کا حقدار ہوتا۔ ۱۴۔۱۵ سال کی عمر سے ہی بچے ہونے شروع ہو جاتے جو لڑکی کی ٹوٹی پھوٹی تندرستی میں اور بھی آگ لگا دیتے۔ اس لئے بچوں کی موت کی تعداد ۷۰ فیصدی کے درمیان پہنچی ہوئی تھی۔ زیادہ تر بچوں کی موت جنم کے پہلے ہی سال ہو جاتی بال بچوں کی موت کا تو جیسے سیلاب آگیا تھا۔ اچھی دوائیاں اور ڈاکٹر نصیب نہ تھے۔ دائی کا بڑھیا ہونا لازمی تھا۔ کیونکہ ایسی کہاوت تھی۔ کہ کسی نوجوان عورت کا ہاتھ پیدائش کے موقع پر لگ جاتے ہی۔ بچہ فوراً دم توڑ دے گا۔ اس لئے وہ بڈھی۔ گندی

وہ کیاں بیماری کانپتے ہوئے ہاتھوں سے بچے کو جنانے جیسا مشکل کام کرکے سیکڑوں بچوں کی بے وقت موت کا باعث بنتیں۔ زچہ خانہ بنانے کے لئے گھر کا سب سے گیا گزرا گندہ حصہ چنا جاتا تھا۔ جو اکثر بدبو دار پاخانوں کے قریب ہوتا۔ پھٹے چیتھڑے پرانے میلے کچیلے زچہ اور بچہ کے استعمال کے لئے ملتے۔ پادری زچہ اور بچہ دونوں کو اپوتر اور اسپرشد قرار دیتے۔ جس سے گھر کا کوئی شخص ان کے پاس نہ پھٹکتا۔ اور انہیں کرایہ پر آئی ہوئی گندی دائیوں سے سارا کام کرایا جاتا۔ اس حالت میں ماں یا بچے کی طبیعت خراب ہونے پر نہ تو کوئی دوائی دی جاتی۔ اور نہ ہی کوئی ڈاکٹر ہی دیکھنے آسکتا تھا۔ اندھ وشواس سے ایسا گھور بن!

سردی کا موسم بیویوں کے لئے سخت مصیبت کا باعث ہوتا تھا کیونکہ ان کے خاوند اس موسم میں کام کاج ہونے سے گھر پر ہی رہا کرتے۔ اور ان کے لمحہ لمحہ کی زندگی کو ناقابل برداشت بنا دیتے۔ غریب عورتیں سب کچھ سہتیں۔ مرداج کے خلاف زبان ہلاتے ہی زبان کھینچ لی جاتی۔ کھال ادھیڑ دی جاتی۔ اور جب تکلیف ناقابل برداشت ہونے پر وہ گھروں سے بھاگتیں تو خاوندوں کے تازی کتوں کا شکار ہوتیں۔ وہ ہر گھڑی پرماتما سے موت کا وردان مانگا کرتی تھیں۔

یہ تو تھی دیہات کی حالت۔ شہروں کی کہانی اور بھی دردناک ہے۔ میاں بیوی اور بال بچے سب نوکری کرتے۔ عورتوں کو مردوں سے کئی گھنٹے زیادہ کام کرنا پڑتا اس پر بھی مزدوری کم ملتی۔ عورتوں کو حالت حمل میں بھی آخری دن تک کام کرنا پڑتا۔ اور بچہ ہونے کے تیسرے دن کام پر پہنچ جانا پڑتا۔ ورنہ ملازمت سے برطرفی کا خوف رہتا۔

یہ بات نہیں کہ عورتوں کے ساتھ زیادتی کا دور دورہ امیروں یا غریبوں کے گھروں تک ہی محدود تھا۔ سوشل اور گھریلو زندگی سارے ملک میں ایک سی تھی۔ عوام بھی اپنی بہو، بیٹیوں کو پردے کے ڈربے میں رکھتے تھے۔ لڑکیاں اپنے خاوندوں کو شادی کے وقت بھی نہیں دیکھ پاتی تھیں۔ بدمعاشی بہت تھی۔ بھاوج بھتیجی یا بہن کسی کا بھی لحاظ نہ تھا۔ جو کچھ چھپ کر کر سکتے۔ وہ سب روا جب کی حدود کے اندر تھا۔ جائز تھا۔

جب تک قلعی نہ کھلتی۔ بات چھپی رہتی۔ ذرا آچار کی گاڑی چلتی رہتی پر اس کے کھلتے ہی لڑکی کو فوراً گھر سے باہر نکال دیا جاتا۔ اور اسے بازاری عورت کہا جانے لگتا۔ صرف بڑے بڑے امیروں کی لڑکیاں ناچنے گانے اور حرف شناسی کی تعلیم پاتیں۔ لیکن عوام اور غریبوں کی لڑکیوں کے لئے لکھنے پڑھنے کا کوئی بندوبست نہ تھا۔ بے عزتی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ گھر سے نکالے جانے کے بعد دو روٹیوں کا میسر آنا محال تھا۔ اگر وہ کارخانہ میں کام کرنے جاتیں۔ تو ان کی جبراً عصمت دری کی جاتی روس میں انقلاب سے پہلے روس کی حالت یہاں تک خوفناک ہو گئی تھی۔ اور لوگوں میں بدچلنی اس قدر بڑھ گئی تھی کہ کچھ نہ پوچھو۔ لڑکی سے لے کر بڑی عورتوں تک خرید و فروخت کا سامان سمجھی جاتی تھیں۔

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH

ممالک غیر سے ۶ روپے
فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۲۹

قیمت سالانہ چار روپے
ششماہی

جلد ۲۸

اتوار ۱۰ ساون سمت ۱۹۸۹ مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۳۲ء دیانند ابد ۱۰۸ SUNDAY 31 JULY 1932

ویدامرت

ویدک ادھیاپک

ओ३म् दैव्याः अध्वर्यवस्त्वा छ्यन्तुवि च शास्तु। गात्राणि पर्वशस्ते सिमाः कृण्वन्तु शमयन्ती॥ य॰ वे॥

"دوانوں میں کشل یگیہ میں تین ادھیاپک تجھے خاص اپدیش دیں۔ اور تیرے دوشوں کا وناش کریں۔ وہ تو ہمیشہ تیرے انگوں کو پرکھیں۔ اسی طرح پریم سے بندھے ہوئے دُشٹ سبھاؤ کو دُور کرتی ہوئی ادھیاپکائیں ابھی ایسی ہی شکشا کریں"

سنسار میں گورو شش پرنالی نے ہی منش کو پشوؤں سے اوپر اٹھایا ہوا ہے۔ اسی لئے بھارت ورش میں گورو پد بہت اونچا کا دشیش آدر کیا جاتا ہے۔ گورو پد بہت وچار کیسے اُتپن ہوا۔ اور گورو کو کس نے پرکھنے کی سرب شکتا کیسے اُتپن ہوئی؟ اس کے جاننے کی آوشیکتا ہے۔ کیونکہ اس سمے گورو شش کے سمبندھ بڑی سندگدھ اوستھا میں ہیں۔ ان کے تتو کا پرکاش بھی یہاں سے ہوگا۔ جہاں سے یہ پرکھ تُل۔ ادھیاپک کا لکشن کیا ہے؟ اس کے بھلی پرکار جاننے کے لئے یہ جاننے کی آوشیکتا ہے کہ ادھیاپک کا کرتویہ کیا ہے؟

اپروکت منتر کا انتم بھاگ سب سے پہلے اس سمے کے ایک بڑے وواد کا دو پرکار سے پورنے کرتا ہے۔ ادویا اندھکار گرست بھارت ورش میں بہتیرا سمجھا جاتا ہے کہ جس پرکار برہمچریہ پورویک ودیا ادھین کا بالک کو ادھیکار ہے۔ ویسے ہی بالکا کو بھی ہے۔ اور یورپ کی استریوں کو دیکھ کر اپدیش دیتا ہے کہ پرش تھا استری کے کاریہ کھیتر اندھکار انش میں جدا جدا ہیں۔ ان کی شکشا بھی بھن بھن اپنی اپنی آوشیکتا کے انوسار ملنی چاہئے۔

جہاں بالکوں کا شکشک دواونوں میں سرشٹیہ تھا رکشا دھرم سے سمپن ہونا چاہئے۔ وہاں کنیا ڈل کو شکشا پردان کرنے والی ادھیاپکائیں مانسک تتھا شاریرک دونوں ہوں اور ان کے ہردیوں میں پریم کی لمبی ندر سدرڑھ ہونی چاہئے۔ دُشٹ سبھاونا کے اُٹھتے ہی اپنی شکشا کے ہردیہ سے انہیں دور کرنے کی شکتی ان میں پربل ہونی چاہئے۔ وید منتر میں سب سے بڑی شکشا شکشکوں کے کرتویہ کی ملتی ہے۔ بالک بالکاؤں کے گورو کلوں میں پرویشٹ ہوتے ہی پہلا کرتویہ گورو کا یہ ہے۔ کہ انہیں برہمچریہ کے لئے وشیش اپدیش کریں۔ ایسے ہی ان کا دھارن کرنا۔ کس پرکار ستریہ من اور آتما کو شدھ کرنا۔ کس پرکار ودیا کا ادھین کرنا۔ کس پرکار دن چریہ کرنی۔ اس پرکار کے اپدیش آرمبھک دنوں میں ہی ہو جانے چاہئیں۔ کنتو ان وشیوں کے اپدیش من۔ وانی۔ تتھا کرم تینوں دوارا کریں۔ جو گورو شش کو اس تیاگ کا اپدیش دے کر خود ساتھ آٹھ بجے تک سوتا ہو۔ اس کے شش بھلا کس پرکار بنیں گے؟ جو گورو نتیہ شاریرک ویایام نہیں کرتا۔ اس کے شش شاریرک سواستھ تھا بل کیسے پراپت کر سکیں گے۔ جو گورو نتیہ ستیہ بولنا چاہئے کا اپدیش دے کر سوتم استیہ بھاشن کرنے والا ہو۔ اس کے شش کیسے ستیہ وادی بن سکیں گے۔

سادھارن دن چریا کا اپدیش دے کر ہی گورو کا کرتویہ پورا نہیں ہو جاتا۔ اس کا یہ دیکھنا بھی کرتویہ ہے کہ ان اپدیشوں کے انوکول اس کے شش چلتے بھی ہیں؟ یدی کوئی پرتیش دوش شش میں دکھائی دے۔ تو گورو کو اس کے ناش کا پریتن کرنا چاہئے۔ کنتو گورو کل کی ذمہ داری کا یہاں ہی خاتمہ نہیں ہو جاتا جس سے پورن روپ سے برہمچریہ دھرم کا پالن کرانا اس کا کرتویہ ہے۔ جو ادھیاپک اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کرتا۔ وہ آچاریہ پد پر تیاگ دینا چاہئے۔

ادھیاپکو! اپنے برتے پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے ہو کہ اپنے کرتویہ کا پالن کر رہے ہو؟ جو کر رہے ہیں۔ وہی گورو کے آسن پر بیٹھنے کے یوگیہ ہیں۔ جر ۹۹

بے گناہ قیدی

ایک دلچسپ کہانی

آنند پور میں ونود کی کئی دوکانیں تھیں۔ کام خوب چل رہا تھا اور وہ ایک متمول سوداگر سمجھا جاتا تھا۔ وہ نوجوان تھا۔ اس کے آچار وہار سے شرافت ٹپکتی تھی۔ وہ ہر ایک خراب عادت سے ہمیشہ دور رہتا تھا۔

دو سال سے اس نے ایک رُوپوتی لڑکی سے ویواہ کیا تھا۔ اور اب وہ ایک ننھے بچے کا باپ بھی تھا۔

ایک دن وہ میلا جانے کے لئے اپنی دھرم پتنی سے رخصت لے رہا تھا۔

"آج میلے نہ جاؤ" اس کی پتنی نے کہا "گئی رات میں نے ایک بُرا خواب دیکھا ہے"۔

ونود قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور کہنے لگا۔ "واہ! خواب سے ڈر گئیں۔ میلے سے تمہارے لئے ایسی بڑھیا چیزیں لاؤنگا کہ دیکھ کر خوش ہو جاؤ گی"۔

"میں نے خواب دیکھا ہے" پتنی کہنے لگی۔ "تم گاؤں سے واپس لوٹ رہے ہو لیکن تمہاری جسمانی حالت بالکل بدلی ہوئی ہے۔ تم جب نزدیک آئے تو دیکھا تمہارے سر کے بال بالکل سفید ہو گئے ہیں"۔

ونود پھر ہنسا اور کہنے لگا "واہ! یہ بھی کوئی ڈرنے کی بات ہے۔ یہ تو ایک شبھ شگون ہے۔ اس سے کم از کم اتنا تو معلوم ہوا کہ میں تب تک جیتا رہونگا۔ جب تک میرے سر کے بال سفید نہ ہو جائیں"۔

اس نے ایک بار بچے کو اٹھا کر پیار کیا اور چل دیا۔

تیسرے پہر ونود کو راستے میں ایک بیوپاری ملا۔ دونوں نے نزدیک کی سرائے میں رات گذارنے کا بندوبست کیا۔ کچھ کھا پی کر دونوں اپنے اپنے کمروں میں سو رہے۔

کچھ دیر بعد جب ونود کی آنکھ کھلی۔ تو رات آدھی گذر چکی تھی۔ اس نے سوچا کیا یہ اچھا نہ ہوگا۔ کہ میں رات کی ٹھنڈک میں ہی زیادہ تر راستہ طے کروں۔ مجھے اب اور سونے کی ضرورت نہیں۔ صبح جب دھوپ تیز ہو جائیگی۔ تو کسی سرائے میں ٹھیر کر دن ڈھلے تک آرام کرونگا۔

اس نے اپنا سامان باندھا۔ گھوڑے پر زین کسی اور چل پڑا۔ کچھ دن چڑھے۔ وہ ایک سرائے میں پہنچا۔ ابھی آگ جلائی ہی تھی۔ کہ تین سوار اس سرائے میں داخل ہوتے دکھائی دیئے۔

یہ مسافر نہ تھے۔ ان میں ایک جو سردار کی طرح معلوم پڑتا تھا۔ ونود کے کمرے میں چلا آیا۔ اور اس سے پوچھا:۔

"تم رات کو کہاں ٹھیرے تھے؟ تمہارے ساتھ کوئی اور سوداگر تھا؟۔ کیا تم وہاں سے چلنے سے پہلے اس سے ملے تھے؟" اس نے گویا سوالوں کی جھڑی لگا دی۔

ونود نے اس کے سوالوں کا ٹھیک جواب دیا۔ اس نے کہا "لیکن آپ مجھ سے اس طرح کے سوال کیوں کرتے ہیں۔ میں کوئی چور یا اچکا یا ڈاکو یا خونی نہیں ہوں۔ میلے میں کچھ ضروری سودا سلف خریدنے جا رہا ہوں پھر آپ کو کیا اختیار ہے۔ کہ ایک سوداگر سے اس قسم کے سوال کریں"؟

"میں انسپکٹر پولیس ہوں" اس نے کہا۔ "اور آپ سے اس طرح سوال کرنے کا کارن یہ ہے۔ کہ وہ سوداگر جو آپ کے ساتھ سرائے میں ٹھیرا تھا۔ آج صبح مُردہ پایا گیا۔ کسی نے اُسے قتل کر دیا"!

اس کے بعد اس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس کے سامان کی تلاشی لو۔

ونود نے اپنا چھوٹا بکس اور بستر اُن کے سامنے رکھ دیا۔ بکس کو اِدھر اُدھر ٹٹولنے کے بعد سپاہی نے ایک خون آلودہ چھرا برآمد کیا۔ جو کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔

"کیا یہ تمہارا نہیں ہے"؟ انسپکٹر نے ونود سے پوچھا۔

ونود آنکھیں پھاڑ کر چھرے کو دیکھ رہا تھا اس کے پاؤں کے نیچے سے گویا زمین کھسک گئی۔ ہا! بھگوان! یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ اس نے دل ہی دل میں کہا۔

"اس میں خون کیسے لگ گیا"؟ انسپکٹر نے رعب داب سے پوچھا۔

ونود کی یہ حالت تھی۔ کہ کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔ پر اس کی زبان قابو میں نہ تھی۔ اس نے جرأت سے کہا "میں نہیں جانتا۔ یہ چھرا ۔۔۔ چھرا میرا نہیں ہے"۔ اس نے لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہا۔

انسپکٹر کہنے لگا "سنو۔ مقتول جس کمرہ میں ٹھیرا تھا۔ اس کے دو دروازے تھے۔ ایک باہر کی طرف کھلتا تھا۔ اور دوسرا تمہارے کمرے میں۔ باہر سے تالا لگا۔ لیکن اندر والا دروازہ کھلا تھا۔ تم سویرا ہونے سے پہلے ہی بغیر کسی سے ملے یا کچھ کہے سنے بڑی تیز رفتاری سے بھاگ گئے۔ تمہارے بکس کے اندر سے خون آلودہ چھرا پایا گیا۔ علاوہ ازیں تمہاری گھبرائی ہوئی صورت بتلا رہی ہے۔ کہ قاتل تم ہی ہو۔ بس اب صاف صاف بتا دو کہ تم نے کیوں اسے قتل کیا اور کتنی رقم چرائی"؟

ونود نے قسم اٹھا کر کہا "میں نے اُسے قتل نہیں کیا۔ اور نہ کوئی رقم ہی چرائی۔ اس شخص سے میری جان پہچان اس لئے ہم دونوں پاس پاس ہی ٹھیرے۔ شائد اس نے اسی وجہ سے ... اور رات رہتے چلے آنے کی وجہ ... میں ٹھنڈے ٹھنڈے کچھ راستہ ..."

ونود بہت رویا گڑگڑایا لیکن ... نے ایک نہ سُنی۔ ونود کے اپنے ... بھی چوری کا مال سمجھ کر ضبط کر ... گئے۔ پولیس کے سپاہی اسے کشاں کشاں ... گئے۔ وہاں پولیس نے اقبال جرم کرانے کی بڑی کوشش کی لیکن ونود نے ...

آخر ونود کا عدالت میں چالان ... وہاں عدالت نے اس کے معاملہ پر ... کیا۔ اور آخر اُسے عمر قید کالا پانی کی ... دی گئی۔

ونود کی پتنی نے یہ خبر سُنی۔ تو رو رو کر ... گئی۔ آخر وہ بچے کو ساتھ لے کر ... سے آخری ملاقات کرنے کے لئے گئی۔ تو جو کیدار نے اُسے ملنے کی اجازت ... لیکن آخر اس کی عاجزانہ درخواست پر رحم آ گیا۔ وہ ونود کے پاؤں پر گر پڑی۔ دھاڑیں مار کر رونے لگی۔ جب ... کچھ شانت ہوئی۔ تو اصلی واقعہ کے ... بات چیت ہونے لگی۔ ونود نے شروع سے آخیر تک حال سُنا دیا۔

پتنی نے کہا۔ "وہ آہ میرا خواب کتنا سچا تھا۔ میں دیکھتی ہوں۔ جیل کے لمبے عرصہ ... تمہارے بال سفید کر دیئے ہیں۔ پرماتما ... میں پرارتھنا کرتی ہوں۔ تم مجھ سے کچھ ... چھپاؤ۔ اصل واقعہ بیان کر دو۔ ..."

(بقیہ کہانی دیکھو صفحہ ۱۲ پر)

سنسار کی گتی

پیہ راوی کی نذر

(۲۶ جولائی) ... نہرو اپنی استری اور بچے کے ... دریائے راوی میں کشتی کی سیر کرنے ... دریا کے درمیان جا رہی تھی۔ ... بچہ کو ... کے لئے دریا میں ... بچہ کو ... سے کسی آبی جانور نے ... پکڑ لیا۔ ... استری نے اس کے ... بچہ اور ملاح نے بہتیرا زور لگایا۔ کہ ... کھینچ لیں۔ لیکن ناکام رہے ... حالت میں کشتی ڈگمگانے لگی۔ ... انہوں ... کے عالم میں ... بچہ کو موجوں کے سپرد کر کے اپنی جان بچائی ۔

پیپلز بنک کی نئی سکیم۔ بنک کے

... کی طرف سے پیپلز بنک کی بحالیت ... ترمیم کی درخواست ہائیکورٹ میں ... کے بعد ایک سکیم لالہ ہرکشن لال ... اور مسٹر ... کنہیا لال نے ہائیکورٹ میں پیش کی۔ اور اس کے ساتھ امانت داروں کی طرف سے درخواست ... دی گئی کہ ... کی اس سکیم منظور کر کے بنک کو ... میں لایا جاوے۔ ہائی کورٹ کے جج نے ... ہرکشن لال کو ہدایت کی کہ بنک کے ڈائرکٹروں کے ساتھ مشورہ کر کے ... سکیم پیش کریں۔ چنانچہ ... سکیم ہائیکورٹ میں پیش کر دی گئی ہے۔ جس کے متعلق حکم ہوا ہے کہ سکیم امانت داروں اور حصہ داروں کے سامنے رکھی جاوے۔ اور ... اکتوبر کو ہر دو کی علیحدہ علیحدہ میٹنگ کر کے ان کی منظور شدہ سکیم ہائی کورٹ میں پیش کی جاوے۔ ... سکیم کی رو سے امانت داروں کو ۵ جولائی ۱۹۳۳ء سے شروع ہو کر ۵ جولائی ۱۹۳۶ء تک پورا روپیہ واپس ملے گا۔ لالہ ہرکشن لال نے اقرار کیا ہے کہ وہ اپنا روپیہ ۸ مساوی ششماہی اقساط میں ادا کر دیں گے۔ اور پہلی قسط ۵ جنوری ۱۹۳۳ء کو ادا کی جاوے گی ۔

جیل میں پرنسپل رام دیو جی کا سوء ہضم

پرنسپل رام دیو جی کا سوء ہضم کچھ عرصہ سے خراب ہے۔ ... کے انہیں نیند بھی نہیں آسکتی۔ جیل جانے پر سوء ہضم اور خراب ہونا عجب نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کا ٹمپریچر معمول سے اوپر رہتا ہے۔ اور سینے میں درد کی بھی شکایت جاری ہے۔ اس کے باوجود گورنمنٹ نے ان کی پوزیشن اور صحت کا خیال نہ رکھتے ہوئے انہیں بی کلاس میں رکھی ہے۔ حالانکہ کوئی لوگ اے کلاس کے مستحق ہیں۔ تو ان کی فہرست میں پرنسپل رام دیو کا نام چوٹی پر ہونا چاہئے۔ اگر انہیں اسی حالت میں رکھا گیا۔ تو خطرہ ہے کہ ان کی صحت بالکل تباہ نہ ہو جائے۔ کیا ہم گورنمنٹ سے آشا رکھیں کہ وہ اپنے فیصلہ پر ... غور کرے گی۔ اور پرنسپل رام دیو جی کو اے کلاس دیکر نادانستہ غلطی کی جلد از جلد اصلاح کرے گی ۔

خالصہ کا حلف

جوں جوں پنجاب میں مسلمانوں کی آئینی اکثریت قائم کئے جانے کی افواہ کے حقیقت کی صورت اختیار کرنے کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ پنجاب کے ہندو اور سکھوں میں تشویش بڑھ رہی ہے۔ ہندو کیا کریں گے؟ اس کے متعلق ہندو لیڈر اگر کوئی ہیں تو وہ قریباً خاموش ہیں لیکن خالصہ تہیہ کر چکا ہے۔ کہ مسلمانوں کی حکومت برداشت نہیں کرے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سکھ جنگی کونسل مرتب ہونے کی خبر نکل چکی ہے۔ جس میں سردار ... سنگھ مجیٹھیہ۔ ماسٹر تارا سنگھ۔ بابا کھڑک سنگھ اور گیانی شیر سنگھ شامل بتائے جاتے ہیں جنہیں ... خیال کے سکھوں کے صف اول کے لیڈر ... کونسل کے ممبران نے گورنر صاحب کے سامنے پڑھ دیا ہے۔ کہ پنجاب میں کسی بھی فرقہ کی کمیونل اکثریت کو برداشت نہیں کریں گے۔ اور حلف لیا ہے۔ کہ ہر ممکن قربانی سے بذریعہ اس ظلم کے خلاف لڑیں گے۔ اور خاتمہ پر ... ارتھا ... لگی ہے۔ کہ تو ہمیں اس پرن کے پالن کا بل دے ۔

معلوم ہوتا ہے کہ وزیراعظم کی طرف سے فرقہ وارانہ تصفیہ کا ابھی اعلان نہیں ہوا۔ ابر اگر یہ بات ابھی سمجھ میں آگئی کہ وہ ... درست حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ... تصفیہ کر کے دان نہیں چڑھنے دیں گے۔ تو ممکن ہے کہ تصفیہ کی صورت بدل جائے۔ یا ... اس ذمہ داری سے انکار کر دیا جائے۔ بہر حال فیصلہ وقت کے ہاتھ میں ہے۔ وقت بتائے گا۔ کہ وزیراعظم حقوق کی نالشی میں فریقین کو مطمئن کرنے کے لئے کونسی تدابیر اختیار کرتے ہیں ۔

قتل کیلئے عمر قید

(لاہور ۲۶ جولائی) ... منڈی میں ... نامی ... کے ایک مسلمان واجد علی نے گیارہ پیسوں کے جھگڑے میں قتل کر دیا تھا۔ عدالت سیشن نے اسے عمر قید کی بجائے پھانسی کی سزا دی ہے ۔

ہر پھول ڈاکہ کی اپیل خارج

ضلع ... کے ہر پھول ڈاکو کیس ... کے نام سے مشہور تھا ... ضلع ... میں ۱۲ اشخاص جن میں نائب تحصیلدار بھی شامل تھا کے قتل کے جرم میں ... کی سزا ہوئی تھی۔ فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل کی گئی۔ فاضل ججان نے سزائے موت کو بحال رکھا ۔

جھنڈا لہرانے کیلئے چار سال

(جبل پور ۲۵ جولائی) مسٹر ... رام کو ڈسٹرکٹ کورٹ پر کانگرسی جھنڈا لہرانے کے جرم میں چار سال قید کی سزا ہوئی۔ اور سی کلاس دی گئی۔ قانونی حلقوں میں اس فیصلہ پر حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے ۔

انگریز سول سرجن کا سفاکانہ قتل

پشاور کی خبر ہے۔ کہ وہاں کے لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے سول سرجن ڈاکٹر کولڈسٹریم کو قتل کر دیا گیا۔ قتل کے الزام میں ایک شخص عبدالرشید کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جو اسی ہسپتال میں وارڈ اردلی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے جرم کا اقبال کر لیا ہے۔ اور اسے سشن سپرد کر دیا گیا ہے ۔

آئرلینڈ میں برطانوی مال پر محصول

(ڈبلن ۲۳ جولائی) گورنر جنرل نے ایمرجنسی ڈیوٹیز بل کی منظوری دے دی۔ جن چیزوں پر محصول لگائے جانے کا احتمال ہے۔ ان میں برطانیہ سے آنے والی قریباً تمام اشیا بمعہ کوئلہ شامل ہیں۔ ابھی آخری منظوری کیبنٹ سے نہیں ملی ہے۔ اس میں تاخیر ہو رہی ہے۔ افواہ ہے کہ پس پردہ مصالحت کی بات چیت ہو رہی ہے ۔

سابق خلیفہ کے بیٹے کا حشر

بوڈاپسٹ کی اطلاع ہے۔ کہ ... کی سابق خلیفہ سلطان عبدالحمید کے لڑکے پرنس ...

... ۱۰ ... نوٹ ان کے حوالے کر دیئے۔ جو قاضی صاحب نے جیب میں ڈال لئے۔ اسی وقت پولیس اور ... موقعہ پر پہنچ گئے اور قاضی صاحب کی تلاشی ... بیان کیا جاتا ہے ... نوٹ برآمد ہو گئے۔ قاضی صاحب کا بیان ہے۔ کہ نوٹ میری جیب میں ... ڈال دیئے گئے تھے۔ معلوم ہوا کہ ان کے خلاف وارنٹ جاری کئے گئے ہیں ۔

انڈیا بل کب پیش ہوگا؟

(بمبئی ۲۵ جولائی) ٹائمز آف انڈیا راوی ہے کہ موجودہ پروگرام کے مطابق گورنمنٹ آف انڈیا بل فروری ۱۹۳۳ء میں پارلیمنٹ میں پیش کیا جائیگا ۔

... ہو جائیں گے۔ اس کے چیئرمین آسٹریلیا ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس سر رابرٹ گیرن ... ہیں۔ تیسرے برطانوی ممبر کا تقرر ابھی کیا جانے والا ہے ۔

اسسٹنٹ سکرٹری قانون کی گرفت میں

معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور میونسپلٹی کا آفس سپرنٹنڈنٹ اور قائمقام اسسٹنٹ سکرٹری رشوت لیتا ہوا گرفتار کر لیا گیا۔ جبکہ کمیٹی کا جنرل اجلاس ہو رہا تھا۔ قاضی صاحب نے کسی شخص سے ...

مسٹر شادی لال کا نیا عہدہ

اس سوال کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ ہندوستان میں موجود برطانوی افواج کی تربیت پر ہندوستان کتنا خرچ کرے۔ اور برطانیہ کتنا۔ ایک ٹریبونل مقرر کی جا رہی ہے۔ جس کے ایک ممبر سر شادی لال چیف جسٹس پنجاب ...

عبدالقادر کی دوسری بیوی بھی اُس کے ایک ہنگرین دوست نے اغوا کر لی۔ جس نے اس کی پہلی بیوی کا ۱۹۲۵ء میں اغوا کیا تھا عبدالقادر کی ستہ ... کئے جانے پر بوڈاپسٹ میں چلا گیا۔ جہاں اس نے اپنی تمام دولت دنوں میں ہی ضائع کر دی۔ مالی بدحالی کی وجہ سے اُس نے ایک ہوٹل میں باجہ بجانے کی ملازمت اختیار کر لی۔ لیکن وہ بھی نہ رہی ؂

سابق ایڈووکیٹ جنرل کی گرفتاری

(بمبئی ۲۶ جولائی) کل مسٹر بالو بھائی ... سابق ایڈووکیٹ جنرل بمبئی کو گرفتار کر لیا گیا۔ آج ... کا ... بازار ... مشہور ... دیگر اہم منڈیاں بند رہیں۔ ... کالج کے طلباء نے بھی ہڑتال کی ؂

فوجی اخراجات میں تخفیف کا خیال

(کلکتہ ۲۳ جولائی) معلوم ہوا ہے کہ کمانڈر انچیف کی ہدایت کے مطابق ایک تجربہ کار افسر تمام ہندوستان ... کا معائنہ کر رہا ہے۔ وہ اپنی رپورٹ میں بہت سی سفارشات کریگا۔ ... کے خیال میں فوجی ... کی بہت ضرورت ہے۔ فوجی افسران کے الاؤنس پر بھی زد پڑے گی ؂

پھر راجہ ہری کشن کول

(جموں ۲۳ جولائی) یہ افواہ زور سے اڑ رہی ہے کہ راجہ ہری کشن کول پھر ریاست کشمیر کے پرائم منسٹر بنائے جائیں گے ؂

مسٹر پٹیل کی سیاحت ڈبلن کا نتیجہ

(لندن ۲۳ جولائی) مسٹر پٹیل کی سیاحت ڈبلن کا نتیجہ ہے کہ انڈو آئرش انڈین نیشنلسٹ لیگ ڈبلن کے ری پبلکن ... نے قائم کر دیا ہے۔ لنڈن میں بھی ایسی ہی انجمن قائم کرنے کی تجویز بتائی جاتی ہے۔

کانگرس ہوسٹلوں پر قبضہ کی تحریک

کچھ دنوں سے کانگرس ہوسٹلوں پر جو پولیس کے قبضہ میں ہیں۔ کانگرسیوں کی طرف سے قبضہ کی تحریک جاری ہے۔ بمبئی، دہلی، الہ آباد وغیرہ میں کئی والنٹیئر ... گرفتار کئے گئے ؂

مسلم کانفرنس کا فیصلہ

لکھنؤ میں انڈیپینڈنٹ مسلم پارٹی کے جلسہ میں ...

شیخ مشیر حسین قدوائی نے کرسی صدارت سے کہا۔ کہ مسلم کانفرنس کا مقصد محض یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے خلاف فرقہ وارانہ جذبات کو زندہ رکھا جائے ؂

اسلام نے فرقہ پرستی کی تعلیم نہیں دی

مولانا آزاد سبحانی نے ایک جلسہ میں فرمایا کہ مسلمان آزادی اور ڈیموکریسی کے دلدادہ ہیں۔ کیونکہ یہ اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ میرا یقین ہے کہ جو مسلمان آزادی کے لئے جدوجہد نہیں کرتا۔ وہ مسلمان ہونے کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ اسلام نے کبھی فرقہ پرستی کی تعلیم نہیں دی ؂

فساد پونڈری کے ہندو ملزم

مسٹر ڈی جیکبسن سپیشل مجسٹریٹ انبالہ نے پونڈری کے فرقہ وارانہ فساد کے ۵۰ ہندو ملزمان میں سے ۴ کو بری کر کے باقی کو قتل وغیرہ کے الزام میں سیشن سپرد کر دیا ہے جہاں سماعت یکم اگست سے شروع ہوگی ؂

ماڈریٹوں کی پرواہ نہ ہوگی

(شملہ ۲۵ جولائی) معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ماڈریٹ لیڈروں کے عدم تعاون کی چنداں پرواہ نہ کرے گی۔ اور انہیں بھی کانگرسیوں کی طرح ہی سمجھ کر اپنے پروگرام کو جاری رکھے گی ؂

بڈھے کی شرارت

(لکھنؤ ۲۶ جولائی) امجد علی نامی ایک ۸۳ سالہ بڈھے کو ایک سات سالہ لڑکی سے بدفعلی کرنے پر چار سال قید کی سزا ہوئی ہے ؂

ضرورت کیا؟

غازی عبدالرحمن نے انڈیپینڈنٹ مسلم پارٹی میں شرکت سے انکار کرتے ہوئے کہا۔ اس سے فائدہ کیا۔ جب کانگرس انہیں مقاصد کے لئے قائم ہے

اچھوتوں کی مشاورتی کمیٹی

(الہ آباد ۲۶ جولائی) یوپی گورنمنٹ نے اچھوت جاتیوں کے نمائندوں کی ایک مشاورتی کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو اچھوتوں کی تعلیم کے متعلق مشورہ دیا کرے گی ؂

تانگہ ڈرائیوروں کو سزا

(لاہور ۲۶ جولائی) سٹی مجسٹریٹ نے چالیس کے قریب تانگہ ڈرائیوروں کو گھوڑوں کو بے رحمی سے مارنے اور زخمی گھوڑوں کو تانگوں میں جوتنے کے جرم میں ...

وید جینتی

شراونی سے کرشن اشٹمی تک ۸ دنوں میں آریوں کو اپنا جیون وید کے رنگ میں رنگ ڈالنا چاہئے

آچاریہ دیانند وید کے لئے جیتے تھے۔ وہ وید کی سبھیتا اور وید پرچار کو سنسار کے کونے کونے میں پھیلانا چاہتے تھے اور ساری قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ آریہ سماج رشی دیانند کا پرتی ندھی ہے۔ آریہ سماج بھی وید کے لئے کا بھی وید پران ہیں۔ آریہ پرشوں کو وید کی سبھیتا اور وید پرچار کا سنسار میں پرچار کرنے اور اُن کے مطابق اپنا اور دوسروں کا عملی جیون بنانے کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہنا چاہئے۔ کیونکہ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۲) اس سال یکم بھادوں مطابق ۱۷ اگست کو شراونی کا پوتر تیوہار ہے۔ آریہ سبھیتا میں اس تیوہار کا خاص درجہ اور بھاری مہتو ہے۔ اس دن پوتر وید کا "اپاکرم" کیا جاتا تھا۔ ودیارتھیوں اور ودیالیوں میں چترماس اوکاش کے پیچھے پھر سے وید کا سوادھیائے آرمبھ کرنے کے لئے خاص یگیہ سمارہ سے کئے جاتے تھے ... رہنے والے لوگ اس دن وید کے سمبندھ میں اپنے پریم اور شردھا کا خاص ثبوت دیتے تھے۔ خاص یگیہ کرتے تھے۔ اور اتسو مناتے تھے۔ وید کے خاص خاص سوکتوں کا گمبھیرتا سے سوادھیائے کرتے تھے۔ وید کے سمبندھ رکھنے والے مضامین پر ویاکھیان ہوتے تھے ؂

ہم آریوں کو بھی اس پراچین پدھتی کے انوسار عمل کرنا چاہئے۔ اس سال شراونی سے شروع کر کے آٹھ روز تک وید جینتی منانی چاہئے۔ شراونی سے کرشن اشٹمی تک کا سپتاہ وید کے لئے وقف کر دینا چاہئے۔ ان آٹھ دنوں میں ہر روز پراتہ کال ہر ایک آریہ کے گھر میں خاص ہون ہو۔ گھر کے سب لوگ مل کر شردھا اور بھگتی سے سوادھیائے کریں بھگتی سے کرتے ... اور وید کے کچھ چنے ہوئے منتروں کا خاص طور سے ادھیاین کریں۔ اس سمبندھ میں آریہ پرشوں کو سہائتا دینے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے وید منتروں کا ایک سنگرہ ارتھ سہت کیا جائیگا۔ اس میں سے کچھ منتروں کا پاٹھ پرتی دن آریہ پرش کر سکیں گے۔ آریہ سماجوں میں وید سے سمبندھ رکھنے والے مضامین پر ویاکھیان بھی کرائے جائیں۔ ویاکھیان اپنی سہولیت کے مطابق پراتہ یا رات کرائے جائیں۔ وید جینتی کے آخری دن وید کا روزانہ سوادھیائے کرنے کا یا کم از کم سے کم ایک پوتر برت ہر ایک آریہ نر ناری کو دھارن کرنا چاہئے۔ اور اس برت کا پالن کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی وید جینتی کے آخری دن ہر ایک آریہ کو اپنی سامرتھ کے مطابق زیادہ سے زیادہ دان وید پرچار اور وید سمبندھی گرنتھ نرمان کے لئے دینا چاہئے۔ اس دھن سے آریہ پرتی ندھی سبھا اپنے ریسرچ وبھاگ کی طرف سے وید سمبندھی گرنتھ شائع کرے گی۔ پوری آشا ہے کہ ہر ایک آریہ گھر میں وید جینتی پورے اتساہ اور شردھا بھگتی سے منائی جائے گی۔ اور ہر ایک آریہ وید کے سمبندھ میں اپنے فرض کو پورا کرے گا ؂

(بھیم سین، ودیا النکار۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب) ؂

پرکاش کی ترقی اشاعت میں سہائتا دو

پرکاش لاہور

۱۷ - ساون سمت ۱۹۸۹

برتھ کنٹرول

برتھ کنٹرول ۔۔۔ کی راگنی ہے - جو یورپ میں چھڑی اور مغربی سبھیتا کے پنکھوں پر سوار ہو کر یورپ کے شاگردان رشید ہندوستان تک آ پہنچی - برتھ کنٹرول کیا ہے ؟ سنتان کے پیدا کرنے یا نہ کرنے پر ادھکار ؛ برتھ کنٹرول بھارتیہ سبھیتا میں بھی پرادھان اور پاشچاتیہ سبھیتا میں بھی - لیکن دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے - پاشچاتیہ سبھیتا میں سمجھا گیا ہے - کہ استری پرش سنسار میں پیدا ہوتے ہیں - تو بھوگ ولاس کے لئے - اس لئے کوئی چیز انسان کے بھوگ ولاس کے راستہ میں کھڑی نہ ہونی چاہئے - سنتان بھوگ ولاس کے راستہ میں بھاری رکاوٹ ہے - کیونکہ گربھ کے دنوں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد ہر دو صورتوں میں بھوگ ولاس کی اتی استری اور بچہ دونوں کے لئے ہانی کارک ہے - پھر سنتان کے پالن پوشن کا بھار اس کے علاوہ ہے - اس لئے مغربی برتھ کنٹرول یہ چاہتا ہے - کہ ہندوستان ہو - مگر اس کے تفکرات بھوگ ولاس کے آنند کو ملیا میٹ نہ کر سکیں ؛

پراکرتک نیم یہ ہے - کہ رج ویرج کے میل سے بچہ بنتا ہے - اور رج ویرج کا میل بھوگ ولاس کا قدرتی پرنام ہے اس پراکرتک نیم کا مقابلہ کرنے کے لئے کرترم (مصنوعی) اپائے تجویز کئے گئے ہیں - اور سیکسول سائنس پر بہت سا لٹریچر تیار کیا گیا ہے - جس سے استعمال ہونے والے لیڈیوں کا زیادہ حصہ انہیں آلات اور دواؤں کے ذریعہ برتھ کنٹرول کی ضرورت زیادہ محسوس کرتی ہیں - نتائج اس لئے کہ کیونکہ استری کے گربھ دھارن ہونے پر دوسری بیماری پیدا ہو سکتی ہے - لیکن استری گربھ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد کچھ عرصہ کے لئے بھوگ ولاس سے محروم ہو جاتی ہے - سیکسول لٹریچر میں بہت سے سادھن بتائے گئے ہیں - جن سے استری پرش بھوگ ولاس بھی کریں - اور گربھ ٹھہرنے کا امکان بھی نہ رہے - لیکن جتنے سادھن اس وقت تک ایجاد کئے گئے ہیں - وہ اگر کسی بات کا ثبوت ہیں - تو اس کا کہ قدرتی اصولوں کے سامنے منش کی تدابیر ہیچ ہیں - کیونکہ یہ مسلمہ امر ہے - کہ برتھ کنٹرول کے رشتہ میں کوئی بھی سادھن ایسا معلوم نہیں ہوا - جو بغیر نقصان صحت گربھ کو روک سکے - پھر اس کے باوجود بھی گربھ کا نہ ہونا یقینی نہیں - اس سمے تک اندرونی اور بیرونی استعمال کے جو دو قسم کے سادھن ایجاد کئے گئے ہیں - ان سب کے متعلق کوئی نقص نہ ہو - تو یہ کہ وہ نامکمل اور ہانی کارک ہیں - اور اس پر یہ تو ان کے موجد بھی تسلیم کرتے ہیں - کہ ان سادھنوں سے بھوگ ولاس کا حقیقی آنند حاصل نہیں ہو سکتا ؛

ہندوستان کے یورپینائزڈ لوگ اپنے گورو مغرب کے برتھ کنٹرول کے کرترم سادھنوں پر لٹو ہو رہے ہیں - وہ اخباروں میں برتھ کنٹرول کی اوشدھیوں کی خوبیاں پڑھتے ہیں - اور یہ تشویش کی بات ہے - کہ اس ودیشی مال کے بائیکاٹ کے زمانہ میں اس سلسلہ کی ولائتی چیزیں ہندوستان میں بکثرت فروخت ہو رہی ہیں - اس کا پھل کیا ہے ؟ دمپتی کے دلوں میں سنتان کی محبت کم ہو رہی ہے - یا یوں کہو کہ وہ سنتان سے انکار رہے ہیں - چاہتے ہیں کہ سنتان نہ ہو - جو پریم قدرتی حالت میں دمپتی کا سنتان سے ہوتا ہے - وہ مصنوعی لطف کی اس دنیا میں ان کا برتھ کنٹرول کے سادھنوں کی طرف منتقل ہو گیا ہے - چنانچہ جس چاہ سے وہ سنتان کا انتظار کرتے تھے - اسی چاہ سے وہ اب برتھ کنٹرول کے کرترم سادھنوں کی تلاش میں رہتے ہیں ؛

یہ تو ہوا پاشچاتیہ برتھ کنٹرول - موجودہ تہذیب کا سنتان کے بوجھ سے بچنے کا طریقہ - بھارتیہ سبھیتا میں برتھ کنٹرول کے جو سادھن ہیں - آئیے ! ان کا مطالعہ کریں اور پھر فیصلہ کریں - کہ دونوں میں سے کون اختیار کرنے کے قابل ہے - اور کون تیاگ کے یوگیہ - ویدک دھرم نے برہمچاری منش کا دھرم بتایا ہے - یہ ایسی بات ہے - جو کسی کی سمجھ میں آنا مشکل نہیں سنسار کا سلسلہ سنتان اُتپتی سے ہے آج تمام استری پرش سنتان اُتپتی دھرم پالن کرنے سے انکار کر دیں - تو اگلے سو سال کے عرصہ میں منش سرشٹی کا سلسلہ ختم ہو جائیگا اس دھرم کے پالن کا سادھن استری پرش کا سمبندھ ہے - اور استری پرش کے سمبندھ کے اُدیش میں ہی مشرق مغرب سے الگ ہو جاتا ہے - جہاں مغرب نے استری پرش کے سمبندھ کا مکھیہ اُدیش بھوگ ولاس اور گون اُدیش سنتان اُتپتی سمجھ رکھا ہے - وہاں بھارتیہ سبھیتا میں اس سمبندھ کا کوئی مکھیہ اُدیش ہے تو سنتان اُتپتی - پھر ویدک سبھیتا میں صرف سنتان پیدا کرنا ہی کرتویہ نہیں بتایا گیا - سنتان کو دھارمک منش بنانا بھی مکھیہ کرتویہ بتایا گیا ہے - جو نہ صرف سنتان پیدا کر کے اسے سنسار میں آوارہ پھرنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں - وہ سنتان پیدا کر کے بھی پرجا وردھی کے دھرم کا پالن نہیں کرتے - جب سنتان پیدا ہی کرنی ہو اور اس کے پالن پوشن اور شکشا دیکشا کے دھرم کا پالن بھی کرنا ہو تو کوئی دیکھتی آنکھوں حیوانوں کی طرح سنتان پیدا کرتے جانے کا خیال تک بھی نہیں کر سکتا - اس پر ویدک سبھیتا نے جو بندشیں لگا رکھی ہیں - وہ کسی کو ایسا خیال پیدا ہونے کا موقعہ ہی نہیں دیتیں - آج کی سبھیتا میں لڑکے کی حالت میں ۱۸ سال بیاہ کی آیو قرار دی گئی ہے - ۱۸ سال میں بیاہ کر کے اسے مرنے تک بھوگ ولاس کی کھلی چھٹی ہے - لیکن ویدک سبھیتا نے منش کی سو سال کی عمر میں صرف پچیس سال گرہست آشرم کے رکھے ہیں اور صرف اسی آشرم میں استری پرش کو سمبندھ کی اجازت ہے - باقی تین آشرموں یعنی برہمچریہ - بان پرستھ اور سنیاس میں تعلقات زناشوئی کی نہ استری کو آگیا ہے نہ پرش کو - دیکھا برتھ کنٹرول کا پہلا ہی سادھن کیسا اعلیٰ اور کیسا قدرتی ہے - پھر ویدک مریادا انوسار گرہست کے پچیس سال میں بھی دس سنتان سے زیادہ پیدا ہونا امکان سے باہر ہے - کیونکہ گربھ کے علاوہ بچے کے دودھ پینے کے دنوں میں بھوگ منع ہے - اس طرح ڈھائی سال میں ایک اور پچیس سال میں دس بچے ہی پیدا ہو سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں دس تک تو سنتان کی سیما اس طرح نیت ہو گئی - پرنتو ضروری نہیں - کہ ہر ایک دمپتی دس سنتان ہی پیدا کرے - اتنی پیدا کرے - جتنی کے منش بنانے کی ذمہ داری اپنے اُوپر لے سکے - جو شخص سنتان کیا استری کی بھی پرورش کرنے کی یوگیتا نہیں رکھتا - منوجی کا حکم ہے - کہ وہ شادی ہی نہ کرے - وہی شادی کرے - جو استری کی خوراک و نوش اور دستر پوشش کی ضروریات پوری کر سکتا ہو - یہ برتھ کنٹرول کا دوسرا سادھن ہے جو ویدنے منش ماتر کو بتایا ؛

برتھ کنٹرول کے مغربی اور مشرقی سادھنوں میں بڑی فرق ہے - جو بھوگ واد اور تیاگ واد میں ہے - جو منش بھوگ کے لئے دنیا کے پدارتھوں کو بھوگتا ہے - وہ دنیا میں اتنا لین ہو جاتا ہے - کہ اسے اپنی عاقبت کی کوئی پرواہ نہیں رہتی - لیکن جو تیاگی ہے - دنیا کے پدارتھوں کو آخر وہ بھی بھوگتا ہے لیکن تیاگی کے بھوگ میں جو لطف ہے - وہ بھوگی کے بھوگ میں کہاں نہیں - تیاگی بھوگ کو بھوگ کے لئے نہیں بھوگتا - بلکہ کرتویہ پالن کے لئے - بھوگ کے اس تیاگ میں وہ سنتان کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے اور اس کی سنتان اور بھوگ وادیوں کی سنتان کا آپس میں کیا مقابلہ ؟ وہ منش سرشٹی ہے تو یہ آسر سرشٹی - تیاگیوں کی سنتان انسانیت کا نمونہ ہوگی - تو بھوگیوں کی پاپ کے کیڑے کا نمونہ - ویدک جیون کی جان برہمچریہ ہے - یہی کارن ہے - کہ منش کی آیو کے تین حصے برہمچریہ کے ادھین ہیں - لیکن چوتھے گرہستھ میں بھی کھلی چھٹی نہیں - اس میں منش کو سنتان کے لئے بھوگ کی اجازت ضرور ہے - لیکن مقررہ اور بہت محدود - اور جو گرہستھ میں ویدک سبھیتا کے آدیش انوسار صرف دس تک سنتانیں پیدا کرنے کے لئے استری گمن کرتا ہے - وید نے اُسے بھی برہمچاری کہا ہے - گویا منش کے لئے وید کا آدیش آیو بھر برہمچاری رہنے کا ہے - وہ زمانہ سچ مچ سنہری زمانہ ہوگا - جس میں وید کے اس آدرش کو کریا تمک روپ دے کر منش جاتی برہم میں وچرنے والوں کی جاتی ہوگی - وہ معقول کا زمانہ ہوگا - آج بھوگ واد کے جیون میں پشوؤں کا زمانہ ہے - جو پیٹ بھرنا اور سنتان پیدا کرنا ہی اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں - اس کے علاوہ ان کے لئے کوئی اور کرتویہ کرم نہیں - منش کو پشو بد...

پشیشا ہے۔ تو ان کرتویوں سے۔ جو پیٹ بھرنے اور سنتان پیدا کرنے کے علاوہ ہیں۔ اور انہیں کرتویوں کو ویدک سبھیتا نے منش کے لئے بکھیہ ٹھیرایا ہے۔ لیکن حالت کیا ہے؟ یہ کہ سبھیہ کہلانے والے بھوگ واد کے غلام ہو کر پرچار دھی کے دھرم سے بھی بے مکھ ہو رہے ہیں ؛

منش کا لکھیہ کرتویہ پرماتما کو پانا اور پرچار کرنا ہے۔ اور یہ اتنے بھاری کام ہیں کہ ان سے جیون بھر فرصت نہیں مل سکتی۔ ان کاموں کی موجودگی میں وہ منش نہیں پشو سمان ہیں۔ جو اپنے جیون میں اتنی فرصت پاتے ہیں کہ اسے بھوگ ولاس میں ضائع کرنے کے سوائے انہیں اور کوئی کام نہیں سوجھتا۔ اور اسے ضائع کرنے کے لئے وہ برتھ کنٹرول کے کرترم سادھنوں پر اپنی کمائی ضائع کر رہے ہیں ؛

برتھ کنٹرول ضروری ہے یہ ٹھیک ہے لیکن اس کے واستوک سادھن کون سے ہیں وہ جو پاشچاتیہ سیکسول سائنس بتا رہی ہے۔ یا وہ جو ویدک سبھیتا نے بتلائے۔ پنچھ پات کو چھوڑ کر کوئی بھی منش جو ان کی ودھتا میں اس سوال پر غور کرے گا۔ تو اسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ پاشچاتیہ سادھن جہاں منش دھرم کے ورودھ ہیں وہاں ہانیکارک اور غیر قدرتی بھی ہیں۔ اور پورنی سادھن جہاں دھرم انکول ہیں۔ وہاں سواستھ وردھک اور قدرتی بھی ہیں ؛

اب یہ بھارتیوں کے لئے ہے کہ جنہیں برا سمجھیں۔ ان کا تیاگ کریں۔ اور جنہیں اچھا سمجھیں انہیں اپنائیں ؛

اگست کے خریداروں کیلئے

جن کا چندہ ماہ اگست میں ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاع دی جا رہی ہے۔ ہرش کی بات ہے۔ کہ اطلاع پر بہت سے پریمی بھائی اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجا کرتے ہیں تاہم ایسے بھی ہیں۔ جو تین آنہ کا وی پی خرچ برداشت کر لیں گے۔ لیکن منی آرڈر سے چار روپیہ بھیجنا انہیں منظور نہیں۔ ایسے سجنوں سے نویدن ہے۔ کہ پیسہ کی قدر کرو۔ اور سار وی پی میں ضائع کرنے کی بجائے اپنا چندہ چار روپیہ منی آرڈر دوارا بھیج دو۔ جن کا چندہ ۱۰۔ اگست تک نہ پہنچ جائے گا۔ اور وی پی بھیجنے کی اطلاع بھی نہ آئے گی انہیں ۱۴۔ اگست کی تاریخ کا پرچہ ۱۴۔ اگست کو وی پی دوارا بھیج دیا جائے گا۔ مہربانی کر کے

اُسے سویکار کریں۔ تاکہ آپ کے پیارے پرکاش کو وی پی خرچ کا نقصان نہ ہو۔ (مینیجر)

یو۔ پی سبھا کے منتری کا مقدمہ

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے منتری شری بابو آتما شنکر وکیل فتح پور پر آرڈیننس ۳۵ کی دفعہ ۳۵ کے ماتحت مقدمہ چل رہا ہے۔ جب سے آپ منتری منتخب ہوئے ہیں۔ آپ نے سماجوں میں بھرمن شروع کر رکھا ہے ۱۳۔ جون کو آپ آریہ سماجوں کے دورہ پر جا رہے تھے۔ کہ اسی دن کچہری سے واپس آتے ہوئے راستہ میں ہی آپ گرفتار کر کے حوالات میں بھیج دیئے گئے۔ آپ کی گرفتاری آرڈیننس ۳۵ کی دفعہ ۳۵ کے ماتحت عمل میں آئی ضمانت کی درخواست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نامنظور کر دی تھی لیکن اپیل پر وہ ضمانت پر رہا ہو گئے ان پر الزام ہے۔ کہ انہوں نے میونسپلٹی کو ٹیکس اور بڑی بیچنے والوں کو لائسنس نہ دینے سے منع کیا۔ جو فتح پور کے میونسپل بورڈ نے دودھ دہی ربڑی آدی بیچنے والوں پر ۱۲ جون سے لگایا تھا ؛

۷ جولائی کو بابو آتما شنکر نے عدالت کے روبرو اپنے بیان میں کہا۔ کہ میرے خلاف مقدمہ افسران کی رنجش سے چلایا گیا ہے۔ مقدمہ چل رہا ہے فیصلہ کا انتظار ہے

مبارک تبدیلی

لائل پور میونسپلٹی نے اچھوت بالکوں کے لئے علیحدہ سکول کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ایسا فیصلہ ہے۔ جس کے خلاف ہر ایک ہندو منش ہندو کو آواز بلند کرنی چاہیئے۔ جب سرکاری طور پر پبلک کنوئیں، پبلک سکول اچھوتوں کے لئے کھلے ہیں۔ تو ان کے لئے علیحدہ سکول کھول کر ان پر اچھوت پن کا ٹھپہ لگانے کے معنے؟ آریہ سماج اس قسم کی علیحدگی کو پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اچھوت ہندو ہیں اور جس سکول میں ہندو پڑھ سکتے ہیں۔ اس میں انہیں پڑھنے کا پورا ادھیکار ہے۔ لیکن ہرش کی بات ہے۔ کہ لائل پور کے ہمارے سناتنی معاصر جاگرت کی طرف سے بھی کمیٹی کے اس طریقہ عمل کے خلاف آواز اُٹھی ہے۔ جاگرت لکھتا ہے :-

"لائل پور میونسپلٹی نے یہ فیصلہ کر کے۔ کہ اچھوتوں اور بھنگیوں کے لڑکوں کے لئے ایک علیحدہ پرائمری سکول کھولا جائے۔ ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جس کی مخالفت کرنا ہر ایک شہری

کا فرض ہے۔ ان لوگوں کے بچے شہر کے تمام سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دیگر پرائیویٹ سکولوں کو جانے دیجئے۔ کمیٹی کا اپنا مڈل سکول موجود ہے۔ اور اس کی چار پرائمریاں بھی۔ کیا یہ لوگ ان سکولوں میں تعلیم حاصل نہیں کر سکتے؟ یقیناً ان پر کوئی بندش نہیں۔

کیا اس سکول کے کھلنے کے بعد ان لوگوں کے بچوں کو دوسرے سکولوں میں داخل نہیں کیا جائے گا؟ اگر ایسا ہے تو یقیناً ان لوگوں کے ساتھ یہ زبردست انیائے ہے۔ جو کہ شہر کے دیگر حصوں میں رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں۔ تو علیحدہ سکول کی کیا ضرورت؟ کیا سمنت پورہ میں کمیٹی کا پرائمری سکول موجود نہیں ہے؟ اس کے ساتھ ہی یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا دیگر اقوام کے بچوں کو یہاں داخل نہیں کیا جائے گا؟ اگر ایسا ہے۔ تو یہ فیصلہ متعصبانہ۔ خلاف آئین اور قابل نفرت ہے۔ اگر تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ تو سکول مخصوص کرنے کی کیا ضرورت؟ یہ فیصلہ ایسا ہے جسکو کسی صورت میں بھی عملی جامہ نہیں پہنانا چاہیئے کیونکہ اس سے مستقل طور پر ایک تمیز پیدا ہو جاتی ہے۔

اسلئے جس قدر جلد یہ کینسل ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے" اچھوتوں کے متعلق سناتنی معاصر کے خیالات میں یہ تبدیلی مبارک ہے اور اسکے لئے ہم اُسے بدھائی دیتے ہیں ؛

اپنا کیا اپنے آگے

سیالکوٹ میں مسلمانوں نے بلا لائسنس جہلم کا جلوس نکالا۔ پولیس نے روک دیا اب مسلمان چیخ چلا رہے ہیں۔ کہتے ہیں۔ جلوس والوں کو زدوکوب کیا گیا۔ عورتوں کو ایک گلی میں بند رکھا گیا۔ اور سب سے بڑھکر۔ الجناح کی بے حرمتی کی گئی اور قرآن گرا دیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے مسلمانوں کی کوئی شکایت مکمل نہیں سمجھی جاتی جب تک قرآن شریف کی بے حرمتی کا واقعہ شکایت کے اندر نہ آ جائے ؛

مسلمانوں کو جلوس روکے جانے کی شکایت ہے۔ اس لئے کہ جلوس نکالنا وہ اپنا حق سمجھتے ہیں۔ ہماری ان کے ساتھ اس معاملہ میں پوری ہمدردی ہے۔ لیکن اس کی ذمہ داری اتنی گورنمنٹ پر نہیں۔ جتنی خود مسلمانوں پر ہے۔ یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ ان کا اپنا کیا ان کے آگے آ رہا ہے ؛

آریہ سماج کے جلسوں کا نگر کیرتن نہایت ضروری حصہ ہیں۔ جس جس جگہ آریہ سماجوں کے نگر کیرتن روکے گئے مسلمانوں کی شکایت پر ہی روکے گئے۔ جو لوگ آریہ سماجوں کے جلوس رکوا کر خوش ہوتے تھے ان کو اندیشوں کہ اتنا معلوم نہ تھا۔ کہ جو اصول وہ آریوں کے متعلق وضع کرا رہے ہیں۔ وہ ان پر بھی کبھی لاگو ہو سکتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ کی حالت میں ہم اسلام اپنا رونا روتے ہیں۔ لیکن رونے سے کچھ نہ بنے گا بننے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ آریہ سماجوں اور ہندوؤں کے جلوسوں کی بندش کے معاملہ میں جو کچھ مسلمانوں نے کیا ہے۔ وہ اسے واپس لیں۔ اور پھر اپنے معاملہ میں آریوں اور ہندوؤں کا تعاون حاصل کریں۔ اگر ایسا نہ کریں۔ تو اپنا کیا بھگتیں ؛

ہر کی پوڑی اور اچھوت

اچھوت ہندوؤں کو ہر کی پوڑی پر نہانے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ پاپی سے پاپی جات ابھمانی ہندو یہاں نہا کر پرانک عقیدہ سے کہ اس کے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ لیکن بدقسمت اچھوتوں کی حالت میں پرانک مہاتم بھی بے بس ہے۔ گنگا نہ صرف یہ کہ ان کے پاپ ہی دور نہیں کر سکتی۔ بلکہ ان کے نہانے سے خود اپوتر ہو جاتی ہے۔ یہ عجیب خام خیالی ہے۔ شکر ہے کہ پنڈتوں کو ہوش آ رہی ہے۔ چنانچہ اچھوت اُدھار کے وشے میں اب کے کنبھ میں ہردوار میں جو بھاری جلسہ ہوا۔ اس میں پنڈتوں تک نے اس مطالبہ کو سویکار کر لیا۔ کہ اچھوت ہر کی پوڑی پر نہائیں۔ صرف اس شرط کے ساتھ کہ پوجیہ مالوی جی کی یوستھا حاصل کر لی جائے۔ یہ شرط بہت معمولی ہے۔ کیونکہ مالوی جی سے سویکرتی لینا ذرا بھی مشکل نہیں۔ ان کی سویکرتی کی دیر ہے اچھوتوں کو ہردوار پر نہانے کی اجازت ہو جائیگی اور اچھوت پن دور کرنے میں اس ایک بات کا بڑا بھاری اثر ہوگا ؛

وید جینتی

وید جینتی منانے کے لئے پاٹھک ابھی آگاہ ہیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اعلان پڑھ چکے ہیں وید کا پٹھن پاٹھن آریوں کا کھیہ کرتویہ ہے آریوں کو اس اعلان کی طرف وشیش توجہ دینی ہوئے وید جینتی سپتاہ دھوم دھام سے منانا چاہئے اور شردھا پوروک اس سپتاہ میں وید منتروں کا پاٹھ اور ان کے ارتھوں پر وچار کرنا چاہئے

عیسائی یوتی ہندو دھرم میں

گذشتہ دنوں ایک امریکن عیسائی یوتی ویدک دھرم میں پرویشٹ ہوئی تھی۔ اپنے متعلق اس نے حال ہی میں جو بیان شائع کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ یوتی امریکہ کو آزادی دلانے والے بنجمن فرینکلین اور جان آڈمز کے خاندان سے ہے۔ اپنے پتا کے ساتھ وہ یونان گئی۔ اور ۱۹ سال کی عمر میں وہاں کی یونیورسٹی میں بدھ اور ہندو دھرم کی تعریف میں لیکچر دیئے۔ جس پر یونیورسٹی نے اسے یونانی اور سنسکرت لٹریچر کی ریسرچ کے لئے ایم اے کی ڈگری دی۔ انہی دنوں وہ جیسو کی بن گئی۔ اور زمین پر سونے لگی۔ مانس اور پیاز لہسن وغیرہ چھوڑ دیئے۔ پانچ ماہ تک اس نے مون برت بھی دھارن کئے رکھا۔ ہندو دھرم سے پریم کے کارن اسے ہندوستان دیکھنے کی خواہش تھی۔ چنانچہ یہاں آکر وہ اس قدر بعبادت ہوئی کہ اس نے باقاعدہ طور ویدک دھرم اختیار کر لیا۔ اور اسی طرح مسز میلا گرام مگ سے جو اس کا امریکن نام تھا کماری میلا نگینہ بن گئی۔

یہ یوتی اگر ویدک دھرم میں پرویشٹ ہوتی تو اچھے پرینتن سے ایسی ہزاروں یورپین اور امریکن دیویاں اور لوگ ہیں۔ جن تک ویدک دھرم کا سندیش پہنچا سکا پر بندھ ہو تو وہ آسانی سے ویدک دھرم میں پرویشٹ ہو سکتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کے سوائے اور کے فکر ہے۔ اور آریہ سماج کے سادھن اتنے وستر نہیں ہیں۔ کہ وہ پچھمی دیشوں خصوصاً امریکہ میں ویدک دھرم کے پرچار کا پربندھ کر سکے۔ تاہم یہ کام آریہ سماج کے ہی کرنے کا ہے۔ اور آریہ سماج کو جس طرح ہو۔ ودیش پرچار کو ہاتھ میں لینا چاہیئے۔

ہندوؤں کا وہم

ریوا ریاست کے نام دھاری براہمن کشتریوں کو وہم ہے کہ ہل چلانا ہمارا کام نہیں ریاست میں آبادی زیادہ تر براہمن کشتریوں کی ہے جب یہ ہل چلانا برا سمجھیں۔ تو کھیتی کرنے والے کہاں سے آویں۔ نتیجہ یہ تھا کہ ریاست کی زراعتی حالت خراب تھی۔ ریوا نریش کے لئے یہ مسئلہ تھی جسے حل کرنے کا انہوں نے عملی طریقہ ڈھونڈ نکالا۔ وہ یہ کہ ریوا نریش نے بیس ہزار لوگوں کی موجودگی میں خود ہل چلایا۔ اور کہا کہ ہل چلانا اگر پاپ ہے۔ تو میں راج کے ہت کے لئے اس پاپ کو اپنے سر لیتا ہوں۔ راج کی مثال آپ کشتریوں اور سرداروں نے پیروی کی۔ اور اس طرح پرجا کا وہم دور ہو گیا۔ اس واقعہ نے بتا دیا کہ ترکھانا ہزار دلیلوں سے بڑھکر ہوتا ہے ریوا نریش ہزار پریتن کر چکے تھے کہ پرجا کے دماغ سے اس وہم کو نکالیں۔ وہ کامیاب نہ ہوئے۔ لیکن جب ان کے سامنے کر کے دکھا دیا۔ تو وہم دور ہوتے دیر نہ لگی۔ یہ ایک بات کیا۔ جس بھی بات کا پرچار کرنا ہو سکتی پرمان سے ہی وہ پرچارت نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک بات نمونہ چاہتی ہے۔ اس کے بنا کامیابی کٹھن ہے۔

محمد صاحب مسلمانوں کی نگاہ میں

محمد صاحب کے متعلق مسلم مولاناؤں کا اعتقاد کیا ہے۔ اس کی چند مثالیں پیغام صلح سے لی گئی ہیں۔ جو لکھنؤ کے جلسہ میلاد میں مولانوں نے پیش کیں۔

”رسول کریم کا کوئی سایہ نہ تھا۔ کھانے کی ایک رکیبی میں آپ نے اپنی مبارک کا لعاب ڈال دیا۔ اور روٹیوں کے اوپر جو چند تھیں۔ اپنا کمبل ڈال دیا۔ اس سے ہزاروں آدمی نے پیٹ بھر کر کھایا۔ اور پھر بھی اتنی ہی کوئی کمی نہ واقع ہوئی۔

ایک یہودی کی لڑکی باپ کی مرضی کے خلاف مسلمان ہو گئی۔ باپ نے اسے دکھ اور اذیتیں دینی شروع کیں۔ اس نے اس کے حق میں بد دعا کی۔ جس سے وہ اندھا ہو گیا۔ لڑکی دوڑی ہوئی گئی۔ اور رسول کریم کے پاپوش سے گرد جھاڑ کر لے آئی۔ اور سرمہ کے طور پر باپ کی آنکھوں میں ڈالی۔ جس سے وہ پھر بینا ہو گیا باپ نے کہا کہاں سے لائی ہو؟ اس نے جواب دیا۔ کہ رسول کریم کی پاپوش سے۔ اس نے جوتے کو اپنی آنکھوں میں گھسنا شروع کیا۔ لیکن جوں جوں وہ چاٹتا تھا۔ بینائی اور تیز ہوتی جاتی آخر کار وہ اس معجزہ کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا“

پیغام صلح انہیں عجیب و غریب قصے کا نام دیتا ہے۔ اور ٹھیک ہے۔ لیکن اپنے گھر کے عجیب و غریب قصوں کو وہ اسی خوش اعتقادی سے دیکھتا ہے۔ جس سے مسلم مورخ مذکورہ قصوں کو دیکھتے ہیں۔ مثلاً کیا یہ عجیب و غریب قصہ نہیں۔ کہ اللہ میاں نے مرزا غلام احمد کو اپنے فیصلے لکھ دائے اور آن پر اپنے قلم سے اپنے دستخط ثبت کرنے لگا۔ تو قلم کو چھڑکنے سے سیاہی کے قطرے مرزا صاحب کی چادر اور عبداللہ کی ٹوپی پر گرے۔ جو مرزا صاحب نے مریدوں کو دکھائے۔

کیا یہ عجیب و غریب قصہ نہیں کہ محمدی بیگم سے جب مرزا صاحب نکاح میں ناکام رہے۔ تو کہہ دیا کہ ہمارا نکاح آسمان پر پڑھا گیا۔ اگر وہ عجیب و غریب قصے ہیں۔ تو یہ بھی یقیناً عجیب و غریب قصے ہیں۔ اور حق تو یہ ہے۔ کہ وہ قصے ہیں اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ ان سے بڑھ کر عجیب و غریب پیغامیوں کی سوجھ ہے کہ ایک کو قصہ کہتے ہیں۔ اور دوسرے کو حقیقت۔

یونیورسٹی کے قاعدہ میں تبدیلی

اس سے پہلے جو لوگ ہندی۔ اردو۔ گورمکھی۔ سنسکرت۔ عربی وغیرہ مشرقی زبانوں کے کوئی بھی امتحانات پاس کر لیتے تھے۔ انہیں بی اے تک صرف انگریزی میں امتحان دینے کی اجازت حاصل تھی۔ لیکن اب یونیورسٹی نے یہ رعایت بہت حد تک واپس لے لی ہے۔ اب صرف ان طلباء کو صرف انگریزی میں بی اے تک امتحان دینے کی اجازت ہے۔ جو کسی مشرقی زبان کا اعلیٰ امتحان پاس کریں۔ اور جو پہلا اور دوسرا امتحان پاس کریں۔ وہ صرف بالترتیب انٹرنس اور ایف اے کا امتحان صرف انگریزی کا دے سکتے ہیں۔

یونیورسٹی کے پہلے قاعدے سے مشرقی زبانیں پڑھنے کی طلباء کو بہت ترغیب تھی۔ ہندو لڑکے اور لڑکیاں عام طور پر ہندی کے امتحانوں کی تیاری کرتے تھے۔ تاکہ ہندی میں ماہر ہونے کے ساتھ وہ انگریزی کے بھی گریجویٹ بن جائیں۔ یونیورسٹی کی سابقہ رعایت میں ترمیم سے دیسی زبانوں کے لئے ترغیب میں ضرور کمی ہو جائے گی۔ نہ معلوم کونسی وجوہ نے یونیورسٹی کو پہلے قاعدہ کی تبدیلی پر مجبور کیا۔

پنجاب سکھوں کا مکہ مدینہ ہے

پنجاب کی نگاہیں اس وقت برٹش گورنمنٹ کے فرقہ وارانہ تصفیہ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ مسلمان پر امید ہیں۔ کہ انہیں انکی مانگی نیابت مل جائیگی۔ ہندو اور سکھوں کو تشویش ہے کہ مبادا پنجاب میں مسلمانوں کی آئینی حکومت قائم نہ کر دی جائے۔ سکھ اپنی قسمت کے فیصلہ میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت پر صاف الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی مذہبی حکومت برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ اور اس اظہار میں وہی سکھ صاحبان شامل نہیں۔ جنہیں انتہا پسند کہا جاتا ہے۔ بلکہ وہ سکھ سردار بھی شامل ہیں۔ جن کی وفاداری مسلّمہ ہے۔ جب سے ہوا بھی یہ خبر اڑی ہے۔ کہ پنجاب میں مسلمانوں کو ۵۱ یا ۵۲ فیصدی دینے کا فیصلہ ہو چکا ہے سکھوں کے جوش کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ برملا کہہ رہے ہیں کہ فرقہ وارانہ گورنمنٹ منظور نہیں کریں گے شملہ کے ایک جلسہ میں کہا گیا کہ پنجاب سکھوں کے لئے وہی درجہ رکھتا ہے۔ جو مکہ اور مدینہ مسلمانوں کے لئے۔ پس وہ مسلم اکثریت کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کریں گے۔ اور اگر ضرورت ہوئی۔ تو ایک لاکھ سکھ اپنے حقوق کی خاطر اس تحریک سے جدوجہد کرنے کے لئے اپنی خدمات وقف کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ سکھ صرف باتیں بنانے والی نہیں کر کے دکھا دینے والی جماعت ہے۔ اگر گورنمنٹ صحیح آئینی حکومت اس لئے قائم کرنا چاہتی ہے۔ کہ ملک میں امن ہو تو جہاں تک پنجاب کا سوال ہے۔ اگر مسلمانوں کی آئینی اکثریت کے فیصلہ میں کوئی صداقت ہے۔ تو پنجاب میں امن کی امید موہوم ہے کیونکہ جس طرز حکومت سے نہ ہندو مطمئن ہوں نہ سکھ۔ اسے گورنمنٹ کی منظور نظر ایک جماعت امن کے ساتھ کیسے چلا سکتی ہے۔ لیکن گورنمنٹ نے اگر مسلمانوں کی آئینی حکومت قائم کرنے کا تصفیہ کیا ہے۔ تو معاملہ کے حسن و قبح پر غور کر ہی لیا ہوگا۔ اور زبردست ہندو سکھ مخالفت کو شانت کرنے کا کوئی طریقہ سوچ ہی لیا ہوگا۔

سکھوں کے خلاف نیش زنی

مسلمانوں کی فرقہ وارانہ حکومت کے خلاف سکھوں نے جس زور سے صدائے احتجاج بلند کر رکھی ہے۔ قادیانی کیمپ میں معلوم ہے۔ اس سے سخت کھلبلی پیدا ہو گئی ہے چنانچہ ان کا الفضل سکھوں کے خلاف بدیں الفاظ نیش زنی کرتا ہے:۔

”خدا کی شان! اپنے ذاتی نفع نقصان سے بے نیاز ہو کر محض دوسرے فرقوں کے ساتھ انصاف کئے جانے کے لئے فرقہ وار حکومت کا خاتمہ کرانے کا دعویٰ ان لوگوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ جن کا پنجاب پر زندہ غلبہ رہنا ہی بدترین قسم کی شہرت میں یکتا ہے۔ اور سلطنت سکھیہ سے متعلق

کرنے کی غرض تمام فرقوں کو انصاف دلانا اُن کی طرف سے بتائی جارہی ہے۔ جن کے زیر حکومت میں اہالیان پنجاب پر مذہبی تعصب کی وجہ سے ایسے ایسے مظالم توڑے گئے۔ جن کی یاد اب بھی کپکپی پیدا کر دیتی ہے اور جن کا ذکر وحشت اور درندگی کے سلسلہ میں بطور ضرب الامثال کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے نزدیک "انصاف" جس چیز کا نام ہو سکتا ہے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔"

عقائد اسلام پر ترکی کی ایک اور ضرب

ترکی عقائد اسلام پر لگاتار ضربیں لگا رہا ہے لیکن ہندی مولانا ایسے دم بخود ہیں گویا اُن کی زبان گنگ ہے۔ سیالکوٹ میں پولیس بلا لائسنس ایک جلوس کو روکتی ہے۔ تو اس کے خلاف بے پناہ شور مچایا جاتا ہے۔ لیکن ترکی نہ معلوم کتنے عقائد اسلام کا صفایا کر چکا۔ لیکن کسی مولانا کی کیا مجال کہ اس کے خلاف آواز بلند کرے اس کا کہنا ہے اور وہ یہ کہ عقائد اسلام سے مسلمانوں کو چنداں عقیدت نہیں۔ جو ڈھانچہ مذہب کا انہوں نے بنا رکھا ہے۔ اس سے مقصود اسلامی جتھہ بندی کو مضبوط کرنا ہے اور بس۔ اس لئے ترکی کچھ کرتا ہے۔ جب تک وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ ہندی مولانا اس کے خلاف زبان نہ کھولیں گے۔ ہاں ہندو اس کے خلاف اپنی قوتوں کو استعمال کریں گے اگر وہ مسلمان نام کو جواب دینے پر اُتر آئے۔ کیا یہ نہیں۔ کہ مسلمان بتائیں۔ کہ کیا بت سازی اسلام میں جائز ہے؟ اگر نہیں۔ تو کیا کہتے ہیں۔ مولانا اس بت کے متعلق۔ جو مصطفیٰ کمال پاشا کا تیار ہو کر عنقریب مسلم سرزمین میں نصب کیا جانے والا ہے۔ اور کیا بھی جانے والا ہے۔ ہماری شان و شوکت کے ساتھ۔ ہندی مسلمانوں کو اگر اسلام کے ساتھ کچھ بھی ہے تو اُن کی مذہبی غیرت کو حرکت میں آنی چاہئے۔ اور ان کے ایک جلیس کو ترکی پہنچ کر اس بت سازی اور بت نصبی کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرنا چاہئے۔ اس جلیس کی رہنمائی اُن مسلمانوں کو کرنی چاہئے جو مسلمانوں کی لیڈری کا دعویٰ رکھتے ہیں اور کشمیری تک سے آمادہ ہیں۔ اگر اس بت نصبی کے خلاف مسلمانوں نے کچھ نہ کیا۔ تو سمجھا جائے گا۔ کہ عقیدہ یا عقیدت کی یہ محض ظاہر داری کی باتیں ہیں۔

عصمت فروشی کی حمایت

یو۔ پی۔ کونسل میں انسداد عصمت فروشی کا مسودہ قانون پیش ہوا۔ تو عصمت فروشی کے حامیوں کی تعداد اس کے مخالفوں سے بڑھ کر نکلی۔ اور وہ نامنظور ہو گیا۔ ہر دو طرف حامیوں اور مخالفوں میں ہندو بھی تھے اور مسلمان بھی۔ انہوں نے اپنے اپنے سپیچ میں تقریریں بھی کیں۔ استدلال بھی دیں۔ لیکن ایک مسلمان حامی ہوا تو الفاظ سب سے بڑھ گیا۔ جب اس نے اُن کے پیشہ رقص و سرود کو اپنی قومی اور مذہبی روایات سے وابستہ بیان کیا۔ اُس نے کہا:۔

"اگر یہ مسودہ قانون منظور ہو گیا۔ تو ہزاروں وہ طوائفیں جن کے دم سے رقص و سرود کی مذہبی و قومی روایات وابستہ ہیں۔ تباہ ہو جائیں گی۔ اور ان آزاد منش لڑکیوں کے لئے جو آزادی کی خوگر اور ایک آزاد پیشہ کی عادی ہیں۔ گھروں کی چار دیواری جیل خانہ ثابت ہوگی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہزاروں لڑکیاں جو آزادی کی نعمت سے بہرہ ور ہیں۔ ازدواجی زنجیروں میں جکڑی جائیں گی۔"

معاصر "کارزار" نے اس بدنام کنندہ اسلام کو خوب آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ لیکن "کارزار" کا یہ خیال غلط ہے کہ رقص و سرود کی مذہبی و قومی روایات کا ذکر کرنے والا وہ اکیلا ہی ہے۔ اس ذکر میں اس کے کئی ساتھی ہیں۔ سمجھی نہیں خدا رسیدہ ہونے کا دعویٰ کرنے والے۔ اُن میں سے ایک خواجہ حسن نظامی ہیں۔ پھر خانقاہوں اور ایسے ہی مذہبی مقامات پر مجرے ہونا ایک عام بات ہے۔ جو رقص و سرود کو مذہبی و قومی روایات کا درجہ دیئے جانے کی ذمہ دار ہے۔ معاصر کو اس بنیاد کے خلاف آواز اُٹھانی چاہئے۔

بھول بھلیاں

مولانا ثناء اللہ سے فتویٰ طلب کیا گیا ہے کہ اگر انسان فعل مختار ہے۔ تو یہ گناہ و یا ثواب کا کام خود کرتا ہے۔ یا خدا اس سے کراتا ہے ایک شخص گنہگار ہے۔ وہ بخشا جاتا ہے تو کیوں؟ ایک شخص متقی و پرہیزگار ہے۔ اگر وہ نہ بخشا جاوے تو کیوں؟ کیونکہ خدا جس کو چاہے بخشے جس کو چاہے نہ بخشے۔ یہ کیوں؟

سوال صاف ہے لیکن مولانا کا فتوےٰ خاصہ بھول بھلیاں ہے۔ جس سے کچھ بھی پلے

راجہ ادھیراج اُمید سنگھ جی کا پتر

میرے پوجیہ پتا کے سورگ واس پر آریہ سماج نے میرے دُکھ میں جو سہانوبھوتی پرگٹ کی ہے۔ اس کے لئے میں اتیئنت کرتگیہ ہوں۔ انیک آریہ سماجوں اور آریہ سبھاؤں اور آریہ سجنوں کے سمویدنا کے تار اور پتر پراپت ہوئے۔ جس سے مجھے بڑی سانتونا ملی۔ اُن سب کو پرتھک پرتھک اُتر دیا گیا ہے۔ پرنتو پھر بھی بھول سے اگر کسی کو اُتر نہ ملا ہو تو کرپیا کشما کریں۔

آریہ جگت نے پوجیہ پتا جی کی کمی کو بڑے دُکھ کے ساتھ انوبھو کیا ہے۔ اور ہے بھی ایسا ہی۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کمی کو میں کہاں تک پورا کر سکنے میں سامرتھ ہو سکونگا۔ پرنتو میری ہاردک کامنا اور آشیہ ہے۔ کہ دھرم کی سیوا میں اپنے پوجیہ پتا جی کے پدچنہوں کا انوسرن کروں۔ اگر میں کچھ بھی دھرم کے لئے اپیوگی ہو سکا۔ تو اپنے کو کرتیہ کرتیہ سمجھونگا۔

(دستخط) اُمید سنگھ راجہ ادھیراج

نہیں پڑتا۔ مولانا فرماتے ہیں :۔

"قسمت تقدیر الٰہی کا نام ہے۔ اور تقدیر علم الٰہی کا۔ علم الٰہی چونکہ صحیح ہے۔ اس لئے رب خدا کے علم میں ہے کہ جو کام کسی سے کیا جاتا ہے۔ وہ شخص با ختیار خود مختار کام کرتا ہے۔ جبر سے نہیں۔ اسی لئے "جو چاہے اپنی مرضی سے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے"

اللہ تعالیٰ متقی اور گنہگار کو یکساں نہ کرے گا۔ اس نے خود کہا ہے کہ "ہم (خدا) متقیوں کو بدکاروں جیسا نہ کریں گے"

پس آپ تسلی رکھیں۔ خدا ظلم نہیں کرتا۔ نہ کرے گا۔ اردا خل غریب نفنڈ"

اس سارے جواب میں کوئی بات صاف ہے تو یہی کہ اردا خل غریب فنڈ۔ ورنہ سب بھول بھلیاں ہے۔ عجب مذاق ہے کہ مولانا یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ انسان کی مرضی پر ہے۔ کہ ایمان لائے یا کفر کرے۔ اور یہ بھی کہ کرے گا وہی جو خدا کے علم میں ہے۔ سیدھا کیوں نہ کہہ دیا۔ کہ اس کا کرنا اختیار نہیں۔ خدا نے اپنے علم میں اس کے کرنے کے جو کام مقرر کر دیئے وہی کرے گا +

مولانا کا دل تو یہی کہتا ہے۔ لیکن زبان رکتی ہے۔ کیونکہ ایسا کہنا سوالوں کی بوچھاڑ کو سیدھا ہونے کا موقع دینا ہے +

یہ عام اسلامی عقیدہ ہے کہ مسلمان محض کلمہ گو ہونے کی وجہ سے بخشا جائے گا۔ مولانا کے دوست قادیانیوں کا ایمان ہے کہ جو شخص جائیداد کی وصیت کے ذریعہ قادیان کے بہشتی مقبرہ میں اپنی سیٹ ریزرو کر لیگا۔ وہ سیدھا بہشت میں پہنچ جائیگا۔ اس کے خلاف۔ کلمہ گو مسلمانوں سے جو قادیانی مقبرہ میں اپنی سیٹ ریزرو نہ کرالے

ہو۔ مسلمان اور قادیانیوں کا بالیقین دعوےٰ ہے۔ کہ وہ دوزخ میں نہ دھکیلے جائیں گے اس حالت میں مولانا نے یہ کیسے کہہ دیا کہ خدا کہتا ہے کہ ہم متقیوں کو بدکاروں جیسا نہ کریں گے۔ اگر آپ کا دلی عقیدہ ہے۔ کہ متقیوں کو وہ کوئی ہوں۔ ان کے تقوے کی جزا۔ اور بدکاروں کو اُن کی بدکاری کی سزا ملے گی۔ تو پھر کلمہ گوئی کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔ نہ کسی مقبرہ میں دفنائے جانے کا پاسپورٹ حاصل کرنے کی۔ کیا مولانا مانتے کو تیار ہیں؟

قادیانی مکتب اور اُسکے مُلّا

قادیان کے احمدی سکول کے لڑکے شامت اعمال سے طاعون کا ٹیکہ لگوا بیٹھے۔ اُستادوں کی اس معاملہ میں رضا مندی تھی۔ خلیفہ صاحب کو پتہ لگا۔ تو خطبہ کا مضمون مل گیا۔ فرمایا۔

"حضرت مسیح موعود نے طاعون کا ٹیکہ ممنوع قرار دیا ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے جسے معمولی احمدی بھی جانتا ہے۔ اگرچہ حضور نے اجازت دی ہے کہ کمزور ایمان کا احمدی یا جسے حکام حکم دیں۔ ٹیکہ کرا سکتا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی احمدی اسے گوارا نہیں کر سکتا۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ اگر کسی کو عملاً طاعون ہو بھی جاوے اور اُسے ٹیکہ کرانے سے آرام ہوتا ہو۔ تو بھی ایک مخلص احمدی اس کی جرأت نہیں کرے گا۔ لیکن تعجب کی بات ہے کہ وہ سکول جسے مسیح موعود کی تعلیم کو قائم کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ اس میں اُستادوں کے سامنے بیٹھ کر لڑکوں کو ٹیکے لگوائے گئے بلکہ بعض اُستادوں نے خود بھی لگوائے۔ ...

حضرت مسیح موعود کی تحریک اور مسیح موعودی تحریک اس سکول میں ہوتا تھا۔ اور جب اسے اپنے حقیقی مکتب میں ...

برہما کو بچاؤ

ایک دردمند دل کی آواز

ہندوستان خالص ہندو تھا۔ لیکن ایک وقت تھا جب ہندوستان خالص ہندو ملک تھا۔ آج مسلمان ہندو کے مقابلہ پر پاکستان کا دعوےٰ پیش کرتا ہے۔ اگر سارے ہندوستان نہیں تو سرحدی صوبہ میں تو اس کا راج ہو ہی گیا۔ سندھ ایک اور صوبہ ہے جس میں اسلامی راج بنایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا یہ یتن ہے کہ بنگال اور پنجاب میں بھی اس کا راج ہو اور عجب نہیں کہ برٹش گورنمنٹ جو مسلم نوازی برت رہی ہے۔ ان ہردو صوبہ جات میں مسلم آئینی اکثریت کا اعلان کر دے۔ ہندوستان کا جو نقشہ بننے لگا۔ وہ سامنے ہے برہما بھی خالص ہندو صوبہ ہے۔ اور خوش قسمتی ہے اس وقت تک اس میں ہندو اکثریت ہے۔ لیکن جس تیز رفتاری سے وہاں مسلم آبادی بڑھ رہی ہے۔ اگر اسے روکنے کا پریتن نہ کیا گیا۔ تو یہ سمسیا جو ہندوستان میں ہندو کو مسلمان کا غلام بنانے کی زور سے پیدا ہو چکی ہے۔ تھوڑے ہی سالوں میں برہما میں بھی پیدا ہو جائے گی ؛

اگر ہندو برہما کو اس سمسیا کے سامنے سے بچانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں برہما کی طرف خاص دھیان دینا چاہئے۔ اور وہاں کی ہندو آبادی کو مسلمان ہونے کا موقع نہیں دینا چاہئے ؛

برہما میں مسلمان بڑھ رہے ہیں۔ تو اس میں مسلمانوں کا چنداں قصور نہیں ہے۔ قصور ہے۔ تو ہندوؤں کی مذہبی کمزوری کا جس کا زیادہ تر کارن ذات پات ہے۔ مسلمان ذات پات کے بندھنوں سے آزاد ہے۔ اور ہندو جہاں جاتا ہے۔ اسے وہاں کے لوگوں سے ملنے جلنے اور ان کے ساتھ روٹی بیٹی کا ویوہار کرنے میں کوئی سنکوچ نہیں ہوتا۔ برہما میں برہمی عورتوں کی سرلتا کا ہندو مسلم دونوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن جہاں مسلمانوں نے ناجائز کو جائز میں تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ وہاں ہندوؤں نے پاپ کو مہاپاپ بنانے کا ہی یتن کیا ہے۔ مسلمانوں نے جن برہمی عورتوں سے تعلق پیدا کیا۔ آخر ان سے نکاح کر لئے اور جو اولاد پیدا ہوئی۔ اس کی پرورش کی ذمہ داری اپنے اوپر لی اور

ہندوؤں نے خواہش نفسانی کی سیری کے لئے تعلق تو قائم رکھا۔ لیکن جب اس کا نتیجہ اولاد کی صورت میں برآمد ہوا۔ تو اسے اس کے رحم پر چھوڑ دیا۔ اور اس معصوم اولاد کے لئے مشکل پیش آئی۔ کیونکہ بدمعاش باپ نے اس کی ذمہ داری سے انکار کر دیا۔ اور برہمی اسے اپناتے نہ تھے۔ آخر اس مشکل کا حل مسلمانوں نے ایسی اولاد کو سنبھال کر کیا۔ گویا نہ صرف وہ خود برہمی عورتوں سے شادیاں کر کے مسلمان پیدا کر رہے ہیں۔ بلکہ بدمعاش ہندو بھی ان کی تعداد بڑھانے میں ان کا ہاتھ بٹا رہے ہیں ؛

اس کا نتیجہ تو قدرتی ہے۔ کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھے۔ اور مسلمانوں کا بڑھنا ہندوؤں کا گھٹنا ہے۔ لیکن اس سے ایک اور نقصان ہے۔ وہ یہ کہ برہموں کو ہندو سے نفرت اور مسلمان سے الفت پیدا ہو رہی ہے۔ ہندو باپ کے لڑکے جب دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے اپنانے سے انکار کر کے ذلیل سا کیا جاتا ہے۔ تو قدرتاً وہ ہندو سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب مسلمان ان کو سنبھالنے پر تیار ہو جاتے ہیں تو ان کے لئے ان کے دل میں انسیت پیدا ہونا قدرتی ہے۔

جب مسلمان برہما میں بڑھ رہے ہیں اور اس میں ان کا چنداں قصور نہیں۔ وہ ہندو کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر بڑھ رہے ہیں۔ تو انہیں کوئی الزام نہیں دیا جا سکتا اور بڑھتے بڑھتے وہ اس قدر بڑھ جائیں گے کہ برہمی آبادی کا ایک اہم حصہ بن جائیں تو یہ سمسیا پیدا ہونا لازمی ہے۔ کہ برہما کی حکومت میں مسلمانوں کا معتدبہ حصہ ہونا چاہئے۔ اور اگر برٹش حکومت کی مسلم نوازی پالیسی اس وقت تک اس طرح جاری نہ بھی رہی۔ تو ان کی آبادی کی نسبت سے تو انہیں حصہ مل ہی جائیگا۔ لیکن اگر گورنمنٹ کی مسلم نوازی بھی انکے شامل حال رہی۔ تو انہیں اقلیت کے وہ حقوق بھی ملیں گے۔ جو آج ہندوستان کے ان صوبہ جات میں انہیں مل رہے ہیں۔ جن میں ان کی اقلیت ہے اور جن میں ان کی اکثریت ہے۔ ان کی

اقلیتوں کو اقلیتوں کے حقوق کا اہل نہیں سمجھا جاتا۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ کہ برہما جو اس وقت خالص ہندو ملک ہے۔ اگر ہندوؤں کی غفلت شعاری جاری رہی۔ تو جلد مسلم ملک میں تبدیل ہو جائے گا۔ اور ہندو چلائیں گے کہ برہما میں مسلم حکومت قائم کر دی گئی۔ حالانکہ اس کے کسی ذمہ داری ان سے بڑھ کر کسی اور پر نہ ہوگی ؛

ہندو اگر برہما کو مسلم ملک نہیں دیکھنا چاہتے۔ تو اس کے لئے انہیں ابھی سے پریتن کرنا ہوگا۔ اور یہ خیال خام دل سے نکال دینا ہوگا۔ کہ جب موقعہ آئے گا۔ دیکھ لیا جائے گا۔ قبل از مرگ واویلا سے کیا غرض ؛

سب سے پہلے انہیں ذات پات کو کم از کم برہما کے اندر تو ترک کر تیاگ دینا چاہئے جو لوگ غیر شادی شدہ برہما میں جائیں وہ نیم الوسار برہمی عورتوں سے شادی کرنا چاہیں۔ تو ذات پات کا خوف دور کر کے انہیں اس میں سنکوچ نہ کرنا چاہئے اور اپنی استری کو اپنے دھرم کی خوبیاں بیان کر کے اور یہ بتا کر کہ بدھ ہندو جاتی کا ہی انگ ہیں۔ اس سے جدا نہیں۔ ہندو دھرم سے ان کی ہمدردی حاصل کرنی چاہئے جو اولاد پیدا ہو اس کی پرورش اور دیکھشا ہندو طریقہ پر کرنی چاہئے۔ تاکہ وہ پیدائشی ہندو بنیں۔ اور ہندو دھرم سے ان کا تعلق اتنا دردھ ہو۔ کہ ٹوٹ نہ سکے ؛

علاوہ ازیں برہموں کے دل سے ہندو کے لئے غیریت کے خیال کو دور کرنا ہندو ماتر کا کرتویہ ہونا چاہئے۔ ان کا برہموں سے سلوک دیانت دارانہ ہونا چاہئے۔ جس سے ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ ہندو بہت راست باز دیانتدار اور دھارمک جاتی ہے۔ کسی دھرم کے سدھانتوں کے پرچار کا سادھن اس کے اپدیشک ہوتے ہیں لیکن اپدیشک لوگ دلوں کو ہی فتح کر سکتے ہیں۔ دلوں کو نہیں۔ دلوں کو قابو کرنے والے عوام ہوتے ہیں۔ جو اپنے آچار ویوہار سے اپنے پڑوسیوں اور اپنے تعلق میں آنے والوں میں اپنی شرافت اور اپنی دیانت داری کا جادو پیدا کریں ؛

ہندو اس وقت زمین جنبد نہ جنبد گل محمد کا مصداق ہے۔ اس کا گھر جلا کرے اسے پرواہ نہیں۔ جاتی کے ہزاروں آدمی جاتی سے نکل جائیں اسے چنتا نہیں ہاں وہ ہوشیار ہے۔ تو ایک بات میں۔ کہ

کوئی اس کی پناہ میں نہ آ سکے۔ وہ کسی کو پناہ دینے کو تیار نہیں۔ خواہ وہ اس سے پناہ کا کتنا ہی طلبگار کیوں نہ ہو۔ اس کا اصول ہے۔ کہ پرماتما نے جسے مسلمان پیدا کر دیا۔ وہ مسلمان ہی ہے۔ جو بھنگی پیدا ہوا وہ بھنگی ہی ہے۔ لیکن اس سے پوچھو جو ہندو پیدا ہوا ہو؟ تو اس کا فیصلہ پر وہ بالکل بدل جائیگا بولے گا۔ جب تک وہ ہندو ہے۔ ہندو ہے جب عیسائی یا مسلمان ہو گیا۔ تو کٹے انگ کی طرح اس کا ہندو جاتی سے کوئی سنبندھ نہیں۔ ذات کا لے ویریہ بدھی۔ اسے ہی کہتے ہیں کہ جس اصول کو تم اوروں پر گھٹاتے ہو۔ اپنے پر گھٹانے سے کیوں انکار کر دیتے ہو۔ کیوں نہیں کہتے۔ کہ جو ہندو پیدا ہوا وہ ہندو ہے۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب کے عقائد کو قبول کرے۔

جب پیدائش کی بنا پر ہندو ہندو نہیں رہ سکتا تو مسلمان پیدائش کی بنا پر کیوں مسلمان ہے جو ہندو دھرم کے سدھانتوں کو سویکار کرے۔ لیکن مسلمان عیسائی کا تو کہنا ہی کیا ہے عاقبت نااندیش ہندو ان ہندوؤں کو ہندو تسلیم کرنے پر تیار نہیں۔ جو ہندو گھر میں پیدا ہوئے اور ہندو فضا میں پلے۔ اور اچنبھا نہیں۔ کہ بعض حالتوں میں وہ لوگ ان ہندوؤں سے زیادہ دھارمک ہوں۔ جو انہیں ٹھکرانے میں اپنی شان سمجھتے ہیں ؛

برہمی لوگ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو ہندو ہیں۔ لیکن ہندو انہیں ہندو تسلیم کرنے پر تیار نہیں۔ اگر یہی ترکوئی کارن نہیں کہ ایک ہندو برہمی عورت سے شادی کرے اس کے اظہار میں شرمندگی محسوس کرے ؛ ہندو اس سے آشنا نہیں۔ کہ وہ اس شرمندگی کے پردے کو اتار سکیں تاکہ سماج کا کرتویہ ہے کہ ہندوؤں کے اندر سے اس خیال کو نکالے۔ کہ اپنی جاتی سے باہر شادی کرنا شرم کی بات ہے۔ پھر بھی کیا ہندوؤں کا تو عقیدہ ہے کہ عورت کی کوئی ذات نہیں۔ جس ذات میں وہ بیاہی جائے۔ وہی اس کی ذات ہے۔ پھر کسی بھی عورت سے محض قومیت یا مذہب کے اختلاف کی وجہ سے اندرونی حالات ہوتے پر شادی سے انکار کیوں کیا جائے ؛

برہما اس وقت خطرہ میں ہے۔ ہندو ذہنیت نہ بدلی۔ تو خطرہ مستقل صورت اختیار کرنے والا ہے۔ اس لئے ہندو ذہنیت کا بدلنا ہندو جاتی کے اگواؤں کا کام ہے۔ اگر ہندو برہما میں ہندو دھرم کے پرچار کو اپنا کرتویہ بنا لیں۔ اور دماغوں کو فتح کرنے تک ہی اپنی کوششوں کو محدود نہ رکھ کر دلوں کی تسخیر کے گر بھی عمل میں لائیں۔ تو بہت ہی آسانی سے

راجپوتانہ میں میں نے کیا دیکھا؟

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

پُشکر راج کا تیرتھ

۲۷ برس کے بعد میں نے ۱۲ جولائی صبح کو پشکر راج کی یاترا کی۔ میرے ہمراہ میرے پرائیویٹ سکریٹری اور مہاشہ گنگا لال جی بی اے سابق ہیڈ ماسٹر ٹریننگ سکول اجمیر حال پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا اجمیر دماوڑ تھے۔ یہ تیرتھ اجمیر سے آٹھ میل کے فاصلہ پر پہاڑی پر ہے راستہ پیچ دار اور ناہموار ہے۔ مگر راستہ میں پہاڑی نظارہ بہت دلکش اور جان فزا ہے۔ مکانات یہاں بھی پتھر کے بنے ہوئے ہیں۔ پرانوں کا کہنا ہے۔ کہ اگر کسی نے ۶۸ تیرتھ کا اشنان کر لیا۔ اور پشکر راج میں آکر اشنان نہیں کیا۔ تو اسے کچھ پھل پراپت نہ ہوگا۔ اس لئے پنجاب۔ سندھ اور بنگالہ تک سے لوگ یہاں تیرتھ یاترا کرنے آتے ہیں۔ پوران کہتی ہے کہ دیوتا اور اسروں کے درمیان یہاں ہی یدھ ہوا تھا۔ اور سمندر کا منتھن بھی اسی مقام پر ہوا تھا۔ یہاں ایک جھیل ہے۔ جس میں سے پانی نکلتا ہے۔ اس کے گرد گھاٹ بنے ہوئے ہیں۔ اس جھیل میں مچھلیاں اور کچھ خطرناک جانور بھی ہیں۔ اکثر لوگ گھاٹوں پر اشنان کرتے ہیں۔ یہاں برہما جی کا مندر ہے۔ کہتے ہیں۔ ہندوستان بھر میں یہی ایک استھان ہے۔ جہاں کہ برہما کی مورتی کی پوجا کی جاتی ہے۔ میں نے جاوا کے شہر جوگجا سے ۲۷ میل کی دوری پر پرم بین کے مندر میں برہما کی مورتی اس سے بھی بڑی دیکھی ہے۔ یہ مندر بہت وسیع ہے۔ یہاں کا مہنت کچھ اچھے خیالات کا آدمی ہے اس نے ہمیں وہ استھان بھی دکھایا۔ جہاں سوامی جی نے چند روز قیام کر کے ستیارتھ پرکاش رچنا آرمبھ کیا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ ہوا ہے۔ مہنت اس کمرہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس مندر میں کئی جدا جدا مکانات اور استھان ہیں۔ جہاں سادھو رہتے ہیں کہیں ودیارتھی سنسکرت پڑھتے ہیں کہیں ویاکرن پڑھ رہے ہیں۔ اس کے سوائے اور بھی کئی مندر ہیں۔ مگر مشہور مندر رنگ جی کے ہیں۔ ایک پرانا مندر گسوجی کا ہے۔ جس کی صنعت دستکاری اچھی ہے۔ یہ مندر وسیع اور کشادہ ہے۔ اس کے کھلنے کا وقت مقررہ ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک سیٹھ کی استری اس مندر کے درشن کرنے کے لئے وقت مقررہ کے بعد پہنچی سادھو نے پجاری سے منت کی۔ کہ میں اتنی دور سے رنگ جی کے درشن کرنے آئی ہوں۔ آپ مجھے ضرور مندر کھول کر درشن کرا دیجئے پجاری نے طنزاً کہہ دیا۔ کہ اگر تجھے اتنا شوق ہے۔ تو اپنا مندر تیار کروا لے۔ یہ الفاظ سیٹھانی کے دل پر بجلی کا کام کر گئے۔ چنانچہ اس نے تیس لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک عالیشان مندر بنوایا جو پہلے مندر کو مات کرتا ہے۔ اس کی صنعت۔ شلپ کاری۔ سنگ تراشی نقش کاری بہت اعلیٰ ہے۔ اور اکثر لوگ اسے دیکھنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کئی گھاٹ ہیں۔ جہاں لوگ چند روز آب وہوا کی عمدگی اور تر و تازگی کے خیال سے جا کر رہتے ہیں۔ اس تیرتھ پر ماہ چیت میں ایک بھاری میلہ لگا کرتا ہے۔ جس میں ہزاروں آدمی آیا کرتے ہیں۔ یہاں ایک مندر کو توڑ کر اورنگ زیب نے مسجد بنوائی بھی جو اب تک موجود ہے۔ پہاڑوں کی گھاٹی میں یہ تیرتھ ہونے کے باعث بہت مشہور اور رمنیک ہے۔ موٹر۔ گھوڑا گاڑیاں وہاں جاتی ہیں ؛

چتوڑ کا گورو کل

سوامی دیانند مہاراج نے جب چتوڑ کا قلعہ دیکھا تھا۔ تو انہوں نے اچھا پرگٹ کی تھی۔ کہ یہاں ایک گورو کل قائم کیا جاوے۔ جس میں بھارت میں پُنر برہمچریہ آشرم کا ادھار کیا جاوے۔ مہاشہ کیدار ناتھ سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سپتر ویدھشٹر سناتک گورو کل کانگڑی کے ہردے میں دس پندرہ سال سے یہ لگن اور دھن سمائی ہوئی تھی کہ رشی دیانند کی اس خواہش کو پورا کروں۔ عرصہ چند سال سے اس نے سنیاس آشرم میں پرویش کر کے اپنا نام سوامی برتانند رکھا اور جب سے اس کاریہ کو سمپورن کرنے کے لئے کٹی بدھ ہوئے۔ پہلے آپ نے اعدے پور میں آ کر گورو کل کھولا۔ پھر وہاں سے چتوڑ آئے۔ اور کرایہ کے مکان میں گورو کل کھولا۔ مگر اپنے تپ۔ تیاگ اور پرشارتھ سے آپ نے اب ریلوے سٹیشن کے قریب اپنا بھون تیار کر لیا ہے۔ اور اب ۱۰ جولائی کو اس کا پرویش سنسکار کرایا۔ جس میں میں بھی شریک ہوا۔ چتوڑ شہر میں سوامی جی کی کرپا سے آریہ سماج بھی بن گیا ہے۔ اور لوگوں کی ہمدردیاں دن بدن گورو کل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اگرچہ ودیارتھیوں کی سنکھیا ابھی ۱۶ ہے۔ مگر لوگوں کی رچی بڑھ رہی ہے۔ فیس دس روپیہ ہے۔ کئی لڑکے مفت پڑھتے ہیں۔ کئی ادھیاپک بھی بھجن ۔۔۔ وستر لے کر وہاں نفرت شکنا دے رہے ہیں۔ گورو کل کانگڑی کے نیم الُنسار پرنالی رکھی گئی ہے۔ اب اس میں آرتھک دشا کے سدھار کے لئے کچھ شلپ کاری اور دست کاری سکھانے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ پرویش سنسکار گورو کل کا چتوڑ کے مجسٹریٹ کے ہاتھوں سے کرایا گیا۔ میں نے بھی وہاں لیکچر دیا۔ رات کو چتوڑ شہر کی سماج کی طرف سے چوک میں لیکچر ہوا اور ۲۵ جولائی پراتہ کال برہمچاریوں کو اپدیش کیا جس میں عام ادھیاپک بھی سمیلت تھے۔ برہمچاری چنز اور پرشارتھی دکھائی دیتے ہیں۔ کئی سجن پرش گورو کل کے سہایک کاری بن رہے ہیں۔ اب تک گورو کل کے لئے ۲۶ ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی ہے اور ۲۰ ہزار خرچ آ چکا ہے۔ چتوڑ میں ایسے گورو کل کی اتیئنت آوشیکتا تھی۔ جو سوامی جی نے پوری کر دی ہے ؛

آریہ سماج کی تنخواہدار اُپدیشک اور ہمارا کرتویہ

(از مہاشہ ویلی داس جی آریہ سبھاسد کوئٹہ)

آریہ سماج کے چند گنے چنے اپدیشکوں کے علاوہ باقی ماندہ پرچارکوں اور اپدیشکوں کی حالت از حد افسوسناک ہے۔ جہاں آریہ سجن ان کے کام سے اسنتشٹ ہیں۔ وہاں اپدیشکوں کو بھی ان کے ورودھ شکایتیں ہیں۔ اور آریہ سماج کے پردھان ادھکاری عموماً یہ کہتے نظر آتے ہیں۔ کہ "ہمارے پرچارک نہ تو اپنے لیکچروں کے لئے دیشش پریتن کرتے ہیں۔ اور نہ ہی باقاعدہ سوادھیائے کرنے کے عادی ہیں۔ جو منہ میں آیا۔ بول دیا۔ چند آدمیوں کو بات چیت کرتے دیکھا۔ جھٹ لیکچر تیار کر لیا اور لگے رائے زنی کرنے۔ ٹیچنیکوں کی حالت تو ان سے بھی زیادہ خراب ہے۔ بہتیرے بھجنیک تو ہندی بھی نہیں جانتے۔ لیکن اوٹ پٹانگ باتیں اور ادبیات گپیں سنا کر لیکچرار بننے کا شوق پورا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے پرچارکوں کا اپنا جیون بھی کچھ زیادہ اچھا نہیں ہے۔ وہ بھی تقریباً انہیں خرابیوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ جو عام گرہستھیوں میں دکھلائی دیتی ہیں مثلاً راگ۔ دویش۔ نندا۔ چغلی۔ اور متھیا بھاشن وغیرہ۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ ان کے ماتا پتا نے انہیں سنسکرت کی شکشا دلوائی اور ہمارے والدین نے ہمارے لئے انگریزی اور اردو کی تعلیم ضروری خیال کر کے ہمیں سکولوں اور کالجوں میں پرورش کرایا" وغیرہ اس کے برعکس اپدیشکوں کا یہ کہنا ہے کہ "ہمیں دن رات سفر میں رہنا پڑتا ہے ریل گاڑیوں میں آج کل جو بھیڑ ہوتی ہے۔ وہ ہر ایک کو معلوم ہے۔ پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے مسافر تو گاڑیوں کے اندر گھسنا چاہتے ہیں۔ لیکن اندر بیٹھے ہوئے اشخاص انہیں زبردستی باہر نکالنے اور ان کا سامان نیچے پھینکنے کا یتن کرتے ہیں۔ اس کے اتیرکت سفر میں جس پرکار کا بھوجن ملتا ہے۔ وہ صحت کے لئے از حد نقصان دہ ہوتا ہے۔ کسی ایک جگہ سے چل کر اور سفر کی تکالیف کا سامنا کر کے جونہی دوسری جگہ پہنچتے ہیں۔ تو جھٹ لیکچر دینے کا حکم مل جاتا ہے سماج کے منتری اور پردھان کو اتنا بھی خیال نہیں آتا۔ کہ پنڈت جی تھکے ہوئے ہیں کم از کم ایک دن تو آرام کر لیں۔ نہیں انہیں ایک پرچارک مل گیا۔ جس طرح چاہیں کام لیں کسی کسی دن تو دو دفعہ بولنا پڑتا ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ اپدیشکوں کو جو تنخواہ ملتی ہے۔ وہ بھی اتنی تھوڑی کہ جس سے گذارہ بھی نہ ہو سکے۔ آریہ سماجوں کے ادھکاری اپنے بچوں کو تو بی اے اور ایم اے تک تعلیم دلوانے یا انہیں گورو کلوں میں پڑھانے کے لئے ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہیں لیکن افسوس! انہیں خواب میں بھی کبھی اس بات کا خیال نہیں آیا۔ کہ ہمارے بچوں کے لئے بھی عمدہ اور اعلیٰ تعلیم کی آوشیکتا ہے انہیں اگر کچھ خیال ہے۔ تو صرف یہی۔ کہ آج کل چندوں کی حالت بد سے بدتر ہو رہی ہے کیا ہی اچھا ہو۔ کہ کوئی ایسی سکیم سوچیں جسے عملی جامہ پہنانے پر یا تو اپدیشکوں کی تنخواہیں گھٹا دی جائیں۔ یا ان کی تعداد کم کر دی جائے۔ اپنے لئے تو موٹریں موجود ہیں۔ عالیشان عمارتیں اور شاندار بھون کھڑے کئے ہوئے ہیں۔ لیکن ہم ایسے زر خرید غلاموں کو پورانے برا ہمنوں رجن کے گھروں میں اگر کوئی ان دیے جاتا تھا۔ تو وہ یہ کہہ کر کہ آج کا ان گھر میں موجود

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۳)

یادرفتگان

نمبر ۶۱

مہاشہ پرس رام جی ریلوے گارڈ

(از پنڈت امرناتھ جی مُرالہ)

سونگ باسی مہاشہ پرسرام جی جگادھری کے رہنے والے بذات کے بڑھئی تھے۔ مڈل پاس کرکے بہ تلاش روزگار بھٹنڈہ آگئے وہاں آکر ان کو ریلوے میں ٹرین کلرک کی جگہ مل گئی۔ ان کے بڑے بھائی بھی اپنا بڑھئی کا پیشہ کرتے تھے۔ بھٹنڈہ آکر آریہ سماج کے ستسنگ سننے اور سامانک لٹریچر پڑھنے سے پرسرام جی کے خیالات نے پلٹا کھایا اور سناتنی سے آریہ ہو گئے۔ سندھیا نہ ہون باقاعدہ کرنی شروع کردی ؛

تھوڑے عرصہ کے بعد ترقی پاکر گارڈ ہوکر جیند آگئے۔ جیند جنکشن اسٹیشن پر جو جیند شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ہے ریلوے ملازمان نے آریہ سماج قائم کی ہوئی ہے۔ جو آریہ سماج ریلوے اسٹیشن جیند جنکشن کے نام سے مشہور ہے ؛

مہاشہ پرسرام جی آتے ہی اس سماج کے ممبر ہو گئے۔ آپ کے دل میں آریہ سماج کا ایسا گہرا پریم تھا۔ کہ اگر کوئی شخص آریہ سماج کے خلاف کچھ کہتا تھا۔ تو وہ اس کو سننا گوارا نہیں کرتے تھے۔ بلکہ مزاج میں اس قدر تیزی آجاتی تھی۔ کہ لڑنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ آہستہ آہستہ آریہ بھدر پرشوں کے سمجھانے سے وہ بات دور ہو گئی۔ چونکہ ہم دونوں پڑوس میں رہتے تھے۔ اس لئے جس وقت ہم دونوں کو سرکاری کام سے فرصت ہوتی تھی۔ تو دھارمک باتوں کا چرچا رہتی تھی۔ ایک بڑی خوبی ان کی یہ تھی۔ کہ سیوا کا بھاو کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ تن من سے بیچ جاتی کی سیوا کرنے میں ان کو عار نہ تھی۔ پلیگ کے ایام میں جو سیوا ایک کی انہوں نے قبول کرنے انہیں چشم خود دیکھا ہے وہی لگا سکتے ہیں اس کا اندازہ کچھ وہی لگا سکتے ہیں۔ پلیگ کے ایسے مریضوں کی جن کی نہ کوئی دیکھ بھال کرنے والا تھا۔ اور نہ ان کے پاس علاج کے واسطے پیسہ تھا۔ پرسرام جی تن من دھن سے سیوا کرتے تھے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ ایک مرتبہ انفلوئنزا کے دنوں میں دوا اپنے مکان پر بیٹھے بیٹھے نیدک

نہرم کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں مجھ سے یہ کہکر گئے۔ کہ اسٹیشن پر اپنی ڈیوٹی دیکھ کر ابھی آتا ہوں۔ دو گھنٹہ سے زیادہ ہو گئے۔ لیکن وہ اسٹیشن سے واپس نہ آئے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک چمار جاتی کا بہت ہی بڈھا آدمی سڑک پر پڑا سسک رہا تھا۔ اور پیاس سے جان بلب تھا۔ اس کی حالت زار دیکھ کر انہوں نے اس کو پانی پلایا۔ اور اپنی پیٹھ پر اٹھا کر ایک چوتھائی میل پر اس کے گھر چھوڑ کر آئے ؛

سالانہ جلسہ کے موقعوں پر وہ اکیلے ہی ڈیڑھ دو سو روپیہ چھوٹی سی جگہ سے وصول کر لیتے تھے۔ جلسہ پر جو اپدیشک یا بھجنیک پدھارتے تھے۔ اگر نوکر نہ ہو تو ان کا اسباب نوکری قلیوں کی طرح اٹھا لیتے اور جلسے کے قیام تک پہنچا دیتے تھے۔ بھوجن شالہ میں بھوجن کے وقت وہ عام سیوکوں کی طرح کام کرتے تھے۔ ان کو جو تنخواہ ملتی تھی۔ اس میں سے دسواں حصہ انہوں نے دان کے واسطے مقرر کیا ہوا تھا۔ اس پر بھی اگر آریہ سماج کو کسی موقعہ پر کچھ روپیہ کی ضرورت پڑتی تھی۔ تو وہ خود ہی اس کو پورا کر دیا کرتے تھے۔ اولاد سوائے لڑکی کے اور کچھ نہیں تھی۔ جس کی شادی کر دینے کے بعد وہ بالکل بے فکر ہو گئے تھے۔ اپنی بیوی کو بھٹنڈہ اپنے بھائی کے پاس رکھا ہوا تھا۔ جب کبھی ٹرین لے کر بھٹنڈا جاتے تھے۔ تو دیکھ آتے تھے۔ کہا کرتے تھے۔ کہ اگر بیوی کو جیند لے آؤں تو اتنا روپیہ جو سماج اور پبلک سیوا کے واسطے دیتا ہوں نہیں دے سکتا بال بچوں کا پالن پوشن جو میرے ذمہ ہے وہ میں پورا کر رہا ہوں۔ اگر گرہست کے مایا جال میں زیادہ پھنس جاؤں۔ تو سچا سرور اور سچی خوشی مجھ کو نہیں مل سکتی۔ کچھ عرصہ کے واسطے وہ ٹی ٹی ای مقرر ہو گئے۔ بھٹنڈہ سے جیند اور دہلی تک چیک کیا کرتے تھے ؛ نرم دل اتنے تھے۔ کہ مسافروں سے بھی رحم دلی کیا کرتے تھے۔ ان کا دانہ خیر وہ آگے ہی تمام کرتا تھا۔ افسوس کہ ایسا سچا ہتیشی ہمارے درمیان سے اٹھ جاتا ہے ؛

ایک روز صبح آٹھ بجے کی ٹرین سے وہ بھٹنڈا ڈیوٹی پر جا رہے تھے۔ کہ جیند سے دو میل کے فاصلے پر کسی طرح ٹرین سے نیچے گر کر مر گئے۔ خبر ہونے پر ان کی لاش بذریعہ ٹرالی جیند اسٹیشن پر لائی گئی ؛ اور وہاں سے گاڑی میں بھٹنڈہ پہنچائی جہاں ان کی استری اور بھائی رہتے تھے۔ میں ان کی لاش کی حفاظت کے واسطے ساتھ گیا۔ راستہ میں ہر ایک سٹیشن پر ریلوے ملازمین ان کے درشنوں کو آتے تھے۔ میں ان کے چہرے سے کپڑا اٹھا کر سب کو درشن کراتا رہا۔ چونکہ بھٹنڈا میں سب کو خبر ہو چکی تھی۔ اس لئے ہر کس و ناکس رات کو آٹھ بجے اسٹیشن پر موجود تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی بڑے آدمی کے استقبال کے واسطے اتنا مجمع ہو رہا ہے۔ صبح ان کی ارتھی کے ہمراہ بھی ایک جم غفیر تھا۔ پوران ویدک ریتی سے ان کا سنسکار کیا گیا۔

افسوس کہ ایک نیک دل۔ پکا آریہ سماجی اندوانی سماج سے اٹھ گیا ؛ ان کی عمر اڑتیس سال سے زیادہ نہیں تھی۔ ایشور کرے ایسے سچے آریہ سماجی پیدا ہوں۔ تاکہ دیش کا ادھار ہو سکے ؛

آریہ سماج کی تنخواہ دار اپدیشک اور ہمارا کرتویہ

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۰)

ہے۔ بارہا نوٹا دیئے تھے۔) کے کارنامے سناتے نہیں تھکتے تھے۔ + اتیادی" ؛

بالکل! اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے اپدیشکوں کے جیونوں میں نشٹھا پریورتن ہو۔ نہ ہمیں ان سے کوئی شکایت ہو۔ اور نہ ہی وہ ہمیں اپنے دلوں میں کوستے رہیں۔ تو ہمیں انہیں دنیاوی تفکرات سے آزاد کرا دینا چاہیئے۔ ہاں اگر ہماری یہ سچی خواہش ہے کہ ان کے لیکچروں میں خاص کشش اور ان کے بھاشن کے ہر ایک لفظ پر عملیت کی چھاپ ہو تو انہیں ان کے پریوار سے نشچنت کرا دینا چاہیئے۔ وہ دن تو نہایتی منحوس ہوگا۔ جبکہ ہمارے اپدیشک عام لوگوں کی طرح لکشمی دیوی کے اپاسک بن جائیں گے۔ جو کچھ میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ان کے کام کے پروگرام اور ان کی تنخواہ کی سکیم کو فوراً تبدیل کر دیا جائے۔ ان کے کام کے متعلق تو کئی ایک مختلف اصحاب کی اور سے سماچار پتروں میں پرکاشت ہو چکے ہیں۔ سمجھ سے کہ پرتی نرجی سبھاؤں کے سنچالک ان پر وشے پر کچھ تو پورنک وچار بھی کر رہے ہوں۔ ہندا میں ترکیول ان کی تنخواہ کے متعلق کچھ تجاویز قلم بند کرنے کی آگیا مانگتا ہوں۔ میرے وچار میں جب تک ایک اپدیشک مہودے کوالیفائیڈ نہ ہوں۔ انہیں بیس روپیہ سے اوپر تنخواہ نہیں ملنا چاہیئے جونہی ان کا وواہ ہو جائے تنخواہ ڈبل کر دی جائے۔ جب بچے پیدا ہوں۔ تو فی بچے کے حساب سے پانچ روپے الاؤنس کا اضافہ کر دیا جائے۔ جس کسی لڑکے یا لڑکی کی آیو سات آٹھ درشوں کے قریب ہو جائے۔ انہیں گرو کلوں میں مفت پرورش کرا دیا جائے۔ اور پانچ روپیوں کا الاؤنس بند کر دیا جائے۔ اس طرح جتنے بچے پیدا ہوں۔ تمام کے تمام گرو کلوں میں بھیج دئیے جائیں۔ وقت آنے پر ان کی شادیوں کا خرچ بھی پرتی ندھی سبھاؤں کے کوش سے ہونا چاہیئے۔ ضروری نہیں۔ کہ شادیوں پر سینکڑوں اور ہزاروں روپے خرچ کر دیئے جائیں۔ بلکہ معمولی سی رقم سے وواہ کرا دیئے جائیں۔ اگر کسی اپدیشک کی اچانک موت ہو جائے۔ تو بھی آوشیہ ان کے بچوں کو گرو کلوں میں پرورش کرا دیا جائے۔ اور ان کے پریوار کو مناسب رقم ہر مہینے گذارے کے لئے ملتی رہے۔ اس بات کا مطلق وچار نہ کیا جائے کہ اپدیشک مہودے کی سروس ایک برس کی تھی یا پچیس سالوں کی ؛

یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ ہر ایک پرتی ندھی سبھا کے اپدیشکوں کی تعداد ساٹھ ستر تک پہنچا دی جائے۔ جو بھی اپدیشک بھرتی کئے جائیں وہ جہاں اچھے ودوان ہوں۔ وہاں ساتھ ہی ویدک دھرم کے سچے شیدائی ہوں۔ وہ بولنے اور لکھنے میں خاص شہرت رکھتے ہوں انہیں بھرتی کرنے سے پورو سماج کے چند برسدھ سنیاسی مہاتماؤں کی سمتی لے لینی چاہیئے۔ ایسے اپدیشکوں کو رکھنے سے کیا لابھ۔ جن کے دلوں میں سماج کے لئے سچا درد نہیں۔ جو نہ تو اچھی طرح سے بول سکتے ہیں۔ اور نہ ہی عمدہ لٹریچر پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے۔ کہ اکیلے پنڈت لیکھرام جی نے جو کام کیا۔ آج بیسیوں اپدیشک مل کر بھی نہیں کر سکے۔ اگر اس سکیم پر اچھی طرح سے وچار کرکے اسے عملی جامہ پہنا دیا جائے۔ تو عنقریب ایسے نوجوان (جن میں بیشتر گرو کلوں اور اپدیشک ودیالیہ کے سناتکوں کی ہوگی) نکل سکتے ہیں جو اپنی لیاقت اور قابلیت سے دھرتی دیا نند اور آریہ سماج کے نام کو چار چاند لگا دیں۔ جب تک کسی اپدیشک کا من شانت نہیں تب تک اس سے آشا رکھنی کہ وہ سوادھیائے اور دھرم سیوا

(بقیہ صفحہ ...)

بے گناہ قیدی

دلچسپ کہانی

(بقیہ صفحہ ۲ - اخبار ہذا)

کا قتل کیا تھا؟ پتنی نے گڑگڑا کر پوچھا۔

ونود کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ ٹھیک اسی وقت جیل وارڈر نے آکر کہا۔ بس اب وقت ہو گیا۔ اب تم علیحدہ ہو جاؤ گے۔

جب ونود کی استری چلی گئی۔ تو ونود اپنے دل میں سوچنے لگا۔ کیا دنیا در حقیقت مجھے مجرم سمجھ رہی ہے؟ بس اب مجھے ایشور سے ہی پرارتھنا کرنی چاہئے۔ وہی جانتا ہے۔ کہ میں بے گناہ ہوں۔

اس وقت ونود نراش ہو گیا۔ اور شانت بھاؤ سے پرماتما سے پرارتھنا کرنے لگا۔

اسی طرح ایشور پر بھروسہ کر کے اس نے ۳۶ سال جیل میں گذار دئے۔ اس کے بال سفید ہو گئے۔ داڑھی بڑھ کر چھاتی تک پہنچ گئی۔ اور کمر کمان کی طرح جھک گئی۔

جیل افسران یہ دیکھ کر حیران تھے۔ کہ ونود کا ڈھنگ دوسرے قیدیوں سے علیحدہ ہی ہے۔ وہ مطمئن، گوشہ نشین اور خاموش طبیعت کا ہے۔ دوسرے قیدی آپس میں لڑتے جھگڑتے۔ کام سے جی چراتے ہیں۔ لیکن ونود ہے۔ کہ سب سے علیحدہ رہتا ہے۔ نہ تو وہ کسی کی شرارت میں شامل ہوا ہے نہ کسی برائی سے کوئی واسطہ۔ اس نے اپنا جیون ہی نرالا بنا رکھا ہے۔ اس لئے افسران اس پر مہربانی کرتے۔

اس لمبے عرصہ میں نہ ونود کو استری اور بچے کا کوئی خط ملا۔ اور نہ استری اور بچے کو ہی ونود کی کوئی خبر ملی۔ جب اسے کبھی گھر کا خیال آتا۔ تو وہ دیاکل ہو جاتا۔

کچھ نئے قیدیوں کی ایک جماعت جیل خانہ میں آئی۔ حسب معمول تمام قیدی اُن کی رام کہانی سننے کے لئے جیل کے احاطہ میں اکٹھے ہوئے۔ ونود بھی ایک کونہ میں بیٹھا ہوا اُن کی باتیں سنتا اور اُن سے اظہار ہمدردی کر رہا تھا۔ آخر ایک لمبے اور دبلے پتلے آدمی کی باری آئی۔ اس کی شکل و صورت بتا رہی تھی۔ کہ وہ نیکو صورت ہے۔

وہ کہنے لگا۔ "دوستو! یقین جانو۔ کہ میں بے گناہ ہوں۔ میرا گناہ صرف اتنا ہی تھا۔ کہ میں بنا پوچھے اپنے پڑوسی کا گھوڑا بازار تک لے کر چلا گیا۔ میرا مطلب سودا لے کر جلد واپس آنے کا تھا۔ لیکن پولیس کو کس طرح سمجھایا جائے کہ میری نیت چوری کی نہ تھی۔ پولیس والوں نے خواہ مخواہ ملزم بنا کر میرا چالان کر دیا۔ مجھے اُمید تھی۔ کہ مجھے عدالت سے انصاف ملے گا۔ لیکن عدالت نے مجھے سزا دے دی۔ دوستو! میں چھپانا نہیں چاہتا۔ اس سے پہلے بھی میں یہاں ایک قیدی کی حیثیت میں رہ چکا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ آنکھیں مل کر رونے کی کوشش کرنے لگا۔

ایک نے پوچھا۔ "تم کہاں کے رہنے والے ہو؟"

"میں آنند پور میں رہتا تھا۔ نہ معلوم پولیس والوں کو مجھ سے کون سی خار ہے۔ ناحق مجھے دو بار پھنسا چکے ہیں۔"

ونود آنند پور کا نام سنکر چونک پڑا۔ پوچھا۔ "کیا تم نے کبھی ونود کا نام بھی سُنا ہے؟"

"کیوں نہیں۔ آنند پور میں اس کی دکانیں خوب چلتی تھیں۔ اور ایک معزز دکاندار سمجھا جاتا تھا۔ کئی سال ہوئے اُسے عمر قید کی سزا ہو چکی ہے۔ وہ بھی میرے جیسا ہی بد قسمت تھا .... خیر میری کہانی تو ہو چکی۔ اب تم اپنی سناؤ۔"

ونود کسی کو اپنا حال بتانا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے ایک ٹھنڈی سانس کھینچ کر کہا۔ "میں چھتیس سال سے اپنے کرموں کا پھل بھوگ رہا ہوں۔"

اُس نے پوچھا۔ "تمہارا کیا قصور تھا؟"

ونود نے کہا۔ "وہ جس کی سزا عمر قید ہو ..." [illegible]

کے ساتھیوں نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ کہ کس طرح غریب پر ایک سوداگر کے قتل کا جرم عائد کیا گیا۔

اس کے منہ سے اچانک نکل گیا۔ "حیرانی ہے۔ کہ تم بہت بوڑھے ہو گئے ہو؟"

قیدیوں نے حیرانی کا کارن پوچھا۔ اور جاننا چاہا۔ کہ کیا تم ونود کو جانتے ہو۔ اس نے کوئی جواب نہ دے کر کہا۔ "سینوگ بڑا ہونہار ہے۔"

ونود کے دل میں یکایک یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ کیا یہ حقیقی قاتل کو جانتا تو نہیں۔ اس لئے اس نے پوچھا۔ "کیا تم نے اس واقعہ کی تفصیل کبھی پہلے بھی سُنی ہے؟"

اُس نے کہا۔ "سُنی ہے۔ ایک وقت یہ تفصیل آنند پور کے بچے بچے کی زبان پر تھی۔ لیکن بہت دنوں کی بات ہے۔ اس لئے مجھے پورا واقعہ یاد نہیں۔"

"اچھا! کیا یہ بھی نہیں سُنا۔ کہ اصل مجرم کون ہے؟"

اُس نے مسکراتے ہوئے کہا:۔ "اصل مجرم اُسی کو ہونا چاہئے۔ جس کے بکس سے خون آلود چھرا نکلے۔ اگر کوئی دوسرا آدمی تمہارے بکس میں چھرا چھپا دیتا۔ تو تم چوری کے جرم میں پکڑے جاتے۔ مان لو ایسا ہوتا بھی۔ تو بکس تمہاری چارپائی کے نیچے تھا۔ اُس کے کھولنے میں آواز ہوتی۔ اور تم ضرور جاگ پڑتے۔"

اسباب چیت سے ونود کو نئے قیدی پر شبہ ہونے لگا۔ اس نے سوچا ممکن ہے یہی اصل مجرم ہو۔

دل بہلانے کے لئے وہ دوسری باتیں سوچنے لگا۔ رات کی خاموشی میں اس کے دل پر اس کے پرانے جیون کا نقشہ کھینچ گیا۔ سینما کی تصویروں کی طرح ایک کے بعد دوسری خیالی تصاویر اُس کے سامنے آنے لگیں۔ عورت سے رخصت ہونا۔ خواب کی بات کہہ کر اس کا اُسے روکنا۔ اس کی لاپرواہی اس کی بات نہ ماننا۔ اور بچے کو پیار کر کے چل دینا۔ پھر راستہ میں دوسرے دن سرائے میں ٹھیرنا۔ اور پچھلی رات اُٹھ کر روانہ ہونا۔ پھر دوسرے دن سرائے میں ٹھیرنا۔ پولیس کا خون آلود چھرا اس کے بکس سے برآمد کرنا۔ مقدمہ۔ فیصلہ۔ سزا۔ قید کی چھتیس سالہ زندگی۔ اور آج اس نئے قیدی کا ڈھنگ۔ ونود اچانک چلا اُٹھا۔ ضرور قاتل یہی ہے۔ تمام قیدی [illegible] سو رہے تھے۔ کسی

نے اس کی آواز سُنی نہیں۔

جب صبح ہوئی۔ تو ونود نے عہد کیا۔ کہ اس نئے قیدی سے کوئی سروکار نہ رکھوں گا۔ دن تو کسی طرح کٹ جاتا۔ رات کاٹے نہ کٹتی تھی۔ ایک رات جی بہلانے کے لئے ونود اپنی بیرک کے سامنے ٹہل رہا تھا۔ کہ اچانک اس کی نگاہ ایک آدمی پر پڑی۔ جو بڑی محنت سے زمین کھود رہا تھا۔ نزدیک جانے پر معلوم ہوا۔ کہ یہ وہی نیا قیدی ہے۔ ونود اس کی طرف دیکھنا نہ چاہتا تھا۔ اس لئے پیچھے ہٹ کر بیرک کی طرف جانے لگا۔ پر قیدی نے لپک کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہنے لگا۔ سنو۔ میں کئی رات سے سُرنگ تیار کر رہا ہوں۔ غالباً یہ کل رات تک تیار ہو جائے گی۔ لیکن خبردار کسی سے کہنا مت۔ تمہیں بھی اپنے ساتھ لے چلوں گا۔ پر اگر تم نے یہ بات ظاہر کی۔ تو بس سمجھ لو۔ کہ میرے فولادی پنجے سے بچ نہ سکو گے۔

لاپرواہی سے ہاتھ جھٹک کر ونود نے کہا۔ "چھٹکارے سے مجھے کوئی فائدہ نہیں۔ اور تم دوبارہ اپنی شرارت سے مجھے نقصان پہنچا سکتے ہو۔ رہا یہ کہ میں تمہارا راز فاش کر دوں۔ یہ میری مرضی پر ہے۔"

دوسرے دن اتفاقاً کچھ مزدور اور سپاہی میدان صاف کرنے لگے۔ دیوار کے پاس پتھر ہٹایا گیا۔ تو ایک سُرنگ نظر آئی۔ مزدوروں نے داروغہ کو خبر کی۔ تمام قیدیوں کی پریڈ ہوئی۔ اور سب سے پوچھا گیا۔

"سچ بتاؤ۔ یہ کس کا کام ہے؟" سب نے لاعلمی ظاہر کی۔ جب ونود کی باری آئی۔ تو داروغہ نے کہا۔ "بوڑھے آدمی! میں تمہیں ایماندار اور سچا سمجھتا ہوں۔ صاف صاف بتاؤ کہ یہ سُرنگ کس نے کھودی؟" نیا قیدی ساتھ ہی کھڑا تھا۔ وہ خود کو لاپرواہ ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ لیکن رہ رہ کر اس کی آنکھیں داروغہ اور ونود کے چہرے پر گڑ جاتی تھیں۔ غریب ونود عجب کشمکش میں پڑ گیا۔ اس نے سوچا۔ کیا میں اسے بچا لوں؟ لیکن کیوں؟ اس نے مجھے تباہ کیا۔ بس اسے بھی برباد ہونے دو ...... لیکن ــــــ لیکن مجھے کیا فائدہ ہے؟ اسے برباد کرنے میں؟

داروغہ نے پھر پوچھا۔ "بولو بوڑھے! یہ کس کی بد معاشی ہے؟"

ونود نے لمحہ بھر کے لئے نئے قیدی کی طرف دیکھا اور کہا۔ "سرکار! مجھے معاف کیجئے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ آپ کا اختیار ہے جو چاہیں سزا دیں۔"

جیلر نے بہت ڈرایا۔ دھمکایا۔ لیکن

(بقیہ صفحہ ۱۳ کالم ۳)

کے لئے کافی وقت نکالیں۔ بڑی بھاری بھول ہے۔ وہ وقت گیا۔ جبکہ شری پنڈت لیکھرام جی ایسے پرچارک آریہ سماج کی پوتر ویدی پر پروانہ وار بلیدان ہو گئے۔ آج کل تو پیٹ کے سوال نے بڑے بڑے بدھیمانوں کے دماغوں کو چکر دے رکھا ہے۔ آشا ہے کہ آریہ سجن شانتی اور گمبھیرتا پوروک مذکرہ بالا باتوں پر وچار کریں گے اور جتنا جلدی ہو سکے اپنے دھناوں کو دنیاوی تفکرات سے [illegible]

...کہ سرنگ ...ہ۔ اس لئے پتہ نہ چل سکا۔ ...کردی ٭

اسی رات ونود اپنے بچھونے پر نیم ...کی حالت میں پڑا تھا۔ کہ کوئی شخص ...آہستہ اس کی طرف کھسکتا آتا تھا۔ ...دیکھ پڑا۔ اور آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے ...نیا قیدی گھٹنوں کے بل اس کے پاس ...آگیا تھا ٭

ونود نے اُسے کہا۔ کہ اب تم کس شرارت ...میرے پاس آئے ہو ٭

...نئے قیدی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پر ...ونود کے بالکل پاس آگیا ٭

...ونود نے جھلا کر کہا۔ تمہاری کیا مرضی ...ہے جاتے ہو یا سپاہی کو آواز دوں ٭

...نئے قیدی نے گڑگڑا کر کہا۔ "بھائی ...ونود مجھے معاف کرو ٭

ونود چُپ تھا ٭

"میں وہی بدمعاش ہوں۔ جس نے ...سوداگر کو قتل کیا۔ اور تمہارے بکس میں ...زیور چھپا دیا تھا۔ میں تمہیں بھی مار ڈالتا ...چاہتا تھا۔ لیکن باہر کی آواز نے مجھے ...بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ اور چھرا تمہارے ...بکس میں رکھ کر نکل بھاگا" ٭

ونود خاموش تھا۔ اور کہتا بھی کیا؟

"بھائی ونود! مجھے معاف کرو۔ ایشور ...کے لئے معاف کرو۔ میں صبح اپنے جرم ...کا اقبال کروں گا۔ اور داروغہ تمہیں چھوڑ ...دے گا" ٭

"تم اقبال جرم کرو گے اور داروغہ ...مجھے چھوڑ دے گا!" ونود کہنے لگا "لیکن ...یہ تو بتاؤ۔ کہ میں اب جاؤں کہاں؟ ۲۶ ...سال بعد۔ اف! میری استری مر گئی ہو گی۔ ...اور میرا پیارا بچہ مجھے پہچان بھی نہ سکے گا۔ ...... بتاؤ۔ میں رہا ہو کر کیا کروں گا"

"پیارے پیارے ونود مجھے معاف کر ...ایشور کے لئے معاف کرو" اس نے

پھر گڑگڑانا شروع کر دیا۔ "اگر میری پیٹھ پر کوڑے لگتے۔ تو مجھے اتنا دکھ نہ ہوتا۔ جتنا تمہاری معصوم صورت دیکھ کر ہو رہا ہے۔ کل تم نے مجھے بچا لیا۔ بھائی دیکھو میرا دل نہ توڑو۔ مجھے معاف کر دو۔ یہی میری آخری مرضی ہے"

اس کی آنکھوں سے پشچاتاپ کے آنسو نکل پڑے ٭

نرم دل ونود یہ نظارہ دیکھ نہ سکا۔ اس کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے۔ کہنے لگا "میں کون ہوں معاف کرنے والا۔ ایشور سے پرارتھنا کرو۔ وہی معاف کرے گا۔ اسی سے پشچاتاپ کرو۔ تمہارے پشچاتاپ کے آنسو ہی تمہیں معافی دلا سکتے ہیں" ٭

صبح نئے قیدی نے داروغہ کے پاس جا کر سوداگر کے قتل کے جرم کا اقبال کر لیا اور کہا ونود بے گناہ ہے۔ اُسے چھوڑ دیا جائے ٭

لیکن افسوس!! جس وقت سپاہی رہائی کا پروانہ لے کر ونود کی بیرک میں داخل ہوا۔ ونود کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی ٭

بقیہ کالم ۲ صفحہ ہذا

کی ہے۔ اور اس کی ایک اہم کمی کو پورا کر دیا ہے ٭

ضخامت ساڑھے تین سو صفحہ سے زیادہ۔ عمدہ کاغذ پر خوبصورت ٹائپ میں انڈین پریس الہ آباد کی چھپی ہوئی۔ مجلد پستک کی قیمت دو روپے آٹھ آنے بہت واجبی ہے :-

ملنے کا پتہ: اُدھشٹھاتا گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور سے ملے گی۔ بھارت کے پراچین اتہاس کے پریمیوں اور شری کرشن مہاراج کے واستوک روپ میں نہ دیکھنے کے خواہشمندوں کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے

"یوگیشور کرشن"

لیکھک :- پروفیسر چموپتی ایم اے۔ زبان ہندی۔ ضخامت ۳۶۴ صفحہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ ملنے کا پتہ :- گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور ٭

پراچین بھارتیہ سبھیتا کی پرمتا یوگی راج شری کرشن سنسار کے ان مہاپرشوں میں سے ہیں۔ جن کی جوتیاں نہ صرف اُن کے دیش واسیوں کیلئے بلکہ منش ماتر کے لئے آدرش بنجاتی ہیں۔ سمے سمے پر سنسار میں ایسے ویکتیوں نے جنم لیا ہے۔ جنہوں نے اپنے کرم سے اپنے وچن سے اور اپنی شکتی سے سنسار کے اتہاس کو بدل دیا ہے جنہوں نے منشوں کے سامنے اپنی وِدیا اور بل سے ایسے ایسے چمتکار دکھائے ہیں۔ جو سادھارن منش کی کلپنا شکتی سے پرے ہوتے ہیں ٭

سنسار میں ہر ایک دیش اور ہر ایک جاتی کو اسبات کا ابھیمان ہے۔ کہ سمے سمے پر ہر ایک دیش اور ہر ایک جاتی نے ایسے منش پیدا کئے ہیں۔ جن کی گننا سنسار کے مہاپرشوں میں ہو سکتی ہے۔ پرنتو جیسا سوبھاگیہ بھارت ورش کو پراپت ہے۔ شاید ہی کسی اور دیش کو ہو۔ اب جبکہ بھارت اپنی پراچین سبھیتا اور گورو کو کھو بیٹھا ہے۔ جبکہ دیش پر اوِدیا اور اگیان کے گھنے بادل اُمڈ رہے ہیں جبکہ آریہ جاتی اپنے دھرم سے وِمکھ ہو رہی ہے اس سمے بھی اگر بھارت واسی سنسار کے سامنے اپنا سر اُونچا کر سکتے ہیں۔ تو صرف اس لئے کہ اس دیش نے ایک ایسے ویکتی کو جنم دیا۔ جس کے ساتھ کا بہادر، ودوان، نیتی مان، دھرماتما اور شانتی کا اُپاسک سنسار کے اتہاس میں کہیں نہیں ملتا ٭

یوگیشور کرشن کا جیون مہابھارت کال کے بھارت ورش کا ایک جیتا جاگتا اتہاس ہے۔ بہت دیر سے لوگ شری کرشن کی جیونی کے لکھنے کا یتن کرتے ہیں۔ بڑے بڑے لیکھکوں نے اور راج نیتگیوں نے شری کرشن کو اس کے اصلی روپ میں رکھنے کا یتن کیا۔ پرنتو ادھکتر اسپھل رہے۔ نہ صرف یہی بلکہ کچھ لوگوں نے اُن کو سنسار کی درشٹی میں گرانے کا یتن بھی کیا۔ پرنتو جو لوگ سورج پر کیچڑ پھینکتے ہیں۔ وہ اُن کے منہ پر ہی گرتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ بھی اپنے ناپاک ارادہ میں اسپھل رہے ٭

پرنتو اب ہمارے سامنے ایک ایسی پستک ہے۔ جس کے وشے میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے ڈھنگ کی پہلی کتاب ہے۔ گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی کے ودوان پروفیسر شری پنڈت چموپتی جی ایم اے کی لکھی ہوئی یوگیشور کرشن کی جیونی ہے۔ اس پستک کیا ہے؟ لائق مصنف نے بھگوان کرشن کو ان کے اصلی روپ میں سنسار کے سامنے رکھنے کا سپھل پریتن ہے۔ جس شری کرشن کو سوارتھی لوگ۔ دیو چاری۔ ویشنو۔ مہابھارت کے یدھ کا جنم داتا اور نہ جانے کن کن روپوں میں دکھاتے رہے۔ اب انہیں کرشن کو پنڈت جی نے پستک زیر ریویو میں ایک ادوتیہ ودوان۔ نیتی گیہ۔ سنسار ویر، شرومنی۔ آدرش سمراٹ اور زمانہ وید وِدیا کے ساگر اور یوگیشور کے روپ میں درشن کیا ہے۔ پستک نہ صرف شری کرشن کا جیون چرتر ہی ہے۔ بلکہ ان کے عہد کا پورا اتہاس ہے۔ اس پستک کو پڑھنے کے پشچات منش کو اس سمے کے لوگوں کے رہن سہن۔ اُن کی راج نیتی۔ ان کے ریتی رواج اور باقی کئی باتوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اور مہابھارت کے ویر یودھاؤں کے وشے میں بھی پریاپت گیان ہو جاتا ہے۔ در اصل یہ پستک سنکشپت روپ میں مہابھارت ہے۔ اس کی سب سے بڑی وشیشتا یہ ہے۔ کہ جو کچھ بھی لکھا گیا ہے۔ اس کی پشٹی میں پرمان پیش کئے گئے ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جسے قیاس آرائی کہا جائے۔ پستک سچتر ہے۔ اس سمے کے بھارت کے چتر دیئے گئے ہیں۔ اتہاسک اور ساہتیک دونوں طرح سے بڑی لابھدائک ہے۔ ودوان لیکھک نے اس پستک کو لکھ کر ہندی ساہتیہ کی بڑی بھاری سیوا

بقیہ دیکھو صفحہ ہذا کالم ۳ کے نیچے

مزدور کی ضرورت!

...گورو کل ڈیرہ دون کی ایک شریمتی ...کنیا کے لئے کنوارے آریہ ...کم از کم ۲۵ ورش کی آیو ...گورو کل سناتک یا گریجوایٹ آدمی ...ہیں کا گزر بسری تعلیم بمطابق (...) ...کی ضرورت ہے ٭

...خط و کتابت اس پتے پر ہو :-

...بابو پیارا لعل بزاز ...ریاست پٹیالہ

ہیڈ ادھیاپکا کی ضرورت

۲۴۴

ایک نئی آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے لئے ایک مڈل تک تعلیم یافتہ تجربہ کار ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو کہ تیاگ بھاؤ سے کام لیتے ہوئے کم از کم تنخواہ پر کام کرنے کو تیار ہو نقول سرٹیفکیٹ ہمراہ درخواست آنی چاہئیں ٭

منتری

آریہ سماج سرائے سدھو ضلع ملتان

کنیا گورو کل ڈیرہ دون کی تعلیم یافتہ کنیا کیلئے ور کی ضرورت

۲۴۴

میری کنیا عمر ۱۶ سال جو کنیا گورو کل ڈیرہ دون میں تعلیم پا رہی ہے رُوپ وتی اور گرہ کاریہ میں چتر ہے کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے ور تعلیم یافتہ یا گورو کل کا سناتک یا برسر روزگار یا دکاندار ہو۔ عمر ۲۴ سال کی ہو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہونی چاہئے

بال کرشن پردھان آریہ سماج بلارام گنج

پنڈت گورا ندتہ مل جی ٹھی دتاں کی ٹیں ٹیں فش

(از قلم مہتہ جیون مل آپ پردھان آریہ سماج تلہ گنگ)

میرا مضمون اخبار پرکاش میں دیکھ کر شری پنڈت گورا ندتہ مل جی معہ شریمان ماسٹر جسونت سنگھ جی راگی میرے پاس تشریف لائے اور بایں الفاظ گویا ہوئے کہ مہتہ جی آپنے کیا ہم کو گرا دھینک دیا ہے۔ آپ آج کل کے زمانہ اور وقت کو نہیں دیکھتے کہ کیا حال ہو رہا ہے۔ ان باتوں سے کیا شترکہ ہندو سماج کو نقصان نہیں پہنچتا۔ اور کیا ہندو دھرم کی ہانی نہیں ہوگی۔ یہ آگر کے جھگڑے ہیں جو چلتے ہی رہیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔

میں نے عرض کی۔ پنڈت جی! ہم تو خود ایسی باتوں کو پسند نہیں کرتے۔ اگر پہلے ہم نے قدم اٹھایا ہو۔ تو آپ کا گلہ بجا ہے۔ لیکن اگر یہ طوفان بدتمیزی پہلے آپ کی طرف سے شروع ہوا ہو۔ تو کیا ہم اصلیت بھی لوگوں پر ظاہر نہیں کر سکتے؟

پنڈت جی! ہم پہلے وار نہیں کریں گے۔ لیکن کسی کے ناجائز وار کو بھی نہیں سہار سکیں گے۔ کونسی کمی ہے۔ جو آپ کی طرف سے ہمیں صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے اٹھا نہ رکھی گئی ہو مگر سچائی سچائی ہے۔ اور اصلیت اصلیت اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ بند ہو دے۔ تو اس کا علاج آپ کے اپنے ہاتھ میں ہے اگر آپ کی طرف سے خاموشی ہو گئی۔ تو ہمیں بلا فائدہ مغز پچی و دماغ سوزی کرنے کی کونسی ضرورت پڑی ہے۔ ورنہ گگو چ فضول پھر نہ معلوم کسی نے انہیں انگیخت کر دی ہوگی کہ وہ دو شیر ہی دتاں! اگر آپ جواب نہ لکھیں گے۔ تو بس آپ کی ہار ہانی جاوے گی۔ اور سناتن دھرم کی لٹیا ڈوب جاوے گی۔ جس سے اغلباً پنڈت گورا ندتہ مل جی کو پھر نیا جوش پیدا ہوا ہو گا۔ اور بمصداق کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ بالکل بے معنی آرٹیکل ۱۲ جولائی کے دو صفحے سیاہ کر دیئے۔ آپ شروع سے اخیر تک پڑھ جائیں۔ آپ کو کہیں مطابقت مضمون اور اصلیت نہیں ملے گا۔ سناتن زمانہ سے آریہ سماجیوں نے دو صفحے لکھے ہیں تو ہر سے کونسا کم لکھا ہے۔ اگر یہی معیار صداقت ہے تو آپ کے لیلا کے درجن میں دفتر در کاغذ لکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن میرے چند ایک سناتن دھرمی اور سماجی بھائی اس سلسلہ

اس سے کونسی دھارمک ادبی علمی اور اقتصادی ترقی ہو جاوے گی۔ محض خندہ ریشی اور سبکی ہی کرنے کا امکان ہے۔ خیر ایک چانس اور دیا جاتا ہے۔ اور محض پنڈت جی کے سوالات کا جواب دینے تک ہی اکتفا کی جاوے گی اور بس۔

واقعاتی اصلیت پہلے مضمون میں بخوبی روشن کی جا چکی ہے۔ جس کو پنڈت گورا ندتہ مل جی یا ان کا کوئی اور اشٹ منتر بھی جھٹلا نہیں سکتا۔ جو جو الفاظ خلاف تہذیب پنڈت جی نے مہرشی سوامی دیانند جی سرسوتی شری یوجیہ پردھان لالہ مانک شاہ جی اور میری شان میں اپنے مضمون میں رقم فرماتے ہیں۔ وہ بیرنگ آپ کو ہی واپس کئے جاتے ہیں۔ پنڈت جی! اپنے کئے ہوئے سوالات کا جواب سنئے اور انہیں عقل کے ترازو پر تولئے شاید انہیں سے آپ کو راہ ہدایت مل جاوے۔

میرا مت وید ہے۔ اور میں ویدک دھرمی ہوں۔ اور میں دعوے سے ثابت کر سکتا ہوں۔ کہ آپ کا مت بھی یہی تھا۔ مگر زمانہ کی تھپیڑیں اور ٹھوکریں کھاتے کھاتے اگیانتا کے کارن بجائے ترقی کے گرتے گرتے رساتل میں پہنچ کر پورانک بن گئے ہو۔ اور آپ کا موجودہ سناتن دھرم (پورانک دھرم) جو کہ اصلی ست سناتن ویدک دھرم سے بالکل متضاد اور خلاف عقل ہے۔ جتنا جلدی سماپت ہو جاوے۔ اتنا ہی نسل انسان کی بہتری کا باعث ہوگا۔ لہٰذا اسی آپ کے پورانک دھرم کو سماپت دھرم نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اس میں آپے سے باہر ہونے کی کونسی بات ہے میرا ست سناتن ویدک دھرم نگم اگم سے ہے نہ اس میں بابر۔ ہمایوں اکبر اورنگ زیب حضرت محمد صاحب اور حضرت یسوع مسیح صاحب۔ ملکہ معظمہ وکٹوریا اور ڈپٹی کمشنر صاحب تک کو ایشور اوتار مانا گیا ہے۔ اور نہ ہی انگریزی زبان کو ایشور کی بھاشا بلکہ ہر انسان کو خواہ وہ کتنا ہی سچا اور اعلیٰ اوصاف والا کیوں نہ ہو انسان ہی مانا گیا ہے۔ اب ذرا اپنے اندر نظر حقیقت ڈال کر دیکھو تو آپ کو معلوم ہو جاوے گا۔ کہ آپ کے پرانوں میں تو غدر کے بعد کے حالات بھی درج ہیں۔ بس ایسی پستکوں پر نہ جمرمت ...

پڑی تران گرنت پرمان اپنی مندرجہ بالا تحریر کی پشٹی میں آپ کے مقدس پرانوں میں سے پیش کرونگا۔ پھر آپ کے مت کی اصلیت کھل جاوے گی۔

ایک عجیب منطق کی بات پنڈت جی نے اور فرمائی ہے۔ کہ جب پرانوں کو مانتے نہیں ہو تو راجہ ہریش چندر۔ راجہ نل اتیادی مہانو بھاؤں کے نام بطور مثال اپنے لیکچروں اور کتھنوں میں کیوں پیش کرتے ہو؟ ہر ذی عقل آدمی آپ کی اس بودی تحریر پر ہنسیگا۔ کیوں جی! یہ معزز ہستیاں بھی کبھی آپ کی زرخرید تھیں؟ ہم تو انہیں سچے اور آریہ پرش تسلیم کرتے ہیں۔ اور جو جو افسانے من گھڑت آپ نے اپنے پرانوں میں ان کے متعلق گھڑ رکھے ہیں وہ سب فرضی۔ کل کہیں مریادا پرشوتم رام چندر اور یوگی راج کرشن چندر پر بھی حق شفع نہ جما بیٹھنا۔ کیونکہ آریہ سماجی ان کی مفروضہ لیلاؤں کو بھی ماننے سے بدیں وجہ انکار کرتے ہیں کہ ایسے مہاپرش ایسے اخلاق سوز کام نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے ان کا نام لینا گناہ اور انہیں بطور مثال پیش کرنا جرم۔

حضرت محمد صاحب یا حضرت مسیح کے نام نامی اگر ہم بطور مثال کہیں پیش کریں۔ تو بموجب آپ کے منطق کے ہمارے لئے اس مت یا اس کی مذہبی کتاب کا پیرو ہونا ضروری ٹھیرا۔ چہ خوب! یہ نرالا خیال چڑیا گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔

آپ کے واقف کارنامہ نگار کے متعلق ہم ڈنکے کی چوٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ اس کا مضمون سر تا پا لغویات اور خرافات کا پلندہ تھا۔ اس سے زیادہ اور کیا لکھا جاوے۔ اور حضرت! آپ اس کا نام ظاہر کیا کیجئے گا۔ وہ چھپے رستم آپ کے بغیر اور کون ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کا خاصہ ہے۔ کہ پہلے گمنامی کی حالت میں شوشہ چھوڑ دینا اور پھر دوسری طرف سے زیادہ پڑنے پر مجبوراً ظاہر ہونا۔ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ دوسرے سلسلہ مضامین میں بھی آپ کا یہی وطیرہ اخباری دنیا میں ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ کہئے کیسی کہی؟

... پنہاں چشم بینا دیکھ لیتی ہے

زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

آپ خواہ مخواہ اپنے اپدیشکوں کا بار بار تذکرہ چھیڑ کر انہیں رسوا کیوں کراتے ہیں۔ ان میں ماسوائے شریمان پنڈت ید نکل بھوشن جی کے کون فلاسفر تھا۔ البتہ جیسا کہ پہلے بھی تسلیم کیا جا چکا ہے ٹوٹے پھوٹے اردو نا رسی دان اور ... ضرور تھے۔ پنڈت جی! کیا آپ اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر اور اس اپنے بھگوان کو حاضر ناظر جان کر جس کی یہاں آپ پران پرتشٹھا کرائی۔ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ کے اپدیشکوں نے بجز آریہ سماج کو ... دیگر ہندو جاتی کی رکشا بار کر ... دینے کے آپ کے سناتن دھرم کو ... کیا۔ کیا آپ اپنے اشٹ دیو کرشن کو ... اس صداقت کو جھٹلا سکتے ہیں؟ کہ آپ کے ایک اپدیشک نے بھی ماسوائے شریمان پنڈت ید نکل بھوشن جی کے جن کا ... میسر ... میں ہندو جاتی کا ... ہونے کے کارن بڑی بھاری عزت ہے۔ آپ کو کوئی دھرم سرمن دیا۔ نہیں دیا ... دیا۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ جو کہ ڈنکے کی چوٹ سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ پس ... اندریں حالات آپ کا جلسہ اکارتھ نہیں گیا۔ یا محض آریہ سماجیوں کو گالیاں ... کے لئے اپنے غریب انجان دھرم ... اور لمبیوں کی پاکٹیں خالی کرائی تھیں ... صاحب! آپ کو اپنی پوزیشن صاف کرنی پڑے گی۔ اور اگر آپ کا جلسہ محض ... سوامی دیانند اور آریہ سماجیوں کو ... سنانے کے لئے ہوتا ہے۔ تو مبارک ہو ... کو یہ وطیرہ۔ محسن کشی کرتے جاؤ۔ اور ... دکشنا کر کو سے جاؤ۔ کیا ہوا جو آپ خود ... کے کارن آریہ سماج کے احسانوں کو ... کوئی ذی عقل ہندو تو اس سے انکار نہیں ... سکتا۔ کوسو خوب کوسو! اور کر تگھنتا ... باپ کے بھاگی بنو۔ ... پیسے ہے فکر مرہم کی اسے قائل ... پر بھور کشا کرے یہ گھاؤ اچھا ہو ... آپ نے ہمارے اپدیشکوں کو ... اور کمہار وغیرہ ہونے کا طعنہ دیا ہے ... جی! آریہ سماج تو درن بیوستھا کو جنم ... مانتا ہی نہیں ہے۔ اور نہ کسی کے ... پیدائش کبھی برہمن ہونے کی ... دیکھی ہے۔ تو پھر یہ آپ کا ایک ... ہے۔ جس کو آپ خود ظاہر کر رہے ہیں ... لئے تو جو ددان۔ وید ... میں پورا ہے۔ وہی پنڈت ہے ...

آپ نے کبھی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھا
... ... لیشیا پتر دل
ہے۔ آپ نے بیت سے پیدا ہو کر بھی پیدا ہو گئے
... [illegible] ... ہوئے نہ صرف
... [illegible] ... سے جا پڑے
پنڈت جی ... اپنے رشتہ ... سے جا ملے
... [illegible] ... ہیں

ایک اور بات جس پر ہمارے ... بات
... [illegible] ... ہیں
بلکہ بہت ... بھگوان کرشن کی ... صرف
... بھگوان کی ... ہے
... صاحب ... بھگوان کرشن
... [illegible] ... نہیں جانتے
... [illegible] ...
... [illegible] ... اور دنیا کر
... [illegible] ... سبق ... کر
... آپ کے کرشن کو ... بھگوان
... جس کے لئے آپ کے ... مطابق
... [illegible] ... ہو جائیں
... [illegible] ... سے شادی کی۔ اور ... بھی
... [illegible] ... اخلاق ... صحی
... سے آپ کے دھرم ... ہے
... بھگوان کرشن چندر ...
... [illegible] ... شادی۔ جیتندری۔

وید پاٹھی۔ اور دنیا کو زہر کرم اور ایشور بھگتی
کا سمرن دیئے ذوالقعا۔ اگر یہی عذر ہے۔
تو آپ کا کرشن آپ کو مبارک۔ ہمارا کرشن
ہمیں مبارک ؛

پنڈت جی ویدوں میں کرشن کا تذکرہ
ہونا ظاہر فرماتے ہیں۔ گویا وید بھگوان کرشن
چندر کے بھی بعد لکھے گئے۔ بریں عقل و
دانش بباید گریست۔ جن کو یہ بھی معلوم نہ
ہو کہ اقتدر وید میں کتنے ہوئے ہیں یا وید یا سے
اندر شلوک ہو سکتے ہیں یا منتر۔ کیا کوئی صاحب
علم کہہ سکتا ہے۔ کہ انہوں نے کبھی وید بھگوان
کی شکل تک بھی دیکھی ہے اور تس پر بھی نہ
اپنے آپ کو سناتن دھرم کا آنریری ایڈیٹر
سمجھ بیٹھے ہوں۔ تو ان پڑھ جنتا کا تو خدا ہی
حافظ ہے۔ ویدہ پر ... وید آدی سرشٹی
میں بطور ایشوری گیان نازل ہوئے۔ ان میں
کسی کے حالات زندگی کا ذکر نہیں ہو
سکتا ؛

جناب ... صاحب کے متعلق میں
اپنے پچھلے مضمون میں کافی روشنی ڈال چکا
ہوں۔ اگر کسی ایک بھی نقطہ کو پنڈت جی نے
جھٹلایا۔ تو دیکھا جائے گا۔ خوامخواہ ایک
معزز ہستی کو ... کی ... ہیں

گھسیٹنا بعید از عقل سندی ہے اور بس ؛
پنڈت جی اب خود ہی پینترے بدلنے
لگے۔ پہلا مضمون دیکھئے صاف لکھا ہے
کہ مقامی افسران کے پاس چٹ لکھ کر بھیجی
اور جب ہماری طرف سے چیلنج کیا گیا۔
کہ چٹ چھپوا دیئے یا پیش کیجئے۔ تو جھٹ
مہاشہ ... جی آریہ کا نام زبردستی گھسیٹا
جی تم ہی اپنے دونوں مضمونوں کو جھٹلا
رہے ہو۔ پہلے یہ تو بتلایئے آپ کے کس
مضمون پر اعتبار کیا جاوے۔ یا یہ
پبلک میں صاف اعلان کردو۔ کہ ایک
میں دروغ بیانی سے کام لیا گیا۔ اب آپ
نکل نہیں سکتے ؎

کیا مزا جو غیر صداقت کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

کیا اپنے دھرم ایڈیشنگ ہونے کا تو خیال
رکھو ایا کرو۔ ایسی دروغ بیانیوں سے کہیں
دھرم پھیلا کرتے ہیں ؛
پنڈت جی پر پورانک دھرم کا بھوت
اس قدر سوار ہے۔ اور سارا سماج سے اس
قدر پریشان نظر آتے ہیں۔ رکاری آریہ سماجی
تو انہیں سچا دکھلائی ہی نہیں دیتا۔ ذرا آپ کا
اخلاق ملاحظہ ہو۔ نہ مطلب نہ واسطہ نہ

غرض۔ محض اس لئے کہ شیری ماسٹر دھرم ستر
جو فی الواقعی دھرم کی مورتی ہیں۔ آریہ سماجی
واقع ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہر حقیقت پسند کو ویدک
دھرمی ہونا پڑتا ہے۔ ان کا تذکرہ کرتے
ہوئے بجائے دھرم ستر کے دھرم شتر و کا
خطاب لکھ مارا۔ کیا یہ بدزبانی نہیں ؟ لکھا کہ
"لیکن ہمتہ صاحب نے مجبور ہو کر ماسٹر
دھرم ستر کا جی کو دھرم شتر و کہا جاوے۔
نام لیا۔ چونکہ کٹر آریہ سماجی ہیں۔ جو شخص
محض اپنے سے اختلاف رائے رکھنے والے
کو سودہ المزام ٹھیرا سکتے ہیں۔ انکی ذہنیت
کا خدا ہی حافظ ہے۔ پرماتما انہیں صبر و تحمل
عطا فرما دیں ؛
پنڈت جی نے اس بات پر بہت زور دیا
ہے کہ اپنا مطلب سادھنے کے لئے آریہ
سماجی جھوٹ بول لیں۔ تو کوئی ہرج نہیں
ہے۔ گمنام اخبار ... ۱۹۱۶ء کا حوالہ بھی
دیا ہے۔ جو ہمارے لئے پرمانک نہیں ہو سکتا
مگر حضرت آپ برہما وشنو شو لیجئے بیتوں
پر شیو رسول کر کہاں سے جاویں گے جنہوں
نے بستعدد بار جھوٹ بولا۔ اور جن کے
افسانوں سے آپ کی دھرم پستکیں (پوران)
بھرے پڑے ہیں۔ اگر آپ کو شوق ہو۔ تو
پرمان دیئے جا سکتے ہیں ؛
سب سے زیادہ لطف کی جو بات
پنڈت جی نے فرمائی ہے۔ وہ ہے عدالت
میں دعوی کرنے کی دھمکی ؛
آپ یہ شوق پورا کرنا چاہتے ہیں۔
تو آپ کو کوئی منع نہیں کرتا۔ لیکن سوچ

لیں۔ ایسا نہ ہو کہ عدالت کی مثل پر پورانوں کے راز آئیں۔ اور آپ کو دست تاسّف ملنا پڑے :

پھر آپ نے جو جو آکشیپ مہرشی سوامی دیانند جی کی جیونی پر کئے ہیں۔ کیا وہ کسی آریہ سماج کی پرمانک پُستک سے ثابت کر سکتے ہو؟ اور کیا آپ کو ان کے لئے عدالت میں گھسیٹا نہیں جا سکتا لیکن ہم اسے نہایت ہی شرمناک طریقہ خیال کرتے ہیں۔ یہ آپ کو ہی مبارک رہے :

رنگون (برما) میں ویدک وواہ۔۔ پنڈت بیلی رام بیننگ، ہوبن داروں کی سپتری کا وواہ ۶ جولائی کو بڑی دھوم دھام سے پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ اس موقعہ پر مہمان رنگون اور مانڈلے سے شریک ہوئے۔ پنڈت بیلی رام جی کی طرف سے اس شبھ اوسر پر ۱۰۱ روپیہ اور ور کی طرف سے ۶ سو روپے مختلف ساماجک فنڈوں کو دان دیا گیا اور پنڈت بیلی رام نے ۱۰۰ روپیہ رنگون آریہ سماج کو مندر فنڈ میں دینے کا وعدہ کیا۔ ور مرحوم لالہ دیوان چند کے سپتر کھتا ز اسی ہیں اور بڑے ہونہار ہیں :(رام رکھا منتری)

ساماجک جگت

آریہ سماج سری نگر کا وارشک اُتسو

آریہ سماج حضوری باغ سرینگر کشمیر کا چالیسواں وارشک اُتسو بتاریخ ۲۰۔ اگست لغایت ۲۸۔ اگست مطابق ۵ لغایت ۱۳ بھادوں ہونا نشچت ہوا ہے۔ سب سجن پرشوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اُتسو پر درشن دے کر آتم لابھ اور ست سنگ سے لابھ اٹھاویں۔ اور ساتھ ہی شری سوامی سرودانند جی و شری سوامی ستیانند جی مہاراج سے پرارتھنا ہے۔ کہ اُتسو کے نزدیک درشن دینے کی کرپا کریں :

(بخشی امرناتھ ویدمنتری آریہ سماج سرینگر حضوری باغ کشمیر)

آریہ سماج کوٹلی کا چناؤ۔

پردھان لالہ دیوراج جی۔ اُپ پردھان لالہ رام ھیجا جی۔ منتری بال مکند۔ اُپ منتری لالہ رام لال جی۔ کوشادھکش لالہ بھگت رام جی۔ پستکادھکش لالہ لکھمی چند جی ٹیلر ماسٹر سٹور کیپر لالہ سنت رام جی گھڑی ساز۔ (بال مکند گپتا منتری آریہ سماج کوٹلی ضلع میرپور) :

آریہ سماج شملہ کے سماچار۔

(۱) ۱۲۔ اور ۱۶ جولائی کو شریمان لالہ ٹیک چند جی کے گھر پر پریوارک ستسنگ ہوئی۔ جس میں بہت سے آریہ بھائیوں نے حصہ لیا۔ شری سوامی ستیہ آنند جی اور پنڈت ندیانند جی کے ایشور بھگتی پر اپدیش ہوئے اور مہاشہ گردھاری لال کے سُندر بھجن ہوئے :

(۲) اکھل بھارتیہ دلت اُدّھار سمیتی مورخہ ۱۷ جولائی کو سایہ کال ستسنگ کے بعد شری یُت راجہ نریندر ناتھ کی صدارت میں بڑے سمارُوہ سے ہوا۔ جس میں شری پنڈت وشوبندھو جی ایم اے۔ ایم او ایل۔ پنڈت ودیانند جی مہاشہ رام گوپال جی اور مہاشہ لچھمن سنگھ جی

بالمیکی نے پرتھاو شالی وکھیان ہوئے۔ سوپچھے راجا پیلٹ کا بڑے زور سے سواگت کیا گیا :

(۳) ۲۲ جولائی کو پنڈت ننشی رام جی کے گھر میں اُن کے پتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ جس میں سماج کے کئی سبھاسد شامل ہوئے اور سماج کو دان ملا :

(۴) شملہ سماج کے پرم بھگت شری پنڈت ستیانند جی کا اردھ شتابدی کے سنبندھ میں میلا دیکھا۔ کھولی۔ تپ کی بھیر آدی استھانوں میں سرگرمی سے پرچار ہوا :

(۵) ۱۲ جولائی کو لالہ حقیقت رائے جی کے مکان پر نامکرن سنسکار کی آریہ دیویوں کا ہفتہ واری ست سنگ ہوا۔ جس میں شری سوامی برہمانند جی آچاریہ گورکل جھجر کا سُندر اپدیش ہوا۔ اچھا پربھاو رہا :

(ٹیک چند منتری آریہ سماج)

آریہ سماج صوبہ بہار و اڑیسہ میں

تعلیم اور تبلیغ کے لئے پہلا ٹرسٹ ڈیڈ

سورگیہ شریمان بابو بسنت لعل صاحب زمیندار و رئیس اعظم ڈاک خانہ خسرو ضلع

پٹنہ کے خاندان سری بابو رگھو نندن پرشاد صاحب نے اپنی کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ جس کی خالص آمدنی تخمیناً پانچ ہزار روپیہ سالانہ ہو گی۔ متعلقہ مندر یدیا سندر پاٹھشالہ۔ مندر ید یا سندر کنیا پاٹھشالہ۔ آریہ سماج۔ آریہ پرتی ندھی سبھا بہار کے لئے بنام

(۱) بابو رگھو نندن پرشاد رائے بہادر (۲) برج نندن سنگھ اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر (۳) مسٹر رام بہادر بار ایٹ لاء (۴) ڈاکٹر رام لکھن اسسٹنٹ سرجن (۵) بابو پیشور پرشاد ورما ایڈووکیٹ ٹرسٹیان بذریعہ ٹرسٹ ڈیڈ مصدقہ رجسٹری مرقومہ تاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء ٹرسٹ کر دیا۔ جس پر ٹرسٹیان موصوفین تا بعض داخل ہو گئے لہٰذا تمام آریہ اخبارات سے گذارش ہے کہ مضمون ہذا اپنے اخباروں میں شائع فرما کر ایک پرچہ شری بابو رگھو نندن پرشاد صاحب آریہ منزل شاکی نہ خسرو پور ضلع پٹنہ کے پتے روانہ فرما کر موقع ادائے شکریہ کا دیں۔

(ڈاکٹر رام کرشن پرشاد پردھان آریہ سماج خسرو پور ضلع پٹنہ)

آریہ سماج رنگون کو بچاؤ۔ آریہ سماج رنگون نے جس کا ہوا اور اس وسیع اور شاندار آریہ سماج مندر اور دھرم شالہ کی عمارت کو تعمیر کیا تھا جنتا نے اس کی اور اتنا دھیان نہیں دیا جتنا کہ دینا چاہئے تھا۔ بھارت ورش کی تقریباً تمام آریہ سبھائیں برہم دیش سے لابھ اٹھاتی رہی ہیں۔ اور برہما کے سوبھاگیہ سے برائیت ہے کہ اس نے اپنی شکتی سے باہر ان سب کی سہائتا کی ہے۔ لیکن اس آڑے وقت میں جبکہ آریہ سماج مندر اور دھرم شالہ کی عمارت ادھوری پڑی ہے آریہ جنتا نے اس کی سہائتا نہیں کی۔ جتنی سہائتا آج تک ملی ہے اس میں سے کچھ NON ARYAS سے ملی ہے۔ اس وقت تک تقریباً ۶۲۰۰۰ روپیہ لگ چکا ہے۔ جس میں سے صرف ۳۷۰۰۰ روپیہ اکٹھا ہوا ہے۔ باقی ۲۵۰۰۰ روپیہ ٹھیکیدار کا دینا باقی ہے۔ آریہ سماج رنگون کی بلڈنگ کمیٹی نے اپنی چند ایک SISTER سماجوں کو ایک ایک روپیہ والی رسیدیں ارسال کی ہیں۔ امید ہے کہ وہ بہت جلد ان رسیدوں کا دھن جلد اکٹھا کر کے آریہ سماج رنگون کو اپنا احسان مند بنائیں گی۔ اس کے سوا سرو سادھارن اور آریہ جنتا سے عموماً درخواست ہے کہ وہ اپنا حصہ جو کچھ بھی وہ مناسب سمجھیں۔ سیدھا پردھان آریہ سماج رنگون یا اپنی اپنی سماجوں کی معرفت بھیج کر کرتارتھ کریں۔ آریہ سماج رنگون کی جڑھ کو مضبوط کرنا برہما دیش میں ویدک دھرم کے پرچار کو سدیو کے لئے سورکشت کرنا ہے اس واسطے ہر آریہ پرش و استری کا فرض ہے کہ وہ اپنے مقصد کھانا بچا کر بھی اس کی سہائتا کرے۔ آریہ اخبارات سے پرارتھنا ہے کہ وہ اپنے کالموں میں اس اپیل کو استھان دے کر کرتارتھ کریں۔ (رام رکھا منتری بلڈنگ کمیٹی آریہ سماج رنگون)

آریہ سماج میرپور کے سماچار

لالہ مدن چند شاہ جی کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ انتم سنسکار پوری ویدک ریتی سے ان کے سپتر لالہ پشاوری شاہ نے کرایا۔

(۲) آریہ سماج میرپور کے سپتاہک ست سنگ میں بھائی پرمانند کی دھرم پتنی اور شری مہاراجہ سر نار سنگھ جی مہاراج کی مرتیو پر اظہار افسوس و ہمدردی کے رزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۳) ۱۷ جولائی کو دلت ادھار ڈے پوری شان سے منایا گیا۔ دلت جاتیاں کس طرح جذب ہو سکتی ہیں۔ اس پر راقم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد شریمتی دیوی دتا جی نے ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ اور مہاشہ ہرچند جی کے بھجن ہوئے۔

خاتمہ پر دلتوں کے ہاتھ سے کڑاہ پرشاد

دنیا کے ہر فرقے نے اپنی پسندیدگی ظاہر کی

دنیا کے ہر فرقہ اور قوم کے لوگوں نے اسی بات پر اتفاق کر لیا ہے۔ کہ آتنک نگرہ گولیاں قبض و بدہضمی خون اور منی کی خرابی۔ جریان۔ احتلام رقت منی اور دیگر امراض مخصوصہ کی خرابی کو دور کرنے میں لاثانی ہیں۔ آپ بھی فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیاں چار روپے۔

صحت و تندرستی کی لوٹ کتاب سکام شاستر بالکل مفت منگوا کر مطالعہ فرماویں۔

وید شاستر جام نگر کاٹھیاواڑ

پنجاب ایجنٹ لالہ بھگت رام ویدیا بلڈنگ شاستر شری منڈی لاہور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

۲۲

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بلا پیشگی ریل کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد یا قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی۔

SULEMAN UMER & CO. KARACHI

پورا سٹ خریدنے پر ۱/۴ قیمت اور آریہ ڈائری ۱۹۳۲ء سنہری جلد والی مفت!

پنجاب کا ہتیا کانڈ یا پنجاب بیتی

یعنی پنجاب میں مارشل لاء کے ظلم و ستم کا ہوشربا فسانہ۔ چھوٹی چھوٹی درد ناک کہانیاں ہیں۔ مارشل لاء کا نام لیتے ہی بدن تھرا اٹھتا ہے۔ ان واقعات کا بھولنا ناممکن ہے آنے والی نسلیں ان جاں سوز واقعات کو پڑھ کر ان سے سبق لیں گی پیرایہ نہایت دلچسپ ہے۔ کتاب کس قدر زبردست ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگ سکتا ہے۔ کہ تیسری مرتبہ چھپی ہے اور اس کے مصنف ڈاکٹر ستیہ پال جی ایم بی۔ بی ایس فخر پنجاب ہیں قیمت اردو ۱۲ ہندی میں سنہری جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

سوراجیہ کی جنگ ممالک غیر میں

ہنگری کوریا۔ مصر اور آئرلینڈ وغیرہ ممالک نے کس طرح غلامی کی زنجیریں توڑ کر سوراجیہ حاصل کیا آزادی کی جدوجہد میں کیا کیا مصیبتیں اٹھانی پڑیں؟ اور ہندوستان کس طرح آزاد ہو سکتا ہے۔ یہ تمام دلچسپ دلکش اور دل نواز داستان اس اردو کتاب میں بیان کی گئی ہے۔ ہر ایک ہندوستانی کو اس مفید کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ قومی سکولوں میں یہ کتاب بطور کورس پڑھائی جاتی ہے۔ قیمت اردو میں صرف آٹھ آنے۔

حیرت انگیز رعایت ۳۱ اگست تک رہیگی

ایک سٹ ضرور منگوائیے

غدر ۱۸۵۷ء

اردو زبان میں بالکل نئی کتاب ہے۔ غدر ۱۸۵۷ء کے حالات سننے کے لئے لوگ بوڑھے آدمیوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ مگر اس قدر مفصل حالات وہ بھی نہیں سنا سکتے۔ جتنے دلچسپ اور حلاویز سنسنی خیز اور ہوشربا حالات اس میں درج ہیں۔ اس سے بہتر غدر کے حالات آپ نے آج تک نہ پڑھے ہونگے۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے (سہلہ)

شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ اور سرسوتی آشرم لاہور ...

تقسیم کرایا گیا۔ جس کو سب بھائیوں نے گرہن کیا :

(۴) آریہ استری سماج کا سالانہ چناؤ :-

شریمتی سیتا دیوی جی ہیڈ ادھیاپکہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ پردہان۔ شریمتی سرلا دیوی جی ہیڈ ادھیاپکہ سیٹرٹ کنیا پاٹھ شالہ منتری۔ شریمتی دتّیا دیوی جی سپتری لالہ کرم چند وکیل اپ منتری۔ شریمتی دتّیا دیوی جی سپتری مہاشہ ٹھاکر داس جی خزانچی +

استری سماج استریوں کے اندر پُوری لگن سے پرچار کر رہی ہے :

(۵) مہاشہ مہر چند جی کے بھجن ۳۱ ہاڑ و کیم ساون کی رات کو سماج مندر میں ہوتے رہے :

(کرم چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور) :

آریہ سماج رسال پور کے سماچار

۱۰ جون کو آریہ سماج مندر کے سامنے مہاشہ دیوان چند جی پردہان آریہ سماج کو ان کی تبدیلی ہونے پر زیر صدارت ذات صاحب لالہ فقیر چند جی آنریری مجسٹریٹ الوداعی پارٹی دی گئی۔ پارٹی میں رسال پور کے تمام ہندو شامل تھے۔ مہاشہ جی کو ستیارتھ پرکاش سودیشی رومال میں باندھ کر بطور تحفہ دی گئی۔ اور دوسرے دن فوٹو لی گئی :

۱۷ جون سے ۲۴ جون تک ایک ہفتہ ہر روز رات کو آریہ سماج مندر کے سامنے کھلے میدان میں شری یُت پنڈت تیرتھ رام جی آریہ اپدیشک و شری پنڈت آتم دیو جی مجینک کے منوہر اپدیش اور بھجن ہوتے رہے۔ حاضری بہت زیادہ ہوتی تھی :

۲۶ جون رات کو ڈاکٹر شانتی رام جی کے گھر ہون ہوا ڈاکٹر جی نے حاضرین کا بوتری سے ستکار کیا گیا۔ ہون کے بعد اسی جگہ انترنگ سبھا کی میٹنگ ہوئی :

(۱) جس میں سروسمتی سے مہاشہ پریم داس جی اکونٹنٹ آریہ سماج کے پردہان چنے گئے :

(۲) شری پرچنیہ مہاتما ہنس راج جی کو ان کی آنکھ کا آپریشن کامیاب ہونے پر مبارک باد دی گئی :

(ڈاکٹر سنتی رام منتری) :

بشناہ میں راجپوتوں کا شاندار جلسہ

بتاریخ ۲۶-۲۷ ہاڑھ آریہ سماج بشناہ کے پربندھ سے بشناہ و چک اتبار میں راجپوتوں کا جلسہ منایا گیا جلسہ میں پنڈت پورن چند جی اپدیشک۔ ڈاکٹر شوراں جی۔ چودھری لچھمن دت جی۔ پنڈت دیودت جی۔ مہاشہ دیش راج جی۔ مہاشہ ستت رام جی مجینک اور آریہ سماج جموں کے منتری مہاشہ اننت رام جی پدھارے تھے۔ نگر کیرتن کا جلوس مورخہ ۲۶ ہاڑھ شام کو نکالا گیا۔ جس میں مہاشہ دیش راج و مہاشہ ستت رام جی بھجنیکوں نے اپنے رسیلے بھجنوں سے نگر نواسیوں کو آنندت کیا۔ ۲۷ ہاڑھ کو صبح ۱۰ بجے سے ۴ بجے شام تک چک اتبار میں اور رات ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک پھر بشناہ میں جلسہ [illegible]

دیش راج جی کے بھجن ہوئے۔ جلسہ میں راجپوتوں کی کافی حاضری ہونے کے علاوہ دیگر شردھالو آریہ بھائی مہاجن اور براہمن آدمی بھی بہت شامل تھے۔ راجپوت سبھا کے پریزیڈنٹ ٹھاکر روشن ناک سنگھ جی سکنہ گرنڈلی۔ ٹھاکر سوجیت سنگھ جی سابق سکرٹری امر سبھا جموں۔ ٹھاکر سدن رام جی سکنہ بیاس پور پرلا۔ چودھری نانک سنگھ جی نمبردار سمالڑہ۔ چودھری اونکار سنگھ نمبردار پہرڑ۔ چودھری اندر سنگھ جی سکنہ سیلہڑ۔ چودھری دلیپ سنگھ نمبردار نوگران۔ اور ٹھاکر سادل سنگھ جی ایادی راجپوتوں نے اپنی برادری کی اُنتی کے وسائل پر وچار کر کے نتیجہ کیا کہ اسا ماہ کا رتک میں راجپوتوں کا ایک بڑا بھاری جلسہ رکھا جاوے۔ جس میں راجپوتوں کی موجودہ رسم و رواج میں تبدیلی اور کئی ایک کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے اپاؤ سوچے جاویں اسی جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے آریہ پرتی ندھی

سبھا کے اپدیشک شریمان پنڈت پورن چند جی و ڈاکٹر شوراں جی نے گرمی کے موسم میں کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے راجپوتوں کے ہر گراموں میں سوچنا کی۔ اور ان کے کئی گراموں میں گھوم گھوم کر پرچار کر کے راجپوتوں کو اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے پریرت کیا۔ (منتری آریہ سماج بشناہ ریاست جموں)

"ستیہ وادی" کا خاص نمبر

"ستیہ وادی" شکارپور کا خاص نمبر جولائی کی بجائے ۱۵ اگست کو نکلے گا۔ پانچ ہزار کاپی سندھی اور پانچ ہی ہزار انگریزی کی نکالیں گی۔ مستر منڈل سے پرارتھنا کی گئی ہے کہ آپ کے مضامین نظم و نثر جلد ارسال کریں۔ اشتہار دینے والی فرموں کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور اپنے اشتہار "ستیہ وادی" میں شائع کرانے کے لئے جلد خط و کتابت کرنی چاہئے۔ اس کے بعد ۱۴ اگست کو جنم اشٹمی کے

سواستھ رکھشا

خوراک کیسی کھانی چاہیے؟

دھرم ارتھ۔ کام۔ موکش کی پراپتی کے لئے اچھی صحت کی ضرورت ہے۔ مغربی ممالک کے لوگوں کی صحت مشرقی لوگوں کی نسبت اچھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ علم صحت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور اس کے اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔ مغربی ممالک کے عالم لوگ ہمیشہ اسی کھوج میں لگے رہتے ہیں۔ اور جن چیزوں کو وہ عوام کے لئے مفید سمجھتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً عوام کی توجہ اُن کی طرف دلاتے رہتے ہیں اس کے ٹھیک خلاف ہمارے ہاں کی حالت ہے ہمیں نہ اپنی صحت کی فکر ہے۔ اور نہ دنت کی۔ خواہ کیسی ہی مفید مطلب باتیں کیوں نہ بتائی جائیں۔ بہت کم ایسے لوگ ہیں۔ جو انہیں عمل میں لانے کی پرواہ کرتے ہیں۔ اگر بھارت دن بدن تنزل کی طرف جانے کی بجائے اپنی صحت کو قائم رکھنا چاہتا ہے۔ تو اسے اپنے بھوجن کا دھیان رکھنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے۔ کہ اس میں طاقت دینے والے اوصاف کا ابھاؤ تو نہیں۔ اس بات کا ہی دھیان رکھنے سے ہم صحت میں بہت جلد ترقی کر سکتے ہیں۔ انسان کی صحت کے لئے ذیل کی اشیاء کی زیادہ تر ضرورت ہوتی ہے:

(۱) کاربوہائیڈریٹز (CORBOHYD-RATES) (۲) چربی (FATS) (۳) پروٹین (PROTEIN) (۴) نمک (SALTS) اور (۵) پانی (WATER)

یہ پانچوں اشیاء کیا ہیں؟ خوراک میں ان کی موجودگی کا کیسے پتہ لگایا جائے؟ ان دونوں سوالات کے جواب پر ذیل کی سطور بخوبی روشنی ڈالیں گی؟

(۱) کاربوہائیڈریٹس کے ذریعہ جسم میں چستی پیدا ہوتی ہے۔ اور کھانا مزے دار معلوم ہوتا ہے۔ شکر اور کئی قسم کے پھلوں میں یہ چیز پائی جاتی ہے۔ اناجوں میں بھی ان کی موجودگی کافی رہتی ہے۔

(۲) چربی گھی اتیادی میں زیادہ تر پائی جاتی ہے۔

(۳) پروٹینوں سے پٹھے طاقتور ہوتے ہیں اور جسمانی کمیوں کی پورتی ہوتی ہے۔ دودھ اور سبزی میں اس کی بہتات ہوتی ہے۔

(۴) نمک کا کام ہڈیوں کا مضبوط کرنا اور ان کو بڑھانا ہے۔ عام روزانہ استعمال کا نمک ہی یہ کام کرتا اور قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے (۵) پانی۔ رنگ۔ بو اور بعض ذائقہ پانی اچھا ہوتا ہے۔ ان پانچ اشیاء کے علاوہ اس سے زیادہ ضروری اشیاء بھی ہیں۔ جن کی عدم موجودگی جسم بآسانی تمام محسوس کرتا ہے۔ وہ وٹامن VITAMINS ہیں۔ اس کی جانچ کرنے والوں کا کہنا ہے کہ جتنی ضرورت صحت افزائی کے لئے وٹامن کی ہے۔ اتنی مذکورہ بالا پانچ اشیاء کی نہیں ہے۔ ان لوگوں کو تو وٹامن کو جسم کی جان کہنے میں بھی سنکوچ نہیں۔ اب تک چار قسم کی وٹامن کا پتہ لگا ہے۔ مختلف اوصاف کے مطابق ان کو پہچان کے لئے A.B C.D. ان کے نام رکھے گئے ہیں:

قریباً تمام خوردنی اشیاء میں کوئی نہ کوئی وٹامن پایا جاتا ہے۔ چاول اور شکر وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ جن میں اے بی یا سی کوئی بھی وٹامن کافی مقدار میں نہیں پایا جاتا۔ اگر کوئی شخص اپنے کھانے کے لئے دودھ پھل اور تازہ سبزی کو استعمال میں لائیں۔ تو یہ یقین ہے۔ کہ انہیں وٹامن پوری مقدار میں ملتے ہیں:

مفلس بھارت کی بدقسمتی ہے۔ کہ وہ ان وٹامن والی چیزوں کو مہنگا ہونے کی وجہ سے روزانہ استعمال نہیں کر سکتا۔ تاہم جو لوگ دودھ وغیرہ روزانہ استعمال کرتے ہیں ان کے لئے پینے والی چیزوں میں عمدہ پینے والی چیز دودھ پھلوں میں عمدہ پھل آم۔ سبزیوں میں عمدہ سبزی آلو کے متعلق لکھا جاتا ہے:

دودھ جیسی امرت چیز ہستی پر کوئی نہیں۔ آیوروید شاستریوں نے اس کے برابر کوئی طاقت بخش اوشدھی بھی نہیں مانی اور یہ ٹھیک ہے۔ دودھ میں سب قسم کے وٹامن ہوتے ہیں۔ اگر دودھ زیادہ گرم کیا جائے۔ تو تمام وٹامن ضائع ہو جاتے ہیں اس لئے نرم آنچ پر تھوڑی دیر رکھ کر گنگنا دودھ پینا ہی مفید ہوتا ہے:

آلو کھانا اس حالت میں زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جب اس کا اوپر کا چھلکا اتار کر نہ پھینکا جائے۔ کیونکہ وٹامن تو اسی میں ہوتا ہے۔ چھلکا اُتار ڈالنے پر صرف STARCH ہی باقی رہ جاتا ہے۔ بنولی ثالی سبزی میں وٹامن اس مقدار میں موجود رہتا ہے۔ کہ اناج کے وٹامن کی کمی کو بھی پورا کر دیتا ہے۔ سبزی خوروں کو اپنی خوراک کا ½ حصہ سبزی اور شیرہ کھانی چاہیے۔ جن جگہوں کی بڑی خوراک چاول ہو وہاں خوراک کا ½ حصہ سبزی کھانا مفید بتایا گیا ہے۔

آم۔ ایک مضمون نگار نے ایک آیورویدک رسالہ میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستانی پھلوں میں آم سب سے بڑھکر ذائقہ دار ہے۔ پکا آم نہایت طاقت بخش اور اعضاء رئیسہ کو طاقت دینے والا ہے۔ مکھن سے سو گنا (؟) زیادہ اس میں طاقت بخش وصف ہے:

لنڈن کے رسالہ "دی انڈین اینڈ ایسٹرن ڈرگسٹ" کے جون ۱۹۳۲ء کے نمبر میں آم میں وٹامن کی موجودگی پر ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے "آم میں پائے جانے والے وٹامن" پر ایک اعلان ایمپائر مارکٹنگ بورڈ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ تین قسم کے ہندوستانی آم "الفانسو"، "گوا سی جی پیٹل" اور "سیندوریا" کے گودے کا امتحان A C اور D وٹامن جاننے کے لئے کیا گیا۔ الفانسو قسم کا B اور D وٹامن جاننے کے لئے ۱۹۳۱ء میں امتحان کیا گیا تینوں وٹامن جاننے کے لئے باقی دو قسم کے آموں کا صرف ۱۹۳۲ء میں امتحان کیا گیا۔

الفانسو قسم کے گودے میں C وٹامن کا بہت سرچشمہ پایا گیا۔ "گوا سی جی پیٹل" میں اس سے کچھ کم ہے اور سیندوریا میں ان کی نسبت وٹامن کم ہے۔ الفانسو قسم کے (RIND) پر امتحان کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ اس میں کم از کم اتنی ہی وٹامن ہے جتنا اس کے گودے میں۔ تینوں قسم کے گودے میں وٹامن اسی حد تک ہے۔ جتنا ٹماٹر میں پایا جاتا ہے۔ اسی طرح الفانسو قسم دوسری دونوں اقسام سے کچھ اچھی ہی ہے قابل اطمینان، قابل ذکر مقدار میں D وٹامن تینوں قسم سے کسی کے بھی گودے میں نہیں پایا گیا:

آم زیادہ تر ہندوستانی پیداوار ہے ہندوستان کے علاوہ یہ کہیں نہیں پیدا ہوتا اس کی بڑی قدر ہونی چاہیے۔ جن غریب ہندوستانیوں کو مکھن، دودھ وغیرہ زیادہ وٹامن والی قوت بخش چیزیں نصیب نہیں

سستی اشیائے خوردنی میں وٹامن جیسی ضروری چیز نہیں پائی جاتی یا کم پائی جاتی ہے۔ اچھی سستی اشیاء میں آم ہے جس میں وٹامن جیسی جسمانی پرورش کی چیز موجود ہے۔

~ + ~

ہیں۔ ان کے لئے آم نعمت ہے ؛

مذکورہ لنڈنی رسالہ کا اقتباس یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ دودھ اور مکھن ہی کے برابر آم میں وٹامن ہیں۔ آم کی اس خوبی کو دیکھ کر امریکہ کے کچھ حصوں میں آم پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جب تک وہاں کی پیداوار نہ ہونے لگے۔ تب تک ہندوستانی آم کی قیمت کا اندازہ اور اس کی ضرورت کا احساس کیا جا رہا ہے۔ اس سال غیر ممالک میں آم زیادہ مقدار میں بھیجنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اگر انہیں یہ تجویز کامیاب ہوئی۔ تو ضرور ہی اس کا اثر ہندوستانی آم کے بازار پر پڑے بنا نہ رہے گا ؛

اس سے ثابت ہے کہ آم کا کھانا پرورش کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جن سمولی

ओ३म्

कृण्वन्तो वि-श्वमार्य्यम्

प्रकाश लाहौर

The PRAKASH LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ممالک غیر سے ۶

فی پرچہ ۱/

نمبر ۳۰

قیمت سالانہ چار روپے

ششماہی ۲/۴

جلد ۲۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

SUNDAY 7 AUG 1932 { اتوار ۲۴ ساون سمت ۱۹۸۹ مطابق ۷ اگست ۱۹۳۲ء { دیانند آبد ۱۰۸

وید امرت

بل داتا سے بل کی پرارتھنا

बलं धेहि तनषु नो बल मिन्द्रानलुत्सनः। बलं तोकाय तनयाय जीवसेत्वंहि बलदा ग्रसि॥ ऋ० ३।५३।१८॥

"ہے اندر! ہمارے تن ہیں بل دو۔ ہمارے ہیل آدی پشوؤں کو بل دو۔ ہمارے پتر پوتر کو بل دو سکھ پوروک جینے کے لئے۔ آپ ہی بل داتا ہو"

سکھ پوروک جینے کے لئے بل کی آدشیکتا ہے۔ بل ہین کو جینے نہیں دیا جاتا۔ کوئی ادھکا نہیں جو اٹھتا ہے۔ اسے ٹھوکر لگا کر پرے ہٹا دیتا ہے۔ بل ہین راستے کا کنکر ہے۔ جو ہر ایک کی جوتی کی ٹھوکر کھانے کے لئے ہے۔ ویکتیوں کے لئے ہی نہیں۔ جاتیوں کے سنگھ کا جیون بھی بل سے ہی ہے۔ بلوان جاتیاں جیتی ہیں، اور شان سے جیتی ہیں۔ بل ہین جاتیاں سنسار سے اس طرح غائب ہوتی ہیں۔ کہ اتہاس کے پرشٹ بھی آخر ان کا پتہ نہیں دے سکتے۔ ان کا نام صفحہ ہستی سے مٹ جاتا ہے اور ہمیشہ کے لئے مٹ جاتا ہے۔ جیون کے لئے ایسی جو آدشیک چیز بل ہے وہ کہاں سے ملے وید منتر پر وچار کرو۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ پرماتما بل کا بھنڈار ہی نہیں۔ بل داتا بھی ہیں۔ پرماتما کے بنا نہ کہیں بل ہے نہ بل سکتا ہے۔ اس لئے جو پرانی یا جاتیاں بل چاہتی ہیں۔ انہیں پرماتما سے ہی مانگنا چاہئے۔ یہ وید کا آدیش ہے۔ نشٹ صرف پاشوک بل کو ہی ضرورت نہیں۔ یہ بل جب اس کے ساتھ آتمک بل نہ ہو۔ جیون کو دکھ سے بچا دیتا ہے۔ پاشوک بل دوسروں کا ادھکار چھینتا ہے۔ کمزوروں کو ستانے میں اپنے جوہر دکھاتا ہے۔ ابلاؤں پر اتیا چار کرنے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ سب کام پاپ آگار ہیں جو کیلنے والے ہیں۔ جہاں جیون کا ناش ہو جاتا ہے۔ اتنی رکشا کے لئے ہاں بل کی ضرورت ہے۔ اپنے مال کو آفتوں سے بچانے کے لئے یہ آدشیک ہے۔ اس سے بڑھ کر دین دکھیاؤں کی سہائتا کے لئے یہ بہت اپیوگی ہے۔ لیکن اس کا ایسا ہی پریوگ اسی اوستھا میں ہوگا۔ جب اچیت پریوگ درشانے والا آتمک بل پراپت ہو آتمک بل ہی ہے۔ جو منش کے جیون کو بنانے والا ہے۔ اس سے منش اپنی شکتی اور پرماتما کے سوروپ کو سمجھ کر پتھ سے وچلت نہیں ہوتا۔ اپنا جیون بھی بناتا ہے۔ اور اس اپنے شبھ جیون کی سگندھی سے اپنے ارد گرد کے مانو جگت کو بھی سگندھت کر دیتا ہے۔ مانو جگت کے بل کی رکشا دینے والے پشو ہیں۔ ان۔ وغیرہ۔ گھی آدی کے پیدا کرنے والے بھی یہی ہیں جن پداتھوں سے منش تن بلوان ہوتا ہے۔ پشو کمزور ہونگے۔ تو وہ بل والے پدارتھ پریاپت مقدار میں پیدا نہ کر سکیں گے۔ بلوان ہونگے۔ تو بھاری مقدار میں اپیوگی پدارتھ پیدا کریں گے۔ اس لئے اپنے ہی لئے بل کی پرارتھنا نہ کرکے پرماتما کا اپدیش ہے۔ کہ پشوؤں کے لئے بھی بل کی پرارتھنا کرنی چاہئے۔ پھر پتر پوتر آدی کے لئے بل کی پرارتھنا ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ ماتا پتا سنتان کے بھاری شبھ چنتک ہوتے ہیں جتنا ہت چنتن انہیں اپنی سنتان کے لئے ہوتا ہے۔ اور کسی کے لئے نہیں۔ کوئی منش نہیں چاہتا کہ مجھ سے کوئی بڑا ہو جائے۔ پرنتو سنتان کے لئے ہر کسی کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ مجھ سے بڑا ہو۔ جب بل اچھی وستو ہے۔ اور ماتا پتا اپنے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔ تو پتر پوتر آدی کے لئے بل کی پرارتھنا سوبھاوک ہی ہے۔ ماں کی ایک ماترا کا منشا یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کی سنتان بل وان ہو کر جہاں اپنی رکشا کرے۔ وہاں دیئوں کی رکشا کرکے یشسوی ہو۔

(اودم مشم)

وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی سے پرکاشت

سوادھیائے کے ہندی میں اُتم گرنتھ

ویدک ونے

قیمت بغیر جلد عہ/ مجلد دو روپے

مالہ ویدک آدیہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان شری یان نارائن سوامی جی مہاراج اس پستک کے وشے میں لکھتے ہیں :-
"شری پنڈت دیو شرما آچاریہ گوروکل کانگڑی رچیت اپدیش پستک کو دیو پانت میں نے پڑھا۔ پنڈت جی کی اچھا ہے۔ کہ ورش کے پرتیک دن کی پرتھک پرتھک پراتھنا بیٹے منتروں کے آدھار پر تیار کر دیویں۔ پستک بہت اور گرہستھ رتوؤں کے لئے ہے۔ پراتھنا کے لئے جو جو منتر چھانٹے ہیں۔ وہ بڑے اُپیوگی ہیں۔ اور اُن کے آدھار پر جو ہنستے (پراتھنا) لکھی ہوئی ہے وہ شریشٹھ اور ہردیہ گراہی ہے۔ پستک اپنے ڈھنگ کی نرالی ہے۔ اور ڈھنگ نرناریوں کو اس کا سوادھیائے اور اس کے انوکول آچرن کر کے لابھ اٹھانا چاہئے۔ پستک کی چھپائی، کاغذ تتھا ظاہری شکل و صورت سبھی اچھے ہیں۔"
شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ شری یُت گنگا پرساد جی ایم اے چیف جج ٹہری تتھا آریہ سماج کے انیہ کئی مہانو بھاوؤں نے بھی اس پستک کی بڑی پرشنسا کی ہے ؛

تیاگ کی بھاونا

لیکھک ویدیا اپادھیائے شری یُت دھرم دیو جی ودیا النکار۔
اس پستک میں رگوید کے ۱۰ ویں منڈل کے ۱۰۷ تتھا ۱۱۷ سوکتوں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ اسے پاٹھک سویم پڑھ کر انوبھو کر سکتے ہیں۔ ان سوکتوں میں ویدک دھرم کے آدھار بھوت سدھانت تیاگ پورک بھوگ کرو کا یہ سندر تتھا ہردیا گرم روپ میں وِستار سے ورنن کیا گیا ہے۔ تیاگ سے منشیہ کی آتمک تتھا سامایک اُنتی کس پرکار ہو سکتی ہے۔ یہ اس پستک سے جان سکتے ہیں۔ رگ سیوا پرائی ادھیکار تتھا آتم بلیدان کی پوتر بھاوناؤں کا پرچار کرنے والے ان سوکتوں کا سوادھیائے پرتیک ستری پُرش کے لئے کتنا اُپیوگی ہو سکتا ہے۔ اس کے کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ صاف سندر چھپائی۔ اُتم کاغذ پر چھپی ہوئی پستک کا لاگت ماتر مولیہ آٹھ آنے (۸/) ؛

برہمن کی گو

(لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ابھئے ودیا النکار)
سچے برہمن کی بانی میں کیا جادو بھری شکتی ہوتی ہے وہ اس پستک میں پاٹھک دیکھیں گے۔ اس پستک میں اتھروید کے پنچم کانڈ (۵۔۱۸) سوکتوں کی ویاکھیا کی ہے۔ دیش کی ورتمان استھتی میں اس سوکت کا سوادھیائے بڑا ہی لابھکاری ہوگا۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شری یان داموردرسات دیکر جی۔ شری پنڈت گنگا پرساد جی اپادھیائے ایم اے آدی انیک مہانو بھاوؤں نے اس پستک کو سب کے لئے سوادھیائے یوگیہ بتایا ہے۔ شری پوجیہ مہاتما گاندھی جی نے اپنی جگت پرسدھ دھرم یدھ کی یاترا میں اس پستک کو پرارمبھ سے انت تک پڑھ کر بڑی پرشنسا کی تھی۔
صاف سندر چھپائی اُتم کاغذ ستری پُرش سب کے پڑھنے یوگیہ ؛
قیمت لاگت ماتر صرف آٹھ آنے (۸/)

یوگیشور کرشن

(لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ آریہ سیوک۔ شری کرشن کا گویشناپورن لکھا ہوا یہ جیون چرتر ہے۔ ان کے جیون کی سمت گھٹناؤں کے ساتھ ہی ان کی شکشاؤں پر بھی بھلی پرکار پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پنڈت جی کی بھاوکتا پورن لیکھنی سے لکھا ہوا یہ گرنتھ اپنے ڈھنگ کا ایک ہی ہے۔ سجیو بھاشا اور ودیہ بھاوؤں سے سوسجت۔ بڑھیا اینٹک کاغذ (انڈین پریس میں چھپا ہوا) اُتم جلد ستری پُرش بھی کے پڑھنے یوگیہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲/۸)

شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار

دوارا دیئے ہوئے ویدک (UNIVERISITY LECTURES)
درشنک سمتی دیئے گئے وشو ودیالیہ ویاکھیان
ہیں۔ جو ودیا پریمیوں کے لابھ ارتھ پستک آکار چھپوائے گئے ہیں :-
(۱) شت پتھ میں ایک پتھ مولیہ ۲/- (۲) سوم ۳/- رُدر سوکت ۲/- یت
(۴) برہمچریہ۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے سندھیا پر وِسترت ویاکھیا کی ۶/-

شری سوامی شردھانند جی کی جیونی

(انہیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی) کلیان مارگ کا پتھک ارتھات
چھپائی صفائی بڑھیا۔ اُتم جلد۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

بھارت ورش کا اتہاس

لیکھک آچاریہ رام دیو جی
اس کی اُپیوگتا اسی سے سدھ ہے۔ کہ اس کا یہ ترتیہ سنسکرن ہے۔ مولیہ پرتھم بھاگ ۲/- دوتیہ بھاگ ۲/- ترتیہ بھاگ چھپ رہا ہے ؛

برہمچریہ سندیش

لیکھک شری یُت ستیہ ورت جی سدھانت النکار
بھومیکا لیکھک شری سوامی شردھانند جی مہاراج۔ "آج کل جتنی پستکیں اس وشے پر نکلی ہیں اُن سب میں یہ بڑھیا ہے" (مادھری) مولیہ دو روپے ؛

منیجر گُروکل کانگڑی (ضلع سہارنپور)

نکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ موجودہ سکھ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مسلمان اپنی اغراض کے لئے ہندو سکھوں پر برس رہے ہیں۔ تو "مسلم" کانگرس کی مخالفت کی اپنی غرض کے لئے۔

وہ دیکھتا ہے :-

"کانگرس جانتی ہے۔ کہ پنجاب میں اُس کی دال نہیں گل سکتی۔ البتہ اگر ایجی ٹیشن سے سکھ اپنی تعداد کی نسبت سے زیادہ نشستیں حاصل کر سکیں۔ تو اس سے کانگرس کا مطلب خوب حل ہوگا۔ پنجاب پالیٹکس میں سکھ خوب آلہ کار بن رہا ہے۔ اگر اس موقعہ پر اُسے کانگرس کے مطالبے کے لئے استعمال نہیں کیا جا رہا۔ تو کم از کم یہ حیرت انگیز بات ہے کہ وہ سکھ کے معاملہ میں ہندو سکھ اختلافات کتنی جلدی بھول گئے ہیں۔ یہ ایسی بات ہے جو ہندوستان میں منفا ہے"۔

سکندر آباد کا مقدمہ شروع ہوگیا۔

(ملتان ۲۔ اگست) سیشن جج کے حکم کے ماتحت سکندر آباد کے ان ۲۶ ملزمان کا مقدمہ ازسر نو ملک عبدالحق صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں شروع ہوگیا۔ جنہیں مسٹر ڈوڈ مجسٹریٹ نے ڈسچارج کر دیا تھا۔ ۱۴ ملزمان گرفتار ہو کر ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں۔ باقی تین کے لئے وارنٹ جاری کئے گئے ہیں

رتن سنگھ کے ساتھی گرفتار۔

(امرتسر ۱۔ اگست) ببر اکالی رتن سنگھ جو پولیس کے ساتھ تصادم میں رڑکی ضلع ہوشیارپور میں ہلاک ہوگیا تھا۔ کے تین ساتھی تحصیل اجنالہ کے ایک گاؤں میں گرفتار کرلئے گئے۔ ان تینوں کی گرفتاری کے لئے ایک ایک ہزار روپے کا انعام مقرر تھا ٭

عیسائی کس کے آلہ کار ہیں؟

سکھ مذہبی لالچ نے خلاف آواز اُٹھاتے ہیں۔ تو مسلمان اُنہیں ہندوؤں کا اور "سول" کانگرس کا آلہ کار بتاتا ہے۔ لیکن جب عیسائی بھی ہندوؤں اور سکھوں سے متحد ہوگئے ہیں۔ اور انہوں نے وزیر اعظم کو تار دیا ہے۔ کہ مسلمانوں کا اُن کی مذہبی اکثریت قائم کئے جانے کا مطالبہ ناجائز ہے۔ اسے منظور نہ کیا جائے۔ تو مسلمان اور "سول" بتائے۔ کہ عیسائی کس کے آلہ کار ہیں؟

مقدمہ سازش دہلی کے وکیل صفائی

(دہلی ۱۔ اگست) مقدمہ سازش دہلی کے

سنسار کی گتی

تجاہل عارفانہ

موجودہ سکھ تحریک کو فرقہ وارانہ کا نام دینا تجاہل عارفانہ کے سوائے اور کچھ نہیں لیکن ٹوڈی تو ٹوڈی قوم پرست ہونے کا دعویٰ کرنے والے مسلمان بھی اسی دھوکے میں ہیں ٭

اگر ان کی تحریک مسلمانوں کے مقاصد کے خلاف ہے۔ تو انہیں پورا حق ہے کہ وہ اس کی مخالفت کریں۔ لیکن ان کا یہ کوئی حق نہیں۔ کہ اسے غلط طور پر پبلک کے سامنے پیش کریں ٭

سکھ تحریک کا مقصد اول یہ ہے۔ کہ فرقہ وارانہ طرح بالکل نہ ڈالی جائے۔ یعنی کسی بھی صوبہ میں ہندو۔ مسلم۔ سکھ وغیرہ کو حکومت کا اختیار نہ دیا جائے۔ بلکہ ہر ایک صوبہ اور ہندوستان بھر میں ہندوستانیوں کی حکومت ہو۔ کوئی عقل کا دشمن ہی ہوگا۔ جو اس مقصد کو فرقہ وارانہ حکومت کا نام دے سکے۔ ہاں اگر یہ نہ ہو۔ مشترکہ انتخابات کی بجائے جداگانہ انتخابات مذہبی ہوں۔ اور ہندوستانیوں کی بجائے مذہبی اکثریتوں کی آئینی حکومت قائم کی جانی ہو۔ تو اس صورت میں سکھ اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور اسی اصول کی بنا پر کرتے ہیں۔ جو گورنمنٹ نے دوسرے صوبوں میں جہاں وہ اقلیت میں ہیں۔ مسلمانوں کو ویٹیج دینے کا قائم کیا ہے۔ جب مسلمان جہاں اقلیت میں ہیں۔ ویٹیج کے مستحق ہیں۔ تو اس کا کیا جواب ہے۔ کہ پنجاب میں سکھ اقلیت ویٹیج کے حق سے کیوں محروم رہے؟ اگر سکھوں کا ویٹیج مسلمانوں کو اور قوم پرست مسلمانوں کو چبھتا ہے۔ تو وہ کیوں بنگال کے مسلمانوں کی تقلید نہیں کرتے۔ جنہوں نے لیجسلیٹو کونسل سے یہ قرارداد پاس کرائی ہے۔ کہ جداگانہ انتخاب کی جگہ مخلوط انتخاب کو دی جائے۔ جب یہ ہوگا۔ تو ویٹیج کا کوئی سوال ہی نہ رہے گا ٭

مسلمانوں کی یہ رٹ مضحکہ خیز ہے۔ کہ سکھ ہندوؤں کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں جو سکھ کل تک گوردوارہ ڈسکہ کے معاملہ میں ہندوؤں کے خلاف برسر پیکار رہے ہیں اُن کے متعلق یہ خیال کہ وہ ہندوؤں کے آلہ کار بن سکتے ہیں۔ ضمیر پر بوجھ ڈالے بغیر ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کیا مسلمانوں کو معلوم ہے کہ وہ خود کس کے آلہ کار ہیں۔ اور اُن کی اس آلہ کاری میں کیا شک کا شائبہ تک بھی ہے؟ آلہ کار بننا بزدلوں کا کام ہے۔ بہادر جماعتیں کبھی کسی کا آلہ کار نہیں بنا کرتیں۔ وہ اپنی راہنما خود بنا کرتی ہیں۔ سکھوں کو آلہ کاری کا الزام دینا مسلمانوں کا تجاہل عارفانہ ہے۔ جس کی غرض ہندوؤں اور سکھوں میں پھوٹ ڈلوانا ہے۔ لیکن وہ یاد رکھیں۔ کہ ہندو اور سکھ ایسے بھولے نہیں ہیں۔ کہ وہ تفرقہ انگیز مسلمانوں کی چالوں میں آئیں ٭

سینئر وکیل صفائی ڈاکٹر کچلو مقدمہ سے علیحدہ ہوگئے ہیں۔ اُن کی جگہ غالباً مسٹر پیارے لال شرما ایڈووکیٹ میرٹھ مقرر ہوئے ہیں

بنگال کونسل مشترکہ انتخاب کے حق میں

(کلکتہ ۲۔ اگست) بنگال کونسل میں مسٹر عبدالصمد کا یہ رزولیوشن منظور کر لیا گیا۔ کہ ملک کی آئندہ کانسٹی ٹیوشن میں جداگانہ کی بجائے مشترکہ انتخاب جاری کیا جائے ٭

جامع مسجد دہلی میں فساد۔

(دہلی ۲۔ اگست) جامع مسجد دہلی کے ایک جلسہ میں جو انور کے مہاجرین کے نکالے جانے کے سلسلہ میں

کیا گیا تھا۔ ایک مولوی کی تقریر پر مسلمانوں میں فساد ہوگیا۔ جس میں کہا جاتا ہے۔ کہ چاقو بھی استعمال کئے گئے ٭

انڈیمان کو جانے والے قیدی۔

(کلکتہ ۲۔ اگست) آنند بازار پتریکا کو معلوم ہوا ہے۔ کہ جن سو قیدیوں کے انڈیمان بھیجے جانے کا سر سموئیل ہور نے پارلیمنٹ میں ذکر کیا تھا۔ ان میں زیادہ تر چٹاگانگ کے مسلح ڈاکہ۔ ڈلہوزی۔ اور میچوا بازار بم کیس اور پنجاب اور یو۔پی کے مختلف سازش کے قیدی ہیں ٭

مالک موٹر کے خلاف ڈگری۔

(پونہ ۲۔ اگست) سب جج پونہ کی عدالت سے ڈاکٹر کیرتن نے رام جی راگھو کے خلاف بارہ ہزار اور خرچہ کی ڈگری اس کی موٹر کے نیچے آکر ٹانگ ٹوٹ جانے کے عوض میں بطور ہرجانہ حاصل کی ہے ٭

گورنر بنگال رخصت پر۔

یہ خبر بے بنیاد بتائی جاتی ہے۔ کہ گورنر بنگال چھٹی پر جانے والے ہیں۔ جب وہ جا ہی نہیں رہے۔ تو سر سٹر کے قائمقام گورنر بننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ٭

معاملہ ڈسکہ کا فیصلہ۔

(امرتسر ۲۔ اگست) معلوم ہوا ہے۔ کہ معاملہ ڈسکہ کا فیصلہ ہوگیا ہے۔ جلد اعلان نکل جائیگا۔

۳۱ جولائی کے جلسے

۳۱ جولائی کو پنجاب میں فرقہ وارانہ راج کے متعلق مختلف مقامات پر ہندو اور سکھوں کے جلسے ہوئے۔ سکھوں کے جلسوں میں اس مطلب کے حلف نامے بھی بھرائے گئے۔ کہ پنجاب میں کسی بھی فرقہ کی حکومت منظور نہ کی جائیگی۔ لاہور میں باؤلی صاحب میں سکھوں کے جلسہ کے پاس ہی سنہری مسجد میں مسلمانوں کا جلسہ ہوا۔ جس سے فساد کا خطرہ پیدا ہوگیا لیکن سٹی مجسٹریٹ کے حسن انتظام سے امن قائم رہا ٭

وزیر اعظم کا اعلان

ہندوستان کے مختلف فرقوں کے حقوق کے متعلق وزیر اعظم کے اعلان کی تاریخ آگے ہی بڑھتی جاتی ہے۔ ادھر پولیٹیکل جوتشی اعلان کے متعلق مختلف خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے مسلمانوں کو پنجاب میں ۵۱ کوئی کہتا ہے ۵۲ فی صدی ملے گا۔ کوئی کہتا ہے مسلمانوں کے حصے میں ۴۰ فیصدی نشستیں آئیں گی۔ لیکن ہوگا کیا۔ یہ اسی وقت معلوم ہوگا۔ جب اعلان ہو جائے گا۔ مسلمان بڑی توجہ سے اس فیصلہ کی راہ دیکھ رہے ہیں کیونکہ اُن کے مستقبل کا انحصار اسی اعلان پر ہے۔ ہندو اور سکھوں کو ڈر ہے۔ کہ انہیں کہیں مسلمانوں کے سپرد نہ کر دیا جائے۔ وزیر اعظم غالباً اس لئے اعلان کرنے سے جھجکتے ہیں کہ مبادا مسلمان ہندو اور سکھ کوئی بھی اس سے مطمئن نہ ہو یا کوئی ہو اور کوئی نہ ہو۔ اسلئے تعجب نہیں۔ کہ وزیر اعظم اس ثالثی ت

انکار ہی کر دیں۔ اور فرقہ وارانہ تصفیہ خود ہندوستانیوں پر چھوڑ دیں؛

یوم پنجاب - (لاہور ۲- اگست، احرار پارٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے اعلان کے لئے ۵- اگست کو یوم پنجاب منایا جائے۔ اور حفاظت حقوق کیخاطر دس لاکھ مسلمان حلف لیں؛

ڈاکٹر محمد عالم کو رہا کیا جائے - (لاہور ۲- اگست) پنجاب نیشنلسٹ مسلم پارٹی کی کارکن جماعت نے صحت کی بنا پر ڈاکٹر محمد عالم کی رہائی کے لئے گورنر پنجاب سے درخواست کرنے کا رزولیوشن پاس کیا ہے

مہاشہ کرشن کو ملاقات کی اجازت نہیں ملی (راولپنڈی یکم اگست) مہاشہ کرشن آج آریہ لیڈر یودھی سے راولپنڈی جیل میں ملاقات کے لئے گئے۔ تو آپ کو ملاقات کی اجازت نہ دی گئی؛

بالی انڈین کانگرس کی صدارت - کراچی میں بالی انڈین کانگرس کا اجلاس ۹ اکتوبر کو ہونے والا ہے۔ پنڈت مالوی جی سے کہا جاتا ہے۔ اجلاس کی صدارت منظور کر لی ہے؛

فوجی گوروں کی گرفتاری - راولپنڈی چھاونی میں دو فوجی گورے ایک ہندوستانی کو گولی سے ہلاک کرنے کے الزام میں زیر حراست لے لئے گئے۔ پولیس نے ریمانڈ حاصل کیا ہے؛

سائیکل سواروں کو جرمانہ - (لاہور یکم اگست) آج قریباً چار سو سائیکل سواروں کو بغیر لیمپ سائیکل چلانے یا ایک سائیکل پر دو آدمی چڑھنے کے الزام میں جرمانہ کی سزا دی گئی؛

ایک لاکھ کی بھرتی - گوردوارہ شاہدرہ میں سکھوں کی جتھہ کونسل کے اجلاس میں ایک لاکھ والنٹیر بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

۲۰ فی صدی کی تخفیف (شملہ ۳۱ جولائی) جنرل تخفیف کمیٹی کی رپورٹ کے تیسرے حصہ میں گورنمنٹ کے محکمہ فارن اور پولیٹیکل کے ۱½ کروڑ کے بجٹ میں ایک کروڑ ۳۵ [illegible] تخفیف کی [illegible]

سفارش کی گئی ہے نیز کمیٹی کی سفارش ہے کہ اس محکمہ میں ہندوستانیوں کی بھرتی کے عمل کو تیز کیا جائے۔ اس سے اخراجات میں بھاری کمی ہو جائے گی؛

مرزا محمود احمد میدان میں - سکھ مسلم ایجی ٹیشن میں مرزا محمود احمد بھی میدان میں آ گئے ہیں۔ اور وہ سکھ لیڈروں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ دھمکیوں سے حالت بہتر نہیں ہو سکتی۔ اور یہ دھمکیاں دوسری جانب سے بھی مل سکتی ہیں۔ پھر مسلمانوں کو اس مطلب کے لئے آل انڈیا مسلم کانفرنس بلانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ کہ آخری فیصلہ کر کے گورنمنٹ کو مطلع کیا جائے۔ اور دنیا کو بتا دیا جائے۔ کہ مسلمان دھمکیوں سے مرعوب نہ ہوں گے۔ خواہ وہ کسی کی طرف سے ہی کیوں نہ ہوں؛

برٹش وزارت میں اختلاف - لندن کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ ہندوستان کے سوال پر برٹش وزارت میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔ سر سموئیل ہور چاہتے ہیں کہ ہندوستان جو دینا ہے فوراً دے دیا جائے۔ لیکن وزارت کے بعض ممبر ہندوستان کو مزید اصلاحات دیئے جانے کے حق میں نہیں

مقدمہ سازش گورداسپور - مقدمہ سازش گورداسپور میں ۲۴ ملزم گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ابھی تحقیقات جاری ہے۔ ملزمان کا چالان زیر دفعات ۱۲۰ ب- ۱۲۲- ۱۹۹- ۱۲۰ تعزیرات ہند کیا گیا ہے۔

ایڈیٹر پر قاتلانہ حملہ - الہ آباد میں پاؤنیر کے ایڈیٹوریل سٹاف کے ایک نوجوان انگریز ممبر پر کسی نے تلوار سے حملہ کر کے انہیں سخت مجروح کر دیا۔ نوجوان مذکور کی سول ہسپتال میں سول سرجن نے مرہم پٹی کی۔

کشمیر کے بعد الور - کشمیر کے بعد الور کو مسلم شورش کا میدان بنانے کی تیاریاں ہیں۔ چنانچہ بیرونی تحریک پر الور کے کئی مسلمان ہجرت کر کے وہاں سے چلے آئے ہیں۔ اس پر نواب رام پور نے انہیں مخاطب کر کے بجا کہا ہے۔ کہ وہ لوگ بیرونی لوگوں کی کٹھ پتلی بن کر اپنے گھروں سے چلے آنے میں غلطی پر ہیں۔ نواب صاحب نے پتہ کی بات کہی ہے کہ بات کا بتنگڑ بنانا آسان ہے اور انہیں [illegible]

اور انہیں یقین دلایا ہے۔ کہ مہاراجہ الور کی نظر میں ہندو مسلمان رعایا برابر ہے۔ مہاجرین تو شائد نواب صاحب کے اس مخلصانہ مشورہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں لیکن جن لوگوں کا حلوہ مانڈہ اس قسم کی ایجی ٹیشنوں سے ہے۔ وہ انہیں کب راہ راست پر آنے دیں گے؛

کومیلا کے سپرنٹنڈنٹ پولیس پر حملہ - کومیلا کا تار ہے۔ کہ مسٹر ایلیسن ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس پر ۲۹ جولائی کو کئی فائر کئے گئے۔ جن سے وہ زخمی ہو گئے۔ مسٹر ایلیسن کو ڈھاکہ لے جایا گیا۔ جہاں ان کی حالت اچھی ہے۔ معلوم ہوا ہے پولیس نے سید علی نامی ایک مسلمان اور چھ دیگر اشخاص کو گرفتار کیا ہے؛

جرمنی کے انتخابات - جرمن پارلیمنٹ کے انتخابات کا نتیجہ نکل آیا۔ کل ۶۰۲ نشستوں میں سے نازیوں نے ۲۲۹ سوشلسٹوں نے ۱۳۳- اور کمیونسٹوں نے ۸۹ مرکزی پارٹی نے ۷۶- جرمن نیشنلسٹوں نے ۳۷ حاصل کیں باقی سات چھوٹی چھوٹی پارٹیوں کے حصہ میں آئیں۔ نازیوں کو اکثریت حاصل ہے لیکن ٹھوس اکثریت نہیں۔ ان کی حکومت کسی وقت بھی مخالف پارٹیوں کے مل جانے سے ٹوٹ سکتی ہے؛

وزیر اعظم کو تار - آریہ سماج گورو کل بھاگ راولپنڈی نے وزیر اعظم گورنمنٹ برطانیہ کو ذیل کا تار دیا ہے:-

"آریہ سماج گوروکل بھاگ راولپنڈی کو برٹش گورنمنٹ کے فرقہ وارانہ ثالثی فیصلہ کی شائع شدہ پیش خبری سن کر سخت اندیشہ و خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ جس فیصلہ ثالثی کی رو سے مسلمانوں کو پنجاب میں مستقل قانونی اکثریت بذریعہ علیحدہ طریقہ نیابت حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ قومی اور ڈیموکریسی کے اعلیٰ اصولوں کے ہر طرح سے منافی ہے۔ اس طرح سے ہندو اور سکھوں کے ساتھ صریح ناانصافی ہو گی۔ اس بات پر سارا جگت میں سخت غم و غصہ کا اظہار ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ سے جو کہ ہندوستان کی خیر خواہی کے لئے مشہور ہیں۔ پرماتما اور انسانیت کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ اور آشا کرتے ہیں کہ آپ اس مرحلہ پر پورا اتریں گے؛

(منتری آریہ سماج)

عیسائیوں کی شدھی - (دہلی ۲ اگست) شردھانند دلت ادھار سبھا دہلی کی اطلاع کے مطابق ضلع متھرا کے ایک گاؤں میں چماروں کے دس خاندان شدھ کر لئے گئے۔ جو کہ عیسائی ہو گئے تھے۔

پولیس کانسٹیبل معطل کر دیئے گئے (الہ آباد ۲- اگست) چھ رائیل پولیس کانسٹیبلوں کو اس الزام میں معطل کر دیا گیا ہے۔ کہ کسی فرم کے ایجنٹ تین بیپاری کو بری طرح پیٹا تھا؛

دہلی ٹریبونل کی سفارش - (دہلی ۲ اگست) مقدمہ سازش دہلی کے سماعت کنندہ ٹریبونل نے ملزمان کی درخواست پر گورنمنٹ سے سفارش کی ہے کہ پہلے مقدمہ سازش لاہور کے سزا یافتہ قیدیوں کو انڈیمان نہ بھیجا جائے۔ کیونکہ انہیں غالباً مقدمہ ہذا میں بطور گواہان صفائی بلایا جائیگا

ابن سعود کے علاقہ پر حملہ (جدہ ۲- اگست) ابن رفیدہ باغی سردار کے حکومت حجاز کے علاقہ میں لوٹ مار مچانے پر حجازی فوجوں سے اس کی مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ جس میں سردار اور اس کے دو لڑکے اور ۳۷۰ ساتھی حجازی فوجوں کے ساتھ لڑائی میں مارے گئے؛

لیگ اقوام کے خلاف اٹلی کی شکایت - اٹلی کے نمائندہ جنرل بالبو نے لیگ اقوام کی تخفیف اسلحہ کانفرنس کے رزولیوشن پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ وجہ یہ دی ہے۔ کہ کانفرنس میں شامل ہونے والے تمام بڑے بڑے افسر انگلستان یا فرانس سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اٹلی کی نہ چلنے دینے کا پہلے ملکوں کو یقین دلا رکھا ہے؛

مسٹر دیوداس کی رہائی - (بنارس ۲- اگست) مہاتما گاندھی کے پسر مسٹر دیوداس گاندھی خرابی صحت کی بنا پر گورکھپور جیل سے غیر مشروط طور پر رہا کر دیئے گئے؛

ڈاکٹر مونجے کا استعفیٰ - ڈاکٹر مونجے نے ہندو سبھا کی پردھانی سے استعفیٰ دے دیا لیکن ہندو لیڈروں کی اس خواہش کے سبب تا حال سر مجھ کا نامنظور نہیں کیا گیا [illegible]

پرکاش لاہور

۲۴ ساون سمت ۱۹۸۹

خودکردہ را درمان چیست

ہندوؤں کے پاؤں کی آپ ٹھوکر سے اُن کے ساتھ کروڑ بھائی مُسلمان۔ عیسائیوں کے گرجوں میں جا گرے۔ اور سات کروڑ ایسے ہیں جو ابھی قسمت کے فیصلہ کی انتظار میں ہیں وہ ہندو رہنا چاہتے ہیں۔ لیکن مسلمان اسے گوارا نہیں۔ اگر آپ اس چاہنے میں وہ کامیاب ہو گئے۔ تو ہندوؤں کی ایک سمسیا کا حل سمجھئے۔ لیکن اگر جات ابھیمانی ہندوؤں کی حماقت نے انہیں ناکام بنا کے چھوڑا۔ تو مُسلمان تو اُن پر نگاہیں لگائے ہی بیٹھے ہیں ان کا ہندوؤں سے کٹ کر مسلمانوں میں جا ملنا صدیوں اور سالوں کی بات نہیں۔ دنوں کی بات ہو گی۔ اور اس صورت میں ہندوؤں کے ملک میں ہندوؤں کی جو حالت ہو گی۔ اس کا خیال تک ایک سچے ہندو کے دل کو کمپائمان کر دیتا ہے۔

آج یہ سمسیا زور سے اُٹھ رہی ہے کہ نئے آئین میں پنجاب میں کس کا راج ہو۔ مُسلمان اپنی معمولی اکثریت کے بل بوتے پر پنجاب کا راج اپنا حق سمجھتے ہیں۔ سکھ پنجاب کا راج تو حاصل کر پائینگے لیکن جنم ساکھیوں کے بندھنوں میں سے اپنی تعداد کو ایک نظر بنا کر پنجاب میں آج اُن کی اکثریت کو اقلیت بنا دیا۔ تعداد کے لحاظ سے وہ اقلیت بھی نہیں۔ سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی رُو سے پنجاب کی کل آبادی میں صرف ۱۳ فیصدی ہیں اور ہندو ۲۶ فی صدی۔ راجہ نریندر ناتھ نے اعداد و شماری سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندو پنجاب میں ۲۶ فیصدی نہیں ۲۹ فی صدی ہیں۔ ۲۶ ہوں یا ۲۹ بہرحال مُسلمانوں کے مقابلہ پر جو ۵۶ فی صدی سے زیادہ ہیں ہندو اکیلے بھی نہیں۔ ہندو سکھ ۴۳ فیصدی کے قریب ہیں دوسری اقلیتیں ملا کر بھی کم ہیں۔ جس طرح ہندو بھی سکھوں کی طرح متحدہ قومیت کے حامی ہیں۔ صرف پنجاب ہی میں نہیں۔ جہاں وہ اقلیت میں ہیں۔ ان صوبوں میں بھی جہاں وہ بھاری اکثریت میں ہیں۔ مسلمان بھی ہوتے۔ تو کس صوبہ میں کون راج کرے۔ یہ سوال پیدا ہی نہ ہوتا لیکن جب متحدہ قومیت کی پُشت دیکھ کر کانگرس نے لکھنؤ پیکٹ کے نام سے فرقہ وارانہ نیابت کے اصول کو تسلیم کیا۔ اور گورنمنٹ نے اپنی مصلحتوں سے اس اصول کو آئندہ آئین کی بنا بنانے کا نشچے کر لیا۔ تو یہ سوال پنجاب کے ہندوؤں کو بھی خوب دق کر رہا ہے۔ کیونکہ دوسرے صوبوں میں سرحدی صوبہ و بنگال کو چھوڑ کر مسلمانوں کو خاص مراعات دی جا کر بھی آئین میں اُن کی اقلیت ہی رہتی ہے۔ لیکن پنجاب میں حالت دیگرگوں ہے۔ یہاں مُسلمان تعداد کے لحاظ سے گو زیادہ ہیں۔ لیکن جس اصول پر دوسرے صوبجات میں عمل کیا گیا ہے۔ اگر اس پر پنجاب میں بھی عمل کیا جائے۔ تو اُن کی اکثریت قائم نہیں رہ سکتی۔ اور اقلیتوں کو خاص مراعات ملنے کا جو اصول دوسرے صوبہ جات میں برتا گیا ہے پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں کی حالت میں نہ برتا جائے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں۔ خصوصاً اس حالت میں کہ پنجاب انگریزوں نے مسلمانوں سے نہیں سکھوں سے لیا تھا۔ سکھ پنجاب میں ۱۳ فیصدی ہیں وہ پنجاب کے لیجسلیچر میں ۳۰ فیصدی اپنا حق بتاتے ہیں۔ جب دوسرے صوبوں میں ہندو اکثریت کے مقابلہ پر مسلم اقلیت کو خاص حقوق کا مستحق قرار دیا گیا۔ تو پنجاب میں مسلم اکثریت کے مقابلہ پر ہندو اقلیت کو بھی خاص حقوق کیوں نہ دیئے جائیں۔ اس کا کسی معقول پسند شخص کے پاس جواب ہی کیا ہو سکتا ہے؟ اس لئے ۲۶ یا ۲۹ فیصدی ہندوؤں کو بھی ویٹیج ملنا چاہئے۔ لیکن مُسلمانوں کی سوارتھ بدھی نے انہیں اس بات کے سمجھنے کے ناقابل بنا دیا ہے کہ

جو سلوک تم ہندوؤں سے اپنے ساتھ کرانا چاہتے ہو۔ وہ تمہیں ان کے ساتھ بھی کرنا چاہیئے۔ وہ تو لینے کے اصول پر کاربند ہیں۔ جہاں اکثریت میں ہیں۔ وہاں تو لیں گے ہی۔ جہاں اقلیت میں ہوں گے وہاں بھی لیں گے۔ اس لئے جس جگہ انہیں اکثریت میں ہونے کا اتفاق ہو گا۔ وہاں وہ اقلیتوں کو اُن کا حق دینے سے کانوں پر ہاتھ دھریں گے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو پنجاب کا معاملہ پیچیدہ ہی نہ ہوتا۔ اب بھی مُسلمان سمجھ جائیں۔ تو معاملہ آسانی تمام سُلجھ سکتا ہے لیکن انہیں غرض سے غرض ہے۔ انصاف سے نہیں۔ اس پر اپنے حقوق چھینے جاتے دیکھ کر سکھ اگر حرکت میں آ گئے ہیں۔ تو مسلمان آپے سے باہر ہو کر کینہ طعنوں پر اُتر آئے ہیں۔ اور پدرم سلطان بود کی پُرانی رٹ کر سکھوں کو خاطر میں لانا نہیں چاہتے۔ حالانکہ سکھ مسلمانوں سے تو مخاطب ہی نہیں۔ وہ تو گورنمنٹ سے اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح مسلمان وفاداری کا واسطہ دے کر خاص مراعات مانگتے ہیں۔ اور اگر مانگ پوری نہ ہونے کا ذرا بھی خیال ہو۔ تو وفاداری کا برقعہ اُتار کر دھمکیوں پر بھی اُتر آتے ہیں۔

آئندہ آئین کے سلسلہ میں جو سمسیا پیدا ہو رہی ہے۔ اس کا حل وقت کے پردہ میں چھپا ہوا ہے۔ جب وقت کا پردہ اُٹھے گا۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ حل کیا تجویز کیا گیا ہے۔ اس وقت سوال یہ ہے کہ یہ سمسیا پیدا کیسے ہوئی؟ اس کا جواب صاف ہے۔ کہ یہ ہندو سماج کی اپنی پیدا کی ہوئی ہے جس نے اپنی عاقبت نااندیشی سے اپنے مقابلہ پر ایسی طاقت اپنے ہاتھوں پیدا کی جو انہیں

پرنسپل رام دیو جی کا سواستھ

جیل میں پرنسپل رام دیو جی کا سواستھ جو پہلے سے ہی بگڑا ہُوا تھا۔ بگڑتا ہی جا رہا ہے اُن کی صحت کے متعلق آخری اطلاع یہ ہے۔ کہ جب سے وہ جیل گئے ہیں۔ اُن کے وزن میں کمی ہو رہی ہے۔ راولپنڈی جیل میں بھی کمی کا سلسلہ بند نہیں ہُوا۔ حرارت بھی بڑھ جاتی ہے۔ کبھی بخار ہو جاتا ہے۔ کبھی اُتر جاتا ہے۔ خون کا دباؤ بھی زیادہ ہے۔ اس خرابی کی بھاری وجہ یہ ہے۔ کہ خوراک اچھی نہیں ملتی۔ جیل سے باہر ہونے کی صورت میں بھی خرابی صحت کی وجہ سے آپ زیادہ تر پھلوں پر ہی گذارہ کرتے تھے۔ لیکن جیل میں بی کلاس میں ہونے کی وجہ سے باہر سے پھل منگوا نہیں سکتے۔ ڈاکٹر نے اُن کے لئے پھل تجویز کئے تھے لیکن اچھے پھل نہ مل سکنے سے آخر انہیں لینے بند ہی کرنے پڑے۔ خوراک کی یہ حالت ہے کہ آخر پرنسپل رام دیو جی کو ہاتھ سے روٹی بنانے کے لئے کُکر (COOKER) منگوانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

اُن کی صحت کی ایسی حالت میں اگر انہیں 'بی' کلاس میں ہی رکھا گیا۔ تو اُن کی صحت پر بہت خراب اثر پڑنا ضروری ہے۔ پھر اُن کی پوزیشن اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ انہیں 'اے' کلاس میں رکھا جائے۔ اس صورت میں گورنمنٹ انہیں 'اے' کلاس میں تبدیل کر کے ایسا کام کرے گی۔ جس سے جہاں تجارت کے گنے چنے عالموں میں سے ایک کی صحت تباہ ہونے سے بچ جائے گی۔ وہاں ان کی پوزیشن کے مطابق جیل میں انہیں جگہ ملنے سے اُن کے لاکھوں آریہ سماجی اور دوسرے مداحوں کو تسکین قلب حاصل ہو گی اگر پرنسپل رام دیو جی کی صحت اسی طرح بگڑتی گئی۔ تو آریہ سماج کو اس کی طرف گورنمنٹ کی توجہ دلانے کے لئے حرکت میں آنا پڑے گا۔ کیا ہی اچھا ہو کہ گورنمنٹ آریہ سماج کو ایجی ٹیشن کا موقعہ ہی نہ دے۔ اور پیشتر اس کے کہ آریہ سماج ایجی ٹیشن پر مجبور ہو انہیں اے کلاس میں تبدیل کر کے اُن کی صحت بگڑنے کا امکان ہی نہ رہنے دے۔ معلوم ہُوا ہے۔ کہ پرنسپل رام دیو جی کو راولپنڈی جیل سے کسی اور جیل میں منتقل کرنے کا بھی وچار ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو اُن کی صحت کا خیال رکھ کر انہیں کسی ایسے مقام پر بدل کرنا چاہیئے۔ جہاں صحت ترقی کر سکے۔

پرنسپل رام دیو آریہ سماج کے قابل تعظیم لیڈر ہیں۔ آریہ سماج کی سیوا میں اُن کے بال سفید ہوئے۔ آریہ سماج کے لئے اُن کی زندگی بڑی قیمتی ہے۔ اس لئے ہم اس کا گورنمنٹ سے زبردست مطالبہ ہے۔ کہ وہ اس کے لیڈر کی صحت اور پوزیشن کا پورا خیال رکھے اور اس کے لئے اے کلاس میں انکی تبدیلی کے فوری احکام صادر کرے۔

اُن کے اپنے وطن میں غیر بنانے پر تُلی ہوئی ہے۔ اگر اسلام میں کوئی ایسے اوصاف ہوتے جو ویدک دھرم کے مقابلہ پر قابل قبول کہے جا سکتے۔ تو سات کروڑ کیا۔ بھارت کے تمام ہندوؤں کا مسلمان ہونا بھی نہ دکھتا لیکن ویدک سدھانتوں سے اسلام کا کیا مقابلہ؟ اسلام کے پھیلانے میں اسلامی تہذیب کا اتنا ہاتھ نہیں۔ جتنا اس کے پھیلانے میں اسلامی ترغیب کے ساتھ اسلامی تلوار اور ہندوؤں کے پاپوں کا بھاری دخل ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ ہندو کو غیر ہندو بنانے میں ہندو پاپوں نے سب سے زیادہ کام کیا ہے تو یہ مبالغہ نہ ہوگا۔ ایسی مثالیں بے شمار ہیں کہ مسلمانوں نے کسی ہندو کو اپنا پانی جبراً پلا دیا۔ اور ہندوؤں نے اس کے لاکھ پرائشچت کے باوجود اُسے ہمیشہ کے پر یوار کے پاؤں کی ٹھوکر سے مسلمانوں کی طرف دھکیل دیا۔ اندھے کو کیا چاہئے۔ دو آنکھیں مسلمانوں نے انہیں جھٹ سنبھال لیا۔ اور مسلم تبلیغ میں جتنا ان نومسلموں نے منتقمانہ سپرٹ سے محرک ہو کر کام کیا۔ دوسرے مسلمانوں نے کیا کرنا تھا۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج سات کروڑ مسلمان ہندوؤں کو دھمکانے اور انہیں مٹا دینے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اس میں مسلمانوں کا کیا قصور؟ ہندوؤں کا کیا ان کے پیش آ رہا ہے لیکن جاتی ابھیمان میں اندھے ہندو ہیں کہ پھر بھی نہیں سمجھتے آریہ سماج نے انہیں سمجھایا۔ اور اس سمسیا کے حل کا بے خطا نسخہ انہیں بتایا۔ وہ نسخہ شدھی ہے۔ اگر مسلمانوں کو حق ہے کہ ہندوؤں کو مسلمان بنائیں۔ تو ہندوؤں سے ان کا غیر ہندوؤں کو ہندو بنانے کا حق کسی نے چھین نہیں لیا۔ پھر انہیں تو اپنی کھوئی ہوئی سمپتی کو واپس لینا ہے۔ نہ کہ کسی کی سمپتی پر قبضہ کرنا آریہ سماج نے اس نسخہ کی خوبی کا انہیں عملاً بھی قائل کرا دیا۔ جب اس نے ہزارہا ملکانوں کو شدھ کر کے ہندو جاتی کی گود میں لا بٹھایا جس طریقہ پر آریہ سماج نے کام شروع کیا تھا اُسے ہندوؤں کا پورا سہیوگ حاصل ہوتا اور کام شروع رہتا۔ تو اس وقت تک اتنا کام ہو چکا ہوتا۔ کہ شاید یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ کہ ہندوستان کا آئین متحدہ قومیت کی بنا پر ہو یا فرقہ وارانہ نیابت کی بنا پر۔ لیکن کام رُک گیا۔ اس کے لئے ہندوؤں کی اداسینتا تو ذمہ دار ہے ہی۔ خود آریہ سماج بھی بری الذمہ نہیں جن ہندوؤں کو اس نے شدھ کر اپنی سطح پر لایا تھا۔ وہ اس کی طرف بڑھ رہے تھے کہ اس سطح سے نیچے جا کر ان کی ترقی کو بھی روک دیا۔ ہندو کمزور ہیں ان سے یہ آشا نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ کسی خطرہ کے کام کو ہاتھ میں لے سکیں۔ لیکن آریہ سماج کی مسلسل کام سے اتنا ضرور ہو گیا تھا۔ کہ آریہ سماج کے ساما جک اُنتی کے کاموں میں اُن کی اخلاقی ہمدردی آریہ سماج کے ساتھ تھی۔ آریہ سماج کو جس بلندی پر رشی دیانند نے پہنچایا تھا۔ اگر اسی بلندی سے آریہ سماج اپنا کام کرتا جاتا۔ تو آریہ سماج آج ملک میں ایک طاقت ہوتی لیکن اس امر واقعہ سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ بھارت کی کسی جدوجہد کے میدان میں آریہ سماج کی جگہ صف اوّل میں ہوتی۔ بجائے کھلی قطاروں میں کھڑی ہونے کی ذمہ داری کسی پر ہو۔ یہ کھلی سچائی ہے کہ ہندو سات کروڑ کھو چکے ہیں۔ کھو چکے کیا۔ اگر یہ کہا جائے۔ تو نامناسب نہ ہوگا کہ خود اپنے ہاتھوں دے چکے ہیں۔ اور اب تک دے رہے ہیں۔ کھوئے ہوئے واپس آ سکتے ہیں۔ لیکن اُن کے لینے کے لئے کوئی اُتساہ نہیں۔ مسلم کیمپ میں رد کردہ ہندو مل کو شش نہ کریں۔ تو اُن سے امید ہی کیا ہو سکتی ہے۔ اپنی اس غلطی کا پھل ہندو سماج بھگت رہا ہے۔ لیکن پھر بھی نہیں سمجھتا۔ اور سات کروڑ کا جو ایک اور کھوک ہاتھ سے جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ اُسے سنبھالنے کی اُسے فکر نہیں۔ یہی نہیں۔ جس طرح سات کروڑ اونچی ذات کے ہندوؤں کو پاؤں کی ٹھوکر دل سے مسلم کیمپ میں پھینکا۔ اسی طرح سات کروڑ دلتوں کو ٹھوکریں لگا رہا ہے۔ کہ جاؤ جہاں سینگ سمائیں چلے جاؤ۔ تمہارے لئے ہندو سماج میں کوئی ستھان نہیں۔ اگر ہندو سماج کی حماقت کا نتیجہ یہ ہوا کہ سات کروڑ اچھوت بھی مسلمانوں کے پھندے میں پھنس گئے۔ جن کے لئے انہوں نے دام پھیلا رکھا ہے۔ تو آج جو پنجاب کا سوال ہے۔ وہ سارے ہندوستان کا سوال ہو جائے گا۔ اور ہندو ملک کے آئین سے اس طرح نکال دیئے جائیں گے۔ جس طرح دودھ سے مکھی۔

ہندوؤ! سوچو!! تبلیغ اسلام کا جال تمہارے سات کروڑ اچھوتوں کے سامنے پھیلا ہوا ہے۔ مسلم مولانے ہی نہیں ایک ایک مسلمان ہندو کو مسلمان بنانا کار ثواب سمجھتا ہے۔ مسلمانوں کے روحانی پیر خواجہ حسن نظامی کی داعی اسلام کو پڑھو۔ وہ مسلم بازاری عورتوں تک کو تلقین کرتے ہیں۔ کہ حسن فروشی میں بھی مسلم تبلیغ کے فرض کو یاد رکھنا۔ جب مخالف طاقتیں اتنی زبردست ہوں۔ اور تمہاری طرف سے حملہ کی روک کیا بچاؤ کی بھی کوئی صورت نہ ہو۔ تو خود ہی بتاؤ تمہاری زندگی کے کتنے دن باقی ہو سکتے ہیں۔ اگر مرنے کا تہیہ کر لیا ہے تو امر دیگر ہے۔ ورنہ اگر زندہ رہنا ہے تو زندہ رہنے والے کا کام کرو۔ جو کام تم اختیار کر رہے ہو۔ وہ زندہ رہنے والوں کے نہیں یہ تمہیں تباہی کے منہ میں لے جا رہے ہیں۔ وقت ہے سنبھلنے کا سنبھل جاؤ۔ جو تمہارے اس وقت تک رہے ہیں انہیں بچاؤ۔ اچھوت دلت اُدھار کی تحریک کو زور سے چلا کر دلتوں کو ہندوؤں کے ساتھ ایک سطح پر لے آؤ۔ اور جو جدا ہو چکے ہیں انہیں شدھی کا ناد بجا کر ویدک سنسکرتی کی شرن میں لاؤ۔ تمہاری اس سمسیا کا حل یا دلت اُدھار اور شدھی میں ہے۔ اُن کے سوائے اور کسی میں نہیں یہ کام تمہارے کئے ہوئے کے نہیں۔ تو آریہ سماج انہیں کر سکتا ہے۔ اور نہایت کامیابی سے کر سکتا ہے۔ آریہ سماج کو پورا سہیوگ دو تو اس کام کو وہ نہایت خوش اسلوبی سے کرے گا۔ اگر وقت کھو دیا اور تباہی کے منہ میں جا پہنچے۔ تو اس وقت تم چلاؤ گے اور ہر ایک شخص تمہیں کہے گا

اے جان من خود کردہ
خود کردہ را درمان نیست

ویدجینتی

شراونی یکم بھادوں سے کرشن اشٹمی ۹ بھادوں سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۶ اگست تا ۲۴ اگست ۱۹۳۲ء تک

آریہ سماج کے تیسرے نیم انوسار وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے آریہ سماج میں وید کے سوادھیائے کو پھر جاگرت کرنے کے لئے نشچے کیا گیا ہے کہ وید جینتی سپتاہ منایا جائے۔ شری سوامی دیانند جی مہاراج نے شراونی سے ہی وید بھاشیہ کا کام شروع کیا تھا۔ اس پوتر دن کی سمرتی رکھنے کے لئے وید جینتی شراونی سے لے کر کرشن اشٹمی تک لگاتار آٹھ روز منائی جائے۔ پروگرام مندرجہ ذیل رکھا جاوے۔ شراونی کے دن آریہ سماج مندر۔ کسی ندی کے کنارے یا کسی باغ میں جہاں آسانی ہو۔ یہ پرب (تیوہار) منایا جاوے۔ سب آریہ سبھاسد اور آریہ بھائی پریوار سہت اس میں سمیلت ہوں ویدپاٹھ۔ ہون یگیہ اور پراتھنا کے بعد وید جینتی کا پروگرام سنایا جاوے اور سب کو وید کے سوادھیائے کا برت رکھنے کی پریرنا کی جائے۔ اور اگر کچھ بھائیوں نے یگیوپویت سنسکار کرانے ہوں۔ تو وہ بھی اس دن کئے جاویں۔ اگلے دن سے لے کر اشٹمی سے ایک دن پہلے تک پرتی دن سب آریہ بھائی بہنیں پریوار سہت اپنے گھروں میں سندھیا ہون یگیہ کریں اور اس کے بعد وید کا سوادھیائے ارتھ سہت وچار پوروک کریں۔ اشٹمی کے دن سب بھائی آریہ سماج مندر یا دوسرے نیت ستھان میں اکٹھے ہو کر اس پرب کو منائیں۔ اور سوادھیائے کے پھل روپ میں بھاشن ہوں۔ اور سوادھیائے کرتے ہوئے جن جن بھائیوں کو کوئی شنکائیں ہوئی ہوں۔ ان کا سمادھان بھی پرسپر مل کر کریں۔ جن شنکا کا یتھوچت سمادھان نہ ہو سکے۔ وہ لکھ کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کاریالیہ میں بھیجدیں۔ سمادھان کر دیا جاوے گا۔ ۱۷۔ اگست سے سوادھیائے کے لئے وید امرت لیکھنک کے ممن پرکرنوں کا سوادھیائے کریں:۔

تاریخ	صفحہ	سے	صفحہ	تک	
۱۷۔ اگست	صفحہ	۵۶ سے	صفحہ	۶۰ تک	الیشور
۱۸۔	״	״ ۲۶۶	״	۲۷۲ ״	برہمچریہ
۱۹	״	״ ۱۹۵	״	۱۹۷ ״	ادب کا کرم
۲۰	״	״ ۲۶۲	״	۲۶۶ ״	آگے بڑھ
۲۱	״	״ ۲۸۲	״	۲۸۹ ״	گرہستھ
۲۲	״	״ ۲۵۴	״	۲۵۸ ״	اُمت ہونے کا اُدیش
۲۳	״	״ ۳۲۷	״	۳۴۴ ״	

اس کے بعد بھی آریوں کو پرتی دن وید کا سوادھیائے کرنے کا ابھیاس جاری رکھنا چاہئے۔ (بھیم سین وِدیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

پرکاش کے وی پی

پرکاش کے پریمی منڈل کے جن سجنوں کا چندہ ماہ اگست میں واجب الادا ہے۔ انہیں بھی ہفتہ اطلاع دی جا چکی۔ چندہ بذریعہ منی آرڈر بہت جلد آ جانا چاہئے۔ ورنہ اگلے ہفتہ کا پرکاش بذریعہ وی پی حاضر خدمت ہوگا۔ (منیجر)

"مجلسی کتے"

ساتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے جنرل سکریٹری کو سوامی گنیش دت اور سکریٹری سوامی پرکاشانند کے خلاف امرتسر کے پنڈت دیارام جی کی سرپرستی میں خوب پروپگنڈا جاری ہے۔ جو الزام ان ہر دو اصحاب پر سناتن دھرم پرچارک اور ان پر بس نہ کر کے ادہن ارت سرادر ان پر بس نہ کر کے پوسٹروں کے ذریعہ لگائے جا رہے ہیں۔ اگر ان کا کوئی حصہ بھی ٹھیک ہے۔ تو ان اصحاب کی اخلاقی موت ہے۔ لیکن سیوگی جاگرت اگر اس سے انکار ہے وہ لکھتا ہے

"ہماری بدقسمتی ہے ہم میں کچھ ایسے خود غرض آ گئے ہیں۔ جو کہ اپنی خود غرضی کی بدولت اس کوشش میں ہیں۔ کہ ان ذکر سوامی گنیش دت۔ سوامی پرکاشانند ا نشکام ور کرمنل کے خلاف کیچڑ اچھال کر ان کو میدان سے باہر نکالا جائے۔ اور اس طرح سے بگڑنے کے لئے میدان صاف کیا جائے ....

از نہر کے مجلسی کتے ....

ایسا گندا لٹریچر شائع کر رہے ہیں۔ جن کو ایک مہذب انسان پڑھنا بھی گوارا نہیں کرتا"

پھر ان لوگوں کے کیچڑ اچھالنے کے متعلق لکھتا ہوا سیوگی لکھتا ہے:-

"اور پھر اچھالے بھی وہ جو خود پرلے درجے کا مکار عیار۔ جعلساز ہو۔ جس کے کیریکٹر کے افسانے بچے بچے کی زبان پر ہوں۔ یہ شرف ہم سناتن دھرمیوں کو ہی حاصل ہے۔ کہ ہم میں ایسے مجلسی کتے موجود ہیں۔ جنہوں نے پگڑیاں اچھالنا اپنا دین ایمان بنا رکھا ہے"

الفاظ سخت ہیں۔ لیکن جو الزام پنڈت گنیش دت وغیرہ کے خلاف لگائے گئے ہیں۔ وہ ان سے بھی بڑھکر سخت ہیں ... تاہم جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ مبہم نہیں۔ نیز مبہم الفاظ میں چند سوال کئے گئے ہیں۔ اُن کی نہ صرف پبلک کی تسلی کے لئے اُن کا جواب سیوگی جاگرت کو حاصل کر کے شائع کر دینا چاہئے۔ ہمیں اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ جو نیز ہر مخالف پارٹی کی ہر کوشش پر عوام ... وہ دور ہو جائے گی۔

ورن اور اُن کی ویوستھا

سنتن جاتی تقسیم کار کے اصول پر چار ورنوں میں بھگت ہے۔ یہ سروسدھ سچائی ہے۔ ویدک سنسکرتی کا کوئی بھی انویائی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ جس طرح دماغ - بازو - اُدر اور پاؤں شریر کے آوشیک انگ ہیں۔ اسیطرح براہمن - کشتری - ویش اور شودر جو بالترتیب دماغ بازو - اُدر اور پاؤں کے پرتی ندھی ہیں سوسائٹی کے لئے ضروری ہیں۔ سوال ورنوں کی ویوستھا کا ہے۔ جس پر جھگڑا ہے

غیر قدرتی طور پر پیدا کرنے والا نہ ہوئی کی دوسری برائی کو اختیار کر لیا۔ وہ زمانہ گیا۔ جب پورانک گپ شپ کو لوگ ست وچن کہہ کر مان لیتے تھے۔ آج بال کی کھال اتارنے کا زمانہ ہے۔ قدم قدم پر لوگ شبہ اٹھاتے ہیں۔ کوئی مائی کا لال پنڈت ہے۔ جو لوگوں کی تسلی کر سکے۔ کہ پرماتما کا ملبہ ہے۔ اور اس سے سنتان پیدا ہو سکتی ہے پرماتما کی بھجائیں ہیں۔ اور وہ بچے پیدا کرتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر نہیں تو ورن کو جنم سے ماننے۔ لیکن پرماتما کے لئے اس وید منتر کو اپنی پشٹی میں پیش کرنا چھوڑ دو۔ کیونکہ اس لوگ

شودر تھے۔ تب تک بھارت میں سکھ اور دھن دولت کی ترقی تھی ...... جس کمز برہمن جاتی میں ودیا تپ اور گیان کا ابھاو ہوا۔ اور .... تب سے دیش اور جاتی کا زوال ہوا"

الفاظ کیا ہیں؟ اپنے پکش کی تردید میں لیکھک مہودیہ کی اپنی ہی قلم سے نکل رہے ہیں۔ اگر پرماتما کے مکھ سے پیدا ہونے سے ہی ایک شخص برہمن بن جاتا ہے اور موجودہ جنم کے برہمن پرماتما کے مکھ سے پیدا ہوئے ہیں۔ تو بتاؤ ودیا تپ اور گیان جو برہمن کے گُن ہیں۔ ان سے کیوں دور ہو گئے؟ اگر کہو۔ کہ گنوں سے ہی برہمن کا برہمنتو ہے۔ تو جنم کی غیر قدرتی کہانی بنانے سے فائدہ؟

بھاج بات صاف ہے کہ ورنوں کی ویوستھا گُن کرم سبھاؤ سے ہے۔ جو جس قسم کے گُن کرم اور سوبھاؤ کا ہوگا۔ وہ اسی ورن کا سمجھا جائیگا۔ اگر جنم سے ورن ویوستھا میں کوئی اسرار کی بات ہوتی۔ تو جس حالت میں برہمنوں کی پیدائش مُنہ سے ہوئی۔ اور کھتریوں کی بازوؤں سے قدرتی طور پر ہی برہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر کی بناوٹ میں ایسی تفریق پیدا کر دی جاتی۔ جس سے دیکھتے ہی معلوم ہو جاتا۔ وہ برہمن ہے۔ اور یہ شودر۔ انبادی لیکن ایسا نہیں ہے۔ سب ایک روپ ہیں۔ تو پھر جنم سے ویوستھا کیسے ہوئی؟ ویوستھا گُن کرم سبھاؤ سے ہی ہوئی۔ پنڈت جی!

مبارک آثار

(از پنڈت جگت کمار امر آریہ اپدیشک)

ایک دن ویدک دھرم دہرم جہاں ہو جائیگا
جبکہ وہ آزاد ہونگے وہ سماں ہو جائے گا

پھنس رہے ہیں جو جہالت کی کڑی زنجیر میں
کل ثنا خواں وید ہر پیر و جواں ہو جائیگا

منحرف ویدک دھرم سے جو نظر ہیں آ رہے
کچھ دنوں کے بعد روشن سب جہاں ہو جائیگا

کھل رہی ہے روشنی وید کی دیکھو چار سُو
جو مخالف آج ہے کل مدح خواں ہو جائیگا

کل جو دشمن وید کا تھا آج وہ ممنون ہے
پھر بھلا کیسے نہ یہ دھرم زماں ہو جائیگا

ساری ستیہ ودیا کا منبع وید اقدس ہی تو ہے
ترک ہے پرکھو نہیں تو حق عیاں ہو جائیگا

آؤ جن لو حق کے موتی ہو اجازت عام ہے
اُس وقت ایشور بھی تم پر مہرباں ہو جائیگا

من کرم بانی سے جب تم سب ہو گئے آریہ
وہاں کے پرکاش سے باطل نہاں ہو جائیگا

چل امر ہو کر نڈر ڈنکہ بجا دے ویدکا
خود بخود ایشور ترا اب پاسباں ہو جائیگا

ہیں۔ وید منتر پیش کرنا ویدوں کی کھلی اڑانا ہے۔

اپنی تردید آپ

سیوگی کے لیکھک مہودے لکھتے ہیں کہ "دیش کی اوستھا بگڑنے کا کارن کیول چاروں جاتیوں (ورنوں) کی ویوستھا کا بگڑنا ہی ہے۔ جب تک اس بھارت میں ودیا۔ تپ۔ گیان آدی سے شوبھت اتم برہمن تھے۔ اور شستر استر ودیا میں ماہر اور سچے ویر کشتری تھے اس ...

ہمارے پورانک بھائی ورنوں کی ویوستھا جنم پرمانتے ہیں۔ چنانچہ اپنے پکش کی پشٹی میں جاگرت میں ایک لیکھک مہودے نے سرے سے یجروید پرش سوکت کے پرسدھ منتر "براہمنو اسیہ مکھمآسی" آدی کا پرانا پرمان پیش کیا ہے جس کا ارتھ وہ پکش سدھی کے لئے یہ کرتے ہیں کہ برہمن پرماتما کے مکھ سے کھشتری باہو سے۔ ویش اُدر سے اور شودر پاؤں سے پیدا ہوئے۔ پرمان آیا دیا۔ جنم سے ورنوں کی ویوستھا ماننے کی ایک بُرائی کی پشٹی کے لئے پرماتما کو ...

مرزائی روحانیت کا ڈھونگ

کوئی محمد بشیر احمد منشی فاضل اور ادیب عالم ہیں قادیانی ہونے کے بعد سے تائب ہونے کا اعلان العدل کے کالموں میں انہوں نے بدیں الفاظ شائع کرایا ہے "میں قریباً ایک سال تک قادیان میں رہ کر مرزائیوں میں شامل رہا ہوں۔ میرے مرزائی ہونے کا باعث ان کی روحانیت کا ڈھونگ تھا۔ جس کو وہ دُنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ اور جس کی حقیقت مجھ پر عرصہ مذکور میں منکشف ہو گئی ہے۔ چونکہ میں ...

درول پر زور سے اچھی طرح واقف ہو گئے ہوں ہیں اس پنجابی نبی کی نبوت کا پھندا اپنے گلے سے اتار کر . . . . اور ان گناہوں کی بنا پر جو مجھے مرزائی ہونے کی پاداش میں حاصل ہوئے۔ توبہ کرتا ہوں گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ اسے ہی کہتے ہیں ۔

مرد عورت کی مساوات

اسلام میں عورت کی جو حیثیت ہے۔ وہ کسی سے چھپی نہیں۔ تاہم احمدی بڑے زور سے چلایا کرتے ہیں کہ اسلام میں عورت کا درجہ مرد کے مساوی رکھا گیا ہے۔ جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ العدل کے کالموں میں سائل کا سوال ہے۔ کہ ایک عورت کا خاوند تین سال پاگل خانہ رہا اس کے بعد اس کی زوجیت کے گھر آ گئی گھر آ کر خاوند نے زوجہ کو مار پیٹ کر گھر سے باہر نکال دیا۔ اب عرصہ چار سال سے زوجہ علیحدہ ہے۔ خاوند کی ذہنی حالت مجنونانہ چلی آتی ہے۔ اس حالت میں زوجہ چاہتی ہے۔ کہ میرا دوسرے سے نکاح ہو جائے۔ تاکہ میری گذر اوقات ہو۔

اس کے جواب میں اسلام کا مفتی اس غریب مصیبت زدہ عورت کو یہ فتوےٰ سناتا ہے۔ کہ وہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دے کر نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ پھر اس کے بعد عدت گذار کر نکاح ثانی کر سکے گی !!

کیا انصاف ہے۔ مرد کو تو اجازت ہے کہ وہ بلا کسی ایک جرکت سے تین بار طلاق کہہ دے۔ اور عورت کے متعلق تمام ذمہ داریوں سے آزاد ہو جائے اور عورت کے لئے یہ حکم شریعت کہ چار سال تک خاوند سے الگ رہ کر جب روٹی کو بھی عاجز ہو کر اس سے مخلصی چاہتی ہے۔ تو اسے عدالت کا راہ دکھایا جاتا ہے۔ اور عدالت کے اخراجات کسی طرح کفیل ہو کر وہاں سے انصاف حاصل کر بھی لے۔ تو شریعت عدت کا بار ہو کر عدت کا حکم دیتی ہے۔ کیا یہ غلط اعتقاد عدت کا حکم عورت کے لئے ہی ہے یا مرد کے لئے بھی کوئی پابندی ہے؟ کیا احمدی اس پر روشنی ڈالیں گے؟

دعا کریں اور مسلسل

[illegible]

ناساز ہے۔ سلسلہ کی طرف سے قادیانیوں کو حکم ہوا ہے۔ کہ احباب درد دل کے ساتھ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں اور مسلسل کرتے رہیں۔ دعا کرنا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن جب تک صحت یابی کا اعلان نہ ہو جائے مسلسل دعا کرنا ایک مصیبت ہے کیا کوئی قادیانی نکلے گا۔ جو اس حکم کی تعمیل کر کے پختگی ایمان کا ثبوت دے گا۔ ہمارا تو پیش گوئی ہے کوئی بھی نہیں۔ قادیانی سلسلہ ایسے لوگوں کے نام طلب کر کے دیکھ لے۔ جو مسلسل دعائیں کرتے رہے ہوں ہاں ایک اور بات بھی تصفیہ طلب ہے۔ کہ مسلسل دعا صرف خلیفہ صاحب کے خاندان کے ممبروں کے لئے ہی محدود ہے۔ یا ہر کہ دمہ قادیانی اس کا مطالبہ کر سکتا ہے؟ کر سکتا ہے۔ اور قادیانی اس قسم کی مسلسل دعائیں کرتے رہیں۔ تو اس کا ایک فائدہ تو ہوگا۔ کہ پنجاب کو آرام کا سانس لینے کا موقعہ ملے گا ۔

پورانک مفتی کا فتوےٰ

"ویاس جی نے مہابھارت میں لکھا ہے کہ ایک اچھوت اپنے والدین کی سیوا سے ویدشاستروں کا پنڈت بن گیا تھا برہمنوں نے اس کا امتحان لیا۔ اور وہ اس میں کامیاب ہوا۔ تب برہمنوں نے اس کو اچھوت پن سے نکال کر اپنے میں ملا لیا"

اچھوتوں کو پنڈت مالوی جی کے اس اپدیش پر امرتسر کا پورانک مفتی خوب بگڑا ہے۔ وہ کہتا ہے "یہ اپدیش ہے یا ادھرم کے خیالات کو پھیلانا ہے کہ اچھوت ویدشاستر کا پنڈت بن جاتا ہے۔ اور اسے برہمن اپنے میں ملا لیتے ہیں" اور پھر ست پاتا ہے۔ کہ کیا اس سے سناتن دھرمی عقیدہ کو درن جنم سے ہے روندا نہیں گیا؟ سارا ہی روندا گیا۔ اور اس لئے روندا گیا۔ کہ یہ وید دروھ ہے۔ وید ہر منش کو منش کے ادھکار دیتا ہے۔ منش کا ادھکار ہے۔ کہ اچھے سے اچھے سمتی تک پہنچنے کا پریتن کرے۔ اور پھر یتن سپھل ہونے پر اچھے پدوں کو پائے۔ آج جنم کے ابھمان پر ایک پورانک کے سناتن دھرم کے پوجیہ نیتا پنڈت مدن موہن مالوی کے منہ آنے کو کوئی شخص سہار نہیں سکتا۔ آج تو نسندیہ رشی دیانند کا ایک بے مایہ بھگت بن کر ہم پرہار رہا ہے۔ جو سناتنی لگ اچھوت آزمار کے لئے . . . . اور اس کو . . .

سدھانت کا پرچار کر رہے ہیں۔ کہ جو اچھوت برہمنوں کے کرم کرتا تھا۔ اسے برہمن بنا لیا جاتا تھا۔ اُن کے خلاف امرتسر کا مفتی پنے زور بیان میں مندرجہ ذیل الفاظ میں صاف ظاہر ہو رہا ہے:-

"اب تو بھگوان ہی اس قسم کے مجلسی ٹھگوں اور چنڈالوں سے سناتن دھرم کی رکشا کریں"

یہ مجلسی ٹھگ اور چنڈال کون ہیں؟ پنڈت مدن موہن مالوی اور ان کی سرکردگی میں تمام اچھوت ادھارک سناتن دھرمی! کیوں مفتی صاحب ٹھیک ہے؟

الہامی چٹھی یا ٹھگ بازی

"دربار صاحب سے حکم ہوا۔ کہ لالہ چونی لال کی عمر تھوڑی ہے۔ وہ تھوڑی مدت بعد سے رام کے پاس چلا جاوے گا۔ حکم ہوا۔ اگر وہ صد روپیہ دے گا۔ سو برس زندہ رہے گا مقام ہانسی۔ ضلع حصار مسجد شناراں سید زمن شاہ کو صد روپیہ بھیج دو"

یہ چٹھی ہے۔ جو آریہ سماج کالا افغاناں کے منتری لالہ چونی لال لکھتے ہیں کہ انہیں بیرنگ لفافہ میں ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء کو صبح کو ملی اور جس پر ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء کی ہانسی ضلع حصار کے ڈاک خانہ کی مہر ہے۔ لالہ چونی لال نے حکام کو بھی اس چٹھی کی اطلاع دے دی ہے۔ اور آریہ سماج ہانسی کو بھی مقامی تحقیقات کے لئے لکھ دیا ہے۔ نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں نت نئے ٹھگ باز ملہم پیدا ہو کر الہام کی تقدیس پر جو ضرب کاری لگائی جا رہی ہے اس کی ذمہ داری کس پر ہے۔ ہمارا سوال خصوصاً مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری اور قادیانی اور لاہوری مرزائی مسلمانوں سے ہے۔ کیا ہم امید رکھیں۔ کہ وہ اس معاملہ پر روشنی ڈالیں گے؟

بلی تھیلے سے باہر

ہم نے یہ کہا تھا۔ کہ قادیانیوں کی مسلم دوستی غرض کی دوستی ہے۔ اور وہ انہیں دنیا کا لالچ دے کر ان کا دین چھیننا چاہتے ہیں۔ آج اس معاملہ کو قادیانیوں کے اپنے "الفضل" نے صاف کر دیا ہے وہ کہتا ہے۔ کہ عالم بھر کے مسلمانو! تمہاری حالت افسوسناک ہے اس کے سدھار . . . . ہے۔ اور وہ

مصلح اعظم کون ہے؟ سنو مسلمانو! کان کھول کر سنو۔ الفضل کیا کہتا ہے! وہ کہتا ہے۔ کہ "موجودہ زمانے کا مصلح وہ مامور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہے" وہ مرزا غلام احمد جس نے ان کو جو اُسے خدا کا رسول تسلیم نہ کریں۔ کافر قرار دے دیا۔ اب سنو مسلمانو! تمہیں دعوت دی جاتی ہے۔ کیسی دعوت؟ جماعت احمدیہ میں شمولیت کی دعوت۔ چنانچہ الفضل ان الفاظ میں تمہیں دعوت دیتا ہے:-

"پس ہم تمام ایسے لوگوں کو جو مسلمانوں کے افتراق اور . . . . پر خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔ دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ آئیں اور حضرت مسیح موعود کو قبول کر کے ایک مسلک میں منسلک ہو جائیں"

(الفضل ۳۱ جولائی)

اس دعوت کا مطلب صاف ہے کہ حضرت محمد کی نبوت مسلمانوں کی افسوسناک حالت کی اصلاح کے لئے پرانی ہو چکی اس سے کچھ نہ بنے گا۔ بنے گا تو مرزا غلام احمد کو قبول کرنے سے۔ قادیانی بڑے زور بھرے دل کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ ان کے "دل میں حفاظت اسلام اور تبلیغ اسلام کا انتہائی جوش ہے" یہ ٹھیک ہو گا۔ مسلمانو! حضرت محمد کی متبرک جگہ پر مرزا غلام احمد کو بٹھانا اور انہیں قبول کرنا اسلام کی حفاظت سمجھتے ہو۔ تو شوق سے قادیانیت میں مدغم ہو جاؤ۔ لیکن اگر اسلام کو قادیانیت سے بالاتر شے سمجھتے ہو۔ اور قادیانیت سے بچنا چاہتے ہو تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ مذہبی تعلق کی طرح اس سے سیاسی تعلق بھی نہ رکھو۔ اگر کسی طرح کا بھی تعلق رکھو گے۔ تو اس کا فائدہ اٹھا کر تمہیں قادیانیت کے سامنے جھکنے کی ترغیب دی جائے گی۔ اور اس طرح تمہارا اسلام گر کر قادیانیت کی سطح پر آ جائے گا۔ پھر کیا ارادہ ہے؟

رائے ٹھاکر دت جی کی علالت

اپنے زمانہ کے آریہ سماج کے سرگرم نیتا رائے بہادر ٹھاکر دت دھون سابق ڈسٹرکٹ جج کی علالت کی خبر بہت تشویش ناک ہے اتنی کہ ان کے سپترا اپنے پوجیہ پتا کی سیوا کے لئے اپنے وطن ڈیرہ اسمٰعیل خاں پہنچ گئے ہیں۔ رائے بہادر بڑے سوادھیائے شیل ہیں۔ آپ ہم اور جاتی اور سماج کے سیوک ہیں۔ آپ کا تمام سمے انہی کاموں میں گذرتا ہے۔ پرماتما انہیں سماج سیوا کے لئے سو سال پردان کریں۔

راجہ ادھیراج شری اُمید سنگھ جی آف شاہ پورہ

گدی نشینی اور راج تلک

آریہ راجہ شاہ پورہ (راجپوتانہ) کے یوراج شری اُمید سنگھ جی جن کا راج تلک گزشتہ دنوں بڑی شان و شوکت سے ہوا۔ چاگن شکل دوادشی سمت ۱۹۳۲ بکرمی میں پیدا ہوئے تھے ⁂

(۲) جب سورگ باشی سر ناہر سنگھ جی کے سنسکار پرشری سوامی دیانند جی سرسوتی راجپوتانہ میں پدھارے۔ اس سمے شری اُمید سنگھ جی کی آیو سات ورش کی تھی۔ جہاں سر ناہر سنگھ جی کو سوامی جی سے یوگ درشن وغیرہ آدی گرنتھوں کے پڑھنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ وہاں شری اُمید سنگھ جی کو مہارشی کی گود میں بیٹھ کر دولہا لا کے اشیرواد پراپت کرنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ⁂

پُرشارتھ پرکاش کی رچنا

(۳) آپ کا اُپ نین سنسکار سورگ باشی برہمچاری نتیانند جی اور سوامی وشیشورانند جی مہاراج نے کرایا۔ اور اسی شبھ اوسر کے اُپ لکش میں پرشارتھ پرکاش کی رچنا کرائی گئی ⁂

شکشا

(۴) شری اُمید سنگھ جی کی آرمبھک شکشا شاہ پورہ میں راج گورو پنڈت بال مکند جی دوارا ہوئی۔ اس کے بعد پنڈت لکشمی دت جی شاستری جنہیں سورگ باشی راجہ ادھیراج نے خاص طور پر ودیا آدھین کے لئے بھیجا تھا۔ کاشی سے ودیا پراپت کر کے آئے۔ اور وہ شری اُمید سنگھ جی کے شکشک ہو گئے۔ ساधارن انگریزی کی تعلیم شاہ پورہ میں حاصل کر کے آپ اجمیر کے میو کالج میں پروشٹ کرائے گئے۔ گھوڑے کی سواری میں آپ نے نام حاصل کیا اور انعام بھی حاصل کئے۔

گرہستھ آشرم

(۵) آپ کے پیچھے چند دیگر رانیوں کا ادھِکار ہوئے۔ ہلاور ادھیکشتری سنگھ کے راجہ شری جیت سنگھ جی کی پتری راجکماری شریمتی سوریہ کماری جی سے ہوا۔ شریمتی سوریہ کماری جی بڑی پڑھی اور ہندی سے بڑا پریم رکھتی تھیں۔ اس کے کوئی سنتان زندہ نہ رہی۔ دوسرا وواہ کر نے کا انہوں نے اپنے پتی سے بہت آگرہ کیا۔ لیکن انہوں نے ایک پتنی ورت کا لکش سامنے رکھتے ہوئے ان کی موجودگی میں دوسرا وواہ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ ... شریمتی سوریہ کماری کی

کا دیہانت ہو گیا۔ مرتیو سمے شریمتی جی نے دو باتیں اپنے پتی سے کہیں۔ ایک تو یہ کہ سنتان کے لئے دوسرا وواہ کر لینا۔ اور دوسرا یہ کہ ہندی کے پرچار کے لئے کوئی نشچت پربندھ کرنا۔ شریمتی جی کی پہلی خواہش کے مطابق سمت ۱۹۶۱ بکرمی میں راجہ مہاراجہ شری اُمید سنگھ جی نے دوسرا وواہ ریاست کرشن گڑھ کے اندر لائٹ کے راجہ صاحب کی بہن شریمتی لاڈ کنور جی سے کیا۔ جو شاہ پورہ راجیہ کی ورتمان مہارانی ہیں۔ جن کے ایک پتر مہاراج کمار شری سدرشن دیو جی اور دو پتریاں راج کماری چندر پربھا اور راج کماری جینتی پربھا ہیں ⁂

ہندی کے لئے پربندھ

شریمتی سوریہ کماری کی دوسری خواہش کی پورتی میں راجہ ادھیراج شری اُمید سنگھ جی نے ایک لاکھ روپیہ ہندی کی اُنتی کے لئے نشچت کر دیا۔ جس میں سے (۱) سترہ ہزار روپیہ دے کر کاشی ناگری پرچارنی سبھا سے شری سوریہ کماری گرنتھ مالا کے پرکاشن کی دیوستھا کی اس مالا میں اس سمے تک ۱۴ پستک پرکاشت ہو چکے ہیں۔ جو ہندی سنسار میں اچھا آدر پا رہے ہیں۔ اس گرنتھ مالا کی پستکیں ناگری پرچارنی سبھا دہلی سے مل سکتی ہیں۔ ان پستکوں کے متعلق مزید واقفیت ناگری پرچارنی سبھا کی فہرست سے مل سکتی ہیں ⁂

(۲) دشودیالیہ کی ودیارتھیوں کو دشودیالیہ کا گری میں تیس ہزار روپیہ دے کر شری سوریہ کماری ہندی بھون کی استھاپنا کرائی۔ اور اس کے علاوہ پانچ ہزار روپیہ اور دے کر شری سوریہ کماری گرنتھاولی کے پرکاشن کی دیوستھا کی۔ جس کا پرتھم گرنتھ پنڈت چھوٹی ایم اے کرت "یوگیشور شری کرشن" حال ہی میں پرکاشت ہوا ہے۔ (۳) شاہ پورہ میں شری سوریہ کماری ہندی بھون دربار ہائی سکول میں بنوایا ⁂

راجکمار کی شکشا

(۵) آپ نے اپنے سپتر مہاراج کمار شری سدرشن دیو جی کی شکشا کے لئے آریہ جگت کے ...

پراپت شری پروفیسر سدھا کر جی ایم اے کو چھ برس تک رکھا۔ اور سنسکرت کرا کر اب میو کالج اجمیر میں اعلیٰ تعلیم کے لئے بھیج دیا ہے۔ جہاں راجکمار شکشا پراپت کر رہے ہیں ⁂

ویدک دھرم میں شردھا

(۶) ویدک دھرم میں آپ کی اسیم شردھا ہے اس شردھا کا پرچار یہ ہے۔ کہ آپ نے نہ صرف شری مہاراج کمار جی کا ہی بلکہ دونوں راجکماریوں کا اُپ نین سنسکار ویدک ودھی سے کرایا۔ جہاں لڑکیوں کے اُپ نین کرانے کی لوگ پرواہ نہیں کرتے۔ وہاں انیاؤں سے اُپ نین کرانے میں آپ کی آستکتا دھرم پر آستھا کا جولنت اداہرن ہے ⁂

راجپوت جاتی کی سیوا

(۷) اکھل بھارتیہ راجپوت مہا سبھا کے پردھان ہز ہائینس مہاراج اودے پور جب ولایت تشریف لے گئے۔ تو پردھان پد کا کام آپ کے ہی سپرد کر گئے تھے۔ اس سمے سبھا کی استھتی بڑی شوچنیہ ہو رہی تھی۔ جسے انہوں نے بڑی کوشش اور چترتا سے سدھارا گشتری سنسار اس سے خوب واقف ہے ⁂

راجستھان کشتری مہا سبھا اجمیر کی بھی آرمبھ دشا سے ہار سے اور اس کے سنچالن میں ہمیشہ سہیوگ رہے۔ آپ کا ورش آپ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے بھی پردھان رہے۔ اور اب سبھا کے سنرکشک ہیں۔ اور شریمتی پرچارنی سبھا کے سدسیہ بھی ہیں ⁂

ودھوا آشرم

(۸) راجیہ کی ودھواؤں کے ادھار کے لئے آپ نے اپنی دھرم پتنی مہارانی لاڈ کنور جی کے نام پر شری لاڈ کنور ودھوا آشرم کی ستھاپنا کر رکھی ہے۔ جس کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ جمع ہے۔ اس سے ضرورت مند ودھواؤں کو سہائتا دے کر انہیں سلائی بنائی آدی کی شکشا دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ روزی کمانے کے قابل ہو جائیں ⁂

بال رکشا ندھی

(۹) آپ کی چھوٹی بہن سورگ باشنی شریمتی

کی مہارانی تھیں۔ کی یادگار قائم کرنے کے لئے ورتمان مہارانی صاحبہ نے پانچ ہزار روپیہ دے کر شری لکشمی کنور بال رکشا ندھی کی ستھاپنا کی۔ جس کے سود سے صفائی سے بال بچے جنانے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اور غریب استریوں کو پرسوتی سمے سہائتا دی جاتی ہے ⁂

(۱۰) تغربمان چھتیال راجپوت کے جاتیہ سبھا بھوج میں سمّلت کرائے۔ جو کہ جام نگر (کاٹھیاواڑ) میں ہوا تھا۔ اگرچہ آپ ہی تھے۔ اور سمپتا پوروک اس کام کو سمپن کیا ⁂

راج کاریہ کی شکشا

(۱۱) میو کالج سے واپسی کے بعد کچھ سمے تک آپ نے دہلی کے انگریز پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس رہ کر کام سیکھا۔ اور اس کے بعد اور میں دو ورش ہوم ممبر کے عہدہ پر سرفراز رہے۔ شاہ پورہ میں سورگ باشی راجہ ادھیراج کے زمانہ میں بہت برسوں سے آپ دیوان کا کام کرتے رہے۔ اور جب سمہ ۱۹۱۱ء میں سورگیہ راجا دھیراج ولایت یاترا پر گئے۔ تو ریاست کا سارا کام آپ کے سپرد کر گئے تھے۔ جسے آپ نے بڑی یوگیتا سے سر انجام دیا ⁂

گدی نشینی اور راج تلک

(۱۲) گدی نشینی کی رسم پورن ویدک ریتی سے ادا کی گئی۔ جس میں پوجیہ سوامی شنکرانند جی اور پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار بھی سمّلت رہے۔ یہ کاریہ دواہی آرمبھ سے سماپتی تک ایک پورن دھارمک کرتیہ کے روپ میں ہوئی۔ پہلے دن برہم یگیہ کے پرارمبھ میں ستی بندھ کرایا گی۔ وہ ایکھیا کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے بتلایا۔ کہ یہ زرہ بکتر اور اُدھمبر تپ اور ویریہ کے پرتی ندھی ہیں۔ جس کا بندھن اس سمے رکھا جاتا ہے۔ کہ مہاراجہ کا تپسوی اور جتیندریہ ہونا ہی اس کی سبھلتا کا رہسیہ ہے۔ سنگھاسن آروہن (گدی نشین) اور راج تلک ہونے پر ٹھاکر جوہر سنگھ جی جوڈیشل ممبر نے سرداروں کی طرف سے گوشنا کرتے ہوئے ایک چھوٹی سی تقریر میں بتلایا۔ کہ یہ سنگھاسن دیکھنے میں جیسا سندر ہے۔ کرتویہ کی درشٹی سے بڑا کٹھور ہے۔ اس پر جیسا پنڈت بدھ دیو جی نے بتایا۔ تپ اور جتیندریتا کے بل سے ہی نیائے کا انوسرن کرتے ہوئے شانتی

شانتی نکیتن

جس طرح مہاتما گاندھی جی نے سابرمتی آشرم راجا مہیندر پرتاپ نے پریم مہاودیالیہ اور سوامی شردھانند جی نے گوروکل کانگڑی کی ستھاپنا کی۔ اسی طرح رابیندر بابو نے شانتی نکیتن قائم کیا ہے۔ شانتی نکیتن سچ مچ اپنے نام کے مطابق ہی شانتی اور سنسکرتی کا بھنڈار ہے ؛

ان میں سے ہر ایک سنستھا پر اس کے جنم داتا اور سنرکشک کی چھاپ لگی ہوئی ہے جہاں سابرمتی کے ادیوگ مندر میں چرخے رکھے اور کھدر کی پردھانتا ہے۔ غریب سے غریب دیش واسی کی طرح رہنے کی دھن ہے۔ اور دیش پر مٹنے کی لگن ہے۔ وہاں شانتی نکیتن میں کوتا اور کلا کا پربھاو ہے شانتی نکیتن کا سارا واتاورن روی بابو کی کوتاؤں کی گونج سے گونجتا ہے ؛

شانتی نکیتن سچ مچ ودیا مندر ہے دیش میں بہت تھوڑی ایسی تعلیمی انسٹیٹیوشنیں ہیں۔ جو اس انسٹی ٹیوشن سے ٹکر لے سکتی ہوں۔ اس انسٹی ٹیوشن میں شروع سے لے کر اعلیٰ درجہ کی تعلیم تک کا قابل تعریف انتظام ہے۔ بڑے بڑے قابل اشخاص نے پڑھنے پڑھانے کے لئے اپنا جیون دان دے رکھا ہے۔ وہاں روپیہ پیسہ کے لئے ودیا جیسے انمول دھن کی فروخت کی جاتی ہے اور نہ ڈگریاں ہی سونے کے مول تولی جاتی ہیں۔ جہاں انگریزی یونیورسٹی کے پروفیسر اور پرنسپلوں کو ہر رات دن پستکوں اور کتابوں کی خرید فروخت میں روپیہ کمانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے دیکھتے ہیں۔ وہاں شانتی نکیتن میں پروفیسروں کے چرن کو ہم سادگی، شانتی اور سنتشٹ بھجتے ہیں۔ پنڈت ودھوشیکھر شاستری سے دھرندر سنسکرت آچاریہ جو اپنی علمیت کے لئے مشہور عالم ہیں۔ اور جو دوسری جگہ ہزاروں روپیہ تنخواہ حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف نرواہ ماتر لے کر شانتی نکیتن میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ جب جادال رشی سے بدھ گورودیو۔ رویندر بابو چھوٹے چھوٹے بچوں کو سکھانے پڑھانے بیٹھتے ہیں یا کتھا کہانی سناتے ہیں۔ تو بے اختیار پراچین ودیا آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے جب ودیا اور دیو بدھ شی گن گرمب اور اشوک برکشوں کے نیچے چھوٹے چھوٹے ... کو ... اور ... تر

کا وچار رکھتے ہوئے اگلے جیون کے لئے تیار کیا کرتے تھے۔ پڑھائی کا ٹھیک وہی پراچین ڈھنگ شانتی نکیتن میں بھی دیکھا گیا ہے ؛

شانتی نکیتن کے برہمچاری مخمل ہی دودھ کے مرطے ہوئے تنی میدانوں میں ہرے بھرے لکھیتوں سے چھپانے ہوئے برکشوں کے درمیان جگہ بجگہ گورو لوگ ودیارتھیوں کو پڑھاتے لکھاتے دیکھے جاتے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر دیکھنے والے وجد میں آ جاتے ہیں۔ ایک طرف سندر سگھڑ سوستھ بالکائیں تھیں اور دوسری طرف ٹھیک انہی کے سامنے چوکڑی لگائے آسن پر بیٹھے بالکوں کی قطاریں تھیں۔ نہ میزیں تھیں اور نہ کرسیاں۔ بالک بالکاؤں کے درمیان ایک سادہ ڈھیلا ڈھالا چولا پہنے شکشک مہاشہ کی مورتی دراجمان تھی۔ ہاتھ میں پستک تھی۔ ہونٹوں میں مسکراہٹ۔ بڑے آدر اور پیار سے بچوں کو تعلیم دی جا رہی تھی۔ بالکوں کے چہروں پر ڈر اور بھے کا کوئی نشان نظر نہ آتا تھا۔ ان یوگیہ اور انتے سادہ شکشکوں اور بالکوں کے درمیان بیٹھتے ہی اپنے ادھر کے دوان پرکرتی والے شکشا۔ پنڈت دھاری شکشک مہاشیوں کی یاد آتے ہی ہنسی آ گئی کیا طریقہ تعلیم میں ودیشیوں کی پوشاک کی نقل بھی ضروری ہو گئی ہے — یہی بات بار بار دل میں اٹھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک بالک کی سمجھ میں کوئی پرشن نہیں آیا۔ فوراً شکشک مہاشہ اٹھے۔ برکش کی ٹہنی میں لٹکے ہوئے بورڈ کے پاس پہنچے۔ اور بیٹا بیٹا کہہ کر اس پرشن کو تب تک سمجھاتے رہے۔ جب تک ٹھیک طور پر پرشن بالک کی سمجھ میں نہ آ گیا۔ گھنٹہ گذرنے پر ایک بالک نے خود ہی گھنٹی بجا دی۔ بالک ایک ٹولی میں اور بالکائیں دوسری ٹولی میں قطار بنا کر تھوڑا سا دودھ پینے گئے ان میں سے کسی کے بھی ماتھے پر میں نے تھکاوٹ یا اکتانے کے آثار نہیں دیکھے ؛

پراتہ روزانہ ۴ ½ بجے ودیارتھی اور شکشک اٹھتے ½ ۵ بجے تک ضروری کاموں سے فارغ ہو کر کچھ کھا پی کر ٹھیک ۶ بجے ایشور پرارتھنا میں لگ جاتے۔ سب ملا کر کوئی ۵۰۰ ودیارتھی تھے۔ صبح ۶ بجے سے ۱۰ بجے تک ودیا یام اور اکثر شکشا کا ابھیاس کر ... شکشک ... تک چھٹی تھی۔ کوئی سماچار پتر پڑھ رہا تھا۔ کوئی گیت گا رہا تھا۔ تو کوئی لائبریری ہی میں بیٹھا تھا۔ پھر ۲ ½ سے ۵ بجے تک بالکوں کا اور ۷ بجے تک شکشوں کی پڑھائی کا پربندھ تھا۔ شام کو طرح طرح کے کھیل کود میں ودیارتھیوں اور شکشکوں کا اچھا سہیوگ دیکھا۔ جاپانی ودیا یام ججتسو کا شانتی نکیتن میں وشیش پربندھ پایا۔ رات کو ۸ سے ۹ بجے تک من مانی کوتا سنگیت اٹھانے والے بھجنوں کے گانے کا دلکش آیوجن تھا۔ شانتی نکیتن میں ودیارتھیوں کی گتی متی اور رچی کے مطابق انہیں شکشا دی جاتی ہے۔ جنہیں گانے بجانے میں وشیش پریم تھا۔ اور سریلی آواز تھی۔ رات میں ان کا ٹھاٹھ جما ہوا تھا۔ جو گانے تھے وہ بھی مست تھے۔ جو سنتے تھے۔ وہ بھی جھوم رہے تھے۔ ایسی شکشا کے درمیان ایسے سنسکرتی اور روچی کو بڑھانے والے واتاورن میں پل کر بھلا بچے کیوں نہ قابل نکلیں گے۔ اور ان کے بھوشیہ جیون کیوں نہ سرل اور اجول ہوں گے ؛

اچھے شکشا والے Research Scholars ادیب۔ ودوان سکھنڈ پرودیا کی ندھی سینکڑوں پستکوں کے درمیان بیٹھے دھیان میں مگن تھے۔ کوئی پالی کے نایاب گرنتھوں کو دیکھ رہا تھا۔ تو کوئی چینی گرنتھوں کے انوواد میں لگا ہوا تھا۔ تاڑپتروں پر لکھی ہوئی پرم پراچین پستکوں کا بھی عرق نکالا جا رہا تھا۔ ان میں کا ہر ایک ودیارتھی ایم اے اور ڈبل ایم اے تھا۔ جس کے چہرے سے ودوتا اور لگن کا رس ٹپک رہا تھا۔ شانتی نکیتن اور وشو بھارتی کا پستک بھنڈار میں نے بہت وشال پایا۔ کوی ور قریباً سارے سنسار کی یاترا کر آئے ہیں۔ جہاں جہاں گئے ہیں۔ وہاں وہاں سے پرکھ ودوانوں نے اس وشو بھارتی کے بھنڈار کے لئے اپنی اپنی تصانیف سمرپت کی ہیں۔ جرمن فرینچ، روسی، عربی، پالی، چینی، سپینی اٹلین، پولش، سویڈش، تبتی، سنسکرت ہندی اور انگریزی سب ملا کر ساٹھ ہزار سے ادپر گرنتھ ہیں۔ خود کوی ور جو کچھ لکھتے ہیں۔ ان کی درجنوں پستکوں کے انوواد بیسیوں ودیشی بھاشاؤں میں ہو چکے ہیں۔ وہ سب انوواد بھی اس پستکالیہ میں موجود ہیں۔ حال ہی میں کوی شادنارس کے بلانے نارس گئے تھے۔ ... اٹلی ... لائے ہیں۔ وشو بھارتی میں فارسی ساہتیہ بھی موجود ہیں۔ کوی ور خود فارسی پڑھی لگن سے ایک ضخیم کتاب لکھ رہے ہیں۔

"وشو نارائن سنڈن پرتاپ"

بقیہ صفحہ (۹)

راجہ ادھیراج کی ادارتا

اس کے بعد شری مہان کی طرف سے ان اداروں کی گھوشنا کی گئی ؛

(۱) پندرہ ہزار کی لاگت سے سوورگ باشی راجہ ادھیراج سرنا ہر سنگھ جی کی سمرتی میں رفاہ عام کی کوئی سنستھا شاہ پورہ میں قائم کی جائے گی ؛

(۲) ایک ہزار روپیہ تمام دیوستھانوں کی بھینٹ کے لئے دیئے جائیں گے ؛

(۳) ایک لاکھ روپیہ کا لگان اس تقریب کے اپ لکش میں کاشتکاروں کو معاف کیا جائیگا یاد رہے کہ جوبلی کے سمے بھی ایک لاکھ کی معافی دی گئی تھی ؛

(۴) ۱۷ قیدی چھوڑے گئے ؛

(۵) شری مہان جی کے چھوٹے بھائی جی اب سے پہلے راجکمار سردار سنگھ جی کہلاتے تھے۔ اب مہاراج سردار سنگھ جی کہلائیں گے

(۶) راج گورو پنڈت یمنا دت جی شٹ شاستری کو تعظیم اور آسن ملنے کا سمان دیا گیا۔ کیونکہ یہ شری مانوں کے بال اوستھا کے شکشک رہے ؛

راج تلک ہونے کے بعد پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پشپ مالا پہنا کر یہ شلوک پڑھا :-

प्रीत्या गुणेषु नभ्या
लहि चार्थं लोभा देनौ
यथा सुमनसौ स्रजमा
दधासि ॥
राजं स्तथा प्रकृतयो
पि वहन्तु नम्रा दासी
कृता स्तव गुणोहि ति-
त्यमाज्ञाम् ॥

رام ٹولی میں پر چار پنڈت ... جی ... جگدیش چندر جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار ... ۲۳ جولائی تک گیتا کی کتھا کی۔ درمیان میں ... کرشن ... جل ... آدمی ... لال ...

یادِ رفتگاں!

نمبر (۶۲)

لالہ بالک رام جی ٹھیکیدار

از لالہ بھوجرام جی ایڈیٹر لدھیانہ

لالہ بالک رام جی ٹھیکیدار کا نام تو کن سیالی کے رئیس ملک جوالا سہائے کے ساتھ آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ میں بطور اچھے کوئی ٹھیکیدار کے مشہور تھا۔ آپ لدھیانہ کے ڈھنڈ خاندان کے لالہ جیشی رام جی کے پتر تھے۔ آپ کے تین بھائی لالہ نند لال۔ لالہ راجی داس اور لالہ بشمبر داس جی اور تھے۔ جو آپ کے ساتھ ہی کام کرتے تھے۔

بطور ٹھیکیدار کے آپ نے اُس وقت نام پایا۔ جب نیل آکاس کے پہلے ٹھیکیدار کے ناکام رہنے پر آپ نے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اس کے بعد نرکی کی پہاڑی کا کام انہوں نے بڑی کامیابی سے چلایا۔ پہاڑی کی مختلف اطراف سے کٹا ہوا پتھر سٹیشن پر لانے کے لئے لالہ بالک رام جی نے چھوٹی لائنوں کا ایک جال سا بچھا رکھا تھا۔ آخری ایام میں بطور ٹھیکیدار آپ کے کام کا مرکز سانگلہ کی پہاڑی تھی۔ یہ کام نسبتاً چھوٹا تھا۔ تاہم ایک بڑے ٹھیکیدار کی خدمات چاہتا تھا۔ پتھروں کا ہی زیادہ تر کام کرنے سے آپ نے اپنے وطن لدھیانہ میں جو عالیشان رہائشی مکان بنایا۔ وہ پتھروں والی حویلی کے نام سے پرسدھ ہوا۔ لالہ بالک رام سلف میڈ آدمی تھے۔ لاکھوں کمائے اور لاکھوں ہی خرچ کئے۔

یہ تو ہوا اُن کا کاروباری جیون۔ ان کا آریہ سماجک جیون قابل تقلید تھا۔ اتنے وسیع ذرائع کے مالک ہوتے ہوئے جیون بالکل سادہ تھا۔ کام سے جب فرصت ہوتی۔ آریہ سماج کی چرچا میں مصروف رہتے۔ ٹھیکیداری کے سنبندھ میں جو لوگ ان کے پاس آتے تھے۔ اُنہیں آریہ سماج کا سندیش ضرور ہی سنایا کرتے تھے۔ اپنی ذاتی ضروریات ان کی بہت کم تھیں۔ حالانکہ اُن کے سہارے کئی کام کرنے والے امیرانہ زندگی گذارتے تھے۔ جتنے اپنی ذات کے لئے کفایت شعار تھے۔ اتنا ہی قبیلہ برادری اور آریہ سماج کے لئے دان دینے میں ادار تھے۔ اپنے کاروبار میں خوب کماتے تھے۔ اور اپنی کمائی سے دل کھول کر دان دیتے تھے۔ ڈی اے وی کالج کی عمارت میں جہاں اب مڈل سکول ہے۔ جتنا پتھر لگا ہوا ہے۔ آپ کا ہی دیا ہوا ہے۔ اس وقت آریہ سماج کا ایک ہی انسٹی ٹیوشن ڈی اے وی کالج

تھا۔ اور آریہ سماج کے دان کا پرواہ اُسی کی طرف ہی تھا۔

لالہ بالک رام کے کاروبار اور سماج کے کام کا مرکز لدھیانہ سے باہر تھا۔ تاہم اپنے وطن کی سماجک سیوا میں بھی آپ نے خوب نام پایا۔ آریہ سماج لدھیانہ قائم ہو چکا تھا۔ آپ ویدک دھرم کی شرن میں آ چکے تھے۔ اس لئے جب جب لدھیانہ آتے۔ اپنی برادری کے نوجوانوں کے علاوہ اپنے سب جانکاروں کے ساتھ دھرم سنبندھ میں تبادلۂ خیالات کر کے اُنہیں آریہ سماج میں پروشٹ ہونے کی پریرنا کرتے۔ آپ کی تو پربل اکانکشا تھی۔ کہ سارا لدھیانہ ایک دم ویدک دھرمی بن جائے۔ آپ کے لدھیانہ آنے پر آریہ سماج کے ادھکاریوں کو خوشی ہوتی۔ کہ جو ضروریات آریہ سماج کی دھن کے ابھاو سے رکی ہوئی ہیں۔ وہ پوری ہو جائیں گی۔ چنانچہ پوری ہو گئیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آریہ سماج مندر کی ضرورت بہت محسوس رہتی تھی۔ لیکن دھن نہ تھا۔ لالہ بالک رام اتفاق سے لدھیانہ آئے۔ تو لالہ شیو سرن داس لالہ امراؤ سنگھ اور راقم الحروف آپ کے مکان پر پہنچے۔ مہمان نواز تو تھے ہی۔ پہلے ہمیں کھلایا پلایا۔ اور پیچھے مدعا دریافت کر کے ہماری خواہش کو پورا کیا۔ ویدک دھرم پرچار کا اتنا خیال تھا۔ کہ آپ کی ہمیشہ یہ اچھیا رہتی۔ کہ میری ڈھنڈہ برادری یکدم آریہ سماج میں پروشٹ ہو جائے۔ اور اس کے لئے وہ پریتن کرتے۔ اور آپ کا یہ پریتن بہت حد تک سپھل ہوا۔ چنانچہ لالہ نانک داس ڈھنڈہ اور اُن کے سپتر لالہ سکھی رام جی۔ لالہ برج لال جی۔ لالہ گوکل چند جی۔ لالہ لچھمن داس جی اور اُن کے بھائی لالہ بہاری لال جی آدی آریہ سماج کے ممبر بن گئے۔ ویدک ... آپ کے

دل میں بڑی شردھا تھی۔ آریہ سماج کا ابتدائی زمانہ تھا۔ ویدک سنسکار اول تو ہوتے کم تھے۔ جو ہوتے تھے۔ اُن کی سخت مخالفت ہوتی تھی۔ برادری ہر طرح کا بائیکاٹ کر کے سنسکار کا ہونا امر محال بنانے کا یتن کرتی تھی۔ اور یہ مخالفت بواہ سنسکاروں میں نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتی تھی۔ لیکن دردھ وشواسی آریہ سماجی اس کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ بلکہ مخالفت سے اُن کا وشواس اور درڑھ ہوتا تھا۔ لالہ بالک رام جی کی بڑی لڑکی کا وواہ تھا۔ جو آریہ سماج لاہور کے پرسدھ پردھان لالہ سائیں داس جی کے لڑکے لالہ گوپال داس سے منسوب تھی۔ طرفین کٹر آریہ سماجی تھے۔ وواہ کے ویدک ریتی سے ہونے میں سندیہہ ہی کیا تھا۔ تاہم پورانک برادری نے بڑے ڈراوے دیئے۔ لیکن لالہ بالک رام نے ذرہ پرواہ نہ کی۔ ویدی نہایت شان دار بنائی گئی۔ اور بیاہ نہایت شان سے پنڈت لیکھرام جی اور پنڈت آریہ منی جی آدی آریہ پنڈتوں نے ویدک ریتی سے کرایا۔ کئی پرسدھ آریہ پرشوں کے علاوہ لالہ ہنس راج جی پرنسپل ڈی اے وی کالج بھی برات کے ہمراہ پدھارے تھے۔ اس بیاہ کا پربھاو لدھیانہ نواسیوں پر خوب پڑا۔ آج ویدک وواہ سادھارن بات ہے۔ کوئی آریہ سماجی اپنی کمزوریوں سے نہ کرے۔ تو امر دیگر ہے۔ ورنہ کوئی کسی کو ویدک وواہ سے آج منع نہیں کرتا۔ اس لئے ویدک وواہ آج کوئی وشیش بات نہیں۔ لیکن اُن دنوں برادری کی مخالفت میں وشیش بات تھی۔ اور کسی دل گردے والے کا ہی کام تھا۔ کہ برادری کی آگیا کا اُلنگھن کرے۔

لالہ بالک رام جی جب آتے۔ اپنے ساتھ آریہ سماج کے نمینٹ لاتے۔ جو یہاں پرچار کے خیال سے مفت تقسیم کرتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ پنڈت لچھمن

داس زمانہ طالب علمی میں عیسائیوں کے زیر اثر آ کر عیسائی ہونے پر تیار ہو گئے۔ والدین نے بہت سر مارا لیکن وہ مانے کہ تیار نہ ہوا۔ آریہ سماج نے جالندھر سے مہاتما منشی رام جی کو بلایا۔ آپ کے عیسائی مت کے کھنڈن پر دھڑلے دار ویاکھیان ہوئے۔ اور آپ نے پنڈت لچھمن داس کو سمجھایا۔ تو ان کا عیسائیت پر بھاوت ہو کر انہوں نے مشن سکول چھوڑ دیا۔ مناسب یہ سمجھا گیا۔ کہ اُسے لدھیانہ میں نہ رکھا جاوے۔ لاہور میں اس کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے۔ لیکن سوال خرچ کا تھا۔ لالہ بالک رام جی سے جب کہا گیا۔ تو انہوں نے سہرش اس کے ڈی اے وی سکول میں پڑھائی وغیرہ کا سارا خرچ برداشت کرنا سویکار کر لیا۔ اور جب تک وہ لاہور پڑھتا رہا۔ اُسے برابر خرچ دیتے رہے۔ آخر انہی پنڈت لچھمن داس نے گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ کے ذریعہ لدھیانہ میں استری شکشا کا خوب کام کیا۔ جس کا جس لالہ بالک رام جی کو ہی ہے۔

آریہ سماج لدھیانہ کے سالانہ جلسہ یا کسی اور تقریب میں شریک ہونے کے لئے لالہ بالک رام بڑے چاؤ سے آتے۔ بلکہ گھر گھر کے سمیت آپ ایک ایک دوکان پر بیٹھ کر آریہ سماج میں آنے کا نمنترن دیتے۔ آج اس بات کی کوئی آریہ سماجی پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن پرانے آریہ سماجیوں کے یہی طریقے تھے۔ جس سے سماج دستار میں سہیتا ہوتی تھی۔ راقم الحروف کے پتا لالہ پریم چند سے آپ کا خاص پریم تھا۔ جب آتے اُنہیں یہی کہتے۔ کہ بھوجرام کو آریہ سماج میں جانے سے نہ روکا کرو۔

مہاتما منشی رام سے آپ کا اگادھ پریم تھا۔ جالندھر آپ اُنہیں خاص طور پر ملنے جاتے۔ اور اُن سے آریہ سماج کی اُنتی وشیک وارتالاپ کرتے۔

آخری عمر میں آپ کو اپنے اکلوتے لڑکے لالہ لابھ چند کی مرتیو کا اسہیہ صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ جس نے اُن کی گویا کمر توڑ دی۔ لالہ لابھ چند کا لڑکا عزیز اگر سین اور پوتا عزیز جگدیش اپنے بزرگ لالہ بالک رام اور لالہ لابھ چند کی یادگار ہیں۔

بردھاوستھا میں کام کا بوجھ جو لالہ لابھ چند کے کندھوں پر پڑنا چاہیئے تھا وہ اُن کے کمزور کندھے برداشت نہ کر سکے۔ اس لئے صحت بگڑ گئی۔ جس کا نتیجہ آسامک دیہانت تھا۔

حیوان سے انسان

ہندوؤں کے لئے عبرت ناک کہانی!

کرسچین کالج کے بوڑھے پادری نے منتظم کے چہرے پر نگاہیں جما کر کہا "تمہارا دھرم کتنا برا ہے بدھورام!"

بدھورام کا چہرہ لال ہو گیا۔ اس نے گردن اونچی کی اور پادری صاحب کی آنکھ سے اپنی آنکھ ملا دی۔ وہ پادری کے اس سوال کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

پادری نے جو قیافہ شناس تھا۔ دیکھا کہ منتظم نے غصہ سے اس کے شاگرد پر حملہ کیا ہے۔ اس نے میٹھے الفاظ میں کہا "بدھورام۔ تمہیں اس سوال پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ اسی وقت کے فیصلہ پر تمہارا مستقبل منحصر ہے!"

پادری کے میٹھے الفاظ نے بدھورام کو جھکا دیا۔ اس کی آنکھیں نیچی ہو گئیں۔

"یہ تمہاری ہی بھلائی کے لئے ہے۔ اس بات پر آؤ ہم دونوں بیٹھ کر وچار کریں" کہتے کہتے پادری نے اپنا ہاتھ بدھورام کے کندھے پر رکھ دیا۔ اور اس کے پاس کھاٹ پر بیٹھ گئے۔

پادری کی نرم زبانی اور بے غرض طرز عمل نے ودیارتھی کے دل میں گھر کر لیا۔ وہ اس کے ساتھ بحث مباحثہ کرنے کو نہیں۔ وچار کرنے کو تیار ہو گیا۔ لیکن بولنے میں پہل کرنے کا حوصلہ اس میں نہ تھا۔

پادری نے کہا۔ "بدھورام! میں جو کہتا ہوں۔ تمہارا دل دکھانے کو نہیں۔ بلکہ سچائی کا تم پر اظہار کرتا ہوں۔ اس کا احساس تم خود کر سکتے ہو"

"آپ کا کہنا بجا! ہمارا سماج میں کوئی سقم نہیں" بدھورام کا دل دھڑک رہا تھا۔

"نہیں صرف اتنا ہی نہیں۔ وہ سماج جسے تم فخر سے اپنا کہتے ہو۔ شودروں کے لئے خون کی ندیاں بہا دیتا ہے۔ لیکن تم لوگوں کے لئے......"

"کچھ نہیں کرتا۔ سچ مچ ہم لوگ انسان ہو کر حیوانوں سے بھی گرے ہوئے ہیں" بدھورام نے بات کاٹ کر کہا۔ وہ پادری کی بات میں سچائی کا احساس کر رہا تھا۔

"تو تم کیوں نہیں بھگوان عیسیٰ کی شرن میں آ جاتے۔ یہاں بھید بھاؤ بالکل نہیں۔ سب کا درجہ برابر ہے۔ عیسیٰ کا دل دیا سے پورن ہے وہ تمہاری حالت زار دیکھ کر بلا رہا ہے۔ آؤ! اس کی گود میں سر رکھ کر اسکو سننا سنا دو!" پادری صاحب نے ذرا فخریہ انداز میں کہا۔ ان کے چہرے پر فتح کے آثار جھلک رہے تھے۔

"لیکن معاف کیجئے۔ مجھے ہندو دھرم کے لامحدود سمندر کو چھوڑ کر ایک محدود سرووَر میں آنے کی خواہش نہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جو آزادی ہم لوگوں کو ہے۔ وہ آپ کو نہیں"

پادری کا فخر بہ انداز دیکھ کر اس کا جی جل اٹھا تھا۔ اس کے ہردے کا ہندو تو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

یہ غیر متوقع جملہ پادری صاحب نہ سہار سکے۔ غصہ ان پر غالب آ گیا۔ لیکن سنبھل کر پادری صاحب اس کے ساتھ بحث مباحثے کے میدان میں کود پڑے اور سنجیدگی سے کہا:-

"بدھورام! عیسیٰ کے دھرم میں تمہیں تنگ دلی کہاں دکھائی دی؟"

"کہیں نہیں پادری صاحب اس بات کو رہنے دیجئے" ودیارتھی نے عاجزی سے کہا۔

"نہیں بھائی! یہ معمولی بات نہیں۔ اگر عیسیٰ کے دھرم میں تنگ دلی ہے۔ تو بتاؤ کہاں ہے؟ مجھے بتاؤ! میں تمہاری تسلی کرنے کی کوشش کروں گا" پادری نے اصرار سے کہا۔

بدھورام چپ تھا۔ وہ پادری سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"کیوں خاموش کیوں ہو؟" پادری صاحب نے بدھورام کا کندھا ہلا کر کہا "بولو!"

بدھورام نے زبان نہ ہلائی۔

"دیکھو! یہ تو معمولی بات ہے۔ لیکن اور کوئی بات بنا سوچے سمجھے زبان سے نہ نکالنا" پادری نے اسے متنبہ کیا۔

"نہیں میں نے جو کہا ہے۔ وہ سوچ سمجھ کر ہی کہا ہے۔ بتائیے کیا ناستک عیسائی ہو سکتا ہے؟" بدھورام نے مستقل مزاجی سے کہا۔

پادری صاحب خاموش تھے۔

"لیکن ہندو سماج میں اس کے لئے جگہ ہے" بدھورام نے فخریہ انداز سے کہا۔ وہ پادری کے منہ کی طرف دھیان سے دیکھ رہا تھا۔

"پادری صاحب! ہندو بہت فراخ دل ہیں۔ بے شمار دست نگر ہوتے ہوئے بھی انہوں نے کبھی ایک دوسرے کا خون نہیں بہایا۔ وہ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کی طرح خون کے پیاسے نہیں ہیں" اس نے شانتی سے کہا۔

"اگر تمہارا سماج اتنا اُدار ہے۔ تو تم لوگ اتنے پچھڑے ہوئے کیوں ہو؟ ایسا سماج بھی تمہارے ساتھ حیوانوں کا سا سلوک کرتا ہے" پادری صاحب نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"یہ ہماری ہی کمی ہے۔ ہندو جاتی اس کے لئے قصوروار قرار نہیں دی جا سکتی۔ اب ہم نے یہ یتن کیا ہے۔ تو جاتی بھی ہماری مدد کرنے کو تیار ہے۔ اس کی طرف سے ہماری راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جا رہی ہے" بدھورام نے حوصلے سے کہا۔

"کچھ بھی ہو بدھورام! تم ہندو ہو کر بھی ہندوؤں کو نہیں پہچانتے۔ اس کا مجھے افسوس ضرور ہے۔ لیکن فکر کی کوئی بات نہیں۔ میں وہ دن صاف طور پر دیکھ رہا ہوں۔ جب تم عیسائی برادرہڈ کے ممبر ہو گے۔ ایشور تمہیں عقل سلیم عطا کریں" یہ کہہ کر پادری چلا گیا۔

شام ہو چکی تھی۔ بدھورام بھی ہاکی میچ دیکھنے کے لئے جانے کی تیاری کرنے لگا۔

(۲)

ماں باپ کا بدھو۔ کالج کا بدھورام عام آدمی تھا۔ اس کا جسم کالا ہونے پر بھی دل کالا نہ تھا۔ اس کا باپ دولت کی نعمت سے محروم نہ تھا۔ شہر کے باہر اس کا ایک چھوٹا سا مکان تھا۔ یہ سب کچھ ہونے پر بھی اس میں ایک بڑا بھاری عیب تھا۔ اس نے ایک ایسا بھاری پاپ کیا تھا کہ بڑے بڑے آدمی اسے چھونے سے ڈرتے۔ دھرماتما ایسے پاپی کے سایہ سے بچنے کی کوشش کرتے۔ اس کا پاپ اس کا اپرادھ یہ تھا کہ وہ بھنگی کے گھر میں پیدا ہوا تھا۔ وہ اچھوت تھا۔ کچھ بھنگیوں کا قیاس تھا کہ اسے بھنگی بنانے میں ایشور نے اپنی سوجھ بوجھ کا ... بدھی ... کام نہیں ...

وہ اپنی بستی کی شان تھا۔ اس کا گھرانہ اس کی ذات پر فخر کرتا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنے چھوٹے سے سماج کی جان تھا۔ جب وہ چھٹیوں میں گھر آتا۔ تو بھنگی ٹولی میں گویا زندگی کی لہر پیدا ہو جاتی تھی۔

آریہ سماج کے کچھ مہاشے دور سے ہی اس کی نمستے سویکار کر لیتے تھے۔ شاستری جی ایسے ہوتے تو جھجکتے ہوئے اس کی کھاٹ پر بیٹھ جاتے تھے۔ لیکن دوسرے اس کے سامنے اس طرح منہ موڑ کر چلتے۔ گویا اس کے واقف ہی نہیں۔

کچھ ہی ہو سماج کی وارشک رپورٹ میں شاستری جی نے فخر سے بتایا۔ کہ بھنگی لڑکے کو اب تک ہندو بنائے رکھنے کا کریڈٹ شری یُت بدھورام جی کو ہے۔ بدھورام وہاں موجود نہ تھا۔ حاضرین نے سوچا بدھورام سماج کے کوئی اُتساہی سردسو سیانے یا نوجوان ہونگے۔ یہاں کی سماج مبارک ہے۔ کہ اسے ایسا کارکن ملا ہے۔ بس کیا تھا۔ مسلسل پانچ منٹ تک تالی بجتی رہی۔

لوگوں نے سوچا۔ یہ کم بخت اچھوت بھی سماج پر بوجھ ہیں۔ انہیں ہندو بنائے رکھنے کے لئے ہی سماج کے کئی کارکنوں کو اتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔

(۳)

اب بدھورام گریجوایٹ ہے۔ کالج چھوڑ چکا ہے۔ گھر پر رہ کر ہی نوکری کی تلاش میں لگا ہوا ہے۔ لیکن ہندو بھنگی کو نوکری کہاں!

ابھی اس دن کی بات ہے۔ رام دھن پنڈت نے اپنے لڑکے کو دھمکاتے ہوئے پوچھا "کیوں بے! تو بدھو کے ساتھ کیوں بات کر رہا تھا؟"

"کچھ نہیں۔ یونہی سکول کی پڑھائی کے بارے میں وہ کچھ بتا رہے تھے"

"چپ رہ الو کہیں کے" پنڈت جی نے ڈپٹ کر کہا۔ "بتا رہے تھے۔ چار حرف انگریزی کے کیا پڑھ لئے ہیں برہمن بن بیٹھا ہے۔ یہ کل یگ ہے ورنہ بچہ کو وہ شاپ دیتا کہ پھر کبھی برہمن کے لڑکے سے بولنے کا ساہس نہ کرتا ـــ بھگوان! یہ چانڈال دھرم ناش پر تُلے ہوئے ہیں۔ تمہارا دھرم اب رسا تل کو جانے والا ہے۔ جلدی آ کر دشٹوں کے

بھارے بھومی کو پاپ کا کردنہ"! پنڈت جی کی
آنکھوں سے آنند نکل آئے۔ دھرم ناش کے
خیال سے ان کا دل کانپنے لگا۔ کرنسہ دھسے
مٹھی بندھ گئی ؛
بیچارا بالک پتا کی یہ حالت دیکھ کر
سہم گیا ؛
پنڈت جی نے اپنا غصہ لڑکے پر
جھاڑا۔ اور پھر کبھی بدھو سے نہ بدلے سکا
پندرہ لے کر اس کی خلاصی کی ؛
لیکن اس پر بھی بس نہ تھا۔ انہوں نے
آنند لیں بچایا۔ کہ بدھورام کا باپ برہم
سماج کے ڈر سے کانپ اٹھا۔ اس نے بدھورام
کو ڈانٹ کر کہا :۔
"خبردار! جو آج سے کسی نکیلین سے ملنے
کی جرأت کی" ؛
بدھورام نے بالک کی طرح باپ کا حکم
سن لیا۔ لیکن اس کی آتما یہ عجیب انصاف
ماننے کو تیار نہ تھی۔ اس نے نشچے کیا۔ کہ ایک
دفعہ پنڈت جی سے مل کر اس مشکل کو سمجھنے
کی کوشش کرنی چاہئیے ؛

(۴)

پنڈت رام دھن میلا انگرکھا پہنے
مندر کے صحن میں بیٹھے تھے۔ ایشور بھگت
کتا گلوا پونچھ سے اس کی پیٹھ جھاڑ رہا تھا۔
گرد گرڈی بیوی اپنی گرد گراہٹ سے
پجاری جی کو رجھانے کا پریتن کر رہی تھی۔
بدھورام نے پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھا۔
وہ سوچ رہا تھا۔ کہ وہ اپنی دلائل سے پنڈت
جی کو پانی پانی کر دے گا۔
"ہاں! جی ہاں!! ارے!!! ٹھیرا!
ٹھیر!!" کہتے ہوئے پنڈت جی اٹھ کر دروازے
کی طرف بڑھے ؛
بدھورام پنڈت جی کی آواز سن کر
ٹھٹھک گیا۔ اس نے اپنے چاروں طرف
دیکھا۔ لیکن کوئی شے اسے نہ دکھائی دی
جو پجاری جی کے اس طرح چلانے کا باعث
سمجھی جاتی ؛
وہ بھونچکا سا ادھر ادھر دیکھ
رہا تھا کہ پجاری اوپر کی سیڑھی پر کھڑا ہو
کر چلانے لگا۔ "ٹھیر! ٹھیر! کہاں بڑھا
چلا آتا ہے"؟
بدھورام نے ہاتھ جوڑ کر پنڈت جی کو
نمستے کہی۔ نمستے سنتے ہی پجاری جی جلتے
تیل کے بینگن بن گئے ؛
"ورنا رکی۔ پاپی۔ چانڈال۔ چل دور
ہو یہاں سے" پنڈت جی نے کہنا شروع
کر دیا ؛
بدھورام نے سائیکالوجی پڑھی تھی۔
پر پنڈت جی کی سائیکالوجی اس کی سمجھ میں
نہ آئی ؛ اسے سمجھانے کے لئے اس نے پھر نرما
سے کہا "پنڈت جی!" اور وہ اپنا پاؤں
اوپر کی سیڑھی پر رکھنے کو اٹھایا ؛
"چانڈال" پنڈت جی چلا اٹھے۔
بدھورام حیران تھا۔ وہ گونگے کی طرح
پنڈت جی کی طرف دیکھ رہا تھا ؛
"لانا رے ڈنڈا۔ رام دین!" پوجاری
نے غصہ سے پیچھے مڑ کر کہا ؛
جھٹ سے دو پہلوان بھگت لاٹھیاں ہاتھ
میں لئے صحن میں نکل آئے ؛
"مارو اس نارکی پشو کو نکالو یہاں سے"
کہتے ہوئے پنڈت جی اپنے چیلوں کے آگے
آگے دروازہ کی طرف بڑھے ؛
بدھورام ہی اس ساری گھٹنا کا کارن
تھا۔ لیکن جب تک وہ لاٹھی کی ٹھوکر سے
زمین پر نہیں گر پڑا۔ وہ اس واقعہ کو خواب
سمجھ رہا تھا ؛
ڈنڈا کھاتے ہی ساری گھٹنا اس کی سمجھ
میں آ گئی۔ وہ اٹھا اور گھر کو چل دیا۔ اسے
معلوم ہو گیا۔ کہ سدھانت نہیں رواج ہندو
سماج پر حکومت کر رہے ہیں ؛

(۵)

شہر بھر میں چرچا ہو رہا تھا۔ ہندو سماج
کے پہنت چنتک بڑی سوچ میں تھے۔ لوگ
ایک دوسرے کی طرف خاموشی سے دیکھتے ہیں۔
لیکن ان کی آنکھیں صاف کہتی ہیں "یہ کیا ہو
رہا ہے" لیکن اس سے بچنے کا طریقہ کوئی نہیں
بتاتا۔ لوگوں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ مرض لاعلاج
ہے ؛
آج شام کو بدھورام کی سرکردگی میں بھنگی
ٹولہ عیسٰی کی شرن میں جا رہا ہے۔ شہر کی کرسچین
کالج کے بورڈ پادری اس کام کے لئے خاص
طور پر بلائے گئے ہیں۔ ٹھیک ۷ بجے وہ ٹولہ

میں پہنچ جائیں گے :

"نمستے منشٹر بدھ رام" آریہ سماج کے منتری نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ کہا۔ پہلے پہنچ چکے تھے ۔ یہ بھنگی لڑکے کو ہندو بنائے رکھنے کی آخری کوشش کی تمہید تھی :

"نمستے ! آئیے مہاشہ جی !" بدھ رام نے مسکراتے ہوئے کہا۔ منتری جی کے لئے کھاٹ بچھا دی گئی :

"آپ بھی براجئے" منتری جی نے بیٹھتے ہوئے کہا :-

"نہیں مہاشہ ! مجھے بہت ضروری کام ہے ۔ معاف کیجئے"

دوسری طرف دیکھتے ہوئے بدھ رام نے جواب دیا۔ اس کے چہرے سے سنجیدگی اور ثابت قدمی ٹپک رہی تھی۔ منتری چپ رہا :

باجا بجنا شروع ہوا۔ ایک درخت کے نیچے تو لہ بھر کے استری پرش آکر بیٹھنے لگے۔ دھرم دھوبی بھی ہنتوں کا ہیں دیکھنے کو تشریف لے گئے ۔ پہلے ہی آ براجے ۔ میلا سا لگ گیا۔ دھرماتماؤں میں سے کوئی آکاش ٹوٹ پڑنے کی ۔ کوئی بجلی گرنے کی کوئی پرلے ہو جانے کی پرارتھنا کرنے لگا :

وقت گزر چکا تھا۔ کوشش فضول تھی

منتری ہو دے کھسیانے ہو اُٹھ آئے۔ ہونے والا منظر دیکھنے کا ساہس اُن میں نہ تھا خاموشی کا عالم طاری تھا۔ سفید لباس میں ملبوس بوڑھا پادری اچھوت پنڈال میں داخل ہوا۔ اور آتے ہی بدھ رام کو چھاتی سے لگا لیا۔ دونوں کی آنکھیں تر تھیں :

عیسائی بنائے جانے کی کارروائی شروع ہوئی۔ اور جلدی ہی بھنگی ٹولہ عیسیٰ کی گود میں پہنچ گیا :

× × ×

پادری صاحب اپنا وعظ ختم کر چکے تھے ۔ بدھ رام ویدی کی طرف بڑھا تالیوں کی گونج میں اُس نے کہنا شروع کیا :

بھائیو ! اب ہم عیسیٰ کی شرن میں ہیں۔ بھید بھاؤ کا کیڑا یہاں نہیں کاٹتا ۔ اب ہم پاکھنڈیوں کے پاکھنڈ سے پرے ہیں۔ آج کا دن بڑے مہتو کا ہے ۔ آج ہمارے لئے اُنتی کا دوار کھل گیا۔ اب ہم حیوان سے انسان بن گئے ایک ساتھ بولو ! مہاتما عیسیٰ کی . . . . . . "

" نعرے عیسائیوں کے منہ سے نکلی ہوئی جے کی آواز نے دھرم دھوجیوں کے کلیجے ہلا دیئے چاروں اطراف سے ان کا سر جھکتا ہوا نکلا۔

(سماچار دیپک)

اگنی شواتا پتر

آریہ وِدوان دھیان دیں

رشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ جو اگنی یعنی بجلی وغیرہ پدارتھ کے جاننے والے ہوں ۔ وہ اگنی شواتا پتر ہیں برخلاف اس کے پنڈت ساتولیکر جی کا رتہ ہے کہ جو اگنی میں جلائے گئے ہوں۔ وہی اگنی شواتا ہیں ۔ رشی دیانند جیوت پتروں کا شرادھ ہونا لکھتے ہیں۔ پنڈت ساتولیکر مرت پرشوں کا جو اگنی میں جلائے جا چکے ہیں بلا ماننے ہیں۔ یہ دونوں آریہ ودوانوں کے وچار ہیں جو پرسپر وِرُدھ ہیں ودوان اس وشے میں لکھنا چاہیں اُن کے لئے پرکاش کے کالم کھلے ہیں۔ پنڈت ساتولیکر نے اپنے وچار ویدک دھرم میں اس طرح پرکٹ کئے ہیں :-

"اگنی شواتا کا کیا ارتھ ہے ۔ یہ ایک وچار نیہ وشے ہے ۔ کیونکہ بھن بھن مہاشے کرتا دک نے بھن بھن ارتھ کیا ہے ۔ تاہم وید منتروں سے اس کا کیا ارتھ نکلتا ہے یہ ہمیں دیکھنا ہے ۔ اگنی شواتا کا شبدارتھ اس پرکار ہے :-

अग्नि नारूच्छात्: स्वादित: ते अग्निष्वाता:

ارتھات جن کا اگنی نے سواد لیا ہے یعنی جو اگنی میں جلائے گئے ہیں۔ اسی وگرہ کی اور اسی ارتھ کی پشٹی شتھ پتھ براہمن کر رہا ہے "جن کو اگنی ہی جلاتی ہوئی سواد لیتی ہے ۔ وہ پتر اگنی شواتا کہلاتے ہیں" شت پتھ ۲-۶-۱-۷ :

اس وچن سے اگنی شواتا پتروں کے وشے میں ہمارے سامنے یہ پرینام نکلا کہ جن کا انتیشٹی سنسکار اگنی دوارا ہوتا ہے ۔ ان پتروں کا نام اگنی شواتا پتر ہے ۔ اب ہم وید منتروں پر روشنی ڈالیں گے ۔ اور دیکھیں گے کہ ان سے کیا معلوم ہوتا ہے :-

ये अग्निष्वाता ये अनग्निष्वाता मध्ये दिवः स्वधया मादयन्ते । तेभ्यः स्वराड्सुनीतिमेतां यथावशं तन्वं कल्पयाति ॥ यजु १९।६०।

جو اگنی شواتا پتر اور جو انگنی شواتا پتر دیو لوک کے بیچ میں سودھا سے آنند بھر رہے ہیں ۔ ان پتروں کے لئے سوتم پرکاش مان اگنی دا یم کا منتا کے انوسار اوقات کرم انوسار ۔ اس پران دوارا لے جانے جانے والے شریر کو بناتا ہے "

"آسو نیتی" کا ارتھ ہے ۔ جو پرانوں دوارا لے جایا جاوے ۔ یعنی جس کا پرانوں دوارا سنچالن ہووے ۔ یہ شریر آسونیتی ہے ۔ کیونکہ پران نکل جانے پر اس کا سنچالن بند ہو جاتا ہے ۔ اس منتر سے یہ بات سپشٹ ہے کہ پتر لوک میں پتروں کا شریر بنتا ہے اپر دکت منتر ٹھیک ایسے کا ایسا ہی رگ وید میں ملتا ہے ۔ وہاں پر تھوڑا سا پر بھید ہے وہی اگنی شواتا کے ارتھ خود بخود کر رہا ہے

ये अग्निदग्धा ये अनग्निदग्धा ------ ऋ० १०।१५।१४

ارتھ :- اپر دکت منتر انوسار ہی ہے ان دونوں منتروں کی تلنا کرکے دیکھنے سے پاٹھکوں کو معلوم اگنی شواتا کا ارتھ گیان ہو جائے گا۔ یجروید میں اس منتر میں جہاں "اگنی شواتا" اور "انگنی شواتا" پد ہیں وہاں رگ وید میں "اگنی دگدھا" اور "انگنی دگدھا" یہ ہیں ۔ وہی منتر بالکل جہاں ہے اس کا ابھپرائے یہ ہے کہ جو ارتھ اگنی شواتا کا ہے ۔ وہی ارتھ اگنی دگدھا کا ہے ۔ اگنی دگدھ کا ارتھ سپشٹ ہے کہ جو اگنی دوارا جلایا گیا ہو ۔ تاہم شرو دیکھ میں دیکھ آئے ہیں ۔ کہ شت پتھ براہمن نے بھی وہی ارتھ کیا ہے جو کہ وید منتروں سے نکلتا

ہے۔ اسی طرح وید اور براہمن اگنی شواتّ کے اسی ارتھ پر سہمت ہیں کہ جو اگنی سنسکارا جلایا گیا ہو"

پاٹھک! اس پر وچار کریں۔ کیونکہ اس سے پتروں پر وشیش پرکاش پڑتا ہے۔ اگنی شواتّ کا اُپرکت ارتھ ہونے پر نشچے ہے اگنی شواتّ پتر جیوت پتر ہی ہیں یہ ثابت ہوتا ہے۔ اور ان سے جیسا کہ دیکھیں گے یگیہ میں بلا کر ستکار کرنے دھن آدی دینے دہری کو ملانے کا الیکھ ہے۔ اس کا ابھپرائے سپشٹ روپ سے یہ ہے۔ کہ مرت پتروں کے لئے کچھ بھی آدیش نہ کرنا چاہئے۔ اتنا اگنی شواتّ شبد پر پرکاش ڈالنے کے بعد اب ہم اگنی شواتّ پتروں کے یگیہ آدی میں آنے ہماری رکشا کرنے آدی درشانے والے منتروں کو اُدھرت کرتے ہیں ٭

अग्निष्वात्ताः पितर एहगच्छतसदः सदःस दत सुप्रणीतयः।
अत्ता हवींषि प्रयतानि बर्हिष्यथा रयिं सर्व वीरं दधातन॥
ऋ० १०-१५।११॥

یہ منتر تھوڑے سے پاٹھ بھید کے ساتھ یجروید اور اتھرووید میں بھی آیا ہے دیکھو یجر ۱۹-۵۹- اور اتھرو ۱۸-۳-۴۴- ارتھ اس پرکار ہے :-

"ہے اتم نیتا اگنی شواتّ پترو! اس یگیہ میں آؤ۔ گھر گھر میں ستھت ہوؤ۔ اور یگیہ میں دیئے گئے۔ ہویوں کو کھاؤ ہمیں سب پرکار کی ویرتا سے پورن دھن کو دو"

اس منتر سے اگنی شواتّ پتروں کو یگیہ میں بلانے ہوی کھلانے اور دھن مانگنے کا سپشٹ روپ سے الیکھ ہے۔

आयान्तु नः पितरः सा-म्यासोऽग्निष्वात्ताः परिभिर्देवयानाः।
अस्मिन यज्ञ धया मादन्तोऽधि ब्रुवन्तु तेऽवन्त्व स्मान॥
यजु० २९।५८॥

سوم سنپادن کرنے والے ہمارے اگنی شواتّ پتر دیویان مارگوں دوارا اس یگیہ میں آویں۔ سودھا سے ترپت ہو کر آنندت ہو کر ہمیں اپدیش کریں۔ اور وہ ہماری رکشا کریں"

اس منتر میں بھی پورو منتر انوسار یگیہ میں پتروں کے آنے سودھا سے ترپت ہونے۔ اپدیش کرنے اور ہماری رکشا کرنے کی پرارتھنا ہے ٭

پھر یجر ۱۹-۶۱ میں ہے :-

"رتو میں والے اگنی شواتّ پتروں کو ہم بلاتے ہیں۔ جو کہ جس میں نشٹ شیشیا کو پاتے ہیں۔ ایسے یگیہ میں سوم پان کرتے ہیں۔ وہ سیدھا دی پتر ہمارے لئے سکھ پوروک بلانے لائق ہو دیں ارتھات ہمیں انہیں بلانے میں کشٹ نہ ہو۔ بلاتے ہی وہ ہماری پرارتھنا کو سویکار کر آجائیں ہم دھنوں کے سوامی ہو دیں ٭

اس منتر میں 'رتوتہ' کا ابھپرائے کچھ سپشٹ نہیں ہوتا

आशु سے بنا ہے अश भाजन

اس منتر میں اگنی شواتّ پتروں کو سوم پان کرنے کے لئے آمنترن کیا گیا ہے۔ اور پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ وہ کرپا سے ہمارے آمنترن کو سویکار کریں۔ ان منتروں میں بھن بھن پرکار کے پتروں کے لئے بھن بھن پرکار کے پدارتھوں کا الیکھ

धूम्रा बभ्रुनि का-शाः पितृणं सोमवतां बभ्रवो धूम्रनी काशाः पि तृणां बर्हिषदां, कृष्णा बभ्रुनी काशाः पितृणामग्नि-ष्वात्तानां कृष्णाः पृषन्तस्त्रै यम्बकाः॥ यजुः २४।१८॥

دھومر بھورے کے رنگ۔ جیسے اور بھورے سے رنگ جیسے پشو : سوم رس پان کرنے والے پتروں کے ہوں۔ بھورے اور دھوئیں جیسے پشو ویدارتھ کرنا گھاس پر بیٹھنے والے پتروں کے ہوں۔ کالے اور بھورے رنگ جیسے پشو وید ارتھ اگنی شواتّ پتروں کے ہوں

कृष्णा पृषन्त स्त्रैयम्ब काः॥

اس منتر بھاگ کا کوئی سمبندھ پرکرن سے نہیں ہوتا۔ اور شری ارتھ سپشٹ ہوتا ہے اس پرکار اگنی شواتّ پتروں کا پرکرن یہاں پر پرایہ سماپت ہوتا ہے۔ ... دشیش وچار اور بھی پورن ہے ٭

ساماجک جگت

شوک پرستاو۔ آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان کا یہ جلسہ شریمان سر راجہ نہار سنگھ جی شاہ پورا دھیش کی مرتیو پر نہایت افسوس کرتا ہے۔ (منتری)

(۲) ایسے ہی پرستاو نمن سماجوں نے پاس کئے ہیں۔ (۱) ٹاؤن آریہ سماج کراچی (۲) آریہ سماج ملتان چھاؤنی ؛

ساہو والہ میں دھرم پرچار۔ ساہو والہ میں دھرم پرچار چھ روز تک پنڈت چھون چند اور مہاشہ امرناتھ بھجنیک اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کیا۔ پبلک پر بڑا پربھاؤ پڑا۔ تین چار نئے ممبر آریہ سماج کے بن گئے +

(۲) امرناتھ سپتر لالہ نوراج کا یگیوپویت سنسکار مورخہ ۲۷ ہاڑ کو پنڈت جی نے کرایا۔ اور لوگوں کو یگیوپویت کا مطلب بڑی اچھی طرح سے سمجھایا۔ ایک روپیہ ویدپرچار فنڈ اور ایک روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔ ایک روپیہ لالہ ہری رام گولاٹی نے وید پرچار میں دان دیا۔

(۳) آریہ سماج ساہووالا کے باقاعدہ ہفتہ واری ست سنگ ہوتے ہیں حاضری اچھی ہوتی ہے۔ (مولراج منتری آریہ سماج ساہووالا ضلع سیالکوٹ) ؛

آریہ سماج کرور پکا کے سماچار

آریہ سماج کرور پکا نے جنرل اجلاس ۱۱ جولائی ۱۹۳۲ء میں آریہ سماج کرور پکا کے سرگرم کارکن شری مہاشہ لیکھراج جی کی بے وقت اور دکھدائی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا ؛

(تریلوک ناتھ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج کائیں نور کے سماچار

۱۹ جولائی کو پنڈت برت پال جی آریہ اپدیشک اور پنڈت ـــــــ امولک رام جی بھجن اپدیشک تشریف لائے۔ موضع سامانہ کلاں میں رات ہی کو پرچار ہوا۔ پنڈت شری رام جی حکیم نے پرچار کا انتظام کیا۔ سب نرناری شامل ہوئے اور بہت متاثر ہوئے ؛

(۲) ۲۰ جولائی کو پنڈت صاحبان کا پرچار کائیں نور کے چوک بازار میں ہوا۔ حاضری بہت تھی۔ پنڈت برت پال جی نے ایک منتر کی ویاکھیا کرتے ہوئے ہندوؤں کو تنبیہ کی کہ اگر آپ اچھوت بھائیوں کو حقوق دینے میں دریغ کریں گے۔ تو دن آنے والا ہے جبکہ آپ اچھوتوں کے ماتحت کام کریں گے ؛

(۳) ۲۱ جولائی کو موضع کچھیا رڑہ کے آریہ سماج میں ویدک دھرم پر چار کیا گیا ؛

(۴) ۲۲ جولائی کو کائیں نور کے چوک میں پھر پنڈت برت پال جی کا عالمانہ لیکچر اور پنڈت امولک رام جی کے موثر بھجن ہوئے (منتری آریہ سماج کائیں نور)

آریہ سماج منڈی مظفر نگر کا اتسو۔ آریہ سماج منڈی جدید مظفر نگر (یو۔پی) کا جلسہ سالانہ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ نومبر ۱۹۳۲ء کو ہونا قرار پایا۔ (کندن لال منتری) ؛

آریہ سماج منولی کا سالانہ جلسہ۔ ۲۳۔ ۲۵ اگست ۱۹۳۲ء ہونا قرار پایا ہے۔ یہ چھوٹی سی غریب سماج ہے۔ آریہ سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اپنے پرچار سے یہاں کی چھوٹی سی سماج کی سہائتا کریں۔ یہاں کے پورانک پرچار کے مقابلہ کا حل کر دیتے ہیں۔ اور آریہ سماج کے سخت دشمن بھی ہیں ؛

(بی۔ آر۔ رتن آزاد منتری آریہ سماج منولی گوردکل و بھاگ ضلع انبالہ)

آریہ سماج کیمبل پور کے سماچار

۲۴ جولائی کو آریہ سماج کیمبل پور میں پنڈت سوم رام جی اپدیشک کا ویاکھیان ہوا ؛

۲۴ جولائی کو کیمبل پور سے پنڈت دیوی داس جی پردھان سبھا پنڈت نیشور جی لالہ سیتارام جی صراف اندر برہمچاری کے حضرو تشریف لے گئے۔ حضرو میں جدید سماج قائم ہوئی ہے۔ اس موقعہ پر دس روپے دان خود دیا اور دوسرے صاحبان نے بھی تھوڑا تھوڑا دان دے کر آریہ سماج حضرو کا حوصلہ بڑھایا۔ خوش قسمتی آریہ سماج کے بھی چند ممبران نے آ کر دان میں شمولیت فرمائی ؛

۲۵ جولائی کو بابو کندن لال صاحب کے گرہ پر ہون ہوا۔

...نے ہندو روپے مخالف نشانوں کو دان دیا ... آشرم کے لئے دان ... اور بارجات بھی دان ہوا ... (رام لال سکھ منتری) ؛

جات کرم اور نام کرن سنسکار

... چند کے پوتے کے جات کرم سنسکار ۲۸ جون کو اور نام کرن ... جولائی کو ہوا - نام راجیندر رکھا گیا - (رام کشور نزدانہ منتری آریہ سماج ...) ؛

آریہ سماج کوئٹہ کے سماجا جلسہ - ۱۱ جولائی

... راتری سے پنڈت ماتر مشرا کے روزانہ ... سے پر نواداشا لی آبادیش ہو ... ان کے ہر ایک بھاشن سے ... رہے ہیں ... اور بھگتی کا ثبوت ملتا ہے ... اور ہزار استری پرش بالک ... ان کے ... سے لابھ اٹھا رہے ہیں ؛ آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ ... ہوا کرتے ہیں ... پنڈت بشپال جی ... آریہ سماج کے ... دیویوں اور آریہ سجنوں سے بھرا ہوا رہتا ہے ... پنڈت ماتر مشرا جی کے آنے سے پہلے پنڈت ... جی ... کا ...

راتری کو مہابھارت کی کتھا بھی کیا کرتے تھے - پرنتو آج کل راتری کو آرام مل جانے کے سبب وہ شام کو کئی سجنوں کو درشن اپنشد و دیگر آرش گرنتھ پڑھاتے ہیں -

(۲) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ سے ۲۸ اگست ۱۹۳۷ء تک ہونا نشچت ہوا ہے - اتسو پر شری سوامی ... جی - شری پنڈت بدھ دیو جی - شری پنڈت چندر کانت جی (جو ابھی چار مہینے ہوئے کوئٹہ میں اپنے لیکچروں کی دھوم مچا گئے ہیں) نے پدھارنا سویکار کر لیا ہے - آریہ سماج کے قابل فخر دمایہ ناز مناظر شری پنڈت رام چندر جی دہلوی سے بھی پرارتھنا ہو رہا ہے - باہر کے آریہ سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اتسو پر پدھار کر جہاں کوئٹہ کے میٹھے اور لذیذ پھلوں کا لطف اٹھائیں وہاں اچھے کوئٹہ کے سنیاسی مہاتماؤں اور دھرندھر ودوانوں کے امرت بھرے اپدیشوں سے لابھ اٹھا کر اپنے جیون کو سپھل کریں - (پنڈت ... دیا ... منتری آریہ سماج کوئٹہ بلوچستان) ؛

آریہ سماج سناتوالی کے پرستاو

آریہ سماج سناتوالی کے ست سنگ میں سر ... ناہر سنگھ جی شاد پورا ... اور بھائی ... جی کی دھرم پتنی کی مرتیو پر شوک پرستاو پاس کیا گیا - اور شری ... جی کی بینائی ٹھیک ہونے پر خوشی کا اظہار کیا گیا ؛ (رام چند آپ پردھان) ؛

آریہ سماج مندر ساہووالہ کے لئے اپیل

ساہووالہ میں اپنا مندر نہ ہونے سے پرچار میں بڑی مشکل ہو رہی ہے آریہ سماج مندر کے لئے جگہ ... ۳۴۴ روپے کو خرید کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام رجسٹری ہو چکی ہے ۵۰ روپیہ بنیاد بھرنے میں خرچ ہو گیا ہے - اب آریہ سماج کے پاس ۲۰۰ روپیہ نقد ہے - جو لوگوں کی طرف ہے ... روپے کے وعدے ہیں - جن بھائیوں کے پاس آریہ سماج کا روپیہ امانت ہے وہ ادا کر دیں - اور جنہوں نے وعدہ کیا ہوا ہے - وہ بھی اپنا دھن بھیج دیں تاکہ مندر بنانے کی تیاری کی جاوے ؛ مہاشیان ساہووالہ کے باہر ملازمت پر یا دوکان دار ہیں وہ بھی آریہ سماج ساہووالہ کی سہائتا کریں - خود دھن دیں - اور لوگوں سے بھی مانگ کر بھیجیں - کیونکہ ساہووالہ سے اتنا دھن ملنا مشکل ہے - (موہن لال منتری آریہ سماج ساہووالہ ضلع سیالکوٹ) ؛

چھچھرولی میں بھنگی کنوؤں پر

تقریباً آٹھ ماہ سے چھچھرولی میں ہمارے پبلک کنوؤں پر پانی بھر رہے ہیں - کچھ تنگ دل ہندو مسلمانوں نے ان کو روکنے کی بہت سی کوششیں کیں - لیکن سب میں ناکامیاب رہے اب انہوں نے ایک نئی چال چل کر بھنگیوں کو ان کنوؤں پر چڑھا دیا - ان کا یہ خیال تھا - کہ بھنگیوں کے مقابلے میں چمار پانی نہیں بھریں گے - پر ان کی یہ چال بھی ناکام رہی - اب جہاں ہم چماروں کی اشارتاً تعریف کرتے ہیں - وہاں ان ہندو مسلمان بھائیوں کا بھی دھنیواد کئے بغیر نہیں رہ سکتے - جن کی مہربانی سے ہمارا اچھوتوں کا کام ایک دن میں ہو گیا ؛ (رام دت اپدیشک آریہ سماج جگادھری ضلع انبالہ) ؛

آریہ سماج گڑھ شنکر کا اتسو

مورخہ ۲۴ سے ۲۷ جون تک بڑے سماروہ سے ... ہوا - جلسے کے ... شری سوامی ... جی مہاراج ... دیدہ ... آکرتے ...

رہے۔ جلسے پر پنڈت ز یپنی جی شاستری۔ پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت دھرمیندر جی بی اے اور پنڈت ہت ندرت جی سبھا کی اور سے اور مہاشہ گیتا رام جی سے ایک اپدیشک کے ذلت اربار منڈل پنجاب کی اور سے پدھارے ۲۴ جون کو نگر کیرتن نہایت شان سے نکلا۔ جس میں مہاشہ مدن رام و مہاشہ گیتا رام و مہاشہ بھگت رام اور ماسٹر لچھمن سنگھ جی نواں شہر سے نیمی سکول کے لڑکوں نے حصہ لیا۔ اور بڑی خوش اسلوبی سے رات کے نو بجے سماپت ہوا۔ پھر اسی رات میجک لالٹین سے مہاشہ گیتا رام نے تصویریں دکھائیں۔ اور اپدیشک مہاشہ نے لیکچر دیا۔ دوسرے دن ہندو سمیلن زیر صدارت پنڈت دھرمیندر جی ہوا۔ جس میں بہت سے بھائیوں اور اپدیشکوں نے حصہ لیا۔ اپیل پر دو صد روپیہ نقد جمع ہوا۔ جس میں سے ۵۰ روپے سبھا کو دید پرچار کے لئے بھیجے گئے۔ غرضیکہ جلسہ ہر پرکار سے کامیاب رہا ٭

(گرداری لعل آریہ سابق منتری آریہ سماج گڑھ شنکر) ٭

مہاراج کرشن جی پردھان سماج نے اپنے پوتے کے منڈن سنسکار پر دو روپے آریہ سماج کو دان دیئے اور اپنے سپتر کے بیاہ پر دس روپے مختلف ساماجک سنستاؤں کو دان کیا ٭

۲۳ جولائی کو آریہ کمار سبھا ظفروال نے اچھوت اُدھار کے سنبندھ میں ایک جلسہ سماج مندر میں کیا۔ جس میں اردگرد کے کئی گاؤں سے آریہ بھائی شامل ہوئے آریہ سماج سنگل سوتکاں کی بھجن منڈلی کے منوہر بھجن ہوتے۔ پھر ماسٹر گرداری لال پردھان آریہ کمار سبھا نے ایک سندر اپدیش دیا۔ اس کے بعد سب بھائی جلوس بنا کر نگر کے بازاروں اور کوچوں میں بھجن گاتے ہوئے نکلے۔ پردھان جی نے اس جلوس کا مطلب لوگوں کو سمجھایا۔ انت میں ½۵ بجے جلوس واپس سماج مندر میں پہنچا ٭

(گرداری لعل منتری آریہ سماج) ٭

ابوہر آریہ سماج کو دان۔ شریمتی جناباں برندھ ماتا لالہ گوپی چند پسر لالہ بہادر چند مالک فرم لالہ کھیم چند بہادر چند

آریہ سماج ابوہر نے ایک مکان دو منزلہ جو کہ ملحقہ آریہ پتری پاٹھشالہ جس کی لاگت تقریباً ۹۰۰۰ نو ہزار روپیہ ہے۔ برائے آریہ کنیا پاٹھشالہ دان کیا ہے۔ آپ کو ماہ اپریل ۱۹۳۲ء میں ٹائیفائڈ فیور ہو گیا تھا اور برائے تبدیلی آب و ہوا سولن تشریف لے گئی تھیں ٭

کچھ عرصہ کے بعد جب آپ کو آرام ہو گیا۔ تو آپ نے اپنے سپتر لالہ گوپی چند جی سے خواہش ظاہر کی کہ کچھ دان کرنا ہے۔ لالہ جی آریہ سماج کے پور اپنے ہتیشی اور شبھ چنتک ہیں۔ فوراً آپ نے

انوسار دان کا اعلان کر دیا۔ دان کرنے کے تھوڑے عرصہ بعد پھر ماتا جی کو نمونیا ہو گیا۔ اور سولن میں ہی سرگ باش ہو گئیں۔ دان کی سچی نظیر آپ کی یادگار قائم کر گئی ہے۔ آپ کا جیون بھی تمام شہر کے لئے ایک لا ثانی تھا۔ اور مرنے کے بعد آپ کا دان بھی شہر کے لئے لابھ دائک ہو گیا۔ دھن ہیں ایسے پرش جن کے اس لوک پر لوک دونوں سے سنسار کو فائدہ پہنچتا ہے ٭

دستگیر سنگھ پردھان آریہ سماج ابوہر ضلع فیروزپور پنجاب ٭

آریہ سماج ظفروال کے سماچار۔ ڈاکٹر

مرض ہیضہ (کالرا) سے بچو!

(از شریمان ڈاکٹر پھندن صاحب ایم - ڈی وغیرہ)

آج کل موسم برسات کا شروع ہے۔ اس موسم میں بعض مقامات میں مرض ہیضہ شروع ہو جاتا ہے۔ کہیں کہیں پر تو یہ مرض پھیل کر ہزاروں گھروں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ وجہ از دیاد عام لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مرض دیوی کی ناراضگی سے پھیلتا ہے۔ اسی لئے جب کسی گاؤں میں مرض شروع ہوتا ہے۔ تو لوگ دیوی کو راضی کرنے کے لئے بھینٹ دینا اور جانوروں کی بھینٹ سے اسے راضی کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ برعکس ہوتا ہے۔ اصل میں اس مرض کا باعث کرم ہیضہ CHOLERA BACILLUS ہے۔ جس کو موجودہ زمانہ میں ۱۸۸۳ء میں ڈاکٹر کاک صاحب نے دریافت کیا تھا۔ یہ کیڑا مریض کے دست و قے میں خارج ہو کر پانی، دودھ و دیگر خوردنی اشیاء کے ہمراہ تندرست انسان کے جسم میں داخل ہو کر اپنی نسل بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ دوسری طرف ہماری VITAL FORCE یا جیون شکتی اس کیڑے کے پہنچتے ہی اسے جسم سے باہر نکالنے کے لئے خون کے ذرات کی فوج روانہ کرتی ہے۔ اور دونوں طرف سے جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ اگر ہمارا معدہ مضبوط ہے۔ خون صاف ہے۔ جسم میں دیر تک ہے جگر اور تلی تندرست ہیں۔ تب تو جیون شکتی کامیاب ہو کر کرم ہیضہ کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ اور ہمیں علم بھی نہیں ہوتا کہ ہم پر کسی بیماری کا حملہ ہوا تھا۔ برخلاف اس کے اگر ہماری جٹھر اگنی کمزور ہے۔ خون فضلہ سے لبریز ہے۔ جسم میں زہریلی شکتی کا ابھار ہے۔ جگر اور تلی مبتلائے امراض ہیں۔ اور قوت ارادی خوف ہیضہ سے کمزور ہے تو جراثیم غالب آتے ہیں۔ اور مرض کے علامات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ یعنی قے اور دست وغیرہ شروع ہو جاتے ہیں۔ جو آخر دو تین گھنٹوں میں مریض کی جان کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ چونکہ مرض ہیضہ نہایت ہی خطرناک بیماری ہے۔ لہٰذا ہر ایک سمجھدار انسان کا فرض ہے کہ وہ مرض ہونے سے پیشتر ہی حفظ ما تقدم کے اصولوں پر کاربند ہو۔ یہاں ہم حفظ ما تقدم کے چند موٹے موٹے اصول

بغرض رفاہ عام تحریر کئے جاتے ہیں۔ جو اس مقام پر جہاں مرض پھیلا ہو۔ خاص طور پر عمل میں لانے چاہئیں+

(۱) اس مرض کا بھے کبھی دل میں نہ لانا چاہئے۔ ہمیشہ دل کو مضبوط رکھنا چاہئے کہ ہمیں یہ مرض کبھی لاحق نہیں ہو سکتا اگر دل میں کمزوری رہی اور ہر وقت مرض کا وہم رہنے لگا۔ تو مرض کا حملہ جلد ہو سکتا ہے۔

(۲) اس بیماری کے جرمز غلاظت میں ہی پرورش پاتے ہیں۔ لہٰذا مکان جسم۔ لباس۔ غذا وغیرہ میں صفائی کا پورا خیال رکھنا چاہئے۔ جسم سے لگے ہوئے کپڑے کو روزانہ اشنان کے وقت دھو لینا چاہئے۔

(۳) کھانے کی جملہ اشیاء کو مکھیوں سے بچانا چاہئے۔ کیونکہ مکھیاں غلاظت وغیرہ پر بیٹھکر بیماری کے جراثیم اپنے جسم میں لگا لیتی ہیں۔ پھر غذا پر بیٹھتی ہیں۔ تو اس میں جرمز اثر کر جاتے ہیں۔

(۴) پانی یا تو ہینڈ پمپ کا پینا چاہئے یا اُبال کر ٹھنڈا کر کے استعمال کریں۔ پانی کے ذریعہ اس مرض کا اثر زیادہ ہوتا ہے لہٰذا پانی کی خاص احتیاط واجب ہے۔ اس غرض کے لئے کنوئیں میں پوٹاش پرمگنٹ (کنوئیں کی لال پڑیا) ڈالنا مفید ہے۔ یا ہر روز بیس سیر چونہ (پتھر کا) ڈالنا چاہئے+

(۵) دودھ میں جراثیم ہیضہ بہت آسانی سے اثر کر جاتے ہیں۔ اس لئے کچا دودھ ہرگز نہ پینا چاہئے۔ بلکہ جوش دے کر گرم دودھ پینا چاہئے+

(۶) ایام وبائے ہیضہ میں بلا ناشتہ کئے خالی پیٹ گھر سے نہ نکلنا چاہئے۔ کیونکہ جب غذا معدہ میں ہوتی ہے۔ تب آنتوں میں ترش رطوبت (گیسٹرک جوس) تراوش پاتی ہے۔ جس سے کرم ہیضہ مر جاتا ہے۔ لیکن اگر معدہ خالی ہو۔ یا اس میں صرف پانی ہو۔ تو کرم ہیضہ آنتوں میں چلا جاتا ہے۔ اور وہاں بیماری کا سبب بنتا ہے۔

(۷) گھر کو خوب صاف ستھرا رکھنا چاہئے۔ کوڑا کرکٹ دن میں چند بار باہر پھینک دینا چاہئے۔ ایک جگہ پر چند دن تک کوڑا جمع نہ رکھنا چاہئے۔ فرش زمین کو خشک رکھنا چاہئے۔ قالین دری وغیرہ کو دھوپ میں خشک کر کے اور جھاڑ کر بچھانا چاہئے۔ نم کپڑے نہ پہننا چاہئے۔ نالی یا پاخانوں کو فینائیل یا ہینگ کے پانی سے دھوتے رہنا چاہئے۔

(۸) غذا زود ہضم اور بھوک لگنے پر کھانا چاہئے۔ شام کا کھانا سونے سے چند گھنٹے پیشتر کھا لینا چاہئے۔ اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رات کا کھانا دیر سے کھانے کا اتفاق در پیش آجاوے۔ تو بہت ہی کم یا زود ہضم کھانے پر اکتفا کرنا چاہئے اور خوب کس کر بھوک سے زائد کھانا کسی وقت بھی نہ کھانا چاہئے۔

(۹) ایام ہیضہ میں لیمونیڈ اور برف بھی نہ استعمال کرنا چاہئے۔ کیونکہ ممکن ہے یہ اشیاء ایسے پانی سے تیار کی گئی ہوں۔ جس میں کرم ہیضہ موجود ہوں۔

(۱۰) کچے اور گلے سڑے میوہ جات آم انگور وغیرہ کچھ نہ استعمال کرنا چاہئے اگر پھل استعمال کریں۔ تو نہایت عمدہ تازہ استعمال کرنا چاہئے۔ سستے پھلوں کو کھانے کی نسبت قطعی نہ کھانا زیادہ بہتر ہے۔

(۱۱) بازاری مٹھائی۔ حلوہ۔ پوری۔ کچوری۔ ربڑی وغیرہ کا استعمال ایام ہیضہ میں بالکل ترک کر دینا چاہئے+

(۱۲) ایام ہیضہ میں کثرت محنت جسمانی و دماغی سے بھی گریز کرنا چاہئے۔ اور استری پرسنگ سے قطعی گریز کرنا چاہئے۔

(۱۳) اگر کسی مریض ہیضہ کے پاس جانے کا اتفاق ہو تو کافور ساتھ لے کر جانا چاہئے ویسے بھی ایام ہیضہ میں اپنے پاس ہر وقت کافور رکھنا اور وقتاً فوقتاً اس کو سونگھتے رہنا مفید ہے۔

(۱۴) ایام ہیضہ میں کوئی تیز مسہل ہرگز نہ لینا چاہئے۔ ہاں اگر بے تکا ہے دستی کرم سے کوئی کو صاف کر لینا چاہئے+

(۱۵) مریض ہیضہ کو تندرست اشخاص سے علیحدہ رکھنا چاہئے۔ اور اس کے پاس جو چیز جاوے اس کو بلا اچھی طرح صاف کئے ہوئے تندرست آدمی کو کام میں نہ لانا چاہئے۔ یہاں تک کہ برتن بھی خوب کھولتے پانی میں ابال لینا چاہئے۔

(۱۶) مریض ہیضہ کی قے و دست بیماری کو پھیلانے والی چیزیں ہیں۔ اس لئے آن کو یا تو چونہ کے ساتھ زمین میں گڑھا کھود کر دبا دینا چاہئے۔ یا لکڑی کا برادہ گوگل اور مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا چاہئے ؛

(۱۷) ایام ہیضہ میں گھر کے ہر ایک فیملی ممبر کو ہون یگیہ کرنا چاہئے۔ اڈ ہون سامگری میں علاوہ معمولی اشیاء کے گوگل۔ جائپھل لونگ اور کافور کو خصوصیت سے ڈالنا چاہئے ؛

(۱۸) ایام ہیضہ میں مندرجہ ذیل ادویات کے روزانہ استعمال سے جسم میں مرض نہ ہونے کا اندیشہ قطعی نہیں رہتا ؛

بہ لحاظ ایلوپیتھی :-
سلفیورک ایسڈ ڈائیلوٹ
(SULPHURIC ACID DIL)

بمقدار دس پندرہ بوند قدرے پانی میں ملا کر بوقت صبح پئیں ؛

بہ لحاظ ہومیوپیتھی :-
نیٹرم سلف ۶ X (NALRUM SULPH 6X) بمقدار ۵ گرین بشکل پاؤڈر پانی کیمک۔ بوقت صبح ہمراہ ایک گھونٹ پانی کے پئیں ؛

بہ لحاظ آیورویدک :-
لہسن کی ایک گولی بعد کھانے کے اور ہمراہ غذا روزانہ ایک لیموں کا چوسنا۔

بہ لحاظ یونانی :-
سرکہ و پیاز ہمراہ کھانے کے ؛
اگر مرض کا حملہ ہو جاوے۔ تو جلد سے جلد ڈاکٹر کو بلانا چاہئے ؛

(دانم سشم)

---

[۲۶۳]

سب سے بڑا دانی

بھگوان کسی کے دل میں پریرنا کرتا ہے۔ تب ہی کوئی آدمی دان کرتا ہے۔ سو جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے مستحق کو دیکھ لیا کریں ؛

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

آپ کی امداد کا حقدار ہے یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ رکشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کیلئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ جس کے پریذیڈنٹ

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ پانند اپدیشک ودیالیہ

ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں

سو لڑکے لڑکیاں ہیں!

(۱) خوراک، پوشاک، کپڑا، نقدی جس صورت میں بھی سہائتا کرنی چاہیں کریں اور ضرور کے بھاگی بنیں ؛

(۲) جب کسی یتیم لڑکے لڑکی کا پتہ لگے۔ اُسے یتیم خانہ میں پہنچا دیں۔ یا ہمیں اطلاع دے دیں۔ تا کہ ہم منگوانے کا انتظام کریں ؛

رپورٹ مفت طلب کریں

الملتمس ——
ہیرانند شرما مینیجر امرت دھارا آنریری سکریٹری تھا
پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ دید بند ر لاہور

ٹی الس



بانی

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

کلکتہ

منقش اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

[SKB]

ستمبر ۱۹۸۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا بیشل کارخانہ

[۲۵۵]

برسات میں ملیریا کا خوف



دوا کھانے کے پہلے



دوا کھانے کے بعد

جوڑی تاپ (REGD) (فصلی بخار و طحال کی دوا) سے ہر سال لاکھوں مریض صحت پاتے ہیں۔ برسات کے ساتھ ہی ملیریا بخار ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کو بھی مناسب ہے کہ اس کی ایک شیشی منگا کر اپنی اور دوسروں کی جان بچائیں کیونکہ ملیریا، بادی کا بخار اور بڑھی ہوئی طحال کو گلانے کی لاجواب دوا ہے۔ اکتر، تجاری، چوتھیہ، طحال اور کالا بخار اس سے دفع ہوتا ہے۔ یہ خون کی خرابیوں کو دور کر کے گاڑھا کرتی ہے۔ اور اس کے استعمال سے اجابت بھی خلاصہ ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں پندرہ آنہ (۱۵/) اور شیشی خورد نو آنے (۹/) محصول شیشی کلاں دس آنہ (۱۰/) شیشی خورد سات آنہ (۷/) ؛

رنگ رنگ (REGD) **مرہم داد** نیا و پرانا داد خواہ کھجلی کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے استعمال سے فوراً دور ہوتی ہے۔ اور طرہ یہ کہ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔ قیمت فی ڈبیہ چار آنہ (۴/) محصول چھ ڈبوں تک سات آنہ ۷/۔ نمونہ دو آنہ (۲/) ؛

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی ملتا ہے ؛

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر (۵۵۴) ۔ کلکتہ

ایجنٹ:۔ لاہور میں مینیجر صاحب پیسہ اخبار

---

[۲۵۷]

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں!

لوکل ایجنٹ:۔
بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی۔ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

लाहौर

प्रकाश

The PRAKASH LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت سالانہ چار روپے ششماہی ۲ عار

جلد ۲۸

ممالک غیر سے ۵ روپے

فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۳۱

Sunday 14 Aug 1932

اتوار ۳۱ ساون سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۳۲ء - دیانند آبد ۱۰۸

وید امرت

ابھے بناؤ

त्वं नः पश्चादधरादुत्तरात्पुर इन्द्र नि पाहि विश्वतः । आरे अस्मत्कृणुहि दैव्यं भयमारे हेतीरदेवीः ॥ ऋ० ८/६१/१६ ॥

"پرماتما! ہماری پیچھے سے - نیچے سے - اوپر سے - آگے سے اور سب طرف سے سدا رکھشا کرو۔ ادھی دیوک بھے کو اور منش آدی سے ہونے والے بھے کو ہم میں سے دور کرو"

اپنی چترائی سے منش سادہ لوح لوگوں کے سامنے کچھ ہی ہنکر پیش کیوں نہ ہو اپنی شکتی اتنی بڑھا کر دکھلائے۔ کہ ان کو ہم تک رکھشا تک کی امیدیں دلا کر ان سے پوجا کرا لے۔ اور ان کی کمائی پر موجیں اڑا لے۔ لیکن واستو میں منش اتنا کمزور ہے۔ کہ اپنی رکھشا تک کرنے میں اسمرتھ ہے۔ اور ہر کم اسے رکھشک کی ضرورت محسوس ہوتی رہتی ہے۔ باہو بل کا لاکھ گھمنڈ ہو۔ لیکن ایسے حالات پیش آ سکتے ہیں۔ کہ جیون تک خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ اور منش کا بل دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے۔ جب منش سوتا ہے۔ کیا اس وقت اس کا بل اس کی رکھشا کر سکتا ہے؟ سوتا تو کیا۔ جاگتے ہوئے بھی کوئی پیچھے سے اس پر حملہ کر دے۔ تو بجائے اس کے کہ اس کو حملہ کا علم ہو۔ وہ اپنی رکھشا کے لئے بے بس ہو جاتا ہے۔ پیچھے سے ہی کیا۔ سامنے سے بھی اچانک آ کر حملہ ہو تو بلوان منش اپنی حفاظت میں اسمرتھ رہ جاتا ہے۔ اس ادھیائے میں یہ کہنا کہ ہم اپنی رکھشا میں سمرتھ ہیں۔ وہ یقین ہے۔ رکھشک کوئی اور ہے۔ جو ہر سمے ہماری رکھشا کرتا ہے۔ سوتے جاگتے کرتا ہے۔ پیچھے سے خطرہ ہو۔ اس سے کرتا ہے۔ نیچے سے یا اوپر سے۔ ادھر سے یا ادھر سے ہو۔ تو اس سے کرتا ہے۔ وہ کون ہے؟ وید بتاتا ہے۔ وہ سرو شکتیمان پرماتما ہے۔ اس کی شکتی ہماری رکھشا میں سمرتھ ہے۔ اور وہی اپنی اسیم شکتی دوارا ہمارا سہائک بنا کرتا ہے۔

جو منش اپنی رکھشا کرنے میں اسمرتھ ہیں۔ مورکھ ہیں۔ وہ جو ان سے رکھشا کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔ آجکل سنسار میں ایسے مورکھوں کی تعداد بہت بڑھی ہوئی ہے۔ مغرب کا عیسائی سائنس کی نئی نئی ایجادیں نکالنے میں ماہر ہے۔ لیکن آتمک طور پر مغرب اتنا کمزور ہے کہ وہ یہ سمجھ بیٹھا ہے۔ کہ ہمارے پاپوں کا کفارہ ۱۸۰۰ سال سے زیادہ گزر چکے۔ مسیح دے گیا۔ ہم اس کی بھیڑوں کے گلہ میں شامل ہو گئے۔ ہمارا شامل ہونا ہی دلیل ہے اس بات کی کہ ہمارے کرموں کے لئے کوئی باز پرس نہیں ہو گی۔ کتنا بودا خیال ہے۔ صرف پرماتما ہی ہے جو اپنی شکتی

سے منش ماتر کی رکھشا کرتا ہے۔ اس لئے وید نے سکھایا کہ رکھشا کے لئے پرماتما پر بھروسہ کرو۔ جو لوگ وید کے فرمان پر عمل پیرا ہو کر پرماتما سے رکھشا چاہتے ہیں۔ وہ رکھشا پاتے ہیں۔ پرنتو جو اودیا اگیان میں پھنس کر منشوں اور جڑ پدارتھوں سے رکھشا چاہتے ہیں۔ وہ اپنا پرتن ویرتھ گنوا لیتے ہیں۔ جو اپنی رکھشا میں اسمرتھ ہے۔ وہ ان کی کیا کرے گا۔ اس لئے دشمن ہیں وہ لوگ منش جاتی کے۔ جو اسے پرماتما کی سیدھی راہ سے منش پوجا اور قبر پوجا کے مارگ پر ڈالتے ہیں۔ جو ایسا مارگ ہے۔ کہ جس کا انجام لق و دق کنڈلے جنگل میں ہوتا ہے۔ جہاں سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں۔ منش اسی سنسان جنگل میں بھٹک بھٹک کر اپنے منش جنم کو کھو دیتا ہے۔

وید منتر میں دوسری پرارتھنا بھے کو دور کرنے کی ہے۔ خوف ہی ہے۔ جو منش کو داس بنا دیتا ہے۔ جسے خوف نہیں وہ کسی کے پھندے میں نہیں پھنستا۔ خوف سے منش ایسی زندگی کو بھی سویکار کر لیتا ہے۔ جس کے ذکر سے وہ کانپ اٹھتا ہے۔ خوف سے ستیوں نے اپنے ستیو چھوڑے۔ خوف سے ستیہ دھاریوں نے ستیہ تیاگا۔ ایسی کئی مثالیں ہیں۔ بھے سے تختوں کے مالک تخت چھوڑ کر بھاگ گئے۔ بھے سے سر اونچا رکھنے والے جھکنے کو مجبور ہوئے۔ بھے نسندیہ ایک ایسی بدعت ہے۔ جو منش کے راستہ میں بھاری کنٹک ہے۔ وہ منش دھنیہ ہے جو ابھے ہے جو بھے رہت ہے۔ پرنتو بھے رہت ہونا جیسا کہ مونکا کھیل ہے ویسا ہی منش بھے رہت ہو؟ البتہ بھے رہت ہونا ایسا معیار ہے جس سے منش سو ہم اپنے آتمک بل کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ جو جس حد تک ابھے ہے وہ اسی حد تک آتمک بل رکھتا ہے۔ جو جتنا زیادہ ڈرتا ہے۔ اس کا آتما اتنا ہی دربل ہے۔ آتمک اوستھا سدھر سکتی ہے۔ تو ابھے ہو لے سے۔ بھے کئی قسم کے ہیں۔ گرمی سردی بارش آندھی سے بھے ہوتا ہے۔ چور ڈکار سانپ بچھو آدی سے بھے ہوتا ہے۔ ہر ایک قسم کے بھے سے رہت ہونا منش کا لکش ہونا چاہئے۔ بھے سے رہت ہونے کا ایک ہی اپائے پرماتما کی نزدیکی ہے۔ جو جتنا پرماتما کے نزدیک ہوگا۔ اتنا ہی بھے سے رہت ہوگا۔ پرماتما کی نزدیکی پرماتما کی

وشوودیالیہ گوروکل کانگڑی سے پرکاشت

سوادھیائے کے ہندی میں اُتم گرنتھ

ویدک وِنے

قیمت بغیر جلد عہ / مجلد دو روپے

ممالک ویدک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان شریمان نارائن سوامی جی مہاراج اس پستک کے وشے میں لکھتے ہیں «شری پنڈت دیو شرما آچاریہ گوروکل کانگڑی رچت اُپر یکت پستک کو آدیوپانت میں نے پڑھا۔ پنڈت جی کی اچھا ہے کہ ورش کے پرتیک دن کی پرتھک پرتھک پرارتھنا وید منتروں کے آدھار پر تیار کردیویں۔ یہ پستک نسبت اور گرہستھ رلنوں کے لئے ہے۔ پرارتھنا کے لئے جو جو منتر چھانٹے ہیں۔ وہ بڑے اپیوگی ہیں۔ اور ان کے آدھار پر جو ولنے (پرارتھنا) لکھی ہوئی ہے۔ وہ شریشٹھ اور ہردیہ آگرہی ہے۔ پستک اپنے ڈھنگ کی نرالی ہے۔ ادھک سے ادھک نرناریوں کو اس کا سوادھیائے اور اس کے انوکول آچرن کرکے لابھ اٹھانا چاہئے۔ پستک کی چھپائی، کاغذ تھا ظاہری شکل وصورت سبھی اچھے ہیں» ∴

شری سوامی ستیہ منتر انند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ، شری یت گنگا پرساد جی ایم اے چیف جج ٹیہری تھا آریہ سماج کے انیہ کئی مہانو بھاووں نے بھی اس پستک کی بڑی پرشنسا کی ہے ∴

براہمن کی گو

(لیکھک آچاریہ دیو شرما جی «ابھے» ودیالنکار)

سچے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھری شکتی ہوتی ہے۔ یہ اس پستک میں پاٹھک دیکھیں گے۔ اس پستک میں اتھرو وید کے برہم گوی (۵ ھ) سوکت کی ویاکھیا کی ہے۔ ورتمان سمے میں اس سوکت کا سوادھیائے بڑا ہی لابھکاری ہوگا۔ شری سوامی ستیہ منتر انند جی۔ شریمان دامودر ست والیکر جی۔ شری پنڈت گنگا پرساد جی اپادھیائے ایم اے آدی انیک مہانوبھاووں نے اس پستک کو سب کے لئے سوادھیائے یوگیہ بتایا ہے۔ شری پوجیہ مہاتما گاندھی جی نے اپنی جگت پرسدھ دھرم یدھ کی یاترا میں اس پستک کو پرارمبھ سے انت تک پڑھ کر بڑی پرشنسا کی تھی۔ صاف سندر چھپائی اُتم کاغذ۔ سنتری پرش سب کے پڑھنے یوگیہ

قیمت لاگت ماتر صرف آٹھ آنے (۸/)

تیاگ کی بھاونا

لیکھک ویدا دھیا ئے پنڈت تھنی دھرم دیو جی ودیالنکار

اس پستک میں رگوید کے دسویں منڈل کے ۱۰۷ تھا ۱۱۷ سوکتوں کی ویاکھیا کس یوگیتا سے کی ہے سامنے پاٹھک سویم پڑھکر انوبھو کرسکتے ہیں۔ ان سوکتوں میں ویدک دھرم کے آدھار بھوت سدھانت تیاگ پورک بھوگ کرو۔ کا بڑے سندر تھا ہردیا نگم روپ میں درشن کرایا گیا ہے۔ تیاگ سے منش کی آتمک تھا سماجک اُنتی کس پرکار ہوسکتی ہے۔ یہ اس پستک سے جان سکتے ہیں۔ لوک سیوا پرایکار تھا آتم بلیدان کی پوتر بھاونا کا سنچار کرنے والے ان سوکتوں کا سوادھیائے پرتیک ستری پرش کے لئے کتنا اپیوگی ہوسکتا ہے۔ اس کے کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ صاف سندر چھپائی۔ اُتم کاغذ پر چھپی ہوئی پستک کا لاگت ماتر مولیہ آٹھ آنے (۸/)

یوگیشور کرشن

(لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ آریہ سیوک) شری کرشن کا گوپیناپوران لکھا ہوا یہ جیون چرتر ہے۔ ان کے جیون کی سمست گھٹناؤں کی ان کی نیتیوں پر بھی بھلی پرکار پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پنڈت جی کی بھاوکتا پورن لیکھنی سے لکھا ہوا یہ گرنتھ اپنے ڈھنگ کا ایک ہی ہے۔ سجیو بھاشا اور رسیہ بھاووں سے سوسجت۔ بڑھیا انٹیک کاغذ (انڈین پریس میں چھپا ہوا) اُتم جلد ستری پرش سبھی کے پڑھنے یوگیہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (عہ/۸)

کلیان مارگ کا پتھک ارتھات شری سوامی شردھانند جی کی جیونی

انہیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی { چھپائی صفائی بڑھیا اُتم جلد۔ قیمت عہ/۸

بھارت ورش کا اتہاس

لیکھک آچاریہ رام دیو جی

اس کی اپیوگتا اسی سے سدھ ہے کہ اس کا دوسرا ترتیہ سنسکرن ہے۔ مولیہ پرتھم بھاگ عہ/۸ دوسرا ترتیہ بھاگ عہ/۱۲ ترتیہ بھاگ چھپ رہا ہے ∴

برہمچریہ سندیش

لیکھک شری یت ستیہ ورت جی سدھانت النکار { بھومکا لیکھک شری سوامی شردھانند جی مہاراج۔ آج کل جتنی پستکیں اس وشے پر نکلی ہیں۔ ان سب میں یہ بڑھیا ہے۔ (ادھری) مولیہ دو روپے ∴

شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار

دو ارا نیچے لکھے ہوئے وید

University Lectures

{ دفنیک سمے سمے پر دیئے گئے وشوودیالیہ ویاکھیان ہیں۔ جو ویدپریمیوں کے لابھ ارتھ پستک آکار چھپوا لئے گئے ہیں۔

(۱) شت پتھ میں ایک پد مولیہ ۴/ ۔ (۲) سوم ۳/ (۳) سوکت ۴/

(۴) برہم یگیہ۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے سندھیا پر سنسکرت ویاکھیا کی ہے۔ قیمت ۶/

پتہ:- مینجر پستک بھنڈار وبھاگ گوروکل کانگڑی (ضلع سہارنپور)

صلح کے رستہ کی تلاش میں

سنسار کی گتی

میاں بیوی میں مقدمہ بازی

برنگٹن (انگلینڈ) میں ایک انگریز کو بیوی کے استغاثہ پر اس جرم میں ایک ماہ قید کی سزا ہوئی ہے - کہ اس نے اپنی بیوی پر گرم پانی ڈالا تھا۔

لاہور بھاٹی دروازہ کے ایک عبدالرحیم کے خلاف اپنی عورت کی ٹانگ کاٹنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے - گواہان صفائی نے بیان دیا کہ ملزم وقوعہ کے وقت گھر میں نہ تھا۔

حیدرآباد دکن میں ایک مرزا علی بیگ اس بنا پر اپنی بیوی کی ناک کاٹنے پر گرفتار کیا گیا ہے کہ بیوی نے گندم کی روٹی نہیں بنائی تھی۔

فسادِ لاہور کے مقدمے - گزشتہ فساد لاہور میں لال چند گولے والے کے قتل کے مقدمہ میں مصطفیٰ اور دوسرے ملزمان بری کر دیے گئے۔ لاہور کے بڑے بڑے ہسپتالوں کی کوششیں ضائع گئیں۔ مجھی ہٹہ میں اللہ دتا کے قتل کے الزام میں ۸ ہندوؤں کے خلاف لاہور سیشن کورٹ میں جو مقدمہ چل رہا ہے - اس میں شہادت استغاثہ کے بعد ملزمان کے بیان بھی ہو گئے - ملزمان صفائی پیش نہیں کریں گے فیصلہ کی انتظار ہے۔

مسلم وفاداری - سیالکوٹ - ۹ر اگست۔ بار ایسوسی ایشن میں مسٹر مراد بیرسٹر نے انگریز ڈپٹی کمشنر اور لالہ دولت رام ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خدمات کے اعتراف کا ریزولیوشن پیش کیا - تو چند مسلمان وکلاء نے سخت اعتراض کیا - نوبت سخت کلامی سے گزر کر مکہ بازی تک بھی جا پہنچی - باوجود اس کے ریزولیوشن پاس ہو گیا۔

کلکتہ میں گرفتاریاں - کلکتہ - ۱۰ر اگست۔ بنگال کونسل میں ہوم ممبر نے بیان دیا - کہ جنوری سے مئی تک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۱۰۲۳ گرفتاریاں ہوئیں - جن میں ۷۵۷ عورتیں تھیں۔

کثرتِ ازدواج کا کرشمہ - کلکتہ۔ ۱۰ر اگست - سراج گنج کے ایک مسلمان جیا نامی کو اپنی دوسری بیوی کی آنکھیں نکالنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے - اُسے اپنی بیوی کے چال چلن پر شبہ تھا۔

بنوں میں پکٹنگ - بدیشی کپڑے اور شراب کی دکانوں پر پکٹنگ کے دوسرے روز ۹

ثالث کا فیصلہ

اعلان ہو گیا - کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم کا فیصلہ ۱۷ر اگست کو شائع ہو جائے گا۔ ثالثانہ فیصلوں کی پابندی فریقین متعلقہ پر قانوناً اور اخلاقاً فرض ہے - اور اس لئے وزیر اعظم اگر ثالث منظور کئے گئے ہیں - تو وہ جو فیصلہ دیں - اسے تمام جماعتوں کو منظور کر لینا چاہیے - لیکن دوسری طرف سے تو بتایا جاتا ہے - کہ وزیر اعظم کو ہندوستان کے نمائندوں نے ثالث بنایا ہی نہیں ہے - اگر گول میز کانفرنس کی کسی کارروائی کے یہ معنی نکال بھی لئے جائیں - کہ انہیں ثالث بنایا گیا تھا - تو گول میز کانفرنس کے نمائندے بجز مہاتما گاندھی کو چھوڑ کر ہندوستان کے نمائندے کب تھے - وہ تو اپنی ممبری کے لئے وائسرائے کے مرہون منت تھے - رہے مہاتما گاندھی - انہوں نے صاف کہہ دیا تھا - کہ وہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کو وزیر اعظم کی حیثیت میں ثالث بنانے کو تیار نہیں - اس حالت میں ملک پر اس فیصلہ کی پابندی کیلئے زور کہاں - اگر فیصلہ ملک کی ضروریات کو پورا کرنے والا ہوا - تو ملک کو اسے ویلکم کہنے میں اعتراض ہی کیوں ہو سکتا ہے - اس حالت میں اگر ۱۷ر اگست کو شائع ہونے والا فیصلہ ہر ایک پارٹی اور ان سب سے بڑھ کر کانگریس کے مطالبات کی کسوٹی پر پورا اترا - تو فیصلہ مبارک - اور فیصلہ دینے والے کا شکریہ - لیکن اگر ملک کی خواہشات کے خلاف ہوا - تو اس کا جو حشر ہو گا - اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں سائمن رپورٹ کے حشر کی بات تازہ ہو جائے گی۔

ملک کی ہر کسی خواہش یہ ہے - کہ ہندوستان میں مذہبی راج قائم نہ کیا جائے - مذہبی راج کے کشت و خون کی کہانیوں سے یورپ کی تاریخ بھری پڑی ہے - اور جو ہندوستان میں اس کی تجدید کرے گا - تو ہندوستان کا امن خطرے میں پڑ جائے گا - مذہبی راج قائم نہ ہونے دینے کے لئے جداگانہ انتخاب کا خاتمہ کرنا ہو گا - یہی جداگانہ انتخاب ہے - جو مذہبی راج کی بنیاد ہے - مخلوط انتخاب میں بھی پارٹیاں ہوں گی - لیکن وہ مذہبی نہیں - سیاسی ہوں گی - سیاسی پارٹیاں جہاں ملک کے نظم و نسق کو بہتر بنانے میں ممد و معاون ہوتی ہیں - وہاں مذہبی پارٹیوں کی طاقتیں اس کے امن کو تباہ کرنے میں ہی لگ رہتی ہیں۔

ہمارے وزیر اعظم ان باتوں سے ہم جانتے ہیں - آگاہ ہیں - جیسا کہ مہاتما گاندھی نے مطالبہ کیا تھا - کہ نہیں مسٹر ریمزے میکڈانلڈ ثالث منظور ہیں - مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم نہیں - اگر ثالثی مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کی ذات پر ہوتی - تو ان کا فیصلہ کیا ہوتا - اس کے متعلق کسی کو شک کی گنجائش نہ تھی - ان کا فیصلہ جداگانہ انتخاب کے خلاف اور مخلوط انتخاب کے حق میں ہوتا - اب مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم کا فیصلہ کیا ہو گا - اس کے تصور سے تمام جماعتوں کے دل دھڑک رہے ہیں - تاہم یہ بات ہر دے میں ہے - کہ ہمارے وزیر اعظم اس فرض سے جو انہوں نے خود اپنے سر پر لیا - کس طرح عہدہ برآ ہوتے ہیں - یہ پردہ ۱۷ر اگست کو اٹھ جائیگا - اور اس دن ہر ایک ہندوستانی فیصلہ کو اس کے ننگے روپ میں درشن کرے گا۔

حقوق کے لئے سکھوں کا جوش۔ معلوم ہوا ہے - کہ صرف امرتسر کے ایک ضلع کے سکھوں کی طرف سے سکھ حقوق کی حفاظت کے لئے وزیر اعظم کو ایک ہزار تار دیئے گئے ہیں۔

عیسائی سکھ بن گئے - امرتسر - ۱۰ر اگست - موضع ...... کے پچاس عیسائیوں کا سکھ دھرم میں پرویش کرایا گیا۔

فرقہ وارانہ مسائل اور وزیر اعظم - شملہ - ۹ر اگست - سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق وزیر اعظم کا اعلان ۱۷ر اگست کو شائع ہو گا۔

کوٹھی قرق کر لی گئی - لاہور - ۹ر اگست - مولانا ظفر علی خان سے دو ہزار انکم ٹیکس کی وصولی کے لئے مولانا کی کوٹھی واقعہ کرم آباد قرق کر لی گئی - اس سے پہلے ٹیکس کے دو ہزار کے بدلے مولانا قید بھی کاٹ چکے ہیں۔

سکھ کانفرنس

شملہ میں مسلم سکھ کانفرنسیں صلح کے رستہ کی تلاش کے لئے ہو رہی ہیں ۴ اگست کی میٹنگ میں تجاویز مرتب کرنے کے لئے ۸ سکھ اور ۸ مسلمان ممبران پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنانے کی تجویز پاس کی گئی - ہندوؤں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

عدالت میں سنسنی - جدید مقدمہ سازش (لاہور) کی سماعت کے لئے جو سپیشل ٹریبونل مقرر ہے - اس کے احاطہ میں مسٹر خودھی انسپکٹر پولیس کے چیخ مار کر گرنے سے عدالت میں سخت سنسنی پھیل گئی - کمرۂ عدالت کے اندر جو لوگ تھے وہ سخت سہم گئے - اور تب جا کر اطمینان ہوا جب معلوم ہوا - کہ انسپکٹر مذکور کو مرگی کا دورہ ہوا تھا۔

ڈاکٹر نارنگ کا منہ توڑ جواب - ایک مسلمان ایم - ایل - اے نے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ اور سر جوگندر سنگھ کے خلاف یہ الزام تراشا کہ وہ مخلوط انتخاب کے خلاف ہیں - ڈاکٹر نارنگ اسے غلط اور گمراہ کن قرار دیتے ہیں - اور فرماتے ہیں - کہ سر جوگندر سنگھ اور میں تو ہر شعبہ میں فرقہ پرستی کو مٹانے کو تیار ہیں - کیا مسلم ایم - ایل - اے اس بات کو ماننے اور اپنے ہم مذہبوں سے منوانے کو تیار ہیں؟

موٹر کا خطرناک حادثہ - راولپنڈی ۹ر اگست سردار تارا سنگھ انسپکٹر مدارس - سردار سنت سنگھ بی - اے - ایل - ایل - بی اور ملک مہندر سنگھ بیرسٹر جا رہے تھے - کہ انہیں خطرناک حادثہ موٹر پیش آیا - جس سے تینوں جانبر نہ ہو سکے - افسوس!

پھانسی کی سزا - بمبئی کے فرقہ وارانہ فسادات کے مقدمات میں ایک مسلمان حسین احمد کو ایک ہندو کے قتل کے جرم میں پھانسی کا حکم سنایا گیا ہے - جیوری کے ۷ ممبر تھے - سب نے اتفاق رائے سے ملزم کو مجرم قرار دیا۔

ہندوستان سے سونے کی برآمد - بمبئی - ۹ر اگست - اس وقت تک ہندوستان سے ۷۶½ کروڑ روپے سے کچھ زیادہ کا سونا باہر جا چکا ہے۔

اجازت نہیں ملی - ڈاکٹر انصاری نے ولایت جانے سے پہلے یرودا جیل میں مہاتما گاندھی سے ملنے کی اجازت چاہی - جو نہیں ملی۔

اگست کو بنوں میں انقلاب زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے آئے تھے۔ اور پکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار ہو گئے ؛

کانگرسی لیڈر ولایت کو - ڈاکٹر انصاری اور مسٹر شیروانی خرابی صحت کی بناء پر ولایت جا رہے ہیں۔ پہلے جرمنی جائینگے۔ ڈاکٹر صاحب یورپ میں ۸ ماہ رہیں گے

سیاسی مجرموں کو جرمانہ - کلکتہ - ۱۰ اگست بنگال کے ہوم ممبر کا بیان ہے - کہ جنوری سے مئی تک سول نافرمانی کے قیدیوں کو قریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ جرمانہ کیا گیا ؛

جرنلزم کے بدنام کنندہ - اگر دال ہلتینی اور سینی کنستری دو ہفتہ وار اخبار لاہور سے نکلتے ہیں - جو ایک ہی پریس میں چھپتے ہیں - ان دونو اخباروں کے پچھلے ہفتہ کے پرچہ میں درکا بیان دونوں میں ہو بہو ایک ہی - فرق صرف اتنا ہے - کہ سب پر اخبارات کے نام مختلف ہیں لطیف یہ ہے - کہ ان کاپیوں میں عدالتی اشتہار بھی ہیں جو بہرحال ایک ہی اخبار کو مل سکتے ہیں - ان دونو میں سے ایک کے ایڈیٹر نے مضمون لکھنے کی محنت اور مالک نے دو کاپیوں کی چھپائی کا خرچ بچایا ہے - لیکن اس سے اخبار نویسی کو تو انہوں نے جس قدر بدنام کیا ہے - شاید اس کا انہیں احساس نہیں ہے

ریاست حیدرآباد کا قرضہ - ریاست حیدرآباد نے دو کروڑ روپیہ کا قرضہ ۵½ فیصدی سود پر لینے کا اعلان کیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ پہلے ہی دن ۷۰ لاکھ کے ٹکٹ فروخت ہو گئے ؛

بیروزگاری کی قربانگاہ پر - ترویندرم - ۹ اگست - ایک گریجوئیٹ ملازمت کی تلاش میں ناکامی سے اتنا کمزور ہو گیا - کہ آخر کار بی اے ہی ہسپتال میں جاکر مر گیا -

بی - اے کے ایک اور طالب علم کی لاش سمندر کے کنارے پائی گئی - پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوا - کہ اس نے زہر کھائی تھی ؛

شرابیوں پر ٹیکس - میکسیکو (امریکہ) میں تمام شراب پینے والوں کو ہر سال ایک لائسنس خریدنا پڑتا ہے - جو اس کے بغیر شراب پئے - اسے شراب نوشی کے جرم میں گرفتار کر لیا جاتا ہے ؛

ڈاکوؤں کی کثرت - الہ آباد - ۱۰ اگست - یوپی کے بعض اضلاع کی رپورٹیں مظہر ہیں - کہ ۱۶ سے ۲۲ جولائی کے ایک ہفتہ میں ۸۰ ڈاکے ڈالے گئے ؛

ضلع کانفرنسیوں کو حکم - مسلم سکھ صلح کانفرنس کے سکھ ممبران کو جنگی کونسل نے حکم دیا ہے - کہ فیصلہ کا اختیار صرف جنگی کونسل کو ہے اور کسی کو نہیں - مسلم کانفرنس والوں نے اپنے نمائندگان کو حکم دیا ہے کہ گفتگو مصالحت بند کر دیجائے ؛

کھدر پر چونگی معاف - الہ آباد - ۱۰ اگست - معلوم ہوا ہے - کہ الہ آباد میونسپل بورڈ نے کھدر پر سے محصول چونگی معاف کر دیا ہے ؛

کفر کا معاملہ عدالت میں - کلکتہ - ۱۱ اگست - ایک مسلمان سب انسپکٹر پولیس نے مولوی عبدالجبار ممبر کونسل کے خلاف مقدمہ ہتک عزت اس بناء پر دائر کیا ہے - کہ اس نے مجھے ایک جلسہ میں کافر کہا ہے ؛

حنفی احمدی کشمکش - کانڈھی - ۹ اگست - بھیرہ پور کے حنفی اور احمدی فرقوں کی کشمکش کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فریقین کے نام نوٹس جاری کئے ہیں - کہ کیوں نہ تم سے ضمانت نیک چلنی لی جائے -

حنفیوں نے وجہ بیان کر دی - احمدیوں نے مہلت مانگی ہے - ایک حنفی لیڈر نے ایک احمدی لیڈر کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا ہے ؛

ہنسراج وائرلیس کو سزا - حیدرآباد - ۱۱ اگست - مقدمہ سازش لاہور کے مفرور ہنسراج وائرلیس کو حیدرآباد سندھ کی عدالت سیشن سے جعلی سکے بنانے اور بغیر لائسنس اسلحہ جات رکھنے کے جرائم میں پانچ پانچ سال قید کی سزا ہوئی ؛

منچوریا میں خوفناک سیلاب - ٹوکیو - ۱۰ اگست - منچوریا کے ایک دریا میں سیلاب سے تیس ہزار انسانی جانوں کا نقصان ہوا - اور سوا لاکھ اشخاص بے خانماں و برباد ہو گئے ہیں - پانی بسرعت تمام چڑھ رہا ہے - منچوریا کے چینی علاقہ میں امدادی کیمپ کھولدئے گئے ہیں ؛

کوراکی کے پبلک کنوئیں کا جھگڑا عدالت میں

روہڑ - ۹-۸-۳۲ - پبلک کنواں متصل سرائے بھگوانداس کوراکی کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری بعدالت جناب چودھری جے نرائن سنگھ صاحب مجسٹریٹ علاقہ پیش ہوا - مسلم کمیٹی کی طرف سے لالہ درگا داس جی و لالہ پران ناتھ صاحب وکلاء پیش ہوئے - دوسری طرف سے لالہ رام پرشاد و لالہ موہن لال وکیل تھے ؛

فریق مخالف کے گواہ گوردیال سنگھ نواسہ بھگوانداس نے بیان کیا کہ کنواں ہندو کو اپنی ذات خاص کے لئے لگوایا گیا ہے - اور مسلمان ہماری اجازت کے بغیر پانی نہیں بھر سکتے - بجواب سوال مجسٹریٹ صاحب کہا - کہ ان کو موجودہ صورت میں فریق دوم سے کوئی خطرہ نقص امن کا نہیں ہے - بجواب جرح لالہ درگا داس بیان کیا - کہ وہ اگرچہ سناتن دھرمی ہے - مگر وہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ہر ایک ودھ ساکو ماننے کے لئے تیار نہیں - کوراکی کے ہندو حکیم کہر سنگھ (جو کہ دلت ہیں) کی تیار کردہ دوائی عموماً استعمال کرتے ہیں ؛

گواہ نمبر ۲ و ۳ پنڈت گوری نند و پنڈت دیا رام نے بیان کیا - کہ لالہ بھگوانداس نے اپنے لئے ہی کنواں بنوایا ہے - مقدمہ برائے شہادت بقایا مورخہ یکم و ۲ ستمبر ۱۹۳۲ء بمقام روہڑ ملتوی ہوا - نیز مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ سرکار بنام لالہ لبھو رام لالہ برہمدت و رام پرتاپ شرما وغیرہ میں آئندہ تاریخ پیشی مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۳۲ء مقرر ہوئی ؛

استغاثہ زیر دفعہ ۳۲۳ ضابطہ فوجداری اورنگ سنگھ وغیرہ بنام بھگوانداس وغیرہ میں آئندہ تاریخ پیشی ۱۹-۸-۳۲ بمقام کھرڑ ہے ؛

لالہ لبھو داس بانیہ کوراکی نے پبلک کنواں متصل سرائے رکھا نند کو پرائیویٹ بنانے کے لئے اندگرد چار دیواری بنا کر اس میں موکھی سچھا بنت کر دی ہے - اس کے خلاف حکم امتناعی حاصل کرنے کے لئے درخواست گزاری ہوئی ہے - اور تاریخ پیشی ۱۸ اگست ہے - مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ سرکار بنام بھگوانداس - لالہ برہمدت - پنڈت گیان چند بی - اے - لالہ لبھو رام پنڈت رام پرتاپ شرما - ہرنام سنگھ وغیرہ تحصیلدار کھرڑ کے سپرد ہوا تھا ابھی اس میں کوئی تاریخ پیشی مقرر نہیں ہوئی ؛ (رام پرتاپ شرما نمائندہ)

پنڈت بدھ دیو جی کا بیان

لاہور چھاؤنی سناتن دھرم سبھا کے اتسو پر پنڈت مادھو آچاریہ (سناتنی) اور پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار (آریہ) کے درمیان مورتی پوجا پر شاستر ارتھ ہوا - شاستر ارتھ کے دوران میں پنڈت بدھ دیو جی نے بیجیہ پرمان سے مورتی پوجا کا زبردست کھنڈن کیا - "آنند" کے نامہ نگار نے اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا - خاتمہ پر جو گھٹنا ہوئی - اسے اس قسم کے الفاظ میں "آنند" کے نامہ نگار نے بیان کیا ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی نے کہا - کہ میں سوامی دیانند جی کی تصویر پر جوتے مارنے پر تیار ہوں - چنانچہ تصویر لائی جانے لگی - لیکن پردھان جلسہ نے منع کر دیا

اس کے متعلق ہم نے آریہ سماج لاہور چھاؤنی اور آریہ پرتی ندھی سبھا سے استفسار کیا - چنانچہ آریہ سماج چھاؤنی آریہ سماج کے ایک ذمہ دار سجن دفتر میں آئے - اور شاستر ارتھ کی پوری رپورٹ بھجوانے کا وعدہ کر گئے - رہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - اس کے منتری جی نے پنڈت بدھ دیو جی کا ذیل کا بیان ارسال کیا ہے :- "رشی دیانند کے چترکے سمبندھ میں لاہور چھاؤنی میں جو شاستر ارتھ ہوا تھا - اس سمبندھ میں جو واقعہ ہوا تھا - اس کا الیکھ میں یہاں کر دیتا ہوں جس سے سب لوگوں کو پورا پورا گیان ہو جائے - میں اس واقعہ کو سمواد روپ میں دیدیتا ہوں جس سے ستیہ اسنیہ کا پتہ لگ جائیگا -

مادھو آچاریہ :- آریہ سماجی لوگ ہم پر مورتی پوجا کا آکشیپ کرتے ہیں - اور خود بڑی بڑی مورتیاں پوجتے ہیں - جیسے استرا - جوتا - سرمہ دانی - بیلا (سہاگہ) وغیرہ

آریہ اپدیشک :- ہم مورتی پوجا کرتے ہیں یا آپ - اس کا فیصلہ بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے - آپ ایک طرف استرا - سہاگہ - سرمہ دانی آدی رکھ دیں - دوسری طرف شیولنگ رکھ دیں - پھر دیں جوتے آپ استرا وغیرہ کو مار دیتا ہوں - آپ شیولنگ کو مار دیں - فیصلہ ہو جائیگا کہ ہم مورتی پوجتے ہیں یا آپ

مادھو آچاریہ :- اچھا اگر ہم سوامی دیانند کی تصویر رکھ دیں -

آریہ اپدیشک :- اگر اس سے آپ کا وہم دور ہو - تو میں اس تصویر کو بھی کاغذ سمجھتا ہوں -

باقی صفحہ ہذا کے کالم ۲ کے نیچے

میں تو تیار ہوں - آپ بھی شیولنگ منگائیے

مادھو آچاریہ :- یہ کہنے کی بات ہے کر نہ سکیں گے ؛

آریہ اپدیشک :- آپ سوامی دیانند کی تصویر اور شیولنگ دونو منگوالیں - اور ابھی دیکھ لیں بس میں تو تیار ہوں ؛

مادھو آچاریہ :- میں تیار نہیں

آریہ اپدیشک :- آپ ... کو کیا ... تھا رہ گیا "

پرکاش لاہور

۳۱ ساون سمت ۱۹۸۹

وید وچار اور وید پرچار

شراونی سے لیکر کرشن جنم اشٹمی تک کا سپتاہ آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی نے وید پرچار کے ارپن کر رکھا ہے۔ اس سپتاہ میں یو۔پی کی سماجوں کو سبھا کی آگیا ہے۔ کہ وید پرچار کرائیں۔ اور وید پرچار فنڈ کے لئے دھن اکتر کریں۔ اگر سبھا کی اس تجویز پر یو۔پی کی آریہ سماجیں عمل کریں۔ اور ہر ایک آریہ سماج جہاں پورا سپتاہ اپنے گرد و نواح کے پرچار میں لگا لے سو ہاں ہر ایک آریہ اس سپتاہ میں وید پرچار کی پوترمشن کے لئے ایک ایک روپیہ بھی دے۔ تو اسی ایک سپتاہ میں صرف ورش کا وید پرچار کا خرچ نکل سکتا ہے۔ بلکہ پس انداز کرنے کے لئے بھی کافی رقم بچ رہتی ہے۔

یو۔پی میں یہ سپتاہ کئی برسوں سے منایا جا رہا ہے۔ پرنتو ابھی تک وہ سپھلتا بہت دور ہے۔ جس کو نگاہ میں رکھ کر یہ سکیم شروع کی گئی تھی۔ اس ورش سے پنجاب پرتی ندھی سبھا نے بھی اس سپتاہ کے منانے کی ہدایات آریہ سماجوں کے نام جاری کی ہیں۔ لیکن اُدلیش میں کچھ تفاوت ہے جہاں یو۔پی نے وید پرچار کے لئے اس سپتاہ کو مخصوص کیا ہے۔ وہاں پنجاب پرتی ندھی سبھا کی ہدایت ہے۔ کہ اسے وید وچار کے ارپن کیا جائے۔ وید وچار اور وید پرچار ایک ہی حقیقت کے دو روپ ہیں۔ پرنتو وچار کے بنا پرچار کی سپھلتا خام خیالی ہے۔

آج آریہ سماج میں یہ آواز زور سے اٹھ رہی ہے کہ آریہ سماج شتھل ہو رہا ہے۔ تعداد کے لحاظ سے آریہ سماجی ضرور بڑھے ہیں۔ دس سال کے عرصہ میں پانچ سے دس لاکھ ہو جانا ترقی کی نشانی نہیں۔ لیکن جو لوگ ترقی کو تعداد کے پیمانہ سے نہیں ناپتے۔ جوش۔ اتساہ اور کریاتمک جیون کے پیمانہ سے ناپتے ہیں۔ ان کی اس آواز تہ میں سچائی ہے۔ کریاتمک جیون اور ترقی و اتساہ کے لحاظ سے آریہ سماج کیوں شتھل ہو رہا ہے۔ جبکہ وید پرچار پہلے سے زیادہ ہے۔ آریہ سماجوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ پہلے صرف چار اُپدیشک تھے۔ اب بھجنیک بھی کافی تعداد میں پرچار کے میدان میں ڈٹے ہوئے ہیں میلے ٹھیلے جلسے ہوتے ہیں۔ دھرمیوں کو شاستر ارتھوں کے لئے للکارا جاتا ہے۔ اور شاستر ارتھ کے میدان میں انہیں لتاڑا جاتا ہے۔ انسٹی ٹیوشنز کی تعداد اتنی بڑھ چکی ہے۔ کہ ناقابل برداشت سمجھی جاتی ہے۔ تاہم انسٹی ٹیوشن ہیں۔ کہ ہر سال نئے نئے استھانوں پر کھل رہے ہیں اس کا کیول ایک جواب ہو سکتا ہے۔ کہ وید وچار کی طرف سے توجہ بہت حد تک ہٹ رہی ہے۔ اور وید پرچار کے لئے وید وچار کی آوشیکتا انبھو نہیں کی جاتی۔ جو شخص ایک لمحہ میں آریہ سماج کی ممبری کے فارم پر دستخط کرتا ہے۔ دوسرے ہی لمحہ میں وہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ میں وید پرچار کا ادھیکاری ہوں پرنتو اسے یہ خیال تک نہیں آتا کہ آریہ سماج کی ممبری کے فارم پر دستخط کرنے میں نے آج کیا ذمہ داریاں اپنے اوپر لے لی ہیں۔ اور ان میں ایک سوادھیائے کی ہے۔ سوادھیائے کس کا؟ وید کا اور ویدانوکول آرش گرنتھوں کا۔ لیکن کوئی ہے۔ جو سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکے۔ کہ آریہ سماج میں داخل ہونے کے بعد وہ نِت پرتی وید کا سوادھیائے کرتا ہے۔ سادھارن ممبروں کو جانے دو۔ جو نم انوسار وید پرچار کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور جنہیں اس کام کے لئے آریہ سماج نے اپنی خانگی ضروریات سے بے فکر کر رکھا ہے۔ اُن کی کیا حالت ہے؟ کتنے اپدیشک ہیں جو وید کا نت پرتی سوادھیائے کرتے ہیں۔ اور کرم کتنے بھجنیک ہیں۔ جو ویدک بادھ کرتے ہیں۔ وید کا مطالعہ تو دور کی بات ہے ہندی سے بھی کماحقہ واقفیت رکھتے ہیں۔ سبھا کو چٹھیاں لکھنے یا سفر خرچ کے بل بھرنے کے لئے ہندی کی ورن مالا سیکھ لینا اور بات ہے۔ اور زبان دانی کے لئے ہندی کا سیکھنا اور ہے۔ بھجنیکوں کی ہندی دانی کا معمہ پلیٹ فارموں پر اس وقت اٹھتا ہے۔ جب بھجن گاتے ہوئے ہندی الفاظ کا وہ اوٹ پٹانگ تلفظ کرتے ہیں۔ اُپدیشک بھجنیک ہی نہیں سماجوں کے پردھان منتریوں کی جو ہر کو وید پرچار کا انچارج سمجھتے ہیں۔ اور اپنے سماج کی حدود کے اندر جو اپدیشک آئیں۔ انہیں اُس وقت کے لئے اپنا ماتحت سمجھتے ہیں۔ حالت اور بھی بری ہے۔ ان کی اول تو اکثریت ورنہ اہم اقلیت ایسی ہو گی جو ہندی سے بھی ناآشنا ہو گی۔ چہ جائیکہ وہ وید کا سوادھیائے کرتے ہوں۔

آریوں کے لئے روزانہ پنچ مہا یگیہ کرتو یہ کرم ہیں۔ ان پردھان منتریوں اور سبھاسدوں میں روزانہ ہون یگیہ کرنے والے تو خال خال ہی ہوں گے۔ سندھیا کے وشے میں بھی یہی کیفیت ان کا ہی ہو گا۔ جو نت پرتی نیم انوسار سندھیا نہیں کرتے۔ رہے پتری یگیہ بلی ویشودیو یگیہ اور اتتھی یگیہ۔ ان کی تو کوئی مریادا ہی نہیں۔

اس قسم کی صورت حالات میں وید پرچار پر ہم پچاس ہزار نہیں پچاس لاکھ بھی خرچ کریں۔ پچاس نہیں پانچ سو اپدیشک بھی رکھیں آریوں کی۔ آریہ سماجوں کی اور انسٹی ٹیوشنوں کی تعداد ضرور بڑھ جائے گی۔ لیکن رشی دیانند کا مشن۔ وید پرچار کا مشن پورا نہیں ہو گا۔ رشی دیانند نام کے آریہ سماجی پیدا کرنا نہیں چاہتے تھے۔ وہ آریہ جیون پیدا کرنا چاہتے تھے۔ وہ جیون جس سے ورن آشرم مریادا کا چمتکار پھوٹ پھوٹ کر نکلے۔ وہ جیون جو یجر وید کی جیتی جاگتی تصویر ہو۔ وہ جیون جو روشن دیئے کی مانند لاکھوں بجھے ہوئے دیوں کو روشن کرنے کی سامرتھ رکھتا ہو۔ آریہ سماجی مردم شماری کی رپورٹ پر اتر آتے ہیں۔ لیکن آریوں کی یہ تعداد وہی حیثیت رکھتی ہے۔ جو لاکھوں بجھے دیوں کی ہوتی ہے۔ وہ لاکھ مل کر بھی کسی مکان کو روشن نہیں کر سکتے۔ لیکن جلتا ہوا ایک دیا سارے مکان کو روشن کر سکتا ہے۔

یو۔پی سبھا کے وید پرچار سپتاہ کی سکیم بھی مبارک ہے۔ لیکن پنجاب سبھا کے وید وچار کی سکیم مرض کا حقیقی علاج ہے۔ آریہ سماجی اگر آریہ سماج کو شتھلتا سے رہت دیکھنا چاہتے ہیں اگر چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماجیوں کا جیون چاند کے سمان روشن اور شانتی دائک ہو۔ تو انہیں وید وچار اپنے تکمیہ کرتویوں میں شامل کر لینا چاہیئے۔

وہ سمیہ مبارک ہو گا۔ جب پرتیک آریہ سماجی ہاتھ میں وید منتروں کی کوئی پستک لے کر اس پر وچار کرتا نظر آئے گا۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح پنڈت گورودت کے زمانہ میں بوڑھے بوڑھے آریہ سماجی انشادھیائی رٹتے نظر آتے تھے۔ لیکن یہ سمیہ دور ہے۔ ورتمان ستھتی میں اس کے خواب لینا بھی ٹھیک ہے۔ اس سمیہ تو آریہ بھائی پرتی ندھی سبھا کی آواز پر دھیان دیں۔ اور ۱۶ اگست (شراونی) سے ۲۴ اگست (کرشن جنم اشٹمی) تک کا سپتاہ وید وچار کے ارپن کر دیں۔ تو یہ بھی غنیمت ہے۔ اس سپتاہ میں پرتیک آریہ سماجی کو وہ اُپدیشک ہے یا بھجنیک۔ ادھیکاری ہے یا سادھارن سبھاسد۔ آریہ سماج میں پروشٹ ہے یا نہیں۔ بھول جانا چاہیئے۔ کہ اس کا کام پرچار ہے۔ ایک اور صرف ایک بات اس کے سامنے ہونی چاہیئے۔ کہ میں نے یہ سپتاہ وید وچار کے ارپن کرنا ہے۔ وید وچار کے بنا اور کسی کام کو اس سپتاہ میں اہمیت نہ دوں گا۔ اس سمیہ کو سامنے رکھ کر اکیلے اکیلے اور مل کر یہ ہفتہ وید وچار میں لگا یا جائے۔ ضروری نہیں۔ کہ پورانکوں کی طرح سپتاہ اور سکھوں کی طرح بھوگ رکھے جائیں۔ اور وید کو ان آٹھ دنوں میں سماپت کرنے کا یتن کیا جائے بلکہ ایک ایک منتر لے کر اس کا پاٹھ ٹھیک کیا جائے۔ اس کے ارتھ اور اس کے بعد اس کے بھاو ارتھ سمجھنے کا یتن کیا جائے۔ اور دیکھا جائے۔ کہ آریہ سماج کے پرسدھ سدھانتوں کے ساتھ ارتھ جو ہم نے سمجھے ہیں ٹھیک ہیں یا نہیں؟ اور اس کے بعد دوسرا منتر شروع کیا جائے۔ جتنے منتر اس طرح ہو سکیں۔ اتنے ہی کافی ہیں۔ بشرطیکہ ان کے ارتھوں کا ٹھیک ٹھیک گیان ہو جائے۔ جو منتر سمجھ میں نہ آ سکیں۔ اپنے ہاں کے دوسرے آریوں سے ان کے سمجھنے کا یتن کیا جائے۔ اور جو اس کے باوجود بھی نہ سمجھے جائیں۔ ان کو ودوان اُپدیشکوں سے سمجھنے کے لئے رہنے دیا جائے۔ اور جب دوسرا پراپت ہو۔ سمجھ لئے جائیں جہاں کے آریہ اس قابل نہیں کہ وہ ایک دم وید منتروں پر وچار کر سکیں۔ وہ پرتیک لے کر سب آریہ سماج میں یا باہر کسی سوچھ استھان پر اکتر ہو جائیں۔ اور مل کر پہلے وید منتروں، اُن کے ارتھوں اور بھاو ارتھوں کا پاٹھ کریں۔ پاٹھ کے بعد اپنی اپنی سمجھ کے مطابق وچار کریں۔ انہیں اس میں ایسا آنند آئے گا۔ کہ آئندہ وید وچار کا انہیں اتساہ پیدا ہو جائے گا۔

یہ سپتاہ آجکل بھی وید وچار کے لئے ہی رکھ دیا گیا۔ ہماری پرانی روایات کے مطابق شراونی سے وید سوادھیائے کا وشیش سمبندھ ہے۔ مولی کے دھاگے کو براہمنوں کا ججمانوں کی کلائی کے گرد باندھنا۔ اور پیسہ پیسہ وصول کرنا بعد کی اپج ہے بہنوں کا غیر ملکی دھاگوں سے بنی ہوئی راکھیاں بھائیوں کو باندھنے میں ملک کا لاکھوں روپیہ ملک سے باہر پھینک دینا بھی نیا رواج ہے۔ قدیم زمانہ میں شراونی کے سمیہ گورو اور شش وید کا سوادھیائے وشیش طور پر کرتے تھے۔ اور اس طرح وید کی باریکیوں کو سمجھنے میں اپنے جیون کو لگا دیتے تھے۔ آریہ سماج کی روایات کے مطابق بھی

اس کا سمبندھ وید وچار سے ہی ہے۔ کیونکہ رشی دیانند نے شرادھنی سے ہی وید بھاشیہ کا آرمبھ کیا تھا۔ اس لئے شرادھنی سے وید وچار شروع کرنا ہماری پراچین اور اروا چین روایات کے عین مطابق ہوگا +

وید اس سمیہ آریوں کے لئے ایک خشک مضمون ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ وہ واستو میں خشک ہے۔ بلکہ اس لئے کہ انہوں نے وید کے اندر جانے کی کبھی کوشش نہیں کی۔

جب ویاکھیہ کے دوران پنڈت بدھ دیو جی ایک منتر کو لے کر اس کی ویاکھیا جنتا کے سامنے کرتے ہیں۔ تو سب کی توجہ اس ویاکھیا میں گڑ جاتی ہے۔ کیا اس لئے۔ کہ وہ خشک مضمون ہے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اس کے اندر اس آنند اور دلچسپی کا درشن کرا دیا جاتا ہے۔ جو سادھارن بدھی کے شرد ناؤں کی توجہ کی بھی جاذب بن جاتی ہے۔ وید بڑا سجیو وشے ہے۔ یہ خشک اسی سمیہ تک ہے۔ جب تک ہم نے اسے اٹھایا نہیں۔ ایک بار اسے اٹھا کر اس کے مطالب پر وچار کریں۔ تو اس کے اندر دلچسپی کا اتنا سامان نظر آئے گا۔ کہ وید وچار کے بنا چین نہ آئے گا۔

وید کا پڑھنا پڑھانا۔ سننا سنانا آریوں کا دھرم ہے۔ یہ آریہ سماج کا نیم ہے۔ جب ہم نے آریہ سماج کے نیموں کو سویکار کیا۔ تو ان پر عمل کرنا بھی ہمارا کرتویہ ہے۔ اس پہلو سے بھی وید وچار کے لئے ہم بادھیت ہیں۔ آریہ سماج کا وید پرچار کا کام بھی وید وچار کے بنا کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ جب سب وید پرچار کرنے والے ہوں۔ سو وید وچار کرنے والا کوئی نہ ہو۔ تو وید پرچار ہو چکا۔ وید پرچار اسی سمیہ ہوگا۔ جب ایک ایک آریہ نر ناری وید وچار کے لئے سمیہ دینا شروع کر دے گا۔ بس کسی بھی پہلو سے دیکھا جائے۔ وید وچار کی تجویز نہایت معقول اور آریہ سماج کی مستقلتا کو دور کرنے والی ہے۔ پھر یہ چندے کی شرط سے مشروط نہیں۔ دینے یا مانگنے کا کوئی کام نہیں۔ کام ہے تو صرف وید منتروں کے پاٹھ اور ان پر وچار کا۔ سمیہ بتلائے گا۔ کہ اس سکیم کو کہاں تک کاریہ روپ میں لایا گیا ہے۔ اگر پنجاب کے آریوں نے اس سکیم کو کریاتمک روپ دیا۔ تو سمجھو۔ وید پرچار کی ایک اہم سمسیا حل ہو گئی ❊ (اوم شم)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ❊ (مینجر)

آریہ سماج دادو بنام وزیر ہند

سندھ میں آریہ سماج کی تحریک کے روح رواں شری نارائن چند ڈی گجرا ایم۔ اے لکھتے ہیں:۔

"آریہ سماج مندر دادو (سندھ) کی ضبطی کے معاملہ میں سکرٹری آریہ سماج دادو کا دردناک پتر مجھے موصول ہوا ہے۔ معاملہ دیر سے لٹکتا چلا آتا تھا۔ حکام گورنمنٹ سے ضبطی کے آرڈر منسوخ کرانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ لیکن شنوائی نہ ہوئی۔

لاچار سکرٹری آریہ سماج دادو نے سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کے نام دیوانی مقدمہ دائر کیا ہے۔ دیوانی مقدمہ کا طوالت پکڑنا ضروری ہے۔ اس لئے آریہ سماج دادو کی مالی امداد کی جانی چاہئیے۔ ان سطور کے ذریعے میں بڑے زور سے بھارت کے ہر ایک آریہ محسن سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ حسب توفیق مقدمہ کے اخراجات میں مالی سہائتا کرے۔ اس سمبندھ میں امداد کا تمام روپیہ سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی کے نام بھیجا جائے"۔

دادو کے آریہ سماج مندر کو ضبط کیا گیا ہے۔ اس پر شری نارائن چند جی نے روشنی نہیں ڈالی بہر حال مندر ضبط کیا گیا ہے۔ اور آریہ سماج دادو اور آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ اس ضبطی کو حق بجانب نہیں سمجھتے جس سے انہیں عدالت میں چارہ جوئی کے لئے جانا پڑا ہے۔ دیوانی مقدمات اپنی طوالت کی وجہ سے جس قدر اخراجات چاہتے ہیں۔ جنہیں عدالتی تجربہ ہے۔ وہ اس سے ناواقف نہیں۔ اس لئے آریہ سماج دادو کی ہر ایک آریہ سماجی کو اوشیہ سہائتا کرنی چاہئیے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ معاملہ کسی شخص کا ذاتی نہیں۔ آریہ سماج کا ہے ❊

آریہ سماج کے سپتاہک ستسنگ

لاہور آریہ سماج کے سپتاہک ستسنگوں میں کسی نہ کسی ہفتہ کوئی ایسا ویاکھیان ہو جاتا ہے۔ جو بحث کا مضمون بن جاتا ہے۔ گزشتہ ہفتہ پنڈت آتما نند جی نے کہا تھا۔ کہ اپنے اپدیش میں پنجابی کا پرتن آ گیا تھا جس پر شروتاجنوں میں سے جنبش پیدا ہو گئی۔ کئی بھائی اسی سمیہ اپنے وچار پرگٹ کرنا چاہتے تھے۔ یہ اچھا ہوا۔ کہ ادھیکاریوں نے اجازت نہ دی۔ لیکن ایک بحث طلب وشے کے اظہار کی ویدی پر سے اجازت دینا۔ اور شنکا سمادھان کے لئے سمیہ نہ دینا بھی کوئی ٹھیک نیتی نہیں ہے۔ ٹھیک نیتی یہ ہے۔ کہ سپتاہک ستسنگ کی ویدی کی پوترتا کا پورا احساس رکھا جائے۔ اور صرف ایسے مضمونوں کو اس ویدی پر آنے کی درخواست کی جائے۔ جو ویدک سدھانتوں کے پرتی شردھا اور ویدک جیون رکھتے ہوں اور جنہیں آریہ جنتا مان کی درشٹی سے دیکھتی ہو اور اس سے بھی بڑھ کر جو اپنی سمتی جنتا کے سمکھ رکھنے کی بجائے وید اور درشنوں کے اپدیش شرد ناؤں کے سامنے رکھیں۔ تاکہ جو لوگ آریہ سماج کے سپتاہک ستسنگ میں شانتی کی کھوج کے لئے آئے ہیں۔ انہیں اشانت ہو کر واپس نہ جانا پڑے۔

واد وسیواد وشیوں کے لئے سپتاہک ستسنگ کے اتیرکت کسی اور دن علیحدہ ویاکھیان کا پربندھ کیا جا سکتا ہے۔ اس میں ہر ایک کو اپنی سمتی پرگٹ کرنے کی کھلی اجازت ہو سکتی ہے۔ سپتاہک ستسنگوں میں لوگ بحث مباحثہ سننے کے لئے اتنا نہیں آتے۔ جتنا وہ ایشور بھکتی۔ آتمک شانتی اور کریاتمک آریہ جیون کا اپدیش لینے آتے ہیں۔ سپتاہک ستسنگ ایسے ہی اپدیشوں کے لئے مخصوص ہونے چاہئیں ❊

گوروکل کمیشن کی

کارروائی و آئندہ پروگرام

شری گوپال جی شری گوروکل کمیشن لکھتے ہیں:۔

"گوروکل کمیشن کی میٹنگ ۵-۶ اگست ۱۹۳۶ء زیر صدارت مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج گوروکل کانگڑی ہردوار میں منعقد ہوئی جس میں موصول شدہ جوابات پر شنادلی پر غور کیا گیا۔ شری پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی۔ شری پروفیسر چرن جی ایم۔ اے۔ پنڈت سنتیہ کیتو پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو مختلف درسگاہوں مثلاً بنارس۔ کلکتہ۔ الہ آباد۔ آگرہ وغیرہ کا دورہ کرے گی۔ اور وہاں کے پروفیسروں کی شہادتیں قلمبند کرے گی۔

ایک دوسری سب کمیٹی صوبہ پنجاب کے مختلف گوروکلوں میں جا کر وہاں کے ادھیکاریوں کی گواہی لے گی۔ بعد ازاں کمیشن کا جنرل اجلاس دہلی یا لاہور منعقد ہوگا۔ جس کا مفصل پروگرام بذریعہ اخبارات شائع کر دیا جائے گا۔ گوروکل شکشا پرنالی کے پریمیوں سے نویدن ہے۔ کہ کمیشن کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ گوروکل پاٹھ ودھی اور پربندھ کے متعلق کئی مرتبہ آواز اٹھتی ہے۔ یہ کمیشن انہیں شکایات کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جنہیں کسی قسم کی بھی شکایت ہے۔ یا جو مفید تجاویز پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے سمیہ ہے۔ کہ کمیشن سے سہیوگ کر کے اپنی شکایات یا تجاویز کمیشن تک پہنچائیں ❊

وید بھگتی پر

(نتیجہ فکر یوگ مہاتما جی پاس ادیب عالم خوشتر)

اپنا جیون وید کے رنگ میں رنگانا چاہیئے
وید کا پیغام ہر اک کو سنانا چاہیئے
ہے ہماری قوم کی کشتی پھنسی منجدھار میں
آہ ہم کیوں واسطے امرت سے بھی بھٹکے ہیں وید
وید کا وہ گنج ہے آتی نہیں جس میں کمی
راہ حق میں بیٹھکوں غم ہوں ہزاروں آفتیں
کر دو روشن آریو! ہر خانہ تاریک کو
اپنا تن من انہیں بھگتی میں لگانا چاہیئے
بھولے بھٹکوں کو رہ حق پر چلانا چاہیئے
پار اس کو آریو! اب کر لگانا چاہیئے
اپنے بیگانے کو یہ امرت پلانا چاہیئے
لا کھ اس دولت سے جتنا ہو اٹھانا چاہیئے
لاکھ ہوں لیکن قدم آگے بڑھانا چاہیئے
وید اقدس کا دیا گھر گھر جلانا چاہیئے
بعد ازاں دن بھی کریں سب پتا ویدی نیکیاں
اس طرح اے پاسؔ جیون کو بنانا چاہیئے

دھرم سالہ ڈسکہ کا فیصلہ

ڈسکہ کی دھرم سالہ کے فیصلہ کے لئے مسٹر سندر سنگھ مجیٹھیہ اور راجہ نریندر ناتھ ثالث مقرر ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنا فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ اس کی رو سے دھرم شالہ پانچ ممبران کی ایک کمیٹی کے ماتحت رہے گی جس کے پہلے تین سال تین سکھ اور دو ہندو ممبران ہوں گے۔ جنہیں بالترتیب گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور پراونشل ہندو سبھا نامزد کرے گی۔ اور دوسرے سال تین ہندو اور دو سکھ ممبران۔ نیز گرنتھ صاحب کھلے گا۔ اس کے سوائے باقی کمرے بطور جنج گھر استعمال ہوں گے۔ اور متعلقہ دوکانات کی آمدنی دھرم شالہ پر کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق رفاہ عام کے کام پر لگ سکے گی۔ دوکانوں کے موجودہ کرایہ داروں کو اگر وہ کرایہ ادا کرتے رہے۔ ڈیڑھ سال تک بے دخل نہ کیا جائے گا۔

بادی النظر میں فیصلہ ایسا معلوم ہوتا ہے جس سے ہندو سکھ دونوں کی تسلی ہو جانی چاہیئے۔ لیکن مقامی ہندو سکھوں کی ضروریات اس سے پوری ہوتی ہیں۔ یا نہیں۔ اس کا فیصلہ وہی کر سکتے ہیں۔ اگر وہ مطمئن ہیں۔ تو اس معاملہ کو ختم سمجھنا چاہیئے جس نے اس قدر عرصہ تک ہندو سکھوں کو برسرِ پیکار رکھا۔ اور جس سے سینکڑوں سکھ جیل کی مصائب برداشت کرنے پر تیار ہو گئے۔

قادیانیوں کو پوری آزادی کیوں ہے

امریکہ کے ایک مصنف نے اپنی کتاب "ینگ اسلام" میں جماعت احمدیہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور اس کی تعریف یوں کی ہے:-

"سلطنت برطانیہ نے جماعت احمدیہ کو جس کے پاس اشاعت تبلیغ کے لئے کافی سرمایہ ہے پوری آزادی دے رکھی ہے۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ یہ ہندوستان میں سلطنت انگلشیہ کی تائید کرتی ہے"

گویا احمدیوں کی حکومت پرستی کا شہرہ امریکہ تک بھی جا پہنچا ہے۔ اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے۔ کہ تحریک آزادی میں احمدی گورنمنٹ کی ہر بات کی تائید کرتے ہیں۔ اور اس کا معاوضہ وصول کر رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ نے انہیں اپنے خیالات کی اشاعت میں پوری آزادی دے رکھی ہے۔ کیوں ہے نا ٹھیک؟

اٹلی سے سبق سیکھو

یورپ کی تقلید میں ہندوستان برتھ کنٹرول کا دلدادہ ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی یورپ میں اٹلی ہے۔ جو برتھ کنٹرول کی لعنت سے ملک کو پاک صاف کرنا چاہتا ہے۔ برتھ کنٹرول کا انسداد ایک طرح پر گھوڑ گروہ کی زندگی کا انسداد ہے۔ اور اس کا انسداد اسی صورت میں ممکن ہے۔ جبکہ لڑکیوں اور نوجوانوں کے دل میں بواہ کی نفرتیں جاگزین ہوں۔ بواہ کی تعریف کے معنی پتنی برت دھرم اور پتی برت دھرم ہیں۔ جو پرش پتنی برت دھرم کی عظمت کو سمجھے گا۔ وہ غیر تو کیا۔ اپنی پتنی کے ساتھ بھی بے تحاشا بھوگ میں پرورت نہ ہوگا۔ پھر اس کا پریم سنتان میں ہوگا۔ وہ سنتان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے بھاؤ سے اسے قدرتاً خیال آئے گا۔ کہ اتنی ہی سنتان پیدا کرے۔ جس کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ جب یہ بھاؤ کسی جاتی کے لوگ اور یوتیوں میں پیدا ہو جائے تو برتھ کنٹرول کے مصنوعی سادھنوں کی ضرورت کا خیال تک بھی نہیں آتا۔

اٹلی یہی بھاؤ اپنی جاتی کے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کے پروگرام میں شادی کا شوق پیدا کرنا۔ سنتان اُتپتی کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنا۔ اور کرتریم سادھنوں سے گریز کرنے کی مخالفت۔ زچہ بچہ کے متعلق صحت و تندرستی کے نقطہ نگاہ سے مناسب تعلیم دینا۔ اور نوجوانوں میں مردانہ خواہش و مضبوطی کا اشتیاق پیدا کرنا جو بہتر سے بہتر ہو سکتا ہے۔ شامل ہیں۔

بھارت اپنی پراچین سنسکرتی میں برتھ کنٹرول کے اٹلی کے پروگرام میں مندرج سادھنوں سے بھی مکمل سادھن رکھتا ہے۔ لیکن یورپ پرست ہندوستانیوں کو شاید بھارتیہ سادھن پسند نہیں ہیں۔ اس لئے ان سے نویدن ہے۔ کہ بھارتیہ سنسکرتی سے نہیں تو اٹلی سے سبق سیکھیں۔

عضب کا تیاگ

جبلپور کے مشہور قوم پرست کروڑپتی سیٹھ گووند داس کا تیاگ قابل تعریف ہے۔ جنہوں نے محض اصول کی خاطر اپنی ایک کروڑ کی جائداد سے دستبرداری دیدی ہے۔ ایک کروڑ کہنے کو دو لفظ اور ایک بات ہے۔ لیکن اس ایک بات میں اتنی ترغیب ہے کہاں کروڑوں کے لئے اورنگ زیب سے شخص نے جسے سلطان اسلام کا اولاد شہنشاہ بنایا۔ اپنے بھائیوں کو قتل اور اپنے باپ کو قید کیا۔ بھارتی تیاگ کی ایسی مثالیں پیش کرنا ہندو سنسکرتی کا ہی کام ہے۔ مہاراجہ رام چندر کا اپنے پتا کے الفاظ کو پورا کرنا ایک آدرش تاریخی تیاگ ہے لیکن سیٹھ گووند داس نے تیاگ کی جیتی جاگتی مثال ہمارے سامنے رکھی ہے۔ موجودہ زمانہ میں پولیٹیکل کھشیتر میں تیاگ کا یہ بھاؤ کیسے پیدا ہو گیا۔ ہندو جاتی میں دیش بندھو داس۔ موتی لال نہرو۔ دربار گوپال داس اور سیٹھ گووند داس کیسے پیدا ہو گئے یہ اس کھشیتر کے آدرش تیاگی مہاتما گاندھی کے تیاگ کا پھل ہے۔

دھارمک کھشیتر میں تیاگ کا آدرش رشی دیانند نے پیدا کیا تھا۔ ان کے بعد ان کے کئی انویائیوں نے تیاگ کی مثالیں آریہ جنتا کے سامنے رکھیں۔ پرنتو یہ تسلیم کرنا ایک سچی بات کہنا ہے۔ کہ آریہ سماج میں تیاگ کا معیار اتنا بلند نہیں جتنا رشی دیانند نے پیش کیا تھا۔ مہاتما گاندھی کے پیروؤں میں یہ وصف ہے۔ کہ وہ تیاگ میں اس تک پہنچنے کے یتن میں ہیں۔ لیکن آریہ سماج میں ایسے دکتیوں کی تعداد انگلیوں پر گننے کے لئے بھی کافی نہیں۔ جو تیاگ کے معاملہ میں اپنے گورو رشی دیانند کا مقابلہ کرنے تک تیار ہوں۔

بات یہ ہے۔ کہ آریوں نے رشی دیانند کے مشن کو سمجھا نہیں سمجھتے۔ تو مہاتما گاندھی کے پیروؤں کی طرح وہ بھی رشی کے مشن پر اپنا سروسو قربان کرنے کو تیار ہو جاتے۔ رشی دیانند کے مشن کو سمجھنا وید کا سمجھنا ہے۔ جو وید کو نہیں سمجھا۔ وہ رشی دیانند کے مشن کو سمجھنے کی لاکھ بات کہے۔ مانی نہیں جا سکتی۔ جب تک مہاتما گاندھی کے پیروؤں کی مثال سامنے نہ تھی۔ آریوں کا تیاگ آدرش تیاگ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب وہ تیاگ اس تیاگ کے سامنے ہلکا سا معلوم ہوتا ہے۔ اگر آریہ سماجی اپنے تیاگ میں شان پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں ایسا عضب کا تیاگ کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ جیسا دیش بندھو داس اور موتی لال نہرو کر چکے۔ اور سیٹھ گووند داس نے کیا ہے۔

کون زندہ رہے گا؟

جب تک گورنمنٹ کی طرف سے کان نہیں کھینچے جاتے۔ ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کی شرانگیزیاں برابر بڑھتی ہی جاتی ہیں۔ اور وہ اس حد تک پہنچ گئی ہیں۔ کہ حقیر "انقلاب" نہیں یا رخانی جنتا کیلئے زہر اگلنے پر تیار ہو گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں صرف مسلمان زندہ رہیں گے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جب چیونٹی کی موت آتی ہے۔ تو اسے پر لگ جاتے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ لیڈر گو مسلمانوں کا واقعی نمائندہ ہے۔ تو سمجھو انہیں بھی پر لگ رہے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح سپین میں لگے تھے۔ مسلمانوں کو زندہ رکھنے کے لئے سپین کو مٹانے کی کوششوں کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ تاریخ شاہد ہے۔ سپین سے مسلمان مٹ گئے۔ سپین زندہ ہے۔ حماقت کے پتلے انقلاب کے لونڈے مسلمان یاد رکھیں۔ ہندوستان زندہ رہے گا۔ اور ضرور زندہ رہے گا۔ ہم نہیں چاہتے۔ کہ مسلمانوں کی ہندوستان میں وہی حالت ہو۔ جو سپین میں ہوئی۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہندوستانی بنکر رہیں۔ اور ہندوستان کے امن و چین کو اپنی شرانگیزیوں کی آگ میں برباد کرنے کا خیال چھوڑ دیں۔

اگر ہندوستان کے فرقہ پرست مسلمانوں کو اپنے مذہب، اپنی تہذیب اور اپنی طاقت کے متعلق غلط فہمی ہو۔ تو وہ مولانا الطاف حسین کے پاس جائیں اور ان سے فتوے حاصل کر کے اپنا وہم دور کر لیں۔ دین حجازی کے بیڑے کی ہندوستان میں کیا گتی ہوئی۔ مولانا نے ایک شعر میں بڑی خوبی سے اسے بند کر دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:-

کئے پے سپر جس نے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آ کر

قادیاں میں فوجی تیاریاں

قادیانی خلیفہ کی سرکار سے قادیانی جماعتوں کے نام حکم جاری کیا گیا ہے۔ کہ یکم ستمبر ۱۹۳۲ء سے قادیان میں فوجی سکھلائی کے لئے ایک کلاس کھولی جائے گی جس میں بیرونی نوجوانوں کی شمولیت نہایت ضروری ہے۔ ہر جماعت کو چاہئے۔ کہ کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ اپنی تعداد کے لحاظ سے یا نوجوانوں کے شوق کے لحاظ سے جس قدر نوجوان بھیج سکے۔ ضرور بھیج دے۔ اس فوجی سکھلائی کی غرض کیا ہے؟ وہ بھی اعلان کے الفاظ ہی میں سنئے:-

"ہندوستان میں حالات جس سرعت کے ساتھ تغیر پذیر ہو رہے ہیں۔ اُن کا تقاضا ہے۔ کہ مسلمان جلد سے جلد اپنی فوجی تنظیم کی طرف متوجہ ہوں۔ اور خاص کر جماعت احمدیہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس میں توقف نہ کرے۔ اور یہ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ ہر مقام کے نوجوان پہلے خود سکھلائی کریں اور پھر اپنے اپنے مقام پر دوسرے نوجوانوں کو سکھلائیں۔ اور ان کی ایسی تنظیم کریں۔ کہ ضرورت کے وقت مفید ثابت ہو سکیں۔" (الفضل ۔ اگست)

گویا فوجی تنظیم حالات کے مقابلہ کے لئے تیار کی جا رہی ہے۔ مانا کہ قادیانی وفادار سرکار ہیں۔ اور ان کی اس فوجی تنظیم کو گورنمنٹ شبہ کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر ان کی دیکھا دیکھی ہر ایک جماعت اپنی اپنی فوجی تنظیم میں لگ جائے۔ اور اس کی غرض قادیانیوں کی طرح ضرورت کے وقت دوسری جماعتی افواج کے ساتھ برسرِ پیکار ہونا ہو۔ تو کیا اس سے حکومت کے انتظام میں خلل کا اندیشہ نہیں ہے؟ دوسری جماعتوں کو اس اس لئے قادیانی جماعت کی پیروی نہیں کرنے دی جائے۔ تو قادیانی وفاداری شک و شبہ سے کیا بالا ہے؟

ہے - اپنی فوجی تنظیم کے بغیر ہی وہ آئے دن دھمکاتے رہتے ہیں - تو جب ان کی پشت پر قادیانی فوج کی طاقت ہوگی - تو یہ طاقت انہیں دھمکیوں کو عملی صورت دینے کے لئے کیا تیار نہ کر دے گی؟ بہر حال قادیانیوں کی یہ فوجی تنظیم ملک کے امن کے لئے خطرہ کا باعث ہو سکتی ہے - گورنمنٹ کو چاہئے - کہ اسے ایک حد کے اندر محدود رکھے ورنہ ہو سکتا ہے - کہ اس کی وجہ سے کسی وقت مشکل پیش آ جائے ؛

دکھانے کے دانت

قادیانی فاروق میں مذہب کی تعریف اس طرح کی گئی ہے :-

"مذہب اس طریقہ یا راستہ کا نام ہے جس پر چل کر انسان کو دکھوں سے نجات ملے اور سکھ حاصل ہو - اور چونکہ انسان بالطبع ان ہی دو باتوں کا خواہاں ہے - اصولاً ہر ایک کی غرض و غایت بھی یہی ہونی چاہئے - اور جس طرح کہ آدمی اپنے اصل کے لحاظ سے ایک ہیں - مگر طبائع کے لحاظ سے ان میں اختلاف ہے - اسی طرح مذاہب بھی اپنے اصل کے لحاظ سے ایک ہیں - اور پھر اپنے پیروان کے مناسب حال ان میں کسی قدر اختلاف بھی ضروری ہے - مختلف مذہب ہونے کی وجہ سے عزیزو تم کو آپس میں ایک دوسرے کا مخالف نہیں ہونا چاہئے" (فاروق ۲۱ جولائی)

ان سطور میں "فاروق" نے بہت حد تک ایک راستی کا اظہار کیا ہے - لیکن یہ صرف کہنے کے لئے ہے - عمل کے لئے نہیں - کیونکہ قادیانیوں کا عمل ظاہر و باہر ہے - ان کا طرزِ عمل بتاتا ہے - کہ وہ اس لئے پیدا نہیں ہوئے - کہ ایک دوسرے سے مخالفت دور کریں - بلکہ اس لئے - کہ مخالفت جہاں تک ممکن ہو سکے - بڑھائیں - جب اپنی منافرت انگیز چالوں کے لئے ان قادیانیوں نے مذہب کے میدان کو تنگ پایا - تو سیاسیات کے میدان میں بھی آ کودے - جہاں ایک کو ایک سے جدا کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں -

کبھی ہندوؤں کے گلے کا ہار ہوتے ہیں - تو کبھی کانگرس کو گالیاں سنا رہے ہیں - آج کل سکھ ان کے تختۂ مشق بن رہے ہیں - سمجھ نہیں آتا کانگرس اور سکھوں پر کیا منحصر ہے - خود مسلمان بھی ان کی گالیوں سے محفوظ نہیں - اگر وہ ان محافظانِ اسلام کی مرضی کے بغیر کوئی قدم اٹھائیں - تو وہ ان کی آنکھوں کا خار ہیں - اور قوم پرست مسلمان تو ان کی نگاہِ قہر کا نشانہ ہیں - ایسی کوئی جماعت جس کا طرزِ عمل ظاہر و باہر ہے - اگر مذہب کی تعریف کرے - جو "فاروق" نے کی ہے تو تسلیم کرنا پڑے گا - کہ یہ کھانے کے دانت نہیں دکھانے کے ہیں ؛

لیلیٰ مجنوں فلم کی آمدن

دیال باغ کے صاحب جی مہاراج اپنی ڈائری ۱۹ جولائی میں لکھتے ہیں :-

"لیلیٰ مجنوں فلم کا منافع اب ست سنگ کو ملنا شروع ہو گیا ہے - ۶ ہزار روپیہ کے قریب وصول ہوا ہے - فلم پر کل لاگت ۲ لاکھ روپیہ آئی تھی - وہ ۳۰ جون تک وصول ہو چکی ہے - سیٹھ چمبا اپنے وعدہ کے بہت پکے ہیں - انہوں نے وعدہ کیا تھا - کہ لاگت نکلنے کے بعد سب منافع ست سنگ کا ہوگا - چنانچہ اب وہ وعدہ پورا ہو رہا ہے"

ست سنگ اور لیلیٰ مجنوں کی فلم کی آمدن کا دان - یہ دو چیزیں ایک ساتھ بھلی معلوم نہیں ہوتیں - ست سنگ کو اس فلم سے لاکھوں آ جانا بھی اسنبھو نہیں - لیکن جتنے نوجوانوں کے اخلاق کو بگاڑ کر یہ روپیہ آئے گا - ست سنگ جنم جنمانتر میں بھی اتنے لوگوں کا سدھار نہیں کر سکے گا - روپیہ کا لالچ ست سنگ پر غالب نہ آتا - تو وہ اپنے بھگت سیٹھ چمبا کو مشورہ دیتا - کہ بھلے پرش! ست سنگ کو خواہ ایک پائی بھی نہ دو - لیکن لیلیٰ مجنوں اور ایسی ہی اخلاق سوز فلموں کو نوجوانوں کے سامنے پیش کرنا چھوڑ دو - لیکن مایا واد کے اس یگ میں یہ آشا کسی ورلے منش سے ہی کی جا سکتی ہے ؛

شری مہندر پرتاپ جی اپدیشک - مہاشہ بالکرشن جی - مہاشہ درگا دت جی بھجنیک ؛
۱ مولی ضلع انبالہ - ۲۳-۲۴-۲۵ اگست - پنڈت ہربالا جی - پنڈت شوت پال جی اپدیشک مہاشہ ...ا - ...جی - مہاشہ مکھن لال جی بھجنیک ؛
۲ سرینگر کشمیر - ۲۵ تا ۲۸ اگست - شری پنڈت پربودت جی ودیا بھوشن - شری پنڈت وشنو دت جی وکیل نیروزی - مہاشہ سنت رام و مہاشہ سالگرام جی بھجنیک ؛
۵ کوئٹہ - ۲۶ تا ۲۸ اگست - شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار - شری چندر کانت جی ودیا بھوشن - شری ماسٹر منسا رام جی پرچارک - مہاشہ جے دیال جی بھجنیک ؛

(پرکاش بھگت گوردت بھون - لاہور)

ویدجینتی کے متعلق نویدن!

ویدجینتی کا پروگرام اخبارات میں شائع ہو چکا ہے - اس جینتی کو کامیاب بنانے کے لئے آریہ بھائیوں کے سامنے مندرجہ ذیل امور رکھنے لازمی ہیں :-

۱ - مقامی آریہ سماجوں کی انترنگ سبھاؤں کے سبھاسدوں کو چاہئے - کہ وہ اپنے اپنے حلقہ جات والے بھائیوں اور خاص ملنسار سبھاسدوں کو وید جینتی کے دنوں میں وید کا سوادھیائے کرنے کے لئے تاکید کریں - اور ان کو اس کام میں امداد دیں - اور ملکر ان ساتوں دنوں میں سوادھیائے کریں - اس سوادھیائے میں جو شنکوک ہوں - ان کو نوٹ کرتے جائیں - اور کرشن اشٹمی کے دن آریہ سماج میں باہم مل کر ان شنکاؤں پر وچار کریں - اگر ضرورت ہو - تو سبھا کے دفتر کو اطلاع دیں - سبھا ان کا تسلی بخش جواب دے گی -

۲ - مقامی آریہ سماجوں کے سبھاسد اگر علیحدہ علیحدہ اپنے گھروں پر سوادھیائے کریں - تو مقامی آریہ سماج مندر میں رشی دیانند کے وید بھاشیہ یا وید امرت اور پنڈت یوگ بندو کی مدد سے ہر روز پراتہ کال وید کتھا اور بھاشیہ کا پاٹھ کیا جائے ؛

۳ - اس جینتی کو منانے کے لئے مقامی آریہ ودوانوں کی مدد لینی چاہئے - باہر سے اپدیشک منگانے پر زور نہ دینا چاہئے ؛

۴ - آریہ سماج سمبندھی اخبارات کے ایڈیٹر اس جینتی کے منانے میں اس پرکار سہیوگ دے سکتے ہیں - کہ اس ہفتہ کے شائع ہونے والے پرچہ میں لیڈنگ آرٹیکل اور خاص آرٹیکل ویدک سبھیتا کے متعلق لکھیں - اس پرچہ میں دھارمک - سماجک اور پولیٹیکل زندگی سے تعلق رکھنے والے ویدک سدھانتوں کے سمبندھ میں خاص مضمون لکھے جائیں - وید کے مہتو کو دکھلانے والے لیکھوں کو اکٹھا کیا جائے ؛

آخیر میں آریہ سماجیوں سے نویدن ہے - کہ وہ اس وید جینتی کے سماچار سبھا کے دفتر میں بھجوائیں - اور اس بات کا خاص نوٹ لکھیں - کہ کتنے آریہ سبھاسدوں نے ویدک سوادھیائے کرنے کا سنکلپ کیا ہے - اور مقامی آریہ سماجوں نے اس سنکلپ کو پورا کرانے کے لئے کیا پربندھ کرنے کا وچار کیا ہے ؛ (بھیم سین ودیا النکار سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - لاہور)

آج کل ویدک دھرم کا پرچار

پچھلے دنوں برسات کے موسم میں ویدک دھرم کے پرچار کے سمبندھ میں سوچ بچار کی گئی تھی - شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ۳۰ جولائی کو لاہور سے روانہ ہو گئے ہیں - وہ جے پور - سانبھر - ناراینا - مکرانا - اجمیر - پشکر راج شاہ پور چتوڑ - ناتھ دوارا - ادے پور - مانڈر - کھانڈوہ - ناسک - دیولالی - بمبئی - گورکل سوپا - بسونت - بڑودہ - ڈاکور - احمد آباد - جودھ پور - بیکانیر غالباً دو ماہ دورہ پر رہیں گے - جہاں جہاں سوامی جی پدھاریں - اگر وہاں کی آریہ سماجیں ان کے اپدیشوں سے لابھ اٹھانا چاہیں - تو سوامی جی سے مل کر نشچے کر لیں ؛

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھیوں کا پروگرام

۱ - شری سدھاکر جی تھا سوریہ ناتھ جی - دوسیانہ - رائے کوٹ - بہائی پھلوال - سودڑا بھینی - سیر پھینی ؛
۲ - شری گیان چند جی تھا پاربرہم جی - فاضلکا - بہاول نگر - خیر پور - ٹامیوالی - بہاول پور - سمہ سٹہ - احمد پور - اوچ - پنج نور ؛
۳ - شری سکھدیو جی تھا دلیپ جی - راما منڈی - تلونڈی صابو - کھنڑ الوان - کالانوالی - بالد - چرخی دادری ؛
۴ - شری ارجن دیو جی تھا دھرمیندر جی - مالیر کوٹلہ - دھوری - گھنوری - شیر پور - بھدوڑ - رام پور - پھول - بھٹنڈہ ؛

نزدیکی آریہ سماجیں بھی ان سے لابھ اٹھا سکتی ہیں - ان سے ملکر پربندھ کر لیں ؛

ماہ اگست ۱۹۳۲ء میں دھارمک میلے اور انکا پربندھ

۱ - میلہ باہری فتح گڑھ ہر سال ہوتا ہے - اس سال میلہ ۱۲-۱۳-۱۴ اگست کو ہوگا - سبھا کی طرف سے پنڈت بالمکند جی اپدیشک - مہاشہ سوم دیو - مکھن لال جی تھا ایک اور بھجنیک کا پربندھ کر دیا گیا ہے ؛
۲ - گگو - ۱۲-۱۳-۱۴ اگست - مہاشہ چرنجی لال جی پریم - شری رام چندر جی سدھانت شرومنی -

(باقی صفحہ ۱۰ کے کالم ۲ کے نیچے)

کنیا گورکل اور آریہ جگت کا کرتویہ

(نمبر ۱)

(لالہ نرائن دت جی مکھیہ ادھشٹاتا کنیا گورکل کے قلم سے)

مشہور دانی دیر سیٹھ رگھومل دہلی نواسی نے شری سوامی شردھانند جی سے پرارتھنا کی۔ کہ ان کی ماتا کے نام پر کنیا گورکل کھولا جائے۔ اور اس کے اخراجات کے لئے وہ ایک لاکھ روپیہ دان دیں گے۔ شری سوامی جی کا پہلے وچار تھا۔ کہ اس سنستھا کو سارودیشک سبھا کے ادھین جاری کیا جائے۔ مگر کئی کارنوں سے وہ وچار عمل میں نہیں لایا جا سکا۔ اور سارودیشک سبھا کے ادھین یہ گورکل نہ جاری ہو سکا۔

دو تین سال کے بعد سیٹھ جی کی پرارتھنا پر اس کام کے آرمبھ کرنے کا بوجھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے سر پر لے لیا۔ اور ۱۹۲۳ء میں دہلی میں گورکل جاری کر دیا گیا۔ گورکل کے افتتاحی جلسہ پر سیٹھ جی کی طرف سے ایک لاکھ روپیہ کی موعودہ رقم میں سے صرف پندرہ ہزار دیا گیا۔ اور باقی رقم کی بابت فرمایا۔ کہ آہستہ آہستہ ایک دو سال میں پوری کر دیں گے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا۔ کہ جب تک وہ اپنی موعودہ رقم پوری نہ کر دیں گے۔ پانچ سو روپیہ ماہوار بطور سود ادا کرتے رہیں گے۔ چنانچہ پانچ سو روپیہ ماہوار وہ ادا کرتے رہے۔ ان کا یہ بھی وعدہ تھا۔ کہ وہ کنیا گورکل کے لئے ایک لاکھ موعودہ رقم کے علاوہ اتنا دھن دیں گے۔ کہ جس کے سود سے کنیا گورکل بآسانی چل سکے۔

چنانچہ ان کی سہایتا اور ان کے وعدہ کی امید پر کنیا گورکل ان کی حیات میں بہت عمدہ حالت میں دہلی میں کرایہ کی کوٹھی میں چلتا رہا۔ اس کا انتظام تو آریہ پرتی ندھی سبھا کے ہاتھ میں تھا۔ مگر سبھا دھن کی طرف سے بے فکر تھی۔ کیونکہ سبھا کے ادھیکاری جانتے تھے کہ جس دان ویر کی ہمت کے بھروسہ پر اس بوجھ کو لیا گیا ہے۔ وہ سبھا کو دھن اکٹھا کرنے کے بوجھ سے سبکدوش رکھیں گے یہی وجہ تھی۔ کہ ابتدا میں سبھا کے کاربرکرتاؤں نے اس کے لئے کبھی دھن اکٹھا کرنے کا بوجھ اپنے سر پر نہیں لیا اور کبھی کوشش بھی نہیں کیا۔ بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ سیٹھ رگھومل جی کی بے وقت اور اچانک موت نے کنیا گورکل کا سارا پروگرام بدل دیا۔ سیٹھ جی ابھی ایک لاکھ کی موعودہ رقم میں سے صرف چوبیس ہزار روپیہ ہی ادا کر پائے تھے۔ کہ وہ اس جہان سے چل بسے۔ ان کے بعد گورکل کا سارا بوجھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا آریہ جنتا پر پڑ گیا۔

سیٹھ جی کی وفات کے بعد کنیا گورکل دہلی سے دہرہ دون تبدیل کر دیا گیا۔ اور وہاں بھی کرایہ کی کوٹھی میں کام ہوتا رہا۔ اور سبھا کے ادھیکاریوں کا اس غریب سنستھا کے متعلق باہمی اختلاف رائے رہا۔ کہ اس کو جاری بھی رکھا جائے یا نہ۔ اور اگر جاری رکھا جائے تو کس جگہ؟

آخر فیصلہ ہو گیا۔ کہ اس کو دہرہ دون میں رکھا جائے۔ گورکل کے اپنے کوش میں کوئی دھن جمع نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ اس وقت تک اس کے لئے دھن اکٹھا کرنے کا سبھا کی طرف سے کوئی پریتن نہیں کیا گیا تھا۔ کرایہ کے مکانات میں ایسی سنستھا کو ہمیشہ کے لئے رکھنا مشکل تھا۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا نے کنیا گورکل کی رکھشا کی خاطر اپنے دیگر فنڈوں سے بطور انویسٹمنٹ (Investment) قریباً پینتیس ہزار روپیہ خرچ کر کے دو کوٹھیاں خریدی ہیں۔ وہ سارا استھان کنیاؤں کی پڑھائی کے لئے تو سر دست کافی ہے۔ مگر کنیاؤں کی رہائش کے واسطے ابھی تک کوئی استھان نہیں بنا۔ عارضی طور پر ٹین کے چھپر ڈالے ہوئے ہیں۔ اور ان میں لڑکیوں کا آشرم بنا ہوا ہے گرمی اور سردی دونوں موسموں میں وہ چھپر کنیاؤں کو آرام نہیں دے سکتے۔ کنیائیں جگہ کے ابھاو کو انوبھو کرتی ہیں۔ اس وقت ۱۵۰ کنیائیں آشرم میں موجود ہیں۔

جب سے کنیا گورکل دہرہ دون گیا ہے۔ اس کے سارے انتظام کا بوجھ بہ حیثیت مکھیہ ادھشٹاتا شری پروفیسر رام دیو جی پر ہی رہا ہے۔ جہاں وہ دیگر گورکل کا پربندھ کرتے تھے وہاں اس کے لئے دھن کے اکٹھا کرنے کی ذمہ داری بھی ان کے ہی سر پر تھی۔ ان کی سیوا اور قربانی سے آریہ جگت میں جوان کی بابت پرتشٹھا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ وہ باوجودیکہ گورکل کانگڑی کے واسطے ہر سال کافی سے زیادہ دھن اکٹھا کرتے تھے۔ مگر کنیا گورکل کے لئے بھی جب کبھی وہ نکلتے۔ سال بھر کے خرچ کے واسطے دھن اکٹھا کر لاتے۔ ان کی موجودگی میں سبھا کے کسی ادھیکاری کو کسی قسم کی فکر اس سنستھا کے متعلق نہیں تھی۔ دیدیو سے پروفیسر جی بھی اس وقت دلیش کی پولیٹیکل سیوا کے سلسلہ میں بولنے دو سال کے لئے جیل چلے گئے ہیں۔ اور پروفیسر رام آریہ پرتی ندھی سبھا نے کنیا گورکل [illegible] ۴

۴ کے پربندھ کی ذمہ داری کا بار میرے جیسے کمزور کندھوں پر ڈالا ہے۔ یہ کام اگر کسی ایسے یوگیہ وکتی کے سپرد کیا جاتا۔ جو کہ اپنے پبلک کاموں کی وجہ سے آریہ جگت میں مشہور ہوتا۔ تو اس کے لئے دھن اکٹھا کرنا شاید آسان ہوتا۔ لیکن میں تو اس کام کے لئے بالکل اسمرتھ ہوں۔

کنیا گورکل کا وارشک اتسو ۶-۷-۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ سبھا نے کرپا کر کے کنیا گورکل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پنڈت گیان چند جی اپدیشک کی خدمات جلسہ تک کنیا گورکل کے سپرد کی ہیں۔ وہ جلد دھن اکٹھا کرنے کے واسطے پنجاب کا دورہ کریں گے۔ مجھے آشا ہے۔ کہ آریہ جنتا کنیا گورکل کی ضروریات کا دھیان رکھتی ہوئی ان کا سواگت کرے گی۔ اور کنیاؤں کو اس شکایت کا موقعہ نہیں دے گی۔ کہ لڑکوں کے لئے تو دھن کافی دے دیا جاتا ہے۔ مگر کنیاؤں کے لئے دھن دینے میں سنکوچ کیا جاتا ہے۔

اس مضمون میں میں نے کیول یہ دکھلانے کا یتن کیا ہے۔ کہ کنیا گورکل کیسے جاری ہوا۔ اور کس پرکار آریہ جگت پر اس کا بوجھ پڑ گیا۔ اور مختصر شبدوں میں دھن کے لئے بھی اپیل کی ہے۔ اگلے مضمون میں اس کے حالات کا مفصل ذکر کروں گا۔

درپن

"انصاف ہو تو سب کے ساتھ" فرمایا۔ کہ آج برہمن کھشتری اور ویش جاتی کے افراد میں ایک بڑی بھاری اکثریت ایسی ہے جو شاستروں کی رو سے پتت ہے۔ کیونکہ جہاں یہ لوگ وقت پر یگیوپویت سنسکار نہیں کراتے۔ وہاں وید کا پاٹھ بھی نہیں کرتے۔ اس طرح ساوتری بھرشٹا و وراتیہ برہمن موجود ہیں۔ آپ نے بتلایا۔ کہ اگر ہم اینچ لوگ پتت ہیں۔ تو وہ لوگ جو کہ برہمن۔ کھشتری۔ ویش ہو کر بھی اپنے گوتر میں شادی کرتے ہیں۔ وہ بھی تو چنڈال ہیں۔ اس طرح ان لوگوں کی مثال پیش کی جو کہ سادھوؤں کے ویریہ سے پیدا ہونے کے کارن دھرم انوسار چنڈال کہلانے چاہئیں۔ لیکن اس کی جگہ آج ان کی پوجا ہو رہی ہے۔ آپ نے زبردست الفاظ میں فرمایا۔ کہ جو خود پتت ہے۔ اس کو کیا حق ہے۔ کہ دوسرے پتتوں کو پانی کنوؤں سے لینے سے روکے۔ ان میں ان پتتوں سے بڑی ہی کیا ہے؟ صرف یہی نہ کہ آج راج اپنا نہیں۔ اور ان کو کوئی دنڈ نہیں دے سکتا۔ انصاف بھی اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ اگر ہم آپت دھرم کا احساس نہیں رکھتے۔ اور بھائیوں کو رواج کے مطابق کنوؤں سے استفادہ سے روکنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کے ساتھ بھی ایسا سلوک روا رکھیں۔ جو کہ شاستروں کی رو سے پتت ہیں۔ اصل مرکز خیال نہ رکھیں کہ وہ امیر ہے یا غریب۔ انصاف ہو تو سب کے ساتھ۔

"جاگرت"

"دو جہنم۔ گورنمنٹ کے طرفدار ایسے ہی لوگ ہیں جو عہدہ کے لالچی اور خود غرض ہیں۔ اور پھر وہ نکمے ہیں۔ ان کا کام سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ گھر بیٹھے کمرہ یزولیشنز پاس کر دیں۔ اس کے مقابلہ میں کانگرسی نہایت نمایاں کام کر رہے ہیں۔ ... پس کانگرسی اگرچہ ایثار سے کام لے رہے ہیں۔ اور ملک کی محبت کی وجہ سے کام کر رہے ہیں لیکن ان کے اصول نہایت خطرناک ہیں۔ اور اگر ان اصولوں کو دنیا میں رائج کیا جائے۔ تو کبھی امن قائم نہ ہو سکے۔ غرض یہ دو جہنم ہیں۔ جن میں ہمارا ملک پھنسا ہوا ہے۔ ایک طرف تو خود پسند خود غرض اور نفس پرست لوگ ہیں۔ کہ اگر انہیں ذاتی اقتدار حاصل ہو جائے۔ تو یہی ان کی زندگی کا منتہی ہوتا ہے۔ پھر چاہے ملک جہنم میں جائے۔ اس کی انہیں پرواہ نہیں رہتی۔ اور دوسری طرف کانگرس کی تحریک ہے۔ گو کانگرسی ایثار سے کام لے رہے ہیں۔ مگر ان کے اصول ایسے ہیں۔ کہ اگر ان کو مان لیا جائے۔ تو بھی ملک جہنم کا نمونہ بن جائے۔ پس یہ دو جہنم ہیں۔ جن میں اس وقت ہمارا ملک مبتلا ہے"۔

(الفضل ۲۸ جولائی از خطبہ مرزا محمود احمد صاحب)

"پردہ" جب کبھی ہمیں مسلم عورتوں کی گراوٹ پر غور کرنے کا اتفاق ہوتا ہے تو خیال ہمارے دل میں آتا ہے۔ وہ عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں ہمارے بند کر لینے کا ہے۔ اس سے انکی جسمانی۔ دماغی اور مذہبی تعلیم و تربیت پر بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ زندگی میں ہماری ممد و معاون ہونا تو کجا۔ وہ ہماری ترقی کی راہ میں روڑا ثابت ہو رہی ہیں۔ ان کی تعلیم طوطے کی طرح قرآن رٹنے اور چند اردو کتابیں پڑھنے تک محدود ہے"۔ (لائٹ - یکم اگست)

تعلیم یافتہ نوجوان "ہمارے رہنمایان ملک و قوم نوجوان تعلیم یافتہ طبقے کو غالباً ان تمام محاسن ستودہ کا مرجع سمجھتے ہیں۔ جن سے انسانیت کی تکمیل ہوتی ہے اور غالباً وہ انہی کی طاقت کے فریب میں قومی و ملی فلاح کے پیش نظر شاندار لائحہ عمل مرتب کر لیتے ہیں۔ مگر جب ان نوجوانوں سے توقعات کی وہ منزل آتی ہے جہاں نازک کلائی میں گولڈ واچ کے بجائے لوہے کی ...

میں رواج جارہا ہے۔ کہ آریہ سماج کا پرچار اتنا و پاکھیالوں سے زیادہ نہیں ہوتا۔ جتنا آریوں کے عملی جیون سے ہے۔ لالہ ملتانی رام سناواں میں عملی جیون کا نمونہ تھے۔ اور ان کا جیون ہی سناواں آریہ سماج کے کام کو فروغ دینے کا سادھن بنا۔ ان کا جیون پرمانت اچھا ہدایت کا کام دینے والا ہے۔ اس لئے آریوں کے لابھ کے لئے اس کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

پوجیہ پادشری پنڈت گنگا رام جی سورگباشی نے ہمارے شہر سناواں میں ایک ٹکڑا اراضی برائے تعمیر آریہ سماج مندر اس وقت خرید کیا تھا جبکہ اس علاقہ میں آریہ سماج کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ۱۹۰۶ء میں نے انٹرنس کا امتحان پاس کر کے اس جگہ قاعدہ آریہ سماج کھلوایا۔ اور اس اراضی کے گرد ایک کچی دیوار بنوائی جس کے اندر ایک کچی کوٹھڑی آج تک بطور یادگار پنڈت جی بطور مندر رکھی ہوئی۔ بعد ازاں میں بسلسلہ ملازمت باہر چلا گیا۔ اور ۱۹۱۰ء میں واپس آیا یہاں تحصیل کا صدر مقام تھا۔ یہاں لالہ جوالا داس جی اپوڑ متوطن جھنگ سیال تحصیل میں سرکاری خزانچی تھے سلطان میں بھی ملازم رہے تھے۔ آپ کے دو سپتر تھے۔ لالہ ملتانی رام و لالہ سوبھراج۔ لالہ ملتانی رام جی نے معمولی تعلیم حاصل کی۔ ملتان میں حاصل کی۔ اور سدا اپنے پتا جی کے چرنوں میں ہی رہے۔ یہاں ۱۹۰۶ء میں ایک دکان بزازی و سونا چاندی کی ٹھرا بھی نانگنگا رام جی گھٹر شروع کی۔ دکان کا کاروبار کرتے۔ اور گاہ بگاہ اپنے پتا جی کی جگہ پر خزانچی کا بھی کام کیا کرتے تھے۔

آپ کے دوسرے بھائی لالہ سوبھراج بھی ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور میں تعلیم حاصل کر کے واپس سناواں آ گئے۔ اور آخر وہ بھی دکان میں شامل ہو گئے۔ دونوں بھائیوں کا آپس میں رام لکشمن سا پریم تھا۔ چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کو ستیارتھ پرکاش لا دیا۔ اور سوادھیائے کرنے کی تاکید کی۔ چنانچہ لالہ ملتانی رام جی اپنے ایک لیکھ میں لکھتے ہیں۔ کہ اس سے پہلے میں حقہ نوشی۔ شراب نوشی۔ گوشت خوری۔ رشوت ستانی وغیرہ برے کاموں میں پھنسا ہوا تھا۔ لیکن ستیارتھ پرکاش پڑھتے ہی جملہ عیوب یک لخت چھوٹ گئے۔

مرنے دم تک پتا جی نے دونو بھائیوں کو اپنی جگہ خزانچی کا عہدہ قبول کرنے کو کہا۔ لیکن دونو نے انکار کر دیا۔ شاید ۱۹۱۰ء میں دونو بھائی آریہ سماج میں باقاعدہ شامل ہو گئے۔ اور آخیر دم تک آریہ سماج کے منتری پردھان پد پر رہ کر آریہ سماج کا خوب پرچار کیا۔ دکان پر نہایت دیانتداری و راست بازی کا برتاؤ رکھا۔ امیر غریب کے ساتھ ہمیشہ ایک بات کیا کرتے۔ کبھی دفعہ دکان پر لوگ مختلف اشیاء خرید کر نقدی تک بھول جاتے۔ جو انہیں واپس مل جاتیں۔ ایک دفعہ علاقہ جھنگ سے کوئی سوداگر آپ کی دکان پر ایک گٹھڑی زیورات، نوٹوں اور خط و کتابت

یادِ رفتگان

(نمبر ۶۳)

لالہ ملتانی رام جی عرف مہاشہ شنتی دیو جی بانی پرسنتھی

(از شری راجچند آریہ اُپ پردھان آریہ سماج سناواں)

کی بھول گئے۔ آپ نے اس گٹھڑی کی خوب تشہیر کرائی۔ اخبارات میں اشتہار دلائے۔ آخر کوئی ایک ماہ بعد اصل مالک آ کر اپنی گٹھڑی لے گئے۔

برہمچریہ کے برت کا پالن اس سختی سے کرتے تھے کہ باوجود کئی زبردست طریقوں سے آپ کے بنتی برت دھرم کو شکست کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن آپ نے اپنے کرپا منگ جیون سے اس بات کا ہمیشہ ثبوت دیا کہ اپنی استری کے سوائے سنسار کی باقی تمام استریاں ماتا بہن یا کنیا سمان ہیں۔

دیہات میں دکانداروں میں باقاعدہ زندگی بسر کرنے کا ابھاؤ ہے۔ تاہم یہ دونو بھائی اس معاملہ میں بڑے پکے تھے۔ ہزارہا روپیہ کا گاہک دروازہ پر کیوں نہ کھڑا ہو روزانہ صبح سویرے اشنان سندھیا ہون کئے بغیر دکان پر نہ جاتے تھے۔ اور نہ ہی کسی اور کام کو ہاتھ لگاتے تھے۔ رات کو روزانہ آریہ سماج مندر میں کتھا کیا کرتے۔ جو آج تک برابر جاری ہے۔ چال چلن کے پکے اور آریہ سدھانتوں پر ایسے کٹر بدھ تھے کہ تاوقتیکہ ایک آدمی کی پوری پرکھ پر یقین نہ کر لیتے آریہ سماج کا سبھاسد نہ بنا لیتے تھے۔ ان کو سبھاسدوں کی تعداد بڑھانے کا شوق نہیں تھا۔ بلکہ عام طور پر جب کبھی کوئی اپدیشک مہودے آریہ سماج میں تشریف لاتے۔ تو اپنے اور اپنے سبھاسدوں کی زندگی کا امتحان دلاتے۔ اور ہر ممکن طریقہ سے ان کے اندر سے ترٹیاں نکالنے کے لئے نہایت ہی خلوص دلی سے پرارتھنا کرتے۔

گو آپ کا کوئی رشتہ ناطہ شہر سناواں میں نہیں ہوا تھا۔ تاہم سناواں میں شادی غمی کے موقعہ پر بطور اہل برادری شامل ہوتے۔ شہر کے جملہ اپکار کی کارروائیوں مثلاً انتظام صفائی شہر و فراہمی چندہ ہائے سرکاری و رفاہ عام کے پنچایتی کاموں میں نہایت نیک نیتی سے بطور لیڈنگ ممبر شامل ہو کر سیوا کرتے تھے۔ سچائی سے پیار تھا۔ ایک دفعہ سرکار نے آپ کی ایک ہزار روپیہ آمدنی قرار دے کر انکم ٹیکس لگایا۔ جب آپ سے حساب مانگا گیا۔ تو آپ نے ساڑھے چار ہزار روپیہ کی آمدنی دکھلائی جس سے آپ کی سچائی کی دھاک بندھ گئی۔ آپ کے چھوٹے بھائی لالہ سوبھراج جی نوجوان ہونے کی وجہ سے ذرا تیز مزاج تھے اسلئے میں ان کو آج تک ایک سچا لیکن اکسٹریمسٹ آریہ سماجی کہا کرتا ہوں۔

ایک دفعہ مورخہ ۳۰ جیٹھ سمت ۱۹۷۲ کو ایک پادری اس جگہ آیا۔ بازار میں اس نے لیکچر دیا جس میں آریہ سماج اور اس کے پرورتک کے برخلاف کچھ انا پ شناپ بول دیا۔ دونو بھائی بے تاب ہو گئے۔ لالہ سوبھراج جی نے پادری صاحب پر حضرت مسیح کی پیدائش اور عیسائیوں کے کفارہ پاپ۔ رہن سہن پر ایسے زبردست سوالات کئے۔ اور آریہ سدھانتوں پر پادری صاحب کو شاستارتھ کرنے کے لئے اس طرح سے للکارا۔ اور ایسی سختی سے اس کا مقابلہ کیا۔ کہ بیچارے کے اوسان خطا ہو گئے۔ پہلے اپنے لیکچر میں کہہ چکا تھا۔ کہ سناواں میں چار یوم رہ کر میجک لینٹرن کے ذریعہ تصویریں دکھلا کر پرچار کروں گا۔ لیکن لالہ سوبھراج سے کچھ ایسا مرعوب ہوا۔ کہ اسی دن ہی کوچ کر گیا۔ اور آج تک پھر کبھی پادری نے سناواں میں شکل تک نہیں دکھلائی۔ اسی پر ہی لالہ سوبھراج نے بس نہ کی۔ بلکہ دوسرے دن تھانہ میں پادری کے برخلاف رپورٹ کر دی۔ کہ اس نے آریہ سماج کے پرورتک کی توہین کر کے آریوں کے دل دکھلائے ہیں۔ وہاں سے کوئی امداد نہ ملی۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا کو مقدمہ چلانے کے لئے لکھا۔ وہاں سے جواب آیا۔ کہ آریوں کو مقدمہ بازی میں نہیں پڑنا چاہیے۔ پھر جا کر کہیں آپ شانت ہوئے۔

مسلمانی علاقہ ہونے سے یہاں جن بھوت۔ قبر پرستی شراب۔ بھنگ۔ افیون آدی نشوں کا عام رواج اور زور تھا۔ لالہ ملتانی رام نے ان کے برخلاف نہایت ہی زبردستی سے آواز اٹھائی۔ مارچ ۱۹۱۷ء میں آریہ سماج سناواں کے سالانہ جلسہ پر مہاشہ دھرم ویر جی۔ پنڈت جیون لال جی بوڑھے سندھی۔ پنڈت ابھے جی بھجنیک و پنڈت پورنانند و پنڈت رام رتن جی مہاراج اپدیشکان تشریف لائے۔ ان صاحبان سے ان کورتیوں اور توہمات کا ایسا زبردست کھنڈن کرایا۔ کہ جن بھوت بستر بوریا باندھ کر چل دیئے۔ اور اسی سال تحصیل کا صدر مقام ہوتے ہوئے بھی مسکرات و شراب کی دوکان بند ہو گئی۔ اور یہ سنتوش کی بات ہے۔ کہ آج تک اس لعنت و شیطنت نے سناواں میں سر نہیں نکالا۔

۱۰ اربھادوں سمت ۱۹۶۸ کو شہر سناواں کی ہندو پنچایت کو جمع کر کے آپ نے ہی ایک آریہ ہندی پاٹھشالہ جاری کرائی۔ جو آج تک موجود ہے۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۵ء کو آپ کے پتا جی کا دیہانت ہوا۔ ان کی یاد میں شمشان بھومی کے گرد ایک دیوار بنانے کے لئے ایک سو روپیہ دان کیا۔ بھومی کے مالک نے چونکہ دیوار بنانے کی آگیا نہ دی۔ آخر میں نے ان سے تو بدل کیا۔ کہ لالہ جی کی یادگار ہی قائم کرنی ہے۔ تو آریہ سماج مندر میں ایک ایسا سنالیہ کی سخت ضرورت ہے۔ کیوں نہ وہ بنوا دیا جائے۔ چنانچہ وہ دو سو روپیہ اور باقی روپیہ اپنی جیب خاص سے بطور قرض بے سود آریہ سماج کو دے کر علاقہ کے لحاظ سے ایک عالی شان ہال اور ایک برآمدہ اور ایک یگیہ شالا تعمیر کرا دیا۔

آپ کے پتا جی نے اس وقت کے رواج کے مطابق ان کے بڑے لڑکے عزیز رام لعل کی منگنی چھوٹی عمر میں ہی کر دی تھی۔ لڑکی والوں نے بیواہ کے لئے تنگ کیا۔ آپ نے صاف انکار کر دیا۔ آخر پتا جی نے کہا کہ آخیر عمر میں میری حقیقت نہ کراؤ۔ آئندہ کسی بچے کی منگنی اپنے سر پر نہ کروں گا۔ پتا جی کے حکم کے آگے سر جھکانا ہی پڑا۔ لیکن خود اس بیواہ میں بالکل شامل نہ ہوئے۔ اور نہ ہی کسی رسم میں حصہ لیا۔ آپ کی استری کا دیہانت ہو گیا۔ باوجود کہ نوجوان اور دھنا ڈیہ تھے۔ لیکن پنر بیواہ کا نام تک نہ لیا۔ سال ۱۹۲۰ء میں عزیز رام لال انٹرنس کا امتحان پاس کر کے سناواں آ گیا۔ تمام کاروبار اس کے سپرد کر کے خود آزاد رہنے۔ اور دن رات آریہ سماج کے پرچار میں گزارنے لگے۔

۱۲-۱۳ دسمبر ۱۹۲۰ء کو گورو کل ملتان کا سالانہ جلسہ تھا۔ میں اور لالہ جی دونو گورو کل کے جلسہ میں شامل ہوئے کیونکہ میرا اور ان کے دو لڑکے بھی برہمچاری گورو کل میں تعلیم پاتے تھے۔ پوجیہ پادشری سوامی سروانند جی مہاراج کا اپدیش ہوا۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ ساری ریاضی اور حساب دانی کا انحصار جمع تفریق ضرب اور تقسیم پر ہے۔ اسی طرح سے انسانی زندگی کے ۴ حصے ہیں۔ برہمچریہ میں پچیس برس کی عمر تک جمع کرنا سیکھو۔ پچاس برس کی عمر تک گرہست کر کے تفریق کا عمل کرو۔ پچاس برس سے پچھتر برس تک ضرب کا عمل سیکھو۔ پچیس برس کی عمر تک تعلیم۔ اور پچیس برس تک گرہست کے تجارب حاصل کرنے کے بعد وان پرستھی ہو جاؤ۔ اور اس طرح پچیس برس تک اپنی تعلیم کو سوار دھیائے اور تجربات و مشاہدات دنیا کے ساتھ ملا کر خوب بڑھاؤ۔

جہاں پہلے ۵ + ۵ = ۱۰ ہوتے تھے۔ وہاں ۵ × ۵ = ۲۵ بن جاؤ۔ اس کے بعد سنیاس میں تقسیم کرو۔ جس قدر تقسیم کرتے جاؤ گے یہ ان گنت خزانہ بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ کبھی ختم ہو گا ہی نہیں۔

اس عملِ ضرب نے ہمارے بھائی کے دل پر ایسی کاری ضرب لگائی۔ کہ اسی وقت گورو کل ملتان والوں کو اپنی سیوا کا بچن دے دیا۔ اور وان پرستھی

(باقی دیکھو صفحہ ۱۱ پر)

...ہے آکر اس امر کا ذکر کیا ہے
...اور گورو کل والوں سے بھی نہ دیں
...رخصت لے کر ان کو گھر
...جنوری تک رخصت لے کر ان کو گھر
...کہ آپ عزیز رام لال کو اپنے گھر
...سونپ آویں۔ اور ہم لوگوں کو آرام
...سونپ کر باقاعدہ بان پرستھ سنسکار
...ہو جائیں۔

...تاریخ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء مقرر ہوئی
...رشتہ داروں اور راسخ مترون کو باقاعدہ
...گئی جس نے سنا۔ اسی نے آپ کی
...کو نہایت رنج و قلق سے محسوس کیا۔ اسی
...دیو لوگ سے گورو کل ملتان کا کھنڈاری
...رام جی نرگباش ہو گیا۔ گورو کل سے چھٹی
...چپ چاپ اپنے کپڑے اور بستر اٹھا
...اور ۲۱ جنوری ۱۹۲۱ء کو ہی گورو کل ملتان
...چلے لیا۔ اس طرح جو برن کیا گیا تھا اسے
...دیا۔ آخر ۲۶ جنوری کا دن آ پہنچا۔ ایک
...جلسہ بن گیا۔ سینکڑوں لوگ گرد و نواح کے
...سے اور آپ کے رشتہ داران داہل برادری
...سے اور گورو کل ملتان کے پروفیسر آدمی
...باقاعدہ سنسکار ہوا۔ اور لالہ ملتانی رام
...مشنری دیو بان پرستھی بن گئے۔ جملہ حاضرین
...بھگ ایک ہزار کے قریب تھے۔ ایک
...پرتی بھوجن کیا۔ جو لالہ رام لال کے خرچ پر
...سماج کے پربندھ میں دیا گیا۔
اس کے بعد ایک پنڈال میں ہندو پنجابیت
...لالہ سبھراج جی برادر حقیقی لالہ جی۔ اور
...آریہ سماج سنانواں نے ایڈریس پیش
...جب میں ایڈریس پڑھ رہا تھا۔ اور آپ کے
...حمیدہ اور کار ہائے نمایاں کا ورنن کر رہا
...ہزار آدمیوں کی حاضری میں ایک آدمی
...ایسا تھا جس کی آنکھوں سے پریم اور جدائی
...کے آنسو جاری نہ ہوں۔ ایک رقت کا عالم
...تھا۔ وہ ایڈریس اور ان کا جواب انکی فرمائش
...شیشہ کے چوکھٹوں میں آریہ سماج مندر
...آویزاں ہیں۔

اس کے بعد پنڈت جیوتی جی جو اس وقت
گورو کل ملتان کے مکھیہ ادھشٹاتا تھے۔ کا ایک
...شالی بھاشن ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ آج
...دیر کے لئے میں بھی سنانواں اداسی ہو گیا۔
...بھی آنسو نکل پڑے۔ لالہ جی کی ہر دلعزیزی
...ہو رہی ہے۔ لیکن آپ کو خوش ہونا
...لالہ جی کے پریم کو وسنت ہونے دیجئے۔
...پہلے آپ ایک چھوٹے سے شہر سنانواں
...ادھ ایک چھوٹے سے پریوار کے بزرگ
...وہاں آپ اب ایک بڑے شہر کے پرمیادر
...پر براز گورو کل کے بزرگ بن جائیں گے۔
اس تقریر نے لوگوں کو شانتی دی۔ ۴۴

۴۴ آخر کار جب اس علاقہ کا سب سے بڑا مہادودان
آدمی لمبا چولہ پہنے۔ ایک ہاتھ میں ڈنڈا اور دوسرے
ہاتھ میں فقیرانہ کمنڈل لئے بھکشا مانگتے ہوئے
آریہ سماج مندر سے نکلا۔ تو پھر ایک بار رقت کا
عالم طاری ہو گیا۔ سارا پنڈال آریہ سماج کی جے
سوامی دیانند جی کی جے۔ مہاتما مشنری دیو جی کی
جے کے نعروں سے گونج اٹھا۔
گورو کل ملتان میں سیوا کرتے ہوئے سوامی نت
مند جی مشہور یوگ ابھیاسی کے آشرم پر جا کر یوگ
ابھیاس سیکھنے کی کوشش کی لیکن عمر نے وفا
کی۔ پھیپھڑے کی بیماری سے جلدی چھ سال
بعد سرگباش ہو گئے +
اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ہر ایک کا...

مغربی اور پراچین جیوتش کی تاریخ

(از ویدک مشنری پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر)

مغرب کے قدیم شائستہ ملکوں میں گرہوں (سیاروں) کے باہمی سمبندھ کے متعلق تین مکھیہ باتیں بہت پہلے سے لوگ مانتے چلے آئے تھے۔ اول یہ کہ زمین ساکن ہے۔ دوئم یہ کہ وہ کل سب سیاروں کے بیچ میں بطور مرکز قائم ہے۔ سوئم یہ کہ سارے گرہ اس کے گرد روزانہ گردش کرتے ہیں۔ یہ خیال در اصل فیثا غورث اور یونان کے دیگر قدیم حکمار کے تھے۔ جو مشاہدہ عینی کے موٹے اصول پر جیسا کہ ان کی تحریر سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ قائم کئے گئے تھے۔ قدیم یونانیوں کے جیوتش کے اور کیا اصول تھے؟ اس کا ٹھیک ٹھیک مفصل پتہ اس وقت نہیں چلتا۔ کیونکہ اس زمانہ کی کوئی خاص کتاب ان کی اس علم پر نہیں ملتی۔ مابعد کی کتابوں میں ان کے جو کچھ متفرق اصول یا حوالہ جات پائے جاتے ہیں۔ ان کی بابت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ روایتوں کے ذریعہ سے مندرج ہوئے ہیں۔

قدیم بابلین والوں کی بابت بھی کہا جاتا ہے۔ کہ وہ جیوتش کا کچھ گیان رکھتے تھے۔ مگر ان کے حالات ابھی تاریکی میں ہیں۔ البتہ بھارت ورش میں بابلین مصر اور یونان والوں کے تاریخی زمانے کہیں پہلے کا ایک گرنتھ سوریہ سدھانت اب تک موجود ہے۔ جس میں اس علم کے متعلق تمام باتوں کا بیان نہایت شرح و بسیط کے ساتھ پایا جاتا ہے ::

دوسری سے چودھویں صدی عیسوی تک ٹالمی کا سدھانت

سب سے پہلے مغرب میں جس نے علم ہیئت کی باقاعدہ بنیاد ڈالی۔ وہ اسکندریہ کا مشہور ودوان ٹالمی تھا۔ جس کا زمانہ دوسری صدی عیسوی میں ہوا ہے۔ ہیئت جغرافیہ اور ریاضی میں وہ اپنے وقت کا بڑا زبردست عالم تھا۔ گرہوں کے سمبندھ میں جتنی باتیں زمانہ قدیم سے چلی آتی تھیں۔ اس نے ان سب پر نہایت گمبھیرتا کے ساتھ وچار کیا۔ اور اپنے مشاہدہ سے ان میں بہت کچھ تبدیلیاں کیں۔ ...... اور بہت سی نئی نئی باتیں داخل کیں۔ سیاروں کے مقامات کی تبدیلی اور چاند کے گھٹنے بڑھنے کی وجہ اس نے سب سے پہلے دریافت کی۔ اس کتاب کا نام یونانی زبان میں سین ٹیکس سائرنہ ہے جس کا ترجمہ عربی میں المجسطی کے نام سے مشہور ہے۔ عرب والے اپنی زبان میں اس فلاسفر کو حکیم بطلیموس کہتے ہیں اس نے زمین کے گرد گرہوں کی جو ترتیب قائم کی ہے۔ اس کو ہم بطلیموسی سلسلہ بھی کہتے ہیں۔ یہ ترتیب اس طرح پر ہے کہ زمین کے گرد سب سے قریب چندرماں گردش کرتا ہے۔ اس کے اوپر بدھ پھر شکر پھر سورج پھر منگل پھر برہسپت اور سب سے اوپر سنیچر ہے۔ اس کے اوپر ساکن ستارے ہیں۔ جو ہمیشہ اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں۔ یہ سدھانت مزید جانچ پڑتال سے اگرچہ بعد میں غلط قرار پایا۔ مگر پھر بھی تقریباً چودہ سو برس تک مغربی ملکوں میں برابر رائج رہا۔ اس دوران میں ہمارے دیش میں آریہ بھٹ۔ برہم گپت اور بھاسکر آچاریہ وغیرہ مشہور جیوتشی ہوئے +

پندرھویں صدی عیسوی کے بعد کوپرنکس کا زمانہ ہوا۔ جس کے وقت سے یورپ میں گویا علم ہیئت کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ کیونکہ اس نے اپنی تحقیقات سے ٹالمی کی مذکورہ بالا ترتیب کو قطعی الٹ دیا۔ یہ شخص ۱۴۷۳ء عیسوی میں پولش پرشیا میں بمقام تھارن پیدا ہوا۔ اور کراکو کی یونیورسٹی میں تعلیم پائی۔ پہلے اس نے طبابت سیکھی پھر ریاضی کا مطالعہ شروع کیا۔ بعدہٗ ۲۵ سال کی عمر میں وہ جیوتش سیکھنے کے لئے روم چلا گیا۔ اور وہیں کچھ دنوں کے بعد ریاضی کا پروفیسر مقرر ہو گیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ چرچ میں داخل ہو کر اپنے وطن کو واپس آیا۔ اور فرن برگ میں پادری کا کام سر انجام دینے لگا۔ یہاں اس نے گرجا کے بالائی حصہ میں ایکانت باس اختیار کرکے باقی عمر بلا معاوضہ طبابت اور گرہوں پر وچار میں صرف کی۔

کہتے ہیں۔ کہ ایک دن اس کو بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا۔ کہ ہم پانی اور خشکی کے سفر میں جب کسی تیز رفتار سواری پر ہوتے ہیں۔ تو کس طرح اپنے ارد گرد کی چیزوں کو چلتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہری ہوتی ہیں۔ اسی طرح رات کو اس نے چاند کی طرف غور سے دیکھا کہ چند بادل کے اڑتے ہوئے ٹکڑوں کے قریب آ جانے سے ایسا معلوم ہوا۔ کہ وہ (چاند) نہایت تیزی کے ساتھ اڑ کر ان کے اندر گھس گیا۔ اور پھر باہر نکل کر دور ہٹ گیا۔ حالانکہ یہ حرکت اصل میں بادل کے ٹکڑوں کی تھی۔

ان سب مشاہدوں سے اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ نظر آنے والی حرکت اصلی نہیں ہوا کرتی۔ کیا عجب ہے کہ زمین اور گرہوں کے متعلق قدیم ہیئت دانوں کو اسی قسم کا دھوکہ ہوا ہو۔ وہ مدت تک اس مسئلہ پر غور کرتا رہا۔

ٹالمی کے مذکورہ بالا اصولوں کو غلط قرار دے کر اس نے بالا ترتیب قائم کی۔ کہ سورج بطور مرکز سب گرہوں کے بیچ میں ساکن ہے۔ اور زمین اور جملہ سیارے اس کے گرد روزانہ پچھم سے پورب کی طرف گردش کرتے رہتے ہیں۔ نیز زمین اپنے کیلے پر دن رات میں ایک مرتبہ پورب سے پچھم کو گھوم جاتی۔ اور چاند مہینے میں ایک مرتبہ زمین کے گرد ایک دورہ پورا کرتا ہے۔ یہ ٹھیک پتہ نہیں۔ کہ اس نے کب یہ رائے قائم کی۔ مگر جو بھی کتاب اس کی اس سدھانت کے اوپر پائی جاتی ہے۔ وہ ۱۵۳۰ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس کا پہلا ایڈیشن ۱۵۴۳ء میں چھپ کر تیار ہوا تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ جس وقت اس کی پہلی مطبوعہ کاپی پریس سے آئی۔ اور اس کے ہاتھ میں دی گئی۔ وہ بستر مرگ پر تھا۔ بہر حال اسی سال اس کا دیہانت ہو گیا۔ اور وہ اسی گھر میں جہاں رہا کرتا۔ ایک گوشہ میں دفن کیا گیا۔ دیگر قبروں سے شناخت اور امتیاز کے لئے اس کی قبر پر ایک پتھر پر اس کی تحقیقات کے مطابق گرہوں کا ایک نقشہ کندہ ہوا ہے۔ جو دیکھنے والوں کے لئے اس کی ذہانت اور علمی ودیا فنوں کی یادگار کا کام دیتا ہے۔

ٹائیکو براہی — کوپرنکس کے بعد یورپ میں جو جیوتشی ہوا۔ وہ ٹائیکو براہی ہے۔ اس کا جنم ۱۵۴۶ء میں سویڈن میں ہوا تھا۔ ریاضی اور ہیئت کی تعلیم حاصل کرکے اس نے ڈچ سلطنت میں اچھا رسوخ حاصل کیا۔ یہاں تک کہ ایک چھوٹا سا جزیرہ اس کو بطور جاگیر عطا ہوا۔ یہاں اس نے ایک اعلیٰ درجہ کی رصد گاہ بنائی۔ اور اس میں اس وقت کے جیوتش سمبندھی تمام آلات جمع کئے۔ جن کے ذریعہ وہ ۲۵ سال تک ان کی چال اور آسمانی مشاہدات پر غور کرتا رہا۔ اور ان کے متعلق بہت سے مسائل جمع کئے۔ جن سے بعد کیپلر نے بہت سے کار آمد نتیجے نکالے۔ وہ نہ تو ٹالمی کے پرانے اصول کا پیرو تھا۔ اور نہ کوپرنکس کی جدید تحقیقات کا۔ بلکہ اس کی رائے یہ تھی۔ کہ زمین بیچ میں بطور مرکز قائم ہے۔ سورج اس کے گرد گردش کرتا ہے :: (باقی آئندہ)

افسانہ

ابھیاس

ایک دلچسپ و سبق آموز تاریخی واقعہ کی بناء پر

از لالہ روشن لال گپتا بی۔ اے۔ جرنلسٹ پٹیالہ

راجہ شیوانند کی لڑکی وردیوتما اسم بامسمیٰ تھی۔ ذہین اتنی تھی۔ کہ کتب مقدسہ کے باریک و گہرے مسائل و رموز و نکات کو منٹوں میں سمجھ لیتی۔ ہزاروں شلوک ازبر تھے جو ایک دفعہ پڑھ لیتی۔ لوح دل پر نقش ہو جاتا۔ کیا مجال جو محو ہو جائے۔ جس وقت مطالعہ کرنے بیٹھتی۔ وفور شوق سے اس کا سر دیوانہ وار جھومنے لگ جاتا۔ وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ تصورات کا جہاں دماغ کی رفعتوں میں پرواز کرنے لگتا۔ گھنٹوں خیالات کے بحر بیکراں میں مستغرق رہتی۔ کسی دقیق مسئلہ کو سمجھنے کے لئے طبیعت کو یکسو کرتی۔ تو اس کے دلفریب چہرے سے غضب کی متانت، رعنائی وجاذبیت جھلکنے لگتی۔ جو کوئی اسے اس حال میں دیکھتا۔ دیکھتا کا دیکھتا رہ جاتا۔ طاقت گویائی سلب ہو جاتی۔ پاؤں حرکت کرنے سے جواب دے جاتے۔ وہ ایک بت بن جاتا۔ ساکن رہتے۔ جس وقت گتھی کو سلجھا لیتی، تو چہرے پر سرخی دوڑ جاتی، ہونٹوں پر تبسم ناچنے لگتا، گویا اس کا ہر رگ و ریشہ متحرک ہو جاتا۔ ساکن مجسمے میں زندگی کے آثار نظر آنے لگتے۔

نزدیک و دور اس کی علمیت کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ اس کی دندان شکن دلائل کی اب تک کوئی تردید نہ کر سکا تھا۔ بڑے بڑے علماء اس کے آگے زانوئے ادب و ارادت تہ کرتے تھے۔ تنگ نظر عالم اس کی قابلیت سے جلتے بھی بہت تھے، کیونکہ ان کی اب اتنی قدر و قیمت نہ رہی تھی۔ وردیوتما کی شہرت کا خورشید کامیابی کے نصف النہار پر پہنچ چکا تھا۔ چھوٹے چھوٹے چراغ سحری قدرتاً بجھ چکے تھے۔ ذرا خلل [illegible] پنڈت [illegible] اس [illegible] سے [illegible] بہت خوش تھے۔ اور اسے قابل پرستش معبود تصور کرتے تھے۔

وردیوتما کا یہ عہد تھا۔ کہ جو کوئی عالم اس سے مباحثہ میں فتح حاصل کرے گا۔ اسی سے شادی کرے گی۔

وردیوتما قدرتی خوبصورتی کی بہترین مثال تھی۔ اس کی چال میں، لباس میں، غرضیکہ ہر بات میں سادگی تھی۔ آہا! وہ سادگی جس پر ہزار بناوٹیں قربان ہوں۔ قدرتی خوبصورتی کو زیور و آراستگی کی کیا ضرورت ہے ؎

نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی
کیا ہی خوش نما لگتا ہے دیکھو چاند بن گہنے

اس کی زندگی زمانہ سلف کے ایک طالب علم کی سی زندگی تھی۔ جس کا منتہائے مقصود تحصیل علم ہوتا تھا۔ نہ کہ بناوٹی آرائشوں و زیبائشوں پر روپیہ، صحت و وقت کو تباہ و برباد کرنا۔ اس کی چشم آہو کو شرمانے والی آنکھیں کاجل سے بھی زیادہ سیاہ کاکل پیچاں خوبصورت و دلفریب سینہ پر لٹکتی ہوئی ایسی معلوم دیتی تھیں۔ جیسے سیاہ ناگن بوڑھے شیر پر دودھ پینے اتری ہو۔ بلند پیشانی۔ علمیت۔ اقبال و فتح مندی کی نشانی۔ ہونٹ گلاب کے پھول کی پنکھڑیوں جیسے نازک و نرم۔ چہرے کے رنگ میں غضب کی کشش تھی۔ جو کہ رہبر اور وصال ربانی کا نتیجہ کہی جا سکتی ہے۔

اس کی علمیت کے ساتھ ساتھ اس کی خوبصورتی کی بھی چار دانگ عالم میں دھوم مچی ہوئی تھی۔ بہت سے پنڈتوں و عالموں نے قسمت آزمائی کی۔ مگر سب کو ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جس وقت وردیوتما مباحثہ کے لئے کھڑی ہوتی۔ سامعین پر رعب طاری ہو جاتا۔ وہ فصاحت۔ بلاغت و معقولیت کا دریا بہا دیتی۔ ایسی دلائل پیش کرتی۔ کہ مقابل کے عالم کو خاموشی کے سوا یارہ ہی نہ ہوتا۔ اپنا سا منہ لے کر بیٹھ جاتا۔

عالم تنگ آ گئے۔ کیا کریں۔ کدھر جائیں۔ ابھی زندگی ان کے لئے باعث شرم بن گئی تھی۔ کسی کو منہ دکھلانے کے لائق نہ رہے تھے۔ ایک عورت کو مباحثہ میں نہ جیت سکے۔ یہ ان کی علمیت کے دامن پر بدنما دھبہ تھا۔ آخر ایک دن تمام پنڈت اکٹھے ہوئے۔ اور وردیوتما کو شکست دینے کے بارے میں تجویز سوچنے لگے۔ بہت سی تجاویز پیش ہوئیں۔ اور آخر یہ فیصلہ ہوا۔ کہ اس کی شادی کسی کم عقل و غیر تعلیم یافتہ سے کرا دی جائے۔ جس سے وہ تمام عمر مصیبت و تکلیف میں بسر کرے۔ اور اسے اپنے غرور کا مزہ چکھنا پڑے +

(۲)

یہ صلاح کر کے علماء کی جماعت کسی بیوقوف کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ تھوڑے ہی فاصلے پر انہیں ایک آدمی درخت پر بیٹھا نظر پڑا۔ وہ اسی شاخ کو کاٹنے میں مصروف تھا۔ جس پر خود بیٹھا تھا۔ پنڈتوں کی دلی مراد بر آئی۔ انہیں زیادہ مصیبت نہ اٹھانی پڑی۔ انہوں نے اس بے وقوف کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا۔ اور جب وہ ان کے پاس آیا۔ تو انہوں نے اس سے بہت محبت ظاہر کی۔ بیوقوف حیرانی سے چاروں طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔ کبھی کسی پنڈت کے پیچ دار دوپٹے کی بناوٹ کو دیکھتا۔ کبھی کسی کے چوغے و انگرکھے کو بنظر حیرت دیکھنے لگتا۔

ایک پنڈت نے کہا۔ "چلو تمہاری شادی راجہ کی لڑکی سے کروا دیں۔ لیکن ایک شرط ماننی پڑے گی"۔

وہ بیوقوف ایک وحشیانہ ہنسی ہنسا۔ اور اس پنڈت کے نزدیک ہو کر کہنے لگا۔ "وہ کون سی شرط ہے؟"

پنڈت نے جواب دیا۔ "تم زبان سے کچھ مت نکالنا جو بات کرنا اشاروں سے۔ جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ تمہارے اندر طاقت گویائی نہیں"۔

اس بیوقوف نے اس شرط کو خوشی خوشی منظور کر لیا۔ اس کے لئے تو شادی ایک تجربہ تھی۔ وہ خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ اس کے پاؤں زمین پر نہ پڑتے تھے۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ جھک کر اپنے جسم کی بناوٹ اور کپڑوں کو بہ نظر غور دیکھتا۔ اور سر اوپر اٹھا لیتا۔ گویا اسے اپنی خوبصورتی و سجاوٹ پر ناز تھا۔

جس وقت پنڈت منڈلی مہاراج شیوانند کے دربار میں پہنچی۔ تو تمام وزراء و اراکین سلطنت نے ان کو خوش آمدید کہا۔ اور بڑی عزت سے سب کو مناسب جگہ پر بٹھایا۔

ایک پنڈت وردیوتما سے مخاطب ہوا۔ "راجکماری یہ عالم آپ سے مباحثہ کرنے کی غرض سے آئے ہیں۔ علمیت میں یہ برہسپتی سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ بیسیوں سالوں سے پہاڑوں کی چوٹیوں پر۔ دریاؤں کے کنارے گپھاؤں میں اپنی زندگی کے ایام بسر کرتے ہیں۔ ریاضت کرنا اور کتب مقدسہ کے لاینحل مسئلوں کو حل کرنا ہی ان کا نصب العین ہے۔ بہت برسوں سے انہوں نے مون برت دھارن کر رکھا ہے۔ کسی سے نہیں بولتے۔ جگیا سوؤں کے سوالات کا جواب اشاروں سے دیتے ہیں"۔

راجکماری نے مباحثہ کرنا منظور کر لیا اور بطور سوال ایک انگلی اٹھائی۔ جس کا مطلب یہ نکالا گیا۔ کہ راجکماری نے یہ سوال کیا تھا۔ کہ کیا ایشور ایک ہے؟

بیوقوف نے یہ سمجھ کر کہ راجکماری مجھے دھمکی دے رہی ہے۔ اور انگلی سے میری آنکھ پھوڑنا چاہتی ہے۔ ایک کی بجائے دو انگلیاں اٹھا دیں۔

پنڈت منڈلی نے اس کا کیا مطلب نکالا۔ اور بیوقوف کے پکش کو کس طرح سدھ کیا۔ اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ پنڈتوں کی تشریح نے راجکماری کو آخر قائل کر دیا۔ اور اسے اپنی شکست کا اقرار کرنا پڑا۔ حسب عہد اس بیوقوف کے ساتھ راجکماری کی شادی ہو گئی۔

(۳)

وہ نورانی زلفوں والا شہزادہ جو آغوش مشرق میں پیدا ہوا۔ آسمان کی رفعتوں میں پروان چڑھا۔ مغرب کی تاریکیوں میں پنہاں ہو گیا۔ ظلمت شب نے تمام عالم کو تیرہ و تار کر دیا۔

راجکماری اور اس کا خاوند اکٹھے بیٹھے تھے۔ کہ شتر مرغ سے قسمت سے ایک اونٹ چلانے لگا۔ راجکماری نے سوال کیا۔ یہ کیسا شور ہے؟

بیوقوف کسی لفظ کا بھی ٹھیک اچارن کرنا نہ جانتا تھا۔ جواب میں کہا۔ اوٹر چلاتا ہے۔

جب راجکماری نے دوبارہ سوال کیا۔ تو اوشٹر کہہ اٹھا۔

وردیوتما کو پرماتما نے عقل عطا کی تھی۔ وہ تاڑ گئی۔ کہ پنڈتوں نے اس سے دھوکا کیا ہے۔ قسمت پر زار زار رونے لگی۔ کیا اس کے بھاگ میں یہی لکھا تھا۔ کہ ایسا بے وقوف پتی ملے۔ وردیوتما اندر ہی اندر جلتی تھی۔ کڑھتی تھی۔ مگر حرف شکایت زبان پر نہ لاتی تھی۔ پتی کی خدمت اسی محبت و شوق سے کرتی۔ آخر زمانہ سلف کی نسوانیت کا ایک بہترین نمونہ تھی۔ ستی ساوتری و سیتا کی اولاد — دروپدی و دمینتی کی نام لیوا — درگا کی سنتان —

اس بیوقوف کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا۔ اور اپنے کئے پر بہت نادم ہوا۔ اس نے سوچا کہ اس ذلت کی زندگی سے تو یہی بہتر ہے۔ کہ خودکشی کر لے۔ مگر پھر اسے اپنی بیوقوفی کا، اس فعل [illegible] کے انجام بد کا علم ہوا۔ اور اس نے خودکشی کے ارادہ کو ترک کر کے تحصیل علم کی ٹھانی۔ مشہور علماء کی شاگردی [illegible] کی۔ سنسکرت کتب کا محنت و جانفشانی سے مطالعہ کیا۔ جیون سارہ بنایا — ریاضت کی — آخر کالیداس کے نام سے مشہور ہوا۔

کون ہے جو کالیداس جیسے بلند پایہ شاعر، نازادیب، داستان پرداز کے نام نامی سے ناواقف ہو۔ اس کو بجا طور پر ہندوستان کا شیکسپیئر کہا جاتا ہے۔ سنسکرت شاعری میں اس لاثانی ہستی نے وہ کمال حاصل کیا۔ کہ باید و شاید — مغربی علماء و نکتہ دان سبھی اس کی شاعری پر لٹو ہوتے ہیں۔ اور اس کی تعریف میں سینکڑوں کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ محنت و "ابھیاس" سے کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔

گورکل جگت

گورکل چیتوڑ کی آوشیکتائیں

گورکل چیتوڑ کا آشرم بن کر تیار ہے - ودیالیہ
بھوجنالیہ - سنان آگار - کنواں اور گئوشالہ کی آوشیکتا
ہے -
بچیہ شالا کیلئے دان ویر شری سیٹھ دیوراج جی نے ۶
ہزار روپیہ دینے کا سنکلپ کیا ہے - جیسے ستمبر ۱۹۳۲ء
کے انت تک پورن کر دیں گے :
دان ویر شری بابو سنگم چند اودے پور نواسی اپنے
خرچ سے کنواں بنوا رہے ہیں - سنان آگار کے لئے
بھی ایک اور سجن نے پانسو روپیہ دینے کا نشچے کیا ہے
اور مالر کے لئے دس ہزار روپیہ - گئوشالا کے لئے ۶
ہزار روپیہ چاہیے - دان ویر مہانو بھاوؤں سے
ویدن ہے - کہ گورکل چیتوڑ کی ضروریات کو پورا کرنے
کے لئے سہایتا دیں -

(سوامی برتانند اچاریہ چیتوڑ گورکل)

گورکل اندر پرستھ کے برہمچاریوں کی پیدل یاترا

گورکل اندر پرستھ کے ۳۲ برہمچاری سکاوٹ لباس زیب
تن کئے ہوئے زیر سرپرستی شری پروفیسر گوپال جی کھیم
ادھشٹاتا ۲۲ جون کو علی الصباح ہردوار سے چکر دھر
کی پیدل یاترا کو روانہ ہو کر شام کو ۷ میل کے سفر
کے بعد بمقام ڈوئی والا پہنچے - خود اپنے ہاتھ سے کھانا
تیار کیا - جو کہ خود امدادی کی ایک اعلیٰ مثال ہے -
یہاں سردی کافی پڑ رہی تھی - اور بارش بھی ہو رہی تھی -
دوسرے دن شام راستہ ہرا لوالہ کوچ کرتے ہوئے دہرہ
دون پہنچے - کنیا گورکل کے ادھیکاریوں نیز پنڈت
امرناتھ جی وغیرہ نے پارٹی کی خوب خاطر مدارات کی - دو
یوم قیام پذیر رہے - بعدہ دہرہ دون سے مسوری کا
قصد کیا - راستہ میں نالہ پانی اور شہر دھلا اگر ربلف
قدرتی نظاروں کو دیکھتے ہوئے مسوری پہنچ کر مندر
آریہ سماج میں قیام کیا - اہالیان مسوری برہمچاریوں
کی ڈرل اور جمناسٹک کے کرتبوں کو دیکھ کر از حد
محظوظ ہوئے - ۴ یوم مسوری کی سیر و سیاحت کے
بعد منزل مقصود کی طرف جو کہ ابھی ۳۸ میل باقی تھی
روانہ ہوگئے - دشوار گزار راستہ اور سالانہ تکان کے
باوجود بھی برہمچاریوں کی ہمت قابل ستائش تھی -
جملہ مشکلات کو عبور کرتے ہوئے مسوری سے ۲۰۰۰
فٹ کی بلندی پر چکر دھر پہنچے جو چھاؤنی ہونے کی وجہ سے
سڑکیں پکی اور صاف تھیں - راستہ میں خوبصورت
آبشار Kaptey Fall کا مشاہدہ کیا - مندر آریہ
سماج میں قیام کیا - یہاں بھی برہمچاریوں نے اپنے
اعلیٰ ہنر کے کمالات دکھلائے - جسے بلا لحاظ مذہب
ملت سب نے پسند کیا - سہارنپور کی لالہ منظر پرشاد
جی کی مہمان بھی رہی :
۸ یوم چکر دھر کی سیاحت کے بعد واپسی کا
قصد کیا - دو یوم سفر کے بعد ہر جگہ اپنے
ہاتھ سے کھانا بناتے ہوئے دہرہ دون لوٹے -
Survey اور Forest college
of India وغیرہ کو برہمچاریوں نے خوب شوق
سے دیکھا - تین چار ہزار کے مجمع میں ڈرل اور
جمناسٹک کے حیرت انگیز کرتب دکھلائے گئے -
جس کے منہ سے نعرہ آفرین نکلتا تھا - وہاں
لوگوں نے رخت بنز دینے کا وعدہ بھی کیا - غرضیکہ
اس ۲۰۰ میل کی سیاحت سے برہمچاریوں کی معلومات
میں اضافہ کے علاوہ صحت جسمانی نے بھی حیرت
انگیز ترقی کی :

(مکھیہ ادھشٹاتا)

گورکل راییکوٹ کے سماچار

گرمی کی چھٹیوں میں سب برہمچاری شری سوامی
گنگا گری جی مہاراج آچاریہ گورکل کے ساتھ ریڈ
باترا پر چلے گئے تھے - جہاں تقریباً ۳ ہفتہ رہ کر
اب سب سکشل واپس آ گئے ہیں - روڑ میں شری
سوامی جی مہاراج کا لگاتار ۱۳ دن تک دھرم اپدیش
ہوتا رہا - ۱۷ جولائی سے گورکل کھل گیا ہے
اور پڑھائی باقاعدہ شروع ہو گئی ہے - بارش کافی
ہو گئی ہے - گرمی نہیں - موسم اچھا ہے - ہم

آریہ ور کے لئے کنیا کی ضرورت ۲۶۵

ایک آریہ ور کے لئے ایک السنی آریہ کنیا کی ضرورت
ہے - جو پڑھی لکھی - گھر کے کام کاج سے اچھی طرح
واقف ہو - ور کی عمر ۲۶ سال کی ہے - نوجوان
خوب صورت - ماہواری آمدنی ۲۰۰ روپیہ کے قریب
ہے - باقی حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ
سے خط و کتابت کریں :

R. Saluja
Favourite Trading Co.
347 Dalhousee Street
Rangoon (Burma)

جلد ضرورت ہے ۲۶۸

گورکل کمالیہ کے لئے ادھیاپک کی جو سناتک گریجویٹ
یا انڈر گریجویٹ ہو - پکا آریہ سماجی - سدا چاری تپسوی و سادہ
جیون رکھتا ہو - جو بیس گھنٹے گورکل میں رہنا ہوگا -
مڈل کلاس کو انگریزی - جنرل نالج - حساب - ہندی میں
پڑھانا ہوگا - سائنس ہندی میں پڑھا سکے - تو بہتر ہوگا
درخواست کنندہ کو لکھنا چاہئے - کہ وہ علاوہ کھانے کے
کم از کم ماہوار کیا تنخواہ چاہتا ہے - درخواستیں معہ
سارٹیفکیٹ بہت جلد آنی چاہئیں - سناتک گریجویٹ کو ترجیح دی
جائیگی - جو خصوصاً انگریزی اچھی طرح پڑھا سکے :
سکھدیال آریہ مکھیہ ادھشٹاتا گورکل کمالیہ

نوجوانوں کو خوشخبری ۲۶۲

نوجوان سندر سوشیل ودھوائیں اور بال ودھوائیں
اور کنواری کنیائیں شادی کے لئے مختلف
جگہوں میں ہماری شاکھاؤں میں موجود ہیں - ان
سب کی عمریں ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک ہیں -
یہ موقع شادی کے خواہشمند نوجوانوں کے لئے
غنیمت ہے :

رانجیرن لال شرما منیجر ہندو ودھوا
آشرم اوریٰ ضلع جالون

براہمن ور کی ضرورت ۲۶۰

کنیا گورکل کی سناتک سوشیل گرہ کاریوں
میں نپن - یوگیہ براہمن کل اتپن کنیا کے
لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے - جو کہ ودیا دھار آریہ
سماجی ہو - اور متمول گزارہ رکھتا ہو - عمر ۲۵
سال سے کم نہ ہو -

خط و کتابت
ایس - ڈی
معرفت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ
موہن لال روڈ - لاہور

وروں کی ضرورت ۲۶۷

آریہ اناتھ آلیہ پاٹودی ہاؤس - دہلی کی قابل
شادی کنیاؤں کے لئے ایسے وروں کی ضرورت
ہے - جو تندرست ہوں - عمر ۲۵ سے ۳۰ برس
تک ہو - اور برسر روزگار ہوں - کنیائیں پڑھی
لکھی تندرست و سوشیل ہیں - ایک لڑکی نرسنگ
کلاس (Nursing Class)
پاس ہے :

بال مکند آہوجہ آنریری سکریٹری
آریہ اناتھ آلیہ پاٹودی ہاؤس دہلی

یوگیہ کنیا اور ور کی ضرورت ۲۶۰

ضلع ہوشیارپور نواسی دھیاں (دھیمن)
کل اتپن آریہ سماجی ایک ۲۲ سالہ ایم - اے
سٹوڈنٹ کنوارے ور کے لئے پڑھی لکھی کنیا
کی اور ایک ۱۶ سولہ سالہ ایف - ونا ٹرینڈ کنواری
کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے :
خط و کتابت بنام

ڈرائنگ ماسٹر ڈی - اے - وی ہائی سکول
دریا گنج دہلی ہونی چاہیے

وروں کی ضرورت ۲۶۷

جو صاحب یو - پی - سی - پی کی کنواری اور ودھوا
اناتھ مہاتائیں دیویوں کے ساتھ ہمارے کاریالیہ
کے ذریعہ شادی کا انتظام کرانا چاہیں - وہ حصولات
شادی کے لئے پانچ پیسہ کے ٹکٹ روانہ کر کے
کاریالیہ کو تحریر کریں - اور واضح رہے - کہ اس کاریالیہ
کے ذریعے بہت سی شادیاں کرائی جا چکی ہیں :

منیجر شانتی پرواہ سہائک
کاریالیہ محلہ بہادر گنج - الہ آباد

کنیا گورکل ڈیرہ دون کی تعلیمیافتہ کنیا کے لئے ور کی ضرورت ۲۶۳

میری کنیا عمر ۱۶ سال جو کنیا گورکل ڈیرہ دون
میں تعلیم پا رہی ہے - سروپ وتی اور گرہ کاریہ میں
چتر ہے - کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے - ور
تعلیم یافتہ یا گورکل کا سناتک یا برسر روزگار یا دوکاندار
ہو - عمر ۲۴ سال کی ہو - مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت
ہونی چاہئے -

ہاکرشن پردھان آریہ سماج بلارام دکن

ور کی ضرورت ۲۶۰

ایک شٹرن کھتری کنیا جس کی عمر ۱۴ سال
ہندی مڈل پاس کرنیکے بعد آگے تعلیم حاصل
کر رہی ہے - اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف
ہے - کے لئے ایک سیوگیہ ور کی ضرورت ہے
جو برسر روزگار ہو - یا کسی کالج میں تعلیم پاتا ہو
کنیا کا پتا ڈسٹرکٹ بورڈ انجنیئر یو - پی میں ہے
اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے - خط و کتابت

پی - ڈی - سیٹھ اینڈ کمپنی لال دروازہ
غازی پور (یو - پی) سے کریں

ادھیاپکہ کی ضرورت ۲۶۶

آریہ گرلز سکول پانی پت کے لئے ایک انٹرنس
پاس ٹرینڈ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے - آریہ سماجی
خیالات رکھنے والی کو ترجیح دی جائیگی - تنخواہ
معقول حسب لیاقت - درخواست معہ نقول
سرٹیفکیٹ بہت جلد مفصلہ ذیل پتہ پر روانہ
کریں :

لالہ موتی ساگر بی - اے - ایل - ایل - بی
وکیل منیجر آریہ گرلز سکول پانی پت

راجستھان یاترا

از شری سوامی ستیانند جی

شری سوامی ستیانند جی آچاریہ دیانند پدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور جولائی کے آخری سپتاہ میں راجستھان اور بمبئی پردیش کی یاترا پر گئے ہیں۔ آپ نے کرپا سے "پرکاش" کے پاٹھکوں کی واقفیت کے لئے اپنی یاترا کے ورتانت بھیجنے سویکار کئے ہیں۔ ان کی یاترا کی پہلی قسط جو پراپت ہوئی ہے۔ وہ نیچے دی جاتی ہے :۔ (ایڈیٹر پرکاش)

جے پور

جے پور شہر بھارت ورش میں مشہور شہروں میں سے ہے۔ اور بناوٹ اور صفائی کے لئے اس کو بھارت ورش کا پیرس کہا جاتا ہے۔ اور جو کچھ کہا جاتا ہے۔ وہ ٹھیک بھی ہے شہر کے چوڑے چوڑے بازار ہیں۔ جو بالکل سیدھے ہیں۔ اور صاف ہیں۔ مکان بھی سندر ہیں۔ پتھر کے بنے ہوئے ہیں چوک نہ خوب کھلے ہیں۔ اور صاف ہیں۔ ہر ایک چوک میں کوئی نہ کوئی مندر بھی ملتا ہے۔ ایک چوک میں چاروں کونوں پر چار مندر ہیں۔ شہر کے دروازے پرانے ڈھنگ کے بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ شہر کے چاروں طرف فصیل ہے۔ اب کچھ کوٹھیاں اور مکان فصیل کے باہر بننے لگے ہیں۔ پہلے تو سب اندر ہی تھے۔ جے پور میں ایک دروازہ ہے جس میں سے مردے کو لے جانے کا حکم نہیں ہے وہ دروازہ منگل دروازہ مانا جاتا ہے۔ اس لئے اس دروازے سے کوئی مردہ نہیں گزارا جاتا ہے۔ اس شہر میں ایک بالکل نئی بات ہے۔ جو اور کہیں دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس میں مکانوں کی پہلی منزل کے مالک اور ہیں اور دوسری منزل کے اور

آریہ سماج

آریہ سماج کا مندر اجمیری دروازہ کے اندر ہے اور دوسری منزل پر ہال ہے۔ شہر کے لحاظ سے ہال کافی کھلا بنا ہوا ہے۔ اور خوبصورتی میں بھی شہر کے دوسرے مکانوں سے کم نہیں ہے۔ اس کی پہلی منزل میں ۱۵ دوکانیں ہیں۔ جن میں سے دو آریہ سماج کی ملکیت ہیں۔ اور باقی کسی اور کی ہیں۔ ست سنگ کے لئے تو ہال ٹھیک ہے۔ لیکن وارشک اتسو کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس سماج کے ۸۰ کے قریب سبھاسد ہیں۔ اس سماج کے ادھیکن کوئی اور کام نہیں ہے صرف ست سنگ تا اور کبھی کبھی پرچار کروا لینا ہی کافی سمجھا گیا ہے۔ شہر پر آریہ سماج کا اثر بہت ہی کم ہے۔

آمیر

جے پور شہر راجہ جے سنگھ کے نام پر آباد ہے پہلا شہر اس سے ۷ میل کے فاصلہ پر آمیر نام سے آباد تھا۔ اسی لئے کئی لوگ اب بھی جے پور کو آمیر ہی کہتے ہیں۔

آمیر کو سڑک جاتی ہے۔ جو اچھی بنی ہوئی ہے۔ آمیر میں اب رونق بہت ہی کم ہے۔ شہر کا زیادہ حصہ تو اجاڑ پڑا ہے۔ اور مکان گرے ہوئے ہیں۔ یا گر رہے ہیں۔ تو بھی جو کوئی جے پور دیکھنے جائے انہیں آمیر ضرور آنا چاہئے۔ تاکہ وہ اندازہ لگا سکیں۔ کہ یہ خاندان کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے۔ آمیر میں درشنک جسے زیادہ دیکھتے ہیں۔ وہ مہاراجہ کے محل ہیں۔ یہ وہ محل ہیں۔ جن کو راجہ مان سنگھ جی نے بنوایا تھا۔ ان میں سنگ مرمر کا بھی کام ہے۔ اور دربار عام اور دربار خاص کے بھی مکان ہیں۔ یہ محل اب تک اچھی حالت میں ہیں۔ اور کبھی کبھی مہاراجہ صاحب وہاں جاتے بھی ہیں :۔

جیو ہتیا

اس محل میں ایک دیوی کا مندر ہے جس کے بھوگ کے لئے ایک بکرا ہر روز مارا جاتا ہے۔ معلوم نہیں مہاراجہ صاحب اس میں کیا لابھ سمجھتے ہیں۔ اور اسے کیوں بند نہیں کر دیتے۔ اسی طرح بے زبان جانوروں کی جان ہر روز لی جاتی ہے۔ ان محلوں کے پاس ہی پرانے محل ہیں۔ جو کہ پہلے راجوں کے وقت کے بنے ہوئے ہیں۔ اور وہاں سے اٹھ کر ہی یہ پہلا محل پہنچے ہیں۔ یعنی اب تک پہلے محل پرانے اور دوسرے مہاراجہ مان سنگھ والے اور تیسرے جے پور شہر کے اندر والے اور چوتھے جو رام باغ میں ہیں۔ وہ ہیں

ان پرانے محلوں میں ایک نرسنگھ کا مندر ہے جس کے درشن خاص وقت پر ہی ہوتے ہیں۔ آگے پیچھے یہ مندر بند ہی رہتا ہے۔ اس لئے یاتری وقت کا دھیان رکھ کر ہی وہاں جاتے ہیں۔ یہ محل بہت اچھی حالت میں نہیں ہیں لیکن ان میں کچھ دیکھنے لائق ہیں۔ کیونکہ جے پور والے مہاراجوں میں اب تک رواج ہے۔ جب کسی کا بیاہ ہو تو وہ پہلے ان محلوں میں جاتا ہے۔ ایک کمرہ ہے۔ جسے بانی جی کا کمرہ کہتے ہیں۔ اس میں جا کر شادی کی رسم ادا

سماچار جگت

آریہ سماج شملہ کے سماچار - آریہ سماج شملہ کی اردھ شتابدی کے اپلکش میں پنڈت سیتانند جی دمیا الدکار اور مہاشہ فقیر چند جی نے الی سپھانوں پر پرچار کیا۔

آریہ سماج سولن - ۱۱ سے ۱۴ ار جولائی - ۱۰ ار جولائی کو ناگ (ناہن) ۱۵ سے ۱۸ ار جولائی توپ کی ہیر ریاست سولن موقع دیوہرا (پٹیالہ) - پرچار کو خوب پرابھاؤ ہوا۔

آریہ سماج کا وارشک اُتسو ۹ سے ۱۴ ار ستمبر دھوم دھام سے ہوگا جس میں سلوحی سنیاسی سوامی سروانند جی - پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے - پنڈت دنیسر انند جی کے علاوہ مہاشہ گرد ہاری لال پھینک - مہاشہ سنت رام جی اور شریمتی شنتو دیوی جی کے پدھارنے کی آشا ہے - اس ورش اردھ شتابدی ہونے کے کارن اُتسو کی رونق اور بھی بڑھے گی - اس شبھ اوسر سے آریہ نر ناری کو لابھ اُٹھانا چاہئے - ٹھہرنے کا پربندھ سماج مندر میں ہوگا۔

(جگت چند منتری آریہ سماج ہڑا)

آریہ سماج بھٹنڈہ کا چناؤ - ۵ بجے ۳۲ شام کو آریہ سماج مندر میں حسب ذیل ادھیکاری ممبران کا چناؤ ہوا۔
پردھان - مہاشہ رام ناتھ جی -

اپ پردھان - مہاشہ سوہن لال جی
منتری - ” ٹہل رام جی
اپ ” - ” کشوری لال ”
خزانچی - ” رام چندر ”
لائبریرین اور سٹور کیپر - مہاشہ جگن ناتھ جی۔

(ٹہل رام منتری)

انبالہ شہر میں امرت ورشا - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ریگیہ اپدیشک پنڈت ہردیال جی ایک ہفتہ سے اس جگہ اپنشدوں کی کتھا کر رہے ہیں کتھا کی شیلی نہایت ہی اعلےٰ ہے - اس کے لئے ہم سبھا اور ڈاکٹر لال چند جی ادھشٹاتا کو دھنیواد دیتے ہیں :

(کندن لال منتری آریہ سماج انبالہ شہر)

آریہ سماج سلطانپور (کپورتھلہ) کے سماچار

۱ - مہاشہ دولت رام جی عطار کی دکان کا پرویش سنسکار ہوا - آریہ پاٹھشالہ کے بالکوں کے بھجن ہوئے ؛

۲ - لالہ شیو کمار جی انسپکٹر مدارس نے آریہ پاٹھشالہ کا معائنہ فرمایا - پاٹھشالہ کے انتظام اور تعداد طالبات کو دیکھ کر آپ بڑے خوش ہوئے - دولت

بقیہ صفحہ ۱۴

جاتی ہے - اور جب شادی کر کے واپس آتے ہیں - تو اول سیدھے ان ہی محلوں میں جاتے ہیں - اور رسم ادا کر کے پھر اپنے مکان میں آتے ہیں - اس لئے شادی کی کل رسوم اسی محل میں ادا ہوتی ہیں جس سے وہ راجہ اپنی حالت کو سمرن کرتے ہیں اور اپنے بزرگوں کے کاموں کو اور کارناموں کو سمرن کر کے اپنے آپ کو دھنیہ مانتے ہیں ؛

بائی جی نے مکان کی بھی کا کتھا ہے - جو اس طرح بتائی جاتی ہے - کسی راجہ نے کبھی وقت اپنی رانی کو بہن سمجھ کر بائی جی کہہ کر بلایا تھا - اور اس وقت سے اس راجہ کا اس دیوی سے پہنچ بھاو ہٹ کر دھائی بہن کا تعلق ہو گیا - اور اس دیوی نے اپنا جیون اسی محل میں وقت کیا تھا - یہ مکان اسی بائی جی کے نام سے پرسدھ ہے ؛ مجھے اس بات کا افسوس ہے - کہ کوشش کرنے پر بھی میں اس راجہ اور اس دیوی کے نام کو نہ جان سکا - کیونکہ کوئی ان کا شبھ نام بتانے والا مجھے نہ ملا ؛

آمبیر میں ایک مسجد ہے - جس کے متعلق مشہور ہے - کہ یہ وہ مسجد ہے - جس میں اکبر بادشاہ نماز پڑھتے تھے - اور ان ہی کے لئے یہ ایک رات میں تیار کی گئی تھی - ایک رات کی تو گپ ہے - باقی بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے - کیونکہ اکبر کے ساتھ سب سے پہلے رشتہ کا تعلق اسی خاندان نے کیا تھا - اس لئے ممکن ہے - یہ مسجد اکبر بادشاہ کے لئے ہی بنائی گئی ہو -

محلوں کے پاس ہی ایک تالاب ہے - جو محل کی شوبھا کو بڑھاتا ہے - آمبیر چاروں طرف سے پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے - اور میدان وہاں بالکل ہی نہیں ہے -

پہاڑوں کی چوٹیوں پر درگ بنے ہوئے ہیں جو کہ اس وقت کی لڑائیوں کے لئے اتینت اپیوگی تھے - اور آج کل کسی خاص کام کے تو نہیں ہیں تو بھی ان کی حفاظت کرنی ہی پڑتی ہے ؛

اس جگہ آریہ سماج نہیں ہے - اس جگہ ہی نہیں - راجپوتانہ میں انیک شہر ایسے ہیں - جہاں آریہ سماج کا مندر نہیں ہے - اس لئے راجپوتانہ کے آریوں کو اس طرف نیں پرچار کی طرف خاص دھیان دینا چاہئے ؛

جاتی کے بالکوں کے ساتھ بالکل برابری کا جو سلوک اس پاٹھشالہ میں کیا جاتا ہے۔ اس سے آپ بڑے متاثر ہوئے۔ یہ پاٹھشالہ چار سال سے بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔ مگر کئی بار درخواستہائے دینے کے باوجود ریاست سے اب تک۔ اس کو کوئی امداد نہیں دی گئی۔ حالانکہ اس عرصہ میں دیگر کئی سنستھاؤں کو سہائتا دی جا چکی ہے ؛

۳ سوامی بھجنانند جی پدھارے ہوئے ہیں۔ ہفتہ وار ستسنگ میں ان کا منوہر اُپدیش ہوا ؛ (کرشن کمار بی۔ اے منتری آریہ سماج ہذا)

گورو کل ملتان کے سماچار ـ مہاشے پریم ساگر جی اور ستیہ نارائن جی راجپال نے سرائے سدھو اور تلمبہ وغیرہ مقامات میں دس دن بھر من کر کے ۱۰۸ روپیہ نقد اور ۱۸ من گندم دان میں اکٹھے کئے ؛

۲ گورو کل موسم گرما کی تعطیلات کی وجہ سے آج کل بند ہے۔ ۳۱ اگست ۱۹۳۲ء کو کھلے گا ؛

۳ مقامی آریہ پتری پاٹھشالہ سے متعلقہ استری سماج نے ماہ ساون کی تقریب میں سب گورو کل نواسیوں کو سہ بھوج دیا۔ شہر سے پچاس دیویاں بھی اس میں شامل ہوئیں ؛

۴ گورو کل ملتان کا سالانہ جلسہ ۶ تا ۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء ہونا قرار پایا ہے۔ گورو کل کے پریمی کرپا کر کے جلسہ میں پدھار کر اس کی شوبھا کو بڑھائیں۔ پوجیہ شری سوامی سودانند جی وانیہ ودوان اُنتسو میں پدھاریں گے ؛

(رنجیت رائے منتری گورو کل ملتان)

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کے سماچار ـ

۱ مہاشے چوہڑ رام کے گھر پر پُنسون سنسکار کرایا گیا۔ ۴ ر دان ملا ؛

۲ مہاشے خوب چند جی کے لڑکے کا بواہ ۱۴ ساون کو ہوا۔ ۵ ر دان ملا۔ اور ۵ ر پدھان علاوہ کل غلہ پراپت ہوئے ؛

چونکہ پوراتکوں کے مت انوسار اب سنگھ پڑا ہوا ہے۔ بواہ بند ہیں۔ مگر ہماری آریہ سماج نے سنگھ میں ہی بواہ کرنے کی ٹھہرائی۔ چنانچہ دو بواہ پہلے بھی ہو چکے ہیں۔ اور یہ تیسرا ہوا ہے۔ جس دن برات چڑھنی تھی۔ اُسی روز مہاشہ خوب چند کے گھر ۸-۹ سو روپے کی چوری ہو گئی۔ بس پوراتکوں کی بن آئی۔ کہنے لگے۔ دیکھا ہمارے سنگھ کا پربھاؤ ہم جو کہتے تھے۔ کہ سنگھ میں بواہ نہ کرو۔ اب بھوگو نتیجہ۔

ادھر ہم بھی کھوج میں تھے۔ آخر سویرے چوروں کا سراغ ملنا شروع ہوا۔ چار بجے شام دو چور معہ مال مسروقہ گرفتار ہو گئے۔ مال سالم واپس مل گیا۔ اور سنگھ کے دوت یعنی چور گرفتار ہو کر حوالہ پولیس ہو گئے۔ اب تو پوراتکوں کو بڑی شرمساری ہوئی۔ اور آریہ سماج کا بول بالا ہوا۔

۳ پرچار اچھا ہو رہا ہے۔ پنڈت شانتی پرکاش جی و مہاشہ گلشن لال جی اس طرف گراموں میں پرچار کر رہے ہیں۔ اب سنگھڑ کے علاقہ کی طرف چلے گئے ہیں۔ بیٹ سوہنی والے بھی واپس چلے گئے ہیں۔ ان کو ۲۸ روپے کی سہائتا دی گئی ہے ؛ (موہن چند آریہ سیوک)

گدی نشینی پر مبارکباد ـ ٹاؤن آریہ سماج کراچی اسٹور گباشنی مہاراجہ ادھیراج سر نا ہر سنگھ جی کے یوگیہ سپتر شری راجکمار اُمید سنگھ جی کو گدی نشینی پر ہاردک مبارکباد دیتی ہے۔ اور راجہ ادھیراج اُمید سنگھ جی سے آشا کرتی ہے کہ آپ کے عہد میں ویدک دھرم کا وشیش کر کے پرچار کیا جاوے گا۔ تاکہ راجیہ کی طرح پرجا بھی ویدک دھرمی ہو ؛ (سکریٹری)

دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور کا شاندار نتیجہ ـ دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور نے یونیورسٹی کے شاستری امتحان میں چھ ودیارتھی بھیجے تھے۔ جن میں سے پانچ پاس ہو گئے ہیں۔ ہمارا نتیجہ ۸۳ فی صدی ہے۔ پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی ہمارا ودیارتھی نیکھراج ۴۰۴ نمبر لے کر پنجاب بھر میں دوسرے نمبر پر رہا ہے۔ نیا داخلہ اکتوبر میں ہے سو داخلہ کی درخواستیں ستمبر کے شروع میں بنام آچاریہ دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور آ جانی چاہئیں ؛

(آچاریہ ودیالیہ ہذا)

روہتک میں ٹھاکر اودے سنگھ جی کا پرچار ـ روہتک کے لوگ پرچار کے بہت بھوکے تھے شری ٹھاکر اودے سنگھ جی بھجن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے تواریخی واقعات کو پیش کر کے ہندوؤں کی کمی اور بہادری کو ایسے لب و لہجہ میں بیان کیا۔ جس کے اثر سے متاثر ہو کر ہزاروں لوگ حاضر ہوتے تھے۔ اور ویدک دھرم کی بیلنت شروان کرتے تھے۔ واقعی ایسا پرچارک ہی دلوں کو شانت کر سکتا ہے ؛

(مہا سنگھ اُپ منتری آریہ سماج روہتک شہر)

آریہ سماج لاڈوہ کے سماچار ـ لاڈوہ آریہ سماج کچھ عرصہ سے شتھل ہو گئی تھی۔ اب ایک ماہ کے لگاتار پرچار سے پھر جاگرتی پیدا ہوئی ہے۔ سینت اکھلانند جی کاشی نواسی نے تقریباً ۲۰ روز کتھا دوارا ویدک سدھانتوں کا پرچار کیا۔ حاضری خوب ہوتی رہی ؛

آریہ سماج مندر چترزمان

آریہ جنتا کے اندر یہ پرشن کئی بار اپستھت ہو چکا ہے کہ اس کے دھرم مندر ایک ہی پرکار کے ہونے چاہئیں۔ آجکل بھی اخباروں میں چرچا ہوتی رہتی ہے۔ کہ آریہ سماج کے مندر کس شکل کے بھگتی بھاو پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں۔ میں نے ایک آریہ ششپ اور سیر ہونے کی حیثیت ایک عرصہ تک اس پرشن پر وچار کیا۔ اور اپنے متر آریوں سے سمتی لی۔ آریہ جنتا کو یہ معلوم کر کے اتیت ہرش ہوگا کہ میں آریہ سماج مندر کے چترزمان میں پورے طور پر سپھل ہوا ہوں۔ اور مجھا پورن وشواس ہے کہ آریہ سماج مندر کا سوائے اس کے اور کوئی زمان ہو ہی نہیں سکتا۔

اس زمان کو کاغذ پر سپشٹ روپ سے دکھلانے کیلئے نقشہ کے اندر من چھ چتر دکھلائے گئے ہیں ؛

۱ میں بھون کا پٹ چتر دکھلایا گیا ہے جس میں یگیہ شالا۔ اپدیش شالا احاطہ۔ صدر دروازہ اور اس کے اطراف کے کمرے وکنوئے وغیرہ کی لمبائی و چوڑائی وغیرہ دکھلائی گئی ہے۔

۲ میں احاطہ کے اندر کھڑے ہو کر دیکھنے سے یگیہ شالا اور اپدیش شالاؤں کا جو کھڑا درشیہ دکھلائی دے گا۔ وہ دکھلایا گیا ہے ؛

۳ میں صدر دروازے کے باہر سے بھون کا جو کھڑا درشیہ دکھائی دیگا۔ وہ دکھلایا گیا ہے اس میں صدر دروازے کے گنبد کے اوپر سے ہو کر یگیہ شالا کا اوپری حصہ بھی دکھایا گیا ہے ؛

۴ میں صدر دروازے اور یگیہ شالا کے بیچوں بیچ سے ہوتی ہوئی ریکھا پر بھون کا اندرونی کھڑا چتر دکھلایا گیا ہے ؛ ۵ میں وید آسن کا کھڑا چتر دکھلایا گیا ہے ؛

۶ میں کلس اور اس کے اوپر اوم کے بلے کا چتر دکھلایا گیا ہے ؛

مندر کا زمان نہایت ہی آکرشک تھا بھگتی بھاو کا پیدا کرنیوالا ہے۔ یگیہ شالا کے تمام کونوں پر برجیوں کے اور صدر دروازے کے گنبد کے اوپر کلس یگیہ شالا کی چوٹی پر کلس کے اوپر اوم کا بلا اور صدر دروازے کے اوپر کپڑے کا اوم کا جھنڈا دیکھنے والے بھگتوں کے دل میں دور سے دیکھنے پر ہی شردھا اور بھگتی کی لہر پیدا کر دے گا۔ مندر کے احاطہ میں داخل ہوتے ہی پاپ کے بھاؤ لوپ ہو جایا کریں گے۔ اپدیش شالاؤں اور یگیہ شالا کو اس طرح پر زمان کیا گیا ہے۔ کہ ہندو کو مندر کا اور مسلمان کو مسجد کا شبہ ہوگا۔ نقشہ کے اوپر مندر کی ویا کھیا تخمینی اندازہ اور یہ بھی تشریح کر دی گئی ہے کہ کس طرح پر سینکڑوں سے لیکر لاکھوں روپیہ کی لاگت کا مندر اسی زمان کا بنایا جا سکتا ہے ؛

نقشہ کا سائز ۲۲″ × ۲۹″ ہے۔ آجکل نولکشور پریس لکھنؤ میں چھپ رہا ہے ۲۵ اگست تک چھپ کر تیار ہو جاوے گا۔ قیمت سادہ صرف ایک روپیہ۔ وال میپ بلا کپڑا چڑھا ہوا عہ ۸ ر وال میپ کپڑا چڑھا ہوا صرف دو روپیہ۔ جو سجن ۳۱ اگست تک قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیج دینگے۔ انکو پوسٹیج پیکنگ وغیرہ فری دیا جاویگا گرنتھ پریمیوں کو خاص رعایت۔ اور بدلے میں کتابیں بھی لی جاسکیں گی۔ جو سجن اصلی نقشہ دیکھنا چاہیں سرسوتی بھنڈار لال باغ سیتاپور میں دیکھ سکتے ہیں ؛

ملنے کا پتہ:۔ سرسوتی بھنڈار لال باغ ۔ سیتاپور

نوٹ:۔ پنڈت آسا رام اوورسیر مالک سرسوتی بھنڈار ۔ لال باغ ۔ سیتاپور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

...ودیالنکار جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... ودوت بھون لاہور پرچار کر رہے ہیں۔ اور سب ... پوجا ہون سے روز از سندھیا۔ ہون ... ورتی اور سادہ جیون کی پرتگیا بھی لی ہے ... کا انتخاب بھی ہو گیا ہے۔ ... اتفاق اس سماج نے ساتھ ایک ... سے میری رہائش پہلے موضع کھیڑی ... سے ۳ میل کے فاصلہ پر ہے ... عرصہ ۳ ماہ سے سروس نے اپنی رہائش بھی پر لاد ... تعمیر کردہ کوٹھی لاڈوہ میں اختیار کر لی ہے ... زیادہ وقت آریہ سماج لاڈوہ ... ان گاؤں جہاں تعلیم اور اپدیشکوں سے ... کرنال کی طرف تشریف لانے کا موقع ملے ... سماج میں پرچار کے لئے ضرور پدھارا کریں ... پاس ایک لائبریری ہے جو سجن ... مکان میں بیٹھ کر سوادھیائے کرنا چاہتے ... اس لائبریری سے لابھ اٹھا سکتے ... بستر اور ان کا تنت کمرہ کا پربندھ میری ... سے ہوگا۔ اگر کوئی مہاتما آریہ ...؟ ... سماج میں مستقل طور پر رہنا چاہے تو ... سماج کی طرف سے بھوجن بستر تنخواہ کچھ ... سہائتا بھی دی جائے گی۔

(... ریٹائرڈ آف کھیڑی۔ لاڈوہ ضلع کرنال)

قصبہ کائیں نور میں دلت کانفرنس

مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۲ء کو قصبہ کائیں نور میں زیر اہتمام دیانند دلت ادھار سبھا لاہور کانفرنس منعقد ہوگی جس پر دلت بھائیوں کو عملی طور پر پبلک کنوؤں سے پانی بھروایا جائے گا۔

برہم دت رئیس و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ انبالہ سکرٹری دیانند دلت ادھار سبھا

موڑنڈہ میں ویدک براہ

۳۰ جولائی کو آریہ کمار سبھا موڑنڈہ کے پرشنسا کنندہ سے پنڈت برت پال جی اپدیشک نے ایک دلت بنگالی سی دیا تا لکھو نمبردار کی لڑکی کا براہ سنسکار ویدک ریتی سے کرایا جس کو دیکھنے کے لئے قریب و جوار سے بھی لوگ کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ ... نروگھن سماپت ہو گئی۔

ہری چند منتری آریہ کمار سبھا موڑنڈہ ضلع انبالہ

سناتن دھرم سبھا بدھلاڈہ کا اچھوت

ادھار۔ سناتن دھرم سبھا بدھلاڈہ کا جلسہ جولائی کے آخری ہفتہ میں تھا۔ دینا نگر کی دلت ادھار کانفرنس کے پردھان شری پرکاشانند بھی شامل تھے۔ لیکن سناتن دھرم سبھا نے ...

ہوا۔ کہ دلتوں کے لئے جلسہ میں علیحدہ جگہ بھی بنا دیتے۔ تاکہ وہ ہندو دھرم آچاریوں کے اپدیش تو سن پاتے۔ لیکن ان غریبوں کو جلسہ گاہ میں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا۔ اور یہ سب کچھ شری پرکاشانند جی کی موجودگی میں ہوا۔ ان سے جب معاملہ بیان کیا گیا۔ تو آپ کی زبان سے ایک لفظ بھی دلتوں کی حمایت اور بدھلاڈہ کے خادمان سناتن دھرم کی مذمت میں نہ نکلا۔

(۲)

شاستر ارتھ سے فرار۔ ۳۰ جولائی کو شام کو پنڈت سری کرشن کی حماقت لئے جو زور مار لو شاستر ارتھ کے لئے آریہ سماج کو چیلنج دے بیٹھا۔ آریہ سماج کو منظور کر لینے میں اعتراض ہی کب تھا۔ آریہ سماج کی طرف سے بھی کہہ دیا گیا۔ کہ ہم تیار ہیں سو نت دیا جائے لیکن شاستر ارتھ کس نے کرنا تھا خط و کتابت میں ہی ٹالنے کی کوشش کی۔ لیکن اس طرح جب کامیابی نہ دیکھی۔ تو خط و کتابت سے بھی رہے۔ چنانچہ آریہ سماج کی آخری چٹھی کے جواب میں خاموشی اختیار کر لی۔ ایک بات اور شری پرکاشانند جی نے کہا جاتا ہے چند ایک لوگوں سے کہا۔ کہ آریہ سماجیوں نے مردم شماری کے وقت کہا تھا کہ آریہ سماجیوں کو ہندو نہیں آریہ لکھوانا چاہئے اگر آریہ نہ لکھواؤ۔ تو ہندو تو بالکل نہ لکھواؤ۔ خواہ مسلمان لکھوالو۔

کیسی لغو بات ہے۔ کیا کسی سناتن دھرمی کو کسی ہندو سے یہ کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ تم خواہ مسلمان لکھوا لو۔ لیکن آریہ نہ لکھواؤ۔ جو ہندو ہی کہا۔ جو اپنے جاتیہ اور قومی نام ہندو کو چھوڑ کر مسلمان لکھواتا پھرے۔ ایسی بات کوئی پاگل ہی کہہ سکتا ہے۔ اور یہی شری پرکاشانند جی کے اپدیش کے متعلق سمجھ لینی چاہئے۔ کیسی آریہ کو آریہ سماجی سے یہ کہنے کی ضرورت ہی کب ہوتی ہے کہ تم ہندو نہ لکھواؤ۔ خواہ مسلمان لکھوا لو۔

(منتری آریہ سماج بدھلاڈہ)

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہ پور کی سالانہ رپورٹ بابت سال سمت ۱۹۸۸ بکرمی از ابتدائے یکم بیساکھ سمت ۸۸ لغایت اخیر چیت سمت ۱۹۸۹

ادھیکاری برائے سال زیر رپورٹ:-

چوہدری روپ چند صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر پردھان۔ ڈاکٹر رام پرکاش جی اپ پردھان۔ رام کشور زندہ سکرٹری و خزانچی۔ بابو پرکھیر پال و لالہ گیان چند اپ منتری۔ پرتی ندھی برائے اجلاس آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور معہ انتظام آریہ لائبریری بذمہ ڈاکٹر رام پرکاش۔ لالہ گوبند رام کالڑہ سپرنٹنڈنٹ بھگوانداس جی۔ بابو ٹھگو انداس جی منتری۔ ماسٹر نہال چند جی ممبران انترنگ سبھا علاوہ ادھیکاریاں مندرجہ بالا۔

پرچار مٹھہ ٹوانہ معہ علاقہ۔ پرچار مورخہ ۱۶-۱۷ نومبر ۱۹۳۱ء۔ دھرم شالہ بھائی سیوا رام جی

پنڈت گورودت جی و پنڈت جواہر لال اپدیشکان لئے گیا۔ ۶ لغایت ۲۳ ویں ہر پھاگن سمت ۱۹۸۸
دھرم تشالا مذکورہ بالا مقام ہفتہ وار و موضع رودا وگروٹ میں پنڈت گورودت جی و جگدیش چندر جی سبھا اپدیشک نے پرچار کیا :۔
ہفتہ واری و ماہواری اجلاس کل ۵۶ ہوئے + بیساکھی۔ ویجے دشمی۔ سریپ۔ مالا سوامی شردھا نند ودس۔ رشی بودھ اتسو۔ دیپ اتسو کل چھ تیوہار منائے گئے ۔
سنسکار جن پرکار ہوئے :۔
نام کرن ۲ + منڈن ۱ + گرہ پرویش ۱ + اپنیت ۱ + کل پانچ ۔
اخبارات :۔ پرتاپ روزانہ۔ پرکاش۔ آریہ گزٹ۔ آریہ مسافر۔ اردو ٹریبیون سدھارک منگوائے جاتے رہے ۔
آمدنی بابت سال زیر رپورٹ :۔
بقایا سال گزشتہ ۴/۱۷ + کل چندہ ماہواری ۹/۸۴ + چندہ برائے متفرق فنڈات ۴/۱۶ + پردھان ۶/۱۰/۳ + دہرم فنڈ وغیرہ ۹/۱۱/۴ + وید پرچار مشن فنڈ ۸/۲۳ +
میزان کل ۳-۹-۱۵۰ روپے
اخراجات بابت سال زیر رپورٹ :۔
ارسال ہوئے متفرق فنڈوں کو ۱۲/۱۸ + سابقہ ادائیگی قرضہ ۹/۲/۳۴ + جملہ ستیارتھ فنڈ مندر وغیرہ ۶/۳/۱ + ۲۶ + اخبارات ۴/۱۴/۱۰ خرچ جملہ ڈاک تار ۶/۹/۹ + وید پرچار مشن فنڈ ۸/۱۰ + ۲۱ + متفرق ۹/۷/۴
میزان ۶/۹/۱۴۳ :: باقی بچت ۹/۱۵/۶
بذریعہ چندہ مندرجہ ذیل مستحقوں کو سبھا منجانب آریہ سماج دی گئی :۔
انانتھ آشرم سرگودھا بدست سوامی شانتی سروپ جی ۔/۲/۱۴ + فرانسیسی سنیارتھ پرکاش بردے اپیل سوامی سوتنترانند جی ۔/۲/۲ + گورو کل بیٹ سوہنی و یتیم خانہ مظفر گڑھ بدست پنڈت دھرم دیو جی ۔/۱۳ + اودھار سبھا میانوالی بدست مہتہ راند بو پرچارک ۱۳/۲۲ کشمیر امداد بذریعہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور ۔/۲۸ + مشن فنڈ ۸/۱۱ + وید پرچار ۔/۱۰ +
میزان ۔-۹-۱۰۱ روپے
شکریہ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا جو پرچارک جنوں نے ہمارے شہر یا علاقہ میں پرچار کیا۔ دھنیاد کیا جاتا ہے اور تمام آریہ سبھا سدوں کا عموماً اور ڈاکٹر اوم پرکاش لالہ گیان چند بابو سدانند کا خصوصاً شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے دھن سے سہایتا کی۔ اور دوسروں سے کرائی ۔
رام کنور نرولہ سکرٹری آریہ سماج مٹھ ٹوانہ ضلع شاہ پور ۔

چکروتہ پہاڑ

(بیٹھک - ایک یاتری)

... سمندر کی سطح سے ... فٹ کی
... ہے - آب و ہوا کے لحاظ سے کئی
... سوری اور شملہ سے بھی اعلےٰ خیال کرتے
... کے نیچے جو پہاڑ ہیں - وہ خشک اور
... موسم برسات میں سبز گھاس کی
... سے بھوس ہو جاتے ہیں - اور نہایت ...
... معلوم ہوتے ہیں - درختوں کے جنگل بالکل
... پانچ دار راستوں سے ایک نالے
... برابر میدان تک چلا جاتا ہے -
... کے راستہ کے ساتھ ایک نہ ایک
... ہے - مثلاً کشمیر سری نگر کے دونوں راستوں
... جہلم اور چناب بہتے چلے جاتے ہیں -
... کی طرف گھنے جنگل ہیں - اور ان
... درخت بکثرت ہیں - اور بعض بعض
... اٹھارہ اٹھارہ فٹ گھیر کے ہیں -
... اور نہایت اونچے درختوں کو دیکھ کر
... ہے - میں نے ایسے بہت
... سری چوٹی کے پاس دیکھے ہیں ؛
... چھاؤنی پانچ سات ٹیلوں پر آباد
... جہاں گیٹ (صدر دروازہ)
... سے لاری سہارن پور اور دہرہ دون
... چکروتہ کا صدر بازار ہے - اور
... کچہری اور خزانہ ہے - دوسرے
... سپاہیوں کی پلٹن رہتی ہے - اور ڈاکخانہ
... کہتے ہیں - ڈاک بنگلہ بھی اسی طرف
... کے فاصلہ پر ہے - اس کے نیچے کی
... جن میں سے ایک پانچھیا دار کہلاتا
... بہت عمدہ آڑو سیب ناشپاتی اور
بلوم ہوتے ہیں -

صدر بازار کے مقابل کے ٹیلہ پر بڑا ڈاک خانہ تار گھر - گرجا - ملٹری انجینیرنگ آفس اور گوروں کی بارکس ہیں - اس کے آگے گیٹ سے کوئی ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک نہایت کشادہ میدان ہے جس کو پیریڈ کہتے ہیں -

دہرہ دون کے میل کا اڈہ یہاں ہی ہے - اس میدان میں فوجیوں کی قواعد ہوتی ہے - اور کھیل یعنی کرکٹ ہاکی وغیرہ گورے سپاہی کھیلتے ہیں - اس کے پاس وکٹوریہ بیرکس ہیں - باقی کسی ٹیلہ پر سپاہی رہتے ہیں - تو کسی پر انگریزی ہسپتال ہے - اور کسی پر کمانڈنگ افسر کا بنگلہ ہے - ایرال کے اوپر جنگلات کے محکمہ کا بنگلہ ہے - جس میں ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر رہتا ہے - چکروتہ میں یہ بنگلہ نہایت شاندار ہے - اس کے آگے مارونگ تک ایک جگہ ہے - جہاں جنگل کی چوکی اور لالہ مدھول کی دکان ہے - اس کے نیچے محکمہ جنگلات کے کلرک رہتے ہیں - چکروتہ صدر گیٹ سے چھ میل - اور مارونگ سے جس کو جنگل کی چوکی بھی کہتے ہیں - $1\frac{1}{2}$ میل کے فاصلہ پر جنگلات والوں کا ریسٹ ہاؤس ہے - جو دیوبن کے نام سے مشہور ہے - یہ مقام سطح سمندر سے قریب بارہ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے - اس جگہ کے مناظر قابل دید ہیں چھوٹوں کے تختے کے تختے نظر آتے ہیں - برف کا نظارہ عجیب دلفریب ہے - قدرتی پانی کا ایک جھرنا بھی ہے - اکثر انگریز لوگ وعدہ دراز سے آکر یہاں ہفتوں رہتے اور شکار کھیلتے ہیں - تیندوا ریچھ - جنگلی - کستورا - وغیرہ اس جنگل میں بہت ملتے ہیں ؛

اس جنگل میں دیسی ادویات - جڑی بوٹی مثلاً غاریقون مصری - موصلی - تالیس پتر - چرائتہ - بنفشہ رسوت بکثرت ہیں - اور بہت قسم کی اشیاء خود بخود اور بن کے اپنی ہیں - دستیاب ہوتی ہیں ؛

اس علاقہ کے لوگوں کو جونساری کہتے ہیں - وہ نہایت غریب ہیں - اور تھوڑی بہت کھیتی باڑی کر کے گزارہ کرتے ہیں - اور زیادہ تر مزدور پیشہ ہیں - تعلیم کی طرف ذرا توجہ نہیں - حالانکہ گڑھوالی لوگ اچھے پڑھے لکھے ہیں - اور اکثر دفاتر میں وہ ہی کام کرتے ہیں - ساگ پات - بکری کا گوشت اور شراب کھاتے پیتے ہیں - اور اکثر بکری کے چمڑے کا مع بالوں کے تھیلہ جس میں چیزیں ڈالتے ہیں - بنا لیتے ہیں - آلو - ادرک - زمین قند - اخروٹ بھی بہت پیدا ہوتے ہیں ؛

ان لوگوں میں ایک عجیب رسم ہے - کہ لڑکی کی شادی اس گھر میں کرتے ہیں - جس میں ... بھائی ہوں - تاکہ اگر ایک مر جائے - تو دوسرا بھائی اس کا خاوند رہے - اور وہ لڑکی گھیتی بیوہ نہ کہلائے ... رہے - وہ سب بھائیوں کی مشترکہ جورو رہتی ہے - مگر کبھی کبھی موقعہ پا کر وہ فرار ہو جاتی ہے - ... اس کو اس کے خاوند فروخت کر دیتے ہیں - لڑکی کا رشتہ ... تین چار روپیہ سے ہوتا ہے - اور شادی پر کل خرچ کم و بیش سو روپیہ کے قریب ہوتا ہے ؛

چکروتہ میں آبادی کو بڑھایا نہیں جاتا - کوئی شخص مکان بلا اجازت حکام چھاؤنی بنا نہیں سکتا - اور اجازت آسانی سے نہیں ملتی - اگر اجازت آسانی سے مل سکتی - تو یہ مسوری جیسا بڑا شہر بن جاتا - جو صدر بازار ہے - اس میں انتقال جائداد ہوتا رہتا ہے - اس سے باہر نہیں -

گرمی میں پانی کی بڑی قلت رہتی ہے کیونکہ چھاؤنی سے ۹ - ۱۰ میل کے فاصلہ سے پانی بذریعہ نل آتا ہے - اور کئی جگہ ٹینک بنے ہوئے ہیں جن کے ذریعے جگہ جگہ پانی پہنچایا جاتا ہے -

علاقہ کے لوگ مورتی پوجک ہیں - مندر جا بجا بنے ہوئے ہیں جن میں سے بعض کے آگے مختلف جانوروں کی ہڈیاں جو بصورتی کے طریق پر لٹکائی ہوتی ہیں ؛

میں نے ایک سفری مندر دیکھا - جو کنباسو کے پاس کسی گاؤں میں تھا - یہ مندر ایک پالکی کی قسم کا sofa ہے - اس کے بانسوں پر چاندی منڈھی ہوئی تھی - اور اس پر سنگھاسن بھی سونے چاندی کا رکھا تھا جس کا دروازہ سال میں دو ایک

مرتبہ ڈھولا (دا) ہے ۔۔ ہیں ہے منقش گلاس ۔ کٹورے گنگا ساگر ۔ دھوپ دان ۔ آتے ہے ۔ ہم اسقدر سب چاندی سے مڑھے ہوئے دیکھے گئے ۔ ایک پوجاری ہر وقت مندر کے دروازہ پر موجود رہتا ہے اور یہ ایک اور شخص کی زیر نگرانی کام کرتا ہے ۔ جس کو وزیر کہتے ہیں ۔ جو فی گھر کم از کم ۸ سیر اُصول کرتا ہے ۔ ایک روپیہ اپنے لئے اور ۸ سیر مندر کے لئے ۔ کبھی کبھی اس سے زیادہ بھی وصول کرتا ہے ۔ مندروں میں بکریوں کی قربانی کی جاتی ہے ۔ اور کٹورو بھی پر چڑھائے جاتے ہیں ۔ پوجاری لوگ اور وزیر صاحب شراب خوب پیتے ہیں ۔

الغرض یہ علاقہ نہایت سرسبز اور آبادی بہت کم ہونے سے ایک ایکانت استھان ہے ۔ اگر ابھیاسی (یوگ کی مشق کرنے والے) اس علاقہ میں آکر کچھ عرصہ ٹھہرا کریں ۔ تو ضروری ہے کہ انکو یہ علاقہ بہت پسند آئیگا ۔ یہاں کوئی شئے دقت دینے والی نہیں ۔ گی ۔ اور کھانے کی اشیاء کچھ فاصلہ سے ضرور منگانی پڑیں گی ۔

شہر کوٹلی یہاں سے سیدھی دو تین سڑکیں جاتی ہیں ۔ اور جا بجا ڈاک بنگلہ اور ریسٹ ہاؤس موجود ہیں ۔ مگر سفر اکتوبر یا مئی جون میں کرنا مناسب ہوگا ۔ برسات میں ٹھیک نہیں ہے ۔

اس علاقہ میں آریہ سماج کے پرچار کی بڑی ضرورت ہے ۔ اگر کوئی بھارتی پنڈت جو یہاں کی زبان جانتا ہو ۔ دو تین ماہ یہاں رہ کر پرچار کرے ۔ تو اُمید ہے کہ یہ لوگ شدھ ہو جائیں ۔ اور اچھے آریہ بن جائیں ۔ سوامی پرمانند صاحب تشریف لائے تھے ۔ میں نے ان سے عرض کیا تھا ۔ مگر وہ صرف دو روز جیکمودنہ میں ٹھہر کر چلے گئے ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا اگر کسی یوگیہ بھارتی اُپدیشک کو بھیج دے تو نہایت مناسب ہوگا ۔

در عدالت منصفی میرپور باجلاس ٹھاکر درگا سنگھ صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی مجسٹریٹ درجہ اول

روپل چند ولد گنگا رام مہاجن سکنہ میرپور مدعی ۔ بنام : ۔ باغو ولد بیلی ۔ سوارتی ولد میلو اقوام چمار سکنائے سمبہ تحصیل کشمیر مدعا علیہم

دعوے

اشتہار

مقدمہ متذکرہ بالا میں مدعی کی درخواست ہے ۔ کہ مدعا علیہم قصداً دیدہ دانستہ حاضری عدالت ہذا سے گریز کرتے ہیں ۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور بتاریخ ۸ بھادوں سمت ۸۹ کو حاضر عدالت نہ ہونگے ۔ تو انکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی ۔ بتحریر ۲۰ ساون سمت ۱۹۸۹

دستخط مجسٹریٹ صاحب بہادر

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश लाहौर

THE PRAKASH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

جلد ۲۸ نمبر ۳۲

قیمت سالانہ ۴؍ ششماہی ۲؍

ممالک غیر سے ۶؍ فی پرچہ ایک آنہ

SUNDAY 21 Aug 1932

اتوار ۔ ۷ بھادوں سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۳۲ء دیانند آبد ۱۰۸

وید امرت

کون کلیان کاری؟

शं नो मित्रः शं वरुणः शं नो भवत्वर्यमा । शं नो इन्द्रो बृहस्पतिः शं नो विष्णुरुरुक्रमः ॥ य. ३६।९

سب کا متر ایشور ہم سب کا کلیان کاری ہو۔ سب سے سریشٹھ ایشور کلیان کاری ہو۔ نیائے کاری ایشور ہم سب کا کلیان کاری ہو۔ پرم ایشوریہ وان ایشور ہم سب کا کلیان کاری ہو۔ برہمی و انی وید کا سوامی ویاپک اور جس کی مہان کرم رچنا آدی سامنے ہے وہ ایشور سب کا کلیان کاری ہو۔

اس منتر میں ایشور کے کئی گنوں کا ورنن ہے۔ اور گن ورنن کے ساتھ ہی منش کو اشارہ ہے۔ کہ اس کا کوئی کلیان کاری ہو سکتا ہے۔ تو وہ ایشور ہی ہے :

ایشور کو متر کہا گیا ہے۔ کس کا؟ سب کا۔ منش کا ہی نہیں۔ پرانی ماتر کا۔ پرانی ماتر سے ایشور کی مترتا کا اندازہ لگانے کے لئے اپنے نوزائیدہ بچے سے گئو کی مترتا کا انوبھو بہت حد تک سہائک ہو سکتا ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ اپنی زبان سے اس کے جسم کو آلائشوں سے پاک کرتی ہے۔ اس کی رکھشا کے لئے جان تک لڑا دینے کو تیار ہو جاتی ہے جب بچھڑ جاتی ہے۔ تو بچے کے پریم میں جس چاؤ سے گھر کو دوڑتی ہے۔ اس سے ہر ایک شخص اس کی بچے سے مترتا کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ پرماتما کی مترتا پرانی ماتر سے ایسی ہی ہے۔ گرمی کی تیز دھوپ سے منش۔ پشو۔ بنسپتی جل رہے ہوتے ہیں مصنوعی سادھنوں سے گرمی کے کوپ کو کم کرنے کے سارے یتن ناکام رہتے ہیں۔ پرماتما کی مترتا جوش میں آتی ہے۔ آکاش میں کالی گھٹائیں اٹھتی ہیں۔ اور برس کر گرمی کے کوپ کو دور کر کے ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے بنسپتی ہر دیوں کو شانت کر دیتی ہیں۔ ایسا جو ہم متر ہے۔ اسی سے کلیان کی آشا رکھی جا سکتی ہے۔ اور رکھنی چاہئے۔

پھر کہا کہ وہ سریشٹھ ہے۔ پرماتما کی مہانتا کو تمام آستک وادیوں نے مانا ہے یہ اور بات ہے۔ کہ ادہم بہت سمپردائیوں نے اس کے کئی گنوں کو اپنے منش معبودوں کے ماتحت رکھنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس کی سریشٹھتا میں انہوں نے بھی بٹا نہیں کیا۔ عیسائی ایشور کو سریشٹھ ہی مانتے ہیں۔ گو وہ عیسائی کہلانے والوں کو جنت دینے کے لئے استبداد بھت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ جو عیسائی ہو چکے ہیں۔ یا ہوں گے۔ ان سب کے گناہوں کے لئے عیسیٰ مسیح اپنی جان کا کفارہ دے گیا۔ لیکن یہ ان کی اگیانتا ہے۔ ایسا ہی دوسرے سمپردائیوں کی نسبت سمجھ لینا چاہئے۔ جب ایشور سریشٹھ ہے۔ سب سے سریشٹھ تو وہی کلیان کاری ہو سکتا ہے۔ اس کے اتیرکت کوئی اور نہیں۔

پھر ایشور کو نیائے کاری کہا گیا ہے۔ ارتھات اس کے گھر میں اندھیر کھاتہ نہیں۔ کہ گنہگار بخشے جائیں۔ اور بیگناہ مارے جائیں جب کسی راجہ یا مجسٹریٹ کی بڑائی اس کے انصاف پسند ہونے ہی میں ہے۔ تو ایشور کی شان ہی کیا ہو۔ اگر وہ نیائے کاری نہ ہو۔ جو لوگ اس خیال میں ہیں۔ کہ کیا ہوا ہمارے کرم اچھے نہیں۔ اپنے گورو کی سفارش ہمارا نستارا کرا دیگی۔ وہ دھوکے میں ہیں۔ وہ بھریں گے جو کریں گے۔ وہاں کوئی گورو کوئی پیر کوئی پیغمبر کام نہیں آ سکتا آخر انکے اپنے کام ہی کام آئیں گے۔ اور نظام بھی اسی طرح ہی چل سکتا ہے۔ جہاں نیائے ہے وہاں نظام نہیں رہ سکتا۔ وہاں آپا دھاپی ہوتی ہے۔ نیائے ہی سے کلیان ہو سکتا ہے۔ اور ایشور جو سب سے بڑا نیائے کاری ہے۔ وہی ہمارے لئے کلیان کاری ہے۔

منش کو ایشوریہ کی بڑی چاہ ہے۔ ایشوریہ کی تلاش میں وہ عمر گزار دیتا ہے اور کٹھن سے کٹھن پریشرم کرتا ہوا بھٹکتا پھرتا ہے۔ لیکن ملتا نہیں۔ اس لئے کہ وہ ان سے مانگتا ہے۔ جو آپ محتاج ہیں۔ مانگے اس سے جو ایشوریہ کا بھنڈار ہے۔ تو خالی نہ رہے کہا ہے۔ جتنے ایشوریہ ہیں سب ایشور کے ہیں اس لئے ایشوریہ سے کلیان چاہتے ہو۔ تو ایشور ہی تمہارا کلیان کریگا۔ اور کوئی نہیں۔ اسی پرکار وید نے بتایا۔ کہ وید وانی کا سوامی ارتھات گیان کا بھنڈار پرماتما ہے۔ جس طرح پرکاش تک

وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی سے پرکاشت
سوادھیائے کے ہندی میں اُتم گرنتھ

ویدک وِنے

قیمت بغیر جلد ۳ مجلد دو روپے

سار و ودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان شری پنڈت نارائن سوامی جی مہاراج اس پستک کے بارے میں لکھتے ہیں "شری پنڈت دیو شرما آچاریہ گوروکل کانگڑی رچت ابھیجیت ویدک کا آدی پانٹ میں نے پڑھا۔ پنڈت جی کی اچھا ہے کہ ورش کے ہر ایک دن کی ہر ایک پرتھک پرارتھنا وید منتروں کے آدھار پر تیار کر دیویں۔ پستک لکھنے اور اس کو شم رتوؤں کے لئے ہے۔ پرارتھنا کیسے ہی جو جو منتر چنے ہیں بہت بڑے اپیوگی ہیں۔ اور ان کے آدھار پر جو ولنے (پرارتھنا) لکھی ہوئی ہے ... اور مہر یہ اگرمی ہے پستک اپنے ڈھنگ کی نرالی ہے۔ اور ھک سے اور ھک نر ناریوں کو اس کا سوادھیائے اور اس کے انوکول آچرن کر کے لابھ اٹھانا چاہئے۔ پستک کی چھپائی، کاغذ تتھا ظاہری شکل و صورت سبھی اچھے ہیں" شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ شری یت گنگا پرساد جی ایم۔ اے چیف جج ٹیڑھی تتھا آریہ سماج کے انیک گنی مہانو بھاووں نے بھی اس پستک کی بڑی پرشنسا کی ہے ::

ترہمن کی گو

(لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ابھے ودیالنکار) برہمن کی گائے میں کیا جادو بھری شکتی ہوتی ہے۔ وہ اس پستک میں پاٹھک دیکھیں گے۔ اس پستک میں اتھرووید کے برہم گوی (۵-۱۸) سوکت کی ویاکھیا کی ہے۔ دیش کی ورتمان ستھتی میں اس سوکت کا سوادھیائے بڑا ہی لابھکاری ہوگا۔ شری سوامی سوتنترانند جی، شری ماں ولما ورساد رسانت و بیکرجی، شری پنڈت گنگا پرساد جی اپادھیائے ایم۔ اے آدی انیک مہانو بھاووں نے اس پستک کو سب کے لئے سوادھیائے یوگیہ بتایا ہے۔ شری پوجیہ مہاتما گاندھی جی نے اپنی جگت پر سدھ دھرم یدھ کی یاترا میں اس پستک کو پرارمبھ سے انت تک پڑھ کر بڑی پرشنسا کی تھی۔ صاف سندر چھپائی، اُتم کاغذ۔ شری پرش سب کے پڑھنے یوگیہ۔ قیمت لاگت ماتر صرف آٹھ آنے (۸/) ::

تیاگ کی بھاونا

لیکھک ویدپادھیائے شری یت دھرم دیو جی ودیا مارتنڈ ودیالنکار اس پستک میں رگ وید کے دسویں منڈل کے ۱۱۷ تتھا ۱۱ سوکتوں کی ویاکھیا کس یوگیتا سے کی ہے۔ اسے پاٹھک سویم پڑھ کر انوبھو کر سکتے ہیں۔ ان سوکتوں میں ویدک دھرم کے آدھار بھوت سدھانت تیاگ پوروک بھوگ کر [illegible] سندر تتھا ہر دیا اُتم روپ میں دستُت و وچن کیا گیا ہے۔ تیاگ سے منش کی آتمک تتھا سماجک اُنتی کس پرکار ہو سکتی ہے۔ یہ اس پستک سے جان سکتے ہیں۔ ایک سوار پر آپکار تتھا آتم بلیدان کی پرتھا کا سنچار کرنے والے ان سوکتوں کا سوادھیائے پرتیک ستری پرش کے لئے کتنا اپیوگی ہو سکتا ہے۔ اسے کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ صاف سندر چھپائی۔ اُتم کاغذ پر چھپی ہوئی پستک کی لاگت ماتر مولیہ ۸/

یوگیشور کرشن

شری سوامی کرشن کرتھا دکی ایک اُتم پستک

لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سیوک۔ شری کرشن کا گویا پورن لکھا ہوا یہ جیون چرتر ہے۔ ان کے جیون کی سمست گھٹناؤں کے ساتھ ہی ان کی نیتیوں پر بھی بھلی پرکار پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پنڈت جی کی بھاو کتا پورن لیکھنی سے لکھا ہوا یہ گرنتھ اپنے ڈھنگ کا ایک ہی ہے۔ سیجیو بھاشا اور رویہ بھاووں سے سوسجت۔ بڑھیا اینٹیک کاغذ (انڈین پریس میں چھپا ہوا) اُتم جلد۔ ستری پرش سبھی کے پڑھنے یوگیہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲/۸)

کلیان مارگ کا پتھک

(اُنہیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی)

شری سوامی شردھانند جی کی جیونی

چھپائی صفائی بڑھیا۔ اُتم جلد۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

بھارت ورش کا اتہاس

ان کی پرگتی اسی سے سپشٹ ہے کہ اس کا یہ تیسرا سنسکرن ہے۔ لیکھک آچاریہ رام دیو جی۔ مولیہ پرتھم بھاگ ۲/، دوتیہ بھاگ ۲/، ترتیہ بھاگ چھپ رہا ہے

سمپرنیہ سندیش

لیکھک شری یت ستیہ ورت جی سدھانت النکار۔ اس کے لیکھک شری سوامی شردھانند جی مہاراج "آج کل جتنی پستکیں اس وشے پر نکلی ہیں ان سب میں یہ بڑھیا ہے" (مادھری) مولیہ دو روپے ::

شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار

دوارا اپدیش کئے ہوئے

(University Lectures) ویدک سمبدھ رکھنے والے وشو ودیالیہ ویاکھیان

ہیں۔ جو وید پریمیوں کے لابھ ارتھ پستک اکار چھپوائے گئے ہیں ::

۱۔ شتپتھ میں ایک پنتھ قیمت ۱۲/ (۲) سوم ۱۲/ (۳) مرتیو سوکت ۱۲/

۴۔ برہم یگیہ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے سندھیا پر سنسکرت ویاکھیا کی ہے۔ قیمت ۱۲/

پتہ:۔ مینیجر پستک بھنڈار وبھاگ گوروکل کانگڑی (ضلع سہارنپور)

کس کو کیا ملا؟

وزیر اعظم کے اعلان کے مطابق مختلف صوبجات میں نشستوں کی تقسیم اس طرح ہوئی ہے :-

پنجاب - جنرل ۴۳ - سکھ ۳۲ - مسلمان ۸۶ - دیگر ۱۴ - کل ۱۷۵

بنگال - جنرل ۸۰ - مسلمان ۱۱۹ - تجارت ۱۹ - لیبر ۸ - دیگر ۲۴ - کل ۲۵۰

یو پی - جنرل ۱۳۲ - مسلمان ۶۶ - اچھوت ۱۲ - دیگر ۱۸ - کل ۲۲۸

بمبئی بغیر سندھ - جنرل ۱۰۹ - مسلمان ۳۰ - اچھوت ۱۰ - دیگر ۲۶ - کل ۱۷۵

بہار و اڑیسہ - جنرل ۹۹ - مسلمان ۴۲ - اچھوت وغیرہ ۱۵ - دیگر ۱۹ - کل ۱۷۵

صوبجات متوسط و برار - جنرل ۷۷ - مسلمان ۱۴ - اچھوت وغیرہ ۱۱ - دیگر ۱۰ - کل ۱۱۲

مدراس - جنرل ۱۳۴ - مسلمان ۲۹ - اچھوت ۱۸ - دیگر ۲۴ - کل ۲۰۵

آسام - جنرل ۴۴ - مسلمان ۳۵ - اچھوت وغیرہ ۱۳ - دیگر ۱۶ - کل ۱۰۸

سرحدی صوبہ - جنرل ۹ - مسلمان ۳۶ - سکھ ۳ - مالکان زمین ۲ - کل ۵۰ - (ہندو کا کہیں نام نہیں)

احرار اور روپیہ - مسلمانوں پر یہ خوب ظاہر ہو رہا ہے - کہ احرار اپنے حلوے مانڈے کے لئے نت نئی تحریکیں شروع کرتے رہتے ہیں - اس لئے انہوں نے روپیہ کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کا فیصلہ کیا ہے - چنانچہ "سیاست" لکھتا ہے - کہ امرتسر میں شیخ صادق حسین نے احراروں کو صاف کہہ دیا ہے - کہ یہ نہیں ہو سکتا - کہ آپ روپیہ جمع کریں - اور احراروں کے حوالے کر دیں - جبکہ تین لاکھ پہلے ہی بڑی بے دردی سے خورد برد کیا جا چکا ہے - اگر روپیہ کے متعلق ان پر اعتبار نہ کیا گیا - تو احراروں کو کیا ضرورت ہے - کہ مفت کی سر دردی سہیڑتے پھریں ::

تھانیداروں کے خلاف مقدمہ - گورداسپور ۱۷ اگست - تین سکھوں نے گورداسپور کے تین سب انسپکٹران پولیس کے خلاف حبس بے جا اقبالی بیان حاصل کرنے کے لئے اذیت پہنچانے کے الزام میں مقدمہ دائر کیا ہے - سردار بھاگ سنگھ وکیل سفائی مقدمہ سازش گورداسپور کی شہادت بطور گواہ استغاثہ ہو چکی ہے ::

سنسار کی گنتی

فرقہ دارانہ سمیا کا فیصلہ

جس کی انتظار تھی - فرقہ دارانہ سمیا کے متعلق وزیر اعظم کا وہ اعلان شائع ہو گیا جن لوگوں کا یہ خیال تھا - کہ وزیر اعظم کوئی ایسا راستہ ڈھونڈ نکالیں گے جس سے متعلقہ جماعتیں مطمئن ہو جائیں گی نہ غلط نکلا - اعلان کو پڑھ جاؤ - اس سے مختلف اس میں کچھ نہیں ملتا جس کی پہلے سے ہی توقع تھی - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ پنجاب کے متعلق وزیر اعظم نے فیصلہ کا ادھار بائبل کی اس آیت پر رکھا ہے کہ "مانگو تو پاؤ گے - کھٹکھٹاؤ گے - تو کھولا جائے گا"

مسلمانوں نے مانگا - اور خوب پایا - سکھوں نے کھٹکھٹایا - تو ان پر پورا نہیں - تو ادھورا کھولا گیا - ہندوؤں نے نہ مانگا نہ پایا - نہ کھٹکھٹایا - نہ ان پر کھولا گیا - بلکہ جہاں ان کی قوم اکثریت میں تھی - وہاں اقلیتوں کی حفاظت کے لئے ان کے حقوق کی کتر بیونت کی گئی - اور جہاں (پنجاب میں) وہ اقلیت میں تھے - وہاں اکثریت کے حقوق کی حفاظت کے لئے انہیں تعداد کے لحاظ سے بھی کم دیا گیا - موجودہ مردم شماری کی رو سے بھی جس کی صحت سے انکار کی بہت گنجائش ہے - پنجاب میں ہندوؤں کی تعداد ۲۹ فیصدی ہے - لیکن ملا نہیں ہے ۲۷ فیصدی مسلمان مذہبی اکثریت چاہتے تھے - وہ محفوظ کر دی گئی - سکھ تیس فیصدی چاہتے تھے - انہیں ۱۸ فیصدی دیا گیا - ہندو مگر دہی شاید ۲۷ فیصدی ہی غنیمت سمجھیں گے - لیکن سکھ جب دیکھتے ہیں - کہ یو - پی میں ۱۴ فیصدی مسلمانوں کو ۳۰ فیصدی کا حق دیا جا رہا ہے - تو وہ بجا طور پر کہہ سکتے ہیں - کہ کون سی وجہ ہے - جو ہمیں پنجاب میں ۱۳ فیصدی ہوتے ہوئے ۳۰ فیصدی کے مطالبہ میں غیر حق بجانب ٹھہرا سکتی ہے - لیکن وزیر اعظم کے انصاف میں یہی جائز سمجھا گیا ہے - کہ یو - پی میں ۱۴ فیصدی مسلمانوں کو تقریباً ۳۰ فیصدی ملے - اور پنجاب میں ۱۳ فیصدی سکھوں کے ۳۰ فیصدی کے مطالبہ کو رد کر دیا جائے اس لئے کہ مسلمانوں کی طرح سکھ کبھی نیلام پر چڑھے کو تیار نہیں ہوئے - اگر ہوتے تو عین اغلب ہے کہ ان کے متعلق فیصلہ مختلف ہوتا - پنجاب کے سکھ اس فیصلہ سے مطمئن نہ ہوں گے - گورو گرنتھ صاحب کے سامنے ان کی قسم اسے یقینی بات ٹھہراتی ہے - ہندو بول نہ سکیں - لیکن مطمئن ہونے کی نسبت ان کے غیر مطمئن ہونے کی بھاری وجہ موجود ہے - رہے مسلمان - انکو منہ مانگی مراد مل گئی ہے - تاہم عین ممکن ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں کی آواز کو بے اثر بنانے کے لئے وہ بھی بے اطمینانی کا شور مچانے لگ جائیں - لیکن "سول" ہے - کہ وہ لکھتا ہے - کہ تینوں جماعتوں کو اس فیصلہ سے مطمئن ہو جانا چاہئے - مسلمانوں کے لئے تو مطمئن ہونے کی وجہ ہے لیکن ہندو کیا اس لئے مطمئن ہو جائیں کہ دیکھ لو کیا - انہیں ۲۹ فیصدی ہونے ہوئے ۲۷ فیصدی ملا ہے - اور سکھ اس لئے - کہ وہ تیس مانگتے تھے - اور انہیں ۱۸ پر ٹال دیا گیا - "سول" کہتا ہے - کہ سکھوں کو تعداد کے لحاظ سے تقریباً ۵ فیصدی زیادہ ملا ہے - دو اقلیتوں میں سے جب ایک کو تعداد کے لحاظ سے ۵ فیصدی زیادہ مل رہا ہے - اور دوسری کو ۲ فیصدی کم - تو یہ سمجھنا مشکل ہے کہ "سول" کس منطق کی بنا پر ہندوؤں کو مطمئن ہونے کا مشورہ دینے میں حق بجانب ہو سکتا ہے - جبکہ سکھوں کو بھی اس فیصلہ کے خلاف شکایت ہے - پنجاب کی تینوں جماعتوں ہندو اور سکھ اور اکثریت مسلمان اس فیصلہ کا کس طرح خیر مقدم کرتے ہیں - یہ جلد انکے طرز عمل سے ظاہر ہو جائے گا - لیکن وزیر اعظم نے انہیں یہ سوچھا دیا ہے - کہ پنجاب کی حالت میں یہ فیصلہ شدہ امر ہے - اسمیں تبدیلی کی امید رکھنا فضول ہے - گویا جہاں تک برٹش گورنمنٹ کا تعلق ہے - وہ پنجاب میں مسلمانوں کی فرقہ وارانہ حکومت کو (settled Fact) فیصلہ شدہ قرار دے چکی ہے - اب اس سے پہلے اس میں تبدیلی تو ممکن نہیں - اب ہندوؤں اور سکھوں کے طرز عمل پر منحصر ہے - کہ وہ اس فیصلہ شدہ امر کو settled fact رہنے دیتے ہیں - یا اس فیصلہ کی غلطی کو گورنمنٹ پر واضح کر کے اسے غیر فیصلہ شدہ امر قرار دینے پر مائل کرتے ہیں - ہندوؤں اور سکھوں کا حق ہے کہ وہ اپنے حقوق کیلئے جدوجہد کریں مسلمانوں کا بھی حق ہے - کہ جو کچھ انہیں ملا ہے مضبوطی سے اسکے ساتھ چمٹے رہیں لیکن یہ سب کچھ بہتر ہو - کہ پنجاب کی بھلائی سے نہ ہو - بلکہ گورنمنٹ [illegible] اپنے حقوق کی حفاظت کے [illegible] کے ساتھ [illegible]

ملک معظم کا ہندوستان آنے کا خیال

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ وزیر اعظم اس خیال میں ہیں - کہ ۱۹۳۴ء میں ہندوستان کے نئے آئین کے افتتاح کی رسم ملک معظم کے مشہور ہاتھوں سے ہندوستان میں ادا کرائی جائے - بظاہر اس کی کوئی امید نظر نہیں آتی - لیکن اگر اس قیاس آرائی کو عملی جامہ پہنایا جا سکے - اور ملک معظم ہندوستان آنا منظور کر لیں - تو ہندوستان ان کا شاہانہ استقبال کرنے کو تیار ہے - لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے - کہ ملک اور کانگرس کو اس قابل بنایا جائے - کہ وہ جاری ہونے والے آئین کو منظور کر سکیں ::

ریاست الور کو جتھے - "الامان" لکھتا ہے - کہ ریاست الور میں مسلم جتھے بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے - پہلے جتھے میں پٹھان ہونگے ::

گوروکل کے آچاریہ نے گاڑی کو روکا - ہنوار - ۱۳ اگست - لاہور ڈیرہ دون ایکسپریس کھچا کھچ بھری ہوئی تھی - ۱۳۵ اشخاص کے کمرہ میں ۸۰ مسافر بیٹھے تھے - دم گھٹا جاتا تھا - اس پر پنڈت دیو شرما پرنسپل گوروکل کانگڑی نے جو اس گاڑی میں سفر کر رہے تھے - سہارنپور کے نزدیک زنجیر کھینچ کر گاڑی ٹھہرا لی - جس کا ڈبہ جلا دی گئی - تو آپ نے پھر اسے کھڑا کر لیا - اس پر ایک کانسٹیبل نے انہیں زیر حراست کر لیا - جب گاڑی لکسر پہنچی - تو پنڈت جی کا نام و پتہ لکھ کر انہیں آگے جانے کی اجازت دے دی ::

مقدمہ سازش میرٹھ کی سماعت ختم - میرٹھ - ۱۶ اگست - مقدمہ سازش میرٹھ میں فریقین کے وکلاء کی بحث بھی ہو لی - اسیسروں نے بھی اپنی رائے دے دی - اب صرف فیصلہ سنایا جانا باقی ہے - جو غالباً دسمبر کو سنا دیا جائے گا - ۴ اسیسروں نے چند ایک ملزموں کو قصور وار ٹھہرایا - بعض ملزموں کو ہم میں سے تین اسیسروں نے بے گناہ قرار دیا - پانچویں اسیسر نے اپنی رائے کا اظہار کیا - کہ تمام ملزمان تھوڑے بہت قصور وار ہیں - لیکن دفعہ ۱۲۱ الف ان پر عائد نہیں ہوتی ::

ہندوستان میں روسی تیل - بمبئی - ۱۶ اگست - پچھلے سال روسی ایجنٹ اپنے ملک کے تیل کو ہندوستان میں بھیجنے کا انتظام کر گیا تھا - اب

معلوم ہوا ہے۔ کہ تیل آ گیا ہے۔ اس سے انگریزی اور امریکن کمپنیوں کو تشویش ہو رہی ہے۔

امریکہ میں بائیکاٹ کی تحریک۔ نیویارک ۱۵ راگست ... انوار کہ آئرش کنونشن کے ایک اجلاس میں پاس کیا گیا۔ کہ آئرش جہاں بھی ہوں۔ برطانوی مال کا بائیکاٹ کریں ❖

کانگرسی لیڈر کیا کہتا ہے؟ مدراس ۱۶ راگست۔ وزیر اعظم کے فیصلہ کے متعلق مشہور کانگرسی لیڈر راجگوپال آچاریہ کہتے ہیں۔ کہ یہ کوئی فیصلہ نہیں۔ یہ تو محض کانسٹی ٹیوشن کے متعلق گورنمنٹ کی تجاویز کا حصہ ہے۔ اور اس کا پہلے اعلان اس لئے ہوا ہے۔ کہ اہم آئینی مسئلہ سے پبلک کی توجہ ہٹ جائے ❖

کانگرس کو پیشکش۔ ہندوستان کے لوگ یہ سمجھے ہوئے ہیں۔ کہ آئین سازی میں مہاتما گاندھی اور کانگرس کو الگ رہنے دیا جائے گا۔ لیکن لنڈن کی ایک چٹھی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں اس قسم کا کوئی خیال نہیں۔ بلکہ یہ خیال ہے۔ کہ اگر کانگرس گول میز کانفرنس میں شرکت منظور کرے۔ تو تیسری گول میز کانفرنس کی جا۔ اور نشستیں اس کے لئے مخصوص کی جائیں۔

چلتی ٹرین میں ڈاکہ۔ ڈھاکہ ۱۵ راگست ... کے نزدیک چلتی ٹرین میں دلیرانہ ڈاکہ ڈالا گیا۔ ڈاکوؤں نے ایک مسافر سے پستول دکھا کر آٹھ ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ اور فرار ہو گئے۔ مسافر سونا وغیرہ فروخت کر کے واپس گھر جا رہا تھا ❖

بھوت نکالتے نکالتے مار ڈالا۔ بمبئی ۱۵ راگست۔ ایک ہندو نوجوان نے اپنی بہن کا بھوت نکالنے کے لئے اُسے اس قدر پیٹا۔ کہ وہ بے ہوش ہو گئی۔ اُسے ہسپتال میں لے جایا گیا۔ جہاں اُس کی موت ہو گئی۔ جہالت کا خوفناک کرشمہ!

سیاسی قیدی انڈیمان کو۔ کلکتہ ۱۵ راگست۔ تقریباً ۲۵ سیاسی قیدی جن میں چٹاگانگ کے اسلحہ خانہ پر چھاپہ مارنے والے اسیر شامل ہیں۔ انڈیمان بھیجے گئے ہیں۔ رشتہ داروں کو ملاقات کی اجازت دی گئی ❖

بیوی نے خاوند کو قتل کر دیا۔ ناگپور ۱۵ راگست۔ ایک مسلمان عورت اپنے خاوند کے قتل کے الزام میں گرفتار کی گئی۔ اس کا بیان ہے۔ کہ میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے اُسے قتل کر دیا۔

جنوبی امریکہ میں ویدانتی مشنری۔ کلکتہ ۱۵ راگست ... ارجن ٹائن کے لوگوں کی دعوت پر رام کرشن مشن کے ایک سوامی ویدانت کے پرچار کے لئے جنوبی امریکہ جا رہے ہیں ❖

میونسپل کمیٹیوں میں مخلوط انتخاب۔ کلکتہ ۱۵ راگست۔ بنگال لیجسلیٹو کونسل میں وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کی اس تجویز پر ہمدردانہ غور کیا گیا۔ کہ میونسپلٹیوں میں آبادی کی تناسب سے نشستیں مخصوص کر کے مخلوط انتخاب کا اصول رائج کیا جائے۔ جداگانہ انتخاب کے زبردست حامی مسٹر فضل الحق نے بھی اس کی تائید کی ❖

موٹر کار کا نمبر ہندی میں کیوں؟ کانشی ۱۵ راگست۔ مسٹر شیو پرشاد گپتا مشہور کانگرسی لیڈر کے خلاف پولیس نے اس بنا پر مقدمہ چلایا۔ کہ اپنی موٹر کار کا نمبر ہندی میں کیوں لکھا۔ مسٹر شیو پرشاد نے عدالت میں بیان کیا۔ کہ ایسا کوئی قانون نہیں۔ کہ نمبر حروف انگریزی میں ہی ہو ❖

عبدالرشید کو پھانسی۔ پشاور ۱۳ راگست۔ کپتان کولڈ سٹریم کے قاتل اشتہار کے عبدالرشید کی سزائے پھانسی کی عدالت عالیہ سے تصدیق ہو گئی۔ اُسے ۱۹ راگست کو سنٹرل جیل پشاور میں پھانسی پر چڑھایا جانے والا تھا ❖

مسلمانوں کے تین ایمان "رسول" کے نامہ نگار نے مسلمانوں کے تین ایمان بتلائے ہیں۔
۱۔ ڈاکٹر کٹ الکین کا نام نہ لینا ❖
۲۔ آئینی طریق ۳۔ انگریز مسلم اتحاد پر ایمان لانا کل مسلمانوں کے متعلق شاید یہ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ قادیانی ان تینوں باتوں کو ایمان کا درجہ دیتے ہیں ❖

۴۲ میں اُن کے مطالبہ سے بھی زیادہ دے دیا گیا ہے ❖

پرتاپ: — فرقہ دارانہ فیصلہ کی صورت میں متحدہ ہندوستان کا خیال خواب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اب ایک ہندوستان نہیں۔ کئی ہندوستان ہوں گے ❖

کمیونل اوارڈ — کون کیا کہتا ہے؟

ڈاکٹر نارنگ وزیر لوکل سلف گورنمنٹ:۔ ہمیشہ جداگانہ انتخاب کے ساتھ اصلاحات کو میں دودھ کا پیالہ سمجھتا رہا ہوں۔ جس میں زہر ملا ہوا ہو۔ جداگانہ انتخاب کے جاری رکھنے سے پیالہ کو وسیع کر دیا گیا ہے۔ اور اسی نسبت سے اس میں زہر بڑھا دی گئی ہے۔

ڈاکٹر کچلو۔ یہ قوم پرستی کی اصلیت کے خلاف ہے۔ اور جس کے لئے کانگرس لڑ رہی ہے۔ اس کی جڑ پر کلہاڑا ہے ❖

سردار بہادر مہتاب سنگھ۔ اس سے سکھوں کے دل میں لازمی طور پر تلخی پیدا ہوگی ❖

راجہ نریندر ناتھ۔ پنجاب کے ہندوؤں کے لئے بہت خراب ہے۔ ہندوؤں کو تعداد کی بنا پر جو ملنا چاہیئے تھا۔ اس سے بھی کم دیا گیا ہے۔

مسٹر پی۔ داس۔ عورتوں کے انتخاب کے متعلق بُری قسم کی زہر شروع کی گئی ہے ❖

سردار سنت سنگھ۔ سکھ اسے کسی بھی حالت میں منظور نہیں کر سکتے۔ اسے منظور کرنا ناممکن ہے ❖

گیانی شیر سنگھ۔ سکھوں کو اسمبلی سے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ سردار جوگندر سنگھ وزارت سے استعفے دے دیں ❖

مسٹر غزنوی۔ اوارڈ کی جانچ پڑتال سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یورپینوں۔ ہندوستانی عیسائیوں۔ اینگلو انڈینوں کو جو کچھ مل گیا ہے۔ جو اقلیتوں کے معاہدہ کے ماتحت وہ چاہتے تھے۔ لیکن مسلمان ہی ہیں۔ معاہدہ کے ماتحت جن کے مطالبات بالکل نظرانداز کر دیئے گئے ہیں ❖

امرت بازار پترکا۔ اس حل سے ہندوستانی قوم پرستی کی ترقی کئی سال پیچھے جا پڑی ہے۔

لیڈر۔ اگر گورنمنٹ کے دل میں یہ خیال ہے۔ کہ آنے والی اصلاحات ضرور ناکام ہوں تو وہ اس سے بہتر اعلان نہ کر سکتی تھی ❖

مسلمان۔ جس طریقہ سے صوبجاتی لیجسلیچرز کی نشستیں تقسیم کی گئی ہیں۔ مسلمان اس سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اگر مخلوط انتخاب رکھا جاتا۔ تو بنگال اور پنجاب کے مسلمانوں کو اپنی اپنی کونسلوں میں اکثریت حاصل کرنے کا موقعہ حاصل ہوتا۔ لیکن اب ان کے خلاف آئینی طور پر اکثریت کے دروازے بند کئے جا رہے ہیں ❖

سردار امر سنگھ۔ وزیر اعظم کا کمیونل اوارڈ جمہوریت کی نفی ہے۔ میرے خیال میں یہ اوارڈ سکھوں کو اس امداد کی سزا ہے۔ جو انہوں نے ۱۸۵۷ء کے غدر اور دوسرے موقعوں پر دی۔ سکھوں اور ہندوؤں کو بالکل فرقہ پرست مسلمانوں کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ہے +

سردار نہال سنگھ۔ وہ معاہدہ جس میں سکھ شامل نہ تھے۔ اوارڈ نہیں کہلا سکتا۔ اور سکھوں پر کسی طرح عائد نہیں ہو سکتا ❖

رائے بہادر بخشی سوہن لال۔ اوارڈ غیر جانبدارانہ فیصلہ نہیں۔ بلکہ ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف مسلمانوں کے حق میں یکطرفہ ڈگری ہے۔ بہتر ہوتا۔ کہ اصلاحات جاری ہی نہ کی جائیں۔ اور پنجاب میں برٹش رول جاری رہتا ❖

مسٹر بی۔ آر۔ پوری۔ فرقہ دارانہ تلخی کو اوارڈ پختہ بنیاد پر قائم کرتا ہے۔ جسے اب آئینی منظوری حاصل ہو گئی ہے ❖

رائے بہادر درگا داس۔ اوارڈ کی سب سے بڑی غلطی جداگانہ انتخاب کا قائم رکھنا ہے۔ جداگانہ انتخاب کے ماتحت کبھی جماعت کو کم و بیش نشستیں ملنے کی کوئی پرواہ نہ کی جاتی ❖

ملک محمد امین۔ اوارڈ میں مخلوط انتخاب سے انکار بدقسمتی ہے۔ طاقت کی کنجی یورپین بلاک کے ہاتھ میں رہے گی۔ اور جس طرح وہ چاہیں گے۔ ویسے ہی فیصلے ہوں گے۔ ہندوستانی قوم پرستی کے ہر ایک خیرخواہ کو اسے نامنظور کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ملک کے بہترین مفاد کے منافی ہے۔

گیانی گورمکھ سنگھ۔ مجھے توقع ہے۔ کہ سکھ جنگی کونسل موثر پروگرام مرتب کرے گی۔ اور سکھ فرقہ دارانہ راج قبول نہ کریں گے ❖

گیانی شیر سنگھ۔ یہ صاف الفاظ میں ۵۲ فیصدی نیابت دے کر پنجاب میں خالص مسلم راج قائم کرتا ہے۔ یہ وزیر اعظم کا فیصلہ نہیں۔ سکھوں کی پولٹیکل موت کا بگل ہے۔ جو داؤننگ سٹریٹ ہال کی اونچی حویلی سے بجایا گیا ہے ❖

سردار جوگندر سنگھ اور سات متقدر سکھ لیڈران کا اعلان:۔ ملک معظم کی گورنمنٹ کے فیصلے برٹش گورنمنٹ کے انصاف پسند معقولیت سے سکھوں کا اعتماد اُٹھ گیا ہے۔ مسلمانوں کو پنجاب میں

پرکاش لاہور

۶ بھادوں سمت ۱۹۸۹

اتنی جلدی بھول گئے؟

آچاریہ رام دیو جی آریہ سماج کے مسلمہ لیڈر رہیں۔ صرف پنجاب کے نہیں۔ بھارت بھر کے۔ یہ سیتھتا اُنہوں نے نیچے نیاگ اور آریہ سماج کی سیوا سے حاصل کی ہے۔ اُنہیں مفت میں نہیں مل گئی۔ زمانہ طالب علمی سے نکل کر وہ اُمید والے آریہ سماج کی سیوا میں لگ گئے اور تیاگ، بھاونا سے لگ گئے۔ مہاتما منشی رام جی نے گورو کل سٹھاپت کیا۔ تو آپ ہی مہاتما جی کے سہیوگ سے ایک ایسی سکیم کو شواس کی پاتر بنا دیا۔ جس پر کوئی شخص وشواس کرنے کو تیار نہ تھا۔ مہاتما جی سنیاس آشرم میں داخل ہو گئے۔ تو گورو کل کا بھار آچاریہ رام دیو جی کے کندھوں پر آن پڑا۔ اور جس کامیابی سے آریہ سماج کی اس لاڈلی سنستھا کو آچاریہ رام دیو جی نے چلایا۔ وہ ان کا ہی حصہ تھا۔ ہر ایک کو اس قسم کی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ آپ کی سیوائیں گورو کل تک ہی محدود نہیں۔ پرچار کے میدان کے وہ اُجھنت شہسوار رہے۔ آپ کی ویاکھیان شیلی پر لوگ لٹو تھے جس اُتسو پر آچاریہ رام دیو جی پہنچ جاتے۔ اس کی سپھلتا سندیہ سے بالاتر ہو جاتی۔ وہ سماج اپنے کو دھنیہ سمجھتے تھے جن کے جلسوں پر آچاریہ رام دیو جی پہنچ جاتے تھے۔ پھر صرف بولنا ہی نہ جانتے تھے۔ آپ کی وانی میں بل بھی تھا۔ گورو کل کا لاکھوں کا خرچ آپ کی وانی کے بل دوارا ہی چلتا تھا۔ جہاں جاتے۔ ہزاروں ہی گورو کل کے لیئے اکٹھے کر کے لاتے۔ کلکتہ گئے۔ وہاں سے ہزاروں لائے۔ برما گئے۔ ایک ہی دانی ڈاکٹر جیون سے تینتیس ہزار کا پیدا کر لیا۔ برٹش مشرقی افریقہ میں گئے۔ تو ایک لاکھ روپیہ لا لئے۔ غرضیکہ آپ کی آواز جہاں گونجتی۔ اثر پیدا کرتی۔

آریہ سماج کی براہِ راست اور گورو کل دوارا نرنتر ۲۵ سال سے اُوپر سیوا کرنے کے بعد آپ راج نیتک کشیتر میں اُترے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس حکم کی خلاف ورزی ہیں کہ وہ لاہور کی حدود سے بلا اجازت باہر نہ جائیں۔ امرتسر میں پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت کے لیئے جاتے ہوئے آپ گرفتار کر لئے گئے۔ اور عدالت سے پورے دو سال کے لیئے جیل میں ڈال دیئے گئے۔

آچاریہ رام دیو کی سزا یابی غیر متوقع نہ تھی۔ حکم کی خلاف ورزی کا نتیجہ Conviction لازمی تھا۔ یہ اور بات ہے کہ سزا غیر متوقع ہو۔ کیونکہ جب پنڈت مدن موہن مالوی جی کو اس قسم کے حکم کی خلاف ورزی کے لیئے صرف چند یوم زیرِ حراست رکھ کر چھوڑا جا سکتا ہے تو آچاریہ رام دیو جی کو اسی قسم کے جرم کے لیئے دو سال کی سزا سخت کیسے دی جا سکتی ہے۔ سزا کے قائم رہنے کا بہت ہی کم امکان تھا۔ اگر معاملہ کو ہائی کورٹ تک لے جایا جاتا۔ جب پراونشل کانفرنس کی عملی طور پر صدارت کرنے کے جرم میں سردار پرتاپ سنگھ کو عدالت ماتحت نے پانچ سال کی سزا دی۔ اور ہائیکورٹ میں جا کر وہ ایک سال رہ گئی۔ تو آچاریہ رام دیو جی کی سزا کا بھی پورے دو سال سے بہت کم ہو جانا عین ممکن تھا۔ لیکن آچاریہ رام دیو جی اپیلیں کرنے اور مقدمے لڑنے کے لیئے سول نافرمانی کے میدان میں داخل نہ ہوئے تھے۔ جو ایسے سہاروں کے بھاوے ہی اُنہوں نے اس پُرخار وادی میں قدم رکھا تھا۔

ان حالات میں آچاریہ رام دیو جی قید ہو گئے۔ سو اس کے متعلق ہمیں کوئی شکایت نہیں۔ شکایت سزا کی سختی اور اس سے بھی زیادہ اُن کی پوزیشن کے مطابق اُن سے جیل میں سلوک نہ کیئے جانے کے متعلق ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ وہ خراب صحت کے ساتھ جیل میں گئے۔ اور وہ خراب صحت جیل کے وایومنڈل میں دن بدن اور بھی خراب ہوتی جا رہی ہے۔

لیکن آج کی صحبت میں ہماری شکایت

کرشن

جاتیوں کے اتہاس ویر بناتے ہیں۔ جن جاتیوں نے ویر پیدا نہیں کیئے۔ اُن کے اتہاس بھی نہیں بنے۔ جن کے اتہاس نہیں۔ انہیں جینے کا ادھیکار ہی کیا ہو سکتا ہے۔ ایسی جاتیاں مرنے کے لیئے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ اور جلد یا بدیر صفحۂ ہستی سے اُٹھ جاتی ہیں۔ چنانچہ تاریخ کو اُٹھا کر دیکھو۔ کئی جاتیوں کے نام پاؤ گے۔ جن کا روئے زمین پر آج نام و نشان بھی نہیں۔ علاوہ ازیں کئی ایسی جاتیاں ہو کر ختم ہو گئیں۔ جنہیں اتہاس نے کبھی اپنے صفحوں پر جگہ دینے کی عزت کے قابل نہ سمجھا۔

آریہ جاتی دنیا کی قدیم ترین جاتیوں میں سے ہے۔ جاتیوں میں سے کیا۔ قدیم ترین جاتی ہے۔ آج جن حالات میں سے یہ گزر رہی ہے۔ وہ نہ صرف حوصلہ افزا ہی نہیں۔ بلکہ سخت حوصلہ شکن ہیں۔ تاہم یہ جاتی جیتی ہے۔ اور غیر حیران ہو کر پوچھتے ہیں۔ کہ یہ کس طرح جیتی ہے۔ آریہ جاتی کو اگر کسی چیز نے زندہ رکھا ہوا ہے۔ تو وہ اس کا اتہاس ہے۔ سنسکرتی ہے۔ روایات ہیں۔ اور ان سے بڑھ کر اس اتہاس۔ سنسکرتی اور روایات کو بنانے والے اس کے ویر ہیں۔ کسی جاتی کی زندگی کا انحصار اس بات پر ہے۔ کہ اس نے کتنے اور کس درجہ کے ویر پیدا کیئے۔ اس نقطۂ نظر سے اگر آریہ جاتی کو دیکھا جائے۔ تو یہ جاتی اس گئے گزرے زمانے میں بھی سب جاتیوں میں سربلند ہے۔ اس نے ویروں کی تعداد ہی حیرت انگیز طور پر زیادہ پیدا نہیں کی۔ بلکہ اس کے ویروں کا درجہ بھی بہت بلند رہا ہے۔ اپنی جاتی میں تو ویر پوجے ہی جاتے ہیں۔ لیکن یہ فخر آریہ جاتی کو ہی ہے۔ کہ اس کے ویر اپنی جاتی سے باہر بھی پوجے جاتے ہیں۔ اور اسی عقیدت سے پوجے جاتے ہیں جس عقیدت سے وہ اپنی جاتی میں پوجے جاتے ہیں۔

موجودہ زمانہ کی قابلِ فخر مثالیں دیانند اور گاندھی ہیں۔ اگر دھارک جگت میں دیانند کو پوجا جاتا ہے۔ تو راج نیتک دنیا گاندھی کے نام کی مالا جپتی ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ آریہ جاتی نے یہی دو ویر پیدا کیئے۔ اور اس زمانہ میں کیئے۔ ویروں کے لحاظ سے آریہ جاتی کا اتہاس بہت شاندار ہے۔ چنانچہ جس ویر کا جنم دن بھارت ورش کے اس سرے سے اُس سرے تک آج منایا جا رہا ہے۔ وہ آریہ جاتی میں ہی نہیں۔ پانچ ہزار سال گزر جانے کے باوجود بھی دنیا بھر میں پوجا جاتا ہے۔ ہماری مراد کرشن سے ہے۔ کرشن کی عظمت کا راز اس کے کرتویہ پالن اور نشکام سیوا کی شکشا میں پوشیدہ ہے۔ گورووں، سمبندھیوں اور بہتی نوعِ انسان کی تباہی کا منظر آنکھوں کے سامنے آنے پر ویر ارجن اپنا گانڈیو دھنش اُتار کر پھینک دیتا ہے اور یہ کہہ کر لڑائی سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے کہ دنیا کی سلطنت یا شکتی میں منقطع کرنا منظور ہے۔ لیکن اس کے لیئے اتنے انسانوں کی جان لینا منظور نہیں۔ اس سمیہ کرشن ہی تھے کہ ارجن کو اس کے کرتویہ کی یاد دلا کر میدانِ جنگ میں اُترنے کے لیئے پھر سے تیار کر دیا۔

کرشن کی گیتا ایک عدیم المثال پستک ہے۔ یہ اتنی مقبولِ عام ہے۔ کہ بغیر کسی قسم کی سرپرستی کے دنیا کی قریباً ہر زبان میں ملتی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کے لوگ اسے شردھا سے پڑھتے ہیں۔ یہ زندگی کے اتنے گوڑھ رازوں کی کتاب ہے۔ کہ سینکڑوں قابل مترجم گیتا کے وسیع سمندر میں غوطہ زن ہو لیئے لیکن کوئی اس کی تہ کو نہ پا سکا۔ اس پستک کا مول منتر کیا ہے؟ نشکام کرم۔ کرم کریں لیکن اس کا پھل نہ چاہیں۔ جب پھل پھل داتا ایشور نے دینا ہے۔ تو پھل کے لیئے وِیاکل ہونے کی کیا ضرورت؟

کرشن کا جیون ایک آدرش جیون ہے۔ جس کا انوسرن کر کے منش اپنے جیون کو سپھل کر سکتا ہے۔ کرشن کو رشی دیانند نے جیون مکت مانا ہے۔ جیون مکت کا جیون کیسا پوتر ہونا چاہیئے۔ اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ جو خود اس کے اس روپ کو جس میں اس کے بھگت اسے پیش کرتے ہیں۔ وہ کرشن کو اپنے اپنے روپ میں دیکھتے ہیں۔ وید پچاری کرشن کو ودوان آچاریہ دیکھتا ہے۔ چور اُسے ماکھن چُرانے کے روپ میں یاد کرتا ہے۔ پرنتو یہ سب دھقونوں کی باتیں ہیں۔ یہ جھوٹی بھگتی ہے۔ اس سے نقصان تو کیا۔ ہانی ہوتی ہے۔

آؤ۔ آج کرشن جنم اشٹمی کے دن اس کے پوتر اور سواستھ روپ کا چنتن کریں۔ اور سچے دیش بھگت۔ پورن برہمچاری۔ راج نیتی کے ماہر کرتویہ پالن کرنے والے اور پھل پرماتما پر چھوڑنے والے کے روپ میں اس کا چنتن کر کے اس کے جیون کو اپنے جیون میں انکت کرنے والے بنیں۔ یہی کرشن کا جنم دن منانا ہے۔ یہی کرشن کی سچی بھگتی ہے۔

اتنی گورمنٹ سے نہیں۔ جتنی آریہ سماجیوں سے ہے۔ سیوا اپنے لیڈر کو اتنی جلدی بھول گئیں۔ وہ آچاریہ رام دیو جن کو گرکل گوروکل کانگڑی۔ آریہ سماج لاہور اور دوسری ٹری سماجوں کے اتسو پنڈالوں میں آریوں کی آنکھیں ڈھونڈھتی تھکتی نہ تھیں۔ اور جن کے دیاکھیانوں کو سننے کے لئے لوگ ٹوٹ کر پڑتے تھے۔ آج ایسے غیر ہو گئے۔ کہ کبھی آریہ سماج کو ان کی کوئی چنتا نہیں ہوئی۔ تو آچاریہ جی کی دھرم پتنی کو گورمنٹ کی توجہ ان کی صحت کی طرف دلانے کی ضرورت کیوں پڑتی۔ بیشتر اس کے کہ وہ گورمنٹ سے ان کی صحت کی طرف توجہ دینے کے لئے درخواست کرتیں۔ پنجاب کی پانچ سو اور ہندوستان بھر کی دو ہزار کے قریب آریہ سماجوں کی طرف سے گورمنٹ کی توجہ آچاریہ جی کی صحت اور پوزیشن کی طرف دلائی جا چکی ہوتی۔ لیکن آچاریہ رام دیو جی کو دو ماہ جیل گئے ہو گئے۔ جیل میں ان کی دن بدن گرتی ہوئی صحت کا ذکر اخباروں میں ہوا۔ پر کسی سماج کی توجہ اس طرف نہ گئی۔ کہ گورمنٹ کا دھیان اپنے لیڈر کی صحت کی طرف دلائے۔ لے دے کر اس وقت تک صرف ایک آریہ سماج کمالیہ نے ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ باقی سب سماجیں خاموش ہیں۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو آریہ سماج کے کاز کے لئے جیل نہیں گئے۔ لیکن یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ وہ کسی اخلاقی گناہ کے لئے بھی قید نہیں ہوئے۔ جس کے لئے آریہ سماج کے شرمندہ ہونے کی کوئی وجہ ہو۔ وہ دیش سیوا کے اپرادھ میں قید ہوئے ہیں۔ دیش سیوا کے طریقوں سے آریہ سماجیوں کو اختلاف کا حق ہے۔ اور اس لئے جو آریہ سماجی ستیاگرہ کے طریق کو ناپسند کرتے ہیں۔ ان کو ادھیکار ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی کی سزایابی کے خلاف پروٹسٹ نہ کریں۔ لیکن یہ ناگوار گذرتا ہے۔ کہ اپنے لیڈر کے جیل جانے پر انہیں اس طرح بھلا دیا جائے۔ گویا انہیں جانتے ہی نہیں۔

مہاتما منشی رام جی بھی جیل گئے تھے اور آریہ سماج کے کاز کے لئے نہیں گئے تھے۔ اکالی تحریک ستیاگرہ کے سلسلہ میں گئے تھے۔ لیکن آریہ سماج کی خاموشی کا یہ عالم آچاریہ رام دیو جی کے قید ہونے کی حالت میں ہی دیکھا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں نے موت کی سی خاموشی اختیار کر لی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ کئی آریہ سماجی اصولاً اور کئی خوف کے مارے سزایابی کے خلاف آواز نہ اٹھانا چاہتے ہوں۔ لیکن سزا کی سختی اور پوزیشن کے مطابق سلوک نہ کئے جانے کے خلاف پروٹسٹ کرنا تو کوئی اصول کی مخالفت کی بات ہے اور نہ خوف کی۔ جہاں تک آچاریہ رام دیو جی کا اپنا

تعلق ہے۔ وہ بی کلاس میں رہیں یا اے کلاس میں۔ انہیں اس امر کی کوئی پرواہ نہیں۔ وہ اے کلاس میں رہنے کے لئے جیل نہیں گئے۔ وہ تو دیش سیوا کے سچے اور عملی جذبہ سے متاثر ہو کر گئے ہیں۔ لیکن آریہ سماجی سوچیں۔ کہ ان کے لیڈر کے بی کلاس میں رکھے جانے پر دنیا کی نگاہوں میں آریہ سماج کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے؟

پنجاب میں احمدی جماعت آریہ سماج کے مقابلہ پر کیا بلحاظ تعداد اور کیا بلحاظ وسعت کام ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ کلپنا کرو۔ اس جماعت کا کوئی لیڈر دیش سیوا کے سلسلہ میں قید ہوتا ہے۔ اور اسے بی کلاس ملتی ہے۔ اور پھر بتاؤ۔ کہ کیا احمدی جماعت خاموش ہو کر بیٹھ رہے گی؟ احمدی خاموش رہیں گے یہ کسی کے سان گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ وہ کس قسم کی زوردار ایجی ٹیشن کریں گے؟ اس کا نمونہ وہ ایجی ٹیشن ہے۔ جو انہوں نے جسٹس دلیپ سنگھ کی عدالت سے مہاشہ راجپال کی رہائی کے معاملہ میں کی تھی اور جس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ ان کی اس ایجی ٹیشن کو شانت کرنے کے لئے گورمنٹ کو مسلمانوں کے مطالبہ کو تسلیم کرنا پڑا۔ اور بسرعت تمام ان کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے قانون پاس کرایا گیا۔

آچاریہ رام دیو جی کے معاملہ میں تو کسی بھاری ایجی ٹیشن کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ معاملہ اتنا اہم ہے۔ کہ اس کی طرف صرف گورمنٹ کی توجہ دلائے جانے کی ضرورت ہے۔ اگر شریمتی چندراوتی ایم۔ اے کی پوزیشن کی طرف توجہ دلائے جانے پر سرہیلی کی گورمنٹ ان کی سی کلاس کو اے کلاس میں بدل سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ سر مونٹ مورنسی کی گورمنٹ کی توجہ آچاریہ رام دیو جی کی پوزیشن اور صحت کی طرف دلائی جائے۔ تو وہ انہیں اے کلاس میں تبدیل نہ کر دیتے۔ یا اگر سردار سکندر حیات خان کی گورمنٹ کی توجہ اس معاملہ کی طرف دلائی جائے۔ تو وہ انہیں بی سے اے کلاس میں تبدیل نہ کر دیتی۔ ضرورت ہے محض توجہ دلانے کی۔ اور توجہ دلائی آریہ سماجوں کی طرف سے جا سکتی ہے۔ لیکن آریہ سماجی تو گورمنٹ سے بھی بڑھ کر اپنے آچاریہ کو بھول گئے۔ پھر اس کے لئے گورمنٹ اتنی قصوروار نہیں۔ جتنے آریہ سماجی۔ گورمنٹ پر کوئی دوش آ سکتا ہے۔ تو یہ۔ کہ اس نے اس معاملہ کی طرف وہ توجہ نہیں دی۔ جس کا یہ مستحق تھا۔ لیکن آریہ سماج پر تو کرتگھنتا کا دوش آتا ہے۔ شروع میں آریہ سماجیوں کی خاموشی ان کی قوت برداشت کی دلیل تھی۔ اور اگر گورمنٹ خود بخود متوجہ ہو جاتی۔ تو آریہ سماجیوں کے بولنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اب جبکہ جو خبریں چھپی ہیں۔ ان کے مطابق آچاریہ جی کی صحت ۴

۴ دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ اور ان سے جیل میں وہ سلوک نہیں کیا جا رہا ہے۔ جو پرنسپل رام دیو جی کی علمیت اور بزرگی کے سچے ورکر، آریہ سماج جیسی شاندار سوسائٹی کے لیڈر سے کیا جانا چاہئے۔ تو آریہ سماج کی مہر خاموشی ٹوٹنی چاہئے۔ اور سردار سکندر حیات خان کی گورمنٹ کی آریہ سماج کی اس امانت کی حفاظت اور اس کی پوزیشن کے مطابق اس سے سلوک کئے جانے کے احکام جاری کرنے کی طرف توجہ دلانی چاہئے۔ اگر آریہ سماج خاموش رہا۔ اور اپنے لیڈر کو اس نے محض اس عذر پر کہ وہ دیش سیوا کے جرم میں جیل گئے ہیں۔ بھلا دیا۔ تو آریہ سماج اس قسم کی کرتگھنتا کا مرتکب ہو گا۔ جس کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے کوئی پرائشچت کارگر نہ ہو گا۔

رائے بہادر ٹھاکر دت کا سواستھ

رائے بہادر ٹھاکر دت دھون کاربنکل روگ سے بیمار ہیں۔ ہمارے استفسار پر ہمیں اطلاع دی گئی ہے۔ کہ آپ کو آہستہ آہستہ آرام ہو رہا ہے۔ کاربنکل کے علاوہ انہیں ہچکی کا روگ ہو گیا تھا جو دور ہو گیا ہے۔ پھر پیشاب بند ہونے کا بھی عارضہ انہیں دامنگیر ہے۔ سول سرجن کی رائے ہے۔ کہ انہیں پتھری کی شکایت ہے جس کا اپریشن کرنا پڑے گا۔ مگر رائے بہادر اتنے کمزور ہیں۔ کہ اپریشن کے عمل کو برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ کو نیند بھی نہیں آتی۔ اتنی تکالیف کے باوجود آپ کا حوصلہ کمال کا ہے۔ کہ آپ کے منہ سے سخت درد ہونے پر بھی ہائے نہیں نکلی۔

رائے بہادر ٹھاکر دت آریہ سماج کے چند پرانے آریوں میں سے ہیں۔ اپنے وقت پر آپ نے آریہ سماج کی خوب سیوا کی۔ آپ کا ویدک ساہتیہ کا مطالعہ بہت وسیع ہے۔ ایسے بزرگ آریہ سماج کے لئے باعث فخر ہیں۔ پرماتما کریں۔ کہ وہ سواستھ ہو کر آریہ سماج کی سیوا کے قابل ہو سکیں۔

الہامی چٹھی کا پول

لالہ چونی لال منتری آریہ سماج کالا افغاناں سے ایک الہامی چٹھی کے بل بوتہ پر پانچ روپیہ مانگے گئے تھے۔ اس الہامی چٹھی کا راقم ہانسی کا کوئی ٹھگ تھا۔ بھلا آریہ سماجی ایسے ٹھگوں کے بس میں کب آنے والے ہیں۔ لالہ چونی لال نے تحصیلدار صاحب ہانسی اور منتری آریہ سماج ہانسی سے اس چٹھی کے راقم کے متعلق دریافت کیا۔ دونو اصحاب کے جواب جو انہیں موصول ہوئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ وہ شخص اسی طرح چٹھیاں لکھنے کا عادی ہے۔ چنانچہ میاں فضل یار خان صاحب تحصیلدار ہانسی کے الفاظ یہ ہیں:-

"اس تحریر کا آپ مطلق خیال نہ کریں۔ یہ ایسا ہی شخص ہے۔ جو ایسے خطوط لکھ کر کچھ روپیہ پیسہ طلب کرتا رہتا ہے۔ اور کئی لوگ اس کو بھیج دیتے ہیں۔ مگر آپ مطمئن رہیں۔ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ نہ کہیں سے حکم ہوا ہے۔ اور نہ کچھ اور بات ہے یہ شخص ایسی خطوط لکھنے کا عادی ہے آپ بالکل نہ گھبرائیں"

ایک آریہ سماجی نے اس قسم کی چٹھی سے گھبرانا کیا ہے۔ لیکن جیسا کہ تحصیلدار صاحب خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ شخص اس قسم کی چٹھیاں لکھنے کا عادی ہے۔ اور کئی لوگ اسے روپیہ بھیج بھی دیتے ہیں۔ تو کیا یہ ٹھگ بازی نہیں؟ اگر ہے۔ تو تحصیلدار صاحب کا عوام پر کرم ہو گا۔ اگر وہ قانون کو حرکت میں لا کر اس ٹھگ بازی سے عوام کو بچائیں۔ چونکہ جاہل لوگ اس قسم کی چٹھیوں سے خوف زدہ ہو کر بہت گھبرا جاتے ہیں۔ اور وہ مطالبہ پورا کرنے کے لئے قرض لینے پر بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ جو ان کے لئے مصیبت ہے۔

ویدک منتری کی شکایت

ٹرینیڈاڈ سے بھائی گوہر علی کے اس بیان کی بنا پر کہ یہاں ہندوستان سے مولوی اور پنڈت آتے ہیں۔ اور اچھا حلوہ مانڈا بنا کر واپس چلے جاتے ہیں۔ ہم نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ وہاں کوئی آریہ اپدیشک نہیں پہنچا۔ کیونکہ ہمارے دماغ میں کبھی یہ نہیں آ سکتا تھا۔ کہ کوئی آریہ اپدیشک چہ جائیکہ مہتہ جیمنی جی کسی جگہ حلوہ مانڈا بنانے کے لئے جا سکتے ہیں۔ ہمارے اس نتیجہ سے مہتہ جیمنی جی ویدک منتری کو شکایت ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ اس کی تردید کی جائے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ ایک اور اخبار میں بڑی پر زور تردید کرا چکے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ اس سے ان کی تسلی نہیں ہوئی۔ مہتہ جی کی تسلی کے لئے ہمیں یہ تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ کہ مہتہ جی ٹرینیڈاڈ میں پرچار کر آئے ہیں۔ ہاں اتنا نویدن کر دینا ضروری ہے۔ کہ مہتہ جی کو وہم ہے کہ ہم نے ان کی خدمات سے آریہ پبلک کو نا آشنا رکھنے کی گویا جان بوجھ کر کوشش کی ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہو۔ تو جیسا کہ مہتہ جی تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے ٹرینیڈاڈ پرچار کا حال وستار پور رپورٹ کیوں شائع کیا جاتا۔ ہمارا اتنا قصور ضرور ہے۔ کہ ٹرینیڈاڈ کا ذکر آنے پر وہاں کے دو تین سال پہلے کے واقعات ہمارے سامنے کیوں آ گئے۔ اور یہ قصور کسی بھی ایڈیٹر سے سرزد ہو سکتا ہے۔ مہتہ جیمنی جی اگر کسی ایڈیٹر سے یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ ان کے پرچار کی پوری کیفیت ضرور

گوروکل میں صنعت کی تعلیم

اس بے روزگاری کے زمانہ میں یہ سوال بہت زور سے اٹھ رہا ہے کہ محض ادبی تعلیم حاصل کرکے کالجوں سکولوں سے نکلنے والے لوگ کریں گے کیا؟ یہی سوال گوروکلوں کے سامنے بھی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ گوروکلوں میں صنعت کی تعلیم جاری کرنے کا خیال پیدا ہو رہا ہے۔ اگر اس تعلیم کو بار تکمیل تک پہنچایا جائے تو بلا شبہ نہ صرف گوروکل کے چندوں کا سوال حل ہو سکتا ہے بلکہ گوروکل کے سناتکوں کے لئے روٹی کے سوال کی مشکل بھی آسان ہو جاتی ہے۔ گوروکل کے لئے یہ صنعتی کام یا کارخانہ کا چلانا مشکل بھی نہیں۔ کیونکہ اسے ابتدائی سادھن تمام میسر ہیں۔ اور اگر یہ سماج کی ... [illegible]

لیکن سوال یہ ہے کہ گوروکل ... [illegible] قائم رہے گا۔ یا ... [illegible]

[illegible]

جات پات توڑنے کے معاملہ میں جات پات توڑک منڈل والوں سے بھی آگے ہے کیونکہ وہ ہندوؤں سے باہر مسلمانوں اور عیسائیوں کو بھی اپنی برادری میں شامل کرنے کو تیار ہے ... [illegible] اس کے صاحب ... مہاراج ایڈیٹر ... لکھتے ہیں ... [illegible]

... سکتا وہ شودر کہلائے گا۔ لیکن معاف کیا جائے شودروں سے یہ انصاف نہیں۔ کیونکہ برہمن کھشتری۔ ویش نہیں اس کو شودر سمجھا جاتا ہے۔ شودر ورن کے بھی کوئی لچھن گن کرم ہیں۔ جو شخص ان گن کرموں سے بھی گرا ہوا ہے اسے شودر بھی نہیں کہا جا سکتا۔ شودر ہونا کوئی ذلت کی بات نہیں۔ شودر سیوا دھرم کے انویائی ہیں۔ جو سیوا دھرم سے گر کر برے کرموں میں اپنا جیون بتاتے ہیں وہ ورن ویوستھا سے باہر چنڈال کہلائے جانے چاہئیں ۞

بتانا ہے کہ ہندوستانی دماغ کیا کچھ تیار نہیں کر سکتا لیکن مشکل یہ ہے کہ یہاں سرمایہ داروں کو پرماتما نے اتنی توفیق نہیں دی کہ وہ کاریگروں کی حوصلہ افزائی کریں۔ کاریگر تو اکثر غریب لوگ ہوتے ہیں۔ انہیں روپیہ لگانے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اس لئے بہتیرے قابل آدمی ذہن ... سے اپنی قابلیت اپنے ساتھ چتا پر ہی لے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں سرمایہ داروں کی کمی نہیں۔ اگر وہ اپنی آمدنی کا کچھ حصہ نئی ایجادوں کی حوصلہ افزائی کے لئے لگا دیں تو ہزاروں ہونہار آدمی ایسے مل سکتے ہیں جو اپنے دماغ کی اوشکاروں سے دنیا کو محو حیرت کر دیں۔

مثال کے طور پر ... [illegible] کا نام لیا جا سکتا ہے۔ نابالغیت کی حالت میں جس کے دماغ نے کئی اوشکار ... [illegible] ... کبھی وقت ... ہندوستان کا نام روشن کرتا ۞

رگوید کا ایک منتر

اے خدا ہے ذات تیری سب سے بالا نشیں
سب سے اعلیٰ ہے تو اے خلاق عالم آفریں
کیجیئو ہم کو عطا انعام اوصاف بہیں

یا الٰہی سب گناہوں کا تو ہے آمرزگار
علم کے اصناف کا ہم کو بنا سرمایہ دار
جہل سے محفوظ رکھ جو ہے گناہ بدتریں

اے کریم، اے کارساز، اے منصف و عادل خدا
پرورش کرتا ہے تو آفاق کی صبح و مسا!
دور رکھیو دل کے آئینے سے زنگ بغض و کیں

علم و صبر و حوصلہ دے اے خدائے مہرباں
ہمت و چستی و مال و جاہ سے کر کامراں
کشور تاب و تحمل کر بنا زیر نگیں

سب طرح کر نیک تر خوشحال تر ہم کو بنا
ہے تری سرکار میں یارب یہ اپنی التجا
رکھ ہمیں دنیا میں عزت اور صحت کے قریں

"قاصر"

سکھ احمدی مناظرہ

"الفضل" نے خبر دی تھی کہ ۱۱-۱۲ اگست کو ڈاہڑی منڈی ضلع ملتان میں اس مضمون پر سکھ احمدی مناظرہ ہوگا۔ کہ بابا نانک جی مسلمان تھے یا سکھ اپنے ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم نے مناظرہ کی رپورٹ منگوانے کا انتظام کر رکھا تھا لیکن ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ مناظرہ ہوا ہی نہیں اس لئے کہ مسلمانوں نے مناظرہ بند کرنے کے لئے پولیس کو تحریک کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قادیان والوں نے سنگھ سبھا کو بار بار کہا کہ مناظرہ بند کر دیا جائے کیونکہ فساد کا خطرہ ہے۔

لیکن مناظرہ بند ہونے کی وجہ شری گورو سنگھ سبھا کے منتری کے خیال میں فساد کا خطرہ نہ تھی بلکہ یہ کہ سنگھ سبھا نے پورے زور شور سے ان کو توڑ جواب دینے کے لئے انتظام کر رکھا تھا ... معلوم ہوتا ہے ... ڈاہڑی کی سنگھ سبھا کے سکتر ... قادیانیوں کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔ اس لئے ... لکھتے ہیں کہ

"بندہ نے ان کے کہنے پر بھروسہ نہ کیا۔ اور کہا کہ لکھ کر دو۔ انہوں نے ۸ اگست کو ایک تحریر لکھ کر دی۔ جس سے مناظرہ بند ہو گیا" ... [illegible]

ہندوستانی صنعت کا نمونہ

ایک مرہٹہ کاریگر نے ایسی ساخت کی گھڑیاں تیار کی ہیں۔ جو صنعت اور تجربہ دونوں کی حد کو پہنچ کر عام استعمال میں آنے کے قابل ہو گئی ہیں۔ ... معلوم ہوا ہے کہ اس صانع کی چار گھڑیاں وہاں باغ میں مختلف جگہوں پر لگائی گئی ہیں۔ اور چاروں ایک ہی کل سے چلنے کے کارن وقت بالکل ایک ہی دیتی ہیں۔ ان میں ایک ٹاور کلاک ہے۔ ان چاروں پر ایک ہزار روپیہ خرچ آیا ... [illegible]

[illegible]

راولپنڈی ... [illegible]

اگنی شواتا پتر

از

شری پنڈت بھگت رام جی ڈنگہ نواسی

آج سے عرصہ ستائیس برس کا گزر چکا ہے جب پنڈت جوالا دت جی و پنڈت بھیم سین جی اٹاوہ واسی کے اٹھائے اعتراضات کا جواب ایک ٹریکٹ کے آکار میں دیا گیا تھا جس کا نام "آرش پتر یگیہ" تھا۔ جو ویدک یتترالیہ سے چھپوا کر تقسیم کی گئی تھی۔ اس کے بعد شریمان پنڈت سانولیکر جی "ویدک دھرم" میں یم اور پتر نام سے ایک مضمون ورش ۱۰ کے انک ۹ سے ورش گیارہ کے کئی انکوں تک نکالتے رہے جس کا جواب "آریہ" کے بھاگ ۱۲ کے چار انکوں میں دیا گیا تھا۔ اور آرش پتر یگیہ نامک ٹریکٹ بھی ان کی سیوا میں روانہ کی گئی تھی۔ اب پھر ویدک دھرم کے ورش ۱۳ کے انک ۷ میں اسی مضمون کو دہرایا گیا ہے جس کا حوالہ دے کر "پرکاش" میں بھی مضمون درج ہے۔ اس واسطے ودوان پبلک کے لئے از سر نو اس مضمون پر قلم اٹھانا ضروری ہے:-

(سوال) اگنی شواتا کا کیا ارتھ ہے اور وید منتروں سے اس کا کیا ارتھ نکلتا ہے۔ آپ شبد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ جن کا اگنی نے سواد لیا ہے۔ یعنی جو اگنی میں جلائے گئے ہیں۔ اور اسی ارتھ کی پشٹی میں شت پتھ ۲-۶-۱-۷ کا بھی حوالہ دیا گیا ہے:-

(جواب) سب سے پہلے شت پتھ کی پوری کنڈکا ہی کا وچار کرنا ضروری ہے۔ وہاں سوم ونت برہشد۔ اگنی شواتا تینوں پرکار کے پتروں کا ارتھ کیا گیا ہے۔ وہ اس پرکار ہے:-

सत्ये सोमेने जाना: ते पितर: सोमवन्तो ऽथ
ये दत्तेन पक्केन लोकं जयन्ति ते पितरो बर्हिषदो ॥
अथ ये तृतो नान्यतरञ्चन यान पूर्व ह दहन्त ।
सख्यन्ति ते पितरो ऽग्निष्वात्ता एते वै पितरः श॰ २।६।१।७

وہ جو سوم کے ذریعہ یگیہ کرنے والے ہیں وہ پتر سوم ونت کہلاتے ہیں۔ اور جو دان کے ذریعہ پرلوک کے لئے ہوئے ان کے ذریعہ اس شریر (جسم) کو جیتتے ہیں۔ وہ پتر برہشد کہلاتے ہیں جن کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو ودوان خود سوم یگیہ کرنے والے ہیں۔ وہ سوم ونت اور جو دوسرے گرہست کے ہوتے ہوئے ان کو کھلا کر اس جسم اور اندریوں پر فتح حاصل کرتے ہیں۔ اور سنسار کے جنم مرن وغیرہ بندھنوں سے پار ہو جاتے ہیں۔ وہ برہشد پتر کہلاتے ہیں۔ اور جو ان دو قسم کے پتروں میں سے کوئی نہیں۔ ارتھات جو سوم ونت بھی نہیں اور نہ وہ برہشد ہیں۔ اور جن کو اگنی ہی یعنی صرف اگنی جسم کرتا ہوا (سوادیتی) آنند دیتا ہے۔ وہ پتر اگنی شواتا کہلاتے ہیں۔ یہی نتیجہ کر کے وہ پتر کہلاتے ہیں۔ اب وچار صرف یہ ہے کہ پہلی دونو قسم کے پتروں کو تو مردہ کہا ہی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ پہلے یگیہ کرنے والے اور دوسرے دوسرے پرشوں کے دئے ان وغیرہ سے اپنا جیون نرواہ کر کے اپنا تیاگ کا جیون ویتیت کرتے ہیں۔ کیا تیسری قسم کے مردہ اگنی میں جلائے ہوئے ہوں گے۔ سو چار قسم کے انوسار یا تو تینوں مردہ ہی ہوں گے۔ یا تینوں زندہ ہی ثابت ہوں گے۔ پہلے دونو قسم کے تو مردہ ہو نہیں سکتے۔ اس واسطے تیسرے اگنی شواتا بھی مردہ نہیں بن سکتے:-

پنڈت جی کو (स्वदयति) نے بڑی ہی غلطی میں ڈالا ہے۔ پہلی بات جو ودوانوں کے سوچنے لائق ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ (स्वाद) دھاتو کا فاعل ہمیشہ چیتن ہونا چاہئے کیونکہ اسوادن جو ہا (زبان) کا گن ہے۔ جو بنا جیو دھاری منش پشو پکشی وغیرہ کے ہونا ناممکن ہے۔ اور لوک ورو دھ بھی ہے۔ قانون قدرت کے برخلاف ہے۔ اس واسطے یہ شبد اسوادن اگنی جو کہ جڑ ہے۔ اس پر نہیں گھٹ سکتا۔ اور نہ ہی ہو سکتا۔ کیونکہ دنیا میں کوئی مثال موجود نہیں۔ کہ جڑ وستو کبھی سواد لے سکے۔ دوسری بات۔ ویاکرن سے بھی یہ شبد نہیں بن سکتا۔ کیونکہ (स्वद) دھاتو یا بھوادی یا چرادی ہے۔ یا (स्वदति) سوادتی یا (स्वादयति) سوادیتی روپ بنے گا (स्वदयति) سودیتی روپ کبھی نہیں بن سکے گا۔ اگر کوئی ویدک پریوگ ہونے سے کسی طرح سدھ کرنے کی کوشش بھی کرے۔ تو کوئی نہ کوئی وجہ بتلانی پڑے گی۔ جو موجود نہیں۔ اس واسطے اس پد کا ارتھ آچاریہ کو سواد لینا کبھی اشٹ نہیں۔ بلکہ

स्वदन स्वदः
स्वदनं करोतीति स्वादयति
आनन्दयति -

اس شبد سے آنند کرنا ہی مطلب ہے۔ اور کوئی ارتھ یہاں پر نہیں گھٹ سکتا۔ اس واسطے جو شبد ارتھ اگنی شواتا کا پنڈت سانولیکر جی نے کیا ہے:-

अग्निना स्वात्ताः
स्वादिताः ते अग्नि
ष्वात्ताः !

ارتھات جن کا اگنی نے سواد کیا ہے۔ یعنی جو اگنی میں جلائے گئے ہیں۔ غلط ہے۔ بلکہ جو شبد ارتھ شری سوامی دیانند جی نے کیا ہے۔ وہی ٹھیک ہے ارتھات

अग्नि + सु + आत्ताः = अग्निष्वात्ताः

(اگنی) پرمیشور یا شلپ ودیا کی سدھی کے لئے (सु + आत्ताः) (آتتا) گرہن کیا ہے۔ جن ودوانوں نے وہ گیان والے۔ بالک اگنی شواتا پتر کہلاتے ہیں۔ مفصل دیکھو وید بھاشیہ بھومیکا

(سوال) یجروید میں اگنی شواتا شبد اور رگوید میں اگنی دگدھا (अग्निदग्धाः) شبد آیا ہے۔ باقی منتر بالکل سمان ہے۔ اس کا ابھیپرائے یہ ہے۔ کہ جو ارتھ اگنی شواتا کا ہے۔ وہی ارتھ اگنی دگدھا کا ہے۔ اگنی دگدھا کا ارتھ سپشٹ ہے کہ جو اگنی دوارا جلایا گیا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح وید اور براہمن اگنی شواتا کے اس ارتھ پر سہمت ہیں۔ کہ جو اگنی دوارا جلایا گیا ہو۔

(جواب) اب اس وقت آریہ ودوانوں کے سامنے سدھانت کے رشتہ پر وچار کرنا ہے۔ کہ مہرشی ان شبدوں کے ایسے اُتم ارتھ کیوں کرتے ہیں۔ اور پورانک پنڈت کیوں دوسرا ارتھ کرتے ہیں۔ اور شت پتھ کے ارتھ کیں یہ پنڈت مانیہ لوگ بھی ویسا ہی کرتے ہیں۔ اگنی شواتا یا اگنی دگدھا کے ارتھ جو اگنی دوارا جلائے گئے ہوں کئے جاویں۔ تو منو جی میں آئے اگنی شواتا اور اگنی دگدھا کا کیا ارتھ کیا جاوے گا۔ ذرا اس کی طرف بھی دھیان دینا ضروری ہے:-

विराट् सुताः सो-
मसदः साध्यानां पितरः स्मृताः
अग्निष्वात्ताश्च देवानां मारी
चा लोक विश्रुताः म॰ ३।१९५
अग्निदग्धानग्निदग्धान्
काव्यान् बर्हिषदस्तथा
अग्निष्वात्तांश्च सौम्यांश्च
विप्राणामेव निर्दिशेत् म॰ ३।१९९

یہ دونو شلوک منوسمرتی میں موجود ہیں جن پر ایک پرمانک سناتنی پنڈت کلوک جی کی ٹیکا بھی سنسکرت میں ملتی ہے۔ جس کا صاف ارتھ یہ ہے کہ ورلٹ کے پتر سوم اور نا مدھاری سادھیوں کے پتر کہلاتے اور مریچی کے پتر اگنی شواتا نام دھاری جن کو لوگ اچھی پرکار سے جانتے ہیں دیوتوں کے (ودوانوں کے) پتر ہیں۔ یہاں پر ودوان خود بخود وچار کریں۔ کہ اگنی شواتا مریچی رشی کے پتروں کا نام ہے نہ کہ اگنی میں جلائے جانے کے سبب وہ اگنی شواتا کہلاتے ہیں۔ یہ پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے۔ نہ کہ یہاں پر مرنے اور جلانے کا ذکر آیا ہے۔ اس شلوک سے پہلے شلوک میں صاف الفاظ میں ذکر کر دیا گیا ہے

मनोर्हैरण्यगर्भस्य ये मरीच्यादयः सुताः
तेषां ऋषीणां सर्वेषां पुत्राः
पितृगणाः स्मृताः ॥ ३।१९४

ارتھات ہرنیہ گربھ کے پتر منو جی کے جو مریچی رشی وغیرہ پتر پہلے ذکر کر آئے ہیں۔ ان سب رشیوں کے پتر سوم پا وغیرہ پتری گن سمرتی کاروں نے مانے ہیں۔ ان شلوکوں اور کلوک جی کی ٹیکا کے انوسار یہ لوگ اگنی شواتا وغیرہ جیوت پتر وغیرہ رشیوں کے پتروں کے نام ہیں۔ نہ اگنی دوارا جلائے گئے پرشوں کے نام۔ ذرا ودوان غور فرمائیں۔ اب اگنی شواتا اور اگنی دگدھ کے ایک ہی ارتھ ہیں یا علیحدہ علیحدہ۔ اس پر ذرا غور فرمائیے گا:-

منوسمرتی میں براہمنوں کے پتروں کے نام گنائے گئے ہیں جن میں اگنی دگدھ علیحدہ ارتھ کا بودھک ہے۔ اور اگنی شواتا علیحدہ ارتھ کو بتلاتا ہے۔ اگر یہ دونو شبد ایک ہی مطلب کو ظاہر کرنے والے ہوتے۔ تو دو علیحدہ علیحدہ شبدوں کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ منوسمرتی میں اب سنہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اگنی دگدھ۔ انگنی دگدھ کا ویہ۔ ورہشد۔ اگنی شواتا اور سومیا۔ ان سب کو براہمنوں کے ہی پتروں کو جانو۔ اس سے زیادہ کیا پرمان دیا جاوے۔ اگر پنڈت سانولیکر جی کے وچار کے مطابق یہ دونو شبد ایک ہی ارتھ کے بودھک ہوتے۔ تو یہاں پر علیحدہ علیحدہ شبد کیوں دئے گئے۔ ان سب حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر تھوڑا سا بھی وچار کیا جاوے۔ تو مہرشی دیانند جی کے بھاشیہ کا گورو صاف الفاظ میں ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ سب تمام علیحدہ علیحدہ اپادھیاں کے جاننے والے ودوانوں کو علیحدہ علیحدہ اقسام میں رکھا گیا ہے۔ ہر ایک ودوان کا اپنا اپنا نقطہ نگاہ اور غور کا دائرہ ہے۔ اور اسی ودیا کے جاننے کے سبب سے وہ اسی ودیا کا پنڈت ودوان کہلانے سے پتر کہلاتا ہے۔ وید میں کہیں پر بھی پتری یگیہ سے مراد مردوں کو ان وغیرہ دینا اشٹ نہیں۔ پنڈت سانولیکر جی وید کے ارتھ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "سوم سمپادن کرنیوالے ہمارے اگنی شواتا پتر دیو یان مارگوں دوارا اس یگیہ میں آئیں۔ سوادھا سے ترپت ہو کر آنند ہو کر ہمیں اپدیش کریں۔ اور وہ ہماری رکشا کریں" کیا مردہ بھی یگیہ میں آیا کرتے ہیں۔ اور پھر سوادھا (جو یگیہ کے ان کا نام رکھا گیا ہے) کو کھایا کرتے ہیں۔ اور اپدیش کرتے ہیں۔ یہ ایسے کپول کلپت وچار ہیں۔ جو مہرشی دیانند جی سے پہلے تو وچارے جا سکتے تھے۔ اب ان پر ایک درشٹی بات کرنا بھی مورکھتا ہی مانی جاوے گی۔ جب ان منتروں کے ارتھ مہرشی نے صاف صاف کر دئے ہیں۔ تو پھر خیال دنیا میں ارتھوں کو لگانا کیا کچھ بھی معنی رکھتا ہے؟ خواہ مخواہ اپنا نام بھاشیہ کاروں میں رکھانے کے سوائے اور کیا مانا جاوے۔ ایشور ہی سو بدھی دیوے:-

(باقی دیکھو صفحہ ۱۰ کالم ۲ میں)

کنیا گوروکل اور آریہ جگت کا کرتویہ

(نمبر ۲)

از لالہ نارائن دت جی کھنہ ادھشٹاتا کنیا گوروکل ڈیرہ دون

پنجاب میں آریہ سماج کی دو مشہور پارٹیاں ہیں۔ گوروکل پارٹی اور کالج پارٹی۔ جہاں ان پارٹیوں کا کئی سدھانتوں کا مت بھید بھی تھا۔ وہاں پر دونوں کے طریقۂ تعلیم میں بھی دو پارٹیوں کے اختلاف کا ایک خاص کارن تھا۔ مجھے اس مضمون میں ان اختلافات کا بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ بتلانا ہے۔ کہ پنجاب میں ایک بڑی پارٹی گوروکل پارٹی کے نام سے مشہور ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس پارٹی کے بڑے کاموں میں سے گوروکل کا چلانا ایک مکھیہ کام مانا جاتا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ابتدا میں اپنے ادھین گوروکل چلایا جو اب ایک نیشنل وشو ودیالہ (قومی یونیورسٹی) کے روپ میں نہایت کامیابی سے چل رہا ہے۔ بھارت ورش کا کون سا پرش ہے جو گوروکل کانگڑی کے حالات سے ناواقف ہو۔ کیول بھارت ورش میں ہی نہیں۔ بلکہ انیہ دیشوں میں بھی گوروکل کانگڑی نے اپنا نام اپنے ادبھت کام سے روشن کیا ہوا ہے۔ اسی مشہور قومی یونیورسٹی کے ماتحت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سمت ۱۹۲۳ء میں کنیا گوروکل کو جاری کیا۔ کنیا گوروکل بھی ابتدائی کلاسوں سے لے کر اب کالج کے درجہ تک پہنچ چکا ہے اور اپنے کام کو نہایت عمدگی سے پورا کر رہا ہے۔ مگر اس کا نام شاید پرتی ندھی سبھا کے سبھاسدوں کے بغیر اور بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ اس کا کارن کیول یہ ہے۔ کہ ابھی وقت تک آریہ جنتا نے گوروکل کانگڑی کی طرح اس کو چلانے کا کبھی کوئی یتن نہیں کیا۔ ورنہ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ اگر گوروکل کانگڑی کی لاکھوں روپیہ کے شاندار بھون کھڑے کئے جا سکتے ہیں۔ تو کنیا گوروکل میں کنیاؤں کے پڑھنے اور رہنے کے لئے معمولی جھونپڑیاں بھی تیار نہ ہو سکیں۔ سدھانت روپ میں تو آریہ سماج کے نیتا ہمیشہ اپنی استری شکھشا سمبندھی ویاکھیانوں میں یہی کہتے رہے ہیں۔ کہ کنیا اور بالک کو پڑھنے کا سمان ادھیکار ہے۔ اور کنیاؤں کو بھی بالکوں کی طرح اوچ شکھشا پراپت کرانی چاہئے۔ اور آریہ جنتا بھی اس آواز کو سن کر دل خوش کر لیتی ہے۔ مگر عملی روپ میں ہم اس کے بالکل برعکس دیکھتے ہیں۔ آریہ سماج میں لاکھوں میں کوئی ایک گھر ہو گا۔ جو اپنے لڑکے اور لڑکیوں کی شکھشا پر ایک سا دھیان دیتے ہوں۔ اور ایک جتنا روپیہ خرچ کرتے ہوں۔ اس کا سپشٹ اداہرن گوروکل کانگڑی اور کنیا گوروکل کا مقابلہ ہے۔ گوروکل کانگڑی کے لئے ہر سال قریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا خرچ کر کے بھی اس وقت اس کا سرمایہ ۵ لاکھ سے اوپر جمع ہو چکا ہے۔ مگر اس کے مقابلے میں کنیا گوروکل کی مالی حالت کو دیکھئے کہ اس کے پاس کوئی مستقل سرمایہ نہیں ہے۔ سرمایہ تو سرمایہ ہی نہیں۔ بلکہ رہنے کے لئے مکان بھی نہیں ہے۔ جو کوٹھی خریدی گئی ہے۔ وہ بھی سبھا کے دوسرے سرمایہ سے۔ جس کا سود کنیا گوروکل کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

ان حالات کے ہوتے ہوئے نہ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور نہ آریہ جنتا فخر سے کہہ سکتی ہے۔ کہ انہوں نے کنیاؤں کے شکشا میں اپنا کرتویہ پالن کیا ہے۔ میں اس وقت آریہ جنتا کو دوش نہیں دیتا۔ بلکہ صرف ان کے کرتویہ کی طرف ان کا دھیان آکرشت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آریہ جنتا کو کنیا گوروکل کے ساتھ بھی اسی قدر پریم ہو سکتا ہے۔ جتنا کہ گوروکل کانگڑی کے ساتھ۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ گوروکل کانگڑی کو پہلے شری مہاتما منشی رام جی (سوامی شردھانند جی) نے اپنا لیا تھا۔ اور اس کے بعد آچاریہ رام دیو جی نے جس سنستھا کو اس قسم کے اوچیہ کوٹی کے ودوان پرشارتھی اور لوک پریہ سجن اپنا لیویں۔ اس کی اُنتی کرنا اپنے جیون کا پروگرام بنا لیویں۔ اس کی سپھلتا میں کوئی سندیہ نہیں رہ سکتا۔ مگر اس کے مقابلہ میں کنیا گوروکل کو اب تک کسی ایسے سجن نے نہیں اپنایا جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ یہ سنستھا ابھی تک کس مپرسی کی حالت میں دکھائی دیتی ہے۔ خوش قسمتی سے اس کا اندرونی پربندھ کرنے کے لئے شریمتی پنڈتا ودیاوتی جی سیٹھ بی۔ اے جیسی ودوشی دیوی مل گئی ہوئی ہیں۔ جو کہ اس سنستھا کے جنم دن سے بطور آچاریہ (پرنسپل) کے اویتنک بغیر کسی معاوضہ کے کام کر رہی ہیں۔ آریہ جنتا ان کی سیوا سے لابھ اٹھا رہی ہے۔ لیکن جب تک آریہ جنتا ان کو کنیا گوروکل کی ضروریات بہم پہنچانے میں پورے طور پر سہیوگ نہ دے۔ تب تک کنیا گوروکل اس اوستھا کو نہیں پہنچ سکتا جس سے پرتی ندھی سبھا اور آریہ جنتا فخر سے کہہ سکے۔ کہ جہاں انہوں نے بالکوں کے لئے اوچیہ کوٹی کے ودیالیہ جاری کر کے اپنا کرتویہ پالن کیا ہے۔ وہاں کنیاؤں کے پرتی بھی وہ اپنے کرتویہ سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ آریہ جنتا کو معلوم ہے۔ کہ اس وقت تک کنیا گوروکل کے لئے روپیہ اکٹھا کرنے کا کام پروفیسر رام دیو جی نے اپنے ذمہ لیا ہوا تھا۔ ان کا آریہ جنتا پر اتنا پربھاو تھا۔ کہ وہ گوروکل کانگڑی کا کام کرتے ہوئے اور اس کے لئے سالانہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ مانگتے ہوئے بھی کنیا گوروکل کے وارشک خرچ کے واسطے بھی مانگ لایا کرتے تھے۔ مگر اب جبکہ وہ جیل میں چلے گئے ہیں۔ اس حالت میں آریہ جنتا کا فرض اور بھی بڑھ گیا ہے۔ کہ ان کی عدم موجودگی میں اس سنستھا کو روپیہ کی کمی کی وجہ سے نقصان نہ پہنچے۔ اس لئے میری آریہ جنتا سے بالعموم اور آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں سے بالخصوص میری التماس ہے۔ کہ وہ کنیا گوروکل کے وارشک اتسو پر اس قدر دھن اکٹھا کر دیویں۔ کہ جس سے کنیاؤں کا آشرم تیار ہو سکے۔ اور کم از کم سال بھر کا خرچ آسانی سے چل سکے۔ اگر پنجاب کی بڑی بڑی سماجیں اپنی ذمہ داری سمجھیں۔ تو یہ کام کچھ مشکل نہیں رہتا۔ ہر ایک سماج ۵۰۰ روپیہ سے لے کر ۵۰ روپیہ تک اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اکٹھا کر کے بھیجنا اپنا ذمہ لیوے۔ تو ضروریات کا بہت سا حصہ پورا ہو سکتا ہے۔ مجھے ستری شکھشک بہنوں سے خاص طور پر پرارتھنا کرنی ہے۔ کہ جن لوگوں کی کنیائیں وہاں پڑھتی ہیں۔ ان پر اپنی کنیاؤں کی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے۔ اس لئے یدی ہر وارشک اتسو تک سو روپیہ فی ستری شکھشک اپنے پاس سے یا لوگوں سے بھیج کر دیوے۔ تو ان کے دھن سے آشرم کی تیاری ہو سکتی ہے۔

میں آشا کرتا ہوں۔ کہ میری اس کمزور آواز پر آریہ جنتا دھیان دے کر کنیا گوروکل کی ضروریات پورا کرنے میں سہائتا دے کر گوروکل کے کاریہ کرتاؤں کو مشکور کرے گی۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا نام و پتہ صاف لکھئے

شری کرشن

مہرشی دیانند کی درشٹی سے

(از پنڈت وشنو متر آریہ اپدیشک)

رشی ور دیانند کے لیکھوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وید اور پراچین آرش گرنتھوں کی طرح پرانے آریہ بزرگوں کے لئے بھی ان کے ہردے میں بہت بڑی عزت تھی۔ آپ نے اگرچہ کسی مہاتما کی جیونی نہیں لکھی۔ لیکن آپ کی ہی پستکوں میں جگہ جگہ ایسا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس مضمون میں شری کرشن جی کے متعلق آپ کے پُر ز خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

شری کرشن آپت پُرش تھے

ہمارے شاستروں میں جن مہاتماؤں کے بچنوں کا دھرم میں پرمان مانا جاتا ہے۔ ان کو آپت پُرش کہتے ہیں۔ ایسا بزرگ وہی ہو سکتا ہے جو پورن ودوان اور سنت پُرش بھی ہو۔ منوجی نے لکھا ہے کہ ودوان سنت پُرش راگ دویش سے رہت نیک انسان جس کو عمل میں لاویں۔ اور اپنی ضمیر کے مطابق ہو۔ وہی دھرم ہو سکتا ہے۔ مہابھارت میں یدھشٹر کے راجسو یگیہ کے موقعہ پر شری بھیشم پتامہ جی نے شری کرشن جی کی پہلے پوجا کا آگیہ دیتے ہوئے کہا ہے:-

"سب لوگ پوجا کے یوگیہ شری کرشن کی پوجا کریں کیونکہ یہ مہاتما لوگ سمبن آچاریہ پتا اور گورو ہیں"۔ یہاں شری کرشن جی کو آچاریہ پتا اور گورو کہہ کر ان کو آپت پُرش ہی ظاہر کیا گیا ہے۔ مہرشی دیانند جی نے بھی آپ کو آپت پُرش مانا ہے۔ جیسا کہ

"دیکھو! شری کرشن جی کا اتہاس مہابھارت میں اتی اُتم ہے۔ اس کا گُن کرم سوبھاو اور چرتر آپت پُرشوں کے سدرش ہے"۔ ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۱

مہا پرا کرمی کرشن

مہابھارت میں مذکورہ بالا راجسو یگیہ میں شری بھیشم جی کرشن پوجا کا پرتپادن کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"شری کرشن کی پوجا کے دو سبب ہیں۔ ایک تو آپ وید ویدانگ کے پنڈت ہیں۔ دوسرے مہا بلی ہیں"۔ مہرشی لکھتے ہیں۔

"بھیم پیاریہ کے سمبودھ ریو! یدی تم اپنے کو کرشن ماننے ہو تو کرشن جیسا پراکرم تمہارے میں کیوں نظر نہیں آتا"؟ دیہ ورود ھمت کھنڈن

ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۱

سندھیا آچاری کرشن

شتاپدی سنسکرن صفحہ ۷۷۰

گیتا کے تیسرے ادھیائے میں شری کرشن ارجن کو لوک سنگرہ کا اپدیش دیتے ہوئے کہتے ہیں "اے ارجن! اگر میں آلسیہ سے اپنے فرائض ادا نہ کروں۔ تو لوگ میرا انوکرن کر کے ورن سنکر ہو جائیں گے"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شری کرشن بڑے شُدھ آچاری تھے۔ معقد بجانت کے علاوہ لوک سنگرہ کے وچار سے بھی کہ بہر کسی کام کا سر ساد ھارن پر برا اثر پڑے اپنے آچار و یوہار کو ایک آدرش کے روپ میں درست رکھتے تھے۔ گیتا کے اس لوک سنگرہ کے اصول کے برخلاف پرانوں نے اپنے من مانے اصول موسمر کھنڈ کو رتو درشن گوسائیں کے بہانے آپ پر نہایت گرے ہوئے لانچھن لگائے ہیں۔ اس لئے کئی لوگ اس بھرم میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ پرانوں کا کرشن اور تھا۔ اور مہابھارت یا گیتا کا اور۔ لیکن مہرشی دیانند آپ کو ایک شُدھ آدرش شُدھ آچاری مانتے تھے۔ جیسا کہ

"جس (مہابھارت) میں ادھرم کا آچرن شری کرشن جی نے جنم سے مرن پرینت بُرا کام کچھ بھی کیا ایسا نہیں لکھا۔ اور اس بھاگوت والے نے انوچت من مانے دوش لگائے ہیں"۔ ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۱

ایک پتنی برتی کرشن

وید بھگوان سنتری کے لئے ایک پتی اور پُرش کے لئے ایک ہی استری کا اپدیش کرتے ہیں۔ اگرچہ پرانے آریوں میں کچھ نے اس اصول کی خلاف ورزی کی۔ اور اس کا برا انجام بھی دیکھا۔ لیکن مریادا شیل آریہ مہاتماؤں نے بے مثل جاہ و حشمت کی موجودگی میں بھی ویدک اس آگیا کا پوری طرح پالن کیا۔ اس کے لئے شری رام کی مثال مشہور زمانہ ہے۔ شری کرشن جی بھی دلیسے ہی مریادا پرشوتم تھے۔ اس کے علاوہ لوک سنگرہ کا ان کو بڑا خیال تھا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ وہ بھی اس ویدک مریادا کا پالن کریں۔ لیکن پرانوں نے ان کی ۱۶۱۰۸ عورتیں بیان کی ہیں۔ یہ بھی ان پر ایک جھوٹا کلنک ہے۔ دیہ ہندی "آریہ" میں اس کے متعلق ایک مضمون کے ذریعے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ شری کرشن جی کی ایک ہی استری رکمنی تھی۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو پھر کبھی اس کے متعلق مفصل لکھوں گا۔ مہرشی دیانند جی بھی شری کرشن جی کی ایک ہی دھرم پتنی رکمنی مانتے تھے۔ جیسا کہ

कृष्णस्य रुक्मिणी देव की

یعنی شری کرشن جی کی ایک ہی استری رکمنی تھی۔ دیہ ورود ھمت کھنڈن شتاپدی سنسکرن صفحہ ۷۹۹

شری کرشن بھگوان نہ تھے

پرانوں نے شری کرشن کو ایشور اوتار بتلایا ہے اور اس اپکار دھوکا کو گندے پراکٹا کر ان پر بہتان کی دُھڑمٹی بٹی ہے۔ اگر ان کے جیون میں کوئی ان کو ایشور اوتار کہتا۔ تو وہ شری گورو گوبند سنگھ جی کی طرح یہ کہہ کر "جو ہم کو پرمیشر اُچرے۔ وہ سب نرک کنڈ میں پڑے" تہت بیان ونڈ دیتے۔ بھیشم جی نے ان کے گنوں کے کارن ہی یگیہ میں ان کی پہلے پوجا کا پرستاو کیا۔ اگر وہ اس وقت ایشور کا اوتار سمجھے جاتے۔ تو ان کی پوجا کے لئے صرف اتنا کہہ دینا کافی ہوتا۔ کہ یہ ایشور اوتار ہیں۔ لیکن بھیشم جی نے انہیں ایشور اوتار نہیں کہا۔ گیتا میں ادھیائے ۴ میں شری کرشن جی نے ارجن اور دوسرے مہاتماؤں کی طرح اپنا اگلا اور پچھلا جنم مانا ہے۔ اس سے بھی ان کے اوتار ہونے کا کھنڈن ہوتا ہے۔ مہرشی دیانند نے اسی لئے لکھا ہے۔

"شری کرشن شریر دھاری ہونے اور جنم مرن والا ہونے سے بھگوان نہیں ہو سکتے"۔ دیہ ورود ھمت کھنڈن ایضاً صفحہ ۷۹۹

برہم بھگت کرشن

شری کرشن ایشور نہ تھے۔ بلکہ سچے ایشور بھگت تھے۔ آپ نے یوگ کی اچیہ گتی کو پراپت کر کے برہم کا سا کشات کار کیا تھا۔ اس لئے آپ کی پرماتما میں سچی لگن تھی۔ آپ کسی بھی ناموافق حالت میں اُپاسنا یعنی سندھیا کا سمیہ ضائع نہیں کرتے تھے۔ جب آپ ہستنا پور میں سیودھن (دریودھن) کو سمجھانے گئے۔ اور بدر بھگت ودر کے گھر میں ٹھہرے۔ سیودھن وہیں آپ کو ملنے کے لئے پہنچا۔ تو دیکھا۔ کہ آپ سندھیا کر رہے ہیں۔ مہابھارت کے جنگ عظیم میں جس دن جیدرتھ مارا گیا تھا۔ اس دن گھور سنگرام ہوا۔ اور شری کرشن جی نے بڑی بہادری سے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر سخت لڑائی کے بعد ارجن کے ہاتھ سے جیدرتھ کو مروایا۔ مہابھارت میں لکھا ہے۔ کہ سندھیا کا وقت رن بھومی میں ہی ہو جانے سے وہیں اُپاسنا کی۔ اور بعد کو آرام کے لئے واپس خیمہ میں آئے۔ اس لئے مہرشی دیانند جی نے بھی آپ کو برہم بھگت کی پدوی پردان کی۔ جیسا کہ

"کرشن بھی برہم بھگت تھے۔ ایسے ہی سب جیو دُں کو برہم بھگت ہونا چاہیئے"۔

شری کرشن مکت ہو گئے

جیسا کہ ایک ادبنش شکتی کی پراپتی ہے۔ انہوں نے اسی کارن سرشٹی کی رچنا کی۔ اور جیو کو بار بار جنم دے کر اس کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ جو مہاتما گیان اور تپ سے شُدھ ہو کر مکت پد پراپت کرتے ہیں۔ ان کو پھر جنم لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن جنہوں نے جیون مکت ہو کر اپنا یہ جیون سنسار کے اپکار میں لگا دیا وہ مشہور بھی ہو گئے۔ درشن اور اپنشدوں میں ایسے مہاتماؤں میں سے وام دیو کا نام مشہور ہے۔ گیتا میں مہاراج جنک کو بھی مکت بتلایا گیا ہے اور گیتا ادھیائے تین سے شری کرشن جی بھی جیون مکت معلوم ہوتے ہیں۔ کئی مہانبھاؤں نے جنک کے سمان شری کرشن جی کو بھی مکت بتلایا ہے۔ جیسے وو گیانی مکت پُرش لنگ کام سو دھانت کا آسرا کر کے کرتا ہوا بھی نہیں کرتا۔ جیسے شری کرشن اور جنک (ز آنند گری)۔ مہرشی نے بھی شری کرشن جی کو مکت مانا ہے "شری کرشن جی تو برہم پد کو پراپت ہو گئے"۔ میرے وچار میں تو مہرشی دیانند جی بھی انہیں کی شریتی میں سملت ہو گئے۔

بقیہ صفحہ ۵

انت میں صفحہ ۲۳۹ کے آخیر پر تو پنڈت جی نے صاف الفاظ میں اپنی اپوگیتا کا پرچے دیا ہے۔ یہ اس منتر کا کوئی سمبندھ پرنیت نہیں ہوتا اور نہ ہی ارتھ سپشٹ ہوتا ہے"۔ اگر مہرشی کے درشلائے مارگ کا انوکرن کیا جاتا۔ تو ان الفاظ کے سامنے اپنی ناواقفیت کم واقفیت کا ثبوت نہ دیتے۔ مہرشی صاف الفاظ میں لکھتے ہیں۔ کہ جہاں پر اگنی شواتا پتروں کا گیان بجلی وغیرہ شلپ ودیا کا پورن گیان ہونا ضروری ہے۔ وہاں اس منتر میں اگنی شواتا پتروں کو جنہوں نے اگنی سمبندھی ودیاؤں کو حاصل کر لیا ہے۔ ان کو ایسے پدارتھوں کا بھی گیان حاصل ہونا چاہیئے جو (पुषत:) کالے رنگ والے (नैयमक्का:) تین سفوں انگوں والے ادھیہ کانوں میں جن کا نکشن پایا جائے۔ وہ کیہ ہیں اپنی بُدھی سے درشانا چاہتا ہوں۔ سو جل کی مختلف حالتوں کا ورنن کیا گیا ہے۔ پرتھنہ سنیچنے ارتھ میں آتا ہے۔ اور منتر جیکہ رام رنا لگمیو اور جینیتا ارتھ میں پرکٹ ہو کر جو کہ جل انکا ورن درجی ہوتا ہے۔ اس لئے جل کی مختلف دشاؤں کا کیا گیا ہے۔ دگو ید کے پاٹھ سے یہ پہلی اچھی پرکار کھل جاتی ہے۔ ایک وسمقا یسمندر ہے۔ دوسری ورشا ہے یعنی برف۔ ایک حالت میں یہ کالے رنگ والا میگھ بن جاتا ہے۔ دوسری اوسمقا میں بوندیں بنکر ورشا کرتا ہے۔ ایک حالت میں سفول انگ والا بن جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

(باقی آئندہ)

یادِ رفتگان

(نمبر ۶۴)

مہاشہ دلیس راج کھٹڑ والے

(از شری یوگ دھیان جی ادیب عالم)

سمت ۱۹۵۷ بکرمی میں مہاشہ دیس راج جی کا جنم رپوس کولاہ وصاحبدیال جی کے ہاں ہوا۔ آپ کی جنم بھومی کھٹڑ عرال ضلع شاہ پور ہے۔ آپ آریہ سماج کے ان تھک سیوک۔ شدھی کے سرگرم کارکن اور دھوادھواہ کے پریمی تھے۔ آپ دیال سنگھ ہی میں ۲ رساڑھ کو ۳۲ سال کی عمر میں سرگباش ہوئے ہیں۔ آپ نے کھٹڑ سے عرصہ میں ویدک دھرم کی جو قابلِ قدر سیوا کی ہے وہ آریہ سماج کے کام میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے خصوصاً شدھی کا نہایت ہی اعلیٰ اور قابلِ تعریف کام کیا ہے۔

آپ شروع سے ہی کٹر سندو تھے۔ چونکہ آپ کے پتاجی شاہ پور چھاؤنی میں رہا کرتے تھے۔ اس لئے آپ نے ابتدائی تعلیم وہاں ہی حاصل کی۔ مڈل پاس کر لینے کے بعد آپ کے پتا جی نے آپ کو ہائی کی تعلیم کے لئے مقامی اسلامیہ سکول میں داخل کرنا چاہا۔ مگر مہاشہ جی نے کہا۔ کہ میں اسلامیہ سکول میں ہرگز داخل نہیں ہونا چاہتا۔ اگر آپ مجھے ضرور ہائی کی تعلیم دلانا چاہتے ہیں۔ تو مجھے کہیں اور داخل کرا دیں۔ چنانچہ آپ کو وزیرآباد کے ایک سکول میں داخل کرا دیا گیا۔

آپ وزیرآباد میں ایک سال تعلیم پاتے رہے۔ وہاں ہی سے آپ کو آریہ سماج کی لگن لگی۔ سوامی رشدھانند جی آریہ سماج کے ایک پرسدھ سنیاسی کے روزین اپدیش سُنے۔ اور آریہ سماج کے ہو گئے۔ ان دنوں انہی سوامی جی نے راولپنڈی میں ایک آشرم کھولا ہوا تھا۔ جس میں چند برہمچاریوں کو سنسکرت پڑھاتے۔ اور ویدک دھرم کی شکشا دیتے تھے۔ مہاشہ دلیس راج جی یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ان کے پتاجی پورانک خیالات کے آدمی ہیں۔ اور وہ انہیں اس آشرم میں داخل ہونے کی اجازت کسی صورت میں بھی نہ دیں گے۔ کسی کو اطلاع دیئے بغیر وزیرآباد سے راولپنڈی چلے گئے۔ اور وہاں آشرم میں داخل ہو گئے۔ وزیرآباد سے مہاشہ جی کے ایک مِتر نے ان کے پتاجی کو اطلاع دی۔ کہ مہاشہ دلیس راج لاپتہ ہیں۔ بہت تلاش کے بعد پتہ چلا۔ کہ آپ راولپنڈی میں سوامی رشدھانند جی کے آشرم میں ہیں۔ آپ کے پتاجی اس واقعہ سے آپ کے اور سوامی رشدھانند جی کے سخت برخلاف ہو رہے تھے۔ ان کا یہاں تک ارادہ تھا۔ کہ وہ سوامی رشدھانند جی پر مقدمہ چلا دیں گے۔ مگر جب انہوں نے راولپنڈی جا کر آشرم میں سوامی جی کے درشن کئے۔ اور برہمچاریوں کی شکشا کا طریقہ دیکھا۔ تو آپ بہت متاثر ہوئے۔ اور آپ کا سب کرودھ خوشی اور شانتی میں تبدیل ہو گیا۔ آپ کا ارادہ تھا کہ مہاشہ جی کو کچھ دنوں کے لئے گھر لے جائیں۔ چنانچہ آپ نے سوامی جی سے مہاشہ دلیس راج کو دو ہفتہ بھر کی چھٹی لے دی اور گھر لے آئے۔

مہاشہ جی کو سنسکرت سیکھنے کا اتنا زبردست شوق پیدا ہو چکا تھا۔ کہ آپ گھر میں بھی رہنا گوارا نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ آپ کشمیر۔ بنارس اور اور جگہوں پر اسی شوق کو لئے پھرتے رہے۔ کشمیر میں آپ جس پنڈت کے پاس سنسکرت سیکھتے تھے۔ وہ ودوان تو تھا۔ مگر مانس کھایا کرتا تھا۔ مہاشہ جی کو مانس سے سخت نفرت تھی۔ جب آپ کو اس بات کا پتہ لگا۔ تو آپ اس سے پڑھنا چھوڑ کر بنارس چلے گئے۔ وہاں ایک پاٹھ شالا میں سنسکرت پاٹھ شالا کے ہی خرچ پر پڑھائی جاتی تھی۔ یہ پاٹھ شالا سناتن دھرمیوں کی تھی۔ انہوں نے پڑھتے ہوئے خرچ کو دیکھ کر یہ اصول بنایا۔ کہ صرف جنم کے برہمنوں کو ہی پاٹھ شالا کے خرچ پر پڑھایا جائے۔ دوسروں کو نہیں۔ مہاشہ دلیس راج جنم کے لحاظ سے کھشتری تھے۔ آپ کو ترغیب دی گئی۔ کہ آپ اپنے آپ کو جنم کا براہمن لکھا دیں۔ اگرچہ آپ کو سنسکرت سے بہت پریم تھا۔ اور اس کے لئے آپ سب کچھ کر گزرنے کو تیار تھے۔ مگر آپ نے جھوٹ بول کر سنسکرت سیکھنے سے انکار کر دیا۔ اور چونکہ آپ اتنا خرچ بھی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے وہاں سے گھر واپس آ گئے۔

آپ کے پتاجی چاہتے تھے۔ کہ آپ کی ملازمت کا بندوبست کر کے آپ کی شادی کر دیں۔ تاکہ آپ گرہست کے جھنجھٹوں میں پھنس کر گھر سے باہر جانے کے قابل نہ رہیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو پٹوار کے کام میں داخل کرانا چاہا۔ مگر مہاشہ جی نے کہا۔ کہ پٹوار کے کام میں تنخواہ نہایت تھوڑی ہوتی ہے۔ جس سے گزارہ چلنا مشکل ہے۔ اور پٹواریوں کا عام کام رشوت سے چلتا ہے۔ اس لئے میں اس کام میں ہرگز پڑنا نہیں چاہتا۔

اور کوئی چارہ نہ دیکھ کر آپ کو گوجرانوالہ میں کھڈیوں کا کام سیکھنے کے لئے کہا گیا۔ مہاشہ جی کو بھی کھڈیوں کا شوق تھا۔ چنانچہ آپ جلدی گوجرانوالہ چلے گئے۔ کھڈی کا مالک ایک عمر رسیدہ امیر شخص تھا۔ مہاشہ دلیس راج جی کا کام و ایمانداری دیکھ کر وہ بہت خوش ہوا کرتا تھا۔ اور آپ کو اپنے بچوں سے بھی عزیز رکھتا تھا۔ مرتے وقت اس نے وصیت کی۔ کہ میری جائداد کا نصف حصہ مہاشہ دلیس راج کو دیا جائے۔ اور نصف میرے لڑکے کو۔ وصیت کے مطابق اس کے لڑکے نے مہاشہ جی کو جائداد کا نصف حصہ پیش کیا۔ مگر آپ نے رقم واپس کر دی۔ اگرچہ اس نے بہت اصرار کیا۔ مگر آپ نے اس رقم میں سے ایک پائی بھی لینی سویکار نہ کی۔

گوجرانوالہ سے پھر آپ کو واپس بلا لیا گیا۔ آپ کو کھٹڑ میں ہی کھادی کی ایک دکان کھول دی گئی۔ آپ نے ساتھ ہی ایک خیراتی دواخانہ کھول لیا۔ جس میں ہر ایک غریب کو مفت دوائی دی جاتی تھی۔ کھٹڑ میں اس وقت آریہ سماج کا پرچار بالکل نہ تھا۔ آپ نے وہاں پہلے آریہ یووک سماج بنائی۔ اس کا کام اچھی طرح چلایا۔ جب دیکھا۔ کہ وہ کامیاب ہو گئی ہے۔ تو آریہ سماج بھی سنستھاپت کر دی۔ اس کے بعد آریہ پتری پاٹھ شالا بنائی جو کہ ابھی تک چل رہی ہے۔ گاؤں کے سوشل سدھار کے لئے "گرام سدھار سبھا" بنائی۔ اس میں بھی آپ نہایت تندہی سے کام کرتے رہے۔

اب پھر آپ کے پتاجی کو آپ کی شادی کا خیال آیا۔ آپ کے ایک دوست منشی کنہیا لال جی ہیں۔ انہوں نے بہت کوشش کی۔ کہ آپ شادی کے لئے مان جائیں۔ پہلے تو آپ نہ مانتے تھے۔ آخر آپ کو کسی نہ کسی طرح راضی کر لیا گیا۔ اور آپ کی شادی جبکہ آپ ۲۵ سال کی عمر کے تھے۔ کر دی گئی۔

آپ کی شادی کے کچھ عرصہ بعد آپ کی کھادی کی دکان کی چوری ہو گئی۔ کافی سے زیادہ نقصان ہوا۔ آپ نے نئے سر سے وہی دکان کھولنے کی بجائے سرگودھا میں مہاشہ تاراچند جی کے ساتھ ایک ٹینکالیہ کھول لیا۔ سرگودھا میں بھی رہ کر آپ نے سماج کا قابلِ تعریف کام کیا۔

اس کے بعد آپ لاہور گئے۔ وہاں آپ نے شدھی کا نہایت ہی زبردست اور ٹھوس کام کیا۔ مجھے آریہ سماج مندر خوشاب میں ایک دفعہ آپ کے درشن ہوئے۔ آپ نے وہ تمام تکالیف بیان کیں۔ جو آپ کو شدھی کے پرچار میں پیش آیا کرتی تھیں۔ آپ کو کہیں یہ معلوم ہو جاتا۔ کہ فلاں جگہ پر کوئی شخص پتت ہو گیا ہے۔ تو آپ گولی کی طرح وہاں پہنچتے۔ جو کچھ ہو سکتا۔ کر گزرتے۔ مگر اسے پھر اپنے پوتر ویدک دھرم کی طرف واپس لے آتے۔ آپ کی موقعہ شناس دلیری، الہٰی وشواس اور نڈرتا کے واقعات سننے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کئی دفعہ آپ نے حقیر سے حقیر کام بھی محض شدھی کی خاطر کیا۔ کئی دفعہ آپ نے اپنی جان جوکھوں میں ڈالی۔ آپ نے ملکانوں کی شدھی میں قابلِ قدر کام کیا۔ مہاشہ رام چندر جی کے قتل کے وقت آپ کشمیر میں ہی تھے۔ وہاں بھی آپ نہایت سرگرمی سے کام کرتے رہے۔ آپ نے اس زمانے میں ڈاڑھی رکھی ہوئی تھی۔ مہاشہ راجپال جی کی شہادت کے وقت لاہور میں آپ کو بہرے پر کچھ چوٹیں آئیں۔ جس کی وجہ سے آپ نے ڈاڑھی منڈوا دی۔

بہرصورت آپ نے شدھی کا وہ کام کیا۔ جس کی چند ایک مثالیں ہی مل سکتی ہیں۔ آپ نے اندازاً سات ہزار کے قریب شدھیاں کی ہیں جن میں سے ایک ہزار سے کچھ زیادہ تو جنم کے ہی غیر مذاہب کے لوگ تھے۔ اور باقی کے ایسے ہندو تھے۔ جو غلطی سے یا دوسرے لوگوں کے گمراہ کرنے کی وجہ سے پتت ہو گئے تھے۔ میں نے تمام شدھ کئے ہوئے سجنوں کے نام اور حالات مہاشہ دلیس راج جی کی نوٹ بک میں اپنی آنکھوں سے پڑھے تھے۔

آپ کی تمام زندگی ایک سپاہیانہ زندگی تھی۔ آریہ سماج کے کام میں آپ کا دلی شوق اور ہر وقت تیار بر تیار رہنا ہمارے لئے قابلِ تقلید ہے۔ آریہ جاتی کو بجا طور پر مہاشہ جی جیسے سپتروں پر ناز کرنا چاہئے۔ آپ آخری دنوں میں پنجاب کیندری انا تھالیہ میں کام کر رہے تھے۔ اس سال آپ آریہ سماج خوشاب کے پردھان چنے گئے تھے۔ آپ سات ہاڑ کو سرگباش ہوئے۔ انتم سمے آپ نے ادم ادم کا جاپ کرتے ہوئے اپنے پران تیاگے۔ آپ کی یہ پرارتھنا تھی۔ کہ "بھگوان! میں نے ابھی آریہ سماج کا کام دل کھول کر نہیں کیا۔ مجھے مکتی وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر اچھا ہے۔ تو یہ کہ مجھے ایک بار پھر اپنی آریہ جاتی میں جنم دے۔ تاکہ میں اپنے نامکمل مشن کو پورا کر سکوں"۔

شبھ گھڑی

از بابو ستیارام صاحب منگل نیروبی برٹش ایسٹ افریقہ

سبق آموز افسانہ

چترکوٹ ریلوے سٹیشن جی-آئی-پی ریلوے پر الہ آباد-باندہ برانچ کے درمیان واقع ہے - یہ ہندوؤں کا ایک مشہور تیرتھ ہے - رامائن میں اس کا خاص طور پر ذکر آیا ہے - ریلوے سٹیشن سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ایک مجھریاں گاؤں جاگیر ترانواں میں پاسی (کسان) لوگوں کی بستی کے لئے مشہور ہے - مجھریاں کے پاسی (کسان) لوگ کام کرنے میں بڑے محنتی - مضبوط اور جفاکش ہیں - وعدہ کے پکے اور ایماندار ہیں - ہرہر (ایک قسم کی دال یو-پی میں ہوتی ہے) کے پودوں کی جھرٹوں سے ٹوکریاں بنانا اور کاشتکاری کرنا ان کا کام ہے - گاؤں کی بستی تقریباً ایک ہزار نفوس پر مشتمل ہے - مگر جب کبھی جاگیردار صاحب ترانواں کو کسی شیر کے شکار کی ضرورت ہوتی ہے - تو سب لوگوں کو اسی جگہ سے بلایا جاتا ہے - اس جگہ کے لوگوں کے لئے شیر کا شکار ایک معمولی سی بات ہے - کیونکہ جاگیر میں تمام رعایا کو تلوار - بندوق اور پستول وغیرہ رکھنے کی اجازت ہے ؛

(۲)

شام کے سات بجنے والے تھے - سورج دیوتا دن بھر کے کام سے فارغ ہو کر مغرب میں غروب ہو رہا تھا - کچھ اندھیرا بھی ہو رہا تھا - اور برسات کا موسم ہونے کی وجہ سے کچھ ہلکی ہلکی سی بوندیں بھی پڑ رہی تھیں - رادھا دن بھر کی مزدوری کے کام سے فارغ ہو کر دھرم شالہ واقع شیورام پورہ میں جو کہ سیٹھ گوپال داس کا تھوروالے کی طرف سے چترکوٹ کے یاتریوں کے لئے تیار ہو رہی تھی - کنگی ماندی الپتو رکواپنے ہردے میں یاد کرتی ہوئی اپنے گاؤں مجھریاں کی طرف آ رہی تھی - چترکوٹ کے علاقہ میں ایک آدمی چھ ساڑھے چار آنہ - عورت تین آنہ اور لڑکا ڈیڑھ دو آنہ روزانہ پر مزدوری کے لئے مل جاتے ہیں - مگر ان بیچاروں کی قسمت - کہ آٹے کا بھاؤ پنجاب سے قدرے مہنگا ہی ہوتا ہے -

پنڈت بہاری لال بھی کسی آس پاس کے گاؤں سے شیورام پورہ کی طرف آ رہا تھا - کہ راستہ میں اندھیرا ہونے کی وجہ سے رادھا کی دھوتی بہاری لال کی چادر سے ٹکرا گئی - بس پھر کیا تھا - براہمن دیوتا کے غصہ کا پارہ برسات کے دریا کے چڑھاؤ کی طرح جھٹ چڑھ آیا - اور زور سے بولا -

بہاری لال - چنڈالن کی بٹیا (بیٹی) اندھی ہے - راستہ دکھائی نہیں دیتا - کہ تو نے مجھے بھرشٹ کر دیا - اب سندھیا کے سمیہ کون کپڑے دھولائے گا ؟ تمہارا اسقو (خاوند) یا تمہاری مہتاری (ماں)' اور زور سے ایک لاٹھی اس کی کمر پر لگا دی - رادھا نے زور سے چلانا شروع کیا ----

رادھا (کانپتی ہوئی) - "پنڈت جی پنڈت جی - میں نے کون سا اپرادھ کیا ہے - جو آپ نے لاٹھی سے مجھ غریبنی کو مارا ہے - کپڑوں کی معمولی بات تھی - آپ کسی سے دھلوا لیتے - یا میری مزدوری سے جو مجھے آپ تین آنے کے حساب سے روزانہ دیتے ہیں - کاٹ لیتے - غریبوں پر دیا کرنا براہمن کا دھرم ہے " ؛

بہاری لال - " دھرم دھرم کی بٹیا (لڑکی) کاشی جی سے شاستری کی پریکشا پاس کر کے آئی ہے - یہ نہیں دھرم سکھلاتی ہے شودر کو کیا معلوم ہے - دھرم کس وستو کا نام ہے - ارے ایک شودرانی سے چھو جاؤں - اور اشنان نہ کروں - کپڑے نہ دھلاؤں - تو اور کیا کروں ؟ جی تو چاہتا ہے - کہ تجھے اسی وقت ادھ موا کر دوں - لیکن جاگیردار صاحب کا ڈر ہے " ؛

رادھا (دل میں) " اف جنم کا اتنا اپمان کرم سے تو یہ پنڈت کر رہا ہے - ہماری طرح کھیتی باڑی کا کام کرتا ہے - پھر اس میں اور مجھ میں بھید کیوں ؟ (پنڈت سے) پنڈت جی ! جو کچھ مجھ سے ہوا - کشما کریں - اب میں جاتی ہوں " ؛

(۳)

چترکوٹ سے اگلا سٹیشن بھرت کوپ ہے - اور بھرت کوپ سے آگے بدوسہ سٹیشن ہے - بدوسہ تحصیل کا صدر مقام ہے - اور ندی بدوسہ پر واقع ہونے کی وجہ سے اس کا نام بھی بدوسہ پڑ گیا - سمبت ۱۹۱۲ء کا واقعہ ہے - کہ بدوسہ میں ایک سومیا کوری محلہ تری میں رہتا تھا کھیتی باڑی کے کام میں بہت ہوشیار تھا اور دو سو پچاس بیگھے زمین کا مالک تھا - اپنی برادری میں اس کی بڑی عزت تھی - دو لڑکے اور ایک لڑکی تھی - لڑکوں کے نام رام کشنا اور جے کشنا اور لڑکی کا نام رادھا تھا - سومیا کوری کے گھر کھانے پینے کے لئے پرماتما کی طرف سے بڑی کرپا تھی - اس لئے رام کشنا اور جے کشنا اور رادھا بڑے آرام سے زندگی بسر کرتے تھے - دیکھنے میں بڑے سندر شکیل اور خوبصورت تھے - ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ وہ کسی ٹھاکر کے لڑکے اور لڑکی ہیں - کوری کے گھر کا جنم تو کسی کو خیال تک بھی نہیں آتا تھا - جب رادھا چھ برس کی ہوئی - تو اس کے پتا نے پورانک دھرم انوسار اس کے بیاہ کی تیاری کی - اور پروہت بشن دت کو ور تلاش کرنے کے لئے بھیجا - پروہت بشن دت جی ور تلاش کرتے کرتے مجھریاں گاؤں کی طرف چل پڑے - اور وہاں گوپالا کوری سے بھینٹ ہو گئی - گوپالا کوری گو جنم کا کوری تھا - مگر چونکہ روپے والا تھا - اور پانچ سو ۵۰۰ بیگھے زمین کا مالک تھا - اس لئے کوری اور ٹھاکر لوگ سبھی اس کی عزت کرتے تھے - پروہت بشن دت جی کا ڈیرا ایک بنئے کے گھر کرا دیا - اور اس کی خاطر تواضع پوری کچوری - لڈو اور پیڑے سے کی - بس پھر کیا تھا - براہمن دیوتا پرسن ہو گئے - گوپالا کے لڑکے ہریا کی جس کی عمر سات برس کی ہو گی - منگنی رادھا سے تجویز ہو گئی - اور پروہت بشن دت نے واپس بدوسہ آ کر اپنے یجمان سومیا کو مبارکباد دی - کہ میں رادھا کی سگائی ایک بڑے معزز خاندانی زمیندار سے جو کہ بڑا مالدار ہے - کر آیا ہوں - سومیا کو پروہت کا کہنا سر ماتھے پر منظور تھا - مہورت نکلوایا اور جیت شدی دوادشی بروز بسپت وار رادھا کا بیاہ رچایا گیا - مجھریاں گاؤں سے گوپالا بڑی شان و شوکت سے برات لے کر آیا - اور اپنے لڑکے ہریا کو بیاہ کر لے گیا - سومیا نے اپنی لڑکی کے جہیز میں تین سو روپے نقد - ۳۵ تولے سونے کے زیور پانچ گائیں - پانچ بھینسیں - ایک گھوڑی - دو بکریاں اور نہایت قیمتی کپڑے دے کر برات کو وداع کیا ؛

(۴)

پرماتما کے کھیل نرالے ہیں - کبھی کسی کو امیر بنا دیتا ہے - اور کبھی غریب - کسی کے گھر کھانے کے لئے ایک روٹی کا ٹکڑا بھی نہیں ہے - اور کسی امیر کے کتے لڈو اور پیڑے روزانہ کھاتے ہیں - اور نوکر چاکر ان کو سیر کرانے کے لئے مقرر ہیں - ایک ایک کتے کا ماہوار خرچ ایک ایک سو روپیہ ہے - سمبت ۱۹۱۵ء کی پلیگ کی بیماری یو-پی میں بڑی مشہور ہے - اس سال پلیگ کی بیماری نے کئی گاؤں تباہ کر دیئے - یہ بیماری انگریزی علاقہ سے پھیلتی ہوئی ریاستوں میں بھی جا گھسی - ترانواں جاگیر کے ٹھاکر صاحب کو بھی فکر دامنگیر ہوئی - انہوں نے الہ آباد کے ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر کے - بی نکلسن ایم - اے - ایم - ڈی - لنڈن یونیورسٹی کو خاص طور پر ایک ہزار روپیہ ماہوار پر بلایا - کہ وہ اس موذی مرض کی روک تھام کریں - اور ریاست کی رعیت کو اس سے بچائیں - گو ڈاکٹر صاحب بڑے تجربہ کار ، عمر رسیدہ اور لنڈن یونیورسٹی کے ایم - ڈی تھے - لیکن افسوس ہے کہ پلیگ کو پھیلنے سے نہ روک سکے - سب سے پہلے مجھریاں گاؤں میں ہریا کوری بیمار ہوا اور ایک ہی دن میں مر گیا - اس کے بعد گوپالا چودھری اور اس کی عورت بیمار ہوئے - اور پلیگ کی نذر ہو گئے - ہوتے ہوتے ایک ہی ہفتہ میں مجھریاں گاؤں کی آدھی آبادی پلیگ کی بھینٹ ہو گئی -

اب رادھا بیچاری ودھوا ہو گئی - رادھا کے بیاہ ہریا اور اس کے سسر گوپالا کی تمام زمین پر برادری والوں نے قبضہ کر لیا - رادھا کو کوئی پوچھتا تک نہیں تھا - نہ وہ ہریا کی استری کہلاتی تھی - اور نہ گوپالا چودھری کی بہو - بلکہ تمام گاؤں میں ڈائن کے نام سے پکاری جاتی تھی - کوئی پاس نہیں بیٹھنے دیتا تھا - رادھا پر سب آفتوں کا پہاڑ ایک دم ٹوٹ پڑا - اور وہ بیچاری گھبرا گئی - ایک دن تنگ آ کر اپنے باپ کے گھر بدوسہ چلی آئی - اور باپ کے گھر رہنے لگی - مگر چند ہی دنوں میں اسے معلوم ہو گیا - کہ گو اس کا باپ دولتمند ہے - کھانے پینے کے لئے سب کچھ ہے - مگر اس کی گزر یہاں نہیں - کیونکہ جب کبھی وہ بات کرتی تھی - اس کی بڑی بھاوج طعنہ دیتی تھی - کہ یہ وہی رادھا ہے - جس نے اپنے سب پریوار کو کھا لیا ہے - جتنے کہ ہمارے بہنوئی کو بھی نہیں چھوڑا - یہ ڈائن کہاں سے آ گئی - اگر اچھی ہوتی - تو اس کا پتی کیوں مر جاتا - ہمارے سمبندھی کا گھر کیوں تباہ ہوتا ؟

(۵)

پنڈت نرائن رائے ذات کے گوتی براہمن تھے اور پونا ستارہ کے رہنے والے تھے - گو خیالات سے پکے "سناتن دھرمی" تھے - مگر آریہ سماج کے سدھانتوں سے پورا پریم رکھتے تھے - ودھوا وواہ اور اچھوت ادھار کو ایک برتر کاریہ خیال کرتے تھے - اور جب کبھی ان کو کوئی آریہ اپدیشک ویدک دھرم کا پرچار کرتے کرتے مل جاتے - تو ان کی بڑی خاطر تواضع کرتے - آپ چترکوٹ کے سٹیشن پر اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر تھے - اور کبھی دوسرے سٹیشن سے بدل کر آئے تھے - شام کی ٹرین گزر جانے کے بعد آپ سیر کے لئے ذرا باہر ریل کی پٹڑی پر ساتھ ساتھ گھوم رہے تھے - برسات کا موسم تھا - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی - دل پر اثر ہوا - پرماتما کی قدرت کے نظارے دیکھ کر کہنے لگے - پرماتما تو دھنیہ ہے - کہ تو نے ہمارے لئے زندگی بسر کرنے کے لئے بخشی ہے - مزدوروں کی حالت کو جب میں دیکھتا ہوں - کہ دن بھر دھوپ میں کام کرتے ہیں - اپنا پسینہ لہو کی طرح بہاتے ہیں - اور اس پر بھی پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں - پرماتما تو دھنیہ ہے - ہمارا تو کلیجہ منہ کو آتا ہے -

(باقی پھر)

آریہ سماج مدراس

(شری پنڈت گنیشو دیو گیانی کے قلم سے)

آج سے کوئی دو برس پہلے کی بات ہے۔ کہ مدراس کے شری پنڈت جگنناتھ جی سادھو گپتا نے شری شری ساروديشک سبھا دہلی کو ایک آریہ پرچارک بھیجنے کے لئے لکھا۔ اس سمیہ ہم اندھر دیش ہی میں کاریہ کر رہے تھے۔ شری نارائن سوامی جی پردھان ساروديشک سبھا کی آگیا سے گنٹور چھوڑ مدراس آ گئے۔ مدراس مدراس نام کے صوبہ کا صدر مقام ہے۔ آبادی چھ لاکھ سے اوپر ہے۔ بمبئی کلکتہ کی طرح یہاں بھی بیوپار کے لئے عموماً سارے بھارت کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ شام کو سمندر کے کنارے یا کسی میٹنگ ہی میں آپ مختلف صوبجات کے لوگوں کو اپنی اپنی بولیاں بولتے پائیں گے۔ پنجابی بھی یہاں پر معدود سے کہ کم ہوں گے۔ جو کچھ بیوپار کے اور کچھ ملازمت کے سلسلہ میں یہاں ہیں۔ بازاروں کا تو ذکر ہی کیا، ہندو دھرم رہتا ہے۔

جب ہم پہلے پہل مدراس آئے۔ تو گو آریہ سماج کا نام تھا۔ لیکن کام نفی کے برابر تھا۔ ایک چھوٹا سا ۸ × ۱۰ کا کمرہ اور پانچ سات آدمیوں کی حاضری سا ہفتہ وار ہوتا تھا۔ ادھیوشن بھی کبھی دو چار مہینوں میں ایک بار ہوتے تھے۔ سماج تھا۔ شہر میں اسے کوئی جانتا نہ تھا۔ اور جو سبھاسد تھے وہ بہت ہی معمولی حیثیت اور تعلیم کے تھے۔ اس لئے پرچار ہو تو کیسے سنبھو تھا؟

ہمارے آنے سے کچھ عرصہ پہلے دھرمی اور دیانند کالج پارٹی کے دو ایک کاریہ کرتا آئے تھے۔ اور ان کی کرپا سے ڈھائی چاول کی کھچڑی بھی دو چولھوں پر چڑھی تھی۔ یہاں بھی وہی ماس کا جھگڑا۔ حالت نہایت قابل رحم تھی۔ جن لوگوں سے ہم سہانوبھوتی کی آشا کر سکتے تھے۔ وہ بھی اس جھگڑے کو سن کر مذاق اڑاتے تھے۔

پرماتما کی کرپا سے ہمارے کچھ یتن سپھل ہوئے۔ دونو پارٹیاں ایک ہو کر کام کرنے لگیں۔ ہم نے بھی پرتی سپتاہ دو تین ساروجنک بھاشنوں کا پربندھ کیا۔ مقامی مشہور ہالوں جیسے گوکھلے ہال۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ پچیپا کالج آدی میں "دیانند اور اس کا سندیش" آدی وشیوں پر انگریزی میں درجنوں ویاکھیان دئے۔ مقامی اخباروں میں لیکھ لکھے۔ انگریزی اور مدراسی بھاشا میں ٹریکٹ نکالے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آج مدراس آریہ سماج کے سبھاسدوں کی تعداد ۲ سو سے زیادہ ہے۔ ایک سو روپیہ کے قریب ماسک چندہ وصول ہوتا ہے۔ ایک ۶۰ × ۴۰ کا ہال پچاس روپیہ ماہوار کرایہ پر لیا ہوا ہے۔ اور وہ بھی خاص موقعوں پر ناکافی ثابت ہوتا ہے۔ مقامی انیک بار سوخ سجن اس میں حصہ لے کر اپنی علمی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

پرنتو پرچار تب تک مستقل نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک اس بھاشا میں آریہ سماج سا ہتیہ اپنا گھر نہ بنا لے۔ یہاں کی بھاشا تامل ہے۔ اور اس میں اس سمیہ تک نمن لکھت پستکیں پرکاشت ہو چکی ہیں:-

۱۔ ستیارتھ پرکاش ۲۔ سوامی شردھانند چرتر ۳۔ پوگ آسن ۴۔ آریہ اپاسنا ودھی ۵۔ پنچ مہا یگیہ ودھی ۶۔ آریہ سماج پر یچیہ ۷۔ شری دیانند چرترم

علاوہ ازیں آریہ سماج مدراس نے نمن پستکیں انگریزی میں پرکاشت کی ہیں:-

۱۔ بھجن کیرتن ۲۔ آریہ سماج کیا ہے؟ ۳۔ دی فونٹین ہیڈ آف ریلیجنز (سرچشمہ مذاہب)

یہ تمام پستکیں عام طور پر لاگت ماتر پر ہی دی جاتی ہیں۔ ہمارا وچار ہے۔ کہ اگر انگریزی ستیارتھ پرکاش (ترجمہ ڈاکٹر بھاردواج) کے چھپانے کی آگیا مل جائے۔ تو ہم پستک پورے عمدہ کاغذ اور چھپائی میں بغیر جلد کے ایک روپیہ میں دے سکتے ہیں۔ ہمیں تو بڑی حیرانی ہے۔ کہ ساروديشک سبھا کے انیک بار لکھنے پر بھی ڈاکٹر بھاردواج کے اتر ادھیکاریوں نے کوئی سنتوش جنک جواب نہیں دیا۔

آریہ سماج مدراس نے اپنے لگاتار پریتن سے ودھوا وواہ کو بہت ہر دلعزیز بنا رہا ہے۔ اور اس کا پرینام یہ ہوا ہے۔ کہ عموماً ہر مہینے دو چار ودھوا وواہ آریہ سماج ہال میں ہوا کرتے ہیں۔ بال براہ کے روکنے اور شاردا ایکٹ کے پرسار کے لئے ہم نے شاردا ایکٹ ویجیلنس ایسوسی ایشن کے نام سے ایک سنستھا جاری کی ہے۔ جو مقامی پرتشٹھت سجنوں اور وکیلوں ایڈووکیٹوں کی سہایتا سے شاردا ایکٹ کے مطابق ٹرائی کیسوں (آزمائشی مقدمات) کو عدالت میں دائر کرنے کا پریتن کر رہی ہے۔

شاید پرکاش کے ناظرین جانتے ہوں گے۔ کہ ادھر دکھن میں جات پات کا جھگڑا اہشٹ ہے اور یہی کارن ہے کہ براہمن نان براہمن سمسیا یہاں پر اتنی زبردست ہے۔ جتنی شمالی ہندوستان میں ہندو مسلم پربلم۔ آریہ سماج کے کاریہ میں بھی اس کا کافی پربھاؤ ہے۔ کیونکہ ہم مورتی پوجا۔ شرادھ پورانوں آدی کا کھنڈن کرتے ہیں۔ اس لئے براہمنوں کی مخالفت سوابھاوک ہے۔ اور پھر چونکہ ہم ویدک شاستر۔ آریہ دھرم آدی کا پرچار کرتے ہیں۔ اس لئے نان براہمن سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج شاید براہمنو کا ہی دوسرا روپ ہے۔ اسی وچار میں سوامی دیانند سرسوتی جی کا جنم سے اودیچیہ براہمن ہونا بھی شاید مخالفت کا ایک کارن ہے۔ براہمنوں کے خلاف انگریز مؤرخین نے نان براہمنوں کے دماغ یہاں تک بھر دئے ہیں۔ کہ ان کے وچار میں انہی براہمنوں نے ہی — جو اپنے آپ کو آریہ اور ویدوں کے انویائی کہتے ہیں — آج سے ہزاروں برس پہلے بھارت میں آ کر یہاں کی آدم نواسی دراوڑ جاتی کے لوگوں کو نان براہمنوں کو جنہیں وہ دسیو کہتے تھے زبردستی جیت لی تھی۔ ہتیا ماتحت کر کے موجودہ جات پات کے دھرم کا بیج بنایا۔ نان براہمنوں کی براہمنوں سے اتنی زبردست مخالفت ہے۔ کہ وہ کھلے بندوں براہمنوں کو گالیاں دیتے۔ ان کی سنسکرتی کا دیو دھرم گرنتھوں اور وید۔ اپنشد۔ منو آدی گرنتھوں کو دیتی ٹیپروں کی ہولی کی طرح سڑکوں پر جلاتے ہیں۔ دودھ کے جلے اگر وہ ہم آریہ سماجیوں کو بھی سندیہ کی درشٹی سے دیکھیں۔ تو حیرت کی بات ہی کیا ہے؟ اس طرح ان مشکل حالات میں آریہ پرچارک کو کام کرنا پڑتا ہے۔

جہاں جات پات کا چھوت اتنا زبردست ہو وہاں اچھوت سمسیا بھی اتنی ہی پیچیدہ ہونی چاہئے۔ یہاں کے اچھوت نہ سڑکوں پر چل سکتے ہیں نہ مندروں میں اور نہ سکولوں وکالجوں میں جا سکتے ہیں۔ پبلک تالابوں یا کنوؤں سے پانی بھرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہر سال ہزاروں اچھوت عیسائی ہو رہے ہیں۔ مسلمان بھی تعداد بڑھانے کے لالچ سے یہاں اپنے ملانوں کو بھیج رہے ہیں۔ اور اس میں نظام ریاست اور علی گڑھ کی سنستھائیں زیادہ آسانی سے کام کر رہی ہیں۔ ہم بھی آریہ سماج کی طرف سے شدھی کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمارے ذرائع اتنے محدود ہیں۔ کہ زیادہ کامیابی کی امید نہیں۔

۵ ہزار اچھوت عیسائیت کے منہ میں

ابھی پچھلے ہفتہ ہمیں اطلاع ملی ہے۔ کہ دیوکوٹا ضلع رام ناد کے لگ بھگ ۵ ہزار اچھوت وہاں کے جاتی ہندوؤں کے اتیاچاروں سے تنگ آ کر عیسائی ہونے والے ہیں۔ انیک مشنری موقع پر پہنچ چکے ہیں۔ اور زور شور سے کام کر رہے ہیں۔ دو تین مولانا بھی پہنچے ہیں۔ اور دھرم پلٹنے کی تیاری ہو رہی ہے۔ چاہتے تو ہم بھی ہیں۔ کہ وہاں پہنچیں۔ اور سرو ناش ہونے سے پہلے جتنا بھی بچ سکے بچا لیں۔ پر دھن جن دونو کی تنگی ہے۔ آدمی تو مل جائیں گے۔ پر آج کل کی تنگی کے دنوں میں

اُس پرماتما - تو بے انت ہے - اس قسم کے خیالات دل میں گزر رہے تھے - کہ یکایک ایک آواز آئی :-

"میں بیشک پاپی ہوں - مگر سنسار میں میرے لئے کوئی جگہ نہیں ہے - میں اپنی عصمت کو بچا سکتی ہوں - مگر بدمعاش اس کے بگاڑنے کے پیچھے پڑے ہیں - کل میرا پتہ گاؤں میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی - اور سب مجھے چودھری کی بہو کہتے تھے - اور بڑے مان سے بلاتے تھے - آج میرا نام ڈائن پڑ گیا ہے - کھانے کے لئے روٹی کا ٹکڑا کوئی نہیں دیتا - اور پاس کوئی بیٹھنے کے لئے خوش نہیں ہے - پرماتما میرے لئے ابھی سنسار میں کچھ نہیں دیکھتا - مجھے معلوم نہیں - گرہست کیا چیز ہے؟ اس لئے میں ودھوا ہوں - ہندو جاتی تیری حالت پر افسوس - اب سنسار میرے لئے نہیں ہے - اس لئے میں اس چھری سے اپنا گلا کاٹ کر اپنے آپ کو ختم کرتی ہوں - پرماتما! مجھے جنم دینا" ::

آواز سنتے ہی پنڈت نرائن راؤ اُس کی طرف بھاگے - اور دیکھا - کہ ایک چھوٹی خوبصورت لڑکی جس کی عمر قریب ۱۵ برس کی ہوگی - اپنے گلے کے اوپر چھری چلانے کے لئے تیاری کر رہی ہے - یہ دیکھتے ہی پنڈت جی نے آواز دی "بیٹا ٹھہر جاؤ - میں تمہاری سہایتا کے لئے آگیا ہوں ... گھبراؤ نہیں" اور یہ کہہ کر چھری اُس کے ہاتھ سے چھین لی - اور بڑے پیار سے پوچھا "تو کون ہے - اور کیا کرنے لگی تھی؟"

لڑکی نے روتی ہوئی آواز سے جواب دیا - "میں بدوسہ والے چودھری کی لڑکی ہوں - اور چھمبریاں گاؤں کے چودھری گوپال کی بہو ہوں - جس کو مرے ہوئے ایک سال گزر گیا ہے - تھوڑی بیماری نے میرے پتی اور دیور سب کو کھا لیا ہے - اب میرے لئے نہ میکے میں جگہ ہے - نہ سسرال میں - مجھے ڈائن کے نام سے پکارا جاتا ہے ... میں نردوش ہوں - نربل ہوں - ابھی ابھی پنڈت بہاری لال دھرم شالہ والے نے مجھے اس زور سے لاٹھی ماری کہ میری کمر ٹوٹ گئی ہے - اور چوٹ سے اس قدر درد ہو رہا ہے - کہ اب میں چل پھر نہیں سکتی - میرا سنسار میں ٹھیک نہیں ہے - کھانے کے لئے روٹی نہیں ملتی ہے - اور پاس کوئی بیٹھنے نہیں دیتا - بدقسمتی سے میری دھوتی بہاری لال پنڈت کے کپڑوں سے چھو گئی - جس کی وجہ سے اُس نے مجھے مارا ہے - اس لئے میں اپنے آپ کو آج ختم کرنے کے لئے تیار ہو گئی ہوں" ::

نرائن راؤ "گھبراؤ نہیں - آتم گھات سنسار میں سب سے بڑا پاپ ہے - آؤ میرے گھر چلو - میں تمہیں ہر طرح سے آرام پہنچاؤں گا" ::

رادھا "میں خوش ہوں - کہ آپ نے مجھے اس وقت سہارا دیا ہے - لیکن آپ براہمن ہیں اور میں شودر رانی - آپ مجھے گھر میں کیسے لے چلیں گے؟ براہمن تو ہم سے چھونا بھی نہیں چاہتے ہیں" ::

نرائن راؤ "گو میں براہمن ہوں - مگر مجھے تجھ جیسی بےکس اور دکھی لڑکیوں سے ہمیشہ ہمدردی رہتی ہے - آپ مجھ پر وشواس کرو - اور میرے گھر چلو" ::

رادھا - (دل میں) "ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ پرماتما نے میری سہایتا کے لئے سٹیشن ماسٹر صاحب کو بھیجا ہے" (ظاہر) "اچھا باؤجی! میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں - لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ میری عزت پر داغ نہ آنے پائے" ::

نرائن راؤ "میں براہمن ہوں - اور پھر آپ سے کہتا ہوں - مجھ پر وشواس کرو - میں آپ کے بھلے کے لئے سب کچھ کروں گا" ::

رادھا کو یقین ہو گیا - اور وہ پنڈت نرائن راؤ کے ساتھ چل پڑی - گھر میں آکر پنڈت جی نے اُسے پیٹ بھر کھانے کو دیا - اور رات بھر اُس سے تمام کہانی سنی - سنتے جاتے تھے - اور ہندو جاتی کی حالت زار پر آنسو بہاتے جاتے تھے - صبح اُٹھتے ہی اپنے نوکر رام سنگھ کو رادھا کے ساتھ روانہ کر دیا - اور منتری آریہ سماج باندہ کو ذیل کی چٹھی لکھ دی :-

"مانیور وربیان منتری جی مہودے آریہ سماج باندہ - جے منتری کرشن - میں اپنے نوکر رام سنگھ کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں - اور ۲۰ روپے کی قلیل رقم بھی ساتھ روانہ کرتا ہوں - ساتھ والی لڑکی ایک ودھوا لڑکی ہے - اور نردوش ہے - کسی وقت یہ ایک معزز زمیندار کی بہو تھی - اب بے کس اور بے سہارا ہے - میں نے اس کو مرنے سے بچا لیا ہے - آپ اپنی لڑکی کا خیال کریں - اور جیسا مناسب خیال کریں - اس کے لئے انتظام کریں - گو میں سناتن دھرمی ہوں - مگر آریہ سماج کے سدھانتوں سے مجھے پریم ہے - بہتر ہے - کہ آپ اس لڑکی کی زبانی ہی سب حالات سن لیں - تاکہ آپ کو اصل حالات سے واقفیت ہو جائے -

آپکا سیوک نرائن راؤ اسٹیشن ماسٹر چترکوٹ
۷ جون ۱۹۱۷ء

منتری آریہ سماج نے جب یہ چٹھی پڑھی - اور رادھا سے سب حالات سنے - تو دل کانپ اُٹھا - اسی وقت اُسے سکول میں داخل کرا دیا - اور ہندی پڑھانے کے لئے ماسٹرانی شنتو دیوی کو کہہ دیا - چونکہ لڑکی ذہین تھی - تین سال کے اندر اچھی طرح سے ہندی پڑھ گئی - اور کچھ سنسکرت کا بھی ابھیاس ہو گیا - ۱۶ برس میں اُس کی شادی بابو رام سروپ سگنیلر ریلوے کانپور سے ہو گئی - اور دونوں پتی اور پتنی آنند کی زندگی ...

ساماجک جگت

ضلع رہتک تحصیل پھلور میں شدھی

موضع رنیدہ تحصیل پھلور میں مسمی عبدالکریم نو مسلم نے منتری آریہ سماج راہوں کے نام درخواست دی۔ کہ وہ زبردستی مسلمان کیا گیا تھا۔ اُسے واپس آریہ دھرم میں لایا جائے۔ چنانچہ سماج کی طرف سے منتری سماج ڈاکٹر مہر دیو پرشاد۔ مہتہ سنت رام۔ مہتہ گوردواس مل پردہان۔ ڈاکٹر رام پرکاش خزانچی ۶ اگست کو موضع رنیدہ پہنچے۔ اور ۷ اگست کو پنڈت لکشمی دت نے شدھی کرائی۔ اُس کی چوٹی رکھوائی گئی۔ اور یگیوپویت پہنایا گیا پھر اُس کے ہاتھ سے حاضرین جلسہ کو حلوہ تقسیم کرایا گیا۔ اُس کی برادری کے بھی سب آدمی شامل ہوئے۔ اور گاؤں والے سکھ صاحبان بھی جلسہ میں شامل ہو کر رونق بڑھائی۔ مسمی عبدالکریم کا پرانا نام ملکھی رام رکھا گیا۔ یہ ذات کا سنار ہے۔ شردھانند شدھی فنڈ کو دو روپیہ دان ملا۔ موضع اُگراں و گوروں اور سکندرپور سے بھی کئی صاحبان پدھارے۔

ڈاکٹر رام پرکاش مہتہ خزانچی آریہ سماج راہوں۔ ضلع جالندھر

گوروکل اندرپرستھ کا معائنہ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گوڑگانواں ۶ اگست بوقت ۸ بجے صبح گوروکل اندرپرستھ میں رونق افروز ہوئے۔ معائنہ کرنے کے بعد اپنی قیمتی رائے دست مبارک سے وزٹرس بک میں قلمبند کی جس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

منتظمان گوروکل اندرپرستھ نے بڑی مہربانی سے مجھے گوروکل کا معائنہ کرایا۔ گوروکل کا ملحقہ نظارہ جس کے درمیان گوروکل واقعہ ہے) اور طالب علموں کا صاف اور سادہ لباس میرے دل پر خوش انداز ہوا۔ اگرچہ مکانات ابھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچے ہیں تاہم گوروکل کی ضروریات کے لئے کافی ہیں۔ استاد و طالب علموں کی سادگی پسند اور جسمانی طاقت کو دیکھ کر میں ازحد محظوظ ہوا ہوں۔ روحانی سوماغی و جسمانی تعلیم میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے۔ جس خوش خلقی سے انہوں نے میرا استقبال کیا۔ اس کے لئے میں ازحد مشکور ہوں۔

ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گوڑگانواں

دلت ادھار سبھا انبالہ کی قائمی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی سکیم کے مطابق انبالہ دیہاگ کی آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کا اجلاس مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۱ کو زیر صدارت

شریمان رائے صاحب لالہ امرت لال جی ریٹائرڈ انجنیئر انبالہ چھاؤنی آریہ سماج مندر میں منعقد کر کے ڈسٹرکٹ دیانند دلت ادھار سبھا قائم کی گئی۔ اور مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے

شریمان ڈاکٹر لال چند جی انبالہ چھاؤنی پردہان۔ لالہ بنواری لال جی اپ پردہان و خزانچی۔ لالہ برہمدت جی رئیس بمنارہ (ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ) سکرٹری۔ پنڈت رام پرتاپ جی شرما جائنٹ سکرٹری۔

مندرجہ ذیل دو اہم ریزولیوشن پاس ہوئے:۔

۱۔ یہ سبھا کورالی کیس کو اور آئندہ دلت ادھار کے عملی کام کو اپنے ہاتھ میں لیتی ہے۔ اور کیس لڑنے کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ایک ڈیفنس کمیٹی مقرر کرتی ہے:۔

ڈاکٹر لال چند جی۔ لالہ بنواری لال جی۔ رائے صاحب لالہ امرت لال جی۔ مہاشہ منشی رام جی انبالہ چھاؤنی۔ مہاشہ کندن لال جی انبالہ شہر۔ لالہ برہمدت جی۔ پنڈت رام پرتاپ جی شرما مورنڈہ۔ لالہ درگا داس جی پلیڈر و لالہ پران ناتھ جی کیتھل۔ پنڈت گنگا رام شرما روپڑ و پنڈت گیان چند جی بی۔ اے لاہور:۔

۲۔ یہ سبھا شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ انبالہ دیہاگ میں دلت ادھار کے عملی کام کو زور سے چلانے کے لئے پانچ ہزار روپیہ اپنے کوش میں سے یا بذریعہ جنرل اپیل جمع کر کے دیوے:۔

ڈیفنس کمیٹی نے اتفاق رائے سے لالہ بنواری لال جی انبالہ چھاؤنی کو پردھان انچارج مقرر کیا۔ نیز کورالی کیس کا انچارج شریمان لالہ برہمدت جی کو مقرر کیا:۔

رام پرتاپ شرما جائنٹ سکرٹری دیانند دلت ادھار سبھا انبالہ دیہاگ (مورنڈہ)

آریہ سماج کمالیہ کے پرستاؤ مورخہ ۲۳ ۷ کو آریہ سماج نے من پرستاؤ پاس کئے:۔

۱۔ آریہ سماج کمالیہ کا یہ جلسہ آریہ سماج کے پرچم نیتا آچاریہ رام دیو جی کی صحت کے متعلق آئی ہوئی اطلاعات کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اُن کی صحت اور پوزیشن کو مدنظر رکھتی ہوئی اُن کو فوراً اے کلاس میں تبدیل کر دے۔

دوسرے ریزولیوشن میں گوسوامی لیکھ رام جی کے انتر کا شتی میں لٹیروں کے ہاتھوں قتل ہو جانے پر اُن کے سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور شیر گڑھی کر کھوال کے پرچارک سے بد ارتھنا

انگریزی میں ویدک لٹریچر

ویداز میڈ ایزی ۹ بھاگ ایک جلد میں مجلد	۱۱	ویداز و بیئر انگاز اینڈ اپانگاز مجلد	۵
ویدک کاسموگنی ہم۔ ویدک ٹینٹس	۱/۱۲	بیو میٹنگ آف ویدک دھرم	۳
ویداز لاسٹ بک وَن فور	۵	اے گارلینڈ آف جیمز آف دی اکین مشن	۱
اے فیو بیسٹلیٹر آف دی آریہ سماج	۸	پرنسپلز اینڈ بائی لاز آف دی آریہ سماج	۱
آریہ سماج وٹ از اٹ؟	۲	ٹیچنگز آف دی آریہ سماج	۱۰
ویدک ٹیکسٹ بک مین لمنر	۱	اے فنگر پوسٹ ٹو دی ویلیجن آف ویداز	۸
اپنیشد ریم اینڈ اگن سٹیٹر م	۱۲		

پتہ:

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں دونوں چیزیں پُوران ویدک رشیوں کے پراچین اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں:۔

بیوپاریوں کو خاص رعائت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جسکی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں:۔

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

آنکھ کے بیمارو!



نا اُمید کیوں ہوتے ہو؟

گوروکل کانگڑی کا

بھیم سینی سُرمہ

استعمال کیجئے!

سب تکلیفیں رفع ہو جائینگی

قیمت تین روپے تولہ — فہرست ادویا مفت

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

کی گئی۔ ۔ ۔ کیونکہ اُن کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دیں ۔

(جسونت رائے سیوک منتری آریہ سماج کمالیہ)

آریہ سماج خیرپور سادات کے سماچار

۱۔ ۹ ساون کو آریہ سماج کے پردھان دھیون سنگھ آسو رام جی سبھاسد کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس ہوا ۔

۲۔ سماج ہذا میں روزانہ اتھرو وید کی کتھا رامی کو ہوتی ہے۔ صبح چند سبھاسد مندر میں یگیہ سندھیا آدی کرتے ہیں ۔

(لورکن چند منتری سماج ہذا)

وید جینتی ۔ آریہ سماج آسیہ ۔ پشاور میں وید جینتی سپتاہ ۱۶ سے ۲۴ اگست تک کمنا نشچیت ہوا ہے۔ پراتہ روزانہ ہون اور سائینکال کو وید کتھا ہوگی ۔ (منتری)

لاہور میں رشی ترپن ۔ آریہ سماج وچھووالی لاہور کی طرف سے دریائے راوی کے کنارے رشی ترپن تیوہار کے سمبندھ میں ہون یگیہ ہوا ۔ جس کے بعد پروہت آریہ سماج نے اس تیوہار کی وششٹتا بتلائی ۔ یگیہ شیش بانٹا گیا ۔

آریہ سماج لاہور نے وید جینتی منانے کے لئے روزانہ رات کو سماج مندر میں وید کتھا کا سلسلہ شروع کیا ہے ۔

آرین ڈی بیٹنگ کلب کے سماچار

۱ اگست کو ایک مباحثہ زیر صدارت بابو دیو الکھند جی ایڈووکیٹ ہوا۔ مضمون زیر بحث "کیا دھرم سیاسیات میں رکاوٹ ہے" تھا ۔

(منتری آرین ڈی بیٹنگ کلب چونیاں)

آریہ سماج خضر آباد کا چناؤ ۔ ماسٹر بابو رام جی پردھان ۔ چھوٹو رام منتری ۔ لالہ منوہر لال جی کوشادھیکش ۔

۲۔ ایک ہفتہ کے لئے پنڈت رام دت شرما اُپدیشک آریہ سماج جگادھری یہاں آئے ہوئے ہیں ۔ صبح پریوارک اُپاسنا میں یگیہ ہون کے پشچات دھرم اُپدیش ہوتا ہے ۔ اور دوپہر کو آریہ بھائیوں کو وید منتر یاد کراتے ہیں ۔ رات کو سنتریوں میں پرچار ہوتا ہے ۔

(چھوٹو رام منتری آریہ سماج ہذا)

نابھہ میں اُپنیشد سنسکار ۔ ۸ اگست کو لبھاوتی جی وشاردا دھرم پتنی مہاشہ جگن ناتھ جی منتری بی اے ہیڈ ماسٹر ریلوے پنجابی اسکول سکھر کا ۲۳ سال کی عمر میں دیہانت ہو گیا ۔ دان سنسکار اور دیگر سب کاروائی پورن ویدک ریتی سے آریہ سماج نابھہ نے کرائی ۔ ان کی مرتیو سے مہاشہ جگن ناتھ جی اور تمام پریوار کو ایک بھاری صدمہ پہنچا ہے ۔

(بال مکند منتری آریہ سماج نابھہ ریاست)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے سماچار

۱۔ پریوارک اُپاسنا اس ہفتہ مہاشے رتن چند جی کے گرہ پر ہوتی ۔

۲۔ سوامی رودرانند جی نے ۲۳ سے ۲۷ جولائی تک آریہ سماج مندر کے سامنے وید کتھا کی ۔ کتھا کی سماپتی پر آریہ سماج کی طرف سے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ حاضرین میں بطور پرشاد تقسیم کئے گئے ۔

۳۔ سماج ہذا میں روزانہ ست سنگ باقاعدہ لگتے ہیں ۔ اور آج کل پنڈت ہری دیو جی شاستری پروہت آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کے بارھویں سملاس کی کتھا کر رہے ہیں ۔ پروہت کی خدمات سے ہر ایک سجن بلا لحاظ مذہب و ملت ہندی و سنسکرت پڑھنے کا فائدہ اٹھا سکتا ہے ۔

(منگل سین برائے منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

ڈاکٹر پران جیون مہتہ چل بسے ۔ رنگون کے مشہور تاجر اور دانی ڈاکٹر پران جیون جی مہتہ ایم ۔ ڈی ۔ بار ایٹ لاء کا ۳ اگست کی رات کو دیہانت ہو گیا ۔ آپ کی ارتھی بڑی دھوم دھام سے اٹھائی گئی ۔ اور چندن کی لکڑیوں میں آپ کا داہ کرم کیا گیا ۔ رنگون میں ان کی مرتیو پر شوک پرکاش کی سبھاؤں کا سلسلہ جاری ہے ۔ آریہ سماج مندر ہال میں ہندو سبھا کا جلسہ رنگون کے لارڈ میئر تو پاجی کی صدارت میں ہوا ۔ ایک اور جلسہ جسٹس جے ۔ آر ۔ داس کی صدارت میں ہوا ۔

ڈاکٹر جیون مہتہ مشہور دانی تھے ۔ انہوں نے چودہ لاکھ کا دان اپنے ہاتھ سے کیا ۔ اُن کے دان کا دائرہ ہر ایک مذہب و ملت تک وسیع تھا ۔ بہ گپت دان کیا کرتے تھے ۔ آچاریہ رام دیو جی رنگون گئے ۔ تو ڈاکٹر مہتہ نے بتیس ہزار روپیہ گوروکل کے لئے دیا تھا ۔ آپ مہاتما گاندھی کے عقیدت مند تھے ۔

(نامہ نگار)

دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور ۔ دیانند اُپدیشک ودیالیہ کا سہ ماہی امتحان ختم ہو چکا ہے اور ۱۵ اگست سے ودیالیہ موسم گرما کی تعطیلات کے باعث ۱½ ماہ کے لئے بند ہو رہا ہے ۔ پوجیہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ ودیالیہ ہذا بغرض پرچار مورخہ ۲۸ جولائی کو روانہ ہو گئے ہیں ۔ اس وقت آپ اجمیر میں پہنچ چکے ہیں سو وہاں سے راجپوتانہ کا دورہ کرتے ہوئے آپ بمبئی پرانت

پتہ چلانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان تعطیلات کے ایام میں ودیارتھی جی حسب ذیل مقامات پر ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے روانہ ہو رہے ہیں :۔

۱۔ شری سدھاکر جی و شری سوریہ ناتھ جی :۔ مدرکہ رانی کوٹ۔ پکھوال۔ بھینی وغیرہ

۲۔ شری گیانیندر جی و شری باربرہم جی :۔ بہاول نگر۔ خیرپور۔ بہاول پور۔ احمد پور۔ اچ و پنج ند وغیرہ

۳۔ شری دلیپ جی و شری سکھدیو جی :۔ ریاست جیند و ضلع حصار وغیرہ :۔

۴۔ شری ارجن دیو جی و شری دھرم اندر جی :۔ مالیر کوٹلہ۔ بھٹنڈہ وغیرہ :۔

(دیارادھیا یک انچارج ودیالہ ہذا)

بنگہ میں آریہ سماج اور احمدیہ جماعت کے مابین مباحثہ :۔ ۲ و ۳ اگست ۱۹۳۲ء

کو آریہ سماج اور احمدیہ جماعت بنگہ کے مابین ایشوری صفات از روئے قرآن شریف و وید مقدس کے وشے پر مناظرہ ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت سادھو رام شاستری عربی سنسکرت ودیالیہ امرت سر۔ اور احمدیہ جماعت کی طرف سے مولوی محمد عمر صاحب قادیانی تھے۔

۲ اگست کو مباحثہ ایشوری صفات از روئے قرآن کے موضوع پر ہوا۔ مدعی احمدیہ جماعت تھی۔ احمدی مناظر نے قرآن سے چند ایک آیات پیش کر کے ایشور کو لامحدود علیم اور رحیم ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس کے جواب میں پنڈت سادھو رام نے قرآن شریف سے بیسیوں حوالے پیش کر کے ثابت کیا۔ کہ خدا قرآن کی رو سے غیر محدود۔ رحیم اور منصف نہیں ہو سکتا بلکہ حوادث ناگہانی تباہی نازل کرنے والا اور مکر کرنے والا وغیرہ ہے۔ احمدی مناظر اتنا گھبرایا۔ کہ وہ صحیح بخاری اور مولانا محمد علی کی تفسیر قرآن سے منسلم ہو گیا۔ اور آخر تک مضمون سے باہر بولتا رہا۔

۳ اگست کو مباحثہ ایشوری صفات از روئے وید مقدس پر ہوا۔ مدعی آریہ سماج تھا۔ آریہ مناظر نے ایشوری صفات ست چت آنند نراکار وغیرہ ویدوں سے ثابت کیں لیکن احمدی مبلغ سنسکرت سے امی ہونے کے باعث اس قدر پریشان ہوا۔ کہ نفس مضمون کو چھوڑ کر الہام کے رشی۔ سرشٹی اتپتی وغیرہ مضامین پر بولنے لگا۔ پردھان جی کے بار بار توجہ دلانے پر بھی نفس مضمون کی طرف رجوع نہ ہوا۔ اس پر بھی جو سوالات اس نے کئے۔ ان کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ مباحثہ کا بڑا اچھا پربھاو پڑا :۔

(جگی ناتھ دکیل منتری آریہ سماج بنگہ)

آریہ سماج کیماڑی کے سماچار۔ ۳۱ جولائی کو آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ میں

مہاتما ہنسراج جی کو اُن کی آنکھوں میں بینائی آنے پر مبارکباد دی گئی۔

۶ اگست کو سوامی وگیانانند جی کا منوہر اُپدیش ہوا۔ اور بعد میں پنڈت نارائن جی نے مرہٹی بھاشا میں کتھا کی۔

۷ اگست کو سوامی وگیانانند جی کا سپتاہک ست سنگ میں منوہر اُپدیش ہوا۔

(لبشنبر ناتھ شرما سہائک آریہ سماج کیمارٹی)

نیروبی میں پریوارک سمیلن۔ آریہ سماج ... کالج وِبھاگ کا پریوارک سمیلن ۲۴ جولائی ۱۹۳۲ء اتوار کو آریہ سماج مندر نورث ہال روڈ میں منایا گیا۔ جس میں آریہ پریواروں کے سب سجن استریوں اور بچوں سمیت لگ بھگ دو سو کی تعداد میں شامل تھے۔

صبح ہون یجیہ ہوکر سندھیا اور پرارتھنا سے پروگرام آرمبھ ہوا۔ مہاشہ وشومبھر ناتھ جی۔ مہاشہ سندر سنگھ جی۔ شریمتی نراشنلوبی جی چیف سپرنٹنڈنٹ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے نہایت ہی منوہر ویاکھیان دوپہر کے بارہ بجے تک ہوتے رہے جن کے دوران میں موقعہ بموقعہ بھجن اُپدیش بھی ہوتے۔ مہاشہ پیارے لال نے آریہ سماج کے کاریہ کے مضمون پر ایک نظم پڑھی۔ بعد ازاں سماج مندر میں سب سجنوں نر ناریوں نتھا بچوں نے مل کر پریتی بھوجن کیا۔

دوپہر کے بعد منتری نے آریہ سماج کے کام کی سالانہ رپورٹ سنائی۔ اور دوار سنگ چناؤ بھی کیا گیا:۔

مہاشہ سندر سنگھ جی پردھان۔ لالہ پورن چند جی اُپ پردھان۔ مہاشہ پیارے لال منتری۔ مہاشہ گوردِت رام اُپ منتری۔ مہاشہ سنت رام ورما خزانچی۔ مہاشہ وشومبھر ناتھ۔ نائب خزانچی۔ مسٹر ایس۔ ڈی نہرہ لائبریرین۔ مہاشہ چمپا لال چڈہ۔ سٹور کیپر:۔

چناؤ ہو چکنے کے بعد سب نے لائٹ ریفرشمنٹ میں حصہ لیا۔ شام کے وقت بچوں کی اَنی منورنجک کھیلیں ہوئیں۔ اور انہیں انعام دئے گئے۔ اور لالہ کندن لال جی پردھان کی آخری سپیچ کے بعد آرتی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی:۔

اسی سمیہ ۶ نئے ممبران نے آریہ سماج میں پرویش کیا۔ مہاشہ گردِت اس جی کی پتری کا نامکرن سنسکار ہوا۔ نام سریندر کماری رکھا گیا۔ دس شلنگ کا دان ملا:۔

مورخہ ۲۸ جون ۳۲ کو مہاشہ سنت رام ورما کی پتری کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ پانچ شلنگ دان پراپت ہوا:۔ (پیارے لال منتری)

سادھ سمپردائے

"اس پنتھ کے ماننے والے زیادہ تر فرخ آباد
اور دہلی کے نواح میں پائے جاتے ہیں۔
سادہ وارا نامی مقام میں جو فرخ آباد میں
ہے۔ ان لوگوں کی کثرت ہے۔ اس پنتھ کے
لوگ عموماً نیچ اقوام سے تعلق رکھتے ہیں:
اس پنتھ کی ابتدا بیر بھان سے ہوئی۔
اس کے گورو کا نام اودے داس بتایا جاتا ہے۔
اور بعض اس کے گورو کا نام جوگی داس بتلاتے
ہیں۔ بیر بھان دھول پور کی فوج میں سردار
تھا۔ کسی لڑائی میں سخت زخمی ہو گیا۔ چنانچہ
فوج نے مردہ سمجھ کر راستہ میں چھوڑ دیا۔ اتفاقاً
کسی سادھو کا اس رستہ سے گزر ہوا۔ جو اسے
اٹھا کر ایک پہاڑ پر لے گیا۔ اور اس کا علاج
معالجہ اور مرہم پٹی وغیرہ کی۔ چنانچہ چند دنوں
تک بیر بھان صحت یاب ہو گیا۔ اور سادھو نے
اسے اپنے عقائد کی تبلیغ و تلقین کی جو اصول
اسے سکھلائے گئے۔ ان کے متعلق یہ کہا
جاتا ہے۔ کہ وہ کبیر کے سفید و ساکھی سے
لئے گئے تھے۔ جن کو مختلف چھوٹی چھوٹی
کتابوں میں جمع کر کے یکجا کیا گیا۔ اور جو
سادھوؤں کے جلسوں میں گائے جاتے
ہیں۔ اس مجموعہ کا نام "آدی اپدیش" رکھا
گیا۔ بیر بھان اپنے مذہب کو مالک کا حکم
سمجھتا تھا۔

اس پنتھ کے مندرجہ ذیل بارہ احکام
بتائے جاتے ہیں:۔

(۱) ایک ایشور کی پرستش کرو۔ جس نے
ہم کو بنایا۔ اور جو ہم کو برباد کر سکتا ہے۔ وہ
سب سے بڑا ہے۔ اس سے بڑا کوئی نہیں۔
اس کو سجدہ کرنا لازمی اور ضروری ہے۔ تمام
پیدا کردہ چیزوں کی پرستش کرنی فضول ہے۔
ایشور صرف ایک ہے۔ وہ کل آفرینش کا
مالک ہے۔ جو کوئی چھوٹے کا دھیان کرتا
ہے۔ جھوٹ کا عامل ہے۔ اور گناہ کرتا ہے۔
اور جو گناہ کرتا ہے۔ وہ دوزخ میں جاتا
ہے:

(۲) دل کے غریب اور حلیم بنو۔ دنیا سے
محبت مت کرو۔ اپنے مذہب پر کامل یقین
رکھو۔ جو اس مذہب کے معتقد و پیرو نہیں
ہیں۔ ان سے تعلق مت رکھو۔ کسی غیر کی
روٹی مت کھاؤ:

(۳) جھوٹ نہ بولو۔ اور نہ کسی چیز کی مذمت
کرو۔ زبان کو ایشور کی تعریف و ستائش میں
مشغول رکھو۔ دولت، زمین، جانور، کھیت
کسی چیز کی چوری مت کرو۔ اپنے اور دوسرے
کی جائداد کی تمیز رکھو۔ اور اپنے مال پر قناعت
کرو۔ کسی کی برائی کا خیال دل میں نہ لاؤ۔
نامناسب چیز، عورت اور ناچ تماشے پر آنکھ
نہ لگاؤ:

(۴) بری بات مت سنو۔ اپنے خالق کی حمد
کرو۔ بیہودہ تقریر، غیبت، گالی، بھجن کے
سوا، سے پرہیز کرو۔ لیکن راگ کی تفریح اپنے
اندر تلاش کرو:

(۵) کسی چیز کا لالچ مت کرو۔ ایشور سب کو
چیزیں دینے والا ہے۔ جیسا تمہارا وشواس
ہے۔ ویسے ہی تم کو ملے گا:

(۶) جب کبھی پوچھا جائے۔ کہ تم کون ہو
تو اپنے آپ کو سادھ بتاؤ۔ ذات پات کا
سوال مت کرو۔ بحث مباحثہ میں مت پڑو۔
اپنے عقائد میں مضبوط بنو۔ آدمیوں میں
وشواس مت رکھو:

(۷) سفید لباس پہنو۔ مہندی، خضاب،
تیل پھلیل، تلک وغیرہ مت لگاؤ۔ اور نہ
ہی تسبیح و مالا اور زیور پہنو:

(۸) منشی چیزیں مت کھاؤ۔ نہ پان کھاؤ۔
نہ عطر سونگھو۔ نہ تمباکو پیو۔ افیون بھی مت
کھاؤ۔ ہاتھ مت اٹھاؤ۔ نہ آدمی اور بت
کے سامنے سر جھکاؤ:

(۹) کسی کو قتل مت کرو۔ ایذا مت دو۔
جھوٹی شہادت نہ دو۔ جور و ظلم سے کوئی
چیز حاصل نہ کرو:

(۱۰) مرد صرف ایک عورت رکھے۔ مرد
عورت کا جوٹھا نہ کھائے۔ عورت مرد کا جوٹھا
بموجب رواج کھا سکتی ہے۔ عورت کو
مرد کا ناز بردار ہونا چاہئے:

(۱۱) فقیروں کے لباس کو نہ پہنو۔ بھیک
مانگو۔ نہ کسی کی خیرات لو۔ جادو سے خوف نہ
کھاؤ۔ نہ اس سے کسی قسم کا واسطہ و تعلق
رکھو۔ بھگتوں کی صحبت ہی بہتر ہے۔
لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ حقیقی بھگت کی
پہچان ہو۔ پھر ان کو نمسکار کرو:

(۱۲) سادھ کو چاہئے۔ کہ کسی جانور وغیرہ
کی آواز سننے سے ضعیف الاعتقاد نہ ہو
جائے۔ جیسا کہ عام لوگ رواجاً فال لیتے
ہیں۔ بلکہ ایشور کی مرضی کے تابع رہنا چاہئے۔

سادھ پنتھ کے اصول قریباً کبیر و
گورو نانک کی طرح ہیں۔ مکتی یعنی نجات کے
بارے میں ان کا اعتقاد اور وشواس ہندوؤں
کے مطابق ہے:

سادھوؤں کے مندر نہیں ہوتے۔
وہ کسی مکان یا کسی کھلی جگہ میں بیٹھ کر
عبادت کر سکتے ہیں۔ ان کے جلسے بھی ہوتے
ہیں جس میں مرد عورتیں سب اکٹھے ہوتے
ہیں۔ اور سب کے سب اپنا اپنا کھانا
گھر سے لاتے ہیں۔ معمولی معاملات کی گفتگو
میں ان کا دن کٹتا ہے۔ اور رات بیر بھان
کبیر یا نانک کے بھجن گانے میں صرف ہوتی
ہے:

ہندوؤں کے کئی سمپردائیوں میں ایک
سادھ سمپردائے ہے۔ جس کی ابتدا اور عقائد
کے متعلق اوپر کا ایک لمبا اقتباس "الفضل"
کے کالموں سے لیا گیا ہے۔ "فرخ آباد کا اتہاس"
نامی پستک میں اس سمپردائے کے سمبندھ
میں یوں لکھا ہے:۔

"فرخ آباد میں ستنامی سادھو رہتے
ہیں جو اب سادھ کہلاتے ہیں۔ کسی سمیہ
میں ان لوگوں کی ورنی سادھو تا پورو رہی
ہوگی۔ اب تو خالص گرہستی ہیں۔ شکھا رکھنے
اپنے گورو پرشٹ رہنے سے وواہ کر کے سنتان
اتپن کرتے۔ صاف ستھرے سفید وستر
پہنتے۔ پگڑی باندھتے اور انگرکھا پہنتے
ہیں۔ نیز پرانی چال پسند کرتے ہیں۔ انگریزی
راجیہ کے پربھاو سے انیک لوگ کوٹ بھی
پہننے لگے ہیں۔ محنت سے پیسہ کمانا ان کے
دھرم کا سدھانت ہے۔ جیو ہتیا نہیں
کرتے۔ نہ شراب مانس کا استعمال کرتے ہیں۔
ایشور کو چھوڑ کسی منش (راجہ تک) کے آگے
سر نہیں جھکاتے۔ آپس میں ملنے پر پرنام،
نمسکار، رام رام آدی نہیں کرتے۔ صرف ہاتھ
اٹھا کر "آنند" پوچھتے ہیں۔ بت پرست نہیں
ایک ایشور کو مانتے ہیں۔ صنعت کا کام یا بیوپار
کرتے ہیں:

اپنے دھرم گرنتھ غیر مذہب والوں کو نہیں
دکھاتے۔ اس لئے ان کے دھرم وشئے کا
کسی ودھرمی کو کوئی علم نہیں۔ ہاں اتنا کہا
جا سکتا ہے۔ کہ وہ وید کو نہیں مانتے۔
پرکارانتر سے وید کی باتیں یعنی ایشور کی ایکتا
آدی مانتے ہیں۔ ودیا کی کمی ان لوگوں میں
ضرور ہے۔ اسی وجہ سے دھرم سمبندھی
چھان بین کی طرف ان کا دھیان نہیں گیا۔
سورگیہ پنڈت لیکھرام جی نے ان سے اتنے
پرسن ہوتے تھے۔ کہ سب کو آریہ بنانے کی بات
کہتے تھے۔ جو آریہ سماج کے جلسوں پر اینک سادھ
بھائی آیا بھی کرتے ہیں"۔

سادھ سمپردائے کے جو حالات "الفضل" میں چھپے
ہیں۔ اور جو "فرخ آباد کے اتہاس" سے نقل کئے گئے
ہیں۔ ان دونو سے یہ سپشٹ ہے۔ کہ سادھ سمپردائے
ایک ہندو سمپردائے ہے۔ صرف نام کو ہی نہیں بلکہ
آچار بیوہار سے بھی۔ ایک ایشور کو ماننا۔ صاف ستھرا
رہنا۔ مانس شراب سے نفرت۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو
انیک ہندو سمپردائیوں مثلاً وام مارگی آدی سے
انہیں بہت اونچا درجہ دیتی ہیں۔ لیکن ہندوؤں کی
عاقبت نااندیشی ملاحظہ ہو۔ کہ انہیں اچھوت سمجھا
جاتا ہے:

چنانچہ "فرخ آباد کا اتہاس" میں لکھا ہے۔ کہ
سوامی جی نے جب ان کا ربا کرشمی بھاست کیا۔ تو
نگر میں بہت آشچریہ کیا گیا۔ کئی لوگوں نے کہا۔ کہ یہ
لوگ ورن آشرم نہیں مانتے۔ تب آپ ان کے
ہاتھ کا اشدھ کچا بھوجن کیسے کرتے ہیں۔ یہاں تو
کوئی ان کے ہاتھ کا پانی تک نہیں پیتا ہے"۔ رشی
دیانند لوگوں کو اٹھانے کے لئے آئے تھے۔ وہ
شدھ ہرم الوپائی سادھ سمپردائیوں کو اچھوت ماننے
پر کب تیار تھے۔ آپ نے جواب میں کہا کہ

"یہ گرہستھ تو ضرور ہیں۔ اور یہ مانس کے ویوہار سے
رہت بھی ہیں۔ گئو رکھشا کرتے۔ کسی جیو کو نہیں
ستاتے۔ بلکہ رکھشا کرتے ہیں۔ تب ان کا ان
اشدھ کیوں؟ اشدھ تو وہ ہوتا ہے۔ جو ظلم سے
کمایا جائے۔ یا ٹھیک پکا نہ ہو۔ یا باسی سڑا گلا بدبودار
ہو۔ جس میں ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ ان ذلیل
ترک نہیں":

اس کے ساتھ سوامی جی نے ورن ابھیمانی ہندوؤں
کو سمجھایا۔

"آپ لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ اسی لئے یہ
لوگ وید مارگ پر نہیں آتے۔ یہ نیتی پوروک دھرم کی
بات سمجھانے سے ویدک بن سکتے ہیں۔ ویدک دھرم
منش ماتر سے گھرنا نہیں پریم کے برتاؤ کی شکشا کرتا
ہے":

منش کرتویہ کے پالن اور جاتی انتی کے سوشٹی کولی
سے سوامی جی کے شبد سورن اکھشروں میں لکھنے
کے یوگیہ ہیں۔ ہندوؤں نے نفرت کا چکر ایسا چلایا۔
کہ سینکڑوں سمپردائیوں میں کروڑوں نرناری اچھوت
پن کی غار میں دھکیل دئے گئے۔ ہندو دھرم سے
محبت کرتے جب تک انہیں کوئی ورغلانے والا نہ تھا
وہ ہندو دھرم کے پریم میں نفرت انگیز سلوک کو
برداشت کرتے رہے۔ لیکن آج وہ زمانہ نہیں رہا۔
ہندو انہیں ٹھوکریں مارتے اور دھتکارتے ہیں تو
مسلمان اور عیسائی انہیں گلے لگانے کو تیار ہیں۔
نتیجہ کیا ہے؟ کہ لاکھوں وہ آریہ لوگ جو اپنے کسی
قصور کے بدلے نہیں۔ بلکہ جات ابھیمانیوں کے
ابھیمان کی ویدی پر قربان کئے گئے تھے۔ ہندو دھرم

کو شکتی دے کر ہندو دھرم ورودھیوں کی محفل کو رونق دے رہے ہیں۔ جس کا پرنام سوروپ ہندو طاقت کمزور اور مخالف طاقت مضبوط ہو رہی ہے ؛

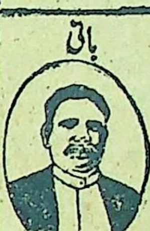
دلت اُدھار کا کام شروع ہے۔ مبارک ہے۔ لیکن جسے دلت اُدھار کہا جا سکتا ہے۔ سناتنیوں نے تو اُسے کیا کرنا ہے۔ آریہ سماج نے بھی پورن روپ سے شروع نہیں کیا۔ آریہ سماج شروع کر سکتا ہے۔ لیکن سناتنیوں سے اعلقات کا پھندا اُسے کچھ کرنے دھرنے نہیں دیتا۔ سادھو سمپردائے کے اصول ایسے ہیں۔ کہ وہ باسانی مسلمانوں یا عیسائیوں کے دام میں نہیں آ سکتے۔ لیکن ایک ایسے سوچھ سمپردائے سے نفرت بھاری پاپ ہے۔ اس پاپ کا پرائشچت یہی ہے۔ کہ آریہ سماج فرخ آباد رہنمائی کرے۔ اور ہندو انہیں گلے لگائیں۔ اور اس طرح اپنے ساتھ شامل کر لیں۔ کہ ہندو اور سادھو سمپردائے کے سمبندھ میں یہ شعر سارتھک ہو جائے :-

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گرنیٹڈ۔ فیراں قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi



مشہور
اسٹار
ٹریڈ مارک
رجسٹرڈ
سنہ ۶۱۹۸۴

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

کلکتہ



پچیس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا مثیل کارخانہ

برسات میں ملیریا کا خوف

جوڑی تاپ (REGD) } مفصلی بخار و طحال کی دوا ہے ہر سال لاکھوں مریض صحت پاتے ہیں۔ برسات کے ساتھ ہی ملیریا بخار ہوتا ہے۔ اس لیے آپ کو بھی مناسب ہے۔ کہ اس کی ایک شیشی منگا کر اپنی اور دوسروں کی جان بچائیں۔ کیونکہ ملیریا بادی کا بخار اور بڑھی ہوئی طحال کو گلانے کی لاجواب دوا ہے۔ اکثر بخار چوتھیہ طحال اور کالا اُنجاراس سے دفع ہوتا ہے۔ یہ خون کی خرابیوں کو دور کر کے گاڑھا کرتی ہے۔ اور اس کے استعمال سے اجابت بھی خلاصہ ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں پندرہ آنے (۱۵/) اور شیشی خورد نو آنے (۹/) محصول شیشی کلاں دس آنے (۱۰/)۔ شیشی خورد سات آنے (۷/) ؛



رنگ رنگ (REGD) مرہم داد } نیا و پرانا داد خواہ کھجلی کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے استعمال سے فوراً دور ہوتی ہے۔ اور طرہ یہ۔ کہ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔ قیمت فی ڈبیہ چار آنہ۔ محصول چھ ڈبیوں تک سات آنہ۔ نمونہ دو آنہ ؛

نوٹ } ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی ملتا ہے ؛

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر (۱۴۵) کلکتہ

ایجنٹ :- لاہور میں منیجر صاحب پیسہ اخبار

سب سے بڑا دانی

بھگوان کسی کے دل میں پریرنا کرتا ہے۔ تب ہی کوئی آدمی دان دیتا ہے۔ سو جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے مستحق کو دیکھ لیا کریں ؛

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ۔ راوی روڈ۔ لاہور

آپ کی امداد کا حق دار ہے۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لیے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ جس کے پردھان

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ

ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں

سو لڑکے لڑکیاں ہیں

۱۔ خوراک، پوشاک، کپڑا، نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کرنی چاہیں۔ کریں۔ اور یتیموں کے دعا گو بنیں ؛

۲۔ جب کسی یتیم لڑکے لڑکی کا پتہ لگے۔ اُسے یتیم خانہ میں پہنچا دیں۔ یا ہمیں اطلاع دے دیں۔ تاکہ ہم منگوانے کا انتظام کریں ؛

رپورٹ مفت طلب کریں

المشتہر

ہیرانند شرما (منیجر امرت دھارا) آنریری سکرٹری

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ وید منڈی۔ لاہور

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لوکل ایجنٹ :۔ بھگت رام پورن مل اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

ॐ

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ ... ششماہی ...

جلد ۲۸

نمبر ۳۳

ممالک غیر سے لئے
فی پرچہ ایک آنہ

اتوار ۱۳ بھادوں سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۸ اگست سنہ ۱۹۳۲ء - دیانند آبد ۱۰۸

SUNDAY 28 AUG 1932

بھوتک اگنی

[illegible] وید منتر میں اگنی سے سمبودھت کیا ہے - اگنی کا ارتھ بھوتک اگنی بھی ہے - [illegible] سوروپ پرماتما بھی - بھوتک اگنی بھی [illegible] کے سمیپ ہوتی ہے - کیونکہ اس کے [illegible] جیون نہیں - نہ کیول منش اور دوسرے [illegible] کے - بلکہ بنسپتی آدی کے بھی - جیون [illegible] سے اگنی کو الگ کر دو - تو کھیل ہی [illegible] جائے گا - اور جیون کہیں دیکھنے کو نہیں [illegible] گا - سادھارن منش نہیں سمجھتا - کہ اگنی [illegible] کے جیون میں کتنا حصہ ہے - وہ یہی [illegible] ہے - کہ اگنی کا کام روٹی پکا دینا - اور [illegible] روپ دھارن کرلے - تو منشوں [illegible] کو جلا دینا ہے - اسے معلوم نہیں [illegible] وہ جو اگنی حاصل کرتا ہے - اس [illegible] بھی وہ اگنی کا رہین منت ہے - کیونکہ [illegible] پیدا کرنے میں اگنی کا بھاری حصہ [illegible] سادھارنتہ لوگ سمجھتے ہیں - کہ کھیتی بارش [illegible] ملتی ہے - لیکن واستو میں کھیتی کا پکنا [illegible] پر بھر ہے - بارش نہ ہو - تو مصنوعی [illegible] سے بھی پانی کا پربندھ کیا جا [illegible] ہے - اور اس میں سپھلتا ہوتی ہے - [illegible] دھوپ) کے بنا بارش خواہ ہر [illegible] کھیتی ان پیدا کرنے کے قابل نہیں [illegible] - کیونکہ وہی پانی جو برسا - اس کے گلا سڑا

وید امرت

کلیان مے رکھشک

अग्ने त्वं नोऽअन्तमऽउत त्राता शिवो भवा वरूथ्यः।
वसुरग्निर्वसुश्रवाऽअच्छा नक्षि द्युमत्तमं रयिं दाः॥

[illegible] ۲۵۔۳

ہے اگنے - ہمارے لئے توہی سمیپ ہے - اور توہی ہمارا کلیان مے اور ورنے یوگیہ رکھشک ہے - تو تیجسوی سب کے نواس کے یوگیہ - ان آدی دینے والا ہے - [illegible] پرکار پراپت ہو - اور ہمیں [illegible] تیجسوی [illegible] دھن دے ؎

دینے کا کارن بن جاتا ہے - اس اوستھا میں لسند یہہ ، اگنی ہی ان داتا ہے - اور اگر یہ اتم پرکار پراپت ہو - ارتھات ضرورت کے موافق میسر ہو - تو ان خوب پیدا ہو - اور ان ہی دھن ہے - جس کے پاس ان ہے - مانو اسے تیج یکت دھن پراپت ہے ؎

م ہے - اور ہمیں اتم ان دینے والا ہے - تو ہمیں بھلی پرکار پراپت ہو" ؎

وید کی اس پرارتھنا سے منش کو کیسی اتم شکشا ملتی ہے - کہ پراپت کئے جانے والا کوئی ہے - تو وہ پرماتما ہی ہے - جو لوگ پرماتما کو چھوڑ کر [illegible] کی پراپتی کے لئے جیون کھپاتے ہیں - وہ بھول تے ہیں ؎

سونے سے پہلے اپنے من سے پوچھ

آج کے نت کرم - برہم یگیہ - دیو یگیہ آدی کئے ہیں؟

وید شاستر آدی دھرم گرنتھ سوادھیائے کے لئے پراپت سمے دیا؟

دن بھر کے کام میں کسی سمے وید آگیا کا الّنگھن تو نہیں کیا؟

تیجسوی پرماتما

اگنی کے ارتھ تیجسوی پرماتما بھی ہے - بھوتک جگت میں جو کام اگنی کرتا ہے - وہی آتمک جگت میں پرماتما سے منسوب کیا جا سکتا ہے - اگنی سے پرماتما میں برتری ہے وہ یہ - کہ جو اگنی اپنی گرمی اور روشنی سے سارے بھوتک جگت کے جیون کا کارن ہے - اس اگنی کو گرمی اور روشنی خود بخود پراپت نہیں - بلکہ پرماتما سے پراپت ہے - یا یوں کہو - کہ پرماتما سوئم تیج ہے - پرماتما سوئم پرکاش سوروپ ہے - پرنتو اگنی کا تیج اور پرکاش پرماتما سے ہے - اگنی ہمارے سمیپ ہے - تو سرو ویاپک ہونے سے پرماتما اس سے بھی زیادہ سمیپ ہے - کیونکہ وہ اگنی کے اندر بھی ویاپک ہے اور اگر اگنی ہمارے بھوتک شریر کی ہی رکھشک ہے - تو پرماتما ہمارے آتما - جیون کا رکھشک ہونے کے علاوہ اس اگنی کا بھی رکھشک ہے - جو ہمارے بھوتک شریر کی رکھشا کرتی ہے - ایسا جو پرماتما ہے - وید کہتا ہے - وہی ورنے یوگیہ ہے - اور ہر ایک منش کو اس پرکار ہی پرارتھنا سکھاتا ہے - کہ

" اے پرماتما! تو جو ہمارے لئے کلیان مئی - ورنے یوگیہ اور رکھشک

وشو ودیالیہ گورُوکل کانگڑی سے پرکاشت
سوادھیائے کے ہندی میں اُتم گرنتھ

ویدک وِنے

قیمت بغیر جلد عہ
مجلد دو روپے

سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان شریمان نارائن سوامی جی مہاراج اس پُستک کے وشے میں لکھتے ہیں "شری پنڈت دیوشرما آچاریہ گورُوکل کانگڑی رچت اُپدیش پُستک کو آدیوپانت میں نے پڑھا۔ پنڈت جی کی اچھا ہے کہ ورش کے پرتیک دن کی پرتھک پرتھک پراِرتھنا و پدمنتروں کے آدھار پر تیار کر دیویں۔ یہ پُستک لبھنت اور گرنتھ مقبول ہوئی ہے۔ وہ شریشٹھ اور بہروپہ آگرہی ہے۔ پُستک اپنے ڈھنگ کی نرالی ہے۔ ادھک سے ادھک نرناریوں کو اس کا سوادھیائے اور اس کے انکول آچرن کر کے لابھ اُٹھانا چاہئے پُستک کی چھپائی، کاغذ تتھا ظاہری شکل و صورت سبھی اچھے ہیں۔"

شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ شری یت گنگا پرساد جی ایم۔ اے چیف جج ٹیہری تتھا آریہ سماج کے انیہ کئی مہانو بھاووں نے بھی اس پُستک کی بڑی پرشنسا کی ہے ۞

براہمن کی گو

(لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ابھے ودیالنکار)

سچے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھری شکتی ہوتی ہے۔ وہ اس پُستک میں پاٹھک دیکھیں گے۔ اس پُستک میں اتھروید کے برہم گوی (۵-۱۸) سُوکت کی ویاکھیا کی ہے۔ دیش کی ورتمان ستھتی میں اس سُوکت کا سوادھیائے بڑا ہی لابھکاری ہوگا۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شریمان دامودر ساتولیکر جی۔ شری پنڈت گنگا پرساد جی اپادھیائے ایم۔ اے۔ آدی انیک مہانو بھاووں نے اس پُستک کو سب کے لئے سوادھیائے یوگیہ بتایا ہے۔ شری پوجیہ مہاتما گاندھی جی نے اپنی جگت پرسدھ دھرم یُدھ کی یاترا میں اس پُستک کو پرارمبھ سے انت تک پڑھ کر بڑی پرشنسا کی تھی۔ صاف سندر چھپائی اُتم کاغذ ستری پُرش سب کے پڑھنے یوگیہ

قیمت لاگت ماتر صرف ۸/ ۞

تیاگ کی بھاونا

لیکھک ودیا پادھیائے شری یت دھرم دیو جی ودیالنکار

اس پُستک میں رگوید کے دسویں منڈل کے ۱۰۷ تتھا ۱۱۷ سُوکتوں کی ویاکھیا کس رنگینی سے کی ہے اسے پاٹھک سوئم پڑھ کر انوبھو کر سکتے ہیں۔ ان سُوکتوں میں ویدک دھرم کے آدھار بھوت سدھانت "تیاگ پوروک بھوگ کرو" کا بڑے سندر تتھا ہردیا نگم روپ میں دگ درشن کیا گیا ہے۔ تیاگ سے منش کی آتمک شکتی تتھا سامارجک اُنتی کس پرکار ہو سکتی ہے یہ اس پُستک سے جان سکتے ہیں۔ لوک سیوا، پراُپکار تتھا آتم بلیدان کی پوتر بھاوناؤں کا سنچار کرنے والے ان سُوکتوں کا سوادھیائے پرتیک ستری پُرش کے لئے کتنا اُپیوگی ہو سکتا ہے۔ اس کے کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ صاف سندر چھپائی۔ اُتم کاغذ پر چھپی ہوئی پُستک کا لاگت ماتر مولیہ آٹھ آنے (۸/) ۞

یوگیشور کرشن

شری سوامی کی سمارک گرنتھاولی کی پرتھم پُستک (لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ آریہ سیوک) شری کرشن کا گولینا پورن لکھا ہوا یہ جیون چرتر ہے۔ ان کے جیون کی سمست گھٹناؤں کے ساتھ ہی ان کی نیتیوں پر بھی کھلی پرکار پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پنڈت جی کی بھاولتا پورن لیکھنی سے لکھا ہوا یہ گرنتھ اپنے ڈھنگ کا ایک ہی ہے۔ سبھی بھاشا اور ودیہ بھاوؤں سے سوسجت۔ بڑھیا اینٹیک کاغذ (اڈیٹن پہلا چھپا ہوا) اُتم جلد ستری پُرش سبھی کے پڑھنے یوگیہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲/۸)

بھارت ورش کا اتہاس

کلیان مارگ کا پتھک ارتھات شری سوامی شردھانند جی کی جیونی اُنہیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چھپائی صفائی بڑھیا، اُتم جلد قیمت ۱/۸

بھارت ورش کا اتہاس (لیکھک آچاریہ رام دیو جی) اس کی اپیوگتا اسی سے سپشٹ ہے کہ اس کا یہ ترتیہ سنسکرن ہے۔ قیمت پرتھم بھاگ ۱/۸ دوتیہ بھاگ ۱/۴ ترتیہ بھاگ چھپ رہا ہے ۞

برہمچریہ سندیش لیکھک شری یت ستیہ ورت سدھانت النکار (بھومکا لیکھک شری سوامی شردھانند جی مہاراج) آج کل جتنی پُستکیں اس وشے پر نکلی ہیں۔ ان سب میں یہ بڑھیا ہے۔ (دوسری) مولیہ ڈیڑھ روپیہ ۞

شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار

دوارا دیئے ہوئے ویکھیان

ودیالنکار ہوئے وید

ونشک ستمبر پر دیئے گئے وشو ودیالیہ ویاکھیان University Lectures ہیں۔ جو ویدیش کے لابھارتھ پُستک آکار چھپوائے گئے ہیں۔ (۱) شت پتھ میں ایک پتھ مولیہ ۸/ (۲) سوم سُوکت ۸/ (۳) عمرت سُوکت ۸/ (۴) برہم یگیہ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار سدھ ہی پر سنترت ویاکھیان

یہ کتابیں شہید دھرم مہاشے راجپال کے آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتی ہیں

پتہ:- مینیجر پُستک پرکاشن وبھاگ گورُوکل کانگڑی (ضلع سہارنپور)

سنسار کی گتھی

ڈاکٹر کچلو گرفتار کرلئے گئے

لائل پور کی پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت سے فارغ ہوکر ڈاکٹر کچلو پولیس کے کڑے پہرے سے نہ معلوم کس طرح نکل کر لاہور آگئے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ ایک دن یہاں رہے۔ لیکن پولیس باوجود کوشش بسیار کے اُنہیں گرفتار نہ کرسکی۔ آخر لاہور سے امرتسر جاتے ہوئے وہ خالصہ کالج کے قریب گرفتار کرلئے گئے۔ گرفتاری سپیشل پاورز آرڈیننس کے ماتحت ہوئی ہے ؞

میراں بائی کو ایک سال۔ بمبئی۔۲۳ اگست۔ مس سلیڈ (شریمتی میراں بائی) کو سپیشل پاورز آرڈیننس کے ماتحت حکم کی نافرمانی میں بمبئی میں داخل ہونے پر گرفتار کرکے عدالت میں پیش کیا گیا۔ جہاں سے اُنہیں ایک سال قید محض اور اے کلاس ملی ؞

ایک ساہوکار کا قتل۔ امرتسر۔۲۲ اگست۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کھقو پورہ کے ایک ساہوکار کو مطالبۂ زر پر گولی سے ہلاک کردیا گیا۔ پولیس نے پانچ اشخاص کو گرفتار کیا ہے ؞

سوراجیہ کی برکت۔ انگورا۔۲۰ اگست۔ ٹرکی کی اسمبلی نے قانون پاس کرکے تمام بیشہ وروں (موٹر ڈرائیور۔ رقاص۔ سازندے۔ حجام۔ موچی۔ دھوبی۔ کمپونڈر۔ فوٹوگرافر وغیرہ) کو نوٹس دیا ہے۔ کہ ایک سال کے بعد انہیں ٹرکی میں اپنا پیشہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ غیر ملکی وکلا اور ڈاکٹروں کو ابھی سے پریکٹس کی ممانعت کردی گئی ہے۔ یہ سوراجیہ کی برکت ہے ؞

ہندو مہاسبھا کا اجلاس۔ ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کردیا ہے۔ کہ آئندہ اجلاس اگست کی بجائے ۲۴-۲۵-۲۶ ستمبر کو ہو۔ یہ اجلاس اہم ہوگا۔ کیونکہ اس میں فرقہ وارانہ تصفیہ پر ہندو مت کے نکتہ نگاہ سے بحث کی جائے گی +

ایک اور پولیس سپرنٹنڈنٹ پر حملہ۔ ڈھاکہ۔ ۲۲ اگست۔ ایک بنگالی نوجوان نے مسٹر گراسپائی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پر گولی سے فائر کردیا۔ نشانہ خطا تو نہ گیا۔ لیکن خوش قسمتی سے ٹھوڑی پر ہی معمولی زخم آیا۔

گورنر پنجاب وارڈ پر

لاہور کے ہینڈ ہوٹل میں پنجاب کے پہلے ہندوستانی قائمقام گورنر سردار سکندر حیات خان کے اعزاز میں جو پارٹی دی گئی۔ اس میں ہمارے گورنر نے فرقہ وارانہ ایوارڈ کا بھی اپنی تقریر میں ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ

"اگر جداگانہ طریق انتخاب کے ذریعہ مسلمانوں کو ۸۵ نشستیں بھی مل جائیں۔ تو بھی ان کے لئے فرقہ وارانہ حکومت قائم کرنا ناممکن ہوجاتا۔ کیونکہ مختلف سیاسی پارٹیاں مختلف اقتصادی مفاد کی بناء پر قائم ہونگی"۔

کاش گزشتہ تجربہ گورنر صاحب کے اس فرمان کی تائید کرتا۔ جس کونسل کے ممبران کا انتخاب مذہب کی بناء پر ہو۔ یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ اس میں پارٹیاں مذہب کے سوا کسی اور بناء پر کیسے بنیں گی۔ اور جو پارٹیاں مذہب کی بناء پر بنیں گی۔ اُن سے یہ توقع رکھنا کہ وہ مذہبی طرفداری کو بالائے طاق رکھ کر دوسری پارٹیوں کی آواز کو وقعت دیں گی۔ جس کی وہ مخلوط انتخاب کی صورت میں مستحق ہوتی۔ بے معنی توقع ہے۔ اگر مذہب کی بناء پر انتخاب کیصورت میں سیاسی مفاد کے تحفظ کا خیال اپنے اندر کوئی سچائی رکھتا۔ تو دنیا میں کوئی ایک مثال تو ہوتی جس سے اس خیال کو عملی صورت دئے جانے کا ثبوت ملتا ؞

بات یہ ہے۔ کہ فرقہ وارانہ فیصلہ ہندوستانیوں کو ایک ایسے راستہ پر ڈالنے کی کوشش ہے۔ جو انہیں قومیت کی منزل کے نزدیک لے جانے کی بجائے اس سے اور دُور لے جائے۔ لیکن ہندوستانی اب بدل چکے ہیں۔ اپنے نفع نقصان کو سمجھنے کی قابلیت اُن کے اندر پیدا ہوچکی ہے۔ اس لئے دنیا کے تجربہ سے الٹ بھی وہ کوئی بات سننے پر تیار نہیں۔ اور دنیا کا تجربہ ہی نہیں۔ ہندوستان کے پولیٹیکل گورو انگریزوں کا تجربہ بھی یہی بتاتا ہے۔ کہ لیجسلیٹو اور اگزیکٹو کونسلوں کا انتخاب فرقہ یا مذہب کی بناء پر نہیں۔ بلکہ قابلیت کی بناء پر ہونا چاہیے ؞

جائے گا۔ لیکن جس شخص نے اپنی پارٹی (لیبر) کو تباہ کردیا۔ اُس کے لئے ہندوستان کو سمندر میں پھینکنا کون سی بڑی بات ہے؟"

تقریر کی اجازت نہیں ؞

ہندو سکھ ممبران کا ستیاگرہ۔ لاہور۔ ۲۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کمیونل ایوارڈ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر پنجاب کونسل کے ہندو اور سکھ ممبران نے اپنی نشستوں سے مستعفی ہونیکا ارادہ کرلیا ہے۔ خیال ہے۔ کہ وہ مجوزہ آئین کو ناکارہ بنانے کے لئے مستعفی ہوتے رہیں گے۔ اور انتخابات کے لئے از سر نو کھڑے ہوتے رہیں گے۔ یہ بھی افواہ ہے۔ کہ [illegible] سکھ وزرا بھی اپنی [illegible] سے استعفیٰ دیں گے ؞

دو متضاد بیان۔ ڈاکٹر مونجے کے متعلق بمبئی سے دو متضاد بیان ایک ہی دن موصول ہوئے ہیں۔ ایک یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر مونجے کو ہندوستان اس لئے بھیجا جارہا ہے۔ (وہ اس وقت ولائت میں ہیں) کہ وہ مسلم کانفرنس اور ہندو مہاسبھا کے درمیان فیصلہ کرائیں۔ اسی لئے وہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق زیادہ ایجی ٹیشن نہیں کرتے۔ دوسرا [illegible] ڈاکٹر مونجے لندن سے آتے ہی مشاورتی کمیٹی کی ممبری سے استعفیٰ دے دیں گے۔ اور اس کے اور کمیونل ایوارڈ کے خلاف پراپیگنڈا شروع کردیں گے۔ نہ معلوم ان میں کون سا ٹھیک ہے۔ اور کون سا غلط یا دونوں ہی غلط ہیں ؞

دیوان نریندر ناتھ کا استعفیٰ۔ دہلی کی خبر ہے۔ کہ دیوان نریندر ناتھ صاحب نے مشاورتی کمیٹی کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے ؞

سپیشل فیڈریشن کی صدارت۔ سپیشل فیڈریشن کے اجلاس کلکتہ کی صدارت مسٹر شاستری کو پیش کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صحت کی بناء پر اُنہوں نے اس ذمہ داری کو سویکار کرنے سے انکار کردیا ہے۔

اب سر تیج بہادر سپرو سے درخواست کی جائے گی۔ کہ وہ صدارت منظور کریں ؞

وعظ خوانی پر پابندی۔ مسلمانوں کے آپس کے فساد کی وجہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرینگر نے اعلان جاری کیا ہے۔ کہ مولوی محمد یوسف صرف جامع مسجد میں۔ مولوی احمد اللہ صرف ہمدانی خانقاہ میں وعظ کیا کریں۔ اور شیخ عبداللہ پتھر مسجد کے سوائے کسی اور جگہ وعظ نہ کریں۔ اس کے علاوہ انہیں کسی قسم کی پولیٹیکل [illegible]

ہندوؤں کی حماقت کا نتیجہ

رامپور۔ ۲۲ اگست۔ رامپور ریاست کے ایک قریبی [illegible] میلہ کے موقع پر کچھ چماروں نے مندر میں [illegible] کی کوشش کی۔ لیکن ہندوؤں نے انہیں [illegible] دیا۔ اس پر فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ چار سو چماروں نے سرکار کو عرضی دی ہے [illegible] مسلمان ہونا چاہتے ہیں۔

[illegible] اودھار کے حامیوں کو وہاں کے ہندوؤں کے [illegible] حماقت کا بھوت اُتار کر جانی سے جاتے ہوئے [illegible] ہندوؤں کو بچانے کا پربتن کرنا چاہیے ؞

[illegible] میکڈانلڈ کا مستقبل۔ بمبئی۔ ۲۲ اگست۔ [illegible] ڈیپوٹیشن کے ایک ممبر مسٹر بیوز ڈبجس [illegible] میں کہا۔ کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ و زارت [illegible] سمجھے جاتے ہیں۔ اور بہت [illegible] ہے۔ کہ انہیں ہٹاکر مسٹر بلڈون کو وزیر اعظم [illegible] جائے۔ اور مسٹر میکڈانلڈ کو ہوسکتا ہے۔ کہ [illegible] لارڈوں میں بھیج دیا جائے یا ہندوستان کا [illegible] میں سفیر بناکر بھیج دیا جائے ؞

[illegible] مسلم لیگ کا پروٹسٹ۔ بنگال کی [illegible] کونسل ہی مخلوط انتخاب کے حق میں [illegible] بلکہ مسلم لیگ بھی جداگانہ انتخاب کے [illegible] ہے۔ چنانچہ وزیر اعظم کے ایوارڈ کے [illegible] لیگ نے پروٹسٹ کیا ہے۔ کیونکہ [illegible] نشستوں کی تخصیص کے بغیر مشترکہ طریق [illegible] کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ جس کا اس لیگ نے [illegible] سالانہ اجلاس میں مطالبہ کیا تھا۔

[illegible] بابو کی رہائی کی سفارش۔ کلکتہ۔ [illegible] گورنمنٹ کے اپنے مقرر کردہ میڈیکل [illegible] اس فیصلہ کے بعد کہ "سبھاش [illegible] [illegible] مجبور رہتے ہیں"۔ معلوم ہوا ہے [illegible] نے گورنمنٹ ہند سے سفارش کی [illegible] انہیں رہا کردیا جائے۔ خیال ہے۔ کہ [illegible] تو اُنہیں یورپ جانے پر مجبور [illegible]

[illegible] کی رائے اور مسٹر میکڈانلڈ۔ وزیر اعظم [illegible] رائے ظاہر کی ہے۔ کہ "میرا [illegible] اف انڈیا" اور "گورنمنٹ [illegible] دنیا میں آخری آدمی ہوگا۔ [illegible] مجوزہ لارڈ کرزن کے نقش قدم پر [illegible]

سپرنٹنڈنٹ نے حملہ آور کا تعاقب کیا۔ اور گولی مار کر اُسے گرا دیا۔ سپرنٹنڈنٹ کی حالت خطرہ سے خالی ہے۔ لیکن حملہ آور کی نازک ہے ؛

انار کلی کا مقدمہ قتل ۔ ہندو مسلم فساد کے سلسلہ میں تین مقدموں کا فیصلہ عدالت سیشن سے سُنا دیا گیا۔ اور تینوں مقدمات میں شہادت کی کمزوری کی وجہ سے تمام ملزمان بری کر دئے گئے۔ اب انار کلی کے مقدمہ قتل نور محمد کی سماعت جاری ہے۔ شہادت استغاثہ ہو رہی ہے۔ اِس مقدمہ میں لبھو رام پر قتل کا الزام ہے اور لالہ بیلی رام میونسپل کمشنر ڈاکٹر جگن ناتھ کو کنٹرا اور دوسرے ملزمان کو لوٹ مار کی ترغیب اور لوٹ مار کرنے کا الزام ہے ؛

کھدر کی وردیاں ۔ گوالیار ۲۲ر اگست۔ انسپکٹر جنرل پولیس نے چوکیداروں کی وردیوں کے لئے ٹینڈر طلب کئے ہیں۔ وردیاں کھدر کی ہوں گی۔ جوتے بھی سودیشی ساخت کے ہونگے

سزائے موت کی تصدیق ۔ کلکتہ ۲۲۔ اگست۔ مسٹر ڈوگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور کے قتل کے جُرم میں اسپیشل ٹربیونل نے پردیوت کمار بھٹاچاریہ کو سزائے موت دی تھی۔ جس کی تصدیق ہائیکورٹ کے سپیشل بنچ نے کر دی ؛

ہندو سے شادی کا ارادہ ۔ بمبئی ۲۲ر اگست۔ ایک ہندو نوجوان کے ساتھ شادی کے ارادہ کے ارادہ میں پارسی غنڈوں نے ایک پارسی یُوتی مس آنکو کو اس کے ہونے والے خاوند مسٹر کلکارنی کے گھر جا کر زدوکوب کیا۔ ایک پڑوسی مدد کو آیا۔ تو اُسے کلکارنی سمجھکر پیٹ ڈالا ؛

شملہ سے دہلی ۔ شملہ ۲۳ر اگست گورنمنٹ ہند کے دفاتر معلوم ہوا ہے۔ ۱۶ر اکتوبر کو شملہ میں بند ہوں گے۔ اور ۱۷ر اکتوبر کو دہلی میں کھلیں گے ؛

تحریک التوا نا منظور ۔ کلکتہ ۲۳ر اگست۔ بنگال کونسل میں فرقہ وارانہ فیصلہ پر بحث کے لئے مسٹر باسو کی تحریک التوا ایک گھنٹہ کی بحث کے بعد مسترد کر دی گئی ؛

لنکا شائر میں ہڑتال ۔ لنڈن ۲۲ر اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لنکا شائر کے کارخانوں کے مزدور ۲۷ر اگست ۱۹۳۲ء کو ہڑتال کر دیں گے ؛

رام ٹٹوالی نواسیوں کی طرف سے دھنیہ واد ۔ رام ٹٹوالی ضلع ہوشیار پور کے آگ کی نذر ہونے سے لوگوں پر بہت تباہی آ گئی تھی۔ گورنمنٹ نے دو ہزار روپیہ نقد اور تین سو چیڑ کے درختوں سے سہائتا کر کے با موقعہ امداد دی ہے۔ اور ہوشیار پور کے آریہ سجنوں نے ۹۰ روپیہ اور آٹا وستر سے امداد کی ہے۔ اس کے لئے نگر نواسی گورنمنٹ۔ اس کے افسران اور آریہ دانی سجنوں کا دھنیہ واد کرتے ہیں ؛

(چُونی لال سب اسسٹنٹ سرجن رام ٹٹوالی)

نئی ہندو سبھا ۔ گزشتہ ہفتہ لاجپت رائے ہال میں آریہ سوراجیہ سبھا کے پربندھ میں ہندوؤں کی جو میٹنگ ہوئی۔ اُس میں ہندو سبھا کی موجودگی میں راشٹریہ ہندو سبھا بنانے کا نشچے کیا گیا۔ تاکہ ایوارڈ میں ہندوؤں سے جو بے انصافی کی گئی ہے۔ اس کو انصاف سے تبدیل کرائے ؛

سرمائیکل اور مسلم فرقہ پرستی "اگر کسی کٹڑ سے کٹڑ فرقہ پرست ہندو کا دل چیر کر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ اندر سے قوم پرست ہے۔ اور اگر کٹڑ سے کٹڑ قوم پرست مسلمان کا دل چیر کر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ اندر سے فرقہ پرست ہے"

یہ الفاظ کسی ہندو کے نہیں۔ سرمائیکل اوڈوائر کے ہیں۔ جن پر ہندوؤں کی طرفداری کا کبھی الزام نہیں دیا جا سکتا۔ جس وقت یہ الفاظ کہے گئے تھے۔ اُس وقت شاید ان کی صداقت اتنے زور سے ظاہر نہ ہوتی تھی۔ جتنی کہ آج ہو رہی ہے ؛

معاہدہ اٹاوہ پر مسٹر برلا ۔ کلکتہ ۲۳ر اگست۔ مسٹر برلا اٹاوہ کانفرنس کے معاہدہ پر فرماتے ہیں۔ کہ اس معاہدہ سے ہندوستان کو جو فوائد ہونگے وہ نقصانات سے بہت کم ہوں گے۔ اسے معقول قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ بے لاگ نہیں ہے۔ کیونکہ ہندوستان اور انگلستان کے صحیح نمائندوں کے درمیان نہیں ہوا۔ بلکہ انگلستان کے بہترین دماغوں اور گورنمنٹ ہند کے نامزد ڈیلیگیٹوں میں ہوا ہے ؛

فسادات سکندر آباد کا مقدمہ ۔ ملتان ۲۲ر اگست۔ فسادات سکندر آباد کے مقدمہ میں جسکی دوبارہ سماعت ہو رہی ہے ۔۶۷ ملزمان ضمانت پر رہا تھے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضمانتیں منسوخ کر کے انہیں جیل بھیج دیا ؛

کنیا گورو کل ڈیرہ دون اور سنر کھشک بہائی کا کرتویہ

(نمبر ۳)

(از لالہ نارائن دت جی مکھیہ ادھشٹاتا کنیا گورو کل ڈیرہ دون)

۱۹۲۳ء سے کنیا گوروکل سیٹھ رگھومل دہلی نواسی مرحوم کے ایک لاکھ روپیہ کے دان کی اُمید پر پرتی ندھی سبھا کے آدھین جاری ہوا تھا۔ اُس ایک لاکھ روپیہ کی اُمید تو سیٹھ جی کی بے وقت مرتیو نے ختم کر دی۔ اب تو کنیا گوروکل کیول آریہ جنتا کی امداد پر نربھر ہے۔

جیسا کہ میں نے پچھلے ہفتہ لکھا تھا۔ کہ اس کنیا گوروکل کو ابھی تک کسی مہانو بھاو نے اچھی طرح نہیں اپنایا۔ اس لئے لاوارث بچوں کی طرح یہ کس مپرسی کی حالت میں رہا ہے۔ مجھے جب کبھی وہاں جانے کا اتفاق ہوتا ہے۔ جہاں ایک طرف مجھے اس امر کا بڑا سنتوش ہوتا ہے۔ کہ کنیاؤں کی پڑھائی اور خورد و نوش کا انتظام بڑا تسلی بخش ہے۔ وہاں کنیاؤں کی رہائش کو دیکھ کر مجھے بڑا دکھ ہوا کرتا ہے کنیاؤں کے لئے جو ٹین کا چھپر بنوایا ہوا ہے۔ بالکل ناکافی ہے۔ کنیاؤں کو بھیڑوں کی طرح بند کرنا پڑتا ہے۔ آچاریہ جی کو بھی رہائش کے موجودہ انتظام سے بڑا اسنتوش ہے۔ مگر وہ کیا کر سکتی ہیں وہ اپنے کام کو اپنی شکتی سے بڑھ کر کر رہی ہیں۔ سبھا نے بڑی مہربانی سے دوسرے فنڈ سے قرض لے کر کنیاؤں کے پڑھنے کے لئے سمکان خرید دیا ہے۔ اس سے زیادہ سبھا بھی کیا کر سکتی ہے؟ ان کے پاس کوئی ایسی جاگیر تو ہے نہیں۔ کہ جس کی آمدنی سے وہ اس گوروکل کو آسانی سے چلا سکے۔ اس کا بوجھ تو آریہ جنتا پر ہی ہے۔ اور آریہ جنتا ہی کا کرتویہ ہے۔ کہ چونکہ انہوں نے اپنی ذمہ داری پر سبھا کے زیر اہتمام جاری کیا ہے۔ اُس کو عمدگی سے چلانے کا سامان بھی بہم پہنچائے۔ اگر جنتا کی توجہ نہ ہوئی تو سبھا کے ادھیکاری خود دلائیں گے۔ مجھے اس وقت کنیاؤں کے ماتا پتاؤں کا دھیان آکرشت کرتا ہے۔

بہت سے سنر کھشک ایسے ہوں گے۔ جن کے بالک گوروکل کانگڑی میں پڑھتے ہیں۔ وہ وہاں کی شاندار عمارات پر نگاہ ڈالیں۔ جہاں اُن کے بالک نواس کرتے ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں کنیا گوروکل ڈیرہ دون بھی جا کر اپنی کنیاؤں کی رہائش کو بغور ملاحظہ کریں۔ پھر ان کو معلوم ہوگا۔ کہ کنیاؤں کے متعلق انہوں نے اپنا کرتویہ پالن کرنے میں کتنی کوتاہی کی ہوئی ہے۔ کنیا گوروکل میں اس وقت صرف رہائش کی کمی ہے۔ تعلیم کا خرچ تو سب سنر کھشک ادا کرتے ہی ہیں۔ اگر ایک دفعہ تو کرا بیتی اور پرشار تھ کر کے رہائش کے لئے آشرم بھی بنوا دیں۔ تو جہاں ان کی اپنی کنیائیں گوروکل کا کورس پورا کرتی ہوئی آرام سے رہ سکیں۔ وہاں اُن کے بعد آنے والی کنیائیں آرام سے ان کی ممنون ہوں گی۔ اور موجودہ کنیاؤں کے سنر کھشک لبش کے بھاگی ہوں گے۔

اس وقت ۱۳۰ کنیائیں پڑھتی ہیں۔ اگر ہر ایک سنر کھشک تھوڑے صرف ایک سو روپیہ اپنے پاس سے یا اپنے رسوخ سے اکٹھا کر کے گوروکل بھیج دے۔ تو تیرہ ہزار کی رقم باسانی جمع ہو سکتی ہے۔ ایسی صورت میں میں اپنا کافی سمیہ دے کر سبھا کے منظور شدہ نقشہ کے مطابق اسی رقم میں موجودہ کنیاؤں کے لئے آشرم تیار کرا دوں گا۔

میں سنر کھشک بھائیوں کی سیوا میں نمرتا پورک نویدن کرتا ہوں۔ کہ کنیاؤں کی تکلیف کا خیال کرتے ہوئے اس ورش وہ [illegible] پرشارتھ سے کام لیویں۔ اور مجھے آشا ہے۔ کہ ان کا پرشارتھ سپھل ہوگا۔ اور اس سال آشرم تیار ہو جائے گا [illegible] کے لئے دھن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا آچاریہ جی کنیا گوروکل ڈیرہ دون کے پاس بھیجا جائے ؛

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

بھادوں ستمبر میں لوگوں پر دو آفتیں آتی ہیں۔ ایک ملیریا بخار وغیرہ بیماریاں دوسرے دریاؤں کی طغیانیاں۔ اور یہ آفتیں ہر سال آتی ہیں۔ کہیں پر کم اور کہیں پر زیادہ۔ ان آفتوں کے آنے پر لوگوں کے دکھ کو دور کرنے کیلئے آریہ سماجوں اور آریہ پُرشوں کو خاص طور سے سیوا منڈلیاں بنا کر لوگوں کی سیوا کرنے کا پربندھ کرنا چاہئے۔ اُپدیشکوں کو بھی سماجوں اور آریہ پرشوں کو بھی اس لوک سیوا کے کام کے لئے پریرنا کرنی چاہئے۔ ان دنوں ادویات تقسیم کرنی اور اپدیشکوں کو خود بھی جہاں جہاں جائیں۔ اس پروپکار کے کام میں مدد دینی چاہئے۔ سبھا بھی لوک سیوا کے اس کام میں یتھا شکتی سہائتا کرے گی ؛

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور)

پرکاش لاہور

۱۳ - بھادوں سمت ۱۹۸۹

"پرکاش" کا رشی نمبر

[illegible] نہیں چاہتا۔ کہ اس جمود اور بے حسی و حرکتی کی [illegible] جس کا تعلق آریہ سماج پر طاری ہے - اس سال رشی نمبر نکالا جائے۔ کیونکہ رشی نمبر خاص محنت اور [illegible] کے علاوہ ہزاروں کا خرچ چاہتا ہے - اور جب [illegible] محنت اور خرچ سے فائدہ اٹھانے والے نظر [illegible] نہیں۔ تو اس سے فائدہ ؟

[illegible] سماج کی حالت کی طرف دیکھا جائے - تو نمبر [illegible] کا حوصلہ نہیں پڑتا۔ لیکن جب اپنے کرتویہ [illegible] دیکھتے ہیں - تو اس حالت میں رشی نمبر کی اور [illegible] ضرورت محسوس ہوتی ہے - اور مصداق

"ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم"

رشی نمبر کی تیاری میں مصروف ہو گئے ہیں ؎

اگر رشی نمبر نام کا ہی شوق ہو - تو بڑی آسانی سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے نہ تو محنت اور خرچ کی ضرورت ہے - نہ آریہ سماجیوں کو کسی [illegible] حرکت کی - ہفتہ واری پرچہ تو نکلتا ہی ہے - جب اس کا ٹائٹل لکھا جانے لگے۔ تو کاتب کے [illegible] میں کہہ دیا۔ کہ اس پر "رشی نمبر" لکھ دو - کاتب نے لکھ دیا - اور "رشی نمبر" تیار ہو گیا۔ بس معاملہ ختم ہوا

آج کل بہتیرے خاص نمبر اسی طرح نکل رہے ہیں۔ لیکن "پرکاش" اس قسم کے نمبروں کو ان [illegible] دیکھنے والوں یا سننے والوں سے مذاق سمجھتا ہے - جن کے نام پر وہ نکالے جاتے ہیں - خاص نمبروں سے لوگ خاص توقعات رکھتے ہیں - اور جو نکالیں ان کا کرتویہ ہے - کہ ان کی توقعات [illegible] کریں - اس لئے "پرکاش" رشی نمبر نکالتا ہے تو شاندار نکالتا ہے ؎

"پرکاش" کو اس امر کا فخر ہے - کہ وہ خاص نمبروں کی اس رسمی ٹریڈیشن کا بانی ہے - "پرکاش" سے پہلے پنجاب کی اخباری دنیا میں خاص نمبروں کو کوئی جانتا نہ تھا۔ "پرکاش" نے سب سے پہلے رشی نمبر نکالنا شروع کیا - اور "پرکاش" ہی ہے جس نے رشی نمبروں میں بلاک کی اور سہ رنگی تصاویر کا سلسلہ شروع کیا۔ اور یہ دونو سلسلے ایسے مقبول ہوئے کہ آج کوئی اخبار نہیں۔ جو "پرکاش" کی نقل میں خاص نمبر نکالنے کی ہوس نہ رکھتا ہو ؎

بہتیرے نمبر نکل رہے ہیں - اور بڑی شان سے نکل رہے ہیں - لیکن "پرکاش" کے رشی نمبر کی شان ہمیشہ نرالی رہی ہے - اور اس کا کریڈٹ زیادہ تر آریہ سماجیوں کے سہیوگ کو ہے - کسی نمبر کی شان اس کی ظاہری خوبصورتی اور اعلا درجہ کے مضامین اور نظموں پر ہوتی ہے - ظاہری خوبصورتی کے لئے جن سادھنوں کی ضرورت ہے - انہیں ہم پورا کر سکتے ہیں لیکن اندرونی خوبصورتی کا زیادہ تر آریہ سماج کے ودوان لیکھکوں کے سہیوگ پر ہی ہے - "پرکاش" کو فخر ہے - کہ اسے مضامین حاصل کرنے میں کبھی دقت نہیں ہوئی۔ لیکن اس سال کچھ دقت محسوس ہو رہی ہے - کیونکہ ایک تو بہت سے لیکھک جیلوں میں ہیں - اور جو باہر ہیں - ان کی توجہ بھی کسی اور طرف ہے - تاہم ہمیں آریہ لیکھکوں کی طرف سے نراشا نہیں - لیکھ رشی نمبر کی شان کے مطابق ملنے کی ہمیں پوری توقع ہے - دوسری ضرورت نظمیں ہیں - آریہ سماج کے شاعر جس طرح پہلے سہیوگ دیتے رہے ہیں - کوئی وجہ نہیں - کہ اس سال نہ دیں - البتہ ہمارے پاٹھک اس دشا میں ہماری مدد کریں - تو ہمیں نئے لیکھکوں کے لیکھ اور نئے شاعروں کی نظموں کے حاصل کرنے میں بھی کامیابی ہو سکتی ہے - "پرکاش" کے ہزارہا پاٹھکوں میں سے جن کسی کے نزدیک کوئی لیکھک [illegible] ان سے رشی نمبر کے لئے لیکھ حاصل کرنے کا یتن کریں - تو کوئی وجہ نہیں - کہ وہ کامیاب نہ ہوں -

ہم چاہتے ہیں - کہ رشی نمبر میں نیا عنصر بھی داخل ہو - اور وہ پاٹھکوں کے سہیوگ سے ہی ہو سکتا ہے - دوسرا سہیوگ ہم تصویر کے دشا میں چاہتے ہیں - رشی جیون کے سوادھیائے کرنے والے ہزارہا آریہ سماجی ہیں - وہ اپنے سوادھیائے کی بنا پر مشورہ دیں - کہ اس سال کی تصویر میں رشی جیون کا کون سا درشیہ دیا جائے - جو سجن اس دشا پر وچار شروع کریں - ان سے التماس ہے - کہ "پرکاش" کے پچھلے رشی نمبروں کی تصاویر کا خیال کر لیں - ایسا نہ ہو - کہ انہیں تصاویر کا مشورہ دیں - جو نکل چکی ہیں - اور ان کی محنت رائگاں جائے - اس دشا میں ایک اور نویدن یہ ہے - کہ مشورے بہت جلد آنے چاہئیں - کیونکہ تصویر کے بلاک کی تیاری اور چھپوائی میں بہت دن لگ جاتے ہیں - اس لئے اس کی تیاری کا کام جلدی ہاتھ میں لینا ہو گا ؎

تیسرا سہیوگ اور وہ سہیوگ جس پر ہمارا کوئی اختیار نہیں - صرف آریہ سماجوں کا ہی ہے - وہ رشی نمبر کے لئے آرڈروں کا ہے - آریہ سماجوں سے "پرکاش" کو یہ شکایت تو نہیں - کہ وہ آرڈر نہیں دیتے ہاں یہ شکایت ضرور ہے - کہ آرڈر وقت پر نہیں دیتے۔ اس سے نمبر کی تیاری میں سخت کٹھنائی کا مقابلہ ہوتا ہے - آرڈروں سے زیادہ چھپوانے کو جی نہیں چاہتا۔ کیونکہ لاگت کی چیز ہے - بچ رہے - تو مالی نقصان اور آرڈروں کے مطابق چھپوانے سے بعد کے آرڈروں کی تعمیل نہ ہو سکنے کی چنتا۔ اس لئے اتنا تو ہم احتیاطاً کر لیتے ہیں - کہ آرڈروں سے کافی زیادہ تعداد میں چھپوا لیتے ہیں - لیکن اس صورت میں بھی کئی آرڈروں کی تعمیل رہ جاتی ہے - یا اگر کی جاتی ہے - تو دوسرے آرڈروں میں تخفیف کر کے - مثال کے طور پر گزشتہ سال غالباً آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا آرڈر بذریعہ تار اس وقت آیا - جبکہ تمام پرچے بھیج بھیجا کر فارغ ہو چکے تھے - ایک آریہ سماج کا آرڈر آتا ہے - اور ہم اس کی تعمیل سے بے بس ہیں - یہ خیال کم تکلیف دہ نہیں خوش قسمتی سے دیوالی میں ابھی دو چار دن باقی تھے - سوچا - کہ لدھیانہ میں ابھی کچھ پرچے موجود ہوں گے - وہاں لالہ لبھو رام کو لکھا - کہ اپنے پرچوں میں سے ۱۵۰ پرچے بچا کر آریہ سماج پشاور چھاؤنی کو بھیج دیں۔ اتفاق سے ان کے پاس دیوالی کے دن کے لئے پرچے موجود تھے - انہوں نے بھیج دئے - اور اس طرح آرڈر کی تعمیل ہو گئی - لیکن اس طرح تمام آرڈر تو نہیں بھگتائے جا سکتے - کئی رہ جاتے ہیں - جس کا ہمیں بھی افسوس ہوتا ہے - لیکن اگر وقت پر آرڈر آ جائیں - تو نہ انہیں تعمیل نہ ہونے پر مایوسی - نہ ہمیں تعمیل نہ کر سکنے پر [illegible] وقت پر آرڈر دینے کے ساتھ آریہ سماجوں سے یہ بھی نویدن ہے - کہ تعداد کا تعین ذرا کر کے کیا کریں - کیونکہ تجربہ بتاتا ہے - کہ رشی نمبر جتنا بھی منگوایا جائے - لگ جاتا ہے - چنانچہ کئی سماجوں کو دوبارہ آرڈر دینے پڑتے ہیں - اس لئے کافی تعداد میں آرڈر دیا کریں - تاکہ جس نسبت سے آپ زیادہ پرچے منگائیں اسی نسبت سے زیادہ پرچار ہو ؎

رشی نمبر پرچار کے خیال سے ہی نکالا جا رہا ہے - اور سالہا سال کے تجربہ سے پرچار کا یہ بہت اچھا سادھن ثابت ہوا ہے - یہ وہاں پہنچتا ہے - جہاں اپدیشک نہیں پہنچ سکتے - اسے وہ لوگ پڑھتے ہیں - جو آریہ سماج کے اپدیش سننے کو کفر اور پاپ سمجھتے ہیں - یہ ان ہاتھوں تک پہنچایا جا سکتا ہے - جو مذہب کی طرف سے لاپرواہ ہیں - ایسے ہاتھوں میں پہنچ کر رشی نمبر حیرت انگیز نتائج دکھا سکتا ہے - یہ قیاس ہی نہیں - ایسی مثالیں ہیں - کہ رشی نمبر کے ذریعے کئی لوگ آریہ سماج میں آ گئے -

جب رشی نمبر پرچار کا ایک کامیاب سادھن ہے - تو کیوں نہ غیر آریہ تعداد میں آریہ سماجیں منگوا کر اسے اپنے ہاں کے ایک ایک پڑھے لکھے ہندو و مسلمان تک پہنچائیں - اگر ان میں سے ایک بھی آریہ سماج کی طرف جھک گیا - تو سمجھو آریہ سماج نے جو سو پچاس خرچ کیا تھا - سود مند ہو گیا - اور خرچ بھی ایسا نہیں جو سماج کے خزانہ پر پڑے - بلکہ اس کا بہت سا حصہ رشی نمبروں کی قیمت سے پورا ہو سکتا ہے - لیکن اگر آریہ سماجوں کو اپنے خزانہ سے بھی کچھ خرچ کرنا پڑے - تو بھی یہ مہنگا سودا نہیں -

ایک اور تجویز جس کی طرف ہم آریہ جنتا کی توجہ دلانا چاہتے ہیں - یہ ہے - کہ رشی نمبر کے نام میں ہمیں کچھ بے ضرر پریورتن کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے - اور وہ پریورتن یہ ہے - کہ رشی نمبر کی بجائے اس کا نام "دیانند نمبر" رکھا جائے - اس پریورتن سے ادیش میں کوئی فرق نہیں پڑتا - یہ نام آریوں کے دل کو زیادہ آکرشت بھی کر سکتا ہے - اس لئے ہمیں اس پریورتن کے منظور کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی - تاہم "پرکاش" پر چونکہ سب سے زیادہ ادھیکار اس کے پریمی منڈل کا ہے - اس لئے آخری فیصلہ پریمی منڈل کے مشورہ پر چھوڑتے ہیں اور آشا رکھتے ہیں - کہ "پرکاش" کے پریمی جلد اس دشا میں اپنی سمتی دیں گے ؎

مختصر ہم "پرکاش" کے پریمی منڈل اور آریہ سماجی سجنوں سے یہ چاہتے ہیں - کہ :-

۱ - جو بھائی خود لیکھک یا شاعر ہیں - وہ اپنے مضامین یا نظمیں بھیجیں - جو کسی لیکھک یا شاعر سے پریچت ہیں - وہ ان سے بھجوائیں ؎

۲ - نمبر کی تصویر کے متعلق جلد مشورہ دیں ؎

۳ - آریہ سماجیں آرڈر وقت پر بھیجیں - اور زیادہ تعداد میں بھیجیں ؎

۴ - نام میں پریورتن کے متعلق بھی اپنی سمتیاں بھیجیں ؎

اس کے علاوہ رشی نمبر کی کامیابی کے لئے اور کوئی تجویز کوئی بھائی پیش کرنا چاہیں - تو خوشی سے پیش کریں - اس پر پورا وچار کیا جائے گا - لیکن اتنی عرض ہے - کہ تجاویز ایسے وقت پر نہ آئیں - جب ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع ہی نہ رہے ؎

آچاریہ رام دیو اور آریہ سماج

گزشتہ ہفتہ کے لیڈنگ آرٹیکل کے بعد ہمارا کوئی وچار نہ تھا کہ اس سلسلہ کو طوالت دی جائے۔ کیونکہ ہمارا مقصد آریہ سماج کو اس کے کرتویہ سے آگاہ کرنا تھا - جو کر دیا گیا - لیکن اس ہفتہ ایک اور مضمون اس سلسلہ میں شائع کیا جا رہا ہے -

اور وہ اس لئے کہ اس کے شائع کرنے سے ہم انکار نہ کر سکتے تھے۔ اس مضمون کے ساتھ جہاں تک آریہ سماج کو آچاریہ رام دیو کے متعلق کرتویہ کا خیال دلانے کا تعلق ہے۔ یہ سلسلہ ختم ہے۔ اب آریہ سماج جانے اور اس کا کام۔ آریہ سماج نے اس تعلق میں اگر اپنا کرتویہ کامیابی سے پالن کیا۔ تو اس سے آچاریہ رام دیو جی کی صحت نہ صرف بگڑنے سے بچ جائے گی۔ بلکہ سدھر بھی سکے گی۔ اور اگر گورنمنٹ نے آریہ سماج کی آواز کی پرواہ نہ کی جس کا امکان بہت کم ہے۔ تو اس حالت میں آچاریہ جی کی صحت کی ذمہ داری گورنمنٹ پر ہوگی۔ آریہ سماج بری الذمہ ہوگا ؛

آچاریہ جی کا سواستھ اور پروٹسٹ

جیل میں آچاریہ رام دیو جی کی صحت کے متعلق آخری اطلاع یہ ہے۔ کہ وہ نہ پہلے سے اچھی ہے۔ نہ بری۔ پہلے ان کی حرارت بڑھ جایا کرتی تھی۔ اب نہیں بڑھتی۔ پہلے سینہ میں درد ہوا کرتا تھا۔ اب پہلے سے کم ہے۔ لیکن وزن میں فی ہفتہ دو پونڈ کمی ہونے کی شرح کم و بیش اس وقت تک جاری ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں حسب حال خوراک نہیں ملتی۔ جیل سے باہر ان کا گزارہ زیادہ تر دودھ اور پھلوں پر تھا۔ چونکہ وہ بی کلاس میں ہیں۔ اس لئے انہیں نہ پھل کافی ملتے ہیں نہ اچھے۔ اس لئے صحت بگڑ رہی ہے۔ لیکن گورنمنٹ ہے۔ کہ باوجود توجہ دلائے جانے کے انہیں اے کلاس دینے پر تیار نہیں ؛

آچاریہ جی کو حسب قاعدہ اپنے سمبندھیوں کے ساتھ مہینہ میں ایک بار ملاقات کی اجازت ہے۔ لیکن گزشتہ ۳۱ جولائی کو چونکہ مہاشہ کرشن کو ان سے ملاقات کی اجازت نہ دی گئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آچاریہ جی نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ اور جیل سپرنٹنڈنٹ کو لکھ دیا ہے۔ کہ جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو۔ وہ کسی سے ملاقات نہ کریں گے۔ ملاقات کے دن قریب آ رہے ہیں۔ نہ معلوم فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ اور کب ہوتا ہے ؟

"آریہ گزٹ" کو سرٹیفکیٹ

کوئی پروفیسر نظیر چند ایم۔ اے ہیں۔ جن کے مقام رہائش کو حذف کرنے میں نہ معلوم آریہ گزٹ نے کیا مصلحت سمجھی ہے۔ انہوں نے ایڈیٹر آریہ گزٹ کو سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ جسے بڑی شکر گزاری کے ساتھ ایڈیٹر نے آریہ گزٹ کے کالموں کی زینت بنایا ہے۔ اس میں ایک خوبی قابل اعتنا یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ "آریہ گزٹ واقعی اپنے نام کا واحد اخبار ہے" ؛

نہ معلوم ایڈیٹر صاحب نے اس سے اپنی دستارِ مبارک میں کون سا طرۂ افتخار لگتا دیکھا۔ کیونکہ اپنے نام کا واحد اخبار ہونے کا امتیاز تو ہر اخبار کو حاصل ہے۔

دوسری عنایت جو پروفیسر صاحب نے ایڈیٹر صاحب کے حال پر نازل کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "جب سے آپ نے اس اخبار کی ایڈیٹری لی ہے۔ دن بدن اس کا رنگ کچھ کا کچھ ہو رہا ہے" ایڈیٹر صاحب نے اسے اپنی قابلیت کا اعتراف سمجھ کر شائع کیا ہے۔ لیکن بر بنائے خیر کیے۔ رنگ کچھ کا کچھ ہوتا یعنی نت نیا رنگ بدلتا اچھی علامت نہیں۔ لیکن بالفرض محال اگر یہ ایڈیٹر صاحب کے لئے باعث افتخار ہے بھی۔ تو وہ سمجھ لیں۔ کہ ان کے پیش رو ایڈیٹروں پر یہ ملامت کا ووٹ ہے۔ ایڈیٹر صاحب بتائیں۔ کہ کہاں اس کی تائید کرنے کو تیار ہیں؟ اس قسم کے بے سروپا سرٹیفکیٹ کو شائع کرنے کی غالباً اس لئے جلدی کی گئی ہے۔ کہ اس میں "پرکاش" کی شکایت ہے۔ کیا؟ یہ کہ "پرکاش لاپرواہ ہے۔ پرکاش کا ریشمی نمبر ہمارے پاس نہیں آیا۔ اور کئی پرچے نہیں آئے"۔ مقابلہ خوب ہے۔ ایڈیٹر کا مینیجر سے۔ اس قسم کی نامعقولیت کی شکایت کس سے کریں؟ سرٹیفکیٹ دینے والے پروفیسر صاحب سے۔ یا اسے سمجھے بنا حوالہ کتابت کرنے والے ایڈیٹر صاحب سے!

آریہ جاتی جواب بتلائے

راولپنڈی سے ایک مسلمان بھائی لکھتے ہیں:-

"ہمارے مذہب اسلام میں کوئی انسان خواہ اس کا کسی قوم کے ساتھ تعلق ہو۔ اسلامی کلمہ پڑھ لے۔ تو وہ ہمارا بھائی ہو جاتا ہے۔ میں نے آریہ مذہب کا مطالعہ کیا ہے۔ میرے دماغ میں ابھی تک کوئی صحیح بات نہیں آئی۔ مجھے آپ کے مذہب کا شوق ہے۔ اس لئے لفافہ میں بند [illegible] ایسی بات لکھیں۔ جو دماغ میں آ جائے" ؛

جہاں تک ویدک دھرم میں آنے کا تعلق ہے۔ اس کے لئے یہی کافی ہے۔ کہ ویدک دھرم کے سدھانتوں کو قبول کر لیا جائے۔ اس طرح ویدک دھرم میں داخل ہونا کوئی مشکل نہیں۔ رہا سوسائٹی میں داخل ہونے کا سوال۔ اس کے متعلق یہ سیدھی بات ہے کہ جس نے ویدک دھرم کو سویکار کر لیا۔ اسے آریہ جاتی میں داخل ہونے میں کوئی اڑچن نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن عملی طور پر دیکھا یہ جاتا ہے۔ کہ غیر مذاہب کے جو لوگ ویدک دھرم کو گرہن کر لیتے ہیں۔ انہیں سوسائٹی میں وہ حقوق نہیں دئے جاتے جو ہر ایک آریہ کو میسر ہوتے ہیں۔ جس سے وہ گھبرا جاتا ہے۔ کیونکہ کہاں تو وہ عزت جو اسے اس سوسائٹی میں ملتی تھی جس سے وہ آیا۔ اور کہاں یہ نفرت جو ہندوؤں میں آنے پر اس سے کی جانے لگتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ واپس جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح شدھی ناکام ہو رہی ہے۔ ویدک دھرم میں کوئی آئے۔ تو کیونکر؟ اس کا ہم کیا جواب دیں۔ آریہ جاتی بتلائے ؛

اوارڈ اور پردہ

ملک معظم کی گورنمنٹ کی اوارڈ کی شان اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوستانی مستورات کے جداگانہ انتخاب کی بدعت سے پناہ مانگتے ہوئے بھی انہیں جداگانہ انتخاب کے سپرد کر دیا گیا۔ صرف اس لئے کہ کہیں پردہ کی بدولت زنانہ نشستیں مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل نہ جائیں۔ حالانکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو اسلامی شعار پردہ کی حفاظت ہو جاتی۔ ملک معظم کی گورنمنٹ کو مسلمانوں سے شکریہ کی امید رکھنی چاہیئے تھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو کونسل کی نشستوں کے مقابلہ میں اسلامی شعائر کی جتنی پرواہ ہے۔ اس سے ملک معظم کی گورنمنٹ واقف ہے۔ اور وہ سمجھتی ہے۔ کہ اسلام پر سب کچھ قربان کرنے کی مسلمانوں کی باتیں محض کہنے کی ہیں۔ عملی طور پر ان کا نصب العین کونسل کی نشست ہے۔ جس پر وہ کیا کچھ قربان نہیں کر سکتے۔ موجودہ صورت میں مسلم زنانہ ممبروں سے مسلم نشستوں میں ضرور اضافہ ہوگا۔ لیکن کیا یہ اضافہ . . . ان کے ایمان پر ضرب کاری نہ ہوگا؟ جو مسلم مستورات کونسل میں جائیں گی۔ وہ تو وہی ہوں گی۔ جو پردہ کو وبال جان سمجھتی اور اس سے مخلصی چاہتی ہیں۔ اس لئے ان کے ایمان کو خطرہ کی تو کوئی بات نہیں۔ لیکن ان مسلم ممبران کونسل اور ایڈیٹران اخبارات کی ایمانی غیرت کا کیا حال ہوگا۔ جو ایک ووٹ کی خاطر کونسل ہال میں جزو ایمان پردہ کی اس طرح بے پردگی دیکھیں گے۔

ہمارا خیال [illegible] میں تحفظ اسلام کے نام پر زنانہ ممبریوں کے خلاف زبردست پروٹسٹ ہوگا۔ لیکن یہاں تو اس کا ذکر تک نہیں معلوم ہوتا ہے جہاں تک پردہ کا تعلق ہے۔ ہندی مسلم ابھی سطح پر آ گیا ہے۔ جس پر ترکی پہنچ چکا ہے۔ اور حفاظت اسلام کی فکر میں گھلے جانے والے قادیانیوں کی حالت بھی ان سے بہتر نہیں ؛

احمدیوں کو سندِ افتخار

اہل کتاب ہونے کے ناطے احمدی اور عیسائی ایک دوسرے کے نزدیک ہیں۔ اس لئے عیسائی احمدیوں کو زیادہ نزدیک سے دیکھ سکنے کی وجہ سے زیادہ اچھی طرح جاننے کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ ان عیسائیوں کی طرف سے احمدیوں کو جو سند افتخار بخشی گئی ہے۔ وہ "نور افشاں" کے کالموں سے نقل کی جاتی ہے:-

"اگر جہل مرکب کا وجود نوع انسان میں کہیں پایا جا سکتا ہے۔ تو وہ اس فرقہ کی قادیانی شاخ سے مختص ہے۔ یہی وہ صاحب علم گروہ ہے۔ جسے بے علمی کے باوجود اپنے عالم ہونے کا یقین حاصل ہے۔ اور جس گروہ کے نزدیک اپنی کمزوریاں دوسروں کی طرف منسوب کر کے ان کا منہ چڑانا دینداری اور ایمانداری کے لوازم میں سے ہے" ؛

اور دیکھئے:-

". . . . . جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یا تو غلام احمدی صاحب انجیل مقدس کی واقفیت سے کورا ہے۔ اور یا کسر صلیب کی غرض سے دانستہ جھوٹ بولتا ہے کیونکہ غلام احمدیوں کے ہاتھ میں کسر صلیب کے لئے دو ہی کارآمد حربے ہیں۔ ۱ جھوٹ ۲ گالیاں۔ مگر یہ تو پرلے درجہ کی ڈھٹائی ہے۔ کہ کسی کتاب کے مطلب کو جانے بوجھے بغیر اور کسی مذہب کی واقفیت حاصل کئے بغیر اس پر اعتراض کئے جائیں" ؛

مسٹر عزیز کو تو شکایت ہے۔ کہ قادیانی انجیل کے مطلب کو جانے بوجھے بغیر اور عیسائیت کی واقفیت حاصل کئے بغیر اس پر معترض ہوتے ہیں (حالانکہ وہ چاہیں۔ تو انجیل اور عیسائیت کو سمجھ سکتے ہیں)۔ لیکن ان کی حماقت ملاحظہ ہو کہ ویدک دھرم پر معترض ہونے پر بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وید اور ویدک دھرم کی گہرائیوں تک پہنچنے کے وہ موجودہ حالت میں قطعاً ناقابل ہیں جب ہندی کی ورن مالا اور وید کے دو ایک منتروں کا الٹا سیدھا پاٹھ پڑھ کر وید کے معترضوں میں شامل ہونے پر تیار ہو جا سکتے ہیں۔ تو مسٹر عزیز ان سے یہ امید نہ رکھیں کہ ان کی سند کا ان پر کچھ اثر ہوگا۔ اور آئندہ وہ [illegible] چھوڑ دیں گے ؛

آریہ سماج میں کرشن جنم اتسو

آریہ سماج وچھووالی لاہور میں آج صبح کرشن جنم اتسو کا تیوہار منایا گیا۔ یجیہ ہون اور بھجنوں کے بعد [illegible] سے اپدیش ہوا۔ از ان بعد پنڈت ٹھاکر دت [illegible] گیتا پر ویاکھیان بہت پربھاوشالی ہوا۔ آخری پنڈت رام گوپال شاستری کا تھا۔ آپ نے بتایا کہ کرشن گیانی اور کرم یوگی تھا۔ ہمیں بھاگوت کے کرشن کو چھوڑ کر مہابھارت کے کرشن کو آدرش بنانا چاہیئے جس نے جراسندھ کو مارا۔ شیشوپال کا خاتمہ کیا۔ اور مہابھارت [illegible]

ہندی بھاشا شکشا کا مادھیم

گوروکل وشو ودیالہ کے سنستھاپن سے پہلے کسی ہندوستانی کے دماغ میں بھی یہ نہ آتا تھا کہ انگریزی کے سوائے کسی ہندوستانی بھاشا کو بھی یونیورسٹیوں میں شکشا کا مادھیم بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن گوروکل نے وچار دھارا کو ایسا بدلا ہے۔ کہ آج سرکاری یونیورسٹیاں دیسی بھاشاؤں کو شکشا کا مادھیم بنا رہی ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی نے پہلے سے ہی ہے۔ کہ ہائی سکولوں کے جو ودیارتھی ماتری بھاشا میں کوئی مضمون تیار کر سکتے ہیں۔ تو انہیں اسی بھاشا میں شکھشا دی جائے۔ اب کلکتہ یونیورسٹی اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ گئی ہے۔ اور اس نے نشچے کیا ہے۔ کہ سکولوں میں انگریزی کے سوائے تمام مضامین صرف ماتری بھاشا میں ہی پڑھائے جایا کریں۔ انگریزی محض بطور ایک مضمون پڑھائی جایا کرے۔

اس وقت تک انگریزی بھاشا کے مادھیم ہونے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جہاں کسی مضمون کو سمجھنے کے لئے طلبا کے دماغ پر بھاری بوجھ پڑتا ہے۔ وہاں اپنی بھاشا میں سوچنے کا ابھیاس نہ ہونے سے ان کے دماغ ہی ودیشی بن جاتے ہیں۔ اور یہ ودیشی دماغ بنتے ہی ہے۔ کہ نوجوان مغربی برائیوں کو بڑے اشتیاق سے اپنے اندر جذب کر رہے ہیں۔ ان برائیوں سے بچانے کا واحد طریقہ یہ ہے۔ کہ نوجوانوں کے دماغ کو ودیشی ہونے سے بچا لیا جائے۔ دماغ ودیشی ہونے سے اگر بچ سکتا ہے تو صرف ماتری بھاشا کو شکشا کا مادھیم بنانے سے۔

ہندو ہاتھوں سے ہندو حقوق کا خون

جن میونسپل کمیٹیوں کا انتظام مسلم اکثریت کے ہاتھ میں ہے۔ وہاں ہندو حقوق کا خون ہو۔ تو تعجب کی بات نہیں۔ لیکن جن میونسپلٹیوں میں ہندو اکثریت ہے۔ وہاں ہندو حقوق کا خون ہو۔ تو کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔

لائل پور میونسپلٹی کی اکثریت [illegible] پریذیڈنٹ ہندو ممبران کی اور صدر بھی ہندو ہے۔ اس کمیٹی کے سامنے سکرٹری کے تقرر کا سوال پیش ہوتا ہے۔ تو لالہ [illegible] ہردوار شنکر داس صاحب صدر ریزولیوشن پیش کرتے ہیں۔ کہ سکرٹری کی پوسٹ کے لئے اشتہار دیا جائے۔ اور صرف مسلمان ہی اس پوسٹ کے لئے درخواست دے سکیں۔ ہندو ممبران کی نمایاں اکثریت نے یہ منظور کیا۔ کہ اس تقرر کی فرقہ وارانہ شرط لگا کر ہندو حقوق [illegible] کا خون کیا جائے۔ [illegible] یہ فقرہ تو خارج کر دیا گیا۔ [illegible] صرف مسلمان ہی [illegible] سکرٹری کے لئے درخواست دیں۔ لیکن اس کے بجائے [illegible] بحال رکھا گیا۔ اور ایک ہندو ممبر اور ڈسٹرکٹ ہندو کی تائید سے پاس کیا گیا۔ کہ مسلمانوں کی درخواستیں بھیجنے کی مقبولیت [illegible] ضرور گوارا کرنی پڑے گی۔

ان بھلے لوگوں سے کوئی پوچھے۔ کہ اگر آخر مسلم دھمکیوں سے ڈر کر سکرٹری کسی مسلمان کو ہی بنانا تھا۔ تو مسٹر محمد دین کو واپس کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ ہمارا یہ مطلب نہ سمجھا جائے۔ کہ ہم لائلپور میونسپلٹی میں کسی ہندو کو سکرٹری دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ کسی پوسٹ کو کسی خاص فرقہ کے لئے مخصوص کر دینا بدترین قسم کی فرقہ پرستی ہے۔ اس سے اگر لائلپور میونسپلٹی کی ہندو اکثریت سمجھتی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو خوش کر سکے گی۔ تو وہ دھوکے میں ہے۔ لائلپور کے ہندو میونسپل کمشنر اگر آج مسلمانوں کے سامنے اس طرح جھکنے لگے۔ تو سکرٹری شپ تو [illegible]

کیا گیا۔ کہ مسلمانوں کی درخواستوں کے ساتھ ترجیحی سلوک روا رکھا جائے۔ اس ترمیم کو پیش کرتے ہوئے لالہ رام نارائن اور تائید کرتے ہوئے بابو گنیش دت نے بزعم خود سمجھا ہو گا کہ وہ ہندو جاتی کی کوئی بھاری خدمت کر رہے ہیں۔ مگر اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اس سے رائے بہادر بشنکر داس کی اصل تجویز اچھی تھی۔ اس سے ہندو درخواستیں بھیجنے اور درخواستوں کے فیصلہ تک انتظار کی زحمت سے تو بچ جاتے۔ ہونا تو لالہ رام نارائن کی ترمیم کی رو سے بھی سکرٹری مسلمان نے ہی ہے۔ ہاں ترمیم کنندگان کی ہندو پرستی کے صدقے۔

معمولی بات ہے۔ صداقت اور اکثریت کا مطالبہ سننے کیلئے تیار رہیں۔

کون مرگیا؟ آریہ سماج یا . . . . .

قادیان کے آنجہانی مرزا کی ایک پیشگوئی یہ تھی۔ کہ آریہ سماج سو سال کے اندر مر جائیگا۔ گو مرزا نے اس پیشگوئی میں دانائی سے کام لیا۔ کہ سو سال کے بعد میں ہوں گا۔ نہ مجھے اس پیش گوئی کی ناکامی پر جوابدہ ہونا پڑے گا۔ لیکن آریہ سماج جس تیز رفتاری سے ترقی کر رہا ہے۔ اور مرزا کی ہم ۵ ہزاری جماعت کے مقابلہ پر دس لاکھ سے زائد ہو چکا ہے۔ اس سے آریہ سماج کے مخالفوں کو بھی تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ مرزا کی اس پیشگوئی کا بھی وہی حشر ہونے والا ہے۔ جو خدا کے منشاء سے اس کی دوسری پیشگوئیوں کا ہوا ہے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ نے بقول "پیغام صلح" اس کا ایک بار نہیں کئی بار ذکر کیا۔ اس پر "پیغام صلح" پیچ و تاب کھاتا ہوا مولوی ثناء اللہ کے متعلق معترض ہے۔ کہ "اس پیشگوئی پر آریوں کا ہنسنا تو ضروری تھا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ جیسے حضرت مسیح موعود سے بغض ہے۔ کیا بات اس پیشگوئی کو پیش کر کے نہایت طعن دراز کر چکا ہے"۔ گویا مولوی ثناء اللہ مرزا کو سچا سمجھتے ہیں [illegible]

آریہ سماج کے متعلق تمہارے پیر و مرشد کی پیشگوئی کی بیل منڈھے چڑھتی معلوم نہیں ہوتی۔ تو یہ ہے کھلی حقیقت۔ جنگو پر ماتما نے آنکھیں دی ہیں۔ وہ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج زندہ ہے۔ اور شان کے ساتھ زندہ ہے۔ لیکن وہ مر گیا۔ جو آریہ سماج ہی کیا۔ ہر کسی کے خلاف جس سے اسے کچھ پرخاش ہوتی منحوس پیشگوئیاں کرنے کے لئے ہی گویا پیدا ہوا تھا۔ اور جہاں تک پیشگوئیوں کا تعلق ہے۔ جس کی قسمت میں ناکامی کے سوائے کچھ نہ لکھا تھا۔

اسلام بطور ایمان زندہ ہے

"پیغام" نے مولانا ثناء اللہ کا یہ فقرہ پیش کر کے کہ "آریہ سماج بحیثیت دھرم کے مر گئی" انہیں یہ سمجھانا چاہا ہے۔ کہ مرزا کی پیشگوئی مری نہیں ہے۔ لیکن "آریہ سماج بطور دھرم کے مر گئی"۔ یہ تو ثبوت طلب ہے۔ مگر "پیغام" بتلائے۔ کہ مرزا محمود احمد کے حال ہی کے خطبہ کو پڑھ جانے کے بعد جسے غالباً وہ خود بھی چھاپ چکا ہے۔ کیا وہ ایمان سے کہہ سکتا ہے۔ کہ مرزائیت زندہ ہے۔ وہ خطبہ جس میں مرزا صاحب نے سادھارن مرزائیوں کی ہی نہیں، مرزائی سکول کے معلموں کی مرزائیت پر بھی سستی کو طشت ازبام کیا تھا۔

رہا اسلام۔ اس کی بطور ایمان زندگی اور موت کا فیصلہ اس فتویٰ سے ہو جاتا ہے۔ جو ایک لمبے چوڑے نام۔ حضرت رفیع الدرجت عظیم البرکت جانشین اعلیٰحضرت مولانا حامد رضا خان صاحب بریلوی کے مولانا نے دیا تھا۔ اور "پیغام" نے اپنی ۱۹ اگست کی اشاعت میں اس کا اعادہ کیا ہے۔ یہ فتویٰ مولانا ظفر علی خان کے خلاف دیا گیا تھا۔ اور اس میں قرار دیا گیا تھا۔ کہ اس کی رو سے مولانا کی زوجہ پر طلاق ہو گئی۔ اور طلاق بھی اتنی سخت کہ دوسری شادی کرنے میں اس کے لئے عدت کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ فتویٰ کی مار مولانا اور اس کی ناکردہ گناہ بیوی صاحبہ تک ہی محدود نہ تھی۔ بلکہ فتویٰ سے مظہر تھا کہ "جو شخص ظفر علی خان کے کافر ہونے میں شک کرے گا۔ وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ اور اس کی بیوی پر بھی طلاق وارد ہو جائیگا"۔

"پیغام" بتلائے۔ کہ کتنے مسلمان ہیں۔ جو مولانا ظفر علی خان کو کافر مانتے ہیں۔ یا مانتے رہے ہیں۔ اور کتنے مسلمان ہیں۔ جو اس فتوے کی رو سے کافر نہیں۔ جب سب مسلمان مولانا ظفر علی خان کو مسلمان ہی نہیں۔ اچھا مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور سمجھتے رہے ہیں۔ تو "پیغام" مولانا ثناء اللہ سے پوچھے۔ اور پھر بتلائے۔ کہ اس فتویٰ کی روشنی میں کیا اسلام بطور ایمان کے زندہ ہے؟

"لے ہاتھ میں پھر ستیہ کی تلوار اے سوامی"

آ لے ہیں نظر ہند کے آکاش پہ پھر سے
برباد ہے ایمان کے آثار اے سوامی

اپنوں سے ہے نفرت تو ہے اغیار سے الفت
شدھی کا نہیں کوئی طلبگار اے سوامی

پڑھتے ہیں جو ناول قصے و کہانی
سب تیری تصانیف ہیں بیکار اے سوامی

بھولا ہے تیرے پند و نصائح کو زمانہ
آپس میں کریں آریہ تکرار اے سوامی

بدلی ہے زمانے کی ہوا دور نیا ہے
ہے طرز نئی چال نئی طور نیا ہے

آ دیکھ لے پھر قوم پہ اک بار اے سوامی
آ وید کا کر ہند میں پرچار اے سوامی

سوتے ہیں ترے آریہ بیہوش پڑے ہیں
کر "اوم" کی آواز سے بیدار اے سوامی

آ دشمن ہندو کو زمانے سے مٹا دیں
لے ہاتھ میں پھر ستیہ کی تلوار اے سوامی

شاداب کریں خون سے گلشن ہستی
تا سبز ہو پھر قوم کا گلزار اے سوامی

آ پھر سے اچھوتوں کو گلے مل کے ملا لے
مٹتی ہے تیری قوم دیانند بچا لے

"گلشن"

[illegible]

لیڈر کو بھولنے کا ناقابل معافی اپرادھ

از اگیات آریہ سماجی

لالہ لاجپت رائے ۱۹۰۷ء کے راج نیتک اندولن کے سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے۔ اور گرفتار ہو کر مانڈلے کے قلعہ میں نظر بند کر دئے گئے۔ لالہ لاجپت رائے جب گرفتار ہوئے۔ اس سمے وہ آریہ سماج کالج وبھاگ کے ایک ممتاز لیڈر تھے۔ زمانہ نازک تھا۔ آریہ سماج زیر نگاہ تھا۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج پر بڑی آسانی سے چوٹ پڑ سکتی تھی۔ اس لئے کالج پارٹی نے لالہ لاجپت رائے سے بے تعلقی کے اظہار میں ہی اپنا بچاؤ سمجھا۔ اور جرأت کر کے کر ہی دیا۔ وتو نہاتما منشی رام اس سمے موجود تھے۔ ان سے لالہ لاجپت رائے سے یہ بزدلانہ سلوک گوارا نہ کیا گیا۔ انہوں نے قلم سنبھالا اور کھلے شبدوں میں یہ اعلان کر دیا کہ "لالہ لاجپت رائے آریہ سماج کا ہے۔ اور آریہ سماج لاجپت رائے کا"۔ آریہ سماج کی ناک رکھ لی۔

۱۹۳۲ء کے راج نیتک اندولن میں آچاریہ رام دیو جی گرفتار ہو کر پولے دو سال کے لئے قید کر دئے گئے۔ لالہ لاجپت رائے کی حالت میں جیل کی کلاسوں کا کوئی سوال نہ تھا۔ کیونکہ اس وقت کلاسیں تھیں ہی نہیں۔ پھر وہ تو شاہی قیدی تھے۔ کلاسوں کا ان کی حالت میں سوال ہی پیدا نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن آچاریہ رام دیو جی کو کلاسوں کے بیچ جیل جانا پڑا۔ اور انہیں بی کلاس کے قابل سمجھا گیا۔ آچاریہ رام دیو جی گورو کل پارٹی میں اس سے کم پوزیشن کے نہیں۔ جو لالہ لاجپت رائے جی کی اپنی گرفتاری کے وقت کالج پارٹی میں تھی۔

آچاریہ رام دیو جی قید ہوئے۔ تو ان کی پارٹی نے بھی ان کے متعلق وہی خاموشی سادھ کر ناقابل معافی اپرادھ کا ارتکاب کیا۔ جس کی مرتکب لالہ لاجپت رائے جی کی گرفتاری کے وقت ان کی پارٹی ہوئی تھی۔ تاہم غنیمت ہے۔ کہ لاتعلقی کے اظہار میں اس پارٹی نے کالج پارٹی کی پیروی نہیں کی۔ سو رنہ اس سمے تو کوئی منشی رام پیدا ہونا بھی مشکل تھا۔ جو اس کے پرچار کے اثرات کو اپنے سنگھ ناد سے بے اثر کر کے دکھا سکتا۔

آچاریہ رام دیو کو ان کی پارٹی نے اس طرح فراموش کیا ہے۔ کہ گویا ان سے انہیں اب کوئی کام نہیں رہا۔ ان تک مجھے معلوم ہے۔ آچاریہ رام دیو آریہ سماج کی سیوا کے لئے مجبور کر راج نیتک میدان میں نہیں اترے تھے۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ انہوں نے دیش سیوا کے لئے کچھ سمے دینے کا وچار کر رکھا تھا۔ اور اس وچار کی پورتی کے لئے انہوں نے اس وقت کو موزوں سمجھا۔ ورنہ جس آریہ سماج کے لئے انہوں نے اپنی زندگی کے بہترین دن لگا دئے۔ کیسے مانا جا سکتا ہے۔ کہ ان ہی دنوں میں وہ اسے چھوڑ کر کسی اور کے لئے کام کا وچار رکھتے ہوں۔ ان کا غالباً خیال تھا۔ کہ اس جیل یاترا سے دیش سیوا کے لئے سمے دینے کا وچار ہی پورا ہو گا۔ لیکن اس سے ان کا ایک اور مطلب بھی حل ہو گیا۔ اور وہ یہ۔ کہ انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ جس آریہ سماج کے لئے میں نے اپنی عمر لگا دی۔ میری علیحدگی پر اس کے میرے متعلق کیا دکھا وہ سکتے ہیں؟

لالہ لاجپت رائے رہا ہو کر آئے۔ تو ظاہراً وہ اپنی پارٹی سے جڑے رہے۔ لیکن کون نہیں جانتا۔ کہ پارٹی کا سلوک ایک ایسا گھاؤ ثابت ہوا۔ جو کبھی مندمل ہونے میں نہیں آیا۔ جس کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ آریہ سدھانتوں پر بھی ان کا وشواس ڈھیلا ہو گیا۔

سدھانت دماغ کو فتح کر سکتے ہیں۔ دلوں کو سوسائٹی کا سلوک ہی ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ جب دل سوسائٹی کے ہاتھ میں نہ رہے۔ تو سدھانتوں کا قبضہ دماغ پر ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ یہ سچائی لالہ لاجپت رائے کی حالت میں بھی ظاہر ہوئی۔

میرے من میں جب وچار پرواہ چلتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ وچار کے بوجھ کو دل سے اتار کر آچاریہ رام دیو جی جیل سے آتے ہی آریہ سماج کے کام میں لگ جائیں گے۔ وہ پنجاب کی آریہ سماجوں میں دورہ لگائیں گے۔ اور وید پرچار کی دھوم مچا دیں گے۔ وہ بھارت کے ایک ایک پرانت میں گھوم جائیں گے۔ اور سماج کے جھنڈے کو ہر جگہ اونچا کر دیں گے۔ وہ یورپ اور امریکہ کو پرستھان کریں گے۔ اور وہاں ویدوں کی سچائیوں کا ناد بجا دیں گے۔ لیکن جب مجھے خیال آتا ہے۔ کہ جب وہ جیل سے باہر آئیں گے۔ اور انہیں معلوم ہو گا۔ کہ آریہ سماج نے میری صحت کی نہ سنی۔ یہ تو میرا ذاتی گت معاملہ تھا۔ اپنی پوزیشن کی بھی فکر نہیں کی۔ تو میں سمجھتا ہوں انہیں آریہ سماج کی حالت پر بہت رحم آئے گا۔ اور انہیں سوچنا ہو گا۔ کہ آئندہ کے لئے کیا پروگرام بنائیں۔

ایڈیٹر صاحب! آپ کا یہ کہنا ٹھیک ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو آریہ سماج کے کارج کے لئے جیل نہیں گئے۔ لیکن اس کے یہ معنی تو نہیں۔ کہ وہ آریہ سماج کے نہیں رہے۔ آریہ سماج تو ان کا پران ہے۔ وہ آریہ سماج کے لئے جیتے ہیں۔ اور آریہ سماج کے لئے مرتے ہیں۔ جیل یاترا میں بھی انہوں نے آریہ سماج کا ہی کوئی ہت سمجھا ہو گا۔ یا کم از کم آریہ سماج کے کارج کی مخالفت نہ سمجھی ہو گی۔ ورنہ وہ کبھی اس راہ کے راہرو نہ بنتے۔ پھر ڈیڑھ پونے دو سال نکلنے دیر ہی کیا لگتی ہے۔ انہوں نے واپس آنا ہے۔ اور کام کرنا ہے۔ اگر جیل سے وہ صحت ٹھیک کر کے آویں۔ تو آریہ سماج کا ہی فائدہ ہے۔ خدانخواستہ اگر وہ خراب صحت کے ساتھ آئے۔ تو آریہ سماج کا ہی نقصان ہے۔ یہ تو آریہ سماج کو معلوم ہی ہے کہ جیل میں وہ خراب صحت کے ساتھ گئے تھے۔ اور وہاں جا کر ان کی صحت اور بھی خراب ہو رہی ہے۔ صحت بچ سکتی ہے۔ اگر انہیں وہ سہولتیں مل جائیں۔ جن کے وہ مستحق ہیں۔ اور یہ مطالبہ ایسا نہیں جو آچاریہ رام دیو جی کی پوزیشن کے آدمی کے لئے ناواجب ہو۔ پھر معلوم نہیں۔ آریہ سماج کو کس امر نے اپنے لیڈر کے لئے اے کلاس کے مطالبہ سے باز رکھا؟ صحت کا سوال تو کہا جا سکتا ہے۔ آچاریہ جی کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن کوئی آریہ سماجی مجھے بتلائے۔ کہ آریہ سماج کا وقار کیا رہ جاتا ہے۔ جب اس کے اچھے کوٹی کے لیڈر کو بی کلاس سے زیادہ کا مستحق نہیں سمجھا جاتا۔ گورو کل وبھاگ کے لیڈر دو ہی آدمی کہے جا سکتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پردھان اور گورو کل کا گورنر۔ آچاریہ رام دیو دونوں میں سے ایک تھے۔ اس میں سندیہہ کی کوئی بات نہیں۔ اگر پنجاب کے پانچ لاکھ آریوں کا ایک لیڈر اے کلاس کا مستحق نہیں سمجھا جاتا۔ اور آریہ سماج پروٹسٹ کرنے کو تیار نہیں۔ تو دوسرے لیڈر کو اس سے کیا آشا ہو سکتی ہے؟ یہ اور بات ہے۔ کہ سبھا کے پردھان کی پرورتی راج نیتک اندولن کی طرف نہیں۔ لیکن یہ تو نہیں۔ کہ ایسا پردھان ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ اسی سال آچاریہ رام دیو جی کا نام Propose کیا گیا تھا۔ اگر پردھان راج نیتک وچاروں کا ہو۔ تو اسے بھی اس ... آشا کب ہو سکتی ہے۔ جو آچاریہ رام دیو جی سے کیا گیا ہے۔

جب مجسٹریٹ نے آچاریہ رام دیو جی کو بی کلاس دی۔ تو مجھے سخت غصہ آیا تھا۔ اور پھر جب گورنمنٹ پنجاب نے بھی اس غلطی کی اصلاح نہ کی۔ تو میں اور بھی بھڑکا۔ لیکن آج میرا وہ غصہ فرو ہو چکا ہے۔ کیونکہ مشاہدہ نے مجھے بتا دیا ہے۔ کہ میری نسبت مجسٹریٹ آریہ سماج کو بہتر سمجھتا تھا۔ وہ آریہ سماج کو وہی کچھ سمجھتا تھا۔ جو میں سمجھتا تھا۔ تو آچاریہ جی کو اے کلاس دینے میں اسے ذرا بھی سنکوچ نہ ہوتا۔ لیکن وہ تو جانتا تھا۔ کہ میرے سامنے ایک ایسی سوسائٹی کا لیڈر ہے۔ جو حس و حرکت کی طاقت کھو چکی ہے۔ اس لئے اسے اے کلاس دے کر اس سوسائٹی کی شان کو ناواجب طور پر کیوں بڑھایا جائے۔ اگر یہ کہا جائے۔ تو بجا ہو گا۔ کہ آچاریہ رام دیو جی کو آریہ سماج کا تعلق لے ڈوبا۔ ورنہ ان کی ذاتی پوزیشن تو اس امر کی مقتضی تھی۔ کہ انہیں اے کلاس ملتی۔

آچاریہ رام دیو جی اور نہیں رہا۔ تو اپنی صحت کی ... آریہ سماج کی عالمگیر ... کے مستحق تھے لیکن آریہ سماج نے کیا۔ جس آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ... انہوں نے ساری عمر گزار دی۔ اس نے بھی اب تک ان کی ریزولیوشن کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ ہر بات کی تہ میں مصلحتیں ہوتی ہیں۔ ممکن ہے۔ اس عدم اظہار ہمدردی کی تہ میں بھی کوئی مصلحت ہو۔ لیکن سیدھی ہمدردی کا جو ایک لفظ اثر رکھتا سکتا ہے۔ لاکھ مصلحتیں بھی اس اثر تک نہیں پہنچ سکتیں۔ صحت کی بنا پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مطالبہ اور اس کے ساتھ اس سے سمبندھ ۰۰ ۵ سماجوں کی آواز سے آچاریہ رام دیو جی کو اے کلاس ملتی۔ تو اس سے جہاں ان کی صحت بگڑنے سے بچ جاتی۔ وہاں آریہ سماج کی عزت بھی رہ جاتی۔ لیکن میں نہیں سمجھتا۔ کہ خاموشی میں کوئی مصلحت سمجھی گئی ہے۔ تو اس سے کیا بچی ہے؟

آریہ سماج کے لئے آدمی پیدا کرنے کے یہ ڈھنگ نہیں۔ یہ کھولنے کے ہیں۔ انسان مشاہدوں سے ہی سب کچھ سیکھتا ہے۔ کسی سوسائٹی میں جا کر قابل قدر آدمیوں کی قدر ہوتی ہے۔ تو دوسروں کو بھی جانے کو دل چاہتا ہے۔ اپنے لیڈروں کو بھول جانا جس سوسائٹی کا بائیں ہاتھ کا کرتب ہو۔ اس میں کوئی آئے۔ تو کیوں؟

آچاریہ رام دیو جی کے متعلق آریہ سماج کی خاموشی نے نہ معلوم کتنے لوگوں کے دل توڑ دئے ہوں گے۔ یہ بات ہے۔ جس نے مجھے یہ چند سطور لکھنے پر مجبور کیا۔ ورنہ نہ مجھے لکھنے کا شوق ہے۔ نہ قلم چلانے کی عادت۔ آریہ سماج کا نقصان دیکھا۔ برداشت نہ کر سکا۔ الٹی سیدھی چار سطروں میں اپنے بھاو پرگٹ کر دئے۔ اب آریہ سماج جانے۔ اور اس کا کام۔ اگر آریہ سماج تو اپنے ... کی صحت کی فکر ہے۔ تو اسے اے کلاس میں بدلوانے کے لئے کیا۔ اس کی رہائی کے لئے بھی یہ یتن کرے۔ تو یہ کوئی بڑا یتن نہیں۔ اگر آریہ سماج کے لیڈر کو جیل میں بی کلاس ملنے سے آریہ سماج کا گورو گھٹتا ہے۔ تو اسے اے کلاس میں بدلوانے کی کوشش کرنا اس کا کرتویہ ہے۔ اگر لیڈر کو فراموش کرنے سے وہ سمجھتا ہے۔ کہ دوسرے آنے والوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ تو وہ اپنی غلطی کی تلافی کر کے اپنی زندگی کا ثبوت دے۔ ورنہ دنیا نے تو فتویٰ دے دینا تھا۔ دے چکی۔ اور وہ فتویٰ یہ ہے کہ آریہ سماج اپنے کارج کے لئے کوئی تکلیف برداشت کرنے کو تیار نہیں۔

اگنی شوات پتر

بجواب پنڈت ساتولیکر جی

(از پنڈت وشوناتھ آریہ اپدیشک)

قریباً ۲ سال کا عرصہ ہوا - ویدک دھرم ماسک پتر میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں اگنی شوات پتروں کے علاوہ اگنی اور دیگر منتر بھی پیش کئے گئے تھے - جن سے مرتک شرادھ کا شک پیدا ہوتا تھا - اس سارے مضمون کا مفصل جواب ہم نے رسالہ "آریہ" میں تحریر کیا تھا جس میں اگنی شوات پتروں پر بھی کافی روشنی ڈالی گئی تھی - "آریہ" کی اشاعت کم ہونے سے عام لوگوں تک اپنا سندیش نہیں پہنچا سکا یہی کارن "پرکاش" میں پھر سوال اٹھانے کا معلوم ہوتا ہے - اس لئے اب اخبار "پرکاش" دوارا صرف اگنی شوات اور اگنی دگدھ پتروں کے سمبندھ میں کچھ لکھا جاتا ہے :-

وید اور اگنی شوات

رگوید ۱۰-۱۵-۱۱ کا ارتھ کہا ہے - ہے اگنی شوات پتر - اس یگیہ میں آؤ - گھر گھر میں سنگت ہو - اور یگیہ میں دلے گئے ہو یوں کو کھاؤ - ہمیں سب پرکار کی دولت سے پورن دھن دو - یجروید ۱۹-۵۹ - سوم سمپادن کرنے والے ہمارے اگنی شوات پتر دیویان مارگوں دوارا اس یگیہ میں آئیں - سودھا سے ترپت ہو کر آنند ہو کر ہمیں اپدیش کریں - اور وہ ہماری رکھشا کریں - ان دونو منتروں میں اگنی شوات پتروں کا یگیہ میں آنا - یگیہ کے پدارتھوں کا کھانا - اپدیش کرنا وغیرہ کسی زندہ پتر ہی کا کہ جس کا شریر ہمارے جیسا ہو - کام ہو سکتا ہے - اگنی میں جلے ہوئے مردہ پتر کا نہیں - اور اگنی شوات کا ارتھ اگر اگنی میں جلے ہوئے کیا جائے - تو جلایا تھا شریر - جو بھسم ہو کر ادھر ادھر ہوا مٹی اور پانی میں مل گیا - اس کا بلانا بیہودگی اور اس کا آنا ہر طرح سے ناممکن - اور اگر اس جیو کو بلاؤ - جس کا شریر جلایا تھا - تو اول تو وہ جلا نہیں - کیونکہ آتما کو کوئی جلا نہیں سکتا - دوم اس کا کسی شریر کو تیاگ کر جس میں اس نے دوبارہ جنم لیا ہے - آنا ناممکن ہے - سوم اگر آ بھی جائے - تو پہلے شریر کو چھوڑنے سے شرادھ کرنے والے کو ہنسا کا پاپ لگے گا - اور پھر اس یگیہ میں اپدیش بھی نہیں کر سکتا - اس لئے یہ بات ہر طرح سے ناممکن ہونے سے ان منتروں میں کسی جیتے جاگتے پتر کا آنا ہی ماننا پڑیگا - اس صورت میں یجروید ۱۹ - ۶۰ [illegible] وغیرہ منتروں کے مطابق ہی ہوگا - شاید آپ سوال کریں - کہ ہمیں ممکن ناممکن سے کوئی جھگڑا نہیں - ہم نے تو یہ دیکھنا ہے - کہ وید کے شبدوں کا کیا ارتھ ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے - کہ کناد رشی نے لکھا ہے - کہ

बुद्धि पूर्वा वाक्य कृति र्वेदे।

یعنی وید کی رچنا بدھی پورک ہیں - تو اگر آپ وید کے ایسے بے بدھی کے ارتھ کریں گے - تو وہ آرش ارتھ نہیں ہوں گے - اس حالت میں آپ اویدک اور دیگر مت اور لمبھی بن کر ہی اعتراض کر سکتے ہیں - لیکن اس حالت میں اگنی شوات کا ارتھ اگنی میں جلے ہوئے کرنا ناممکن ہے -

اگنی شوات کا ارتھ

آپ نے اس کا ارتھ کیا ہے -

अग्नि ना स्वादिताः

اگنی نے جن کا سواد لیا ہے - اس دگرہ کا بھاشا ارتھ آپ نے اشدھ کیا ہے - اس کا ارتھ ہے - اگنی سے جنہوں نے سواد لیا ہے - یعنی جو آگ سے محظوظ ہوئے - ذرا یہ تو خیال کر لینا تھا - کہ بیجان آگ بھی کسی کا سواد لیا کرتی ہے - انسان ہی اگنی ودیا کو جان کر اس سے کلا کوشل بنا کر اپنے لئے کئی طرح کی سہولتیں پیدا کر کے

स्वादित

یعنی محظوظ ہوتا ہے - یہ ارتھ آپ کا ایسا ہی ہے جیسا کہ

भोजनेन तृप्तः

کا ارتھ بھوجن سے ترپت ہوا منش نہ کر کے بھوجن جس سے ترپت ہوتا ہے - ایسا ارتھ کر دیں -

شت پتھ براہمن اور اگنی شوات

شت پتھ براہمن میں بھی اگنی شوات کا یہی ارتھ کیا ہے - وہاں بھی آپ کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے - دیکھئے

तत ये सोमेनेजाना: ... ते पितरः सोमवन्तः। प्रथ ये दत्तेन पक्वेनलोकं जयन्ति ते बर्हिषदः। अथ ततो ये नान्य... यान मग्निरेव दहन्त स्वदयति ते अग्नि ष्वात्ताः ॥

ارتھ - جو سوم سے یگیہ کرنے والے ہیں - وہ سوم وان پتر ہیں - جو دان اور تپ سے لوک کو جیتتے ہیں - وہ برہشد - اور جو ان سے الگ نہیں - جلتا ہوا اگنی جن کو سواد دیتا ہے - وہ اگنی شوات پتر کہلاتے ہیں -

اس ارتھ میں

स्वदयति

جی نے وچار کیا معلوم نہیں ہوتا - پرنتو

स्वद

کے بھاو ارتھ میں

जिजन्त

ترنیب اس کے لئے پانینی جی لکھتے ہیں

जिच इच ॥१.३. जिजन्तात्म - पदिस्यात् कर्तरि गामिनि क्रिया फले।

یعنی جب دھاتو آتمنے پد ہوتا ہے - اگر کریا کا پھل کرتا کو پہنچتا ہو -

لیکن یہاں

परस्मैपद

پرسمئی پد ہے - اس سے کریا کا پھل کرم یعنی مفعول کو ملنا چاہئے - اور کرم یہاں اگنی نہیں - بلکہ

यान

ترکیب میں پتر ہیں - اس لئے

स्वदयति

کا ارتھ اگنی سواد لیتا ہے نہیں - بلکہ جن کو آگ سواد دیتا ہے ہونا چاہئے - یہ غلطی رفع ہو جانے پر

दहन्त

یعنی جلاتا ہوا پد کا ارتھ خود بخود کھل جاتا ہے - پنڈت جی نے یہاں یہ سمجھا - کہ پتر کو اگنی جلاتا ہوا سواد لیتا ہے - اس لئے اگنی شوات کا ارتھ آگ میں جلے ہوئے پتروں کے ہیں - لیکن اب اس کا ارتھ یہ نہیں ہوگا - یہ ضروری نہیں کہ اگنی ضرور پتروں کو ہی جلائے - اگنی کا کام ہے - اسی سے پتر سواد لیتے ہیں - جب پتروں کو ہی جلا دیا - تو سواد کون لیگا؟ اس لئے اس کا ارتھ یہ ہوگا کہ جلاتا ہوا (پتھر کا کوئلہ لکڑی وغیرہ دیگر اشیاء کو) اگنی جن کو سواد دیتا ہے - شت پتھ نے اسی پاٹھ میں سوم ونت اور برہشد پتروں کا کتھن کیا ہے - وہ جیتے پتروں کا ہی ہے - ان کے سہچار یکجا ذکر سے بھی پنڈت جی کی آنکھ نہیں کھلی - کہ یہاں زندوں کا ذکر کیا جا رہا ہے نہ کہ مردوں کا -

تیترے براہمن اور اگنی شوات

تیترے براہمن میں اگنی شوات کا ارتھ اگنی میں جلایا ہوا نہیں کیا - وہاں بھی اگنی شوات سے زندہ پتر ہی مراد ہیں - جیسے

यवा ... गृह मे धिनः स्ते पितरोऽग्नि ष्वात्ता ते २-६-६-६. ... पितरो बर्हिषदः।

ارتھ - جو یگیہ شیل نہیں مگر ودیا بھی پتر ہیں - وہ اگنی شوات - اور جو یگیہ شیل ہیں - وہ برہشد پتر کہلاتے ہیں -

منو اور اگنی شوات

منو سمرتی میں بھی اگنی شوات آگ میں جلے نہیں بلکہ جیتے جاگتے رشی جن کی سنتان کے انسان کا نام ہے جیسا

अग्नि ष्वात्ताश्च देवानां मारीचा लोक विश्रुता।
मनु ३.१९५

راجستھان بھرمن

(نمبر ۲)

(شری سوامی سوتنترانند جی کے قلم سے)

سانبھر

...یں جے پور سے چل کر سانبھر آیا۔ سانبھر نمک کی ... دھ جھیل ہے۔ جو ریل جودھپور اور بیکانیر کو جاتی ... اس پر پھلیرہ سے پانچ میل پر سانبھر نام کا پہلا سٹیشن۔ وہی سانبھر شہر ہے۔ جو کہ سانبھر جھیل ... کنارے پر ہے۔ یہ جھیل جے پور اور جودھپور ... کی سیما پر ہے۔ جس طرح اس کنارے پر سانبھر ... جے پور راجیہ میں ہے۔ اسی طرح دوسرے ... کچاون روڈ ریلوے سٹیشن ہے۔ اور وہاں سے ... جودھپور ریلوے شروع ہوتی ہے۔ اور جی۔ پی ... بی۔ سی۔ آئی ریلوے ختم ہوتی ہے ؛

نمک

سانبھر جھیل سے ہر سال نمک لاکھوں من بنتا ہے۔ ... بھارت ورش میں بھیج دیا جاتا ہے۔ سانبھر میں اگر ... بیوپار ہے۔ تو صرف نمک کا ہی ہے۔ اس کے بعد ... ہے۔ جو نمک پر ہی کھیلا جاتا ہے۔ ریلوے سٹیشن کے نزدیک نمک کے بڑے بڑے ڈھیر لگے ہوئے ... ان ڈھیروں سے ہی گاڑیاں بھری جاتی ہیں۔ تقریباً ۱۵ سے ۲۰۰۰ ٹن نمک ہر روز تیار ہوتی ہیں۔ اور ... چلی جاتی ہیں۔ نمک کی آمدن مہاراجہ جے پور، مہاراجہ جودھپور اور برٹش سرکار کو ہوتی ہے۔ ... گیا ہے۔ کہ یہاں نمک کا دام ۵ آنے فی من اور ... پیسہ فی من بھرائی ہے۔ اور ایک روپیہ ۹ آنے فی من سرکاری ٹیکس ہے۔ اور چیزوں پر پانچ یا بیس فیصدی ٹیکس ہوتا ہے۔ اگر سرکار کسی چیز کو روکنا چاہے۔ تو سو فیصدی لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ آج کل انگلینڈ اور آئرلینڈ میں لگ رہے ہیں۔ لیکن نمک جیسی چیز پر جو سب کے استعمال کی چیز ہے۔ ... گنا یا پانسو فیصدی ٹیکس لگانا پتہ نہیں کیوں مناسب جانا گیا ہے۔

پہلے میرا خیال تھا کہ یہ جھیل اور جھیلوں کی طرح ہی ہوگی۔ جس طرح جھیل ولر کشمیر میں ہے۔ شاید اپنے خیال کے اور بھی ہوں۔ لیکن یہاں آکر پتہ لگا۔ کہ یہ جھیل ویسی نہیں ہے۔ کیونکہ سنا گیا ہے کہ اس جھیل کی گہرائی کہیں بھی چار پانچ فٹ سے زیادہ نہیں ہے۔ اور یہ پانی بھی برسات میں ادھر ادھر سے آکر جمع ہو جاتا ہے۔ اور اسی پانی کو جھیل کے اردگرد کیار بنا کر اس میں ڈال دیتے ہیں۔ اور سوکھ کر یہ نمک ہو جاتا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمین میں نمک ہے۔ اور بارش کا پانی جب اس زمین پر پڑتا ہے۔ تو نمکین مادہ اس میں مل کر اس جل کو نمکین کر دیتا ہے۔ جسے سکھا کر نمک بنا لیا جاتا ہے ؛

اس جگہ کے لوگ اس جھیل کے سمبندھ میں ایک کہانی سناتے ہیں۔ اس جھیل کے کنارے پر سانبھر گاؤں سے کئی میل دور ایک دیوی کا مندر ہے۔ اس کا نام سانبھری دیوی ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ اس علاقہ کا ایک سردار تھا۔ جس کا نام مانک جی چوہان۔ اس نے دیوی کی تپسیا کی۔ تب دیوی نے خوش ہو کر کہا "ور مانگ"۔ اس نے دھن مانگا۔ دیوی نے کہا "تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر گھوڑے کو دوڑا کر جتنی بھی زمین کی طرف دھیان کیے زمین کو گھیر لے"۔ اس نے گھوڑے پر سوار ہو کر اس زمین کو گھیرا۔ جو اب جھیل ہے۔ تب پیچھے لوٹ کر دیکھا۔ تو ساری زمین چاندی کی ہو گئی۔ اس چاندی کو دیکھ کر اس نے دیوی سے پرارتھنا کی "میں اس چاندی کی رکھشا نہیں کر سکتا ہوں۔ دوسرے راجہ مجھ پر حملہ کر کے مجھے مار دیں گے۔ اور اسے لے لیں گے"۔ تب دیوی نے کہا "اچھا یہ چاندی نمک ہو جائے گی۔" اسی وقت یہ نمک ہو گیا۔ اور اس سے اس کو دھن لابھ بھی ہوتا رہا۔

اس وقت اس جھیل سے تین جگہ نمک بنایا جاتا ہے۔ اول سانبھر۔ دوسرے گڈھا۔ تیسرے کچاون روڈ یا ناوان۔ لیکن سب سے زیادہ نمک سانبھر ہی بنتا ہے۔ دوسری جگہوں پر اس کے مقابلہ میں بہت کم بنتا ہے ؛

مکرانہ

مکرانہ پھلیرہ سے ۳۸ میل دور اسی ریلوے لائن پر پانچواں سٹیشن ہے۔ اس میں آبادی اندازاً ۳ ہزار ہوگی۔ اس زمین سے سنگ مرمر نکلتا ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ تاج محل کا روضہ جو آگرہ میں ہے۔ اسی جگہ کے پتھر سے بنا ہوا ہے۔ اس طرح سینکڑوں سالوں سے یہاں سے سنگ مرمر نکلتا ہے۔ اور ابھی لیے اندازہ ہے۔ اول تو لوگ ہاتھوں سے کھود کر نکالتے تھے۔ اور بتلاتے ہیں۔ کہ پہلے زمین کے اوپر بھی تھا۔ اب کچھ مشینیں بھی آگئی ہیں۔ لیکن ابھی تک مشین کا بہت زور نہیں ہے۔ سننے میں آیا ہے کہیں کہیں دو تین سو فٹ کھودا گیا ہے۔ اور اس سے آگے بھی ابھی سنگ مرمر ہے۔ کہیں کہیں کان میں پانی نکل آتا ہے۔ وہاں اس وقت چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لیکن جس وقت اس مشین سے پورا کام ہونے لگے گا۔ اس وقت اس پانی کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ اس وقت یہ پانی بڑی آسانی سے نکال کر کام کر لیا جائے گا۔ یہاں کا سنگ مرمر زیادہ تر مکانوں کے کام آتا ہے۔ اب یہاں مکان کے پتھر تیار کرنے کے لیے مشین بھی ہے۔ جو ستون وغیرہ بڑی جلدی بنا دیتی ہے۔ اور پتھر کے تختے ایک انچ یا کم و بیش کے تیار ہو جاتے ہیں ؛

اس کے علاوہ پتھر کا باریک کام بھی ہوتا ہے جیسا کہ فوارے وغیرہ۔ اور ان پر بھی جانور بڑی خوبصورتی سے بنا لئے جاتے ہیں۔ کمرے سجانے کے لئے بھی جانوروں کی بڑی اچھی مورتیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور مندروں کی مورتیاں یہاں بہت ہی کم بنتی ہیں۔ یہاں سے پتھر بھیج دیا جاتا ہے۔ اور جے پور میں اس کی مورتیاں بنائی جاتی ہیں۔ شیر وغیرہ کی مورتیاں یہاں ہی بنتی ہیں۔ کاریگر ہندو اور مسلمان دونوں ہیں۔ ایشور کی دھتر مایا ہے۔ مسلمانوں کی شرع میں کسی جانور کی مورتی بنانا منع ہے۔ سنا ہے۔ ان کا وچار ہے۔ ہم جس میں جان نہیں۔ ڈال سکتے ہیں۔ اس کی مورتی بھی نہیں بنانی چاہئے۔ لیکن یہاں کے مسلمان یہاں تو مورتیاں بناتے ہیں۔ اور مورتی بنانا برا بھی نہیں سمجھتے ہیں۔ پتہ نہیں۔ مولوی ان پر کیا فتویٰ دیتے ہوں گے؟

دادو دوارہ

نارائنا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جو کہ پھلیرہ سے اجمیر کو آتے۔ تو پہلا سٹیشن ہے۔ اس جگہ دادو دوارہ ہے۔ میں اس کو دیکھنے کے لئے یہاں اترا تھا۔ دادو جی کا دیہانت اسی جگہ ہوا ہے۔ اور ان ہی کے نام پر دادو دوارہ بنا ہوا ہے۔ مہنت جی تو یہاں نہ تھے۔ اور سادھو تھے۔ ان کے مندروں میں کوئی مورتی نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ دادو جی نے مورتی کا کھنڈن کیا تھا۔ ان کے مندر میں ایک پستک رکھی رہتی ہے۔ جیسا کہ سکھ رکھتے ہیں۔ اور یہ بھی اس کو گرنتھ صاحب ہی کہتے ہیں۔ رومال وغیرہ سکھوں کی طرح ہی ہیں۔ لیکن ایک بات میں ... گرنتھ صاحب کا پاٹھ کرتے ہیں۔ ارتھ پر وچار نہیں کرتے ہیں۔ یہ اس طرح پاٹھ نہیں کرتے ہیں۔ یہ جب پاٹھ کرتے ہیں۔ تب شروتاؤں کو ارتھ بھی سمجھاتے ہیں۔ سکھوں کی طرح یہ غمی اور خوشی میں اسی کا پاٹھ نہیں کرتے ہیں۔ یہ صرف اپدیش کے لئے اس کا پاٹھ کرتے ہیں۔ یہ بھی پستک کے آگے دھوپ دیپ کرتے ہیں۔ اور شام کو آرتی بھی پڑھتے ہیں۔ ان کی آرتی میں نراکار ایشور کا ورنن ہے ؛

بقیہ صفحہ ۹

ودوانوں کے پتر اگنی شواتت مریچ رشی کے پتر ہوئے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مریچ رشی کے پتروں نے خاص قابلیت حاصل کر کے اگنی ودیا میں ماہر ہو کر اگنی شواتت نام حاصل کیا۔ ... آگ میں ... جلائے جاتے ہیں۔ اس میں مریچ رشی کے پتروں کی کیا خصوصیت ہو سکتی ہے؟

پوران اور اگنی شوات

اگرچہ پورانک پنڈت ہی اگنی شوات کے معنے آگ میں جلائے گئے یعنی مرے پتر ہی کرتے ہیں۔ لیکن پورانوں میں دیو لوک کی طرح پتر لوک بھی سورگ کی ایک خاص جگہ مانی گئی ہے۔ اور یہ اگنی شوات آدی خاص پتر ان کے خیال کے مطابق وہیں رہتے ہیں۔ ہر ایک شخص جو مر کر آگ میں جلایا جاتا ہے۔ اگنی شوات نہیں کہلاتا۔ اور جس طرح سورج۔ چندر۔ اندر۔ کبیرا آدی دیوتاؤں کی بیاہ شادیوں کا ذکر ہے۔ ایسے ہی پتروں کی شادیوں کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ اگنی شوات پتر بھی دکش پرجاپتی کے ہاں بیاہے گئے ... میں لکھا ہے:-

अग्निष्वाता
बर्हिषदः सोमपाः पितरः
आज्यपाः। सामन्ययोना
मयेस्तेषां पत्नी सुता
यता स्वधा। ४-१-६३

ارتھ۔ اگنی شوات۔ برہشد۔ سوم پا۔ آجیہ پا ساگنی اور ناگنی ستری دکش کی کنیا سودھا ہے۔ ہمارے پورانک بھائی کہا کرتے ہیں۔ کہ جیوتوں کا شرادھ ایسا ہی نامعقول ہے۔ جیسا کہ مردوں کا بیاہ۔ اگر ان کے خیال میں اگنی شوات وغیرہ پتر اگنی میں جلائے گئے مردہ پتر ہی ہیں تو کیا گوت نے مردوں کا وواہ ممکن بنا دیا۔ شاید پرانک ... کے ہمارے پورانک بھائی یہاں انکار مانیں۔ لیکن ایسا مانتے پر ان کا سارا پورانک جال تار تار ہو جائے گا۔ کیونکہ جس دکش کی کنیا سودھا پتروں سے بیاہی گئی۔ اسی کی پتری ستی شو سے بیاہی گئی۔ تو جب یہ سب کچھ ... تو سودھا کے واستوک روپ میں ... ہے پتر لوگ دیو لوگ اور ... افسانہ بن جائیں گی۔ اصل بات تو یہ ہے۔ پورانک سدھانت کے مطابق مرتک شرادھ میں پتروں کے لئے سودھا شبد کا پریوگ اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ سودھا پتروں کی ستری ہے ؛

اگنی وگدھ اور انگنی وگدھ پتر

اگنی شوات کے معنی صاف ہو جانے سے انگنی شوات شبد بھی خود بخود حل ہو گیا۔ کیونکہ اسکے معنی ہیں ... یعنی جو دوسری قسم کے دیگر علوم کے ماہر ... ہیں۔ اگنی وگدھ کا سیدھا معنی البتہ اگنی سے ... ہوئے پتر ہو سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ بھی اگنی شوات ... زندہ پتروں کی جماعت میں ہی گنے گئے ہیں۔ ... جانے بھی ان دونوں اگنی وگدھ اور انگنی وگدھ پتر ... رشی سنتان میں ہی شمار کیا ہے۔ اس لئے اگنی وگدھ کا یہاں ... اگنی ودیا سے پری پکو یعنی ماہر علم انتا ہی ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ اور دوسری ودیاؤں کے ماہر انگنی وگدھ۔ اسی طرح

یادِ رفتگان

نمبر ۶۵

چودھری نیم راج زمیندار

(از مہاشہ مول چند آریہ سیوک)

ڈیرہ غازی خان کا ضلع ایک پس ماندہ ضلع ہے۔ شاید ہی ایک ضلع ہے جس کے اندر ریل نہیں رکھا۔ رسل و رسائل کے جو ذرائع دوسرے اضلاع کو حاصل ہیں۔ اور جن کے کارن وہ اضلاع تجارت اور تہذیب میں ترقی کر گئے ہیں۔ ڈیرہ غازی خان کو وہ میسر نہ ہونے سے وہ ان امور میں پس ماندہ کہا جا سکتا ہے۔ آج موٹر نے ڈیرہ غازی خان کے اندرونی علاقہ میں جانا کچھ آسان کر دیا ہے۔ لیکن موٹرنگ سے پہلے اس علاقہ میں جانا جی کا گھر نہ تھا۔

ان علاقوں میں رسل و رسائل کے حسب دلخواہ ذرائع میسر نہیں آ سکے۔ ان میں آریہ سماج کا پرچار بھی پیچھے ہی رہا ہے۔ کئی ایسے مقامات ہیں جہاں اپدیشکوں کو پہنچنا چاہئے تھا۔ لیکن جلد ہی تکلیف برداشت کرنے سے بچنے کے لئے وہاں کوئی اپدیشک نہیں پہنچا۔

اگر اس ضلع کا پرچار اپدیشکوں پر ہی منحصر ہوتا۔ تو ڈیرہ غازی خان کے ضلع میں کوئی آریہ سماج نظر نہ آتا۔ اور آریوں کی تعداد بھی انگلیوں پر گنے جانے کے قابل ہوتی۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اس ضلع کی زمین آریہ سماج کے لئے نہایت اپجاؤ ثابت ہوئی ہے۔ اور اس میں جتنے آریہ سماج ہیں ان پر شتھلتا کی ہوا کا کبھی اثر نہیں ہوا۔ اور جتنے آریہ سماجی ہیں۔ ان کا یرتن ہمیشہ یہ رہتا ہے۔ کہ وید دھرم کا پرچار کریں۔ اور آریہ کو اپنے جیون میں ڈھالیں۔

چودھری نیم راج جی کا ذکر ان کالموں میں کیا جا رہا ہے۔ اسی ضلع کے رہنے والے تھے۔ اس ضلع میں جہتم نام کی ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ آپ وہاں کے ایک متمول زمیندار تھے۔ حالانکہ علاقہ مسلمانی ہے۔ اور جہتم میں بھی مسلمانوں کی آبادی بکثرت ہے۔ تاہم آپ کا رسوخ اتنا بڑھا ہوا تھا۔ کہ کوئی شخص آپ کے سامنے دم نہ مار سکتا تھا۔ نمبردار اور ذیلدار دیہات میں مقامی حاکم ہوتے ہیں۔ اور ان کی بہت چلتی ہے۔ لیکن چودھری نیم راج کے سامنے پہنچ کے نا بن جاتے تھے۔ یہ اس لئے نہ تھا۔ کہ وہ جابر یا ظالم تھے۔ بلکہ اس لئے کہ اپنے علاقہ میں بھاری حیثیت کے مالک ہونے کے باوجود بھی ان میں انکسار اور مہمان نوازی درجۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ کوئی معمولی سے معمولی شخص آ جائے۔ وہ سرو قد ایستادہ ہو کر اس کا سواگت کرتے۔ بھوجن آدمی سے سنگ کر لیتے اور اس کی بات توجہ سے سنتے تھے۔ مہمان نوازی کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ کی تو سہر وقت آپ کا دسترخوان مہمانوں کی رونق رہتی تھی۔ لیکن اتفاق سے اگر کسی دن کوئی نہ آ سکے۔ تو سڑک پر جا کر کھڑے ہو جاتے۔ اور مسافروں کو اپنے گھر لا کر ان کا اتیتھ کرتے۔ اگر کسی دن اس طرح بھی کوئی مہمان نہ مل سکتا۔ تو اس دن خود بھی بھوجن نہ کرتے۔ اتیتھی سیوا کے بنا بھوجن کرنا وہ پاپ سمجھتے تھے۔

آریہ سماج میں پرویش

اپنے کاروبار کے سلسلہ میں ایک بار چودھری نیم راج ڈیرہ غازی خان گئے۔ تو وہاں دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ کو ان کے ویاکھیان سننے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ ویاکھیان کیا تھا۔ آپ اس پہلے ہی ویاکھیان سے آریہ سماج کے ہو گئے۔ گھر بار بھول گیا۔ اور لگاتار ۸-۱۰ دن پنڈت جی کے ہمراہ رہے۔ واپس آ کر بستی کے پنچوں کو بلوایا۔ اور انہیں بتایا۔ کہ ہمارے دیش میں ایک رشی دیانند ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ہندو دھرم کو خرابیوں اور بدرسومات سے پوتر کر کے اسے سچے آریہ دھرم کا روپ دیا ہے۔ اور وہ ایسا دھرم ہے۔ جس کے بنا ہمارا کلیان ہونا اسمبھو ہے۔ رشی دیانند کے انویائی جگہ بہ جگہ آریہ سماج بنا رہے ہیں۔ میں آریہ دھرم سویکار کر چکا ہوں۔ آؤ تم بھی اس دھرم کو سویکار کرو۔ اور آریہ سماج ستھاپت کر کے اپنے جیون سدھار کا سوا اوسر پراپت کرو۔

جہتم کے لوگ، چودھری نیم راج کے پہلے ہی معتقد تھے۔ آریہ سماج ستھاپت کرنے کی بات انہوں نے مان لی۔ اور آریہ سماج ستھاپت کر دیا گیا۔ آپ ڈیرہ غازی خان سے آریہ سماج کی پستکیں بھی لے گئے تھے۔ جن کے پڑھنے کی لوگوں [illegible]

پرچار کی دھن

چودھری نیم راج آریہ سماج ستھاپت ہونے پر ہی مطمئن نہ ہو گئے۔ بلکہ آپ نے پرچار کے لئے اپنے خرچ پر ایک اپدیشک کا انتظام کیا۔ جس نے چھ ماہ تک بستی جہتم اور گرد و نواح کے مقامات میں پرچار کیا۔

پرچار کا طریقہ اپدیشک کو دیہات کا پروگرام دے دینا ہی نہ تھا۔ بلکہ چودھری صاحب جہاں جاتے۔ وہاں اپدیشک کو اپنے ہمراہ لے جاتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ جہاں اکیلے اپدیشک کے جانے سے ان ابتدائی ایام میں پرچار کا پربندھ ہو سکنا کٹھن تھا۔ وہاں آپ کے ہمراہ ہونے پر پرچار کا انتظام با آسانی ہو جاتا۔ ان طرح کہ اس ضلع میں رواج ہے کہ جب کوئی پرتشٹھت مہمان آئے۔ تو لوگ دن کے کاروبار سے فارغ ہو کر رات کو اس کے سنمان کے خیال سے اس کے پاس جاتے اور بیٹھتے ہیں۔ چودھری نیم راج اسی طرح لوگوں کے اکٹھا ہونے کا فائدہ اٹھا کر اپدیشک مہاشہ کا اپدیش کراتے۔ جسے لوگوں کو سننا ہی پڑتا تھا۔ اس پرچار کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جہتم کے علاوہ چھوک ا‌زا، کوٹ چھٹہ، گدائی وغیرہ میں خوب پرچار ہوا۔ اور آخر وہاں آریہ سماجیں بھی قائم ہو گئیں۔ اس خیال سے کہ پرچار کا کوئی موقعہ خالی نہ جائے۔ آپ جہاں جاتے۔ اپدیشک کو ضرور ہمراہ لے جاتے۔

مرزائیوں سے مباحثہ

جہتم سے آٹھ دس میل کے فاصلہ پر زندنام کی ایک بستی ہے۔ جہاں کئی لوگ مرزائی تھے۔ یہ لوگ مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں میں عموماً اور اچھوتوں میں خصوصاً جو اس ضلع میں کافی تعداد میں آباد ہیں۔ مرزائیت کا دام پھیلانے لگے۔ جب چودھری نیم راج کو پتہ لگا۔ تو وہ اپدیشک مہاشہ کو ہمراہ لے کر بستی زند پہنچے۔ اور مرزائیوں کو مباحثہ کے لئے للکارا جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ مرزائیت کا جادو ٹوٹ گیا۔ یہ چودھری صاحب کے پریتن کا پھل ہے۔ کہ اس ضلع کے اچھوت آریہ سماج سے عقیدت رکھتے ہیں۔ اور اپنے دھرم پر دڑھ ہیں۔ اگر ہندو برادری فراخ دلی سے کام لیتی۔ تو وہ کبھی کے ویدانو سار سنسکاروں کا کار آمد انگ ہو چکے ہوتے۔

سنتان کی شکشا

چودھری نیم راج جی نے اپنے پتروں اور پتریوں کو ہندی کی تعلیم دلائی۔ اپنے دو بھتیجوں کو سنسکرت وغیرہ رشی کرت گرنتھ پڑھائے۔ تاکہ اپدیشک کی عدم موجودگی میں یجیہ سنسکار آدی کرا سکیں۔ سنسکاروں کے پرتی ان کی بڑی شردھا تھی۔ ہر ایک سنسکار ویدک ریتی سے کراتے۔ گو آریہ سماج کے سنسکار ودھی کے انوکول نہ ہوتے تھے۔ تاہم کسی کو مخالفت کی جرأت نہ تھی۔ ان کی شخصیت کا اتنا اثر تھا۔ کہ پورانک برہمن بھی سنسکار کرانے کی بجائے ان کے پیچھے چلتے تھے۔ اور کرتے ہیں۔

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کی سیوا

جہتم ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ وہاں وارشک [illegible] کٹھن تھا۔ وارشک اتسو کوٹ چھٹہ میں ہی ہوا کرتا تھا۔ آپ اتسو سے دو تین دن پہلے آ کر سارا کام اپنی نگرانی میں کراتے۔ سیوا بھاؤ اتنا تھا۔ کہ آریہ سماج مندر میں جھاڑو دینا فخر سمجھتے تھے۔ اور ہر ایک قسم کی سیوا دلی لگن سے کرتے تھے۔ اتسو کے یاتریوں کے بھوجن کا پربندھ خود کرتے۔ سوا بھوجن کے سمیہ خود موجود رہ کر ایک ایک بھائی کی سیوا اپنے ہاتھوں کرتے۔ اور اس طرح ان کے اندر سیوا بھاؤ بھر دیتے۔

آپ کا اپنا خاندان ہی پرسدھ اور پرتشٹھت نہ تھا۔ بلکہ آپ کے رشتہ دار بھی بڑے پرتشٹھت تھے۔ کوٹ چھٹہ کے مشہور رئیس چودھری بیوں لال جی جو آریہ سماج کے پردھان اور سمال ٹاؤن کمیٹی کے اب پردھان ہیں۔ آپ کے ہی داماد ہیں۔

جاتی کا درد

آپ کے سینہ میں ہندو جاتی کے لئے کمال کا درد تھا۔ جب کبھی ہندو پر کوئی آپتی آتی۔ آپ بے صبر ہو کر اس کی امداد کو اٹھ کھڑے ہوتے۔ ایک دفعہ جہتم کے ذیلدار نے کسی ہندو پر بیگار کے لئے زور دیا۔ وہ چودھری صاحب سے فریادی ہوا۔ تو آپ نے اسے بیگار دینے سے روک دیا۔ اور ذیلدار کو بلا کر خوب جھاڑا۔ مناظروں کی وجہ سے مسلمانوں کے اندر کچھ تعصب پیدا ہو چلا تھا۔ اس لئے مسلمانوں نے ذیلدار کو ابھارا۔ کہ ہندو سے ضرور بیگار لینی چاہئے۔ اور چودھری صاحب آپ کو بلائیں۔ تو آپ جانے سے انکار کر دیا۔ معاملہ نے اس قدر طول کھینچا۔ کہ ہندو مسلم بیگار کی نوبت آن پہنچی۔ اور تین مہینے بائیکاٹ برابر جاری رہا۔ لیکن چودھری صاحب ذرا نہیں گھبرائے۔ بلکہ مخالفت کا ثابت قدمی سے مقابلہ کیا۔ اور ایسا انتظام کیا۔ کہ گوالے۔ نائی۔ کمہار وغیرہ کا کام ہندوؤں نے سنبھال لیا۔ آج اور زمانہ ہے۔ اُس زمانہ میں اس دور افتادہ ضلع میں ہندوؤں کا گوالے نائی۔ کمہار وغیرہ بننا معمولی بات نہ تھی۔ اگر چہ یہ تو یہ سب چودھری نیم راج کے حسنِ تدبیر کا نتیجہ تھا۔ اس طرح سارا پربندھ کر کے چودھری صاحب نے مسلمانوں کے بائیکاٹ کو ایسا بے اثر کر دیا۔ کہ انہیں منہ کی کھانی پڑی۔ اور خواستگارِ معافی ہوئے۔

اب جہتم کی ذیلداری آپ کے بھتیجے چودھری بسہ رام کے نام ہے۔ کیونکہ آپ کے لڑکے چودھری نانک چند ان دنوں چھوٹے تھے۔ اب بھی آپ کے خاندان کا آریہ سماج سے ویسا ہی پریم ہے۔ تمام پریواری نہیں۔ بلکہ گرام کا گرام آریہ ہے۔ لیکن پچھ دنوں کچھ شتھلتا چھا رہی تھی۔ اب چودھری نانک چند اور حکیم لدھا رام کی کوشش سے پھر جاگرتی آ رہی ہے۔ امید کرے۔ کہ جہتم میں آریہ سماج پھر اسی طرح ہو جیسے کہ چودھری صاحب کے وقت میں تھی۔ آپ کی مرتیو کے سمیہ ارد گرد کے سب گرام و آریہ اکٹھے ہوئے۔ آپ نے ایک وصیت نامہ تحریر

مرضی کی شادی

نندی اور بدل کا معمول تھا۔ کہ وہ روزانہ جنگل میں جا کر ڈھور چرایا کرتے تھے۔ وہیں وہ کھیلتے کودتے اور آپس میں گپ شپ اُڑاتے تھے۔ اُن کے پاک و معصوم دل دُنیا کے جھگڑوں سے آزاد تھے۔ اُنہیں کسی بات کی فکر نہ تھی۔ نندی اور بدل کے گاؤں میں صرف ایک میل کا فرق تھا۔ صبح ہوتے ہی نندی اپنے گاؤں سے اور بدل اپنے گاؤں سے انگوچھے میں روٹی باندھ کر گائیں ہانکتے دیہاتی گیت گاتے جنگل کی طرف چل پڑتے۔ جہاں وُہ دن بھر ساتھ ساتھ مویشی چراتے اور شام ہوتے ہی اپنے اپنے گھر لوٹ جاتے۔ یہی ان کا دستور تھا۔ اور اسی میں ان کا لڑکپن گزر رہا تھا۔ شام کو دونوں میں بازی بدی جاتی۔ کہ دیکھیں کل صبح کو کون سب سے پہلے جنگل میں پہنچتا ہے۔

نندی کا باپ اپنے گاؤں کا ایک مشہور چمار تھا۔ نندی اس کی اکلوتی لاڈلی بیٹی تھی۔ اُس کی شادی کمسنی ہی میں ہو گئی تھی۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں کے بعد وُہ بیوہ ہو گئی۔ اب وُہ چھ سال کی تھی۔ اپنی بیوگی کا اُسے احساس بھی نہ تھا۔ مویشی چرانا۔ ہنسنا کھیلنا اور اپنے والدین کا دل خوش کرنا بس یہی اُس کا کام تھا۔ بدل اُس کا لڑکپن کا ساتھی تھا۔ وُہ اس سے دو سال بڑا تھا اُس کی زندگی بھی نندی سے ملتی جلتی تھی۔ بدل کا باپ نندی کے باپ کی برادری ہی کا تھا۔ بدل کی شادی بھی لڑکپن میں ہو کر ختم ہو چکی تھی۔ اور اب وُہ اسی میں خوش تھا۔

کھیل کود ہی میں چار سال گزر گئے۔ اب بدل بارہ سال اور نندی دس سال کی تھی۔ دونو ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسی خوشی اپنی زندگی گزار رہے تھے۔ اُن کو خواب میں بھی جدائی کا خیال نہ تھا۔

دونو سماج کے ظلم و ستم اور رسم و رواج کے شکار تھے۔

نندی کے گاؤں میں ایک چمار کے یہاں برات تھی۔ نندی بھی اپنے والدین کے ساتھ شادی میں شریک ہوئی۔ جس کی وجہ سے وُہ دو دن مویشی چرانے جنگل میں نہ جا سکی۔ انہیں دو دنوں میں بدل کا بُرا حال ہو گیا۔ پہلے دن جب نندی نہ آئی۔ تو اُس نے سوچا۔ "کل نندی ضرور آئے گی"۔

اس اُمید میں اُس نے دوسرے دن پھر سویرے جنگل کی راہ لی۔ لیکن اس دن بھی نندی نہ آئی۔ آج نندی پر بدل کو بہت غصہ آیا۔ اُس نے سوچ لیا۔ کہ جب نندی کا سامنا ہو گا۔ تو وہ اُس سے ہرگز نہ بولے گا۔ اُس کے بلانے پر بھی سیدھے منہ بات نہ کرے گا۔

دوسرے دن بدل جب جنگل پہنچا۔ تو دور ہی سے اُس کو نندی دکھائی پڑی۔ بدل کو شادی کی باتیں سنانے کے لیے وُہ بڑی تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔ لیکن بدل کا اُداس چہرہ دیکھ کر اُس نے پوچھا "بدل! تمھارا جی کیسا ہے" (تمھارا جی کیسا ہے؟)

بدل نے سوچ رکھا تھا۔ کہ وہ نندی سے بالکل نہ بولے گا۔ لیکن اُس کو دیکھتے ہی اپنا عہد بھول گیا۔ اُس نے روکھائی سے جواب دیا۔ "ہم سے جیو سے کو کا، مطلب" (کسی کو ہمارے جی سے کیا مطلب ہے؟)

نندی نے تعجب سے کہا۔ "بدل! آج تو سے ٹھیک سے کس نہیں بولت ہو؟" (مجھ سے اچھی طرح کیوں نہیں بولتے ہو؟)

بدل نے جواب دیا۔ "کاکری۔ تو ہم ہی پہل کرا ہے۔ کا ہم ہی دو دن سے گھر بیٹھ رہن ہن" (کیا بتاؤں؟ کیا ہم نے ہی پہل کی ہے۔ کیا ہم ہی دو دن تک گھر میں بیٹھے رہے ہیں؟)

بدل کی ناراضگی کا مطلب اب نندی سمجھ گئی۔ اُس نے ہنس کر کہا "ارے! تو اہی کرے نہیں کہت ہو۔ کہ ہم سے نہ آئے سے کھپا ہے گئے ہو۔ سیتل دادا کی بٹیا کا بیاہ رہا۔ وہی کارن نہیں آ سکیوں۔ جم بچوا ناچ خوب بھا۔ رام دے تمھاری بڑی یاد آوت رہی۔ کل رات کو برات لوٹ گئی۔ تو مو کا فرصت مل گئی۔ تو رسیا ہے کلہ ہے گیو؟"

بدل بولا۔ "کاکری نندی! تو رہے بنا موز جی نہیں لاگت رہا"۔

تھوڑی دیر میں بدل پھر ہنس ہنس کر نندی سے باتیں کرنے لگا۔ دوپہر کی دھوپ بیا، نیم تلے کے نیچے بیٹھ کر ایک ساتھ کھانا کھایا۔ پھر بیٹھا گانے لگے۔

اس کے ایک مہینہ کے بعد کا ذکر ہے۔ جنگل میں مویشی چرانے والے لڑکے اور لڑکیوں نے کوئی دیہاتی کھیل کھیلنے کا آپس میں مشورہ کیا۔ نندی اور بدل کو بھی اس میں شریک ہونے کے لئے کہا گیا۔ لیکن بدل نے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ "ہم دونو جنے الگ کھیلب تم لوگن کے ساتھ نہ کھیلب" (ہم تمھارے ساتھ نہ کھیلیں گے)

دوسرے لڑکوں کو اس کی یہ بات بہت بُری معلوم ہوئی۔ ایک لڑکے نے طعنہ مارا "ہوں! الگ کھیلب! نندی کا سنگ بدل کبھوں نہیں چھوڑت۔ سیانے دونو دولہا دلہن ہی تو ہیں"۔

نندی پاس ہی کھڑی یہ سب باتیں سن رہی تھی "دولہا دلہن" کا لفظ سن کر وُہ کچھ پریشان سی ہو گئی۔ اُس کا دل دھڑکنے لگا۔ اس سے پہلے بھی اُس نے اس لفظ کو کئی بار سُنا تھا۔ لیکن کبھی اس کے دل پر کچھ اثر نہ ہُوا تھا۔ اُس کے اور بدل کے درمیان ایسا رشتہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کی طرف آج پہلی مرتبہ اس کا دھیان گیا۔ وُہ دن بھر جلتے کیا کیا سوچتی رہی۔ اور جب شام کو گھر لوٹی۔ تو اُس نے ماں سے پوچھا "کا ہے مائی! دولہا دلہن کیہو کو کہت ہیں؟" (دولہا دلہن کون ہوتے ہیں؟)

یہ پہلا موقع تھا کہ نندی نے اپنی ماں سے ایسا سوال کیا۔ اس کی ماں کو سخت حیرت ہوئی۔ مگر نندی کی معصومیت اور لڑکپن کا خیال کر کے اُس نے جواب دیا "نندی! دلھن اوکا کہت ہیں۔ جون اپنے دولہا کے سنگ رہت ہے۔ اور اوکا روٹی پکاوے"۔

ادھر بدل کے دل میں بھی اُلجھن تھی۔ اُس نے گھر پہنچ کر اپنے بوڑھی ماتا دین سے جو عمر میں اس سے بڑا تھا۔ "دولہا" کی فلاسفی دریافت کی۔ ماتا دین نے ہنس کر پوچھا۔ "کا دولہا بننے کا من ہے؟" "نہ بھیا! ایسے ہی پوچھت ہوں"۔

ماتا دین۔ "وَت پاگل! دولہا اوکا کہت ہیں جو اپنی دولھن کے سنگ رہے۔ اور پیسہ کوڑی کما لائے۔ اور دولھن کا دے"۔

"یہ تو بالکل معمولی بات ہے۔" یہ سمجھ کر بدل کی وحشت دُور ہو گئی۔

دوسرے دن بدل اور نندی اسی جنگل میں پھر ملے۔ دونو کے دلوں میں ایک عجیب قسم کے جذبات کا طوفان بپا تھا۔ لیکن ان جذبات کو زبان پر لانے کی ہمت کسی کو نہ تھی۔ دونو میں لڑکپن تھا کئی گھنٹے تک وُہ چپ چاپ ڈھور چراتے رہے۔ آخر نندی سے نہ رہا گیا۔ اور اس نے کہا "کا سوچت ہو۔ آؤ۔ ہم دو تب جنے دولہا دلہن بن جائی"۔

[illegible]

بولا "ٹھیک تو ہے۔ لیکن اس معاملہ میں اُسے کئی باتوں کا ڈر معلوم ہُوا۔ اُس نے کہا۔ "دولہا دلہن تو ساتھ رہت ہیں۔ یہ کیسے ہوئی؟"

نادان نندی نے آنکھیں جھپکا کر کہا۔ "ای کا مشکل ہے؟ یہ سب ڈھور کا مر گئے ہیں کہ جنگل چرواتے۔ جیسے روز ساتھ ساتھ رہت ہے"۔

بدل نے کہا "تو ٹھیک ہے"۔

شادی کی بات طے ہو جانے پر ان کو اور کئی باتوں کا خیال آیا۔ نندی نے ایک شرط پیش کی۔ کہ بیاہ میں "گڑ سہاری" سب کو تقسیم ہوتا ہے۔ اُس لئے سیتل دادا کی لڑکی کے بیاہ میں گڑ سہاری کھایا

افسانہ

تھا۔ اس کے بیاہ کی رسم کرانے کے لیے ایک براہمن کی بھی ضرورت تھی۔ چنانچہ کافی بحث کے بعد طے ہُوا۔ کہ "گڑ سہاری" کا انتظام نندی کرے گی اور گڑ بدل لائے گا۔ براہمن کے لئے زیادہ پریشانی نہ اٹھانی پڑی۔ بدل کے گاؤں کے پنڈت کا لڑکا بھی اُن کے ساتھ گائیں چرانے آیا کرتا تھا۔ اُس نے صرف دو آنے پر بیاہ کرانے کا ذمہ لے لیا۔ اس نے اپنے پتا کے ساتھ اکثر شادیوں میں شرکت کی تھی۔ کچھ اُلٹ پلٹ منتر پڑھنا اور بات میں وصول کرنا بس یہی شادی ہے۔ وُہ یہ سب کچھ دیکھ اور سن چکا تھا۔ اُسے کامل یقین تھا۔ کہ وُہ بدل اور نندی کی شادی کو نہایت خوبی سے سرانجام دیگا۔

دوسرے دن صبح ہی نندی نے اپنی ماں سے دھوکر بڑی مشکل سے اُٹھ "سہاری" بنوائی اور انہیں ایک کپڑے میں باندھ کر مویشی ہانکتی ہوئی جنگل کو چل پڑی۔ ادھر بدل نے بھی کچھ اناج بیچ کر بنئے سے دو آنے پیسے اور کچھ گڑ حاصل کر لیا۔ اور خوش خوش جنگل میں پہنچا۔ وہاں براہمن کا لڑکا پہلے ہی سے موجود تھا۔ بدل کو دیکھ کر نندی نے پوچھا۔ "گڑ لائے ہو؟" براہمن لڑکے نے بھی پوچھا۔ "اور پیسے لائے ہو؟"

بدل نے بڑے فخر سے گڑ اور پیسے دکھا دئے۔ اور ساتھ کہا۔ "تو اپنی کہو۔ سہاری لائی؟"

نندی نے چمک کر گال پھلا کر سہاری کی پوٹلی کو اونچا کر کے کہا۔ "یہ کا ہے؟" سو شادی کی پہلی کسوٹی پر دونو کھرے نکلے۔

اب کس بات کی دیر تھی۔ سنسان جنگل میں ایک سبز پیڑ کے نیچے آم کی ایک ٹہنی زمین میں گاڑ کر نندی اور بدل آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ پروہت جی کچھ منہ ہی منہ میں بڑبڑائے۔ گویا وہ منتر یا کوئی شلوک پڑھ رہے ہیں۔ بھونر پھرا کر پروہت جی نے اپنی سمجھ میں بدل اور نندی کو دولہا دلہن

[illegible]

بنا دیا۔ اور بدل نے بڑی ہوشیاری سے پنڈت جی کو دو پیسے پکڑا دئے۔ اور بچے ہوئے پیسے نندی کے ہاتھ پر رکھ کر وُہ اپنے خیال میں شوہری فرض سے بھی سبکدوش ہو گیا۔

نندی کے لئے وُہ دو پیسے لاکھوں روپوں کے برابر تھے۔ آج اُس کی خوشی کا اندازہ لگانا دشوار تھا۔ اپنی گانٹھ میں پیسوں کو باندھ کر اُس نے بدل کے ساتھ "گڑ سہاری" کا بھوج کیا۔ اور ندی کا ٹھنڈا پانی پی کر پھر دونو مویشی چرانے لگے۔ بیاہ کی رسومات بڑی سادگی سے ختم ہو گئیں۔

(باقی آئندہ)

مغربی اور پراچین جیوتش کی تاریخ

سلسلہ کے لئے دیکھو پرکاش ۱۴ اگست ۱۹۳۲ء

(از پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر)

… وہ ہمارے یہاں کے نئے … گر گھر میں گویا تھا … جیوتش کا بھی قائل تھا - عمر کے … چند ناموافق حالات کے سبب سے … مذکورہ بالا جزیرہ چھوڑنا پڑا - تو وہ … کل سامان اٹھا کر پراگو میں لے گیا - … اس کا ۱۶۰۱ء میں دیہانت ہو گیا۔

… (Galeleo) سولھویں صدی … علم ہیئت کے متعلق جتنی جد وجہد کی … کا دارومدار زیادہ تر مشاہدۂ عینی پر تھا - … صدی کے آغاز میں جب دوربین … تو اس نے اس علم کے اوپر بڑی روشنی … کے ذریعہ سے دیکھنے سے کوپرنکس کی … کی بہت کچھ تصدیق ہوئی - اور اجرام … کئی فضول بھرم آسانی کے ساتھ … گئے - اس کے سہارے سے سورج پر کے … صفائی کے ساتھ نظر آئے - اور یہ … کر وہ بھی اپنے محور پر گھومتا ہے - نیز … کے متعلق بہت سی نئی نئی باتیں دریافت … اس کا آلہ کو گلیلیو نے ایجاد کیا تھا - … ملک اٹلی میں بمقام پیسا پیدا ہوا … شہر کی یونیورسٹی میں ریاضی کا پروفیسر تھا - … قسم کے علوم وفنون کا زبردست عالم … سال کے تجربوں کے بعد پہلے پہل اس … میں مکمل ہوا تھا - جس نے گویا جیسے … تحقیق کے لئے آسمانی تحقیقات کے … کا پھاٹک کھول دیا - لیکن یوروپ میں … شہرت زیادہ تر اس وجہ سے نہیں ہے کہ … کا موجد تھا - بلکہ اس لئے کہ اس نے … اور ان کے باہم … راز دریافت کئے تھے - اور کلوں … وغیرہ کے علوم کا وہ بڑا ماہر تھا - بایں ہمہ … وہ ایسی جگہ اور ایسے اندھکار کی … ہوا تھا - کہ بجائے اس کے کہ اس … تحقیقات کی قدردانی کی جاتی - الٹا اس کو … کی بدولت بڑھاپے میں اپنے مذہبی … کے ہاتھ سے بڑی بڑی تکالیف اٹھانی …

… بہت درد ناک مگر دلچسپ ہیں - اس … ذکر کرتے ہیں - اس زمانہ میں پوپ … وسیع تھے کہ بڑے بڑے

حکمرانوں پر اُس کا اقتدار جما ہوا تھا - اور اٹلی جہاں گلیلیو رہتا تھا - اس کا دارالحکومت تھا - جس وقت اُس نے اپنی تحقیقات کی رُو سے یہ اعلانیہ کہنا شروع کیا - کہ زمین متحرک ہے - تو وہاں کے پادریوں میں بڑی ہلچل پیدا ہو گئی - انہوں نے اس پر کفر کا الزام لگایا - اور کہا - کہ زمین کے متعلق اس کی تعلیم بائیبل کے خلاف ہے - نوبت یہاں تک پہنچی - کہ اُس کے اس جرم کا باضابطہ نوٹس لینے کے لئے رومن چرچ کو توجہ دلائی گئی - وہاں اس پر مقدمہ قائم ہوا - اور وہ ایک مجرم کی حیثیت سے جوابدہی کے لئے حاضر ہوا - اس سے کہا گیا - کہ تم اپنے ان کافرانہ خیالات کے پرچار کو جو صریح مقدس کتاب کے خلاف ہیں - فوراً ترک کر دو ورنہ چرچ کی سزائیں برداشت کرنی ہوں گی - بیچارہ اکیلا فلاسفر ایک طرف اور اُس کے ملک کے سارے عیسائی دوسری طرف - نہ کوئی یار نہ مددگار - مارے خوف کے اس نے وہاں اقرار کر لیا - کہ اچھا صاحب جو آپ کہتے ہیں - وہی کریں گے - لیکن آتما کی آواز کب دب سکتی ہے؟

کچھ دنوں کے بعد وہ اپنے اس اقرار پر قائم نہ رہا - نتیجہ یہ ہوا - کہ وہ پھر پکڑا گیا - اور گو اُس نے پھر یہ اقرار صالح خاموش رہنے کا وعدہ کیا - مگر اس مرتبہ ایک نہ سنی گئی - اور اس کے لئے سزائے قید کا حکم صادر کیا گیا - کہتے ہیں جس وقت اُس کو یہ نادر شاہی حکم سنایا گیا - اُس نے ایک افسوسناک نگاہ سے اپنے ججوں کی طرف دیکھکر کہ یہ احمق بلاوجہ مجھے ڈنڈ دے رہے ہیں - اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف … [illegible] … زار بہ ندائی الفاظ میں ایشور سے فریاد کی - کہ ہے سروانتریامی پرماتمن! تو میرے خیالات کی سچائی اور واقعیت کا ساکشی ہے - کاش ان ظالموں کے تعصب کو شکست فاش ملے - اور سائنس کو قابل یادگار فتح نصیب ہو۔

ایک سال کے قریب وہ ناکردہ گناہ بڑھاپے میں قید خانہ کی صعوبتوں کو برداشت کرتا رہا - بعدہ اُس کو رہا کر کے ایک بیرے نامی گاؤں میں رہنے کی اجازت دی گئی - جہاں اُس نے ۱۶۴۲ء میں قید ہستی ہی سے یکبارگی آزادی حاصل کر لی - بیچارہ گلیلیو تو اس وقت اس سنسار میں نہیں ہے ورنہ دیکھتا - کہ تیرا ایک ایک لفظ آج کس طرح سچ ثابت ہو رہا ہے - ساری عیسائی دنیا سائنس

کے آگے سر جھکا رہی ہے - بائبل نے اپنے زنگ آلودہ ہتھیار ڈال دیئے ہیں - اور سرمینٹس سے راضی نامہ کرنے کے لئے تیار ہے - بڑے بڑے پادری مشن سکولوں میں زمین کی حرکت کی کتابیں تعلیمی کورس کے طور پر پڑھاتے ہیں - اس سے بڑھکر عیسائیت پر سائنس کی شاندار فتح اور کیا ہو سکتی ہے؟

ناظرین ان حالات کو پڑھکر متحیر نہ ہوں - گزشتہ زمانہ میں تمام انسانی مذاہب میں جن کا اعتقاد ہے کہ مذہب میں عقل کو دخل نہیں بڑے بڑے فلاسفروں پر ایسے ہی مظالم روا رکھے جاتے رہے - اور وہ بیچارے مجبوراً برداشت کرتے رہے - اسلام نے بھی بعض بعض لوگوں کو جلاوطن بلکہ قتل تک کر رکھا ہے امام غزالی صاحب کی مشہور عربی تصنیف احیاء العلوم کی بابت بوجہ عقلیات کی بحث ہونے کے اکثر علماء اسلام نے جلانے کا فتویٰ دیا - اور برابر اس کی تعمیل ہوئی - دیکھو الغزالی - صفحہ ۵۳ ابو علائی متوفی جس کا زمانہ دسویں صدی عیسوی سے قبل ہوا ہے - انہیں اندھیر گردیوں سے جھلا کر ایک جگہ لکھتا ہے - کہ معلوم ہوتا ہے - دنیا میں دو ہی قسم کے آدمی ہیں - ایک تو وہ جن میں عقل ہے - اور مذہب نہیں - اور دوسرے وہ جن میں مذہب ہے اور عقل نہیں - (دیکھو تمدن عرب صفحہ ۶۰)

واضح ہو - کہ یہاں مذہب سے مخصوص مذاہب مراد ہے - آفرین ہے ویدک دھرم کو جسے سائنس کی سرپرستی کا فخر حاصل ہے - نجوم وغیرہ تمام علوم کا ویدوں کے انگوں اور اپانگوں میں شمار ہے - اس جملہ معترضہ کو یہاں ختم کر کے گلیلیو کے ایک اور بڑے فاضل ہمعصر کا ذکر کرتے ہیں۔

کیپلر

جن دنوں گلیلیو دوربین ایجاد کر کے اٹلی میں اپنے اہل ملک کے مذہبی مظالم کے زخم اٹھا رہا تھا - اُسی زمانہ میں یوروپ میں اور ایک زبردست ہیئت دان گلیلیو کے ایجاد کئے ہوئے آلہ کے ذریعہ سے علمی تحقیقات میں مصروف … تھا - اس فاضل اجل کا نام کیپلر تھا - جو ۱۵۷۱ء میں ڈچ سلطنت کے ایک ورٹمبرگ نامی صوبہ کے ایک مقام ویل میں پیدا ہوا تھا - پہلے وہ پراگ یونیورسٹی میں ٹائیکو براہی کا اسسٹنٹ تھا - بعدہٗ اس کی وفات پر اسی کی جگہ مقرر ہوا - لیکن ان کے بیتے میں اس قدر زیادہ دیر ہوئی تھی - کہ وہ بیچارہ ہمیشہ تنگدست اور پریشان رہا کرتا تھا - آخر اس نے کچھ تصنیف بطور جنتری وغیرہ شائع کرنی شروع کیں۔

اس کام کے سلسلہ میں اُس کو ہیئت کے متعلق یہاں تک غور وخوض کرنے کا موقعہ ملا - کہ اُس نے بہت سی نئی نئی باتیں دریافت کیں - گلیلیو کو دوربین ایجاد کرنے کے بعد پھر اس سے زیادہ چھان بین کرنے کا موقع نہیں ملا تھا - لیکن کیپلر نے اس سے بڑا کام لیا - وہ مدت تک اس کے ذریعہ مختلف قسم کے آسمانی مشاہدوں میں مصروف رہا - جتنی جدید باتیں معلوم ہوئیں - ان سب کو کمپٹ کر کے ان کا باہم مقابلہ کیا - اور پھر سولہ سال تک ان پر غور کرتا رہا - آخر اس نے اپنی محنت کا نتیجہ تین بڑے قوانین کی صورت میں شائع کیا - جن میں زیر دریافت سیاروں کی پوزیشن کی ٹھیک ٹھیک صراحت کی گئی - نیز اس اصول پر بحث کی گئی ہے - جو ان کی جنس اور باہمی فاصلہ وغیرہ کے حساب سے متعلق ہے - دوسرے لفظوں میں اس کے قوانین کا خلاصہ یہ ہے:-

۱- سیاروں کی گردش کے دائرے بالکل مدور گولے نہیں ہیں - جیسا کہ پرانے ہیئت دانوں کا خیال تھا - بلکہ وہ کسی قدر بیضوی ہیں۔

۲- سیاروں کی رفتار ان کے دائرہ گردش میں ہر مقام پر یکساں نہیں ہوتی - بلکہ کہیں کہیں زیادہ تیز ہو جایا کرتی ہے۔

۳- ہر کرہ ایک دوسرے کی باہمی کشش سے معلق ہو کر اپنی اپنی مقررہ جگہ پر گھومتا رہتا ہے -

ان تینوں قواعد کی کیا وجوہات ہیں - اس پر بھی اس نے علمی طریقہ سے بڑی خوبی کے ساتھ روشنی ڈالی ہے - مگر اس مختصر مضمون میں اتنی گنجائش نہیں - کہ اس کا ذکر کیا جائے۔

(باقی آئندہ)

آریہ سماج کی ضرورت

(از شری چمن لال ایم اے گوروکل اندرپرستھ)

الٹر بزرگ جہالو بھاو اور آریہ سماج کے دوسرے بہت جنتک۔ آریہ سماج کی اُنتی کے وشے میں اپنے وچار پرگٹ کرتے رہتے ہیں۔ کئی بار وہ نراشتا کی اوستھا کا بھی ورنن کرتے ہیں۔ اُن کے وچار میں آریہ سماج اُونتی کے شکھر پر پہنچ چکا ہے۔ اب گراوٹ کی طرف جا رہا ہے۔ از رفقات آریہ سماج کی اُنتی کا یگ بیت چکا۔ اس کے کئی کارن ہیں۔ آریہ سماج میں اندرونی جھگڑے آریہ سماجوں میں جیون نشٹ دھرم کے پرتی شردھا کی کمی اتیادی ہیں۔ آریہ سماجی کہنے کو تو بہت کہہ جاتے ہیں۔ لیکن انتر آتما میں جتنی وہ باتیں کہتے ہیں۔ اُن پر وشواس نہیں رکھتے۔ آریہ سماج کے سبھاسدوں کا جیون ان کے کتھن سے ثابت نہیں ہوتا۔ آریہ سماج روز مرہ کی کارروائی ازرفقات Routine ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی آریہ سماج کے مہنت جانے والے نہیں کرسکتے۔ وہ آریہ سماج میں کمزوری دیکھتے ہیں۔ اس کے برخلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ لیکن ان کے نیچے دل سے نکلی ہوئی آواز کو کوئی نہیں سنتا۔ وہ نراش ہو جاتے ہیں۔ اور آریہ سماج سے اداسین ہو کر الگ ہو بیٹھتے ہیں۔ آریہ سماج سے ان کو شانتی نصیب نہیں ہوتی۔ آریہ سماج جنتا کی ادھیاتمک پیاس کو شانت نہیں کرسکتا۔ کوری بحث کرنے کے آریہ سماجی بہت عادی ہو گئے ہیں۔ اور وہ بحث بھی اب مٹ رہی ہے۔

زبردست آریہ سماج میں اس اتساہ سے نہیں آتے۔ جس اُتساہ سے وہ آریہ سماج میں پہلے پرویش کرتے تھے۔ ان باتوں میں کچھ سچائی اوشیہ ہے۔ پر اس دوش کے اپرادھی کون ہیں؟ سوئم آریہ سماجی۔ ایک آریہ سماجی وہ ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج مر رہا ہے۔ اور یہ وہ آریہ سماجی ہیں۔ جن کے اندر پرچار کی لگن مٹ گئی ہے۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں۔ جنہیں رشی دیانند پرتی پاونت ویدک سدھانتوں پر شردھا نہیں ہے۔ جنہوں نے آریہ سماج میں آ کر اپنی پرستھتی زبردست کرلی ہے۔ لیکن جنتا کو ٹھیک مارگ نہیں دکھلایا۔ جن لوگوں کو آریہ سماج اپنا وشواس پاتر سمجھتا رہا ہے۔ اور انہیں اپنا پتھ درشک مانتا رہا ہے۔ وہ لوگ گھاتک کا کام کرتے رہے ہیں۔ پہلی قسم کے لوگوں کی شکایات بجا ہیں۔ ان کے کتھن میں کچھ ستیہ پرتیت ہوتا ہے۔

لیکن اس پرکار واویلا کرنے سے کچھ نہیں بنے گا۔ سوئم اپنے اندر جیون پیدا کرو۔ پرچار کی لگن بناؤ۔ ویدک سدھانتوں پر وشواس نشٹھا شردھا رکھو۔ اگر انہیں ٹھیک نہیں سمجھتے۔ تو اپنا آنگو سیدھا کرنے کے لئے آریہ سماج میں مت گھسے رہو۔ اپنی راہ لو۔ آریہ سماج کے اندر زہر نہ پھیلاؤ۔ اگر تمہیں وشواس ہے۔ تو اپنا جیون اعلیٰ ویدک سدھانتوں پر چل کر بناؤ۔ جیون کے اندر چمبک شکتی ہوتی ہے وہ اپنی طرف لوگوں کو کھینچتا ہے۔

ہم اپنے آپ کو بھلے ہی دھوکہ میں رکھیں۔ اپنے آپ کو مہاتما کہتے پھریں۔ لیکن سنسار ہمیں خوب جانتا ہے۔ پہچانتا ہے۔ ہم سب لوگوں کو ہمیشہ کے لئے دھوکہ میں نہیں رکھ سکتے۔ سچائی کی ہمیشہ وجے ہوتی ہے۔ جیون کو اعلیٰ بناؤ۔ اگر آپ کا جیون اعلیٰ ہے۔ اگر آپ نے تپ نیتی۔ اتساہ پرستار بنو۔ تپسیا۔ دھرم کے مارگ میں کشٹ سہن کر کے جیون کو کندن بنایا ہے۔ اگر آپ ... گرد جہاں آپ رہتے ہیں۔ آریہ ... مارگ کو صاف کر رہے ہیں۔ آپ ... سماج کی شوبھا ہے۔ ... کے ہم سچے بھگت کہلا سکتے ... بھی تبھی سارتھک ہو سکتا ہے۔ ایسے گرد ہوائی میں جہاں ... کا سمّان ہو گا۔ وہاں ہی آریہ سماج ... اور آریہ سماج واستوک اُنتی کرے گا۔

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر ... کا پرم کرتویہ ہے ؎

گورکل کمالیہ کے سماچار

گورکل میں ساٹھ برہمچاری تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یکھتا کا نتیجہ تسلی بخش رہا ہے۔ اس دفعہ گرمی کافی سخت پڑی ہے۔ مگر پرماتما کی دیا سے برہمچاریوں اور گرو جنوں کی صحت اچھی رہی ہے۔ ساون کے مہینوں میں کافی زیادتی ہوئی ہے۔ بارشوں کی وجہ سے گرمی کا زور بہت گھٹ گیا ہے۔ پاٹھ شالا میں اس سال صرف انلمبر لگے ہیں۔ باقی کرت بھی اچھی ترقی کر رہے ہیں ؛

پچھلے سال کئی ادھیاپک بدعنوانیوں یا ناقابلیت کی وجہ سے نکالے گئے تھے۔ کئی سنرکھشکوں کے جرمانہ ادا کرنے کی وجہ سے بالکوں کو نکال لیا تھا۔ ادھیاپکوں اور سنرکھشکوں نے گورکل کے خلاف پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ جس کے جواب میں پردھان جی کو سرکلر لیٹر کے ذریعہ سنرکھشکوں کو اصل حقیقت سے آگاہ کرنا پڑا۔ جس میں آپ نے ... کہا ہے۔

(۱) پچھلے چند ماہ میں عملہ میں سے چند ادھیاپکوں کو ان کی بدعنوانیوں یا ناقابلیت کی وجہ سے گورکل سے علیحدہ کر دیا گیا تھا ؛

(۲) کئی سجن ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنے بالکوں کو گورکل میں بغیر خرچ بھوجن وغیرہ دینے کے داخل کرنے کی پرزور پرارتھنا کی تھی۔ لیکن گورکل کے پاس ایسی کوئی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ان کی درخواست منظور نہ کی جا سکی ؛

(۳) کمیٹی کے دس بارہ برہمچاریوں کو ان کے سنرکھشکوں نے گھر میں ملنے کے بہانہ سے منگوایا۔ اور پھر انہیں واپس نہ بھیجا۔ وجہ کیول یہ تھی۔ کہ وہ ان برہمچاریوں کے بھوجن کا خرچ نہ ادا کر سکتے تھے۔ جیسا کہ اس وقت تک ان سنرکھشکوں کے نام 868/2/6 روپے لگ رہے ہیں ؛

چاہئے تو یہ تھا۔ کہ یہ لوگ اپنی کمزوری کو تسلیم کرتے۔ الٹا گورکل پر الزام لگا کر اپنی کمزوریوں کو چھپانے کی خاطر شرمناک رویہ اختیار کر لیا ہے۔ اگر کبھی ان سے اس کے متعلق دریافت ... [illegible] ... پروپیگنڈا شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ پڑھائی اچھی نہیں۔ کوئی فرماتے ہیں بھوجن بچوں کو اچھا نہیں ملتا۔ کبھی یہ افواہ اڑاتے ہیں کہ کمیٹی والوں کی آپس میں نہیں بنتی۔ وغیرہ

آپ یقین رکھیں۔ کہ ان افواہوں میں کچھ بھی صداقت نہیں۔ جو شکایت آپ کے کانوں تک پہنچے فوراً ہم سے دریافت کر لیں۔ یا خود تشریف لا کر اپنی آنکھوں گورکل کا انتظام دیکھ جائیں ؛

اس وقت عملہ میں مندرجہ ذیل سجن ودیالیہ گورکل میں کام کر رہے ہیں :—

۱۔ پنڈت مکند رام جی شاستری (پنجاب ودیالیہ کے مشہور اپدیشک رہ چکے ہیں)

۲۔ ماسٹر نند لال جی بی۔ اے ؛

۳۔ پنڈت گورودت جی (شاستری کا امتحان دیا ہوا ہے)

۴۔ پنڈت دیوندر ناتھ جی گورکل رائیکوٹ کے پرسدھ برہمچاری (شاستری کا امتحان دیا ہوا ہے)

۵۔ پنڈت چندر گپت جی آیوروید (گورکل ملتان آشرم میں بھی کام کر چکے ہیں)

۶۔ پنڈت کالی چرن جی بالی پرستھی (گورکل پوٹھوہار میں کام کر چکے ہیں)

بھوجن شالا۔ ماتا لیشوراں بائی جی۔ مہاشہ ہنسراج سنگھ باگا۔ مہاشہ کرتار سنگھ۔ مہاشہ سادھو سنگھ

(سکھدیال مکھیہ ادھشٹاتا گورکل کمالیہ)

ویدجینتی سپتاہ کی دھوم

جھجر میں ویدجینتی سپتاہ۔ سبھا کی آگیا انوسار ویدجینتی سپتاہ جھجر آریہ سماج نے بڑی دھوم دھام سے منایا۔ یہ سپتاہ مختلف آریہ سبھاسدوں کے گھروں پر ہون سے شروع ہوتا تھا۔ اور وید پرت لیکچر سے وید منتروں کی ویاکھیا بڑے عام فہم ڈھنگ پر پروفیسر لکھی رام جی پردھان آریہ سماج جھجر کرتے رہے۔ ٹھاکر اودے سنگھ کے بھجن اپدیش کا بھی خوب پرچار رہا ؛

(پرسرام سکرٹری آریہ سماج جھجر)

آریہ سماج منولی میں رشی ترپنی پورنماشی کو یہ اتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ آریہ سجن سنکیرتن کرتے ہوئے تالاب پر پہنچے۔ جہاں الیشور استتی پرارتھنا کے بعد برہد ہون یگیہ کیا گیا۔ اور یگیوپویت بدلے گئے۔ اور بھجن اپدیش ہوا۔ اڈیٹر پرکاش اور سے مضمون پڑھ کر سنائے گئے۔ جنتا پر بہت کافی اثر پڑا۔ اور آئے ہوئے آریہ سجنوں کا شکار مٹھائی سے کیا گیا ؛

(وی۔ آر۔ رتن آزاد منتری آریہ سماج منولی ضلع انبالہ)

رائیکوٹ میں وید سپتاہ۔ آریہ سماج رائیکوٹ میں بموجب آگیا سبھا ہر روز رشی ترپن کا تہوار منایا جاتا ہے۔ ایڈیٹنگ ودیالیہ سے آئے ہوئے سجن وید کی کتھا کرتے ہیں۔ آنند ہو رہا ہے + (گوربرشاد پردھان آریہ سماج رائے کوٹ)

آریہ سماج ڈلہوزی میں ویدجینتی سبھا کی آگیا انوسار آریہ سماج صدر بازار و بیلون بازار ڈلہوزی نے سمیلت روپ میں رکھشا بندھن کا پوتر پرداینت سماروہ سے منایا۔ برہد ہون یگیہ یجروید کے منتروں ... [illegible]

سے ہوا۔ اور آریہ پرودھنی میں کھنت ودھی انوسار کارروائی کی گئی۔ اس کے پشچات یگیوپویت سنسکار کئے گئے۔ بعد ازاں سوامی گنگا گری جی مہاراج پروفیسر شنبو دیال جی ایم۔ اے۔ و مہاشہ سدرشن جی جرنلسٹ کے اننیت پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ آریہ کنیا پاٹھ شالا کی کنیاؤں کے و پنڈت جانکی ناتھ جی کے بھجن ہوئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پروگرام ویدجینتی کے متعلق سنایا گیا۔ آریہ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کے لئے اپیل بھی کی گئی۔ اس کے پشچات مشٹان تقسیم کیا گیا۔

سبھا کی آگیا انوسار ۱۰ اگست ۱۹۳۲ء سے ہون اور سوادھیائے سب سبھاسدوں کے گھروں پر شری ملن جیت جی فیروز پور نواسی کی نریکشتا میں ہونا شروع ہو گیا ہے ؛ (لال چند منتری)

بھٹنڈہ میں رکھشا بندھن پرو۔ رکھشا بندھن تہوار کے سمبندھ میں آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کا سمیلت جلوس نہایت شاندار نکلا۔ سائنکال کو آریہ سماج مندر میں سہ بھوج ہوا۔ جس میں اچھوت ...

ادھیاپکا کی ضرورت

۲۸۸

آریہ گرلز سکول پانی پت کے لئے ایک انٹرمیٹ پاس ٹرینڈ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ آریہ سماجی خیالات رکھنے والی کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ معقول حسب لیاقت۔ درخواست معہ نقول سرٹیفکیٹ بہت جلد مفصلہ ذیل پتہ پر روانہ کریں۔

لالہ موتی رام ساگر بی اے ایل ایل بی وکیل منیجر آریہ گرلز سکول پانی پت

آوشیک سوچنا

۲۸۴

سب آریہ سجنوں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ اخبار پرکاش مورخہ ۱۴ اگست میں جو آریہ سماج مندر کا ماڈل نقشہ فروختگی کے لئے اشتہار دیا گیا ہے۔ اسمیں یہ بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جو سجن ۱۳ اگست تک قیمت پیشگی بھیج دیں گے۔ ان کو پوسٹیج و پیکنگ وغیرہ فری دیا جائے گا۔ اب دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ پیشگی قیمت بھیجنے پر جو رعایت رکھی گئی ہے۔ وہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء تک دی جائے گی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو عام الاول میں مفت بھینٹ کیا جائے گا۔ لہذا ادھیکاری صاحبان کو چاہئے کہ پتہ سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ نقشہ بھیج دیا جاوے۔

پنڈت آتمارام امرتسری مالک سرسوتی بھنڈار لاہور۔ ... [illegible]

کنیا گورکل ڈیرہ دون کی تعلیمیافتہ کنیا کے لئے ور کی ضرورت

میری کنیا عمر ۱۶ سال جو کنیا گورکل ڈیرہ دون میں تعلیم پا رہی ہے۔ روپ وتی اور گرہ کاریہ میں چتر ہے کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ وہ تعلیم یافتہ یا گورکل کا سناتک یا برسر روزگار۔ یا دوکاندار ہو۔ عمر ۲۴ سال کی ہو۔ پتہ ذیل ہے :—

بالکرشن پردھان آریہ سماج بلارام دکن

جلد ضرورت ہے

گورکل کمالیہ کے لئے ادھیاپک کی جو سناتک گریجوئیٹ یا انڈر گریجوئیٹ ہو۔ پکا آریہ سماجی۔ سدا چاری۔ تپسوی وسادہ جیون رکھتا ہو۔ جو بیں گھنٹے گورکل میں رہنا ہوگا۔ مڈل کلاس کو انگریزی جنرل نالج۔ حساب ہندی میں پڑھانا ہوگا۔ سائنس ہندی میں پڑھا سکے۔ تو بہتر ہوگا۔ درخواست کنندہ کو لکھنا چاہئے۔ کہ وہ علاوہ بھوجن کے کم از کم ماہوار کیا تنخواہ چاہتا ہے۔ درخواست معہ سارٹیفکیٹ بہت جلد آنی چاہئیں ؛

سکھدیال آریہ مکھیہ ادھشٹاتا گورکل کمالیہ

وروں کی ضرورت

۲۷۶

آریہ اناتھ آلیہ پاٹودی ہاؤس۔ دہلی کی قابل شادی کنیاؤں کے لئے ایسے وروں کی ضرورت ہے۔ جو تندرست ہوں۔ عمر پچیس سے تیس برس تک ہو۔ اور برسر روزگار ہوں۔ کنیائیں پڑھی لکھی تندرست و سوشیل ہیں۔ ایک لڑکی نرسنگ کلاس (nursing class) پاس ہے ؛

بال مکند آہوجہ آنریری سکرٹری آریہ اناتھ آلیہ پاٹودی ہاؤس۔ دہلی

برہمن ور کی ضرورت

۲۷۶

کنیا گورکل کی سناتکہ سوشیل گرہ کاریہ میں پربین۔ یوگیہ براہمن کل اتپن کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ جو کہ درڑھ آریہ سماجی ہو۔ اور معقول گزارہ رکھتا ہو۔ عمر پچیس سال سے کم نہ ہو۔

خط و کتابت

ایس۔ ڈی

معرفت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

ساماجک جگت

...بھی شامل تھے۔ رات کو آریہ سماج مندر میں لالہ رانجیت ایس ہیڈ ماسٹر سٹیٹ ہائی سکول کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں پنڈت کالو رام شاستری (سناتن دھرمی) اور سوامی وویکانند کے ویاکھیان ہوئے۔ پربھاؤ خوب رہا۔

(ٹھاکر رام منتری آریہ سماج بھٹنڈہ)

وید جینتی کے سلسلہ میں ویاکھیان - ۱۶ اگست صبح کو آریہ سماج مندر گورو کل وبھاگ راولپنڈی شہر میں پنڈت پریہ ورت جی آریوپدیشک کا "رکھشا بندھن" پر عالمانہ ویاکھیان ہوا۔

پنڈت جی نے اسی رات کو عام پبلک میں "ویدک تہذیب کی فضیلت" کے مضمون پر ایک نہایت ہی عالمانہ لیکچر دیتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ کس طرح آریہ یا ویدک سبھیتا کا مرکزی اصول الٰہیات کی پراپتی ہے۔ یگیوں کی مہما پر بھی پنڈت جی نے نہایت فصاحت سے روشنی ڈالی۔

منتری آریہ سماج راولپنڈی شہر

"پرکاش" میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو ترقی دیں۔

آریہ کمار سبھا مورنڈہ کا سالانہ جلسہ - مورخہ ۲-۳-۴ ستمبر کو بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مندر میں منایا جائے گا۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کے بڑے بڑے وِدوان پنڈت۔ اُپدیشک سنیاسی بھجنیک اور آریہ لیڈر پدھار کر ویاکھیانوں دوارا آنند کریں گے۔ پہنچ کر لابھ اُٹھائیں۔

۱۵ اگست کو آریہ کمار سبھا مورنڈہ کا انتخاب مندرجہ ذیل ہوا:-

پردھان لالہ آسارام جی۔ اُپ پردھان ڈاکٹر ستیہ سروپ جی سود۔ منتری ہری چند سود۔ اپ منتری ستیہ سروپ جی۔ خزانچی لکشمی سروپ جی۔ پستکادھیکش۔ مہاشہ جگل کشور جی۔

(ہری چند سود منتری آریہ کمار سبھا مورنڈہ)

آریہ سماج منی مزرعہ کا جلسہ - آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۱۹ تا ۲۱ اگست منایا گیا ۱۱ اگست سے پنڈت ہردیالو جی جلسہ تک متواتر راتری کے سمیہ اپنشدوں کی کتھا کرتے رہے جس کا لوگوں پر بہت اچھا پربھاؤ ہوا۔

اگست کو نگر کیرتن ہوا۔ بھجنیک مہاشہ ہو کو رام بقرچند۔ ننھا سنگھ اور مٹھن لال جی کے بھجنوں سے قصبہ کی گلی گلی گونج اٹھی۔

۲۰-۲۱ اگست کو دو دن پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت ہردیالو جی و پنڈت برت پال جی سناتک کے اپدیشن زبردست ویاکھیان اور اوپر لکھے بھجنیکوں کے بھجن ہوئے۔ جن کا ہندو جنتا پر گہرا اثر پڑا۔ اور ویدک دھرم کا خوب پرچار ہوا۔

(گنپتی لال منتری آریہ سماج منی مزرعہ ضلع انبالہ)

آریہ سماج انبالہ شہر کے پرستاؤ - مورخہ ۲۱ اگست کو آریہ سماج ہذا نے یہ پرستاؤ پاس کئے۔ آریہ سماج انبالہ شہر کا یہ جلسہ آریہ سماج کے پرچیہ نیتا منتری آچاریہ رام دیو جی کی صحت کے متعلق آئی ہوئی اطلاعات کو فکر اور دکھ کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور اُن کی خرابی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ان کو جیل سے مکت کیا جائے۔ یا کم از کم ان کو سپیشل کلاس میں تبدیل کر دیا جائے۔ منتری آچاریہ رام دیو جی کسی اخلاقی جرم کی سزایاب نہیں ہوئے۔ بلکہ محض ایک ٹیکنیکل بات کے لئے سخت سزا دی گئی ہے۔ سو گورنمنٹ اگر کسی صورت میں بھی قائم نہیں رکھنی چاہئے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ شری رام دیو جی جو کہ آریہ سماج کے نکھصیہ نیتا ہیں۔ کی صحت کو بطور امانت سمجھ کر اس کی پورے طور سے رکھشا کرے۔

(کندن لال سکرٹری آریہ سماج انبالہ شہر)

جات کرن سنسکار - لالہ دوارکا داس جی کپل کے گھر ۱۲ اگست کو صبح ۱/۲ ۸ بجے لڑکا پیدا ہوا جات کرن سنسکار شری سوامی ویدانند جی مہاراج نے کرایا۔ ایک روپیہ آریہ سماج کو ملا۔

آریہ سماج سانہ وال کے سپتاہک ستسنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ ۲۰ اگست سے شری سوامی ویدانند جی مہاراج پدھارے ہوئے ہیں۔ آپ کے تین منوہر ویاکھیان آریہ سماج میں ہو چکے ہیں۔ آج آریہ کنیا پاٹھشالا کی بلڈنگ میں سوامی جی کے ویاکھیان کا پربندھ وشیش طور پر دیویوں کے لئے کیا گیا ہے۔

(منتری آریہ سماج سانہ وال)

آریہ سماج بوہٹر کا چناؤ - یکم بھادوں کو آریہ سماج بوہٹر کا سالانہ انتخاب ہوا۔ پہلے ...

پچھلے منتری شالیمیر رام نے سالانہ رپورٹ سنائی - لالہ ... سوامی دیانند کے جیون پر دیا کھیان دیا
... ساگر کنفور پر آپ پردھان سماج نے کرم یوگ پر ...

... اس کے بعد لالہ جیدیال خزانچی نے
... کھیان دیا۔ ... سنگھٹن اور اس کی ضرورت پر مضمون پڑھا۔
... منتر صاحب نے پھر آریہ سماج مندر کے
بنانے کے لئے زبردست اپیل ظاہر کی۔
انتخاب ممبر پر کار ہوا۔
پردھان - لالہ مول چند - اپ پردھان - لالہ پریم ...
ساگر کنفور - خزانچی - لالہ جیدیال صاحب
لائبریرین - لالہ کنول داس ⁘
(شالیمیر رام منتری آریہ سماج بوہڑ)

⁘

آریہ سنگیت سمیلن -

فیروزپور شہر میں آریہ سنگیت سمیلن -
۱۶ اگست رکشا بندھن کے روز آریہ سماج میں
آریہ سنگیت سمیلن ہوا۔ جس میں بھگت منگت
رام جی جالندھر نواسی - پروفیسر دلیپ سنگھ جی
پنڈت دولت رام جی شاستری - ٹھاکر اندر جیت
جی - پنڈت تارا چند جی - برہمچاری دیویشور جی
پنڈت شرتی رتن جی گانتا چاریہ - کماری کوشلیا
دیوی جی و کماری راجکماری جی نے خاص طور
پر حصہ لیا - ہر پور نمائشی کو سنگیت سمیلن ہوا کریگا -
باہر سے آنے والے راگی سجنوں کو کرایہ آمد دیا
جایا کرے گا - خط و کتابت مفصلہ ذیل پتہ پر کریں :-
(رہنت رام منتری آریہ سماج فیروزپور شہر)

⁘

آوشیک سوچنا -

آریہ سماج مخدوم پور کی طرف
سے مہاشہ ٹھاکر داس سنسکرت پاٹھشالہ کے لئے چندہ
وصول کرنے گئے ہیں - لیکن ایک ماہ سے ان کا کوئی
پتہ نہیں - عوام کی اطلاع کے لئے نویدن ہے - کہ
وہ جہاں جائیں اُسے چندہ نہ دیا جائے - اور اس
سماج کو اس کی نسبت اطلاع دیں ⁘
(مکھیہ اِس منتری آریہ سماج مخدوم پور ضلع ملتان)

⁘

اودھ سکول کا پربندھ -

اودھارسبھا
میانوالی نے اودھ سکول رام گڑھ کے پربندھ کے
لئے نزدیکی دیہات کے چند اصحاب کی ایک سب
کمیٹی بنائی ہے - جس کے پردھان لالہ رلیا رام صاحب
علو والی نواسی اور سکرٹری مہتہ جیدیو دت صاحب
سٹیشن ماسٹر علو والی ہیں - نیز ۱۶ ممبران اور ہیں :-
(سکرٹری اودھارسبھا میانوالی)

⁘

آریہ سدھانتوں پر اعتراضات کے جوابات

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے آدھین میں جو
ساہتیہ وبھاگ اس غرض سے قائم کیا گیا ہے - کہ
آریہ سدھانتوں پر ودھرمیوں کے اعتراضات کے
جوابات دئیے جائیں - اس وبھاگ کی طرف سے
ستیارتھ پرکاش کا ضمیمہ شائع ہو رہا ہے - جس
میں ستیارتھ پرکاش پر جو اعتراضات اس وقت تک
ہوئے ہیں - ان کے جواب دئیے جائیں گے - اس
وشے میں مخالفین کی کتابوں کا جس بھائی کو پتہ ہو
وہ اس کا پتہ بھیج دیں ⁘
واچسپتی ایم - اے آریہ ساہتیہ وبھاگ
آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور

⁘

قصبہ کائیں نور میں دلت اُدھار کے متعلق

قدم - بموجب پروگرام ڈسٹرکٹ دیانند دلت
اُدھار سبھا انبالہ مورخہ ۲/۸/۳۴ کو قصبہ کائیں نور
میں نام نہاد دلت بھائیوں کو تمام پبلک کنوؤں
سے پانی بھروایا گیا۔

صبح ایک شاندار جلوس زیر صدارت لالہ ... رئیس قصبہ کے جملہ بازاروں میں پرچار کرتا ہوا
گزرا - گاؤں میں تمام پبلک کنوؤں سے اچھوت
بھائیوں نے پانی بھرا - کسی کنوئیں پر کسی نے
مزاحمت یا مخالفت نہیں کی۔

اس موقع پر لالہ لبھو رام جی اپدیشک سبھا -
چودھری لکھی رام جی پرچارک گوروکل بھینسوال - مہاشہ
مہر چند جی بھجنیک سبھا و گیانی پرتاپ جی کے
نہایت موثر اور مدلل لیکچر و بھجن ہوئے - آریہ
کمار سبھا مورنڈہ کے چند اُتساہی نوجوانوں نے
اس موقعہ پر امداد کی - سیٹھ ... جو ہرمل نے اپنے

پرائیویٹ کنوینس پڑھی دلتوں کو چرچا ۔ ایا ۔
رام پرتاپ شرما جائنٹ سکرٹری دسٹرکٹ
دیا نند دلیت ادھار سبھا انبالہ (موزنڈہ)

باگڑیاں میں سماج کی سھتا پنا ۔ باگڑیاں ضلع لدھیانہ میں پنڈت رام سروپ اپدیشک اور مہاشہ شمشیر سنگھ بھجنیک نے ۵ دن تک خوب پرچار کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آریہ سماج سھتاپت ہو گئی۔ اور نمن ادھیکاری منتخب ہوئے ہیں۔
پردھان لالہ گوکل چند۔ اپ پردھان لالہ رام پرتاپ۔ منتری لالہ بابو لال۔ خزانچی لالہ نفیب چند۔

ادھیکاریوں کا وچار ہے۔ کہ اتسو بھی دسہرے کے دنوں میں کیا جائے۔
(بابو لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج خانکی کا چناؤ ۔ ۶ ر بھادوں کو آریہ سماج خانکی کا چناؤ منی پر کار ہوا ہے۔
لالہ گورداس رام اکونٹنٹ پردھان۔ لالہ شو لال کلرک اپ پردھان۔ لالہ برجو لال منتری۔ لالہ دولت رام ڈرافٹسمین اپ منتری۔ لالہ دیوان چند بزاز خزانچی۔ لالہ متھرا داس پستکا دھیکش۔
(جیوا رام شرما)

شوک جنک مرتیو ۔ میرا نوجوان پونا جو اپنے مرحوم پتا مہاشہ رام رتن کا اکلوتا بیٹا تھا۔ شوک ڈیرہ بابا نانک میں ۲۰-۲۱ اگست کی درمیانی رات کو سٹورگباش ہو گیا۔ داہ سنسکار ڈیرہ بابا نانک کے آریہ سجنوں نے کرایا۔
مرحوم شاہدرہ کالج میں سیکنڈ ایر کا طالب علم اور آریہ سماج کا سچا سیوک تھا۔ مرنے سے پہلے اپنے ہاتھ سے دو روپیہ نقد اور کچھ وستر یتیم خانہ لاہور کے لئے آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک کو دان دے گیا۔
مرحوم کی بدھوا ماتا اور تینی بہنوں کے لئے یہ صدمہ نہایت سخت ہے۔
(پورن چند رلتسٹ دل۔ دہیرہ ضلع گورداسپور)

آریہ سماج کالا افغاناں ۔ وید جینتی سپتاہ بڑے سماروہ کے ساتھ منایا جا رہا ہے۔ منتری سوامی دھیرانند جی وید گرنتھوں کی کتھا روزانہ کرتے ہیں۔ سپتاہ میں تین تھن سنسکار ہو چکے ہیں:۔
۱۔ لالہ چونی لال جی منتری سماج نے ایک برہد یگیہ کیا۔ اور سب علاقہ کے آریہ بھائیوں کو پریتی بھوجن دیا۔ ۱۰ ر دان ملا۔
۲۔ لالہ ملک راج درد گگرماہوی کی سپتری و لالہ سوہن لال جی کے پتر کے نام کرن سنسکار کئے گئے۔ ایک روپیہ دان ملا۔
۳۔ مہاشہ متھو مل جی پردھان کے ہاں پتر اُتپن ہونے پر جات کرم سنسکار کیا گیا۔ مہاشہ جی نے ۱۰ ر دان دیا۔
(سوہن لال خزانچی آریہ سماج کالا افغاناں)

آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں ۔ ۸/۱۶ اگست کو رکھشا بندھن کا تہوار منایا گیا۔ بھجن ہو کر ہون یگیہ کیا گیا۔ مہتہ رام ناتھ موہن نے رکھشا بندھن کی اہمیت بیان کی۔ یگیوپویت بدلے گئے۔ ۲ ۱۲ چندہ اکٹھا ہوا۔ سالانہ جلسہ مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ ستمبر کو ہونا تجویز ہوا ہے۔
سنت رام پانڈھی آریہ منتری آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں

راولپنڈی میں وید جینتی سپتاہ ۔ آریہ سماج راولپنڈی میں سوامی ودیانند جی تیرتھ کا ایک ہی عالمانہ لیکچر ۱۹ اگست کو ہوا جس میں شری سوامی جی نے مخالفین کی طرف سے کئے گئے تمام اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ کس پرکار آریہ سماج کا وید کے ساتھ اتما اور شریر کا سمبندھ ہے۔ اور وید کس طرح بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے اگر کچھ چاہتا ہے۔ اور وید کس پرکار البغوریہ گیان اور یکت لاثانی علم کے مالک ہیں۔
منتری آریہ سماج گورڈکل بھاگ راولپنڈی شہر

سوا ستھ رکھشا

"ھسٹیریا"

"Hysteria"

...تی کی بات ہے کہ ہندوستان میں افلاس
کے ساتھ بیماریاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ افلاس کا
بدی تو ہوتا ہی ہے۔ لیکن افلاس کے ساتھ
تہذیب کا مغربی معیار اختیار کرنے پر وہ بیماریاں
بھی بڑھ رہی ہیں۔ جو آج چار دیہات کی مریادا کا اُلنگھن
کرنے سے اُٹھنی شروع ہوئی ہیں۔

ہسٹیریا کا شمار انہی بیماریوں میں ہے۔ یہ ایسا
روگ ہے۔ جس میں مغرب زدہ عورتوں کی تو سبھی
گرفتار ہے۔ لیکن اُن عورتوں میں بھی اس
روگ نے کافی جڑ پکڑ رکھی ہے۔ جو ہر بات میں
مغربی تہذیب کی دلدادہ عورتوں کی نقل کرنا کارِ
ثواب سمجھتی ہیں۔ عورتوں کا ایک حصہ اس روگ
سے ضرور باہر ہے۔ اور وہ دیہاتی عورتیں
ہیں۔ جو مغربی فیشن سے نا آشنا اور گھر کے کام کاج
میں لگی رہتی ہیں۔

یہ بیماری زیادہ تر عورتوں کے حصہ میں آئی ہے۔
مردوں اور بچوں کو بھی ہوتی ہے۔ مگر بہت کم۔ کارن
یہ کہ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ نازک ہوتی ہیں
ان کا دل کمزور اور وچار شکتی محدود ہوتی ہے۔
بات بات میں گھبرا جاتی ہیں۔ معمولی سی مشکل سامنے
آنے پر فوراً گھبراہٹ میں پڑ جاتی ہیں۔ کلیجہ
دھک سا ہو جاتا ہے۔ دل گھبرایا نہیں۔ کہ
ہسٹیریا کا دورہ شروع ہونے لگا نہیں۔ جو جو
باتیں عورتوں کو تکلیف پہنچانے والی یا اُن کی
خواہشات کا خون کرنے والی ہیں۔ وہ سب ہسٹیریا
کا باعث ہیں۔ جیسے کہ اولاد نرینہ کا نہ ہونا۔ خاوند
کا جھڑکنا۔ حسب خواہش زیور کپڑا نہ ملنا۔ ساس
نند کے طعنے۔ جوانی سے پہلے ہی بیوہ ہو جانا۔
جب عورت ایام ماہواری سے فارغ ہوتی ہے۔
اور اُسے خاوند سے ملنے کی زبردست خواہش
ہوتی ہے۔ تو اُس وقت اگر اُس کی خواہش پوری
نہ ہو۔ تو اس سے بھی ہسٹیریا ہو جاتا ہے۔ اور
یہ حالت عموماً تب ہوتی ہے۔ جب خاوند مر چکا
ہو۔ یا وہ حصول تعلیم یا بسلسلہ ملازمت باہر
گیا ہوا ہو۔ یا بہت کمزور و ناقابل ہو۔ یا عورت
سے چھوٹا ہو۔ یا اپنی عورت سے پریم نہ رکھتا ہو۔
... عورتوں
کو ایام ماہواری تکلیف سے آئیں۔ خون بہت
کم یا بہت زیادہ آئے۔ یا بالکل بند ہو جائے۔
یا جو کسی دوسرے عارضہ میں مبتلا ہوں۔ تو
انہیں بھی ہسٹیریا ہو جاتا ہے۔ لڑکیوں کو
عشقیہ ناٹک۔ قصے کہانیاں۔ ناول پڑھتے
سنتے۔ اپنے بڑے ولاس کے بُرے اثرات دیکھتے۔ یا
نوکروں چاکروں کے چھیڑنے کے باعث نفسانی
خواہشات کے پیدا ہونے۔ اور اُن کے پورا نہ
ہونے کی وجہ سے یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔
مردوں کو زیادہ مباشرت اور ایسے ہی افعال
سے مادہ حیات کے کمزور ہو جانے اور قبض وغیرہ ہو
جانے سے یہ بیماری ہو جاتی ہے۔

بیماری شروع ہونے سے پہلے مریض کے
جسم میں کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔ دل دھڑکنے
لگتا ہے۔ انگڑائیاں آنے لگتی ہیں سر گھومنے
لگتا ہے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے
لگتا ہے۔ جسم پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے
اور ہوش و حواس ٹھکانے نہیں رہتے۔ پیٹ
میں درد ہو کر معدہ سے ایک گولہ سا اٹھ کر گلے
میں جاتا ہے۔ جس سے دم گھٹنے لگتا ہے۔
گرمی اور خشکی معلوم ہوتی ہے۔ وہم پیدا ہو کر
بیہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ مریضہ کبھی زمین
پر گر پڑتی ہے۔ کبھی ہاتھ پاؤں مارتی۔ اور
چھاتی پیٹتی ہے۔ کبھی روتی ہے۔ کبھی ہنستی
ہے۔ کبھی زور سے چلاتی ہے۔ چیختی ہے۔ بڑبڑاتی
ہے۔ اوٹ پٹانگ باتیں بکتی ہے۔ آہیں بھرتی ہے۔
کبھی کودتی ہے۔ کبھی کپڑے پھاڑتی ہے۔ مریضہ کو سانس
لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ زبان بند ہو جاتی ہے۔
دانت بھچ جاتے ہیں۔ سر میں درد ہوتا ہے۔ جسم کانپنے
لگتا ہے۔ کسی کسی کا جسم کمان کی طرح ٹیڑھا۔ کسی کا
گرم اور کسی کا برف کی طرح ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔
کبھی کبھی چھاتی کا اچھلنا اور دل کا دھڑکنا شروع
ہو جاتا ہے۔ اور مریضہ بے ہوش ہو کر گر جاتی ہے۔
کسی کو دورہ تھوڑی دیر۔ کسی کو بہت دیر۔ کسی کو
ایک دن۔ کسی کو دو دن۔ اور کسی کسی کو چھ سات دن
تک ہوتا رہتا ہے۔ یہ عارضہ دیہاتی عورتوں کو بہت کم
اور شہروں کی رہنے والی نازک مزاج اور آرام طلب
عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ جس ماں کو یہ بیماری ہو۔
اس کے بچوں کو بھی ہو سکتی ہے۔ یہ بیماری ...
... ہے۔ اگر علاج توجہ سے نہ کیا جائے۔ تو بہت
خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور دورے جلد
جلد پڑنے لگتے ہیں۔

اس بیماری میں وات کف بڑھ جاتا ہے۔ اس
لئے ایسی دوائیاں دی جانی چاہئیں۔ جو وات کف
دور کرنے والی ہوں۔ پت بڑھانے والی نہ ہوں۔
اور دماغ کو طاقت دینے والی ہوں۔

دورہ پڑنے پر مریضہ کے گلے کے بٹن کھول دیں۔
پاؤں کے تلوؤں پر گرم پانی کی دھار ڈالیں۔ نوسادر پانی
میں گھول کر صاف کپڑے کی گدی اس پانی میں بھگو
کر مریضہ کے ماتھے پر رکھیں۔ آنکھوں میں پیپرمنٹ
کے ست کا انجن لگائیں۔ دانت مل گئے ہوں۔ تو تمباکو
کے پتے اور نکچھکنی کی نسوار ملا کر سونگھا دیں۔ اور سر
میں کوئی ٹھنڈا تیل لگائیں۔

بے ہوشی دور کرنے والی دوائی۔ بیہوشی دور
کرنے والی دوائی اس طرح بنتی ہے۔ چونا اور نوسادر
دونو ہموزن لے کر شیشی میں ڈالیں۔ اور تھوڑا سا
پانی ڈال کر شیشی کا منہ بند کر دیں۔ اس میں ایک
قسم کی جھاگ پیدا ہونے لگے گی۔ ڈاٹ کھول کر
مریضہ کے ناک کے نتھنوں کے سامنے شیشی کا منہ
کر دیں۔ تو بڑے زور سے چھینکیں آئیں گی۔ اور دورہ
ہٹ جائے گا۔ دورہ دور ہو جانے پر کسی قابل وید
ڈاکٹر یا حکیم سے علاج کرائیں۔ تا کہ دورے دور ہو کر
مریضہ تندرست ہو جائے۔

نسخے کئی دئے جا سکتے ہیں لیکن بہتر یہی طریق
قابل معالج سے علاج کرانے کا ہی ہے۔ بیماری
کی حالت کے مطابق علاج ہونے سے ہی صحت ہو سکتی
ہے۔ اور حالت کے مطابق معالج دیکھ کر ہی دوائی
دے سکتا ہے۔ تاہم ایلوپیتھی کا ایک عمدہ نسخہ یہاں
دیا جاتا ہے:-

TR Asafoetida M XV
" Valerian amonata MX
Pot Bromide gr. X
Stro Bromide gr V
Meg Sulphas Z ii
TR Hyoscymns M XX
TR Belladona M ii
Aqua MX R OZI
M. ft. mist
Three times a day

ii

Zinc Valerion amo gr $\frac{1}{2}$
Pill asafoetida gr ii
M. H. Pill
Three times a day

مریضہ کے استعمال کے لئے تیل کا ایک نسخہ بھی یہاں
دیا جاتا ہے۔

ست پیپرمنٹ ۶ ماشہ۔ عطر خس ایک تولہ۔
روغن دار چینی ایک تولہ۔ روغن صندل ۴ تولہ۔
روغن الائچی ۵ تولہ۔ روغن کیوڑہ دو چھٹانک۔
روغن چنبیلی دو چھٹانک۔ روغن سنگترہ ۲ چھٹانک
روغن تلی پانچ سیر۔ کافور ایک تولہ:۔
سب کو ایک کنستر میں ملا کر اس میں روغن جو سے کا دو
تولہ چورن ڈال کر کنستر کا منہ بند کر کے رکھ دیں۔ اور
پھر روزانہ دو بار ہلا دیا کریں۔ ایک ماہ بعد موٹے کپڑے
میں چھان کر بوتلوں میں بھر کر بند کر کے رکھ دیں۔ اور
استعمال میں لائیں۔ یہ تیل نہایت اعلےٰ خوشبودار
بنے گا۔ اسے آہستہ آہستہ سر پر ملنے سے سر درد
گرمی۔ کمزوری دماغ دور ہوتے ہیں۔ ہسٹیریا میں
اس سے خوب فائدہ ہوتا ہے۔ دماغی کام کرنے والے
وکلاء طلباء۔ اساتذہ وغیرہ کے لئے بہت فائدہ
کی چیز ہے۔

غذا۔ گائے کا دودھ۔ پرانے چاول۔ گیہوں کا
پھلکا۔ گھی۔ مونگ کی دال۔ کھچڑی۔ دلیا۔ کھیر
وغیرہ زود ہضم غذا استعمال کرنی چاہئے۔ دیر ہضم
غذا نہ کھائیں۔ انار۔ انگور۔ سیب۔ نارنگی۔ سیب وغیرہ کا
استعمال مفید ہے۔

سبزیوں میں توری۔ توری۔ ٹینڈے۔ بینگن۔ پالک۔
پرمل۔ کیلا آدی سبزی ترکاریاں۔

پرہیز۔ کھٹائی۔ لال مرچ۔ دھوپ میں پھرنا
آگ کے سامنے بیٹھنا غصہ۔ غم۔ وہم۔ پاخانہ۔
پیشاب روکنا۔ زیادہ محنت کا کام۔ بوجھ اٹھانا۔
بہت چلنا پھرنا۔ تنہائی میں بیٹھنا منع ہے۔

بیماری کی جڑ مچھر ہے - اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

۲۵۳

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھروں میں ان کا روزانہ استعمال کریں - ہمارے کارخانہ میں دو نو چیزیں پُوتر ویدک رِشیوں کے اصُولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں - آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے - ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں ۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے - اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں ۔

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

رجسٹرڈ اشتہار — مارکہ — نمبر ۴۱۹۸۲

بانی



ڈاکٹر ایس - کے - برمن

ڈاکٹر ایس کے برمن

لمیٹڈ



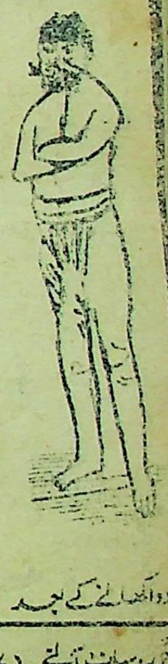
پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دوا و نکالنے کا کارخانہ

۲۵۵

برسات میں ملیریا کا خوف

جوڑی تاپ REGD { مفصلی بخار و طحال کی دوا سے ہر سال لاکھوں مریض

صحت پاتے ہیں - برسات کے ساتھ ہی ملیریا بخار ہوتا ہے - اس لئے آپکو بھی مناسب ہے - کہ اس کی ایک شیشی منگا کر اپنی اور دوسروں کی جان بچائیں - کیونکہ ملیریا - باری کا بخار اور بڑھی ہوئی طحال کو کھو دینے میں لاجواب دوا ہے - اکثر بخاری جو بقیہ طحال اور کالا بخار اس سے دفع ہوتا ہے یہ خون کی خرابیوں کو دور کر کے گاڑھا کرتی ہے - اور اس کے استعمال سے اجابت بھی خلاصہ ہوتی ہے قیمت فی شیشی کلاں ۱۵ اور شیشی خورد ۹ محصول شیشی کلاں - ار شیشی



دوا کھانے کے پہلے — دوا کھانے کے بعد

خوردہ مت آئے (۷/)

رنگ رنگ REGD مرہم داد { نیا و پرانا داد خواہ کھجلی کیسی ہی کیوں نہ ہو - اس کے استعمال سے فوراً دور ہوتی ہے - اور خوبی یہ کہ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی - قیمت فی ڈبیہ چار آنہ (۴) محصول چھ ڈبیوں تک ۷/ نمونہ ۲/

نوٹ { ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں - بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں - نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی ملتا ہے -

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر (۵۵۴) کلکتہ

ایجنٹ :- لاہور میں مینیجر صاحب پیسہ اخبار

سب سے بڑا دانی

بھگوان کسی کے دل میں پریرنا کرتا ہے - تب ہی کوئی آدمی دان دیتا ہے - سو جب بھی آپ دان دینے لگیں - تو آپ مہربانی کر کے مستحق کو دیکھ لیا کریں -

پنجاب کینیڈریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ - لاہور

آپ کی امداد کا حقدار ہے - یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں - جس کے پردھان

شری سوامی سوتنترانندجی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ

ہیں - اس وقت یتیم خانہ میں

سو لڑکے لڑکیاں ہیں

۱ - خوراک ، پوشاک ، کپڑا ، نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کرنی چاہیں - کریں - اور منیجر کے بھاگی بنیں -

۲ - جب کسی یتیم لڑکے لڑکی کا پتہ لگے - اسے یتیم خانہ میں پہنچا دیں - یا ہمیں اطلاع دے دیں - تاکہ ہم منگوانے کا انتظام کریں -

رپورٹ مفت طلب کریں

المشتہر

ہیرانند شرما (منیجر امرت دھارا) آنریری سکرٹری

پنجاب کینیڈریہ اناتھ آلیہ - راوی روڈ - وید منڈی - لاہور

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لوکل ایجنٹ - بھگت رام پوری اینڈ سنز - سوتر منڈی لاہور

कृण्वन्तो वि-श्वमार्यम्

रجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ ششماہی

ممالک غیر سے ۔ فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۸ نمبر ۳۴

Sunday 4 Sep 1932

اتوار ۲۰ بھادوں سمت ۱۹۸۹ مطابق ۴ ستمبر ۱۹۳۲ء - دیانند آبد ۱۰۸

ویدامرت

پربھو — کا — گُن — گاؤ!

सखायो ब्रह्मवाहसे ऽर्चत प्र च गायत।
स हि नः प्रमतिर्मही ॥ ऋगवेद

سکھاؤ! امترو! ویداور گیان کو دھارن کرنیوالے پرماتما کی پوجا کرو۔ اور اسی کا گان کرو۔ کیونکہ وہ پرماتما ہمارا سچا بندھو ہے۔ وہ پرماتما ہی ہماری بڑی بدھی ہے ::

ہیں۔ اور استرتا کام کرتے ہیں۔ یدی سچی متر تا کا ابھاؤ نہ ہوتا۔ تو آج یہ آواز کلیجوں کو چھلنی نہ کرتی۔ کہ کھلتے ہوئے غنچے متر تا کے پردہ میں مسلے جا رہے ہیں۔

ایسی اوستھا میں سادھارک متر تا پر کسی کا وشواس کرنے کو جی چاہے۔ تو کیا متر سے مایوس ہو جائیں۔ کیا قدرتی خواہش کو دبانے کی غیر قدرتی کوشش کریں؟

یہ پرشن ہے جو کیا جا سکتا ہے۔ اس کا اتر اثبات میں نہیں ہو سکتا۔ تو متر کہاں سے ملیں؟ اس کا اتر صاف ہے۔ کہ جو سب کا پرم متر ہے جس کی متر تا میں سندیہہ کی کوئی بات نہیں۔ اس

پرماتما کی متر تا سے اپنی خواہش کو پورا کریں ::

۴ اس سے ہی ان دونوں دریچہ دستوؤں کی اچھا کرے اور اس کے دئے ویدروپی گیان کانت پرتی سوادھیائے کر کے اس کے اپدیشوں کو اپنے جیون میں انکت کرے۔ منش جنم کی سپھلتا اسی میں ہے۔ جو اس پرم پنیت ویدمارگ کو چھوڑ کر دوسرے جنگل مارگوں پر پڑتے ہیں۔ وہ بھٹک بھٹک کر اپنا جنم گنوا دیتے ہیں۔ جو پربھو اور اس کے سچے بھگت سجنوں کی متر تا کے سوہان میں درجنو کی متر تا کا آسرا لیتے ہیں۔ وہ اپنے دھرم دھن کو لٹوا بیٹھتے ہیں۔ جیون کی سپھلتا الیشور بھگتی میں ہے۔ وہ وید مارگ میں ہے ::

ہمارا سچا بندھو

پرتیک منش کو سنسار میں بندھو کی سوبھاوک ضرورت ہوتی ہے۔ کون ہے جو بندھو نہیں چاہتا ہو۔ جسے متر کی تلاش نہیں۔ کسی آدمی کے نزدیک ہو کر دیکھو۔ اس کی دوستی میں کوئی نہ کوئی عنصر ہوگا۔ متر کی یہ بڑھتی ہوئی خواہش اس لئے ہے۔ کہ منش سکھ چاہتا ہے۔ اور سکھ کا سروت متر کو سمجھتا ہے۔ اور یہ ہے بھی ٹھیک۔ پرنتو اس اوستھا میں کہ متر ایسا نہ ہو۔ جیسا کہ ہم چاہیں۔ بلکہ ایسا ہو جیسا کہ ہونا چاہئے۔ سنسار میں متر تا کے سنسد کے پرل روپ میں جلدی ہوتے ہوئے دکھ کیوں ہے؟ اس کا اتر ایک ہی ہے۔ کہ امتروں کو متر سمجھ لیا جاتا ہے۔ جو سکھ دینے والے نہیں۔ دکھ دینے والے ہیں۔ بنانے والے نہیں بگاڑنے والے ہیں۔ اس سمیہ جو متر تا پرچلت ہے بہت ادھم ہے۔ پہلے درجہ کی گھاتک ہے۔ سچی متر تا کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ یہ ٹھیک ہے۔ پرنتو یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ متر کے روپ میں امتروں کی سنکھیا اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ متر پر وشواس کرتے ہوئے جی ڈرتا ہے۔ متر تا کے روپ میں جو اپدرو ہوتے ہیں۔ ان کا ورنن کرتے ہوئے ہردے کانپ اٹھتا ہے۔ ہزاروں لوگوں کے جیون تباہ کرنے والے کون ہیں؟ انہیں دراچاری بنانے والے کون ہیں؟ کیا کسی امتر کا داؤ کبھی چل سکتا ہے؟ یہ وہی لوگ ہیں جو متر کے روپ میں پیش ہوتے

ہماری بڑی بدھی

متر امتر کی پہچان کیسے ہو؟ بدھی سے پرنتو پوتر بدھی ہی ہر معاملہ میں سہائک ہو سکتی ہے۔ ملین بدھی تو من کے آدھین ہو کر اس کی ہاں میں ہاں ملانے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔

پوتر بدھی۔ بڑی بدھی کیسے ملے؟ کہاں سے ملے؟ یہ وید کے سوادھیائے سے ملے گی۔ اور پرماتما سے ملے گی۔ کیونکہ وید بتاتا ہے۔ کہ پرماتما ہی بڑی بدھی ہے۔ ارتھات جو منش پرماتما کے نیموں کے انوسار اپنا جیون بناتا ہے۔ اس کی بدھی پوتر ہوتی ہے۔ اس پوتر بدھی سے متر امتر کی پہچان میں کبھی دھوکا نہ ہوگا۔ ایسا جو ہمارا سچا بندھو اور ہماری بڑی بدھی پرماتما ہے۔ وید آگیا کرتا ہے۔ کہ وہی گیان کا بھنڈار پرماتما تمہارا متر ہے۔ اس پرماتما کی پوجا کرو۔ ارتھات اس کی ستتی پرارتھنا اپاسنا کرو۔ اور اسی کے گنوں کا گان کرو۔ اس کے اتیرکت کوئی ہمارا سچا بندھو نہیں۔ جو ہوں گے ان میں کچھ نہ کچھ سوارتھ کی ماترا ادھیہ ہوگی۔ سوارتھ سے رہت کوئی متر ہے۔ تو پرماتما ہے۔ وہی ہمیں پوتر بدھی دینے والا ہے۔ کیونکہ وہ ابودھ تا سے رہت ہے۔

کیا سندر اپدیش ہے۔ منش کا جیون سپھل نہ ہو جائے۔ اگر وہ پرماتما کو ہی اپنا سچا بندھو اور پرماتما کو ہی بدھی اور گیان کا بھنڈار سمجھ کر ۴

وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی سے پرکاشت
سوادھیائے کے ہندی میں اُتم گرنتھ

ویدک وِنے

قیمت بغیر جلد عہ۸/ ، مجلد دو روپے

سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان شریمان نارائن سوامی جی مہاراج اس پستک کے وشے میں لکھتے ہیں :- "شری پنڈت دیو شرما آچاریہ گوروکل کانگڑی رچت اور سنکلت پستک آدیو پانت میں نے پڑھا۔ پنڈت جی کی اچھا ہے کہ ورش کے ہر ایک دن کی پرتھک پرتھک پرارتھنا وید منتروں کے آدھار پر تیار کر دیویں۔ یہ پستک لسنت اور گریشم رتوؤں کے لئے ہے۔ پرارتھنا کے لئے جو جو منتر چھانٹے ہیں۔ وہ بڑے اپیوگی ہیں۔ اور ان کے آدھار پر جو ولنے (پرارتھنا) لکھی گئی ہے وہ منتر لیشٹھ اور دہر دبر اگر ہی ہے۔ پستک اپنے ڈھنگ کی نرالی ہے۔ ادھک سے ادھک نر ناریوں کو اس کا سوادھیائے اور اس کے انوکول آچرن کر کے لابھ اٹھانا چاہئے۔ پستک کی چھپائی کاغذ تھا ظاہری شکل و صورت سبھی اچھے ہیں" شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ شری بیت گنگا پرساد جی ایم اے چیف جج ٹیڑھی تھا آریہ سماج کے انیہ کئی مہانو بھاوؤں نے بھی اس پستک کی بڑی پرشنسا کی ہے ؂

براہمن کی گو

(لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ابھے ودیا النکار)

سچے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھری شکتی ہوتی ہے۔ وہ اس پستک میں پاٹھک دیکھیں گے۔ اس پستک میں اتھروید کے برہم گوی (۵-۱۸) سوکت کی ویاکھیا کی ہے ریلیش کی ورتمان سمتھی میں اس سوکت کا سوادھیائے بڑا ہی لابھدایک ہوگا۔ شری سوامی سوتنترانند جی شریمان دامودر ساتولیکر جی۔ شری پنڈت گنگا پرساد جی اپادھیائے ایم اے آدی انیک مہانو بھاوؤں نے اس پستک کو سب کے لئے سوادھیائے یوگیہ بتایا ہے۔ شری پوجیہ مہاتما گاندھی جی نے اپنی جگت پرسدھ دھرم یدھ کی یاترا میں اس پستک کو پہلے مدھ سے انت تک پڑھ کر بڑی پرشنسا کی تھی۔ صاف سندر چھپائی اُتم کاغذ شری پرش سب کے پڑھنے یوگیہ۔ قیمت لاگت ماتر صرف آٹھ آنے (۸/) ؂

تیاگ کی بھاونا

لیکھک ودیا بھاسکر شری بیت دھرم دیو جی ودیالنکار

اس پستک میں رگوید کے دسویں منڈل کی ۱۰۷ انتھا ۱۱۷ سوکتوں کی ویاکھیا کی ہے۔ اسے پاٹھک سوم لُرٹھ کرانوبھو کر سکتے ہیں۔ ان سوکتوں میں ویدک دھرم کے آدھار بھوت سدھانت "تیاگ پورک بھوگ کرنا" کا بڑے سندر ڈھنگ سے پرتپادن کیا گیا ہے۔ تیاگ سے منش کی آتما سماج تتھا راشٹر کس پرکار اونت ہو سکتی ہے۔ یہ اس پستک سے جان سکتے ہیں۔ لوک سیوا اور پرچار تتھا آتم بلیدان کی پرورتی کا سنچار کرنے والے ان سوکتوں کا سوادھیائے پرتیک شری پُرش کے لئے کتنا اپیوگی ہو سکتا ہے۔ اس کے کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ صاف سندر چھپائی۔ اُتم کاغذ پر چھپی ہوئی پستک کا لاگت ماتر مولیہ ۸/ ؂

یوگیشور کرشن

شری سوریہ کماری گرنتھاولی کی پرتھم پستک (لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ آریہ سیوک) شری کرشن کا گوپیناپورن لکھا ہوا یہ جیون چرتر ہے۔ ان کے جیون کی سمست گھٹناؤں کی ویاکھیا ہی ان کی نیتیوں پر بھی بھلی پرکار پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پنڈت جی کی بھاوکتا پورن لیکھنی سے لکھا ہوا یہ گرنتھ اپنے ڈھنگ کا ایک ہی ہے۔ سچیو بھاشا اور ویر بھاوؤں سے سوسجت۔ بڑھیا اینٹک کاغذ (انڈین پریس میں چھپا ہوا) اُتم جلد شری پُرش سبھی کے پڑھنے یوگیہ

قیمت دو روپے آٹھ آنے (عہ۸/) ؂

شری سوامی شردھانند جی کی جیونی

کلیان مارگ کا پتھک اتھوا

اُنہیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی۔ چھپائی صفائی بڑھیا۔ اُتم جلد قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸/) ؂

بھارت ورش کا اتہاس

لیکھک آچاریہ رام دیو جی

اس کی اپیوگتا اسی سے سدھ ہے کہ اس کا یہ ترتیہ سنسکرن ہے۔ قیمت پرتھم بھاگ عہ۸/ ۔ دوتیہ بھاگ عہ۱۲/ ۔ ترتیہ بھاگ چھپ رہا ہے

برہمچریہ سندیش

لیکھک شری بیت ستیہ ورت جی سدھانت النکار بھومیکا لیکھک شری سوامی شردھانند جی مہاراج "یہ آج کل جتنی پستکیں اس وشے پر نکلی ہیں۔ ان سب میں یہ بڑھیا ہے"۔ (مادھوری) قیمت دو روپے ؂

شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار

(University Lectures) پہلے ویدویشک سمے سمے دئے گئے وشو ودیالیہ ویاکھیان ہیں۔ جو وید پریمیوں کے لابھ ارتھ پستک اکار چھپوا لئے گئے ہیں :-

(۱) شت پتھ میں ایک پتھ قیمت ۴/ (۲) سوم ۳/ (۳) مرت سوکت ۴/ (۴) برہم یگیہ۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے سندھیا پر دستر ت ویاکھیا کی ہے۔ قیمت چھ آنے (۶/) ؂

یہ کتابیں شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم۔ انار کلی لاہور سے بھی مل سکتی ہیں

پتہ :- مینیجر پستک پرکاشن وبھاگ۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

سنسار کی گتی

سکھ ممبران کونسل کو مستعفی ہونیکا حکم

سکھ کونسل آف ایکشن کے اجلاس میں جو ۲۱ اگست کو "شیر پنجاب" کے سردار امر سنگھ کی صدارت میں ہوا - اور جس میں سردار جوگندر سنگھ وزیر زراعت اور سکھ ممبران کونسل بھی بلائے ہوئے موجود تھے۔ سردار امر سنگھ نے انہیں خطاب کرتے ہوئے کہا :-

"دلیل اور اپیل کے ذریعہ ہم انصاف حاصل کرنے میں اب تک ناکام رہے ہیں - اب شملہ یا لنڈن میں ڈیپوٹیشنوں یا عرضداشتوں کا بھیجنا بے سُود ہے - گورنمنٹ نے اعلان کر دیا ہے - کہ وہ اپنے فرقہ وارانہ تصفیہ پر نظر ثانی کرنے کے لئے تیار نہیں - یہ اس کا آخری اور قطعی فیصلہ ہے - آزمودہ را آزمودن جہل است - اب تو ہم قربانیاں کرکے ہی اس فیصلہ کو منسوخ کرا سکتے ہیں - کونسلوں میں رہ کر آپ ہمیں فرقہ وارانہ غلامی کے اس طوق سے بچا نہیں سکتے - جو لنڈن میں ہماری گردنوں کے لئے تیار کیا گیا ہے - قوم نے حلف اٹھایا ہے - کہ وہ فرقہ وارانہ آئینی اکثریت کی حکومت تسلیم نہیں کرے گی - آپ کونسل میں اپنی ذاتی حیثیت میں نہیں - بلکہ قوم کے نمائندوں کی حیثیت میں بھیجے گئے ہیں - اس فرقہ وارانہ تصفیہ کے بعد قوم نہیں چاہتی - کہ آپ اس کے نمائندوں کی حیثیت میں کونسل کے ممبر رہیں - لہٰذا کونسل آف ایکشن آپ سے توقع کرتی ہے - کہ آپ برٹش گورنمنٹ کے تصفیہ حقوق کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر استعفے دے کر کونسلوں سے باہر نکل آئیں گے"۔

صدر کی اس تقریر کے جواب میں . . . .

پنجاب کونسل کے سکھ ممبروں کی طرف سے سردار جوگندر سنگھ صاحب نے ہو . . . . . کونسل آف ایکشن کے صدر کو یقین دلایا - کہ وہ کونسل کے مطالبہ پر ہمدردانہ غور کریں گے -

اس کے بعد وہ اصحاب میٹنگ سے رخصت ہوگئے - جو کہ کونسل آف ایکشن کے ممبر نہیں تھے - اور کونسل آف ایکشن کا اجلاس جاری رہا - جس میں چند ریزولیوشن پاس کئے گئے - پہلے ریزولیوشن میں سردار اجل سنگھ ایم اے اور سردار سمپورن سنگھ بیرسٹر ایٹ لا کے گول میز کانفرنس اور اس کی سب کمیٹیوں سے استعفے دے دینے پر اظہار پسندیدگی کیا گیا - اور مطالبہ کیا گیا - کہ کوئی سکھ کسی گول میز کانفرنس یا کمیٹی کا جو آئین سازی کے لئے بنائی جائے - ممبر بنے -

دوسرے ریزولیوشن میں اس رائے کا اظہار کیا گیا - کہ جب تک پنجاب میں فرقہ وارانہ حقوق کا تصفیہ تینوں بڑی قوموں کے درمیان طے نہیں پاتا - پنجاب میں صوبجاتی خود مختاری ملتوی رکھی جانی چاہئے ورنہ اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے -

تیسرے ریزولیوشن میں پنجاب کونسل - اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے سکھ ممبران سے مطالبہ کیا گیا - کہ وہ سرکاری تصفیہ حقوق کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ممبریوں سے استعفے دیدیں - اور اُن کی جگہ کوئی سکھ ممبری کا اُمیدوار نہ کھڑا ہو -

آخر میں گورو خالصہ دربار کی مجوزہ کانسٹی ٹیوشن پر غور کیا گیا - اور اتفاق رائے سے کانسٹی ٹیوشن منظور کر لیا گیا ؛

ایک اور اطلاع ہے - کہ پنجاب کونسل کے چند ممبروں نے یقین دلایا ہے - کہ وہ مستعفی ہو جائینگے - بہر حال چند دنوں میں لیجسلیچر کے سکھ ممبران کا ایک علیحدہ اجلاس ہوگا - اور اس میں وہ آخری فیصلہ کریں گے ؛

ستمبر کے خریداران سے

جن اصحاب کا چندہ ماہ ستمبر میں ختم ہوتا ہے - انکو اس پرچہ میں بذریعہ چٹ اطلاع دی جارہی ہے - اُن سے نویدن ہے - کہ اپنا اپنا چندہ ۱۱ ستمبر تک بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں - جو کسی وجہ سے چندہ بھیجنے سے قاصر ہوں - وہ ۱۱ ستمبر تک اطلاع دے دیں جنکا روپیہ یا اطلاع ۱۳ ستمبر تک وصول نہ ہوئی اُنہیں پرکاش بذریعہ وی - پی قیمتی ۳/۱۳/۴ ارسال کیا جائیگا - جو ۱۵/۴ کو ڈاکخانہ سے وصول کرلیں - منی آرڈر کے ذریعہ چندہ بھیجنے پر صرف ۲/۱۲ خرچ آتا ہے - یعنی ۳ کی بچت ہوتی ہے - اس سے وی - پی سے منی آرڈر اچھا ہے - لیکن جن کا منی آرڈر نہیں آئیگا - انہیں وی - پی وصول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے ؛ (مینیجر)

افغانستان کی فوج

بمبئی - ۲۹ اگست - سردار سلیمان میمھانی نے کابل سے واپسی پر کہا - کہ اس وقت افغانستان میں پندرہ ہزار فوج ہے - کنگ نادر خان بہت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں - اور خوب کام کرتے ہیں - فوج پر ان کی توجہ زیادہ ہے - اگر ترقی اسی رفتار سے جاری رہی - تو ۱۰ سال تک افغانستان جاپان بن جائیگا - اور سب سے بڑی فوجی طاقتوں میں شمار ہوگا ؛

لاہور میونسپل کمیٹی میں غبن - لاہور میونسپل کمیٹی کے سٹیشنری سٹاک میں غبن کی تحقیقات کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی - کمیٹی کی تحقیقات پر معلوم ہوا - کہ سٹاک اور فہرست میں بہت تفاوت ہے - ہزارہا روپیہ کا مال بغیر حساب دکھایا گیا ہے - سال بھر کے لئے بجٹ میں سٹیشنری سٹاک کے لئے ۲۰ ہزار منظور ہے - لیکن چار پانچ ماہ کے عرصہ میں ہی ۲۱ ہزار کے بل ہائے منظور ہو چکے ہیں - فہرست معلوم ہوتا ہے - کہ ایک ایک چیز کے لئے کئی کئی بار بل بنائے گئے - کمیٹی کے کئی ممبران کا خیال ہے - کہ اس میں کسی اور آدمی کا بھی ہاتھ ہے -

قحط کا کرشمہ - مین سنگھ - ۲۹ اگست - موضع شبتی کے عبداللہ نامی ایک شخص نے اپنی سات سالہ لڑکی کو ایک روپیہ کے عوض ایک بازاری عورت کے ہاتھ فروخت کر دیا - اس لئے کہ اُسے چار روز سے کھانے کو کچھ نہ مل سکا - ہندو سیوا سدن نے لڑکی کو بازاری عورت کے پنجہ سے چھڑا کر "رسکیو ہوم" پہنچا دیا ؛

نکاح اور طلاق کے فیصلوں کا اختیار - شملہ - ۲۹ اگست - اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ریزولیوشن پیش کیا جائے گا - کہ قانون کے ذریعہ مسلمانوں کے نکاح اور طلاق کے فیصلوں کا اختیار مسلمانوں کو دے دیا جائے -

قادیانی اس ریزولیوشن کی مشکل تائید کریں گے - جب وہ ریاست بہاولپور کے اسی اختیار کو عمل میں لانے کی مخالفت کر رہے ہیں ؛

امریکہ میں تبلیغ اسلام - کلکتہ - ۳۰ اگست - معلوم ہوا ہے - کہ پچھلے ۲ سال میں امریکہ میں دو ہزار

اُردو - ٹائمنس بل - ایلکٹ کمیٹی کے سپرد ہوگا

. . . ۲۹ اگست - اُردو نیتیوں کی جگہ گورنمنٹ . . . کا فیصلہ کیا ہے - اُس کے . . . معلوم ہوا ہے - کہ شملہ کے اسمبلی سیشن میں . . . کمیٹی کے سپرد کر دیا جائیگا جس کی . . . رپورٹ پیش ہو کر آخری . . . کیا جائیگا ؛

. . . مذہب کے خلاف جہاد - . . . ۲۸ اگست - لارڈ گلاسگو نے اپنی . . . تقریر میں بیان کیا - کہ روس میں مذہب کے خلاف زبردست جہاد شروع ہے - اگست . . . تک روس سے مذہب کا خاتمہ ہو جائیگا ؛

. . . دار کانگریس کا افتتاح - ایمسٹرڈم . . . اگست - ایمسٹرڈم میں مسٹر رومین رولینڈ کی . . . موجودگی میں ایڈ مینڈری بار بوز نے اینٹی وار کانگریس کا افتتاح دو ہزار ڈیلیگیٹوں کی موجودگی میں کیا - آپ نے کہا - اگر جنگ روکی نہ گئی تو دنیا کی تہذیب کو تباہ کر دیں گے - اس . . . میں مسٹر وٹھل بھائی پٹیل سابق صدر . . . اسمبلی کی موجودگی نے دلچسپی پیدا کر دی - فوٹوگرافر . . . تصویر لینے کے لئے انہیں . . . چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے ؛

سکھ ہندو ایجی ٹیشن چلانے کی تیاریاں - . . . سے - کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف . . . ہندو سکھ ایجی ٹیشن کو گورنمنٹ نور دبانے کر . . . سکھ کونسل آف ایکشن کی بجائے . . . معلوم ہو گیا ہے - اور یہ . . . ایجی ٹیشن کو جاری رکھنے کے لئے ایک لاکھ . . . جمع ہو گیا ہے - لیکن اگر سکھوں نے . . . ایجی ٹیشن کیا - تو گورنمنٹ تحریک کو آغاز . . . اس طرح دبا دے گی جس طرح صوبہ سرحد . . . تحریک کو دبا دیا گیا تھا - اس سلسلہ . . . معلوم ہوا ہے - کہ ڈپٹی کمشنروں کے دورے شروع ہو گئے ہیں -

. . . بنانے والے - اجمیر میں تین مسلمان . . . گئے ہیں - الزام یہ ہے کہ پچھلے دنوں . . . پایا گیا - وہ انہیں کی کارستانی تھی

آدمی مسلمان بنا لئے گئے ہیں۔ یہ ایک مشہور صوفی بنگالی کی کارگزاری کا نتیجہ ہے۔ جو تین سال سے امریکہ میں تبلیغ کا کام کر رہا ہے۔ صوفی بنگالی قادیانی مشن سے تعلق رکھتا ہے ؞

قرضہ کمپنی کا دھوکا۔ لکھنؤ۔ ۲۹ ر اگست۔ دو مسلمان مولویوں کو دھوکا دہی کے جرم میں دو دو سال قید اور جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ ان کے خلاف الزام یہ تھا۔ کہ انہوں نے اسلام پرچارک کمپنی کے نام سے قرضہ کمپنی کھولی۔ اور لوگوں کو دھوکا دیا۔ قرضہ کمپنیوں کی وبا پنجاب میں زوروں پر ہے ؞

ہندوستانی صنعت پارچہ کی حفاظت

ٹیرف بورڈ کی رپورٹ پر گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ بعض سوتی کپڑوں کے محصول میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جو مارچ ۱۹۳۳ء تک جاری رہے گا۔ اس کا اطلاق برطانوی مال پر نہیں ہوگا۔ اس سے کپڑے کے سوداگروں میں بہت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن جاپان جس پر اس نئے محصول کا اطلاق ہوگا۔ کسی قسم کا اظہار تشویش نہیں کر رہا ؞

ڈاک خانہ کو دھوکا۔ نوا کھلی ڈاک خانہ کو غلام حسین نامی ایک مسلمان نے ایک روپیہ کے عوض ۶۰۰ روپیہ سیونگ بنک سے نکلوا کر دھوکا دیا۔ اس نے جو پاس بک پیش کی۔ اس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس نے ۷۱۵ روپے ایک سب آفس میں جمع کرائے ہیں۔ اسے ۶۰۰ روپیہ ادا کر دیا گیا۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا۔ کہ پوسٹ آفس کو دھوکا دیا گیا ہے۔ ملزم کا عدالت میں چالان کیا گیا۔ جہاں سے اسے دو سال قید اور ۶۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ؞

سبھاش بابو کی علالت۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کا جیل میں ڈاکٹر بدھان چندر رائے اور سر نیل رتن سرکار نے غیر سرکاری معائنہ کیا۔ ان کی رائے ہے۔ کہ حالت تشویشناک نہیں۔ "سٹیٹسمین" لکھتا ہے۔ کہ سر سرکار نے سفارش کی ہے۔ کہ سبھاش بابو کو کسی یورپین سینیٹوریم میں بھیجا جائے ؞

ڈاکٹر کچلو کی سزا کے خلاف اپیل۔ ڈاکٹر کچلو کو آرڈیننس کی خلاف ورزی میں ضلع امرتسر کی حدود میں داخل ہونے کی پاداش میں دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امرتسر بار ایسوسی ایشن نے فیصلہ کو سخت قرار دیا ہے۔ اور اس کے خلاف اپیل کا فیصلہ کیا ہے ؞

کانگرس سے مصالحت۔ پر ابھی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ لبرلوں سے مصالحت کی کوشش میں ہے۔ اگرچہ بظاہر اس کی کامیابی میں شک کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ لبرل تو شاید موقع کی تلاش میں ہیں۔ اور وہ موقع انہیں اس طرح مل گیا ہے۔ کہ ادھر واشسرائے نے سر سپرو کو ڈیڑھ دن بلا کر ان کی عزت افزائی کر دی۔ ادھر رام سوامی آئر بمبئی اور پونہ کے لیڈروں کو اعتماد میں لینے کے لئے وہاں پہنچ گئے۔ اور جب آپ سے پونہ جانے کا مقصد دریافت کیا گیا۔ تو آپ کو تسلیم کرنا پڑا۔ کہ وہ لبرلوں سے مصالحت کے مشن پر آئے ہیں۔ کانگرس کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ ہم کانگرس کو کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ سوال اس وقت پیدا ہوگا۔ ... جب لبرلوں سے مصالحت ہو جائے گی ؞

سردار کشن سنگھ کے حملہ آوروں کی گرفتاری

لاہور کے نزدیک ایک گاؤں میں سردار کشن سنگھ انکے سپتر کلبیر سنگھ وغیرہ پر ایک نواحی گاؤں کے مسلمان گوجروں نے حملہ کر دیا۔ وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ گوجروں نے مویشی سردار کشن سنگھ کے کھیتوں میں چھوڑ دئے۔ انہوں نے انہیں پکڑ کر سرکاری مویشی خانہ میں دینا چاہا۔ جس پر گوجروں نے حملہ کر دیا۔ جس سے وہ اور ان کے ساتھی بری طرح زخمی ہو گئے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ ۹ اشخاص کو حملہ کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور کچھ مفرور بیان کئے جاتے ہیں ؞

برازیل میں بغاوت۔ سات ہفتوں سے برازیل میں سول جنگ شروع ہے۔ جس میں ۵۰ ہزار فوجی شامل ہیں۔ بے حد اتلاف جان ہوا ہے۔ برازیل کی جو ریاست فیڈرل حکومت کے خلاف بغاوت کر رہی ہے۔ اس کا مقصد ڈکٹیٹر کو ہٹا کر اس کی جگہ کانسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ قائم کرنا ہے ؞

لکھنؤ میں "لشکر اسلام"۔ مولانا آزاد سبحانی نے لکھنؤ میں "لشکر اسلام" نام کی سوسائٹی قائم کی ہے۔ جس کا کام مسلمانوں میں کھدر کا پرچار کرنا ہے۔

کام اچھا ہے۔ اگر "لشکر اسلام" کھدر پرچار کی بجائے اسلام پرچار میں نہ لگ جائے ؞

قیدی جیل لاری سے فرار۔ فیروزپور میں جب قیدیوں کو عدالت سے جیل کو جیل لاری میں واپس لے جایا جا رہا تھا۔ تو ۳ قیدی محافظ سپاہیوں کو زخمی کر کے فرار ہو گئے۔ جو تین قیدی پیچھے لاری میں رہ گئے تھے۔ وہ ڈرائیور کو زخمی کر کے لاری لیکر بھاگ گئے۔ اور آخر پٹرول ختم ہونے پر لاری کو چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ پہلے دو گرفتار ہو چکے ہیں ؞

شریمتی سیتا دیوی رہا ہو گئیں۔ پرنسپل رام دیو جی کی پتری سیتا دیوی (مسز چھبیل داس) پکٹنگ کے سلسلہ میں قید ہوئی تھیں۔ آپ قید پوری کر کے رہا ہو کر آ گئی ہیں ؞

ہندو ریاست کے نظم و نسق میں ہندوؤں کا حصہ۔ ریاست کشمیر ہندو ریاست ہے۔ لیکن اس کے انتظام میں ہندوؤں کا کس قدر حصہ ہے۔ یہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس وقت ریاست کی وزارت میں سات وزیر ہیں۔ جن میں دو انگریز۔ ۲ مسلمان۔ دو پارسی اور صرف ایک ہندو ہے

مہاتما جی کا سواستھ۔ جیل میں بکری کا دودھ چھوڑنے پر مہاتما جی کا وزن کم ہونے لگ گیا تھا۔ حکام جیل کی درخواست پر کہ خوراک کے تجربات جیل میں نہ کریں۔ آپ نے بکری کا دودھ پھر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس سے آپ کا وزن بڑھنا شروع ہو گیا ہے ؞

روٹ جمیل سنگھ کے ہندوؤں کو سخت سزائیں۔ روٹ جمیل سنگھ میں فساد محرم کے سلسلہ میں ۴۰ ہندوؤں اور ۳۵ مسلمانوں کا چالان کیا گیا تھا۔ جن میں سے ۱۱ ہندو ابتدائی تحقیقات میں بری کر دئے گئے تھے۔ ایک اب بری ہوا ہے۔ اور باقی ۲۸ میں سے دو کو دو دو سال اور ۲۶ کو ایک ایک سال قید کی سزا دیگئی۔ مسلمان ملزمان سب بری کر دئے گئے ؞

دو پنجابی پہلوان امریکہ میں۔ گوجرانوالہ کے دو مشہور پہلوان دولت اور فضل کشتی لڑنے کے ارادہ سے امریکہ پہنچے ہوئے ہیں ؞

لنکا شائر کے مزدوروں کی ہڑتال۔ لنکا شائر کے دو لاکھ مزدوروں کی ہڑتال شروع ہو گئی۔ کیونکہ مالکان نے ان کی اجرتوں میں تخفیف کی تھی ؞

اچھوتوں کے لئے سکول۔ بمبئی میں مسٹر این۔ سی۔ کیلکر نے اچھوتوں کے لئے ٹیکنیکل سکول کا افتتاح کیا۔ اور اچھوتوں سے تعلیم حاصل کرنے کی اپیل کی ؞

صوبہ سرحد کا گورنر رخصت پر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر گریفتھ گورنر صوبہ سرحد عنقریب رخصت پر جا رہے ہیں۔ مسٹر کننگھم ان کی جگہ قائمقام گورنر ہوں گے ؞

پتا کے خلاف پتر کی درخواست۔ لاہور۔ ۳۰ ر اگست۔ لالہ ہرکشن لال کے پتر لالہ کنہیا لال جی گابا نے عدالت میں درخواست دی۔ کہ وہ جائداد الشتراکی تما کمپنی کو حکم دیا جائے۔ کہ وہ ہرکشن لال کو کوئی قرضہ نہ دے۔ عدالت ... جج کے خلاف حکم امتناعی جاری کر دیا جس ... نے اپیل دائر کیا ہے ؞

سکرٹری شپ کے لئے ۱۴۲ درخواستیں۔ لاہور میونسپلٹی کے عہدہ سکرٹری کے لئے ۱۴۲ درخواستیں آئی ہیں۔ جن میں وکیل۔ ایم۔ اے۔ ... ای۔ اے۔ سی۔ بہت ... تعلیم یافتہ عیسائی انگریز ... لیکن فیصلہ کسی مسلمان کے حق میں ہونا یقینی ہے ... کیونکہ میونسپلٹی کے ممبروں کی ہندو اکثریت مسلمان امیدوار کو ترجیح دینے کی تجویز منظور کر چکی ہے ؞

نیرہ ملزمان کی رہائی کی درخواست۔ ۳۰ ر اگست۔ مقدمہ سازش لاہور کی کارروائی کے آغاز میں وکیل ملزمان نے درخواست دی۔ کہ ملزمان دھرم پال۔ سیتا رام۔ بنسی لال (چنیوٹ) ... (راولپنڈی) جے پرکاش۔ دگمبر ... (لاہور) ... (لائلپور) کرشن لال۔ کرشن گوپال۔ سیوا رام ... رام کشن (راولپنڈی) اور دیانت رائے (لاہور) کو ڈسچارج کر دیا جائے۔ کیونکہ ان کے خلاف استغاثہ جرم ثابت کرنے میں قاصر رہا ہے۔ عدالت نے درخواست پر بحث کے لئے ... ستمبر کی تاریخ مقرر کی ؞

مقدمہ سازش لاہور میں اندر پال کا مزید بیان۔ لاہور۔ ۳۱ ر اگست۔ مقدمہ سازش لاہور میں وعدہ معاف گواہ اندر پال نے عدالت کے سوال پر کہا۔ کہ میں اپنے مجسٹریٹی بیان پر مزید روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ میرے مجسٹریٹی بیان کے آخری تین صفحوں پر مہریں ہیں یا نہیں۔ اسے ... کا بیان دیا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بیان کے آخری ... صفحوں پر مہریں نہیں ہیں۔ بیان کے باقی صفحوں پر ڈپٹی کمشنر لاہور کی مہر ثبت پائی گئیں۔ اندر پال نے عدالت سے کہا۔ کہ ... پولیس نے مجسٹریٹ کو ... کاغذ دئے تھے؟ اندر پال ... کی تبدیلی کے متعلق ہی بعد میں بیان دوں گا

اوارڈ پروٹسٹ ڈے۔ راشٹریہ سبھا کی انترنگ سبھا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ... ستمبر کو آل پنجاب اوارڈ پروٹسٹ ڈے منایا جائے ؞

اقبال نگر کے مذہبی سکھ۔ اقبال نگر میں ایک مذہبی سکھ کی بیمار عورت کو پانی دینے سے انکار ... اس پر وہ مسلمان ہو گیا۔ اور اب وہ دیہات میں پھر کر مذہبی سکھوں کو اسلام کی تبلیغ کر رہا ہے ...

پرکاش لاہور

۲۰ بھادوں سمت ۱۹۸۹

اُٹھ - یہ سونے کا وقت نہیں

آریہ سماج نے وہ زمانہ بھی دیکھا - جب گورنمنٹ کی اس پر کڑی نظر تھی - اور اسے باغی پولیٹیکل جماعت سمجھا جاتا تھا۔ حالانکہ پولیٹیکل راج نیتی کے لئے آریہ سماج کے پروگرام میں نہ کوئی جگہ ہے - اور نہ اسکا اس سے کبھی کوئی اسمبندھ ہوا - لیکن یہ کیوں تھا؟ اس لئے کہ آریہ سماج اس وقت جاگتا تھا - وہ ایک شکتی تھی - جو دوستوں کے لئے ہرش اور دشمنوں کے لئے خوف کا موجب تھی۔

یہ شکتی ہی تھی - جو آریہ سماج کی واستوک اُنتی کا سادھن تھی - تعداد میں اس سمیہ آریہ سماجی تھوڑے تھے - آریہ سماج بھی تھوڑے تھے - لیکن وہ تھوڑے شکتی کا پُنج تھے - کسی کی طاقت نہ تھی - کہ ان کے پروگرام کے راستے میں حائل ہو - آج پرچار کھشیتر میں کسی پرکار کا کشٹ نہیں - اپدیشک لوگ جہاں جاتے ہیں - اُن کے لئے گھر گھر آرام میسر ہوتے ہیں - لاکھوں کی جنت میں نہیں جاتے - گوردوں کی بیٹھک میں جاتے ہیں - لیکن اُس سمیہ پرچار کھشیتر پرخار وادی تھا - جس میں قدم رکھنا دل گردہ والوں کا ہی کام تھا - انیک استھانوں میں کوئی ایسا دکھائی نہ دیتا تھا جس سے اپدیشک پردیسیوں کو اتنی تک امید ہو - کہ وہ ماگھ کے کڑکڑاتے جاڑے کی راتوں میں انہیں چھت کے نیچے پناہ دینے والا ہوگا - کوئی جماعت نہ تھی - جو اپدیشکوں کے ادھیکاروں - ان کے سفر کی تکالیف اور ان کے بھوجن کے پربندھ کی شکایات سنے - اور ان پرستاؤں پر ہمدردانہ غور کرے جو اپدیشک منڈل اپنی تکالیف کے انسداد کے لئے پیش کرے - اس سمیہ اپدیشک تھے - کہ دھرم کی تکالیف کو خاطر میں نہ لاکر

"بار ہا بار باکشتی در آب انداختیم"

پرچار کھشیتر میں کود پڑتے تھے - اور تمام مصائب ... نئے استھانوں پر ویدک دھرم کا سندیش ... کا کپھل ہوتے تھے - اُن کے اس ... کا پھل ہے - کہ جو لوگ آریہ سماج کی نظر میں آئے وہ آریہ سماجی کے رنگ میں رنگے گئے - ... اور ... وہاں اپنی ... اپنی ہستی کا ثبوت دیتے تھے ... ایک بھی آریہ سماجی ہوتا تھا - ... ہر کہ ... جان جانتے تھے - کہ یہ آریہ سماجی ہے - اُس سمیہ کے آریہ سماجی کا لکشن یہ سچائی - ایمانداری اور بے خوفی تھا - اور جس میں یہ گُن ہوں - وہ شکتی ہو کیوں نہ؟ وہ اپنی ہستی کا ثبوت دے کیوں نہ؟ یہ اسی زمانہ میں تھا - کہ ہر ایک آریہ کا ہر کسی کو بدیں الفاظ چیلنج تھا - کہ

نقارہ دھرم کا بجتا ہے آلے جس کا جی چاہے
صداقت دیوتا قدس آزمالے جس کا جی چاہے

آج ویاکھیان کے لئے آریہ سماج مندر کا وسیع صحن چاہیے - کرسی منبر موجود ہونے چاہئیں جھنڈے لگنے چاہئیں - جو لوگوں کو اکٹھا کر دے - تو اپدیشک کھڑے ہو کر بول دیں گے - لیکن تب یہ سامان نہ میسر ہی تھے - نہ ان کی ضرورت ہی محسوس کی جاتی تھی - اپدیشک جہاں تھے جہاں کھڑے ہونے کو جگہ ملتی - کھڑے ہو کر ویدک دھرم کی صداقتیں بیان کرنا شروع کر دیتے - اور جتنے بھی لوگ جمع ہو جاتے انہیں سنا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے - یہ ٹھیک ہے - کہ آج کی طرح ہزاروں کے اجتماع نہیں ہوتے تھے - لیکن اس سمیہ کی تھوڑی سی حاضری سے جتنے لوگ آریہ سماج کے ہو رہتے تھے - اتنے آج کی بھاری حاضریوں سے نہیں ہوتے۔

آریہ سماج کی اس بڑھتی ہوئی سپرٹ کو دشمن برداشت نہ کر سکے - وہ اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح اس اٹھتی ہوئی طاقت کو بیشتر اس کے کہ وہ کامیابی کے شکھر تک پہنچ جائے - اس کی ابتدا میں ہی مسل دیا جائے - چنانچہ اس کے لئے تین ہتھیار اختیار کئے گئے - مذہبی - مجلسی اور سیاسی ؛

آریوں کو شاستر ارتھوں - مباحثوں - اور مناظروں کے لئے للکارا جاتا - لیکن یہ ہتھیار بے طرح ناکام ہوا - کیونکہ آریہ سماجی مباحثوں کے میدان کے ایسے شہسوار ثابت ہوئے - کہ مخالفوں کو ان کے سامنے میدان سے بھاگنے کے سوائے چارہ ہی نہ رہا - اپنوں بیگانوں سب نے شاستر ارتھوں کے میدان میں آریہ سماج کو مار گرانے کی زبردست کوشش کی - لیکن ناکام رہے - سناتنیوں نے بڑے جتن سے کتنے ہی شاستر ارتھ کئے - لیکن کوئی مائی کا لال ایسا نہ نکلا - جو وید سے مورتی پوجا شرادھ یا ایشور اوتار آدی پرانک سدھانتوں کا سمرتھن کر سکے - سناتنیوں کی سنسکرت دانی کا گھمنڈ بھی آریہ سماج نے اپنے ابتدائی ایام میں ہی بڑی صفائی سے توڑ کر رکھ دیا۔

جب شاستر ان کی مدد نہ کر سکا - تو انہوں نے بائیکاٹ کے شستر کو سنبھالا - آریہ سماجیوں کو ہی نہیں - ان سے ہمدردی کرنے والوں کو بھی برادریوں سے خارج کیا جانے لگا - کہاروں - حجاموں اور دوسرے لوگوں سے ان کے گھروں کی خدمت بند کرائی جانے لگی - بیاہ شادی کے موقعوں پر اُن سے اسہیوگ کیا جانے لگا - یہاں تک ہی نہیں - ایسی مثالیں ہیں - کہ ماتم کے موقعوں پر آریہ سماجیوں کے مُردوں کو شمشان تک پہنچانے میں سہیوگ دینے سے انکار کر دیا گیا - لیکن اس بائیکاٹ کا کیا حشر ہوا؟ آریہ سماج کی موجودہ حالت سے زیادہ صحیح اس کا اور کیا جواب ہو سکتا ہے +

سناتنیوں کے ساتھ عیسائیوں اور مسلمانوں نے بھی آریہ سماج کو مباحثہ کے میدان میں شکست دینے کی زبردست کوشش کی - لیکن انہیں بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا - اور اس ناکامی کا کارن ان کے اپنے کمزور سدھانتوں کے سوائے اور کیا ہو سکتا تھا - آریہ سماج کے سامنے میدانِ مناظرہ میں آنے سے پہلے عیسائیوں کو اپنے ان عقائد کی کمزوری کا احساس کرانے والا کوئی نہ تھا - کہ حضرت مسیح بن باپ کے پیدا ہوئے - اور وہ ابدالآباد تک ہر ایک ہونے والے عیسائی کے گناہوں کے بدلے وہ اپنی جان کا کفارہ دے گئے - گویا گناہ کرنے سے پہلے ہی ان کے گناہ بخشے گئے - یہ بودے سدھانت آریہ سماج کے اٹل سدھانتوں کے سامنے بھلا کب ٹھہر سکتے تھے؟ ہم نے دیکھا - کہ بڑے بڑے پادریوں کو آریہ سماج کے رنگ کے چٹکیوں میں اڑا دیتے - اور اس طرح لاجواب ہوتے پر وہ وقت آیا - کہ پادریوں سے جو شخص دلیل کی بات کرتا - وہ کہہ دیتے "تم آریہ ہے ہم تمہارے ساتھ بات کرنا نہیں مانگتا" ؛

پادریوں کے ساتھ مولانا لوگ بھی ہندوؤں کو بے باڑ کی کھیتی سمجھتے تھے - کہ جب چاہا - اس میں لوٹ مار مچا دی - لیکن جب آریہ سماج باڑ بنکر ہندو جاتی کے گرد کھڑا ہو گیا - تو انہیں بھی کھلا یہ کب بھا سکتا تھا - وہ بھی مباحثہ کے میدان میں اُترے - لیکن انہیں بھی جلد معلوم ہو گیا - کہ یہ لوہے کے چنے ان سے چبائے جانے کے نہیں۔

ان دنوں قادیان میں مرزا غلام احمد صاحب نبوت کے مدعی پیدا ہو چکے تھے - اُنہوں نے اپنے خلاف اسلام مشن کے لئے مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کی خاطر آریہ سماج سے ٹکر لینی شروع کی - لیکن شہید دھرم پنڈت لیکھرام نے جس خوبی کے ساتھ ان ... جواب مرزائی اعتراضات کے دئیے - وہ ... جواب ہیں ... لاجواب اعتراض اسلام پر کئے - مرزا صاحب کس حد تک ان کا جواب دے پائے - وہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام کی شہادت سے ظاہر ہے ؛

جب سناتنی عیسائی مسلمان اور مرزائی آریہ سماج سے شاستر ارتھ - مباحثہ اور مناظرہ کے میدان میں آریہ سماج کے مقابلہ پر عہدہ برآ نہ ہو سکے - اور سناتنیوں کا سوشل بائیکاٹ بھی ... ثابت ہوا اور دھرم ویر پنڈت لیکھرام کی شہادت کی سازش بھی آریوں کو خوفزدہ کرنے میں ناکام رہی - تو ... گورنمنٹ کا تختۂ مشق بنانے کے لئے آواز اٹھائی گئی - کہ آریہ سماج سیاسی جماعت ہے اور یہ آواز ان مسلمانوں کی طرف سے اٹھائی گئی - جو تسلیم کرتے ہیں - کہ ان کے مذہب کی ہر ایک بات حتےٰ کہ عبادت یعنی نماز بھی سیاسیات پر مبنی ہے - جب یہ حربہ بھی ناکام رہا - تو اس کے باغی جماعت ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹا جانے لگا - لیکن

"آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک است"

کے مصداق آریہ سماج ان چالوں سے ذرا بھی خوفزدہ نہ ہوا - اور اپنے دھرم پرچار کے پروگرام کی تکمیل میں برابر لگا رہا - مذاہب پہلے سے ہی خلاف تھے - گورنمنٹ افسران کے کان بھرنا انہوں نے اپنا شیوہ بنا ہی رکھا تھا - یہ ہر روز کا کان بھرنا بے اثر ثابت نہ ہوا۔

گورنمنٹ بھی سندیہہ کی نظر سے آریہ سماج کو دیکھنے لگی - چنانچہ اس کی بغاوت کو بے نقاب کرنے کا کام ریاست پٹیالہ نے اپنے ذمہ لیا - وہاں کے معتبر آریوں پر بغاوت کا مقدمہ چلا - جس کا پرنام یہ تھا کہ پنجاب کے گورنر کو اعلان کرنا پڑا - کہ آریہ سماج ایک دھارمک سوسائٹی ہے - پولیٹیکل جماعت نہیں -

اُس وقت پر آریہ سماج جاگتا تھا - اور ہر ایک مصیبت اور کشٹ کا خندہ پیشانی سے سواگت کرنے کو تیار رہتا تھا - لیکن مختاط آدمی ہر جماعت میں ہوتے ہیں - اُنہیں نت نئے سورج بغاوت کے ٹھنڈے بھلے معلوم نہ ہوتے - اُنہوں نے مناسب سمجھا - کہ حاکم صوبہ کے در دولت پر حاضر ہو کر اپنی صفائی پیش کریں - چنانچہ وہ صفائی پیش کرنے کے لئے گئے - اور جس دن وہ گئے - آریہ سماج کے لئے وہ دن یقیناً منحوس ثابت ہوا ؛

ہوتا کیوں نہ؟ جب سنیاسی کو گرہستی کے - اور براہمن کو کھشتری کے پاؤں میں ڈال دیا گیا - آریہ سماج کے سیانوں کا خود ساختہ ڈیپوٹیشن گیا - اس لئے - کہ آریہ سماج کے خلاف جو غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے - گورنر کی زبان سے اس کی تردید کرا کے آریہ سماج کی صفائی میں مشتہر کریں - یہ نتیجہ ہوا کیا - کہ گورنر صاحب نے انہیں کہا - کہ میں کیا کروں - جب ڈپٹی کمشنر کی رپورٹ آئی ہے - وہ یہ بتاتی ہے - کہ جہاں آریہ سماج ہے - وہیں بغاوت کا مرکز ہے۔

آریہ سماج کو کمزور کرنے کے لئے دشمنوں کا

الزام بغاوت جو کام نہ کر سکا تھا۔ وہ آریہ لیڈروں کی صفائی نے کر دکھایا۔ اور اسی دن سے آریہ سماج پر سپرٹ کے لحاظ سے نیند کا غلبہ شروع ہو گیا۔ حالانکہ یہ اس کے سونے کا وقت نہ تھا ؞

مس میو کا بھائی

مس میو نے ہندو دھرم کے خلاف بیہودہ سرائی کرنے میں کوئی کسر چھوڑی تھی۔ تو اسے پورا کرنے کے لئے اُس کا ایک بھائی پیدا ہو گیا ہے۔ یہ شخص ہندوستان کا نمک خوردہ ہے۔ اور ہندوؤں کے خلاف کذب بیانی سے کام لے کر اس نے گویا نمک حرام بننے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ کذب کا یہ پتلہ بیہودہ سرائی کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ :-

"ہندو دھرم میں قتل اور اغلام گناہ نہیں۔ انہیں مذہبی حیثیت دی گئی ہے"

اُف! کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ اس نمکحرام کو اتنا معلوم نہیں۔ کہ قتل تو گناہ ہے ہی۔ ہندو راجے قتل کے کسی مجرم کے پھانسی کے حکم پر دستخط کرتے تھے۔ تو اس دن نراہار رہتے تھے۔ گویا ایک مجرم کو پھانسی کا حکم دینے کو بھی وہ بڑا انشچت کے قابل سمجھتے تھے۔

رہا اغلام۔ ہندوستان میں یہ باہر سے آئی ہوئی لعنت ہے۔ ہندو اتہاس میں اس کا کہیں ذکر نہیں۔ جس لعنت کے لئے اس آئی۔ سی۔ ایس کی اپنی تہذیب ذمہ دار ہے۔ وہ ہندو دھرم کے سر پر ڈالے۔ کتنی بڑی مکاری و عیاری ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ مغربی تہذیب میں اپنے سوارتھ کے لئے سب کچھ جائز ہے ؞

اچھوتوں پر ظلم

ضلع انبالہ میں اچھوت ادھار کے سلسلہ میں ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ اسی ضلع کے ایک اور گاؤں سنگھ پورہ میں عاقبت نااندیش جاٹوں کے اچھوتوں پر مظالم کی خبر آئی ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ مسمی نور سنگھ اور ہتیل سنگھ کو جاٹوں نے اس اپرادھ میں زدوکوب کیا ہے۔ کہ یہ مقدمہ کورالی میں فریق مقدمہ ہیں۔ اور جاٹوں کے کہنے پر مقدمہ سے دست برداری دینے سے انکاری ہیں۔

سنگھ پورہ کے جاٹوں پر جو الزام لگایا گیا ہے اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو ہمیں ان پر غصہ نہیں آتا۔ رحم آتا ہے۔ رحم اس لئے۔ کہ وہ اسی شاخ کو کاٹنے کے درپے ہیں۔ جس پر خود بیٹھے ہیں۔ یعنی وہ اچھوتوں کو مجبور کر رہے ہیں۔ کہ وہ ہندو دھرم کو چھوڑ کر دشمنان ہندو دھرم کی صف میں جا ملیں۔ ہندو ہو تے ہوئے یہ اچھوت ہندو جاٹوں کے بازو ہیں۔ اور وہ جتنے مضبوط ہوں گے۔ اتنے ہی زیادہ جاٹوں کے کام آئیں گے۔ لیکن اگر انہیں مسلمان ہونے پر مجبور کیا گیا۔ تو وہ غیر مالک ہوتے ہوئے بھی ہر ایک معاملہ میں جاٹوں کی برابری کا دعویٰ ہی نہیں کریں گے۔ بلکہ مسلم طاقت کے بھروسے وہ انہیں نیچا دکھانے کا ذریعہ بھی بنیں گے۔

ان بے خبر ہندو جاٹوں کو چاہئے۔ کہ وہ اچھوتوں کا نہیں اپنے مفاد کا خیال کریں۔ اور اپنے مفاد کی خاطر اچھوتوں کو کورالی کے مقدمہ سے دستبردار ہونے کے لئے نہیں۔ بلکہ انکو جو انہیں پانی سے پیاسا رکھنا چاہتے ہیں۔ سے دست برداری کی ترغیب دیں۔ اس میں اچھوتوں کا بھلا ہے اور ان کا اپنا بھی ؞

سب مسلمانوں کے خلاف کفر کا فتویٰ

مسلمانو! سنو! "الفضل" ۱۴ / اگست تمہارے بیان کے متعلق کیا کہتا ہے :-

"مسلمانوں کا کوئی فرقہ ایسا نہیں۔ جو علماء کے فتویٰ تکفیر سے بچا ہوا ہو۔ ہر فرقہ کے علماء دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کو ان کے اعتقادات کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے۔۔۔ چکے ہیں۔ اور جبکہ ہر فرقہ کے علماء خود دوسرے فرقہ کے علماء کے فتوے کے رو سے کافر سمجھے جاتے ہیں۔ تو کسی عدالت کے لئے یہ کس طرح مناسب ہے۔ کہ ان کے فتوے کے رو سے کسی فرقہ کے خلاف فیصلہ کرنے کا رجحان ظاہر کرے۔ ایسی عدالت اگر قانون کو نظر انداز کر کے علماء کی رائے پر ہی فیصلہ کرنا چاہتی ہو۔ تو اسے چاہئے۔ کہ ان علماء سے رائے حاصل کرے۔ جو اپنے عقائد کے لحاظ سے دوسرے علماء کے فتویٰ کفر کا نشانہ نہ بن چکے ہوں۔ لیکن ایسے علماء کا صفحہ دنیا پر ملنا ناممکن ہے۔ جب ہر فرقہ کے مولویوں کے فتوے دوسرے فرقہ کے خلاف دکھا سکتے ہیں۔ اور جب یہ بات ناممکن ہو۔ تو جن پر کفر کا فتوے لگ چکا ہو۔ ان سے احمدیوں کے کفر کا فتویٰ حاصل کرنا سراسر بے جا۔ اور خلاف عدل و انصاف امر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ دربار بہاولپور یہ روش اختیار کرتے ہیں قطعاً حق بجانب نہیں"۔

یہ سب کس لئے ہے؟

"الفضل" کا سارے مسلمانوں کو خارج از اسلام بتانے کا فتویٰ کس لئے ہے؟ اس لئے کہ دربار بہاولپور نے انگریزی قانون کی جگہ شرع محمدی کے رو سے ایک مقدمہ کے فیصلہ کا حکم دیا ہے۔ چونکہ اس میں ایک فریق مرزائی ہے۔ اس لئے مرزائیوں کو کب منظور ہو سکتا ہے۔ کہ جس انگریزی حکومت کی برکات سے انہوں نے اتنا فیض پایا۔ اور اتنی طاقت حاصل کی۔ اس پر محمدی شرع کو ترجیح پاتا دیکھیں۔

مسلمانو! یہ وہ مرزائی ہیں۔ جو پنجاب میں بظاہر مسلم حکومت قائم کرنے کے لئے نعرہ نہیں بڑھا رہے ہیں۔ لیکن جہاں مسلم حکومت قائم ہے۔ وہاں شرح محمدی کا استعمال وہ برداشت نہیں کر سکتے۔ تو پنجاب کی مسلم حکومت میں جو بہرحال ان کے محسن انگریزوں کی حکومت کے ماتحت ہوگی وہ شریعت کو کب سر اٹھانے دیں گے؟

قادیانی سلامت رہیں۔ اگر مجوزہ حکومت میں انہیں رسوخ حاصل ہو گیا۔ (اور کیوں نہ ہوگا) تو وہ ہندوؤں کو لوٹ نگ کریں گے ہی۔ مسلمانوں سے بھی گن گن کر بدلے لیں گے۔ جو انکے خلاف تکفیر کے فتوے دیتے اور انکی تشہیر کرتے رہتے ہیں ؞

مسلمانوں کی تعداد

ایک سرکاری بیان کی بناء پر مسلمانوں کی آبادی قریباً چالیس کروڑ ہے۔ لیکن قادیانیوں کو مسلمانوں کی تعداد بڑھانے کی بہت فکر ہے۔ ایک قادیانی جریدہ نے دنیا بھر کے مسلمانوں کی تعداد ۳۴۳۰۷۰۶۹۶ بتائی ہے۔ قادیانی ریویو نے ۴۰ کروڑ سے مسلمانوں کی تعداد ۶۹ کروڑ سے زیادہ بتا کر گویا اسلام کی بھاری خدمت کی ہے۔ لیکن اپنے گھر کے لٹریچر سے نابلد ہونے کی وجہ سے اسے کیا معلوم تھا۔ کہ اس بیان سے وہ اپنے پیر و مرشد کی تکذیب کے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔ کیونکہ مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں۔ کہ "مرزا غلام احمد صاحب حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۱۶ پر لکھ گئے ہیں۔ کہ "تحقیقات کی رو سے صحیح تعداد مسلمانوں کی نوے کروڑ صحت کو پہنچی ہے"۔

پیر تحقیقات کی رو سے ۹۰ کروڑ مسلم آبادی بتا گیا ہے۔ تو مرید نے بھی تحقیقات سے ہی اکا نوے تک کی تعداد دی ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ پیر سچا ہے یا مرید۔ یا دونوں میں سے کوئی بھی نہیں اور سرکاری اعداد سچے ہیں ؞

خانہ کعبہ کا رقیب

ہو نہیں سکتا تھا۔ کہ جب قادیانیوں نے اسلام کے خاتم المرسلین کے عقیدہ کی مخالفت کی۔ تو قادیان کو خانہ کعبہ کی رقابت میں کھڑا نہ کرتے۔ چنانچہ قادیان سے جو جو صفات قادیانی "الفضل" نے منسوب کی ہیں۔ کوئی خانہ کعبہ سے کیا کرے گا۔ مسلمان "الفضل" ۱۸ / اگست میں جناب اکمل کے قادیان سے اظہار عقیدت کو غور سے پڑھیں۔ اور سرور سمجھیں۔ تو کعبہ کی تقدیس کو بچانے کی فکر کریں۔ اکمل فرماتے ہیں ؎

اے قادیاں اے قادیاں۔ تیری فضا ازرو
دیتی ہے ہر دم روشنی۔۔۔ جو دیدہ ہائے حور کو
پہنچا ہے جس کا فیض کل۔۔ دنیا نے نزدو دور کو
جس کی بڑائی کی خبر۔ ہے قیصر و فغفور کو
میں قبلہ و کعبہ کہوں۔ یا سجدہ گاہ قدسیاں
اے تخت گاہ مرسلاں

اے قادیاں اے قادیاں
تم منبع عرفان ہو۔ تم مرجع ادیان ہو
علم و ہدیٰ کی کان ہو۔ سرچشمہ ایمان ہو
قربان میری جان ہو۔ قربان میری آن ہو
میرے خدا کی شان ہو۔ پہنچا رہی فیضان ہو
ہر ظاہر و مستور کو۔ اے مرکز اسلامیاں
اے قادیاں اے قادیاں
اے تخت گاہ مرسلاں

آریوں کی سبھا میں غیر آریہ درشیہ

کرشن جنم دن منانے کے لئے دہلی میں آریوں کا جو جلسہ ہوا۔ اس میں صداقت کے سوال پر اختلاف آریوں کی سبھا میں غیر آریہ درشیہ دکھانے کا کارن ہوا۔ بات یہ تھی کہ اس جلسہ کا سبھاپتی سوامی ستیہ دیو جی کو بنانے کی گھوشنا کی گئی تھی۔ جس پر کچھ آریوں کو یہ اعتراض تھا۔ کہ سوامی ستیہ دیو جی ویدوں کو ایشوری گیان نہیں مانتے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر اور اس جہاں وکیتی کے جنم اُتسو کی تقریب میں ہونے والے اُتسو پر جو ویدک سنسکرتی کا آدرش بھگت تھا۔ ایک ایسے پرش کو جو وید کو ایشوری گیان نہ مانتا ہو۔ سبھاپتی بنانا خصوصاً اس حالت میں کہ حاضرین میں اس پر اعتراض کرنے والے بھی نکل آئیں۔ پسندیدہ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اگر جلسہ بلانے والے ایک ایسے دکتی کو سبھاپتی بنا دیتے ہیں۔ اور کسی مجبوری سے اپنے فیصلہ کو واپس لینے پر تیار نہیں ہو سکتے۔ تو معترضوں کا غیر آئینی طریقوں سے کام لینا بھی اچھی تہذیب کا نمونہ نہیں۔ ان کے اس طرح اعتراض کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اُتسو میں گڑبڑ ہو۔ اور جن لوگوں کو آریہ سماج کے نزدیک لایا جا سکتا ہے۔ وہ اس قسم کے درشیہ دیکھ کر نزدیک آنے کی بجائے اس سے دور چلے جائیں۔ اس قسم کے درشیہ پیدا کرنے کی ذمہ داری یقیناً ان پر ہے۔ جو اپنے طرز عمل سے اس قسم کے مواقع پیدا کرتے ہیں۔ لیکن وہ بھی بری الذمہ نہیں ہو سکتے جو ان مواقع سے بدمزگی بڑھانے کا کام دیتے ہیں ؞

اسلامی حکومت کی آمد میں

اسلامی حکومت کی آمد میں ہندو اور سکھوں کو پنجاب میں بھی اچھوت حصہ کی کرنی ہوگی۔ کیونکہ کرپی قربانی سے اچھوتوں کو معلوم ہو رہا ہے۔ کہ یہاں ہم انسانی حقوق سے بھی محروم ہیں۔ اور وہاں انسانی حقوق ہی نہیں ملیں گے۔ بلکہ حکومت میں حصہ بھی ملے گا۔ تو اپنی ہندوؤں اور سکھوں کے بھائی کی سہنے کی ضرورت ہے؟ یہ قیاس ہی قیاس نہیں۔ ابتدا ہو گئی ہے۔ جب سے ہو ایسے اور مذہبی سکھوں سے سلوک ناروا کا ذکر کر کے جو انہیں ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھوں سہنا پڑتا ہے (دشیر پنجاب) نے اس طرح بیان کیا ہے:-

"چنانچہ انہوں نے اب اسلام کا دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا ہے۔ سیالکوٹ کے بارہ دیہات کے مذہبی در ودا سی سکھوں کا ایک ڈیپوٹیشن گزشتہ ہفتہ لاہور آیا۔ اور یہاں کے مسلمان لیڈروں نیز مولویوں سے بات مسلمانوں نے ان سے سرکاری ملازمتوں وغیرہ میں حصہ کا اقرار کیا۔ اور اب ان تمام دیہات کے سینکڑوں مذہبی سکھ فرداً فرداً مسلمان ہونے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور وہ اجتماعی مسلمان ہو جانے کا اعلان کرنے والے ہیں۔"

سیالکوٹ کے ان مذہبی سکھوں کو مسلمان ہونے دو۔ یہ صرف وہ اچھوت ہیں جو دین تک میں نہیں لے گئے۔ ان کی پیروی پر تیار ہو جائیں گے۔ مگر جنہیں ملا کر اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے۔ انہیں بھی ان کے پیچھے جانے کی ترغیب ہو گی۔ اور اس طرح مسلمانی حکومت کی آمد میں ہی ہندو اور سکھوں کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ تو مسلمانی حکومت کے عملی طور پر آ جانے پر جو کچھ ہو گا وہ ظاہر ہے۔

میونسپل کمشنر کا تجربہ

سردار ارم سنگھ بحیثیت میونسپل کمشنر میونسپل کمیٹی لاہور کے متعلق اپنا تجربہ یوں بیان کرتے ہیں:-

"اس میں مسلمانوں کی باقی تمام جماعتوں کے مقابلہ میں ایک ووٹ کی اقلیت ہے لیکن سب سے بڑا گروپ مسلمان ہی ہے۔ ان کا اس میں زور ہے۔ ملازموں میں سکھ نداد۔ اور ہندو کم۔ تمام محکموں پر مکمل اسلامی قبضہ ہے۔ ہندو یا سکھ معمولی معمولی قصوروں پر معطل و موقوف کر دئے جاتے ہیں۔ اور ان کی جگہ مسلمان بھرتی کر لئے جاتے ہیں۔ ٹھیکیدار قریباً تمام مسلمان ہیں۔ اور اگر کوئی ہندو میونسپل کمیٹی میں ٹھیکہ لینا چاہے۔ تو اسے کسی مسلمان کو اپنا حصہ دار بنانا پڑتا ہے۔ کیونکہ دوسری صورت میں اس کے لئے ٹھیکہ حاصل کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ میونسپل کمیٹی اور نزول کی زمین پر کئی مسجدیں تعمیر ہو گئی ہیں۔"

یہ اس میونسپل حکومت کا نمونہ ہے۔ جس میں مسلمان ایک کی اقلیت میں ہیں۔ پنجاب کی مجوزہ حکومت میں انہیں ۵۰ نشستیں بھی مل گئیں۔ تو وہ پانچ کی اکثریت میں ہوں گی۔ اس صورت میں اندازہ لگا لو کہ پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں کی کیا گت بنے گی۔ میونسپلٹی کا تجربہ سامنے نہ ہوتا۔ تو شائد مجوزہ پنجاب گورنمنٹ خوفناک نظر نہ آتی۔ لیکن یہ تجربہ ہی ہے۔ جو ہندوؤں اور سکھوں کو آنے والی حکومت سے بے طرح خوفزدہ کر رہا ہے۔

ہیں مسلم رہنمایان کی تہذیب سوز کرتوتوں کے تذکرہ کے بعد وہ درد بھرے دل کے ساتھ لکھتا ہے۔

"کاش! کاش درد دل اور غیرت اسلامی رکھنے والے مسلمان اس بات پر غور کریں۔ کہ کیا یہ لوگ آج اپنے اسلام کے لئے کسی طرح مفید اور کارآمد ہو سکتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی اخلاقی حالت پر ان سے کوئی بہتر اثر پڑ سکتا ہے۔ جن کے اپنے اخلاق اس درجہ گندے اور رذیل ہو چکے ہیں۔"

مسلم تہذیب کو اس کے ننگے روپ میں ظاہر کر کے "پیغام" اپنے اس مطلب پر آتا ہے۔ جس کے لئے یہ ساری بات بظاہر الزامی معلوم ہوتی ہے۔ لکھتا ہے۔

"کیا پیشوایان دین کی حالت اس درجہ گر جانے کے بعد بھی اس بات کی ضرورت پیدا نہیں ہوتی۔ کہ آسمان سے کوئی شخص آئے۔ جو خلق محمدی کا مجسم نمونہ بن کر دنیا کو تہذیب و اخلاق کا سبق دے"

نام نہیں لیا لیکن "پیغام" کا آسمانی آدمی مرزا غلام احمد کے بغیر اور کون ہو سکتا ہے۔ گو مرزا غلام احمد کو آسمان سے آیا بیان کرنا ویسا ہی غلط ہے۔ جیسے کوئی کہے۔ کہ صبح کا سورج مغرب سے نمودار ہوا۔

مرزائی تہذیب

مرزا صاحب آسمان سے ہوں یا زمین سے۔ اگر ان کے پیرو تہذیب کا کوئی بہتر نمونہ مسلمانوں کے سامنے رکھتے۔ تو پیروان دین اسلام سے ہم بھی سفارش کرتے ...... کہ چلو اسی لئے مرزائیوں کو دائرہ اسلام میں رہ لینے دو۔ کہ وہ کسی اچھی تہذیب کے مالک تو ہیں۔ لیکن ان کی تہذیب! اس پر "راجی زہیا نوڑ اپنیا لی" کی پنجابی کہاوت خوب صادق آتی ہے۔ جس کا تازہ بتازہ نمونہ "فاروق" کے کالموں سے پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں مولانا ظفر علی خاں کو نشانہ رکھ کر "ضرب لعال بر سر گرم آبادی دجال" کے عنوان سے ایک نظم شائع کر کے قادیانی "فاروق" ۲۸ اگست نے مرزائی تہذیب کو اپنے صفحوں پر کھلے دل بکھیر ہے ہے۔

> "نقاش کے پردے پر کبھی نقش ظفر ہے
> تصویر تو اچھی ہے مگر دم کی کسر ہے
> ہر دیکھنے والے کو یہ ہو جاتا ہے دھوکا
> خنزیر ہے یا سگ ہے کہ بندر ہے کہ خر ہے
> ہے پاؤں میں میرے بھی ادھر سو لمحوں جوتا
> کیا غم ہے اگر آپ کا موٹا ذرا سر ہے
> تب چھوڑوں گا جب بیلی ہو جائے گی کھوپڑیا
> ہاں آپ کا پینڈا ابھی مری مد نظر ہے
> تو ہیچ ہے دنیا میں ہیں مرگ بھی لیکن
> ہو تجھ کو بشارت کہ جہنم ترا گھر ہے
> ابلیس لعین سے ہوئی نسبت تجھے حاصل
> ہر فعل ترا واسطے مسلم کے ضرر ہے
> تو بھاندا گیا ہے تو میں چنڈال ہوں بیٹا
> ہاں بھگ نہ جا باپ کا جوا نپے لسپہ ہے
> بل نکلے کا جوتے سے نکل جاتا ہے دم میں
> آگے مری بیزار کے کیا چیز ظفر ہے
> رکھ دیتا ہوں آئینہ ترے سامنے ظالم
> تا تجھ پہ بھی کھل جائے کہ یہ تیرا ثمر ہے
> تو جس کی مذمت میں ہے سرگرم شب و روز
> وہ عالم اسلام کا رخشندہ گہر ہے
> کام اس کے چمکتے ہیں مثال مہ و خورشید
> تو اس کے مقابل میں فقط بندہ زر ہے"

آپس میں جوتیوں دال

لیکن جو بدتہذیبی "فاروق" نے مولانا ظفر علی خاں کو تہذیب میں دکھائی ہے۔ "پیغام" کا فتویٰ ہے شاید اس کے حق میں تہذیب کا بہترین نمونہ ہونے کا ہو۔ کیونکہ یہ اس شخص کے خلاف دکھائی گئی ہے۔ جو "پیغام" کا بھی دشمن ہے۔ اور "پیغامی" ہوں یا "فاروقی"۔ اپنے دشمن کے لئے جو بھی زبان سے نکلے سو وہ انہیں تہذیب کی پھلجھڑیاں ہی معلوم ...

"تہذیب اسلام کا جنازہ"

یہ کیا ہے۔ کہ ادھر پنجاب میں زندہ دلان اسلام حکومت کا چارج لینے کی تیاریوں میں ہیں۔ اور ادھر مرزائیوں کا "پیغام" "تہذیب اسلام کا جنازہ" کے عنوان سے "مقام افتتاحیہ" لکھ رہا ہے۔ جس ...

رشی جیونی کے ودیارتھیوں کا امتحان

آریہ سماج کے اندر ایسے زناریوں کی سنکھیا بہت بہت ہے۔ جنہیں رشی جیونی کا ودیارتھی ہونے کا فخر ہے۔ ان سے "پرکاش" پوچھنا چاہتا ہے۔ کہ وہ بتائیں کہ اس ورش دیوالی سے پہلے نکلنے والے "پرکاش" کے دیانند انک میں رشی جیون کا کونسا درشیہ چتر میں دکھایا جائے۔ یہ رشی بھگتوں کا گویا امتحانِ مقابلہ بھی ہے۔ اس میں وہی بیٹھنے کی جرأت کریں۔ جنہیں رشی جیونی پر کافی عبور حاصل ہے۔ مشورہ دینے سے پہلے ان تصاویر پر دھیان کر لیں۔ جو اس سمبت تک "پرکاش" کے رشی نمبروں میں نکل چکی ہیں۔ اس امتحانِ مقابلہ میں کامیاب ہونے والوں کو دیانند انک "بھینٹ" کیا جائے گا۔

(ایڈیٹر)

ہیں۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ ان مرزائیوں کی مجلس میں بھی آئے دن جوتیوں دال بٹتی رہتی ہے۔ جس کی جھلک دیکھنی ہو۔ تو مرزائی اخبارات اُٹھا کر دیکھئے۔ نمونہ کے طور پر "الفاروق" ۲۸ اگست سے ہے جس میں مولانا ظفر علی خان کو کوسا گیا ہے۔ اپنے پیغمبر کی بیٹیوں کے کسی ایرا غیرا آدمی نہیں۔ خود امیر مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے متعلق جو دُر افشانیاں کی گئی ہیں۔ اس کے ایک اقتباس پر ہی اکتفا کی جاتی ہے۔

"اب ذرا غور کرو۔ اور بتاؤ۔ کہ تمہارا کوئی اصول ہے۔ جس پر تم کاربند ہو۔ . . . .

. . . . خیال کچھ زبان پر کچھ۔ ایسے آدمی کا کیا اعتبار جو لیے ہوئے کو توڑنے کی جرأت جدھر اور جس وقت طبیعت چاہے۔ اگر کوئی جلسہ . . . الرحمد کا یا جائے وہ آگ آج باوجود . . . دنیا کی . . . اور نامرادیوں کے اپنی ناکامیوں کی . . . . تو اس کے متعلق سوائے اس کے اس حالِ زار پر رحم کر کے . . . . خانے میں داخلہ کی سفارش کی جائے۔ اور کیا ہو سکتا ہے؟"

"پیغام" بتائے۔ کہ جس آسمانی شخص کے قدموں میں وہ مسلمانوں کو ان کی تہذیب سکھانے کو لا کر ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ "فاروق" اور "الفضل" کیا اُسی کی اُمت نہیں؟ اور جس تہذیب کی وہ گُل افشانیاں کر رہے ہیں۔ کیا یہ مسلمانوں کی تہذیب سے جس کا تم جنازہ نکال رہے ہو۔ کسی بھی حالت میں اچھی ہے۔ اگر پہلے سوال کا جواب ہاں اور دوسرے کا جواب نہیں میں تم دینے پر مجبور ہو تو تمہیں آسمانی شخص کا خیال چھوڑنا ہوگا" ::

مُسلم پریس کا جھوٹا پروپیگنڈا

"انقلاب" ہندوؤں کی مخالفت میں بے طرح اُدھار کھائے بیٹھا ہے۔ وہ ہندوؤں کی مخالفت کرے گا۔ خواہ اس کے لئے اُسے سچائی کو کند چھری سے ذبح کر کے جھوٹ کو ہی اپنا ایمان بنانا پڑے۔ مثال کے طور پر جناب لکھنؤ یونیورسٹی پر یہ سے . . . اور لکھتے ہیں۔

"اس یونیورسٹی کے جتنے تنخواہ دار ملازم ہیں۔ ان میں صرف ایک ڈاکٹر بدل الرحمٰن کے سوا سبھی تمام ہندو عیسائی اور یوروپین ہیں"

"انقلاب" کے اس سفید جھوٹ کا بھانڈا اس کے ایک ہم مذہب "سرفراز" نے پوری صفائی سے توڑا ہے۔ اور چوراہے میں توڑا ہے۔ سو فیصدی جھوٹ ہے۔ کہ جس ایک مسلمان ڈاکٹر بدل الرحمٰن کو "انقلاب" لکھنؤ یونیورسٹی میں ہوتا تسلیم کرتا ہے۔ وہ اس یونیورسٹی میں نہیں ہیں ::

سرفراز لکھتا ہے:۔

"انقلاب" کو یہ معلوم کر کے بہت حد مایوسی ہوگی۔ کہ ڈاکٹر بدل الرحمٰن عرصہ سے اس یونیورسٹی میں نہیں ہیں۔ ایک سال سے زیادہ کا زمانہ ہو گیا۔ کہ وہ بمبئی کے کسی کالج میں تشریف لے گئے ہیں"۔

پھر "انقلاب" کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ڈاکٹر بدل الرحمٰن کے زمانہ میں بھی متعدد مسلمان یونیورسٹی میں بسلسلہ ملازمت موجود تھے۔ اور اس وقت بھی موجود ہیں۔ ڈاکٹر بدل الرحمٰن کی جگہ پر پروفیسر مسعود حسن ایم۔ اے کام کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر سعید مرزا پی۔ ایچ۔ ڈی عربی کے ریڈر موجود ہیں۔ خود ڈاکٹر ولی محمد سائنس کے پروفیسر ہیں۔ اس یونیورسٹی میں ڈاکٹر سید حسین ظہیر بھی کام کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ خانی صاحب۔ جناب یوسف حسین صاحب مولوی ایم۔ اے۔ جناب محمد حسین صاحب ایم۔ اے۔ سید علی صاحب وغیرہ متعدد تنخواہ دار حضرات لکھنؤ یونیورسٹی میں موجود ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ "انقلاب" کے نزدیک یہ صاحبان مسلمان نہ ہوں یا یونیورسٹی سے تنخواہ نہ لیتے ہوں"۔

"انقلاب" کی اس دروغ بیانی پر "سرفراز" بڑے دُکھ سے لکھتا ہے:۔

"یہ امر واقعی قابلِ افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کے وہ اخبارات جنہیں فرقہ وارانہ تحریکات سے خاص دلچسپی ہے۔ ان معاملات میں پروپیگنڈا کرتے ہوئے جھوٹ اور سچ کی کوئی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔ انہیں اس کا یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کی اس طریقہ سے کوئی خدمت نہیں کی جا سکتی"!

"سرفراز" کے اس خیال کی تائید غالباً "انقلاب" یا دوسرے پروپیگنڈسٹ مسلم اخبار بھی کریں گے۔ لیکن "سرفراز" کی غلط فہمی دُور ہو جانی چاہیئے۔ کہ جن اخباروں سے وہ مخاطب ہو رہا ہے۔ ان کے پیشِ نظر مسلمانوں کی خدمت کا مقصد کبھی نہیں ہوا۔ ان کا مقصد مسلمانوں کی خدمت کی آڑ میں اپنے اُلّو سیدھے کرنا ہے۔ اور اس قسم کی دروغ بیانیوں اور . . . دروغ بافیوں سے اُن کا مطلب خوب حل ہوتا ہے۔

مسلمانوں کی خدمت کرنے والے اور ہوں گے۔ یہ الزام ان فرقہ پرست اخبارات کو نہیں دیا جا سکتا۔ مسلمان مریں یا جئیں۔ ان کا تو حلوے مانڈے سے کام ہے۔ اور اس میں اُنہیں خوب کامیابی ہو رہی ہے۔ تو وہ اسے کیوں چھوڑیں ؟

دیانند عربی سنسکرت مہاودیالیہ

اس سال بھی مہاودیالیہ کا پرکھشا پرنام پچھلے سالوں کی طرح بہت شاندار رہا ہے۔ سو ودیالیہ ہر سال ترقی کر رہا ہے۔ ودیالیہ کی پڑھائی ۱۰ ستمبر سے نیم انوسار شروع ہو جائے گی۔ جو طالب علم ودیالیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں جلدی اپنے پرارتھنا پتر روانہ کر دینے چاہئیں۔ بھیم دیو شاستری۔ ویدیا بیدیت ساہتیہ مترکھ آچاریہ۔ امرت سر

آریہ یوؤکوں کے لئے کاریہ کرم

(از پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

آریہ یوؤکوں میں جیوت جاگرت ہونے کے کارن کاریہ کرنے کی پربل اِچھا پائی جاتی ہے۔ آریہ کمار سبھاؤں کے دوارا انک اُتسوؤں کے روپ میں کیا جاتا ہے۔ آریہ سماج کے دوارا شک اُتسوؤں کا پرچار عام ہو یا کھیا تو نتھا شاستراتھوں اور سنگیت سمیلن دوارا وُدھی اپنے اُتسو کو سپھل بنانے ہیں۔ اس سمبندھ میں ہم آریہ یوؤکوں تتھا پنجاب کی آریہ جنتا کے سامنے آریہ یوؤکوں کے لئے کاریہ کرم رکھنا چاہتے ہیں۔

پنجاب کے آریہ یوؤکوں کا سنگٹھن کرنے کے لئے پرتیک شہر میں آریہ کمار سبھاؤں کا نرمان ہونا چاہئے۔ ان کمار سبھاؤں میں غیر شادی شدہ نوجوانوں کو ہی سبھاسد بنانا چاہئے۔ پرنتو تتھا وواہت (شادی شدہ) ویکتیوں میں سے انہیں کو سبھاسد بننا چاہئے۔ جو عملی روپ سے آریہ کمار سبھا کے کاریہ کرم میں بھاگ لیتے ہیں۔ لوکل آریہ سماج کا پردھان یا لوکل انترنگ سبھا دوارا نشچت کوئی ویکتی ہی اس یووک سماج کا پردھان ہوگا۔ پردھان عام نگرانی کا ہی کام کرے گا۔ یووک سماج کے اپ پردھان تتھا منتری کا نرواچن یووک سماج کرے گی۔ جو یووک سماج کے اصلی کاریہ کرتا ہوں گے ::

کم از کم دس آریہ کمار مل کر یووک سماج کا نرمان کر سکتے ہیں۔ یووک سماج کے سبھاسد اپنے نیم۔ اپنیم خود بنائیں گے۔ نِمن لکھت باتوں پر عمل کرنے والے ویکتیوں کو ہی یووک سماج کا سبھاسد بننا چاہئے۔

۱۔ پچیس سال سے اُوپر کی آیو نہیں ہونی چاہئے۔ اوواہت ہونا چاہئے۔ وشیش اوستھا میں یووک سماج کی سرو سمتی سے کسی شادی شدہ تتھا ۲۵ سال سے اُوپر آیو والے کو بھی سبھاسد بنایا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ یووک سماج کے پروگرام میں عملی طور سے حصّہ لیتا ہو ::

۲۔ آریہ بھاشا جانتا ہو۔ ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کیا ہوا ہو۔ یدی ضروری سمجھا جائے۔ تو یووک سبھا اس کے لئے پریکشا بھی نیت کر سکتی ہے ::

۳۔ سودیشی اشیاء استعمال کرتا ہو ::

۴۔ روزانہ ورزش کرتا ہو ::

یووک سماجوں کو نِمن لکھت کاریہ کرنے چاہئیں:۔

۱۔ لوکل آریہ سماج مندر یا شہر کے اُچت انوکول استھان میں دیایام شالہ کا کام جاری کیا جائے ::

۲۔ سیوا سمتی کا کام کیا جائے ::

۳۔ شہر کے جلسوں و میلوں میں والنٹیر کا کام کیا جائے ::

۴۔ دسہرہ کے دنوں میں کمار سبھائیں (یووک سبھائیں) سالانہ اُتسو منائیں۔ ان سالانہ جلسوں میں لیکچروں تتھا بھجنوں کے استھان پر دنگل۔ گھوڑ دوڑ۔ کبڈی وغیرہ وغیرہ کھیلوں کا پربندھ کیا جائے ::

پرنسپل رام دیو کے سمبندھ میں

پرنسپل رام دیو جی کے سواستھ اور سُکھشا کی طرف گورنمنٹ کی توجہ دلانے کے لئے نِمن آریہ سماجوں کے رِزولیوشن موصول ہوئے ہیں:۔

۱۔ آریہ سماج چاوڑی بازار۔ دہلی۔ آریہ سماج ہذا کا یہ جلسہ اس انوچت . . . . . . فیصلہ کے لئے انتہائی اسنتوش پرگٹ کرتا ہے۔ جو کہ مجسٹریٹ صاحب نے آریہ سماج کے پرسدھ نیتا آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا کے اُپ پردھان تتھا گوروکل . . . وشو ودیالیہ کانگڑی کے پوروَ مکھیہ ادھشٹاتا و آچاریہ مانیہ ورشری پروفیسر رام دیو جی کو ہونے دو ورش کی قید اور جیل میں بی کلاس کا انتہائی کٹھور دنڈ دے کر کیا ہے۔ چونکہ اس سے سرکار کے ورودھ آریہ جنتا میں گھرنا پھیلنے کی سمبھاونا ہے۔ اس لئے یہ جلسہ پنجاب سرکار سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ آچاریہ جی (جن کا سواستھ بھی خراب ہے) کی عمر تتھا کا دھیان کر کے اُن کی سزا کو گھٹا اور انہیں اے کلاس دے کر ان کے ساتھ نیائے کرتی ہوئی آریہ جنتا کے اسنتوش کو دُور کرے گی ::

(شمبھو چرنداس منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج میرپور۔ پوجنیہ شری پروفیسر رام دیو جی جو کہ آریہ سماج کے نیتا اُچیہ کوٹی کے تیاگی ہیں۔ اور

(باقی دیکھو صفحہ ۱۵ پر)

راجستھان بھرمن

(نمبر ۳)

(شری سوامی سوتنتر انند جی کے قلم سے)

اجمیر

میں اناپنا سے اجمیر آیا۔ اجمیر پرانا شہر ہے۔ وہاں انیک چیزیں یاتریوں کے دیکھنے کی ہیں جیسا کہ اناساگر یعنی ساگر۔ اناساگر کے کنارے بارہ دری جو کسی بادشاہ کی بنوائی ہوئی ہے۔ جینیوں کا مندر۔ تارا گڑھ کا درگ۔ نور چشمہ۔ خواجہ محی الدین چشتی کا مزار۔ ڈھائی دن کا جھونپڑا (جو کہ مندر توڑ کر مسلمانی شکل کا بنایا گیا ہے)

ان کے علاوہ پشکر راج ہے۔ جو اجمیر سے سات میل کے فاصلے پر ہے۔ اور جو دھوی کا تیرتھ مانا جاتا ہے۔ پرانکوں پرتھوی کے دو تیرتھ مانے جاتے ہیں۔ ایک پشکر راج اور دوسرا کٹاس راج جو پنجاب میں ہے۔ پشکر راج میں برہما کا مندر ہے۔ رشی دیانند جی اسی مندر کے ایک مکان میں ٹھہرے رہے تھے۔ میں نے اس کے درشن بھی کئے۔ پشکر راج میں کئی دھرم شالائیں ہیں۔ گجراتیوں کی دھرم شالا۔ سندھیوں کی دھرم شالا۔ دادو پنتھیوں کی دھرم شالہ۔ اب ایک نئی دھرم شالہ تیار ہے۔ جسے شوانند اور آتم سنگھ نے بنوایا ہے۔ جس میں نرملے سادھو رہتے ہیں۔ اسی کو سکھوں کی دھرم شالہ کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ یہاں رنگ ناتھ کے دو مندر ہیں۔ ایک مندر ساکھی بنا ہے۔ جس کا قصہ اس پرکار ہے:۔

ایک سیٹھانی رنگ ناتھ کے درشن کے لئے آئی۔ پجاری نے کہا کہ اب وقت نہیں ہے۔ ٹھاکر جی آرام کرتے ہیں۔ اس سیٹھانی نے ناراض ہو کر رنگ ناتھ کا دوسرا مندر بنوا لیا۔ جس پر ۱۰-۱۵ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے۔ جس دیش کے مالدار اس طرح کے بے سمجھ ہوں۔ وہاں دکھ نہ رہے۔ تو کہاں رہے۔ پشکر میں کارتک پورنماشی کو بڑا میلہ ہوتا ہے۔

یہ تو ہوئی شردھالوؤں کی کتھا۔ اب آریہ سماج کی کہتا ہوں۔

اجمیر میں اس وقت تین آریہ سماجیں ہیں۔ اور یہاں ہی راجستھان پرتی ندھی سبھا کا کاریالیہ ہے۔ آریہ سماجوں کے نام اس طرح پر ہیں:۔ آریہ سماج قیصر گنج۔ اجمیر۔ نگر آریہ سماج اجمیر۔ اجمیر آریہ سماج اجمیر۔ ان میں سب سے پرانی آریہ سماج قیصر گنج والی ہی ہے۔ اس کا اپنا مندر ہے۔ دوسری دونوں نئی آریہ سماجیں ہیں۔ لیکن آریہ سماج کے پرالے کام کرنیوالے ان میں بھی ہیں۔

بھائی آریہ سماج کے ماتحت آریہ ہائی سکول۔ آریہ اناتھ آلیہ دو سنستھائیں ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا کام بھی شروع سے ہی یہاں ہے۔ اس کے ادھین ویدک پریس اور پستکالیہ ہے۔ یہ سبھا پرچار کا کوئی کام نہیں کرتی۔ اس کا کام سوامی جی کی پستکوں کو چھاپنا اور بیچنا ہے۔

اس سبھا کے سبھاسد ہمیشہ اکیون ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے جو ایک بار سبھاسد ہو جائے۔ پھر وہ ہمیشہ کے لئے ہی ہو جاتا ہے۔ اس سبھا میں کچھ نیاپن لانے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس کا اپاؤ میرے پاس کوئی نہیں ہے۔ اس لئے میں اس کے سمبندھ میں کچھ نہیں کہتا ہوں۔

اس کے علاوہ آریہ ساہتیہ منڈل ہے۔ جو ایک لمیٹڈ کمپنی ہے۔ جس نے ویدبھاشیہ آریہ بھاشا میں چھاپا ہے۔ چنانچہ تین وید تو چھپ چکے ہیں۔ چوتھا چھپ رہا ہے۔ منڈل والے اپنا کام پرتی ندھی سبھا سے زیادہ کرتے معلوم ہوتے ہیں۔ ان میں نیا جوش ہے۔ اور نیا کام ہے۔ آریہ پرشوں کو ان کی امداد کرنی چاہئے۔ تاکہ یہ کام اچھی طرح چل نکلے۔ اور ویدک ساہتیہ کا پرچار زیادہ ہو جائے۔

پرچار کا کام

اجمیر وہ استھان ہے۔ جہاں سے رشی نے سورگاروہن کیا تھا۔ اور یہاں پر ویدک دھرم کے پرچار کی وصیت کی گئی تھی۔ اس وقت تک ویدپرچار کا کام آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کرتی رہی ہے۔ کچھ دن ہوئے سماچار پتروں میں پڑھا تھا۔ کہ راجستھان کی پرتی ندھی سبھا نے پرستاو سویکار کیا ہے۔ کہ بھجنیک پرچارک نہ رکھے جائیں۔ میرا وچار اس کاریہ کو دیکھنے کا بھی تھا تاکہ دیکھوں۔ کہ راجستھان میں یہ پرچار کیسا رہا ہے۔ یہاں آکر میں سبھا کے سنچالکوں سے ملا اور اس وشے پر بات چیت بھی کی۔ پتہ لگا۔ کہ اس وقت سبھا میں کوئی بھجنیک نہیں ہے۔ اور تین اپدیشک اوکاش پر ہیں۔ اور ایک کام کرتا ہے۔ ان کے علاوہ سنیاسی ہیں۔ جو پرچار کا کام کرتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً پنڈت پرمانند جی بی۔ اے۔ پنڈت رام سہائی جی بھی پرچار کا کام کرتے ہیں۔ اس حالت میں میں کوئی نشچے نہ کرسکا۔ کہ پرچار کیسا رہا۔

سبھا کے علاوہ اس وقت آریہ سماج قیصر گنج بھی پرچار کا کام کرتی ہے۔ اس سماج نے اپنے پرتی ندھی سبھا میں نہیں بھیجے ہیں۔ پرنتو اپنا پرچار شروع کر دیا ہے۔ جو بھجنیک سبھا نے اپنے پرستاو سے الگ کئے تھے۔ وہی بھجنیک اس سماج نے رکھ لئے ہیں۔ اور وہ باہر کی سماجوں میں جا کر وہی کام کرتے ہیں۔ اس لئے وہ پرچار نہیں ہو سکا۔ ان کے علاوہ اسی سماج نے ایک اپدیشک بھی رکھ لیا ہے۔ اور سوامی کرمانند جی بھی اب اسی سماج سے مل کر کام کرتے ہیں۔ اس لئے پرچار کا کام اب آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان اور آریہ سماج قیصر گنج دونوں ہی کرتے ہیں۔ لیکن افسوس یہ ہے۔ کہ یہ دونوں مل کر نہیں کرتے ہیں۔ پنجاب میں تو سبھائیں دو ہیں۔ اور یہاں سبھا ایک ہونے پر بھی کام ایک نہیں ہو سکا۔ یہ دکھ کی بات ہے۔

اردھ شتابدی اور سورن شتابدی

پرادیکارنی سبھا اور سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے مل کر سورن شتابدی منانے کا نشچے دیوالی ۱۹۳۳ء کا کیا ہے۔ لیکن اب تک اس کا کوئی کام شروع نہیں ہوا ہے۔ میں کنور چاند کرن جی سے ملا۔ تو پتہ لگا۔ کہ شری نارائن سوامی جی نے یہاں آ کر کام کرنے کا سنکلپ کیا ہے۔ وہ جس وقت آ جائیں گے۔ ہم پوری امداد کریں گے۔ کیونکہ یہ کام صرف راجستھان کا نہیں ہے۔ سارے بھارت کا ہے۔ اس لئے سب کو یتن کرنا چاہئے۔ سمفر شتابدی میں کام تین سال پہلے سے شروع کیا گیا تھا۔ اس لئے پوری کامیابی بھی ہوئی۔ بلکہ آشا سے زیادہ کامیابی ہوئی تھی۔

اس اتسو کے لئے اب سے کام شروع ہونا چاہئے۔ اگر کام نہ کرنا ہو۔ تو کوئی فائدہ نہ ہوگا اس کے ساتھ ہی باہر والوں کو سوچ لینا چاہئے کہ آریہ سماج قیصر گنج نے سوورن جینتی یا سماج کی اردھ شتابدی منانے کا نشچے کر لیا ہے۔ اور وہ فروری میں منائے گی۔ اور اس نے کام شروع کر دیا ہے۔ اس حالت میں اس سوال پر اس طرح سوچنا چاہئے کہ رُت اور کام کے لحاظ سے فروری کا اتسو اچھا ہوگا یا دیوالی کا اگر فروری کا اچھا ہوتا ہے۔ اور زور سے ہوتا ہے تو دیوالی پر منانے کا کیا لابھ ہے؟ اس لئے اسے اس شان سے منانا ہے۔ جب کہ وہ تو ابھی سے کام زور سے ہونا چاہئے۔ مجھے نہیں۔ میں کس کو کہوں۔ راجستھان یا سنگٹھن یا پرادیکارنی سبھا کو۔ راجستھان نے ابھی کام

شروع نہیں کیا۔ سارو دیشک کی دو میٹنگوں میں بھی نہیں گیا۔ پتہ نہیں۔ ان میں کیا وچار کیا گیا ہے۔ پرادیشک پرتی ندھی سبھا تو کام کرنے والی سبھا ہی نہیں ہے۔ یہ میرا وچار ہے۔ اس لئے یہی پرارتھنا ہے۔ جو ذمہ واری لے چکا ہے۔ سو ہی پوری کرے۔

چتوڑ

چتوڑ کا نام پرایہ سب آریہ جانتے ہیں۔ یہاں پر انیک لڑائیاں لڑی گئیں۔ اور انیک بار جوہر ہوئے ہیں۔ یہ بھارت کی تھرما پلی ہی نہیں۔ بلکہ تھرماپلی کا کیندر ہے۔ کیونکہ کسی ایک شہر پر کیا منحصر ہے۔ میرے وچار میں میواڑ کا کون سا استھان ہے۔ جو تھرما پلی نہیں۔

چتوڑ کا قلعہ سوریہ ونشیوں کا بنایا ہوا ہے۔ پڑھنے میں آتا ہے۔ کہ اس کا بنانے والا چترکوٹ تھا۔ اور اسی کے نام پر اس کا نام قلعہ چترکوٹ ہوا۔ جو بگڑ کر چتوڑ بن گیا۔ جو اس خاندان سے آٹھویں شتابدی وکرمی میں گوہل راجپوتوں کے پاس آ گیا۔ اس ونش کا پہلا مالک راول باپا تھا۔ اب تک اسی کی اولاد کے پاس یہ قلعہ ہے۔ دنیا میں کوئی خاندان اتنا پرانا راج کرنے والا نہیں ہے۔ جتنا کہ میواڑ ادھی پتی کا خاندان ہے۔

چتوڑ کا قلعہ ایک پہاڑی پر بنا ہوا ہے جو کہ اندازاً ۵۰۰ فٹ اونچی۔ تین میل لمبی اور آدھ میل چوڑی ہے۔ اس میں موریا ونش کے کچھ کھنڈرات اب تک موجود ہیں۔ ان کے علاوہ دیکھنے کی یہ چیزیں ہیں :-

کلا۔ جیمل راٹھور کی چھتریاں۔ پتا کا چبوترہ۔ کچھ پرانی توپیں۔ کچھ پرانے کھنڈرات جن کو گائیڈ کبھی کسی کے نام سے بتا دیتے ہیں۔ کبھی کسی کے نام سے۔ مہارانا کنبھ کا وجے ستنبھ (جس کی اب مرمت ہو رہی ہے) جنتمہ۔ مندر۔ بنجی ورنا اور جگت پرسدھ پدمنی کا محل۔ کیرتی ستنبھ۔ یہ پرانی جگہیں ہیں۔ اور اب سورگیہ مہارانا فتح سنگھ جی کے فتح پرکاش نام کے محل ہیں۔ جو کہ مکمل ہونے والے ہیں۔ یہ مختصر لسٹ ہے۔

گورو کل چتوڑ

شہر قلعے کے نیچے باہر بسا ہوا ہے۔ اس شہر میں آریہ سماج اب تک نہیں ہے تاہم پانچ چھ سالوں سے سوامی ورتا نند جی (ودیشٹر جی سنانک گورو کل کانگڑی اور سیکرٹر لالہ کدار ناتھ جی ٹھاکر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرانے منتری) نے چتوڑ میں گورو کل بنایا ہوا ہے۔ پہلے ان کے پاس زمین نہ تھی۔ پچھلے سال ان کو بہت اچھی زمین مل گئی ہے۔ اور اس زمین پر سوامی جی نے مکان بھی بنا لیا ہے۔ یہ مکان ریلوے سٹیشن چتوڑ سے دو تین سو گز کے فاصلہ پر ہے۔ اور اس کی زمین سٹیشن کی حدود کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اس وقت اس گورو کل کی حالت اس پرکار ہے :-

۱۶ ودیارتھی اس گورو کل میں پڑھتے ہیں جو شرینی وار اس طرح ہیں :-

جماعت اول ۲ - جماعت دوئم ۱۰ - جماعت چہارم ۴ :: میزان ۱۶ ::

ان میں سے ۵ راجپوتانہ کے ہیں۔ باقی اور پرانتوں کے ہیں۔ اس گورو کل میں بھوجن کا خرچ دس روپیہ لیا جاتا ہے۔ لیکن سوامی جی نے بتایا ہے کہ اس سے اندازاً یکصد روپیہ ماہوار آتا ہے۔ یعنی یہ برہمچاری بھوجن کا خرچ پورا نہیں دیتے ہیں۔ اس وقت ادھیاپک چار ہیں۔

۱ پچاس روپیہ اور بھوجن۔

۲ " " " " ۔

۳ تیس " " " ۔

۴ ستائیس " " " ۔

رسوئیا اور دو نوکر کام کرنے کے لئے اور ہیں جن کو تھوڑی تھوڑی تنخواہ ملتی ہے۔

سوامی ورتا نند جی آچاریہ اور گورنر ہیں جو کہ آنریری کام کرتے ہیں۔ اصل میں یہ گورو کل انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ سوامی جی جیسا ورِدھ ورت اور تیاگی اور اپنے وچاروں کا پکا پرش ملنا مشکل ہے۔ اس گورو کل میں ۱۸ سال کی پڑھائی ہے۔ ان سالوں میں چار وید۔ چھ درشن اور ویاکرن وغیرہ انگ سب کچھ پڑھایا جائے گا۔ یہ سوامی جی کا ارادہ ہے ::

اس علاقہ میں آبادی اچھی ہے۔ اور پرایہ آریہ (ہندو) آباد ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آریہ سماج کا پرچار اب تک نہیں ہے۔ پنجاب میں بھی انیک ایسے گاؤں تو ہیں۔ جنہوں نے آریہ سماج کا نام نہیں سنا ہے۔ لیکن چتوڑ کے نزدیک تو شہر ہیں۔ جنہوں نے اب تک آریہ سماج کا نام نہیں سنا ہے۔ اور آریہ سماج ان کے لئے ایک بھیانک وستو ہے۔ اس لئے اس پرانت کے آریہ سماجیوں کو جو کچھ وہ مناسب سمجھیں سوچار کر کے کچھ پریتن کرنا چاہئے تاکہ آریہ سماج کا نام تب تک پہنچ جائے ::

بقیہ کالم ۱ کا

جی وید منتروں سے یہ ارتھ کیسے نکالتے ہیں۔ سوال کا جواب کیول اتنا ہی ہے۔ کہ یہ ارتھ آریہ ودوانوں کے لئے کچھ نئے نہیں ہیں۔ پنڈت جوالا دت وغیرہ انیک سناتن دھرمی پنڈتوں نے بھی ارتھ کئے ہیں۔ اور زیادہ تر ارتھ سائنا چاریہ جی وغیرہ کے بھاشیہ کا ہندی حرف بحرف ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ لوگوں نے اگنی شواتا کے ارتھوں میں دیکھ لیا ہو گا۔ اگر پرکاش کے ایڈیٹر نے موقع دیا۔ تو ہر ایک منتر کے ارتھ بھی کر کے دکھلانے کا پریتن کروں گا ::

{ وید منتروں کی ویاکھیا کے لئے پرکاش کے کالم ہمیشہ کھلے ہیں :: ایڈیٹر }

دھرم کوٹ میں پادری صاحب سے مباحثہ

ہمارے علاقہ میں ایک دو گرام میں بالمیکی رہتے ہیں جن کو عیسائی بنانے کی کوشش میں پادری لوگ آئے تھے۔ میں ان سے ہمیشہ پر بات چیت کرتا رہا۔ مگر پادری صاحب نے کہا۔ کہ " آپ کسی پنڈت کو بلواؤ۔ ان سے بات ہو گی "

بالمیکی لوگوں کو جب کہا گیا۔ تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔ چنانچہ سبھا سے پنڈت ستنیہ دیو جی آریہ مسافر کو بلوایا گیا۔ اور پادری آجاگر سنگھ اور پنڈت ستنیہ دیو جی کے درمیان مباحثہ شروع ہوا۔ لیکن پادری صاحب پہلے ہی سوال کے جواب میں دم ہار بیٹھے۔ سوال و جواب مندرجہ ذیل ہیں :-

پنڈت۔ عیسائیت خدا کی تعریف کیا کرتی ہے ؟

پادری۔ خدا ہر جگہ موجود ہے۔

پنڈت۔ بائبل میں آیا ہے کہ خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔ خدا نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا نے حضرت یعقوب سے کشتی لڑی۔ ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا محدود ہے۔ اور وہ دنیا کا خالق نہیں ہو سکتا ::

پادری۔ خاموش

پنڈت۔ آپ ہم لوگوں میں پرچار کیوں کرتے ہیں ؟

پادری۔ بائبل میں ایسا ہی حکم ہے۔

پنڈت۔ متی کی انجیل میں تو ہے۔ کہ حضرت مسیح نے کہا کہ " مجھے اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوائے اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ لڑکوں کی روٹی کتوں کو مت پھینکو "

پادری۔ ہمارا تو ایمان ایسا ہی ہے۔ اور ہم تو حضرت مسیح کی شفاعت پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے گناہ دور کرے گا ::

پنڈت۔ حضرت مسیح خدا تھے ؟

پادری۔ نہیں انسان تھے۔

پنڈت۔ یرمیاہ میں یہ کیا لکھا ہے۔ کہ جو انسان پر بھروسہ رکھتا ہے۔ یا انسان کو اپنا بازو بناتا ہے۔ یا جس کا دل خدا سے پھر جاتا ہے۔ خدا اس پر لعنت کرتا ہے ::

پادری۔ چپ۔ ہمارا ایمان بالکل یہی ہے۔

پنڈت۔ آپ ایماندار ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو فرمائیے۔ اگر نہیں۔ تو لوگوں کو عیسائی کیوں بناتے ہیں ؟

پادری۔ میں ایماندار ہوں۔

پنڈت۔ متی کی انجیل میں لکھا ہے۔ کہ " اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو۔ تو اگر تم پہاڑ سے کہو دو۔ کہ چلا جا۔ تب چلا جائے گا " آپ مہربانی کر کے ہمارے مکان یا دھرم کوٹ کو ہی چلا دیں ::

پادری۔ جو کہنا مان کر کام کرتا ہے۔ وہ شریک ہو جائے گا۔

پنڈت۔ حضرت مسیح نے روٹی کا ایک معجزہ کیا ہے۔ کیا ان کو .... کہہ سکتے ہیں۔

یہ مباحثہ سن کر عیسائی ہونے والے بالمیکی یہ کہتے ہوئے اٹھ کر چلے گئے۔ کہ " ہم کو دھوکا دیا جانا تھا " ::

بعد میں کچھ اور سوال و جواب بھی ہوئے۔ آخر کہا۔ کہ ہم کسی اور پادری کو بلاتے ہیں۔ ہم جواب نہیں دے سکتے۔ اس مباحثہ سے آریہ سماج کی فتح ہندو مسلم سب نے تسلیم کی ہے۔ عیسائیوں میں کئی آدمی ستیارتھ پرکاش لے گئے ہیں۔ اور ویدک دھرم کے متعلق کئی باتیں دریافت کرتے ہیں ::

پورن چند پردھان آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا

بقیہ صفحہ ۱۳

جائیں گے۔ وہاں یہ مرتک شرادھ کرنا وید آدی شاستروں سے ورودھ ہونے سے پاکھنڈ دور ہو جاگ جائے گا۔ مہرشی نے اس لیکھ میں دو جگہوں پر ان کے خیالات کو وید کے ورودھ لکھا ہے۔ اور شاستروں کے برخلاف صاف الفاظ میں درشایا ہے۔ پھر سارے پنڈت وید کے نام پر ادھر ادھر سے سائنا چاریہ کے بھاوں کو ہندی میں لکھ کر آریہ پرشنوں میں بالکل غلط خیالات کا پرچار کریں تو کون مان سکتا ہے۔ کیونکہ وید کا آچاریہ صاف الفاظ میں وید کے منتروں پر بھاشیہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ " یہ ترین آدی کرم دو یہ مان ارتھات جیتے ہوئے لوگ پرتیکش ہیں۔ انہیں میں گھٹتا ہے۔ مرے ہوؤں میں نہیں کیونکہ مرتکوں کا پرتیکش ہونا اسنبھو ہے۔ اس لئے کوئی چیز ارتھ دیا جائے۔ دیکھو ان کو نہیں مل سکتا۔ اس سے کیول دیہ مان کی ہی شردھا پوروک سیوا کرنے کا نام ترپن اور شرادھ ویدوں میں کہا ہے۔ کیونکہ سیوا کرنے اور پرتیکش سیوا کرنے والے ان دونوں ہی کے پرتیکش ہونے سے یہ سب کام ہو سکتا ہے۔ دوسری پرکار نہیں " ۔ دیکھو وید بھاشیہ بھومکا ۔ تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پنڈت جی

(باقی صفحہ ۱۲ کالم ۱ کے)

مرضی کی دشمنی

چار برس اور گزر گئے۔ سندری کے باپ کو اپنی "بال ودھوا" کنیا کی دوبارہ شادی کی فکر ہوئی۔ بدل اور سندری کے اچھے تعلقات کو مدِنظر رکھتے ہوئے سندری کے باپ نے ارادہ کر لیا تھا۔ کہ وہ اپنی لڑکی کی سگائی بدل ہی سے کر دے گا۔ بات چیت بھی پکی ہو گئی۔ لیکن جب گاؤں کے مکھیا کو اس کی خبر ہوئی۔ تو اُس نے سندری کے باپ کو منع کر دیا۔ کہ وہ یہ رشتہ نہ کرے۔ کیوں؟ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ بدل کے گاؤں کے مکھیا اور سندری کے گاؤں کے مکھیا کو یہ کب گوارا ہو سکتا تھا۔ کہ اُن کے دشمن کا چمار ان کے گاؤں پر برات چڑھا کر لائے۔ مجبوراً سندری کے باپ کو کسی دوسرے گاؤں میں رشتہ کرنا پڑا۔ یہ رسم و رواج کا کرشمہ نہ تھا بلکہ غریب اچھوتوں پر سرمایہ داری کی لعنت تھی۔

سندری کو یہ سب باتیں معلوم ہو گئیں۔ وہ بدستور جنگل میں مویشی چرانے جایا کرتی تھی۔ لیکن شرم و لحاظ سے جس طرح پہلے وہ بدل کے ساتھ سگائی ہونے کی خبر بدل کو نہ سنا سکی تھی۔ اسی طرح جب یہ نسبت ٹوٹ گئی۔ تو بھی وہ خاموش ہی رہی۔ بدل کو اپنی قسمت کا یہ بنتا بگڑتا کھیل معلوم ہی نہ ہو سکا۔

خلافِ معمول ایک دن سندری جنگل میں نہ آئی۔ بدل نے سوچا کسی خاص کام کی وجہ سے نہ آئی ہو گی۔ لیکن جب دن پر دن گزرنے لگے۔ اور سندری نہ آئی۔ تب بدل سخت پریشان ہوا۔ اُدھر سندری کی شادی کی تاریخ قریب آ گئی تھی۔ اسی وجہ سے جنگل کا آنا جانا بند کر دیا گیا تھا۔ بدل کی جدائی میں سندری کا دل بہت اُداس رہتا تھا۔ گھر میں منگل گیت۔ بچوں کی چہل کود۔ اور مردوں اور عورتوں کی چہل پہل اسے کھائے جاتی تھی۔ اُس کا اُترا ہوا چہرہ دیکھ کر سب یہ سمجھتے۔ کہ سندری کو گھر چھوٹنے کا غم ہے۔

لیکن یہ بات نہ تھی۔ سندری کو وہ خوشی حاصل نہ ہو سکی۔ جو چار سال پہلے اس سنسان جنگل میں بڑ کے نیچے بدل کے ساتھ شادی ہونے سے ہوئی تھی۔ اور اُن کے دن کھاتے پیتے میں سندری کو وہ سکھ حاصل نہ ہوا۔ جو چار برس پہلے پیڑ کے سایہ میں بیٹھ کر بدل کے ساتھ "گڑ شہد" کھیلنے میں محسوس ہوا تھا۔

منڈپ کے نیچے پھیرے گھومتے وقت سندری کے پاؤں میں وہ تیزی نہ تھی۔ جیسے پہلے آم کی شاخ کے چاروں طرف بدل کے ساتھ گھومتے میں تھی۔ بڈھے پنڈت جی کے منتر اس کے کانوں کو اتنے اچھے نہ معلوم ہوئے۔ جتنے چھپے والے توتلے پنڈت کے لڑکے کے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ۔ پہلی شادی اپنی مرضی سے کی تھی۔ اور یہ شادی والدین اور زمیندار کے حکم سے ہو رہی تھی۔

بدل کو اس شادی کی کچھ خبر نہ تھی۔ وہ مجبوراً جنگل میں آتا تو سہی۔ لیکن اب اس کو کھیلنے کودنے میں کوئی دلچسپی نہ معلوم ہوتی۔ وہ تنہائی میں بیٹھ کر سندری کی یاد میں آنسو بہاتا۔ جس دن سندری کا بیاہ تھا۔ اُس دن اُس کا دل بہت بے چین تھا۔ اس نے اب تک کسی کو اپنا ہمراز نہ بنایا تھا۔ لیکن آج وہ اپنے دل کو قابو میں نہ رکھ سکا۔ اس لئے مجبوراً سندری کے گاؤں سے آنے والی ایک اہیرن کی لڑکی سے سندری کو کہلا بھیجا۔ کہ آج شام کے وقت جس طرح سے بھی ہو سکے اس کو جنگل میں ملنا چاہئے۔ کہاں؟ اسی پیڑ کے نیچے جہاں چار برس پہلے ان کی شادی ہو چکی تھی۔ اور بدل کے دئے ہوئے پیسے بطور یادگار آج بھی سندری کے گلے میں تعویذ بنے ہوئے تھے۔

وقت مقررہ پر سندری عروسی جوڑا پہنے پاؤں میں مہاور اور مانگ میں سیندور لگائے بہت پوشیدہ طریقہ سے جنگل میں پہنچ گئی۔ بدل اُس کا انتظار کر رہا تھا۔ عرصہ تک ایک دوسرے کو نہ دیکھنے سے وہ تڑپ رہے تھے۔ بدل نے سندری کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ اور آج پہلی مرتبہ اُس نے سندری کو اپنے کلیجہ سے لگایا۔

سندری نے اپنا سر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بدل کے کندھے پر رکھ دیا۔ اور سسک سسک کر رونے لگی۔ ارمان و تمناؤں کے جذبات سے اُس کا دل اچھل رہا تھا۔ شرم و لحاظ کی لہریں اس کی رگوں میں دوڑ کر اُسے کپکپا رہی تھیں۔ ایک لمحہ کے لئے بدل بے خود سا ہو گیا لیکن فوراً ہی اس کو اپنا کندھا بھیگتا معلوم ہوا۔ اور اُس نے سندری کے آنسوؤں سے بھیگے ہوئے چہرے کو بغور دیکھا۔ اور پھر گویا اس پر بجلی گری ہجوم جذبات سے اُس نے سندری کو کلیجہ سے لگا تو لیا تھا لیکن اس کو اچھی طرح سے دیکھنے کا موقع نہ ملا تھا۔ اُس نے اُس کے عروسی جوڑے کی طرف کچھ دھیان ہی نہ دیا تھا۔ لیکن اب پاؤں میں مہاور اور مانگ میں

گزشتہ سے پیوستہ

سیندور دیکھ کر چونک اُٹھا۔ اور سندری سے ہٹ کر دور جا کھڑا ہوا۔ اُس نے گھبرائی ہوئی آواز سے پوچھا۔ "اری سندری! (یہ کیا سندری؟)"

سندری اس کے جواب میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ وہ خود کو قصوروار سمجھتی تھی۔

بدل نے کانپتی ہوئی آواز سے پھر دریافت کیا۔ "یہی پیڑ کے نیچے جو قرار کینو رہا، یاد ہے؟" (اس پیڑ کے نیچے جو قرار کیا تھا۔ وہ یاد ہے؟)

سندری نے سر ہلا کر تسلیم کیا۔

بدل۔ یاد ہے تو بتاؤ مور کہیں منبھو (یاد ہے تو بتاؤ میرا کہنا مانو گی؟)

سندری نے پھر سر ہلا دیا جس کا مطلب تھا۔ کہ "ہاں مانوں گی"۔

بدل اب بچہ نہ تھا۔ سندری کی یہ محبت دیکھ کر جوشِ مسرت سے اُس کا دل ناچ اُٹھا۔ اُس کی اُمیدوں کی خشک شاخ پھر ہری ہو گئی۔ اس لئے پھر ایک بار سندری کو جو اُس کے خیال سے اُس کی آج سے چار برس پہلے دھرم پتنی ہو چکی تھی۔ کھینچ کر چھاتی سے لگا کر مہرِ محبت ثبت کر دی۔ جس سے سندری کا چہرہ لال ہو گیا۔

تاریکی بڑھنے لگی۔ اور اسی تاریکی میں سندری اور بدل آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئے۔

سندری اور بدل کی گمشدگی سے تمام گاؤں میں ہلچل مچ گئی۔ اِدھر اُدھر بہت تلاش کی گئی لیکن دونو کا کہیں پتہ نہ چلا۔ آئی ہوئی برات بے نیل مرام واپس چلی گئی۔

بدل اپنے گاؤں سے سندری کو لے کر ایک شہر میں پہنچا۔ اور ایک وکیل صاحب کے اصطبل میں نوکر ہو گیا۔ والدین کے ڈر سے دونو نے اپنی ذات چھپا رکھی تھی۔ اتفاقاً ایک دن بدل کے گاؤں کا ایک اہیر اصطبل کی طرف سے نکلا۔ اور اُس نے بدل کو پہچان لیا۔ بدل نے اپنے مالک سے کچھ دن کی چھٹی لے لی۔ اور اہیر کو اپنا ہمراز بنا کر وطن کی طرف چلا۔ گاؤں کے قریب پہنچ کر جنگل میں اسی پیڑ کے نیچے جہاں اُس کی شادی ہوئی تھی۔ سندری کو ٹھہرا کر گاؤں میں گھسا۔ جب اُس کے ضعیف باپ کو اُس کے آنے کی خبر ملی تو وہ خوشی کے آنسو بہاتا بدل کے پاس پہنچا۔ بات کی بات میں یہ خبر سارے گاؤں میں پھیل گئی۔ بدل چوپال میں بیٹھا تھا۔ گاؤں والے اُس کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے۔

دو ڈھائی سال کے بچھڑے ہوئے لڑکے کو اپنے سینے سے لگا کر بڈھے باپ نے کہا "چلو!

افسانہ

بیٹا! اب گھر چلو!"

بدل نے شرماتے ہوئے سر جھکا کر کہا۔ "دادا! مورے ساتھ تمہار پتوہو ہے" (میرے ساتھ تمہاری بہو ہے)

بڈھے کی خوشی دگنی ہو گئی۔ وہ بولا۔ "کون؟ سندری! کہاں ہے؟"

بدل نے اور بھی شرما کر کہا۔ "اس کی گود میں..." وہ اس کے آگے اور کچھ نہ کہہ سکا۔ صرف جنگل کی طرف اشارہ کر دیا۔ سب اسی طرف دوڑ پڑے۔

بدل کو گھر سے نکلے اڑھائی سال ہو چکے تھے اب سندری کی گود میں ایک ہنس مکھ بچہ تھا۔ جب سندری اپنے سسرال پہنچی۔ تو اس کے دوسرے دن بدل کے باپ نے سندری کے باپ کو بھی اس کی خبر بھیج دی۔ جو دوڑے ہوئے آئے۔ اس طرح سے بچھڑے ہوئے آپس میں مل گئے۔ لیکن اس سے برادری خوش نہ ہوئی۔ اور بغیر بھوج کے وہ خوش بھی کس طرح ہو سکتی تھی۔ اس کی نظروں میں تو بدل کا باپ کوئی معمولی پاپ نہ تھا۔ اسی وجہ سے برادری نے بدل کے گھر کا حقہ پانی بند کر دیا تھا۔ جب بدل نے اس کو اپنی کمائی سے بھوج دیا۔ تب جا کر کہیں اس کا غصہ رفع ہوا۔ اور پھر بدل کا خاندان برادری میں شامل کر لیا گیا۔ اب برادری کی نظروں میں سندری اور بدل کی عزت بہت بڑھ گئی تھی۔

"نگار"

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

کریاتمک دھرم

(از پنڈت ستیہ دیو آریہ مسافر)

ویدوں کا ورن آشرم دھرم

देवस्य चेततो महीमनु सवितुर्हवामहे सुमतिं सत्यराधसम्॥ यजु

اس وید منتر سے ثابت ہوتا ہے کہ ایشور جو جہان ہے۔ ہم لوگ سب اس سے بدھی پراپت کر کے اپنا بھلا کرنا چاہتے ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ گیان کہاں سے ملتا ہے؟ جواب میں ہماری عرض ہے کہ دُنیا میں علم صرف وید سے ہی مل سکتا ہے۔ وید پر رشی دیانند جی کی گہری شردھا اور بھگتی تھی۔ یہ بات دیکھ کر کبھی کبھی حیرت ہوتی ہے۔ رشی کی ترک شکتی اور انوسندھان کی لگن انتی پربل تھی۔ کہ اس نے وید کے علاوہ دیگر تمام گرنتھوں کو ایکدم پرتہ پرمان کہہ دیا۔ قرآن۔ پوران اور بائیبل وغیرہ گرنتھوں کو سوتہ پرمان ماننے والے اب بھی کروڑوں کی سنکھیا میں موجود ہیں۔ لیکن رشی کی گہری نظر ان گرنتھوں کی تہ تک فوراً پہنچ گئی۔ اور رشی نے ان کتابوں کے ستیہ اسلتیہ کا فیصلہ نرِدھرانت رُوپ میں کر لیا۔ کیا کارن ہے۔ کہ جس رشی کی ترک شکتی کی تیز کرنوں کے سامنے یہ گرنتھ ہلکے پھلکے پر بالوں کی طرح دلیس ہو گئے۔ اس ترک شکتی کی تیز کرنیں وید رُوپی چٹان کے ساتھ ٹکرا کر فوراً شانت اور شیتل ہو گئیں۔ اس میں ضرور کوئی رہسیہ ہے۔ کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ رشی نے یہ پالیسی چلی تھی۔ اس نے سمجھا تھا۔ کہ ہندوجاتی ٹکڑوں ٹکڑوں میں بکھری ہوئی ہے۔ اس میں طرح طرح کے اندھ وشواس نے گھر کر لیا ہے۔ اسی لئے ایسے گرنتھوں کا رشی نے کھنڈن کیا۔ جو ہندوؤں میں اندھ وشواس پیدا کرنے والے تھے۔ رشی شردھا کی مہما کو بھی سمجھتے تھے۔ وہ جانتے تھے۔ کہ بکھرے ہوئے منشوں کو پریم سے ملانے میں ایک پربل کارن ان کے دھارمک وشواس اور بھاونائیں بھی ہوا کرتی ہیں۔ اسی لئے ان گرنتھوں کو رشی نے سوتہ پرمان مان لیا۔ جن گرنتھوں پر ہندو جاتی کا وشواس انادی کال سے چلا آتا تھا۔ اور جن میں اندھ وشواس کی باتوں کا امکان کم از کم تھا۔

رشی کے متعلق اس پرکار کی کلپنا کرنے والے آدمی رشی کے دل کو رتی بھر نہیں جانتے۔ رشی کے گرنتھوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وید کا نام لیتے ہی رشی کے دل میں وید کے پرتی پریم اور محبت کی ایک عجیب لہر فوراً دوڑنے لگتی ہے۔ رشی کا عقیدت دل وید نام کی اگنی کے سامنے کس طرح پگھل جاتا ہے۔ کیول پالیسی رشی کے دل کی ان بھاوناؤں کا پُورا پُورا جواب نہیں ہو سکتی۔ اگر رشی کے دل میں ویدوں کا ماننا کیول پالیسی رُوپ میں ہوتا۔ تو ہندوجاتی کو اکٹھا کرنے کے لئے شاید ویدوں کا سہارا تیاگ کر دینا ٹھیک سمجھتے۔ ویدوں کے تیاگ سے برہمو سماج اور تھیاسوفیکل سوسائٹی کے حیف اول کیشب اور علامہ النّاس فوراً رشی کے متعلقوں کو سویکار کر لیتے۔ اور یہ تمام مل کر ایک بڑی طاقت بن کر نہ صرف بھارت میں بلکہ سنسار بھر میں کام کرتے ہوئے دکھائی دیتے۔ لیکن رشی نے یہ سویکار نہ کیا۔ ویدوں کے پرتی رشی کی اٹل شردھا کا مول منتر اور ہے۔ اور وہ یہ۔ کہ رشی نے اپنے ترک دوارا ویدوں کی جیتی جاگتی چھان بین کی۔ وید اُسے ہی سچے سونے جیسے ثابت ہوئے۔

ویدک دھرم کی وشیشتائیں

ویدک دھرم میں کیا وشیشتائیں ہیں۔ کہ جنہوں نے رشی دیانند پر اتنی زبردست چھاپ لگا دی۔ ان سب کو اس مختصر سے مضمون میں عرض کرنا اسنبھو ہے۔ اس لئے صرف دو چار کا ہی ورنن کیا جائے گا۔

(۱) ویدک دھرم کی پہلی وشیشتا یہ ہے۔ کہ یہ کریاتمک (Practical) ہے۔ یہ دھرم منشوں کی ... پروِرتیوں اور اچھیاؤں کو خیال میں رکھ کر منش اور منش سماج کو اُنّتی کا راستہ دکھلاتا ہے۔ وہ ادھیاتمک آج کل سمپل اور سمجھدار نہیں سمجھا جاتا۔ جو ودیارتھی کی مانسک پرورتیوں بھاوناؤں اور شکتیوں کا خیال کئے بنا ایک ہی ڈنڈے سے تمام ودیارتھیوں کو ہانکنا چاہتا ہے۔ اس پرکار کی شکشا "ملا سسٹم" کی شکشا یا پاندہ سسٹم کی شکشا ہوگی۔ دھرم کا کام یہی ہے۔ کہ وہ منش یا منش سماج کو شکشت کرے۔ انہیں ایسا راستہ دکھلائے جس پر وہ چل سکیں۔ اس لئے وہی دھرم سچا اور قابلِ قبول ہو سکے گا۔ جو منش اور منش سماج کی سوبھاوک پرورتیوں اور بھاوناؤں کو نہ کچل کر انہیں چلنے کا راستہ دکھلائے۔ ویدک دھرم میں یہ خصوصیت موجود ہے۔ لیکن دوسرے کسی بھی دھرم میں موجود نہیں۔ ویدک دھرم میں لوک اور پرلوک دونوں کا گنگا جمنی میل ہے۔ جو خوب سہاونا معلوم ہوتا ہے۔ ویدک دھرم دین و دنیا کے راستوں کا میل کراتا ہے۔ اُنہیں الگ الگ نہیں سمجھتا۔

ویدک دھرم میں انفرادی ترقی کے لئے برہمچریہ۔ پورنا اور تیاگ کو جہاں مکھیہ ستھان دیا ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ہی گرہست کو بھی پرم پوتر اور مکتی دینے والا مانا ہے۔

ویدک کا پربھاو اس حد تک پہنچا ہوا ہے۔ کہ وید کو پرماتما بھی ایک بڑا گرہستی دکھائی دیتا ہے۔ ویدوں میں جگہ جگہ پرماتما کو پتا اور پرجاپتی مانا ہے۔ اور اس طرح وید نے یہ کلپنا ہمارے سامنے رکھی ہے۔ کہ پرماتما پتی ہے۔ پرکرتی اُس کی پتنی کے سمان ہے۔ اس پتی اور پتنی کے میل سے سب سرشٹی (اُتپتی) ہوتی ہے۔ جو دھرم اپنے پرماتما کو بھی گرہستی کی شکل میں دیکھ سکتا ہے۔ وہ انسانی گرہستھ کو نگاہِ نفرت سے کیسے دیکھ سکتا ہے؟

بدھ دھرم نے اگر گرہستیوں کو نیچے رکھا تھا۔ اس کا پرنیام کیا ہوا؟ اسے اتہاس کے جاننے والے خوب جانتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ویدک دھرم سماج کو بھی بنانا چاہتا ہے۔ ویدک دھرم میں ودیا اور تیاگ۔ کشاتر راجپوتی بھاو۔ دھن اور بیوپار اور شلپ کلا کا میل بہت ہی عجیب ہے۔ ویدک دھرم۔ کشاتر بھاو۔ دھن دولت۔ بیوپار اور شلپ کلا کو نیچا درجہ نہیں دیتا۔ انہیں گنتی یا دھکّا نہیں سمجھتا بلکہ اس کے متعلق ویدک دھرم بڑا اگیا دیتا ہے۔ کہ منش اپنی شکتی۔ دین اور مکھیہ سے ہمیشہ اپنے اپنے دھرم کا پالن کرتے ہوئے مکتی دھام تک پہنچ سکتے ہیں۔ ... ویدک دھرم منش اور منش سوسائٹی کی ... رغبتوں اور ضرورتوں کو زیرِ نگاہ رکھتا ہوا ... اور منش سوسائٹی کو شاہراہ ترقی پر لے جاتا ... ہے۔

منش کی سوبھاوک پرورتی کو درشٹی میں رکھ کر جس دھرم کا ورنن کیا جاتا ہے۔ اُسے ... دھرم کہتے ہیں۔ اور منش سماج کی سوبھاوک ... اور آوشیکتاؤں کو درشٹی میں رکھ کر جس دھرم کا ورنن کیا جاتا ہے۔ اُسے ورن دھرم کہتے ... اس پرکار ویدوں کے ورن آشرم دھرم میں ... اور وِسینیا۔ دھرم اور سنسار۔ لوک اور پرلوک کا ... سُندر اور منوہر سنگم ہے۔

(باقی آئندہ)

پتروں کا شرادھ اور ترپن

مہرشی دیانند جی اور شری پنڈت ساتولیکر جی

(از پنڈت بھگت رام جی ڈنگہ)

...کا دھیان کرتے ہوئے ...گٹ کرتے ہوئے "منترہ ویدک سرم" میں ...ساتولیکر جی لکھتے ہیں کہ "اس منتر میں" آپ ...سے کہا گیا ہے - کہ وہ اگنی کو پتروں ...لے جائیں - جس سے کہ اگنی میں ہوی ہوئی ...پتروں کو پہنچا سکے" -

...میں لکھتے ہوئے ورنن کرتے ہیں - کہ ...روپ میں ہوی ہو جاتی ہے - اس روپ میں ...یتے - پرنتو اگنی دوارا اسوکشم او ونتیہ روپ ...ہوئی ہوئی ہومی لیتے ہیں - ارتھات یگیہ ...ہوئی ہوئی پتروں کو پہنچتی ہے - اس لئے ...دیوتا دھن سمپتی چاہتے ہیں - یگیہ ...پتروں کو ہومی ویسی چاہئے " ۔

...اگنی کو پتروں کو اپنے ساتھ لے آنے کے ...پتروں کو یگیہ آدی میں ساتھ لانا ...یہاں پر اگنی سے ہومی کھانے ...پتروں کو لے آنے کے لئے کہا گیا ہے "۔

...اگنی سے کہا گیا ہے - کہ وہ ہومی کو ...پتروں کو دے - تاکہ وے انہیں کھا دیں - ...منتر اس بات کو سپشٹ کر رہے ہیں - کہ ...کے پاس ہوی پہنچاتی ہے - اور پتر اسے ...ہوی لانے کے لئے بھیجتے ہیں - اس ...ایک بھاو من مانے منتری پنڈت جی نکالتے ...

...لکھ کر اردو دان پبلک کو یہ درشانا ...کہ پنڈت ساتولیکر جی کا کیا سدھانت ...کیا منتویہ آریہ پرشوں کے سامنے ...نکال کر رکھتے ہیں - ہم جن نتائج پر پہنچ سکا ...اس قسم سے تقسیم کئے جا سکتے ہیں :- ...شری پرش ہال اور پردوہ سب دیہہ دھاری ...ترپن جانتے ہیں - اور اگنی کے ذریعے ...وغیرہ کھاتے ہیں ۔ ...کے لئے ایک خاص جگہ مخصوص ہے - ...کہتے ہیں - وہ سورج کے نزدیک ... موجود ہے ۔

...ہوا پدارتھ اگنی کے ذریعے ان کو ...میں ڈالے ہوئے پدارتھ کو وے پتر ...یگیہ کو اور پتروں کو جانتا ہے - وغیرہ

وغیرہ -

کیونکہ وید منتر کا ارتھ کرتے ہوئے پنڈت جی لکھتے ہیں - کہ "ہے اگنی جب ہم مر جائیں - تب پتری لوک میں جائیں - ارتھات جب مریں - تب پتری لوک میں پہنچا دے" - اس منتر سے ایسا پتہ چلتا ہے - کہ اگنی مرنے کے انتر پتروں کو پتر لوک میں لے جاتی ہوئی ان کے شریر کے کسی ادیو دھصا کو یہاں چھوڑ جاتی ہے ۔

میرے لکھنے کا مطلب کیول یہ ہے - کہ آریہ ودوانوں کو شری پنڈت ساتولیکر جی کی طرف متوجہ ہونا چاہئے - کہ کس پرکار آریہ لوگوں میں وید کے نام پر اور وید بھاشیہ کی آڑ میں کس قسم کے سدھانتوں کا پرچار کیا جا رہا ہے - میں نے پہلے لیکھ میں یہ صاف کرنے کا ارادہ کیا تھا - کہ مہرشی دیانند جی کے علاوہ وید کو جاننے والا اس پانچ ہزار برس کے عرصہ میں ایک بھی ایسا ودوان پیدا نہیں ہوا - جو وید سے پورانک پردے کو اتار کر اسے اصلی روپ میں دیکھ سکے - سب کے سب پنڈت آریہ ہوں یا پورانک - اس وقت وید کے نام پر پورانک خیالات کا پرچار کر رہے ہیں - مہرشی ستیارتھ پرکاش کے چھٹے سملاس میں لکھتے ہیں :-

"سوم سد - اگنی شواتا - وریہی شد آدی پتروں مانا - مانا ہی - یہ مانا ہی تھا جگتی سمبندھی اور ایک گوتر کے تھا انیہ کوئی بھدر پرش وردھ ہو - ان سب کو اتینت شردھا سے اُتم ان وستر سندر پان آدی دے کر اچھی پرکار سے ترپت ارتھات جس جس کرم سے ان کا آتما ترپت اور شریر سوستھ رہے - اس اس کرم سے پریتی پوروک ان کی سیوا کرنی - وہ شرادھ اور ترپن کہاتا ہے"۔

پھر سنیاس آشرم پر لکھتے ہوئے وید آچاریہ مہرشی لکھتے ہیں - کہ :-

"پرنتو مرے ہوئے پتروں کا آنا اور کیا ہوا شرادھ مرے ہوئے پتروں کو پہنچنا ہی اسنبھو ہے (ناممکن ہے) وید اور یکتی ورودھ ہونے سے متھیا (غلط) ہے - اور جب آتے ہی نہیں - تو کھا گ کون جائیں گے؟ جب اپنے پاپ پن کے انوسار ایشور کی ویوستھا سے مرن کے پشچات جیو جنم لیتے ہیں - تو ان کا آنا کیسے ہو سکتا ہے؟ اس لئے یہ بھی بات پیٹارتھی - پرانی اور ویراگیوں کی متھیا کلپی ہوئی ہے۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے - کہ جہاں سنیاسی

(باقی دیکھو صفحہ ۱۰ کالم ۲ میں)

ابھاگا ہندو سماج

(از اودیش دیو ورما۔ بریلی)

پورنماشی کا دن تھا۔ گنگا کنارے ہزاروں استری پرش اشنان کے لئے جمع تھے۔ کچھ نہا چکے تھے۔ اور کچھ نہانے کی فکر میں تھے

اچانک گنگا کی شانت دھارا میں چھپاک کی آواز ہوئی۔ اور ایک استری گنگا کی تیز دھارا میں غوطہ کھاتی ہوئی دکھائی دی۔ ایک کھلبلی سی مچ گئی۔ سب ایک ٹک ہو کر اس ڈوبتی ہوئی ابلا کو دیکھنے لگے مگر کسی کی ہمت نہ ہوئی۔ کہ کود کر بچائے۔ بیز اک ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے۔ کہ یکایک بھیڑ کو چیرتا ہوا ایک نوجوان پانی میں کود پڑا۔ اور تیزی سے دھارا کو چیرتا ہوا عورت تک جا پہنچا۔ عورت بے ہوش ہو چکی تھی۔ اور ڈوبنے کے قریب تھی۔ کہ اس نے اسے بچا لیا۔ اور کچھ ہی دیر میں صحیح سلامت اُسے لے کنارے پر آ گیا :۔

عورت جس کی عمر ۱۷ یا ۱۸ سال کی تھی۔ اور دیکھنے سے ایک شریف خاندان کی معلوم ہوتی تھی۔ ہوش میں آ چکی تھی۔ اور حیرت زدہ نگاہ سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ کہ یکایک اُس کے منہ سے ایک ہلکی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ پھر بیہوش ہو گئی :۔

نوجوان کو اُس کی حالت پر ترس آیا۔ وہ تانگہ میں اُسے گھر لے گیا۔ جہاں ڈاکٹر کو علاج کے لئے بلوایا۔ ڈاکٹر نے ایک خوراک دوا پلا دی۔ اور ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا۔ تقریباً آدھ گھنٹہ کے بعد عورت ہوش میں آئی۔ جس کے بعد کچھ دیر تک اُس کی حالت دیکھنے اور کچھ ہدایتیں کرنے کے بعد ڈاکٹر اپنی فیس لے کر چلا گیا :۔

صبح کا سہانا وقت تھا۔ چڑیاں چہچہا رہی تھیں نسیم سحر چل رہی تھی۔ سورج دیوتا دنیا کا دوسرا سفر کرنے کے لئے روانہ ہو چکا تھا۔

نوجوان اپنے کمرے میں بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔ کہ یکایک عورت داخل ہوئی۔ اور سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر تک تو سکون طاری رہا۔ آخر سکون توڑتے ہوئے نوجوان نے نرم لہجہ میں کہا۔ "بہن! کیا تم میری ایک بات کا جواب دو گی؟"

عورت۔ کیوں نہیں۔

نوجوان نے حیرت کی نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "اچھا اُس دن تم کیوں ڈوبنے لگی تھیں؟"

ان الفاظ کو سنتے ہی عورت کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ چلی۔ اور اپنی درد بھری آواز میں کہا۔ "بھائی! تم میرا حال مت سنو۔ درد انگیز ہے سنو گے۔ تو ہندو سماج کی حالت پر آنسو بہاؤ گے"

نوجوان "بہن! میں تمہارا حال سننے کا مشتاق ہوں"۔

نوجوان کی ضد پر عورت نے اپنی کہانی یوں شروع کی :۔

"میں کانپور کے سیٹھ ۔ ۔ ۔ ۔ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ میری ماں پرانے خیالات کی تھی۔ اس لئے میری شادی تیرہ سال کی عمر میں ہی کر دی گئی۔ برات دن مقررہ پر آ گئی۔ اور سب رسوم دھوم دھام سے ادا ہوئیں۔ مگر کچھ گہنوں کے بارے میں سسر جی کی پتا جی سے کہا سنی ہو گئی۔ اور بات بڑھتی دیکھ کر سسر جی مجھے چھوڑ مع براتیوں کے لوٹ گئے۔

میں نے منڈوے کے اندر ہی سے دیکھ لیا تھا۔ کہ میرے پتی بہت خوبصورت تھے۔ اس شادی کے بعد پتا جی بہت ہی اُداس رہنے لگے۔ انہیں میری دوسری شادی کی فکر ہو گئی۔ آخر بہت کوشش کے بعد وہ دن بھی آ گیا۔ مگر پتا جی نے اس بات کو پوشیدہ رکھا تھا۔ کہ میری ایک شادی پہلے ہو چکی ہے :۔

برات آئی۔ اور شادی کی سب رسمیں بغیر روکاوٹ کے ادا ہو گئیں۔ اور میں اپنے سسرال وداع کر دی گئی۔ کچھ دنوں تک تو میری پہلی شادی کی بات پوشیدہ رہی۔ اور میرے دن آنند پوروک گزرتے رہے۔ مگر میری بدقسمتی سے کسی نے میرے سسر جی سے وہ سب حال کہہ دیا۔ پہلے تو انہیں یقین نہیں ہوا۔ مگر جب یہ بات ٹھیک ثابت ہو گئی۔ تو وہ مجھے گھر سے نکالنے کی کوشش میں رہنے لگے۔ آخر کار وہ دن بھی آ گیا"

پورنماشی کا دن تھا۔ سسر جی سب کو لے کر اشنان کرنے کے بہانے گنگا تٹ پر آئے۔ پہلے انہوں نے میرے پاس ایک دایہ بٹھا دی۔ اور خود اور لوگوں کے ساتھ اشنان کرنے کے لئے چلے گئے۔ جب اُن کو گئے بہت دیر ہو گئی۔ تو میں ایک طرح سے نا اُمید ہو گئی۔ آخر کار دایہ بھی تلاش کرنے کے بہانے سے چل دی۔ کچھ دیر تک۔ تو میں بیٹھی رہی۔ مگر جب وہ لوگ نہ آئے۔ تو میں ساری بات کو سمجھ گئی۔ اور اپنا کوئی یار و مددگار نہ دیکھ کر ایشور کو ساکشی کر کے گنگا جی میں کود پڑی۔ مگر آپ نے ۔ ۔ ۔

اتنا کہتے ہی عورت کا گلا بھر آیا۔ اور وہ رونے لگی۔ نوجوان کے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکل گئے

"ابھاگا ہندو سماج"

ویدجینتی سپتاہ سماچار

بقیہ صفحہ ۸

[...] تار ربینگ کی وجہ سے نہ صرف آریہ [...] سکھ ہندو بھی ان کو نہایت [...] عام [...] درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ انکا بی کلاس [...] پھر اس حالت میں کہ ان کی صحت [...] نہایت نامناسب ہے۔ گورنمنٹ سے [...] جاتی ہے۔ کہ وہ پروفیسر صاحب [...] کو سپیشل کلاس جلد از جلد دیکر آریہ جنتا کو [...] اور شری پروفیسر صاحب موصوف کی [...] صحت کے لئے جو کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ کیا

(کرم چند وکیل منتری)

آریہ سماج گوجرہ۔ [...] آریہ سماج گوجرہ کا یہ [...] سماج کے پوجیہ نیتا آچاریہ رام دیوجی کی [...] کے متعلق آئی ہوئی اطلاعات کو تشویش کی [...] ہے۔ اور گورنمنٹ سے بزور مطالبہ کرتا [...] ان کی صحت اور بزرگی کو مدنظر رکھتے [...] ان کو فوراً رہا کیا جائے۔ یا کم از کم اے [...] میں تبدیل کردیا جائے۔

[...] کی کاپی اخبارات اور گورنمنٹ پنجاب کو [...] جائے۔

[...] منتری آریہ سماج گوجرہ۔ ضلع لائل پور

آریہ سماج سرہند منڈی۔ آریہ سماج سرہند منڈی میں شراونی ویدجینتی اور کرشن جنم اشٹمی السناد پوروک منائے گئے۔ وید امرت کی کتھا ہوتی رہی۔ اُپسفت سجنوں کا یجیہ شیش سے ستکار کیا گیا۔

(منتری آریہ سماج سرہند منڈی)

آریہ سماج رائیکوٹ۔ شراونی سے جنم اشٹمی تک وید جینتی سپتاہ کے سمبندھ میں برہمچاری سدھاکر وید پاٹھ کرتے رہے۔ لوگ خوب شردھا سے سُنتے رہے۔

(گورپرشاد پردھان آریہ سماج رائیکوٹ)

۳ کو گوروکل اندرپرستھ۔ اہالیان گوروکل کا یہ عام جلسہ شری آچاریہ رام دیوجی کی خرابی صحت پر اظہار تشویش کرتا ہے۔ اور جلد صحتیابی کے لئے صدق دل سے دعا کرتا ہے۔ نیز گورنمنٹ کی اس شدید غلطی کو جو کہ گوروکل کی مایۂ ناز اور آریہ سماج کی شہرۂ آفاق ہستی کو جیل میں B (بی) کلاس دے کر سرزد کی ہے۔ بزور مذمت کرتا ہے۔ جلسہ رات کے دس بجے ختم ہوا۔

(گوپال بی۔ اے ملکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج لدھیانہ۔ پنڈت اندر دیا النکار وید کتھا کرتے رہے۔ اردھ شتابدی منانے کے سمبندھ میں زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔

(نتھورام)

آریہ سماج خیرپور سادات۔ پرانہ سوامی بھجنا نندجی وید اپدیش کرتے رہے۔ رات کو گیتا کی کتھا ہوتی رہی۔

(پورن چند منتری)

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ۔ اتھروید کے برہم گوپی شوکت سے منتری نے کتھا کی۔ جنم اشٹمی کے دن پنڈت منظر پرشاد اور پنڈت آنند سروپ کی تقریریں ہوئیں۔

(رائم تامل گنسدھ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج آسیہ پشاور۔ سمپورن یجر وید سے برہم یجیہ کیا گیا۔ آریہ سانتی سکھ آدی سمٹ ہوئے۔ جلوس آریہ سماج پشاور صدر نے نکالا۔

(سکرٹری آریہ سماج آسیہ پشاور)

گوروکل اندرپرستھ۔ ویدجینتی سپتاہ میں ویدمنتروں کا روزانہ پاٹھ ہوا۔ کرشن جنم اشٹمی کے اپلکش میں پوری گیتا کا پاٹھ کیا گیا۔

(ملکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج حافظ آباد۔ ۸ سے ۲۳ تک سوامی رودرانندجی نے ویدمنتروں کی ویاکھیا کی۔

(ہزاری لال منتری)

آریہ سماج کسولی۔ ویدجینتی سپتاہ میں وید امرت سے ویدمنتروں کا پاٹھ کیا گیا۔ سوامی پرمانند کے چار ویاکھیان ہوئے۔ ۲۴ اگست کو کرشن جنم اشٹمی منائی گئی۔

(منتری)

آریہ سماج مونڈ گڑھ۔ ویدجینتی سپتاہ میں پنڈت ارجن دیو شاستری وید کتھا کرتے رہے جنم اشٹمی کا تہوار منایا گیا۔

(دیا دھر منتری)

آریہ سماج ظفروال۔ رکھشا بندھن پرو منایا گیا۔ ماسٹر گردھاری لال نے وید امرت سے کتھا کی۔ حاضرین نے وید سوادھیائے کا پرن لیا گیا۔ ۱۲ اگست کے ست سنگ میں بھی ویدمنتروں کی

سماچار جگت

ویاکھیا کی گئی ؛

۲۴ اگست کو کرشن جنم اُتسو منایا گیا۔ بھجن ہوئے۔ ماسٹر گردھاری لال کا ویاکھیان ہوا

(گردھاری لال منتری)

آریہ سماج گوجرہ۔ ۱۸ اگست کو شرادنی کا تیوہار منایا گیا۔ اور وید جینتی سپتاہ میں وید کا سوادھیائے جاری رہا ؛

(لورہبند ارام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج نورہی - وید جینتی سپتاہ شردھا پوروک منایا گیا۔ پنڈت رام چند کا ویاکھیان ہوا۔

(دیو یداس)

آریہ سماج جام پور۔ رشی ترپن سے شروع کرکے وید جینتی سپتاہ منا کر کرشن جنم اُتسو سمارو سے منایا گیا۔ جس میں ستری پرش دیووں نے سب نے حصہ لیا ؛

(الیشور دت منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور۔ وید جینتی سپتاہ منایا گیا۔ روزانہ ویاکھیانوں کا سلسلہ جاری رہا۔ ۲ دن پرانہ سنکیرتن بھی ہوا ؛ (چونی لال منتری)

کرشن جنم اُتسو

آریہ سماج شملہ۔ کرشن جنم اُتسو شملہ کی دونوں سماجوں نے مل کر منایا۔ سوامی ستیانندجی کا منوہر ویاکھیان ہوا ؛

آریہ سماج کی جنم شتابدی ۹ سے ۱۳ ستمبر تک منائی جائے گی۔ پرسدھ وِدوان۔ اُپدیشک اور بھجنیک سملت ہوں گے۔

اس سمبندھ میں ۲۹ اگست سے پراتہ سنکیرتن اور اس کے بعد یہ ید ہجبیہ اور رات کو سوامی ستیانندجی کی کتھا شروع ہو گئی ہے ؛

(منتری آریہ سماج شملہ)

ان سماجوں نے بھی کرشن جنم اُتسو منایا:-

آریہ سماج کنجروڑ۔ آریہ سماج خیرپور ٹامیوالی آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں۔ اور آریہ سماج راماں منڈی ؛

"پرکاش" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر آریہ پرش کا پرم کرتویہ ہے

(مینجر)

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ۔

امسال آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵ ستمبر کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ نگر کیرتن ۲۳ ستمبر کو بعد دوپہر ۲ بجے شروع ہو گا۔ سب دھرم پریمی سجن شامل ہو کر دھرم لابھ اٹھائیں۔

شری سوامی سروانندجی مہاراج سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس ورش ضرور ہمارے اُتسو پر پدھار کر آنند کریں ؛

(نویک سوہن لال منتری آریہ سماج پانی پت)

آریہ سماج گورو کل اندر پرستھ کا اُدگھاٹن

بتاریخ ۲۴ اگست شری کرشن جنم اشٹمی کے دن آریہ سماج کے نئے بھون کا افتتاح بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ وید پاٹھ ہون کے بعد مشہور آریہ منتری پنڈت رام چندر جی دہلوی مناظر کے دست مبارک سے اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور آریہ سماج مندر کھولا گیا۔ آپ نے باموقع موثر تقریر کی۔ جو بڑی پسند کی گئی۔ دہلی کے پرسدھ آریہ سماجی لالہ نارائن دت جی باوا لکھا سنگھ گردھاری لال جی آدی رونق افروز تھے۔

آریہ سماج مندر لگ بھگ ۔۔۔ بنا ہے۔ اس کو بنوانے کا شریہ ۔۔۔ سنگھ گردھاری لال جی ٹھیکیدار ۔۔۔ آپ نے اپنا ہی ۵۰۰ روپیہ نہیں دیا بلکہ اپنے رسوخ سے اپنے متروں سے ۔۔۔ آریہ سماج آپ کا کرتگیہ ہے۔ اور ۔۔۔ آپ نے افتتاح کی خوشی میں امیر غریب ۔۔۔ گورو کل واسی اور باہر کے بھائیوں کے لئے ۔۔۔ کھول دیا جس میں لگ بھگ ۔۔۔ بھوجن کیا۔ سب کارروائی خوش اسلوبی اور ۔۔۔ سے سماپت ہوئی ؛

(الیشور دت منتری سماج گورو کل اندر پرستھ)

آریہ سماج راماں منڈی میں پرچار

۱۴ سے ۱۸ اگست تک ۔۔۔ گورو دت بھون لاہور کے ۔۔۔ اور سکھ دیو جی نے اپنشدوں کی کتھا کی۔ ۔۔۔ کہ کتھا ہمیشہ ہوا کرے۔ اب کتھا ہر روز ۔۔۔ بلمراج جی کرتے ہیں ؛

۱۶ $\frac{8}{32}$ کو رکھشا بندھن پرو منایا گیا۔ ۔۔۔

گرہستھ آشرم کو سوُرگ دھام بنانیوالی اتم پستکیں

پتری شکشک (ہندی) اس میں یوگیہ ماتا کی پتری کو گرہست سمبندھی اُتم شکشائیں ہیں۔ ابیوگی سمجھ کر گورنمنٹ کی طرف سے دو صد روپیہ انعام مل چکا ہے پانچواں ایڈیشن ابھی چھپا ہے۔ قیمت ۸/ ؛

گرہ شکشک (ہندی) اس میں پتی اور پتنی دونوں کے لئے اُتم شکشائیں ہیں۔ اس پر ایک صد روپیہ انعام ملا ہے۔ قیمت ۱۲/ ؛

شِشو سدھار (ہندی) ماتا پتا اپنے بچوں کو کس پرکار دروان۔ سدا چاری۔ بلوان تیجسوی وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ ایسی شکشائیں اس میں ہیں۔ قیمت ۸/ ؛

پتری سندیش (ہندی) آج کل کی کوریتیوں کو دور کرنے کے لئے پراچین آدرش کو درشانے کے لئے رامائن مہابھارت سمرتی وید وغیرہ کے آدھار پر ۴۳ شکشائیں ہیں۔ ۲۶۰ صفحے کی کتاب کا غذ اور ٹائپ قیمت صرف ۱۲/

پتی ورت دھرم (ہندی) اس میں ویاکھیان کے روپ میں اتم اپدیش اور شکشائیں ہیں۔ قیمت دو آنے (۲/) ؛

ایشور بھگتی سیدا چار وغیرہ کے متعلق پستکیں

چونکہ پراچین شاستروں - ویدوں وغیرہ کے آدھار پر لکھی گئی ہیں۔ آج کل کے زمانہ میں جہاں اتنی اشانتی پھیلی ہوئی ہے۔ آتم گھات یعنی خود کشیاں ہو رہی ہیں۔ طرح طرح کے انیاچار ہو رہے ہیں۔ ان پستکوں کا مطالعہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ خاص کر ان لوگوں کے ۔۔۔ جو شاستروں کو خود نہیں پڑھ سکتے ہیں ؛

برہم وچار اردو	۵/	یرگی اردو	۸/
ایشور پوجا "	۸/	وچار درشن اردو	۱۲/
ایشور ملاپ "	۷/	آتم چکتسا "	۱۲/
برہم شکشا ہندی	۴/	اشٹانگ یوگ پرکاش اردو	۱۲/
سورگ پراپتی "	۴/	ایشور پراپتی اردو	۳/
جیون سدھا اردو	۸/	ستیہ برتی مہانند "	۱۰/
آریہ جیون اردو	۷/	کسما چندر دو "	۶/
آریہ اپدیش "	۳/	اپنشد پرکاش "	۱۲/
سورگ کی سیڑھی	۷/	گرہست سُدھا "	۶/
مکتی کا ستیہ مارگ "	۷/	استری شکشا ہندی	۱/
جگت کا سوا اردو	۴/		

سدھانتوں کے متعلق پستکیں

آریہ سماج اور اس کے مکھیہ سدھانت ہندی	۲/
ویدک سدھانت تین بھاگ اردو	۶/
مکتی پرکاش و ویدک سنسکار ہندی	۱/
آریہ ہندو ملنے کی تحقیقات اردو	۱/۰
مردہ ضرور جلانا چاہئے - اردو	۱/
" " " - انگریزی	۱/
الہام یعنی کونسی پستک الہامی ہو سکتی ہے اردو	۴/
تین ہستیاں یعنی ایشور جیو۔ پرکرتی اردو	۴/
آرش پتری یگیہ (مرتک شرادھ کھنڈن) ہندی	۳/
رشی دیانند کے سدھانتوں پر تلناتمک وچار - ہندی	۸/
ویدک سدھانت (سدھانتوں پر پنجم پستک) ہندی	۱۲/
اثبات تناسخ اردو ۳/ - شاستر ارتھ حیدر آباد اردو	۲/
شاستر ارتھ جاکھل منڈی اردو	۶/
وید بھاشیہ سمیکشا ہندی ۲/ مرتک شرادھ کھنڈن اردو	۰/
مرتک شرادھ پر ودوانتالاپ اردو	۲/
شاستر ارتھ ورات دیو سنگھا اردو	۴/

انگریزی میں ویدک لٹریچر

وید از مسٹر بیری ۹ بھاگ اکٹھے مجلد

ویداز ویسٹرن انگلز از پنڈت اپاسنگا مجلد

ویدک کاسموگنی (سرشٹی اُتپتی)

بیریز آف ویدک دھرم

ویدک ٹینٹس ۵ ؛ ویدک ریڈرز

مسیج آف ویداز ڈاکٹر گوکل چند نارنگ مجلد

وزڈم آف انڈیا (سوامی دیانند) " "

ٹرمی نولوجی آف وید از پنڈت گورو دت ایم۔ اے

اے ونگر پوسٹ ٹو دی ریلیجن آف ویداز

وید از لاسٹ ۸/ ؛ ویدک ... ...

سوامی دیانند از شری اربندو گھوش

وسے گار لینڈ آف جیمز آف دی آرین مشن

اے فیو سیشلیٹیز آف دی آریہ سماج

ٹیچنگز آف دی آریہ سماج

آریہ سماج وٹ از اٹ ؟

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

...گیو ایت تبدیل کیے۔ اور پرتی بھوجن دیا۔
...اپنانی مسلمان کو شدھ کر کے ہندو
...شامل کیا گیا۔ نام چھبیلا رکھا گیا۔
...انکم ٹیکس کمشنر۔ ایکسائز کمشنر
...کے سکول کا معائنہ کیا۔ آریہ مڈل
...آریہ مڈل سکول کا معائنہ کیا۔ آریہ مڈل
...کرانے کا مقدمہ چلا تھا۔ جس کا
...ابھی تک نہیں ہوا۔
...لالہ تک میں تحریر فرمایا
...سکول نہایت عمدگی سے چل رہا ہے۔
...کام اچھا ہے۔ ماسٹر صاحبان بڑی کوشش
...کام کر رہے ہیں۔ لڑکے کافی اور ہوشیار ہیں۔
...سکول سے ارد گرد کے علاقہ کو کافی امداد ہے۔
...سکول کی سٹیٹ کو بھی امداد کرنی چاہیے۔ اگر
...اجازت دیں۔
پنڈت میلو رام جی کے گھر پر ہون ہوا۔ دو روپیہ
سکول اور روپیہ پرچار کو ملا۔

(پھول چند منتری آریہ سماج راماں منڈی)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

۲۴ ... کرشن جنم اشٹمی کا تیوہار خوب دھوم دھام سے منایا گیا۔ شریمان پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر اخبار "آریہ ویر" کا شری کرشن جی مہاراج کے ... پر پر بھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔ جو کہ آریہ جنتا نے پریم پوروک سنا۔

... ست سنگ خوب رونق سے ... ہون۔ ہر ہفتہ کے بعد زیادہ تر لیکچر ... لالہ لکھی رام ہیڈ ماسٹر کرپا رام ہائی سکول کے ہوتے ہیں۔ جو کہ آریہ بھائی بڑے

پسند کرتے ہیں۔ آریہ سماج بھیرہ ہیڈ ماسٹر صاحب کا دھنیہ واد کرتی ہے۔

آریہ سماج بھیرہ کا سالانہ جلسہ ۳۰ ستمبر یکم ۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ہونا نیت ہوا ہے۔ امید ہے کہ جلسہ پر بڑے بڑے بھجنیک اور اپدیشک تشریف لائیں گے۔ تمام آریہ بھائیوں اور خاص کر باہر کے رہنے والے بھیرہ نواسیوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ جلسہ پر تشریف لا کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں۔ (رام پیارا سکرٹری آریہ سماج بھیرہ)

ماسٹر کنہیا لال جی کو صدمہ۔ شوک!

آریہ سماج لدھیانہ کے پرانے سبھاسد ماسٹر کنہیا لال جی کو اپنے نوجوان لڑکے کے دیوگ کا ناقابل برداشت صدمہ سہنا پڑا۔ سورگباشی اوورسیر تھا۔ اور گورنمنٹ کی نگرانی میں عمارات کی نگرانی کے کام پر تھا۔ کہ سانپ ڈسنے سے باوجود بہترین علاج معالجہ کے جانبر نہ ہو سکا۔ سورگباشی نے بڑھے ماتا پتا اور نوجوان دھرم پتنی کے لیے سخت صدمہ ہے۔ آریہ سماج لدھیانہ نے ان سے اظہار ہمدردی کا پرستاؤ پاس کیا۔ (لبھو رام منتری)

گوبندگی میں پرچار

... ۱۴ اگست کو شریمان پنڈت پورن چند جی آریہ اپدیشک اور بھجنیک امرناتھ جی یہاں پدھارے۔ ایک ہفتہ تک برابر رات کو پرچار ہوتا رہا۔ تین گھروں میں ہون یگیہ ہوئے اور دو سنسکار۔ ایک لالہ سندر لال جی کی پتری کا نام کرن سنسکار۔ اور دوسرا لالہ امرناتھ کا یگیوپویت۔ لالہ سندر لال جی نے دو روپیہ ویدپرچار فنڈ کو دیے۔

(کھیم سین منتری آریہ سماج گوبندگی)

جگادھری میں بدھوا الواہ

۸ اگست کو پنڈت دھنی رام جگادھری نواسی کا بواہ پنڈت لکھن لال ساکن چودھری کی بال ودھوا کنیا کے ساتھ ہوا۔ بواہ سنسکار میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس ماس میں بغیر کسی وگھن سادھا کے پورانک ریتی سے ہوا۔ براہمن پنچایت نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ (رام داس زت اپدیشک آریہ سماج بڑا)

آریہ سماج کسولی کے سماچار

... اگست کو مسٹر کھوسلہ کے مکان پر ست سنگ کا آرمبھ ہون یگیہ سے ہوا۔ جس سے اپدیش اور ست سنگ کے مہتو پر ویاکھیان ہوئے۔ بھجن سب سجنوں نے مل کر پریم پوروک گائے۔ حاضرین کا شکریہ ادا کرنے سے کیا گیا۔ (حکم چند کھوسلہ)

ضلع انبالہ کے موضع سنگھ پورہ میں دلت بھائیوں پر ظلم

۲۴ اگست کی شام کو موضع سنگھ پورہ تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ میں مسمی نورنگ سنگھ و ہمیل سنگھ اچھوت بھائیوں کو وہاں کے ۶-۷ جاٹوں نے نہایت بے رحمی سے زدوکوب کیا۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ گورالی کے مشہور مقدمہ بیگار جاہ والا میں یہ اچھوت بھائی فریق مقدمہ ہیں۔ فریق ثانی مقدمہ جاہ گورالی کے لالہ بھگوانداس کے سنگھ پورہ کے یہ جاٹ مقروض ہیں۔ ان اچھوتوں کو یہ کہا گیا۔ کہ تم گورالی مقدمہ سے دستبردار ہو جاؤ۔ انہوں نے معذوری ظاہر کی۔ اس پر ان کو سخت بری طرح سے مارپیٹ کی گئی۔ اور اس میں نورنگ سنگھ کی بوڑھی ماتا رتن کور کے بھی چوٹیں آئیں۔ معاملہ کی رپورٹ ڈپٹی کمشنر صاحب انبالہ و سپرنٹنڈنٹ پولیس انبالہ کو بذریعہ تار دی گئی۔ زخمیوں کو ہسپتال کرالی میں داخل کرایا گیا ہے۔ اس سے بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔

(لبھو رام۔ آریہ اپدیشک یوپ نڈہ)

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کے سماچار

سبھا نے ہماری درخواست پر ۳ اگست کو پنڈت اندر جی ودیا النکار اور پنڈت بھگت رام جی بھجنیک کو مالیر کوٹلہ بھیج دیا۔ پنڈت صاحبان نے ایک ہفتہ تک رات کے وقت لگاتار منوہر ویاکھیان و بھجنو سے شروتا گنوں پر گہرا اثر ڈالا۔ اس کے علاوہ کئی روز تک پراتا کال بھی پنڈت جی نے وید پاٹھ و اپدیش دیا۔ پنڈت بھگت رام جی نے استریوں میں بھی خوب بھجن و دوارا اپدیش دیا۔ پنڈت صاحبان واپس جانے والے تھے۔ کہ ۱۵ اگست کو پنڈت ارجن دیو جی اور پنڈت دھرمیندر دیو جی پدھارے۔ جن کے ۱۶-۱۷ اگست کی رات کو ویاکھیان اور پراتا کال ودیالیہ میں اپدیش ہوئے۔

(اندر سین سکرٹری آریہ سماج مالیر کوٹلہ)

آریہ سماج میر پور ریاست جموں کے سماچار

رشی بودھ کا تیوہار ورتو سماجوں نے مل کر منایا۔ باہر باغیچہ میں ہون اور پرچار تھا کے

پنچایت تھنہ سارنگ مل جی کا منوہر اپدیش ہوا اس کے پیچھے پنچایت راقم نے اس شبھ تیوہار پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور شریمتی آریہ پرتی ندھی سوجاکا ویدجنتی سپتاہ کا پروگرام سنایا۔ پنچایت سماج کی طرف سے ایک وسیع پیمانہ پر پریتی بھوجن ہوا۔

۲۔ پنڈت میدھارام جی شاستری کا ۵ سالہ سپتر یک لخت بخار سے سرگباش ہوگیا۔ پنڈت جی کو اپنے سپتر کی جدائی سے ایک ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔ آریہ سماج میرپور کو اس صدمہ میں پنڈت جی کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔

۳۔ مہاشے لڈن اچانک میرپور تشریف لائے۔ آپ رخصت پر اپنے وطن آ رہے ہیں۔ آریہ سماج مندر دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے۔ اور آپ نے ۵ روپیہ چندہ کے بکس میں ڈال دیا۔

۴۔ ہر روز پرانا کال ہون اور پرارتھنا سماج مندر میں ہوتی ہے جو کہ تین سال سے متواتر جاری ہے۔

۵۔ آریہ سماج کے نپنا یک ست سنگ میں شری پنڈت میدھارام جی شاستری نے روزتین وید منتروں کی سرل ویاکھیا کی۔ (رام چند وکیل میرپور)

آریہ سماج کراچی کا اتسو۔ آریہ سماج کراچی کا اتسو ۲ سے ۸ ستمبر تک ہونا نشچت ہوا ہے۔ جلسہ کے لئے جسونت مل آریہ پتری پاٹھشالہ کے وسیع میدان میں پنڈال بنایا جائے گا۔ جلسہ میں پرسدھ سنیاسی اور اپدیشک سملت ہوں گے۔ (اناش چند جائنٹ سکرٹری آریہ سماج ہند)

آریہ سماج جام پور کا پرستاو۔ آریہ سماج جام پور کا یہ جلسہ شری آچاریہ رام دیو جی جو کہ آجکل راولپنڈی جیل میں مقید ہیں۔ کی خرابی صحت کے متعلق آئی ہوئی خبروں کو نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرزور استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے اس رتن کو جلدی اے کلاس میں تبدیل کر دینے کے علاوہ ان کی بحالی صحت کے واسطے خاص انتظام کرے۔ اس کی کاپی چیف سکرٹری پنجاب گورنمنٹ میں اور اخبارات کو بھیجی جائے۔ (منتری)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار۔ شوک پرستاو۔ ۱۴ اگست کو آریہ سماج مندر میں ست سنگ کے بعد جنرل سبھا کے اجلاس میں راجہ ادھیراج سرنا سنگھ جی کی مرتیو پر شوک پرستاو پاس کیا گیا۔

۲۔ سالانہ چناؤ۔ ۱۴ اگست کو آریہ سماج نیروبی کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا:-

پریذیڈنٹ۔ مہاشہ بی۔ آر۔ شرما۔ وائس پریذیڈنٹ مہاشہ ناتھ سنگھ۔ جنرل سکرٹری۔ مہاشہ بابو رام سیٹھ۔ ڈپٹی جنرل سکرٹری۔ مہاشہ ہنسراج شرما۔

اسسٹنٹ سکرٹری۔ مہاشہ کرم چند۔ منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ۔ مہاشہ کرشن دیہ کپیلا۔ خزانچی۔ مہاشہ رام رکھا۔ لائبریرین۔ مہاشہ ہربنس لال سیٹھور کیپر۔ مہاشہ پورن چند۔

ممبران مینجنگ کمیٹی:- مہاشہ تلسی رام۔ مہاشہ پربھو دیال آریہ۔ مہاشہ چھوٹا بھائی۔ مہاشہ دولت رام۔ مہاشہ لال چند۔ مہاشہ اننت رام اور مہاشہ بی۔ آر۔ ڈیسائی۔

۳۔ نام کرن سنسکار۔ ۷ اگست کو مہاشہ گوردیال رام بھنڈاری کی سپتری کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ نام سوورن لتا رکھا گیا۔ ۵ شلنگ دان ملا۔

اسی دن آریہ سماج مندر میں مہاشہ الیشور داس جی ہیڈ ماسٹر آریہ گرلز سکول کسوموں کی سپتری اور ان کے بھائی دیارام جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ سپتری کا نام اوشنا کماری اور سپتر کا نام سریندر کمار رکھا گیا۔ آریہ سماج کو دس شلنگ دان ملا۔

۴۔ سترا دی کا تیوہار۔ مورخہ ۱۶ اگست کو شرادنی (رکھشا بندھن) کا تیوہار شردھانند آشرم میں منایا گیا۔ ہَوَن کے بعد یگیوپویت تبدیل کرکے پھر بھجن ہوکر ماسٹر آریہ منی جی ایم اے کا پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔ پھر نارائن دیوی جی وائس پرنسپل کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا منوہر بھجن ہوا۔ اس موقعہ پر مہاشہ پربھو دیال جی آریہ نے پانچ شلنگ اور مہاشہ جیون جی کالی داس نے پانچ شلنگ دان دیا۔ پرشاد تقسیم کئے جانے کے بعد کارروائی رونق کے ساتھ سماپت ہوئی۔

(ہنسراج شرما ڈپٹی سکرٹری آریہ سماج نیروبی)

آریہ سماج پھلوال کے سماچار۔ ۱۔ وید جینتی سپتاہ میں مہاشہ دیوبندھو جی نے وید امرت سے کتھا کی۔

۲۔ ۲۲ اگست کو آریہ کمار سبھا قائم کی گئی۔ تقریباً ۱۴ سبھاسد ہو چکے ہیں۔ چناؤ حسب ذیل ہوا۔ سرپرست پردھان۔ مہاشہ دیوبندھو۔ پردھان مہاشہ ملک راج۔ اپ پردھان۔ مہاشہ کرشن لال مہاشہ سورج پرکاش۔ منتری۔ مہاشہ شوچند لعل اپ منتری۔ اشیرج لال۔

۳۔ ۲۴ اگست جنم اشٹمی کے دن صبح شہر میں سنکیرتن کیا گیا۔ اور رات کو آریہ سماج مندر میں جلسہ ہوا۔ بابو بہاری لال جی سینیٹری انسپکٹر نے نظم پڑھی۔ منتری آریہ سماج نے شری کرشن جی کے آپت پرش اور کامل یوگی ہونے پر ایک مضمون پڑھا اس کے بعد مہاشہ دیوبندھو جی کا لیکچر ہوا۔

۴۔ آریہ سماج پھلوال کا وارشک اتسو یکم۔ ۲۔ ۳ اسوج کو منایا جانا نشچت ہوا ہے۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج پھلوال)

آریہ سماج کے پرسدھ کویوں میں پنڈت ناتھورام شنکر کا درجہ بہت بلند ہے۔ برج بھاشا میں آپ کی ہندی کویتا آکرشن شکتی سے بھرپور ہے۔ آپ نے آریہ سماج میں آنے سے بہت پہلے ہی شروع کی۔ پر آریہ سماج میں آنے پر اس کا پرواہ رشی دیانند کی اور آریہ سماج کی طرف بدل گیا۔ شنکر حال ہی میں سورگ باش ہو گیا ہے۔ آپ کی جیونی کا سنکشپت درتانت یہاں دیا جاتا ہے:۔

شری پنڈت ناتھورام شنکر جی سمت ۱۹۱۶ بکرمی میں ہرگنج ضلع علی گڑھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے پتا پنڈت روپ رام شرما کے یہ سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ اس لئے باپ کو بیٹے سے بہت محبت تھی۔ ڈیڑھ برس کی عمر میں ان کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ اور آپ کی پرورش نانی نے کی:۔

شنکر جی پڑھائی میں بہت ہوشیار تھے۔ سکول میں داخل ہوئے۔ تو مڈل تک کی پڑھائی ڈیڑھ برس میں ختم کر ڈالی۔ انگریز انسپکٹر نے جب آ کر معائنہ کیا تو شنکر جی کی قابلیت دیکھ کر اس نے کہا تھا کہ یہ لڑکا اپنی زندگی میں خوب نام حاصل کرے گا۔ انسپکٹر صاحب کا قیافہ ٹھیک ثابت ہونے کا وقت آیا۔ کہ اس کی بات بالکل ٹھیک نکلی۔

سکول میں پڑھنے میں بڑے آدمیوں کو کویتا کرتے دیکھ کر شنکر جی کی رغبت بھی شعر و شاعری کی طرف ہوئی۔ اور اس چھوٹی عمر میں ہی اچھی کویتا کرنے لگے۔ طالب علموں کو جغرافیہ مشکل سے یاد ہوتا ہے۔ شنکر جی نے سارا جغرافیہ نظم میں لکھ دیا۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی آسانی سے یاد کرا دیا۔

آپ کو معلومات کا اتنا شوق تھا۔ کہ جہاں کہیں پتہ لگا کہ کوئی عالم آئے ہوئے ہیں۔ وہیں پہنچتے اور ان کی ست سنگ سے مستفیض ہوتے۔ انہی دنوں رشی دیانند رام گھاٹ پدھارے تھے۔ شنکر جی نے سنا کہ رام گھاٹ میں "کولاہل" اور "گیا نشٹک" سادھو آئے ہوئے ہیں۔ دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ انہیں ضرور دیکھنا چاہئے۔ فوراً پتا جی کو ساتھ لے کر رام گھاٹ چل پڑے۔ اور رشی کے درشن جا کئے۔ رشی صرف سنسکرت ہی بولتے تھے۔ شنکر جی سنسکرت نہ جانتے تھے۔ اور ابھی بارہ برس کے بچے ہی تھے۔ اس لئے وہ رشی کی باتوں کو نہ سمجھ سکے۔ لوگوں سے پوچھا۔ کہ کیا کہتے ہیں۔ کسی نے بتایا۔ تو سوامی جی کی باتیں انہیں اچھی لگیں۔ مگر اسی وقت گلے کے تعویذ اور مالا وغیرہ پھینک دئے۔

ہندی پڑھ کر بعد ازاں اردو فارسی پڑھنے کے لئے ایک مولوی کے سپرد کئے گئے۔ فارسی میں اچھی دسترس ہو گئی۔ اور اردو میں تو اس چھوٹی سی عمر میں وہ اچھے شعر کہنے لگ گئے۔ ان دنوں ہرگنج میں اردو شاعری کے مشاعرے خوب

یادِ رفتگان

نمبر ۶۶

پنڈت ناتھورام شرما جی شنکر

ہوتے تھے۔ ان میں یہ بھی شامل ہوتے۔ لیکن چھوٹی عمر ہونے کی وجہ سے برا اچھی کلام بھی سناتے۔ تو انہیں داد نہ ملتی۔ سب سمجھتے۔ بچہ ہے۔ شنکر جی کو اس بے انصافی کی وجہ سے شرارت جو سوجھی۔ مہمل الفاظ کی ایک نظم تیار کر کے مشاعرہ میں پڑھ ڈالی۔ اس کے دو شعر یہ ہیں:۔

زمن غبیر و شفوفا کلجُل!
اِدھر ہمارے اُدھر تمہارے
تُلف لقیضہ جفر بتنگل
اِدھر ہمارے اُدھر تمہارے

نظم سن کر تمام اہل بزم سر پٹک کر رہ گئے۔ لیکن کسی کی بھی سمجھ میں اس کا مطلب نہ آیا۔ سب کہنے لگے۔ کہ شعر غلط بھی نہیں۔ تو ان کے معانی سمجھ میں کیوں نہیں آتے۔ جو مولوی صاحب شنکر جی کے استاد تھے۔ انہوں نے پوچھا "ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔ یہ نظم کس کی ہے؟" شنکر جی نے فی البدیہہ جواب دیا ؎

شاعرِ اشعارِ مہمل عرف ناتھورام نام
شیخ سعدی بھی نہ سمجھے جس سخنور کا کلام

اس سے اردو شعراء میں اُن کا شمار اچھے شاعروں میں ہونے لگا۔ تھوڑے دنوں بعد آپ نے "بہار جس (؟) ...گول" نام کا ایک ڈراما تصنیف کیا۔ یہ ڈراما اتنا مقبول ہوا۔ کہ طالب نگر کے نواب لطف علی خان نے انہیں اپنے یہاں بلا کر کہا۔ کہ "ایک بار ہمیں بھی اس ڈرامے کو کھیل کر دکھاؤ"۔

نواب صاحب اس سے اتنے محظوظ ہوئے کہ انہیں ایک ریشمی دوپٹہ اور ۱۰۱ روپے نقد نذر کئے۔ اس سے شنکر جی کا حوصلہ اور بھی بڑھ گیا۔ اور ہریش چندر نام کا ایک اور ڈراما تیار کر ڈالا۔ جسے دس ہزار کی حاضری میں سٹیج پر کھیلا گیا۔

اکیس برس کی عمر میں شنکر جی نے محکمہ نہر میں ملازمت اختیار کر لی۔ اور کانپور میں نقشہ نویس ہو گئے۔ وہاں پنڈت پرتاپ نارائن مصر جی سے آپ کی گہری مترتا ہو گئی۔ چنانچہ ساہتیہ چرچا خوب رہتی۔ آپ کی پریرنا پر مصر جی نے "براہمن" نام کا ایک پتر نکالا۔ جس کے سمپادن میں شنکر جی بہت مدد دیتے تھے۔

نہر کی ملازمت میں آپ نے ہندی کی بھی بڑی سیوا کی۔ چنانچہ کئی انگریز انجنیئروں کو ہندی سکھائی اور شاعری کی رموز بتائیں۔ چھ سات سال نوکری کے بعد آپ کی ایک انگریز انجنیئر سے بگڑ گئی۔ تو آپ نے

ملازمت سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اس کے بعد آپ کی پرورتی ویدک کی طرف ہوئی۔ چنانچہ کانپور سے واپسی پر ہردوا گنج میں آپ نے ویدک (طبابت) شروع کر دی۔ اتفاق سے سب سے پہلا مریض جوان کے سپرد ہوا۔ وہ سنپات کا روگی تھا۔ اس کا روگ اس درجہ تک بڑھ چکا تھا۔ کہ پانچ چھ وید اسے لاعلاج قرار دے چکے تھے۔ لیکن شنکر جی کے علاج سے وہ بھلا چنگا ہو گیا۔ اس سے ان کی شہرت دور و نزدیک خوب ہونے لگی۔ اور آپ کی ویدک خوب چمک گئی۔ اس سے آپ روپیہ خوب کما سکتے تھے۔ لیکن آپ کی پرورتی لوک سیوا کی طرف تھی۔ چنانچہ مشورہ آپ مفت دیتے تھے۔ اور بہتیروں کو دوائی بھی مفت ہی دیتے تھے۔

جن دنوں آپ کانپور تھے۔ رشی دیانند بھی وہاں پدھارے۔ اور رشی کے وہاں کئی ویاکھیان ہوئے۔ آپ نے وہ سب ویاکھیان سنے۔ اور تبھی سے رشی دیانند کو اپنا گورو تسلیم کر لیا۔ کانپور آریہ سماج کے آپ سبھاسد بھی ہو گئے۔ اور تب سے ہی آپ نے آریہ سماج کے ساہتیہ کو بڑھانا شروع کر رکھا تھا۔ چنانچہ آپ کی کویتا کا زیادہ تر حصہ آریہ سماج کی مستقل جائداد ہے۔ رشی دیانند کے گنوں کا گان کرتے ہوئے آپ پریم میں مگن ہو جاتے تھے۔ اور صاف الفاظ میں انہیں گورو دیو کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ؎

کب ستیہ سناتن دھرم آپ اپناتے
یدی دیانند گورو دیو ادار نہ آتے

رشی دیانند کے پرتی آپ کی اگادھ بھگتی تھی۔ اس کا اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ کی کوتا کے اپاسیہ دیو رشی دیانند ہی ہیں۔ شنکر جی یہ بات عموماً سب سے کہتے تھے۔ کہ میرے جیون کے بڑے دو پھل ہیں۔ ایک رشی دیانند کے درشن۔ دوسرا ان کے اپدیش۔ اور دوسرا تھوڑی بہت تک بندی کر لینا ہے۔ کلام کو تک بندی کہنا کسر نفسی کا کمال ہے:۔

ہردوا گنج میں مقیم ہونے پر آپ نے پتر پتریکاؤں میں اپنا کلام چھپوانا شروع کیا۔ جسے خوب پسند کیا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ کو کئی انعام۔ خطاب۔ تمغے اور شکرئے ملے:۔

ایک رئیس کے ہاں سے آپ کو اپنی کوتائی بدولت پگڑی ملی۔ فوراً موزوں کر دیا ؎

شری میت شور سبھا بیچ نے
دوج شنکر کے سر پاگ بندھائی

فی البدیہہ شعر کہنے میں آپ کو خصوصیت تھی۔

ایک بار علی گڑھ میں پنڈت کندن لال کے مکان پر ۲۰-۲۵ کویتا موجود تھے۔ ایسا پرسنگ آ گیا۔ کہ دیکھیں کون جلد سے جلد طرح کے مصرعہ پر نظم تیار کرتا ہے۔ طرح کا مصرعہ شری شنکر جی سے مانگا گیا۔ آپ کی طرح تھی ؎

"چاہت ہیں کوئی اور چتیرے"

اس پر نظم لکھنے کے لئے سب کو پندرہ منٹ ملے۔ شنکر جی نے صرف سات ہی منٹ میں کمرے میں لٹکی ہوئی ایک تصویر پر اپنی نظم سنا دی ؎

سوان اچھنگ متو ہر انگ
لئے کر بام پرسون گچھیرے
راجت بانک سی کرسی پر
چار جتیرتی گھلے کچ ہیرے

× × ×

چیدر کلا مل شنکر ...
پر چاہت ہیں کوئی اور چتیرے

پنڈت کندن لال نے خوش ہو کر وہ تصویر اور ایک گھڑی شنکر جی کے بھینٹ کی۔

شنکر جی کو کئی تمغے۔ پگڑیاں۔ دوشالے۔ گھڑی۔ نقدی اور دیگر اشیاء اپنے کلام کے لئے بطور انعام ملیں۔ اگر ان میں ایک کمی نہ ہوتی۔ تو شاعری کی بدولت وہ بھاری شہرت کے مالک ہوتے۔ وہ کمزوری تھی گھر سے باہر نہ نکلنے کی۔ شنکر جی کہیں جانے آنے سے بہت گھبراتے تھے۔ بڑی مشکل سے مہاراجہ چھترپور کے بلانے پر ایک بار ان کے ہاں گئے تھے۔ اس سمیہ مہاراج چھترپور کے وزیر مشہور ہندی ساہتیہ سیوی پنڈت شیام بہاری مصر تھے۔ مہاراج نے شنکر جی کا بہت آدر سنکار کیا۔ اور انہیں کچھ دن ٹھہرنے کے لئے کہا۔ لیکن انہیں تو پل پل بھاری ہو رہا تھا۔ پانچ چار دن رہ کر ہی چلے آئے۔ چھترپور پہنچنے پر انتظام میں کچھ کمی تھی۔ اس پر آپ نے پنڈت شیام بہاری کو ایک منظوم چٹھی لکھی ؎

چھوٹے گرمی ریوں کی چوک بڑی بھول نہیں
چارون اور راوڑے پر بندھن کی برائی ہے
مندر بڑے میں ایک دیپک پرکاش کرے
ساری رات شیامتا گھر نے دکھائی ہے
دودھ جل مشرت میں بورے کا مٹھاس کہاں؟
تنڈل نوین کمانڈ کھاور کی کھائی ہے
دیو کوی شنکر بہاری کس بھانت بنے
دوہم دو پالے پر ایک چارپائی ہے

آنے جانے سے گھبرانے کی وجہ سے آپ کئی کوی سمیلنوں کی صدارت نہیں کر سکے۔ بڑی مشکل سے آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن کے دہلی ادھیویشن میں آل انڈیا کوی سمیلن کے سبھاپتی ہو کر آپ گئے تھے۔ وہاں خوب ساہتیہ چرچا رہی۔ دہلی کے سول ہسپتال میں آپ آنکھ دکھلانے گئے۔ کئی سال سے شنکر جی کو ایک آنکھ سے دکھائی نہ دیتا تھا۔ آنکھ دیکھ کر ڈاکٹر صاحب نے

پنچایت تھنہ سادھو مل جی کا منوہر اپدیش ہوا۔ اس کے پنچات راقم نے اس شبھ تیوہار پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور رشی لمبی آریہ پرتی ندھی سبھا کا وید جینتی سپتاہ کا پروگرام سنایا۔ پنچایت سماج کی طرف سے ایک وسیع پیمانہ پر پریتی بھوجن ہوا۔

۲۔ پنڈت میدھا رام جی شاستری کا ۵ سالہ سپتر یک لخت بخار سے سرگباش ہو گیا۔ پنڈت جی کو اپنے سپتر کی جدائی سے ایک ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔ آریہ سماج میرپور کو اس صدمہ میں پنڈت جی کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔

۳۔ مہاشے لدھن اچانک میرپور تشریف لائے۔ آپ رخصت پر اپنے وطن آ رہے ہیں۔ آریہ سماج مندر دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے۔ اور آپ نے ۵ روپیہ پرچار کے لیے دان دیا۔

۴۔ ہر روز پرانا کال ہون اور پرارتھنا سماج مندر میں ہوتی ہے جو کہ تین سال سے متواتر جاری ہے۔

۵۔ آریہ سماج کے نپنا ہک ست سنگ میں منتری پنڈت میدھا رام جی شاستری نے رو تین وید منتروں کی سرل ویاکھیا کی۔ (رام چند دکیل میرپور)

آریہ سماج کراچی کا اُتسو

آریہ سماج کراچی کا اُتسو ۲ سے ۱۰ ستمبر تک ہونا نشچت ہوا ہے جلسہ کے لئے جسونت مل آریہ پتری پاٹھشالہ کے وسیع میدان میں پنڈال بنایا جائے گا۔ جلسہ میں پرسدھ سنیاسی اور اپدیشک سملت ہوں گے۔

(اناش چند جائنٹ سکرٹری آریہ سماج ہند)

آریہ سماج جام پور کا پرستاو

آریہ سماج جام پور کا یہ جلسہ شری آچاریہ رام دیو جی جو کہ آجکل راولپنڈی جیل میں مقید ہیں۔ کی خرابی صحت کے متعلق آئی ہوئی خبروں کو نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے بزور استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے اس رتن کو جلدی اے کلاس میں تبدیل کر دینے کے علاوہ ان کی بحالی صحت کے واسطے خاص انتظام کرے۔ اس کی کاپی چیف سکرٹری پنجاب گورنمنٹ و اخبارات کو بھیجی جائے۔

(منتری)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار۔ شوک پرستاو

۱۴ اگست کو آریہ سماج مندر میں پیتا ہک ست سنگ کے بعد جنرل سبھا کے اجلاس میں راجہ ادھیراج مہاراجہ... جی کی مرتیو پر شوک پرستاو پاس کیا گیا۔

سالانہ چناؤ۔ ۱۴ اگست کو آریہ سماج نیروبی کا سالانہ چناؤ اس پرکار ہوا:-

پریذیڈنٹ۔ مہاشہ بی۔ آر۔ شرما۔ وائس پریذیڈنٹ مہاشہ ... سنگھ۔ جنرل سکرٹری۔ مہاشہ بابو رام بھگت۔ ڈپٹی جنرل سکرٹری۔ مہاشہ ہنس راج شرما۔

اسسٹنٹ سکرٹری۔ مہاشہ کرم چند۔ منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ۔ مہاشہ کرشن دیو کپور۔ خزانچی۔ مہاشہ رام رکھا۔ لائبریرین۔ مہاشہ ہرنس لال سیٹھ۔ کبیر۔ مہاشہ پورن چند۔

ممبران مینجنگ کمیٹی:- مہاشہ تلسی رام۔ مہاشہ پربھو دیال آریہ۔ مہاشہ چھوٹا بھائی۔ مہاشہ دولت رام۔ مہاشہ لال چند۔ مہاشہ اننت رام اور مہاشہ بی۔ آر۔ ڈیسائی۔

۳۔ نام کرن سنسکار۔ ۷ اگست کو مہاشہ گوردتا رام بھنڈاری کی سپتری کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ نام سورن لتا رکھا گیا۔ ۵ شلنگ دان ملا۔

اسی دن آریہ سماج مندر میں مہاشہ الیشور داس جی ہیڈ ماسٹر آریہ گرلز سکول کسموں کی سپتری اور ان کے بھائی دیا رام جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ سپتری کا نام اوشا کماری اور سپتر کا نام سریندر کمار رکھا گیا۔ آریہ سماج کو دس شلنگ دان ملا۔

۴۔ شرادنی کا تیوہار۔ مورخہ ۱۶ اگست کو شرادنی (رکھشا بندھن) کا تیوہار شردھا نند بھجن آشرم میں منایا گیا۔ یگیہ کے بعد یگیو پویت تبدیل کرے گئے پھر بھجن ہو کر ماسٹر آریہ منی جی ایم۔ اے کا پرچل شالی ویاکھیان ہوا۔ پھر نارائن دیوی جی وائس پرنسپل کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کا منوہر بھجن ہوا۔ اس موقعہ پر مہاشہ پربھو دیال جی آریہ نے پانچ شلنگ اور مہاشہ جیون جی کالی داس نے پانچ شلنگ دان دیا۔

یگیہ شیش تقسیم کئے جانے کے بعد کارروائی رونق کے ساتھ سماپت ہوئی۔

(ہنس راج شرما ڈپٹی سکرٹری آریہ سماج نیروبی)

آریہ سماج بھلوال کے سماچار

۱۔ وید جینتی سپتاہ میں مہاشہ دیو بندھو جی نے وید امرت سے کتھا کی۔

۲۔ ۲۲ اگست کو آریہ کمار سبھا قائم کی گئی۔ تقریباً ۴۰ سبھاسد ہو چکے ہیں۔ چناؤ حسب ذیل ہوا ہے۔

سرپرست پردھان۔ مہاشہ دیو بندھو۔ پردھان مہاشہ لکھمراج۔ اپ پردھان۔ مہاشہ کرشن لال۔ مہاشہ سورج پرکاش۔ منتری۔ مہاشہ شو چند لعل۔ اپ منتری۔ اشجرج لال۔

۳۔ ۲۴ اگست جنم اشٹمی کے دن صبح شہر میں سنکیرتن کیا گیا۔ اور رات کو آریہ سماج مندر میں جلسہ ہوا۔ بابو بہاری لال جی سینیٹری انسپکٹر نے نظم پڑھی۔ منتری آریہ سماج نے شری کرشن جی کے آدیت پرش اور کامل یوگی ہونے پر ایک مضمون پڑھا۔ اس کے بعد مہاشہ دیو بندھو جی کا لیکچر ہوا۔

۴۔ آریہ سماج بھلوال کا وارشک اُتسو ۲۔۳۔۴ اسوج کو منایا جانا نشچت ہوا ہے۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھلوال)

یادِ رفتگان

نمبر ۶۶

پنڈت ناتھو رام شرما جی شنکر

...سماج کے پرسدھ کویوں میں پنڈت ناتھو رام شنکر کا درجہ بہت بلند ہے۔ برج بھاشا میں ان کی ہندی کویتا گرش شکتی سے بھرپور ہے۔ آپ نے آریہ سماج میں آنے سے پہلے ہی شروع کیا تھا۔ آریہ سماج میں آنے پر اس کا پروانہ رشی دیانند ...سماج کی طرف بدل گیا۔ شنکر حال ہی میں ...دیو کا دیہانت ہو گیا ہے۔ آپ کی جیونی کا ...مختصر حالات یہاں دیا جاتا ہے:-

شری پنڈت ناتھو رام شنکر جی سمت ۱۹۱۶ بکرمی ...گنج ضلع علی گڑھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے ...پنڈت روپ رام شرما کے یہ سب سے چھوٹے ...تھے۔ اس لئے باپ کو بیٹے سے بہت محبت تھی۔ ...برس کی عمر میں ان کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ اور ...پرورش نانی نے کی۔

شنکر جی پڑھائی میں بہت ہوشیار تھے۔ ...سکول میں داخل ہوئے۔ تو مڈل تک کی پڑھائی ڈیڑھ ...برس ہی میں ختم کر ڈالی۔ انگریز انسپکٹر نے جب اگر ...امتحان لیا۔ تو شنکر جی کی قابلیت دیکھ کر اس نے ...کہا کہ یہ لڑکا اپنی زندگی میں خوب نام حاصل ...کرے گا۔ انسپکٹر صاحب کا قیافہ ٹھیک ثابت ...ہونے کا وقت آیا۔ کہ اس کی بات بالکل ٹھیک ...نکلی۔

سکول میں پڑھنے میں بڑے آدمیوں کو کوتا کرتے ...دیکھ کر شنکر جی کی رغبت بھی شعر و شاعری کی طرف ...ہوئی۔ اور اس چھوٹی عمر میں ہی اچھی کویتا کرنے لگے۔ ...طالب علموں کو جغرافیہ مشکل سے یاد ہوتا ہے۔ ...شنکر جی نے سارا جغرافیہ نظم میں لکھ دیا۔ اور اپنے ...ساتھیوں کو بھی آسانی سے یاد کرا دیا۔

...معلومات کا اتنا شوق تھا۔ کہ جہاں کہیں پتہ ...لگتا کہ کوئی عالم آئے ہوئے ہیں۔ وہیں پہنچتے۔ اور ...ان کی ست سنگ سے مستفیض ہوتے۔ انہی دنوں ...سوامی دیانند رام گھاٹ پدھارے تھے۔ شنکر جی ...نے سنا کہ رام گھاٹ میں "کولاہل" اور "گیان ...چرچا" ہو رہی ہے۔ دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ ...کہ انہیں ضرور دیکھنا چاہئے۔ فوراً پتا جی کو ساتھ ...لے کر رام گھاٹ چل پڑے۔ اور رشی کے درشن جا کئے۔ ...رشی صرف سنسکرت ہی بولتے تھے۔ شنکر ...جی سنسکرت نہ جانتے تھے۔ اور ابھی بارہ ۱۲ ...برس کے بچے ہی تھے۔ اس لئے وہ رشی کی باتوں کو ...نہ سمجھ سکے۔ لوگوں سے پوچھا۔ کہ کیا کہتے ہیں۔ ...لوگوں نے بتایا۔ تو سوامی جی کی باتیں انہیں اچھی ...لگیں۔ کہ اسی وقت گلے کے تعویذ اور مالا ...اتار کر پھینک دئیے۔

...ہندی پڑھ کر بعد ازاں اردو فارسی پڑھنے ...ایک مولوی کے سپرد کئے گئے۔ فارسی میں ...دسترس ہو گئی۔ اور اردو میں تو اس چھوٹی ...عمر ہی میں وہ اچھے شعر کہنے لگ گئے۔ ان دنوں ...قصبہ میں اردو شاعری کے مشاعرے خوب

ہوتے تھے۔ ان میں یہ بھی شامل ہوتے۔ لیکن چھوٹی عمر ہونے کی وجہ سے یہ اچھی کلام بھی سناتے۔ تو انہیں داد نہ ملتی۔ سب یہی سمجھتے۔ بچہ ہے۔ شنکر جی کو اس بے انصافی کی وجہ سے شرارت جو سوجھی۔ مہمل الفاظ کی ایک نظم تیار کر کے مشاعرہ میں پڑھ ڈالی۔ اس کے دو شعر یہ ہیں:-

> زمن غبیر و شفوفا کلجل!
> ادھر ہمارے اُدھر تمہارے
> تلفِ لقیضہ جفر بتسل
> ادھر ہمارے اُدھر تمہارے

نظم سن کر تمام اہلِ بزم سر پٹک کر رہ گئے۔ لیکن کسی کی بھی سمجھ میں اس کا مطلب نہ آیا۔ سب کہنے لگے۔ کہ شعر غلط بھی نہیں۔ تو ان کے معانی سمجھ میں کیوں نہیں آتے۔ جو مولوی صاحب شنکر جی کے استاد تھے۔ انہوں نے پوچھا "ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔ یہ نظم کس کی ہے؟" شنکر جی نے فی البدیہہ جواب دیا ؎

> شاعرِ اشعارِ مہمل عرف ناتھو رام نام
> شیخ سعدی بھی نہ سمجھے جس سخنور کا کلام

اس سے اردو شعراء میں اُن کا شمار اچھے شاعروں میں ہونے لگا۔ تھوڑے دنوں بعد آپ نے "بہارِ حسن" نام کا ایک ڈراما تصنیف کیا۔ یہ ڈراما اتنا مقبول ہوا۔ کہ طالب نگر کے نواب لطف علی خان نے انہیں اپنے یہاں بلا کر کہا۔ کہ "ایک بار ہمیں بھی اس ڈرامے کو کھیل کر دکھاؤ"۔

نواب صاحب اس سے اتنے محظوظ ہوئے کہ انہیں ایک ریشمی دوپٹہ اور ۱۰۱ روپے نقد نذر کئے۔ اس سے شنکر جی کا حوصلہ اور بھی بڑھ گیا۔ اور ہریش چندر نام کا ایک اور ڈراما تیار کر ڈالا۔ جسے دس ہزار کی حاضری میں سٹیج پر کھیلا گیا۔

اکیس برس کی عمر میں شنکر جی نے محکمہ نہر میں ملازمت اختیار کر لی۔ اور کانپور میں نقشہ نویس ہو گئے۔ وہاں پنڈت پرتاپ نارائن مصر جی سے آپ کی گہری مترتا ہو گئی۔ چنانچہ ساہتیہ چرچا خوب رہتی۔ آپ کی پریرنا پر مصر جی نے "براہمن" نام کا ایک پتر نکالا۔ جس کے سمپادن میں شنکر جی بہت مدد دیتے تھے۔

نہر کی ملازمت میں آپ نے ہندی کی بھی بڑی سیوا کی۔ چنانچہ کئی انگریز انجینئروں کو ہندی سکھائی۔ اور شاعری کی رموز بتائیں۔ چھ سات سال نوکری کے بعد آپ کی ایک انگریز انجینئر سے بگڑ گئی۔ تو آپ نے

ملازمت سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اس کے بعد آپ کی پرورتی ویدک کی طرف ہوئی۔ چنانچہ کانپور سے واپسی پر ہردوا گنج میں آپ نے ویدک (طبابت) شروع کر دی۔ اتفاق سے سب سے پہلا مریض جوان کے سپرد ہوا۔ وہ سفیدات کا روگی تھا۔ اس کا روگ اس درجہ تک بڑھ چکا تھا۔ کہ پانچ چھ وید اسے لاعلاج قرار دے چکے تھے۔ لیکن شنکر جی کے علاج سے وہ بھلا چنگا ہو گیا۔ اس سے ان کی شہرت دور دور تک خوب ہونے لگی۔ اور آپ کی ویدک خوب چمک گئی۔ اس سے آپ روپیہ خوب کما سکتے تھے۔ لیکن آپ کی پرورتی لوک سیوا کی طرف تھی۔ چنانچہ مشورہ آپ مفت دیتے تھے۔ اور بہتیروں کو دوائی بھی مفت ہی دیتے تھے۔

جن دنوں آپ کانپور تھے۔ رشی دیانند بھی وہاں پدھارے اور رشی کے وہاں چھ ویاکھیان ہوئے۔ آپ نے وہ سب ویاکھیان سنے۔ اور تبھی سے رشی دیانند کو اپنا گورو تسلیم کر لیا۔ کانپور آریہ سماج کے آپ سبھاسد بھی ہو گئے۔ اور تب سے ہی آپ نے آریہ سماج کے ساہتیہ کو بڑھانا شروع کر رکھا تھا۔ چنانچہ آپ کی کوتا کا زیادہ تر حصہ آریہ سماج کی مستقل جائداد ہے۔ رشی دیانند کے گنوں کا گان کرتے ہوئے آپ پریم میں مگن ہو جاتے تھے۔ اور صاف الفاظ میں انہیں گورو دیو کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ؎

> کب ستیہ سناتن دھرم آپ اپناتے
> یدی دیانند گورو دیو اوار نہ آتے

رشی دیانند کے پرتی آپ کی اگادھ بھگتی تھی۔ اس کا اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ کی کوتا کے اپاسیہ دیو رشی دیانند ہی ہیں۔ شنکر جی یہ بات عموماً سب سے کہتے تھے۔ کہ میرے جیون کے بڑے دو پھل ہیں۔ ایک رشی دیانند کے درشن۔ دوران کے اپدیش۔ اور دوسرا تھوڑی بہت تک بندی کر لینا۔ اپنے کلام کو تک بندی کہنا کسرِ نفسی کا کمال ہے۔

ہردوا گنج میں مقیم ہونے پر آپ نے پتر پترکاؤں میں اپنا کلام چھپوانا شروع کیا۔ جسے خوب پسند کیا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ کو کئی انعام۔ خطاب۔ تمغے اور شکریئے ملے۔

ایک رئیس کے ہاں سے آپ کو اپنی کوتا کی بدولت پگڑی ملی۔ فوراً موزوں کر دیا ؎

> شری یت شور سبھا پتی نے
> دو ج شنکر کے سر پاگ بندھائی

فی البدیہہ شعر کہنے میں آپ کو خوب مہارت تھی۔

ایک بار رنگ محل میں پنڈت کندن لال کے مکان پر ۲۰-۲۵ کویوں کی موجودگی میں ایسا پرسنگ آ گیا۔ کہ دیکھیں کون جلد سے جلد طرح کے مصرع پر نظم تیار کرتا ہے۔ طرح کا مصرع شری شنکر جی سے مانگ گیا۔ آپ کی طرح تھی ؎

> "چاہت ہیں کوی اور چتیرے"

اس پر نظم کہنے کے لئے سب کو پندرہ منٹ ملے۔ شنکر جی نے صرف سات ہی منٹ میں کمرے میں لٹکی ہوئی ایک تصویر پر اپنی نظم سنا دی ؎

> سوان اچھنگ مٹو ہر انگ
> لئے کر بام پرسون گھنیرے
> راجت بالک سی کرسی پر
> چار چیتی کھلے کچ ہیرے
> × × ×
> چندر کلا پل شنکر سو یہ
> پر چاہت ہیں کوی اور چتیرے

پنڈت کندن لال نے خوش ہو کر وہ تصویر اور ایک گھڑی شنکر جی کے بھینٹ کی۔

شنکر جی کو کئی تمغے۔ پگڑیاں۔ دوشالے گھڑی۔ نقدی اور دیگر اشیاء اپنے کلام کے لئے بطور انعام ملیں۔ اگر ان میں ایک کمی نہ ہوتی تو شاعری کی بدولت وہ بھاری شہرت کے مالک ہوتے۔ وہ کمزوری تھی گھر سے باہر نہ نکلنے کی۔ شنکر جی کہیں جانے آنے سے بہت گھبراتے تھے۔ بڑی مشکل سے مہاراجہ چھتر پور کے بلانے پر ایک بار ان کے ہاں گئے تھے۔ اس سمیہ مہاراج چھتر پور کے وزیر مشہور ہندی ساہتیہ سیوی پنڈت شیام بہاری مصر تھے۔ مہاراج نے شنکر جی کا بہت آدر ستکار کیا۔ اور انہیں کچھ دن ٹھہرنے کے لئے کہا۔ لیکن انہیں تو پل پل بھاری ہو رہا تھا۔ پانچ چار دن رہ کر ہی چلے آئے۔ چھتر پور پہنچنے پر انتظام میں کچھ کمی تھی۔ اس پر آپ نے پنڈت شیام بہاری کو ایک منظوم چٹھی لکھی ؎

> چھوٹے گرمچ ریوں کی چوک بڑی بھول نہیں
> چاروں اور راہ سے پربندھ کی برائی ہے
> مندر بڑے میں ایک دیپک پرکاش کرے
> ساری رات شیاما تم نے دکھائی ہے
> دودھ جل مشرت میں بورے کا مٹھاس کہاں؟
> نندل نوین کھانڈ کھاور کی کھائی ہے
> دیو کوی شنکر بہاری کس بھانت ہے
> دو ہم دو پالے پر ایک چارپائی ہے

آنے جانے سے گھبرانے کی وجہ سے آپ کئی کوی سمیلنوں کی صدارت نہیں کر سکے۔ بڑی مشکل سے آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن کے دہلی ادھیویشن میں آل انڈیا کوی سمیلن کے سبھاپتی ہو کر آپ گئے تھے۔ وہاں خوب ساہتیہ چرچا رہی۔ دہلی کے سول ہاسپٹل میں آپ آنکھ دکھلانے گئے۔ کئی سال سے شنکر جی کو ایک آنکھ سے دکھائی نہ دیتا تھا۔ آنکھ دیکھ کر ڈاکٹر صاحب نے

کہا - کہ ایک آنکھ تو ٹھیک ہو جائے گی - دوسری نہیں - آپ نے اسی وقت کہا ہے

بوڑھے ستنکر سے کہتی ہے
ہاتھ جوڑ کونا بالا!
ہو کر ستور ہیجو کیشو کو
لے کر کرتنا سی مالا!

اس کے علاوہ گوروکل برنداین اور دیانند جنم شتابدی کے کوی سمیلنوں کی بھی صدارت آپ نے کی تھی - پچھلی بار پریاگ کے کرسچین کالج کے کوی سمیلن کی صدارت بھی کر آئے تھے - ان کے علاوہ کئی جگہوں سے بلاوے آئے - تار دئے گئے - خود لوالانے کو آئے - لیکن شنکر جی کہیں نہ گئے -

شنکر جی کے جیون کے دو ہی شغل تھے - دل خوش کرنے کے لئے کونا - اور گزارے کے لئے ویدک دونوں کاموں میں ماہر تھے -

شاردا پیٹھ کے شنکر آچاریہ سوامی شری تیرتھ کرم بیر تھ جی نے آپ کو کوی شرومنی کی اپادھی دی تھی - اب تک شری شنکر جی کی کونتا کے مشہور پستک "شنکر سروج" "انوراگ رتن" - "وائیس وجے" اور "گربھ رنڈا رہسیہ" چھپ چکے ہیں - باقی پرانے اخباروں میں چھپی ہیں - یا غیر مطبوعہ ہیں - اگر ساری کونتائیں کو اکٹھا کیا جائے - تو کئی جلدوں میں بڑی ضخیم کتابیں تیار ہوں -

ادھر آٹھ دس برس سے شنکر جی پر مصائب نازل ہو رہے تھے - اس عرصہ میں ان کے دو پتر موت نے چھین لئے - اس سے کوی جی کے دل کو بھاری چوٹ پہنچی - اس سے آپ ہمیشہ تنگ رہنے لگے - اس کے بعد آپ نے پڑھنا لکھنا - ویدک کرنا سب چھوڑ دیا تھا - آپ کی رشی دیانند کے پرتی اپار شردھا تھی اس شردھا کو پتر وِیوگ کی ویدنا بھی کم نہ کر سکی

ادھر کئی سالوں سے آپ کو بجریت روگ کی شکایت تھی - کوئی دو ماہ سے شکایت بہت بڑھ گئی تھی - اس لئے آپ کے بڑے پتر پنڈت ہری شنکر شرما ...... آپ کی تیمارداری کے لئے ہردوار گنج پہنچ گئے تھے - علاج معالجہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی - لیکن کسی دوا نے بھی اپنا اثر نہ کیا - آخر بہاکوی ۷۰ سال کی عمر میں ۲۱ اگست کو پرلوک سدھار گئے -

ओ३म्

कृण्वन्तो वि-श्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۳۵

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

ممالک غیر سے لئے فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ للعہ/ ششماہی پہار

جلد ۲۸ نمبر ۳۵

Sunday 11 September 1932 { اتوار ۲۷ بھادوں سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء دیانند آبد ۱۰۸

وید امرت

پوجنیہ کس طرح بن سکتے ہو؟

मृत्योः पदं योपयन्तो यदैत द्राघीय आयुः
प्रतरं दधानाः। आप्यायमानाः प्रजया धनेन
शुद्धाः पूता भवत यज्ञियासः॥ ऋग १०/१८/२

مرتیو کے پاؤں کو پرے ہٹاتے ہوئے لمبی آیو کو اوھک دیرگھ بنا کر دھارن کرتے ہوئے جب تم چلو تب پرجا تے اور دھن سے بڑھتی کو پراپت ہوتے ہوئے باہر سے شُدھ من سے پوتّر پوجنیہ ہووو

وچار کرنے کی سردردی وہ کیوں خریدنے لگا؟ پراچین بھارتیوں کا ساتوک بھوجن دودھ تھا۔ اور دودھ انہیں اتنی ماترا میں پراپت تھا کہ بھارت کے لئے ہی کہا گیا ہے۔ کہ یہاں دودھ کی نہریں چلتی تھیں۔

وہی سنہری زمانہ تھا۔ جس میں دودھ اس سے بھی کم قیمت پر ملتا تھا۔ جس پر آج پانی ملتا ہے۔ دودھ بیچنا پاپ سمجھا جاتا تھا۔ اور کسی شخص کے دماغ میں دودھ بیچنے کا خیال تک نہ آسکتا تھا۔

آیو بردھی کے لئے ساتوک بھوجن کی ضرورت ہے۔ اور وہ دودھ۔ اَنّ۔ کند مول پھل آدی کی صورت میں بہتات سے میسّر تھا۔ آج یہ چیزیں چاندی کے مول بکتی ہیں۔ تو سرو سادھارن کو دودھ۔ گھی اور پھل آدی کہاں سے ملیں؟ اور جن دھنوانوں کو ملتے ہیں۔ انہیں بھی تسلّی ہی ہوتی ہے۔ کہ ہم دودھ پیتے ہیں۔ اور گھی کھاتے ہیں۔ ورنہ سوائے ان کے جن کے دوار پر گائے بھینس بندھی ہیں۔ خالص دودھ گھی کوئی بِرلا ہی ہوگا۔ جسے ملتا ہو

باہر سے شُدّھ

آیو کا شتر دم مرتیو ہے۔ مرتیو کو پرے ہٹا دو۔ تو آیو سور گھشت ہے۔ دیرگھ آیو پراپت کرنا آسان کیا یقینی ہے۔ یدی موت کو پرے ہٹایا جا سکے پر یہ کام کٹھن ہے۔ کٹھن ضرور ہے۔ اسمبھو نہیں۔ جنہوں نے یہ جتن کیا۔ وہ موت کو پرے ہٹانے میں سپھل ہوئے۔ رشی مہرشیوں کے اس دیش کے کئی اداہرن اتہاس کے پرشٹھوں پر موجود ہیں۔

موت کا پرے ہٹانا سادھن سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور وہ سادھن یہ ہے۔ کہ جیون کو نیم بدھ بنایا جائے۔ یم نیم آدی دھرموں کو پالن کرتے ہوئے جو ویکتی برہمچریہ کا جیون جس حد تک ویدک مریادا انوسار ویتیت کرتا ہے۔ اُسی حد تک وہ مرتیو کو اپنے سے پرے ہٹاتا۔ اور لمبی آیو بھوگتا ہے۔

بھارت میں جو ویدک کال میں لمبی عمروں کا آدرش تھا۔ اوسط عمر آج ہر ایک سبھیہ دیش سے کم ہے۔ اس کا کارن کیا ہے؟ یہ کہ جس ویدک آدرش پر چل کر پراچین بھارتی دیرگھ آیو پاتے تھے۔ وہ آدرش ہم نے چھوڑ دیا۔ لمبی آیو کے لئے آہار ویوہار مریادا انوسار ہونا چاہئے۔ واسنا کے کارن دیش میں افلاس ترقی پر ہے۔ مفلس کو پیٹ بھرنے کو ملے۔ یہی غنیمت ہے۔ …………… آہار کس پرکار کا ہونا چاہئے؟ اس پر

اندر سے پوتّر

آہار کی یہ حالت ہے۔ ویوہار ہم نے مغرب کی نقل میں خراب کر لیا ہے۔ جس جاتی کو کھانے کو نہ ملے۔ جس کی آبادی کے ایک بڑے حصّہ کو دن میں ایک بار بھی پیٹ بھر کھانے کو نہ ملے۔ جس کے کروڑوں آدمیوں کے لئے تن ڈھانپنے کو کپڑا نہ ہو۔ وہ اگر اپنا پیسہ فیشنوں۔ قیمتی غیر ملکی اشیاء۔ شراب اور تھیئٹروں میں برباد کرنے پر تلے ہوئے ہوں تو ان کی عمریں کیسے لمبی ہو سکتی ہیں۔

وید کہتا ہے۔ کہ موت کے ان پاؤں آہار ویوہار کی امریادا کو پرے ہٹا کر آیو کو لمبی بناؤ۔ پھر تمہارے پرجا (سنتان) اور دھن میں بردھی ہو۔

جب تمہاری آیو لمبی ہوگی۔ اور تمہارا شریر روگ اور کمزوری آدی سے رہت ہوگا۔ تمہارے ہاں پریاپت سنتان ہوگی۔ اور دھن دھان سے تم مالا مال ہوگے۔ تو کیا ہوگا؟ وید کہتا ہے۔ کہ تم باہر سے شُدھ ہوگے۔ اور تمہارا شریر شُدھ۔ تندرست اور بلوان ہوگا۔ اور تمہارا من پوتّر ہوگا۔ اُتّم آچار ویوہار کے کارن اس میں اپوترتا نام کو نہ رہے گی۔ پھل کیا ہوگا؟ وید کے شبدوں میں پوجنیہ قابلِ عزت بن جاؤ گے۔ اور تمہارے آدرش جیون کے کارن بہت لوگ تمہیں عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

(ادم سنگھ)

سنسار کی گتی

فساد لاہور کا چوتھا مقدمہ

فساد لاہور کے سلسلہ میں قتل کے چار مقدمات کی اپیل عدالت سیشن میں دائر کھتی۔ جن میں سے تین مقدمات تو اس وقت تک خارج ہو چکے تھے جبکہ ہمارے گورنر صاحب اپنی نیا اڈر کی تقریر میں پولیس کی خدمات کا اعتراف کر رہے تھے۔ اب چوتھے مقدمہ کا بھی جس میں لالہ ... میونسپل کمشنر اور ڈاکٹر جگن ناتھ وغیرہ ۹ ہندو ملزم تھے۔ فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ اور تمام ملزمان کو بری کر دیا گیا ہے۔ فاضل جج اپنے فیصلہ میں لکھتا ہے۔ کہ شہادتیں ... بناوٹی لگتی ہیں۔ پولیس الزام ثابت نہیں کر سکی ؛

لالہ ہرکشن لال کی اپیل - لاہور - ۵ ستمبر - ... کی درخواست پر عدالت سب جج سے ... انشورنس کمپنی کے نام جو نوٹس جاری ہوا ... کہ کمپنی مذکور لالہ ہرکشن لال کو قرضہ نہ دے ... کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کرنے پر عارضی ... اسے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور مسٹر گاباکو نوٹس ... ہے۔ کہ وہ وجہ بیان کریں۔ کہ حکم ممانعت ... کیوں منسوخ نہ کیا جائے ؟

... میونسپلٹی کا سکرٹری - آخر لائل پور ... میونسپلٹی کا سکرٹری ایک مسلمان ... بنایا گیا ہے ... ہندوؤں کو درخواستیں کرنے کی تکلیف ... لیکن کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمان ... سے بھی مطمئن نہیں۔ اگر یہ کشمکش ... کی مخالفت بدستور جاری رہے گی۔ تو ... میونسپلٹی کے ہندو ممبران کی زبان کے لئے جن کے ... سے چوہدری منظور علی سکرٹری بنائے ... یہ شعر نہایت موزوں ہوگا ؎

... وصال صنم

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

ہندوستان کا دل و دماغ - برٹش پارلیمنٹ ... جو ہندوستان میں صورت ... کے مطالعہ کے لئے آیا ہوا ہے ... ہندوستان کا دل و دماغ درست ہے۔ اور ... اس کو اپنے گھر کا انتظام کرنے کے لئے ... ذمہ داری ... تو ہندوستانیوں کی طرف سے

تیسری گول میز کانفرنس

آخر وزیر ہند کو اپنا وہ بیان واپس لینا پڑا۔ جس میں کہا تھا۔ کہ اب گول میز کانفرنسوں میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب ایک ہندوستانیوں کو بلا کر ان کی بات سن لی جائے گی۔ اور پارلیمنٹ ہندوستان کے متعلق مناسب فیصلہ صادر کر دے گی۔ وزیر ہند کو کیا معلوم تھا۔ کہ یہ بیان لبرلوں کو بھی جو عدم تعاون کے نام سے کانوں پر ہاتھ دھر لئے رہتے ہیں۔ عدم تعاون پر آمادہ کر دے گا۔ وزیر ہند اور گورنمنٹ ہند نے جب دیکھا۔ کہ ماڈریٹ بگڑ گئے ہیں۔ اور سر تیج بہادر سپرو اور آنریبل شاستری سے لے کر نیچے تک کے تمام ماڈریٹوں نے عدم تعاون کی راہ اختیار کر لی ہے۔ تو وزیر ہند کو اپنی تقریر واپس لینے کے سوائے چارہ نہ رہا۔ چنانچہ اسمبلی کی افتتاحی تقریر میں وائسرائے نے اس کا اظہار بھی کر دیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ نومبر میں چھوٹے پیمانہ پر لندن میں گول میز کانفرنس ہوگی۔ اور گول میز کانفرنس کے ہندوستانی ممبران کے بھی اختیارات ہوں گے۔ جو برٹش ڈیلی گیٹوں کے ہوں گے ؛

گورنمنٹ نے گول میز کانفرنس بلانا منظور کر لیا۔ ماڈریٹوں کا مطالبہ پورا ہو گیا۔ اب ان کا کانفرنس میں شامل ہونا غیر یقینی نہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ ماڈریٹوں کی گول میز کانفرنس میں شمولیت سے جو مشکل درپیش ہے۔ اس کا حل ہو جائے گا۔ کون ہے جو اس کا جواب ہاں میں دینے کو تیار ہو۔ ہر طرف سے آواز یہی آتی ہے کہ جب آئین کی منظوری میں جہاں گاندھی کا ہاتھ نہ ہوگا۔ وہ ملک بھر میں شرفِ قبولیت حاصل کر سکے۔ یہ مشکل ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ یروداجیل کا قیدی نومبر کی گول میز کانفرنس میں بھی نظر آئے۔ لیکن اس کے تیسری گول میز کانفرنس میں صرف شمولیت سے بھی مشکل حل نہیں ہو سکتی۔ ہوگی۔ تو آئین سازی میں اس کا عملی تعاون حاصل کرنے سے۔ لیکن بظاہر اس قسم کا کوئی عنوان نہیں۔ کہ گورنمنٹ مہاتما گاندھی کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش میں ہے۔ در پردہ کوئی کوشش ہے۔ تو وقت ہی سے ظاہر ہو سکے گا ؛

ایسا حوصلہ افزا جواب ملے گا۔ کہ بدترین قسم کے فسادی بھی محو حیرت ہو کے بتا نہ رہیں گے۔ کمیونل اوارڈ کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ فرقہ داری کی سپرٹ کی جگہ نیشنل سپرٹ کو ملنی چاہئے ؛

پھر شرارت - میرپور کی خبر ہے۔ کہ تحصیل کوٹلی اور بھمبر کے دیہات کے بہت سے ہندو معہ عیال و اطفال میرپور پہنچ گئے ہیں۔ اور آریہ سماج مندر میں پناہ گزین ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ان کے علاقہ کے مسلمان پھر شرارت اور فساد پر آمادہ ہو گئے ہیں ؛

پارسیوں کو شاہ ایران کا نمنترن - معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ رضا خان والئے فارس نے ہندوستان کے پارسیوں کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ واپس اپنے وطن میں آ کر آباد ہوں۔ گورنمنٹ ایک ہزار مربع میل کا رقبہ ان کے حوالے کرنے پر تیار ہے ؛

مسجد اور سیاسی جلسے - دہلی کی جامع مسجد میں سیاسی تقریروں پر پابندی کے سلسلہ میں مسلمانوں

کے ایک جلسہ میں کہا گیا۔ کہ یہ خیال کرنا حماقت ہے۔ کہ مسلمانوں کے نزدیک مذہب اور سیاسیات دو مختلف چیزیں ہیں۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا۔ کہ مسجدوں میں سیاسی اور مذہبی جلسوں کا انعقاد کسی طریقہ سے بھی نہیں روکا جا سکتا۔ ریزولیوشن جو پاس کیا گیا۔ اس کا ایک فقرہ یہ ہے۔ کہ "جامع مسجد کمیٹی یا گورنمنٹ مسجدوں میں منعقدہ جلسوں پر پابندی عائد کرنے کا اختیار نہیں رکھتی" ؛

عورتوں کے اغوا کے واقعات "لبرٹی" لکھتا ہے۔ کہ گذشتہ چند ماہ میں بنگال میں ۱۷۷ واقعات عورتوں کے اغوا کے ہوئے۔ مگر پولیس صرف ۲۴ واقعات کے ملزموں کو سزا دلا سکی۔ گویا ۱۵۳ واقعات کا سراغ لگانے میں ناکام رہی ؛

قادیانی گورنمنٹ کی امداد پر "سول" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ قادیانی خلیفہ کی مرتب کردہ سکیم کے مطابق قادیانی والنٹیروں کی چند رجمنٹیں تیار ہو چکی ہیں۔ جنہیں بنگال کے انارکسٹوں کے مقابلہ کے لئے تیار کیا جائے گا ؛

کمیونل اوارڈ قومیت کے منافی

آسام کے مختلف ... مسلمانوں نے اپنے اعلان میں کمیونل اوارڈ کی پرزور مذمت کی ہے۔ اور اسے قومیت کے اصولوں کے منافی قرار دیا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ اس سے ہندوستان کو مختلف حصوں میں بانٹ دینے کی کوشش کی گئی ہے ؛

بل انسداد گداگری - ریاست حیدرآباد میں بل انسداد گداگری پاس کیا جانے والا ہے۔ اس کی رو سے کسی شخص کو بھیک مانگنے کا حق نہیں۔ مذہبی فقیر - درویش - سادھو اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔ جو بھیک مانگتا دیکھا جائیگا۔ پولیس اسے گرفتار کر لے گی۔ ان کے لئے دارالغربا بنائے جائیں گے۔ جہاں انہیں دستکاری سکھائی جائیگی۔ اور ابتدائی تعلیم دی جائے گی ؛

کشمیری پنڈتوں میں فساد - معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں کی پارٹیوں میں تو صلح ہو گئی۔ اب پنڈتوں کی دو پارٹیوں میں بہت فساد ہوا ہے۔ ایک تو سناتن دھرم یووک سبھا کی متارخ ہے۔ اور دوسری دھرم پرکاش کی منڈلی ؛

چشمہ اننت ناگ کا قضیہ - اننت ناگ کے چشمہ کے متعلق جو ہندو مسلم سمجھوتہ ہوا تھا معلوم ہوا ہے۔ کہ سکھ اس سے مطمئن نہیں۔ انکا اعتراض ہے۔ کہ گوردوارہ کے نزدیک باہر کی طرف کی زمین مسلمانوں کو کیوں دی گئی ہے ؟

غیر برطانوی بدیشی مال پر محصول میں اضافہ - ریاست میں غیر برطانوی بدیشی سوتی پارچات پر ۵۰ فی صدی کسٹم ڈیوٹی بڑھا دی گئی ہے۔ برطانوی مال پر حسب معمول ۲۵ فیصدی محصول رہے گا۔

دلت ادھار کانفرنس - دیانند دلت ادھار سبھا ہوشیارپور کی سالانہ کانفرنس کانگڑہ میں ہونی قرار پائی ہے۔ اس میں فرقہ وارانہ اوارڈ اور دلت جاتیوں کے ادھار سمبندھی معاملات پر وچار کیا جائے گا ؛

سماعت ملتوی - لاہور - ۵ ستمبر - مقدمہ سازش لاہور کی سماعت ایک ماہ کے لئے ملتوی

کردی گئی۔ کمشنران ٹربیونل اور دو کلاء پہاڑوں پر تشریف لے گئے ہیں

سلطانی گواہ کی ناک کاٹ لی۔ دہلی۔ ۴ ستمبر۔ خبر ہے۔ کہ محمد علی خان ایک ملزم ڈاکہ نے میرٹھ کی ایک عدالت میں سلطانی گواہ بھول سنگھ کی ناک کاٹ لی۔ جبکہ وہ اپنا بیان ختم ہی کر پایا تھا ؛

نروٹ جمیل سنگھ کے ہندوؤں کی اپیل

نروٹ جمیل سنگھ میں جن ۴۸ معزز ہندوؤں کو فساد محرم کے سلسلہ میں سزائے قید ہوئی تھی۔ عدالت سیشن میں ان کی درخواستہائے ضمانت کی سماعت ہو رہی ہے۔ چنانچہ ۸ ملزمان ضمانت پر رہا ہو چکے ہیں۔ اور باقیوں کی درخواست زیر سماعت ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نروٹ جمیل سنگھ میں تعزیری پولیس بٹھائی جائے گی ؛

بمبئی میں گرفتاریاں۔ سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ جنوری سے لے کر آخر اگست تک سول نافرمانی کے سلسلہ میں بمبئی میں ۳۵۵۰ گرفتاریاں ہوئیں ؛

قانون انسداد شادی صغر سنی۔ ریاست سانگلی کی اسمبلی میں بل انسداد شادی صغر سنی سارد ایکٹ کی طرح کا پیش ہے۔ اس کی رُو سے ۱۷ سال سے کم عمر کے لڑکے اور ۱۲ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی ممنوع قرار دی جائے گی ؛

صدر سکھ جنگی کونسل کا اعلان۔ گوردوارہ باولی صاحب میں سردار امر سنگھ نے کہا۔ کہ جو سکھ ممبران کونسل جنگی کونسل کا حکم ماننے سے انکار کریں گے۔ میں انہیں جتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر ضرورت ہوئی۔ تو سکھ ان کو سکھی سے خارج کرنے میں بھی تامل نہ کریں گے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں ؛

ڈاکٹر مونجے مشاورتی کمیٹی سے مستعفی۔

بمبئی۔ ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ فرقہ دارانہ فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ڈاکٹر مونجے نے مشاورتی کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے ؛

ایک نائب تحصیلدار مشکل میں۔ میرٹھ۔ ۴ ستمبر گزشتہ دنوں ایک نائب تحصیلدار ایک موضع میں مالیہ وصول کرنے گیا۔ ایک دیہاتی کو جو مالیہ ادا نہ کر سکا۔ کہا جاتا ہے۔ نائب تحصیلدار اور اس کے ساتھیوں نے اتنا زدوکوب کیا۔ کہ وہ مر گیا۔ مجسٹریٹ کی تحقیقات پر نائب تحصیلدار اور دو دیگر اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔ جن میں سے نائب تحصیلدار بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا ؛

درانگلہ میں اچھوتوں کا اجتماع۔

گورداسپور ۵ ستمبر۔ درانگلہ میں ۳-۴ ستمبر کو اچھوتوں کی کانفرنس ہوئی۔ چار ہزار کے قریب اچھوت جمع ہوئے۔ فرقہ وارانہ اوارڈ کی مذمت کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اچھوتوں کو کھدر استعمال کرنے کی تلقین کی گئی۔ براہمنوں اور مہاجنوں نے اچھوتوں کو پبلک کنوؤں کے استعمال اور مندروں میں درشن کی اجازت دے دی ؛

مہاتما گاندھی کی رہائی کا ریزولیوشن۔

شملہ۔ ۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگرسی قیدیوں کی رہائی کا ریزولیوشن ۲۳ ستمبر کو اسمبلی میں پیش کیا جائے گا ؛

کیا آپ مستعفی ہونے کو تیار ہیں؟

نئی دہلی۔ ۷ ستمبر۔ راجہ نریندر ناتھ نے کونسل کے ہندو ممبران سے بذریعہ چٹھی دریافت کیا ہے۔ کہ کیا آپ فرقہ وارانہ تصفیہ کی بنا پر کونسل سے مستعفی ہونے پر تیار ہیں؟ اگر آپ تیار ہوں۔ تو اپنے استعفے میرے پاس بھیج دیں۔ میں اس وقت تک گورنمنٹ کے پاس نہ بھیجوں گا۔ جب تک اپنی پارٹی کے بہت سے ممبران کے استعفے میرے پاس پہنچ نہ جائیں۔ اگر ممبران مستعفی ہونے کو تیار نہ ہوں۔ تو اس اجلاس میں ضرور شامل ہوں جو عنقریب بلایا جائے گا ؛

بقیہ کالم ۳-۴

ہندو ہی تھے۔ آپ نے شادی بھی ایک ہندو مسٹری سے کی۔ لیکن اب آپ نے نام سے بھی غیر ہندو رہنا منظور نہ کر کے باقاعدہ طور پر ہندو دھرم میں پرویش کر لیا ہے۔ اور عیال و اطفال سمیت آپ ہندو دھرم ماتا کی شرن میں آ گئے ہیں ؛

چنانچہ ہندو سبھا کوٹ گڑھ کے زیر اہتمام ان کا ہندو دھرم میں پرویش کرایا گیا۔ اور ان کا ہندو نام ستیانند اور ان کی دھرم پتنی کا مِنزمینی گیرجا دیوی رکھا گیا۔

ہندو دھرم میں ایسی نیک ہستی کا پرویش مبارک ہے۔ جو کیول دھرم کی خاطر پرویشٹ ہوئے ہیں۔ کسی لالچ۔ ترغیب یا خوف سے نہیں۔ کیونکہ وہ ان باتوں سے بالاتر ہیں ؛

آچاریہ رام دیو جی کے سمبندھ میں

آریہ سماج کراچی۔ آچاریہ رام دیو کے سمبندھ میں ۴۶ ویں سالانہ جلسہ کی ۴ ستمبر کی شام کو مندرجہ ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا گیا :-

نشچے ہوا۔ کہ پنجاب گورنمنٹ سے درخواست کی جائے۔ کہ آچاریہ رام دیو بی۔ اے۔ ایم۔ ایس سابق وائس چانسلر گورو کل یونیورسٹی کو جو آریہ سماج کے چوٹی کے لیڈروں میں سے ہیں۔ اور جو پولٹیکل سرگرمیوں کی وجہ سے پنجاب کی کسی جیل میں سزائے قید کاٹ رہے ہیں۔ رہا کر دیا جائے۔ جیل میں بند ہونے کی وجہ سے ان کی صحت کا دن بدن خراب ہونا آریہ سماج کے مفاد کے لئے سخت ہانی کارک ہے۔ مزید برآں نشچے کیا گیا۔ کہ اگر پنجاب گورنمنٹ کسی طرح سے انہیں رہا نہ کر سکتی۔ تو اسے چاہئے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی کو فوراً "اے" کلاس دے دے۔ جس کے وہ اپنی اعلیٰ سوشل پوزیشن اور علمیت کی رُو سے پورے مستحق ہیں ؛

(اوناش چند سنیکت منتری آریہ سماج کراچی)

آریہ کمار سبھا سنانواں۔ گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں عرض کی جائے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی ایک پرسدھ مہاپُرش وِدوان اور آریہ سماج کے مانیہ لیڈر ہیں۔ انہیں جیل میں "اے" کلاس دی جائے اور سزا میں تخفیف کی جائے۔ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں نویدن کیا جائے۔ کہ وہ گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں عرض کرے۔ کہ آچاریہ جی کے سوا استھ اور اعلیٰ اسٹیٹس کا خیال رکھتے ہوئے ان کو "اے" کلاس دی جائے۔ اور سزا میں تخفیف کی جائے۔ ریزولیوشن کی کاپی پنجاب گورنر کی خدمت میں بھیجی گئی ہے ؛

(منتری آریہ کمار سبھا سنانواں)

آریہ سماج سنانواں۔ آریہ سماج سنانواں آچاریہ جی کو جیل میں "اے" کلاس نہ دئے جانے کے خلاف بہت ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے نویدن کرتا ہے کہ ان کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے ان کو "اے" کلاس دی جائے۔ اور سزا میں تخفیف کی جائے۔ ایک نقل جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کو بھیجی گئی ؛

(پریم پرکاش آریہ)

آریہ سماج پانی پت۔ آریہ سماج ہذا کا یہ ساد ھارن اجلاس منتری آچاریہ رام دیو جی کی خرابی صحت کی خبر پڑھ کر نہایت متفکر ہے۔ اور گورنمنٹ سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ اول تو آچاریہ جی کو فوراً چھوڑ دیا جائے۔ یا کم از کم اُن کی پوزیشن۔ عزت اور صحت کو دھیان میں رکھتے ہوئے "اے" کلاس دی جائے۔ تمام آریہ جگت آچاریہ رام دیو جی کو اپنا شرومنی مانتا ہے۔ اور ان کی ہستی آریہ سماج کے لئے باعثِ فخر ہے ؛

(سوہن لال منتری)

سٹوکس سے ستیانند

مسٹر ایس۔ ای سٹوکس ایک مشہور ہمدرد دل امریکن ہیں۔ جو ہندوستان کی سیوا کے ارتھ سے اپنے وطن سے بے وطن ہو کر مستقل طور پر یہاں آ کر آباد ہو گئے ہیں۔ غالباً ۱۹۰۴ء یا اس کے قریب وہ سیوا کی اغراض معلوم کرنے کی غرض سے آئے۔ تو شملہ بھی گئے۔ وہاں۔ ان کی ہمارے عزیز لالہ رلیا رام جی جو اس وقت وہاں اوورسیر تھے۔ اور آج کل دہلی کے مشہور ٹھیکیدار ہیں۔ جان پہچان ہو گئی۔ رلیا رام نے انہیں لاہور میں ہمارا پتہ دیا۔ اور وہ ہمارے پاس ایک دن ٹھہرے۔ اور بار بار امریکن اور ہندوستان میں نووارد ہونے کے آپ نے ہمارا دال پھلکا بڑے شوق سے کھایا۔ کہ میں نے کوڑھیوں کی سیوا کا نشچے کیا ہے۔ میں اب واپس وطن جاؤں گا۔ اور اپنی جائداد کو فروخت کر کے مستقل طور پر ہندوستان میں آ کر آباد ہو جاؤں گا۔ اور وہاں مالیت کی ہے۔ فیصلہ کر کے

چنانچہ جلد ہی واپس آ کر آپ نے کوٹ گڑھ ضلع شملہ میں کوڑھی خانہ قائم کر دیا۔ اور رہائش اختیار کر لی۔ اور امریکن سے عملی طور پر ہندوستانی بن گئے۔ چنانچہ آزادی کی جنگ میں جیل یاترا بھی کر چکے ہیں۔ تاہم عملی طور پر ... کیا تھا۔

مسٹر سٹوکس نے گو ہندو دھرم میں پرویشٹ ہونے کا اعلان نہیں کیا تھا۔

(باقی دیکھو صفحہ ہذا کے کالم ۲ کے نیچے)

پرکاش لاہور

۲۷ بھادوں سمت ۱۹۸۹

"رشی دیانند نمبر"

ہندی اردو بھاشاؤں میں

اردو

۱- نتیجہ ہو گیا۔ کہ آریہ سماج کے پرچہ پر ورتک ... دیانند کی پوتر سمرتی میں "پرکاش" کے سالانہ نمبر "رشی دیانند نمبر" ہوگا ؛

۲- نتیجہ ہو گیا۔ کہ رشی نمبر اس سال اردو ہندی ... بھاشاؤں میں نرالی شان سے نکلے گا۔ تیاریاں ... سے شروع ہو گئی ہیں ؛

۳- رشی دیانند نمبر کے ہندی ایڈیشن کے ایڈیٹر شری ویریندر جی بی۔ اے ہوں گے۔ مسٹر ویریندر آریہ ... تعارف کے محتاج نہیں۔ دیش سیوا کے ... جذبہ کے علاوہ ان کے ہردیہ میں ہندی کا اگادھ ... ہے۔ چنانچہ ان کی شگفتہ ہندی ... سار و دو جانتے ہی نہیں۔

شری ویریندر کی سمپادکتا میں ہندی ایڈیشن ایک ... چیز تیار ہوگا۔ جو رشی بھگتوں کے لئے اپنے ... سنتوں اور سمبندھی منتری پرشوں۔ بالک ... کی بھینٹ کرنے کے لئے پوتر پرساد ہوگا +

۴- دیوالی (رشی نروان دوس) اس سال ۲۹ اکتوبر ... ہے۔ ارادہ ہے۔ کہ رشی دیانند نمبر ایسے ... پر کاشت کیا جائے۔ کہ رشی نروان دوس (دیوالی) سے پہلے ہر جگہ پہنچ جائے۔ اس سے ... ہوگا۔ کہ رشی اتسو کے دن ہر ایک رشی بھگت کے ہاتھوں تک نمبر پہنچ جائے گا۔ اور جن منتری پرشوں نے اسے رشی اتسو کے تہوار پر بطور پرساد بانٹنا ہے۔ بانٹ سکیں گے۔ اور جو آریہ ... اور ایجنٹ صاحبان فروخت کے لئے منگوائیں گے۔ بآسانی تمام ان کے نمبر بک جائیں گے۔ یہ تو جب ہی ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماجیں پورا سہیوگ دیں۔ اور اپنے آرڈر جوابی کارڈوں کے ذریعے ... کی انتظار کے بغیر ابھی سے بھیجنا شروع ... جتنی جلدی آرڈر آ جائیں گے۔ اتنی ہی ... نکل سکے گا۔ اردو نمبر کے لئے تو آرڈر ... ہندی نمبر کے لئے خاص طور پر زیادہ ... آنا چاہئے۔ کیونکہ اردو نمبر تو صرف ... کے مطالعہ میں ہی آ سکتا ہے۔ ہندی نمبر ... کے علاوہ ستریوں اور کنیا پاٹھ شالاؤں کی ... کے بھی کام آ سکتا ہے ؛

۵- آریہ سماجوں کے علاوہ آریہ سنستھاؤں۔ گورو کلوں۔ کنیا پاٹھ شالاؤں۔ سکولوں۔ کالجوں کے سنچالکوں کو بھی اپنے چھاتر چھاتراؤں کے ہاتھ میں دینے کے لئے "رشی دیانند انک" پر یاپت سنکھیا میں اردو۔ ہندی منگوانا چاہئے ؛

آرڈر دیتے وقت صاف طور پر لکھ دینا چاہئے۔ کہ اردو کے کتنے پرچے بھیجے جائیں۔ اور ہندی کے کتنے۔ تاکہ تعمیل میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہ رہے +

۶- چونکہ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں کو آرڈر حاصل کرنے کے لئے واپسی کارڈ بھیجنا فضول خرچی سمجھا گیا ہے۔ واپسی کارڈوں کے انتظار کے بغیر آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں کو چاہئے کہ اپنے آرڈر بھیجنا شروع کر دیں۔ جو آریہ سماج چاہیں گے انہیں آرڈر کے کارڈ کے تین پیسے مجرا کر دیئے جائیں گے۔

۷- جن آرڈروں کی تعمیل وی۔ پی دوارا کی جائے گی۔ ان پر لازمی طور پر تین آنے فالتو خرچ آنے کے علاوہ ان کے پہنچنے میں بھی ایک دو دن کی دیر ہو جانا سادھارن بات ہے۔ اس لئے آرڈر کے ہمراہ قیمت ارسال کر دی جائے۔ تو اس سے وی۔ پی کے خرچ کی بچت کے علاوہ پرچے جلدی بھی پہنچ جائیں گے ؛

۸- رشی دیانند نمبر میں کم از کم دو تصاویر ضرور دی جائیں گی۔ جو اپنی شان کے لحاظ سے نرالی اور بہت کام کی ہوں گی۔ مکھیہ تصویر میں ایک نہایت ہی عمدہ اور نفیس خیال کو پیش کیا جائے گا۔ جسے دیکھتے ہی آپ خوش ہو جائیں گے۔ دوسری تصویر آئندہ سال کے دیانند نمبر تک آپ کے کام آنے والا تحفہ ہوگا +

۹- مضامین کے لحاظ سے "رشی دیانند نمبر" کو نہایت بیش قیمت بنانے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ پرانی شیلی میں تبدیلی لانے کا وچار ہے۔ رشی دیانند کے مشن اور آدرش کو نئے روپ سے پاٹھکوں کے پیش کیا جائے گا۔ مضامین کے علاوہ بلند پایہ شعراء سے اعلیٰ درجہ کی اردو۔ ہندی پنجابی نظموں کے لئے خط و کتابت جاری ہے ؛

... منگلمئی داتا ... کارٹونوں کے لئے بھی جگہ نکالی جائے گی۔ غرضیکہ تصاویر۔ کارٹونوں۔ مضامین اور نظموں کے لحاظ سے "رشی دیانند نمبر" ایک بے نظیر تحفہ ہوگا۔ نمبر میں ان تمام خوبیوں کے پیدا کرنے کے لئے خرچ بہت ہوگا۔ لیکن جگت گورو کی سمرتی میں نکلنے والے تحفہ پر خرچ کی پرواہ نہ کرکے ہم اپنی محنت اور خرچ سپھل سمجھیں گے + ...

... اگر آریہ سماجیں اور آریہ پرش اس بیش بہا تحفہ کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچانے میں اپنا پریتن لگا دیں گے۔ اگر ہر ایک آریہ سماج اپنے ہاں کے ہر ایک اردو ہندی پڑھے لکھے ستری پرش کے ہاتھوں اس نمبر کے پہنچانے کا انتظام کرے۔ تو اس ایک ہی نمبر کے ذریعہ ویدک دھرم کا اتنا پرچار ہو سکتا ہے۔ جو ہمارے اور آریہ سماجوں کے پرشارتھ کا پریاپت پھل ہوگا۔ جہاں آریہ سماج نہیں۔ وہاں کے آریوں کو اپنے خرچ پر ..... منگوا کر قیمتاً یا مفت جس طرح ہو "رشی دیانند نمبر" اپنے ہاں کے لوگوں تک پہنچانے چاہئیں۔ اور اگر "پرکاش" کے کم از کم پانچ فیصدی بھی ایسے نکل آئیں۔ جو کم از کم دو روپیہ سے لے کر پانچ روپیہ تک کے پرچے منگوا کر خود مفت تقسیم کریں۔ یا "پرکاش" کے پرچار ارتھ مفت تقسیم کے فنڈ میں رقم بھیج دیں۔ تو "پرکاش" کے پریمیوں دوارا ایک بڑی تعداد رشی دیانند نمبروں کی ایسے لوگوں تک پہنچ سکتی ہے۔ جنہیں اور طرح آریہ سماج کا سندیش سننے کا موقعہ نہیں مل سکتا۔ مفت تقسیم فنڈ سے نہ صرف ان لوگوں کو دیانند نمبر بھیجا جائے گا۔ جو قیمتاً خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ بلکہ ان اعلیٰ افسروں۔ وکلاء اور روساء کے نام بھی بھیجا جائے گا۔ جن تک ہم رشی دیانند کا سندیش پہنچانا چاہتے ہیں۔ ایسے کتنے اعلیٰ افسروں اور روساء تک ہم "رشی دیانند نمبر" پہنچا سکتے ہیں یہ اس امداد پر منحصر ہے۔ جو رشی بھگتوں کی طرف سے مفت تقسیم کے فنڈ میں موصول ہوتی ہے۔ ہم آریہ سماج کا سندیش ایک شکشت دیش تک پہنچانا مہنگا سودا نہیں۔ رشی کے وید پرچار مشن کے حامیوں کو اس تجویز کو کامیاب بنانے میں پوری امداد دینی چاہیئے ؛

اس سلسلہ میں ہرش کی بات ہے۔ کہ ایک مہاشہ نے نام ظاہر کرنے کی اجازت نہ دے کر ہمیں ۲۵ روپیہ کا منی آرڈر ارسال کرکے فنڈ کی ابتدا کر دی ہے۔ اور ایسے اصحاب کی فہرست بھی بھیج دی ہے جن کو اس روپیہ سے پرچے بھیجے جائیں گے۔ اگر رشی کے مشن وید پرچار کی کامیابی کے خواہشمند آریہ سماج اور آریہ ستری پرش اپنے پریتن سے اس پچیس روپیہ کو پچیس سو بنا دیں۔ تو اس روپیہ سے "رشی دیانند نمبر" کے ذریعہ آریہ سماج کا جو پرچار ہوگا۔ اس کے نتائج لازمی طور پر نہایت اعلیٰ اور دور رس ہوں گے +

۱۰- رشی دیانند نمبر مفت تقسیم فنڈ میں دھن دینے کے علاوہ ایسے ناموں کی بھی ضرورت ہے۔ جن سے آشا کی جا سکے۔ کہ وہ اس کا شروع سے آخیر تک مطالعہ کریں گے۔ اگرچہ انہیں مفت بھیجا جائے + یاد رہے کہ اس فہرست میں آریہ سماجیوں کا نام نہ ہونا چاہئے۔ ہر آریہ سماجی کو اپنے گورو کی پوتر سمرتی کا یہ تحفہ مفت نہیں۔ بلکہ خرچ کرکے لینا چاہئے۔ اس فہرست میں انہی لوگوں کا نام ہو۔ جن تک رشی دیانند کا سندیش پہنچانا مطلوب ہے ؛

۱۱- جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے۔ ان سجنوں کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ جنہیں رشی دیانند کے درشنوں کا سوبھاگیہ پراپت ہو چکا ہے۔ ایسے سجن درشن سمبندھی یادداشت رشی دیانند نمبر کی بھینٹ کرکے اسے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیں تو اچھا ہے۔ ایسے جن سجنوں کی درشٹی ان سطور پر پڑے۔ وہ خود بخود اس کرتویہ کا پالن کریں جن تک یہ سطور نہیں پہنچ سکتیں۔ پرتیک "پرکاش" پریمی کا کرتویہ ہے۔ کہ ان تک پہنچ کر ان سے ان کی یادداشت حاصل کرکے جلد بھیج دے۔ رشی دیانند نمبر میں یہ یادداشتیں بہت مفید اور منورنجک ثابت ہوں گی۔

۱۲- "رشی دیانند نمبر" کی قیمت فی پرچہ باوجود خوبصورت و دلکش ٹائٹل۔ دو اعلیٰ پایہ کی تصاویر اور بھاری ضخامت کے صرف چار آنے ہے۔ ایک کاپی کے لئے ۵ کے ڈاک ٹکٹ آنے چاہئیں ؛ زیادہ پرچوں کے لئے قیمت حسب ذیل ہوگی:

۲۶ سے ۵۰ تک	فی پرچہ	۳/
۵۱ " ۷۵ "	" "	۳/
۷۶ " ۱۰۰ "	" "	۳/

محصول ڈاک مندرجہ بالا حالات میں بذمہ خریدار

۱۰۰ سے اوپر فی پرچہ ۳/ - محصول ڈاک معاف ؛

رشی دیانند نمبر کے متعلق

شری پیارا سنگھ جی سبھاسد آریہ سماج وچھووالی لاہور لکھتے ہیں:-

"میں ذاتی طور پر تصویروں کے خلاف ہوں آپ ضرور دینا چاہیں۔ تو دہلی دربار کے موقعہ پر سوامی جی نے مختلف مذاہب کے نیتاؤں کو اکٹھا کرکے ایک Common Platform بنانے کا یتن کیا تھا۔ اس درشیہ کی تصویر دیں"

۲- مہاشہ آتم پرکاش ممبر وار سٹی سدھو لکھتے ہیں:-

"نام ضرور تبدیل کیا جائے۔ دیانند نمبر بہت موزوں نام ہے۔ مضامین کی شیلی بدل جائے۔ پہلی شیلی پرانی ہو چکی ہے۔ مختلف عنوان تجویز کرکے لیکھکوں سے ان

پر مضمون لکھنے کے لئے کہا جائے۔ عنوان اس قسم کے ہوں۔ "مجھے دیانند کیوں پیارا ہے؟"۔ "وید پرچار کا اپ ٹو ڈیٹ طریقہ"۔ "سفتہ واری ست سنگ کیسے کامیاب ہوں؟"۔ "ایک کار روباری آریہ کا عملی جیون"۔ "سوادھیائے کی مہما"۔ "دان کلیان"۔ "آریہ سماج کی گاڑی کیوں کھڑی ہے؟" ؛

مہاشہ سنیہ نارائن راجپال ملتان سے لکھتے ہیں :۔

"ٹنکارا میں رشی دیانند کے گھر۔ متوا اور آج کل کے زندہ رشتہ داروں کے فوٹو مل سکیں۔ تو تصویر کے لئے ان کا بلاک بنوایا جائے۔ میخر اشنا بدی پر کئی فوٹو گرافروں نے نگر کیرتن کا جلوس اور شہر کے بازاروں کے اس سنگکرت پاٹھ شالا کے مکان کے فوٹو لئے تھے۔ جہاں سوامی دیانند دیا گرہن کرتے تھے۔ ان میں سے کسی ایک کا بلاک تیار کرایا جائے۔ رشی نمبر ہندی میں بھی ضرور نکالیں" ؛

سینما کا چال چلن پر اثر

دیال باغ کے ست سنگ کے صاحب جی مہاراج کہتے ہیں۔ کہ سینما سے نوجوانوں کا چال چلن نہیں بگڑتا۔ وہ اپنی اس خام خیالی کو دور کرنے کے لئے مدراس پولیس ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ پڑھیں۔ جس میں نوجوانوں میں بڑھتے ہوئے جرائم کے رجحان کا ذکر کر کے بیان کیا گیا ہے۔ کہ نو عمروں میں جرائم کے ارتکاب کا یہ رجحان سینما کے شوق سے منسوب کیا جاتا ہے۔ کئی ملزمان تو ہر روز سینما دیکھنے کے عادی ہیں۔ ایک لڑکا جس نے سات چوریاں کیں۔ کئی سال تک لوکل پکچر ہاؤس میں ملازم رہا ؛

صاحب جی مہاراج کی اس سرکاری رپورٹ سے تسلی ہو جانی چاہئے۔ کہ سینما نوجوانوں کے چال چلن پر برا اثر ڈالتا ہے ؛

دلت اُدھار کی اپیل

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے دلت اُدھار کے کام کو بڑھتا دیکھ کر اپنی سنرکھشتا میں دیانند دلت اُدھار سبھا قائم کر رکھی ہے۔ جو دلتوں کی شدھی کے علاوہ ان کی ابتدائی اور اعلےٰ تعلیم۔ ان کے لئے کنوئیں لگوانے، بستیاں بنانے۔ پبلک کنوؤں پر انہیں چڑھانے کے کام خوش اسلوبی سے کر رہی ہے۔ گذشتہ دنوں کرالی ضلع انبالہ میں دلتوں کو کنوؤں پر چڑھانے کے سلسلہ میں مقدمہ بازی شروع ہو گئی۔ ان مقدمات کی ہر ایک پیشی پر سبھا کو بھاری اخراجات کا متحمل ہونا پڑتا ہے۔ ان سب کاموں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان رائے بہادر بابو ان بدری داس جی ایم۔اے۔ اور دیانند دلت اُدھار سبھا کے پردھان لالہ روشن لال جی (سپورٹس لمیٹڈ) نے آریہ جنتا اور دلت اُدھار پریمی سجنوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ دلت اُدھار کے کاریہ کے لئے دیانند دلت اُدھار سبھا کی روپیہ سے سہائتا کریں۔ تاکہ وہ اس کام کو جاری رکھ سکے۔ آریہ جنتا کو اس اپیل کا دلیرانہ جواب دینا چاہئے۔ اور دیانند دلت اُدھار سبھا کو روپیہ کی فکر سے آزاد کر دینا چاہئے ؛

راجپوتوں میں سوشل اصلاح

ہندو عام طور پر سوشل برائیوں کا شکار رہے ہیں۔ آریہ سماج کا پورا یتن ہے۔ کہ ہندو ان برائیوں سے مخلصی پا کر سوشل طور پر اُنت ہوں۔ اس پریتن میں اسے بہت حد تک کامیابی ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں راجپوتوں میں بھی جاگرتی پیدا ہوئی ہے۔ اور بمقام میرٹھ اپنے اجلاس میں انہوں نے سوشل سدھار کی کئی تجاویز پاس کی ہیں۔ انہوں نے ودھوا واہ کی حوصلہ افزائی کا فیصلہ کیا ہے۔ دھارمک اور سوشل طور پر اچھوتوں سے کسی قسم کے پرہیز کرنے کا تشجیع کیا ہے۔ اور انہیں کنوؤں اور مندروں کی کھلی اجازت دینا منظور کیا ہے۔ بال بواہ کو بھی دماغی اور جسمانی کمزوری کا موجب قرار دے کر اس کے بند کرنے کی تجویز پاس کی ہے۔ اور سارد ا ایکٹ کی حمایت کی ہے۔ اور راجپوتوں میں ذات پات کے بندھنوں کو دور کر شادی کا حلقہ وسیع کرنا بھی سویکار کیا ہے ؛

سوشل سدھار کی طرف راجپوتوں کی ترقی کا یہ قدم مبارک ہے۔ خیال کے بعد اگر عمل کی نوبت بھی آ جائے۔ تو ہندو جاتی کا سوشل برائیوں سے چھٹکارا پانا دنوں کی بات ہے ؛

آچاریہ رام دیو سے ملاقات کی ممانعت

مہاشہ کرشن لاہور سے راولپنڈی صرف آچاریہ رام دیو جی سے جن کے ساتھ ان کے گہرے برادرانہ اور دھارمک تعلقات ہیں۔ ملاقات کرنے کی غرض سے گئے۔ تو حکام جیل نے اس بنا پر انہیں ملاقات کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ کہ وہ ان کے رشتہ دار نہیں۔ اب آچاریہ جی کے داماد پرنسپل چھبیلداس ملاقات کے لئے گئے۔ تو انہیں رشتہ دار نہ ہونے کی بنا پر تو انکار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ان کی ملاقات کو روکنے کے لئے یہ وجہ بنائی گئی۔ کہ آپ کا نام سیاسی طور پر ناپسندیدہ اشخاص کی فہرست میں ہے۔

سوال یہ ہے۔ کہ جب آچاریہ رام دیو لاہور جیل میں تھے۔ اور پرنسپل چھبیلداس کو ان کی ملاقات سے ناپسندیدہ ہونے کی بنا پر انکار نہ کیا گیا۔ تو راولپنڈی جیل کے حکام اس بنا پر ملاقات کی اجازت نہ دینے میں کس طرح حق بجانب ہو سکتے ہیں۔ پرنسپل چھبیلداس نے معلوم ہوا ہے، سپرنٹنڈنٹ جیل کے نام چٹھی لکھی ہے۔ کہ میں اپنی دھرم پتنی اور چھوٹے بھائی سے بھی جنہیں آپ نے ملاقات کی اجازت دے دی ہے۔ کہوں گا۔ کہ اس وقت تک ملاقات کا خیال ترک کر دیں۔ جب تک حکام جیل کے رویہ میں تبدیلی نہ آ لے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ تبدیلی آتی ہے یا نہیں آتی ہے۔ تو کب آتی ہے!

مسلمانوں کو مشورہ

دنیا میں محمڈن ازم کے زور سے پھیلنے کا اعتراف کر کے مسٹر جانیر سنڈرلینڈ نے ماڈرن ریویو کے کالموں میں مسلمانوں کو ایک نہایت قیمتی مشورہ دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے :۔

"مسلمان بھی روحانی طور پر اس یقین کے ساتھ بندھے ہوئے اور جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ قرآن مجید ایک ازلی اور ابدی کتاب ہے۔ ان کا ایمان ہے۔ کہ قرآن مجید میں تمام دانشمندی اور حکمت کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے۔ جس طرح عیسائیوں کا یقین ہے۔ کہ ان کی بائبل میں تمام حکمت موجود ہے۔ اس سے ان کی توجہ عہد گزشتہ کی طرف ہی مبذول رہتی ہے۔ اور وہ کسی نئی سچائی پر اعتبار نہیں کر سکتے۔ لیکن عیسائی لوگ اس ایمان کی زنجیریں کاٹ کاٹ کر پھینک رہے ہیں۔ جو ان کے ایمان نے ان کے دماغوں پر لا کر رکھ دی تھیں۔ کیا مسلمان لوگ بھی اس طرح کرنے پر تیار رہیں گے؟ کئی ممالک میں وہ اس طرح کر رہے ہیں۔ ٹرکی کی مثال سامنے ہے۔ ہمیں بھولنا نہ چاہئے۔ کہ ایک وقت تھا۔ جب مسلمان کیا بلحاظ تہذیب اور کیا بلحاظ تعلیم بیش از پیش تھے۔ کیا وہ پھر آگے نہ آئیں گے؟"

مسلمان چاہیں۔ تو اس مشورہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ غیر ممالک کے مسلمان اس سے فائدہ اٹھانے پر تیار ہوں۔ لیکن ہندوستان کے مسلمان موجودہ حالت میں مشورہ سننے کو تیار نہیں۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ ان کا پولیٹیکل مستقبل ان کی کٹر مذہبیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور یہ ٹھیک بھی ہے۔ کیونکہ گو عام ... یہ ہی سہی۔ محض مسلمان ہونے کی بنا پر ملک کے نظم و نسق میں انہیں زیادہ سے زیادہ حقوق کا مستحق سمجھا جا رہا ہے ؛

محض کثرت کس کام کی؟

اپنے پولیٹیکل مقاصد کے لئے مسلمان ... نہیں۔ احمدی بھی مسلمانوں کی کثرت کا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں۔ اور پنجاب میں یہ اکثریت ... جو مسلمانوں کو فرقہ وارانہ انتخاب کی غیر قدرتی روش پر چلا رہی ہے۔ لیکن ان کا ضمیر کثرت کے متعلق کیا گواہی دیتا ہے۔ وہ "پیغام صلح" کے الفاظ میں سنئے :۔

"جس قوم کے اخلاق کا یہ حال ہو۔ کہ باہمی اختلاف آراء پر وہ ایک دوسرے کو ... خطرناک گالیاں دینے پر اتر آئیں۔ قومی مجالس اور قومی لیڈروں تک کی پگڑیاں اچھالنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہوں۔ جس کے اندر اتنی بھی برداشت اور تحمل نہ ہو۔ کہ دوسرے کی بات ٹھنڈے دل کے ساتھ سن سکیں۔ انہیں کثرت تعداد کیا کام دے سکتی ہے؟"

جس قوم کے اخلاق کا یہ حال ہو۔ اس کے لیڈروں کا اسے ہمسایہ اقوام کے خلاف صف آرائی کی ترغیب دینا بھی کسی اچھے اخلاق ... نہیں۔ جب لیڈروں اور پیروؤں دونوں کے اخلاق قابل اصلاح ہوں۔ تو مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ حقوق سے پہلے اپنے اخلاق کی طرف متوجہ ہوں۔ جب ان کے اخلاق درست ہو جائیں گے۔ تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہمسایہ اقوام کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہئے!

ستسنگ اور فلم لیلیٰ مجنوں

...باغ کے صاحب جی مہاراج نے اپنی ڈائری ...پورک لکھا تھا۔ کہ لیلیٰ مجنوں فلم کی ...ست سنگ کو ملنی شروع ہو گئی ہے۔ ...نے لکھا تھا۔ کہ "روپیہ کا لالچ ست ...پرکاش ...غالب آتا۔ تو وہ اپنے بھگت مسٹر جمبریا ...فلم کی آمدن دان کی ہے) کو مشورہ دیتا۔ ...پرکاش ست سنگ کو خواہ ایک پائی بھی نہ ...لیلیٰ مجنوں اور ایسی ہی اخلاق سوز فلموں ...کے سامنے پیش کرنا چھوڑ دو"

...مشورہ معدوم ہوتا ہے۔ صاحب جی ...کو پسند نہیں آیا۔ وہ ابنی ۱۶ اگست کی ...جو ۵ ستمبر کے "پریم پرچارک" میں شائع ...لکھتے ہیں۔ کہ "پرکاش میں لیلیٰ مجنوں ...پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اخبار مذکور ...آمدنی نامناسب ہے۔ کیونکہ فلم ...سے نوجوانوں کا چال چلن بگڑتا ہے۔ لیکن ...سوال یہ ہے۔ کہ اخبار مذکور کو ہماری کوئی بھی بات ...ہے؟ اور دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ آیا سچ مچ ...سے نوجوانوں کے چال چلن پر خراب اثر ...ہے؟"

صاحب جی مہاراج کے پہلے سوال کا جواب ہے۔ کہ ہاں آپ کی کم از کم ایک بات ہمیں پسند ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ اقتصادی طور پر ملک کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے صنعت و حرفت کی طرف آپ کی عملی توجہ۔ اور اس کا ہم اظہار کر چکے ہیں۔ دوسرے سوال کے متعلق عرض ہے۔ کہ اگر صاحب جی مہاراج کسی اور دنیا میں نہیں رہتے۔ بیسویں صدی کے ہندوستان میں رہتے ہیں۔ اور سینما کھٹیروں نے نوجوانوں کے چال چلن پر جو اثر کیا ہے۔ اس سے واقف ہیں۔ تو اس سوال کا جواب ہاں میں انہیں اپنے اندر سے مل جانا چاہئے تھا۔

ہم نہیں جانتے۔ کہ ست سنگ والوں کی فلم میں لیلیٰ مجنوں کو کس رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اتنا ہر ایک اخلاق پرست شخص جان سکتا ہے۔ کہ لیلیٰ مجنوں کا نام ہی نوجوانوں کے اندر کوئی اچھے بھاو پیدا نہیں کرتا۔ اس بات میں صاحب جی مہاراج کو بھی ہمارے ساتھ متفق ہونا چاہئے تھا۔ لیکن جب ان کے لئے یہ نام سونے کے انڈے دینے والی مرغی ثابت ہو رہا ہو۔ اور ہر ماہ دس بیس ہزار روپیہ ان کی جیب میں آ پڑتا ہو۔ تو وہ کیوں نہ کہیں۔ کہ لیلیٰ مجنوں کی فلم نوجوانوں کے چال چلن کو خراب نہیں کرتی۔

صلح رہ گئی

دیال باغ کے ست سنگ اور اسی کے الہ آبادی رقیب کے درمیان جو مقدمہ بازی کا سلسلہ جاری ہے۔ اس میں صلح کی کوشش ناکام رہی۔ چنانچہ ۲۱ اگست کی ڈائری میں صاحب جی مہاراج لکھتے ہیں:۔

"جس لڑکے نے باہم صلح کرانے کا ذمہ لیا تھا۔ وہ آج پیش ہوا۔ اس نے اپنی جانب سے کوشش کی۔ لیکن اس کی کچھ پیش نہ گئی۔ کسی کام کے لئے بیڑا اٹھانے سے پہلے اپنی حیثیت پر غور کر لینا چاہئے۔ لڑکے کو تاکید کی گئی۔ کہ آئندہ اس قسم کی کوشش سے باز رہے"

کاش صلح ہو جاتی۔ اور ایک دھارمک سلسلہ میں جو مقدمہ بازی کا کلنک ہے۔ وہ دور ہو جاتا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیسویں صدی کے تیاگی گرہستھیوں سے بھی زیادہ ضدی واقع ہوئے ہیں جو ...... صلح کرانے والوں کی کوششوں کے باوجود صلح کی راہ پر نہیں آتے۔

سناتنیوں کی زبانی ہمدردی

پنجاب کے سناتنیوں نے دلت ادھار اور شدھی کا سمرتھن کر کے جس مہانتا کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن ان کا طرز عمل صاف بتاتا ہے کوئی ہمدردی نہیں ہے ان ہمدرد کاموں میں بہت دور ... سناتن دھرم نے شدھی کی ہے۔ وہاں جنم اشٹمی کے دن آریہ سماج۔ ... عیسائیوں کی شدھی کی۔ شدھی سے سب سناتنیوں سے وچن لے لیا۔ کہ آج جنم اشٹمی کی تقریب میں ان کو مندر میں جانے کی اجازت ہوگی۔ مگر شدھ ہونے کے بعد وہ لوگ مندر میں جانے لگے۔ تو انہیں صاف انکار کر دیا گیا۔ اور جب انہیں اس کا وچن یاد دلایا گیا۔ تو ان کا ایک ہی جواب تھا۔ ... نہیں مانتی۔ اس طرح دگنشٹی کے سناتنیوں کا ... تک زبانی ہمدردی کا نقشہ تھا۔ اس کے پیش کرنے میں تو کوئی دریغ نہیں ہوا۔ لیکن جب عملی ہمدردی کا وقت آیا۔ تو تمام وعدے وعید انہیں بھول گئے۔ اور اس طرح وہ دھرم کی شان کو گرانے کا کارن بنے۔ سناتنیوں کی یہ پروتی ہندو جاتی کے ہراس کا کارن ہوئی ہے۔ اور برابر ہو رہی ہے۔ نہ معلوم انہیں کب سمجھ آئے گی۔

آریہ سماجی بت شکن نہیں

آج کل سناتنیوں میں ہندو دھرم کے مکان واقعہ لاہور میں مورتیوں کے گرائے جانے کا معاملہ زوروں سے ...

چل رہا ہے۔ یہاں تک کہ ہندو سبھا کی مخالفت کے
سبب لائل پور میں میونسپل کونسل کا بنایا جانا بھی بیان
کیا جاتا ہے۔ ہندو سبھا میں آریہ بھی ممبر ہیں۔ اور
سناتن دھرمی بھی۔ یہ ممکن تھا۔ کہ مندر گرانے
کی ذمہ واری آریہ ممبروں پر ڈالی جاتی۔ لیکن ایسا
نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ہندو سبھا کی طرف سے مکانات
کی تعمیر کی ذمہ داری ہندو سبھا کے پردھان رائے
بہادر سیوک رام نے جو کٹر سناتن دھرمی ہیں۔ اپنے
اوپر لی ہے۔ اور دوسری طرف سے معاصر "آنند"
نے بھی آریہ ممبران کو بری الذمہ قرار دیا ہے۔ وہ
لکھتا ہے۔

"ہم یہ بھی بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں۔
کہ آریہ سماجی گو مورتی پوجا کے خلاف ہیں۔
لیکن ان میں محمود غزنوی کی روح نہیں
وہ مندروں کو مسمار کرنے کے حق میں نہیں
حتیٰ پر سناتن دھرمیوں کا ہے"

ہندو سبھا کے اعلان کی مورتیوں کے گرائے
جانے کا معاملہ جس طرح طے ہوگا۔ ہوگا سوال
یہ ہے۔ کہ مورتی پوجا کا کیا بنے گا۔ جبکہ بقول
معاصر "آنند" سناتن دھرمی سبھا میں محمود غزنوی کی روح
اتنا سرتوڑ ہوتی ہے۔ اور وہ مورتیاں گرا لینے پر
تیار ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اگر رائے بہادر سیوک رام
کے بیان پر وشواس نہ کیا جائے۔ اور معترضان
کے بیان کو صحیح سمجھا جائے۔ تو یہی سمجھا جائے گا۔
کہ آریہ سماجی تو محض یکتی پرمان سے مورتی پوجا
کا کھنڈن کرتے ہیں۔ لیکن سناتن دھرم سبھا کو
مورتیوں کے توڑنے میں بھی دریغ نہیں ؎

قرآن کی بے بسی کا اقبال

سائل کا سوال ہے کہ
قیامت آنے پر موجودہ عالم بقول قرآن ۱۴-۴۸
نہیں رہے گا۔

"جب زمین اَب اور زمین میں تبدیلی ہو
جائے گی۔ اور اسی طرح آسمان بھی۔ اور اللہ
تعالیٰ کے سامنے جو واحد اور اکبر ہے۔ پیش
ہوں گے۔" مہربانی کرکے بتائیں۔ کہ قیامت کے بعد
کسی وقت نیا عالم بنائے گا۔ اگر بنائے گا۔ تو قرآن
اور حدیث کا حوالہ پیش کریں"

صاف ظاہر ہے۔ کہ سائل نے ایڈیٹر کی ذاتی
رائے نہیں پوچھی۔ قرآن اور حدیث کے حوالہ سے
جواب مانگا ہے۔ لیکن "لائٹ" کا روشن دماغ
ایڈیٹر سائل کو یہ کہہ کر چپ کرانا چاہتا ہے۔ کہ
آپ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ یہ سوال خدا سے پوچھا جانا
چاہئے۔ نہ کہ ایک بے بس ایڈیٹر سے۔ حالانکہ
سائل نے ایڈیٹر سے جواب نہیں مانگا۔ اس کی
معلومات سے قرآن اور حدیث سے مانگا ہے۔
ایڈیٹر بھی اسے سمجھتا ہے۔ لیکن چونکہ اسلامی لٹریچر
کو اس کے جواب میں خاموش پاتا ہے۔ اس نے
اس تقدیر سے سائل سے خلاصی کرانی
چاہی ہے۔

اگر "لائٹ" اس سوال کے جواب میں قرآن
کو بولتا پاتا۔ تو اس طرح وہ اس کی بے بسی کا اظہار
کرتا۔ لیکن قرآن سے اسے جواب نہیں ملا۔ تو اس
کی بے بسی کو چھپا لیا ہے کہ اس نے قرآن کی
کوئی ناقابل قدر خدمت نہیں کی ؎

قیامت سے انکار

لیکن اسی پرچہ میں "لائٹ" "الیٰ الله المنتهیٰ" میں
قیامت سے انکار کا رجحان بھی دکھا رہا ہے۔ لکھتا
ہے۔

"ضروری نہیں۔ کہ جس آیت کا آپ نے
حوالہ دیا ہے۔ اس میں نہایت آخری کی طرف
ہی اشارہ ہو۔ قرآن میں قوموں کے تنزل کو بھی
قیامت کہا گیا ہے۔ اس آیت کا اشارہ قومی
قیامت کی طرف ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول
کے برسرکار آنے سے عرب کا نقشہ ہی بدل گیا اور
وہاں گویا نئی زمین اور نیا آسمان پیدا ہو گیا۔"

اسلامی قیامت سے کیا صاف انکار ہے۔
اور اہل دماغ کے لئے اس کے سوائے چارہ
ہی کیا ہے۔ اسلامی قیامت مضحکہ ہے خدا کا
بھی۔ اور انسان کا بھی۔ "لائٹ" نے جو معنی کئے
ہیں۔ اس سے پہلے کسی کو نہیں سوجھے۔ لیکن
سوال یہ ہے۔ کہ ایسی تاویلوں سے اسلام کا کیا
بنے گا۔ جس کی قیامت کے بعد نیا عالم بننے کے
عقیدہ کو نئی زمین اور نیا آسمان بننے کے محاورہ
میں تبدیل کر دیا گیا ہے ؎

اسلام کا کوئی فیصلہ نہیں

خدا کی طرف سے مذہب کی ایک نشانی یہ ہے
کہ ہر ایک معاملہ پر اس کا فیصلہ ناطق ہو۔ لیکن
اسلام ہے۔ کہ اس پر پورا نہیں اترتا۔ یہ ہم نہیں
کہتے۔ احمدی جو بہترین مسلمان ہونے کا دعویٰ
کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔

مسیح کے بے باپ ہونے کے معاملہ کو ہی لو۔
احمدی معاصر لکھتا ہے۔ "مسیح کے بے باپ ہونے پر
اختلاف رائے ہے۔ ہمارا رجحان اس طرف ہے۔
کہ وہ عام انسانوں کی طرح پیدا ہوا تھا۔ اور یوسف
اس کا باپ تھا" ؎

پھر حضرت مسیح کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے
کے متعلق وہی معاصر لکھتا ہے۔

"اس معاملہ میں بھی اختلاف رائے ہے۔ ہمارا
عقیدہ یہ ہے۔ کہ وہ قدرتی موت مرا۔ چاہے نہ
ماننے والے یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ [illegible]
بیہودہ مطلب ہے" ؎

گویا ان سدھانتوں پر وہ اقرار کرتا ہے کہ قرآن کا
کوئی فیصلہ نہیں ؎

پردہ کے ساتھ داڑھی کو بھی رخصت

پردہ عورتوں کے لئے اسلامی شعار ہے۔ تو داڑھی
مردوں کے لئے۔ جب عورتیں پردہ میں رہیں۔
وہ مردوں کے چہروں پر نظر ہی نہ ڈال سکیں۔
تو مرد داڑھی کو برداشت کر سکتے تھے۔
اب جب عورتیں پردہ کو خیرباد کہہ کر مردوں کے
چہروں پر نظریں ڈالنے کے لئے آزاد ہو گئی ہیں۔
تو مرد بھلا چہروں کی صفائی کی طرف راغب کیوں
نہ ہوں۔ وہ بھی داڑھی کے شعار کو اسی نسبت
سے جواب دے رہے ہیں۔ جس نسبت سے
عورتیں پردہ کو جواب دے رہی ہیں۔ چنانچہ "لائٹ"
لکھتا ہے۔ کہ:-

"اسلام چہرے کا معاملہ نہیں —
نیک مسلمان وہی ہے۔ جس کا دل پاک ہے۔
خواہ چہرہ صفاچٹ میدان ہو۔ داڑھی خواہ
کتنی ہی لمبی ہو۔ تمہیں نیک مسلمان نہیں بنا سکتی۔
اگر بالوں کے اس جنگل کے نیچے ناپاک دل پوشیدہ
ہے" ؎

"لائٹ" کا یہ خیال آریہ سماج سے لیا ہوا
معلوم ہوتا ہے۔ اسے اسلامی خیال کسی حالت
میں نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ اسلام کی رو سے یہ داڑھی
کے خلاف صریح بغاوت ہے ؎

قادیانی امام نے سرکاری ملازمت اور ایسی ہی باتوں کے لئے
داڑھی منڈوانے کی اجازت دی تھی۔ لاہوری "لائٹ"
کو داڑھی میں کوئی خاص خوبی نظر نہیں آتی سوائے
اس کے کہ ایک ناپاک دل پر پردہ ڈالنے کے کام
آ سکے ؎

مہادیو کے ابھیشیک سے بارش

جہالت قائم رہے۔ ہندو توہم پرستی سے چھٹکارا
نہیں پا سکتے۔ چنانچہ اس کی تازہ مثال ایک
سناتنی سہیوگی نے پیش کی ہے۔ لکھتا ہے:-
"نیپال کے ایک گاؤں میں بارش نہ ہوتی تھی۔
لوگ تنگ ہو رہے تھے۔ وہاں کے براہمنوں کو
ایک بھاگوت اور ایک پنڈت نے کہا۔ کہ اکھنڈ
[illegible] سے مہادیو کا ابھیشیک کرو۔ بارش ہو
جائے گی۔ بس پھر کیا تھا۔ براہمنوں نے یہ
انوشٹھان شروع کر دیا۔ اور پورے گیارہ دن تک
لگ مہادیو پر پانی کی دھارا لگاتار ڈالتے رہے۔
بارھویں دن مہادیو تو جاگ اٹھے اور ہر ہر بم بھولے ہوا
جس سے بادل بھاگ آ گئے۔ اور تین دن تک خوب
بارش ہوئی" ؎

ہمارا سناتنی سہیوگی اسے توہم پرستی
روحانیت کا کرشمہ بتاتا ہے۔ لیکن
کہ گیارہ دن تک پانی ڈالتے رہنے سے
مشکل نیپال میں حل ہو سکتی ہے۔
دفتر میں بیٹھ کر گرمی کی شکایت
پر ماتما نے اسے ہاتھ پاؤں دئے ہیں۔
کی بھی لاہور میں کمی نہیں۔
مہادیو پر پانی ڈالنے میں لگ جائے
کی بھی کمی نہیں ۲ سے پیروی کے لئے
مل جائیں گے۔ اور اس طرح گیارہ دن
یہاں بھی بارش کی کمی کی شکایت
اور سمپادک مہودے کے اندر روحانیت
ٹھاٹھیں مارنے لگ جائے گا۔ اگر وہ
اس انوشٹھان سے لابھ نہیں اٹھا سکتا
کہے۔ کہ نیپال کا انوشٹھان بھی ایک
ہے ؎

کرشن کی نبوت

مرزا غلام احمد غالباً پہلے مسلمان تھے
کرشن کی نبوت پر ایمان تھا۔ یعنی وہ بھگوان
کو اسلامی لفظوں میں خدا کا نبی مانتے تھے
حضرت محمد کی رسالت میں بھی ان کا ایمان
اور آج مرزا صاحب کے مرید انہیں بھی
درجہ دیتے ہیں۔ نبی جن عقائد کا پرچار
ہیں۔ مسلم عقیدہ یہ ہے۔ کہ وہ خدا کی طرف
سے ہوتے ہیں۔ اور خدا کے عقائد ہمیشہ
ہونے چاہئیں۔ پس بھگوان کرشن اسلامی
میں نبی تھے۔ اور یقیناً حضرت محمد اور
احمد سے پہلے آئے۔ تو ان کے عقائد بعد
آنے والے نبیوں کے لئے قابل قبول ہونے
تھے۔ لیکن امر واقعہ ہے۔ کہ حضرت محمد
بھگوان کرشن کے عقائد سے۔ اور حضرت
کا حضرت محمد صاحب کے عقائد سے اختلاف
ہے۔
جب یہ بات ہے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ
لوگ خدا کے رسول نہ تھے۔ یا خدا کے
بدلتے رہتے ہیں۔ خدا کے متعلق اس قسم کا
خیال ہے۔ جب خدا کے قوانین تغیر
تو مسلم رسالت یا نبوت کا عقیدہ
سے زیادہ وقعت نہیں رکھ سکتا
یا مرزا غلام احمد کو نبوت کا دعویٰ
کرشن کو دعویٰ رسالت کبھی نہیں
جو لوگ انہیں اسلامی معنوں میں نبی
وہ بھگوان کرشن کو سمجھنے میں قاصر ہیں

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف
خوش خط لکھا کریں ؎

یادِ رفتگان

نمبر ۶۷

مہاشہ پربھدیال جی آریہ

(از مہاشہ پریم چند آریہ سیوک پنڈ دادن خان)

مہاشہ پربھدیال جی آریہ آغاخانی پنتھ کے مستند ... سے کامل واقفیت رکھتے تھے۔ اور ... سے آریہ سماج کے دائرہ میں آ گئے۔ اُٹھتے ... آریہ سماج اور آریہ دھرم کی نشر و اشاعت ... مشغول رہے۔ آریہ سماج کی لٹریری خدمت ... میں آپ کا نام تب تک درخشاں رہے ... جب تک آغاخانی پنتھ کی بوسیدہ تعلیم صفحۂ عالم ... پر موجود رہے گی۔

مہاشہ پربھدیال جی سمت ۱۹۲۰ بکرمی میں پنڈ دادنخان ... ایک اعلیٰ ٹاٹ کے شمسی خاندان میں پیدا ... جو پشتی سے شمسی عقائد کا مؤید تھا۔ مہاشہ ... جی کی والدہ کا تعلق تو حد درجہ بڑھا ہوا تھا۔ جب تک ... شمسی عقائد کی عقیدت کا عملی اظہار نہ ہوتا ... سکون دکھائی نہ دیتا تھا۔ سن بلوغت پر ... پہنچنے کے بعد آپ کو ایک اعلیٰ ہمجولی مہاشہ مانک ... چند جی بھولا سے عقیدت ہو گئی۔ جن کی نیک ... صحبت نے آپ کو آریہ دھرم کی حقیقت سے بہرہ ... اندوز ہونے کا شرف بخشا۔ انہی ایام میں آپ ... بار کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد جب وطن آئے۔ ... ہندو برادری میں شامل ہونے پر کئی بدھ ہو گئے۔ ... ایام میں آریہ سماج کا اثر اتنا زبردست نہیں ... شدھی کا نام تک لینا کفر تھا۔ خوش قسمتی سے ... شنکر گر صاحب گدی نشین کی وساطت ... براہمنوں نے آپ کے ہندو دھرم میں شامل ... ہونے کا فتویٰ دے دیا۔ اور آپ ہندو برادری ... میں شامل ہو گئے۔ اور آریہ سماج میں ایسے آئے۔ ... آریہ سماج کے ہی ہو رہے۔

... شمسی (آغاخانی) لوگ ہر طرح سے دق ... سوشل بائیکاٹ کی دھمکیاں دیتے۔ اور ... گالی گلوچ سے بھی باز نہ آتے تھے۔ مگر آپ کا ... استقلال اور عزم ایسا راسخ تھا۔ کہ ان آغاخانی ... لوگوں پر اپنا اثر ڈالے بغیر نہ رہ سکا۔ کچھ عرصہ بعد ... لوگوں نے پنڈ دادنخان میں ایک مذہبی جلسہ ... کا انتظام کیا تھا۔ مگر عام کارروائی خفیہ رہتی ... تھی۔ مہاشہ پربھدیال جی نے اشتہار طبع کرائے ... اور آغاخانی لوگوں میں تقسیم کئے۔ رادھا کشن پشاوری ... کے نام سابق آغاخانی ہندو اس سے ازحد ... متاثر ہوئے۔ اور انہیں آغاخانی پنتھ کی بودی ... حالت سے آگاہی ہو گئی۔

کچھ عرصہ کے بعد ملتان پہنچے۔ شری پنڈت ... جی آریہ مسافر سے شرف ملاقات ہوا۔ اور ... آغاخانی پنتھ کا کچھ لٹریچر دیا تاکہ آریہ ... مخصوص انداز میں ہندو دھرم کے ... مسلمان پیروں کے دام تزویر سے آگاہ ... کروائے۔ غضب کہ یہ کام پورا نہ ہو سکا۔ ... ظالم نے انہیں شہید کر ڈالا۔

... ایام میں سنت پربھودیال صاحب جھنگن ... سے اخبار پریس بنایا ہوا تھا۔ اور ڈیرہ اسمٰعیلخان سے "ہر دلعزیز" اخبار نکالتے تھے۔ ان سے ملے۔ اور آغاخانی ازم کا مبیٹر عطا کیا۔ چنانچہ سنت صاحب نے "شمسی مت" نامی ٹریکٹ لکھا۔ جو مختصر مگر جامع تھا۔ لیکن حسرت پوری نہ ہوئی۔

مہاشہ پربھدیال جی گورمکھی زبان سے واقف تھے۔ تا ایں دم کچھ لکھا نہیں تھا۔ تاہم جوش اور ولولہ سے صفحات قرطاس پر قلم کو گامزن کر دیا۔ اور پنڈت گنگارام جی مظفر گڑھ والے (بانی پنجاب گیتہ دری (اناتھ آلیہ) کی وساطت سے "شمسی مت درپن" (گورمکھی) سمت ۱۹۸۵ بکرم میں شائع کر ڈالا۔ یہ کتاب پُر از معلومات تھی۔ ہاتھوں ہاتھ تقسیم ہو گئی۔ کئی آغاخانی بھائیوں نے اس کتاب کے مطالعہ سے راہِ حق پر گامزن ہونے کی ٹھانی۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ پنڈ دادنخان وغیرہ مقامات پر شدھیاں شروع ہو گئیں۔ لالہ رادھا کشن صاحب میدانِ عمل میں آ گئے۔ اور ہندو رکھشا منڈل نے اپنا کام شروع کر دیا۔ اخبارات میں آغاخان کی آمد۔ لاہور اور علی گڑھ یونیورسٹی کے لئے مطلبی چندہ کا غلغلہ برپا تھا۔ "دلیش"۔ "ہمالیہ" وغیرہ اخبارات ہی نہیں بلکہ "زمیندار" اور "اہلحدیث" بھی آغاخانی تعلیمات پر مستحر اڑانے لگے۔

مہاشہ جی سے کئی بھائیوں نے لٹریچر کی طلب کا تقاضا کیا۔ تو آپ نے سمت ۱۹۶۳ بکرم میں "شمسی مت پرکاش" (بخط اردو) لکھی جس میں آغاخانی عقائد کا پُر از معلومات لٹریچر تھا۔ اور آغاخان کے بزرگوں کے شاعرانہ تذکرے اور جاہلانہ انداز پر ایسی دلفریب پنجابی زبان کی تنقید تھی۔ جس کا آسان اور زود فہم ہونا ہی اس کی کمالیت کی روشن دلیل ہے۔ اس کتاب پر مہتہ جیمنی ویدک مشنری (سابق وکیل) کی نظر ثانی کی تصدیق ثبت ہے۔ جو ان ایام میں آریہ سماج لائلپور کے پریزیڈنٹ تھے۔

سمت ۱۹۷۲ بکرم میں "شمسی مت کی اصلیت" کو لکھا۔ اس وقت آپ کے برادرِ اصغر لالہ بالنشی رام صاحب بھی آریہ سماج کے حلقہ میں آ چکے تھے۔ چنانچہ تصنیف موصوف کی اشاعت کے اخراجات لالہ بالنشی رام صاحب و لالہ مانک چند صاحب بھولا نے عطا فرمائے۔

سمت ۱۹۲۲ نسکے ذریب اپنے خاندان کی خدمت کے لئے ایک شجرہ لکھا جس کی پشت پر آغاخانی پنتھ کے کوائف بھی تحریر کر دئے۔ کیونکہ آپ کے خاندان کے بیشتر افراد آغاخانی دامِ فریب کا شکار تھے۔ جو اس وقت ہندو برادری کے دائرہ میں آ گئے ہیں۔

آپ کی آخری تصنیف "آغاخانی گپت پنتھ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس کتاب کی اشاعت کے لئے اُنہیں ازحد تکلیف ہوئی۔ مختلف مقامات پر مستند افراد سے ملنا پڑا۔ عمر کا پیمانہ شکستہ ہو رہا تھا مگر قوتِ ارادی جوبن پر تھی۔ لالہ کبول کرشن صاحب وکیل ملتان نے۔ انہوں نے مہاشہ راجپال (شہید) جی سے خط و کتابت کرا دی۔ چنانچہ اسی اثناء میں ایک سال گزر گیا۔ کتابت کا انتظام اچھا نہ ہو سکا۔ لیکن نوعیت مضامین کے اعتبار سے کتاب بڑھیا ہے۔ آغاخانی پیرؤوں اور بالخصوص آغاخان کی پالیسی پر ایسے مدلل ریمارکس رقم کئے۔ کہ جن کے پڑھنے سے واقفیت تام حاصل ہوتی ہے۔ اُنہوں نے لکھا کہ آغاخان کن دلائل کو مدِ نظر رکھکر بھگوان کرشن کا اوتار کہلواتا ہے۔ اور اس کی کتب سے ہی اس امر کی تردید کیسے دلفریب ڈھنگ سے ہوتی ہے۔ کس طرح مریدوں سے روپے طلب کرتا ہے۔ اور اپنی جلالی قوت کے رُعب سے غیظ و غضب دکھاتا ہے۔ کس طرح اپنے آپ کو خدا ثابت کرتا ہے۔ اور کس طرح اپنے آپ کو ہی کائنات کی علت اولیٰ ہونے کا یقین کراتا ہے۔ خود ہی برہما ہے۔ خود ہی وشنو ہے۔ خود ہی حضرت محمدؐ ہے۔ اور خود ہی حضرت علی کا مظہر ہے۔ خود ہی عیسیٰ ہے۔ اور خود ہی موسیٰ ہے۔ غرضیکہ کہاں تک بیان کریں۔ آغاخان کے ہر قسم کے خود سرانہ دعاوی کا قلع قمع مہاشہ جی کی تحریرات میں موجود ہے۔

مہاشہ صاحب کہتے تھے۔ کہ آغاخان جیسے مردم پرست کا وجود ہی دامِ فریب کی زندہ نشانی ہے۔ آغاخان کی پولٹیکل چالیں زبان زد سے بڑھی ہوئی ہیں۔ اگر مذہبی چالاکیاں کو دیکھنا ہو تو اس کی کتب سے دیکھ لیجئے۔ جو اپنی مخصوص آغاخانی زبان میں ہی لکھی جاتی ہیں۔ اور جن کے نام ہی ہندوانہ ہیں۔ مثلاً جھنکار سکرم گٹکا۔ مول گاونتری۔ نیکلنکی گینا۔ سندھیا وغیرہ۔ مہاشہ جی کی تحریر نثر و نظم دونوں اصناف میں ہے۔ بالخصوص انہیں نظم اور سادہ پنجابی نظم کا ازحد شوق تھا۔ مختلف طور میں مثنوی کی طرز میں لکھا کرتے تھے۔ "شمسی مت پرکاش" میں ایک مقام پر اپنی ذاتی کیفیت اس طرح لکھتے ہیں۔ کہ اُنہیں اس بات کی حسرت رہی ؎

سب تیری عمر گزاری   پتراں باجھ سُنجے زناری
اکھیاں نال میتوں رو دِگ

ہر دم رہتا دل میں شوق   پچھلے جنموں کے ہیں کھوٹ
شری سوامی شردھانند جی آریہ شہید نے لکھے
"خفیہ جہاد اور اندھا اعتقاد" نامی کتاب میں
آغاخانی بزرگوں کے اسماء اور ان کی پرائیویٹ
کرامات کا مبیٹر مہاشہ صاحب موصوف کی کتاب
"شمسی مت پرکاش" سے ہی مقتبس کیا تھا۔

آغاخانی لوگوں کا اعتقاد ہے۔ کہ ست جگ میں رگ وید کی۔ ترتیا جگ میں یجر وید۔ دواپر جگ میں سام وید اور کلجگ میں اتھرووید کی تعلیمات ہی فائدہ بخش ہیں۔ مگر زہے خوب۔ کہ اس وقت پر آغاخانی پرچارک آغاخانی بھائیوں کو اس خیال سے متنفر کرتے ہیں۔ تو آپ کو یہ لکھنا پڑا کہ

برہما وشنو مہیش مانو   آواگون تمام
اتھرووید کلجگ میں مانو   کیوں فرقہ اسلام

اب تک اس امر کا جواب کسی بھی آغاخانی مبلغ سے بن نہیں آیا۔

آغاخانی لوگ حصولِ نجات کے لئے ٹھیکہ دیا کرتے ہیں۔ اس لئے مہاشہ صاحب نے اپنی شاعرانہ تنقید میں فرمایا کہ ؎

لیکر دھن جو مکتی دیوے   رہتو اس کے دانشمندے ہیں
ویدک دھرم سچ و اسو سچ   آچاد ویدک فقرے ہیں

مہاشہ جی کی تحریرات اور آریہ دھرم سے پریم کا تذکرہ ازحد طویل ہے۔ آپ کی ساری عمر آغاخانی بھائیوں کو راہِ راست پر لانے میں صرف ہوئی۔ اور تاحیات اسی دھن میں مصروف رہے۔ کہ کوئی آغاخانی بھائی اپنے شبہات پیش کرے۔ اور اپنی تشفی حاصل کر لے۔ ایک بار ایک آغاخانی کے لیڈر کو چند مذہبی امور سے آگاہ کر رہے تھے۔ تو میں نے دیکھا کہ آغاخانی غضبناک انداز میں اتنا سُرخ ہوا۔ کہ اندیشہ تھا کہ مبادا کارروائی شروع ہو جائے۔ مگر زہے خوب۔ کہ مہاشہ صاحب کے تحمل نے فتح پائی۔ اس آغاخانی کی اولاد اس ہندو دھرم کے دائرہ میں آ چکی ہے۔ اسی طرح کے سینکڑوں واقعات مجھے معلوم ہیں۔ اگر وقت نے مساعدت دی۔ تو مہاشہ جی کی مفصل سوانحعمری لکھونگا۔ تاکہ آریہ بھائیوں کو ابتدائی زمانہ کے آریوں

پریم

افسانہ

جون کا مہینہ تھا۔ اور دوپہر کا وقت۔ گرمی قہر کی پڑ رہی تھی۔ حسین سوشیلا اور اس کی شوخ سہیلی اُرملا دونو نہر کے کنارے سایہ دار درختوں کے نیچے ٹھنڈی جگہ سبزہ کے مخملی فرش پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ سوشیلا پڑھنے کی شوقین تھی۔ لیکن اس کے برعکس اُرملا پڑھنے سے گھبراتی تھی۔ تاہم سوشیلا اپنی کلاس میں اول تھی۔ تو اُرملا دوئم ضرور تھی۔ جب ہوا ذرا گرم ہوئی۔ تو یہ دونو لڑکیاں وہاں سے اُٹھ کر نہر کے کنارے پر آ گئیں۔ اور ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کچھ دیر اِدھر اُدھر ٹہلتی رہیں۔ پھر کنارے پر بیٹھ نہر میں پاؤں لٹکا کر بہت دیر تک پانی سے کھیلتی رہیں۔ جب شام ہونے کے قریب آئی۔ تو وہاں سے اُٹھیں۔ اور پل کی طرف روانہ ہو گئیں۔ یہ جگہ بہت خوبصورت تھی۔ اور یہاں کا نظارہ بہت پُر لطف اور کیف انگیز۔ نہر کے دونو طرف کالی ناگن کی طرح چمکتی ہوئی صاف و شفاف خوبصورت سڑکیں تھیں۔ جن میں رات کے وقت بجلی کے سینکڑوں لیمپ منعکس ہو کر ایک عجیب دلآویز منظر پیدا کر دیتے۔ سڑکوں سے ملی ہوئی خوبصورت چھوٹی چھوٹی روشیں تھیں جن پر سرخ بجری بچھی ہوئی تھی۔ اور تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر خوبصورت کیاریوں میں مختلف اقسام کے خوبصورت و خوش رنگ و خوشبودار پھول کھلے ہوئے اردگرد کی فضا کو معطر بیز کر رہے تھے۔ روشوں کے ساتھ ہی ملے ہوئے پانی کے کنارے تک سبزہ کا مخملی فرش بچھا ہوا تھا جس پر لوٹنے کے لئے پانی کی موجیں بے تابانہ دوڑتی ہوئی کنارے سے ٹکرا کر رہ جاتی تھیں۔

پل کے نیچے پانی بلّیوں اچھل رہا تھا۔ اور آزادی کی دلدادہ موجیں گرداب کے پنجے سے رہائی پانے کے لئے بے چین۔ چیخ و پکار۔ شور و غل مچاتی نہایت بے قراری کی حالت میں اِدھر اُدھر دوڑتی ہوئی مضبوط کناروں سے سر ٹکرا ٹکرا کر غصہ کی حالت میں بے طرح کف اُگل رہی تھیں۔

سوشیلا عجیب کیف میں ڈوبی ہوئی چپ چاپ بیٹھی۔ اور اُرملا اِدھر اُدھر ٹہل رہی تھی۔ جب اُس نے دیکھا۔ کہ سوشیلا کی نظریں دیر سے کسی ایک ہی چیز پر جمی ہوئی ہیں۔ تو وہ چپکے سے سوشیلا کے پیچھے آ کر کھڑی ہو گئی۔

اُرملا (سوشیلا کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر) پیاری سوشیلا! کیا دیکھ رہی ہو؟

سوشیلا کچھ کہنے کو تھی۔ کہ اچانک اُس کا رومال ہاتھ سے چھوٹ کر نہر میں جا گرا۔

سوشیلا (بہت گھبرائی ہوئی) اُرملا بہن! غضب ہو گیا۔ وہ دیکھو میرا رومال نہر میں بہہ گیا۔

اُرملا (سوشیلا کی گھبراہٹ سے حیران ہو کر) رومال کیا گر گیا۔ گویا تمہاری جان ہی نکل گئی۔ آخر یہی روپیہ ڈیڑھ روپیہ کا رومال ہو گا۔ اور خرید لینا۔ تم ایسی پریشانی ظاہر کر رہی ہو۔ گویا بڑا بھاری خزانہ ہاتھ سے جاتا رہا۔

سوشیلا۔ اُرملا! تمہیں معلوم ہے۔ کہ گیان کو مجھ سے کس قدر محبت تھی۔ (گیان سوشیلا کے بڑے بھائی کا نام تھا) یہ رومال اُس نے میری ایک سالگرہ پر بطور تحفہ خریدا تھا۔ لیکن کمبخت موت کے زبردست ہاتھوں نے اسے اس روز کے آنے سے پہلے ہی ہم سے چھین لیا۔ جب وہ زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا۔ اور موت اُس کی آنکھوں کے سامنے پھرنے لگی۔ تو اُس نے مجھے اپنے پاس بلا کر بہت پیار کیا۔ اور یہ رومال بطور آخری یادگار دیا۔ اور چند منٹ کے بعد ہی ہمیشہ کے لئے راحت کی نیند سو گیا . . . .

اُرملا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ موت خوفناک شئے ہے۔ میں نے اور کسی کو مرتے تو نہیں دیکھا۔ لیکن گیان کی موت کس قدر خوبصورت تھی۔ اُس کے چہرے پر کوئی گھبراہٹ یا پریشانی نہ تھی۔ آخری لمحہ تک وہ میری طرف پریم بھری نظروں سے دیکھتا رہا۔ اور مرنے کے بعد اُس کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت نظر آتا تھا۔ گویا بے فکری کی نیند سو رہا ہو (روتی ہوئی) اُرملا! میں نے اس رومال کو آج تک اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھا۔ صرف اپنی سالگرہ کے دن نکال کر اُس کی یاد کو تازہ کر پریم کے پھول بھینٹ کرتی۔ لیکن آج . . . . !

سوشیلا کی نظر پانی میں سے اُبھرتے ہوئے رومال پر پڑی۔ وہ نہر میں چھلانگ لگانے کو تیار تھی۔ کہ اُرملا اُس کے ارادے کو بھانپ گئی۔ اور اُس نے مضبوطی سے اُس کا بازو پکڑ لیا۔ اور بڑی مشکل سے اس ارادے سے باز رکھا۔ سوشیلا تیراک ضرور تھی۔ لیکن اتنی بڑی نہر میں جس کی وسعت اور گہرائی ایک چھوٹے دریا سے کسی طرح بھی کم نہ تھی۔ اور خاص کر اتنی بڑی زبردست ٹھوکر میں کھُسنا خطرہ سے خالی نہ تھا۔

دونو پریشان صورت بنائے حسرت بھری نگاہوں سے پانی کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ کہ دفعتہً پیچھے سے کسی کے نہر میں کودنے کی آواز سے وہ چونک پڑیں۔ چھلانگ لگانے والا ایک خوبصورت لڑکا تھا۔ جو کہ سوشیلا اور اُرملا کے قریب ہی ایک بنچ پر بیٹھا ہوا ان دونو کی گفتگو سن رہا تھا۔ سوشیلا کی باتوں سے اس کے دل پر گہرا اثر پڑا۔ اور وہ سوشیلا کی امداد کے لئے جس کے دل میں اپنے مرحوم بھائی کے لئے اس قدر پریم تھا۔ اپنی جان کو خطرہ میں سمجھتا ہوا بھی بلا جھجک نہر میں کود پڑا۔ رومال جیسی چھوٹی چیز کا اتنے پانی میں تلاش کرنا معمولی بات نہ تھی۔ سخت جد و جہد کے بعد اس لڑکے نے رومال نکالا۔ اور مسکراتے ہوئے سوشیلا کے ہاتھ میں دیدیا۔ سوشیلا میں گویا نئی زندگی آ گئی۔ اُس کا مُرجھایا ہوا چہرہ پھول کی طرح کھل گیا۔ اس نے اس لڑکے کو غور سے دیکھا۔ اُس کی عمر کوئی اٹھارہ ۱۸ سال کے قریب ہو گی۔ لمبا قد۔ گورا رنگ۔ کشادہ پیشانی۔ بھرا ہوا اور مضبوط جسم۔ اور گو اُس کی شکل سے کوئی ایسی بات نہ پائی جاتی تھی لیکن باعتبار لباس آجکل کے فیشن کے لحاظ سے اُرملا کا اُسے گنوار تصور کر لینا کچھ زیادہ بے جا نہ تھا۔

سوشیلا (رومال آنکھوں سے لگا کر) آپ نے مجھ پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اور اس کے لئے میں آپ کی بہت ہی مشکور ہوں . . . . آپ کا نام؟

نوجوان۔ میرا نام؟ اس سے غرض؟ (کچھ سوچ کر) پہلے اپنا نام بتایئے۔

سوشیلا (معصومانہ انداز سے) میرا نام سوشیلا ہے۔

نوجوان۔ مجھے ہیم کہتے ہیں۔

سوشیلا (ہیم کو غریب سمجھ کر) آپ کے اس احسان سے میں سبکدوش تو کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتی۔ فی الحال یہ تھوڑی سی حقیر رقم بطور شکرانہ حاضر ہے۔ قبول فرما کر سرفراز کیجئے۔

ہیم۔ میں غریب تو ضرور ہوں۔ لیکن اس قدر حقیر نہیں۔ کہ اس معمولی سے احسان کا معاوضہ طلب کروں۔ اور میں نے احسان ہی کون سا کیا ہے۔ میں نے تو صرف اپنا فرض ادا کیا ہے۔ اور اس کے لئے میں اپنے آپ کو شکریہ کا مستحق بھی نہیں سمجھتا۔

اتنا کہہ کر دونو لڑکیوں کو حیرت زدہ چھوڑ ہیم وہاں سے چلا گیا۔

(۲)

برج موہن بہت ملنسار۔ خوش اخلاق۔ طبیعت کا فیاض۔ دل کا نیک اور خیالات کا آزاد تھا۔ سو سرکاری ملازمت میں ایک اعلےٰ عہدہ پر ممتاز تھا۔ لیکن اُس کی آزادی پسند طبیعت نوکری سے جلد اُکتا گئی۔ اور وہ اسے ترک کر دینے پر مجبور ہو گیا۔ روپے پیسے کی اُسے کمی نہ تھی۔ خود پیدا کی ہوئی کافی رقم تھی۔ باپ سے بھی بہت نقدی اور جائداد ورثہ میں ملی تھی۔ ملازمت سے مستعفی ہونے ہی اُس نے تجارت کا پیشہ اختیار کر لیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے کاروبار نے اس قدر فروغ پایا۔ کہ تمام بڑے بڑے شہروں میں اس کی دکانیں اور کوٹھیاں قائم ہو گئیں۔ اور تجارتی حلقوں میں برج موہن کے نام کا سکہ بیٹھ گیا۔

برج موہن کا ایک ہی لڑکا تھا۔ جس کے عین عالم شباب میں فوت ہو جانے سے اس کے دل کو سخت صدمہ پہنچا۔ اس کی صحت بگڑ گئی۔ اور وہ بیمار رہنے لگا۔ بہت علاج معالجہ کیا۔ مگر اس کی حالت خراب ہی ہوتی گئی۔ ڈاکٹروں نے اُسے مکمل آرام کی ہدایت کی۔ اور تمام کاروبار ایک معتبر گماشتہ کے سپرد کر کے برج موہن نے ایک صحت افزا مقام میں سکونت اختیار کر لی۔ برج موہن کا بنگلہ اُونچی جگہ پر ایک نہایت ہی موزوں مقام پر واقع تھا۔ بنگلہ کے سامنے ہی ایک چھوٹا سا خوش قطعہ باغیچہ اس کی شان کو اور بھی دوبالا کر رہا تھا۔ ایک طرف وسیع میدان میلوں تک پھیلا ہوا تھا۔ دوسری طرف دریا عجب انداز سے بل کھاتا ہوا دور تک بہتا نظر آتا تھا۔ ہر طرف سبزہ زار تھا۔ آب و ہوا کے لحاظ سے بھی یہ جگہ برج موہن کو بہت مفید ثابت ہوئی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی صحت بحال ہو گئی۔

سوشیلا بی۔ اے کا امتحان دے چکنے کے بعد اپنے پتا برج موہن کے پاس آئی ہوئی تھی۔ اس کے حسن کا چمکتا ہوا آفتاب پوری آب و تاب کے ساتھ ضیا پاشی کر رہا تھا۔ بھرپور جوانی کے عالم میں وہ تنویر حسن بنی ہوئی تھی۔ اور معصومیت اور بھولے پن کی دلفریب ادا اس کے دل کی خوبصورتی اور خیالات کی پاکیزگی نے اُس کے چاند سے خوبصورت مکھڑے کو اس قدر منور اور دلکش بنا دیا تھا۔ کہ دیکھنے والے کے دل میں بے اختیار پریم و محبت کا دریا موجیں مارنے لگ جاتا۔ وہ حسن صورت اور حسن سیرت کا ایک بہترین مجسمہ تھی۔ اس کی آمد سے اس سنسان جنگل میں منگل ہو گیا۔ ویرانے اور سنسان جنگل میں [illegible] سے تازگی آ گئی۔

ہزارہا خوش نما اور خوش گلو پرند میٹھی میٹھی راگنیاں گاتے ہوئے ہر طرف سے اُس کے استقبال کو نکل آئے تھے۔ برج موہن اور [illegible] کی دھرم پتنی کی خوشی کا تو کہنا ہی کیا۔ بڈھوں کا ساجوش کے بجھے ہوئے دل میں بھی نوجوانوں کا سا جوش پیدا ہو گیا تھا۔ اُس نے دن رات کی نگہداشت سے باغیچہ میں سینکڑوں اس قسم کی نئی تبدیلیاں

انتیشٹھی کا ویدک طریق؟ جلانا۔ دفنانا۔ بہانا اور ہوا میں کھلا رکھ دینا؟

رشی دیانند پرنیت ویدک سدھانت مردہ کو کھ کا لنے رکھانے کا سپنشٹ ہے۔ رشی مُردے کا جلانا ہی ویدک بتلاتے ہیں۔ پرنتو شری پنڈت شری باوا موہن ساتولیکر جی جو ویدکے گو رڈھ تتووں کو سمجھنے میں برسوں سے لگے ہوئے ہیں۔ ان کے اس دنتہ میں اپنے "ویدک دھرم" (شراون ۱۹۸۹ء) میں جو وچار پرگٹ کئے ہیں۔ اور اس پر پنڈت بھگت رام جی کا جو وچار پورن لیکھ پراپت ہوا ہے۔ دونوں لیکھ پاٹھکوں کی دلچسپی کے لئے بالمقابل دئے جاتے ہیں :۔

(ایڈیٹر)

مُردہ جلانا گاڑنا آدی ویدک ہے

(از شری پنڈت ساتولیکر جی)

پریت کے سنسکار بھومی میں پہنچ جانے کے بعد سے گاڑنے۔ بہانے۔ جلانے یا ہوا میں کھلا چھوڑنے کی کریا کی جاتی ہے۔ نیچے لکھے منتر میں ان چاروں کریاؤں کا الیکھ پایا جاتا ہے

ये निखाता ये परोप्ता ये दग्धा ये चोद्धिताः।
सर्वांस्तानग्न आ वह पितॄन् हविषे अत्तवे ॥ अथर्व १८।२।३४

ہے اگنے (یے نکھاتا) جو پتر زمین میں گاڑے گئے ہیں۔ اور (یے پراپتا) جو پتر دور بہا دئے گئے ہیں۔ (دگدھا) اور (یے ادھتا) جو پتر زمین کے اوپر ہوا میں رکھے گئے ہیں۔ (تان سروان) ان سب پتروں کو (آ وہ) لے آ (ہوی شے اتوے) ہوی کو بھکشن کرنے کے لئے۔

یہاں پر چار پرکار کے سنسکار کرم بتائے گئے ہیں۔ (۱) گاڑنا (۲) بہانا (۳) جلانا اور (۴) ہوا میں

مُردے کا جلانا ہی ویدک ہے

(از شری پنڈت بھگت رام جی ڈنگہ نواسی)

ویدک دھرم انک ۸۔ شراون ۱۹۸۹ کے صفحہ ۲۴۳ میں پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ یہاں پر چار پرکار کے سنسکار کرم درشائے گئے ہیں۔ (۱) گاڑنا (۲) بہانا (۳) جلانا (۴) ہوا میں زمین پر کھلا چھوڑنا :۔

گاڑنا۔ کچھ پریت زمین میں گاڑے جاتے ہیں جن کا انتیشٹھی سنسکار (اگنی) دوارا نہیں کیا جاتا۔ یہ کون ہیں اس پر ہم نے کچھ وچار کرنا ہے۔ جو متش سنیاسی ہو کر اپنا دیہہ تیاگ کر لیتے ہیں۔ ان کے دیہہ کو نہ جلا کے لئے سمرتیوں میں کہا گیا ہے۔ کیونکہ سنیاس آشرم میں پرویش کرتے ہوئے منش کو سرو میدھ یاگ کرنا پڑتا ہے۔ اس یاگ میں اگنی سمبندھی سرو کاریوں سے مکت ہو جاتا ہے۔ سنیاسی کے شریر کو جلانا چاہئے یا نہیں۔ اس وشے میں ابھی تک ہمیں شرتی کا نشچے گیان نہیں ہے۔ پر سمرتی انکار کرتی ہے۔ (نکھاتا) سے سنیاسی کا ہی گرہن کیا جا سکتا ہے۔ اس کے اتیرکت ورتمان سمے میں خاص کر مسلمان و عیسائی لوگ مُردوں کو نہ جلاتے ہوئے گاڑتے ہیں۔ اتہ ان کے پریتو کا بھی نکھات سے گرہن کیا جا سکتا ہے۔ ہم اوپر کہہ آئے ہیں۔ مُردے کی چار اوستھائیں ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے ایک نکھات ہے۔ (۲) (۳) جل میں بہانا۔ یہ دو اوستھائیں خاص کر ہندوؤں میں پائی جاتی ہیں۔ (۴) زمین پر وایو میں رکھنا چوتھی اوستھا پارسیوں میں پائی جاتی ہے۔ اس پرکار یہ چار اوستھائیں ورتمان سمے میں ہمیں ملتی ہیں۔ وغیرہ :۔

ان اپروکت منتروں میں پریت (مُردے) کے زمین میں گاڑنے کا الیکھ ہے۔ اس سے گاڑنے کی ہی ویدک ہے۔ یہ پتہ چلتا ہے۔ اب تک انتیشٹھی کے منتروں کو دیکھنے سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندو مسلمان۔ عیسائی اور پارسی آدیوں میں جو مُردے کے جلانے گاڑنے آدی کی پرتھائیں پرچلت ہیں سب ویدک ہیں۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ سب ویدوں سے ان کے پاس گئی ہیں۔ ان کا آدی سروت وید ہی ہے" :۔

پُرانے پنڈت لوگوں کی رائے ہے۔ جو بنا سوچے سمجھے سب کچھ وید سے ہی نکالنے کا پرشار کرتے ہیں۔ لیکن مہرشی نے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۸۶ سمولاس ۱۳ میں عیسائیوں کے مذہب پر آلوچنا کرتے ہوئے لکھا ہے "مُردوں کے گاڑنے سے سنسار کی بڑی ہانی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ سڑ کے وایو کو درگندھ مے کر روگ پھیلا دیتا ہے۔ (پرشن) دیکھو۔ جس سے پریتی ہو۔ اس کو جلانا اچھی بات نہیں۔ اور جیسا کہ اس کو سُلا دینا ہے۔ اس لئے گاڑنا اچھا ہے۔ (اتر) جو مُردے سے پریتی کرتے ہو۔ تو اپنے گھر میں کیوں نہیں رکھتے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے آگے۔ آنکھ اور شریر پر دھول پتھر۔ اینٹ ڈالنا۔ چھاتی پر پتھر رکھنا کون سی پریتی کا کام ہے۔ وغیرہ۔ پر جلانا ہے۔ وہ سرو اُتم ہے۔ کیونکہ سب پدارتھ انو ہو کر وایو میں اُڑ جاتے ہیں۔ وغیرہ۔ اس سے گاڑنا آدی سرو تھا نشیدھ ہے" کہاں ویدک پورن وکتا گاڑنے وغیرہ کو سرو تھا نشیدھ کرم بتلاتا ہے۔ اور کہاں پنڈت ساتولیکر جی اس کو ویدکی آگیا بتلاتے ہیں۔ اور سنیاسی کے لئے تو گاڑنے کا ہی حکم دیتے ہیں۔ کرپا کر کے مہرشی کی آخری وصیت کا ملاحظہ فرمائیے گا۔ جس میں آپ نے پرادیکاری سبھا کو وصیت کی ہے۔ کہ جس طرح میری کل سمپتی کی وہ مالک ہے۔ اسی طرح وہ میرے مُردہ شریر کی بھی مالک ہے۔ اس واسطے کی مریادا سے گھی اور چندن دوارا جلا دینا چاہئے۔ چنانچہ ان کی آگیا انوسار اجمیر میں انکا اگنی دہ کیا گیا۔ کیا وہ سنیاسی نہیں تھے؟ وہ تو سب میں بوجہ سنیاسی وشیشتری سنیاسی تھے۔ کیا ان کو مرتک دیہہ کے متعلق حکم اس بات کا پورا پورا ثبوت نہیں۔ کہ وہ آج کل کے سمرتی کاروں کے کتھ

پر کھلا چھوڑ دینا ؛

۱؎ گاڑنا - کچھ پریت زمین میں گاڑے جاتے ہیں - جن کا انتیشٹی سنسکار اگنی دوارا نہیں کیا جاتا - یہ کون ہیں ؟ اس پرشن پر ٹھنڈے دل سے وچار کرنا ہے - جو منش سنیاسی ہو کر اپنا دیہہ تیاگ کرتے ہیں - ان کے دیہہ کو نہ جلانے کے لئے سمرتیوں میں کہا گیا ہے - کیونکہ سنیاس آشرم میں پرویش کرتے ہوئے پرش کو سرومیدھ یاگ کرنا پڑتا ہے - اس یاگ میں وہ اگنی سمبندھی سروکاریوں سے مکت ہو جاتا ہے - اس لئے اسے مرنے پر اگنی دوارا نہیں جلایا جاتا -

سنیاسی کے شریر کو جلانا چاہئے یا نہیں - اس وشئے میں ابھی تک ہمیں شرتی کا نشچے گیان نہیں ہے - پر سمرتی انکار کرتی ہے - اس لئے "نکھات" سے سنیاسی کا بھی گرہن کیا جا سکتا ہے - اس کے علاوہ ورتمان سمے میں خاص کر کے مسلمان و عیسائی لوگ مُردوں کو نہ جلاتے ہوئے گاڑتے ہیں - اس لئے ان کے پریتوں کا بھی "نکھات" سے گرہن کیا جا سکتا ہے - جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں مُردوں کی چار اوستھائیں ہو سکتی ہیں - ان میں سے ایک "نکھات" ہے - جلانا اور بہتے جل میں بہانا یہ دو اوستھائیں خاص کر ہندوؤں میں پائی جاتی ہیں -

۲؎ زمین پر والیوں میں رکھنا - یہ چوتھی اوستھا پارسیوں میں پائی جاتی ہے -

اس طرح یہ چاروں اوستھائیں ورتمان سمے میں بھی ملتی ہیں - ویدیں مرتیوں کے ردوبھاگ ملتے ہیں - (۱) ایک اگنی دگدھ ارتھات جو اگنی میں جلائے جاتے ہیں - اور (۲) انگنی دگدھ ارتھات جو اگنی میں نہیں جلائے جاتے - انگنی دگدھ میں جلانے کی اوستھا کو چھوڑ کر باقی تینوں اوستھائیں آ جاتی ہیں ؛

اگر ہم سوکشم رشتی سے ہندوؤں کے انتیشٹی سنسکار کا اولوکن کریں - تو ہم دیکھیں گے - کہ اپروکت چاروں اوستھائیں چنہہ روپ میں ان کے انتیشٹی سنسکار میں موجود ہیں - اس سے یہ انومان بھی کیا جا سکتا ہے - کہ کسی نہ کسی سمے یہ چاروں پرتھائیں ہندوؤں میں پرچلت ہوں گی - تو اس سمے وہ سنکیت روپ میں ہی باقی رہ گئی ہیں - اس سمے کا ہندوؤں کا پریت سنسکار ان سنکیتوں سہت اس پرکار سے ہوتا ہے - سے دیکھنے سے اوپر کا پرینام صاف پرتیت ہوگا ؛

۱؎ عام طور پر آج کل ہندو [illegible] اگنی میں جلاتے ہیں - اور جلانے کے بعد تیسرے دن (۲) ایک پھر لے کر اسے زمین میں رکھ دیتے ہیں - اسی طرح مرت کی ہڈیاں چن کر ایک مٹی کے برتن میں رکھتے ہیں - یا درخت کے ساتھ لٹکا دیتے ہیں - (۳) بہت سے لوگ نزدیکی ندی یا سمندر میں بہا دیتے ہیں - اس کے علاوہ کچھ لوگ سیدھا مُردے کو ہی ندی میں بہا دیتے ہیں - اگر اتنا بھی نہ ہو سکا - تو چاولوں یا آٹے کا پنڈ بنا کر اس کے اوپر مرت پتروں کی پوجا کر کے اس پنڈ کو بہا دیتے ہیں - (۴) مرنے کے بعد دسویں دن اپروکت کمقن انوسار پنڈ بنا کر گھر کے باہر کھلا رکھ دیتے ہیں - تاکہ اسے کوّے سپرش کریں - جب تک کوا سپرش نہیں کرتا - تب تک انتیشٹی کریا پوری نہیں ہوتی - یہ سنکیت ہوا ہیں مُردے کو پارسیوں کی طرح کھلا چھوڑنے کی کریا کا ہے -

اس طرح یہ چاروں ودھیاں کیول ہندوؤں میں بھی کسی روپ میں پائی جاتی ہیں یہ ہم سمجھ سکتے ہیں - اپروکت منتر میں جو چار ودھیاں درشائی گئی ہیں - وہ یہی ہیں - ایسا ہم کہہ سکتے ہیں - اس لئے "لپے ادھتا" ارتھات جو اوپر رکھ دئے ہیں - یعنی جو ہوا میں زمین کے اوپر رکھ دئے ہیں - یہی پرتیت ہوتا ہے - اسی پرکار "لپے پدیتا" کا بھیپرائے جو جل دوارا دور بہا دئے ہیں یہی پرتیت ہوتا ہے - ہم اس میں کہی گئی اوستھاؤں پر ہم نے یتھا شکتی پرکاش ڈالنے کی کوشش کی ہے - ٹھیک اس پر ودوان وچار کر اچت نشکرش نکالیں گے - نیچے لکھے تین منتروں میں پریتک زمین میں دبانے کا الیکھ ہے - (۱) اتھروید ۱۸ - ۲ - ۵۲ - ارتھ اس پرکار ہے - "اے پریت اپنے ماتا پرتھوی کلیان کاری دستر میں اچھلوت کرتا ہوں - ارتھات زمین میں تجھے گاڑتا ہوں - جیوتوں میں جو کلیان وہ میرے میں ہے - ارتھات مجھے پراپت ہو - اور جو پتروں میں سودھا ہے - وہ تیرے میں ہے - ارتھات تجھے پراپت ہو - یہاں پرسپشٹ شبدوں میں پریت کے گاڑنے کا نردیش ہے -

۲؎ اتھروید ۱۸ - ۲ - ۵۰ - ہے مرت پرش یہی ہے - دوسرا نہیں ہے - جو دیولوک میں تو سورہ دکھتا ہے جیسے ماتا پتر کو اپنے آنچل سے ڈھانپتی ہے - اس پرکار ہے "پرتھوی تو اس مرت پرش کو چاروں اور سے ڈھانپ" اس منتر کے پہلے حصہ کا دوسرے حصہ سے کیسے سنگتی ہے - یہ ابھی تک کچھ سپشٹ نہیں ہوا - دوسرے حصہ کا صاف ہے -

۳؎ اتھروید ۱۸ - ۴ - ۶۶ - ہے فلاں نام والے پریت یہاں تیرا من ہے - ہے پرتھوی جس پرکار مائیں اپنے بچے کو منتر سے ڈھانپتی ہیں - یا کچھ ستریاں اپنے سر کو ڈھانپتی ہیں - اسی پرکار اس پریت کو بھی پرکار ڈھانپ -

ان اپروکت منتروں میں پریت کے زمین میں گاڑنے کا الیکھ ہے - اس سے گاڑنے کی پرتھا بھی ویدک [illegible]

وردھ مانتے تھے - اور لوگوں کو اصلی ویدمارگ پر چلانا اپنے فرائض میں سے سب سے اُتم سمجھتے تھے - اور جو کہتے تھے - اسے کرنے کے لئے بھی حکم دیتے تھے ؛

باقی سوال صرف یہ رہتا ہے - کہ جن منتروں کے حوالے سے پنڈت جی اس قسم کی اگیا بتلاتے ہیں وہ ان کے ارتھ ٹھیک کرتے ہیں - یا ان ویدمنتروں کے ارتھ ہی کچھ اور ہیں - اس کے جواب میں نویدن کرتا ہے - کہ آج کل کے پنڈتوں کو جو ذرا سا بھی ویدک گیان ہو جاتا ہے - شرادھ وشئے پر جھٹ جلتے ہیں - اور جھٹ آریہ سماج کے برخلاف ہو کر مہرشی کے بھاشیہ پر حملہ کر دیتے ہیں - اور کیسے اُتم ارتھوں کو چھوڑ کر مُردوں کے شرادھ کرنے پر تُل جاتے ہیں - جن وید منتروں سے انیک پرکار کی ودیاؤں کے گیان کا پراپت کرنا مقصود ہوتا ہے - ان کے گاڑنا وغیرہ ارتھ کر دیتے ہیں - مہرشی کے بتلائے مارگ پر چل کر ایک آریہ پرش اس منتر کا کیا ارتھ کر سکتا ہے فرمائے گا :-

ये निखाता ये परोप्ता ये दग्धा: ये चोद्धिता: ।
सर्वांस्तानग्न आवह पितॄन् हविषे अत्तवे ॥ -अथ १८।२।३४

اس وید منتر میں چار پرکار کے پتروں کو ہوی کھانے کے لئے بلانے کی اگیا دی گئی ہے - اس بلانا اور کھانا زندہ پتروں پر ہی گھٹ سکتا ہے - مُردوں پر ہرگز نہیں چڑھ سکتا - کوئی کتنا ہی زور لگائے - کوئی ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا - اور خاص کر اس بیسویں صدی میں - اگرچہ لوگ آج کل مرے ہوؤں کی روحوں سے باتیں کرانے کا ڈھونگ رچ کر انیک پرشنوں کو دھوکا دے رہے ہیں - تاہم آج تک کبھی مُردے نے میز پر رکھے ہوئے ان کو نہیں کھایا - اور نہ ہی کسی کو اپدیش دیا ہے - جو ہری شبد کے ارتھ ہیں - دیکھو مہرشی یجروید بھاشیہ ادھیائے ۳۵ منتر ۱۹ - اس واسطے ان چاروں شبدوں کے ارتھوں پر وچار کرنا سب سے اوّل فرض ہے (निखाता) شبد کھن (खन) دھاتو سے بنتا ہے - جس کے معنی کھودنے کے ہیں - گاڑنے کے نہیں To dig up,
to delve, to excavate

(۲) نشچے یا نترام کھودنے کا دشئے وگیان جن پرشوں کا ہو - جس کا مطلب صاف یہ ہے - کہ جن پرشوں کا کھودنے کے متعلق بہت اعلےٰ گیان ہے - وہ نکھاتا پتر کہلاتے ہیں - سوال پیدا ہوتا ہے - کہ کیا اوڈ وغیرہ جو مٹی کھودنے کے کام میں چتُر ہیں ؟ ہرگز نہیں - بلکہ وہ ودوان جو کانوں کی ودیا میں ماہر ہوں - مزدور لوگ ہمیشہ مورکھ ہی ہوا کرتے ہیں - ان کو یہ پدوی نہیں دی جا سکتی - اس وقت بھی انیک ایسے ودوان ہیں - جو پرتھوی کے کھودنے کی ودیا میں اس قسم کے ماہر ہیں - کہ وہ باہر سے زمین کو دیکھ کر بتلا سکتے ہیں - کہ اس زمین کے اندر کس کس پرکار کے دھاتو اب دھاتو موجود ہیں - اور وہ لوگ انگریزی کے لفظوں میں (mine rologist) کہلاتے ہیں -

دوسری قسم کے پتر (परोप्ता:) کہلاتے ہیں - جو (वप) مصدر سے بنایا گیا ہے - اس کے ارتھ بیج بونا ہیں - میں حیران ہوں - کہ اس کے ارتھ جل میں بہانے کے کس طرح سے لئے جاتے ہیں - صاف ارتھ (پروپتا) کے اس طرح کئے جا سکتے ہیں - کہ جو بیج بونے کی ودیا ارتھات کھیتی یا نباتات کی ودیا میں پورن گیانی ہیں - معمولی مالی نہیں - بلکہ وہ جو (Botanist) باٹونسٹ کہلاتے ہیں ہوں ؛

تیسری قسم کے پتر (दग्धा:) جس کا مصدر (दह्) ہے - جس کے ارتھ جلانا ہے - جو جلانے کی ودیا میں ماہر ہیں - جن کو (Chemist) کیمسٹ کہتے ہیں - چوتھی قسم کے پتر (उद्धिता:) جس کا مصدر (हित) دھارن کرنا ہے - جس کے ارتھ پنڈت لوگ زمین پر یا ہوا میں کھلے چھوڑے گئے کرتے ہیں - جو دھارن کرنے کے علم سے پورے واقف ہوں - جس کو علم جر ثقیل کہتے ہیں - جن کو (Mechanist) مکینسٹ کے نام سے پکارا جا سکتا ہے - ان چاروں پرکار کے پتروں کو (ہے اگنے) گیان اپدیش کے (अत्तवे) کھانے کے لئے (हविषे) (अग्ने) (आवह) بلا ئیں ؛

یہاں پر (अग्ने) شبد وچارنے کے قابل ہے - ہون کی آگ کس طرح سے پتروں کو بلاتی ہے اس بات کو پنڈت لوگ ہی جان سکتے ہیں - لیکن (अग्ने) اگنی کے ارتھ پرماتما کے ہیں - جب پرمیشور سے اپدیش مانا جائے - تو یہ ارتھا پرک منتر ہو جاتا ہے - اور جب اس کا ارتھ اگوا - لیڈر - ودوان کیا جائے - تو بالکل صاف ہو جاتا ہے - کہ ہے ودوان نیتا پرش گرہست آپ ان ودوانوں کو بلا کر سب کام گرہست کے کاریہ سمپن کیجئے گا - انکو دان - ان - دستر وغیرہ سے آدر پورک سہایتا دیجئے گا - یہ ایک قسم کے ارتھ آریہ پرشوں کی سیوا میں رکھ کر نویدن ہے - کہ اس پرکار آپ لوگ خود وچار کریں - وید کے انیک اُتم بھاوؤں کو سمجھنے کا یتن کرنا آپکا فرض ہے - مہرشی نے صاف راستہ بتلا دیا ہے - اور صاف الفاظ میں بتلا دیا ہے - کہ وید سب ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے - پورانک گپوں کا پڑھنا نہیں - (باقی آئندہ)

کرتی تھیں۔ کہ باغیچہ اب جنت کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔ باغیچے کے عین وسط میں سوشیلا کے آرام کے لئے بارہ دری کی وضع پر ایک جگہ بنائی گئی تھی۔ جس پر بیلوں کو اس خوبصورتی اور صفائی سے چڑھایا گیا تھا۔ کہ سوائے پھولوں کے ایک پتہ تک کہیں نظر نہ آتا تھا۔ سامنے کا بڑا دروازہ بالکل سفید رنگ کے پھولوں سے ڈھکا ہوا تھا۔

سوشیلا شہر کی زندگی سے بیزار تھی۔ اس جگہ کی کھلی تازہ اور فرحت بخش ہوا اور دلفریب قدرتی نظارے سے اس کی طبیعت بہت محظوظ ہوتی۔ صبح الصباح اٹھ کر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر دور تک سیر کو نکل جاتی۔ اور سہ پہر کے قریب دریا پر چلی جاتی۔ اور اپنی چھوٹی سی ناؤ میں بیٹھ کر گھنٹوں دریا کی سیر کا لطف اٹھاتی۔ کشتی چلانے میں اسے ایسا ملکہ تھا۔ کہ بڑے بڑے پرانے اور تجربہ کار ملاح سے دوڑ میں بازی لے جاتی۔ اور کسی کو بڑھنے نہ دیتی تھی۔

(۳)

رات نصف کے قریب گزر چکی تھی۔ سوشیلا ابھی تک جاگ رہی تھی۔ نیند اس سے کوسوں دور بھاگ گئی۔ جب کروٹیں لیتی لیتی تھک گئی۔ اور کسی طرح بھی کل نہ پڑی۔ تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ "آج چار سال ہوئے۔ اس دن کے بعد اس کی صورت تک نہیں دیکھی۔ لیکن پھر بھی میں اس کے خیال کو دل سے نہیں نکال سکتی۔ کیا اسے بھی مجھ سے محبت ہے؟ (دل میں) دیوانی ہو گئی ہے۔ یہ کب ممکن ہو سکتا ہے؟ تو پھر اس نے میری خاطر اپنی جان کو خطرہ میں کیوں ڈالا؟ میرا نام پوچھنے سے کیا مطلب تھا؟ (کچھ سوچ کر) اُف! کیا وہ موہنی صورت پھر دیکھنی نصیب نہ ہو گی؟"

یکبارگی وہ اٹھی۔ اور طبیعت بہلانے کی غرض سے دریا کی سیر کو روانہ ہو گئی۔ جب وہ دریا پر پہنچی۔ تو اپنی کشتی کو پانی کے باہر خشکی پر کھڑا دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ اس نے کشتی کو پانی میں دھکیلنے کے لئے بہتیرا زور لگایا۔ لیکن کشتی ذرا بھی اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ وہ واپس لوٹنے کو ہی تھی۔ کہ دفعتاً پیچھے سے کسی کے پاؤں کی آہٹ نے اسے چونکا دیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ تو چند قدم کے فاصلہ پر ایک نوجوان کھڑا تھا۔ جو گاڑھے کا کرتا اور دھوتی پہنے، ایک ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا لئے۔ اور دوسری بغل میں گٹھڑی دبائے ٹکٹکی باندھے اسے گھور رہا تھا۔ اسے دیکھتے ہی سوشیلا کے جسم میں بجلی سی دوڑ گئی۔ خون تیزی سے حرکت کرنے لگا۔ سانس جلدی جلدی آنے لگا۔ دل دھڑکنے لگا۔ چہرہ پر سرخی دوڑ گئی۔ اور بے اختیار اس کے منہ سے "ہیم" نکل گیا۔

ہیم رنجیدہ نظریں کئے بولا۔ "کیا میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں؟"

سوشیلا کے دل کی کیفیت بیان کرنا قلم کی طاقت سے باہر ہے۔ وفورِ جذبات سے اس کی عجیب حالت ہو رہی تھی۔ اس کا تمام جسم بید کی مانند لرز رہا تھا۔ دل اس کے قابو سے باہر ہو چکا تھا۔ "میری مدد"! یہ کہتی ہوئی وہ ہیم کی طرف بڑھی۔ اس کے دل نے چاہا۔ کہ سوشیلا اپنا سر ہیم کے قدموں پر رکھ دے۔ لیکن شرم و حیا کی مضبوط چٹان راہ میں بری طرح سے حائل ہو گئی۔ وہ ایک قدم اٹھا کر رک گئی۔ اور کانپتی ہوئی آواز سے جواب دیا۔ "میں آپ کی احسانمند ہوں گی۔"

دونوں نے مل کر زور لگایا۔ بڑی جدوجہد سے کشتی کو پانی میں دھکیلا۔ ہیم نے اپنا ڈنڈا اٹھایا۔ گٹھڑی بغل میں دبائی۔ اور اسی طرح زمین پر نظریں گاڑے ہوئے اپنی راہ چلتا بنا۔ سوشیلا کو ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ کہ طاقت اس کے جسم سے بالکل سلب ہو چکی ہے۔ بیزار من من بھر کے معلوم ہونے لگے۔ آخر اس نے ایک لمبی سرد آہ کے ساتھ پتواروں کو اٹھا کر رکھ دیا۔ اور کشتی کو دریا کی موجوں کے رحم پر چھوڑ دیا۔ "اُف! کیسے سنگدل سے پالا پڑا ہے۔ ایسا پتھر دل انسان تو آج تک میری نظروں سے نہیں گزرا۔ جس کی آرزوئے دیدار اور شوقِ وصال میں چار سال کا طویل عرصہ اس تڑپ اور بے قراری میں گزرا۔ وہ اس قدر بے وفا نکلا۔ میری صورت سے اتنا بیزار۔ کہ آنکھ اٹھا کر دیکھنا تک منظور نہیں۔

کاش! وہ میرے دل کی حالت کا اندازہ لگا سکتا! تو کیا امرتا کا خیال صحیح ہے۔ اور وہ ہیم سچ مچ ہی گنوار ہے؟ . . . . . . گنوار!

نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کا لباس کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس کی شکل و شباہت۔ اس کا طریقہ گفتگو اور اس کی چال ڈھال گنواروں کی سی بالکل نہیں . . . . . . اور اگر ہوں بھی تو کیا؟

. . . . . . سوشیلا کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا امڈ آیا۔ اور خوب جی بھر کر روئی . . . . . .

(کچھ دیر کے بعد) اُف! میں نے اپنے پیارے کے خلاف کس قدر سخت الفاظ استعمال کئے۔ سنگدل۔ بے رحم۔ گنوار . . . . . . ! زبان تو جل کیوں نہیں گئی؟ ہیم! پیارے ہیم!! معاف کرنا۔ کمبخت دل قابو سے باہر ہو چکا ہے۔ مجبور ہوں۔

. . . . . . پیارے تم تو رحم کے فرشتہ اور پریم کے دیوتا ہو۔ تم لاکھ اپنی نظریں مجھ سے چھپاؤ۔ لیکن کیا میں تمہاری وہ خوبصورت پریم بھری مست اور نشیلی آنکھوں کو بھول سکتی ہوں؟ تمہاری پیاری صورت شاید پھر دیکھنی نصیب نہ ہو۔ لیکن میرے لئے تمہارا ایک نام ہی کافی ہے۔ اسی کے سہارے میری زندگی کے دن سہولت سے کٹ جائیں گے۔

کشتی تیزی سے پانی کے بہاؤ پر بہی جا رہی تھی۔ سوشیلا اس سے بالکل بے پرواہ تھی۔ وہ خواب پریم کی ناؤ میں سوار تھی۔ اسے اس کا ہوش کہ کشتی کی کیا فکر تھی؟ اسے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ تمام جنگل "ہیم ہیم" کی آواز سے گونج رہا ہے۔ اور ہیم کے پریم میں ڈوبی ہوئی وہ اپنے محبوب کی حالت میں پریم کے جھکولے کھا رہی ہے۔ اس وقت اس کی صورت کتنی پیاری اور سہانی معلوم ہوتی تھی۔ گویا قدرت کے مصلے میں ڈوبی ہوئی عشق و پریم کی مجسم دیوی تھی۔ اس سے پرے عجیب ہلال تھا۔ جس کی چاندنی تاب نہ لا کر اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہوا ندامت سے بادلوں میں منہ چھپا لیتا تھا۔ بادلوں کی گرج سے سوشیلا چونک کر اٹھ بیٹھی۔ کشتی بہت دور نکل آئی تھی۔ اس نے جلدی سے اسے سنبھالا۔ اور بڑی دقت سے کنارے پہنچی۔ (باقی آئندہ)

بقیہ صفحہ ۱۲

پر خاص کر سعد پور میں عظیم الشان گنیش گری ہوا۔ جس کا اثر ضلع بھر میں تمام ہندو جنتا پر بہت ہی اچھا پڑا۔

اس سمبھوج میں مہاشہ بھائی کھانا تقسیم کرنے تھے۔ اور سکھ۔ ہندو سناتنی آریہ سماج کے مکھیہ بھائی بڑے پریم سے کھاتے تھے۔

اب ۱۹۔۲۰ بھادوں کو مہاشہ کا نفرنس و ۲۲-۲۳ بھادوں کو نوان پنڈ سرائے۔ ۲۵ بھادوں کو بیجوڑ۔ ۲۷ و ۲۸ بھادوں کو مراد ۲۹ بھادوں کو نوشہرہ۔ ۳۰ بھادوں کو ... میں خاص جلسے ہوں گے۔

(سنت رام آریہ اپدیشک)

آریہ سماج بارہ منگا کے سماچار

آریہ سماج بارہ منگا کا وارشک چناؤ حسب ذیل ہوا:۔

پردھان۔ لالہ پورن چند کوہلی سب ہوکار۔ اپ پردھان پنڈت بینا پرشاد شاستری۔ منتری لالہ منشی رام مہاجن۔ اپ منتری لالہ اندر سین کوہلی بی خزانچی۔ لالہ لال چند جی۔ لائبریرین۔ ماسٹر شانتی سروپ

گزشتہ سپتاہک ست سنگ میں آریہ سماج مندر میں لالہ اندر سین جی نے برہمچریہ پر لیکچر دیا۔

آریہ سماج میں تیوہار رکھشا بندھن بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس اوسر پر لالہ لال چند جی نے وید منتروں پر ویاکھیان دیا۔

مضافہ دودھوچک تحصیل شکر گڑھ سے خبر موصول ہوئی کہ اس کے نزدیک ایک گاؤں کے جہانے جت مسلمانوں کے ورغلانے سے مسلمان ہو گئے ہیں۔ آریہ سماجی جگت سے پرارتھنا ہے۔ کہ

ویدپرچار پرنالی میں پریورتن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور نے اپنے سالانہ جنرل سبھا منعقدہ ۲۹-۵-۳۲ میں نشچے کیا تھا کہ ایک اپ سبھا بنائی جائے۔ جو پرچار شیلی پر وچار کر کے رپورٹ کرے۔ اور اس رپورٹ پر انترنگ سبھا مناسب فیصلہ کرے۔ چنانچہ اس اپ سبھا نے جس کے سدسیہ ۱۔ سوامی سوتنترا نند جی ۲۔ پنڈت بدھ دیو جی ۳۔ پنڈت بھگوندت جی ۴۔ پنڈت ٹھاکر دت جی ۵۔ پنڈت لشمبر ناتھ جی ۶۔ مہاشہ کرشن جی ۷۔ سبھا منتری تھے۔ بعد سوچ وچار کے اپنی رپورٹ سبھا میں پیش کی۔ جو انترنگ سبھا منعقدہ ۲۴-۷-۳۲ میں وچارارتھ پیش ہوئی۔ اور سویکار کی گئی :-

جو پرستاو سبھا نے پرچار شیلی کے سمبندھ میں سویکار کیا ہے۔ وہ آریہ سماجوں و رانیہ بھائیوں کی سوچنا کے لئے نیچے دیا جاتا ہے۔ تاکہ آریہ بھائی اس پر اور سبھا کے اُپدیشک وانیہ کاریہ کرتاؤں کو اس سمبندھ میں ضروری سہایتا دے سکیں۔ یہ کاریہ اُپدیشکوں تتھا آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں و دوسرے کاریہ کرتاؤں کے سہیوگ سے سپھل ہو سکتا ہے۔ سماجوں کو اس وشے میں کچھ نہ کچھ تیاگ بھی کرنا پڑے گا۔ اتسو کے علاوہ اُتسووں اور نگر کیرتنوں میں مناسب تبدیلی کرنی ہو گی۔ اُتسووں میں ویاکھیانوں کی تعداد گھٹانی چاہئے۔ تاکہ ضرورت سے زیادہ اُپدیشک نہ منگوانے پڑیں۔ نگر کیرتن کو حتی الوسع کم مہنگا اور مفید بنایا جائے۔ جہاں تک ہو سکے سنکیرتن یا صرف مشہور مشہور ستھانوں پر پرچار سے کام لیا جائے۔ اس طرح پرچار کا کاریہ بھلی پرکار جاری رہ سکتا ہے۔ سبھا کے پاس اُپدیشک تتھا بھجنیکوں کی تعداد کافی نہیں۔ اگر یہ مہاشہ اُتسووں پر ہی لگے رہے۔ تو انیہ پرچار کا کاریہ کیسے ہو سکے گا :-

آریہ سماجوں کے وارشک اُتسووں کو سرل بنایا جائے۔ سماجوں کی ستھانیہ اوستھاؤں کو دیکھ کر اُتسووں کا روپ نشچت کیا جائے۔ اُتسووں کے علاوہ سادھارن پرچار کے لئے منڈل پرنالی دوارا پرچار کا کاریہ کیا جائے۔ منڈلوں میں کام کرنے والے اُپدیشکوں تتھا پرچارکوں کو منڈلوں سے باہر یتھا شکتی کم سے کم موقعوں پر بھیجا جائے۔ منڈل کے مکھیہ اُپدیشکوں کو آریہ سماجوں کی سمتی تتھا پرامرش سے منڈل میں اُتسو آدی کے سنگٹھن کرنے کا ادھیکار ہو گا۔ منڈل کے آریہ سماجوں اور سبھا دوارا ویدپرچار آدی ندھیوں کے لئے نیت دھن پراپتی کا پربندھ منڈل کے مکھیہ اُپدیشک ہی کریں گے۔

ضلع گورداسپور میں اچھوت ادھار کا کام

موضع بلور۔ موضع پینیاڑ۔ موضع باڑے۔ موضع ڈڈا۔ موضع گنڈے۔ بنڈی۔ موضع دھار وچک پو۔ موضع کھلیسر۔ موضع شیرپور کے جلسے کامیابی کے ساتھ نرو گھن سماپت ہوئے ہیں۔ ہر ایک استھان کے ہندو راجپوت۔ براہمن و سینی کھشتری بھائیوں و سکھ سرداروں نے بڑی خوشی کے ساتھ مہاشے بھائیوں کو اپنے کنوؤں پر جل بھرنے کا ادھیکار دیکر اور اُن کے ہاتھ کا جل پان کر کے اچھوت ادھار کے اندر میں جو بڑی بھاری رکاوٹ تھی۔ اس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ بعض گرام کے ہندو یہیں یہ ادھیکار نہ دیتے تھے۔ وہاں پر تمام بھائی بھوک ہڑتال شروع کر دیتے تھے۔ جس کا یہ اثر ہوتا تھا کہ چاروں طرف سے مہاشے راجپوت و سینی کھشتری بھائی جتھوں کی شکل میں سینکڑوں کی تعداد میں اوم کے جھنڈے لے کر بھجن گاتے ہوئے آنے شروع ہو جاتے تھے۔ ان جتھوں کے پہنچتے ہی مخالف لوگ فوراً ہی رضامند ہو کر اپنے کنوؤں پر مہاشے بھائیوں کو پانی بھرنے کا ادھیکار دے کر اُن کے ہاتھ کا بڑی خوشی سے جل پان کر لیا کرتے تھے۔

ان تمام جلسوں میں ہماری مخالفت تو ہوئی۔ لیکن ناکام۔ آخر سب بھائیوں نے سوائے چند ایک کے ہماری پوری حوصلہ افزائی کی۔

کئی ایک گراموں میں سہ بھوجوں کے علاوہ سب سے بڑا سہ بھوج ہتھو ہار جیم اشٹمی کے موقعہ

(باقی دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۲ کے نیچے)

پرانت بھر کے اُتسووں پر پرچار کرنے والے اُپدیشکوں کو ماس میں ۲۰ دن لگاتار باہر پرچار کا کاریہ کرنا چاہئے۔ باقی دس دن لگاتار وشیش سوادھیائے کے علاوہ کم از کم چار گھنٹے پرتی دن ستھانیہ سماج مندر اتھوا سبھا کاریالیہ میں سبھا دوارا نیت کام نیم پوروک کرنا چاہئے :-

منڈل میں کام کرنے والے اُپدیشکوں کو منڈل میں اپنے کام کا وشیش کیندر بنانا چاہئے۔

(بھیم سین ودیا النکار سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

[گورو]کل کانگڑی کے سماچار

[گورو]کل کانگڑی ۔ شاشترارتھ سبھا پرکھ سبھا جی ہو ... ان کو پریام پہادر یالہ کے ودیارتھیو ... نے اچاریہ جی کا ایڈیشن ہوا جس میں ... چھٹیوں کو گھر پر کیسے بنانا چاہئے ... ۲۱ برکار ۱۹ اگست سے مہاودیالیہ ... پرارمبھ ہوا کچھ ودیارتھی تو ... گھروں کو چلے گئے ۔ کچھ ٹولیاں بنا ... کر بھیجے۔

... جانے والے ودیارتھیوں کی ایک ٹولی ... کی طرف ۔ دوسری کو ہیڑ کی طرف ۔ اور ... کو گئی ہے ۔ سائینس پڑھنے والے ... کے پرسدھ ہو سائنس کیندروں ... مقامات میں جاکر ان کا ادھین کرنے کے ... پروفیسر کے ساتھ بھیجے گئے ۔ وہ ... لکھنؤ ۔ کانپور آدی استھانوں کی ... فیکٹریوں کو بھلی پرکار دیکھ چکے ہیں ۔ ... مہاودیالیہ وبھاگ کے ودیارتھی اپنی ... اوکاش کے دنوں کا بھلی بھانتی سے ... ساتھ نشچا ہو ۔ ہار گیان بڑھی کے ... رہے ہیں ۔ ... وبھاگ کے برہمچاریوں کے لئے

ڈیرہ دون سے پرے منصوری کے راستہ میں راج پور میں ڈبوڈ صاحب کی دو کوٹھیاں ڈیڑھ ماس کے لئے لی گئی ہیں ۔ راج پور کا جل وایو برہمچاریوں کو بہت انوکول پڑتا ہے ۔ پہاڑی درشیہ بھی وہاں دیکھنے میں آتے ہیں ۔ نہ وہاں بہت سردی اور نہ ہی گرمی ہوتی ہے ۔ پرتھم ستمبر سے ودیارتھیوں کو اپنے ادھشٹاتاؤں اور سب آوشیک سامان آدی کے ساتھ راجپوتانہ بھیج دیا گیا ہے ۔ وہاں رہتے ہوئے الگ الگ ٹولیاں بنا کر وہ بالک ادھر اُدھر کے پرسدھ درشنیہ و لبیہ استھانوں پر جاتے رہتے ہیں ؛

سڑکیں اور برکھش ۔ انہیں دنوں گت ورش گوروکل بھومی میں کچھ سڑکیں بنائی گئی تھیں ۔ اور ان کے کناروں پر برکھش لگائے گئے تھے ۔ اب کی بار بھی کچھ اور نئی سڑکیں بنائی گئی ہیں ۔ متفا ان کے کناروں پر ساتھ ساتھ سیدھ میں بہت سے برکھش لگائے گئے ہیں ۔ آج جو بھومی برکھش ہین سی دکھتی ہے ۔ ایشور کی کرپا سے تھوڑے دنوں میں ہی جب سب برکھش ہرے بھرے ہو گئے ۔ تو اپنی سندر سُہاوتی اور ہرے بھرے برکھشوں کی لہلہاتی ہوئی پھلواڑی سی دکھائی دیگی ۔ جو ہر ایک آنے والے کے من کو لبھانے والی ہوگی ؛ م

پرنسپل رامدیو کے سمبندھ میں

پرنسپل رام دیو جی کی خراب صحت اور پوزیشن کا خیال نہ رکھ کر انہیں بی کلاس میں رکھے جانے کے خلاف پروٹسٹ کے ریزولیوشن مندرجہ ذیل آریہ سماجوں سے موصول ہوئے ہیں :-

آریہ سماج کھیوال نے اپنی میٹنگ منعقدہ ۴ ستمبر میں ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا :- گورنمنٹ کے اس سلوک کے خلاف جو اس نے پروفیسر رام دیو سابق آچاریہ گوروکل کانگڑی کو بی کلاس دیکر کیا ۔ یہ میٹنگ زبردست پروٹسٹ کرتی ہے ۔ اور درخواست کرتی ہے ۔ کہ ان کی لیاقت اور پوزیشن کے مطابق انہیں اے کلاس میں پروموٹ کرے ؛

گوروکل کانگڑی ۔ گوروکل جگت میں پوجیہ آچاریہ رام دیو کے سواستھ سمبندھی سماچار بہت استفوکتا اور چنتا سے سُنے جاتے ہیں سبھی گوروکل واسی ان کے اسوستھ ہونے سے متفکر ہیں ۔ اور چاہتے ہیں ۔ کہ ان کو جیل میں کم سے کم اے کلاس تو ملنی چاہئے ؛

آریہ سماج لدھیانہ - ۴-۹-۳۲ ۔ آریہ سماج لدھیانہ کا یہ جلسہ آریہ سماج کے نیتا آچاریہ رام دیو جی کی صحت کے متعلق آئی ہوئی اطلاعات کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے ۔ اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے ۔ کہ وہ ان کی پوزیشن اور صحت کو مدِ نظر رکھتی ہوئی کم از کم انہیں اے کلاس میں تبدیل کر دے ؛ (بابو رام گپتا منتری)

آریہ سماج دہلی شاہدرہ ۲۸ اگست ۔ آریہ سماج دہلی شاہدرہ کا یہ ادھیویشن آریہ سماج کے پوجیہ نیتا شری آچاریہ رامدیو جی کے سواستھ سمبندھی سماچاروں کو چنتا اور دکھ کی درشٹی سے دیکھتا ہے ۔ اور گورنمنٹ سے ارتھنا کرتا ہے ۔ کہ علد از جلد انہیں رہا کر دیا جائے یا کم از کم انہیں سپیشل کلاس میں بدل دیا جائے ۔ آچاریہ رامدیو

آمدکان ۔ واٹر ورکس کے لئے ٹانکی بن کر تیار ہو چکی ہے ۔ یہ ٹانکی گوروکل بھومی کے نوین کنوئیں کے پاس بنی ہے ۔ یہ بہت اونچی ہونے کے کارن سب استھانوں پر نلوں دوارا پانی پہنچ جائے گا ۔ آیورویدک کالج کے ودیارتھیوں کے لئے بنسپتیوں کی پہچان کے لئے ایک بنسپتی واٹکا بنانا آرمبھ کر دیا گیا ہے ۔ ساتھ ہی ایک ہوشیار مالی کو سبزی آدی بونے کے لئے رکھا گیا ہے ۔ تھوڑے دنوں میں کافی سبزی پیدا ہو سکے گی ؛

(گمبھیر ادھشٹاتا گوروکل ونشو ودیالیہ کانگڑی)

سماجک جگت

آریہ سماج جھوک اترا کا اتسو۔ آریہ سماج جھوک اترا ضلع ڈیرہ غازی خان کا چوتھا وارشک اتسو ۱۶-۱۷-۱۸ ستمبر کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جھوک کے جو بھائی باہر ملازم ہیں سو وہ ابھی سے اوکاش کا پربندھ کر لیویں ؛

(بھگوانداس آریہ سیوک)

آریہ سماج کوٹ ادو کا وارشک اتسو۔ ۲۳-۲۴-۲۵ ستمبر کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ سوامی سردانند جی مہاراج نے پدھارنا سویکار کر لیا ہے +

(جگدیش چندر منتری)

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ۔ امسال آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵ ستمبر کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ نگر کیرتن ۲۳ ستمبر کو بعد دوپہر ۲ بجے شروع ہو گا۔ سب دھرم پریمی سجن شامل ہو کر دھرم لابھ اٹھائیں۔ شری سوامی سردانند جی سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس ورش ضرور ہمارے اتسو پر پدھار کر آنندت کریں ؛

(سوہن لال منتری)

آریہ سماج منگروٹھ ضلع ڈیرہ غازیخان کا چناؤ۔ پردھان۔ لالہ شانتی نرائن جی بی۔ اے۔ اپ پردھان۔ لالہ ہرداس رام جی نارنگ۔ منتری۔ نانک چند بھاٹیہ۔ اپ منتری چوہدری بھگوانداس جی۔ خزانچی۔ لالہ نگینہ رام جی گلاٹی۔ پستکا دھیکش۔ لالہ گیلا رام جی بھاٹیہ ؛

(نانک چند بھاٹیہ منتری آریہ سماج ہذا)

شوک پرستاو۔ آریہ سماج دہلی شاہدرہ کوی شرومنی پنڈت ناتھو رام شنکر شرما کے دیہانت پر ہاردک شوک پرکاش کرتا ہے۔ اور ان کے پریوار سے سہانوبھوتی پرکاشت کرتا ہے +

آریہ سماج نگینہ کوی شرومنی جی کے دیہانت پر شوک پرکاشت کرتا اور ان کی آتما کے لئے شانتی اور ان کے دکھت پریوار کے لئے ایشور کی پرارتھنا کرتا ہے +

کیمبلپور میں ڈیپوٹیشن۔ سیالکوٹ سے ڈیپوٹیشن میگھ ادھار سبھا کا کیمبلپور میں آیا۔ ۲۴ سے ۲۸ اگست تک ممبران ڈیپوٹیشن کے بھجن۔ اپدیش اور لیکچر ہوتے رہے۔ ڈیپوٹیشن کو شہر سے ۱۱۲/ روپے چندہ حاصل ہوا ؛ (منگل سنگھ منتری)

کوٹ سبزل (ریاست بہاولپور) میں بیر بواہ۔ ۲۲ اگست کو آریہ سماج کوٹ سبزل کے پرتیتنم سے شریمتی نرمل دیوی کا ویر بواہ منشی بھیان جیونداس کے ساتھ ویدک ریتی سے مہاشہ منشت رائے ادھیاپک نے کرایا ؛

(کیول رام منتری آریہ سماج کوٹ سبزل)

آریہ سماج گھنوری کلاں میں پرچار۔ ۲۰ اگست سے پنڈت ارجن دیو اور دھرمیندر جی نے پانچ یوم خوب دھوم دھام سے پرچار کیا۔ بعد ازاں ۲۸ اگست کو پنڈت رام سروپ اور مہاشہ شمشیر سنگھ بھجنیک نے میجک لینٹرن سے پانچ یوم تک خوب پرچار کیا۔ ویدپرچار کی اپیل پر بائیس روپے اکھٹے کر کے دئے

گئے +

(منی شرن پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج تلہ گنگ میں وید جینتی سپتاہ۔ وید جینتی سپتاہ دھوم دھام سے منایا گیا۔ رشی ترپن سے جنم اشٹمی تک وید امرت سے پردھان لالہ مالک چند آریہ جی نے بڑے پریم سے کتھا کی۔ جنم اشٹمی کا تیوہار بھی منایا گیا ؛

(السیشر داس آریہ منتری)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کے سماچار۔ آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کے ۲۸ اگست کے سپتاہک ست سنگ میں لالہ پریم داس ٹنڈن کے بھراتا لالہ سندر داس اور لالہ مول چند نانگیہ کی دھرم پتنی کی مرتیو پر شوک پرستاو پاس کئے گئے ؛

۲۔ رامائن کی کتھا جو پنڈت واسدیو دیا النکار کر رہے تھے ۳۱ اگست کو ختم ہوئی۔ یکم ستمبر سے بھگوت گیتا کی کتھا پنڈت واسدیو

وہاڑی منڈی میں پرچار۔ پنڈت منشو رام جی شرومنی۔ اور پنڈت بہاری لال جی بھجنیک نے بھجنوں دوارا خوب پرچار کیا۔ لوکل سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اصحاب کے پرشنوں کے پنڈت جی نے دندان شکن اتر دئے

(منتری آریہ سماج وہاڑی ضلع ملتان)

دھنیہ واد۔ میرے لخت جگر کے ناگہانی سرگباش ہونے پر میرے اشٹ متروں کی طرف سے ہمدردی کے بہت پتر آئے اس وقت میں سب کو علیحدہ علیحدہ جواب لکھنے سے قاصر ہوں اس لئے اپنے ان متروں کا اس ہمدردی کے لئے بذریعہ پرکاش دھنیہ واد کرتا ہوں ؛

(غم خوردہ کنہیا لال ٹیچر آریہ ہائی سکول لدھیانہ)

...ھیٹھے کے سماچار

...سماج ... سے منایا گیا۔ شری ... کے دن
...یلا د ... پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر کا
...کی ... ۵ حضرین کا سواگت کرکے
...لپوشیش سے ... یگیوپویت سنسکار ہوا۔ باقی بہن
...دوں کو یگیوپویت بدلے۔
...ہر روز صبح یجر وید کی کتھا پنڈت
...اپدیش ... ذکر کرتے رہے۔ اور رات روزانہ
...بھجن ہوتا رہا ؛
...آریہ کمار سبھا قائم ہے۔ جو پرچار
...کر رہی ہے۔ اب ہماری آریہ سماج
...اکتوبر سے ۹ اکتوبر تک ہوتا
...ہے۔ جلوس منتری آریہ پرتی ندھی سبھا
...۹ اکتوبر کو نکلے گا۔
...کے لئے ۹ اکتوبر کو حسب ضرورت
...دیا جائے گا ؛
(...آریہ کمار سبھا مجیٹھیہ ضلع امرتسر)

...سماج بھلوال کے سماچار

...گذشتہ ... لال چند جی کے لڑکے کا نام کرن سنسکار
...سوموار کو بابو سورن ناتھ جی کے لڑکے
...سنسکار ہوا۔ حاضرین کا پریتی بھوجن سے
...کیا گیا ؛
...سماج بھلوال کا وارشک اتسو بجائے
...ستمبر کے ۳۰ ستمبر۔ یکم و ۲ اکتوبر کو منایا
...گا۔
...معلوم ہوا ہے۔ کہ شریمان سودرسوامی جی اس
...دورہ کر رہے ہیں۔ اگر یہ خبر ان تک پہنچے
...آریہ سماج بھلوال میں درشن دیں ؛
(...پرچار منتری آریہ سماج بھلوال)

...سماج کوئٹہ کا سالانہ جلسہ۔ آریہ سماج
...کا سالانہ جلسہ ۲۵ سے ۲۹ اگست تک
...دھوم دھام اور شان و شوکت سے منایا
...شری سوامی سرودانند جی۔ شری پنڈت
...دریا النکار اور پنڈت چندر کانت جی
...اپدیشک۔ پنڈت ماھفر مشر ماجی اور
...بھجنیک بڑھا رہے۔
...۲۸ اگست تک سمپورن یجر وید سے بڑا
...کیا گیا۔ جس میں بہت سے بھائی اور
...ہوئے۔
...نواسیوں نے یہ سنا۔ کہ اتسو پر
...دیو جی تشریف لا رہے ہیں۔ ان
...کی کوئی انتہا نہ رہی۔ چنانچہ بہت سے
...پنڈت جی کے سواگت کے
...ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔
...کے دن شری پنڈت جی کا پہلا

پرچار شالی ... کا یگیہ وید پاٹھ کی سیج پر ہوا۔
اجلاس ۱۸ اگست سے آریہ سماج کے شاندار
پنڈال میں ان کی کئی پُر مغز اور عالمانہ تقریریں
ہوئیں۔ ان کے ویاکھیان کیا تھے۔ گویا مردہ
رگوں میں نئے جیون کا سنچار کرنے اور نراشا وادیوں
کو آشا کا پاٹھ پڑھانے والے سُندر رسائن تھے
اور امرت بھرے اپدیش تھے۔ جنہیں سب ہندو۔
مسلم۔ سکھ۔ سناتنی لوگوں نے بڑے شوق سے
سنا۔ سوراج آشرم ... کرشن جی ... الینور ابا سا
ویدوں کے بھاشیہ کار و آریہ سماج کا کام آدی
گمبھیر وشیوں پر بولتے ہوئے انہوں نے ہر خاص
و عام کو اپنی لیاقت اور وید اقدس کی صداقت
کا قائل کر دیا ؛

شری سوامی سرودانند جی کے اپدیشوں کا اثر کہنا
ہی کیا ہے۔ پنڈت چندر کانت جی کی علمیت کا
ثبوت تو اس بات سے ہی مل جائے گا۔ کہ
وہ پچھلے مارچ میں گورو کل کانگڑی کے لئے
دھن جمع کرنے یہاں آئے تھے۔ ان دنوں ان کے
تین چار لیکچر بھی ہوئے۔ جن کا اثر یہ ہوا۔ کہ
انہیں پانچ مہینوں کے بعد واپس کوئٹہ آنے کا
کشٹ دینا پڑا ؛

۲۵ - اور ۲۶ اگست صبح کو شہر کی مختلف
گلیوں میں ہری کیرتن بھی ہوا۔ جس میں سینکڑوں
کی تعداد میں سنتری۔ بالک۔ بردھ اور ہر قسم ... شامل

کی کنبا بہی مناس ہوئی - ہری کیرتن میں پنڈت الکھ شرما و مہاشہ دیدرپال جی نے بھی بہت بھجن ہوئے - اس طرح سے اس ورش کا وارشک اُتسو پچھلے کئی سالانہ جلسوں سے زیادہ کامیاب رہا ہے ؛

پنڈت بھیشم دیو ودیا النکار منتری آریہ سماج کوئٹہ (بلوچستان)

نام کرن سنسکار - ۱۸ بھادوں کو لالہ تخت مل جی پردھان آریہ سماج کالا افغاناں کے سپتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - دو روپے دان پراپت ہوا ؛

(چونی لال منتری آریہ سماج کالا افغاناں)

آریہ سماج نلگنڈہ میں پرچار - پنڈت نریندر جی ودیا بھوشن دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور بغرض پرچار یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں - چار روز تک بہت ہی پرچار شالی کتھا ہوتی رہی

ناگر جی منتری آریہ سماج نلگنڈہ - ریاست حیدرآباد (دکن)

آریہ سماج نابھہ ریاست کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج نابھہ کا سالانہ جلسہ ۵ سے ۹ اکتوبر تک دھوم دھام سے منایا جائے گا جو ۵ اکتوبر

ڈاکٹر جی - ۶-۷-۸ اکتوبر کو جلسہ اور ۱۰ اکتوبر کو منتری سماج ... ہوگا ؛

دور سے تشریف لانے والے سب بھائیوں کے ٹھہرنے اور رہائش کا نہایت ہی معقول انتظام آریہ سماج کی طرف سے ہوگا - اس لئے پر بوار سہت ضرور ہی تشریف لاکر لابھ اٹھائیں ؛

(بال مکند گپتا منتری آریہ سماج نابھہ ریاست)

آریہ سماج ڈگشئی کے سماچار - آریہ سماج ڈگشئی کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵ ستمبر کو ہونا نشچت ہوا ہے ؛

۵ ستمبر کو آریہ سماج میں تین اور عیسائیوں کی شدھی کی گئی - یہاں کے سناتن دھرمی البتہ شامل نہ ہو سکے - شدھ ہونے والے بھائیوں کی طرف سے سماج کو ۱۲ دان پراپت ہوا - یہ ڈگشئی میں دوسری شدھی ہے - اور شدھیوں کی آشا ہے ؛

(فتح چند بھنڈاری منتری)

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہ پور نے جنم اشٹمی اُتسو سماروہ سے منایا - صبح اگنی ہوتر سندھیا بھجن آدی کے بعد بھگوان کرشن کے جیون پر روشنی ڈالی گئی - دھرم شالہ بھائی سبو رام میں شام کو جلسہ ہوا جس میں ڈاکٹر رام پرکاش ماسٹر دھرم راج جی کی تقریریں ہوئیں +

(رام کنور منتری آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ)

آریہ سماج نیروبی کا اٹھتیسواں اتسو (۳۸)

...سماج نیروبی کا اٹھتیسواں اور شردھا... ...آشرم کا بیسواں سالانہ جلسہ ۳۰-۳۱ ...یکم اگست ۱۹۳۲ء کو بڑی دھوم دھام ...پایا گیا۔ موجودہ وقت میں جبکہ بیوپار کی ...بے روزگاری ہر کام میں سُستی لا رہی ...یہ بات کا سخت بھے تھا۔ کہ امسال ...کامیاب نہ ہوا۔ تو آریہ سماج کے کام ...میں بہت ہانی ہوگی۔ لیکن پرم پتا کا ...(دھنیہ) وار کیا جائے۔ تھوڑا ہے۔ جس ...کر رہا ہے ہر پرکار کے ناموافق حالات کے ...موجودہ جلسہ ہر پہلو سے ہر شخص کی اُمید سے ...کامیاب رہا۔

...کے لحاظ سے شاید نیروبی کی تاریخ میں ...جلسہ تھا۔ کہ ہمارا عالی شان مندر بالکل ...ثابت ہوا۔ چاندنی داری شامیانے تیجی ...شالہ کے وسیع احاطہ میں لگائے گئے تھے۔ ...شروع سے شانتی پاٹھ کے سمیہ تک پر ...تھے۔ اور ایسا پرتیت ہوتا تھا۔ کہ کوئی ...دھارمک میلہ ہے۔ جس میں بلا لحاظ ...ملت سب بھارت واسی اتی پریم سے ...ہو رہے ہیں۔

...آریہ سماج کے پریمی کو یہ جان کر نہایت ...ہوگی۔ کہ دان کے لحاظ سے یہ جلسہ نہایت ...رہا۔ ساری دنیا کی آرتھک اوستھا کے کمزور ...ہونے کے کارن آریہ پتری پاٹھ شالہ بھی اس ...سے بچ نہ سکی تھی۔ اس لئے شروع سال ...آریہ پتری پاٹھ شالہ کے پرمیوں سے ...سہائتا کے لئے بھکشا کرنی پڑی۔ جس ...ماہوار صد شلنگ ماہوار لوگ دان ...رہے ہیں۔ اس کے علاوہ شردھانند برہمچاری ...آشرم کا مہاپتا رقم بھی اسی سال میں ترقی ...اور نیروبی نواسی بھائیوں نے لگ بھگ ...ہزار شلنگ کے انداز دان دیا۔ ان دونوں ...کے بعد جلسہ سے قریباً ڈیڑھ ماہ ...کی جلسہ پر آریہ پتری پاٹھ شالہ کے لئے ...کرنے کا جو نتیجہ ہوا۔ اس کے لئے ...کرنے کا کام آرمبھ ہوا ہی تھا۔ کہ ...جنتا کے انفیہ لیڈر ڈیب جی مہودیہ کی ...میں ایک میموریل ہال یعنی لائبریری بنانے ...پورا ڈیب جی سپنا ناہ منالے کا ہندی جنتا ...گیا۔ اسے بھی ایک نیک کار یہ خیال ...آریہ سماج نے بحیثیت مجموعی امداد ...فرض خیال کیا۔ اور اپنی اپیل کو کچھ

عرصہ ملتوی رکھا۔ ہر پرکار کی سہائتا دینے کے علاوہ شردھانند برہمچاری آشرم کے برہمچاریوں نے کچھ اپنے جسمانی کھیلوں کی آمدن سے اور کچھ دیگر ٹکٹ وغیرہ بیچ کر قریباً ایک ہزار شلنگ ڈیسائی میموریل میں دیا۔ آریہ سجنوں... کی اور سے آرتھک سہائتا اور خاص کر آریہ سماج کے ورِدھ پریمی لالہ ہوگاداس جی نے جو پندرہ صد شلنگ اشتہاق کر کے ڈیسائی میموریل میں دیا۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔ اس طرح ڈیسائی سپتاہ کی سماپتی پر آریہ سماج کے جلسہ کے لئے بھکشا کا کام شروع کیا گیا۔

کام کس قدر مشکل تھا۔ حالات کیسے نازک تھے اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ لیکن دھنیہ ہے رشی کا تپ جس کے پرتاپ سے ہندی جنتا نے آریہ سماج اور اس کے انسٹی ٹیوشنز کے لئے پریم اور شردھا کا پرکاش کرتے ہوئے ہر پرکار کی تنگی کے باوجود آریہ بھکشکوں کو نراش ہونے نہیں دیا۔ بلکہ اُمید سے بڑھ کر انہیں اتساہت کیا۔ اس پرکار دان پرنالی جلسہ کے دونوں دن یعنی اتوار اور سوموار صبح سے شام تک جاری رہی۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد بھی کچھ رقمیں وصول ہوئیں۔ اور جن سجن پرشوں کو اس مہان یگیہ میں اپنی نیک کمائی سے دان دینے کا اوسر اس وقت تک پراپت نہیں ہوا۔ وہ ابھی تک بھی دان دے رہے ہیں۔ اور تا دم تحریر گیارہ ہزار نو صد اکیس شلنگ نقد اور وعدہ کی صورت میں اس جلسہ پر پراپت ہوئے جو اپرکت ماسک سہائتا کی لگ بھگ تین ہزار کی اس سال میں پراپتی کے علاوہ ہیں۔ گویا قریباً پندرہ ہزار شلنگ کا دان ایسے نازک سمیہ میں ہماری پتری پاٹھ شالہ کو علاوہ شردھانند برہمچاری آشرم کے سات ہزار شلنگ کے پراپت ہوا نہایت آنند دائک ہے۔ جبکہ نیروبی میں ہماری پتری پاٹھ شالہ کے علاوہ ایک اور پتری پاٹھ شالا بھی چل رہی ہے۔ لیکن ایشور کی کرپا سے ہائی ایجوکیشن دینے کا سوبھاگیہ تاحال ہماری پاٹھ شالہ کو ہی پراپت ہے۔ اور ماسٹر آریہ منی جی پرنسپل کے پرلیشرم سے پاٹھشالہ بہت ترقی کر رہی ہے۔ دان ویروں کی قابلِ ذکر رقوم حسب ذیل ہیں:-

مسٹر اے پرتیم ۷۰۳ شلنگ - لالہ بھیش داس جی کوری ۵۰۱ شلنگ - مہاشہ دیوراج جی گیٹی ۳۵۱ شلنگ - مہاشہ ہنس راج جی گھئی ۱۵۱ شلنگ - آریہ استری سماج ۲۰۰ شلنگ نقد اور ایک ہندی کا ٹائپ رائٹر - مہاشہ پریم چند رائے نے چندہ ۲۵۱ شلنگ - انڈین نیشنل کانگرس کے پردھان مسٹر عبدالواحد ۱۲۵ شلنگ - اور ان کے سپتر مسٹر عبدالرحمان ۱۰ شلنگ -

جلسہ سے پیشتر بوجہ بار شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کی آمد کی شبھ سوچنا سے سارے آریہ پریوار میں خاص اُتساہ تھا۔ پرنتو آپ کی بیماری کی سوچنا سے بہت دکھ ہوا۔

برہد یگیہ - جلسے سے دو ہفتہ پہلے یجرو وید کا پاٹھ اور برہد ہون ماسٹر آریہ منی جی نے بطور پروہت آرمبھ کیا۔ جس میں باری باری سب پریوار شامل ہوتے رہے۔ اور اس کی انتم آہوتی سوموار صبح ۹ بجے یکم اگست یعنی جلسے کے آخری دن دی گئی۔ ہون کے لئے لالہ گرداس رام اور لالہ لکشمی رام جی نے ایک ایک ٹن گھی دیا۔ اور لالہ بھیش داس جی نے ساٹھ شلنگ برائے سامگری و مٹھائی وغیرہ دئے ۞

پریتی بھوجن - ۳۱ جولائی اور یکم اگست دونو دن دوپہر کے وقت پریتی بھوجن کے لئے سب سامگری آریہ بھائیوں نے مفت دی تھی۔ اور دونو دن تمام آریہ پریوار دو جگہ آ لئے ہوئے سجنوں نے بال بچوں سمیت خوب پریم سے پریتی بھوجن کیا۔

جلسہ کی کارروائی - ۳۰ جولائی کو جلسہ آشرم میں منایا گیا۔ اور برہمچاریوں کی جسمانی کھیلوں کی پردرشنی ... اور مہاشہ کا ننی لال جیٹلی جو کہ کھیل سکھلانے والے ہیں۔ کی دلکش کھیلیں دیکھ کر جنتا پر جو کہ ہزاروں کی تعداد میں جمع تھی۔ بہت سندر پربھاو پڑا۔ اور خاص خاص برہمچاریوں شکشکوں کو تمغہ جات بطور انعام دئے گئے۔ آشرم سارے ایسٹ افریقہ میں نہایت ہر دلعزیز بن رہا ہے +

اتوار صبح ماسٹر آریہ منی جی کا سرمن۔ پتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں کے بھجن۔ سمواد۔ کھیلیں اور کماری نیش ونتی اُپدیشک مہاشہ تلسی رام دو سماج منتری سماج کا بھاشن۔ اور آریہ پتری پاٹھشالہ کسموں کی کنیاؤں کے بھجن آدی ہوئے۔

دوپہر کو منتری کی رپورٹ۔ مہاشہ ایشور داس جی کا منوہر بھاشن اور پاٹھشالہ کے لئے اپیل ہوئی۔ اور کماری نارائن دیوی جی کے بھجنوں اور مہاشہ سیتارام منگل کی نظم اور شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی۔ رات کو دونو دن سنگیت سمیلن اور لڑکوں کے بھجن اور سمواد آدی ہوتے رہے۔

دوسرے دن علے الصباح پردھان ہون کی پورن آہوتی اور پرشاد بانٹنے کے بعد آریہ ویر دل بینڈ سے کارروائی شروع ہوئی۔ مہاشہ ایشور داس جی کا سرمن۔ مہاشہ کرشن دیو کیلا ڈپٹی پردھان آریہ سماج کا منوہر بھاشن۔ سمواد سکول کے ودیارتھیوں کے گیتا کے شلوکوں میں سمواد۔ ویدمنتروں کے پاٹھ آدی سب اتی منور نجک تھے۔ سوموار بعد دوپہر پریتی بھوجن کے پشچات آریہ ویر دل بینڈ کے ساتھ ممبرس کانفرنس کے پردھان مسٹر دادا بھائی پٹیل کا استقبال کیا گیا۔ کارروائی ۴ بجے سے ۵ بجے تک نہایت آنند پورنی سے ہوئی۔

شہر کے کئی ایک معزز اصحاب نے شراب کے کھنڈن میں بھاشن کئے۔ شراب کے کھنڈن کے پرچار اتھ سب کمیٹی بنائی گئی۔ تاکہ اس کام کو یوروپین ممبرس کانفرنس کے ساتھ مل کر سب پورے زور سے اس برائی کو دور کرنے کا اپائے کر سکیں ۞

تت پشچات کماری نارائن دیوی جی تاجو کہ ابھی مہاودیالیہ جالندھر سے دھن اکٹھا کرنے کے بعد سے پدھاری ہیں۔ پربھاوشالی ویاکھیان دیا۔ اور اس کے بعد پتری پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کو ایک بہن کی قربانی کے وشے میں سمواد ہو کر منگل گان کرتے ہوئے تالیوں کی گونج میں جلسہ کے پردھان مہاشہ کرشن دیو کیلا نے سب کا دھنیہ واد کیا۔ اور سب نے کھڑے ہو کر آرتی اور شانتی پاٹھ کیا۔ اور نہایت خوشی اور منگلاچار کے گرہ ہوائی میں یہ دھرم میلے ہر طرح سے زرخیز اور پوری سمجھنا سے سماپت ہوئے ۞

(منتری آریہ سماج نیروبی)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्व-मार्य्यम्

प्रकाश लाहौर

The PRAKASH

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ممالک غیر سے ۶ فی پرچہ ایک آنہ

سالانہ قیمت عام ہر للعہ

نمبر ۳۶ جلد ۲۸

Sunday 18 Sep 1932 اتوار ۳ر اسوج سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۳۲ء - دیانند آبد ۱۰۸

دیکھو! آگے پیچھے ہر طرف سے

منش اپنی تمام طاقتوں کے رکھتے ہوئے ہر حفاظت کا محتاج ہے۔ شارریک شکتی کے ... طاقت روپیہ۔ آدمیوں اور دوسری قسم کی ... ہی کیوں نہ ہو۔ ایسے حالات پیش آ سکتے ہیں منش ایک لمحہ میں سمپتی ہی نہیں۔ زندگی تک سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ آگ، پانی، ہوا آدمی سے ایسے ... پیش آنا ہر روز کی بات ہے۔ لاکھوں کی سمپتی آگ اس کی آن میں برباد کر دیتی ہے۔ پانی کا سیلاب ... کے گاؤں بہا لے جاتا ہے۔ وایو کا ویگ درختوں ... سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔ ایسے حالات ... ایک ہی لمحہ میں زندگی کھو بیٹھنا بھی کونسی اچنبھے کی بات ہے۔ آگ میں جل مرنے۔ پانی میں ڈوب کر ... نشٹ ہونے اتیادی کے واقعات آئے دن کی ... ہیں۔ ایسے حالات میں منش کی طاقت کس کام آتی ہے؟

منش شکتی کی قیمت یہ ہے۔ نو مادان ہیں وہ جو اپنی شکتی کے زعم میں پرم رکھشک اور سرو شکتیمان پرماتما سے بے لکھ ہو جاتے ہیں ... جو اپنی اپگیتا اور پرماتما کی سرو گیتا کا گیان رکھتے ہیں۔ وہ اپنا رکھشک پرماتما کو ہی سمجھتے ہیں۔ اپنی الپ شکتی کے گھمنڈ میں پرماتما سے بے لکھ نہیں ہوتے۔ وہ وید کے اس اپدیش ... پر وشواس رکھتے ہیں جس میں بتایا گیا ہے ... ہماری رکھشا نیچے سے، اوپر سے، آگے سے، پیچھے سے غرضیکہ ہر طرف سے کرنے والا

ویدامرت

ہماری رکھشا کرو!

त्वं नः पश्चादधरादुत्तरात्पुर इन्द्र नि पाहि विश्वतः।
आरे अस्मत्कृणुहि दैव्यं भयमारे हेतीरदेवीः॥

ऋ० ८/६१/१६॥

پرکھو! پیچھے سے، نیچے سے، اوپر سے، آگے سے اور سب طرف سے ہمیشہ ہماری رکھشا کرو۔ آدھی دیوک بھے کو اور منش آدی سے ہونے والے بھے کو بھی ہم سے دور کرو!

پرماتما ہی ہے۔ منش اپنی رکھشا کے لئے اپنی شکتی پر بھروسہ کیسے کر سکتا ہے۔ جب اسے معلوم نہیں کہ میری پیٹھ پیچھے کیا ہو رہا ہے۔ جب اس کا گیان اتنا الپگیہ ہے۔ تو سروگیہ پرماتما سے بے لکھ ہونا حماقت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ خطرے باہر سے ہی نہیں اندر سے بھی پیش آتے ہیں۔ منش جیسا کہ پہلا ہوا ہے کہ جو آن دباتا ہے۔ جو باہر سے نہیں آتا۔ شریر کے وکاروں سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن منش انتا بے بس ہے کہ وہ اس اپنے اندر سے پیدا ہونے والے خطرہ کو دور نہیں کر سکتا۔ یہ روگ آخر ایسے خوفناک ثابت ہوتے ہیں۔ کہ زندگی کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ لیکن

جنہیں روگ کا علاج کرنے کے لئے ہر قسم کے سامان میسر ہیں۔ وہ بھی سمپتی اور بہترین طبی امداد موجود ہونے کے باوجود اپنے اندر سے پیدا ہونے والے خطرہ سے اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔ جب یہ حالت ہے۔ تو کیا اپنی رکھشک شکتی پر بھروسہ کتنی دھوکا ہے۔ جب ان تمام خطروں سے رکھشا میں منش اسمرتھ ہے۔ اور وہ جاننا چاہتا ہے۔ کہ رکھشا کرنے والی شکتی کون ہے۔ تو وید بتاتا ہے۔ کہ منش کو ہر طرف سے جو خطرے پیش آ سکتے ہیں۔ ان سے رکھشا کے لئے اسے پرماتما سے ہی یاچنا کرنی چاہئے۔ ان خطروں کا نراکرن کرنے کی شکتی اسی میں ہے۔ اور وہی ان کا نراکرن کر سکتا ہے۔ منش کو اندر اور باہر سے

ہمارا بھے دور کرو!

کئی ایسے خطرے پیش آتے ہیں۔ کہ انکا اسے علم بھی نہیں ہوتا۔ اور پرماتما کی اسیم شکتی انہیں دور کر کے اس کی رکھشا کا کارن ہوتی ہے۔ منش کو بخار ہو جانے تو اسے بخار کا علم ہوتا ہے۔ لیکن شریر کے اندر ایسے کئی وکار ہیں جو اس کی سوستھتا کو بگاڑنے میں لگے رہتے ہیں۔ بخار یا دوسرے روگ اسی وقت ہی ہوتے ہیں جب وہ شریر کے اندر سوابھاوک شکتیوں پر غالب آ جاتے ہیں۔ پرنتو بہت کم حالتوں میں انہیں غلبہ حاصل رہتا ہے۔ زیادہ تر حالتوں میں انہیں پرماتما کی رکھشک کے ہاتھ کے سامنے نیچا دیکھنا پڑتا ہے۔ جو شریر کے اندر ایسی شکتی بھر دیتا ہے۔ جو روگ پیدا کرنے والے وکاروں کا کامیاب مقابلہ کر کے کامیاب ہوتی ہے۔ منش شریر کے اندر یدھ ہر روز اور ہر وقت جاری رہتا ہے۔ پرنتو منش ہے۔ کہ اسے اس کا کچھ گیان نہیں۔ وہ صرف یہی اندازہ کر سکتا ہے کہ میں روگی ہوں یا نروگ ہوں۔ نروگ کیوں ہے۔ اس کے لئے اس کے اندر کتنی کشمکش رہتی ہے۔ اس کا اسے کوئی علم نہیں۔ جب شریر کے اندر کے خطروں سے رکھشا میں وہ اسمرتھ ہے تو باہر کے انیک پرکار کے خطروں سے وہ کیسے کہہ سکتا ہے۔ کہ اپنی ہمت سے وہ محفوظ ہے۔ خطرہ کا مقابلہ کرنا منش کا دھرم ہے۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا پرماتما کی آگیا کا پالن نہیں۔ پر یہ اسی حالت میں ہو سکتا ہے جب خطرہ کا علم ہو۔ جب علم ہی نہ ہو۔ تو اس حالت میں تو کیول ما تر سادھن یہ ہے

وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی سے پرکاشت
سوادھیائے کے ہندی میں اُتم گرنتھ

ویدک ونے

قیمت بغیر جلد ۱۲/ مجلد دو روپے

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان شری یان نارائن سوامی جی مہاراج اس پستک کے وشے میں لکھتے ہیں "شری پنڈت دیو شرما آچاریہ گوروکل کانگڑی رچت اپریکت پستک آدیوپانت میں نے پڑھا۔ پنڈت جی کی اچھا ہے کہ ورش کے پرتیک دن کی پرتھک پرتھک پرارتھنا وید منتروں کے آدھار پر تیار کردیں۔ یہ پستک لسنت اور گریشم رتوؤں کے لئے ہے۔ پرارتھنا کے لئے جو جو منتر چھانٹے ہیں وہ بڑے اپیوگی ہیں۔ اور ان کے آدھار پر جو ودیے پرارتھنا لکھی ہے وہ شریشٹھ اور ہردیہ آگراہی ہے۔ پستک اپنے ڈھنگ کی نرالی ہے۔ ادھک سے ادھک نرناریوں کو اس کا سوادھیائے اور اس کے انوکول آچرن کرکے لابھ اٹھانا چاہئے۔ پستک کی چھپائی کاغذ تتھا ظاہری شکل بھی سندر ہے" شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ، شری بت گنگا پرساد جی ایم اے چیف جج ٹہری تتھا آریہ سماج کے انیک گنی مہانوبھاؤں نے بھی اس پستک کی بڑی پرشنسا کی ہے ؎

براہمن کی گو

(لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ابھے ودیا النکار) سچے براہمن کی باتیں کیا جادو بھری شکتی ہوتی ہے۔ وہ اس پستک میں پاٹھک دیکھیں گے۔ اس پستک میں اتھرووید کے برہم گوی (۵-۱۸) سوکت کی ویاکھیا کی ہے۔ دیش کی ورتمان ستھتی میں اس سوکت کا سوادھیائے بڑا ہی لابھ کاری ہوگا۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شری یان داملودر ساتولیکر جی۔ شری پنڈت گنگا پرساد جی اپادھیائے ایم اے آدی انیک مہانوبھاؤں نے اس پستک کو سب کے لئے سوادھیائے یوگیہ بتلایا ہے۔ شری پوجیہ مہاتما گاندھی جی نے اپنی جگت پرسدھ دھرم بدھ کی یاترا میں اس پستک کو بڑے آگرہ سے انت تک پڑھ کر وشیش پرشنسا کی تھی۔ صاف سندر چھپائی اُتم کاغذ۔ سب سے پڑھنے یوگیہ قیمت لاگت ماتر صرف آٹھ آنے (۸/)

تیاگ کی بھاونا

لیکھک ودیا ادھیائے شری بت دھرم دیوجی ودیا النکار اس پستک میں رگوید کے دسویں منڈل کے ۱۰۷ اور ۱۱۷ سوکتوں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ اسے پاٹھک سوئم پڑھ کر انوبھو کر سکتے ہیں۔ ان سوکتوں میں ویدک دھرم کے آدھار بھوت سدھانت "تیاگ پورک بھوگ کر" کا بڑے سندر تتھا ہردیا نگم روپ میں ورنن کیا گیا ہے۔ تیاگ منش کی آتمک تتھا سماجک اُنتی کس پرکار ہو سکتی ہے یہ اس پستک سے جان سکتے ہیں۔ ایک سوایہ پرکار تتھا آدرش کی پوتر بھاوناؤں کا سنچار کرنیوالے ان سوکتوں کا سوادھیائے پرتیک شری پرش کے لئے کتنا اپیوگی ہو سکتا ہے اس کے کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ صاف سندر چھپائی۔ اُتم کاغذ پر چھپی ہوئی پستک کا لاگت ماتر مولیہ

یوگیشور کرشن

شری سوریہ کماری گرنتھاولی کی پرتھم پستک (لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم اے آریہ سیوک) شری کرشن کا گوربنتا پورن لکھا ہوا یہ جیون چرتر ہے۔ ان کے جیون کی سمست گھٹناؤں کے ساتھ ہی ان کی منیتیوں پر بھی بھلی پرکار پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پنڈت جی کی بھاو گنبھیرتا پورن لیکھنی سے لکھا ہوا یہ گرنتھ اپنے ڈھنگ کا ایک ہی ہے۔ سجیو بھاشا اور روپہ بھاوؤں سے سو سجت۔ بڑھیا اینٹک کاغذ (انڈین پریس میں چھپا ہوا) اُتم جلد شری پرش سبھی کے پڑھنے یوگیہ قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲/۸)

شری سوامی شردھانند جی کی جیونی

کلیان مارگ کا پتھک رفقات

اُنہیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چھپائی صفائی بڑھیا۔ اُتم جلد۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (۱/۸)

بھارت ورش کا اتہاس

لیکھک آچاریہ رام دیو جی

اس کی اپیوگتا اسی سے سدھ ہے کہ اس کا دوتیہ سنسکرن ہے۔ قیمت پرتھم بھاگ ۱/۸۔ دوتیہ بھاگ ۱/۱۲۔ ترتیہ بھاگ چھپ رہا ہے ؎

برہمچریہ سندیش

لیکھک شری بت ستیہ ورت جی سدھانت النکار بھومکا لیکھک شری سوامی شردھانند جی مہاراج۔ آج کل جتنی پستکیں اس وشے پر نکلی ہیں۔ ان سب میں یہ بڑھیا ہے۔ (ماڈرن) قیمت دو روپے

شری پنڈت بدھ دیو جی

ودیا النکار ودارالمہاجن (University Lectures)

ہوئے وید وشیک سمبھ سمبھیہ دئے گئے وشو ودیالیہ ویاکھیان ہیں۔ جو وید پریمیوں کے لابھ ارتھ پستک آکار چھپوا لئے گئے ہیں:—

۱ شانتی پاٹھ ہیں ایک سہچ قیمت ۴/ (۲) سوم ۳/ (۳) مرت سوکت ۴/

۴ برہم یگیہ۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے سندھیا منتروں کی ویاکھیا کی ہے۔ قیمت چھ آنے (۶/) ؎

یہ کتابیں شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم۔ انارکلی لاہور سے بھی مل سکتی ہیں ؎

پتہ:— مینیجر پستک پرچار وبھاگ۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

پرکاش کا سالانہ خاص رشی دیانند نمبر

اردو ہندی ہر دو زبانوں میں

"پرکاش" کا رشی دیانند نمبر حسب معمول اس سال آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کی یادگار میں دیوالی سے ایک ہفتہ پہلے بڑی آب و تاب سے نکلے گا۔ بلاک کی رو تصاویر کے علاوہ ٹائیٹل اتنا شاندار اور دلکش ہوگا کہ جو دیکھے گا۔ دیکھتا ہی رہ جائے گا۔ مضامین اور نظموں، تصاویر اور کارٹونوں کا یہ نمبر ایک دلکش مجموعہ ہوگا۔ رشی اتسو کے پرساد کے طور پر ہر ایک آریہ پرش کو اپنے اسنت منڈلوں میں تقسیم کرنے کے لئے بھاری تعداد میں منگوانا چاہیئے۔

صاحبان ایجنٹ کے لئے

ہر ایک کاریہ رشی نمبر کی ایک کثیر تعداد میں منگا کر جلد منگوانے کا انتظام کریں۔ ... قیمت ... ایک سادھارن پرچے سے زیادہ تعداد میں ... قیمت ... بھیجا جائے گا۔

قیمت

فی پرچہ اردو ہندی — کمیشن معقول دیا جائے گا۔

اشتہار دینے والوں کے لئے

جناب ... رشی دیانند نمبر ... پنجاب ... زبانوں میں ... مقبول ... اشتہار ...

اجرت اشتہارات

ٹائیٹل پیج کا آخری صفحہ	۶۰ روپے
" " دوسرا "	۴۵ + تیسرا صفحہ ۴۲
متن میں پہلا تیسرا صفحہ	۳۲ ایک عام صفحہ سالم ۳۰
نصف صفحہ	۲۲ - ایک کالم ۱۲ - ½ کالم ۷ - ¼ کالم ۴

اس اجرت میں اردو ہندی ہر دو پرچوں میں جگہ دی جائے گی۔ جو پہلے آئے گا۔ زیادہ اچھی جگہ پائے گا۔ اس لئے فوراً اپنا اشتہار بمعہ اجرت ارسال کریں۔ اجرت میں کمی کے لئے خط و کتابت کرنا وقت ضائع کرنا ہے۔ اجرت پہلے ہی ...

آریہ پاٹھ شالاؤں اور سکولوں کے لئے

پرچہ فوراً منگوائیں

قیمت

۱ سے ۲۵ تک فی پرچہ		۴
۲۶ " ۵۰ "		۳
۵۱ " ۷۵ "		۳
۷۶ " ۱۰۰ "		۳

۱۰۰ سے اوپر فی پرچہ ۲ محصول بذمہ خریدار + محصول ہر حالت میں بذمہ خریدار

المشتہر سندر داس نگرکھ مینیجر پرکاش (صیغہ اردو ہندی رشی دیانند نمبر) لاہور

پردھان پٹیل کا مہاتما جی کو تار

پردھان پٹیل نے لنڈن سے بذریعہ تار مہاتما گاندھی سے اپیل کی ہے - کہ اپنی مرضی سے انہیں اپنی جان گنوانے کا کوئی ادھیکار نہیں - آپ کی زندگی فرقہ دارانہ اور ایسے ہی سنگڑوں دوسرے مسائل کے تصفیہ سے بہت زیادہ قیمتی ہے - اس لئے مجھے تشویش ہے - کہ رائے عامہ آپ کے اس اسطرح جان دینے کے فیصلہ کے خلاف ہے - اور میرا آپ سے نویدن ہے کہ رائے عامہ کی قدر کریں - اور اپنے نشچے پر پھر وچار کریں - کیونکہ آپ کی زندگی کا مشن ابھی پورا نہیں ہوا ؛

دو مفروروں کی گرفتاری

لاہور - ۱۴ ستمبر - شریمتی درگا دیوی بیوہ مسٹر بھگوتی چرن اور پروفیسر سمپورن سنگھ جو بالترتیب لاہور اور دہلی سازش کیس کے مفرور بتائے جاتے ہیں - لاہور میں شریمتی درگا دیوی کے مکان سے گرفتار کر لئے گئے ہیں -

گرفتاری سے پہلے کہا جاتا ہے - کہ یہ دونو فوجی پولیس کے دفتر میں گئے - اور وہاں ایک بیان دیا - جس میں پولیس کو مطلع کیا گیا تھا - کہ ہم اپنے مکان میں ٹھہریں گے - ہمیں وہاں گرفتار کیا جا سکتا ہے - چنانچہ پولیس کی ایک مسلح جمعیت شام کو پہنچ گئی - اور ہر دو ملزمین کو گرفتار کر لیا - دونو کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر تھا -

عالمگیر برت

لنڈن - ۱۴ ستمبر - فرینڈز آف انڈیا ایسوسی ایشن نے مہاتما گاندھی کے جنم دن کی تقریب میں ہندوستان اور دنیا بھر میں گاندھی جی کے مداحوں سے اپیل کی ہے کہ ۲ اکتوبر کو برت رکھیں - اور ہر ایک برتی مسٹر ہیمویل ہور کو اس امر کی اطلاع دے - تاکہ گورنمنٹ کو معلوم ہو جائے - کہ دنیا بھر میں مہاتما جی سے کتنی ہمدردی پائی جاتی ہے ؛

ایک بنگالی کا برت

لنڈن - ۱۴ ستمبر - لنڈن یونیورسٹی کے ایک بنگالی طالب علم مسٹر مکرجی نے ۲۰ ستمبر سے برت رکھنے کا نشچے کیا ہے - جو مہاتما گاندھی یا اس کی اپنی موت تک یا گورنمنٹ کے مہاتما جی کے مطالبہ کو منظور کرنے تک جاری رہے گا ؛

مہاتما اینڈریوز آ رہے ہیں

لنڈن ۱۴ ستمبر - مہاتما گاندھی کے برت کے نشچے کی خبر سنکر مہاتما اینڈریوز مانچسٹر سے فوراً لنڈن پہنچے - اور یہاں اعلےٰ افسران سے ملنے کا بندوبست کیا - آپ نے مہاتما جی کو تار دیا ہے - کہ میں پہلے جہاز سے ہندوستان آ رہا ہوں -

مہاتما گاندھی کا کھٹور برت

برٹش گورنمنٹ کے وزیراعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر ہند مسٹر سیموئیل ہور کی پالیسی پر عمل پیرا ہو کر ہندوستان میں ہمیں ہندوؤں کو تقسیم کرنے کے جس فرقہ دارانہ کام میں لگے ہوئے تھے - اپنا فرقہ دارانہ فیصلہ دے کر انہوں نے بخیال خود اسے پایہ تکمیل کو پہنچا دیا ہے - فیصلہ میں ہندوؤں سے اچھوتوں کو کاٹ پھینکنے کی جس نیتی سے کام لیا گیا ہے - یہ کوئی نئی نیتی نہیں - گول میز کانفرنس میں بھی اس کا اظہار ہوتا رہا - جس پر اپنی آخری تقریر میں مہاتما گاندھی نے ہندوؤں کی تقسیم کرنیوالوں کو صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا - کہ اگر میری کانسٹی ٹیوشن میں اچھوت ہندوؤں کے گلے میں فرقہ دارانہ نیابت ٹھونسنے کی کوشش کی گئی - تو میں اپنی جان سے اس کا مقابلہ کروں گا "

مسٹر ریمزے اگر ان الفاظ کی اہمیت کو سمجھتے - تو وہ اوارڈ میں اچھوتوں کو ہندوؤں سے الگ کرنے کی غلطی کے مرتکب نہ ہوتے - انہوں نے سمجھا ہوگا - کہ مہاتما جی محض اپنے کاز کو مضبوطی سے پیش کرنے کے لئے ایسے الفاظ کہہ گئے ہیں - کیونکہ انگریز مدبر اس قسم کی دھمکیوں کے عادی ہیں - لیکن مہاتما جی نے ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کرنے والوں میکڈانلڈ اور ہور دونو کو اپنی چٹھی کے ذریعہ صاف طور پر جتا دیا ہے - کہ کمیونل اوارڈ میں اگر اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب دینے کا جو فیصلہ کیا گیا ہے میرے لئے یہی چارہ کار باقی ہے - کہ میں اس کے خلاف لڑوں - اور کھٹور کارہ کر جان دے دوں - میرا برت ۲۰ ستمبر دوپہر سے شروع ہو گا ؛

گویا مہاتما گاندھی کا وزیراعظم کو یہ الٹی میٹم ہے - لیکن اگر وزیراعظم چاہتے ہیں - کہ مہاتما گاندھی یہ لامحدود برت نہ رکھیں - تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے - کہ اوارڈ سے اچھوتوں کے جداگانہ انتخاب کا حصہ واپس لے لیں - اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں - تو دنیا جانتی ہے - کہ مہاتما جی کے سدھانت اٹل ہیں - وہ جو کہیں گے - اسے کر گزریں گے - یہی وجہ ہے - کہ مہاتما جی کے کھٹور برت کی خبر نے ملک کے طول و عرض میں ہیجان عظیم پیدا کر دیا ہے - اور اسمبلی کے اجلاس میں التوا کی تحریک پر ممبران اسمبلی کی جو آواز گونج رہی ہے - وہ گویا ملک کی آواز ہے - اور ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ گورنمنٹ ہند نے حالت کی اہمیت کو سمجھ لیا ہے - اور مہاتما گاندھی کی رہائی کا ایک طرح فیصلہ بھی کر لیا ہے -

سر رام سوامی کے ذیل کے الفاظ اس کے شاہد ہیں - کہ مہاتما گاندھی کے لئے ایسے موقعے پیدا کئے جائیں گے - جن میں وہ اپنے خیالات پیش کر کے مخالفوں کی رائیں تبدیل کر سکیں - جس کی وہ امید رکھتے ہیں " - مہاتما جی رہا کر دئے جائیں - وہ اچھوتوں کے سربھرے حصے کو اس بات پر آمادہ کر لیں کہ وہ جداگانہ انتخاب کا خیال چھوڑ دیں - تو چشم ما روشن دل ما شاد - لیکن اگر مہاتما جی جیل میں ہی رہیں - تو ہندوؤں کو مہاتما گاندھی کی زندگی کو ایک مقدس امانت سمجھ کر سر توڑ کوشش اس بات کی کرنی چاہئے - کہ اچھوتوں کے سر سے جداگانہ انتخابات کا خبط نکل جائے - اور وہ متحد ہو کر اس قوم کش تقسیم سے بیزاری کا اظہار کر کے مہاتما جی کو یقین دلا دیں - کہ وہ جداگانہ انتخاب سے توبہ کر لیتے ہیں -

ہندو جاتی کا سوکھیا گیہ اس میں ہے - کہ برت کی نوبت آنے سے پہلے معاملہ صاف ہو جائے - اگر برت شروع ہو گیا - اور مہاتما جی کی زندگی خطرہ میں پڑ گئی - تو سمجھو ہندو جاتی کی زندگی - ہندوستان کی زندگی مسٹر رنگا آئر ایم - ایل - اے - کے الفاظ میں برطانوی سلطنت سے ہندوستان کے تعلقات سب خطرہ میں پڑ جائیں گے -

ایشور کرے - کھٹور برت کا موقع ہی نہ آئے - ہندو اور ہندوستان کی زندگی کے لئے خطرہ کا امکان ہی پیدا نہ ہو - اور برٹش سلطنت کیساتھ ہندوستان کے تعلقات خوشگوار صورت اختیار کر کے قائم رہیں ؛

گورنمنٹ بجٹ میں خسارہ

شیلانگ - ۱۲ ستمبر - آسام کونسل کے ستمبر سیشن کی افتتاحی تقریر میں گورنر نے بتایا - کہ اس سال ۷۳ لاکھ کے خسارے کی توقع ہے - تخفیف کمیٹی کی سفارش پر ۱۵ ½ لاکھ سالانہ کی بچت ہوئی تھی - اور علاوہ ازیں ریونیو اخراجات جو ۱۹۲۹ء میں دو کروڑ ۹۰ لاکھ تھے - ۱۹۳۲ء میں دو کروڑ ۴۰ لاکھ کر دئے گئے ہیں - مزید تخفیف زیر غور ہے ؛

دو یا انشکار گرفتار کر لیا گیا

... ستمبر - پنڈت پورن چند ... کے ضلع سے نکل جانے کے سرکاری حکم کی ... کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے ؛

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا اجلاس

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا اہم اجلاس ۲۶ ستمبر کو دہلی میں ہونا نشچت ہوا ہے - جس میں کمیونل اوارڈ پر بحث ہوگی - جس میں ہندوؤں سے ... بے انصافی کی گئی ہے - اور اچھوتوں کو ... سے جدا کر دیا گیا ہے - ... کمیٹی کا ممبر یا ڈیلیگیٹ ضرور بننا چاہئے ... علی الترتیب ۵ اور ۲ روپیہ ہے - اجلاس ... صدر کون ہوں گے - اس کا فیصلہ ابھی نہیں ہوا ؛

شہید گاندھی زیادہ طاقتور ہوگا

... ۱۳ ستمبر - مسٹر لینسبری نے اپنی تازہ تقریر میں کہا ہے - کہ اپنے عقیدہ کے لئے ... زندہ گاندھی سے زبردست ثابت ہوگا ... اور ہندوستان کے نمائندگان کو معاملات پر بحث کے لئے پھر لنڈن بلاؤ - اور اس فیصلہ کو ... مڑھنے کی کوشش سے انکار کر دو - جو صرف لڑائی جھگڑا ہی پیدا کر سکتا ہے ؛

ڈاکٹر ٹیگور برت پر

کلکتہ - ۱۴ ستمبر - ... گاندھی کے برت پر ڈاکٹر ٹیگور نے اپنے خیالات ذیل کے الفاظ میں ظاہر کئے ہیں " مہاتما گاندھی نے خود جو فیصلہ کیا ہے اس پر نکتہ چینی کرنا نا ممکن بھی ہے - اور ... شود بھی " ؛

سر پی - سی رائے کیا کہتے ہیں؟

۱۴ ستمبر - ایشیا کی سرزمین میں مہاتما گاندھی کی قربانی صلیب پر چڑھنے کے دوسرے واقعہ سے کم نہیں - ہندو سوسائٹی کے ... کو بکھرنے سے روکنے کے لئے ان کی اس ... قربانی سے نہ صرف ہندوستانی بلکہ تمام دنیا انگشت بدنداں رہ جائے گی - برطانوی ... نے اچھوت جماعتوں کے ادھار کے لئے ... کوشش نہیں کی - اور آج مسٹر میکڈانلڈ اپنی مطلب برآری کے لئے نام نہاد اچھوت جاتیوں سے یہ کہہ رہے ہیں - کہ یاد رکھو میں ہی تمہارا دوست ہوں ؛

رشی دیانند نمبر کے لئے آرڈر جلد بھیجئے

پرکاش لاہور
۳ اسوج سمت ۱۹۸۹

یہ سونے کا وقت نہیں!
(نمبر ۲)

رشی دیانند کے جیون کا مشن وید پرچار تھا۔ ... جیون وید پرچار۔ رشی وید کے لیئے جیئے ... کے لئے مرے۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ ... دوں کو ایک مرکز پر لانے کے لیئے رشی نے ... بنایا۔ وہ غلطی پر ہیں۔ رشی ایشور بھگت ... اور وید کو ایشور کا گیان تسلیم آتمک پرچی سے ... تھے۔

... رشی دیانند نے اگر آریہ سماج سنتھاپت کیا۔ تو اسی ... وید پرچار کے لئے۔ جو سماج وید کا پرچار کرتا ہے۔ ... رشی دیانند سنتھاپت آریہ سماج ہے۔ جو وید ... پرچار سے بے لکھ ہو کر کوئی اور کام کرتا ہے۔ وہ ... سماج نہیں ہو سکتا۔ وید پرچار کے کئی سادھن ... اور حالات کے مطابق کسی بھی سادھن سے ... ہو سکتا ہے۔ لیکن سادھن کو اُدیش بنانا ... گناہ ہے۔ جب تک آریہ سماج نے وید ... کو اُدیش بنائے رکھا۔ پرنیک سادھن اس ... کامیابی کا کارن رہا۔ لیکن جب سادھنوں کو ... بنا لیا گیا۔ تو وید پرچار کا اُدیش شتھل ہونے ... آریہ سماج کے ابتدائی ایام میں جب وید پرچار ... سمجھا جاتا تھا۔ آریہ لوگ ویدک جیون بنانے ... کیا کرتے تھے۔ وہ سوکتش اور یگیہ کے آتمک ... کو سمجھنے کے لیئے اپنشدوں کی کتھائیں سنتے ... ایشور کی ایکتا کو انوبھو کرنے کا پریتن کرتے ... تھے۔ وہ سدھانت کے وشے میں ان لوگوں سے ... سمجھوتہ کرنے پر کبھی تیار نہ تھے۔ جو ویدک سدھانتوں ... پر وشواس نہ رکھتے تھے۔ جنہیں ہندو کہلانے ... کا ادھیکار تھا۔ کیونکہ رشی نے بتا رکھا تھا کہ ہندو نام آریوں ... کو دشمنوں کا دیا ہوا ہے۔ بھگت رمل سے ویر ... اسی یگ میں موجود تھے۔ جو اس اخبار ... لگاتے تھے۔ جس میں آریہ جاتی کو ہندو ... کیا گیا ہو۔ اس سمیہ آریہ سماج ایک ... تھی۔ جو اپنی ہستی کا ثبوت آپ تھی۔ وہ ... اور کسی کو طاقت نہ تھی۔ کہ اس کے ... ویدک سدھانتوں کا کھنڈن کرے۔

لیکن جب آریہ سماج نے اپنے کام کا راستہ ... اور اس کے واستوک طریقہ کو چھوڑ کر آسان ... سادھنوں کو اُدیش بنانے کی پرورتی دکھائی۔ تو اس کے وقار میں فرق آنا شروع ہوا۔ اور ویدک دھرم کے ورودھیوں کے دلوں پر اس کی گرفت ڈھیلی ہونے لگی

آریہ سماج کے سادھنوں کو اُدیش سمجھنے کی کمزوری اس حد تک ترقی کر گئی۔ کہ مغربی تعلیم کی ترقی۔ ودھوا وواہ۔ جات پات توڑنے اور اس طرح کی اور سوشل باتوں کو ہی آریہ سماج کے اُدیش کا درجہ دیا جانے لگا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جہاں رشی دیانند کے نقش قدم پر چلنے والے آریہ سماج کے متعلق دُنیا کے مہا پرشوں کی طرف سے اس قسم کی سمتیاں ملتی تھیں۔ کہ بھارت میں ایک بھٹی روشن کی گئی ہے۔ جس کو تمام مت متانتر والے بجھانے کے لئے کوشاں ہیں۔ لیکن وہ ان کی کوششوں کے باوجود اور زیادہ تیز ہوتی جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کے مذاہب کے تمام خس و خاشاک کو یہ بھٹی جلد تر بھسم کر دے گی۔ یہ بھٹی آریہ سماج ہے۔ اور رشی دیانند اس کو روشن کرنے والا ہے۔ وہاں آریہ سماج کے لئے ایسی سمتیاں رہ گئیں۔ کہ آریہ سماج تعلیم کے میدان میں خوب ترقی کر رہا ہے۔ اس کے ماتحت دستال کالج چل رہے ہیں۔ اس کے بیسیوں ہائی سکول مختلف اضلاع میں بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ آریہ سماج ایسے سرٹیفکیٹ پر خوش ہوتا۔ یہ سرٹیفکیٹ تو ضرور ہے۔ لیکن توصیف کے لئے نہیں۔ تضحیک کے لیئے۔ جس آریہ سماج کے پلیٹ فارم سے ہم ایک آریہ لیکچرار مغربی تہذیب اور مغربی تعلیم کو بھارت کی اُنتی کے لئے ہانی کارک بیان کرتا ہو۔ اس آریہ سماج کو اگر اسی تہذیب اور اسی تعلیم کا پھیلانے والا کہا جائے۔ تو اسے اچھا سرٹیفکیٹ سمجھنا سراسر غلطی ہے سمجھدار آدمی اسے گالی سمجھے گا۔

اسی طرح ہنر وواہ کو آریہ سماج کے سدھانت کے درجہ تک پہنچا دیا گیا۔ حالانکہ رشی دیانند کھلے شبدوں میں ستیارتھ پرکاش میں ہنر وواہ کا کھنڈن کر گئے ہیں۔ اکشت یونی ودھوا کو سوامی جی نے ودھوا ہی نہیں مانا۔ اس لیئے اس کی حالت میں ہنر وواہ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ لیکن کنشت یونی ودھوا کے ہنر وواہ کا رشی دیانند نے بطور سدھانت کبھی سمرتھن نہیں کیا۔ آپت کال میں کسی کنشت یونی ودھوا کے وواہ کی اجازت اور بات ہے۔ اور ودھوا وواہ کو سدھانت مان کر بچوں والی ودھوا ماتاؤں کا آریہ سماج کے پربندھ میں ہنر وواہ کرنا اور بات۔

ودھواؤں کی سمسیا کے حل کا طریقہ رشی دیانند پرتی پادت ویدک سدھانتوں کی رو سے یہ نہیں۔ کہ ودھوا وواہ کو ویدوکت ثابت کرنے پر سارا زور لگا دیا جائے۔ بلکہ یہ کہ ودھوا بننے کا کوئی امکان ہی نہ رہنے دیا جائے۔ اور ایسے حالات پیدا کر دئیے جائیں جن سے ودھواؤں کو ہنر وواہ کی تحریص ہونا ممکن ہو۔ اگر بال وواہ کی رسم اُٹھ جائے۔ جو ودھوائیں پیدا کرنے کی کان ہے۔ تو ودھواؤں کی تعداد ایک لحظہ میں ہی بہت نیچے آ جائے۔ اور اگر مرت پتنی پرشوں کو بھی ہنر وواہ کی اس طرح اجازت نہ ہو۔ جس طرح مرت پتی استریوں کو نہیں تو ودھواؤں کے لئے ہنر وواہ کی ترغیب کا امکان ہی نہ رہے۔

سمیہ آیا۔ کہ جات پات توڑنے کو ہی آریہ سماج کا اُدیش قرار دینے کی کوشش جاری ہوئی۔ حالانکہ جات پات توڑنا ویدک جیون بنانے کے کئی ایک سادھنوں میں سے صرف ایک سادھن ہے۔ آریہ سماج کا سدھانت ویدک ورن آشرم ویوستھا ہے اور جات پات توڑنا ورن ویوستھا قائم کرنے کا ایک سادھن ہے۔ کہاں تک گنایا جائے۔ مقصد اُدیش کو چھوڑ کر ایسی باتوں کو آریہ سماج کا اُدیش بنا دیا گیا۔ جو بعض حالتوں میں آریہ سماج کے سدھانتوں کے بھی وِرُدھ تھیں۔ اور اس طرح اپنے ہی ہاتھوں آریہ سماج کی بنیاد کو ہلانے کا گویا پریتن کیا گیا۔ یہ سب آریہ سماج کے سونے میں ہی ہو سکتا تھا۔ جاگتا آریہ سماج اس قسم کے اگھاتوں کی اجازت کسی کو نہ دے سکتا تھا۔ اب آریہ سماج کی اوستھا کیا ہے؟

وہ عالمگیر دھرم کی بجائے ہندو دھرم کا ایک فرقہ بننے کی طرف پرورت ہے۔ اس کے ایسے بھی نیتا ہیں۔ جو نہ صرف مصلحتاً ہندو کہلانے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ وہ ہندو کو ویدوکت شبد سدھ کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں۔ جنہیں نیتا ہونے کا امتیاز حاصل ہے۔ اور وہ آریہ سماج کو اس لیئے کوستے ہیں۔ کہ وہ ہندو شبد کو ناقابل قبول قرار دیتا ہے۔ اور آریہ سماج ہے۔ کہ اس طرح خاموشی سے ان آکشیپوں کو برداشت کر رہا ہے۔ گویا اس کے پاس ان کا کوئی جواب نہیں حالانکہ ان تمام آکشیپوں کا جواب رشی دیانند کے گرنتھوں میں موجود ہے۔ اور اس قسم کے معترضوں کو آریہ پرش بڑی آسانی سے چپ کرا سکتے ہیں۔

آریہ سماج! بھارت کو مغربی تہذیب کے پاؤں ڈالنے کے لیئے یوروپ جو پریتن کر رہا ہے۔ تیرا کام اس پریتن کو سپھل بنانے میں مدد دینا نہیں۔ تیرا اُدیش یہ بھی نہیں۔ کہ ہندو شبد جس کی بنیاد کو رشی دیانند نے ہلا دیا تھا۔ اور بعد ازاں کاشی کے بیسیوں پنڈتوں نے جس کا سمرتھن کیا۔ اُسے مضبوط بنانے میں تو سہایک ہو۔ تیرا اُدیش کوئی ہے۔ تو یہ کہ وید پرچار ہو۔ زبان سے نہیں۔ جیون سے۔ وید کا ایک ایک شبد تیرے جیون میں انکت ہوا نظر آئے۔ اگر وید کا ایشور مر گیا ہے اور مر گیا ہے۔ وہ اپنے بھگتوں کے اندر ستار آنکھیں نہیں رکھتا۔ لیکن سب کچھ دیکھتا ہے۔ تو تیرے جیون سے تیرے تعلق میں آنے والے سمجھ سکیں۔ کہ تو پرماتما کی سروگیتا کے انوبھو سے کسی بھی پاپ کرم کو اپنے نزدیک نہیں آنے دیتا۔ یہ کس اوستھا میں ہوگا؟ تیرے جاگنے کی اوستھا میں۔ راضی نامہ کی سپرٹ کو خیر باد کہنے پر تیرے پرورتک نے دھرم کے معاملہ میں کسی کے ساتھ راضی نامہ کرنا کسی بھی حالت میں سوئیکار نہ کیا تھا تو راضی ناموں میں پھنس کر تو وید کی سپرٹ کو تباہ کرنے کی اور کیوں پرورت ہے؟ اگر تیرا پرورتک تجھے کہہ گیا۔ کہ تو ہندو سماج نہیں۔ آریہ سماج ہے۔ سرلیشٹ پرشوں کی سماج۔ تو ہندو شبد سے سمجھوتہ کے کیا معنی؟ پرنتو تو آریہ نہیں بن سکتا۔ جب تک تیرے سدسیہ وید کو اپنے جیونوں میں دھارن کر کے ہندوپن کو اپنے اندر سے نکال نہ دیں۔ تو آریہ نہیں بن سکتا۔ جب تک تیرے سبھا سد ویدک سنسکرتی اور ویدک سبھیتا کے پجاری نہ ہوں۔ تو رشی دیانند کا سچا نام کہلانے کا فخر قائم نہیں رکھ سکتا۔ جب تک تیرے سدسیوں کا یگ اُس مارگ پر نہیں بڑھتا چلا جاتا۔ جو رشی دیانند نردھارت کر گئے ہیں۔ یہ تب ہوگا۔ جب آریہ استری پرش رشی دیانند کے اُدیش کے جاننے مانے اور واستوک رُوپ میں اس کی پورتی کو اپنا کر تو یہ بنائیں گے۔ اپنے انویائیوں کو سچا آریہ بنانا ہے؟ تو آریہ سماج اٹھ۔ اپنی حفاظت سنبھال۔ یہ تیرے سونے کا وقت نہیں۔

رشی دیانند کے اُدیش کو اس کے واستوک رُوپ میں ظاہر کرنے کا کام "پرکاش" نے روز پیدائش سے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ اور اس کا سالانہ خاص نمبر "رشی دیانند نمبر" اس کے لیئے بہترین سادھن ہے۔ اس سال یہ خاص نمبر باتصویر ۲۲ اکتوبر کے لگ بھگ اُردو اور ہندی ہر دو بھاشاؤں میں بڑی شان سے نکلے گا۔

جہاں اُردو نمبر اُردو دان آریہ سماجی اور غیر آریہ سماجی پرشوں کے لئے ایک بے بہا آتمک تحفہ ہوگا۔ وہاں ہندی نمبر استریوں۔ کنیاؤں اور اُردو نہ جاننے والے ہندی دان آریہ پرشوں کے

ہے بھی سوا ودھیالے کی شکشا پر زبردست ہے۔ اس وشیش انک کو آریہ سماج کے سپرسدھ مہاتماؤں پرچارک نیتاؤں اور مانیہ لیکھکوں کے لیکھوں۔ پرسدھ کویوں اور نامور شعراء کی کویتاؤں اور نظموں کا ایک دلچسپ تحفہ بنایا جا رہا ہے۔ اس پر اس کی ظاہری شکل و صورت ایسی ہوگی۔ کہ جو دیکھے گا۔ اس کے لینے کو اس کا جی للچائے گا۔ ان خوبیوں کے باوجود قیمت فی پرچہ صرف ۴/ ہے۔

زیادہ تعداد میں منگوانے سے جہاں پرچار زیادہ ہوگا۔ وہاں قیمت میں بھی رعایت ہوگی۔ اس لئے آریہ سماجوں اور دوسری سنستھاؤں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اردو۔ ہندی ہر دو نمبروں کے آرڈر بھیج دینے چاہئیں ؛

"پرکاش" رعایتی قیمت پر

اس خیال سے۔ کہ ایسے نردھن آریہ سماجی جو واستو میں پوری قیمت ادا کرکے اخبار خرید نہیں سکتے۔ "پرکاش" کے مطالعہ سے محروم نہ رہیں۔ ایک ایسا فنڈ کھولا ہوا ہے۔ جس میں دانی سجن وقتاً فوقتاً دان بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اس سے مستحق اصحاب کے نام رعایتی قیمت پر "پرکاش" جاری کر دیا جاتا ہے۔ لیکن بعض اصحاب بھی اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے لئے درخواست کر دیتے ہیں۔ جن کی حیثیت اتنی ارفع ہے۔ کہ وہ اس فنڈ کی کافی روپیہ سے سہایتا کرکے بہت سے "پرکاش" کے مطالعہ کا موقعہ پیدا کر سکتے ہیں۔ پھر کئی آریہ سماجیں ہیں۔ جو اس فنڈ سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہیں۔ حالانکہ انہیں پرچار کی خاطر اس فنڈ میں سہایتا دینی چاہیئے۔

کسی بھی آریہ سماج کے دس سے کم سبھاسد کیا ہوں گے۔ ان میں امیر بھی ہوتے ہیں۔ اور غریب بھی۔ جب دس امیر اور غریب مل کر ایک "پرکاش" کے لئے چار روپیہ سالانہ خرچ نہیں کر سکتے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ انہیں آریہ ہو کر آریہ سماجک اخبار پڑھنے کا شوق نہیں۔ ورنہ وہ مفت یا کم قیمت پر منگوانے کی چیشٹا کیوں کریں؟

ایسی چیشٹا کرکے وہ مستحق بھائیوں کا "پرکاش" پڑھنے کا حق چھیننا چاہتے ہیں۔ جو کسی بھی حالت میں ٹھیک نہیں۔ پس ہر ایک آریہ سماج کو "پرکاش" ضرور منگوانا چاہیئے۔ اور پوری قیمت پر منگوانا چاہیئے۔ رعایتی فنڈ مستحق آریہ بھائیوں کے لئے محفوظ رہنے دیا جائے ؛

اگر "دیانند نمبر" مفت لینا ہے تو چار روپیہ بھیج کر "پرکاش" کے خریداروں میں شامل ہو جاویں ؛

آہ! لالہ دیویدیال

سیالکوٹ آریہ سماج کے پرسدھ آریہ سبھاسد لالہ دیویدیال کی مرتیو کا شوک جنک سماچار آریہ جگت میں بڑے دکھ سے سنا جائے گا۔ لالہ دیویدیال آریہ سماج سیالکوٹ کے سالوں پردھان رہ کر آریہ سماج کی ٹھوس سیوا کرتے رہے۔ لالہ دیویدیال جی کی مرتیو سے جہاں ان کا خاندان ایک نیک بزرگ کے سایہ سے محروم ہو گیا ہے۔ وہاں آریہ سماج سیالکوٹ کا ایک خاموش کارکن کھویا گیا ہے۔ اس لئے لالہ جی کا پریوار اور آریہ سماج دونوں آریہ جگت کی ہمدردی کے مستحق ہیں۔

آریہ سماج سے اس کے پرانے سیوک ایک ایک کرکے جدا ہو رہے ہیں۔ اور ان کی جگہ لینے کے لئے نئے آگے بڑھتے نظر نہیں آتے۔ اس صورت میں آریہ سماج کا کیا بنے گا؟ یہ ایسا سوال ہے۔ جو ہر ایک سچے آریہ سماجی کو تشویش میں ڈال رہا ہے ؛

گوروکل بیٹ سوہنی کی سہایتا کرو

سیٹھ چندورام کی دان کردہ بھومی میں جس کی رجسٹری آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام ہے۔ سبھا کے پربندھ میں گوروکل بیٹ سوہنی کے نام سے ایک سنستھا ہے۔ جو اناتھ بالکوں کی مفت شکشا کے لئے بنائی گئی تھی۔ لیکن اب اس میں دوسرے ودیارتھیوں کے پڑھنے کا بھی انتظام ہے۔ جن سے گوروکل شکشا پرنالی کے ماتحت پانچویں شرینی تک پانچ روپیہ اور یونیورسٹی کی سنسکرت ہندی پریکشاؤں کے لئے آٹھ روپیہ ماہوار فیس لی جاتی ہے۔ اس گوروکل میں ۵۲ ودیارتھی ہیں۔ لیکن مکان صرف ۲۵ کے لئے ہے۔ اسی طرح گئوشالہ کے لئے بھی مکانات کی ضرورت ہے۔

دانی سجنوں سے سنچالکوں کی اپیل ہے۔ کہ وہ گوروکل کی عمارت اور دوسری ضروریات کے لئے دان دیں جس کا یہ ہر طرح سے مستحق ہے ؛

گوروکل کے آچاریہ کی تلاشی

پنڈت دیو شرما ودیا النکار آچاریہ گوروکل کانگڑی شانتی نکیتن جاتے ہوئے راستہ میں پٹنہ میں بابو راجندر پرشاد کے ہاں ٹھہرے تھے۔ کہ پولیس آپ کی تلاشی کے لئے پہنچ گئی۔ تلاشی پر پنڈت جی سے ستو۔ کپڑے۔ دھونے کا صابن۔ اور یوگ کی پستکوں کے سوائے کوئی قابلِ اعتراض شئے برآمد نہ ہوئی۔ اس پر پولیس کو ناکام واپس جانا پڑا ؛

مفت تقسیم فنڈ میں امداد

رشی دیانند نمبر افسرانِ سرکاری۔ معززین و کلاء اور رؤسا میں مفت تقسیم کرانے کے لئے "مفت تقسیم فنڈ" میں ہر ایک ویدک پرچار پریمی آریہ بھائی بہن کو اپنے حصے کی مدد جلد از جلد بھیج کر رشی رن سے اُرن ہونا چاہیئے ؛

اس سمیہ تک ذیل کی رقوم اس ندھی میں آئی ہیں:-

گپت دان	۲۵ روپے
بابو روشن رام سب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر کچہری وارڈ	۳
سردار لبھا سنگھ صاحب ٹھیکیدار	۲۲
(میزان)	۵۰ روپے

آپ بھی اس فنڈ میں جو بھیجنا چاہیں۔ جلد بھیج دیں ؛

(ایڈیٹر)

رشی دیانند نمبر کے متعلق

مہاشہ بابو رام ورما باگڑیاں سے لکھتے ہیں:-

ستیہ کی تلاش میں ہمالیہ کی اونچائیوں پر سوامی دیانند برفانی ندی کو عبور کرنے کا کشٹ سہہ رہے ہیں۔ اس درشیہ کو تصویر میں دکھایا جائے ؛

مہاشہ پورن چند آریہ جبل پور ساوات سے لکھتے ہیں:-

آپ نے دیانند انک نمبر نام رکھ کر بھلا کام نہیں کیا۔ رشی نمبر زیادہ آکرشک ہے۔ آریوں کے دلوں میں سوامی دیانند کی بجائے رشی دیانند کا نام زیادہ شردھا پیدا کرتا ہے۔ (دیانند انک نہیں۔ رشی دیانند انک نام رکھا گیا ہے۔ ایڈیٹر)

لالہ جگن ناتھ جی۔ راولپنڈی سے لکھتے ہیں:-

اس کساد بازاری کے زمانہ میں رشی دیانند نمبر کی قیمت ۲/ سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔

(کساد بازاری کا اثر صرف دھارمک ضروریات پر نہ ہونا چاہیئے۔ لالہ جگن ناتھ اگر لاہور کے سینماؤں اور تھیئٹروں کو دیکھیں۔ تو وہاں کی بھیڑ بھاڑ کو دیکھ کر انہیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ کم از کم سینماؤں اور تھیئٹروں میں کساد بازاری کا اثر کہیں نظر نہیں آتا۔ جب اخلاق کو تباہ کرنے والی تفریحوں کے لئے کساد بازاری کے نام پر کوئی اپیل کارگر نہیں ہوتی۔ تو اخلاق کو بنانے والی کوششوں کے لئے چار آنے کا خرچ کوئی ایسا خرچ نہیں۔ جسے کوئی بھی آریہ ستری پرش برداشت نہ کر سکے۔

دیوالی کے اپلکشیہ پر جہاں دھرم کے نام پر غریب سے غریب ہندو گھرانہ بھی دو چار روپیہ کی رقم خرچ کرنا ناگوار نہیں سمجھتا۔ آریوں کو بھی اپنے دھارمک تیوہار رشی اُتسو کے اپلکشیہ میں دھارمک تحفہ "رشی دیانند نمبر" کا خرچ گراں نہ گزرنا چاہیئے۔

قیمت کم کی جا سکتی ہے۔ لیکن صفحات، ظاہری خوبصورتی اور تصویریں گھٹا کر۔ اس صورت میں نمبر اپنے اندر کشش نہ رکھے گا۔ تو اسے کوئی پڑھنے کے لئے تیار کب ہوگا۔ ایڈیٹر) ؛

مہاشہ پریم ساگر اپ پردھان سماج بوہڑ لکھتے ہیں:-

۱۔ نام ضرور تبدیل کیا جائے۔ دیانند نمبر ہی موزوں نام ہے۔ مختصر اور عام فہم۔

۲۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ اس کو ... بنانے کے لئے پربندھ کیا جا رہا ہے۔ شیلی کو بدل دیا جائے۔ رشی دیانند مشن کو نئے روپ سے پاٹھکوں کے سامنے پیش کرنے کے لئے مضمون مختلف طرز کے ہونے چاہئیں:-

(۱) دیانند کا مہتو (۲) آریہ سماج کے ... کا جیون کیسا ہونا چاہیئے (۳) ایشور پراپتی کا سب سے سیدھا سچا راستہ آریہ سماج کی ... (۴) آریہ سماج دیگر سماجوں سے کیوں ... اتیادی ؛

مہاشہ نریندر ناتھ آریہ حیدرآباد دکن کے وشے میں لکھتے ہیں:-

مہرشی جگن ناتھ کو رنج دے رہے ہیں۔ اور ... کہہ رہے ہیں۔ کہ جا بھاگ کر جان بچا لے۔

۲۔ مہرشی لیکچر دے رہے ہیں۔ اور ان پر پتھر ... جاتے ہیں۔ ان پر مہرشی فرماتے ہیں۔ کہ پتھر ... پوچھا ... میرے لئے پھولوں کی بارش ہے ... درشیہ اس سے پہلے نکل چکے ہیں۔ (ایڈیٹر) نام کے متعلق:- نام رشی انک ہی زیادہ موزوں ہوگا ...

...میں سوابھیائے کی اُپتیکا ہے

...راجستھان سے ڈپٹی ڈاکٹر راجمل اگلے ہیں:-
...دوسرے خطوط وغیرہ زمیندار مگر
...ہو کر یہیں یہاں مل گئے - لیکن
...چونکہ آپ کا اخبار محقق
...سوادھیائے کی ایک چھوٹی
...جس کو انسان اگر اُسے سماج
...ست سنگ میں جانے کا موقعہ
...کر اپنی آتما کی دھارمک پیاس
...ہے - اس لئے جب "پرکاش"
...کہیں ملتا - تو ایک طرح کا آتنک
...ہوتا ہے"
...سالگرام ہی نہیں "پرکاش" ماسکے ہزاروں
...سے کبھی ایک کو بھی کسی وجہ سے
...نہ ملے تو وہ ویاکل ہو جاتا ہے
...نتیجہ کرنا کٹھن نہیں - کہ ویدک دھرم
...کے سلسلہ کے لئے "پرکاش" کی خدمات
... - غیر آریہ سماجی کو آریہ سماجی بنانے
...سماجیوں کی دھارمک پیاس کو بجھانے
..."پرکاش" نہایت اپیوگی سادھن سدھ
... - اس اوستھا میں آپ کیوں بڑھنی نہیں
...آریہ سماجی "پرکاش" نہیں منگوانے
...منگوانے کی پریرنا کریں - اور اپنے غیر
...دوستوں کو "پرکاش" کا گراہک بننے
...کرنا نتیجہ رکھیں - آپ اپنے اس
...جس پر آپ کا کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوگا
...کئی ایک لوگوں کو آریہ - اور کئی آریوں
...بنانے میں کامیاب ہوں گے - اور
... جو دھارمک نکتۂ نگاہ سے نہایت...

...روشن لال جی بیمار ہیں

...جگت میں یہ سماچار تشویش سے
...گا - کہ آریہ سماج کے انتھک بھگت رائے
...جی بیرسٹر ایٹ لا ارسولن میں بیمار ہیں -
...روشن لال کی سماج بھگتی اور سماج سیوا پرسدھ
...آریہ سماج وچھووالی لاہور کے
...پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپ
...ہیں - آپ اپنی مرنجان مرنج
...شہرت رکھتے ہیں - کمزوریٔ صحت
...گزشتہ سالوں سے کاروباری جیون
...بھگتی میں لگے ہوئے ہیں -
...بھاونا ہے - کہ وہ جلد سوستھ
...مشوروں سے آریہ سماج کو مستفید
...موجود رہیں ؛

راجستھان کی اردھ شتابدیاں

اجمیر میں پروپکارنی سبھا اور سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے مل کر دیانند نروان اردھ شتابدی ۱۹۳۳ء کی دیوالی پر منانے کا نشچہ کر رکھا ہے - لیکن آریہ سماج نیاگنج نے اس فروری میں آریہ سماج اجمیر کی اردھ شتابدی منانے کا نشچہ کیا ہے - نروان اردھ شتابدی منانے کی ابھی تیاریاں شروع نہیں ہوئیں - لیکن نیاگنج سماج کی اردھ شتابدی کی تیاریاں معلوم ہوا ہے - شروع ہو گئی ہیں

ایک ہی نگر میں ایک سال میں دو اردھ شتابدیاں منانا کوئی آسان کام نہیں - لیکن الگ الگ ہر دو اوسر پر چے گئے ہیں - تو آپس کی مخالفت کی وجہ سے - نتیجہ یہ ہوگا - کہ دونوں کی سپھلتا سندگدھ ہوگی اور لابھ کی بجائے آریہ سماج کو ہانی ہوگی ؛

نروان اردھ شتابدی کے سمبندھ میں "آریہ مارتنڈ" جو آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کا آرگن ہے - کا یہ نوٹ نہایت حیرت انگیز ہے - کہ ہم یہ سپشٹ کر دینا چاہتے ہیں - کہ راجستھان آریہ پرتی ندھی سبھا نے اسکی کوئی ذمہ اپنے اوپر نہیں لیا ہے - گویا جو دیانند نروان اردھ شتابدی منائی جا رہی ہے - اس کے متعلق راجستھان پرتی ندھی سبھا کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے -

جب یہ اوستھا ہے - تو جس سماج نے یہ ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے - بہتر تنگ سبھا کی سہائتا کے بنا وہ اسے کیسے سپھل بنا سکتی ہے - یہ سب بظاہر ایک معمہ نظر آتا ہے - منتری چاند کرن سارڈا جی کو یہ معمہ جلد حل کر دینا چاہئے - اور اجمیر کی اردھ شتابدیوں کے متعلق پبلک کو پورے حالات سے آگاہ کر دینا چاہئے ؛

متروک لفظ - کب سے؟

"آئمنڈ" کے مسٹر ایشکر نے "منتے" کو متروک لفظ قرار دیا ہے - اچھا ہوتا - یہ بھی بتا دیا ہوتا - کہ متروک کب سے ہے - تب سے تو نہیں - جب سے آپ نے دہلی - اے - وی سکول کی ملازمت چھوڑی ہے - "منتے" کو متروک لفظ کہنا اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے - کیونکہ "منتے" کا استعمال کرنے والے آریوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے - اور ان کے علاوہ آریہ سماجیوں سے ملنے جلنے والے ہزارہا پورانک "منتے" کا ہی پریوگ کرتے ہیں - پورانکوں پر ہی کیا منحصر ہے - مسلمانوں کی بھی ایک تعداد آریوں کا "منتے" سے ہی ستکار کرتی ہے - اس حالت میں جو "منتے" کو متروک کہتا ہے - اُسے اپنی دماغی حالت کا معائنہ کرانا چاہئے ؛

ارادے

(از مہاشہ یوگ دھیان پال ادیب عالم)

سبق ایکتا کا سکھاتے چلیں گے
دلوں سے دُوئی کو مٹاتے چلیں گے

بنائیں گے پھر پیرو وید سب کو
رہِ حق پہ سب کو لگاتے چلیں گے

دھرم کے لئے آئے گی جو مصیبت
اُسے ہم خوشی سے اُٹھاتے چلیں گے

جو ہیں خوابِ غفلت میں مدہوش سوتے
انہیں نیند سے پھر جگاتے چلیں گے

سنائیں گے ویدوں کا پیغام سب کو
جہالت کے پردے اُٹھاتے چلیں گے

امر بن کے زندہ رہیں گے ہمیشہ
رہِ حق میں جو سر کٹاتے چلیں گے

بجائیں گے دنیا میں ویدوں کا ڈنکا
جہاں بھر کو رستہ دکھاتے چلیں گے

دھرم کے لئے جاں بھی آکاش دیکر
زمانے کو جینا سکھاتے چلیں گے

سناتن دھرم سے غداری

امرتسری پنڈت ربیارام سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے جنرل سکرٹری گوسائیں گنیشدت پر نوٹ آکشیپ کر ہی رہا تھا - اپنے "پرچارک" کی تازہ اشاعت میں اُس نے ہزاروں سناتن دھرمیوں پر سناتن دھرم سے غداری کا دوش آروپن کر دیا ہے - اس لئے کہ گوسائیں گنیش دت نے اچھوتوں کو منتر دیکھشا دی تھی - اور سناتن دھرمیوں نے منتر دیکھشا دینے کی بنا پر اُن کے خلاف جہاد کیوں نہیں کیا - گویا وید منتر پنڈت ربیارام اینڈ کے گھر کی جائداد ہے - جسے وہ اپنی واحد ملکیت بنا بیٹھے ہیں - دھرم کی یہ ٹھیکیداری کبھی چلتی تھی - لیکن اب وہ زمانہ گزر گیا - اب تو اچھوتوں کی منتر دیکھشا کا معاملہ ہے - کیا سناتنی ستری جاتی کو بھی اچھوتوں کی سطح پر رکھنے والے ستری شکشا کے خلاف پورانکوں نے کونسا اندولن نہیں اٹھایا تھا - لیکن آج جھک مار کر ستری شکشا کے میدان میں آ اترے ہیں - اور سناتن سکولوں کی پڑھی ہوئی کنیائیں کھلے بندوں وید منتروں کا اُچارن کرتی ہیں - ربیارام سے کئی پورانک ستری شکشا کے خلاف بک جھک کر کے بیٹھ گئے - تو اچھوتوں کی منتر دیکھشا کے متعلق بھی انہیں بیٹھنے کے سوائے کوئی چارہ نہ ہوگا - اگر بیٹھنا ہی ہے - تو بہتر یہی ہے - کہ ابھی بیٹھ جائیں - تاکہ ہزارہا اچھوت جو ودھرمیوں کے جال میں پھنسنے پر مجبور کئے جا رہے ہیں - گورکھشک سے گئو بھکشک بننے پر مجبور نہ ہوں -

پورانک پنڈت اگر وید منتروں کے ایسے ہی مالک ہیں - تو کیا انہیں معلوم نہیں - کہ ویدوں کی شکشا کے لئے نہیں - بلکہ انکا کھنڈن کرنے کے لئے مسلمان اور عیسائی اُن کا مطالعہ کرتے ہیں - کوئی پورانک ہے - جس نے ان کے خلاف اندولن اٹھایا ہو - اگر نہیں - تو جاتی کے انگ ہندوؤں کی منتر دیکھشا کے خلاف اندولن کیسا؟ یہ تو اُس شاخ کو کاٹنا ہے - جس پر خود بیٹھے ہوں - اور ایسے آدمیوں کو کون ہے - جو پاگل نہ کہے گا ؛

سارودا ایکٹ کا قصور؟

کہیں کسی شخص نے اپنی لڑکی کی شادی ۲۸ سال کی عمر میں کی - پورانک آچاریہ کو سارودا ایکٹ کے بابا دادا لوگوں کی کرتوت پر آنسو بہانے کا موقعہ مل گیا - لیکن اس عقل کے دشمن سے کوئی پوچھے - کہ سارودا ایکٹ کا اس میں کیا قصور ہے - کیا سارودا ایکٹ میں کوئی ایسی دفعہ ہے - جس میں

۲۸ سال سے پہلے لڑکی کی شادی کرنے کی ممانعت ہے؟ جو شخص دیوداسی پنتھ کا پیرو ہوگا۔ جس میں لڑکیوں کو عمر بھر کنوارا رکھنا اور مندروں میں مہنتوں کی خواہشات کا شکار ہونے کے لیے چڑھاوا چڑھانا دھرم سمجھا جاتا ہے۔ جس کی مخالفت کی پرچارکی۔ کہ لئے سناتن دھرم سبھا کے پرتنی کرتے ہیں۔ تو آپ جیسے پورانک "پورانک دھرم خطرہ میں" کا شور مچا دیتے ہیں۔

ساردا ایکٹ تو بال بواہ کو بند کرنا چاہتا ہے جو ودھوائیں پیدا کرنے کی کان ہے۔ وہ ودھوائیں جنہیں پنر بواہ کی آگیا دینے کو آپ تیار نہیں۔ ۲۸ سالہ کنواری کنیا کے متعلق تو آپ کو گرجھ بات کا خیال آگیا ہے۔ بال بواہ کی کان سے نکلی ہوئی ہزار ہا کنیائیں جنہیں رنڈاپے کی زندگی گزارنے پر آپ کا دھرم مجبور کرتا ہے۔ معلوم ہے۔ کیسا اپنا چاری جیون بسر کرتی ہیں؟ ایک لڑکی کے ۲۸ سال کی عمر تک کنواری رہنے کی ذمہ واری سارد ایکٹ پر ڈالتے ہو۔ تو نوجوان ودھواؤں کی قابل نفرت زندگی کی ذمہ داری بتاؤ کس پر ڈالوگے؟

پورانکوں کے آچاریہ

پورانکوں کے آچاریہ ہی نہیں۔ جو مردے کا مال بنتے ہیں۔ بلکہ وہ بھی جو مٹھ دھاری اور گورو ہیں۔ کا نمونہ دیکھنا ہو۔ تو اودے پور کے مشہور پورانک گدی ناتھ دوارا کے گدی نشین گوسائیں جی کے اکلوتے بیٹے دامودر لال کو دیکھو۔ ہمارا پورانک سہیوگی لکھتا ہے۔ کہ اس نے

"دہلی کی ایک طوائف ہنسا کے ساتھ نینی تال میں دو ڈھائی ماہ رنگ رلیاں منا کر بارہ لاکھ روپیہ برباد کر دیا۔ اور اس کے ساتھ شادی کر لی۔ نینی تال میں اس کی بدعنوانیاں یہاں تک بڑھ گئیں۔ کہ پراونشل گورنمنٹ کو اس کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کو لکھنا پڑا۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اودے پور دربار کو لکھا۔ دوبارہ لکھا تب یہ خبر ناتھ دوارے کے گوسائیں جی کو پہنچی انہوں نے تار دے کر دامودر لال کو وہاں سے منگوایا یہ سب اس لئے ہوا۔ کہ گورنمنٹ اسے مذہبی لیڈر جان کر اس کی عزت پر ہاتھ ڈالنا نہ چاہتی تھی۔ آخر یہ طوائف کو لے کر ناتھ دوارا پہنچے"

گوسائیں دامودر لال حد سے تجاوز کر گئے۔ تو یہ واقعہ پبلک کے سامنے آیا۔ ورنہ گدیوں کے اکثر مہنتوں کی حالت دامودر لال سے چنداں مختلف نہیں۔ گر مہنتوں کے روپیہ اور عزت کے ساتھ کھیلنے کے سوائے انہیں تیسرا کوئی کام نہیں لیکن ہندو حضرات مذہب کے معاملہ میں ایسے عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے واقع ہوئے ہیں۔ کہ اپنے روپیہ سے بدمعاش مہنتوں کی ایک جماعت کی پرورش کر رہے ہیں۔ جن کا کوئی کام ہے تو یہ۔ کہ اپنے ہی جمانوں اور شردھالوؤں کی عزت پر ہاتھ ڈال کر اپنی کام واسنا کو پورا کرنا۔

ہندوؤں کے دان کی شکتی نہ معلوم کتنے دامودر لال پیدا کرنے میں لگ رہی ہے۔ لیکن ہندو ہیں کہ دامودر لال پیدا کرنا دھرم سمجھ کر اپنی دولت اور عزت ان کے قدموں پر ڈال رہے ہیں۔ پرماتما انہیں سمتی دیں۔ تو ان کی آنکھیں کھل سکتی ہیں۔ ورنہ وہ تو اندھے ہو کر تباہی کی طرف بھاگے جا رہے ہیں۔

سمجھ کا پھیر

گورو کل میں پرش درشک تو جا سکتے ہیں لیکن ستری درشکوں کو آگیا نہیں۔ یہ ویدک شکشا پرنالی کے انوسار شاستری آگیا ہے۔ پر تو ہمارا لاہوری پورانک معاصر اس سے سدھ کرنا چاہتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں استریوں کا سمان نہیں دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہوتا۔ تو استریوں کو لڑکوں کے گورو کلوں میں جانے کی ممانعت نہ ہوتی۔ لیکن مسٹر شنکر کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ ویدک سنسکرتی میں جس طرح لڑکوں کے گورو کلوں میں استریوں کو آنے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح لڑکیوں کے گورو کلوں میں پرشوں کو آنے کی اجازت نہیں۔ تو کیا اس حالت میں کہوگے۔ کہ آریہ سماج میں پرشوں کا سمان نہیں۔ جس منطق سے مسٹر موصوف نے پہلی حالت میں کام لیا ہے۔ اسی سے دوسری حالت میں بھی کام لینا چاہئے۔ جب لے گا۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ آریہ سماج میں استریوں کا اپمان نہیں کیا جاتا۔ یہ صرف اس کی سمجھ کا پھیر ہے۔

پھر فرمایا ہے۔ کہ سنسکار ودھی میں حوالہ دیا گیا ہے۔ کہ خواہ کتنے ہی دھنوان ہوں۔ مگر ان کلوں میں رشتہ ناطہ ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ اول جس کل میں اُتم کریا نہ ہو۔ دوم جس کل میں کوئی بھی اُتم پرش نہ ہو۔ گویا اُتم پرش کے ابھاو میں اُتم استریوں کی موجودگی کل کے اُتم ہونے کا کوئی لکشن نہیں"۔

اس سے مسٹر شنکر یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ "مرد کو جو اہمیت ہے۔ دیانندی مت میں ستری جاتی کو ہرگز نہیں دیا گیا"

پورانا چاریہ شنکر جی اگر اس پر بھی وچار کرتے۔ تو اپنی سمجھ کے پھیر کی تصویر ان کے سامنے آ جائے گی۔ اور انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ ایسے شلوکوں میں پرش سے مراد صرف مرد ہی نہیں۔ کل کے لوگ ہوتے ہیں۔ جن میں استریاں بھی یقیناً شامل ہیں۔ جانتے تو مسٹر شنکر یہ پہلے ہی ہوں گے۔

آچاریہ رام دیو جی کے سمبندھ میں

سہیوگی "آریہ گزٹ" لکھتا ہے:۔

"یہ خبر بڑے افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ آچاریہ رام دیو جی کی صحت جیل میں خراب رہی ہے۔ اور گورنمنٹ نے ابھی تک ان کو اے کلاس نہیں دی۔ ہم حکومت سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ پنجاب کے پانچ لاکھ آدمیوں کے ساتھ سخت بے انصافی کر رہی ہے۔ آچاریہ جی کو بی کلاس دے کر اس نے پہلے ہی آریہ سماجیوں کے دل کو زخمی کیا ہوا ہے۔ اور اب جبکہ ان کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ تو ذرا خیال نہیں کیا جاتا۔ یہ بات آریہ سماجیوں کے دل میں زیادہ بے چینی پیدا کر دے گی۔ کیا حکومت آریہ سماجیوں کی طاقت آزمانا چاہتی ہے۔ کہ آیا وہ بھی اپنے لیڈر کی عزت کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ ہم یہ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ ان کی صحت اس وجہ سے خراب ہو رہی ہے۔ کہ ان کو بی کلاس میں رکھا ہوا ہے۔ حکومت کو چاہئے۔ کہ ان کو فوراً اے کلاس دے دیوے۔ اور ان کی رہائی کے متعلق دوبارہ وچار کرے۔ ہم پنجاب کی سب آریہ سماجوں سے نویدن کریں گے۔ کہ وہ ہفتہ واری ست سنگوں میں آچاریہ رام دیو جی کی گزشتہ سیوا کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کی رہائی کے لئے پرستاؤ پاس کر کے حکومت کو مطلع کریں۔"

"آریہ گزٹ"

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ۔ آریہ سماج جھنگ مگھیانہ گورنمنٹ کے اس سلوک کے خلاف جو اس نے پروفیسر رام دیو جی سابق آچاریہ گورو کل کانگڑی جیسے مہانو بھاو اور جگت وکھیات آریہ سماجی لیڈر کو جیل میں بی کلاس دے کر کیا ہے۔ سخت اظہارِ ناپسندیدگی کرتی ہے۔ اور پر زور درخواست کرتی ہے۔ کہ گورنمنٹ ان کی لیاقت۔ قابلیت اور پوزیشن کو جو نہ صرف ہندوستان کے اندر ہی ہے بلکہ اس سے باہر یورپ اور امریکہ انیادی دیشوں میں بھی ہے۔ اور علاوہ ازیں ان کی موجودہ صحت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فوراً اے کلاس دے کر اپنے نہایت ضروری فرض سے سبکدوش ہو۔

(رام دتا مل گگھ منتری آریہ سماج جھنگ مگھیانہ)

آریہ سماج کالا افغاناں۔ آریہ سماج ہذا کا یہ جلسہ آریہ سماج کے پوجیہ نیتا آچاریہ رام دیو جی کی صحت کے متعلق آئی ہوئی اطلاعات کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہے۔ کہ ان کی صحت اور پوزیشن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کو فوراً رہا کیا جائے۔ یا کم از کم اے کلاس میں تبدیل کیا جائے۔

(چونی لعل منتری آریہ سماج کالا افغاناں۔ ضلع گورداسپور)

آریہ سماج جلالپور پیروالہ (ضلع ملتان) کا یہ جلسہ منعقدہ ۱۱/۹/۳۲ آریہ سماج کے پرسدھ نیتا پوجیہ آچاریہ رام دیو جی کی صحت کے متعلق آمدہ اطلاعات کو بڑی تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور پرماتما سے سچے دل سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ آچاریہ جی جلد صحت یاب ہو جائیں۔ تاکہ ملک و قوم کی سیوا کر سکیں۔

نیز گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ آچاریہ جی کی صحت اور پوزیشن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کی فوری رہائی کے احکام صادر کرے۔ یا کم از کم انہیں بی کلاس سے اے کلاس میں تبدیل کر دے۔

(منتری)

آریہ سماج جلالپور پیروالا۔ ۱۶/۹/۳۲ کو مندر آریہ سماج میں وید جینتی اتسو منایا گیا۔ جس میں ویدہ منتروں کی ویاکھیا کی جاتی رہی۔

۲۔ آریہ سماج جلالپور پیروالہ نے ۱۱/۹/۳۲ کو مہاراج ادھیراج شری امید سنگھ جی مہاراج کے راج دمیواڑ کے راجیہ گدی پر سشوبھائمان ہونے پر انہیں مبارکباد دینے کا پرستاؤ پاس کیا۔ [illegible]

(منتری آریہ سماج [illegible])

ہم لیکن آریہ سماج پر معترض ہونے کے دھرم کو کسی طرح پالنا ہی ہوا۔ کوئی نہ کوئی اعتراض ہم کا اعتراضوں سے دھرم کا پالن کر لیا۔

راجستھان بھرمن

(نمبر ۔)

(از شری سوامی سوتنترانندجی)

اودے پور

اودے پور اس وقت میواڑ کی راجدھانی ہے۔ مہارانا اودے سنگھ جی نے اس شہر کو آباد کیا تھا۔ یہ شہر دہلی کے راستہ سے چتوڑ سے ۶۹ میل فاصلہ پر ہے۔ میرے دماغ میں پہلے یہ خیال تھا۔ کہ چتوڑ سے اودے پور کی طرف چلتے ہی پہاڑ آجائیں گے۔ اور اودے پور تک پہاڑی پہاڑ ہوں گے۔ لیکن یہ سب غلط ثابت ہوا۔ کیونکہ اودے پور کی طرف جب گاڑی چلی۔ تو صاف میدان ہی آیا۔ اسا ولی سٹیشن کو درمیان میں رکھنا۔ کیونکہ اس کا ذکر آ گے بھی آئیگا ہم جو کہ اندازاً ۴۲ میل ہے۔ بالکل صاف میدان ہے۔ اور دہلی سے دیباڑی تک کچھ چڑھائی شروع ہو جاتی ہے۔ اور ایسے نئے طور پر ایسا ہی درشیہ ہے۔ جیسا کہ انبالہ سے کالکا کو جائیں۔ تو چنڈی تک صاف میدان اور وہاں سے کالکا تک کچھ چڑھائی ہے۔

دیباڑی پہاڑی تاکہ ہے۔ وہاں سے ریل ایک سرنگ میں سے گزرتی ہے۔ اور سرنگ گزر کر پھر میدان سا آجاتا ہے۔ اس میدان میں کچھ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں بھی ہیں۔ اور باقی میدان ہے۔ اس میدان میں آبادی بھی ہے۔ دیباڑی سے اگلا سٹیشن اودے پور ہی ہے۔ اودے پور ریلوے سٹیشن شہر سے الگ ہٹ کر دو میل کی دوری پر ہوگا۔ یہاں سے تانگے جاتے ہیں۔ جو شہر میں پہنچا دیتے ہیں۔

اودے پور شہر پرانے ڈھنگ کا ہے۔ شہر صاف ہے۔ بازار بھی کھلے نہیں ہیں۔ شہر میں مندر گلی سے زیادہ ہیں۔ شہر میں راجہ جیسے مندر ہیں دیکھنے لائق ہیں۔ وہ جگدیش کا مندر ہے۔ جو شہر کے چوک میں ہے۔ یہ شہر پچھولا تالاب یا جھیل کے کنارے بسا ہوا ہے۔ اس تالاب کو مہارانا ... جی نے کسی وقت بنایا تھا۔ تالاب کے کنارے پر ہی راج محل ہیں۔ اور انیک گھاٹ بنے ہوئے ہیں۔ اس تالاب کے اندر بھی محل ہیں۔ جن کے نام یہاں ... جگ محل اور جگ مندر بتلائے ہیں۔ ان کو اگر کسی نے دیکھنا ہو۔ تو کشتی پر جانا پڑتا ہے۔ سنا جاتا ہے۔ شاہجہاں بادشاہ کسی وقت اودے پور میں آئے تھے۔ ان کے رہنے کے لئے جگ مندر بنایا گیا تھا۔ وہ اس میں رہے تھے۔ بعد میں اسی کے آدھار پر آگرہ والے روضہ کو بنایا گیا۔

اس تالاب کے شہر کے بالکل ساتھ ہونے سے شہر کی شوبھا بڑھ گئی ہے۔ اور یہ میواڑ ہیں کشمیر دکھاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ میواڑ راجپوتانہ کا کشمیر ہے۔ اور اودے پور شہر کشمیر کا سری نگر ہے۔ جس طرح وہاں ڈل ہے۔ یہاں فتح ساگر ہے۔ اور جیسے وہاں وتستا ندی ہے۔ یہاں پچھولا کی جھیل ہے۔ جیسے وہاں راج محل وتستا کے تٹ پر ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی راج محل پچھولا کے بالکل کنارے ہیں۔ محلوں میں دیکھنے کے لئے جو کچھ راجاؤں کے سامان ہوتے ہیں سب موجود ہیں۔ اور مہاراناؤں کے چتر بھی۔ جو تحفہ کے بنے ہوئے ہیں۔ جہاں نہاں لگائے ہوئے ہیں۔

آریہ سماج

اودے پور میں آریہ سماج مندر ہے۔ اور اس میں واچنالیہ بھی ہے۔ جو شام کو کھلتا ہے۔ اس میں ماسک پتر۔ ساپتاہک اور دینک سماچار پتر پڑھنے کو ملتے ہیں۔ مندر کافی کھلا ہے۔ سجی بھی ہے۔ اور دو منزلہ مکان ہے۔ لیکن اوپر کی منزل کرایہ پر ہے اور نیچے کی منزل میں دو اپدیشکوں کے پریوار رہتے ہیں۔ اس لئے آنے والے کو جہاں مندر ہمیشہ کھلا ملتا ہے۔ وہاں یہ اسودھا بھی ہے۔ کہ ٹھہرنے کو ایکانت ستھان نہیں ہے۔ جس کی پورتی مہاشہ شگن چند جی کرتے ہیں۔ اکثر آنے والے انہی کے مکان پر ٹھہرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے مکان میں ایک الگ جگہ بنا رکھی ہے۔ جس کو اتتھی گرہ ہی کہنا چاہیے۔ وہاں ہی آنے والے بھی ٹھہرتے ہیں جن کا وہ شردھا سے یتھا شکتی اتتھی سنکار کرتے ہیں۔ آپ سرل سوبھاؤ و سہد حالت پر بھی آریہ سجن ہیں۔

پچھولا تالاب کی بڑی پال (پال اس بند کو کہتے ہیں۔ جو تالاب کے جل کو روکنے کے لئے بنایا جاتا ہے) کے ساتھ گلاب باغ ہے۔ اس باغ میں ایک مکان ہے۔ جس میں اب کالج کی پڑھائی ہوتی ہے۔ یہ کالج دوسرے درجہ کا ہے۔ اس میں نویں دسویں ہائی کلاس۔ اور پہلا دوسرا سال ایف۔ اے کی پڑھائی ہوتی ہے۔ یہ وہی مکان ہے جس میں مہرشی دیانند جی رہتے تھے۔ سنا جاتا ہے۔ مہارانا سجن سنگھ جی بھی اس وقت اسی باغ میں نواس کرتے تھے۔ ستیارتھ پرکاش کی بھومکا کی سماپتی پر جہاں مہرشی کے دستخط ہیں۔ "مہارانا کا اودے پور" بھی لکھا ہوا ہے۔ اس لئے یہ وہ مکان ہے۔ جہاں مہرشی نے ستیارتھ پرکاش لکھا تھا۔ اس استھان میں یہ سوچنیہ وشے ہے۔ کہ اودے پور میں آریہ سماج کی کیا اوستھا ہونی چاہیے۔ اور وہ اوستھا اب ہے یا نہیں۔ اگر ہے۔ تو اسے کس طرح ثابت کیا جائے۔ اسلئے اگر نہیں ہے۔ تو کس طرح بنایا جائے۔ یہ سب باتیں آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کو کرنی چاہئیں۔

آج کل اودے پور میں پنڈت الینورت جی ودیا النکار رہتے ہیں۔ اور انہوں نے ایک پاٹھ شالا (شششو شالا) کھول رکھی ہے۔ اور اس میں وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ ان کے پاس اس وقت اندازاً بیس بالک بالکائیں ہیں۔ اور وہ شہر میں کبھی کبھی پرچار کا کام بھی کرتے ہیں۔ اور ان کا اودے پور میں ہونا بھی پرچار کا سادھن ہے۔ سنا جاتا ہے۔ کہ لوگوں کی سہانبھوتی بھی ان کے ساتھ ہے۔ اور انیک سجن آریہ سماج کے وچاروں کو پسند بھی کرتے ہیں۔ لیکن ریاستوں میں جو دقتیں ہوتی ہیں۔ میواڑ بھی ان سے خالی نہیں ہے۔

اس کے علاوہ میواڑ میں تعلیم بھی کم ہے۔ سادھارن لوگ بہت غریب ہیں۔ پرنتو آریہ سماج کے پرچار کے لئے تعلیم بھی ضروری چیز ہے۔ جو کچھ پڑھا ہوا ہی نہیں ہے۔ وہ پرانی روڑھیوں کو توڑنے کا ساہس کیسے کر سکتا ہے۔ تو بھی آریہ سماج کو اس طرف دھیان دینا چاہیے۔

تالاب

میواڑ میں انیک تالاب ہیں۔ لیکن ان میں سے مکھیہ یہ ہیں (۱) پچھولا تالاب جو شہر کے ساتھ ہے اور جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ یہ مہارانا لاکھا جی کا بنوایا ہوا مانا جاتا ہے۔

(۲) فتح ساگر جو شہر کے پاس ہے۔ یہ بڑا منوہر تالاب ہے۔ اس کی پال پر جانے سے درشیہ بڑا سندر معلوم ہوتا ہے۔ اس کے ہر ایک کنارے سے درشیہ الگ الگ نظر آتے ہیں۔ اس کا نقشہ سرپ آکار ہے۔ اور اس کے کنارے ایک پہاڑی پر سجن گڑھ بنا ہوا ہے۔ وہاں سے دیکھنے پر خاص درشیہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے کنارے پال پر ایک پہاڑی پر کھنڈرات نظر آتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں۔ مہارانا پرتاپ کبھی کبھی یہاں رہا کرتے تھے۔

(۳) اودے ساگر۔ یہ اودے پور سے چھ میل دور دیباڑی سٹیشن سے دو میل ہے۔ یہ تالاب مہارانا اودے سنگھ جی کا بنوایا ہوا ہے۔ یہ بھی دیکھنے یوگیہ ہے۔

(۴) راج سمندر۔ یہ اودے پور سے چالیس میل

کے فاصلہ پر مہارانا راج سنگھ جی کا بنوایا ہوا ہے۔ یہ تالاب پہلے سب تالابوں سے بڑا ہے۔ اس کے کنارہ پر کانکرولی بسا ہوا ہے۔ یہاں ہی دوارکا دھیش کا مندر ہے۔ جو کہ میواڑ میں ویشنووں کے مکھیہ مندروں میں سے ایک ہے۔ اسی کے کنارے پر راج نگر ہے۔ یہاں سے سنگ مرمر بھی نکلتا ہے۔ اور ایک نوچھتری ہے۔ جس کی بناوٹ میں بڑی کاریگری کا کام ہوا ہے۔ سنا ہے۔ یہ تالاب ۱۶ سال میں بنا تھا۔ اور اس پر ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوا تھا۔

۵ جے سمندر۔ یہ تالاب اودے پور سے ۳۰ میل ہے۔ میواڑ میں ہی نہیں سنا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں کوئی مصنوعی جھیل اس سے بڑی نہیں ہے۔ یہ ۹ میل لمبی اور ۶ میل چوڑی ہے۔ اس کے بنانے والے مہارانا جے سنگھ جی تھے۔

یہ تالاب ہیں۔ جو کہ درشنک کو ضرور دیکھنے چاہئیں۔ ان کے علاوہ جو چھوٹے چھوٹے اور تالاب ہیں۔ ان کو دیکھنا نہ دیکھنا درشنک کی اچھیا پر ہے۔ یہی تالاب ہیں۔ جو میواڑ کو کشمیر بنا رہے ہیں۔ اگر اس طرح تالاب نہ ہوں۔ تو میواڑ میں برسات کے بعد شاید پانی کی بہت تکلیف ہو۔ ان تالابوں پر کروڑہا روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اب بھی سب کی مرمت ہوتی رہتی ہے۔ اسی لئے یہ اچھی حالت میں ہیں۔

مشہور مندر

۱ ایک لنگ ناتھ۔ یہ اودے پور سے ۱۰-۱۲ میل پر ہے۔ اور موٹر تک تانگے جاتے ہیں۔ یہ شو کا مندر ہے۔ اور یہ ؟؟ ؟؟ ہے۔ جس کے ساتھ باپا راول کا سمبندھ بتلایا جاتا ہے۔ اس کے پاس ایک تالاب بھی ہے۔ جو اس کی شوبھا کو بڑھا رہا ہے۔ اس کے راستہ میں ایک پرانی بستی ہے۔ جس کا نام ناگدا ہے۔ باپا راول کے پوروج اسی استھان کے سردار تھے۔ باپا راول نے وہاں سے آ کر ہی چتوڑ کو فتح کیا تھا۔ جو اب تک اس کی ونش کے قبضہ میں ہے۔ ریاست کے مالک ایک لنگ مانے جاتے ہیں۔ اور مہارانا ان کے دیوان مانے جاتے ہیں۔ جیسا کہ شواجی سمرتھ رامداس کا دیوان تھا۔

۲ ناتھ دوارہ۔ یہ ویشنووں اور خاص کر ولبھ سمپردائے والوں کا مندر ہے۔ اس میں ۱۵۰۰ روپیہ کا بھوگ ہر روز لگتا ہے۔ انیک دھرم شالائیں ہیں جہاں مسافر آ کر ٹھہرتے ہیں۔ سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ براہمن رس دکر کے پانی نہ برسنے۔ یہ دیکھنا ہو۔ تو یہاں آکر مسافر کے پہنچتے ہی پنڈے آ جاتے ہیں۔ اور ٹھگنا شروع کرتے ہیں۔ مہاراج پتل لاتے۔ دو آنے چار آنے آٹھ آنے میں پتل بکتی ہے۔

جس میں روٹی۔ چاول۔ دال۔ سبزی وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان پنڈوں کو مندر کی سیوا کے بدلے پتلیں ہی ملتی ہیں۔ اور وہ اس طرح پتلیں بیچ کر روپیہ وصول کرتے ہیں۔

مندر کے درشن دن میں سات بار تھوڑے تھوڑے وقت کے لئے ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی بازیوں پر کپڑے کے کوڑے پڑتے رہتے ہیں۔ درشن کے لئے آج کل تو عورتیں ہی زیادہ دیکھی گئی ہیں۔ وہ بھی گجرات پرانت کی سب سے زیادہ تھیں۔

ایک طرف شردھالو عورتیں۔ دوسری طرف پنڈے دھورت۔ تیسرے پجاری لے ایمان اور چوتھے بھولے یجمان مل کر ایک ایسی کھچڑی پک رہی ہے۔ جس سے پوپ کے روپ کا پورا پورا پتہ مل جاتا ہے۔ پتہ نہیں۔ پرماتما اس اودیا (جہالت) سے بھارت کو کب چھڑائیں گے؟

مندر گوردھن سے جبکہ اورنگ زیب مندر توڑ رہا تھا۔ اور مورتیوں کو پھوڑ رہا تھا۔ پجاری گمکھ مورتی اٹھا کر مہارانا راج سنگھ جی کی سیوا میں لائے تھے۔ اور انہوں نے یہ مندر بنوا دیا تھا۔

۳ دوارکا دھیش۔ یہ ناتھ دوارہ سے ۹ میل پر راج سمندر کے کنارے پر ہے۔ یہ مندر بھی ولبھ سمپردائے کا ہے۔ اس میں مسافروں کو بھوجن بٹھا کر بنا مانگے دیا جاتا ہے۔ یہ کام کرنے والوں کو پتہ لگنے کی ضرورت ہے۔ وہ اسی وقت بھوجن کا پربندھ کر دیتے ہیں۔

یہ مندر شری ناتھ کے مندر سے پرانا ہے۔ جیسے راج کے پنچ گوردوارہ ایک لنگ ناتھ والے ہیں۔ اسی طرح ویشنو گورو دوارکا دھیش والے مانے جاتے ہیں۔

ان مندروں کو دیکھنے کا دوسرا ریل کا مارگ ہے۔ جو ماولی اسٹیشن سے ریل ادھر کو چلتی ہے۔ اس پر ناتھ دوارا پہلا اسٹیشن ہے۔ اور کانکرولی دوسرا اسٹیشن ہے۔

ان کے علاوہ اسبھیہ دیو۔ ایرام وغیرہ اور مندر بھی ہیں۔ ان مندروں کو راجیہ کی طرف سے جاگیریں ملی ہوئی ہیں۔ جن سے ان کا گزارہ ہوتا ہے۔ اور پلبھ مندروں کے پجاری پرایہ عیاش ہوتے ہیں۔ اس پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اور استھان

ان کے علاوہ درشنک کو یہ استھان بھی دیکھنے چاہئیں:-

۱ گوگوندہ۔ یہ وہ استھان ہے۔ جہاں مہارانا پرتاپ کا ابھیشیک ہوا۔ وہاں اب موٹر بھی جاتی ہے۔

۲ ہلدی گھاٹ۔ یہ جگہ ناتھ دوارا سے ۱۰-۱۱ میل ہے۔ بیچ میں کھمنور شہر آتا ہے۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۲ کے نیچے)

رادھا سوامی مت کا خدا اقرار میں انکار

(از پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک)

ایک مہاتما کا کتھن ہے۔ کہ نہ کرنے کے تین معنی ہیں۔ نہ کرنا۔ مجبور ہو کر کرنا۔ اور الٹا کرنا۔ اسی طرح انکار بھی تین طرح کا ہوتا ہے۔ نہ ماننا۔ جبراً ماننا اور الٹا ماننا۔ رادھا سوامی مت کے لوگ ایشور کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ان کے لئے جو کچھ بھی ہے۔ وہ گورو ہے۔ لیکن ایشور کو نہ ماننا کر ہندوستان میں اور اس میں بھی ہندو جاتی میں ان کے مذہب کا عام پرچار ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس لئے خدا کی ہستی کا زبانی اقرار کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ان کے منتویہ اور کرم دھرم میں ایشور کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ زبانی اقرار ہے۔ اگر ایشور کے متعلق کوئی سوال کر دیا جائے۔ تو ڈھول کا پول نظر آنے لگتا ہے۔ چنانچہ رسالہ کلیان کے ایشور نمبر میں رادھا سوامی گورو سے خدا کی ہستی کے متعلق چار سوال کئے گئے تھے۔ جن کا جواب آپ کی طرف سے ۲۱ اگست ۱۹۳۲ء کے "پریم پرچارک" میں شائع ہوا ہے۔ جو اس بات کی زبردست شہادت ہے۔

سوالات۔ ۱ ہم خدا کی ہستی میں کیوں یقین لائیں؟ ۲ خدا کی ہستی میں یقین نہ لانے سے کیا نقصان ہے؟ ۳ خدا کی ہستی کے ثبوت میں آپ کی زبردست دلائل کیا ہیں؟ ۴ کیا آپ براہ نوازش اپنی زندگی کا کوئی ایسا واقعہ بیان کریں گے۔ جس سے آپ کا خدا کی ہستی اور اس کے لطف و کرم میں اعتقاد راسخ ہوا!

رادھا سوامی گورو جی کی طرف سے ان کا جواب

۱ ہمیں خدا میں اس لئے یقین لانا چاہئے۔ کہ خدا سے مراد روحانی ترقی کا وہ اعلیٰ سے اعلیٰ معیار ہے۔ جو انسان کے لئے ممکن الحصول ہے۔

۲ اگر ہم خدا کی ہستی میں یقین نہ لائیں۔ تو یا تو ہم ایک بے اصولی زندگی بسر کریں گے۔ یا اسے کسی ادنیٰ مقصد کے حصول میں صرف کریں گے۔ اور اس طرح اپنے کو اعلیٰ انسانی زندگی کی برکات سے محروم رکھیں گے۔

۳ میری دلائل حسب ذیل ہیں:-

(الف) ذاتی انوبھو (ب) ان مہاپرشوں کی کلام شہادت جنہیں مالک کا درشن ہوا۔

۴ مختصراً۔ ۱۸۹۷ء میں میں نے انبالہ سے دسویں جماعت کا امتحان دیا۔ چونکہ میں جماعت میں کمزور تھا۔ اس لئے ہر شخص کہتا تھا۔ کہ میں فیل ہو جاؤں گا۔ مجھے بڑی مایوسی ہوئی۔ میں نے پانچ منٹ مالک سے پرارتھنا کی۔ جس پر مجھے اندرونی طور پر یقین دلایا گیا۔ کہ میرے امتحان کا نتیجہ حسب دلخواہ ہوگا۔ آخر کو میں زیر غور درجہ کر پاس ہو گیا۔

ناظرین ان جوابات کو پڑھ کر اسی نتیجہ پر پہنچے ہوں گے۔ کہ یہ خدا کی ہستی کا اقرار میں انکار ہے۔ بلکہ بھی اس لئے کہ سرو سادھارن اس سے دھوکے میں آ جائیں۔ اس کی کچھ تشریح کر دینا ضروری ہے۔ سب سے پہلے جواب میں خدا سے مراد روحانی ترقی کا اعلیٰ معیار بتلایا گیا ہے۔ یہ معیار جیو کی ایک اعلیٰ حالت ہو سکتی ہے۔ اس سے کوئی الگ ہستی نہیں قرار دی جا سکتی۔ لیکن خدا یا ایشور۔ سروویاپک۔ نراکار سوروپ۔ سروگیہ۔ سروشکتیمان۔ سرو ایشور۔ ستچت آنند سوروپ۔ سرشٹی کرتا۔ دیا و نیائے کاری آدی گنوں والا جیو سے ایک الگ ہستی ہے۔ جس کا اس جواب میں صاف انکار ہے۔ اگر یہ کہیں کہ ہم نوین ویدانتیوں کی طرح جیو اور ایشور میں بھید نہیں سمجھتے۔ تو بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو جیو کے برہم ہو جانے پر اس میں سروگیتا آدی گنوں کو مانتے ہیں۔ لیکن آپ کے جواب سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا گنوں والی کوئی ہستی دنیا میں موجود ہی نہیں۔ خدا یہ بھی بتا دیا ہوتا۔ کہ اس اعلیٰ معیار پر جیو پہنچ کر ایشور کیا بن جاتا ہے۔ اور دنیا میں اس کی کونسی مثال ہے۔ رادھا سوامی گورووں کے علاوہ آپ کوئی مثال دیں گے نہیں۔ اور ان کا جیون دوسرے مہاتماؤں سے کوئی اونچا نظر نہیں آتا۔ عام لوگوں کی سے وہی روگ۔ وہی بھوگ وہی بھول چوک۔ وہی کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اور اہنکار۔ جو انتر میں ہیں بڑی مشکل سے پاس ہوئے۔ ان کی لیاقت کی اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے۔ اور قدرت نے جس کو ایسا کند ذہن بنایا۔ وہ روحانی ترقی کہاں تک کر سکتا ہے؟ لیکن یہ ہندوستان ہے اس میں ہر ایک کی دکان چل نکلتی ہے۔

دوسرے جواب میں ایک طرح سے پہلے جواب کو ہی دہرایا گیا ہے۔ اگر پرماتما کے ستیہ سوروپ پر آپ کا یقین ہوتا۔ تو یہ بھی لکھتے۔ کہ جو کوشش سے محروم رہ جائیں گے۔ اور اس کو نیائے کاری ماننے۔ تو یہ بھی لکھتے۔ کہ پاپ کرموں کے دنڈ سے اور شبھ کرموں کے شبھ پھل کی اشاعت جاتی رہے گی۔ پرماتما کی ہستی کے تین بڑے ثبوت ہیں۔ اول دنیا کی پیدائش پرورش اور فنا کا کرنا۔ دوم آغاز دنیا میں وید کا اپدیش کر کے انسان کو اپنے فرائض سے آگاہ کرنا۔ اور آئندہ کے لئے علم کا سلسلہ جاری

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۳ پر)

یادِ رفتگان

(نمبر ۶۷)

مہتہ ہنسراج جی بان پرستی

...ہنسراج جی کا جیون استقلال مجسم اور عزم
...زندہ تصویر تھا۔ آپ کی زندگی کے بیشمار
...اس امر کے شاہد پیش کرتے ہیں۔ کہ صدق
...کے لئے اگر کوئی مصیبت بھی آجائے۔ تو اس
...انسانیت سے بعید ہے۔ لیکن یہ
...ہے کہ ایسے تعبیرت افروز عنبر پر معصم
...والے مشہور مقامات پر پیدا ہو کر باعث
...ہو سکتے۔ اور نہ ہی نازو نعم میں پلے ہوئے
...کسوٹی پر پرکھے جاسکتے ہیں۔
...ایک دیہاتی تھے۔ اور ایسے گمنام قریہ
...پیدا ہوئے۔ جس کا نام ابھی تک صفحاتِ تاریخ
...نہیں ہوا۔ جو کہ پنڈ دادنخان سے دس
...کے فاصلہ پر "ننگر" کے نام سے موسوم ہے
...جدید اور خیالاتِ یورپ کی روشنی کی شعاعیں
...اس گاؤں کے قریب بھی نہیں آئیں۔ لیکن
...اٹھتر سال پہلے ایک موہیال خاندان میں
...ہونے والے چشم و چراغ نے شہری آبادی کو
...کو سندلیش سناتے ہیں وہ وہ کام کئے۔
...کی طاقت سے ہونے مشکل ہیں :۔

...جی کی ابتدائی مدرس گاؤں کی مسجد میں ہوئی۔
...فوجی ملازمت میں چلے گئے۔ ایک بڑے
...سپاہی تھے۔ اور خوب عیش و طرب سے ایام
...بسر ہو رہے تھے۔ مگر ساتھ ہی شاہ پور ایک
...پر کامل یقین تھا۔ برت رکھے جاتے تھے
...پر پیتروں کو خوراک دی جاتی تھی
...علاوہ دستا مسک بھوجن سے بھی گریز نہیں

...فوجی دستہ کا قیام جب میں مہتہ جی سپاہی تھے۔
...بیس سال پہلے راولپنڈی میں جو ہوا۔
...جی سیر و تفریح کرتے ہوئے آریہ سماج مندر
...قریب سے گزرے۔ کوئی جھجھک بھی گا رہے
...خیالات پاک تھے۔ جذبات موثر تھے تب فی الفور
...نے اپنا جادو دکھایا۔ اور مہتہ جی کو آریہ سماج
...لگن لگ گئی۔ شراب اور گوشت سے تو بہ ہوئی
...تھا۔ ساتھ رہنے والے سپاہی تنگ کرتے
...مہتہ جی کے خلاف آوازے کستے تھے۔ آپ
...حاضر جواب۔ ہر ایک کو تشفی بخش جواب
...شگفتگی اور پریم لے جو جلوہ دکھایا۔ تو ملازمت
...دست کش ہوگئے۔ اور پھر تاحیات آریہ سماج
...پرچار میں مصروف رہے :۔

...پہل میں نے جلسہ آریہ سماج لاہور پر آپ
...درشن کئے۔ شری پنڈت دھرم بھکشو جی (مرحوم)
...مولوی عبدالحق و دیارتھی سے اس دن مباحثہ تھا۔
...شاہ عالمی اور لوہاری دروازہ کے مابین
...رہا تھا۔ کہ ایک کھمبہ پر لگے ہوئے اشتہار کو
...ایک پہلا چوغہ زیب تن کئے وجیہ
...سامنے آموجود ہوا۔ چہرہ سے
...اور سنجیدگی کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔

اور خوش نما مقطع داڑھی بربات بیان کر رہی تھی۔ کہ کوئی پرٹھوہاری بزرگ ہیں۔ مجھ سے رہا نہ گیا۔ اور میں نے فی الفور مقام اور جائے قیام کی نسبت استفسار کیا۔ تو آپ نے بڑے نرم لہجہ میں اپنا پتہ بتایا۔ اور ہنس دئیے۔ میں تاڑ گیا۔ کہ شاید اس میں کوئی راز ہوگا۔ اور ممکن ہے۔ کہ میرے پرگنہ کے ہوں۔ مگر جب زیادہ تحقیق سے کام لیا۔ تو پنڈدادنخان کے امراء و رؤسا کی نسبت اور آریہ لوگوں کے متعلق انہوں نے اشتہادات پیش کئے۔ اور میں قائل ہوگیا۔ رات کو تالاب ننگے منڈی میں شاستراتھ ہوا۔ تو میں نے مہتہ جی کو وہیں چھوڑا۔ اور آپ اپنے مسکن پر آگیا :

اس کے بعد مہتہ جی جب جب پنڈدادنخان آتے تو مجھے ضرور ملتے۔ اور اپنا عزیز جانتے تھے۔ کئی بار انہوں نے چند ایک انفرادی خامیوں پر مجھے یہاں تک زجر و توبیخ کی۔ کہ میں ششدر رہ جاتا۔ اور یہ دیکھتا۔ کہ میرے جوابات پر بھی مہتہ جی کو کوئی ملال نہیں ہوتا :

مہتہ جی عموماً اضلاع سرگودھا۔ جہلم۔ گجرات۔ راولپنڈی وغیرہ میں رہا کرتے۔ اور آریہ سماجوں میں مقیم رہتے تھے۔ بھاری بھرکم عصا اٹھائے گاؤں گاؤں کا چکر لگاتے۔ شراب۔ مانس۔ افیون وغیرہ نشہ آور چیزوں کی مذمت میں آپ کو ایسا ملکہ حاصل تھا۔ کہ ایک بار تو دہقانی آبادی مرعوب ہو کر تائب ہو جاتی۔ جہاں جاتے۔ آریہ سنسکرتی کے تحفظ کے لئے آریہ ہندوؤں کو ہدایت دیتے جینو اور چوٹی کے موضوع پر کالج کے لڑکوں سے منطقی شاستراتھ کرتے۔ اور کہتے تھے۔ کہ یہ بزرگانِ قدیم کے عطیات ہیں۔ ہمیں ان کی حفاظت لازم ہے۔ اور کہ الیتور بھگتی کے لئے وقت صرف کرنا ہمارے لئے لازم ہے۔

شری پنڈت لوک ناتھ جی آریہ اپدیشک کے ہمراہ جب جسم شتابدی متھرا پر گئے۔ تو گھنٹی بجا کر لوگوں کو مجتمع کرتے اور اپدیش دیتے کا ڈھنڈورا بجاتے۔ اور تا دمِ آخرت گھنٹی ہمراہ رکھی۔ جب واپس آئے۔ تو شری پنڈت جی کے مکان پر ہی فروکش تھے۔ بیمار ہوگئے۔ زندگی کی امید منقطع ہو چکی تھی۔ مگر جب افاقہ ہوا۔ تو آپ کو یہ خیال آیا۔ کہ جسمانی قوا کمزور ہو چکے ہیں۔ تحریری پرچار کی طرف توجہ کرنا لازم ہے۔ آریہ لوگوں کے بھجن اکٹھے کئے۔ اور لکشمی آرٹ سٹیم پریس راولپنڈی میں ۲ ٹریکٹ "ٹیلر دی چوٹا"۔ "گوشت مت کھاؤ"۔ وغیرہ ٹریکٹ طبع کرائے :

مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ شاید ۱۹۲۶ء میں آریہ سماج راولپنڈی گورو کل سکشن کا سالانہ جلسہ تھا۔ حکام اعلیٰ نے مناہیِ نگرکیرتن کا نوٹس جاری کر دیا۔ شری کل بھوشن جی آریہ سماج کے منتری تھے۔ مہتہ جی اور دیگر چند ایک بھائیوں کے ہمراہ انہوں نے ایک مختصر پارٹی بنا کر شہر بھر میں نگرکیرتن کر ڈالا۔ چنانچہ جب مہتہ ہنسراج جی نگرکیرتن سے واپس آئے۔ تو وہ بےباکانہ آوازہ لگایا۔ کہ ایک بار مجلس گرم ہوگئی۔ اور نگرکیرتن کی مخالفت کرنے والے بھی صم بکم ہوگئے :۔

آپ نے آریہ سماج مندر پنڈدادنخان میں ۱۹۲۹ء میں لگاتار چھ ماہ قیام کیا۔ ان ایام میں آپ کا یہ معمول تھا۔ کہ صبح صادق اٹھ کر منزلِ بالا پر پہنچ جاتے۔ اور ہری بھجن کی تبلیغ سے اہالیانِ شہر کو بیدار کرتے۔ جس کسی بھی آریہ بھائی کے گھر بھوجن ہوتا۔ ضرور وہاں تھوڑا سا اپدیش کرتے۔ اور گلی محلہ والوں کو ستیہ دھرم کی تعلیمات سے آگاہ فرماتے :

آپ کی زندگی کا معمول نشوں کے خلاف جنگ تھا۔ حقہ کی مذمت میں آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ شاید اسی لئے انہوں نے حقہ کی نسبت نقشہ نامہ میں ایسے اقتباسات بدرجہ زائد پیش کئے ہیں۔ اور شراب کی نسبت بھی کچھ کم مصالحہ فراہم نہیں کیا۔ آپ کو عموماً اس قسم کے اشعار سے رغبت تھی ۔

حقہ یار و جو ہے بیمار ...
حقہ کے نام پر بزرگوں کو متہم کرنے والوں کے جذبات اس قسم کے اشعار میں بیان کرتے تھے۔

حقہ ہر کا لاڈلا ہر کا راکھے مان
بھری سبھا میں یوں پھرے جوں گوپیوں میں کان

حقے میں ہر بسے نرٹی میں حرنکار
حقے باہجوں لتھا دھرگ جیون سنسار

کرشن چلے بیکنٹھ کو رادھا پکڑی باہنہ
یہاں تمباکو پی لو وہاں تمباکو ناہنہ

اور کہتے تھے۔ کہ اس قسم کے ابیات کے مصنفوں نے ہی تو ستیاناس کر دیا ہے۔ اور ہندوؤں کی زندگی وبالِ جان اس نے ہی بنائی ہے۔ کہ وہ نشوں سے محبت کرتے ہیں :

گوشت کی نسبت آپ نے ایک ٹریکٹ میں کافی اقتباسات مہیا کئے ہیں۔ اور ہندو اور مسلم بزرگوں کے فرمودوں کو اکٹھا کیا ہے۔ ڈاکٹروں کی رائیں تحریر فرمائی ہیں۔ کئی ایک دلائل بھی پیش کی ہیں۔ جو قابلِ مطالعہ ہیں :

زندگی کے آخری ایام میں جب پنڈدادنخان سے روانہ ہوئے۔ تو ملکوال پہنچے۔ وہاں اپنے ٹریکٹوں کا کافی سٹاک رکھ گئے۔ پھر سرگودھا گئے۔ پیمانہ عمر لبریز ہو چکا تھا۔ بیمار ہو گئے۔ مرض الموت سے مخلصی نہ ملی۔ اور آریہ سماج کے زیر سایہ اوم اوم اچارن کرتے ہوئے اگست ۱۹۳۰ء میں راہیِ ملکِ بقا ہوئے :

(پریم چند آریہ سیوک۔ پنڈدادنخان)

بقیہ صفحہ نمبر ۱

۳ کمبھل گڑھ۔ مہارانا کمبھو کا قلعہ ہے۔ اور میواڑ کا شملہ ہے۔ یہ ناقابلِ تسخیر سمجھا جاتا ہے۔ وہاں بھی مڑ جاتی ہے :

۴ کیلواڑہ۔ یہ جگہ کمبھل گڑھ کے پاس ہی ہے۔ یہ اس وقت کی جگہ ہے۔ جیسے مانا نے شمشیر باندھ کر چتوڑ کی رکھشا کے لئے بھیجا تھا۔ اس وجہ کا مشہور نام پتہ ہے جس کا چبوترہ رام پول کے آگے چتوڑ کے رنگ پر ہے :

۵ چاوند۔ یہاں مہارانا پرتاپ کا دیہانت ہوا تھا۔ جبکہ مہارانا نے امر سنگھ پر شک کیا۔ اور سلمبر اسردار کے دشنواس دلانے پر مہارانا نے پرلوک یاترا کی تھی۔ سلمبر ابھی وہاں سے نزدیک ہی ہے۔ اور جاسمند جے سمندر بھی مارگ میں دیکھا جا سکتا ہے :

ریل

پہلے میواڑ میں صرف دہی ریل کی لائن تھی۔ جو اجمیر سے ادے پور تک گئی ہے۔ لیکن اب چتوڑ سے ادے پور تک ریل چل رہی ہے۔ اور مہارانا صاحب نے ایک اور ریلوے لائن شروع کر رکھی ہے۔ جو ماولی سے نکل کر ناتھ دوارا کانکرولی سردار گڑھ اسبٹ تک اب بھی چلتی ہے۔ اور آگے سڑک تیار ہو رہی ہے۔ یہ لائن مارواڑ جنکشن سے جا کر مل جائے گی۔ وہاں سے ریل احمد آباد۔ اجمیر۔ حیدر آباد سندھ اور جودھپور ہوکر بیکانیر کی طرف جاتی ہے۔ اس کے پورا ہونے پر گجرات والوں کو ناتھ دوارا وغیرہ آنے میں بہت سہولت ہو جائے گی۔ درشک کو میواڑ میں آنے کے لئے کچھ زیادہ وقت دینا چاہئے۔ میرے پاس وقت کم تھا۔ اس لئے میں ساری جگہیں نہیں دیکھ سکا۔ کسی انگریز نے میواڑ دیکھ کر کہا تھا۔ مرنے سے پہلے میواڑ ضرور دیکھو۔ یہ واکیہ بالکل سچا معلوم ہوتا ہے :

گزشتہ سے پیوستہ

پریم

(۴)

سوشیلا اب وہ سوشیلا نہ رہی تھی۔ اُس کی حالت بالکل بدل چکی تھی۔ ہیم کے پریم نے اُسے عجیب دیوانی بنا دیا تھا۔ ہیم کی موہنی صورت اس کی آنکھوں میں بس چکی تھی۔ اُس کا خیال اُس کے دل میں مضبوط جگہ پا چکا تھا۔ اُس کے فراق کی آگ میں وہ بُری طرح جل رہی تھی۔ کتابوں میں اس کا جی نہ لگتا تھا۔ ستار اس سے چھوٹ چکی تھی۔ باغیچے میں جانے کا اُسے حوصلہ نہ پڑتا تھا۔ صرف ایک ہیم کے خیال سے واسطہ تھا۔ اور اُسی کے تصور میں غرق دن رات اپنے کمرہ میں بند پڑی رہتی۔ لیکن جب اس سے اس کی وحشت اور زیادہ بڑھنے لگی۔ اور صحت پر اس کا بُرا اثر پڑنا شروع ہوا۔ تو اُس نے اپنے پریمی گمگشتہ کی تلاش میں اِرد گرد کے علاقہ میں چکر لگانے شروع کئے۔ گھوڑے پر سوار ہو کر وہ دن بھر گھومتی۔ تھوڑے دنوں میں ہی اُس نے دور و نزدیک کا سب علاقہ چھان مارا۔

ہیم کی تو کچھ خبر نہ ملی۔ لیکن اس سے سوشیلا کی نہ صرف گرتی ہوئی صحت ہی بحال ہو گئی۔ بلکہ اس کی تفریح کے لئے ایک نیا سامان پیدا ہو گیا۔ اس علاقہ کے لوگ تعلیم سے بے بہرہ۔ سادہ لوح۔ اور اس قدر غریب تھے۔ کہ اُن کی بُری حالت دیکھ کر سوشیلا اپنے دُکھ درد کو بھول گئی۔ رحم کا جذبہ جوش میں آ گیا۔ وہ گاؤں گاؤں پھرتی ہوئی ان کے گھروں میں بے تکلفی سے چلی جاتی۔ ان کے حالات دریافت کرتی۔ اُن کے دُکھ درد میں شریک ہوتی۔ اور ہر طرح سے ان کی امداد کرتی۔ سوشیلا خوش نظر آتی تھی۔ لیکن کیا وہ ہیم کو بھول چکی تھی؟

برسات کی رُت تھی۔ سوشیلا باغیچہ میں [illegible] چاندنی کا لطف اٹھا رہی تھی۔ ہلکی ہلکی [illegible] قدر سہانی اور دلکش تھی۔ سوشیلا کی طبیعت [illegible] ہو رہی تھی۔ لیکن جب [illegible] ہوئی کوئل نے دُکھ بھری آواز میں [illegible] گیا۔ تو سوشیلا کا دل تڑپ اُٹھا۔ اس [illegible] ہوک سی اُٹھنے لگی۔ وہ جلدی سے [illegible] دل کو پکڑے ہوئے وہ باغیچہ سے باہر نکلی۔ اور اپنے کمرے میں جا کر پلنگ پر گر پڑی۔ کئی گھنٹے وہ اسی حالت میں پڑی رہی۔ آخر بادل کی گرج سُنکر وہ اُٹھ بیٹھی۔ اس کی آنکھیں پریم کے آنسوؤں سے تر تھیں۔ چہرے پر زردی چھائی ہوئی تھی۔

لیکن اس میں کچھ ایسی لطافت ملی ہوئی تھی۔ کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت معلوم ہوتی تھی۔ باہر آسمان کا نقشہ ہی بدل چکا تھا۔ کالی گھٹائیں سب طرف آسمان پر چھائی ہوئی تھیں۔ گھُپ اندھیرا تھا۔ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ بادلوں کی خوفناک گرج اور بجلی کی کڑک سے دل دہل جاتا تھا۔ سوشیلا اپنے کمرہ کی کھڑکی کے پاس کھڑی باہر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ یکایک اس کے نازک ہونٹ ہلے اور اس نے دھیمی آواز میں میٹھی میٹھی سُروں سے گانا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ اُس نے اپنی آواز کو بلند کرنا شروع کر دیا۔ اور

"پیا بِن کیسے کٹے کاری رات"

کی دُکھ بھری صدا سے آکاش گونج اُٹھا۔ سوشیلا کی آواز میں غضب کا سوز تھا۔ گیت ختم ہو چکا تھا۔ ہر طرف سناٹے کا عالم تھا۔ سوشیلا کے سوزِ غم کی انتہا سے کوئل اپنے دُکھ درد کو بھول گئی۔ پپیہا سناٹے میں آ گیا۔ میگھ گرجنا بند ہو گئے۔ میگھوں کے راجہ کے اندر دیوتا کا دل سوشیلا کی پُر درد اور دُکھ بھری آواز سے پسیج اُٹھا۔ اپنے پریتم سے جُدائی کی ستائی ہوئی سوشیلا کے دل کی تپش بجھانے کے لئے اُس نے میگھوں کو فوراً برس پڑنے کا حکم دیا۔ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ ندی نالے پُر ہو گئے۔ جل تھل کا سماں نظر آنے لگا۔ لیکن کیا سوشیلا کے دل کی آگ بجھی؟

سوشیلا چونک کر اُٹھ بیٹھی "اس بیابانی رات میں کون رو رہا ہے؟" پھر دروازہ پر دستک سُنائی دی۔ ساتھ ہی کسی کی ہانپتی ہوئی آواز میں "مِس صاحب۔ مِس صاحب" کہتے ہوئے فرش پر گرنے کی آواز سُنائی دی۔

سوشیلا گھبرائی ہوئی دروازے کی طرف دوڑی۔ بجلی کے مشعل کی روشنی میں اُس نے دیکھا۔ تو ایک نہایت ہی حسین نوجوان لڑکی فرش پر بے حس و حرکت پڑی تھی۔ لڑکی چوٹی سے ایڑی تک بھیگی ہوئی تھی۔ اس کا جسم سرد ہو رہا تھا۔ سوشیلا نے اُسے گود میں اُٹھا لیا۔ اور اپنے کمرے میں لے گئی۔ اُس کے کپڑے اُتار کر اُس کے جسم کو خشک کیا۔ اور روئی کے کمبلوں میں لپیٹ کر اُسے کُرسی پر لٹا دیا۔ اور جلدی جلدی کوئلے سُلگا کر دو انگیٹھیاں اُس کے دائیں بائیں رکھ دیں۔ تھوڑی دیر میں ہی اس لڑکی نے آنکھیں کھول دیں۔ اتنے میں قہوہ بھی تیار ہو چکا تھا۔ سوشیلا نے دو گرم گرم پیالیاں تیز قہوہ کی اُسے پلا دیں۔

سوشیلا۔ بائی! تم کون ہو؟

لڑکی۔ میں نہایت ہی ایک غریب لڑکی ہوں۔

سوشیلا۔ تمہارا نام کیا ہے۔

لڑکی۔ میرا نام لجیا ہے۔

سوشیلا۔ لجیا! تم اس خوفناک رات میں گھر سے باہر کیوں نکلی۔ اور یہاں آنے کا کیا مطلب ہے؟

لجیا (روتی ہوئی) مِس صاحب! میں تمہارے پاس ہی آئی ہوں۔ میرا بھائی بہت سخت بیمار ہے۔ ہم بہت غریب ہیں۔ نہ ماں ہے نہ باپ۔ نہ کوئی قریبی رشتہ دار۔ ایک بھائی کے سوائے دُنیا میں اور کوئی نہیں۔ سُورج نگر سے ہمارے گاؤں میں ایک بڑھیا آئی ہوئی ہے۔ وہ کہتی ہے۔ کہ تم بہت خدا ترس ہو۔ اور غریبوں کی امداد کرتی ہو۔ اسی لئے مجھے یہاں بھیجا ہے۔ پرماتما کے واسطے میری مدد کرو۔ ہائے میرا بھائی مر رہا ہے۔ لجیا کا ایک ایک لفظ سوشیلا کے سینے میں تیر کی طرح پیوست ہو گیا۔ گیان کی موت کا نقشہ اس کی آنکھوں کے سامنے کھچ گیا۔ باوجود بہت ضبط کے بھی سوشیلا کی آنکھوں سے دو بڑے بڑے خوبصورت آبدار موتی آنسوؤں کی شکل میں نکل کر گر پڑے۔

سوشیلا۔ آہ لجیا! وہ بھائی کتنا خوش نصیب ہے جس کی تمہارے جیسی پیاری اور وفادار بہن ہے۔ گھبراؤ نہیں۔ میری جان تک بھی تمہارے لئے حاضر ہے۔ اور میں ابھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔ جب تک میں کپڑے پہنوں۔ تم اپنے بھائی کی بیماری کا کُل حال کہہ ڈالو۔

لجیا۔ مِس صاحب! میرے بھائی کی بیماری کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ کوئی کچھ۔ جتنے مُنہ اتنی باتیں۔ میرا بھائی گاؤں میں نہیں رہتا۔ کبھی سال چھ مہینے کے بعد آتا ہے۔ پچھلے سال جب وہ آیا تھا۔ تو کچھ دُبلا سا نظر آتا تھا۔ اور ہر وقت غمگین اور اُداس رہتا تھا۔ میں نے اس کا سبب پُوچھا۔ تو کہنے لگا۔ کہ محنت بہت زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ اور اگر محنت نہ کی جائے۔ تو وظیفہ بند ہو جاتا ہے۔ اور وظیفہ بند ہونے سے پڑھائی آگے نہیں چل سکتی۔ کیونکہ ہمارے پاس تو ایک پھوٹی کوڑی تک نہیں۔ اس دفعہ جب وہ آیا۔ تو پہلے سے بھی زیادہ کمزور تھا۔ اور جب میں نے کہا۔ کہ اتنی محنت نہ کیا کرو۔ تو وہ ہنس دیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ بس صرف ایک سال اور باقی ہے۔ اس کے بعد محنت نہیں کرنی پڑیگی۔ اب وہ ایم۔ اے میں پڑھتا ہے۔ اسے آئے ہوئے آٹھ دن ہوئے ہیں۔ جس روز وہ آیا تھا۔ اسی دن مجھے اس کی طبیعت اچھی معلوم نہیں ہوتی تھی۔ اُسے ہلکا ہلکا بخار شروع ہوا۔ جو اب اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ اسے ہوش ہی نہیں۔ کبھی کبھی تو بہت بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ نہ معلوم کون سوشیلا ہے۔ اس کا نام لے لے کر کچھ بے معنی سی باتیں کرتا ہے۔ گاؤں کے لوگ...

سوشیلا سمجھ گئی۔ کہ لجیا کا بھائی سوائے ہیم کے اور کوئی نہیں۔ اس کے سینہ میں دل تڑپ اُٹھا۔ لیکن پے در پے صدمات اٹھانے سے اس میں کمال ضبط کی طاقت آ گئی تھی۔

سوشیلا (بات کاٹ کر) تمہارے بھائی کا نام کیا ہے؟

لجیا۔ ہیم۔

سوشیلا۔ ہیم؟

لجیا (سوشیلا کا اضطراب دیکھ کر) ہاں۔

سوشیلا (اپنا اضطراب چھپاتی ہوئی) کچھ نہیں۔ آگے کہو۔

لجیا۔ گاؤں کے لوگ کہتے ہیں۔ کہ سوشیلا کوئی بھوتنی ہے۔ جو ہیم کو چمٹ گئی ہے۔ ہمارے گاؤں میں ایک سیانا ہے۔ میں اسے بُلا لائی۔ اس نے کئی جنتر منتر پھونکے۔ لیکن وہ کہتا ہے کہ یہ بھوتنی اس کے بس کی نہیں۔ ہمارے گاؤں کا چودھری کہتا ہے۔ کہ ہیم کو سرسام ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر کو دکھانا چاہیے۔ ڈاکٹر بہت دور رہتا ہے۔ بارش کی وجہ سے آنے جانے کے رستے بند پڑے ہیں۔ اور ہمارے پاس اُسے فیس دینے کو بھی کچھ نہیں۔ سُورج نگر کی بڑھیا نے آپ کی بہت تعریف کی ہے۔ مجھے یقین تو نہیں آتا تھا۔ آج کل کسی دوسرے کی تکلیف میں کوئی کیوں پڑتا ہے۔ اور پھر آپ تو بادشاہ ہیں۔ ہم جیسے غریبوں کے دُکھ درد سے کیا واسطہ۔ لیکن بھائی کی زندگی اور موت کا سوال تھا۔ اور کوئی سہارا نہ دیکھ کر جب بھائی کی ذرا آنکھ لگ گئی۔ تو میں ادھر دوڑ آئی۔ اور آپ نے جو احسان مجھ پر کیا۔ .... لجیا کا گلا رُک گیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور وہ سوشیلا کے قدموں سے لپٹ گئی۔

سوشیلا کی آنکھوں میں دنیا اندھیر ہو گئی۔ ہیم مر رہا ہے۔ اور اس کی یاد میں اس خیال نے اسے پاگل بنا دیا۔ وہ ایک منٹ کمرہ میں نہیں ٹھہری۔ ایک چھوٹا سا بیگ اور برساتی کوٹ اٹھا لجیا کو ساتھ لے سیدھی اصطبل میں پہنچی۔ اور گھوڑے پر زین کس کر اس پر سوار ہو گئی۔ اور لجیا کو اپنے پیچھے بٹھا کر روانہ ہو گئی۔ بارش زور سے ہو رہی تھی۔ دریا میں سخت طغیانی آئی ہوئی تھی۔ اس کا پاٹ میلوں تک پھیلا ہوا تھا۔ دوسرا کنارہ نہیں نظر آتا تھا۔ لیکن سوشیلا کسی رکاوٹ کو بھی خیال میں نہ لاتی تھی۔ اور دریا پر گھوڑے کو ایڑی لگائے جا رہی تھی۔ دریا

کے اندر پہنچ کر وہ ایک لمحہ کے لئے رُکی۔ "لجیا
دیکھ ہوشیار" پھر اس نے گھوڑے کو پیار سے
تھپکی دی۔ اور شہباز (گھوڑے کا نام) کہکر
لگیں دیدیں۔ وفادار جانور اپنی مالکہ کے حکم کو سمجھ
گیا۔ اور تلاطم خیز موجوں کے جوش و غضب کو حقارت
کی نگاہ سے دیکھتا ہوا اور بڑی سختی سے ان کا مقابلہ
کرتا پانی کو چیرتا ہوا تیر کی طرح پار نکل گیا۔ ہیم کے
بکس پر پہنچتے ہی سوشیلا نے ایک تاکیدی خط ڈاکٹر
کے نام لکھا۔ اور گاؤں کے چودھری کے ہاتھ فوراً
روانہ کروا دیا۔ پھر اس نے لجیا کو آرام کرنیکی ہدایت
کی۔ کیونکہ لجیا کی حالت بھی خراب ہو رہی تھی۔ ہیم
ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں پڑا تھا۔ اُسکا پلنگ
اُٹھوا کر اس نے سامنے کے دالان میں بچھوا دیا۔
اور خود ایک ٹوٹی پھوٹی کرسی بچھا کر ہیم کے پاس بیٹھ
گئی۔ سوشیلا کو ڈاکٹری سے کچھ زیادہ واقفیت نہ
تھی۔ وہ معمولی مرضوں کے علاج سے واقف تھی۔
تاہم وہ سمجھ گئی۔ کہ ہیم نمونیا کا شکار ہو گیا ہے۔
لیکن ڈاکٹر کے آنے سے بیشتر دوائی دینے کا اسے
حوصلہ نہ ہوا۔ ہیم کی حالت کچھ اچھی نہ تھی۔ سوشیلا
کا دل بیٹھ گیا۔ وہ کرسی سے اُٹھی۔ اور فرش پر
دو زانو ہو کر نہایت عجز و انکسار کے ساتھ پرماتما
سے ہیم کی شفایابی کے لئے پرارتھنا کرنے لگی۔

سوشیلا کی پرارتھنا قبول ہوئی۔ ہیم صحت یاب
ہو گیا۔ متواتر کئی دن رات کی محنت کے باعث
سوشیلا بھی بیمار ہو گئی۔ کل ہی اس کا بخار اترا تھا۔
اور گو ابھی کمزوری تھی۔ لیکن ہیم کے دیکھنے کے
لئے اس کا دل بے تاب ہو گیا۔ اور وہ اس کی
مزاج پرسی کو روانہ ہو گئی۔ ہیم سو رہا تھا۔ لجیا
گھر نہ تھی۔ جونہی سوشیلا ہیم کے کمرے میں داخل
ہوئی۔ ہیم کی آنکھ کھل گئی ؞

ہیم۔ (آنکھیں ملتے ہوئے) لجیا۔ بہن۔ پانی۔
سوشیلا۔ (پانی کا گلاس دیکر) ہیم کہئے اب
آپ کا مزاج کیسا ہے؟

ہیم (چونک کر) ہیں سوشیلا!

سوشیلا۔ داسی حاضر ہے.......

ہیم۔ آہ سوشیلا! تمہارا شکریہ کس زبان سے
ادا کروں۔ تم نے مجھ پر وہ احسان کیا۔ کہ......

سوشیلا۔ آپ خواہ مخواہ اپنے دل پر بوجھ نہ
ڈالئے۔ میں نے احسان ہی کون سا کیا ہے؟

ہیم۔ میں سب کچھ لجیا کی زبانی سن چکا ہوں۔
اُف! جب آپ کی تکلیف کا خیال آتا ہے۔ تو میرا
کلیجہ پھٹا جاتا ہے.......... سوشیلا مجھ
ناچیز کی خاطر تم نے اپنے آپ کو اس قدر مصیبت
میں کیوں ڈالا؟

سوشیلا۔ ہیم......... یہ کہہ کر سوشیلا کی زبان
رک گئی۔

ہیم۔ سوشیلا۔ کیا تمہیں سچ مچ مجھ سے محبت
ہے۔ میں غریب ہوں۔ نادار ہوں۔ میرے پاس م

بقیہ صفحہ ۱۰

جاری رکھتا۔ سوم البنئور اپاسکوں کا اس کی اپاسنا
سے جیون سکت ہو جاتا۔ لیکن منیشر نے جواب میں آپ نے
یہ دلائل پیش نہیں کیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔
کہ آپ سرشٹی کرتا پرماتما سے منکر ہیں۔ ابنا الوکھبو تو
بتلا دیا۔ کہ فیل ہونے ہوتے پاس ہو گیا۔ اگر فیل ہو
جاتے۔ تو شائد اپنے خیالی خدا کا خاکہ کھینچنے کا
موقعہ بھی آپ کو نہ ملتا۔ اور وہ مہا پرش کون ہیں جن
سے آپکو البنئور کی ہستی کا ثبوت ملا۔ رادھا سوامی گورو تو آج
ہو لئے۔ دیگر مہاتماؤں کے وچنوں سے آپکے خیالی خدا کا
ثبوت تو ملتا نہیں۔ اس حالت میں ان کی شہادت
آپ کے کس کام؟

چوتھے جواب میں جو اپنے جیون کا واقعہ لکھا ہے۔ یہ
صرف اپنی بڑائی جتانے کے لئے لکھا ہے۔ اور آپکے مسلمہ
خدائی معیار پر ٹھیک بھی نہیں اترتا۔ کیونکہ جس صورت
میں آپ نے خدا کی ہستی مانی ہے۔ یعنی اعلےٰ روحانی معیار۔
وہ تو اس وقت آپ میں موجود نہیں تھا (ہمارے خیال میں اب
بھی نہیں) اور اگر موجود تھا۔ تو وہ اپنے سے جدا نہیں۔
پھر پرارتھنا کس سے؟ اور اگر رادھا سوامی اصول بھجنیکے
مطابق اسکو اس صورت میں خدا بھی مان لیا جائے تو جنکی
پرارتھنا کا پھل انکے حسب دلخواہ نہیں ہوتا۔ وہ کیا مانیں؟ آجی
بھولے گورو! آپکے اس معیار سے سینکڑوں لوگ لنبور سے
منکر ہو گئے۔ اگر آپ کو اعلےٰ روحانی مقصد کی خواہش
ہے۔ تو ست شاستروں سے پرماتما کے ست سروپ
کو جاننے کی کوشش کریں۔ اور لوگوں کو رادھا سوامی
مت کے گورو ڈم کے اندھا دھند گڑھے میں گرتے
ہوئے دیکھ کر کچھ رحم کریں۔ لیکن اس کی مجھے امید
نہیں۔ کیونکہ دنیا میں سوارتھ کا چھوڑنا بہت مشکل
ہے ؞

م کچھ بھی تو نہیں۔ سوائے.......پریم...... یہ
ناچیز تمہارا پریم سے بھرا دل حاضر ہے۔ گر قبول افتد
زہے عز و شرف ؞

سوشیلا (بیخودی کے عالم میں) پریم! پریم!!۔
......آہ پریم۔ سچا اور لازوال پریم ہی اس دنیا میں
حاصل کرنے کے قابل شے ہے ؞

سوشیلا نیچی نگاہیں کئے ہوئے تھی۔ ہیم اس کی
طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اُس کے
لبوں پر ہلکا سا تبسم تھا۔ آنکھوں میں شرارت کی
جھلک نمودار تھی۔ آخر اُس کے صبر کا پیمانہ چھلک
اُٹھا۔ اور دھڑکتے ہوئے دل سے اُس نے ایک
عجیب با معنی انداز سے سوشیلا کہا ؞

سوشیلا کی پریم بھری نگاہیں اُٹھیں۔ ہیم
سے آنکھیں چار ہوتے ہی اُس کے جسم میں ایک
برقی لہر دوڑ گئی۔ اور طالب و مطلوب دونو ایک دوسرے
کے نشۂ پریم میں سرشار گنگا جمنا کی طرح باہم
ہمیشہ کے لئے مل گئے ؞ (ماخوذ)

مغربی اور پراچین جیوتش کی تاریخ

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از پنڈت ستیہ دیو آریہ مسافر ویدک مشنری)

اس کے قوانین کی ایسی شہرت ہوئی کہ اس کو
آسمانی مقنن کا بجا طور پر لقب دیا گیا۔ یوروپ میں
سب سے پہلے اس نے جوار بھاٹا پر غور کیا تھا۔
اور یہ رائے قائم کی تھی۔ کہ اس ان چند رماں نہ
صرف سمندر بلکہ روئے زمین کی تمام منجمد اشیا
اور خود زمین پر بھی اپنی کشش کا زبردست اثر
ڈالتا ہے۔ گو بظاہر ہم کو معلوم نہیں ہوتا۔ ۱۵
نومبر ۱۶۳۰ء کو اس بڑے جیوتشی کا انتقال ہو
گیا۔ اور اس کی نعش بڑی عزت کے ساتھ سینٹ
پیٹرز کے گرجا میں دفن کی گئی۔ ایک جگہ وہ اپنی
کتاب کے آخیر میں لکھتا ہے۔ کہ پرماتما! میں
تجھے بار بار دھنباد دیتا ہوں۔ کہ تو نے مجھے
اپنی سرشٹی میں بڑا آنند دیا۔ میں نے تیری
اچھائیں پر وچار کرنے کی بدولت بڑی عزت حاصل
کی۔ جہاں تک میری محدود عقل ذہن کے اپار بھید
اور نکات کو سمجھ سکی۔ میں نے سنا۔ میں نے تیری
کاریگری کی مہما کا ڈنکہ بجایا۔ اگر اس کام میں مجھ
سے کوئی بات تیری شان کے خلاف سرزد ہو گئی
ہو۔ یا دل میں میرے یہ نیت رہی ہو۔ کہ اپنی
شہرت اور ناموری ہو۔ تو پربھو! کرپا کر کے مجھے
کشما کیجئے ؞

نیوٹن

اس کے بعد نیوٹن کا زمانہ ہوا۔ جو یوروپ
میں علم ریاضی اور ہیئت کا سرتاج مانا گیا ہے۔
۱۶۴۲ء میں لنکا شائر کے ایک مقام اوسفورڈ
میں ایک کسان کے گھر میں اس کا جنم ہوا تھا۔
جہاں پہلے وہ اپنے آبائی کام کی طرف متوجہ ہوا
لیکن اس کے شوق کتب بینی اور ریاضی اور کلوں
وغیرہ کی طرف اس کی طبیعت کے قدرتی میلان
کو دیکھ کر اس کے بعض مردم شناس دوستوں
نے سوچا۔ کہ وہ کسانی کے لئے نہیں پیدا ہوا۔
اسے کسی اور بڑے کام کے لئے تیار کرنا چاہئے
چنانچہ ۱۸ سال کی عمر میں اس کو کیمبرج کے ٹرینیٹی
کالج میں داخل کیا گیا۔ یہاں اس کی غیر معمولی
ذہانت مختلف قسم کے علوم و فنون میں اس کی
حیرت انگیز ترقی اس کی آئندہ کامیاب زندگی کی پیشگوئی
کرتی تھیں۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۲۷ سال
کی عمر میں وہ اسی یونیورسٹی میں ریاضی کا پروفیسر
مقرر ہو گیا۔ ۱۶۶۶ء میں کیمبرج میں پلیگ کا
بڑا زور ہوا۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنے اپنے
مکانات چھوڑ کر باہر نکلنا پڑا۔ نیوٹن بھی چند
روز کے لئے اپنے وطن کو چلا گیا۔ کہتے ہیں یہاں
ایک دن وہ کسی باغ میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ دفعتہً
ایک سیب اس کے سامنے درخت پر سے
زمین پر گرا۔ فوراً اس نے سوچنا شروع کیا۔
وہ کون سی طاقت ہے۔ جو ہر چیز کو زمین کیطرف
کھینچتی ہے۔ بالآخر وہ اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ نہ صرف
زمین بلکہ ہر کرہ کے مرکز میں ایک خاص کشش کی
قوت ہے۔ جو اپنے ارد گرد کی چیزوں کو اپنی طرف
کھینچتی ہے۔ مگر کچھ ایسی وجوہات بھی ہیں جن
سے مرکزی کشش کی قوت میں بڑا فرق آجاتا ہے۔
مثلاً کروں کی جسامت کا ان کا چھوٹا بڑا ہونا۔ ان کا
ایک دوسرے سے نزدیک و دور ہونا۔ دیگر ارد
گرد کے بڑے کروں کا مخالف اثر پڑنا وغیرہ۔ اس
نے اپنی جدید تحقیقات کو بصورت کتاب ۱۶۸۷ء
میں شائع کیا۔ جو تین حصوں میں منقسم ہے۔
پہلے میں ساودھارن کشش کا بیان ہے۔ دوسرے
میں مختلف کششوں کے باہم ایک دوسرے پر اثر
ڈالنے پر بحث ہے۔ اور تیسرے میں نظام کائنات
کے جملہ کروں اور ان کی کشش مرکزی کے باہمی
تعلقات وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ دو سال تک وہ
اپنی اس کتاب کی تیاری کی فکر و غور میں اس قدر
ڈوب جاتا رہا۔ کہ اس کو اپنے تن بدن کی خبر
نہیں رہتی تھی۔ حتےٰ کہ دوسرے لوگ اس کو
کھانا کھلا جاتے تھے۔

جس وقت اس کی کتاب شائع ہوئی۔ تمام
یوروپ میں اس کی ذہانت کی دھوم مچ گئی۔ اس
کو جیسا کہ نئی بات کی بابت عام قاعدہ ہے۔ تو
لوگوں نے اس کی کل باتوں کو نہیں مانا۔ مگر جلد
ہی ان کو یہاں تک مقبولیت ہوئی۔ کہ وہ
یونیورسٹی کے کورس میں داخل ہو گئیں۔ اس
ہر طرف سے اپنی تحقیقات کی تعریف سنکر ایک
موقع پر یہ کہا تھا۔ کہ میں نہیں جانتا۔ کہ دنیا
میری (ناچیز) کوشش کی بابت کیا خیال کریگی۔
لیکن مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا میں
سمندر کے کنارے کچھ زیادہ چمکیلے گھونگوں
اور رنگین سیپیوں کو پاکر بچوں کی طرح ان کے
ساتھ کھیل رہا ہوں۔ حالانکہ سچائی کا اتھاہ ساگر
بے پایاں میرے سامنے موجود ہے۔ جس میں کہ
ابھی بالکل تلاش ہی نہیں کی گئی۔ بہر حال وہ
داخلی اور خارجی ہائیت اور کشش مرکزی۔ قانون
حرکت اور قانون وزن وغیرہ کا موجد سمجھا گیا۔

۲۰ مارچ ۱۷۲۷ء کو ۸۵ سال کی عمر میں بمقام لنڈن اس کا دیہانت ہوگیا - اور نہایت عزت کے ساتھ اس کا شریر ویسٹ منسٹر ابی کے گرجے میں دفنایا گیا - بطور یادگار لیٹن زبان میں ایک کتبہ اس کی قبر کے اوپر کندہ ہے - جس کا آخری فقرہ یہ ہے - کہ وہ شخص جس کا وجود منش سماج کے لئے بطور زیور یعنی شوبھا کے ہوا ہے - جا رہا ہے - کہ وہ اپنے آپ کو مبارک باد دیں -

سر ولیم ہرشل اور انکی بہن نیز دیگر چند بعد کے مشہور ہیئت دان

پہلے نظام شمسی میں صرف سات سیارے مانے جاتے تھے - لیکن اٹھارھویں صدی میں یورینس کا اضافہ ہوا - جس کو پہلے پہل ہرشل صاحب نے دریافت کیا تھا - یہ ایک باجہ والے کا بیٹا تھا - جو بمقام ہان اوور Han over ۱۵ نومبر ۱۷۳۸ء کو پیدا ہوا - اپنے آبائی کام کو سیکھ کر پہلے وہ فوج میں بینڈ بجانے پر ملازم ہوا جس کے ساتھ اس کو شاہ جارج سوم کی تخت نشینی سے کچھ عرصہ پہلے انگلینڈ میں جانے کا اتفاق ہوا - یہاں بمقام باتھ پہنچ کر اس کی توجہ علم ہیئت کی طرف منعطف ہوئی - جہاں اس نے اپنے پرانے باجہ نوازی کو چھوڑ کر دوربین بنا کر بیچنا شروع کیا - رفتہ رفتہ اس نے اتنی بڑی اور طاقتور دوربین بنائی - کہ نیوٹن اور جیمز گریگوری کی دوربینوں سے کہیں زیادہ بڑھ گئی - اسی کے ذریعے اس نے سیارہ یورینس کو دریافت کیا - جس سے اس کی اتنی شہرت ہوئی - کہ شاہ جارج سوم نے اس کو نہایت عزت کے ساتھ شاہی ملازمت میں رکھ لیا - قریباً ۸۴ سال کی عمر میں ۲۳ اگست ۱۸۲۲ء کو اس کا دیہانت ہوگیا - اس کی بہن مس کارلائن ہرشل بھی علم ہیئت کی ایک بہت بڑی عالمہ گزری ہے - اس نے بھی کئی ایک نئے نئے ستارے دریافت کئے - جس پر اس کو ۱۸۳۵ء میں رائل اسٹرانومیکل سوسائیٹی کا آنریری ممبر بنایا گیا تھا -

اپنے بھائی سے ۲۶ سال بعد ۹ فروری ۱۸۴۸ء کو اس کا بھی دیہانت ہوگیا - اسی سال ایک اور آٹھواں گرہ دریافت ہوا - جس کو پہلے پہل فرانس کے مشہور جیوتشی لیورئیے نے مشتہر کیا تھا - لیکن کہا جاتا ہے - کہ انگلینڈ کے ایک اور ہیئت دان مسٹر آڈمس نے بھی اس زمانہ میں اسے از خود دریافت کیا تھا - لیکن مشتہر کرنے میں ذرا فرانسیسی ہیئت دان سے پیچھے رہ گیا - اس لئے اس کی ابتدائی دریافت کا سہرا اس کے سر رہا -

اس کے بعد انگلینڈ کے مسٹر ... اور پیرس کے مسٹر گولڈ سمتھ اور مسٹر چیکورنک وغیرہ جیوتشیوں کا نام لیا جا سکتا ہے - جنہوں نے انیسویں صدی میں بہت سے نئے نئے سیاروں کے وجود کا کچھ سراغ لگایا - مگر ابھی ان کی بابت بہت کچھ جاننا باقی ہے - باقی اور نیز زمانہ حال کے مغربی ہیئت دانوں کا حال ناظرین جانتے ہی ہونگے - اس لئے اسے یہیں ختم کرتے ہیں -

اگلے نمبر میں اسلام کیا مانتا ہے - اور ویدک دھرم کیا مانتا ہے یعنی ان میں کون کون ہیئت دان ہوا ہے عرض کریں گے ۔

برہمن کل آپن کنیا کے لئے ور کی ضرورت

سن ۳۱۶

مجھے اپنی متر کی کنیا کے لئے جو جالندھر کے رہنے والے ہیں - آریہ سماج مراد آباد کے پردھان ہیں اور بینکنگ مِل میں سیکریٹری ہیں) ایک یوگیہ آریہ ور کی ضرورت ہے - جو کالج میں تعلیم پاتا ہو - یا برسر روزگار ہو - باڈی کا نمبر ہو - کنیا کی آیو سولہ سال کی ہے - اور گرہ کاریہ میں نپن ہے ۔

پی - ایچ مہتہ انجنیر تلی گھر - مراد آباد

ضرورت ہے

گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھ شالا لودیانہ کے لئے ایک ٹرینڈ ایس - وی ادھیاپکا کی ضرورت ہے - آریہ سماجی اور تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی - پرارتھنا پتر معہ نقول سارٹیفکیٹ نقل کھت پتہ پر جلد آنے چاہئیں - کم از کم تنخواہ کا بھی جو لے سکتی ہوں - ذکر کریں ۔

اودھو رام مینیجر گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ لودیانہ

۱۷,۰۰,۰۰۰

سترہ لاکھ مفت

صحت و تندرستی کی حفاظت کرنیوالی قانون قدرت کی تعلیم دینے والی پاک صاف راستہ دکھانیوالی ۹۲ صفحات کی کتاب

کام شاستر

آج تک مختلف زبانوں میں شائع ہو کر سترہ لاکھ مفت تقسیم ہو چکی ہے - آج ہی ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمایئے

ویدشاستری جام نگر - کاٹھیاواڑ

برہمچریہ آشرم گروکل و ہائم لئے بنا پر ابی پستکیں

... (ہندی) اس میں یوگیہ ماتا کی بڑی بہت سمبندھی آتم شکشائیں ہیں - ... کی طرف سے دو صد روپیہ انعام مل چکا ... پانچواں ایڈیشن ابھی چھپا ہے - قیمت ۸ ...

... شکشک (ہندی) اس میں پتی اور پتنی دونو کے آتم شکشا دی ہیں - اس پر یکصد روپیہ ... ملا ہے - قیمت ۱۲ ...

... سدھار (ہندی) ماتا پتا اپنے بچوں ... گاردندان - سندھ چرن - ملوان - ... وغیرہ ... ہیں - ایسی شکشائیں اس میں ہیں - قیمت ۸ ...

... (ہندی) آج کل کی کوربتیوں کو دور ... پراچین آدرش کو درشانے کے لئے رامائن ... ویدک ... کے آدرش سے ۱۲ شکشائیں ہیں ... کے لگ بھگ بڑھیا کاغذ اور ٹائپ قیمت صرف ۱۲ ...

... دھرم (ہندی) اس میں ویاکھیان ... ایڈیشن اور بھجن ہیں - قیمت دو ... ۲ ...

ایشور بھگتی سدھار وغیرہ کے متعلق پستکیں

جو کہ پراچین شاستروں - ویدوں وغیرہ کے آدھار پر لکھی گئی ہیں - آج کل کے زمانہ میں جہاں اتنی اشانتی پھیلی ہوئی ہے - آتم گھات یعنی خودکشیاں ہو رہی ہیں - طرح طرح کے اتیاچار ہو رہے ہیں - ان پستکوں کا مطالعہ کرنا نہایت ضروری ہے - خاص کر ان لوگوں کے لئے جو شاستروں کو خود نہیں پڑھ سکتے ہیں ۔

برہم وچار اردو ۵	یوگی اردو ۸
ایشور پوجا " ۸	وچار درشن " ۱
ایشور ملاپ " ۷	آتم چکتسا " ۱۲
برہم شکتی ہندی ۴	... یوگ پرکاش اردو ۱
سورگ پراپتی " ۴	ایشور پراپتی اردو ...
جیون سدھار اردو ۸	ستیہ ... ۱۰
آریہ جیون اردو ۷	... " ۶
آریہ اپدیش " ۳	اپنشد پرکاش " ...
سورگ کی سیڑھی " ۷	گرہست سدھار " ۲
مکتی کا سنیہ گیان " ۷	استری شکشا ہندی ۶
جگیا سو " ۴	

سدھانتوں کے متعلق پستکیں

آریہ سماج اور اس کے مکھیہ سدھانت ہندی	۲
ویدک سدھانت تین بھاگ اردو	۶
منتر پرکاش و ویدک سنسکار ہندی	۱۰
آریہ ہندو دھرم کی تحقیقات اردو	۱۰
مردہ ضرور جلانا چاہئے اردو	۱
" " " انگریزی	۱
الہام یعنی کونسی پستک الہامی ہو سکتی ہے اردو	۴
تین ہستیاں یعنی ایشور - جیو - پرکرتی اردو	۴
آرش پتری یگیہ (مرتک شرادھ کھنڈن) ہندی	۱
رشی دیانند کے سدھانتوں پر تملتاتمک وچار - ہندی	۸
ویدک سدھانت (سدھانتوں پر ضخیم پستک) ہندی	۱
اثبات تناسخ اردو ۳ - شاستر ارتھ جموں اردو	۲
شاستر ارتھ جا کھل منڈی اردو	۶
ویدک بھاشیہ سمیکشا ہندی ۲ - مرتک شرادھ کھنڈن اردو	۱
مرتک شرادھ پر دانا لاپ اردو	۲
شاستر ارتھ ورن دیو سمبندھی اردو	۴

انگریزی میں ویدک لٹریچر

ویداز میڈ ایزی ۹ بھاگ اکھٹے مجلد	۱۲
ویداز وسٹر انگاز اینڈ اپانگاز مجلد	۵
ویدک کاسموگنی (سرشٹی اتپتی)	۴
بیوٹیز آف ویدک دھرم	۳
ویدک ٹینٹس ۵ ویدک ریڈرز ۷ بھاگ	۱
میسج آف ویداز ڈاکٹر گوکل چند نارنگ مجلد	۸
لائٹ آف انڈیا (سوامی دیانند) " "	۱
ٹرمینولوجی آف وید از پنڈت گورودت ایم - اے	۲
اے فنگر پوسٹ ٹو دی ریلیجن آف ویداز	۲
ویداز لاسٹ ۸ ویدک ٹیچنگز	۲
سوامی دیانند از سری اربند گھوش	۲
اے گار لینڈ آف جیمز آف دی آرین مشن	۱
اے نیو سپیشلٹیز آف دی آریہ سماج	۲
ٹیچنگز آف دی آریہ سماج	۱
آریہ سماج وٹ از اٹ؟	۱

ملنے کا پتہ :- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ - لاہور

ساماجک جگت

آسام میں ویدک دھرم پرچار

آسام میں آریہ سماج کا پرچار بہت کم ہوا ہے۔ بنگال پرتی ندھی سبھا نے البتہ تھوڑا سا کیا ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں نے آریہ سماج کی اس لاپرواہی سے فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے مستقل طور پر آسام میں اپنا اڈہ جما کر تبلیغ شروع کی۔ یہ کیسے طریقے تبلیغ میں برتتے۔ ان کے اظہار کی ضرورت نہیں صرف یہ کہنا کافی ہوگا۔ کہ انہیں بہت کامیابی ہوئی۔ مثال کے طور پر سنہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کی رو سے صوبہ میں کل آبادی کا ۱/۳ حصہ مسلمان تھے۔ سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی رو سے وہ کل آبادی کا ۱/۲ ہیں دس سال کے عرصہ میں اتنی ترقی بلاشبہ حیرت انگیز ہے۔ اگر یہی رفتار جاری رہی۔ تو وہ دن دور نہ ہوگا جب سارا آسام پرانت مسلمان کھائی دے گا۔ ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج آدا سینا چھوڑ کر آسام میں مستقل پرچار کے کام کو ہاتھ میں لے کر آریہ سنسکرتی کی رکھشا کرے۔ آسام کی اس دردناک حالت پر سارودیشک سبھا نے وچار کر کے نشچے کیا ہے۔ کہ لگاتار دو سال تک آسام میں پرچار کرایا جائے۔ اور اس کے لئے چار ہزار کا خاص دان جمع کیا جائے۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس سبھا کے ۴ پاس جو کچھ بھنڈار دھن مستقل فنڈ میں ہے۔ اس کی آمدنی سے تین اپدیشک مدراس پرانت میں کام کر رہے ہیں۔ جو بچتا ہے۔ اس سے دفتر وغیرہ کا کام چلانے کے سوائے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے لاچار سبھا کو مذکورہ بالا نشچے کرنا پڑا۔ آریہ سماجوں اور آریہ جنتا کا بھی کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس رقم کو خاص طور پر پورا کرنے کا یتن کریں۔

ہم زور دار اور نمر شبدوں میں اپیل کریں گے۔ کہ آریہ جنتا اور آریہ سماج چار ہزار کی رقم جلد پوری کر دیں۔ تاکہ آسام میں مستقل طور پر پرچار کا کام شروع کیا جائے۔ دھن نمن پتہ پر آنا چاہیے:۔

شری کوشا دھیکش سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی

(نارائن سوامی پردھان۔ آنند بھکشو سوتی منتری)

گوروکل شلپ و دیالیہ بھنڈو کا سالانہ جلسہ

۱۴ سے ۱۷ اکتوبر تک گوروکل بھومی میں ہوگا۔ ۱۷ اکتوبر کو نئے برہمچاریوں کا ویدارمبھ سنسکار ہوگا۔ آنے والے سجنوں کے ٹھہرنے اور بھوجن کا پربندھ گوروکل کی طرف سے ہوگا۔

ٹہل رام منتری گوروکل شلپ ودیالیہ بھنڈو۔

آریہ سماج کرتارپور کا وارشک اُتسو۔

آریہ سماج کرتارپور کا تیسواں وارشک اُتسو ۲۳-۲۴-۲۵ ستمبر کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ ۵ سے ۲۲ ستمبر تک پنڈت دلیپ جی شاستری کی کتھا ہر روز رات کے ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوا کرے گی۔ نگر کیرتن منگلوار ۲۳ ستمبر کو بعد دوپہر آریہ سماج مندر سے شروع ہوگا۔

(چندداس منتری آریہ سماج کرتارپور)

آریہ ودوت سمیلن۔

دہلی میں ۱۹ سے ۲۳ اکتوبر تک آریہ ودوت سمیلن ہوگا جس میں آریہ ودوان وید کے سمبندھ میں اچھے اچھے نبندھ پڑھیں گے۔

(منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا)

گوروکل رائیکوٹ کے سماچار۔

سب برہمچاریوں و کرمچاریوں کی صحت بہت اچھی ہے۔ پڑھائی وغیرہ سب کام باقاعدہ ہو رہے ہیں۔ نئی گوشالہ بننی شروع ہو گئی ہے جس پر تقریباً ۸۰۰ روپیہ خرچ آئے گا۔ دانی مہانوبھاؤں سے آشا ہے۔ وہ بھی یتھا شکتی سہایتا دیں گے۔ اس وقت گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا شری سوامی گنگا گری جی مہاراج ہیں۔

(ارجن لال موگا برائے مکھیہ ادھشٹاتا)

دیانند متھرا داس کالج موگا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کا صوبہ بھر میں واحد کالج دیانند متھرا داس کالج موگا موسم گرما کی تعطیلات کے بعد سوموار ۱۹ ستمبر کو بوقت ۷ بجے صبح کھلے گا۔ فرسٹ ایر کلاس میں جو طلبا گرمی کی تعطیلات سے پہلے داخل نہیں ہو سکے وہ دس دن تک داخل ہو سکیں گے۔

الیف۔ اے میں فیل شدہ طلباء کا داخلہ ۳۱ اکتوبر تک جاری رہے گا۔ کالج کے امتحان انٹرمیڈیٹ میں امسال نتائج بڑے ہی شاندار رہے ہیں۔ آرٹس کا نتیجہ ۷۱ فیصدی اور سائنس کا ۶۱ فیصدی۔ موگا کی آب و ہوا بڑی صحت افزا ہے۔ پروفیسر صاحبان و طلباء کے تعلقات نہایت اعلےٰ ہیں۔ کالج میں کیریکٹر بنانے کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ساری فضا بھارت کی قدیم تہذیب سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے باخرا

بہت کم ہیں۔ عام طور پر طلبار کا خرچ ۲۰-۲۲ روپیہ ماہ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ طلبار کی صحت جسمانی کی حفاظت اور ترقی کے لئے ایک ایم۔ اے فزیکل ڈائرکٹر ہیں۔ داخلہ پراسپیکٹس کے لئے درخواست بنام پرنسپل صاحب آنی چاہئے :۔

(راجندر کرشن کمار پرنسپل)

ودھوا بواہ ۔ آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر میں مہاشہ مگن لال سنگھیکا پُنر بواہ شریمتی جیبی بائی ساکن لڑکانہ (سندھ) کے ہمراہ ویدک ریتی انوسار آریہ سماج مندر میں ہوا۔ مہاشہ مگن لال نے دس روپیہ کنیا پاٹھشالہ کو دان دئے :۔

(تاراسنگھ منتری آریہ سماج ڈھکی نعلبندی۔ پشاور شہر)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کے سماچار ۔ ۱ پنڈت واسدیو ودیا النکار ۱۶ جولائی سے رامائن کی کتھا کر رہے ہیں :۔

۲ ممبران سماج کا ندی کنارے ۳۰ جولائی کو سہ بھوج ہوا۔ ہون اور بھجن کے بعد فوٹو لیا گیا۔ اور سمت سندھیا ہوئی۔ اس کے بعد سہ بھوج ہوا :۔

۳ وید جینتی سپتاہ مندر آریہ سماج میں منایا گیا۔ ۱۶ اگست کو رشی ترپن اور ۲۴ اگست کو کرشن جنم اُتسو منائے گئے :۔

۴ آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کو لالہ کنہیا لال منیجر آریہ پتری پاٹھشالا کی اکال مرتیو کا بہت شوک ہے۔ شریمان جی پتری پاٹھ شالہ اور آریہ سماج کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتے تھے۔ پتری پاٹھشالہ کے منیجر ماسٹر ڈیڈہ رام جی مقرر ہوئے ہیں۔ وید منتروں کی جو ویاکھیا ہر بھجن لال جی سماج مندر میں صبح کیا کرتے تھے وہ سماپت ہو گئی۔ پنڈت راشدو جی کی گیتا کی کتھا جاری ہے :۔ **ویدک سنسکار** ماہ اگست ۱۹۳۲ء میں حسب ذیل سنسکار ہوئے :۔

۱ لالہ ڈھالو رام صاحب وکیل کی پوتی ۲ لالہ شام لال صاحب چاولہ کے پوتے ۳ لالہ داسو رام صاحب حلوائی کے سپتر ۴ لالہ سندر داس جی مانگیہ کے سپتر ۵ لالہ پیارو لال صاحب تگیہ کے سپتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ مرتک سنسکار :۔ ۱ لالہ ٹیکھو رام جی موٹر ایجنٹ کی ماتا ۲ لالہ ٹھاکر رام جی سہگل کی ماتا جی کے مرتک سنسکار ہوئے :۔

(منتری آریہ سماج ڈیرہ غازی خان)

آریہ سماج منولی کا اُتسو ۔ آریہ سماج قصبہ منولی کا پہلا وارشک اُتسو مورخہ ۲۳ لغایت ۲۵ اگست ۱۹۳۲ء بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ سبھا کی طرف سے پنڈت منسا رام جی پنڈت ورت پال جی۔ پنڈت ہردیال جی اپدیشک و مہاشے مکھن لال جی۔ مہاشے ہولک رام جی۔ مہاشے فقیر چند جی اور مہاشے منشا سنگھ جی بھجنیک پدھارے۔ جنہوں نے اپنے منوہر ویاکھیان۔ اُپدیش اور بھجنوں دوارا منولی نواسیوں اور گردو نواح کے نگر نواسیوں پر امرت ورشا کی۔ جنتا پر بڑا اثر ہوا۔

۲۳ اگست کو نگر کیرتن ہوا۔ اور ہر سہ روز استری جاتی میں بھی اُپدیش و بھجن ہوتے رہے۔ اُتسو بڑو گھن سماپت ہوا :۔

ادھیکاریان سماج حسب ذیل ہیں :۔

لالہ پھلو رام جی پردھان ۔ لالہ منگل کشور جی اُپ پردھان ۔ دیوان شتروگھن رام منتری ۔ لالہ باپو رام جی اُپ منتری ۔ پنڈت رام رتن جی خزانچی و لائبریرین ۔ لالہ فقیر چند جی ایم۔ اے آڈیٹر :۔

(شتروگھن رام منتری آریہ سماج منولی)

بہاول نگر ریاست بہاول پور کا کامیاب یگیہ ۔ آریہ سماج بہاول نگر نے حسب دستور رکھشا بندھن سے جنم اشٹمی تک ۹ دن یگیہ مہوتسو

اس یگیہ میں آریہ نویدکوں اور آریہ دیویوں نے بڑے اُتساہ سے کام کیا۔ لنگر کا کام دیویوں نے خود کیا۔ شریمان لالہ جیون لال جی نوجیون کی آہوتیاں کے ارپن ہو چکی ہے۔ لیکن دوسرے آریہ بھائیوں نے بھی جس پریم و اُتساہ سے یگیہ میں سیوا کی۔ وہ اُلکرن کے یوگیہ ہے۔ اس شُبھ اوسر پر بالکوں کے یگیوپویت ہوئے۔ ایک بالک کا منڈن سنسکار اور پنڈت منی رام جی نے بڑے شوق سے اپنی پتری کا یگیوپویت سنسکار کرایا۔ یگیہ کے پنچایت لالہ گوپال داس جی کے پوتے کا نام کرن سنسکار بڑے سمارو سے ہوا۔ اس طرح سے یہ یگیہ بڑی شردھا اور اُتساہ سے نروگھن سماپت ہوا :۔

(وشنو ناتھ آریہ اپدیشک)

رچلیا۔ رگوید کے منتروں سے پراتا اور سائنکال ہون کیا جاتا۔ اس طرح چار منڈل سماپت ہوئے۔ لگ بھگ ۳۶۰۰ منتروں سے ۱۴۴۰۰ آہوتیاں ہوئیں۔ یجمان کے لئے پتنی سہت بیٹھنا ضروری تھا۔ اور ہر روز نیا یجمان سمجھا یا جاتا۔ ہون کے بعد پرارتھنا کر کے ان سے دُرگنوں کے تیاگ اور شُبھ گنوں کے دھارن کرنے کی من ہی من پرتگیا کرائی جاتی۔

پراتا کال یگیہ کی مہما اور سندھیا منتروں کی کتھا کرنا تھا۔ رات کو پنڈت منیشور جی سدھانت شرومنی وید کی پربھاو شالی کتھا کرتے۔ اور پنڈت بہاری لال جی کے رسیلے بھجن ہوتے۔ پراتا کال بھی ان کا "بھج اوم" سملت بھجن ہوتا۔ ستری پرش بھجن اور اپدیش سُننے کے لئے کھنچے چلے آتے۔ اور پنڈال میں تل دھرنے کو جگہ نہ ہوتی۔ جنم اشٹمی کے دن کرشن جنم مہوتسو بڑے سمارو سے منایا گیا۔ اگلے دن بھی نہر کوارٹروں میں شری کرشن جی کے پوتر جیون پر میرا اور پنڈت منیشور جی کا اپدیش اور پنڈت بہاری لال جی کے بھجن ہوئے۔

آریہ سماج کیماڑی کے شُبھ سماچار ۔ ۱ ۲۶ اگست کو جنم اشٹمی اُتسو منایا گیا۔ رات کو مہاشہ ہیرانند بھجنیک کے بھجن ہوئے۔ اور پنڈت کیشو دیو گجراتی کا کرشن مہاراج کے جیون پر پربھاو شالی

۶۔ جنم اشٹمی کا تہوار منایا گیا۔ رات کو سماج مندر میں بڑی بھاری حاضری میں پنڈت اندر جی اور پنڈت ستیہ دیو جی سناتک کے دیاکھیان ہوئے۔

۷۔ ۱۷ اگست سے آج تک برابر پراتا کال سماج مندر میں یگیہ اور پنڈت اندر جی وید کتھا کرتے ہیں۔ پنڈت بھگت رام جی کے بھجن ہوتے ہیں۔

۸۔ ۲ اور ۳ ستمبر کو آریہ سماج مندر میں شری سمیر سنگھ جی کالی کملی والے کے دو دن کھگلتی دشنہ اور المنبور کی مہانتا کے وشئے پر بڑے پربھاوشالی دیاکھیان ہوئے۔ پربھاؤ اتی اُتم پڑا۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن۔ ماہ جولائی میں پنڈت بھوداد جی شاستری یہاں پدھارے تھے۔ چار دن متواتر ان کے دیاکھیان ہوتے رہے۔

۱۵ اگست میں سالانہ جلسہ سے آٹھ روز پہلے تک پنڈت ماتھر شرما جی نے میجک لینٹرن دوارا پرچار کیا۔

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۳ سے ۲۷ اگست تک خوب دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۲ اور ۲۴ اگست کو سنکیرتن کیا گیا۔

۲۴ اگست کی صبح کو ہون یگیہ۔ سندھیا۔ پرارتھنا اور بھجنوں کے بعد سوامی سروانند جی مہاراج کا "ایشور بھگتی" پر منوہر اپدیش ہوا۔ رات کو ٹھاکر امر سنگھ جی کے دیاکھیان کے بعد شری سوامی جی مہاراج نے گیتا کی فلاسفی پر ایک دیاکھیان دیا۔

۲۵ اگست کو بھی سویرے سوامی جی کا اپدیش ہوا۔ دوپہر کو استری سماج کی بیٹھک ہوئی۔ رات کو بھجنو اور ٹھاکر امر سنگھ جی کی تقریر کے بعد سوامی سروانند جی مہاراج کا خاص دیاکھیان ہوا۔ ہندو مسلم سکھ

آریہ سماج ادگیر میں وید سپتاہ۔ آریہ سماج ادگیر میں اتی سمارو کے ساتھ وید سپتاہ منایا گیا۔ پراتا کال ہون و بھجن ہوتے تھے۔ سایئنکال ۸ سے ۱۰ بجے تک منتریان کی بھجن منڈلی کے بھجنوں کے بعد پنڈت جی چندر و دیا نو جی یجروید کے بیسویں ادھیائے کے منتروں کی اتمتا سے دیاکھیا کرتے تھے۔ حاضری بہت زیادہ ہوتی تھی۔

شراونی کے دن دو یگیہ پوبتر سنسکار ہوئے۔ پراتا کال یگیہ و پوبت بدلے۔ دوپہر کو ایک بڑا سہبھوج ہوا۔ سایئنکال ۵ سے ۵ بجے تک لاٹھی کا کام کھلایا گیا۔ ۵ سے ۶ بجے تک بھجن ہوئے۔ ۶ سے ۸ بجے تک منتریان پنڈت چندر و دیا نو جی کا بڑا پربھاؤ شالی اپدیش ہوا۔

شراونی کے سہبھوج کا سب خرچ شری لال بہادر جی نے اپنی گرہ سے کیا۔ جن کو سب آریہ بھائی دھنیواد دیتے ہیں۔

لاہور سے منتریان وشومبر ناتھ جی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل ایڈووکیٹ یہاں پدھارے ہوئے ہیں۔ جو اس سماج کی دھن کی سہائیتا کرتے ہیں خوب پریتن کر رہے ہیں۔ دانیوں کی جھولی بھری جائے گی۔

(منتری آریہ سماج ادگیر)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

۱۔ اردھ شتابدی سمبندھی پرچار کے سلسلہ میں ۳ دن متواتر پنڈت اندر جی اور پنڈت کرتا رام جی کے دیاکھیان اور پنڈت بھگت رام جی کے بھجن احاطہ ہتا میں ہوتے رہے۔ حاضری اچھی ہوتی رہی۔ پربھاؤ اتی اُتم پڑا۔

۲۔ ایک دن محلہ روپا مستری میں پنڈت اندر جی اور پنڈت کرتا رام کے دیاکھیان اور پنڈت بھگت رام کے بھجن ہوئے۔ جنتا پر پربھاؤ اچھا رہا۔

۳۔ ماہ جولائی و اگست میں دو جنم کی مسلمان لڑکیوں کو شدھ کر کے ان کی مرضی کے مطابق بیاہ کئے گئے۔ اور ایک جنم کے مسلمان نوجوان کو شدھ کر کے ویدک دھرمی بنایا گیا۔

۴۔ سفیر شام میں ۱۱ آدمیوں سمیت یوں بچوں کے ایک پرلوار کا پنڈت وشنو دت جی اور پنڈت کرتا رام جی نے یگیہ پوبت سنسکار کرایا۔

۵۔ شراونی سے جنم اشٹمی تک پنڈت اندر جی نے سماج مندر میں نتیہ پراتا کال یگیہ اور کتھا کی۔ پنڈت بھگت رام جی کے بھجن سماں باندھ دیتے تھے۔

سب سوامی جی کے ویاکھیان کی پرشنسا کرتے تھے۔

۲۶ اگست کی رات کو ٹھاکر امر سنگھ جی کا "ویدیں میں اتہاس" کے وشے پر لیکچر ہوا۔ ۲۷ اگست کی رات کو آریہ سمیلن ہوا جس میں ٹھاکر امر سنگھ جی نے آریوں کے ضروری فرائض۔ ست سنگ میں نیم پورک آنا۔ آریہ بھاشا سیکھنا۔ مدرا مالنس آدی کا تیاگ کرنا وغیرہ پر روشنی ڈالی۔

(برج لال اُپ منتری آریہ سماج ہذا)

رسالپور آریہ سماج کے سماچار۔

۲-۳۔ ۴ اگست رات کو مہاشہ سنت رام جی بھجنیک کے بھجن اُپدیش بھائی ف منتری جی ہوتے رہے۔ ۷ اگست کو ڈاکٹر منشی رام منتری آریہ سماج کے چھوٹے لڑکے کا نام کرن سنسکار ہوا۔ نام برت پال رکھا گیا۔ ایک روپیہ دان آریہ سماج کو ملا۔

۲۰ اگست کو مہاشہ سادن مل جی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ اور مہاشہ ہربنش چندر جی کے بھجن ہوئے۔

۲۱ اگست کو پرانا ہون سندھیا کے بعد مہاشہ ہربنش چندر جی کے بھجن ہوئے۔ اور پنڈت گوروت جی کا اُپدیش ہوا۔

آریہ سماج مندر کی ادھار شلا۔

۲۱ اگست کو آریہ سماج کے پنڈال میں (جو نئی کوٹھی میں بنایا گیا تھا) بھجنوں کے بعد ۵ سے ۶ بجے تک پنڈت گوروت جی کا ویاکھیان ہوا۔ ½ ۶ سے ۷ بجے تک مہاشہ سادن مل جی کا لیکچر ہوا۔ بعد ازاں مہاشہ نونہال جی نے مختصر تقریر کے بعد سماج مندر کی ادھار شلا رکھنے کی رسم ادا کی۔ اس سمیہ باجا بجا اور گولے چھوڑے گئے۔

چاروں وید ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی شیشے کے مرتبان میں بند کر کے بنیاد کے نیچے دبائے جائیں گے۔

کل رقم جو اس وقت تک اس فہرست میں لکھی گئی ۳-۱۰-۱۵-۳۱۴ روپے ہے۔ جنہوں نے اس کام میں سماج کی سہائتا کی ہے۔ ان میں مہاشہ رام کشن اور مہاشہ دیوان چند جی کا نام سب سے زیادہ فخر کے ساتھ منتری جی نے لیا۔ اور ان کا اور دوسرے دانیوں کا دھنیواد کیا۔

رات کو مہاشہ ہربنش چندر جی کے بھجن اور مہاشہ جی کا اُپدیش ہوا۔ اور کارروائی سماپت ہوئی۔

۲۸ اگست کو ست سنگ مہاشہ سوہن لال دت کے گھر پر ہوا۔

پنڈت خوشی رام اُپ پردھان اور مہاشہ پریم داس جی پردھان آریہ سماج کے گھر پتر اُتپن ہونے پر انہیں ودھائی دی گئی۔

کرشن جنم اشٹمی کے دن جلوس نکالا گیا۔ جس میں اچھوت بھائی بھی شامل تھے۔ سناتن دھرم سبھا کے منتری نے مندر کے سامنے اُن کا سواگت کیا۔ جس کا خوب پرچار ہوا۔

(ڈاکٹر منشی رام منتری)

گمشدہ کی تلاش

مسمی کشور ب لال ولد رسالدار رام فرم کنسٹریکشن سیکرٹری عمر تخمیناً ۲۰ سال قد درمیانہ رنگ گندمی پیشانی چوڑی آنکھوں میں قدرے جھول۔ لدھیانہ میں صرافی کی دکان کرتا تھا عرصہ سوا سال سے عدم پتہ ہے۔ لہذا جس سجن کو اس کا پتہ لگے۔ مجھکو اطلاع دیکر مشکور کریں انعام دیا جائے گا۔ جو صاحب اسے ساتھ لائے گا کرایہ آمد و رفت دیا جائے گا۔ اگر کشور بلال خود پڑھے مجھے پتہ دے یا خود گھر آنے کی کوشش کرے۔

المشتہر

نتھو لال پردھان آریہ سماج

کالا افغاناں ضلع گورداسپور

سواستھ رکھشا

دنیا میں طاقت بڑھانیکی بہترین غذا

(ڈاکٹر گردھاری لال جی ساہو والہ)

... دنیا کے تمام بڑے بڑے ڈاکٹروں نے یہ بات ... کر دی ہے - کہ دودھ سے جسم کی ہر ایک بیماری یا ... دُور کیا جا سکتا ہے - اور آج کل امریکہ میں ... کے استعمال سے ہی ایسے مریضوں کو شفایاب ... جو کہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ... نے ثابت کر دیا ہے - کہ دودھ سب سے طاقتور ... نہایت آسانی سے ہضم ہو جاتے - قوائے جسمانی کو طاقت دینے اور خون صالح پیدا کرنے ... کا کام کرتا ہے -

... جن لوگوں کی قوت ہاضمہ کمزور ہوتی ہے - انکو ڈاکٹر ... دودھ کا ہی استعمال کراتے ہیں - تمام بیماریوں ... دودھ کا استعمال ضروری خیال کیا جاتا ہے - کیونکہ ... جسم کو تقویت دینے والے تمام قیمتی اجزا ... مقدار میں پائے جاتے ہیں جیسے کہ ہمارے جسم ... ضرورت ہوتی ہے - یہ بات پایہ تکمیل تک پہنچ ... ہے - کہ ماں کی چھاتیوں سے پرورش پانے والے ... بہ نسبت ان بچوں کے جن کی پرورش مصنوعی طور ... بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں -

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دودھ صرف بچوں ... پرورش کے واسطے ضروری ہے - بڑی عمر کے ... لوگوں کی خوراک دودھ نہیں ہو سکتا - یہ سراسر ... ہے - کیونکہ تجربہ سے دیکھا گیا ہے - کہ ... لوگوں کی روزانہ خوراک دودھ ہے - وہ زیادہ طاقتور ہوتے ہیں - اور ان کی عمر لمبی ہوتی ہے ::

بعض لوگ دودھ کا استعمال صرف اس لئے ... نہیں کرتے کہ دودھ ان کی طبیعت کے موافق نہیں ... اس کی وجہ یہ ہے - کہ وہ دودھ کا صحیح طریقہ استعمال ... جانتے - دودھ کو روٹی کے ساتھ ملا کر یا کھانا ... کھانے کے فوراً بعد نہیں پینا چاہئے - کیونکہ اس ... بدہضمی ہو جاتی ہے - اور معدہ کمزور ہو جاتا ... دودھ کو صبح بغیر کچھ کھائے پئے یا کھانا ... کھانے سے کم از کم تین گھنٹہ بعد استعمال کرنا ... چاہئے - اور ایک ایک گھونٹ کرکے لعاب دہن ... کی طرح ملا کر پیا جائے - تو کمزور سے کمزور معدہ بھی ... آسانی سے ہضم کر لے گا - اور دودھ ہضم ... ہو کر جسم میں خون صالح پیدا ہو گا - جن لوگوں کے ... اس طرح دودھ بدہضمی یا گڑگڑاہٹ پیدا ... کرے انہیں چاہئے - کہ صبح دم دودھ پینے ... سے ایک گھنٹہ قبل ایک کھٹے لیموں کا رس ... ایک گلاس پانی میں ایک یا دو چمچے ٹھنڈا پانی ملا کر ... پی لیں ::

گوشت کھانے والے کہتے ہیں - کہ گوشت سب سے طاقتور غذا ہے - لیکن گوشت میں طاقت بخش غذا کے علاوہ ایک چیز یورک ایسڈ (Uric acid) ایسی پائی جاتی ہے - جو کہ زہریلی ہوتی ہے - جس کے سبب گوشت نقصان دہ چیز ہے - جس کی وجہ سے (Gout) گنٹھیا وغیرہ بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں - لیکن دودھ میں Uric acid کا زہریلا مادہ بالکل نہیں ہوتا - گائے کا دودھ بہ نسبت بھینس کے دودھ کے زیادہ زود ہضم اور مفید ہوتا ہے - پراچین ہندوؤں کا گئو رکھشا کا مسئلہ اسی پر مبنی تھا -

دودھ روزانہ کتنا پینا چاہئے؟ ہر ایک شخص کی طبیعت علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے - جس طرح غذا کھانے والے کئی لوگ زیادہ کھا کر ہضم کر جاتے اور بعض لوگوں کو کم بھی ہضم نہیں ہوتی - اسی طرح طاقتور لوگوں کو زیادہ دودھ پینا چاہئے - اور کمزور لوگوں کو کم جتنا کہ با آسانی ہضم ہو سکے ::

دودھ پینے کا طریق

۱ - دودھ ہمیشہ خام یا کچا پینا چاہئے - حرارت پہنچانے سے دودھ کے صحت بخش اجزاء (Vitamines) برباد ہو جاتے ہیں - اور ابلا ہوا دودھ قابض بھی ہو جاتا ہے ::

۲ - دودھ میں کسی قسم کا میٹھا یا شکر نہ ملائی جائے تو اچھا ہے - اگر ضرورتاً ملانی ہو - تو بہت کم ملائیں -

۳ - پینے سے قبل دودھ کو ہلا لیا جائے ::

۴ - چمچے سے چھوٹے چھوٹے گھونٹ کر کے آدھ سیر دودھ ایک بار پینا چاہئے - اس سے زیادہ ایک دفعہ نہ پینا چاہئے - اگر زیادہ پینا ہو تو کم از کم ایک گھنٹہ کا وقفہ دے کر پئیں - اور آدھ سیر دودھ پینے میں تین سے پانچ منٹ صرف کریں ::

۵ - دودھ منہ میں ڈال کر تھوڑی دیر تک رکھے رکھیں - تاکہ منہ کا لعاب اس کے ساتھ مل جائے - اور اس کے بعد حلق سے نیچے اتار دیا جائے - اس طرح دودھ بہت جلد ہضم ہو گا ::

۶ - نہایت سرد دودھ برف کی مانند ٹھنڈا کبھی نہ پینا چاہئے - کیونکہ اس سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے - دودھ کو ہضم کرنیوالی دوائیں جو اشتہار نکلتے ہیں انکا ہرگز استعمال نہ کیا جائے - کیونکہ دودھ تو معدے ہی ہضم کرتا ہے - دوائی نہیں + اگر مندرجہ بالا طریق سے دودھ استعمال کیا جائے - تو یہ دنیا میں طاقت بڑھانے کی سب ...

ओ३म्
कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश लाहौर

The PRAKASH

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

چندہ سالانہ قیمت ششماہی

مالک غیر سے
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۸ نمبر ۳۸

Sunday
2nd October 1932

اتوار ۱۷ اسوج سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء دیانند آبد ۱۰۸

وید امرت

بل وتی بانی

دیکھنے کو بانی ایک بے بضاعت چیز معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اپنے اوصاف کی وجہ سے بڑی بلوتی اور پربھاوشالی ہے۔ بانی کا بل منش سے ہے۔ جو منش سچے بھاو بانی دوارا پرگٹ کرنا چاہے۔ بانی انہیں بڑے زور سے پرگٹ کرے گی۔ اور زور سے پرگٹ کئے ہوئے شبدوں کا سننے والوں پر پربھاو ہونا آوشیک ہے۔ جن بھاوؤں کو بانی بل پوروک پرگٹ نہیں کر سکتی۔ وہ پربھاو بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ اس لئے بھاوؤں کو پرگٹ کرنے کے لئے بانی کو بلوتی بنانا چاہئے ؛

وید کہتا ہے۔ بل وتی بانی وہ ہو سکتی ہے۔ جو دُشٹ بھاو سے یُکت نہ ہو۔ دُشٹ بھاو سے یُکت وہی بانی نہیں ہو سکتی۔ جس کے شبدوں کا آدھار ستیہ ہو۔ یا یوں کہو۔ کہ سچ بولنے والی ہی بل وتی بانی ہو سکتی ہے۔ اور ایسی بانی کا حیرت انگیز پربھاو ہوتا ہے۔ کئی لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ رشی دیانند کے مکھاربند سے نکلے شبدوں کا پربھاو جنتا پر پڑتا تھا۔ تو رشی دیانند کے سمان ودوان پنڈتوں کا کیوں نہیں پڑتا۔ ودیا اور ... ت ضرور ہے۔ لیکن یہ ایسی صورت پیدا کر سکتی ہے۔ جب اس کا آدھار ستیہ ہو ؛

ودوان دُنیا میں انیکوں ہیں۔ پرنتو ستیہ

سچ بول ——— میٹھا بول

निर्दुर्मण्य ऊर्जा मधुमती वाक् ॥ अथर्व

मधुमती स्थ मधुमतीं वाचमुदेयम् ॥ अथर्व

شکتی والی میٹھی بانی دُشٹ بھاو سے یُکت نہ ہو۔ پرجا جنو! تم میٹھے سوبھاو سے یُکت ہو میں میٹھا بھاشن بولوں ؛

کے ترسکار سے ان میں کئی ایسے ہیں۔ کہ ودوان کہلاتے ہوئے بھی ترسکرت ہوتے ہیں۔ پرنتو جو ستیہ کو اپنے جیون کا آدھار سمجھتا ہے۔ دُنیا اس کے قدموں پڑتی ہے۔

اگر خالی ودیا کی شکتی پربھاوشالی ہو سکے۔ تو مہاتما گاندھی سے کہیں بڑھکر ودوانوں کی کمی نہیں۔ بھاشن شکتی بھی مہاتما گاندھی کی ویسی نہیں۔ پرنتو ان کے مکھاربند سے نکلا ایک ایک شبد منتر ناگنوں کے ہردے میں گڑ جاتا ہے۔ اس کا کیا کارن ہے؟ یہی کہ وہ جو کچھ زبان سے نکالتے ہیں اُسے ستیہ پر ٹکر کر لیتے ہیں۔ اس ایک گن سے مہاتما جی کی بانی کتنی شکتی شالی ہے۔ اس کا بیان میں آنا کٹھن ہے۔ مہاتما جی کا ایک ایک شبد ہزاروں لوگوں کو سروسو قربان کرنے پر تیار کرنے کے لئے کافی ہے۔ کمزور اور ناتوان جسم کے منش کی بانی میں اتنا بل کہاں سے آگیا؟ ستیہ کو جیون کے اندر دھارن کرنے سے۔ اور دُشٹ بھاوؤں سے بانی کو یُکت نہ کرنے سے +

ستیہ اور پوترتا بانی کی اپور شکتی ہے۔ پرنتو میٹھا بولنا سونے پر سہاگے کا کام دیتا

میٹھی بانی

ہے۔ اس لئے وید کی آگیہ ہے۔ کہ شکتی والی بانی میٹھی ہو۔ میٹھا بولنا پرنتو استیہ کی ملاوٹ سے اسے میٹھا نہ بنانا اپنے اندر خاص شکتی رکھتا ہے۔ کئی لوگ اچھی بات بھی کہیں۔ لیکن کڑوے شبدوں میں تو اُسے سننے کے لئے ہی کوئی تیار نہیں ہوتا جب سُنا ہی نہ تو پربھاو کیا پڑے گا؟

اس لئے وید کا منش ماتر کو اپدیش ہے کہ میٹھے سوبھاو والے بنو۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرو۔ کہ میں ستیہ بولوں۔ اور میٹھا بولوں ؛

ستیہ کبھی سمیہ ایسے شبدوں میں بھی کہنا پڑتا ہے۔ جو سننے والے کو کڑوا معلوم ہو۔ پرنتو بغیر ضرورت کڑوے شبدوں میں ستیہ بولنا بُرا نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ دروپدی کے ان شبدوں نے کہ "اندھوں کے اندھے ہی ہوتے ہیں"... کتنی تباہی پیدا کی۔ یہ شبد مہابھارت کی غارت گری کے کارنوں میں بڑا کارن ہے

اس لئے ستیہ بولو۔ بغیر ضرورت اور ادھیکار کے کڑوا نہ بولو۔ ہمیشہ میٹھا سچ بولو۔ جس سے اپنے مخالف کے دل پر جے پا سکو۔ ستیہ شبدوں کی بجے استر شستروں کی وجہ سے دیر پا ہوتی ہے ؛ (ادم ستم)

وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی سے پرکاشت

سوادھیائے کے ہندی میں اُتم گرنتھ

ویدک ونے

قیمت بغیر جلد ۱۲؍ مجلد دو روپے

ساروودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان سری یان نارائن سوامی جی مہاراج اس پستک کے وشے میں لکھتے ہیں
"شری پنڈت دیوشرما آچاریہ گوروکل کانگڑی رچت اُپرچیت پستک۔ آدیو پانت میں نے پڑھا۔ پنڈت جی کی اچھا ہے ...
ورش کے پرتیک دن کی پرتھک پرتھک پرارتھنا وید منتروں کے آدھار پر تیار کر دیویں۔ یہ پستک سنت اور گرہستھ ...
لئے ہے۔ پرارتھنا کے لئے جو جو منتر چھانٹے گئے ہیں۔ وہ بڑے اپیوگی ہیں۔ اور ان کے آدھار پر جو ...
ودستر لیشمہ اور مہر یہ آگر ہی ہے۔ پستک اپنے ڈھنگ کی نرالی ہے۔ ادھک سے ادھک نر ناریوں کو اس کا سلو دھیائے اور اس کے انوکول آچرن کر کے لابھ اُٹھانا چاہئے۔ پستک کی چھپائی کاغذ تتھا ظاہری شکل ...
شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ۔ شری بت گنگا پرساد جی ایم۔ اے چیف جج ٹہری تتھا آریہ سماج کے انیہ کئی مہانو بھاووں نے بھی اس پستک کی بڑی پرشنسا کی ہے ؞

براہمن کی گو

(لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ابھئے ودیا النکار)
سچے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھری شکتی ہوتی ہے۔ وہ اس پستک میں پاٹھک دیکھیں گے۔ اس پستک میں اتھرو وید کے برہم گوی (۵-۱۸) سوکت کی ویاکھیا کی ہے۔ ورتمان سمئے میں اس سوکت کا سوادھیائے بڑا ہی لابھکاری ہوگا۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شری یان دامودر ست ولیکر جی۔ شری پنڈت گنگا پرساد جی اپادھیائے ایم۔ اے آدی انیک مہانو بھاووں نے اس پستک کو سب کے لئے سوادھیائے یوگیہ بتایا ہے۔ شری پوجیہ مہاتما گاندھی جی نے اپنی حکمت پر سدھ دھرم یدھ کی یاترا میں اس پستک کو پرارمبھ سے انت تک پڑھ کر بڑی پرشنسا کی تھی۔ صاف سندر چھپائی اُتم کاغذ۔ سنتری پرش سب کے پڑھنے یوگیہ۔ قیمت لاگت ماتر صرف آٹھ آنے (۸؍) ؞

تیاگ کی بھاونا

لیکھک ویدا پادھیائے شری بت دھرم دیو جی ...
اس پستک میں رگوید کے ... ۱۰۷ تتھا ۱۱ سوکتوں کی ویاکھیا کس پرکار کی ہے۔ اسے پاٹھک سوئم پڑھ کر انوبھو کر سکتے ہیں۔ ان سوکتوں میں ویدک دھرم کے ادھار سدھانت "تیاگ پورک بھوگ کرو" کا بڑے سندر تتھا مہر ویاپک روپ میں ورنن کیا گیا ہے۔ منش کی ہرتک تتھا سامجک اُنتی کس پرکار ہو سکتی ہے۔ یہ اس پستک سے جان سکتے ہیں۔ ... آتم بلیدان کی پوتر بھاوناؤں کا سنچار کرنے والے ان سوکتوں کا سوادھیائے پرتیک سنتری پرش کے لئے کتنا اپیوگی ہے اس کے کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ صاف سندر چھپائی۔ اُتم کاغذ پر چھپی ہوئی پستک کا لاگت ماتر مولیہ ...

یوگیشور کرشن

شری سوریہ کماری گرنتھ مالا کی پرتھم پستک (لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سیوک) شری کرشن کا گویشنا پورن لکھا ہوا یہ جیون چرتر ہے۔ ان کے جیون کی گھٹناؤں کے ساتھ ہی ان کی نیتیوں پر بھی بھلی پرکار پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پنڈت جی کی بھاو گنا پورن لیکھنی سے لکھا ہوا یہ گرنتھ اپنے ڈھنگ کا ایک ہے۔ سجیو بھاشا اور ددیہ بھاوؤں سے سوسجت۔ بڑھیا اینٹک کاغذ (انڈین پریس میں چھپا ہوا) اُتم جلد سنتری پرش سبھی کے پڑھنے یوگیہ ... روپے آٹھ آنے ؞

شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار

دوارا اپدیش University Lectures
ہوئے وید وشیک سمیہ ... دئے گئے وشو ودیالیہ ویاکھیان ہیں۔ جو وید پریمیوں کے لابھ ارتھ پستک اکار چھپوائے گئے ہیں :۔
۱۔ شت پتھ میں ایک پتھ قیمت ۴؍ ۲۔ سوم ۲؍ ۳۔ مرت سوکت ۴؍ ۴۔ برہم یگیہ۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے سندھیا پر دستو ویاکھیا کی ... چھ آنے (۶؍) ؞

کلیان مارگ کا پتھک اتھات شری سوامی شردھانند جی کی جیونی

اُنہیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چھپائی صفائی بڑھیا۔ ... قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (۱۸)

بھارت ورش کا اتہاس

اس کی اپیوگتا ہی سے سدھ ہے۔ کہ اس کا یہ تیسرا سنسکرن ہے۔ قیمت پرتھم بھاگ ۱۲؍ دوتیہ بھاگ ۱۱؍ ترتیہ بھاگ چھپ رہا ہے ؞
لیکھک آچاریہ رام دیو جی

برہمچریہ سندیش

لیکھک شری بت ستیہ ورت جی سدھانت النکار۔ بھومکا لیکھک شری سوامی شردھانند جی مہاراج "آج کل جتنی پستکیں اس وشے پر نکلی ہیں۔ ان سب میں یہ بڑھیا ہے"۔ (ادھری قیمت دو روپے)

یہ کتابیں شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم۔ انار کلی لاہور سے بھی مل سکتی ہیں

پتہ :۔ مینیجر پستک رچنا وبھاگ۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارن پور

جگت گرو رشی دیانندی پنیہ سمرتی میں "پرکاش" کا سالانہ نمبر

اپنے اپنے نام کی چٹھی پڑھ لیجیے!

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں

جناب من! "پرکاش" کا رشی دیانند نمبر پنجاب کے پانچ لاکھ آریوں کا مقبول ہونے - اور اردو ہندی ہر دو زبانوں میں ہونے کی وجہ سے لاکھ سے زیادہ ستری پرشوں کے مطالعہ میں آئے گا - اس لئے اشتہار دینے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے علاوہ بریں اجرت بھی نہایت مناسب ہے - جو حسب ذیل ہے :-

ٹائیٹل پیج کا آخری صفحہ ۶۰ روپے : ٹائیٹل پیج کا دوسرا صفحہ ۴۵ روپے
" " تیسرا " ۴۲ " : مضامین سے پہلا نمبر " ۴۲ "
ایک عام سالم " ۴۰ " : نصف صفحہ ۲۲ "
ایک کالم ۱۲ روپے : نصف کالم ۷ روپے : ¼ کالم ۴ "

(اس اجرت میں اردو ہندی ہر دو پرچوں میں جگہ دی جائے گی)

جو اشتہار پہلے آئیگا - نہ صرف اچھی جگہ پر لگے گا اس لئے فوراً اپنا اشتہار معہ اجرت ارسال کر دیں - اجرت میں کمی کے لئے خط و کتابت کرنا وقت ضائع کرنا ہے کیونکہ اجرت پہلے ہی بہت کم رکھی گئی ہے

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں

بھائی صاحب! نمستے - "پرکاش" کا سالانہ نمبر جو آریہ سماج کے سنستھاپک رشی دیانند کی پنیہ سمرتی میں ہر سال نہایت آب و تاب سے نکلتا ہے - اس سال بھی حسب معمول دیوالی سے ایک ہفتہ پہلے نئے اور انوکھے ڈھنگ میں نکلے گا - یہ نمبر ہر ایک شہر میں سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں بکتا ہے - اور اس طرح ایجنٹ صاحبان کے لئے کافی کمائی کا موقع پیدا کرتا ہے - اس سال کا رشی دیانند نمبر اپنے اندر خاص کشش رکھنے والا ہے - اس لئے آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوانے کا جلدی انتظام کریں - اور آرڈر بھیجتے وقت لکھ دیں - کہ اردو کے کتنے پرچے بھیجے جائیں اور ہندی کے کتنے - قیمت فی پرچہ اردو ہندی ۸ آنہ ہے - جتنے پرچے درکار ہوں - مہربانی کر کے قیمت پیشگی بھیج دیں - قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ دفتر "پرتاپ" آ نے بغیر آرڈر کی تعمیل نہ ہو - تو معاف رکھیں ۔

آریہ سماجوں سے نویدن ہے - کہ رشی دیانند نمبر اردو ہندی کے لئے آرڈر جلد بھیجیں ۔

آپ کا آریہ بھائی - سکھ داس گھر ٹھو منیجر پرکاش (صیغہ اردو ہندی رشی دیانند نمبر) لاہور

گورنمنٹ اور کانگرس میں مصالحت۔ بمبئی۔
۲۷ ستمبر۔ گورنمنٹ اور کانگرس کے درمیان مصالحت کی گفتگو کے متعلق ایک اخباری نمائندہ سے انٹرویو پر کانگرس کے پریذیڈنٹ شری راجگوپال آچاریہ نے کہا۔ کہ یہ عظمت کا سوال ہے۔ اگر گورنمنٹ کسی طرح اس پہلو میں اعتماد پیدا کر سکتی ہے۔ تو کانگرس گفتگوئے مصالحت میں شامل ہونے سے انکار نہیں کرے گی ❊

مہاتماجی کی رہائی کی بابت۔ بمبئی۔ ۲۷ ستمبر یہ خبر تصدیق طلب ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کی کمزوری صحت کی بناء پر گورنمنٹ انہیں رہا کرنے پر غور کر رہی ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ برت کھول دینے کے بعد مہاتماجی ابھی خطرے سے باہر نہیں۔

گورنری کے اُمیدوار۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خرابیٔ صحت کی بناء پر سر جافرے ڈی مونٹ مورنسی گورنر پنجاب گورنری سے سبکدوش ہونے والے ہیں۔ اس وقت تک ان کے بعد ۳ اُمیدوار تھے۔ اور تینوں انگریز۔ لیکن اب کہا جاتا ہے۔ کہ سر فضل حسین بھی اُمیدواروں میں شامل ہو گئے ہیں۔ دیکھنا چاہیئے قسمت کس کی یاوری کرتی ہے سر جافرے ۱۹ اکتوبر کو چارج دینگے

تحریک سول نافرمانی کی رفتار۔ شملہ۔ ۲۶ ستمبر تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ماہ اگست میں ۳۰۴۶ سزایابیاں ہوئیں۔ اگست کے آخیر میں مختلف جیلوں میں سول نافرمانی کے قیدیوں کی تعداد ۲۱۴۲۲ تھی ❊

گول میز کانفرنس کے پرتی ندھی۔ شملہ۔ ۲۶ ستمبر۔ نومبر میں ہونے والی گول میز کانفرنس کے پرتی ندھیوں کے ناموں کا اعلان یکم اکتوبر کو ہو جانے کی توقع ہے۔ تعداد ۳۰ ہوگی۔ جس میں ۲۰ پرتی ندھی ہندوستان کے ہوں گے۔ سر جوگندر سنگھ کا نام بھی پرتی ندھی چنے گئے ہیں

خلافت کانفرنس کے ریزولیوشن۔ اجمیر۔ ۲۷ ستمبر۔ خلافت کانفرنس نے بنگال اور پنجاب میں جداگانہ انتخاب کے ساتھ مسلمانوں کی آئینی اکثریت کے علاوہ مرکزی ذمہ داری۔ صوبجاتی خود مختاری اور شریعت کی حفاظت کے مطالبہ کے ریزولیوشن پاس کئے ❊

احراریوں میں لڑائی۔ لاہور۔ ۲۵ ستمبر۔ مجلس احرار کے انتخابی جلسہ میں عہدوں کی تقسیم پر گالی گلوچ سے گذر کر نوبت لڑائی تک پہنچ گئی۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ ایک فریق خواجہ غلام محمد کو

آنکھ کی جھپک میں معجزہ

ڈاکٹر سید محمود نے مہاتماجی کے برت کے مختصر وقت میں ہندو اچھوتوں کے آپس کے اختلافات دور ہو کر آپس میں شیر و شکر کی طرح مل جانے کو بجا طور پر "آنکھ کی جھپک میں معجزہ" کا نام دیا ہے۔ وزیر اعظم کے ایوارڈ کو پا کر ہندو دشمن نہایت اطمینان سے بیٹھے تھے۔ کہ ہندوؤں کو کمزور کرنے کی ان کی چال کارگر ہوئی۔ لیکن مہاتماجی کے برت اور اس کی اغراض کے اعلان سے وہ کانپ اُٹھے۔ تاہم انہیں ڈاکٹر امبیدکر اور وزیر اعظم پر پورا بھروسہ تھا۔ کہ وہ اُن کی بنی بگڑنے نہ دیں گے۔ لیکن یہ بھروسہ بھی دیر تک ثابت ہوا۔ پہلے ڈاکٹر نے مہاتما گاندھی کے سامنے جھک کر اور پھر وزیر اعظم نے گاندھی امبیدکر سمجھوتہ کو منظور کر کے ان کی امیدوں پر گویا بجلی گرا دی ❊

مہاتما گاندھی اور ہندو جاتی دونو مساوی طور پر اس کامیابی کے لئے ودھائی کے پاتر ہیں۔ لیکن ہندو جاتی کو ۲۰ ستمبر کے مناظر کے ساتھ اپنے فرض کو ختم نہ سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس دن سے ہندو جاتی کے متبرک فرض کی گویا ابتدا ہوئی ہے۔ اور دم نہ لینا چاہیئے۔ جب تک ہندو جاتی سے اچھوت پن کا نام و نشان نہ مٹ جائے۔

ہندو جاتی کی حفاظت اس کے سنگٹھن میں ہے۔ اور چھوت چھات سنگٹھن کی جانی دشمن ہے۔ اس لئے ہندو جاتی جیسا کہ چاروں طرف سے دشمنوں سے گھری ہوئی ہے۔ اگر اس قسم کے مخالف حالات میں عزت کے ساتھ زندہ رہنا چاہتی ہے۔ تو اسے اپنے ایک ایک ویکتی کو انمول دھن سمجھنا چاہیئے۔ اور اس طرح مل کر رہنا چاہیئے۔ کہ کسی بھی مصیبت کے وقت ہندو مانو متحد ہو مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ یہ اسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ جب اونچ نیچ و اچھوت چھوت کا سوال ماضی کی بات ہو جائے۔ اور ہر ایک ہندو فخر سے کہہ سکے۔ کہ ہم آریہ ہندو ہوں۔ مہاتماجی کا برت سپھل ہو سکتا ہے۔ تو اسی اوستھا میں۔ ورنہ وقتی مناظر سے کوئی حقیقی فائدہ نہیں ہو سکتا ❊

صدر بنانا چاہتا تھا۔ اور دوسرا اس کے خلاف تھا۔ خواجہ کثرت رائے سے منتخب ہو گئے۔ تو دوسرے فریق نے اپنے ....عہدوں سے استعفے دے دئے ❊

مقدمہ سازش میرٹھ کا خرچ۔ گورنمنٹ نے میرٹھ میں جو مقدمہ سازش چلا رکھا ہے۔ اس پر اس وقت تک ۱۶ لاکھ سے اوپر سرکاری خزانہ سے خرچ ہو چکا ہے۔ مقدمہ ابھی شروع ہے۔ نامعلوم اور کتنا خرچ ہوگا ❊

رائے روشن لال کا انتم سنسکار۔ رائے روشن لال جی بیرسٹر سابق پردھان آریہ سماج وچھو والی لاہور کی ارتھی ۲۵ ستمبر صبح ۷ بجے ان کی کوٹھی واقعہ ڈیورنڈ روڈ/ بڈرمال سے اٹھائی گئی۔ ارتھی کے آگے دیانند اینگلو ویدک بینڈ تھا۔ کیندری اناتھ آلیہ اور آریہ سماج لاہور کی بھجن منڈلیاں وید پاٹھ اور بھجن گاتی کر رہی تھیں۔ ان کے دوستوں اور آریہ بھائیوں کی ایک بڑی تعداد ارتھی کے ہمراہ تھی۔ جن میں سر شادی لال چیف جسٹس ہائی کورٹ۔ مہاتما ہنسراج جی۔ کنور آنند کمار جی۔ ڈاکٹر ایس۔ ایس بھٹناگر۔ پروفیسر برج نارائن۔ لالہ شیو دیال ایم۔ اے رائے صاحب اچھرو رام۔ مہاشہ کرشن۔ لالہ کانشی رام وکیل۔ لالہ روشن لال پردھان آریہ سماج وچھو والی۔ پنڈت کشمیر ناتھ سابق گورنر گورو کل کانگڑی۔ ڈاکٹر پٹیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان کا داہ کرم سنسکار گورنمنٹ کوارٹرز کے بالمقابل اُن کے باغ میں پورن ویدک مریادا انوسار کیا گیا۔ سنسکار کے بعد مہاتما ہنسراج جی نے پرارتھنا کرائی ❊

اس موقع پر ان کے سپتر لالہ چونی لال ٹھکر نے ۲۵۰ روپے آریہ سماج کے مختلف فنڈوں کے لئے دان دیا۔ آریہ سماج وچھو والی کے سپتاہک ست سنگ کی کارروائی ان کے احترام کے طور پر ہون یگیہ اور پرارتھنا اُپاسنا کے بعد بند کر دی گئی ❊

آریہ سماج اجمیر کی سورن جینتی۔ آریہ سماج اجمیر نے اپنے جیون کے پچاس سال پورے کر کے سورن جینتی مہوتسو ۲۲ فروری ۱۹۳۳ء سے ۸ مارچ ۱۹۳۳ء تک منانا نشچت کیا ہے۔ اس مہوتسو کے ساتھ بھارتیہ سودیشی نمائش اعلےٰ پیمانہ پر ہوگی۔ جس کا دفتر آریہ سماج مندر قیصر گنج میں کھل گیا ہے علاوہ ازیں مہندو سبھا۔ پل بدھو۔ سکولوں کے ٹورنمنٹ آدی ہونگے۔ راجپوتانہ کو ایک بار پھر جاگرت کرنے کیلئے اس مہوتسو کو سپھل بنانا ہر ایک سکھا سوتر دھاری آریہ کا کرتویہ ہے (منتری آریہ سماج اجمیر)

ہندو مسلم سکھ سمسیا کا حل۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے اخبارات کے نام ایک بیان میں تجویز کی ہے۔ کہ ہندو مسلم سکھ سمسیا کے حل کرنے کے لئے ایک آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے ❊

سکھوں کے مشورہ سے سکیم۔ ڈاکٹر مونجے نے پریس کو بیان دیا ہے۔ کہ ہم سکھوں کے مشورہ سے فرقہ وارانہ ایوارڈ کو ناکارہ بنانے کے لئے ایک سکیم بنا رہے ہیں۔ ایوارڈ کے خلاف رائے عامہ کو متحرک کرنے کے لئے تمام طاقتوں کو منظم کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں آپ نے ہندو سنگھٹنوں سے اچھوت پن مٹانے کی بھی درخواست کی ہے ❊

لالہ آما دت کا پرلوک گمن۔ قصور کے آریہ ہتھیشی لالہ آما دت جی کا گورو کل ہانگا کنکھل میں ۱۶ ستمبر کو ۷۰ سال کی عمر میں دیہانت ہو گیا۔ جہاں آپ بان پرست آشرم میں گورو کل کی نرکاری کی سیوا کر رہے تھے۔ آریہ سماج اور گورو کل ان کے سیوا کے ساتھ سپتر دیوراج سے امید رکھتا ہے کہ وہ اپنے پوجیہ پتا کے نقش قدم پر چل کر آریہ سماج کی سیوا کرتے رہیں گے ❊

(دیوراج مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی)

مہاشہ نریندر کی رہائی۔ مہاشہ کرشن جی کے سپتر نریندر کو پکٹنگ اور جلوس کے سلسلہ میں ۴ ماہ کی سزائے قید ہوئی تھی۔ آج (۲۹ ستمبر) صبح پوری قید کاٹ کر وہ رہا ہو کر آ گئے ہیں ❊

سر الفریڈ پر حملہ۔ کلکتہ۔ ۲۸ ستمبر۔ سر الفریڈ واٹسن ایڈیٹر "سٹیٹسمین" پر جبکہ وہ موٹر پر جا رہے تھے۔ ایک دوسری موٹر سے انقلاب پسندوں نے گولیاں چلائیں۔ جس سے ان کے کندھے زخمی ہو گئے۔ حملہ آور موٹر اندھیرے میں غائب ہو گئی ❊

آچاریہ رام دیو جی کی صحت۔ لالہ بدری داس ایڈووکیٹ نے آچاریہ رام دیو سے ملاقات کے بعد ان کی صحت کے متعلق بیان جاری کیا ہے۔ کہ ان کے بال زیادہ سفید ہو گئے ہیں۔ چہرہ پر جھریاں پڑ گئی ہیں۔ پاؤں کمزور ہو گئے ہیں۔ دماغ میں پہلے کی سی سرگرمی نہیں رہی۔ بخار کم نہیں ہوا۔ بھوک کم لگتی ہے خون کا دباؤ زیادہ ہے۔ وزن میں کمی ویسی ہی ہے

پرکاش لاہور

۱۵ اسوج سمت ۱۹۸۹

یہ سونے کا وقت نہیں!

(ممبہ)

آریہ سماج اوم کا جھنڈا ہاتھ میں لئے اپنے پُرواروں کے نقشِ قدم پر چل کر ویدوں کا پرچار کرتا ہے تو وہ جاگتا ہے۔ ورنہ رشی اودلتش کے ورودھ سوشل یا راج نیتک میسیوں کام کرے۔ بطور آریہ سماج وہ سویا ہوا ہے ؛

وید پرچار کا واستوک کام اپنے جیون سے شروع ہونا چاہئے۔ جو شخص وید پرچار چاہتا ہے اگر وہ اپنا سارا سمیہ اپنے جیون کو ویدک بنانے میں لگا دے۔ تو اس کا وید پرچار اُس ہنڈرٹ سے زیادہ سپھل ہے۔ جس نے اپنے جیون میں لاکھوں شروتاؤں کو سینکڑوں ویاکھیانوں میں وید سنایا۔ لیکن اپنے جیون پر ویدک شکشا کا کوئی اثر نہ ہونے دیا۔

کسی بھی سماج کی اُنتی اُس کے کرم ویروں سے ہوتی ہے۔ واک ویروں سے نہیں۔ لیکن کرم ویر اگر واک ویر بھی ہوں۔ اور جنتا کو لت بھاشا میں ویدک سچائیوں کا گیان دے سکیں۔ تو یہ سونے پر سہاگے کا کام ہوگا ؛

وید پرچار کا دُوسرا طریقہ ورتمان پروپیگنڈا ہے جو پریس اور پلیٹ فارم دوارا کیا جاسکتا ہے۔ پھر پریس کو بھی دو بھاگوں میں وبھگت کیا جا سکتا ہے۔ ایک مستقل لٹریچر اور دُوسرا سماچار پتر۔ آریہ سماج کا پلیٹ فارم گو آدرش رُوپ میں مضبوط نہیں تاہم اچھا کام کر رہا ہے۔ اور دن بدن اس کا رُجحان مضبوطی کی طرف ہے۔ لیکن پریس کی کچھ نہ پُوچھو۔ شروع میں آریہ سماج کے پریس کی آواز خوب زبردست تھی۔ ”ست دھرم پرچارک“ نے وید پرچار کے پروپیگنڈا کے میدان میں جو کامیابیاں حاصل کیں۔ اور ”پرکاش“ اب تک کر رہا ہے۔ وہ آریوں کی یاد میں ہمیشہ تازہ رہیں گی۔ پرنتو راج نیتک اندولن نے آریوں کی توجہ اپنے دھارمک سماچار پتروں کی طرف سے راج نیتک پریس کی طرف کچھ ایسی بدل رہی ہے کہ اس بات کے اقرار سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ راج نیتک اخباروں کے مقابلہ میں آریہ سماج کے پتروں کی قدر و منزلت دُوسرے درجہ پر ہے۔ کیا اثر سماچار پتروں پر بھی موافق نہیں ہو سکتا لیکن آریہ سماج پر بہت ناموافق پڑ رہا ہے۔

پلیٹ فارم کے ذریعہ سنگھٹن اُپدیش ہو سکتا ہے پرنتو ایجی ٹیشن نہیں ہو سکتی۔ ایجی ٹیشن پریس کا ہی کام ہے۔ اور ایجی ٹیشن کی طاقت کا انحصار پریس کی طاقت کی کمی بیشی پر ہے۔ پریس مضبوط ہوگا۔ تو اس کے ذریعہ کی گئی ایجی ٹیشن بھی مضبوط ہوگی۔ کمزور پریس کی کمزور آواز کسی ایجی ٹیشن میں جان نہیں ڈال سکتی۔ ”پرکاش“ کی مضبوط آواز تھی۔ تو کئی ایک سنکٹ سمیوں پر آریہ سماج کو مشکلات کے جال سے نکالنے میں کامیاب ہو گئی تازہ واقعہ آچاریہ رام دیو جی کے جیل میں بی کلاس میں ٹھونس دئیے جانے کا ہے۔ ”پرکاش“ نے اس کے خلاف آواز بلند کی۔ جو آخر سُنی گئی۔ اس سے ہی اندازہ لگا لو کہ اگر ”پرکاش“ مضبوط ہوگا۔ تو اس میں آریہ سماج کا کتنا لابھ ہے۔ آڑے وقت پر وہ اس کی رکھشا کرنے میں سپھل ہو سکے گا۔ اگر کوئی یہ کہے۔ کہ جب ایجی ٹیشن کی ضرورت ہو۔ کوئی اخبار نکال کر مطلب حل کر لیا جائے۔ تو یہ غلط ہے۔ پریس کی مضبوطی کے لئے اس کے پیچھے کام کا ریکارڈ چاہئے۔ کسی بھی میدان میں نئے داخل ہونے والوں کو اپنی آواز مضبوط بنانے کے لئے برسوں سیوا کی منزل سے گزرنا چاہئے۔ جس سے ”پرکاش“ کامیابی سے گزر چکا ہے۔ پھر ضرورت کے وقت کے لئے ہی نہیں اپنی روزانہ ضروریات کے لئے بھی آریہ سماج اپنے مضبوط پریس کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے تو اُسے ”پرکاش“ کی آواز کو مضبوط بنانا چاہئے۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماجی اس کے خریداروں میں شامل ہونا اپنا کرتویہ سمجھے۔ اور اپنے تعلق میں آنے والے لوگوں کو اس کی خریداری کی پریرنا کرے۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ پولیٹیکل اخبار تو سماج کا ایک ایک ممبر الگ الگ خرید کر پڑھنا پسند کرتا ہے۔ لیکن ”پرکاش“ آریہ سماج کے دھن سے منگوا کر پڑھنا ہی کافی سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ہر ایک کو اپنی اپنی قیمت سے الگ الگ منگوا کر پڑھنا چاہئے۔ ”پرکاش“ اس لئے بھی ہر ایک کو منگوانا چاہئے۔ کہ اس میں کئی مضامین ایسے ہوتے ہیں۔ جو مستقل لٹریچر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ویدامرت آنک شانتی

کے لئے ہر سمیہ نیا ہے۔ یادِ رفتگان کے عنوان کے ماتحت مضامین آریہ سماج کے اتہاس کے مصالحہ میں بڑھتی کر رہے ہیں۔ لیڈنگ اور دوسرے آرٹیکلوں اور سدھانت ویشیک مضامین میں ایسے اُوچیہ خیال دئے جاتے ہیں جنہیں بار بار پڑھنے سے نیا لطف آتا ہے۔ آریہ سماج کے صرف ایک پرچہ منگوا کر پڑھنے سے یہ لطف کبھی نہیں اٹھایا جاسکتا۔ یہ لطف اپنا علیحدہ اخبار منگوانے سے ہی اٹھایا جا سکتا ہے۔ جس کی سالانہ فائل جلد بندھوا کر رکھی جاسکے ؛

”پرکاش“ کے سادھارن پرچوں کے بعد ”پرکاش“ کے وارشک ”رشی دیانند انک“ کے متعلق بھی دو لفظ سُن لیجئے ؛ رشی نمبر جگت گورو رشی دیانند کی پوتر سمرتی میں بطور ایک مستقل انسٹی ٹیوشن ورشوں سے نکل رہا ہے۔ اس کی اپیوگتا کا ہر ایک آریہ سماجی شاہد ہے۔ آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں کے لیکھوں اور نامی شعرا کی بھگتی پُورن نظموں کا ایک جا اکٹھا کرنا کوئی کم اہم کام نہیں رشی انک رشی کے پرتی بھگتی بھاو کی لہر چلانے کا نہایت اُپیوگی سادھن ہے۔ دیوالی پر لوگ اپنے اشٹ متروں میں تحائف تقسیم کرتے ہیں۔ رشی نمبر آتمک تحفہ ہے۔ جو صرف چار آنہ کے خرچ سے ستری پُرشوں کی بھینٹ کیا جا سکتا ہے۔

آریہ سماج میں ہزار ہا رشی انک ہر سال بکتے ہیں۔ لیکن بطور بھینٹ دینے کی پرورتی کم ہے۔ اگر رشی انک بھینٹ کرنے کی پرورتی آریوں میں بڑھ جائے۔ تو اس کی اُپیوگتا میں چار چاند لگ جائیں۔

انسان فطرتاً تحائف کی قدر کرنے والا ہے۔ اگر رشی دیانند نمبر کا ایک پرچہ اچھی طرح لپیٹ کر پُتری ماتا کی۔ پُتر پتا کی۔ بھائی بہن کی۔ بہن بھائی کی۔ متر متر کی۔ ماتحت افسر کی۔ آریہ سماجی شہر کے دھارمک آدمیوں کی بھینٹ کریں۔ تو ضرور ہے۔ کہ وہ اسے شردھا سے پڑھیں گے۔ اور پڑھنے پر پربھاوت ہونا تو یقینی ہے۔ ہمارا آریہ سماجی بھائی بہنوں سے نویدن ہے کہ وہ بھینٹ کرنے کے لئے جتنی کاپیاں منگوا سکیں ضرور منگوائیں۔ اور انہیں اپنے اشٹ متروں میں تقسیم کریں۔ اس سے جہاں رشی دیانند انک کی اشاعت بڑھے گی۔ وہاں اس کی اشاعت کا ادیش زیادہ کامیابی سے پورا ہوگا۔ آریہ سماجیں اگر اس دھارمک بھینٹ کے پرچار کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اردو۔ ہندی ہر دو انکوں کے آرڈر دیں۔ تو یہ اُدیش بڑی آسانی سے پورا ہو سکتا ہے۔

زمانہ جاگرتی کا ہے۔ مہاتما گاندھی کے آتم بل نے ہندو جاتی میں خاص جاگرتی پیدا کر دی ہے۔ جاگرتی کے اس زمانہ میں دوسروں کو جگانے والا آریہ سماج اگر سو رہا ہے۔ تو کتنے دُکھ کی بات ہے۔

آریہ سماج! سچیت ہو جاگ۔ اپنے گورو کا نروان دوس منانے سے پہلے ”رشی دیانند انک“ اردو کو ایک ایک اردو پڑھے پرش اور رشی انک ہندی کو ایک ایک ہندی پڑھی ستری تک پہنچانے کا درڑھ سنکلپ کر۔ رشی دیانند نمبر کے دونوں ایڈیشنوں کی دھوم کو اس طرح مچا سکے ...

آچاریہ رام دیو جی ”اے“ کلاس میں

”پرکاش“ نے آواز اٹھائی۔ آریہ سماجیوں نے اسے سنا۔ ادرش کر اپنا فرض ادا کیا۔ گورنمنٹ کو حقیقت کا علم ہوا۔ اور وہ آریہ سماج کے پوجیہ لیڈر آچاریہ رام دیو جی کو ”اے“ کلاس دے کر اپنی غلطی کی تلافی کے قابل ہوئی۔ گویہ تلافی آج سے بہت پہلے کی جانی چاہئے تھی ؛

اگر ”پرکاش“ آریہ سماج کو نہ جگاتا۔ اور اس کی اور آریہ سماج کی طرف سے گورنمنٹ کی توجہ اس اہم معاملہ کی طرف نہ دلائی جاتی۔ تو عین ممکن تھا۔ کہ آچاریہ رام دیو جی کو اپنی ساری قید بی کلاس میں ہی کاٹنی پڑتی۔ اور اس صورت میں ان کی صحت پر جو اثر پڑتا۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

آریہ سماج نے اپنا کرتویہ پالن کرکے اپنے لیڈر کو بچا لیا ہے۔ جو اب اس قابل ہے۔ کہ جیل میں رہ کر بھی آریہ سماج کے کام آئے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ”اے“ کلاس ملنے سے وہ جیل میں ایک معرکہ کی انگریزی کتاب لکھنے میں مصروف ہونے کے انتظامات کر رہے ہیں۔

ان کی صحت کے متعلق خبر ہے۔ کہ گرنے سے رُک گئی ہے۔ اور پوری اُمید ہے۔ کہ اپنی طبیعت کے مطابق دماغی کام کا اوسر مل جانے سے اُن کی صحت پر خوشگوار اثر پڑے گا۔ اور جب وہ جیل سے آئیں گے۔ تو جہاں خود کم از کم خراب صحت کے ساتھ نہ آئیں گے۔ وہاں آریہ سماج کے لئے ایسا نایاب تحفہ تیار کر کے ساتھ لائیں گے۔ جس سے آریہ ... جیوں کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ آچاریہ جی نے جیل میں اپنے وقت سے پورا اُپیوگ لیا ہے ؛

پرشار تھے اور تیری پرچلت کو دیکھ کر ہر ایک رشک ماننے کے لئے تیار ہے گلکہ آریہ سماج جاگنا ہے جاگنا ہر وقت ضروری ہے۔ لیکن اس سمیہ وشش روپ سے آوشیک ہے۔ اس لئے کہ یہ سونے کا سمیہ نہیں ؛

مہابیر دل میدانِ جنگ میں

سپاہی کے لئے بے کاری وبالِ جان ہوتی ہے۔ مہابیر دل شانتی سینک ہے۔ بے کار تھی شغل کی لوٹھ... میں تھی۔ مل ہی گیا۔ اور ایک ایسا میدان جنگ گرم کرنے کی سوجھی۔ جس میں شغل بھی ہے اور خطرہ بھی نہیں۔ یہ جنگ برخورداروں کی طرف سے اپنے ہی بزرگوں کے خلاف جاری کی جانے والی ہے۔ اس بنا پر کہ لاہور میں ہندو سبھا نے اپنے مکان کی تیاری کے دوران میں دو مندروں کو شہید کر دیا۔ الزام جن کے خلاف لگایا جا رہا ہے۔ انہیں بت شکن کہنا صداقت کا خون کرنا ہے۔ ایک رائے بہادر سیوک رام ہیں۔ جو اپنے اعلان میں صاف لکھ چکے ہیں۔ کہ میں کٹر سناتن دھرمی ہوں۔ اور دوسرے بھائی پرمانند جنہوں نے بند پیر گی کا بت حال ہی میں بنوایا ہے۔ بت پرستوں پر بت شکنی کا الزام کون اسے سچا مانے گا؟ پھر دیوتا جن سے بھگت اپنی رکھشا کی آشا رکھتے ہیں۔ اپنی رکھشا میں اسمرتھ کیوں رہے؟ انہوں نے مندر گرانے ہی کیوں دئے؟ مہابیر دل کے "مذہب میں عقل کو دخل نہیں" کا عقیدہ رکھتا ہے۔ اس لئے ہندوستانیوں کے خلاف ہی جنگ کا بگل بجانے میں سناتن دھرم کی شان سمجھی ہے۔ اور ہندو سبھا والوں کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔ کہ ۲۰ اکتوبر تک مندر بن جائیں تو بہتر ورنہ ۲۰ اکتوبر سے باقاعدہ مارچ شروع ہو جائیگا۔ اب یہ ہندو سبھا کے کاریہ کرتاؤں کے لئے ہے۔ کہ مہابیر دل کے جنگجو سینکوں کو جنگ کے میدان میں اپنے جوہر دکھانے کا موقعہ دیں۔ یا ان کی دھمکیوں سے ڈر کر مندر بنتے یا نہیں۔ اس کی پرواہ نہ کرکے تعمیر کرا دیں۔ اگر کوئی ہم سے پوچھے۔ تو اگر مندر پہلے تھے۔ تو ان کے بنوا دینے پر اعتراض نہ ہونا چاہئے۔ اگر نہ تھے۔ تو نئے مندر بنوانے کا نہ ہندو سبھا کو حق ہے۔ نہ اسے بنوا دینے چاہئیں۔ مہابیر دل اگر مندروں کا ایسا ہی دلدادہ ہے۔ تو بیسیوں مندر پنجاب میں خراب و خستہ حالت میں ہیں۔ ان کے اُدھار کی طرف توجہ دے ؛

آریہ سماجوں کو رشی دیانند انک سعد ہندی کے لئے آرڈر بھیجنے میں دیر نہ کرنی چاہئے ؛

ہندو دشمنوں کی ناامیدی

اچھوت منڈل لاپ کے مشہور سماچار قوم پر بہت ہندوستان پر موافق اثر پیدا کر رہے ہیں۔ لیکن قلمبانی ہیں۔ کہ ان کی ... پر گویا بجلی کوند گئی ہے۔ قادیانی خلیفہ کو ڈاکٹر امبیدکر پر بھروسہ تھا۔ اور اس نے خاص اعلان کے ذریعہ مسلمانوں۔ پارسیوں اور عیسائیوں کو تلقین کی تھی۔ کہ اچھوتوں کو کہیں۔ کہ اپنے حقیقی نمائندہ ڈاکٹر امبیدکر کی تائید کریں۔ لیکن ان کی کیا حالت ہوئی ہوگی۔ جب انہیں معلوم ہوا ہوگا۔ کہ حقیقی نمائندہ ڈاکٹر امبیدکر بھی مہاتما کے سامنے جھک گئے ہیں۔ اور کہہ دیا ہے۔ کہ دلت جاتیوں کے لئے مہاتما جی نے جو کام کیا ہے۔ اس کے لئے میں ان کا بہت شکر گزار ہوں۔

ڈاکٹر امبیدکر جھکے۔ تو معاہدہ ہوا۔ اور برت ٹوٹا۔ ہندو دشمن تو اپنے پیر منا رہے تھے۔ کہ تصفیہ کی بیل منڈھے نہ چڑھنے پائے اور مہاتما گاندھی کی جان چلی جائے۔ لیکن الینور ہمیشہ اپنے بھگتوں کی سنتا ہے۔ انسانیت دشمن لوگوں کی نہیں۔ جو دنیا سے نیکی کا خاتمہ چاہتے ہیں ؛

سرینگر کا تازہ فساد

فتنہ انگیز بھلا ایک ہندو ریاست میں امن کیوں قائم ہونے دینے لگے۔ چنانچہ پچھلے ہفتہ سری نگر سے تازہ فساد کی خبر آئی ہے جس کی اطلاع قادیانی ایجنٹ مقیم سری نگر نے "الفضل" کے کالموں میں چھپوائی ہے۔ کہ:

"حالات کو بدتر بنانے کے لئے پنڈت ہبہ کدل۔ کانی کدل اور فتح کدل میں کثیر تعداد میں جمع ہو گئے۔ اور مسلم دکانداروں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ ہر مسلمان راہگیر کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا۔ نیز پنڈتوں نے ہبہ کدل میں مسجد پر سخت سنگباری کی۔ جلوس میں اکثر مسلمان شدید مجروح ہوئے۔ مسلمانوں کا رویہ قابلِ تعریف تھا" ؛

دوسری طرف سرکاری اعلان ہے۔ کہ "دو پنڈتوں کے ہسپتال میں مرجانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ یہ دو نو فرقہ وارانہ فساد میں مجروح ہوئے تھے" ؛

اس قادیانی ایجنٹ سے کوئی پوچھے۔ کہ مسلمانوں کا رویہ قابلِ تعریف تھا۔ تو پنڈت زخمی کیسے ہوئے۔ اور مسلمان شدید مجروح

ہوئے تھے۔ تو وہ کیوں نہ مرے۔ پنڈت کیوں مر گئے؟

جینی کی الینور پرارتھنا

جین دھرم ناستک کہا جاتا ہے۔ لیکن اس کے اندر بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسا سمپردائے موجود ہو گیا ہے جو کھلم کھلا الینور بھگتی اپنا دھرم سمجھتا ہے۔ جین سنسار میں نمن پرارتھنا اس کا ثبوت ہے :۔

"اے پربھو! اگر تو مجھ سے محبت کرتا تو یہ ہنگامہ زار دنیا میرے لئے کس قدر عیش و عشرت کا گہوارہ ہوتی۔ یہ نیلگوں آسمان، یہ روشن آفتاب، یہ مہتاب سرتاپا نور اندھیری رات میں ستاروں کی پر رونق مجلس۔ خوابیدہ رات میں سہمے ہوئے درخت کی ہمہ تن سکوت۔ کسی کی خلوت میں غیر محل پرندے چمن اور اس کی فانی بہار۔ پھول اور پھولوں سے گلے ملتی ہوئی لعطر یہ سب میری مسرتوں میں اور فرحتوں میں شریک ہوتے۔ حزن و ملال کی تیز و تند آندھی سے میری زندگی کے شیرازے نہ منتشر ہوتے۔

اے پتا! تو ہزاروں لاکھوں کی حفاظت کرتا ہے۔ تو اپنے بندوں کو رزق دیتا ہے۔ تیرے حکم سے ٹھنڈے مینہ والے بادل سمندر سے چل کر زمین پر ادھر ادھر گرجتے پھرتے ہیں۔ گھاس سرسبز ہو جاتی ہے ؛

اے پرماتما! لوگ کہتے ہیں کہ حبیب اور محبوب کو ... ضرورت نہیں ... آپس میں دل ہی دل میں ہم کلام ہوا کرتے ہیں۔ مگر میری خاموش آوازوں اور زیرِ لب آہوں کا کیوں جواب نہیں ملتا۔

میری دعائے نیم شبی کیوں بیکار جاتی ہے۔ میری خاموش آہ برست کے محبوں شیدائی پپیہے نے سنی۔ اور زمین گرد بولا۔ ابھی صبح ہے۔ ... سے پربت لگا۔ پربھو

اگر چاہتا ہے۔ کہ امید کا پھول کھلے تو پرماتما کی بھگتی میں لین ہو جا" ؛

جو جینی ایر دگت پر ارتھنا کر سکتا ہے۔ اسے ناستک نہیں کہا جا سکتا۔ وہ یہاں تک الینور کو ماننے کا سوال ہے۔ آستک ہے اس یگ میں... ناستکوں کا آستک بنانا کس کی کرپا ہے؟ یقیناً رشی دیانند کی ؛

آچاریہ رامدیو جی کے متعلق

آچاریہ رام دیو جی کو "اے" کلاس دئے جانے کے دستخط میں اس ہفتہ بھی کئی سماجوں کے پرستاؤ موصول ہوئے ہیں لیکن چونکہ انہیں اے کلاس مل گئی ہے۔ اس لئے ان پرستاؤں کی اشاعت کی ضرورت نہیں رہی۔ جن سماجوں کے پرستاؤ نہیں چھپے۔ وہ ہمیں اس کے لئے معاف کریں۔ اور آئندہ کے لئے یاد رکھیں۔ کہ ہر ایک کام وقت پر ہی کیا جانا سپھل ہوتا ہے۔ جن سماجوں نے اپنے پرستاؤ جلدی پاس کئے۔ ان کے چھپ گئے۔ جن کے نہیں چھپے۔ انکا ایک کارن ان کا وقت پر پاس نہ کرنا ہے۔ بہر حال آریہ سماجوں کو خوش ہونا چاہئے۔ کہ ان کی آواز سنی گئی۔ اور آچاریہ رام دیو جی کو "اے" کلاس مل گئی ہے ؛

مفت تقسیم فنڈ اور آریہ سماجیں

مفت تقسیم کے لئے اس ہفتہ رشی دیانند انک کے اردو ہندی ۱۲۳ پرچوں کے آرڈر آئے ہیں۔ تین سو کا آرڈر پنجاب کی ایک پرسدھ سماج کا ہے۔ دوسری پرسدھ سماج کو بھی بھاری سنکھیا میں آرڈر دینا چاہئے۔

وی پی آتے ہیں

"پرکاش" کے جن خریداروں کا چندہ اکتوبر میں ختم ہوتا ہے۔ ان کو خاص چٹ کے ذریعہ اطلاع دی جا رہی ہے۔ اور نویدن ہے۔ کہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ایک ہفتہ کے اندر ارسال کر دیں۔ جو بھائی بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال کر دیں گے۔ وہ ۳ بچالیں گے۔ جن کا چندہ بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوا۔ انہیں ۱۶ اکتوبر کا "پرکاش" ۲۳ اکتوبر کو بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ جو سجن کسی وجہ سے وی پی وصول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ وہ مہربانی کرکے بہت جلد اطلاع دیدیں۔ تاکہ انکی خاموشی ہمارے لئے نقصان کا موجب نہ ہو ؛

"مینیجر پرکاش"

آہ! رائے روشن لال

آریہ جنتا کو اس دکھ سماچار سے کھید ہوگا۔ کہ آریہ سماج کے پرانے ورکروں میں رائے روشن لال بیرسٹر کے بیرونک گمن سے ایک اور کمی ہوگئی ہے۔ رائے روشن لال نے اپنے جیون میں آریہ سماج کے بے شمار کام کیا ہے۔ آپ ورشوں آریہ سماج لاہور وچھووالی کے پردھان اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے آپ پردھان رہے۔ اور آریہ دلتوں پر ہمیشہ آریہ سماج کے کام آتے رہے۔ آپ کی پالیسی عمر بھر صلح کی پالیسی رہی۔ سب بڑے پریم سے پیش آتے۔ آریہ سماج کے متعلق وسیع واقفیت تھی۔ تقریر کرنے اچھے تھے۔ تو واقفیت کا دریا بہا دیتے۔ اور نوجوانوں کے لئے کبھی قابل رشک جوش سے بولتے۔ کاروبار کا باپ بیرسٹر شوجی لال ماکنر بیرسٹرایٹ لا پر ڈال کر آپ عملی طور پر کئی ورشوں سے کاروباری جیون سے علیحدہ ہو چکے تھے۔ گرمیاں لاہور اور گرمیاں عموماً سولن گزارتے۔ اس سال بھی حسب معمول سولن گئے ہوئے تھے۔ گزشتہ پہلے ہی تھے طبیعت زیادہ علیل ہوگئی۔ اور نوبت تشویش کی حالت تک جا پہنچی۔ ان میں بر انہیں لاہور لایا گیا۔ اور بہترین طبی امداد کے باوجود آپ کا ۲۴ ستمبر کی سائنگ کو دیہانت ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار ۲۵ر کی صبح کو ہوا۔ جس میں آریہ سماجی اور دیگر معززین بھاری تعداد میں شامل تھے۔

رائے روشن لال کی مرتیو سے ان کے سپتر مسٹر جری لال ماکنر اور پریوار سے ہمدردی پرکٹ کرنی چاہئے۔ لیکن آریہ سماج بھی کم ہمدردی کا مستحق نہیں۔ جس نے ایک پرانا کاریہ کرتا کھو دیا ہے۔ ستورگباشی رائے صاحب بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ ودوان تھے۔ سہن شیل تھے۔ ہر دلعزیز تھے۔ نیز سب ہمدرد دل رکھتے تھے۔ اور علاوہ ازیں آریہ سماج اور رشی دیانند کے لئے ان کے اندر قابل رشک شردھا تھی۔

مذہبی لٹریچر کے لئے ایثار

ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ انگریزی میں شائع کرنے کی تحریک سوامی ستیہ آنند جی نے پیش کی۔ تو اس کے لئے تین ہزار اکٹھا تو ہو گیا۔ لیکن مسلسل اپیلوں اور چھوٹے چھوٹے چندوں سے۔ اب قرآن شریف کے ترجمہ پرکاشن کی سکیم زیر عمل ہے۔ لیکن اس کے لئے تین ہزار ہو لئے ہیں ابھی وقت چاہئے۔ لیکن احمدیوں کی لاہوری جماعت نے ابھی قرآن کے جرمن ترجمہ کی سکیم اپنی جماعت کے سامنے رکھی

تو ایک ہی شخص متواتر دو سال تک چار سو روپیہ ماہوار دینے کے لئے تیار ہو گیا۔ گویا ایک ہی شخص نے دس ہزار کے قریب دے ڈالا۔ اس کے علاوہ دوسرے معطی بھی ہیں۔ جنہوں نے دل کھول کر اس فنڈ میں دیا ہے۔ اپنے مذہبی لٹریچر کے لئے ایک آریہ اور احمدی کے ایثار کا مقابلہ ان واقعات سے ہی ہو سکتا ہے کیا آریوں کا سر احمدی ایثار کے سامنے جھک جانا چاہئے۔ جو وہ اپنے مذہبی لٹریچر کے لئے کر رہے ہیں۔ اور کیا آریوں کو ان سے اس معاملہ میں سبق نہ لینا چاہئے؟

آریہ سماج کے پاس اس سمے تک بہت تھوڑا لٹریچر ہے۔ جو وہ غیر ممالک کے سوالوں کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ اس کمی کو وہ محسوس کرتا ہے اور اسے پورا بھی کرنا چاہتا ہے لیکن کرے کس طرح۔ جبکہ آریہ سماجیوں کو لٹریچر پیدا کرنے میں مدد دینے کا خیال نہ ہو۔

ایک مسلمان کا ایثار

پیغام صلح لا لیڈرز پوسٹ“ سے ناقل ہے۔ کہ ایک انگریز مسلمان نے پچھلے اٹھارہ ماہ سے کئی مرتبہ اپنے جسم کا خون مریضوں کے لئے پیش کیا۔ اس ایثار پیشہ مسلمان نے نہ تو اپنے نام کی اشاعت کی اجازت دی۔ نہ اس کے عوض کوئی رقم لینا ہی گوارا کیا“۔

اس ایثار کے شخص کو مسلمان نہیں انسان کہنا چاہئے۔ کیونکہ اس نے انسانی وصف کا اظہار کیا ہے۔ اگر ایثار کا وصف اس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ہے۔ تو اسے مرزائی دارالامان میں رکھ کر دیکھ لو۔ کہ چند ہی دنوں کی تعلیم سے خون دینے کی بجائے وہ خون چوسنے والا بن جاتا ہے یا نہیں؟

بریلوی بنام دیوبندی

مسلمانوں کے پرانے اور نئے فرقوں میں کئی باتیں ملتی ہیں۔ اور کئی میں ان کا ایک دوسرے سے اختلاف ہے۔ لیکن ایک بات جو سب میں پائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک فرقہ کے خلاف دوسرے فرقوں کی طرف سے کفر کا فتویٰ موجود ہے۔ قادیانیوں کو تو اس وقت تک مسلمانوں نے مسلمان ہی تسلیم نہیں کیا۔ اس لئے ان کے خلاف فتووں کو جانے دیجئے۔ بریلوی اور دیوبندی تو ملک ملت کے مسلمان ہیں۔ تاہم دیوبندیوں کے خلاف بریلویوں کا فتویٰ ہے۔ کہ:۔

”۱۔ دیوبندی مولوی مرتد منافق ہے۔ اس کی صحبت ہزار کافر کی

زیادہ مضر ہے۔ کہ مسلمان بنکر کفر سکھاتا ہے۔ اس کا نکاح کسی مسلم کافر بلکہ غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا۔

[احکام شریعت فتوحی مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی ۱۲۲]

۲۔ دیوبندی کا ذبیحہ نجس و مردار اور حرام قطعی ہے۔ اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لے۔

[احکام شریعت فتوحی مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی ۱۲۲]

۳۔ دیوبندی کتب فقہ کے ماننے میں شرکت کرتا ہے۔ بلکہ چشتی نقشبندی وغیرہ بن کر پیری مریدی کرتا ہے۔ اور علماء و مشائخ کی نقل اتارتا ہے۔ مگر بایں ہمہ آنحضرت صلعم کی توہین کرتا ہے اور ضروریات دین سے کسی نہ کسی شے کا انکار کرتا ہے۔ اس کی اس گلہ کوئی اور ادعا اسلام اور اقوال و افعال میں مسلمانوں کی نقل اتارنے ہی نے اس کو اخبث و اشمر اور ہر کافر اصلی یہودی و نصرانی بت پرست مجوسی سے بدتر کر دیا“۔

[احکام شریعت فتوحی مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی ۱۲۵]

پٹواری کا دعویٰ نبوت

”انقلاب“ اپنے افکار و حوادث میں لکھتا ہے:۔

”چیچہ وطنی ضلع منٹگمری میں ایک پٹواری صاحب رہتے ہیں۔ جن کا اسم گرامی عبداللہ رجل یسعیٰ احمد رسول بتایا جاتا ہے۔ اور آپ چشم بد دور نبوت کے دعویدار ہیں۔ ہم نے ایک دفعہ پہلے بھی عرض کیا تھا۔ کہ مسلمانوں میں سے جس شخص کو جنون لاحق ہو جائے اور جس کے معدے سے انجرات نکل کر دماغ کی طرف صعود کرنے لگیں وہ چھوٹے درجے پر دم ہی نہیں لیتا“ نبی ہی بنکر رہتا ہے۔ چنانچہ یہی کیفیت عبداللہ پٹواری کی ہے“۔

اس پر ”نور افشاں“ ”انقلاب“ سے سوال کرتا ہے۔ کہ:۔

”کیا اقتباس ہذا کا اطلاق صرف عبداللہ پٹواری پر ہے۔ یا مرزا صاحب آنجہانی اور دیگر ان دیگر متنبین پر بھی صادق آتا ہے۔ جو آنحضرت کے بعد مدعی نبوت بن چکے ہیں“۔

سوال معقول ہے۔ اور ”انقلاب“ کے اقتباس کی روشنی میں اس کا جواب فوراً ہر ایک سمجھے

مسلمان کی زبان پر آ سکتا ہے۔ لیکن ”انقلاب“ سے اس پر یہی نہیں رسب ہے۔ کیونکہ وہ ان سے اس جواب کی امید لاحاصل ہے۔ نبوت کو اتنا اسلامی شریعت کے پیمانے سے ناپنے کو تیار نہیں۔ جتنا ان کی دنیاوی جاہ و حشمت عبداللہ کی آواز خدا تک نہیں شملہ کی سرکاری کوٹھیوں تک بھی پہنچ سکتی۔ تو اس کے دعویٰ نبوت کو بھی ”انقلاب“ سے فرقہ پرستوں کے ٹالریٹ کرنا اسی طرح آسان ہو جائے گا جس طرح قادیانیوں کے دعویٰ کو۔ اگر یہ بات ٹھیک نہیں تو کیا ”انقلاب“ میں جرأت ہے۔ کہ ”نور افشاں“ کے سوال کا جواب ... ہاں میں دے سکے۔

شرابی کے پیچھے نماز

سائل کے اس سوال کے جواب میں۔ کہ ایک حافظ قرآن ہے۔ لیکن شراب پیتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری نے جواز کا فتویٰ دیتے ہوئے۔ گویا امام کے لئے شراب پینا ان کے مذہب میں برا نہیں۔ کیا ذیل کا شعر کسی آپ کے ہی ہم خیال کا کہا ہوا تو نہیں ؎

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں
کیا ایک چلو پانی سے ایمان بہہ گیا؟

ودت آریہ سمیلن دہلی

۱۔ ودت آریہ سمیلن ۱۹ سے ۲۳ر اکتوبر تک پالو ٹیکنک ہوس دہلی میں ہوگا۔ ٹھہرنے کا پربندھ بھی اسی سمیلن میں ہوگا۔

۲۔ سمیلن میں درشکوں کے شریک ہونے کا پربندھ کیا جائے گا۔

۳۔ درشکوں کو ٹکٹ سارودیشک سبھا کے دفتر نیا بازار سے ۱۸ر اکتوبر تک ملیں گے۔

بعد ازاں ۱۹ سے ۲۳ر اکتوبر تک پالو ہوس کے دروازہ پر ملیں گے۔ آریہ پرشوں کے لئے خاص ٹکٹ کی قیمت پانچ روپیہ اور ساوارن کی دو روپیہ ہوگی۔ عورتوں کے لئے دو اور ایک روپیہ ہوگی۔ جن کے پاس ٹکٹ نہ ہوگا۔ وہ پنڈال میں نہ جا سکیں گے۔

{ نارائن سوامی پردھان
آریہ سارودیشک سبھا }

”رشی دیانند نمبر“
کے لئے جلد آرڈر بھیجئے

نام کے سنیاسیوں کی بھرمار

سنیاسی لوگ منش سماج میں آج کل مشکل سے پرنستھا کے پاتر سمجھے جاتے ہیں۔ ایسی مثالوں میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔ کہ سنیاسی اپنی پرتشٹھا قائم رکھنے میں اسمرتھ ہیں۔ سانسارک پرتشٹھا اوشیہ غیر ضروری وستو ہے۔ پرنتو اور چار ترک (آچار بیوہار کی) پرتشٹھا بھی سنیاسی کے پاس نہ ہو۔ تو پھر سنیاسی کس بات کا رہ جاتا ہے۔ سنیاس دھرم بڑے مہتو اور آدر کا دھرم ہے۔ سنیاسی سے لوگ اپنا آدرش پراپت کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے آچار بیوہار کی درڑھتا اور نیتک سوچھتا کی پورتی چاہتے ہیں۔ اس طرح جو کوئی سنیاسی بن جاتا ہے۔ اس کی ذمہ داری جو کھم کی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔ وہ سادھارن منش کی طرح سادھارن رہ ہی کا نہیں رہ سکتا۔ کوئی ضرورت نہیں۔ کہ آتما میں سنیاس دھرم کی اندر سے پریرنا ہوئے بنا کوئی سنیاسی بنے۔ اگر سنیاسی بننے پر کوئی پابندی نہیں رہ گئی۔ تو اس کا آج بدانجام بھی دیکھنے میں آ رہا ہے۔ ہر کوئی سنیاسی ہو جاتا ہے۔ اور کوئی کوئی تو خود بخود سنیاسی ہو جاتے ہیں۔ اور پھر سنیاس دھرم کو کلنکت کر لیتے ہیں۔ دنیاوی خود غرضی کو سامنے رکھ کر بنے ہوئے سنیاسیوں کی تعداد تھوڑی نہیں۔ ان کے اندر لیپٹا اور دھوکھے بازی ویسی ہی بنی ہوئی ہے۔ سنیاس پالنے کے اندر جب ان ودھیناؤں کا اظہار ہوتا ہے۔ تو سخت بری باتیں سامنے آ جاتی ہیں۔ سنیاس پالنے کو اپنے سوارتھ کے کام کا سادھن بنائے ہوئے اکثر نام دھاری سنیاسی دیکھے گئے ہیں۔ کوئی پیسہ جوڑ لیتے ہیں۔ کوئی مٹھ کے دوار اپنے چین کے سامان بنا لیتے ہیں کچھ سیاہ چکنا ... کر ان کے پیچھے ہی لگے ہیں۔ اور کوئی اپنی نفسانی خواہشات کی سیری کا بیلا چال رہتے ہیں۔ سنیاسی وہ ہے۔ جو دھرتی پر اپنے بوجھ کو کم سے کم کر کے ادھک سے ادھک اپیوگی بنا رہتا ہے۔ اس کی ضروریات کم سے کم ہیں۔ اور اس کا بوجھ کسی پر کچھ نہیں ہے۔ جگت اس کا کٹنب ہے۔ اس کا اپنا نج کا کچھ نہیں ہوتا۔ جو خرچ زیادہ کرتا ہے۔ جو دھن ٹھاٹ کر اپنے پاس رکھتا ہے۔ جو اپنی پارٹی کی خواہش رکھتا ہے۔ جو ادھیکاروں کے لئے پاگل رہتا ہے۔ جو اپنا سرمن منانے کے لئے لالائت رہتا ہے۔ وہ سنیاسی نہیں ہے۔ وہ تو گرہستی سے بھی گرا ہوا ہے ۔

سنیاسیوں پر بھاری جوابدہی ہے۔ سنیاس دھرم بھارتیہ سنسکرتی کا پوتر پھل ہے پرانے رشیوں کی مہتتا کا وارث آج کا سنیاسی ہے۔ اس سنستھا کی حفاظت میں گویا بھارت کا پراچین گورو ہے۔ اتنی بڑی ندھی کو اپنی حفاظت میں پا کر سنیاسیوں کو اپنے سمبندھ میں اتینت سچیت رہنا چاہئے۔ ہر کسی کو سنیاسی بن جانے کی کوئی ضرورت نہیں اس پر جتنی پابندی ہو تھوڑی ہے۔ اور جو ہیں۔ ان میں بھی جو سنیاسی بنے رہنے کا ارادہ رکھیں۔ جو خود کو سیوا میں اور شوبھ میں کھو دینے کا پرن کر سکیں۔ بہت اچھا ہو۔ کہ باقی سادھو بار سے گرہستی بن جائیں۔ اس میں ان کا اپکار نہیں اپکار ہی ہوگا۔

اپنے پوجیہ سنیاسیوں کی سیوا میں میرا نویدن ہے۔ کہ سنیاسیوں کی گنتی آج کافی سے بہت زیادہ ہے۔ اس کے بڑھانے کی کسی کو بھی اچھا نہیں۔ گنتی کی وجہ بڑھتی ہی کیا جس سے دھرم کی گھٹتی ہو۔ اس لئے وہ اگر نئی دکھشا دیں۔ تو بہت ہی سوچ سمجھ کر۔ پاتر کا بہت پکی سے دھیان دے کر دیں۔ سچے سادھو چند ایک بھی بہت ہونگے ۔

(آنند بھکشو سرسوتی سنیاسی منڈل)

آریہ سماجوں کے لئے دلت اُدھار کا وشیش پروگرام

اس وقت مہاتما گاندھی کے نام نہاد دلت یعنی اچھوتوں کے سمبندھ میں کئے گئے پران بلیدان نے سوئی ہوئی ہندو قوم کے جھوٹے ابھیمان کو ڈانواں ڈول کر دیا ہے۔ دلت بھائیوں کے من میں آتم ابھیمان یعنی ادھیکار رکھشا کے بھاو کو زندہ کر دیا ہے۔ آریہ سماج اس تبدیلی کا ہاردک سواگت کرتا ہے۔ اور سناتنی بھائیوں سے بھی امید رکھتا ہے۔ کہ وہ دلتوں کو ان کے جنم سدھ ادھیکار دے کر مہاتما گاندھی کے پرانوں کی رکھشا کریں۔ آریہ سماج اپنے جنم کال سے اس انسانی فرض کو نبھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کی زبردست خواہش ہے۔ کہ مہاتما گاندھی اپنے بلیدان سے دلتوں کے دلوں میں ان کے آتم ابھیمان کے بھاو کو چرکال تک جاگرت رکھیں۔

ہندی کی حالت زار

ہماری دھارمک ترقی ہندی کے پرچار کے ساتھ وابستہ ہے۔ تمام دھارمک لٹریچر سنسکرت میں ہے۔ ہندی سنسکرت کے بہ نسبت دیگر زبانوں کے زیادہ نزدیک ہے۔ اس لئے دھارمک ترقی جو ہندی کے ذریعہ آسان ہے۔ وہ اور طرح پر نہیں ہے۔ ہندی ہماری مادری زبان ہے۔ ہندی پر ہمارے بزرگ استعمال کرتے آئے ہیں۔ ہندی سے ہم کو پریم ہونا چاہئے۔ ہندی کے راستہ میں بڑی حد تک ایک رکاوٹ عدالتوں میں اردو کا استعمال بھی ہے۔ تمام عدالتی کارروائی میں اردو استعمال ہوتا ہے۔ وثیقہ جات۔ عرضی دعوے۔ درخواستیں۔ بیانات۔ فیصلہ سب اردو زبان میں تحریر ہوتے ہیں۔ جن میں موٹے موٹے عربی فارسی کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جن کو عام لوگ بالکل نہیں سمجھتے۔ گواہان کے بیانات بھی اگر قلمبند ہوتے ہیں۔ تو ان کے اپنے الفاظ میں تحریر نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کو عربی فارسی الفاظ میں بدل کر ان کی سلیس اردو بنا کر تحریر کئے جاتے ہیں۔ گواہ کہے گا۔ چوری کر لی۔ جج لکھے گا۔ سرقہ کر لیا۔ گواہ کہے گا۔ کھیتی باڑھ لی۔ تو جج لکھے گا۔ فصل درو کر لی۔ وغیرہ وغیرہ۔ گواہ پنجابی زبان میں بولے گا۔ مگر جج اردو میں ہی ترجمہ کر کے لکھے گا۔ جب تک یہ حالت موجود ہے۔ اس وقت تک لوگوں میں ہندی کی ترقی کی امید رکھنا عبث ہے۔ بلکہ اس تھوڑی بہت ہندی کو بھی قائم رکھنا جو کہ آج کل مستعمل ہے۔ نہایت مشکل ہے ۔

تمام بڑے بڑے شہروں میں ہندی کے پرچار کے لئے سبھائیں سوسائٹیاں اور سنستھائیں موجود ہیں۔ اور بہت سی کوششیں ہندی کے پرچار کے لئے جاری ہیں۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ ابھی تک عدالتوں کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوئی۔ قانونی الفاظ اور قانونی زبان کا کوئی ترجمہ ہندی میں کہیں نظر نہیں آتا۔ حالت یہاں تک گری ہوئی ہے۔ کہ میں نے اپنے وکالت نامہ کو کتنے ہی ساچک اپدیشکوں کے سامنے رکھا۔ کہ وہ اس کا ہندی میں ترجمہ کر دیں۔ مگر وہ ایک سطر کا ترجمہ بھی ہندی میں نہیں کر سکے۔ اور صاف انکار کر گئے۔ بہت سے مہاشوں سے اس بارے میں امداد کی درخواست کی گئی۔ مگر کسی نے میری مدد نہیں کی۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ میں اپنے وکالت نامہ میں ہندی کے شبد استعمال کر کے چھپواؤں۔ اور اگر ضرورت پڑی۔ تو اس کو ہائی کورٹ سے منظور کراؤں۔ تاکہ اس پر کوئی اعتراض نہ کرے۔ مگر یہ کوشش سہل نہیں ہوتی۔ ہندی کا علمی کام بہت کم معلوم ہوتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ قانونی زبان کے ہندی ترجمے مہیا کئے جائیں۔ وثیقہ جات۔ دستاویزات ہندی زبان میں چھاپے جائیں۔ قانونی پیشہ میں بہ نسبت اور قوموں کے ہندو بہت زیادہ ہیں۔ اگر ہندی زبان میں یہ عرضی نویسوں کے سامنے رکھے جائیں۔ تو وہ انکو بڑی جلدی استعمال میں لا سکیں گے۔ اس بارے میں ضرور کوشش ہونی چاہئے۔ میں نے ایک کاپی وکالت نامہ کی ایڈیٹر مہاشہ کے پاس بھیج دی ہے۔ تاکہ وہ اس کو اخبار میں چھاپ کر اس کا ترجمہ بزبان ہندی کسی پانڈت سے کرا کر ارسال کریں۔ (اندرسین وکیل۔ انبالہ شہر)

نوٹ:- وکالت نامہ جو عام طور پر مستعمل ہے۔ ہر جگہ آسانی سے مل سکتا ہے۔ اس لئے اس کے چھاپنے کی ضرورت نہیں۔ کوئی سجن اس کا ہندی ترجمہ کر کے بھیج دیں۔ تو اس کی اشاعت لالہ اندرسین و دوسرے ہندی پریمی اس سے لابھ اٹھا سکیں گے۔ (ایڈیٹر)

ہم خوشی کی بات ہے کہ آج سناتنی ہندوؤں نے بھی دھرم مندروں کے دروازے اچھوتوں کے لئے کھول دئے ہیں۔ دھارمک سمانتا کے ادھیکار کو بھی سویکار کیا ہے۔ سماجک ویشمتا کو دور کرنے کے لئے مکمل پنکتی بھوجن کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اور میتھا شکتی اچھوتوں کے لئے کنوئیں اور سکول کھولنے کی بجائے ان کو اپنے کنوؤں اور سنستھاؤں میں برابری کا ادھیکار دیا جانے۔ آریہ سماج جاگرتی کے اندولن میں آگے رہا ہے۔ اور اس کے لئے کئی قربانیاں کی ہیں۔ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے تمام آریہ سماجوں کے سامنے ہم مندرجہ ذیل پروگرام رکھتے ہیں:-

ہر ہفتہ ساپتاہک سبھاؤں میں دلت اُدھار کے پروگرام کو خاص اہمیت دی جائے۔ اس کے لئے مقامی حالات کے مطابق مندرجہ ذیل کام کئے جائیں:-

۱۔ اچھوت پن کے ورودھ میں ویاکھیان دلائے جائیں

۲۔ خاص کوشش کی جائے۔ کہ دلت بھائی ان سبھاؤں میں شامل ہوں۔ اور سنگھٹن شدھی ان کے ہاتھوں سے سماج مندر میں آئے ہوئے ہر آدمی کو دلایا جائے ۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۵ پر)

سنیاسی کے لئے مرنے کے بعد جلانے کی ویدک آگیا

(از شری پنڈت بھگت رام جی ڈوگرہ)

پاٹھک ہمارے پڑھنے سے ہی سمجھ گئے ہونگے کہ پنڈت ساتولیکر جی کہتے ہیں کہ سنیاسی کے شریر کو جلانا چاہئے یا نہیں۔ اس واسطے میں ابھی تک ہمیں شری کا نتیجہ گیات نہیں ہے"۔ شری پنڈت جی اگر ساتولیکر جی کے اشنیہ بھگت نہ ہوتے تو اُن کو وید میں سنیاسی کے مرت شریر کو جلانے کی آگیا صاف الفاظ میں مل جاتی جس شوکت کا حوالہ اوپر دے رہے ہیں۔ اسی میں اتھروید کانڈ ۱۸۔ شوکت ۲۔ منتر ۵۹ میں کرپا کرکے آپ ذرا دھیان سے دیکھیں۔ منتر اس پرکار ہے:-

दण्डं हस्तादाददानो गतासोः सह श्रोत्रेण वर्चसा बलेन। अत्रैव त्वमिह वयं सुशेवा विश्वा मृधो अभिमातीर्जयेम॥

अथर्व १८।२।५९

ہاتھ سے (दण्डं हस्तादाददानो) جس نے ڈنڈے پورے طور پر دیدیا ہے۔ تیاگ دیا ہے اور جو (श्रोत्रेण) وید کے پڑھنے سے (वर्चसा) تیج دھارن کرتے ہوئے (बलेन सह) پرانایام دوارا اندریوں کو جیت کر جس نے بل پراکرم حاصل کر لیا ہے۔ ارتھات سنیاسی (गतासोः) جس سے پران نکل چکے ہیں۔ ارتھات مردہ سنیاسی ... (अत्रैव) (اسی شوکت کے ۵۶ منتر سے جلانے کا ورنن چلا آتا ہے) اس شمشان بھومی میں ہی جلائے جائیں۔ اس منتر کا بھاشیہ کرتے ہوئے سائناچاریہ جی بجائے سنیاسی کا ارتھ کرنے کے براہمن کا مردہ جسم لکھتے ہیں۔

तथा विधस्य ब्राह्मणस्य शवस्य

اس پرکار کے براہمن کے مردے کا داہ کرم کرنا چاہئے وغیرہ۔ کیونکہ

दण्ड- . . . . .

धारणं ब्राह्मणस्य विहितम्

ڈنڈ دھارن ودھان براہمن کو ہی حکم ہے + سنسکاروں کے پاٹھ سے سب آریوں کے لئے یہ ایک سادھارن امر ہے۔ کہ ڈنڈ کا دھارن دو آشرموں میں ودھان کیا گیا ہے۔ ایک برہمچاری کے لئے۔ اور دوسرا سنیاسی کے لئے۔ یہاں پر برہمچاری کا ودھان نہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے منتر ۵۱ میں پڑا گیا ہے۔ جس کا ارتھ خود سائناچاریہ جی بھی

जरसि जरायां जीर्यदनस्यावां

بڑھاپے میں ایسا ارتھ کرتے ہیں۔ اور ویدک ریتی کے اُوسار جیون وتیت کرنے سے (عمر گزارنے سے) پورن آیو کو پراپت ہوتا ہے۔ جس کا ودھان ۵۵ منتر میں کیا گیا ہے۔ جس میں پورن آیو ارتھات سو برس تک یا چار سو برس تک آیو کا ودھان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ۵۶ منتر میں اگنی میں جلانے

حکم ہے۔ جس کا ارتھ ویدامرت نامی پُستک میں (तेऽग्नयो ऽग्नी नाथ) انہیں پران وہی مرت دیہہ کو کیا گیا ہے (نوٹ)۔ یہ وہ پُستک ہے جس کا دوسرا ایڈیشن آریہ پرتی ندھی سبھا نے سوامی ودیانند جی کے زیر نگرانی جو پنڈت لوگوں میں مانے ہوئے ودوان ہیں۔ تیار کرایا ہے۔

اب یہ منتر جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ۵۹ منتر ہے۔ جس کا ارتھ صاف ہے۔ ارتھات جس نے ڈنڈ تیاگ دیا ہے۔ ارتھات جس نے منو کی آگیا انوسار پنا برت کو دھارن کیا ہوا ہے۔ ارتھات ایشنا۔ دولتیں۔ راگ۔ موہ۔ وغیرہ کاموں کو من سے تیاگ دیا ہے۔ ایسے پُرش کو اگنی دوارا جلایا جانا چاہئے۔

ایک اور بات جس کی طرف آریہ پُرشوں کا دھیان ضرور کھینچنا چاہتا ہوں۔ وہ مہرشی سوامی دیانند جی کی بنائی سنسکار ودھی ہے۔ جس میں سنیاس سنسکار صفحہ ۳۰۲ پر رشی مہاراج منو جی کا حوالہ دیتے ہوئے انیک شلوک دیتے ہیں۔ جن میں براہمن شبد کے ارتھ سنیاسی کے کرتے ہیں۔

(१) संमानाद् ब्राह्मणो

کے ارتھ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ سنیاسی جگت کے سنمان سے وغیرہ۔ دوسرے استھان پر صفحہ ۶۶ پر

प्राणायामा ब्राह्मणस्य ।

کے ارتھ سنیاسی پُرش دُدھی ونت لوگ شاستر کی ریتی سے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح سے یہ منتر اگنی کے ذریعہ جلانے کی آگیا دیتا ہے۔ کہ سنیاسیوں کے مردہ جسم کو بھی جلا دینا چاہئے۔

پنڈت ساتولیکر جی لکھتے ہیں کہ جو منش سنیاسی ہو کر اپنا دیہہ تیاگ کرتے ہیں۔ ان کے دیہہ کو نہ جلانے کے لئے سمرتیوں میں کہا گیا ہے۔ کیونکہ سنیاس آشرم میں پرویش کرتے ہوئے پُرش کو سب مید یگ کرنا پڑتا ہے۔ اس یگ میں وہ اگنی سمبندھی سب کاریوں سے مکت ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس مرت پر اگنی دوارا نہیں جلایا جاتا۔

اس پر مہرشی سنسکار ودھی سنیاس پرکرن صفحہ ۲۷۷ پر "अनग्निरनिकेतः" کے ارتھ کرتے ہوئے "(انگنی) آہونیہ آدی اگنیوں سے رہت وغیرہ" پرنٹ لکھتے ہیں۔ کہ اس (انگنی) پد سے بھرانتی میں (غلطی میں) پڑ کے سنیاسیوں کا داہ (جلانا) نہیں کرتے۔ اور سنیاسی لوگ اگنی کو نہیں چھوتے۔ یہ پاپ سنیاسیوں کے پیچھے لگ گیا ہے۔ یہاں آہونیہ آدی سنگیک (نام والی) اگنیوں کو چھوڑنا ہے۔ سپرش (چھونا) وا (یا) داہ کرم چھوڑنا نہیں ہے۔

اس سے زیادہ کیا پرمان دیا جائے۔ وید منتر بھی صاف ہے۔ اور مہرشی کی آگیا بھی صاف ہے۔ اگر پنڈت جی کے ارتھوں کو پڑھا جائے۔ تو عجیب ہنسی سی آتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اور خود آریہ پُرش وچاریں۔

अथर्ववेद १८।२।५६

پنڈت ساتولیکر جی کے ارتھ ویدک دھرم صفحہ ۲۴۲ پر

ہے مرت پُرش وہن کرنے والے ان (لیجانیوالے) دو بیلوں کو تیرے وہن کرنے کے لئے بیل گاڑی میں جوڑتا ہوں۔ کس لئے؟ جس میں سے پران نکل گئے ہیں۔ اس اسونیت ارتھات گت پران دیہہ کے وہن کرنے کے لئے اُلفوا اسونیت کے ارتھ ہی جو کہ شکھ پُوروک نہ لے جایا جائے۔ جس کے اٹھانے میں تکلیف ہو۔ ان بیلوں سے یریم کا گھر ہے۔ اس پرکار عملی بھاشی جان۔ (یہ سائناچاریہ کے سنسکرت کے پدوں کا ہندی میں انوواد کیا گیا ہے) خود پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ اس منتر کے سائن بھاشیہ سے شو (مردہ) کو بیل گاڑی میں لے جانا چاہئے۔ ایسا پتہ چلتا ہے۔

سوامی ودیانند جی کے ارتھ ویدامرت میں صفحہ ۲۳۳ پر

ہے جیو! تیرے پران وہین (خالی) مرت دیہہ کو وہن کرنے کے لئے (جلانے کے لئے) سدگتی پراپت کرنے کے لئے اس گارہپت اور آہونیہ اگنی کو میں نیکت کرتا ہوں۔ تیری دیہہ میں لگاتا ہوں۔ ان دونوں وہنوں کے (اگنیوں کے) دوارا تو سورنیتا پرماتما کے سمیپ پرلوک کو اور سرلیشٹ گتیوں کو پراپت ہو۔

ان دونوں ارتھوں میں آریہ پُرش منن کریں۔ پنڈت جی کے ارتھ کو کئی بار پڑھنے سے ہم مطلب ...

(باقی دیکھو صفحہ ۱۱۲ پر)

بھارت یاترا

(نمبر ۶)

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

پانڈو لینا

ناسک میں ایک اور جگہ دیکھنے کی ہے جو پانڈو گپھا کے نام سے مشہور ہے۔ وہ شہر سے ۴½ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایک پہاڑی میں کچھ اوپر چڑھ کر گپھائیں بنی ہوئی ہیں۔ گپھائیں تعداد میں چوبیس ہیں۔ لیکن ان میں سے تین ہال بہت کھلے ہیں جن میں کوئی ستون نہیں ہے۔ پہاڑ کو کھود کر اس طرح ہال بنانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ان میں مورتیاں بھی بنی ہوئی ہیں۔ جن میں اکثر بگاڑی گئی ہیں۔ ایک دو جگہ کچھ لکھا ہوا بھی ہے۔ لیکن پتہ نہیں کس لپی میں ہے۔

ناسک کا کمبھ

ناسک کا کمبھ ایسے تو چار مہینہ تک رہتا ہے۔ لیکن زیادہ زور شراون ماس میں ہی ہوتا ہے۔ اس میں بھی شراون کے شکل پکش میں زور ہوتا ہے۔ شراون کی پورنماشی کو بڑا اشنان مانا جاتا ہے۔ پہلے تو لاکھوں ہی ہوتے تھے لیکن اس سال کی رپورٹ ہے کہ ساٹھ فیصدی پنجابی تھے۔ وہ بھی لدھیانہ سے پشاور تک کے ہی زیادہ تھے۔ پنڈوں کا کہنا ہے۔ کہ پنجابی پوجا نہیں کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے پنجابی گورنمنٹ کے یہ جگہ تم بھی ریل پر خرچ کر دیتے ہیں۔ اور تیرتھ کو سناتن دھرم کے انوسار ٹھیک ٹھیک نہیں مانتے ہیں۔ تو بھی آریہ سماج کو سوچنا چاہیے۔ کہ پنجابی اتنی دور۔ ۶۰ فیصدی آتے ہیں۔ اس کی اصلی وجہ کیا ہے؟

میونسپلٹی کا پربندھ اچھا نہ تھا۔ یہ سات آنے یاتری سے لیتے تھے سادھوؤں سے نہیں۔ اس سے ستر ہزار کی آمدنی ہوئی۔ اور وہ کہتے ہیں۔ تیس ہزار خرچ ہو گیا۔ پتہ نہیں کہاں خرچ کیا گیا۔

آریہ سماج

ناسک میں آریہ سماج ہے۔ اور آریہ سماج کا مندر بڑے اچھے موقعہ پر ہے۔ ناسک سے بیچ بیچ کو جائیں۔ تو پل عبور کر کے آگے سماج ہے۔ اونچی جگہ پر مندر ہے۔ جو سادھارن بنا ہوا ہے۔ ناسک میں سماج کی جڑ چلتی ہے۔ لیکن کام بہت کم ہے۔ جو آریہ سماجی ملے۔ وہ چار ہی تھے۔ جن میں سے دو پنجابی تھے۔ اور دو مرہٹے تھے۔ پنجابیوں میں ایک تو پرتاپ سنگھ جی کا پریوار ہے جو آریہ سماجی ہیں۔ کسی وقت پرتاپ سنگھ جی گوروکل میں کام کرتے تھے۔ جنہوں نے اپنی سنتان کو سنسکرت پڑھائی ہے۔ شاید ان کی لڑکی کنیا ہی پنجاب میں استریوں میں پہلی شاستری ہوگی۔ دوسرے نزدیک ناتھو جی ہیں۔ جو سورگیہ لالہ [illegible] داس جی کے [illegible] ہیں۔ ان کے علاوہ

ناگو شری جی اور آپاجی مہاراشٹر بن ہیں۔ انہوں نے بتلایا۔ آریہ سماج سے ہمدردی رکھنے والے اور بھی کافی ہیں۔ اگر کوئی اپدیشک یہاں رہے۔ تو کام بڑا اچھا ہو سکتا ہے۔

پرچار

کمبھ میلہ پر پرچار آریہ سماج بمبئی کی طرف سے تھا۔ اور شری سوامی اودکار سچدانند جی پرچار کے ادھشٹاتا تھے۔ پرچار کاریہ کے لئے بھرتی کرائے میں ان کا نام آ جانا ہی پرچار کی سپھلتا کا نشان ہے۔ ان کے ساتھ بھجن منڈلی اور اپدیشک بھی تھے۔ بمبئی سماج کے پروہت پنڈت دیجیندر ناتھ جی بھی وہاں موجود تھے۔ پرچار کا کام تو اچھا تھا۔ لیکن جس شان کا میلہ تھا۔ پرچار کا پربندھ اس سے کم تھا۔ پھر بھی میں بمبئی والوں کو دھنیہ واد ہی دیتا ہوں۔ جنہوں نے یہ پربندھ کر دیا۔ اور خاص کر سوامی اودکار سچدانند جی کو دھنیہ واد ہے۔ جو صبح سے رات تک پرچار میں مست رہتے ہیں۔ کبھی مرہٹی بھاشا اور کبھی آریہ بھاشا میں کام کرتے تھے۔ ان کی گرام واسیوں کو سمجھانے کی پرھتی بالکل انوکھی ہے۔ . . . . اور گرامین بالکل سمجھ جاتے ہیں۔ اور ان سے بات چیت کر کے پرسن ہوتے ہیں۔ جس وقت میلہ ختم ہوگا۔ اس وقت وہ ناسک سے آئیں گے۔

ترامبک

ترامبک ناسک سے ۱۸ میل ہے۔ سڑک پکی ہے۔ آج کل موٹر لاری عام جاتی ہے۔ اور کرایہ ۸ آنہ سے ایک روپیہ تک ہوتا ہے۔ کمبھ کی مکھیہ جگہ یہی ہے۔ اسی جگہ سے گوداوری گنگا شروع ہوتی ہے۔ یہاں ہی ترامبکیشور مہادیو کا مندر ہے۔ اسی مہادیو کے درشن ہوتے ہیں۔ اور کشاورت نام کا ایک چھوٹا سا تالاب ہے۔ جس میں سنان کرتے ہیں۔ اس تالاب کے تین طرف مندر مکان بنے ہوئے ہیں۔ اور چوتھی طرف خالی ہے۔ یہ تالاب پتھر کا بنا ہوا ہے۔

پورانوں کے حساب سے یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں پہلے کبھی گوتم رشی رہا کرتے تھے۔ ایک بار قحط سالی سے جب سارا ملک دکھی تھا۔ تو سب رشی گوتم جی کے پاس آ کر ٹھہرے تھے ان کے تپ بل سے یہاں بارش خوب ہوتی تھی۔ آخیر میں ان رشیوں نے گوتم سے دھوکہ کیا تھا اور گوتم جی نے ان کو شراپ دیا تھا۔ دوسری کتھا میں گوتم جی نے تپ کر کے شو کو پرسن کیا تھا۔ اور گنیش جی کے کہنے سے شو جی سے گنگا مانگی تھی۔ شو جی نے پتھر پر جٹا ماری۔ اور گنگا کو جٹا سے الگ کر دیا۔ وہ گنگا دوار میں نکل کر کشاورت تالاب میں آئی۔ وہاں سے گنگا گوداوری شروع ہوئی۔ اب بھی جن استھانوں کے لوگ درشن کرتے ہیں۔ وہ اس طرح پر ہیں:-

۱- برہم گیری۔ یہ ایک پہاڑ ہے۔ اس کے اوپر جاتے ہیں۔ پہاڑ پر جانے کے لئے پہلے کچھ دور تک چڑھائی ہے۔ پھر وہ سخت ہو گئی ہے۔ وہاں سے چٹان ہے۔ اس چٹان کو کاٹ کر سیڑھی بنائی گئی ہے۔ اس سے مسافروں کو کچھ آرام ہو گیا ہے۔ سیڑھیوں کے آگے پھر چڑھائی ہے۔ آگے چل کر ایک چشمہ ہے۔ جہاں لوگ سنان کرتے ہیں۔

۲- جٹا ستھان۔ یہاں ایک چٹان ہے۔ اس پر کچھ لکیریں بنا دی گئی ہیں جس سے یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ شو جی نے اس چٹان پر جٹا پٹکی تھیں۔

۳- اس راستے جس سے چڑھے تھے۔ اتر کر پہاڑی پر ایک اور جگہ درشن کرتے ہیں۔ جس کا نام گنگا دوار ہے۔ وہاں چشمہ ہے۔ اور پہاڑ سے پانی نکلتا ہے۔ وہ پانی آگے پھر گم ہو جاتا ہے۔

۴- کشاورت تالاب۔ اس تالاب میں سنان ہوتا ہے۔ اور یہ مانا جاتا ہے کہ گنگا دوار میں گم ہو کر گنگا اس تالاب میں آتی ہے۔ اس تالاب کا اتہاس بھی ملتا ہے۔ جو کسی نے مرہٹی بھاشا میں چھاپا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ مہاراجہ ہلکر والے اندور کے ایک دیوان تھے۔ یہ تالاب انہوں نے اٹھارھویں صدی میں بنایا تھا۔

۵- ترامبکیشور مہادیو۔ یہ شوالہ شہر کے پاس ہی بنا ہوا ہے۔ اور اس میں جو مہادیو ہیں اس کے پانچ منہ بتائے گئے ہیں۔ ایک بڑا سندر مکٹ ہے۔ یہ مندر خاصہ کھلا بنا ہوا ہے۔ سب پتھر کا بنایا گیا ہے۔ اس کے اتہاس میں لکھا ہے۔ کہ یہ مندر نانا [illegible] نے اٹھارھویں صدی میں بنایا تھا۔ [illegible] وقت اس پر لاکھوں روپے خرچ کئے تھے۔ ان لیکھوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ [illegible] پر چاہے اٹھارھویں صدی میں [illegible] یہ اس روپ میں نہ تھا۔ پورانوں کی کتھا [illegible] گوتم جی یہاں رہتے ہوں گے۔ [illegible] کو جتنا بڑا پرست نہ تھا۔ [illegible]

کمبھ

کمبھ بارہ سال بعد ہوتا ہے۔ اور اکھاڑے سب یہاں ہی رہتے ہیں۔ [illegible] کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ بیراگی ناسک میں [illegible] رہتے ہیں۔ سنیاسیوں کے سب اکھاڑے [illegible] سے ہی ہوتے ہیں۔ اس سال کمبھ پر اکھاڑوں کے علاوہ سوامی جینت پوری جی سوامی [illegible] جی۔ سوامی کرشنانند جی۔ اور سوامی [illegible] جی بھی آئے ہوئے تھے۔

جس طرح اور کمبھوں پر سنیاسی الف ننگے کرشاہی نکالتے ہیں۔ اس کمبھ پر پہلے کم سے کم ایک کوپین تو سب کو باندھنی پڑتی تھی۔ لیکن اس سال یہاں بھی سنیاسی الف ننگے نکلے ہیں [illegible] نہیں۔ اس سال ان کو یہ اجازت کیوں مل گئی؟ جہاں بھی ننگے نکلے۔ وہاں ان کے ساتھ ایک شرط تھی۔ وہ یہ تھی کہ صبح چار بجے سے شروع ہو کر چھ بجے تک سنیاسیوں کی شاہی نکل جانی تھی۔ ترامبک میں دن ویسے ہی ۵-۴ بجے نکلتا ہے۔ اس لئے جہاں وہ ننگے نکلے۔ یہ ٹھیک ہوا۔ کہ صبح آفتاب طلوع سے پہلے ہی نکل گئے۔ پھر دن کو اور اداسی اور نرملوں کی شاہی نکلی۔

اداسیوں کے دونوں اکھاڑے نیم سے آئے ہوئے تھے۔ انکے علاوہ ان کے پرسدھ ودوان یہ تھے۔ پنڈت گنگانند جی۔ پنڈت اسنگا آنند جی ویدانت آچاریہ۔ پنڈت بدھی پرکاش جی نیائے آچاریہ [illegible] جی کاشی والے (جن کا ناسک جا کر دیہانت ہو گیا) پنڈت رتن پرکاش جی مہاراج [illegible] آخر والے تینوں سجنوں نے سادھوؤں کو [illegible] روٹی دینے کا پربندھ بھی کیا ہوا تھا۔ نرملوں کا [illegible] اپنی شان و شوکت سے آیا ہوا تھا۔ شراون کا سنان کر کے اور سادھو چلے گئے [illegible] صرف اکھاڑے بیٹھے ہیں۔ جو مہرہ کر کے [illegible] لیکن سنیاسی جہاں اکھاڑے بیٹھے ہیں وہاں [illegible] ان کے ودوان بھی ابھی یہاں ہی ہیں۔ ان کا وچار ہے۔ کہ بھادوں کی پورنماشی کا سنان کر کے پھر چلیں گے۔ اس طرح اب ترامبک میں وہ بھیڑ نہیں ہے۔ جو شراون ماس میں تھی۔ اس دفعہ ترامبک میں کوئی بیماری بھی نہیں ہوئی۔ اس طرح یہ کمبھ بہت کچھ ختم ہو گیا ہے۔ [illegible]

یادِ رفتگان

نمبر ۶۹

سنت پربھو دیال شرما جھنگن بھروچی

(از مہاشہ پریم چند آریہ سیوک پنڈدادنخان)

آریہ سماج کے دائرہ میں جو ویکتیاں شروع میں آئیں۔ ان کی زندگیاں تخیلی انقلاب کا حقیقی عکس تھیں۔ وہ لوگ اپنے آپ کو نام و نمود کے لئے آریہ سماج پر نیوچھاور نہیں کرتے تھے۔ بلکہ حقیقی دھارمک جذبات سے متاثر ہو کر آریہ زندگی کو اپنا طریقِ عمل بنالیتے تھے ؛

آریہ لٹریچر اور مہاتما منشی رام جی کے ستیہ دھرم پرچارک کی اشاعت سے آریہ سماج کا بہت مستحکم کیا جاتا تھا۔ انہی دنوں میں پرنامی پنتھ آغاخانی پنتھ اور شاکت پنتھ کے پیروؤں نے پہلے پہل آریہ سماج کا نام سنا۔ اور آریہ معتقدات پر عمل کرنے کے لئے کٹی بدھ ہوئے۔ پنجاب اور بیرون پنجاب کے مت وادیوں کو آریہ سماج ایک خوفناک سوسائٹی معلوم ہوتی تھی۔ اس لئے ہر جائز اور ناجائز ذریعہ سے آریہ سماج کے درپے ہونے کی کوشش کرتے۔

سنت پربھو دیال جی شرما کہتے ہیں۔ کہ جس وقت میں آریہ سماج میں آیا۔ تو میری کوششوں سے خاص مظفر آباد میں سماج قائم ہو گئی۔ اگرچہ لوگوں نے مخالفت کی۔ مگر میں نے پرواہ نہ کی ؛

سنت صاحب سکھوں کی حکومت کے مشہور و معروف رکن مصر بلی رام صاحب کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ والدین شاکت دھرم کے پیرو تھے۔ لعد وام مارگ پرہی جان و دل کرنا افضل سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے سنت صاحب کا بچپن اور جوانی لہو و لعب میں گزری۔ شراب اور گوشت سے ہی بزرگانِ سلف کی ارواح کو برکات ارسال کرنے میں اپنی بھلائی تصور کی۔ چنانچہ اپنی مشہور تصنیف "گپت پرکاش" میں جس وام مارگ پنتھ کی پیروی میں عرصہ زائد از بیس سال آپ نے بسر کیا۔ اس کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ

"اب میں یہاں سے مظفر آباد میں گیا۔ مگر پرماتما کا شکر ہے۔ جس نے مجھے یہاں دو چار آریہ سجنوں سے ملاپ کرایا۔ دو چار سماجک لیکچر میری نظر سے گزرے۔ سچ پوچھو تو میری آنکھیں کھل گئیں۔ اور لگا دست تاسف ملنے۔ کہ ہائے میں نے اپنی تمام عمر نفس پرستی میں ضائع کر دی۔ اور ویدک دھرم کو چھوڑ کر آج تک کیسے مہاں پاپوں میں پڑا رہا۔ پہلے تو خیال آیا۔ کہ اب عمر تو تقریباً گزر چکی ہے۔ باقی گنتی کے دنوں میں کیا کروں گا۔ مگر پھر اس خیال نے کہ اگر صبح کا بھولا شام کو گھر آ جائے۔ تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے آ کھڑا ہوا" ؛

سنت صاحب جس وقت آریہ سماج میں آئے۔ تو دلی جذبات نے یہاں تک تاثراتی جلوہ دکھایا۔ کہ اپنی کل جائداد منقولہ آریہ سماج کے ارپن کر دی۔ اس وقت کا دلفریب نظارہ آریہ پتر کا لاہور کی اشاعت ۲۳ مئی ۱۸۹۶ء میں اس طرح درج ہے ؛

"۷ مئی ۱۸۹۶ء کو سنت پربھو دیال جی نے تمام اسباب اپنے صحن میں آراستگی سے جمایا۔ جس میں طلائی اور نقرئی زیورات۔ بہت سے ریشمی کپڑے اور دیگر چیزیں۔ ظروف برنجی اور کانسی۔ بہت سی کتابیں اردو و پوران سنسکرت۔ چارپائیاں میز کرسی اور سامان خانہ داری تھا۔ آریہ سماجی اور بہت سے اہالیان شہر باجہ سے نگر کیرتن کرتے ہوئے سنت صاحب کے مکان پر آ پہنچے۔ جہاں پر بہت سے آدمیوں نے آپ کا استقبال کیا۔ اور شربت پلایا گیا۔ عورتوں کا انبوہ اس قدر تھا۔ کہ تل دھرنے کو جگہ نہ رہی تھی۔ جو آریہ سماجیوں کو کوستی تھیں۔ ملک ہنسراج صاحب نے سنت صاحب کے تخیلی انقلاب کا حال سنایا۔ اور یہ سامان چار حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ وید پرچار فنڈ۔ کنیا مہاودیالیہ جالندھر۔ یتیم خانہ فیروزپور۔ اور آریہ سماج بھیرہ۔ سنت صاحب کی اس عالی حوصلگی اور مردانہ کاری پر آفرین کی جاتی ہے" ؛

سنت صاحب نے اجلاس میں وعدہ کیا کہ سنت مت جسے گپت پنتھ یا وام مارگ کہا جاتا ہے۔ کے حالات ضرور تحریر کروں گا۔ چنانچہ مظفر آباد کے بعد ایبٹ آباد میں کچھ عرصہ رہنے کے کارن آریہ سماج ایبٹ آباد کے آپ پردھان بن گئے...

اس کے بعد اپنی زندگی کے حالات قلمبند کئے۔ اور شاکت دھرم کی مخرب اخلاق رنگرلیوں کو طشت از بام کر ڈالا ؛

گپت پرکاش کا پہلا ایڈیشن دیوان لکھمیداس کپور کے سلکھنا پریس پنڈدادنخان میں ۲۵ ساون سمت ۱۹۵۴ بکرم کو طبع ہوا۔ چنانچہ جس وقت اس کتاب کے اشتہارات تقسیم ہو رہے تھے۔ تو سنت صاحب کو شاکت دھرم کے مقلدوں نے خط وکتابت سے زجر و توبیخ کی۔ اور ایک شاکت دھرمی نے امرتسر سے آپ کو لکھا۔ کہ

"گپت پرکاش نام کی کتاب جو تم نے لکھ کر چھپوائی ہے۔ اس کے اشتہارات دیکھے گئے۔ اور سوامی جی کو بھی دکھائے گئے۔ تم کو ہزار ہزار دھتکار ہے۔ کیونکہ شاکتوں کی سنتان ہو کر تم نے ایسی گپت شامبھوی ودیا کا پرکاش کیا ہے۔ جس کی ہمارے شاستروں میں سخت ممانعت ہے۔ اگر تم اپنا بھلا چاہتے ہو۔ تو اس پستک کو جل میں پرواہ کر دو۔ یا شاکت دھرم والوں میں تقسیم کرا دو۔ ورنہ ان کے یوگ بل کو تم جانتے ہو۔ ایک انوشٹھان میں تمہارا ستیاناس کر دیں گے۔ اور تم پچھتاؤ گے۔ ۱۵ ستمبر ۱۸۹۷ء"

ایسی تہدید آمیز چٹھیوں کے آنے سے بھی سنت صاحب متزلزل نہ ہوئے۔ اور شاکت دھرم کے متعلق تمام کوائف آشکارا کر ڈالے۔ کتاب شائع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی ؛

مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش میں جن وام مارگی رسوم کا اشارتاً ذکر کیا ہے۔ گپت پرکاش میں سنت پربھو دیال جی شرما نے ان کو کما حقہ عیاں کرنے میں ذرا بھی جھجھک محسوس نہیں کی۔ پنجاب کے مشہور براہمی اور کھشتری خاندانوں کے عادات کا اظہار ایسے ڈھنگ سے کیا ہے۔ کہ پڑھ کر ہندوؤں کی ذہنیت پر آنسو بہانے کے سوائے کوئی چارہ دکھائی نہیں دیتا۔ نہ معلوم اس عہد کی روشنی میں دھرم کے نام پر ایسی برائیاں کیوں مقبول رہیں۔ اور ہندوؤں کے اس پوشیدہ فرقہ نے کہاں تک جہالت کی گرد و غبار اڑائی ؛

سنت صاحب شاکت دھرم میں تھے۔ تو پنڈدادنخان بھی فروکش رہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ شراب سے محبت کی وجہ سے متواتر کچھ عرصہ جھکے بھی رہے۔ چنانچہ جب آریہ سماج میں آ گئے۔ تو تمام ایسے امور سے عملی نفرت ہو گئی۔ کلی طور پر آخری ساماجک جیون بہبودیِ خلائق میں بسر ہوا۔ پھر نے پھر تے ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچے۔ وہاں کچھ عرصہ مقیم رہنے کے بعد ہر دلعزیز اخبار نکالا۔ جس میں ساماجک خبروں کے علاوہ زبوں حال ہندوؤں کی حالت آپ کے اخبار کا خاص موضوع رہا کرتا تھا۔

جن جن بھائیوں نے آپ کے ڈیرہ اسمٰعیل خان میں درشن کئے۔ ان میں سے بیشتر افراد نے جبکہ میں ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ۱۹۱۲ء میں مقیم رہا۔ بیان کیا۔ کہ ساماجک سرکل میں آپ ایک معروف ہستی تھے۔ ہر ایک دھارمک کام میں کمال لگن اور تن دہی سے کام کرتے۔ گو عمر کے لحاظ سے انحطاط کی جانب جا رہے تھے۔ مگر نوجوانوں سے کم ہمت نہیں تھی۔ ہندی بھاشا سے آگاہی نامہ رکھتے تھے۔ سندھیا کے پریمی تھے۔ ہون کرانے میں پیش از پیش رہا کرتے ؛

مہاشہ پربھو دیال جی آریہ نے جن سے مجھے انتہائی قرب رہا ہے۔ بیان کیا۔ کہ ہمارے قیامِ ملتان میں جب وہاں آئے۔ تو ہم نے انہیں آغاخانی اِزم کے ہتھکنڈوں سے آگاہ کیا۔ پھر آپ نے اپنے اخبار ہر دلعزیز میں آغاخانی رسومات پر بڑے بڑے زبردست مضامین لکھ ڈالے۔ اور شمسی مت کے نام سے ٹریکٹ بھی لکھا۔ ہندوؤں کی پژمردہ حالت اور ان کی اصلاح پر آپ نے اپنی عمر کے آخری برس بسر کئے۔ اور وہیں رہتے ہوئے گپت پرکاش کا دوسرا حصہ تحریر کیا۔ پہلے حصہ کا ایڈیشن اول ختم تھا۔ اسے دوبارہ شائع کرایا۔ جس میں وام مارگ کی قباحتوں کو انتہائی درجہ پر بے نقاب کر ڈالا۔ اور آخرکار ساماجک حلقہ میں چند سال کے لمحاتِ حیات کے بعد ۱۹۱۲ء میں راہیِ ملکِ بقا ہوئے ؛

امرت یا زہر عرف زہر کا پیالہ

تواریخی گھٹنا

ہاڑا رانی کا بلیدان

از منشی علاو لیوی دیانند اپدیشک ڈی اے وی لاہور

لمبر

روپ نگر کی راجکماری پربھاوتی کی شادی ان کے پتا بکرم سنگھ اورنگ زیب سے کرنا چاہتے تھے۔ لیکن پربھاوتی جو اپنی راجپوتی آن اور ویش دھرم کے لئے مرنے کا سبق سیکھ چکی تھی۔ کب یہ گوارا کر سکتی تھی۔ کہ ایک سنگھنی کا جوڑا ایک بھیڑیئے سے کر دیا جائے۔ وہ کب یہ پسند کر سکتی تھی۔ کہ ہنسنی کا میل بگلے سے ہو۔ وہ ایک ویر کھشتری کے ساتھ خواہ وہ نردھن ہی کیوں نہ ہو۔ وواہ کرنا اچھا سمجھتی تھی۔ بہ نسبت اس کے کہ اورنگ زیب کی مہارانی بنتی۔ اس کی آن اس کا سننا تک گوارا نہ کرتی تھی۔ وہ اس سنکٹ سے نکلنے کے لئے کئی تدابیر سوچنے لگی۔ آخر کار اس کی نظر راجپوتی دنیا کے چمکتے ہیر راج سنگھ پر پڑی۔ اور اسی کی شرن لینی مناسب سمجھی۔

اس نے ایک مصیبت زدہ کھشترانی کا ادھار کرنا۔ اس کا ستیتو بچانا اپنا کرتویہ سمجھا۔ لیکن اورنگ زیب کی بے شمار فوج سے لڑنا بھی تو بچوں کا کھیل نہ تھا۔ لہذا اس نے یہ اچھی طرح سمجھ لیا۔ کہ میدان میں کھلم کھلا لڑائی کا نتیجہ ہمارے حق میں ہرگز اچھا نہ ہوگا۔ اگر کسی صورت میں ہماری بھلائی ہے۔ تو صرف کوٹ نیتی کے استعمال کرنے میں ہی ہے ۔۔۔ اس نے اپنی فوج کے دو حصے کئے۔ ایک حصہ کو تو خود روپ نگر لے جانا چاہا۔ اور دوسرا اورنگ زیب کی فوج کو روکنے کے لئے وہیں رکھنا اچت خیال کیا۔ لیکن اب سوال یہ تھا۔ کہ اس دوسرے دستہ کا جرنیل کون ہو۔ کسی بھی راجپوت ہیر کو اس تھوڑی سی فوج سے اورنگ زیب کی بے انتہا فوج سے یدھ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

اس تماشا کو دیکھ کر راج سنگھ ذرا تشویش میں پڑ گیا۔ یہ حالت دیکھ کر ویر سردار چندراوت سے نہ رہا گیا۔ اس نے بصد شوق اس دستہ کی کمان کرنا منظور کیا۔ اسے خوف ہی کیا ہو سکتا تھا۔ جبکہ اس نے اپنا جیون ہی دیش و دھرم کے لئے سمجھ رکھا تھا۔

(۲)

چندراوت کا وواہ ہوئے ابھی تین روز بھی نہ ہوئے تھے۔ جس کا وواہ آدرش راجپوت

اس سمے ۱۷ ورش سے کسی صورت میں بھی زیادہ نہ تھی۔ وہ اننت روپ وتی۔ راجپوتی گنوں سے سشوبھت۔ استر شستر چلانے گھوڑے کی سواری کرنے میں ہر طرح سے ہوشیار تھی ۔۔۔ اس نے جب اپنے ویر پتی کے یدھ میں جانے کا سماچار سنا۔ تو اس کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ اسے اس بات کا فخر تھا۔ کہ چندراوت کے یدھ سے جیت کر آنے کے بعد وہ ایک ویر سردار کی پتنی کہلائیگی ۔۔۔ ویر چندراوت انتہ پور میں آئے۔ ہاڑا رانی نے سوئم اپنے ہاتھ سے رن کھشیتر کے لئے اپنے ویر پتی کو سسجت کیا۔ جب وہ یدھ کے لئے تیار ہو گئے۔ تو ان کو خوشی پرسنتا سے وداع کر خود پرماتما سے ان کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کرنے لگی ۔۔۔

ہاڑا رانی پرارتھنا سے فارغ ہی ہوئی تھی کہ چندراوت کو واپس آتے دیکھ کر اسے بڑا آشچریہ ہوا ۔۔۔ اور لوٹ کر آنے کا کارن پوچھا ۔۔۔

چندراوت نے کہا۔ "پران پریہ! مجھے یدھ سے واپس آنے کی کوئی آشا نہیں۔ تم ابھی جوان ہو۔ سنسار کے الوکھو سے سنویہ ہو۔ تمہارا دامن مسرتوں سے بھرا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ یوون کے مد میں متوالی ہو کر ارتھ کا انرتھ کر ڈالو۔ دیکھنا کل کی لاج رکھنا!" ۔۔۔

چندراوت کے ان بھرم یکت وچنوں سے ہاڑا رانی کے دل میں بڑا دکھ ہوا۔ تاہم انہیں سہن کرتی ہوئی اس ویر کھشترانی نے کہا۔ "سوامن! جس طرح آپ منش جن اپنے دیش دھرم اور استری رکھشا کے لئے اپنی جانیں قربان کرنا اپنا مقدم فرض سمجھتے ہیں۔ اسی پرکار استریاں بھی اپنے سوامی اور پتی برت دھرم کے لئے اپنے پران دینا جانتی ہیں۔ ہم یہ بھلی پرکار سمجھتی ہیں۔ کہ کس طرح اپنے پتی برت دھرم کی رکھشا کی جاتی ہے۔ ہمیں اپنی جان اور دھرم کی رکھشا کے لئے مرنا آتا ہے۔ آپ لسند یہہ یدھ میں جائیں اور اگر آپ یدھ سے فتح پا کر آئیں گے۔ تو میں آپ کو جیہ مال پہناؤں گی۔ اور دنیا کے آرام و آسائش کے سامان بھوگ سکوں گی۔

زور دھ وشواس رکھیں۔ کہ میں بھی ستی ہونا جانتی ہوں۔ اس لئے بلا کسی سنکوچ کے آپ یدھ میں جائیں۔ پرماتما آپ کی سہائتا کریں " ۔۔۔

پران پیاری کا یہ ورتا سے پورن وچن سنکر چندراوت کا حوصلہ دگنا ہو گیا۔ اور وہ سینا لے کر مغلوں کے مقابلہ کے لئے روانہ ہو گئے ۔۔۔ لیکن آخر پتنی موہ نے پھر دام پھیلایا ۔۔۔ دل کی امنگوں نے پھر مسکراہٹ کی۔ حسرتوں نے پھر جوش مارا ۔۔۔ ان کے دل میں کئی طرح کے بھاؤ آنے لگے۔ اپنی پتنی کے چرتر کے متعلق کئی پرکار کے بھلے برے وچار پیدا ہونے لگے ۔۔۔

آخر ان سے یہ سب کچھ ضبط نہ ہو سکا۔ اور مجبوراً پروہت جی کو بھیجا۔ تاکہ وہ جا کر ان کی پتنی کو دھرم اپدیش کریں۔ مبادا اپنے دھرم سے وچلت نہ ہو جائے۔ ہاڑا رانی ان امیدوں میں تھی۔ کہ فتح کی جلد ہی خبر آئے گی۔ اور وہ پتی دیو کو جیہ مال پہنائے گی۔ اس کی پرشنسا ہو گی۔ اس کا پتی برت دھرم اور ستی دھرم دونوں شوبھت ہونگے رانا کے ونش کی لاج رہ جائے گی ۔۔۔ لیکن جونہی پروہت جی نے ستی دھرم کے لکشن کی بات کہی۔ ان شبدوں نے ہاڑا رانی کے پوتر اور کومل ہردیہ کو تیکھے بانوں کی طرح سخت گھاؤ پہنچائے۔ اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ وہ اپنے سوندریہ اور پتی کے اوشواس کو دھکارنے لگی۔ پھر دھیریہ باندھ کر وہ سوچنے لگی۔ کہ اگر میں اپنے پتی کو اپنے ستیتو کا سنتوش جنک اتر نہ دوں گی۔ تو وہ اپنے کرتویہ سے وچلت ہو جائیں گے۔ اور راناونش پر کلنک کا ٹیکہ لگ جائے گا ۔۔۔ دھرم کی ناؤ ڈوب جائے گی۔ یہ سب کچھ وچار کر رانی کمرے کے اندر گئی۔ اور ایک پتر لکھ کر واپس کو دیا۔ اور کہا۔ کہ "اس پتر کو اور میرے کٹے ہوئے سر کو پروہت جی کے حوالے کر دو" ۔

یہ کہہ کر اس نے اپنے ہاتھ سے ایک تیز تلوار کے ساتھ اپنا سر دھڑ سے الگ کر دیا۔ جب ۔۔۔ کٹا ہوا سر چندراوت کو ملا۔

اس وقت اسے خوشی اور غمی دونوں ہی ہوئیں ۔۔۔ لیکن آنسو اڑھ گیا۔ اس نے اپنا کرتویہ پالن کرنے کے لئے اپنا سر دسونیو چھاور کر دیا۔ اور آخر کار جاتی اور دیش ہت کے لئے یدھ ہی میں جان دیدی۔ اور دیر گتی کو پراپت ہوا۔ دھنیہ ہیں ایسی پتنیاں جو اپنے پتیوں کو راہ راست پر لگا کر دیش جاتی اور دھرم کی رکھشا کا کام کرتی ہیں ؎

سناتن دھرم کے طلسماتی باغ کی سیر

پورانک پنڈت کے ویدک سنسکرتی پر آکشیپوں کے جواب میں!

(نمبر ۲)

(از قلم شری مالک چند جی پردھان آریہ سماج تلہ گنگ)

آپ ہم سے پوچھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح۔ محمد صاحب وغیرہ کو بھوشیہ پوران میں ایشور کا اوتار کہاں لکھا ہے۔ لیجئے اور خوب کان کھول کر سنئے۔ اور سنئے:-

پرتی سرگ پرب ۳۔ ادھیائے ۳ شلوک ۱۲ سے پڑھئے۔ کل یگ نارائن کی استتی کرکے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ راجہ وید وان نے میرا استھان ارتھات ملیچھ ونش ناش کر دیا ہے۔ اس پر نارائن ساکھشات پرابت ہوئے۔ اور کل یگ سے بولے۔ کہ:-

बहु रूप महं कृत्वा तवेच्छां पूरयाम्यहम्।
आदमो नाम पुरुषः पत्नी हव्यवती तथा ॥

میں تمہارے لئے بہت روپ دھارن کرکے تمہاری اچھا کو پورن کرتا ہوں۔ اس سے آگے لکھتا ہے۔ کہ وشنو کے گارے سے ملیچھ ونش بڑھانے والے آدم نام کا پرش اور ہویہ وتی (حوا) نام کی اس کی استری پیدا ہوئے۔ کہئے پنڈت جی! کیا کچھ خیال مبارک میں؟ ملیچھ ونش کے بڑھانے والے کون ہیں؟ وشنو جی مہاراج ہیں نا؟ آدم اور حوا کا اوتار دھارن کرنے کے بعد حضرت نوح اور حضرت موسے پیدا ہوئے۔ جب اس پر بھی کل یگ کی تسلی نہ ہوئی۔ تو پھر تپ کیا۔ بھگوان ہرائے۔ پوچھا۔ کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس نے کہا۔ کہ مہاراج! میرے رہنے کے چار ہی استھان ہیں۔ جوا۔ شراب۔ سونا اور ویبھچار۔ یہ سب باتیں آریہ لوگوں نے نشٹ کر دیں۔ یہ سارے ملیچھ پتر آریہ ہو گئے۔ بھگوان نے کہا

मम प्रीतो भूमि मासाद्य भविष्यति महा बलम्।
म्लेच्छ वंशस्य भूपालान् स्थापयिष्यति भूतले॥

میرا انش (اوتار) بھومی پر آئے گا۔ اور تمام بلوان شتریوں کا ناش کرے گا۔ ملیچھ ونش کے لوگوں کو تخت پر بٹھلائے گا۔ ناظرین! اس کے حضرت مسیح اور حضرت محمد صاحب کا ورنن ہی نہیں۔ بلکہ نہیں۔ بلکہ محمود غزنوی۔ تیمور۔ اکبر اور اورنگ زیب کو بھی ایشور کے اوتاروں کی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔ بالکل صاف لکھا ہے۔ کہ بھگوان ملیچھوں کا راجیہ قائم کرنے کے لئے خود اوتار دھارن کرنے کا وچن دیتے ہیں۔ ... بہت روپ دھارن ...

ہمارے دوست پنڈت جی نے جو شلوک اپنے مضمون میں حضرت محمد صاحب کی نسبت لکھا ہے۔ وہ بھی ہمارے دعوی کی بڑے زور سے تائید کرتا ہے۔ پنڈت جی بتلائیں۔ کہ شوجی خود مانتے ہیں یا نہیں۔ کہ محمد صاحب میرے ور سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس سے زیادہ اندھیر کی بات کیا ہوگی۔ کہ پورانکوں کے ایشور اپنے ور سے ویدک دھرم کے مخالفوں کو پیدا کرتے ہیں۔ شلوک ۱۴ میں محمد صاحب کے لئے لفظ استعمال کیا گیا ہے **देवरूप** یعنی مہادیو جی کا روپ۔ جب انہیں مہادیو جی کا روپ بتلا دیا گیا۔ تو ایشور کی مہر لگنے میں کیا کچھ کسر رہ گئی؟

اب لیجئے تیمور لنگ کو۔ اس کے بارے میں صرف ایک ہی پرمان کافی ہے۔ اسی سرگ کے ادھیائے ۴ کے شلوک ۲۵ میں تیمور کے لئے لفظ آتا ہے .... **कृष्णांश** (کرشن انش) یعنی کرشن کا انش۔ اب ناظرین خود فیصلہ کریں۔ کہ کرشن کے انش سے کرشن کا اوتار مراد ہے یا نہیں۔ مصنف پوران اس سے زیادہ آریہ جاتی اور ویدک دھرم کے ساتھ کیا ظلم کر سکتا تھا۔ کہ جس نے ظالم ردار تھے۔ اسے کرشن کا اوتار بتایا جائے۔ افسوس پنڈت جی کا ضمیر اتنا مردہ ہو چکا ہے کہ اسے اپنے پوران میں سنتے ہے اور فردی وغیرہ کو پڑھ کر اس کے ذہن ہونے کا بودھ نہیں ہوتا۔ بلکہ بڑے طمطراق سے فرماتے ہیں۔ کہ منڈے منڈے (Sunday, monday) آنے سے سناتن دھرم پر دوش نہیں آتا۔ دوش تو آتا ہے۔ لیکن اس شخص کی درشٹی میں جس نے سچائی اور انصاف کو بالکل تلانجلی دے دی ہو۔ پنڈت جوالا پرشاد اور پنڈت دین دیال ایسے مشہور سناتن دھرمی بھی تو ایسے شلوکوں کی ... دھوشت پوران کو پرامانیہ ماننے سے کان پر ہاتھ رکھتے ہیں مگر آپ نٹ سے مس نہیں ہوتے۔ کیوں اس لئے کہ ... راحت کو ... بستر کو دیکھنے ... ہیں

ہم نے مہادیو جی کے متعلق آپ کے وامن پران کا پرمان دیا تھا۔ جس میں صاف لکھا ہے۔ کہ مہادیو جی کا دھتورے سے خاص پریم ہے۔ آپ کہتے ہیں۔ اس میں پینے کا کہاں ذکر ہے۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ ہمارے معترض دوست پریم کے معنی نہیں سمجھے۔ ہم نے اس پران کا ادھیائے ۷۴ شلوک ۸ بتایا تھا۔ جس میں مہادیو کو کچے اور پکے مانس کا بھوجی کہا ہے۔ آپ اس پر فرماتے ہیں۔ کہ اس شلوک میں راجہ وین شو بھولے کی استتی کرتے ہوئے اپنے من کے بھاو پرگٹ کرتا ہے۔ ہم آپ کے کتھن کو صحیح مان لیتے۔ اگر وہاں راجہ وین شو کی استتی طنزاً کرتا۔ لیکن یہاں راجہ مذکور شو کے چرنوں میں جھک کر ان کی استتی کرتا ہے۔ اور جہاں بے شمار اور نام

شو جی کی استتی میں لیتا ہے۔ وہاں کچے اور پکے مانس کا بھوجی بھی کہتا ہے۔ جو آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ: — ..... یہ جھوٹ ہے؟ سچ بات تو یہ ہے۔ کہ آپ مانس کے الزام سے بچ نہیں سکتے۔ کیونکہ آپ کی کئی پستکیں مانس کھانے کی تائید میں بھری پڑی ہیں۔ اگر ہمارے کہنے کا یقین نہ ہو۔ تو ذرا منو سمرتی کا ادھیائے ۳ پڑھئے۔ کہ گائے کا دودھ یا کھیر براہمنوں کو کھلائی جائے۔ تو پتروں کی صرف ایک برس کی ترپتی ہوتی ہے۔ لیکن بیل کے کان والے بکرے کے مانس سے بارہ برس کی۔ شلوک (۲۷۲) پھر ادھیائے ۵۔ شلوک ۳۵ میں صاف لکھا ہے۔ کہ یگیہ (شرادھ) اور دیو کرم میں براہمن اگر مانس نہ کھائے۔ تو ۲۱ جنم نرک میں رہے گا۔ ... سمرتی کے ادھیائے ۳ میں لکھا ہے۔ کہ براہمن یا کھشتری اگر اتتھی کے طور پر گھر آئے۔ اس کے لئے بڑا ..... یا بکرا پکائے۔ بھوشیہ پران براہم پرب ادھیائے ۲۱۶ میں لکھا ہے۔ کہ کنھیا بانجھ والے کو مانس دے۔ اگر اچھی اور سنتوت دکار ہے۔ تو ... دیو پران کھنڈ ۳ اتر اردھ ادھیائے ۵۵ ... کے ۲۔۱۔ ۲۔۳۔ ... پڑھ لیجئے۔

باقی آئندہ

بقیہ صفحہ ۹

نہیں نکلتا۔ اگر کوئی پرش سمجھانا چاہے۔ تو کر پاکر کے "ان بیٹوں سے" کا تعلق کس کے ساتھ ہے۔ بیان کیے پنڈت جی ونی کا ارتھ بیل کرتے ہیں جو سیاں جی کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ

پنڈت جی اتھروید ۵۰-۲-۱۸ منتر کی ویاکھیا کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اس منتر کے پورو اردھ (پہلے آدھے حصے) کی اُتر اردھ (اگلے آدھے حصے) سے کیسے سنگتی ہے۔ یہ ابھی تک کچھ سپشٹ نہیں ہوا۔ اُتر اردھ کا بھاو سپشٹ (صاف) ہے۔ منتر اس پرکار ہے:-

इद मिद वा उ नापरं दिवि पपूयसि सूर्यम।
माता पुत्रं यथा सिचाभ्येनं भूमे ऊर्णुहि ॥ अथर्ववेद १८.२.५०

اگر پنڈت جی اس منتر کے ارتھ کو صاف نہیں کر سکے۔ تو صاف مطلب یہ ہے۔ کہ سائنکچاریہ جی بھی اس کا مطلب صاف نہیں کر سکے۔ اور نہ اس طرح اس کا ایک دوسرے سے تعلق کسی طرح بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہاں پر سنیاس آشرم کا ورنن کیا گیا ہے۔ اور آپ اور سائنکچاریہ جی مُردے ہی دبانے کا ارتھ نکال رہے ہیں۔ جیسے سنگتی لگے۔ ذرا اس سے اگلے منتر کو پہلے پڑھ لیجئے گا۔ پھر مطلب صاف نکل جائے گا۔ اور تب ہی ۵۲ منتر کا بھی ارتھ ٹھیک آپ کر سکیں گے:-

इद मिद वा उ नापरं जरस्यन्य दितो परम।
जाया पितिं मिव वाससा भ्येनं भूमे ऊर्णुहि
अथर्व ... १८.२.५१

یہ منتر تینوں ۵۰-۵۱-۵۲ اس ابھپرائے کو ظاہر کرتے ہیں۔ کہ جب ایک پرش ودوان بڑھاپے کو پراپت ہو۔ بان پرست آشرم سے سنیاس آشرم کو پراپت ہونا چاہتا ہے۔ گورو جس سے سنیاس دھارن کرتا ہے۔ اور پرانی بن باسی کو اپدیش کرتا ہے۔ کہ اے ودوان (जरसि) بڑھاپے کو پراپت ہوتے (इद मिद वा उ) یہ اب یہ تیرا آشرم... لنچھ کر کے تیرا اسا کلی ہے (नापर) دوسرے کسی پرکھ و سمت کر۔ اب اس آشرم میں تیرا دوسرا... بتا بھائی۔ استری وغیرہ جیسے کہ تو گرہست اور بان پرست آشرم میں دیکھ چکا ہے۔ کوئی سہایک نہیں ہوگا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھ۔ کہ دوسرا کوئی آشرم اس سنیاس آشرم سے پرے بھی نہیں ہے۔ جو کہ موکش کی پراپتی کے لئے تو نے کرنا ہے۔ وہ سب اسی میں ہو سکتا ہے۔ دوسرے کی خواہش مت کر۔ اب تو ہے۔ یا یہ تیری ماتا پرتھوی ہے۔ جو سب تجھے دھارن کرتی ہے۔

یہی ایک تیرا آشرا ہے۔ یہی تیرے لئے خوراک مہیا کرے گی۔ یہی تیرے لئے وستر دے گی۔ یہی تیرے سونے آدی کا پربندھ کرے گی۔ جس طرح سے (پہلے منتر میں) ماتا اور پتا کے سمبندھ کو درشایا گیا ہے۔ یہاں دوسرے منتر میں استری اور پرش کے سمبندھ کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلے منتر میں (सिचा) شبد سے دوسرے منتر میں (वाससा) شبد سے اپدیش دیا گیا ہے۔ پرتھوی اتم اس نوتن سنیاسی کو ماتا کے سمان۔ پتنی کے سمان سب پرکار سے رکھشا کر۔ (अभिस्रा ऊर्णुहि) یہ سب پرکار سے تیرے آشرے ہے۔ سنیاس آشرم کا پرم اُدیش مکتی پراپتی ہے۔ کھانے کے لئے کند مول۔ پینے کے لئے بلکل برکھشوں کے چھال اوڑھنے کے لئے بھی یہی بلکل وغیرہ۔ ... کے لئے پرتھوی۔ ... یہ ... سب ہے جس کے دوارا جیون نرواہ کرنا ہے۔ تب ہی موکش پد کی پراپتی کر سکتا ہے۔ یہ وید کا اپدیش ہے۔ اور یہی سنگتی ہے۔ جس طرح سورج اپنا کسی آدھار کے رہتا ہے۔ اور بنا آشرے کے آکاش میں بھرمن کرتا ہے۔ اسی پرکار تیرا اُتم فرض دنیا کو اپدیش دینا سب کو جگانا سب آشرم کا موں میں لگانا کر گرہست آشرم، بان پرست آشرم اور برہمچریہ آشرم سب کے نواسیوں کو سورج کے سمان اکیلے روشن کرنا۔ وغیرہ وغیرہ لیکن اپنے رہنے۔ سہنے۔ اٹھنے۔ بیٹھنے۔ کھانے پینے کے لئے سوائے پرتھوی ماتا کے دوسرے سے ہرگز ہرگز نہیں مانگنا۔ یہ سنیاسی کا پرم اُپدیش ہے۔ یہی اس کا پرم اُدیش ہے۔ اس پرکار وید کے ارتھوں کو کرنا مہرشی نے بتلایا ہے۔ سنیاس آشرم کا پرم کون سے ہیں۔ یہ سب کچھ صاف الفاظ میں عیاں ہو سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

سماجک جگت

آریہ سماج بھلوال کا اُتسو - آریہ سماج بھلوال کا وارشک اُتسو ۳۰ر ستمبر یکم اکتوبر و ۲ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو - اور استری سماج کا جلسہ ۱ر اکتوبر کو ہوگا۔ سوامی ویدانند تیرتھ جی - پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار - پنڈت گورو دت جی شاستری - مہاشہ کرشن لال جی پریم - پنڈت ماکھن سنگھ جی - پنڈت سوم دیو جی بھجن اپدیشک - مہاشہ سنت رام جی - مہاشہ شانتی گرام جی و مہاشہ دلیپ راج جی بھجنیک پدھار کر امرت ورشا کریں گے۔ سوامی ویدانند جی مہاراج نے ۲۳ر ستمبر سے اُتسو تک کتھا کرنا سویکار کر لیا ہے۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھلوال)

آریہ سماج خوشاب کا اُتسو - آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ر اکتوبر کو ہونا نشچت ہوا ہے - آریہ سماج نے ایک مسافر خانہ بنوانے کا نشچے کیا ہے - خوشاب نواسی جلسہ پر ضرور درشن دیں - اور مسافر خانہ کے لئے دان دیں۔

(چنا رام منتری)

آریہ سماج گنگوہ کا سالانہ چناؤ - لالہ [illegible] لال پردھان - بابو ہر نارائن داس اُپ پردھان - مہاشہ سمیر چند منتری - پنڈت [illegible] اُپ منتری - مہاشہ میری لال خزانچی - مہاشہ متھرا داس لیتنکادھیکش۔
آریہ سماج گنگوہ کا سالانہ جلسہ ۸-۹-۱۰ر نومبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ (سمیر چند منتری)

آریہ سماج پھول منڈی کا چناؤ - آریہ سماج پھول منڈی کی نیز جاگرتی کے لئے بعد نرواچن [illegible] کو نیں پر کار ہوا۔
پردھان - بابو ملک راج جی آنند اسٹیشن ماسٹر - منتری مہاشہ برجلال - خزانچی لالہ بدری پرشاد۔

(برجلال منتری)

آریہ سماج مجیٹھ کا چناؤ - پردھان لالہ [illegible] چند صاحب کھلہ اسسٹنٹ انجینیئر - اُپ پردھان ڈاکٹر ہیرا نند صاحب اسسٹنٹ - منتری کشن چند آریہ - خزانچی مہاشہ [illegible] - لائبریرین مہاشہ دیو دت جی۔

(کشن چند منتری)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار - آریہ سماج بھیرہ کا سالانہ جلسہ ۳۰ر ستمبر یکم [illegible]

اور ۲ر اکتوبر کو ہونا مقرر ہوا تھا۔ جو کہ چند وجوہات سے ابھی ملتوی کیا گیا ہے۔
۲۔ لالہ چونی لال جی سیٹھی نے سپتر کا منڈن سنسکار سماج نے کرایا۔ مبلغ دو روپیہ سماج کو دان پراپت ہوا۔
۳۔ لالہ پنڈی داس جی چند ڈھوک پربان آریہ سماج کھیوڑہ اپنے خرچ پر آریہ سماج مندر میں یگیہ شالا بنوا رہے ہیں۔

(رام پیارا سکرٹری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج قادیاں کے عہدیداران کا انتخاب - پردھان پنڈت چرن داس - اُپ پردھان - لالہ آگیا رام - منتری - لالہ جگدیش منتر - اُپ منتری لالہ دھرت رام - خزانچی لالہ دھنی رام - لائبریرین ماسٹر دیو راج سنغلہ جالندھری۔

(سکرٹری آریہ سماج قادیاں)

مری میں اچھوت ادھار کانفرنس - مری میں آریہ سماج کے پربندھ سے اچھوت ادھار کانفرنس جلسہ ہوئی - اس میں پاس کیا گیا - کہ مہاراجہ جموں و کشمیر سول و ملٹری میں اچھوتوں پر ملازمت کا دروازہ کھول دیں - اور اچھوتوں کے لڑکوں کو خاص وظائف تعلیم کے لئے دیں۔

(خوشحال چند منتری آریہ سماج مری)

دلتوں کا پرویش - چند دلتوں نے چوا کال گڑھ میں جوتیاں بنانے ہیں - آریہ مندر میں یگیوپویت پہنا کر برادری میں ملایا گیا۔ پھر ممبران آریہ سماج اور عہدیداران سناتن دھرم سبھا اکال گڑھ کے ہمراہ سب مندروں میں ان کو دیو درشن کرائے گئے - اور ہندو محلوں کے سب کنوؤں سے انہوں نے پانی نکالکر سب کو پلایا۔

(رلا رام منتری آریہ سماج اکال گڑھ)

شوک سماچار - لالہ ہیرا نند پردھان آریہ سماج کی لڑکی اپنا چھوٹا بچہ ۳۵ روز کا پیچھے چھوڑ کر گذر گئی تھی۔ اب وہ لڑکا کھنیکی بازار میں گذر گیا ہے جس کا سنسکار وید رینتی سے کرایا گیا۔ پردھان جی کے اس صدمہ میں ہمیں پوری ہمدردی ہے۔

(ٹھاکر داس منترا کھنیکی بانگر)

بقیہ صفحہ ۸

۳۔ شہر کے کنوؤں پر دلتوں کو چڑھانے کا پربندھ کیا جائے - اس پروگرام کو تب تک جاری رکھا جائے جب تک یہ بات عام نہ ہو جائے۔
۴۔ اچھوت پن کے مخالف مقامی سجنوں کی امداد سے پکے گاہکوں کی فہرست تیار کر کے کھانے پینے کی ایسی دکانیں کھلوائی جائیں۔ جہاں پر دکانداری کا کام لینے دینے تقسیم اور فروخت کا کام دلت کہلانے والے بھائی کریں۔ یہ فہرست ان دکانوں کے سامنے لٹکائی جائے - اور کوشش کی جائے - کہ اس فہرست میں دیویوں کے نام بھی خاص طور پر لکھے جائیں۔
۵۔ آریہ سماجیں پرانے رواج کے مطابق گایتری منتر اور یگیہ ہوم و اچمن کلیانی منتر یگیوپویت کے ساتھ دیکشا دینے کا کرم جاری رکھیں۔
۶۔ ہر ممکن طریقہ سے دلت بھائیوں کو ساتھ ملا کر ست سنگ سبھاؤں کے بعد شہر میں سنکیرتن کیا جائے۔
اس پروگرام کو ۲۵ر ستمبر سے جاری کیا جائے۔ اور اس کی رپورٹ اخبارات اور سبھا کے دفتر میں بھیجتے رہا کریں۔

(نوید کبھیم سین ودیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - گورودت بھون - لاہور)

گلبرگہ کے سماچار۔ ۱۰ ستمبر کو گلبرگہ میں شام کے ۷ بجے محلہ جگت کے دھیڑواڑے میں دیانند راتری پاٹھ شالہ میں سارو جنک الیش پرارتھنا کی گئی۔ جس میں شہر کے معزز بیوپاری۔ وکیل اور طلباء کے علاوہ اونچ نیچ براہمن۔ راجپوت۔ مارواڑی۔ لنگایت۔ اور دھیڑ وغیرہ سب ایک ہی جگہ مل کر بیٹھے ہوئے تھے۔

سرو پرتھم الیش پرارتھنا ہوئی۔ اس کے بعد اچھوت ادھار سمبندھی بھجن و اپدیش ہوئے۔ تدنتر سب مجمع لے کھڑے ہو کر پرارتھنا کی۔ کہ ہندو جاتی کا اچھوت لما کا پتک دور کرانے کے پوتر ادیش سے پرالشچت روپ میں مرتیو سمبہ تک اپواس رکھنے والے مہاتما گاندھی کی عمر دراز ہو۔ اور ان کے پوتر ادیش میں لش پراپت ہو جائے اس کے بعد اچھوت بھائیوں کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ اور ویدک دھرم کی جے جے کار میں پرارتھنا سماپت ہوئی۔

(شنکر راؤ آریہ منتری آریہ کمار سبھا گلبرگہ۔ دکن)

❖

شوک پرستاو۔ آریہ سماج لعل کرتی۔ راولپنڈی کی یہ سبھا مہاشہ رگھبیر داس جی کے سپتر کی مرتیو پر شوک پرستاو پاس کیا گیا۔

(مہاشہ رام لال آریہ)

❖

کوٹ سنبل میں ودھوا وواہ۔ ۱۱ ستمبر کو سنرمتی لکشمی دیوی کا پنرو وواہ اپنے دیور مہاشہ سدھورا رام سکنہ آبادرا ضلع سکھر کے ساتھ دربار صاحب میں ہوا۔ سکھی پنچایت سب شامل ہوئے پرچار خوب رہا۔

(سگن چند آریہ از کوٹ سنبل)

❖

پاک پٹن میں اچھوت ادھار کا جوش
پاک پٹن کے ہندوؤں اور نام نہاد اچھوتوں کا ایک مشترکہ جلسہ آریہ سماج مندر میں زیر صدارت ڈاکٹر رام ناتھ منعقد ہوا۔ جس میں اعلان کیا گیا۔ کہ پاک پٹن کے تمام مندر اور کنوئیں اچھوتوں کے لئے کھلے ہیں۔ اس کے بعد جلسہ میں شہر کے تمام رؤسا اور معززین نے اچھوت جاتی کے بچوں کے ہاتھ سے پانی پیا۔ جلسہ میں سرکار سے درخواست کی گئی۔ کہ چونکہ اچھوت ہندو جاتی کا انگ ہیں۔ اس لئے ہندو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ان کو کسی حالت میں ہندوؤں سے علیحدہ کیا جائے۔ سنا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں کا یہ اتفاق مسلمانوں کو تکلیف ...

کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ضلع کے افسران سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس طرف جلد توجہ فرمائیں۔ ورنہ مفسدہ پرداز عنصر شرارت پر آمادہ ہو جائے گا۔ اور شہر کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا ؞

(رمل چند پلیڈر منتری آریہ سماج پاک پٹن)

آریہ سماج میر پور کے سماچار

آریہ سماج میر پور کے سماچار۔ آریہ کنیا پاٹھ شالا میرپور کی سالانہ گرانٹ اب ۱۶۶۰ کی بجائے ۱۸۸۲ روپے سالانہ منظور ہوئی ہے۔ آریہ سماج میر پور گورنمنٹ کشمیر کی اس حوصلہ افزائی کے لئے مشکور ہے ؞

آریہ سماج مندر میں میر پور کے ہندوؤں کا عام اجلاس بلایا گیا پاس ہوا کہ اچھوت جاتیوں کے ساتھ ابھی تک جو خلاف انسانیت سلوک ہو رہا ہے۔ اس کو دور کیا جائے۔ اور ان لوگوں کو ہندو جاتی کا پورا پورا انگ بنایا جائے۔ اگرچہ آریہ سماج کے پرچار اور سنتنٹ جاتی کے شدھ ہو جانے سے اچھوت جاتیوں کے ساتھ بہت حد تک نفرت دور ہو چکی ہے۔ سنتنٹ جاتی کے لوگ الگ الگ کنوؤں۔ باولیوں تالابوں سے پانی بھر سکتے ہیں۔ مگر چمار جاتی کے ساتھ ابھی تک نفرت کی جا رہی ہے۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا تھا۔ بڑے ہرش سے تحریر کرنا پڑتا ہے کہ اس اجلاس میں ہمارے سناتنی بھائیوں نے نہایت فراخ دلی سے اس بات کو سویکار کیا کہ چماروں کے کنوؤں پر پورے ادھیکار دیئے جائیں چنانچہ ۲۰ ستمبر سے باقی کام شروع کر دیا جائے گا۔

۱۴ سوج کو آریہ سماج میر پور کے ست سنگ میں پنڈت لبدھا رام جی شاستری نے ویدمنتروں کی حسب معمول ویاکھیا کی۔ آپ کی ویاکھیا نہایت اپوروَ ہے ؞

(کرم چند وکیل منتری آریہ سماج میرپور ست جموں)

کنیا گورکل ڈیرہ دون کا وارشک اتسو

آریہ پرتی ندھی سبھا کے کنیا گورکل ڈیرہ دون کا وارشک اتسو ۷-۸-۹ اکتوبر کو دھوم دھام سے ہو گا۔ ۶ اکتوبر کو صبح نوین بالکاؤں کا چناؤ اور بعد دوپہر جھنڈا ادگھاٹن کی رسم ادا کی جائے گی دیکشانت سنسکار میں نوسناتکہ کو ڈگری دی جائے گی۔ نئی بالکاؤں کا ودیارمبھ ہو گا۔ سرسوتی سمیلن کی بیٹھکیں ہوں گی۔ اور شری نارائن سوامی جی۔ پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے۔ پنڈت ستیہ ورت۔ وی۔ اے شریمتی چندراوتی جی اتبادی کے منوہر ویاکھیان ہوں گے۔ گورکل کے آشرم بھون کی آدھارشلا بھی اس موقع پر رکھی جائے گی۔ گورکل پریمیوں کو بھاری سنکھیا میں اتسو پر پہنچنا چاہیئے ؞

آریہ سماج کسولی میں پرچار

آریہ سماج کسولی میں پرچار۔ آریہ سماج کسولی کے سالانہ جلسہ پر پنڈت بدھ دیو جی کی اپیل پر ۵۷ روپے وید پرچار آدی فنڈوں کے لئے اکٹھا ہوا ؞

۱۹ ستمبر کو آریہ سماج مندر میں استری سماج کا جلسہ نہایت اُتساہ پوروک ہوا۔ سب بہنوں کے سملت۔ سندھیا۔ ہون بھجن آدی کے بعد پنڈت بدھ دیو جی کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ مہاشہ چرنجی لال پریمی بھجنیک کے موثر بھجن ہوئے۔ اتسو نہایت کامیابی سے سماپت ہوا ؞

۲۰-۲۱ ستمبر کی رات کو متواتر پریمی جی کے بھجنوں دوارا خوب پرچار ہوا۔ ادھیکاریاں اور ممبران آریہ سماج کے نہایت پریم سے کام کرنے کی وجہ سے یہاں آریہ سماج کا پرچار نہایت خوش اسلوبی سے ہو رہا ہے۔

پنڈت گوبند رام جی کا دان۔ پنڈت گوبند رام جی بڑے پرانے ویدک دھرمی ہیں۔ باوجود علالت طبع کے آریہ سماج کے کام میں تن من دھن سے نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ آپ کی غیر معمولی اُدارتا اور ویدک دھرم سے دلی پریم کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ آپ نے زر کثیر خرچ کر کے آریہ سماج کسولی کے لئے نہایت شاندار مندر تیار کر کے آریہ سماج کے بھینٹ کر دیا ہے جس کی رجسٹری عنقریب شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام کرا دی جائے گی۔ ابھی پریس نہیں۔ مندر آئندہ کے لئے جو وچار معلوم ہوئے ہیں۔ وقت آنے پر آریہ سماج کسولی کو پنڈت جی کی ذات سے اور لابھ پہنچے گا۔ پنڈت گوبند رام جیسے دانی پرشوں پر آریہ سماج جس قدر ابھیمان کرے بجا ہے۔ ہر ایک آریہ سماجی کو پنڈت گوبند رام جی کے نیک بھاؤ اور اُدارتا کا انوکرن کرنا چاہیئے ؞

(ابھورام منیجر اُدھیانوی از کسولی)

آریہ سماج کوٹلہ پہنگ کے سماچار

۱۔ آریہ سماج ہذا میں وید جینتی سپتاہ سبھا کے نشچت پروگرام کے مطابق منایا گیا۔

۲۔ ہفتہ واری ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ ۳۰ ستمبر کو سری کرشن جی مہاراج کے جیون چرتر اور ان کی تعلیم پر موثر لیکچر ہوئے۔

۳۔ شری مہاشہ اتم آریہ کرنال کے ۲۰ مارچ کو کا ۶ و ۷ ستمبر کو راتری کے سمیہ پرچار رہا۔ ۲۲ پردیش اور ۱۰۰ گز کھدر اکتریت ہوا۔

۴۔ دیانند ریڈنگ روم کوٹلہ پہنگ سے روپڑ منتقل کر دیا گیا ہے۔ کرشنا لائبریری میں کوئی آریہ اخبار نہ ہونے کی وجہ سے سماج کے تمام اخبارات وہاں رکھے جاتے ہیں۔ جن کو عام پبلک بڑی دلچسپی سے پڑھتی ہے۔

(منتری آریہ سماج کوٹلہ پہنگ)

آریہ کنیا پاٹھ شالہ دودھوچک۔

بیج -/۱۲/ ۱۴ روپے کا دان نمن پرکار پراپت ہوا جس کا ہم دھنیہ واد کرتے ہیں پاٹھ شالہ دو سال سے سچھلتا پوروک چل رہی ہے:-

مہاشہ ملکھی رام جی لالیاں ضلع گورداسپور -/۱/ روپیہ۔ مہاشہ ساون شاہ جی لالیاں -/۱/ روپیہ (اپنے سپتر کے نام کرن سنسکار پر)۔ مہاشہ بہاری لال ناگرپل سناری برادر حقیقی ۱۴/-/۱۵ روپے۔ منشی رام گلاب چند راولپنڈی -/۵ روپے۔ مہاشہ نند لال گردہاری لال -/۸/۱ روپیہ۔

(میزان ۰۰ - ۱۲ - ۱۴ روپے)

دھرم پال منتری آریہ کنیا پاٹھ شالہ دودھوچک۔ ضلع گورداسپور

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کے سماچار۔

۱۔ وید سپتاہ گزر جانے کے باوجود وید کتھا جاری ہے۔

۲۔ پرتی دن صبح و شام سندھیا ہون وید کتھا نیم پوروک ہوتی ہیں۔

۳۔ شریمتی پنڈتہ دروپدی دیوی جی اپدیشکا یہاں ۵ روز سے پدھاری ہوئی ہیں ان کے پانچ لیکچر ہو چکے ہیں۔ ابھی ۳ روز اور پرچار کریں گی۔ استریوں میں اچھی جاگرتی آ رہی ہے۔

۴۔ ایک ودھوا وواہ اور ایک کرن بیدھ سنسکار سماجک ریتی سے ہونے سے ساڑھے پانچ روپے دان پراپت ہوا۔

۵۔ چھوک اتر اکر النسو کے لئے ۲۵ روپے کی امداد دی گئی۔

۶۔ ٹریکٹ تقسیم کئے جاتے ہیں۔

(مولچند آریہ سیوک۔ کوٹ چھٹہ)

کلاس والہ میں شدھی۔ ۲۶ ستمبر کو آریہ سماج ہندر کلاسوالہ میں جٹ کے مسلمان زمیندار محمد بوٹا کی پریوار سہت شدھی ہوئی جس نے ۶ ماہ سے مسلمانوں کو چیلنج دے رکھا تھا۔ سندھی میں آریہ سماج کی سدا نتی سب شامل ہوئے محمد بوٹا کا نام دھرم دیو اور انکی دھرم پتنی زینب کا سوشیلا اور لڑکی فاطمہ کا شانتی رکھا گیا۔

(جگت رام منتری آریہ سماج کلاسوالہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں

کیا یہ ویدک پرچار ہو رہا ہے؟

(از قلم مہاشہ کشن چند آریہ)

آریہ گزٹ مورخہ ۲۷ اگست کے صفحہ ۳ پر "یہ ویدک پرچار ہو رہا ہے" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا ہے۔ جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بارہ میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ یہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کام ہے۔ کہ اس پر روشنی ڈالے۔ لیکن علاقہ سندھ میں آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے کارناموں کی مختصر سی داستان پیش کر کے دریافت کرتا ہوں۔ کہ کیا یہ ویدک پرچار ہو رہا ہے؟ داستان اس طرح ہے:-

پہلے سندھ کا سارا علاقہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین تھا۔ اور سماج کا کام نہایت عمدگی سے چلا کرتا تھا۔ مگر ۱۹۱۷ء میں سندھ آریہ پرتی ندھی سبھا کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ سندھ کی تمام سماجیں آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کے آدھین کر کے اپنے تمام کاغذات میں سے سندھ کا نام کاٹ دیں۔ پنجاب سبھا نے اسے سویکار کیا۔ اور سبھا کے تمام کاغذات میں سے سندھ کا نام کاٹ کر تمام کاغذات پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لکھنا شروع کر دیا۔ اسی قسم کی پرارتھنا پرادیشک پرتی ندھی سبھا سے کی گئی۔ مگر تا دم تحریر پرادیشک سبھا نے اپنے کاغذات میں سے سندھ کا نام نہیں کاٹا۔

اس کے علاوہ علاقہ سندھ میں سماجوں میں کھلبلی پیدا کرنے کے لئے کالج دھڑے کے چیف ایجنٹ لالہ رام سہائے جی کے حافظ آباد میں خاص خدمات کو مد نظر رکھ کر انہیں کچھ روپے دیئے۔ وی سکول کراچی کا پرنسپل بنا کر بھیجا گیا۔ آپ نے سکول کا کام شروع کرنے کے ساتھ ساتھ حسب ہدایت سندھ کی سماجوں میں دورہ کرنا شروع کیا۔ اور ہر ایک جگہ گوروکل سیکشن کے برخلاف بغاوت پھیلانی شروع کی۔ جب کامیابی نہ ہوئی۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کے کام کرنے والوں کو پھسلا پھسلا کر اور زیادہ تنخواہ دینے کا لالچ دیکر نکالنا شروع کیا۔ اس طرح سے کئی آدمی ادھر سے نکالے۔ اور کچھ عرصہ رکھ کر انہیں جواب دے دیا گیا۔

اسی طرح مہاشہ پرم دت بھنیک کو جو عرصہ دراز سے آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کا کام کر رہا تھا۔ اور سندھ سبھا کے نام سے اور اپنے خاص امدادی لوگوں کی امداد سے دور دراز تک جا جا کر سندھ سبھا کے نام پر کمانا کھانا اور وقت گزار رہا تھا۔ اس کو پانچ روپے زیادہ تنخواہ دینے کا لالچ دے کر اس سے سندھ سبھا میں استعفیٰ دلایا۔ اور ویدک پرچارنی سبھا سندھ کا ڈھونگ رچ کر علاقہ سندھ کی سماجوں میں گڑبڑ شروع کرا رکھی ہے۔

یہی نہیں خاص کراچی میں بھی گوروکل سے سمبندھ رکھنے والی سماجوں کے ودیارتھیوں کو پھسلا پھسلا کر کالج سماج اور ویدک پرچارنی سبھا میں بھرتی کرانے کا کام شروع کر رکھا ہے۔ اور مہاشہ پرم دت سے آریہ گزٹ میں کئی لیٹ اپنی تعریف میں لکھوائے۔ اور پنجاب کے سہلوگیوں سے اپنی جھولی بھر دینے کے لئے اپیل کرائی ہے۔

مختصر یہ۔ کہ کالج پارٹی کے لوگوں کا یہ وطیرہ ہے۔ کہ یہ لوگ خود ہی چھیڑ خانی کر کے جھوٹا واویلا مچاتے رہتے ہیں۔ ان سے کوئی پوچھے۔ کہ علاقہ کشمیر میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے برخلاف انہوں نے روڑے اٹکا کر اپنا جال پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ یا ان کے خلاف آریہ پرتی ندھی سبھا نے؟

حقیقت دان لوگوں کو گہرائی سے سوچنا چاہیئے۔ کہ جب پنجاب میں آریہ پرتی ندھی سبھا موجود تھی۔ تو پرادیشک سبھا کا ڈھونگ رچا ہی کیوں گیا۔ کہیں یہ پیلیا روگ یعنی یرقان کی بیماری کا اثر تو نہیں۔ کہ اپنی پیلی آنکھوں کے باعث سب دنیا کو پیلا ہی دیکھا جا رہا ہے۔

نظام راجیہ میں پرچار

پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن آریہ سماج حیدر آباد (نظام راجیہ) کے اپدیشک ہیں۔ ایک بڑی جانفشانی اور عرقریزی سے کام کرتے ہیں۔ ۴ اگست کو آپ ہلی کھیرا گئے۔ وہاں کے سماج کے منتری مہاشہ مانک راؤ جی کے گھر نام کرن اور کرن بیدھ سنسکار کرایا۔ ۷ کو رام پرتاپ جی کی لڑکی کا نام کرن اور ۸ کو منشی لال جی پردھان سماج کے گھر نام کرن اور کرن بیدھ سنسکار کرائے۔ اور پہلے دو دن ان سنسکاروں کی ویاکھیا۔ اور تیسرے دن "ہندو سنگھٹن اور اچھوت" پر ویاکھیان ہوئے۔ خصوصاً سنگھ جی اور پرہلاد جی کے بھجن بھی ہوا کرتے تھے۔ ان سنسکاروں میں تقریباً ۱۰۰ آدمی شریک ہوئے۔ جن کو صبح شام بھوجن دیا گیا۔ سنسکاروں پر اتنا خرچ نہ کرنا چاہیئے۔

۹ رات کو پنڈت جی ادگیر میں جلوہ گر ہوئے اور ۸ بجے سے یجروید کے ۱۴ دن ادھیائے کی ویاکھیا کی۔ یہ ۱۴ تک ہوتا رہا۔ پھر ۱۵ کو شرادھنی کی چھٹی تھی۔ اس لئے بڑا ہون رچا گیا آریوں کا سندھیا اور ہون منتروں میں امتحان لیا گیا۔ پھر ۲۰۰ آدمیوں کا سہ بھوج ہوا۔ اور شام کو شرادھنی کی فلاسفی پر پنڈت جی کا ویاکھیان ہوا۔ اور لڑکیوں نے ویایام دکھائے۔ اسی دن حیدر آباد سماج کی طرف سے گوروکل بیگم پیٹھ (حیدر آباد) میں شرادھنی ہوئی۔ اور سہ بھوج سو یا سوا سو آدمیوں کا ہوا۔ پنڈت جی کے دورہ پر ہونے کی وجہ سے کوئی قابل ذکر لیکچر نہ ہوا۔ اور نہ وید سپتاہ ہی منایا گیا۔

۱۹ کو پنڈت جی حیدر آباد آ گئے۔ اور شانتی پاٹھ کی ویاکھیا کی۔

۲۳ اور ۲۶ کو شری کرشن کے جیون پر پنڈت جی کے ویاکھیان ہوئے۔ اور ہندو دہلیہ لال دروازہ میں مہاشہ نریندر جی کے لیکچر ہوئے۔ یہ مہاشہ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے بالعموم اور شری سوامی سوتنترانند جی کے بالخصوص شش ہیں۔

۲۸ اگست تا یکم ستمبر پنڈت جی مولانا صدیق دین دار چن بسویشور اور خواجہ حسن نظامی کے پروپیگنڈوں کے متعلق وہاں کے بڑے لوگوں اور پنڈت دھرم دیو جی سناتک گوروکل کانگڑی کو مطلع کرنے بنگلور گئے۔

ستمبر سے ۷ ستمبر تک بیدر کے رام مندر میں پنڈت جی نے گنیش اتسو پر ویاکھیان دیئے جس میں ہر فرقہ کے لوگ آتے۔ ۸ ستمبر کو جب مہاشہ لکشمن جی ہیباچہ کے یہاں نام کرن سنسکار ہوا۔

۹ ستمبر کو گنیش کی حقیقت پر حیدر آباد میں لیکچر ہوا۔ ۱۶ ستمبر کو شرادھ پر لیکچر ہونا تھا جو ہوا تو سہی مگر کسی کاریہ وش وہ کہیں دوسری جگہ چلے گئے۔ جس کی وجہ سے میں نے نریندر جی کے پمفلٹ "ضیائے صداقت" کی ویاکھیا کی۔ ایک مدراسی بھائی کو سماج سے پریم پیدا ہوا۔ اور وہ اب میرے پاس بلا ناغہ سماج کے متعلق معلومات حاصل کرنے آ رہا ہے۔ نریندر جی نلگنڈہ پرچار کے لئے گئے تھے۔ اچھا اثر ہوا۔

(رابندر ناتھ آریہ)

سب سے بڑا دانی

بھگوان کسی کے دل میں پریرنا کرتا ہے۔ تب ہی کوئی آدمی دان دیتا ہے۔ سو جب کبھی آپ دان دینے لگیں تو آپ مہربانی کرکے مستحق کو دیکھ لیا کریں:

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ۔ راوی روڈ۔ لاہور

آپ کی امداد کا حقدار ہے۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معتبر اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ جس کے پردھان

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ

ہیں۔ اس وقت یتیم خانہ میں

سو لڑکے لڑکیاں ہیں

۱۔ خوراک، پوشاک، کپڑا، نقدی جس صورت میں بھی آپ سہائتا کرنی چاہیں۔ کریں۔ اور یتیم کے بھاگی بنیں
۲۔ جب کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کا پتہ لگے۔ اسے یتیم خانہ میں پہنچا دیں۔ یا ہمیں اطلاع دیدیں۔ تاکہ ہم منگوانے کا انتظام کریں:

رپورٹ مفت طلب کریں

المشتہر

ہیرانند شرما (منیجر امرت دھارا) آنریری سکرٹری
پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ۔ راوی روڈ۔ ویدمندر لاہور

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار ہیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں:

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں:

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

منعقدہ استاد

ٹریڈ مارک

رجسٹرڈ

سنہ ۱۹۰۴ء

بانی



ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا بے مثل بڑا کارخانہ

روگ کا گھر کھانسی

کف کف

(REGD) (کف کھانسی و سردی کی لاجواب دوا)
پیتے ہی کھانسی کو دباتی اور کف کو پتلا کرتی ہے۔

کھانسی بہت ہی خوفناک مرض ہے۔ اسے کبھی بھی خفیف نہ سمجھیں۔ "کف کف" کے پینے ہی کھانسی دب جاتی ہے۔ کف خواہ کھانسی کی کیسی ہی زیادتی کیوں نہ ہو۔ یہ دوا دور کرنے کا دعوے رکھتی ہے قیمت شیشی کلاں ایک روپیہ چھ آنے۔ محصول دس آنے۔ قیمت شیشی خورد ۱۲؍۔ محصول ۷؍:

ہیلک صابون (REGD)

دوا آمیز خوشبودار

آپ عمدہ سے عمدہ ولائتی صابون کے بجائے روزانہ اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے متواتر استعمال سے جلدی بیماریوں کے ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ اور خارش، چنبل، پھنسی، چھاجن، ہے، برص اور جلدی خشکی وغیرہ رفع ہوتی ہے۔

قیمت فی ٹکیہ سات آنے۔ محصول سات آنے
نمونہ دو آنہ:

ہیلک مرہم (REGD)

کٹے جلے چوٹ وغیرہ پر لگانے کا مشہور مرہم

ہیلک سے حادثہ زدہ چوٹ، زخم، سوزش، داد، بیلان، خونی اور آگ سے جلنے کا زخم فوراً آرام ہوتا ہے۔ فٹ بال، کرکٹ، جمناسٹک، کثرت وغیرہ کے کھلاڑیوں اور کارخانہ میں کام کرنے والوں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہئے۔ اس میں چربی یا کوئی ناپاک چیز وغیرہ نہیں قیمت فی ڈبہ ۱۰؍ محصول ۳ ڈبوں تک ۷؍۔ نمونہ فی ڈبہ ۲؍:

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت محصول اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی دستیاب ہو سکتا ہے:

صیغہ نمبر (۸۰) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں منیجر صاحب پیسہ اخبار

بچوں کی طاقت بڑھانے والے

ڈونگرے کا بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لوکل ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ سوتر منڈی۔ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ॐ

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

ممالک غیر سے لئے فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۴۰

قیمت سالانہ ۴ ششماہی ۲

جلد ۲۸

SUNDAY 16 Oct 1932 { اتوار یکم کارتک سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء دیانند آبد ۱۰۸

جہاں پوروجوں نے اُتم کرتویہ کئے

ماتری بھومی! فارسی کے شاعر نے کیا خوب کہا ہے
حب وطن از ملک سلیمانی خوشتر۔ ماتری بھومی کا
مہتو معنی ماتر کے لئے ہے۔ کون ہے جس کی ماتری
بھومی کوئی ہو۔ اور اس کے ہردے میں اُس کے
لئے آدر سنمان۔ پریم اور پیار کا بھاو نہ پایا جائے
کسی راشٹر کو لو۔ اس کے واسیوں کو اپنی ماتری بھومی
کے لئے پریم کے جذبہ سے سرشار پاؤ گے۔ وہ
منش منش نہیں۔ اس کے ہردے کی جگہ پتھر
ہے۔ جسے ماتری بھومی سے پریم نہیں۔ انگریز
زن۔ جرمن یا کسی کو لو۔ اپنی اپنی ماتری بھومی
کے پرتی بھگتی کے گیت گاتا سنائی دیگا۔ سمے تھا۔
کہ بھارتیوں کی بھی ماتری بھومی تھی۔ جس کے پتر اس
کی پرشنسا کے گیت گاتے تھے۔ وہ سمے سنہری
تھا۔ ماتری بھومی کے پتر اپنے کرتویہ پالن سے
اس کے نام کو اجل کرتے تھے۔ اسروں کو سر اٹھانے
کی اجازت نہ تھی۔ دیوتا ہمیشہ ان کی سرکوبی کے
لئے شکتی شالی تھے۔ ایسی جو ماتری بھومی تھی۔
اس کی سنتان ہونے سے آج بھی ہمارا سینہ
سنسار کی جاتیوں میں سربلند کھڑا ہونے کے
قابل ہے۔ پرنتو اپنے کرموں سے بھارتیوں کو
دبا جائے۔ تو اپنے پوروجوں کے مقابلہ میں جو نسبت
رکھتا ہے [illegible] گی کہاوت ان پر صادق
آتی ہے۔ پراچین بھارت ماتا سوتنتر و چاروں کی
[illegible] سوتنترتا کا آدرش سنسار بھر میں

ویدامرت

ہماری ماتری بھومی ایشوریہ اور تیج دیوے

यस्मां पूर्वे पूर्वजना विचक्रिरे यस्मां देवा असुरानभ्यवर्तयन्। गवामश्वानां वयसश्च विष्ठा भगं वर्चः पृथिवी नो दधातु॥

جس ماتری بھومی میں ہمارے پراچین پوروجوں نے دودھ
کرتویہ کئے تھے۔ اور جس میں دیووں نے اسروں کو ہرایا تھا۔
تتھا جو گوؤں۔ گھوڑوں اور پکشیوں کا وشیش نواس ستھان ہے
وہ ہماری ماتری بھومی ہمیں ایشوریہ اور تیج دیوے ؛

نمونہ کا آدرش تھا۔ بھارت ماتا کا آدرش تھا "خود
آزاد رہو۔ اور دوسروں کی آزادی میں مخل نہ ہو"۔
آج بھارت آزاد نہیں۔ دماغی پرتنترتا نے اسے سکار
پراچین گنوں سے وہنچت کر رکھا ہے۔ جس کا پرنام
ہے۔ بھارتیوں کے آتمک جیون میں اسر بھاوناؤں پر
غالب آ رہے ہیں۔ اور افلاس آرتھک۔ چارترک
دھارمک سمے کا دور دورہ ہے۔ ماتری بھومی گؤوں
گھوڑوں پکشیوں اور تمام ان پرانیوں کا نواس ستھان
آج اسکتا میں ہر شکتی ہا جیہ اسکے سمپتو سے بھرپور ہو۔

اور دیو شکتی اسر شکتی کو سر نہ اٹھانے دے۔ یہی منش
جاتی کرتویہ سے گر جائے۔ تو ہنسکارک پشوؤں کے
لئے وہ بھومی ہنسکر نہیں رہتی۔ اور انکا ہراس ہو
نکلتا ہے۔ میری ماتری بھومی میں سمے تھا۔
دودھ کی ندیاں بہتی تھیں جس آسانی سے آج
پانی کر یا نرا میں پانی نہیں مل سکتا۔ اس سے زیادہ
آسانی سے اس سمے میں دودھ ملتا تھا۔ آج شہروں
کیا دیہات میں دودھ دہی نہیں۔ پانی بھی بکتا ہے
لیکن اس زمانہ میں دودھ بیچنا گھور تم پاپ تھا۔

جو گوؤں آدی کا ویشیش نواس ستھان ہے

کارن یہ کہ اس سمے گئو ئیں گھر گھر تھیں۔ انکے کھانے کے
لئے گھاس اور پینے کے لئے جل بافراط پیدا ہوتا تھا آج
پرماتما کی سرشٹی وجنتوں کی ملکیت میں نہیں جلی جا رہی ہے
گھاس پر اور جل پر پابندیاں لگ گئی ہیں گئوئیں گھٹ
گئی ہیں۔ اور دودھ صرف انکے لئے ہی رہ گیا ہے جو
اس کی قیمت ادا کر سکیں۔ ماتری بھومی کی زیادہ سنتان
کے لئے جو غریب ہے۔ دودھ حاصل کرنے کا کوئی موقعہ
ہی نہیں رہا۔ یہی حالت گھوڑوں اور دوسرے
ہنسکارک پشو پکشیوں کی ہے۔ منش کی بڑائی ایشوریہ
اور تیج سے ہے۔ جو منش یا جاتی ایشوریہ اور تیج سے
خالی ہے۔ وہ اپمانت ہے۔ ایشوریہ اور تیج ماتری
بھومی سے ہی مل سکتے ہیں۔ پرنتو اسی اوستھا میں کہ
ماتری بھومی کا اپنے ایشوریہ پر اپنا ادھیکار ہو۔ ہوگا۔
تو وہ تیجسوی سوئم ہو گی۔ کیونکہ ایشوریہ سے ہی تیج ہے
اس کے بنا نہیں۔ وید کہتا ہے۔ کہ ایشوریہ اور تیج ماتری
بھومی سے مانگو۔ ملیگا پر اُسی اوستھا میں کہ ماتری بھومی
سوئم ان دونو پدارتھوں کی مالک ہو۔ اور وہ اسی اوستھا
میں مالک ہو سکتی ہے۔ کہ اس کے پتر اسکے پرتی
اپنا کرتویہ پالن کرنے والے ہوں۔ اسر دیووں کے سامنے
سر نہ اٹھا سکیں۔ اور ماتری بھومی گوؤں آدی کا
نواس ستھان ہو۔

اگر ایسا ہوگا۔ تو پرارتھنا سوپکار ہو گی۔ اور ماتری
بھومی ایشوریہ اور تیج اپنی سنتان کو دے سکیگی۔

رادم شرم

وشو ودیالیہ گورُوکل کانگڑی سے پرکاشت

سوادھیائے کے ہندی میں اُتّم گرنتھ

ویدک وِنے

قیمت بغیر جلد ۱۲؍ — مجلد دو روپے

سار و دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان شریمان نارائن سوامی جی مہاراج اس پستک کے متعلق لکھتے ہیں "شری پنڈت دیو شرما آچاریہ گورُوکل کانگڑی رچت ایک پستک آدیوپانت میں نے پڑھا۔ پنڈت جی کی اچھا ہے کہ ورش کے ہر دن کی پرتھک پرتھک پرارتھنا وید منتروں کے آدھار پر بنا کر دی ہیں۔ یہ لیستک بسنت اور گرِشم رِتوؤں کے لئے ہے۔ پرارتھنا کے لئے جو منتر چھانٹے ہیں، وہ بڑے اپیوگی ہیں۔ اور ان کے آدھار پر جو لیکھ (پرارتھنا) لکھی ہوئی ہے وہ منتر بھی اور ہر ہر ایک اگر ہی ہے۔ پستک پر ڈھنگ کی نرالی ہے۔ ادھک سے ادھک نر ناریوں کو اس کا سوادھیائے اور اس کے انوکول آچرن کر کے لابھ اٹھانا چاہئے۔ پستک کی چھپائی کاغذ تتھا ظاہری شکل صورت سبھی اچھے ہیں۔" شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ شری بیت گنگا پرساد جی ایم۔ اے چیف جج ٹہری تتھا آریہ سماج کے انیہ مہانو بھاوؤں نے بھی اس پستک کی بڑی پرشنسا کی ہے۔

براہمن کی گو

(لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ابھے ودیا النکار)

کیسے براہمن کی بانی ہیں کیا چمتکار بھری شکتی ہوتی ہے۔ وہ آپ اس پستک میں پاٹھک دیکھیں گے۔ اس پستک میں اتھرو وید کے برہم گوی (۵ — ۱۸) سوکت کی ویاکھیا ہے۔ دیش کی ورتمان استھتی میں اس سوکت کا سوادھیائے بڑا ہی لابھکاری ہوگا۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شریمان دامودر سات ولیکر جی۔ شری پنڈت گنگا پرساد جی اپادھیائے ایم۔ اے آدی انیک مہانو بھاووں نے اس پستک کو سب کے لئے سوادھیائے یوگیہ بتایا ہے۔ شری پوجیہ مہاتما گاندھی جی نے اپنی جنتا پر سندھ دھرم یدھ کی یاترا میں اس پستک کو آرمبھ سے انت تک پڑھ کر بڑی پرشنسا کی تھی۔ صاف مضبوط چھپائی اُتّم کاغذ۔ سُندر ہر بار سب کے پڑھنے یوگیہ۔ قیمت لاگت ماتر صرف آٹھ آنے۔

تیاگ کی بھاونا

لیکھک ودیا پادھیائے شری بیت دھرم دیو جی ودیا النکار

اس پستک میں رگوید کے دسویں منڈل کے انتھا ۱۱ سوکتوں کی ویاکھیا اکسی ہوگیا ہے کی ہے۔ ایسے پاٹھک سو اُتّم پڑھ کر انو بھو کر سکتے ہیں۔ ان سوکتوں میں ویدک دھرم کے آدھار بھوت سدھانت تیاگ پورک بھوگ کرا کا بہت سُندر تتھا ہردیاگم روپ میں ونترت ووچن کیا گیا ہے۔ تیاگ سے منش کی آتمک تتھا سماجک اُنّتی کس پرکار ہو سکتی ہے یہ اس پستک سے جان سکتے ہیں۔ لوک سیوا کے اچّھا رکھنے والوں کو ان سوکتوں کا سوادھیائے کرنا ہر ایک ستیہ کی کھوج کرنے والے کے لئے کتنا اپیوگی ہو سکتا ہے یہ کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ تتھا سُندر چھپائی اُتّم کاغذ۔ ہر ایک پستک کی لاگت ماتر مولیہ آٹھ آنے۔

یوگیشور کرشن

شری سور ریہ کماری گرنتھاولی کی پرتھم پستک (لیکھک شری پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے آریہ سیوک) شری کرشن کا گولیستا پورن لکھا ہوا یہ جیون چرتر ہے۔ ان کے جیون کی سمست گھٹناؤں کے ساتھ ہی ان کی شکشاؤں پر بھی بھلی پرکار پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پنڈت جی کی بھاوکتا پورن لیکھنی سے لکھا ہوا یہ گرنتھ اپنے ڈھنگ کا ایک ہی ہے۔ بیچار بھاشا اور روپ بھاوؤں سے سو سجت۔ بڑھیا۔ اینٹک کاغذ (انڈین پریس میں چھپا ہوا) اُتّم جلد۔ سُندر پُستک سبھی کے پڑھنے یوگیہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲؍۸)

کلیان مارگ کا پتھک ارتھات شری سوامی شردھانند جی کی جیونی

اُنہیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چھپائی صفائی بڑھیا۔ اُتّم جلد۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (۱؍۸)

بھارت ورش کا اتہاس

لیکھک آچاریہ رام دیو جی

اس کی اپیوگتا اسی سے سدھ ہے کہ اس کا یہ تریتیہ سنسکرن ہے۔ قیمت پرتھم بھاگ ۱؍۸ — دوتیہ بھاگ ۱؍۱۲ — ترتیہ بھاگ چھپ رہا ہے۔

براہمچریہ سندیش

لیکھک شری بیت ستیہ ورت جی سدھانت النکار مقدمہ کا لیکھک شری سوامی شردھانند جی مہاراج "آج کل جتنی پستکیں اس وشے پر نکلی ہیں ان سب میں یہ بڑھیا ہے" (مادھری) قیمت دو روپے۔

شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار

دوار لیپی بدھ کیے (University Lectures)

ہولے وید وشیک سمبدھ میں لکھے گئے وشو ودیالیہ ویاکھیان ہیں جو وید پریمیوں کے لابھ ارتھ پستک آکار چھپوائے گئے ہیں: —

(۱) شت پتھ میں ایک پتھ قیمت ۴ (۲) سوم ۴ (۳) مرت سوکت ۴

(۴) برہم یگیہ۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے سندھیا پر وسترت ویاکھیا کی ہے۔ قیمت چھ آنے (۶)

یہ کتابیں شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتی ہیں

پتہ: — مینیجر پستک پرکاشن وبھاگ۔ گورُوکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

جگت گورو رشی دیانند کی نِرِوان اَردھ شتابدی میں پرکاش کا سالانہ نمبر

اُردو ...... ہندی ...... ہر دو ...... زبانوں ...... میں

"پرکاش" کا رشی دیانند نمبر حسب معمول اس سال آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کی یادگار میں دیوالی سے ایک ہفتہ پہلے پوری آب و تاب سے نکلے گا۔ بلاک کی دو تصاویر کے علاوہ ٹائیٹل اتنا شاندار اور دلکش ہوگا۔ کہ جو دیکھے گا۔ اسے خریدے بنا نہ رہ سکے گا۔ مضامین اور نظمیں۔ تصاویر اور کارٹونوں کا یہ نمبر ایک دلکش مجموعہ ہوگا۔ رشی اُتسو کے پرساد کے طور پر ہر ایک آریہ پُرش کو اپنے اشٹ متروں میں تقسیم کرنے کے لئے وہ زیادہ تعداد میں منگوانا چاہیئے ؛

اپنے اپنے نام کی چٹھی پڑھ لیجیے !

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں

جناب من! "پرکاش" کا رشی دیانند نمبر پنجاب کے پانچ لاکھ آریوں کا منظور ہونے۔ اور اردو۔ ہندی ہر دو زبانوں میں ہونے کی وجہ سے لاکھ سے زیادہ ستری پُرشوں کے مطالعہ میں آئے گا۔ اس لئے یہ اشتہار دینے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ علاوہ ازیں اُجرت بھی نہایت مناسب ہے۔ جو حسب ذیل ہے :- (نوٹ :- خاص صفحے زیادہ تر بُک چکے ہیں)

ٹائیٹل پیج : آخری صفحہ ۶۰ روپے	ٹائیٹل پیج کا دوسرا صفحہ ۴۵ روپے
" " تیسرا " ۴۲ "	مضامین سے پہلا تیسرا صفحہ ۴۲ "
ایک عام صفحہ سالم ۳۰ "	نصف صفحہ ۲۲ "
ایک کالم ۱۲ روپے	نصف کالم ۷ روپے ؛ ¼ کالم ۴ "

(اس اُجرت میں اردو ہندی ہر دو پرچوں میں جگہ دی جائے گی)

جو اشتہار پہلے آئے گا۔ قدرتاً اچھی جگہ پر لگے گا۔ اس لئے فوراً اپنا اشتہار معہ اُجرت ارسال کر دیں۔ اُجرت میں کمی کے لئے خط و کتابت کرنا وقت ضائع کرنا ہے۔ کیونکہ اُجرت پہلے ہی بہت کم رکھی گئی ہے ؛

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں

بھائی صاحب! نمستے۔ پرکاش کا سالانہ نمبر جو آریہ سماج کے سنستھاپک رشی دیانند کی نِرِوان تِتھی پر ہر سال نہایت آب و تاب سے نکلتا ہے۔ اس سال بھی حسب معمول دیوالی سے پہلے بڑھیا کاغذ پر نرالے ڈھنگ میں نکلے گا۔ یہ نمبر ہر ایک شہر میں سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں بکتا ہے۔ اس طرح ایجنٹ صاحبان کے لئے کافی کمائی کا موقعہ پیدا کرتا ہے۔ اس سال کا رشی دیانند نمبر اپنے اندر خاص کشش رکھنے والا ہے۔ اس لئے آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوانے کا جلدی انتظام کر لیں۔ اور آرڈر میں صاف لکھ دیں۔ کہ اُردو کے کتنے پرچے بھیجے جائیں۔ اور ہندی کے کتنے۔ قیمت فی پرچہ اُردو ہندی ۴ر ہے۔ جتنے پرچے درکار ہوں۔ مہربانی کر کے قیمت پیشگی بھیج دیں۔ قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ دفتر "پرتاپ" آنے بغیر آرڈر کی تعمیل نہ ہو تو معاف رکھیں ؛

آریہ کالجوں و سکولوں کے سنچالکوں کی سیوا میں

مہودیا! نمستے۔ آپ اپنی انسٹی ٹیوشن کے طلباء کو رشی دیانند کی جیونی اور آریہ سماج کی سرگرمیوں سے واقف رکھنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کے مقصد ان کے ہاتھوں میں رشی دیانند نمبر کا پرچہ دینے سے خوب حل ہو سکتا ہے۔ آپ ایسا انتظام کریں۔ کہ آپ کا ہر ایک ودیارتھی اس سال کے رشی دیانند نمبر کا مطالعہ کر سکے۔ اگر آپکی انسٹی ٹیوشن میں ہندی لازمی ہے۔ اور ودیارتھی اُردو نہیں جانتے۔ تو ان کے لیے آپ ہندی کا نمبر منگوائیں۔ بلکہ اُردو جاننے والے طلباء بھی ہندی جانتے ہوں۔ تو انہیں بھی ہندی کا نمبر ہی منگوا دیں ؛

اس سے جہاں آپ کے ودیارتھی رشی جیونی کا مطالعہ کریں گے۔ وہاں ہندی کا بھی پرچار ہوگا۔ چار آنے کا خرچ کسی بھی طالب علم کے لیئے ایک بالتصویر دھارمک تحفہ کے لئے گراں نہ ہوگا ؛

آریہ سماجوں کے منتری مہودیوں کی سیوا میں

شریمان جی۔ نمستے۔ آپ سے رشی نمبر کے متعلق یہ شکائیت تو اتنی نہیں۔ کہ آپ آرڈر نہیں بھیجتے البتہ یہ ضرور رہتی ہے۔ کہ آپ وقت پر آرڈر نہیں بھیجتے۔ جس سے کئی آرڈروں کی تعمیل ہونے سے رہ جاتی ہے۔ اور بعض اوقات آرڈروں کی انتظار میں نمبر لیٹ ہو جاتا ہے اس سال نشچے کر لیا گیا ہے کہ ۲۲ اکتوبر کو رشی دیانند نمبر نکال دینے کی پوری کوشش کی جائے۔ اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا شہر اور سماج رشی دیانند نمبر سے محروم نہ رہے۔ تو اپنا آرڈر یہ سطر پڑھتے ہی بھیج دیں۔ یا کوئی رکاوٹ ہو۔ تو جتنی جلدی ہو سکے۔ آرڈر بھیجنے کی کرپا کریں۔ قیمت حسب ذیل ہے :- ۱ سے ۲۵ تک فی پرچہ ۴ر ؛ ۲۶ سے ۵۰ تک ۳ر ؛ ۵۱ سے ۷۵ تک ۳ر ؛ ۷۶ سے ۱۰۰ تک ۳ر ؛ ۱۰۰ سے اوپر فی پرچہ ۳ر محصول بذریعہ ریل معاف ؛ محصول ہر حالت میں بذمہ خریدار ؛

کنیا گوروکل و کنیا پاٹھ شالاؤں کی آچاریاؤں سے

شریمتی جی۔ نمستے۔ رشی دیانند ایک آریہ ستریوں اور آریہ کنیاؤں کے سواد ھیلئے کے لئے ہی ہندی میں نکالا جا رہا ہے۔ آپ سے یہ سوال نویدن ہے۔ کہ آپ اپنی سنستھا کی ہر ایک چھاترا کے لیے ایک ایک ہندی نمبر منگوانے کا ضرور پربندھ کریں۔ یہ اتنا سُندر اور اپیوگی ہوگا۔ کہ ہر ایک کنیا اسے چار آنے میں بڑی خوشی سے خرید لے گی ؛

وید پرچار اور پرکاش پریمیوں کی سیوا میں

پریمی سجن جی۔ نمستے رشی دیانند ایک مفت تقسیم کرنے کے لیے آپ ہر سال تھوڑا بہت دھن دیتے رہتے ہیں۔ اس سال اعلےٰ تعلیمیافتہ اصحاب کی سیوا میں اس فنڈ سے رشی دیانند ایک بھینٹ کیا جانیگا وچار ہے۔ اگر آپ اس وچار کو عملی صورت میں لانے کے لیے اپنی طرف سے سہائیتا دیں گے۔ تو وید پرچار میں یقیناً سپھلتا ہوگی۔ آشا ہے کہ آپ اپنے حصے کی سہائیتا جلد بھیج دینگے ؛

آپکا آریہ بھائی :- سُندر داس تگڑ منیجر پرکاش (صیغہ اُردو۔ ہندی رشی دیانند نمبر) لاہور

لکھنؤ کی مسلم کانفرنس

ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں اس بات کا فیصلہ پہلے ہو جانا مناسب سمجھا گیا۔ کہ مسلمان کسی ایک بات پر متفق ہو لیں۔ اس مطلب کے لئے لکھنؤ میں اس ہفتہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں تمام خیالات کے مسلمانوں کو مدعو کیا گیا ہے۔

یہ صاف ہے۔ کہ فرقہ پرست مسلمانوں کو اس قسم کی کوششوں سے کوئی ہمدردی نہیں۔ وہ ایسے اپنے مفاد کے منافی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ فرقہ پرست مسلمانوں کی آماجگاہ بنگال اور پنجاب سے کانفرنس بلانے والوں کو اس قسم کے جواب دئے گئے ہیں۔ کہ ہم اس کانفرنس میں شامل ہونے کو تیار نہیں۔ بعض چالاک فرقہ پرستوں نے اپنی عدم شمولیت کو یہ کہہ کر ہندوؤں کے سر تھوپنا چاہا ہے۔ کہ پیشتر اس کے کہ کوئی مسلم کانفرنس ہو۔ ہندو ... بتائیں۔ کہ وہ کیا دینا چاہتے ہیں۔

بات یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ سے انہیں بہت کچھ مل چکا ہے۔ اور وہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے اس میں سے شمہ بھر بھی چھوڑنے کو تیار نہیں۔ تیار ہونگے۔ تو اسی حالت میں۔ کہ ہندو انہیں اس سے زیادہ دینے کا وعدہ دیں۔ جتنا انہیں سرکاری سکیم سے ملنے کی توقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سندھ پنجاب اور بنگال کے ہندوؤں کی طرف سے ہی نہیں خود ہندو مہاسبھا کے کارکنوں کی طرف سے بھی اتحاد پسند ہندو لیڈروں کو متنبہ کیا جا رہا ہے۔ یہ آواز کتنی ہی مدھم کیوں نہ ہو۔ اس کی ہستی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو بڑے سے بڑے قوم پرست مسلمان سے امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ غیر مشروط اتحاد کے لئے تیار ہو۔ اور ان کی طرف سے شرائط میں نرمی اس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی کہ ۱۴ میں سے صرف ایک جداگانہ انتخاب کے نکتہ کو چھوڑ دیں۔ لیکن اس کے عوض ... وہ اس قدر قیمت طلب کریں گے۔ کہ ہندوؤں کو مشترکہ انتخاب سخت مہنگا پڑے گا۔ باقی ۱۳ نکات کو چھوڑنے کے لئے تو شائد کوئی بھی مسلمان تیار نہ ہوگا۔

اس حالت میں ہندوؤں کی آواز سنی ان سنی کرنے کے قابل نہیں۔ مہاتما مالوی اور دوسرے اتحادی ہندو لیڈروں کو اس بات کا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہندو ہستی میں اتحاد کی قیمت ادا کرنے کا کوئی پیکٹ نہ کیا جائے۔ اور اس اصول کو کسی حالت میں بھی منظور نہ کیا جائے۔ کہ جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ وہاں اقلیتوں کو ویٹیج سے محروم کر دیا جائے۔ اور جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں انہیں کھلے دل ویٹیج دیا جائے۔ پنڈت مالوی اس وقت مولانا شوکت علی سے فرقہ پرستوں اور ایسے مسلمانوں کے نرغے میں ہیں۔ جو مسٹر جناح کے ۱۴ نکات کو اپنا خدائی حق سمجھتے ہیں۔ آپ کے لئے وہ پھونک پھونک کر قدم اٹھائیں۔ اور پنجاب۔ بنگال اور سندھ کے ہندوؤں سے مشورہ کئے بغیر کوئی معاہدہ نہ کریں۔ جو ان صوبجات کے ہندوؤں کے مفاد کے منافی ہو۔

پیپلز بنک کی سکیم منظور ہو گئی۔

پیپلز بنک کے متعلق لالہ ہرکشن لال اور ڈائرکٹروں کے باہمی تصفیہ سے جو سکیم بنک کو چلانے کے لئے ہائی کورٹ میں پیش کی گئی تھی۔ وہ ہائیکورٹ کے حکم سے ۱۹ اکتوبر کو امانت داروں اور حصہ داروں کی الگ الگ میٹنگوں میں پیش کی گئی۔ اور دونوں جلسوں میں منظور کر لی گئی۔ اب ہائی کورٹ کے آخری فیصلہ کی انتظار ہے۔

جیل سے رخصت۔ مسٹر جمنا داس دوارکا داس مشہور کانگرسی لیڈر کو جو یرودا جیل میں سزائے قید بھگت رہے ہیں۔ بیماری کی بنا پر ایک ماہ کی رخصت دی گئی ہے۔ اس پابندی کے ساتھ کہ کانگرس کی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں۔

حکم امتناعی کی خلاف ورزی کا الزام

لاہور۔ ۱۱ اکتوبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے یونین کی درخواست پر ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نام عدالت سب جج سے حکم امتناعی جاری کیا گیا۔ کہ ۲۶ اکتوبر تک جبکہ مقدمہ کی سماعت ہوگی۔ کسی مزدور کو نہ نکالا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس حکم امتناعی کے باوجود کچھ آدمیوں کو تخفیف کا حکم دیا گیا۔ یونین اس کے خلاف کہا جاتا ہے۔ قانونی کارروائی کرے گی۔

سی۔ پی کا گورنر۔ بمبئی کرانیکل نے اس بیان کو اشاعت دی ہے۔ کہ سر مانٹیگو بٹلر کو مزید رخصت دی جائے گی۔ اور سر رام سوامی آئنگر کو ان کی جگہ سی۔ پی کا گورنر بنایا جائے گا۔

سکھ سرداروں کا انکار۔ خبر ہے۔ کہ سر جوگندر سنگھ اور سر سندر سنگھ مجیٹھیہ نے گول میز کانفرنس کی نشستیں قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ایسا ہی سردار اجل سنگھ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ ان کے خیال میں تیسری گول میز کانفرنس جو آئین بنائے گی۔ وہ موجودہ طرز حکومت سے بھی خراب ہوگا۔

کوشش قتل کا الزام۔ امرتسر۔ ۱۱ اکتوبر۔ خبر ہے۔ کہ سردار من سنگھ سکرٹری پنجاب پرجا منڈل کو چیف منسٹر ریاست جیند کے قتل کی کوشش کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

سپین میں لاٹھی پولیس۔ سپین کی ری پبلک حکومت نے امن قائم رکھنے کے لئے نوجوانوں کی لاٹھی پولیس بنا رکھی ہے۔ وہ پہلے ۲۴۰۰ تھی۔ اب ۱۶۰۰۰ ہو گئی ہے۔ لاٹھیاں ربڑ کی ہیں۔ یہ لوگ بلا تنخواہ کام کرتے ہیں۔

ایک ہفتہ میں اس نے دو لاکھ ساڑھیاں سستے داموں انگریزوں کے ہاتھ فروخت کیں۔ یہ لوگ ... ان سے پردوں کا کام لے رہے ہیں۔

رہائی نہیں ملاقاتوں کی اجازت؟

کلکتہ۔ ۱۰ اکتوبر۔ انگلشمین کو معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ مہاتما گاندھی کو رہا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ البتہ یہ خیال ہے۔ کہ چند سرکردہ ہندو مسلم لیڈروں کو مہاتما جی سے ملاقات کی اجازت مل جائے گی۔

بائیکاٹ کا اثر۔ لنڈن۔ ۸ اکتوبر۔ ایک لنڈنی اخبار لکھتا ہے۔ کہ بائیکاٹ کے اثر سے انگلستان میں ہندوستانی مستورات کے لئے جو ساڑھیاں بنائی گئی تھیں۔ وہ نہیں بکتی ہیں۔ اور ایجنٹ انہیں سستے داموں فروخت کر رہے ہیں۔ لنڈن کے ایک دکاندار کا بیان ہے۔ کہ

صدر اور دو ممبر برطرف کر دئے گئے۔

سیالکوٹ میونسپلٹی کے صدر سردار گنڈا سنگھ اوبرائے اور دو ممبروں مسٹر ہردیو سنگھ اور میاں حاکم دین کو گورنر باجلاس کونسل نے برطرف کر دیا ہے۔ ریٹ پیئرز ایسوسی ایشن نے اس پر اظہار پسندیدگی کیا۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کی۔ کہ میونسپلٹی میں بدنظمی کی تحقیقات کے لئے کمیٹی مقرر کی جائے۔

احرار ولیو کو روپیہ نہ دو۔ امرتسر۔ ۱۱ اکتوبر۔ امرتسر کے کئی سرکردہ قوم پرور مسلمانوں نے پوسٹروں کے ذریعہ مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ احرار کمیٹی جمعیت رضاکاران کے نام پر مجلس احرار کو کوئی روپیہ پیسہ نہ دیں۔

مہاتما جی کی صحت۔ بمبئی۔ ۱۲ اکتوبر۔ مسٹر دیو داس گاندھی نے کل مہاتما جی سے ملاقات کے بعد بیان کیا ہے۔ کہ مہاتما جی کی صحت اب نارمل ہو گئی ہے۔ ان کا وزن سو پونڈ ہے۔ اور ہشاش بشاش معلوم ہوتے ہیں۔

گیا جیل میں بھوک ہڑتال۔ پٹنہ۔ ۱۱ اکتوبر۔ خبر ہے۔ کہ گیا جیل میں دو سیاسی قیدی ۵۴ اور ۴۸ دن سے بھوک ہڑتال پر ہیں۔

پھر پکٹنگ۔ لائل پور۔ ۱۱ اکتوبر۔ بدیشی کپڑے کی دکانوں پر پکٹنگ شروع ہونے سے جوش پھیلا ہوا ہے۔ کل دو گرفتاریاں ہوئیں۔ آج جب والنٹیرز پکٹنگ کے لئے دکانوں کے سامنے گئے۔ تو دکانیں بند ہو گئیں۔

اوارڈ اور عیسائی لیڈر۔ بمبئی۔ ۱۲ اکتوبر۔ وزیر اعظم کے اوارڈ کے خلاف سرکردہ عیسائی لیڈروں نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کمیونل اوارڈ میں عیسائیوں کو داخل کرنا حضرت عیسےٰ کے چرچ کے بنیادی اصول پر براہ راست ضرب ہے۔ مزید براں کمیونل اوارڈ نے عیسائیوں کو باقی ملک سے بالکل علیحدہ کر دیا ہے۔ اور تمام قوم کی قسمت کا ساتھی بننے سے بھی روک دیا گیا ہے۔

مالوی جی آ رہے ہیں۔ شری مالوی جی ہندو مسلم سکھ مسئلہ کے متعلق ہندو اور سکھ لیڈروں سے مشورہ کے لئے پنجاب آ رہے ہیں۔ پنجاب کے بعد آپ بنگال جائیں گے۔

بڑودہ کی اسمبلی کا پاس کردہ قانون۔

بڑودہ۔ ۱۲ اکتوبر۔ بڑودہ کی اسمبلی نے پاس کیا ہے۔ کہ اگر ذات پات توڑ کر کوئی شادی کرے تو اس کی اولاد جائداد کی باقاعدہ وارث ہو۔ علاوہ ازیں ایک قانون گورنمنٹ کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔ کہ ۴۵ سال سے زیادہ عمر کا شخص ۱۶ سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ شادی نہ کر سکے۔

احراروں کی قوم پرستی۔ لاہور۔ ۱۲ اکتوبر۔ احرار کے لیڈر مولانا داؤد غزنوی نے جو ابھی جیل سے آئے ہیں۔ اپنے ایک بیان میں لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں کے نزدیک کوئی مصالحت قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ جو جداگانہ انتخاب کے اصول پر مبنی نہ ہو۔

پرکاش لاہور

یکم کارتک سمت ۱۹۸۹

دو شبد!

جبکہ رشی دیانند نمبر تیاریوں کی منزل تک پہنچ رہا ہے۔ دو شبد اس کے سمبندھ میں پاٹھکوں سے کہہ دینا چاہتا ہوں۔

۱۔ پرکاش جاری ہوا۔ تو آریہ سماج کی رکھشا اور ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ہوا تھا۔ اس کے بعد رشی نمبر کی سنستھاپنا ہوئی۔ تو وہ بھی اس لئے۔ کہ آریہ سماج کے پروورتک جگت گرو رشی دیانند کے پرتی آریہ سماج کے دائرہ کے باہر بھی شردھا اور بھگتی کے بھاو پیدا کئے جائیں۔ ان ہر دو سنستھاؤں کو سنستھاپت ہوئے اب تک کافی عرصہ بیت گیا اور سنستھا پت ہوئے اڑتالیس سال بدل گئے۔ میں رشی نمبر کے ہندی۔ اردو سنسکرن کا سمپادن پہلے سالوں جو کرتا رہا ہوں۔ اس سال ہندی سنسکرن کا سمپادن پریہ ویریندر دوارا ہو رہا ہے۔ اس تبدیلی کے باوجود پرکاش یا رشی نمبر کے آدرش میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ وہ ویدک دھرم کے پرچار۔ آریہ سماج کی رکھشا اور رشی کے پرتی شردھا اور بھگتی کے بھاو جنتا میں بھرنے کے کام میں برابر لگے ہوئے ہیں۔ اور پرماتما کی دیا شامل حال رہے۔ آنند پوروک برابر لگے رہیں گے۔

۲۔ رشی نمبر کے نام میں تبدیلی کی تجویز اس سال میرے سامنے رکھی گئی۔ تو میں نے اسے حسب معمول پرکاش کے پریمی منڈل اور آریہ نیتاؤں کے سامنے کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے رکھ دی گئی۔ جن کی سمتی تھی۔ کہ نام "رشی نمبر" ہی رہنے دیا جائے۔ مختصر اور پیارا ہے۔ پرنتو بہو سمتی "دیانند نمبر" کے حق میں تھا۔ اس لئے کہ یہ ایک نئی تبدیلی ہے۔ اور دوسرا موثر تبدیلی تاہم الپ سمتی اور بہو سمتی میں سمجھوتہ کو مبارک سمجھا گیا۔ اور رشی دیانند نمبر نام رکھے جانے کا نتیجہ ہوا۔ چنانچہ رشی دیانند انک کے ہی نام سے اس سال کا سالانہ نمبر نکل رہا ہے۔

۳۔ اشاعت کے میدان میں اس وقت کی تو بات نہیں۔ جب "پرکاش" اکیلا سالانہ نمبروں کے میدان میں تھا۔ اس وقت بھی کہ خاص نمبروں کی ہر طرف بھرمار ہے۔ "پرکاش" نے اپنی پوزیشن کو قائم رکھا ہوا ہے۔ یہ صرف اس لئے کہ مجھے آریہ سماجوں اور آریہ سجنوں کا سہیوگ پراپت ہے۔ جہاں آریہ سماج کے پوجیہ سنیاسی۔ مہاتما۔ ودوان اور پنڈت اپنی قیمتی امداد میں کنجوسی نہیں کرتے۔ وہاں آریہ سماج کے باہر سبھیہ ہندو مہانو بھاووں کی بھی اس پر ہمیشہ کرپا درشٹی رہی ہے۔ آریہ سماجوں کا کام صرف یہ رہ جاتا ہے۔ کہ وہ اس کی اشاعت کے معاملہ میں سہایتا دیں۔ سو اس وقت تک اس معاملہ میں مایوسی نہیں ہوئی۔ گو آریوں اور آریہ سماجوں کی تعداد بڑھنے کے ساتھ رشی نمبر کی اشاعت بھی بڑھنی چاہئے تھی۔ لیکن یہ سمبھو کا پربھاو ہے۔ اس حالت میں کہ آریہ جنتا کی توجہ کا بیشتر حصہ ملکی معاملات کی طرف جا چکا ہے۔ یہ بھی غنیمت ہے۔ کہ رشی نمبر اپنی شان کو قائم رکھے ہوئے ہے۔

۴۔ اس سے پہلے بھی رشی نمبر کا ہندی سنسکرن نکلتا رہا ہے۔ لیکن گزشتہ سالوں میں اسے بند کر دیا گیا تھا۔ پنجاب میں ہندی کو جو مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اور خصوصاً ستریوں میں ہندی جاننے والیوں کی تعداد جس حیرت انگیز رفتار سے بڑھ رہی ہے اس کو دیکھ کر مجھے اس مطالبہ کے سامنے سر جھکانا پڑا۔ کہ رشی دیانند نمبر صرف پرشوں کے لئے ہی مخصوص نہ رہنے دیا جائے۔ بلکہ ستریوں کو بھی اس سے لابھ اٹھانے کا موقعہ دیا جائے۔ اور اسی مطالبہ پر ہندی نمبر نکالا جا رہا ہے۔ اور مجھے پوری آشا ہے۔ کہ اسے صرف ستریاں ہی نہیں۔ پرشوں میں بھی بڑی شردھا سے اپنایا جائے گا۔

۵۔ کسی نمبر کی جان اس کے مضامین ہوتے ہیں۔ اور کویتائیں۔ پرکاش کو اس بات کا فخر ہے۔ کہ یہ مضامین کے لحاظ سے ہمیشہ اچھے سے اچھا انک رہا ہے۔ اس سال مضامین کے متعلق کچھ مایوسی سی نظر آتی تھی۔ اور خیال تھا۔ کہ جب ملک کے اہل قلم کا ایک بڑا حصہ جیلوں میں ہے۔ تو رشی دیانند نمبر کے لئے مضامین کہاں سے ملیں گے؟ اس مایوسی کو اور بھی تقویت ملی۔ جب رشی دیانند نمبر کے اعلان کے عین بعد مہاتما گاندھی کے برت کا اعلان چھپا۔ اس دوران میں مشہور اہل قلم اصحاب سے مضامین کے لئے درخواست کی جا چکی تھی۔ ان میں سے ایک فاضل ایم۔ اے۔ ایل نے لکھا۔ کہ جو شکتی مہاتما گاندھی کے برت سے اُپستھت ہو چکی ہے۔ اس میں مضمون لکھنے کی فرصت کہاں؟ میرا تو خیال ہے کہ شائد آپ کو رشی نمبر کا نکالنا ہی ملتوی کرنا پڑے۔ پرماتما کی لیلا نیاری ہے۔ مہاتما گاندھی کے برت کا کامیاب خاتمہ ہوا۔ اس کی وجہ سے جو تشویش رشی دیانند نمبر کی تیاری کے رستہ میں تھی۔ وہ دور ہو گئی۔ لیکن زیادہ تر اہل قلم اصحاب کے جیل میں ہونے کی مشکل تو برابر موجود تھی۔ اور موجود ہے۔ تاہم میرا نشچہ ہے۔ کہ پرکاش کے دھارک آدرش میں پرماتما کا ہاتھ ہے۔ اور جس میں پرماتما کا ہاتھ ہو۔ اس میں سندیہہ کی بات ہی کیا؟ چنانچہ اس سال مضامین کی مکمل فہرست آپ کے سامنے آئے گی۔ تو آپ فوراً کہہ اٹھیں گے۔ کہ مضامین کے لحاظ سے رشی دیانند نمبر اپنی مثال آپ ہے۔ علاوہ ازیں نظمیں اور کویتائیں بھی نامی شعراء اور پرسدھ کویوں کی آ چکی ہیں۔ اور روزانہ آنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس حالت میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ اشاعت کے لحاظ سے بھی رشی دیانند نمبر کو وہی کامیابی حاصل ہوگی جو مضامین کے لحاظ سے ہوئی ہے۔

۶۔ گزشتہ سال رشی نمبر کی قیمت تین آنے رکھی گئی تھی۔ لیکن جب اسٹیمیٹ تیار کیا گیا تو معلوم ہوا۔ کہ اس قیمت میں اعلیٰ کاغذ نہیں لگایا جا سکتا۔ چنانچہ رشی نمبر کے کاغذ کے متعلق مجھے شکایت پہنچی۔ جسے میں نے حق بجانب سمجھا۔ اس سال قیمت چار آنے رکھی گئی ہے۔ اور کاغذ بڑھیا لگایا جا رہا ہے۔ جب میرے کان میں آواز آئی کہ یہ قیمت زیادہ ہے۔ تو میں نے اسٹیمیٹ پر نگاہ ڈالی۔ اور مجھے معلوم ہوا۔ کہ چار آنہ قیمت میں منافع کی تو بات ہی کیا۔ خسارہ نہ ہو۔ تو بھی غنیمت ہے۔ ہندی ایڈیشن میں تو سراسر خسارہ ہے۔ کیونکہ ہندی کی چھپائی پر خرچ زیادہ آتا ہے۔ اور بڑھیا کاغذ لگانے سے اردو نمبر کا خرچ بھی بہت بڑھ گیا ہے۔ بہترین آرٹ پیپر پر بلاک کی دو رنگا چھپائی کا خرچ بھی اسی قیمت سے ادا ہونا ہے۔ اس لئے آریہ جنتا وشواس رکھے۔ کہ قیمت محض لاگت کے برابر ہے۔ زیادہ نہیں۔

۷۔ جہاں تک رشی دیانند نمبر کی تیاری کا تعلق ہے۔ وہ زور شور سے شروع ہے۔ اور عین سمیہ پر تیار ہو جانے کی پوری امید ہے۔ رہے آریہ سماجوں کے آرڈرز۔ یہ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ رفتار ابھی سست ہے۔ تمام آریہ سماجوں کو کارڈ بھیجے جا چکے ہیں۔ جس سے آریہ سماجوں کے لئے صرف اتنا کام رہ گیا ہے۔ کہ وہ اردو و ہندی نمبروں کی تعداد بھر کر نیچے اپنا پتہ مفاہ لکھ دیں۔ اور تین پیسہ کا ٹکٹ لگا کر حوالہ ڈاک کر دیں۔ یہ آرڈر جتنی جلدی وصول ہو جائیں گے۔ اور اب تو وقت ہی کو لنسارہ گیا ہے) اتنا ہی اچھا ہے۔ اردو نمبر تو آریہ سماج منگوائیں گے ہی۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ہندی نمبر کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ تاکہ ستریوں اور کنیاؤں کے ہاتھوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں رشی دیانند انک جا سکے۔ اور ہندی کے بدلے اردو پرچے کو کم کر کے نہ منگوائے جائیں۔ بلکہ یہ ہر حالت میں اس کے علاوہ ہوں۔

۸۔ میں اس وشے میں کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ کیونکہ مجھے نشچہ ہے۔ کہ "رشی دیانند نمبر" آریوں کا ہے۔ انہوں نے اسے جس بلندی پر پہنچایا ہے۔ اس سے نیچے نہیں آنے دیں گے۔ اہل قلم آریہ سنیاسی مہاتماؤں اور ودوانوں اور صف اول کے ہندو نیتاؤں نے اپنے قلمی تعاون سے میرے نشچہ کو ٹھیک ثابت کر کے دکھا دیا ہے۔ تو اشاعت کے وشے میں آریوں۔ آریہ سماجوں۔ اور پرکاش کے پریمی منڈل کی طرف سے نراشا کا کارن ہی کیا ہو سکتا ہے؟

(کرشن)

سچتر ہندی رشی دیانند انک

ماتری بھاشا کی اُنتی پر تنبیک آریہ نر ناری کا کرتو ہے۔ پنجاب میں جہاں آریہ ستری پرشوں کی سنکھیا ادھک ہے۔ ہندی کا پرچار اتنا نہیں۔ جتنا ہونا چاہئے۔ گو یہ سنتوش کی بات ہے۔ کہ ستریوں میں ہندی پریم۔ اور ہندی پرچار برابر بڑھ رہا ہے۔ ستریوں میں ہندی پرچار سے ہی ہمیں رشی دیانند نمبر اردو کے علاوہ ہندی میں بھی نکالنا پڑا ہے۔ اس حالت میں آریہ سماجوں۔ ستری سماجوں آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں کا کرتویہ ہے۔ کہ پرتیک پڑھی لکھی آریہ ہندو ستری تک رشی دیانند نمبر پہنچانے کا پریتن کریں۔ اور اس کے لئے بہت جلد آرڈر بھیج دیں۔

ہندی انک کے اتیرکت اردو نمبر کے لئے آرڈروں کی رفتار ابھی جیسی تیز ہونی چاہئے تھی نہیں ہوئی۔ آریہ سماجوں کو آرڈر بھیجنے میں دیر نہ کرنا چاہئے۔ اور پہلی ڈاک میں اردو یا ہندی ہر دو نمبروں کا آرڈر بھیج دینا چاہئے۔

اچھوتوں کو اپنایا جا رہا ہے

ہندو جاتی میں ضرور ایسا عنصر موجود ہے۔ جو اچھوتوں کے متعلق اپنے پرانے وچاروں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن یہ کوئی عجیب بات نہیں پرانے وچاروں سے مخلصی حاصل کرنا ایک دن کا کام نہیں۔ ہندو جاتی کے اندر اس دشا میں جو پریورتن آیا ہے۔ وہ معجزہ سے کم نہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اچھوتوں کو اپنایا جا رہا ہے۔ ان پر مندر اور کنوئیں کھولے جا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ سوشل تعلقات بڑھائے جا رہے ہیں۔ دہلی میں دو ہندو ممبروں کو بطور سزا میونسپلٹی سے برطرف کرنے پر جو نشستیں خالی ہوئیں۔ ان میں سے ایک اچھوت کو دی گئی۔ اور دوسری بھی غالباً اچھوت کو ہی ملے گی!

لاہور میں دسہرہ کے میلہ پر اچھوتوں نے مٹھائی کی دکان کھولی۔ اور ہندو ستریوں نے کھلے دل سے مٹھائی خریدی۔ آریہ سماج وچھووالی لاہور اس سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش میں مصروف ہے کہ اچھوت جاتی کھانے پینے کی اشیاء کی دکانیں کھولیں اور ہندو ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

سکھوں میں بھی مذہبی سکھوں کو اپنانے کا پریتن جاری ہے۔ چنانچہ معاصر "شیر پنجاب" نے تحریک کی ہے کہ مذہبی سکھوں سے اس قسم کا سلوک کیا جائے۔ کہ وہ کسی لحاظ سے بھی اپنے آپ کو افتادہ جماعت نہ سمجھیں۔ عجب نہیں۔ کہ گوردوارہ پربندھک کمیٹی میں بھی ان اچھوت سکھوں کو نشستیں مل جائیں۔ اس طرح اچھوت ہندو مسلمان یا سکھ دوسروں کے دام میں پھنسنے سے بچ جائیں گے۔ اور ہندوؤں یا سکھوں کی تقویت کا موجب ہوں گے۔ بہادر اچھوت ادھارکوں کو چاہئے۔ کہ ہندوؤں کو اچھوتوں کے اپنانے پر تیار کریں۔ وہاں اچھوت ہندوؤں کو بھی چاہئے۔ کہ وہ اچھوتوں کو اس طرح صاف ستھرا رہنے پر تیار کریں۔ کہ ان سے کسی کو نفرت کا خیال بھی نہ آئے۔

مورتیوں کی چوری

مورتی پوجا کی ایک خرابی یہ ہے۔ کہ آئے سال مندروں سے مورتیوں کی چوریوں کی اطلاعیں آتی رہتی ہیں۔ مورتی پوجک لوگ سونا اور چاندی کی مورتیاں شردھا سے بنواتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سونا اور چاندی چوروں کی ترغیب کا کارن بن جاتا ہے۔ حال ہی میں پونا کے پاروتی مندر سے دو طلائی مورتیوں کے چرائے جانے کی اطلاع ملی ہے۔ جن کی قیمت ۳۸۶۳۰ روپے بتائی جاتی ہے یہ مورتی پوجا کا کرشمہ ہے۔ کہ ۳۸ ہزار روپیہ ایک رات میں چوری گیا۔ اور "یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ" کی کہاوت صادق آئی۔ کیونکہ دھن کے نقصان کے ساتھ لوگوں کو بجا طور پر یہ کہنے کا موقعہ ملا کہ جو مورتی دوسروں کی رکشا کا کارن بتائی جاتی ہے۔ وہ اپنی حفاظت کیوں نہ کر سکی۔ مورتی پوجکوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ اور نہ ہو سکتا ہی ہے۔

"رشی دیانند نمبر" میں کیا ہوگا؟

رشی دیانند نمبر میں کیا ہوگا؟ اس کے متعلق پوری سوچنا حسب معمول اگلے پرچہ میں دی جائے گی۔ اس میں لیکھکوں کے ناموں اور ان کے مضامین کی فہرست دی جائے گی۔ اس میں نامی شعراء اور سیوگیہ کویوں کے نام درج کئے جائیں گے۔ اس میں تصویروں کا پریچہ دیا جائے گا۔ غرضیکہ اس میں پوری واقفیت دی جائے گی۔ کہ رشی دیانند نمبر کس اعلے پایہ کا نمبر ہوگا تاہم چند ایک مہانو بھاوؤں کے نام یہاں دئے جاتے ہیں۔ جن کے مضامین رشی دیانند نمبر کی زینت ہوں گے۔ اور جو ہر ایک آریہ سماجی ہی نہیں۔ ہر ایک ادار ہندو کے پڑھنے کے قابل ہیں:۔

سیوگیہ لیکھکوں کے نام

۱ مہاتما گاندھی ۲ شری مہاتما نارائن سوامی جی ۳ شری سوامی ستیانند جی ۴ شری سوامی سوتنتر انند جی ۵ شری سوامی گنگاگری جی ۶ مہاتما ہنسراج جی ۷ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے ۸ دیوان چمن لال جی ایم۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لاء ۹ لالہ چمن لال جی ایم۔ اے ۱۰ شریمتی چندروتی لکھن پال ۱۱ شریمتی ودیاوتی جی وشارد ۱۲ لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے ۱۳ مسٹر بی۔ داس۔ ایم۔ ایل۔ اے ۱۴ ڈاکٹر بی۔ ایس مونجے ۱۵ شری پدم راج جی جین مہامنتری ہندو مہاسبھا ۱۶ شری چندرورکر ایم۔ اے ۱۷ پروفیسر رومیش چندر بنرجی ایم۔ اے ۱۸ پنڈت وشنودت بی۔ اے ایڈووکیٹ ۱۹ اچاریہ رتن ماسٹر آتمارام جی بڑودہ ۲۰ لالہ پورن چند جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ۲۱ پروفیسر رام سروپ کوشل ایم۔ اے ۲۲ سناتک دھرم دیو ودیاواچسپتی ۲۳ شری آنند پریہ جی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ۲۴ رائے صاحب چودھری چھوٹورام جی سابق وزیر پنجاب گورنمنٹ ۲۵ شری چاند کرن ساردا بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ۲۶ بھائی پرمانند جی ایم۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ اے ۲۷ پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار ۲۸ ڈاکٹر سکھ دیو لال جی ایم۔ ڈی ۲۹ لالہ روشن لال جی بی۔ اے ۳۰ پنڈت گوری شنکر جی مصر منتری ہندو مہاسبھا ۳۱ سناتک شنکر دیو جی ودیالنکار ۳۲ سناتک ایشوردت جی میدھارتھی ودیالنکار ۳۳ سناتک کیشو دیو جی گیانی ودیالنکار ۳۴ لالہ میلا رام جی برق بی۔ اے وغیرہ وغیرہ۔ ان کے علاوہ ہندوستان کی بلند پایہ دوسری ہستیوں اور دوسرے گروکل کے ودوانوں کے مضامین آنے کی بھی پوری آشا ہے۔ راجہ نریندر ناتھ صاحب ایم۔ اے کا مضمون بھی آ چکا ہے۔

نظمیں۔ ہندو کی نظمیں اور ہندی کی کوتائیں بھی نامی شعراء اور سیوگیہ کویوں کی بہت سی آ گئی ہیں۔ اور مضامین کے ساتھ روزانہ آ رہی ہیں جن کی آ گئی ہیں۔ ان میں سے صرف چند ایک کے نام یہ ہیں:۔

۱ لالہ دینا ناتھ ۲ مہاشہ برق ۳ مہاشہ طالب ۴ اندرجیت صاحب شرما ۵ شری شاد ۶ شری گوپال چند ۷ جناب آفتاب ۸ جناب حسرت ۹ جناب گلشن ۱۰ مسٹر پاش ۱۱ جناب کنول ۱۲ شری منی ۱۳ شری روشن ۱۴ پنڈت سہاگ ۱۵ شری بشیشور پرشاد خلف حضرت آمتی لکھنوی ۱۶ راجکمار رنجیت سنگھ ۱۷ شری مراق ۱۸ شری سنگل ۱۹ شری سورج کانت ایم۔ اے ۲۰ شری شہید ۲۱ شری بلدیو منر بجلی ۲۲ مسٹر برق ...... وغیرہ وغیرہ

اس قسم کے اعلے مضامین اور اعلے نظموں اور کوتاؤں کا گلدستہ لینے کو کس کا دل نہ چاہے گا۔ آریہ سماجوں کو بھاری تعداد میں رشی دیانند نمبر منگوا کر اس کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کرنی چاہئے

باطنی خوبیوں کے ساتھ ظاہری شکل و صورت کے لحاظ سے بھی رشی دیانند نمبر ایک قابل دید تحفہ ہوگا۔ جس کا ہاتھوں ہاتھ بک جانا یقینی بات ہے۔ دیر نہ کرو۔ فوراً آرڈر دو۔ اردو نمبر کا دو۔ ہندی نمبر کا دو۔ اور اس طرح استری پرشوں تک رشی دیانند نمبر پہنچانے کا یتن کرو۔

قیمت فی پرچہ ۴/۔ ایک پرچہ کے لئے ۵/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ زیادہ کے لئے نرخ تیسرے صفحہ پر پڑھئے۔

مسلم حکومت میں ہندو بے بسی

کسی مسلمانی اخبار میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں عورتوں کے ختنے کا ذکر تھا۔ اس سے پشاور کے "فرانٹیئر ایڈووکیٹ" نے یہ مضمون لے کر چھاپ دیا۔ اس وقت سرحدی صوبہ میں موجودہ مسلم اکثریت برسر حکومت نہ تھی۔ اس لئے اس سے کوئی بازپرس نہ ہوئی۔ اب جبکہ اس صوبہ میں حکومت کی باگ ڈور مسلم اکثریت کے ہاتھ میں آ چکی ہے۔ اس اخبار نے اس مضمون کو پشتو میں شائع کر دیا۔ بس پھر کیا تھا فرانٹیئر ایڈووکیٹ کے خلاف طوفان عظیم برپا ہو گیا۔ اور اسے ایسے طریقوں اور ایسے الفاظ میں معافی مانگنی پڑی۔ جسے کوئی خوددار منظور نہیں کر سکتا۔ لیکن ایڈووکیٹ کے کارکنوں کی حالت مسلم حکومت کے اندر بے بسی کی تصویر کا نمونہ ہے۔ ورنہ مضمون بجائے خود قطعاً قابل اعتراض نہیں۔ اگر ہوتا تو "پیغام صلح" جسے ہندوؤں کی طرفداری کا الزام کوئی اس کا بڑے سے بڑا دشمن بھی نہیں دے سکتا۔ کبھی نہ لکھتا۔ کہ "جہاں تک اصل مضمون کا تعلق ہے۔ ہمارے نزدیک وہ چنداں قابل اعتراض نہیں ...... اس مضمون کا تعلق صرف طبی معلومات سے ہے۔ اور ایسی حالت میں کہ سب سے پہلے ایک اسلامی اخبار اس کو شائع کرتا ہے۔ اور ایک سال سے زائد عرصہ گزر جانے پر بھی اس پر اعتراض نہیں ہوا۔ تو اب اس جوش و اشتعال کا اظہار چنداں پسندیدہ نہیں ہو سکتا"۔ جس چیز کو مسلم پریس خود بے ضرر کہہ رہا ہے۔ اگر اس کی بنا پر سرحدی صوبہ میں ایک ہندو اخبار کے خلاف طوفان برپا کیا جاتا ہے۔ تو محض اس لئے کہ حکومت کی باگ

مسلمانوں میں ہربلاس کی ضرورت

معاصر "لائٹ" میں ایک مسلمان کا مراسلہ چھپا ہے۔ وہ لکھتا ہے :-

"میں ایک مُلّا کو ملا جس کی چار بیویاں تھیں۔ اور جس کی دنیاوی حالت بہت خراب تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ جب تم ایک بیوی کی بھی ضروریات اچھی طرح پوری نہیں کر سکتے۔ تو تم نے چار بیویاں کیوں کیں؟ اُس کا جواب تھا۔ کہ میں نے حضرت محمد کی سنت پوری کی ہے۔ اور چار بیویاں کر کے میں نے رسول اللہ کے لئے تعظیم و تکریم کا اظہار کیا ہے" ۔

ایڈیٹر "لائٹ" کو مخاطب کر کے اس کا مراسلہ نویس دریافت کرتا ہے۔ کہ کیا ہندوستان میں وہ وقت نہیں آ گیا۔ کہ اس قسم کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ کہ کوئی مسلمان ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیویاں نہ کر سکے۔ کیونکہ ہندوستان کے مسلمان چار بیویوں کی ضروریات نان و نفقہ پوری نہیں کر سکتے۔ اور اکثر مسلمان تو ایسے ہیں۔ کہ ایک بیوی کی بھی نہیں کر سکتے۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو میں مسلمان ممبران اسمبلی سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اسمبلی کے اجلاس میں اس قسم کا ریزولیوشن پیش کریں۔ کہ ہندوستان کا کوئی مسلمان ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیویاں نہ رکھے۔ کیا مسلمان ممبران میں کوئی مسٹر ہربلاس سارد ا سا باحوصلہ ممبر ہے۔ جو اس قسم کا ریزولیوشن پیش کرنے کی جرأت دکھائے۔ کی اجازت صرف اسی حالت میں ہے جب عدالت کے سامنے اس کے لئے مناسب وجوہات بیان کی جائیں" (لائٹ ۱۶ر ستمبر)

جب کثرت ازدواج کی برائی کے خلاف ایک واحد مسلمان کی آواز نہیں۔ ایک سوسائٹی کی آواز ہے۔ تو مسلمان ممبران میں سے کسی کو جرأت کے ساتھ وہی پارٹ پلے (play) کرنا چاہیئے۔ جو ہندوؤں کے لئے مسٹر ہربلاس سارد انے کیا تھا۔ اور جلد ایک مسودہ قانون تیار کر کے اسمبلی میں پیش کر دینا چاہیئے۔ ضروری نہیں۔ کہ قانون صرف مسلمانوں کے لئے ہو۔ تمام ہندوستانیوں کو اس میں شامل کر لینا چاہیئے۔ لیکن اس کے پاس ہونے کی امید نہیں۔ امید اسی حالت میں ہو سکتی ہے۔ کہ پیش کرنے والا کوئی مسلمان ممبر ہو۔ ورنہ وہ "اسلام خطرہ میں" کی دہائی سے ملا صفت مسلمان اصل مقصد کو پورا نہ ہونے دیں گے۔ مسلمان ممبر کی صورت میں بھی یہ آواز اٹھے گی۔ لیکن اگر آزاد خیال ممبران اسمبلی نے جرأت سے کام لیا۔ تو اس کا چنداں اثر نہ ہوگا۔ غیر مسلم ممبران کی تائید مسودہ قانون کو ضرور حاصل ہوگی۔ اگر مسلمانوں کا ایک حصہ بھی شامل ہو جائے۔ تو بل ... کے پاس ہونے میں شک کا امکان کم ... ہوگا۔

مسلم یونیورسٹی میں انگریز پروفیسر

ہندوستان کے مولانا اور علماء کی عربی دانی کا گھمنڈ مسلم یونیورسٹی نے اس ایک بات سے توڑ کر رکھ دیا ہے۔ کہ مسلم یونیورسٹی میں مسلمانوں کو عربی پڑھانے کے لئے ایک انگریز پروفیسر کو انگلینڈ سے بلایا ہے۔ گویا ہندوستان کیا دنیا بھر کے مسلم علماء میں سے ایک بھی تو نہیں۔ جو مسلم یونیورسٹی کی عربی کی چیئر پر بیٹھنے کے قابل سمجھا جائے۔ یہ ہے مسلمانوں کی قابلیت اس مضمون میں۔ جس کی تحصیل وہ مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کسی سرکاری یونیورسٹی میں عربی کی چیئر پر کسی غیر مسلم کو بٹھانے کی تجویز ہو۔ تو وہ ۱۵ پچے حقوق کا رونا شروع کر کے گورنمنٹ کو اپنی آواز سننے پر مجبور کر دیں گے۔ ایسی باتوں کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ تعلیم کیا ہر ایک محکمہ میں قابلیت کا معیار گر رہا ہے۔

جب عربی سے مضمون میں خود مسلمان کسی مسلمان پروفیسر کی قابلیت پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ تو گورنمنٹ کیوں کرے؟ اور مسلم یونیورسٹی کے فیصلہ کے مطابق دوسرے محکموں میں بھی قابلیت کو ہی معیار قرار کیوں نہ دے؟

جگت مِتھیا ہے؟

نوین ویدانتیوں کا مت ہے۔ کہ جگت مِتھیا ہے۔ رادھا سوامی مت بھی اس وشے میں اسی مت کا پیرو ہے۔ چنانچہ اپنی ڈائری ۱۴ر ستمبر میں دیال باغ کے شری گرو جی مہاراج لکھتے ہیں۔ کہ :-

"رادھا سوامی مت بتاتا ہے۔ کہ یہ درست ہے کہ جگت مِتھیا ہے۔ لیکن جب تک ہمارا دنیا میں قیام ہے۔ ہمارے لئے یہ دنیا بھی ستیہ ہے۔ اور اس کے سکھ دکھ بھی ستیہ ہیں" ۔

جب یہ درست ہے۔ کہ جگت مِتھیا ہے۔ تو "لیکن" کے معنی سمجھ میں نہیں آ سکتے۔ جو مِتھیا ہے اس کے کچھ سمے کے لئے ستیہ ہونے کی تھیوری کا سمجھنا مشکل ہے۔

ویدک دھرم جگت کی اُتپتی پرماتما۔ آتما اور پرکرتی سے مانتا ہے۔ اور یہ تینوں پدارتھ ستیہ ہیں۔ نوین ویدانتی جگت برہم سے مانتے ہیں۔ اور برہم کو ستیہ سمجھتے ہیں۔ لیکن معلوم نہیں۔ رادھا سوامی مت والے جگت کی اُتپتی کس سے مانتے ہیں۔ لیکن جس سے بھی مانتے ہوں۔ اُسے ستیہ ماننے میں انہیں بھی انکار نہ ہوگا۔ تو پھر جگت مِتھیا کیسے ہوا۔ جس جگت کا بنانے والا ستیہ ہے جس جیو آتما اور پرکرتی سے جگت بنا۔ وہ ستیہ ہے۔ تو ان ستیہ چیزوں کا نتیجہ جگت مِتھیا کیسے ہوا؟ اس کا رادھا سوامی مت کے پاس کیا جواب ہے؟ وہ ہم جاننا چاہتے ہیں۔

آریہ ویر سے خطاب

(از مہاشہ گلشن بھیوی)

اٹھ اے آریہ ویر اب سب کو اٹھا دے ۔ زمانے سے ظلمت کا پردہ ہٹا دے
سوائے پربھو کے نہ معبود کوئی ۔ یہ پیغام ویدوں کا گھر گھر سنا دے
دکھا راستہ راستی کا تو سب کو ۔ نشاں بت پرستی کا جڑ سے مٹا دے
رہیں مل کے اک جا یہ کھشتری و شودر ۔ تو جام مئے پریم سب کو پلا دے
ہمالہ پہ جھنڈا ہو ویدک دھرم کا ۔ زمانے میں ویدوں کا ڈنکا بجا دے
یتیموں کو بیواؤں کو بے کسوں کو ۔ تو آغوش الفت میں اپنی جگہ دے

زیادہ ہو زور قلم تیرا گلشن!
لیاقت تمہیں اس سے دگنی خدا دے

ہندی مسلمانوں کے لئے سبق

ترکی اصلاح کے میدان میں جس تیز رفتاری سے جا رہا ہے۔ ہندی مسلمانوں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ تازہ اطلاع ہے۔ کہ ترکی نے اصلاح زبان کی طرف توجہ مبذول کی ہے۔ اور مصطفےٰ کمال پاشا چاہتے ہیں۔ کہ ترکی زبان سے غیر زبانوں کے الفاظ کو بالکل خارج کر دیا جائے۔ اور ان کی جگہ خالص ترکی الفاظ کا استعمال شروع کیا جائے۔ چنانچہ غیر زبانوں کے الفاظ کی جگہ ترکی کے موزوں الفاظ تلاش کرنے کا مشکل کام ہاتھ میں لے بھی لیا گیا ہے۔

مادری بھاشا کے لئے ترکوں کا یہ جذبہ قابل تقلید ہے۔ لیکن ہندی مسلمان ہیں۔ کہ ہندی زبان کو غیر زبانوں کے الفاظ سے کرخت بنانا کار ثواب سمجھتے ہیں۔ مذہب اسلام ہو۔ لیکن وطنی لحاظ سے مسلمان ہندی ہیں۔ اور انہیں ہندی بھاشا سے اسی طرح پیار ہونا چاہیئے۔ جس طرح ترکوں کو ترکی زبان سے ہے۔ اور ہندی زبان کو غیر زبانوں کے الفاظ سے صاف رکھنے کی انہیں وہی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو ترک ترکی ... لئے

کارِ ثواب

وہ مسلمان ممبر اسمبلی یقیناً کارِ ثواب سرانجام دے گا۔ جو "لائٹ" کے مسلمان مراسلہ نویس کی درخواست پر متوجہ ہو کر اسمبلی میں ریزولیوشن پیش کرے گا۔ درخواست صرف ایک مسلمان کی نہیں۔ بلکہ احمدیوں کی ذمہ دار جماعت کے انگریزی آرگن "لائٹ" کی تائید بھی اسے حاصل ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ :-

"یہ غلط ہے۔ کہ کثرت ازدواج رسول کی سنت ہے۔ سلو ہارون اوسمتھ میں رسول کی سنت ایک مرد اور ایک عورت ہے ...... کثرت ازدواج کی خرابی کو دور کرنے کے لئے ہم کسی قسم کے قانون کو یقیناً خوش آمدید کہیں گے۔ جیسا کہ ترکی میں دوسری شادی

کر رہے ہیں۔ لیکن ہندی مسلمانوں سے اس قسم کی امید چھڑیوں سے دودھ کی امید رکھنا ہے۔ اُنہیں جو سوجھتی ہے۔ وطنیت کے خلاف سوجھتی ہے۔ کاش ہندی مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے ان کے اندر کوئی مصطفےٰ کمال پیدا ہو جو اُنہیں راہِ راست پر لا سکے ✤

مرزا صاحب اور مولوی محمد حسین

مولانا ثناء اللہ نے اپنے "اہلحدیث" ۷ اکتوبر میں ان ہر دو اسلامی شخصیتوں کے متعلق ایک واقعہ یوں لکھا ہے:۔

"مرزا صاحب کی عادت مبارک تھی۔ کہ جونہی کسی پر نظر عتاب ہوئی۔ فوراً اس کی موت کی پیشگوئی کر دیتے۔ کرتے کرتے مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کے حق میں بھی ایسی کچھ کہہ دی۔ تو انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور پنجاب کے ہاں درخواست دی کہ مجھے بغرض حفاظت خود ہتھیار رکھنے کی اجازت ہو۔ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے میرے برخلاف پیشگوئی کی ہے۔ اس پر زیر دفعہ ۱۰۷ مرزا صاحب کی طلبی ہوئی۔ دونوں ذی عزت ذی علم مشہور مذہبی پیشوا تھے۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور مسٹر ڈوی بڑا شریف آدمی تھا۔ اس نے دونوں کو سمجھا دھمکا کر ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو فیصلہ کر کے دونوں کے دستخط کرا لئے۔ مولوی صاحب نے لکھ دیا۔ کہ میں ان کو کادیانی (کاف سے ماخوذ من الکسید) نہیں لکھوں گا۔ مرزا صاحب سے لکھوایا۔ کہ میں کسی کی موت یا ذلت کی پیشگوئی نہ کروں گا"۔

بہتر ہوتا۔ مولانا یہ بھی لکھ دیتے کہ کیا فریقین اپنے وعدہ پر قائم رہے۔ اور اس کے بعد مرزا صاحب نے کسی کی موت یا ذلت کی پیشگوئی کبھی نہیں کی؟

قادیانیوں کا تبلیغی دن

قادیانیوں نے ۸ اکتوبر کا دن تبلیغ قادیانیت کے لئے مقرر کر رکھا تھا۔ مقصد یہ تھا۔ کہ اس دن ہر ایک قادیانی مسلمانوں میں تبلیغ قادیانیت کا فرض سر انجام دے۔ مسلمانوں میں قادیانیوں کے ان ارادوں سے ہیجان عظیم پیدا ہو گیا۔ اور اگر قادیانیوں کی طرف سے لاہور کی دیواروں پر تبلیغی اشتہار چسپاں کئے گئے۔ تو مسلمانوں نے بھی اپنے ہم مذہبوں کو آگاہ کرنے میں کسر نہیں اٹھا رکھی۔ ان کی طرف سے جوابی پوسٹر نکالے گئے۔ جن میں ان تبلیغی کوششوں کو "اسلام پر ڈاکہ" کے نام سے موسوم کیا۔ اور مسلمانوں کو خبردار رہنے کی تلقین کی۔ قادیانیوں کی تبلیغی کوششوں

اور مسلمانوں کے مدافعانہ حملوں کا نتیجہ کیا نکلا۔ اس کے لئے قادیانی اور مسلم پریس کی اطلاعوں کی انتظار ہے۔ قادیانیوں کی کوشش تو یہ تھی۔ کہ ۸ اکتوبر کو ایک ہی دن میں مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد کو داخل قادیانیت کر لیں۔ اور جواب میں مسلمانوں کی کوشش تھی۔ کہ نہ صرف اپنے اندر سے ایک بھی متنفس کو قادیانیت میں نہ جانے دیا جائے۔ بلکہ جو جا چکے ہیں۔ انہیں بھی واپس لانے کی کوشش کی جائے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ کس کی کوششیں کس حد تک کامیاب ہوتی ہیں؟

لطیف چوٹ

بہاول پور کی عدالت میں ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ جس میں مدعیہ کا دعوےٰ ہے۔ کہ چونکہ میرا خاوند مرزائی ہو گیا ہے۔ اس لئے میرا نکاح فسخ کیا جائے۔ مدعا علیہ قادیانی ہے۔ اس لئے اس مقدمہ کی پیروی قادیانی بڑی تیاری سے کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں "پیغام صلح" نے اپنے بھائی قادیانیوں پر بڑی لطیف چوٹ کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ:۔

"قادیانی مولویوں کا سارا زور اس بات پر رہا ہے۔ کہ فریق مخالف کے منہ سے یہ نکلوایا جائے۔ کہ ملا علی قاری۔ محی الدین ابن عربی امام محمد طاہر اور مولوی محمد قاسم نانوتوی وغیرہ ہم بھی اجرائے نبوت کے قائل تھے۔ اور باوجود اس کے فریق مخالف اُنہیں مسلمان تسلیم کرتا ہے۔ حالانکہ ان تمام باتوں کو چھوڑ کر اگر صرف اتنی ہی بات کو لے لیا جاتا۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) اجرائے نبوت کے قائل تھے؟ کیا آپ وحی رسالت کو جاری سمجھتے اور خود نبی ہونے کے مدعی تھے؟ تو بات نہایت آسانی سے طے ہو جاتی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ وہ عقیدہ جس کو میاں محمود احمد صاحب نے "مصلحت وقت" کے ماتحت اختیار کیا تھا۔ آج قادیانی جماعت کی گھٹی میں یہاں تک سرایت کر چکا ہے۔ کہ اس کے بالمقابل مسیح موعود کے اصل دعوے کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی"۔

قادیانی بھلا اس چوٹ کو وہ کتنی ہی لطیف کیوں نہ ہو۔ کب برداشت کرنے والے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ "پیغام" کو کس طرح آڑے ہاتھوں لیتے ہیں۔

کرم اور اسلام

ملا صفت مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کرم سے اسلام بڑا ہے۔ یعنی کوئی خواہ کتنے اچھے کرم کرے۔ اگر وہ مسلمان نہیں۔ تو وہ بہشت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ایک شخص اسلام پر ایمان لاتا ہے۔ وہ کیسا ہی بداعمال ہو۔ بہشت کے دروازے اس پر کھلے ہیں۔ اس عقیدہ کا اظہار آنجہانی مولانا محمد علی نے یوں کیا تھا۔ کہ "فاسق و فاجر مسلمان میرے لئے مہاتما گاندھی سے اچھا ہے۔ کیوں؟ اس لئے۔ کہ فاسق و فاجر مسلمان اسلام پر ایمان رکھتا ہے۔ اور نیک اعمالیوں کا مجسمہ مہاتما گاندھی نہیں رکھتا"۔ لیکن آریہ سماج کی کرم فلاسفی ملا صفت مسلمانوں میں ایسے آدمی پیدا کر رہی ہے۔ جو کرم کے سامنے اسلام کو اہمیت نہیں دیتے۔

"لائٹ" کے الفاظ میں ان کا عقیدہ ہے۔ کہ "چونکہ ہندو اسلام سے مختلف مذہب کے پیرو ہونے سے غلطی پر ہیں۔ اس لئے وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ غلط ہے۔ خدا لوگوں کا فیصلہ ان کے اعمال سے کرے گا"۔

مسلمانوں میں یہ خیال مبارک ہے۔ اگر تمام مسلمان اس عقیدہ پر ایمان لائیں۔ اور کسی کو اس کے مسلمان ہونے سے نہ جانچیں۔ بلکہ اس کے اعمال سے۔ تو ہندو مسلم اتحاد کی سمسیا بہت آسانی سے حل ہو سکتی ہے۔

مہابیر دل کا ستیہ آگرہ

لاہور میں ہندو سبھا کے خلاف مہابیر دل کا ستیہ آگرہ جس کی تاریخ ۲ اکتوبر مقرر تھی۔ رک گیا۔ اچھا ہوا۔ رکنے کی وجہ مہابیر دل کے اعلان میں یہ بتائی گئی ہے۔ کہ رائے بہادر سیوک رام مندر تعمیر کرانے کے لئے تیار ہیں۔ انتظار صرف اس بات کی ہے۔ کہ رائے بہادر لالہ رام سرن داس وغیرہ موقعہ ملاحظہ کرنے کے بعد کوئی جگہ تجویز کریں۔

مہابیر دل کے اعلان سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مندر کے لئے جگہ تجویز کی جاتی ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ پہلے کوئی مندر نہ تھا۔ اگر تھا۔ تو جگہ تجویز کرنے کے کیا معنی؟ جس جگہ مندر تھا وہیں بننا چاہئے۔ یا اگر مہابیر دل نے مندر کی جگہ تبدیل کرنے کا سمجھوتہ کر لیا ہے۔ تو اس کا اعلان میں ذکر ہونا چاہئے تھا۔ اور سب سے عجیب ہے۔ پہلے ایک سے زیادہ مندر بنائے جانے والے تھے۔ اب ایک مندر رہ گیا ہے۔ اور اس کی بھی جگہ تجویز ہوتی ہے۔ نہ معلوم معاملہ کیا ہے۔ کیا ہندو سبھا اور مہابیر دل کمیٹی اس معاملہ پر روشنی ڈالیں گے؟

ریویوز

ایش اُپنشد

ویدک ساہتیہ پرچارنی سبھا نے ویدک ساہتیہ پیدا کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ ایش اُپنشد کا بھاشیہ شری مہاتما نارائن سوامی جی کرت اس کا چوتھا پشپ ہے۔ ایک تو ایش اپنشد خود ہی آتمک رہسیہ پورن ہے۔ اس پر مہاتما نارائن سوامی جی کا بھاشیہ سونے پر سہاگے کا کام دے رہا ہے۔ آتمک اُنتی کے ابھلاشیوں کے لئے اس چھوٹی سی پستک کا مطالعہ بہت اپیوگی ہوگا۔ قیمت صرف دو آنے (۲/) منتری ویدک ساہتیہ پرچارنی سبھا چاوڑی بازار۔ دہلی سے منگوائیے۔

علم کلام مرزا

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری احمدیت کے متعلق اپنی وسیع واقفیت کے لئے مشہور ہیں۔ آپ نے مرزا صاحب کے کلام سے ہی مرزائی عقائد کی تردید میں کمال حاصل کر رکھا ہے۔ کتاب زیر ریویو میں مولانا نے ..... مرزا صاحب کے علم کلام کا گویا فوٹو کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ اور دکھا دیا ہے۔ کہ مرزا صاحب کا کلام دلیل کی کسوٹی پر ہرگز پورا نہیں اترتا۔ اور ان کے علم کلام کا دارومدار اپنے مدِ مقابل کے قتل و غارت کی پیشگوئیوں اور خودستائی وغیرہ پر ہے۔ مسلم علماء نے اس کتاب کو خوب پسند کیا ہے۔ مرزا اور مرزائیت کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے خواہشمندوں سے ہم اس کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔ قیمت ۸/ منیجر کتب خانہ ثنائیہ امرتسر سے منگوائیے۔

اینچ کون ہیں؟

دلت اُدھار کی اس لہر کے باوجود جو مہاتما گاندھی کے برت سے زوروں پر ہے۔ سناتن دھرم سبھا میں ایسے پنڈت ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اینچ اُنکے مندروں میں نہیں جا سکتے۔ اس پر ایک سناتنی سہیوگی ہی ان سے پوچھتا ہے۔ کہ ذرا اینچوں کی فہرست کو شائع کرو۔ فہرست کبھی نے کیا شائع کرنی ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ سناتنیوں میں کئی ایسے آدمی ہیں۔ جو محض اپنا چودھرم قائم رکھنے کے لئے ہندوؤں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو چاہئے۔ کہ پرماتما کے واسطے ہندو جاتی پر رحم کریں۔ اسے اپنی ذاتی اغراض پر قربان کرنے کا پاپ نہ کریں۔

ویدوں کی قدامت اور وحدانیت کی تعلیم

بجواب فاروق قادیان

(از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

سنت سنگھ تانا نے محمد حمدی منترمالے سے ... درویش صاحب ... کو رسے ... اتھروید ... دریافتوں میں اپنی ویدک وید ... کر شونگ رہتے ہوئے ... ویدوں پر کچھ اعتراض کئے ہیں۔ ان لوگوں کو اپنی جھوٹی لیاقت اور جھوٹے بیان بکتے ہوئے کچھ شرم محسوس نہیں ہوتی۔ پچھلے دنوں محمد عمر نومسلم نے بھی اپنے آپ کو گورو کل کا برہمچاری ظاہر کر کے اپنی جھوٹی سنسکرت لیاقت کا سکہ انجان مسلمانوں میں بٹھانا چاہا۔ لیکن مباحثہ کے وقت معلوم ہوا کہ جناب بھاشا کے شبدوں کا بھی ٹھیک اچارن نہیں کر سکتے۔ احمدی لوگ ویدوں پر اعتراض کرنے تو لگے ہیں۔ لیکن مسیح موعود نبی مقبول مرزا غلام احمد صاحب کے ذیل کے الفاظ کو بالکل بھول جاتے ہیں۔

"ہم (احمدی لوگ) وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔ وید انسان کی اختراع نہیں۔" (پیغام صلح صفحہ ۱۳۔) "ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں۔ وہ وید کے حاشیہ کاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں۔"

ان الفاظ کی موجودگی میں احمدیوں کا وید پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں رہ جاتا۔ ہاں اگر ان میں لیاقت ہے۔ تو وید کے حاشیہ کاروں کی غلطیاں بتلا کر وید کی سچی تعلیم کو اپنے دوستوں میں پھیلا سکتے ہیں۔ لیکن ویدوں پر اعتراض کرنے سے جو حلوہ مانڈہ ملتا ہے۔ وہ کہاں سے ملے؟ اس حالت میں منصف مزاج افراد ان کی تحریرات کو صرف ایک دھوکہ ہی سمجھتے ہیں۔ باوجود اس کے ویدوں پر کئے گئے ہر ایک اعتراض کا جواب دینا ہمارا فرض ہے۔ اس لئے آپ کے سوالات کی چھان بین کی جاتی ہے۔

پہلا سوال۔ ایڈیشن منجری دیا نکھیان کے صفحہ ۶۹ کی عبارت حسب ذیل لکھی ہے:—

"آدی سرشٹی میں سب انسان بچپن کی حالت میں تھے۔ ان کے لئے کوئی امر و نہی نہیں تھا۔ نہ ہی اب تک کوئی قانون تھا۔ آنکھوں سے روپ دیکھنا کانوں سے شبد سننا۔ پاؤں سے چلنا وغیرہ۔ بس اس سے زیادہ کام آدی سرشٹی میں نہیں تھا۔ ایسی حالت آدی سرشٹی میں کچھ عرصہ تک رہی۔ پھر پرمیشور نے مقدس رشیوں کو وید کا گیان دیا۔"

اس تحریر کا یہ مطلب نکالا گیا ہے۔ کہ وید آدی سرشٹی کے بہت ہی عرصہ بعد بنائے گئے۔

جواب۔ ایڈیشن منجری اردو ترجمہ مہاتما منشی رام جی جگیاسو مطبوعہ سر ۱۹۲۰ء کے صفحہ ۶۹ پر ایک فقرہ کے فرق سے یہ عبارت ہو بہو ایسی ہی درج ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عبارت وہیں سے لی گئی ہے۔ لیکن جن الفاظ پر لکیر دی گئی ہے۔ وہ اور طرح سے ہیں۔ یعنی "ایسی حالت آدی سرشٹی میں پانچ برس چلی" جناب نے اپنا اعتراض گھڑنے کے لئے پانچ برس کی بجائے کچھ عرصہ لکھ دیا۔ لیکن اس صورت میں بھی کیسے یہ نتیجہ نکل آیا۔ کہ وید آدی سرشٹی کے بہت ہی عرصہ بعد بنائے گئے۔ جب انسانی سرشٹی پیدا ہوتی ہے۔ تو کچھ مدت ان کے سمجھنے پر ہی گیان دیا جا سکتا ہے۔ اس کی مدت پانچ برس لکھی ہے۔ اس مدت میں جب وہ دھرم کرم کے سمجھنے کے لائق ہو گئے۔ تو ان کو وید کا گیان چار رشیوں کے ذریعہ دیا گیا۔ اگر یہاں "کچھ عرصہ" الفاظ ہی مان لئے جائیں۔ تو کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا۔ اس صورت میں ہر ایک انسان اپنی عقل کے مطابق زمانہ مقرر کر سکتا ہے۔ وہ پانچ برس سے پہلے اور پیچھے بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن آدی سرشٹی کے الفاظ کی موجودگی میں یہ دوسری نسل کے لئے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس سے وید کے آدی سرشٹی میں ہونے پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟

دوسرا سوال۔ ویدک تعلیم نے آریوں کے بزرگوں کو عناصر پرستی کا سبق پڑھایا۔ اس کے لئے ذیل کے حوالجات دئے گئے ہیں:—

"ہے اندر ہے اگنی تم دونو ایک مت ہو کر سو بیکار کرو جس سے ہمارا گھومنا اور چلنا پھرنا برے کاموں میں ہاتھ ڈالنا لا سعد انک ہو۔" اتھروید ۴-۱۵-۴
"ہے اگنی تو اور اندر ہماری اس بیوی کو پیا کرو۔" اتھروید۔ کانڈ اشٹک منتر ۵۔

"پرانا ہم اگنی کو بلاتے ہیں۔ پرانا اندر کو پرانا منتر اور وران کو پرانا دو لواشنویوں کو پرانا بھگ پشا برہسپتی کو پرانا ہم سوم اور رودر کو بلاتے ہیں۔" اتھروید۔ کانڈ ۱۱۔ سوکت ۲۔ منتر ا

اس منتر سے بھی یہ صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ندکورہ بالا دیوتا ہیں۔ پرمیشور کے نام نہیں۔

جواب۔ اتھروید ۷-۵۰ کا حوالہ غلط دیا ہے۔ اس منتر میں "جاتت ویدس" پرماتما کے نام کی ستتی ہے۔ اگنی اور اندر کا ذکر نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کہیں سے نقل ماری ہے۔ منترہا صاحب! آپ نے ستیارتھ پرکاش پڑھا ہے۔ جہاں مہرشی دیانند جی نے ویدوں اور شاستروں کے پرمان دے کر اچھی طرح ثابت کر دیا ہے۔ کہ اگنی اندر وغیرہ پرماتما کے نام ہیں۔ ان پر وچار کرکے یہ کہنا۔ کہ یہ پرمیشور کے نام نہیں۔ کس قدر شرمناک ڈھیٹائی ہے۔ اور دوسروں کے ترجموں کے سہارے آریہ سماج پر اعتراض کرنا اصول اعتراض سے کس قدر گری ہوئی بات ہے۔ دیکھئے مہرشی دیانند جی نے اس کا کیا ارتھ کیا ہے۔

پر بھات ویلا میں (اگنی) پرکاش سوروپ (اندرم) پرم ایشوریہ کے داتا اور پرم ایشوریہ یکت (منترا ورنا) پران اودان کے سمان پریہ اور سرو شکتیمان (اشونا) سوریہ چندر کو جس نے پیدا کیا ہے۔ اس پرماتما کی ستتی کرتے ہیں۔ اور پراتا (بھگم) بھجنیہ سیونیہ ایشوریہ یکت (پوشنم) لیجتی دکرتا (برہسپتیم) اپنے اپاسک وید اور برہمانڈ کے پالن کرنے ہارے (سوم) انتریامی پریرک اور (رودرم) پاپیوں کو رلانے ہارے سرو روگ ناشک جگدیشور کی ستتی پرارتھنا کرتے ہیں۔ سنسکار ودھی صفحہ ۱۲۱۔

وحدانیت کا اصلی مطلب یہ ہے۔ کہ صرف ایک ایشور کی عبادت کی جائے۔ اور اس میں کسی دوسرے کو شریک نہ کیا جائے۔ یہ سچی وحدانیت صرف ویدک دھرم میں ہے۔ جب ویدک دھرمی بچہ دھرم ادھرم کو سمجھنے کی عمر میں قدم رکھتا ہے۔ تو یگیوپویت سنسکار کر کے مقدس گائیتری منتر کا اپدیش دیا جاتا ہے۔ جس میں صرف ایک پربھو کی اپاسنا کا اپدیش ہے۔ کسی دوسرے کا ذکر نہیں۔ لیکن آپ کے کلمہ میں خدا کے ساتھ حضرت محمد صاحب کا نام موجود ہے ... اسی طرح ... کسی شخص کا نام نہیں ... لیکن آپ

(باقی دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۲ میں)

بھارت یاترا

(نمبر ۸)

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

گوروکل سوپا

گوروکل سوپا گوروکل کانگڑی کی شاخ ہے۔ جوکہ نو سال پہلے سورگیہ شری سوامی شردھانند جی دوارا استھاپت ہوئی تھی۔ بمبئی بڑودہ اور سنٹرل انڈیا ریلوے پر نوساری سٹیشن پر اترنا ہوتا ہے۔ نوساری میں مہاراج بڑودہ کا راجیہ ہے۔ اس شہر کے باہر نکلتے ہی انگریزی علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ اگر آپ سوپا کو چلیں۔ تو نوساری شہر کے پاس ہی جو ایک ندی چلتی ہے اسے پار کرنے پر آپ تحصیل جلالپور ضلع سورت کے علاقہ میں پہنچ جائیں گے۔ نوساری سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک اور ندی ہے۔ جس کا نام پورنا ہے۔ یہ ندی نوساری کے بالکل پاس سے گزر کر سمندر میں جا ملتی ہے۔ لیکن جدھر کو ہم لے جاتا ہے۔ یہ ندی نوساری میں اس طرف نہیں ہے۔ اور چھ میل پر جا کر ملتی ہے ندی پار کر کے آپ گوروکل سوپا میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہ سڑک باردولی کو جاتی ہے۔ یہ وہی باردولی ہے۔ جہاں پر سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ستیاگرہ کی لڑائی سپھلتا پوروک لڑی تھی۔ باردولی کی تحصیل گوروکل سوپا سے ہی شروع ہوتی ہے۔

تیسری یاترا

میں پانچ ستمبر کو بمبئی سے چل کر ۱½ بجے بعد دوپہر نوساری پہنچا تھا۔ بارش بمبئی میں ہو رہی تھی۔ لیکن یہاں ریل سے اترتے وقت بارش نہ تھی۔ پنڈت پریورت جی ودیا النکار آچاریہ گوروکل سوپا اور نارائن بھائی مجھے سٹیشن پر ہی مل گئے تھے۔ ان کے ساتھ نارائن بھائی کے گھر آکر کچھ وقت گزارا۔ شام کو چار بجے بارش شروع ہو گئی۔ اور ساڑھے چار بجے ہم چل دئے۔ گوروکل کمیٹی کے آپ پردھان دیال بھائی بھی ساتھ تھے۔ جوں جوں موٹر گوروکل کی طرف بڑھتی گئی۔ بارش بھی زیادہ ہوتی گئی۔ اسی بارش میں موٹر پورنا ندی کے کنارے پر جا ٹھہری۔ موٹر سے اتر کر ہم کشتی کی طرف چلے۔ جب کنارے پر جا کر اترنے لگے۔ تو پتہ لگا۔ آج کا کام آسان نہیں ہے۔ اندازاً ۳۰ گز چل کر سوچا۔ کہ جوتا اتار کر چلیں۔ ایسا ہی کیا گیا۔ بیس گز کا کندہ بڑی مشکل سے طے کیا۔ پاؤں کہیں ٹھہرتا ہی نہ تھا۔ آخر کار کشتی پر سوار ہو کر پار ہو کر گوروکل پہنچ گئے۔ بارش اپنی رفتار سے برس رہی تھی۔ ہم کپڑے صاف کر کے ادھر ادھر کی بات چیت میں لگ گئے۔ اور رات کو سو گئے۔ جب صبح پانچ بجے اٹھے۔ اور مکان سے باہر برآمدے میں آکر دیکھا۔ تو باہر جل ہی جل تھا۔ روشنی ہوتے ہوتے سب اکٹھے ہو گئے۔ اور ندی کے کنارے گئے۔ معلوم ہوا۔ ابھی کا بہاؤ بڑھ رہا ہے۔ نو بجے تک گوروکل کی زمین جزیرہ نما تھی۔ اور اگر دوسری زمین کو شامل کر لیں۔ تو جزیرہ تھا۔ اس وقت گوروکل کانگڑی کی باڑھ یاد آئی۔ لیکن یہاں خطرہ نہ تھا۔ ندی چھوٹی تھی۔ اور امداد مل سکتی تھی۔ اسی طرح دن کے تین بجے تک پانی بڑھتا رہا۔ گوروکل کے مکان کے پاس تک پانی آگیا۔ اس پاس کے میدان پانی سے بھر گئے۔ اور نوکروں کے مکانوں میں بھی پانی آگیا۔ جب سے یہ گوروکل بنا ہے۔ یہ ندی اتنی کبھی نہیں چڑھی تھی۔ گوروکل والوں کا یہ پہلا ہی انوبھو ہے۔ جس کا وہ آئندہ دھیان رکھیں گے۔ تین بجے سے پانی اترنا شروع ہوا۔ اور دوسرے دن صبح تک پانی ندی کے کناروں کے اندر چلا گیا۔

اس گوروکل میں اس وقت نو کلاسیں ہیں اور برہمچاری اس پرکار ہیں:۔

جماعت پہلی ۱۱ - دوسری ۱۸ - تیسری ۱۴

" چوتھی ۲۰ - پانچویں ۳۱ - چھٹی ۱۲

" ساتویں ۱۰ - آٹھویں ۷ - نویں ۱۰

میزان کل ۱۳۳

ان میں سے چھ برہمچاری اور پرانتوں کے ہیں۔ باقی سب گجرات کے ہیں۔

اس وقت ادھیاپک گیارہ اور ایک وید ہے۔ جو روگیوں کی چکتسا کرتا ہے۔ ان میں سے سات سناتک ہیں۔ اس گوروکل میں شروع میں گجراتی پڑھائی جاتی ہے۔ اور ساتھ ساتھ ہندی پڑھائی جاتی ہے۔ اور چوتھی سے مادھیم ہندی ہو جاتا ہے۔ اور آٹھویں کے بعد گجراتی بند ہو جاتی ہے۔

گوروکل میں ویایام کا انتظام اچھا ہے۔ گجرات پرانت میں سنگھ ویایام (مل کر) اچھی ترقی پر ہے۔ جس کا پنجاب میں رواج نہیں ہے۔ اسی لئے گوروکل میں بھی سنگھ ویایام کی پدھتی ہے۔

اس گوروکل کے پربندھ کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ وہی اس کا پربندھ کرتی ہے۔ گجرات کے لڑکے جب گوروکل کانگڑی میں جاتے تھے۔ تو چھوٹے لڑکے اور دور پرانت کے کارن انکو کچھ تکلیف ہوتی تھی۔ اور گھر والوں کو وہاں آنے میں خرچ زیادہ ہوتا تھا۔ اور یہی وہ اول کو دھیان میں رکھ کر یہ گوروکل کھولا گیا تھا جس میں گجراتیوں کو سپھلتا پراپت ہوئی ہے۔ اور امید ہے۔ یہ گوروکل ترقی کرے گا۔ کیونکہ کام کرنے والے سچے دل سے کام کر رہے ہیں۔ اس گوروکل کے پاس ۱۶ ایکڑ زمین ہے۔ جس پر آشرم۔ ویایام شالہ۔ دھرم شالہ۔ بھوجن شالہ۔ ادھیاپکوں کے گھر اچھے بنے ہوئے ہیں۔ غسل خانہ ٹین کا بنا ہوا ہے۔ کنواں لگا ہوا ہے۔ ودیالیہ کی عمارت بنانی باقی ہے۔ جس کے لئے اندازہ ستائیس ہزار کا ہے۔ جس میں سے سولہ ہزار ہو گیا ہے۔ امید ہے۔ اس سال یہ عمارت بھی بن جائے گی۔ عموماً جو آمدنی ہے سو ہی خرچ ہے۔ نہ جمع ہے۔ اور نہ کسی کا کچھ دینا ہے۔ اس لئے حساب برابر ہے۔

گوروکل شکل تیرتھ

یہ گوروکل اول اول آریہ پرتی ندھی سبھا بمبئی کے آدھین تھا۔ اور اب ایک ودیا سبھا ہے اس کے ماتحت ہے۔ اس لئے اب تک کئی جگہیں بدلی ہیں۔ دیولالی۔ ناسک۔ آنندھی شانتا کروز وغیرہ اب شکل تیرتھ میں ہے۔ شکل تیرتھ نربدا کے تٹ پر بھڑوچ سے ۱۰ میل پر واقع ہے۔ میں وہاں جا کر اسے دیکھ نہیں سکا۔ کیونکہ بارش کی وجہ سے سڑک خراب ہو گئی تھی۔ اور گاڑی نہیں جاتی تھی۔ لیکن میں ودیا سبھا کے منتری مہاراج سے ملا۔ ان سے جو کچھ پتہ لگا۔ میں مختصراً وہی لکھ دیتا ہوں۔

اس گوروکل کے پاس اب تک اپنی زمین اور مکان نہیں ہے۔ لیکن سوامی نتیانند وشویشورانند جی کی وصیت سے کچھ ملنا ہے۔ اس میں شروع سے ہی یہ دھیان رکھا جاتا ہے۔ کہ ودیارتھی یونیورسٹی کا امتحان دیگا یا نہیں۔ جو دینا چاہے۔ اس کو انٹرینس تک پڑھا کر امتحان دلایا جاتا ہے۔ جو نہ دینا چاہے۔ اس کو سنسکرت زیادہ اور انگریزی کم پڑھائی جاتی ہے۔ کچھ ودیارتھی ایسے بھی ہیں۔ جو گوروکل میں پڑھ کر گھر چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ سکولوں میں ہوتا ہے۔ اس وقت سب ودیارتھی ملا کر [illegible] ہونگے

بقیہ صفحہ ۹۱

کی نمازیں بھی ان کا نام پایا جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی نبوت نے طول کھینچا [illegible] ان کا نام بھی سمجھی داخل کر دیا جائے گا [illegible] سے مسلمانوں میں شرک کس قدر بڑھ [illegible] اس کے لئے صرف ایک اقتباس [illegible] "مولوی ثناء اللہ صاحب حج سے واپس [illegible] وہاں کا حال لکھتے ہیں۔ [illegible] دیکھا۔ کئی اشخاص روضہ منورہ کی طرف [illegible] بسجود پڑے تھے۔ دیکھنے میں [illegible] میں نے بلند آواز سے کہا۔ ارے غضب [illegible] ہو۔ سر اٹھاؤ۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں یہی حالت دیکھنے والوں نے [illegible] دی ہے۔ یہ اس نبی رسول کی قبر مبارک [illegible] رنا کرایا جاتا ہے۔ جس نے صاف صاف کھلے الفاظ میں ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ اہلحدیث ۲۷-۳-۳۳

اگر یہ کہو۔ کہ کلمہ یا نمازیں حضرت [illegible] صاحب کا نام بطور یاد داشت رسول کے [illegible] تو اس پر دو اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ اول یہ [illegible] خدا کی پرستش کے وقت دوسرے کی یادداشت کی کیا ضرورت۔ ایک ایشور کی اپاسنا کے وقت کسی دوسرے کا تو ذکر بھی نہیں ہونا چاہئے [illegible] کیسے قائم رہ سکتی ہے۔ دوم یہ۔ کہ عرب کے بت پرست بھی اپنے دیوتوں کو خدا نہیں سمجھتے تھے [illegible] ان کا ذکر اللہ کی قربت کے وسیلہ سے [illegible] سے کرتے تھے۔ یہ بھی صرف ایک اللہ کے ماننے والے تھے۔ پھر وہ مشرک اور کافر کیوں؟

مرزا صاحب کی تعلیم میں بھی شرک موجود [illegible] وقت آئے گا۔ جب آپ کی تمام رنگ لائے [illegible] دیکھئے۔ "خدا عرش پر سے تیری حمد کرتا ہے۔ اور تیری طرف چلا آتا ہے"۔ انجام آتھم ص۵۵ [illegible] مرزا صاحب خدا سے بھی بڑھ گئے [illegible] کی حمد کرتے ہیں۔ اور اس کی طرف چلتے ہیں۔ لیکن یہاں الٹی گنگا بہنے لگی [illegible] ظہور میرا ظہور ہے۔" البشریٰ جلد دوم صفحہ [illegible] اوتار لینے کی کوئی کسر باقی ہے؟

"میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں نفس اللہ ہوں [illegible] نے یقین کر لیا۔ کہ میں وہی ہوں۔ اور نہ میرا ارادہ [illegible] اور نہ خطرہ۔ اسی حال میں میں نے کہا۔ کہ ہم ایک نیا نظام نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ پس میں نے پہلے آسمان اور زمین اجمالی شکل میں بنائے [illegible] کوئی تفریق و ترتیب نہ تھی۔ پھر میں نے ان کی [illegible] کر دی۔ اور میں اپنے آپ کو [illegible] ایسا پاتا تھا۔ کہ میں ایسا کرنے پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان اور دنیا کو پیدا کیا [illegible] پھر میں نے کہا ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں [illegible] نے آدم کو بنایا۔ اور ہم نے انسان کو بہترین صورت [illegible] کیا۔ اور اس طرح سے میں خالق [illegible]

یادِ رفتگان

لالہ رام رتن جی رئیس لدھیانہ

نمبر ۲

از لالہ لبھو رام جی نیّر۔ لدھیانہ

لالہ رام رتن وکیل لدھیانہ کے رئیس اور وکیل اور دھنا ڈھیہ وکیل لالہ روڑا مل کے سب صاحبزادوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ لدھیانہ میں جب نیا نیا آریہ سماج قائم ہوا۔ تو اس کے سرگرم ممبران لالہ رامجیداس جی سب اوورسیئر پرنس جی۔ لالہ بالکرام جی ڈھنڈ ٹھیکیدار اور بابو چندو لال بی۔ اے آدی کی یہ خواہش رہتی تھی۔ کہ نوجوانوں کو آریہ سماج میں پروشٹ کر کے آریہ سماج کو ترقی کے بام پر پہنچائیں۔ چنانچہ وہ مختلف طریقوں سے پرچار میں مصروف رہتے تھے۔ انہی کے یتن سے لالہ رام رتن وکیل آریہ سماج میں آ ملے۔ اور درڑھ ویدک دھرمی بن گئے ؛

لالہ رام رتن نہایت سنجیدہ مزاج اور دور اندیش تھے۔ آپ کی ویدک دھرم کے پرتی شردھا اور بھگتی سے آریہ سماج لدھیانہ کے سبھاسد ایسے پربھاوت ہوئے۔ کہ ہم جنوری ۱۸۸۵ء کو آریہ سماج لدھیانہ کے پد ادھیکاریوں کا چناؤ ہوا۔ اس میں لالہ رام رتن کو سرو سمتی سے پردھان نرواچت کیا گیا۔ پردھان بننے سے انہوں نے اپنی ذمہ داری کو اور بھی زیادہ محسوس کرنا شروع کیا۔ چنانچہ آپ بیشتر وقت کا سارا وقت ویدک سدھانتوں کی بات چیت میں ہی لگاتے تھے ؛

آریہ سماج کا وہ زمانہ سنہری تھا۔ جبکہ ہر ایک ادھیکاری اور سبھاسد آریہ سماج کی بہتری کی دھن میں مست دکھائی دیتا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ لالہ رام رتن جی جب پردھان اور چودھری تلسی رام وکیل سکرٹری تھے۔ تو تمام دیگر سبھاسد ان کی آگیا پالن میں ہی خوشی محسوس کرتے تھے۔

لالہ رام رتن کے دو بڑے بھائی لالہ شبدیال اور لالہ کالستی رام سناتنی خیالات کے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی کو آریہ سماج میں سرگرم حصہ لینے سے کبھی نہ روکا تھا۔ حالانکہ ان دنوں میں آریہ ہونا گھر بار کی مخالفت سہیڑ لینا تھا۔ یہاں تک ہی نہیں۔ لالہ رام رتن اپنے بڑے بھائی لالہ شبدیال کو بخار کے مریضوں کو تعویذ اور دعا کر دینے پر ٹوکا کرتے تھے۔ جسے وہ ہنس کر ٹال دیتے تھے۔

لالہ رام رتن کی پردھانی کے ایام میں آریہ سماج لدھیانہ نے پربوارک اُپاسنا کا طریق جاری کیا ہوا تھا۔ متواتر ہر بدھوار کو مختلف محلوں میں نہایت کامیابی سے پرچار ہوتا تھا۔ بعض اوقات آریہ سماجی بھی

ہی تھے۔ سناتن دھرمی بھی بڑی معقول تعداد میں شامل ہو کر لابھ اٹھاتے تھے۔ لالہ رام رتن کا اپنی ویش برادری میں بڑا رسوخ تھا۔ ایک دن لالہ شب چند جینی پرچیرہ نے اپنی دکان پر پرچار کے لئے آریہ سماج کو منت کیا۔ چنانچہ ایک بدھوار کو ان کی دکان پر بھاری حاضری میں پرچار ہوا۔ جس کا خوب پربھاو پڑا۔ اگلے روز برادری نے لالہ شب چند سے جواب طلب کیا۔ تو ان کا ایک ہی جواب تھا۔ کہ لالہ رام رتن جی آریہ سماج میں کام کرتے ہیں۔ تو میں نے دھرم پرچار کرانے کا نیک کام کیا۔ تو بُرا کیا کیا؟ لالہ رام رتن کا نام آنے سے ہی برادری والے خاموش ہو گئے ؛

بہت عرصہ تک منتری لالہ رام رتن جی پردھان کے ساتھ اسسٹنٹ سکرٹری اور خزانچی کا کام کرنے کا موقعہ مجھے پراپت ہوتا رہا۔ آپ ہمیشہ اپنے ذاتی کام کے مقابلہ میں آریہ سماج کے کام کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ خوش قسمتی سے مجھے تمام وقت آریہ سماج کا کام کرنے کے لئے پراپت تھا۔ اس لئے جب بھی کام ہوتا بلا کسی جھجک گھر میں۔ کچہری میں جہاں بھی موقع ہوتا آپ کی سیوا میں حاضر ہوتا۔ اور وہ اپنا ضروری سے ضروری کام چھوڑ کر پہلے سماج کا کام کر کے مجھے فارغ کر دیتے۔

انترنگ سبھا میں جب بھی کوئی ضروری معاملہ پیش ہوتا۔ تو لالہ رام رتن پردھان لالہ رامجیداس۔ چوہدری تلسی رام وکیل لالہ مستا رام وکیل اور لالہ امراؤ سنگھ جی منتری نہایت دور اندیشی سے اس کا فیصلہ کرتے تھے ؛

لالہ بالکرام جی ٹھیکیدار سبھاسد آریہ سماج لدھیانہ کو بھاری لگن رہتی تھی۔ کہ ان کی برادری کے چیدہ اصحاب آریہ سماج میں پروشٹ ہو جائیں۔ اس کے لئے وہ ہمیشہ یتن کرتے رہتے تھے۔ ان کے یتن کا پھل ملا۔ اور ڈھنڈ برادری کے

لالہ لچھمن داس۔ لالہ برجلال۔ لالہ بہاری لال۔ لالہ سلیکھ رام۔ لالہ گوکل چند عرف "لمنتے" وغیرہ ویدک دھرمی ہو گئے۔ اس پر ڈھنڈ برادری میں ہلچل مچ گئی۔ اور آریہ سماج میں آنے والے ڈھنڈ برادری کے اصحاب کی اس قدر مخالفت ہوئی۔ کہ فوجداری مقدمہ تک نوبت پہنچی۔ لیکن لالہ بالکرام جی ذرا نہیں گھبرائے۔ البتہ اوستھا میں لالہ رام رتن ہی تھے۔ جن کی دانائی سے مخالفت مدھم پڑ گئی۔ اور پھر کسی ممبر آریہ سماج کو تنگ نہیں کیا گیا۔ شدھی کے معاملہ میں بھی لالہ رام رتن جی ہمیشہ آریہ سماج کے ساتھ آگے رہتے تھے ؛

جب منشی جیتا پرشاد نے اپنا ہندو سکول آریہ سماج لدھیانہ کے سپرد کیا (جو اب پنجاب بھر میں چوٹی کا آریہ ہائی سکول ہے) تو آریہ سماج لدھیانہ کو ۲۰۰ روپیہ ماہوار مدد دینی ہوتی تھی۔ جس کے عوض آریہ سماج کو پنڈت اور چپڑاسی کی خدمات بھی حاصل تھیں۔ اور آریہ سماج کے ست سنگ بھی سکول میں لگتے تھے۔ تاہم اس قدر سہولتوں کے باوجود آریہ سماج لدھیانہ کی اتنی شکتی نہ تھی۔ کہ ۲۰۰ روپیہ ماہوار بھی آسانی سے دے سکے۔ چنانچہ سکول کمیٹی کے تقاضوں پر لالہ رام رتن۔ لالہ رامجی داس اور لالہ امراؤ سنگھ اپنے پاس سے مطلوبہ رقم دے کر کام چلاتے رہے۔ آپ کی بدھیمتا سے آپ کے عہدِ پردھانی میں آریہ سماج لدھیانہ پر کوئی ایسی بپتا نہیں آئی۔ جس سے آریہ سماج کو کسی طرح سے ہانی پہنچی ہو ؛

آپ کی رائے بڑی وزندار اور سنجیدہ ہوا کرتی تھی۔ ہر ایک معاملہ کے ہر ایک پہلو پر غور کر کے عمل کیا کرتے تھے۔ آریہ سماج کی رکھشا کے لئے آپ نے بہت کچھ کیا۔ جو کہ اس زمانہ میں ضروری تھا۔ کچھ عرصہ پہلے آپ نے طبیعت خراب ہونے کے باعث سماجک کاموں میں بہت کم حصہ لینا شروع کر دیا۔ بد قسمتی سے آپ کو ضعف کا بخار

رہنے لگا۔ جو ہولے ہولے مہلک صورت اختیار کر گیا۔ باوجود ہر ممکن کوشش کے آپ کی طبیعت نہ سنبھلی۔ بلکہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر کار آپ کے دوستوں نے آپ کو دہلی علاج کے لئے لے جانے کا مشورہ دیا۔ دہلی تشریف لے گئے۔ چند روز وہاں گئے ہوئے تھے۔ کہ ظالم موت نے دبوچ لیا ؛

آپ کی موت کا صدمہ نہ صرف آپ کے پریوار اور آریہ سماج لدھیانہ کو ہی ہوا۔ بلکہ شہر بھر میں عام طور پر آپ کی جدائی کو بہت بری طرح محسوس کیا گیا ؛

آریہ سماج لدھیانہ کو آپ کی موت پر جو نقصان پہنچا۔ اس کی تلافی کی کوئی صورت نہ رہی۔ آپ کے لڑکے لالہ گردھاری لال۔ لالہ کنج بہاری لال اور لالہ بنواری لال اس وقت بہت چھوٹے تھے۔ آریہ سماج میں آنے کا ان کے لئے کوئی ذریعہ نہ رہا۔ گو آپ کے سپتر آریہ سماج کے ممبر نہیں۔ تاہم وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ آریہ سماج کے تعلیمی کام میں مدد دیتے رہتے ہیں۔ افسوس اس وقت آپ کے ساتھی لالہ رامجیداس جی خزانچی۔ بابو شیو پرشاد جی۔ لالہ بالکرام جی ڈھنڈ بھی اس دنیا میں نہیں۔ جنہوں نے آریہ سماج کے پودہ کو سینچا تھا۔ تاہم یہ سماج دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے ؛

زمیندار کی لڑکی

تاریخ راجستھان کا ایک زریں ورق

از روشن لال جی گپتا بی۔ اے جرنلسٹ پٹیالہ

قدرت کی گود میں ——

دریا چڑھاؤ پر تھا۔ لہریں مستانہ وار ساحل سے ٹکرا کر پیچھے ہٹ جاتی تھیں۔ گویا وہ اس کو ایک طرف کر دینا چاہتی تھیں۔ کیونکہ یہ ان کی آزادی میں مخل تھا۔ دریا کے کنارے چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ تھا۔ فلک بوس درخت چپ چاپ سر جھکائے کھڑے تھے۔ جنگلی پرندے دل خوش کن راگنیاں گانے میں مصروف تھے —— جس طرح پھول جنگل میں —— دور، کھلتا، بڑھتا اور مرجھا جاتا ہے۔ اس کی خوبصورتی و دلفریب صورت کی کوئی قدر نہیں پاتا۔ اسی طرح وہ مست کر دینے والی تانیں وجد کی کیفیت طاری کر دینے والے گانے کسی کے دل کو محفوظ و اثر انداز کئے بغیر جنگل کی خاموشی میں خاموش ہو رہے تھے۔ کون ان سے بہرہ اندوز ہو۔ کون لطف اٹھائے؟ کون ان کی تعریف کرے۔

ارسی شکار کھیلتا کھیلتا تھک گیا تھا۔ اس کے ہمراہی بھی گرد آلود نظروں سے آرام کرنے کی انتظار کر رہے تھے۔ ارسی نے اس پرفضا سہانے منظر کو نگاہ بھر کر دیکھا۔ اور اس میں گویا کھو گیا۔ فوراً ڈیرہ ڈالنے کا حکم دے دیا۔ سپاہیوں نے حکم کی تعمیل میں دیر نہ کی۔ سائبان اور تنابیں لگانے میں مصروف ہو گئے۔ ضروری انتظام سے فارغ ہو کر سب کو کھانے کی فکر دامنگیر ہوئی۔ لکڑیاں اکٹھی کر کے چولھے چڑھا دئے گئے۔ سپاہی کھانا بنانے میں مصروف تھے۔ کہ دفعتہً مٹی کا ایک ڈھیلا آ کر گھوڑے کی ٹانگ پر لگا۔

ٹانگ فوراً ٹوٹ گئی۔ اور بے چارے جانور نے سسک سسک کر وہیں جان دے دی۔ سب حیران تھے۔ کہ ایک معمولی ڈھیلے سے گھوڑے کی موت کس طرح واقع ہو گئی؟

ارسی نے ایک دو سپاہیوں کو یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ کہ یہ غلیل کس نے چلائی ہے۔

تھوڑی سی کوشش کے بعد ہی یہ پتہ لگ گیا کہ یہ غلیل زمیندار کی اسی لڑکی نے فصل کا نقصان کرنے والے پرندوں کو اڑانے کے لئے چلائی تھی۔

ارسی یہ سرگزشت سن کر اس لڑکی کی بہادری پر مبہوت ہو گیا۔ وہ سوچنے لگا۔ کہ جس لڑکی کے معمولی نشانہ سے گھوڑے کی موت واقع ہو گئی۔ اگر وہ پوری قوت سے نشانہ لگائے تو نہ معلوم کیا ستم برپا ہو۔

لڑکی کو جب یہ پتہ لگا۔ کہ اس کے نشانہ سے رانا کا گھوڑا مر گیا۔ تو بھاگی ہوئی رانا کے پاس آئی۔ اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی۔ "مہاراج! یہ میرا قصور ہے۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ آپ مع سپاہیوں کے اس جگہ آرام کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ غلطی سرزد ہوئی"۔

رانا نے ہنس کر ٹال دیا۔ لیکن دل ہی دل میں ہزار جان سے وہ اس پر فدا ہو گیا۔ لڑکی کی خوبصورتی اس کی آنکھوں میں کھب گئی۔ اس کی بہادری و بے خوفی نے اس کے دل میں گھر کر لیا۔

(۳)

اسی جنگل سے ارسی مع اپنے ہمراہیوں کے واپس لوٹا جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں پھر وہی لڑکی ملی۔ اس کے سر پر دودھ سے بھرا ہوا مٹکا تھا۔ اور بغل میں ایک بھینس کا بچہ دبائے ہوئے تھی۔ ایک سوار نے جو آتش حسد سے کو ئلہ ہو رہا تھا۔ بدلہ لینے کا موقعہ غنیمت سمجھ کر مٹکے پر چوٹ لگا دی۔ لڑکی گو معصوم تھی۔ مگر پرماتما نے غضب کی موقعہ شناس آنکھیں عطا کی تھیں۔ اس نے نہایت ہوشیاری سے سوار کی ٹانگ پکڑ کر ایسے زور سے جھٹکا دیا کہ جھٹ سے نیچے آ گیا۔ اور کروٹیں بدلنے لگا۔ لڑکی ہنستی ہوئی اپنے گھر کو چلتی بنی۔

اس سوار کی جو درگت دوسرے سپاہیوں نے بنائی۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ وہ شرم سے زمین میں گڑا جاتا تھا۔

ارسی کا اشتیاق حد سے تجاوز کر گیا۔ اس نے یہ دریافت کرنے کے لئے کہ یہ کس کی لڑکی ہے۔ ایک سوار کو روانہ کیا۔ معلوم ہوا۔ کہ یہ اسی گاؤں کے ایک غریب راجپوت زمیندار کے گھر کا چاند ہے۔ اس وقت تو رانا نے واپس لوٹنا ہی مناسب خیال کیا۔

رانا جس وقت محل میں پہنچا۔ رات ہو چکی تھی۔ بھوجن وغیرہ کے بعد پلنگ پر لیٹ گیا۔ وہ سونے کی کوشش کرتا تھا۔ مگر نیند تھی۔ کہ اس سے کوسوں دور بھاگتی تھی۔ کبھی اس لڑکی کی دلفریب صورت اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتی۔ کبھی اس کی بہادری کا خیال آتا۔ غرضیکہ اس نے تمام رات آنکھوں میں کاٹی۔ صبح ہوئی۔ رانا اٹھا۔ ضروریات سے فارغ ہو کر وہ اسی گاؤں میں پہنچا۔ اور لڑکی کے والد کو طلب کیا۔ جب رانا نے اس راجپوت سے اس کی لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کا خیال ظاہر کیا۔ تو وہ کشمکش و پیچ میں پڑ گیا۔ اسے اپنی لڑکی سے اتنی محبت تھی۔ کہ وہ اسے علیحدہ نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے بغیر سوچے سمجھے انکار کر دیا۔

رانا اپنا سا منہ لے کر واپس لوٹا۔ زبردستی کرنا راجہ کا دھرم نہیں۔ اس لئے زمیندار کے انکار کو کافی سمجھا۔ اور چون و چرا نہ کی۔

جب زمیندار اپنے گھر واپس پہنچا۔ اور اپنے رشتہ داروں و لواحقین سے اس کا تذکرہ کیا۔ تو سب نے اس کی عقل پر لعنت بھیجی۔ سب نے کہا۔ "تم بیوقوف ہو۔ جو ایسے سنہری موقعہ کو ہاتھ سے دیتے ہو۔ اس سے اچھا ور تمہیں اور کونسا ملے گا؟ تیری لڑکی واقعی خوش قسمت ہے۔ جو چتوڑ کا ولیعہد اپنی زوجیت میں لینا چاہتا ہے۔ رانا بہادر ہے۔ عقلمند ہے۔ خوبصورت ہے۔ خاندانی ہے۔ معقول ہے۔ اس سے بڑھ کر تو اور کیا چاہتا ہے؟"

زمیندار کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اور رانا سے اپنی لڑکی کی شادی کر دی۔ ایک طرف رانا ایسی بہادر، سوشیل اور خوبصورت پتنی حاصل کر کے اپنے بھاگیہ کو دھنیہ مانتا تھا۔ دوسری طرف لڑکی ایسے یوگیہ پتی کو حاصل کر کے خوش تھی۔ دونوں کے دن آرام و چین سے گزرنے لگے۔ ایک پروانہ تھا۔ تو دوسرا شمع۔ ایک گل تھا۔ تو دوسرا بلبل۔ ایک چاند تھا۔ تو دوسرا چکور۔

اس بہادر راجپوتنی کے بطن سے رانا ہمیر پیدا ہوا۔ جس نے دشمنوں کے چھکے چھڑا کر راجپوتی شان کو دوبارہ بام اوج پر پہنچایا۔

پتری یان

مہرشی دیانندجی اور پنڈت ساتولیکرجی

از شری پنڈت بھگت رام جی - ڈنگہ

پنڈت ساتولیکرجی ویدک دھرم کے صفحہ ۲۰۷ پر رگوید اور یجروید کے ایک ہی منتر کا حوالہ دیتے ہوئے دیویان اور پتری یان کا ورنن کرتے ہیں۔ وہی منتر ہے۔ جو کہ مہرشی نے وید بھاشیہ بھومکا میں بھی دیا ہے۔ جس میں دونو یانوں کی ویاکھیا بھی کر دی ہے۔ منتر اس پرکار ہے:-

द्वे स्रुती अशृणवं पितृणामहं देवानामुत मर्त्यानाम्।
ताभ्यामिदं विश्वमेजत्समेति यदन्तरा पितरं मातरं च॥
१०. ८८. १५

پتری یان کی ویاکھیا کرتے ہوئے وید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۰۹ پر مہرشی لکھتے ہیں۔ کہ جہاں ماتا اور پتا کے ذریعہ شریر کو دھارن کر پاپ اور پنیہ کے پھلوں سکھ اور دکھ کو بار بار بھوگ کر ارتھات بار بار جنم کو پاتا ہے۔ اس کو پتری مارگ کہتے ہیں۔ اور یجروید کے بھاشیہ میں لکھتے ہیں کہ (۳) جب جیو پہلے شریر کو چھوڑ کر وایو جل۔ اوشدھی کے ذریعہ گھومتا ہوا پتا کے شریر میں یا ماتا کے شریر میں داخل ہو دوسرا جنم دھارن کرتا ہے۔ تب وہ جیو شریری ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

مہرشی نے پتری نام (۱) گیانیوں کے (۲) اپکاریوں وغیرہ ودوانوں کے بھی ارتھ کئے ہیں۔

(۳) پنڈت جی نے مہرشی کے بھاشیہ کے برخلاف اس طرح ارتھ کر دئے ہیں "اس دیو پتا اور پرتھوی ماتا کے بیچ میں بھٹکتا ہے۔ ارتھات ان مارگوں سے آواگون ہوتا رہتا ہے۔ ایونگ اس منتر سے اتنا پتہ چلتا ہے۔ کہ دیویان اور پتری یان نام کے دو مارگ ہیں جن سے آواگون ہوتا ہے"۔ یہاں پر وید منتر کا آشا غلط نکال کر الٹا کر دیا ہے:۔

مہرشی لکھتے ہیں۔ کہ دیویان مکتی کا مارگ ہے۔ آواگون کا مارگ نہیں۔ مہرشی سنسکرت میں بھاو نکالتے ہیں۔ جس کا بھاشا ارتھ اس پرکار ہے:-

دیویان دوارا موکش کو پراپت ہو کر جنم روپی سنسار سے چھوٹ جاتا ہے۔ پرنتم مارگ ارتھات پتری یان سے پن اور پاپ کے (مجموعہ) سموہ والے روپ پھل کو بھوگ کر پھر جنم پاتا ہے۔ اور مرتا ہے۔ پرنتو دوسرے دیویان کے ذریعے پھر جنم مرن نہیں ہوتا۔" اب کھقر اسا وچار یم پر بھی کر دینا کچھ نامناسب نہیں ہوگا۔

پنڈت جی یم لوک کو ہی پتری لوک مانتے ہیں۔ اور یم کو پتروں کا راجہ مانتے ہیں۔ دیکھو ویدک دھرم صفحہ ۲۳۵-۲۲۲ پرنتو مہرشی ستیارتھ پرکاش کے سمولاس ۹ میں لکھتے ہیں:

"جب شریر چھوٹتا ہے۔ تو یم ارتھات آکاش ستھت وایو میں رہتا ہے۔ کیونکہ "یمین وایونا"...... وید میں لکھا ہے۔ یم نام وایو کا ہے۔ گرڑ پوران کا کلپت یم نہیں"۔ سمولاس ۱۱ میں پرانوں کے یم لوک کا وستار پوروک کھنڈن کیا گیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۳۴۴-۳۴۷

پھر سنسکار ودھی صفحہ ۳۰۶ کے انت میں لکھا ہے۔ "کیا گرڑ پوران آدمیں میں یم آلیہ لکھا ہے۔ وہ جھوٹا ہے" اور زادشتیہ بھی لکھا ہے۔ پھر رگ وید اور یجروید کے لئے منتروں کو درشاتے ہوئے یم کا ارتھ موسموں کا۔ پرمیشور کا۔ اگنی کا۔ وایو۔ بجلی۔ سورج کا اس پرکار انیک ارتھ ہونے سے "انیک پدارتھوں کا نام یم ہے۔ اس لئے پوران آدی کی سب کلپنا جھوٹی ہے":۔

اس طرح سے اچھی پرکار معلوم ہو سکتا ہے کہ پنڈت ساتولیکرجی جو آج کل آریہ لوگوں میں سناتن دھرمی پنڈتوں کا سدھانت سدھ کرتے ہیں۔ وید منتروں کے من مانے ارتھ کر رہے ہیں۔ جو مول سے بالکل بھی کیول کلپت ہیں:۔

اب یہاں پر چند ایک وید منتروں کو بھی دے کر ان کے ارتھوں کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ کہ پنڈت جی نے کہاں کہاں پر غلطی کھاتے ہوئے جان بوجھ کر ارتھ کر دئے ہیں:۔

प्रारो हत जनित्री जातवेदसः पितृयाणैः सर्वः प्रारो ह यामि
स्व्याड् दद्मषितो हव्यवाह इजीन युक्तोः सुकृतां धत्त लोके
अथर्व

اس منتر پر ساتواچاریہ جی بھاشیہ کرتے ہوئے دیویان کو بھی صاف کر دیتے ہیں کہ "دیو لوک کی پراپتی کے سادھن بھوت کا نام دیویان ہے"۔ جیسا کہ مہرشی نے لکھا ہے۔ کہ دیو لوک نام مکتی کا ہے۔ اس واسطے مہرشی کے ارتھوں کی پیچ خود ساتواچاریہ جی بھی کرتے ہیں۔ اسی منتر میں دوسرا شبد (جات ویدسہا ہے۔ جو صیغہ جمع کا ہے۔ جس کے ارتھ پنڈت جی نے "اگنیو" کرتے ہیں۔ ساتواچاریہ جی نے اپنے بھاشیہ میں بھی اس صیغہ جمع کا سمادھان کرنے کے لئے بہت کچھ لکھا ہے۔ لیکن وہ بھی سدھ نہیں کر سکے۔ کیونکہ اس منتر میں اگنیوں سے ہرگز مراد نہیں۔ یہاں پر ودوانوں سے مراد ہے +

مہرشی رگوید بھاشیہ ۱-۴۴-۱۱ میں لکھتے ہیں ---- اتپن ہوئے پدارتھوں کو جاننے یا پراپت ہونے والے ودوانوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ دوسرا شبد (جنتریم) "اپنی اتپتن کرنے والی کے پاس پہنچا" یہ ارتھ کیسا بے معنی ہو جاتا ہے۔ ساتواچاریہ جی اس کا ارتھ آرنی کرتے ہیں۔ کیونکہ یگیہ میں آرنیوں سے اگنی پیدا کی جاتی ہے۔ یہ دونو کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ دیکھو ویدک دھرم صفحہ ۲۱۰ وغیرہ:۔

وید منتر کا ارتھ

۱ ودوان پرش انتر میں سب لوگ ۲ کرم پھل پراپتی کے سادھن روپ مارگ دوارا ۳ اپنی اپنی اتپتن کرنے والی شکتی ارتھات ماتا کے گربھ میں ۴ پرویش کریں۔ یا پرویش کرتے ہیں (وید دوارا پرماتما اپدیش کرتے ہیں۔ کہ میں) ۵ تم جیو کو ۶ اچھی پرکار پتری یان دوارا خاص خاص جسم میں پہنچا دیتا ہوں۔ جس پرکار ۷ یگیہ کی اگنی ۸ پراپت کئے ہوئے ۹ ہوی کے پدارتھوں کو ۱۰ اپنے اپنے کارنوں میں پہنچا دیتی ہے ۱۱ اتم کرموں میں لگے ہوئے ودوانوں کو ۱۲ اتم لوکوں میں ارتھات شریروں میں ۱۳ پراپت کرا دیجئے۔ یہ پرارتھنا روپ اپدیش ہے:۔

ایک اور منتر ہے جو رگ وید میں آتا ہے اور اتھرو وید میں بھی آیا ہے:-

प्रेहि प्रेहि पथिभिः पूर्व्येभिः यत्रा नः पूर्वे पितरः परेताः।
उभा राजाना स्वधया मदन्तौ
यमं पश्यासि वरुणं च देवम्॥
१०. १४. ७- अथर्व १८. १. ५४

یہاں پر پنڈت جی نے یم اور ورن کو صاف نہیں کیا۔ کہ نسودھا سے ترپت ہوتے ہوئے دونو راجا یم اور ورن دیو کو دیکھ" ویدک دھرم صفحہ ۲۱۰۔ کیسے وہ دیکھیں۔ (۵) دونو راجہ کہاں رہتے ہیں۔ کیا ایک پتری لوک کے دو راجا ہیں؟ اور پتران کو کیسے دیکھیں۔ کیسے ارتھ کر دئے ہیں۔ اور خواہ مخواہ گرڑ پوران کی گپوں کو وید سے سدھ کرنے کا بے فائدہ یتن کیا گیا ہے۔

جن ودوانوں نے سنسکار ودھی کے ہون منتروں کو دھیان سے پڑھا ہے۔ اور ان کے مول منتروں کو اتھرو ۴-۲-۵ سے ملایا ہے۔ ان کو صاف طور پر معلوم ہو سکے گا۔ کہ وہاں پر یم اور ورن شبدوں کے کیا ارتھ کئے گئے ہیں سو دیکھو سنسکار ودھی ودیا۵ پرکرن صفحہ ۱۵۸-۱۵۷

ओं यमः पृथिव्या अधिपतिः स मावत्वस्मिन्।
ओं वरुणो ऽपामधिपतिः स मावत्वस्मिन्॥
वरुणो ऽपामधिपतिः स मावत्वस्मिन्।
यमः पितृणामधिपतिः स मावतु अस्मिन्॥ अथर्व
५. २. ४

ان دونو میں صرف پرتھوی کے استھان پر پتر شبد ہے۔ باقی سب سمان ہے۔ وید سب کا مول ہونے سے سوتر گرنتھوں میں ویاکھیان روپ سے اکشروں یا شبدوں کو بدلا جاتا ہے یہ مہرشی کا منتویہ ہے۔ یہ سب وداہ کے منتر ہیں جس کے ذریعے سب جیو اتپن ہوتے ہیں۔ اور کرموں کے مطابق مختلف جسموں کو دھارن کرتے ہیں۔ اس میں یم کو پرتھوی یا پرتھوی سے تعلق رکھنے والے پدارتھوں کا راجہ مانا گیا ہے۔ اور ورن کو جلوں یا جلوں سے تعلق رکھنے والے پدارتھوں کا راجہ مانا گیا ہے۔ یہاں پر مول منتر میں یم شبد سے ماتری شکتی اور ورن شبد سے پتری شکتی کا ورنن کیا گیا ہے۔ جن کو دوسرے شبدوں میں رج اور ویریہ کہا جاتا ہے۔ ان دونو کے پرکاش مان تیجسوی ہونے سے ہی ماتری یا پتری پد کی پراپتی ہوتی ہے۔ جن استریوں یا پرشوں میں رج یا ویریہ پرکاشمان نہیں ہوتے۔ ان کے اتم سنتان کا ابھاو ہوتا ہے۔ یا بالکل ہی سنتان نہیں ہوتی۔ اب مول وید کا ارتھ بالکل آسان ہو جاتا ہے:۔

(باقی دارد)

گورُوکل کورُوکشیتر سماچار

۱- برہمچاریوں کی ششماہی پریکشا ۵ اگست سے ۱۵ اگست تک ہوئی۔ پریکشا پرنام بہت سنتوش جنک رہا۔ کئی مضمونوں کے ممتحن صاحبان گورُوکل سے باہر کے تھے۔ پچھلے سال بھی وہ ہی ممتحن صاحبان تھے۔ ممتحن صاحبان کی رائے ہے کہ پڑھائی میں امید سے زیادہ ترقی ہوئی ہے۔ اور برہمچاریوں کی قابلیت اور پڑھائی کا سٹینڈرڈ پہلے کی نسبت کافی اونچا ہو گیا ہے؛

۲- ۱۶ اگست سے ½۱ ماہ کی تعطیلات موسم گرما شروع ہو گئی تھیں۔ پچھلے سالوں کے تجربہ سے یہ معلوم ہوا تھا۔ کہ برہمچاریوں کو چھٹیوں کے دنوں میں گھر جانے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ اس کے مطابق اس سال برہمچاریوں کو یاترا پر لے جایا گیا۔ پہلی سے پانچویں تک کے چھوٹے برہمچاری دو ادھیاپکوں اور ڈاکٹر سکھو راج جی کے ساتھ سرمور ریاست کی سراہاں (رچھپاد) نام کے ستھان میں ½۱ ماہ تک رہے۔ اس پہاڑ کی اونچائی تقریباً شملہ کے برابر ہے۔ یہاں کی آب و ہوا بہت ہی اچھی ہے۔ سناتک جیندر کبیتو جی نے اپنی دو منزلی پختی کوٹھی برہمچاریوں کے رہنے کے لئے دے دی تھی۔ جس کے لئے ان کا ہارو کو دھنیہ واد ہے۔ سب برہمچاریوں کی صحت اچھی رہی۔ یاترا سے واپسی پر سب برہمچاریوں کا وزن بڑھا ہے۔ یاترا پر گئے ہوئے ہم چھوٹے برہمچاریوں کے وزن میں ۱۴۰ پونڈ کی زیادتی ہوئی ہے۔ اس حساب سے ہر ایک برہمچاری اوسطاً ۲ پونڈ بڑھا ہے؛

۳- چھٹی۔ ساتویں۔ آٹھویں شریبنیوں کے بڑے برہمچاری پنڈت سوم دت جی ہیڈ ماسٹر اور بابو تیرتھ رام جی اے کے ساتھ ناہن۔ سراہاں۔ سولن۔ رکنشائی۔ سباتھو۔ کسولی شملہ کالکا۔ پنچ کلا وغیرہ ستھانوں کی تقریباً دو سو پچاس میل کی یاترا پیدل کر کے آئے ہیں۔ شروع ۱۵ دن ناہن ٹھہرے۔ یہاں پر پنڈت سوم دت جی کے ویاکھیان آریہ سماج مندر میں اور بازار چوک میں ہوتے رہے۔

ناہن نواسیوں نے برہمچاریوں کا اچھا سواگت کیا۔ بابو کیدار ناتھ جی۔ بابو رلیا رام جی۔ بابو منیا رام جی نے بہت سہائتا کی جس کے لئے گورُوکل ان کا احسانمند رہے گا۔ یہاں کی آریہ سماج نے /۱۰۱ روپے چندہ کر کے گورُوکل کی بھینٹ کئے۔

ناہن سے چل کر کچھ دن سراہاں (رچھپاد) میں جہاں چھوٹے برہمچاری ٹھہرے ہوئے تھے۔ جا کر رہے۔ یہاں کی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ باون دواد شی کے میلہ پر ہوا۔ بارش کی وجہ سے باہر سے اپدیشک اور بھجنیک نہ پدھار سکے۔ اس لئے پنڈت سوم دت جی کے کئی ویاکھیان ہوئے۔ اور پہنت وکرما دتیہ جی کے (جو کہ گورُوکل میں ویایام شکشک ہیں۔ برہمچاریوں کو لاٹھی بیندم وغیرہ سکھاتے ہیں) دھنش بان کے کھیل ہوئے۔ جسے لوگوں نے بہت پسند کیا۔ ریاست ناہن کے چیف سکرٹری صاحب اور اعلےٰ عہدہ دار کھیلوں میں موجود تھے۔ بہت اچھا پرچار ہوا؛

یہاں سے چل کر رکنشائی۔ سولن ہوتے ہوئے شملہ میں سات دن رہے۔ شملہ میں منتری بابو لال جی پہلوان اور بابو جوالا پرشاد جی بہت سہائتا کرتے رہے۔ شملہ سے چل کر سباتھو۔ کسولی اور کالکا ہوتے ہوئے گورُوکل پنجکولا میں دو دن ٹھہرے؛

اس طرح سے تقریباً ۲۵۰ میل کی پیدل یاترا کر کے ۲۸ ستمبر کو گورُوکل میں کشلتا پوروک واپس آ گئے۔ سبھی برہمچاریوں کی صحت اُتم رہی۔ ایک دو برہمچاریوں کو چھوڑ کر کسی کو بخار نہیں ہوا؛

۴- یکم اکتوبر سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ سب ادھیاپک مہاشے پورے منوہوگ کے ساتھ ادھیاپن کاریہ کر رہے ہیں۔ ۷ اکتوبر سے ۹ اکتوبر تک وجے دشمی منائی جاوے گی؛

۵- گورُوکل گئوشالہ کے بہت سے جانور گرمیوں میں ہردوار کے آس پاس جنگلوں میں حسب دستور ساون چرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ وہاں سے ۷ بھینسیں چوری چلی گئی تھیں۔ چودھری تلسی رام جی اور چند دیگر زمینداران کی کوشش سے اب سب کی سب واپس آ گئی ہیں۔ اس سال بارش خوب ہوئی ہے۔ باغ میں برہمچاریوں کے لئے کافی ساگ ہو گیا ہے؛

۶- موسم بہت اچھا ہے۔ سبھی برہمچاریوں کی صحت اُتم ہے۔ چکتسالیہ بالکل خالی پڑا ہے؛

(بنواری لال پربندھ کرتا گورُوکل کورُوکشیتر)

سماجک جگت

[آریہ س]ماج انبالہ چھاؤنی کا وارشک اُتسو

[آریہ س]ماج انبالہ چھاؤنی (گورنمنٹ روڈ باگ) کا [وارشک اُتسو] ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر کو بڑی دھوم [دھام] سے منایا جائے گا۔ سب آریہ ودوانوں [اور] سنیاسی مہاتماؤں سے سوائے ودیدن ہے ... شامل ہونے کی اوشیہ کرپا کریں۔ ... دھرمن کا پربندھ سماج کی طرف سے [ہوگا]۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

[مہاتما] نارائن سوامی کا نار مہاتما گاندھی [جی کو]

... آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کے ... کی حیثیت سے آپ کی ۶۴ویں ورش ... کے شبھ اوسر پر آپ کو سمست آریہ سنسار [کی] طرف سے ہاردک ودھائی دیتا ہوں۔ ... آریہ سماج کا جیون پروگرام ... آپ کو وشواس دلاتا ہوں۔ کہ دلت ... جانے والے بھائیوں میں سماج اور ... سدھار کا کام بڑے زور کے ساتھ ... لگا۔

[آریہ] سماج وچھووالی لاہور کے سماچار۔

... چھوت ونا شک اندولن کے سمبندھ ... دسہرہ کے میلہ پر اچھوت بھائیوں ... ایک حلوائی کی دکان کھولی گئی۔ جو ... کامیاب رہی۔ پبلک نے بڑے جوش ... دکان کا سواگت کیا۔ اور لوگ پریم ... اشیا خرید کر کھاتے رہے۔ عورتوں نے ... پرہیز نہیں کیا۔ ... قسم کی اور دکانیں نگر میں کھولنے کا پربندھ ... رہا ہے۔

... امرت دھارا بھون کے ... کیا جا رہا ہے۔ کہ گلیوں ... میں ایسے سہبھوج کئے جائیں جن ... بھائی شامل ہوں۔ تاکہ اچھوت ... ونا شک اندولن کو تقویت حاصل ہو۔

(... سکرٹری آریہ سماج ہذا)

... شدھی ... سندر سنگھ بیدی ... جو عرصہ چھ ماہ سے اپنی مرضی ... مسلمان ہوگیا تھا۔ اس کی درخواست ... سماج مندر میں شدھ کیا جاوے ... بہت پشیمان تھا۔ اس ... کے لئے ۲۹ ستمبر کو سماج مندر میں ہون یگیہ کر کے حاضرین کی بھاری تعداد میں استقبال کیا۔

(ڈاکٹر بھیکو پال پریزیڈنٹ آریہ سماج ہذا)

سنیر پور میں ویدک دھرم پرچار۔ مورخہ ۱۱ بھادوں سے ۱۳ بھادوں تک رات کے ۱۲ بجے تک خوب دھوم دھام سے ویدک دھرم پرچار ہوتا رہا۔ مہاشہ دھرم دیو ارجنیہ جی اپدیشک ودیالیہ نے پرچار کیا۔

ساون رام منتری آریہ سماج سنیر پور پٹیالہ گورنمنٹ

آریہ سماج رانچی میں ویدک دھرم پرچار

۲۹ ستمبر شام کو آریہ سماج رانچی میں شری بابو شیام کرشن سہائے بیرسٹر کی ادھکشتا میں شری پنڈت کنہیا لال مشر آریہ اپدیشک کا بڑا پر اثر ویاکھیان ہوا۔ سماج کا ہال کھچا کھچ بھرا تھا۔ اس کے پیچھے گوری شنکر پرشاد ایڈووکیٹ بنارس نے بنگالی ... کے ویاکھیان کا سمرتھن کیا۔ پربھاو اچھا رہا۔

(منتری آریہ سماج رانچی)

شوک پرستاو۔ بدایوں آریہ سماج مشہور آریہ رائے روشن لال جی بیرسٹر کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے دکھت پریوار سے سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔

(منتری آریہ سماج بدایوں)

آہ! لالہ امراؤ سنگھ۔ ہر ایک آریہ پرش کو یہ جان کر دکھ ہوگا۔ کہ آریہ سماج کے پرانے کام کرنیوالوں میں سے شری لالہ امراؤ سنگھ جی سابق پردھان آریہ سماج لدھیانہ۔ دسہرہ کے دن پرلوک گمن کر گئے۔ شری لالہ امراؤ سنگھ جی نے شروع جوانی سے مرن پرینت آریہ سماج میں اَنتھک روپ سے کام کیا۔ آپ شروع شروع میں آریہ سماج لدھیانہ کے منتری رہے۔ اس کے بعد آپ ورشوں پردھان رہے۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ اور گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ کے چلانے میں دیگر ساتھیوں کے ساتھ آپ کا خاص حصہ تھا۔ آڑے وقت لدھیانہ آریہ سماج کی جو سیوا آپ نے کی۔ وہ کسی لدھیانہ نواسی سے چھپی نہیں۔ آپ لدھیانہ میونسپل کمیٹی کے ممبر تھے علاوہ آریہ سماج کے تمام شہر میں مان کی درشٹی سے دیکھے جاتے تھے۔ کئی کارنوں سے آپ کو لدھیانہ چھوڑنا پڑا۔ اور دسہرہ کے دن جا کر وہاں کی ایک پاٹھشالہ میں اپنا جیون دان ... کرنے ہوئے ... شکتی آریہ سماج

دہرہ دون کی بھی سیوا کرتے رہے۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے۔ آریہ سماج لدھیانہ کی جوبلی کے لئے آریہ سماج لدھیانہ کی پچاس سالہ رپورٹ لکھنے کے لئے تشریف لائے۔ اور کئی دن لدھیانہ ٹھہر کر انہماک تیار کر کے دیا۔ سب سے پریم پورووک ملتے تھے۔ آریہ سماج کے متعلق آپ کی واقفیت بہت وسیع تھی۔ آپ سنسکرت کے اچھے ودوان تھے۔ جو انہوں نے سوئم کوشش سے حاصل کی تھی۔ آپ چنگے بھلے دہرہ دون پاٹھشالا میں پڑھانے گئے۔ وہاں درد اُٹھا۔ ویدار ناتھ جی دوائی لانے ہی رہے۔ کہ ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دے گئے۔ جب یہ افسوسناک خبر لدھیانہ پہنچی۔ آریہ سماجک پرشوں اور دیگر ہندوؤں نے آپ کی اچانک موت کی خبر سے بہت ہی دکھ محسوس کیا۔ آپ کے اعزاز میں ایک دن کے لئے آریہ ہائی سکول لدھیانہ اور گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ بند کئے گئے ؛

لالہ امراؤ سنگھ جی کی ہنس مکھ تصویر آنکھوں کے سامنے ہے۔ ان میں جو لگن تھی۔ وہ یاد آ رہی ہے۔ غرضیکہ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ودوان تھے۔ سہن شیل تھے۔ ہر دلعزیزی کے علاوہ ہمدرد تھے۔ اس کے علاوہ آریہ سماج اور رشی دیانند کے لئے ان کے دل میں شردھا تھی۔ افسوس میرا پرانا نوجوانی کا ساتھی، آریہ سماج میں کام کرنے والا جس نے دل میں پر لوک سدھار گیا۔ ایشور انکی آتما کو سدگتی پردان کریں ؛

(غم زدہ۔ بھجو رام نیتر۔ لدھیانہ)

جینت پورنی میں قربانی ۔ ۷ اکتوبر اشٹمی کے دن دوپہر کے وقت ایک دو اشخاص پوجاریان منسو وغیرہ ایک بکرا اور ایک بھینسا برائے ادائیگی رسم قربانی جو انہوں نے عرصہ ۲۰۔۳۰ سال سے چلا رکھی ہے۔ لے کر ایسی جگہ گئے۔ جو کہ پکی منتقل مندر سے چند قدم الگ ہے۔ کیونکہ یہ چوک حسب الحکم رائے بہادر پنڈت پربھو دیال مجسٹریٹ درجہ اول ضلع ہوشیار پور بہ ۱۴ کو مقدمہ قربانی فتح چند وغیرہ بنام گشنا اس وغیرہ بحق سرکار نزول کیا جا چکا ہے۔ اس لئے قربانی کی ان پوجاریوں نے اپنی دکان کے سامنے دعوت رکھی۔ جس شخص کو قربانی پر آمادہ کیا گیا۔ وہ ۱۸ سالہ نوجوان جعفر نا ذات کا ہے۔ اس نوجوان نے بکرے کو تو ایک ہی وار میں سر تن سے جدا کر دیا۔ لیکن بھینسے کی بری حالت ہوئی۔ اس کی گردن پر کئی دفعہ چھری چلی۔ لیکن وہ شاہ رگ تک نہ پہنچ سکی۔ جس کی وجہ سے وہ بھی آدھ کچی اور تکلیف بھری آواز سے چلایا۔ جس پر پانڈی جمع ہو گئے۔ اور لوگوں کے نعرے بلند کر لئے

کرایا گیا تھا۔ جس پر آدھرم منڈل نے اس کو برادری سے خارج کر دیا تھا۔

مقدمہ بالا کے فیصلہ کی تاریخ ۲۴ اکتوبر مقرر ہے۔ پوجاریوں نے فیصلہ کی انتظار کے بغیر اور اس حکم کی تعمیل کے بنا کہ پیشتر کہ کسی قسم کی قربانی عمل میں لائیں۔ جگہ کے لئے عدالت سے پہلے اجازت حاصل کریں۔ اس سال پھر یہ ظالمانہ رسم ادا کی ؛

سنت رام سنتر ماسیکنڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی سکول جینت پورنی

آریہ سماج سنگاپور کے سماچار ۔ معلوم ہوا ہے کہ ۔ کس کارن سے C. I. D. والے آریہ سماج کے پستکالیہ سے کچھ پستکیں لے گئے۔ اس پر آریہ سماج کے مخالفوں نے جنتا میں طرح طرح کی افواہ پھیلا دی۔ جس سے سپتاہک ست سنگ بالکل پھیکے پڑ گئے۔ اور جنتا میں ڈر پیدا ہو گیا۔ ایسے آڑے وقت میں منتری بت بابو رام چند جی دوسانج لدھیانہ نواسی (پنجاب) نے کمر ہمت کر آریہ سماج کی ہر پرکار سے سہائتا کی۔ اور سینکڑوں ڈالر کا سامان سماج کو دے کر اپنا ست کیا۔ اسی وقت میں نتجو جو سمندر کے اس پار کچھ فاصلے پر مقام ہے سے آریہ سماج کو پرچار کے لئے نمنترن دیا گیا تھا۔ سنگاپور سے بابو رام چند جی کے ہمراہ بہت سے آریہ بھائی اس جگہ پہنچے سو ہاں بابو رام چند دوسانج جی کے پتنو میں سبھا کا کاریہ آرمبھ ہوا اور ست سنگ بھی سپتاہک شروع ہوا ؛

(۲) اب سپتاہک ست سنگ بڑے سمارو سے منائے جاتے ہیں۔ اور جنتا خوب آتی ہے۔ اور نئے ممبر بھی بہت ہونے لگ گئے ہیں۔ اور سی۔ آئی۔ ڈی۔ جو پستکیں لے گئی تھی۔ وہ بھی واپس مل گئی ہیں۔ صرف چند پستکیں باقی ہیں۔ وہ بھی مل جائیں گی +

(۳) منتری ہان راجا دھیراج اسد سنگھ جی کو گدی نشینی کی بدھائی کا تار دیا گیا۔ گروہی سنگھ جی کی مرتیو پر شوک سبھا بلائی گئی ؛

(۴) جا نتیہ پرب کرشن جنم اشٹمی بڑے آنند سے منائے گئے۔ کرشن اشٹمی کے دن کرشن جی

ہوا کہ :-

"آریہ سماج نیروبی کا یہ جلسہ آریہ سماج کے پرچیہ مہاتما آچاریہ رام دیو جی کی صحت کے متعلق اخباروں دوارا پرکاشت کی گئی اطلاعات کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ ان کی صحت اور پوزیشن کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو فوراً رہا کر دے۔ یا کم از کم اسے کلاس میں تبدیل کر دیا جائے" ۞

(ہنسراج منترہ ڈپٹی سکرٹری آریہ سماج نیروبی)

سمندری میں ویدک سنسکار - مہاشہ کرم چند جی پوتر کی سپتری ستر یمتی ماپا دیوی جی کا وواہ سنسکار سرگودھا نواسی سردار بچتر سنگھ جی کے سپتر مہاشہ امرناتھ جی کے ساتھ ویدک ریتی سے ۲۲ اسوج کو پنڈت منیشور دیو جی نے کرایا۔ دودھو پکھشی سے ۴/ روپیہ اور ور پکھش سے ۱۵/ روپیہ آریہ سنستھاؤں کو دان ملے۔

۲۔ مہاشہ الیشر داس جی کے سپتر عزیز مرجھگون کا منڈن سنسکار ہوا ۞

(منتری آریہ سماج سمندری ضلع لائل پور)

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ۞

کیسر چند جی - مہاشہ پرتاپ سنگھ جی آدی کے پربھاوشالی لیکچروں اور بھجنوں سے لوگوں کو آنند پراپت ہوا۔ جلسہ ہر طرح ازوگھن سماپت ہوا۔ مہاشہ رام چند جی کی اپیل پر ۴/ روپے اکٹھے ہوئے ۞

(منتری آریہ سماج نوشہرہ ورکاں)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

۱۔ آریہ سماج نیروبی کے ہفتہ واری اجلاس خوب رونق سے ہو رہے ہیں۔ جن میں ماسٹر آریہ منی جی شاستری مہاشہ کرشن دیو جی کپل کے پربھاوشالی ویاکھیان ہو رہے ہیں ۞

۲۔ ۹/۱۰ کو مہاشہ دولت رام ریلوے کی سپتری کا نام کرن سنسکار ہوا۔ نام راج کماری رکھا گیا۔ آریہ سماج کو ۴ شلنگ دان ملا ۞

۳۔ ۹/۲۵ کو مہاشہ جیون جی لوگا دھیائی کے سپتر کا نام کرن سنسکار اور جوڑا کرم سنسکار ہوا۔ سپتر کا نام واؤ درائے رکھا گیا۔ آریہ سماج کو ۲ شلنگ کا دان پراپت ہوا ۞

۴۔ آریہ سماج نیروبی کے ۹/۲۵ کے ہفتہ وار اجلاس میں سرو سمتی سے پاس ہوا۔

کا سالانہ جلسہ ۱۶ تا ۱۹ اکتوبر منایا گیا۔ پنڈت چمپتی جی ایم۔ اے۔ پروفیسر گوپال جی۔ پنڈت سدا شو جی۔ لالہ وزیر چند جی کپل پنڈت رام دیال جی۔ سوامی بھیشمانند جی مہاراج بھجنیک اپدیشکوں کے شامل جلسہ ہونے کے رات کے وقت شہر کے سماج مندر میں اور دن کو گوروکل میں امرت ورشا ہوتی رہی۔ دلوی چند ودیا پتی مرحوم لالہ موہن لال انسپکٹر پولیس کی وصیت کے بموجب ایک دھرم شالہ بچوں کے لئے بنوا دی۔ ۔/۵۰۰ روپیہ لالہ رنجیت رائے منتری گوروکل لاہور آدمی سے اکٹھا کر کے لائے۔ ۔/۲۱۵ روپے استری سماج سے آئے۔ ۔/۱۔/۹۱ روپے دیگر شہر اتنادی سے ۔/۱۴۷۵ = کل ۔/۱۸۱۵ روپے اکٹھے ہوئے۔ شہر کے مشہور دانی مہاشہ نند لال وریدت نے ۷۰ واسکٹ روئی دار بنوا دینے کا وعدہ کیا ۞ (بلار سنگھ)

آریہ سماج نوشہرہ ورکاں کا اُتسو - آریہ سماج نوشہرہ ورکاں ضلع امرتسر کا واریشک اُتسو ۱۸ تا ۲۰ ستمبر کو بڑے سماروہ کے ساتھ نروگھن سماپت ہوا جس میں پنڈت جیدیو ودیا النکار۔ پنڈت چرن چند جی۔ پنڈت رام چندر دیو۔ مہاشہ ہنسراج جی۔ مہاشہ

پورن جی ودیا بھاسکر بپن بابو رام سماج نے بڑے اچھے سندر بھجن آریہ سماج ہذا)

منڈن سنسکار - امرگڑھ میں منڈن سنسکار - بابو رام جی سب پوسٹ ماسٹر (منتری آریہ سماج امرگڑھ) کے سپتر عزیز ستنیل کا منڈن سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ ایک روپیہ آریہ سماج اور ایک روپیہ چار آنہ لنڈ کو دان پراپت ہوا۔ (منتری آریہ سماج امرگڑھ - ریاست پٹیالہ)

کیمبل پور میں پرچار - کیمبل پور آریہ سماج میں امرت آنند جی نے ۳ سے ۹ تک اپنے اپدیشوں سے کرتارتھ کیا۔ ادیش النیور سوروپ - النیور بھگتی کے سادھن اور پاپوں سے بچنے اور النیور کو حاصل کرنے کے اپائے - سندھیا کا سمبندھ اور سندھیا کے منتروں کا ارتھ۔ ایکانت سیون وغیرہ وشیوں پر ہوئے۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

دلت اُدھار کا عملی کام

(از شری آسا رام جی اوورسیر مالک سرسوتی بھنڈار ـ لال باغ سیتاپور (اودھ))

آج کل ہندوؤں میں پتت ادھار کی تحریک زوروں پر ہے ـ اس میں کوئی شک نہیں ـ کہ قومی ترقی کا راز پتت ادھار میں ہے ـ تواریخ اس کی گواہ ہے ـ پتت ادھار راج نیتی کی جڑ ہے ـ تمام اقوام اس وقت تک ترقی کرتی رہی ہیں ـ جب تک کہ ان کے اندر پتت اُدھار کا مادہ رہا ہے اور جب اپنے اپنے اڈے جما کر دوسروں کی بہبودی کی طرف مائل ہونا چھوڑ دیا ـ یا دوسروں کو خواہ مخواہ پتت کرنا شروع کر دیا ـ اسی وقت سے ان کا پتن شروع ہو گیا ہے ـ گویا پتت ادھار ایک دھرم ہے ـ جس سے ایشور خوش ہو کر قوموں کو سکھ سمپتی اور آزادی یعنی سُراجیہ (ــــ) یا سورگ کی دولت سے بھرپور کر دیتا ہے ـ

ہندوؤں کی بے جا چھوت چھات کے باعث ان کا ایک طبقہ عرصہ دراز سے دلت اور اچھوت پن کی زندگی بسر کر رہا ہے ـ اور ہندو ان کی طرف سے غافل رہے ـ دوسری اقوام نے ہر چند اس طبقہ کو اپنے اندر ملا کر گویا ان کا ادھار کرنا چاہا ـ لیکن چونکہ ان کے مذہبی اصول ہندو دھرم کے خلاف تھے ـ لہٰذا ہندوؤں کے اس اچھوت طبقہ نے غیر ہندو ہونے کی بجائے اپنے آپ کو اچھوت ہندو رکھنا ہی پسند کیا ـ

مگر یہ بالکل غیر قدرتی ہے ـ کہ انسانی گروہ کا کوئی طبقہ سوسائٹی کے بیجا مظالم سے ہمیشہ دلت ہی بنا رہے ـ غیر اقوام ان کو اپنے اندر ملانے کے لئے ہمیشہ ہندوؤں کے خلاف بھڑکاتی رہی ہیں ـ جس سے ان کے اندر بیداری کا مادہ پیدا ہوا ـ اور یہ لوگ ہندوؤں سے اپنے انسانی حقوق منوانے کے لئے کوشش کرنے لگے ـ ایشور نے بھی ان کا ساتھ دیا ـ اور جس وقت ہندوؤں کے ادبار و مصیبت کے بادل چھا گئے ـ ہندوؤں نے ان کے ساتھ جگہ بجگہ سہ بھوج وغیرہ کر کے ایکتا کا ثبوت دیا ـ لیکن ہندوؤں کا اس قسم کا سہ بھوج وغیرہ انکے ادھار میں کارگر نہ ہو سکا ـ کیونکہ اس قسم کا سہ بھوج محض دکھاوا اور چند آدمیوں کی رضا مندی سے ہی ہوا کرتا تھا ـ اور ہندو قوم بحیثیت مجموعی کبھی اُن کے ادھار کے لئے تیار نہیں ہوئی ـ

ہندوؤں کی اس غفلت سے فائدہ اٹھا کر مخالفین نے ان کو ہندوؤں سے علیحدہ کرنے کا زبردست پراپیگنڈا شروع کیا ہوا ہے ـ لیکن ایشور کا شکر ہے ـ کہ آج کل جبکہ ہندوستان کی پولیٹیکل رفتار نے دلت ہندوؤں کو ان سے علیحدہ کر کے ہندو قوم کی تباہی کے سامان پیدا کئے ـ تو ہندوؤں کی آنکھیں کھلیں ـ اور مہاتما گاندھی کو ہندوؤں کو اس تباہی سے روکنے کے لئے اپنے پرانوں کی آہوتی دینے کا پرن کرنا پڑا ـ جو کہ حقیقت میں ہندوؤں کی آنکھیں کھولنے کا باعث ہوا ـ اور ہندو لوگ اس دلت طبقہ کو انسانیت کے حقوق دینے پر آمادہ ہو گئے ـ جس کے ثبوت میں دلتوں کے ساتھ سہ بھوج ہوئے ـ اور ان کے لئے کنوئیں اور دیو مندر وغیرہ کھول دئیے گئے ـ

لیکن اس قسم کا سہ بھوج وغیرہ ان دلتوں کی بھلائی کا باعث نہیں ہو سکتا ـ کیونکہ سہ بھوج وغیرہ تو پہلے بھی ہو چکے ہیں ـ دس پچاس یا ہزار آدمیوں کے ساتھ سہ بھوج ہونے سے ادھار نہیں ہو سکتا ـ اگر ہندو واقعی ان کو انسانیت کے حقوق دینا چاہتے ہیں ـ تو ہندوؤں کو آگے قدم بڑھانا پڑے گا ـ نیز اگر اچھوت واقعی اپنا ادھار چاہتے ہیں ـ تو ان کو خود بھی عملی قدم بڑھانا ہو گا ـ کوئی قوم دوسروں کے جگانے سے نہیں جاگ سکتی ـ جب تک کہ وہ خود اس کے لئے تیار نہ ہو ؛

اس بارے میں دلتوں کا سب سے پہلا فرض یہ ہے ـ کہ وہ اپنے آپ کو دلت یا اچھوت سمجھنا قطعی چھوڑ دیں ـ دوسرا فرض ان کا یہ ہے ـ کہ وہ شُدھی کے اصولوں کو اپنائیں مثلاً میلا کام کرنے کے بعد اس وقت تک خود ہی کسی سے نہ چھوئیں ـ جب تک کہ نہا دھو کر پاک نہ ہو جائیں ـ جیسا کہ ہندوؤں کی دوسری اعلٰے ذاتیں کرتی ہیں ـ تیسرا اور زبردست فرض یہ ہے ـ کہ ہندوستان کی دوسری غلیظ اقوام جن کو ہندو لوگ شدھ کر کے اپنے اندر جذب کرنے میں قاصر ہیں ـ ان کے اندر شدھی کا پرچار کر کے اپنی تعداد بڑھائیں ـ کیونکہ وہ لوگ انکے بہت ہی قریب ہیں ـ اور ان کے اندر آسانی سے جذب ہو سکتے ہیں ؛

چھوڑ کر چھوت چھات بند کر دیں ـ اور ان کو اپنے گھروں میں ملازم رکھنا شروع کر دیں ـ دوسرا فرض یہ ہے ـ کہ ان کو دوسرے شُدھ پیشوں کی تعلیم دیں ـ یعنی جہاں پر ضرورت ہو ان کو دوسرے پیشہ وروں میں لے لیا جائے ـ مثلاً جہاں کمہاروں کی ضرورت ہو ـ وہاں کمہار اور جہاں بڑھئی کی ضرورت ہو ـ وہاں بڑھئی کا کام سکھلا کر ان کو کمہار یا بڑھئی بنا لیا جائے ـ اسی طرح ان کو جھٹیار ـ لوہار ـ درزی ـ سنار ـ رنگریز ـ سبزی فروش ـ نائی ـ دھوبی ـ تیلی ـ جولاہے ـ نیچہ بند ـ معمار ـ یکے والے ـ موٹر والے ـ وغیرہ وغیرہ بنا لیا جائے ـ ایسا کرنے سے ان لوگوں کو دوسری اشدھ اقوام کو اپنے اندر جذب کرنے میں بھی آسانی رہے گی ـ

تیسرا اور اہم فرض ہندوؤں کا یہ ہے ـ کہ ان لوگوں میں سے منتری سپرٹ کے آدمیوں کو مذہبی تعلیم دے کر شدھی کے میدان میں کام کرنے کے لئے تیار کریں ـ

یہ ہیں وہ طریقے جن پر عمل کرنے سے ہندو اگر چاہیں ـ تو تھوڑے ہی عرصہ میں دلتوں کا ادھار کر سکتے ہیں ـ اور ان کے اندر سے ـــ

براہمن اور شری برکھنشتری پیدا کر کے ہندو ... بیڑے کو پار لگانے میں مددگار ... کہ عرصہ دراز سے کھمبوں میں ... اس لیکھ میں میں نے اپنی ... انہیں اصولوں کو دہرایا ہے ... کرنے کے لئے اور دوسری اقوام کو اپنے اندر جذب کرنے کے لئے ہمیشہ ہندوؤں ... نے عمل میں لائے ہیں ـ اور سینکڑوں اقوام ... اندر جذب کیا ہے ـ امید ہے ـ ہندو ... اس طرف دھیان دیں گے ـ اور دلتوں کا ...

نوٹس

ایک شریف خاندان ـ تندرست ... گریجویٹ کے لئے جن کی پہلی استری کا دیہانت ہو چکا ہے ـ اور جو کہ صد ... سکول میں ملازم ہیں ـ ایک سوشیل روپ ... لوگیہ بال ودھوا یا کنیا کی ضرورت ہے ـ ... ویدک ریتی سے ہو گا ـ ذات پات کا ... کیا جائے گا ـ خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جائے ... گیا پرشاد گوڑ بی ـ اے ـ ایل ـ ٹی متصل خزانہ ریاست کھوپال ...

سواستھ رکھشا

"ملیریا یا موسمی بخار"

از ڈاکٹر گردھاری لال جی ساہیوالہ

چونکہ آج کل ملیریا یا موسمی بخار کا موسم ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے متعلق کچھ واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ یہ بخار زیادہ تر گرم اور مرطوب علاقہ میں ہوتا ہے۔ خاص کر برسات کے بعد جب گڑھے۔ جوہڑ۔ اور تالاب پانی سے بھر جاتے ہیں۔ پنجاب میں یوں تو یہ سارا سال رہتا ہے۔ لیکن زیادہ زور ماہ اپریل سے اکتوبر تک ہوتا ہے۔ جو لوگ ملیریا والے علاقوں میں رہائش رکھتے ہیں۔ ان کو یہ بخار بہ نسبت دوسری جگہ کے لوگوں کے کم ہوتا ہے۔ جو نئے اس علاقہ میں آئیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اہل انگلستان کو جب وہ پہلے پہل ہندوستان میں آتے ہیں۔ تو ملیریا بہت ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ آہستہ آہستہ اس کی آب و ہوا کے عادی ہو جاتے ہیں۔ تو ان کو یہ بخار کم ہوتا ہے:۔

یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ اگر دنیا میں مچھر نہ ہو تو ملیریا بھی نہ ہو۔ مچھر بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں تمام قسم کے مچھر ملیریا نہیں پھیلاتے۔ ملیریا پھیلانے والا ایک خاص قسم کا مچھر ہوتا ہے۔ اس کی آواز بھی دوسری قسم کے مچھروں سے کم ہوتی ہے۔ اور اس کا ڈنک بھی کم معلوم ہوتا ہے۔ ملیریا پھیلانے والے مچھر دوسرے مچھروں سے آسانی سے پہچانے جا سکتے ہیں۔ ملیریا پھیلانے والا مچھر جب کسی ہموار جگہ مثلاً دیوار یا فرش پر بیٹھتا ہے۔ تو اس کا جسم سطح سے ترچھا واقع ہوتا ہے۔ اور دوسرے مچھروں کا سطح کے متوازی ہوتا ہے:۔

ملیریا یا موسمی بخار سینضہ اور پلیگ کی طرح چھوت کی بیماری نہیں۔ جو کہ ایک آدمی سے دوسرے کو لاحق ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری مچھروں کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔ اور اس بیماری کے پھیلانے میں مچھر خاصہ حصہ لیتے ہیں۔ مچھر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ نر اور مادہ۔ نر مچھر پھل پھول اور گھاس پر گزارہ کرتا ہے۔ جو کہ جوہڑوں۔ نالابوں اور بہانی کے گڑھوں کے کناروں پر اگی ہوئی ہوتی ہے۔ ان جگہوں میں جہاں پانی کھڑا رہے۔ پانی کے اوپر انڈے دیتی ہے۔ ایک مادہ بہت سے انڈے دیتی ہے۔ جو کہ پانی کی سطح کے اوپر ایک دوسرے کے ساتھ نہایت ہی باریک جھلی کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان انڈوں سے کیڑا (Larva) نکلتا ہے۔ اور لاروا سے پیوپا (Pupa) بنتا ہے۔ یہ رفتہ رفتہ مچھر ہو جاتا ہے۔ اتنا سارے عرصہ کو

جب انڈا سے پورا مچھر بنتا ہے۔ چالیس دن لگتے ہیں۔ جس طرح سے ملیریا کے جراثیم انسان کے خون میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ بھی طریقہ نہایت عجیب و غریب ہے۔ مادہ مچھر جس کا گزارہ انسان کے خون پر ہے۔ عموماً رات کو کاٹتی ہے۔

جب مچھر کسی ایسے بیمار کو جو کہ موسمی بخار سے بیمار ہو۔ کاٹتا ہے۔ تو وہ انسان کے جسم سے خون چوستا ہے۔ اس خون کے ذریعے ملیریا کے جراثیم (Parasites) اس کے منہ سے ہوتے ہوئے معدہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ معدہ میں جا کر یہ جراثیم پرورش پاتے ہیں۔ پھر تھوک میں واپس آ جاتے ہیں۔ اس عرصہ کو ۸ سے ۱۲ دن لگتے ہیں۔ پھر یہ مچھر جب کسی تندرست آدمی کو کاٹتا ہے۔ اور خون چوستا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی ملیریا کے جراثیم تندرست آدمی کے خون میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ جراثیم خون میں داخل ہو کر خون کے لال دانوں میں اپنا زہر داخل کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے خون کے یہ لال دانے زائل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ گھلنے لگ جاتے ہیں۔ اور بیمار کا رنگ سفید ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ملیریا میں جو بخار چڑھتے وقت سردی محسوس ہوتی ہے۔ اس کی وجہ انہی لال دانوں کی ہلاکت ہے

ملیریا سے بچنے کی ترکیب

۱۔ مچھر کو پیدا ہونے سے روکنا۔ جہاں تک ہو سکے۔ یہ کوشش کرنی چاہئے۔ کہ مچھر پیدا ہونے کا کوئی امکان نہ رہے۔ اور اگر مچھر نہ ہوگا۔ تو ملیریا بھی نہ ہوگا۔ رہائش کے مکان حتے الوسع جوہڑ یا تالابوں کے کناروں سے دور ہونے چاہئیں۔ مکان کھلے اور ہوادار ہوں۔ کھڑکیوں اور دروازوں میں باریک جالی لگی ہوئی ہونی چاہئے۔ جس سے مچھر اندر نہ آ سکیں۔ مکان کے اندر یا گرد و نواح میں کوڑا کرکٹ اور گرد جمع نہیں ہونے دینا چاہئے۔ چھوٹے چھوٹے گڑھوں کو پُر کروا دینا چاہئے۔ پانی کی سطح پر جہاں پانی کھڑا رہتا ہو۔ اور نالیوں میں مٹی کا تیل ڈالنا چاہئے اس سے مچھر کے انڈے دم گھٹ کر مر جاتے ہیں۔ تیل جس طرف سے ہوا چل رہی ہو۔ اس طرف سے ڈالنا چاہئے۔ مکان کے اندر بہنے یا بچھانے کے کپڑے بالترتیب ہونے چاہئیں کیونکہ کپڑوں کی تہوں اور کمروں کے تاریک کونوں میں مچھر جمع ہو جاتے ہیں۔ مکان میں اگر فرش ہوں۔ تو سیمنٹ یا چونے کے ہموار ہونے چاہئیں۔ فرش اگر اینٹوں کا ہوگا۔ تو اینٹوں کے درمیان کے درمیان پانی جمع ہو جائے گا اور اس پر مچھر پرورش پانا شروع کر دیں گے۔ اگر مکان فرش دار نہ ہوں۔ تو گوبر اور مٹی کا لیپن کر ڈالنا چاہئے۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ جب تک لیپن سوکھ نہ جائے۔ ہوا اور دھوپ کافی مقدار میں آ سکے۔ ورنہ گیلی جگہ پر مچھر جمع ہو جائیں گے۔

یہ رواج ہندوؤں کا حفظان صحت کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔ گھروں میں سگندھ دھوپ اور ہون کا رواج جو کہ ہندوؤں کے درمیان رائج ہے۔ مچھروں کے دفعیہ کے لئے نہایت ہی اچھا طریقہ ہے۔ کیونکہ مچھر اس کی خوشبو سے بھاگ جاتے ہیں لیکن شوک کا مقام ہے۔ کہ آج کل ہندو ان رواجوں کو جو کہ ان کی صحت کے لئے نہایت ہی مفید ہیں۔ ترک کر رہے ہیں۔ اول تو روزانہ ورنہ ہفتہ میں کم از کم ایک دفعہ ہر گھر میں ہون ہونا چاہئے۔ اور ہر روز سگندھ دھوپ جلانا چاہئے۔ اس سے ہر ایک قسم کے جراثیم اور مچھر وغیرہ بھاگ جاتے ہیں۔ مکان میں گندھک جلانا بھی بہت مفید ہے۔ اس سے بھی مچھر دور ہو جاتے ہیں۔ دھوئیں سے بھی مچھر بھاگ جاتے ہیں:۔

۲۔ مچھر سے بچاؤ کے طریقے۔ چونکہ مچھر بہت اونچا نہیں اڑ سکتے۔ اس لئے ملیریا کے دنوں میں دوسری منزل پر سونا اچھا ہوتا ہے۔ ہوا کی تیزی کے آگے بھی مچھر نہیں ٹھہر سکتے۔ اس لئے ہوا میں سونا چاہئے۔ جو لوگ شراب یا دوسری منشی اشیا کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کو بھی ملیریا بہت جلدی ہوتا ہے۔ ان دنوں میں سرخ رنگ کے کپڑے بھی نہیں پہننے چاہئیں۔ کیونکہ ان پر مچھر بہت آتا ہے۔ جو لوگ ان دنوں میں جسم پر کڑوے تیل کی مالش کرتے ہیں۔ ان پر مچھر کے کاٹنے کا اثر کم ہوتا ہے۔ اس لئے ان دنوں میں مالش بہت مفید ہے۔ بچوں کو موسمی بخار کے دنوں میں ہفتہ میں ایک بار گھی کی مالش کر کے نہلانے سے وہ موسمی بخار سے بچ جاتے ہیں:۔

مچھر دانی کا استعمال!

یہ صرف ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو مچھر دانی خرید سکتے ہیں۔ مچھر دانی کی جالی باریک ہونی چاہئے۔ تاکہ مچھر اس میں سے نہ گزر سکے۔ اور مچھر دانی تاریکی ہونے سے پہلے ہی لگا دینی چاہئے۔ اور اس کے پلڑے بستر کے نیچے اچھی طرح دبا دینے چاہئیں۔ ہاتھ پاؤں جہاں تک ہو سکے۔ ڈھک کر رکھنے چاہئیں۔ جرابوں کا استعمال ان دنوں اچھا ہے۔ ہاتھ پاؤں یا دوسری برہنہ جگہوں پر مندرجہ ذیل خوشبودار چیزوں کا استعمال کرنا چاہئے۔ ان کی خوشبو سے مچھر نزدیک نہیں آتے۔ لیکن ان کا اثر اس وقت تک رہتا ہے۔ جب تک خوشبو رہتی ہے۔ (Citronella Oil)۔ صندل کا تیل۔ یوکلپٹس آئل۔ کافور تیل میں ملا کر۔ (ایک تولہ کافور ایک چھٹانک تیل سرسوں میں۔ یا مٹی کا تیل اور سرسوں کا تیل ملا کر۔ یا مٹی کے تیل میں دو ریلین ملا کر استعمال کریں۔ ملیریا کے دنوں میں لیموں کا استعمال بھی نہایت مفید ہے۔ اس کا شربت بنا کر پینا بخار کو کچھ حد تک روکتا ہے۔ اس لئے پرماتما نے لیموں اس موسم میں پیدا کر دیا ہے۔

یہ بات بھی تجربہ سے دیکھی گئی ہے۔ کہ جس گھر میں تلسی ہو۔ اس کے نزدیک مچھر بہت کم آتے ہیں۔ اور تلسی کے ۲-۳ پتوں کا روزانہ استعمال بخار کو روکتا ہے۔ پراچین رشیوں کا تلسی گھر میں بونے کا رواج اسی بات پر مبنی ہے۔ لیکن آج کل بجائے تلسی سے فائدہ اٹھانے کے لوگ اس کی پوجا کرنے لگ گئے ہیں۔ اور صفا ٹیکتے ہیں۔ اور بہت کم لوگ اپنے گھروں میں لگاتے ہیں:۔

کونین کا استعمال

یہ بات دیکھی گئی ہے۔ کہ ۲-۳-۴ گرین کونین کا روزانہ استعمال بخار کو روکتے میں اثر نہیں رکھتا۔ کیونکہ اس سے جراثیم کونین کے عادی ہو جاتے ہیں جس طرح افیون کھانے والے افیون کے۔ ملیریا کو روکنے کے لئے کم از کم ۱۰ گرین کونین استعمال کرنی چاہئے۔ کونین مکسچر اچھا ہے دوسرے درجہ پر کونین کا سفوف۔ کونین کی ٹکیاں زیادہ دیر ہونے سے سخت ہو جاتی ہیں اور معدہ میں جا کر حل نہیں ہوتیں۔ کونین کا استعمال ہر روز یا کم از کم ہفتہ میں تین دفعہ کرنا چاہئے کونین شام کو سورج غروب ہونے کے وقت کھانی چاہئے۔ تاکہ رات کو مچھر کاٹنے کے وقت تک خون میں پہنچ کر بخار کی روکاوٹ پیدا کر سکے۔

اگر مندرجہ بالا باتیں عمل میں لائی جائیں۔ تو ملیریا کے پیدا ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے:۔

* * *

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں

اشتہار زیر آرڈر ۵ - رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب لالہ دوارکا داس صاحب کھنہ قائمقام عدالتی بھاکپور دھلہ

جوبند سنگھ ولد بوٹا سنگھ ذات جٹ سکنہ ہرکی تحصیل کپور تھلہ - مدعی :-

بنام :- عطا محمد ولد غلام غوث ذات ملاح - سکنہ میانی سندھی تحصیل کپور تھلہ - مدعا علیہ

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۱۸۸ اصل معہ سود بروئے حساب بہی پتہ ۲/-

مقدمہ مندرجہ بالا میں باوصف اجرائے سمن متواتر دفعہ کے مدعا علیہ مذکور حاضر عدالت ہذا نہیں ہوا ہے - اور معمولی طریق پر تعمیل سمن کرائی جانی ممکن معلوم نہیں ہوتی - اس لئے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بنام طلبی مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مذکور بتقرر

۱۹ ملہر سمت ۱۹۸۹ مطابق ۳ دسمبر ۱۹۳۲ء

اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ بالا کرے - ورنہ بصورت عدم حاضری اس کے کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی :-

۱۸ / اسوج سمت ۱۹۸۹

مہر عدالت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ओ३म् कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

The PRAKASH LAHORE

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

جلد ۲۸ نمبر ۴۱

ممالک غیر سے لئے فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی ۴ روپیہ ۸ آنہ

SUNDAY 23 OCT 1932

اتوار ۸ کارتک سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۲ء دیانند آبد ۱۰۸

مردانہ کھیل کھیلو

پرماتما کا اپنے ویرگیان دوارا منش کو اپدیش ہے۔ کہ جو تمہارے آنند کو پورن کرنے کا سادھن ہیں۔ اُن کا سنمان کرو۔ اور اُن کے وِرُودھ جو آنند کو گھٹانے والے ہیں۔ ان کا ندا چیت سنمان نہ کرو۔ ان سے وہی سلوک چاہئے جس کے وُہ ادھیکاری ہیں۔

آنند کی پُورنتا کرنے والے جو ہیں۔ ان میں ماتا۔ پتا اور آچاریہ کا درجہ سب سے بلند ہے۔ سنتان کے آنند کے لئے ماتا جو کشٹ سہتی ہے۔ وہ کس سے چھپے ہیں۔ اسی پرکار پتا ہے۔ جو کسی کے آنند کی ماترا اپنے سے بڑھنے کی خواہش نہیں کر سکتا۔ پرنتو وُہ بھی چاہتا ہے۔ کہ میری سنتان کو مجھ سے کہیں زیادہ آنند کے سامان اپلبدھ ہوں۔

پھر آچاریہ ہے۔ جو اپنی ساری ودیا اپنے شش کے اندر ڈال دینے کی سچی خواہش رکھتا ہے۔ اور اس میں کچھ بھی چھپا کر رکھنا نہیں چاہتا۔ آنند کی پُورنتا کرنے والے یہ تین دیو ہیں۔ وید کہتا ہے۔ ان کا سنمان کرو۔

ان کے سنمان سے ہی سنتان شُبھ بھوگ کو پاتی ہے۔ ماتا پتا آرتھک روپ میں سنتان کے آنند کی پُورنتا کا یتن کرتے ہیں۔ تو آچاریہ آتمک روپ میں اپنے شش کو سکھی بناتا ہے۔ ... اپنی ساری ... لگا دیتا ہے ... آشرم مریادا ... کے آشت ... [illegible]

ویدامرت

منش کو پرماتما کا اُپدیش

कप्रन्नः कपृथ मुद्धधातन बोद्यत
खुदत वाजसातये ॥ ऋग्० १२।१०।१०

منشو! آنند کی پُورنتا کرنے والے کا سنمان کرو۔ سب کو بل کی پراپتی کرنے کے لئے پریرنا کرو۔ اور خود مردانہ کھیل کھیلو!

چلنے میں کسی رُکاوٹ کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ ان کے بگڑنے کے ساتھ آنند کی اُمیدیں بھی موہُوم ہو جاتی ہیں۔ ماتا پتا اب بھی ہیں۔ اور ان کی خواہش سنتان کے شُبھ چنتن کی بدل نہیں گئی۔ پرنتو گرہستھ مریادا بگڑنے سے ماتا پتا جان ہی نہیں سکتے۔ کہ سنتان کے ہِت کی بات کیا ہے۔ ودیا سے وِنچت رکھنے۔ اور بال اوستھا میں سنتان کو گرہستھ کے جال میں پھنسا دینے کو ہی ماتا پتا سنتان کے آنند کی پُورنتا سمجھنے لگے۔ تو آنند کی پُورنتا تو کیا۔ آنند کا لیش ماتر بھی نہیں رہ سکتا۔ آچاریوں کی اوستھا ماتا پتا سے بھی گئی گزری ہے۔ ماتا پتا کے اندر بھاؤ تو ہے۔ چاہے وُہ اگیان تھا ہے اس کا دُر اُپیوگ کر رہے ہوں۔ لیکن آشرم مریادا کے بگڑنے سے نہ آچاریہ رہے نہ بناؤٹی

آچاریوں کے اندر وُہ بھاؤ رہی ہے۔ جو سچے آچاریوں میں ہونا چاہئے۔ شکشا آج تجارت کی چیز بن گئی ہے۔ جو سکولوں کالجوں میں چاندی کے تول بِک رہی ہے۔ جس کے پاس چاندی ہے۔ وُہ خرید لے۔ جن کے پاس نہیں۔ وُہ محروم رہیں۔ تجارت میں ہر ایک سودا نفع کی خاطر کیا جاتا ہے۔ جو لوگ تعلیم مول لیتے ہیں۔ وہ اس سے نفع کمانے کے لئے ہی یہ سودا کرتے ہیں۔ اس لئے وُہ اسے حاصل کر کے نوکریوں کی تلاش میں بھٹکتے ہیں۔ جسے نوکری مل گئی۔ وُہ جائز ناجائز ہر ایک طریقہ سے روپیہ پیدا کرنے کا یتن کرتا ہے۔ اُس کے دماغ میں کبھی یہ آیا ہی نہیں کہ ودیا ارتھ اور کام کے لئے ہی نہیں۔ دھرم اور موکش کے لئے بھی ہے۔ آئے بھی کیسے؟

بل پراپتی کی پریرنا کرو!

جب سچی آچاریوں سے اُنہوں نے ودیا خریدی۔ ان کے کریاتمک جیون سے انہیں یہی سبق ملا کہ روپیہ ہتھیانے کے سوائے ودیا کا اور کوئی اُپیوگ ہے ہی نہیں۔ آنند کی ماترا کیوں کم ہے؟ اس لئے کہ نہ ماتا پتا اپنا کرتویہ سنتان کے پرتی پالن کرنے کے یوگیہ ہیں۔ نہ آچاریہ ہی موجود ہیں۔ جو منشوں کو وُہ شکشا دیں۔ جو آنند کی پُورنتا کا کارن بن سکے۔ وید آگیا کے اُلنگھن کا پرنام جو ہوتا چاہئے۔ وُہ اس سمیہ سنسار میں پرتیکش ہے۔

منش کی سپھلتا اس کے بل میں ہے۔ شاریرک بل یا آتمک بل۔ جو منش شریر اور آتما سے کمزور ہے۔ وُہ ہر طرح سے ٹھوکریں کھاتا ہے۔ جو جاتی ایسے کمزور شریر اور کمزور آتما کے ویکتیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کی اوستھا بھی اپنے ویکتیوں سے بھِنّ نہیں ہوتی۔ دلیتی ویکتیوں میں نِرادر پاتے ہیں۔ تو کمزور جاتیاں جاتیوں میں اپمانت ہوتی ہیں۔ وید کی آگیا سپشٹ ہے۔ کہ خود بلوان بنکر مردانہ کھیل کھیلو۔ اور دُوسروں کو بلوان بننے کی پریرنا کرو۔ پرنتو ادویالیہ کے یُگ میں خود بلوان بننے کے بھاؤ تو بہت کم ہیں۔ البتہ یہ بہت لوگ چاہتے ہیں۔ کہ دُوسرے بلوان نہ ہوں۔ یعنی پریہ بلوان۔ آرتھک طور پر بلوان۔ تاکہ مجھ سے بڑھ نہ جائیں۔ یہ چاہنا پاپ ہے۔ گھور پاپ ہے۔ وید کہتا ہے۔ خود بلوان ہو۔ اور دُوسروں کو بلوان بننے کی پریرنا کرو۔

(ادم ...)

وشو ودیالیہ گورُوکل کانگڑی سے پرکاشت

سوادھیائے کے ہندی میں اُتم گرنتھ

ویدک وِنئے

قیمت بغیر جلد عہ/ ۸ مجلد دو روپے

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان شریمان نارائن سوامی جی مہاراج اس پُستک کے وشئے میں لکھتے ہیں:-
"شری پنڈت دیوشرما آچاریہ گورُوکل کانگڑی رچت اریجینل پُستک آدیوپانت میں نے پڑھا۔ پنڈت جی کی اچھا ہے کہ ورش کے پرتیک دن کی پرمھک پرمھک پرارتھنا وید منتروں کے آدھار پر تیار کر دیں۔ یہ پُستک بسنت اور گریشم رتوؤں کے لئے ہے۔ پرارتھنا کے لئے جو منتر چھانٹے ہیں۔ وہ بڑے اپیوگی ہیں۔ اور ان کے آدھار پر جو ولنے (پرارتھنا) لکھی ہوئی ہے۔ وہ منتر نشٹھ اور پرہرگرہ ہے۔ پُستک اپنے ڈھنگ کی نرالی ہے۔ ادھک سے ادھک نرناریوں کو اس کا سوادھیائے اور اس کے انوکُول آچرن کرکے لابھ اُٹھانا چاہئے۔ پُستک کی چھپائی کاغذ تتھا ظاہری شکل و صورت سبھی اچھے ہیں"
شری سوامی سوتنتر انند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ شری پت گنگا پرساد جی ایم۔ اے چیف جج ٹہری تتھا آریہ سماج کے انیہ مہانو بھاوؤں نے بھی اس پُستک کی بڑی پرشنسا کی ہے۔

براہمن کی گؤ

(لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ابھے ودیالنکار)
سچے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھری شکتی ہوتی ہے۔ وہ اس پُستک میں پاٹھک دیکھیں گے۔ اس پُستک میں اتھروید کے برہم گوی (۵-۱۸) سوکت کی ویاکھیا کی ہے۔ دیش کی ورتمان استھتی میں اس سوکت کا سوادھیائے بڑا ہی لابھکاری ہوگا۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شریمان دامودر سات ولیکر جی۔ شری پنڈت گنگا پرساد جی اپادھیائے ایم۔ اے آدی انیک مہانو بھاوؤں نے اس پُستک کو سب کے لئے سوادھیائے یوگیہ بتایا ہے۔ شری پوجیہ مہاتما گاندھی جی نے اپنی جگت پرسدھ دھرم بدھ کی یاترا میں اس پُستک کو پرارمبھ سے انت تک پڑھ کر بڑی پرشنسا کی تھی۔ صفائی سُندر چھپائی اُتم کاغذ ستری پُرش سب کے پڑھنے یوگیہ قیمت لاگت ماتر صرف آٹھ آنے

تپ کی بھاونا

لیکھک ویدا ادھیائے شری پت دھرم دیو جی ودیالنکار
اس پُستک میں رگوید کے دسویں منڈل کے ۱۱ سوکتوں کی ویاکھیا کس یوگیتا سے کی ہے۔ اسے پاٹھک سوئم پڑھ کر انوبھو کر سکتے ہیں۔ ان سوکتوں میں ویدک دھرم کے آدھار بھوت سدھانت "تیاگ پُورنک بھوگ کرنا" کا بڑے سُندر تتھا ہردیا نگم رُوپ میں وستُرت ویچن کیا گیا ہے۔ تیاگ سے منش کی آتمک شکتی کتنی کس پرکار ہو سکتی ہے؟ یہ اس پُستک سے جان سکتے ہیں۔ لوک سیوا پرُوپکار تتھا اُتم بلیدان کی پرتھا کا سنچار کرنے والے ان سوکتوں کا سوادھیائے پرتیک ستری پُرش کے لئے کتنا اپیوگی ہو سکتا ہے اس کے کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ صاف سُندر چھپائی اُتم کاغذ پر چھپی ہوئی پُستک کا لاگت ماتر مولیہ آٹھ آنے

یوگیشور کرشن

شری سُوریہ کماری گرنتھاولی کی پرتھم پُستک (لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سیوک) شری کرشن کا گویشنا پُورن لکھا ہوا یہ جیون چرتر ہے۔ اُن کے جیون کی سمست گھٹناؤں کے ساتھ ہی ان کی شکشاؤں پر بھی نئے پرکار پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پنڈت جی کی بھاشا کتنا پُورن لیکھنی سے لکھا ہوا یہ گرنتھ اپنے ڈھنگ کا ایک ہی ہے۔ سمجھ بھاشا اور ودیہ بھاؤں سے سوسجت۔ بڑھیا۔ اینٹک کاغذ (انڈین پریس میں چھپا ہوا) اُتم جلد ستری پُرش سبھی کے پڑھنے یوگیہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (عہ/ ۲)

شری پنڈت بُدھ دیو جی

ودیالنکار دوارا دیئے گئے
(University Lectures)
ہوئے وید وشیک سمیہ سمیہ دئے گئے وشوودیالیہ ویاکھیان ہیں۔ جو ویدپریمیوں کے لابھ ارتھ پُستک آکار چھپوائے گئے ہیں:-
۱۔ شت پتھ میں ایک پتھ قیمت ۴/ ۲۔ سوم عہ/ ۳۔ مرت سوکت ۴/
۴۔ برہم یگیہ۔ شری پنڈت بُدھ دیو جی ودیالنکار نے سندھیا پر وستُرت ویاکھیا کی ہے۔ قیمت چھ آنے (۶/)

کلیان مارگ کا پتھک

شری سوامی شردھانند جی کی جیونی

اُنہیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چھپائی صفائی بڑھیا۔ اُتم جلد قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/ ۱)

بھارت ورش کا اتہاس

لیکھک آچاریہ رام دیو جی
اس کی اُپیوگتا اسی سے سدھ ہے کہ اس کا یہ تریہ سنسکرن ہے قیمت پرتھم بھاگ عہ/ ۱۔ دوتیہ بھاگ۔ ترتیہ بھاگ چھپ رہا ہے۔

برہمچریہ سندیش

لیکھک شری پت ستیہ ورت جی سدھانت النکار بھومکا لیکھک شری سوامی شردھانند جی مہاراج۔ آج کل جتنی پُستکیں اس وشئے پر نکلی ہیں اُن سب میں یہ بڑھیا ہے۔ (مادھری) قیمت دو روپے۔

یہ کتابیں شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پُستکالیہ وسرسوتی آشرم انار کلی لاہور سے بھی مل سکتی ہیں

پتہ:- مینیجر پُستک رچنا وبھاگ۔ گورُوکل کانگڑی۔ ضلع سہارن پور

پانچواں پرچہ — تحفۂ دیوالی

آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کی پنیہ سمرتی میں

پرسدھ ہفتہ وار آریہ اخبار

قیمت فی پرچہ ۴

ایک پرچہ کے لیے ۵ آنے چاہییں

پرکاش لاہور کے رشی دیانند انک (اردو، ہندی) کی فہرست مضامین

رشی بھگتو! بس اگلا پرچہ "رشی دیانند نمبر" ہوگا۔ جو رشی دیانند نمبر جو رشی نروان (دیوالی) کے پوتر اوسر پر ہر سال بصورت ورکنبر نکالا جایا کرتا ہے۔ اس سال کا رشی دیانند نمبر خاص خوبیاں رکھتا ہے۔ اردو اور ہندی ہر دو زبانوں میں نکالا گیا ہے تاکہ ہندی جاننے والے وہ بھائی بہنیں اس تحفہ سے محروم نہ رہیں۔ جس زبان میں آپ چاہیں خرید سکتے ہیں۔ مضامین کے لحاظ سے یہ نمبر اپنی مثال آپ ہے۔ اس پر نامی شعراء کی نظمیں اور کوٹیشن سونے پر سہاگے کا کام دیتی ہیں۔ اس سال کی سہ رنگی رشی چھپ رہی ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اسے اور دیانند کیلنڈر کو آپ اپنی بیٹھک کی زینت بنانے میں خوشی محسوس کریں گے۔ ان کے علاوہ مہاتما گاندھی کی ایک نادر تصویر جس سے آپ مہاتما جی کے خیالات سے ان کے اپنے دستخطوں میں واقف ہو سکیں گے۔ اس سال کاغذ کی شکایت بھی رفع کر دی گئی ہے۔ گو بڑھیا کاغذ لگانے سے خرچ بہت بڑھ گیا ہے۔ تاہم بڑھیا سفید کاغذ لگایا گیا ہے۔ جس سے نمبر کی خوبصورتی میں خوب اضافہ ہوا ہے۔ ان خوبیوں کے باوجود قیمت فی پرچہ صرف چار آنے ہے۔

فہرست مضامین

نظمیں: ۱ منشی تلوک چند صاحب محروم ۲ لالہ دینا ناتھ جی ۳ لالہ ... لال جی ... ۴ منشی ... چند جی روشن ... شری ... ۵ لالہ ... رام ... ۶ لالہ ... لال ... ۷ منشی گوپال چند ۸ لالہ ... چند آفتاب ۹ لالہ ... حسرت ۱۰ شری ... لال گلشن ۱۱ لالہ رام ... برق ۱۲ شری چندر ... ۱۳ ... ۱۴ ... سنگھ ... ۱۵ شری ... پرشاد ... ۱۶ ... احسن ... ۱۷ شری ... ۱۸ شری ... گوپال سنگھ ... ۱۹ شری ... ایم۔ اے ۲۰ شری ... لال ... ۲۱ مہاشہ ... ۲۲ شری ... ۲۳ ... پرشاد شری ... ۲۴ شری ... اندر ... ۲۵ پنڈت چموپتی ایم۔ اے کی ہوں گی۔ ان مضامین اور نظموں کے علاوہ اور بھی کئی مضامین ... ہیں جو سب ... جائیں گے۔ ایسے بیش قیمت تحفہ ... بات ہی کیا ہے۔ جلدی ... لیے ایک پرچہ خاص ... کرو۔ اور گھر میں استریوں کو ... رشی دیانند انک ...

منیجر ... پرکاش ...

اچھوتوں کے ساتھ کھانے کی سمسیا۔

اچھوتوں کے ساتھ کھان پان کے ویوہار کے متعلق مہاتما گاندھی نے لکھا ہے۔ کہ اچھوتوں کے ساتھ کھان پان کا سلسلہ جاری کرنا دشوار کھٹن امر ہے۔ اچھوت پن کو دور کرنے کے لئے اس کا جاری کرنا ضروری نہیں۔ میرا اعتقاد تو یہ ہے۔ کہ ہندو دھرم کسی شخص سے کھانے پینے کی ممانعت نہیں کرتا ؛

تخفیف آبیانہ کا ریزولیوشن پاس ہو گیا۔

پشاور۔ ۱۸ اکتوبر۔ سرحدی کونسل کے اجلاس میں ایک ووٹ کی کثرت سے مالیانہ اور آبیانہ میں ۵۰ فیصدی تخفیف کا ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ اور گورنمنٹ کو شکست ہوئی۔ ہندو ممبران نے اس بنا پر گورنمنٹ کا ساتھ دیا۔ کہ وہ ٹیکس کا مزید بوجھ غیر زمینداروں پر نہیں ڈالنا چاہتے ؛

معاملہ بڈھلاڈہ۔

بڈھلاڈہ میں ایک گائے کی چوری اور اس کے ذبح کئے جانے کے سلسلہ میں پندرہ مسلمانوں کے قتل کا جو معاملہ بیان کیا جاتا ہے۔ ہندو مہاسبھا کے سکرٹری کا اعلان ہے۔ کہ اس واقعہ کے متعلق اینگلو انڈین اور مسلم اخبارات میں جو بیان شائع ہوئے ہیں۔ وہ غلط ہیں۔ ہاں ہندوؤں یا سکھوں اور مسلمانوں میں کوئی فساد نہیں ہوا۔ بلکہ چند ڈاکو خاکی اور غیر ملکی لباس پہن کر آئے۔ اور جو نظر آیا اسے قتل کر دیا۔ اب مقامی مسلمان اور کچھ سرکاری آدمی ہندوؤں اور سکھوں کو پھنسا رہے ہیں۔ ہندو مہاسبھا نے معاملہ کی تحقیقات کے لئے اپنا نمائندہ بھیج دیا ہے ؛

ڈی۔ این ہائی سکول کے مقدمہ کا فیصلہ

دہلی۔ ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر پول کی عدالت سے آنجہانی ماسٹر میلا رام اور رائے صاحب گنگا رام کی یہ درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ کہ ڈی۔ این ہائی سکول کا قبضہ انہیں دلایا جائے۔ عدالت نے فیصلہ میں تحریر کیا ہے۔ کہ چونکہ سکول کمیٹی کے ممبر ہر دو فریق۔۔ ہیں۔ اس لئے کسی خاص فریق کے حق میں فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس فیصلہ کے نتیجہ کے طور پر سکول کھل گیا ہے ؛

کساد بازاری کے اسباب۔

امریکہ کی جمہوریت کے صدر ہوور نے اپنی تقریر میں دنیا کی کساد بازاری کے جو اسباب بیان کئے ہیں ان میں ایک وجہ ہندوستان کی ایجی ٹیشن بھی

لکھنؤ مسلم کانفرنس کا فیصلہ

لکھنؤ مسلم کانفرنس کا مقصد اتنا ہی تھا۔ کہ ہندوؤں کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھایا جائے۔ جتنا بھی کہ مسلمانوں کے آپس کے اختلافات دور کر کے انہیں متحد کیا جائے۔ اسلام دوست مسلمانوں نے اس پر لبیک کہا۔ لیکن غرض پرستوں کے ہاں صف ماتم بچھ گئی۔ انہیں بھلا یہ کیسے منظور ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان متحد ہو جائیں۔ اور ان کی لیڈری کا دیوالہ نکل جائے۔ چنانچہ ان کی طرف سے اس بنا پر مخالفت کی گئی۔ کہ پہلے ہندو بتائیں۔ کہ وہ کیا دینا چاہتے ہیں۔ جیسے اتحاد تم اپنے اندر کر لیتے ہو۔ اور اس کی قیمت ہندوؤں سے مانگتے ہو۔ یہ کہاں کی عقل کی بات ہے؟ معلوم ہوتا ہے۔ اسی نامعقولیت پسندی کی وجہ سے کانفرنس میں فرقہ پرستی پر زندہ رہنے والوں کی بات نہ پوچھی گئی۔ اور انہیں الگ تھلگ پڑا رہنے دیا گیا۔

کانفرنس میں مسلمان اس بات پر متحد ہو گئے ہیں۔ کہ ۱۳ مطالبات تو قائم رہیں۔ اور ہم ادہی جداگانہ انتخاب کو چھوڑ دیں۔ اس تصفیہ کی بنا پر کانفرنس نے ایک کمیٹی بھی بنا دی ہے۔ جو ہندوؤں سے اتحاد کی بات چیت کرے گی۔ اور اگر ہندوؤں نے اسے منظور کر لیا۔ تو فرقہ پرست بیٹھے رہ جائیں گے۔ اور ہندو مسلم مصالحت ہو کر ہندوستان کے چہرہ سے ہماری دنیا سے مختلف جداگانہ انتخاب کا داغ دھل جائے گا۔ کتنا مبارک کام ہے۔ لیکن انتزا فی "پیغام صلح" اسے مفاہمت کا فتنہ کا نام دیتا ہے۔ اور مرغی کی وہی ایک ٹانگ ہانکے جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت مخلوط انتخاب کے خلاف ہے۔ اور لکھنؤ کانفرنس کی سرکردہ مسلمانوں نے مخالفت کی ہے۔ چہ خوب! لیکن نہ معلوم فرقہ پرست مسلمان مسلم کانفرنس کے فیصلہ پر چراغ پا کیوں ہیں۔ جبکہ اس کا فیصلہ فرقہ پرستوں کے فیصلہ سے کسی صورت میں کم نہیں۔ اس پر "نہ نو من تیل ہو گا۔ نہ رادھا ناچے گی" کی مثل خوب صادق آتی ہے۔ نہ ہندو ۱۳ مطالبات منظور کر کے اپنے حقوق قربان کریں گے۔ نہ مخلوط انتخاب کی نوبت آئے گی ؛

بیان کی گئی ہے۔ تخفیف اسلحہ کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ اس سے امریکہ کو ۲۰ کروڑ ڈالر کی بچت ہو گی۔ اور یورپ کی طاقت خرید دس کروڑ ڈالر بڑھ جائے گی ؛

مالوی جی کلکتہ کو۔

پنجاب میں ہندو اور سکھ لیڈروں سے تبادلۂ خیال کے بعد مالوی جی کلکتہ گئے ہیں۔ آپ نے مولانا شوکت علی سے دہلی یا لکھنؤ میں ملنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے ؛

ہندو مسلم سکھ کانفرنس

لکھنؤ۔ ۱۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو مسلم سکھ مصالحت کانفرنس لکھنؤ میں منعقد ہو گی۔ مولانا شوکت علی بھی امریکہ جانے سے پہلے اس میں شامل ہوں گے۔

لنکا میں اچھوت ادھار۔

کولمبو کی تار ہے۔ کہ وہاں بھی دو مشہور مندر اچھوتوں پر کھل گئے ہیں ؛

انگریزوں کا رنگ۔

لنڈن کے ایک سرجن کی رائے ہے۔ کہ ہندوستان میں جو انگریز رہتے ہیں۔ بیس سال کے بعد ان کی رنگت خراب

ہو جاتی ہے۔ اور اگر ان کے بچے ہندوستان میں عمر بھر رہیں۔ تو سورج کی تپش کی وجہ سے ان کا رنگ بھورا پڑ جاتا ہے۔ سرجن کا کہنا بجا ہے۔ جب ہندوستان میں رہنے والے انگریزوں کے دل برٹش جمہوریت سے فرقہ پرستی کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ تو رنگ کا بدلنا کون سی بڑی بات ہے؟

ریاستوں میں دلت ادھار۔

ریاست میسور کی اسمبلی کے دو ممبران نے تمام مندر دلتوں پر کھولے جانے کی درخواست دی ہے۔ ریاست جموں و کشمیر کے مختلف خیالات کے ہندو نمائندوں نے وزیر اعظم سے ملاقات کر کے عرضداشت پیش کی ہے۔ کہ تمام مندروں کے دروازے اچھوتوں پر کھول دئے جائیں۔ نمائندگان میں پردھان راجپوت سبھا۔ پردھان ہندو سبھا۔ پردھان آل انڈیا مہاجن سبھا۔ آپ پردھان سناتن دھرم سبھا وغیرہ اصحاب شامل تھے ؛

گول میز کانفرنس کی مدت العمر۔

بمبئی۔ ۱۹ اکتوبر۔ ایک مقامی اخبار کے لنڈن کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ گورنمنٹ گول میز کانفرنس کی تیاری میں مصروف ہے۔ کانفرنس غالباً ۱۴ نومبر کو شروع ہو گی۔ اور دو ماہ جاری رہے گی ؛

بھارت اور لالہ ہرکشن لال۔

لاہور۔ ۱۸ اکتوبر۔ مالک گوردھاری لال سابق جنرل منیجر بھارت انشورنس کمپنی کی درخواست پر عدالت نے لالہ ہرکشن لال کے خلاف حکم امتناعی جاری کر دیا ہے۔ کہ وہ ۴ نومبر تک کمپنی کے ڈائرکٹر نہیں رہ سکتے۔ باقاعدہ سماعت ۱۶ نومبر کو ہو گی ؛

مہاتما گاندھی کی رہائی۔

دہلی۔ ۱۹ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے وائسرائے سے ملاقات کی۔ تو وائسرائے نے انہیں یقین دلایا۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کی کوششوں میں وہ پوری مدد دیں گے۔ فری پریس کا بیان ہے۔ کہ مولانا نے مہاتما کی رہائی پر زور دیا۔ اور گورنمنٹ انہیں بہت جلد رہا کر دے گی ؛

پنجاب کی گورنری۔

لاہور۔ ۱۹ اکتوبر۔ سر جیفری مونٹ مورنسی نے سردار سکندر حیات خان سے صوبہ کی گورنری کا چارج لے لیا۔ اور سردار صاحب ریونیو ممبر بن گئے۔ سر فضل حسین نے بھی رخصت سے واپس آ کر گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری کا چارج لے لیا ہے ؛

آریہ ایڈیشنک کی گرفتاری۔

سوامی بھجنانند آریہ اپدیشنک کو فوجیوں کو ملازمت ترک کرنے کی ترغیب کے الزام میں ملتان سٹیشن پر گرفتار کر لیا گیا۔ واقعہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ سوامی بھجنانند خانیوال سے میل ٹرین میں سوار ہونے لگے۔ تو ایک ڈبہ میں چند فوجی بیٹھے تھے سوامی جی نے اس میں بیٹھنا چاہا۔ تو فوجیوں نے مزاحمت کی۔ چنانچہ ٹکٹ کلکٹر نے مسافروں کو اس ڈبہ میں بٹھا دیا۔ فوجیوں نے کہا۔ کہ ہم آپ کو ابھی تراستہ میں گرا دیں گے۔ چنانچہ ملتان چھاؤنی پہنچنے پر ان فوجیوں نے پولیس کو رپورٹ دی۔ کہ سوامی جی نے ہم کو ملازمت ترک کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اور پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ اور اب عدالت سے ایک ہفتہ کا ریمانڈ لیا ہے ؛

آخری کوشش بھی ناکام رہی۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ برطانیہ اور آئرلینڈ کے باہمی تنازعہ کو نپٹانے کی کوشش ناکام رہی۔ کیونکہ آئرلینڈ کے نمائندوں نے خالص سلطنتی ٹریبونل کی تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ انکی شکایت تھی۔ کہ برطانیہ ہٹ کر رہا ہے۔ برطانوی نمائندگان تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوئے۔ کہ لگان اراضی خلاف قانون ہے۔ ڈی ولیرا نے کہا کہ لیے تو کہا۔ برطانیہ نے ۲۵ کروڑ پونڈ آئرلینڈ کے دینے ہیں

پرکاش لاہور
۸-کارتک سمت ۱۹۸۹

ایک آواز

آریہ سماج میں اس وقت کوئی آواز اٹھ رہی ہے۔ تو یہ کہ آریوں میں کریاتمک جیون کی کمی ہے اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔ ایک نہیں جتنے بھی بیٹھک یا ودیالیہ آریہ سماج کے اندر ہیں۔ سب ایک سور سے اس کمی کی طرف آریہ سماج کی توجہ دلانے میں اپنا پورا زور لگا رہے ہیں۔ پھر جنہیں وہ لوگ خطاب کرتے ہیں۔ وہ بہو سنکھش سے ہی نہیں۔ بلکہ سر و سمتی سے آریوں کی اس کمی کو محسوس کرتے ہیں۔ پر تعجب ہے۔ کہ جس کمی کو گورو دور کرانا چاہتے ہیں۔ اور جس کمی کا سنکلش دور ہونا چاہیئے ہیں۔ وہ برابر قائم ہے۔ اس میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ کارن کیا ہے؟ اس کا جواب صاف ہے۔ کہ کہنے والے سب ہیں۔ کرنے والا کوئی نہیں۔ اگر اپدیشک لوگ ہی کریاتمک جیون بناتے۔ تو سرو سادھارن کے نہ بنا سکنے کی حالت میں بھی اتنا نہ ہوتا۔ کہ سماج کے شرشٹھ بھاگ میں کریاتمک جیون کی کمی نہ ہونے سے ان کی طرف تو کوئی انگلی نہ اٹھتی۔ اور اس طرح سارے سماج پر تو اکریاتمک جیون کا دوش نہ آتا۔

ٹھیک ہے۔ کہ کریاتمک ویدک جیون اتنا آسان نہیں۔ جتنا کہ سناتن دھرمی۔ اسلامی یا عیسائی کریاتمک جیون۔ کیونکہ ان میں آچار کو کوئی مہتو نہیں دیا گیا۔ اگر ان میں کوئی وشیش سندھ بھاونک ہیں۔ اور کالی ہیں۔ تو مذہب سے پریرت ہو کر نہیں۔ بلکہ انسانیت سے پریرت ہو کر۔ جو لوگ کرم پھل داتا کو نہیں مانتے۔ جب ان میں بھی نیک چال چلن کے لوگ مل سکتے ہیں۔ اور وہ صرف انسانی فطرت کے ماتحت نیک چلن بننے پر مجبور ہوتے ہیں۔ تو یہ مذہب تو آخر کسی نہ کسی روپ میں انیشور وادی ہی ہیں۔

ایک سناتن دھرمی کا کریاتمک جیون کیا ہے؟ یہی کہ صبح مندر گیا گھنٹی بجائی۔ اپنے اشٹ دیو کو پرنام کیا۔ اور سو دیش یا گرنتھ کا مذہب ہے۔ تو رنگ میں رنگ کر اسی صبح کے ... کے بل پر سارا دن گھومیں جیبوں پر کٹنے بندھن ڈاکہ ڈالا ...

بٹورنے میں کامیاب ہو رہا ہوں۔

ایک مسلمان کے لئے کریاتمک جیون اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ کہ مسجد میں گیا۔ نماز پڑھی۔ روزے آ گئے۔ تو روزہ داروں میں نام شمار کرا لیا۔ کچھ زکات میں بھی دے دلا دیا۔ باقی عملی زندگی میں جو چاہا کرنے کی اجازت سمجھی۔ کیونکہ اس کا کریاتمک جیون تو محض اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا ہے۔ جو اس کے جنت کی گارنٹی ہیں۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ عملی جیون اللہ کی مرضی سے پرے کوئی چیز نہیں۔ اور اللہ کی مرضی کو وہ اپنے مرشدوں کے ہاتھ میں سمجھتا ہے۔ یہی کہتا ہے۔ کہ

"وہ بخشے گا نہیں۔ جو محمد کے نام کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ خواہ عملی جیون کے لحاظ سے وہ کیسے ہی فاسق و فاجر کیوں نہ ہوں"

عیسائیوں کے لئے تو کریاتمک جیون نہایت ہی سستا بنا دیا گیا ہے۔ پاپ کرنے کے بعد پراسچت کے تو کوئی معنے ہی نہ رہے۔ انہیں تو کہہ دیا گیا ہے۔ کہ تمہیں پاپ کا ڈر نہیں۔ تمہارے اپنے ہی نہیں۔ بلکہ تمہارے باپ دادوں کے پیدا ہونے سے بھی آج سے ۱۹ صدیاں پہلے یسوع مسیح تمہارے پاپوں کے بدلے اپنی جان کا کفارہ دے چکا ہے۔ اب جو چاہو کرو۔ مسیح کی تمام بھیڑیں ہر حالت میں جنت کے بڑے دروازے سے گزر کر اس کے اندر داخل کر دی جائیں گی۔ اگر ویدک دھرم میں بھی کریاتمک جیون کو ایسی ہی کچھ چیز سمجھا جاتا۔ تو اس کی کمی کی آواز اٹھنے کی کوئی وجہ ہی نہ تھی۔ کیونکہ جسے سناتن دھرمی دھارمک جیون اور مسلمان اور عیسائی پاک زندگی کہتے ہیں۔ اس سے تو بدرجہا زیادہ اچھا جیون سادھارن آریہ جنتا کا بھی ہے۔ اگر یہ آواز اٹھتی ہے۔ تو محض اس لئے کہ ویدک دھرم نے عملی جیون کا جو آدرش پیش کیا ہے اس کو پہنچنے والوں کی تعداد میں کمی ہے۔ اگر سناتنیوں کے مورتی کے سامنے ڈنڈوت یا مسلمانوں کی نماز کی طرح آریوں میں بھی دو کال سندھیا کر ...

جیون والوں کی کمی نہ تھی۔ اگر خدا پر ایمان ہی آخرت کا معیار سمجھا جاتا۔ تو آریہ لوگ آستک جیون میں کسی سے بھی دوسرے درجہ پر نہیں لیکن آریہ سماج رسموں اور روڑھیوں کو دھرم نہیں مانتا۔ جب وہ دھرم نہیں۔ تو محض ان پر دستو اس سے دھارمک جیون کیسے بن سکتا ہے۔

ویدک دھرم کہتا ہے۔ سندھیا کرو۔ ہون کرو۔ پرنتو یہ اجازت نہیں دیتا۔ کہ سندھیا اور ہون کے بل پر ہی سمجھ لو۔ کہ تمہیں سارے جہان کی مکاریوں کا گویا لائیسنس مل گیا ہے۔ ویدک دھرم کہتا ہے۔ سندھیا ویرتھ ہے اگر اس کی ایک ایک شکشا کو اپنے جیون میں دھارن کر کے نہیں دکھایا جاتا۔

اسی طرح اور بھی جو کرتویہ کرم ویدک دھرم میں کرنے کو بتلائے گئے ہیں۔ ان کے پاٹھ ماتر سے کسی لابھ کی امید نہیں دلائی گئی۔ ان کو جیون میں دھارن کرنے سے ہی لابھ کا وعدہ دیا گیا ہے۔ کتنا مشکل ہے۔ کہ پراتا کی سندھیا میں پرماتما سے پاپ سے بچنے کی پرارتھنا کی جائے۔ اور سارا دن کسی قسم کے پاپ کے نزدیک تک نہ پھٹکا جائے۔ حالانکہ ہر طرف ترغیبوں کا جال بچھ رہا ہے۔ اور دیانتداری کا معیار بہت گر چکا ہے۔

رشی دیانند کے اپدیش سے آریہ سماجیوں نے اس معیار کو پھر بلند کیا تھا۔ لوگ آریہ سماج اور دیانتداری کو مترادف سمجھتے تھے۔ ان کے کٹر سے کٹر مخالفوں کو بھی تسلیم تھا کہ آریہ جھوٹ نہیں بولتا۔ اگر کوئی آریہ بھلا کر رشوت لینا معلوم ہو جاتا۔ ... تو کیا۔ اس کے ساتھی وہ ہندو مسلمان ملازم بھی جو خود رشوت لینا معیوب نہ سمجھتے۔ اس کی طرف انگلی اٹھاتے۔ کہ آریہ ہو کر رشوت لیتا ہے گویا وہ اس بات کا اقرار کرتے۔ کہ دھارمک جیون کا معیار آریہ سماج میں بہت بلند ہے وہ سنہری زمانہ تھا جب آریہ سماجیوں کو یہ امتیاز حاصل تھا۔ لیکن زمانہ کی رو ان پر غالب آئی۔ اور وہ گو ہندو و مسلم عوام کی سطح پر ابھی نہیں آئے۔ تاہم اس کی طرف آ رہے ہیں۔ اور یہ ترقی معکوس ہی ہے۔ جس نے آریوں کو آستک جیون کی آواز بلند کرنے پر مجبور کر رکھا ہے۔ یہ آواز قابل قدر ہے اور آریوں کے آستک دھرم پریم کی مظہر لیکن اس کے نکالنے کی بجائے اس کے سننے کی زیادہ ضرورت ہے۔ غلطی یہاں پر ہے۔ کہ آواز نکالنے والا تو ہر کوئی ہے۔ سننے والا کوئی نہیں۔ ویدک دھرم کے کریاتمک جیون

نہیں۔ اگر پہنچنے کا تہیہ کر لیا جائے۔ اور یہ تب ہو سکتا ہے۔ اگر اس آواز کو سننے کی پرورتی اپنے اندر پیدا کی جائے۔

آریہ سماجیو! تمہارا گورو رشی دیانند کریاتمک جیون کا نمونہ تھا۔ جو زبان سے کہتا تھا۔ اس پر عمل اپنا کرتویہ سمجھتا تھا۔ ۲۹ اکتوبر کا یادگاری پوتر دوس۔ آپ منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ تو اس بات کے لئے بھی تیاری شروع کر دو۔ کہ اس پوتر دن کریاتمک جیون کی ضرورت کی آواز سننے کا پرن لے سکو۔

اس ضرورت کے جتانے والوں کی کمی نہیں۔ البتہ ضرورت ہے۔ تو یہ۔ کہ اس کے سننے والے پیدا ہوں۔ کیونکہ کریاتمک جیون کی کمی کی سمسیا کا حل صرف یہی ہے۔

رشی اتسو کا پرو آ رہا ہے۔ یہ دن رشی جیون کا مطالعہ کرنے اور کریاتمک جیون میں رشی کے نقش قدم پر چلنے کے ارپن ہونا چاہیئے۔ رشی جیونی کے مطالعہ کے لئے ہی رشی دیانند نمبر ہر سال نکالا جاتا ہے۔ اس سال بھی رشی دیانند نمبر شائع ہو رہا ہے۔ اور رشی اتسو کے ابھیشٹ کی پورتی میں آپ اس سے بہت سہائتا لے سکتے ہیں۔

زندہ مذہب اسلام یا ویدک دھرم؟

چودھری غلام مرتضےٰ راہوں کے نمبردار ہیں۔ وہ چودھری ہیں۔ ملا مولانے نہیں۔ تاہم مذہب میں ان کی رغبت ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"ایک اسلام زندہ مذہب ہے باقی مذاہب کے منسوخ ہو جانے کا قدرتی ثبوت ہے یا مذہب کیا ہے؟ خدا کا قانون۔ کسی قانون کی تنسیخ کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ۔ کہ جس طاقت نے وہ قانون وضع کیا۔ اس پر کوئی دوسری طاقت غالب آ کر اسے برطرف کر دے۔ دوسری یہ کہ جس نے قانون جاری کیا۔ وہ خود قانون میں نقص دیکھ کر اسے منسوخ کر دے۔"

چودھری غلام مرتضےٰ جب یہ لکھتے ہیں۔ کہ "میرے خیال میں نہ صرف ویدک دھرم بلکہ کل مذاہب جن کی مذہبی کتابوں کی زبان مر چکی ہے۔ یعنی کہیں بولی نہیں جاتی۔ وہ سب مر چکے ہیں"۔ تو وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم کبھی زندہ تھا۔ اسی طرح جس طرح ان کا اعتقاد ہے۔ کہ اب بس ایک اسلام زندہ مذہب ہے"۔ جب کسی سمے ویدک دھرم ایک زندہ اور سچا مذہب تھا۔ تو چودھری

نہیں۔ تو ہم رفیق دے کر مولانا ثناء اللہ سے مشورہ لے کر بتائیں۔ کہ ویدک دھرم کی تنسیخ کی وجہ کیا ہوئی؟ کیا اس کے جاری کرنیوالی طاقت کو کسی اور طاقت نے تخت و تاج سے محروم کر دیا۔ یا خود اس طاقت نے اس قانون کو جو کروڑوں برسوں تک ٹھیک تھا۔ نقضیلا پایا۔

اگر پہلی بات ہے۔ تو خدا کی وحدت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اگر دوسری ہے۔ تو خدا کے علم کل اور بے علمی سے مبرا ہونے کی بات غلط ٹھہرتی ہے۔ جس بھی بات کو تسلیم کریں۔ اس سے خدا کی خدائیت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ پس وہی خدائی قانون (ویدک دھرم) سچا اور زندہ ہے۔ جسے چوہدری صاحب قدیم تسلیم کر لئے ہیں۔ اسی وار ایمان یہی ہے۔ کہ نہ خدا معطل اور موقوف ہو سکتا ہے۔ نہ اس کا قانون ہی بدل سکتا ہے۔ جو موقوف ہو سکتا ہے۔ اور جس کا قانون منسوخ ہو سکتا ہے وہ خدا نہیں۔

چوہدری صاحب کے ہمخیالوں کی وضع کا ہی تو کوئی ایسی ہستی ہے۔ جسے انہوں نے خدا کا نام دے رکھا ہے۔

ویدک دھرم کے مرنے کی چوہدری صاحب کی دلیل ہے۔ کہ "اس کی زبان مر چکی ہے۔ کیونکہ اس لئے۔ کہ وہ کہیں بولی نہیں جاتی"۔ اگر کسی زبان کا مرنا اس کا بولا نہ جانا ہے۔ تو عرب کے لئے اسلام زندہ ہو۔ ترکی۔ ایران۔ افغانستان اور خود ہندوستان کے لئے چوہدری صاحب کے نظریہ کے مطابق اسلام مر چکا ہے۔ کیونکہ ان ممالک میں عربی کہیں بولی نہیں جاتی۔ اور جن ممالک میں عربی بولی جاتی ہے۔ ان کی کیفیت یہ ہے۔ کہ خود مسلم ممالک میں بھی ان کا شمار مہذب اقوام میں نہیں کیا جاتا

بالفرض محال اگر پہلے مذاہب منسوخ ہو گئے۔ تو اسلام تنسیخ سے کیسے بچ سکتا ہے؟ خصوصاً اس حالت میں کہ ایسے اشخاص خود اسلام میں پیدا ہو چکے ہیں جن کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ اس وقت کے رسول اور نبی ہیں۔ پھر ان کی بات مان کر چوہدری صاحب اسلام کو منسوخ کیوں نہیں سمجھتے؟ اس کا جو جواب چوہدری صاحب کے پاس ہے۔ وہی ہماری طرف سے ویدک دھرم کی عدم تنسیخ کے متعلق سمجھ لیں ؛

خلیفۃ المسیح کی شان جلالی کا زمانہ

قادیان میں فوجی تیاریوں پر "پیغام صلح" لکھتا ہے :۔

"ان واقعات کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جماعت قادیان نے موجودہ عہد خلافت میں نمایاں اور شاندار ترقی نہیں کی۔ احمدیہ ٹریننگ کور کا قیام [illegible]

رشی دیانند نمبر۔ ضروری باتیں

۱۔ رشی دیانند نمبر بس اب تیار ہو رہا ہے۔ ۲۵ اکتوبر سے پہلے اس کے اشاعت پذیر ہونے کی پوری توقع ہے ؛

۲۔ اشتہاروں کے لئے اب کوئی موقعہ نہیں۔ جو اس نادر موقعہ کو کھو چکے ہیں انہیں اگلے سال وقت پر اشتہار دینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے ؛

۳۔ رشی دیانند نمبر کے لئے آرڈروں کی رفتار کسی قدر تیز ہو رہی ہے۔ تاہم اتنی تیز نہیں جتنی ہونی چاہیئے۔ اب وقت ہی کتنا باقی ہے۔ آریہ سماجوں کو آرڈر بھیجنے میں دیر نہ کرنی چاہیئے۔ اور پہلی ڈاک میں آرڈر بھیج دینے چاہئیں ؛

۴۔ ہندی رشی دیانند نمبر کے لئے زور تو بہت دیا جاتا تھا۔ لیکن اس کے لئے آرڈر دینے میں آریہ سماجیں بہت سنکوچ سے کام لے رہی ہیں۔ حالانکہ اردو نمبر صرف پرشوں میں لگ سکتا ہے۔ اور ہندی نمبر ستری پرش دونوں ہیں۔ اور پھر ہندی جاننے والی ستریوں کی تعداد بھی پرماتما کی کرپا سے دن پرتی دن بڑھ رہی ہے۔ آریہ سماجوں کو ہندی نمبر کے لئے آرڈر دینے میں زیادہ اُدارتا سے کام لینا چاہیئے ؛

۵۔ آرڈر کے ساتھ قیمت بھیج دینے سے آپ نہ صرف وی۔ پی خرچ کے ۳ر بچا لیں گے۔ بلکہ نمبر بھی آپ کو ایک دن پہلے پہنچیں گے۔ قیمت وی۔ پی پر بھی دینی ہے اور منی آرڈر دو ادا بھی۔ تو کیوں نہ آپ منی آرڈر سے بھیجکر دھن اور سمے دونو بچا لیں؟

۶۔ کئی بھائی آرڈر کے ساتھ قیمت بھیجتے ہیں۔ تو اس میں محصول ڈاک یا رجسٹری شامل نہیں کر لیتے۔ جو ٹھیک نہیں۔ ہم صرف اسی آرڈر کے محصول کے ذمہ دار ہیں۔ جو ۱۰۰ پرچوں سے اوپر کا ہو ؛

۷۔ ایک پرچہ کے لئے ۵ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ اس کے نہایت واضح طور پر لکھے جانے کے باوجود بھی کئی بھائی صرف ۴ر بھیجتے ہیں۔ جن کے بدلے پرچہ بھیجنا کٹھن ہے۔ اس لئے پانچ آنے سے کم ہرگز نہ بھیجیں ؛

۸۔ "پرکاش" کے ذریعے "رشی دیانند نمبر" کے متعلق یہ آخری اعلان ہے۔ اس کے بعد "رشی دیانند نمبر" ہی آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ اس لئے آپ کسی مزید اطلاع کی انتظار نہ کرتے ہوئے اپنا آرڈر جلد بھیج دیں ؛

یونیفارم میں پریڈ کرایا جانا۔ دفاتر کے کارکنوں۔ ناظروں اور مولوی سرور شاہ صاحب تک کا (داہی رنیش وغیرہ) یونیفارم میں ملبوس ہو کر آنا اور مارچ کرنا۔ "خلیفۃ المسیح" کا فوجی استقبال۔ فوجی طریق پر ان کی سلامی کا اتارا جانا اور ان کا ہاتھ کے اشارہ سے فوجی سلام کا جواب دینا۔ حضرت مسیح موعود اور مولوی نورالدین کے زمانہ میں کہاں نظر آ سکتا۔ اور وہم و خیال میں بھی لایا جا سکتا تھا۔

اب وہ مسیح موعود کا زمانہ گزر گیا۔ مولانا نورالدین فوت ہو چکے۔ اب علوم دینی میں انہماک کی ضرورت نہیں۔ اب تفسیر نویسی کا وقت نہیں۔ کہ مولوی سرور شاہ صاحب رسالہ تعلیم الاسلام کے ذریعہ اپنی عالمانہ موشگافیوں کی داد لیں۔ اب "خلیفۃ المسیح" کی شان جلالی کے اظہار کا زمانہ ہے۔ جس کے لئے فوجی تربیت کی ضرورت ہے۔ اس لئے قادیان کی فضا اگر [illegible]

کالج کو مات کرتی۔ اور انگریزی چھاؤنیوں کا مرعوب کن سماں پیدا کرتی ہے۔ تو اس میں تعجب کی بات ہی کون سی ہے؟"

جس خوبی سے "پیغام" نے مرزا محمود کی خواہشات پوشیدہ کے پردہ کو چاک کیا ہے وہ قابل داد ہے ؛

مصطفےٰ کمال کیخلاف کفر کا فتوےٰ

مصطفےٰ کمال پاشا نے ترکی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا دعویٰ کر کے عربی کی فوقیت پر بلا شبہ ضرب کاری لگائی ہے۔ اس لئے پیغام صلح اس کیخلاف یہ الفاظ کفر کا فتوےٰ لگاتا ہے۔ کہ :۔

"مذہبی امور میں انکی اصلاحات تفریط کے درجہ تک جا پہنچی ہیں۔ اور اب ام الالسنہ کی تحقیق کا شوق انہیں دامنگیر ہوا ہے جس کا پہلا اثر یہ ہے۔ کہ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ دنیا کی تمام زبانیں [illegible]

آہ! رائے بہادر ٹھاکر دت دھون

دُکھ کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرانے ارکان ایک ایک کر کے ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہے ہیں اس سلسلہ میں تازہ شوک سماچار رائے بہادر ٹھاکر دت دھون کی مرتیو کا ہے۔ جو انکے اپنے گھر ڈیرہ اسمعیل خاں میں ۱۵ اکتوبر کو واقع ہوئی۔

رائے بہادر ٹھاکر دت دھون سرکاری عہدہ پر ہوتے ہوئے اپنے بھائی رائے پیرا رام صاحب کی طرح ہمیشہ آریہ سماج کے میدان کے سرگرم ارکان کی صف اوّل میں رہے۔ آپ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان بھی رہے ہیں۔ ویدک پرچار کے پرتی ان کی شردھا ان کی ان تصنیفات سے ظاہر ہے۔ جو انہوں نے اس وشیہ پر غالباً پچھلی صدی کے آخری سالوں میں شائع کرائی تھیں۔

لیکھرام میموریل فنڈ کی بنیاد آپ ہی کی تجویز پر رکھی گئی تھی۔ آپ پنجاب میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے۔ ملازمت کے سلسلہ میں آپ جہاں جہاں رہے۔ آریہ سماج کا کام اُتساہ پوروک کرتے رہے۔

سرحدی صوبہ پنجاب سے الگ ہوا۔ تو رائے بہادر کی خدمات اس صوبہ کو منتقل ہو گئیں۔ جہاں سے وہ ۱۹۰۹ء میں عہدہ ڈسٹرکٹ جج سے ریٹائر ہوئے۔ جس کے بعد ان کی سرگرمی کا میدان زیادہ تر ڈیرہ اسمعیل خان اور سرحدی صوبہ رہا۔ پنجاب میں بھی وہ آریہ سبھا اور سبھا سیالکوٹ اور گوروکل ہائی سکول گوجرانوالہ کے پردھان تھے۔ ڈیرہ اسمعیل خان میں آپ نے ڈی اے وی سکول اور پھر دیانند ڈی اے وی کالج اور آریہ ودیا سبھا کی بنیاد ڈالی۔

سرحدی صوبہ کے ہندوؤں کے مفاد کے لئے آپ کی خدمات وقف تھیں۔ اور ان کے دُکھ درد کی رکھشا کے لئے آپ اس بڑھاپے کی عمر میں بھی ہمیشہ تنت پر رہتے تھے۔

آپ اوورسیئر سواستھ کے مالک تھے۔ اور بڑھاپے کے باوجود آپ اُتساہ میں نوجوانوں کو پیچھے ڈال دیتے تھے۔ آپ کی کاربنکل کی بیماری پر حیرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کوئی دو تین ماہ بیمار رہے۔ اور آخر اسی بیماری سے ۷۸ سال کی عمر میں سورگباش ہو گئے۔ آپ ایک بڑے پریوار کے بزرگ تھے۔ آپ کے بڑے سپتر لالہ چیتانند ایم۔ اے گورنمنٹ کالج لائل پور کے پرنسپل ہیں۔ اس صدمہ میں ہمیں آپ کے سارے پریوار سے پوری ہمدردی ہے ؛

۴ مصطفےٰ کمال پاشا کی تمام زبانوں کا دینا عربی ایرانی عبرانی وغیرہ پر مشتمل ہے۔ تو عجب نہیں۔ کہ ترکی ان کی ماں ہو۔ لیکن جب وہ ان تحقیقات کے دلائل کو [illegible]

بھارت یاترا
(نمبر ۹)
(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

بڑودہ

بڑودہ گائیکواڑ مرہٹوں کی ایک ریاست ہے۔ جس طرح پنجاب میں رنجیت سنگھ کی گدی لاہور میں رہی بعد میں پٹیالہ کپورتھلہ وغیرہ ریاستیں رہ گئیں۔ اسی طرح پونا کی گدی مٹ جانے پر بھی بڑودہ۔ اندور وغیرہ مرہٹوں کی ریاستیں رہ گئی ہیں۔ بڑودہ سدھارک ریاستوں میں سمجھی ریاست مانی گئی ہے۔ کئی باتیں جو انگریزی علاقہ میں نہیں ہوتی ہیں۔ وہ اس ریاست میں ہو رہی ہیں۔ بڑودہ شہر سادھارن شہر ہے۔ اس شہر میں دیکھنے کے قابل ذیل کی چیزیں ہیں:-

۱۔ نظر باغ۔ گائیکواڑ سرکار کے پرانے محل ہیں جو کہ شہر کے بالکل بیچ میں بنے ہوئے ہیں۔ وہ تمام مہاراجہ سے پہلے سب راجے ان محلوں میں ہی رہا کرتے تھے۔ اب ان میں آفس اور جواہرات وغیرہ ہیں۔

۲۔ لکشمی ولاس۔ یہ محل ورتمان مہاراجہ صاحب نے شہر کے پاس ہی بنوائے ہیں۔ باہر سے مہاراجہ صاحب جب کبھی آتے ہیں۔ تو پہلے ان ہی محلوں میں آتے ہیں۔ اور یہاں ہی ٹھہرتے ہیں۔

۳۔ مکن پورہ محل۔ یہ بھی محل مہاراجہ صاحب نے بنوائے ہیں۔ اور شہر سے تین میل کے فاصلہ پر ہیں۔ مہاراجہ صاحب وہاں بھی ٹھہرتے ہیں۔

۴۔ پستکالیہ۔ بڑودہ کا پستکالیہ بڑا مشہور پستکالیہ ہے۔ مہاراجہ صاحب کو خود پستکالیہ کی ترقی کا شوق ہے۔ اس لئے یہ بہت اچھا پستکالیہ ہے۔

۵۔ کمپنی باغ۔ یہ ایک باغ ہے۔ جس میں لوگ بھرمن کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ وشوامتری ندی جس کے کنارے پر بڑودہ شہر آباد ہے۔ اس کے بیچ سے گزرتی ہے۔ اس باغ میں چڑیا گھر اور عجائب گھر ہیں۔ جنہیں لوگ شوق سے دیکھتے ہیں۔

۶۔ دادا جمعہ انسٹی ٹیوٹ۔ یہ ویایام شالا ہے۔ جو کہ پروفیسر مانک راؤ جی کے پربندھ سے چلتی ہے۔ یہ بڑودہ کی پرسدھ ویایام شالا ہے۔ پروفیسر مانک راؤ جی کے ویایام گورو دادا جمعہ تھے۔ انہوں نے انہیں کے نام پر یہ سنستھا بنائی ہے۔ اس میں لاٹھی۔ گتکا۔ تلوار۔ بھالا۔ مل کھمب۔ مل یدھ۔ کشتی۔ لیزم وغیرہ سب طرح کے کرتب سکھلائے جاتے ہیں۔ اس کا کورس ایک سال سے چھ سال تک کا ہے۔ اس وقت بھی اس میں اندازاً [illegible] سیکھنے والے ہونگے۔ بڑودہ شہر میں ایسی ویایام شالائیں اور بھی کئی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ پرسدھ یہی ہے۔ پنجاب میں سنگھ ویایام (مل کر ویایام کرنا) کا رواج بالکل نہیں ہے۔ مگر [illegible] ۔۔۔ سنگھ ویایام ہی [illegible]

کیا جاتا ہے۔ جس طرح مل کر قواعد ہوتی ہے۔ پنجاب کے سکولوں میں ابھی یہ ویایام نہیں ہے۔ اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ اس کو اول سکولوں کالجوں میں رواج دینا چاہئے۔ بعد ازاں ویایام شالہ بنا کر عام لوگوں میں پرچار کرنا چاہئے۔ گجرات میں اس کا پرچار سب سے زیادہ اور سب طرح سے کامیاب پروفیسر مانک راؤ جی نے ہی کیا ہے کیا ہی اچھا ہو۔ اگر پنجاب میں بھی کوئی مانک راؤ بن جائے۔

آریہ سماج

بڑودہ میں اس وقت دو آریہ سماجیں ہیں۔ ایک تو شہر میں ہے۔ اور دوسری کریلی باغ میں۔ کریلی باغ وہ جگہ ہے۔ جہاں ماسٹر آتمارام جی امرتسری رہتے ہیں۔ یہ پہلے جنگل تھا۔ اور اس جگہ کریلا جنگلی زیادہ ہوتا تھا۔ اس لئے اس کو کریلی باغ کہتے تھے۔ اب اس کا نام آریہ پورہ ہے۔ اور آریہ سماج کی سب سنستھائیں یا یوں کہو۔ کہ سارا کام اس جگہ پر ہے۔ جس کا ذکر میں ذیل میں کروں گا۔ جو سماج شہر میں ہے۔ اس کا اپنا مکان نہیں ہے۔ ایک مکان کرایہ پر لے رکھا ہے۔ یہ کرایہ کا مکان نظر باغ کے سامنے واقعہ ہے۔ بڑے اچھے موقعہ پر ہے لیکن بڑودہ شہر میں جہاں کہ مہاراجہ جیسا سدھارک سمجھے جانے والا بردھمان ہوں۔ اور اتنی پرانی سماج ہو۔ آریہ سماج کا اپنا مندر بھی نہ ہو۔ یہ کوئی شوبھا کی بات نہیں ہے۔ اس لئے بڑودہ سماج کو اپنا مندر ضرور اور جلدی بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

دوسرا سماج کریلی باغ میں مہاودیالیہ کے بھون میں ہی لگتا ہے۔ یہ سماج اور اس سماج کا کام انہی کے لئے ہے۔ جو کریلی باغ میں رہتے ہیں۔

بڑودہ میں آریہ سماج کا کام

بڑودہ میں آریہ سماج کی انیک سنستھائیں ہیں۔ اور ان سب کا سنچالن ایک سبھا کرتی ہے جس کا نام آریہ کمار مہا سبھا ہے۔ اس کے منتری پنڈت آنند پریہ جی بی۔ اے ہیں۔ جو راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی کے سپتر ہیں۔ اس سبھا کا سنگٹھن بھی نئی ریتی کا ہی ہے۔ اس کے سبھاسد وہی ہو سکتے ہیں۔ جو کہ کام کرنے والے ہیں۔ اگر انگریزی شبد اور ہیں۔ لکھنا ہو۔ تو یہ سبھا ورکر سبھا ہے۔ اس سبھا نے اب [illegible] سنستھائیں چلا رکھی ہیں۔ [illegible]

۱۔ آریہ [illegible] سمت ۱۹۸۵ [illegible]

میں شروع ہوا۔ اس وقت اس میں چھ شریمتیں ہیں۔ اور اس میں ایک سو ساٹھ ودیارتھی اور گیارہ ادھیاپک ہیں۔ سون گڑھ بہا لگڑ کے نزدیک ہے۔ اور ریلوے سٹیشن ہے۔ اس لئے جانے والوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اس گوروکل کے پاس اپنی زمین اور مکان ہیں۔

۲۔ بھیل کستری آشرم۔ یہ آشرم امرت پورہ میں ہے۔ اس کے لئے انکلیشور جو نربدا کے کنارے بھڑوچ کے مقابلہ میں ریلوے سٹیشن ہے۔ وہاں اترنا ہوتا ہے۔ وہاں سے تین میل ہے۔ یہ آشرم بھیلوں میں کام کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اور اس میں بھیلوں کے کچھ لڑکے پڑھائے جاتے ہیں۔ اور اس آشرم سے بھیلوں میں پرچار کیا جاتا ہے۔ اس وقت ساٹھ لڑکے پڑھتے ہیں۔ اور چھ ادھیاپک تھا پرچارک ہیں۔ اس وقت بھیل کھشتریوں کی تعداد جس کا تعلق آریہ سماج سے ہے۔ ۲۰ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اور اس علاقہ میں بھیلوں کی آبادی تین لاکھ تک ہے۔ یہ آشرم ان سب کو آریہ بنانے کی آشا سے ہی کھولا گیا ہے۔ اس آشرم کا سب خرچ کمار مہاسبھا کو اپنے پاس سے ہی کرنا پڑتا ہے۔ اس سے آمدنی کوئی نہیں ہے (یہ سمت ۱۹۸۳ سے ستھاپت ہے)۔ اور نہ ہی کسی سے کوئی فیس لی جاتی ہے یہ تو ہوئیں باہر کی سنستھا اور جو بڑودہ میں کام کرتی ہیں۔ وہ یہ ہیں:-

۳۔ آریہ کمار آشرم۔ یہ آشرم سمت ۱۹۸۰ میں ستھاپت کیا گیا تھا۔ اس میں ودیارتھی رہتے ہیں۔ جو کسی سکول یا اور کسی جگہ کچھ پڑھتے یا سیکھتے ہیں۔ ان کے بھوجن وستر وغیرہ کا خرچ سبھا برداشت کرتی ہے۔ ان سے کچھ نہیں لیا جاتا ہے۔ اس وقت اس آشرم میں پینتالیس لڑکے ہیں۔ مکان وغیرہ سب کچھ بن چکا ہے۔

۴۔ ابلا آشرم۔ یہ سمت ۱۹۸۷ سے ہے۔ اس وقت اس میں گیارہ عورتیں اور بچے ہیں۔ کوئی دکھی کی ماری ستری اس میں آ کر آشرے لیتی ہے۔ اور اس کی رضامندی پر اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔ اب تک اس کے لئے اس کا مکان نہ تھا۔ اب ایک داتی نے پچاس ہزار روپیہ [illegible] سے مکان [illegible]

بنوائے جائیں گے۔ اور باقی سہتر کوش ہوگا۔ اس سے باقی خرچ پورا کیا جائے گا۔

۵۔ آریہ کنیا مہاودیالہ۔ یہ سمت ۱۹۸۵ سے کام کرتا ہے۔ پہلے اونا گرام میں تھا۔ وہاں سے مناسب سمجھ کر اسے یہاں لایا گیا۔ اس وقت اس میں ایک سو اکتیس کنیائیں شکشا گرہن کرتی ہیں۔ دس شریمتی ہیں۔ اس میں ادھیاپک وغیرہ ۲۵ ہیں۔ ادھیاپک اور کاریہ کرتا پرش اور استری دونوں ہیں۔ چودہ روپیہ ماہوار شلک ہے۔ اس وقت ۲ کنیائیں بغیر شلک کے اور ۲۵ آدھے شلک پر ہیں۔ اس مہاودیالیہ کا مکان اپنا ہے لیکن وہ ضرورت کے لئے پورا نہیں ہے۔ اس لئے جلدی ہی ضرورت کے موافق اور بنایا جائے گا۔

۶۔ آریہ سنیاس آشرم۔ اس میں دو کٹیا بنائی گئی ہیں۔ جو سنیاسی آتے ہیں۔ وہ اسی میں ٹھہرتے ہیں۔ اور سوامی ابھیہ نند جی اسی آشرم میں زیادہ ٹھہرتے ہیں۔ اصل میں یہ انہی کے پرشارتھ کا پھل ہے۔

۷۔ آریہ کمار پریس۔ یہ پریس صرف آریہ سماج کے کام کے لئے ہی کھولا گیا ہے۔ اس وقت اس میں تین ماسک پتر چھپتے ہیں۔ اول پرچارک دوم سدھارک۔ سوئم ہندو پتر کا۔ پرچارک آریہ سماج کے سدھانتوں کا پرچار کرتا ہے۔ اور سدھارک میں سدھار سمبندھی لیکھ وشیش روپ سے ہوتے ہیں۔ ہندو پترکا میں ہندو سنگٹھن پر لیکھ ہوتے ہیں۔

۸۔ پاٹھ شالہ۔ ان کے علاوہ شہر کے علاقہ میں سات پاٹھ شالائیں ہیں۔ یہ پاٹھ شالائیں ان علاقوں میں کھولی گئی ہیں۔ جن میں بھیلوں یا اچھوتوں کے لئے ضرورت سمجھی گئی۔

۹۔ ہندو مشن۔ اس کا کام ہندوؤں میں جاگرتی پیدا کرنا اور ہندو سنگٹھن کرنا ہے۔ اس میں آج کل بائیس پرچارک کام کرتے ہیں۔ اور ایک منتری ہیں۔

۱۰۔ پرچار وبھاگ۔ اس میں چار پرچارک کام کرتے ہیں۔

یہ ہے مختصر سا بڑودہ میں آریہ کمار سبھا کا کام ان سب کاموں کی رپورٹیں گجراتی میں چھپی ہوئی ہیں۔ اور کمار سبھا کا کشیتر بھڑوچ ضلع سے لے کر سارا کاٹھیاواڑ ہے۔ اس وقت کاٹھیاواڑ میں بڑودہ کریلی باغ کی پرسدھی اچھی ہے۔ اور یہ سنستھا اپنی شکتی کے انوسار اپنے کام میں سنلگن ہے۔

ان سب کاموں میں ماسٹر آتمارام جی کی آتما کام کر رہی ہے۔ وہ ان سب کے بنانے میں سب کام ان کی دیکھ ریکھ۔ ان کی سمتی سے ہوتے ہیں۔ وہ مہان آتما اب بھی دن رات پبلک کے لئے سوچتے۔ کام کرتے اور جیتے ہیں۔ وہ سماج کا [illegible]

ہیں ضرور چلو۔ اچھی پرکار جیو۔ دوبارہ ہو جیسے سنوری ارتھ کا بودھ ہوتا ہے۔ کہ دھرم مارگ کے ذریعہ سے شریر روپی رتھ پر سوار ہو کر یہاں پر پورشید کے ارتھ شریر کے ہیں۔ پر اور پور دونوں ایک ہی ارتھ کو جتلاتے ہیں۔ جس ارتھ سے اچھی طرح سے پتر سے تم سے پہلے ہوئے وہ وان لوگ چلتے رہے۔ یہاں پر صاف اپدیش دیا گیا ہے۔ کہ اس زندگی کو پا کر اپنے سے پورو وودان پرشوں کے انوسار دھرم مارگ پر چلتے چلو۔ یان شبد کے ارتھ رتھ۔ گاڑی ہے۔ اتھی شریر کو، اپنشدوں میں صاف لکھا ہے۔ کہ

शरीरं रथमेव तु

اس شریر کو رتھ جانو۔ وید منتر کے دوسرے حصے میں اس رتھ یان یا شریر کو کیسے اُتم بنایا جاتا ہے۔ اس کا ورنن کیا گیا ہے کہ اُتم خوراک کے ذریعہ سے آنند پوروک جیون بتیت کرتے ہوئے یا گرہست جیون کو گزارتے ہوئے سے اُتم اور ورون ارتھات رج اور ویریہ دونوں کو پرکاش یکت پیدا کرتے ہوئے لوگ جیسے اس کام کو پورن کرتے ہیں۔ سمرتھ ارتھ سنتان کے اُتپن کرتے ہیں ہر طرح سے پتروں کا رکھشک ہو یا دیکھو۔ شرتی ہے .... (अन्नादते) اُتم انن (خوراک) سے اُتم رج اور ویریہ بنتا ہے جس سے اُتم سنتان اُتپن ہوتی ہے۔ جیسے اُتم پرکار سے ورنن کر رہا ہے۔

۸۔ جب سب لوگ استری اور پرش اُتم دوبارہ دھرم کا بید وید کی آگیا کو سارا کچھ پورو پرشوں کے اچاریوں کے مطابق اپنا جیون بتیت کریں گے۔ تو سب بل ٹھیک ہو جائے گا۔ ایک گرہست آشرم ہی ہے۔ جس کے سدھر جانے سے اُتم سنتان ارتھات برہمچریہ آشرم سدھر جاتا ہے۔ اور اس سے بان پرست آشرم کی بنیاد پڑتی ہے۔ اور پھر سنیاس آشرم۔ وید کے ایسے اُتم بھاووں کو چھوڑ کر بے سر و پا بے نتیجے باتیں کہی گئی۔ اُمید ہے۔ کہ وودوان آریہ لوگ ضرور وید کے سچے ارتھوں کو ماننے کا یتن کریں گے۔

پنڈت جی جب پتروں کو ایک عجیب چیز مانتے ہیں۔ اور ان کو کسی خاص لوک کے نواسی مانتے ہیں۔ جن کا اس دنیا سے کچھ تعلق نہیں۔ تو اس واسطے ان کے لئے ستوتر (گیت) بھی ہیں۔ علیحدہ ہی قسم کے ورنن کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اس منتر سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ پتروں کے کوئی خاص ستوتر ہیں۔ وہ ستوتر اپنا وششٹ پریم رکھتے ہیں"۔ پھر آگے چل کر صفحہ ۲۱۹ لکھتے ہیں۔ کہ "یہ منتر وششٹ وچار نیہ ہے"۔ پنڈت صاحب ساتولیکر جی کو خود اپنے کئے ارتھوں

پتری یان

مہرشی دیانند جی اور پنڈت ساتولیکر جی

(گزشتہ سے پیوستہ)

(از شری پنڈت بھگت رام جی ڈھنگہ)

ختم کرنے کا تھا۔ لیکن دو چار منتروں کو اور صاف کر دینے سے اشنا ہے۔ کہ وید منتر رچاؤں کی شردھا اُتپن ہو۔ اور ایسی پورانک گپوں اور بے معنی خیالات کی رو میں نہ بہہ جائیں۔ اس واسطے زیادہ لکھنے کا خیال ہے۔ وہ منتر اس پرکار ہے:۔

तेमूषु समनो गिरा पितॄणां च मन्मभिः। नाभा केस्य प्रपौलि भिर्यः सिन्धुनाम् पोदये। सप्त स्वसा मध्यमानम त्ता मन्य के समे ॥ ८.४१.२.

اس منتر کو آریہ لوگوں کے لئے اس واسطے بھی پیش کرتا ہوں۔ کہ یہ منتر نروکت میں بھی دیا گیا ہے۔ میرے خیال میں نہ تو پنڈت جی نے نروکت کے مطلب کو ہی پورے طور پر دکھایا ہے۔ اور نہ ہی مہرشی کے درشائے مارگ کا ہی انوسرن کیا ہے۔ اور اس کے ارتھ کرتے ہوئے ایک اور سدھانت سناتن دھرمیوں کے خیالات کو مہرشی کے برخلاف پرچار کا ایک ذریعہ بنا دیا ہے۔ یعنی نابھاک رشی کا بنایا ہوا یہ وید کا منتر سدھ کر دیا ہے۔ کیونکہ اس وید منتر میں نابھاک شبد ہے۔ اور نابھاک ہی اس منتر کا رشی ہے۔ پنڈت جی کو جب یہ پتہ ہے۔ کہ اس منتر کا دیوتا ورون ہے۔ تو ورون کے ستوتروں سے پتروں کے ستوتر کیسے بن گئے۔ ایسا بھاؤ کیوں نکالا گیا ہے۔ خیر ان کی اچھا!

مہرشی نے اپنے گرنتھوں میں اس بات پر اصرار دیا ہے۔ کہ پراچین رشیوں نے بڑی محنت اور ریتی سے وید منتروں کے دیوتا تلاش کرکے اوپر جو لکھ رکھے ہیں۔ ان سے کوئی پورانک دیوتاؤں سے ہرگز مطلب نہیں بلکہ دیوتا کا مطلب نفس مضمون ہے۔ کہ اس منتر میں یا اس سوکت میں کون سا مضمون زیر بحث ہے۔ اور جس جس رشی نے اس اس منتر کی ویاکھیا کر کے اس اس منتر یا اس اس سوکت کا سب سے پہلے وودانوں میں

یا اس سوکت پر لکھ دیا گیا۔ نہ کہ وہ رشی اس منتر کا یا سوکت کا کرتا ہے۔ اس واسطے اس سوکت کا رشی درحقیقت تو اس کا نام کا نو ہے۔ لیکن وید کی نابھاک کی ویاکھیا کرنے سے اس کو

नाभाकः कारावः

نابھاک کا نو نام دیا گیا ہے۔ اس واسطے نروکت کار نے لکھا ہے۔ کہ نابھاک رشی ہوا ہے۔ جو اس منتر کا رشی ہے۔ کہ اس منتر کا کرتا نابھاک ہے۔

پہلے میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ ورون جلو کے راجا یا جل کے سمبندھ رکھنے والے سب پدارتھوں کا راجا مانا گیا ہے۔ اس واسطے اس سوکت میں بھی اسی قدرتی ایکس (رتا مینا) قانون قدرت کا بیان کیا گیا ہے جس کا خاص تعلق جلوں سے ہے۔ اور وید کے الفاظ میں اس کو نابھاک کہا گیا ہے۔ یہ سمجھنا از حد ضروری ہے۔ کہ نابھاک کس پدارتھ کا نام ہے۔ یہ او نادی ہے۔ جو نبھاک سے بنا ہوا ہے۔

مہرشی اُنادی کوش کے ارتھ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

नभाति प्रकाशते इति। नभाकम् मेघयुत माकाशम्

ایسا آکاش جس میں بادل آئے ہوئے ہوں۔ اس سے نابھاک بنتا ہے۔ جو نبھاک سے بنا ہو جس کو اندر دھنش کہتے ہیں۔ اور اس کو بجلی بھی کہتے ہیں۔ جب جب آکاش میں بادل چھائے ہوئے ہوں۔ تو سورج کی کرنوں دوارا جو ایک دھنش کی شکل والا سات قسم کے رنگوں والا یا سات قسم کی لمبی لمبی لکیروں سے مل کر ایک دھنش کی شکل آکاش میں بن جاتی ہے۔ اس کو نابھاک کہتے ہیں۔ اور جس رشی نے اس رتا مینا (قانون قدرت) کو پہلے پہل لوگوں پر ظاہر کیا۔ اس کو بھی نابھاک کا نو رشی کہا گیا ہے۔ یہ منتر کے ارتھ۔

یا اس سے اندر دھنش کی جس کے آچاریوں کے ارتھات ہوں وودانوں کے

یہ بگڑ جاں ہو کر ہے اچھی پرکار تعریف کرتے ہیں۔ وہ جو آکاش میں گھومنے والے ہیں۔ اچھی پرکار پرگٹ ہونے سے نیارے پرکار کی مختلف رنگوں والی ساتھ چلنے والی ندیوں کے سمان دکھلائی دیتا ہے۔ یہ لکیریں ربہے۔ کہ وہ آکاش میں ہوتی ہیں۔ زمین پر نہیں ہوتیں۔ وہ سب ہمارے برخلاف ہوں۔ اس پہلے منتر میں جو سوکت کا بھی پہلا منتر (मरुत्) مرت سرن والوں کی تعریف کی گئی ہے۔ جن سے بادل اُتپن ہوتے ہیں۔ اس منتر میں اندر دھنش کا ورنن اور تعریف کی گئی ہے۔ اس سارے سوکت میں

नमन्तामन्यके समे

یہ واکیہ انت میں لکھا گیا ہے۔ کہ یہ سب قدرت کے تماشے ہمارے برخلاف نہ ہوں۔ ہمارے کاموں میں وگھن کاری نہ ہوں۔ یہاں پر

पितॄणाम्

کے ارتھ اُچار ہو سکتے ہیں۔ مہرشی یجروید کے ادھیائے ۲ منتر ۵ میں پتر شبد کے ارتھ آچاریہ کرتے ہیں۔ یہ آچاریوں کے پڑھانے کا سمبندھ ہے۔ پنڈت جی خود وچار کریں۔ کہ یہ سب منتر اسی دنیا کے لئے ہیں۔

ایک اور منتر دے کر اس وشے کو سماپت کرتا ہوں۔ پنڈت جی اس پر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ صفحہ ۲۲۰ "اس منتر سے ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ پتر مرت کو پُنر جیوت کرتے ہیں" "پرانوں کے نکل جانے پر شریر چیشٹا رہت ہو جاتا ہے۔ وہ اس حالت میں ستر یا مرت دیہہ کہلاتا ہے۔ اس منتر میں نکلے ہوئے پرانوں کا پنہ سماد لشٹ کرنے کا ورنن ہے۔ اس سے مرت کو پُنر جیوت کرنے کا نردیش اس منتر میں ملتا ہے۔ اس کے سوائے کوئی شریر کا ادیو (حصہ) اُلٹا ہو گیا ہو۔ یا اُڑ گیا ہو تو اسے بھی پتر ٹھیک ٹھیک یتھا ستھان بٹھا لیتے ہیں۔ ایسا گیات ہوتا ہے"۔ وودوان خود وچار کریں۔ کہ جب کوئی پرانی مر جائے۔ تو پھر اس کو زندہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟ وغیرہ۔ اس منتر میں تو سنیاسیوں کے واسطے گھر گھر میں جا کر اپدیش کرنے کا اپدیش دیا گیا ہے۔ ذرا ارتھوں کو آپ خود وچاریں:۔

यत्ते प्रङ्म तिहितं प्राचैरपानः प्राणी येउवा ते परेतः। तत्त संगत्य पितरः सीनीडा घासाद घासं पनः वे शन्तु ॥ अथर्व १८. २.२६.

اور یہ جو ۱۸ ایان اور ۱۸ پران ہیں ۔ ان میں ان دو دونوں نے ۹ اچھی پرکار دہارن کرکے پورن ودوانوں نے ۱۲ ادھیک ودوان یوگی سنیاسی ملکر ایک دوسرے سے پریم پورک رہتے ہوئے اور ایک گھر سے باگرام ستے دوسرے گھر یا گرام کو ۱۵ دفعہ اچھی پرکار پراپت ہوں ۔ ارتھات وہ پتر اچھی پرکار یوگی سنیاسی جنہوں نے پران اور اپان کو اپنے وش میں کر لیا ہے ۔ ارتھات جنہوں نے پوری طرح اپنی اندریوں اور انتہکرن کو قابو میں کر لیا ہے ۔ وہ مل کر گرہ آشرمی لوگوں کو اپدیش سے گھر گھر میں یا گرام گرام میں ضرور گھومیں ۔ اس جگہ سنیاسی کے لئے گھروں میں جا کر یا گراموں میں جا کر اپدیش کرنے کا ودھان ہے ۔ وہاں یہ بھی ہدایت دی ہے کہ وہ بھی اکیلا ہرگز نہ گھومے ۔ گرہست میں انیک پرکار کے پرلوبھن ہو سکتے ہیں ۔ اس واسطے اکیلا گھومنے کی آگیا نہیں ۔ اس منتر میں ... نے پنڈت جی کو نہیں ۔ سا لنگا چاہیے جی کو بھی دھوکا دیا ہے ۔ جب پرست نام مرد و ناش ہے ۔ تو پھر وہ گھر گھر میں گھوم کیسے سکتا ہے ۔ اور اگر مرد شیر سے مراد ہو (جو کہ بالکل غلط ہے) تو بھی کیسے اپدیش دے سکے گا ۔

پنڈت جی نو عجیب ارتھ کرتے ہیں ۔ صفحہ ۲۲۰ تیرا جو انگ اکٹھا ہو کر بٹ گیا ہے ۔ اور جو تیرا پران اور اپان دور چلا گیا ہے ۔ شریر سے نکل گیا ہے ۔ اس تیرے انگ و پران کو یا اپان کو ساتھ رہنے والے پتر لیکر جیسے گھاس سے گھاس باندھی جاتی ہے ۔ اسی پرکار پھر پروشٹ کرا دیں ۔ ارتھات پھر سے پران اپان آدمی بخشے دیں یعنی پنر جیوت کریں ۔

پنڈت جی کے خیال سے شریر نو اگنی میں جلا دیا گیا ۔ اور جیو پترلوک میں چلا گیا ۔ جہاں پر دوسرے پترم کے راجیہ میں نواس کرتے ہیں ۔ تو وہ پترل کر کس طرح سے اس شریر میں جو کہ جلا دیا گیا ہے ۔ پھر داخل کرا دیں گے ؟ کیسے الٹے اور بے معنی ارتھ کئے جا رہے ہیں ۔

اس واسطے اس قسم کے ارتھوں کے ذریعہ پورن ویدوں کے جاننے والے رشی دیانند کے سدھانتوں کو غلط ثابت کرنا اور گرڑ پوران کی گپیوں کو وید سے سدھ کرنے کا یتن کرنا اتنا ہی بے معنی ہے ۔ جتنا کہ کسی بندھیلے کے پتر کا وواہ دیکھنا ۔ اور اس میں شامل ہو کر اتم بھوجنوں کا کھانا ۔ اس واسطے مہرشی دیانند ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۴ میں فرماتے ہیں کہ

"جو کہ مرے ہوئے پتروں کا آنا اور کئے ہوئے شرادھ مرے ہوئے پتروں کو پہنچانا اسنبھو نا ممکن ہے ۔ وید اور یکتی ورودھ ہونے سے مہمل (غلط) ہے ۔" ... رشی پراتی اور ویراگیوں کی ... [illegible]

بھارت یاترا

صفحہ ۷ سے آگے

ہیں لکھ سکتے ہیں ۔ اور لڑکیوں کو دھرم اپدیش کی شکشا اور سرکاری کوشش میں سہایتا وغیرہ کا کام کرنے ہیں ۔ یہاں کے کنیا مہاودیالہ میں کتنی باتیں بالکل نئی ہیں ۔ اول تو ان کا ویش ہے یہاں کنیائیں قمیص اور نکر ہی پہنتی ہیں ۔ اگر ان کے سر کے بال لمبے نہ ہوں ۔ تو نئے آدمی کو انہیں لڑکا مان لینا بالکل سبھاوک ہے ۔ یہ کنیائیں ویایام بھی لڑکوں کی طرح کرتی ہیں ۔ لاٹھی چلانا ۔ تیرنا ۔ چھری دوڑنا ۔ آسن وغیرہ بہت ہی اچھی طرح کرتی ہیں ۔ دوسرے لفظوں میں میں کہہ سکتا ہوں ۔ یہ پتریوں کے سب ویایام کرتی ہیں ۔ اور ان کی سپھرتی وغیرہ بھی لڑکوں کی طرح ہے ۔ اور پڑھائی کا پربندھ بھی اچھا ہے ۔ ان سب کاموں کے لئے میں شری ماسٹر جی کو ودھائی دیتا ہوں ۔ ان سب کے علاوہ ایک آشرم سٹیٹ کی طرف سے ہے ۔ اس آشرم میں ۵۰ ودیارتھی رہتے ہیں ۔ ان میں آج کل پینتیس لڑکے اور پندرہ لڑکیاں ہیں ۔ یہ سب وہ ہیں ۔ جنہیں آریہ جاتی اچھوت کہتی تھی ۔

پہلے تو اس کے ادھشٹاتا شری ماسٹر آتما رام جی تھے ۔ ان کے ریٹائر ہونے پر اب ان کے سپتر شانتی پرکاش جی ہیں ۔ ریاست بڑودہ نے اچھوتوں کے اودھار کے لئے ہیں بڑا کام کیا ہے ۔ جہاں اس کا سہرا ریاست کو ہے ۔ وہاں ماسٹر جی مہاراج بھی دھنیواد کے پاتر ہیں ۔ اس علاقہ میں جو نیا آیا ہو ۔ اس کو ان کٹھنائیوں کا پتہ نہیں چلتا ۔ جو ان کٹھن کام کرنے والوں کو اٹھانی پڑتی ہیں ۔ میں نے اس وشے میں کچھ باتیں سورگیہ ڈاکٹر جے بخیو جی بھاردواج سے سنی تھیں ۔ کیونکہ وہ بھی بڑودہ میں کام کرتے رہے تھے ۔ یہ کام شروع ان سے ہوا تو اس کو پورا ماسٹر آتما رام جی نے کیا ہے ۔ ان کو بھی شروع میں جو کشٹ ہوا ۔ اس کا کچھ حصہ میں نے ان کی زبان سے اب بڑودہ میں آکر سنا ۔ میں حیران تھا ۔ کہ یہ مہا پرش کتنے کشٹ پرچار کے لئے اٹھاتے رہے ہیں ۔ اور دوسری طرف ہم ہیں ۔ جو ان کشٹوں کو سن کر ہی حیران ہو رہے ہیں ۔

شری ماسٹر جی کو اس بات میں خوشی ہے ۔ کہ ان کی محنت کا پھل انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے ۔ اس وقت ریاست میں وہ حالت نہیں ہے ۔ جو کہ پہلے تھی ۔ ماسٹر جی کے وقت میں اچھوتوں کے ریاست میں چار سو سکول تھے ۔ اب ریاست نے حکم دے دیا ہے ۔ کہ اچھوتوں کے سکول الگ نہ رکھے جائیں ۔ ان کے لڑکے دوسروں کے ساتھ ہی پڑھیں ۔ اس کا کچھ ورودھ بھی ہوا ۔ اگر وہ ورودھ سناتن دھرمی ہی کرتے ۔ تو کوئی بات نہ تھی ۔ لیکن افسوس تو اس بات کا ہے ۔ کہ کئی گاؤں میں کانگرس والوں نے اس کا ورودھ کیا ۔ لیکن پھر بھی اب یہ حالت ہے کہ چار صد سکولوں میں سے تین صد سکول تو دوسرے سکولوں سے ملا دئے گئے ہیں ۔ اور ایک صد سکول ابھی الگ ہیں ۔ وقت آنے والا ہے ۔ جب کہ یہ سکول بھی الگ نہ رہیں گے ۔

آریہ سماج میلسی کی سپتاہک ڈائری

(۱) ایک پنڈت ہند وجاندی رام کی آریہ سماج مندر میں ویدک طریقہ سے شدھی کی گئی جو دو تین ماہ سے مسلمان ہا ہے ۔

(۲) آریہ سماج ہذا کی طرف سے ہنگی پچیرہ ہندو دیا پرون نے ایک راتری پاٹھ شالہ کھولی گئی ہے ۔ ... میں پنڈت گھنشیام دت جی پڑھانے کا کام کر رہے ہیں ۔

کمسن مظلوم

از:- ڈاکٹر گردھاری لال صاحب ساہووالہ

موہنی والدین کی اکلوتی بیٹی تھی۔ ماں باپ اُس کو دل وجان سے پیار کرتے تھے۔ اُس کی عمر ابھی دس برس کی ہی تھی۔ کہ اُس کے والدین کو اُس کی شادی کی فکر دامنگیر ہوئی۔ موہنی کا والد روشنی کا آدمی تھا۔ اس لئے اس نے اس صغرسنی میں موہنی کی شادی کرنی مناسب نہ سمجھی لیکن موہنی کا دادا جو پرانے خیالات اور رسم کا دلدادہ تھا۔ وہ اس بات پر اصرار کر رہا تھا۔ کہ موہنی کی شادی وہ اپنے ہاتھوں سر انجام دے۔

شادی اور پھر ہندو قوم کی شادی سے تو یہی پھلی۔ جب لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ اُسی وقت سے والدین خیال کرنے لگ پڑتے ہیں۔ کہ اُن کے سر پر ایک ناجائز بوجھ پڑ گیا۔ اور ایک مصیبت نازل ہو گئی پرورش کی۔ تو شادی کی فکر آ پڑی۔ ہر ایک کا یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ اچھی شادی کرے۔ خواہ قرضہ ہی اُٹھانا پڑے۔ پھر آج کل اچھے لڑکے ملنے مشکل ہیں۔ اور اگر ملتے بھی ہیں۔ تو جہیز کا مطالبہ ہوتا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ موٹر لونگا۔ کوئی ولایت کا خرچ مانگتا ہے۔ موہنی کے والد نے جو ایک متوسط گھرانے کا آدمی تھا۔ اپنی حیثیت کے مطابق خوب دل کھول کر شادی کی۔ بارات بڑی دھوم دھام سے آئی۔ خوب لاڈ و بلکت کی گئی۔ اور قیمتی جہیز کے ساتھ موہنی کو رخصت کیا گیا۔ لیکن پرماتما کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ابھی شادی کو دو سال ہی ہونے پائے تھے۔ کہ اُس کے پتی کو ہیضہ ہو گیا۔ اور وہ تمام رشتہ داروں کو دائمی مفارقت دیتا ہوا اس جہان سے رخصت ہوا۔

غریب معصوم موہنی جس نے ابھی عالم شباب میں قدم بھی نہ رکھا تھا ودھوا ہو گئی۔ آہ ودھوا کو ہندو قوم میں کس حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کے لئے سب عیش و عشرت ختم ہو گیا۔ ہنسنا کھیلنا۔ بولنا اُس کے واسطے مفقود ہو گیا۔ اچھا کپڑا پہننا اُس کے لئے معیوب خیال کیا جانے لگا۔ اگر وہ کسی مجلس یا سوسائیٹی میں جاتی۔ تو عورتیں اُسے حقارت کی نظر سے دیکھتیں۔ موہنی نے تین سال اسی طرح گزارے۔ جب اُس نے سولھویں سال میں قدم رکھا۔ تو اُس وقت وہ عین لب شباب میں تھی۔ جوانی اُس کے عضو عضو سے پھوٹ پھوٹ کر باہر آتی دکھائی دیتی تھی۔ وہ ایک استری تھی۔ جس کی دُنیا ایک موت سے اندھیری ہو چکی تھی۔ وہ ایک انگشتری تھی۔ جس کا نگینہ نہ دار رہا تھا۔ وہ ایک انمول رتن تھی۔ جس کی رونق گم ہو چکی تھی۔ وہ ہندو جاتی کا ایک بیش بہا لعل تھی۔ جسے جاتی اپنی کم عقلی۔ نادانی یا بے پرواہی سے کھو لے بیٹھی تھی۔ وہ ایک کان تھی۔ جس سے ہندو جاتی کو مستفید ہونے کا موقع میسر تھا۔ لیکن وہ اسے کھو رہی تھی۔ وہ ہندو دیوی تھی۔ جو جاتی کے بال براہ کی رسم کا شکار تھی۔ موہنی کے ماں اور باپ میں اکثر اس بات پر بحث ہوتی تھی۔ کہ اُس کی دوبارہ شادی کر دی جائے۔ اس کی ماں کا خیال تھا۔ کہ اس کا پُنر لواہ کر دیا جائے۔ لیکن موہنی کا باپ اس بات پر رضامند نہ ہوا۔ اس نے کہا۔ کہ اگر ایسا ہوا۔ تو میں کہیں چلا جاؤں گا۔ موہنی کی ماں آخر چپ ہو رہی۔ موہنی نے کئی دفعہ یہ گفتگو اپنے کانوں سے سنی تھی۔ لیکن ہندو سوسائیٹی نے اس کی زبان بند رکھی تھی۔

موہنی حسین تھی۔ اور بلا کی خوبصورت تھی۔ جو بھی اس کو ایک نظر سے دیکھ پاتا۔ سو جان سے فریفتہ ہو جاتا۔ وہ بھی چاہتی تھی۔ کہ گرہستھ میں داخل ہو کر دنیا کے سکھوں کو بھوگوں۔ لیکن ہندو سوسائیٹی نے اس کی زبان پر تالا لگا رکھا تھا۔ وہ دل ہی دل میں کڑھا کرتی۔ اور آہیں بھر بھر کر زندگی کے دن گزارنے پر مجبور تھی۔ وہ آہیں جو ہندو قوم کی تباہی کا کارن بن رہی ہیں۔

وہ سوچتی۔ نہ معلوم۔ اس نے کون سے ایسے کرم کئے تھے۔ جن کی سزا اُس کو اس طرح دی جا رہی تھی۔ بدمعاش کتنی بار اس پر ڈورے ڈالنے کی کوشش میں رہتی تھیں۔ اگر اس حیا کی دیوی کی جگہ کوئی اور ہوتی۔ تو کبھی کی ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آ جاتی۔ لیکن موہنی تھی جس نے اپنے آپ کو حیا کی چادر میں لپیٹے رکھا۔ اور ہر ایک کی تمنا کو پاؤں تلے روندتے ہوئے اپنے آپ کو محفوظ رکھا۔ وہ ہندوستانی حسن کی دیوی وہ حیا کی تصویر دنیا کی آلائشوں سے مبرا و پاک تھی۔

کیا یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ وہ استری نہ تھی؟ کیا اُس کے پہلو میں دل نہ تھا؟ اس کے پہلو میں دل تھا۔ اور نرم و نازک۔ جیسا کہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ مگر حسرتوں اور مایوسیوں سے دبا ہوا۔

وہ شرم و حیا سے مجبور تھی۔ ہندو قوم کی پابندیاں اُسے اس قید۔ رنج و الم میں رکھنا ہی اپنی شان سمجھتی تھیں۔ اور اس کا اس طرح گھل گھل کر مرنا ہی ہندو قوم کی عین عزت تھی۔ وہ پیسے میں تھی۔ وہ دیکھتی تھی۔ کہ اُس کی ہستی کو ہندو سوسائیٹی میں حقارت نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کی آرزوؤں کو ٹھکرایا جاتا ہے۔ وہ محسوس کرتی تھی۔ کہ ہندو استری سوسائیٹی میں کیا قیمت رکھتی ہے۔ اس کا عیش و عشرت کسی ہستی کے دم سے وابستہ تھا۔ وہ چاہتی تھی۔ کہ تمام قیود کی زنجیریں توڑ کر آزاد ہو جائے۔ لیکن ہندو سوسائیٹی کے نام پر کلنک کا ٹیکہ لگوانا نہیں چاہتی تھی۔ موہنی تعلیم یافتہ تھی۔ اور باوجود اعلےٰ ضمیر کی مالکہ ہونے کے مجبور تھی۔ اس کی تمام طاقتیں ہندو سوسائیٹی کے اندر ختم ہو چکی تھیں۔ کیونکہ اُس نے دیکھا تھا۔ کہ اس کے محلے میں ایک ہم جنس استری نے اپنے مدت کے بند کئے ہوئے لبوں کو کھولا۔ گھر گھر میں اُس کا چرچا ہوا۔ سب نے اس پر لعنتیں بھیجیں۔ برادری میں تو سے پاس ہونے لگے۔ اُسے ایک رات زہر دے دیا گیا۔ اور اُسے اس عذاب سے نجات ملی۔ آہ! ہندو دیویوں کی بیداشا۔

ایک صبح کو خبر سنی گئی۔ کہ رات کو موہنی گم ہو گئی ہے۔ جس پر کئی طرح کا اظہار خیال کیا جانے لگا۔ کسی نے کہا۔ دریا میں ڈوب گئی ہو گی۔ کسی نے کہا۔ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہو گی۔ جوانی کا زمانہ ہے۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ اس کا والد مارے شرم کے کسی کو منہ نہ دکھا سکتا۔ اور زیادہ وقت گھر ہی میں گزارنے لگا۔ اس نے بہتیرا تلاش کیا۔ لیکن موہنی کا کہیں پتہ نہ لگ سکا۔

گنگا کا کنارا اور پھر ہردوار کا شہر۔ صبح کا سہانا سماں ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا کے جھونکے گنگا کی لہروں سے اٹھکیلیاں کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ چڑھتے ہوئے سورج کی زریں کرنیں پانی میں عجب سماں پیدا کر رہی ہیں۔ اسی گنگا کے کنارے ایک نازنین جس کا گورا رنگ۔ سیمیں بدن۔ سفید لباس [illegible] ایک ستار تھی

افسانہ

اور جاکٹ ہے۔ ہاتھ میں ستار لئے اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر گھوم رہی ہے۔ تمام مرد، عورتیں بچے۔ بوڑھے جو ٹہلنے کی غرض سے وارد رہتے ہیں۔ اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے ہیں۔

اسی انتا میں وہ دیوی ہاتھ میں ستار لئے کنارے پر بیٹھ گئی۔ اور ستار بجانی شروع کر دی۔ ایک عجیب طرح کا سماں بندھ گیا۔ اس کی آواز اس قدر دلکش تھی۔ کہ تمام لوگ اس کو سننے کے لئے اس کے گرد جمع ہو گئے۔ تھوڑی سی دیر میں ایک میلہ سا لگ گیا۔ پھر آہیں بھرتی ہوئی دکھائی دی۔ اور دیوی کی آواز راگ کی افسردگی میں ڈوب گئی۔ تمام لوگ اپنے آپ کو بھول گئے۔ اور جس حالت میں تھے۔ وہیں کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ ستار بند ہو گئی۔ اور دیوی نے دردناک لہجہ میں کہنا شروع کیا:-

میں حور نہیں۔ سورگ کی اپسرا نہیں میں ایک خاکی ذرہ ہوں۔ جس کی ہستی میری قوم پر بوجھ ثابت ہو رہی ہے۔ میں بھارت کی بہت کچھ مدد کر سکتی۔ میری اور بھی بہنیں اس کے کام آ سکتی ہیں۔ مگر آہ! قوم ہمیں نظروں سے گرا بیٹھی ہے۔ اس نے ہمارے سینوں کو چیر کر نہیں دیکھا۔ ہماری آہوں کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ کیا ہمارے سینوں میں جگر نہیں۔ جگر میں آہ نہیں۔ کیا ہمارے پہلو میں دل کی جگہ کوئی پتھر کا ٹکڑا ہے؟ (اس نے آسمان کی طرف نگاہ کی۔ اور بھرائی ہوئی آواز میں بولی) پرماتما! ہماری اس تاریک رات کی بھی سحر ہو گی؟

اُس وقت مجمع میں سے ایک آدمی آگے بڑھا۔ جس کو موہنی نے فوراً پہچان لیا۔ یہ اُس کا باپ تھا۔ اُس نے مجبور کیا۔ کہ موہنی واپس گھر چلی جائے۔ لیکن وہ اب ان تمام تعلقات سے بالاتر تھی۔ اُس کو حقیقی لگن لگ چکی تھی۔ پرماتما کی لگن ...... وہ پھر ستار بجاتی ہوئی ایک طرف چلی گئی۔

...... چل رے منا میری درشن پا
پھوکے تو شدنی آ
میری پریت کی ہر ہر ہے

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں۔

سماجک جگت

آریہ سماج بارہ منگا کا سالانہ جلسہ۔ آریہ سماج بارہ منگا کا تیسرا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶-۲۷ اکتوبر کو منایا جائیگا۔ ۲۸ اکتوبر رات کو دھرم کا نفرنس ہوگی۔ گرد و نواح کی آریہ سماجوں سے پر ارتھنا ہے کہ اپنی بھی منڈلیاں لے کر نگر کیرتن میں شامل ہوں :-

(پرین کرپی جائنٹ سکرٹری آریہ سماج بارہ منگا۔ ضلع گورداسپور)

گوروکل بھینسوال ضلع رہتک کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ نومبر کو بڑی شان و شوکت سے منایا جائے گا۔ اس سال یہ خاص بات ہوگی کہ گوروکل کے برہمچاریوں کا (جو شرلیتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سد امانت شرومنی شکشا پاس کر چکے ہیں) دکشانت سنسکار ہوگا۔ شدھی سمبندھی ایک بڑی کانفرنس ہوگی۔ اور کئی پرکار کے سمیلن ہوں گے۔ بڑے بڑے سنیاسی مہاتما مظفا انبہ دوران اس جلسہ پر پدھاریں گے :-

(پھول سنگھ منتری گوروکل کمیٹی بھینسوال)

آریہ سماج بہاری پور کا جلسہ۔ آریہ سماج بہاری پور بریلی کا اکیاونواں سالانہ جلسہ دیوالی کے ایام میں ہوگا۔ ۲۲ اکتوبر سے ۲۷ اکتوبر تک یہدیگیہ اور اپنشدوں کی کتھا۔ ۲۷ اکتوبر کو نگر کیرتن۔ ۲۸ اکتوبر و یکم نومبر کو سنیاسی مہاتماؤں اور اپدیشکوں کے لیکچر ہوں گے۔ جلسہ کے اختتام پر ایک سہ بھوج دت بھائیوں کا روہیل کھنڈ کمشنری کا ہوگا۔

(پردھان آریہ سماج بہاری پور بریلی)

لالہ امراؤ سنگھ کی مرتیو پر اظہار افسوس۔ لدھیانہ ۹ اکتوبر۔ آریہ سماج مندر لدھیانہ میں لالہ امراؤ سنگھ جی سابق پردھان آریہ سماج لدھیانہ کی اچانک مرتیو پر جنرل اجلاس میں اظہار افسوس کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اور مرحوم کے پس ماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اظہار ہمدردی کے سمیہ حاضرین نہایت مغموم تھے۔

(بھگو رام سیکرٹری۔ لدھیانہ)

آریہ سماج ساہو والہ کے سماچار۔ لالہ جگت رام راجپوت کے گھر مونڈن سنسکار پنڈت مکند لال جی پردھان آریہ سماج نے کرایا :-

۲۹ اسوج کو لالہ سرداری لال ملن کے سپتر کا نام کرن سنسکار پنڈت ارجن دیو نے کرایا۔ ایک روپیہ مقامی آریہ سماج کو دان پراپت ہوا :-

(مولراج منتری آریہ سماج ساہو والہ)

چوک آریہ سماج فیروز پور شہر کے سماچار۔ ۱۴ اکتوبر کو پور نماشی کے روز بڑا بھاری سنگیت سمیلن ہوا جس میں بھگت منگت رام جی جالندھر نواسی۔ پروفیسر دلیپ چند صوجی۔ پروفیسر دیو بیشور جی۔ برہمچاری دلیپ چند رجی۔ ٹھاکر اندر جیت جی۔ پنڈت بشرتی رنن جی۔ کماری راج کماری جی کماری پریہ دلوپی جی نے خاص طور پر حصہ لیا۔ پروفیسر دلیپ چند صوجی کو لالہ گوجرمل صراف گوالمنڈی کی طرف سے میڈل دیا گیا۔ سنگیت سمیلن ہر پورنماشی کو آریہ سماج چوک میں ہوا کرتا ہے :-

(جھنت رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج وچھو والی لاہور کی سماچار۔ آریہ سماج وچھو والی کی طرف سے جو چھوت چھات و ناشک اندولن جاری کیا گیا ہے اس کے سمبندھ میں پچھلے منگل وار کو امرت دھارا بھون (گوالمنڈی) کے پاس کی گلی میں پرچار کیا گیا۔ وبرواد کے دن پرچار کچھن گلی گوالمنڈی میں ہوا۔ ان دونو موقعوں پر محلے کے حاضرین میں سے جن میں دیویاں بھی شامل تھیں۔ اپیل کرنے پر کچھ بھائیوں نے اس بات کی پرتگیا کی۔ کہ وہ اپنے گھروں میں دلت (اچھوت) بھائیوں کو بلا کر سہ بھوج کریں گے۔ اور پرچار کے خاتمہ پر سب حاضرین نے دلت بھائیوں کے ہاتھ سے جل پان کیا۔ پربھاو بہت اچھا رہا۔ ست کردار کو محلہ سرین میں پرچار کیا گیا۔ اور سنیچر وار کو کوچہ پربھاکراں (سوتر منڈی) میں پرچار کیا گیا۔ پربھاو بہت اچھا رہا۔

(منتری آریہ سماج وچھو والی لاہور)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار۔

۸ تا ۱۰ اکتوبر مہاشہ سنت رام بھجنیک کے آریہ سماج مندر میں بھجن اُپدیش ہوتے رہے۔ جنتا پر اچھا پربھاو پڑا۔ مہاشہ جی کے ہی اُپدیش سے بڑے بڑے سناتنیوں نے دسہرہ کے میلہ پر بالمیکوں کے ہاتھوں سے مٹھائی کھائی ؂

لالہ بالک رام جی ساہنی کی دھرم پتنی کا مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ۱-۱-۱۰ روپے نقد اور تین عدد ریشمی کپڑے مختلف فنڈوں میں دان دئے گئے ؂

(رام پیارا سیکرٹری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج رنگون کے سماچار۔ ۹ تاریخ کو دسہرہ کا تہوار آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ سوامی بھاسکرانند جی نے اچھوت اُدھار پر ایک بڑا پربھاوشالی ویاکھیان دینے کے بعد اچھوتوں کی ایک بھاری تعداد کو کیول پانی چھڑک کر دکھشا دیکر اعلان کر دیا۔ کہ اب یہ سب لوگ سماج میں مل گئے ہیں ؂

یہاں کے مشہور ویاکھیان دینے والے مہتہ شانتی لال نے رام چرتر کے مہتو پر ایک زبردست بھاشن کیا۔ کماری سنیا برنا دیوی کے منوہر بھجن ہوتے رہے ؂

پچھلے چند روز میں یہاں بہت سے سہ بھوج ہو چکے ہیں۔ اور ابھی تک ہو رہے ہیں۔ اب آریہ سماج کے اس کام کو دوسری کئی سوسائیٹیوں نے سنبھال لیا ہے ؂

(رنگون نواسی آریہ)

بھرم نوارن۔ کئی بھائیوں کو اس وشے میں بھرم ہے کہ اجمیر میں مہرشی دیانند کی اردھ شتابدی فروری میں ہوگی یا اکتوبر میں۔ ان سب کی سوچنا کے لئے نویدن ہے کہ شتابدی کمیٹی نے وجے دسمی کے دن دیانند آشرم میں اکٹھے ہو کر نشچے کر لیا ہے کہ شتابدی دیپاولی کے اوسر پر ایک ہفتہ تک یعنی اکتوبر ۱۹۳۳ء میں منائی جائیگی۔ آریہ بھائی بہنوں کا کرتویہ ہے کہ اس اردھ شتابدی کو سپھل بنانے کے لئے تن من دھن سے سہایتا کریں ؂

(چاند کرن ساردا پرچار منتری)

آریہ سماج کیمبلپور کی جانب سے دسہرہ کے تہوار پر نو عمر بچوں کی کھیلیں کرائی گئیں۔ اور انعامات دئے گئے۔ نوجوانوں نے پورے طور پر سرگرمی سے کام کیا۔ اچھوت بچے بھی شامل ہوئے۔ انکو بھی انعامات دئے گئے ؂

(مناسنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور)

وجے دسمی تہوار۔ آریہ سماج مور منڈی نے ۹ اکتوبر کو سماج مندر میں وجے دسمی کا تہوار اور آریہ کنیا پاٹھشالہ کا جنم دن آنند سے منایا ؂ (ودیادھر منتری آریہ سماج مور منڈی)

آریہ سماج گوجرہ کے سماچار۔ پنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی اپدیشک کا ۱۱ اکتوبر کو آریہ سماج مندر میں اچھوت اُدھار اور ہندو سنگٹھن پر لیکچر ہوا۔ پبلک کے زور دینے پر دو دن کے لئے کھلے میدان میں مذہب اور دھرم کے فرق پر اور سندھیا شکشا۔ موجودہ گرہستی دکھی کیوں ہیں؟ گرہستھ سورگ دھام کیسے بن سکتا ہے پر لیکچر ہوئے۔ پربھاو اچھا رہا ؂

سپتاہک ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ اچھوت اُدھار کے لئے کام ہو رہا ہے ؂

(لوڑھ بند رام منتری آریہ سماج گوجرہ)

آریہ سماج بھلوال کا اُتسو۔ آریہ سماج بھلوال کا وارشک اُتسو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ جلسہ سے ۸ دن پہلے شری سوامی ویدانند تیرتھ جی رات کو وید سے کتھا کرتے رہے۔ اور مہاشہ دلسکھ راج بھجنیک کے بھجن ہوتے رہے۔ حاضری بڑی ہوتی تھی ؂

۳۰ ستمبر کی شام کو نگر کیرتن ہوا۔ مہاشہ سنت رام مہاشہ بلدیو اور مہاشہ دلسکھ راج جی نے بھجنوں اور اپدیشوں دوارا جنتا کو آنندت کیا۔ رات کو پنڈت سوم دیو جی لائل پوری کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ حاضری اس قدر تھی۔ کہ تل دھرنے کو جگہ نہ رہی ؂

یکم اکتوبر صبح کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ منتری مہاشہ دیو بندھو نے دھرم پتنی سمیت یجمان کا آسن گرہن کیا۔ دن کو ہر بھجن لال جی جام پور نواسی شریمتی دھرو دیوی جی اور مہاشہ ہرکشن لال جی پریم کے لیکچر ہوئے۔ رات کو پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ اور پنڈت سوم دیو جی کا بھجن اپدیش ہوا ؂

۲ اکتوبر صبح کو کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ شریمان لالہ ہری رام شاہ جی نے دھرم پتنی سمیت یجمان کا آسن گرہن کیا۔ دن کو شری سوامی [illegible] نند جی مہاراج

... سیدر جی بی۔ اے۔ سپرنٹنڈنٹ ہڈولو
... کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ رات کو مہاشہ
... جی کا مالس پر منوہر ویاکھیان ہوا۔
... مہاشہ سنت رام جی کے منوہر بھجن ہوئے۔
... اکتوبر صبح کو بجوال خاندان کے ایک
... کو جنیو کے ممبر لڑکے۔ شدھ کر کے
... دوار میں لے گئے۔ اور ان کے ہاتھ سے
... پرشاد تقسیم کرائی گئی۔ کارروائی پنڈت دھرم
... اے نے کرائی۔ بعدہٗ استری سماج
... کے جلسے میں مسز ... دھرم وتی دلوی اور ... منی
... دیاوتی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ تیزی
... پاٹھ شالا کی لڑکیوں کو انعامات تقسیم
... کئے گئے۔

رات کو ماسٹر ... جی نے میجک لینٹرن کے ذریعہ سوامی دیانند جی کے جیون کے منوہر درشیہ دکھلائے۔ حاضرین پر بڑا پربھاو پڑا۔ مبلغ ۶۰/ روپیہ اپیل پر اکٹھا ہوا۔ آرتی اور شانتی پاٹھ و شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج کھلوال)

دیانند اینگلو ویدک ودیالہ گورودت بھون۔ لاہور۔ موسم گرما کی تعطیلات کی تقریب میں ڈیڑھ ماہ تک بند رہنے کے بعد دیانند اینگلو ویدک ودیالیہ کھل گیا ہے۔ سوائے ۲ کے باقی تمام ودیارتھی آ گئے ہیں۔ پڑھن پاٹھن کا کام شروع ہو گیا ہے۔ ایام تعطیلات میں ودیالہ کے آچاریہ جی اور ودیارتھی مندرجہ ذیل مقامات پر پرچار کا کام کرتے رہے ہیں۔

۱۔ پوجیہ شری سوامی ... آنند جی مہاراج :- جے پور۔ سانبھر۔ نارائنا۔ ناتھدوارا۔ کانکرولی۔ گوروکل سوپا۔ اجمیر۔ چینوڑ۔ ناسک۔ بمبئی۔ بڑودہ۔ احمد آباد۔ جودھپور۔ بیکانیر۔

۲۔ برہمچاری دھرم دت جی :- کوٹ چھٹہ۔ جھوک اترا۔ جہلم۔ کوٹ ادو۔

۳۔ برہمچاری سدھاکر جی و شوربہ ناتھ جی :- رائے کوٹ۔ برہمی۔ پکھووال۔ جینڈ۔ سبرانواں۔ گوندوال۔ بھمی بوا کلاں۔ چھمے۔ کمال پور۔ بجل۔ لتالہ۔ احمد گڑھ۔ راجگڑھ۔

۴۔ برہمچاری دلیپ دت اور سکھدیو جی :- برامان۔ تلونڈی سابو۔ کتھرائوں۔ کانونوالی۔ بالا۔ بجرانی۔ چرخی دادری۔ راول دھی۔ ماہنرو۔ ناکھوانس۔

۵۔ برہمچاری گیانندر اور پاربرہم جی :- ملتان۔ احمد پور شرقیہ۔ سماسٹہ۔ بہاولپور۔ خیرپور۔ ٹامیوالی۔ قاسم پور۔ بہاول نگر

کھتری ورکے لئے کنیا کی ضرورت

میرے عزیز جس کی عمر اس وقت بیس سال کے قریب ہے۔ کے لئے ایک کنواری یا بال ودھوا کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۱۸ سال کے قریب ہو۔ لڑکا برسر روزگار ہے۔ اور یکصد روپیہ ماہوار کے قریب اس کی آمدنی ہے۔

خط و کتابت بنام :-

سنت رام معرفت ستو نرائن
برادرس دہلی کلاتھ مارکیٹ، دہلی

مہندر رڈ۔ دھنولا۔ ابوہر۔ بھٹنڈہ۔ فیروزپور چھاؤنی۔ کیتھل۔ کوٹلی۔ گورو کل بھٹنڈہ :۔

۶۔ برہمچاری ارجن دیو دھرمیندر جی :- مالیر کوٹلہ۔ دھوری۔ گھنوری کلاں۔ شیرپورہ۔ برنالہ۔ بھدوڑ۔ رامپور پھول۔ بھٹنڈہ :۔

۷۔ برہمچاری سوم دیو جی :- نورگڑھ۔ نانوں کلاں۔ مانوں خورد۔ باڈوڑی۔ سندر رام پور باس میست مونک۔ اس۔ ٹھکر دھر۔ ۔ ۔ راس :۔

۸۔ سوامی دیوانند جی :- بھٹنڈہ :۔

گزشتہ سال کی مانند امسال بھی ودیالہ میں ستیارتھ پرکاش کلاس کا پربندھ کر دیا گیا ہے۔ جو سجن ستیارتھ پرکاش کو یوگیتا پوروک پڑھنا چاہتے ہوں۔ آئیں اس پربندھ سے لابھ اٹھانا چاہئیے :۔

شرمید دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور

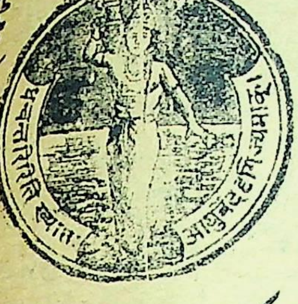
ودیالیہ ہذا کا داخلہ شروع ہے۔ جو ماہ حال کی آخری تاریخ تک جاری رہے گا۔ داخل ہونے والوں کو چاہئے۔ کہ وہ اپنی درخواستیں بھیج دیں۔ درخواست میں تعلیمی لیاقت عمر۔ قد اور وزن کا ذکر کرنا نہایت لازمی ہے۔ اب صرف پانچ امیدواروں کو جگہ مل سکتی ہے۔

ورکی ضرورت

اروڑہ خاندان کی ۱۶ سالہ کنواری خوبصورت صحت مند سشیل پڑھی لکھی سلیقہ شعار اور امور خانہ داری میں ہوشیار لڑکی کے لئے ایک لائق اروڑہ (کلڑ اور کھنڈ پور نہ ہو) تعلیم یافتہ صحت مند برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ جو کہ ۲۲ سے ۲۵ سال تک کا ہو۔ آریہ خیالات والے (ویدک دھرمی) کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔ پنڈت دیو ورت دھرمیندر و مینیجر ونتا آشرم فوٹی لکنا سٹیشن کرو

زنڈو کا چون پراش

کھانسی کو دور کرتا ہے
زکام کو نابود کرتا ہے
تپ دق کو رفع کرتا ہے
قیمت ۱۰ تولہ ۱۲؍ ۲۰ تولہ ۱؍



بڈھوں جوانوں اور بچوں کیلئے یکساں مفید اور فائدہ بخش

قیمت ۱۰ تولہ ۱؍

زنڈو فارمیسیوٹیکل ورکس لمیٹڈ بمبئی نمبر ۱۴

ایجنٹس

لاہور :- وی یوگندر اینڈ کمپنی ایس نمبر ۲۲ انارکلی
راولپنڈی :- ہردواری لال اینڈ برادرس کیمسٹ راولپنڈی
سرینگر (کشمیر) :- کویراج جگن ناتھ ویدیہ شاستری
مظفر نگر :- وشوا ناتھ ترویدی۔ کندن پور
منٹگمری :- پنڈت رام ناتھ شرما۔ رتن شفاگھر
پشاور چھاؤنی :- بی۔ ڈی ملہوترا اینڈ سنز
لائل پور :- منیر زونگل اینڈ سنز

استریوں کے لئے تحفے



گرہستھ کو سکھی بنائیے
سبق آموز کتابیں

استری شکشا — ہندوستانی استری کے لئے اس قدر مفید اور بے نظیر پستک ہے۔ استری شکشا کے متعلق یہ بالکل نرالی چیز ہے۔ جس میں ایک جنہیں پڑھ کر معمولی تو کیا بی اے اور ایم اے کی ڈگری یافتہ بھی دنگ رہ جائیں گی۔ وہ محسوس کریں گی کہ حقیقت میں جو شکشا کی کتابیں درج کی گئی ہیں وہ ان کی زندگی کو آرام اور سکھ بنانے والی ہے۔ اس سے آج تک وہ کوسوں دور رہی ہیں۔ بال بچوں کی ماؤں کی واقفیت میں بھی حیرت انگیز اضافہ ہو گا۔ اس پر پرتاپ۔ ملاپ۔ پرکاش اور آریہ گزٹ نے بہت اچھے ریویو کئے ہیں۔ قیمت ہندی میں صرف آٹھ آنے (۸؍)

سیتا بن باس — اس میں بھگوتی سیتا جی کے بن باس کی کہانی ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔

آدرش پتنی — قیمت بارہ آنے

انجمن ہوا ... — قیمت آنے

ساوتری ستیہ وان — قیمت صرف بارہ آنے

سنبھلی بہو — استری سبھا کے لئے بڑا اچھا نئی اور دلچسپ اور سبق آموز ناول شائع کیا گیا ہے۔ ہندوؤں کے گھروں کی روزانہ باتوں کو لے کر لکھا گیا ہے۔ اگر آپ اپنی بہو بیٹیوں، بہنوں اور دیویوں کو چتر بنانا چاہتے ہیں۔ تو اس پستک کو ضرور منگا لیجئے۔ پستک کی بھاشا اتنی آسان اور دلچسپ ہے کہ شروع کر کے کوئی چھوڑ نہیں سکتا۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰؍)

تندرست بالک — اس کتاب میں ماں باپ اور بڑی لڑکیوں کو تندرست بالک کی ودیا کی موٹی موٹی باتیں سمجھانے کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے وہ بچوں کو مضبوط اور تندرست بنا سکتی ہیں۔ زبان سیدھی، مضمون دلچسپ ہونے کے علاوہ کتاب کی شکل و صورت بھی بڑی خوب صورت ہے۔ قیمت مع خوبصورت جلد صرف ایک روپیہ

راجپوتی خون — قیمت ۔ ۔ ۔

دو سہیلیاں — قیمت صرف نو آنے (۹؍)

ان کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں ہم سے بارعایت مل سکتی ہیں

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی ہسپتال روڈ۔ لاہور

دیانند ادھشتابدی کی تیاریاں

اکتوبر ۱۹۳۳ء کی دیپاولی کے شُبھ اوسر پر دیانند ادھشتابدی بڑی دھوم دھام سے اجمیر نگر میں منائی جائے گی۔ اواخر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو دیانند آشرم میں جہولسنو کی نیو دینے کے لئے آریوں کی سبھا اکثرت ہوئی۔ روپیہ اور دوسری ضروریات جمع کرنے کا پرستاؤ پاس ہوا۔ اور مختلف کاموں کے لئے سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں دوارا دھن اکٹھا کرنے کا پرستاؤ بھی منظور ہوا۔ جن جن مہانو بھاوؤں کے سپرد جو جو کام کئے گئے ہیں۔ وہ اُنہوں نے پرسنتا پوروک سویکار کرلئے ہیں۔ نانا ساگر اور لیشکر سٹرک پر ایک بھاری آریہ نگر بسانے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اور پورن آشا ہے۔ کہ آریہ انجنیئر اور ٹھیکیدار اس کام کو بڑے اُتساہ سے کریں گے۔

ادھشتابدی کے کارپالیہ کی ستھاپنا فی الحال دیانند آشرم قیصر گنج میں ہی کر دی گئی ہے۔ اور پربندھ کرتری سبھا کے ادھیویشن بھی اسی ستھان پر ہونے لگے ہیں۔ پرنتو آریہ سماج اور سماچار پتروں کے سنچالکوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وُہ اس ادھشتابدی جہولسو کی تیاری میں پُورن سہیوگ دیں۔

ایسا انومان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک لاکھ آریہ نرناری اس یگیہ میں بھاگ لیں گے۔ جہولسو کے پروگرام کے سمبندھ میں جن جن مہانو بھاوؤں نے سمتیاں بھیجنی ہوں۔ وُہ جلد منتری دیانند ادھشتابدی قیصر گنج اجمیر کے پتہ پر بھیج دیں۔

برہد یگیہ اور سام گان کے پربندھ کی اور اُس کے کل خرچ کی ذمہ داری شریمان ماسٹر کنہیا لال جی بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ اس وشئے میں سمتیاں اُنہیں کے پاس جانی چاہئیں۔

دھرم سمیلن۔ سماج سدھار سمیلن۔ سادھو سمیلن۔ جات پات توڑک سمیلن۔ آریہ سوراجیہ سمیلن۔ اکھل وچارت ورشیہ آریہ کمار سمیلن۔ دلت ادّھار کانفرنس۔ شُدھی سمیلن۔ مہیلا سمیلن۔ کوی سمیلن۔ پرنتی آدی آدی انیک سمیلن منانے کے پرستاؤ آ رہے ہیں۔

شاستریہ وادیا یام سمیلن اور کھیلوں کی اور ایک برہد سنسکرت و کھوج کا بھی انتظام ہو رہا ہے۔

اکھل وچارتیہ ہندو مہاسبھا کے کاریہ کرتاؤں نے بھی اس اوسر پر اپنا اُتسو کرنے کا وچار پرگٹ کیا ہے۔ شریمد دیانند ادھشتابدی کے اپلکھش میں ایک پشتک آکار سنہ دھانجلی نکالی جائے گی۔ جس پر نانا پرکار کے چتر اور سنسار کے مہاپُرشوں کے آریہ سماج کے پرتی شُبھ وچار چھاپے جائیں گے۔ ایک آریہ جنتری بھی نکالنے کا وچار ہو رہا ہے۔

یہ ادھشتابدی آریوں میں نو جیون سنچار کرنے والی اور دیش میں کرانتی لانے والی اور پوتر ویدک دھرم کے سدھانتوں کا کاریہ رُوپ میں پرچار کرنے والی ہوگی۔ پرتیک آریہ کا کرتویہ ہے۔ کہ وُہ اس کی تیاری اور سپھلتا کے لئے تن من دھن سے سہایتا پردان کرے۔

چاند کرن سارد اپرچار منتری دیانند ادھشتابدی اجمیر

سب سے بڑا دانی

جو کسی کے دل میں بربرتا کرتا ہے۔ تب ہی کوئی آدمی دان دیتا ہے۔ سو جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے مستحق کو دیکھ لیا کریں

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ۔ راوی روڈ۔ لاہور

آپ کی امداد کا حقدار ہے۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں جس کے پردھان

شری سوامی سوتنتر آنند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ

ہیں۔ اس وقت یتیم خانہ میں

سو لڑکے لڑکیاں ہیں

۱ خوراک، پوشاک، کپڑا نقدی جس صورت میں بھی آپ سہایتا کرنی چاہیں۔ کریں۔ اور پُنیہ کے بھاگی بنیں ۲ جب کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کا پتہ لگے۔ اُسے یتیم خانہ میں پہنچا دیں۔ یا ہمیں اطلاع دیدیں تاکہ ہم منگوا لینے کا انتظام کریں۔

رپورٹ مفت طلب کریں

التماس

ہیرا آنند شرما (منیجر امرت دھارا) آنریری سکرٹری

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ۔ راوی روڈ۔ وید مندر۔ لاہور

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک رِشی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے ازحد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستوا ایجنسی سوتر منڈی لاہور

بانی



ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

ڈی ایس

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

لمیٹڈ

منظور شدہ اسٹار ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ نمبر ۷۱۹۸۴

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

RE **اپلاری** GD

(امراضِ مستورات کی دوا)

اس دوا کے استعمال سے عورتوں کی کل بیماریاں۔ جیسے کم و زیادہ دنوں میں ماہواری ہونا۔ خون پتلا آنا۔ سر۔ کمر۔ پیڑو کے درد۔ متلی وغیرہ اور خرابی حیض کی کل شکایتیں فوراً جاتی رہتی ہیں۔

قیمت فی شیشی اڑھائی روپیہ (۲ ع ۸) ڈاک محصول دس آنہ ۱۰/

مرضِ پرسوت کے لئے

عورتوں کی

REGD **کیشراج**

(سر کے تیلوں کا بادشاہ)

مشہور لیڈروں کا پسندیدہ

خوشبودار تیلوں میں سب سے اچھا اور مفید دوا آمیز

بغیر آمیزش وہائٹ آئل اس تیل کو استعمال کیجئے

قیمت فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵/ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰/

(نمونہ تین آنہ ۳/ صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے)

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

صفحہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لوکل ایجنٹ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो [illegible] विश्वमार्यम्

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

ممالک غیر سے ۶؍
فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

جلد ۲۸ — نمبر ۳۹

SUNDAY 9 October 1932 } اتوار ۲۴۔ اسوج سمت ۱۹۸۹ مطابق ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء۔ دیانند آبد ۱۰۸

وید امرت

ودیا سے پرسدھی پراپت کر!

केतुं कृण्वन्नकेतवे पेशो मर्या अपेशसे।
समुषद्भिरजायथाः ॥ ऋ॰ १।६।३

ہے منش! اگیانی کے لئے گیان دیتا ہوا اور اروپ کے لئے روپ دیتا ہوا۔ تو ودیا آدمی سے پرکاشمان لوگوں میں پرسدھ ہو ؛

اگیانی کو گیان دے

منش کا جیون اُدیش پشو آدی سے وِلکشن ہے۔ پشوؤں کی طرح کھانا پینا بھوگ کرنا اور اس طرح آیو گزار کر مرتیو کے منہ میں چلے جانا نہیں۔ بلکہ اس کا ادیش اس سے بہت اُونچا ہے۔ موت نہیں۔ موکھش ہے منش یونی جیون ادیش کو پالنے کی آخری سیڑھی ہے۔ اس کے آگے موکھش اور اس کے پیچھے موت ہے۔ جو ساودھانی سے ایک قدم آگے کو اٹھائیگا وہ موکھش کو پالے گا جو اساودھان رہے گا وہ گرے گا۔ اور گر کر موت کے منہ میں جا لے گا۔ کتنا بڑا خطرہ ہے۔ جو منش جیون میں اساودھان ہونے کی صورت میں منش کے سامنے ہے۔ اور کتنا بڑا لابھ ہے جس کا ساودھان رہ کر مریادا کے انوسار جیون ویتیت کرنے میں جیو آتما ادھیکاری بنتا ہے۔ مریادا کے جیون میں صرف خود گیانی اور سوآستھ اور آچار ویوہار میں روپ وان ہونا ہی شامل نہیں۔ بلکہ وید کہتا ہے۔ کہ منش کا کام اگیانی کو گیان اور اروپ کو روپ دینا ہے جیسے اگیانی کو گیان دینے کا کرتویہ سونپا گیا۔ جیسے شریر اور من کے اروپوں کو پوتر خیالات اور سندر شریر بنانے کا کام سپرد کیا گیا۔ اس کا اپنا گیانی اور روپ وان ہونا تو آوشیک ہے۔ اس میں سندیہہ کی کوئی بات نہیں۔ جیسا وید کہتا ہے۔ کہ منش کا کرتویہ اگیانیوں کو گیان دینا ہے۔ تو اس کے یہ معنی سپشٹ ہیں۔ کہ اس کو خود گیانی ہونا چاہئے۔ گیان کا بھنڈار ایشور ہے۔ گیان اسی بھنڈار سے مل سکتا ہے۔ جو منش ایشور کو چھوڑ دوسری جگہوں میں گیان کی تلاش کرتا ہے۔ وہ اپنا سمے کھوتا ہے۔ اور جو گیان کے بنا شاریرک اور آتمک روپ میں خوبصورت ہونے کی اچھا کرتا ہے۔ اس کی اچھا در آشا ماتر ہے۔

گیانی بننے کے لئے پرماتما کی شرن لینی چاہئے۔ اور وید کے سوادھیائے کے اندر گیان چمتکار کو دیکھنا چاہئے۔ جو منش وید کو اس کے واستوک روپ میں پڑھتا ہے۔ اور اس کی شکشاؤں کو جیون کے اندر انکت کرتا ہے۔ وہی گیانی ہے جہاں اس گیان سے وہ سوئم لابھ اٹھاتا ہے۔ وہاں وہ اگیانیوں کے اگیان کو دور کر کے انہیں بھی گیانی بنا سکتا ہے۔ جب منش نے واستوک گیان کو پراپت کر لیا۔ تو شاریرک۔ مانسک اور آتمک اروپ کو دور کرنا اس کے لئے سہل ہو جاتا ہے۔ جب وہ جان لیتا ہے کہ من کے لئے کون سے وچار بھلے ہیں۔ اور کون سے برے۔ تو وہ بھلے وچاروں کو اختیار کر کے اپنے من اور آتما کے اروپ کو روپ میں بدل سکتا ہے۔ جب وہ جان لیتا ہے کہ شاریرک سندرتا کے لئے برہمچریہ اچوک سادھن ہے۔ تو وہ گرہست آشرم میں بھی برہمچریہ کا جیون ویتیت کرتا ہوا اپنے شریر کو اروگیہ اور سندر بنا سکتا ہے۔ اپنے دنیاوی کاروبار میں گیانی ہمیشہ ستیہ کا ویوہار کرے گا۔ اور اس طرح اپنے تعلق میں آنے والوں کو ستیہ کے ویوہار کا عملی اپدیش دے گا ؛

اروپ کو روپ دے

گیانی کے اگیانی کو گیان دینے کے لئے کسی پاٹھ شالا کی ضرورت نہیں۔ اس کا جیون مانو پھول کے سمان ہے۔ اس کی خوشبو کا اس کے نکٹ آنے والوں کو خود بخود گیان ہو جاتا ہے۔ جب منش گیانی ہو اور شاریرک مانسک اور آتمک طور پر سندر ہو۔ تو جہاں اس کا اپنا جنم سپھل ہے۔ وہاں وہ انیک اگیانیوں کو گیان کی راہ لگا لینے کا پُن پراپت کرتا ہے۔ گیان ودیا کا پھل ہے۔ جس طرح سورج اپنے پرکاش سے سویمیو پرسدھ ہے۔ اسی طرح جو گیانی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ودیا پرکاش سے خود بخود ہی پرسدھ ہیں۔ ستیہ ودیاؤں کا ودوان اپنی پرسدھی کے لئے کسی سادھن کا محتاج نہیں۔ وہ اپنی ودیا سے ہی پرسدھ ہے۔ وید کا بھی منش کو اپدیش ہے۔ کہ تو ودیا اور گیان آدی سے پرکاشمان ہو کر لوگوں میں پرسدھی پراپت کر۔ بنا ودیا اور گیان کے پرسدھی نہیں ہو سکتی۔ ہر تی ہے۔ تو استھائی ہوتی ہے استھائی پرسدھی ودیا اور گیان سے ہوتی ہے۔ اگیانی کی پرسدھی جگنو کی چمک کی طرح ہے۔ گیانی کی شہرت سورج کے چمتکار کی طرح ؛ (ادم شرم)

وشو ودیالیہ گورُوکل کانگڑی سے پرکاشت

سوادھیائے کے ہندی میں اُتم گرنتھ

ویدک ونے

قیمت بغیر جلد ۱۲/۸ مجلد دو روپے

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان شریمان نارائن سوامی جی مہاراج اس پستک کے وشے میں لکھتے ہیں:- "شری پنڈت دیو شرما آچاریہ گورُوکل کانگڑی رچت ابھی بیت پستک آدیوپانت میں نے پڑھا۔ پنڈت جی کی اچھا ہے کہ ورش کے پرتییک دن کی پرتھک پرتھک پرارتھنا وید منتروں کے آدھار پر تیار کردیں۔ یہ پستک لیست اور گرہستھ رازوں کے لئے ہے۔ پرارتھنا کے لئے جو جو منتر چھانٹے ہیں۔ وہ بڑے اُپیوگی ہیں۔ اور ان سے آدھار پر جو ولنے (پرارتھنا) لکھی ہوئی ہے جو شریسٹھ اور ہردیا گرہی ہے۔ پستک اپنے ڈھنگ کی نرالی ہے۔ ادھک سے ادھک نرناریوں کو اس کا سوادھیائے اور اس کے انکول آچرن کرکے لابھ اٹھانا چاہئے۔ پستک کی چھپائی کاغذ تتھا ظاہری شکل صورت بھی اچھی ہے۔" شری سوامی سوتنترانند جی آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ شری بیت گنگا پرساد جی ایم۔ اے چیف جج ٹیڑھی تتھا آریہ سماج کے انیہ کئی مہانو بھاوؤں نے اس پستک کی بڑی پرشنسا کی ہے۔

براہمن کی گو

(لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ابھے ودیالنکار) سچے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھری شکتی ہوتی ہے وہ اس پستک میں پاٹھک دیکھیں گے اس پستک میں اتھروید کے براہم گوی (۵-۱۸) سُوکت کی ویاکھیا کی ہے۔ دیش کی ورتمان ستھتی میں اس سُوکت کا سوادھیائے بڑا ہی لابھ کاری ہوگا۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شریمان رامودر ست ویکیل جی۔ شری پنڈت گنگا پرساد جی اپادھیائے ایم۔ اے آدی انیک مہانو بھاوؤں نے اس پستک کو سب کے لئے سوادھیائے یوگیہ بتایا ہے۔ شری پوجیہ مہاتما گاندھی جی نے اپنی حکمت پر سدھ دھرم یدھ کی یاترا میں اس پستک کو آرمبھ سے انت تک پڑھ کر جی بھر پرشنسا کی تھی۔ صاف سندر چھپائی اُتم کاغذ۔ سنتری پرش سب کے پڑھنے یوگیہ قیمت لاگت ماتر صرف آٹھ آنے (۸/)

تیاگ کی بھاونا

لیکھک شری بیت دھرم دیو جی ودیالنکار ودیاپا دھیائے۔ اس پستک میں رگوید کے دسویں منڈل کے ۱۰۷ انتھاے ۱۱ سُوکتوں کی ویاکھیا کس پرکار کی ہے۔ اسے پاٹھک سوئم پڑھ کر انوبھو کرسکتے ہیں۔ ان سُوکتوں میں ویدک دھرم کے ادھار بھوت سدھانت "تیاگ پورو کبھوگ کرنا" کا بڑے سندر تتھا ہردیا گم روپ میں دستر ت ورنن کیا گیا ہے۔ تیاگ سے منش کی آتمک تتھا سماجک اُنتی کس پرکار ہو سکتی ہے۔ یہ اس پستک سے جان سکتے ہیں۔ لوک سیوا پرچار کا تتھا آتم تیاگی پوتر بھاوناؤں کا سنچار کرنے والے ان سُوکتوں کا سوادھیائے پرتییک سنتری پرش کے لئے کتنا اُپیوگی ہوسکتا ہے اس کے کہنے کی آوشیکتا نہیں۔ صاف سندر چھپائی اُتم کاغذ پر چھپی ہوئی پستک کا لاگت ماتر مولیہ ۸/

یوگیشور کرشن

(لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سیوک) شری کرشن کا گوپیاں پورن لکھا ہوا جیون چرتر ہے۔ ان کے جیون کی سمست گھٹناؤں کے ساتھ ہی ان کی نیتیوں پر بھی بھلی پرکار پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پنڈت جی کی بھاو پورن لیکھنی سے لکھا ہوا یہ گرنتھ اپنے ڈھنگ کا ایک ہی ہے۔ سمجھ دیا ادھیک اور دو بہو بھاوؤں سے سوسجت۔ بڑھیا اینٹیک کاغذ (اندر بین پریس میں چھپا ہوا) اُتم جلد شری پرش سبھی کے پڑھنے یوگیہ قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲/۸)

شری سوامی شردھانند جی کی جیونی

کلیان مارگ کا پتھک اردھات — اُنہیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چھپائی صفائی بڑھیا اُتم جلد۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (۱/۸)

بھارت ورش کا اتہاس

لیکھک آچاریہ رام دیو جی — اس کی اُپیوگتا اسی سے سدھ ہے۔ کہ اس کا یہ تریتیہ سنسکرن ہے۔ قیمت پرتھم بھاگ ۱/۸ دوتیہ بھاگ ۱/۱۲ — تریتیہ بھاگ چھپ رہا ہے۔

برہمچریہ سندیش

لیکھک شری بیت ستیہ ورت جی سدھانت النکار۔ بھومکا لیکھک شری سوامی شردھانند جی مہاراج "آج کل جتنی پستکیں اس وشے پر نکلی ہیں۔ ان سب میں یہ بڑھیا ہے" (مادھری) قیمت دو روپے

شری پنڈت بدھ دیو جی

ودیالنکار دوارا دیئے گئے (University Lectures)

ہوئے ویدک سمبند ھی وشو ودیالیہ ویاکھیان (سیمیہ دیئے گئے) ہیں۔ جو وید پریمیوں کے لابھارتھ پستک اکار چھپوائے گئے ہیں:-

۱- سنت پنچ ہیں ایک پنچ قیمت ۱۲/ (۲) سوم ۳/ (۳) شرت شوکت ۱۲/

۲- برہم یگیہ - شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے سندھیا پر دستر ت ویاکھیا کی ہے۔ قیمت چھ آنے (۶/)

یہ کتابیں شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ وسرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

پتہ:- مینیجر پستک رچنا وبھاگ۔ گورُوکل کانگڑی۔ ضلع سہارن پور

برت کی برکت

مہاتما گاندھی کے برت کی برکت ہے۔ کہ ہندو اور اچھوتوں کو پھاڑنے کی چال اکارت ہوئی۔ ہندو جاتی نے اچھوتوں کو گلے سے لگایا۔ اور انہیں دیو درشنوں اور کنوؤں پر چڑھنے کے ادھیکار دیئے۔ گو ہندو جاتی کے دقیانوسی عنصر میں بغاوت کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ تاہم پنڈت مدن موہن مالوی اور دوسرے لیڈروں کے پرتن سے اس بغاوت کا دبا دیا جانا عین اغلب ہے ::

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ برت ایک اور برکت کا کارن ہوا چاہتا ہے۔ اور وہ ہے ہندو مسلمانوں اور تمام ہندوستانیوں کا آپس میں مل جانا ::

حکومت کی مسلم نوازی سے مسلمانوں کے ایک حصہ کے جو خیالات ہو رہے ہیں۔ ان کی موجودگی میں اس ملاپ میں بیل پھیلنا کی چنداں آشا نہیں بنا۔ نہیں۔ کہ اُن کے دلوں کو بھی پریرنا ہو۔ اور وہ اپنے ہت دیش کے ہت کو مقدم سمجھیں۔ اس کی ابتدا ہو چکی ہے۔ ہندو مسلم لیڈر تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ جداگانہ انتخاب والوں کے قائد اعظم مولانا شوکت علی اور مشترکہ انتخاب کے حامیوں کے نیتا پنڈت مدن موہن مالویہ کی ملاقات بھی ہو چکی ہے۔ اور مولانا ملاقات کے بعد امریکہ جانے سے پہلے اپنے انوایوں کو کہہ گئے ہیں۔ کہ میری عدم موجودگی میں گفت و شنید جاری رہے۔ اگر ملاپ کی اس نیک کوشش میں لیڈروں کو کامیابی ہوئی۔ تو سمجھو۔ مہاتما گاندھی کے برت کی یہ دوسری برکت ہوگی۔ لیکن ہندو لیڈروں کو فرقہ پرستوں سے واسطہ ہے۔ انہیں سمجھوتہ کے اس میدان میں پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیے ::

سکندر حیات خان ۱۸ اکتوبر کو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ افواہ ہے۔ کہ گورنمنٹ انہیں گول میز کانفرنس کے لئے نامزد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ::

پنڈت مالوی کی سرگرمیاں۔ پنڈت مالوی اچھوت ادھار کے سلسلہ میں ملک کا دورہ کرنے والے ہیں۔ پہلے مدراس جائیں گے۔ اور بڑی بڑی ریاستوں کے حکمرانوں سے ملیں گے۔ ٹراونکور کوچین کی ریاستوں سے انہیں نمنترن بھی ملے ہیں ::

بے روزگاری کا کرشمہ۔ لائل پور میں کانسٹیبلوں کی بھرتی کے اشتہار پر ۵۰۰ امیدوار اکٹھے ہو گئے۔ جن میں بی۔ اے۔ اور ایم۔ اے بھی تھے۔ صرف پانچ آدمی چنے گئے۔ یہ بے روزگاری کا کرشمہ ہے ::

پیلز بینک کی قسمت کا فیصلہ۔ پیپلز بینک جالندھر والا میں جانے کے لئے۔ اس کے فیصلہ کے لئے ۹ اکتوبر کو حصہ داروں کا جلسہ ہونے والا ہے ::

صلح کے پیغامبروں کا پروٹسٹ۔ مہاتما گاندھی سے ملاقاتوں پر حسب معمول پابندیاں عائد کئے جانے پر صلح کے پیغامبروں مسٹر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر نے بھی پروٹسٹ کیا ہے ::

الور اور مسلم وفد۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ الور کے متعلق مسلمانوں کا ایک وفد والسرائے کے پاس جا رہا ہے۔ اس وفد کے سرکردہ ممبران کی جو فہرست چھپی ہے۔ اس میں ریاست کے کسی مسلمان کا نام نہیں۔ اس فہرست میں قریباً تمام وہی نام ہیں۔ جو فرقہ پرستی کی سرگرمیوں کے لئے مشہور ہیں۔ کسر ہے۔ تو قادیان کے مرزا محمود احمد کی ::

سردار سکندر حیات گول میز کانفرنس میں؟ سردار

قیدی کو رخصت۔ پنڈت کرشن کانت مالوی زیر دفعہ ۱۲۴ الف قید بھگت رہے ہیں۔ ان کی بہو کے سرگباش ہونے پر انہیں جیل سے دو ماہ کی رخصت مل گئی ہے ::

مہاشہ منگو رام کا برت۔ ساد دھرمی منگو رام جی نے مہاتما گاندھی کے برت کے خلاف بطور پروٹسٹ برت رکھا تھا۔ پر مہاتما جی کی پیلا۔ کہ معاہدہ پونا کے حق میں وہ برت سے دستبردار ہو گئے ہیں ::

ریاست حیدر آباد کا حکم۔ خواجہ حسن نظامی راوی ہیں۔ کہ نظام حیدر آباد جب جامع مسجد میں جاتے ہیں۔ تو یہ اعلان کر دیا جاتا ہے۔ کہ کوئی مونچھ منڈے ہوں۔ تو وہ باہر چلے جائیں۔ ورنہ ایک ہفتہ قید محض کی سزا ہوگی

روس میں مذہب کو مٹانے کی تحریک۔ روس میں مذہب کو مٹانے کی تحریک برسرکار ہے۔ روسی ترکستان میں ۳۶۰ مساجد ویران ہو گئی ہیں۔ ملاؤں پر زبردست ٹیکس لگائے جا رہے ہیں مسجد خالی پڑی ہیں۔ اس طرح روس میں ماسکو کے ۵۶۰ گرجوں میں صرف ۵۰ باقی ہیں۔ باقی کو تھیٹر ہال یا سینما ہال بنا دیا گیا ہے ::

سبھاش بابو کی صحت

مدراس - ۵ اکتوبر - شری سبھاش چندر بوس کی حالت جیل میں نازک بیان کی جاتی ہے - معلوم ہوا ہے - کہ ڈاکٹری مشورہ پر انہیں سوئٹزرلینڈ بھیجنے پر غور و چار ہو رہا ہے ؞

گول میز کانفرنس کے ممبران

شملہ - ۵ اکتوبر - خبر ہے کہ گول میز کانفرنس کے ممبران کی فہرست میں کوئی غیر متوقع پیچیدگی پیدا ہو گئی - نو ممبران کے ناموں کا اعلان سوموار تک ہو جائے گا - یہ بھی افواہ ہے - کہ گول میز کانفرنس نومبر کے تیسرے ہفتے سے پہلے نہیں ہو گی ؞

اچھوت لڑکی سے شادی

مدراس کے ایک ہندو ڈاکٹر بجوہٹ نے ایک اچھوت لڑکی سے شادی کی - کہا - کہ مہاتما گاندھی کے فرمان کی تعمیل میں شادی کر رہا ہوں - اچھوت لڑکیوں سے شادیاں تو مہاتما گاندھی کے فرمان سے (خصوصاً پنجاب میں) پہلے ہو رہی ہیں سوال اچھوت لڑکوں سے ہندو لڑکیوں کی شادی کا ہے - کیا اس کے لئے ہندو تیار ہیں ؟

بھاری بنتر جاتیہ سمبھوج - مناپور -

۵ اکتوبر - کرن گڑھ میں مہاتما کا مشہور مندر اچھوتوں پر کھل گیا - مناپور میں عظیم انتر جاتیہ سمبھوج ہوا جس میں ۳۰ ہزار اشخاص شامل ہوئے - سری سی - راج نے اچھوتوں کی تھالیوں سے چاول لے کر کھائے ؞

مسلمان آپس کے اختلاف دور کریں

بمبئی - ۵ اکتوبر - ہندو مسلم تصفیہ کے لئے آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد سے پہلے پنڈت مدن موہن مالوی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمانوں کے پہلے آپس کے اختلافات دور ہونے چاہئیں ؞

گورنر جنرل کا استعفیٰ

لنڈن - ۵ اکتوبر - آئرلینڈ کے گورنر جنرل مسٹر میکنیل اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے - معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر ڈی ولیرا خود ہی گورنر جنرل کے فرائض سرانجام دینگے

خلافت کانفرنس کی شان

اجمیر میں جو خلافت کانفرنس ہوئی - الجمعیتہ لکھتا ہے - کہ اس میں باہر کے کل ۱۷ نمائندگان شامل ہوئے تھے - اس لئے ان کے ناموں کی فہرست بھی دے دی ہے - اس صورت میں کانفرنس کی شان کا ڈھنڈورہ پیٹنے والوں کی ڈھیٹائی کی شان کانفرنس کی شان سے بھی بلند ہے ؞

ہندو ریاست میں ہندو اخباروں کا داخلہ بند

جودھپور - ۴ اکتوبر - جودھپور کی ہندو ریاست نے ارجن - پرتاپ - کانپور - پرنسلی انڈیا اور ترجمان راجستھان ہندو اخباروں کا داخلہ ریاست میں بند کر دیا ہے ؞

پشو بلی کی ممانعت

معلوم ہوا ہے - کہ جام صاحب نوانگر نے دسہرہ کے موقعہ پر دھرم کے نام پر بھینسے اور بکریاں ذبح کرنے کی ممانعت کر دی ہے دوسری ریاستوں کو اس کی تقلید کرنی چاہئے ؞

انوکھا حکم - معلوم ہوا ہے کہ ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے ختم اشٹمی کے تہوار میں شامل ہونے والے سرکاری ملازمان سے جواب طلبی کی ہے - بلا شبہ یہ انوکھا حکم ہے - کیا مسلم مذہبی تہواروں میں شامل ہونے والے مسلمان ملازمان سرکار سے بھی باز پرس کی جائے گی ؞

سابق وزیر ہند کا مشورہ - لنڈن - ۳

اکتوبر - لیبر کانفرنس کے ایک ریزولیوشن میں ہندوستان کے لئے گھر کا انتظام خود کرنے کی تصدیق کی گئی - اور ان معاہدوں کی پالیسی کو بحال کرنے پر زور دیا گیا - کانفرنس میں مسٹر ویجوڈ بین سابق وزیر ہند نے زوردار تقریر میں کہا - کہ ہم تو مسٹر گاندھی کے ساتھ مصالحت کی خواہش سے مہاتما گاندھی کو لنڈن لے آئے - اور وہ یہاں مصالحت کے لئے گفتگو کرنے پر تیار ہو گئے - کیا یہ کم کامیابی تھی ؟ لیکن مسٹر میکڈانلڈ نے گول میز کانفرنس کو اس وقت ختم کر دیا جب وہ اپنا کام ختم کرنے والی تھی - بلکہ ہم صلح پسندوں کو نکال دیا ؞

انڈیا لیگ ڈیلیگیشن کے ممبر لاہور میں

لاہور - ۵ اکتوبر - انڈیا لیگ ڈیلیگیشن کے ممبران لاہور پہنچے - ۸ اکتوبر تک یہاں رہ کر امرتسر اور دیگر مقامات کا دورہ کریں گے - لالہ ہرکشن لال نے ان کے اعزاز میں پارٹی دی جس میں لاہور کے قوم پرست اصحاب بھی شامل تھے ؞

لالہ امر داس سنگھ کا پہلا گیت ... شریک - آریہ سماج لدھیانہ ... پہلے ... لالہ ...

پرکاش لاہور

۲۴ اسوج سمت ۱۹۸۹

"رشی دیانند نمبر"

اُردو ہندی دونو بھاشاؤں میں

دو ہفتے اور۔ اور پرکاش کا رشی دیانند نمبر آریہ سنسکرتی پریمیوں کے ہاتھ میں پہنچ رہا ہوگا۔ وقت کتنا تھوڑا ہے۔ لیکن اس سمبندھ میں ہمارے سامنے کتنا کام ہے۔ اس کا اندازہ دیانند کے ہر ایک بھگت کو لگانا چاہیئے۔

ہماری طرف سے اردو۔ ہندی دونو نمبروں کی تیاری کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ بھارتیہ شہرت کے کئی اُوچیہ کوٹی کے لیڈروں کے مضامین آ گئے ہیں۔ کئی کے آنے والے ہیں۔ نامی شعرا نظمیں بھیجنے کی کرپا کر رہے ہیں تاہم ابھی کئی نظمیں اُردو کی اور کئی کویتائیں ہندی کی آنے والی ہیں۔

ہمارا آرٹسٹ تصویروں کی تیاری میں مصروف ہے۔ جلدی تصاویر تیار ہو جائیں گی یکھیہ تصویر کا ڈیزائن بہت دلکش ہے۔ شیشے میں جڑ کر اپنی بیٹھک کی زینت بنانے کے لئے آپ کا دِل خواہ مخواہ چاہے گا۔ ہندو بھائی اپنے خیال کے مطابق دیوالی کے سمیہ تصویریں لے کر شیشوں میں جڑاتے ہیں۔ آریوں کے لئے رشی دیانند کی تصویریں دیوالی کا بے بہا تحفہ ہیں۔ جو شیشے میں جڑی ہوئی کھلی معلوم ہوتی ہیں۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ ہم اپنا کرتویہ سادھانی سے پورا کر رہے ہیں۔ لیکن رشی دیانند نمبر کی کامیابی اکیلے ہمارے پریتن پر نربھر نہیں۔ یہ ہمارے اور آریہ سماجوں کے پرسپر سہیوگ پر ہی نربھر ہے۔ جہاں تک آریہ سماجوں اور آریوں کے سہیوگ کا تعلق ہے۔ یہ ابھی تک مایوس کُن ہے۔

ہم نے آریوں کے ذمہ یہ کام لگایا کہ چونکہ وہ لوگ جنہیں رشی درشنوں کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ اس لئے آریہ بھائی ایسے لوگوں تک رسائی حاصل کریں اور رشی درشنوں کا بیان حاصل کر کے رشی دیانند نمبر کے لئے بھیجیں۔ یہ نشچت ہے۔ کہ ایسے برِدھ سجن اس سمیہ کئی ہیں۔ اور ان سے بیان لینا چنداں مشکل یا خرچ طلب نہیں۔ صرف التفات کی ضرورت ہے۔ لیکن ایک بھی تو ایسا آسنا ہی آریہ نہیں نکلا۔ جس نے ہمارے اس مطالبہ کی طرف توجہ دینے کی ضرورت محسوس کی ہو۔ حالانکہ اس سے جہاں رشی دیانند نمبر رشی جیونی کے متعلق نئی نئی باتیں اپنے پاٹھکوں کو دے سکتا ہے۔ وہاں آریہ سماج کے اتہاس کے لئے نیا مصالحہ سورکھشت ہو جاتا ہے۔

"پرکاش" کے "یادِ رفتگان" کے سلسلہ کو بھی لو۔ پنڈت وشنودت جی بی۔ اے ایڈوکیٹ نے اس سلسلہ کو شروع کرنے کی قدر موجودہ آریہ سنتان کو نہ ہو۔ لیکن وقت آئے گا۔ کہ آریہ سماج کا اتہاس تیار کرنے والے وِدوان انکی کوششوں کی قدر کریں گے لیکن ہماری بار بار کی اپیلوں کے باوجود بھی لالہ لکھو رام نیر اور مہاشہ پریم چند آریہ اور ایک آدھ اور سجنوں کے علاوہ کسی نے اس مفید سلسلہ کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھی +

رشی جیونی کے متعلق اُن لوگوں سے جنہوں نے رشی درشن کئے۔ بیانات لینا آریہ سماج کی سیوا ہے۔ یہ کتنے کھید کی بات ہے۔ کہ آریوں کو رشی دیانند نمبر کی طرف سے اس سیوا کا اوسر دیا جا رہا ہے۔ اور وہ اس سے لابھ اُٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ حالانکہ اس پر ان کا کوئی خرچ نہیں آتا۔ صرف تھوڑے سے پرِشرم کی ضرورت ہے۔

دوسری ضرورت جس کی طرف ہم نے آریہ جنتا کی توجہ دلائی۔ یہ تھی۔ کہ اعلےٰ افسرانِ سرکاری رؤسا اور وکلا اور ودوانوں کی سیوا میں رشی دیانند نمبر مفت بھینٹ کیا جائے۔ یہ ایسی تجویز ہے۔ کہ اگر اس پر کامیابی سے عمل کیا جائے تو بہت سے تعلیم یافتہ لوگوں کو آریہ سماج میں داخل کیا جا سکتا ہے۔

رشی نمبر شکل و صورت کے لحاظ سے اس قسم کی وستو ہوگا۔ کہ یہ کبھی ہو نہیں سکتا۔ کہ جس کے ہاتھ میں جائے وہ اسے ردی کی ٹوکری کی نذر کر دے۔ اور جب شکل و صورت رشی دیانند نمبر کے لئے اپنے درشکوں کے دل میں محبت پیدا کر سکتی ہے۔ تو وہ اسے پڑھیں گے بھی

علاوہ ازیں مضامین وغیرہ کے لحاظ سے پرچہ ایسا چت آکرشک تیار ہوگا۔ کہ جو اسے پڑھنا شروع کرے گا ختم کئے بغیر چھوڑنے کو اس کا جی نہ چاہے گا۔

اس خوبیوں کا پرچہ پرچار کے خیال سے تعلیم یافتہ طبقہ میں مفت تقسیم کرنا مہنگا سودا نہیں چار آنے کے خرچ سے ایک شکشت وکتی کے وچاروں کو آریہ سماج کی طرف پرورت کیا جا سکے۔ تو اس سے کم خرچ میں پرچار کا اور طریقہ ہو۔ تو کوئی ہمیں بتائے۔ یہ نشچت رُوپ سے پرچار کا اور خصوصاً شکشت لوگوں میں پرچار کا بہت سستا سادھن ہے۔ جن لوگوں تک اپدیشک لوگ رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ لے دھرمک اُن کی میز پر جا سکتا ہے۔ نہ صرف جا سکتا ہے۔ بلکہ ویدک دھرم اور رشی دیانند کا سندیش انہیں بے دھڑک سنا سکتا ہے۔

یہ ایسی اُپیوگی تجویز تھی۔ کہ جب ہم نے اسے پیش کیا۔ تو ہمارا دل شہادت دیتا تھا۔ کہ اس کا بڑے زور سے سواگت ہوگا۔ لیکن ہمارا خیال غلط نکلا۔ کیونکہ آریوں نے اس طرف ایک طرح سے مطلقاً دھیان نہیں دیا :-

لیکن سمیہ اب بھی گزر نہیں گیا۔ آریہ سماجیں اور آریہ دانی پرش چاہیں۔ تو اب بھی اس فنڈ کو اس قدر بھرپور کر سکتے ہیں۔ کہ کم از کم پنجاب کا کوئی سرکاری افسر تو نہ رہ جائے جس کی میز پر رشی دیانند نمبر پہنچ نہ جائے۔ جو شخص یا جو سماج ۲۵/۴ روپے خرچ کرتا ہے وہ ۱۰۱ شکشت وِکتیوں تک رشی دیانند نمبر پہنچانے کا یش حاصل کر سکتا ہے۔ جو سماج یا دیکتی ۱۲ ۱۲ روپے خرچ کرے۔ وہ ۵۱ وِکتیوں کو رشی دیانند نمبر کے مطالعہ کے قابل بنا سکتا ہے۔ اسی طرح اس سے کم تعداد میں بھی جو پرچار پریمی چاہیں۔ رشی دیانند نمبر تقسیم کرنے کے پاتر ہو سکتے ہیں جو شخص زیادہ خرچ نہیں کر سکتا۔ وہ پانچ آنے بھیج کر ایک وِکتی کے پرچار کا سادھن بنے۔ تو بھی رشی اُتسو کو وہ اپنے لئے مبارک بنا سکتا ہے :-

بتانے کو وضاحت سے اس فنڈ کی اُپیوگتا بتا دی گئی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ایسے [illegible] ہر دستا ہیں۔ جو اس اُپیوگتا کو قبول کرتے ہیں۔

آریہ سماج کے آرڈروں کی رفتار حسب معمول سُست ہے۔ ہم نے بہتیرا کہا سُنا کہ آرڈر بروقت بھیجنے سے تعدادِ اشاعت کے نتیجہ میں آسانی ہوگی۔ لیکن اس طرف کوئی دھیان نہیں دیا گیا۔

ہمارا وچار تھا۔ کہ ڈاک خرچ کے اس قدر بڑھ جانے پر کارڈوں دوارا آرڈروں کے لئے درخواستوں کی پرتھا کو اُڑا دیا جائے۔ لیکن اس میں ہم سویکار کرتے ہیں۔ سپھلتا نہیں ہوئی سپاں لئے اس ہفتہ کارڈ ارسال کئے جا رہے ہیں۔ آرڈر فارم بھی ہمراہ ہے۔ ہر ایک سماج۔ ہر ایک سکول کالج ہر ایک پاٹھ شالا سے نویدن ہے۔ کہ آرڈر فارم کو پُر کر کے اس پر تین پیسے کا ٹکٹ لگا کر ڈاک میں ڈال دے :-

رشی دیانند نمبر کے اُردو ایڈیشن کے متعلق اتنا ہو سکتا ہے۔ کہ بیچنر رکھوائے جا سکتے ہیں۔ اور اگر وقت ہو۔ تو حسب ضرورت اور پرچے چھپوائے جا سکتے ہیں۔ لیکن ہندی کے متعلق یہ دقت ہے۔ کہ اس کے فارم نہیں رکھوائے جا سکتے۔ ہندی کا ایڈیشن تو جتنا ایک بار چھپ گیا۔ چھپ گیا۔ بعد ازاں اس کے مزید چھپنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ اس لئے ہندی کے آرڈر بہت جلد آ جانے چاہئیں۔ ورنہ ہمارے اندازہ سے زیادہ جو آرڈر آئیں گے۔ اُن کی تعمیل کسی صورت میں بھی نہ ہو سکے گی :-

ہمارا تجربہ ہے۔ کہ رشی نمبر کے لئے آرڈر دیتے وقت آریہ سماجیں بہت سنکوچ سے کام لیتی ہیں۔ وہ اسے فالتو خرچ سمجھتی ہیں۔ حالانکہ رشی اُتسو کے سمبندھ میں سپھل خرچ وہ ہے۔ جو آریہ سماج۔ پروگرام کے جیون اور کام۔ سدھانتوں اور منتویوں کے پرچار میں لگایا جائے۔ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ رشی دیانند نمبر اس مطلب کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ اگر ہندو چاہتے ہیں۔ کہ دیوالی کے دن بچوں کو عمدہ عمدہ تحفے دئیے جائیں۔ تو کیا آریوں کا کرتویہ نہیں۔ کہ رشی اُتسو کے بے بہا تحفہ رشی دیانند نمبر کی ایک ایک کاپی لڑکے لڑکیوں۔ چھوٹے بڑوں سب کے لئے خریدیں۔ اور انہیں اس کے مطالعہ کی پریرنا کریں۔ یہ اُتسو محض محدود نہ رہنی چاہئے۔ بلکہ ہر منڈل میں بھی اس کا تبادلہ ہونا چاہیئے +

آریہ سنسکرتی جگت کے لئے ایک لفظ اور پنجاب کے آریہ سنسکرتی جگت میں ہندی کی [illegible] مانگ بڑھ رہی ہے۔ رشی دیانند جی کا ہندی سنسکرن اسی مانگ کے آدھار پر ہی نکالا جا رہا ہے۔ ہندی ایڈیشن پر خرچ بہت زیادہ ہے۔ تاہم ہم نے پرچار کے خیال سے اس کی قیمت اُردو نمبر کے برابر ہی رکھی ہے۔ اس میں نقصان رہے گا۔ لیکن نقصان کی پرواہ نہیں اگر ہندی ایڈیشن سے یہ اُمنگ پورا ہو جائے۔ اس سمبندھ میں آریہ سنسکرتی جگت سے کہ وہ اس نمبر کی اشاعت بڑھانے میں پریتن کریں۔ کوئی ہندی بھاشی سنسکرتی پریمی یا ہندو۔ رشی دیانند نمبر کے بنا نہ رہے۔ اگر آریہ دیویوں نے رشی بھگتی اور ہندی پریم کا ثبوت دیا تو ہندی اس کو اُردو [illegible] ہو سکتی ہے :-

بُنیادوں میں وید

آریہ سماج رسالپور کے سماچار میں جو پرکاش کی کسی گزشتہ اشاعت میں چھپا۔ آریہ سماج مندر کی بُنیادوں میں وید آدی آرش گرنتھوں کا بیشٹن کے رتبان میں رکھنے کا ورنن تھا۔ پرانے انربھوی آریہ سماجی شری سنگار سنگھ پردھان آریہ سماج سالون کو اس میں اودیا کتنا نظر آتی ہے۔ وہ اپنے مراسلہ میں جس کے شائع کرانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ لکھتے ہیں۔ کہ اسے پڑھ کر میرے آشچریہ کی کوئی سیما نہ رہی۔ کہ ترک کو رشی ماننے والا آریہ سماج بھی اتنی اندھ شردھا کا شکار ہو سکتا ہے۔ نہ معلوم ان پستکوں کو بنیاد میں رکھنے سے وید پرچار کے کاریہ میں کون سی سہائتا ملے گی۔ انیادی یلا

مہاشے سنگار سنگھ نے جو وچار پرگٹ کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس غلط فہمی میں ہیں کہ آریہ مندروں کی بنیادوں میں ویدوں کا رکھنا اندھ وشواس کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ یہ بات کسی بھی حالت میں درست نہیں۔ مندروں کی بنیادوں میں گرنتھ آدی کسی برکت کے لئے نہیں بلکہ ایہا سک درشٹی سے رکھے جاتے ہیں۔ تاکہ کسی آنے والے زمانے میں اس سمبہ کے لوگ ان چیزوں سے آج کے زمانے کے وچاروں کو جان سکیں۔ آج اشوک کے زمانہ کی یاد تازہ رہی ہے۔ تو ان کتبوں سے جو اس کے وقت میں تیار کئے گئے تھے۔ اسی طرح کسی وقت آریہ سماج کی یاد ان گرنتھوں سے تازہ ہو سکے گی۔ جو مندروں کی بنیادوں میں دبے ہوئے کسی زمانہ کے لوگوں کو ملیں گے۔

شری سنگار سنگھ نشچے جانیں۔ کہ وید آدی مندروں کی بنیادوں میں کسی برکت کے لئے نہیں دبائے جاتے۔ بلکہ محض کسی آنے والے زمانہ کے لئے محفوظ کئے جاتے ہیں۔ آریہ سماج رسالپور پر ہی کیا منحصر ہے۔ آریوں کی جتنی بڑی بڑی عمارتیں بنی ہیں۔ ان سب کی بنیادوں میں وید آدی رکھے گئے ہیں۔ تو کیا سب اندھ وشواس سے ہی ایسا کرتے رہے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ شری سنگار سنگھ جی کا اعتراض غلط فہمی پر مبنی ہے۔ وہ وچاریں کہ تو انہیں وید آدی کے اس طرح سورکشت کرنے کی بات سمجھ میں آ جائے گی۔

مظفر گڑھ کا آریہ یتیم خانہ

مظفر گڑھ میں پنڈت گنگا رام جی کے ہاتھوں قائم شدہ یتیم خانہ ۲۵ سال سے جاری ہے۔ جس کا پربندھ ۱۹۲۶ سے آریہ سماج کے ہاتھ میں ہے۔ سنتوش کی بات ہے۔ کہ یتیم خانہ کا انتظام نہایت کفایت شعاری سے کیا جاتا ہے۔ یتیموں کی تعلیم کا پورا پربندھ ہے۔ چنانچہ ایک انٹرینس پاس کر کے دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور میں تعلیم پا رہا ہے۔ ایک اور لڑکے نے شاستری پاس کیا ہے۔ اور امرتسر میں عربی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

تعلیم کا یہ سلسلہ مبارک ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ یتیم خانہ کے پربندھک ان کے لئے شلپ کی ودیا کا بھی پربندھ کریں۔ پنجاب کیندری اناتھ آلیہ ریلوے روڈ و ید مندر لاہور کی طرح مظفر گڑھ یتیم خانہ کے لڑکوں کو بھی شکشا کے لئے نہیں بھیجا جاتا۔ ایسے یتیم خانوں کو جیسے کہ پنجاب کیندری اناتھ آلیہ اور یتیم خانہ مظفر گڑھ آدی جنتا کو سہائتا کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ ان یتیم خانوں میں یتیموں کے دلوں سے یتیم ہونے کا خیال مٹانے کی کوشش کے ساتھ انہیں نیک شہری بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پرنتو عام یتیم خانے جو تجارتی لائنوں پر چلائے جا رہے ہیں۔ بدقسمت یتیموں کو جو ان کے پھندے میں پھنس جائیں۔ پیشہ ور بھکاری کے سوائے اور کچھ نہیں بناتے۔

استفسار اور اس کا جواب

مہاشہ جگت رام جی پسرور ضلع سیالکوٹ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ پنجاب میں یہ عام پرتھا پرچلت ہے۔ کہ بھادوں میں جو گائے بچہ دیتی ہے۔ لوگ اسے ناپاک سمجھ کر گھر میں نہیں رکھتے۔ فروخت کر دیتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ وہ گھر والوں کے لئے ہانی کارک ہوتی ہے۔ کہاں تک ٹھیک ہے؟

اس کا جواب صاف ہے۔ کہ اس میں ہانی کارک ہونے کی کوئی بات نہیں۔ اگر ہانی کارک ہو تو کوئی اسے خریدے ہی کیوں؟ اور خریدے تو اسے ہانی کیوں نہ ہو۔

گائے کی بات ہی کیا۔ گھوڑی اور بھینس وغیرہ کے لئے بھی اسی طرح خاص مہینے مخصوص ہیں بلکہ یہاں تک بھی خیال ہے۔ کہ کارتک کے مہینے میں پیدا ہونے والی سنتان بھی ہانی کارک ہوتی ہے۔ لیکن جس کے ہاں کارتک میں لڑکا پیدا ہو۔ کیا وہ اسے پھینک دیتا ہے؟

بات یہ ہے۔ کہ عام طور پر بھادوں میں گائے ساون میں گھوڑی اور کارتک میں عورت کم بچہ دیتی ہیں۔ اور اسی بنا پر یہ بات بنائی گئی ہے۔ کہ بھادوں وغیرہ میں بچہ دینے والی گائے وغیرہ ہانی کارک ہوتی ہیں۔ یہ خیال محض وہم ہے۔ اور کچھ نہیں۔

اس ایک وہم پر ہی کیا منحصر ہے۔ ہندوؤں میں اس قسم کے سینکڑوں اوہام موجود ہیں۔ جن کی کوئی بنیاد نہیں۔ اس لئے آریوں کو اس قسم کے وچاروں میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

چراغ تلے اندھیرا

یہ مانی ہوئی بات سمجھی جاتی تھی۔ کہ پنجاب دلت اُدھار کے وشے میں سارے ہندوستان سے آگے ہے۔ اور یہ ٹھیک بھی ہے۔ کیونکہ آریہ سماج نے ہزارہا دلتوں کو عملی طور پر آریہ جاتی کی گود میں بٹھا دیا ہے۔ اس کا پرنام تھا۔ کہ پنجاب کے سناتن دھرمی بھائی بھی اس معاملہ میں دوسرے پرانتوں کے بھائیوں سے بہت آگے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا نے سناتنی پنڈتوں سے بیوستھا لے کر شائع کی۔ کہ دلتوں کو دیو درشنوں اور کنوؤں سے پانی لینے آدی کا ادھیکار ہے۔ چنانچہ اس بیوستھا کا سناتنیوں نے سواگت بھی کیا ہے۔ لیکن امرتسر کے درگیانہ مندر کی کمیٹی نے "چراغ تلے اندھیرا" کی مثال پیدا کر دی ہے۔ وہ درگیانہ مندر جو مہاتما مالوی جی کے پریتن کا پھل ہے۔ آج مالوی جی کے آدیش کو نظر انداز کرتا ہوا دلتوں پر اپنے دروازے بند کرتا ہے۔ اس میں وہ شاید سمجھتا ہے۔ کہ وہ سناتن دھرم کی کوئی سیوا کر رہا ہے۔ لیکن یہ سیوا نہیں۔ شترتا ہے۔ دلت اب اس اوستھا میں نہیں۔ کہ وہ ہندوؤں کی جوتیاں سہیں۔ وہ فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ ہندو رہیں گے۔ تو برابر کے بن کر رہیں گے۔ ورنہ ان کو ہندوؤں کے برابر کا درجہ دینے والے عیسائی اور مسلمان تیار ہیں۔ اس قسم کی پرستھتی میں اگر سناتن دھرمی دلتوں کو دھتکارتے ہیں سناتن دھرم کی کوئی سیوا سمجھتے ہیں۔ تو وہ بھی ہے کہ وہ سات کروڑ ہندوؤں کے ہندو دھرم سے الگ ہونے کا کارن بن رہے ہیں۔ اور یہ ایسا پاپ ہے۔ جس کا کوئی پرائشچت نہیں۔

امرتسر کی پیس گڈز ایسوسی ایشن نے درگیانہ مندر کے اس فیصلہ کو امرتسر کی ہتک سمجھا ہے۔ اور اس نے کمیٹی کو سزا کے طور پر مندر کا لاگا دینا بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مندر کمیٹی کو چاہئے۔ کہ سوارتھی لوگوں کے بہکانے میں نہ آ کر وہ اس معاملہ پر پھر سے وچار کریں۔ اور مہاتما گاندھی۔ پنڈت مدن موہن مالوی اور دیش کے دوسرے پرمکھ نیتاؤں کے چرن چنہوں پر چلتے ہوئے مندر کے دروازے ہندو ماتر کے لئے کھول دیں۔

برہم کنڈ اور اچھوت

گزشتہ دنوں کنکھل میں ایک جلسہ ہوا تھا جس میں پاس کیا گیا تھا۔ کہ اچھوتوں کو برہم کنڈ میں نہانے کی اجازت دی جائے۔ یہ سماچار پرکاش کے کالموں میں چھپا۔ تو ہمارا لوکل پورانک سہیوگی تلملا کر بڑبڑا اٹھا۔ کہ یہ آریہ سماجی لوگ یوں ہی ایسی خبریں شائع کر دیتے ہیں۔ برہم کنڈ میں اچھوتوں کو نہانے کی ممانعت ہی کب ہے۔ جو ان کو اجازت دینے کے لئے سبھا کی ضرورت تھی۔

اس بھلے آدمی سے کوئی پوچھے۔ کہ اگر اچھوتوں کو برہم کنڈ میں نہانے کی ممانعت نہ تھی۔ تو ہمارے دل کی ہردوار برانچ کے انچارج کو یہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ سناتن دھرمی یاتریوں نے ۲۰ ستمبر کو اچھوتوں کو برہم کنڈ کے اندر سنان کرانے کے لئے جو اُتساہ دکھایا۔ اس نظارے کی کیفیت کا بیان کرنا مشکل ہے ۔ ۔ ۔ ۔ گنگا کی گود میں ہنستے کھیلتے اچھوتوں کو دیکھ کر ہر ایک ہندو کی آنکھوں سے پریم کا پانی بہہ رہا تھا۔

اگر اچھوتوں کو پہلے سے ہی آزادی تھی۔ تو پریم کے پانی بہنے کا موقعہ ہی کون سا تھا۔ لیکن اس پر ہی بس نہیں۔ ۲۹ ستمبر کی بات ہے۔ کہ جب اچھوت سنان کے لئے جانے لگے۔ تو پانڈے لوگ لاٹھیاں لے کر ان لوگوں کے گرد ہو گئے۔ جو اچھوتوں کو سنان کے لئے لے جا رہے تھے۔

ہمارا پورانک سہیوگی بتلائے۔ کہ اگر آپ کے دماغ میں سمائی ہوئی بات ٹھیک ہے۔ کہ اچھوتوں کو برہم کنڈ میں نہانے کی ہمیشہ سے اجازت ہے۔ تو پانڈے لاٹھیوں کے مظاہرہ پر کیوں تیار ہو گئے؟ بات یہ ہے۔ کہ پانڈے پروہتوں کے دل و دماغ پر رسم و رواج کا پورا قبضہ ہے۔ رو کو دیکھ کر وہ چاہتے ہیں۔ کہ اس کے ساتھ بہہ چلیں۔ لیکن پورانک پرتھائیں انہیں کچھ ایسا جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ وہ ہل نہیں سکتے۔ لیکن تا بکے۔ سمیہ کا پرچار ان پر غالب آئے گا۔ اور انہیں اچھوتوں کو بھائی بنانا ہوگا۔ سدھارکوں کو ان لوگوں کو پریم سے سمجھانا چاہئے۔ اور سناتن دھرمی سدھارک اگر کامیابی چاہتے ہیں۔ تو انہیں ایمانداری سے اچھوت اُدھار کا کام ہاتھ میں لینا چاہئے۔ دکھاوے کے لئے نہیں۔

لیلےٰ مجنوں اور نوجوان

شام کے وقت چند منٹوں کے لئے سنیما ہاؤس دیکھنے گئے۔ لیلیٰ مجنوں کی فلم دکھائی جا رہی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس فلم نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لیا ہے .... کیا فلموں کے ذریعہ ہم اس ملک میں نیک و مفید خیالات پھیلا کر نوجوانوں کے دلوں میں نمایاں تبدیلی نہیں کر سکتے؟ ضرور کر سکتے ہیں۔

یہ ہے فتویٰ جو رادھا سوامی مت کے صاحب جی مہاراج نے لیلیٰ مجنوں اور اس قسم کی فلموں کے متعلق اپنی ڈائری میں دیا ہے۔

اس فتویٰ کی روشنی میں امید رکھنی چاہیئے کہ صاحب جی مہاراج لیلیٰ مجنوں کے بعد ہیر رانجھا۔ سسی پنوں۔ سوہنی مہینوال اور اسی قسم کی دیگر مخرب اخلاق فلمیں شروع کرائیں گے۔ کیونکہ صاحب جی مہاراج کی کئی ضروریات ہیں۔ ان کے لئے انہیں روپیہ چاہیئے۔ پرواہ نہیں۔ کہ وہ کس طریق سے آتا ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ میں ایک ضرورت نہر کی ہے۔ دوسری سوت کاتنے کے کارخانہ کی۔ اور تیسری حسب اقرار نامہ ۷ لاکھ یونٹ بجلی صرف میں لانے کی۔ اور اس کے بعد کام کی ترقی کی۔ صاحب جی مہاراج ان ضرورتوں کو سمجھ چہرہ کے سنیماؤں کی آمدنی سے پورا کریں گے۔ جو غریبوں کی جیب اور نوجوانوں کے اخلاق پر ڈاکہ ڈالنے سے آئے گی۔

اخلاق کے متعلق رادھا سوامی مت کے گورو کے خیالات نہایت مایوس کن ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ دیال باغ کی آبادی کچھ اقتصادی ترقی کا موجب ہو۔ لیکن وہاں کے آباد کاروں کا اخلاق خطرے میں ہے۔ اس میں سندیہہ نہیں۔

قادیانی کی مایوسی

ہندو اچھوت تصفیہ اور مہاتما گاندھی کے برت کے ختم ہونے سے قادیانی کو سخت مایوسی ہوئی ہے۔ اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر امبیدکر ہار مانیں گے نہ وزیر اعظم اوارڈ میں تبدیلی گوارا کرے گا۔ نہ مہاتما گاندھی کی جان بچے گی۔ اور اس طرح ان کی مرادیں بر آئیں گی۔ لیکن قادیانی کی امیدیں خاک میں مل گئیں۔ جب اسی ڈاکٹر امبیدکر نے جسے وہ اچھوتوں کا حقیقی نمائندہ تسلیم کرتا تھا۔ مہاتما گاندھی کی معقول بات کو مان کر ... سمجھوتہ ... اپنا دھرم سمجھا۔

اور وزیر اعظم نے اس فیصلہ کے ماننے میں انکار کی کوئی وجہ نہ دیکھی۔ جو ہندو اچھوت لیڈروں کے درمیان طے پایا۔

اب قادیانی ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر اور حکومت کے خلاف زہر اگل رہا ہے۔ وہ ڈاکٹر امبیدکر کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ "وہ یکدم پھسل کر تحت الثریٰ میں جا گرا ہے"۔

اس کے بعد قادیانی دعاؤں کا سلسلہ اس لئے شروع ہوا۔ کہ حکومت فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دے۔ لیکن جب حکومت نے بھی ان لیڈروں کے فیصلہ کو ... تو وہ حکومت کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ۔

"حکومت نے مروجہ قانون اور ضابطہ کی پابندی کو بھی بالائے طاق رکھتے

نہ ہوئی"

گویا لاہوری قادیانی کو اور قادیانی لاہوری کو شکست یافتہ لکھتا ہے پر تو صاف ظاہر ہے۔ کہ دونو سچے نہیں ہو سکتے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ دونو میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے؟ کیا وہ ثالث فیصلے لیتے نبی پیدا ہیں؟

پھر اسے معجزہ کیوں کہو؟

سائنس کے اس دور میں "شق القمر" کا معجزہ مسلمانوں کو سر اونچا کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ احمدیوں نے اس کی نئی تاویل یوں کی ہے۔

"اگر روز ازل سے ہی خدا تعالےٰ نے چاند کے اندر ایسی خاصیت رکھی ہو

حضرت کی لمبی دعا

"الفضل" نے کسی محمد عبدالرحیم کی چھٹی شائع کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ

"ایک لڑکا علی محمد خطرناک طور پر بیمار تھا میں اسے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں لے گیا۔ حضرت نے لمبی دعا فرمائی۔ مریض کی حالت بدلنی شروع ہو گئی۔ اور وہ بالکل تندرست اور پہلے سے بھی اچھی صحت کا ہو گیا"۔

یوروپ میں جو لوگ مختلف امراض کی مختلف قسم کی ادویات کی ایجادوں میں مصروف ہیں۔ اور اس پر لاکھوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ قادیانی انہیں کیوں نہیں مشورہ دیتے۔ کہ وہ ریسرچ کی تمام کوششوں کو چھوڑ کر قادیان سے حضرت کی لمبی دعا کی امپورٹ کا انتظام کریں۔ اس سے جہاں ان کا مقصد حل ہو جائے گا۔ وہاں قادیانیوں کا سلسلہ۔ کیلنڈر پر ... کالج بھی پورا ہو جائے گا۔ لیکن لمبی دعا کی حقیقت سے وہ واقف ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ صاحب علم اصحاب کے سامنے پیش کرنے کی چیز نہیں اس کا جادو جاہل لوگوں پر ہی چل سکتا ہے۔ قادیانیوں کی اندھی تقلید قائم رہے۔ لمبی دعا اپنے کرشمے دکھاتی رہے گی۔

پرارتھنا

اے کہ تو ہے خالقِ ہر دوسرا   اے کہ قائم تجھ سے ہے ارض و سما

اے کہ ہر اک بات پر قادر ہے تو   ہر جگہ پر حاضر و ناظر ہے تو!

پاپ جتنے بھی ہیں ہم سے دور ہوں

نیکیوں سے سب کے دل پر نور ہوں

(درگوبہ)

یوگدھیان یاس

ہوئے منظوری کا اعلان کر دیا ہے"۔

الفاظ کیا ہیں۔ قادیانی کی مایوسی کا صریح مظاہرہ ہیں۔ قادیانی اس سارے واقعہ پر دل کے پھپھولے پھوڑے گا۔ لیکن اب جبکہ سانپ نکل گیا ہے۔ لکیر پیٹنے کے سوائے فائدہ ہی کیا ہے۔

کون سچا اور کون جھوٹا؟

لائل پور میں مرزائیوں میں مباحثہ ہوا۔ قادیان کے سرکاری گزٹ نے پہل کی۔ اور شائع کر دیا۔ کہ "ایک ہی دن کی بحث میں لاہوری جماعت کے مناظر کے ہوش و حواس اڑ گئے۔ اور اگلے روز منہ دکھانا بھی مشکل ہو گیا"۔

جواب میں لاہوری پیغام قادیانیوں کی خلاف ورزی شرائط کے تذکرہ کے بعد لکھتا ہے۔ کہ "شکست ان لوگوں کی ہوئی۔ جنہوں نے عہدنامہ کی خلاف ورزی کی۔ اور اپنے پیش کردہ اعتراضات کا جواب تک سننے کی انہیں ہمت

کہ وہ ایک خاص وقت پر آ کر ایک قلیل عرصہ کے لئے دو ٹکڑے ہو جائیگا۔ تو بتاؤ۔ اس میں کون سی بات خلافِ قانونِ قدرت ہے۔ ایسا ہونا بھی چاند کی خصوصیتوں میں سے ایک خاصہ تھا"۔

احمدی معاصر کو بلاشبہ بہت دور کی سوجھی ہے۔ لیکن جب وہ قرآن کو کامل کتاب بتاتا ہے۔ اور "شق القمر" کو ہزاروں لاکھوں سالوں کے بعد ظہور پذیر ہونے والا واقعہ قرآن کے حوالہ سے بتائے۔ کہ اگلا "شق القمر" کب ہو گا۔ وہ لاکھ یتن کرے۔ اس کا جواب نہ قرآن کے اوراق سے حاصل کر سکتا ہے۔ نہ اپنے نبی کے الہام سے۔ جب یہ بات ہے۔ تو یہ دلیل بازی فضول ہے۔ لیکن بالفرض محال ایک لمحہ کے لئے مان بھی لیا جائے کہ "شق القمر" ایک خاص میعاد کے بعد آتا ہے۔ تو یہ عام قانونِ قدرت ہوا۔ اسے معجزہ کیوں کہو؟ اور اسے رسالت سے وابستہ کیوں کرو؟

آریہ سماج وچھووالی میں شوک سبھا

رائے روشن لال جی بیرسٹر ایٹ لاء سابق پردھان آریہ سماج وچھووالی لاہور کے پرلوک گمن پر شوک پرکاش کے لئے آریہ سماج وچھووالی لاہور میں ۱۲ اکتوبر کو مہاشہ ہنس راج جی کی صدارت میں شوک سبھا ہوئی۔ جس میں سوامی اچیتانند جی۔ پروفیسر شو دیال ایم۔ اے بخشی سوہن لال ایڈووکیٹ اور سبھا کے عہدہ داروں نے سورگباشی کے گنوں کا ورنن کیا۔ سوامی جی نے کہا کہ رائے روشن لال ویدوں کے لئے اگادھ پریم رکھتے تھے۔ پروفیسر شو دیال نے کہا۔ کہ آریہ سماج کے کاموں میں رائے روشن لال بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ سوہن سماج آپ کی بدولت ہی قائم ہوا۔ بخشی سوہن لال جی نے کہا۔ کہ سدا چار۔ آتمک اور سماجک اُنتی سادھن کرنے والے تھے۔ ان کی سدا چار ... کا ورنن کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ وہ ... کشتی میں گرا دیا کرتے تھے۔ لالہ روشن لال پردھان آریہ سماج وچھووالی نے کہا۔ کہ آریہ سماج کے لئے آپ نے بڑی قربانی کی۔ آپ کو ہر وقت آریہ سماج کی فکر دامنگیر رہتی تھی۔ سبھاپتی نے اپنے [illegible] میں فرمایا۔ کہ رائے روشن لال سچے آریہ [illegible] محبت سے دوسروں کو آریہ بناتے [illegible] ویدوں کے مطابق حوالے دیکر [illegible]

رشی دیانند کی مرتیو کیسے ہوئی؟

سر پرتاپ کی شہادت

(از کنور چاند کرن ساروا بی اے۔ ایل ایل بی)

آج قریباً پچاس سال مہرشی دیانند سرسوتی کی مرتیو کو ہو رہے ہیں۔ پرنتو اب تک آریہ جنتا ان ودوانوں کو جنہوں نے رشی کی جیون گھٹنائیں لکھی ہیں۔ اور جنہوں نے اپنی آنکھوں دیکھے واقعات قلمبند کئے ہیں۔ کبھی سندیہ نہیں ہوا۔ کہ مہرشی دیانند کی مرتیو کس کارن سے ہوئی۔ گرودت جی۔ لیکھرام جی آدی اس سمیہ موجود تھے۔ امر شہید سوامی شردھانند نے بھی بڑی کھوج سے آریہ سماج کا اتہاس لکھتے ہوئے یہی لکھا ہے۔ کہ "مہرشی دیانند کو جودھپور میں زہر دیا گیا"۔ آریہ مسافر پنڈت لیکھرام جی۔ رائے صاحب بابو رام بلاس جی ساروا۔ سوامی ستیانند جی۔ پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے جی۔ پروفیسر تاراچند گاجرا۔ دیوان بہادر منشی ہربلاس جی ساروا آدی آریہ ودوانوں کی بھی یہی رائے ہے۔

سوامی دیانند کا سب سے پہلا جیون چرتر لکھنے کا سوبھاگیہ آج سے چالیس برس پہلے ایک مہاراشٹری ودوان شری دیویندر ناتھ مکھوپادھیائے کو پراپت ہوا تھا۔ انہوں نے بھی نربھیکتا نشپکشتا اور بڑی کھوج کے بعد اپنے بنگالی گرنتھ "دیانند چرتر" میں لکھا ہے۔ کہ سوامی دیانند کی بے وقت موت زہر کے کارن ہی ہوئی۔ پرنتو سمت ۱۹۸۱ بکرمی (سنہ ۱۹۲۵ء) میں دیانند جنم شتابدی مہوتسو متھرا کے موقع پر شریمان شاہپورا راجہ ادھیراج نے اس وشے میں سندیہ اتپن کرنے والی کچھ باتوں کا الیکھ کرا دیا۔ اس کی تردید جودھپور کے سپر سدھ راؤ راجہ تیج سنگھ جی نے اسی سمیہ پنڈال میں کر دی تھی۔ اور یہ مناسب بھی تھا۔ کیونکہ راؤ راجہ تیج سنگھ صاحب سوامی جی کے ان گنے چنے شش‌یوں میں سے تھے۔ اور جودھپور میں ہر سمیہ سوامی جی کی سیوا میں رہنے والے تھے۔ راؤ راجہ صاحب نے ۳ مارچ ۱۹۲۵ء کے "آریہ مارتنڈ" میں اس جھوٹے پرچار کے وشے پر ایک وسترت لیکھ "رشی دیانند کو وش ہی دیا گیا" کے عنوان سے لکھا۔ اور دیوان صاحب شری رام بلاس جی ساروا نے بھی اس وشے پر ۲۴ مئی ۱۹۲۵ء کے آریہ مارتنڈ میں پورا پرکاش ڈالا۔ جن لوگوں کا خیال ہے۔ کہ شاہپورا مہاراجہ ادھیراج صاحب نے یہ سوچ کر کہ جودھپور میں سب سے شاہپورا راجیہ دیش پر سوامی جی کو وش دینے کا کلنک نہ لگ جائے۔ کیونکہ مہرشی کا دیہانت سوامی دیانند۔ [illegible] ... [illegible] شاہپورا دربار صاحب نے

سوامی جی کی سیوا کے لئے جودھپور بھیجا تھا۔ پرنتو یہ وچار ٹھیک نہیں۔ اور نہ شاہپورا پر بھی کلنک لگ سکتا ہے۔ کیونکہ صاف پرمانوں سے سدھ ہو چکا ہے۔ کہ جودھپور میں سوامی جی کو وش دینے والا کلیا (کلاجی) (اس کا اصلی نام جگن ناتھ کہا جاتا ہے) نامی براہمن رسوئیا تھا۔ نہ کہ شاہپورا کا رہنے والا دھول مشر۔ ایسا ہی اتہاس پریمی پنڈت نانو رام جی برہم بھٹ کا کتھن تھا۔ یہ بھٹ جی ان تین سجنوں میں سے ایک تھے۔ جو جودھپور دربار کی طرف سے سوامی جی کو شاہپورا سے لانے گئے تھے۔ اور بعد میں بھی یہ جودھپور میں نرنتر سوامی جی کی سیوا میں رہے۔

نومبر ۱۹۲۹ء کے "سرسوتی" کے انک ۵ میں بھی پرکاشت ہوا ہے۔ کہ سوامی جی کے ساتھ جودھپور نواسی کئی استانی لوگوں نے خراب ویوہار کیا۔ اور ان کی جیون لیلا کا خاتمہ اتنی جلدی کر دیا۔ اس کے سمبندھ کی گھٹنا کو اس لیکھ میں دہرانا انوچت ہوگا۔ صرف اتنا کہنا کافی ہوگا۔ کہ ان دشٹوں میں سے ایک کا نام کلیا تھا۔ جس نے ایک دوسرے نالی سے مل کر پرسدھ ویشیا ننھی بھگتنی کے پروتساہن سے دودھ کے ساتھ زہر ملا کر سوامی جی کو پلا دیا تھا۔

راجپوتانے کے مشہور اتہاس ویتا منشی دیوی پرساد جی منصف بھی یہی کہا کرتے تھے۔ کہ "ننھی جی (ننھی ویشیا) نے اپنے ایک وشواس پاتر (مالی) کو لالچ دے کر اس کے ذریعہ سوامی جی کے رسوئیے (کلیا) کو بہکایا۔ اور دودھ میں زہر ملا کر سوامی جی کو پلا دیا۔"

یہ دونوں چاند کے کرانتی کاری مارواڑی انک کے صفحہ ۲۲۱-۲۳۹ سنہ ۱۹۲۹ء میں "مارواڑ کا پتن" نامی بالتصویر مضمون میں بھی ملتا ہے۔ مرتیو سے پہلے سوامی جی آبو پہاڑ پر جودھپور کی کوٹھی میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور وہاں ان کا علاج جودھپور ریاست کی ریزیڈنسی کے سرجن لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر ایڈمس آئی ایم ایس نے بھی کیا تھا۔ جب سوامی جی کا سورگباش جیسے ہی ہو گیا۔ تو جودھپور نریش مہاراجہ جسونت سنگھ جی بہادر نے آسٹیجر یو بروک اپنے سرجن کرنل ایڈمس صاحب سے پوچھا کہ سوامی جی آپ کے رہتے ہوئے کیسے سورگباش ہو گئے۔

اس پر کرنل ڈاکٹر ایڈمس نے جواب دیا تھا۔ کہ میں نے دوربین لگا کر سوامی جی کا گلا اور منہ دیکھا تھا۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ ان کے پیٹ کی آنتوں میں چھید ہو گئے تھے۔ اور باہر بھی پھپھولے ہو گئے تھے۔"

اس سے بڑھ کر ڈاکٹری اور پریکٹیکل پرمان اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ سوامی جی کی مرتیو زہر سے ہی ہوئی۔ اس پر بھی اگر آریہ جنتا میں کوئی سندیہ رہ جائے۔ تو ہم یہاں پر ایک بڑے ویکتی کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ جو انہوں نے اپنی آتم کتھا میں ۱۹۰۸ء میں لکھی ہے۔

ہز ہائی نس لفٹنٹ جنرل مہاراج ادھیراج مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ بہادر جی۔ سی۔ بی او ار... ریجنٹ جودھپور نے اپنی آتم کتھا لکھی تھی جو اب تک چھپ نہیں سکی ہے۔ اور جس کی اصلی کاپی جودھپور وایدر کی ریاستوں میں محفوظ ہے۔ اور بھارت پرسدھ اتہاس ودوان مہامہوپادھیائے رائے بہادر پنڈت گوری شنکر ہیرا چند جی اوجھا اجمیر کے یہاں بھی اس کی پرتی لپی موجود ہے۔ اس پڑھے پوتھے کے صفحہ ۳۱۲-۳۱۳ میں لکھا ہے۔ کہ "سمت ۱۹۴۰ بکرم کا دیوالی کا دن بھارت ورش اور خاص کر مارواڑ کے لئے بڑا دکھ کا دن گنا جائے گا۔ کیونکہ اس دن مہرشی شری سوامی دیانند نے اکال مرتیو دوارا اس سنسار سے کوچ کیا۔ ان کی مرتیو زہر دینے سے ہوئی تھی۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ جودھپور میں سوامی جی کے مخالفوں میں سے کچھ لوگوں نے یہ زہر ان کی بھوجن سامگری میں ملا دیا تھا۔"

اس پرکار ہز ہائی نس جنرل مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ کی شہادت جو نہ صرف مہرشی کے ہمعصر ہی تھے۔ بلکہ ان کے پرم شش اور نرنتر ست سنگ کرنے والے تھے۔ غلط نہیں ہو سکتی۔ خواہ خوشامدی غلام اتہاس لیکھک کسی ریاست کی بدنامی کو چھپانے کی غرض سے اس بات کو ظاہر نہ بھی کریں۔ پرنتو یہ اتہاسک سچائی ہے۔ جس میں کسی کو شک کرنے کی یا اگر مگر کرنے کی گنجائش نہیں۔

۴ جگمگاتے ہیرے

ہندی کی اس پستک میں سوامی دیانند کے جیون کی ضروری گھٹناؤں کو ہندی کویتا میں درج کیا گیا ہے۔ دھارمک جیون کا پرچار مختلف طریقوں سے ہوتا چلا ہے۔ انہیں کویتا بھی ایک طریقہ ہے۔ آریوں کو ہندی کویتا میں رشی جیون کا سوادھیائے کر کے جیون اور کویتا دونوں کا آنند لینا چاہئے۔ قیمت صرف [illegible] پستک پرکاشک مہاشے ... [illegible]

ریویوز

سنیما سنسار

سنیما سنسار نامی ایک اچھا سا پتر بمبئی سے نکلتا ہے۔ ہندی میں بہت کم ایسے پتر ہیں۔ جو سنیما اتیادی کے وشے میں جنتا کو کچھ بتا سکیں۔ سنیما سنسار اس کمی کو پورا کرنے کا اچھا پریتن ہے۔ اس میں صرف بھارت کے سنیما کے وشے میں بہت کچھ ہوتا ہے۔ سنیما اور ان کے کھلاڑیوں کے وشے میں بہت سی کافی واقفیت مل جاتی ہے۔ اس میں کئی پرکار کے چتر بھی دئے جاتے ہیں۔ کئی قسم کی کویتائیں اور کہانیوں سے بھرا ہونے سے اور بھی اچھا ہو سکتا ہے۔ یہ پتر کا پنڈت رادھا کرشن کی سمپادکتا میں خوبی سے چل رہا ہے۔ وارشک چندہ ... سنیما سنسار کا زیالیہ بمبئی سے منگوائیے۔

بال سدھا سار

دیا شنکر ہندی۔ لیکھکا شریمتی کرشنا دیوی شری واستو۔ پرکاشک حکیم دیوی پرساد اتری ... قیمت ۴ (آنہ)

بالکوں کے لئے شکشا دائک پاٹھ پستک تیار کی ہیں۔ شریمتی کرشنا دیوی کی یہ کوشش پرشنسنیہ ہے۔ ابتدائی جماعتوں کی تعلیم میں داخل کئے جانے کے لئے یہ پستک بہت اپیوگی ہے۔ اس پرکار کی پستکوں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے۔

پرماتی سوبکار

پرمارتھ درشن اور سمتا یوگ ہندی میں سنت انیس چند شرما دوارا انکت کی پرماتی ہم مہرشی ... کہتے ہیں۔ ان دونوں پستکوں میں اپنے طریقہ پر سنت جی نے بھگتی کے سادھن بیان کئے ہیں۔ قیمت پرمارتھ درشن کی ایک روپیہ اور سمتا یوگ کی ۴ (آنہ) ہے۔ کلیان پستکالیہ گوال منڈی لاہور سے مل سکتی ہیں۔

چھم چھم

شری گنگا پرساد اپادھیائے ایم۔ اے کی ... میں بچوں کے لئے ہندی کا ماہواری چھم چھم خوب ... ہے۔ اس میں بچوں کو سرل کہانیوں۔ آسان کویتاؤں دوسرے طریقوں پر اچھی باتوں کی شکشا دی گئی ہے ... جالندھر ... قیمت وارشک ۱ (روپیہ) ۸ (آنہ) خریداری ... مینیجر چھم چھم الہ آباد کو لکھو۔

پتری لوک

مہرشی دیانند جی اور پنڈت ساتولیکر جی کا ویدک دہرم

(گزشتہ سے پیوستہ)

(از پنڈت بھگت رام جی۔ ڈنگہ)

پتری لوک شبد اکٹھا چاروں ویدوں میں کیول اتھروید میں ہی آیا ہے۔ اور وہ بھی صرف دو جگہوں پر۔ ایک چودھویں کانڈ میں۔ اور دوسرے اٹھارھویں کانڈ میں۔ اسی طرح پتری لوک کے ارتھوں کو بیان کرنے والا اس کا مترادف جملہ پتری شدن (पितृषदन) بھی انہیں دو جگہوں پر ملتا ہے۔ اگر پد کرم کو دیکھ کر وید منتروں کے ارتھ کئے جائیں۔ تو پتری لوک اور پتری شدن دونو گرہست آشرم کے ارتھوں کو جتلاتے ہیں۔ مہرشی پنڈت ساتولیکر وغیرہ پنڈتوں کے ارتھوں کے مطابق آکاش میں سورج لوک سے پرے دیولوک میں جہاں برہم کا راجیہ ہے۔ وہاں پتری لوک ہے۔ جہاں پر اگنی پتروں کو مرنے کے بعد لے جاتا ہے۔ دیکھو ویدک دھرم صفحہ ۲۰۸ و ۲۰۹۔ وید منتر اس پرکار ہے:۔

उपातीं कन्यला इमाः पितृ
लोकात् पातिं पतीः
अवदीक्षाम सृजत स्वाहा
अथर्व १४-२-५२

۱ یہ سب (۲) جوانی کو پراپت اچھا پورو ک گرہست آشرم کو پراپت کرنے کی خواہش کرنیوالی لڑکیاں ۳ ماتا پتا کے کل کو چھوڑ کر ۴ اپنی سمان پتی کو پراپت کرتی ہوئی ۵ ویدبانی کے ذریعہ برہمچریہ برت کو دھارن کرتی ہوئی ۶ دیکھشا کو ۷ پراپت ہوں۔

وید کی صاف الفاظ میں آگیا ہے۔ کہ لڑکیاں برہمچریہ برت کو دھارن کرتی ہوئی گرہست دھرم کو لن کرنے کے لئے پتا کے گھر کو چھوڑ کر پتی کے گھر کو پراپت کریں۔ وہاں جا کر نواس کریں۔ اس منتر میں کسی دوسرے ارتھ کا امکان ہی نہیں۔ چنانچہ پنڈت ساتولیکر جی خود اس ارتھ کو ماننے کے لئے مجبور ہیں۔ یہاں پر پتری لوک کا مطلب پتری کل کے نام سے کہا گیا ہے۔ دیکھو ویدک دھرم صفحہ ۲۰۹۔ دوسرا منتر جس میں "پتری لوک" چھپا ہے۔ اس پرکار ہے:۔

यं त्वो अग्ने समदहस्तमु निर्वापया पुनः
पितृलोके गमय यं जातवेदो
तेन व गतत पुनराप्यायस पामि
सात्वैः स्वर्गे पितरो माद-
यध्वम् ॥ अथर्व १८.४.६४

پنڈت ساتولیکر جی وید کا مجب اشیہ کرتے ہوئے صفحہ ۲۰۹ پر منتر کا ارتھ اوں لکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ہے اگنی جلانے کے انتر پتروں کو پتری لوک میں لے جانی ہوئی انکے شریر کسی اور دوسرے حصہ کو یہاں پر چھوڑ جاتی ہے۔"

پنڈت جی ساتولیکر آچاریہ کے سنسکرت شبدوں کے ارتھ ہندی میں کرتے ہوئے جب کچھ مطلب نہیں

سمجھ سکے۔ تو جیسا دل میں آیا لکھ دیا ہے۔ اور پہلے بھی ہم اور پتر اس مضمون میں صفحہ ۲۴۶ پر لکھتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ پنڈت جی کو اس کا کیا ابھیپرائے ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ انتیشٹی سنسکار میں شو (مردہ) کو اگنی سے داہ کرنے پر پرتکش روپ میں تو کوئی بھی انگ اوشِشٹ (باقی) نہیں رہ جاتا۔ اس منتر کا کوئی وشیہ بیکھار تھ (ارتھ) ہونا چاہئے" وغیرہ وغیرہ یہ ایک سمسیا (پہیلی) کے روپ میں ہمارے سامنے اپستھت (موجود) ہے۔

اس سے پاٹھک خود بخود سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جب تک پتری لوک کو اس لوک سے کہیں اور جگہ آکاش یا دیولوک کے نزدیک مانا جاویگا۔ تب تک یہ وید کے ارتھ بھی انہیں لوگوں کے لئے ہونگے۔ اس لوک کے لئے نہیں۔ یہ وید اور اس کے سب کے سب منتر اسی لوک کے لئے ہیں۔ یہی وید کا چار یہ

مہرشی دیانند کا منتو یہ ہے۔ اور پتری لوک اس خاص جیو کی اوستھا کا ہے۔ جس میں سب جیو جنم کو دھارن کر پاپ اور پن کے پھل کو سکھ اور دکھ کے روپ میں بار بار جنم اور مرن کے بندھن میں پڑتے ہیں۔ جہاں پرماتما اور پتا کا سمبندھ ہونا ضروری ہے۔ اس وید منتر میں اس بات کو صاف کیا گیا ہے کہ منش دیہہ کے علاوہ سب جسموں میں سب قسم کے اجسام سب پرکار سے پورے انگوں والے نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی ان جسموں میں سب قسم کی پوری پوری انتی ہوئی ہوتی ہے ارتھات ان کے انگ ابھی تک پورے مکمل نہیں ہو نے پاتے۔ شریر جسم کے مضمون پر ودوان وچار ہوئے اچھی پرکار جان سکتے ہیں۔ کہ سمندر کی نچلی تہ کے اندر رہنے والے جیووں کے شریر اور منش شریر کے انگوں میں کتنا فرق ہے۔ اسی طرح

انیک یونیوں میں ہر ایک انگ مکمل طور پر ترقی یافتہ نہیں۔ کسی جسم میں آنکھ نہیں۔ کسی میں ٹانگیں نہیں۔ کسی میں سر نہیں۔ کسی میں ہاتھ نہیں۔ کسی میں کان نہیں۔ اس طرح انیک پرکار کے جسم انگ ہین کرم کے سکھ اور دکھ کے بھوگ کے سادھن شریر کا ہی نام پتری لوک ہے۔ دوسرے سبدوں میں منش شریر کو سورگ کے نام سے اور اس سے علاوہ سب یونیوں کو نرک کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اگر آپ لوگ مہرشی کے درشائے مارگ پر چل کر ویدوں کے ارتھوں کا پورے طور پر سمجھنے کا پریتن کریں۔ تو اس وید منتر کا سمجھ لینا نہایت ہی آسان ہو جائیگا۔

اس وید منتر میں (जातवेदः अग्ने) جات وید اگنی شبد ہی سمجھنے کے لائق ہے۔ مہرشی کے ارتھوں کے علاوہ ساتولیکر جی بھی اس کا ارتھ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ جس کے دوارا جیو پن اور پاپ کرموں کے پھل کو پراپت کرتا ہے وغیرہ۔ اب وید منتر کا ارتھ اس پرکار ہے:۔

۱ پرماتما جیووں کے لئے اپدیش کرتے ہیں۔ کہ میری کرم پھل پردان کرنے والی شکتی جو انگوں کے بنانے والی ہے۔ اس نے ۲ کرم پھل کے بھوگنے والے استھان کو یعنی خاص قسم کے جسم کو ۳ پراپت کرتے ہوئے ۴ تمہارے ۵ جس کسی خاص انگ کو ۶ چھوڑ دیا ہے۔ یعنی تمہارے شریر میں نہیں دیا ۷ تمہارے ۸ پہلے چھینے ہوئے انگ کو ۹ پھر دوسرے جنم میں پراپت کرا دیتا ہوں۔ جس سے تم جیسے ۱۰ پوری انگوں والے پتر ودوان کرم شیل ہو کر منش سورگ لوک یعنی بنیہ بھوگی منش شریر کو پراپت کر ۱۱ آنند۔ پرمانند۔ موکش کو پراپت ہو۔ کیسا صاف اور سندر ارتھ ہے:۔

جس پرکار پتری لوک دو جگہوں پر آیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح پتری شدن شبد بھی دو ہی ستھانوں پر آیا ہے۔ جو کہ دونو ایک ہی مضمون کو بیان کرتے ہیں۔ پنڈت جی پتری شدن کا کیا ارتھ نکالتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "اس منتر سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کوئی ایسے لوگ ہیں جن میں کہ پتر بیٹھے ہیں۔ تتھا ان میں ایک لوک میں بھی کسی کو کسی اور استھان میں بھیجا جاتا ہے"۔ اتھروید بھاشیہ کانڈ ۱۸ اشوکت ۴ منتر ۶۷ ۔ یہ ارتھ ساتولیکر جی کی سنسکرت کے بھاشیہ میں اردو کئے گئے ہیں۔ وید منتر اس پرکار ہے:۔

पुमान्तो लोको: पितृ षदे-
ना। पितृ षदने त्वा लोक
आसादयामि: अथर्व १८-
४-६७

۱ وہ جسم جس میں کرم پھل کی پراپتی کے لئے



بھارت یاترا
(منبر ۲)
از شری سوامی ستوتنترانند جی مہاراج

بمبئی

بمبئی بھارت کے پرسدھ شہروں میں بھبیہ نگر ہے۔ اور نئی سبھیتا میں آباد ہوا ہے۔ اور لگ بھگ پچاس میل تک پھیلا ہوا ہے۔ جہاں گھوڑا گاڑی۔ بیل گاڑی۔ ٹرام۔ بجلی کی ریلوے اور دوسری ریلیں ادھر اُدھر دوڑ رہی ہیں۔ جن کے کاریہ بٹے ہوئے ہیں۔ اور یاتری ان سے امداد لے رہے ہیں۔ میں اس شہر کے سمبندھ میں کچھ بھی نہ لکھوں گا۔ کیونکہ جنہوں نے پہلے لکھا ہے۔ وہ مجھ سے کہیں زیادہ جاننے والے ہیں۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ ان کے نام میں لکھ دیتا ہوں۔ تاکہ شاید کسی کو کچھ لابھ ہو جائے ؛

بمبئی میں سب سے پہلے دیکھنے کے لئے سمندر کے درشیہ ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں۔ والکیشر۔ چوپاٹی۔ بیک وے۔ کولابہ۔ انڈیا گیٹ۔ پوری بندر۔ مانڈوی بندر۔ جہاں کشتی وغیرہ ...... اور جزیرے الفنسٹا۔ جہاں گپھائیں اور شو مندر تھا شو کے درشنیہ ہیں۔ یوگیشوری کی گپھائیں۔ تلسی باغ۔ رانی باغ۔ رانی باغ میں عجائب گھر۔ انڈیا گیٹ۔ تاج محل ہوٹل ہیں۔ مندر یہ ہیں سادھو باغ۔ ممبا دیوی۔ بھولیشور مہادیو مندر۔ اور آج کل تو گنیش اُتسو کے دن ہیں۔ اس لئے خوب دھوم دھام ہے۔

بمبئی میں پارسی مندر بھی انیک ہیں۔ لیکن ان میں صرف پارسی ہی جا سکتے ہیں۔ اور کسی کو دروازے سے آگے جانے کا حکم نہیں ہے۔ میں نے ایک دن ایک مہاشہ کو کہا۔ میں پارسی مندر دیکھنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ اور آپ جہاں کہیں جانا چاہیں۔ میں آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔ لیکن پارسیوں کے یہاں نہیں جاؤں گا۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی۔ تب انہوں نے کہا۔ کوئی آٹھ نو سال کی بات ہے۔ مالوی خاندان میں سے ایک سجن آئے تھے۔ انہوں نے کہا میں پارسیوں کی شمشان بھومی دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ کیونکہ میں اس جگہ کو جانتا تھا۔ ہم دونوں بات چیت کرتے ہوئے شمشان بھومی میں پہنچ گئے۔ اور دروازے کے اندر چلے گئے۔ دروازے پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ ہم نے اُسے بالکل نہیں دیکھا۔ جب ہم کچھ آگے بڑھے۔ تو وہاں رہنے والوں نے دیکھا۔ اور بغیر کچھ کہے ہم پر ٹوٹ پڑے۔ کچھ گھونسے مجھے لگے۔ اور کچھ میرے ساتھی کو۔ ہم نے وہاں سے بھاگ کر جان بچائی۔ اس دن سے میں پارسیوں کے مندر میں جانے کا سنکلپ بھی نہیں کرتا ہوں۔ یہ کہانی سن کر میں نے خیال کیا شمشان بھومی میں ایسا ہوگا۔ مندر میں نہیں۔ اس لئے میں ایک مندر میں گیا۔ وہاں بھی دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ "بغیر پارسی کے کوئی اندر نہ آنے پائے"۔ میں نے باہر ہی پجاری سے ملنا چاہا۔ ایک پارسی لڑکے کو جو کہ اندر سے آ رہا تھا۔ پجاری کو بلانے کو کہا۔ اُس نے پوچھا۔ کیا کام ہے؟ ہم نے کہا۔ کچھ پوچھنا ہے۔ اُس نے کہا۔ میں نہیں بلاؤں گا۔ میں نے سمجھا یہ لڑکا ہے۔ چلو کسی اور سے کہیں۔ اُسی وقت ایک بڑھیا آ گئی۔ اس سے پرارتھنا کی۔ وہ اُس لڑکے سے بھی تیز تھی۔ اُس نے کہا۔ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ بازار کا راستہ لو۔ میں وہاں سے چل کر دوسرے مندر پر پہنچا۔ وہاں دروازے پر دو آدمی کھڑے تھے۔ میں نے اُن سے پوچھا آپ جہاں آگ جلاتے ہیں۔ اس ہون کنڈ کی شکل کیا ہے؟ وہ کہنے لگے۔ جیسے آپ انگیٹھی کی بھگتی کرتے ہیں۔ ویسے ہم کرتے ہیں۔ اس طرح وہ میری بات کا سیدھا اتر نہ دے کر ادھر اُدھر کی اور باتیں کرتے جاتے تھے۔ اس طرح کوشش کرنے پر بھی میں پارسی مندر نہ دیکھ سکا۔ اور نہ سمجھ سکا۔ کہ کیسا ہے۔ باہر سے وہ مکان کی شکل کا ہوتا ہے۔ گھر میں اور اس میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ نوساری آ کر پتہ لگا کہ پارسیوں کے دو بھید ہیں۔ ایک وہ پارسی جو پارسی عورت کے ساتھ شادی کر کے اولاد پیدا کرے۔ دوسرے وہ پارسی جو کسی اور عورت سے شادی کر کے اولاد پیدا کرے۔ پہلے پارسی دوسرے پارسیوں کو بھی مندر میں نہیں آنے دیتے ہیں +

پارسیوں کا سب سے پرانا مندر اودواڑا میں ہے۔ وہاں یہ لوگ سب سے پہلے جب بھارت میں آئے۔ تو اُترے تھے۔ اور وہاں مندر بنایا تھا۔ اب بھی اُن کے درشن کے لئے انیک پارسی وہاں جاتے ہیں۔ یہ مندر سمندر کے کنارے پر واقع ہے۔ ریلوے سٹیشن اودواڑا ہی ہے۔ جو کہ بلسار کے نزدیک ہے اور بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے پر واقعہ ہے ؛

آریہ سماج

بمبئی کا آریہ سماج سب سے بڑا آریہ سماج ہے۔ اس کا مندر بھی مہرشی کے وقت کا بنا ہوا ہے۔ یہ سماج سنہ ۱۹.. میں بنا تھا۔ اس کے ایک طرف جو پتھر لگا ہوا ہے۔ اس پر پنڈت دیانند سرسوتی سوامی لکھا ہوا ہے۔ اس سماج کے پرانے کام کرنے والے ڈاکٹر کلیانداس سیٹھ دیسائی ہیں۔ جن کے پورشارتھ اور ساتھیوں کی ہمت سے ہال کے آگے ایک بھون بھی بن گیا ہے۔ جس کا کرایہ چار صد روپیہ ماہوار ہوگا۔ ویسے تو مندر کھلا ہے۔ لیکن بمبئی جیسے شہر میں اس سے بھی زیادہ کھلا کی ضرورت ہے ؛

بمبئی آریہ سماج کے آج کل کوئی چھ صد سبھاسد ہیں۔ اس وقت منتری نجے شنکر مول شنکر جی ہیں۔ جو کہ پورشارتھی نوجوان ہیں۔ جنہوں نے ٹنکارہ شتابدی دیکھی ہے۔ وہ ان سے اچھی طرح واقف ہو گئے۔ بمبئی آریہ سماج میں پروہت پنڈت دھیندرناتھ جی ہیں۔ جو گوروکل برندابن کے سناتک ہیں اور لگن سے کام کرتے ہیں۔

اس سماج نے ایک دو اپدیشک اور ایک پرچار منڈلی بھی رکھی ہوئی ہے۔ جو شہر میں اور باہر پرچار کرتے رہتے ہیں۔ اس سال ناسک کمبھ پر پرچار بھی انہی کی طرف سے تھا۔ وہاں ان کے اپدیشک اور بھجنیک سلون کا پورا ماس کام کرتے رہے ؛

جیسا کہ پنجاب کی سماجوں میں پاٹھشالائیں بنانے کا رواج ہے۔ اور کوئی اچھی سماج نہیں ہے۔ جس کے آدھین کوئی نہ کوئی پاٹھشالہ نہ ہو۔ اس طرح اس سماج کے ماتحت کوئی پاٹھشالا نہیں ہے۔ یہ سماج صرف پرچار کا کام ہی کرتی ہے ؛

اس سماج کے سوا بمبئی شہر میں کچھ اور سماجیں ہیں۔ سب سے پہلے

۲۔ ماٹنگا سماج ہے۔ یہ سماج ماٹنگا ریلوے اسٹیشن کے پاس ہی ... جو کہ جی۔ آئی۔ پی ریلوے پر بمبئی میں ہی وکٹوریا ٹرمینس سے اندازاً آٹھ میل پر ہے۔ بنا ہوا ہے ... اس سماج کا مندر اپنا ہے۔ اور کچھ مکان اور دوکانیں کرایہ پر بھی ہیں۔ یہ سماج یو۔ پی پرانت والوں کا سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ اس کے سبھاسد زیادہ اسی پرانت کے ہیں۔ ان میں سے اکثر ورکشاپ میں کام کرتے ہیں۔ کچھ اور کام کرتے ہیں۔ یہ سماج ابھی اُنتی کر رہا ہے۔ اور اس کے سبھاسد پورشارتھی ہیں۔ اور ہر سال اُتسو بھی کرتے ہیں ؛

۳۔ فورٹ سماج۔ یہ سماج بھی بڑی سماج کے آدھین ہے۔ اس کے سبھاسد اکثر مدراسی ہی ہیں۔ یہ اپنا ست سنگ وغیرہ کرتے ہیں۔ لیکن اُتسو وغیرہ نہیں کرتے۔ اس سے مدراسیوں میں پرچار ہوتا ہے ؛

۴۔ کاندیولی سماج۔ یہ سماج ابھی ستھاپت ہوا ہے۔ لوگوں کو اس سماج سے آشا ہے۔ لیکن جب تک کام نہ ہو۔ تب تک آشا ہی ہے۔ یہ سماج شہر کے بالکل مدھیہ میں ہے۔ اس لئے اس کے نزدیک امیر زیادہ ہیں۔ اگر ان میں کوئی سہایک ہو جائے۔ تو سب کچھ ہو سکتا ہے +

بمبئی شہر میں آریہ سماج کا پربھاو اچھا ہے۔ لوگ آریہ سماج کو جانتے ہیں۔ لیکن بیوپاری شہر ہونے کے کارن لوگوں کو فرصت ہی کم ملتی ہے۔ کیونکہ تجارتیہ بیوپاری دکان پر سدا دن بیٹھنا ہی پسند کرتے ہیں۔ ان کا خالی کوئی وقت کبھی نہیں ہوتا ؛

اس لڑائی سے پہلے جب ۱۹۲۹ء میں جھگڑا ہوا تھا۔ تب مسلمان کہتے تھے۔ کہ لڑائی کا کارن آریہ سماج ہی ہے۔ جس سے آریہ سماج کے کام کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن انوبھو تو یہ ہے۔ کہ آریہ سماجی جو کہ لڑنے والا ہے ایک ہزار نہ رہے۔ ان میں کوئی بھی لڑنے والا نہیں ہے۔ لیکن مسلمانوں کے سر پر آریہ سماج کا ہوا سوار ہے۔ جن کو سب طرف آریہ ہی آریہ نظر آتے ہیں۔ اس جھگڑے میں آریہ سماج نے شہر کی سیوا کی ہے۔ جس کی پرشنسا شہر والے کھلے دل سے کرتے ہیں۔ آریہ سماج کو اپنا سیوا برت اور دھرم رکھشا کا کام ہمیشہ کرنا چاہئے ؛

زمیندار کی لڑکی

یا تاریخ راجستھان کا ایک زریں ورق

از:- روشن لال جی گپتا بی۔ اے۔ جرنلسٹ پٹیالہ

کئی سو برس پہلے ـــ بھیمی سنگھ تخت چتوڑ پر حکمران تھا۔ علاؤالدین کے جابرانہ و خوفناک حملے کا کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ بھیمی کا فرزند ارسی ایک دن جنگل میں شکار کھیلنے گیا۔ جنگل بہت وسیع و گھنا تھا۔ اس لئے خونخوار درندے بہت کم تعداد میں تھے۔ شہر کے قریب ہونے کی وجہ سے تھوڑی سی فرصت ملنے پر راجہ یا اُس کا لڑکا تفریح طبع کے لئے اکثر یہاں پہنچ جایا کرتے تھے۔

ارسی کے ہمراہ کئی اردلی و سپاہی تھے۔ وہ ادھر ادھر گھوم پھر کر شکار تلاش کرنے لگے لیکن ان کو کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ اُن کی مایوسی ناامیدی میں تبدیل ہوا چاہتی تھی کہ بہت دوڑ دھوپ کے بعد ان کو ایک سئور دکھائی دیا۔ شکار کی تلاش نے ان کو پریشان کر دیا تھا۔ اور جو شے بہت انتظار و محنت کے بعد میسر ہو اُس کو حاصل کرنے کے لئے انسان فطرتاً اتاولا ہو جاتا ہے۔ وہ بھوکے شیر کی طرح اُس پر لپکے۔ تیر اندازی نے اس کے پیچھے گھوڑے دوڑا دئے۔ سئور خوفزدہ ہو کر جوار کے ایک کھیت میں جو نزدیک ہی تھا۔ جا گھسا۔ تمام سپاہی منہ دیکھتے رہ گئے۔ اتنی تکلیف کے بعد شکار ہاتھ آیا تھا۔ وہ بھی بدقسمتی سے ہاتھ سے نکل گیا۔ وہ کف افسوس ملنے لگے۔ جوار کے کھیت میں گھسنے کی کسی کو ہمت نہ پڑتی تھی۔ حالانکہ سب کے پاس اپنی حفاظت کے لئے ہتھیار موجود تھے۔ اور ہر قسم کے آلات شکار سے لیس تھے۔ انہیں اصل بات کا خوف تھا کہ کہیں سئور دوسری طرف سے نکل کر حملہ نہ کر دے جس صورت میں جان کے لالے پڑ جانے کا اندیشہ تھا۔

بہت سی ترکیبیں کیں۔ اینٹ پتھر پھینکے ڈھول بجائے۔ آگ روشن کی تالیاں بجائیں۔ شور و غل کیا۔ کہ کسی طرح خوفزدہ ہو کر باہر نکل آئے۔ مگر تمام کوشش رائیگاں گئی۔ سب اپنا سا منہ لے کر بیٹھ گئے۔ آج ان کی جوانمردی اور شیخی کی قلعی کھل گئی۔

ارسی ـــ بہادر ارسی ـــ راجپوتی شان کا درخشاں ستارہ ـــ ہمت و استقلال مجسم۔ ایک طرف کھڑا ان کی بہادری کی ہنسی اڑا رہا تھا۔ اور اندر ہی اندر غصے سے جل بھن کر راکھ ہوا جا رہا تھا۔ کئی دفعہ اس کے دل میں ہیجان پیدا ہوا۔ کہ وہ سئور کو نکال کر مار گرائے۔ مگر اس لئے اس نے خاموشی اختیار کر رکھی۔ کہ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کے ہمراہی کتنے پانی میں ہیں۔ وہ اکثر بڑھ بڑھ کر باتیں بنایا کرتے تھے اپنی جوانمردی کے راگ گایا کرتے تھے۔ شیخی بگھارا کرتے تھے۔ مگر آج موقعہ پڑنے پر سب کے سب نامرد و بزدل ثابت ہوئے۔

ایک زمیندار کی نوجوان لڑکی کھیت کی حفاظت کے لئے مچان پر بیٹھی تھی۔ ارسی اور اُس کے ہمراہیوں کا غل غپاڑا سنکر وہ نیچے اتر آئی۔ اور ان کے حواس باختہ دیکھ کر بولی:-

"کیا بات ہے؟ یہ کیسا شور ہے؟"

ایک سپاہی۔ تمہارے کھیت میں ہمارا شکار چھپ گیا ہے۔

لڑکی۔ کوئی شیر ہے۔ یا چیتا؟

دوسرا۔ شیر نہیں ایک چھوٹا سا سئور ہے۔

لڑکی (طنزاً) سئور کے لئے اتنا شور؟ اتنے جوان ایک چھوٹے سے سئور کو نہیں نکال سکتے؟

پہلا سپاہی (آنکھیں لال کر کے) گھر سے نکل کر شیخی بگھارنے آئی ہیں۔ جو خواہ مخواہ جان گنوا دیں۔ تمہیں نکال کر دکھاؤ۔ دیکھیں تمہاری بہادری۔ کہنا آسان ہے اور کرنا مشکل۔

لڑکی کے چہرے پر ہنسی رقص کرنے لگی۔ اور ہونٹوں پر تبسم ناچنے لگا۔ یہ اس کی معصومیت بھولے پن اور الہڑ پنے پر دلالت کرتا تھا اور سپاہیوں کی بہادری کی ہنسی اڑا رہا تھا ـــ

سپاہی کی طنز آمیز گفتگو سنکر لڑکی کا چہرہ غصے سے تمتما اٹھا۔ اور ایک عجیب قسم کا جلال اس کے چہرے سے ٹپکنے لگا۔ وہ قدرتی خوبصورتی کی بہترین مثال تھی۔ گندمی رنگ۔ تیکھا نقشہ۔ نہایت ہی دلفریب۔ آہو کی سی بڑی بڑی غلافی آنکھیں نشۂ شباب سے مخمور۔ شرح ہونٹ گویا لعل بدخشاں۔ موتیوں کی لڑی سے بھرے ہوئے رخسار۔ گردن صراحی دار مور سے مشابہ۔ کاجل سے بھی زیادہ سیاہ گھنگھریالے بال ـــ تمام اعضا متناسب خوبصورتی کے سانچے میں ڈھلے ہوئے۔ اس کی جاذبیت و رعنائی آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی تھی۔ جس وقت آنکھیں اٹھا کر اوپر دیکھتی۔ تو پتلیوں کی گردش کے ساتھ دیکھنے والوں کے دل بھی ناچنے لگتے۔

لڑکی نے غرور سے سر اونچا کئے ہوئے نہایت ہی لاپرواہی سے جوار کے دو چار پودے اکھاڑے اور بے کھٹکے کھیت میں گھس گئی۔

ایک سپاہی دوسرے سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ یہ کتنی بیوقوف ہے یہ لڑکی۔ دور اندیشی کا مادہ تو بالکل معلوم ہی نہیں ہوتا۔ ناسمجھ چھوکری آخر عمر ہی کیا ہے۔ ان باتوں کے لئے تجربہ کی ضرورت ہے۔ تجربہ کی۔ جوانی کا گھمنڈ ہے۔ اگر سئور دوسری طرف سے حملہ کر دے۔ تو سب نشہ چور ہو جائے۔

دوسرا سپاہی۔ سئور سے جان بچا کر نکل آنا مشکل ہی نظر آتا ہے۔ مجھے تو اُس کی جوانی پر ترس آتا ہے۔ اور معصومیت پر رحم۔ وہ اسی طرح کی اناپ شناپ باتیں کر رہے تھے۔ کہ لڑکی سئور کو گھسیٹتی ہوئی باہر نکلی۔ جانور کے جسم پر ضربات کے کئی نشان نمایاں تھے جس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا۔ کہ یہ صرف جوار کے پودوں سے ہلاک کیا گیا ہے۔ سب جسم تیکم بنظر حیرت و استعجاب لڑکی کی طرف دیکھنے لگے۔ دانتوں تلے انگلیاں دبا لیں۔ بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والے سپاہیوں پر سینکڑوں گھڑے پانی کے پڑ گئے۔ شرم و خجالت سے وہ زمین کی طرف تکنے لگے۔ گویا اس میں چھپنے کے لئے جگہ ڈھونڈ رہے تھے۔

جھنجی سے وحشی درندے کو ایک طرف گرا کر لڑکی نے کہا۔ ـــ اسی کے لئے اتنا اودھم مچا یا تھا؟ ـــ

یہ الفاظ نہیں۔ زہر میں بجھے ہوئے تیر تھے۔ جو سپاہیوں کے سینوں کو چیر کر پار نکل گئے۔ اور حسد و انتقام کی آگ ہمیشہ کے لئے مشتعل کر گئے۔ ان الفاظ میں کچھ غرور کی جھلک تھی۔ اور کچھ معصومیت کی ـــ یہ کہہ کر اور سپاہیوں کے دلوں کو مجروح کر کے لڑکی پھر مچان پر جا بیٹھی۔

ارسی ایک طرف کھڑا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ جہاں اُس کو سپاہیوں کی بزدلی پر افسوس ہو رہا تھا۔ وہاں لڑکی کی بےمثال بہادری اُس کے لئے باعث حیرت بن رہی تھی۔ وہ دل ہی دل میں لڑکی کی بے خوفی و جوانمردی کی تعریف کر رہا تھا۔

(باقی آئندہ)

بقیہ صفحہ ۹

جیو جنم دھارن کرتا ہے ۲ اُوتم ودیا وغیرہ سادھن بکت کلیان کاری ـــ سنو بھاگیمان ہوں۔ یہ جیو کی پراتھنا ہے۔ جس پر پتر آشیرباد دیتے ہوئے آگیا دیتے ہیں ۳ ہے جیو تجھے ۴ ایسے شریر کو جس میں اُوتم پرکار سے ماتا پتا کا خاص سمبندھ ہوتا ہے۔ ارتھات منش شریر کو ۵ اچھی پرکار پراپت کراتا ہوں۔

اس وید منتر میں ایک جنم سے دوسرے اُوتم جنم میں جانے کا ودھان ہے۔ یہ وشنہ چیرنجی نے اپنی ستیارتھ پرکاش کے سمولاس ۹ میں بہت اچھی طرح سے ورنن کیا ہے۔ وہاں پڑھ لینا چاہئے۔

دوسرا منتر جس میں پتری منڈن آیا ہے۔ اس پرکار ہے:-

उत्तिष्ठेतो वि-श्वावसो नमसेडा महे त्वा। जामि मिच्छ पितृ षदं न्यक्तां स ते भागो जनुषा तस्य विद्धि॥ अथर्व १४.२.३३

یہ منتر سماورتن سنسکار کو ورنن کرتا ہے۔ سمت ارتھ اس پرکار ہیں:-

۱۔ ہے سمپورن وِدوانوں کے ماننے کے یوگیہ برہمچاریہ میں سُکھپُت وِدوان ۲ یہاں سے ارتھات برہمچریہ آشرم سے اٹھ ارتھات اس کو پری تیاگ کر (چھوڑ) ۳ تم کو ہم سب وِدوان ۴ نمسکار پوروک ستّی کرتے ہیں ۵ پتری گھر کو ۶ اُلنگھن کرتی ہوئی یعنی اپنے پتا کے گھر کو شوبھایمان کرتی ہوئی ۷ یوگیہ آچرن کرنے والی برہمچارنی استری کو ۸ پراپت کر جس سے ۹ وہ تیرا بھاگ ارتھات انگ ہوتی ہوئی ۱۰ اس کی ۱۱ سنتان اُتپن کرنے والی ۱۲ جان جس کا مطلب یہ ہے کہ ہے برہمچریہ ورت دھاری تو سماورتن سنسکار کے بعد سب کے عزت اور پرتشٹھا کا پاتر بنکر کسی برہمچارنی استری کو اس کے پتری کل میں سے پراپت کر سنتان کو اُتپن کر۔ اس وید منتر میں پتری منڈن کا پتری کل کے سوائے اور کوئی ارتھ نہیں کیا جا سکتا۔

ان منتروں سے پتری لوک اس سنسار میں ہی ہے۔ کسی دوسری جگہ پر نہیں۔ وہی دنیا میں اگر کوئی وِدوان خواہ مخواہ پورانک پنڈتوں کو خوش کرنے کے لئے ان میں ملسا ارتھ کرنا چاہے۔ اس کو کوئی روک نہیں سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

سلیمان پربت کی کندرا سے ایک آواز

(از شری ست بھوشن بی - اے - ایل - ایل - بی)

گرمی کا موسم - اگست کا مہینہ اور ... چلدتی رات تھی - آکاش پر میگھ منڈل براجمان تھا - چندرماں اپنی دوبیہ مورتی کو گاہے گاہے مند مسکان سے بادلوں سے پرگٹ کرتا اور کرنوں سے آنند کا سروت بہا دیتا تھا - شیتل پون چل رہا تھا - ۱۱ بجے رات کے گنجان شن کر میں گھر لوٹا - اور آتے ہی بستر پر لیٹ گیا - لیٹتے ہی ندرا دیوی نے مجھے اپنی گود میں لے لیا - اور الپ سمے میں میری سشپتی کی سی اوستھا ہو گئی - اور مجھے ایک سوپن نظر آنے لگا - میں نے دیکھا - کہ میں سلیمان پربت کی کندراؤں میں مارا مارا پھر رہا ہوں - پربت کی سنسان بیابان چوٹیاں مجھے سنسار کی نشچنتتا کی یاد دلا رہی ہیں - آدم زاد تو کہاں پشو پکھشی کا نام و نشان بھی نظر نہیں آتا - اس بھیانک اور ادرچک درشیہ کو دیکھ کر میرا من مارے غم و ہراس کے دبا جاتا تھا - اور قریب تھا - کہ بیہوش ہو کر دھڑام سے نیچے گر جاتا - مگر

"جس کو رکھے سائیاں - مار سکے نہ کوئے"

پرکھوں کی مجھ پر اپار دیا ہوئی - اور میں نے دیکھا کہ ایک دوبیہ مورتی - وشال جھانی سفید ریش کشائے دستر دھارن کئے مند مند گتی سے میری اور بڑھتی آ رہی ہے - اس دوبیہ آکرتی کو دیکھ کر میں نے سا شٹانگ پرنام کی اور کر جوڑ اپنے آریہ ہونے کا پریچے دیا - میرے آنترک بھاؤں کو سمجھ کر دفعتاً روپ سے جان کر وہ مہاتما تمن پرکار مجھ سے مخاطب ہوئے :-

" وتس ! آریہ ہو کر تمہارے چہرہ پر اس قدر اداسیتا کیوں ؟ مانا کہ آریہ سماج کی ورتمان اوستھا بڑی شوچنیہ ہو رہی ہے - آریہ عوام میں آچرن کا ابھاو ہو رہا ہے - پریم اور شردھا ان سے دور بھاگ رہے ہیں - ایرشا - دویش کی اگنی ہر ایک آریہ کے دلوں میں دھک رہی ہے - آپس میں ایک دوسرے پر بداعتمادی چھا رہی ہے - دوسرے کے اوگن دیکھنے کی بری عادت ان میں زور کر گئی ہے - گنی کے گنوں کا مان کرنا تو ایسا پرتیت ہوتا ہے - کہ انہوں نے کبھی سیکھا ہی نہیں - ویدک سدھانتوں سے وہ کوسوں دور جا رہے ہیں - آریہ سماج کا بھوشیہ گھٹا ٹوپ اندھیرے میں چھپا ہوا ہے - پرنتو اتنا ہونے کے باوجود - سو میرا یاد رکھ - اماوس کی راتری سے ہی چندرماں کی آمد کی سوچنا ملتی ہے - کیا تو نہیں دیکھتا - کہ پہلی راتری کو چندرماں ایک پتلی سی ریکھا کی طرح ظاہر ہوتا ہے - اور پرتی دن دگنا بڑھتے بڑھتے پورنماشی کی راتری کو اس کے جلال کا ٹھکانا نہیں رہتا - اس کی شیتل چھٹا ہر ایک کے دل کو آکرشت کر لیتی ہے - یہاں تک کہ ببلبے اور پھلوں میں رس کا سنچار اور سمندر میں جوار بھاٹا کا آوشکار سب چندرماں کی بدولت ہی ہوتا ہے - اور پھر اس کا زوال ہوتے ہوتے اماوس کی راتری میں گھور تم اندھکار چھا جاتا ہے - یہ دن رات کا سا چکر برابر چل رہا ہے ہر جا گل است - خار است - عزیز ! ٹھیک اسی پرکار سبھا سوسائٹی اور منش جاتی کی اُنتی اتھوا اونتی کا حال ہے - اگر آریہ سماج کی ورتمان ستھتی کو اماوس کی راتری سے اُپما دی جائے - تو نسندیہ اس کا بھوشیہ جلدی اجول روپ میں پرگٹ ہونے والا ہے - پہلی کے چاند کا جیسے سبھی پرانی درشن نہیں کر پاتے - اسی پرکار اس سلیمان پربت کی کندراؤں کے سمیپ ایک برِدھ آریہ مہاتما کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے - جس کی کانتی پہلی راتری کے چندرماں کی بھانتی ہے - پر اسے بہت آریہ سجنوں نے ابھی تک نہیں دیکھا - نہ جس کی آوشیکتاؤں کو انوبھو کیا ہے - اور نہ ہی اس کا مہنیں پہچانا ہے - جسے دیکھ کر سندھو ندی کے پوروی کنارے پر ہی وہ کلپ برکھش اس کرشن جو رتنی برِدھ تیاگی کا لگایا ہوا چندر کلا کی طرح دن پرتی دن بڑھ رہا ہے - کئی شاخیں اس کی مضبوط بن کر اپنا اپنا کرتویہ پالن کر رہی ہیں - اور کئی ننھی ننھی کونپلیں اس برکھش کی جیوتی کو جگمگا رہی ہیں - ایک پردیپ لعل تو اس برکھش کی شان کو دوبالا کر رہا ہے - اور انیک اور شیہ مان شاکھیں بھی اس میں سمادلیش کر رہی ہیں - آج کل تو ایک ادگیہ ودوان برہمچاری یودک نے اس برکھش کو سینچنے کا بھار اپنے اوپر لیا ہوا ہے - انا تھوں کی اشیرواد سے وہ اس سنستھا کے شامل حال ہے - پرماتما پردۂ غیب سے اس کی امداد کر رہے ہیں - جا - اور اپنی آنکھوں سے اس کو بچشم خود دیکھ - اور پھر تیری مایوسی مبدل بخوشی ہو جائیگی "

اتنا کہہ کر وہ دوبیہ مورتی میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئی - اور میری آنکھ کھل گئی - بھیتی ہوکر میں اٹھ بیٹھا - اور کہنے لگا - " بھگون ! یہ کیا ماجرا ہے کیا یہ خواب تھا یا وستوتہ اس میں کوئی راز مضمر ہے " - کچھ سوچ وچار کے بعد خیال آیا - کہ چلو گورو کل بیٹ سوہنی کو دیکھیں - شاید اسی طرف اس مہاتما کا سنکیت ہو - چنانچہ میں نے نشچہ کیا - کہ تعطیلات ستمبر نزدیک آ رہی ہیں - گیتا کے سوادھیائے کے بہانہ سے اس سنستھا کا چند روز وہاں ٹھہر کر اولوکن کیا جائے - اور اس خواب کو پردۂ راز میں رکھا جائے - اسی ابھپرائے کو مدِ نظر رکھ کر میں نے گورو کل مذکور کے آچاریہ اور مکھیا دھشٹاتا شری پنڈت دھرم دیو جی شاستری سے جو ایک قابل نوجوان اور ودوان پرش ہیں - بذریعہ تار گیتا کے سوادھیائے کی اجازت چاہی - اجازت مل گئی - اور ۳ ستمبر ۸ بجے پراتا کو میں ڈیرہ غازیخان سے چل کر ½۴ بجے شام کو وہاں پہنچا - یہ استھان غازی گھاٹ برانچ لائن پر شیخ اسمعیل ریلوے سٹیشن ضلع مظفر گڑھ سے بجانب جنوب مشرق نصف میل کے فاصلہ پر ہے - اس استھان کی سادگی - صفائی اور انکسار بہت منورنجک ہیں - میرے ساتھ آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کے پروہت شری پنڈت واسدیو جی ودیا النکار - سناتک گورو کل کانگڑی بھی تھے - جب ہم اس استھان پر پہنچے - تو برہمچاریوں کا سنگھ پراکرتک وشال مندر میں درختوں کے سایہ تلے واگ وردھنی سبھا کے ادھیویشن کے لئے موجود تھا - ہمیں آتا دیکھ ہمارے سواگت کے لئے آچاریہ جی دیگر برہمچاری سرو قد کھڑے ہو گئے - اور بیک سور " نمستے بھگون " کہہ کر ہمارا استکار کیا - دلے ہوئے آسنوں پر ہم بیٹھ گئے - ہمارے بیٹھتے ہی گورو کل کے ایک ہونہار ودیارتھی نے جس کا نام بعد میں " مہندر پرتاپ " بتلایا گیا - پرستاو کیا - کہ سبھا کے اس پر لیشن ادھی پتی نیک ٹھیک کو بنایا جائے - پرستاو کا انو مودن تیز کرنوں والے برہمچاری " سدیو رتن " نے کر دیا - سبھا پتی کے بیٹھتے ہی سبھا میں انکار تو نہ کر سکتا تھا - لیکن ایک نوتن پرنش کے لئے جو ایسی سبھاؤں کی کاروائی سے کورا ہو - اور دھاگ لینے والے سدسیوں سے اپرچت ہو - یہ ایک کٹھن کام تھا - خیر ! شری آچاریہ جی نے جو میرے پرم متر ہیں - اس کام میں میری سہایتا کی - اور سارا کاریہ نہ کھٹکا پور ک خوش اسلوبی سے پورا ہو گیا - سبھا میں برہمچاریوں کے بھاشن لوید منور نجک - دلپذیر - کوتا ہیں - آکرشن کرنے والے سندر - دلفریب بھجن - اور رکھشا کی سرن وادو واد - ہم نوین یا ترپوں پر اپنا اثر کئے بغیر نہ رہ سکے - میرے اچھاری جی شری سنا تم جی نے تو اس سبھا کی ہوتی سُری پرشنسا کی - سبھا کی کاروائی کی سماپت ہوتے ہی میں نے دیکھا کہ کئی برہمچاری نوگئو شالا میں گئووں کی سیوا کرنے لگ گئے - کئی دیا بار استھان پر سات کرنے میں مصروف ہو گئے - اور کئی برہمچاری آشرم میں سندھیا برہمچاری پراچین سبھیتا کا آدرش پیش کرتے ہوئے جنگل سے سدھا لانے دور چلے گئے - ایک گھنٹہ کے بعد جب گھنٹی بجی - تو سب برہمچاری منہ ہاتھ پاؤں دھو کر اپنا اپنا جل پورن کلش لا کر آسنوں پر بیٹھ گئے - میں بھی وہاں جا بیٹھا - اشارہ ملتے ہی یک دم سب برہمچاری بیک زبان " اوم وشوانی دیو سوتر ..... " آدی منتروں سے وید دھونی دوارا آکاش کو گنجار کرنے لگے - ہون یگیہ بڑے پریم کے ساتھ کیا گیا - اور پھر سندھیا پرارتھنا آدی ہو کر یہ کریا سماپت ہوئی - تھوڑے سمے وشرام کے بعد دوسری گھنٹی کی آواز پر سب برہمچاری اپنا اپنا لوٹا - تھالی اور کٹورا ہاتھ میں لئے بھوجن شالہ میں پہنچے - اور بھوجن پروسن ہو جانے پر " اوم ان پتے .... " وید منتر سے پرم پتا پرماتما کا دھنیواد کر کے بھوجن میں مصروف ہو گئے - رات کے ½۹ بجے پھر سونے کی گھنٹی بجی - اور برہمچاری اپنے اپنے تخت پوشوں پر اس قدر پھرتی سے بیٹھے پائے گئے - مانو کہ علاؤالدین کے لمپ کا کرشمہ ظہور میں آ گیا ہو - آچاریہ جی کی آگیا ملتے ہی " اوم یچ جاگرتو دور مدیتی دیوم ..... " ابتیادی وید منتروں سے آکاش گونج اٹھا - ان منتروں کی سماپتی پر آچاریہ جی دیگر ادھیاپکوں کو سب آشرم واسیوں کو " نمستے " کر کے برہمچاری نکھو شتنکا آدی سے فارغ ہو سو گئے - آچاریہ جی رات کو کئی بار اٹھ اٹھ کر برہمچاریوں کی دیکھ بھال کرتے - اور کبھی سمبھالتے پراتا پانچ بجے گھنٹی کی آواز پر سب برہمچاری اٹھ بیٹھے - اور کئی چھوٹے برہمچاریوں کو جگا دیا گیا - تخت پوش پہ بستر لپیٹ کر یک سور " ادم پراترا گنم پراتر اندرم ...... " برہمچاریوں نے اچارن کئے - اور ایشور کا دھیان کرتے ہوئے آچاریہ آدی آشرمیوں کو نمستے کہہ کر شوچ آدی کے لئے جنگل چلے گئے - یہاں یہ ظاہر کر دینا اچھا ہوگا - کہ برہمچاریوں کو سات منڈلوں میں وبھکت کیا گیا ہے - ہر منڈل باری باری سے ایک ایک منڈل آشرم کی صفائی وغیرہ کیا کرتا ہے - باقی چھ منڈل نہر کے کنارے چلے جاتے ہیں - شوچ و اسنان آدی کر کے نہر میں اسنان کرنے کے پشچات ۶ بجے سندھیا اگنی ہوتر ہو جاتے ہیں - سندھیا ہون آدی کے بعد بازی وڑی گھنٹہ گیتا کا پاٹھ اور مہاتما کی کتھا ہوتی ہے - ۱۱ سے ۱۲ بجے تک بعد دوپہر تک بھوجن و شرام کا سمیہ ہوتا ہے - پھر ۲ سے ۵ بجے سائیں تک پڑھائی اور ۵ سے ۶ بجے تک دیا بام - کھیل کود - ہوتا ہے - ۱۵ دن دھیا آدی - یہ کرم نرنتر جاری رہتا ہے - میں دس روز وہاں رہا - اور گیتا کے سوادھیائے کے ساتھ ساتھ گورو کل کے ہر ایک ادھیاتمک نظم و نسق کی بخوبی جانچ پڑتال کی - اور میرے لئے انوبھو کیا کہ در اصل جو خواب میں دیکھا تھا - وہ سچا ثابت ہو رہا ہے - اور سلیمان پربت

اپنی عادت کے مطابق وید بھگوان پر اتنی بڑی دھوکا دہی اور لگا لینے سے نہیں ٹلے۔ مہرشی دیانند نے جو یجروید بھاشیہ کے ادھیائے ۱۱ منتر ۲۱ کا ترجمہ کیا ہے آپ نے نقل تو کر ڈالا مگر یہ نہ بتایا کہ اس سے آپ کی کچھ مطلب برآری ہوتی ہے یا نہیں۔ لیجئے ناظرین! ہم اس منتر کا اردو ترجمہ پیش خدمت کرتے ہیں:-

पयुऽइमे: पयानां प्रीति पुरो डाशो हवी ऊंष्या॥

گرہستی بہت واضح ہے۔ گرہستی پشوؤں سے دودھ وغیرہ کو پراپت ہوتا ہے (کیونکہ) ان سے پکائے گئے چیزوں کو لے کر ہون میں آہوتی ڈالنے سے یہ مطلب ہے۔ کہ گرہستی اگر اپنے پشوؤں سے دودھ گھی اور موہن بھوگ وغیرہ پکانے والی چیزوں کو لے کر ہون یا یگیہ میں آہوتی ڈالے۔ تو اس سے پشوؤں کی زیادتی ہوگی۔ جب یگیہ زیادہ ہوں گے۔ تو بارش زیادہ ہوگی۔ اور اناج بکثرت ہوگا۔ تو لازمی ہے کہ گائے بیل۔ بکری وغیرہ پشو بھی بکثرت ہوں۔ کہاں یہ سندر اپدیش اور کہاں ہمارے پنڈت جی کی تیز عقل جسے یہاں بھی مانس کی بو آتی ہے۔ منتر کا ارتھ کرتے ہوئے رشی صاف لکھتے ہیں۔ کہ گرہستھ گائے بیل وغیرہ پشوؤں سے قولادی پشوؤں کو بچا کر یادوں سے یجے ہوئے اُتم پدارتھوں سے ہون کرتے ہیں گو یہ اُتم پدارتھوں کو ...... پراپت ہوتا ہے۔ مگر ان الفاظ کا مطلب وہ کیا سمجھے۔ جسے یہ بھی پتہ نہ ہو۔ کہ اتھروید میں ادھیائے اور شلوک نہیں ہوتے۔ بلکہ کانڈ اور منتر ہوتے ہیں۔ ہم اپنے معزز دوست سے صدق دل سے عرض کرتے ہیں۔ کہ جی کھول کر ویدک شبدوں پر سوال کریں۔ مگر پہلے زیر بحث منتروں کا مطالعہ نہایت غور سے کیجئے۔ تاکہ بعد میں آپ کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے ؎

اوروں کے بل پر بل نہ کر اتنا نہ چل نکل
بل ہے تو بل کے بل پہ تو کچھ اپنے بل پہ چل
پہلا بھی جانور ہی ہے نہ دیکھ دیکھ کر قدم
کہتا ہے کون تجھ کو نہ چل چل سنبھل کے چل

ہمارا لائق فاضل مضمون نگار شری سوامی جی مہاراج سے زیادہ تر اس وجہ سے ناراض ہے۔ کہ انہوں نے یجروید کے شرودھ کی وکالت اور مانس حلال ہونے کی تائید کی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ابھی سمرتیوں اور پرانوں کا مطالعہ نہیں کیا۔ جن میں شرادھ اور نیوگ کے ودھان ست پڑے ہیں۔ مثال کے طور پر لیجئے۔ بھوشیہ پران پرتی سرگ پرو ۳۔ ادھیائے ۱۳ صفحہ ۲۲۲ کل یگ میں سب جگہوں سے ادھرم (نیچ) ہوتی ہے۔ اسی کل یگ میں وہ دھرما استریوں کا بیواہ کرتا ہے۔ دیکھو وششٹھ سمرتی ادھیائے ۱۷ مطبوعہ بمبئی۔ ... کے پردیس چلے جانے پر استری ... دیتے ... منتر جو نقل ہے۔ جس کا ترجمہ ...

سناتن دھرم کے طلسماتی باغ کی سیر

پورانک پنڈت جی کے ویدک سنسکرتی پر آکشیپوں کے جواب میں

(نمبر ۳)

(از قلم شری مالک چند جی پردھان آریہ سماج تلہ گنگ)

پردیس گیا ہو۔ وہ پانچ برس تک منتظر رہے۔ اس کے اپرانت پتی کے نکٹ چلی جائے۔ دھرم اور دھن کے بوجھ سے پردیسی کی اچھا نہ کرے۔ پتی کو مرت سمجھ کر برتاؤ کرے۔ اسی پرکار براہمن کی سنتان پانچ برس تک۔ کشتری کی چار برس تک۔ ویش کی تین برس تک اور شودر کی دو برس تک پرتیکشا کرے۔ پیچھے دوسرے پتی کے پاس چلی جائے۔ اب آپ کی نظر میں مہرشی دیانند دوشی ہے۔ کہ اس نے نیوگ کی اجازت دی۔ لیکن ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر بتلائیے۔ کہ بقول خود تمہارے پرانوں کے مصنف ساکنات البشر رہ ویاس جی سے کیا سلوک کرو گے؟ جس نے کہ عملی طور پر نیوگ کی تعلیم دی۔ اگر ثبوت کی ضرورت ہو تو موجود ہے۔ مہابھارت کا آدی پرب اور اس کا ہندی انوواد جو سناتن دھرم پتاکا مراد آباد کے ایڈیٹر کا کیا ہوا ہے۔ ادھیائے ۱۰۶ کو شروع سے پڑھئے۔ لکھا ہے "تس کے پیچھے رتوکال میں سنان کر کے شدھ ہوئی اپنی پتر وَدھو کو شین استھان میں لے جا کے سمبہ ستیہ وتی دھیرج سے کہنے لگی۔ کہ آج آدھی رات کے سمے تیرا جیٹھ تیرے پاس آئے گا۔ اس لئے تو جاگتی ہوئی اس کی باٹ دیکھنا۔ ساس کے ایسے وچن کو سن کر وہ شیا پر سوئی۔ سمبہ کو شالیہ نے بھیشم تھا گرد کل میں شریشٹھ پرشوں کا چنتن کرنا آرمبھ کیا۔ آگے شلوک ۱۷ کا ارتھ اس طرح ہے:-

"اس کے انتر مانا کی آگیا سے چنتن کئے لئے وہ بیاس جی چلے آئے۔ ستیہ وتی کلیہ ابھیکا ڈر کے مارے سامنے کو دیکھ ...... نہیں سکی۔ پھر اس ادھیائے کے آخر کے شلوک میں کہا ہے۔ کہ کورو ونش کی بڑھتی کرنے والے اور دیوتا کے گربھ کے سمان یہ تینوں پتر اس پرکار ویاس جی سے وچترویریہ کی استریوں میں پیدا ہوئے تھے۔"

فی الحال ہم اسی برہان پر اکتفا کر کے پنڈت گوردتا مل جی سے پوچھتے ہیں۔ کہ یا تو ہمارے اس برہان کو غلط ثابت کریں۔ یا سچ سے ویاس جی کو نیوگ کا اصلی موجد قرار دے کر ان سے مہرشی دیانند سے زیادہ نفرت کا سلوک ...

کریں۔ یا آئندہ نیوگ کی آڑ میں مہرشی دیانند اور آریہ سماج پر بے بنیاد اتہام لگانے سے گریز کریں۔

اس دفعہ ہمارے کرم فرما نے آریہ سماج پر پھر چند سوالات کر ڈالے ہیں۔ یہ وہی سوالات ہیں۔ جن میں سے اکثر کے تسلی بخش جوابات ہم پہلے پرچوں میں دے کر ان کا منہ بند کر چکے ہیں۔

آپ سب سے پہلے رامابائی و دیانند کے بیوہار پر معترض ہوئے ہیں۔ ہم پہلے بھی وثوق سے کہہ چکے ہیں۔ اب پھر بڑے ادب سے ڈنکے کی چوٹ سے انہیں بتلائے دیتے ہیں۔ کہ سوامی دیانند جی نے سنسکرت کی ودوشی رامابائی سے نہایت شدھ بھاو سے خط و کتابت کی تاکہ اسے استری جاتی میں دھرم پرچار کے لئے تیار کیا جائے۔ اگر اس خط و کتابت میں جو آریہ سماج کی چھپوائی ہوئی ملتی ہے۔ کوئی بات قابل اعتراض ہوتی تو آپ کا فرض تھا۔ کہ کتاب کا حوالہ دے کر اسے پیش کرتے۔ ہاں اگر آپ کے خیال میں ایک مہاپرش کا کسی استری سے خط و کتابت کرنا ہی جرم ہے۔ اور آپ کے دقیانوسی دماغ میں یہ بات آنی مشکل ہے۔ کہ نہایت شدھ بھاو سے اور بڑے اعلیٰ لکشیہ کو سامنے رکھ کر ایک ودوشی استری سے خط و کتابت۔ اور وارتالاپ ہو سکتا ہے۔ تو ہم آپ سے پوچھتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانے کے مہاپرش مہاتما گاندھی جی کو جس کی خط و کتابت مس سلیڈ (المعروف میرا بہن) سے عرصہ تک ہوتی رہی ہے۔ اور جو عرصہ سے مہاتما جی کے آشرم میں رہتی ہے۔ آپ کن القاب سے یاد کریں گے؟ ایک مس سلیڈ کیا سینکڑوں آرش دیویوں کی خط و کتابت دیش اور دھرم ادھار کے لئے مہاپرشوں سے ہوتی رہتی ہے کیا آپ انہیں اخلاق سے گرا ہوا کہیں گے؟

اب رہا مہرشی دیانند جی کے عیسائی بننے کا واقعہ۔ وہ اس وقت کا ہے جب وہ مختلف کی شکل میں سچے گورو کی تلاش میں پھر رہے تھے۔ انہیں ابھی سوامی ورجانند جیسے گورو نہیں ملا تھا۔ اور نہ ہی وہ آریہ دھرم کی شرن میں آئے تھے۔ چنانچہ آپ خود اپنے لیکھ مورخہ ۲۳ ہاڑ سمت ۱۹۸۹ میں لکھتے ہیں۔ کہ "۱۹۱۵ء میں جب یہ پورنانند سے ملے کسی دھرم پر وشواس نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ من کی چنچلتا کے سبب روز بروز نئے نئے بدل کر دھرم میں پڑ رہے تھے" در ایں صورت آپ ہی بتلائیے۔ کہ آریہ سماج میں آنے سے پہلے کے اس فعل کے لئے آریہ سماج کس طرح ذمہ دار ہو سکتی ہے جس طرح آریہ سماج سوامی جی کے شروع زندگی کے پاپوں کے لئے جواب دہ نہیں۔ اس طرح اس فعل کے لئے بھی نہیں۔ اس کی ذمہ داری اگر کسی پر عائد ہوتی ہے۔ تو سناتن دھرم پر جس کا بچہ بچہ بھنگ کو شو جی کی بوٹی کہتا ہے۔ اور جس کے مندروں اور اکھاڑوں میں بکثرت اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ سوامی جی نے دفعہ چنڈال گڑھ کے مندر میں ان کے پجاریوں اور سادھو سنیاسیوں کی بری صحبت کے زیر اثر اس نشہ کا استعمال کیا۔ بس سناتن دھرم کے لئے نہایت شرم اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ اس کے دھرم مندر نے بھنگ پینا سکھلانے کے اڈوں کی شکل اختیار کی ہوئی ہے۔ الغرض جانے۔ اس کے مہنت اور پجاری کتنے معصوم شخصوں کو بھنگ۔ اور دیگر منشیات کا پینا سکھلاتے ہیں۔ لیکن ان کے شردھالوں کا کسی کو کیوں خیال نہیں آتا؟

آپ پوچھتے ہیں۔ کہ رامابائی اور البنور آنند کیوں عیسائی ہوئے؟ اس کے جواب میں ہم کہیں گے۔ کہ جس طرح آپ کے سولہ کلا سمپورن بھگوان کرشن کے اپدیش کا اثر درویودھن پر نہیں ہوا۔ رامچندر جی کا اثر راون پر نہیں ہوا۔ اگر آپ ان دونو شخصوں سے بھگوان کرشن اور بھگوان رام کو دوشی نہیں ٹھہرا سکتے۔ تو یاد رکھو مہرشی دیانند کی پوری کوشش کے رامابائی عیسائی ہو گئی۔ تو اس میں دیانند کا کیا قصور ہے؟ گورو کے بہت سے چیلے ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک اپنی مورکھتا سے امتحان میں فیل ہو جائے۔ تو کیا اس کے لئے گورو کی ساری محنت کو آپ اکارت قرار دیں گے؟ ہاں اگر اس سوال سے آپ کی دلی غرض ناظرین پر یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ مہرشی دیانند جی نے ہندوؤں کو عیسائی ہونے سے نہیں بچایا۔ تو سراسر انصاف کے خلاف ہے۔ آریہ سماج کے کٹر مخالف بھی اس صداقت کے قائل ہیں۔ کہ اگر مہرشی دیانند رکھشا نہ کرتے۔ تو آج ہندوؤں کی ... حضرت محمد اور عیسیٰ کی امت ...

شامل ہوگیا ہوتا۔ آریہ جاتی کے لیڈروں اور دوانوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اس صداقت کا اظہار تو پادری بھی اپنے لیکچروں میں کرنے نہیں جھجکتے۔ نمونے کے طور پر ملاحظہ ہو۔ عیسائیوں کے مشہور پادری احمد مسیح کا لیکچر مندرجہ نتیج اخبار ۱۵ نومبر ۱۹۲۶ء دہلی کے ایک عظیم الشان جلسے میں دیا گیا۔ . . . .

"رشی نے عیسائیت کے پرچار کو ہندوؤں میں ہمارے لئے بہت مشکل بنا دیا اور ہماری سرگرمیوں کا کوئی پہلو البسام چھوڑا۔ جسے آریہ سماج نے نہ لے لیا ہو۔ رشی کی تعلیم سے متاثر ہو کر آریہ سماج نے یتیم خانے اور ودیالے کھول دئے۔ اس طرح سے وہ ہندو بچے جنہیں ہم اپنے یتیم خانوں۔ ودیالیوں اور کالجوں کے ذریعے عیسائی بنا لیا کرتے تھے سب ہمارے ہاتھ سے نکل گئے۔ ودھواؤں کا بیڑا وا بہت لگا۔ اس لئے یہ بھی اب عیسائیوں اور مسلمانوں کے ہاتھ نہیں آتیں۔ صرف یہ غنیمت ہے کہ آریہ سماج میں نوبت جاذبہ نہیں۔ لیکن پھر بھی یہ اچھوت ادھار اور شدھی کا جو کام کر رہی ہے۔

اس سے ہم عیسائیوں اور مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔" رہا اچھوتوں کو یگیوپویت دینے کا سوال۔ یگیوپویت: وید پڑھنے میں پرویش کی ابتدائی رسم ہے۔ رشی دیانند وید کا پڑھنا صرف براہمن کشتری ویش کا ہی حق قرار نہیں دیتے۔ بلکہ شودر اور چنڈال تک بلا کسی قسم کی تمیز کے سب کو اس کا ادھیکاری قرار دیتے ہیں۔ اچھوت بھی انسان ہیں۔ سوامی جی مہاراج تو کسی انسان کو اس شکتی سے محروم کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ آپ ستیارتھ پرکاش کے تیسرے سمولاس کو بغور پڑھیں۔ وہ راجہ کے لئے آپدیش کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک کو جبری تعلیم دے ان کے مندرجہ ذیل الفاظ نہایت صفائی سے تمام شکوک رفع کرتے ہیں۔

"اس میں راج نیم اور جاتی نیم ہونا چاہئے۔ کہ پانچویں یا آٹھویں برس سے آگے کوئی اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو گھر میں نہ رکھ سکے۔ پاٹھ شالہ میں ضرور بھیج دے۔ جو نہ بھیجے۔ اس کو ڈنڈ دیا جائے۔ پرتھم لڑکوں کا یگیوپویت گھر میں ہو۔ اور دوسرا پاٹھ شالہ میں آچاریہ کل میں ہو۔"

ہمارے معترض کو تو صرف اچھوتوں کی فکر ہے مگر رشی دیانند نے وید تعلیم اور یگیوپویت کا دروازہ منش ماتر کے لئے کھول دیا۔ شری سوامی جی جانتے تھے۔ کہ براہمن کشتری اور ویش تو اپنے بچوں کو پڑھائیں گے ہی۔ ممکن ہے ان کو چھوڑ کر شودر اور نیچ جاتیاں اپنے بچوں کو تعلیم سے محروم رکھیں اس لئے انہوں نے نہ صرف انہیں ودیا کا ادھیکاری قرار دیا۔ بلکہ راجہ کے لئے لازمی ٹھہرایا کہ ان کے بچوں کو جبراً پڑھائے۔ کیونکہ دیش میں اگر ایک بھی منش جاہل رہ گیا۔ تو اس کی جہالت سے تمام دیش کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اور یگیوپویت کی نسبت کتنا صاف لکھ دیا۔ کہ پرتھم گھر میں ہو۔ اور دوسرا پاٹھ شالہ میں۔

یہ تو ہوا ستیارتھ پرکاش کا پرمان۔ اب ہم ایک پرمان پنڈت جی کو ان کے اپنے گھر کا دیتے ہیں۔ بھوشیہ پوران پرتی سرگ پرب کھنڈ ۴ ادھیائے ۲۱ شلوک ۲۷۔۳۷ میں لکھا ہے۔ کہ مصر دیش میں پیدا ہوئے ملیچھوں پر کشیپ کے پتر کنو نے شاسن کیا۔ شودر ورن کا سنسکار کئے ہوئے براہمن ورن کو پراپت ہو گئے۔ چوٹی اور یگیوپویت کو دھارن کر کے اور سام وید کو پڑھ کر وہ یگیوں کے ذریعے اندر کی پوجا کرنے لگے۔ پنڈت جی کا پوران تو ملیچھوں کو بھی یگیوپویت پہناتا ہے۔ مگر پنڈت جی اچھوتوں کو بھی جو رام اور کرشن کے بھگت ہیں۔ سر پر چوٹی رکھتے ہیں۔ یگیوپویت دینے کے لئے پرمان ڈھونڈتے ہیں۔

ہمیں بڑا تعجب ہے۔ کہ آریہ سماج کے اچھوتوں کے ساتھ سمبندھ پر تو ہمارے بھائی ناک بھوں چڑھائیں۔ لیکن جگن ناتھ میں جا کر بھنگی اور چماروں کا جوٹھا کھاتے ہیں مکتی کی پراپتی مانیں۔

آپ کا ایک سوال ہم آپ کے الفاظ میں ہی دیتے ہیں۔ "وہ نیوگی بچے جو ان استریوں سے پیدا ہوں گے۔ جن کے پتی پردیس۔ نوکری اور بیوپار کو گئے ہیں"۔

اب اس عقل کے دھنی نامہ نگار سے کوئی پوچھے کہ یہ بھی کوئی سوال کیا جا سکتا ہے۔ افسوس غصے اور تعصب نے اسے اتنا از خود رفتہ کر دیا کہ اپنے مطلب کو سوال کی شکل میں لانا بھی بھول گئے۔ ناظرین ان الفاظ کو خود غور سے پڑھیں اور بتلائیں۔ کہ اس میں پوچھا کیا گیا ہے؟ جس کا جواب دیا جائے۔ بخوف طوالت ہم اس مضمون کو یہیں ختم کرتے ہیں۔ اور بشرط ضرورت آئندہ باقی عرض است پیش کرینگے۔

سماچارک جگت

ہندو یووک سبھا کا اُتسو۔ ہندو یووک سبھا ... کا سالانہ جلسہ ۷-۸ اکتوبر کو ہونا قرار پایا
سکرٹری سبھا ہذا

آریہ سماج شملہ کا وارشک چناؤ۔ پردھان ... بہادر لالہ موہن لال جی ایم۔ ایل سی ہائی سینئر ... پریذیڈنٹ رائے صاحب لالہ حکومت رائے ... وائس پریذیڈنٹ۔ ڈاکٹر بھگت رام جی ... پریذیڈنٹ لالہ ٹھاکر رام جی ۵ منتری لالہ ٹیک ... بی۔ اے ۶ اپ منتری۔ مہاشہ بابو رام جی ... لالہ پرکھا رام جی ۸ پستکادھیکش۔ ... پرشاد جی ۹ بلڈنگ ممبر و آڈیٹر۔ لالہ ... رام جی ؎
(... چند منتری آریہ سماج شملہ)

... میں پرچار اور شدھی۔ مہاشہ وساؤ ... نے مندرجہ ذیل گراموں میں پرچار کیا:۔
... سوئیاں۔ سہنسروال۔ بسار یوال۔ ... اور ازاں ہند۔ اور دلت بھائیوں کو ... کے لئے تیار کیا:۔
... مہاشہ مہر چند جی جھنبک نے ظفروال ننگل ... چھاونیاں۔ مہر بنس پور اور ٹرانپنڈ میں پرچار ... اور بھی اسی علاقہ میں پرچار کر رہے ہیں ؎
... پنڈت پورن چند و امرناتھ جی جھنبک نے دو ... ظفروال۔ پھیروال پتوڑ مہاشیاں اور پھر مہر بنس ... ایک دن پرچار کرکے دوسرے دن ۲۷ اچھوتوں ... سنسکار کرایا۔ اور ان کو اپدیش دیا۔ اسی ... منڈ و بنیاں میں پرچار کیا۔ اور ان مہاشوں ... کو شدھ کیا جو ہر بنس پور رہ جا سکے تھے۔ ... پرچار کے لئے چلے گئے ہیں ابھی ... اور گراموں میں شدھی ہوتی ہے۔ جن کی ... جلد مقرر ہو جائیں گی ؎
(... دھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

... پھوہار کے سماچار۔ منتری سوامی ... گورو کل میں دس بارہ روز ٹھہرے۔ آپ ... سنیاسی سنیاسی تھا ... برہمچاریوں پر ... اپدیش کا اچھا پربھاو ہوا۔ اب ... سماجوں میں پرچار رنگ جما رہے ہیں۔ ... اور کرم کانڈی آریہ آپ سے لابھ ... ہیں ؎
(... رام ... ہیلے آچاریہ)

... کی ارتھی۔ رنگون کے ہندو ...

آریہ سماج رنگون کے زیر اہتمام ۱۶ ستمبر کو اچھوت پن کی ارتھی نکالی۔ جلوس میں ہر طبقہ کے ہندو بھاری تعداد میں موجود تھے۔ ارتھی شمشان میں لے جائی گئی۔ جہاں اچھوت پن کا ویدک ریتی سے داہ سنسکار کیا گیا ؎

(بستی بھیا رودلج نائب ... سکرٹری آریہ سماج ہذا)

مرار میں پرچار۔ پنڈت بشنو دت جی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل فیروز پور کا ۱۸ ستمبر کو مرار میں آریہ سماج مندر میں منوہر ویاکھیان ہوا۔ حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا ؎

دوسرے روز ودیارتھی منڈل میں پنڈت جی کا ویاکھیان دھرم کے لکشن پر ہوا۔ جس وقت پنڈت جی کوئی وید منتر یا منو جی کا شلوک پڑھ کر حوالہ دیتے تھے۔ تو اچھے اچھے سنسکرت پڑھے لکھے پنڈتوں کی گردنیں بے ساختہ ہل جاتی تھیں۔ ویاکھیان ختم ہو لینے پر ودیارتھیوں نے پنڈت جی کے گلے میں پھولوں کا ہار پہنایا ؎ (پنڈت امرناتھ از مرار)

پچھاد آریہ سماج کا اُتسو۔ آریہ سماج سرگوہالی (پچھاد) ریاست سرمور کا اُتسو ۹ سے ۱۲ ستمبر تک تھا۔ پورانک بھائیوں نے اپنے باون ...... اوتار کی یاد میں اُتسو منایا۔ اس سمے ہندو سنگٹھن کا نظارہ قابل دید تھا۔ پورانک بھائیوں نے آریہ اپدیشکوں کے ویاکھیان اپنے پنڈال میں کرائے۔ آریہ سماج نے پرادیشک سبھا کے اپدیشکوں کو منگوانے کا انتظام کیا ہوا تھا لیکن بوجہ بارش نہ پہنچ سکے۔ گوروکل کورو کھشیتر کے برہمچاری اور مکھیہ ادھشٹاتا آریہ سماج کی خوش قسمتی سے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ جنہوں نے اپنے منوہر ویاکھیانوں سے جلسہ کو کامیاب بنایا۔ پنڈت وشنو متر پنڈت سوم دت جی و پنڈت رام دت جی کے ویاکھیانوں کا خوب پربھاو ہوا۔ برہمچاریوں کے ہون منتروں کا اُچارن اتی منوہر بنا تھا۔ ٹھاکر وکرم سنگھ و بابا رام ماسٹر گوروکل نے دھنش ودیا کے حیرت انگیز کرتب دکھلائے ؎ (ایک یاتری)

آریہ سماج میں دلت ادھار سبھا۔ آریہ سماج وچھوولی لاہور میں ۱۲ اکتوبر کو خاص دلت ادھار سبھا میں سوامی سوتنترانند جی نے کہا۔ کہ میرے وچار میں کوئی اچھوت نہیں۔ اچھوت شبد سمرتیوں میں کہیں نہیں ہے۔ دلت سمسیا کے حل کے لئے جو پریتن آریہ سماج نے کیا۔ اسے آج ہندو اپنا رہے ہیں۔ یہیں قدم اور آگے بڑھانا چاہئے۔ اور ...

ہر رگوں میں طاقت دے کر پوری قوت دینے والی
مدن منجری گولیاں
یہ گولیاں اعضائے کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں۔ منی کی خرابی اور کمزوری سے ہونیوالے تمام امراض کو دور کرکے نیا جیون دیتی ہیں۔ قیمت چالیس گولیوں کی فی ڈبیہ عہ ؎

رمن ولاسنی گولیاں
یہ گولیاں امساک کے لئے بےنظیر ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ عہ

نیوسکت واری روغن
اس روغن کے استعمال سے بچپن کے تمام ناقص جلق وغیرہ اور ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر عضو مخصوص میں نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ ؎

مہیہ مردن چورن
ہر قسم کے سوزاک کا حکمی علاج قیمت فی ڈبیہ عہ
راج وید اتما جی کیشو جی جامنگر کاٹھیاوار
لاہور ایجنٹ:۔ ایچ۔ ایس کھوسلہ اینڈ کو۔ سرکلر روڈ سٹریٹ ؎
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کمپنی چاندنی چوک
ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ قواعد آسان

اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب لالہ دوارکا داس صاحب
کھنہ قائم مقام عدالتی بہادر کپور تھلہ
پورچند بالغ سچو نابالغ بسر براہی پورچند برادر حقیقی خود پسران چھجو رام زرگر سکنہ کپور تحصیل کپور تھلہ مدعیان

بنام

بچن سنگھ ولد بھولا سنگھ ذات جٹ سکنہ ہر کپور تحصیل کپور تھلہ مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۱۷۰۰ روپیہ اصل معہ سود بروئے بہی حساب

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں باوصف اجرائے سمن متواتر دفعہ کے مدعا علیہ مذکور حاضر عدالت نہیں ہوا ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ بتاریخ ۱۹ کاتک سمت ۱۹۸۹ مطابق ۳ نومبر ۱۹۳۲ء بروز شنیچر بوقت ۱۰ بجے حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ بالا کرے۔ بصورت عدم حاضری اس کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی ؎

۱۵ اسوج سمت ۱۹۸۹
مہر عدالت

گمشدہ کی تلاش
مسمی کشوری لال ولد سادھو رام قوم کھتری سیکھڑی عمر تخمیناً ۳۰ سال قد درمیانہ رنگ گندمی۔ پیشانی چوڑی۔ آنکھوں میں قدرے اصول۔ لدھیانہ میں صرافی کی دکان کرتا تھا۔ عرصہ سوا سال سے مدم پتہ ہے۔ لہٰذا جس سجن کو اس کا پتہ لگے۔ مجھ کو اطلاع دے کر کرتارتھ کرے۔ اتی دھنواد ہوگا۔ جو اصحاب اسے ساتھ لانے کی کرپا کریں۔ کرایہ آمد و رفت دیا جائے گا۔ اگر کشوری لال خود پڑھے۔ تو مجھے اپنا پتہ دے۔ یا خود گھر آنے کی کوشش کرے۔
المشتہر:۔ نتھو مل پردھان آریہ سماج
کالا افغاناں ضلع گورداسپور

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیتے ہیں۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گر سیکنڈ ہینڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co Karachi

اچھوت ادھار کے متعلق ٹریکٹ وغیرہ
پتت ادھار از لالہ لاجپت رائے ۔/۲ ...
پتت ادھارن از پنڈت لیکھرام ...
ہمارے بچھڑے بھائی نمبر ۱۔ نمبر ۲ ...
عیسائیوں کے ہاتھ سے بھائیوں کو بچاؤ نمبر ۱-۲-۳-۴-۵-۶ فی ...
شدھی سناتن ہے۔ از پنڈت رام چندر جی شاستری۔ ہندی ...
شدھی شاستر از پنڈت راجہ رام جی ہندی ...
دیگر پرچار کے لائق ٹریکٹ وغیرہ
مہرشی دیانند کی فتح (جیسہ کا پریسو) ...
آریہ سماج کیا ہے اردو۔ ہندی۔ انگریزی ...
رشی وچار اردو۔ ہندی ...
آریہ ادیش رتن مالا ... ہندی۔ انگریزی ...
اپدیش ... سندی کا مہرشی (رہنمند) اردو ...
رشی جیون منظوم۔ مہرشی درشن ...
دیگر ٹریکٹ و پستکیں وغیرہ ملنے کا پتہ:۔

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ لاہور

ان کے ساتھ کھانے پینے اور رشتہ ناطہ کا تعلق پیدا کرنا چاہئے۔ لالہ سکھ لال میونسپل کمشنر کرنال نے کہا۔ اگر آریہ سماج کا پرچار نہ ہوتا۔ تو آج ہم مسلمان یا عیسائی ہوتے"۔ آریہ سماج کو اب اور آگے بڑھنا چاہئے۔ اور ہمیں اپنے اندر جذب کر لینا چاہئے۔ خاتمہ پر لالہ کوشلی رام وید نے اپنی تقریر میں اچھوت ادھار کے لئے آریہ سماج کی کوششوں اور ان کی سپھلتا کا ورنن کیا۔ اور آخیر میں آریہ سماج وچھووالی کا پروگرام پڑھ کر سنایا۔ جو اچھوت ادھار کمیٹی نے تیار کیا ہے۔ پیگیہ شیش بانٹا گیا۔ اور شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی ٭

چھجانیا منڈی میں ویدک دھرم پرچار کی دھوم۔ شری پنڈت کشن لال جی بھجنوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے لگاتار ایک ہفتہ اپنے منوہر سُریلے پُرجوش بھجنوں تتھا اپدیشوں سے امرت ورشا کرتے ہوئے جنتا کو آنند کیا ٭

(اجرج لال منتری آریہ سماج چھجانیا منڈی ضلع ملتان)

اظہار ہمدردی کے لئے شکریہ۔ میری دھرم پتنی شریمتی دھن لکشمی دیوی جی کی اکال مرتیو پر میرے غم میں شریک ہونے والے بے شمار مترون۔ آریہ اپدیشکوں اور آریہ بھائیوں کے سینکڑوں خطوط اظہار ہمدردی کے بھیجے موصول ہوئے ہیں۔ اور کئی ایک آریہ سماجوں کے شوک پرستاو بھی پراپت ہوئے ہیں۔ میں ان سب آریہ اپدیشکوں آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کا اس اظہار ہمدردی کے لئے شکر گزار ہوں ٭

(منسارام اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

شوک پرستاو۔ جنڈیالہ گورو آریہ سماج اپنے پوگیہ ممبران بابو بھگوانداس ریٹائرڈ سب پوسٹ ماسٹر اور بابو موہن لال ٹی۔ ٹی کی بے وقت مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے انکی سدگتی

اور ان کے پس ماندگان کی شانتی کے لئے پرارتھنا کرتا ہے ٭

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کوٹ ادو کا اُتسو۔ آریہ سماج کوٹ ادو کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵ ستمبر کو منایا گیا جس میں شری سوامی سروانند جی۔ پنڈت لوک ناتھ جی۔ پنڈت وشو ناتھ جی اور پنڈت شانتی پرکاش جی کے پربھاوشالی لیکچر و مہاشہ آتم دیو جی و مہاشہ بھدر پال جی کے منوہر بھجن ہوئے +

ایک کانفرنس ودھوا وواہ کے متعلق اور دوسری دلت ادھار کے متعلق نہایت ہی عمدگی سے ہوئی۔ جس میں چند اہم ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اور دستکاری سکول کے لڑکوں کا ایک ڈرامہ دستکاری کے متعلق بڑی کامیابی کے ساتھ دکھایا گیا۔ اور ایک اچھے پیمانہ پر سہ بھوج ہوا جس میں ہر فرقہ کے ہندوؤں نے دلت بھائیوں کے ساتھ ایک ہی پنکتی میں بیٹھ کر کھانا کھایا ٭

(جگدیش چند سکرٹری آریہ سماج کوٹ ادو)

گورو کل رائے کوٹ جنم دوس۔ ۲۷ ستمبر کو گورو کل رائیکوٹ جنم دوس بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ شری پنڈت سنسار ام جی بان پرستھی۔ پنڈت ارجن دیو جی ودیا ندھی تتھا شری ارجن لال جی مونگا کے ویاکھیانوں کے بعد شری پوجیہ آچاریہ سوامی گنگا گری جی مہاراج کا گورو کل شکشا پرنالی و برہمچریہ پر ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا +

(ارجن لال مونگا)

آریہ سماجوں کو سوچنا۔ سب آریہ سماجوں کو معلوم ہو۔ کہ مجھ پر زیر دفعہ ۱۰۸ کیس چل گیا ہے۔ اس لئے کسی جلسہ یا مناظرہ پر بلانے کا کشٹ نہ کریں ٭ (رودردانند آریہ مناظر)

براہم مہا ودیالیہ میں دلتوں کا داخلہ۔ دیانند براہم مہا ودیالیہ لاہور نے ۲ دلت طلبار کو داخل کرنے کا نشچے کیا ہے۔ جن میں سے پانچ کو مفت اور پانچ کو نصف خرچ پر داخل کیا جائیگا۔ درخواست کنندگان ہندی میں قابلیت رکھنے کے علاوہ کم از کم مڈل پاس ہوں۔ اور ۱۶ سال سے کم عمر کے نہ ہوں ٭

(آچاریہ دیانند براہم مہا ودیالیہ لاہور)

قصبہ مورنڈہ میں مہاتما جی کے برت کھولنے پر پبلک جلسہ۔ مورخہ ۲۷ ستمبر کو بازار چوک میں زیر صدارت شری رام پرتاپ مشر پبلک جلسہ ہوا جس میں مہاشہ مرلی رام جی کے بھجنوں کے بعد پنڈت لبھو رام جی کا ایک نہایت ہی مؤثر لیکچر ہوا۔ بڑی بھاری حاضری میں عام کنوؤں اور مندروں کے کھولنے کا اعلان کیا گیا ٭

(سکرٹری دیانند دلت اُدھار سبھا مورنڈہ)

آریہ سماج کیمبلپوری کے سماچار۔ ۱۱ ستمبر صبح مہاشہ ... نے اپنے گھر ہون کرایا۔ سوامی سیوکانند جی کا اپدیش ہوا۔ مہاشہ ... نے ۱/۴ روپیہ سماج کو دان دیا۔ ۱۲-۱۳ ستمبر کو سوامی سروانند جی رام دیو جی۔ پوجیہ پنڈت لوک ناتھ۔ سوامی سیوکانند جی کے منوہر اپدیش اور مہاشہ پرکاش چندر جی اجمیر والے کے بھجن ہوئے۔ جنتا پر ... ہوا +

(ایک آریہ)

کرم پور میں چالیس پتت ہندوؤں کی شدھی۔ عرصہ ایک سال کا ہوا۔ کہ کرم پور تحصیل میلسی کے چند گرہستی ایک سر پھنگی سادھو کے اثر سے پتت ہو گئے تھے۔ اب انہیں پشچاتاپ ہوا۔ اور ان کی درخواست پر آریہ سماج ... جانپور و کرم پور نے اپنے ان بھولے بھٹکے خاندانی ...

شیر پور میں پرچار۔ شیر پور۔ پٹیالہ گورنمنٹ میں ویدک دھرم کا شاندار پرچار ۵ سے ۷ اسوج تک رات کے بارہ بجے تک خوب دھوم دھام سے ہوا۔ پنڈت رام سروپ جی اپدیشک کے منور نجک اور موثر لیکچر ہوئے۔ اردگرد کے دیہات کے لوگ بھی بہت آ کر لیتے رہے۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی کے رسیلے بھجنوں سے جنتا بہت خوش ہوتی رہی۔

۲۔ ۱۳ اسوج سمت ۱۹۸۹ کو آریہ سماج شیر پور کا چناؤ حسب ذیل ہوا:۔

لالہ رلا گنپی رام جی پردھان۔ لالہ نوہر چند جی اپ پردھان۔ لالہ ساون رام جی منتری۔ لالہ بالی رام جی اپ منتری۔ لالہ راما نند جی خزانچی و پستکادھیکش۔

(ساون رام منتری آریہ سماج ہذا)

منڈی دھوری پٹیالہ گورنمنٹ میں ویدک دھرم پرچار۔ ۱۳ر بھادوں سے ۴ر اسوج تک رات کے بارہ بجے تک بڑے سماروہ سے پرچار ہوا۔ پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک کے لیکچر اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک کے بھجنوں سے جنتا نے آنند حاصل کیا۔ پرچار سے متاثر ہو کر کئی ایک مہا نربھاووں کی طرف سے مندر کے لئے دھن ملنے کی امید بھی جھلک رہی ہے۔

(رام سروپ پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کرنال کے سماچار۔ آریہ سماج کا سپتاہک ست سنگ ہر اتوار کو صبح ۸ بجے لگتا ہے۔

۱۔ دو استریاں شریمتی درو پدی دیوی جی اور شریمتی لیلاوتی جی انترنگ سبھا کی سبھاسد ہیں۔ کل دس استریاں سبھاسد ہیں۔

۲۔ بابو اندر ناتھ جی اپ پردھان کے تبادلہ پر مورخہ ۹/۲ کو شریمتی لیلاوتی جی اپ پردھان چنی گئی ہیں۔

۳۔ ہر سنیچروار کو استری سماج مندر میں لگتی ہے۔

۵۔ آریہ سماج کا پریوارک ست سنگ ہر اتوار کی شام کو کسی ایک سبھاسد کے ہاں لگتا ہے۔ یہ سلسلہ کئی ماہ سے جاری ہے۔ ست سنگ میں بھجن اپدیش اور سندھیا وغیرہ ہوتی ہے۔ یہ کارروائی کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔

(سنگھ رام منتری آریہ سماج کرنال گورو کل دیکھا گیا)

روہتک منڈی میں ویدک دھرم کا سنگھ نادہ عرصہ تقریباً ایک ماہ کا ہوا۔ کہ آریہ سماج مندر روہتک شہر میں ٹھاکر اودے سنگھ جی آریہ بھجن اپدیشک نے ایک ہفتہ تک پرچار کیا۔ جس کا پربھاؤ جنتا پر بہت ہی اچھا پڑا۔ چنانچہ یہ منتقل سماج دوبارہ زندہ ہونے کا یقین کرنے کا وچار کر رہی ہے۔

بنچات منڈی روہتک میں ۷ سے ۲۲ ستمبر تک ٹھاکر اودے سنگھ جی۔ پنڈت ممبر سنگھ جی و مہاشہ گیانی رام جی نے پرچار کیا جس کا پربھاؤ بہت عمدہ ہوا۔ اس پرچار کے اُمّ پھل بہت جلد ملنے کی آشا ہے۔

(منتری آریہ سماج روہتک شہر)

آریہ سماج بیروتی کے سماچار ۔ ۱۔ منتری کرشن چند جھولنو۔ ۲۴-۹-۳۸ کو ۲ بجے سے ۶ بجے شام تک آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ بھجنوں کے بعد مہاشہ کرشن دیو کپل بی۔ اے کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ آپ نے بتایا۔ جہاں ستیہ ہے وہاں کرشن ہے۔ مگر جہاں استیہ ہے۔ وہاں کرشن ...

اپنی سماری شکتی کو اس کے برخلاف لگا دینا ہے۔ پھر آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کے درشن ہوئے۔ بھجن ہوتے رہے۔ اور سات بجے یہ جلسہ سماپت ہوا۔

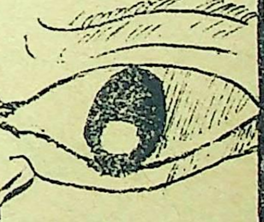
۲۔ ۲۸-۹-۳۸ کو مہاشہ کرشن دیو کپل نے دختر ان کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا۔ ایک نام ادیناش کمار رکھا گیا۔ اور دوسرے سپتر رشی کمار کا منڈن سنسکار کرایا گیا۔ آریہ سماج کو ۱۱ شلنگ دان ملا۔

۳۔ ۳-۹-۳۸ کو مسٹر ایس۔ پی نیم کے گھر سپتری اُتپن ہوئی۔ جات کرم سنسکار پر آریہ سماج کو ۱۵ شلنگ دان ملا۔

۴۔ ۱۱-۹-۳۸ کو مہاشہ لودھراج کے دو سپتروں کے منڈن سنسکار اور نام کرن سنسکار کرائے گئے۔ بڑے کا نام بلدیو اور چھوٹے کا نام دھرم دیو رکھا گیا۔ ۴۰ شلنگ کا دان مختلف سماجک سنستھاؤں کو پراپت ہوا۔

۵۔ آریہ سماج نیروبی دیوتا سروپ بھائی پرمانند جی کی دھرم پتنی کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے دیوی دسرگنجی اور بھائی جی کو شانتی پردان کرنے کے لیے پرارتھنا کرتا ہے۔

(ہنسراج شرما ڈپٹی سکرٹری آریہ سماج نیروبی)



سواستھ رکھشا

"دانت اور دانت درد"

(از ڈاکٹر گردھاری لال ساہووالہ)

یہ بات تجربہ سے پایۂ تکمیل تک پہنچ چکی ہے۔ کہ جسم کی بہت سی بیماریاں صرف دانتوں کی خرابی اور گندگی کی وجہ ہی سے پیدا ہوتی ہیں۔ جس شخص کے دانت خراب ہوں۔ وہ کبھی صحت حاصل نہیں کر سکتا۔ دانت چکی کی مانند ہیں۔ کیونکہ جو بھی خوراک ہم کھاتے ہیں سو وہ پہلے دانتوں کے ذریعہ سے چبائی جاتی ہے۔ تاکہ پس کر باریک ہو جائے اور معدہ اُسے بآسانی ہضم کر سکے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ جب خوراک اچھی طرح نہ چبائی جائے گی تو دانتوں کا کام بھی معدہ کو ہی کرنا پڑے گا۔ جس کی وجہ سے معدہ پر ایک ناجائز بوجھ پڑ جائے گا۔ جسے وہ برداشت نہیں کر سکے گا۔ اور معدہ کمزور ہو جائیگا۔ خوراک بھی باریک نہ ہوگی۔ جو ہضم نہیں ہو سکے گی۔ پس معدہ میں اس خوراک کی فرمنٹیشن ...... (Fermentation) شروع ہو جائیگی۔ جس کی وجہ سے زہریلا مادہ پیدا ہو گا۔ اور معدہ گندہ ہو کر منہ سے بدبو آنی شروع ہو جائے گی یہ مادہ خون میں شامل ہو کر خون کی خرابیاں پیدا کرے گا۔

دانت دو قسم کے ہوتے ہیں۔ عارضی اور مستقل۔ عارضی دانتوں کو دودھ دانت بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ اس وقت نکلنے شروع ہوتے ہیں۔ جب بچہ دودھ پیتا ہے۔ سب سے پہلا دانت چھ یا سات ماہ میں نکلتا ہے۔ یہ تعداد میں ۲۰ ہوتے ہیں۔ مستقل دانت اس وقت نکلتے ہیں۔ جب عارضی دانت گر جاتے ہیں۔ یہ تمام عمر رہتے ہیں۔ سب سے پہلا مستقل دانت ۷ برس کی عمر میں نکلتا ہے۔ یہ تعداد میں ۳۲ ہوتے ہیں۔ لیکن بعض کے اتنے نہیں ہوتے۔ کیونکہ کئی دفعہ عقل دانت (Wisdom Teeth) جو کہ عموماً ۱۷ برس سے ۲۵ برس کی عمر میں اُگتے ہیں۔ بالکل نہیں اُگتے۔ بچپن میں بچوں کے دانتوں کی حفاظت نہ کرنے سے بڑی عمر میں نہایت تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں۔

دانت کی ساخت۔ دانت در اصل ایک ہڈی ہوتی ہے۔ جو کہ جبڑوں میں نہایت مضبوطی سے گڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی ساخت تین حصوں میں منقسم ہے:۔

۱۔ سب سے اُوپر کے حصّے کو انیمل ..... (Enamel) کہتے ہیں۔ یہ نہایت سخت چیز ہے۔ اور اس سے دانت کی حفاظت ہوتی ہے:۔

۲۔ انیمل کے اندر دانت کا نہایت ضروری حصّہ ہوتا ہے۔ جس کو ڈنٹین (Dentine) کہتے ہیں یہ باہر کے حصہ کی طرح سخت نہیں ہوتا۔ بلکہ نرم ہوتا ہے۔ اس میں رگیں ہوتی ہیں جن سے دانت کو پرورش کے واسطے خون مہیا ہوتا ہے:۔

۳۔ دانت کے تیسرے حصّہ کو سیمنٹ ... (Cement) کہتے ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی سخت جھلی ہوتی ہے۔ جس سے دانت جبڑوں میں مضبوطی کے ساتھ گڑے ہوئے ہوتے ہیں:۔

تیزابی مادہ کے لگنے سے جب دانت کا انیمل ضائع ہو جاتا ہے۔ تو اندر سے دوسرا حصّہ ڈنٹین برہنہ ہو جاتا ہے۔ یہ جلدی کھایا جاتا ہے۔ کیونکہ انیمل کی طرح سخت نہیں ہوتا۔ اور رگوں کے انتہائی حصّے ننگے ہو جاتے ہیں جو کہ شروع میں زیادہ ٹھنڈے یا گرم پانی کے لگنے سے درد کرتے ہیں۔ اور بعد میں ٹھنڈی ہوا کے لگنے سے درد ہوتا ہے۔ دانت کا درد مسوڑھوں کی سوجن یا دانت میں کیڑا لگنے کی وجہ سے بھی گڑھا ہو کر دانت کی رگوں میں ہوتا رہتا ہے۔

دانت کا دشمن درحقیقت (Acid) یا تیزابی مادہ ہے یہ مادہ میٹھی اشیاء۔ ترش اشیاء۔ اچار چٹنی وغیرہ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ تمباکو۔ شراب اور گوشت دانت کے حق میں نہایت مضر چیزیں ہیں۔ گوشت انسان کی قدرتی غذا نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو انسان کے دانت بھی گوشت خور درندوں کی طرح کے بنے ہوئے ہوتے۔ گوشت کھانے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔ زبان کو دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر لینے سے جو کھردراپن معلوم ہوتا ہے۔ اس میں ہزاروں جراثیم موجود ہیں۔ ان کو اگر کسی طرح سے دور نہ کیا جائے۔ تو یہ بڑھتے جاتے ہیں۔ اور دانت کا انیمل تباہ کر دیتے ہیں۔ جس سے دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور صحت خراب ہو جاتی ہے۔

دانتوں کی حفاظت:۔ ۱۔ زیادہ گرم یا زیادہ سرد چیز نہیں کھانی چاہئے۔ برف کا استعمال دانتوں کے واسطے نہایت مضر ہے۔

۲۔ کوئی چیز جو زیادہ سخت ہو۔ دانت سے نہیں توڑنی چاہئے۔ مثلاً بادام وغیرہ:۔

۳۔ کھانا کھانے کے بعد پانی سے منہ صاف کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ لیکن منہ صاف کرنے کے واسطے بہت ٹھنڈا یا بہت گرم پانی استعمال میں نہیں لانا چاہئے۔ معتدل پانی اچھا ہے۔ اور منہ صاف بھی اچھی طرح کرنا چاہئے۔ تاکہ غذا کے چھوٹے چھوٹے اجزاء دانتوں سے علیحدہ ہو جائیں۔ اور دانت صاف ہو جائیں۔ ورنہ ان اجزاء پر جراثیم پرورش پانے شروع ہو جائیں گے۔ اور یہ جراثیم دانتوں کو نقصان دہ ثابت ہوں گے۔

۴۔ دانتوں کو سوئی یا کسی اور چیز سے ہرگز نہیں کریدنا چاہئے۔ کیونکہ مسوڑھے زخمی ہو جاتے ہیں:۔

۵۔ صبح سویرے اٹھ کر ببول کی داتن کرنا نہایت ہی مفید ہے۔ اگر داتن نہ مل سکے۔ تو کوئلہ۔ نمک۔ کالی مرچ ہموزن ملا کر انگلی سے دانتوں کے ہر طرف ملنا چاہئے:۔

بہت سے منجن جو کہ آج کل بازاروں میں بکتے ہیں۔ اُن میں تیزابی مادہ ہوتا ہے۔ جس سے اگرچہ بظاہر دانت صاف ہو جاتے ہیں۔ لیکن دانت کا انیمل جاتا رہتا ہے۔ اور دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور منہ میں جو لعاب آتا ہے۔ اس کو بھی رکاوٹ کرتے ہیں۔ جس سے خوراک کو لعاب کافی مقدار میں مہیا نہیں ہو سکتا۔ اور بدہضمی کی شکایت ہو جاتی ہے:۔

دانت درد کا علاج:۔ ۱۔ جب دانت درد کی شکایت شروع ہو جائے۔ تو پانی میں نمک۔ پھٹکڑی یا پوٹاشیم پرمینگنیٹ ... (Pot. Permanganate) ملا کر کلی کرنی چاہئے۔ پانی نیم گرم کر کے استعمال کرنا چاہئے۔ اور ٹھنڈی چیز کوئی استعمال میں نہیں لانی چاہئے:۔

۲۔ بکری کا کوئلہ صاف پیس کر شہد میں ملا کر دانتوں پر ملیں:۔

۳۔ عقرقرحا۔ دارچینی۔ مصطگی ہم وزن باریک کوٹ لیں۔ اور دانتوں پر ملیں:۔

اگر دانت کے ساتھ مسوڑھے بھی خراب ہو گئے ہوں۔ تو ذیل کی اشیاء استعمال میں لائیں:

کافور	مرچ سیاہ	پھٹکڑی	یوکلپٹس آئل
۳ ماشہ		۶ ماشہ	۵ پونڈ

کاربالک ایسڈ	چاک
۵ پونڈ	۲ ½ تولہ

ان تمام اشیاء کو ملا کر دانتوں پر ملیں۔ یا کتھ ۶ ماشہ۔ پھٹکڑی ۶ ماشہ۔ چاک ۱۲ ماشہ۔ نیلا تھوتھا ۳ ماشہ ملا کر دانتوں پر ملیں:۔

مندرجہ ذیل انگریزی نسخے ماسخورہ ...... (پایوریا) کے واسطے نہایت مفید ہیں:۔

۱۔
TR myrrh
TR Iodin aa ʒii
Glycerene ʒi
Gt paste

۲۔
TR aconite
TR Iodin
TR myrrh aa ʒi
Chloroform ʒi
Glyceren ʒi
Gt paste

اگر گڑھا پڑ گیا ہو۔ تو ذیل کا نسخہ استعمال میں لائیں:۔

ٹنکچر اوپیم۔ کلوروفارم۔ کریازوٹ۔ مشک کافور ہر ایک چیز ½ ڈرام ملا کر شیشی میں رکھ چھوڑیں۔ روئی میں لگا کر داڑھ کے سوراخ میں رکھیں۔ درد فوراً بند ہو جائے گا۔ اس بات کا خیال رہے۔ کہ یہ مسوڑھوں پر نہ لگے۔ کیونکہ یہ بہت سخت چیز ہے:۔

اگر درد بڑھ کر سر اور پیشانی تک پہنچ گیا ہو۔ تو اسپرین یا فناسٹین ۵ گرین گرم پانی سے دو تین بار دن میں کھانے سے درد جاتا رہتا ہے۔

بعض لوگ پیسٹ کا استعمال کرتے ہیں۔ پیسٹ منجن کی نسبت اچھا ہوتا ہے۔ جو کہ بازاروں میں بکتے ہیں۔ اس کے واسطے برش پرافیلیکٹک (Profylactic) ہونا چاہئے۔ اور برش سخت بالوں والا نہیں ہونا چاہئے۔ نرم بال ہوں۔ ورنہ مسوڑھے زخمی ہو جاتے ہیں۔ برش ہمیشہ خشک استعمال کرنا چاہئے۔ کیونکہ تر برش کے بال نرم ہو جاتے ہیں۔ اور دانتوں کے درمیان نہیں پہنچ سکتے۔ برش دانت کے اندر باہر سب طرف پھیرنا چاہئے۔ برش کا رخ مسوڑھوں کی طرف سے دانتوں کی طرف ہونا چاہئے۔

اگر مندرجہ بالا ہدایات پر عمل کیا جائے۔ تو ہر ایک آدمی دانت کو باحفاظت رکھ کر اچھی صحت حاصل کر سکتا ہے:۔

اشتہار بغرض اطلاع مدعا علیہ نند لال

بحکم جناب نائب ناظم صاحب دیوانی پٹیالہ

واقعہ ۶ / اسوج سمت ۱۹۸۹

فرم پنڈت منسی لال و نورانا رام پسران پنڈت بشمبر داس سکنہ سنور تحصیل پٹیالہ بذریعہ منسی لال مالک و کارکن فرم مدعی

بنام :-

نند لال ولد بنارسی داس قوم براہمن سکنہ سنور تحصیل پٹیالہ مدعا علیہ حال آباد موگہ۔ ضلع فیروزپور بردوکان لالہ دنی چند منشی رام۔ ساہوکاران مدعا علیہ

دعوے ایک ہزار روپیہ

تنقیح تاریخ پیشی

۲ / مگھر سمت ۱۹۸۹

بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مذکور دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ اس لئے بتاریخ مذکور اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کرے۔ ورنہ بصورت دیگر کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی ::

مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب لالہ دوارکا داس صاحب کھنہ قائمقام عدالتی بھادر کپورتھلہ

فرم موسومہ سانون شاہ لچھمنداس واقعہ بازار صرافاں بذریعہ ترلوک چند ولد لچھمنداس مالک و کارکن فرم مذکور مدعی ::

بنام

چوہدری عباد الله خان ولد چوہدری محمد نواب خان ذات راجپوت سکنہ حال ملازم ملک وودھ کھیڑا ایچ۔ مدعا علیہ

دعوی دلاپانے مبلغ /۱۳۲۸ اصل معہ سود بروئے بہی حساب

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ مذکور کے نام کئی دفعہ سمن جاری ہو چکے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی معمولی طریق سے اب تعمیل سمن ہونی مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مذکور بتقرر ۷ / کارتک سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۲ / اکتوبر ۱۹۳۲ء اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ بالا کرے ورنہ بصورت عدم حاضری اسکی کارروائی یکطرفہ اس کے خلاف کیجائیگی ::

۵ / اسوج سمت ۱۹۸۹

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب لالہ دوارکا داس صاحب کھنہ قائمقام عدالتی بھادر کپورتھلہ

اوتم سنگھ ولد رام سنگھ ذات سکھ سکنہ لاٹیانوالہ مدعی

بنام

مسماۃ پنج کور زوجہ اوتم سنگھ مدعی و سنتا سنگھ ولد بیلا سنگھ ذات جٹ سکنہ رسول پور براہمنان تحصیل کپورتھلہ مدعا علیہم۔

دعویٰ زیر آرڈر ۷ وغیرہ ضابطہ دیوانی دلاپانے باز و عورت مسماۃ پنج کور زوجہ منکوحہ مدعی

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم مذکور کے نام کئی دفعہ سمن جاری ہو چکے ہیں۔ مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ مدعا علیہم لاپتہ ہیں۔ اور معمولی طریق سے ان پر تعمیل سمن نہیں کرائی جا سکتی۔ اس لئے اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بنا بر طلبی مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتقرر ۱۸ / کارتک سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲ / نومبر ۱۹۳۲ء اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری انکی کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی ::

۴ / اسوج سمت ۱۹۸۹

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

प्रकाश

پرکاش لاہور کا رشی دیانند نمبر

ایڈیٹر:- سُندر داس

پروپرائٹر:- مہاشے کرشن بی۔اے

SUNDAY 30 OCT & 6 NOV 1932

اتوار ۱۵/۲۲ کاتک سمت ۱۹۸۹ مطابق ۳۰ اکتوبر - ۶ نومبر ۱۹۳۲ء - دیانند آبد ۱۰۸

رشی دیانند نمبر

قیمت سالانہ للعہ

وید امرت

(از منشی تلوک چند صاحب محروم بی۔اے)

ओ३म् उद्वयंतमसस्परि स्वः पश्यन्त उत्तरं ।
देवं देवत्रा सूर्य मगन्म ज्योति रुत्तमम् ॥

دُور ظلمت خانۂ باطل سے دُور | وہ جو ہے اِک پیکرِ نور و سرور

قائم و دائم جو ہے اُس وقت بھی | جبکہ ہوتا ہے قیامت کا ظہور

رُوحِ عالم پاک و برتر علمِ کُل! | ساری موجودات میں رُو کا نور

قرب و دیدار اُس کا حاصل ہو ہمیں

ہے دُعا اپنی یہی اُس کے حضور

(از ویدک سندھیا)

(یجروید ۱۸-۲۴)

اپنے ملک کی وہ اشیاء جوکہ غیر ملکی اُن عام اشیا سے بہتر ہیں جوکہ کروڑوں کی ہندوستان میں آکر بکتی ہیں

۱- مرہم بدیشی کئی قسم کی اینٹمنٹ (مرہمیں) آتی ہیں۔ ان سب سے امرت دھارا مرہم بہتر ہے۔ زخم کو صاف کرنے اور بھرنے کے واسطے بے نظیر چیز ہے۔ ہر بال بچوں والے گھر میں موجود رہنی چاہیئے
قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ) ۞

۲- لوشن لسٹرین وغیرہ کئی قسم کے لوشن غرارے کرنے کے واسطے ولایت سے آتے ہیں امرت دھارا لوشن ایسی امراض کے واسطے وثوق سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

۳- غدودی ادویہ آج کل گلینڈز یا غدودی ادویہ کا خاص چرچہ ہے۔ جرمن وغیرہ سے بیشمار قسم کی ادویہ خاص کر قوت باہ کے واسطے مختلف ناموں سے آرہی ہیں۔ اور ان کو جوانی کا راز بتلایا جاتا ہے ۞

ان سب سے بہتر دت مکر دھوج بٹی ۳۲ ہے جس میں کہ غدود کا سارا فائدہ موجود ہے۔ اور مکر دھوج جو وید ک کی مشہور دوائی ہے وہ بھی شامل ہے۔ یقینی طور پر جو فائدہ گلینڈز کی (غدودی) ادویہ سے ایک ماہ میں نکلے گا وہ اس کی ایک گولی دکھلا دیگی۔ مقوی۔ جوانی کو برقرار کرنے والی۔ طاقت پھرتی بھرنے والی دوائی ہے۔ قیمت ۸ گولی چار روپے سولہ گولی آٹھ روپیہ ۞

۴- بام کئی قسم کے بام یا امرو کیشن بھی بدیشی مارکیٹ میں بکتے ہیں۔ ان سب کے مقابلہ کی ایک چیز امرت دھارا بام ہے۔ جس کو ملنے سے ہر قسم کی درد کو آرام آتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) ۞

۵- ٹنکچر آیوڈین ڈاکٹری ادویہ میں یہ عام استعمال کی چیز ہے۔ چوٹ وغیرہ میں ہر کوئی اس کو یاد کرتا ہے اس کے مقابلہ کی دیسی چیز میسفوڈین ہم نے تیار کی ہے۔ وہی رنگ اور بُو اور شکل۔ وہی فوائد۔ ایک شیشی ہر گھر میں رہنی چاہیئے ۞
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

۶- ڈس انفکٹنٹ صابن کار بالک وغیرہ صابن جرم کش بھی عام استعمال کئے جاتے ہیں۔ بیمار یا خراب چیز کو چھوکر انہی سے ہاتھ صاف کیا جاتا ہے۔ ان کی بجائے امرت دھارا صابن استعمال کرنا چاہیئے۔ جوکہ جرم کش بھی ہے۔ اور ساتھ ہی خوشبودار ہے۔ اور روزانہ استعمال کے بھی عجیب چیز ہے۔
قیمت فی بکس چودہ آنے۔ فی ٹکیہ پانچ آنے (۵)

۷- سکاؤٹ سٹ مختلف قسم کے سکاؤٹ سٹ آکر بک رہے ہیں۔ ہم نے امرت دھارا سکاؤٹ سٹ تیار کیا ہے۔ جس میں امرت دھارا و اس کے مرکبات۔ بنیز روئی۔ پٹی۔ لنٹ وغیرہ سب رکھ دیئے ہیں۔ خوبصورت پاکٹ سائیز قیمت ۲ روپے آٹھ آنے (عا) ۞

۸- ٹوتھ پاؤڈر یا منجن تو بے شمار ہی آکر بکتے ہیں۔ اکثروں میں تو سوائے شکل خوبصورت ہونے کے فوائد کچھ بھی نہیں ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ہمارے ہاں کے منجن نہایت مفید ہیں ۞

۱ دانتوں کی مختلف امراض و مضبوطی کے واسطے ہے قیمت ۴ر
۲ دانتوں کی صفائی و چمک کے واسطے ہے۔ قیمت ۴ر
۳ ولائتی طرز کا کاربالک منجن ہے۔ قیمت ۴ر

پائیوریا سٹ دانتوں کی حفاظت کے واسطے عجیب چیز ہے۔ جس کے اندر منجن اور غرارے وغیرہ کی ادویات شامل ہیں۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے ۞

۹- آئی لوشن دکھتی آنکھ کے لئے زنک لوشن وغیرہ ادویہ کی جگہ ہم نے دیسی ادویہ سے دیسی لوشن تیار کیا ہے۔ جوکہ دکھتی آنکھوں کو مفید ہونے کے علاوہ دھند۔ جالا وغیرہ عام امراض کو بھی مفید ہے ۞
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

۱۰- پلاسٹر ولائتی پلاسٹروں کی جگہ لیپ طلسم نامی پلاسٹر ہمارے ہاں تیار ہوتا ہے۔ جوکہ مقام درد پر چپکایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں چھاتی درد میں چھاتی پر اور بدھ پر لگانے سے پورا فائدہ ہوتا ہے ۞
قیمت ایک روپیہ (عہ)

۱۱- گوا پوڈر داد کے واسطے گوا پاؤڈر وغیرہ کا عام استعمال ہے۔ اس کی بجائے گیرس استعمال کیجئے۔ جوکہ پانی یا گھی کے ساتھ لگانے سے داد چنبل۔ خارش وغیرہ کو دفع کرتا ہے ۞
قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے ۞

ان کے علاوہ ہماری دیسی اُدویہ اپنے اثر میں ولائتی اعلےٰ ادویات کا مقابلہ کرتی ہیں!

بڑی فہرست مفت ملاحظہ فرماویں

خط وکتابت وتار کے لئے پتہ:- **امرت دھارا ۳۲ لاہور**

اشتہار

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

دیکھنے میں خوشنما، پہننے میں ملائم، پائداری میں بے نظیر۔ پکے رنگ والی

ہندوستان میں ہندوستانیوں کے ہاتھ سے بنی ہوئی

(اصلی جہاز مارکہ)

کھدر کریپ

ہندوستانی مزدور۔ ہندوستانی سرمایہ۔ ہندوستانی روئی

ہماری اصلی جہاز مارکہ کھدر کریپ کی بڑھتی ہوئی بکری کو دیکھ کر کئی نقالوں نے کچے رنگوں میں گھٹیا روئی سے ہلکی کریپ تیار کی ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ہمارے ٹریڈ مارکہ کے ساتھ ملتا جلتا نمبر وغیرہ لگوا لیا ہے۔

اس لئے

نقالوں سے بچیں اور اصلی جہاز مارکہ

کھدر کریپ ہر ایک دوکاندار سے مانگیں۔ ہماری کھدر کریپ بہت بڑھیا روئی سے تیار ہوتی ہے۔ اور دھونے سے یہ ریشم کی طرح ملائم اور چمکدار ہوتی جاتی ہے۔ پائداری میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔ اس لئے آپ اپنے پیسہ کی پوری قیمت وصول کرنے کیلئے ہمارا ٹریڈ مارک اور فرم کا چھپا ہوا نام دیکھ لیا کریں*

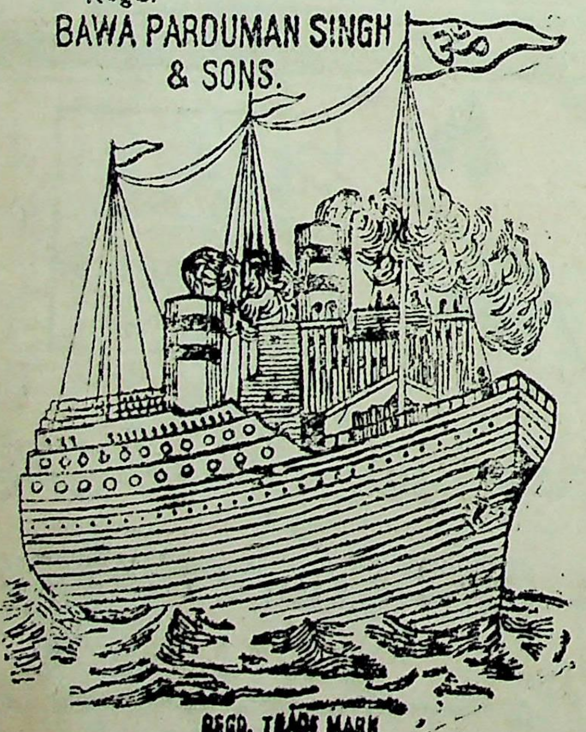
ہر ایک کپڑے کے دوکاندار سے

مختلف رنگوں والی اور خوشنما کھدر کریپ

طلب کریں!

Bawasons Textile

Regd.
BAWA PARDUMAN SINGH
& SONS.



REGD. TRADE MARK

کریپ

خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارکہ اور فرم کا نام چھپا ہوا دیکھ لیا کریں۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز

برانچ ہائے:۔ بمبئی، کلکتہ۔ دہلی لاہور اور کوئٹہ

ہیڈ آفس امرتسر

With compliments from :—

THE WEEKLY PRAKASH LAHORE.

DAYA NAND CALENDAR.

Calendar for 1933.

JANUARY 1933.

Sun.	1	8	15	22	29
Mon.	2	9	16	23	30
Tues.	3	10	17	24	31
Wed.	4	11	18	25	
Thur.	5	12	19	26	
Fri.	6	13	20	27	
Sat.	7	14	21	28	

Proclamation Day 1st, 2nd G. Gobind Singh's Birth 3rd
Jamat-ul-Wida 20th Id-ul Fittar 27th, 28th Basant 30th

FEBRUARY 1933.

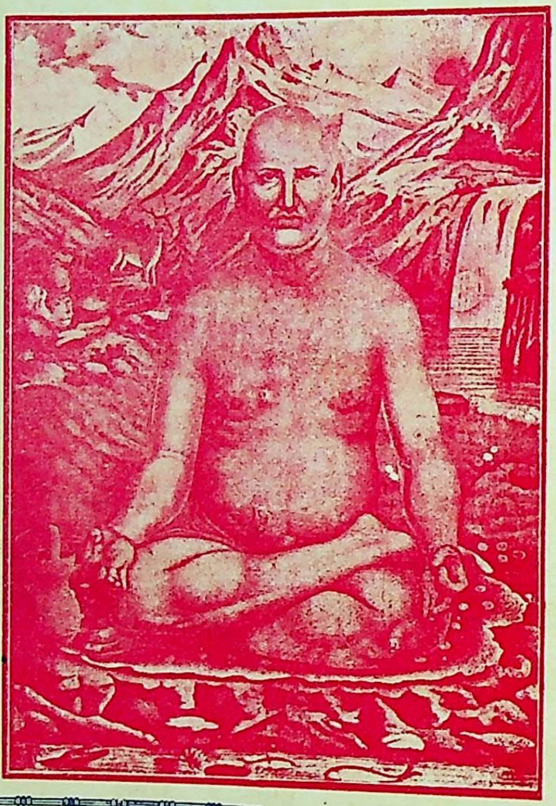
Sun.		5	12	19	26
Mon.		6	13	20	27
Tues.		7	14	21	28
Wed.	1	8	15	22	
Thur.	2	9	16	23	
Fri.	3	10	17	24	
Sat.	4	11	18	25	

Shiv Ratri 23rd

MARCH 1933.

Sun.		5	12	19	26
Mon.		6	13	20	27
Tues.		7	14	21	28
Wed.	1	8	15	22	29
Thur.	2	9	16	23	30
Fri.	3	10	17	24	31
Sat.	4	11	18	25	

Holi 10th, 11th



Calendar for 1933.

APRIL 1933.

Sun.		2	9	16	23,30
Mon.		3	10	17	24
Tues.		4	11	18	25
Wed.		5	12	19	26
Thur.		6	13	20	27
Fri.		7	14	21	28
Sat.	1	8	15	22	29

Durga Ashtami 3rd Id-ul Zuha 5th, 6th Baisakhi 13th
Easter 14th to 17th

MAY 1933.

Sun.		7	14	21	28
Mon.	1	8	15	22	29
Tues.	2	9	16	23	30
Wed.	3	10	17	24	31
Thur.	4	11	18	25	
Fri.	5	12	19	26	
Sat.	6	13	20	27	

Moharram 1st to 6th Empireday 24th

JUNE 1933.

Sun.		4	11	18	25
Mon.		5	12	19	26
Tues.		6	13	20	27
Wed.		7	14	21	28
Thur.	1	8	15	22	29
Fri.	2	9	16	23	30
Sat.	3	10	17	24	

Emperor's Birthday 3rd Nirjala Ekadashi 4th
Bank Holiday 30th

JULY 1933.

Sun.		2	9	16	23,30
Mon.		3	10	17	24,31
Tues.		4	11	18	25
Wed.		5	12	19	26
Thur.		6	13	20	27
Fri.		7	14	21	28
Sat.	1	8	15	22	29

Id-ul-Milad 6th Naga Puja 7th

AUGUST 1933.

Sun.		6	13	20	27
Mon.		7	14	21	28
Tues.	1	8	15	22	29
Wed.	2	9	16	23	30
Thur	3	10	17	24	31
Fri.	4	11	18	25	
Sat.	5	12	19	26	

Rakhri 6th Janam Ashtami 13th Sun Eclipse 21st

SEPTEMBER 1933.

Sun.		3	10	17	24
Mon.		4	11	18	25
Tues.		5	12	19	26
Wed.		6	13	20	27
Thur.		7	14	21	28
Fri.	1	8	15	22	29
Sat.	2	9	16	23	30

Anant Chaudash 3rd Dusehra 25th to 28th

OCTOBER 1933.

Sun.	1	8	15	22	29
Mon.	2	9	16	23	30
Tues.	3	10	17	24	31
Wed.	4	11	18	25	
Thur	5	12	19	26	
Fri.	6	13	20	27	
Sat.	7	14	21	28	

Dewali 17th, 18th Tikka 21st



NOVEMBER 1933.

Sun.		5	12	19	26
Mon.		6	13	20	27
Tues.		7	14	21	28
Wed.	1	8	15	22	29
Thur	2	9	16	23	30
Fri.	3	10	17	24	
Sat.	4	11	18	25	

Tukri 2nd

DECEMBER 1933.

Sun.		3	10	17	24,31
Mon.		4	11	18	25
Tues.		5	12	19	26
Wed.		6	13	20	27
Thur.		7	14	21	28
Fri.	1	8	15	22	29
Sat.	2	9	16	23	30

Shab-i-Barat 3rd G. Gobind Singh's Birthday 23rd
Christmas 24th to 31st



ARORBANS PRESS BLOCK MAKERS & PRINTERS ANARKALI LAHORE

جلد ۲۸ — پرکاش لاہور رشی دیانند نمبر — نمبر ۴۲، ۴۳، ۴۴
۱۵-۲۲ کارتک سمت ۱۹۸۹

اچھوتوں کا سب سے پہلا اُدھارک

کیا اب بھی بھارت میرے گُرُو دیو کی مہانتا کا اندازہ لگا سکے گا؟ پچاس ورش پہلے اُس نے اپنے دوربین چکشوؤں سے وُہ کچھ دیکھ لیا۔ جو اِس وقت تک بھارت پوری طرح سے دیکھ نہیں پایا۔ آج کہا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کا سب سے بڑا سوال اچھوتوں کا سوال ہے۔ لیکن کیا کبھی کسی نے سوچا۔ کہ وُہ کون تھا۔ جس نے سب سے پہلے اِسے اٹھانے والا کون تھا رشی دیانند کا دیہانت ۱۸۸۳ء میں ہُوا۔ اِس سے بہت پہلے اُنہوں نے آریہ جاتی کو بتایا۔ کہ جب تک تم اچھوتوں پر ترقی کے تمام راستے کھول نہ دوگے۔ تمہارے لئے بھی راستے بند رہیں گے۔ انہوں نے بتلایا۔ کہ تمام منش پرماتما کے امرت پُتر ہیں۔ اور کسی فرد یا جماعت کو اس لئے دبایا نہیں جا سکتا۔ کہ اُس کا جنم کسی خاص خاندان میں ہُوا ہے۔ اُنہوں نے آریہ جاتی کو یہ فراموش شدہ سبق یاد کرایا۔ کہ ورن جسے غلطی سے ذات کا نام دیا جا رہا ہے۔ جنم پر نہیں۔ بلکہ گُن کرم سوبھاؤ پر مبنی ہے۔ جیسے کسی شخص کے کرم ہونگے۔ ویسے ہی اُس کا ورن ہوگا۔ براہمن کے گھر میں پیدا ہو کر ایک شخص شودر بن سکتا ہے۔ اگر اُس کے کرم نیچ ہوں۔ اور ایک شودر اُٹھ کر براہمن کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ اگر وُہ وِدّوان ہو۔ اور اچھے افعال کا مالک ہو۔ غرض یہ کہ ورن کوئی غیر متبدل چیز نہیں۔ بلکہ حالات کے ساتھ بدلتا رہتا ہے جب یہ حالت ہو۔ تو کوئی شخص جنم سے اچھوت نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی وُہ مستقل طور پر اچھوت رہ سکتا ہے۔

آریہ سماج نے ۱۸۹۹ء میں سب سے پہلے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اندازہ لگاؤ اُس وقت کی مشکلات کا۔ جو اس سُدھار کے راستہ میں حائل ہوتی ہونگی۔ جبکہ اِس وقت تک بھی ساری آریہ جاتی اچھوتوں کے ساتھ نیائے کرنے کو تیار نہیں ہوئی۔ مہاتما مُنشی رام نے یہ پوتر کاریہ جالندھر میں شروع کیا۔ آریہ سماج لاہور نے سب سے پہلے رہتیوں کی "شُدّھی" ہوئی۔ رہتیے وُہ لوگ ہیں۔ جو زیادہ تر فوج میں ملازم ہیں۔ کشتریوں کا کام کرتے ہیں۔ باوجود اس کے ہندو دھرم کے نظام میں اُنہیں شودر کا درجہ دیا گیا ہے۔ جب ابتدا ہو چکی۔ بس پھر کیا تھا۔ رو چل پڑی اور بہت سے آریہ سماجوں نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ہندوؤں کی طرف سے اس کی سخت مخالفت ہوئی۔ یہاں تک کہ آریہ سماجیوں کو برادری سے خارج کر دیا گیا۔ کہار اُن کے ہاں پانی بھرنے کو نہ آتے۔ حجام اُن کی حجامت کے لئے تیار نہ تھے۔ اُن کا ہر لحاظ سے مجلسی بائیکاٹ کیا گیا۔ اس سے پُرانے آریوں کو تکلیف ہوئی سو ہوئی۔ نو آریوں کو ناقابل برداشت تکلیف کا سامنا ہُوا۔ اُن کے لئے کنوئیں بند کر دئے گئے۔ پرانے آریہ کنوؤں سے خود پانی لا سکتے تھے۔ لیکن نو آریوں کو تو اس بات کی بھی اجازت نہ تھی۔ چنانچہ مہاتما منشی رام اور لالہ دیوراج جیسے اعلے پوزیشن کے آریوں کو خود کنوؤں سے بھر کر اپنے [illegible] بھائیوں کے گھروں میں پانی پہنچانا پڑا۔

یہ مجلسی بائیکاٹ کسی ایک جگہ تک محدود نہ تھا۔ بلکہ جہاں کی آریہ سماج نے یہ سُدھار کا کام شروع کیا۔ وہاں کے آریوں کو برادری سے خارج کر دیا گیا۔ ملتان کے ضلع میں اوڈ اور جہنم۔ گورداسپور کے ضلع میں ڈوم اور سیالکوٹ کے ضلع میں میگھ جاتیوں کے اُدھار کا کام ہاتھ میں لیا گیا۔ باوجود سناتن دھرمیوں کی سرتوڑ مخالفت کے آریہ سماجیوں نے اپنا قدم پیچھے نہ ہٹایا۔ اور ایک کے بعد دوسرا میدان سر کرتے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہزاروں اچھوت اس وقت تک آریہ سماج میں پرویش کر چکے ہیں۔ سیالکوٹ کے ضلع میں شاید ہی کوئی میگھ ہو۔ جو اپنے تئیں آریہ کہنا اور ماننا نہ ہو۔ ریاست جموں کے میگھوں کے اُدھار میں ضرور مشکل پیش آئی۔ وہاں کے آریوں کو پہلے پہل یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ مہاراج صاحب کو ناراض کر کے ریاست کے میگھوں کو آریہ سماج میں [illegible]۔ یہ گاڑی اُس وقت تک رُکی رہی۔ جب تک کہ مہاشہ رام چندر نے اپنا بلیدان دے کر اس کے اندر حرکت پیدا نہ کی۔ انہیں بلا مبالغہ اچھوت اُدھار کا شہید کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اُنہیں راجپوتوں نے محض اس جرم پر مارا۔ کہ وُہ میگھوں کو آریہ بنا رہے تھے۔ لیکن اُن کی شہادت کے بعد وُہ تمام رُکاوٹیں اسی طرح دُور ہو گئیں۔ جس طرح کہ زبردست سیلاب کے سامنے خس و خاشاک۔ اُن کی شہادت کے بعد زیادہ نہیں۔ تو ۵۰ ہزار میگھ آریہ سماج میں پرویش کر چکے ہوں گے۔ چنانچہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ریاست کے آریوں کی تعداد دس سال پہلے کی نسبت کئی گنا زیادہ دکھائی گئی ہے۔

کوئی شخص اندازہ نہیں لگا سکتا۔ کہ آج سے ۳۳ سال پہلے آریوں کو اچھوت اُدھار کے کام میں کن مشکلات کا سامنا ہُوا ہوگا۔ ہاں ایک لحاظ سے لگایا بھی جا سکتا ہے۔ اگر ۱۹۳۲ء میں اچھوت بھائیوں کو ہم اپنے بھائی ہندوؤں کے ظلم سے بچانے کے لئے مہاتما گاندھی کو اپنی جان تک دینے کے لئے تیار ہونے کی ضرورت ہے۔ تو آسانی سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ ۱۸۹۹ء میں اعلے ذات کے ہندوؤں کی طرف سے غریب اچھوتوں کے ساتھ کیا کیا ظلم روا نہ رکھے جاتے ہونگے۔ اور کہ جن لوگوں نے ان دنوں اس ظلم کے خلاف آواز اُٹھائی۔ اُنہوں نے کس قدر اخلاقی جرأت کا ثبوت دیا۔

مہاتما گاندھی کے برت نے واقعی معجزہ کر دکھایا ہے۔ دِنوں میں وُہ کام ہُوا ہے جو برسوں میں نہ ہو سکا تھا۔ صدیوں کے تعصبات خس و خاشاک کی طرح بہہ گئے۔ اور وُہ ہندو اچھوتوں کو اپنے گلے سے لگانے کو تیار ہو گئے۔ جو کسی وقت اُن کی شکل تک دیکھنے کے روادار نہ تھے۔ جو اُن کا کسی پبلک سڑک پر چلنا گوارا نہ کر سکتے تھے۔ دیو درشن کی اجازت دینا تو دُور کی بات ہے۔ لیکن مہاتما گاندھی کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے اس بات کو فراموش نہ کرنا چاہئے۔ کہ میدان تیار کرنے والا کوئی اور ہے۔ اور اگر اُس نے میدان تیار نہ کیا ہوتا۔ تو مہاتما گاندھی کا بلیدان کا نتیجہ شک [illegible] بھی [illegible] ثابت نہ ہوتا۔ پچھلے ۳۳ سال میں آریہ سماج نے اچھوت اُدھار کے میدان میں جو عملی کام کیا ہے۔ اس نے کشیتر تیار کر دیا ہے۔ اور اس کا ہی یہ پرینام ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کی اپیل بہرے کانوں پر نہیں پڑی۔ اچھوت اُدھار کے سلسلہ میں جو کام ہو رہا ہے اس پر سارے دیش کو پرسنّ ہونے کا موقعہ ہے لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو پرسنّتا آریہ سماج کو ہے۔ وُہ کسی اور کو نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس نے ۳۳ سال پہلے جو بیج ڈالا تھا۔ وُہ پھل لا رہا ہے۔ اگر آج رشی دیانند ہوتے۔ آج رشی کے شِشیہ سوامی شردھانند ہوتے۔ تو اس درشیہ کو دیکھ کر جو مہاتما گاندھی کے برت نے دیش کے سامنے رکھا۔ اُن کا ہر دیہ گدگد ہو جاتا۔ احسان شناسی کا جذبہ اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ جہاں ہم مہاتما گاندھی کی جے کے نعرے لگاتے ہیں۔ وہاں اچھوتوں کے سب سے پہلے اُدھارک مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کی جے کے نعرے بھی بلند کریں۔ انہیں یہ شریہ پراپت ہے۔ کہ اُنہوں نے سب سے پہلے وُہ آواز اٹھائی۔ جو اس وقت کے حالات کے لحاظ سے کسی کو پسند نہ تھی۔ لیکن جس کے سامنے آج سارا دیش اپنا سر جھکا رہا ہے۔ آریہ سماج اس بات کا فخر کر سکتا ہے کہ اس نے سب سے پہلے وُہ کام شروع کیا۔ جس کے لئے آج دنیا بھر کا سب سے بڑا انسان اپنے جیون کی بلی دینے کو تیار ہے۔

مجھے افسوس ہے۔ تو یہ۔ کہ آریہ سماج نے اس موقعہ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ ورنہ اس کی موجودگی میں کسی نئی چھوت وناشک سمتی کی ضرورت کیا ہے۔ یہ سب کو جگا کر آریہ سماج سو گیا ہے کے عنوان سے میں نے کئی سال ہوئے۔ ایک مضمون "پرکاش" میں لکھا تھا۔ آج مجھے وُہ مضمون یاد آتا ہے۔ جب کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اچھوت اُدھار کا کام جو آریہ سماج کا خالص کام ہے۔ اور جس کو اس سے بہتر کوئی سرانجام نہیں دے سکتا۔ دوسرے ہاتھوں میں جا رہا ہے۔ میرا وشواس ہے۔ کہ اچھوتوں کی سمسیا آخر کار حل ہوگی۔ تو آریہ سماج کی بدولت۔ اس سماجک الجھن کو کسی کا ناخنِ تدبیر سلجھا سکے گا۔ تو آریہ سماج کا۔ کیونکہ وُہ اچھوت اور غیر اچھوت ہندو میں کسی قسم کی تمیز روا نہیں رکھتا۔ بوجہ ہونے پر وُہ ایک اچھوت کو اعلے سے اعلے پدوی دینے کو تیار ہے پنڈت مالوی اور کئی اور سناتن دھرمی اپدیشک کے ساتھ کھان پان کا رشتہ قائم کرنے کو تیار نہیں لیکن کسی آریہ سماجی کو اگر وُہ رشی دیانند کا سچا شِشیہ ہے۔ کسی اچھوت کے ساتھ اس کے جنم کی وجہ سے کھان پان میں سنکوچ نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی اسے اس کے ساتھ کوئی اور سمبندھ قائم کرنے میں جھجک ہو سکتی ہے۔ اور اس حقیقت سے آنکھیں موندنا لاحاصل ہے۔ کہ اچھوتوں میں

دیکھو صفحہ ۸ کے نیچے

بھینٹ

نوین یگ کے رچیتا جگت گورو مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کے نروان دوس کی سمرتی کے اپلکشیہ میں "پرکاش" ویدک دھرم اور مہرشی کے پرتی شردھا اور بھگتی کے بھاؤں سے بھرپور گت ورشوں کی طرح اس ورش بھی پوجیہ سنیاسیوں۔ ودھون وچاروں کے نیتاؤں۔ آریہ سماج کے پرسدھ لیکھکوں کے لیکھوں، رسک کویوں کی کوتاؤں اور نامی شعراء کے کلام کا سہاونا گلدستہ "رشی دیانند نمبر" کے روپ میں آریہ جنتا کی بھینٹ کرتا ہے۔

ع :۔ گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

مہاتما گاندھی کے کٹھور برت سے بھارت کی پولیٹیکل، سوشل، اور دھارمک پرسھتی پر آج دلت ادھار کی چھاپ نمایاں ہے۔ تو "رشی دیانند نمبر" اس سے کیسے علیحدہ رہ سکتا تھا۔ اس کے پرشٹ پرشٹ پر دلت ادھار۔ چھوت چھات اڑانے اور اسپرشیتا نوارن کے بھاؤ آپ انکت پائیں گے۔ پرماتما کرے۔ کہ جس اندولن کو رشی دیانند نے اٹھایا۔ جس اندولن کے لئے آریہ سماج کے پوجیہ نیتا امر شہید سوامی شردھانند جی نے پران تک ارپن کر دئے۔ جس اندولن کے لئے آریہ سماج نے سامو ہک روپ میں بھرسک یتن کیا۔ جس اندولن کے لئے مہاتما گاندھی نے جیون تک ارپن کر دینے کا برت رکھا۔ جس اندولن کے لئے پنڈت مدن موہن مالوی اپنے سنگٹھت پرانک وچاروں کا پرتیاگ کر رہے ہیں۔ اور جس اندولن کے لئے ایک طرح سے گویا رشی دیانند اگ (؟) سمرپت ہے۔ وہ اندولن سپھل ہو۔ اور آریہ جاتی کے چہرہ سے اچھوت پن کا داغ دھل جائے :۔

پرنتو رشی دیانند اور آریہ سماج کا ادیش اچھوت ادھار تک سماپت نہیں ہو جاتا۔ یہ تو ان کے پروگرام کا ایک انگ ہے۔ آریہ سماج کا ادیش بہت اونچا ہے۔ اتنا اونچا جتنا کہ ہو سکتا ہے اور وہ ہے ویدک شکشا کا پرسار اور اس شکشا کو اکشرشہ اپنے جیونوں کے اندر انکت کرنا۔ دلت ادھار کی موجودہ لہر ایک وقتی لہر ہے۔ جو وزیر اعظم کے اوارڈ نے پیدا کر دی۔ پرنتو آریہ سماج کے پروگرام میں دلت ادھار مستقل طور پر شامل ہے۔ آریو! رشی دیانند نمبر کی بھینٹ آپکو یہ سمرن کرانے کے لئے ہے۔ کہ گورو ور رشی دیانند کے نروان دوس کو رشی چرنوں میں بیٹھ کر آریہ سماج کے پورے پروگرام کو کامیاب بنانیکا برت لو اسی طرح جس طرح رشی دیانند نے اپنے گورو سوامی ورجانند کے سامنے اور دیا، دھکار کو مٹا کر سنسار بھر میں ویدگیان کا چمتکار پھیلانیکا لیا تھا۔ اور اسطرح اس پوتر دن کو اپنے لئے سپھل بناؤ :۔

"ایڈیٹر"

مہرشی دیانند کی یادمنانیکا سادھن

(از مہاتما گاندھی)

ایڈیٹر "پرکاش" کی درخواست پر مہاتما گاندھی نے "رشی دیانند نمبر" کے لئے جو لیکھ انگریزی میں بھیجا ہے۔ اور جو سپرنٹنڈنٹ یرودا سنٹرل پرزن پونا سے حسب ضابطہ سنسر ہو کر آیا ہے۔ اس کا ہو بہو چربہ نیچے دیا جاتا ہے اس میں مہاتما جی نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا ترجمہ نیچے دیا گیا ہے :۔

Dear friend – I cannot imagine a more effective method of honouring the memory of the great Swami Dayanand than by every Aryasamajist devoting his best energies to the cause of the Harijans during this wave of reform

Yours
M K Gandhi

5/10/32 Y.C.P.

"پریہ متر! میرے خیال میں مہرشی سوامی دیانند کی پویتر سمرتی منانیکا اس سے اُتم سادھن کوئی نہیں۔ کہ سدھار کی اس لہر کے زمانہ میں ہر ایک آریہ سماجی اپنا سارا پریتن ہری جنوں کے ادھار میں لگا دے" :۔

(دستخط) ایم۔ کے گاندھی یرودا سنٹرل پرزن

۵ اکتوبر ۳۲ء

بقیہ صفحہ ۷ کا

بیداری آ چکی ہے۔ انکی آنکھیں کھل چکی ہیں۔ انہیں اپنے حقوق کا احساس ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ اپنے اور دوسرے ہندوؤں میں کسی قسم کی تمیز گوارا نہیں کر سکتے۔ وہ ان تمام حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جو دوسرے ہندوؤں کو حاصل ہیں۔ اور ہندوؤں میں اس وقت تک ایک سوسائٹی آریہ

سماج ہے۔ جو انہیں کھلے بندوں دعوت دیتی ہے۔ کہ آؤ۔ اور وہ تمام حقوق حاصل کرو۔ جو کسی اور آریہ سماجی کو حاصل ہیں۔ ان کے آریہ سماجی بنتے ہی ان کے اور دوسرے ہندوؤں کے درمیان کوئی فرق نہیں رہتا :۔

جب آریہ سماج ہی اس کام کو بخوبی سرانجام دے سکتا ہو۔ اور نہ دے رہا ہو۔ اور اس کا کام دوسرے ہاتھوں میں جا رہا ہو۔ تو مجھے

دکھ کس طرح نہ ہو۔ میں اپنے آریہ بھائیوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا آپ محسوس نہیں کرتے۔ کہ زندگی کی دوڑ میں آپ کتنا پیچھے رہ گئے ہیں۔ آؤ۔ اپنے گورو کے نروان دوس پر اپنی ترٹیوں کا چنتن کریں۔ نہ صرف چنتن ہی کریں۔ بلکہ انہیں دور کرنے کا یتن بھی کریں۔ ہماری کوششوں کا پرنام یہ ہو۔ کہ آریہ سماج میں ایک بار پھر وہ حرکت آ جائے۔ جو کسی وقت

دوسری سوسائٹیوں کے لئے رشک کا باعث تھی۔ آریہ سماج روپی مشین کا ایک ایک پرزہ حرکت میں آ جائے۔ ایک ایک آریہ اپنے کرتویہ کا پالن کرے۔ وہ وقت ہوگا۔ جب کہ ہم بجا طور پر کہہ سکیں گے۔ کہ اچھوتوں کے سب سے پہلے ادھارک رشی دیانند تیری سدا ہی جے :۔

کرشن

یدی سوامی دیانند آج ہوتے؟

(از شری سوامی سیتانندجی مہاراج)

اگر سوامی دیانندجی آج ہوتے تو کون جانے وہ کس کارکشیتر کو اودھک گرم کر دیتے۔ بھارت کی حالت کے سدھارنے میں وہ جتنے اتنا سے کے ہندو جاتی کے جتنے وہ ہتیشی تھے۔ پرانی سبھیتا کے جتنے وہ پکش پاتی تھے۔ سودیشی وستوؤں کے جتنے وہ پرچارک تھے۔ اور سودیشی شاسن کے جتنے وہ پوشک تھے۔ اس سے زیز نگاہ رکھ کر توہی انومان سچا سمجھ میں آتا ہے۔ کہ سوامی دیانند اگر آج ہوتے۔ تو کسی بڑے اتھل پتھل میں۔ کسی پربل پریورتن میں۔ کسی سب سے اونچے پرچار میں۔ اور اکسی اُتم راج نیتک اندولن میں لگے ہوئے ہوتے۔ وہ ہندوؤں کا بہت اتنا ادھک چنتن کرتے تھے۔ ان کو بھارت واسیوں کا دکھڑا اتنا ادھک ستاتا تھا۔ ان کو ودیشی پن اتنا ادھک اکھرتا تھا۔ ان کو سودیشی کی درگتی اتنی زیادہ دکھی کرتی تھی۔ اور ان کو ہندو جاتی کی ادھوگتی اتنا دیاکل بناتی تھی کہ وہ اوشیہ ہی پریورتن چکر کے پہیے کو بڑے زور سے گھمانے لگ جاتے۔ ان کے لیکھ اور ان کے جیون چرتر تو یہی بتا رہے ہیں۔ یہ کیسے سنبھو ہو سکتا تھا کہ جس انجن میں اتنی ادھک بھاپ تھی۔ جس کے سارے پرزے بڑے ویگ سے چلتے تھے۔ وہ انجن بڑی تیز گتی سے گیگ پریورتن کی پٹڑی پر نہ دوڑ پڑتا۔

سوامی جی مہاراج اگر آج ہوتے تو ہندو جاتی کا چتر اور ہی ہوتا۔ آج بھارت بھر میں شاید ہی کوئی اچھوت کہلاتا۔ کسی بھی ہندو کو کسی بھی ہندو دوارا دلت کہنا اپرادھ سمجھا جاتا۔ جاتی بندھن کی رسی کبھی کی ٹوٹ گئی ہوتی۔ ہندوؤں میں مہامیل ہوتا۔ ہندو جاتی بڑی پربل دکھائی دیتی۔ اور راج نیتی میں بڑا بھاری پریورتن دیکھ پڑتا۔

سوامی دیانند سنیاسی تھے۔ اور ایک پرچارک سنیاسی تھے۔ وہ اپنے جیون کال میں۔ ہر ایک اُتم کام میں آگے رہے۔ بہت سے سدھار انہوں نے ہی آرمبھ کیئے۔ کئی پریورتنوں کے تو وہی جنم داتا مانے گئے۔ کسی بھی سچے ہتکر کام کے کرنے میں وہ کسی سے کبھی بھی پیچھے نہیں دکھائی دیئے۔ ان کا قدم سب کاریوں میں آگے ہی بڑا کرتا تھا۔ اگر وہ آج ہوتے تو ورتمان پریورتنوں میں ان کا پربل ہاتھ ہوتا۔ بھارت کا بھار اتارنے میں وہ کسی سے بھی کم تپ نہ کرتے۔ وہ کسی بھی کشٹ کو سہن کرنے سے نہ ڈرتے۔ ان کا پربھاؤ ایک چمتکار کر دکھاتا۔

سوامی دیانندجی جنتا کو ہلانا جانتے تھے۔ ان کو جنتا میں جوش اتپن کرنا آتا تھا۔ وہ لوگوں کو اٹھانے میں۔ اتیجت کرنے میں۔ کاریہ میں لگانے میں۔ اور آگے بڑھانے میں کشل تھے۔ یدی وہ آج ہوتے۔ تو سوہت کے لئے جنتا میں گرمی پیدا کر دیتے۔ اتم ادیش کے لئے جنتا میں وہ اتاولا پن لے آتے۔ بہت ہی سنبھو تھا کہ وہ ایک پریورتن کاری کہے جاتے ان کے جیون کی لڑی بھی اونچی گھٹناؤں سے جڑی ہوئی ہوتی۔ جنتا کے ہت کا کوئی بھی کام ان کے کاریہ کشیتر سے باہر نہ ہوتا وہ دیش اُنتی کے میدان میں بڑے ویگ سے دوڑتے ہوئے درشٹی گوچر ہوتے

اور ان کے آسنوں سے کون کون سنخان ان کا سمارک بن جاتا۔ یہ سمجھنا کچھ کٹھن کام نہیں ہے۔

بھارت کے مزدورو اور کسانو اٹھو!

(از شری شاپورجی سکلات والا سابق ممبر برٹش پارلیمنٹ - لنڈن)

اتہاسک - دھارمک اور جاتیتا کے وچار سے منش سماج بھن بھن سمپرداؤں میں منقسم ہے۔ پرنتو واستو میں جو دستوئیں منش سماج کو بھن بھن آرتھک بھاگوں میں تقسیم کرتی ہیں وہ ہمارے اس ناشوان جیون کی سامانیہ اوشکتائیں ہیں۔ ہم سارے سنسار میں یہ دیکھتے ہیں کہ ہر ایک جماعت کے لوگ اپنی جماعت والوں سے ہی سہانوبھوتی رکھتے ہیں۔ سب جگہ انیاچاری ایک طرف ہوتے ہیں۔ اور انیاچار کے سہنے والے دوسری طرف۔ اگر انیاچاریوں میں سے کسی کو کبھی کوئی کشٹ ہوتا ہے۔ تو سارے انیاچاری اس کی طرفداری کو تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ کبھی بھی نہیں سوچ سکتے کہ کیا وہ اپرادھی تو نہیں؟ ہر جگہ سامانیہ بھاؤ کے منش اکٹھے اٹھتے اور ناش ہوتے ہیں۔ خواہ ان لوگوں کے اندر کتنی بھی دشمنی ہو لیکن مصیبت کے وقت وہ سب ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔ پراچین آدرش گرنتھ اس بات کے ساکشی ہیں کہ آدی کال میں بھی منشوں کے اندر مختلف قسم کے سمپردائے ہوتے تھے۔ اور وہی سمپردائے رفتہ رفتہ ادھوگتی کو پراپت ہوتے ہوئے ورتمان کال کی ہاپ جاتیاں بن گئی ہیں۔ آج ہر ایک دیش میں سادھارن جنتا رفتہ رفتہ اس بات کو سمجھنے لگ گئی ہے۔ کہ ہر ایک دیش میں ایسے لوگ ہیں کہ جب کبھی ان کا اپنا مطلب ہوتا ہے تو سادھارن منشوں کو دیش بھگتی۔ فرقہ پرستی اور قوم پرستی کے نام پر ابھار کر اپنی طاقت کو مضبوط کرتے ہیں۔ اب وہ لوگ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ اگر وہ کوئی انتی کرنا چاہتے ہیں تو ان کو سمپردائے روپ میں سنگھٹت ہونا پڑے گا۔ آج سنسار میں ایک نئے وچار کی لہر چل رہی ہے۔ کہ سنسار کے مزدوروں اور کسانوں کو سمپردائے روپ سے سنگھٹت ہونا چاہئے۔ اگر بھارت واسی انتی کرنا چاہتے ہیں تو ان کو بھی اپنے مزدوروں اور کسانوں کو انت کرنا ہوگا کیونکہ جس بھارت میں مزدوروں کا اور دوسرے سادھارن پرشوں کا راج ہوگا۔ وہاں کوئی بھی ودیشی شکتی پر اوپن نہ کر سکیگی۔ اور اگر بھارت کے اندر راجاؤں زمینداروں پونجی پتیوں اور بڑے بڑے دھنوانوں کا راج ہوگا تو وہ لوگ ہمیشہ ودیشی شاسن کے پکش پاتی رہینگے۔ اور اپنی جماعت کے ودیشی سرمایہ داروں کیساتھ سہیوگ کر کے غریبوں پر شاسن کرینگے بھارت کی نردھن پددلت اور سادھارن جنتا سے میری ایک ہی پرارتھنا ہے کہ بھارت کے مزدورو اور کسانو اٹھو! اور اپنی بکھری شکتی کو سنگھٹت کرو۔

شردھا کے پھول

(از حضور صاحب آنند سروپ جی مہاراج - دیال باغ آگرہ)

اپنی زندگی سکھ اور چین سے بسر کرنے کیلئے ہر شخص کیواسطے لازمی ہے کہ جن لوگوں اور اسباب دنیا میں اسے جنم ملا ہے انہیں بخوبی سمجھے۔ تواریخ صاف صاف بتلاتی ہے کہ جن قوموں نے اس اصول پر زیادہ توجہ دیکر عمل کیا۔ انہیں کی برکت سے دنیا میں انواع علوم دریافت ہوئے۔ علاوہ علوم و فنون کی دریافت و ایجاد کے بعض قوموں کے بزرگوں نے "مقصد زندگی" کے متعلق تحقیقات کرکے ایسے دستور العمل بنائے۔ جن پر عمل کرنے سے اس قوم کے ہر فرد بشر کے لیے سکھ چین کی دبا مقصد زندگی بسر کرنا ممکن ہوا۔ چنانچہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ آرین نسل کے بزرگان نے اس سمت میں خوب قدم بڑھایا۔ اور "مقصد زندگی" کے مسئلہ کو مناسب اہمیت دیکر نوع انسان پر زبردست احسان کیا۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ علم کا کام دنیا کی چیزوں کے اوصاف و خواص دریافت کرنا و بتلانا ہے۔ مثلاً علم بتلاتا ہے کہ آگ حرارت پیدا کرتی ہے پانی حرارت کم کرتا ہے۔ اور یہ بھی ہر کسی کو معلوم ہے۔ کہ علم کی معرفت معلومات کو ترتیب دیکر ان سے اعلیٰ منفعت کے کام لینا عقل کا کام ہے۔ مثلاً انسان عقل کے ذریعہ آگ، اور پانی کے اوصاف سے کام لیکر ریل و جہاز چلاتا ہے۔ برقی قوت پیدا کرتا ہے۔ لیکن تمام علوم و فنون کو نگاہ میں رکھ کر اور اسباب دنیا کا جائزہ لے کر اپنے اور اپنے سنگی ساتھیوں کیلئے "مقصد زندگی" منتخب کرنا صرف قدرتی رہنماؤں کا کام ہے چنانچہ آرین قوم نے مختلف وقتوں میں ایسے متعدد رہنما پیدا کئے جن کی تعلیم کے زیر اثر لاکھوں کروڑوں افراد کی زندگی میں غیر معمولی خوشگوار انقلاب واقع ہوا۔ اور اگر تازہ تواریخ کی اوراق گردانی کی جائے۔ تو شری سوامی دیانند سرسوتی کا نام ان پاک ہستیوں کی فہرست میں نظر آتا ہے۔ جنہوں نے اہل ہند کو مغربی لہو و لعب کی زندگی کی تقلید سے ہٹا کر با مقصد زندگی بسر کرنیکا سبق دیا۔ اور جن کے پرتاپ سے آج دن ہندو قوم کا ہر فرد بشر اپنا دامن سنبھالنے کی کوشش میں منہمک نظر آتا ہے۔ مبارک ہے وہ ملک جس میں ایسی پاک ہستیاں پیدا ہوں۔ اور مبارک ہے۔ وہ سوسائٹی جسے ایسی پاک ہستیوں کی عزت و یادگار کرنے کا شعور حاصل ہے۔

(آنند سروپ)

کرم یوگی مہرشی دیانند سرسوتی

(از رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس جی آنریری سرجن ہز ایکسلنسی وائسرائے آف انڈیا، موگا)

نئے زمانہ کے بنانیوالے موجودہ عہد میں نئی روح پھونکنے والے رشی دیانند کا نام صرف بھارت ورش ہی میں ساری دنیا کی تاریخ میں امر رہیگا۔ رشی کے جنم نے پھر بھارت ماتا کو بہادر سپوت پیدا کرنیوالی زمین ہونے کا فخر بخشا ہے۔ بہادری کا سچا روپ سچ اور تپسیا ہے۔ پراچین تہذیب کے سچے پتر رشی نے اپنے روح اور جسم کو تپسیا کے کٹھور سانچے میں تپایا۔ اس لئے رشی کے اعلیٰ چال چلن اور تپسیا کے کارن میرا مستک ان کے چرن کملوں میں جھک جاتا ہے سچ کیلئے رشی کے اندر جوش تھا۔ وہ سچ کے سچے پجاری سچ پر اٹل رہے۔ دنیاوی خواہشات رشی کو ڈانواں ڈول نہ کر سکیں۔ رشی کا پوتر جیون ستیہ کی جھلک ہے۔ اسی لئے اس کیلئے میری شردھانجلی ہے۔ بھارت کے دکھوں کے پہلے اور یگانہ سہارے رشی نے محتاجوں کو اپنایا۔ ابلاؤں کو جگایا۔ وہ سچا کرم یوگی تھا۔ اسکی سچی آتما سچ کا گیت گاتی ہوئی انت میں سما گئی۔ جس کی لہر انت کال تک سچ کے پیغام سناتی رہے گی۔ اور بھولے بھٹکوں کو سچ کی راہ پر لاتی رہیگی۔ اسی لئے رشی کے چرن کملوں میں میرا مستک جھک جاتا ہے۔ اسی لئے رشی میرے ہردیہ میں ہیں اور انت کال تک میں رشی کا شردھالو بھگت رہوں گا۔

سامیہ وادی دیانند

(از دیوان چمن لال ایم-اے سابق ایم-ایل-اے)

جناب ایڈیٹر صاحب!

شری مہرشی دیانند کا انوگامی ہوتے ہوئے آپ نے اپنے ہر دلعزیز "پرکاش" کے ذریعہ دلت ادھار کا جو کام کیا ہے اس کے لئے میں آپ کو ودھائی دیتا ہوں۔ میرے ہردے میں تو دلت اور اچھوت شبدوں کو سن کر ہی نفرت سی پیدا ہو جاتی ہے۔ میرے وچار میں تو ہم سب دلت ہیں اور ہمارے سب کے ادھار کی ضرورت ہے۔ وہی جاتیاں اور لوگ دوسروں کو دلت کے نام سے پکار سکتے ہیں۔ جو بھان سورکھتا اور اگیان میں پھنسے ہوئے اپنی شکتی میں متوالے ہو کر یہ بھول جاتے ہیں کہ دیش اور جاتی کی سیوا میں ان دلتوں کا وہ لوگ کبھی بھی مقابلہ نہیں کر سکتے جو اچھیہ جاتی کے کہلاتے ہیں۔ شری سوامی دیانند نے لڑکپن سے ہی میرے ہردے پر ادھیکار جما لیا تھا کیونکہ سوامی جی کا یہ وشواس تھا کہ ہم سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ اور پریم اور ایکتا سے ہی ہم سب سنسار میں سکھ مئے جیون وتیت کر سکتے ہیں۔ سوامی جی سامیہ واد میں وشواس رکھتے تھے۔ اور ان کا یہ وچار تھا۔ کہ منش جیون کا سب سے اونچا اور پوتر آدرش منش ماتر کی سیوا اور پرانی ماتر کو سمانتا اور بھراتری بھاؤ سے دیکھنا ہے۔ جو لوگ دوسروں کی سیوا کرتے ہیں خواہ وہ کسی پرکار کی سیوا ہو وہی پرماتما کی آگیا پالن کرتے ہیں اور انہی کو سچی کیرتی اور یش ملتا ہے۔ یہ سب کچھ میں نے سوامی دیانند کی کرپا سے ہی سیکھا تھا۔ پرنتو اب ہمارے سامنے ایک نئے رشی نے اوتار لیا ہے جس نے اپنے شنکھ ناد سے سارے متھیا وشواسوں۔ پاکھنڈ اور ونا شکاری ریتیوں کا ناش کر دیا ہے۔ اور سوامی دیانند کے دیئے ہوئے اپدیش کو کریاتمک روپ میں سنسار کے سامنے رکھ دیا ہے۔ آؤ! ہم سب ملکر اس مہان پرش کی سمرتی میں شردھا کے پھول بھینٹ کریں کیونکہ سنسار میں جو کوئی بھی کام کیا جاتا ہے اس میں سب سے مشکل اور خوفناک کام تتھ پردرشک کا ہوتا ہے۔ سوامی دیانند ہی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے منش سماج کی ایکتا اور ادھار کا تتھ بتایا۔ وہ ورتمان بھارت کے سب سے پہلے سامیہ وادی تھے۔ اور میں ایک سامیہ وادی ہوتا ہوا آپ لوگوں کیساتھ اس مہرشی کا دھنیہ واد کرنے میں سہیوگ کرتا ہوں۔ آؤ! ہم سب اس کے انویائی بنیں کیونکہ اس کا مہان آدرش ہی ... ہے۔ آج تک جیوت ہے۔

تو دیش اُنتی کا کیسے دھیان آتا ہے؟

(از شری بھائی پرمانند جی ایم-اے-ایم-ایل-اے)

اس سمیہ یہ عام وچار پایا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج کیول ایک دھارمک سنستھا ہے۔ اور اس لیے اپنے دھارمک سدھانتوں کا گیان لے کر لینے اور پرچار کرنے کے علاوہ اور کسی حالت کی طرف کم دھیان دیا جانا چاہیے۔ پر اس لیے کہا جاتا ہے۔ کہ مشرقی ممالک کے لوگوں کا سوبھاو عموماً سدھانتوں کی طرف زیادہ جھکاؤ رکھتا ہے۔ اس لیے جو بھی سنستھا چلائی جاتی ہے۔ خواہ وہ کیول راج نیتک ہی کیوں نہ ہو عام طور پر لوگ اس کے لیے جلدی ہی کوئی سدھانت بنا لیتے ہیں۔ اور اس سدھانت پر نہ صرف وشواس ہی کر لیتے ہیں۔ بلکہ اگر کوئی شخص ان سدھانتوں کے خلاف کہے۔ تو اسے ناستک کہہ کر پکارنے لگتے ہیں۔ مجھے اس بات کی بھاری آوشیکتا معلوم ہوتی ہے۔ کہ اگر ہم لوگ اُنتی کے مارگ پر چلنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اس سوبھاو کو چھوڑنا ہوگا۔ کیونکہ یہ ہمارے وچاروں کو بہت ہی سنکچت بنا دیتا ہے۔

سوامی دیانند جی نے آریہ سماج کو ایک ایسی سامپردائک سنستھا نہیں بنایا تھا۔ سوامی جی کے ہردے میں ویدک دھرم اور پراچین کال کا ایک بڑا خوبصورت نقشہ پایا جاتا تھا۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ کسی طرح اس دیش میں پھر سے وہی پراچین کال آ جائے۔ اور اسی پراچین دھرم کا اس دیش میں پرچار ہو۔ اس خوبصورت نقشہ میں آریہ شاستروں میں بتائے ہوئے سدھانتوں کا بھی تھوڑا بہت بھاگ ضرور تھا۔ پرنتو وہ نقشہ اتنا وسیع تھا۔ کہ اس میں راج نیتی پرانی آریہ سنسکرتی۔ ترک۔ پرانا آریہ گیان سب کچھ آ جاتا تھا۔ اس چتر میں دیش ہت اور دیش بھگتی کا بھی بہت بڑا بھاری حصہ تھا۔ اس لیے دیکھتے ہیں۔ کہ جہاں پر سوامی جی نے سدھانتوں کے نرنے کے لیے ترک وترک کیا ہے۔ وہاں انہوں نے راج نیتی اور پرلیے راجیہ پربندھ کے لیے بھی خاص سمولاس ستیارتھ پرکاش میں ارپن کیا ہے۔ آریہ بھولنے میں جہاں پرماتما کے آگے مرنا پورک اور باتوں کے لیے پرارتھنا کی ہے وہاں یہ بھی پرارتھنا ہے۔ کہ ہے پربھو! آریوں کا اس سنسار میں پھر سے چکرورتی راجیہ ہو۔ جیسا کہ پراچین کال میں ہوا کرتا تھا۔ پرارتھنا کے اس بھاگ کو لے کر آریہ سماج کے بڑے مخالف دیو سماج کے بانی پنڈت ستیانند اگنی ہوتری نے ۱۸۹۲-۹۳ء کے قریب ایک پمفلٹ لکھ کر سوامی دیانند پر یہ دوش لگایا تھا۔ کہ وہ دھرم کے نام پر ہندوؤں کو راج نیتک شکشا دینا چاہتے تھے۔ یہ دوش بہت حد تک ٹھیک تھا۔ پنڈت اگنی ہوتری اس بات کو نہ سمجھ سکتا ہو۔ لیکن سچائی یہ ہے۔ کہ آریہ دھرم کے اندر جسے سوامی دیانند پھر اس دیش میں لانا چاہتے تھے۔ راج نیتی بھی دھرم کا ویسا ہی انگ ہے۔ جیسا کہ سداچار اور دوسرے ویدک سدھانت۔ میرے اس وچار کا سب سے بڑا پرمان اس بات میں ملتا ہے۔ کہ جس سمیہ پنجاب کے اندر آریہ سماج مختلف جگہوں پر سمفاپت ہوا تھا۔ اس سمیہ پنجاب میں کسی پرکار کی جاگرتی نہ پائی جاتی تھی۔ صرف آریہ سماج اور آریہ سماجی ہی تھے۔ جنہوں نے نئے نئے وچار لوگوں کے سامنے رکھا۔ اور ان وچاروں دوارا ایک پرکار کی جاگرتی پیدا کرنے کا یتن کیا۔

ان پرانے آریہ سماجیوں میں ایک ویکتی مہتہ امیں چند تھے۔ سوامی جی کے آنے سے پہلے وہ ایک اچھے سرکاری عہدہ پر ملازم تھے۔ انہیں سنگیت ودیا کا بڑا شوق تھا۔ سوامی جی کے آنے پر انہوں نے ملازمت چھوڑ دی۔ اور سماج کے کام میں اپنا جیون ارپن کر دیا۔ مہتہ امیں چند نے ہی سب سے پہلے آریہ سماج میں بھجن لپٹکیں بنائیں۔ اور ان کے ہی بھجن آریہ سماج میں گائے جانے لگے۔ ان کے بھجنوں میں بڑا پرسدھ اور پریم سے گائے جانے والا ایک بھجن اس پرکار تھا:-

اگر دیش ہتیشی ہمیں نہ جگاتا ۔ تو دیش اُنتی کا کیسے دھیان آتا

۱۹۰۰ء میں اس بھجن کا ہر جگہ گایا جانا ظاہر کرتا تھا۔ کہ اس سمیہ کے آریہ سماجیوں کے سامنے دیش اُنتی اور دیش بھگتی بڑے اُدچیہ آدرش سمجھے جاتے تھے۔ مجھے معاف کیا جائے۔ اگر میں اتنا اور بتا دوں کہ پرانے آریہ سماجیوں کی مانی ہوئی دیش اُنتی اور اس سمیہ کی پرچلت دیش اُنتی میں تھوڑا لیکن گہرا بھید تھا۔ پرانی دیش اُنتی کا وچار آریہ سماجی کے سامنے جب آتا تھا۔ تو اس کا ارتھ اس کے لیے یہ ہوتا تھا کہ اس دیش میں پھر سے سچائی کا اور نیائے کا راج ہو۔ اس دیش میں کوئی پاکھنڈ نہ ہو۔ ہر ایک منش کو اپنے وچار پرگٹ کرنے کی پوری آزادی ہو۔ اور اس واستا کی جس سے کہ لوگوں کے دل میں کسی دوسرے سے بھے بھیت ہو کر اپنی آتما کے خلاف چلنا پڑے۔ جڑیں کاٹ دی جائیں۔ اس دیش کا پرتیک نر ناری اپنے بزرگوں کے بتائے ہوئے گیان مارگ پر آزادی سے چل سکے۔ یہ باتیں ہیں جو ہر ایک آریہ کو دنیا کی سوتنترتا کے لیے اگر شٹ کرنے والی دکھائی دیتی تھیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب آزادی کا لگ آج لایا جا رہا ہے۔ ہمیں انہیں سے بھی کہیں پایا جاتا ہے۔

مہاتما کے پیشرو

(از شری پنڈت چموپتی ایم-اے)

مہاتما گاندھی کے کٹھور برت کے سماپت ہونے پر ان کے چرنوں میں اپنی شردھا اور بھگتی کے پھول ارپن کرتے ہوئے اگر ہم اپنے وچاروں کو کچھ سمے کے لیے ان اگیات شہیدوں کی طرف لے جائیں۔ جنہوں نے سماجک سدھار میں اپنے پرانوں کو نچھاور کر دیا۔ تو مجھے نشچے ہے۔ کہ ہم مہاتما کا کوئی اپمان نہیں کرتے۔

ان میں سے روڑکی کے ایک پرسدھ ویکتی مہاشہ سومناتھ کی ماتا ہے۔ آج سے کچھ ورش پہلے جبکہ آریہ سماج نے اچھوت ادھار کا کام شروع کیا۔ تو اس سمیہ روڑکی سماج نے بھی دلتوں کے ادھار کے لیے سب پرکار کے سماجک بندھن ہٹا دیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سب اُچیہ جاتی کے ہندوؤں نے آریہ سماجیوں کے سب پرکار کے سماجک ادھیکاروں کو چھین لیا۔ انہیں اپنی اپنی جاتیوں میں سے خارج کرا دیا۔ ان سے ہر قسم کے تعلقات توڑ لیے گئے۔ اور ان کا کنوؤں سے پانی لینا بھی بند کر دیا گیا۔ جس سے آریہ سماجیوں کو اپنے پینے کے لیے بھی پانی نزدیک کی نہر سے لانا پڑتا تھا۔ اس سمیہ سومناتھ کے سامنے ایک بڑی مشکل آن کھڑی ہوئی۔ ایک طرف تو اس کا عہد تھا۔ کہ جب تک اچھوتوں کو پورے ادھیکار نہیں دیئے جاتے۔ تب تک اچھوتوں کی طرح ہی جیون ویتیت کروں گا۔ اور دوسری طرف تھا اس کی ماتا کا ٹمٹماتا ہوا چراغ سحری۔ آنسوؤں بھری آنکھوں سے وہ اپنی ماں کے پاس گیا۔ اور ساری داستان اسے کہہ سنائی۔ کیونکہ ماتا کا انتم نشچے ہی اس کے مستقبل کی زندگی کو بنا سکتا تھا۔

سوم ناتھ کی بات سن کر اس ویر دیوی نے مسکراتے ہوئے ذرا اس سے پوچھا۔ "اگر میں کنوئیں کا پانی پی لوں۔ تو کیا ڈاکٹر یقین دلا سکتے ہیں۔ کہ میں زندہ رہوں گی؟" ماں کے وچن سن کر سومناتھ گمبھیر ہو کر بولا۔ "وہ بھوشیہ گوئی کیسے کر سکتے ہیں۔ وہ تو صرف قیاس ہی کر سکتے ہیں۔"

پتر کی بات سن کر اس بجھتے ہوئے چراغ کی طرح اس ویر رمنی کے اندر اور بھی اُتساہ پیدا ہو گیا۔ اور اپنے آپ کو سنبھالتی ہوئی بولی:-

"میرے پیارے! میرے پرانوں کے بچنے کی یا تو سنبھاونا ہے۔ یا انومان۔ اور وہ سنبھاونا بھی اپنی پرتگیا کو توڑ کر ہی ہو سکتی ہے۔ اور اگر تم اپنے عہد پر پکے رہو۔ تو تمہاری پرتگیا زندہ و قائم رہ سکتی ہے۔ لیکن ایک اُچیہ آدرش کے لیے اپنے پران دے دینا اس جیون سے ادھک پربل اور اُچیہ ہے۔"

اپنے پیارے پتر کی پرتگیا پر اپنے پرانوں کو نچھاور کرتی ہوئی اس دیوی نے سومناتھ کو درڑھ کر کے اس ناشوان شریر کو تیاگ دیا۔ اپنے پتر کی کیرتی کو بچانے کے لیے اور ان سب دلتوں کے ادھیکاروں کی رکھشا کے لیے جن کے ادھار کے لیے سومناتھ نے پرتگیا کی تھی۔ یہ اس ویر آتما کا آتم تیاگ تھا۔ دلت جاتی کے بھائیوں کے ادھیکاروں کی رکھشا رُوپی بلی ویدی پر اپنے پرانوں کو نچھاور کر دینے والے ویر رام چندر کی سمرتی ابھی تک پنجاب کے ہندوؤں کے دلوں میں جیوت ہے۔ اس ویر نے جموں کے نزدیک بٹھیڑ نامی گرام میں راجپوت بھائیوں کے ہاتھوں گھائل ہو کر اس لیے اپنے پرانوں کو تیاگ دیا۔ کہ وہ اپنے "میگھ جاتی" کہلانے والے دبائے ہوئے منش جیون سے بڑھ کر ساددھارن ادھیکار دلانا چاہتا تھا۔ رام چندر کا بائیکاٹ کیا گیا۔ اسے جگہ جگہ مختلف قسم کی تکلیفیں دی گئیں۔ اور آخر اسے مار دیا گیا۔ اس مہان آتما کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے سب جاتیوں کے ہندوؤں کا جو سالانہ میلہ لگتا ہے۔ وہ آج اس آدرش کو امر بنا رہا ہے۔ جس کے لیے رام چندر زندہ رہا۔ اور جس کے لیے اس نے اپنے پرانوں کی بلی دی۔ آؤ۔ ان دو مگت آتماؤں کی پوجا کریں۔ جنہوں نے اس مہان آدرش کے لیے اپنے پران دے دیئے۔ جس کے لیے مہاتما گاندھی اپنا جیون دینے کو تیار ہو گئے۔ پنجاب میں تو وزیر اعظم کا اوارڈ بھی اچھوتوں کو علیحدہ انتخاب کا حق نہیں دیتا۔ مہاتما گاندھی کے کٹھور برت کا پرینام انکی موت ہوتا۔ تو ہمیشہ کے لیے ہندو جاتی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگ جاتا۔ پرنتو پھر بھی ایک پرانت ایسا ہے۔ جو ابھیمان کے ساتھ کہہ سکتا ہے۔ کہ اس نے سدھار کر دیا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کو برت کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ اس سارے سدھار کا شریہ آریہ سماج کے سدھارکوں کو ہے۔ جنہوں نے اچھوتودھار کے لیے اپنا جیون لگا دیا۔ اور جن میں سب سے بڑھ کر سومناتھ کی ویر ماتا اور رام چندر تھے۔ یہ دونوں مہاتما کے اگرگامی (پیشرو) تھے ✣

اجمیر نگر میں مہرشی کی پوتر نروان اردھ شتابدی منانے کے لئے اکٹھے ہوں گے۔ تو بھارت میں سے ذات پات
چھوت اچھوت کا بھید مٹا کر پوتر مد ادم۔۔ کے جھنڈے کے نیچے اکٹھے ہو کر وید منتروں کا گان کریں گے

آریہ سماج سے اداسین نو یو و کو! کیوں بکھرے جاتے ہو۔ اب تو منزل تھوڑی ہی
کو سرد تر توجہ پراپت ہو رہی ہے۔ گو آریہ سماج کا بیڑا ابھی تک اکابرا ہے۔ وہ دور ہے۔ آپ
رہے ہیں۔ نراشتا اور اداسینتا چھائی ہوئی ہے۔ طوفان کا کھٹکا سر پر ہے۔ ویمنوں کے گھن گرج رہے ہیں
طرح آریہ سنسکرتی کی رکھشا کے لئے سارا سنسار ٹکٹکی لگا رکھا ہے۔ اور آریہ سماج کے مان کی رکھشا کے لئے
اس پر مضبوطی سے چٹان کی مانند کھڑے رہو۔ آپ کو ہر ایک کام میں فتح ہوگی۔ بولو دلت ادھارک مہرشی
دیانند کی جے ؛

دلت ادھارک مہرشی دیانند

(از دیش بندھو کنور چاند کرن جی سارد ا ایڈووکیٹ)

آج مہرشی کو نروان پد پراپت کئے ہوئے ۵۹ ورش ہو گئے۔ مہرشی کے سب اُپدیشوں نے دنیا میں کتنی ہلچل مچا رکھی ہے۔ یہ جتلاتے ہوئے ہمارا سر فخر سے اونچا ہوتا ہے۔ مہرشی کے ستیارتھ پرکاش میں کہے " ویدوں کے اُدھار " اور سودیشی پریم کے منتروں سے بھارت جاگ اٹھا۔ اور کئی قسم کی سدھار سبھائیں کھل گئیں۔ آریہ پرش بھارت اُدھار کے کام میں لگ گئے ؛

آریہ سنسکرتی۔ راشٹریہ بھاشا۔ راشٹریہ شکشا کے اندولن چل پڑے۔ پرسپر کی پھوٹ۔ ایرشا دویش سے دکھی۔ اور داستا کے بندھنوں میں بندھا ہوا بھارت انیک پرکار سے دکھوت تھا۔ مہرشی نے بھارتیوں کو راستہ دکھایا۔ اور اس راستہ پر چلنے کا ساہس دلایا۔ جو لوگ ودیشی پربھاو کے کارن اپنے پراچین گورو کو بھول کر اپنے پوروجوں کو نکما سمجھتے تھے۔ ان کے اندر آتم ابھیمان اور آتم وشواس جاگرت ہو گیا۔ آج سنسار مان رہا ہے۔ کہ واستو میں وید سب ستیہ ودیاؤں کا بھنڈار ہیں۔ اور جو اُنتی پراچین کال میں ہمارے ویدک رشیوں نے کی۔ اس کا مقابلہ آج کی سبھیتا کا ڈھنڈورہ پیٹنے والی ودیشی جاتیاں نہیں کر سکتیں۔ گو اب بھی بھارت میں کائروں کی اور سوارتھیوں کی کمی نہیں۔ تاہم بھارت کے ایک سمودائے میں آتم بلیدان سے اب اتنی جاگرتی ہو گئی ہے۔ کہ بلوان سے بلوان انیائے کاری کا بھی مقابلہ کرنے کا وہ سنکلپ رکھتا ہے اور قید و بند کے خوف سے ترنت اپنے ادیش سے ہٹایا نہیں جا سکتا ؛

مہرشی نے دیکھا۔ کہ ودیشی سبھیتا کے زیر اثر ہمارے اندر گراوٹ آ رہی ہے۔ اور ہماری بدھی کا ہراس ہو رہا ہے۔ اس لئے انہوں نے ہمیں مادر وطن کے نام پر اپنے پراچین رشی اور منیوں کے گورو کی یاد دلا کر اور یہ بتا کر کہ جس سمے یورپ جنگلی حالت میں تھا۔ ہمارا دیش اُنتی کے شکھر پر پہنچا ہوا تھا۔ اپنے دیش بھائیوں کے ہردیہ میں جوش پیدا کر دیا۔ انہوں نے انیائے اور ستیہ کا بھیتر درشا کر اپنے دیش بھائیوں کو جگایا۔ ماتری بھاشا کے مہتو دوارا بچوں کی شکشا کے لئے گورو کل شکشا کا اُپدیش دیا۔ گذشتہ پچاس ورشوں سے آریہ پرش کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے بھی لگاتار تعمیری کام کرتے رہے۔ آج ہمیں خوشی ہے۔ کہ جس

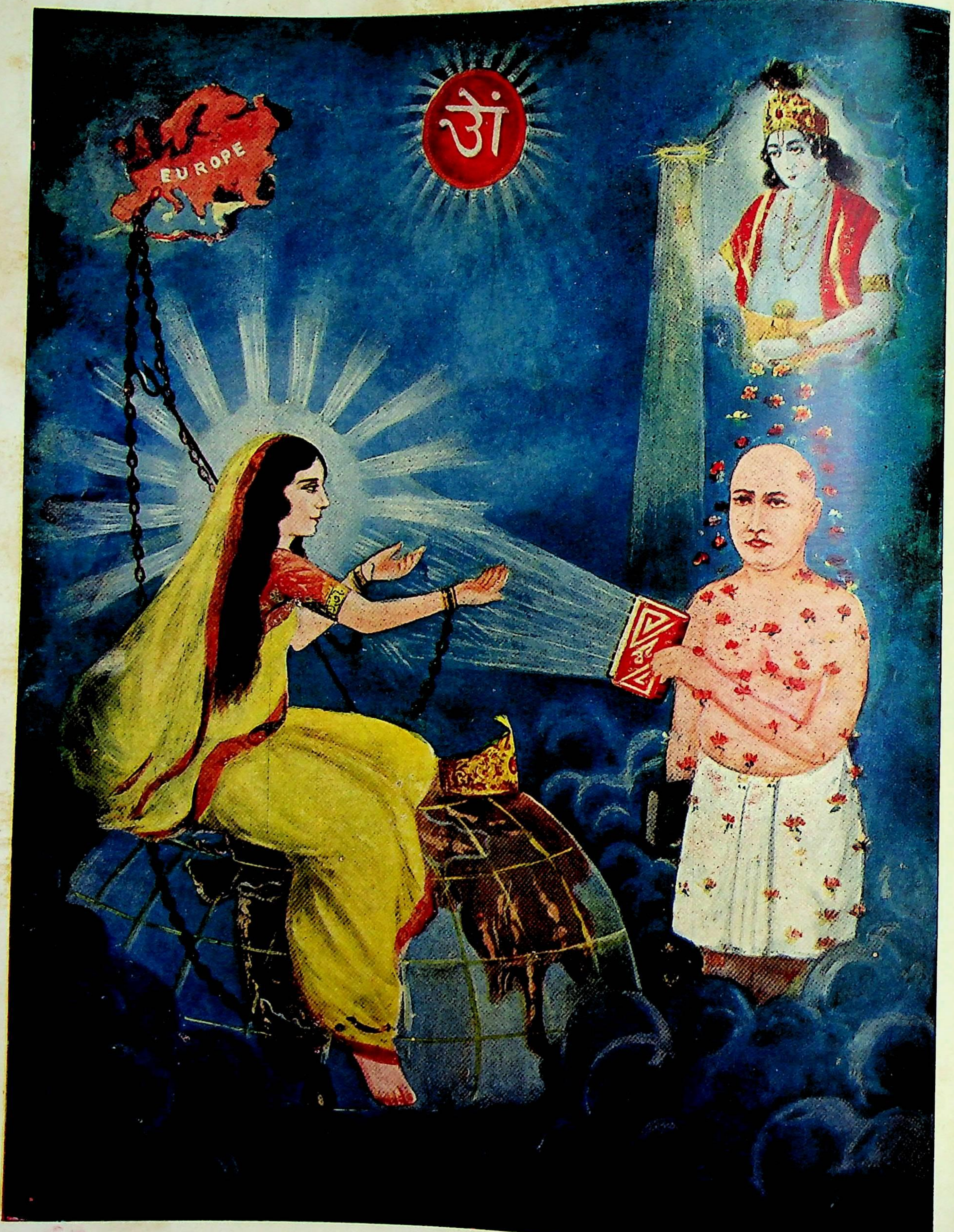
यथेमां वाचं कल्याणीं

کے تحت یہ سناتنی پنڈت اور مولوی جتنا آریہ پرشوں سے لڑنے کو تیار ہوتے تھے۔ آج انہی کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ اونچ جاتی کے اور دلت ہندو ایک ہو گئے۔ مہاتما گاندھی کے ہاتھ سے بھارت میں وہ لہر دوڑ جاتی۔ کہ آریہ سماج کا دلت ادھار کا کام ایک دم آسان ہو گیا۔ مہرشی ۔۔۔ رہانے کے انیایئوں کے تعمیری کام اور مہاتما گاندھی کی ایک پرتیبھا نے دیش میں وہ بجلی کا سا دھکا پہنچایا۔ کہ سبھی چھوت اور اچھوت ایک ہو گئے۔ نہ صرف ویدوں کے پڑھنے کا ادھیکار۔ بلکہ عملی طور پر مندر۔ کنوئیں۔ سکول وغیرہ سب دلتوں پر کھل گئے۔

آہا! مہرشی آپ دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے بھارت میں اتنی بڑی کرانتی پیدا کر دی۔ ناممکن کو ممکن کر کے دکھا دیا۔ پرنتو آریہ بھائی کا کرتویہ ہے۔ کہ چھوت چھات اڑانے کے اندولن میں تن۔ من۔ دھن سے پوری سہائتا دیں۔ کیونکہ اس سے آریہ سماج کے مول سدھانتوں کی پرچار ہوتا ہے ؛

صدیوں سے دھرم اور انیائے کی اوٹ میں نیچے ہوئے انیایئوں کے جال کا ناش ہوتا ہے۔ بھارت سے بھید بھاو کی بُرائی کا ناش ہو کر ایکتا کا پرچار ہونا ہے۔ ہم سوراجیہ کے زیادہ نزدیک پہنچ رہے ہیں۔ اور مہرشی کا مشن پورا کر رہے ہیں۔ آریہ ویرو! آؤ۔ اور آج کے پوتر دن پرتگیا کریں کہ ہم مہا بلی پر جھک کر سب

पाश्चात्य सभ्यता की श्रृंखलाओं में जकड़ी भारत माता ।



बंधन मोचक दयानन्द ।

VICTORIA PRESS,
RAILWAY ROAD LAHORE.

ہندوؤ! جاگو!!

(از شری ڈاکٹر بی۔ ایس مونجے ممبر گول میز کانفرنس)

ہندوستان میں ہندوؤں کی پرستھتی دن بدن بہت سنکٹ مئے ہو رہی ہے۔ جہاں وہ الپ سنکھیک (اقلیت میں) ہیں۔ وہاں تو ادشیہ ہی پرنتو جہاں وہ بہو سنکھیک (اکثریت میں) ہیں۔ وہاں بھی وہ اپنے کو کرمن سے بچا نہیں سکتے۔ ریاستوں میں بھی یہی اوستھا ہے۔ جہاں ہندو راجہ ہوتے ہیں۔ وہاں بھی ہندو پرجا کی رکشا ٹھیک نہیں ہوتی اور مان ہانی تو سدا ہوتی رہتی ہے۔ اور جہاں مسلمان حکمراں ہیں۔ وہاں کا تو حال ہی مت پوچھو۔

آگے چل کر ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ جب یہ نیا شاسن ودھان بنے گا۔ تب کا درشیہ کچھ وچتر ہی ہوگا۔ ادھیراج انگریز رہیں گے حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے گی۔ اور ایسا پرتیت ہوتا ہے کہ ہندو ہمیشہ ہین دین اور نربل رہیں گے۔ پرنتو اس کا اپائے کیا ہے؟ جو لوگ اپنے ادھکاروں کی اور اپنے سمان کی رکشا کرنے کے لئے انگریزوں کے سمان اور مسلمانوں کے سمان سنگٹھن کی شکتی نہیں رکھتے۔ ان کی دنیا میں قدر نہیں ہوتی۔

اتنا ہوتے ہوئے بھی انگریزوں کو اپنے دھرم اور اپنی سنسکرتی کی رکشا کرنے کے لئے ایک Defender of faith کی آوشکتا ہوتی ہے۔ انگریزوں کا Defender of faith ان کا بادشاہ ہے۔ جو اپنی اپادھیوں (خطابات) میں Defender of faith کی اپادھی کو سب سے زیادہ مان دیتا ہے۔ مسلمانوں کا Defender of faith اب خلیفہ نہ ہوا۔ تو بھی ان کے بادشاہ افغانستان ایران آدی دیشوں میں ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ہندوؤں کا Defender of faith کون ہے؟ کیا ہندو دھرم اور سنسکرتی کو Defender of faith کی ضرورت ہی نہیں؟ کیا ہندوؤں کا کوئی مالک ہی نہیں۔ جو آوے سو ہانک لے جاوے اور نوالے توڑ توڑ کر نگل جاوے؟ کیا ہندو جانور ہیں۔ کہ جو ان بھیڑوں کے مالک بنے۔ ہندوؤں کو بھی Defender of faith کی آوشکتا ہے۔ انگریزوں اور مسلمانوں کے سمان کوئی ان کا بادشاہ Defender of faith نہیں ہو سکتا۔ تو پھر کون ان کی سنسکرتی اور دھرم کی رکشا کر سکے گا؟ ان کو تو آوشکتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو سنگٹھت کریں۔ اپنی پراچین سنسکرتی کو پھر جیوت کرنے کا یتن کریں۔ اور اپنے ویر پرشوں کا انوکرن کریں۔

ہندوؤں سے پرارتھنا ہے کہ اگر وہ اپنی عزت رکھنا چاہتے ہیں تو اپنے آپ کو سنگٹھت کریں۔ بنا سنگٹھن کے کوئی جاتی جیوت نہیں رہ سکتی جن جاتیوں کا ہمیں مقابلہ کرنا ہے وہ ہم سے بہت زیادہ سنگٹھت ہیں۔ اٹھو! جاگو! اور اپنے دھرم کی رکشا کیلئے تیار ہو جاؤ!!

سوامی دیانند ورتمان بھارت کے بڑے سدھارک تھے

(شری ست بی داس ایم۔ ایل۔ اے کا سندیش)

شری سوامی دیانند ورتمان بھارت کے سب سے بڑے سدھارک تھے۔ وہ ہندو جاتی کو جات پات کے بندھنوں سے نکال کر ایک سارو بھومک دھرم بنانا چاہتے تھے۔ وہ ہندو دھرم کو پنڈتوں اور پجاریوں کے پھندے سے نکال کر سروسادھارن تک پہنچانا چاہتے تھے۔ اس کا انہوں نے یتن کیا۔ پرنتو اپنے جیون میں وہ پورے سپھل نہ ہو سکے۔ آج مہاتما گاندھی نے اس بات کا پرن کیا ہے کہ یا تو وہ ہندو دھرم کا سدھار کریں گے۔ یا اپنے پرانوں کو نیوچھاور کر دیں گے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہندو جاتی کے ماتھے پر اچھوتوں کے ساتھ اتیاچار کرنے کا جو کلنک ہے۔ اسے دھو دیا جائے ان کی اچھیا ہے کہ شتابدیوں کے بچھڑے اچھوت بھائی پھر ہم سے مل جائیں اور ہندو جاتی پھر سے ایک ہو جائے۔

اپنے اس وچار کو کریاتمک روپ دینے کے لئے انہوں نے اپنے پرانوں کو نیوچھاور کرنے کا نشچے بھی کر لیا ہے۔ پرماتما کی کرپا سے وہ ایک بار پریکشا کی اگنی میں سے سپھلتا پوروک نکل چکے ہیں۔

پرنتو ابھی ہم لوگ اچھی طرح سے جاگے نہیں۔ اب بھی سمے ہے کہ سب آریہ مل کر یتن کریں کہ اچھوت پن کا کلنک مٹ جائے۔ اور مہاتما گاندھی کو پھر سے برت دھارن کرنے کی آوشکتا نہ ہو!!

دیانند کی یاد میں!

(چکیدۂ قلم لالہ دینا ناتھ جی۔ لاہور)

ایکہ صد ناز ہے تجھ پر مادرِ ہندوستاں! — ایکہ اب تک نام تیرا رونقِ بزمِ جہاں!
ہمت و دانش کا تھا تو ایک بحرِ بیکراں — قابلیت کا تھا علمیت کا تھا کوہِ گراں
تارک الدنیا بھی تھا اور ہند کا رہبر بھی تھا — سادگی تیری میں صد ہا تھیں نہاں رنگینیاں
اک طرف تیرے سخن میں سختیٔ فولاد تھی! — تھا اُدھر تحریر میں کیفِ شرابِ ارغواں
قسمتِ بھارت کو تو نے جس طرح پلٹا دیا — داد اُسکی دے رہا ہے آجتک خود آسماں
ہمرہِ بھارت ترے دل میں بشر کا درد تھا — ذات میں تیری تھی گویا دسعتِ کون و مکاں
کر دیا سوراج سے۔ دردِ وطن سے آشنا — اللہ اللہ کس بلا کی تھیں یہ تیری شوخیاں
ہے دعا جبتک رہے سورج میں قائم روشنی — ہے دعا جبتک ہیں قائم زمین و آسماں

نام تیرا اے دیانند! زندۂ جاوید ہو
آریہ جاتی کو تو نے دی حیاتِ جاوداں

"رشی دی بھال"

(از شری بلدیو متر، بجلی)

دیا! اتے آنند بھنڈار بھریا۔ رشی! گورو! بھگوان کہلان والے
راہوں کھنجیاں۔ کوڑیاں کوہجیاں نوں سیدھا سا ہمارا راہ دکھان والے
بانی وید! بھگوان دا حکم سچا۔ اوم نام دا جاپ جپان والے
کھنڈ اے پاکھنڈ دے کھنڈنے دا ویدک دھرم دا ناد بجان والے

سکا پیا امیداں دا باغ سی جو۔ تیرے چرناں دی برکت توں ہرا ہویا
توں او پارس سیں قوم دے لال بانکے۔ لگا لڑ جو! کھوٹیوں کھرا ہویا
پیا پھل مراد دا اج تیری۔ سارے جگ دی اکھاں دے تاریا دے
دتا مار اَنتار و آں تائیں آ کے۔ بھارت ماں دے پُت پیاریا دے
دیکے روشنی نہیر دے پٹ کھولے۔ سبھے گوڑتے سچ نتاریا دے
دکھی! دین! ابلاد آں دے دردکارن ہو کے سنگھ میدان پکاریا دے

پیا بھالدیں بال کے اج دیوے "دیوے" قوم دے نظر نہ آئیں مینوں
تُہتی روشنی ہلے ہنیھر کتّں۔ بھلا پھراں نہ راہ کیوں پائیں مینوں

اُنیسویں صدی کا سب سے بڑا ہندوستانی

(از شری مان لالہ دینا ناتھ جی)

انیسویں صدی تاریخ عالم میں سب سے اہم اور سب سے بڑی صدی مانی جاتی ہے اس لحاظ سے کہ جتنے بڑے انسان اس صدی میں پیدا ہوئے۔ اس کا عشر عشیر بھی اس سے پہلے کسی ایک صدی میں پیدا نہیں ہوئے۔

یہ ناخوشگوار بھی ہے اور مشکل بھی۔ کہ انیسویں صدی کے تمام بڑے آدمیوں کا موازنہ کر کے ان میں سب سے بڑے آدمی کو مخصوص کیا جائے۔ یہ کام ناخوشگوار سے مشکل زیادہ ہے۔ کیونکہ حالات کی گوناگونی اور بوقلمونی اس نازک مسئلہ کو نازک ترین بنا دیتی ہے کہ کس طرح ایک ملک کے بڑے آدمی پر دوسرے ملک کے بڑے آدمی کو ترجیح دی جائے۔ جبکہ اس نے بالکل مختلف حالات زندگی میں مختلف نتائج پیدا کئے ہوں۔ حالات ملک مختلف تھے۔ سوسائٹی کا سوشل نقطۂ خیال مختلف تھا۔ بڑے آدمیوں نے اپنے اپنے ملک میں جو عظمت کے سامان اپنے کیرکٹر اور کام کے زور سے پیدا کئے۔ ان کی بجائے خود قیمتیں مختلف تھیں۔ اس لئے مختلف اوقات کے اور مختلف ممالک کے بڑے آدمیوں کا باہم مقابلہ و موازنہ کرنا اور یہ قرار دینا کہ ان عظیم آدمیوں میں نسبتاً عظیم ترین کون تھا۔ صریحاً مشکل ہے۔ ہاں اس کے مقابلہ میں یہ قابل عمل ہے اور میرے خیال میں آسان بھی کہ اس بات کا فیصلہ کیا جائے کہ کسی ملک میں ایک مقررہ عرصہ میں کون شخص اپنے وقت کا سب سے بڑا انسان گزرا ہے۔

میرے خیال میں یہ فیصلہ کرنے کے لئے ہمارے سامنے کافی واقعات موجود ہیں۔ کہ انیسویں صدی میں وہ کون تھا جو ہندوستان میں سب سے بڑا آدمی ہو گزرا ہے؟ واقعات یقیناً بے خطا اور عیاں طور پر بتا رہے ہیں۔ کہ جس بلند ہستی کو یہ فخر حاصل ہوا۔ وہ دیانند سرسوتی تھا۔

میرا دعوےٰ ہے کہ آپ کے حالات زندگی اور افعال زندگی اور ان حالات و افعال کے نتیجہ کو پیش نظر رکھ کر ہر حق طلب اور انصاف پسند شخص یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ سوامی دیانند ہی انیسویں صدی کے سب سے بڑے ہندوستانی تھے۔

سائنس داں:۔ اب آپ کے اوصاف کو ایک ایک کر کے دیکھئے۔ اور اس کوہ وقار ہستی کے مختلف پہلوؤں پر نظر غور ڈالیے۔ پہلی بات اور سب سے بڑی بات (میری نظر میں) یہ ہے کہ آپ ایک سچے سائنسداں تھے۔ اور سائنس اور علم و فضل نے آپ کے دماغ کو مقدس اور معطر کر دیا تھا۔ کوئی شخص آج تک نہ ایسا پیدا ہوا ہے۔ نہ ہوگا۔ جو سائنس کے تمام شعبوں پر حاوی ہو۔ اس لئے سائنسداں وہ نہیں ہے جو ہر قسم کی سائنس جانتا ہے۔ بلکہ سائنسداں وہ ہے جو اپنے مطالب کے لئے۔ اپنے حالات زندگی کی ضروریات کے لحاظ سے اور کائنات عالم میں زندگی کے عام رتبہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ سائنس کے صحیح منشا اور تحقیقات سے آگاہ ہے۔ میں ابھی بتاؤں گا کہ اس نقطۂ خیال سے (اور صحیح ترین نقطۂ خیال یہی ہے) سوامی دیانند جی ایک کامل سائنس داں تھے۔ زمانۂ حال کی سائنس نے جو نہایت اہم دریافتیں کی ہیں۔ ان میں عظیم دریافت وہ ہے جسے انگریزی میں Conservation of energy کہتے ہیں۔ جس کا مطلب سادہ اور عام فہم الفاظ میں یہ ہے کہ کائنات عالم کے اجزا اپنی اصلیت میں نہ ایزاد کئے جا سکتے ہیں اور نہ فنا کئے جا سکتے ہیں یعنی مادہ ایک ازلی اور ابدی چیز ہے۔ بظاہر یہ کوئی بڑی بھاری دریافت معلوم نہیں ہوتی کہ مادہ کو ازلی اور ابدی سمجھا جائے۔ لیکن آپ تاریخ مذاہب پر نظر ڈالیں۔ اور آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ تمام مذاہب میں کوئی ایسا ہادی۔ کوئی ایسا پیغمبر۔ کوئی ایسا بانیٔ مذہب پیدا نہیں ہوا جس نے اس کائنات عالم اور اس کے اجزا کو یعنی مادے کو ازلی اور ابدی سمجھا یا کہا ہو۔ ہر بانیٔ مذہب نے خواہ وہ موسیٰ تھا یا عیسیٰ تھا یا محمد تھا یا کوئی اور تھا۔ یہی کہا ہے کہ یہ دنیا خدا کے دست قدرت کی پیدا کردہ ہے۔ ہست نیست سے اور وجود عدم کے پردے سے آیا ہے۔ خدا نے کُن کہا اور یہ دنیا پیدا ہو گئی۔ ایک وقت تھا جب یہ مادہ نہ تھا۔ اور ایک وقت آئے گا جب یہ مادہ نہ ہوگا۔ غرض تمام بانیان مذاہب نے مادہ کو ایک عارضی اور مصنوعی چیز قرار دیا ہے۔ ان کے دماغ میں بھی یہ وسیع اور یہ عظیم اور یہ بولناک صداقت نہیں آئی تھی۔ کہ مادہ پیدا نہیں کیا گیا۔ اور وہ ازلی ہے۔ یہ عظیم اور یہ وسیع اور یہ مقدس دماغ تمام بانیان مذاہب میں صرف سوامی دیانند جی مہاراج کو حاصل ہوا کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ کائنات ازلی ہے اور پیدا کردہ نہیں ہے آریہ سماج کے بس مخصوص اصولوں میں ایک اصول میں یہ صداقت بہت نمایاں طور پر چمک رہی ہے۔ غرض سوامی دیانند جی کے سوا تمام بانیان مذاہب سائنس کی اصلی روح سے بے بہرہ تھے۔ صرف آپ ایک ایسے بانیٔ مذہب تھے۔ اور آپ ایک ایسے پیغمبر تھے۔ (میں نے ہمیشہ آپ کو آریہ سماج کا پیغمبر کہا ہے) جو سائنس داں تھے۔

فلسفی:۔ سائنسداں اور فلسفی دو مختلف چیزیں ہیں۔ زمانہ حال کا سب سے بڑا سائنس داں سر آلور لاج بالکل فلسفی نہیں ہے فلسفہ اس کو چھو تک نہیں گیا۔ وہ سائنس داں ہے اور محض سائنس داں۔ مشہور فلاسفر جان سٹورٹ مل بڑے بھاری فلاسفر تھے لیکن قطعاً سائنس داں نہ تھے۔ غرض صریح طور پر سائنس داں اور فلسفی دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ لیکن خوبی حالات سے سوامی دیانند جی سائنسداں کے علاوہ فلسفی بھی تھے فلسفہ ایک وسیع گلستاں کی طرح ہے۔ جس میں رنگا رنگ پھول کھلتے ہیں۔ فلسفہ ایک بڑا بھاری ہمالہ ہے۔ جس کی چوٹیوں پر کئی دریا بہتے ہیں۔ اور جس کی وادیوں میں کئی آبشار رقص کرتے ہیں۔ فلسفہ ایک بحر بیکراں ہے جس کے ساحل کی طوالت۔ جس کی موجوں کا شمار اور جس کی گہرائیوں کا اندازہ حد عقل سے باہر ہے۔ یعنی فلسفہ وہ عظیم چیز ہے کہ اس کی عظمت کو مدنظر رکھ کر کسی شخص کو کامل فلسفی نہیں کہا جا سکتا۔ اور نہ تم یہ کہہ سکتے ہو۔ کہ یہ چیز فلسفہ ہے۔ اور بس یہی فلسفہ ہے۔ لیکن ایسی کئی باتیں ہیں۔ ایسے کئی خیالات ہیں اور ایسے کئی تصورات ہیں جن کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ یقیناً فلسفہ کی روح رواں ہیں۔ ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں باتیں ایسی ہیں جو فلسفہ انسان کو سکھلاتا ہے۔ مگر یقیناً ان میں چند خیالات اور تصورات ایسے ہیں جن کو مؤثر ترین۔ مقدس ترین اور حسین ترین کہا جائے گا۔ عام مذاہب نے زیادہ تر انسانی روح کی نجات پر [illegible] رہا ہے۔ اسلام تو اس بارے میں ایسا پست ہمت اور پست خیال واقع ہوا ہے کہ اس نے انسان کی نجات اس میں ٹھہرائی ہے کہ اس کے پینے کے لئے شراب طہور اور اس کی خدمت گزاری کے لئے حوروں کا جمگھٹ ایک سدا بہار چمنستان میں مہیا کر دیا ہے۔ غرض اکثر مذاہب کا بہترین فلسفہ یہ رہا ہے اور اس کو بیان بانیان مذاہب نے فلسفے کی روح کہوں گا کہ انسان اپنی روح کی نجات کی فکر کرے۔ اور بس یہ فلسفہ ہر گز ایک کمزور اور پست فلسفہ ہے۔ کیونکہ یہ انسان کے اس جذبہ خود غرضی کو بڑھاتا ہے۔ جسے سائیکالوجی (نفسیات) کی اصطلاح میں Egoism کہتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں وہ فلسفہ دیکھیے جس کو آریہ سماج کا مذہبی نیم بنایا گیا ہے۔ کہ اپنا فائدہ تم فقط مت کرو بلکہ دوسرے کے فائدے میں سمجھو اور حاصل کرو۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ زندگی کا سب سے بڑا فلسفہ نہیں ہے؟ کون میرے اس دعوے کی صداقت میں شک کرے گا کہ سوامی دیانند جی مہاراج بلند ترین فلسفی تھے۔

محب وطن:۔ سوامی دیانند جی ایک آتش بیان تقار اور ایک جادو نویس مصنف بھی تھے ان کی ہر تصنیف سے ان کی قابلیت اور علمیت کی مہک آتی ہے۔ لیکن ان کی خاص قابل ذکر تصنیف ستیارتھ پرکاش ہے۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر دیش بھگتی کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وہ تمام نوع انسان کی بہتری اور محبت کے پرچارک تھے لیکن اس کے ساتھ ہی بھارت درشن کے دلدادہ والہ و شیدا تھے۔ صحیح معنوں میں وہ چندے آفتاب اور چندے مہتاب تھے۔ ہم اکثر بانیان مذاہب کو دیکھتے ہیں کہ دیش بھگتی ان کو چھو کر نہیں گئی۔ وہ صرف اپنی پیدا کردہ روحانی فضا میں ہی اڑتے ہیں۔ انسان کی روح سے انہوں نے پیار کیا ہے۔ اور انسان کی جسمانی ہستی سے عملاً انکار کر دیا ہے لیکن سوامی دیانند جی کی تصنیف ستیارتھ پرکاش ملاحظہ کیجیے اور آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ سوامی دیانند اپنے اہل وطن سے کتنا گہرا پیار دل میں رکھتے تھے۔ اور بھارت ماتا کی سیوا کا جذبہ کس زور سے ان کی مقدس آتما میں جلوہ فگن تھا پیغمبر ہو کر اگر کوئی محب وطن گزرا ہے تو وہ سوامی دیانند ہی تھے۔

سیاست داں:۔ جو سیاست آج ہندوستان کی بہترین۔ تازہ ترین۔ جدید ترین اور سب سے زیادہ ترقی یافتہ سمجھی جاتی ہے۔ اس کا رنگ بہت نمایاں طور پر ستیارتھ پرکاش میں پایا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا بیان میں مجھ سے کوتاہی ہوئی ہے۔ کیونکہ ستیارتھ پرکاش میں زمانہ حال کی جدید ترین سیاست کا نہ صرف رنگ ہی جھلکتا ہے۔ بلکہ اس میں صاف اور بدیہی طور پر اس اصول کا پرچار کیا گیا ہے۔ جسے آج کی سیاست کی جان اور روح کہنا چاہیے بیوائی

آریہ سماج کی کامیابی اور ناکامیابی

نتیجۂ فکر ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ ایم اے وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب

آریہ سماج اپنے سوشل اور تعلیمی کام میں بہت حد تک کامیاب ہو گیا ہے۔ اور ہندوستان میں کوئی دوسری سوسائٹی اس کام میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جتنے کالج اور سکول اور گوروکل وغیرہ آریہ سماج کے انتظام میں چل رہے ہیں۔ اور کسی غیر سرکاری ایجنسی کے نہیں ہیں۔ ان کالجوں اور سکولوں کی نہ صرف تعداد ہی زیادہ ہے۔ بلکہ ان کا انتظام بالعموم تسلی بخش ہے۔ پڑھائی اکثر کالجوں اور سکولوں کی اچھی ہے اور یونیورسٹی کے نتائج میں کوئی بھی دوسرا کالج یا سکول ان سے سبقت نہ رکھتا ہوگا۔ ہندی اور سنسکرت پرچار میں ان سکولوں اور کالجوں نے خاص کامیابی حاصل کی ہے۔ جو طلبا ان سکولوں اور کالجوں سے نکلتے ہیں۔ ان کا چال چلن اچھا اور مزاج سادہ ہوتا ہے۔ ان کے دل میں اپنے دیش اور جاتی کے لئے پریم ہوتا ہے۔ اور دیش سیوا میں حصہ لینے والوں میں ان لوگوں کی تعداد مقابلتاً زیادہ ہوتی ہے۔ تعلیمی معاملات میں آریہ سماج کی رائے اور آواز خاص اہمیت اور وقعت رکھتی ہے۔ غرضیکہ تعلیمی لحاظ سے آریہ سماج کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ سوشل ریفارم کے میدان میں بھی آریہ سماج نے بہت کام کیا ہے۔ اور اسے قابل قدر کامیابی ہوئی ہے۔

آریہ سماج کے سوشل پروگرام میں جو باتیں تھیں وہ تقریباً سب کی سب پوری ہو رہی ہیں۔ بچپن کی شادی جہاں جہاں آریہ سماج کا زور ہے۔ تقریباً نیست و نابود ہو چکی ہے اور آریہ سماجی گھرانوں میں بیس پچیس برس سے پہلے لڑکوں اور اٹھارہ بیس برس سے پہلے لڑکیوں کی شادیاں بہت کم ہوتی ہیں۔ اور ان کی تقلید میں اور ان کے پرچار کی برکت سے دوسرے ہندوؤں میں بھی بچپن کی شادی بہت کم ہو گئی ہے۔ اور کم از کم ان لوگوں کو جو اشٹ وَرشا بھویدگوری وغیرہ کی سندیں پیش کیا کرتے تھے۔ اب منہ کھولنے کی جرأت نہیں۔ سوشل پروگرام کی ایک اور مد استری شکشا تھی اس کی پہلے پہل سناتن دھرم حلقوں میں خاص مخالفت تھی۔ اب وہی لوگ کنیا پاٹھ شالائیں کھول رہے ہیں۔ اور کوئی شخص یہ کہتا نہیں سنا جاتا کہ استری جاتی شودر ہے اور اسے پڑھنے لکھنے یا وید کریا کرنے کا ادھیکار نہیں ہے۔

ایک اور مد جات پات کے متعلق تھی۔ آریہ سماج کا پرچار تھا کہ جات پات جنم سے نہیں بلکہ گن کرم سوبھاؤ سے ہے۔ اور شاستروں کی شکشا کے مطابق ایک نرگن برہمن شودر بن جاتا ہے۔ اور گنوان شودر اپنے کرم اور سوبھاؤ سے برہمن پدوی کو پہنچ جاتا ہے اس بات میں شک نہیں کہ جات کا بندھن ابھی ٹوٹا نہیں۔ مگر ڈھیلا ضرور ہو گیا ہے کئی شادیاں جات پات کی تمیز کو نظر انداز کر کے ہوئی ہیں۔ اور کسی نے ان پر کسی خاص قسم کا اندولن نہیں کیا۔

جات پات توڑک منڈل اور دیگر اس قسم کی جماعتیں آریہ سماج کے پرچار کا نتیجہ ہیں جات پات کے اس اصول کا ایک پہلو اچھوت ادھار ہے۔ اور آریہ سماج کے واسطے یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ ہندوستان میں سب سے پہلے اچھوت ادھار کا کام اس نے اپنے ہاتھوں میں لیا اور اس میں بہت حد تک کامیابی حاصل کی۔ مہاتما گاندھی کی محنت اور ریاضت نے اچھوت ادھار کے کام میں نئی زندگی ڈال دی ہے۔ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ ابھی مہاتما گاندھی کا نام بھی سننے میں نہ آیا تھا۔ جبکہ آریہ سماج بڑے زور سے اس کام میں مشغول تھا۔ آریہ سماج کے زیر انتظام میگھ ادھار سبھا۔ دیانند دلت ادھار منڈل ہوشیارپور۔ دیانند دلت ادھار سبھا لاہور وغیرہ نے اس کام میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ہوشیارپور کے آریہ سلج کالج کے پرنسپل جو غالباً وہیں کے منڈل کی سہائیتا سے اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ایک نام نہاد دلت جاتی کے ممبر تھے۔ اب بڑے بڑے برہمن کھشتریوں کے لڑکے ان کے چرنوں میں بیٹھ کر سکشا حاصل کر رہے ہیں۔ دیانند کالج لاہور کے طلبا نے اچھوت ادھار کے لئے وہ کام کر کے دکھایا کہ پنجاب سکے باہر اس سال سے پہلے قیاس میں نہ آ سکتا تھا۔ ایک برہمن باورچی نے ایک چمار جاتی کے طالب علم کو لنگر میں کھانا کھلانے پر اعتراض کیا۔ دوسرے برہمن باورچی بھی اس سٹرائک میں شامل ہو گئے۔ اور اس بات پر اصرار کیا کہ اس چمار لڑکے کو لنگر میں کھانا نہیں کھلائیں گے۔ کالج میں تقریباً ایک ہزار بورڈر ہوں گے۔ سب نے اس چیلنج کو منظور کیا اور کئی روز تک بازاروں میں کھانا کھاتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ برہمن باورچیوں نے توبہ کی اور سٹرائک کا خاتمہ کر دیا۔ اب کسی لنگر میں کسی برہمن کو یہ جرأت نہیں کہ کسی اچھوت جاتی کے طالب علم کو کھانا کھلانے میں اعتراض کرے۔

آریہ سماج کے سوشل پروگرام کی ایک اور مد ودھواؤں کی شادی تھی۔ سوامی دیانند اس بات کے قائل تھے کہ سمرتیوں میں عام طور پر ودھواؤں کے پنر بواہ کا سمرتھن نہیں۔ مگر پھر بھی انہوں نے آپتی دھرم کے طور پر اس پلٹ کا پرچار کیا۔ اور آریہ سماج میں ودھوا بواہوں کی پرنالی چل نکلی۔ اور اب یہ رسم اتنی عام اور مسلمہ ہے کہ اس میں کوئی غیر معمولی بات ہی نظر نہیں آتی۔ اور سینکڑوں شادیاں سناتن دھرمی خاندانوں میں بھی ہو چکی ہیں۔ اسی طرح اور چھوٹے چھوٹے سوشل کاموں میں آریہ سماج کو کافی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور نیم سوشل کاموں یعنی کئی قسم کے توہمات کے دور کرنے میں بھی آریہ سماج بہت حد تک کامیاب ہوا ہے۔

مگر باوجود ان کامیابیوں کے کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ آریہ سماج بحیثیت مجموعی اپنے مشن میں کامیاب ہوا ہے۔ سوامی دیانند کا اودیش آریہ سماج قائم کرنے میں تھا۔ کہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا عام ہو جائے ویدک دھرم کا دروازہ منش ماتر کے لئے کھل جائے اور ویدک دھرم ایک سروجنک یا عالمگیر مذہب بن جائے۔ آریہ سماج کی بنیاد انہوں نے اس واسطے ڈالی تھی کہ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے یہ ایک مشنری کا کام دے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس کام میں جو آریہ سماج کا سب سے بڑا اودیش تھا۔ اس کو نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ تھیوری میں تو سب کچھ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور تھوڑی بہت عملاً بھی کوشش ہوتی ہے۔ مگر آریہ سماج نہ ویدک دھرم کو عام فہم اور مقبول عام طریق پر ہندوؤں اور غیر ہندوؤں کے سامنے رکھ سکا ہے۔ اور نہ ہی ویدک دھرم کو عالمگیر بنانے میں نمایاں عملی کام کر سکا ہے۔ خواہش ضرور موجود ہے امکان بھی ہے۔ مگر خواہش کی عملی نشوونما

نہیں ہوئی۔ اور امکان کو امر واقعہ کی صورت نصیب نہیں ہوئی۔ برعکس اس کے آریہ سماج کے ممبروں کی تعداد شاید کم ہو رہی ہے۔ اس کے سوشل پروگرام کو ہندوؤں نے عام طور پر قبول کر لیا ہے۔ مگر اس کے مذہبی پروگرام میں عملی شمولیت سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس کی وجہ دریافت کرنا آریہ سماج کے مستقبل کے واسطے نہایت ضروری ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ زمانہ کی ہوا ایسی ہے کہ تعلیم یافتہ لوگوں کو خالص مذہبی باتوں میں دلچسپی نہیں اور کم و بیش تمام مذہبی جماعتوں میں اس مذہبی بے اعتنائی کو محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس بات میں کچھ سچائی ہے۔ مگر آریہ سماج کی خالص مذہبی نشوونما میں کافی ترقی نہ ہونے کی ساری ذمہ داری کیا اس کم و بیش عالمگیر بیماری کے سر پر مڑھی جا سکتی ہے؟ میری رائے میں اس کی ایک بھاری وجہ یہ ہے کہ آریہ سماج نے اپنے پیروؤں کو دماغی غذا پہنچانے کا بندوبست نہیں کیا۔ عام ہندو لوگ مختلف ذریعوں سے روحانی غذا حاصل کرتے ہیں۔ ان کے گورو ہیں۔ سادھو۔ مہاتماؤں کے پاس جاتے ہیں۔ ان کی روحانی بھوک بہت کم ہوتی ہے۔ ان ذریعوں سے وہ پوری کر لیتے ہیں۔ آریہ سماج کے پاس جو لوگ آتے ہیں۔ اعلےٰ تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ ان کے دماغ صیقل کئے ہوتے ہیں۔ ان کے اندر سے توہمات۔ جھوٹی شردھا۔ ضعیف الاعتقادی دور ہو چکی ہوتی ہے معمولی باتوں سے ان کی تسلی نہیں ہوتی۔ اور آریہ سماج ان کے اندر میں کوئی ایسی ٹیک نہیں دے سکتا۔ جس کو وہ سمجھ سکیں۔ اور جس سے ان کی روحانی بھوک مٹ سکے۔ جو لوگ شروع شروع میں آریہ سماج کے ممبر بنے وہ انگریزی تعلیم یافتہ تھے۔ ہندی تک نہ جانتے تھے۔ ان میں آریہ سماج بھگتی زیادہ حد تک عام ہندو توہمات پرستی سے بغاوت پر مبنی تھی۔ ان میں وید۔ اپنشد اور دیگر شاستر پڑھنے کی قابلیت نہ تھی۔ انگریزی ترجمے شردھا توڑنے والے تھے۔ نہ کہ شردھا پیدا کرنے والے۔ وہ لوگ آریہ سماج کے تعلیمی اور سوشل پروگرام کی کشش سے آریہ سماج سے جڑے رہے۔ اور جاتی سیوا اور حب الوطنی کے جذبہ سے وہ آریہ سماج کے بھگت بنے رہے۔

اب جبکہ اس کے سوشل پروگرام کو عام ہندو جاتی نے قبول کر لیا ہے۔ اس میں کوئی آریہ سماجک خصوصیت اور کشش نہیں ہی اب یا تو آریہ سماج پالیٹکس کو اپنے پروگرام

میں شامل کر کے کشش پیدا کر سکتا ہے۔ یا خالص اعلیٰ مذہبی کام ہے۔ لیکن رستہ میں دقت وہی ہے کہ نوجوانوں کے ہاتھ میں روحانی غذا کے لئے کونسی چیز دیں۔ ستیارتھ پرکاش کئی پہلوؤں سے مفید پستک ہے۔ مگر یہ وید کی جگہ نہیں لے سکتی۔ اور ویدوں کے متعلق یہ ہے کہ ننانوے فی صدی لوگوں کے لئے وہ ایک سربمہر پستک ہے۔ تعلیم یافتہ لوگوں کی اس بات سے تسلی نہیں ہو سکتی کہ ویدوں کی حمائل بنا کر گلے میں لٹکاتے پھریں۔ یا محض طوطے کی طرح اس کا پاٹھ کر لیا کریں۔ اس ضرورت کو پورا کرنا نہایت ضروری ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اگر کچھ انتظام جلدی نہ کیا گیا۔ تو آریہ سماج ایک نام نہاد مذہبی سوسائٹی رہ جائے گی۔ جس کی زندگی کا دارومدار محض ان کے سکولوں اور کالجوں پر ہوگا۔ آریہ سماج اور بالعموم ہندوؤں کی حالت مذہبی پاٹھاولی کے نظریہ سے ایسی معلوم ہوتی ہے کہ ایک شخص کے گھر میں غلہ بکثرت موجود ہے۔ سبزی۔ گھی۔ شکر۔ چاول۔ دال۔ میدہ۔ بیسن۔ دودھ۔ دہی بھی سب کچھ بکثرت ہے۔ مگر کھانا پکانے والا کوئی نہیں۔

آریہ سماج اس کام کو ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ اور اگر آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں لاکھ دو لاکھ روپیہ خرچ کر کے چند پستکیں ایسی تیار کرا لے جو مختلف روحانی اور تعلیمی مدارج کے لوگوں کو روحانی غذا بہم پہنچا سکیں۔ تو آریہ سماج نہ صرف منش ماتر کی ایک اہم سیوا کرے گا۔ بلکہ اپنی زندگی کا بیمہ کرا سکے گا۔ اور امر ہو جائے گا۔

اس کام کے واسطے پرتی ندھی سبھاؤں کو مل کر کام کرنا چاہئے۔ اور آریہ سماج کے سب سے لائق پنڈتوں سنسکرت سدھوں اور انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کی ایک کمیٹی بنانی چاہئے۔ جو ویدوں اور اپنشدوں کی شکشا کو عام فہم اور دلکش زبان میں چھوٹی پستکوں کی شکل میں۔ یا ایک ہی بڑی پستک کی شکل میں تیار کر سکیں۔ جو سوادھیائے کے واسطے روزانہ استعمال کی جا سکے۔ اس میں اپنشدوں کے درشٹانت وغیرہ دلچسپ پیرایہ میں شامل ہوں۔ پستک ایسی ہو کہ اس کے چند اوراق پڑھ کر جب آدمی اٹھے تو محسوس کرے کہ دل و دماغ تازہ ہو گیا ہے۔ اس کی آتما بلوان ہو گئی ہے۔ اور وہ زندگی کی جدوجہد میں زیادہ پوترتا۔ زیادہ ہمت و استقلال اور زیادہ آتم وشواس اور زیادہ ایشور پرائنتا سے شامل ہو سکتا ہے اور زندگی کی دشوار گزار گھاٹیوں کو اپنے

قانون آئینی اور اُسکا مآل

(بسلسلہ صفحہ ۱۹)

کہ جو انصاف پر مبنی ہو۔ اس میں تو کسی کو بھی شک نہیں ہو سکتا کہ موجودہ تفرقوں کے قائم رہتے ہوئے ترقی کے میدان میں قدم بڑھانا ناممکن ہو جائے گا۔ فوج میں تو کیا انتظام سول میں بھی انگریز افسران کے بغیر کام چلانا مشکل ہو جائے گا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں بے اعتباری روز بروز اور لحہ بلحہ بڑھتی جائے گی۔ اور جمہوری سلطنت سے بہت جلد لوگ متنفر ہو جائیں گے۔ میں آنیوالے حالات کو ہندوؤں کے نقطۂ نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ بلکہ سیاسی اصولوں کو مدنظر رکھ کر رائے زنی کرتا ہوں۔ اس طرح کی خود مختارانہ حکومت موجودہ طرز حکومت سے ... میں بہتر ثابت نہیں ہوگی۔ اور ... آئینی کو ترمیم کرنے کی بہت جلد ضرورت پیش آئے گی۔ مدت سے میرا یہ خیال ہے کہ جو قانون آئینی بنے وہ اس قسم پر وضع ہو کہ مختلف فرقوں کی باہمی علیحدگی اگر فوراً دور نہ کی جائے۔ تو بہرحال ایسی صورت پیدا کی جائے کہ وہ آہستہ آہستہ خود ہی رفع ہو جائے۔ لیکن میری اس خواہش کا پورا ہونا نظر نہیں آتا۔ مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ میری اس رائے کی اہمیت کو منظوری عام حاصل ہوگی۔ اور لوگ یہ سمجھنے لگیں گے کہ سب سے زیادہ فوقیت اس اصل کو دینی چاہئے تھی۔ جس کا میں شروع سے حامی رہا ہوں۔ رعایا کو اختیارات کتنے ہیں اور کن معاملات میں ہیں؟ اتنا ضروری نہیں ہے جتنا کہ رعایا کو جمہوریت کے سیدھے راستہ پر ڈالنا ضروری ہے۔

مہاتما جی نے جو ابھی فاقہ کیا۔ وہ صرف اس امر کو دور کرنے کے لئے کیا۔ کہ اچھوتوں کو جداگانہ حلقہ جات نیابت نہ دیئے جاویں انہوں نے جداگانہ حلقہ جات نیابت کا دائرہ بڑھانا ملک کے لئے عموماً اور ہندوؤں کیلئے خصوصاً نہایت مضر سمجھا۔ سیاسی آزادی حاصل کرنے سے پہلے انہوں نے تفرقوں کا میدان تنگ کرنا ضروری سمجھا۔ اسی طرح میں کہتا ہوں کہ تفرقوں اور علیحدگی کو دور کرنا خود مختاری کا پہلا سبق ہے۔ مگر ہمارے سیاست داں اس امر پر کافی تشدد کے ساتھ اصرار نہیں کرتے۔ دکالیم

پراناسو ادھیائے کی مدد سے آسانی سے عبور کر سکتے ہے۔

دیپ مالا میں
دیانند کی جھلک

(از قلم لالہ شگن چندر صاحب روشن بی اے ایل ایل بی وکیل پانی پت)

دیپ مالا تجھ کو اپنے روئے تاباں کی قسم ... شعلۂ رخسار کی حسن درخشاں کی قسم
رونق شب افروز تنویر فراواں کی قسم ... فتح لنکا کی قسم جشن چراغاں کی قسم

گرمجوشی تیری کیوں افسردگی آمیز ہے
سچ بتا عشرت میں بھی کیوں آتش غم تیز ہے

گو ضیا افروز ہے تیرے چراغوں کی جھلک ... جنکے آگے ماند ہے روشن ستاروں کی چمک
ضو فروشی میں خجل ہے جلوۂ برق فلک ... منہ چھپائے تیرے دامن میں ہے نور صبح تک

رام کے بن باس سے آنے کی تو ہے یادگار
جلوہ سامانی کی تو اے شعلہ خو ہے یادگار

یادگار اک داغ تازہ بھی ہے تیرے نام سے ... دل میں افسردہ خوشی ہے شدت آلام سے
نور کی بارش ہے گو ہر سمت سقف و بام سے ... تیرگی غم بھی وابستہ ہے تیری شام سے

آفتاب علم ڈوبا تھا اسی دن آہ! آہ!!
مہرشی نے لی تھی دنیا سے عدم کی راہ آہ!

اے پرستار حقیقت، اے دیانند آفریں ... مادر بھارت کے اے فرزند دلبند آفریں
حبذا اے عاقبت بیں، اے خردمند آفریں ... تو نے زندان جہالت کو کیا بند آفریں

ذرۂ ناچیز کو مہر منور کر دیا
تو نے روشن ہند کی قسمت کا اختر کر دیا

از سر نو دیش میں وہ لہر پھیلی گیان کی ... آب تھی جس میں فروغ جلوۂ ایمان کی
جس نے دکھلا دی جھلک گذشتہ شان کی ... پھر گئی عظمت نگاہوں میں رشی سنتان کی

ہند میں پھر وید کا پرکاش ہو کر رہ گیا
مسلک باطل پرستی ناش ہو کر رہ گیا

سو جنے کی لکڑی — ایک جنے کا بوجھ

۱۹۳۰ء میں لاہور میں ایک کمپنی بنام تاج انشورنس کمپنی لمیٹڈ ظہور میں آئی۔ اس کے ڈائرکٹر پنجاب اور یو۔پی کے چند بارسوخ اور معتبر اصحاب ہیں۔ اس کے چیرمین پنجاب کے ... اور اپنے زمانہ کے مشہور و مانی سر گنگا رام صاحب کے فرزند ارجمند لالہ ہری رام صاحب ... پیشوا ہیں۔ ایل بی ایل اینڈ کمپنی ہیں۔ جو انشورنس کی دنیا میں کافی نام پیدا کر چکے ہیں ... اپنے فن میں ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے اس کمپنی میں ماہوار چندے والے ... بیمے، جاری کئے ہیں۔ جو آج تک کسی کمپنی میں نہیں تھے۔ اور خوبی یہ ہے کہ تاج بیمہ کمپنی کی ... یہ سکیم ان تمام مفت بیموں سے بالکل مختلف ہے جو بعض نام نہاد کمپنیوں نے جاری ... ہیں۔ مستورات کا بیمہ بھی یہ کمپنی کرتی ہے اور بیمہ کے معاہدہ کی شرائط نہایت آسان ... تسلی بخش ہیں۔ شایع شدہ بیلنس شیٹ میں دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک ... کہ کمپنی کے اخراجات کی مد میں بہت کم اعداد نظر آتے ہیں۔ آمدنی سے اخراجات کی نسبت ...

سُکھ ——— اور ——— دُکھ

از شری مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا

ارتھات جس کی منش کو چاہ ہو۔ وہ سکھ۔ اور جس سے گھبراتا ہو۔ وہ دکھ ہے۔ یہ مت دارشنکوں کا نکھنش پوشک ہے ؛

۵ بھگوت گیتا کا نکھنش بھی اس سمبندھ

ہیں۔ بُری خبر سُننے سے دُکھ ہوتا ہے۔ پرنتو اچھا سندیش اور راگ آدی سُننے سے پرسنتا ہوتی ہے۔ اس سے سپشٹ ہے۔ کہ یہ دکھ اور سکھ دو نو سوتنتر ہیں ؛

مہرشی سوامی دیانند

(از شری انوپ چند آفتاب پانی پتی)

ستمکشوں کے لئے سوگوار تھا سوامی
وُہ بیکسوں کا تھا غمخوار مونس و ہمدم
اچھوت اور یتیموں کی بد نصیبی پر
جہاں میں دھرم کا جب ہو چکا تھا شمس غروب
تمام عمر گزاری وطن کی خدمت میں
ہمارے مُلک کی کشتی تھی بحر آفت میں
لیا جو تُو نے محبت کا ہاتھ میں لنگر
ترے خیال کی تائید کی ہے گاندھی نے
کرشن و رام کی اولاد نقشِ باطل تھی
تمام قوم تھی سرشار خواب غفلت میں
لبوں پہ آہ تھی اور دل میں ہوک اُٹھتی تھی
جگر میں نشترِ الفت لئے حشر ڈھایا تھا
جو تُو نے کھینچ کے نقشہ دکھایا جاتی کا

وطن کی فکر میں زار و نزار تھا سوامی
کہ بے قرار دلوں کا قرار تھا سوامی
محن کی تیغ سے سینہ فگار تھا سوامی
فلک پہ قوم کے اک جلوہ بار تھا سوامی
غریب ہند کا خدمتگزار تھا سوامی
تمام قوم کو اک اضطرار تھا سوامی
بھنور سے قوم کا پھر بیڑا پار تھا سوامی
وطن پرستوں کا تو تاجدار تھا سوامی
ہماری قوم کا وہ حالِ زار تھا سوامی
وطن کے حال پہ اک اشکبار تھا سوامی
وطن کے عشق میں زار و نزار تھا سوامی
الم کی نار سے دل داغدار تھا سوامی
ہر ایک فرد بشر شرمسار تھا سوامی

ہوا ہے قوم کا افسوس آفتاب غروب
چمن میں دہر کے مثلِ بہار تھا سوامی

میں دارشنکوں کا اپدیشک ہے۔ گیتا میں کہا گیا ہے :-

इन्द्रियस्येन्द्रियस्यार्थे
रागद्वेषौ व्यवस्थितौ ॥
गीता ३.३४

ارتھات اندریوں اور ان کے وشئے شبد سپرش آدی میں راگ دویش ہے۔ اور دونو پہلے ہی سے دو سمفت ہے۔ ارتھات دو نو سوتنتر

۶ نیائے درشن میں جیو آتما کا لکشن ورنن کرتے ہوئے گیان اور پریتن کے سوائے اچھیا دویش۔ سکھ اور دُکھ۔ کارن اور کاریہ رُوپ سے ورنت ہوئے ہیں سپشٹ ہے۔ کہ اچھیا کا پھل سکھ اور دویش کا پھل دُکھ ہے۔ ارتھات سکھ دُکھ دو علیحدہ علیحدہ کارنوں کے کاریہ ہیں۔ اس لئے دونو سوتنتر ہیں۔ ایک دوسرے کا ابھاو نہیں ؛

سکھ دُکھ میں ایک ہی ستاوان ہے۔ یا دونو اپنی پرتھک پرتھک ہستی رکھتے ہیں۔ ارتھات دُکھ کا ابھاو سکھ یا سکھ کا ابھاو دُکھ ہے۔ یا سکھ دکھ دونو ایک دوسرے سے سوتنتر ہیں؟ اس پرشن کو ودوانوں نے پرتھک پرتھک درشٹی رکھتے ہوئے ہی دیکھا ہے۔

۱ بھرتری ہری نے لکھا ہے۔ کہ

प्रति कारो व्याधः सुखमिति
पिपर्यस्यति जनः ॥

ارتھات بھوک۔ پیاس۔ دوسرے وشئیوں کی خواہش آدی کسی بھی بیادھی یا دکھ کے ہوتے پر اس کا جو نوارن یا پرتیکار کیا جاتا ہے۔ اُسی کو لوگ بھرم سے سکھ کہتے ہیں۔ ارتھات بھرتری ہری سکھ کی سوتنتر ستا نہیں مانتے ؛

۲ مہابھارت میں ایک جگہ لکھا ہے

तृष्णार्तिप्रभवं दुःखं
दुःखार्तिप्रभवं सुखम्

ارتھات ترشنا کی پیڑا سے دکھ اُتپن ہوتا ہے۔ اور اس دُکھ کی نورتی سے سکھ اُتپن ہوتا ہے۔ پھر ایک دوسری جگہ لکھا ہے :-

यच्च काम सुखं लोके
यच्च दिव्यं महत्सुखम् । तृष्णाक्षय सुखस्यैते नार्हतः षोडशीं कलाम् ॥

ارتھات جو کچھ وشئے اچھا ہے سنسار میں سکھ ہوتا ہے۔ اور جو سورگیہ دویہ سکھ ہے۔ یہ دونو تو ترشنا کے کھشنے سے جو سکھ ہوتا ہے۔ اُس کا سولہواں حصہ بھی نہیں ہوتے۔

مہابھارت کے یہ اُدھرن (اقتباس) بھرتری ہری کے پرگٹ کئے ہوئے منتویہ ہی کی پشٹی کرتے ہیں +

۳ دارشنکوں کے وچار انوسار

अनुकूल वेदनीयं सुखं
प्रतिकूल वेदनीयं दुःखम्

ارتھات ویدن (وہ گیان جس سے سکھ دُکھ جانا جاتا ہے) یدی وہ انوکول ہو۔ تو سکھ۔ یدی پرتیکول ہو۔ تو دکھ کہلاتا ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے۔ کہ دارشنک سکھ دُکھ کی سوتنتر ستا مانتے ہیں ؛

۴ پراشر گیتا میں بتلایا گیا ہے۔ کہ :-

यत्रिषु तत्सुखं ।

۷ مہابھارت میں جہاں ترشنا کا کھشنے سکھ کہا گیا ہے۔ (دیکھو ۲) اس پر چار کرنے سے پرگٹ ہوتا ہے۔ کہ جسے ترشنا کا کھشنے سکھ کہا گیا ہے۔ اس سکھ کی ستا ترشنا سے پہلے موجود تھی۔ ترشنا کسے کہتے ہیں؟ کسی دیکھی سُنی وستو کی اپابدھی کا نام کام ہے۔ وہی اچھیا۔ جب اُس وستو کے کھو جانے یا پراپتی کے سمے کے لمبا ہو جانے سے تیترتا وگ وتی ہو جاتی ہے۔ تب اس اچھیا کا نام ترشنا ہو جاتا ہے۔ اس ترشنا کے کھشنے کے دو سنبھو ارتھ ہو سکتے ہیں (۱) ترشنا کی پورتی سے ترشنا کا باقی نہ رہنا (۲) ترشنا کی پورتی سے پہلے ہی نشٹ ہو جانا۔

اوپر کہا گیا ہے۔ کہ ترشنا کی پورتی سے ترشنا جاتی نہیں۔ بلکہ مہابھارت کے کتھن انوسار گھرت ڈالنے پر جیسے اگنی کی جوالا بڑھ جاتی ہے۔ اسی پرکار بھوگ سے ترشنا اور بھی ادھک بڑھتی ہے۔ (دیکھو مہابھارت ۷۵-۴۹) اس لئے مہابھارت کے اپریکت واکیہ میں ترشنا کھشنے کا دوسرا ارتھ ہی ابھیپریت ہے۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ ارتھات ترشنا کی پورتی سے پہلے ہی نشٹ ہو جانا۔ اس ترشنا کے نشٹ ہو جانے سے جو ترشنا کھشنے سکھ کہا گیا ہے اس سکھ کو ترشنا کھشنے رُوپ کارن کا کاریہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس سکھ کی ستا ترشنا کی اُتپتی سے پہلے ہی موجود تھی۔ اس لئے اس پہلے سے موجود پرنتو ترشنا کی اُتپتی سے بھولے سکھ کو ترشنا کھشنے سکھ کہنا واک چھل ماتر ہے۔ نشکرش یہ ہے۔ کہ مہابھارت کے اپریکت واکیہ میں جسے ترشنا کھشنے سکھ کہا گیا ہے۔ یہ واستو میں ترشنا رُوپی دُکھ کا ابھاو نہیں ہے۔ یہ وچار دارشنکوں کے پکش کا سمرتھک ہے ؛

۸ چھاندوگیہ اپنشد میں کہا گیا ہے کہ

यो वै भूमा तत् सुखम्
(چھاندوگیہ ۷-۲۳-۱)

ارتھات بھوما = السیور ہی سکھ ہے۔ اگر السیور ہی سکھ ہے۔ اتھوا السیور پراپتی ہی سے سکھ (آنند) پراپت ہوتا ہے تو اس کو دُکھ کا ابھاو نہیں کہہ سکتے۔ اور جو پکش اور وپکش اسپشٹ کیا گیا ہے اس سے جو پرینام نکلتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سکھ اور دکھ سوتنتر ستاوان ہیں۔ ایک دوسرے کا ابھاو نہیں (باقی صفحہ ۲۶ پر)

مہرشی دیانند اور ہندو جاتی

(از پنڈت گوری شنکر مصر منتری ہندو مہا سبھا)

بھارت ورش کل اِیشوری سرشٹی کا سمپورن لیکن ایک چھوٹا سا نمونہ ہے۔ دنیا کے ہر بھاگ کا رنگ روپ اس میں پایا جاتا ہے۔ ہر بھاگ کا جل وایو اس میں بہتا ہے۔ انت میں یہ بھی سنسار کے ہر ایک دیش اور ہر ایک وبھاگ سے اس میں کچھ زیادہ وشیشتا پائی جاتی ہیں۔ اور وہ یہ کہ منش ماتر کی سبھیتا اور سنسکرتی کا سرچشمہ بھارت ورش سے ہی پھوٹتا ہے۔ اور یہاں سے اچھلتا کودتا اور اٹھکیلیاں کرتا سنسار کے مانو سماج کو سمارگ کی طرف لے جاتا ہے۔ یہاں سے مانو سنسار کے آتمک وکاس کی وایو چلتی ہے۔

یہی دیش ہے دھرم اور گیان کا سورج اُدے ہو کر گیان تم کا چھن بھن کرتا رہا ہے۔ اور اگر ایشور نے کرپا کی تو آئندہ بھی کرتا رہے گا۔ پر آج یہی بھارت ادھو گتی کی طرف جا رہا ہے۔ گزشتہ کئی صدیوں سے اس کی اوستھا خراب ہوتی جا رہی ہے۔ پرنتو انیسویں صدی کے پہلے چرن تک تو اس کی اوستھا انینت شوچنیہ تھی۔ اس کے دل اور دماغ دونوں الجھ گئے تھے۔ دھرم اور سبھیتا کے نام پر ہر قسم کی اشلیل اور سداچار کے خلاف باتیں بھارت ورش میں شروع ہو گئی تھیں۔ ایشور کی ہستی کو بھول کر لوگ دنیا کی چیزوں کو اپنا سروسو سمجھنے لگ گئے تھے۔ لوبھ، موہ ۔۔۔۔ یہ اوراق کے سا تھ کپٹ ایرشیا بھی الجھان اور پھوٹ کے دیکھتے دیکھتے لگ گئے تھے۔ پرتنترتا نے اپنا سکہ جما لیا۔ اور سوتنترتا تو لوگوں کے من سے ہی نکل گئی تھی۔ بھارت ورش کی راج نیتک دشا تو خراب تھی ہی۔ اس کے دھارمک اور پراچین آریہ سنسکرتی کے خزانہ کے لٹنے کے سامان بھی اکٹھے ہو گئے۔

ایسے بھینکر سمیہ میں ہمارے دیانند نے جنم لیا۔ جنم سے لے کر نروان کال تک ان کے ہردے میں بھارت واسیوں کی بھلائی اور اُنتی کے وچاروں کا پرواہ جاری رہا۔ اُنہوں نے اپنی ساری شکتیوں کو اس کام کو پورن کرنے میں لگا دیا۔ ایشور کی کرپا سے اور اسی کے آدیش کے انوسار اُنہوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ دھارمک شتھلتا دور کرنے کا کام آپ نے سب سے پہلے ہاتھ میں لیا۔ سناتن دھرم کے نام پر اسناتن دھرم اپنا خونخوار پنجہ ہندو جاتی پر گاڑے ہوئے تھا۔ گیانتا کا جو رہندو سماج کو اس طرح بے حال کئے ہوئے تھا۔ کرتویہ سمجھی کا سینپات ہندو دھرم سے اور دماغ پر غالب آ رہا تھا۔ دیانند جی گھر بار چھوڑ اور بلیدان کا کفن سر پر باندھ نکل کھڑے ہوئے اور ہندو سماج کے اس سینپات کو دور کرنے کا اتکٹ یتن کرتے گئے۔ اس سے سناتن دھرم کی "اسناتنتا" تو بہت کچھ جاتی رہی۔ اور اس کے ساتھ ہندو سماج میں دھارمک کرانتی کاری دل پیدا ہو گیا۔ جو اپنے آپ کو آریہ سماج کے نام سے پکارنے لگا۔

پرنتو سمرنیہ سوامی دیانند کا جیون ان کے دل کی اُدارتا، ان کا بلیدان، ان کا اتکٹ ساہس، ان کا اٹل دھیریہ اور ان کا دیش پریم ہر ہندو اور بھارت واسی کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ سارے مانو سماج کے لئے انوکرنیہ ہے۔ ویدہی کیول مانو سروس کی پیاس بجھا سکتا ہے۔ ایشور کا گیان وید ہی کیول منش ماتر کو سیدھے راستہ پر لے جا سکتا ہے۔ ویدک سبھیتا ہی کیول منش سنگھ میں سچی شانتی پیدا کر سکتی ہے۔ یہ سنگھ ناد سوامی جی ہی نے کبھی اونچے سے نکالا تھا۔

چھوت چھات کا بھوت سوامی جی کے جنتر بیدیا اور ایکتا کے منتر سے گھبرا کر ادھر ادھر چھپنے لگ گیا۔ سوامی جی نے ہندو سماج کی دھارمک اور سماجک اُنتی تو کی ہی تھی۔ ہندوؤں میں راج نیتک جاگرتی بھی پیدا کر دی۔ ہندوؤں کی آنکھ کھل گئی۔ ہندو ہندوؤں کا ابھا ہر ایک ہردے میں آنے لگا۔ ہندو دھرم، ہندو سماج اور ہندو سبھیتا کو سنگٹھت کرنے کی اچھیائیں پھر لے پھلنے لگیں۔

پرنتو ہندو اور ہندوستان کی سیوا اور انہیں اٹھانے کے ساتھ ساتھ سوامی جی نے مسلمانوں اور عیسائیوں کی سیوا کم نہیں کی۔ ان کے پاکھنڈ ان کے مِتھیا وشواس آدی کی دھارمک الجھنیں سلجھ گئیں۔ اور انہیں بھی معلوم ہونے لگا کہ آدی دھرم ویدک دھرم ہی ہے۔ اور آدی سبھیتا بھارت ورش سے ہی آریہ بھومی گئی تھی۔ اور یہیں سے سنسار کے کونے کونے میں پھیلی تھی۔

میں خود سناتن دھرم اولمبی ہوں۔ اور میرا وشواس ہے کہ سناتن دھرم کے سارے ۔۔۔

گئو رکھشا اور رشی دیانند

(از شری سوامی گنگاگری جی مہاراج)

آستک لوگوں کا وچار ہے کہ پرماتما کی کرپا ہو تو اونچے درجہ کے مہاتماؤں کا ملاپ ہوتا ہے۔ مہاتما اپنی کرپا کر سد اپدیش دیں تو سنسار کا ڈوبتا ہوا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ ویسے تو سب دیشوں میں سمیہ سمیہ پر مہاتماؤں کا آگمن ہوتا ہی رہتا ہے۔ پرنتو بھارت ورش میں جس جس سمیہ دھرم سنکٹ میں ہوتا ہے۔ اس اس سمیہ کسی مہاتما کا اوترن ہوتا رہا ہے۔ اور ہر ایک مہاپرش اپنے سمیہ میں انیک کشٹوں کو سہن کر کے اپنی سچی آواز کو لوگوں کے کانوں تک پہنچاتا رہا ہے۔ پرنتو جتنے سمیہ تک لوگ ان کی آواز کو اپنے آچرن میں نہیں لاتے اتنے سمیہ تک شُدھ دھار دکھن وہیں نہیں ہو سکتا۔ مثال کے طور پر آپ رشی دیانند کو لیں تو وہ پہلے ہی مہاپرش بھارت میں ہوئے۔ جنہوں نے گئو رکھشا کے حق میں اپنی آواز اٹھائی۔ گئو رکھشا ندھی آدی پستکیں لکھ کر گئو رکھشک سبھا بنائی۔ پرنتو شوک سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ رشی کی آواز بہرے کانوں پڑی۔ لوگوں نے گئو رکھشا کے نام پر ورتمان سمیہ کی گئوشالاؤں میں بھارت کے لاکھوں روپیہ برباد کر دئے۔ پرنتو سب پرینتن نشپھل ہوا۔ میرے کہنے کا یہ بھاؤ نہیں۔ کہ بھارت میں گئوشالائیں نہ ہوں۔ گئوشالائیں تو ہونی چاہئیں۔ کیونکہ جس دیش کے براہمنوں کا اور گئو ونش کا ناش ہو جاتا ہے۔ وہ انا پاس ہی نشٹ بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ دیش میں نتیہ پرکار کا ہی بل ہوتا ہے۔ شاریرک، آتمک اور سماجک۔ گئو ونش کے ناش سے یہ تو سپشٹ ہی ہے۔ کہ شاریرک بل کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور براہمنوں کے ناش ہونے سے آتمک اور سماجک بل کا ناش لازمی ہے۔

مہرشی نے دیش رکھشا کے لئے ان تینوں بلوں کو اوشیک سمجھتے ہوئے گئو رکھشا کے پرشن کو بھارتیوں کے سامنے رکھا تھا۔ پرنتو ہم لوگوں نے رشی پر درشٹ پتھ کو چھوڑ کر آج بھارت میں گئو ونش کے ناش کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ آج اچھی نسل کی گئوئیں نہ ملنے کے کارن لوگوں کو گئو رکھشا سے گھبراہٹ ہوتی جاتی ہے۔

گئو رکھشا اُتنے سمیہ تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک بھارت واسیوں میں گئو رکھشا کا شوق نہ پیدا ہو جائے۔ گئو رکھشا کا شوق اُتنے سمیہ تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک سرکاری ۔۔۔

گئوئیں نہ نہار کی جائیں۔

اس وشئے میں یا تھوک انگریزوں کے ڈیری فارم کا اور ہماری گئوشالاؤں کا مقابلہ کریں۔ ان کے ڈیری فارموں میں گئوؤں کی عمدہ نسلیں پیدا کی جاتی ہیں۔ اور ہماری گئوشالاؤں میں سر سبھ سے نسلوں کو نشٹ کرنے کا گویا سامان کیا جاتا ہے۔ اگر رشی بھگت گئو پالن کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ تو ہمارے دیش میں بیکاری کا پرشن بھی بہت حد تک حل ہو سکتا ہے۔ اور ہمارا کرشی وبھاگ بھی ترقی کر سکتا ہے۔ میں نے تو گئو وچن میں رشی کی آگیا کا پالن شروع کر رہے میرا انوبھو ہے۔ کہ گئوؤں کی بچھڑیوں کو اگر بچپن میں پینے کے لئے پورا دودھ ملے۔ تو ان کی شاریرک اوستھا خوب اُنت ہو سکتی ہے۔ جب ان کی شاریرک اوستھا اُنت ہو۔ تو جب وہ گئو بنیں گی۔ تو ان کا دودھ بھی بڑھے گا۔ جس کی ماتا اس سمیہ ۸ سیر دودھ دیتی ہے۔ وہ بچھڑی گئو بننے پر ۱۲ اور آگے تیسری پشت میں ۱۶ سیر دودھ دے سکتی ہے۔ لوگ دودھ کے لالچ سے بچھڑیوں کو دودھ نہیں پلاتے۔ اور ان کے شریر کمزور ہو جاتے ہیں۔ پھر اچھی نسل کی گئوئیں اور بیل کس طرح ملیں؟ بعض لوگوں کا وچار ہے۔ کہ گئوشالائیں گھاٹے کا کارن ہیں۔ نادان یہ نہیں سوچتے کہ کرشی، گئو رکھشا اور بیوپار تینوں ہی وستو دیش کی آرتھک اُنتی کر سکتی ہیں۔ شلپ کاری (صنعت) ان دیشوں کے لئے ہے جن کے پاس بھومی نہیں۔ اور جن بھارتیوں کے پاس اتنی وسیع بھومی ہے۔ اور وہ گئو رکھشا اور کرشی چھوڑ کر ۲۰-۳۰ روپیہ کی نوکریوں کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ وہ کاغذی ناؤ پر سوار ہو کر سمندر پار کرنا چاہتے ہیں۔ جو اسمبھو ہے۔ رشی بھگتوں سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ وہ رشی نروان دوس کو ایک ایک گئو اپنے گھر میں رکھنے کا برت لیں۔ تاکہ لاکھوں گئوؤں کی رکھشا ہو اور دیوگت رشی کی آتما کو بھی شانتی ملے۔

پر لکھ کر سب استھان باتیں جو دھرم کے نام پر ہو رہی تھیں شری سوامی دیانند جی ہی کے بلیدان اور پریتن سے بند ہوئی ہیں۔ سوامی جی کی پربل اچھیا تھی۔ کہ ہندوستان کے اور ہندوستان ہندو ہو جائے۔ اسی میں سارے مانو سماج کا کلیان ہے۔ اس لئے آؤ اب ہم سب ایک رنگ میں رنگے اور ایک ڈوری میں بندھے چھوت چھات کو دل سے بھلا کر ایک شریر سے ایک ہو جائیں دماغ سے بھارت کے ۔۔۔

قانون آئینی اور اس کا مآل

(نتیجۂ فکر جناب راجہ نریندر ناتھ صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ سی رئیس اعظم لاہور)

سیاسیات میں دلچسپی لینے والے ہندوستانی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستان کا آئندہ قانون آئینی کیا ہوگا۔ چند امور تو فیصلہ شدہ سمجھنے چاہئیں۔

۱۔ صوبجات کو خودمختارانہ حکومت ملیگی۔

۲۔ مرکزی حکومت میں رعایا کے سامنے ذمہ داری کا اصول کسی نہ کسی شکل میں تسلیم کیا جائے گا۔

۳۔ بعض دیسی ریاستیں مرکزی حکومت میں بقید چند شرائط میں حصہ لیں گی۔ یہ معلوم نہیں کہ وہ شرائط کیا ہونگی۔ والیان ریاست یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کی حکومت میں کسی قسم کی دست اندازی نہ کی جائے۔ ان کے نمائندگان کو کس حد تک برٹش انڈیا کی حکومت میں دخل دیا جائے۔ اس کا پورا فیصلہ تا حال نہیں ہوا۔ شروع ہی سے ان کی یہ خواہش رہی ہے۔ کہ ان کے نمائندگان میں سے کیبنٹ کے لئے ایک یا دو شخصوں کا انتخاب کیا جائے۔ آثار تو ایسی امر کے ہیں۔ کہ ریاستوں کے نمائندگان کو برٹش انڈیا کے معاملات میں دخل دینے کا اختیار ہوگا۔ مگر برٹش انڈیا کے نمائندگان کو ریاست کے معاملات میں کسی امر میں دخل دینے کا اختیار نہ دیا جائے گا۔ غرض یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ برٹش انڈیا کی سیاسیات میں تیز رفتاری پر کسی نہ کسی قسم کی روک کا روڑا ڈالی جائے ریاستوں کی مداخلت کے بغیر پارلیمنٹ مرکزی حکومت میں ذمہ داری کے اصول کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس میں کچھ کلام نہیں ہے کہ جو طرز حکومت برٹش انڈیا میں جاری ہوگا اس کا اثر ریاستوں پر بھی پڑے گا۔ اگر رعایا کے سامنے ذمہ داری کا اصول صوبجات اور مرکزی حکومت میں برٹش انڈیا میں تسلیم کیا گیا تو ریاستیں اس اصول سے دیر تک غیر متاثر نہیں رہیں گی۔ گو یہ اثر بالواسطہ اور تاخیر کے ساتھ ظہور پذیر ہوگا۔ ہمارے ہندوستانی سیاست دانوں نے ریاستوں کی مداخلت برٹش انڈیا کے انتظام میں اس واسطے منظور کی کہ مرکزی حکومت میں کسی طرح سے ذمہ داری کے اصول کو بغیر اس کے منوانا دشوار معلوم ہوتا تھا۔ یہ امر بھی عنقریب مسلمہ ہے کہ فوج پر پورا اختیار دینا۔ قانون آئینی تسلیم نہیں کرے گا۔ جن صاحبان نے مرکزی حکومت کی متعلقہ کمیٹیوں کی کارروائی میں حصہ لیا تھا۔ ان کی یہ رائے تھی کہ جو قانون آئینی ہم کو ملے گا۔ اس سے ہندوستان کو آسٹریلیا۔ کنیڈا یا جنوبی افریقہ کے برابر درجہ حاصل نہیں ہوگا۔ گو لارڈ اروِن نے یہ تسلیم کر لیا تھا کہ ان نو آبادیات کے برابر سیاسی رتبہ حاصل کرنا ہمارا انتہائی مقصد ضرور ہے۔

اگرچہ قانون آئینی کا پورا ڈھانچہ ہمارے سامنے نہیں ہے۔ مگر اس کی نوعیت کی نسبت خصوصاً صوبجات کی خودمختارانہ حکومت کی نسبت ہم کچھ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ فرقہ وارانہ حقوق کی نسبت جو فیصلہ صادر ہوا ہے۔ اس سے عیاں ہے کہ کنسرویٹو پارٹی ہندو مسلمانوں سکھوں اور عیسائیوں میں دائمی تفرقہ ڈالنا چاہتی ہے۔ پنجاب کے ہندوؤں کے ساتھ جو بے انصافی ہوئی ہے۔ اس کا خاص ذکر میں اس وقت نہیں کرنا چاہتا۔ مگر دو باتیں مجھ کو اس تصفیہ میں خاص طور پر قابل اعتراض معلوم ہوتی ہیں۔ اول تو یہ بتلایا نہیں گیا۔ کہ جداگانہ حلقہ جات نیابت سے ہمارا چھٹکارا کس طرح سے ہوگا۔ یہ کہا گیا ہے کہ پارلیمنٹ میں قانون آئینی پاس ہونے سے پہلے اگر فریقین میں تصفیہ ہو جائے گا۔ تو اس کو منظور کیا جائے گا۔

دوئم اگر یہ صورت ظہور میں نہ آئی تو دس برس تک جداگانہ حلقہ جات قائم رہیں گے مگر دس برس کے بعد کن شرائط کا ایفاء ان کے دور کرنے کے لئے ضروری ہوگا۔ اس کو وضاحت کے ساتھ بیان نہیں کیا گیا۔ صرف اتنا کہا گیا ہے کہ فریقین کی رضامندی ضروری ہوگی۔ مگر اس کے دریافت کا کوئی طریقہ بتلایا نہیں گیا۔ مختلف فرقوں کو جداگانہ حلقوں میں ڈالنے کا یہ اثر ہوگا۔ کہ نمائندگان کونسل اپنے آپ کو اپنے ہم مذہبوں کے حقوق کی حفاظت کے ذمہ دار سمجھیں گے۔ اور قومی منظر ان میں کبھی پیدا نہ ہوگا۔ اس وقت تک یہ دیکھا گیا ہے کہ جن صوبجات میں ہندو اکثریت میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں کانگرس کے ہم خیال اکثر کونسل میں آ جاتے ہیں ہندو سبھا کا نقطۂ خیال ان کونسلوں میں کمتر پایا جاتا ہے۔ لیکن جس طرح سے کہ آئندہ کونسلیں وضع ہوں گی۔ ان میں ہمارا خیال ہے کہ ان لوگوں میں ہندو سبھا کا مطمح نظر پیدا ہو جائیگا جو کہ اس وقت تک مفقود ہے۔ ہندوؤں کی تہذیب۔ مذہب اور فلسفہ اس طرح سے واقع ہوا ہے کہ ان کا احساس ملی بہت کمزور رہا ہے۔ جب کبھی انہیں ایسی قوموں کا مقابلہ پڑا جن میں قومیت کا خیال مذہب یا اتصال مقامی پر مبنی تھا۔ تو وہ ان سے مقابلہ میں عہدہ برا نہیں ہوئے۔ فلسفۂ قرآن کا اس امر کا مقتضی ہے کہ انسان اور انسان میں تو درکنار انسان اور حیوان کے ساتھ سلوک میں بھی تمیز نہ کی جائے۔ لیکن ضروریات زمانہ اس امر کی مقتضی تھیں کہ وہ مختلف فرقوں میں منقسم رہیں۔ یا تو تمام بنی نوع انسان بھائی ہیں اور یا برادری کا حلقہ صرف کاسٹ (CAST) پر محدود ہے۔ اتصال مقامی سے جو یگانگت پیدا ہوتی ہے وہ ابھی تک ایک ہوائی قلعہ ہے۔ اس قسم کی کتابیں میرے مطالعہ سے گزری ہیں کہ جن میں مصنفوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ ہندوؤں میں ایک گونہ یگانگت ہمیشہ پائی گئی ہے۔ ہاں یگانگت تو پائی جاتی ہے۔ سب آواگون (تناسخ) کو مانتے ہیں۔ سب ایک ہی قسم کے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ ایک ہی قسم کے فلسفے سے اپنے اخلاق کو موضوع کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ یگانگت مسلمانوں اور انگریزوں کی باہمی یگانگت سے وہ تشبیہ رکھتی ہے کہ جو بیل گاڑی کو انجن سے ہے۔ دونو نقل مکان کا ذریعہ ہیں۔ مگر دونوں میں بدیہی اور صریحی فرق ہے۔ ہندوؤں کا ایک اور خاصہ بھی ہے۔ جس کا ذکر ضروری ہے۔ اور وہ ہے ان کی بلند پروازی اور بلند خیالی اس درجہ کی کہ ایسے واقعات اور حقائق کو نظرانداز کرنا۔ جو کہ ہر روز پیش آویں جب سے ہندوستانیوں میں سیاسی ترقی کا خیال پیدا ہوا ہے۔ اسی وقت سے ان دونو نقائص کا ظہور بین طور پر ہوا ہے۔ ان کی بلند پروازی کی نسبت غور کرتے ہوئے۔ مجھے ایک تشبیہ خیال میں آئی۔ جس کا ہدیہ ناظرین کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

دو بھائی ایک کھیت کے مشترکہ مالک ہیں۔ کھیت دریا کے کنارے پر واقع ہے بڑے بھائی کا ۳/۴ حصہ ہے اور چھوٹے کا ۱/۴۔ دونوں نے بہت محنت سے اس کھیت کو جوتا اور فصل بویا۔ جس وقت فصل پکا تو دونو اس کے کاٹنے میں مصروف ہوئے۔ کاٹتے کاٹتے بڑے بھائی کو جس کا ۳/۴ حصہ تھا دور سے ایک کنکوا اڑتا ہوا نظر آیا۔ اس نے سنا کہ اس کنکوا میں موتیوں کے گچھے لٹکے ہوئے ہیں۔ وہ کھیت چھوڑ کر کنکوا کے پیچھے دوڑا۔ لیکن کنکوا کٹ کر دریا میں گر پڑا جب واپس آیا۔ تو اس نے دیکھا کہ ساری فصل کاٹ کر اس کا بھائی لے گیا ہے۔ بڑے میاں فصل سے بھی محروم رہے اور موتیوں کا گچھا بھی ہاتھ نہ آیا۔ ہندوستان میں بعینہ یہی حال ہو رہا ہے۔

فرقہ وارانہ نیابت کا جو فیصلہ وزیر اعظم انگلستان نے کیا ہے۔ اس سے عیاں ہے کہ برٹش گورنمنٹ میں اور مسلمانوں میں ایک قسم کا اتحاد اور الحاق پیدا کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کا دلی منشا یہ ہے کہ سلطنت مسلمانوں اور دیگر فرقوں کی امداد سے چلائی جائے۔ اور ہندوؤں کی رضاجوئی کو بالکل نظرانداز کیا جائے گو سیاسیات میں پیشینگوئی مشکل ہے۔ تاہم جو نتائج اس الحاق سے پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کی نسبت میں اپنے خیالات مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔

اول یہ کہ تفرقہ سے مناقشہ پیدا ہوگا۔ اور اس مناقشہ کی وجہ سے گورنر جنرل اور گورنروں کی مداخلت کی اکثر ضرورت ہوا کریگی۔ صوبجات کے آئین وضع کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس نے یہ تجویز کی تھی کہ امن عامہ کو قائم رکھنے کے لئے گورنر جنرل یا گورنر کونسل کی رائے کو نظرانداز کر سکتا ہے۔ لبرل پارٹی کے ممبران نے اس تجویز پر بہت اعتراض کیا تھا۔ یہ تجویز غلط تھی یا درست اس کی بابت میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ اگر شاذ و نادر گورنر جنرل یا گورنر مداخلت کرے بھی تو گوارا ہو سکتا ہے مگر اس مداخلت کے مواقع اکثریت کے ساتھ پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر ایسے موقعے اکثر پیدا ہوئے تو صوبوں کی خودمختارانہ حکومت بھی خاک میں مل جائے گی۔ لیکن جو طریقہ فرقہ وارانہ نیابت کا قائم کیا گیا ہے اس سے مداخلت کے موقعے کبھی کبھی نہیں بلکہ کثرت سے پیدا ہوں گے۔ ممکن ہے اس صورت میں وہ احساس ملی جو اس وقت ہندوؤں میں موجود نہیں ہے پیدا ہو جائے۔ اور اس سے مسلمانوں۔ عیسائیوں اور دیگر فرقوں کو خود اس بات کی ضرورت معلوم ہو کہ تفرقہ اور علیحدگی کا راستہ درست نہیں ہے۔ اور اس ذریعہ سے قلیل التعداد اور کثیر التعداد جماعتوں میں باہمی برتاؤ کا ایک ایسا طریقہ پیدا ہو جائے

(باقی صلاا پر ملاحظہ ہو)

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام

(از رائے صاحب چودھری چھوٹو رام بی اے ایل ایل بی سابق وزیر پنجاب گورنمنٹ)

گیتا کا اپدیش ہے کہ جب کبھی دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ اور ادھرم کی بردھی ہوتی ہے۔ تو ایشور کی کرپا سے کوئی ایسا مہاپرش سنسار میں جنم لیتا ہے۔ جو اپنے تیج۔ اپنے تپ۔ اپنے پرشارتھ یا اپنے تیاگ سے دوبارہ دھرم کی استھاپنا کر دیتا ہے۔ اسی خیال کو ایک دوسرے روپ میں مسٹر کارلائل نے ظاہر کیا ہے۔ ان کے قول کے مطابق مقتضیات زمانہ کے لحاظ سے جس قسم کی عظیم ہستی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی قسم کی عظیم ہستی ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جہان میں ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔ دنیا کا تجربہ اور تاریخ کی شہادت دونو ہی اس عالمگیر صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔ جب ویدوں اور اپنشدوں کے بتلائے ہوئے سچے راستہ کو چھوڑ کر برہمنی مذہب نے محض رسمیات کو دھرم کا جانشین قرار دیدیا اور پرانے دھرم میں سے روحانیت اور پاکیزگی کو خارج کر کے صرف بیرونی ڈھونگ اور بادی نمائش پر اصرار کر کے اس کو انتہا پر پہنچا دیا۔ تو مہاتما بدھ پیدا ہوئے اور انہوں نے سرزمین ہند کو ایک نئے اور پاکیزہ مذہب کا مسکن بنایا۔ کچھ عرصہ تک مہاتما بدھ کا چلایا ہوا مذہب ان کے قائم کردہ پاکیزہ اصولوں پر کاربند رہا۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ مذہب بھی ان تمام خرابیوں کا گہوارہ بنگیا جو سناتن دھاری طریق مذہب میں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ آخر شری شنکر آچاریہ نے جنم لیا اور انہوں نے ہندو مذہب کے مردہ جسم میں دوبارہ روح پھونکی ہندو مذہب کا یہ نیا قالب قریب ایک ہزار سال تک کام دیتا رہا۔ لیکن فرسودہ ہو گیا۔ گورو نانک۔ چیتن۔ کبیر۔ دادو۔ غریب داس جیسے بزرگ وقتاً فوقتاً کثافتوں اور آلائشوں سے پاک کر کے مذہب کی اصل روح کو محفوظ کرتے رہے لیکن یہ انسانی طبیعت کی عام کمزوری ہے کہ وہ مکتی اور نجات کے سستے اور آسان طریقے تلاش کرنے کی طرف مائل رہا کرتی ہے۔ اور دنیا میں اس قسم کے آدمی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جو اس کمزوری سے فائدہ اٹھانے کے خواہشمند ہوتے ہیں چنانچہ روحانی پاکیزگی اور ارتقاء کے اصلی راستوں کو چھوڑ کر یہ خود غرض اور لالچی لوگ پاکھنڈ کا راج قائم کر دیتے ہیں۔ ایک سچے ایشور کی جگہ کروڑوں دیوی دیوتا کھڑے کر دیتے ہیں۔ جانوروں کو درختوں کو۔ قدرت کی طاقتوں کو۔ پتھروں کو اور اینٹ اور چونے کے ڈھیروں کو اور مردہ و زندہ سب قسم کے انسانوں کو قابل پرستش اور مکتی کے متوقع وسائل قرار دے کر خلق خدا کو گمراہ کرتے ہیں۔ گنڈے تعویذ میں خدائی طاقت کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ منتر اور جپ کے اندر ایشوری شکتیوں کا نواس بتلایا جاتا ہے۔ لوگ اصلی ایشور کو بھول کر مورتی پوجا کو ہی ایشور اپاسنا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ پیر پرستی اور مزار پرستی تمام مرادوں کی تکمیل کی کفیل تصور ہوتی ہے۔ تلسان کا بیاہ کرنے سے بیکنٹھ کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ پیروں۔ گرنتھیوں۔ برہمنوں اور پنڈوں کی ضیافت کرنے سے سورگ دھام اور خلد بریں کا پاس مل جاتا ہے۔ شرادھ کرنے سے اور گیا میں پنڈ کرانے سے بزرگوں کی موکش ہو جاتی ہے۔ جب اس قسم کے توہمات اور ایسی باطل پرستی کا آفتاب نصف النہار پر تھا۔ تو شری مہرشی دیانند سرسوتی نے گھر بار کو چھوڑ اور دنیا کی ہوسوں کو لات مار کر اپنے لاثانی طریقے پرستیہ کا اپدیش شروع کیا اور جھوٹ کے گڑھ پر گولہ باری شروع کی۔ جس وقت سوامی جی نے ادھرم کے ناش اور دھرم کی استھاپنا کا مشن شروع کیا۔ تو یہ جھوٹ کا گڑھ اور پاکھنڈ کا قلعہ ناقابل تسخیر شمار کیا جاتا تھا۔ لیکن انہوں نے اپنی زندگی ہی میں اس کے تمام بڑے بڑے برج اور مینارے گرا دیئے تھے فصیلیں مسمار کر دی تھیں۔ اور دروازے منہدم کر دیئے تھے دنیا محسن کش ہونے کی ناگوار شہرت رکھتی ہے۔ چنانچہ سوامی جی کی حالت میں بھی اس نے اپنی اس ناپاک شہرت کو قائم رکھا اور انیسیں صدی کے ہندو سماج کے سب سے بڑے محسن کو بذریعہ زہر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ سوامی جی نے کوئی چیلے نہیں بنائے۔ انہوں نے کسی مٹھ کی بنیاد نہیں ڈالی۔ اور نہ ہی انہوں نے کوئی گدی قائم کی۔ لیکن وہ اپنے تیج۔ تپ گیان اور یوگ کی بدولت وہ دور اندیشی اور دوربینی کی طاقت رکھتے تھے۔ جس کو انگریزی میں PROPHETIC VISION کہتے ہیں۔ وہ موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کو خوب سمجھتے تھے۔ اور آئندہ زمانہ کی مشکلات پر عبور حاصل کرنے کے بہترین طریقوں کا جیسا صاف تصور ان کے دماغ میں تھا۔ اس کی نظیر ملنی قریب قریب ناممکن ہے۔ چیلوں۔ گدی اور مٹھ کی جگہ انہوں نے واضح اور جامع قواعد و ضوابط کے ماتحت ایک ایسی سوسائٹی قائم کی۔ جس کا نظام اور جس کی طاقت کا دوست اور دشمن سب سے یکساں طور پر خراج تحسین حاصل کر رہے ہیں۔ اس سوسائٹی کا نام آریہ سماج ہے۔ گزشتہ پچاس ساٹھ سال میں جو کارنامجات آریہ سماج سے ظہور میں آئے ہیں۔ وہ مذہبی اور مجلسی اصلاح کی تاریخ کا ایک نہایت شاندار باب ہیں۔ اور آئندہ ریفارمروں کے لئے نہایت مفید چراغ ہدایت کا کام دینے والے ہیں۔

آریہ سماج نے ہندو سوسائٹی کو تباہی سے بچا لیا۔ ہندو دھرم کو کچے دھاگے سے تشبیہ دی جایا کرتی تھی۔ آریہ سماج کی بدولت وہ آج کچے سوت کا دھاگہ نہیں۔ بلکہ ناریل کے ریشوں سے بٹا ہوا بہت موٹا اور مضبوط رسہ ہے۔ جس کو کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی۔ پہلے ہندو دھرم دوسرے مذاہب کی دستبرد کا شکار تھا۔ آج وہ ایسا تر نوالہ نہیں جسے کوئی آسانی کے ساتھ حلق کے نیچے اتار سکے یہ آریہ سماج کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج نہ صرف وہ ہندو جو کسی وجہ سے تبدیل مذہب کر چکے ہوں۔ دوبارہ ہندو دھرم کے آغوش میں آ سکتے ہیں۔ بلکہ جنم کے غیر ہندو بھی اس دھرم کی شرن لے سکتے ہیں۔ یہ آریہ سماج کے ہی پرشارتھ کا پھل ہے کہ خود غرض لوگوں نے مذہبی رہناؤں کا چولا پہن کر ایشوری گیان کے بھنڈار پر جو قفلے لگا دیئے تھے۔ وہ سب ٹوٹ چکے ہیں۔ اور آج ہر شخص کو علم و معرفت کے اس شیریں چشمے سے اپنی پیاس بجھانیکا حق حاصل ہے۔ جس کے گرد متعصب لوگوں نے اجارہ داری کی اونچی اونچی باڑ لگا دی تھی سچائی اور انصاف کے پریمیوں کو آریہ سماج کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ جن وید منتروں کے اُچارن اور شرون سے خاص خاص جماعتوں کے آدمیوں کی زبان قلم کرنے اور کانوں میں سیسہ بھرنے کا حکم مذہب کے نام سے دیا جا سکتا تھا۔ ان کی دھونی اب ہر ایک گرہستی کے گھر سے اٹھ سکتی ہے۔ اب تمام ہندو ایک ہی ایشور کو مانتے ہیں۔ اور تینتس کروڑ دیوی دیوتا اب ایشور کی پدوی سے محروم ہو چکے ہیں۔ جو لوگ خاندانی روایات یا دیگر وجوہات سے مورتی پوجا سے ابھی تک سبکدوش نہیں ہوئے ہیں۔ وہ بھی مورتی پوجا کی صفائی یا جواز میں کچھ کہنے کی جرأت نہیں کرتے نہ وہ مورتی پوجا کو نفس ایشور اپاسنا قرار دیتے ہیں۔ بلکہ وہ شرماتے شرماتے اس کی علت غائی کچھ اور ہی بتلاتے ہیں۔ اسی طرح سے مرتک شرادھ کی غرض و غایت بھی اس سے مختلف ظاہر کرتے ہیں جو پہلے بیان کی جاتی تھی۔ دھواہ اب اعلے سے اعلے اقوام میں رواج پذیر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بچپن کی شادی کو سب ہی ناپسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ تعلیم نسواں (ستری شکشا) کے حامی ان پڑھ سے ان پڑھ جماعتوں میں پائے جاتے ہیں۔ غرضیکہ مذہبی اور مجلسی دونو دائروں میں آریہ سماج کی شروع کردہ اصلاحات کو اصولاً ہندوؤں کے بیشتر حصے نے حق بجانب تسلیم کر لیا ہے۔ اور عملاً بھی ہندو سوسائٹی کا ایک بہت بڑا اور ترقی یافتہ طبقہ ان کا حامی ہے اس طرح سے دیکھا جاوے تو آریہ سماج کے ابتدائی پروگرام کا وہ حصہ جو سرگرمی کے ساتھ آج سے پچاس برس پہلے ہاتھ میں لیا گیا تھا۔ ایک بہت بڑی حد تک انجام پذیر ہو چکا۔ اور عام مقبولیت کا درجہ حاصل کر چکا۔ یہی وجہ ہے کہ اب آریہ سماج کے نام سے وہ جوش و خروش پیدا نہیں ہوتا جو پہلے ہوا کرتا تھا۔ اور نہ اس کی سرگرمیوں میں وہ ولولہ ہے جو گزشتہ زمانہ میں دیکھنے میں آیا کرتا تھا۔ حقیقت میں پوچھا جاوے تو ٹکر۔ تصادم۔ جنگ۔ مخالفت اور بردھ ہی اہنکار کی برتیوں کو جگایا کرتے ہیں۔ اور چونکہ ولولہ اور جوش و خروش اہنکار کی برتیاں ہیں۔ اس لئے جنگ اور مخالفت کی عدم موجودگی میں یہ برتیاں بھی مشتعل پڑ جاتی ہیں۔

اب تک آریہ سماج نے جو کام کیا۔ وہ نہایت شاندار اور گرانقدر ہے لیکن ضرورت ہے کہ آئندہ کے لئے کوئی ایسا پروگرام مرتب کیا جائے جو اس کی شان کے شایاں ہو۔ اور اس کے تمام ایسے پرشارتھ کو جو اس وقت فالتو پڑا ہے۔ یا غیر ضروری اور غیر اہم بلکہ غیر مفید مقاصد پر صرف ہوتا ہے۔ جذب کر سکے۔ اب تک کتنے ہی اپدیشک ایسے ہیں۔ جو پرانوں کے کھنڈن اور پرانک ہندوؤں کی خامیوں اور کمزوریوں کا مضحکہ اڑانے میں اپنا پرشارتھ اور سمے خرچ کرتے ہیں۔ اب تک بھی ایک بہت بڑی تعداد ایسے اپدیشکوں کی ہے۔ جو سب سے بڑی خدمت اس میں سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ جنتا میں مسلمانوں کے برخلاف نفرت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ میری رائے ناقص میں اب کھنڈن کا وقت بالکل جاتا رہا ہے۔ اور سوائے بہت خاص حالات کے آریہ سماجیوں کا تمام وقت منڈن میں صرف ہونا چاہئے۔ اسی طرح سے کسی دوسری قوم یا دوسرے مذہب کے برخلاف متعصبانہ جذبات مشتعل کرنا یا نفرت پیدا کرنا۔ نہ آریہ سماج کا سدھانت ہے اور نہ ملک کے لئے مفید ہے۔ یہ درست ہے کہ بعض اوقات آریہ سماج کے اپدیشکوں کا یہ شیوہ بعض متعصب مولویوں اور ملاؤں کی

جیو ست چت سوروپ ہے

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

زین ویدانتیوں میں استی بھانتی پریہ نام روپ سنسار کو مان کر نام روپ کو مایا روپ سویکار کیا ہے۔ اسی کارن نام روپ تو سمجھا ہے۔ پرنتو استی بھانتی پریہ برہم روپ ہونے سے ستیہ ہے۔ ان کو دوسرے شبدوں میں سچدانند سوروپ کہتے ہیں۔ برہم کے سمبندھ میں سچدانند سوروپ ہونا آریہ سماج بھی سویکار کرتا ہے۔ لیکن آریہ سماج جیو کو ایسا نہیں مانتا۔ نوین ویدانت میں جیو اپادھی کرت ہے۔ انتہ کرن اپہت یا اودیا اپہت چیتن ہی جیو بنتا ہے۔ وہ اپادھی مایا کرت ہے۔ اور مایا سانت ہے۔ مایا کے انت ہونے پر اپادھی بھی نشٹ ہو جاتی ہے۔ اس وشیش کے ناش ہونے پر شیش جو وشیش بھاگ رہ جاتا ہے۔ وہ برہم سوروپ ہی ہے۔ اس لئے وہ جیو کا وشیش بھاگ یا برہم سچدانند سوروپ ہی ہے۔ یہ انیت سنکھشیپ سے نوین ویدانت کا کتھن لکھا گیا ہے۔

آریہ سماج جہاں برہم کو سچدانند سوروپ سویکار کرتا ہے۔ وہاں جیو کو ست چت تو مانتا ہے۔ آنند سوروپ نہیں مانتا ہے۔ اس لئے اس بھید ماننے کا کوئی آدھار ہے یا نہیں۔ آدھار ہوتے پر بھی اس میں کیا پرمان ہے۔ یہ بات غور طلب ہے۔ اس لیکھ میں میں اسی وشے پر پرکاش ڈالنے کا یتن کروں گا۔ ساتھ ہی پاٹھکوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس بات کو دھیان سے پڑھ کر اچت سمجھیں تو اپنی امولیہ سمتی سے سب کو سوچت کریں۔

اس وشے میں "ستیارتھ پرکاش" میں لکھا پاٹھ ہے:-

پرشن - جو پرمیشور جیو کو نہ بناتا۔ اور سامرتھیہ نہ دیتا۔ تو جیو کچھ بھی نہ کر سکتا۔ . . . . . .

اتر - جیو اتپن کبھی نہ ہوا۔ انادی ہے۔ جیسے ایشور اور جگت کا اپادان کارن نت ہیں (ستیارتھ پرکاش سماتوں سمولاس صفحہ ۲۰۱)

پرشن - جیو اور ایشور کا سوروپ گن . . . اور سوبھاؤ کیا ہے؟

اتر - دونوں چیتن سوروپ ہیں۔ ستیارتھ پرکاش سولاس ۷ - صفحہ ۲۰۲)

اس سے تو آدھرنوں میں جیو کو ست . . .

چیتن سویکار کیا گیا ہے۔ ستیارتھ پرکاش میں کہیں بھی جیو کو آنند سوروپ نہیں مانا ہے۔ آنند جیو میں نمتک ہے۔ چیتن ہونے سے وہ نمت سے سکھی اور نمت سے ہی دکھی ہوتا ہے۔ اس وشے میں برہدارنیک

وہاں پر سوریہ چندر اگنی آدی کا پرکاش نہیں ہوتا ہے۔ اسی پرکرن میں یاجوکیہ جی نے شلوک لکھے ہیں۔ ان شلوکوں میں آتما کے ست اور چت ہی وشیشن دئے ہیں جیسا کہ

स्वप्नेन शारीरमभिप्रहत्या

اب ویدانت درشن کو لیں۔ اس میں پہلی پرکرن میں ایک سوتر اس پرکار ہے:-

नात्मा श्रुते नित्यत्वाच्च ताभ्यः
२.३.१८

اس پاد کے آرمبھ سے آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی کی اتپتی کا ورنن کر کے آتما کے وشے میں لکھا ہے۔ کہ آتما کی اتپتی نہیں ہوتی۔ کیونکہ شرتی میں آتما کا جنم نہیں لکھا ہے۔ اور آتما نت ہے۔ اس سوتر پر بھاشیہ لکھتے سمیہ شری شنکر آچاریہ جی نے وست لتوں کا ادھکار لگا کر وشیشٹ وشیشن کی آڑ میں آتما کے وشیش ہونے پر سوتر کو چرتارتھ کیا ہے۔ اور وشیشن کی اتپتی مانی ہے۔ لیکن یہ کیول دھول اڑانا ہے۔ جب سوترکار آتما سے جیو کا ورنن کرتے ہوئے اسے نت لکھتا ہے۔ تو اس پر کمنٹ کا بنا کا رنگ چڑھا کر سیدھا مارگ سویکار کرنا ہی اچت ہے۔ اس کے اگلے سوتر میں جیو کو چیتن سوروپ مانا ہے

ज्ञोऽत एव
२.३.१९

جیو اس لئے گیان سوروپ ہے۔ اس پرکرن میں ویاس جی نے جیو کے ست اور چت ہی وشیشن لکھے ہیں۔ آنند سوروپ کا ورنن نہیں ہے +

اپرکت پرمانوں کے آدھار پر ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ مہرشی دیانند جی کا لیکھ جیو ست چت سوروپ ہے۔ آنند سوروپ نہیں ہے۔ ٹھیک ہی ہے۔ سچدانند سوروپ ایشور تو ہے۔ جیو نہیں۔

ہندو قوم سے خطاب

(نتیجۂ فکر ابو النظم پنڈت چندر جوڑ سہائک سوہانوی)

اُٹھ اے خولیۂ ہند وہ آ گھڑی ہے کام کرنے کی
مگر کس لئے کھڑا ہو جا گیا دورِ گرانِ خوابی

تمہارے رعب سے لرزاں تھے اہلِ مغرب و مشرق
وہ ایسا کون تھا جس پر پائی ہو ظفر یابی

عیاں تھا چشمِ ہندو سے حکومت کا اثر ایسا
کہ لرزاں تھے فرانسیسی و افغانی و اعرابی

تڑپ اپنے وطن کے درد میں بیکیف ہو نا دل
جدا ز نہ پارے کہیں پارے کی بے تابی

وہ اپنی قوم کی خاطر نہ کیوں کٹ جا مٹ جائے
جسے کچھ بھی نظر آئے حقیقت کی جگر تابی

دلِ ہندو میں یوں مٹنے کی پیدا آرزو کر دے
جو ہر اک دل کے ذرے کو شہیدِ جستجو کر دے

सुप्तः सुप्तानभिचाकशीति।
शुक्रमादाय पुनरेति स्थानं
हिरण्मय पुरुष एक हंसः ॥
प्राणेन रक्षन्नवरं कुलायं बहिष्कु
लायादमृतश्चरित्वा ।
स ईयतेऽमृतो यत्रकामं
हिरण्मयः पुरुषः एक हंसः
॥

اس پاٹھ میں جن شبدوں کے نیچے لائن کھینچ دی ہے۔ وہ امرت اور ہرنیہ شبد ہیں۔ امرت کے پریائے انادی یا ست اور ہرنیہ کے پریائے چت یا گیان سوروپ ہیں۔ اس طرح اپنشدوں میں بھی جیو آتما کو ست چت ہی لکھا گیا ہے۔ آنند سوروپ نہیں۔

اپنشد میں ایک پرشن ہے۔ اور اس کا اتر بھی یاجوکیہ جی نے دیا ہے۔ مہاراجہ جنک جی نے اپنشد ادھیائے ۴ براہمن تیسرے میں جیوتی وشیک پرشن کیا ہے۔ اس کا ارتھ اس پرکار ہے:-

اس جیو کے لئے کیا جیوتی ہے؟ اتر دیا گیا ہے۔ سوریہ جیوتی ہے۔ پھر پرشن ہے۔ سوریہ کے است ہونے پر جیوتی کیا ہے؟ اتر میں چندرما کا نام لیا ہے۔ پھر پرشن ہے۔ سوریہ اور چندرما کے است ہونے پر کیا جیوتی ہے۔ تب اگنی جیوتی کہتا ہے۔ تینوں کی عدم موجودگی میں آتما کو ہی جیوتی مانا ہے۔ کیونکہ سوپن سنسکار جنیہ مانو پرپنچ ہی ہوتا ہے۔

> کئی منش سوامی دیانند کو بھارت کا گورو بھکر کہتے ہیں۔ اور اگر دیکھا جائے تو وہ سچ مچ گورو بھکر ہیں۔ ایک تو اس لئے کہ انہوں نے ان سب باتوں کا ورودھ کیا۔ جو اس کے سمیہ ہندو دھرم کو پتت اوستھا میں لے جا رہی تھیں۔ اور دوسرا انہوں نے سب سے پہلے پولیٹیکل ودروپی بھاشا سے نکال کر سادھارن بھاشا میں لوگوں کے سامنے رکھا۔
>
> "ڈاکٹر جے ٹی سنڈرلینڈ"

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام

(بسلسلہ صفحہ ۲۰)

گندہ دہنی کا عکس ہوتا ہے۔ لیکن میں اپنے ذاتی علم اور تجربہ کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ بارہا ہمارے اپدیشکوں کے وعظ نفرت کے لئے،

کسی مولوی یا ملا کی دریدہ دہنی کا عذر بھی مفقود ہوتا ہے۔ بہر حال بلا ضرورت جائز کسی قوم یا مذہب یا جماعت کے برخلاف اپنی کھنڈنی شکتیوں کا پریوگ کرنا۔ اپنے قیمتی پرشارتھ کو کھونا ہے۔ اور ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے پرشارتھ کا ایک ایک ماشہ کسی پھلدا ایک اور لابھ کارک وشے پر لگایا جائے۔

میں آریہ سماج کے آئندہ پروگرام میں سب سے اونچا درجہ دلت اودھار اور بدیشی مشن کو دیتا ہوں۔ دلت اودھار کا کام آریہ سماج کے پروگرام میں پہلے سے ہی شامل ہے۔ خود سوامی جی کی دور درشی چکشو سے یہ کام اوجھل نہیں ہونے پایا تھا۔ لیکن بہت لمبے عرصہ تک یہ پروچار کا کام دوسرے ضروری مسائل کی موجودگی میں پس پشت پڑا رہا۔ مہاتما گاندھی نے جو زمانہ حال کی سپرٹ کی بہترین پیداوار اور اس کے بہترین مظہر ہیں۔ دلت اودھار کے کام کو درجہ اول کے پولیٹکل مسائل میں جگہ دی۔ مہاتما جی کے اس قدم نے آریہ سماج کے دل میں اس کے فرض فراموشیدہ کی یاد تازہ کر دی۔ اور سورگباشی سوامی شردھانند جی نے دلت اودھار کے کام کو آریہ سماج کی سرگرمیوں میں نہایت ممتاز درجہ دیا۔ اور جو کام صرف پنجاب کے چند گوشوں میں نرم رفتار سے ہو رہا تھا۔ اس کو سارو دیشک روپ دیا۔ اور اس کی رفتار میں کافی تیزی پیدا کر دی ان کی موت کے بعد اس کام نے جو ان کو اپنی زندگی میں پیارا تھا۔ اور بھی زیادہ فروغ پایا۔ میں صرف پنجاب کے حالات سے واقف ہوں۔ اور میرے خیالات بھی اسی صوبہ پر اطلاق پذیر ہیں۔ پنجاب میں جسمانی اور کپڑے کی چھوت چھات کا سوال بہت کم اہمیت رکھتا ہے۔ مختلف وجوہات سے اس قسم کی چھوت چھات اس صوبہ میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ پنجاب میں دلت جاتیوں کے اودھار کے متعلق چار سوالوں پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اول دلت جاتیوں کے مندروں میں جانے اور پوجا کرنے کے حق کے متعلق۔ دوم پبلک چاہات پر چڑھنے اور ان سے پانی نکالنے کا حق سوم ان میں تعلیم پھیلانے کی ضرورت۔ چہارم ان کے اندر سے گوشت اور شراب خوری کی عادت کو دور کرنے اور صفائی کے اصولوں کے پرچار کی ضرورت۔ تیسرے اور چوتھے سوال کا تعلق براہ راست دلت پنے سے نہیں ہے۔ اور نہ یہ باتیں صرف دلت جاتیوں سے مخصوص ہیں۔ لیکن ان باتوں پر توجہ دینے سے دوسرے سوالوں میں مدد ملتی ہے۔ اور دلت جاتیوں کے دل میں ہندو قوم کی نیک نیتی میں وشواس پیدا ہوتا ہے۔ اور کارکنوں کے اندر ان کی شردھا اور بھگتی بڑھتی ہے۔ جس سے عام تحریک کو کامیاب بنانے میں بڑی سہولیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اول اور دوم دو سوال البتہ ایسے ہیں جو براہ راست دلت پنے کے ساتھ وابستہ ہیں اور دلت جاتیوں کے لئے جائز وجہ شکایت ہیں۔

مندروں کے داخلہ کا سوال زیادہ تر شہروں سے تعلق رکھتا ہے۔ دیہات میں مندر بہت کم ہیں۔ اور صوبہ پنجاب کے ان حصوں میں جہاں ہندوؤں کی آبادی کثرت سے ہے دیہات کے اندر ایسی اقوام کی آبادی کا زور ہے جو آریہ سماج کی سپرٹ سے متاثر ہو چکی ہیں غالباً صرف کانگڑہ کا ضلع ایسا ہے جہاں ہندو آبادی بڑی کثرت کیساتھ پائی جاتی ہے اور جہاں دیہاتی آبادی میں ہندو راجپوتوں کا بول بالا ہے۔ جو اعتقاد کے لحاظ سے اب تک آریہ سماج کے زیر اثر نہیں آئے ہیں۔ بہر حال مندروں کے متعلق جو تجاویز شہروں میں اختیار کی جائیں ان ہی پر دیہات میں بھی عملدرآمد کیا جا سکتا ہے چاہات پر چڑھنے اور پانی کھینچ کر نکالنے کا سوال شہروں اور دیہات کے لئے مشترکہ ہے دیہات میں کام کرنے کے متعلق میں چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔ جن پر عمل کرنے سے مستقل کامیابی کی امید کی جا سکتی ہے۔

(۱) ہر ایک علاقہ کے لئے ایسے کارکن تجویز کئے جائیں جو اس علاقہ کے رسم و رواج اور زبان سے واقف ہوں۔

(۲) وقتاً فوقتاً آریہ سماج کا کوئی ایسا نیتا لیکچر اور اپدیش کے لئے جاتا رہے۔ جس کی اس علاقہ میں خاص عزت ہو۔ اور جو پہلے سے اپنے لئے شردھا اور بھگتی پیدا کر چکا ہو۔

(۳) اچھے پایہ کے مقامی لیڈروں کی ہمدردی اور عملی امداد سے پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

(۴) دلت اودھار کے کارکن کبھی کسی قسم کی مقامی سازشوں میں حصہ نہ لیں۔ اور نہ کسی مقامی پولیٹکل پارٹی کے ساتھ رشتہ جوڑیں۔ ان کو مقامی پالیٹکس سے قطعی کنارہ کش رہنا چاہیے۔

(۵) دلت اودھار کے کارکن اپنے لیکچر اور اپدیشوں میں عام پالیٹکس کے تذکرہ سے بھی پرہیز کیا کریں۔ اس سے وہ زیادہ وسیع دائرہ کی ہمدردی حاصل کر سکیں گے۔ کتنے ہی فوجی پنشنر۔ ذیلدار۔ سفید پوش۔ اور نمبردار بالخصوص علاقہ ہریانہ میں دلت اودھار کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور اس کام میں قابل قدر مدد دے سکتے ہیں۔ لیکن دلت اودھار کے جو اپدیشک عام پالیٹکس کی بحث میں پڑ جائیں گے۔ وہ اس تمام ہمدردی اور مدد کو کھو بیٹھیں گے۔

(۶) دلت اودھار کے سلسلے میں ایکٹ انتقال اراضی پر حملہ نہ کیا جائے۔

(۷) جہاں جلد سے جلد دلت جاتیوں کے اودھار کی ضرورت ہے۔ وہاں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ کوئی کام قبل از وقت نہ کیا جائے۔ کام استقلال۔ حوصلہ مندی اور مستعدی کے ساتھ شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن لوگوں کے اعتقاد میں تبدیلی اور ان کے دلوں پر معقول قابو حاصل کرنے سے پہلے دلت جاتیوں کو چاہات پر چڑھانے کی کوشش سے سوائے نقصان کے اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

(۸) ہر ایک رات کو ایسی کتھائیں سنائی جائیں جن میں تمام قوموں اور تمام انسانوں کی برابری کا ذکر ہو۔

(۹) جگہ جگہ ایسی پاٹھ شالائیں کھولی جائیں جن میں فرصت کے وقت خواہ دن میں یا رات کو تمام قوموں کے ہر عمر کے آدمی اکٹھے پڑھا کریں۔

(۱۰) سرکاری سکولوں میں دلت جاتیوں کے لڑکوں کو زیادہ تعداد میں داخل ہونے کی ترغیب دی جائے۔

(۱۱) دلت جاتیوں میں آتم سنمان پیدا کرنے کی خاص طور پر کوشش کی جائے۔

(۱۲) صبح شام ملکر پرارتھنا کرنے اور تمام قوموں کے آدمیوں کو اس میں شریک کرنے کے طریق کو عام رواج دینا چاہیئے۔ اور بدیشی مشنوں کے سوال کو خصوصیت کیساتھ آریہ پبلک کی نظروں کے سامنے لانا چاہیئے۔

ویدک دھرم ایک عالمگیر دھرم ہے وہ نہ صرف ہر انسان کے لئے بلا امتیاز قوم مقصود ہے۔ بلکہ مقام و زمانہ کے قیود سے بھی آزاد ہے۔ آریہ سماج اس دھرم کو سچائی کا بھنڈار۔ آتمک انتی کا سادھن اور موکش کا مارگ سمجھتی ہے۔ آریہ سماج کا یہ فرض ہے کہ وہ ویدک دھرم کے پیغام کو ہر ایک انسان تک پہنچانے کی کوشش کرے۔ وقت آگیا ہے کہ اب اس پیغام کو غیر ملکوں تک پہنچایا جائے غیر ملکوں سے میری مراد وہ ملک ہیں جو انگلستان اور امریکہ جتنے دلفریب نہیں۔ گر کسی نہ کسی زمانہ میں آریہ تہذیب کے مسکن رہ چکے ہیں۔ اور جہاں ویدک دھرم کے لئے مقبولیت حاصل کرنا مقابلتاً کم مشکل ہوگا۔ میرا منشا سیام۔ انام۔ کوچین۔ ملایا اور بحر الکاہل کے جزائر سے ہے۔

بہر حال ایشیا کے یہ حصے ایسے ہیں جہاں ویدک دھرم کا پیغام شردھا کیساتھ سنا جا سکتا ہے۔ اور جہاں آریہ سماج کا پرشارتھ پھل پیدا کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ ضرورت یہ ہے کہ بدیشی مشنوں کے لئے ایک فنڈ جاری کیا جائے اور اس میں معقول رقم جمع کی جائے۔ گورکل کے سناتک اور ڈی اے۔ وی کالج کے وہ گریجوایٹ جو آریہ سماج اور ہندو قوم کی سیوا کا جوش رکھتے ہیں ان ملکوں میں جائیں۔ وہاں کی زبان سیکھیں۔ وہاں کے باشندوں میں جا کر رہیں۔ ان کے درمیان ویدک دھرم کا پرچار کریں اور ان کو ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے لائیں۔

بدیشی مشن اور دلت اودھار کے مسائل ایسے ہیں جو فوری غور اور روز افزوں توجہ کے مستحق ہیں۔ بدیشی مشن آریہ سماج کے حلقہ اثر کو بعید وسعت دے سکتے ہیں۔ دلت اودھار کا مسئلہ ہندوؤں کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اگر ہندوؤں نے اس وقت تنگدلی یا کوتہ اندیشی سے کام لیا تو وہ بالآخر صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے ہندو دھرم کے بنیادی اصول اور ہندو تہذیب کی اصل روح دونوں ہی انسانی اخوت اور انسانی مساوات کے حامی ہیں۔ بھگوت گیتا میں صاف لکھا ہے۔ کہ صحیح معنوں میں دھرم کے تتو کو سمجھنے والا اسی شخص کو کہا جا سکتا ہے۔ جو برہمن اور چنڈال کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہندو فلسفہ پکار پکار کر یہ کہتا ہے کہ انفرادی روحیں عالمگیر روح کے محض شرارے ہیں۔ پھر یہ چھوت چھات کیوں اور یہ بھید بھاؤ کیسے؟ مجھے امید ہے کہ ہندو سوسائٹی اس کلنک کے ٹیکہ کو ہندو تہذیب کی پیشانی سے دھونے کی کوشش کرے گی۔ اور آریہ سماج کی طرف سے دلت اودھار کا بیڑہ خاص سنجیدگی اور علوئے ہمتی کے ساتھ اٹھایا جائے گا:

تین انادی :- (۱) پرکرتی (۲) جیو آتما (ایک سے زیادہ) (۳) پرماتما (ایک ہی) پرکرتی (مادہ) پر رہتی ہیں۔ ایک جیو بھوگتا ہے اور دوسرا کیول پرکاشتا ہے۔

نورِ حق

(از اندرجیت جی شرما۔ ماچھرہ ضلع میرٹھ)

(۱)

شبِ دیجور کے پردے میں ہے مستور حق کی ضو
پریشاں ہیں ستارے آسماں پر خوف کے مارے
چھپے جاتے ہیں ظلمت میں لرز کر نور کے پارے
خموشی کا تسلط ہے فضائے دہر پر ہر سُو

(۲)

قضا کا حکم ہے ذرّے نہ ہوں بیدار عالم کے
زباں خاموش پتوں کی رہیں منہ بند کلیوں کے
شگفتہ ہو نہیں سکتے خوشی سے چہرے پھولوں کے
سراپا اشک بن جائیں یہ کیا گوہر ہیں شبنم کے

(۳)

مگر ظلمت کے پردے سے وہ چھن کر نور آتا ہے
جگانے کے لئے خوابِ گراں سے اہلِ عالم کو
دکھانے کے لئے اپنا کرشمہ چشمِ پُرنم کو
طلسمِ خامشی پر ایک جادو سا چلاتا ہے

(۴)

چمک کر پھر ہمالہ پر زمانہ کو جگا دے گا
تغافل کو مٹا دیگا دلوں کو جگمگا دے گا

راج نیتی اور دھرم

(از شریمتی ودیاوتی دیوی جی ونشاردا۔ دہلی)

آج ہر ایک دیش بھگت راج نیتک سمسیاؤں میں اُلجھ رہا ہے۔ میرا ہردے بھی اس سنگھرش سے خالی نہیں۔ پرنتو جب میں ورتمان راج نیتی کی طرف جھکتی ہوں۔ نہ جانے کیوں میرا ہردے ایک آگیات بھے سے کانپ اُٹھتا ہے۔ اور اچانک اندر سے پرشن اُٹھتا ہے۔ کہ کیا ورتمان راج نیتی ہمارے بھارتیہ راشٹر کے اندر وہ پراچین آدرش کھڑا کر سکے گی۔ جس کا ورنن کیول ایک چھوٹے سے شلوک کے اندر اس طرح ملتا ہے۔ راجا اشوپتی مہاراج ایک رشی سے پوچھے جانے پر اپنے دیش کی اوستھا کا اس طرح ورنن کرتے ہیں۔

न मे स्तेनो जनपदे न कदर्यो न मद्यपः। नानाहिताग्निः नाविद्वान न स्वैरी स्वैरिणी कुतः॥

"ہے رشی! میرے راجیہ میں کوئی چور نہیں۔ کوئی کنجوس نہیں۔ کوئی شراب پینے والا نہیں۔ اور نہ ہی کوئی ناستک ہے نہ کوئی مورکھ نہیں۔ کوئی وبھچاری نہیں۔ جب کوئی پرش ہی وبھچاری نہیں۔ تو ستری وبھچارنی کیسے ہو سکتی ہے؟"

آہا! کیا ہی سورگیہ وہ زمانہ ہو گا۔ پر آج اس کے خلاف جو راشٹر سب سے ادھک اُنّت ہیں۔ اور جو سب سے ادھک سبھیہ ہونے کا ابھیمان رکھتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے۔ تو سب سے ادھک شراب خانے سب سے ادھک ویشیالیں اور سب سے زیادہ اتیاچار بھرشٹ لوگ شاید وہیں پائے جائیں گے۔ یہ سب کیوں؟ میری سمجھ میں تو صرف ایک ہی کارن ہے۔ اور وہ ہے راج نیتی کو دھرم سے الگ سمجھنا۔ سنسار میں ان منشیوں کی کمی نہیں۔ جو راج نیتی اور دھرم کے ایک ہونے کے بھاؤ کو پڑھ کر ہنس دیں گے۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ راج نیتی میں دھرم کا کوئی کام نہیں۔ پرنتو میری سمجھ میں یہ ان کی بھول ہے۔ میں سمجھتی ہوں۔ کہ سمے آئے گا جب کہ وہ اپنی بھول کو سویکار کئے بنا نہیں رہیں گے۔

اب وچار کے قابل وشے یہ ہے۔ کہ راج نیتی اور دھرم کا ایک ہونا کیا ہے؟ ورتمان سمیہ میں عموماً لوگوں کے اندر راج نیتی اور دھرم کے ایک ہونے میں یہ خیال پرچلت ہے۔ کہ جو راجہ کا دھرم ہو۔ وہی پرجا کا ہونا چاہیے۔ بس یہیں پر راج نیتی اور دھرم کا ایکی کرن سماپت ہو جاتا ہے۔ پرنتو ایسا نہیں۔ اتہاس اس بات کا ساکھشی ہے۔ کہ اس خیال نے بھینکر روپ دھارن کیا۔ مسلمانی سامراجیہ میں مسلمان بنانے کے لئے پرجا پر جو اتیاچار کئے گئے۔ کیا وہ اسی خیال کا پرنام نہ تھے؟ کیا آج عیسائی پادریوں کا بھی یہی اُدیش نہیں ہے؟ اس کا پرنام یہ ہوتا ہے۔ کہ پرجا میں پریم کا ابھاؤ ہو جاتا ہے اور پرجا کے وچار سوتنترتا کی کوئی قیمت نہیں رہتی۔

میری سمجھ میں تو راج نیتی کے سدھانتوں کو کریاتمک روپ میں لاتے ہوئے اہنسا۔ ستیہ۔ دیا۔ پریم اتیادی سدگنوں کو نہ بھولنا ہی راج نیتی کو دھرم کے ساتھ رکھنا ہے۔ جو راج نیتگیہ یہ کہتے ہیں۔ کہ راجکیہ کاریوں میں ہر جگہ چھل۔ کپٹ۔ جھوٹ کی آوشیکتا ہے۔ ان کو سمرن رکھنا چاہیے۔ کہ وہ راشٹر کو بھی ان پاپوں سے بچا نہ سکیں گے۔ کیونکہ جیسا کارن ہو گا۔ کاریہ بھی تو ویسا ہی ہو گا۔ اگر ہماری راج نیتی میں چھل کپٹ کے لئے ستھان ہے۔ تو سمجھئے۔ پرجا کے ہردے بھی ان گناہوں سے خالی نہیں ہوں گے اسی لئے تو ہمارے پراچین راج نیتگیہ کہہ گئے ہیں:۔

धर्मे तिष्ठन्ति भूतानि धर्मो राजनि तिष्ठति॥

"سب بھوت ماتر کی ستھتی کا کارن دھرم ہے۔ پرنتو اس دھرم کی ستھتی کا کارن راجہ ہے۔" یہ کہے بنا نہ رہوں گی۔ کہ آج ان اُنّت راشٹروں سے بھی جو پورن پرجا ستا رکھتے ہیں۔ اشانتی کی دھونی آ رہی ہے کیونکہ ان راشٹروں نے اپنی اُنتی کیول اُن ہی کے نئے نئے سامان تیار کرنے میں نئے نئے جہاز بنانے میں۔ اور جس کسی طرح دھنی راشٹر کہلانے میں سمجھ رکھی ہے۔ ان کے سامنے دھرم۔ سداچار۔ اُدارتا آدی سدگنوں کی کوئی قیمت نہیں۔ وہاں تو آرتھک اُنتی کا پرشن ہے۔ جیسے بھی ہو۔ راشٹر کو دھنی بنانے کی دھن ہے:۔

لیکن یاد رہے۔ ہمارا اُدیش اس سے سروتھا بھن ہے۔ دیکھئے ویاس جی کیا کہتے ہیں۔ "جو راجہ اپنے راشٹر کو بکش میں رکھ کر کیول دھن اپارجن میں ہی لگا رہتا ہے۔ وہ دھرم کے انوکول دھن کا اپارجن نہیں کر سکتا۔ اور اس کا سارا دھن انت میں نشٹ ہو کر رہتا ہے" اسی طرح یا اگر کچھ اپنی سمرتی میں کہتے ہیں۔ "ادھرم سے دھن ساستر ...

...پران ہے"۔ ایک نہیں۔ انیک اداہرن ہمارے پراچین راج نیتک ساہتیہ میں بکھرے پڑے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ راج نیتی میں بھی دھرم شاستر کی آگیا ہی سروپری مانی جاتی رہی ہے اس وشے کو ادھک نہ بڑھاتی ہوئی میں اپنے ویدک دھرم اور مسلمان بھائیوں سے پرارتھنا کروں گی۔ کہ رشی دیانند نے جس سدھانت کو آپ کے سامنے ستیارتھ پرکاش کے چھٹے سملاس میں رکھا ہے۔ اُسے نہ بھلائیے۔ اسی سدھانت کے انوسار رکھتے ہوئے ہی سوراجیہ کی طرف قدم بڑھائیے۔ کیونکہ اگر ہمارے راج نیتگیوں نے ہماری راج نیتی میں دھرم کو پردھانتا دی تبھی بھارت کا سوراجیہ سورگ...

دیپاولی کے پرکاش میں !

(از سناتک شنکر دیو جی ودیا النکار - سوپا ممبئی)

دیپ مالکا کے دیپکوں کا کیا سندیش ہے؟ وہ ہم کو کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ کہتے ہیں :-

"اے منشو! ہمارے پرکاش میں تم جتنا چل سکتے ہو اتنا چل لو۔ کیونکہ ہمارے بجھ جانے پر یہ مارگ اندھکار پورن ہو جائے گا۔ تمہارا مارگ ہمیشہ ہی اس طرح اُجلا نہیں رہے گا۔"

کتنا سندر سندیش ہے۔ وستوتہ پرکاش کی گھڑیاں جیون میں بہت کم آتی ہیں۔ اس لئے جتنی بھی جیوتی پراپت ہو۔ اُس سے لے کر اپنے جیون پتھ کو اُجول بنا لینا چاہئے۔ دیپک کے جیون کا سندیش کتنا اپدیش پورن ہے۔ اس نے اندھکار کو اپنے نیچے چھپا لیا ہے۔ اور دُنیا کو پرکاش کا دان دے رہا ہے۔

بھارت میا کے اُجیارے دیپک دیانند کا بھی یہی جیون برت تھا۔ خود کشٹ اُٹھاتے ہیا۔ پر دوسروں کو سکھ دیا۔ وہ اپنے آپ تو وش کا پیالہ پی گیا۔ پر دُنیا کو امرت پلا گیا ہے۔ آؤ جی ! دیپ مالا کے اس شانت پرکاش میں ہم بھی دیپک سے ملے سندیش کو اپنے ہردے میں اُتارنے کا برت لیں۔

جیسے میں سچ کہتا ہوں۔ کیا اس کے ہردے میں بھگوان کا نواس نہیں ہے؟ ایسی اوستھا میں بھگوان کا ہی اپمان کر رہا ہوں۔ کیا ہم سب مانو اور پشو پکشی ایک ہی ماتا پتا (پرماتما) کے پتر نہیں؟ ہیں تو پھر اس دُنیا میں کمینہ اور اونچے پن کا گھمنڈ کون کر سکتا ہے۔ اپنے چھوٹے بھائیوں کا اپمان کر کے ہم نے بھگوان کا ہی اپمان کیا ہے اور بھگوان کا اپمان کر کے ہم نے پاپ کمایا ہے اسی پاپ سے آج ہمارے ہردے کالے ہو گئے ہیں۔ یہ دیپاولی کے دیپک آج اپنے پرکاش

کہیں ہماری پوجا دوشت تو نہیں ہو گئی؟ کہیں ہم نے پوجا کے نام پر پوجا کا آڈمبر تو نہیں کیا؟ آؤ بہنو بھائیو! آج اِن دیپوں کے پرکاش میں بیٹھ کر آتم چنتن کریں۔ اپنا نریکشن کریں۔ اپنے برتوں اور آدرشوں کا سمرن کریں ؛

وہ دیکھو۔ ندی کا پرواہ کتنا شانت گتی سے جا رہا ہے! پرنتو کچھ دُوری پر جا کر وہ شانت نہیں رہا۔ وہ اُچھل اُچھل کر کولاہل کرنے لگا۔ یہ کولاہل کیوں؟ اسی لئے کہ وہاں پر ندی

> سوامی دیانند کا یہ پربل وچار تھا۔ کہ پرتیک منش کو جتنی ودیا وہ چاہے پڑھنے کا ادھیکار ہو۔ اور پرتیک منش کو یہ سوتنتر تا رہے۔ کہ وہ اپنے گن۔ کرم اور سوبھاو سے اپنے آپ کو جتنا اونچا بنا سکتا ہے۔ بنا لے۔ وہ ایک چھن کے لئے بھی اچھوتوں کے ساتھ انیائے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اور آج تک ان سے بڑھ کر اچھوتوں کا ہت چاہنے والا کوئی پیدا نہیں ہوا ؛
>
> "پرسدھ فرینچ رشی رومن رولان"

سے ہمارے ہردے کی کالما دھونے کو آئے ہیں آؤ بھیا! اس پوتر پرکاش کو ہم اپنے دل میں بسائیں۔ اور اپنا دل صاف کر ڈالیں

ایک ہزار ورش گزرے۔ آریہ کوی کالیداس نے کہا تھا :-

स्ववीर्य गुप्ता ही मनो: प्रसूति:

"منو کی پرجا تو اپنے پرتاپ سے ہی رکشت رہتی ہے" وہ تو اپنے پرشارتھ سے ہی سرو سمردھی پراپت کرتی ہے۔ اُسے بیرونی سادھنوں کی ضرورت نہیں۔ سو کیا آج اپنے منو کی پرجا کہلانے والی جنتا سو ویریہ گپت ہے؟ کیا ہمارا آتمک اور جسمانی پرتاپ شالی ہے؟

آج دیپ مالا کے دیپک ہم سے یہی پرشن کرنے آئے ہیں۔ ہم ہر سال دیپاولی مناتے ہیں۔ جیوتی مئی دیپ شکھاؤں کو دیکھتے ہیں تو بھی ہم آج پرادھین کیوں ہیں؟ ہم جیون سے شونیہ کیوں کر ہیں؟

تمسو ما جیوتر گمیہ

تمسو ما جیوتر گمیہ۔ پرکاش کی اپاسنا کرنے والے ہو کر بھی ہم جیون۔ درگتی اور اوج سے ہین کیوں ہیں؟

گنبھیر نہیں ہے۔ وہ اتھلی بن گئی ہے۔ اسی طرح دُنیا میں جہاں گنبھیرتا ہے۔ وہاں شانتی ہے۔ سنتوش ہے۔ سکھ ہے۔ جہاں اُتھلا پن ہے۔ وہیں اشانتی۔ کشٹ بھر اور شور ہے۔ جیون پروانہ بھی یہی سلسلہ ہے جہاں جہاں جڑتا کی کمی ہے۔ وہیں پر کولاہل ہے۔ سوریہ کو اپنے آلوک کی سوچنا ڈھنڈورا بجا کر نہیں دینی پڑتی۔ سچائی خود بخود پرکاشت ہے۔ اگر ہمارا جیون اور ہمارا چلن پر نشچیوی نہیں۔ تو ہماری وانی کیا کر سکے گی۔ کیونکہ آواز دبیں پر ہو گی۔ جہاں خلا یا پول ہو گا۔ تو آؤ بھیا! اپنے جیون رُوپی مندر کو اپنے چارتر یہ دیپک سے آلوکت کریں۔ ہردے میں پرکاش بسا لیں۔ کیونکہ جن کا اپنا ہی گھر کالا ہے۔ وہ دوسرے کے گھر کو کیا پرکاشت کریں گے؟

> "اِس جگت میں کرم کو کرتا ہوا سو ورش تک جینے کی اِچھیا کرے" ؛
>
> "ایش اپنشد"

ساجھ کی کرنوں کے است ہوتے ہوئے سوریہ دیو نے پوچھا۔ اب میرا کام کون کرے گا؟ جگت کو پرکاش کا دان کون کرے گا؟ یہ سُن کر ساری پرکرتی ستبدھ ہو گئی۔ کسی سے کچھ بھی اُتر نہیں دیا جا سکا۔

اسی سمیہ مٹی کے ایک چھوٹے سے دئے نے ونئے پوروک کہا۔ "سوریہ دیو! آپ آنند پوروک پریان کرو۔ آپ کا کام یتھا شکتی میں پورن کرنے کا پریتن کروں گا۔"

آہا! کتنا بھاو پورن اُتر ہے۔ دئے کے ہردے کی ابھیلاشا کتنی اونچی ہے۔ کیوں نہ ہو؟ آخر دیپک بھی تو جیوتی کا ہی پتر ہے نا؟ سوریہ کے است ہو جانے پر اندھیرے گھروں کو پرکاشت کرنے کی اس نے دکشا لی تھی۔ اسے وہ سدا سے پالن کرتا آیا ہے۔ اور کرتا رہے گا۔ اُسے اپنے کرتویہ کا کتنا دھیان ہے۔ اس اُترداتیو (ذمہ داری) نے دیپک کے جیون کو کتنا تیجسوی بنا دیا ہے؟ رات کے وقت جن اندھیرے کونوں میں چندر دیو کا پرکاش نہیں پہنچ سکتا وہاں پر دیپک کا راجیہ ہے۔ جو شکتی چھوٹے سے دئے میں ہے۔ وہ شکتی چندر دیو تا میں بھی نہیں ہے ؛

بچے کسی کو چھیڑنا یا پنچ کہنے کا لیا اور بچے کا آر ہے

بقیہ صفحہ ۱۷

استر! ایسا وکھیان ہو رہا ہے۔ کہ ان کی پراپتی کا کارن اور اپنی کا ایسا کیا ہے؟ سنسکرت بھاشا کی سنشبد رچنا کی یہاں گمت کنٹھ سے پرشنسا کرنی پڑتی ہے کہ ستیدوں ہی میں سکھ کی پراپتی اور دُکھ کی نورتی کا سادھن موجود ہے۔ سُکھ شبد دو شبدوں سے مل کر بنا ہے۔

सु - ان میں سے सु اچھے کو کہتے ہیں۔ اور ख نام اندریہ کا ہے۔ بھاو اس کا یہ ہے کہ اندریوں کو اچھا اور سنیت بنا لینے سے منش سکھی ہوا کرتا ہے۔ اسی پرکار اندریوں کو بُرا اور اسنیت بنا لینے سے دُکھی بنا کرتا ہے۔ ارتھات سُکھ پراپتی اور دُکھ نورتی کے سادھن ہمارے شریر ہی میں موجود ہیں۔ ان سے کام لینا نہ لینا ہمارے ہی ادھیکار میں ہے۔

شردھا کی بھینٹ

(از منشی گوپال چندر جی)

اے رشی ہم سب کرتی ہیں آپ کے احسان کے
دُور پردے کر دئے دل سے سبھی اگیان کے
گر نہ ہوتا جنم بھارت میں تمہارا اے رشی
کون پرتے کھولتا ہر دشمن ایمان کے
تیز ناخن ہو رہے تھے جن دنوں اسلام کے
تم سہائک بن گئے اس وقت ہر انسان کے
دم قدم سے آپ کے قائم ہیں سر پر چوٹیاں
ورنہ لالے پڑ رہے تھے ہندوؤں کی جان کے
وید کی عظمت دکھائی برہم کا ہر بھوک کر
آنکھ روشن ہو گئیں مارگ ملے جب گیان کے
جس نے سن لی آپ کی وہ آپ کا ہی بن گیا
وہ گئے بھارت میں تم لے کام سوامی آن کے
اے دیانند آپ کا عاشق ہے بھارت آج
ماتری بھومی کے شیدائی ہیں بھوکے مان کے
بھینٹ کو دو پھول لے حاضر ہوا گوپال بھی
آپ کچھ بھوکے نہیں ہیں مان اور سنمان کے

آریہ سماج کا کام

(از شری پت جی۔ اے چاندوارکر ایم اے دکن حیدرآباد)

کوئی پچاس سال ہوئے سوامی دیانند سرسوتی کا دیہانت ہوا تھا۔ لیکن جن مہان آدرشوں کے لئے وہ جئے۔ اور مرے۔ اتنا سمیہ گزر جانے پر بھی ان کی شکتی کم نہیں ہوئی۔ اور بہت سے وکتی اب موجود ہیں۔ جن کا وشواس ہے۔ کہ یہی آدرش منش ماتر کی تمام بیماریوں کا واحد علاج ہیں۔ رشی دیانند کی منو کامنا اک ویدک دھرم سارو بھومک دھرم ہو۔ اور اوم کا جھنڈا سنسار کے کونے کونے میں لہرائے۔ ابھی پوری نہیں ہوئی۔ ابھی وہ سمیہ بھی دور ہے۔ جب منش ماتر ویدوں کو ہی الہٰی گیان ماننے پر تیار ہوں گے۔ پرنتو اس میں کوئی سندیہ نہیں۔ کہ اس مہان آتما کا سندیش آج بھی بھارتیہ جنتا کے کانوں میں گونج رہا ہے۔ آج بھی اس کی مہان آتمک شکتی کا پرکاش ہماری آنکھوں کو چکاچوند کر رہا ہے۔ بھارت واسیوں کو ایکتا کی لڑی میں پرونے کا سب سے ادھک حصہ اس مہرشی کا ہے۔

ایک سمیہ جب ہندو دھرم مِتھیا وشواس اور پاکھنڈ کے گہرے سمندر میں ڈوبا جا رہا تھا۔ جب اگیانتا سبھیتا کے اندھیرے میں اندھے ہوئے ہوئے لوگ۔ اپنے دھرم اور سبھیتا کو بھول رہے تھے۔ اس سمیہ سوامی دیانند نے اندھ وشواسوں۔ مِتھیا دھرموں اور جھوٹے ریتی رواجوں کا مقابلہ کیا۔ اور سنسار کو بتایا۔ کہ ہندو دھرم ان سب مِتھیا وشواسوں سے بالاتر ہے۔ اور ویدک دھرم کا استھان سنسار کے سب دھرموں سے اونچا ہے۔ پرینام یہ ہوا۔ کہ آریہ جنتا نے اپنی سماجی شکتی لوگوں کی مانسک اور سدھارترک اُنتی میں لگا دی۔ آریہ سماج کے سکولوں۔ کالجوں۔ گوروکلوں اور اناتھالیوں نے بھارتیہ جنتا کو ایک ہی راشٹر بنانے میں مہان پریتن کیا۔ اس سمیہ کئی ایسے بھی سجن تھے۔ جن کا وچار تھا۔ کہ آریہ سماج کی استھتی بہت بھیانک ہے۔ اور اس کو کچل دینا چاہیے۔ پرنتو پرماتما کا دھنیہ واد ہے۔ کہ آج تک وہ لوگ آریہ سماج کا بال تک بینکا نہیں کر سکے۔ اور نہ کر سکیں گے۔ البتہ اس کی اُنتی کے لئے اور ورتمان پرستھتی کو درشٹی میں رکھتے ہوئے اس کے کاریہ کرم میں نِمن پرکار پریورتنوں کی ضرورت ہے۔

۱۔ ویدک سنسکرت ساہتیہ نے شاید کچھ ورش پہلے کوئی لابھ پہنچایا ہو۔ پر اب ایسے ساہتیہ کی آوشیکتا ہے۔ جو کریاتمک روپ میں جنتا کی سہایتا کر سکے۔ ویدوں اور شاستروں کے اندر جو امولیہ باتیں ہیں وہ سادھارن لوگوں تک پہنچایا جائے۔ تو وہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ انکو بڑے سادھارن روپ میں اور ہندی بھاشا میں لوگوں کے سامنے رکھا جائے۔

۲۔ اپدیشکوں کو پرچار کے لئے ودیش میں بھیجا جائے۔ جس سے وہاں جاکر وہ لوگوں کی سہانبھوتی اپنی طرف کھینچیں۔ اور ان کے وچاروں میں پریورتن کر سکیں۔

۳۔ ویدوں کی مہانتا کو اس پرکار درشایا جائے۔ کہ باقی دھرموں کے لوگ ویدوں کی طرف جھکنے سے گھبرائیں۔

دھرم کے ہمیشہ دو روپ ہوتے ہیں۔ ایک ویکتی گت۔ اور دوسرا سماجک روپ۔ ویکتی گت روپ سے ہر ایک شخص کو وچار پرکٹ کرنے کی سوتنترتا ہونی چاہیے۔ اور آریہ سماج کے نیم بھی اس وشیہ میں سوتنترتا دیتے ہیں۔ کیا ایک ویدانتی جو دویت دھرم میں وشواس نہیں رکھتا اس لئے آریہ سماج کا سبھاسد نہیں بن سکتا۔ کہ سوامی دیانند کا دویت دھرم میں وشواس تھا۔ آریہ سماج کے اندر وچاروں کی سوتنترتا اوشیہ ہونی چاہیے۔ اور اگر کسی منش کے ویکتی گت وچار اس کے سماجک آدرشوں کو ہانی نہیں پہنچاتے تو اس بات کی اجازت ہونی چاہیے۔ کہ وہ اپنے وچاروں کو لوگوں کے سامنے رکھ سکے۔ اور اس اوستھا میں بھی اسے آریہ سماج کے سبھاسد بننے سے نہ روکا جائے۔ کیونکہ ہمارے سامنے کبھی ایسی باتیں آجاتی ہیں۔ جن کا انتم نشچیہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر آریہ سماج کے اندر یہ سوتنتر وچار رکھنے کی آگیا نہ ہوئی۔ تو سمپرداین اور منتھوں سے بھرے ہوئے اس دیش میں کچھ سمیہ کے پشچات آریہ سماج بھی ایک پنتھ بن جائے گا۔

کسی نئے اندولن یا دھرم کے پرورتک کے لئے تو شاید اس بات کی آوشیکتا ہو۔ کہ وہ اپنے ورودھیوں کے خلاف پرچار کرے۔ پرنتو اس کے انوگامیوں کے لئے یہ ٹھیک نہیں۔ کہ وہ بھی ہر ایک دھرم کے ورودھ پرچار کرتے رہیں۔ ان لوگوں کو ہر سمیہ یہ وچار سامنے رکھ لینا چاہیے کہ سہن شکتی (سہشنوتا) ایک پراچین آریہ گن ہے۔ اور ورتمان کال میں تو سہیوگ ایکتا اور بھراتری بھاؤ سے منش ادھک گرہن کر سکتا ہے۔ نہ کہ وواد سِدّھانتوں پر بحث مباحثہ کرتے رہنے سے۔

[illegible]

میرے سوامی کی نظر میں خود غرض مردود ہے

(شری رونق رام جی شاد بھدوڑ۔ ریاست پٹیالہ)

غور سے دیکھو تو دنیا جنگ کا میدان ہے — اس کی ہر اک بزم میں بھی رزم کا سامان ہے
بھڑ رہیں قوموں سے قومیں کشمکش ہر آن ہے — برسرِ پیکار یاں انسان سے انسان ہے

پڑ رہی ہے آپا دھاپی نفسا نفسی چار سو
سب کے دل میں ہے حصولِ مال و زر کی آرزو

خواہشِ زر میں ہوا اہلِ جہاں کا خوں سفید — اُٹھ گئی بھائی کو بھائی سے مروت کی امید
کون سنتا ہے کہ کیا کہتے ہیں گیتا اور وید — باپ کو بیٹا نہیں دیتا ہے اپنے دل کا بھید

ہیں بہت تقریر اور تحریر میں شیریں بیانیاں
ڈھونڈتے ہیں ہم جسے وہ راستی اب ہے کہاں

مال و منصب کی ہوس نے کر دیا عالم تباہ — لے اڑی ہے اب غریبوں اور کمزوروں کی آہ
قابلیت بن گئی تھی جو زبردستی گناہ — زبردستوں کے لئے مسدود ہے جینے کی راہ

ہو گئیں راہیں امیری اور غریبی کی جدا
خواہش و نفرت اُدھر ہے اور اِدھر بیم و رجا

کھائے جاتی ہے غریبوں کو امیروں کی ہوس — پا کے وہ ساری خدائی بھی نہیں کرتے ہیں بس
قتل و غارت میں حریصوں کو نہیں کچھ پیش و پس — جب نہیں خوفِ خدا تو پھر کہاں خوفِ عسس

ان میں کوئی گُن نظر آتا نہیں انسان کا
نام ہے انسان کا اور کام ہے حیوان کا

جس سے تھی شانِ بشر وہ دردمندی ہے کہاں — وہ حمیت ہے کہاں وہ غمگساری ہے کہاں
صدقِ دل سے دھرم کی خدمتگزاری ہے کہاں — قوم کی اُلفت میں رسمِ جاں نثاری ہے کہاں

وہ شرافت جس سے انساں اشرفِ مخلوق تھا
اب کہیں ملتی نہیں اگلی کتابوں کے سوا

یہ ہے مطلب کا زمانہ چلتی ہے مطلب کی چال — ہو گئی اہلِ جہاں کو اُن کی خود غرضی وبال
سب ہیں مستقبل سے غافل سامنے رکھتے ہیں حال — اپنے قول و فعل کا یہ سوچتے ہیں کب مآل

کھودتا ہے چاہ جو انساں کسی کی راہ میں
گرتا ہے وہ آپ بھی اک روز آخر چاہ میں

میرے سوامی نے بتایا ہے جو سیدھا راستا — ہے وہی اک راستہ انسان کی بہبود کا!
آ گیا وہ راہ پر جو گامزن اُس پر ہوا — دین و دنیا کا دُرِ مقصود اُس نے پا لیا

رہنمائے دو جہاں ہیں میرے سوامی کے اصول
بوالہوس آ اس چمن میں سونگھ اس گلشن کے پھول

یاد رکھ بہبودِ کل میں تیری بھی بہبود ہے — اپنی ہی بہبود کی کوشش جو ہے بے سود ہے
کر بھلائی سب سے گر اپنا بھلا مقصود ہے — میرے سوامی کی نظر میں خود غرض مردود ہے

چھوڑ دے خود غرضیوں کو شاد مردِ کار بن
دوسروں کے واسطے جی دہر کا سردار بن

بقیہ کالم ۳۷

سماجی آہین شامل ہیں۔ ان میں کوئی سندیہ نہیں۔ کہ ان میں کئی ایسے مہان ویکتی ہیں۔ جنہوں نے اپنے دیش کیلئے بہت تیاگ کیا ہے۔ یہ تو ایک آریہ سماج کے ہت چنتک کی طرف سے کچھ تھوڑی سی انومتی ہے۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ آریہ سماج کے نیتا اور دوسرے بدھی پرش ان باتوں پر وچار کریں گے۔ میں پاٹھکوں کو وشواس دلاتا ہوں۔ کہ میرے ہردے میں آریہ سماج کے لئے بہت شردھا ہے۔ اور جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ ایک ہت اچھک کی درشٹی سے لکھا ہے۔

شخصیت اور سدھانت

از شریمتی چندروتی سیٹھی شاستری جمشید پور

جگت گورو رشی دیانند کے چکا چوند کر دینے والے چمتکار کے بعد منش ماتر کو حیرت میں ڈال دینے کے لئے سنسار کے سامنے مہاتما گاندھی آئے۔ اس لئے رشی دیانند کے سدھانتوں اور شخصیت کے مطالعہ کے بعد مہاتما گاندھی اور ان کے متنوبوں کے انوشیلن کا اوسر ملتا ہے۔ یہ بات بحث سے بالاتر ہے۔ کہ شخصیت اور سدھانت دونوں بالکل الگ الگ چیزیں ہیں۔ گو سادھارن جنتا کے لئے کسی کی شخصیت سے اس کے سدھانتوں کو علیحدہ کرنا اسنبھو سا ہو جاتا ہے۔ شردھا اور پوجا کے میدان میں شخصیت کا ستھان پردھان ہے۔ ہمیشہ سے شخصیت کی پوجا ہوتی چلی آئی ہے۔ سدھانت پوجا شخصیت کی ایک اُپج ہے۔ آج تک سنسار جس قدر مذہبوں اور سامپردائک پنتھوں کا شکار ہوا ہے۔ اس کا ایک ماتر کارن شخصیت اور اس شخصیت کے سدھانتوں کا سمرتھن ہی معلوم ہوتا ہے۔ بڑے مزے کی بات ہے کہ ہم جس شخص کی ذات کو پیار کرتے ہیں۔ اس کی غلط گوئی کی تردید بھی کر سکیں۔ یہ ہمت رشی دیانند میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ اپنے گرنتھوں میں جہاں بڑی فراخ دلی سے شنکر کی شخصیت کی خوب تعریف کرتے ہیں۔ وہاں ان کے سدھانت نوین ویدانت کی دھجیاں اڑانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ یہ ساہس رشی دیانند کی قائم کردہ آریہ سماج میں بھی ہے۔

عام لوگ عموماً موہی ماتا کی طرح ہوتے ہیں۔ جو اپنے لاڈلے بچے کی ہر ایک بات کو پرمانک مان کر اس پر چلنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ کہاوت پرسدھ ہے۔ کہ

रागी दोषं न पश्यति

نئے یگ میں جتنے مہاتما پرش اور آچاریہ ہوئے ہیں۔ قریباً سارے کے سارے اپنی بڑائی اور گورو کے بوجھ سے ایک طرف ہی جھکتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ کسی نے کیول بھگتی پر زور دیا۔ کسی نے سنسار اور گرہستھ کی پیٹھ پھیر کر جنگل کی شرن لی۔ صرف ویراگ کے گڑھے کو ہی پرا اٹھانے کا یتن کیا۔ لہٰذا یہ شخصیت ہر ایک کی مہان اور پرزور ہے۔ اگر شخصیت بھی اعلیٰ۔ درمیانہ وغیرہ جماعتوں میں بانٹی جا سکتی ہے۔ پرنتو رشی سے سب کے سب واجبیت کے درجہ سے گرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

کسی کے وچاروں اور سدھانتوں کی پرکھشا کی پرکھی کسوٹی ہے سانسارک ویوہار۔ پرکرتی نیم اور منش سوبھاؤ۔ اگر سنسار کے ویوہار اور پرکرتی نیم کو ایک چتر نقشہ خیال کریں۔ تو کسی کے وچار اور سدھانتوں کو بھوگول (جغرافیہ) کی طرح تسلیم کرنا ہوگا۔ اگر کسی کا وچار یا سدھانت روپی جغرافیہ دنیا کے ویوہار روپی نقشہ سے میل نہیں کھاتا۔ تو اسے ضرور غلط ماننا پڑے گا۔ عموماً مہاتما گن اپنے انتی واد کی علت کے وشی بھوت ہو کر سانسارک نیم اور سوبھاؤ کا انتی کرمن کرنے میں سنکوچ نہیں کرتے۔ شنکر کے کیول انتی پریم واد نے کرم کانڈ کی بنیاد کو ڈھا دیا بلکہ ہمیں کرم کانڈ چھوڑ اپنے آپ کو برہم سمجھ کر آلسیہ آدی کے شکار ہو گئے۔ بدھوں اور جینیوں کے انتی اہنسا واد نے کھشتریوں پر کلہاڑا سا چلا دیا۔ ورتمان کال میں ہمارے سامنے مہاتما ولکش کے بھوشن مہاتما گاندھی اپسمت ہیں۔ آپ کی شخصیت بال برودھ تک کو اپنے سامنے سر جھکانے پر مجبور کرتی ہے۔ اس کا شاہد سارا سنسار ہے۔ لیکن آپ بھی اپنی پرمپرا کے پربھاؤ سے اچھوتے پرتیت نہیں ہوتے۔ خواہ آپ کی شخصیت میں نمرتا کی کمی نہیں۔ تاہم سدھانتوں میں ادھیشٹ اسمتا کا لیش پایا جاتا ہے۔ آپ بھی انتی اہنسا واد کے پربل پکش پاتی ہیں۔ آپ نے اپنے وچار گھنتر ہیں۔ پرچار کیا ہیں۔ اور آشرم نیم سنگٹھن میں کہیں بھی کھشتریوں کو ستھان نہیں دیا۔ آپ کے کتھن انوسار شاریرک بل پشوبل ہے۔ آپ شلپ (صنعت) اور کرشی (زراعت) کا سمرتھن کر کے ویشیوں کو بھی پروتساہن دیتے ہیں۔ سیوا دھرم میں آچاریہ ہو کر شودروں کے پیر بھی نہیں اکھاڑنا چاہتے۔ براہمن دھرم تو آپ کے جیون کا بھال سا بن گیا ہے۔ پرنتو کھشتریوں کو پشوبل کہہ کر ادھیشٹ جاتی اور پنکتی سے باہر نکالنا چاہتے ہیں۔

آپ کی رائے میں مضبوط وار اور پابندی کر کھشتر گانا ہی گناہ ہے۔ آپ شاسن کلا (آئینِ حکومت) میں فوجی طاقت اور استعمالِ اسلحہ کو بالکل غیر قدرتی خیال کرتے ہیں۔ یہ ہے مہاتماؤں کی پرمپرا کا سوبھاؤ۔ اپنے انتی واد کے وچار میں پرکرتی نیم اور منش سوبھاؤ کا انتی کرمن کر جاتے ہیں۔ پرنتو رشی پرمپرا کے اپواد سوروپ مہرشی دیانند کے وچار اس کے سروتھا وپریت تھے۔ وہ اپنے ستیارتھ پرکاش کے چھٹے سمولاس میں منتر یو کے ستیتو (عصمت) بھنگ کے پکشہ میں راج نیتی کے مہاپنڈت منو کا پرمان دے کر کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی پرش دراچاری کسی ستری کے ستیتو کا ناش کرتا ہے۔ تو اسے جلتے ہوئے لوہے کے پلنگ پر لٹا کر بھسم کر دو۔ سانسارک ویوہار میں بھی ایسا ہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ ایک عاجز سے عاجز آدمی بھی اپنی ماں بہن اور کنیا کے ستیتو کے ناش کرنے والے کو زندہ کھا جانا چاہتا ہے۔ کنتو مہاتما جی ایسے ویکتی پر ہاتھ اٹھانے کے خلاف ہیں۔

اسی طرح راجیہ شاسن کے سمبندھ میں رشی دیانند منو کا پرمان دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ واستوک راجیہ پرش ڈنڈا ہی ہے۔ ڈنڈا ہی پرجا پر واستو میں شاسن کرتا ہے۔ یہی سوتوں میں جاگتا ہے۔ جہاں پر کرشن ورن لال لال آنکھوں والا ڈنڈا ودھرن کرتا ہے۔ وہاں پر لوگ پاپ کرنے سے کانپتے ہیں۔

سبنک اور شستر شکتی کے سمبندھ میں تو رشی دیانند ایک وید منتر کا پرمان دیتے ہیں جس میں پرماتما سوم راجاؤں کو آشیرواد دیتے ہیں۔ کہ تمہاری توپ اور بندوق شترؤں کو پراجیت کرنے والی ہو۔

پرماتما سوم شو شانت اور برہم سوروپ ہوتے ہوئے رشتوں کے پرتی رودر سوروپ دھارن کر لیتے ہیں۔ جو کہ کیول ادھیاتم سوروپ ہیں۔ کنتو مہاتما جی کرودھ آدی پورن سامانیہ راج پرشوں سے یہ آشا کرتے ہیں کہ بغیر کسی پرتیکش پردرشن دوارا وہ ادھیاتمک شکتی کے بل پر شاسن کریں۔ یہ ہے سانسارک ویوہار روپی نقشہ کے خلاف جغرافیہ سدھانت۔ سمجھ کر لئے ہیں۔ کیول رشی لوگ ہی پرمانک ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ساکھشات درشٹا ہوتے ہیں۔ نرکت کار رشی رشب کے ارتھ بھی یہی کرتے ہیں

" ऋषिः दर्शनात "

ارتھات جو کسی وشے کے ساکھشات پرتیکش کرتے ہیں سمرتھ ہو جہاں رشی جی دیکھیا تک ہوتے ہیں سو وہاں مہاتما گن بھاگ کر جاتے ہیں۔ یہی رشیوں اور مہاتماؤں میں پردھان بھید ہوتا ہے۔ جہاں ادھوتک مہاتما گن کیول ایک وشے کی طرف جھکے۔ وہاں رشی دیانند نے اپنی پردھان پستک ستیارتھ پرکاش کے دوسرے سمولاس بچوں کے پالن پوشن پر تیسرا شکشا پر چوتھا گرہستھ۔ پانچواں بان پرست۔ چھٹا راج نیتی۔ ساتواں وید البنشور یہ گیان آٹھواں جگت کی اتپتی۔ نواں موکش دسواں آچار ابھکشیہ باقی چار مت متانتروں کے سنیہ استیہ کے نرنے کے لئے رکھے ہیں۔ یہ ہے رشیوں کی درشٹی سمتا۔ آدرش اور دیوہار کتا۔

آجکل اچھوت جاتی کا بول بالا دیکھ کر کئی ایک بھاوک جن کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ گاندھی تو اچھوتوں کے لئے جان تک الشرگ کرنے کو تیار ہے لیکن رشی دیانند نے ورن ویوستھا کو دوار اشودروں کی ایک علیحدہ شریٹی بنا کر ہمیشہ کے لئے ان بیچارے بھائیوں کو دھکا پہنچا دیا۔ اگر ایسے لوگ رشی کے گرنتھوں کو دھیان سے پڑھیں۔ تو ان کو خود بخود اتر مل جائے گا۔ کہ رشی دیانند کے اندر کس قدر راشٹریہ پوجا کے بھاو بھرے ہوئے تھے۔ دوسرا رشی نے جس پرکار کی پرکرتی والے لوگوں کو شودر شریٹی میں رکھا تھا۔ ان کا تو اس سمیہ کوئی پرشن ہی نہیں۔ وہ تو اب بھی ہر ایک اچھے سے اچھے شریٹی کے گھروں میں باورچی رسوئیے اور خانساماں آدی ناموں اور کاموں کے ذریعے بس رہے ہیں۔ اور سدا بسے رہیں گے۔ اب تو پرشن اس اچھوت جاتی کا ہے۔ جو سرتھا نئی اپج ہے۔ اور جس کا ورنن اور سنکیا کسی بھی پراچین گرنتھ کے اندر نہیں پائی جاتی۔ رشی تو تتودرشی تھے۔ وہ گویا اپنے ورتمان کال میں بھوشیہ کے اندولن کو دیکھ رہے تھے۔ وہ تو راشٹریہ اُنتی میں چھوا چھوت کے بھوت کو زہر سمان سمجھتے تھے۔ انکے ستیارتھ پرکاش کا دسواں سمولاس اس پرکار کے سوال و جواب سے بھرا پڑا ہے۔ رشی دھارمک اور سدھارک نیتا تو پرسدھ ہی ہیں۔ کنتو راشٹریہ نیتو (لیڈری) کرنے میں بھی کسی بڑے سے بڑے نیتا سے بھی پیچھے ہٹے ہوئے نہیں ہیں۔ جس سمیہ ودیشی گورمنٹ کے سرو پرینا (ہر دلعزیزی) مشہور عام تھی۔ راج بھگت وروددھ کی کہیں گندھ تک بھی نہ تھی اس سمیہ بھی رشی دیانند ودیشی راجیہ اور سوراجیہ کے بھید کو بھلی بھانتی سمجھ رہے تھے۔ اور ایک جگہ پر لکھ دیا۔ کہ ودیشی راجیہ چاہے کتنا اچھا کیوں نہ ہو۔ تو بھی سوراجیہ کی برابری نہیں ہو سکتا۔ وہ بھارتیہ کی پراچین سنسکرتی اور رہن سہن پر ودیشی سبھیتا کے زہریلے پربھاؤ کو اس سمیہ بھی جیسے اور دوسرے چکشوؤں سے خوب دیکھ رہے تھے۔ الخ

(باقی دیکھو صفحہ ـــــ)

مہرشی دیانند اور ہندو جاتی

از شری پدم راج جین پردھان منتری ہندو مہا سبھا کلکتہ

مہرشی دیانند کے دھارمک اندولن کو جیسی سپھلتا ہوئی ہے۔ شاید ہی بھارت ورش کے دھارمک اتہاس میں دوسرے کسی بھی دھارمک اندولن کو ایسی بھاری سپھلتا ہوئی ہو۔

سوامی جی کے اندولن کو جتنی شیگھرتا سے ہندو جاتی نے اپنایا۔ شاید ہی اس سے پہلے کسی بھی دھارمک اندولن نے اتنی شیگھرتا سے بھارت واسیوں پر اپنا پربھاو ڈالا ہو۔ جہاتما بدھ کا دھارمک اندولن سمراٹ اشوک کی راج شکتی کے آدھار پر ہی اپنی سار بھومکتا پراپت کر سکا تھا۔ پرنتو وہ بھی چرستھائی نہ رہ سکی۔ اس راج شکتی کے نربل ہونے ہی اس دھارمک اندولن میں بھی انیک پرکار کے پریورتن اور شتھلتا آنے لگی تھی۔ پرنتو سوامی جی کے اندولن کے پیچھے کسی پرکار بھی راج شکتی نہ ہونے پر بھی آج اس اندولن نے بھی سار بھومتو پراپت کر لیا ہے۔

آج اس پوتر آریہ بھومی میں بہت تھوڑے ہندو ہوں گے۔ جو سوامی جی کے پرتیک اکھشر اور آگیاؤں کو ہندو جاتی کی جیون رکھشا اور آتم شکتی پراپتی کے لئے پرم آدشیک نہ سمجھتے ہوں۔ یہ تو اوشیہ ہے۔ کہ اب بھی ہندوؤں کا ایک بڑا بھاگ اپنے کو کھلے روپ سے آریہ سماجی کہنے کو تیار نہیں۔ پرنتو میری درشٹی میں آریہ سماجی کہلانا یا آریہ سماج میں پرویشٹ ہونا ہی سوامی جی کے اندولن کی سپھلتا کا ندرشن نہیں سمجھا جا سکتا۔ سوامی جی کی اچھوت ادھار۔ شدھی سنگٹھن۔ ودھوا وواہ۔ سودیشی۔ ہندو مہلاؤں میں جاگرتی۔ انواریہ شکھشا (لازمی تعلیم) آدی کو تمام لوگ آج ہندو جاتی میں جیون سنچار اور آتم رکھشا کے لئے پرم اپیوگی صرف ماننے ہی نہیں لگے ہیں۔ بلکہ سنگٹھت روپ سے کام بھی ہو رہا ہے۔ آج ہندو مہا سبھا۔ آریہ سماج سناتن دھرم سبھائیں۔ اور دوسری تمام ہندو سنگٹھت سنستھائیں سوامی جی کے ہی سدھانتوں پر کام کر رہی ہیں۔ اسلئے اس سمیہ ہندو جاتی میں بھید بھاو زیادہ کا سمبھاون ہی نہیں دکھائی دیتا۔ میری تو دھارنا ہے۔ کہ یدی ہمارے آریہ سماجی بھائیوں نے سوامی جی کے ان پوتر اپدیشوں کے آدھار پر ہی اس بھارت ورش میں کاریہ شروع کر دیا ہوتا۔ اور اپنی شکتی کو مورتی کھنڈن۔ شرادھ کھنڈن آدی میں نہ لگایا ہوتا۔ تو آج ہندو جاتی کی اوستھا ہی دوسری ہوتی ٭

بھارت ورش کے اور خاص کر ہندو جاتی کے اتہاس میں مہرشی دیانند کا نام سورن اکشروں میں لکھا جائے گا۔ اور سوامی جی کے پوتر نام کا اللیکھ ہمیشہ کے لئے ان مہا پرشوں کے ساتھ کیا جایا کرے گا۔ جنہوں نے اس ہندو جاتی پر جب جب مصیبت آئی۔ تب تب اس کی رکھشا کے لئے گیتا کے اس واکیہ کے انوسار اوتار لیا ہے۔

यदा यदा हि धर्मस्य
ग्लानिर्भवति भारत:।
अभ्युत्थानमधर्मस्य
तदात्मानं सृजाम्यहम्॥

بقیہ صفحہ ۱ــــ

سمولاس کے اندر برہم سماجیوں کے ایک پرشن کا اتر دیتے ہوئے کہتے ہیں :-

"دیکھو کچھ سو ورشوں سے اوپر اس دیش میں آئے یوروپینوں کو ہوئے۔ اور آج تک یہ لوگ موٹے کپڑے آدی پہنتے ہیں۔ جیسا کہ سودیش میں پہنتے تھے۔ پرنتو انہوں نے اپنے دیش کا چال چلن نہیں چھوڑا۔ اور تم میں سے بہت سے لوگوں نے ان کی نقل کر لی۔ اس سے تم نربدھی اور وہ بدھیمان ٹھہرتے ہیں۔ انوکرن کرنا کسی بدھیمان کا کام نہیں۔"

ستیہ ارتھ پرکاش کے نرنے کر لینے پر رشی دیانند مہا کھشترات پرم ہنس تھے۔ ان کے سدھانت تو سروسمت ہی ہیں۔ شخصیت بھی اتنی مہان ہے۔ کہ گاندھی جی جیسے مہا پرش کو ان سے سپردھا ہوتی ہے۔ یہ بات ایک دفعہ وہ خود ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ مہرشی کی شخصیت اتنی اونچی ہے۔ کہ مجھے سپردھا ہوتی ہے۔ جب ایسا ہو نہیں سکتا ہوں۔ تو دکھ اور ایرشا بھی ہونے لگتی ہے ٭

یہ بڑے ابھیمان اور ساہس کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ادھونک آچاریوں اور مہاتماؤں میں کسی کی شخصیت بھی نردوش اور سدھانت بھی نردوش ہے۔ تو وہ کیول مہرشی دیانند ہی ہیں ٭

دیوالی

شری منوہر لال جی طالب دی۔ اے۔ ایل ایل بی چکوال

شری رام واپس اجودھیا کو آئے ۔ لچھمن اور سیتا جی تشریف لائے
اجودھیا کے باسی نتھے آنکھیں بچھائے ۔ بھرت جی، کوشلیا جی ، اپنے ، پرائے

ہوئے درشنوں سے ہیں مسرور سارے
سمجھتے ہیں اب بھاگ جاگے ہمارے

رخ مرد و زن سے عقیدت عیاں ہے ۔ عقیدت کی ہر اک زباں ترجماں ہے
مسرت عقیدت کی گویا زباں ہے ۔ اجودھیا مسرت کا باغ جناں ہے

محبت ، عقیدت ، اخوت کی دنیا
جہان مسرت بنی ہے اجودھیا

ظفریاب لوٹا ہے پھر اپنے گھر کو ۔ اجودھیا کے تابع کیا بحر و بر کو
پچھاڑا ہے جنگل میں شیر ببر کو ۔ صداقت سے جیتا ہے افواج شر کو

صداقت کی طاقت عیاں کر دکھائی
بہانہ تھا راون سے جنگ آزمائی

دئے گھی کے بھارت نے گھر گھر جلائے ۔ ظفریابی پر شادیانے بجائے
اسی شام نے بچھڑے بھائی ملائے ۔ نہ کیوں یاد پھر اس کی بھارت منائے

اسے شام وصل عزیزاں کہیں گے
علاج دل دردمنداں کہیں گے

اسی شام کو اک صداقت کا حامی ۔ کہ تھا نام جس کا دیانند سوامی
ہوا طالب کیف وصل دوامی ۔ کٹے روح کے قید و بند غلامی

میسر ہوا وصل محبوب اس کو
تھا طالب ملا اپنا مطلوب اس کو

بشر ہی کی خدمت خدا کی ہے خدمت ۔ کوئی اس سے اعلیٰ نہیں ہے ریاضت
محبت ہے اعلیٰ اصول طریقت ۔ محبت سے ہے ایشور کو محبت

یہی جان دے کر سکھایا ہے تو نے
محبت کا رستہ بتایا ہے تو نے

نرالی تھی انساں سے تیری محبت ۔ تجھے اپنے قاتل سے بھی تھی محبت
نہ دیکھی سنی ہم نے ایسی محبت ۔ کہاں ملتی ہے بے غرض کی محبت

عمل اور محبت کا تو دیوتا تھا
اسی شام کو واصل حق ہوا تھا

اسے شام وصل عزیزاں ہیں کہتے ۔ اسے شام بزم چراغاں ہیں کہتے
اسے شام دیدار جاناں ہیں کہتے ۔ اسے شام انوار عرفاں ہیں کہتے

اسے اہل دنیا ہیں کہتے دیوالی
یہ ہے اہل دل کو ملا دینے والی

دلت جاتیوں کا معمہ

(از شری لالہ دیوی چند جی ایم - اے -)

گورو نانک سے لے کر مہاتما گاندھی تک جتنے ہندو ریفارمر ہوئے ہیں۔ وہ سب اپنی شکتی کے انوسار دلت جاتیوں کے سوال کو حل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے۔ کہ ان کے پرچار کا ہندو جاتی پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ جو قوم صدیوں سے مریض ہو۔ اس کی بیماری کا دور کرنا آسان کام نہیں۔ دوائی آہستہ آہستہ اس کے جسم میں اثر کرتی ہے۔ آج اگر ہندو جاتی نے یکدم اچھوت پن کی لعنت کو دور کر دیا ہے۔ یا دور کرنے کے لئے کوشش کی ہے۔ تو بادی النظر میں اس کامیابی کا سہرا مہاتما گاندھی جی کے سر ہے مگر اس میں ان تمام مہانو بھاوؤں کا بھی ہاتھ ہے جو کہ ہندو قوم کو آہستہ آہستہ اس منزل تک لے آئے تھے۔ جنہوں نے بتدریج ہندو قوم کو اس برائی سے نجات حاصل کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔ مثلاً گورو نانک۔ گورو گوبند۔ راجہ رام موہن رائے۔ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی اور سوامی شردھانند جی ٭

یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ وزیر اعظم کے کمیونل اوارڈ کو ترمیم کرنے کے لئے جس کی رو سے ہندو قوم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے سمجھو تھے۔ مہاتما جی نے گھور برت لیا تھا۔ اور ان کی برت کا یہ پھل ہوا۔ کہ ہندوؤں نے اپنی نازک پوزیشن کو سمجھ لیا۔ اور اس گناہ کبیرہ کے کفارہ کے لئے تیار ہو گئے۔ برت کے ہفتہ میں جو نظارے دلتوں اور ہندوؤں کے پریم کے ہیں دکھائی دئے۔ صدیوں کے چھینے گئے حقوق جو دلتوں کو مندروں میں داخلہ اور کنوؤں سے پانی بھرنے و سہ بھوج کے عطا ہوئے۔ یہ سب موجب مسرت ہیں ٭

مہاتما جی کا برت سماپت ہو گیا۔ اس کے لئے ہندو جاتی پرشنسا کی پاتر ہے۔ مگر ان کا اصلی مدعا تبھی پورا ہوگا۔ جبکہ ہندو ہمیشہ کے لئے اچھوت پن کے کلنک کو دور کر دیں گے۔

ہندو جاتی کی تاریخ میں موجودہ وقت بڑا نازک ہے۔ اس کی اہمیت کو سمجھ کر ہمیں چاہئے کہ ہم آپس میں مل جائیں۔ اونچ نیچ کی بیہودہ تمیز کو اپنے اندر سے خارج کر دیں۔ جیسا کہ وید بھگوان اپدیش کرتا ہے:-

अज्येष्ठासो अकनिष्ठास ।

" اے انسانو! تم میں کوئی چھوٹا نہیں۔ اور کوئی بڑا نہیں " -

انسان جنم سے شودر ہیں۔ کرموں سے بڑا چھوٹا ہے۔ گن۔ کرم سوبھاؤ کی بنیاد پر ہم اپنی سوسائٹی کو سنگھٹت کر لیں۔ زمانہ آرگنیزیشن۔ تنظیم و سنگھٹن کا ہے۔ ہمارا شیرازہ صدیوں سے بکھرا ہوا ہے۔ اگر اس وقت بھی ہندو نہ سنبھلے اور گاندھی امید کر سمجھ نہ کے بعد و پھر خواب غفلت میں پڑ گئے۔ اور اسی پرسپر نفرت کی پرانی بیماری کے شکار ہو گئے۔ تو ہمارا خدا حافظ۔ ہمیں پھر اپنے آخری دنوں کا ہی شمار کرنا پڑیگا۔ سوامی دیانند جی و مہاتما گاندھی جی جیسی روحیں ہر روز پیدا نہیں ہوتیں۔ یہ صوبہ گجرات کو ہی فخر ہے۔ کہ اس نے ایک صدی کے اندر دو ایسی آتماؤں کو جنم دیا۔ جنہوں نے اپنی ودیا۔ یوگ۔ تپوبل و آتم سنیم سے دنیا کی مذہبی سوشل اور پولیٹیکل کایا کو پلٹ دیا۔ اگر ان کے سد اپدیشوں کو ہم بھلا دیں گے تو اس میں قصور ہمارا ہوگا ٭

دلتوں کی ضروریات علاوہ کو سکولوں کی تعلیم۔ مندروں میں داخلہ۔ کنوؤں پر چڑھنے۔ پبلک سڑکوں پر چلنے کے اور بھی ہیں۔ ان کی طرف گورنمنٹ و ہندوؤں کی توجہ مبذول ہونی چاہئے۔ ان کی سب سے زیادہ ضرورت غریبی و افلاس کو دور کرنا ہے۔ ان کی دوسری ضرورت جہالت و اندھکار کا ناش ہے۔ ان کی تیسری ضرورت ویدک دھرم کے ست اپدیش کی ہے۔ جس سے ان کا آتما اونچا ہو سکے۔ ان کی چوتھی ضرورت انکے اندر آتم سنمان پیدا کرنے کی ہے۔ یہ کام ہماری متفقہ کوششوں سے ہی ہو سکتا ہے۔

دلت بھائیوں کو اب ہوشیاری سے کام لینا چاہئے۔ انہیں ہندو جاتی کے دشمنوں کے ہتھکنڈوں سے خبردار رہنا چاہئے۔ ہندوؤں نے اپنی فراخ دلی کا ثبوت دے دیا ہے۔ ان کے دشمن دلتوں کو لالچ دیں گے۔ ان کو دھمکیاں بھی دیں گے۔ تاکہ وہ ہندوؤں سے علیحدہ رہیں۔ مگر دلت بھائیوں کو ایسے لوگوں کے دام فریب میں نہیں آنا چاہئے۔ ہندو دھرم عالمگیر دھرم ہے۔ یہ کافی وشال ہے۔ جس میں نہ صرف دلتوں کے بلکہ بنی نوع انسان کے لئے جگہ ہے۔

مسلمان ولایت میں میناریٹی پیکٹ بنا کر اس بات پر زور دیتے رہے ہیں۔ کہ دلتوں کو ہندوؤں سے علیحدہ نیابت ملنی چاہئے۔ ان کا یہ مطالبہ انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ اگر وہ اسلام کے اندر دلت جاتیوں کو بھی باقی مسلمانوں سے علیحدہ نیابت دلائے جانے پر زور دیتے۔ تو میں سمجھ سکتا۔ کہ وہ ہندو دلتوں کے لئے علیحدہ نیابت مانگنے کے لئے حق بجانب ہیں۔ مگر افسوس کہ ایک نافض اصول وہ ہندوؤں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مگر اپنے لئے نہیں۔ اگر علیحدہ نیابت عمدہ شئے ہے۔ تو وہ مسلم دلتوں کے لئے کیوں استعمال نہیں کرتے۔

آپ پوچھیں گے۔ کہ مسلمانوں میں دلت لوگ کہاں ہیں۔ لیجئے میں اس کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔

(۱) مسٹر ای۔ اے گیٹ صاحب کمشنر مردم شماری بنگال کی ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ جلد ۶ میں لکھتے ہیں۔ کہ اگرچہ اسلام جمہوریت کے اصول پر مبنی ہے۔ تاہم اس میں دلت قومیں پائی جاتی ہیں۔

۱۹۰۱ء میں اس امر کی تحقیقات کی گئی تھی۔ اور مردم شماری کی رپورٹ میں اس تحقیقات کا نتیجہ درج کیا گیا تھا۔ مگر ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں پولیٹیکل وجوہات سے بنگال گورنمنٹ نے مزید تحقیقات اس امر کی بند کر دی تھی

(۲) سر ہربرٹ رزلے اپنی کتاب "ہندوستان کی قومیں" میں یوں رقمطراز ہیں :-

" خدا اور اس کے پیغمبر کی نظر میں گو اسلام کے سب معتقد برابر ہیں۔ تاہم ہندوستان میں ذات پات کی بیماری ہندوؤں کی طرح مسلمانوں میں بھی پھیل گئی ہے

اسی طرح سے وہی صاحب ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔ جس طرح کہ ہندوؤں میں اعلے ذاتوں کے لوگ چھوٹی ذاتوں کی عورتوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ مگر چھوٹی ذاتوں کو اپنی لڑکیاں دینے سے انکار کرتے ہیں۔ اسی طرح سے مسلمانوں میں بھی یہ رواج پایا جاتا ہے۔ مثلاً ایک سید شیخ کی لڑکی کے ساتھ شادی کریگا۔ مگر اپنی لڑکی شیخ کو ہرگز نہیں دے گا۔

(۳) مسٹر گیٹ کمشنر مردم شماری لکھتے ہیں۔ کئی مقامات پر مسلمانوں میں ایک جماعت پائی جاتی ہے۔ جسے ارزل کہتے ہیں۔ جو کہ سب سے نیچی ذات تصور ہوتی ہے۔ اس میں بہت چھوٹی ذات کے لوگ مثلاً حلال خور۔ لال بیگی۔ ابدال اور بیدیا شامل ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی مسلمان نہیں ملتا جلتا۔ جن کو مسجد میں جانے کی اجازت نہیں۔ جن کو مسلمانوں کے قبرستان میں مردے دفن کرنے کا حق حاصل نہیں ٭

(۴) پرسپر کھان پان کے رشتہ میں گیٹ صاحب پر رقمطراز ہیں :-

مسلمانوں میں آپس میں کھان پان کے متعلق میری رائے ہے۔ کہ ایک اشرف یعنی اعلے خاندان کا مسلمان ایک چھوٹی ذات کے مسلمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے اسی جگہ پر یا ایک میز پر نہیں بیٹھے گا۔ اجلیف ذاتوں کے متعلق یہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک اپنا اپنا علیحدہ کھانا کھائے۔ سر الیگزینڈر مڈی مین کی بھی یہی رائے ہے۔

(۵) بنگال کی مردم شماری ۱۹۰۱ء کی رپورٹ صفحہ ۴۴۳ پر مسٹر گیٹ نے مسلمانوں کی ۵۵ مختلف ذاتوں کی تفصیل درج کی ہے۔ جو آپس میں شادی اور کھان پان کا پرہیز کرتی ہیں

ہندو قوم نے باوجود اپنی ذات پات کی تمیز اور سوشل خرابیوں کے دلت جاتیوں میں سے ڈاکٹر امبیدکر۔ ایم۔ سی راجا۔ سری نواس۔ مسٹر ٹھکر۔ مسٹر بالو۔ لالہ رامداس جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوشیار پور جیسے لیڈر پیدا کئے ہیں۔ ان کو تعلیم دی ہے۔ اور ان کو مجلسی طور پر بلند ہونے کی اجازت دی ہے مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا مسلمانوں نے اپنے ابدال۔ حلال خور۔ لال بیگی۔ بیدیا و ارزل قوموں میں سے کسی ایک کو ان کے پایہ کا لیڈر بننے کی اجازت دی ہے۔ لہذا مسلمانوں کا یہ دعوی کہ دلتوں کو ہندوؤں سے علیحدہ نیابت دی جائے۔ محض خود غرضی اور شرارت پر مبنی ہے۔ اس کا مطلب صرف ہندو قوم کو کمزور کرنا ہے۔ اور اس کی کمزوری سے فائدہ اٹھانا ہے۔ علیحدہ نیابت قومیت و جمہوریت کے اصول کے منافی ہے۔ اور میناریٹی (اقلیت) کے واسطے تو علیحدہ نیابت زہر قاتل ہے۔ مسلمان دس سال تک آزادی صوبجات کی سکیم میں اس اصول کی صداقت کے قائل ہو جائیں گے۔ اور امید ہے۔ کہ وہ جلد مشترکہ نیابت کے سنہری اصول کو گرہن کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ مہاتما گاندھی و ہندو لیڈران اور دلت جاتیوں کے لیڈران کے مابین جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس سے آریہ سماج و دلت اُدھار سبھاؤں کو جہاں تقویت ملی ہے۔ وہاں ان کی ذمہ داری ان قوموں کی جسمانی۔ مالی۔ دماغی۔ اخلاقی و مجلسی حالت کو بہتر بنانے کی پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ جو جاگرتی کہ اس پولیٹیکل اندولن میں دلتوں کے اندر پیدا ہوئی ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان لوگوں کے مطالبات بڑھ جائیں گے۔ وہ آریہ سماج سے زیادہ حقوق مانگیں گے۔ زیادہ امداد چاہیں گے۔ مجھے امید ہے۔ کہ آریہ سماج اور دلت اُدھار سبھائیں اس وقت اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں گی۔ اور موجودہ

(باقی دیکھو صفحہ ۲۰ پر)

اگنی سوروپ دیانند

(از پنڈت ایشور دت مسیدھارتھی ودیا النکار ودیا اپدیشک)

مہرشی دیانند کا جیون شوراتری سے پرارمبھ ہو کر دیوالی کے دن سماپت ہوتا ہے۔ مول شنکر کو رشی کا درجہ شوراتری کے دن ملا تھا۔ شوراتری کے دن مول شنکر کے ہردے میں گیان کا انکر پھوٹا تھا۔ شوراتری کے دن دیانند کے دماغ میں پرکاش کی کرن جگمگائی تھی۔ شوراتری کے دن رشی کے انگ انگ میں اگنی کا سنچار ہوا تھا۔ گیان، پرکاش اور گتی ارتھات Knowledge، Light اور motion یہ تینوں اگنی کے بنا نیارے نہیں ہوتے ہیں۔ اس پرکار دیانند اگنی کا پتلہ سدھ ہوتا ہے۔ جس کے تیج کے سامنے تمام سنسار کے چھوٹے چھوٹے لیے طرفی اپنا سراد بچا نہیں کر سکتے۔ بلکہ دیانند کی جہاں اگنی ہیں پڑ کر تمام سمپردائے اپنا بل کھو کر سورن سے چمکیلے اور کھرے ہونے کا پرمان کر رہے ہیں۔ یہ تو ہوا دیانند کا پرآرمبھ۔

اب دیانند کا انت دیکھئے۔ ریپ مالا تو اگنی کے بنا ہوتی ہی نہیں ہے گھور اماوس کی کالی راتری کے سمیہ مہرشی دیانند نے اناچار کے نیل سے بھرے گڑھے میں اپنے دیہہ کی بتی بنا کر سارے سنسار کو گیان کا پرکاش دکھا کر سچا راستہ دکھایا تھا۔ جہاں جہاں گیان کی کرن پہنچی تھی۔ وہاں وہاں سنسنی گئی۔ (agitation) شروع ہو گئی۔ لوگوں نے سوچا تھا۔ کہ دیانند کو کانچ گھول کر پلا دیں گے۔ تو یہ بلا ٹل جائے گی۔ پرنتو ہوا بالکل اس کے خلاف۔ وہ بلا تو سب پر سوار ہو گئی۔ اور بچاس ورش کے تھوڑے سمیہ میں ہی کانچ کا پیالہ پینے والے شہید کا بول بالا تمام دنیا میں ہو گیا۔ آج تو لوگ کہتے ہیں ؎

راستہ سیدھا پڑا ہے اس میں کچھ کھٹکا نہیں۔ آج تک اس راہ میں رہبر کوئی بھٹکا نہیں

اب یہ بات بالکل سمجھ میں آتی ہے۔ کہ دیانند نے دنیا میں اگنی کا کام کیا۔ اگنی کی جوالا جب جلتی ہے۔ تو اس کی لپیٹیں اوپر کو جاتی ہیں۔ دیانند نے ہمیں اوپر بڑھنے کا راستہ بتا دیا۔۔۔۔ "Up up towards the heaven" یہی سندیش مہرشی نے تمام دنیا کو سنایا ہے۔ سننے والے کانوں کی صرف ضرورت ہے۔

وید کا منتر بتاتا ہے۔ کہ ہمارا نیتا اگنی کے سمان تیجسوی۔ وایو کے سمان بلوان اور سنگھ کے سمان گرجنے والا ہو۔ منتر اس پرکار ہے :۔

अग्नि धियो मह्.तो विश्ववाष्य: आत्वेष मु ... इम- देवयम। ते स्वानिनो रुद्रिया वर्ष निर्णिजी सिंह न हेष क्रतव: सदानव: ॥

جودھپور کے محلوں میں ویشیا کو دیکھ مہاراجہ کو پھٹکار نے۔ سمیہ مہرشی کا تیج اگنی کے سمان تھا۔ کرن سنگھ کی تلوار کے دو ٹکڑے کرنے کے سمیہ مہرشی ساکشات اگنی سوروپ تھے۔ اسی پرکار بھارت کے ہتنگی لاٹ کے سامنے بھی کھلم کھلا ستیہ کا پرکاش کیا۔ اور ایک سمیہ بتایا۔ کہ چاہے کلکٹر بھی ناراض ہو جائے۔ میں تو ستیہ ہی کہوں گا۔ ان کی موجودگی میں کیا مہرشی کی سنگھ گرجنا کا کوئی اور پرمان بھی چاہیئے؟

ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے اگنی سمان تیجسوی اور سنگھ سمان نربھیک اپدیشکوں کی ضرورت ہے۔ وہی نے کر بھی اپدیشک لیے خوبی سے پرچار کر سکتے ہیں۔ ہاں ان میں اپنی پوگیتا اور چرتر بل چاہیے۔ اسنو اد ید منتر انسار ہمارے مہرشی دیانند وایو کے سمان بلوان تھے۔ بڑی اندھی وایو کے سمان بل نہ ہوتا۔ تو اتنے تھوڑے جیون کال میں ایسا مہان پرچار اور ودیہ پرچار نہ کر پاتے۔ پکشیوں سے برابر ترک ید ھ کرتے ہوئے بھی وید کا پرچار جیسے مہان ذمہ داری کے کام کو آدرش ید ھتی پر پرکاشت کرانا انہی جیسے اکھنڈ بال برہمچاری کا کام تھا۔ پرچار کا بل دیکھنا ہو تو جب دو گھوڑوں کی چلتی گاڑی کو اچل کر دیا تھا۔ مہرشی تو آدتیہ برہمچاری تھے۔ آدتیہ ہر طرح سے اگنی روپ ہے۔ مہرشی دیانند بھی اگنی سوروپ تھے۔ یہی تو دیوالی کے دن دیوں کو بجھا کر آدتیہ کے سمان تیج پر پرکاشت ہو گئے۔ اور آریہ سماج اسی آدتیہ کے سہارے ویدک دھرم کی ڈنڈ بھی بجا رہا ہے۔ کاش آدتیہ کے سامنے بادل نہ آنے پائیں۔ اور اس اندھیرے میں کہیں آریہ سماج بھٹک نہ جائے۔ اور ... ہیں مٹا دو ان کالے بادلوں

ورجانند کی کٹیا پر

(از شری برجلال جی شاد)

(۱)

تیرگی جانے کو ہے اور ایک دو ساعت ہے رات — عرش سے رخصت ہوئی جاتی ہے تاروں کی برات

سو رہی ہے کائنات — پُر سکوں ہیں شش جہات

یا جہان بے ثبات — ہو گیا ہے بے حبات

ایک خاموشی کا عالم اس پر سیر دی کا وفور — ہو گیا ہے ہر طرف یہی قہر کا گویا ظہور

آج تو ملتی ہوئی جمنا بھی تو تھمنے کو ہے — قطرہ شبنم گریاں بھی برگ گیاہ پر جمنے کو ہے

(۲)

ایک جویائے رہِ حق سوئے متھرا ہے رواں — مدتوں "مرلی منوہر" کا رہا مسکن جہاں

جو ہے یادِ رفتگاں — جس کا ہے رتبہ گراں

ارضِ پاک قدسیاں — رشکِ روضہ جناں

چل رہا ہے سنگے تن یوگی وہی مستِ الست — بے نیازِ ہستیِ فانی ہے کوئی "حق پرست"

"ایشور" کے جز نہ جس کا اور کوئی "نیت" ہے — قلبِ روشن میں نہاں اک سو ہے اک پریت ہے

(۳)

ایک "کٹیا" ہے جو اس کی منزلِ مقصود ہے — آن پہنچا ہے وہاں "دہلیز" پر موجود ہے

کیا اسے مقصود ہے؟ — یاں کوئی معبود ہے؟

چین کیوں مفقود ہے؟ — اور سکوں نابود ہے!

ایک دھن میں ہے مگن اور ہے سراپا آرزو — ہے تڑپ اک جوش بیتابی، تمنا، آرزو

ہاں یہی کٹیا رہائش گاہ ورجانند ہے — اور یہ شاید کوئی ان کا عقیدت مند ہے

(۴)

جھونپڑی کہنے کو ہے پر رشکِ صد ایواں ہے یہ — بے سر و ساماں ہے پر گنجینہ عرفاں ہے یہ

خانۂ ایماں ہے یہ — رحمتِ یزداں ہے یہ

چشمۂ فیضاں ہے یہ — قصرِ عالیشاں ہے یہ

جس میں جلوہ ریز ہے روشن چراغ معرفت — ہے تجلی بار اک روشن دماغِ معرفت

بے خود و مدہوش ہے مستِ ایاغِ معرفت — اور باہر ہے "وہی" "محوِ سراغِ معرفت"

(۵)

منتظر ہے در پہ در کوئی آ کر وا کرے — تا کہ اندر جا کے افشا مدعا اپنا کرے

سوچتا ہے کیا کرے — عزمِ خود پورا کرے

یا یونہی دیکھا کرے — اور نہ کچھ افشا کرے

کب مگر قلبِ طپاں کو اس گھڑی آرام ہے — سر بسر صہبائے وحدت کا وہ تشنہ کام ہے

"گیان چکشو" کھول دے کوئی اسے مطلوب ہے — بے خبر گی دیدہ باطل اسے مرغوب ہے

(۶)

آخر اش جب کھٹکھٹا یا در تو آئی یہ صدا — کون ہے؟ کیا نام ہے تیرا اے مردِ پارسا؟

کیا پتہ ہے؟ کون تھا — وہ حقیقت آشنا

وہ رشی یا دیوتا — پیکرِ صدق و صفا

جس نے ورجانند کے قدموں میں ہو کر باریاب — کر لیے تصنیف وید کے از بر مضمونِ لاجواب

وہ دیانند آسمانِ ہند کا تھا آفتاب — جس کی چمک اڑ گئے سارے جہالت کے سحاب

اور پیدا ہو گیا تھا شاد ہر سو "انقلاب"

کو۔ جو مہرشی کے آدتیہ تیج کو میلا کرنا چاہتے ہیں :۔

آریو! وہ کالے بادل ہمارے ہی کالے کارنامے ہیں۔ ان کو فوراً چھوڑ کر مہرشی دیانند کے سمان اگنی سوروپ بن کر سچے آریہ بن جاؤ :۔

(امرتسر)

بابو بھیروں دین کی مہرشی دیانند کے متعلق اپنی آنکھوں دیکھی سرگزشت

فیروزپور شہر میں میرے ایک متر بابو بھیروں دین ہیں۔ اُن کو آریہ سماج سے بے حد پریم ہے۔ وُہ پرتاپ گڑھ صوبجات متحدہ کے رہنے والے ہیں۔ پوربیوں کے ان مشہور گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنہوں نے برٹش گورنمنٹ کی خدمت فوج میں ملازمت کرنے کے ذریعہ سے کی ہے۔

بالوجی اکثر مہرشی دیانند کے متعلق اپنی آنکھوں دیکھی سرگزشت بیان کیا کرتے ہیں۔ "پرکاش" کے رشی دیانند نمبر کے لئے اُن سے سوال و جواب کے طریقہ پر چند حالات دریافت کر کے لکھتا ہوں۔ سوالات میری جانب سے ہیں۔ اور جوابات بالوجی کی طرف سے ہیں :۔

(س) آپ کے کون رشتہ دار پنجاب میں آئے تھے؟

(ج) میرے ماموں بابو سینل پرشاد انبالہ چھاؤنی میں دُکان کیا کرتے تھے۔ اور چھ برس کی عُمر میں میں اپنے گھر سے اُن کے پاس آیا تھا :

(س) آپ انبالہ میں کتنی دیر تک رہے؟

(ج) میں عرصہ دراز تک انبالہ میں رہا۔ اور میرے ماموں صاحب پھر فوج میں سٹور کیپر رہے :

(س) آپ نے مہرشی دیانند کے درشن کئے۔ تو اُن کے کچھ حالات بیان کریں۔

(ج)۔ میری عُمر ۱۸ یا ۱۹ برس کی تھی (اب ۷۶ برس کی ہے) میں اُس وقت انبالہ میں تھا۔ مہرشی دیانند جی پنڈت دوارکا پرشاد کا بنہ کنج براہمن کے مکان پر اُترے تھے۔ عرصہ دراز ہو گیا ہے۔ بہت دیر تک ٹھہرے تھے۔ اُس وقت مجھے اس قدر سمجھ نہیں تھی۔ میں کوارسی بازار میں ایک پرائیویٹ سکول میں پڑھنے جایا کرتا تھا۔ میرے ماموں کی ملاقات بابو دوارکا پرشاد ندکور سے تھی۔ ایک کائستھ کا لڑکا بہاری لعل تھا۔ وُہ عیسائی ہونے لگا۔ اور مشن سکول کے گرجا میں جایا کرتا تھا۔ میں پڑھنے ایک روز جا رہا تھا۔ تو پنڈت دوارکا پرشاد جی نے مجھے بُلایا۔ اُس نے پوچھا کہ تم بہاری لال کو جانتے ہو؟ اُسے عیسائی ہونے سے بچاؤ۔ میں نے کہا۔ بہت اچھا۔ میں کوشش کروں گا۔ اس سے میرے برادرانہ تعلقات ہیں۔ چنانچہ میں اُسے پکڑ کر لا رہا تھا۔ تو راستہ میں بڑ کے درخت کے پاس مہرشی دیانند۔ پنڈت دوارکا پرشاد۔ اور چند اور اشخاص کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ بہاری لال کو ہمارے پاس لاؤ۔ اور وُہ اُسے مکان پر لے گئے۔ سے انہوں نے

از پنڈت وشنو دت بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر

روز سے مجھے سوامی دیانند کے پرتی شردھا ہو گئی۔ میں نے روز انہ جانا شروع کیا۔ اور اُنکے پاؤں دبایا کرتا تھا :

(س) سوامی جی کے متعلق کوئی اور خاص بات ہو۔ تو بیان کرو؟

(ج) سوامی جی کے متعلق مشہور تھا۔ کہ بڑے بھاری وِدوان ہیں۔ چاروں ویدوں کے جاننے والے ہیں۔ مہاتما یوگی اور تپسوی برہمچاری ہیں۔ آریہ سماج اس وقت تک انبالہ میں قائم نہیں ہوئی تھی۔ سوامی جی کے متعلق مشہور تھا۔ کہ کوئی مسلمان۔ عیسائی اور پورانک اُن کے سامنے سوال و جواب میں ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ اور اگر کوئی عیسائی یا مسلمان ہونا چاہتا تھا۔ تو مہرشی دیانند کے پاس آ کر اُس کے خیالات تبدیل ہو جاتے تھے۔ جیسا کہ بہاری لال کی صورت میں ہوا۔

(س) سوامی جی کے شریر اور برہمچریہ کے متعلق کیا معلوم ہے۔ اپنا ذاتی تجربہ بیان کرو؟

(ج) میری اُن دنوں نوجوانی کی عمر تھی۔ میں اکھاڑہ میں جایا کرتا تھا۔ کُشتی کیا کرتا تھا۔ جسم بہت اچھا مضبوط تھا۔ پالنو بیٹھکیں ہزار ڈنڈ اور پانچ سات کُشتی والوں سے کُشتی کیا کرتا تھا۔ دوڑ بھی کرتا تھا۔ شام کے وقت جب سوامی جی کے پاس شردھا پُورک جاتا تھا تو پاؤں دبایا کرتا تھا۔ وہ اپنی ٹانگ لمبی کر دیتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ سارا زور لگا کر دباؤ۔ مگر میں سارا زور لگاتے پر بھی ٹانگ پر کوئی دباؤ نہ ڈال سکتا تھا۔ سوامی جی ہنس پڑتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ بس تمہاری پہلوانی دیکھ لی" :

جسم قد آور چھ سات فٹ کے قریب لمبائی میں تھے۔ بدن دوہرا تھا۔ شکل پر عمر کا کوئی اثر نہیں تھا۔ چہرہ اور جسم خوبصورت تھا ہاتھ لمبے لمبے تھے۔ شکل دیکھ کر ہی لوگوں پر خاص رُعب اور اثر ہوتا تھا۔ ہنستے رہتے تھے۔ خوش دل تھے۔ لوگ کشش کئے ہوئے اُن کے پاس بات چیت کرنے کے لئے آتے تھے۔ دیکھنے سے کوئی نہیں کہتا تھا کہ عمر ان کی زیادہ ہے :

(س) سوامی جی کے متعلق اور کوئی بات بیان کرو۔

ایک بنیا اگروال انبالہ کا رئیس تھا۔ بڑا مالدار تھا اس کا ایک نوجوان لڑکا تھا۔ اُس کی ایک نوجوان خوبصورت بھنگن لڑکی سے محبت ہو گئی۔ برادری میں حالات پتہ لگ گئے۔ برادری والے اُس کے بنیا اور اُس لڑکے کو تنگ کرنے لگے۔ چنانچہ اُسے کنوئیں پر نہیں چڑھنے دیتے تھے۔ وُہ نوجوان لڑکا لوگوں کے طعن و تشنیع سے تنگ آ کر مسلمان ہو گیا۔ اور کنوئیں پر چڑھ گیا۔ اور للکار کر کہنے لگا۔ کہ اب بتلاؤ مجھے کون کنوئیں پر چڑھنے سے روک سکتا ہے۔ یہ کیفیت سوامی جی کے پاس اُس نوجوان کے بنیا نے بیان کی۔ اور کہا۔ کہ میری مدد کرو۔ سوامی جی نے اُس اگروال کو کہا۔ کہ کچھ خرچ کرنا پڑے گا۔ پنڈتوں کو بُلانا پڑے گا۔ اُن کی آمد و رفت کا کرایہ دینا پڑے گا۔ ان سے شاستر ارتھ کیا جائے گا۔ اور پرائشچت کر کے اُس نوجوان کو برادری میں شامل کیا جائیگا۔ چنانچہ اس نے منظور کر لیا۔ پنڈتوں کو بُلایا گیا۔ شاستر ارتھ کیا گیا۔ اور پرائشچت ہونے کے پیچھے اس نوجوان کو برادری میں شامل کیا گیا :

(س) آپ کے جیون پر ان واقعات کا کیا اثر ہوا؟

(ج) مجھے اس کے بعد انبالہ چھوڑنا پڑا۔ عرصہ دراز تک میں مختلف مقامات پر ملازمت کے سلسلہ میں پھرتا رہا۔ کیونکہ اپنے ماموں کی وساطت سے مجھے بھی فوج میں ملازمت مل گئی تھی۔ اور میں سٹور کیپر رہا۔ آخر کار پنشن لے کر فیروزپور شہر میں ۱۹۰۶ء سے سکونت اختیار کر لی۔ مگر سوامی جی کے درشن کا مجھ پر زندگی بھر اثر رہا ہے۔ ویدک دھرم۔ آریہ سماج اور دیش سے مجھے محبت ہو گئی۔ اور اس بڑھاپے کی عمر میں بھی مجھے سناتن ویدک دھرم میں ہے۔ افسوس ہے۔ کہ میری تعلیم بہت کم ہے۔ اور اُس وقت مجھے سمجھ بھی کم تھی۔ ورنہ میں اُن کے لیکچروں سے فائدہ اٹھاتا مگر میرے لئے سوامی جی کے درشن سے جو شردھا اور بھگتی کا خزانہ ملا ہے۔ اُس کو مرتے دم تک قدر و منزلت سے دیکھتا رہوں گا :

بقیہ صفحہ ۲۸۷

بقیہ صفحہ ۲۸۷

سے پورا فائدہ اُٹھا کر جلد ترین اچھوت پن کو ملک سے دُور کر دیں گی :

آد دھرم آدی منڈل و دیگر سنستھائیں جو کہ دلتوں کو ہندوؤں سے علیحدہ کرنے کے لئے قائم کی گئی تھیں۔ ان کی ہستی کی اب ضرورت نہیں۔ جب دلت اور ہندو ایک ہو جائیں گے۔ ان میں کسی قسم کی تمیز نہیں رہے گی۔ تو ان منڈلوں کی کیا ضرورت ہو گی؟ ان کو چاہئے۔ کہ وہ اپنی طاقتوں کو آریہ سماج و دیگر ہندو سدھار سبھاؤں اور دلت اُدھار سبھاؤں کے ساتھ ملا کر ان دلتوں کو واپس ہندو دھرم میں لانے کی کوشش کریں۔ جو کہ ہندو دھرم کو چھوڑ کر اسلام و عیسائیت قبول کر چکے ہیں۔ ایسے انسانوں کی تعداد ۲ کروڑ سے زیادہ ہے۔ اگر یہ دو کروڑ لوگ ... ہندو دھرم میں پھر شامل ہو جائیں۔ تو دلتوں و ہندوؤں کی نشستیں کونسلوں میں اور بڑھ جائینگی اور ہندو دھرم کو تقویت ملے گی۔ کیا میں یہ توقع کر سکتا ہوں۔ کہ آد دھرم منڈل پنجاب و آدی ہندو منڈل یو۔ پی اس کام کو آزادانہ طور پر یا ہندوؤں کے ساتھ مل کر اپنے ہاتھ میں لیں گے :

آخیر میں میں پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ دلتوں اور ہندوؤں کو سومتی پردان کرے۔ کہ وہ اپنی تہذیب کی رکھشا کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت متفقہ طور پر تیار ہیں۔ ہم آئندہ کسی کو بھی اچھوت و دلت نہ کہیں۔ یا لکھیں۔ سب کو ہندو کہیں۔ جو ہندو سبھیتا کے ماننے والے ہیں۔ جو وید اور شاستروں میں شردھا رکھتے ہیں۔ جن کے سر پر چوٹی ہے۔ جن کے گلے میں یگیوپویت ہے۔ اور جو گؤ ماتا کی عزت کرتے ہیں۔ ہم ایک تھے۔ ایک ہو گئے ہیں۔ اور ایک ہی رہیں گے۔ اسی میں ہمارا کلیان ہے۔ مہرشی دیانند کے اُپدیش کا یہ ایک جز تھا۔ اور مہاتما گاندھی کا بھی یہی پرو جن ہے :

رگ وید گیان کانڈ اور جاگرت اوستھا سے اس لوک کو۔ یجروید کرم کانڈ اور سوپن اوستھا سے انترکش کو۔ سام وید اپاسنا کانڈ اور سشپتی اوستھا سے جولوک ہے۔ اسکو پورن گیانی وِدوان ہی جانتے ہیں : (برش اپنشد)

حق یہ ہے حق کے تھے اوتار دیانند رشی

(از جناب بشن داس صاحب حسرت)

قوم کے قافلہ سالار دیانند رشی — رہبرِ منزلِ دشوار دیانند رشی
بت پرستی سے تھے بیزار دیانند رشی — مئے وحدت سے تھے سرشار دیانند رشی
اے حقیقت کے پرستار دیانند رشی — بقعۂ جلوۂ انوار دیانند رشی
سوزِ قربانی بے لوث کا پتلا تو ہے — پیکرِ گرمیٔ ایثار دیانند رشی
ہیچ تھا تیری نظر میں زر و مالِ دنیا — جنسِ وحدت کے خریدار دیانند رشی
جس کے چرچے ہیں سلاطینِ زمانہ کرتے — تم وہ ہو صاحبِ دربار دیانند رشی
لغوگوئی سے رہی آپ کو نفرت دائم — حق یہ ہے حق کے تھے اوتار دیانند رشی
قوم کو بحرِ جہالت سے نکالا تو نے! — دیش کو کر دیا بیدار دیانند رشی
تو نے بیواؤں اچھوتوں کی بھی فریاد سنی — اُن کے بھی کھو دیئے آزار دیانند رشی
وید کا تو نے زمانے میں بجایا ڈنکا — ہے ثنا گو ترا اسنسار دیانند رشی
سامنے آ کے حریفوں کے ہمیشہ تیرے — حوصلے ہوتے تھے بیکار دیانند رشی
میں ترے حسنِ معانی کی کروں کیا تعریف — تو تھا اک مطلعِ انوار دیانند رشی

لیکے آیا ہے تری نذر کو تحفہ حسرت
پاس تھے اُس کے جو اشعار دیانند رشی

وصال نصیب رشی دیانند سے

(از بشیشور پرشاد صاحب منور خلف ملک الشعراء حضرت افق لکھنوی مرحوم)

لوگ دیتے ہیں عقیدت سے رشی کا پایہ — دیدِ بھگتی سے میسر ہوا اعزاز تجھے
مل گیا تیرگیٔ حسرتِ انجام سے نور — اک نئے دور کا آیا نظر آغاز تجھے
ردک دی رعبِ محاسن سے ترقیٔ عیوب — مانتے ہیں کہ وہ مصلحِ ممتاز تجھے
ہو گیا شمعِ عقائد پہ تصدق آخر — تھی ملی ہمتِ پروانۂ جانباز تجھے
تیرے دم سے ہوئے آثارِ فنا خواب و خیال — زندگانی کا تھا معلوم ہر اک راز تجھے
دھرم کے جسم میں اک روح نئی پھونک گیا — ہے بجا ہم جو کہیں صاحبِ اعجاز تجھے

تادمِ مرگ اُس آواز کا پابند رہا
دل کے اندر جو سنائی گئی آواز تجھے

آریہ سماج

(از رام رکھا مل صاحب برق آف قلعہ سوبھا سنگھ ۔ حال کراچی)

فنا فی القوم کہیئے ۔ زینتِ ہندوستاں کہیئے — سماج! ہم تجھ کو فخرِ ایشیا فخرِ جہاں کہیئے
بجا ہے گر سپوتِ مادرِ ہندوستاں کہیئے — "تجھے آریہ سماج! آریہ تمدن کا نشاں کہیئے"
اصولوں کا ترے قائل زمانہ ہوتا جاتا ہے — تجھے موجودہ بیداری کا دریائے رواں کہیئے
مٹا ڈالا نشاں کذب و بطالت کا زمانہ سے — صداقت کا تجھے ہم آج مہرِ ضوفشاں کہیئے
تری آغوش میں پلتے رہے ایثار کے پتلے — بجا ہے گر شہیدانِ وطن کی تجھ کو ماں کہیئے
خوشامد مت سمجھ اس کو یہ اظہارِ حقیقت ہے — اگر ہم تجھ کو ناموسِ وطن کا پاسباں کہیئے

وطن والوں کو حبِ قوم کے نغمے سناتا ہے
بجا ہے برق کو گر شاعرِ جادو بیاں کہیئے

دلت اودھار اور ورن بیوستھا

(از شری پورن چند جی بی۔ اے ایڈوکیٹ)

آج بھارت ورش میں ایک عجیب لہر آئی ہوئی ہے۔ صدیوں سے آریہ جاتی (ہندو جاتی) کے ماتھے پر یہ کلنک تھا کہ اس کے انگ ایک دوسرے سے گھرنا کرتے ہیں۔ اونچ نیچ کا بھید بھاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ سینکڑوں آدمیوں کو نہیں۔ کروڑوں آدمیوں کو صرف اس بنا پر ذلیل و خوار خیال کیا جاتا تھا کہ ان کا جنم کسی خاص جاتی میں ہوا ہے۔ اس کلنک کے کارن ہندو جاتی کی ایک بہت بری دشا تھی۔ تمام دنیا کے ملکوں میں اس کی بدنامی تھی۔ رشی دیانند سب سے پہلے سدھارک ہیں جنہوں نے اس برائی کی طرف آریہ جاتی کا دھیان آکرشت کیا۔ جنہوں نے ہندو جاتی کو آگاہ کیا کہ اگر اس برائی کو دور کرنے کا پریتن نہ کیا گیا۔ تو آریہ جاتی کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ رشی دیانند نے اپنی زندگی بھر آریہ جاتی کو اس کے لئے اتساہت کیا۔ رشی دیانند کے پشچات آریہ سماج نے بھی اپنی سامرتھ کے انوسار اس طرف اپنی توجہ مائل کی اور برابر کام ہوتا رہا۔ آریہ جاتی کی اس کمزوری سے عیسائی اور مسلمانوں نے بھی فائدہ اٹھانا چاہا۔ اور اٹھایا۔ ہمارے کروڑوں بھائی ہم سے جدا ہو گئے۔ آریہ سماج کے متواتر پرچار سے آریہ جاتی کچھ سچیت ہوئی اور دوسرے سدھارکوں کا دھیان بھی اس طرف گیا۔ جب ہندو مہا سبھا کی ستھاپنا ہوئی تو ہندو مہا سبھا کی بیدی سے بھی دلت اودھار کے متعلق آواز اٹھائی گئی اور عوام ہندوؤں میں اس کے متعلق کچھ خیالات پیدا ہوئے۔ اس کے کچھ سال بعد مہاتما گاندھی نے اس طرف توجہ مائل کی اور کانگریس کے پروگرام میں اس کو شامل کیا۔ اس کی وجہ سے اور بھی ترقی ہوئی۔ اب تو مہاتما گاندھی نے اس کلنک کو دور کرنے کے لئے جان کی بازی لگا دی اور تمام ہندوستان جاگ اٹھا ہے۔ اور اس بیماری کی اہمیت کو محسوس کر رہا ہے۔ اب وقت ہے کہ آریہ سماج جو اس میدان میں سب سے آگے رہا ہے۔ اب بھی آگے رہے اور اس بیماری کا اصلی و بے خطا علاج آریہ جاتی کے سامنے رکھ دے۔ اس وقت جو جوش پھیل رہا ہے۔ اس سے عملی طریق پر بہت ممکن ہے کہ یہ معاملہ حل ہو جائے۔ لیکن سدھانت روپ میں بھی یہ معاملہ حل ہو جانا چاہیئے۔ اگر اس بیماری کی اصلی وجوہات پر غور کیا جائے۔ تو خاص وجہ ورن بیوستھا کا نشٹ ہو جانا ہے۔ اور بجائے اس کے جنم کے آدھار پر سینکڑوں جاتیوں اور اپ جاتیوں کا قائم ہو جانا ہے اس وقت چار ورنوں کے ستھان میں ساڑھے چار ہزار سے زائد جاتیاں، اپ جاتیاں پرچلت ہیں۔ ان میں آپس میں کھان پان اور بیواہ کا بھید ہے۔ ان ہی جاتیوں میں بہت سی جاتیاں نیچ خیال کی جاتی ہیں۔ جن کے سب آدمی محض اس اپرادھ میں کہ ان کا جنم کسی خاص جاتی میں ہوا ہے۔ تمام عمر ذلیل خیال کئے جاتے ہیں۔ اور چاہے ان کی ذاتی قابلیت کیسی ہی ہو ان کو اونچا خیال نہیں کیا جاتا۔ اس کا علاج یہی ہے کہ ورن بیوستھا ویدوں کے انوسار قائم ہو۔ جنم سے سب یکساں خیال کئے جاویں۔ اور تحصیل علم کے لئے اور ترقی کے لئے سب کو یکساں موقع دیا جائے بعد تحصیل علم قابلیت کے بموجب اس کا ورن قائم کیا جائے۔ اس میں پھر کسی کو شکایت نہیں ہو سکتی۔ ورن چار ہیں۔ بہ لحاظ تقسیم کام سماج یا سوسائٹی کے لئے سب ورن مفید ہیں آجکل ورن بیوستھا کے نہ رہنے سے ہندو جاتی میں جو جنم کے آدھار پر جاتیاں پرچلت ہیں۔ ان سے خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان خرابیوں سے آدمی تنگ آ گئے ہیں۔ ان سے بچنے کے لئے جو لہر چل رہی ہے۔ وہ بھی عجیب ہے وہ ایک طریق پر سامیہ واد کی لہر ہے۔ یہ کہنا کہ کوئی اونچا یا نیچا نہیں۔ سب برابر ہیں۔ اس وقت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن در اصل یہ دیرپا علاج نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ سب کو یکساں ترقی کا موقع ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ کہنا کہ سب کے لئے یکساں کوشش کا نتیجہ یکساں ہوگا۔ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ کسی کو ترقی کے لئے اتساہ نہیں رہ سکتا۔ سوشل ازم یا سامیہ واد سے آئندہ ترقی بہت کم ہو جاتی ہے اصل علاج ورن بیوستھا ہے۔ ورن قائم ہوں یعنی دائرہ بہ لحاظ تقسیم کام قائم ہوں۔ ہر ایک فرد آزاد ہو۔ اس کو پورا ترقی کا موقع ہو اور بلحاظ قابلیت نہ بلحاظ جنم اس کا ورن قائم کیا جائے اور یہ سماج کا فرض ہے کہ وہ اس وقت ویدک سدھانت کا خوب زور سے پرچار کرے۔ اور اصلی سدھانت آریہ جاتی کے سامنے رکھے۔ تاکہ عملی ترقی کے ساتھ ساتھ سدھانت بھی پھیلتے جاویں۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

سوامی دیانند اور دیش سیوا

(پروفیسر رام سروپ کوشل ودیابھوشن ایم۔ اے)

سوامی دیانند سرسوتی کورے مذہبی پرچارک ہی نہ تھے۔ بلکہ وہ سچے اور پکے دیش بھگت بھی تھے۔ جس قدر خدمت انہوں نے اپنے وطن اور قوم کی انجام دی ہے۔ اتنی بہت کم لوگوں نے دی ہوگی۔ وطن کی گئی گزری حالت دیکھ کر اور ہموطنوں کے دکھڑے سن کر آپ کے نرم و نازک دل پر بڑی چوٹ لگتی تھی۔ ان کا جی بھر آتا تھا اور وہ ہر وقت اسی فکر میں مستغرق رہتے تھے کہ میں کس طرح اپنے بھائیوں کی تکالیف کو دور کردوں۔

ہندو قوم کی گئی گزری حالت دیکھ کر انہوں نے یہ محسوس کیا کہ تعلیم کے بغیر اس کی حالت کبھی نہ سدھرے گی۔ چنانچہ آپ نے پاٹھ شالائیں سکول اور گورو کل کھلوانے کا بندوبست کیا۔ جب آپ ایک مرتبہ کانپور تشریف لے گئے۔ تو آپ نے وہاں کے رئیس پنڈت پرباگ نارائن اور گورو پرشاد شکل سے کہا۔ کہ آپ لوگ مندروں کی تعمیر میں لاکھوں روپے فضول برباد کر دیتے ہیں۔ اگر اس رقم سے پاٹھ شالائیں۔ یتیم خانے اور ودھوا آشرم قائم کئے جائیں۔ تو ملک کو کس قدر فائدہ پہنچے؟

سوامی دیانند کو اپنے ہموطنوں کی تعلیم کا بحد خیال تھا۔

فرخ آباد میں لالہ بنسی لال نے ہزارہا روپے کی لاگت سے ایک نہایت عالیشان مندر تعمیر کرایا تھا۔ اس میں شوجی کی مورتی رکھی جانیوالی تھی۔ سوامی دیانند نے لالہ بنسی لال کو ایک مؤثر اپدیش دیا۔ کہ مندر بنانا بے سود ہے۔ تیر نشانے پر بیٹھا اور لالہ جی نے مندر کو پاٹھ شالا میں تبدیل کر دیا۔

سوامی دیانند نے اپنی تمام عمر تاریکی کے خلاف جدوجہد کرنے اور علم اور دھرم کا نور پھیلانے میں گزار دی۔ دیش کے ادھار اور قوم کے سدھار کے لئے آپ اپدیش دیتے تھے مباحثوں میں شریک ہوتے تھے۔ ودیارتھیوں کو پڑھاتے تھے۔ اور کتابیں لکھتے تھے۔ آپ کی زندگی آرام و چین کی زندگی نہ تھی۔ بلکہ کانٹوں کی سیج تھی۔ بارہا جان کے لالے پڑے مگر اس مرد میدان نے اپنے فرض کی طرف سے منہ نہیں موڑا وہ دم آخر تک وطن کی خدمت میں مصروف رہے۔ اور اسی کی خدمت انجام دیتے ہوئے کتنی دھام کو سدھار گئے۔

مہرشی دیانند مجلسی اصلاح کے بھی زبردست حامی تھے۔ ان کی ذات پاک سے آریہ قوم کو بے شمار فائدہ پہنچا ہے۔ آج دوست دشمن سب اس امر کے معترف اور ان کے ثنا خواں ہیں۔ سوامی دیانند میں ہمدردی اور رحم کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا بھلا جو شخص صدق دلی سے اپنے دشمنوں تک کو معاف کر دیتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ ان کے بچاؤ کی بھی ہر ممکن اور مناسب تدبیر عمل میں لاتا ہے۔ اس سے بڑھکر رحم دل اس جہان میں اور کون ہوگا؟ آپ سے بیوگان اور یتیموں کی حالت زار دیکھی نہ گئی۔ ان کا دکھ دیکھ دیکھ کر آپ کا دل رو پڑا۔ جگر پاش پاش ہو گیا۔ اور آپ نے بیوگان کے لئے ودھوا آشرم اور یتیموں کے لئے یتیم خانے قائم کرائے۔ بیواؤں کے لئے دوبارہ شادی کا بندوبست کیا۔ آپ نے گئو رکھشا کا بھی بیڑا اٹھایا۔ اس کے لئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ ایک زبردست میموریل تیار کر کے اس پر بیشمار ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں سے دستخط کرائے۔ تاکہ قانوناً گئو کشی کا انسداد ہو سکے۔

سوامی جی کی نگاہ میں کوئی بھی اچھوت نہ تھا۔ ایک دفعہ امیدا حجام آپ کے لئے کھانا لایا۔ آپ نے بھری سبھا میں اسے قبول کر لیا۔ رڑکی میں ایک مذہبی سکھ آپ کے لیکچر میں آ بیٹھا۔ یہ لوگ اپنے ہاتھ سے مویشی ذبح کرتے ہیں۔ لوگوں نے اس کو وہاں سے ہٹا دیا سوامی جی نے یہ دیکھا تو کہا۔ "بیٹھنے دو۔ روکو مت۔ دھرم کی بات ہو رہی ہے۔ ہر شخص کو سننے کا حق حاصل ہے۔ جیسے ہوا سب کی ہے اسی طرح وید بھی سب کا ہے۔ جس طرح سورج کی گرمی اور روشنی پر سب کو حق حاصل ہے۔ ویسے ہی دھرم کا اپدیش سننے کے حق سے بھی کوئی شخص محروم نہیں ہے۔ خواہ وہ راجہ ہو یا فقیر بڑا ہو یا چھوٹا۔ مرد ہو یا عورت۔ بوڑھا ہو یا بچہ"۔

سب سے پہلا ملکانہ جو سوامی جی نے شدھ کیا تھا وہ رستم سنگھ تھا۔ محمد عمر جنم کا مسلمان تھا رشی دیانند نے اسے آریہ سماج کی گود میں لے لیا

اور اس کا نام الکھ دھاری رکھا تھا۔ ایک دفعہ پادریوں نے دیسی عیسائی کھڑک سنگھ کو سوامی دیانند کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ وہ بارہ برس سے عیسائی تھا۔ اور اس مذہب کا ایک سرگرم کارکن اور پرچارک۔ سوامی جی سے ملاقات ہونے کی دیر تھی۔ اس نے جھٹ ویدک دھرم قبول کر لیا۔ غرض اس طرح سوامی جی نے سب کے لئے ویدک دھرم کا پھاٹک کھول دیا تھا۔

سوامی دیانند عورتوں کی مناسب آزادی کے طرفدار اور حمایتی تھے۔ آپ نے عورت کو مرد کے برابر حقوق کا حقدار ٹھہرایا۔ اور اس کے لئے علم و عمل کا دروازہ کھول دیا۔ لوگ عورتوں کو شودر یعنی نیچ سمجھتے تھے۔ سوامی جی نے اس بات کی بڑے زور شور سے مخالفت کی۔ اسی طرح آپ نے مذموم رسم و رواج چھوڑ دینے کے لئے بھی لوگوں پر بہت زور ڈالا۔

پہلے پہل سوامی جی سنسکرت زبان میں ہی بولتے اور لکھتے تھے۔ مگر پھر انہوں نے ہندی میں تحریر و تقریر شروع کر دی۔ چنانچہ ہندی زبان کو آج جو فروغ حاصل ہے۔ اور اس کا پرچار روز افزوں ترقی پر ہے۔ اس کی تہ میں بھی سوامی دیانند کا ہاتھ صاف نظر آتا ہے۔

غرض ہمیں ملکی یا قومی خدمت کا کوئی پہلو ایسا نظر نہیں آتا جس کو سوامی جی نے کندھا نہ لگایا ہو۔ ان میں ایک بہت بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ وہ دوسرے بہت سے دیش بھگتوں کی طرح جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اپنی سرگرمیوں کو کورے زبانی جمع خرچ تک ہی محدود نہ رکھتے تھے۔ بلکہ جو کچھ زبان سے کہتے تھے۔ اسے عملاً کر دکھاتے تھے۔

آج ملک میں ہزارہا سماج مندر قائم ہیں۔ جہاں عالموں اور سنتوں کے اپدیش ہوتے ہیں۔ لوگ بھگوان کی بھگتی کے بھجن گاتے۔ اس کی اپاسنا کرتے اور اپنے دین دکھی بھائیوں اور بہنوں کی حالت سدھارنے کے لئے اچھی اچھی تجویزیں سوچتے ہیں سینکڑوں یتیم خانے اور ودھوا آشرم ملک کے طول و عرض میں کھلے ہوئے ہیں۔ جہاں ودھواؤں اور یتیموں کی خبرگیری اور پرورش کا انتظام ہے۔ اور انہیں ہر طرح سے مدد دی جاتی ہے۔ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہزارہا پاٹھ شالاؤں۔ گورکلوں۔ سکولوں اور کالجوں کا جال سا بچھا ہوا ہے۔ جہاں اعلےٰ سے اعلےٰ اور سستی سے سستی بلکہ مفت تک تعلیم دینے کا بندوبست ہے۔ ان میں سے ہر سال ہزاروں لڑکے تعلیم حاصل کر کے نکلتے ہیں۔

غرض رشی دیانند ملک کے سچے اور بے غرض محسن تھے ان کے احسانات ہم پر بیشمار ہیں۔

دلت اُدھار اور ورن بیوستھا

(بقایا صفحہ ۳۲)

سوامی دیانند سدھانتوں کو سب سے زیادہ اہم خیال کرتے تھے۔ یہ سنہری موقعہ ہے۔ کہ جنم سے اچھوت جاتیوں کی بنیاد جڑ سے مٹا دی جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ ورن بیوستھا کی بنیاد بھی ڈال دی جائے۔ یا کم از کم آریہ جاتی کے ذہن نشین کرا دیا جائے۔ کہ اصلی ورن بیوستھا کیا ہے۔ بہت سے آدمی دلت ادھار آدی پرشنوں پر وچار کرتے ہوئے یہ کہنے لگتے ہیں۔ کہ ورن وغیرہ میں کچھ نہیں ہے۔ سب ایک ہیں۔ سب ایک ہیں یہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن عملاً یہ بات دنیا کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ پچھلے جنم کے انوسار ہی یوگیتا ہوتی ہے اور اس جنم میں بھی سب کی قابلیت یکساں نہیں ہوتی جب قابلیت میں فرق ہے۔ تو نتیجہ بھی یکساں نہیں ہو سکتا۔ شکایت جب ہوتی ہے۔ کہ جب کسی کو اپنی قابلیت کے اظہار و ترقی کا موقع نہ دیا جائے۔ اور بلا اس کے کسی قصور کے اس کو ناقابل یا ذلیل کیا جائے یہ کمی صرف ورن بیوستھا کی تھاپنا ہی سے دور ہو سکتی ہے۔

رشی درشنوں کے بھاگیہ شالی سوبھاگیہ تھن

(۱)

"مجھے رشی درشنوں اور رشی بھگت ہونیکا فخر حاصل ہے۔ بڑھاپے اور نظر کی کمزوری کی وجہ سے میں کوئی لمبا لیکھ لکھنے کی اوستھا میں نہیں۔ تاہم میں اپنے تجربہ کی بنا پر اتنا کہے بنا نہیں رہ سکتا کہ سوامی دیانند جی کی شخصیت نرالی تھی۔ آپ کے بھاشن بہت پربھاوشالی اور چت آکرشک ہوتے تھے۔ اور ودوتا بہت اونچے درجہ کی تھی آپ کی دلیل بے خطا تھی۔ اور کیپی میں ان سے کوئی بڑھ نہ سکتا تھا"۔

(ٹھاکر نند کشور سنگھ سابق ممبر سٹیٹ کونسل جیپور)

(۲)

"سٹیشن بیاس کے قریب دریائے بیاس کے کنارے ایک مہاتما برہمچاری رہتے تھے۔ بارہ سال ہوئے مجھے ان کے درشن کرنیکا موقع ملا۔ مہاتما جی بعمر تقریب اسی سالہ ہرشٹ پشٹ سنسکرت کے ودوان اور سادھن سمپن تھے بات چیت میں انہوں نے کہا کہ ہمنے لکھنؤ میں سوامی جی کے درشن کئے تھے سوامی جی آجان باہو" (سیدھے کھڑے ہونے پر جن کے ہاتھ گھٹنوں سے لگ جاویں)

رشی چرنوں میں

(از جناب یوگ دھیان صاحب یاس ادیب عالم)

(۱)

اگیان کے بادل تھے — چھائے ہوئے بھارت میں
زندہ تھے بظاہر ہم — مردہ تھے حقیقت میں
ویدوں کو بھلایا تھا — پھنسے تھے جہالت میں
پھنسے تھے جہالت میں ——— مدہوش تھے غفلت میں

(۲)

تھا رشک جناں بھارت — ویرانہ سے بھی بدتر
ایشور کو بھلا بیٹھے — ہم پوجتے تھے پتھر
ودھواؤں یتیموں کی — تھی زندگی بھی دوبھر
تھی زندگی بھی دوبھر ——— تھا قوم کا حال ابتر

(۳)

رستے پہ ہمیں سوامی — تو نے ہی لگایا تھا
بچھڑے ہوئے بھائیوں کو — آپس میں ملایا تھا
سوئی ہوئی جاتی کو — تو نے ہی جگایا تھا
تو نے ہی جگایا تھا ——— تو نے ہی بچایا تھا

(۴)

پھر چھوڑتے جاتے ہیں — ہم تیری نصیحت کو
پھر تیاگتے جاتے ہیں — آپس کی محبت کو
پھر بھولتے جاتے ہیں — ویدوں کی حقیقت کو
ویدوں کی حقیقت کو ——— ایشور کی ہدایت کو

(۵)

پھر چھائی ہے تاریکی — پرکاش دکھا آکر
پھر قعر ضلالت میں — گرنے سے بچا آکر
بھولے ہوئے بھائیوں کو — رستے پہ لگا آکر
رستے پہ لگا آکر ——— پھر کشٹ مٹا آکر

(۶)

تو نے ہی بچایا تھا — پھر تو ہی بچا سوامی
بگڑی ہے دشا اپنی — بگڑی کو بنا سوامی
پھر تیری ضرورت ہے — پھر درس دکھا سوامی
پھر درس دکھا سوامی ——— بھارت میں پھر آ سوامی

آگے بڑھ۔ آریہ سماج!

(از پروفیسر رومیش چندر بنیرجی ایم۔ اے بنگال)

اس سمے تک سماجک سدھار کے میدان میں آریہ سماج کا ہی بھاگ زیادہ رہا ہے۔ اس سنستھا کو چھوڑ کر اور کوئی ایسی سنستھا نہ تھی۔ جس نے اچھوت ادّھار اور ہندو سماج کو سنگٹھت کرنے کا کام کیا ہو۔ کسی بھی دھارمک سماج نے دوسرے دھرم کے انویائیوں کو شدھ کرنے کا کام ابھی تک نہ کیا تھا۔ لیکن ایک یا دو سماجیں جنھوں نے اس پہلو میں تھوڑا سا کام کیا بھی۔ وہ آریہ سماج کی اونچائی تک نہیں پہنچ سکیں۔

برہم سماج کے اندر جو تھوڑی بہت سدھار کی شکتی تھی۔ وہ جلد ہی سماپت ہو گئی تھی۔ اور مجھے سندیہ ہے کہ ایک بھی منش ایسا ہو۔ جسے برہم سماج دوسرے دھرم سے اپنے دھرم میں لایا ہو

رام کرشن سنگھ کے پاس کام کرنے کا بہت سامان اور شکتی تھی۔ پرنتو ان کے کام کا میدان عموماً جنتا کی آرتھک اور شاریرک سیوا رہا ہے اس کے سوائے کبھی کسی نے آج تک نہیں سنا کہ اس سنگھ نے کبھی کوئی ایسا کام کیا ہو۔ جس سے وہ ہندو جاتی کو دوسرے دھرموں کا گراس ہونے سے بچا سکے۔ اور یہی ایک بات ہے۔ جو کہ ہندو جاتی کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

ہندو جاتی کو دوسرے دکیتیوں کے آکرمنوں سے بچانے اور مسلمان عیسائی اور دوسرے دھرموں کے پنجے سے چھڑانے کا کام صرف آریہ سماج پر ہی آپڑا۔ اور اس کام کو کرتے ہوئے آریہ سماج نہ صرف دوسری جاتیوں کا بلکہ "نرم دل" کے ہندوؤں کے آکرمنوں کا بھی نشانہ بن گیا۔ ان نرم دل کے ہندوؤں کا یہ ایک وچتر پرکار کا سوبھاؤ سا بن گیا ہے کہ اپنی نشپکشتا (غیر جانبداری) کو پرگٹ کرتے ہوئے وہ مسلمانوں۔ عیسائیوں اور کٹر ہندوؤں کو تو معاف کر سکتے ہیں۔ پرنتو آریہ سماج پر بنا سالوچنا کئے وہ نہیں رہ سکتے۔ پرنتو آریہ سماج نے کبھی ان آلوچکوں کی پرواہ نہیں کی اور اب سمے ہے کہ آریہ سماج آگے قدم بڑھائے آج جبکہ پنڈت مالوی جیسے کٹر ہندو بھی اچھوت ادّھار کرنے لگ گئے ہیں۔ آریہ سماج کو اب آگے بڑھنا چاہئے۔

شروع سے ہی آریہ سماج کے مندر منش ماتر کے لئے کھلے ہیں۔ آریہ سماج نے نہ صرف سب لوگوں کو اپنے مندروں میں آنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ بلکہ ہر ایک ودوان کو اپدیشک اور پروہت ہونے کا موقع دے کر اچھوت سمسیا کو جڑ سے کاٹ دیا ہے۔

آریہ سماج کو ایک قدم آگے لیجانے سے میرا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک پارٹی کے اور پرانت کے آریہ سماجیوں میں زیادہ سنگٹھن ہونا چاہئے ہر ایک آریہ کے اندر دوسرے کیلئے پریم اور شردھا ہونی چاہئے۔ جس سے سب اکٹھے مل کر جات پات اور اچھوت سمسیا کا نام مٹا دیں۔

ویدک دھرم میں شردھا کا مہتو

(از شری چمن لال ایم۔ اے)

ویدک دھرم گیان پردھان دھرم ہے۔ یہاں ترک کو بڑا مہتو دیا جاتا ہے۔ سب چیزیں ترک کی کسوٹی پر پرکھی جاتی ہیں۔ کنتو شردھا بھی دھرم کا مکھیہ انگ ہے۔ اس کا نرادر کرنا اچت نہیں۔ ترک کا اپنا مہتو ہے۔ کنتو شردھا بھی مہتو سے خالی نہیں ہے۔ جب کسی دھرم کے سدھانتوں کو بھلی بھانتی سمجھ لیا جاتا ہے۔ تب منش کو اس پر شردھا کرنی چاہئے۔ شردھا سے سدھانت کو آچرن روپ میں لانے کے لئے سہائتا ملتی ہے۔ ترک صرف دشا کو سمجھنے میں سہائک ہوتا ہے۔ ترک کو اس کی چرم سیما تک نہیں پہنچانا چاہئے۔ ترک اس سمے وتنڈاواد کا روپ دھارن کر جاتا ہے۔ اور شردھا کے انکر ٹوٹتے نہیں دیتا۔ جس سے منش کے لئے دھرم کے رنگ میں رنگا جانا اسمبھو پرتیت ہوتا ہے۔ ویدوں میں شردھا کا کتنا مہتو ہے۔ رگوید میں اسے اس طرح ورنن کیا گیا ہے:-

"شردھا بھگتی سے اگنی پردیپت کیا جاتا ہے۔ شردھا سے ہی ہون سامگری کا ہون کیا جاتا ہے۔ ایشوریہ کے سر پر ہم سب شردھا کو پرشنسا کے ساتھ مانتے ہیں۔"

سب شبھ کام شردھا سے کئے جاتے ہیں۔ ایشوریہ کے سر پر شردھا کا استھان ہے۔ ایشوریہ کی پراپتی کے لئے شردھا مکھیہ ہے۔ شردھا سے ہی آستکتا کی اگنی پردیپت کی جا

سکتی ہے۔ شردھا سے ہی منش کچھ کرنے کے یوگیہ ہوتا ہے۔ شردھا کے اندر ادبھت بل ہے شردھا سے منش کا ہردے نمر ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر کام کرنے کی رُچی پیدا ہوتی ہے۔ تب اس کے اندر پرشارتھ آتا ہے۔ پرشارتھ سے منش سپھلتا پراپت کرتا ہے۔ اگر منش پرشارتھ کرے تو کسی پرکار کی سپھلتا پراپت کرنا اس کیلئے کٹھن ہو جاتا ہے۔

شردھا دیوی! شردھا سے دان دینے والے کا کلیان کر۔ شردھا سے دینے کی اچھیا کرنیوالے کا پریہ کر۔ شردھا سے یجیہ اور بھوج کرنیوالے کا کلیان کر۔ یہ میرا سب آدیش پورن کر۔

کہا بھی ہے شردھا سے دینا چاہیئے، اشردھا سے بھی دینا چاہیئے۔ لیکن شردھا سے دینے کا مہتو ادھک ہے۔ شردھا سے وشیش پرکار کا آنند پراپت ہوتا ہے۔ شردھا سے کام کرنیوالے جس کام کو کرتے ہیں۔ اس میں جیون ڈال دیتے ہیں۔ اس سے وہ کام میں ادھک سپھلتا پراپت کرتے ہیں جس سے انہیں یش پراپت ہوتا ہے۔ ...... اور ان کی محنت سپھل ہوتی ہے۔ وہ کرتیہ کاریہ ہوتے ہیں۔

جس پرکار دیوؤں نے بھی شور اسروں ارتھات اپنا جیون ارپن کرنیوالوں میں شردھا رکھی تھی۔ اسی پرکار بھوگ دینے والوں اور یجیہ کرنیوالوں میں ہم سب کا آدر کرے۔

وِدوانوں کو چاہیئے کہ شوروں پر شردھا رکھیں۔ اور شوروں کو چاہیئے کہ وہ وِدوانوں پر شردھا رکھیں۔ شور لوگ بھوگ بھوگنے والے اور گیانی یجیہ کرنیوالے ہوتے ہیں۔ یہ دو شکتیاں Spiritual اور Temporal شکتیاں ہیں۔ Spiritual Power راشٹر کا دماغ ہوتا ہے Temporal Power راشٹر کی شکتی ہوتی ہے۔ وید کے منتر میں ان دونوں شکتیوں کا گیا سندر میل کیا گیا ہے۔ برہمن کھشتریوں کا

اس پرکار پر سپر شردھا سے سنگٹھن ہو تو راشٹر میں وِلکشن بل بھی بڑھ سکتا ہے۔ شردھا سے ہی راشٹر یہ اُنتی اور جاتیہ اُنتی ہوتی ہے۔

وید یہ پہچان شردھا کو پراپت ہوتے ہیں

پران سے سُورکشت ہونیوالے پرانایام کرنیوالے یوگی شردھا سے ہی اپاسنا کرتے ہیں۔ ہردے کے ادھیبر بھاؤ سے ہی شردھا پراپت ہوتی ہے شردھا سے ہی دھن پراپت ہوتا ہے سب لوگ شردھا کے ہونے سے ہی ستیہ کرم کر سکتے ہیں۔ یوگی لوگ جب دھیان لگا رہے ہوں۔ تو انہیں شردھا سے بھرپور بھاوؤں سے پرماتما کے دربار میں اُپستھت ہونا پڑتا ہے۔

اپروکت وید منتروں سے ہمیں معلوم ہوا کہ سب پرکار کی اُنتی شردھا سے سمبندھ ہے دیانند انک کے پاٹھکوں سے میرا نمر نویدن ہے کہ وہ شردھا کے انگ ہردے میں اتپن کریں۔ جس سے ان کا جیون پوتر ہو۔ اور پارلوکک سکھ کی پراپتی ہو۔

پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھاؤ!

"تو نے اک دُنیا پہ ظاہر رازِ پنہاں کر دیا"

(از شری شولال جی گلشن)

دشتِ بھارت دیش کو تو نے گلستاں کر دیا
تو نے اک دنیا پہ ظاہر رازِ پنہاں کر دیا

تا قیامت بھولنے والی نہیں دنیا اُسے
زندگی میں تو نے جو کارِ نمایاں کر دیا

اس طرح ڈنکا بجایا تو نے ویدوں کا رشی
دشمنِ ویدک دھرم کو آ کے لرزاں کر دیا

سب خس و خاشاک کی مانند اس میں بہہ گئے
بحرِ عالم میں بپا تو نے وہ طوفاں کر دیا

یوں صدائے "اوم" سے گونجا تری سارا جہاں
قائلِ ویدک دھرم گبر و مسلماں کر دیا

کیوں بلائیں لیں نہ تیری تو نے جبکہ اے رشی
مشکلاتِ مادرِ بھارت کو آساں کر دیا

پتھروں کو پوجتے تھے بھول کر پرماتما
راہ دکھا کر راستی کا ہم پہ احساں کر دیا

تھی گھٹا کالی یہاں ظلمات کی چھائی ہوئی
مشعلِ ویدِ مقدس سے چراغاں کر دیا

خوابِ غفلت سے جگائے نوجوانانِ وطن!
یوں ترقی کا ہماری تو نے ساماں کر دیا

کیا بیاں ہو گلشنِ ناشاد سے تیرا بیاں
الغرض تو نے دھرم پر خود کو قرباں کر دیا

جگت گورو مہاتما دیانند

(از شری میلارام برق بی۔ اے)

آریہ سماج کے پرورتک کی مرتیو ہوئے ۹۰ سال بیت چکے۔ ۳۱ اکتوبر ۱۸۸۳ء کی شام کو ودیا کا سورج است ہوا تھا۔ ان کے نروان دن کے اپلکش میں آریوں کے گھروں میں آج برت ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ آریوں نے کیسا برت رکھا ہے۔ میرا اتر ہے۔ دیانند کے پرم پنیت چرترا در تپ کو اپنے جیون میں لانے کا برت ہے۔ ہم اس آدتیہ برہمچاری اکھنڈ برت دھاری کے برت سے اپنے آپ کو جیوت کرنا چاہتے ہیں۔ منی ور پنڈت گورو دت جی ایم۔ اے نے ایک دفعہ ایک دوست کو کہا۔ ہم رشی دیانند کا جیون چرتر لکھ رہے ہیں۔ مترنے خیال کیا۔ گورو دت کا لکھا ہوا جیون چرتر سچ مچ ادبھت ہوگا۔ اس کو بڑی انتظار تھی۔ کچھ کال کے بعد دریافت کیا پنڈت جی رشی کا جیون چرتر ابھی ختم ہوا ہے یا نہیں۔ پنڈت جی نے اتر دیا۔ یتن کر رہا ہوں کہ اپنے جیون میں ان کے چرتر کو لکھوں لیکن یہ ایک جنم میں ممکن نہیں ہوگا۔ دیانند کے چرتر کو اپنے جیون میں گھٹانے کے لئے جنم جنمانتر کی ضرورت ہے۔ مہرشی کی مرتیو پر کشمیر کا ایک برہمن زار زار رو رہا تھا۔ لوگوں نے اسے کہا خوشی مناؤ۔ تمہارا دشمن مر گیا۔ اس نے کہا کہ رونا اس بات کا نہیں کہ دیانند مر گیا

رونا تو اس بات کا ہے کہ دیانند نشکلنک مر گیا اگر دیانند کے جیون پر کوئی کلنک لگ جاتا تو آریہ سماج کو نیست و نابود کرنا کچھ بھی مشکل نہ تھا۔ موافق اور مخالف دونو مانتے ہیں کہ دیانند سولہ آنے نشکام تھا۔ ستیہ مانی۔ ستیہ دیوہاری۔ ستیہ کا درشک۔ ستیہ کا پوشک اور ستیہ کا پرچارک تھا۔ حضرت انسان کی بہتری کے لئے اس نے اپنا سب کچھ سواہا کر دیا۔ جس یگ میں سوامی جی ہوئے اس سے کئی ورش پہلے سے آج تک ایک ہی ایسا پرش ہوا ہے۔ جو کہ دیش کی بھاشا نہیں جانتا تھا۔ جس نے اپنے دیش سے باہر ایک قدم بھی نہیں رکھا تھا۔ وچاروں میں سودیشی۔ بھاشا اور لباس میں سودیشی پاؤں سے چوٹی تک سودیشی۔ اندر اور باہر سے سب سودیشی۔ فرانس کا پرسدھ وِدوان Romain Rolland اپنی کتاب The Life of Ram Krishna

میں آریہ سماج کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے :۔

یہ مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگ دینے والی کوشش کے وردھ ایک بالکل خالص سودیشی سماج ہے۔ آریہ سماج کا پرورتک ایک نہایت ہی اونچے درجے کا انسان تھا یہ شیر ببر ان مہاپرشوں میں تھا۔ جن کو یورپ ہندوستان کا خیال کرتے ہوئے بھول جاتا ہے۔ لیکن اسے یاد کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا کیونکہ وہ وچار۔ کریا اور پرتی بھا کا درلبھ (رشیرن) تھا۔ دیانند نے ہی بھارت کی سب پرکار کے حملوں سے رکھشا کی۔ اس نے عیسائیت کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ اور تیز دھاری تلوار سے اسے توڑ پھوڑ دیا۔

آگے چل کر پنڈت روملن لکھتے ہیں۔ کہ دیانند نے دھرم کے حقیقی منبع وید کا مارگ سب کے لئے کھول دیا ہے۔ تاکہ سب اس کے آب حیات کو نوش کر سکیں۔

دلتوں کی سمسیا آج کے ہندوستان کی بڑی سمسیا ہے۔ ہندوؤں نے اپنے اندر کی سات کروڑ انسانوں کو غلام بنا رکھا ہے۔ ان کو چھونا تک پاپ سمجھتے ہیں۔ ان کے سایہ سے بچتے پھرتے ہیں۔ پنت اور دھارک دیانند نے بلند آواز سے اعلان کیا کہ بطور انسان سب انسان برابر ہیں۔ پنڈت رومین لکھتے ہیں :۔ "دلتوں کے ادھیکار کا پربل سمرتھک دیانند سے بڑھ کر کوئی دوسرا نہیں ہوا ہے۔"

سادھو ٹی۔ ایل وسوانی نے بھگوان دیانند کے لئے مشعل بردار کا لفظ نہایت ہی موزوں لکھا ہے۔ دیانند بنی نوع انسان کے لئے مشعل ہدایت لے کر آیا تھا۔ سنسار کا اپکار کرنا۔ ارتھات شاریرک۔ سماجک اور آتمک انتی کرنا۔ اس کے جیون کا آدرش تھا۔ دیانند کا سب سے بڑا گن یہ تھا۔ کہ اس میں سمجھوتہ کی سپرٹ نہیں تھی۔ وہ جھوٹ کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کر سکتا تھا مہرشی کو ایک راجہ نے اپنی ریاست میں آنے کیلئے دعوت دی۔ اور ساتھ ہی درخواست کی کہ وہ بت پرستی کے خلاف نہ بولیں۔ مہرشی نے جواب دیا کہ

آیا اگر میں تیری ریاست میں بھی کچھ ... جس کا مجھے خیال بھی کوئی نہیں ابھی ...

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور کی رپورٹ

یہ اناتھ آلیہ زیر اہتمام پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا رجسٹرڈ پنجاب بھر میں ایک اعلیٰ پیمانہ پر کام کر رہا ہے۔ اس کے پردھان شری سوامی سونتنتر انند جی آچاریہ اپدیشک ودیالیہ لاہور ہیں۔ اس کے ممبران لاہور کے ہر طبقہ کے معزز اور نیکدل اصحاب ہیں۔ اس میں اس وقت نوے لڑکے لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں۔ لڑکے لڑکیوں کے لئے تعلیم کا علیحدہ علیحدہ انتظام ہے۔ اناتھ آلیہ میں بچوں کو دستکاری سکھلانے کے لئے درزی کلاس بھی جاری ہے جس میں تقریباً ۲۰ طلباء سلائی کا کام سیکھ رہے ہیں۔ کچھ بچے باہر کے سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اناتھ آلیہ کا اپنا تو ٹرمڈل سکول ہے جس میں تقریباً ۵۰ ودیارتھی تعلیم پا رہے ہیں :-

علاوہ یتیم بچوں کے اناتھ آلیہ میں مصیبت زدہ استریاں بھی کبھی کبھی مدد کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہیں۔ اگرچہ اناتھ آلیہ میں ان کے لئے مستقل پربندھ نہیں ہے۔ تاہم ان کی مدد کرنا اپنا کرتویہ سمجھ کر انہیں عارضی طور پر سہارا دیا جاتا ہے۔ تا وقتیکہ ان کا اوچت پربندھ نہ ہو جائے۔ گزشتہ تین ماہ میں دو استریاں اس قسم کی اناتھ آلیہ میں آئیں جن کو آسرا دیا جاتا ہے۔ اور ان کے وارثان تک پہنچانے کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ اناتھ آلیہ میں ودیارتھیوں کی صحت کی رکھشا کے لئے ایک ویدجی بھی نیت ہیں۔ جو کہ ۲۴ گھنٹہ اناتھ آلیہ میں رہتے ہیں۔ اس وقت لڑکوں کی صحت پربھو کی کرپا سے بہت اچھی ہے۔ نوے لڑکے لڑکیوں کا روزانہ خوراک کا خرچ ہی کافی ہے۔ اس کے علاوہ رہائش بلڈنگ فنڈ۔ دستر۔ پڑھائی۔ دستکاری وغیرہ وغیرہ اخراجات اور ہیں۔ بچوں کے لئے مکانات کی بہت تنگی ہے۔ دانی اصحاب اس طرف خاص طور پر دھیان دیویں۔ ہاڑ۔ ساون۔ بھادوں ان تین ماہ میں جن اصحاب نے پانچ پانچ روپے سے زیادہ دان ایک بار دیا ہے۔ ان کے نام نیچے دئے جاتے ہیں :-

ہاڑ سمت ۱۹۸۹

ہاڑ ۵ سے ادھک دانیوں کی فہرست

۱۔ شری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور -/۵/۳-۶
۲۔ پروفیسر مکند لال جی ملکھی رام سٹریٹ لاہور -/۵
۳۔ گپت دان -/۵
۴۔ لالہ نتھا رام جی سٹیشن ماسٹر دورماٹا -/۵
۵۔ " شری رام " " بہادر گڑھ -/۱۰
۶۔ " رام ناتھ جی -/۵
۷۔ لالہ چمن لال جی ایس۔ او رسالپور -/۵
۸۔ " جگن ناتھ جی سٹیشن ماسٹر چیچاوطنی -/۱۲
۹۔ لالہ ٹھاکر داس جی سپروائزر پراونشل ڈویژن لدھیانہ -/۵
۱۰۔ شاہ نارائن داس جی سمبروال بھون -/۱۵
۱۱۔ لالہ تارا چند جی بنیر یوگنڈا (افریقہ) -/۱۳/۳
۱۲۔ لالہ پنچ بھان اودھ سکنہ وان بھچراں معرفت ڈاکٹر ڈھولا رام -/۵
۱۳۔ گپت دان -/۱۰
۱۴۔ بی۔ آر۔ رام دفتر ڈپٹی کمشنر کٹ گم کی یوگنڈا (افریقہ) ۹/۱۵
۱۵۔ لالہ لکھپت رائے جی ہیڈ کلرک کوئٹہ -/۱۰
۱۶۔ سردار سنت سنگھ جی چوک متی لاہور -/۵
۱۷۔ گپت دان ۵/۱۳/-
۱۸۔ لالہ کنہیا لال جی نوشہرہ چھاؤنی -/۵
۱۹۔ لالہ دولت رام جی فورٹ ولیم کلکتہ -/۱۰
۲۰۔ آر۔ بی ٹنڈن صاحب سپرنٹنڈنٹ پاور ہاؤس لاہور چھاؤنی -/۵
۲۱۔ لالہ چھجو رام جی کرپال سنگھ سٹریٹ لاہور -/۵
۲۲۔ گپت دان معرفت داس رام جی ایس۔ اے۔ ایس ڈیرہ غازی خان -/۵
۲۳۔ شریمتی ساوتری دیوی جی معرفت آر۔ کے دھون مرے کالج سیالکوٹ -/۵
۲۴۔ رائے صاحب ہری رام جی لٹن روڈ لاہور -/۲۵
۲۵۔ لالہ پریم داس جی چوک بازار گندم منڈی نرنگ۔ لاہور -/۵
۲۶۔ لالہ مہر چند جی سیٹھی۔ انارکلی۔ لاہور -/۵

۲۷۔ مسٹر شمبھو پرکاش جی معرفت آر۔ کے دھون مرے کالج سیالکوٹ -/۱۵
۲۸۔ خزانچی آریہ یووک سبھا پشاور چھاؤنی -/۵
۲۹۔ میسرز اچھا مل قبول چند بزازان صدر بازار۔ راولپنڈی -/۵
۳۰۔ لالہ ہربنس لال جی سٹیشن ماسٹر پشاور -/۵
۳۱۔ کویراج ہرنام داس جی۔ لاہور -/۵
۳۲۔ لالہ گلو رام جی گوالمنڈی لاہور -/۱۰/۵

ساون سمت ۱۹۸۹

۱۔ لالہ رام داس ساہنی ٹھیکیدار کیمبلپور -/۱۰
۲۔ لالہ ہری چند جی ایس۔ اے۔ ایس کدیرا آباد ضلع گجرات -/۵
۳۔ ماسٹر پرتاپ جی اکونٹنٹ سنٹرل کوآپریٹیو بنک خانیوال -/۵
۴۔ لالہ رام داس جی کوچہ ڈیرہ وال گوالمنڈی لاہور -/۵
۵۔ لالہ مہر چند جی مہرہ آفیشل ریسیور سرگودھا -/۱۳
۶۔ رائے صاحب ہری رام جی لٹن روڈ لاہور -/۴۰
۷۔ لالہ اوم چند جی چڈہ۔ اچھرہ۔ لاہور -/۵
۸۔ لالہ لبھو ناتھ جی ایڈووکیٹ انارکلی لاہور -/۶
۹۔ بی۔ ایل جوشی ڈی۔ پی۔ ایچ میڈیکل آفیسر ہیلتھ جوگندر نگر -/۱۰
۱۰۔ شریمتی کرم دیوی دھرم پتنی لالہ بالمکنی رام معرفت لالہ فقیر چند قلعہ سوبھا سنگھ -/۵
۱۱۔ مہتہ اجودھیا رام جی ۴۲۔ سول لائن جہلم -/۵
۱۲۔ لالہ پورن چند۔ لال چند دینا نگر -/۲۵
۱۳۔ میسرز دولت رام جیرا داس گوجرانوالہ -/۱۰
۱۴۔ لالہ ہنس راج جی سپرنٹنڈنٹ اکزیکٹو چیف اکونٹس آفس لاہور -/۸
۱۵۔ شریمتی درگا دیوی جی۔ دھولا۔ لیڈی ڈاکٹر سیلون شملہ -/۵
۱۶۔ لالہ وزیر چند۔ رام بھجایا۔ کھیوڑہ پنڈ دادنخان -/۵
۱۷۔ لالہ لکھپت رائے سمال ٹاؤن کمیٹی ظفروال -/۵
۱۸۔ میسرز سیتا رام بشو رام حافظ آباد -/۸
۱۹۔ پنڈت ٹھاکر دت جی ملتانی گمٹی بازار لاہور -/۱۰
۲۰۔ لالہ گنپت رائے پراندھی ضلع شیخوپورہ -/۵

۲۱۔ لالہ شو دیال سود گورنمنٹ پنشنر لاہور چھاؤنی -/۲۵
۲۲۔ ایچ۔ پی سنگھ۔ ٹانگانیکا (افریقہ) -/۴/۱۳
۲۳۔ لالہ دیس راج پروفیسر لاء کالج لاہور -/۲۰
۲۴۔ لالہ برج نندن سنگھ ایڈورڈ روڈ لاہور -/۱۰
۲۵۔ لالہ فقیر چند پروفیسر گورو کل کانگڑی ہری دوار -/۵
۲۶۔ لالہ دیس راج جنرل پوسٹ آفس شملہ -/۵
۲۷۔ بابو شو نارائن جی ناظم۔ جیند ریاست -/۱۰
۲۸۔ لالہ امر ناتھ جی سب انسپکٹر پولیس شیخوپورہ -/۵
۲۹۔ لالہ داس رام جی ڈیرہ غازی خان -/۵
۳۰۔ کویراج ہرنام داس جی لاہور -/۳/۱۱
۳۱۔ لالہ جیرانی رام جی نکودر -/۵
۳۲۔ لالہ فتح چند جی بی۔ ڈبلیو۔ آئی مدنپور -/۵
۳۳۔ لالہ دیا رام جنکشن۔ بھیرہ -/۵
۳۴۔ لالہ وزیر چند رام بھجایا جی پنڈ دادنخان -/۱۰
۳۵۔ لالہ بوڑا مل امر لک رام جی رنگ والے بادامی باغ متصل مال گودام -/۵

بھادوں سمت ۱۹۸۹

۱۔ مسٹر کے۔ سی ورما۔ لاہور -/۵
۲۔ لالہ شری رام جی سوری -/۶
۳۔ لالہ بلونت رائے جی چڈہ۔ گجرات -/۵
۴۔ میسرز گنپت رائے امر ناتھ پیشین -/۵
۵۔ لالہ چونی لال کپور۔ سانگلا ہل -/۵
۶۔ مہاشہ سوداگر شاہ سکنہ زیارت ڈاکخانہ جنڈ۔ ضلع اٹک -/۱۰
۷۔ داس جی معرفت سٹیشن ماسٹر کوہاٹ ٹیک سنگھ -/۵
۸۔ لالہ ہری چند اوورسیر مرالہ -/۵
۹۔ لالہ جگت لال جی پاپیڈر پسرور -/۵
۱۰۔ لالہ جیسی رام - پرانگ پور۔ ضلع کانگڑہ -/۹
۱۱۔ لالہ جگن ناتھ اوورسیر نہر۔ علی پور۔ دہلی -/۱۰
۱۲۔ " گیان چند منڈی مجسٹریٹ جہلم -/۵
۱۳۔ گپت دان -/۱۲
۱۴۔ ڈاکٹر پرس رام۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور -/۵
۱۵۔ گپت دان -/۱۰

۱۶۔ لالہ گوردہاس رام جی اگروال ضلع ہوشیارپور -/۱۰
۱۷۔ " دولت رام مرچنٹ نواں شہر -/۵
۱۸۔ لالہ دیو بداس کلرک پنجاب نیشنل بنک لاہور -/۱۶
۱۹۔ لالہ گیان چند اینڈ برادرز۔ لنڈا بازار۔ لاہور -/۵
۲۰۔ بابو راحش چندر معرفت لالہ ساون مل اوورسیر۔ بارہ گڑھ۔ شیخوپورہ -/۵
۲۱۔ لالہ بیلی رام جی کالڑا ایم۔ ای۔ ایس جمرود -/۵
۲۲۔ شریمتی ساوتری دیوی معرفت آر۔ کے دھون مرے کالج۔ سیالکوٹ -/۱۰
۲۳۔ لالہ رام سروپ اکونٹنٹ گوالمنڈی لاہور -/۵
۲۴۔ چودھری چندر بھان امیر چند وان بھچراں -/۱۰
۲۵۔ لالہ بھگت حویلی رام صابو کی (گوردا سپور) -/۵
۲۶۔ " ٹھاکر داس چوپڑہ۔ چونڈہ -/۵
۲۷۔ " لکھمی چند ڈیرا۔ دارا گینتا بگہ وڈیرا -/۲۰
۲۸۔ لالہ گنگا رام پلیڈر سرگودھا -/۲۵
۲۹۔ " لبھو داس کھنہ ست گھرہ -/۱۰
۳۰۔ شریمتی شنکر دیوی دھرم پتنی لالہ ہنس راج سینیٹری انسپکٹر یوگنڈا (افریقہ) ۹/۱۵/-
۳۱۔ لالہ فتح چند جی۔ پنشنر نائب تحصیلدار میانوالی -/۵
۳۲۔ لالہ شمبھو سرن داس جی۔ کلکتہ -/۲۰
۳۳۔ لالہ وزیر چند رام بھجایا۔ کھیوڑہ -/۱۰
۳۴۔ مہاشہ ہری کرشن لال کھورانہ ٹھیکیدار خانپور۔ ریاست بہاولپور -/۵
۳۵۔ ڈاکٹر بی۔ ایل جوشی ڈی۔ پی۔ ایچ میڈیکل آفیسر جوگندر نگر -/۱۰
۳۶۔ لالہ نوبت رائے سٹیشن ماسٹر کاہنہ کاچھا -/۵
۳۷۔ لالہ اجھر مل۔ موہن لال روڈ۔ لاہور -/۵
۳۸۔ " رام لال جی۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور -/۵
۳۹۔ " گیان چند جی سٹیشن ماسٹر -/۵
۴۰۔ رائے صاحب لالہ موہن لال جی لاہور -/۱۰
۴۱۔ لالہ دینا ناتھ جی برما -/۵
۴۲۔ " دیس راج جی سٹیشن ماسٹر۔ بلوچستان ۵/۱۴/-

المشتہر :-
ہیرا نند شرما (منیجر امرت دھارا) آنریری سکریٹری پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

رشی جیون کی گھٹنائیں

از پنڈت شورام پانڈے وید
[جنہیں برسوں رشی دیانند کے چرنوں میں رہنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا]

رشی دیانند لوگوں کو بچوں کے بچے کہا کرتے تھے۔ بنارس کے پنڈت بہاری مہاراج اس سے بہت چڑتے تھے۔ وہ ایک دن سوامی جی سے کہہ بیٹھے کہ:۔

"آپ بھی تو بچوں کے ہی بچے ہیں۔"

سوامی جی نے کہا۔ نہیں! نہیں! نہیں بہاری! میرے ماتا پتا پورن پورا استھا کے تھے جب انہوں نے بواہ کیا۔

اس سمبندھ میں آپ نے جو کچھ کہا اس سے مجھے اس بات کا پورن وشواس ہوگیا۔ کہ سنسار میں سوامی جی کا آدربھاؤ سادھارن اپایوں سے نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ سوامی جی کی اودار کیرتی کا جھنڈا سنسار میں پھہرا رہا ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی بہت ہی دلکش اودار بھاو کے اور پرتی بھاشالی مہاپرش ہوئے ہیں جن کے وشئے میں ہر کسی کا خیال ہے کہ بگڑے ہوئے سنسار کے سنشودھکوں میں دنیا اور پرمارتھ وشئے کے درست کرنیوالے مہاپرشوں میں وہ شری شنکر آچاریہ کے سمان ہوئے تھے۔

بہ ایک مسلمہ سچائی ہے کہ شنکر آچاریہ کو بڑے بڑے ودوانوں کی سہائتا ہی پراپت نہ تھی۔ بلکہ بھارت کے رئیس مہاراجوں۔ نریشوں کی بھاری سہائتا کی تھی۔ لیکن سوامی دیانند سرسوتی کے ساتھی تھے کیول نوجوان اپنی ہم نوجوان لوگوں کو سوامی جی نے وید مہاشیہ آدی گرنتھ لکھنے پڑھنے کے کام میں سہائک ہونے کے قابل بنایا۔ ہم لوگ سوامی جی کی تیبر بدھی۔ سے چکرت ہو جاتے جب وہ وید بھاشیہ لکھانے سے گرنتھوں کی سہائتا نہ لے کر دھارا پرواہ سے لکھانے چلے جاتے۔ اس دلکش کارروائی کو دیکھ کر ہم لوگ۔ ان کو وید ویاس کی پدوی دے کر ہردے سے آپس میں ان کی پرشنسا کرتے تھے۔

مہاراجہ ویزیانگرم کے انند باغ میں بڑے سے بڑے ودوان ایک سے ایک بڑھ کر گیانی ہندو مسلمان۔ عیسائی۔ جینی آدی مت اونبھی سوامی جی کو پراجت کرنے کے لئے دھوم دھام کے ساتھ آتے تھے۔ اور انیک وشیوں میں شاستر ارتھ کرتے تھے۔ کبھی کبھی تو شاستر ارتھ اتنا بڑھ جاتا تھا کہ پنڈت لوگ کہتے کہ سوامی جی کی بات متھیا اور بے بنیاد ہے اور یہ بھی کہتے کہ گرنتھ ہے تو دکھاؤ۔ اس پر سوامی جی فوراً ہم لوگوں سے پستک منگوا کر ان کے سامنے رکھ دیتے۔ اور کہتے کہ گرنتھ لو۔ اور اس میں سے نکالو۔

ابھیاس نہ ہونے سے پنڈت لوگ بار بار ورقوں کو الٹتے پلٹتے پر پرمان نہ نکال سکتے۔ تب سوامی جی ہم لوگوں سے کہہ دیتے اور پستک کا اشارہ کر دیتے کہ نکال اس میں سے۔ اس پر ہم لوگ بات کی بات میں پرمان نکال کر سامنے رکھ دیتے۔ جس پر وہ پنڈت لوگ صرف گھبرا ہی نہ جاتے۔ بلکہ ان کے ساتھی یہ کہنے لگتے کہ بھائی! سوامی جی کے ہاں تو ودیارتھیوں کو بھی گرنتھوں کا اتنا ابھیاس ہے کہ کوئی بات نکالنے میں دیر نہیں لگتی۔ اس سے وہ لوگ شاستر ارتھ میں پراست ہونے کے علاوہ دہل بھی جاتے تھے۔

ایک سمے انند باغ میں انیک لوگوں کو سوامی جی نے یگیوپویت کے گن اور دلکش لابھ بتائے ان لوگوں کی سمجھ میں یگیوپویت کے لابھ آئے یا نہیں۔ پرنتو تین عقلمند کہہ اٹھے۔

جناب! یہ سنسکار کیا ہے۔ بچوں کا کھیل ہے۔ اور اس طرح اس پر مسخری اڑائی۔

اگلے دن لکشمی کنڈ پر جہاں پر سوامی جی نے چودہ ویاکھیان دیئے تھے۔ یگیوپویت سنسکار کے وشے میں سوامی جی نے ایسا اتم بھاشن کیا کہ جسے سن کر جن دیشیوں میں اپنین سنسکار نہیں ہوتا تھا۔ ان کے منہ میں بھی پانی بھر آیا وہ لوگ کہنے لگے کہ سوامی جی کی طرح پنڈت اور پروہت بھی ہم لوگوں کو سمجھاتے تو ہم یگیوپویت کیوں نہ پہنتے۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ ان تین دھاگوں میں رکھا ہی کیا ہے۔ سوامی جی کی دلائل سن کر تینوں مسخری اڑانے والے آنند باغ میں آٹھ بجے رات کو سوامی جی کی شرن آئے۔ اور ان میں سے بابو بختاور سنگھ نے کہا کہ مہاراج! کل میرا یگیوپویت سنسکار کرا دیجئے۔ بابو شادی لال نے کہا کہ مہاراج! میرا دل بھی جنیو پہننے کو چاہتا ہے۔ مہاشے سمرتھ داس بھی بمبئی سے پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے بھی کہا کہ مہاراج! کرپا کر کے میرا بھی اپنین کرا دیجئے۔

ان لوگوں کی اس پرکار کی پرارتھناؤں پر پرم دیالو شری سوامی جی نے مسکرا کر اور ہنس ہنس کر اپنین سنسکار کے وشے میں خوب آنند پرمود کی باتیں کیں۔ اور اس سنسکار کے نت کنڈ۔ سمدھا اور انیک پرکار کی دوسری چیزوں کے متعلق لکھوا دیا۔ اس کے بعد پراتہ کال سے ہم لوگ کنڈ نرمان کرنے لگ گئے۔ اور انیک وستوؤں کو بازار سے لے آئے۔ اس یگیوپویت سنسکار میں سوامی جی خود آچاریہ بنے۔ سنسکار کرایا اور "یگیوپویتم پرمم پوترم ......" پڑھ پڑھ کر چاروں کو اپنے ہاتھوں سے جنیو پہنائے۔

ایک دن سوامی جی میرے بھوجن بناتے سمے پہنچ گئے اور مجھے آٹا مانڈتے دیکھ کر کہا۔ کہ تمہیں تو آٹا مانڈنا بالکل نہیں آتا۔ اس پر سوامی جی نے دونوں گھٹنے ٹیک کر میرا آٹا مانڈنا شروع کیا۔ اور ساتھ ہی بھوجن کے وشے میں شکشا بھی دیتے گئے۔ اس کے بعد سوامی جی چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد بہت قسم کی گھاس اور پتیاں لا کر مجھے دیں اور کہا کہ ان سب کو دال میں چھوڑ دو۔ میں انکار نہ کر سکا اور گھاس پتیوں کو اتنا ٹھونس ٹھونس کر بٹلوہی میں بھر دیا کہ اس میں کوئی جگہ نہ رہی۔ اور دال دکھائی ہی نہ دیتی تھی۔ بعد ازاں چھونک لگوا کر ڈھکوا دیا۔ پھر کڑچھی سے گھاس نکلوائی۔ اور نیچے سے دال نکل آئی۔ میں نے کھائی سوامی جی نے پوچھا کہ کیسی دال ہے۔ تو میں نے جواب میں کہا کہ آج تک میں نے ایسی سوادشٹ دال کبھی نہیں کھائی۔ سوامی جی نے کہا کہ تم نے تو سمجھ لیا ہوگا کہ میری دال ہی خراب کر دی۔ پھر سوامی جی نے فرمایا کہ کہ جب میں برہمچاری تھا۔ تو بہت اتم بھوجن بناتا تھا۔ لیکن بھوجن بنانے میں جھنجھٹ دیکھ کر میں نے گرہستھ تو بنانا تھا۔ سنیاس لے لیا۔

سوامی جی کہتے تھے کہ ایک سمے میں کئی دن کا بھوکا جا رہا تھا کہ ایک برہمن ملا۔ اس نے کہا کہ بابا ستو کھاؤ گے؟

بھوک تو لگی ہوئی ہی تھی۔ میں نے کہا کہ ہاں کھاؤں گا۔ اس پر وہ اپنے مکان پر لے گیا اور سوامی جی کہتے تھے کہ میں نے خوب ستو کھائے۔ اور ترپت ہوگیا۔ بعد ازاں اس برہمن نے اپنی پتر بدھو کو لا کر میرے پاؤں پر گرا دیا۔ میں سمجھ گیا کہ اس نے مجھے ستو کیوں کھلائے تھے۔ اس کے سمجھانے کے بعد اس برہمن نے مجھ سے کہا کہ مہاراج! اس کے اوپر کسی بڑے بھاری پریت کا آدیش ہے جو اسے کام کاج کچھ بھی نہیں کرنے دیتا۔ اور یہ چارپائی پر ہی پڑی رہتی ہے۔ وہ برہمن اور بھی کچھ کہنا چاہتا تھا کہ میں نے اس کو ڈنڈا دکھلایا اور کہا کہ کیسا ہی بھوت پریت اور پشاچ کیوں نہ ہو۔ اس میرے ڈنڈے کے درشن مات سے ہی وہ بھاگ جائے گا۔ پھر سوامی جی بتلاتے تھے کہ وہ پتر بدھو بہت اچھی طرح اپنے گھر بار کا کام کرتی اور ساس سسر آدی سب گھر والوں کی سیوا کرتی رہتی۔

ہم لوگوں نے پوچھا کہ مہاراج! اس کے اوپر کیا سچ مچ کوئی بھوت پریت تھا۔ جو آپ کے ڈنڈے کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ کیا آپ کا ڈنڈا کراماتی تھا؟

سوامی جی نے کہا کہ اس کے بھوت بھگانے میں میرے اور میرے ڈنڈے میں کوئی کرامات کی بات نہ تھی۔ اور نہ بھوت پریت ہی کوئی چیز ہیں۔ بات یہ تھی کہ وہ بہت نکمی تھی۔ گھر کا کوئی کام نہ کرنا چاہتی تھی۔ بھوت پریت کا بہانہ کر کے آرام سے آنند پوروک پلنگ پر پڑی رہنا چاہتی تھی۔ اس بدھو نے جو میرے ڈنڈے کو دیکھا تو اس نے سمجھا کہ یہ موٹا تازہ سادھو اس ڈنڈے سے مجھے پیٹ ڈالے گا۔ اس ڈر سے وہ چنگی بھلی ہوگئی۔ اور گھر بار کا کام کرنے لگ گئی۔

اسی سلسلے میں پھر سوامی جی نے ہم لوگوں کو بھوت پریت کے سمبندھ میں سمجھانا شروع کیا اور کہا کہ ایک بڑی وشال عمارت کی چھت پر جو بھوت پریت کے نواس کی جگہ سمجھی جاتی تھی۔ جب میں سندھیا کے سمے سونے کے لئے چڑھنے لگا۔ تو لوگوں نے بڑی دیا پوروک میرے جیون رکشا کے خیال سے مجھے کہا۔ کہ مہاراج! اس کے اوپر آپ نہ جائیے۔ ورنہ اس پر جو پریت رہتا ہے۔ وہ آپ کا خاتمہ کر دے گا۔ میں نے ان لوگوں کی ایک نہ سنی اور چھت پر جا کر خوب آنند سے سویا۔

میں اپنے ماتا پتا سے پرتھک ہو کر باہر کبھی نہیں گیا تھا۔ لیکن سوامی دیانند سرسوتی کے ہاں انند باغ بنارس میں ویدانگ پرکاشن اور وید بھاشیہ کا کام کرنے کے لئے میں نے رہنا سویکار کیا تھا۔ سوامی جی کے پاس رہنے سے مجھے کو بہت سے نئے نئے پرکار کے دلکش روپ کے کھنڈن منڈن۔ پوروپکش۔ اترپکش اور انیک شاستروں کے وشے دیکھنے اور سننے میں آتے تھے۔ اسی لئے کئی قسم کی محنت اور مشقت کے کام کرنے پر بھی میرا دل وہاں سے آنے کو نہیں چاہتا تھا۔ میرے گھر والوں کو بھی میرے وہاں رہنے میں کوئی چنتا نہ تھی۔ پرنتو

(باقی صفحہ ۲۲ پر دیکھو)

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا انگوری منقاوں سے تیار کردہ

دراکشا سو

ضرور استعمال کیجئے بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے

بہت سی بے ضرورت گرم ادویات نہ دے کر بچہ پیدا ہونے کے بعد ہی اس کو پلائیے۔ نہایت طاقت بخشے گا۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ دست صاف لاتا ہے۔ خون میں تیزی پیدا کرتا ہے۔ گوشت بڑھاتا ہے۔ جسم میں چستی اور طاقت پیدا کر کے چہرہ کو بارونق بناتا ہے۔ تھکاوٹ دور کرتا ہے۔ گہری نیند لاتا ہے۔ ضعیفی کی کمزوری نہیں آنے دیتا ہے۔ تپ دق و سردی کی کھانسی کو مفید ہے۔ پینے میں نہایت خوش ذائقہ و شیریں ہے۔ جوان۔ بوڑھوں اور بچوں کو یکساں مفید ہے اس میں کوئی نشہ کی چیز نہیں ہے۔ اور نہ نشہ لاتا ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بار آزمانا شرط ہے۔

قیمت بڑی بوتل دو روپے۔ چھوٹی ایک روپیہ —— منگاتے وقت قریب کا ریلوے سٹیشن ضرور لکھئے

منگانے کا پتہ:- **سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

ایک قابل وید اور منیجر اخبار کی چشم دید رائے

میں عرصہ ۸ سال سے سکھ سنچارک کمپنی متھرا سے خط و کتابت کرتا رہا ہوں۔ اور میرے دل میں بڑی زبردست خواہش تھی۔ کہ میں یہاں آ کر کمپنی کے کاروبار کو دیکھوں۔ آخر آج کا دن آیا۔ اور میں یہ دیکھ کر بے حد خوش ہوا ہوں۔ کہ کمپنی اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے مالک پنڈت چھیتر پال جی شرما ایک ملنسار۔ ہنس مکھ۔ تجربہ کار اور اعلےٰ کاروباری آدمی ہیں۔ شوروم۔ پریس۔ دفتری خانہ۔ انگریزی و دیسی دوائیوں کی تیاری۔ بجلی کے علاج۔ پیکنگ اور دیگر ڈیپارٹمنٹ نہایت خوش اسلوبی اور اعلےٰ طریقہ سے الگ الگ کام کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ کمپنی اور اس کے دفاتر ہندوستان میں دیکھنے لائق ہیں۔ خریداروں کو بڑی ہوشیاری سے Attend کیا جاتا ہے۔ کسی کو شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ ان سب صفات سے بڑھ کر مہمان نوازی میں تو بس کمال ہی کیا ہے۔ کئی مکان صرف اسی غرض کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ میری یہ ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ یہ کمپنی دن بدن ترقی کرے۔ اور اس کے مالک سدا آنند رہیں۔

"واسدیو ورما منیجر "گورو گھنٹال" لاہور" دستخط ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء

میں جبکہ تھل بھارت درشی آیورویدو ودیا پیٹھ کے امتحان کے موقع پر متھرا گیا تھا۔ تب سکھ سنچارک کمپنی متھرا کے مالک پنڈت چھیتر پال جی شرما کے بلانے پر ان کا کارخانہ اور اس کے تمام محکمہ جات کو بڑے غور سے دیکھا۔ کتابوں کا سٹاک و مقام۔ پریس۔ گھڑیاں اور ٹکٹ وغیرہ سنگار کا سامان دیکھ کر طبیعت نہایت خوش ہوئی۔ پیٹنٹ ادویات میں کس کس دوا کا استعمال کیا جاتا ہے؟ اس کو میں نے دریافت نہیں کیا۔ آیورویدک ڈیپارٹمنٹ میں نہایت دھیان و نظر حکمت سے کام ہوتا ہوا پایا۔ آیورویدک کا کام پنڈت لکشمی دت جی کی زیر نگرانی ہے۔ پنڈت لکشمی دت جی اچھے قابل تجربہ کار وید ہونے کے باعث نہایت غور و خوض سے ادویات تیار کراتے ہیں۔ ادویات کی تیاری کی شروعات و اختتام کا وقت و جس قدر عرصہ اس کو کھرل کیا گیا سب نوٹ کیا جاتا ہے۔ ابرک کا کشتہ ایک صد پٹ کا تیار کیا ہوا ہے۔ اس سے زیادہ کا نہیں ہے۔

پورن چندرا ودے اور دیگر بیش قیمتی ادویات نہایت دھیان و اچھے طریقہ سے تیار کی جاتی ہیں۔ کارخانہ میں تیار ہونیوالی ادویات کا کچھ حصہ غریبوں محتاجوں کو مفت بھی دیا جاتا ہے۔ غریبوں کو مفت دوا دینے کا اختیار ویدراج لکشمی دت جی کو ہے۔ اور ان کو استعمال بڑے اچھے طریقے سے کراتے ہیں۔ ہر سال میں کتنے غرباء کو مفت دوا دی گئی۔ اور کتنے لوگوں کو فائدہ ہوا۔ یہ سب لکھ کر رکھنے سے بہت مفید ثابت ہوگا۔ آیورویدک ادویات کے اچھے ہونے و کسی قسم کے نقص ہو جانے کو نہایت غور سے دیکھا جاتا ہے۔ اس وقت اگر پنڈت چھیتر پال جی شرما یہ کارخانہ کی معرفت خیراتی دواخانہ کھولیں گے۔ تو بہت اچھا ہوگا۔ پنڈت چھیتر پال جی کے ہاتھ سے آیورویدک کی ہمیشہ سیوا بڑھے۔ ایسی پرماتما سے پرارتھنا ہے۔

کرشن شاستری نارائن کوڑے بی۔ اے وید پنچانند پونا (حال وارد متھرا- ۱۸ اپریل ۱۹۳۲ء)

رشی جیون کی گھٹنائیں!

(صفحہ ۴۰ سے آگے)

میرے سسرال والوں کو سندیہہ تھا کہ کہیں دیانند شورام کی چیٹیا کاٹ کر اسے بھی سنیاسی نہ بنالے اس لئے مجھے سوامی جی کے پاس سے چلے آنے کے لئے وہ انیک چٹھیاں لکھتے تھے جن میں میرے سسر پنڈت ماتا بخش مجھ سے اظہار ناراضگی کے علاوہ یہ بھی بڑی دھمکی کے ساتھ لکھتے تھے۔ کہ اگر تم چلے نہ آؤگے تو میں آکر سوامی دیانند کا سر کاٹ لوں گا۔ ایسے ہی کارنوں سے میں سوامی جی سے گھر جانے کے لئے بار بار کہتا تھا۔ پرنتو سوامی جی مجھے سمجھا کر کہتے تھے۔ کہ اس سمے میرے پاس کوئی پنڈت نہیں۔ دیکھو میرے گھر کا تو یہ کام نہیں۔ تم ہی لوگوں کے واسطے میں اتنا پریشرم کر رہا ہوں۔ شوک ہے کہ تم لوگ میرے اس مہتو پورن کام کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ کارن یہی ہے کہ تم لوگ مُردوں اور پاشانوں کے بھگت ہو۔ ماتا پتا۔ گورو اور اتتھیوں میں تو تم لوگوں کو وشواس اور شردھا نہیں۔

سوامی جی کی اُکت باتوں کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ میں نے پنڈت ماتا بخش کی چٹھیاں جن میں سوامی جی کے مار دینے اور انیک درد شا کرنے کی باتیں لکھی تھیں سوامی جی کے سامنے رکھ دیں۔ انہیں پڑھ کر کہا۔ شورام! میں اب تم کو نہیں روک سکتا۔ تم گھر جاؤ۔ رہا میرے مارنے کی دھمکی۔ میرے مارنے کو تو بہت لوگ تیار ہوئے۔ پرنتو اب تک میرا شریر بنا ہی ہوا ہے۔

پھر جب میں چلنے کو تیار ہوا تو سوامی جی بھی کھڑے ہو گئے۔ اور میرے ساتھ کچھ دور تک مجھے پہنچانے آئے۔ اور اشیرواد روپ میں کچھ دیا۔ اور کہا کہ اب تم جاؤ۔ میرا کام پرماتما کی کرپا سے چل ہی جائے گا۔ میں نے جو لوک ہت کا کام اٹھایا ہے اس کو جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے۔ کر رہا ہوں اور کروں گا۔ ایک جنم میں کام پورا نہ ہوگیا تو دوسرے جنم میں کروں گا۔ اس جیواتما کے سکھدائی ویدک کام کو کرنے کے لئے میں انیک جنموں کو دھارن کروں گا۔ اور جب تک سنسار نہ سدھرے گا۔ تب تک میرا کام بند نہ ہوگا۔

ان باتوں کے بعد میں نے جھک کر ابھیوادن کیا۔ اور سوامی جی سے رخصت ہوا۔

پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھاؤ

جگت گرو دیانند

(بقیہ صفحہ ۳۸)

پھیلا دیا گیان جو ہوگا مراد ماں
تردید بت پرستی پہ ہوگا وہ بے گماں
الفت نہیں مجھے ترے مندر کی خاک سے
میرا فقط پریم ہے اس ذات پاک سے

آتم تیاگی پرُوپکار کے پتلے دیانند نے صدیوں سے چلے ہوئے توہمات پر منطق کا کلہاڑا چلایا۔ اور ہزاروں سالوں کی ذہنی غلامی کو جڑ سے اکھاڑ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج سنسار کے بڑے سے بڑے نیتا دیانند کو اپنا گرو مانتے ہیں۔ گورو ڈم اور مردم پرستی کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے والے دیانند کو سنسار کے ودوان اپنا آچاریہ مانتے ہیں۔

پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے نے دنیا کا چکر لگانے کے بعد لکھا تھا:-

"سوامی دیانند میرے گورو ہیں جیسے سنسار میں کیول انہیں کو ایک ماتر اپنا گرو مانا ہے۔ وہ میرے دھرم کے پتا ہیں۔ اور آریہ سماج میری دھرم کی ماتا ہے۔ ان دونو کی گود میں میں نے پرورش پائی۔ اور جنہونے دل و دماغ کو ڈھالا۔"

مہاتما گاندھی روس کے رشی ٹالسٹائی کو اپنا گورو مانتے ہیں اور ٹالسٹائی نے اپنا گورو دیانند کو بنایا۔ بکرمی ۱۹۶۷ میں ان کا ایک پتر ایڈیٹر ویدک میگزین کو آیا۔ جس میں انہوں نے لکھا "میں بڑی دلچسپی سے ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ ویدک میگزین میں وید منتروں کی ویاکھیا اور آریہ سماج کے نیموں کا دستاویز میں نے بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے۔" وید بھاشیہ پڑھنے پر آپ نے سنیاس لے لیا۔ مہاتما گاندھی سوئم لکھتے ہیں "مہرشی دیانند کے لئے میرا منتویہ یہ ہے کہ وہ بھارت کے ادھونک رشیوں میں۔ سدھارکوں میں۔ سریشٹ پرشوں میں ایک تھے۔ ان کا برہمچریہ۔ ان کی وچار سوتنترتا۔ ان کا سب کے پرتی پریم۔ ان کی کاریہ کشلتا انیادی گن لوگوں کو مگدھ کرتے تھے۔"

گاندھی جی کے پولیٹیکل گرو گوپال کرشن گوکھلے تھے۔ انہوں نے لکھا تھا۔ ویدوں کے وشے میں سوامی جی کا مت کتنا قابل تسلیم تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا لیکن میں ان کو Greatest Social — Reformer — یعنی سب سے شریشٹ سماج سدھارک مانتا ہوں۔

پنڈت شیو ورت سام آشرمی دیو آریہ

آستک پن اور رشی دیانند

(از راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی بڑودہ)

امریکہ کے ایک نامی ترین ماسک ہیں جس کا نام "کلچرل ورلڈ" ہے۔ اور جو کیلے فورنیا سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے جون کے انک کے صفحہ ۸ و ۹ پر مندرجہ ذیل الفاظ آپ پائیں گے جس سے بلا شبہ سدھ ہو سکتا ہے۔ کہ اس وقت ویدک آستک پن کی وجے جس کا پرچار اس جگ میں مہرشی دیانند جی لئے گیا تھا۔ پاتال دیش میں بھی ہو رہی ہے۔

جو بھارت میں ناستک پن کے پرچارک سجن پُرش ہیں۔ ان کو مغربی وگیانیوں کے الفاظ پر ضرور دھیان دے کر بھارت سے ناستک پن کو دُور کرنے کا برت دھارن کرنا چاہئے:-

"سائنس بتاتی ہے۔ کہ سنسار میں ہر جگہ نیائے نیم کام کرتا دکھائی دیتا ہے پس اگر پرماتما کوئی چیز ہے۔ تو وہ نیائے کاری ہونا چاہئے۔ جب آپ قدرت میں۔ منش کے ہردے میں اور منش کی کاروباری دنیا میں نیائے نیم کی تلاش کرتے ہیں۔ تو آپ پرماتما کی تلاش کرتے ہیں۔ جب آپ جسمانی۔ دماغی۔ اخلاقی اور روحانی قوانین کی مخالفت کرتے ہیں۔ تو آپ پرماتما کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ سرو ویاپک ہے۔ وہ ہر ایک وستو کا آدی کارن ہے۔"

آریہ یا ہندو لوگ سندھیا میں روز اگھمرشن منتر میں مندرجہ ذیل سفید پڑھتے ہیں:-

ऋतं च सत्यं चाभिद्धात तपसो ऽध्यजायत (ऋग्वेद)

(ارتقات) (اٹل دھات) گیان یکت۔ (ستیم) پرکھشن روپی کرم سے (رت) ارتھات نیم Laws اور (ست) سرشٹی کی اُتپتی ہوئی۔

اس منتر میں ہمہ شٹی اور سرشٹی نیموں کا جنک ایشور ہے یہ بات درشائی گئی ہے جس کی طرف امریکہ آ رہا ہے۔

سونے کے ڈھکنے سے سچائی کا منہ ڈھکا ہوا ہے۔ اگنی کی کامنا والے سچے دھرم کے ورشن کے لئے اس ڈھکنے کو اٹھاوے "ایش اپنشد"

نیو ایشیاٹک سوسائٹی بنگال۔ کلکتہ یونیورسٹی لیکچرر لکھتے ہیں "جب ہم ورش کے پشچات جیل گیا تھا۔ مارگ میں میں نے ہمارے سنیکت پرانت پنجاب کی دشا دیکھی۔ سوامی دیانند کے پرتاپ سے۔ آریہ سماج کے پربھاؤ سے پرورتن ہو گیا ہے جاب ویدوں کے سوا کوئی بات نہیں کرتا ہے۔ پرتیک بات کے لئے وید کا پرمان مانگا جاتا ہے۔ اس میں سندیہہ نہیں کہ سوامی دیانند اس سمے کے آچاریہ کہے جا سکتے ہیں۔"

آریہ سجنو! جب بالک دیکھ لیتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ گورو کے برت تیرے دل میں ستھاپت کئے جاتے ہیں۔ تیرا چت گورو کے چت کے انوکول ہو۔ ہم نے رشی دیانند سے دھرم دیکشا لی ہے۔ اس لئے آؤ اس گورو کے برتوں کو اپنے آپ میں دھارن کریں۔ تاکہ ہمارا کلیان ہو۔

بقیہ صفحہ ۴۳

ان کے ساتھ رہ کر ان کی اور سیفا کا ... کیا ہے۔ ہم اپنے اچھوت کہتے ... خواہ مہاتما گاندھی جی کتنے ہی اپواس کیوں ... کریں۔ جاتی سنسدو اس ورتمان بھید بھاو ... قبول نہیں کر سکتے۔ ضرورت ہے شری ... سادر جیسے دلیر دیکتی کی۔ جو اسمبلی ... ایک "اچھوت اُدھار بل" اسپرشتک ... کی قانونی دفعات کے اندر سارا سندو ماتر ... والوں کو برابر کے حقوق دلے جائیں۔ اچھوت ... فرضی بھید بھاؤ ہو جائے۔ اچھوتوں سے ... سلوک کا خاتمہ ہو۔ انہیں تعلیم کا زیادہ ... کلا کرشل کی اُنتی کا موقع ہو۔ ... ہو۔ مندروں میں ... تالابوں ... لینے ... اجازت ... آسپرشتا کے پرچار کو خلاف قانون قرار ... دیا جائے۔ الغرض اچھوت ... منصفانہ ... اور ...

اچھوت سمسیا

(از شریمتی ہنٹ کینتو ... گیانی - مدراس)

... کام کی ... عموماً اس کے
... کارن یہ کہ اس کے
... بد ہوتی ہے
... ان کا پروگرام دوسرے سے ہم کا لین
... کمنتوں کی اپیکشا سے بہت
... سنسکرت میں منترا کو
... کہا ہے - اگنی کا ارتھ ہے - اگرنی ارتھات
... جانے والا - ویدک رشی ستیہ رشی بھی اسی وچار
... (مظہر) ہے - رشی کا شبدارتھ ہے
... دیکھنے والا - معمولی لوگ اپنی اپنی
... پیچھے یا سامنے ہی دیکھتے ہیں - پرنتو
... اپنی دویہ درشٹی سے بہت دور
... دیکھ سکتا ہے - اور یہ اُن کی دویہ
... کا ہی پرنام ہے - کہ اس کے وچار
... سدھارت عام لوگوں سے پہلوں آگے
... برسوں نوین ہوتے ہیں -
آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند نے جو
... اپنی پرسدھ پستک ستیارتھ پرکاش
... لکھی ہیں - اُن کی سچائی آج تمام بھارت
... ظاہر کر رہا ہے - کانگرس اور مہاتما گاندھی
... کے پیدا ہونے سے بھی پہلے سوامی دیانند
... سوراجیہ - سودیشی - سنگھٹن اور ورن آشرم
... سدھار پر زور دیا تھا - دستوتہ آریہ سماج کا
... بھی ابروگنت ہی ہے - اور آج آریوں
... کے لئے بہتے اوسر ہے - جب اچھوت کاریہ

کرم کو سمست ہندو جنتا اپنا رہے ہیں +

اس لیکھ میں ہم کیول اچھوت سمسیا کو لیں گے - ہندوؤں کا ایک تہائی حصہ اچھوت ہے - ان کی سنکھیا لگ بھگ ۸ کروڑ ہے ان اچھوتوں کی درگرشتا کے وشے میں انیک بار نیتا سدھارکوں اور سماج چنتکوں نے اپنے وچار پرکٹ کئے ہیں - دکشن بھارت اس وشے میں سب سے ادھک گنہگار رہا ہے - یہاں کے اچھوتوں کی اوستھا سچ مچ بھیانک ہے - یہاں نہ کیول اچھوت ہی ہیں - بلکہ اپرا ببیہ اور اور درشیہ بھی ہیں - پاٹھک جانتے ہیں کہ مالابار کے انیک گراموں میں آج تک بھی سینکڑوں کی سنکھیا میں ایسے لوگ ہیں جن کا درشن ماتر بھی جاتی ہندوؤں کو اپوتر بنا دیتا ہے - کہا جاتا ہے - کہ وہ لوگ کچا مانس کھاتے ہیں - برسوں سنان نہیں کرتے - پشوؤں کے سمان ننگے رہتے ہیں - صرف اعضائے مخصوص کے چھپانے کے لئے گھاس یا پتوں کی لنگوٹیاں پہنتے ہیں - شکشا تو نام ماتر کو بھی نہیں ؛

بھلا کوئی بھی بدھیمان سمجھ سکتا ہے - کہ بنا اُچت سادھنوں کے شکشا اور سبھیتا سیکھی جا سکتی ہے - آدمی کا بچہ اگر پشوؤں کی سنگت میں چھوڑ دیا جائے - تو وہ انہیں کے سمان نہیں بنے گا - تو اور کیا ہوگا؟ اتہاس میں کئی ایسے اداہرن ملتے ہیں - جن میں منش سنتان کو بھیڑیا اٹھا لے گیا - اور ورشوں بعد جب اسے بچایا گیا - تو وہ نہ صرف کچا مانس ہی کھاتا تھا - بلکہ بھیڑیے کے سمان غرّاتا اور ناخنوں سے شکار بھی کرتا تھا ؛

اچھوتوں کی واستوک اوستھا کیا ہے؟ ان کی شکشا کے لئے سکولوں کا ابھاؤ ہے - نہانے دھونے کے لئے پختہ کنوؤں یا تالابوں کی کمی ہے - سبھیتا کے لئے سبھیہ سماج کا سمپرک نہیں - اور وہ بار بار آدی کے لئے روپیہ پیسہ انہیں پراپت کہاں؟ افلاس کی یہ حالت ہے - کہ ورش میں صرف ۳-۴ مہینے کام ملتا ہے - اور اس سمے بھی مزدوری ۴-۵ آنے روزانہ سے زیادہ نہیں ملتی - پرنتو پھر بھی تاڑی یا شراب کی دکان گورنمنٹ کی اجازت سے ٹھیک دروازے کے اوپر ہے - وہاں سے جو کچھ بچتا ہے - وہ گھر پہنچتا ہے - پرنتو گھر کے آدمیوں کی تعداد ہر سال برابر بڑھتی ہی رہتی ہے - کیونکہ غریبوں پر اولاد کی بارش خوب ہوتی ہے - اس حالت میں ان بچوں کی کیسے گزرتی ہوگی - بس ایشور ہی جانتا ہے ؛

ایسی حالت میں اچھوتوں کے گنے چنے نیتاؤں کا اُچ جاتی ہندوؤں پر اوشواس اور شاسکوں کی خوشامد آسانی سے سمجھ میں آ سکتے ہیں - ہندوؤں کی سوارتھ پرتا اور ناداری اندریشی مشہور ہے - اس لئے اگر اچھوتوں کو کہیں سے کچھ آسرا ہے - تو سرکار سے - اور سرکار نے بھی اپنے انگنت اعلانوں میں اچھوتوں کو اُدھار کی آشا دلائی ہے - گو اس پر بیکار بدھی کے پیچھے کوئی گہری راج نیتک چال ہی کیوں نہ ہو ؛

ہم نے برسوں اچھوتوں میں کام کیا ہے -

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ... میں)



سچ کی کھوج اور سوامی دیانند

(از پرنسپل اجیندر کرشن کمار ایم - اے)

مہرشی سوامی دیانند انیسویں صدی کے سب سے بڑے متلاشی حق کہے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنی پرسدھ اور لاثانی تصنیف ستیارتھ پرکاش کے لکھنے کا مدعا اظہار حق ہی بتلایا۔ سچ کی تعریف ایسے مؤثر شبدوں میں کی ہے کہ وہ ان سے بہتر الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتی تھی۔ سوامی جی کی سیرت میں سچائی کوٹ کوٹ کر بھری تھی جستجوئے حق میں انہوں نے مختلف مقامات پر دوسرے مذاہب کے لوگوں سے شاستر ارتھ کئے۔ اور اسی خواہش کو ملحوظ رکھ کر انہوں نے دہلی دربار کے موقع پر مختلف مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی کہ سب مل کر پریم پوروک سچ کو سمجھ کر جھوٹ اور توہمات سے دنیا کو بچائیں۔ مختلف مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کرنے کا سہرا سب سے پہلے شری سوامی جی کے ہی سر پر ہے۔ ستیارتھ پرکاش کا ایک ایک صفحہ اسی جستجوئے حق کی کوشش سے مالا مال دکھائی دیتا ہے۔ پہلے دس سملاس آریہ جاتی کے پراچین گیان بھنڈار اور ودیا کو توہمات سے جدا کر کے اصلی روپ میں دکھلاتے ہیں۔ اور پچھلے چار سملاس دنیا کے مختلف مذاہب کی پریم پوروک الوچنا کرتے ہوئے اہل مذاہب کے دلوں میں کھوج اور تلاش کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سوامی جی اپنی ساری تعلیم سوادھیائے اور گیان کا نچوڑ آخری منتویہ امنتویہ میں بتلاتے ہیں جن کے ہر ایک شبد میں وہی آتمک کھوج کی سپرٹ کام کرتی ہوئی دکھلائی دیتی ہے۔

شری سوامی دیانند میں یہ سچائی کی تلاش کا جذبہ ویدوں کے سوادھیائے سے پیدا ہوا اور اسی لئے انہوں نے آریہ سماج کے نیموں میں ویدوں کے پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے کو اونچ استھان دیا۔ مہرشی کے وید بھاشیہ کو پڑھنے والے سجن جانتے ہیں کہ کس پرکار سوامی جی کے وچار انوسار ویدوں کے منتر وِدوانوں کو سائنس کے گہرے اصولوں کا اپدیش کرتے ہوئے نئی ایجادوں اور کھوجوں کا رستہ بتلاتے ہیں۔ وید ایک سچائی کے اصول کو سوکشم روپ سے بتلاتے ہوئے منش کے ہردے مندر کے کواڑوں کو کھولتے ہوئے اس کی بدھی کو وکاش میں لاتے ہیں۔

ویدوں کی تعلیم ہی عقل کے پردوں کو کھول کر ہر ایک دنیاوی دا آتمک مسئلہ کا سائنٹیفک طور پر حل کرتی ہے۔ کارنیٹر مہاشیہ لکھتے ہیں کہ جن سائنٹیفک ایجادوں پر آج مغرب کے سائنس داں گھمنڈ کرتے ہیں وہ تو ویدوں کی چند ایک رچاؤں میں ہی مل جاتی ہیں۔ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مہرشی نے وید کو سب ودیاؤں کا پستک بتلایا ہے۔ دراصل مہرشی کا سب سے بڑا اپکار اس بھولی بھٹکی ہوئی آریہ جاتی کا تعلق پھر ویدوں سے پیدا کر دینا ہی کہا جا سکتا ہے۔ آریہ جاتی اس گیان کے خزانہ کو اس قدر بھول چکی تھی کہ مہرشی کو مول وید کی پرتی جرمنی سے منگوانی پڑی۔

انگریزی پڑھے لکھے اشخاص تو گرفتہ اور دوسرے آدمی صاحبوں کے ترجموں کو پڑھ کر ویدوں کے لئے رہی سہی شردھا بھی گنوا چکے تھے۔ سوامی جی نے وید بھاشیہ کی شیلی قائم رکھی اور ویدوں کے ارتھوں کو اس کی اصلی حیثیت سے سمجھا۔ جن منتروں کا ترجمہ مندرجہ بالا تراجم میں بالکل بے معنی اور لغو معلوم ہوتا ہے۔

انہی کا بھاشیہ جو مہرشی نے کیا ہے۔ من کو پوتر بدھی کو نرمل اور آتما کو شانتی پردان کرتا ہے۔ سچ مچ رشی نے مردہ ہندو جاتی کو وید امرت پلا کر پھر زندہ کر دیا۔

مہرشی کے پریتن سے جنتا میں آتمک بھوک پیدا ہو چکی ہے۔ اور وہ ویدوں کے عام فہم بھاشیہ کو ہندی۔ اردو اور دوسری زبانوں میں دیکھنے کی خواہشمند ہے۔ کیا آریہ سماج کے پرسدھ لیڈر جنتا کی اس بھوک کو مٹا سکتے ہیں؟

پراچین ویدک دھرم

کو پوتر ترین اوستھا میں لانے کے لئے آریہ سماج روپی بھٹی میں سوامی دیانند نے ایک اگنی پرجلت کی تھی۔ رفتہ رفتہ وہ اگنی سارے پورپ پر چھا گئی۔ ہندو مسلمان اور عیسائی سب نے مل کر اس اگنی کو شانت کرنے کی چیشٹا کی پر وہ اور بھی بڑھتی گئی۔ (اینی بیسنٹ ریو ڈیوس جیکسن)

آریہ سماج اور ہندو جاتی

(از ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ پرنسپل راجہ رام کالج)

مہرشی کا اُپکار

آج یہ امر سب کو منظور ہے۔ کہ مہرشی دیانند نے سوئی ہوئی ہندو جاتی کو جگایا ہی نہیں۔ بلکہ مرتی ہوئی قوم کو موت کے منہ سے نکال کر شکتی کے شکھر پر بٹھا دینے کا یتن کیا۔ مسلمان اور عیسائی اس کے بچے کھچے تو ڑ رہے تھے۔ اس کی سبھیتا کو ہیچ بتاتے تھے۔ اس کے دھرم پر تمسخر اڑاتے تھے۔ اس کی عزت و حرمت کا ناش کر رہے تھے۔ اس کے بچوں اور استریوں کو بھگا کر لے جاتے تھے۔ مہرشی نے ہندو جاتی کو غیر مذہب والوں کے حملوں سے بچایا۔ اور اس کو شکتی شالی بنا کر ان پر جوابی حملہ کرنے کا حوصلہ پیدا کیا۔ عیسائی اور مسلمانی دھرموں کی کمزوریوں۔ نقصوں اور خلاف عقل باتوں کو دکھایا۔ ہندو دھرم کی پرانی عظمت کا نقشہ کھینچ کر ہندوؤں میں مان اور گورو کے بھاؤ پیدا کئے۔ جات پات کے کارن ریزہ ریزہ ہوئی ہوئی ہندو قوم میں سنگٹھن پیدا کیا۔ چھوت اچھوت کے تنگ دائرے میں مقید قوم کو منش ماتر ہی نہیں۔ پرانی ماتر کے وسیع دائرہ میں بٹھا دیا۔ استریوں کو پورن سوتنترتا اور گورو دے کر انہیں دھارمک سماجک۔ راج نیتک حقوق دلائے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں تک کو ہندو بنا کر ہندو دھرم کی فضیلت کی دھاک بٹھا دی۔ ویدوں اور دوسرے ست شاستروں کے مطالعہ کو ہر طرح سے بڑھایا۔ گوروکل شکھشا پرنالی کا سنگٹھن کر کے برہمچریہ اور ایک پتنی برت کا پرچار کیا۔ ان کو دیش، وبشا شو، میں ویوپار اور ودیا بھیہ کرنے کا اُپدیش دیا۔ گوروکلوں کالجوں۔ سکولوں اور کنیا پاٹھ شالاؤں کے ذریعہ آریہ سماج نے اپنا سندیسہ گھر گھر پہنچا دیا۔ سار انش یہ ہے۔ کہ آج ہندوؤں کی ہستی عزت اور ترقی کی رکھشا کرنے والی اگر کوئی سنستھا ہے تو وہ آریہ سماج ہے۔ یہی ان کا لیڈر۔ اگر سر پنچ اور رکھشک ہے ÷

آریہ سماج کے سامنے کام

اس میں شک نہیں۔ کہ ابھی تک ہندوؤں کے اندر سے کمزوریاں نہیں گئیں۔ ان میں پورن سنگٹھن نہیں۔ اس کمی کے کارن وہ مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اگرچہ مسلمانوں کے مقابلے میں ہندو زیادہ دھنوان۔ بدھیمان۔ ودوان، سبھیہ اور دلاور ہیں مگر اتفاق یا سنگٹھن نہ ہونے سے ان کی سب خوبیوں پر پانی پھر گیا ہے۔ آریہ سماج کو اس وقت ہندوؤں کے سنگٹھن۔ ان کو شاریرک طور پر بلوان کرنے۔ اور قومیت کے لئے بلیدان کرنے کے لئے تیار کرنا چاہئے ÷

میکڈانلڈ صاحب کے فیصلہ سے پنجاب اور بنگال میں جو مسلمانی راجیہ شروع ہوتا ہے۔ اس سے ہندو دھرم۔ ویوپار، دھندے۔ سرکاری نوکریوں۔ تعلیم۔ ہندی زبان۔ آریہ سبھیتا جان مال سب کا خطرہ ہے یہ خطرہ کبھی دور نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ہندوؤں میں سنگٹھن۔ تیاگ بھاؤ۔ اُنتی کے لئے درڑھ اچھا پیدا نہ ہو۔ اگر آریہ سماج ہی اس کام کو سرگرمی سے کرے گا۔ تو ہندو جاتی اس خطرہ سے بچ نکلے گی۔ نہیں تو پنجاب میں آریوں کا ناش ہو گا۔ آریہ سبھیتا کا جنازہ نکلے گا۔ اور ویدوں اور ست شاستروں کا کوئی نام لیوا نہیں رہے گا۔ ان سب کی رکھشا کرنے کی ذمہ داری آریہ سماج پر ہے۔

مجھے پورن وشواس ہے۔ کہ ہندو جاتی سے ہی پھر گورو ہر گوبند اور گورو گوبند سنگھ جیسے ویر پیدا ہو کر اس کی رکھشا کریں گے۔ آریہ سماج نے اپنے شہیدوں کے ذریعے اب تک ہندو جاتی کی ترقی کی ہے۔ اس شہادت کی سپرٹ اور بھی بڑھنی چاہئے۔ تاکہ دھرم سبھیتا اور ملکی ادھیکاروں کو آریہ سماج ترقی دیتا ہوا ہندو جاتی کو پھر سے اُنتی کے شکھر پر بٹھا سکے ÷

ہر ایک شہر ہی میں نہیں۔ بلکہ ہر ایک گاؤں میں آریہ سماج ستھاپت کرنا چاہئے۔ آریہ لیڈر، سکھ اور ہندو نیتاؤں کو کوئی ایک کانفرنس کر کے اپنا پروگرام بنانا چاہئے۔ جس سے اپنی مالی اور تعلیمی ترقی کو قائم رکھ کر آنے والی راجیہ ویوستھا میں ہم خطروں سے بچ سکیں۔ اس وقت کے لئے سوتر یہ ہے۔ کہ

"Unite, organize & agitate"

ملو۔ سنگٹھت ہو۔ اور لوگوں میں ان باتوں کا پرچار کرو ÷

> سوورن کو منش بری نہیں پہنچا سکتی۔ اس کا ایک ماتر کارن یہ ہے۔ کہ وہ کام کرم نہیں کرتا۔ کرم وہ کرتا ہے۔ جو جیون کو گھٹانے کا کارن ہیں ÷ (اپنشد)

رشی دیانند اور کارل مارکس

(از شری دیوراج سیٹھی ایم۔ اے مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

انیسویں صدی میں وسائے گرانتی کے ساتھ ساتھ بھوتک واد بڑھنے لگا۔ ایشور واد اور آستکتا کا پرچار رکنا شروع ہو گیا۔ لیکن کانٹ اور دوسرے پچھمی دارشنک تتو ویتاؤں کے وچار پرسار نے اس اٹھتی ہوئی لہر کو سروٹ پر ہی دبا دیا۔ انیسویں صدی کے پچھلے نصف حصہ میں بھو مالا ادیوگ کی ویاپکتا کے پھل سوروپ سرمایہ داری کی اہمیت خوب بڑھ گئی۔ راجیہ کی شاسن شکتی اور لوسفا پک سبھاؤں کے ہاتھ سے کھسک گئی۔ سماج کے پرانک کھنڈ ہیں وہ پڑ گئے۔ میں سرمایہ داروں اور دھنی لوگوں کا چمکھی پربھاو نظر آنے لگا۔ ان کی سوارتھ اندھتا کا شکار مزدور دل کسی طرح سے پیڑت ہو کر بے تاب ہو اٹھا۔ دھرم کے نام پر عیسائیوں کی آڑ میں حق تلفی اور انیائے کا بازار گرم ہو گیا۔ ایسے وا تاورن میں سامیہ واد کے ایچاریہ جرمن تتو ویتا کارل مارکس نے سوسائٹی کی نبض ہاتھ میں لی۔ اور تشخیص کرنے پر کمر بستہ ہو گئے۔ بہت گہری کھوج کے بعد انہوں نے اتہاسک بھوتک واد (Historical materialism) کا سدھانت پرتپادت کیا۔ اور پر سدھ کرنے کی چیشٹا کی۔ کہ منش سماج کا پورن اتہاس ایک مات آرتھک کارنوں سے پریرت اور نیترت ہو رہا ہے۔

منش کو آرتھک سوارتھوں کی چلتی پھرتی گٹھڑی کے سوائے اور کچھ نہ سمجھ پایا۔ پھر سکشم وچار کرنے پر بھی پرتیکش دکھائی دینے والے بھوتک واد کے آدرش کو پار نہ کر سکا۔

مارکس کے شِشیہ روسی راجیہ کرانتی کے نیتا لینن نے راجیہ اور سماج کا سنگٹھن اپنے آچاریہ کے بنائے سامیہ واد کے سدھانت پر کر دیا ہے۔ گت ۱۵ ورش سے اتہاسک بھوتک واد کا پرچار ہر جگہ خوب زور سے کیا جا رہا ہے۔ ادھیاتمک واد کو ۔ ۔ ۔ (Empirio criticism) کی تیز دھار سے کاٹنے کا ناکام پریتن کیا گیا ہے۔ اپنی سمجھ میں انہوں نے نہ صرف زار کو راجیہ گدی سے اتار کر گولی کا نشانہ بنایا ہے بلکہ ایشور کو بھی سنگھاسن سے اتار الگ کیا ہے۔ اور اب بڑی سنجیدگی سے چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کی صلاح دی ہے۔ پونجی پتی

واد (سرمایہ داری) اور ایشور واد دونوں کے خلاف جنگ کا بگل بج رہا ہے۔ فوری نتیجہ یہ ہے۔ کہ سشیکشت نوجوان ہونے والا یوروپ سماج دھرم کی ہنسی اڑانے میں خوب مزا لیتا ہے۔ ادھیاتم کی چرچا سنتے ہی ناک چڑھا لیتا ہے۔ Down with religion کے نعرے لگانے میں سنسار کی بھاری سیوا مانتے ہیں۔ جس سمیہ لنڈن کے برٹش میوزیم میں بیٹھا مارکس اتہاسک بھوتک واد کا سدھانت گھڑ رہا تھا۔ ٹھیک اسی سمیہ کو بین دھاری دیانند گنگا کے پوتر تٹ پر وید اور اپنشدوں کے دھر گیت سنا رہا تھا اور پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا ہاتھ میں لئے منش جیون کی حقیقت پر پرکاش ڈالتے ہوئے گمراہ لوگوں کو کلیان مارگ کا ہدایت بتا رہا تھا۔ اس کرانتی میں اس نے سماج سنگٹھن کی بنیاد گن کرم انوسار ورن ویوستھا کی قدرتی اٹل چٹان پر رکھی اور سفو در راجیہ ویوستھا کے مقابلہ میں سب سے

پراچین راجیہ ویوستھا کا درشن کرایا۔

۱۹ ویں شتابدی کے آخری دس برسوں میں لینن نے روسی کاریہ کھیتر میں قدم رکھا ٹھیک اسی سمیہ گاندھی نے سیوا کاریہ شروع کیا۔ لینن کے ہاتھ میں مارکس رچت "کیپٹل" تھا گاندھی کے ہاتھ میں دیانند کی دی ہوئی وشو جینی آریہ سنسکرتی کی پتاکا تھی۔ دھن کا دھنی لینن اپنے سوپن کو پورا کرنے کے لئے دیش و دیش بھٹکتا پھرا۔ ادھر گاندھی نے رشی دھوجا ہاتھ میں لئے افریقہ جیسے دور دیش میں جا کر تنکار کی ٹنکار لگائی۔ پچھلے دن روسی راجیہ کرانتی کو سپھل بنانے کے لئے ۱۹۱۷ء میں اپنے دیش میں کرشکروں کا تہلکہ مچا رہا ہے۔ اس سے دو سال پہلے دکھن افریقہ کا فاتح ستیہ آگرہ کا نیتا گاندھی بھارت بھومی میں قدم رکھتا ہے۔ دیانند کے چلائے ہوئے چکر کو عمل کے روپ میں اگرسر کرتا ہے۔ اور آریہ سنسکرتی کے مول منتر ستیہ اور اہنسا دوارا تھوڑے سے سمیہ میں ہی اچھوت پورو کرانتی پیدا کر دیتا ہے۔ سنسار کے سامنے اس سمیہ دو پرکار کی لہریں زور سے چل رہی ہیں۔ ایک طرف مارکس ازم اور لینن ازم ہے۔ دوسری طرف دیانند ازم اور گاندھی ازم۔ سنسار کا اتہاس ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کر رہا ہے

सत्यमेव जयति नानृतम्

ستیہ کی دجے ہوتی ہے۔ جھوٹ کی نہیں۔

رشی دیانند اور اسپرشیتا نوارن

(شری سناتک دھرم دیوودیا واچسپتی ویدک مشنری - دکن)

اس ہمیہ سنسار کے سب سے بڑے مہا پُرش مہاتما گاندھی جی نے اچھوت کہلانے والے بھائیوں کو ہندو سماج سے پرتھک کرنے کی نیتی کے وِرودھ میں مرن پر بنت اپواس کا کرکا جھدلے کر سارے دیش میں اسپرشیتا نوارن اور دلت اُدھار و شیک ایک اپور و جاگرتی پیدا کر دی ہے۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ورتمان یگ میں اس اسپرشیتا نوارن اور دلت اُدھار کے متعلق آندولن چلانے والے کون ہوئے ہیں۔ اور کنہوں نے اس بھینکر پاپ پر کٹھور آگھات کرنے کے سادھن بتائے ہیں۔ غیر جانبدارانہ نگاہ سے اس وشے کا وچار کرنے پر کوئی ہندوستانی اور مغربی وچارک اس پرینام پر پہنچے بنا نہیں رہ سکتا۔ کہ اس سُدھار کی طرف جنتا کا دھیان زور سے کھینچنے والے رشی دیانند ہی ہوئے ہیں۔ آریہ سماج کے ماننیہ اور قابلِ تعظیم نیتا سورگیہ پوجیہ پاد سوامی شردھانند جی۔ لالہ لاجپت رائے جی۔ شری بت رام بھجدت چودھری اپادی نے اچھوت پن کے کلنک کو دور کرنے کے لئے جو قابلِ تعریف کام کیا ہے۔ اُسے دیکھتے ہوئے کوئی بھی شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند ہی اس پوتر آندولن کے جنم داتا تھے۔

فرانس کے مشہور وچارک شری رومن رولان کے شبد اس وشے میں اتنے مہتوپورن ہیں مگر ان کا اُدھرن کئے بنا میں نہیں رہ سکتا۔ اپنی پستک "رام کرشن پرمہنس کی لائف" نامی میں رشی دیانند کے متعلق وہ لکھتے ہیں۔

"دیانند اچھوت پن کے قابلِ نفرت ظلم کو برداشت نہیں کر سکے۔ اور واستو میں انکے ادھیکاروں کا دیانند سے زیادہ اُتساہ سے رکھشک کرنے والا اور کوئی نہیں ہوا۔ انہیں آریہ سماج میں سمانتا کے ادھیکار پر پروشٹ کرایا گیا۔ کیونکہ ان پر کوئی جاتی نہیں"۔

یہ اُداہرن صرف یہ دکھانے کے لئے دیا گیا ہے کہ ہندوستانی ہی نہیں۔ یوروپ کے اننت اچھیہ کوٹی کے وچارک رومن رولان جیسے مہا پُرش بھی رشی دیانند کے اسپرشیتا نوارن کے کام کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور یہاں تک ماننے کو تیار ہیں کہ ان سے بڑھ کر اس وشے میں اُتساہ دکھانے والا کوئی نہیں ہوا۔

اسپرشیتا (اچھوت پن) کے بھاو کا آدھار جنم مولک جاتی بھید پر ہے۔ جب تک اسے نہ ہٹا یا جائے۔ تب تک اس دشا میں پورا سدھار ہونا ناممکن ہے۔ جاتی بھید کے بھاو کو ہٹائے بنا کیول اچھوت پن ہٹانے کا یتن خواہ وہ کتنے ہی اُدیش سے کیوں نہ کیا جائے ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کسی درخت کی نشوونما کے لئے اس کی شاخوں پر پانی چھڑکنا۔ اور جڑ کو پانی نہ دینا۔

رشی دیانند نے جنم مولک جاتی بھید کا وید آدی ستیہ شاستروں کے آدھار پر پربل کھنڈن کرتے ہوئے اسپرشیتا کے کلنک کی جڑ پر کلہاڑی رکھی۔ دوسرے مہا پُرشوں نے معلوم ہوتا ہے اس ضروری وشے پر مناسب دھیان نہیں دیا۔ میری اپنی رائے ہے۔ کہ ورن و یوستھا کے متعلق مہاتما گاندھی کے وچار بھی ابھی تک انشچت اور اسپشٹ ہیں۔ (شاید میری رائے ٹھیک نہ ہو) تاہم ان کے شبد کچھ ایسے گول مال ضرور ہیں۔ مثال کے طور پر "ہندوازم" پر کے لیکھ میں جو "ینگ انڈیا" ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں پرکاشت ہوا تھا جس میں مہاتما جی نے اپنے سناتنی ہندو ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مہاتما جی ورن آشرم دھرم پر وچار پرگٹ کرتے ہوئے لکھا تھا:-

"ورن آشرم کا سمبندھ جنم سے ہے۔ کوئی شخص اپنی حسب منشا ورن تبدیل نہیں کر سکتا"۔

ان شبدوں میں ورن آشرم میں جنم کو اونچا ستھان دیا گیا ہے۔ تاہم اسی لیکھ میں آگے مہاتما جی نے لکھا ہے:-

"ورنوں میں وبھاگ صرف کرتویہ سوچت کرتا ہے۔ وشیش ادھیکار نہیں"۔

لستد یہ یہی شاستر یہ سدھانت ہے جس کا رشی دیانند نے سینکڑوں برس پہلے پرچار کیا تھا۔ مانیہ پنڈت مدن موہن مالوی جی اسپرشیتا نوارن کے لئے جو پریتن کر رہے ہیں۔ اور جس دلیری کے ساتھ انہوں نے ۳۰ ستمبر کو بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے صاف اعلان کر دیا ہے۔ کہ کسی بھی شاستر میں اسپرشیتا کا پرتی پادن نہیں۔ وہ بہت قابلِ تعریف ہے۔ تاہم ساتھ ہی انتر جاتیہ بھوج اور وِواہ سے ان کا سہمت نہ ہونا۔ اور وشواس ظاہر کرنا کہ سدھار کی کے لاکھ یتن کرنے پر بھی جاتی بھید بنا رہے گا۔ تمیز کچھ وچار میں ایک کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔

سچ تو یہ ہے۔ کہ جب تک جنم مولک جاتی بھید کے وچار دور نہ ہوں گے۔ اسپرشیتا کا جڑ مول سے ناش سمجھو نہیں۔ اسی لئے رشی دیانند کو میں آدرش دلت اُدھارک اور اسپرشیتا نوارک کہتا ہوں۔ انہوں نے ورن ویوستھا کو گُن۔ کرم۔ سوبھاو پر آشرت مانتے ہوئے چنڈال کُل میں پیدا ہونے والوں تک کو یوگیتا انوسار براہمن بننے کا موقع دیا۔ اور اس کے لئے متنگ رشی کا اداہرن پیش کیا۔

کُل یا جنم سے کوئی براہمن نہیں ہوتا۔ کرموں سے ہوتا ہے۔ سدا چاری چنڈال کُل میں پیدا ہوا پُرش بھی رشتہ سے براہمن بن سکتا ہے۔ جہاں اچھے وچنوں سے بھی اسی سدھانت کی پشٹی ہوتی ہے۔

آریہ سماج نے رشی دیانند کے آدیش کو کچھ حد تک پالن کرتے ہوئے دلت بھائیوں میں تعلیم پھیلانے اور ترک شراب وغیرہ آدی کا کام کیا ہے۔ لاکھوں کو ویدک دھرم کی دیکشا دی ہے۔ یہ سب ٹھیک ہے۔ لیکن یہ دکھ کی بات ہے۔ کہ اب بھی بہت سے آریہ بھائیوں اور بہنوں نے ان کو پورے طور پر اپنایا نہیں۔ انہیں "مہا شے" کا نام دے کر الگ ہی رکھا ہے۔ کہیں سمجھا نوں پر "آریہ" کا پوتر نام دے کر بھی ان کو آریوں کی ایک اُپ جاتی کے روپ میں علیحدہ کر چھوڑا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ اگر آدرش دلت اُدھارک رشی دیانند کے ہم سچے انویائی بننا چاہتے ہیں تو ہمیں جات پات دور کر کے اسپرشیتا کے کلنک کا سمول ناش کرنا چاہئے۔ اور سب کے ساتھ پورن سمانتا کا سلوک کرنا چاہئے۔

> جو برہم وانی سے ورنن نہیں کیا جا سکتا جس سے وانی بولنے کی شکتی پراپت کرتی ہے۔ اُس کو ہی برہم تو جان۔ اور جس کو یہ کہہ کر نردیش کیا جاتا ہے۔ اور جس کی دنیا دار لوگ اُپاسنا کرتے ہیں وہ برہم نہیں ہے۔
>
> (کین اُپنشد)

سوامی دیانندجی کا سچا ترپن

(شری آنند پرکاش بی - اے - ایل ایل بی ٹرودہ)

دیوالی کے پرم پوتر پرو کے دن ہمیں ہوشیار بیوپاری کی طرح آتم جرکھشن کرنا چاہیے - اور اس پرشن پر وچار کرنا چاہیے - کہ کیا آریہ سماج اب بھی اپنے آرمبھ کال جتنا آکرشن رکھتا ہے؟ آریہ سماج کے سدھانت بڑے سُندر ہیں - پرنتو اس سمیہ آریہ سماج جنتا کو اگر آکرشن نہیں کرتا تو اس کا کارن ہمارے سدھانت نہیں - ہم لوگ خود ہیں ؛

موجودہ حالت میں آریہ سماج کا کوئی بھی ہندوستان بھر پر حاوی سنگٹھن نہیں ہے - آریہ سماج کے وچارک اور نیتا آپس میں مل کر کبھی بیٹھے ہی نہیں - ہمارے اُتسو جنتا میں پرچار بڑھانے کے مقصد سے ہوتے ہیں - ہمیں مورچہ لینا آتا ہے - ہم چڑھائی کر کے فتح حاصل کر لیتے ہیں پر گھر کا اندرونی سنگٹھن کرنے کا وچار ہی نہیں کرتے - سال بھر میں آریہ سماج کے سب وچارک اور نیتا اکٹھے ہوں - تبھی کام ہو سکتا ہے -

رشابدی - سورن مہوتسو - اردھ شتابدی اور شتابدی منانا بڑا اچھا ہے - لیکن اگر اس سارے پروگرام پر تنقیدی نظر سے دیکھا جائے - تو معلوم ہو گا - کہ آریہ سماج سنستھاؤں میں پڑ کر پرچار کا رنگ بھول رہا ہے - آج کل آریہ سماج کے اپدیشک ودیالیوں میں سے نکلے ہوئے مہا نو بھاؤ سادھن یوگیتا ہونے سے جنتا پر پربھاؤ نہیں ڈال سکتے - آریہ سماج میں ودوان اپدیشکوں کا ابھاؤ ہو رہا ہے - اسی طرح آریہ سنستھاؤں پر لاکھوں روپیہ خرچ ہونے پر بھی نتیجہ امید افزا نہیں - اس سمیہ دیش کو آریہ سماج کی بڑی ضرورت ہے - ابھی ہندو سماج میں جات پات کا سوال بڑا مشکل ہے - آج کسی ایسی مہان آتما کی آوشیکتا ہے - جو مارگ درشک بن کر رہنمائی کرے - کئی میدان اب بھی ایسے ہیں - جہاں آریہ سماج بڑا کام کر سکتا ہے - ہماری ہاردک ابھلاشا ہے - کہ ہر ایک دیوالی پر آریہ ودوان سنیاسی مہاتما اور کارکن اکٹھے ہو کر اس سوال پر غور کریں - کہ آریہ سماج کی ترقی کس طرح ہو سکتی ہے - اور اسکے بعد ملک کے سامنے ایسا پروگرام رکھیں جس سے آریہ سماج اپنے اونچے درجہ پر قائم رہے جب ہم ایسا کر پائینگے تبھی رشی دیانند کا سچا ترپن ہو گا ؛

رشی کے قدموں میں

(از شری جیمنی سرشار)

نگاہوں سے گو تیری صورت نہاں ہے | ترا نام ہر وقت ورد زباں ہے
رشی! تو زمانے میں جان جہاں ہے | رشی! تو زمانے کی رُوح رواں ہے
اِدھر ہے اُدھر ہے یہاں ہے وہاں ہے | غرض تجھ سے معمور سارا جہاں ہے
ترا بندہ ہر طفل و پیر و جواں ہے | ہماری جبیں ہے ترا آستاں ہے
ریاضِ وطن کا جو تو باغباں ہے | ریاضِ وطن رشکِ باغِ جناں ہے
مرے دل کو ہر وقت تیرا تصور | مرے لب پہ ہر دم تری داستاں ہے
ترے دم قدم کی یہ برکت ہے سوامی! | زمیں ہند کی رونقِ آسماں ہے
نئی زندگی تو نے بخشی ہے ہم کو! | ہر اک پر ہویدا ہر اک پر عیاں ہے
تری زندگانی کا جو واقعہ ہے | چراغِ رہِ ہستیٔ جاوداں ہے
ترے کام کی دھوم آفاق میں ہے | ترے نام کا سکّہ ہر سُو رواں ہے
ہر چاروں طرف سے صدا آ رہی ہے | رشی تو کہاں ہے رشی تو کہاں ہے

نہیں مدح خواں ایک سرشار تیرا
ہر انسان کے دل میں ہے پیار تیرا

۔۔۔جی نے ستیارتھ پرکاش میں صاف لکھا ہے کہ
پردیشی راج مزارا اچھا ہو۔ لیکن وہ سودیشی راج
کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ سوچنے والا حیران
رہ جاتا ہے کہ وہ کس غضب کا انسان تھا۔
جس کے دماغ میں آج سے پون صدی پیشتر
سوراج کا خیال ضوفشاں تھا۔ غرض سوامی
دیانند جی اپنے وچاروں کے لحاظ سے ہندوستان
کے وہ سیاست داں تھے۔ جن سے بڑھ کر
نابغ نظر سیاست داں ذہن کبھی پیدا نہیں
کر سکتا

ریفارمر:۔ ایسا کون شخص گزرا ہے۔ جو
دانشمند داں بھی ہو فلسفی بھی۔ محب وطن
بھی ہو۔ سیاست داں بھی ہو اور پھر ریفارمر
(مصلح) بھی ہو۔ اور یہ ریفارمری سوامی دیا
نند جی کے کیرکٹر اور زندگی کا وہ کارنامہ تھا۔
جس سے آپ کا نام آسمان شہرت پر آفتاب
بن کر چمکا۔ اور آپ کی ذات والا صفات غیر
فانی ہو گئی۔ آپ کی ریفارمری کا زندہ ظہور
آریہ سماج ہے۔ جس کی تعریف کے لئے نہ
میرے پاس الفاظ ہیں۔ نہ میرے قلم میں زور
ہے۔ اور نہ اس مختصر مضمون میں بیان کی
گنجائش ہے۔ ناظرین خود سوچ سکتے ہیں کہ وہ
دیانند کتنا مہان تھا۔ جس نے آریہ سماج
جیسی مہان شکتی کو جنم دیا۔

میں کیا لکھوں اور کس طرح لکھوں میرا
قلم اپنی خوش بختی پر نازاں ہے جسے
دیانند جیسے ممدوح کو خراج عقیدت ادا کرنے
کا فخر حاصل ہوا۔ وہ دیانند جو سائنس داں تھا
جو فلسفی تھا۔ جو مصنف تھا۔ جو محب الوطن
تھا۔ جو سیاست داں تھا۔ اور جو لاثانی پایہ
کا ریفارمر تھا۔ جس میں وہ اوصاف تھے جو
انیسویں صدی کے تمام بڑے بڑے ہندوستانیوں
کو مجموعی طور پر منسوب کئے جا سکتے ہیں۔ اور جو
اس لئے مسلمہ طور پر انیسویں صدی کا سب
سے بڑا ہندوستانی تھا۔ اسی کی نسبت تو
فارسی شاعر کئی سو سال پیشتر کہہ گیا ہے ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اظہار حقیقت

(از جناب منوہر لال صاحب شہید ادیب فاضل منشی فاضل)

نشے غفلت میں سرشار ہندوستانی | بزرگوں کی عظمت کو سمجھے کہانی
بھلا بیٹھے وید مقدس کی بانی | بڑھا بیٹھے جھگڑوں میں دردِ نہانی

لٹی پھوٹ میں پریم کی راجدھانی

ادھر تھیں یتیموں کی پردرد آہیں | ادھر تھیں اچھوتوں کی بے بس نگاہیں
یہاں بند ان پر محبت کی باہیں | وہاں بند ان پر ترقی کی راہیں

خوشی ایک کی بھی نہ دنیا میں چاہیں

نہ آپس میں باقی رہی کچھ محبت | بڑھی باہمی کشمکش اور کدورت
ترقی پہ تھی بھائی بھائی میں نفرت | دلوں پر مسلط ہوئی تھی جہالت

لٹا بیٹھے ہاتھوں سے گنج مسرت

اگر مہرشی نے جگایا نہ ہوتا! | جہالت کا پردہ ہٹایا نہ ہوتا
ہمیں آریہ پھر سے بنایا نہ ہوتا! | علم ادھم کا پھڑ پھڑایا نہ ہوتا

تو اپنا نشاں ہم نے پایا نہ ہوتا!

دیانند سب کو جگا دینے والا | دیانند بگڑی بنا دینے والا
دیانند جھگڑے مٹا دینے والا | دیانند آنند کا دینے والا

تھا مکتی کا مارگ بتا دینے والا

آریہ سماجوں کے مندر

جس آریہ سماج مندر چتر نرمان کا اشتہار اخبار پرکاش ۱۴ اگست ۱۹۳۲ء میں دیا گیا
تھا۔ وہ نقشہ چھپ کر تیار ہو چکا ہے۔ اور جس بھی مہانو بھاؤ نے نقشہ کو دیکھا ہے بہت ہی
پرشنسا کی ہے۔ تحریری ریویو بھی موصول ہو چکے ہیں۔ بسیار بھے سے صرف ایک ریویو نیچے
درج کیا جاتا ہے:۔ شریمان پنڈت ٹیشور پرشاد شکل بھوت پورو منتری آریہ سماج
بسواں ضلع سیتاپور تحریر فرماتے ہیں:۔ "شریمان نے آریہ سماج مندر کا چتر نرمان کر کے
آریہ سماجوں اور آریہ جنتا میں ایکتا کا اکوٹ بھاؤ پیدا کیا ہے۔ آپ کے اس سرشٹ
اودھکار کیلئے بدھائی ہے۔ وشیش کر یگیہ شالا اور ویداسن کا نرمان اتینت پرشنسنیہ
اور ایشور کے پرتی شردھا اور بھگتی اتپادک ہے۔ میری ہاردک اچھا ہے۔ کہ بھوشیہ میں آریہ
سماجوں کی مندر نرمان ایسی پرکار ہو سیوک آریہ سماج کا ایک تچھ سیوک ہوتے ہوئے آریہ سماجو
تھا سارو دیشک سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ بھوشیہ میں ایسے ہی مندر نرمان کی آگیا پردان کریں"
قیمت ال میپ پر چڑھا ہوا عہ دال میپ بلا کپڑا چڑھا ہوا مع وارنش عہ اور سادہ قیمت عہ
آریہ سماجوں کیلئے ہر آریہ سماج کو ایک ایک نقشہ تین چوتھائی قیمت پر دیا جا سکیگا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا
پنڈت آسارام اودویسیر مالک سرستی بھنڈار لال باغ سیتاپور (اودھ)

لنگوٹ بند سنیاسیا!

از شری پرتاپ سنگھ جی کنول

(۱)

رُخ توں ذرا پردہ ہٹا
دل موہنیاں سنیاسیا
اک رشم دس چھر ناٹ پا
چڑھ جا نوت پرکاشیا
کیوں موڑیا مکھ اساں توں
بُدھ دھرم دے راہ واسیا
برہم چاریا کرم چاریا
تر ساندگی سجھ آ سیا

(۲)

وے جوگیا دل کھوجیا
تڑپاں پیئی اک وار بل
تسنسار وچ اندھکار ہے
چھڈ بند سہرڑی یار بل
مُرجھا گیا بھارت تیرا
بن جاوسی گلزار کھل
مِٹ جائے گی ہا کار سب
اُٹھ جاگ کے دے ٹھار دل

(۳)

ایدھرنے شوہرے مان دے
اودھر انگریزی شان دے
اِک ول نے گھوڑاں تنکھیاں
اُتے چلے زر طوفان دے
اودھر ہلارے عیش دے
ایدھرنی لالے جان دے
اودھرنے اُچ دے کھانڑے
ایدھرنے گھاد اپھمان دے

(۴)

اُٹھ سُن تو ٹھنڈڑے ساہ دے
وِدھوا دے ہنجو قہر دے
تک چیر کے پھٹ پا گئے
آرے اچھوتی لہر دے
پھر تڑپ اُٹھے درد توں
کھا غوطے دُکھی نہر دے
خاطر جنہاں منظور کیتے
پینے پیالے زہر دے
ہٹھیشر ا! جوگیشورا!
اندھکار دے ہر گیا
وِدھواں دے پریہ برہمچاریا!
لنگوٹ بند سنیاسیا!

کاٹھیاواڑ کا برہم رشی

(از پروفیسر تاراچند وی گجرال ایم۔اے)

کاٹھیاواڑ کی پہاڑیوں میں گرنار پربت علیحدہ ہی کھڑا ہے۔ یہ بہت فاصلہ سے دکھائی دیتا ہے۔ یہ اس علاقہ میں سب سے اونچا اور مضبوطی اور بہادری کا خیال پیدا کرتا ہے۔ اردند دگھوش کے الفاظ میں گرنار کی کاٹھیاواڑ کی پہاڑیوں سے جو نسبت ہے وہی دیانند کی دوسرے سدھارکوں سے ہے۔ دیانند کا جسم سنگ مرمر کی طرح مضبوط ہے۔ اس کا دل شیشہ کی طرح صاف ہے۔ اس کا دھان صداقت کا نمونہ اور ہر قسم کی بطالت سے مبرا ہے۔ اس کے آچار بیوہار سب عجیب اور دوسرے لوگوں سے علیحدہ ہیں۔ دیپ مالا کا دن رشی دیانند کے نام کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسی دن اس کی آتما کھوتک شریر سے جدا ہو کر موکھش پد کو سدھاری تھی۔

گوروؤ سے شکشا پراپت کر کے گورو دکھشنا میں وہ اس برت کی بھینٹ گورو کے چرنوں میں رکھتا ہے۔ کہ "میں اور دیا کا ناش اور ویدک دھرم کا پرچار کروں گا"۔ اس عہد کو جس طرح رشی دیانند نے نبھایا ہے۔ اس سے کون ناواقف ہے؟ کسی اُدیش کے لئے جان دے دینا آسان ہے لیکن زندہ رہ کر اس کی سدھی جہان کٹھن کام ہے۔ جو نراشا وادیوں سے کسی اوستھا میں سدھ نہیں ہو سکتی ہے؟

سدھیوں کی سدھی آشاوادیوں اور الیشور وشواسیوں کے حصے میں آتی ہے۔ اور سچا الیشور وادی ہونے سے رشی دیانند کے نزدیک نراشا کبھی پھٹک

بھی نہ سکتی تھی۔ برفانی ندی کو ننگے بدن عبور کرنے میں جو کشٹ ہو سکتا ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ دیانند کا جسم سردی سے ٹھٹھر گیا ہے۔ ندی میں بہتے ہوئے برف کے ٹکڑوں سے ٹانگیں لہو لہان ہو رہی ہیں۔ اس بے سروسامانی اور بے یار و مددگار کی حالت میں دیانند کے دل میں ایک کشن میں وچار اٹھتا ہے۔ کہ اس کشٹ سے مرجانا اچھا۔ لیکن دوسرے ہی لمحہ میں الیشور وشواس کا جذبہ پورے جوبن سے چمک اٹھتا ہے۔ اور دیانند اپنے اٹل ارادے پر پھر مضبوطی سے قائم ہو کر اپنی یاترا پر چل پڑتا ہے۔

ویدک دھرم پرچار آج آسان ہے۔ پرنتو دیانند کے وقت یہ کانٹوں کا مارگ تھا۔ دن رات کام۔ مخالفوں کے نرغے میں گھر جانا۔ قتل کی برملا دھمکیاں ملنا۔ پتھر اینٹوں کی بارش۔ ایسے حالات میں کوئی دیانند ہی ہو۔ تو ثابت قدم رہ سکے۔ ورنہ بڑے بڑوں کے دل ڈول جاتے ہیں۔

رشی کے گنوں کا کہاں تک ورنن کیا جائے۔ ایک شبد میں کہنا ہو۔ تو وہ اپنے یگ کا برہم رشی تھا۔ جسے کاٹھیاواڑ کی دھرتی نے پیدا کیا۔ رشی کی نروان سمرتی کا پوتر دن ہم ہر سال مناتے ہیں۔ پرنتو یہ نروان دوس آج صرف ایک تیوہار رہ گیا ہے۔ نروان اُتسو میں سملت ہوئے اور چار ...

جات پات اور چھوت چھات

(از شری پنڈت کالی ناتھ رائے ایڈیٹر "ٹریبیون")

مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ پنڈت مالوی جی کے گزشتہ دنوں کے بھاشن کے اس حصہ کے خلاف پنجاب میں آواز اٹھائی گئی ہے۔ جس میں ذات پات کو قائم رکھنے کے حق میں اور دلتوں کے ساتھ سہ بھوج اور رشتہ ناطہ کی پابندیاں توڑے جانے کے خلاف زور دیا گیا تھا۔ مہاتما گاندھی کے پرسدھ مہان برت کے بعد پنڈت مالوی سے بڑھ کر دلت اودھار کی تحریک میں کسی نے حصہ نہیں لیا پر بھاشن سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی کا یہ ادیوگ صرف کسی قدر Humanitarian اور کسیقدر پولٹیکل تو تھا لیکن دھارمک یا سماجک نہ تھا۔ آپ کے دو بڑے اُدیش تھے۔ ایک مہاتما جی کی جان بچانا۔ اور دوسرا ہندو جاتی کے شیرازہ کو بکھرنے سے روکنا۔ جس کا ہندوؤں کی راج نیتک ستھتی پر نہایت برا اثر پڑتا اس کے سوائے ان کا اُدیش نہ تو ہندو دھرم کی اچھتا اور درڑھتا تھا۔ جو صرف اسی اوستھا میں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ جب ان دیواروں کو گرا دیا جائے جو ہندوؤں کے ایک سمپردائے کو دوسرے سے جدا کرتی ہیں۔ اور نہ ان کروڑوں ہندوؤں کا اودھار جو نا قابل برداشت سوشل مظالم سے دبائے جا رہے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ مہاتما جی کے برت سے بہت پہلے پنڈت مالوی جی نے اچھوتوں کو دیکشا دی تھی۔ لیکن میں ان سے انکار نہیں کرتا جب یہ کہتا ہوں کہ تب بھی پنڈت جی انہی بھاوؤں سے پریرت ہوئے تھے۔ دلت اودھار کی عام تحریک کے پربھاؤ سے پنڈت جی بچے نہیں رہ سکے لیکن اس کا پربھاؤ ان پر نہ مناسب طریقہ سے ہوا ہے اور نہ مناسب حد تک۔

یہ بات ہے جس میں سناتنی ہندوؤں کے لیڈر سماجک اور دھارمک سدھار کے واسطے مختلف راستہ اختیار کرتا ہے۔ دراصل یہ پنڈت جی کے دلت اودھار اندولن کے نیتر تو کی بڑی کمزوری ہے۔ وہ چھوت چھات مٹانا چاہتے ہیں۔ پر ان سب باتوں کو جن سے یہ پیدا ہوتی ہے۔ قائم رکھنا چاہتے ہیں آپ چھوت چھات کو صرف اس لئے مٹانا چاہتے ہیں کہ شاستروں میں اس کا ودھان نہیں لیکن یہ دلیل بہت سندیہ یکت اور خطرناک ہے۔ ہندو کسی ایسے سمجھوتہ پر نہیں پہنچے جس سے یہ کہا جا سکے کہ کون کون سی پستکیں شاستر کہلاتی ہیں۔ اور کون کون نہیں۔ اگر ویدوں کو پرمانک پستک مان لیا جائے۔ جیساکہ آریہ سماج مانتا ہے تو بات آسان ہو جاتی ہے۔ لیکن بھارت کے کئی حصوں میں رواج اور روایات نے کئی دوسری اور بہت نئی کتابیں پیدا کر دی ہیں جنہیں پرمانت دھارمک پستکوں کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ پستکیں ایسے سمے کے آچار وچاروں سے صاف سمبندھ رکھتی ہیں۔ جس سمے میں ہندو دھرم اپنی واستوک پوترتا کھو چکا تھا۔ اس لئے یہ جات پات اور چھوت چھات دونو کا ضرور کچھ سمرتھن کرتی ہیں۔ اس طرح شاستر کے کسی اور وددان کے لئے ممکن ہے کہ اچھوت پن کے سمرتھن میں ایسے نام شاستروں کے پرمان پیش کرے جیسا کہ خود پنڈت جی اچھوت پن کے خلاف پیش کرتے ہیں۔ میرے اپنے پرانت میں پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر کو ودھوا بواہ کے سمرتھن اور بہو وواہ کے کھنڈن میں اسی مشکل کا سامنا ہوا۔ پنڈت مالوی اور ان کے ہمراہیوں کو بھی یہ مشکل پیش آئے گی اگر وہ چھوت چھات کو شاستر یکت بھاوؤں سے مٹانا چاہیں گے۔

دھارمک اور سماجک سدھارکوں کو کبھی ایسی کٹھنائی پیش نہیں آتی۔ ان میں سے اکثر تو دھرم گرنتھوں کا اس لئے سنمان کرتے ہیں کہ ان میں جاتی کے آتمک اور اپنے زمانہ کے انوبھو ہیں۔ اور جہاں وہ ان کے سدھانتوں اور وچاروں کا سمرتھن کریں۔ وہاں وہ ان دھرم گرنتھوں کے پرمان لے لیتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اپنے وچاروں کے سمرتھن کے لئے انہیں کس طرح پیش کیا جانا چاہئے۔ لیکن فیصلہ کن چیز ان کے لئے یکتی ہے۔ یکتی وہ نہیں جو بال کی کھال اتارنے والی اور دوواد پیدا کرنے والی ہو۔ کیونکہ یہ گوڑھ آتملا کی کھوج میں سہائک نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ یکتی جو آتمکتا کا دوسرا نام ہے یہی وجہ ہے کہ ورتمان بھارت کے تمام بڑے دھارمک اندولن جات پات کے اتنے ہی مخالف ہیں۔ جتنے کہ اس کے پرنام چھوت چھات کے۔

بنگال کا ویشنو پنتھ۔ راجہ رام موہن رائے کا برہم سماج۔ رشی دیانند دوارہ ستھاپت آریہ سماج۔ سب نے ورتمان جات پات کے خلاف بغاوت کا علم بلند کر رکھا ہے۔ ان سب نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ اگر جات پات اسی طرح قائم رہے گی۔ تو چھوت چھات جا چکی۔

ایک دفعہ مان لیا جائے کہ پیشہ کی بنا پر منشوں کا کوئی سمپردائے سماجک روپ سے آدریا نرادر کا مستحق ہے۔ تو چھوت چھات کسی نہ کسی شکل میں لازمی طور پر قائم ہو جائے گی۔ یہ شیطان کی اپج نہیں بلکہ جات پات کے وچار کی منطقی۔ ضروری اور عملی اپج ہے۔ پس چھوت چھات کو بیخ و بن سے اکھاڑنا مطلوب ہے۔ تو ہمیں جات پات سے مخلصی پانی ہوگی۔ پیشے رہیں لیکن وہ لازمی طور پر نسل بہ نسل جاری نہ رہیں اور ان کے ساتھ اونچ نیچ کا کوئی بھاؤ نہ ہو۔ عالمگیر بھراتری بھاؤ صرف عقائد پر نہ رہے۔ بلکہ عملی سماجک سنستھا بن جائے۔ یہ ہو جائے تو سہ بھوج اور دوواہ سمبندھ خود بخود پرچلت ہو جائیں گے۔ ان کے رستہ میں بھاری رکاوٹ یہ غلط خیال ہے کہ فرقوں کا فلاں نسلی سمپردائے لازمی طور پر اونچ یا نیچ ہے۔ یہ خیال مر جائے۔ جیساکہ آریہ سماج کے پربھاؤ سے پنجاب میں بہت کچھ مر گیا ہے تو آپس کا رشتہ ناطہ اور کھان پان سارے ملک کے ہندوؤں میں پرچلت ہو جائیں گے۔ جب تک یہ زندہ ہے ہندو جاتی کی موجودہ کمزوری قائم رہے گی جتنی جلدی پنڈت مالوی جی کی ستھتی کے سجن اس سچائی کو سمجھ جائیں۔ اتنا ہی جاتی کے لئے جس کے وہ نیتا اور مارگ درشک ہیں۔ اور دیش کے لئے جس سے انہیں پریم ہے۔ اچھا ہے۔

پرکاش لاہور آریہ سماج کا ہفتہ وار جید اخبار ہے چندہ سالانہ للعہ ہے۔ اگر آپ خریدار نہیں ہیں۔ تو جلدی بن جائیں۔

رشی کے چرنوں میں

(از شری شونارائن شکل بی۔ اے ایڈوکیٹ سابق لکھیہ دھشٹاتا گوروکل برندابن)

رشی دیانند ویدوں کے بھگت اور ویدآچار یہ تھے۔ ویدوں کے لیے زندہ رہے۔ اور ویدوں کے لئے ہی قربان ہو گئے۔ اگر چاہتے۔ تو سال دو سال ہی میں کوئی کرشمہ ایسا کر جاتے۔ کہ لوگ انہیں صدیوں تک نہ بھولتے۔ مگر دہاں تو ویدوں کا نشہ سر پر سوار تھا۔ شاستراتھ ہو رہا ہے۔ مگر وید پرچار نہیں چھپ رہا ہے۔ جس کسی کو چٹھی لکھتے ہیں۔ وید پرچار کا خیال نہیں بھولتا ؎

ہر ایک آریہ رشی کا وارث ہے۔ قانون کی نظر میں ہر ایک جائز وارث کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مورث کی وراثت کو حفاظت سے قائم رکھے۔ ان کے قرضہ کو ادا کر دیوے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ تو وہ اپنا قرض ادا نہیں کرتا۔ لیکن آریہ لوگ تو اپنے اپنے گھروں کے جھگڑوں میں پھنسے ہیں یا تو وید کی پستک لائبریری میں رکھ کر ہی بس اپنا فرض پورا ہوا سمجھ لیتے ہیں۔ سال بھر میں کچھ روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دے دیا۔ اور سمجھ لیا۔ کہ وید پرچار پورا ہو گیا ؎

میں سمجھتا ہوں۔ دیوالی ہر ایک آریہ کے لئے امتحان کا دن ہے۔ جیسے نومبر کے مہینہ میں یونیورسٹیوں کے کانووکیشن ہوتے ہیں۔ ویسے ہی آریوں کو بھی دیوالی کے دن اپنی اپنی پریکشا خود لینی چاہیے۔ آج ہندوؤں کے گھر میں اندھیرا کیوں ہے۔ سینکڑوں سال ہو گئے۔ لاکھوں چراغ جلا ڈالے۔ منوں تیل کھپا دیا۔ مگر لکشمی نہیں آتی۔ لکشمی انکے یہاں جاتی ہے۔ جو نہ چراغ جلاتے ہیں۔ نہ دیوالی مناتے ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ بات یہ ہے۔ کہ ہم چراغ تو جلاتے ہیں۔ مگر لکشمی اس سے خوش نہیں ہوتی۔ آؤ دیوالی کے اتہاسک دن رشی کے چرنوں میں چلیں۔ اور دل کھول کر رشی کے سامنے اپنے گزشتہ پاپوں کو قبول کریں۔ آؤ دیوالی کے دن رشی کی یاد منائیں۔ رشی کا مشن وید پرچار تھا۔ صرف وید اور وید کے سوائے کچھ نہ تھا۔ وید کو پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ ویدوں کے پرکاش سے اپنے گھروں۔ ہردے مندروں اور دماغوں کو روشن کریں۔ تب ہی جیون ادیش سپھل ہوگا۔ ورنہ ایسی دیوالی سینکڑوں آئیں۔ اور ہزاروں اور آئینگی ؎

آریہ سماج کا کرتویہ

(از شری اماشنکر جی وکیل سابق ایم۔ ایل سی یو۔ پی)

آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند میں ایک خصوصیت یہ تھی۔ کہ انہیں دھرم۔ سیاست۔ سوسائٹی۔ تعلیم وغیرہ سبھی طرف شدھار کرنیکا خیال تھا۔ جس وقت سوامی جی نے یہ کام شروع کیا تھا۔ اس وقت تو کوئی ایسے سدھاروں کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ لیکن سوامی جی نے برہمچریہ و تپسیہ کے بل سے قلیل عرصہ میں وہ کامیابی حاصل کی۔ جو بہت کم لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ سوامی جی نے شدھار کی ایک لہر پیدا کر دی ہے۔ ان پر اینٹ پتھر برسائے گئے۔ گالیوں کی بوچھاڑ کی گئی۔ زہر تک کئی مرتبہ دینے کی کوشش کی گئی۔ مگر سوامی جی نے سب مقابلہ بہادری سے کیا۔ آریہ سماج کا جنم سوامی جی کے سدھانتوں کے پرچار کے لئے ہوا تھا۔ آریہ سماج سوامی جی کی نمائندہ ہے۔ اس کا کرتویہ ہے۔ کہ سوامی جی کے بتائے ہوئے اپدیش پر پتھر کی چٹان کی طرح ڈٹا رہے جن باتوں کی طرف سوامی جی نے ۶۰-۷۰ برس پہلے خیال دلایا تھا۔ اور جس کا آریہ سماج پرچار کرتا رہا ہے۔ آج ایک ایک کر کے بھارت ورش بنتا جاتا ہے۔ اس وقت آریہ سماج کو انہیں علی جامہ پہنانیکی ضرورت ہے۔ آریہ سماج کے ہے۔ لوگ اسکے پیچھے چلنے کو تیار ہیں۔ آریہ سماج کے پرچار کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ابھی تک تو ہم نے سوامی جی کی آواز بھارت ورش کے کونے کونے تک ہی نہیں پہنچائی۔ تو پھر دیگر غیر ملکوں کا کہنا ہی کیا۔ مردم شماری کی رپورٹ سے

اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب لالہ دوارکا داس صاحب

کھنہ قائمقام عدالتی بہادر کیو تحفظہ

عنایت علی ولد بڈھا ذات میراثی سکنہ کیو تحفظہ مدعی

بنام:۔ مسماۃ رولی بیوہ رحمان و مسماۃ غلام فاطمہ دختر رحمان ذات میراثی سکنہ کنہر تحصیل بھولتہ مدعا علیہم

دعویٰ دلایا پانے مبلغ یکصد روپیہ بابت مہر جانہ ناطہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں بار صف اجرائے سمن متواتر رفتہ کے مدعا علیہم مذکور حاضر عدالت ہذا نہیں ہوئے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ مسماۃ رولی و مسماۃ غلام فاطمہ مدعا علیہم بتقرر

۲۰ کاتک سمت ۸۹ مطابق ۴ نومبر ۱۹۳۲ء

حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی و پیروی مقدمہ کریں۔ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی ؎

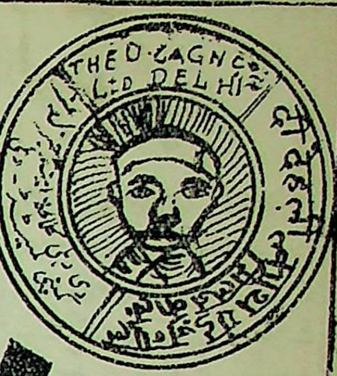
بتحریر ۱۹ اسوج سمت ۱۹۸۹

دستخط حاکم و مہر عدالت

THE DELHI CLOTH & GENERAL MILLS CO. LTD. DELHI

دی دہلی کلاتھ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

दी देहली क्लॉथ एंड जनरल मिल्ज़ लिमिटेड देहली



سودیسی اور سستا

ہندوستان کا مشہور اور پرانا

نہائت مضبوط کپڑا بنانیوالا کپڑے کا کارخانہ

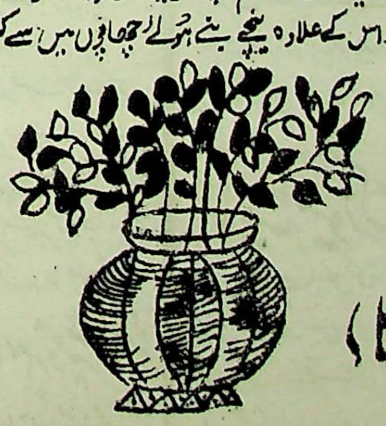
دی دہلی کلاتھ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہم نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ اپنے معزز بیوپاریوں۔ دکانداروں اور عام پبلک کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہمارے کارخانہ میں کل سرمایہ ہندوستان کا لگا ہوا ہے۔ کام کرنیوالے کل ہندوستانی ہیں۔ اور کل کپڑا صرف ہندوستان کی روئی سے بنایا جاتا ہے۔ سب سے بڑی خوبی کی بات ہمارے کارخانہ میں یہ ہے۔ کہ کسی قسم کی حیوانی یا نباتی چربی ہرگز استعمال میں نہیں لائی جاتی۔ علاوہ ازیں کپڑا نہایت مضبوط خوبصورت اور پائیدار ہوتا ہے۔ ہمارے کارخانہ میں تیار ہونیوالے کپڑے کی چند قسمیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ مثلاً

گبرون۔ سیٹین۔ زین۔ ٹویل و دیگر مختلف قسم کے دھلے ہوئے اور رنگے ہوئے کپڑے۔ دھوتی جوڑے۔ سوتی چادریں۔ ٹویرے کا کپڑا۔ تولیہ۔ جھاڑن۔ کھادی۔ نواڑ ؛

نوٹ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ اکثر دکاندار اپنے لالچ کی وجہ سے دیگر ملوں کے بنائے ہوئے منٹی وغیرہ سے موٹے کئے ہوئے کپڑوں کو ہماری مل کے نام پر سیدھے سادھے دکانداروں کے ہاتھ فروخت کرکے پبلک کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اس لئے ہم اپنے خریداروں کو آگاہ کرتے ہیں۔ کہ دھوکہ سے بچیں۔ اور جب ہمارے کارخانہ کا کپڑا خریدیں۔ تو اول اس پر "بلا چربی کا مال" کی مہر دیکھ لیں۔ اور اس کے علاوہ نیچے بنے ہوئے چھاپوں میں سے کسی کو ملاحظہ فرمائیں۔ یا سرن کمار یا گوپال چھاپ کی تصویر لگی ہوئی ہوتی ہے

(۳) D C M



(۲)

(۱)

مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

سکرٹری دی دہلی کلاتھ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

سنیاسی مہاتماؤں کے دِل میں اثر جانیوالے رُوحانی اُپدیش

آریہ سماج کے مشہور فاضل، پورن تیاگی
مہاتما شری نارائن سوامی جی مہاراج
کی
عالمانہ تصانیف

مرنیو اور پرلوک

(۱) [illegible]ے بڑا فلاسفر، سائنس دان، راجہ، مہاراجہ اور چھوٹے سے چھوٹا انسان یہ جاننے کے لئے بیتاب ہے مرنے کے بعد اس کی کیا حالت ہوگی؟ اور وہ کس طرح موت پر فتح حاصل کرسکتا ہے؟ سوامی [illegible] نے برسوں کی محنت اور پراچین رشیوں اور موجودہ فلاسفروں کے گرنتھوں کے سواد ھیائے کے بعد [illegible] اس تصنیف میں موت کے معمہ کو حل کیا ہے۔ جس جس نے دیکھی ہے۔ بے حد پسند کی ہے۔ اس کے [illegible] ہے دُکھی دلوں کو ڈھارس بندھتی ہے۔ تیسرا ایڈیشن بہت خوبصورت تیار ہوا ہے۔ قیمت ہندی [illegible]۔ سنہری جلد والی سوا روپیہ۔ اردو میں چودہ آنے ❖

(۲) ہندی میں

امرت ورشا

بالکل نئی کتاب

سوامی جی کے دل میں اتر جانے والے مدھر اپدیشوں کا خوبصورت سنگرہ جسمیں ہر ایک وشے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ پربھو کا سمرن۔ بھگتی مارگ۔ آتم بل کی اوشکتا۔ دکھوں کی اوشدھی۔ ابھیاس کی مہما۔ اپنشدوں کا ہیرا۔ پراپکار کا جیون۔ ماتری شکتی۔ گرہست پریوار کا آدرش۔ دھرم وگیان۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے اپدیش دئے گئے۔ بالکل نئی کتاب جو ہر نر ناری کے سوادھیائے کے لئے ضروری ہے۔ قیمت ۴۰۰/

(۳) آریہ سماج کیا ہے۔ (ہندی میں) قیمت ۵/
(۴) پرانایام ودھی۔ اُردو۔ ہندی قیمت ۲/
(۵) ویدک سندھیا رہسیہ۔ اُردو۔ ہندی قیمت .. .. ڈیڑھ آنہ
(۶) اپنشدوں کے راز۔ اُردو۔ ہندی قیمت ۴/

اپنشد پرکاش مصنفہ سوامی درشنانند جی۔ چھ اُپنشدیں مع نفظی اُردو ترجمہ۔ اور و یا کھیا بطور سوال و جواب پہلے اپنشد وا گیبہ دیگر لفظی ترجمہ کیا گیا ہے۔ پھر بھاؤ [illegible] کر بطور سوال و جواب اپنشدوں کے دقیقی مسائل کو سمجھانے کا تعیّن کیا گیا ہے۔ ایسے آسان ترجمہ آج تک نہیں ہوئے۔ ہندی قیمت سستا ایڈیشن عہ

یوگ درشن کا اُردو ترجمہ اس شاستر کے انوشاشن سے یوگ شاستر کے متعلق پورا پورا علم ہوجاویگا۔ دُنیا میں یوگ کے نام سے جو بیہودہ اور فضول خیالات مشہور ہورہے ہیں۔ انہیں ہٹا کر سچا اور سیدھا راستہ دکھایا گیا ہے۔ اس کتاب میں یوگ کے متعلق زبردست بحث کی گئی ہے۔ اس کا سوادھیائے روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ [illegible] مجلد اردو ایک روپیہ چار آنہ ❖ ہندی تلسی رام کرت۔ قیمت ۸/

آریہ سماج کے وِدوان سنیاسی
شری سوامی ستیانند جی کی سندر بانی کا چمتکار

(۱) **ستیہ اُپدیش مالا** جن لوگوں نے سوامی جی کی کتھا یا اُپدیش سُنے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ آپ کی زبان میں کتنی تاثیر اور مٹھاس ہے۔ شری سوامی جی کے منوہر اپدیشوں کو اس خوبصورت کتاب میں زینت دی گئی ہے۔ پڑھتے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سچ مچ سوامی جی کی کتھا میں بیٹھے ان کی امرت بانی سن رہے ہیں۔ قیمت ہندی میں سوا روپیہ ❖

(۲) **بھگتی پرکرش** سوامی جی نے یہ پستک اس غرض سے رچا ہے کہ وید کے پریمی سجنوں میں وید کے لئے عقیدت بڑھے۔ وہ اس کے اپدیشوں کو سمجھیں اور پرم پتا پرماتما کی بھگتی مگن چت ہوکر کریں۔ روزانہ پاٹھ کے بڑے کام کی چیز ہے۔ مجلد کتاب کی قیمت سوا ڈیڑھ چھ آنے ❖

(۳) **سرل گیتا** سوامی جی نے بھگوت گیتا کا یہ سُندر انوواد کر کے آریہ جگت پر بہت ہی اُپکار کیا ہے۔ گیتا پر آج تک اس سے اچھی ٹیکا آپ نے نہیں دیکھی ہوگی۔ اس کے مطالعہ سے ہردے کے کواڑ کھلتے ہیں۔ اور اپنے کرتویہ کا سچا گیان ہوتا ہے۔ ٹائپ بہت موٹا رکھا گیا ہے کاغذ بھی نہایت اعلےٰ اور جلد سنہری حروف میں دیکھ کر آپ اور بھی خوش ہونگے مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اب تیسری مرتبہ چھپی ہے۔ قیمت بڑھیا ایک روپیہ۔ درجہ دوم پندرہ آنے اور درجہ سوم ۱۲/

(۴) **سندھیا یوگ** اگر سندھیا میں من نہ لگتا ہو۔ اور پرارتھنا ایک کٹھن کام جان پڑتا ہو تو سوامی جی کی اس پستک کا مطالعہ کیجئے یہ کتاب اس قدر پسند کی گئی ہے۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے سات ایڈیشن ختم ہوگئے ہیں۔ سنہری جلد گٹکا سائز۔ قیمت ہندی ۵/ اُردو چار آنے ❖

(۵) **اُپنشد سنگرہ** سوامی جی نے گیارہ اُپنشدوں کا یہ سرل اور سبودھ بھاشیہ تیار کیا ہے۔ ہر ایک سنسکرت شبد کا ارتھ بھی بتلا دیا گیا ہے۔ سنہری جلد سمیت قیمت لاگت ماتر صرف ایک روپیہ دس آنے ❖

سوامی جی کی دیگر تصانیف (ہندی میں) شریمد دیانند پرکاش قیمت سوا روپیہ۔ آریا ساماجک دھرم قیمت ۸/ دیانند وچن امرت قیمت ۱۰/۔ اونکار اُپاسنا ۴/ ❖

بھگت کے بس میں ہیں بھگوان

یہ بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن یہ تب ہوسکتا ہے جبکہ اپاسنا کے تار ملے ہوئے ہوں۔ پرارتھنا سنگرہ نامی کتاب بھی ایک سادھن ہے۔ یہ کتاب اردو زبان میں حال ہی میں چھپی ہے۔ جنہوں نے اسے دیکھا ہے۔ وہ اس پر لٹو ہو رہے ہیں۔ قیمت اردو ۱۴/ پرارتھنا پستک ۲/

آریہ سماج کے آدرش سنیاسی شری سوامی سروانند جی مہاراج کے اپدیشوں سے لابھ اُٹھانا چاہو۔ تو فوراً آنند سنگرہ پستک منگوالو جنہیں سوامی کے عالمانہ ویاکھیان سُننے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ وہ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ کتاب کس پایہ کی [illegible] سچ مچ آنند کا بھنڈار ہے۔ ویدشاستر کے راز اس خوبی سے کھولے گئے ہیں۔ کہ معمولی سے معمولی آدمی بھی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ قیمت ہندی سوا روپیہ۔ اردو ایک روپیہ ❖

ملنے کا پتہ: شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز۔ مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ انارکلی لاہور

چُنے ہُوئے پھول

ہر شادی شدہ کے قابلِ مطالعہ کتب

۱۔ گھر کا سُکھ } انگلستان اور امریکہ کے ڈاکٹروں کا متفقہ قول ہے کہ جس استری پُرش کو کام شاستر کا صحیح علم نہیں وہ خانگی زندگی کا پُورا لطف نہیں اٹھا سکتا۔ اور نا واقفیت سے اکثر ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں جن کا خمیازہ عمر بھر مختلف بیماریوں کی صُورت میں بھگتنا پڑتا ہے۔ اس نایاب بیش قیمت کتاب میں جو ایک مشہور ولائتی سائنس دان ڈاکٹر کی تحقیقات کا نچوڑ ہے۔ کام شاستر پر آج تک کی مکمل تحقیقات درج کر دی گئی ہے۔ اس میں ایسے پوشیدہ رازوں کو کھولا گیا ہے جن کا سینکڑوں روپیہ خرچ کرنے پر بھی پتہ نہیں لگتا۔ کس طرح شادی کے پہلے سال کا سا پریم عمر بھر بنا رہے۔ کس طرح استری پرش کو اور پُرش استری کو خوش رکھ سکے۔ کن طریقوں سے گھر میں آئے دن کا جھگڑا فساد نہ ہونے پائے۔ کس ڈھنگ سے گرہستھ سکھ دھام بن جائے اور کسی قسم کی بیماری کا نام و نشان نہ رہے۔ یہ سب باتیں اس کتاب میں درج ہیں۔ کام کلا پر یہ کتاب جس قدر دلچسپ ہو سکتی ہے بتلانے کی ضرورت نہیں قیمت سوا روپیہ (عہ/) ہندی میں بھی یہ کتاب **بواہت پرتم** کے نام سے چھپ کر تیار ہے اس کی قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ۱۲/) ہے اس کی ایک کاپی ضرور خریدیں ✤

۲۔ عورت } اگر آپ عورت کی پیچیدہ فطرت، اس کے اشارے، اس کے آنسوؤں۔ اس کی عجیب غریب خواہشات وغیرہ باتوں کو اچھی طرح سمجھنے کی قابلیت پیدا کر لیں۔ تو گھر میں آئے دن جو کشمکش رہتی ہے۔ وہ دُور ہو جائے۔ اور آپ اپنی استری کو باسانی مطمئن رکھ سکیں۔ اس کتاب میں عورت کی فطرت کو نہایت صاف الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اپنی طرز کی لاجواب کتاب ہے قیمت اردو میں صرف چودہ آنے (۱۴/)

۳۔ اپنے بس کی اولاد } یہ کتاب شادی شدہ اور طبابت پیشہ اصحاب کیلئے ہے۔ اس میں خانہ دار زندگی کے پوشیدہ رازوں۔ مانع حمل تدابیر کی مفصل تشریح کی گئی ہے۔ اس کتاب میں ایسے آسان بےضرر طریقے بتلائے گئے ہیں جن سے خاص حالات (بیماری مفلسی وغیرہ) میں قیامِ حمل کو روکا جا سکتا ہے تاکہ زیادتی اولاد دُکھ کا باعث نہ ہو۔ آج تک کسی بھی کتاب میں یہ آسان تشریح نہیں کی گئی قیمت اردو عہ ہندی ہے ✤

کام وگیان } اس کتاب میں وہ راز کی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جو باتیں خاوند بیوی کے سوا دوسرا نہیں جان سکتا۔ صرف دو دلوں کی پرائیویٹ باتیں ہیں۔ ہندی قیمت ہے ✤

من چاہی سنتان (ہندی ایڈیشن) } اس کتاب میں مندرجہ ذیل مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ جو کہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔
(۱) اولاد پیدائش آدمی کے آدھین یا پرماتما کے آدھین ہے۔ (۲) اولاد نہ ہونے کے اسباب (۳) من چاہی اولاد کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔ (۴) گربھا دھان۔ (۵) مرضی مطابق لڑکا یا لڑکی پیدا کرنے کا طریقہ۔ (۶) خوبصورت اولاد پیدا کرنے کی ودھی اور اولاد پر والدین کا اثر وغیرہ وغیرہ۔ استریوں کیلئے بڑے کام کی چیز ہے ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیں قیمت اڑھائی روپیہ (عہ/)

دامپتیہ وگیان (ہندی ایڈیشن) } شوہر اور بیوی کی زندگی میں کئی ایسے واقعات ہو جایا کرتے ہیں۔ جو اُن کے جیون کو بدمزہ بنا دیتے ہیں۔ اور سونے کی گرہستھی کو مٹی میں ملا کر ہمیشہ کے لئے دُکھ میں پھنسا دیتے ہیں۔ اولاد کی زیادتی۔ زیادہ مباشرت۔ کئی قسم کے روگ۔ کام شاستر کی ناواقفیت وغیرہ ایسی ہی باتیں ہیں۔ جس میں ان سب باتوں پر اچھی طرح سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت دو روپیہ (عہ)

ناری وگیان } ہر عورت کے دل میں یہ زبردست خواہش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد یدھشٹر جیسی دھرماتما۔ ارجن جیسی بلوان۔ اور رام چندر جیسی وفادار پیدا ہو۔ مگر یہ سب کچھ تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ عورت کو مالک دھرم۔ گربھا دھان۔ پرسو۔ و اپنی صحت اور بچے کی پرورش وغیرہ کے متعلق پوری واقفیت ہو۔ یہ کتاب اسی واقفیت سے پُر ہے۔ انگریزی کتاب *advise to a wife on the management of her own health* کا ہندی ترجمہ ہے۔ جس کے ترجمے دیگر کئی زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ استریوں کے لئے بڑے کام کی چیز ہے۔ ۳۰۰ صفحات کی اینٹیک پیپر پر چھپی ہوئی کتاب ہندی ایڈیشن کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ ہے (عہ/) ✤

روحانیت کی پھلواری

باتصویر بھگتی درپن کا رنگین ایڈیشن } بلاک کی آرٹ پیپر کی شاندار تصاویر چار سو صفحہ کا خوبصورت سنہری جلد کا گٹکا ہے۔ اس کی تیاری میں آریہ سماج کے کئی ودوانوں نے حصہ لیا ہے آریہ ماتر کے روزانہ پاٹھ کے لئے یہ ایک ویدک جیب جی ہے۔ دھرم کرم گیان اپاسنا۔ وید شاستر اپنشد سمبندھی واقفیت جسمانی۔ رُوحانی اور مجلسی ترقی کے راز۔ سمبندھی واقفیت۔ غرضیکہ کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی گئی جس کا جاننا ایک آریہ کے لئے ضروری ہو۔ آریہ سماج کے ہر ایک استری پُرش بچے بوڑھے کی جیب میں رہنی چاہیئے۔ چودھواں ایڈیشن بہت شاندار چھپا ہے قیمت وہی ہندی ۱۰/۔ اردو ۹/ ✤

اپدیش منجری } مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کے مشہور عالم ویاکھیانوں کا شاندار مجموعہ ہے بعض ایسی ویدک سدھانتوں کے متعلق باتیں درج ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں ملتیں۔ قیمت اردو صرف ۱۰/ ✤

یوگ آسن اُردو } مصنفہ دامودر سات ولیکر جی۔ ورزش اور ویایام انسان کے لئے کس قدر ضروری ہے۔ ہر سمجھدار انسان اس کی ضرورت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ آسنوں کو بچہ بوڑھا۔ جوان مرد عورت سب انہیں باسانی کر سکتے ہیں۔ آسنوں کے کرنے سے بدن میں طاقت آتی ہے۔ تھکاوٹ دُور ہوتی ہے۔ حافظہ بڑھتا ہے۔ اس کے علاوہ کھٹے ڈکار۔ کمر درد۔ کلیجے کا درد۔ آنکھوں کی بیماریاں کھانسی۔ بخار۔ زکام۔ تاپ تلی۔ جگر کی بیماریاں۔ سر درد۔ غرضیکہ ہر روگ کے لئے عمل کرنے سے یہ خطرناک بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت اردو عہ ہندی عہ ✤

آتم چکتسا } (اردو) از سوامی ستیانند جی مہاراج۔ منش جنم کس طرح پراپت کیا۔ سنسار میں آنے کا کیا ادیش ہے اور کیسے دھندوں میں آکر پھنس گئے۔ اور اب دُرلبھ جنم کس طرح سپھل ہو سکتا ہے اُپنشدوں اور شاستروں کے گوڑھ اُپدیش نکی عام دیاکھیا۔ قیمت ۱۲/ ✤

سنسکرت سوئم شکشک } لوگ سنسکرت جاننا چاہتے ہیں مگر جانیں کیسے؟ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے ویدوں کے مشہور ودوان پنڈت ساتولیکر جی نے یہ کتاب بڑی ہی سرل بھاشا میں لکھ کر تیار کی ہے۔ یہ پستک بہت دیر سے ختم تھی اور کسی بھی قیمت پر بازار سے نہیں مل سکتی تھی۔ اب یہ نئی سج دھج کے ساتھ پھر چھپ کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ اس میں سنسکرت سیکھنے کا طریقہ ایسا سہل اور عمدہ رکھا گیا ہے۔ کہ کیا بچے اور کیا بوڑھے۔ سب نر ناری بڑی آسانی سے سیکھ سکتے ہیں۔ اور تعجب یہ ہے کہ آپ کو اس کے سیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوگی۔ اور آپ تھوڑے ہی دنوں میں اس میں ماہر ہو جائینگے۔ انہی باتوں کے سبب سے یہ پستک آریہ سکولوں میں بطور کورس کے رکھی گئی ہے۔ آپ کو پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ سنسکرت بھاشا کیسی آسان ہے۔ اور اس میں کیسے کیسے رتن بھرے ہیں۔ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ۔ حصہ سوم عہ۔ تینوں اکٹھے ساڑھے تین روپے ✤

انگریزی میں دو ہارمنٹ پُستکیں } وزڈم آف دی رشیز۔ یہ ان کتابوں کا مکمل نوتر میم مجموعہ ہے جو پنڈت گورودت جی ایم اے نے ویدوں، شاستروں اور اپنشدوں کی ویاکھیا پر لکھی تھیں۔ اس میں بھی ایسے یوروپین ودوانوں مثلاً میکس مولر۔ مونیر ولیم وغیرہ کے اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ جو انہوں نے ویدوں اور ویدک سبھیتا پر کئے تھے۔ بڑھیا کاغذ اعلیٰ چھپائی سنہری جلد قیمت ڈھائی روپے (عہ/)

دی کمانڈمنٹ آف دیانند از پنڈت چموپتی جی ایم اے اس میں آریہ سماج کے سدھانتوں کی ویاکھیا کی گئی ہے سنہری جلد عہ/۔ ستیارتھ پرکاش للعہ/۔ ینگ انڈیا از لالہ لاجپت رائے ہے/۔ ٹروتھ اینڈ دیداز ۸/۔ ٹروتھ ۱۰/۔ ویدک ٹیچنگ اینڈ آریہ سماج عہ/۔ جنرل سروے آف سوامی دیانند ۱۲/۔ کرم دسی نیکشن ۶/۔ جیون چرتر گورو نانک دگورو گوبند سنگھ جی بھی بارعایت مل سکتے ہیں ✤

ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو ترجمہ معہ جیون چرتر } شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اجازت سے بڑھیا کاغذ اور عمدہ لکھائی چھپائی کیساتھ بہت شاندار چھپا ہے ۷۰۰ صفحوں کی ضخیم کتاب کی قیمت صرف ۱۰/ سنہری جلد سمیت ایک روپیہ (عہ/) سماجوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے۔

پوران آلوچن گرنتھ مالا ۔ اس وقت تک بھوشیہ پوران، گرڑ پوران، براہ پوران اور لنگ پوران کی آلوچنائیں چھپ چکی ہیں اب برہم ویورت پوران کی آلوچنا چھپ رہی ہے۔ پہلی تمام آلوچناؤں کیساتھ اس کا بھی آرڈر بھیج دیں ✤

ملنے کا پتہ:۔ شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ انارکلی لاہور


دیوالی کے تیوہار پر نئی شان دار کتابیں
کتاب ایک سے ایک بڑھیا ہے
خریدنے کیلئے ابھی سے تیاری کریں
آریہ سماج کے مانیہ نیتا، آدرش سنیاسی
پوجیہ شری نارائن سوامی جی مہاراج
اپدیشوں کا سندر سنگرہ
امرت ورشا
باتصویر آریہ ڈائری ۱۹۳۳ء
یوگ کے آسن
ساٹھ عدد تصویروں سمیت
آریہ کیلنڈر سنہ ۱۹۳۳ء
دیانند چتراولی
اپنشدوں کے راز
قیمت صرف سوا روپیہ
ایک مرتبہ ہمارے سٹال پر تشریف لاویں یا تازہ فہرست کتب ملاحظہ فرماویں!
راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ وسرسوتی آشرم لاہور

استریوں کیلئے



دھارمک تحفے

اعلیٰ پایہ کی بھجن پستکیں

گھروں میں لڑائی کیوں ہوتی ہے

ساس بہو سے کیوں ناراض ہے۔ بہو ساس کی بات کو کیوں برداشت نہیں کرتی۔ ننداں بھرجائی، دیورانی جٹھانی کیوں ہوتی ہیں۔ آدمی عورت کو سمجھاتے سمجھاتے تنگ آ جاتا ہے۔ روز روز کی خانہ جنگی کو دور کرنے کیلئے آپ استریوں کے خلاف پتی برت دھرم کو بڑھانے والی مندرجہ ذیل کتابوں کا ایک سٹ ضرور خرید کر دیں۔ پورا سٹ خرید کرنے والے کو ڈاک خرچ معاف ہوگا۔

استری سکشا قیمت ۸/

ساوتری ستوان

ساوتری ستواں کی شدھ کتھا کو آسان مگر دلچسپ بھاشا میں ایسے ڈھنگ سے لکھا گیا ہے۔ جس کے پڑھنے سے استریاں پتی برت دھرم کی مہما کو آسانی سمجھ سکیں۔ شروع سے آخر تک کوئی واقعہ سدھانت کے خلاف نہیں۔ آریہ دیویاں اور آریہ پُرش دونو اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ کئی تصاویر بھی ہیں۔ قیمت ۱۲/

آدرش پتنی

استری کس طرح اپنے گھر کو سورگ دھام بنا سکتی ہے۔ کس طرح یہ اپنے پتی۔ اپنی ساس۔ نند اور دوسرے رشتہ داروں کو خوش رکھ سکتی ہے اس کا طریقہ مدھر بھاشا میں بتایا گیا ہے کنیاؤں کو جہیز میں دینے لائق ہے آپ کو بھی اس کی ایک کاپی اپنی پتنی کے لیئے ضرور منگانی چاہیئے قیمت ۱۲/

ششوپالن

ماتاؤں اور بڑی لڑکیوں کو ششوپالن ودیا کی کچھ موٹی موٹی باتیں بتانے کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے اس کے مطالعہ سے وہ بچوں کو مضبوط اور تندرست بنا سکتی ہیں شکل صورت اچھی۔ زبان میٹھی مضمون دلچسپ۔ قیمت مع خوبصورت جلد ایک روپیہ ۴/

انجنا ہنومان

ویر ہنوماں کی ماتا انجنا دیوی کی سبق آموز کتھا۔ اس کے پڑھنے سے استری جاتی کا بہت اُپکار ہوگا۔ کئی رنگدار تصویریں ہیں۔ ہندی میں قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ

جنجھلی بہو

اگر آپ اپنی بہو بیٹیوں بہنوں اور دیویوں کو حقیقت میں گرہ لکشمی اور اپنے گھر کو سونے کی گرہستی بنانا چاہتے ہیں۔ تو اس کو ضرور منگائیے۔ بھاشا آسان میٹھی اور دلچسپ ہے۔ ہندی میں قیمت صرف ۱۰/

بیشا پانجلی کا ہارمونیم اڈیشن

ایک لاکھ پچاس ہزار کی تعداد میں ہاتھوں ہاتھ بکنے والی باتصویر بھجن پستک ستر دفعہ مرتبہ بالکل نئی سج دھج اور خوبصورت رنگوں میں چھپ کر دھڑا دھڑ بک رہی ہے۔ شروع میں ہارمونیم ودھی درج ہے علاوہ ازیں ہر ایک بھجن کے ساتھ اس کی سرگم دے دی گئی ہے رنگین مجلد ہندی ۱/۴ اردو ۱/۲ بغیر ہارمونیم بیشا پانجلی اردو ۸/ ہندی ۱۰/ بھجن امرت ہندی ۶/ آریہ جاتی کی گرج ۶/ پریم گیتا پانجلی ۴/ پریم پشپ والی

بچوں کی لائبریری یا علم کی دنیا

بچوں کے لئے مہابھارت

[illegible]

بچوں کی رامائن

[illegible]

بچوں کا کرشن

[illegible]

پیارے بچوں کی پیاری لائبریری

ماتا ستیہ والمیکی

[illegible]

ترقی کی راہ پر

[illegible]

امرت کتھا

[illegible]

ہر قسم کی دھارمک مجلسی اخلاقی و سماجک کتابیں ہمارے ہاں سے خرید فرماویں!

بھگتی درپن کا

باتصویر رنگین ایڈیشن
پاکٹ ارتھات سائز

ویدک جیب جی

آریہ ماتر کے لائق ہر وقت جیب میں رکھنے کے لئے کاپی جسمانی اور روحانی واقفیت کا بھنڈار ہے تیرھواں ایڈیشن بہلاک کی آب شاندار رنگ برنگی تصویر سمیت چھپکر تیار ہے جس میں جیون کی بھلتا سادھن پنچ کرم زندگی کا پروگرام سولہ سنسکار اگنی ہوتر سندھیا ہون ارتھ فقط ایا سنا پنج یگیہ آریہ سماج کے بانی دھرم شاستر گرہ سوتر برہمن گرنتھ اور آگن ہیں کیا ہے باوجود ان خوبیوں کے سنہری جلد ہندی ۱۰/ اردو ۹/

دلچسپ اخلاقی ناول

عجوبہ

[illegible]

معاشقہ کیکب

[illegible]

دس تصنیف

[illegible]

پشپ باغ

[illegible]

ان کے علاوہ اردو۔ ہندی۔ انگریزی کی ہر قسم کی سماجک و اخلاقی کتب اجمیر۔ الٰہ آباد۔ بنارس کلکتہ اور ہر ایک جگہ کی نئی نئی کتب } ہمارے ہاں سے طلب فرماویں

راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی ہسپتال روڈ۔ لاہور

ملک کے نامور لیڈران و معزز اصحاب کی رائے میں

آریہ اناتھ آلیہ دہلی

بھارت کی راجدھانی کا عالیشان انسٹی ٹیوشن ہے

مرکزی شہر ہونے کی وجہ سے دہلی میں چاروں طرف سے یتیم بچے اور لڑکیاں آتی رہتی ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ اُنہیں آشرے دینے کے لئے یہ اناتھ آلیہ عرصہ سے جاری ہے۔ جس میں ہر جاتی کے بچے پرورش پا رہے ہیں۔ بالکوں کے لئے آشرمیں - پراکیہ - وشارد و شاستری تک شکشا کا پربندھ ہے چنانچہ کئی بالک مختلف امتحانات پاس کر چکے ہیں - اور دستکاری میں موٹر - موٹر سائیکل - سائیکل ہر قسم کی مشینوں کی مرمت - بڑھئی کا کام - بزدرزی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ جس کے لئے اب ایک بڑا ورکشاپ بھی تعمیر ہو گیا ہے۔ اسی پرکار لڑکیوں کے لئے مڈل تک شکشا کا پربندھ ہے۔ جنہیں گھر کا کام کاج کرنا۔ ایک پرانی تجربہ کار ادھیاپکا سلائی سکھاتی ہیں - ۱۶ سال کی عمر ہو جانے پر لڑکیوں کی اُتم گُن وان وروں کے ساتھ شادی کر دی جاتی ہے - چنانچہ اس وقت تک اناتھ آلیہ بہت سی اناتھ لڑکیوں کے وواہ سمبندھ گرہستھیوں میں کر چکا ہے۔ جو آنند کے ساتھ اپنا جیون دیتیت کر رہی ہیں۔ بہت دتلعی کا کام خاص طور پر کیا جاتا ہے :۔

اس سنستھا کو مختلف معزز اصحاب

شریمان مہاراجہ شاہ پور آدھیش - دیوتا سروپ بھائی پرمانند جی - پرنسپل رام دیو جی سابق آچاریہ گوروکل کانگڑی۔ دان ویر شری سیٹھ جگل کشور جی برلا۔ بابو مہیندر پرشاد جی ممبر کونسل آف سٹیٹ - بابو نارائن پرشاد سنگھ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی - شری ہت جے رام داس - دولت رام ممبر کونسل بمبئی - رائے بہادر بدری داس جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - لالہ دیش بندھو جی ڈائرکٹر تیج - پنڈت رام چندر جی دہلوی مہوپدیشک - پروفیسر چھیلانی ایم - اے سکرٹری ایجوکیشن بورڈ - لالہ سری رام جی سکرٹری جنرل کلاتھ مل و وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی دہلی - مسٹر جے - این جی جولس سابق چیف کمشنر دہلی - مسٹر ای ادلی ڈپٹی کمشنر دہلی - سیٹھ پرمانند ایم - اے انکم ٹیکس آفیسر لیڈی بریڈوڈ کمانڈر انچیف ہند - پنڈت دیو دھر جی پریذیڈنٹ سرونٹس سوسائٹی آف انڈیا - کرنل فرینکلن صاحب سابق سول سرجن دہلی - لالہ ستیہ نارائن جی گوڑواے لالہ چھبیلداس جی - لالہ منوہر لعل جی وجارگو - لالہ رام پرشاد جی و میر محمد حسین صاحب میونسپل کمشنران دہلی اسے سوئم دیکھ اس کی اُپیوگتا اور حسن انتظام بالخصوص حساب کتاب کے متعلق نہایت اعلٰے رائے کا اظہار کر چکے ہیں :۔

ہندو دھرم شاستروں میں دان اور پروپکار کے لئے بہت زور دیا گیا ہے - اور دان کے سچے مستحق اناتھ ہی ہیں - اس وجہ سے دانی پرشوں کا دھیان اس طرف دلایا جاتا ہے - کہ ہر ایک شبھ اوسر پر دان کے سمیہ اس مفید اور ضروری سنستھا کا خاص طور پر دھیان رکھیں - مکان کی کمی اناتھ آلیہ کی ایک بڑی آوشیکتا ہے - جس کی وجہ سے بالکوں کو بہت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے - اناتھ آلیہ کی دوسری ضرورت سینکڑوں اناتھوں کے لئے گرم کپڑوں اور لحافوں وغیرہ کا مہیا کرنا ہے - تاکہ موسم سرما میں اُنہیں تکلیف نہ ہو - آشا ہے - کہ دانی مہاشے اس میں بھی سہایتا دے کر پُنیہ اور یش کے بھاگی بنیں گے :۔

نوٹ :- یہ سنستھا آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کے آدھین ہے

نویدک

(لالہ) بالمکند آہوجہ سکرٹری - شوچنداس (سکرٹری آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی) منیجر آریہ اناتھ آلیہ دہلی

BHARATI

ہندوستانی صابن کی دُنیا میں انقلابِ عظیم

ہندوستانی صنعت وحرفت کے حامی یہ سنکر خوش ہوں گے۔ کہ ہندوستان کے دارالسلطنت دہلی میں صابن بنانے کا ایک ایسا عظیم الشان کارخانہ کھل گیا ہے جس سے ہندوستانی صابن کی دُنیا میں اِک انقلابِ عظیم برپا ہو جائے گا۔ اِس کارخانہ کا نام

بھارتی سوپ ورکس دہلی

ہے۔ اور اس کے صابن دوسرے صابنوں کے مقابلہ میں ہر لحاظ سے بہتر اور افضل ہیں۔ اور اُنہیں نفاست پسند آنکھیں پسند کرتی ہیں۔ عُمدہ صابن کی پانچ خُوبیاں ہیں (۱) جلد کو نرم کرے (۲) مَیل کو چھڑائے (۳) گھسے کم (۴) جھاگ زیادہ دے (۵) سستا ہو۔

بھارتی سوپ ورکس

کے صابنوں میں یہ خُوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

ایک مرتبہ آزمائش کرکے دیکھئے۔ پھر آپ ہمیشہ کے لئے ان ہی کے گرویدہ ہو جائیں گے۔

بھارتی سوپ ورکس کے صابن

خالص ہندوستانی ہیں۔ ہندوستان میں بنتے ہیں۔ ہندوستانی کاریگر انہیں بناتے ہیں۔ سرمایہ بھی سو فیصدی ہندوستانی۔ انتظام بھی سو فیصدی ہندوستانی ؛

بھارتی سوپ ورکس دہلی

فیکٹری
قرول باغ دہلی

دفاتر
نمبر ۱۵۔ بارہ کھمبہ روڈ نئی دہلی۔

SOAP WORKS DELHI

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ओ३म्

कृण्वन्तो- विश्वमा- र्यम्

प्रकाश लाहौर

THE PRAKASH LAHORE

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

ممالک غیر سے ۶/
فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ ششماہی

نمبر ۴۴ جلد ۲۸

SUNDAY 13 NOV 1932 | اتوار ۲۹ - کارتک سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۳ - نومبر ۱۹۳۲ء - دیانند آبد ۱۰۸

پرماتما کی بھگتی کا ادھیکار

رگوید کے اس منتر میں آدیش ہے کہ اعلیٰ ادنیٰ ہر قسم کے لوگوں کو پرماتما کی بھگتی کا ادھیکار ہے۔ اچھے شہری والے جس پرماتما کی بھگتی کرتے ہیں۔ نیچ شہری اچھوتوں۔ دلتوں۔ انتیجوں سب کو اس کی بھگتی کا ادھیکار ہے۔ نادان ہیں وہ لوگ۔ جو پرماتما کی بھگتی مندر کے گرد باڑ لگا کر اس کے اندر جانے کا ایک چھوٹا سا راستہ مقرر کرتے ہیں۔ اور اپنے بغیر انیہ کسی کو اس کے اندر جانے کا ادھیکار دینے سے انکار کرتے ہیں۔ اپنے خیال میں وہ ایشور کے پیارے بنتے ہیں۔ پرنتو پرماتما کی درشٹی میں وہ منش جاتی میں ایسی تفریق پیدا کرنے کے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ جو پرماتما کو کبھی منظور نہیں۔ اچھوت اُدھار کی موجودہ لہر اس پرکار کے سنکچت وچاروں کو بہائے جانے میں بہت کچھ کامیاب ہوتی ہے۔ پرنتو یہ کہنا کٹھن ہے۔ کہ ایسے وچاروں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ابھی تک ایسے دیو بھگت موجود ہیں۔ جو منش جاتی کے ایک بڑے حصہ کو دیو پوجا کے ادھیکار سے وچنت رکھ کر بھی سمجھ رہے ہیں۔ کہ ایسا کرنے میں وہ اپنے دیوتا کو رجھا رہے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ وہ ایسا کرنے میں پرماتما کی آگیا بھنگ کر رہے ہیں۔ جو انہیں نے

ویدامرت

پرماتما کو بلاتے ہیں

इन्द्रं परेऽवरे मध्यमास इन्द्रं यान्तोऽवसितास इन्द्रम्।
इन्द्रं क्षियन्त उत युध्यमाना इन्द्रं नरो वाजयन्तो हवन्ते॥

اونچی جماعت کے نیچی جماعت کے اور درمیانی جماعت کے منش اندر (پرماتما) کو بلاتے ہیں۔ راستہ چلنے والے اور کاروبار میں لگے ہوئے اندر (پرماتما) کو بلاتے ہیں گھروں میں رہنے والے اور یدھ کرنے والے منش۔ دھن۔ ان۔ بل کی خواہش والے سب نرناری اسی اندر (پرماتما) کو بلاتے ہیں ؂

اپنے ویدگیان دوارا دیتا ہے۔ کہ اونچی۔ نیچی اور درمیانی جماعتوں کے منشوں کو پرماتما کے بلانے کا سامان یہ ادھیکار ہے۔ کاش ایسے لوگ غلط روی کو چھوڑ دیں۔ اور آریہ جاتی ایک بار پھر سنگھٹت ہو کر آریہ سنسکرتی اور ویدک دھرم کا جھنڈا سارے جہان پر لہرانے میں کامیاب ہو۔ ویدکی اس آگیا دوارا پرتیک منش کو اپنے ادھار کے لئے پرماتما کو ہی بلانا چاہئے۔ اس لئے

اسی کی ہی بھگتی کرنی چاہئے۔ اونچی جماعت کے لوگ اس لئے پرماتما کی بھگتی کریں۔ کہ وہ اپنی عظمت کو برقرار رکھ سکیں۔ اور ایشور دوار میں پڑ کر اپنی پاپ سنگتی کو کھو بیٹھیں۔ درمیانی جماعت کے لوگ اس لئے بھگوت بھگتی کریں۔ کہ وہ نیچے جانے سے بچیں۔ اور اوپر اٹھ سکیں۔ نیچی جماعت کے لوگ اس لئے۔ کہ جن لیمنوں نے انہیں نیچا بنا رکھا ہے۔ ان سے بچ کر اونچا اٹھیں۔ اور اپنے

اونچ نیچ سب کو

جیون کو سپھل بنانے کے لئے پرماتما کی بھگتی کا کسی استھان یا سمے وشیش سے سمبندھ نہیں۔ یہ نہیں کہ مندر میں بیٹھ کر ۱۰-۲۰ منٹ سندھیا اپاسنا کی۔ اور اس کے بعد سارا دن جو چاہا کیا۔ نہیں وید کہتا ہے۔ کہ راستہ چلتے۔ اور کاروبار میں لگے ہوئے لوگ پرماتما کو بلاتے ہیں۔ اربھات انہیں پرماتما کو اس اوستھا میں بھی نہیں بھولنا چاہئے۔ کاروبار میں جھوٹ کا اپیوگ اس لئے ادھک ہے۔ کہ ایشور بھگتی کا استھان اور سمے وشیش سے سمبندھ سمجھ لیا گیا ہے۔ اگر کام کرتے ہوئے بھی پرماتما کو اپنے ہردے استھان میں بلانے کا پریتن جاری رہے۔ تو کوئی کاروباری منش اپنے کاروبار میں بھی دھرم سے وچلت نہیں ہو سکتا۔ اسی پرکار وید نے بتایا۔ کہ گھر میں یا باہر جہاں بھی منش ہو۔ اسے پرماتما کو یاد رکھنا چاہئے۔ کیونکہ اس کا سمرن سیدھے مارگ پر چلنے میں سہایک ہوتا ہے۔ سنسار میں منش کو دھن ان بل کی ضرورت ہے۔ اور یہ پدارتھ وید کہتا ہے۔ پرماتما کے بلانے سے ہی مل سکتے ہیں۔ یہ پدارتھ ایشور آگیا کا النگھن کرنے والوں کو بھی دیئے جاتے ہیں۔ پرنتو ایسے لوگ ان کے پرشانتی کے استھان میں شانتی کا کارن ہوتے ہیں۔ پرنتو ایشور بھگت کا دھن۔ ان بل نردھنوں اور بھوکوں کی سہائتا اور دیو رکھشا میں لگتا ہے جس سے اس کے آتما کو شانتی پراپت ہوتی ہے۔ وید کے اس منتر کا اپدیش یہ سار ہے۔ کہ منش کو ہر اوستھا میں پرماتما کو یاد

وشووِدیالیہ گوروکل کانگڑی ویوار پرکاشت ہندی کے اُتم اُتم گرنتھ

یوگیشور کرشن

شری سوبیہ کماری گرنتھاولی کا یہ اُتم پُستک ہے - اس کے مصنف آریہ سماج کے پرسدھ ودوان پنڈت چموپتی جی ایم - اے "آریہ سیوک" ہیں۔ آریہ سماج کے ودوان سنیاسی مہاتماؤں - نیتاؤں - دیش کے بڑے بڑے لیڈروں اور اخبارات نے اس پُستک کی بڑی پرشنسا کی ہے سکاغذ چھپائی صفائی بڑھیا - اُتم مجلد قیمت اڑھائی روپیہ ؛

ویدک وِنے

سوادھیائے منجری کی یہ تیسری پُستک ہے - اس کے لیکھک گوروکل کانگڑی کے آچاریہ پنڈت دیوشرما جی ودیا النکار ہیں۔ سوادھیائے کے لئے اس سے اچھی پُستک آپ کو اور نہیں مل سکتی - آریہ سماج کے ودوان سنیاسیوں، نیتاؤں کے علاوہ دیش کے نیتاؤں اور ہیر پیڑکاؤں نے مکت کنٹھ سے اس پُستک کی تعریف کی ہے - بڑھیا چھپائی - اُتم کاغذ قیمت ۱۲؍ ؛

کلیان مارگ کا پتھک

شہید دھرم شری سوامی شردھانند جی کا یہ جیون چرتر ہے - خود شری سوامی جی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اُتم کپڑے کی جلد قیمت ۱۲؍ ؛

آریہ پتھک لیکھرام

یہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کا جیون چرتر شری سوامی شردھانند جی کا لکھا ہوا ہے - قیمت ۱۲؍ ؛

برہمچریہ سندیش

(لیکھک پروفیسر ستیہ ورت جی سدھانت النکار) بہار - اوڑیسہ - سی - پی اور بڑودہ کی سرکار نے اس پُستک کو سکول کے ودیارتھیوں کو انعام میں دینے کے لئے سرکلر جاری کئے ہیں - نوجوانوں کو اس پُستک کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے - قیمت ۱۲؍ ؛

آریہ سماج کی لائبریریوں میں ان پُستکوں کی ایک ایک کاپی ضرور رہنی چاہئے - گوروکل سے پرکاشت پُستکوں کا بڑا سوچی پتر مفت منگوائیے ؛

پتہ :- منیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی (ہردوار)

نوٹ :- یہ پُستکیں شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پُستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتی ہیں ؛

گنیش فلور ملز کمپنی لمیٹڈ لائل پور کے تیار کردہ

تاج محل

گولڈن بیل — نازِ ہند

چھاپ

شدھ سودیشی بناسپتی گھی — ہمیشہ استعمال کریں

کیونکہ مستند طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ ہمارے مال کی کوالٹی باقی تمام دیسی بدیشی مال سے بدرجہا بہتر ہے

ہمارا ہمیشہ نصب العین یہی رہا ہے کہ مال کی کوالٹی بہتر بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے - چنانچہ لاکھوں روپیہ اور خرچ کر کے اب ہم نے ان گھی پونکے مال کی کوالٹی کو درجہ کمال تک پہنچا دیا ہے

آزمائش کریں - آپ ہماری محنت کی داد دیں گے

ہمارا مال خالص بناسپتی اجزا سے تیار کیا جاتا ہے - چربی - جانوروں کے تیل - دھات یا کسی قسم کی ملاوٹ سے بالکل مبرا ہے نیز صحت انسانی کے لئے بالکل بے ضرر ہے۔

کھانے میں نہایت خوش ذائقہ ہے — نازک سے نازک گلے کو تکلیف نہیں دیتا

یہ صرف دیسی سرمایہ - دیسی محنت و دیسی اجزا سے تیار کردہ سو فیصدی سودیشی مال ہے - اس لئے آپکا فرض اولین ہے - کہ ضرورت پر صرف اسی بناسپتی گھی کا استعمال کریں - یاد رکھئے

خالص ہندوستانی سرمایہ سے قائم شدہ سارے ہندوستان میں بناسپتی گھی کا صرف یہی واحد کارخانہ ہے

نیز ہر ایک واقفیت کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں :-

المشتہر

جنرل منیجر دی گنیش فلور ملز کمپنی لمیٹڈ لائل پور

ایک اوربرت کی گھوشنا

دکن کے گوروویور مندر میں اچھوتوں کے داخلہ کے لئے مسٹر کیلپان نے ز ماہا ربرت شروع کیا تھا۔ مہاتما گاندھی نے اُس سے یہ کہہ کر برت ملتوی کرادیا تھا۔ کہ مندر کمیٹی کو ۳ ماہ کی مہلت دی جانے۔ اور اگر کمیٹی نہ مانی۔ تو میں بھی آپ کے ساتھ برت رکھوں گا۔ وہ تین ماہ آہستہ آہستہ گزر رہے ہیں۔ لیکن دلتوں سے پابندی اُٹھانے کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ اس حالت میں مہاتما جی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر میں اب مسٹر کیلپان کو ان کے حال پر چھوڑ دوں۔ تو میں ہندوستان کا نالائق فرزند اور بے وفا رفیق ثابت ہونگا۔ گویا مہاتما جی کی زندگی اب گوروویو مندر والوں کے ہاتھ میں ہے۔ دیکھیں وہ کب انسانی جذبات سے متحرک ہو کر مندر کے دروازے دلتوں پر کھولنے کے قابل ہوتے ہیں!

سنسار کی گتی

الہ آباد کی ہندو مسلم سکھ کانفرنس

الہ آباد میں اتحاد کے لئے جو ہندو۔ مسلم۔ سکھ کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کا ادیش نہایت اعلیٰ ہے۔ لیکن اس ادیش کی پورتی اسی حالت میں ہو سکتی ہے۔ جب ہر ایک جماعت خود زندہ رہنے اور دوسروں کو زندہ رہنے دینے کے اصول پر ایمانداری سے عمل پیرا ہو۔ الہ آباد کانفرنس میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان اس نیت سے شامل ہوئے ہیں۔ کہ جو وزیر اعظم کے ایوارڈ سے ملا ہے۔ وہ تو مل گیا۔ اب ہندوؤں سے کچھ مل سکے۔ تو وہ بھی حاصل کر لیں یہ ظاہر ہے۔ کہ مسلم نوازی کی رَو میں بہنے کے باوجود بھی وزیر اعظم نے ان کے چودہ نکات کو تمام و کمال منظور نہیں کیا تھا۔ دراصل دیکھا جائے۔ تو وزیر اعظم کا مطلب تو صرف جداگانہ انتخاب سے تھا۔ باقی نکات کا تعلق مسلمانوں سے تھا۔ اور وہ جداگانہ انتخاب کی قیمت تھے۔ جس میں سے کچھ ادا کر دی گئی۔ اور کچھ کے دینے سے انکار کر دیا گیا۔ سودوں میں ایسا ہوتا ہی ہے۔ جو باقی قیمت رہ گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی وصولی کا چیک مسلمان ہندوؤں سے کٹوانا چاہتے ہیں۔ ان حالات کے اندر ہمارا تو خیال ہے۔ کہ الہ آباد کانفرنس کی کامیابی میں ہندوؤں کی شکست اور اس کی ناکامی میں مسلمانوں کی فتح ہے۔ کامیابی میں ہندوؤں کی شکست اس لئے۔ کہ جداگانہ انتخاب کو چھوڑ کر نہ صرف وزیر اعظم کے ایوارڈ کی باقی [illegible] ہندو تسلیم کر لیں گے۔ بلکہ باقی ماندہ نکات کی منظوری کے علاوہ مشترکہ انتخاب کی صورت بھی ان سے فتح کرانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ دراصل سیٹ کے عوض ہندو دکھولے گا کھلا کھلا نکتہ نظر۔ کہ ہم اپنے فرقہ پرست بھائیوں کو مشترکہ انتخاب منظور کر لینے کی بات کہیں گے۔ اور فرقہ پرست مسلمانوں سے مشترکہ انتخاب منظور کرانے کی اُمید ایسی ہی ہے جیسی چڑیوں سے دودھ کی۔ اور ناکامی میں مسلمانوں کی فتح اس لئے کہ وہ یہ کہنے کے قابل ہو جائیں گے۔ کہ ہم نے تو صلح کا ہاتھ بڑھایا تھا۔ لیکن ہندوؤں نے اسے پکڑنے سے انکار کر دیا۔

اتحاد بڑی اچھی چیز ہے۔ لیکن یہ حاصل اُسی حالت میں ہو سکتا ہے۔ جب طرفین کے دل میں اس کی خواہش ہو۔ [illegible] مسلمانوں کو اتحاد کی خواہش ہرگز نہیں۔ ہو بھی کیسے۔ جب اُنہیں ہندوؤں سے علیحدگی کی پوری قیمت مل رہی ہے۔ جو کچھ اُنہوں نے وصول کیا ہے۔ اُسے کھوئیں۔ تب ہندوؤں سے سچا اتحاد کریں۔ اور ہندوؤں سے اُنہیں ملنے کی اُمید کیا ہے۔ جو خود محتاج ہیں۔

کانفرنسوں اور یونٹیوں کا کافی تجربہ رکھتے ہوئے ابھی ہندوؤں کا اتحاد، کانفرنس میں سرگرمی سے حصہ لینا قابلِ داد ہے۔ لیکن انکا مقصد اس سے پورا ہوتا دکھائی نہیں دیتا حالات ایسے ہیں۔ کہ وہ کانفرنس سے کچھ کھوئیں گے۔ پائیں گے نہیں۔ پائیں کیسے جبکہ وہ خود کسی ایک بات پر متفق نہیں۔ کانفرنس کی ہی بات لو۔ مسلمانوں کو کسی معاملہ پر باہمی مشورہ کی ضرورت ہوئی۔ تو وہ منٹوں میں اتفاق رائے سے کسی فیصلہ پر پہنچ گئے۔ لیکن ہندوؤں کا گھنٹوں بحث مباحثہ کے بعد بھی کسی ایک بات پر اتفاق رائے نہ ہو سکا۔ ہندو مسلمانوں سے اتحاد کی کانفرنس کرنے سے پہلے اپنے اندر اتحاد پیدا کرنے کی کوئی کامیاب کوشش کرلے۔ تو ہندو مسلم کانفرنس میں اتحاد کی شکل نظر آنے کی اُمید ہو سکتی۔ جب وہ خود منتشر ہیں۔ تو دوسروں کو اپنے ساتھ ملانے کی انکی اُمید موہوم نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ کانفرنس کی حالت یہ ہے۔ کہ مسلمان اپنا ایک مطالبہ پیش کر لیتے ہیں۔ اور آرام سے بیٹھ جاتے ہیں۔ ہندو اس پر فارمولا سازی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ لیکن کوئی تنہا فارمولا بھی کارگر ہو سکے۔ جب مسلمانوں کا پیش کردہ فارمولا اپنی جگہ سے ہلے۔ کانفرنس میں بڑے امورِ متنازعہ بنگال، پنجاب اور سندھ ہیں۔ کانفرنس کا زیادہ تر وقت پنجاب اور سندھ کے معاملہ پر صرف ہو رہا ہے۔ پنجاب کے معاملہ نے اتنا وقت اس لئے لیا۔ کہ دربار خالصہ کے سکھ پرانی ہٹ دھرمی پر ارادہ پر [illegible] ڈٹے رہے۔ ورنہ ہندو تو کسی نہ کسی مرحلہ پر پنجاب مسلمانوں سے سمجھوتہ کر لینے پر تیار ہو ہی جاتے۔ سندھ کے ہندو علیحدگی سندھ کے معاملہ پر اڑے ہوئے ہیں۔ لیکن اس پر مختلف اطراف سے فارمولوں کا دباؤ برابر ڈالا جا رہا ہے۔ کیا کانفرنس نے ہندوؤں اور سکھوں نے غالب امکانی صورتیں ہند سمجھ لیں۔ کہ الہ آباد کانفرنس ہی حمید کو پورا کر نہیں کہاں تک کامیاب ہوگی۔

جموں کے مندروں میں دلتوں کا داخلہ

جموں۔ ۷ نومبر۔ ایک بھاری جلوس میں دلتوں نے پہلے دیوان جوالا سہائے کے پرائیویٹ مندر میں۔ پھر سرکاری مندر گدادھر جی و مندر پنج بیر تھی وغیرہ اور جموں کے مشہور رگھوناتھ جی مندر میں دیو درشن کیئے۔

ڈاکٹر عالم کا طبی معائنہ۔ لاہور۔ ۸ نومبر کلکتہ کے ڈاکٹر بی۔ سی۔ رائے نے سرکاری اور غیر سرکاری ڈاکٹروں کی موجودگی میں میو ہسپتال میں ڈاکٹر محمد عالم کا طبی معائنہ کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تشخیص کے متعلق تمام موجودہ ڈاکٹروں کا اتفاق رائے ہے۔ چونکہ رپورٹ خفیہ ہے۔ اس لئے تفاصیل معلوم نہیں ہوئیں۔ تاہم بتایا جاتا ہے۔ کہ پہلے مثانہ اور پھر مثانہ اور رسولی کے اپریشن کا مشورہ دیا گیا ہے۔

جیلروں کی معطلی حکومت بمبئی نے سپرنٹنڈنٹ جیلر اور مسٹر جیکس ڈپٹی جیلر ناسک جیل کو اس الزام میں معطل کر دیا ہے۔ کہ ناسک جیل میں ایک قیدی پر جیل کے عملہ کے کچھ آدمیوں کی طرف سے تشدد کیا گیا تھا۔ جس سے اسے [illegible] داغ کو صدمہ پہنچا۔ گورنمنٹ مقدمہ کی سماعت کے لئے سپیشل مجسٹریٹ کے تقرر کا ارادہ رکھتی ہے۔

انڈیا لیگ ڈیلیگیشن کا بیان

برطانیہ سے انگریز استری پُرشوں کا جو ڈیلیگیشن ہندوستان کی اوستھا جاننے کے لئے آیا تھا۔ وہ ہندوستانی دیہات کا بچشم خود معائنہ کر کے اور دیہاتیوں سے براہِ راست حالات معلوم کر کے واپس چلا گیا ہے۔ جاتے ہوئے اس کی طرف سے جو بیان دیا گیا ہے۔ اس کا لبِ لباب یہ ہے :-

" ہندوستان کے ہر ایک گاؤں میں مہاتما گاندھی کا نام بچہ بچہ کی زبان پر ہے۔ اور ہر جگہ مہاتما قدر کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں۔ سلف گورنمنٹ کی خواہش ہیں۔ اور گورنمنٹ کی سختی اور آرڈیننسوں کی مخالفت میں وہاں اتحاد ہے۔ دیہات میں فرقہ داری نہیں ہے۔ اختلافات کے باوجود فرقہ پرست لیڈر مہیں بتانے سے نہ رک سکے۔ کہ کانگرس ملک میں سب سے مضبوط جماعت ہے "۔

جعلی نوٹوں سے خبردار رہو۔ لاہور ۸ نومبر پولیس نے پبلک کو متنبہ کیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل نمبروں کے پانچ روپے کے نوٹ نہ لئے جائیں:-

K/47 ۱۰۳۰۹۷ - 44/B ۲۰۱۷ ۰۰۶ -

L/99 ۸۰۳۰۳۰ - B/9 ۷۷۹۷۵۰ ۔

ایڈیشنل پولیس کی ضرورت۔ پنجاب کونسل میں سرکاری ممبر نے جب ایڈیشنل پولیس کے لئے ۹۲ ہزار روپیہ کی منظوری کا مطالبہ پیش کیا۔ تو سردار حبیب اللہ خان نے کساد بازاری وغیرہ وجوہات کی بنا پر اس مطالبہ کی مخالفت کی۔ اس پر سرکاری ممبر نے ایڈیشنل پولیس کی ضرورت کی وجوہات بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت صوبہ میں انقلاب پسندانہ تحریک کا دور دورہ ہے۔ اور ادھر پنجاب کونسل کے بعض ممبران نے واک آؤٹ کیا ہے۔ وہ بھی کچھ کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ اندریں حالات یہ مطالبہ ضروری ہے۔

عبرتناک سزا۔ امرتسر کے غلام رسول نامی ایک شخص کو ایک تیرہ سالہ لڑکی کی عصمت دری کرنے کے الزام میں ۳ سال قید کی سزا ہوئی ہے۔ جو ملزم کی ماں نے لڑکی [illegible]

محکمہ ریلوے کو چودہ کروڑ کا خسارہ - نئی دہلی ۶ نومبر۔ محکمہ ریلوے کی گزشتہ دو سالوں کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام ریلوں کے نقصان کا اندازہ چودہ کروڑ روپیہ ہے۔ جس میں سے جی۔ آئی۔ پی ریلوے کو کپاس کی فصل کی تباہی سے ایک کروڑ کا۔ اور برہما کی ریلوں کو موٹروں کے مقابلہ کی وجہ سے دس لاکھ کا خسارہ رہا ہے ؞

آریہ نگر پر عیسائی حملہ - آریہ نگر میں پچھلے دنوں شانتی نگر کی ایک عیسائی لڑکی برضا و رغبت خود شدھ ہوئی تھی۔ عیسائیوں کو گوارا نہ ہوا۔ اور انہوں نے آریہ نگر پر حملہ کر کے لڑکی کو زبردستی اُٹھا کر لے جانا چاہا۔ اس دوران میں کچھ آدمی زخمی ہوئے۔ معاملہ پولیس کے ہاتھ میں ہے ؞

کانگرس سے مصالحت نہیں ہوگی - وزیر ہند کو پارلیمنٹ میں ایک بار پھر اعلان کرنے کا موقع مل گیا۔ کہ گورنمنٹ کانگرس کے ساتھ اس وقت تک کوئی مصالحت یا سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں ؞

ہندوستان پر بارِ عظیم - لنڈن۔ ۸ نومبر۔ ایک سوال کے جواب میں پارلیمنٹ میں بتایا گیا کہ تینوں گول میز کانفرنسوں کا خرچ ایک لاکھ پچاس ہزار پونڈ ہے۔ جس میں سے ایک لاکھ ۴۴ ہزار ہندوستان کے سر منڈھا جائے گا ؞

پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی - روم۔ ۸ نومبر۔ گورنمنٹ اٹلی نے ۶ ہزار پولیٹیکل قیدیوں کو عنقریب رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ؞

گول میز کانفرنس کے ممبر کی مذمت - مسٹر کیلکر پردھان ہندو مہاسبھا کی دہلی کے گول میز کانفرنس کی ممبری سویکار کرنے پر امراوتی کے ایک پبلک جلسہ میں اُن کی مذمت کی گئی۔ پنجاب میں پنڈت نانک چند جی کے خلاف گول میز کانفرنس کی ممبری منظور کرنے پر ایک نہیں۔ انیک مقامات کے جلسوں کا اُن پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ تو مسٹر کیلکر پر ایک ہی جلسہ کا کیا ہو سکتا تھا؟

وزیر ہند کا اعلان - لنڈن۔ ۸ نومبر۔ پارلیمنٹ میں وزیر ہند نے اعلان کر دیا۔ کہ گول میز کانفرنس کے ممبروں کا جو فیصلہ ہوگا۔ گورنمنٹ اس کی پابند نہ ہوگی۔ بلکہ اپنی پوری ذمہ داری کے ساتھ جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کے سامنے تجاویز پیش کرے گی۔ البتہ ان میں ان تجاویز کو بھی شامل کر لے گی۔ جو ہندوستانی ڈیلیگیٹوں میں اتفاق رائے سے پاس ہوں گی ؞

لالہ جگن ناتھ کو صدمہ - افسوس۔ یونیورسل ایڈورٹائزنگ ایجنسی لاہور کے مالک لالہ جگن ناتھ جی سہگل کا ایک سالہ فرزند اُنہیں داغِ مفارقت دے گیا۔ اس صدمہ میں ہمیں لالہ جگن ناتھ جی سے پوری ہمدردی ہے ؞

ہون کی اجازت نہ ملنے پر بھوک ہڑتال - مسٹر ہرکیش مقدمہ سازش دہلی کے ایک زیر حراست ملزم بھوک ہڑتال پر ہیں۔ اپنی بھوک ہڑتال کے متعلق عدالت میں مسٹر ہرکیش نے بیان دیا ہے۔ کہ میں گرفتار ہونے سے پہلے ہر اتوار کو اور آریہ تہواروں پر ہون کیا کرتا تھا۔ اور چونکہ میرا جنم ایک آریہ سماجک گھرانہ میں ہوا ہے۔ اس لئے میں ویدک دھرم میں وشواس رکھتا ہوں۔ اور ویدک دھرم کے نیموں کا پالن کرنا اپنا کرتویہ سمجھتا ہوں۔ جیل میں آ جانے پر بھی ہم ہر تہوار کو ہون کیا کرتے تھے۔ لیکن امسال دیوالی پر سپرنٹنڈنٹ جیل نے ڈھاک کی سمدھا تک منگوانے کی اجازت نہیں دی۔ میں نے دیوالی کے بعد ہولی تک روزانہ ہون کرنے کی پرتگیا کی ہوئی ہے۔ لیکن افسران جیل نے ہون کنڈ اور سامگری منگوانے کی اجازت نہیں دی۔ میرا خیال ہے۔ کہ افسرانِ جیل کا ہون کرنے کی اجازت نہ دینا مذہب میں دخل اندازی ہے۔ جس کو کوئی خوددار شخص برداشت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا میں نے ۲ نومبر سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ اور عدالت کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں اس معاملہ میں اپنی جان کی بازی تک لگا دوں گا۔ اور کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک افسرانِ جیل مجھ کو ہون کی اجازت نہ دیں گے"؞

مسٹر ہرکیش کو ہون کی اجازت نہ ملنے کی وجہ پر بھوک ہڑتال کے متعلق آریہ پرتی ندھی سبھا نے وائسرائے اور چیف کمشنر دہلی کو تار دئے ہیں جن میں اُن سے اس معاملہ میں مداخلت کرنے کی درخواست کی گئی ہے ؞

پنجاب اور سندھ کے فارمولے - سندھ کے متعلق اقلیتوں کے لئے ہندوؤں نے ۱۳ تحفظات پیش کئے ہیں۔ پنجاب کے متعلق بھی ایک فارمولا قابلِ قبول بیان کیا جاتا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ پنجاب کونسل میں ۳/۲ منتخب نمائندے کسی قانون کو اقلیتوں کے مفاد کے خلاف اور اکثریت کے حق میں قرار دیں۔ لہٰذا اس قانون کو واپس لے لیا جائے گا۔ اگر تحریک واپس نہ لی گئی۔ تو وزارت کو مستعفی ہونا پڑیگا۔ اختلاف رائے کی صورت میں معاملہ مرکزی گورنمنٹ کے سپرد کیا جائے گا۔ یا سپریم کورٹ کے۔ جس کے تین جج۔ ایک ہندو۔ ایک مسلمان اور ایک سکھ ہوں گے ؞

ہندو سکھ ممبران کا واک آؤٹ

کمیونل اوارڈ کے خلاف کونسل کے ہندو سکھ ممبران کی طرف سے راجہ نریندر ناتھ بہادر کونسل میں ایک بیان پڑھنا چاہتے تھے۔ جس کی صدر کونسل نے اجازت نہ دی۔ اس پر ان معدودے چند ہندو سکھ ممبران کو چھوڑ کر جنہیں ہندو کاز سے کبھی ہمدردی نہیں ہوئی۔ اور جو کونسل کے گدیوں پر دل و جان سے فریفتہ ہیں۔ باقی تمام ہندو سکھ ممبران کونسل ہال سے واک آؤٹ کر گئے۔ واک آؤٹ کے فیصلہ سے وزرا کو مستثنےٰ رکھا گیا تھا۔ اس لئے آنریبل ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ اور آنریبل سردار جوگندر سنگھ وزیر زراعت اپنی پارٹیوں کے فیصلہ کے مطابق اجلاس میں موجود رہے جن کی موجودگی فرقہ پرست ممبران کو معلوم ہوتا ہے۔ بری طرح کھٹکتی تھی۔ کیونکہ انہوں نے وزرا صاحبان پر چوٹ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اور بار بار کہا۔ کہ جب وزرا صاحبان کی پارٹی والے واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ تو وہ یہاں کیوں ہیں؟ اس پر ہر دو وزرا نے اپنی معرکہ کی تقریروں میں فرقہ پرستوں کو دندان شکن جواب دیا۔ جنہیں واک آؤٹ کرنے والے ممبران کی کارروائی کے متعلق اپنی رائے صاف الفاظ میں ظاہر کر دی۔ چنانچہ سردار جوگندر سنگھ صاحب نے کہا:-

"ہمارے ہندو اور سکھ ممبران واک آؤٹ کرنے میں حق بجانب ہیں۔ انہوں نے ایسا محض اس لئے کیا ہے کہ وہ غیر جانبدارانہ حکومت چاہتے ہیں۔ متفرقہ دارانہ حکومت نہیں چاہتے۔ انہوں نے واک آؤٹ سے یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ کمیونل اوارڈ کو بنظر پسندیدگی نہیں دیکھتے"

ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ کی تقریر

ڈاکٹر نارنگ صاحب نے اپنی ولولہ انگیز تقریر میں کہا۔ کہ:-

"مجھے یہ ہرگز خیال نہ تھا۔ کہ اس موقعہ پر غیر مسلم وزرا کے خلاف اس طریق سے مظاہرہ کیا جائے گا۔ آپ نے کہا۔ میں نے وزیر اعظم کے اوارڈ کو زہر کا پیالہ کہا ہے۔ میں اب بھی کہتا ہوں۔ اور میں [illegible] بیٹھا ہوں۔ میں موجودہ اصلاحات کی بناء پر بیٹھا ہوں۔ اگر اس اوارڈ کو قانونی شکل دی گئی۔ اور اسکا کانسٹی ٹیوشن اس اوارڈ پر مبنی ہوا۔ تو میں اس کانسٹی ٹیوشن کے ساتھ تعاون نہیں کروں گا۔ اور میرے دوست مجھے اس ہاؤس میں نہیں پائیں گے"؞

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ "مسلمان ۵۶ فیصدی کیا ۷۰ فیصدی بھی کیوں نہ حاصل کر لیں۔ تو بھی یہ کانسٹی ٹیوشن قابلِ عملدرآمد نہ ہوگا۔" مزید براں آپ نے فرمایا کہ "میرے ہندو اور سکھ دوستوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے۔ ان کے لئے صرف وہی راستہ تھا۔ اور وہ ایسا کرنے میں حق بجانب ہیں"۔

آپ نے اپنے واک آؤٹ نہ کرنے کی دو وجوہات بتائیں۔ ایک تو یہ۔ کہ ہم کمیونل اوارڈ پر مبنی کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت کام نہیں کر رہے۔ اور دوسرے یہ۔ کہ ہماری پارٹیوں نے ہمیں ہدایت کی ہے کہ ہم اس ہاؤس میں رہیں۔ جب کبھی ہماری پارٹیوں کی طرف سے ہمیں ہدایت ہوگی۔ ہم اس ہاؤس سے واک آؤٹ کر جائیں گے"؞

وزراء صاحبان کی تقریروں سے جہاں فرقہ پرست مسلمانوں کے کان کھل گئے۔ وہاں ہندو اور سکھ جماعتوں کو اطمینان ہو گیا۔ کہ اُن کے وزرا قومی غداری کے ارتکاب سے بالاتر ہیں۔ اور ان کا یہ رویہ ہندو سکھ ممبران کے واک آؤٹ کے متعلق ہماری تقویت کا موجب ہے ؞

وی۔ پی آتے ہیں

نومبر میں جن خریداران کا چندہ ختم ہونا ہے۔ انہیں باقاعدہ اطلاع دی جا رہی ہے۔ جس میں انہیں سے توجہ کیا گیا ہے کہ مبلغ چار روپیہ چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ جن اصحاب کا چندہ ۱۷ نومبر تک موصول نہ ہو جائے گا۔ انہیں ۲۰ نومبر کا پرچہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائے گا۔ جسے انہیں وصول کر لینا چاہئے۔ جو اصحاب کسی وجہ سے وی۔ پی وصول نہ کرنا چاہیں۔ وہ بواپسی بذریعہ کارڈ اطلاع دیں۔ جو ۱۷ نومبر ۱۹۳۲ء تک پہنچ جانا چاہئے ؞

مینیجر "پرکاش"۔ لاہور

پرکاش لاہور

۲۹-کارتک سمت ۱۹۸۹

میرا دورہ

اِدھر گرمی رخصت ہوئی۔ اور اُدھر میری چھٹی ختم ہوئی۔ کچھ ورشوں سے گرمی کے دنوں میں میں آریہ سماجوں کے جلسوں پر نہیں جاتا۔ کیونکہ میری کمزور طبیعت گرمی کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔ پچھلے سال تو سبھا منتری ہونے کی وجہ سے مجھے کہیں کہیں جانا بھی پڑا۔ لیکن اس سال میں نے جون سے لے کر اکتوبر تک مکمل آرام کیا۔ شاید یہ آرام ابھی ختم نہ ہوتا۔ اگر آریہ سماج انبالہ کا سالانہ جلسہ نہ آجاتا۔ اس بار یہ جلسہ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر کو تھا۔ اس سماج کے پردھان ڈاکٹر لال چند جی کو آریہ سماج سے جو پریم ہے۔ اور مجھ پر ان کی جو کرپا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے میرے لئے انکار کرنا مشکل ہی نہیں۔ ناممکن ہے۔ اس بار میں جلسہ پر جانا نہ چاہتا تھا۔ لیکن مجھے جانا ہی پڑا۔

یہ جلسہ بھی پچھلے سالانہ جلسوں کی طرح نہایت کامیاب رہا۔ اُپدیشکوں کا تو وہاں کہنا ہی کیا تھا۔ سوامی سرودانند جی کی موجودگی ہی جلسہ کی کامیابی کی ایک ضمانت ہے۔ وہاں تو کئی اور اچھے اُپدیشک بھی تھے۔ دو کا ذکر میں وشیش روپ سے کرنا چاہتا ہوں۔ اُن کے ویاکھیان میں نے پہلی بار سُنے۔

سب سے پہلے اکل انکوی سیوا سدن ہی کا ذکر کرتا ہوں۔ اُن لے ورشن میں نے پہلی بار وہاں ہی کئے۔ سارا سنسار ہی سنیاسی کا گھر ہے۔ لیکن اگر پرانت کے لحاظ سے اُنہیں کسی جگہ سے متعلق کرنا ہو۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ یو۔پی کے ہیں۔ کیونکہ سنیاس لینے سے پہلے وہ بجنور میں رہا کرتے تھے۔ پرچار کا کاریہ آرمبھ کرنے سے پہلے وہ کئی ورش تک کاشی میں ودیا اَدھین کرتے رہے۔ ان کی دویہ مورتی اور سومیہ سوبھاؤ کا ان لوگوں پر وشیش اثر ہوتا ہے۔ جو اُن کے چرنوں میں اُپستھت ہوتے ہیں۔ میں بھی ابھی وہ جوان ہیں۔ میں نے دیکھا۔ کہ انبالہ نواسیوں پر اُنکا وشیش پربھاؤ تھا۔ کیونکہ اُتسو سے پہلے وہ وہاں پندرہ روز تک لگاتار کتھا کرتے رہے تھے۔ میں نے ان سے پرارتھنا کی تھی۔ کہ وہ پنجاب پر بھی کرپا کریں۔ جو آریہ سماجیں اُن کے اُپدیش سے لابھ اٹھانا چاہیں۔ وہ نگم آشرم۔ بجنور کے پتہ پر اُنہیں پتر لکھ سکتے ہیں۔

دوسرے اُپدیشک مہانوبھاؤ جن کا ورنن میں وشیش روپ سے کرنا چاہتا ہوں۔ وہ گوروکل کے سناتک پنڈت چندر کانت ہیں۔ اُن کے دو اُپدیش ہوئے۔ اور جنتا نے اُنہیں بہت پسند کیا۔ اُن کی کامیابی کا راز یہ ہے۔ کہ اُن کی ذات میں ودیا اور شردھا کی ایک لطیف آمیزش ہے۔ جہاں وہ ایک طرف ویدوں کے ودیارتھی ہیں۔ اور ان کا سوادھیائے کرتے رہتے ہیں۔ وہاں دوسری طرف اُنہیں ان کے لئے گہری شردھا ہے۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ان کا پرچار سارے سنسار میں ہو۔

جلسہ کیا بلحاظ حاضری اکیا بلحاظ لیکچر اور کیا بلحاظ دوسری باتوں کے نہایت کامیاب رہا۔ جس کے لئے میں سماج کے ادھیکاریوں کو ودھائی دیتا ہوں۔

آریہ سماج لدھیانہ کی جوبلی۔ اس ورش آریہ سماج لدھیانہ کو ستھاپت ہوئے ۵۰ ورش ہوئے۔ اس لئے اس ورش کا اُتسو اردھ شتابدی اُتسو کے روپ میں اکتوبر کے آخری ہفتہ میں منایا گیا۔ جو کئی دنوں تک لگاتار جاری رہا۔ سب سے پہلے شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی دس دن تک کتھا ہوتی رہی۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ جنتا بڑی بھاری تعداد میں شامل ہوتی رہی۔ شری سوامی سرودانند جی مہاراج کے تین ویاکھیان ہوئے۔ اور لوگوں نے بڑی شردھا سے سُنے۔ شری سوامی گنگا گری جی کا بھی ایک ویاکھیان ہوا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مہانوبھاوؤں کے ویاکھیان ہوئے۔

اس اُتسو کے تعلق میں ایک بھاری سہہ بھوج آریہ ہائی سکول میں ہوا۔ جس میں چار پانچ ہزار بھی سمّلت ہوئے۔ وہاں اچھوت اور غیر اچھوت کی کوئی تمیز نہ تھی۔ بلکہ وہ آریہ جو غلط العام اچھوت مشہور ہیں۔ بھوجن پروس رہے تھے۔ یہ تقریب بھی نہایت کامیاب رہی۔ اُتسو کا انتم ویاکھیان میرا تھا۔ میں آریہ سماج لدھیانہ کے کئی جلسوں میں شریک ہوا ہوں۔ اور بھاری حاضری میں میں نے ویاکھیان دئے ہیں۔ لیکن اس بار میرے ویاکھیان میں حاضری کچھ کم تھی۔ اس کا کارن یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ لدھیانہ نواسیوں کے لئے میرے ویاکھیان کی کشش کچھ کم ہو گئی ہو۔ لیکن ڈاکٹر بختاور سنگھ جی پردھان آریہ سماج لدھیانہ اس کا کارن یہ بتاتے تھے۔ کہ عین وقت پر ویاکھیان کی جگہ بدل دی گئی۔ اور نئی جگہ کا سب لوگوں کو وقت پر علم نہ ہو سکا۔

اس اُتسو کی ایک خاص بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج لدھیانہ کی پچاس سالہ رپورٹ پستک آکار چھاپی گئی۔ یہ لالہ بھیوں رام جی منتری کے پُرشارتھ کا پرنام ہے۔ یہ رپورٹ چھپائی۔ کاغذ اور مضمون کے لحاظ سے نہایت اعلےٰ ہے۔ بلاک کی کچھ تصویریں بھی ہیں۔ آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں سے میں سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس رپورٹ کا مطالعہ ضرور کریں۔ اس سے کام آئیگی۔

اردھ شتابدی اُتسو کی سپھلتا پر میں ڈاکٹر بختاور سنگھ جی پردھان سماج اور اُن کے سہہ کاریوں کو بدھائی دیتا ہوں۔ پرنتو اُتسو کے تاریک پہلو کی طرف اشارہ کئے بنا اپنے اس لیکھ کو سماپت کرنا نہیں چاہتا۔ وہ یہ۔ کہ جلسہ میں دن کی حاضری نہایت کم ہوتی ہے۔ اور لوگوں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ جلسہ صرف رات کو ہی ہوتا ہے۔ آریہ سماج نے بھی اپنی ہار مان لی ہے۔ اور دن کا پروگرام رکھنا بند کر دیا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ دوسری جگہوں کی طرح لدھیانہ میں بھی رات کو سب سے زیادہ حاضری ہوتی ہے۔ لیکن میں نے ایسے جلسے بھی دیکھے ہیں۔ جن میں دن کو بھی نہایت اچھی حاضری تھی۔ آریہ ہائی سکول میں جلسے ہوئے۔ اور میں نے خود ان کے وقت وہاں ویاکھیان دئے۔ آریہ سماج کے ادھیکاریوں کا دھیان میں اس ترقی معکوس کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

دوسری بات جسے دیکھ کر مجھے رنج ہوا۔ وہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج لدھیانہ میں دان کا معیار نہایت ادنےٰ ہے۔ [illegible] رقم ۱۵۱ روپے کی تھی۔ حالانکہ جس مہانوبھاؤ نے یہ دان دیا۔ اُن کے لئے دو ہزار بھی کم ہیں۔ دوسری آریہ سماجوں میں اور وشیش کر لاہور میں کئی ایسے لوگ ان سے کئی گنا زیادہ دان دیتے ہیں جو اُن کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ جب دان کی سب سے بڑی رقم اکاون ہو۔ تو دوسری رقموں کا کیا کہنا؟ مجھے تو آشچریہ ہے۔ کہ دان کے لحاظ سے اس مرو بھومی میں آریہ ہائی سکول جیسا شاندار انسٹی ٹیوشن کیسے بن گیا؟ شاید وہ لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر کے تپ اور تیاگ کا پرنام ہے۔

پچھلے اتوار کو مجھے آریہ سماج لائل پور کے وارشک اُتسو پر جانا پڑا۔ یہ ماسٹر گوبند رام جی کے پریم اور انورودھ کا پرنام تھا۔ لائل پور کا اُتسو دیکھ کر میرا چت پرسن ہوا۔ گت ورش کی اپیکشا مجھے حاضری زیادہ نظر آئی۔ رات کو تو وہاں حاضری زیادہ ہوتی ہی ہے۔ لیکن بخلاف آریہ سماج لدھیانہ وہاں دن کو بھی سارا پنڈال استری پُرشوں سے بھرا ہوا تھا۔ دن کو دو موقعوں پر وشیش سماروہ تھا۔ ایک تو پہلے دن جبکہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کی صدارت میں اچھوت اُدھار سمیلن ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ لائل پور کا سارا شہر ہی اُمڈ آیا ہے یہی حالت دوسرے دن تھی۔ جبکہ ہری جنوں نے لوگوں میں کڑاہ تقسیم کیا۔ دو ہزار کے قریب ڈونے تقسیم کرنے کے بعد اُتسو کے پربندھ کرتاؤں نے اپنی ہار مان لی۔ وہاں تو اچھوتوں سے کوئی پرہیز نظر ہی نہ آتا تھا۔

ویاکھیانوں کے لحاظ سے شری سوامی سوتنترانند جی۔ پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے۔ پنڈت جیمنی جی ویدک منتری۔ اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم کے نام لئے جا سکتے ہیں۔ جلسہ کا آخری ویاکھیان میرا تھا۔

اس بار مجھے آریہ اناتھ آلیہ کا جو کچھ عرصہ سے آریہ سماج لائل پور کے ادھین چل رہا ہے۔ نیا بھون دیکھنے کا اوسر ملا۔ اسے دیکھ کر میرا چت پرسن ہوا۔ بڑی کھلی جگہ میں یہ مکان تیار ہوا ہے۔ اور بنایا بھی بہت اچھا گیا ہے۔ اناتھ بچوں کا سوآستھ اس ورش بہت اچھا رہا۔ اس وقت وہاں تیس بالک ہیں۔ کچھ اور بھی لئے جا سکتے ہیں۔ اِرد گرد کے آریہ سماجیوں کو چاہئے۔ کہ جس کسی اناتھ بالک پر اُن کی درشٹی پڑے۔ اُسے اناتھ آلیہ لائل پور میں پہنچا دیں۔ یہ انسٹی ٹیوشن کسی وقت نہایت شاندار بن سکتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنے پاٹھکوں کی کافی سمع خراشی کی ہے۔ اس لئے اب مجھے یہ لیکھ سماپت کرنا چاہئے۔

"کرشن"

آریہ سماج کا جواب

مہرشی دیانند کے نروان اُتسو کے اپلکھش میں رشی دیانند نمبر کے لئے "پرکاش" نے مہاتما گاندھی سے سندیش مانگا تھا۔ چنانچہ اُن کا سندیش رشی دیانند نمبر میں پرکاشت ہُوا۔ اس میں مہاتما جی کا آریہ سماجیوں سے مطالبہ ہے۔ کہ ہری جنوں (دولتوں) کے اُدھار کے لئے ہر ایک آریہ سماجی بہترین کوشش کرے۔

پرتیک آریہ سماجی کی طرف سے اس کا جواب اس سے موزوں ترین الفاظ میں نہیں دیا جا سکتا۔ جو آریہ سماج بمبئی نے دیا ہے۔ کہ:—

"پیارے مہاتما جی! رشی دیانند کے نروان دوس کے اپلکھش میں آپ کے سندیش کے لئے ہم کرتگیہ ہیں۔ آریہ سماج کے جنم دن سے لے کر رشی دیانند کے انویائیوں نے اپنے اچھوت بھائیوں کو اونچا اٹھانے کے لئے اپنا سب کچھ نچھاور کر رکھا ہے۔ ہم پر بطور آریہ سماجی پہلے ہی چھوت پن کو دُور کرنے کا فرض عائد ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ سوامی دیانند جی کے مشن کا ایک حصّہ ہے۔ اس لئے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم آئندہ ہندو سوسائیٹی سے اس بُرائی کو مستقل طور پر دور کرنے کے لئے کوئی پریتن اُٹھا نہ رکھیں گے" ۔۔

مہاتما جی اس جواب کو پرتیک آریہ سماجی کی طرف سے سمجھیں۔ اور آریہ سماجیوں کی طرف سے جہاں تک دلتوں کے اُدھار کا تعلق ہے۔ کسی قسم کی فکر نہ رکھیں۔ ہاں فکر کی ضرورت ہے۔ تو آپ کو سناتنیوں کی اس تنگدل جماعت کی طرف سے ہے۔ جنہیں پورانک کہتے ہیں۔ اور جن کے پنڈتوں نے آپ کے ورت سے متاثر ہو کر حال ہی میں راولپنڈی میں اکثرت ہو کر دلتوں پر یہ اپکار کیا ہے۔ کہ نئے ادھیکار دینا تو کجا۔ ان سے کبھی آدمی شنے کے پراپت ادھیکار چھیننے کی بھی ویوستھا دے دی ہے ۔۔

عورتوں کا مطالبہ

ادھر پورانک دوستوں کو ساردا ایکٹ کے نام سے چڑ ہے۔ وہ نہیں چاہتے۔ کہ جاتی سے بال بواہ کی لعنت دُور ہو۔ اُدھر عورتیں جن کے لئے ساردا ایکٹ بنایا گیا ہے شاکی ہیں۔ کہ ساردا ایکٹ پر سختی سے عمل نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ احمد آباد میں گجراتی دیویوں کی کانفرنس میں پرستاؤ پاس کیا گیا۔ کہ:—

"یہ کانفرنس لیجسلیچر کے ممبران سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ ساردا ایکٹ میں اس طریقہ سے ترمیم کرائیں جس سے بال بواہ موثر طور پر رک جائیں۔ ساردا ایکٹ کو زیادہ موثر بنانے کے لئے یہ کانفرنس مجسٹریٹوں سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اس ایکٹ کے خلاف ورزی کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دیں۔ اور جرمانہ کے ساتھ قید کی سزا بھی ہونی چاہئے" ۔۔

دیکھنا یہ ہے۔ کہ آنندی ٹاٹپ کے پورانک اپنی بہنوں کے اس مطالبہ پر کیا اعتراض کرتے ہیں۔

آریہ سماج کی ویدی کا پربھاو

ہندی مولاناؤں کا اسلام پردے سے ایسا لپٹ رہا ہے۔ کہ اسے چھوڑنے کو اس کا جی نہیں چاہتا۔ لیکن جنہیں پردہ کی زحمت گوارا کرنی پڑتی ہے۔ وہ اس کے خلاف برابر آواز اٹھا رہی ہیں۔ مادرِ شمال بیگم صاحبہ مولانا محمد علی کی ہے۔ وہ آنجہانی مولانا محمد علی جو اسلامیت میں کسی مولانا سے پیچھے نہ تھے۔ بیگم صاحبہ نے گذر آریہ سماج مندر میرٹھ میں تقریر کی جس میں وقت کیفیت پردہ کو دور کرنا بتلائی۔ اور کہا کہ پردہ دُور ہونے سے موجودہ مشکلات بہت حد تک دور ہو جائیں گی۔ آریہ سماج کی پور ویدی کا بیگم صاحبہ پر ایسا پربھاو لازمی تھا کہ وہ سنسنی جانیں پردہ کی ناواجب پابندی کے خلاف پروٹسٹ کریں۔ اور اس بات کی پرواہ نہ کریں۔ کہ شرعی مولوی کیا کہتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ اب مولانا بیٹھے سر دھنتے ہیں۔ کہ پردہ پر یہ کیسی آفت آن پڑی ۔۔

کورالی کا فیصلہ

(دلتوں) کو کنوؤں پر چڑھانے کے سلسلہ میں کورالی ضلع انبالہ میں ایک کنوئیں کے متعلق کچھ جھگڑا ہو گیا تھا جس پر معاملہ عدالت تک پہنچا۔ اور آخر ثالثوں کے سپرد ہوا۔ ثالثوں نے اس کے متعلق اپنے فیصلہ میں لکھا ہے:—

"شہادت کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ یہ کنواں اپنے استعمال کے لئے لالہ بھگوانداس نے اپنے روپیہ سے لگوایا تھا۔ لیکن ایک طویل عرصہ سے لالہ بھگوانداس مذکور نے ہندو اور مسلمانوں کو اس کنوئیں سے پانی لینے کی اجازت دے رکھی ہے۔ ان حالات میں ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے۔ کہ اچھوتوں کو جو ہندو قوم کا جزو ہیں کیوں اس کنوئیں سے پانی لینے کے حق سے محروم رکھا جائے۔ اس لئے ہم یہ فیصلہ صادر کرتے ہیں۔ کہ جب تک ہندو قوم کے دیگر فرقے اس کنوئیں سے پانی پیتے رہیں۔ اس وقت تک راجپوت بھی اسی طریقہ سے پیتے رہیں گے۔ اگر لالہ بھگوانداس اس کنوئیں کی شکل۔ حدود اور ذرائع آب رسانی تبدیل کر دیں۔ تو راجپوتوں کے لئے بھی وہی سہولتیں مہیا کریں گے۔ جو ہندو قوم کے دوسرے فرقوں کے لئے تجویز کرنا پسند کریں" ۔

فیصلہ معقول ہے۔ فریقین کو چاہئے کہ اس پر کاربند ہو کر مستقبل میں جھگڑے کے پیدا ہونے کا کوئی امکان نہ رہنے دیں۔ اور اس فیصلہ کی رُو سے ہندوؤں کے اپنے اندر تفریق کی جو

رشی دیانند انک روپی یگیہ کی سپھلتا

"پرکاش" نے رشی دیانند انک روپی جو یگیہ رچا تھا۔ پرماتما کی کرپا سے وہ سپھلتا پُورک نروگھن سمپُورن ہُوا۔

اس یگیہ میں سب سے پہلے لیکھوں اور کوتاؤں کی آہوتی کی ضرورت تھی۔ جن حالات کے سے وچار اس سمے گزر رہا ہے۔ ان کی موجودگی میں یہ سندیہہ سوبھاوک تھا کہ رشی دیانند کے شان کے انوسار اس سال لیکھ آدمی نہ مل سکیں گے۔ لیکن جس تعداد میں اور جس اُچ کوٹی کے لیکھ اور کوتائیں آئیں۔ اُن سے ایک بار اور ثبوت مل گیا۔ کہ جو نیک کام پرماتما کے نام پر شروع کیا جائے اُس کی سپھلتا میں سندیہہ کا خیال تک نہیں کرنا چاہئے ۔۔

چنانچہ لیکھوں آدی کے لحاظ سے انک کو وہ سپھلتا ہوئی کہ جگہ کی تنگی نے ہمیں کئی مہانو بھاوں کی طرف سے کھنسا پر ارتھنا کے لئے بادھت کر دیا ہے۔ اور کئی ایسے لیکھ آدی رہ گئے ہیں جن سے ہماری ہاردک اچھا رشی دیانند انک کے پرشٹوں پر چڑھانے کی تھی۔

کئی ورشوں کے بعد اس سال ہندی پریمیوں کے اصرار پر ہمیں ہندی ایڈیشن نکالنے کا پربندھ ہاتھ میں لینا پڑا۔ گو ہندی ایڈیشن کی وجہ سے خرچ اور محنت میں بہت اضافہ ہُوا۔ تاہم ہمیں سنتوش ہے۔ کہ ہندی ایڈیشن کا آریہ جنتا کی طرف سے نہایت گرمجوشی سے سواگت ہُوا۔ اور آخر ہم مانگ کو پورا کرنے میں اسمرتھ رہے۔

اردو ایڈیشن کی مانگ پوری کرنے میں بھی اسمرتھ رہتے۔ اگر اردو چھپائی میں پتھر کی سہولیت نہ ہو۔ چنانچہ ہمیں تین بار اردو ایڈیشن کی چھپوائی کا آرڈر بڑھانا پڑا۔ اور اس طرح ہم اردو ایڈیشن کی مانگ پوری کرنے میں کامیاب ہو سکے ۔۔

[illegible] زیادہ رہی۔ اگر دیویوں میں بھی ہندی رشی دیانند نمبر کی چاہ پیدا ہو جاتی۔ تو کوئی وجہ نہ تھی کہ ہندی کی مانگ اردو کے برابر نہیں۔ تو اس کے نزدیک پہنچ جاتی۔ باوجود اس کے ہندی پریمیوں نے جس [illegible] کا اظہار کیا۔ وہ اُتساہ جنک اور پرشنسنیہ ہے ۔۔

رشی دیانند نمبر روپی یگیہ کی سپھلتا میں ان مہانو بھاوؤں کے سہیوگ کا بھاری ہاتھ ہے جنہوں نے امولیہ لیکھ اور کوتائیں بھیجیں۔ اور ان آریہ سماجوں کا سہیوگ بھی قابل داد ہے جنہوں نے حتّے الامکان بھی تعداد میں اردو و ہندی ہر دو ایڈیشنوں کے لئے آرڈر دے کر اس کی اشاعت کو بڑھایا۔ وہاں ان کی تقسیم سے ویدک دھرم پرچار میں سہایتا کی۔ اس لئے ہم سب مہانو بھاوؤں کا ہمارا ہاردک دھنیہ واد سویکار کریں ۔۔

صورت پیدا ہو گئی تھی۔ اسے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں ۔۔

چار آنہ فنڈ

آریہ سماجوں میں رشی اُتسو منانے کے ساتھ [illegible] آنہ ندھی میں دھن اکٹھا کرنے کے سماچار [illegible] جنک ہیں۔ کوئی ایسا آریہ سماج ہو گا جس [illegible] رشی اُتسو نہ منایا گیا ہو۔ رشی اُتسو کے موقعہ پر چار آنہ ندھی میں دھن اکٹھا کرنا ہر ایک آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ اگر ہر ایک آریہ سماج [illegible] ندھی کا دھن اکٹھا کر کے بھیج دے۔ تو [illegible] میں پانچ دس ہزار آ جانا مشکل نہیں [illegible] سبھا سماجوں سے دو اڑھائی ہزار کی آشا رکھتی ہے۔ آریہ سماجوں کو یہ رقم بہت جلد سبھا میں بھیج دینی چاہئے ۔۔

آچاریہ رام دیوجی کا سوا سنگھ

آچاریہ رام دیوجی کی صحت جیل میں "اے" کلاس ملنے کے باوجود نہ صرف یہ کہ اچھی نہیں ہوئی۔ بلکہ بگڑ گئی ہی ہے۔ چنانچہ اپنے آخری پتر میں اُنہوں نے لکھا ہے:-

"جہاں تک میری صحت کا تعلق ہے۔ میں اس قابل نہیں۔ کہ اس میں کسی ترقی کی آپ کو اطلاع دے سکوں۔ پچھلے دو ہفتوں میں میرا وزن تین پونڈ اور گھٹ گیا ہے حرارت بھی کبھی کبھی بڑھ جاتی ہے۔ اور بھوک تو لگتی ہی نہیں۔ میں نے درخواست کی ہے۔ کہ مجھے لاہور جیل میں منتقل کر دیا جائے"

آچاریہ رام دیوجی کی صحت کی بناء پر گورنمنٹ نے ان کی راول پنڈی سے منتقل کئے جانے کی بات تو مان لی۔ لیکن لاہور کی بجائے ملتان منتقل کیا۔ آچاریہ رام دیوجی کی درخواست انتقال کی بناء اگر یہ تھی۔ کہ لاہور میں اُنہیں طبی امداد مقابلتاً راولپنڈی کے [illegible] سکے گی۔ تو ان کے نکتۂ نگاہ سے ملتان کا تبادلہ چنداں مفید نہیں۔ سوائے اس کے کہ اُنہیں ایک اور جیل دیکھنے کا موقعہ مل جائے گا۔ البتہ گورنمنٹ انہیں لاہور تبدیل کر دیتی۔ تو آچاریہ رام دیوجی کو جہاں تسلی ہو جاتی۔ کہ انکی صحت کی زیادہ نگہداشت ہو سکے گی۔ وہاں گورنمنٹ کا چنداں حرج نہ تھا۔ لیکن گورنمنٹ کی مصلحتیں اسے ہی معلوم ہیں گورنمنٹ کا اختیار ہے۔ کہ اپنے قیدیوں کو جہاں چاہے۔ رکھے۔ لیکن آچاریہ رام دیوجی کو ان کی اس قسم کی تشویشناک صحت کی حالت میں راول پنڈی سے مُلتان کے لمبے سفر پر تیسرے درجہ میں لے جانا موجب شکایت ہے۔ اُنہیں دوسرے درجہ میں لے جانے سے خرچ کچھ ضرور زیادہ ہوتا۔ لیکن ان کے مداحوں کے وسیع حلقہ کو ان کی اس تکلیف سے جو دکھ ہوا ہے۔ اس کے سامنے خرچ کی بچت بے حقیقت ہے۔

آچاریہ رام دیوجی اب ملتان جیل میں پہنچ چکے ہیں۔ پرماتما کرے۔ کہ ملتان جیل کی آب و ہوا ان کی صحت پر موافق اثر ڈالے۔ اور وہ تندرست ہو کر جیل سے اعلیٰ درجہ کا کوئی ادبی تحفہ آریہ جنتا کی بھینٹ کے لئے ساتھ لانے کے قابل ہو سکیں۔

عورت کو عدالت کی راہ

تبلیغی مولانا بڑے طمطراق سے اسلام میں عورت مرد کے حقوق کی مساوات کا دعویٰ پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس مساوات کی حقیقت تو کُھل جاتی ہے۔ جب مولانا ثناء اللہ سے مفتی اعظم عورت سے خاوند کے ظالمانہ سلوک کے متعلق شریعت کا حکم پوچھے جانے پر اس نے سوائے کچھ نہیں کر سکے۔ کہ عورت کو عدالت کی راہ دکھا دیں۔ چنانچہ مولانا فرماتے ہیں:-

"مرد بد اخلاقی کرتا ہے، تو عورت فسخ نکاح کا دعویٰ کرے۔ جو علما سے فتوے حاصل کرے۔ اس تنقیح پر جو عدالت میں قائم ہو"

کیوں مولانا! اگر آپ سے اس بات پر فتوے طلب کیا جائے۔ کہ عورت مرد پر ظلم روا رکھے۔ تو وہ کیا کرے۔ تو کیا آپ کا فتویٰ یہ ہوگا۔ کہ عورت بد اخلاقی کرتی ہے۔ تو مرد عدالت میں فسخ نکاح کا دعویٰ کرے۔ جو علما سے فتوے حاصل کرے۔ اس تنقیح پر جو عدالت میں قائم ہو۔ یقیناً آپ کو اس قسم کا فتویٰ لینے کا حوصلہ نہ ہوگا۔ آپ کہیں گے۔ کہ طلاق طلاق طلاق کہہ کر عورت سے مخلصی حاصل کر سکتا ہے۔ نہ عدالت کی ضرورت نہ تنقیح عدالت پر علما کے فتوے کی ضرورت۔

اس پر بھی اگر کہا جائے۔ کہ اسلامی شریعت میں عورت کو مرد کے مساوی حقوق حاصل ہیں تو ایسا کہنے والوں سے خدا ہی سمجھے۔

عورتوں کی ترقی میں رکاوٹ

ادھر یہ دعویٰ ہے۔ کہ اسلام نے عورتوں کو بھاری حقوق دے کر ان پر ترقی کی راہیں کھول دی ہیں۔ اُدھر اسلامی شہر بیتر ہیں عورتوں۔ مسلمان عورتوں۔ مسلم ممالک عراق، شام، مصر اور فلسطین کی عورتوں کے بھاری مجمع کے اندر ایک مسلمان خاتون بیگم خانم فتویٰ صادر کرتی ہے۔ کہ اسلام ہونہ ہو ہمیں اپنی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ عورتوں کی ترقی کے لئے اسلام رُکاوٹ ثابت ہو رہا ہے"

اسلام کے متعلق مسلم ممالک کی عورتوں کا تجربہ جس کی بناء پر بھرے جلسے میں فتوے صادر کیا گیا۔ بڑا ماتوس کن ہے۔ مسلمان اس کے متعلق کچھ فرمائیں گے۔ شاید تو اس فتوے کی صداقت میں شک کی گنجائش نہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمان ہندوستان کی ترقی میں سدِراہ بن رہے ہیں۔ اور ہر اس کوشش کی کامیابی میں مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ رکاوٹ پیدا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ جو پبلک کو آزادی کی راہ پر ڈالنے کے لئے کی جا رہی ہو۔

شردھانجلی

از چوہدری شمبھو سنگھ دانش سیوہاروی ضلع بجنور

آیا زباں پہ تیری، اکثر بیاں ہمارا
دیکھا ہے خود ہی تو نے خوابِ گراں ہمارا

سوئے ہوئے پڑے تھے غفلت تھی ہم پہ طاری
دنیا سے مٹ رہی تھی نام و نشاں ہمارا

ہاں خود ہی [illegible]
[illegible] ہمارا

تھا راہبر کوئی منزل نہ کوئی اس کی
مدہوش گامزن تھا یہ کارواں ہمارا

ہم کو جگا گیا ہے ہم کو اٹھا گیا ہے
ہم کو سکھا گیا ہے سود و زیاں ہمارا

اس وقت اے رشی تو ہم کو بچانے آیا!
پیکِ اجل بنا تھا دنیا کا ذرہ ذرہ

آمد سے تیری بھارت بیدار ہو گیا ہے
غفلت اتر چکی ہے ہشیار ہو گیا ہے

رخصت خزاں ہوئی ہے آئی بہار ہر سو
ہر ذرہ ہند کا اب گلزار ہو گیا ہے

تو نے زباں تھی کھولی جن کی مخالفت میں
دنیا میں ان کو رہنا دشوار ہو گیا ہے

ہم دیکھتے ہیں ہر سو آثار زندگی کے
ویدک دھرم کا جب سے پرچار ہو گیا ہے

دنیا میں آج سوامی سکہ رواں ہے تیرا
دانش ہی کیا زمانہ اک مدح خواں ہے تیرا

قادیانی تیاریوں کا مقصد

قادیان میں قادیانیوں کی فوجی تیاریوں پر ان کا اپنا ہی بھائی "پیغام صلح" معترض ہوا۔ تو قادیانی "الفضل" نے ان تیاریوں کے مقاصد بیان کرنے کا بیڑہ قلم سنبھالا۔ جو مقاصد اس نے بیان کئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ:-

"اگر کسی وقت کفر و شرک کی مادی تلوار اسلام سے برسرِ پیکار ہونے کا عزم کرے۔ تو وہ اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دنیا پر ثابت کرے۔ کہ حقیقی جرأت و بسالت اور شجاعت صرف مومن کا ہی حصہ ہے"

الفاظ صاف ہیں۔ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ ان الفاظ کی موجودگی میں گورنمنٹ کو سوچنے کی ضرورت ہے۔ کہ کیا وہ قادیانی "وفاداری" پر بھروسہ رکھ سکتی ہے؟

قادیانی خلافت سے عدم عقیدت

قادیانیوں کے ایجنٹ مقیم بمبئی کے آرگن "سالار" نے "انگلشمین" کے اس اظہارِ رائے کو افسوسناک حقیقت تسلیم کر کے گویا قادیانی خلافت سے عدم عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ کہ:-

"مسلمان کوئی ایسا لیڈر نہیں رکھتے۔ جو اپنے لوگوں میں وہ وقعت رکھتا ہو۔ جیسی ہندوؤں کے ایک لیڈر رکھتے ہیں"

حالانکہ قادیانی برسوں سے بیت فارم کی تیاری ایک کوشش ہے۔ تو یہ کہ خلیفہ کو ایسا لیڈر ظاہر کیا جائے۔ جس کی اپنے لوگوں میں پوری وقعت ہے۔ ہندوؤں کے برگزیدہ لیڈر کے برابر ہی نہیں۔ ان سے بھی زیادہ۔ مرزائی [illegible] مخلص قادیانی ہیں۔ نہ معلوم انہوں نے کس صداقت کا اظہار کیا ہے۔ [illegible] عجب نہیں کہ قادیان کو صیغہ امورِ عامہ مولانا [illegible] کے جواب طلب کرنے۔ کہ انگلشمین کی اس قسم کی تبلیغ کرنے کا موقعہ کیوں دیا [illegible] ہندوستان میں [illegible] موجود ہیں۔ اور ان کی مسلمانوں میں وہ وقعت [illegible] کا اظہار [illegible]

پنجاب میں رشی اُتسو کی دھوم!

آریہ سماج وچھووالی - لاہور گورودت بھون کے وسیع میدان میں ۲۹ اکتوبر کو رشی دوس منانے کے لئے ایک خاص پنڈال تیار کیا گیا تھا۔ جس میں زیر صدارت مہاتما ہنس راج جی ہزاروں کی حاضری میں اُتسو منایا گیا۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما کی بھاوپورن وکترتا کے بعد لالہ نیتر چند ایڈووکیٹ کا ویاکھیان ہوا۔ آپ نے کہا۔ کہ ہندو دھرم کی رکھشا کرنے والا سوامی دیانند جی کے سوائے اور کوئی نہ تھا۔ ہندو جاتی آریہ سماج کے بنا زندہ نہیں رہ سکتی۔ اس لئے آریہ سماج کے مشنری دوسرے پرانتوں میں جائیں۔ اور وہاں ویدک دھرم کا پرچار کریں۔

سوامی کرشنانند جی پربھو مشنری نے اپنی وکترتا میں کہا۔ کہ دیانند نے عملی جیون سے دکھا دیا۔ کہ برہمچاری کے اندر شاریرک، مانسک اور آتمک شکتی کتنی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر شکنتلا دیوی کے بھاشن کے بعد مہاتما ہنس راج جی نے آریہ جاتی کے مہاپرشوں کا ورنن کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ جاتی جو وید ویاس، شنکر آچاریہ، شیواجی، پرتاپ اور دیانند سے مہاپرش پیدا کر سکتی ہے۔ وہ مٹ نہیں سکتی۔ اس لئے مایوس نہ ہو۔ رشی دیانند نے جو پروگرام سامنے رکھا ہے۔ اس پر عمل کرو۔ اس کو آنکھوں کے سامنے رکھو۔ دنیا تمہارے پیچھے آنے لگی۔

تقریروں کے علاوہ پنڈت دلشتہ پرشاد جی آئے اور مہاشہ بلدیو متر بجلی کی نظمیں بھی پڑھیں۔ اور اس طرح اُتسو سپھلتا پوروک سماپت ہوا۔ جس کے بعد چار آنہ فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کیا گیا۔

آریہ سماج دہلی - آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کے پربندھ سے دہلی کے ہندوؤں کا ایک بھاری جلسہ رشی دیانند کی یاد منانے کے لئے ہوا جس میں پرنسپل گوپال نے اپنی تقریر کے اندر بتایا۔ کہ سوامی دیانند ہی تھے۔ جنہوں نے سب سے پہلے چھوت چھات دُور کرنے۔ سودیشی کی حمایت کرنے۔ اور سلف گورنمنٹ کے لئے جدوجہد کرنے کی طرف ملک کی توجہ دلائی۔

مولوی مظہر الحق نے کہا۔ کہ سوامی دیانند نے تاریکی کے اس پردہ کو جس کے نیچے وید اور دیگر مذہبی پستکیں چھپی ہوئی تھیں۔ دُور کر کے ملک کی سب سے بڑی خدمت سر انجام دی ہے آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر دنیا ویدوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو جو تمام دنیا کو ایک عالمگیر خاندان تصور کرتی ہے۔ تو تخفیف اسلحہ کی کانفرنس کی ضرورت ہی نہ رہے۔

مسٹر میمنی سرسوتی دیوی نے کہا کہ۔ سوامی دیانند

استری جاتی کی آزادی کے حامی تھے۔ خاتمہ پر مہاتما جی کا سندیش پڑھا گیا۔ جو پرکاش کے رشی دیانند نمبر کے لئے موصول ہوا تھا۔ اور اس طرح اُتسو کامیابی سے سماپت ہوا۔

آریہ سماج لاہور چھاؤنی - پرانا سنکیرتن کیا گیا۔ ۸ بجے سے رشی اُتسو کی کارروائی ہون یگیہ سے آرمبھ ہوئی۔ لالہ بدری ناتھ پردھان سماج کی ادھیکشتا میں شری تارا سنگھ جی گیانی نے سکھ دھرم کی طرف سے۔ اور لالہ مہر چند بی۔ اے ہیڈ ماسٹر نے سناتن دھرم کی طرف سے رشی دیانند کے اُپکاروں کا ورنن کیا۔ گیانی جی نے کہا کہ سوامی جی کا ہندو جاتی پر جہاں اُپکار ہے۔ کہ اُنہوں نے سب سے پہلے چھوت چھات کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور دلت بھائیوں کو منش سماج میں برابر کا ادھیکار دلانے۔ اور ان کی اوستھا کو اونچا کرنے کی تلقین کی اور گن کرم سوبھاؤ اوستھا کی سمفاتی سکھلائی۔ اس وقت کی جاگرتی ان کے پرچار کا ہی نتیجہ ہے۔

لالہ مہر چند بی اے نے ہندو جاتی پر سوامی جی کے اُپکاروں شکا شترش وید[illegible] کی تعلیم ہر ایک کے لئے لازمی اور ضروری ٹھہرانا۔ اور ستری شکشا وغیرہ وغیرہ کا ورنن کرتے ہوئے اس بات کو سویکار کیا۔ کہ یہ سوامی دیانند کے پرچار کا نتیجہ ہے۔ کہ آج سناتن دھرمی جاتی اندھا دھند پنڈتوں کو پرمیشور نہیں مانتے۔ بلکہ انہیں ایشور بھگتی کا ایک سادھن سمجھنے تک آ گئے ہیں۔ اور لڑکیوں کو بھی لڑکوں کی طرح تعلیم دیتے ہیں۔

اس کے بعد دو نظمیں پڑھی گئیں۔ اور پردھان جلسہ کی منتہی تقریر کے بعد ہم فنڈ کے لئے اپیل پر ۹ روپے جمع ہوئے۔ اور شانتی پاٹھ کے ساتھ جلسہ سماپت ہوا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گوال منڈی - لاہور میں رشی اُتسو زیر صدارت شریمان مہاشے کرشن جی مالک "پرتاپ" و "پرکاش" بھاری حاضری میں منایا گیا۔ جس میں پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا۔ پنڈت مہر چند جی۔ شریمان اجیت سنگھ جی ستیارتھی۔ سوامی کرشنانند جی (پربھو سماجی) سوامی سمن گری جی (سناتن دھرمی) اور پانڈو سنت رام جی میونسپل کمشنر کے بڑے

پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ اور پنڈت دلشتہ پرشاد جی فدا۔ شری چمن لال جی پریم اور شری بلدیو متر جی بجلی کی کویتائیں ہوئیں۔

(چُنی لال منتری آریہ سماج گوال منڈی۔ لاہور)

آریہ سماج گمالیہ - رشی اُتسو کے سلسلہ میں پرات نگر میں آریہ پرشوں اور دیویوں نے سنکیرتن کیا۔ بعد ازاں یگیہ ہوا۔ بعد دوپہر تین بجے آریہ سماج مندر میں اُتسو منایا گیا۔ جس میں شری ڈاکٹر ستیہ پال جی۔ پنڈت [illegible] رام جی۔ مہاشہ کالی چرن نے سوامی دیانند جی کے جیون کے متعلق لیکچر دیئے۔ "پرکاش" کا رشی دیانند نمبر تقسیم کیا گیا۔ پربھاؤ اچھا رہا۔

(جسونت منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کوہالپور - مہرشی دیانند کی اردھ [illegible] اور [illegible] کے دن [illegible] کے ساتھ سماج مندر کے وشال ہال میں منائی گئی۔ شہر کے بہت پرسدھ ودوانوں نے اپنے خیالات آریہ سماج کے اُچیہ کاریہ اور مہرشی کے [illegible] پرکٹ کئے۔ شریمان کھشانز جگت گورو۔ پرنسپل ڈاکٹر بال کرشن۔ شری کبلوکر بیرسٹر۔ مہاشہ [illegible] بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی چیف آفیسر۔ مہاشہ دلیش پانڈے پلیڈر۔ مہاشہ بھوسلے ودیا ادھیکاری۔ پنڈت وامن شاستری کے ویاکھیانوں کا بہت ہی اثر پڑا۔

(سکرٹری آریہ سماج کوہالپور)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان میں ۳ سے ۸ بجے تک آریہ پتری پاٹھشالا کی کنیاؤں کے بھجن و پربندھ ہوئے۔ لالہ ستیہ دیو جی وکیل۔ لالہ دیو چند جی اور لالہ لوک ناتھ جی آریہ نے نظمیں پڑھیں۔ پشچات شریمان سدھا کر جی ایم۔ اے۔ شریمتی سوشیلا دیوی شاستری کے ویاکھیان ہوئے۔ چار آنہ فنڈ کے لئے تیس روپے اکٹھے ہوئے۔

(منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخان)

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین - پراتہ کال امرت سندھیا ہون کے بعد سوامی دگیانند جی کا ویاکھیان ہوا۔ پھر چار آنہ فنڈ پرکاش ہوا۔ پردھان مہاشہ لال چند۔ اپ پردھان پنڈت چمن لال و لالہ [illegible] منتری لالہ بیلی رام

اپ منتری - مہاشہ چندر بھان۔ خزانچی مہاشہ گوورٹل۔ کنیا پاٹھشالا منتری۔ مہاشہ کرپا رام۔ منیجر۔ مہاشہ سنت رام جی۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کسولی - رشی اُتسو منایا گیا۔ "پرکاش" کے رشی دیانند نمبر کی کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ یگیہ ہون اور بھجنوں کے بعد بابو نیتر چند۔ لالہ حکم چند کھوسلہ۔ سردار رنبیر سنگھ ہیڈ ماسٹر اور پنڈت گوبند رام پردھان سماج نے اپنی تقریروں میں رشی کے پرتی شردھا کے پھول چڑھائے۔ ہم فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کیا گیا۔

(حکم چند کھوسلہ)

آریہ سماج بھیرہ میں دیوالی کا تہوار دھوم دھام سے منایا گیا۔ رشی جیون پر لالہ ملکھی رام ہیڈ ماسٹر اور لالہ کندن لال ٹیچر کرپا رام ہائی سکول کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ سکول کے ودیارتھیوں کا ڈرامہ بھی ہوا۔ اس اوسر پر آریہ سماج [illegible] پنڈی داس نے پانچ روپیہ دان دیا۔ ہم فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کیا گیا۔

[illegible]

آریہ سماج کامین پور - دیوالی کا تہوار سماروہ سے منایا گیا۔ رشی اُتسو کے سمبندھ میں پرات سنکیرتن کیا گیا۔ پھر ہون یگیہ ہوا۔ رات کو سماج مندر میں رشی جیون پر ویاکھیان ہوئے۔

(بھجو رام اپ منتری)

آریہ سماج مردان - رشی اُتسو منایا گیا۔ بخشی برج لال نے مہرشی کے اُپکاروں پر کہا۔ پنڈت رشبھان چند نے وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل کی۔

(برج لال منتری)

آریہ سماج بھلوال - آریہ سماج بھلوال میں [illegible] بھجنوں کے بعد بابو بہاری لال آڈی[illegible] کے ویاکھیان ہوئے۔ چار آنہ فنڈ میں ۱۷ روپے اکٹھے ہوئے۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج رائے کوٹ - رشی اُتسو بڑی رونق سے منایا۔ "پرکاش" کے رشی انک سے لیکھ اور مضمون پڑھے گئے۔ چار آنہ فنڈ کے لئے دھن جمع کیا گیا۔ مبلغ ۴/۱۲/۰ روپے وصول ہوئے۔

(گور پرشاد پردھان)

آریہ سماج ملتان شہر - شہر میں بہت سی جگہوں پر رشی اُتسو منایا گیا۔ آریہ سماج بیرون دروازہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۴)

دہلی میں آریہ ودت سمیلن

۲۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو پاٹودی ہوس دریا گنج دہلی
کے وشال احاطہ میں جو وشیش روپ سے سجایا گیا تھا آریہ
ودت کے بیچوں بیچ پانڈال سجا ہوا تھا
ہوا۔ دہلی کی جنتا نے اس سمیلن کا سواگت
دودانوں کی حاضری اچھی تھی۔ پانڈال بھرا ہوا تھا اور
ساودانیک سبھا کے پردھان جی ہمارا اعزاز ہوتا
جی کے پدھارنے پر سمیلن آرمبھ ہوا۔
کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے شری سوامی اچیوتانند
جی۔ شری ماسٹر آتما رام جی۔ شری پنڈت وشویندر
ناتھ جی آدی ودوانوں کے آشیرواد اور سمیلن کے
ادیشیہ پر بھاشن ہوئے
اس کے بعد سوامی ... شری لالہ
گیان چند جی نے سمیلن کے سبھاپتی
کے روپ میں کاریہ آرمبھ ہوا۔ شری نارائن
نارائن سوامی جی پردھان دھرم آریہ پرتی ندھی سبھا
کے پردھان نرواچت ہوئے

دوپہر کی کارروائی

دوپہر کی بیٹھک ٹھیک ۲ بجے شروع ہوئی۔
شری پنڈت برہم دت جی جگیاسو نے
"وید اور نروکت" وشے پر اپنا ودوتا پورن نبندھ
پڑھا۔ شری سوامی ویدانند جی۔ شری پنڈت
...
جی اور شری پنڈت دیویندر ناتھ جی شاستری
نے نبندھ کی آلوچنا کی۔ اور پنڈت برہم دت جی
نے آلوچنا کے ساتھ بیٹھک کی کارروائی سماپت
ہوئی ✤

۲۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء

تیسری بیٹھک ٹھیک ۸ بجے پراتہ شروع
ہوئی۔ شری سوامی ویدانند جی اور پنڈت یدھشٹر
جی نے "وید کے رشی" وشے پر اپنے اپنے
نبندھ پڑھے۔ اور گمبھیر سمسیاؤں کی
ویاکھیا کی۔ اس کے بعد شری سوامی سوتنترا
نند جی۔ شری پنڈت برہم دت جی۔ شری پنڈت
دھرم دیو جی شاستری۔ شری الیشور چندر جی۔
شری سوامی ستیہ پرکاش جی۔ شریمتی سرسوتی دیوی
جی اور شری پنڈت دھرم دیو جی نے نبندھ کی
آلوچنا کی۔ نبندھ لیکھک کی پرتی آلوچنا کے
بعد ٹھیک ۱۱ بجے بیٹھک کی کارروائی سماپت
ہوئی ✤

بعد دوپہر

دوپہر کے بعد ۲ بجے سے سمیلن کی چوتھی
بیٹھک شروع ہوئی۔ شری پنڈت برہم دت
جی جگیاسو نے "نروکت انوسار وید میں اتہاس
نہیں ہے" وشے پر اپنا نبندھ پڑھا۔ اس
نبندھ کا شری پنڈت دیویندر ناتھ جی۔ شری
پنڈت راجیندر ناتھ جی۔ شری پنڈت دھرم دیو
جی۔ شری پنڈت الیشور چندر جی۔ شری پنڈت
پرمانند جی اور شری پنڈت دھرم ویر جی نے
آلوچنا کی۔ نبندھ لیکھک کی پرتی آلوچنا کے بعد
کارروائی ۱۱ بجے شام سماپت ہوئی ✤

۲۱ اکتوبر ۱۹۳۲ء

پراتہ کال پانچویں بیٹھک آٹھ بجے شروع ہوئی۔
شری سوامی مہا نند جی پورو نے شرومنی نے "وید
اور بھگتی گیان" وشے پر اپنا نبندھ پڑھا۔ شری
پنڈت الیشور چندر جی۔ شری پنڈت راجیندر
ناتھ جی۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے
نبندھ کی آلوچنا کی۔ نبندھ لیکھک کی پرتی
آلوچنا کے بعد شری پنڈت پریہ رتن جی نے "یم
اور پتر" کا سمبندھ ہی ہست لیکھوں سے کچھ
حصہ سنایا۔ اور کارروائی ٹھیک ۱۱ بجے سماپت
ہوئی ✤

بعد دوپہر

۲ بجے بعد دوپہر سے چھٹی بیٹھک شروع ہوئی۔
شری پنڈت برہسپتی جی ودیا شرومنی نے "وید کے
دیوتا" وشے پر اپنا نبندھ پڑھا۔ اس کے بعد
پنڈت الیشور چندر شاستری نے "دیوتا جاتی
نہیں ہے" وشے پر اپنا نبندھ پڑھا۔ شری
پنڈت دیویندر ناتھ شاستری۔ پنڈت دھرمیندر
ناتھ جی شاستری۔ شری پنڈت برہم دت جی
جگیاسو۔ شری پنڈت دھرم دیو جی اور شری
پنڈت دھرم ویر جی نے اس نبندھ کی آلوچنا کی۔
اور لیکھک کی پرتی آلوچنا کے بعد ۵ بجے کارروائی
سماپت ہوئی ✤

۲۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء

پراتہ کال ۸ بجے سے سمیلن کی ساتویں بیٹھک
شروع ہوئی۔ شری پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی
نے "رشی دیانند کی وید بھاشیہ شیلی" پر اپنا نبندھ
پڑھا۔ شری پردھان جی نے حکمت نبندھ کے
سمالوچک شری پنڈت وشوبندھو جی شاستری
کے ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء اور ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء کے پتر
پڑھ کر سنائے۔
اس نبندھ کی شری پنڈت برہم دت جی
جگیاسو۔ شری سوامی ویدانند جی۔ شری پنڈت
الیشور چندر جی۔ شری پنڈت دیویندر ناتھ جی
شاستری۔ شری پنڈت شنکر دیو جی۔ اور شری
سوامی ستیہ پرکاش جی نے آلوچنا کی۔ اور نبندھ
لیکھک کی پرتی آلوچنا کے بعد ۱۱ بجے کارروائی
سماپت ہوئی ✤

بعد دوپہر

سمیلن کی آٹھویں بیٹھک ۲ بجے بعد دوپہر
شروع ہوئی۔ شری پنڈت گوپال دت جی شاستری
نے "وید میں اتہاس نہیں ہے" وشے پر اپنا نبندھ
پڑھا۔ شری پنڈت برہم دت جی جگیاسو اور شری
پنڈت دھرم دیو جی نے نبندھ کی آلوچنا کی۔
اس کے بعد سمیلن کے آگامی کاریہ کرم آدی کے
سمبندھ میں وچار ہوا۔ اور یہ نشچے ہوا ہے
کہ یہ سمیلن بڑے دن کی چھٹیوں میں ہوا
کرے ✤

یہ سمیلن کے انت میں ایک دن رکھا جائے
جس میں انیہ دھرم اولمبیوں میں سے کسی کو
آریہ سماج کے منتویوں میں سے ایک وشے دے
کر اس پر ان کے جتنے آکشیپ ہوں۔ لکھ بدھ
منگوا لئے جائیں۔ اگر نیت دن سے وہ آکشیپ
تین دن پہلے آ جائیں۔ تو اسی دن معترض کو بلا
کر ان کو سمجھائیں ان کے اتر دئیے جائیں۔ ان
اتروں کے سمبندھ میں اگر معترض کو کچھ اور کہنا
ہو۔ تو دوبارہ اور سہ بارہ اتر کا اوسر دیا جائے۔
اس پر کر تیسری بار سمیلن کی طرف سے اتر دئیے
جانے پر وہ وشے سماپت سمجھا جائے ✤

(باقی دیکھو صفحہ ... کالم ... میں)

بھارت یاترا

(نمبر ۱۰)

(از شری سوامی ستیہ نند جی مہاراج)

آنند

آنند ضلع کھیڑا کی تحصیل ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ مجھے اس کا ذکر اس لئے کرنا پڑا۔ کیونکہ آج کل آریہ پرتی ندھی سبھا بمبئی پرانت کا دفتر اسی جگہ ہے۔ اور سبھا کا مکھیہ پتر آریہ پرکاش بھی یہاں سے ہی نکلتا ہے۔ اس لئے سبھا کا پریس بھی اسی ستھان پر ہے۔ سبھا کی ملکیت میں یہاں ایک ایکڑ زمین ہے۔ اسی میں پریس اور دفتر کے مکان بنے ہوئے ہیں۔ یگیہ شالہ اور اس کے ساتھ اتتھی گرہ بن رہے ہیں۔ یہ زمین آنند سٹیشن اور بستی کے بیچ میں واقع ہے ::

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اوستھا

اس وقت سبھا میں تین آریہ سماجوں کے پینتالیس پرتی ندھی سملت ہیں۔ کچھ سماجیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے پرتی ندھی نہیں بھیجے ہیں

جن سماجوں کے اپنے مکان ہیں۔ ان کی تعداد چار گجرات میں اور چار ہی کاٹھیاواڑ میں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گجرات جیسے دھنی پرانت میں بھی اس طرف دھیان نہیں دیا گیا کہ کم سے کم سماج کا مکان تو بنوا لیا جائے۔ جتنے بھی آریہ سماجی ہیں۔ وہ سب یہ شکایت کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی اس وقت سماج کا دھیان نہ کر کے راج نیتک کاریوں میں وشیش روپ سے من لگا رہے ہیں۔ پاٹھکوں کو باردولی کے سمبندھ میں سمرن ہوگا۔ کہ وہاں آریہ سماجی زیادہ تعداد میں تھے۔ لیکن یہاں آکر جب میں نے ضلع کھیڑا کے سمبندھ میں سنا۔ کہ اس ضلع میں جو کام کرنے والے ہیں۔ ان میں آریہ سماجیوں کی تعداد ۶۰ فیصدی سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ تو مجھے پتہ لگا۔ کہ گجرات میں بھی اس اندولن میں آریہ سماج کا حصہ کافی سے زیادہ ہے۔

اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس صرف ایک پرچارک مہاشہ جیون بھائی ہی ہیں اور تین سنیاسی ہیں۔ سوامی شوانند جی سوامی برہمانند جی۔ سوامی نارائن آنند جی۔ یہ کبھی سبھا کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اور کبھی اپنا پروگرام خود بنا لیتے ہیں۔ اتنا ہوتے پر بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ سبھا کا پرچار کا کام نہ ہونے کے برابر ہے جس کو وہ خود بھی انوبھو کرتے ہیں۔ دیکھیں اس کا کیا اپاؤ ہوتا ہے۔

”آریہ پرکاش“ پہلے گجرات میں کافی نکلتا تھا۔ لیکن کچھ وقت سے اس کی حالت بھی بہت اچھی نہیں ہے۔ اب تو یہ خسارہ پر چل رہا ہے اس کو ۱۲۰۰ روپیہ سالانہ امداد ملتی ہے۔ لیکن خسارہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس حالت میں اخبار نکالنا مشکل ہوگا۔ یا تو اس کو پس... لت سے نکالنا ہوگا۔ یا کوئی دوسرا سادھن کام

میں لانا ہوگا۔ جس کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری سوچ رہے ہیں ::

آریہ پریس کے آنند میں آ جانے سے خرچ میں بے شک کمی ہو گئی ہے۔ کیونکہ بمبئی میں مکان کا کرایہ بھی پڑتا تھا۔ لیکن بمبئی میں پریس کا کام بھی بہت زیادہ تھا۔ اس جگہ اتنا کام نہیں ہے۔ پھر بھی اگر یتن کیا جائے۔ تو پریس کا کام آنند میں اچھا ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے کاریہ کرتا وچار کر رہے ہیں۔ دیکھیں ان کو سپھلتا کب ہوتی ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا گجرات میں پرانی ہے۔ اور اب تک جو کام بمبئی پرانت میں ہوا ہے۔ وہ سب ... [illegible]

آریہ سماج بمبئی تین سال سے سبھا سے الگ ہے۔ وہ اپنا کام خود کرتا ہے۔ اسی وجہ سے ڈاکٹر کلیانداس دیسائی جیسے پرانے سیوک اور اسی طرح ستھان پر چلے گئے ہیں۔ اس وقت وہ نہ تو سبھا میں کام کرتے ہیں۔ اور نہ ہی آریہ سماج بمبئی میں ہیں۔ اس کے علاوہ بڑودہ میں سماج کا سب سے زیادہ کام ہے۔ بڑودہ کے کام کرنے والے جہاں آریہ کنیا مہاودیالیہ وغیرہ سنستھا چلا رہے ہیں۔ وہاں پرچار کا کام بھی کرتے ہیں۔ ان کا پرچار بھی اچھا ہے۔ ان میں آنند پریہ جیسے ان تھک کام کرنے والے ہیں جو بولنا لکھنا چلنا پھرنا سب جانتے ہیں اور راجرتن ماسٹر آتما رام جی جیسے پرانے کاریہ کرتا اور انوبھوی ان کے سر پر ہیں۔ وہ بھی اس وقت تک سبھا سے الگ ہیں۔ اگر یہ سب طاقتیں مل جائیں۔ تو سبھا کی طاقت بھی بڑھ سکتی ہے۔ اور گجرات کاٹھیاواڑ میں کام بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ دیکھیں ایشور وہ دن کب لاتا ہے!

ڈاکور

ڈاکور آنند سے گودھرا لائن پر اندازاً سترہ میل پر واقع ہے۔ اس جگہ کرشن مندر ہے اس لئے اس کی پرسدھی ہے۔ ورنہ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ میں اس کا ذکر بالکل نہ کرتا۔ اگر ستیارتھ پرکاش میں اس کا ذکر نہ ہوتا۔ اس کا ورتانت اس طرح پر ہے۔

ایک بھگت جس کا نام رچھے سنگھ عرف رامداس بوڑانا کھتری تھا۔ دوارکا میں سال میں دو بار جا کر کرشن کے درشن کرتا تھا۔ اسی طرح ۸۰ سال ویتیت ہو جانے پر اس نے ایک بار بھگوان سے کہا۔ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اب آنا کٹھن ہے۔ بھگوان نے سوپن میں کہا۔ تو گاڑی لانا میں تیرے ساتھ چلوں گا۔ وہ گھر میں آیا۔ اور گاڑی کا بندوبست کیا۔ گاڑی لے کر دوارکا گیا۔ رات کو بھگوان گاڑی میں بیٹھ گئے۔ وہ گاڑی لے کر چل دیا۔ وہ تو سو گیا۔ اور بھگوان نے گاڑی چلائی۔ اور دن نکلنے پر ڈاکور کے نزدیک اس کے ... [illegible]

ادھر صبح دوارکا کے پنڈوں نے دیکھا۔ بھگوان نہیں ہیں۔ تو تلاش شروع کی جب کوئی پتہ نہ لگا۔ تو ان کو بوڑانا پر شک ہوا۔ دیکھی ڈاکور کو چل دئے۔ سوکا پنڈہ دن میں ڈاکور پہنچے۔ بھگت نے مورتی تالاب میں چھپا دی۔ جس کا نام گومتی تالاب ہے۔ اس تالاب سے مورتی ڈھونڈھ نکالی۔ لیکن اسے کوئی اٹھا نہ سکا۔ تب بھگوان نے گنگا بائی کو جو کہ رامداس کی دھرم پتنی تھی۔ سوپن میں کہا۔ یہ پنڈے میرے بھگت نہیں ہیں۔ یہ تو لالچی ہیں۔ تم ان کو کہو۔ مورتی کے برابر سونا لے لو۔ وہ مان لیں۔ تو آپ ترازو میں بیٹھ جائیں۔ میں وہاں سے اچھلو نگا آپ سونا تول لیں۔ میں ہلکا ہو جاؤں گا۔

صبح ایسا ہی کیا گیا جب ترازو میں تولا گیا۔ تو گنگا بائی کے ناک میں جو نتھنی تھی اتنی ہی تھی۔ اس کے برابر وزن کرنے سے مورتی اس سے بھی ہلکی ہو گئی۔ پنڈت لجت ہو کر چلے گئے۔ اس وقت سے یہ مورتی ڈاکور ہی میں ہے۔ پہلے ایک مندر میں رکھی گئی۔ لیکن اب دوسرا مندر بننے پر وہی مورتی اس میں استھاپت ہو گئی ہے

یہ گھٹنا سمت ۱۲۱۲ کی ہے۔ اور اس مندر کو بنے دو سو سال ہو گئے ہیں۔ اس مندر کے نزدیک ہی رامداس بوڑانا اور گنگا بائی کا چھوٹا سا مندر ہے جس میں دونوں کی مورتیاں رکھی گئی ہیں۔ یہ ہے مختصر سی ڈاکور کے کرشن کی کہانی۔

ان کے علاوہ ایک مندر شیو جی کا ہے۔ اس ستھان پر شکم کام اس بھگوان کا ہے۔ یہی بیراگیوں کا اکھاڑہ ہے۔ جو کہ ڈاکور خالصہ کے نام سے پرسدھ ہے۔ وہاں اب تک بھی بیراگی رہتے ہیں ::

اس پر ایک سوال ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کہ جب کرشن جی دوارکا سے بوڑانا بھگت کے ساتھ ڈاکور آ گئے۔ تو دوارکا میں لوگ کرشن کے درشن کرنے کیوں جاتے ہیں۔ اس کا سمادھان ڈاکور مہاتم والوں نے اس طرح کیا ہے۔ جب پنڈے سونا لے کر لوٹنے لگے۔ تو ان کو دکھی دیکھ کر بھگوان نے ان کو کہا۔ میری ایک مورتی فلاں جگہ دبی ہوئی ہے۔ آپ اس کو جا کر نکال لیں۔ انہوں نے جا کر وہ مورتی نکال لی۔ اور اس کو دوارکا کے مندر میں استھاپت کر دیا۔ اب وہ مورتی دوارکا میں ہے۔ اور پہلی مورتی جس کو رچھے سنگھ بوڑانا لایا تھا۔ وہ ڈاکور میں ہے۔ اور دونوں جگہ کرشن کے درشن ہوتے ہیں۔ اور بھگتوں کا گزارا ہوتا ہے ::

اس پر ستیارتھ پرکاش گیارہویں سملاس میں مہرشی نے لکھا ہے۔ کہ مورتی کا سونا تی کے برابر تلنا گپ ہے۔ جو کوئی اس مورتی کو دیکھے گا ... [illegible] دیکھنے کو سچ مانیگا۔ کیونکہ یہ مورتی لگ بھگ چار فٹ لمبی پتھر کی ہے۔ جیسا کہ عموماً کرشن کی مورتی کالی ہوتی ہے۔ ویسے ہی یہ ہے۔ پاٹھک خود سوچ لیں۔ چار فٹ کی مورتی جو کہ پتھر کی ہو ماشہ کا سوا رتی وزن ہو جانا گپ ہے یا نہیں؟

بقیہ صفحہ ۹

۳۔ آگامی سمیلن شری پنڈت جگن ناتھ پروکت رتن کی ادھیکشتا میں ہونے پر امرتسر میں کیا جائے گا۔ ورنہ کسی دوسرے ستھان پر کیا جائے ::

۴۔ آگامی سمیلن کیلئے نبندھ آدی نمن پرکار نشچت ہوئے

(۱) نبندھ کا وشے — نبندھ لیکھک — سماوچک
وید کے دیوتا — پنڈت بہمن جی۔ پنڈت گوبار جی
(۲) وید میں خشر سکھ — پنڈت جید یو۔ سوامی ودیانند جی اور پاٹھ بھید
(۳) وید کے پرکاش میں انپدید وار — پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت ...
(۴) انتری ریاست نشیدھ — سوامی ودیانند جی۔ پنڈت ہری دت جی۔ منتر کا مرم بھن وید سے
(۵) وید میں وگیان وشے — پنڈت برہمانند جی۔ پنڈت ...

انت میں شری پردھان جی نے سمیلن کی سپھلتا پر سنتوش پرگٹ کرتے ہوئے اپنے سجنوں کو دھرم آریہ سار و دیشک سبھا اور اپنی طرف سے دھنیہ واد دیا اور سمیلن کو ستھائی روپ دینے اور ادھیکت نریکشن کی پریرنا کی۔ شری پنڈت دیوینہ ناتھ جی اور شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار دو اما سبھا کی اور سے دھنیہ واد دیئے جانے کے بعد سمیلن کی کاروائی ختم ہوئی ::

آنند بھکشو منتری سار ودیشک سبھا دہلی

"پرکاش کے رشی دیانند لمبر میں پوجیہ پاد شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کا اس وشے پر لیکھ شائع ہوا ہے۔ آپ نے اس وشے کو وچار کے لئے پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے "جو سیتارتھ پرکاش کو پڑھنے سے ترغیب دیتے ہیں کہ وہ اس بات کو دھیان سے پڑھ کر اُچت سمجھیں۔ تو اپنی امولیہ سمتی سے مجھے سوچت کریں"۔

شری سوامی جی کے شبدوں کو پڑھ کر میں نے اس وشے پر اپنی لیاقت کے مطابق غور کیا۔ چونکہ میں شری سوامی جی سے متفق نہیں ہو سکا۔ اس لئے آپ کی آگیا انوسار اپنے وچاروں کو پوجیہ سوامی جی کی سیوا میں رکھنے کو اُدیت ہوا ہوں۔

آپ نے جو اُپنشد اور درشن کے پرمان پیش کئے ہیں۔ ان کو میں نے چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے ہمیں مہرشی دیانند جی کے وچنوں پر ہی وچار کرنا چاہئے۔ ان کے وچار اُپنشد اور درشن کے برخلاف نہیں ہو سکتے۔ اور اس سے ہم ایک لمبی بحث سے بھی بچ جائیں گے۔ شری سوامی جی نے جو ستیارتھ پرکاش کا پرمان دیا ہے۔ وہ سیاق و سباق دیکھ دیتا نہیں۔ میرے خیال میں [illegible] آگے ہی آپ [illegible] ہے کا۔ اب نتیجہ پر نہیں پہنچے۔ دیکھئے:—

پرشن:- جیو اور ایشور کا سوروپ گن کرم اور سوبھاؤ کیسا ہے؟

اُتر:- دونوں چیتن سوروپ ہیں۔ سوبھاؤ دونوں کا پوتر اوناشی اور دھارمک آدی ہے۔ پرنتو پرمیشور کے سرشٹی اُتپتی ستھتی پرلیہ سب کو نیم میں رکھنا جیووں کو پاپ پنیوں کے پھل دینا آدی دھرم یکت کرم ہیں۔ اور جیو کے سنتان اُتپتی ان کا پالن شلپ ودیا آدی اچھے برے کرم ہیں۔ ایشور کے نتیہ گیان آنند اننت بل آدی گن ہیں اور جیو کے اچھیا دویش (نیائے سوتر) پران اپان (ویشیشک سوتر) .... (اچھا) پدارتھوں کی پراپتی کی اچھا۔ دویش، دکھ آدی کی اَنِچھا، پریتن (پرشارتھ) بل (سکھ) آنند (دُکھ) ولاپ اپرسنتا (گیان) وویک پہچاننا یہ تلیہ ہیں۔ پرنتو ویشیشک میں پران۔ اپان۔ نمیش۔ اُنمیش (من) نشچے سمرن اور اہنکار کرنا (گتی) چلنا (اندریہ) سب اندریوں کا چلانا انتر وکار بھیّن بھیّن کشدھا ترشنا ہرش شوک آدی یکت ہونا یہ جیو کے گن پرماتما سے بھی ہیں (ستیارتھ پرکاش سمولاس ۷)

اس سوال میں چار باتیں پوچھی گئی ہیں۔ پہلے جیو اور ایشور کا سوروپ جس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ دونوں چیتن سوروپ ہیں۔ دوسرے لفظوں میں سوروپ دونوں کا چیتن ہے۔ اگر مہرشی دیانند جی بھی یہی سمجھتے ہوتے۔ جیسا کہ شری سوامی

جیوست چت سوروپ ہے؟

(از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

جی نے فرمایا ہے۔ تو دونوں کے سوروپ میں امتیاز بتلانی جاتی۔ بلکہ یہی موقع ان سوروپ کے بھید کے بتلانے کا تھا۔ کہ جیو ست چت سوروپ اور پرماتما ست چت آنند سوروپ ہے۔ جو مہرشی نے نہیں بتلایا۔

دوم سوبھاؤ کے متعلق جواب دیا گیا ہے کہ دونوں پوتر سوبھاؤ ہیں۔

سوم کرم کے متعلق دونوں میں یہ بھید بتلایا گیا ہے۔ کہ پرماتما دھارمک کام ہی کرتا ہے۔ لیکن جیو اچھے اور برے دونوں کام کرتا ہے۔ سو دھرم بھی کرتا ہے۔ اور ادھرم بھی۔

چہارم گن کا جواب دیتے ہوئے پرماتما کا گن بھی آنند اور جیو کا گن بھی آنند بتلایا گیا ہے۔ لیکن جیو میں آنند کے ساتھ دُکھ بھی ہے [illegible] شری سوامی جی نے لکھا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں کہیں بھی جیو کو آنند سوروپ نہیں مانا ہے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن آنند جیو کا گن تو مانا ہے۔ اور ویسے ہی ایشور کا۔ تب سوائے اس کے کہ جیو کے آنند کے ساتھ دُکھ بھی ہے۔ ان دونوں میں اور کیا فرق ہوا۔ تو اگر جیو کو کہیں آنند سوروپ نہیں کہا۔ تو سچے سوروپ بھی تو نہیں کہا۔

مہرشی کے ان وچنوں سے یہی ستھ ہوتا ہے۔ کہ پرماتما کا سوروپ چیتن ہے۔ اور لیس آنند آدی اس کے گن ہیں۔ جہاں کہیں پرماتما کو ست سوروپ یا آنند سوروپ کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ پرماتما کے سوروپ میں سنتیہ آنند ہے۔ وہ کہ سوروپ اس کا آنند ہے۔ ایسے تو ہم آنند وایا سوروپ سے نیائے سوروپ بھی کہہ سکتے ہیں۔ جیو بھی صرف چیتن سوروپ ہے۔ اور آنند و دکھ اس کے گن ہیں۔ میرے خیال میں چیتن شبد کا ارتھ یہاں زندہ یعنی دونوں زندہ وجود ہیں۔ چیتن کا مطلب یہاں گیان نہیں۔ کیونکہ آگے چل کر مہرشی نے گیان کو بھی دونوں میں گن مانا ہے۔

شری سوامی جی نے لکھا ہے۔ کہ آنند جیو میں لنگ ہے۔ چیتن ہونے سے وہ مکت سے سکھی اور بندھن سے ہی دُکھی ہوتا ہے۔ میری پرارتھنا ہے۔ کہ ان مُنت کے کیا معنی ہیں۔ عام طور پر اس کے دو معنی سے جانتے ہیں۔ اول یہ کہ کسی پدارتھ سے ویشیش گُن کسی مُنت

سے پرگٹ ہوں۔ جیسے کہ مادہ کی تین حالتیں حرارت کے مُنت سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ایسا ہی جیو کے متعلق آپ کا خیال ہے۔ کہ سکھ دُکھ اس کے گن ہیں۔ لیکن یہ دوسرے پدارتھوں کے مُنت سے پیدا ہوتے ہیں۔ سکھدائی پدارتھ کی پراپتی سے یہ سکھی اور دکھدائی پدارتھ کی پراپتی سے دُکھی ہوتا ہے۔ تو اس حالت میں سکھ (آنند) کو جیو سے جدا نہیں کر سکتے۔ تب یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ صرف ست چت سوروپ ہے۔ کیونکہ آنند بھی اس میں پایا جاتا ہے۔ اور اسی طرح جیو کا گیان گن بھی مُنت سے پرگٹ ہوتا ہے۔ دیکھئے جیو کو روپ گیان کے لئے روپ والا پدارتھ اور آنکھوں کی ضرورت ہے۔ اندھے کو چیونکہ روپ [illegible] کچھ نہیں بتا سکتا۔

دوم مُنت کے یہ معنی بھی لئے جاتے ہیں کہ کسی پدارتھ میں ایک گن نہیں پایا جاتا۔ لیکن اس گن والا دوسرا پدارتھ اس کے ساتھ مل جاتا ہے۔ تو اس کے مُنت سے اس میں اس گن کی پرتیتی ہونے لگتی ہے۔ جیسے کپاس سفید ہوتی ہے۔ اگر اس کا کوئی کپڑا بنا یا جائے۔ تو وہ بھی سفید ہوگا۔ لیکن اگر اس کو لال رنگ میں رنگ دیا جائے۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ لال رنگ کا کپڑا ہے۔ لیکن واستو میں یہ لال پن لال رنگ کے ذرات میں ہے۔ کپڑے میں نہیں۔ اگر آپ ایسا مانیں اور یہی سمجھے ہیں۔ آپ کا مطلب ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیو میں سکھ بالکل نہیں جب کسی سکھدائی پدارتھ کا یہ میل کرتا ہے۔ تو اس کے سکھ سے یہ سکھی معلوم ہوتا ہے تو یہ بات ویدک سدھانت اور بدھی کے خلاف ہے۔ مہرشی نے ستیارتھ پرکاش کے انت میں اپنے چھٹے منتویہ میں لکھا ہے۔ کہ:— "جو نتیہ پدارتھ ہیں۔ ان کے گن۔ کرم۔ سوبھاؤ بھی نتیہ ہیں"۔

اب جبکہ آنند جیو کا گن ہے۔ تو وہ اس میں نتیہ ہوگا۔ اس سے دوسری طرح کا نمتک آنند نہیں ہو سکتا۔ یہ تو بتلایا ویدک سدھانت کے برخلاف ہونا۔ خلاف عقل اس لئے ہے کہ اول جب سے سکھ پدارتھ کے گیان سے صرف یہ ہو سکتا ہے۔ کہ جیو یہ سمجھے۔ کہ یہ پدارتھ

سکھی ہے۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس سے یہ خود بھی سکھی ہو جائے۔ ایک سکھی آدمی کو دیکھ کر یہی گیان ہوتا ہے۔ کہ یہ سکھی ہے۔ یہ نہیں۔ کہ اس کو دیکھ کر خود بھی سکھ انوبھو کرنے لگے۔ بلکہ عام طور پر کسی کو سکھی دیکھ کر پڑاہ سے دکھی ہونے لگتا ہے۔

دوم ایک ہی پدارتھ کی پراپتی سے ایک شخص دُکھی اور دوسرا سکھی ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ سکھ دکھ جیو کے اندر ہے۔ اس پدارتھ میں نہیں۔

سوم پرماتما آنند گن یکت ہے۔ اس کے یوگ سے اس کو آنند مل گیا۔ لیکن دُکھ کس کے یوگ سے ملتا ہے؟ اگر کہو پرکرتی سے۔ تو کیا دکھ گن پرکرتی کا ہے؟ کسی شاستر نے ایسا کہا ہے؟ ایسے ہی پرکرتی کے یوگ سے سکھ بھی ملتا ہے۔ تو یہ سکھ دکھ پرکرتی کے ہی گن ہوئے۔ تب کیا پرکرتی کو سکھ سوروپ اور دکھ سوروپ مانیں گے؟

پرکرتی ست سوروپ ہے۔ جیو ست چت سوروپ ہے۔ اور پرماتما سچدانند سوروپ ہے۔ بڑی دیر سے ایسے اپدیش ہم پنڈتوں سے سنتے ہیں۔ اس میں روچکتا ضرور ہے۔ لیکن یہ ویدک سدھانت نہیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ایسی کئی باتوں کا پرچار آریہ سماج میں ہوتا رہتا ہے۔ جن میں صرف روچکتا ہوتی ہے۔ سچائی نہیں۔ شری پوجیہ سوامی جی مہاراج نے ایک بار ثابت کیا تھا۔ کہ گورو گوبند سنگھ جی کے سپتر دیوار میں نہیں چنے گئے۔ بلکہ قتل کئے گئے۔ اس دن سے میں نے کبھی دیوار میں چنے جانے کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن عام طور پر دیوار کی کتھا موثر ہونے کی وجہ سے ویسے ہی پرچار ہو رہی ہے۔ پرماتما کو سچدانند مہرشی نے بہت جگہ لکھا ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے پہلے ہی لکھا ہے۔ "سچدانند ایشورائے نمو نمہ" لیکن اس سے جیو میں آنند کا نشیدھ نہیں ہو جاتا۔

شمشیرِ شکن
خدائی ہاتھ

از شری روشن لال گپتا بی اے - جرنلسٹ پٹیالہ

قدرت کی گود میں ——
وادئ غم سے دور، دنیا کے جھمیلوں سے
کنارے، یوپی پرانت میں — لبِ گنگا —
کرن واس میں مہرشی نے قیام کیا۔ رشی کے آگمن
کی خبر آگ کی طرح پھیل گئی۔ مذہبی فضا میں
ہیجان عظیم برپا ہوگیا۔ پنڈت منڈلی کے چہرے پر
ہوائیاں اڑنے لگیں۔ قالب وہم وگمان و توہم پرستی
بے جان سا نظر آنے لگا۔ ہزاروں متلاشی
حق رشی کے دیدار کے لئے آ دوڑے۔ کھنڈن
کا میدان گرم ہوا۔ کئی روز تک رشی کی شمشیر
صداقت باطل پرستی کے گلے پر چلتی رہی۔ مہرشی کی
دلائل کے سامنے کوئی نہ ٹھہر سکا۔ سینکڑوں انکے
بھگت بن گئے۔ ہزاروں نے بتوں کو دریا میں پھینک
دیا۔ بہت آدمیوں نے طوقِ جہالت اتار پھینکا۔
کنٹھیاں توڑ ڈالیں۔ اور وہ آزادی کی ہوا میں
سانس لینے لگے۔

ٹھاکر کرن سنگھ کے وہاں سسرال تھے۔
وہ وہاں آیا۔ اور راس لیلا کا سامان کرنے لگا۔ اپنی
کوٹھی کی زیبائش پر ہزارہا روپیہ صرف کیا۔ مشہور
منتی ملک کے طول و عرض سے زرِ کثیر صرف کرکے
اس موقعہ کے لئے مدعو کئے گئے۔ بڑے بڑے
پنڈتوں اور عالموں کو بھی دعوت دی گئی۔ منڈپ
بڑے ٹھاٹھ سے سجایا گیا۔ روزانہ راس پڑنے لگی۔
نام نہاد رام کرشن۔ سیتا و رادھا کو ناچتے
ہوئے دیکھتے۔ واہ واہ کے نعرے بلند کرتے۔
تالیاں بجاتے۔ تحسین و آفرین کے کلمے پڑھتے۔ اور
خوشی سے پھولے نہ سماتے۔ ٹھاکر کرن سنگھ اپنی
کامیابی پر از حد خوش تھا۔

شومئی قسمت سے ایک روز ٹھاکر نے
مہرشی کو نمنترن بھیجا۔ اردلی نے رشی ور کو سنایا۔
مہرشی بے اختیار ہنس پڑے۔ حاضرین حیران تھے۔
کہ کیا ماجرا ہے۔ تھوڑی سی دیر میں رشی کا چہرہ سرخ
ہوگیا۔ اور گرج کر بولے "آہ! کیسی افسوسناک
بات ہے۔ ہم اپنے قابلِ عزت بزرگوں کی نقلیں
اتار کر خوش ہوتے ہیں۔ نہ معلوم ہماری
عقل کہاں گئی ہے۔ جو ایسے ذلیل اور مذموم
فعل سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اور کیا ہمیں
مذہب وصداقت کے
علمبرداروں کی توہین
و بے عزتی کرنے میں ہمیں
شرم محسوس نہیں ہوتی۔

آہ! ہماری ضمیر بالکل مردہ ہو چکی ہے ہم اپنے
نصب العین کو بالکل بھلا کر مخرب الاخلاق افعال
کے پھندے میں بری طرح پھنس چکے ہیں۔"

اردلی سے مخاطب ہو کر رشی نے بے خوفی سے
کہا "یہ ٹھاکر کو جا کر کہنا۔ کہ تم لوگ جو اپنے بزرگوں
کے سوانگ بنا کر دیکھتے ہو۔ یہ سخت شرمناک۔
اور قابل افسوس بات ہے۔ منوسمرتی میں سوانگ
بھرنے کو ننددت بنایا گیا ہے۔"

اردلی صم بکم بت حیرت بنا رشی کی بے دھڑک
گفتگو کو سن رہا تھا۔ اس میں اتنا حوصلہ نہ تھا۔
کہ جواب کے لئے زبان کھولے۔ وہ ٹھاکر کے
پاس واپس آیا۔ اور خوب نمک مرچ لگا کر رشی کا
جواب گوش گزار کیا۔ ٹھاکر کے تن بدن میں
آگ لگ گئی۔ جل بھن کر کوئلہ بن گیا۔ آنکھیں انگارے
کی طرح سرخ ہوگئیں۔ دانت پیسنے لگا۔ ہونٹ
پھڑکنے لگے۔

اگلے روز رشی کا اپدیش تھا۔ ٹھاکر غصہ سے
بھرا ہوا کتھا میں پہنچا۔ اور رشی کی شان میں بے جا
بکواس کرنے لگا۔ بولا "سنیاسی! کیا تجھے اپنی
زندگی سے محبت نہیں؟ ٹھاکر کو ناراض کرکے
کیا تم نے موت کو پیغام نہیں دیا؟ —"

مہرشی اسی طرح شانتی کی مورتی بنے ہوئے بیٹھے
تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ انہوں نے اس کی بات
سنی ہی نہیں۔ مہرشی میٹھے وچنوں سے شیریں
زبان میں ٹھاکر کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگے۔

"راؤ! تمہارا یہ فعل قابلِ ستائش نہیں۔ جس کی تم
ماتا کی طرح عزت کرتے ہو۔ جس کو تمام ہندو ہی نہیں۔
بلکہ کل دنیا کے لوگ عصمت و حیا کی بہترین مثال
تصور کرتے ہیں۔ اس کو نچاتے ہوئے تمہیں لجا
نہیں آتی۔ کیا یہ فعل قابلِ تعریف ہے؟ دوسرے
مذاہب کے لوگ کیا کہتے ہوں گے۔ کہ ہندو
اپنے پرشاؤں کی کیا خوب عزت کرنا سیکھے ہیں۔
میں نے کوئی بری بات نہیں کہی۔ سنیاسی کا دھرم
ہے۔ کہ گمراہ انسان کو راہِ راست پر لانے سو
غریب و امیر کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس کی نگاہ میں
سب یکساں ہیں۔"

لیکن راؤ کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا۔ اسکو عقل نہ
آئی۔ اسے اپنے زورِ بازو کا گھمنڈ تھا۔ فوراً خنجر
نیام سے باہر نکال کر کہا۔ "سائیں جی! میں نے
سب کچھ سن لیا۔ میں ایسی ہتک برداشت نہیں
کر سکتا۔ اور اس دریدہ دہنی کا مزا چکھا دینا
چاہتا ہوں۔ آپ موت کے لئے تیار ہو جاؤ۔
تلوار کا ایک وار آپ کو ختم کرنے کے لئے کافی
ہے۔"

رشی کی آنکھوں سے جلال ٹپک رہا تھا۔
چہرے پر ہنسی رقص کر رہی تھی۔ اور ہونٹوں پر
تبسم ناچ رہا تھا۔ گویا راؤ کی بھپکی شیخی کی
باتیں اس کے منہ سے نکل کر ہوا میں خاموش ہو
گئیں۔ اور رشی کے کانوں تک انہیں پہنچنے
کی جرأت نہ ہوئی۔

رشی کے دل میں ٹھاکر کی باتیں سنکر رتی
بھر بھی خوف و اضطراب پیدا نہ ہوا۔ مہرشی
نے یہ سمجھ لیا۔ کہ اب نرمی سے کام نہ چلے گا۔
مغرور ٹھاکر اس طرح بکواس سے باز نہ آئیگا
جب تک اس کا نشہ چور نہ ہوگا۔ اس وقت ضرور
اس کو کچھ سبق سکھلانا چاہئے۔

مہرشی یہ ارادہ کرکے اپنی جگہ سے ہلے۔
اور ایک ہی جھٹکے میں ٹھاکر کے ہاتھ سے
شمشیر چھین لی۔ ٹھاکر مہرشی کی طرف اس
طرح تاکنے لگا۔ جس طرح ایک معصوم بچہ
اس پرندہ کی طرف دیکھتا ہے۔ جس نے اس
[illegible] سے روٹی چھین لی ہو۔

مہرشی نے شمشیر کو زمین پر ٹیک کر فوراً اس
کے ٹکڑے کرکے پھینک دئے۔ مہرشی نے یہ
تمام کام چشم زدن میں سر انجام دیا۔ ٹھاکر پر
گھڑوں پانی پڑ گیا۔ شرم سے اس کا منہ
پسینہ ہوگیا۔ اور آنکھیں زمین کی طرف جھک
گئیں۔ اس کا غرور ٹوٹ گیا۔ شیخی کرکری ہو
گئی۔ اور اپنا سا منہ لے کر واپس لوٹا۔

ٹھاکر کرن سنگھ کے دل میں انتقام کی آگ
مشتعل ہو رہی تھی۔ وہ اپنی ہتک کا بدلہ لینا
چاہتا تھا۔ وہ دن رات بے چین رہتا۔ جب
مہرشی دوبارہ کرنواس میں پدھارے۔ تو ٹھاکر
نے دو بدمعاشوں کو سبز باغ دکھا کر سوامی کو قتل
کرنے کے لئے تیار کیا۔

رات اندھیری تھی — خوفناک —
ڈراؤنی — ہیبتناک — وحشت انگیز —
بلا کا سناٹا تھا۔ دو آدمی مہرشی کی کٹیا کی طرف
بڑھے۔ اندر داخل ہوئے۔ دھڑکتے ہوئے
دل سے اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے۔....
.... مہرشی گہری نیند کے مزے
لے رہے تھے۔ ان کے پُر جلال چہرے کی
چمک سے تمام کٹیا روشن ہو رہی تھی —
وہ آدمی اشاروں سے کچھ باتیں کرنے
لگے..... ایک نے آگے بڑھنے کی
کوشش کی مگر پاؤں تھے۔ کہ زمین میں گڑ
گئے تھے۔ آگے بڑھنے سے انکاری تھے۔
دوسرا آدمی بھی تذبذب کی حالت میں تھا۔ آخر

کچھ دیر کی تگ و دو کے بعد وہ دونو کٹیا سے
باہر نکل آئے۔ اور وہاں سے ٹھاکر کے پاس پہنچے جب
اسے اپنی بہادری کا حال سنایا۔ تو ٹھاکر کرن
سنگھ غصہ سے بھبھوکا ہو گیا۔ اور غصے سے کہا۔
"بس یونہی شیخی بگھارنا جانتے ہو۔ تم نے تو آدمی
ہو کر فضول آدمیت کو داغ لگا دیا۔ جب ایک معمولی
سا کام نہ کر سکے۔ تو دنیا میں کیا خاک ترقی کرو گے؟"

کچھ عرصہ وہ دونو خاموش رہے۔ لیکن تھوڑی
دیر کے بعد ان میں سے ایک نے اس سکوت کو
توڑتے ہوئے کہا:—

"کیا کہیں عقل حیران ہے۔ دماغ چکر کھا رہا
ہے۔ کئی آدمیوں کو گاجر مولی کی طرح موت کے
گھاٹ اتار دیا۔ مگر اس سنیاسی کی کٹیا میں پہنچ
کر کچھ ایسی دہشت طاری ہوئی۔ کہ بیان سے
باہر ہے۔ یہ سادھو معمولی آدمی نہیں۔ خود پرماتما
اس کی مدد کرتے ہیں۔ ہم سے یہ کام نہ ہو سکیگا۔"

ٹھاکر نے خشمگیں نگاہیں ڈالتے ہوئے کہا۔
"[illegible] ہمت نہ ہارنی چاہئے۔ اگر اس دفعہ کامیابی نہیں ہوئی۔
تو ایک دفعہ پھر کوشش کرو۔ یقیناً اپنے کام کو
سر انجام دو گے۔"

دونو۔ "ٹھاکر صاحب! ہم اس کام کو کرنے
سے معذور ہیں۔"

بہت سمجھانے بجھانے و لالچ دینے کے بعد
ٹھاکر نے ان کو پھر رشی کے بدھ کے لئے روانہ
کیا۔ ان کا دل تو نہ مانتا تھا۔ مگر روپیہ بری بلا
ہے۔ انسان اس کو حاصل کرنے کے لئے کیا
کچھ نہیں کر گزرتا۔

اس دفعہ دو نو جگیاسو کے روپ میں رشی
کے سمکھ اپستھت ہوئے۔ کچھ دیر ادھر ادھر
کی بات چیت ہوتی رہی۔ مہرشی اصل مدعا کو
سمجھ گئے تھے۔ لیکن پھر بھی وہ موقعہ سے
پہلے کچھ نہ کرنا چاہتے تھے۔

جب انہوں نے شمشیر نکالی۔ تو رشی نے زور
سے للکار کر زمین پر لات ماری۔

ان بدمعاشوں کا خوف کے مارے بدن
پسینہ پسینہ ہوگیا۔ اور سر پر پاؤں رکھ کر
بھاگ گئے۔

مطلع صاف تھا۔ آسمان پر ستارے ہنسے۔
دیوتاؤں نے راگ گائے۔ موجوں کی مدھر تانیں
ہوئیں۔ +

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور
خوشخط لکھا کریں (مینجر)

آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو

آریہ سماج لدھیانہ کا اردھ شتابدی مہوتسو

آریہ سماج لدھیانہ نے اپنا اردھ شتابدی مہوتسو حسب ذیل طریق پر بڑی دھوم دھام اور سماروہ و اُتساہ سے منایا:-

۱۔ یگیہ اور وید پرچن۔ آریہ سماج مندر میں متواتر ایک ماہ تک پراتا کال ۷ بجے سے ۸½ بجے تک یگیہ اور وید پرچن دوارا پرچار کیا جاتا رہا۔

۲۔ نگر پرچار۔ ایک ماہ تک نگر کے مختلف ستھانوں پر یعنی چوک پاسیان۔ احاطہ نبا۔ پریم پوری۔ پرچم نا یا زادر۔ پہلا آوان۔ نئی آبادی متصل آریہ سکول۔ محلہ روپا مستری۔ قیصر گنج۔ دیانند گڑھی آدی ستھانوں پر پرچار ہوتا رہا۔ اور کئی ستھانوں پر کئی کئی دن پرچار ہوتا رہا۔ اس نگر پرچار کے ادھشٹاتا پنڈت کرتا رام جی تھے۔ اور پنڈت ... الپ اُک ... جی بھی بیک خاص طور پر کام کرتے رہے۔

۳۔ ڈسٹرکٹ پرچار۔ باوجود موسم ٹھیک نہ ہونے اور دیوالی وغیرہ کے تیوہار آ پڑنے پر بھی سمرالہ ماچھی واڑہ۔ کھنہ۔ سہالہ۔ رساتہ وال جگراؤں آدی ستھانوں پر پرچار کیا گیا۔

۴۔ وید کتھا۔ شری سوامی ستیانند جی مہاراج نے ۱۸ اکتوبر سے ۲۷ اکتوبر تک ہر روز رات کے ۸½ سے ۹½ بجے تک ویدکی امرت ورشا کی ... سے پہلے بھجن ہوتے تھے کتھا سے متواتر ہزاروں نرناریوں نے لابھ اٹھایا۔

۵۔ پربھات پھیریاں۔ ۲۵ سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک ہر روز پراتا کال آریہ نرناری نگر کے مختلف بھاگوں میں پربھات گان کرتے ہوئے نرناریوں کو وید سندیش پہنچاتے رہے۔

۶۔ ... سنکیرتن جلوس۔ ۲۷ اکتوبر کو شام کے ۴ بجے آریہ ہائی سکول سے آریہ پرشوں اور آریہ ودیار تھیوں کا ایک بڑا بھاری جلوس نکالا گیا جس میں ایک منڈلی آریہ پرشوں کی اور ۲ منڈلیاں آریہ ودیارتھیوں کی تھیں۔ یہ جلوس تخمیناً آدھ میل لمبا تھا۔ کیسری پگڑیاں پہنے جس وقت یہ دیانند کے سینک ناد کر بجاتے گزرتے تھے تمام نرناری شردھا سے ان کا سواگت کرتے تھے۔ بازار میں اس دن تمام چھتیں استریوں سے بھری ہوئی تھیں۔ اور تمام طرف کیسری پگڑیاں ہی دکھائی دیتی تھیں۔

۷۔ سہ بھوج۔ ۳۰ اکتوبر کو آریہ بورڈنگ ہاؤس میں آریہ بھائیوں کا سہ بھوج ہوا۔ جس میں تخمیناً ۵۰۰ نرناریوں نے بھوجن کیا۔ اس سہ بھوج میں بہت سے ہریجنوں نے بھی ایک ہی پنکتی میں بیٹھ کر بھوجن کیا۔

۸۔ اُتسو کے خاص دن۔ ۲۸ تاریخ کو پراتا کال آریہ ہائی سکول میں یگیہ سے اُتسو آرنبھ ہوا۔ بھجن۔ پرارتھنا۔ ایڈریس اور ویاکھیان ہو کر دوپہر کو دلت ادھار کانفرنس زیر صدارت ایک مقامی ہریجن مہاشہ بھگو انا جی ہوئی۔ جس میں آریہ سماج لدھیانہ کے قائم کرنے والوں میں سے چودھری تلسی رام صاحب پلیڈر نے بھی ویاکھیان دیا۔ اور بھی کئی سجنوں کے اس موقعہ پر بھاشن ہوئے۔ کہ کس طرح سے چھوت چھات کے ... کو بھگایا جا سکتا ہے۔

پھر پنڈت ستیہ برت جی کا عالمانہ ویاکھیان ... شری ... پاس ... انہاس میں سے مختصر سی رپورٹ سنائی۔ اور رات کو شری سوامی گنگا گری جی مہاراج کا ویاکھیان ہوا۔

۹۔ اوم کا جھنڈا۔ ۲۹ اکتوبر کو پراتا کال آریہ سماج مندر کے کلس پر سکول بینڈ کی سریلی تان اور ٹنکار میں شری سوامی گنگا گری جی مہاراج کے کر کملوں سے اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور سب اُپستھت نرناریوں نے کھڑے ہو کر؎

وجئی وشو ہے اوم کا پیارا
جھنڈا اونچا رہے ہمارا

کا گیت گایا۔ اسی ستھان پر دوپہر تک رشی نروان اُتسو منایا گیا۔ شری سوامی گنگا گری جی۔ شری سوامی ستیانند جی۔ شری آچاریہ ... ویو ... جی۔ شری مول چند جی ایم۔ اے۔ ماسٹر فتح چند جی۔ ... ہری ... جی کے رشی جیون پر بھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ رات کو سماج مندر۔ سکول۔ بورڈنگ۔ پاٹھشالہ پر دیپ مالا کی گئی۔

۱۰۔ ۳۰ اکتوبر کو پراتا کال سے دوپہر تک ... منایا جاتا رہا۔ شری پنڈت بھیم سین جی تک منتری شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بڑا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ پھر ۱ بجے سے ایک بجے تک بورڈنگ ہاؤس میں سہ بھوج ہوا۔ ۲ بجے سے سکول کے ہال میں آریہ سکول کے ودیارتھیوں اور سکاؤٹس کے کھیل ... گئے۔

اور سکاؤٹس نے کئی پرکار کی کھیلیں دکھلائیں۔ پھر زیر صدارت شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک کمیلن ہوا۔ اور پھر رات کو کثیر جلسہ نوہریاں میں ڈپٹی بھارتی شری بیجا سنگھ کرشن جی مالک اخبار "پرکاش" و "پرتاپ" کا "اچھوت سمسیا پر عالمانہ ویاکھیان ہوا"۔

۱۳ اکتوبر کو آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے وشال صحن میں زیر صدارت لالہ مہترداس جی آریہ کنیاؤں کی کھیلیں۔ وید منتر۔ چوپائی۔ بھجن اور وکھیان ہوئے۔ چوہدری تلسی رام پلیڈر نے کنیاؤں کو انعام تقسیم ہوا۔ اور پھر آکٹھے ہو کر جہلسو کی کارروائی ویدک دھرم کی جے کے نعروں میں سماپت ہوئی۔

اس تمام جہلسو اور پرچار میں من لکھت مہانو بھاؤں نے اپنے سد اپدیشوں سے جنتا کو لابھ پہنچایا

(۱) شری سوامی سرودانند جی مہاراج ۵ ویاکھیان
(۲) " " ستیانند " " ۱ " اور اردو
(۳) " " گنگا گری " " ۲ " "
(۴) " " برہمانند " " آگرہ والے ۴ " "
(۵) " پنڈت بینی دھر " پاٹھک ۵ " نگر پرچار میں
(۶) " " اندر جی سناتک نگر اور ڈسٹرکٹ پرچار میں کئی ویاکھیان
(۷) " " ستیہ ورت جی سناتک (۸) شری پنڈت بھیم سین جی سناتک (۹) شری پنڈت بدھ دت جی سناتک (۱۰) شری آچاریہ دیو شرما جی (۱۱) شری مہاشہ کرشن جی (۱۲) شری پنڈت موتی چند جی ایم۔ اے۔

اور جن کا کام کرنے والوں میں سے نگر اور ڈسٹرکٹ میں پنڈت سیسرو لوچن سناتک۔ پنڈت کرتا رام جی۔ ماسٹر پیارے لال جی جوشی نے پرچار کیا۔ اور سبھا نے مختلف انیہ کئی بھجنیکوں نے ڈگری کو سنگیت دوارا پرچار سے لابھ پہنچایا۔ ان سب کا اور آنریری دھرم سبھا پنجاب کا آریہ سماج کی طرف سے دھنیہ واد ہے۔ (بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج مجیٹھہ کا اتسو

آریہ سماج مجیٹھہ کے سالانہ جلسہ کے سمبندھ میں سوامی دھیرانند جی نے ۷ ستمبر سے ۸ اکتوبر تک ہر روز رات کو کتھا کی۔ ۸ اکتوبر کو پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا۔ اور ماسٹر رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی اسکول لدھیانہ کا شان سے سواگت کیا گیا۔ اور شہر بھر میں آپ کا جلوس نکالا گیا۔ اسی رات پنڈت بھیم سین جی اور ماسٹر رام لال جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ اور لالہ گوری شنکر جی رئیس نے پنجابی میں نظمیں پڑھیں۔

۹ اکتوبر کو ہون کے بعد سوامی دھیرانند جی کا اور پنڈت اور ماسٹر رام لال جی کا ویاکھیان ہوا۔

بعد دوپہر پنڈت بھو دیو جی کا ویاکھیان ہوا۔ اور پنچایت کے بعد ... ۳ بجے سماپت ہوا جس میں کئی بھجن منڈلیوں نے عمدہ اچھوت ادھار کے متعلق ... لکھی۔

رات کو پنڈال میں سوامی ودیانند جی کا ویاکھیان ہوا۔ اور لالہ گوری شنکر نے پنجابی کویتا میں اچھوتوں کی ویاکھیا کی۔

۱۰ اکتوبر کو ہون و پرارتھنا کے بعد سوامی ودیانند کا اپدیش ہوا۔ اور سوامی سنتوکھانند کا ویاکھیان ہوا۔

بعد دوپہر پنڈت دولت رام جی شاستری کے ویاکھیان کے بعد ماسٹر رام لال جی کی صدارت میں دھرم سمیلن ہوا جس میں

انجمن اسلامیہ مجیٹھہ۔ انجمن احمدیہ بھولا والہ اور سنگھ سبھا اور ویدک دھرم کے نمائندگان نے "میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے؟" وشے پر تقریریں کیں۔ جنہیں حاضرین نے خوب غور سے سنا۔

رات کو سوامی سنتوکھانند جی کے ویاکھیان کے بعد میجک لینٹرن سے گیانی پنڈ داس کا ویاکھیان ہوا۔

۹ اکتوبر کو پراتہ ہون و پرارتھنا کے بعد اپدیش و ویاکھیان ہوئے۔ دوپہر کو ستری سمیلن میں سوامی دھیرانند جی کے اپدیش اور شریمتی ودیاوتی کے بھجن اپدیش ہوئے۔

رات کو پنڈت منسا رام جی کا ویاکھیان ہوا جس کے بعد آریہ سماج کی رپورٹ سنائی گئی۔ اور شری لالہ چانن مل پردھان آریہ سماج کی مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔

جلسہ کی کارروائی شانتی پاٹھ کے بعد سماپت ہوئی۔ اس سمے کئی بھائیوں نے سبھاسد بننا منظور کیا۔

۱۰ اکتوبر رات کو پنڈت منسا رام جی کا ویاکھیان ورن ویوستھا پر ہوا۔ سمے سمے پر چھٹا بھجن منڈلی کے بھجن ہوتے رہے۔ پنڈال ہر سمے حاضرین سے بھرا رہتا تھا۔

(کرشن چند منتری آریہ سماج مجیٹھہ)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

بسلسلہ رشی اتسو کی دھوم "صفحہ ۸"

...... کے جلسہ میں "پرکاش" کے ۲۰۰ رشی دیانند نمبر مفت تقسیم کئے گئے۔ پرچار اینڈ فنڈ کے لئے ۲۱/ روپے اکٹھے ہوئے۔ اگلے دن گوردوکل ملتان میں رشی اتسو منایا گیا۔

آریہ سماج مدراس میں رشی اتسو منایا گیا۔ ویاکھیانوں اور نظموں کے بعد اپیل کی گئی۔

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر۔ رشی اتسو زیر صدارت ڈاکٹر بہاری لال جی بڑے آنند اور پریم سے منایا گیا۔ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کا وسیع صحن جنتا سے بھرا ہوا تھا۔ اس موقعہ پر شری سوامی برتانند جی مہاراج آچاریہ گوروکل چتوڑ۔ پنڈت ویگیت رام جی رشی۔ ماسٹر بھگت رام جی ہیڈ ماسٹر نیشنل سکول و پنڈت بھگوانداس جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ مبلغ ۱۲/ وید پرچار کے لئے اکٹھے ہوئے۔ (تارا سنگھ منتری)

آریہ سماج ظفروال نے رشی اتسو بڑی دھوم دھام سے ۱۱ بجے سے ۲ بجے بعد دوپہر تک منایا۔ ہون اور بھجنوں کے بعد ماسٹر گردھاری لال نے "پرکاش" کے رشی دیانند نمبر سے مہاشہ کرشن کا مضمون "اچھوتوں کا سب سے پہلا ادھارک" پڑھ کر ... مہاشہ دلیسر اج جی نے "سوامی جی کے جیون اور کام" پر منوہر ویاکھیان دیا۔

سماچار جگت

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا وارشک اُتسو

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۵۵واں وارشک اُتسو ۲۲ نومبر سے ۲۷ نومبر تک گورودت بھون کے وسیع میدان میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا جائیگا۔ اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کے پرسدھ ودوان سنیاسی مہاتما اور مشہور بھجنیک وراگی مہاتما بھاو پردھار ینگے۔ پہلے دو دن یعنی منگل اور بدھ کو نہایت ضروری مضامین پر کانفرنسیں ہونگی۔ تیسرے دن برسپت کو نہایت عالی شان آریہ کرمی دربار ہوگا۔ شکروار کو سنکیرتن ہوگا۔ پنجاب بھر کے آریہ بھائی بھجن منڈلیوں کی صورت میں شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے بھجن گاتے ہوئے گزرینگے۔ سنکیرتن کو کامیاب بنانے کے لئے زبردست کوشش جاری کردی گئی ہے۔ اور مختلف آریہ سماجوں کو اپنی اپنی بھجن منڈلیاں بھیجنے کے لئے پریرنا کی جارہی ہے۔ منیچر اور اتوار کو جلسہ کی کارروائی بڑی دھوم دھام کے ساتھ منائی جائیگی۔ جس میں بڑے بڑے ودوانوں کے ویاکھیان ہونگے مفصل پروگرام جلدی ہی شائع کیا جائیگا۔

آریوں کا یہ دھارمک میلہ اپنے اندر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ پنجاب بھر کے آریہ بھائی اور آریہ بہنیں اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کے پرسدھ نیتاؤں۔ سنیاسی مہاتماؤں اور ودوانوں کے درشن اور ودوتا پورن بھاشنوں سے لابھ اٹھا کے [illegible] پراپت کر سکتے ہیں۔

باہر سے آنے والے بھائیوں کو سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ساتھ حسب ضرورت بستر ے وکپڑے لائیں۔ کیونکہ ان دنوں سردی کافی ہوگی۔ رہائش کے علاوہ بھوجن کا انتظام آریہ سماج کے لنگر دوارا ہوگا۔ ادھیکاریوں کی طرف سے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے سرتوڑ کوشش جاری ہے۔ جو بھائی اس دھارمک میلہ پر اپنی دکان لگانا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے پرارتھنا پتر بمعہ دو روپیہ پیشگی منتری آریہ سماج کو فوراً بھیج دیں۔ تاکہ انہیں دکان کے لئے جگہ دی جا سکے۔

وید پرچارنی سبھا کا اُتسو – وید پرچارنی سبھا جیت پور ضلع ہوشیارپور کا ۲۲واں سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-اور ۳۰ [illegible] کو ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی سنسکرت مہا ودیالیہ اور ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول جیت پور کا جلسہ ہوگا۔ اور پہاڑ پرانت سوشل سدھار کانفرنس ہوگی۔ (رگھبیر رام شرما پردھان سبھا)

[illegible] پاٹھ شالا کلاچی کا اُتسو – آریہ کنیا پاٹھ شالا کلاچی کا سالانہ جلسہ ۲۶ فروری ۲۹ دسمبر ہونا قرار پایا ہے۔ [illegible] صاحبان جو ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور [illegible] صاحبان [illegible] پدھار کر جلسہ کی شوبھا کو بڑھائیں۔

(درباری لعل تنیجہ اُپ منتری)

آریہ سماج بیکانیر کا اُتسو – آریہ سماج بیکانیر کا اُتسو ۷ سے ۱۰ اکتوبر تک سماروہ سے ہوا۔ سوامی برہمانند جی۔ سوامی سرودانند جی۔ سوامی لکشمنانند جی۔ پنڈت پرمانند جی بی۔ اے۔ اور پنڈت رام [illegible] جی کے ویاکھیان اور پرسدھ بھجنیکوں کے بھجن ہوئے۔ ستری سماج کا اُتسو بھی سمارو سے ہوا۔ (منتری)

آریہ سماج سامانہ کا وارشک اُتسو – آریہ سماج سامانہ ریاست پٹیالہ کا وارشک اُتسو ۲۵-۲۶-۲۷ اسوج کو دھوم دھام سے منایا گیا۔ شری پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت اندر جی سناتک۔ پنڈت رام سروپ جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی اور مہاشہ بہاری لال۔ شمشیر سنگھ بھجنیک۔ سوامی دیوانند جی۔ مہاشہ تہی پال جی۔ مہاشہ منگل داس جی اور برہمچاری جے پرکاش جی بھنش دھاری اس یگیہ میں شامل ہوئے۔

۲۵ اسوج کو نگر کیرتن ہوا۔ جلسہ میں پنڈتوں اور مہاتماؤں نے اپنے منوہر اپدیشوں اور اتی اُتم ویاکھیانوں سے امرت ورشا کی۔ پنڈت پریہ ورت جی کے پوتر ہاتھوں سے سماج مندر پر اوم کا جھنڈا لہرایا گیا۔

۲۴ اسوج کو مابین مولانا مظفر بیگ اور پنڈت ستیہ دیو جی "وید الہامی ہیں یا قرآن"۔ اور ۲۶ اسوج کو مسئلہ تناسخ پر مابین مولوی عصمت اللہ و پنڈت ستیہ دیو جی دو دو گھنٹہ مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ سے آریہ سماج کا سکہ نہ صرف ہندو جنتا پر بلکہ مسلمان بھائیوں کے دلوں پر بھی خوب بیٹھ گیا اور آریہ سماج کو شاندار فتح حاصل [illegible] برہمچاری جے پرکاش کے تیراندازی کے کرتبوں نے جنتا کو محو حیرت کیا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج نابھہ کا سالانہ جلسہ – آریہ سماج نابھہ کا سالانہ جلسہ ۷ سے ۹ اکتوبر تک دھوم دھام سے منایا گیا۔

شریمان پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور اور پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے پردھار کر اپنے منوہر اپدیشوں دوارا پبلک کو آنندت کیا۔ رات کو میجک لالٹین کے ذریعہ شریمان پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک نے مہاپرشوں کے درشن کراتے ہوئے پربھاوشالی اپدیش دئے۔ ۷ اکتوبر۔ رات کو میجک لالٹین کے ذریعے شریمان ڈاکٹر رام پرتاپ جی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہاؤس سرجن لیبنسٹون ہسپتال ریاست نابھہ نے حفظان صحت پر اچھے اچھے فوٹو دکھلا کر اپنے لیکچر سے پبلک کو بہت لابھ پہنچایا۔

ریاست کی طرف سے ہر سال بموقع نگر کیرتن اور جلسہ سالانہ حسب ضرورت سامان ہمہ قسم مل جاتا ہے جو امسال بھی [illegible] کیا گیا۔ اس موقعہ پر گیارہ یگیوپویت سنسکار ہوئے۔

(بال مکند منتری آریہ سماج نابھہ ریاست)

آریہ نگر میں ایک عیسائی دیوی کی شدھی – ۳۱ اکتوبر کو مسماۃ عالم بی بی دختر کھیڑا ال قوم عیسائی ساکن شانتی نگر کی اس کی اپنی درخواست پر آریہ نگر کے چوک میں تمام نگرنواسیوں کی موجودگی میں پنڈت وشنودت جی نے شدھی کرائی۔ دیوی مذکور کا نام سمترا دیوی رکھا گیا۔

(رگھوناتھ رائے منیجر آریہ نگر)

آریہ سماج کراچی کا چناؤ ۳۲-۱۹۳۱ء کے لئے

نمن ادھیکاری چنے گئے:-

مہاشہ گل راج جی پردھان۔ ڈاکٹر پرمانند آہوجہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اور مہاشہ رام سیوک لال گپتا اپ پردھان۔ مہاشہ رام کشن جنرل سکرٹری۔ مہاشہ مہر چند اور مہاشہ منگی رام جائنٹ " " اناش چندر خزانچی۔ مہاشہ جگن ناتھ شرماسٹور کیپر۔ مہاشہ چھبیل آڈیٹر۔ مہاشہ موہن لال لائبریرین۔

(مہر چند سینکت منتری)

آریہ سماج انبالہ شہر گورو کل وبھاگ کا

وارشک چناؤ۔ لالہ بدری داس بی۔ اے وکیل پردھان۔ لالہ اندر سین بی۔ اے۔ وکیل اور لالہ پیارے لال بزاز اور لالہ گوپی چند پنشنر اپ پردھان۔ پنڈت کندن لال منتری۔ پنڈت رام چند رودید شاستری سہ منتری۔ لالہ پورن چند کلرک اپ منتری۔ پنڈت شستی بھوشن شاستری پستکادھیکش۔ لالہ نوراتا رام خزانچی۔ لالہ پتا لال آڈیٹر۔

(کندن لال منتری آریہ سماج انبالہ شہر)

دھنیہ واد۔ آریہ سماج لدھیانہ کے پرشار ٹھنی سبھی مہاشہ سبھو رام جی بنیر ٹے لے ۲۵ روپے بھیجے ہیں۔ جو کہ لدھیانہ سماج لے اردھ شتابدی کے موقع پر یتیم بچوں کو مٹھائی کھلانے کے لئے دان دئے ہیں۔ پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ کے منتری مہاشہ ان کا اس دان کے لئے دھنیہ واد کرتے ہیں۔

بچوں کو ۲۵ روپے کی مٹھائی منگوا کر کھلا دی گئی ہے۔ اسی طرح دوسرے بھائی بھی ان یتیموں کا دھیان رکھا کریں۔

دان۔ لالہ منگل سین جی آنند سبھا سد آریہ سماج لدھیانہ نے اپنی پتر بہو کی مرتیو پر نمن لکھت فنڈوں کو دان دیا ہے۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ ۲۰/ روپے۔

" " " مہانی ۲۰/- " -

دیگر مختلف فنڈوں کے لئے ۱۰/ روپے۔

(ادھو رام مینجر آریہ کنیا پاٹھشالہ لدھیانہ)

ملتان شہر۔ سماج کے اپدیشک سوامی بھجن آنند کے برخلاف فوجی سپاہیوں کو سرکاری ملازمت چھوڑنے کی ترغیب دینے کا مقدمہ عدالت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان کی عدالت میں چل رہا ہے۔ ان کی ضمانت کی درخواست پیش کرنا منظور ہو چکی ہے۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج سرائے سدھو کا کام

آریہ سماج سرائے سدھو کا کام اس ورش بڑا اچھا رہا ہے۔ ممبران سماج و دیگر پریمی سجنوں کے گھروں میں سنسکار بہت ہوئے ہیں۔ ہر ایک سنسکار پر دان بھی اچھا ملتا رہا ہے۔ پوارک ست سنگ بھی مہینہ میں دو بار باری باری سے ممبران کے گھر ہوتا رہا ہے۔ سال بھر میں تیوہار بھی جس قدر آئے ہیں۔ تقریباً تقریباً وہ سارے منائے گئے ہیں۔ چنانچہ رشی اتسو ممبران نے دیوالی کے روز بڑے پریم و اتساہ سے منایا۔ جس میں چند ایک ممبران نے اخبار پرکاش کے رشی انک سے مضمون پڑھے۔ اور مہاشہ منوہر لال جی کا لیکچر ہوا۔ لالہ تیجو رام جی نے اپنی نظم پڑھ کر سنائی۔ چار آنہ مشن فنڈ کے لئے اپیل پر ۴/۶ روپے اکٹھے ہوئے۔

تین ہفتہ سے آریہ بھائیوں نے صبح کا روزانہ ست سنگ جاری کیا ہوا ہے۔ ہفتہ وار ست سنگ بھی باقاعدہ اور بارونق ہوتا رہتا ہے۔

(گنیش دت منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج میلسی کی سپتاہک ڈائری

۱۔ یکم کارتک سے روزانہ پراتا کال آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ۔ سندھیا۔ پرارتھنا اور گیتا اپدیش ہوتا ہے۔ صبح کے اس ست سنگ کا بہت اچھا پربھاؤ پڑ رہا ہے۔ مہاشہ گیان چند جی بڑے اتساہ سے اس کا پربندھ کر رہے ہیں۔

۲۔ آریہ سماج نے بھنگیوں کو ہندی پڑھانے کے لئے راتری پاٹھشالہ کھولی ہوئی ہے۔ جو کہ کامیابی سے چل رہی ہے۔

۳۔ دیوالی کے روز شام کو آریہ سماج مندر میں رشی اتسو منایا گیا۔ یگیہ وغیرہ کے بعد رشی جیون سمبندھی ویاکھیان و بھجن ہوئے۔ رات کو دیپ مالا بھی کی گئی۔

(اندر جیت بی۔ اے پردھان آریہ سماج میلسی)

آریہ سماج سری نگر کا چناؤ

آریہ سماج ہذا کا چناؤ ۱۳ کارتک کو نمن پرکار ہوا:-

لالہ چرنجیت لال جی پردھان۔ لالہ رام رلایا اپ پردھان۔ مہاشہ امرناتھ منتری۔ مہاشہ بوگندر ناتھ وید اپ منتری۔ ماسٹر پرماتما سنگھ کوشادھیکش۔ مہاشہ ہنس راج اپ کوشادھیکش۔ پنڈت وشنو دیو پستکادھیکش۔ ادھشٹاتا کنیا پاٹھ شالا ڈاکٹر شکل بھوشن۔

(منتری)

میلہ منڈی گلو شاہ۔ آریہ سماج کیمپ ۳ اکتوبر کو میلہ پر پہنچ گیا۔ اسی دن پنڈت پورن چند جی اپدیشک۔ مہاشہ امرناتھ اور مہاشہ وساوا رام جی تشریف لے آئے۔

۴ اکتوبر تک پرچار کا کام بڑے زور شور سے

...جیدال ہر سمیہ پنچ پنچ کھڑا رہتا تھا۔
کے بالو نفر ہسملے بھی اپنی تقاریر
... میں تہلکہ مچا دیا۔ ستیہ ... لفظ و وعدہ
... بیلہ میں ... دان ملے :۔
... بیورٹی میں دان ملے ؛
(جگت رام منتری آریہ سماج کلاس والا)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار۔ لالہ

کھیت رائے جی کی دھرم پتنی نے جو -/۱۵۰
دان کیا تھا۔ اس کا بٹوارا اس پرکار رہا۔
... گوروکل کانگڑی ہردوار -/۴۰ روپے برائے
ایک گئو۔ پنجاب کینڈریا اناتھ آلیہ راوی روڈ
لاہور -/۱۰ روپے۔ اور آریہ سماج ظفروال کے
مندر فنڈ کے لئے -/۱۰۰ روپیہ :۔
آریہ سماج ظفروال کے پاس اپنا مندر نہیں
ہے۔ اگرچہ اس سماج کو قائم ہوئے تقریباً نصف
صدی بیت چکی ہے۔ ۱۸۹۱ء میں لالہ راموشاہ
ٹھٹری نے ایک ٹکڑا زمین برائے آریہ مندر اس
سماج کو دان دیا تھا۔ اس اہم سال کے لیے
وقت میں اگرچہ دو ایک دفعہ مندر بنانے کا وچار
ہوا۔ مگر کئی کارنوں سے نہ بن سکا۔ اب پھر لالہ
کھیت رائے جی نے یک صد روپیہ دان کر کے
اس کام کا آغاز کر دیا ہے ... کیا جا رہا ہے۔
... آریہ سماج کا بھوتا ... اپنا مندر بن جانے پر
... ۱۸ کو ... پنڈ میں تقریباً ۴ ... میوال
جاتی کے استری پرشوں کا جاتی پرویشن سنسکار
کیا گیا۔ ان کو یگیوپویت دئے گئے۔ لالہ کشمیرا مل
دینانگر واسی اور ماسٹر گردھاری لال نے اُن کو
اُپدیش دیا :۔

ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور کی برانچ

نرسنگھ داس بلڈنگ نزدیک سیتلا مندر
میں کھول دی گئی ہے۔ تاکہ پبلک کو ادویات
خریدنے کے لئے دور نہ جانا پڑے۔ یہ دکان ہر
روز کھلی رہے گی :۔
(مینیجر ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور)

... سماجوں سے نویدن۔ آریہ سماجوں کے

جلسوں پر آریہ ... طرف سے کتابیں بیچنے
والوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ کئی سٹھانوں پر
دیکھا گیا ہے۔ کہ پستکوں کے دکاندار ایسی پستکیں
بیچتے ہیں۔ کہ جو سماج کے سدھانتوں کے برخلاف
ہیں۔ اور سداچار کی نظر سے ہانی کارک ہیں آریہ
سماجوں کے ادھیکاریوں کو چاہئے۔ کہ پستکیں بیچنے
والوں کو ایسی پستکیں نہ بیچنے دیں۔ کتابیں بیچنے
والوں کو بھی چاہئے۔ کہ وہ آریہ سماج کے دھارمک
جلسوں پر ایسی کتابیں نہ بیچیں۔ جو آریہ سماج کے
برخلاف ہوں۔ خاص طور پر گندے ناول بیچنا آریہ
سماج کے لئے ہانی کارک ہے :۔

... ہیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔
گورودت بھون۔ لاہور

امرتسر میں آریہ ودیارتھی منڈل کی

سنتھاپنا۔ مشکلات کو دور کرنے۔ اور ودیارتھیوں میں
آریہ سدھانتوں کا پرچار کرنے کے لئے سوامی دیانند
نروان اُتسو کے اپلکش میں مورخہ ۲۹ کو دیوالی کے
روز ودیارتھیوں کی ایک سبھا آریہ سماج نمک منڈی
میں ہوئی۔ جس میں آریہ ودیارتھی منڈل کی سنتھاپنا
کی گئی +
کالج اور سکولوں کے دیگر ودیارتھی بھی اس منڈل
کے ممبر بن سکتے ہیں +
(رام دیو سدھانت پربھاکر منتری)

آریہ سماج کوٹ سبزل کا یگیہ۔ ۷۔۸۔۹

اکتوبر کو دسہرہ کے دنوں میں ہوا۔ میرے علاوہ
پنڈت آتم دیو جی۔ پنڈت برہم دت جی۔ پنڈت
بہاکھی رام جی بھجن اپدیشکان شریک جلسہ
ہوئے۔ وہاں کھیالوں اور بھجنوں کا حسنا پرچار ہوا
... ۱۱ ... استری پرشوں کی ایک بھیڑ بھاڑ
سی لگی رہتی تھی۔ رات کو ایک بجے تک پرچار ہوتا رہا۔
لوگ پھر بھی اُپدیش سننے کے مشتاق رہتے ...
باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کے لئے لنگر
اچھا انتظام تھا۔ پنڈت آتم دیو جی کے بھجن
خاص طور پر پسند کیا گیا :۔
(وشو ناتھ آریہ اپدیشک)

آریہ سماج بکٹ گنج مردان کا چناؤ۔

پردھان پنڈت دھیان چند جی شرما۔
اپ " باوا سنت سنگھ " منتری بخشی
پرحلال جی شرما۔ اپ منتری بھلشے وزیر چند جی۔
لائبریرین بخشی بال مکند جی :۔
(برج لال منتری آریہ سماج مردان)

ویدک سنسکاروں کی پرتھا آریہ سماج کے پر...

سے لگی ہیں جو مرتک سنسکار ہوتے ہیں۔ ویدک
ریتی سے ہی ہوتے ہیں حال ہی میں دو ایتن مرتک
سنسکار بڑے کٹر سناتنی بھائیوں کے ہوئے۔ ان کا
بھی کوئی شرادھ وغیرہ یا کریا کرم نہیں کی گئی۔ آئے
دن جہالت دور ہو رہی ہے :۔
دھرم پال اپ منتری آریہ سماج دودھو چک
ضلع گورداسپور

شوک پرستاؤ۔ آریہ سماج کوٹلی میں

آریہ سماج کے سرگرم سیوک لالہ موتی رام کھنہ
کے اکلوتے نوجوان سپتر کی مرتیو پر شوک پرستاؤ
پاس کیا گیا :۔
(بالمکند گپتا منتری آریہ سماج کوٹلی)

چھانگا میں شدھی۔ ۲۳ر اکتوبر کو ایک جنم کے مسلمان نوجوان رحمت ولد محمد دین قوم جٹ سکنہ فتح پور کی شدھی موضع چھانگا تحصیل قصور میں ہوئی۔ جس میں باوجود اس بات کے کہ وہاں کوئی سماج نہیں ہے۔ تمام ہندو۔ براہمن و سکھ اصحاب نے خاص دلچسپی لی۔ اس معاملہ میں سردار بلونت سنگھ صاحب جو ورڈھ آریہ ہیں۔ کی کوشش قابلِ تعریف ہے۔

شدھی کی کارروائی ماسٹر جگت رام سیکنڈ ماسٹر پرسرام آریہ ہائی سکول کلاس والہ و مہاشہ دھرم دیو جی سابق چوہدری محمد بوٹا جن کی کہ شدھی تھوڑا عرصہ ہوا۔ کلاس والہ میں ہی ہوئی تھی۔ نے سرانجام دی۔ سب سے پہلے ہندو جنتا کے مطالبہ پر ماسٹر صاحب نے شدھی پر ایک پرزور تقریر کی۔ ازاں بعد مہاشہ دھرم ویر نے اسلامی تعلیم کو ایسے پیرایہ میں پیش کیا کہ حاضرین بہت ہی متاثر ہوئے۔

آخر کار تقریباً پانچ بجے بعد دوپہر شدھی کی رسم ادا کی گئی۔ اور نوجوان کا نام رحمت کی بجائے رام سنگھ رکھا گیا۔ اس کے پشچات مہاشہ رام سنگھ نے حاضرین میں اپنے ہاتھوں سے حلوہ تقسیم کیا جس کو تمام ہندو سکھ اصحاب نے سویکار کیا۔

اس کارروائی کے سماپت ہونے پر نوجوان مذکور کو مسمی دیال سنگھ ولد گنڈا قوم جٹ باجوہ سکنہ چھانگا نے اپنا بیٹا قرار دیا۔ اور وصیت کر دی۔ کہ اُس کی موت کے بعد۔ وہ اُس کی تمام جائداد کا جائز وارث ہوگا۔

(سکرٹری آریہ سماج کلاس والہ ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج ڈھکی نقلبندی پشاور شہر۔

ہے لالہ سومدت جی و شریمتی دھن کور جی کا سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت رام نرائن جی نے کرایا۔ اس موقع پر مہاشہ سوم دت جی نے علاوہ دکشنا کے پندرہ روپے دان دئے۔

ہے دیوالی کے اُتسو کے بعد شری سوامی پرمانند جی اچاریہ گورو کل چتوڑ کے منوہر دیاکھیان ۳ روز تک آریہ سماج مندر میں ہوئے۔

(تارا سنگھ سکرٹری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں کا چناؤ۔

۲۳ر اکتوبر کو آریہ سماج ہذا کے عہدیداران کا چناؤ عمل پر کار ہوا:۔

پردھان پنڈت جے چند جی۔ اُپ پردھان لالہ لال چند اور پنڈت چاردھن لال جی منتری مہاشہ سنت رام پاندھی آریہ۔ اُپ منتری۔ لالہ دوار کا ناتھ جی۔ سہائک منتری۔ پنڈت لاجپت رائے ... پستک ادھیکش لالہ ... رکھشک بابو سُمبر وت جی۔

(سنت رام پاندھی آریہ منتری)

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

درا کشا شو	قوت ہمت بھوک بستی جوان دگرشت بہریا بنوالا خوش ذائقہ انگوری منقاؤں سے تیار کیا ہوا قیمت چھوٹی بوتل ...
جوان پراس	جسمیں مشکل سے دستیاب ہونیوالا اشت برگ شامل ہے۔ ... کھانسی وغیرہ اور امراض ... ضعیف کو جوان بنا دینے والا ...
بال سُدھا	دُبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانے کی ... دوا قیمت فی شیشی ...
دودھ گبیری	نمبیر جلن اور تکلیف کے دوا کو ۲۴ گھنٹے میں فائدہ دکھانے والی دوا قیمت فی شیشی ...
سُدھا سندھو	کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ شول۔ ... وغیرہ ایسے ہی امراض کی ... قیمت فی شیشی ...

کوئی ادویات خرید وجبتک کر اوپر سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام نہ ...

بعدالت لالہ کندن لال صاحب منصف درجہ اول منڈی پھول باڑہ (بھٹنڈہ)

اشتہار حسب آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

مثل ۱۳۲ رجوعہ ۴ر ساون سمت ۱۹۸۹

فرم بنسی رام چیلارام اگروال سکنہ منڈی پھول بذریعہ بنسی رام مالک فرم مدعی

بنام:۔ کوتیر سنگھ ولد لچھمن سنگھ ذات لوٹھ گڑھ سکنہ گمٹی خورد مدعا علیہ

دعویٰ ...

اشتہار بنام مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ صدر مدعی کے حلفیہ بیان سے عدالت کو اطمینان ہو چکا ہے۔ کہ مدعا علیہ دانستہ دعویٰ کی خبر پاکر روپوش ہو گیا ہے۔ معمولی طریق سے تعمیل سمن ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا حسب استدعا مدعی بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مذکور تاریخ پیشی ۱۹ر مگھر سمت ۱۹۸۹ مطابق ۳ر دسمبر ۱۹۳۲ء ۱۰ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے۔ بصورت عدم حاضری اس کی مقدمہ مسموع اور فیصل ہو گا تحریر ۲۰ر کارتک سمت ۱۹۸۹:۔

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

اہلووالیہ کل اُتتم آریہ ور کی ضرورت

۳۸۴

ایک پڑھی لکھی گھر کے کام کاج سے واقف اہلووالیہ کُل اُتتم کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ شادی۔ وری اور کھٹ کی فضول رسوم سے مبرا پورن ویدک ریتی سے ہوگی۔ فوٹو اور خط و کتابت

سردار تارا سنگھ اہلووالیہ۔ میرپور ڈاکخانہ و ضلع گوردا سپور کے پتہ پر چاہئیں

نوٹس

ایک شریف خاندان کے ۳۲ سالہ تندرست کالستھ گریجویٹ کے لئے جنکی پہلی استری کا دیہانت ہو چکا ہے۔ اور جو یکصد پندرہ روپیہ ماہوار پر جمانی ... سکول میں ملازم ہیں۔ ایک سوشیل روپ وتی یوگیہ بال ودھوا یا کنیا کی ضرورت ہے۔ ... ویدک ریتی سے ہوگا۔ ذات پات کا زیادہ وچار نہ کیا جائے گا۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جائے۔

گیا پرشاد گوڑ بی اے۔ ایل۔ ٹی تحصیل خزانہ ریاست بھوپال سنٹرل انڈیا

اگروال کنیا کی ضرورت

ہمارے بڑے منیم لالہ کاشی ناتھ مینتل کے لڑکے لالہ بن بہاری لال کی استری کا دیہانت ہو گیا ہے۔ گوتر مینتل ہے۔ جنم اسوج سمت ۱۹۶۴ اور عمر ۲۴ سال کی ہے۔ لکھا پڑھا بیوپار لائن میں ہوشیار ہے تندرستی بہت اچھی ہے کٹمبی اور اچھا گھر ہے انکے واسطے ایک کنیا کی ضرورت ہے جس کی عمر ۱۴ سال سے کم نہ ہو۔ لڑکی امیر یا غریب کی ہو۔ پڑھی ہو یا غیر پڑھی ہو۔ مگر سوشیل ہو۔ یہ اعلےٰ درجہ کا متھرا کا سمبندھ جہاں لڑکی ہر پرکار سے سُکھ پائیگی۔ کرنا منظور ہو۔ تو اس پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

لالہ چتربھج گنگاندار سلطنی متھرا

Muthra

کھتری ورگ کے لئے کنیا کی ضرورت

میرے عزیز جس کی عمر اس وقت تیس سال کے قریب ہے۔ کے لئے ایک کنواری کنیا یا بال ودھوا کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۱۸ سال کے قریب ہو۔ لڑکا برسر روزگار ہے۔ اور یکصد روپیہ ماہوار کے قریب اس کی آمدنی ہے۔

خط و کتابت بنام:۔

سنت رام معرفت سٹور ائن برادرس دہلی (کلاتھ مارکیٹ)

ویدک کی ضرورت

دھرمارتھ اوشدھالیہ راولپنڈی کے لئے ایک تجربہ کار اور قابل ویدک کی ضرورت ہے۔ آریہ خیالات کا ہونا ضروری ہے۔

درخواستیں معہ نقل سارٹیفکیٹ وغیرہ ۵ر نومبر ۱۹۳۲ء تک سکرٹری آریہ سماج گورو کل وبھاگ راولپنڈی کے پاس آجانی چاہئیں تنخواہ حسب لیاقت

مدھیہ پردیش کی سماجک اوستھا

(از شری پنڈت وشنو دت بی-اے-ایل ایل بی ایڈوکیٹ فیروز پور شہر)

مجھے ماہ ستمبر میں ہوشنگ آباد (مدھیہ پردیش) میں پندرہ روز رہنے کا موقعہ ملا۔ اور اس عرصہ میں مجھے اس علاقہ کے متعلق جو ہُوا سو سماجک جو اور دیگر لحاظ سے خاص دلچسپی رکھتا ہے۔

ہوشنگ آباد در اصل ایک نیا شہر ہے جو مغل اور مسلمانی زمانہ حکومت میں آباد کیا گیا۔ ہوشنگ شاہ غوری نے اسے آباد کیا تھا۔ اس لیے اس شہر کا نام اس نے اپنے نام پر ہوشنگ آباد رکھا۔

ہوشنگ آباد دریائے نربدا کے کنارے پر آباد ہے۔ اور دریائے نربدا ہوشنگ آباد کے متصل ہو کر آبادی کے پاس سے گزرتا ہے۔ دریائے نربدا پر ہوشنگ آباد میں بے شمار مندر بنے ہوئے ہیں۔ اور آپ یہ سُن کر حیران ہونگے۔ کہ ایک مندر نربدا مائی کے نام پر عورت کی شکل کا بنا ہوا ہے۔ نربدا کی مورتی اس مندر میں ستھاپت کی ہوئی ہے اور باقی دیوی دیوتاؤں کی مورتیوں کی طرح اس کی بھی باقاعدہ پوجا ہوتی ہے۔

اس جگہ پر ایک بڑا گھاٹ بنا ہوا ہے جس کا نام سیٹھانی گھاٹ ہے۔ مدھیہ پردیش میں دریا ہیں۔ مگر وہ زمین کی سطح سے بہت نیچے ہیں۔ اور اُن سے زمین کو سیراب کرنے کا کام نہیں لیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں برفانی چوٹیوں والے پہاڑ اس پرانت میں نظر نہیں آتے۔ جتنی ندیاں ہیں۔ وہ سب برسات کے پانی سے بنتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ۱۹۲۶ء میں بہت بارش ہوئی تھی جس سے نربدا ندی چڑھ آئی تھی۔ اور شہر ہوشنگ آباد میں سیلاب آ گیا تھا۔ جا بجا مختلف مقامات پر سرکاری طور پر لکھا ہوا ہے۔ کہ ان نشانات تک نربدا کا پانی کس قدر چڑھ آیا تھا۔

نربدا ندی کے کنارے ... [illegible] ... ہیں۔ ان کے جیون میں اس واقعہ کا خاص ذکر آتا ہے۔ اس لیے مجھے اس علاقہ سے خاص دلچسپی پیدا ہو گئی یہاں مورتی پوجا کا بڑا زور ہے۔ جا بجا پتھر اور مورتیاں ہیں سادھو سندور ڈالی ہوئی ہے۔ اور پوجا ہو رہی ہے۔

نربدا ندی کے سیٹھانی گھاٹ کے اوپر تلک بھون خاص نشان سے کھڑا ہوا ہے۔ یہ در اصل میونسپل کمیٹی ہوشنگ آباد کا ٹاؤن ہال ہے۔ میونسپل کمیٹی ہوشنگ آباد کے ممبران نے کثرت رائے سے اس کا نام تلک بھون مقرر کر رکھا ہے۔ تلک بھون میں ایک لائبریری اور ریڈنگ روم بھی ہے۔ لارڈ رپن۔ تلک اور مہاتما گاندھی کی تصاویر بھی آویزاں ہیں جن سے تلک بھون کی رونق دوبالا ہو رہی ہے۔

اس گھاٹ پر ڈھونگی سادھوؤں نے اپنا خوب اڈا جما رکھا ہے۔ ایک سادھو کو دیکھا۔ کہ ایک اونچا آسن بنایا ہوا تھا۔ ایک بڑا بھاری چھتر اپنے اوپر کھڑا کیا ہوا تھا۔ ایک پیتل کا ہون کنڈ اپنے سامنے رکھا ہوا تھا۔ اور منتر کو ہلا کر ہون کنڈ میں وہ سادھو کوئی چیز ڈال رہا تھا۔ باقاعدہ سامگری نہ تھی۔ اور نہ وید منتر ہی وہ جانتا تھا۔ بڑی لمبی بناوٹی داڑھی تھی۔ بھبوت سے اور مختلف رنگوں سے اپنے جسم کو سجایا ہوا تھا۔ یہ سادھو ہر ایک جگہ سادہ لوح لوگوں کو ٹھگ رہے ہیں۔

ایک اور ندی مدھیہ پردیش میں ہے جو ہوشنگ آباد سے کچھ فاصلہ پر نربدا ندی سے مل جاتی ہے سنگم کی جگہ دونوں ندیاں صاف طور پر ملتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ دونوں پانیوں کا رنگ جدا جدا دکھائی دیتا ہے۔ اس سنگم کے کنارے پر ایک اونچی پہاڑی جگہ پر ایک مندر مہا دیو کا بنا ہوا ہے۔ جس کا نام بندر بھان ہے۔ روایت ہے۔ کہ ایک راجہ بھانی تھا۔ اس نے نربدا کا زار کیا۔ نربدا نے اسے بندر بنا دیا۔ اس نے اس مقام پر بندر بنا کر نربدا کو خوش کیا۔ اور اس نے پھر انسانی شکل اختیار کر لی۔ اس لئے اس مقام کا نام بندر بھان مشہور ہو گیا ہے۔

یہاں مختلف ذاتیں پائی جاتی ہیں۔ گونڈ بھی ہیں جن کے متعلق یوروپین مورخوں نے ہندوستان کے اصلی باشندے ہونے کا افسانہ گھڑا ہوا ہے۔ راجپوت۔ گونڈ۔ مرہٹہ۔ براہمن ماروا‌ڑی۔ کھتری وغیرہ مشہور جاتیاں ہیں۔ ایک ذات کا نام ادھ رنڈا ہے۔ اس ذات کا نام ادھ رنڈا کیوں ہوا؟ اس کے متعلق ایک مزیدار کہانی ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے اسے یہاں درج کیا جاتا ہے۔

کہتے ہیں۔ کہ ایک عورت کا خاوند کہیں باہر کمائی کرنے کے لیے گیا۔ اُس کی عورت کو سماچار ملا۔ کہ اُس کا خاوند فوت ہو گیا ہے۔ اس لئے اپنی جاتی کی رسم کے مطابق اپنی سہاگ کی نشانی چوڑیوں کو توڑنا شروع کر دیا۔ ابھی چوڑیاں ایک ہاتھ کی توڑی تھیں۔ اور دوسرے ہاتھ کی باقی تھیں۔ کہ اُس عورت کا شوہر زندہ گھر میں آگیا۔ کیونکہ ایک ہاتھ کی چوڑیاں توڑی تھیں۔ اس لئے اس ذات کا نام ادھ رنڈا پڑ گیا۔ اور وہ ذات اب ادھ رنڈا کہلاتی ہے۔

سناروں کے متعلق عجیب کہاوت مشہور ہے۔ کہ سنار جب گھر میں آتا ہے۔ تو دیا سلائی کو واپس لے آتا ہے۔ اور جب اپنا کاروبار کرنے کے لئے جاتا ہے۔ تو گھر کے ایک کونے میں دبا جاتا ہے۔ اگر کوئی سنار اپنے ساتھی کی بے ایمانی کو آشکارا کر دے۔ تو اُسے ذات برادری سے نکال دیا جاتا ہے۔

ایک اور عجیب بات ہندوؤں کے لئے عبرت اور دلچسپی کی ہے۔ اس جگہ گونڈوں کے ایک ریاستی راجہ ہیں جن کے بزرگ اورنگ زیب کے وقت میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اورنگ زیب کے سامنے ان کے بزرگ اقرار کر آئے۔ کہ وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ مگر برادری میں آ کر پنچایت کی۔ اور اس میں اقرار کیا۔ کہ اورنگ زیب کے ساتھ کیا ہوا اقرار بھی قائم رہے گا۔ اور برادری کے ساتھ تعلق بھی رہے گا۔ وہ ان میں ہی رشتہ ناطہ کریں گے۔ ان کی برادری راج گونڈ کہلاتی ہے۔ موجودہ قائم مقام اس خاندان کے راجہ لیاقت شاہ ہیں۔ پوچھنے پر انہوں نے کہا۔ کہ وہ اپنی لڑکیوں کی شادی ہندو راج گونڈوں سے کرتے ہیں۔ اور وہ ہندو ہو جاتی ہیں اُن کے ہندو رشتہ دار جب ان کے گھر میں آتے ہیں۔ تو کھان پان ہندو طریقہ سے کرتے ہیں۔ اور چھوت چھات قائم رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے لڑکے کی شادی جس ہندو راج گونڈ لڑکی سے کرتے ہیں۔ وہ مسلمان ہو جاتی ہے۔ ہندو ناظرین بغور سوچیں۔ کہ دلتوں میں ... [illegible] ... ویدک دھرم کے پرچار کی کتنی سخت ضرورت ہے۔ یہ مسلمانی ظاہرداری جو اُن لوگوں نے رکھی ہوئی ہے۔ ویدک دھرم کے پرچار سے دور ہو سکتی ہے۔

ہوشنگ آباد شہر سے قریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک جنگل ہے جس کو دنڈکا بن ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ جنگل بہت خوبصورت ہے۔ کہتے ہیں۔ یہاں بھی سیتا اور رام بنباس کے دنوں میں رہے تھے۔ اس جگہ جنگل میں خودرو بیل کے درخت ہیں۔ آم بکثرت پایا جاتا ہے۔ روایت ہے۔ کہ سیتا جی نے شر کا درخت اس جنگل میں لگایا تھا۔ جو یہاں بکثرت پایا جاتا ہے۔ سیتا جی کی اس روایت کی یادگار میں اس پھل کو یہاں سیتا پھل کہتے ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ سیتا جی نے پہلی دفعہ اس درخت کو اس جنگل میں لگایا تھا۔

اس جنگل کے پاس ہی نربدا بہتی ہے جس کے کنارے کو کھرّا گھاٹ کہتے ہیں۔ یہاں ریل کا ایک اونچا پل ہے۔ جہاں سے نربدا کا عجیب خوبصورت نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ یہاں نربدا آدھی بھوپال کے علاقہ میں اور آدھی ہوشنگ آباد میں ہے۔ محصول چنگی بھی حصہ کے مطابق ہر دو علاقہ جات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسی کے پاس مہاراشٹر لوگوں کا مہا دیو کا مندر ہے۔

گورو کل ہوشنگ آباد بھی اسی جگہ کے متصل ہے۔ گورو کل بھی دیکھنے کے لائق جگہ ہے۔ اور مدھیہ پردیش کے آریوں کی عظمت کا ایک روشن نمونہ ہے۔ گورو کل کے پاس بہت سی زمین ہے۔ ترکاریاں اپنی زمین پر بوئی جاتی ہیں۔ آشرم۔ ریڈنگ روم۔ اودھ شالہ اور ادھیاپکوں کے رہنے کی جگہ۔ بھوجن آلیہ اور یگیہ شالہ بنی ہوئی ہے۔ ساٹھ ستر برہمچاری اس جگہ بآسانی رہ سکتے ہیں۔ نربدا ندی چند قدم پر نہانے کے لئے بڑی اچھی جگہ ہے۔ گورو کل میں اپنا کنواں بھی ہے۔ اور نہانے کی جگہ بھی باقی گورو کلوں کے نمونہ کی ہے۔ لائبریری بھی ہے۔ اور کتابیں فروخت کرنے کے لئے بھی رکھی ہوئی ہیں۔

اس گورو کل کو بابو گھنیشام سنگھ گپتا بی۔ ایس سی۔ ایل ایل۔ بی سابق پروفیسر گورو کل کانگڑی نے قائم کیا تھا۔ اب وہ درگ میں وکالت کرتے ہیں۔ انہوں نے جب اس گورو کل کو قائم کیا تھا۔ تو ایک آنا دکمیٹی انتظام کے لئے بنائی تھی۔ اور رفتہ رفتہ ... [illegible] ... برہمچاری ہو گئے تھے۔ مگر کمیٹی ٹوٹ گئی۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا مدھیہ پردیش کے ہاتھ میں گورو کل کا انتظام سونپ دیا گیا۔ اس تبدیلی کے زمانہ میں گورو کل کے مستقل انتظام کے متعلق لوگوں میں شبہ پیدا ہو گیا۔ اس لئے لڑکے بہت کم ہو گئے۔ اس وقت صرف ۸ لڑکے ہیں۔ ۶ لڑکے تین جماعتوں میں تقسیم کئے ہوئے ہیں۔ اور دو برہمچاری اپدیشک بننے کے لئے تیار ہو رہے ہیں یہ برہمچاری چھوٹے چھوٹے ہیں۔ کوئی برہمچاری ۱۲ برس سے زیادہ عمر کا نہیں ہے۔

میں نے برہمچاریوں سے ادھشٹاتا سے ملا۔ انہوں نے ادھشٹاتا ... [illegible] ... جس قدر ان کے لئے مقرر ہے خوب دربانی بارک کی ہوئی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا مدھیہ پردیش کے ماتحت ... ۱۰۰ سماجیں ہیں۔ اگر وہ دھیان دیں تو یہ گورو کل بڑی ترقی کر سکتا ہے۔ اس وقت اس گورو کل کے ادھشٹاتا اور آچاریہ جناب جگدیش نرائن بان پرستھی الہ آباد نواسی ہیں۔ انکی سوبھاؤ مورتی ہے۔ لڑکوں کی صحت اور روزانہ دن چریا کے وہ ذمہ دار ہیں میں نے خود انہیں برہمچاریوں کو ورزش اور ہون سندھیا کراتے ہوئے دیکھا۔ خود بھی برہمچاریوں کے ساتھ سنکر ورزش کرتے ہیں۔ پرانا یام ... [illegible] ...

اوم

The PRAKASH LAHORE

جسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۰۳

کرنونتو وشومارئیم

प्रकाश लाहौर

پرکاش لاہور ہفتہ وار

جلد ۲۸ نمبر ۴۵

قیمت سالانہ للعہ ششماہی ۲ عہ

ممالک غیر سے لئے فی پرچہ ایک آنہ

اتوار ۶ - مگھر سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۰ - نومبر ۱۹۳۲ء - دیانند آبد ۱۰۸ } SUNDAY 20 NOV 1932

سب کا متر نیائکاری

ویدیں پرماتما کو انیک ناموں سے سمبودھت کیا گیا ہے - اور ہر نام پرماتما کے گنوں کے واچک ہیں - ودوان ان ناموں سے وید میں بہو دیوتا واد سدھ کرنے کا ویرتھ یتن کرتے ہیں - اس وید منتر میں اگنی شبد سے جسے سمبودھت کیا گیا ہے - وہ پرماتما ہی ہے ۔

اگنی شبد ہونے سے بھوتک آگ سمجھنا بھول ہے - اگنی سے پرماتما اس لئے - کہ اسے راجہ کہا گیا ہے - ہموں کا دھارن کرنے والا - متر - اور ستی کے یوگیہ بنایا گیا ہے [illegible] نیائے کاری اور پالک کہا گیا ہے [illegible] ستش بیان کیا گیا [illegible] اگنی میں جو ... [illegible] ان اتنی ہی رہ سکتے ہیں - جو چیتن سوروپ اور سرو ویاپی ہو - جیسے سارے جگت کو نیم میں رکھنے کی سرشٹی کے پالن کرتے کی - اور منش ماتر میں نیائے کرنے کی شکتی ہو - یہ گن آگ میں نہیں ہو سکتے - اگنی میں پرکاش ضرور ہے پرنتو محدود ہے - وہ ایک خاص حد تک ہی اندھکار کو مٹا سکتا ہے - پرنتو پرماتما اگنی اس لئے ہے - کہ وہ پرکاش سوروپ ہے - جس میں اندھکار کو سرودھا ناش کرنے کی شکتی ہے - پرماتما کو ویدنے راجہ کہا - اس سے یہ سمجھنا غلطی ہے - کہ وید نے پرتیک سانسارک

وید امرت

ستتی کرنے یوگیہ کون ؟ ——— پرماتما

त्वमग्ने राजा वरुणो धृतव्रत स्त्वं मित्रो भवसि दस्म ईड्यः। त्वमर्यमा सत्पतिर्यस्य सम्भुजं त्वमंशो विदथे देव भाजयुः ॥

(اگنے) پوجیہ دیو! (راجہ ورن) تو ہی سب کا راجہ ورن یعنی ... کو دھارن کرنیوالا - درشنیہ - متر اور ستتی کے ... [illegible] ... (اریما) ... [illegible] ... ہے - جس کا دان سروتر پھیلا ہوا ہے - یہی پوجیہ و بھاجک اور یجیہ آدکوں میں سیونیہ ہے ؞

راجہ کو پوجنیہ بنایا ہے - سانسارک راجاؤں کا مان کرنا چاہئے - پرنتو اس حد تک جس تک وہ ادھیکاری ہوں - پھر ان کا مان وہی کریں گے - جو ان کی پرجا ہیں - دوسرے نہیں - پر ویدنے پرماتما کو منش ماتر کے لئے پوجنیہ بنایا - تو اس لئے کہ سارے سنسار کا راجہ راجاؤں کا بھی راجہ ہے ؞

پرماتما کو متر کہا گیا ہے - متر منش بھی ہوتے ہیں - پرنتو جو ایک کا متر ہے - وہ دوسرے کا شترو بھی ہو سکتا ہے - اتر تا کا ... بھاو کسی پرانی میں نہیں ہو سکتا - امترتا سے رہت جو سب کا متر ہے - وہ پرماتما ہی ہے - اس لئے ویدنے پرماتما کو متر کہا - اس کی کسی سے شترو تا نہیں - وہ سب کا ہت چنتک ہے - پرماتما کو پالک کہا گیا ہے - پرانی انہیں کا پالن کرتے ہیں - جن سے ان کا نزدیکی سمبندھ ہو - کوئی پرانی نہیں جس کا سب سے نزدیکی سمبندھ ہو - اس لئے وہ پرتیک پرانی کا - پالک نہیں ہو سکتا - پرنتو پرماتما سب سے گھنشٹ سمبندھ ہونے

یجیوں میں سیونیہ

سے سب کا پالک ہے - دانی اتنا بڑا ہے - کہ اس کا دان ہر طرف پھیلا ہوا ہے - سنسار میں بڑے بڑے بھاری ہو لئے - پرنتو ان کے دان سے لابھ اٹھانے والوں کی ... [illegible] انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے اس لئے - کہ ان کے پاس اتنی سامگری ہی کہاں ہو سکتی تھی - جو وہ پرانی ماتر تک اپنا دان پہنچا سکتے - اپنی شکتی انوسار ان کا دان سراہنیہ ہے - پرنتو یہ شکتی پرماتما کو ہی ... اور کہاں کے دان سے پرتیک پرانی نت پرتی لابھ اٹھاتا ہے - اپنے ارد گرد جس طرف نگاہ دوڑاؤ - اس کا دان آپ کو بکھرا ہوا نظر آئے گا - پران کے لئے وایو - پینے کو جل - دیکھنے کو پرکاش - کھانے کو ان آدی او شدھیاں - اور دیکھنے کو انیک پرکار کے پراکرتک درشیہ پرماتما کی سرشٹی میں اس کا دان ہیں - جو ہر ایک کو پراپت ہیں - اسے اریما کہا گیا ہے - اس لئے کہ وہ نیائے کاری ہے - اتنے بڑے وسترت سنسار میں نیم اور نیائے نہ ہو - تو یہ گھنٹہ بھر میں درہم برہم ہو جائے - سنسار نیم اور نیائے کے سہارے ہے - اور ان نیموں کو دھارن کرنے والا اور کرموں کے انوسار نیائے پورک ہر ایک کو پھل دینے والا پرماتما ہی ہے - وہ دھوکے میں ہیں - اور دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں - جو پرماتما کے نیائے کو سنگرام بیان کرتے ہیں - پرماتما ٹھیک معنوں میں نیائے کاری ہے - اسے کوئی ورن کرکے ویدنے ...

سنسار کی گتی

عربی زبان بولنا جرم

ٹرکی میں حال ہی میں ۱۲ اشخاص کو اس جرم میں ۱۵-۱۵ دن قید کی سزا دی گئی ہے۔ کہ وہ عربی زبان میں گفتگو کر رہے تھے۔

"الفضل" کا دعویٰ ہے۔ کہ ٹرکی میں عربی زبان زندہ ہے۔ اس خبر کے بعد بھی کیا اس کے دعویٰ کی کوئی اہمیت رہ جاتی ہے؟

اچھوت ستیا گرہ نہ کریں۔ پونہ ۱۳ نومبر۔ مہاتما گاندھی نے رائے دی ہے۔ کہ مندروں میں داخلہ کے متعلق اچھوت کسی بھی جگہ ستیا گرہ نہ کریں۔

امتیازی سلوک کیخلاف پروٹسٹ۔ چٹاگانگ کے اسلحہ خانہ پر بعض حملہ کرنے والوں کے گرفتار نہ ہو سکنے کے سلسلہ میں سرکار نے وہاں کے ہندوؤں پر ۸۰ ہزار روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کے جلسہ میں خان بہادر عبدالمومن سابق کمشنر چٹاگانگ نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا: "یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس قسم کے معاملات میں ہندو اور مسلم کی تمیز روا رکھی جائے۔ کیونکہ یہ تمیز جذبۂ خوشحالی کے منافی ہے"۔

مسٹر ہری کیش کی درخواست ضمانت

مقدمہ سازش دہلی کے ملزم مسٹر ہری کیش نے ۲ نومبر سے ہون کی اجازت نہ ملنے سے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے۔ اس کے وکیل نے اس کی ضمانت کی درخواست دی [illegible] ... کہ درخواست نامنظور [illegible]

[illegible] مسلمان ہو گئے [illegible]

ہندوستان میں [illegible] کی درآمد۔ اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں سرکاری ممبر نے بیان کیا۔ کہ ۱۹۳۱ء میں ہندوستان میں ۱۱۵۲۴۷ ٹن گندم درآمد ہوئی تھی۔ سال رواں میں کوئی گندم باہر سے نہیں منگوائی گئی۔

الہ آباد کانفرنس کی کامیابی؟

الہ آباد کانفرنس کامیاب ہو گئی۔ بنگال، پنجاب اور سندھ کے مسائل حل ہو گئے۔ یہ سماچار ہے جو اخبارات ہی نہیں۔ کانفرنس کے ممبران کی زبانی بھی سننے میں آ رہا ہے۔ اس کامیابی کی بنا پر ممبران آپس میں دو دھائیاں تبدیل کر رہے ہیں اور اتحاد کے خواہشمندوں سے لے رہے ہیں۔ ممبران ہی نہیں۔ کانفرنس کے الوٹھوی صدر سری وجے راگھو اچاریہ نے بھی کانفرنس کی کامیابی کی خوش خبری سنائی ہے۔ اور مولانا ظفر علی خاں بھی ایسا ہی کہہ رہے ہیں جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ متحدہ ہندوستان کا خواب اب اصلیت میں تبدیل ہو گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ہندو یا مسلم راج نہیں ہوگا۔ بلکہ ہندوستانی راج ہوگا۔ مذہب ہر ایک شخص کا ذاتی معاملہ ہوگا۔ ملک کے نظم و نسق میں نہ کوئی ہندو ہوگا۔ نہ مسلم۔ نہ سکھ نہ عیسائی۔ سب ہندوستانی ہوں گے۔

ایک قوم اور وطن پرست کے لئے اس سے زیادہ دل خوش کن خیال اور کیا ہو سکتا ہے۔ اگر الہ آباد کانفرنس نے ہمیں وہی کچھ دیا ہے جس کا ملنا کانفرنس کے ہندو مسلم اور سکھ ممبران بتا رہے ہیں۔ تو ہندوستان کی پولٹیکل خوش قسمتی میں شک ہی کیا رہ جاتا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کامیابی وہیں تک ہے۔ جہاں تک مسلمانوں کے اپنے تیرہ مطالبات یکے بعد دیگرے منوانے کا تعلق ہے۔ وہ بنگال اور پنجاب میں آئینی اکثریت چاہتے تھے۔ انہیں مل گئی۔ صرف ہندوؤں نے انہیں یہ چیز دینے میں ادار تا نہیں دکھائی۔ بلکہ وہ سکھ ممبران بھی صاد کر آئے۔ جنہوں نے گورنمنٹ کے سامنے قسمیں لے رکھی ہیں۔ کہ پنجاب میں کسی فرقہ کی آئینی حکومت قائم نہیں ہونے دیں گے۔ سندھ کی علیحدگی بھی منظور ہو گئی۔ اور مالی مشکلات کے پتھر کو جو وزیر اعظم کے اوارڈ نے اس کے راستے میں رکھا تھا۔ ہندوؤں نے اپنے ہاتھوں ہٹا دیا۔ اور اس طرح کچھ معمولی تحفظات کے ساتھ جب ہندو اور سکھ تیرہ مسلم نکات منظور کر چکے۔ تو اب ان کی باری تھی۔ کہ وہ مسلمانوں کی زبان سے غیر مشروط مشترکہ انتخاب کی منظوری کی خوشخبری سنیں۔ لیکن ہوا کیا؟ یہ کہ مسلم ڈیلی گیٹ مولانا محمد علی کے فارمولا کی منظوری پر زور دینے لگے۔ گویا ہمارا یہ خیال بالکل ٹھیک نکلا۔ کہ خود ہندوؤں کے ہاتھوں مشترکہ انتخاب کی صورت بگاڑنے کی کوشش کی جائے گی۔ مشترکہ انتخاب کی صورت بگاڑ دی گئی۔ تو ہندوؤں کے متعلق یہ کہنا بالکل بجا ہوگا۔ کہ الہ آباد کانفرنس سے ہندوؤں نے کھویا بہت کچھ۔ لیکن پایا کچھ بھی نہیں۔ اور شاید قوم پرست نما مسلمان ممبران کانفرنس کے اس طرز عمل نے ہی سری وجے راگھو اچاریہ جی صدر کانفرنس کو اس امر پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنی زیر صدارت ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس ہونے دیں۔ کہ "یہ کمیٹی [illegible] کانفرنس [illegible] فرقہ وارانہ اتحاد اور کسی بھی خلاف قومیت مطالبہ کو چاہے وہ کسی [illegible] فرقہ وارانہ مصالحت کی کوششوں کا خیر [illegible] وطنیت کی پاسداری کے منافی [illegible] ... کہ ہندو مہاسبھا کسی ایسے پیکٹ کو تسلیم نہیں [illegible] مان لینا چاہتی ہے ... اس لئے یہ سمجھا جائے گا [illegible] کے نشو و نما کے لئے خطرناک ہوگا"۔

[illegible] جو مشکوک قوم پرستی پر مبنی ہوگا۔ یا قومیت متحدہ کے نشو و نما کے لئے خطرناک ہوگا۔ اس لئے وہ یقیناً مشکوک انتخاب کے متعلق مولانا محمد علی کا فارمولا دھورا مشترکہ انتخاب ہے۔ اس لئے وہ یقیناً مشکوک قوم پرستی پر مبنی ہے۔ اس حالت میں الہ آباد کانفرنس کی ساری محنت رائیگاں سمجھئے۔ اگر مسلمان مکمل مشترکہ انتخاب کی بات پر آنے کے لئے تیار نہ کئے جا سکے۔ اور یہ ایسی بات ہے۔ جو ڈھلمل یقین ہندو کے لئے ارادے کے پکے مسلمان سے منوانی ناممکن نہیں۔ تو نہایت مشکل ضرور ہے۔ لیکن فرض کرو کہ مسلم ممبران کانفرنس مان بھی لیں۔ تو ان کی نمائندگی کی حیثیت ہی کیا ہے۔ جنہیں نمائندگی کا جو چار تر حاصل ہے۔ ان کا نو کانفرنس سے اتنا ہی تعلق ہے۔ کہ اس سے ان کے ہم مذہب ممبران ... کچھ انہیں لے دیں گے۔ اسے منظور کر لیں گے۔ اور جو ان سے مانگا جائے گا۔ اس کے دینے سے انکار کر دیں گے۔ اور گورنمنٹ ہے۔ کہ ان کا اس منظوری اور انکار پر مہر تصدیق ثبت کرنے میں ادار تا دکھانے کے لئے تیار ہونا عین ممکن ہے۔ کیونکہ وہ انہیں ہی مسلمانوں کا نمائندہ سمجھتی ہے۔ جو فرقہ پرستی کے عقیدہ میں وشواس رکھتے ہیں۔ اور اس کے لئے جداگانہ انتخاب کا حامی ہونا شرط اول ہے۔ یہ مولانا شوکت علی کی اسی وقت تک ناز برداریاں ہوتی رہیں جب تک وہ فرقہ پرست رہے۔ ان کے اندر فرقہ پرستی کے خلاف رجحان پایا گیا۔ تو انہیں کہہ دیا گیا۔ کہ اپنی نمائندگی کی حیثیت ثابت کرو۔ جب مولانا شوکت علی کی یہ بات ہے۔ تب جسے سرکار کی خدمات بجا لانے کا فخر ہے۔ تو مولانا آزاد اور ان کے ہم خیالوں کی نمائندگی کو پوچھتا ہی کون ہے؟ اندریں حالات کانفرنس کی کامیابی دو دھائیاں تبدیل کئے جا چکنے پر بھی شک و شبہ سے بالاتر نہیں۔ کامیابی اسی حالت میں ہو سکتی ہے۔ جب سمجھوتہ غیر مشکوک قوم پرستی کی بنا پر ہو۔ اور مسلمانوں کی موجودہ ذہنیت کی حالت میں ناممکن ہے۔ لیکن یہ ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ اگر ہندو مسلمانوں سے اتحاد کرنے سے پہلے اپنے اندر اتحاد پیدا کریں۔ کیونکہ متحد ہندوؤں کی آواز کے اندر طاقت ہوگی۔ اور وہ اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہ سکے گی۔

قرآن کی توہین کے جرم میں

کابل میں جنرل غلام نبی خان کو گورنمنٹ افغانستان کے حکم سے گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔ ان کے خلاف بغاوت اور قرآن کی توہین کے دو الزامات لگائے گئے تھے۔

سول نافرمانی کے لئے سزایابیاں۔ نئی دہلی۔ ۱۵ نومبر۔ اسمبلی میں سردار سنت سنگھ کے جواب میں ہوم ممبر نے بیان کیا۔ کہ سول نافرمانی کے سلسلہ میں یکم جولائی سے ستمبر ۱۹۳۲ء تک ۶۸۰ اشخاص سزایاب ہوئے ہیں۔ سپیشل آرڈیننس کی دفعہ ۳۰ کے ماتحت گرفتار شدگان کی تعداد ۱۳۱۶ ہے۔

اتحاد کانفرنس اور فرقہ پرست مسلمان:۔ ملک فیروز خان نون۔ مسلمانوں نے الہ آباد کانفرنس کا کوئی سنجیدہ نوٹس نہیں لیا۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس یا مسلم لیگ کے کسی نمائندہ نے شرکت نہیں کی۔ مجوزہ فارمولا ایک چال ہے۔

خان عبدالعزیز۔ میں ذاتی طور پر مشترکہ طریق انتخاب کا خیر مقدم کرتا۔ اگر مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کی تلافی کے طور پر کافی تحفظات دئے گئے ہوتے۔ مجھے الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں کو تسلیم کرنے والے مسلمانوں کی نمائندہ حیثیت پر شک ہے۔

آنریبل بہادر حاجی رحیم بخش۔ مسلمان الہ آباد کانفرنس کے فیصلے کو ایک بھاری مذاق تصور کر سکتے ہیں۔ اسے ایک سنجیدہ تجویز کے طور پر منظور کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مقدمہ سازش میرٹھ کا فیصلہ۔ میرٹھ۔ ۱۵ نومبر۔ مقدمہ سازش میرٹھ کا فیصلہ یکم دسمبر کو سنایا جانے والا تھا۔ اب ۱۵ دسمبر کو سنایا جائیگا۔ ملزمان کو الموڑہ جیل سے میرٹھ جیل میں لایا گیا ہے۔

پیپلز بنک کی سکیم منظور ہو گئی

ہائی کورٹ نے پیپلز بنک کی سکیم کے متعلق جو حصہ داروں اور امانت داروں کے الگ الگ جلسوں میں منظور ہوئی تھی۔ اپنا فیصلہ صادر کرتے ہوئے اُسے ضروری ترامیم کے ساتھ منظور کر لیا ہے۔ اس سکیم کی رُو سے سنہ ۱۹۳۲ء کا سود ستمبر و اپریل سنہ ۱۹۳۳ء میں ملے گا۔ اور اصل بذریعہ اقساط جنوری سنہ ۱۹۳۳ء سے ملنا شروع ہو گا ✤

عیسائی پادری کا اظہار افسوس

آبہ نگر کے آریوں اور شانتی نگر کے عیسائیوں میں ایک عیسائی لڑکی کی شدھی کے سلسلہ میں جو فساد ہو گیا تھا۔ اس میں عیسائی اور آریہ کیبا لیوں میں مصالحت ہو گئی۔ شانتی نگر کے پادری صاحب نے آبہ نگر کے آریوں کے سامنے تقریر میں فساد پر اظہار افسوس کیا۔ اور شانتی نگر کے عیسائیوں کی طرف سے یقین دلایا۔ کہ آئندہ ایسا واقعہ ہرگز نہ ہو گا۔ اور کہا۔ کہ ہم شدھ شدہ عیسائی دیوی کے خاوند سے اُسے طلاق دلا دیں گے ✤

نروان کے لئے خودکشی

جبلپور ۱۵ نومبر ایک کانگرسی والنٹیر سرکرشن نے افیون کھا کر خودکشی کر لی۔ اور لکھ گیا ہے۔ کہ دنیا کے دکھوں سے نجات حاصل کرنے یعنی نروان پراپت کے لئے خودکشی کر رہا ہوں ✤

مدراس گورنمنٹ کو بجٹ

مدراس ۱۵ نومبر۔ گورنمنٹ مدراس نے اپنی رپورٹ میں ۶۰ لاکھ کی بجٹ گھاٹی ہے۔ اس بنا پر اس نے تنخواہوں کی کمی کو پورا کرنے کو گورنمنٹ ہند سے اجازت طلب کی۔ لیکن اجازت دی نہیں گئی ✤

مارچ سنہ ۱۹۳۳ء کے بعد تخفیف جاری

نہیں رہے گی۔ وزیر ہند کے اس جواب سے گورنمنٹ ہند کشمکش میں ہے۔ کہ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء کے بعد وہ تنخواہوں میں تخفیف کی ترغیب پارلیمنٹ کو نہیں دے سکتے۔ اس لئے آئندہ بجٹ پوری تنخواہ کی بنا پر تیار ہونے چاہئیں ✤

مشترکہ انتخاب کے متعلق فیصلہ

الہ آباد کانفرنس میں مشترکہ انتخاب کے متعلق خبر ہے۔ کہ مولانا محمد علی کا فارمولا کچھ ترمیم کے ساتھ منظور کر لیا گیا۔ گویا ایک ممبر کے الفاظ میں مسلمانوں کی یہ خواہش پوری ہو گئی۔ کہ جداگانہ انتخاب لیکن اس کا نام رکھا جائے مشترکہ انتخاب ✤

بنگال میں شدھی

الہ آباد سے اطلاع آئی ہے۔ کہ ہندو مشن کے پربندھ میں وہاں ۱۷ مسلمان شدھ کئے گئے ✤

مسلمانوں میں اچھوت

یو۔ پی میں مسلمان اچھوت بھی ہیں۔ جنکی وہی اچھوتوں کی سی حالت ہے۔ مسلمانوں میں ان کے سدھار کی تحریک شروع ہونے والی ہے۔ اور مسلم اچھوت خود بھی بیدار ہو کر حقوق طلب کر رہے ہیں ✤

گول میز کانفرنس کا اجلاس

لنڈن ۱۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کا اجلاس کرسمس سے پہلے ختم ہو جائے گا ✤

ریاست بہاولپور کی مذہبی رواداری

ریاست بہاولپور میں آریہ سماج۔ سناتن دھرم سبھا وغیرہ ہندو سنستھاؤں کے جلسے تو پہلے ہی بند ہیں۔ گوپ اشٹمی کو گئو شالا میں ہندوؤں کے اکٹھے ہونے کو بھی خلاف قانون قرار دیا گیا۔ لیکن ہندوؤں نے پولیس کے امتناعی حکم کے باوجود ہون۔ بھجن اور گیتا پاٹھ کی کارروائی جاری رکھی۔ اب ان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے ✤

بقیہ کالم ۱۳-۴

کو کبھی اچھوتوں کا پہلا ادھارک نہیں سمجھا بلکہ میں نے ہر جگہ رشی دیانند کو دیا ہے جن کے آدیش انوسار اور جن کی شکشا سے پربھاوت ہو کر مہاتما منشی رام نے یہ کام شروع کیا۔ ماسٹر جی کو یاد ہو گا۔ کہ مہاتما منشی رام تو یہ شدھی جالندھر میں کرنا چاہتے تھے۔ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ تیار نہ ہوئے۔ اس لئے انہیں آریہ سماج لاہور کی شرن لینی پڑی۔ آریہ سماج لاہور نے اچھوتوں کی شدھی کی۔ تو مہاتما منشی رام جی کی پریرنا پر۔ جب خود اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آ رہے تھے۔ لیکن راستہ میں گاڑی کا انجن بگڑ جانے کی وجہ سے وہ پہنچ نہ سکے۔

باوجود اس کے میں نے انہیں اچھوتوں کا پہلا ادھارک نہیں لکھا۔ ماسٹر جی کو اس کی صورت میں تو شکایت ہو سکتی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ اس صورت میں نہ ہو گی۔ یا کم از کم نہ ہونی چاہئے۔ جب میں رشی دیانند کو پہلے ادھارک کا درجہ دیتا ہوں ✤

کرشن

بھرانتی کا نوارن

"پچھلے ہفتہ کے "پرکاش" میں "میرا دورہ" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا تھا۔ اس میں آریہ سماج لدھیانہ کے اردھ شتابدی مہوتسو کا بھی ذکر تھا۔ اس سماج کے منتری شری بابو رام گپتا نے میری ایک دو باتوں کی تردید کی ہے۔ وہ تردید یہ ہے :۔

"ماننیہ مہاشہ کرشن جی نے ۱۰ کارتک کے "پرکاش" میں اپنے دورہ اور لدھیانہ سماج کے اردھ شتابدی مہوتسو پر اپنے لدھیانہ پدھارنے پر لکھتے ہوئے کسی غلط اطلاع کی بنا پر ایک دو باتیں نادانستہ بھرانتی یکت لکھ دی ہیں۔ پہلی یہ کہ وہ یہ سمجھے۔ کہ آریہ سماج لدھیانہ کا یہ مہوتسو وارشک اتسو کے روپ میں منایا گیا۔ واستو میں یہ صحیح نہیں ہے۔ آریہ سماج لدھیانہ اپنا وارشک اتسو سدیو کی بھانتی مارچ یا اپریل میں منائے گا۔ دوسری بات "دان کے معیار کا ادنیٰ ہونا ہے"۔ اس سمبندھ میں نویدن ہے۔ کہ اس میں سندیہ نہیں ہے۔ کہ بھارت میں موجودہ کانگرس میں کام کرنے والوں نے دان اور تیاگ کا درجہ اور معیار اتنا بلند کر دیا ہے۔ کہ غریب آریوں کے لئے اس کا مقابلہ سہل نہیں ہے۔ یہ تو ہوئی عام حالت۔ مگر یہاں تو لوکل سماج کے سبھاسدوں کے دان کے معیار کو دیکھنا ہے۔ اس میں بھی بھرانتی ہوئی ہے۔ کہ شری ماں جی اسے وارشک اتسو سمجھ کر یہ سب لکھ رہے تھے۔ واستو میں اردھ شتابدی کے لئے جو چندہ پر دہاں جی کی آگیا انوسار کیا گیا۔ وہ وارشک اتسو سے بدرجہا کم اور آدشکتا انوسار کیول سبھاسدوں سے (وہ بھی تمام سے نہیں) لیا گیا تھا۔ ورنہ وارشک اتسو میں رقم اس سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ بھی درست نہیں ہے۔ کہ شتابدی چندہ میں بڑی رقم اکاون روپیہ تھی۔ بڑی رقم تھی ۱۷ روپیہ۔ پرنتو یہ سب ہوتے ہوئے بھی ہمارے ماننیہ منتا کا یہ کہنا درست ہے۔ کہ دان کا معیار اور بھی بلند ہونا چاہئے۔ ایشور کرے۔ کہ حالات انوکول ہوں۔ اور دیش و پاپی کساد بازاری دور ہو۔ تاکہ آریہ سماج لدھیانہ کے سب سبھاسدان کھلے دل سے اور بہت سے لکھے ہوئے اس لیکھ کا اپنے کرتویہ دوارا عملی طور پر اتر دے سکیں"۔

اس میں شک نہیں۔ کہ میں نے یہی سمجھا تھا۔ کہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ اردھ شتابدی مہوتسو میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اگر یہ بات غلط ہے۔ اور وارشک اتسو سدیو کی بھانتی مارچ یا اپریل میں منایا جائے گا۔ تو مجھے خوشی ہے۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ اس وقت پھر چندہ جمع کر کے جو کسر اس موقعہ پر رہ گئی ہے۔ اُسے پورا کر دیا جائے گا۔ منتری مہودے نے دوسری بھرانتی یہ بتلائی ہے۔ کہ شتابدی چندہ میں بڑی رقم اکاون روپے نہیں۔ بلکہ اکہتر روپے تھی۔ یہ بذات خود میرے اس خیال کی تائید ہے۔ کہ آریہ سماج لدھیانہ میں دان کا معیار بہت پست ہے۔ کسی کے جتلانے پر بھی اگر کمی کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو وہ دور ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر کمی کو کمی نہ سمجھا جائے۔ تو اس کی تلافی کی کیا صورت؟ میں نہیں سمجھتا کہ اس سمبندھ میں میں نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ کسی تردید کا محتاج تھا۔ اگر تھا بھی۔ تو تردید کا بہتر طریق یہ تھا۔ کہ اگلے وارشک اتسو پر سب سبھاسد اپنی حیثیت کے مطابق دان دینے۔ اس ۔۔۔ حیثیت سے بہت کم دان دیتے بہت چپکا ہٹ ہے۔ کہ آریہ سماج کے ما۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ جا سکتے۔ اور اگر درست ہیں۔ اگر یہ بات سچ ہے ۔۔۔ ہے۔ تو اس کی اصلاح کی جانی چاہئے ✤

ایک اور شکایت

راؤ بہادر ماسٹر آتما رام جی امرتسری بڑودہ سے شکایت کرتے ہیں۔ کہ "پرکاش" کے رشی انک میں میں نے جو مضمون لکھا تھا۔ اس میں ان کے ساتھ نیائے نہیں کیا۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ اچھوتوں کی شدھی سب سے پہلے لاہور میں ہوئی۔ اس وقت سب سے پہلے انہوں نے اچھوتوں کے ہاتھ سے پانی پیا۔ اس کے بعد پنڈت رام بھجدت جی نے پیا۔ اس کے بعد مظفر گڑھ کے پنڈت گنگا رام جی نے اچھوتوں کی شدھی کی۔ چوتھی باری مہاتما منشی رام کی تھی۔ اس لئے انکا دعوےٰ ہے۔ کہ اچھوتوں کے پہلے ادھارک وہ ہیں۔

جو واقعات ماسٹر جی نے بیان کئے ہیں۔ مجھے اُن کی صحت سے انکار نہیں۔ مجھے صرف اس الزام کا جواب دینا ہے۔ کہ میں نے انہیں اچھوتوں کا پہلا ادھارک کیوں نہیں لکھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے میرے مضمون کو غور سے نہیں پڑھا۔ کیونکہ میں نے مہاتما منشی رام

پرکاش لاہور

۱۷ ستمبر سمت ۱۹۸۹

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۲ نومبر سے شروع ہوگا۔ پہلے تین دن سمیلن ہونگے۔ چوتھے دن سنکیرتن ہوگا۔ اور پانچویں اور چھٹے دن ویاکھیان ہونگے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ سب آریہ پُرش چھ دن کے لئے لاہور آجائیں۔ جو آسکتے ہوں۔ وہ آئیں ہمارے سر ماتھے پر۔ لیکن جو بھائی چھ دن لاہور میں نہ رہ سکیں۔ اُن سے میں نویدن کرونگا۔ کہ وہ کم از کم تین دن کے لئے لاہور ضرور پدھاریں۔ اور آریہ سماج لاہور کے جلسہ کی شوبھا کو بڑھائیں ؏

آج مجھے یہ بتلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ آریہ پُرشوں کو کیوں اس جلسہ میں شامل ہونا چاہئے؟ آریہ سماج لاہور کے پرانے کامیاب جلسوں نے اُنہیں وشواس دلا دیا ہوگا۔ کہ سادھارن جنتا کے لئے اس قسم کے سماروہ وشیش پربھاو رکھتے ہیں۔ عام لوگ سدھانتوں کے قائل ہو کر کسی دھرم کو گرہن نہیں کرتے۔ بلکہ اس کی بیرونی کامیابی کو دیکھ کر۔ اگر کوئی سادھارن پُرش آریہ سماج کے کسی شاندار جلسہ میں شامل ہو۔ تو لازمی طور پر اُس کے من پر یہ اثر ہوگا۔ کہ جس سوسائٹی میں اتنے لوگ شامل ہیں۔ وہ ضرور راستی پر ہوگی۔ دوسروں کو ایک راہ پر چلتے دیکھ کر لوگ اثر لیتے ہیں جس کو انگریزی میں (Mass Psychology) کہتے ہیں۔ اگر کسی نے کیول اُپدیش لینا ہو۔ تو وہ کسی گورو کے چرنوں میں بیٹھ کر ایکانت میں بیٹھ کر شاید زیادہ لابھ پراپت کر سکے۔ لیکن اس قسم کے جلسے اپنا خاص اثر رکھتے ہیں۔ یہ جلسے اتنا اُپدیش نہیں کرتے۔ جتنا شکتی کا پرکاش کرتے ہیں۔ سوسائٹی کی ترقی کے لئے یہ بھی ضروری ہیں۔ آریہ سماج میں جس کسی نے بھی سالانہ جلسوں کی پرتھا چلائی۔ وہ تو کوئی بڑا اعتباری ودوان پُرش تھا۔ کیونکہ آج تو ہر ایک سوسائٹی آریہ سماج کی تقلید میں اپنے سالانہ جلسے منا رہی ہے ؏

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں کی ایک خوبی یہ بھی ہے۔ کہ یہ عام معنوں میں میلے نہیں ہوتے۔ بلکہ ان میں لوگوں کے لئے دماغی اور روحانی غذا بھی مہیا کی جاتی ہے۔ آریہ سماج کے پرسدھ اُپدیشکوں کے ویاکھیان ہوتے ہیں۔ جن سے شروتا اپنے جیون کا سدھار کر سکتے ہیں۔ ان سے پہلے لوگوں کا سدھار ہوتا رہا ہے۔ اور آئندہ بھی ہوگا۔ جتنا زیادہ آپ آئیں گے ہم اُنہیں بنا سکیں۔ اتنا ہی اچھا ہے ؏

آریہ سماج لاہور کے جلسہ پر باہر سے بھائی ہزاروں کی تعداد میں آتے ہیں۔ اور اس سال بھی آئیں گے۔ اُن سے مجھے کچھ کہنا نہیں ہے۔ میرا نویدن تو اُن بھائیوں سے ہے۔ جو کسی نہ کسی کارن سے [illegible] اور آریہ سماج کے اُتسووں میں سمل[illegible] ہوتے۔ اُن سے [illegible] اس لئے یہ سبھا کتنا [illegible] اُنہیں بھی لابھ پہنچے گا۔ کیونکہ جلسہ میں [illegible] ان کا اُتساہ بڑھ جائے گا۔ اُن کی شتھلتا دُور ہو جائے گی۔ اور جہاں اس وقت وہ ایک عضو معطل بنے بیٹھے ہیں۔ اس کے بعد وہ سوسائٹی روپی مشین کے مفید اور کارآمد پرزے بن جائیں گے۔ اس میں اُنہیں آنند بھی آئے گا۔ اور اُن کی آیو میں بھی بردھی ہوگی ؏

ذرا دوسری سوسائٹیوں کے جلسوں کو دیکھو۔ انہوں نے انہیں کتنا شاندار اور پُررونق بنا لیا ہے۔ آریہ سماج نے اس قسم کے جلسے شروع کئے۔ کیا اس میں ہمارا الش ہے۔ کہ ہمارے جلسے تو پھیکے پڑ جائیں۔ اور دوسروں کے پُررونق ہوں؟ میں پنجاب بھر کے آریہ بھائیوں اور بہنوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی وشیش کارن بادھک نہ ہو۔ تو وہ آریہ سماج لاہور کے وارشک اُتسو میں ضرور شامل ہوں۔ آریہ بھائیوں کو ایک دوسرے سے ملنے کا اس سے بہتر موقعہ نہیں مل سکتا۔ اس سے ایک دوسرے کے ساتھ ہونگے۔ جلسہ کی رونق بڑھے گی۔ اور اُنہیں لابھ پہنچے گا ؏

کرشن

آریہ میگھ اُدھار سبھا کا جلسہ

پچھلے اتوار کو آریہ میگھ اُدھار سبھا کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مجھے سیالکوٹ جانا پڑا۔ باوجودیکہ یہ آریہ سماج کا انسٹی ٹیوشن ہے۔ میرا اس سے کبھی کوئی سمبندھ نہیں رہا۔ میگھوں کے اُدھار کا کام سب سے پہلے آریہ سماج سیالکوٹ نے شروع کیا تھا۔ لالہ گنگارام وکیل نے جو اس کام کے روح رواں ہیں۔ تجربہ کے بعد محسوس کیا۔ کہ اس کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے ایک علیحدہ سبھا کی ضرورت ہے۔ اور انہوں نے آریہ میگھ اُدھار سبھا کی استھاپنا کی۔ میں اس کے خلاف تھا۔ کیونکہ میری رائے تھی۔ کہ یہ کام آریہ سماج سیالکوٹ کے ہاتھ میں ہی رہنا چاہئے ؏

لیکن یہ تو پرانی تاریخ ہے۔ اس سبھا کو قائم ہوئے کئی سال ہو گئے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اس نے بڑا شاندار کام کیا ہے۔ اور پچھلے دسمبر میں جب میں آریہ نگر میں گیا۔ تو اس کے کام کا نقش اور بھی میرے دل پر منقش ہو گیا۔ آریہ نگر کا اثر اس وقت تک میرے دل پر ہے۔ اس لئے جب لالہ گنگارام جی نے مجھے جلسہ کا نمنترن دیا۔ تو میں نے سویکار کر لیا ؏

جلسہ آریہ سماج کے ایک سادھارن جلسہ کی طرح تھا۔ اس میں شری سوامی سوتنترانند جی۔ پنڈت آریہ ورت جی۔ ڈاکٹر بھگت رام جی سہگل۔ لالہ ہردیال جی چوپڑہ اور کچھ اور سجنوں کے ویاکھیان ہوئے۔ میرا بھی ایک ویاکھیان ہوا۔ شری سوامی سوتنترانند جی نے آریہ ہائی سکول کے کامیاب لڑکوں کو انعامات تقسیم کئے۔ اور ایک شاکھشا پرد اُپدیش دیا۔ جلسہ کے موقعہ پر دو ہزار کے قریب چندہ جمع ہوا۔ میرا خیال یہ ہے۔ کہ اس جلسہ کی شکل و صورت کچھ اور ہونی چاہئے۔ اور اس سال تو خاص طور پر ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ اچھوت اُدھار کے متعلق زبردست اندولن ہو رہا ہے۔ اچھا ہوتا۔ جو اس موقعہ پر کوئی اچھوت اُدھار سمیلن رکھا جاتا۔ یا کسی سہ بھوج کا پربندھ کیا جاتا۔ اس سے زیادہ تو اچھوت اُدھار کا چرچا آریہ سماج لائل پور کے جلسہ پر تھا۔ جلسہ کو دیکھ کر کسی شخص کو یہ خیال نہ ہو سکتا تھا۔ کہ یہ کسی ایسی سبھا کا جلسہ ہے۔ جو اچھوتوں کے اُدھار کے لئے ہی استھاپت کی گئی تھی۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ اگلے سال اس سبھا کے جلسہ کو کوئی وشیش روپ دینے کا یتن کیا جائے گا ؏

اس سبھا کے آدھین جہاں خانیوال کے پاس ایک بڑا بھاری آریہ نگر ہے۔ جسے دیکھ کر کوئی بھی شخص اُس کام سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکتا۔ جو وہاں ہو رہا ہے۔ وہاں اس کے ماتحت سیالکوٹ میں ایک آریہ ہائی سکول بھی ہے۔ اس کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے جو رپورٹ جلسہ میں سنائی۔ اس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ سکول کی حالت تسلی بخش ہے۔ اس کے نتائج بھی اچھے ہیں۔ کیونکہ پچھلے سال وہ ضلع بھر میں اوّل رہا ہے۔ لڑکوں کی تعداد بھی پانچ سو سے اُوپر ہے۔ اور یہ بھی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ لڑکے آریہ سماج کا اثر لے کر نکلیں۔ ہاں [illegible] یہ سبھا بھی مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور اب [illegible] وجہ یہ۔ کہ اس کے پردھان رائے بہادر ٹھاکر دت دھون کا دیہانت ہو گیا ہے۔ [illegible] ایسا صدمہ پہنچا ہے۔ جس کی تلافی [illegible] میں آشا کرتا ہوں۔ کہ کوئی اور دانی سجن اپنے تئیں سبھا کی سیوا میں لگا دیں گے۔ تاکہ رائے صاحب کی مرتیو سے جو نقصان اس سبھا کو پہنچا ہے۔ اُس کی تلافی ہو سکے۔ مجھے اس کے کام سے ہمدردی ہے۔ اور مجھے آشا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ کو ہوگی ؏

کرشن

آچاریہ رامدیو جی کا سواستھ

راولپنڈی جیل میں "اے" کلاس ملنے کے باوجود آچاریہ رامدیو جی کی صحت دن بدن گرتی ہی گئی۔ اور وہاں کی آب و ہوا نے اسے سدھرنے نہ دیا۔ لیکن ملتان جیل میں تبدیل ہونے پر ملتان کی آب و ہوا کا اثر اُن پر معلوم ہوتا ہے۔ موافق ہوا ہے۔ چنانچہ ان کی چٹھی سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جب سے وہ ملتان گئے۔ رُوبہ صحت ہیں۔ وزن میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ حرارت بھی کم ہوئی ہے۔ اور بھوک بھی لگنے لگی ہے۔ آچاریہ رامدیو جی کی صحت میں ترقی آریوں کے اطمینان کا موجب۔ ایشور کرے۔ کہ وہ سوستھ شریر کے ساتھ جیل سے واپس آئیں ؏

سناتنیوں کا سناتنیوں کو الٹی میٹم

مدراس کے سناتنیوں کی طرف سے اگر اچھوت اُدھار کی کوششوں کی مخالفت کی جائے۔ تو یہ کسی حد تک قابلِ مُعافی ہو۔ لیکن آزاد خیال خطۂ زمین پنجاب کے سناتنیوں کی طرف سے اچھوت اُدھار کی مخالفت ناقابلِ مُعافی ہے۔ چنانچہ اچھوت اُدھارک سناتنیوں نے چھوت چھات کے پکش پاتی سناتنیوں کو سیدھا کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور انہیں بدیں الفاظ الٹی میٹم دے دیا ہے۔ کہ:-

"پنجاب میں ایسے مندر بھی ہیں۔ جن کے دروازے اچھوتوں کے لئے اب تک نہیں کھولے گئے۔ ہم اپنے اصحاب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ فوراً مندروں کے دروازے اچھوتوں کے لئے کھول دیں۔ ورنہ ہم لائل پور میں ہونے والی کانفرنس میں اس معاملہ کو رکھیں گے۔ اور ایک زبردست جتھہ تیار کریں گے۔ اور ان مندروں پر ستیاگرہ کریں گے۔ زندہ باد اچھوت اُدھارک سناتن دھرم جماعت۔ اگر اس جماعت نے اچھوتوں کے لئے مندر کھولنے کا تہیہ کر لیا تو بیسیوں فرد نشل پنڈت لوگ ان کے ستیاگرہ کے سامنے ٹھہر نہیں سکیں گے۔"

خود کردہ را درمان چیست؟

گزشتہ دنوں "زمیندار" نے تحریک کی۔ کہ مسلمانوں کو غیر مسلموں کی دوکانوں سے سودا سلف نہیں لینا چاہئے۔ "الفضل" پکار اٹھا کہ اس تحریک کا فخر ہم قادیانیوں کو حاصل ہے۔ کیونکہ ہماری طرف سے بھی تحریک کی گئی تھی۔ کہ مسلمان غیر مسلموں سے سودا نہ لیں۔

"الفضل" کے ان پُر از حماقت الفاظ کی سیاہی بھی خشک نہ ہونے پائی تھی کہ احراریوں نے الفضل کی اس تحریک پر عمل بھی شروع کر دیا [illegible] ہے۔ کہ گذشتہ [illegible] کا بائیکاٹ زور وں پر ہے۔ ایک شخص مستی عبد [illegible] نے جناب محمد عطار کی جو احمدی [illegible] دکان سے ایک پیسہ کی کھانسی کی گولیاں خریدیں۔ محلہ والوں کو پتہ لگنے پر انہوں نے عبد العزیز کو ہم جرمانہ کر دیا ہے "الفضل" اس خبر پر تلملا اٹھے گا۔ لیکن اس کی تلملاہٹ بے فائدہ ہے۔ کیونکہ مسلمانوں نے عمل کیا ہے۔ تو اس کی تحریک پر۔ کہ مسلمان غیر مسلموں سے سودا نہ لیں۔ اور مسلمان تحقیق احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ "الفضل" کو اپنا علم ہونا تھا۔ کہ [illegible] اس [illegible] خود اسی پر صادق [illegible] ہے۔ اس [illegible] کو الزام نہیں دے سکتا۔ اس نے خود کیا۔ اپنے کئے کا علاج؟

فرقہ پرستوں کو پھٹکار

غلامانہ ذہنیت کے قادیانی اور فرقہ پرست خود غرض مسلمانوں نے اپنے زمانہ کے ہندوستان ہی نہیں دنیا بھر کے مسلمہ بڑے آدمی مہاتما گاندھی اور ان کے برت کے خلاف خرافات بکنے کو گویا دین و ایمان سمجھ رکھا ہے۔ لیکن آزاد دماغ مسلمان علماء مہاتما گاندھی کو کیا سمجھتے ہیں؟ اور ان کے خلاف خرافات بکنے والوں کو کس طرح پھٹکار دیتے ہیں۔ اس کا ایک نمونہ مصر کے مولانا محمد لطیف [illegible] کا ہے جنہوں نے ایک مصری اخبار میں لکھا ہے۔ کہ:-

"ہم نے ان کے تاریخی برت کے متعلق بہت سی فضول باتیں سنی اور پڑھی ہیں۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ گاندھی جی نے خودکشی کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ اور بزدل ہو کر میدان کارزار سے بھاگ رہے ہیں۔ جو لوگ اس قسم کی فضول باتیں کرتے ہیں۔ وہ عقل و دانش سے عاری ہیں۔ پرلے درجہ کے احمق ہیں۔ ہاں ہم یہ کہیں گے کہ وہ گاندھی جی کی شخصیت کو مطلقاً نہیں سمجھ سکے۔ اور وہ اس بے نظیر انسان کی ذہانت اور طاقت کا احساس نہیں رکھتے۔ یہ کہنا سراسر فضول ہے۔ کہ گاندھی جی نے خودکشی کا ارادہ کیا ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ ایک کمل رشی اور نہایت دانشمند انسان ہے۔"

کاش مصر کے قوم پرست مولانا کی پھٹکار ہندی فرقہ پرست مسلمانوں کو راہ راست پر لا سکے۔

[illegible] مسلم علماء [illegible]

[illegible] قرآن کے متعلق مسلم علماء کا حسن ظن کیا ہے۔ معاصر "پیغام صلح" نے ۷ نومبر کی اشاعت میں ذیل کی سطور میں اسے واضح کیا ہے:-

"ہم مولانا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی بہت عزت کرتے ہیں۔ .... آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ تفسیر بھی لکھی ہے ...... اس میں حب اور بُغض کے تعویذ موجود ہیں بعض سورتوں کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ اس سے احتلام رُک جاتا ہے بعض کے متعلق یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اس سورت کے نقش سے بیوی کے دل میں خاوند کی اور خاوند کے دل میں بیوی کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی سورت سے زبان بندی کا تعویذ پیدا کیا ہے۔ تو کسی سے کشائشِ رزق کا۔ کسی سے دشمن مغلوب ہوتا ہے۔ تو کسی سے دوست غالب۔ غرض سارے کا سارا قرآن تعویذات کا مجموعہ بن کر نقشِ سلیمانی ہو جاتا ہے۔"

مسلمانوں کی احمدیوں کا مرزا [illegible] [illegible]

ریاست حیدرآباد کے آریوں کی شکایات

(تبلیغی)

حیدرآباد کی اسلامی ریاست میں مسلمانوں کی طرف سے آریوں کو جس طرح تنگ کیا جاتا ہے۔ اور انہیں کے خلاف حکومت کے جس طرح کان بھرے جاتے ہیں۔ ان کی مختصر داستان اس سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا حیدرآباد دکن کے معزز ممبران نے نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر المہام سیاسیات ریاست کو دیا۔ اور جو اہی صفحات میں دوسری جگہ دیا گیا ہے۔ اور نیز اس کے ساتھ صدر المہام صاحب کا جواب بھی ہے۔ جسے پڑھنے سے یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ نواب موصوف کو آریوں کی مشکلات میں ان سے ساتھ ہمدردی ہے۔ لیکن ان ہمدردی کو عملی جامہ پہنانے میں وہ بے بس ہیں۔ مثال کے طور پر مسجدوں کے سامنے باجہ کو لو۔ آپ فرماتے ہیں:-

"جلوس کی مسجدوں کے سامنے باجہ نوازی صرف اس وجہ سے ممنوع ہے۔ کہ جاہل لوگ اس کی وجہ سے لڑ پڑتے ہیں۔ جس کی وجہ سے امن باقی نہیں رہتا۔"

جواب کیا ہے؟ حکومت کی کمزوری کا اقبال ہے۔ لیکن ہم ریاست حیدرآباد کو اتنا کمزور نہیں سمجھتے۔ جتنا صدر المہام صاحب کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو حکومت اس قدر کمزور ہے۔ کہ جاہلوں کی امن شکنی کے خوف سے وہ رعایا کو جائز حقوق سے محروم کرنے پر خود کو مجبور پاتی ہے۔ وہ عقلمند حکومت کہلانے کے قابل نہیں۔ لیکن جاہل لوگ اتنے جاہل نہیں۔ کہ وہ قانون کے ڈنڈے کی طاقت کو نہ سمجھیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جنہیں جاہل کہا گیا ہے وہ مسلمان عوام ہیں جنہیں مسجد کے سامنے باجہ کے سوال پر جب ہی مشکل دی جاتی ہے۔ اسلامی ریاست سزا دینے کو تیار نہیں۔

جلسوں کے متعلق قواعد کے حق میں بھی نواب صاحب کا جواب تسلی بخش نہیں۔ جبکہ وہ اس کے سوائے دوسرا جواب دے ہی نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ حکومت کا پرزہ ہونے کی وجہ سے ریاست کے قواعد کو ڈیفنڈ کرنا ان کا پہلا کام ہے۔ لیکن غیر سیاسی لیکچروں کے لئے ضمانت لینا۔ اس خیال سے کہ غیر سیاسی کو سیاسی لیکچر میں تبدیل دیا جائے۔ لوگوں کی زبان پر اس قسم کی پابندی ہے۔ جس کا عائد کرنا کسی مہذب گورنمنٹ کو گوارا نہیں ہونا چاہئے۔ بہتر یہی ہے۔ پولیٹیکل لیکچر بھی ریاست حیدرآباد کے قانون میں جرم ہو اور کسی جگہ نہیں ہو سکتا لیکن پولیٹیکل لیکچر کے وہم میں مذہبی لیکچروں اور وہ بھی آریوں اور ہندوؤں کے لیکچروں کے لئے ضمانت طلب کرنا یقیناً جبر ہے۔ جس کا دور کرنا حکومت کا کام ہے۔

مذہب کے معاملہ میں ریاست کی غیر جانبداری کا ذکر کرتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا۔ "کہ آپ دیکھتے ہیں کہ میں شیعہ ہوں۔ (نواب اکبر یار جنگ بہادر کی طرف اشارہ کر کے) آپ قادیانی ہیں۔ اور (جناب ارم سٹرانگ صاحب کو بتلا کر) آپ عیسائی ہیں"۔

کاش نواب صاحب اس قابل ہوتے۔ کہ کسی آریہ سماجی ممبر صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہہ سکتے۔ کہ آپ آریہ سماجی ہیں۔ یہ تو ہوا ان جوابات کا ذکر جو حکومت کی پالیسی کے مطابق دینے کے لئے نواب صاحب مجبور تھے۔ آپ کی ذاتی شرافت قابلِ تحسین ہے جس کا آپ نے [illegible] کے سامنے اظہار کیا۔

بہت پس [illegible] [illegible] امیر موجود ہیں۔ وہ آریہ سماجیوں [illegible] [illegible] صاحب [illegible] کے ساتھ عملی سلوک [illegible] نے اپنے جواب میں بدیں الفاظ اظہار کیا۔ کہ:-

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آریہ سماجی کو بھی ریاست میں وہی حقوق حاصل ہیں۔ جو ایک مسلمان اور دیگر مذاہب والوں کو حاصل ہیں"۔

کہ وہ قرآن کو نقش سلیمانی سے کلام ربانی ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ورنہ ایک مولوی اشرف علی صاحب پر کیا موقوف ہے پرانی [illegible] کے علماء کم و بیش قرآن کو مولوی اشرف علی کی آنکھوں سے ہی دیکھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی کام دُنیاوی حاجت کے پورا ہونے کے لئے قرآنی تعویذوں کا کھلا بیوپار کرتے ہیں۔ لیکن اس میں نہیں کہ یہ ایک [illegible] بات ہے کیونکہ ان کا پیرو [illegible]

آریہ سماج لاہور کا اُتسو

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا وارشک اُتسو

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا وارشک اُتسو حسب معمول گورو دت بھون کے وسیع میدان میں اگلے ہفتہ ۲۲ سے ۲۶ نومبر منگل سے اتوار تک بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ اُتسو کی منور تجلتا اور سمیہ سمارو پورنک ہوگا۔ اُتسو کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر ۲۲ نومبر رات کو چھوت چھات ونا شک کانفرنس ہوگی۔ ۲۳ نومبر کو سرو دھرم سمیلن اور ۲۴ نومبر کو کوی دربار ہوگا۔ نگر کیرتن کی بجائے اس سال سنکیرتن کا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ پہلے بھی اس طریقہ کو عمل میں لایا گیا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ادھیکاری اس سے مطمئن نہ ہوئے۔ اور اسے چھوڑنا پڑا۔

آریہ بھجن منڈلیوں اور آریہ نرناریوں کا ایک جگہ...... جو گرد سے پیٹھ کا بھینک کی جگہ ہو۔ اپنے بھجن غیر آریہ سماجیوں کو سُنانا اور ان کو اُتسو کا نمنترن دینا ادھک اپیرگی اور ادھک آکرشن شکتی رکھنے والا ہے۔ بشرطیکہ آریوں کی طرف سے دلی پریم کا اظہار ہو۔

ایک راگی اگر ہزار ہا شروتاؤں کو اپنی طرف آکرشت کرتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اس کا شرے اس کے دلی پریم کو ہے۔ بلکہ اس کے شرے کا زیادہ تر حصہ اس کی راگ نپنتا کا ہو سکتا ہے۔ پرنتو سنکیرتن کے مجوزہ سسٹم میں کامیابی دلی پریم سے ہی ہو سکتی ہے۔ ایک طرح سنکیرتن کا طریقہ آریوں کے دلی پریم کا امتحان ہے۔ کیونکہ اس طریقہ میں دلی پریم کے علاوہ اور کوئی چیز جنتا کو آکرشت کرنے والی نہیں ہے۔ اس لئے آریوں کو اُتساہ اور پریم پُورک لاہور سماج کے سنکیرتن میں شامل ہو کر اسے سپھل بنانا چاہئے۔

۲۶-۲۷ نومبر اُتسو کے خاص دن ہیں۔ ان دو دنوں میں اُتسو کے شاندار پنڈال میں سنیاسی مہاتماؤں - پوجیہ پنڈتوں ... اور ودیا کھیاتاؤں کے اپدیشوں ... مقتدر ... سکتے ہیں ... مسلمان ہو گئے ... ہیں ... پریوت کا ام پربندھ کیا گیا ہے۔ آریوں کو لاہور سماج کے اُتسو میں بھاری تعداد میں شامل ہو کر جہاں دھارمک اپدیشوں سے لابھ اُٹھانا چاہئے۔ وہاں اس آریہ میلہ کی بھیڑ بھاڑ بڑھا کر اپنی مہان سنگھٹن شکتی کا ثبوت دینا چاہئے ۞

دھرم کے ٹھیکیدار

پورانکوں کے دھرم کی ٹھیکیداری کے خلاف پہلے آریہ سماج کی طرف سے پروٹسٹ ہوتا رہا۔ یہ مبارک آثار ہیں۔ کہ اب خود پورانک کیمپ میں بھی اس ٹھیکیداری کے خلاف آواز اُٹھنے لگی ہے۔ چنانچہ سہوگی "جاگرت" ورن آشرم سوراجیہ سنگھ کے متعلق لکھتا ہے:-

"معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دنوں ورن آشرم سوراجیہ سنگھ والے اپنے آپ کو دھرم کا ٹھیکیدار سمجھے ہوئے ہیں۔ یعنی تو وہ ہر ایک ایسے سناتن دھرمی کو برائے نام سناتن دھرمی کے نام سے پکارتے ہیں جو کہ ان کے خیالات سے اختلاف رکھتا ہے۔ نتیجہ اُدھار کا سوال اس وقت اختلاف کا موجب بنا ہوا ہے۔ ہر ایک کو حق ہے کہ اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ لیکن کسی کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ اس تحریک کے حامی سناتن دھرمیوں کو سناتن دھرمی تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کو عوام میں کوئی اہمیت نہیں۔ اور اس سوسائٹی کا کام صرف اخباری پراپیگنڈا تک ہی محدود ہے۔ تاہم ہم اپنا یہ فرض سمجھتے ہیں۔ کہ ان کو بروقت چیتاونی دے دیں کہ وہ احتیاط سے کام لیں۔ اور اس طرح دوسروں کو اپنے پر ہنسنے کا موقع نہ دیں"۔

سوراجیہ سنگھ والوں پر تو "جاگرت" کی اس چیتاونی کا کیا اثر ہوتا ہے۔ تاہم اگر "جاگرت" اور اس کے ہم خیال سناتن دھرمی دھرم کے ان ٹھیکیداروں کا ٹھیکہ توڑنے کے لئے یتن وان ہو جائیں تو سمجھنا چاہئے۔ کہ یہ اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ اور آریہ جاتی رشی دیانند پرتی پادت شدھ سناتن ویدک دھرم کی اور آکرشت ہوتی جائے گی ۞

کونسا دھرم شاستر؟

چھوت اُدھار کی کامیابی کے سماچار کو چند سناتن دھرمی لوگ برداشت نہ کر سکے۔ تو راولپنڈی میں بیٹھ کر انہوں نے ایک سبھا کر کے یہ سخت وار دے ڈالی۔ کہ "اچھوتوں کو ورن آشرمی ہندوؤں کی سبھا۔ کنیا پاٹھ شالہ - سنگ - سکول یا پاٹھ شالہ وغیرہ اور کنوؤں وغیرہ میں داخل کرنا دھرم شاستر کے خلاف ہے"۔

اس پر ایک اور سناتن دھرمی لے انہیں ذیل کے الفاظ میں آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ کہ:-

"نہ معلوم راولپنڈی کے دوداتوں کا وہ کونسا دھرم شاستر ہے۔ جو سناتن دھرمیوں کے اچھوت کو ان سکولوں میں بھی داخل ہونے سے روکتا ہے۔ جن میں مسلمان اور عیسائی تک پڑھ سکتے ہیں۔ اگر راولپنڈی کی سبھا اپنے شاستروں کی ایسی ہی پابند ہے۔ تو وہ سب سے پہلے اپنے سناتن دھرم ہائی سکول سے مسلمان طلبا کو خارج کیوں نہیں کرتی... تاکہ جس سے وہاں آنے کا معاوضہ تو معلوم ہو جائے۔ سناتن دھرم ہائی سکول کے کمروں - بنچوں اور کرسیوں کو ہر روز بھنگی زرصاف کر سکتا ہے۔ اور ان بنچوں و کرسیوں پر بیٹھنے والے سمک دھاری ہندو اپوتر نہیں ہوتے۔ لیکن اگر بنچوں پر کوئی اچھوت طالب علم بیٹھ جائے۔ تو وہ پھر ناقابل استعمال ہو جاتے ہیں۔ قربان جائے۔ اس منطق کے" ۞

سناتنی بھائیوں میں یہ اوار تلمبارک ہے۔ اگر اُدار سناتنی روز بڑھ رہے ہیں۔ تو تنگدل یہ سمجھتا بازوں کے ہوش ٹھکانے آنا دنوں کی بات رہ جاتی ہے۔

جاتی کی دشا دیکھ!

(از شری سخن کوٹ ادوی)

اے سوامی دیانند جی پھر آ کے ذرا دیکھ ——— جاتی کی دشا دیکھ
پھر ہولے کو ہیں لشٹ یہ مردان خدا دیکھ ——— جاتی کی دشا دیکھ
پھر دہر میں انسان ہے انسان کا دشمن ——— ہاں جان کا دشمن
پھر ان کے مٹی دل سے ہے اُمید وفا دیکھ ——— جاتی کی دشا دیکھ
نالوں سے یتیموں کے ہوا ہند پریشاں ——— کوئی نہیں پرساں
فریاد غربا کی جگر دیتی ہلا دیکھ ——— جاتی کی دشا دیکھ
بیواؤں کی آہوں سے ہے ماتم کدہ گھر گھر ——— اک حشر کا منظر
بے کس پہ ستمگر کا ہے پھر تیر جفا دیکھ ——— جاتی کی دشا دیکھ
ہوتے ہیں دھڑا دھڑ یہاں ہندو مسلماں ——— اغیار ہیں شاداں
خود قوم کی گردن پہ چلاتے ہیں چھرا دیکھ ——— جاتی کی دشا دیکھ
اب کذب پرستی نے کیا زور ہے گھر گھر ——— اے واے مقدر را
توحید کے پردے میں چھپا کفر و دغا دیکھ ——— جاتی کی دشا دیکھ
آ حوصلے اعدا کے بڑھے جاتے ہیں ہر بار ——— ویدوں کے علمدار
کر لرزہ براندام انہیں پھر خدا دیکھ ——— جاتی کی دشا دیکھ
دنیا میں کوئی جس کے نہ آیا تھا مقابل ——— اپنا دی محفل
پھر وید کے نغموں کی یہاں دھوم مچا دیکھ ——— جاتی کی دشا دیکھ
آ دنیا کو پہلی سی تجلی وہ دکھا دے ——— [illegible]
[illegible] ——— جاتی کی دشا دیکھ
حق بات کا ہر ایک ... ——— بے شک یہ صلہ ہے
... بھی کا ملا ہے ——— جاتی کی دشا دیکھ
اس لئے یہ سمجھا حکام ...
بلبل کی طرح تو جو ہے اب نغمہ سرا دیکھ

گاندھی جی کو کھلا چیلنج

عنوان بالا کے ماتحت ذیل کی سطور جو قادیانی مرزائیت کے پلندہ میں چھپی ہیں۔ قادیانیوں کے کنزرویٹو کے مینڈک ہی... کا کھلا ثبوت ہیں:-

"گاندھی جی بار ہا یہ دعوے کر رہے ہیں۔ کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ پرماتما کے حکم سے کرتے ہیں۔ اور فاقہ کے ذریعہ خودکشی کو تو وہ علی الاعلان پرماتما کا حکم بتا رہے تھے۔ اور اب بھی کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر کبھی میں نے پھر برت رکھا۔ تو اس کے حکم سے رکھوں گا۔ لیکن ہم دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ وہ یہ کہنے میں قطعاً حق بجانب نہیں اور فریب نفس میں مبتلا ہیں۔ یہ بالکل ناممکن ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کسی پر کوئی ایسا حکم نازل کرے۔ جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو۔ یہ قطعاً محال ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی اس کامل شریعت کی پابندی کئے بغیر جس کا نام اسلام ہے۔ اور اس سید ولد آدم کی غلامی اختیار کئے بغیر جس کا نام محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے۔ کوئی شخص خدا کے کلام کا مہبط بن سکے۔ ہم اس بارے میں مہاتما گاندھی جی کو کھلا چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ آئیں۔ اور اپنے اوپر خدا کا کوئی حکم نازل ہونے کا ثبوت پیش کریں۔ یوں دعوے کر لینا آسان ہے۔ لیکن یہ ناممکن ہے۔ کہ وہ کوئی ثبوت پیش کر سکیں" ۞

"الفضل" کے اس انوکھے چیلنج میں کسی بات کا منطق ہے۔ تو وہ یہ ہے۔ کہ قادیانی اپنے خیمہ میاں محمود ... ہیں۔ لیکن دنیا جانتی ہے۔ ان میاں محمود ... اس سے زیادہ وقت نہیں ... جس ... منتقل ...

بھارت یاترا

گجرات پرانت میں آریہ سماج کی اوستھا

(نمبر ۱۱)

(از شری سوامی ستیہ نند جی مہاراج)

احمد آباد

احمد آباد ایک اچھا شہر ہے۔ اور آج کل کپڑے کی بڑی منڈی ہے۔ اس میں تقریباً بکثرت ایسے کارخانے ہوں گے جو کپڑا یا سوت تیار کرتے ہیں۔ آج کل سودیشی تحریک میں انہوں نے اچھا کام کیا ہے۔ اور ساتھ ہی دھن بھی خوب کمایا ہے۔ لیکن اتنا ہونے پر بھی شہر میں بدیشی کپڑا کچھ نہ کچھ بکتا ہی ہے جو حیرانی کی بات ہے۔ اس شہر میں مہاتما گاندھی جی کا آشرم ہے۔ جو کہ سابرمتی کے تٹ پر واقع ہے۔ اس وقت وہ زیادہ رونق پر نہیں ہے اور نہ ہی ایسے ۔ ۔ ۔ وقت میں جبکہ اس کا سوامی کاراگار میں ہو۔ رونق پر ہو سکتا ہے مگر پھر بھی وہ آباد ہے۔ اور صفائی میں اچھی حالت میں ہے۔ اس شہر میں خاص طور پر دیکھنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ تو بھی پرانا شہر ہونے سے کچھ نہ کچھ تو ضرور دیکھنے والی چیزیں ہیں۔ لوگ اکثر ان چیزوں کو دیکھتے ہیں:-

۱- کنکریا تالاب۔ یہ تالاب شہر کے پاس ہی واقع ہے۔ قطب الدین کا بنایا ہوا ہے۔ آج کل تو پانی اچھا ہے۔ کئی بار موسم گرما میں خشک بھی ہو جاتا ہے۔

۲- وکٹوریہ گارڈن۔ یہ چھوٹا سا باغ ہے اس میں ایک ملکہ وکٹوریہ کی پتھر کی مورتی ہے جس کے نام پر یہ باغ ہے۔ دوسری لوکمانیہ تلک کی ہے اس میں پھلواڑی خوب ہے لوگ وہاں جا کر بیٹھتے ہیں۔ اور آرام کرتے ہیں۔

۳- شہر سے کچھ میل کے فاصلے پر تالاب ہے۔ اس کے مارگ میں بادشاہی مقبرہ ہے۔ ان کو بھی لوگ دیکھتے ہیں۔

۴- سوامی نارائن مت۔ اس مت کی سب سے بڑی گدی گجرات ضلع کھیڑا میں ہے۔ جس گاؤں میں وہ گدی ہے۔ اس کا نام وڈتال ہے۔ آنند سے احمد آباد کی طرف آئیں۔ تو پہلا سٹیشن بوریاوی ہے۔ وہاں سے تین چار میل دور وڈتال ہے۔ اور وہاں تک ریل جاتی ہے۔ [illegible] ان کے مقابلہ کا مندر [illegible] مت کا احمد آباد میں بھی ہے۔ یہ ویشنو ہیں۔ اور ان کی دھرم پستک میں پنچایتن اپاسنا کا ورنن ہے۔ ان کی دھرم پستک شکشاپتری ہے۔ مہرشی دیانند جی نے جو چھوٹی چھوٹی پستکیں لکھی ہیں۔ ان میں ایک پستک شکشاپتری دھوانت نوارن بھی ہے۔ وہ اس کے کھنڈن میں لکھی گئی پستک ہے۔ ستیارتھ پرکاش میں بھی اس مت کا کھنڈن ہے۔ ان کا پرچار صرف گجرات میں ہی ہے۔ گجرات میں یہ گوسائیوں کی طرح پوجے جاتے ہیں۔

۵- ان کے علاوہ شہر میں مندر اور چھوٹی چھوٹی [illegible] جن کو لوگ [illegible] ہیں۔

آریہ سماج

احمد آباد میں اس وقت تین آریہ سماجیں سنی جاتی ہیں۔ لیکن تینوں میں سے کسی کا بھی اپنا مندر نہیں ہے۔ تینوں ہی کرایہ کے مکانوں میں گزارہ کرتی ہیں۔ میری اپنی سمجھ اس وقت تک یہ ہے (ممکن ہے میں غلطی پر ہوں۔ کیونکہ میں بہت تھوڑا وقت احمد آباد میں ٹھہرا ہوں۔ یہاں میرے ملنے والے سادھو تھے۔ اس لئے میرا زیادہ وقت ان کے ساتھ لگتا تھا۔ اور وہ بھی ایسے سادھو جو آج کل کی دنیا سے کوسوں دور یا بہت پیچھے ہیں) کہ اس شہر میں کوئی آریہ سماجی اُتساہی نہیں ہے۔ نہیں تو اس شہر میں ایک مندر کیا کئی مندر بن سکتے ہیں۔ اس شہر میں آریہ سماج کا نام تو لوگ جانتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کے کام سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اس لئے اس شہر میں آریہ سماج کا کام اس پیمانہ پر ہونا چاہئے جس پیمانے کا یہ شہر ہے۔

گجرات میں آریہ سماج

میں اس دورے میں گجرات کا کافی حصہ دیکھ چکا ہوں۔ لیکن کاٹھیاواڑ اور کچھ بالکل ہی رہ گئے ہیں۔ کیونکہ عموماً احمد آباد گجرات اور کاٹھیاواڑ کی حد مانا جاتا ہے۔ میں اس شہر میں تو گیا۔ لیکن وہاں سے کاٹھیاواڑ کی طرف بالکل ہی نہیں گیا [illegible] کاٹھیاواڑ کے سمبندھ میں میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ صرف سنا سنایا ہے۔ اور نیچے گجرات کا دیکھا اور سنا دونو طرح پر ہے۔

گجرات پرانت آریہ سماج کے لئے کئی باتوں میں بالکل انوکول ہے۔ لیکن اس وقت تک پرچار پر جو بل دینا چاہئے تھا وہ اس پرانت میں نہیں دیا گیا ہے۔ نہ ابھی امید ہی کی جاتی ہے۔ کہ صرف پرچار کا کام کوئی کرے گا۔ گجرات میں اس وقت خیالات کے لحاظ سے لوگ اس طرح پر ہیں:-

۱- سناتن دھرمی جو کہ شیو ہیں۔ دیوتاؤں میں سوامی شنکر آچاریہ کا مٹھ ہے جو کہ شاردا مٹھ کے نام سے پرسدھ ہے۔ وہاں سنیاسی ٹھہرتے ہیں۔ ان کا پرچار اور پربھاو گجرات میں ہے۔ اس لئے براہمن زیادہ تر ان کے اثر میں ہیں۔

۲- سناتن دھرمی جو کہ ویشنو ہیں۔ دوارکا میں دھاموں میں ایک دھام ہے۔ اور سناتن دھرمیوں کے لئے لکھا ہے کہ یہ ان چار کرشن جی دوارکا آ کر رہنے لگے۔ ان کا مندر دوارکا میں ہے۔ اور دوسرا مندر ڈاکور میں بھی ہے جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ اس لئے کچھ براہمن اور دوسرے لوگ ویشنو بھی گجرات میں ہیں۔

۳- سناتن دھرمی جو کہ شاکتک ہیں جن کو وام مارگی بھی کہتے ہیں۔ ان کا بھی کچھ زور کاٹھیاواڑ میں اچھا پرچار ہے۔ اور جوناگڑھ میں جو شیوراتری کو میلہ ہوتا ہے۔ اس میں ان کا روپ اچھی طرح دیکھا جاتا ہے۔ سادھارن لوگ ان کے اثر میں بھی اچھی خاصی تعداد میں ہیں۔

۴- سوامی نارائن۔ یہ بھی سناتن دھرمی ویشنو ہی ہیں۔ گجرات کاٹھیاواڑ میں ان کی اچھی تعداد ہے۔ اکثر گاؤں میں ان کے مندر ملتے ہیں۔ اور ان کے سادھو بھی گاؤں میں رہتے ہیں۔ ان کی ادھر وہی حالت ہے۔ جو کہ کچھ سال پہلے اُداسیوں کی پنجاب کے کئی ضلعوں میں تھی۔

۵- سناتن دھرمی۔ ست رامئے۔ ان کا مکان نربار میں ہے۔ ان کے سادھو بہت ہی کم ہیں۔ ان کا پرچار صرف پٹیلوں میں ہی ہے۔ یہ پٹیل کو ہی سادھو بنا لیتے ہیں۔ یہ سناتن دھرمی تو ہیں۔ لیکن پٹیل ہونے سے ان میں وہ کٹڑپن نہیں ہے۔ جو کہ سناتن دھرمیوں میں ہوتا ہے [illegible] بہت سی باتوں میں وہی پوزیشن رکھتے ہیں۔ جو کہ پنجاب [illegible] لیکن پنجاب کے جاٹوں سے یہ سمجھدار زیادہ ہیں۔ اس لئے یہ جہاں کھیتی کرتے ہیں۔ وہاں بیوپار وغیرہ اور کام بھی کر لیتے ہیں۔ اور ان کو کنبی کہتے ہیں۔ پٹیل لفظ ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ سکھوں میں سردار۔ اور ہریانہ پرانت میں چودھری ہے۔ اصل میں پٹیل نمبردار کا نام ہے۔ لیکن اب سب کنبی ہی پٹیل کے اسم سے موسوم ہوتے ہیں۔ ان کا کیندر زیادہ تر پرانت ہے۔ جو احمد آباد۔ بڑودہ۔ کھمبات اور کودھرا کے بیچ میں ہے۔

۵- سناتن دھرمی گوکل کے گوسائیں ہیں۔ یہ اکثر بنیوں کا کام ہی کرتے ہیں۔

۶- جین ہیں۔ یہ بھی گوسائیوں کی طرح اکثر بنیوں کا ہی ہے۔ یہ دونو ہی دھنی ہیں۔ اور راشٹر کے ہیڈ کوارٹر ہیں۔

۷- مسلمان ہیں۔ مسلمانوں کی کاٹھیاواڑ میں جوناگڑھ اور منگرول دو ریاستیں ہیں۔ گجرات میں پالن پور ہے۔ اور کچھ سردار ہیں۔ جنہیں نصراللہ خان مکھیہ ہے۔ یہ پہلے تو ملکانے تھے۔ لیکن پچھلے اندولن میں کچھ تو ہندوؤں میں شامل ہو گئے اور زیادہ تر پکے مسلمان ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کی آبادی کسی ضلع میں پندرہ فیصدی اور کسی میں دو فیصدی تک بھی ہے۔ مسلمان اور گجراتی اس طرح پر ہیں۔ جس طرح کریہ اور کیلا ہوتے ہیں۔

۸- عیسائی۔ یہ ویسے ہی ہیں۔ جیسے اور پرانتوں میں ہیں۔ لیکن پچھلی مردم شماری میں عیسائیوں کی تعداد ایک ہزار کم ہو گئی ہے۔ اس بات پر وچار کرتے ہوئے مردم شماری کی رپورٹ میں لکھا ہوا ہے۔ کہ عیسائیوں کی تعداد کم ہونے کا کارن آریہ سماج ہے۔ اور اس میں بھی آریہ کمار مہا سبھا بڑودہ ہے۔ جنہوں نے بھیلوں کو بھیل کھشتری بنا دیا ہے۔

۹- سناتن دھرمی جو کہ اچھوت ہیں۔ ان کی حالت بھی دوسرے صوبوں جیسی ہی ہے مگر گجرات پرانت گورنمنٹ کے ساتھ لڑنے میں آجکل ہراول بنا ہے۔ لیکن اچھوتوں کے ساتھ ودھار نہیں ہے۔ بڑودہ راجیہ میں کچھ اچھی حالت ہے مگر گجرات پرانت میں اچھی حالت نہیں ہے۔ اس میں اب تک بھی پرانا پن اور سناتن دھرم زوروں پر ہے۔ کہیں کہیں تو یہ حالت ہے کہ کوئی اچھوت کپڑا نہیں پہن سکتا۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے ہوں۔ اگر پھٹے ہوئے نہیں۔ تو میلے تو ضرور ہوں۔ جو زیور دوسرے ہندو پہنتے ہیں۔ وہ یہ نہیں پہن سکتے۔ ان کے لڑکے سکول میں اول تو جا نہیں سکتے ہیں۔ اگر جائیں بھی تو سلوک اچھا نہیں ہوتا ہے۔ وہ محنت کر کے بھی اچھے مکان نہیں بنا [illegible] گجرات میں اب تک [illegible] ہیں۔

[illegible] گجرات میں دیا بھی ہے۔ [illegible] بہت کم جانتے ہیں۔ اور جو آریہ سماجی ہیں۔ وہ بھی [illegible] میں ایسے بندھے ہوئے ہیں۔ جیسے کہ دوسرے بھائی ہیں۔ یہاں کے آریہ سماجیوں میں ابھی کھل کھیلنے کی بات ہی نہیں ہے۔ اس لئے گجرات میں سہایک تو بہت ہیں۔ دھن بھی کافی سے زیادہ ہے۔ لیکن آگے ہونے والا کوئی نہیں ہے۔ [illegible] بہت ہی اچھی اور کافی تعداد میں ہیں۔ لیکن ابھی نہیں ہے۔ جو ان کو آگے لے جائے۔ اس لئے اس کام کے لئے سارونشک سبھا کو کچھ وچار کر کے گجراتیوں کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔ یہ نا ممکن ہو سو [illegible]

نواب مہدی یار جنگ بہادر ایم اے صدر المہام سیاسیات ریاست حیدرآباد کے سامنے آریوں کی مشکلات کی کہانی

آریہ پرتی ندھی سبھا حیدرآباد دکن کے پرتی ندھیوں کے وفد کی زبانی !!!

حیدرآباد کی اسلامی ریاست میں تبلیغی مسلمانوں، داعیوں اور چند بنیادپرستوں کے درمیان آریوں کی جان جوکھوں میں سکتی ہے۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ یہ لوگ ہر طرح سے آریہ سماج کی تخریب کے درپے رہتے ہیں اور اپنے خلافِ انسانیت کارناموں سے ریاست کو بھی بدنام کرتے ہیں۔ عیاں را چہ بیاں۔ دیکھئے کہ نہ صرف عوام بلکہ چند درجہ کے مسلم ملازمین آریوں پر دستدرازی بھی کرتے ہیں۔ ان کے خلاف غلط فہمی بھی پھیلاتے ہیں۔ اور پھر حکام کے پاس بھی آریوں کی شکایات لے کر پہنچ جاتے ہیں۔ ریاست میں مسلم اخبارات موجود ہیں۔ ان کا کھلے دل آریہ سماج کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ آریہ سماجی مجبور ہیں۔ ان کا کوئی اخبار نہیں جس میں وہ جواب دے سکیں۔ حکام کو تکلیف دینا انہیں گوارا نہیں اس لئے ڈیپوٹیشنوں سے بھی انہیں سنکوچ ہے لیکن مجبوری کی حالت میں آریہ پرتی ندھی سبھا حیدرآباد دکن کے ارکان نے آخر ڈیپوٹیشن لے جانے کا فیصلہ کیا جو ۱۰ اکتوبر کو نواب مہدی یار جنگ بہادر ایم۔اے صدر المہام سیاسیات کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس ڈیپوٹیشن کی طرف سے جو ایڈریس پڑھا گیا۔ وہ حسب ذیل ہے:-

ہم آریہ سماجی سرکارِ عالی یا حکام عالیمقام کے اوقات پر بار ہونے سے حتی الامکان احتراز کرتے رہے۔ لیکن برادرانِ وطن نے حکام و عوام کو ہم سے بدظن کرنے کی کوششوں کا ایسا منظم سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ کہ مجبوراً اس تصدیع کا باعث ہونا پڑا ہے۔ ہمارے بھائیوں کا مقصد [illegible] کوشش یہ ہے۔ کہ ان کی [illegible] انداز نہ [illegible] احتجاج بے [illegible] مسلمان ہو گئے [illegible] جانے دیا [illegible] کے مقاصد کی تکمیل میں رخنہ نہ پڑے۔ ہم سے قبل کے دیگر ڈیپوٹیشن وفد میں بدامنی کا ایک مبہم سا اظہار کیا گیا ہے۔ ہم کسی قدر وضاحت سے عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ موجودہ بے چینی کی ابتدا مولانا صدیق دیندار سے ہوتی ہے جنہوں نے نہ صرف اپنے مواعظ کے ذریعہ بلکہ اپنی امن سوز کتاب سرورِ عالم نیز رحمن لیٹر پیٹو (؟) و اشتہارات کے ذریعے حق میں ہمارے بزرگانِ دین پر ناپاک [illegible] کئے گئے ہیں۔ عام فرقہ ہنود کی انتہا درجہ دلآزاری کی گئی۔ اور ان کے مقدس مقامات کو لوٹنے۔ مندروں کو مساجد میں تبدیل کرنے وغیرہ کی اشتعال انگیز تحریکوں کے [illegible] انہیں مخوف اور [illegible]

سربرآوردہ برادرانِ اسلام اور ذمہ دار عہدیداران کا یہ فرض تھا۔ کہ ان دلآزار اور امن سوز مساعی کا سدباب کرتے۔ لیکن افسوس کہ اس کی بجائے مولانا صدیق دیندار کی اس درجہ حمایت کی جانے لگی۔ کہ "رہبرِ دکن" جیسے ذمہ دار اخبار نے بھی اپنے کالموں میں مولانا صدیق دیندار صاحب کے مواعظ کے عنوان سے ایک سلسلہ ۱۰ اسفندار ۱۳۳۹ف م ۱۳ مارچ ۱۹۳۰ء سے جاری کر دیا۔ اس قسم کی روزانہ اشاعتِ اخباری سے عوام میں یک گونہ ایسی بے چینی پیدا ہو گئی جس کا وجود سابق میں کہیں بھی پایا نہیں جاتا۔ اگر مولانا صدیق دیندار صاحب کی تحریک محض ان کے مواعظ ہی تک محدود رہتی۔ تو شاید بے چینی کو اتنا فروغ نہ ہوتا۔ لیکن اخبار میں اس قسم کی اشاعت نے ہر فرقہ کو مولانا کی امن سوز تدابیر سے آگاہ اور پریشان کر دیا۔

چنانچہ بتاریخ ۴ آبان ۱۳۳۹ف کو عام اہلِ ہنود کی جانب سے ایک عظیم الشان احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس میں عام اہلِ ہنود اپنی سرکار کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ کہ ان کے جذبات کا پاس کیا گیا۔ اور کتاب سرورِ عالم ممنوع الاشاعت قرار دی گئی۔ لیکن پھر سنا گیا ہے۔ کہ ان حضرات کی کوشش سے جہاں ہمارے درشتانند گرنتھ سنگرہ جیسی نہایت معقول دلیلی حضرِ کتابوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ وہاں مکرر سرورِ عالم کی اشاعت کی اجازت ہو گئی ہے۔ چونکہ آریہ سماج مولانا صدیق دیندار صاحب کے بیانات باطل کی جو بیشتر اہلِ ہنود کی دلآزاری سے متعلق ہوتے ہیں۔ تکذیب ثابت کرنے کے لئے ہمیشہ آمادہ رہتا ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ معقول اور جائز طریقے سے جواب دیا جاتا۔ سماج کو بدنام کرنے کی سازش کی گئی۔ تاکہ آریہ سماج اس قابل نہ رہ سکے کہ ان کے مساعی کے خلاف کوئی آواز اٹھا سکے۔ اور اگر صدائے احتجاج بلند بھی کرے۔ تو نہ صرف یہ۔ کہ اس کی کوئی وقعت نہ ہو۔ بلکہ یہ۔ کہ تائیدِ سرکار اس کو موثر طریقے سے دبا دیا جائے۔ اس میں لوکل پریس نے سب سے بڑا حصہ لیا ہے۔ جس میں تعصب آمیز بے بنیاد افواہوں اور من گھڑت فقروں کی اشاعت کی گئی [illegible]

سب سے پہلے آریہ سماج کے اس پرامن جلوس کے متعلق جو کہ یکم اپریل ۱۹۳۱ء کو نکلا تھا۔ یہ غلط افواہ اڑا دی گئی۔ کہ آریہ سماجی ایک بڑی تعداد میں لٹھ۔ تلوار۔ طمنچہ وغیرہ سے مسلح تھے۔ ملاحظہ ہو اخبار صحیفہ مورخہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ۔ اس کی تردید سماج کی جانب سے ۱۱ تیر ۱۳۴۰ف کے اخبار "رہبرِ دکن" میں کی گئی۔ تو مصداق اس کے کہ ع۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ اس پر عجیب حاشیہ آرائی کی گئی۔ اور غیر متعلق امور کو اس میں شریک کر کے ایک نصیحت آمیز لیڈنگ آرٹیکل "رہبرِ دکن" میں شائع ہوا۔ ہماری بے بسی و لاچاری ظاہر ہے۔ کیونکہ زمانۂ حال کے زبردست اور موثر ترین ہتھیار پریس سے ہم محروم ہیں۔ اگر ہمارا بھی کوئی اخبار ہوتا۔ تو ہم عوام پر واقعات کی حقیقت کما حقہ ظاہر کر سکتے [illegible] کے ذریعے

آریہ سماج کو بدنام کرنے کی منظم کوشش کی یہ پہلی کڑی تھی۔ اس کے بعد کئی ایک افواہیں شائع کی گئیں۔ جن کے منجملہ یہاں چند کا تذکرہ کیا جاتا ہے

نمبر ۱۔ مختار گنج کی دیول میں مارواڑیوں اور آریہ سماجیوں میں جھڑپ ہو گئی۔ بعض آریہ سماجی ہاتھوں میں لکڑیاں لئے ہوئے دیول جانا چاہتے تھے۔ جن کی تعداد تیس چالیس تھی۔ وغیرہ ... ... رہبر دکن مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۱ء۔

نمبر ۲۔ معلوم ہوا ہے کہ مختار گنج کے دیول میں مارواڑیوں سے فساد کرنے والے آریہ سماجی ہی تھے۔ ان میں سے بعض گرفتار بھی ہو چکے ہیں"۔ رہبر مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۱ء۔

نمبر ۳۔ "علاقہ ریزیڈنسی میں سوکھے ساتا جلسہ کے غیر معمولی جلسہ کے انعقاد کی آریہ سماج کو ممانعت کر دی گئی ہے"۔ رہبر دکن۔ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۲ء۔

نمبر ۴۔ گوپال کرشن مندر کے جس دیول کی مورتیاں توڑ دی گئیں۔ اس دیول کے گیٹ پر "نمستے" ہندو کا لکھا ہوا ہی ضرور ہے۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اور وہ فرقہ آریہ سماج ہی ہے"۔ رہبر دکن ۵ جون ۱۹۳۲ء۔

افواہ نمبر ۱ و ۲ کے متعلق خود محکمہ کوتوالی بلدہ نے جو تردید کی ہے۔ ان کی باضابطہ نقول کے ملاحظہ سے ... ... واضح ہوگا۔ کہ کس قدر جھوٹی خبریں شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا مقصد مخفی نہیں ہے۔

نمبر ۳ کی تردید مراسلہ نشان $\frac{397}{36}$ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۲ء مجریہ محکمہ ریزیڈنسی سے ہو سکتی ہے۔ اور نمبر ۴ کے متعلق تردید متولی دیول نے خود بذریعہ اخبار مشیر دکن مورخہ ۳ امرداد ۱۳۴۱ف کر دی ہے۔

پریس کے علاوہ دیگر ذرائع سے بھی اسی قسم کی افواہیں پھیلائی جاتی ہیں۔ جن کی غایت یہ ہے۔ کہ عوام میں سخت ہیجان و اشتعال [illegible] اور شور و بدامنی کی صورت نمایاں ہو جائے۔ مثلاً

نمبر ۱۔ عید الضحیٰ ۱۳۴۹ھ کے موقعہ پر یہ افواہ اڑا دی گئی۔ کہ آریہ سماجی مسلمانوں پر بوقت نماز عید حملہ کریں گے۔ کوتوالی کی تفتیش نے اس کو جیسا کچھ لغو ثابت کیا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس افواہ نے بدامنی کی جو صورتیں پیدا کر دیں۔ وہ عالی جناب سے پوشیدہ نہیں ہیں۔

نمبر ۲۔ ۴ فروری ۱۹۳۲ء کو ایک افواہ اڑا دی گئی۔ کہ بلا اجازت آریہ سماج سے ایک زبردست جلوس نکلنے والا ہے۔ جو تمام شہر میں گشت کریگا۔ جو بالکل جھوٹ اور مبنی بر شرارت تھی۔ عوام و عہدیداران سرکار کو آریہ سماج سے بدظن کرنے کے لئے تیسرا ذریعہ وفدوں کا اختیار کیا گیا۔

چنانچہ پہلا وفد منجانب انجمن المسلمین بتاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۳۱ء بخدمت جناب معتمد صاحب کوتوالی و امور عامہ حاضر ہوا۔ اس نے یہ حیرت انگیز بیان دیا۔ کہ آریہ سماجیوں کے جلوس سے ان کی دل آزاری ہوتی۔ اس کا مفصل جواب اس عریضہ میں دیا گیا ہے۔ جو عالیجناب صدر المہام بہادر کوتوالی و امور عامہ کی خدمت میں منجانب آریہ سماج بتاریخ ۱۱ تیر ۱۳۴۰ف روانہ کیا گیا تھا۔ اس کی نقل اس کے ساتھ بغرض ملاحظہ گذرانی جاتی ہے۔

مثل دیگر فرقہ جات کے وفد کی حد تک تو ہمارے لئے بھی امکان میں ہے۔ کہ سرکار لعدالت شعار اور عالی جناب جیسے حکام عالیمقام کی خدمت میں عرض و معروض کریں۔ اور حقیقت حال کا انکشاف کریں۔ لیکن دوسرے ذرائع سے جو غلط فہمی و بدامنی پھیلائی جاتی ہے۔ اس کا علاج محض ایک پریس ہے۔ جس کے متعلق ہم نے آخیر میں اپنی استدعا پیش کی ہے۔

پریس اور دیگر ذرائع سے غلط خبروں کی اشاعت سے بدامنی اور منافرت پھیلانے میں برادران وطن نے جو کامیابی حاصل کی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اضلاع میں ہم پر بیجا مظالم ہو رہے ہیں۔ چند ایک واقعات یہاں عرض کئے جاتے ہیں۔

نمبر ۱۔ مسمی جگن ناتھ ساکنہ موضع منکلف ضلع گلبرگہ شریف نے مذہب اسلام اختیار کرنے کے کچھ عرصہ بعد آریہ سماج بیدر سے شدھ ہونے کی درخواست کی۔ جس پر اس کی شدھی کی جا کر سماج میں شریک کر لیا گیا۔ پھر سے چوٹی رکھوا دی گئی۔ زنار دیا گیا۔ اور اس کا سابق ہندو نام جگن ناتھ رکھا گیا۔ کچھ عرصہ بعد ۱۲ اسفندار ۱۳۴۱ف کو جگن ناتھ جی کا انتقال ہو گیا۔ اپنے اس بھائی کے آخری فرائض کی ادائیگی کے لئے آریہ سماج کے سکرٹری تجہیز و تکفین کا سامان خریدنے کے لئے بازار روانہ ہوئے لیکن واپسی پر کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہاں پر ایک طرف مسلمان بھائیوں کا اژدہام ہے۔ دوسری طرف پولیس کی پوزیشن ہے۔ آتے ہی یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ چونکہ متوفی مسلمان تھا۔ لہذا یہ لاش مسلمانوں کے حوالے کر دی جائے۔ حالانکہ اس وقت متوفی کے سر پر چوٹی وغیرہ جو آریہ ہونے کی ظاہری علامات ہیں۔ موجود تھیں۔ سکرٹری کے لئے یہ ایک ہی ناگہانی مصیبت تھی۔ انہیں امید تھی۔ کہ پولیس جو حق و انصاف۔ نظم و نسق کے لئے سرکار کی نمائندہ ہے کچھ مظلوموں کی دستگیری کرے گی۔ اور عرض کیا۔ کہ مرحوم ابتدا سے ہندو تھے۔ اور کچھ عرصہ مسلمان رہنے کے بعد پھر آریہ سماج بیدر میں باضابطہ شدھ ہو چکے تھے لیکن جناب منتظم صاحب پولیس و جناب اول تعلقدار صاحب نے شدھ ہونے کے ثبوت طلب فرمائے۔ جس کی تعمیل میں مرحوم کی درخواست اور سماج کے شدھی کے اندراج کا رجسٹر داخل کئے گئے۔ لیکن تمام ثبوت کی دادرسی یہ ہوئی۔ کہ لاش مسلمانوں کے حوالے یہ کہہ کر کر دی گئی۔ کہ مسلمین بہت جمع ہو گئے ہیں جھگڑے کا اندیشہ ہے۔ اور مسلمانوں نے ہمارے بھائی کی اس لاش کو ہماری آنکھوں کے سامنے ایک عظیم الشان جلوس کی صورت میں بازاروں میں سے گھما کر یا لا کر دفن کر دیا۔ زیادہ عرض کرنا فضول ہے۔ صرف عالیجناب کے دل دردمند سے یہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ ہمارے جذبات و احساسات کا تصور فرمائیں۔ کہ ہم پر کیا کچھ گزری ہوگی۔

نمبر ۲۔ آریہ سماج ہمنا آباد ضلع گلبرگہ کے ایک ممبر کے مکان پر بعض شرانگیز حضرات نے تخویف [illegible] اور فحش گالیاں لکھیں اس [illegible] گزرانا جاتا [illegible] اس [illegible] آج تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

نمبر ۳۔ کلم ضلع عثمان آباد کے ایک آریہ سماجی گنپت راؤ کنلے کو مقامی چند مسلمانوں نے دن دہاڑے مکان پر مسلح پہنچ کر گالیاں اور قتل کی دھمکیاں دیں۔ مقامی پولیس کو اطلاع دی گئی۔ لیکن پولیس نے دست اندازی سے انکار کر دیا۔ مجبوراً گنپت راؤ جی نے اپنے بال بچوں کو علاقہ انگریزی میں پناہ دی۔ اور بذات خود بلدہ آئے ۲۲ مارچ ۱۹۳۲ء کو عالیجناب ناظم صاحب پولیس اضلاع کی خدمت میں درخواست گذرانی۔ لیکن وہاں سے بھی آج تک

کا نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

... آریہ سماج ہومن آباد و اودگیر گلبرگہ وصول ... کے سالانہ جلسوں کے ...

... حیدرآباد ... کی پولیس نے ممانعت کر دی ...

... سے متعلق تعلقداری و صوبہ داری سے ... اجازت حاصل کی گئی۔ لیکن گلبرگہ وصول ... کے جلسہ کی اجازت نہیں ملی۔

... بعض مقامات مثلاً بیدر۔ چیٹ گپہ وغیرہ ... آریہ سماج کے ہفتہ واری جلسوں (جن ... عبادت، مناجات وغیرہ مذہبی رسوم ... کی جاتی ہیں) کے انعقاد تک میں پولیس سے ... رکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں۔ اور منتظمین کو ہر طرح ... تنگ کیا جاتا ہے۔

یہ صرف مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ کل ... واقعات کا اعادہ ایک طویل داستان جانفشان ... ہے۔ آخیر میں ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ... آریہ سماج پر وقت بے وقت یہ اعتراض کیا ... جاتا ہے۔ کہ ہر مذہب اور ملت سے برسر پرخاش ... رہتا ہے۔ اس کی تہ میں حقیقت یہ ہے۔ کہ آریہ ... سماج ہی ایک ایسی سوسائٹی ہے۔ جو دنیا ... بھر کے سب سے قدیمی الہامی کتاب وید ... مقدس کی تعلیم کی اشاعت میں دیگر مذاہب ... کے مقابلہ میں نہایت کامیابی سے کھڑی رہی ... ہے۔ اور اس کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ عام اہل ہند ... موجودہ زمانہ میں مذہبی اعتقادات اور سوشل ... حالات کے لحاظ سے جس بدحالی اور تباہی میں ... مبتلا ہیں۔ اس کا اصلی سبب اس پاک تعلیم ... سے انحراف ہے۔ جو خداوند کریم نے ابتدائے ... آفرینش میں اپنے بے انتہا رحم و کرم سے اپنے ... بندوں کے سود و بہبود و فلاح دارین کے ... لئے رحمت فرمائی تھی۔ لہٰذا اس پاک کلام ... کی صحیح شرح آریہ سماج کی جانب سے ہوتی ... ہے۔ اور چونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ جن ... فرقوں کو درمیانی بدعنوانی و غلط فہمی سے ... [illegible] مراعات و امتیازات حاصل ... [illegible] ... مراعات ہٹائے جائیں ... [illegible] ... تاکہ عوام ان تباہیوں سے محفوظ رہیں۔ ... ان بے جا مراعات اور ناجائز امتیازوں ... ہاتھ رکھا ہے۔ جن پر فوری اثر ہوتا ہے۔ ... خواہ مخواہ چلا اٹھتے ہیں۔

دوسری جانب آریہ سماج کے ظہور سے قبل ... مسلمان اور عیسائی بھائیوں کو تو یہاں کے ... مذہبوں پر اعتراض کرنے کی عادت سی ہو گئی ... تھی۔ جس کا انہیں کبھی معقول جواب نہیں ... دیا۔ اور اسی طرح جوق در جوق بھولے ... بھالے ہندو جو اپنے مذہب کی اصلی تعلیم سے ... ناواقف تھے۔ ان عقائد کے پیرو ہو جاتے دیکھے۔

آریہ سماج نے جب حقیقت کا اظہار کیا۔ تو لوگوں کی آنکھیں کھلیں۔ ادھر ہمارے دوسرے مذہبی عقائد رکھنے والے بھائیوں کا راستہ ویسا آسان نہیں رہا۔ کیونکہ عوام میں ایک بیداری پیدا ہو گئی۔ لہٰذا قدرتی تھا۔ کہ وہ زچ آگئے۔ اور آریہ سماج کو برا بھلا کہنے۔ آریہ (ہندو) شاستروں اور عقائد پر آریہ سماج کے ظہور سے پہلے کس کس قسم کے حملے ہوتے تھے۔ وہ تحفۃ الہند مصنفہ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم تحفۃ الہند وغیرہ کتابوں کے ملاحظہ سے ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج نے محض مدافعت میں جوابی کتابیں لکھیں۔ اس نے کبھی جارحانہ کارروائی نہیں کی۔

محض اس وجہ سے۔ کہ آریہ سماج کے ہاتھ میں کوئی اخبار نہیں ہے۔ من مانی خبریں دی جاتی ہیں۔ اور یہ داو بلا مچا دیا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج دلآزارانہ حملے کرتا ہے۔ وغیرہ۔ آج اور فرقوں کی جانب سے جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کی شاید کوئی رپورٹ جناب کی خدمت میں نہیں پہنچی۔ اور شاید اس امر کا خاص طور پر اہتمام کیا جاتا ہے۔ کہ نہ پہنچے۔ قادیانی بھائیوں کی جانب سے حدود سرکار عالی میں ایسی کتب شائع ہوئی ہیں۔ جن میں دوسرے مذاہب پر عیسائیوں پر ہندوؤں پر آریہ سماجیوں پر حملہ کیا گیا ہے۔

مثال کے طور پر یہاں محض "ہولی قرآن" کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جس کے نام سے تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ محض قرآن شریف کا تذکرہ ہوگا۔ لیکن جب کتاب کا مطالعہ کیا جائے۔ دیکھئے تو حقیقت کا اظہار ہوتا ہے۔ باہر کی مطبوعات کی فہرست تو اتنی طویل ہو گی۔ کہ عالیجناب پر ایک بار گراں ہوگا۔ رہی عام جلسوں میں اس قسم کی گفتگو۔ براہ کرم "رہبر دکن" مورخہ ۳ رخورداد ۱۳۴۲ف ملاحظہ ہو۔ جس کی گھر کی خبروں میں ویکاجی ہوٹل کمپاؤنڈ میں منعقدہ قادیانی جلسہ کی رپورٹ درج ہے۔ جس کی نہایت مختصر کیفیت سے بھی یہ ظاہر ہوگا۔ کہ ہندوؤں پر اور آریہ سماجیوں پر مذہبی پہلو سے کیسے کیسے حملے کئے گئے ہیں۔ ان قادیانی بھائیوں کے کیسے وطیرے ہیں۔ سکرٹری آریہ سماج کے اس مراسلہ مورخہ ۱۱ راپریل ۱۹۳۲ء سے ظاہر ہوگا۔ جو مولوی سید بشارت احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کے نام روانہ کیا گیا تھا۔ اور جس کی مطبوعہ نقل ذریعہ ہذا ملاحظہ گرامی میں گذرانی جاتی ہے۔

اب ہم عالی جناب پر یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کن عقائد کا پیرو اور کن اصولوں کا پابند ہے۔ اس کی وضاحت تو ان چند کتب کے ملاحظہ سے ہو گی۔ جو ذریعہ ہذا خدمت میں گذرانی جاتی ہیں۔ اور جن کے نام حسب ذیل ہیں:-

۱۔ "دی ٹیچنگ آف دی وید" از پروفیسر چموپتی ایم۔ اے۔

۲۔ "دی میسج آف دی وید" از ڈاکٹر گوکل چند ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ وزیر پنجاب گورنمنٹ

۳۔ "دی فونڈیشن ہیڈ آف ریلیجنز" از گنگا پرشاد ایم۔ اے۔ سابق ایم۔ آر۔ اے۔ ایس چیف جسٹس ٹہری سٹیٹ۔

۴۔ "دی آریہ سماج" از پرنسپل دیوان چند ایم۔ اے۔ وائس چانسلر آگرہ یونیورسٹی۔

لیکن مختصراً یہ ہے۔ کہ آریہ سماج ایک توحید پرست جماعت ہے۔ جس کی اپنے پیروؤں کو یہ تلقین ہے۔ کہ:-

ا۔ سچائی کو قبول کرنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے (چوتھا اصول)

ب۔ دنیا کی بھلائی کرنا اپنا خاص نصب العین ہے۔ یعنی سب کی روحانی جسمانی اور مجلسی ترقی میں کوشاں رہنا (چھٹا اصول)

ج۔ اپنی ذاتی بہبودی پر قانع نہ رہیں۔ بلکہ سب کی بہبودی میں اپنی بہبودی سمجھیں۔ (نواں اصول)

جس جماعت کے ایسے فراخ اصول ہوں۔ کہ سچائی کے قبول کرنے۔ اور جھوٹ کو ترک کرنے پر ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔ اور یہ۔ کہ اپنی ہی ترقی میں قانع نہ رہے۔ بلکہ سب کی بہبودی میں اپنی بہبودی سمجھنی چاہئے۔ ایسی جماعت کے بارے میں یہ اتہام لگایا جائے۔ کہ یہ شورش پسند ہے کس حد تک حق بجانب ہے۔ عالیجناب کے ... اظہار کا محتاج ہے۔

برخلاف اس کے وہ اپیل ملاحظہ ہو۔ جو مولانا صدیق دیندار صاحب کی جانب سے شائع ہو کر پبلک میں خوب تقسیم کی گئی۔ اس میں ہمپی اور وینکٹ رمنا کے منادر کو لوٹنے کے لئے ایک لاکھ آدمیوں اور پانچ لاکھ روپیہ کی اپیل کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں مولانا کے مواعظ مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء بمقام آصف نگر کی جانب خاص طور پر توجہ فرمائی جائے۔ کہ کن کھلے اور صاف الفاظ میں قتل و غارتگری کی جانب مشتعل کیا گیا ہے۔ تاکہ الفاظ مولانا ہندوؤں اور آریہ سماجیوں پر دہشت بیٹھے"۔ مزید برآں پریس کی رنگ آرائیاں اور اشتعال انگیزیاں ہیں۔ کہ مسلسل اپنا کام کئے جا رہی ہیں۔ اور ان تمام کھلی امن سوز مساعی کے سد باب کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی جاتی

لیکن غریب آریہ سماج ہے۔ کہ اس کو خواہ مخواہ مورد عتاب بنایا جا رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم سچائی کے اظہار سے کبھی دریغ نہیں کرتے۔ اگر یہ کوئی گناہ ہو۔ تو اس حق پسندی اور حق گوئی کے ہم ضرور گنہگار ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے۔ کہ ہماری سرکار احساس حق و انصاف سے معرا نہیں ہے۔ اور قوی امید ہے۔ کہ ہم مظلومین کی ضرور دادرسی ہو گی۔

لہٰذا ادبا استدعا ہے۔ کہ

۱۔ لوکل پولیس کی ان ہنگامہ آرائیوں سے اور متعصب حضرات کے ظلم نے ہم پر جو مصیبت عظیم ڈھا رکھی ہے۔ اس سے ازراہ کرم ہماری ممکنہ طریق سے حفاظت فرمائی جائے۔

۲۔ جن چند واقعات کا ہم نے معروضہ بالا میں حوالہ دیا ہے۔ ان کے متعلق ایک بے لوث کمیٹی کے ذریعہ قرار واقعی تحقیقات کا اہتمام فرمایا جائے۔ تاکہ حقیقت کا انکشاف ہو۔ اور خاطیوں کو سزا مل سکے۔ کہ دوسروں کے لئے عبرت کا باعث ہو۔

۳۔ آریہ سماج کو متعصب پریس کے مظالم سے بچانے کے لئے ایک ہفتہ واری اخبار اور ایک ماہواری رسالہ کی اشاعت کی اجازت مرحمت ہو۔ آریہ سماج تمام قیود کی پابندی کے لئے آمادہ ہے۔

۴۔ آریہ سماج کے واعظین کو تقریر کی وہی آزادی مرحمت ہو جو دیگر مذاہب کے واعظین کو حاصل ہے۔

۵۔ جیسے دیگر مذاہب کے مذہبی جلوسوں کی اجازت ہوتی ہے۔ آریہ سماج نے سالانہ جلسوں کے موقع پر بلدہ اور اضلاع میں نگر کیرتن کی بھی اسی طرح اجازت مرحمت ہو۔

۶۔ سرکار عالی کی امور مذہبی کے متعلق جو پالیسی ہو۔ اس کی صراحت و وضاحت فرمائی جائے۔ تاکہ اس کی تعمیل [illegible] کا امکان ہو سکے۔

عرضے

گنہگاران

نمائندگان آرین ریپریزنٹیٹو کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا نظام سٹیٹ

۱۔ راجہ گوبند پرشاد نواسہ و داماد راجہ رام بخش ممبر
۲۔ پنڈت گوپال راؤ ایڈووکیٹ محافظ جائداد آریہ سماج حیدر آباد دکن
۳۔ پنڈت ونایک راؤ بار ایٹ لا پریزیڈنٹ
۴۔ لالہ گیا پرشاد ممبر ۵۔ چنیو لال سکرٹری
۶۔ ایس راما سوامی سکندر آباد ممبر
۷۔ مینی لال وکیل ہائی کورٹ (پلی کھیڑ) ممبر
۸۔ پنڈت ونایک پرشاد وکیل ہائیکورٹ (گلبرگہ) ممبر
۹۔ پنڈت نارائن راؤ وکیل ہائیکورٹ (مومن آباد) ممبر
۱۰۔ پنڈت بی کشن راؤ وکیل ہائی کورٹ (نلگنڈہ)
ممبر سیکرٹری آرین ریپریزنٹیٹو کمیٹی نظام سٹیٹ

صدر المہام سیاسیات کا جواب

یہاں مسلمان۔ آریہ۔ عیسائی ہر ایک مساوی حیثیت سے رہ سکتا ہے

صدیق دینبدار کا ماہانہ سزا موقوف کر دیا گیا ہے۔ وہ نہ سنبھلا۔ تو اس کو نکال دیا جانا ممکن ہے

۱۔ میں آپ کے وفد سے بہت خوش ہوا کیونکہ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ رعایا کی شکایت کو سنے۔ اور توجہ کرے۔

۲۔ میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں۔ کہ یہاں ہر ایک مذہب و ملت کا شخص مساوی طور پر رہ سکتا ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہو۔ یا آریہ یا عیسائی۔

۳۔ ہماری گورنمنٹ کی ملازمت میں ادنےٰ و اعلےٰ عہدہ پر مختلف مذاہب کے لوگ متعین ہیں۔ اب آپ دیکھتے ہیں۔ کہ میں شیعہ ہوں۔ (نواب اکبر یار جنگ بہادر کی طرف اشارہ کر کے) آپ قادیانی ہیں۔ اور جناب آرمسٹرانگ صاحب کو بتلا کر) آپ عیسائی ہیں۔ اسی طرح آریہ سماجی بھی مل کر رہ سکتے ہیں۔

۴۔ حکومت کا کوئی مذہب نہیں ہوا کرتا ہے۔

۵۔ آپ کی بڑی شکایت صدیق دینبدار کی نسبت ہے۔ اس سے تو گورنمنٹ بھی ناراض ہے۔ ہماری گورنمنٹ سے ماہانہ [illegible] روپیہ جو امداد ان کو ملا کرتی تھی۔ وہ سزاً موقوف کر دی گئی ہے۔ اس پر بھی اگر وہ سنبھل جائے۔ تو اچھا ہے۔ ورنہ ممکن ہے۔ کہ اس کو بھی نکال دیا جائے۔

۶۔ اخباری واقعات ایسے ہیں۔ انکو روکنا ہمارے لئے بڑا دشوار ہے۔ کیونکہ کوئی ایسا [illegible] کہ خبر کی جانچ کی جائے۔ ہر شخص خبر دے دیتا ہے۔ انگی نہیں انڈیا میں بھی۔ اگر وہ خبر غلط ہو۔ یا ازالہ حیثیت عرفی کی حد تک پہنچتی ہو۔ تو چارہ کار قانونی اختیار کرنا چاہئے۔ ہمارے پاس گولکنڈہ پتریکا کی نسبت بھی ایسے ہی شکایات آئی ہیں۔

کسی محکمہ کو کوئی اشارہ نہیں ہے۔ کہ آریہ سماج کے متعلق خاص عمل کیا جائے۔ ہاں اگر کوئی عہدہ دار ذاتی طور پر اس طرح برتاؤ کرے۔ تو اس کی کارروائی عہدیداران بالا کے پاس آتے ہی اس کا انسداد ہو سکتا ہے۔ مثلاً عثمان آباد کے ایک عہدیدار کی نسبت ایک لڑکی کی ایذا رسانی کے بارے میں شکایت پیش ہوئی۔ اور اس کو سزا دی گئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ انصاف کے مقابلہ میں عہدیداروں کا پاس نہیں کرتی۔

۷۔ اجازت جلوس کے متعلق میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اس کے قواعد بنانے کا کام ایک رکن باب حکومت کے سپرد کیا گیا تھا۔ جو کسی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ یعنی نہ تو ہندو ہیں نہ مسلمان۔ یعنی کرنل سر رچرڈ ٹرنچ صاحب۔ انہوں نے قواعد مرتب کئے۔ جن کی تحت میں پرانے جلوس ویسے ہی نکل سکتے ہیں۔ جیسے کہ قدیم سے نکلا کرتے ہیں۔ جدید جلوس کی عہدہ دار متعلقہ (مرتبہ قواعد کے مطابق) اجازت دیں گے۔ جلوس کی مسجدوں کے سامنے باجہ نوازی صرف اس وجہ سے ممنوع ہے۔ کہ جاہل لوگ اس کی وجہ سے لڑ پڑتے ہیں۔ جس کی وجہ سے امن باقی نہیں رہتا۔ چہ جائیکہ حکومت کا فرض ہے۔ کہ امن قائم رکھے۔ جاہلوں کی روک ٹوک مشکل ہو جاتی ہے۔ ورنہ اصل جلوس کے نکالنے سے گورنمنٹ کو کوئی بحث یا عذر نہیں ہے۔ مگر جاہلوں کی وجہ سے جھگڑے کا اندیشہ رہتا ہے۔ جن کی روک [illegible]

[illegible]

۸۔ آپ نے اضلاع کے مختلف واقعات کا ذکر کیا ہے۔ اس کے متعلق میں کہوں گا۔ کہ آپ پہلے مقامی عہدیدار سے درخواست کیجئے۔ عدالت میں کارروائی کیجئے۔ اس پر بھی کوئی دادرسی نہ ہو۔ تو گورنمنٹ اس کو سننے کے لئے تیار ہے۔ اور تصفیہ کرنے پر آمادہ ہے۔

۹۔ میں یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ ہماری کل مشنری بے عیب ہے۔ میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں۔ کہ ہماری گورنمنٹ کی طرف سے

۱۱۔ جلسہ کے متعلق قواعد بنائے [illegible] بعض مرتبہ ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔ کہ تعلیمی جلسہ کے عنوان سے اجازت حاصل کر لی گئی۔ مگر پولیٹیکل لیکچر دیا گیا۔ جس میں رئیس اور حکومت پر حملہ کیا گیا۔ اس وجہ سے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ ان سے ضمانت و اقرار نامہ لیا جا کر اجازت دی جائے۔ اگر خلاف اقرار تقریر ہو۔ تو ضمانت ضبط ہو گی۔

۱۲۔ بذریعہ کمیٹی تحقیقات کرانا بے ضرورت ہے۔ کیونکہ ہم تو آپ سے بدگمان نہیں ہیں۔ کہ غلط واقعات کا اندراج کیا گیا ہو۔ [illegible] کرنے سے مطلب حاصل نہ ہو گا۔ البتہ اگر باضابطہ چارہ جوئی کرنے کے باوجود بھی انصاف نہ ہو۔ تو گورنمنٹ کے محکمہ متعلقہ کے پاس آپ رجوع ہو سکتے ہیں۔ جو بشرط ضرورت تحقیقات کرے گی۔

۱۳۔ اخیر میں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آریہ سماجی کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں۔ جو ایک مسلمان اور دیگر مذاہب والوں کو حاصل ہیں اور امن سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ میں آپ کے وفد سے مل کر بہت مسرور ہوا ہوں آپ کی شکایتیں سن کر جہاں تک مجھ سے متعلق ہیں۔ ممکنہ انتظام کروں گا۔

ریویوز

خوشخبری

دیانند دلت اُدھار سبھا گورودت بھون لاہور نے اُن لوگوں کی آگاہی کے لئے جن کے اُدھار کے لئے یہ سبھا سھتاپت ہے ۔مہاتما گاندھی کے برت کی ساری کہانی اس پمفلٹ میں لکھ دی ہے۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر پونا میں جو معاہدہ ہوا۔ اُسے درج کر کے بتا دیا ہے ۔کہ کس طرح ہندو دشمنوں کی ہندوؤں کو دو جماعتوں میں منقسم کرنے کی چالیں بے کار ہوئیں ۔ اب ہندوؤں نے اچھوتوں کے پرتی اُدارتا سے کام لیتے ہوئے اُنہیں لیجسلیچرز میں وزیر اعظم کے اوارڈ سے بھی بڑھ کر نشستیں دیں ۔ نیز سوشل طور پر اچھوتوں کو اونچا کرنے کے لئے اس میں بتایا گیا ہے ۔کہ مختلف جگہوں پر اچھوتوں کو مندروں میں داخل ہونے کی کھلی اجازت دی گئی ۔ اور بڑے بڑے سہہ بھوجوں میں اُنہیں شامل کر کے اُنہیں یقین دلا دیا گیا ۔کہ ہندو اچھوت پن دور کر رہے ہیں ۔ اچھوت ادھار پریمیوں کو یہ پمفلٹ بھاری سنکھیا میں دلت جاتی ہندوؤں کے ہاتھ تک پہنچانا چاہئے قیمت صرف ایک آنہ ہے ۔ دیانند دلت اُدھار سبھا گورودت بھون لاہور سے مل سکتا ہے ۔

ہردوار یاترا

ہنسہ اقبال نرائن بی ۔اے انجنیئر ملتان کی تصنیف ہردوار کے یاتریوں کے لئے اُردو کی یہ کتاب بڑی مددگار ہے ۔ اس میں ہردوار کی پرانی تاریخ کے علاوہ ہندوؤں کے اس تیرتھ ستھان پر دیکھنے کی تمام جگہوں ۔کے ذکر کے ساتھ ان کی [illegible] بتلا دی ہے ۔اور گھاٹوں اور محلّوں [illegible] کے چیرے [illegible] [illegible] کے بعد ہردوار [illegible] مسلمان ہو گئے [illegible] ہو کا چار [illegible] کے ٹکٹ بھیجنے پر مول [illegible] اینڈ سنز تاجران کتب کچہری ہنسہ لاہور سے مل [illegible] ہے ۔

کلیننگ [illegible]

کپڑوں کی دھلائی اور [illegible] کی سائنس اس کتاب میں اچھے طور پر بیان [illegible] ہے ۔ اس میں انگریزی چیزوں کے ذریعے آسانی سے سوتی ۔ اونی ۔ ریشمی کپڑے دھونے اور ان پر سے داغ دھبے دور کرنے کے [illegible] بیان [illegible] ہیں ۔ جو [illegible] [illegible] ۔ بہتر ہوتا ۔کہ بھائی ویر سنگھ جی مصنف

کتاب ہذا انگریزی اشیاء کے ساتھ کم خرچ دیسی اشیاء بھی بتلاتے ۔تاکہ دیہاتی لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ۔ جو لوگ انگریزی ادویات حاصل کر سکتے ہیں ۔ اُن کے لئے یہ کتاب مفید ہو سکتی ہے قیمت آٹھ آنے (۸) ۔

بھائی ویر سنگھ پرنسپل ۔ ویر سنگھ ٹیلر اینڈ کٹر کالج ۔ کٹڑہ چڑت سنگھ امرتسر سے ملتی ہے ۔

آریہ سماج لدھیانہ کی ۵۰ سالہ رپورٹ

آریہ سماج لدھیانہ نے اردھ شتابدی کے اوسر پر اپنی سچتر ۵۰ سالہ رپورٹ پرکاشت کی ہے ۔جسے دیکھنے سے چت پرسن ہو جاتا ہے ۔ اس میں بلاک کی خوبصورت تصویروں کی تعداد ۲۰ کے لگ بھگ ہے ۔ آریہ سماج نے اس عرصہ میں جو کام کیا ۔ اُسے مختصر شبدوں میں بتایا گیا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔کہ وید پرچار میں اس سماج کو خاص دلچسپی رہی ہے ۔ اور اس کے آدھین دو کنیا [illegible] اور ہائی سکول اور گنیشی لال پتری پاٹھ شالہ لڑکوں اور لڑکیوں کی شکشا کے لئے چل رہی ہیں ۔

رپورٹ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ۔ اور اس کی اشاعت کے لئے ہم ادھیکاریان آریہ سماج لدھیانہ کو ودھائی دیتے ہیں ۔قیمت ۸ر ۔ ودیا بھبھو سے ۶ر نمبر پبلک کے لئے صرف ۲ر ۔ ہر ایک آریہ سماج کو اپنی لائبریری کے لئے اس کی ایک ایک کاپی بہت جلد منگوانی چاہئے ۔

۴ گیا ناگو پرتن شروع کر دینا چاہئے ۔ اور جن جن مہانو بھاؤں کو یوگیوں کے آشرم کا پتہ معلوم ہوں سو وہ جلد منتری اردھ شتابدی اجمیر کو انکو پتے لکھ بھیجیں تاکہ یوگیوں سے پتر ویوہار شروع کر دیا جائے ۔ اور جو لوگ سمبندھی پترکائیں بھارت ورش اور ودیشوں میں پرکاشت ہوتی ہیں ان کے [illegible] بھی لکھ بھیجیں کہ ہم ان سے یوگ سمیلن [illegible] [illegible] [illegible] ہیں

اس لئے یہ سبھا [illegible] ۔ مہانو بھاؤں کے درشن کا لابھ آریہ جنتا کو دلائیں ۔ ہمیں ہرش ہے ۔کہ شری سوامی ستیہ دیو جی پریوراجک نے یوگ سمیلن کی سپھلتا کے لئے اپنی سیوائیں دے دی ہیں ۔ شریمان پروفیسر اندر جی سمپادک ”ارجن“ ۔ شریمان دیش بندھو جی سمپادک ”تیج“ ۔ شریمان ہری شنکر جی سمپادک ”آریہ مترا“ ۔ شریمان پنڈت آنند پریہ جی سمپادک ”ویدک پرچارک“ ۔ شریمان سمپادک جی ”آریہ پرکاش“ آدی کئی سماچار پتروں کے سمپادکوں نے شتابدی سمبندھی اپنے پتروں میں آندولن کا وچن دے دیا ہے ۔ سب آریہ پتر کاروں سے پرارتھنا ہے ۔کہ وہ اپنی اپنی شبھ سمتی شیگھر بھیجنے کی کرپا کریں ۔

(چاندکرن سارڈا پرچار منتری دیانند اردھ شتابدی اجمیر)

شریمد دیانند اردھ شتابدی اجمیر

جو وان پرستھی بننا چاہیں اطلاع دیں

اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء میں ہونے والی شریمتی دیانند اُردھ شتابدی کی تیاریوں کے وشے میں اہم اعلان نکل چکے ہیں ۔ اس میں ہم نے مہوتسو کے کاریہ کرم کے سمبندھ میں سمتیاں مانگی ہیں ۔ جن مہانو بھاؤں نے ابھی تک سمتیاں نہیں بھیجی ہیں ۔ اُن سے پرارتھنا ہے ۔ وہ شیگھر بھیجنے کی کرپا کریں ۔ آریہ ودیا سبھا ۔ آریہ دھرم سبھا آریہ راج سبھا میں کون کون سے وشے پیش ہونے چاہئیں ۔ اس کی بھی سوچنا آریہ ودوان جلد دیں ۔

درق بیوستھا کا سدھانت کاریہ روپ میں لانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے ۔کہ اس اردھ شتابدی کے موقع پر جو مہاپرش وان پرستھی ہونے کو تیار ہیں ۔ وہ یہاں پرستھ آشرم کی دیکشا گرہن کریں ۔ اور جنہوں نے اس آشرم میں پرویشٹ ہونا ہو ۔ وہ اطلاع دے دیں ۔

بھائی ایشور دت جی میدھارتھی نے گرام پرسنگھیوں کا پرستاو ہمارے پاس بھیجا ہے ۔ جن مہانو بھاؤں کو گرام پرسنگھی بن کر گراموں میں وید پرچار کرنا ہو ۔ وہ بھی شیگھر سوچت کریں ۔

چاندکرن سارڈا پرچار منتری اردھ شتابدی اجمیر

اردھ شتابدی پریوگ سمیلن

جب سے اجمیر میں شتابدی سنہ ۱۹۳۳ء کی دیپاولی کے موقعہ پر منانے کے سماچار پرکاشت ہوئے ہیں ۔ تب سے چاروں طرف سے جنتا سے اتساہ کی اُمنگیں ہلورے لے رہی ہیں ۔ اور چار [illegible] طرف [illegible] اپنے سندیش آ رہے [illegible] چار [illegible] کے سا [illegible]

ہز ہائی نس راجہ ادھیراج شاہ پورہ ۔ مہاراج سردار سنگھ صاحب اور راجہ شتر دیے سنگھ صاحب شاہپوراوالوں نے بڑے ہی پریم سے اس کی سپھلتا چاہی ہے ۔ اور دیسی رجواڑوں کو اس سو اوسر پر بدھار نے کی پرینا کر دی ہے ۔

شری سوامی ستیہ دیو جی پریوراجک آچاریہ اس شتابدی کے مہوتسو پر ایک پریوگ سمیلن کرنے کا وچار پرکٹ کر رہے ہیں ۔ جس میں سنسار بھر کے مہایوگی مدعو کئے جائیں گے ۔ اور پاتنجلی کے یوگ درشن پر اپنے اپنے انوبھو بتائیں گے ۔ بنتجی دیش واسیوں کے لئے آریہ سماج کے پرتی آکرشن کرنے والی وستو ایک یوگ ہی ہے ۔ اس سمیلن کی سپھلتا کا ابھلاکی سب [illegible] [illegible]

دیانند نروان اردھ شتابدی مہوتسو

”آریہ مارتنڈ“ کے ۱۴ر اکتوبر کے پرچہ میں پنڈت پرمانند جی کا ایک لیکھ ”راجستھان کی اردھ شتابدیاں“ کے عنوان سے پرکاشت ہوا ہے ۔ اس لیکھ میں اُنہوں نے ”دیانند نروان اردھ شتابدی“ مہوتسو کے سمبندھ میں پرکاش ڈالتے ہوئے لکھا ہے ۔کہ :-

”..... پرنتو دیانند نروان اردھ شتابدی سنسار بھر کے آریوں کا اُتسو ہے ۔ اس کا آیوجن رشی دیانند کی ستھاپن سبھا شریمتی پروپکارنی سبھا و آریوں کے شرومنی سنگٹھن شریمتی سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے اُٹھایا ہے ۔..... پرنتو اس کی ذمہ داری راجستھان آریہ پرتی ندھی سبھا نے نہ کبھی اپنے اوپر لی ۔ نہ لے سکتی ہے ۔ ذمہ داری تو شریمتی پروپکارنی سبھا و شریمتی سارودیشک سبھا اور ان کے ذریعہ آریہ سنسار کی ہے ۔ اور رہے گی ۔..... انیادی “

اس میں سندیہ نہیں ۔کہ یہ اُتسو سمست آریہ جگت کا ہے ۔ سبھی نرناریوں کی اس کے پرتی سمان دلچسپی اور ذمہ داری ہونی چاہئے ۔ اور سب کو ہی اُتسو کو سپھل بنانے میں یتن کرنا چاہئے ۔ اس بھاؤ کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہنا ۔کہ فلاں سبھا کی ذمہ داری اس کے متعلق ہے ۔ اور فلاں کی نہیں ۔ کچھ ٹھیک سنگت نہیں پرتیت ہوتا ۔ اور نہ ان سطور سے اُدارتا کی جھلک ہی نظر آتی ہے ۔ سب کو مل کر آپس کے سہیوگ سے ہی اُتسو کو سپھل بنانا چاہئے ۔

اُتسو کی سپھلتا اسپھلتا کا شریہ اشریہ نہ تو راجستھان کی سبھا کو ہوگا ۔ نہ پروپکارنی سبھا کو اور سارودیشک سبھا کو ۔ یہ تو ہوگا سمست آریہ سنسار کو ۔ [illegible] ہو تو سوئے [illegible] پرکاشن ۔ اس سمبندھ میں یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے ۔کہ پروپکارنی سبھا نے اس اُتسو کا آیوجن کیا ہے ۔ سارودیشک سبھا نے نہیں ۔ پروپکارنی سبھا کے نشچیہ کے انوسار ہی اس اُتسو کی پربندھ کرتری سبھا بنائی گئی ہے جہاں تک پربندھ کا تعلق ہے ۔ وہاں تک اس سمبندھ میں نہ تو سارودیشک سبھا کا کوئی نشچیہ ہے ۔ اور نہ ذمہ داری ۔ پربندھ کا بھار جس سبھا کے ذمے ہے ۔ اُسے ہی اٹھانا چاہئے ۔ ہاں سارودیشک سبھا ضروری سہایتا دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہی ہے ۔ اور آئندہ بھی رہے گی ۔

(آنند بھکشو سرسوتی منتری سارودیشک سبھا)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں ۔ ”مینیجر“

آریہ سماج لاہور (وچھووالی) کے جلسہ کی ایک خاص بات

آریہ سبھاسدوں اور اُنکے لڑکوں کے جسمانی مقابلے

شاریرک اُنتی کی طرف دھیان رکھنا آریہ سماج کے نیموں میں ہے۔ مگر جلسوں پر اس کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ اس دفعہ آریہ سماج وچھووالی لاہور نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ شاریرک اُنتی کی طرف لوگوں کی رُچی بڑھانے کے واسطے جسمانی طاقت و پھرتی کے مقابلے رکھے جائیں۔ وہ صرف سبھاسدوں یا ان کے لڑکوں کے درمیان ہوں گے۔ چاہے لاہور سماج کے سبھاسد ہوں۔ یا کسی بھی دوسری سماج کے سبھاسد ہوں۔ یہ اُمید کی گئی ہے۔ کہ آریہ بھائی بڑے اُتساہ سے شامل ہوکر اُتساہ بڑھائیں گے۔ ہر مقابلہ میں اوّل۔ دوئم اور سوئم کو بموجب فیصلہ کمیٹی انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے ❊

سبھاسدوں کے مقابلے اتوار ۲۷ نومبر کو ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک ہوں گے۔ تاکہ باہر سے آنیوالے سبھاسد بھی حصّہ لے سکیں۔ اس وقت انعامات بھی تقسیم ہوں گے۔

سبھاسدوں کے لڑکوں کے مقابلے ۲۳-۲۴ نومبر کو ۳½ سے ۵½ بجے تک شام کو اور ۲۵ نومبر کو ۱۲ سے ۳ بجے تک ہوں گے۔ مقابلہ میں شامل ہونے والوں کو اپنے نام ۲۰ نومبر سے پہلے پہلے بھیج دینے چاہئیں۔ اس تفصیل کے ساتھ کہ کس کھیل میں شامل ہوں گے۔ اور وزن و عمر کیا ہے۔ مقابلوں کے واسطے تین گروپ کئے جائیں گے۔ سبھاسدوں کے لڑکے ۸ برس سے ۱۵ برس کی عمر کے۔ دوسرے ۱۶ برس سے ۲۴ برس کی عمر کے دو گروپ ہوں گے۔ نام بھیجنے والوں کو اپنے پتا کا پتر ساتھ بھیجنا ہوگا۔ کہ یہ میرا لڑکا ہے۔ میں فلاں سماج کا سبھاسد ہوں۔ ایک گروپ ۲۴ برس سے اوپر والوں کا ہوگا۔ صرف دوڑ و چلنے میں ان کے بھی دو گروپ ہوں گے۔ نام بھیجتے وقت یہ لکھنا چاہئے۔ کہ وہ کس سماج کے سبھاسد ہیں؟

آریہ سبھاسدوں کے مقابلے

۱۔ رسہ کشی (پارٹیاں نام آنے پر بنائی جائیں گی۔ کوئی خود بنالے۔ تو اطلاع دے)

۲۔ یوگ آسن

۳۔ کبڈی (پارٹیاں نام آنے پر بنائی جائیں گی)

۴۔ مونگلی۔ مگدر

۵۔ دوڑ (صرف ۲۴ برس سے ۴۰ برس تک کے لئے)

۶۔ تیز چلنا (۴۰ برس سے زائد عمر والوں کے لئے)

سبھاسدوں کے لڑکوں کے مقابلے

۱۵ برس سے ۲۴ برس تک کے لئے

۱۔ کشتی (مطابق وزن و عمر)

۲۔ گتکا (عمر بھی لکھیں)

۳۔ کبڈی

۴۔ ہاکی

۵۔ لمبی چھلانگ

۶۔ بیٹھک یا سپاٹا

۷۔ اُگ... [illegible]

۸۔ ایگ ریس... [illegible] ...بٹھانا)

۹۔ آلو دوڑ

۱۰۔ میوزیکل سائیکل ریس (راگ لیتا... [illegible])

۸ برس سے ۱۵ برس تک کے لئے

۱۔ دوڑنا۔ میوزیکل ریس۔ آلو دوڑ

نوٹ۔ جس مقابلہ میں تھوڑے نام ہونگے۔ بند کردیا جاسکتا ہے۔ آریہ سماجوں کو اپنے اجلاس میں گھوشنا کرکے نام بھجوا لینے چاہئیں ❊

(ٹھاکر دت شرما وید ادھشٹاتا آریہ سبھاسد ٹورنیمنٹ آریہ سماج۔ لاہور)

رائے بہادر ٹھاکر دت جی کی مرتیو پر شوک پرکاش

رائے بہادر ٹھاکر دت جی دھرم ارتھی کی شوک جنک مرتیو پر مختلف مقاموں پر شوک پرکاش کیا گیا ہے۔

ڈیرہ اسمعیل خان :- آریہ ودیا سبھا کے زیر اہتمام رائے بہادر سیٹھ گھورام جھانب کی صدارت میں شوک سبھا کی گئی۔ جس میں مختلف اصحاب کی تقریروں کے بعد حسب ذیل پرستاو پاس کیا گیا :-

"آریہ ودیا سبھا ڈیرہ اسمعیل خان شریمان رائے بہادر ٹھاکر دت جی دھرم ارتھی پردھان آریہ ودیا سبھا و آریہ کنیا پاٹھ شالا کی مرتیو پر اپنی شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ان کی خدمات کی سچے دل سے پرشنسا کرتی ہوئی ان کے پریوار سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتی ہے۔"

(ٹھاکر رام سکرٹری آریہ ودیا سبھا)

سیالکوٹ :- آریہ سماج مندر میں ہندوؤں کے ایک عام جلسہ میں رائے صاحب کی شوک جنک مرتیو پر اظہار افسوس اور ان کے پریوار سے اظہار ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اور آریہ سیوک ادھار سبھا کے جلسہ میں بھی اسی قسم کا پرستاو پاس کیا گیا :-

(گنپت داس آنند سیالکوٹ)

آریہ نگر :- تمام نگر واسیوں نے ایکاگر چت ہو کر پرماتما سے رائے بہادر کی آتما کی سدگتی اور ان کے پریوار کے لئے شانتی کی پرارتھنا کی :- (پردھان آریہ سماج آریہ نگر)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان :- رائے صاحب کی مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور ان کی سماجک سیواؤں کا اعتراف کیا گیا :-

اس کے علاوہ آریہ سماج جالندھر شہر۔ آریہ سماج وچھووالی لاہور۔ آریہ سماج لاہور چھاؤنی۔ آریہ سماج ماڈل ٹاؤن [illegible] ویدک پتری پاٹھ شالا لیتیا۔ آریہ سماج ڈھکی تعلیمی پشاور شہر۔ آریہ سماج گمالیہ۔ ایبٹ آباد۔ کوہاٹ آدی نے شوک پرستاو پاس کئے ہیں :-

---

لاہور میں گوروکل کمیشن کی میٹنگ

گوروکل کانگڑی ہردوار کی شکشا کو سرو پریہ اور اپیوگی بنانے کے لئے گوروکل کمیشن بھارت ورش کے مشہور شکشا وگیہ مہانو بھاؤں کی سمتیاں اور بھارتیہ شکشالیوں کا معائنہ کر رہا ہے۔ اب تک کمیشن کی کامیاب میٹنگ ہردوار۔ دہلی میں ہو چکی ہیں۔ شانتی نکیتن۔ کلکتہ۔ بنارس یونیورسٹی۔ الہ آباد۔ کانپور کے پروفیسروں کی سمتیاں لی جا چکی ہیں۔ کمیٹی نے گوروکل برندابن۔ ویال باغ آگرہ کا معائنہ کیا۔ اور اپنی رپورٹ دی ہے۔ کمیشن کی پرشناولی کے جواب بھی بھارت کے مشہور آدمیوں سے مل چکے ہیں :-

گوروکل کانگڑی بھارت ورش کی سنستھا ہے۔ لیکن اس میں پنجاب کا زیادہ حصہ ہے [illegible] پنجابیوں کی ہی سنستھا سمجھی جاتی رہی [illegible] اس لئے یہ سمجھا گیا [illegible]

لاہور آریہ سماج [illegible] مسلمان ہو گئے ہیں کیوں [illegible] گوروکل کمیشن کی میٹنگ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ نومبر [illegible] شری مہاتما نارائن سوامی جی ہوگی۔ ۲۶-۲۷ نومبر کو پنجاب [illegible] سماجی مہانو بھاؤں کی رائے لی جائیں گی۔ ان دنوں کوئی [illegible] باہر سے آئے ہوئے [illegible] پاٹھ شالا وغیرہ [illegible] نو شری پردھان جی۔ منتری جی جو اپدیشک مہاودیالیہ میں [illegible] سوامی سوتنترا نند جی کے [illegible] ٹھہریں گے۔ دے۔ گنا ہے۔

۲۸-۲۹ نومبر کو کمیشن کی پوری میٹنگ زیر صدارت مہاتما نارائن سوامی جی ہوگی۔ [illegible] لاہور کے مشہور ایجوکیشنسٹ [illegible] انوبھوی مہانو بھاؤں کی رائے قلمبند کی جائیں گی۔ امید ہے لاہور کے بھائی گوروکل کمیشن [illegible] بیٹھک کو کامیاب بنانے میں پوری مدد دیں گے :-

(گوپال بی۔ اے منتری گوروکل کمیشن)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

گوروکل جگت

گوروکل اندر پرستھ کے سماچار

گوروکل میں دیوالی اتسو - ۲۸ اکتوبر کو سنگیت سمیلن ہوا۔ جس میں دہلی کے مشہور سنگیت آچاریہ شری پنڈت موہن لال جی و شیر ان کی پارٹی نے سنگیت ودیا کے کمالات دکھلا کر حاضرین کو محو حیرت کیا۔

۲۹ اکتوبر بروز دیوالی شام کے پانچ بجے پنڈت رام چندر جی دہلوی مشہور سنگیتکار کی زیر صدارت گوروکل ہال میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں برہمچاریوں و اودھیاپکوں نے اپنے اپنے خیالات حاضرین کے سامنے رکھے۔ برہمچاریوں کی قابلیت کی صاحب صدر نے داد دی :-

ازاں بعد صاحب صدر کی پرجوش تقریر ہوئی۔ پھر سہ بھوج ہوا۔ اور دیپ مالا کی گئی۔ جس سے سارا گوروکل جگمگا اٹھا :-

۳۰ اکتوبر بروز رشی اتسو۔ پردھان منتری پنڈت گنگا شنکر جی تھے۔ اتسو میں برہمچاریوں و اودھیاپکوں نے رشی دیانند کے چرنوں میں شردھا بھگتی کے پھول چڑھائے۔ سبھا پتی کی عالمانہ تقریر ہوئی :-

موسم :- موسم آج کل بہت خوشگوار ہے۔ گلابی سردی شروع ہو گئی ہے۔ ہسپتال بیماروں سے قطعی خالی ہے :-

تعلیم :- پڑھائی خوب زور شور سے ہو رہی ہے۔ ششماہی امتحان ہو چکا ہے۔ جس کا نتیجہ والدین کو بھیج دیا گیا ہے۔ کمزور برہمچاریوں کی کمزوری دور کرنے کے لئے ادھیاپک مہودیہ اپنی خاص توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ خوش قسمتی سے پنڈت بدھو دیو جی و دیا النکار بوجہ تبدیلی آب و ہوا یہاں رونق افروز ہیں۔ تین دن سے آپکے عالمانہ ویاکھیان ہو رہے ہیں [illegible] کا بہت [illegible] پر بہت اچھا اثر پڑ رہا ہے :-

(گوپال بی۔ اے مکھیہ ادھشٹاتا)

تیسری شرینی تک پندرہ روپیہ کی بجائے دس روپیہ ماہوار اور چوتھی پانچویں میں بارہ روپیہ ماہوار اور چھٹی سے آٹھویں شرینی تک بیس روپیہ کی جگہ سولہ روپیہ ماہوار کر دی گئی ہے۔ لیکن فیس کم کر دینے کے ساتھ برہمچاریوں کے کھان پان اور کپڑوں وغیرہ میں کسی قسم کی کمی نہیں کی گئی۔ اس گوروکل میں فیس میں اس قدر زیادہ کمی اس لئے کی گئی ہے کہ اس علاقہ میں سب سامان کافی سستا ملتا ہے۔ گھی ۱ روپیہ کا ایک سیر اور دودھ ایک آنہ [illegible]

گوروکل کورو کشیتر میں نئے بچوں کا داخلہ

گوروکل کورو کشیتر کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶ فروری ۱۹۳۳ء کو ہوگا۔ اس موقعہ پر بہت سے نئے برہمچاری داخل کئے جائیں گے۔ جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ دفتر سے فارم وغیرہ منگوا کر جلدی درخواستیں بھیج دیں۔ جو سجن ابھی سے اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ ابھی بھیج سکتے ہیں۔ تاکہ جلسے تک وہ پڑھائی میں شامل ہونے کی قابلیت حاصل کر سکیں :-

فیس میں کمی۔ گوروکل کی پربندھ کرتری سبھا نے گوروکل کی فیس میں کمی کر دی ہے پہلے سے

سماچار جگت

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا وارشک اُتسو ۲۲ نومبر سے ۲۷ نومبر ۱۹۳۶ء تک گورونانک بھون کے وسیع میدان میں بڑے سماروہ سے منایا جائے گا۔ اس اوسر پر دیش کے ہر آریہ سماجی کا فرض اولین ہے۔ کہ وہ اس اُتسو میں بھاگ لے کر اُتسو کی شان کو بڑھائے۔ اس اُتسو کا پروگرام نہایت منورنجک بنایا گیا ہے ٭

۲۲ نومبر کو چھوت چھات و ناستک کانفرنس ہوگی۔ جس میں اس موشل کریتی کو جڑ سے مٹانے پر وچار کیا جائے گا۔ اس کانفرنس میں دیش کے پرسدھ نیتاؤں کے دیاکھیان ہونگے ٭

۲۳ نومبر کو سرو دھرم سمیلن ہوگا جس میں ابکی دفعہ ایک نرالا مضمون رکھا گیا ہے۔ اس کانفرنس میں "ہر مذہب کی جو خوبیاں اور اچھی باتیں ہیں۔ وہ آپس میں بہت حد تک ملتی جلتی ہیں" اس کے وشے پر احمدی۔ عیسائی۔ سکھ۔ سناتن دھرمی۔ بدھ مت۔ بھائی ازم۔ دیو سماج اور آریہ سماج و برہمو سماج کے نمائندے حصہ لیں گے۔ سب سجنوں کو خواہ وہ کسی مذہب کے ہی کیوں نہ ہوں حصہ لینا چاہئے۔

۲۴ نومبر کو کوی دربار ہوگا جس میں لاہور۔ امرتسر اور دوسرے شہروں کے ہندو۔ سکھ۔ مسلمان کوی اپنی اپنی کویتائیں پڑھیں گے۔ کویتاؤں کے مضمون حسب ذیل ہوں گے:۔

۱۔ چھوت چھات کو دور کرنا ۲۔ برت کی مہما ۳۔ آریہ سماج کا سوشل سدھار ۴۔ سوامی دیانند کا جیون ٭

۲۵ نومبر کو شام کے پانچ بجے سے سنکیرتن ہوگا۔ بھجن منڈلیاں پیدل بازاروں میں سے گیت گاتی ہوئی گزریں گی۔ اس سے سب استری پرشوں کو بھاگ لینے کا اوسر پراپت ہوگا۔ تمام لوکل آریہ سماجوں کے کاریہ کرتاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنی بھجن منڈلیوں کو لے کر سنکیرتن میں شامل ہوں۔ اس موقع پر خاص خاص منورنجک بھجن گائے جائیں گے۔ جس سے جنتا میں خاص اُتساہ پیدا ہوگا۔

۲۶ اور ۲۷ نومبر کو پنڈال میں بڑے بڑے ودوانوں سنیاسی مہاتماؤں کے دیاکھیان ہوں گے۔

اس سال ودیا پرچار کا خاص پربندھ کیا گیا ہے۔ اور بنگال راجپوتانہ کے پرسدھ آریہ سماجی بلائے گئے ہیں۔ یہ دھارمک میلہ اپنے اندر ایک خاص کشش رکھتا ہے۔ کیونکہ جہاں آریہ جنتا کو اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کے ... اور امرت ... سے ترپت ہونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوتا ہے۔ اور مشہور بھجنیک ورا گی مہاتما اپنے بھجنوں سے عوام کو آنند کرتے ہیں۔ وہاں اس دھارمک میلے سے صوبہ بھر کی تمام آریہ سماجیں اپنے سال آئندہ کے لئے رہنمائی حاصل کرتی ہیں۔ رہائش و بھوجن کا انتظام وشی لنگر دوارا ہوگا ٭

(چھوٹی لال منتری آریہ سماج وچھووالی۔ لاہور)

آریہ سماج بدایوں کا اُتسو۔ بدایوں آریہ سماج کا وارشک اُتسو ۲۶-۲۷-اور ۲۸ نومبر کو ہونا نشچت ہوا ہے ٭

(دھرم پال ودیا النکار منتری آریہ سماج بدایوں)

---

۱۹ اویں دوآبہ ودھوا کانفرنس۔ زیر صدارت پرنسپل ... ۱۹-۲۰ نومبر کو ہوشیارپور میں ہونی نشچت ہوئی ہے۔ جس میں ... اور بھجنیک شامل ہونگے۔ کوی دربار بھی ہوگا۔ ... سمنت ہو کر ... (... سکریٹری ...)

دیپالپور میں آریہ سماج قائم ہو چکا ہے اودھیکاریان مندرجہ ذیل ہیں:۔ ڈاکٹر شیو پال جی پردھان۔ لالہ ترلوک چند جی کپور منتری۔ ماسٹر گورانداتا مل جی خزانچی:۔

باقاعدہ ہفتہ وار جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ اُپدیشک۔ سنیاسی اور بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے اس نئے پودے کے سرپرستی رکھنے کا خیال فرمائیں ٭ (منتری)

آریہ سماج ... کا چناؤ۔ بالکو ... ماسٹر ... لالہ بال مکند جی اُپ پردھان۔ بابو کرشن لال جی بی۔ اے بی۔ ٹی جہاں شیو منوہر لال منتری۔ بابو ... جی خزانچی۔ بابو منی لال جی لائبریرین ٭

چناؤ کے بعد آریہ سماج میں پریتی بھوجن ہوا ٭

(منوہر لعل منتری آریہ سماج نابھہ)

...منڈی میں ویدک دھرم پرچار۔
... پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے پنڈت ...
... دی جی اور مہاشے آتم دیو جی بھجنیک نے ...
... کے وقت استریوں میں اور رات کو عام جلسہ ...
... پرچار کیا۔
(... لال، منتری آریہ سماج ...)

...سماج گنگوہ ضلع ہوشیار پور سے
... ۴ نومبر تک اچھوت ادھار سپتاہ ...
... کیا گیا۔ اپدیش دئیے گئے۔ ان کے ...
... ان کے ہرن سے ان کے ہاتھ سے جل لے ...
... کیا گیا۔ (سمیر چند منتری)

...سماج شہر ڈیرہ غازی خان کے سماچار
... ۲۵ سے ۲۸ تک کتھا از جیون چرتر ...
... سوامی دیانند جی سرسوتی روزانہ رات کو ۸ ...
... بجے تک لالہ ستیہ بھوشن جی وکیل نے ...

... ۲۶ سے ۲۹ تک صبح روزانہ شہر کے ...
... میں سنکیرتن کیا گیا۔ روزانہ سنکیرتن آریہ سماج ...
... میں سندھیا۔ اور پرارتھنا کے پشچات ختم ...
... ہوا۔

... ۴ کو لالہ لوچو رام جی کے بچہ کے جنم دن کی سالگرہ ...
... میں ہون یگیہ ان کے گھر ہوا۔
... ۱۳ کو لالہ رادھا کشن جی کے گھر پر ودیشن ...
... سنسکار ہوا۔
(منتری آریہ سماج ڈیرہ غازی خان)

...سماج سری رنبیر سنگھ پورہ میں
... والوں کا ویدک دھرم میں پرویش۔
... آریہ سماج سری رنبیر سنگھ پورہ میں ۱۵ ۸ ... والوں
... شدھ کر کے ویدک دھرم میں پرویش کرایا گیا۔
(... نگو رام پردھان آریہ سماج ...)

... پور ... میں شدھی۔ ایک لڑکا ... جو ...
... سال کسی لالچ سے مسلمان ہو گیا ... کو ...
... روز کے بعد جھتا ... اور برادری ... ملانے
... درخواست کی۔ برادری نے ... خوشی ... اپنے
... گلے لگایا۔
... گوپال ہیڈ ماسٹر ... اے ... وی سکول
... ریاست بہاولپور

... نروان اتسو۔ کوٹ ... ضلع ہزاری
... اس سال بھی دیوالی کے موقع ... ۳۰-۲ ...
... کو ۳ دن بڑی دھوم دھام ... اتسو
... منایا گیا۔
... رام گوپال پردیپ ایڈیٹر پنجاب گوپال سرسوتی
... ضلع امرتسر ... سماج

آریہ سماج سوترہ فتح گڑھ کے سماچار۔

آریہ سماج سوترہ فتح گڑھ کا دوسرا وارشک اتسو ۱۴-۱۵-۱۶ اکتوبر کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔

۱۔ شکروار ۱۴ اکتوبر کو نگر کیرتن ہوا۔

۲۔ سنیچروار ۱۵ اکتوبر کی کارروائی پراتا کال ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ جس میں مہاشہ مینی لال جی نے دھرم پتنی سمیت یجمان کا آسن گرہن کیا۔ اور اس کے پشچات شری سوامی یوگا نند جی مہاراج و شری پنڈت منسا رام جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ رات کے سمیہ پنڈت پورن چند جی کا ویاکھیان اور مہاشہ سنت رام جی و مہاشہ امرناتھ جی کے بھجن ہوئے۔

۳۔ ۱۶ اکتوبر کی کارروائی ۔۔۔ پراتا کال ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ دن کے وقت پنڈت منسا رام جی اور پنڈت پورن چند جی کے ویاکھیان ہوئے۔ رات کے وقت پنڈت منسا رام جی کا ویاکھیان اور مہاشہ سنت رام جی و مہاشہ امرناتھ جی کے بھجن ہوئے۔ پنڈت پورن چند جی کی اپیل پر ۵۰ روپے دان پراپت ہوا۔

روشن لال سوری منتری آریہ سماج سوترہ فتح گڑھ ضلع سیالکوٹ

دہلی کے آریہ ہندوؤں کا پرستاو۔

۹/۱۱ کو آریہ سماج مندر چاوڑی بازار میں شری پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کی زیر صدارت ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کی ایک پبلک میٹنگ ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل پرستاو پاس ہوا۔

"دہلی نگر کے آریہ اور ہندوؤں کی اس سبھا نے اس بات کو آشچریہ اور دکھ کے ساتھ سنا کہ ماسٹر ہری کیشن کو جو دہلی جیل میں زیر سماعت قیدی ہیں۔ ہون کرنے کی اجازت نہ ملنے سے ان کو انشن کرنا پڑا۔ چونکہ ہر سمے پر ہون کرنا ویدک دھرمیوں کا کرتویہ اور دھرم ہے اس لئے یہ سبھا حکام دہلی سے اس انوچت اور مذہبی فرائض میں رکاوٹ ڈالنے والے حکم کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے دہلی کے حکام جیل اور چیف کمشنر بہادر کی سیوا میں پرزور نودن کرتی ہے کہ شیگھر سے شیگھر ماسٹر ہری کیشن کو ہون کرنے کی اجازت دے کر ان کی پران رکھشا کی جاوے"

(شیو چرن داس منتری آریہ سماج دہلی)

جلال پور پیروالہ میں پرچار۔ جلال پور پیروالہ ضلع ملتان میں تا ۵ دسمبر ۱۹۳۲ء متواتر تین رات پنڈت امرناتھ جی نے پرچار کیا۔ (منتری)

آریہ سماج مندروں کے نقشہ کی قیمت

رشی دیانند نمبر ہندی صفحہ ۴۸ پر "آریہ سماجوں کے مندر" کے عنوان سے جو اشتہار شائع ہوا ہے۔ اُس میں سادہ نقشہ کی قیمت ۸ر کی بجائے ۴ر لکھی گئی ہے۔ پاٹھک نوٹ کر لیں۔ یہ نقشے پنڈت اسا رام اوورسیر مالک سرسوتی بھنڈار۔ لال باغ سیتا پور سے مل سکتے ہیں ؛

بھول سدھار

"پرکاش" ۱۱ستمبر کے صفحہ ۱۹ کالم ۳ میں آریہ سماج نیروبی کے تہوار کے سماچار میں جہاں کماری لبنش وتی "دھرم پتنی" لکھا ہے۔ وہاں پتری پڑھا جائے ؛

اناتھوں کو مٹھائی

آریہ سماج لدھیانہ نے جہاں اپنی ۵۰ سالہ جوبلی کی خوشی میں مل کر سہہ بھوج کیا۔ وہاں اناتھ بالکوں اور بالکاؤں کو نہیں بھولا چنانچہ مبلغ ۲۵/ روپیہ مرکزی اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور کے بالکوں کے لئے اور مبلغ دس روپیہ اناتھ آلیہ فیروزپور چھاؤنی کی کنیاؤں کے لئے ۲۹ر اکتوبر دیوالی کے دن مٹھائی کھلانے کے لئے بذریعہ پنجاب نیشنل بنک روانہ کئے ؛

(لبھو رام منتری۔ لدھیانہ)

آریہ سماجوں کی لائبریری کے لئے مفت

آریہ سماج لدھیانہ نے اپنی گولڈن جوبلی کے اپلکش میں پچاس سالہ اتہاس نہایت ہی خوبصورت ۱۶ چتروں کے ساتھ۔ زر کثیر خرچ کر کے چھپوایا ہے۔ ہر ایک آریہ سماج اپنی لائبریری کے لئے ۲ر کے ٹکٹ ڈاک خرچ بھیج کر منگوا سکتا ہے۔ اس کے ایزکٹ اور اصحاب ۸ر کے ٹکٹ بھیج کر منگوا لیں۔ اور چتروں کے علاوہ مہرشی سوامی دیانند جی۔ امر شہید سوامی شردھانند جی اور سوامی ستیانند جی کے چتر نہایت خوبصورت [illegible] ہیں۔ قیمت [illegible] دیار تھیوں کے لئے چھ آنے فی کاپی ؛

(لبھو رام منتر خزانچی آریہ سماج لدھیانہ)

خیرپور میں یگیہ

شریمان بابو گوردھن رام جی اوورسیر نے اپنے گرہ پر سام وید سے یگیہ کرانے کا نشچے کیا ہے۔ یہ یگیہ ۱۱ سے ۱۵ر نومبر تک ہوگا۔ اور ساتھ وید وں کی کتھا بھی ہوگی ؛

(وشوناتھ آریہ اپدیشک)

آریہ سماج بھلوال کے سماچار

۱۔ مہاشہ برکت رام اور مہاشہ دھنپت رائے جی کے لڑکوں کے نام کرن سنسکار کرائے گئے۔ تین روپے دان پراپت ہوا ؛

۲۔ لالہ چندن داس سود آگر مل کی دکان پر بطور مہورت ہون یگیہ کیا گیا۔ ایک روپیہ آٹھ آنے دان پراپت ہوا ؛

۳۔ منتری جی پنڈت ہر بھجن لال جی بان پرستھی جام پور نواسی کی کتھا ہوئی۔ ان کے ستو اتر ۵ لیکچر بھی ہوئے۔ جنتا پر اچھا پربھاو پڑا ہے ؛

رام پیارا منتری آریہ سماج بھلوال۔ ضلع شاہ پور

آریہ سماج دودھوچک کے سماچار

سا پتاہک ست سنگوں میں ہون یگیہ کے بعد لیکچر وغیرہ بھی ہوتا ہے جس کے پربھاو سے نام کرن سنسکار اور منڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوتے ہیں چنانچہ حال ہی میں مہاشہ مکھتی رام جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار اور مہاشہ دھرم پال کے سپتر کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اور جی پر دان بھی حسب توفیق فنڈوں کو ملا ؛

دھرم پال منتری آریہ سماج دودھوچک ضلع گورداسپور

آریہ سماج نیروبی کے سماچار :-

۱۔ وجے دشمی۔ ۸ر اور ۹ر اکتوبر کو وجے دشمی کا تہوار آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ آریہ ویدل بینڈ کے بعد بچوں کی کھیلیں ہوئیں۔ شہر کے بچوں اور کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں کے بہت عمدہ کھیل ہوئے۔ اس کے بعد شردھانند برہمچاری آشرم کے لڑکوں نے اپنے جسمانی کرتب دکھائے۔

۹ر اکتوبر کو ہون۔ بینڈ اور سندھیا پرارتھنا کے بعد مہاشہ مہندر لال جی کپل کے جوشیلے بھجن ہوئے پھر ماسٹر گوپال داس جی بی اے۔ ایل ایل۔ بی کا بھگوان رام چندر جی کے جیون پر پربھاو شالی ویاکھیان ہوا۔

۲۔ [illegible] مہاشہ اننت رام جی ہیڈ کلرک لوکو آفس کے سپتر وید پرکاش اور سپتری ودیاوتی کا چوڑا کرم سنسکار کرائے گئے۔ مہاشہ جی نے ۱۰ شلنگ دان دیا ؛

۳۔ $\frac{1}{32}$-۱۰ کو حکیم رلا جی داس کے سپتر مسٹر تارا چند کی سگائی مہاشہ رام رکھا پوسٹ ماسٹر تھیکا والے کی سپتری کنیا سے ہوئی۔ حکیم جی نے ۳۲ شلنگ اور مہاشہ رام رکھا جی نے ۱۰ شلنگ آریہ سماج فنڈ کو دان دیا ؛

۴۔ $\frac{1}{32}$-۲۳ کو مہاشہ ملکھ راج جی گھئی ریلوے والے کے سپتر کا نام کرن تتھا منڈن سنسکار کرائے گئے۔ نام یوگندر کمار رکھا گیا۔ عزیز ستیہ پال کا منڈن سنسکار کرایا گیا۔ دان ۴۱ شلنگ پراپت ہوا ؛

۵۔ شوک سماچار :- $\frac{1}{32}$-۲۳ کو سا پتاہک ست سنگ میں یہ پرستاو پاس کیا گیا :-

"آریہ سماج نیروبی کا یہ ادھیویشن مہاشہ دولت رام سہگل سابق پرنسپل آریہ کنیا پاٹھشالہ نیروبی تھا

مدھیہ پردیش کی سماجک اوستھا

(گزشتہ سے پیوستہ)

(از شری پنڈت وشنودت بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

آریہ پرتی ندھی سبھا مدھیہ پردیش اور آریہ سماج ہوشنگ آباد کو گورو کل کے متعلق خاص دلچسپی لینی چاہئے۔ تاکہ اس کی ترقی ہو۔ اور یہ مدھیہ پردیش میں آریہ سماج کا ایک مرکز بن جائے۔ آریہ سماج ہوشنگ آباد کے پردھان مہاشہ شوررام چودھری بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر اور منتری شری وشوشرما شاستری ہیں۔ ممبران تعداد میں ۱۲ ہیں۔ ممبروں کی تعداد بھی بڑھنی چاہئے۔ یہاں بھائی پرمانند اور مہتہ جیمنی وغیرہ کے ویاکھیان ہو چکے ہیں ۔

آٹھ برہمچاری جو اس وقت گورو کل ہوشنگ آباد میں ہیں۔ اُن میں سے ایک تیلنگی حیدرآباد دکن کے علاقہ کا ہے۔ اور باقی مدھیہ پردیش کے مختلف علاقہ جات سے آئے ہیں ۔

آریہ سماج کے لئے اس ضلع اور علاقہ میں پرچار کے لئے میدان بھی بہت ہے۔ اور مشکلات بھی ہیں۔ آسانی تو یہ ہے۔ کہ کہیں بھی اس جگہ اُردو کا نام نظر نہیں آتا۔ دفتروں میں ہندی ہے۔ کچہری میں ہندی میں عرضیاں اور اشتہارات پیش ہوتے ہیں۔ ہر ایک قسم کے بورڈوں پر ہندی ہی نظر آتی ہے۔ اُردو کے مقابلہ دار یہاں مسلمان ہیں۔ اگرچہ مسلمان بھی ہندی جانتے ہیں۔ اور لکھتے پڑھتے ہیں۔ مگر بورڈوں پر اُردو ضرور لکھتے ہیں مسلمان وکیلوں کے بورڈوں پر بھی اُردو نظر آتی ہے میں نے ایک سمجھ رکھا تھا۔ کہ جہاں اُردو نظر آئے۔ وہ ضرور مسلمان دوکاندار ہے۔ اور زبان بھی ہر ایک جگہ درست ہی نظر آتی۔ کئی جگہ تو اُردو غلط لکھی ہوئی تھی ۔

مسلمان مدھیہ پردیش میں کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے لئے اُردو کے سکول کھولے جائیں۔ اور لیجسلیٹو کونسل میں یہ تجویز ایک مسلمان ممبر نے پیش کی تھی۔ کہ ایک مسلمان انسپکٹر اُردو کو مسلمانوں میں زندہ رکھنے کے لئے علیحدہ مقرر کیا جائے۔ دیکھیں گورنمنٹ کس کروٹ بیٹھتی ہے ۔ سنسکرت عام طور پر ہر کوئی بہت ہر ایک شخص جانتا ہے۔ مسلمان اس علاقہ میں دس فیصدی بھی نہیں ہیں۔ اور جو بھی ہیں وہ بھی ہندو رنگ ڈھنگ رکھتے ہیں۔ دھوتی باندھتے ہیں۔ ہندی بولتے ہیں۔ رسم ورواج میں ہندوؤں کے ہوا سے غیر علاقہ کا آدمی تو انہیں مسلمان نہیں سمجھ سکتا ۔

مشکلات بھی بہت زیادہ ہیں۔ مورتی پوجا کا یہ علاقہ گھر ہے۔ عیسائی بڑے زور شور سے کام کر رہے ہیں۔ ایک گاؤں خاص عیسائیوں کا بھی ہے۔ وہ بستی عیسائیوں نے جدا اپنی ہی بسائی ہے۔ قریباً دو ہزار عیسائی ہوشنگ آباد کے ضلع میں ہیں۔ پہلے ایک عیسائی ہائی سکول اور دستکاری کا سکول تھا۔ اب وہ بند ہے مگر صرف عیسائی بچوں کا ایک سکول اب بھی کھولا ہوا ہے۔ اس عیسائی آبادی کو قائم رکھنے کے لئے کئی یورپین پادری اور دیسی پرچارک ہیں۔ ایک رپورٹ سے معلوم ہوا کہ جو چھوٹے موٹے اپدیشک ۲۰۰ صرف اس علاقہ کے لئے ہیں۔ ہزارہا روپیہ اس علاقہ کے لئے بطور چندہ جمع ہو کر انگلینڈ سے یہاں آ کر عیسائی دھرم پرچار کے لئے خرچ کیا جاتا ہے ۔

اگر اسی طرح آریہ سماج کی طرف سے بھی کام کیا جائے۔ اور اتنی ہی تعداد اپدیشکوں اور پرچارکوں کی رکھی جائے۔ تو کُل عیسائی اور مسلمان ویدک دھرم کو گرہن کر سکتے ہیں۔ اور ہندوؤں میں ویدک دھرم کا بڑے زور شور سے پرچار ہو سکتا ہے۔ اس علاقہ میں اچھوت بھی بہت زیادہ ہیں۔ اُن کا بھی سدھار ہونا چاہئے ۔

عیسائیوں کا ایک معمولی فرقہ منڈلی نام والا یہاں کام کر رہا ہے۔ آریہ سماج ایک باقاعدہ جماعت ہے۔ اگر وہ کام کرنا چاہے۔ تو بڑے اچھے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ گاؤں میں معمولی اپدیشک پانچ دس روپیہ ماہوار گزارہ کے لئے کر بڑا اچھا پرچار کر سکتے ہیں۔ اُن کے کام کو دیکھنے کے لئے انسپکٹر ضرور مقرر ہونے چاہئیں ۔

عیسائیوں نے اس علاقہ میں صرف خرچ ہی نہیں کیا۔ بلکہ عیسائی لوگوں سے اُن کے خرچ کے لئے چندہ بھی جمع کیا۔ اور اس طرح آمدنی کا ایک اور ذریعہ پیدا کر دیا۔ آریہ سماج کے لئے تو آمدنی کا خاصہ ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے۔ عیسائی پادری اپنے لوگوں کے روزگار کا بھی انتظام کرتے ہیں۔ ہوشنگ آباد کے ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر ایک دیسی عیسائی ہے۔ اس کی لڑکی کو وظیفہ دلا کر ڈاکٹری تعلیم حاصل کرنے کے لئے ولایت بھجوا دیا ہے۔ جو تھوڑے عرصہ میں ایف۔ آر۔ سی۔ ڈی۔ پی۔ ایچ وغیرہ ڈاکٹری کا امتحان پاس کر کے آ جائے گی۔ اور ملازم ہو کر سینکڑوں روپیہ کمانے لگے گی۔ آریہ سماج کو ان سے سبق حاصل کرنا چاہئے ۔

ہوشنگ آباد کے ضلع میں سوہاگ پور۔ پنچ مڑھی اور اٹارسی تین مشہور مقامات ہیں۔ سوہاگ پور کا جدا سب ڈویژن ہے پنچ مڑھی پہاڑی مقام گنا جاتا ہے۔ اگرچہ بہت سردی تو نہیں ہوتی۔ مگر یہ مقام نسبتاً موسم کے لحاظ سے خوشگوار گنا جاتا ہے۔ اٹارسی ریلوے کا بڑا بھاری جنکشن ہے۔ اور ہوشنگ آباد سے زیادہ پُر رونق ہے ۔

اٹارسی کے نزدیک خوبصورت گھنے جنگل ہیں۔ جن میں شیر۔ مور۔ بندر وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ اس جنگل میں ایک جگہ پتھر کھڑا کر کے دیوتا قائم کیا گیا ہے سو دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اس دیوتا کا نام باگھ دیو ہے۔ باگھ غالباً بیاگھر یعنی شیر کا مخفف ہے۔ ہمارے موٹر والے نے بتلایا۔ کہ یہاں شیر رہتا ہے۔ جو کسی کو دکھائی نہیں دیتا۔ اور اگر درشن دے دے۔ تو کسی کو کچھ کہتا نہیں ہے۔ اس لئے اس کی پوجا کی جاتی ہے ۔

غرضیکہ ہوشنگ آباد ایسی جگہ ہے۔ جہاں آریہ سماج کا دھیریہ سے خوب کام ہو سکتا ہے اس وقت ہوشنگ آباد مورتی پوجا کا گھر بنا ہوا ہے۔ آج کل گنپتی کا اتسو ہو رہا تھا۔ ایک دن گنپتی کے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ اور گنپتی کو دریا یا کسی تالاب کنوئیں میں ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ گنپتی کے جلوس پر دو پارٹیوں میں فساد کا اندیشہ تھا۔ مگر اس کا خوش اسلوبی سے فیصلہ ہو گیا۔ اگرچہ گنپتی کے جلوس نکالنے والی پارٹی نے اپنا جلوس ایک خاص جگہ جا کر بند کر دیا۔ اور گنپتی کو تالاب ... کی جگہ کنوئیں میں ڈال دیا ۔

ایک جگہ اٹارسی کی میونسپل کمیٹی نے اپنا باغ بنایا۔ وہ جگہ پہلے گنپتی کے جلوس کی گزرگاہ تھی۔ گنپتی کے جلوس کے لیڈر کہتے تھے کہ باغ اکھاڑ دو۔ اور اس جگہ سے گزرنے دو۔ مگر میونسپل کمیٹی کے لوگ کہتے تھے کہ راستہ کافی ہے۔ وہاں سے گزر جاؤ۔ اس بحث مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جلوس والوں نے اپنا جلوس روک دیا۔ اور تیسرے دن بہت سنبھالنے پر کنوئیں میں اپنے گنپتی کو ڈالا ۔

گنپتی کے اتسو کا خاتمہ ہوا۔ تو اب کالی کا اتسو شروع ہونے والا ہے۔ کہیں رام سیتا منایا جاتا ہے۔ غرضیکہ اتنے تہوار دیوی دیوتاؤں کے نام پر منائے جاتے ہیں۔ کہ شمار نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ آریہ سماج کا کام ان توہمات کو دُور کرنا ہے ۔

ان پڑھ اور جاہل لوگوں میں بھوت پریت اور دیوی دیوتاؤں کی بڑی منت منائی جاتی ہے۔ یہ لوگ علاج ڈاکٹروں۔ حکیموں اور ویدوں کا نہیں کرتے۔ گنڈا تعویز اور جادو ٹونے کرتے رہتے ہیں ۔

ہوشنگ آباد میں دو مشہور سمادھی کی جگہیں ہیں۔ جن میں پوجا ہوتی ہے۔ اور جن کو ہوشنگ آباد کے لوگ بہت مانتے ہیں۔ ایک جگہ کا نام دیوا بائی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ دیوا بائی نام کی ایک ایشور بھگتی میں مگن رہنے والی استری تھی۔ اس نے اپنی سمادھی اپنی زندگی میں بنوائی۔ اس سمادھی میں بیٹھ گئی۔ اور دروازہ میں دیوار چنوا دی۔ اور پھر وہاں سے باہر نہیں نکلی ۔

ایک رام جی بابا کی سمادھ ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ رام جی بابا ایک بڑا بھاری ایشور بھگت تھا۔ تمباکو بیچا کرتا تھا۔ مگر جب دُکان پر بیٹھتا تھا۔ تو ایشور بھگتی میں لگا رہتا تھا۔ اُسے تمباکو بیچنے کی فرصت نہیں ہوتی تھی۔ جب کوئی خریدار آتا۔ تو اُسے کہتا۔ کہ پیسہ رکھ دو اور آپ ہی تمباکو اُٹھا کر لے جاؤ۔ اگر کوئی خریدار لالچ سے زیادہ تمباکو اُٹھا کر لے جاتا۔ تو گھر جا کر اتنا ہی تمباکو رہ جاتا۔ جتنا اس کے پیسوں کے عوض میں اُسے ملنا چاہئے تھا۔ اس کے مرنے کے بعد رام جی بابا کی یادگار میں سمادھی بنائی گئی ہے۔ وہاں صبح شام مرد عورت اکٹھے ہوتے ہیں۔ گھنٹے گھڑیال بجائے جاتے ہیں۔ اور پوجا ہوتی ہے ۔

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو اور سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی لوگوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں:

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی شو نز منڈی لاہور

منتسدہ اسٹار ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ سنہ ۱۹۸۴ء

بانی



ڈاکٹر ایس۔ کے برمن

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

لال شربت (REGD)

(لال شربت)

بچوں کے لئے طاقت سے بھرا ہوا

پرسوتی کے لئے بے بہا تحفہ	میٹھا ہے! مزیدار ہے!!	بچوں کے لئے ماں کے دودھ کے برابر

قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳؍ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰؍ نمونہ دو آنہ ۲؍ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

REGD ڈب دمہ — دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر فوراً آرام پہنچاتی ہے۔ دوسری دواؤں کے استعمال سے ناامید شدہ مریض اس دوا کی ضرور آزمائش کریں۔ لاکھوں مریض اس سے مستفیض ہو چکے ہیں:۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنے ۱؍۶ ڈاک محصول سات آنے ۷؍:۔

نوٹ۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں

صیغہ ۸۰ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار

اچھوت ادھار کے متعلق ٹریکٹ وغیرہ

پتت ادھار از لالہ لاجپت رائے اردو
پتت ادھارن از پنڈت لیکھرام اردو
ہمارے بچھڑے بھائی نمبر ۱۔ نمبر ۲
عیسائیوں کے ہاتھ سے بھائیوں کو بچاؤ
نمبر ۱-۲-۳-۴-۵-۶ فی
شدھی سناتن ہے از مہتہ رام چندر جی
شاستری۔ ہندی
شدھی شاستر از پنڈت راجا رام جی۔ ہندی
دیگر پرچار کے لائق ٹریکٹ وغیرہ
مہرشی دیانند کی فتح (جلسہ کا پرساد) اردو
آریہ سماج کیا ہے۔ اردو۔ ہندی۔ انگریزی
رشی وچار اردو۔ ہندی
آریہ اپدیش رتن مالا اردو۔ گورمکھی۔ ہندی۔ انگریزی
انیسویں صدی کا مہرشی (دیانند) اردو۔ ہندی
رشی جیون منظوم۔ مہرشی درشن
دیگر ٹریکٹ و پمفلٹ وغیرہ ملنے کا پتہ:۔

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

ہر رگوں میں طاقت و گرمی پوری قوت دینے والی

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ درست کر کے دست صاف لاتی ہیں۔ منی کی خرابی اور کمزوری سے ہونے والے تمام امراض کو دور کر کے نئی زندگی دیتی ہیں۔ قیمت چالیس گولی کی فی ڈبیہ عہ؍

رمن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے لئے بے نظیر ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ عہ؍

نیو سکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کے تمام نقائص جلق وغیرہ اور ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر عضو مخصوص میں نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ؍

مہیہ مردن چورن

ہر قسم کے سوزاک کا حکمی علاج قیمت فی ڈبیہ عہ؍

راج وید نارائن جی کیشو جی جامنگر کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ:۔ ایچ۔ ایس کھوسلا اینڈ سنز سرین سٹریٹ:۔

دہلی ایجنٹ بھجن داس اینڈ کمپنی چاندنی چوک

ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ قواعد آسان

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کے واسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لوکل ایجنٹ۔ بھگت رام پوری اینڈ سنز شو منڈی۔ لاہور

रजسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

लाहौर

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

ممالک غیر سے لے ۶/ فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ للعہ/ ششماہی عہ/

جلد ۲ نمبر ۴۶

SUNDAY 27 NOV 1932 { اتوار ۱۳ مگھر سمت ۱۹۸۹ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۳۲ء - دیانند آبد ۱۰۸

ہمیں گیانی اور سکرمی بناؤ

پتا کو یہ سوچنا و کہ اچھا رہتی ہے۔ کہ اس کی سنتان گیانی اور سکرمی ہو۔ اس پریوجن کے لئے وُہ سنتان کی شکھشا کا پربندھ کرتا ہے۔ اُسے پاٹھ شالا میں بھیجتا ہے۔ گوروکل میں بھیجنے کا خرچ برداشت کرتا ہے۔ اس کی ہاردک اچھا ہوتی ہے کہ مجھے آرتھک کشٹ اٹھانا منظور۔ پرنتو میری سنتان ودیا گیان میں چمکتا ہوا ستارہ بنے۔ پتر کا پگ شکشا کے کھشیتر میں بڑھنا ہے۔ تو پتا پھولا نہیں سماتا۔ یہ سروسدھ سچائی ہے۔ کہ منش کسی کو اپنے سے بڑھا ہوا دیکھنا نہیں چاہتا۔ چاہتا ہے۔ تو پتر کو اپنے سے بڑھا ہوا دیکھنا چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے وُہ یتھا شکت پریتن کرتا ہے۔

وُہ یدی سنتان کی شکشا کا بھار اپنے اوپر لیتا ہے۔ تو اس لئے۔ کہ وُہ گیانی ہو۔ اور بھلے بُرے کا گیان پراپت کر کے بُرے کرموں سے گھرنا کرے۔ اور بھلے کرموں میں پرورت ہو۔ اسے سکرمی بنانے کے لئے ہی وُہ اسے ان گوروؤں کے سپرد کرنا چاہتا ہے۔ جن کے وشے میں اُنہیں وشواس ہے۔ کہ وُہ سکرمی ہیں۔ اور ششیہ منڈل کو سکرمی بنانے کا پریتن کرتے ہیں۔ ہر ایک قسم کی اکانکشا میں یہی لئے ہوئے بھی سنتان سکرمی نہیں بنتی ہے۔ یہ سادھن کا ودھان ہے۔ پتا کی خواہش میں ... کا خیال

ویدامرت

پربھو سے پرارتھنا

इन्द्र क्रतुं न आ भर पिता पुत्रेभ्यो यथा ।
शिक्षा णो अस्मिन् पुरुहूत यामनि जीवा ज्योतिरशीमहि ॥

پربھو! جیسے پتا اپنی سنتان کو اچھے گیان اور شبھ کرموں کو سکھلاتا ہے۔ ایسے ہی آپ ہمیں گیان اور شبھ کرموں کی طرف لے چلو۔ پرماتمن! ہمیں شکھشا دو۔ کہ اس جیون یاترا میں ہم آپ کی کلیان پرد جیوتی کو پراپت ہوں ؛

تک بھی نہیں کیا جا سکتا +

جس پرکار پتا اپنی سنتان کو گیانی اور سکرمی بنانے کی اچھیا رکھتا ہے۔ اور اگر اس کے بس کی بات ہو۔ تو وُہ سنتان کو ایسا بنانے میں سپھل بھی ہوتا ہے۔ اسی پرکار پرماتما چاہتا ہے۔ وید نے بتایا۔ پرماتما سے پرارتھنا کرو۔ کہ ہمیں گیانی اور سکرمی بنائیں۔ پتا کی اوستھا میں پتر کی پرارتھنا سویکار کرنے کی اچھیا رکھتے ہوئے بھی اکثر حالات میں اپنی اسمرتھتا سے سویکار کرنے میں اشکت رہتا ہے۔ پرنتو پرماتما کی اوستھا میں اس پرکار کی بات نہیں۔ پرماتما سروگیہ ہیں۔ وُہ پرتیک پرانی کو اس کے کرموں کا پھل دینے کی شکتی رکھتے ہیں۔ اس لئے منش پہلے ہر ایک سے گیان اور سکرم کے لئے پرارتھنا کرے۔ اور اس کا جیون پرارتھنا کے انوکول ہو۔ تو پرماتما ہر دو نو اولیہ رتن اسے دینے میں سمرتھ ہے۔ پرنتو کیسی منش کو ایسی سمرتھ پراپت نہیں۔ ... گیان اور سکرم کی پربل اچھیا رکھتے ہوئے بھی اگر لوگ انہیں پراپت کرنے میں اسمرتھ ہیں۔ تو اس لئے۔ کہ وُہ ان کے

جیسے پتا پتر کو بناتا ہے

لئے پرارتھنا ان سے کرتے ہیں۔ جو خود ان مولیہ رتنوں کے لئے بھٹک رہے ہیں۔

انیشور کو ایشور کا درجہ دے کر کوئی شخص سچا گیان پراپت کرنا چاہے۔ تو وہ جس طرح ریت سے تیل نہیں حاصل کر سکتا۔ اُسی طرح انیشور میں ایشور کی بھاونا رکھ کر اس سے اس چیز کو حاصل نہیں کر سکے گا۔ اس لئے وید کا یہ اُپدیش نہایت قیمتی ہے۔ کہ جس طرح سنتان کی بہتری کی خواہش پتا رکھتا ہے پرنتو اس کی پورتی کی شکتی اس میں نہیں۔ اسی طرح بیٹے ... بہتری کی اچھیا پرماتما کو بھی ہے۔ پرنتو وُہ ادھیکاری ... اس اچھیا کو پورن کرنے کی پورن شکتی رکھتا ہے۔ اس لئے گیان اور سکرم کے لئے پرماتما سے ہی پرارتھنا کرنی چاہئے۔ گیان اور سکرم کا اُدیش کیا ہے؟ وید نے بتایا۔ پرماتما کی کلیان پرد جیوتی کو پراپت ہونا۔ منش ترقی کر رہا ہے یا نہیں۔ اس کی کسوٹی یہ ہے۔ کہ وُہ دیکھے۔ کہ وُہ پرماتما کی طرف جا رہا ہے۔ یا سانسارک کھشنک سکھوں کی طرف۔ اگر پرماتما کی طرف نہیں جا رہا۔ تو سمجھے۔ کہ جس راستے وُہ جا رہا ہے۔ وُہ غلط ہے اس لئے اسے چھوڑ دے۔ اور پرماتما کے سچے بھگتوں کی سہائیتا سے سیدھا راستہ پا لے۔ تاکہ پرماتما کی جیوتی کو پا سکے۔ اور اس طرح پراپت گیان کو سپھل بنا لے ؛ (ادم شرما)

وشو ودیالیہ گورو کل کانگڑی دوارا پرکاشت ہندی کے اُتم اُتم گرنتھ

یوگیشور کرشن

شری سورگیہ کماری گرنتھاولی کا یہ پرتھم پستک ہے۔ اس کے مصنف آریہ سماج کے پرسدھ ودوان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ "آریہ سیوک" ہیں۔ آریہ سماج کے ودوان سنیاسی مہاتماؤں ینتاؤں۔ دیش کے بڑے بڑے لیڈروں اور اخبارات نے اس پستک کی بڑی پرشنسا کی ہے۔ کاغذ چھپائی صفائی بڑھیا۔ اُتم جلد قیمت اڑھائی روپیہ :۔

ویدک ونے

سوادھیائے منجری کی یہ تیسری پستک ہے۔ اس کے لیکھک گوروکل کانگڑی کے آچاریہ پنڈت دیوشرما جی ودیا النکار ہیں۔ سوادھیائے کے لئے اس سے اچھی پستک آپ کو اور نہیں ملیگی۔ آریہ سماج کے پرسدھ ودوان سنیاسیوں۔ ینتاؤں کے علاوہ دیش کے ینتاؤں اور پترکاروں نے مکت کنٹھ سے اس پستک کی تعریف کی ہے۔ بڑھیا چھپائی۔ اُتم کاغذ۔ قیمت عہ

کلیان مارگ کا پتھک

شہید دھرم سوامی شردھانند جی کا یہ جیون چرتر ہے۔ خود شری سوامی جی کے ہاتھ کا لکھا ہے اُتم کپڑے کی جلد قیمت عہ

آریہ پتھک لیکھرام

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کا جیون چرتر شری سوامی شردھانند جی کا لکھا ہوا ہے۔ قیمت عہ

برہمچریہ سندیش

(لیکھک پروفیسر ستیہ ورت جی سدھانت النکار) بہار۔ اڑیسہ۔ سی۔ پی اور بڑودہ کی سرکار نے اس پستک کو سکول کے ودیارتھیوں کو انعام میں دینے کے لئے سرکلر جاری کئے ہیں۔ نوجوانوں کو اس پستک کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے :۔

آریہ سماج کی لائبریریوں میں ان پستکوں کی ایک ایک کاپی ضرور رہنی چاہئے۔ گوروکل سے پرکاشت پستکوں کا بڑا سوچی پتر مفت منگوائیے

پتا:۔ مینیجر پستک بھنڈار وبھاگ۔ گوروکل کانگڑی (ہردوار)

نوٹ:۔ یہ پستکیں شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتی ہیں :۔

گینش فلور ملز کمپنی لمیٹڈ لائلپور کے تیار کردہ

تاج محل

چھاپ

شُدھ سودیشی بناسپتی گھی

لالٹین چھاپ

ستارۂ ہند

ہمیشہ استعمال کریں

کیونکہ مستند طور پر ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ہمارے مال کی کوالٹی باقی تمام دیسی بدیشی مال سے بدرجہا بہتر ہے

ہمارا ہمیشہ نصب العین یہی رہا ہے۔ کہ مال کی کوالٹی بہتر بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جائے۔ چنانچہ لاکھوں روپیہ اور خرچ کرکے اب ہم نے ان چھاپوں کے مال کی کوالٹی کو درجہ کمال تک پہنچا دیا ہے

آزمائش کریں۔ آپ ہماری محنت کی داد دیں گے

ہمارا مال خالص بناسپتی اجزا سے تیار کیا جاتا ہے۔ چربی جانوروں کے تیل دھات یا کسی قسم کی ملاوٹ سے بالکل مبرا ہے۔ نیز صحتِ انسانی کیلئے بالکل بے ضرر ہے

کھانے میں نہایت خوش ذائقہ۔ نازک سے نازک گلے کو تکلیف نہیں دیتا

یہ صرف دیسی سرمایہ سودیسی محنت و دیسی اجزا سے تیار کردہ۔ سو فیصدی سودیشی مال ہے اس لئے آپکا فرض ولین ہے۔ کہ ضرورت پر صرف اسی بناسپتی گھی کا استعمال کریں یاد رکھئے کہ

خالص ہندوستانی سرمایہ سے قائم شدہ سارے ہندوستان میں بناسپتی گھی کا صرف یہی واحد کارخانہ ہے

نیز ہر ایک واقفیت کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

المشتہر

جنرل مینیجر دی گینش فلور ملز کمپنی لمیٹڈ۔ لائلپور

پنجاب مرچنٹس کانفرنس کے فیصلے

گزشتہ ہفتہ لاہور میں پنجاب مرچنٹس کانفرنس میں ذیل کے پرستاو پاس کئے گئے:-

۱۔ بیوپاریوں کے لئے کونسل میں پانچ نشستیں ریزرو کی جائیں ؎

۲۔ انکم ٹیکس کی شرح گھٹائی جائے۔ اور ۲ ہزار سے کم آمدنی پر انکم ٹیکس بند کر دیا جائے ؎

۳۔ لیبی صنعتوں کے فائدہ کے لئے ریلوے محصول میں کمی کی جائے ؎

۴۔ اہم تجارتی مراکز کے انٹر اور تھرڈ کلاس کے ٹکٹ اسی شرح پر دئے جائیں جس پر اول و دوم درجہ کے مسافروں کو دئے جاتے ہیں ؎

۵۔ پوسٹ کارڈوں اور لفافوں کی قیمت میں جو اضافہ ہوا ہے۔ اس کے منسوخ کرنے پر زور دیا جائے ؎

۶۔ معاہدہ اٹاوہ ہندوستانی تجارت کی ترقی کے لئے روک ہے ؎

۷۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں جو بیکاری پھیلی ہوئی ہے اُسے دور کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے ؎

پولیٹیکل نظربندوں کو امتحان کی اجازت

کلکتہ ۲۲ر نومبر۔ بنگال کی مختلف جیلوں میں بند پولیٹیکل نظربندوں میں سے ۳۴ کو کلکتہ یونیورسٹی کے اگلے امتحانات میں شامل ہونے کی اجازت مل گئی ہے۔ امتحانات غالباً اپریل میں ہونے والے ہیں ؎

انڈین ڈیلی گیشن کا بیان۔

لندن ۲۱ر نومبر۔ انڈین ڈیلی گیشن کے ممبر ہندوستان سے واپس آ گئے ہیں۔ اُنہوں نے اتفاق رائے سے انگریزی پالیسی کی مذمت کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ہندوستان میں اقتصادی حالت قحط کی حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ ایک ممبر نے کہا۔ کہ انگریز عورتوں اور مردوں کی [illegible] گاندھی کے ہاتھ میں ہیں۔ اور وہ [illegible] طور پر ان کا محافظ ہے

مہاتما گاندھی کی رہائی پر غور۔

دہلی ۲۲ر نومبر۔ مہاتما گاندھی کو [illegible] رہا کئے جانے کا خیال ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کا خیال ہے۔ کہ انہیں رہا کر دیا گیا۔ تو وہ سول نافرمانی کو ازسرنو تقویت دینے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اس لئے۔ کہ انہوں نے اپنی تمام سرگرمیاں اچھوت اُدھار [illegible]

سنسار کی گتی

آخر وہی ہوا جس کا خطرہ تھا

الہ آباد کانفرنس میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے لئے جس اُدارتا کا مظاہرہ کیا۔ اس کے لئے بجا طور پر ان سے سوال کیا گیا تھا۔ کہ مسلمانوں کے تیرہ مطالبات منظور کر کے بھی جب ادھورے مشترکہ انتخاب پر تم ان کو رضامند کر پاؤ گے۔ بتاؤ۔ اس امر کی کیا ضمانت ہے۔ کہ کانفرنس سے باہر بیٹھے ان کے فرقہ پرست ساتھی نہ صرف یہ کہ اس ادھورے مشترکہ انتخاب کو ٹھکرا نہ دیں گے۔ بلکہ جو مراعات تم نے مسلمانوں کے لئے منظور کی ہیں۔ وہ ان سے فائدہ نہ اٹھائیں گے۔ . . .

تمہارا یہ جواب کوئی معنے نہیں رکھتا۔ کہ ہم نے جو تجاویز منظور کی ہیں۔ وہ سب ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ یعنی ایک کی منظوری سب کی منظوری اور ایک کی نامنظوری سب کی نامنظوری ہے۔ کیونکہ سرکار پرست مسلمانوں کے مخاطب تم تو ہو گے نہیں۔ ان کا خطاب تو گورنمنٹ سے ہو گا۔ اور وہ ایسے کہیں گے۔ کہ جب الہ آباد کانفرنس میں ہندو ہمیں مرکز میں ۳۲ فیصدی دینے پر تیار ہو گئے۔ تو آپ کو ۳۳ دینے میں کیوں اعتراض ہے۔ جب ہندو سندھ کی علیحدگی کے لئے قابلیت کی قید نہیں لگاتے۔ تو آپ اس قید کو واپس کیوں نہ لیں۔ جب ہندو بنگال اور پنجاب میں ہمیں آئینی اکثریت دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ تو آپ ہماری وفاداری کے صلہ میں یہی چیز ہمیں کیوں عنایت نہ کرو۔ جب ہندو بلوچستان میں آئینی حکومت تسلیم کرتے ہیں۔ تو گورنمنٹ ان سے ایک قدم آگے کیوں نہ جائے۔ اور ان سب مطالبات کے جواب میں گورنمنٹ کو تتھاستو کہنے کے سوائے چارہ ہی کیا ہو گا۔ کیونکہ یہ تو سیدھی بات ہے۔ کہ گورنمنٹ مسلم نوازی پر تلی ہوئی ہے۔ اگر ہندو احتجاج کا ڈر نہ ہوتا۔ تو وزیر اعظم اپنے ایوارڈ میں اُنہیں وہ سب کچھ دے دیتا۔ جو ہندوؤں نے الہ آباد کانفرنس میں اپنے ہاتھ سے دیا ہے۔ لیکن ہندوؤں کا ڈر مانع رہا۔ اور بس نے قلم کو وہاں روک دیا۔ اب جبکہ ہندو خود اپنے ہاتھ کاٹ کر دے چکے ہیں۔ تو گورنمنٹ کا دوسرا ایوارڈ اگر الہ آباد کانفرنس سے ایک قدم آگے نہ جائے گا۔ تو پیچھے بھی نہیں رہ سکتا ؎

ہندو لیڈروں کی اُدارتا کے بھی کیا کہنے کہ فیصلہ کرتے بیٹھے۔ تو ان مسلمانوں کے ساتھ جو فرقہ پرستی کی مخالفت میں ان کے ساتھی ہونے کے رُوپ میں ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ اور مطالبات منظور کئے ان فرقہ پرست مسلمانوں کے۔ جو الہ آباد کانفرنس کے پاس بھی نہیں پھٹکے۔ اور جنہوں نے آخر دہلی میں جمع ہو کر الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا۔ اور جن کے ساتھ ہندو لیڈروں نے فیصلہ کیا۔ ان کی حالت یہ ہے۔ کہ شیخ عبدالمجید سندھی مسلمانوں کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ حضرات ہم نے الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں پر دستخط نہیں کئے۔ کریں گے تب۔ جب لکھنؤ میں ہونے والی آل پارٹی مسلم کانفرنس دستخط کرنے کا حکم صادر کرے گی۔ نہ تو یہ کانفرنس حکم دے گی۔ نہ شیخ عبدالمجید دستخط کریں گے۔ اور نہ کانفرنس جو الہ آباد کانفرنس میں مولانا شوکت علی کے دست راست تھے، دستخط کریں گے۔ اور نہ ہندوؤں کا مشترکہ انتخاب کا خواب حقیقت کی صورت اختیار کرے گا۔ اور جو کچھ بچا کھچا پاس تھا۔ وہ ہندو جھونکے میں کھو بیٹھیں گے۔

الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں کے متعلق فرقہ پرست مسلمانوں کی نامنظوری کا جو خطرہ تھا وہ ظاہر ہو کر رہا۔ اور خلافی کیا۔ قوم پرست کہلانے والے مسلمانوں میں بھی ہمت نہیں۔ کہ وہ اس خطرہ کے مقابلہ کے لئے میدان میں نکلیں۔ اور انہیں ضرورت بھی کیا ہے۔ وہ جو چاہتے تھے۔ اُنہیں مل گیا اور بلا معاوضہ مل گیا۔ تو وہ کیوں خانہ جنگی چھیڑیں کیوں؟ . . .

[illegible] پر مرکوز کر رکھی ہیں ؎

ایک وزیر کی تخفیف

کلکتہ ۲۱ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مالی حالت کی کمزوری کی وجہ سے گورنر بنگال نے ایک وزیر کی تخفیف کا فیصلہ کیا ہے ؎

عورت کی دیوتا

ڈھاکہ ۲۱ر نومبر۔ ایک ہندو دھوابی اس الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ کہ ایک مسلمان اس کے ڈنڈے سے مر گیا۔ عورت کا بیان ہے کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ اپنے گھر سوئی ہوئی تھی۔ کہ آدھی رات کے وقت مقتول اس کی عصمت پر حملہ کرنے کے لئے اندر گھس آیا۔ اس نے اپنی عصمت بچانے کے لئے اُسے مارا ؎

لدھیانہ کا اگزکٹو افسر۔

لدھیانہ میونسپلٹی کا اگزکٹو افسر مسٹر فرزند علی تحصیلدار مقرر ہوا ہے ؎

مہاشہ رنبیر سنگھ شاہی قیدی۔

مہاشہ رنبیر سنگھ سپتر لالہ خوشحال چند جی مالک "ملاپ" آرڈی نینس کے ماتحت نظربند تھے۔ ۲ ماہ کے بعد ۲۱ر نومبر ۱۹۳۲ء کو قاعدہ کے مطابق اُنہیں رہا کیا جانا چاہیے تھا لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ رہائی کی بجائے اُنہیں ریگولیشن ۱۸۱۸ء نمبر ۳ کے ماتحت شاہی قیدی بنا دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ویسا پر ماننڈ اسمبلی میں سوال کریں گے۔ کہ کیا مہاشہ رنبیر سنگھ کو الاؤنس دیا جائے گا۔ اور کیا اُنہیں مطالعہ اور ایک بے ضرر کتاب لکھنے کی سہولتیں دی جائیں گی؟ مہاشہ جی کو مظفر گڑھ جیل میں رکھا گیا ہے ؎

آرڈی نینس بل پاس ہو گیا۔

لاہور ۲۲ر نومبر۔ پنجاب کرمینل لاء امینڈمنٹ بل جسے آرڈی نینس بل کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ پنجاب کونسل میں [illegible] کمیٹی [illegible] ہو کر بیجے بعد تجربے نامنظور ہو [illegible] بل کو جو شکل سیلیکٹ کمیٹی نے دی تھی۔ اسی میں پاس ہو گیا۔

چوہدری اللہ داد خان نے بل کی مخالفت میں جو تقریر کی۔ اس میں کہا کہ اگر بل پاس ہو گیا۔ تو صوبہ میں مارشل لاء کی سی صورت پیدا ہو جائے گی ؎

مہاتما گاندھی گرجے میں۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ لنڈن کے سب سے بڑے گرجے میں مہاتما گاندھی کی قد آدم تصویر لگائی گئی ہے ؎

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے وارشک اُتسو کا دوسرا دن

سروودھرم سمیلن

۲۳ر نومبر رات کو گورودت بھون کے وسیع پنڈال میں آنریبل ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کی صدارت میں سروودھرم سمیلن ہوا۔ مضمون تھا۔ "میرا دھرم کن باتوں میں دیگر دھرموں سے ملتا ہے؟"

سب سے پہلے پروفیسر ستیہ برت ودیا النکار نے تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ ویدوں کی اہی (بادل) اور اندر کی لڑائی سے شیطان اور خدا کی لڑائی کا خیال دوسرے دھرموں میں گیا۔ گو میدھ یگیہ سے مراد کھیتی تھی۔ لیکن چونکہ گو کے معنے گائے بھی ہیں۔ اس لئے غلطی سے گو بدھ شروع کر دیا گیا۔ ویدک دھرم کے پانچ یم اور پانچ نیم اور موسےٰ کے پہاڑی کے دس احکام میں سمانتا ہے۔ پُنر جنم کا سدھانت بھی کئی دھرموں میں ہے۔ حتےٰ کہ اسلام میں بھی سمان ہے۔ پُل سراط کا وچار اپنشدوں کے اس وچار سے لیا گیا ہے۔ کہ منش کو تلوار سے تیز دھار کے راستہ سے گزرنا پڑتا ہے۔ کرم پھل کا سدھانت بھی دوسرے مذاہب میں پایا جاتا ہے۔

مولوی عبد الحق (احمدی) آپ نے خدا کی وحدانیت۔ خدا کی کتاب۔ سزا و جزا اور خدا کے اچھے صفات سے متصف ہونے کے وچاروں میں تمام مذاہب میں سمانتا درشائی۔

برہمچاری سیتل پرشاد جین نے آتمک اُنتی اور اہنسا میں سمانتا بتائی۔

پادری ٹھاکر داس ایم۔ اے نے عبادت۔ پاکیزگی اور قربانی کو تمام مذاہب کا مشترکہ اصول بتایا۔

مولانا غلام محی الدین نے کہا۔ کہ تمام مذاہب ایک ہی ہیں۔ کیونکہ ہر جگہ پرانی ماتر کے لئے ایک ہی ایشور کی نیم ہیں۔ آریہ نے کہا۔ میرا اعتقاد ہے۔ کہ روئے زمین پر ہر جگہ الہامی کتب میں آئیں۔ اور رشی منی پیدا ہوئے ہیں۔ وید پر ایمان لانا میرا کرتویہ ہے۔ اور وید پر ایمان رکھنے میں ہندو ہوں۔

سردار پریم سنگھ (بھائی) نے کہا۔ کہ ہر مذہب میں وقت کے مطابق تبدیلیاں ہونی چاہئیں۔

سوامی کرشنانند جی (برہمو) نے کہا۔ کہ دھرم ایک ہے۔ مگر رسومات میں فرق ہے۔

مسٹر ہومی رستم جی نے کہا۔ کہ میرا دھرم من بچن اور کرم کی پوترتا ہے۔

سردار امر سنگھ (سکھ) نے اپنے دھرم کی عبادت اور اعمال کی پاکیزگی پر زور دیا۔ اور خاتمہ پر

پنڈت ایشور چند نے کہا۔ ایشور ایک ہے۔ منشتا ایک ہے۔ ان وچاروں سے ہم ایک مسلمان سے ایک عیسائی سے اسطرح پریم رکھ سکتے ہیں۔ اگر سب کے وچار یہ ہو جائیں۔ تو کسی جھگڑے کی سمبھاونا نہیں۔

سبھاپتی کے دھنیہ واد کے بعد سمیلن کا میابی سے سماپت ہوا۔

آہ! لالہ کیشوانند جی

آہ! لالہ کیشوانند جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ۲۴ر نومبر کو چل بسے۔ آپ آریہ سماج کے پورے بھگت تھے۔ آریہ سماج کی تعلیم آپ نے آریہ سماج کے پرسدھ سرگرم کاریہ کرتا اپنے پتا شری ڈاکٹر پرمانند جی سے پائی تھی۔ آریہ سماج وچھووالی لاہور سے گویا ورثہ میں پائی تھی۔ آریہ سماج کے کاموں میں دلچسپی لینے کے علاوہ آپ کی بھیتی کا سبھی آریہ سماجک سنستھاؤں کے لئے کھلا رہتا تھا۔ جب بچہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کے لئے شری سوامی ستیانند جی نے دان کی فہرست کھولی۔ تو آپ نے تین ہزار سے زیادہ روپیہ دیا۔

سورگباشی کے پریوار کو تو آپ کی مفارقت ناقابل برداشت ہانی ہوئی ہی ہے۔ لیکن آریہ سماج کا بھی کم نقصان نہیں ہوا۔ کیونکہ آریہ سماج کے کھیتر میں آپ کی مرتیو سے ایک خاموش کارکن کی ایسی جگہ خالی ہوئی ہے جس کی پورتی مشکل نظر آتی ہے۔

سورگباشی کے پریوار کے اس دکھ میں کون آریہ سماجی ہے۔ جو شامل نہ ہوگا۔ ہمیں اس صدمہ میں ان کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔

پرکاش لاہور

۱۳- مگھر سمت ۱۹۸۹

آریہ سماج کے لئے حقیقی کام

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ان دنوں ہو رہا ہے۔ لاہور پنجاب کی راجدھانی ہونے کی وجہ سے ایک خاص وقعت رکھتا ہے۔ اس لئے اس کے آریہ سماج کی بھی حیثیت نرالی ہے۔ یہ جلسہ اگرچہ ہے تو ایک آریہ سماج کا۔ لیکن اس کی حیثیت پراونشل ہے۔ چھ دنوں کے لئے بڑا دلچسپ پروگرام بنایا گیا ہے۔ مجھے شک نہیں۔ کہ جلسہ کامیاب ہوگا۔ اور ہزاروں کی تعداد میں آریہ نر ناری آریہ سماج کے اپدیشکوں سے لابھ اُٹھائیں گے۔

یہ جلسے سروساد ھارن کے لئے ہوتے ہیں۔ ان سے اگر یہ امید رکھی جائے۔ کہ وہ کسی معاملہ پر گہرا غور پیش کر لینے کا موقعہ دیں گے۔ تو یہ آشا دُر آشا مانتر ہے۔ لیکن چونکہ یہ ایک ایسا موقعہ ہے جب کہ پنجاب بھر کے آریہ سماجی سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں لاہور آ لیتے ہیں۔ اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور اس پروگرام کے علاوہ جو سروساد ھارن کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ چیدہ اصحاب کی ایک علیحدہ کانفرنس ہو سکتی ہے۔ اس کے غور کے لئے کئی مضامین پیش کئے جا سکتے ہیں۔ ان مضامین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جو محض آریہ سماج سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ کسی اور سے نہیں۔ دوسرے وہ جن کا تعلق دوسروں سے ہے۔ اگر آریوں کی کوئی مہا کانفرنس ہو۔ تو اس کے لئے سب سے بڑا سوال یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی گتی کیسی ہے؟ اس کی ترقی رُک گئی ہے۔ یا جاری ہے۔ اگر رُک گئی ہے تو کیوں؟ اور اس رُکاوٹ کو کیسے دُور کیا جا سکتا ہے؟ اور اگر جاری ہے۔ تو کیا رفتار تیز ہے یا مدھم؟ اگر مدھم ہے۔ تو اسے تیز کیسے کیا جائے؟

اس سوال کو سب سے پہلی جگہ میں نے اس لئے دی ہے۔ کہ ان دنوں آریہ سماج میں یہ بار بار اُٹھ رہا ہے۔ اور مختلف سجن اپنے سوبھاؤ کے انوسار اس کا جواب دیتے ہیں۔ کچھ تو ایسے ہیں جو آریہ سماج کی طرف سے نراش ہو رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ وہ اپنا کام ختم کر چکا۔ اس کا وقت گزر گیا۔ اب نہ وہ کوئی مفید کام کر رہا ہے۔ نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ بخلاف اس کے بعض بھائی بڑے آشاوادی ہیں۔ اور اُنہیں ہر ایک جگہ آریہ سماج پھلتا پھولتا نظر آتا ہے۔ اُنہیں ہر ایک کام میں آریہ سماج کا پرتاپ نظر آتا ہے۔ ہر ایک جگہ اس کی رُوح کام کرتی نظر آتی ہے۔ یہ اختلاف بعض اوقات نہایت دلچسپ منظر پیش کر دیتا ہے۔ جبکہ کسی آریہ سماج کے جلسہ پر ایک سجن یہ کہہ دیتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی رُک گئی ہے۔ اور دوسرا یہ کہ اس کی ترقی زور شور سے جاری ہے۔

دوسرا سوال جس پر آریہ سماج کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس میں جھگڑے کیوں بڑھ رہے ہیں؟ یہ جھگڑے صرف اس تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ہر ایک سوسائٹی میں چاہے وہ کسی بھی قسم کی کیوں نہ ہو۔ ملتے ہیں۔ لیکن یہ امر آریہ سماج کے لئے تسکین کا باعث نہیں ہو سکتا۔ اسے تو یہ سوچنا چاہئے۔ کہ ذاتیات اتنے زور سے کیوں آگے آ رہی ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم ... سے ہر ایک سجن آریہ سماج کی بھلائی کو سنمکھ رکھے۔ وہ اس کی بھلائی کو کبھی قسم کے ہو وتے جذبات پر قربان کر دیتا ہے۔

دوسرے قسم کے مضامین میں سب سے پہلی جگہ اس سوال کو دوں گا۔ کہ آریہ سماج دُنیا کی نظر میں اپنی پوزیشن کو کیسے قائم رکھے؟ کسی وقت وہ تمام کاموں میں پیش پیش سمجھا جاتا تھا۔ آج یہ کہنا مشکل ہے۔ کئی باتوں میں دوسری سوسائٹیاں اس سے آگے نکل گئی ہیں۔ سوسائٹیوں کو جانے دو صرف مہاتما گاندھی کی ذات نے آریہ سماج کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اگر اس بات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ کہ اس کی ترقی رُک گئی ہے یا نہیں۔ تو بھی یہ تسلیم کر لینے میں کسی کو انکار نہ ہوگا۔ کہ کام کی رفتار کو بہت تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں سند یہ نہیں۔ کہ ... ہو رہا ہے۔ لیکن گتی مند ہے۔ اسے بہتر کرنا چاہئے۔ باقی سوالوں کو چھوڑ دو صرف ایک ... کو لے لو۔ وہ ہے اچھوت اُدھار۔ آریہ سماج نے سب سے پہلے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور اس وقت لیا۔ جبکہ انڈین نیشنل کانگرس تو کجا۔ خود مہاتما گاندھی کو بھی اس کا خیال نہ آیا تھا۔ وہ ابھی افریقہ میں تھے جبکہ ۱۸۹۹ء میں آریہ سماج نے یہ کاریہ آرنبھ کیا۔ اس کے آدھین دیانند دلت اُدھار منڈل لاہور۔ دیانند دلت اُدھار منڈل ہوشیار پور۔ آل انڈیا شردھانند دلت اُدھار سبھا دہلی۔ آریہ میگھ اُدھار سبھا سیالکوٹ۔ اور کئی اور سبھائیں اس کام کو خوش اسلوبی سے سر انجام دے رہی ہیں۔ اس وقت تک ہزاروں نہیں۔ لاکھوں اچھوتوں کا اُدھار ہو چکا ہے۔ صرف افراد کا اُدھار ہی نہیں ہوا۔ بلکہ لوگوں کے خیالات میں انقلاب آ گیا ہے۔ اور وہ نئے خیالات کو گرہن کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ باوجود اس کے یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ جہاں تک اچھوت اُدھار کا تعلق ہے۔ آریہ سماج اس وقت لوگوں کی نظروں کے سامنے ہے۔ ہوتا تو پنڈت مالوی جی کو چھوت چھات وناشک سمتی قائم کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی؟ مہاتما گاندھی بھی کام لے رہے ہیں۔ تو ایسے سجنوں سے جن کا آریہ سماج سے کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ یہ وقت ہے جبکہ آریہ نوجوانوں کو میدان میں کود پڑنا چاہئے۔ جس طرح کسی وقت آریہ سماج کی تمام شکتیاں ملکانہ راجپوتوں کی شدھی پر لگ گئی تھیں۔ اسی طرح اب اس کی ساری شکتی اچھوت اُدھار پر مرکوز ہو جانی چاہئے۔ سینکڑوں کی تعداد میں آریہ نوجوانوں کو اُپدیشک بن کر نگر نگر اور گاؤں گاؤں پھیر جانا چاہئے۔ اور چھوا چھوت کے جذبہ کا ناش کر دینا چاہئے۔ آریہ جاتی کے پتر دامن پر جو بدنما دھبہ ہے۔ اسکو جسقدر جلد ممکن ہو۔ مٹا دینا چاہئے۔

آریہ سماج لاہور کے اُتسو پر آئے ہوئے کاریہ کرتاؤں سے میں پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ کسی ایکانت مقام میں بیٹھ کر ان اور ایسے وشیوں پر وچار کریں۔ اور بھوشیہ کے لئے کوئی کاریہ کرم نشچت کریں۔ حاضری اچھی ہو گئی۔ تو جلسہ تو کامیاب سمجھا ہی جائے گا۔ لیکن ٹھوس کام دوسری چیز ہے۔ ایسے ہی عمل کو ملنے کے ساد ھن ... چاہئیں۔ آریہ سماج لاہور کے وارشک اُتسو سے بہتر اس کے لئے کون سا موقع ہو سکتا ہے؟ (کرشن)

پروفیسر رام دیو جی کے درشن

۱۹ر نومبر کی صبح کو نیو سنٹرل جیل ملتان میں میں نے پروفیسر رام دیو جی کے درشن کئے۔ جب وہ سوراج آشرم میں گئے ہیں۔ اور اُنہیں وہاں گئے پانچ ماہ ہو گئے ہیں۔ میں اُن کے درشن نہیں کر پایا۔ ایک بار اُنہیں ملنے کے لئے میں راولپنڈی گیا۔ لیکن وہاں مجھے ملاقات کی اجازت دینے سے اس بناء پر انکار کر دیا گیا۔ کہ میں اُن کا رشتہ دار نہیں۔ پروفیسر جی کے پریذیڈنٹ کی رُکاوٹ دُور کر دی گئی ہے۔ اب کوئی بھی شخص اُن کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو۔ ان سے ملاقات کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا نام مشتبہ اشخاص کی فہرست میں نہ ہو۔

اپنے بھائی کو مل کر میرا چیت پرسن ہوا۔ کیونکہ جب تک وہ راولپنڈی میں رہے۔ ان کا سواستھ بد سے بدتر ہوتا گیا۔ جب کبھی رپورٹ آئی۔ یہی کہ اُنہیں حرارت رہتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ اور خون کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ ملتان آ کر یہ سب شکایتیں دُور ہونے لگی ہیں۔ اب اُنہیں حرارت کی شکایت نہیں۔ اور نہ ہی بھوک کی۔ نیند سے متعلق جیل میں جا کر جو نئی شکایت اُنہیں پیدا ہوئی تھی۔ وہ دُور ہو گئی ہے۔ اب وہ حسب معمول دوائی کھا کر سو جاتے ہیں۔ خون کا دباؤ ابھی زیادہ ہے۔ لیکن وہ بھی آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔ میں ابھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ تندرست ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ تندرست ہو رہے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ اُنہیں خود وشواس ہے کہ وہ اچھے ہو جائیں گے۔ ملتان جیل میں اوسھتائیں اُن کے انکول ہیں۔ راولپنڈی جیل کی قید تنہائی نہیں ہے۔ اے اور بی کلاس کے ایسے قیدی وہاں ہیں۔ جن سے وہ اپنا دل بہلا سکتے ہیں۔ یہ جیل کئی لاکھ کی لاگت پر نیا تعمیر ہوا ہے۔ اس لئے قیدیوں کی رہائش کا وہاں بہتر انتظام ہے۔ سانی انتظامات بھی اچھے ہیں۔

میں نے ان سے پوچھا۔ کہ ویدک دھرم پر کتاب لکھنے کے متعلق جو آپ کا ارادہ تھا اُس کا کیا بنا؟ اُنہوں نے جواب دیا۔ کہ اس وقت تک خرابی صحت نے ادھر متوجہ ہونے ہی نہیں دیا۔ اب کہ صحت سدھرنے لگی ہے۔ میں اس کام کو اپنے ہاتھ میں لوں گا۔ انسپکٹر جنرل جیلخانجات نے اُنہیں ویدک دھرم پر ایک علمی تحقیقات سے پُر کتاب لکھنے کی اجازت دے دی ہے۔ جن پستکوں سے اُنہوں نے سہایتا لینی ہے۔ وہ بھی اُن کے پاس پہنچ چکی ہیں۔ انہوں نے کچھ نوٹ بھی لئے ہیں۔ لیکن چونکہ انسپکٹر جنرل کی اجازت جو راولپنڈی جیل میں موصول ہوئی تھی۔ اس وقت تک ملتان جیل میں نہیں پہنچی۔ اس لئے اس کام کو

...اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکے۔ غرض یہ کہ میں اپنے سب آریہ بھائیوں کو جنہیں پروفیسر جی کے سواستھ کی چنتا ہے۔ یہ ہرش سماچار دے سکتا ہوں۔ کہ ان کا سواستھ پہلے سے اچھا ہے۔ اور اگر یہی رفتار جاری رہی۔ تو وہ پہلے سے اچھے ہو کر جیل سے نکلیں گے۔ اس کے ساتھ ہی وہ ویدک دھرم پر ایک عالمانہ کتاب کا مسودہ بھی ساتھ لائیں گے۔ یہ تو مجھے کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ کہ جیل میں رہتے ہوئے بھی انہیں آریہ سماج گوروکل اور دوسرے انسٹی ٹیوشنوں کی فکر ہے۔ اور جب تک میں ان کے پاس رہا۔ زیادہ تر آریہ سماج کے متعلق ہی بات چیت ہوتی رہی۔ جیل سے آتے ہی وہ آریہ سماج کی سیوا میں پھر لگ جائیں گے ؛

آریہ سماج ملتان چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

جب میں نے ۱۹ر نومبر کو پروفیسر رام دیو جی کے درشنوں کا نشچے کیا تھا۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ انہی دنوں میں آریہ سماج ملتان چھاؤنی کا سالانہ جلسہ بھی ہے۔ پچھلے سالوں میں مجھے اس سماج کی طرف سے کئی بار نمنترن آیا تھا۔ لیکن میں کاریہ وش اسے سویکار نہ کر سکا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ ۱۹ر اور ۲۰ر نومبر کو آریہ سماج ملتان چھاؤنی کا سالانہ جلسہ بھی ہے۔ تو میں نے اپنے من میں خوشی منائی۔ کہ ایک پنتھ دو کاج کا معاملہ ہو جائیگا۔ جب ۱۹ر نومبر کی صبح کو ۵½ بجے میری گاڑی ملتان شہر کے ریلوے سٹیشن پہنچی۔ تو آریہ سماج صدر کے پردھان اور لالہ چیلا رام جی سابق منتری وہاں موجود تھے۔ مجھے یہ دیکھ کر کشٹ ہوا۔ کیونکہ انہیں اس قدر سویرے چھاؤنی سے چل کر شہر کے ریلوے سٹیشن پر آنے میں بہت کشٹ ہوا ہوگا۔ [illegible] مشکور ہوں۔ کہ انہوں [illegible] کشٹ اٹھایا۔ میں نے ان سے کہا بھی کہ آپ نے یہ کشٹ کیوں کیا؟ انہوں نے کہہ دیا کہ ہمیں کا نمنترن دینے کے لئے۔ مجھے اپنی آگیا کا پالن کرنے میں کیا عذر ہو سکتا تھا؟

میں بعد دوپہر جلسہ میں شامل ہو سکا۔ اس وقت پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا ویاکھیان شروع ہوا تھا۔ میں اس آریہ سماج کے جلسہ میں پہلی بار شامل ہوا تھا۔ اس لئے کہہ نہیں سکتا۔ کہ پچھلے جلسوں کے مقابلہ میں یہ جلسہ کیسا رہا۔ لیکن اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ چھاؤنی کی حیثیت سے جلسہ اچھا تھا۔ سماج کا مندر گو مختصر ہے۔ لیکن اچھے عین بازار میں واقعہ ہے۔ ایک یگیہ شالہ بھی بنی ہوئی ہے۔ سماج کے ادھین پتری پاٹھ شالہ بھی ہے۔ جس وقت پنڈت بدھ دیو جی کا ویاکھیان ہو رہا تھا۔ سماج کا صحن استری اور پرشوں سے بھرا ہوا تھا۔ کئی آریہ سماجوں میں میں نے دن کے وقت حاضری کے لحاظ سے دگرگوں دیکھی ہے۔ وہاں یہ حالت نہ تھی۔ شہر کے لحاظ سے حاضری اچھی تھی۔ پنڈت جی کا لیکچر بھی اچھا تھا۔ رات کو میرا ویاکھیان ہوا۔ اس وقت حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ صحن تو استری اور پرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہی ہوا تھا۔ ڈیوڑھی میں بھی بہت سے آدمی کھڑے تھے۔ میں خلاف عادت بولا بھی پونے دو گھنٹے۔ میرے آریہ بھائیوں کی یہ اچھیا تھی۔ کہ میں دوسرے دن ٹھہر کر ایک ویاکھیان اور دوں۔ لیکن میں نے یہ کہہ کر اجازت حاصل کر لی۔ کہ میں نے دو دن کا کام ایک دن میں کر دیا ہے۔ اتوار کی دوپہر کو کراچی میل میں سوار ہو کر اسی شام کو میں لاہور پہنچ گیا ؛

"کرشن"

ایک ڈھونگی سادھو

لاہور منٹو پارک کے پاس آم کے درخت کے نیچے ایک سادھو نے ایک ٹانگ پر کھڑے ہونے کی تپسیا کا ڈھونگ رچا۔ تو دیویوں کو درشنوں کی ابھلاشا ہوئی۔ اور وہاں جوق درجوق دیویاں پہنچ گئیں۔ لیکن دوراندیش اصحاب کو اس میں خطرہ نظر آیا۔ اس لئے جہاں دیویوں کو جانے سے روکنے کے لئے پکٹنگ لگا دی گئی۔ وہاں ڈھونگ پر بھی ٹیکا ٹپنی ہونے لگی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ سادھو چلے جانے پر مجبور ہو گیا۔ اور سنا ہے۔ کہ کسی بھگت نے اسے ہردوار کا ٹکٹ لے دیا ہے۔ اور وہ چلا گیا ہے ؛

آریہ سماج لاہور کا اتسو

آریہ سماج لاہور کا وارشک اتسو گورودت بھون کے وسیع میدان میں اپنے شاندار پنڈال کے اندر ۲۲ر نومبر کی رات ہی سے شروع ہو گیا۔ جبکہ لالہ کاشی رام وئیش کی صدارت میں چھوت چھات وناشک کانفرنس سماروہ سے ہوئی۔ دوسرے دن ۲۳ر نومبر کو بعد دوپہر چھوٹے بالکوں کے ورزش کے مقابلوں کا درشیہ منورنجک تھا۔ اسی راتری کو شری ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کی صدارت میں سرو دھرم سمیلن ہوا۔ آئندہ ۲۴ر نومبر کو بعد دوپہر ۱۵ سے ۲۴ سال کی عمر کے نوجوانوں کے ورزشی مقابلے ہونگے۔ اور راتری کو کوی سمیلن۔ ۲۵ر نومبر کو ۲ بجے سائنگ سنکیرتن نکلنے کی تیاریاں ہونگی۔ ۲۶-۲۷ر نومبر کو بڑے پھلشالی اپدیش اور ویاکھیان ہونگے ؛

نگر کیرتن کی سمسیا

نہ معلوم بعض سرکاری افسران آریہ سماج کے نگر کیرتن پر ناواجب پابندیاں عائد کر کے آریوں کے دھارمک جذبات کو مجروح کر لیتے ہیں ...... حکومت کی کس خدمت کی بجا آوری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس کا سوائے اس کے کوئی نتیجہ نہیں ہوتا۔ کہ امن پسند آریہ سماجیوں میں بے چینی پیدا ہوتی ہے ؛

تازہ واقعہ گوڑگانواں کا ہے۔ وہاں کے ڈپٹی کمشنر نے آریہ سماج کو حکم دیا ہے۔ کہ آریہ سماج کا نگر کیرتن سماج مندر سے شروع نہیں ہو سکتا۔ کیسا مضحکہ خیز حکم ہے۔ آریہ سماج کا نگر کیرتن اگر آریہ سماج مندر سے شروع نہیں ہو سکتا ہے۔ تو کسی دوسری جگہ سے کیسے شروع ہو سکتا ہے۔

گوڑگانواں آریہ سماج کا نگر کیرتن آریہ سماج مندر سے شروع ہونے کی اجازت دینے پر یقیناً آسمان نہ گر پڑتا ..... لیکن اجازت نہ دینے پر آریوں کے اندر جو ہلچل پیدا کر دی گئی ہے۔ یہ سرکار کی ڈمس ہیروس نہیں۔ تو سروس بھی نہیں۔

اس حکم کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کو اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا۔ اور بطور پروٹسٹ نگر کیرتن بند کرنا پڑا ہے۔ معاملہ کو بہتر طور پر سلجھانے کے لئے مناسب یہ ہے۔ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر خود ہی اپنے حکم پر نظرثانی کریں۔ اور اسے منسوخ کر کے آریہ سماج کو اپنے مندر سے نگر کیرتن شروع کرنے کی اجازت دے دیں۔ ورنہ آریہ سماج کی طرف سے یہ اہم معاملہ کمشنر صاحب انبالہ اور ہز ایکسیلینسی گورنر کے نوٹس میں لایا ہی جا چکا ہے۔ انہیں چاہئے کہ آریہ سماج کے ساتھ انصاف کریں۔ اور نگر کیرتن کے متعلق پابندی دور کر کے گوڑگانواں کے آریہ سماجیوں کی بے چینی کو رفع کریں ؛

آریہ سماج اور پرارتھنا

"لوگوں کو اگر یہ وہم ہے۔ کہ وید صریح دعا کا حامی ہے۔ مگر ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند نے دعا اور دعا کی قبولیت سے صریح انکار کیا ہے"۔ تو یہ اس لئے۔ کہ وہ قادیانیت کے اندھیرے میں ٹھوکریں کھا رہا ہے۔ ورنہ پرارتھنا کے متعلق وید اور ستیارتھ پرکاش میں کوئی تضاد نہیں۔ وید میں ایشور ستتی۔ پرارتھنا۔ اپاسنا کا اپدیش دیتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش اس کا اچھے طور پر سمرتھن کرتا ہے۔ "نور" کی آنکھیں ہوتیں۔ تو سوامی دیانند کے ستیارتھ پرکاش اور دوسرے گرنتھوں میں اسے پرارتھنا کے سمبندھ میں بہت کچھ نظر آتا۔ البتہ ان قادیانی دعاؤں اور ان کی قبولیت کا نہ وید سمرتھن کرتا ہے۔ نہ ستیارتھ پرکاش۔ جو قادیانی اخباروں کے صفحوں پر آئے دن بکھری ہوتی ہیں ؛

ریاست بڑودہ کا شاندار کام

ریاست بڑودہ اپنے سدھار کے کاموں کے لئے خاص طور پر مشہور ہے۔ اچھوت ادھار کی تحریک وہاں برسوں سے شروع ہے۔ اور سپھل ہو رہی ہے۔ حال ہی میں ریاست نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء سے ریاست کی سرکاری زبان ہندی ہو گی۔ سرکاری کرمچاریوں کو کہہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس عرصہ میں ہندی زبان میں مہارت حاصل کر لیں۔ ریاست کا یہ کارنمایاں قابل تعریف ہے۔ دوسری ہندو ریاستوں کو ہندی سرکاری زبان بنانے کے لئے اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے ؛

اسلام بذریعہ تلوار

مسلمانوں کو اس تاریخی سچائی سے انکار ہے۔ کہ اسلام کے پھیلانے میں تلوار کا ہاتھ ہے۔ اور اس انکار میں مسلمانوں کے تمام فرقے ہی نہیں مرزائی بھی قادیانی ہوں۔ یا لاہوری۔ ہم آواز ہیں۔ تاہم سچائی ظاہر ہونے کے ڈھنگ پیدا ہو ہی جاتے ہیں۔ چنانچہ زمینداروالوں سے طعنہ بازی میں "پیغام صلح" کے منہ سے بے اختیار نکل گیا ہے۔ کہ

"............ ہم اسلامی تعلیم کی رو سے اسلام بذریعہ تلوار پھیلانا یا غیر مسلموں کو محض غیر مسلم ہونے کی وجہ سے قتل کرنا حرام سمجھتے ہیں۔ آپ اسے جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن انگریزوں کے ڈر سے ایسا نہیں کرتے"۔

گویا "زمیندار" کے مولانا اسلام کی رو سے اسلام بذریعہ تلوار پھیلانا۔ اور غیر مسلموں کو محض غیر مسلم ہونے کی وجہ سے قتل کرنا۔ جائز سمجھتے ہیں۔ اور یقیناً مرزائیوں کے مقابلہ پر ان مسلمانوں کی تعداد [illegible] زیادہ ہے۔ اور حقیقی مسلمان ہونے کا دعو[illegible] انہیں کا ہے۔ جن کے متعلق "پیغام صلح" [illegible] کا فتویٰ ہے۔ کہ وہ اسلام بذریعہ تلوار [illegible] جائز سمجھتے ہیں۔ اس فتویٰ کی موجودگی [illegible] مرزائیوں کی پوزیشن کیسی مضحکہ خیز [illegible] ہے۔ جب وہ تاریخی تحقیق کے جواب [illegible] ہیں۔ کہ اسلام کے پھیلانے میں [illegible] کا کوئی ہاتھ نہیں ؛

آریہ سماج وچھووالی لاہور کی ورشک اتسو کا پہلا دن

چھوت چھات وناشک سمیلن

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۵۸ واں ورشک اتسو ۲۲ بار و ہی برات کو چھوت چھات وناشک سمیلن کے ساتھ اپنے عالی شان اور وشال پنڈال میں جو اسی غرض کے لئے گورودت بھون کے وسیع میدان میں بنایا گیا ہے۔ شروع ہوا۔ بھجنوں کے بعد لالہ کا نشی رام وشید نے سبھا پتی کے آسن کو گرہن کیا۔ اور اپنی افتتاحی تقریر میں کہا:-

"آج وہ زمانہ نہیں۔ جب چھوت چھات کا بھوت لوگوں کے سر پر سوار تھا۔ آج سے بچاس سٹھ سال پہلے جب رشی دیانند نے کام شروع کیا۔ اس وقت اور اس وقت میں بڑا بھید ہے۔ آج دری پر بیٹھنے کا سوال نہیں رہا۔ لیکن اس وقت کسی صاف ستھرے اچھوت کہلانے والے کا دری پر بیٹھنا بھی گوارا نہ کیا جاتا تھا۔ بطور مثال آپ نے رڑکی کی گھٹنا بیان کی۔ کہ رشی دیانند وہاں کچھ دن رہے تھے۔ ایک مذہبی سکھ اپدیش سننے کے لئے دری کے ایک کونے پر بیٹھ گیا۔ اتفاق سے چھٹی رسالدار جو جانتا تھا کہ یہ مذہبی سکھ ہے۔ اس پر نگاہ پڑی۔ اور وہ غضبناک ہو کر بولا۔ کہ مہاراج کا اپدیش ہو رہا ہو۔ اور تو دری پر بیٹھ جائے"۔

مہاراج نے چھٹی رسالدار کو سمجھایا۔ کہ اسے سننے اور دری پر بیٹھنے کا پورا ادھیکار ہے۔

آج بہت تھوڑے لوگ ہیں۔ جو چھوت چھات کے سمرتھک ہیں۔ ایسے شخص بھی جن کا دل ودماغ تو اسے نہیں مانتا۔ لیکن وہ خاص وچاروں سے اچھوت پن کو مٹانا نہیں چاہتے۔ آج ہمارے سامنے یہ پرشن ہے۔ کہ چھوت چھات کیسے مٹائی جائے؟ ہمارے اندر جوش ہے۔ کہ ہم پہلے تو جوش میں آ جاتے ہیں۔ لیکن بعد ازاں اسے قائم نہیں رکھ سکتے۔ اس وقت جو لوگ اس سمبندھ میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے سامنے سوال یہ ہے۔ کہ یہ جوش کہیں مر تو نہیں جائے گا۔ میں کہتا ہوں گا۔ یہ جوش مر جائے۔ لیکن اسی وقت میں اچھوت پن مر جائے۔

سوچنا یہ ہے۔ ... کون سے اپائے ہیں کہ اچھوت پن کی ارتھی نکالی جائے۔ ہمارا ... رہے یا نہ رہے۔ ... درکار نہیں۔ آج جو بھاشن ہوں گے۔ ان میں وہ بھاشن کرنے والے ایسے وچار رکھیں گے کہ کس طرح ہمارا جوش اچھوت پن دور ہونے تک بنا رہے۔

آپ نے کہا۔ آج سنتوش ہے۔ کہ جو لوگ اچھوت پن کے حامی تھے۔ وہ آج اچھوتوں کو گلے لگا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم اب اچھوت پن کے حامی تھے۔ ہم تو کہتے ہیں۔ کہ اچھوت مندروں میں آئیں۔ دھرم اپدیشوں میں بیٹھیں۔ سکولوں میں ان کے لڑکے تعلیم حاصل کریں۔ یہ نہایت خوشی کی بات ہے۔ یہ بات مشکل کے ساتھ سمجھانے سے آئی ہے۔ اس لئے جو اپائے ہم سوچیں۔ ان کی جڑ میں یہ بات لکھی ہوگی۔ کہ جو کام ہم نے کرنا ہے وہ جبر سے نہیں۔ وہ پریم سے سمجھانے سے ہوگا۔ کاش وہ وقت آئے کہ ہم دیکھیں۔ کہ اچھوت پن ہندوستان میں نہیں رہا ہے"۔

سبھاپتی کی اپنی تقریر کے بعد منہا نوبھاؤں اور دیویوں کے بھاشن ہوئے:-

شریمتی جمنے جی ودیا النکار :- مدراس میں اچھوت پن کی کٹڑتا اور دھارمک گرنتھوں میں اچھوت پن کا سمرتھن نہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے۔ اور یہ بتاتے ہوئے کہ سات کروڑ اچھوت اگر الگ ہو گئے۔ تو ہندو اقلیت میں تبدیل ہو جائیں گے۔ . . . . آپ نے چھوت چھات دور کرنے کے اپائے یہ بیان کئے۔ کہ سملت سہ بھوج ہوں۔ جن لوگوں میں نوکر رکھنے کی سمرتھا ہے۔ وہ اچھوتوں کو نوکر رکھیں۔ اور ذات پات کو اڑا دیا جائے۔ یہ آرج جائے گی۔ تم چھوت پن کا سوال نہیں رہے گا۔

شری ہنسی پی۔ ایل نہرو :- ہر ایک شخص اپنے ہاں ایک اچھوت رکھے۔ ہم لوگ اچھوتوں میں بھریں۔ اور ان کو پوتر اور صاف رہنا سکھائیں۔ ان سے انوجت ویوہار چھڑائیں۔ ... مخاطب ہو کر آپ نے کہا کہ یہ کام ہمارا ہے۔ یہ تحریک اس پاپ کا پرائشچت ہے۔ جو ہم کرتے رہے ہیں۔ میں امید کرتی ہوں۔ کہ مرنے سے پہلے ہم یہ دیکھ لیں گے۔ کہ اچھوت پن مر گیا ہے۔

مہاشہ چونی لال اسسٹنٹ بامبے ... نے کہا۔ کہ سہ بھوجوں سے سدھار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں آریہ سماجی اور پڑھے لکھے اچھوت ہی شامل ہوتے ہیں۔ اور آریہ سماج تو پہلے سے ہی اچھوت ادھار کا یتن کر رہا ہے۔ مندروں کے اندر اچھوتوں کے داخل ہونے سے بھی ادھار نہیں ہو سکتا۔ ان کا ادھار ہو سکتا ہے۔ تو اس سے کہ انہیں تعلیم دی جائے۔ کہ وہ اپنے وچاروں کو اونچا کریں۔ انہیں جوٹھی روٹی نہ دی جائے۔ بلکہ روٹی دی ہی نہ جائے۔ اس کے عوض میں پیسے دئے جائیں۔ انہیں تجارت کا حق دیا جائے۔ انہیں کپڑے دئے جائیں تا کہ وہ اپنے کام کے بعد صاف ستھرے کپڑے پہن لیا کریں۔

لالہ موہن لال (سپرنٹنڈنٹ آف دی سیل سوسائٹی) نے کہا۔ کہ اس وقت تک چھوت چھات دور کرنے کے لئے جو کچھ بھی کام ہوا ہے۔ خواہ وہ عیسائیوں کی طرف سے ہوا ہے یا سکھوں اور آریہ سماج کی طرف سے۔ اس میں انہیں ناکامی ہوئی ہے۔ شہروں میں ہم نسبتی طور پر چھوت پن دور ہوتی دیکھتے ہیں۔ دیہات میں جنہیں عیسائی بنایا گیا ہے۔ ان میں سوائے نام کی تبدیلی کے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ آریہ سماج کے کام سے بھی سوائے نام بدلنے کے اور کوئی انتر نہیں آیا۔ اور چھوت چھات برابر قائم ہے۔ اس لئے پہلی بات یہ سوچنی چاہئے کہ مذہبی کام انہیں کہاں تک اونچا کر سکتا ہے۔ سکھ کوششوں کے متعلق آپ نے امرتسر ضلع کے ایک گاؤں کی مثال دی۔ کہ وہاں ہزارہا کی تعداد میں سکھ مذہبی سکھوں کو شدھ کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ لیکن وہاں کے سکھ جاٹوں نے انہیں کہا۔ کہ یہ لوگ ہمارے کمین ہیں۔ آپ انہیں ہمارے برابر بنانا چاہتے ہیں۔ جس کی ہم اجازت نہ دیں گے۔ اگر آپ لوگ انہیں ہمارے کنوؤں پر چڑھانے کی کوشش کریں گے۔ تو ہم ڈنڈوں سے ان کے سر پھوڑ دیں گے۔

پس یہ سمسیا مذہبی پرچار سے دور نہ ہوگی۔ نہ یہ سوال ذات پات کا ہے۔ یہ امیر وغریب کا سوال ہے۔ دیہات میں ان لوگوں کے پاس نہ زمین ہے۔ نہ رہنے کو مکان۔ اچھوت نہ آپ کے مندروں کو پسند کرتے ہیں۔ نہ سہ بھوجوں کو۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کا سٹیٹس اونچا کیا جائے۔

ڈاکٹر دمینتی بالی بی۔ اے :- اچھوتوں کی آرتھک وشا سدھارنی چاہئے۔ ... حرفت ... سکتے ہے۔ کہ ان کی آمدنی میں اضافہ کر دیا جائے۔ اگر بھنگی ملازم ہے۔ تو بھنگن اور بچوں سے کام نہ لیا جائے۔ بھنگیوں کے لئے کوئی کام سیکھنے کا اور بچوں کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ لڑکیوں کے لئے Maternity Home کھولے جائیں۔ جہاں ان کی سیوا کا انتظام ہو۔ اچھوتوں کو صاف ستھرا رہنے کے لئے کپڑے دئے جائیں۔ ان کے میلے کپڑے صاف کرنے کے لئے صابن دیا جائے۔

ڈاکٹر میلا رام آئی۔ ایم۔ ایس۔ ہندو ہوتا ہوا ہر ایک شخص وہ کسی جاتی کا ہو۔ اچھوت ہے۔ ہندو جاتی کو اچھوت پن نے تباہ کر دیا۔ اور جو کچھ بھی ہے۔ وہ دن بدن تباہ ہو رہا ہے۔ ذات پات نے ہی ہمیں اچھوت بنایا ہوا ہے۔ اس لئے ذات پات کو بالکل دور کر دینا چاہئے۔

پنڈت ٹھاکر دت جی وید :- صاف بات یہ ہے۔ کہ اچھوت پن کوئی پھیر نہیں۔ کیونکہ کوئی اچھوت پڑھ کر اچھی حالت میں ہو جاتا ہے۔ تو وہ اعلیٰ درجہ کے ہندوؤں کے ساتھ بیٹھ کر کھا پی لیتا ہے۔ اور جو غلیظ رہتا ہے۔ وہ خود اچھوت کہلانے لگتا ہے۔ آریہ سماج نے اچھوت پن کو دور کرنے کے لئے لاثانی کوشش کی ہے . . . . لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ جن لوگوں کو ہمارے ساتھ تعاون کرنا ہے۔ وہ نہیں کرتے۔ انہیں اونچا کرنے والی ایک بات یہی ہے۔ کہ ان کا سٹیٹس اونچا کیا جائے۔ پھر کسی کو انہیں اچھوت کہنے کی جرأت نہ ہوگی۔

مسٹر جنگ بہادر :- لالہ فقیر چند ایڈووکیٹ کے بعد مسٹر جنگ بہادر نے کہا۔ کہ مندروں کے داخلہ کی ضرورت نہیں۔ یہ تو اس لئے ہونا چاہئے۔ کہ اگر کوئی داخل نہ ہونے دے۔ تو فساد کا موقعہ پیدا کیا جائے۔ انقلاب کی ضرورت ہے۔ جھگڑے فساد سے ہرگز نہ ڈرنا چاہئے۔

پنڈت گیان چند بی۔ اے :- مہاشہ ایشور داس بی۔ اے اور پنڈت بھوانی شنکر کی تقریروں کے بعد پنڈت گیان چند نے اپنی تقریر میں ان لوگوں کے جواب دئے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ اچھوتوں کی سمسیا صرف آرتھک سمسیا ہے۔ اور آریہ سماج نے نام کی تبدیلی کے سوائے اچھوتوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ آپ نے چیلنج کیا کہ آریہ سماج کے مقابلہ پر جو سوسائٹیاں اچھوت ادھار کا کام کر رہی ہیں۔ وہ تعداد اور شمار کی بنا پر بتائیں۔ کہ ان کا کام کس پہلو میں آریہ سماج سے بڑھ کر ہے۔ آپ نے مسٹر جنگ بہادر کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ جبر کی پالیسی تو دنیا میں نہایت بری طرح ناکام ہو چکی۔ اچھوت ادھار اب جھگڑے فسادوں سے ہرگز نہیں کر سکتے۔ یہ کام پریم سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور آریہ سماج پریم سے ہی کر رہا ہے۔ آریہ سماج کی وجہ سے ... سمجھا ہے۔ اچھوت ...

منجدھار میں مت چھوڑو!

دیانند دلت ادھار سبھا گورودت بھون لاہور کی اپیل

آریہ سماج نے بھارت ورش کی اُنتی کے اتہاس میں ہمیشہ اگرسر ہونے کا یش پایا ہے۔ اس اجول اتہاس میں آریہ سماج نے جو کام کئے ہیں۔ ان میں سے دلت اُدھار کا کام بھی ایک قابلِ فخر حیثیت رکھتا ہے۔ یہ سمسیا انسانیت کے نقطۂ نگاہ سے تو بہت پُورن ہے ہی۔ سماجک اور راج نیتک درشٹی سے بھی اس کی اہمیت کسی طرح کم نہیں۔ خصوصاً جب سے امبیدکر اور راج موںجے نے بھارت کے راج نیتک اتہاس میں آیا ہے۔ تب سے تو یہ سمسیا اور بھی پربل روپ سے عوام کے سامنے آگئی ہے۔ لیکن سمسیا کو سمسیا سمجھ لینے مات سے کام نہیں چل سکتا۔ جب تک اس کے سلجھانے کے لئے دن رات اَنتھک پرشرم نہ کیا جائے۔

آپ کو یہ جانکر بہت ہرش ہوگا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس کام کو پربل ویگ سے کر رہی ہے۔ تین ورش سے تو سبھا نے دلت اُدھار سبھا کے نام سے اپنے آدھین ایک سبھا وشیش روپ سے یہی کام کرنے کے لئے ستھاپت کر دی ہے۔ سبھا کے سامنے اس سمے دو کریاتمک پرشن اُپستھت ہیں:-

۱۔ ان بھائیوں کی دھارمک اور آرتھک اوستھا کیسے سُدھاری جائے؟

۲۔ کنوؤں پر نہ چڑھنے دینا۔ چھوا چھات کا ویوہار۔ پاٹھشالہ میں پاس نہ بیٹھنے دینا آدی جو سماجک اتیاچار ان پر کہلانے والی اُونچی جاتیوں کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ ان کے دشہ میں ان کی منو ورتی کو بدلا جائے۔ ساتھ ہی دلتوں میں بھی آتم سمان کے بھاو پیدا کئے جائیں۔ اور یوگیتا اُتپن کی جائے۔ کہ وہ اتیاچاروں کے خلاف اُچت اور دھرم یکت اُپایوں سے اپنے جنم سدھ ادھکار پراپت کر سکیں۔

ان اُدیشوں کی پورتی کے لئے سبھا نے آج تک اس پرکار کام کیا ہے۔ اور کر رہی ہے:-

۱۔ گزشتہ ۲ سالوں میں چالیس لڑکوں کو وظائف دیکر عام سکولوں کالجوں میں اور خصوصاً دستکاری کی تعلیم دلائی ہے۔

۲۔ گزشتہ دو سالوں میں ۹ کنوئیں لگوائے ہیں۔ اور دو نلکے لگوائے ہیں۔

۳۔ ۹ پاٹھشالائیں سبھا کے آدھین پرائمری تعلیم کا کام کر رہی ہیں۔

۴۔ بیس اُپدیشک اور بھجنیک پنجاب جموں۔ کشمیر اور پنجاب کی دیگر ریاستوں میں کام کر رہے ہیں۔

۵۔ بازیگروں کی دو بستیاں بسائی گئی ہیں۔ جن میں ۵۰ استری پرش رہتے ہیں۔ ایک بستی جرائم پیشہ لوگوں کے سُدھار کے لئے بسائی ہے۔ جس میں ایک سو استری پرش رہتے ہیں۔

اس کام کا یہ پھل ہوا ہے۔ کہ دلتوں کے بہت سے نوجوان اس سمے سدگرہستھوں کا جیون ویتیت کر رہے ہیں اور سینکڑوں لڑکے تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔

سیالکوٹ ضلع ... گراموں کے بجوات علاقہ میں راجپوت اور دوسرے بھائیوں نے اپنے ان بھائیوں کے کنوؤں پر چڑھنے کا ادھیکار دے دیا ہے۔ پرنتو یہ نہ سمجھنا چاہئے۔ کہ یہ کام اپنے آپ ہو گئے ہیں۔ کٹھن ... ہیں۔ اور راہ میں کٹھنائیاں انیک ہیں۔ اکیلے بجوات پردیش میں سبھا کے کاریہ کرتاؤں کو پانچ بار لاٹھیاں کھانی پڑیں۔ اور سر پھڑوانے پڑے۔ اور مقدمے بھی چلے۔ ابھی حال ہی میں رورڑکی کے نزدیک کورالی گرام میں رامداسی بھائیوں کو کنوؤں پر چڑھانے کے سمے تین سجن راجپوتوں کی لاٹھیوں سے گھائل ہوئے۔ اور ۲۰ بار یہ کرنا جن میں سبھا کے منتری پنڈت گیان چند جی بھی ہیں۔ مقدمہ کی لپیٹ میں آ گئے جو کہ ابھی تک چل رہا ہے۔ اور ۶۵ روپیہ ضمانت پر ہیں۔ مقدمات میں ہر ایک پیشی پر سبھا کا کافی روپیہ خرچ ہوتا ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ جاتی کے اجول نام پر چھوت چھات کا کلنک نہ رہے۔ اور دلت بھائی شتابدیوں سے چلے آ رہے ادھیکاروں کو پراپت کر کے منشیوں کا جیون ویتیت کر سکیں۔ اور ان کی سماجک دھارمک اور آرتھک اوستھا اچھی ہو۔ تو آپ کا کرتویہ ہے۔ کہ سبھا کی تن من اور دھن سے ادشیہ سہایتا کریں۔ اُٹھو! جس کشتی کو کھینا شروع کیا ہے۔ اُسے منجدھار میں مت چھوڑو — اس سمے سبھا کو ہزار ہا روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور وہ پھر بھی تھوڑے ہیں۔ ایک روپیہ دو روپیہ سبھا کی سہایتا کیجئے۔ پھر آپ خود دیکھیں گے۔ کہ سبھا کا کام خود آپکو اور دیشو کو موہ لیگا۔ دان منتری دیانند دلت اُدھار سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام بھیجنے کی کرپا کریں۔

بہادر ... را ... بہادر ایم۔ اے پردھان دیانند دلت اُدھار سبھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور	روشنی لال سبورڈنٹس لمیٹڈ پردھان دیانند دلت اُدھار جنرل۔ لاہور

ایک خاص ریزولیوشن

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر سبھا کی طرف سے گورودت بھون میں ایک خاص ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔ جس میں ۲۶–۲۷ نومبر ۱۹۳۲ء کو نمن وشئیوں پر وچار کیا جائے گا:-

۱۔ پنجاب میں آریہ سماج کا آئندہ پروگرام

۲۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منانا (۱۹۳۵ء میں)

یہ ریزولیوشن بڑے مہتو کا ہے۔ کارروائی ۲۶ نومبر سنیچروار رات کے ۱/۲ ۷ بجے سے ۱/۲ ۹ بجے تک اور ۲۷ نومبر اتوار کو بعد دوپہر ۱/۲ ۱۲ سے ۱/۲ ۳ بجے تک ہوگی۔ اس ریزولیوشن میں سبھا کی انترنگ سبھا کے سدسیہ آریہ سماج کے مکھیہ کاریہ کرتا شامل ہوں گے۔ آریہ سماج کے اُتسو پر آئے ہوئے پرانتوں کی آریہ سماجوں کے پردھان اور منتری بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ جو پردیش کے لئے اگیا پتر سے ہوں۔ اس ریزولیوشن کا مقصد یہ ہے کہ آریہ سماج کا جو ورتمان پروگرام ہے۔ اس کو مکمل کرنے کے سادھنوں اور آئندہ کے پروگرام پر وچار کیا جائے۔ اور لمبا پروگرام مرتب کیا جائے جس سے آریہ سماج کا مشن اُنتی کی اور قدم اُٹھائے۔ دوسرے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منائی جائے۔ جو ستمبر ۱۹۳۵ء میں ہوگی۔ اس کے لئے بھی ۴ سال کا خاص پروگرام بنایا جائے۔ اور جاری شدہ پروگرام کی تکمیل کی جائے۔ اور وید پرچار سمبندھی مختلف طریقوں کو ستھر روپ دینے کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کے ستھر کوش کی اپیل کی جائے اور اس کو تین سالوں میں پورا کر دیا جائے۔ اس لئے جو آریہ بھائی اس میں شامل ہوں گے۔ انہیں بڑی گمبھیرتا سے ان دونوں وشیوں پر وچار کر کے آنا چاہئے۔ ریزولیوشن میں جو بھی بھائی بول سکیں گے۔ جو ان دونوں وشیوں پر اپنے وچار پرستاو کے روپ میں لکھ کر سبھا کے کاریالیہ میں ۲۴ نومبر تک بھیج دیں گے ریزولیوشن کے سبھاپتی منتری دیوان بدری داس جی ایم۔ اے پردھان سبھا ہوں گے۔

بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور

گوروکل آیوروید کالج میں داخلہ کی سہولیت

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گوروکل آیوروید مہا ودیالیہ میں باہر کے ودیارتھیوں کو نیچے لکھے نیموں کے انوسار داخل کرنا منظور کیا ہے۔ اور یہ نیم اگلے سال سے کاریہ روپ میں لائے جائیں گے۔ جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی کے مکھیہ ادھشٹاتا سے پتر ویوہار کر کے اپنے اپنے بالکوں کو داخل کرانے کے لئے پرارتھنا پتر جلدی بھیج دیں:-

۱۔ انگریزی میٹرک پاس یا گوروکل کی ادھیکاری شرینی کی یوگیتا ہو۔ ۲۔ سنسکرت۔ پراجنیہ یا دوسری یونیورسٹیوں کی اسی سٹینڈرڈ کی پریکشا پاس ہو۔ اگر پریکشا پاس نہ کی ہو۔ تو داخلہ کے وقت گوروکل میں پراجنیہ کی وِیاکرن اور ساہتیہ کی پستکوں کی پریکشا دے۔ ۳۔ ہندی اور ودیا ... شری آچاریہ جی گوروکل سنتوش کر لیں۔ کہ داخل ہونے والے ودیارتھی کو ہر ایک وشے میں کافی گیان ہے۔ ۴۔ ودیارتھی اور ادوات ہو۔ عمر ۱۵ سے کم اور ۱۹ سے ادھک نہ ہو۔ ۵۔ ودیارتھی سدا چاری ایمپنت اور گوروکل کے سیاستکار کے نیم پالن کرنیکو تیار ہو۔ ۶۔ فیس نیم کے مطابق لی جائے گی۔ موجودہ در ۲۲ روپیہ ماسک بھرن پوشن اور پستکوں آدی کے خرچ کیلئے مقرر ہے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

"جیو ست چت ہے" — اعتراض کا جواب

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

پنڈت وشوناتھ جی نے پرکاش ۱۳ نومبر ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۱۹ پر جیو کے سمبندھ میں ... تکلیف کی ہے۔ جسے پڑھ کر مجھے کچھ کھید ہوا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے پتہ نہ تھا ... کرنی آریہ اپدیشک بھی اس طرح شاستر ورودھ من مانی باتیں لکھ سکتے ہیں۔ اس لئے میں پنڈت جی کی سیوا میں عرض کرتا ہوں کہ پنڈت جی پہلے کسی بھی درشن کو پڑھ لیں تب ... اس وشے پر لکھیں تو اچھا ہو۔ پنڈت جی کے لیکھ میں پرسپر ورودھ باتیں بھی ہیں۔ ان کی رائے میں جیو میں ... دکھ نمتک نہیں ہیں ان کو اعتراض ہے۔ کہ میں نے جیو کو آنند سوروپ نہیں مانا۔ جب وہ جیو میں ... مانتے ہیں۔ تو پتہ نہیں۔ وہ آنند سوروپ کیسے مانتے ہیں۔ پنڈت جی نے پوچھا ہے۔ سوامی ... نے جیو کو ستیہ سوروپ کہاں لکھا ہے۔ اور پنڈت جی خود سوامی جی کا پاٹھ "اونا شی" لکھتے ہیں ... ستیارتھ پرکاش میں جیو کو ... انادی لکھا ہی ہے ... ست سوروپ نہ ہوا۔ تو کب ہوا ... کی طرح ساری انت ...

بھارت یاترا

(نمبر ۱۲)

(از شری سوامی ستیانند جی مہاراج)

جودھپور (مارواڑ)

جودھپور مارواڑ میں بڑی ریاست ہے۔ جودھپور شہر کو راول جودھا نے آباد کیا تھا۔ راول جودھا راول رن مل کا لڑکا تھا۔ اس سے پہلے راجدھانی مانڈر تھی۔ میواڑ کے اتہاس میں ایک دوہا پرسدھ ہے ؎

چونڈا اج مل بچیا مانڈر لاگی آگ !
جودھا رن مل مارہا بھاگ سکے تو بھاگ

راول رن مل کی لڑکی یا بہن کی شادی مہارانا لاکھا سے ہوئی۔ اس کے پہلے لڑکے چونڈہ راج مل تھے۔ رن مل جی مہارانا کے بعد چتوڑ میں جا رہے۔ جودھا بھی وہاں تھا۔ میواڑی کہتے ہیں۔ کہ رن مل میواڑ کا تخت لینا چاہتا تھا۔ لیکن اس بحث میں نہ پڑ کر میں صرف اتنا ہی لکھنا چاہتا ہوں۔ کہ رن مل جی وہاں مارے گئے۔ اسی وقت چتوڑ کی دیوار پر کھڑے ہو کر بھٹ نے اوپر والا دوہا پڑھا تھا۔ اور جودھا جی وہاں سے بھاگ کر نکل گئے تھے۔

جودھپور والے راٹھور راجپوت ہیں۔ جو کہ جے چند قنوج والے کی اولاد ہیں۔ مارواڑ میں جو اُن کا بزرگ آیا تھا۔ اس کا نام راول سیہاں تھا۔ وہ پہلے پہل تو کسی گاؤں میں رہے پھر سردار ہو گئے۔ بعدہٗ مانڈر کی ریاست اپنے باہو بل سے اس کی اولاد نے حاصل کی۔ اس کے بعد راول جودھا نے جودھپور آباد کیا۔ جودھپور کے علاوہ بیکانیر۔ رتلام۔ کشن گڑھ۔ سیتامئو وغیرہ کئی ریاستیں اس خاندان کی ہیں ؛۔

جودھپور ایک چھوٹے سے پہاڑی سلسلہ پر آباد ہے۔ پرانا راج محل بالکل پہاڑی کے اوپر ہے۔ جو چاروں طرف سے صاف دکھائی دیتا ہے۔ پہاڑیوں کو گھیر کر کچھ قلعہ کی شکل بھی دی گئی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ پرانے زمانے کے لئے ہی تھا۔ اس وقت وہ کسی کام کا نہیں ہے۔ جس پہاڑی پر راج محل ہے۔ اس کے پاس نیچے دو طرف یا کچھ زیادہ اطراف میں شہر آباد ہے۔ شہر کے بازار کی سڑکیں نئے ڈھنگ کی ہیں۔ اور صاف ہیں۔ لیکن شہر کے اندر بازاروں میں بھیڑ لگا ہوا ہے۔ اور گلیاں بالکل گندی ہیں۔ شہر بھی پرانے ڈھنگ کا ہے۔ شہر میں پانی کا بندوبست ویسے تو اچھا ہے۔ وہ بھی یہی۔ کہ پانی پینے کو مل جاتا ہے۔ لیکن غریبوں کو جو پانی ملتا ہے۔ وہ میرے خیال میں بہت خراب ہے۔ کیونکہ اس میں بدبو ہے۔ تالاب کا پانی ہے۔ جسے صاف نہیں کیا جاتا ہے۔ امیروں کے لئے کنوئیں کا جل بھی مل جاتا ہے۔ شاید مارواڑ میں یہی نعمت ہو۔ کہ پانی مل جاتا ہے۔ ورنہ مارواڑ اور پانی متضاد باتیں ہیں۔

راج محل میں بھی تالاب ہے۔ اب تو اس میں مشین بھی لگ گئی ہے۔ اس کے پاس ہی باہر تالاب ہے۔ حاصل کلام یہ کہ شہر میں اور اس سے نزدیک جہاں کہیں پانی جمع ہو سکتا تھا۔ جمع کیا گیا ہے۔ اور کئی تالاب بنا لئے گئے ہیں۔ جو جل مہیا کرتے ہیں۔ لیکن مشہور تالاب دو ہی ہیں۔ بال سمند۔ اور پرتاپ ساگر۔ پہلا بالانا ان کے علاوہ اور بھی کئی تالاب ہیں۔ جو ان سے چھوٹے ہیں۔ لیکن لوگوں کا کام پہلے ان ہی سے ہوتا ہے۔ جب وہ خشک ہوں۔ تو ان تالابوں سے پانی لیا جاتا ہے۔ ان میں بھی بال سمند پرہار راجپوتوں کا بنایا ہوا ہے۔ جو راٹھوروں سے پہلے راجیہ کرتے تھے۔ اس کا سنسکار راٹھور مہاراجوں نے بھی کیا ہے۔ اس کے پاس ایک چھوٹا سا باغیچہ ہے۔ پہلے تو اس میں درخت ہی زیادہ تھے۔ لیکن ورتمان مہاراجہ صاحب نے ان میں گھاس بھی لگا دیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے پولو کے میدان میں بھی جہاں پہلے پتھر ہی تھا۔ اب گھاس لگوا دی ہے۔ ویسے تو وہ مہاراجہ صاحب ہیں۔ جو کچھ کریں۔ وہی اچھا ہے۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آیا۔ جو پولو میں گھاس لگوانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جہاں شراون ماس میں بھی پانی دینا پڑتا ہو۔ جہاں آس پاس کہیں گھاس ہی نہ ہو۔ وہاں گھاس لگا کر حیران ہونے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اچھا ہو تا راجہ صاحب اس فضول خرچی کی بجائے شہر والوں کو صاف پانی دینے کی کوشش کریں ؛

دوسرا تالاب پرتاپ ساگر ہے۔ جہاں پہلا تالاب ایک طرف اندازاً چار میل سٹیشن سے دور ہے۔ وہاں یہ دوسری طرف پانچ میل ہے۔ یہ اس سے بڑا ہے۔ اس پر سورگیہ پرتاپ سنگھ جی نے پچاس ہزار روپیہ اپنی جیب سے اور باقی ریاست سے لگایا تھا۔ جودھپور میں یہ تالاب سب سے بڑا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ پانی کا ذخیرہ ہے۔ اس کے پاس اور تالاب بھی ہیں۔ وہ اس سے چھوٹے ہیں ؛

ان تالابوں کے علاوہ ایک سکول ہے۔ جو کہ صرف راجپوتوں کے لئے ہی ہے۔ یہ شہر سے تخمیناً میل ہو گا۔ اس کا مکان اچھا بنا ہوا ہے۔ آشرم بھی سندر ہے۔ یہ بھی پرتاپ سنگھ جی کا بنایا ہوا ہے۔ اس میں سرداروں اور سادھارن راجپوتوں کے لڑکے پڑھتے ہیں۔ سرداروں سے خرچ لیا جاتا ہے۔ لیکن راجپوت لڑکے جو پڑھتے ہیں۔ وہ بچھونا پلنگ اور کپڑے اپنے رکھتے ہیں۔ اور سادھارن کو بھوجن وہیں سے ملتا ہے۔ سرداروں کے لڑکے الگ آشرم میں رہتے ہیں۔ لیکن پڑھتے سب اکٹھے ہیں۔ کھیلتے بھی اکٹھے ہی ہیں۔ یہ سکول گورنمنٹ اور دوسرے سکولوں کے بیچ بیچ میں ہے۔ اس کے علاوہ جودھپور میں تین اور ہائی سکول اور کالج بھی ہیں۔ سب سکولوں میں لڑکے کافی تعداد میں پڑھتے ہیں۔

راج محل کے پاس ہی ایک جگہ ہے۔ جس کو منڈورہ کہتے ہیں۔ وہ راج محل سے دو فرلانگ ہو گا۔ اس کے پاس ہی ایک تالاب ہے۔ یہ منڈورہ شبد کوئی معنی نہیں رکھتا ہے۔ لیکن یہ جگہ دیکھنے کے لائق ہے۔ یہاں جا کر پتہ لگا کہ مہاراجہ [illegible]

آریہ سماج ۔۔۔ اور ۔۔۔ وید پرچار

(از شری کپور چند بی اے ایل ایل بی فاضلکا)

آریہ سماجی اور سناتن دھرمی غرضیکہ ہر ایک ہندو کا یہ وشواس ہے۔ کہ وید سکھ مول گیان کا مکمل بھنڈار ہیں۔ اس کے سدھانت ایسے اٹل اور ایک رس ہیں۔ کہ ہر ملک اور ہر قوم زمانہ میں ان کا سہارا لے کر اپنی نجات حاصل کر سکتی ہے۔ کتاب کی شکل میں یہ وید آج کل ہر جگہ چند روپوں میں مل بھی سکتے ہیں۔ مگر معمہ تو یہ ہے۔ کہ ہندو جاتی کو ویدوں میں ہر ایک سکھ کے اٹل اور مکمل سادھن درج ہونے کا یقین ہے۔ اور وید اس کے پاس موجود ہیں۔ پھر بھی یہ جاتی آج دنیا کی تمام قوموں کی نسبت سب سے زیادہ دکھی ہے۔ ملک سے باہر کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ خود اپنے ہی گھر میں اس پر آئے دن نئی سے نئی مصیبت آتی ہے۔ جو قوم اپنے آپ کو ترقی کے خزانے کی مالک جانتی ہے۔ وہ دانہ دانہ کے لئے خود کیوں بھٹک رہی ہے۔ جس جاتی کو یہ دعویٰ ہے۔ کہ اس کے پاس ہر مرض کے لئے نسخہ موجود ہے۔ وہ خود تمام بیماریوں سے دکھی کیوں ہے؟ یہ بات ضرور سوچنے کے قابل ہے۔ ذرا وچار کریں۔ تو پتہ لگتا ہے۔ کہ ہمارا عقیدہ یہ نہیں ہے۔ کہ ویدوں پر ایمان لانا ہی راحت اور نجات کو حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ صرف اس قدر مان لو۔ کہ وید مکمل ایشوری گیان ہیں۔ اور بس۔ اسی سے لوک اور پرلوک دونوں سدھ ہو جائیں گے۔ برعکس اس کے ہمارا وشواس تو یہ ہے۔ کہ ویدوں میں پورن سکھ کا جو مکمل ایشوری گیان درج ہے۔ اس کو جاننا سمجھنا۔ اور اس کے مطابق عمل کرنا ہی ہم کو سکھ کا بھاگی بنا سکتا ہے۔

وید کے علم اور اس کے مطابق عمل کے بغیر یہ وشواس کہ یہ ایشوری گیان کا بھنڈار ہیں۔ اور ان ہی پورن سکھ کے مکمل سادھن موجود ہیں۔ نشپھل ہے۔ ویدک دھرم کی جان وید کا علم اور عمل ہے۔ نہ کہ ان کی اصلیت اور ازلیت کا عقیدہ۔ کوئی [illegible] صرف اس عقیدہ سے کہ چرک میں تمام بیماریوں کے مکمل علاج درج ہیں۔ اپنے پاس چرک کی کتاب رکھنے سے شفا نہیں پا سکتا۔ چرک کے علم اور اس کی ہدایت کے مطابق عمل کرنے ہی سے صحت یابی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ہمارے دکھ کا علاج بھی یہ ہے۔ کہ ہم ویدوں کو جانیں۔ سمجھیں۔ اور ان پر عمل کریں۔ اس کے بغیر ویدوں کو ایشوری گیان کا مکمل خزانہ صرف مان چھوڑنا لاحاصل ہے۔ اور اپنے آپ کو ویدک دھرمی کہنا دراصل وید بھگوان کا اپمان اور ان کی نندا کرنا ہے۔ اس ویدک علم اور عمل کی کمی ہی ہمارے دکھ کا موجب ہے۔ ایسی حالت میں ویدوں سے ہمیں جو عقیدت ہے۔ گو وہ بالکل سچی ہے۔ مگر ہمارے چھٹکارے کا باعث

نہیں ہو سکتی۔

مگر مشکل یہ ہے۔ کہ وید سنسکرت زبان میں ہیں۔ اور سنسکرت عام استعمال کی زبان نہیں۔ آج خود سنسکرت کے عالم سے عالم لوگ بھی اس زمانہ میں اپنے روزانہ کاروبار۔ بول چال۔ چٹھی پتری میں اس کو استعمال نہیں کرتے۔ اب یہ صرف دھارمک زبان ہے۔ دھرم گرنتھ پڑھنے اور سمجھنے کے لئے چند لوگ اس کو پورے طور پر سیکھتے ہیں۔ یہ امید کرنا۔ کہ ہندو جاتی کا کثیر حصہ کسی وقت عام طور پر سنسکرت میں اتنی مہارت حاصل کر لے گا۔ کہ وہ خود ویدوں کو اصلی زبان میں سمجھ لے۔ خوش کن اور مبارک امید ضرور ہے۔ مگر اس امید کا بر آنا قریباً قریباً ناممکن ہے۔ سوامی دیانند جی کے جنم سے اس وقت تک ہی دیکھ لیجئے۔ کہ ویدوں کے کتنے عالم ہوئے ہیں۔ پس ہندو جاتی اگر دل سے بھی یہ چاہے۔ کہ ہم ویدوں کا علم سیکھیں۔ اور ان پر عامل ہوں۔ تو اس کے رستے میں سب سے بڑی اور اس کے لئے خود ناقابل عبور رکاوٹ یہ ہے۔ کہ وہ ویدک زبان نہیں جانتے۔ اور جو زبان وہ بولتے ہیں۔ یا اپنے کاروبار میں استعمال کرتے ہیں۔ اس میں وید موجود نہیں۔ ایسی حالت میں اگر ویدک دھرمی طبقہ کے لوگ وید کے گیان سے محروم اور اس کے مطابق عمل کرنے سے مجبور ہیں۔ تو اس میں تعجب ہی کیا ہے؟ اس بے علمی اور بے عملی سے ہندو جاتی کا دکھ ساگر میں ڈوب جانا بالکل قدرتی بات ہے۔

سوامی دیانند جی نے ویدوں کے علم کو پھیلانے اور اس کی اشاعت کے لئے مستقل سامان پیدا کرنے میں اپنی تمام زندگی لگا دی۔ ویدوں کے علم کو عام بنانے کے لئے ہر شخص کا خواہ وہ کسی ملک یا قوم یا زبان کا ہو۔ اس تک رسائی پانے کے لئے اور ان کی ہدایات کے مطابق باعمل اصحاب پیدا کرنے کے لئے ہی تو سوامی جی نے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ ویدک علم کی عمومیت ہی کا اس سماج کو خاص طور پر اپنا کفیل اور ذمہ دار بنایا۔ تاکہ ہم نہ صرف تمام ہندو جاتی بلکہ تمام دنیا کے ہر فرد بشر کو اپنے ویدک علم باعمل سے یہ یقین دلا سکیں۔ کہ ویدوں کے متعلق ہمارا جو عقیدہ ہے اور جو وشواس ماتا کے دودھ کے ساتھ ساتھ ہمارے ہر رگ و ریشہ میں بھر گیا ہے۔ وہ بلا کم و بیش صحیح اور درست ہے۔ اور ان کو اس کی سچائی کی آزمائش کی دعوت دے کر اپنی باعمل مثال سے ان کو اس طرف کھینچ سکیں۔ لیکن کتنے دکھ کی بات ہے۔ کہ اوروں کے لئے تو کیا ہم ابھی تک خود آریہ سماج حلقہ کے لئے بھی مکمل وید کو ایسی صحیح و دلچسپ سہل اور واضح زبان میں پیش نہیں کر سکے۔ جس کے مطالعہ سے ہر ایک شردھالو معمولی سمجھ۔ محنت اور وقت صرف کرنے سے ویدک سدھانتوں کو سمجھ لے۔ چند سال ہوئے۔ ایک قادیانی مفتی نے مجھ کو دوران بحث میں بجا طور پر طعنہ دیا تھا۔ کہ جس ویدک آپ ہم کو دعوت دیتے ہیں۔ لائیے۔ جس زبان کو ہم سمجھتے۔ اور استعمال کرتے ہیں۔ اسی میں ہمیں مطالعہ کے لئے دیجئے۔ تاکہ ہم اس کی پڑتال تو کر سکیں۔ اس نے کہا ہم سے پہلے آپ اپنے لئے آسان اور واضح زبان میں تو ویدوں کو مکمل بنا کر خود سمجھ لیں [illegible] دعوت دیجئے (باقی صفحہ ۱۳ پر)

ریاست گوالیار میں ویدک دھرم پرچار کے وسائل

(از پنڈت وشنو دت بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

ریاست گوالیار ایک وسیع رقبہ اور آبادی کا علاقہ ہے۔ اور اس میں مگر ویدک دھرم پرچار کی بڑی گنجائش ہے۔ ریاست گوالیار کا دارالخلافہ گوالیار ہی خاص ہے۔ مگر گوالیار کی آبادی تین شہروں میں منقسم ہے۔ گوالیار، مرار اور لشکر۔ یہ تینوں شہر ایک دوسرے سے تقریباً چار چار میل کے فاصلہ پر ہیں۔ شہر بڑے خوبصورت ہیں۔ اور آبادی کافی ہے۔

گوالیار یعنی گوالیار، لشکر اور مرار میں آبادی کا زیادہ تر حصہ ہندو ہے۔ مسلمانوں کی تعداد شاید ۱۰ فیصدی بھی نہ ہوگی۔ عیسائی بھی ہیں۔ مرہٹے، راجپوت، سنکیت پرانت کے رہنے والے بھی یہاں ہیں۔ ریاست کے حکمران سندھیا ایک مرہٹہ مہاراجہ ہیں۔ جن کے بزرگوں کا اقتدار کسی وقت بہت زیادہ تھا۔ اور دہلی تک حکومت تھی۔ دہلی کا بادشاہ ان کے زیر اثر تھا۔ تاریخ میں روایت ہے۔ کہ انگریزی سلطنت قائم ہونے سے پہلے ہندوستان میں سندھیا کی حکومت تھی۔ اور انگریزوں نے حکومت سندھیا سے لی ہے۔

گوالیار میں تینوں شہروں کی مختلف میونسپلٹیاں ہیں۔ چھاؤنی ہے۔ ایک فوج ہے۔ جس کے کمانڈر انچیف ایک مرہٹہ سردار ہیں۔ انگریزی بھی فوج میں ہیں۔ پنجابی بھی کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔ سکھ بھی یہاں ہیں۔ لشکر میں محلات ہیں۔ باغ ہیں۔ عدالتیں ہیں۔ عدالت کی زبان ہندی ہے۔ فیصلہ جات ہندی میں تحریر کئے جاتے ہیں۔ عرضیاں ہندی میں لکھی جاتی ہیں۔ بیانات بھی ہندی میں قلمبند ہوتے ہیں۔

لشکر میں سبزی اور پھل منڈی دیکھنے کے قابل ہے۔ سرکاری چھاپہ خانہ کی عمارت ہے۔ مہاراجہ سندھیا کی مورتی ہے۔ اور مرار میں گوالیار ریاست کی اپنی چھوٹی ریلوے کا اسٹیشن ہے۔ غرضیکہ عمارتوں اور رونق کے لحاظ سے یہ تینوں آبادیاں دیکھنے کے قابل ہیں۔ مرار میں آبادی سے تھوڑے فاصلہ پر ایک جھیل اور باغ ہے۔ جھیل میں بارش کا پانی جمع ہوتا ہے۔ بڑے بڑے افسروں کی کوٹھیاں مرار میں ہیں۔ گوالیار ریاست کے مشہور گول میز کانفرنس میں جانے والے قائمقام کرنیل کیلاش ناتھ ہاکسر یہیں رہتے ہیں۔ مرار سے تین میل کے فاصلے پر ایک مقام سیپری ہے۔ وہاں ایک مہارانی کی مورتی ہے۔ اس مورتی کی پوجا حسب ضابطہ اسی طرح ہوتی ہے۔ جس طرح مندروں میں دیگر مورتیوں کی ہوتی ہے۔ رانی صاحبہ اٹھتی ہیں۔ جاگتی ہیں۔ کھانا کھاتی ہیں۔ آرام کرتی ہیں۔ [illegible] ہیں۔ پان کھاتی ہیں۔ انہیں پنکھا کیا جاتا ہے غرضیکہ ہزاروں روپے ان توہمات پر ضائع کئے جاتے ہیں۔

ہندی کا پرچار اس علاقہ میں خوب ہے۔ کوئی سائن بورڈ ایسا نظر نہیں آئے گا جس پر اردو لکھی ہوئی ہو۔ ہر ایک سائن بورڈ ہندی اور انگریزی میں ہوتا ہے۔ اگر اردو بھی ہندی کے ساتھ سائن بورڈ پر کہیں نظر آ جائے۔ تو سمجھ لو۔ کہ وہ مسلمان کی دکان ہے۔ اور عموماً یہ بات درست تھی۔ لشکر میں ایک جگہ ایک سائن بورڈ پر اردو نظر آئی تو مجھے شک پڑا۔ کہ یہ مسلمان کی دکان ہوگی۔ لیکن میں نے حیرانی سے دیکھا۔ کہ ایک پنجابی آریہ سماجی سنار کی دکان ہے۔ ایک پنجابی آریہ سماجی نے اپنی اردو کو یہاں بھی نہ چھوڑا۔

اردو کیا ہے۔ فارسی حروف میں ہندوستانی یا ہندی ہے۔ بعینہ ایسی صورت ہے جیسا کہ انگریز ہندوستانی سیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ٹوٹی پھوٹی بولتے بھی ہیں۔ مگر اردو حروف یا ہندی حروف لکھنا نہیں جانتے۔ اس لئے انہوں نے ایک نیا ڈھنگ ہندی کو انگریزی حروف میں لکھنے کا نکالا ہے۔ اور اس کا نام رومن حروف رکھا ہے۔ بہت سے ہندوستانی عیسائی بھی جو کم تعلیم یافتہ ہیں۔ ایسے ملتے ہیں۔ جو رومن حروف میں ہندوستانی لکھ لیتے ہیں۔ مگر دوسرے حروف نہیں جانتے۔ جس زبان کو اردو کہا جاتا ہے۔ اس کا سیکھنا بھی ہندی کے مقابلہ میں کس قدر مشکل ہے۔ مگر پھر بھی افسوس ہے۔ کہ جہاں اردو کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ وہاں ایک آریہ سماجی کی دکان پر سائن بورڈ پر اردو ہے۔

اس ریاست میں کہ بٹے۔ اجین اور قنوج تین بڑے بارونق شہر ہیں۔ ریاست میں چمبل ندی ہے۔ دیہات میں سیرابی اسی ندی سے ہوتی ہے۔ باشندے بڑے خوش خلق اور مہذب ہیں۔ ہر ایک سے شریفانہ برتاؤ کرتے ہیں۔

مرار۔ لشکر اور گوالیار ہر سہ مقامات پر آریہ سماجیں ہیں۔ ان کے اپنے اپنے جداگانہ مندر بھی ہیں۔ مرار میں ایک اناتھ آلیہ و دھوا آشرم بھی ہے۔ آریہ سماج مرار نے ایک نابینا بھجنیک رکھا ہوا ہے۔ جو بہت اچھے بھجن گاتا ہے۔ اور دیہات میں بھی پرچار کرتا ہے۔ ایک فوجی ریٹائرڈ شخص اناتھ آلیہ اور بدھوا آشرم کا مینیجر ہے۔ مجھے بتلایا گیا۔ کہ اناتھ آلیہ میں ایک ایسا لڑکا داخل تھا۔ جو کسی کو باہر جنگلوں میں پھرتے ہوئے جنگلی حالت میں ملا۔ وہ ٹانگوں کے بل چلنا نہیں جانتا تھا۔ کھانے کو دوڑتا تھا۔ اور درختوں پر چڑھ جاتا تھا۔ بندروں کی طرح ہر ایک چیز کو توڑ پھوڑ ڈالتا تھا غرضیکہ بہت نقصان کرتا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کی عادت میں کسی قدر تبدیلی آ رہی تھی۔ مگر دقت یہ تھی۔ کہ وہ کوئی زبان نہ بول سکتا تھا اشاروں سے اسے سمجھاتے تھے۔ تنگ آ کر اسے لوہے کی زنجیروں سے باندھ کر رکھنے لگے۔ جب وہ زیادہ نقصان کرنے لگا۔ تو مجبوراً اسے پاگل خانہ میں بھیج دیا۔

مرار میں گھنیشام داس برلا مل کی ایک شاخ ہے۔ اس شاخ کا دم آریہ سماجیوں کے لئے غنیمت ہے۔ اناتھ آلیہ اور بدھوا آشرم کے مکانات اسی مل کے دان سے بنے ہیں۔ اور آریہ مندر کی عالیشان عمارت اور وسیع احاطہ کی تیاری میں بھی اس مل کا ہاتھ ہے۔

مجھے مرار میں دو لیکچر دینے پڑے۔ ایک لیکچر آریہ مندر مرار میں دیا۔ حاضری کافی تھی۔ اور لوگ بڑے پریم سے سنتے رہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ دھرم کے لئے پریم مرار میں دن بدن بڑھ رہا ہے۔ آریہ سماج کے پردھان ایک پنجابی سود مہاشہ ہیں۔ جنہوں نے مجھے اپنے تعلقات فیروزپور کے ساتھ بتلائے۔ ایک پنجابی کو آریہ سماج کا پردھان دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی۔ ان کو بیاس جی کہتے ہیں۔ منتری مہاشہ بھی بڑے مستعد نوجوان ہیں۔ آریہ سماج کے ممبران ۴۰ کے قریب ہیں۔

میرے ایک بھائی پنڈت امرناتھ جی جو پہلے جیند آریہ سماج کے روح رواں تھے۔ اب مرار میں آ گئے ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ اور ایک دکان مرار میں کھول لی ہے۔ آریہ سماج کے آپ پردھان ہیں۔ وہ یہاں بھی خاصی دلچسپی لیتے ہیں۔ ان کے ہی اصرار پر میں نے آریہ سماج میں ویاکھیان دیا۔

مرار میں ایک ودیارتھی منڈل مرہٹہ ودیارتھیوں کا ہے۔ ان کے منتری نے مجھے اپنے منڈل میں ویاکھیان دینے کے لئے کہا۔ میں نے دوسرے دن اس منڈل کی سبھا میں پدھرم کے بارے پر ویاکھیان دیا۔ مرہٹہ نوجوانوں کی خاصی تعداد جمع تھی۔ اور بڑے پریم اور شردھا سے ویاکھیان سنتے رہے۔ دوران لیکچر میں ایک سانپ نکل آیا۔ مگر سب شانتی سے بیٹھے رہے۔ اور ایک آدمی نے اٹھ کر سانپ کو مار ڈالا۔

مرار میں یہ خوبی ہے۔ کہ ہندی اور سنسکرت تھوڑی بہت ہر ایک شخص جانتا ہے۔ اور ویاکھیانوں میں سنسکرت کا پریان دینے میں آنند آتا ہے۔ مرار میں چند روز رہنے کا میرا انوبھو یہ ہے۔ کہ ریاست گوالیار میں اگر پرچار کیا جائے۔ تو بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ مہاتما گاندھی کے برتنے والے دنوں میں مرہٹہ ودیارتھی منڈل نے بڑا کام کیا۔ مندروں میں اچھوتوں کو داخل ہونے کی اجازت ہو گئی۔ کنوؤں پر بھی چڑھ گئے۔

گوالیار کی سماجوں کے لئے بڑی دشواری یہ ہے۔ کہ ان کا تعلق راجپوتانہ پرتی ندھی سبھا سے ہے۔ اور اس کا مرکزی مقام اجمیر ہے۔ جہاں سے پرچار کا انتظام ہونا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ گوالیار کے پاس آگرہ، متھرا، دھول پور، جھانسی ہے۔ اور سالانہ جلسہ وغیرہ پر جب کبھی اپدیشکوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو انہی مقامات سے اپدیشک بلانے پڑتے ہیں۔

آریہ سماج جھانسی کے پاس اپدیشک ہیں۔ آگرہ تو کبھی دفعہ آریہ پرتی ندھی سبھا سنکیت پرانت کا صدر مقام رہا ہے۔ اگر گوالیار کی آریہ سماجوں کا تعلق آریہ پرتی ندھی سبھا سنکیت پرانت سے ہو۔ تو کیسا اچھا ہو۔ بآسانی پرچار کا بندوبست ہو سکے۔ یا خاص حالات کی وجہ سے باخاص عرصہ کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ان آریہ سماجوں کا تعلق کر دیا جائے۔ تو مناسب ہوگا۔ یا سارودیشک سبھا یہاں کے پرچار کو اپنے ہاتھ میں لے۔ ہم تو ودیش پرچار کا بندوبست سوچ رہے ہیں۔ اور یہاں ہمارے ہی دیش میں بہت سے علاقہ جات ایسے ہیں۔ جہاں بآسانی پرچار ہو سکتا ہے۔ مگر ہم پرچار نہیں کرتے۔ اگر کوئی سنیاسی ریاست گوالیار کو سنبھال لے۔ تو یہاں بڑا شاندار کام ہو سکتا ہے۔ مرہٹوں میں ویدک دھرم پرچار کی خصوصاً بڑی سخت ضرورت ہے۔

پتری لوک

مہرشی دیانند اور پنڈت ساتولیکر جی کا ویدک دھرم

(گزشتہ سے پیوستہ)

(از شری پنڈت بھگت رام جی ڈوگرہ)

شری پنڈت ساتولیکر جی ویدک دھرم صفحہ ۲۰۶-۲۰۷ پر اتھرووید کانڈ ۱۸ انوواک ۴ منتر ۷۸-۷۹-۸۰ کے حوالے سے سدّھ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ پتر پرتھوی لوک میں بیٹھتے ہیں۔ اور پتر انترکش لوک میں بیٹھتے ہیں۔ اور پتر دیو لوک میں بیٹھتے ہیں۔ اور ان تینوں لوکوں میں بیٹھ کر سودھا پیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ "اس پرکار ہم نے دیکھا۔ کہ پتری لوک کا نردیش ہمیں وید میں ملتا ہے۔ اب ہمیں دیکھنا ہے۔ کہ وہ پتری لوک کون سے ہیں۔" منتر ۷۸ "پرتھوی لوک ہے جہاں پتر بیٹھتے ہیں"۔ منتر ۷۹ "اس منتر میں انترکش میں بیٹھنے والے پتروں کا ورنن ہے"۔ منتر ۸۰ "اس منتر میں ایسے پتروں کا ورنن ہے جو کہ دیو لوک میں بیٹھتے ہیں۔ اور وہاں بیٹھ کر سودھا پیتے ہیں"۔

پھر صفحہ ۲۰۸ پر لکھتے ہیں "اب تک کے سب منتروں کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ پتر پرتھوی لوک سے چل کر انترکش لوک میں آتے ہیں۔ اور وہاں سے چل کر سب سے انت میں اس دیو لوک میں نواس کرتے ہیں۔ یہ دیو لوک گرہ نکھشتر آدی کے نواسک دیو لوک سے بھی پرے ہے۔ ایسا اس منتر سے پتہ چلتا ہے۔ اتہ اس کے آدھار پر یہ انومان نکالا جا سکتا ہے۔ کہ یہ پتروں کا نواسک دیو لوک سورج لوک سے پرے ہے"۔ پھر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کہ "اس منتر سے ہمیں اتنا اور پتہ چلتا ہے۔ کہ پورو منتر میں نردشٹ تیسرا دیو لوک کہ جس میں پتروں کی ستھتی ہے۔ وہ سورج لوک سے پرے ہوتا ہوا یم لوک میں ستھت ہے۔ ارتھات یم کا راجیہ اس دیو لوک میں ہے۔ پتر یم کی پرجا ہیں۔ تتھا یم ان کا راجا ہے"۔ پھر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں۔ کہ "اس منتر میں یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ دیو لوک تین پرکار کا ہے۔ ایک تو وہ۔ جو کہ تینوں پرکار کے دیو لوکوں میں سے سب سے نیچا ہے۔ اور اس میں میگھ منڈل ستھت ہے۔ دوسرا اس سے اوپر اور اس میں پہلا ارتھات گرہ نکھشتر آدی ستھت ہیں۔ یہ بیچ کا دیو لوک ہے۔ تیسرا اس سے اوپر ہے۔ جو کہ پردیو کے نام سے پرکھیات ہے۔ اور یہی دیو لوک ہے۔ جس میں کہ پتر نواس کرتے ہیں"۔

پھر صفحہ ۲۰۹ پر لکھتے ہیں۔ کہ "اب تک کے وچن سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ پتر پرتھوی۔ انترکش تتھا دیو ان تینوں لوکوں میں نواس کرتے ہیں"۔ پھر اسی صفحہ ۲۰۹ پر لکھتے ہیں۔ کہ "یہ منتر سویم ہی (خود بخود ہی) ادھک سپشٹ ہے (صاف ہے) یہ پتروں کا تینوں لوکوں میں نواس ہونا سپشٹ بتا (صاف طور پر) پرتی پادن (بیان) کر رہا ہے"۔

اگر پنڈت جی پرتھوی اور دیو اور انترکش کے گہرے ارتھوں کی طرف نگاہ ڈالتے۔ تو ان کو صاف طور پر پتہ چل جاتا۔ کہ وید دھارمی پتر تینوں لوکوں میں نواس کیسے کرتے ہیں۔ اور وید اس میں کیا اپدیش دے رہا ہے۔ اور مہرشی دیانند جی کیا کچھ بیان کرتے ہیں۔ وید خود یم اور پتروں کے متعلق کیا کچھ بیان کرتے ہیں۔

مہرشی دیانند جی سنسکار ودھی دواہ پرکرن صفحہ ۱۶۵ پر پرتگیا کے چھ منتروں کے پاٹھ کرنے کے بعد یگیہ کنڈ کی پردکشنا کرتے ہوئے جس منتر کے ذریعہ پرتگیا کرتے ہیں۔ کہ

द्यौरहं पृथिवी त्वं इत्यादि

کا ارتھ اس پرکار کرتے ہیں۔ کہ "تو پرتھوی کے سمان گرہاشرم کے دیواروں کو دھارن کرنے ہاری ہے۔ اور میں (دیو) ورشا کرنے ہارے سورج کے سمان ہوں۔ وہ تو اور میں دونوں سنتان پورو دواہ کریں" وغیرہ وغیرہ یہاں پر ماتری شکتی کو پرتھوی اور پتری شکتی کو دیو کہا گیا ہے۔ اسی خیال کو ورنن کرتے ہوئے شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار جو آریہ سماج کے حلقہ میں ایک خاص مانے ہوئے ودوان ہیں۔ آریہ ماسک پتر میں سورگ پر لیکھ لکھتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ کہ "پرتھوی۔ انترکش اور دیو یہ تینوں لوک ویدک ساہتیہ میں پرسدھ ہیں۔ انہیں کو سورگ لوک کہا گیا ہے"۔

اب ہم اس وشے میں اپنا مت پرکاشت کرتے ہیں۔ ودوان لوگ جانتے ہیں۔ کہ ویدک ساہتیہ میں دیو اور پرتھوی کو پتا اور ماتا کہا گیا ہے لیکن کے الٹ دواہ سنسکار میں پتی کو دیو اور پتنی کو پرتھوی کہا گیا ہے۔ یہ دیو اور پرتھوی جہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہ انترکش لوک ہے۔ اس پرکار ہمیں گیان ہو گیا۔ کہ انترکش لوک گرہست آشرم کا نام ہے۔ اب یدی گرہست آشرم کو انترکش لوک مان لیا جائے۔ تو پرتھوی لوک برہمچریہ آشرم کا نام اور دیو لوک بان پرست آشرم کا نام ہے۔ پھر دوبارہ لکھتے ہوئے پنڈت جی فرماتے ہیں۔ کہ "اس پرکار ہم نے دکھا دیا۔ کہ پرتھوی۔ انترکش اور دیو لوک برہمچریہ۔ گرہست اور بان پرست کا نام ہے"۔ "یہ تینوں آشرم پالن کرنا سب کا دھرم ہے"۔ ان ارتھوں سے سب وید منتر جو پنڈت ساتولیکر جی نے پیش کئے ہیں پورا تک

گیوں کو سدھ کرنے کے لئے پیش کئے ہیں صاف اور شدھ ارتھ کے بودھک ہو جاتے ہیں۔ ایک اور بات جو شت پتھ ۱۴-۷-۳-۲۴ اور برہدآرنیک میں ورنن کی گئی ہے۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے بھی اپنے لیکھ میں اس کا حوالہ دیا ہے۔

ارتھ یہ ہے۔ "اس منش سنسار میں تین ہی لوک ہیں۔ جن کو منش لوک۔ پتری لوک۔ اور دیو لوک کہتے ہیں۔ یہ منش لوک پتر ہی کو اتپن کرنے سے جیتا جاتا ہے۔ دوسرے کسی کرم سے نہیں۔ اور پتری لوک دوسرے اپکاری کاموں کے ذریعے جیتا جاتا ہے۔ اور دیو لوک ودیا کے ذریعہ پراپت کیا جاتا ہے۔ اس واسطے دیو لوک سب سے اتم ہے۔ اس طرح ودیا کی پرشنسا کی جاتی ہے۔ ارتھات سنتان اتپن کرنا۔ دیگر اپکاری کاموں سے ودیا دان سب سے اتم ہے۔ اس سے یہ تینوں لوک گرہست۔ بان پرست اور سنیاس اتھوا آچاریہ بننے کا کام جو گورو کلوں میں سب کو ودیا دان کرنا ہی اتم مانا گیا ہے۔ اسی پرکار گرہست آشرم کو پرتھوی لوک اور بان پرست آشرم کو انترکش لوک اور سنیاس آشرم کو دیو لوک کہہ سکتے ہیں۔ اس طرح وید میں جہاں جہاں انترکش لوک شبد آیا ہے۔ وہاں بان پرست آشرم ارتھ کئے جائیں۔ تو سب معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ مہرشی دیانند جی سنسکار ودھی کے بان پرست پرکرن صفحہ ۲۶۲ پر

सुकृतं लोकम्।

سکرت لوک کے ارتھ بان پرست آشرم کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ "اپنے من کو گرہست آشرم سے اوپر کی اور لا۔ پنیہ آتماؤں کے دیکھتے لوگ یہ بان پرست آشرم کو بھی پراپت ہو"۔ اتھرووید ۹-۵-۱۔

اب پنڈت ساتولیکر جی کے وہم کو دور کرنے کے لئے کسی دوسری تکنیک اور پرمان کی ضرورت نہیں رہتی۔ پتر ودوان یا تو گرہست آشرم میں آ کر لوگوں کو اپدیش کا کاریہ کریں گے۔ یا راجیہ پربندھ میں اور انیک پروپکاری کاموں میں صلاح اور مشورے دے کر راجیہ کے بوجھ کو ہلکا کریں گے جس سے راجا اور گرہست پرشوں کا فرض ہو گا کہ انکا

بھوجن وستر کا آدر اور ستکار پوروک انتظام کریں۔ جن کو وید نے

स्वधा पितृभ्यः पृथिवी षद्भ्यः। अथर्व १८.४.७८

گرہست آشرم کے متعلق پروپکار کے کاموں کو کرنے والے پتروں کو سودھا۔ ارتھات بھوجن وستر وغیرہ سے ستکار کرنا چاہئے۔ ایسی آگیا ہے۔ اور

स्वधा पितृभ्यो अन्तरि क्षसद्भ्यः॥ अथर्व १८.४.७९

جو پتر بان پرست آشرم میں نواس کرتے ہیں۔ ان کو بھوجن وستر وغیرہ سے ستکار کرنا چاہئے۔ ان کے ہر ایک پرکار کے اکشا وغیرہ کا انتظام بھی راجا یا پرجا گرہستی پرشوں کو ہی کرنا ہو گا۔ اور

स्वधा पितृभ्यो दिवि षद्भ्यः॥ अथर्व १८.४.८०

جو پتر آچاریہ کلوں میں ودیا دان وغیرہ کاموں کو کرنے یا سنیاس آشرم میں پرویش کر کے سنسار کا اپکار کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی ہر ایک پرکار کی سمپتی سے سیوا شوشروشا کرنا گرہستی پرشوں کا ہی کام ہے۔

پنڈت ساتولیکر جی اگر ذرا سا بھی وچار کرتے۔ تو ان کو خود بخود اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا۔ اور مہرشی کے چرنوں میں سر رکھ کر اپنے ارتھوں پر شوک پرگٹ کرتے۔ خود پنڈت جی نے ویدک دھرم کے صفحہ ۲۰۰ پر جو رگوید سے منتر دیا۔ وہ کتنا صاف ہے۔ اور اوپر بیان کردہ بھاؤں کو صاف الفاظ میں ظاہر کرتا ہے۔

प्र णः पवस्व वसुमद्धिरण्यवदश्वावद्गोमद्यवमत्सुवीर्यम्। यूयं हि सोम पितरो मम स्थन दिवो मूर्धानः प्रस्थिता वयस्कृतः॥ ९.६९.८

ہے پرجو! ہم کو پرتھوی کا مالک۔ سونا چاندی وغیرہ اتم پدارتھوں والا۔ گھوڑیاں وغیرہ اتم سواریوں کے یوگیہ۔ گو ارتھات دودھ دینے والے جانوروں والا۔ انیک پرکار کے کھانے کے یوگیہ پدارتھوں والا اور بلوان بنا۔ جس سے آپ میرے عمر رسیدہ پتر (بزرگ) سب سے اتم ہوتے ہوئے اور سومیہ گن والے اتم سدآچاری اتم سبھاؤ ہوتے ہوئے بان پرست آشرم میں پرویش کریں۔ اور ہم ان کی اچھی پرکار سے وستر بھوجن دودھ وغیرہ سے سیوا کر سکیں۔

پنڈت ساتولیکر جی کو کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ ویدکی آگیا انوسار جیون ویتیت کرنے سے ہر ایک منشیہ پرش کم از کم ۱۰۰ ورش تک عمر بھوگنے کا ادھیکاری ہے۔ تو وید منتروں میں جب پتا کا پتا اور پتا کا دادا پتا پیدا ہوئے۔ تو جب وہ مرد جو جیتے ہیں کا ارتھ کیوں کر [illegible] ہیں۔ اور جب وہ جیتے ہیں تو پھر ان کے انترکش میں داخل ہونے کے ارتھ صاف بان پرست آشرم کو ظاہر کرتے ہیں۔

علاوہ اور ارتھ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ٹرٹ پوران کی کہانیوں یہاں پڑ کر ارتھ کے انرتھ کیتے ہیں۔ اب تک سمجھ میں نہیں آیا۔ پنڈت جی اسی صفحہ پر ایک دوسرا منتر اتھرو وید کا دیتے ہیں۔ جس میں انترکش میں داخل ہونا بتایا ہے ؛

ये नः पितु पितरो ये पितामहाः य आविविशुरुर्वन्तरिक्षम्। तेभ्यः स्वराडसुनीतिर्नो अद्य यथावशं तन्वः कल्पयाति॥ अथर्व १८.३.५९

جو ہمارے پتا کا پتا اور جو پتا کا دادا اور جو اور لوگ وسترت انترکش ارتھات بان پرستھ آشرم میں داخل ہو چکے ہیں۔ اُن کے لئے راجہ خود مختار راجہ یا راجہ خود بخود اور جو سب کے پرانوں کی رکھشا کرنے والا ہے وہ ہمارے شریروں کو اور شریر سے تعلق رکھنے والے تمام سادھنوں کو ارتھات کھوجن وستر مکان وغیرہ سب سامگری کو ہر ایک کی خواہش کے مطابق تیار کر دیتا ہے۔ یا بنایا کرے۔ اس منتر میں انترکش شبد کے معنی سولے بان پرست کے اور ہو ہی نہیں سکتے اور یہ سب کام راجہ یا راجہ سبھا ... آبادی ہے۔

پنڈت سانولیکر جی ایک اور غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ جو یم کے متعلق ہے۔ یم کو پتروں کا راجہ کہا گیا ہے۔ اور پنڈت جی یم لوک کو کہیں دوسری دنیا میں بیان کرتے ہوئے ذرا بھی نہیں ہچکچاتے اور صاف الفاظ میں لکھ دیتے ہیں۔ کہ سورج سے پرے دیو لوک میں کہیں پر یم کا لوک ہے۔ اور وہاں پر مرے ہوئے پتروں کا راجہ یم ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر پنڈت جی وید کے منتر کو تھوڑا سا بھی وچار لیتے۔ تو شک و شبہ کی گنجائش ہی نہ رہتی۔ وید خود ایک منتر میں یم کے گنوں کو ورنن کرتے ہوئے اس کے لوک اور اس کے فرائض کا ورنن کر دیتا ہے۔ اور ہمارا بھی ساتھ ہی اس کے متعلق فرض کو صاف کر دیتا ہے۔ دیکھو اتھرو وید۔ اوپر کہے گئے سوکت کا ۶۳ واں منتر

جو بان پرستھ آشرمی ودوانوں میں کرانت درشی اُتم وِدوان ہے۔ اور جو بدھی والے بان پرستھیوں میں سب سے اعلیٰ بدھی رکھتا ہے۔ اور جو بان پرستھ آشرم کا انتظام کرتا ہے۔ اور جو اپنی وِدیا اور تپ سے سب آشرم واسیوں کی رکھشا کر رہا ہے۔ اس کی سب سنسار کا بھلا چاہنے والے سب کے متر گرہستی لوگ دان وغیرہ کے ذریعہ اُن کی دستر وغیرہ سے سیوا اور شترو شا کریں ؛

وہ وید منتر یم کے گنوں سے بکت یم ارتھات پتروں کا بوڑھا یم گرہستیوں کو دُو نم جیون وشیشت کہنے اور لمبی عمر بھوگنے کے لئے اچھی پرکار سے اُپدیش کا انتظام کرے ہے۔ اس وید ... انیک قسم

بقیہ صفحہ ۱

خیال دل میں لانا۔ بات نہایت تلخ مگر بالکل سچی تھی۔ اس کا جواب ہی کیا تھا۔

عیسائی دھرم کا آج طوطی بول رہا ہے۔ آئے سال بے شمار آدمی اس طرح اس کی شرن میں آ رہے ہیں جس طرح سمندر میں برسات کے دنوں لاتعداد دریاؤں کا سیلاب اچھلتا آمد آمد گر رہا ہے۔ اس ترقی کے بہت سے اسباب ہیں۔ مگر بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کی دھرم پستک دنیا کی قریباً ہر زبان میں موجود ہے۔ ہر جگہ اور ہر زبان کے لوگوں میں وہ اپنے دھرم کا پرچار کرتے ہیں۔ اور اُن کی اپنی زبان میں ہی ان کو اپنے دھرم کی پستکیں پیش کرتے ہیں۔ تا کہ وہ لوگ ان کو خود پڑھ اور سمجھ کر ان کے سچے اور جھوٹے ہونے کا اندازہ لگا لیں۔ صرف اتنا ہی نہیں۔ انجیل کا کون سا مسئلہ ہے۔ کون سا پہلو ہے۔ کون سا خیال ہے۔ یا کون سا نکتہ ہے۔ جس پر شردھالو باشندوں کے لئے مکمل اور جامع ایک علیحدہ چھوٹی سی کتاب موجود نہ ہو۔ جو اس بات کو مختلف طریقوں اور مثالوں سے نہایت دلچسپ اور آسان زبان میں سمجھاتی ہو۔ غرضیکہ انجیل کے پیغام کو نہ صرف عیسائی طبقہ کے لئے بلکہ ہر زبان اور ہر سمجھ کے آدمی تک قابل سما بنانے کے لئے پرچارکان انجیل نے کوئی طریقہ اٹھا نہیں رکھا ؛

ادھر ہم ہیں۔ کہ نام کو تو ویدک دھرمی ہیں مگر ابھی تک اس گیان بھنڈار کو ایسی شکل بھی نہیں دے سکے۔ جس سے یہ پوران روپ میں ہمارے سامنے کھل سکے۔ یہ امرت سرور ابھی تک سربستہ پڑا ہے۔ کسی کسی خاص جگہ پر چھوٹا سا سوراخ کر کے اس سے کسی قدر آب حیات حاصل کر لینا شانتی دینے کے لئے کب کافی ہو سکتا ہے۔ ہمارے ارادے اور دعوے تو یہ ہیں۔ کہ ہم ویدوں کے علم کو تمام دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیں گے۔ اور اس امرت کی نہریں ہر ملک میں پہنچا دیں گے

مگر حقیقت اور حالت یہ ہے۔ کہ ابھی تک ہم خود ہی اس امرت کی پیاس سے دیا کل اس سرور کے کنارے حسرت بھری نگاہوں سے تڑپ تڑپ کر دم توڑ رہے۔ اور دکھ بھوگ رہے ہیں۔ سنسار کے اُپکار اور چاروں انگ عالم میں ویدک گیان کے پرچار کا وقت تو جب آئے گا آئے گا۔ فی الحال تو ضرورت یہ ہے۔ کہ ہم مکمل وید کو ایسی زبان اور رسم الخط میں قابل دستیاب بنا دیں۔ جس سے ہندو جاتی کا ہر ایک معمولی سے معمولی سمجھ کا فرد بھی اس کو پڑھ سکے۔ اور واضح طور پر اس کو سمجھ سکے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ایک بنیادی ضرورت ہے۔ اس کو پورا کئے بغیر دوسروں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ خود ہندوؤں میں ویدک الہٰیوری گیان کے مکتی شکھ مول ہونے کا پرچار کرنا ... ان کے ماترمی وشواس کو جتلانا ہے۔ چاہئے تو یہ۔ در در اصل وید پرچار کا ہی ابتدائی اگر ہے کہ ویدوں کو عام ہندوؤں کے لئے قابل فہم بنانے اور ان کو اس شکل میں لانے کے لئے ہم اپنی تمام کوششیں صرف کر دیں۔ جب ویدک گیان اتنا آسان اور عام ہو جائے گا۔ تو انوشٹھانی عام باعمل بھی پیدا ہو جائیں گے۔ اور ویدوں پر عمل پیرا ہونے کے بعد ہندو جاتی دوسرے

مذاہب والوں کے سامنے اپنی مثال اور اپنی حالت کا نمونہ پیش کر کے ان کو ویدک سدھانتوں کی سچائی کی طرف کھینچ سکے گی ؛

ہماری موجودہ حالت کو پیش نظر رکھ کر دوسرے مذاہب کے لوگوں کا یہ استدلال کہ اگر عقیدہ مندان وید کی یہ پرسی حالت ہے۔ اور خود ان کو ان کا وید اس دکھ سے نکال کر مصیبتوں سے نہ بچا سکتا ہے۔ اور نہ ترقی کے زینہ پر لے جا سکتا ہے۔ تو ان کا یہ دعوے کہ وید الہٰیوری گیان ہے۔ اور اس میں پورن سکھ کے مکمل سادھن موجود ہیں۔ ایک بے معنی اندھ وشواس ہے۔ کچھ بے جا نہیں۔ بلکہ اس حالت میں تو خود وید وشواسیوں کا بھی اس پر سے وشواس ہٹ کر دوسرے مذہب کی شرن لینا کوئی تعجب کی بات نہیں ؛

چنانچہ دوسروں کی غلط فہمیوں کو دور کرنے۔ اپنے بچھڑے بھائیوں کو بچانے۔ اور بچھڑے ہوؤں کو ملانے ہر ہندو جاتی تک مکمل اور صحیح وید کا گیان پہنچا کر اس کے عقیدہ کو ذی فہم بنانے اور اس سے اسکو اپنا عمل ویدکی ہدایات کے مطابق کرنیکا موقعہ دینے کا سب سے پہلا اور موثر طریقہ یہی ہے۔ کہ ہم مکمل وید کو عام فہم زبان میں پیش کریں۔ تاکہ ہم وید پرچار کے متعلق فرض کی پہلی منزل طے کریں ؛

کی پورانک پہیلیوں کو صاف کر دیا ہے۔ یم بان پرست آشرم کا سب سے بڑا وِدوان ہے۔ جو ان ودوانوں کی ہر ایک قسم کی رکھشا کرتا ہے۔ اور ان دواروں گرہست آشرم کے لوگوں کی ہر ایک قسم کی کمزوریوں کا ذمہ دار ہے۔ تاکہ ان لوگوں کو گرہستھیوں میں جبکہ اُپدیش وغیرہ کا پربندھ کرے۔ جن گرہستیوں کو بھی انکے لئے ہر ایک ضروری سامان یہم پہنچانیکی آگیا اسی یم کے ذریعہ وہاں پر پہنچانیکی ترغیب دیجئے۔ کیا مُردوں میں یہ گُن ہو سکتے ہیں؟ سوائے پورانک لوگوں کے یا انکے بنتا پر شونکے کون اس قسم کی گپوں کو سویکار کریگا۔ پنڈت سانولیکر جی نے ... پارہ ... بارہ ... ریاتی آشرم

چھپ گیا چھپ گیا چھپ گیا

ہر ایک آریہ سماجی کا عمر بھر ساتھ رہنے والا سچا دوست اور اصلی رہبر

کرتویہ درشن

۵۷ بلاک کی تصویریں — ضخامت ۴۸۴ صفحہ — قیمت صرف دس آنہ

(سمپادک وید متر ایم۔ اے۔ ودیا واچسپتی)

آریہ سماج کے پریمیوں کے لئے یہ ایک نہایت سندر نہایت اپیوگی اور نہایت کارآمد سنہری گٹکا بڑی محنت اور بڑے پریشرم سے تیار کیا گیا ہے۔ اسمیں آریہ سماج کا پورن پریچے دیکر آریہ مہاپرشوں۔ آریہ سنیاسیوں۔ آریہ ودوانوں آریہ سیوکوں اور آریہ لیڈروں کی ۵۲ بلاک کی تصویریں دی گئی ہیں۔ ۱۰۰ سال عمر پراپت کرنے کے لئے سنہری اصول دیکر ۲۰ سے اوپر عورتوں اور مردوں کی ورزشوں کے لاثانی بلاک دیدئے ہیں۔ ہر ایک صفحہ پر ویدوں اور اپنشدوں کا ایک ایک سندر اپدیش دیا ہوا ہے۔ اسمیں چاروں ویدوں۔ برہمن گرنتھوں۔ اپنشدوں۔ رامائن۔ مہابھارت۔ گیتا وغیرہ شاستروں کے علیحدہ علیحدہ سوبھاشت اور ارتھ سہت شکشا پرد شلوک سندرتا سے دئے ہیں۔ اور سنت مہاتماؤں کے سندر وچن دئے گئے ہیں۔ اسمیں برہمن ارتھ اور ودھی سہت آریوں کا نتیہ کرم کانڈ۔ روزانہ ہفتہ واری اور پندرہ روزہ یگیہ آریہ جاتی کے پرو۔ ان کا مہتو اور ودھی دیدی گئی ہے۔ اسمیں برہمچریہ اور گرہستھ آشرم پر خاص کھوج کی باتیں دیدی ہیں۔ اور دھرم سنسکرتی جاتی کا مہتو مختلف مذاہب میں اور دنیا کے فلاسفروں اور لیڈروں کی نظر میں ویدوں کی نظر میں کھول کر دیا گیا ہے۔ ریشی بھکتی۔ ایشور بھکتی اور دیش بھکتی کے سندر لکھنوں کا یہ آتم سنگرہ ہے۔ اس میں ایشور۔ جیو اور پرکرتی کا سوروپ وید منتروں دوارا دکھا کر چاروں ورنوں کے گن کرم سوبھاو درشا دئے گئے ہیں۔ سارے دھرم شاستروں میں سے نکال کر ایشور پراپتی کے سادھن۔ یوگ کرنے کا ڈھنگ۔ اس کے لابھ۔ یوگ کے آٹھ انگ وضاحت سے دیدئے ہیں۔ تھوڑے شبدوں میں یہ سندر گٹکا نہایت اپیوگی اور کارآمد چیز ہے۔ آریہ نر ناری۔ بال برِدھ کا یہ سچا دوست ہے۔ ساری عمر کام آنے والی یہ مفید چیز ہے ؛ نوٹ :۔ دس سے اوپر جلدیں خریدنے والے کو بیس فیصدی کمیشن ملے گا ؛

ملنے کا پتا :۔ وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

ساماجک جگت

آریہ سماج کلاس والا۔ آریہ سماج کلاس والا ضلع سیالکوٹ کا وارشک اُتسو ۲-۳-۴ دسمبر کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جس میں کہ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی مہاتماؤں تتھا اُچ کوٹی کے اپدیشکوں کے پدھارنے کی آشا ہے ۔ جلسہ میں ایک بڑی بھاری تعداد میں پرچار کی شُدھی ہونے کی سمبھاونا ہے۔ باہر سے آنے والے اصحاب بستر ہمراہ لاویں۔ بھوجن وغیرہ کا پربندھ آریہ سماج کی اور سے ہوگا ۔

(سکرٹری آریہ سماج ہذا)

جھنگ شہر میں آریہ کمار سبھا کی قائمی۔ جھنگ شہر میں آریہ کمار سبھا از سرِ نو پھر شروع ہو گئی ہے۔ نمن ادھیکاری منتخب کئے گئے ہیں :-

پردہان۔ لالہ دیو دیال جی۔ اُپ پردہان۔ مہاشہ بھارت بھوشن جی۔ منتری۔ چمن لال ورما۔ اپ منتری مہاشہ ہری کرشن جی۔ خزانچی۔ مہاشہ بھگتن بھگت جی کنور۔ لائبریرین۔ مہاشہ لکھمی دیال جی۔

آریہ کمار سبھا کے سپتاہک ست سنگ ہر ایتوار کو شام کے وقت آریہ سماج مندر میں ہوا کرتے ہیں۔ پبلک لائبریری بھی کھول دی گئی ہے ۔

(چمن لال ورما سکرٹری آریہ کمار سبھا)

آریہ سماج پنڈدادنخان کا وارشک چناؤ

باؤ سکھ رام داس جی پردھان۔ ملک مہر چند جی اپ پردھان۔ بخشی بُدھ راج جی اپ پردھان مہاشہ تاراچند جی منتری۔ مہاشہ رام رکھا مل جی اپ منتری۔ مہاشہ پشاوری لال جی پُستکادھیکش مہاشہ کرشن لال جی کوشادھیکش ۔

(تاراچند منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کپورتھلہ کا چناؤ۔ پردھان لالہ دوارکا پرشاد وکیل۔ اُپ پردھان مہاشہ سکھا رام جی۔ سکرٹری۔ مہاشہ رُوپ لال جی۔ جائنٹ سکرٹری۔ مہاشہ ہنسراج جی۔ خزانچی مہاشہ موہن لال جی۔ لائبریرین مہاشہ سوہن لال جی ۔ (روپ لال سکرٹری)

دیانند آیورویدک دھرم ارتھ اوشدھالیہ چک جھمرہ :- آریہ سماج چک جھمرہ نے ایک اوشدھالیہ جس کا نام دیانند آیورویدک دھرم ارتھ اوشدھالیہ رکھا گیا ہے۔ کھولا ہے۔ جس کی ابتدائی رسم شری سوامی سو تنترانند جی مہاراج نے مورخہ ۲۲ کارتک کو ادا کی۔ اس اوشدھالیہ میں ہر امیر و غریب کو دوائی مفت ملا کرے گی۔ اس اوشدھالیہ کا تمام خرچ ایک سال کے لئے شری مہاشہ لبھو رام جی کی پوجیہ ماتا نے دینا سویکار کر لیا ہے ۔

(منتری آریہ سماج چک جھمرہ ضلع لائل پور)

آریہ سماج اخلاص پور کے سماچار۔

۱۔ لالہ گوری مل جی خزانچی آریہ سماج کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ہوا۔ آریہ سماج کو ایک روپیہ دان پراپت ہوا ۔

۲۔ دیوالی اُتسو ۲۴ اکتوبر سے ۲۹ اکتوبر تک سماروہ سے منایا گیا۔ دیوالی کے دن خاص پروگرام کے مطابق کارروائی کی گئی۔ جنتا نے بڑا حصہ لیا۔ چارآنہ فنڈ کی اپیل پر ایک روپیہ ۱۲ آمدن ہوئی ۔

ٹہنگا رام منتری آریہ سماج اخلاص پور ضلع گورداسپور

رائے بہادر لبھو رام کی تعلیمی کاموں میں دلچسپی۔ رائے بہادر لبھو رام جی ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر لدھیانہ جب سے تشریف لائے ہیں۔ ہمیشہ تعلیمی کاموں میں دلچسپی کا اظہار فرماتے رہے ہیں ۔

چنانچہ ۱۶ نومبر کو آپ نے اپنی سالگرہ کی خوشی میں آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے بہتری جماعت و پرائمری سے دسویں جماعت انٹرنس تک کے طلباء کو جو سالانہ امتحان میں اوّل اور دوم رہیں گے۔ برائے انعام پچیس روپے عنایت فرمائے۔ جن میں سے انٹرنس کے فائنل امتحان میں اوّل و دوم رہنے والے طلباء کو میڈل دئے جائیں گے۔ اور باقی ہر ایک جماعت کے اوّل و دوم کو انعام

اس کے علاوہ آپ نے آئندہ جلسہ گورو کل کانگڑی پر جو سناتک اوّل اور دوم رہیں گے۔ انکو دو میڈل مبلغ بیس روپے کے دینے کا بچن دیا ہے۔

آشا ہے۔ کہ رائے بہادر ہمیشہ اسی طرح اپنی اُدارتا سے تعلیمی کاموں میں حصہ لیتے رہیں گے ۔ (لبھو رام منیجر۔ لدھیانہ)

اچھوت ادھار پر ویاکھیان۔ آریہ سماج دیوبند میں ۱۷ نومبر کو پنڈت شانتی سروپ کے

اچھوت اُدھار پر ویاکھیان ہوا۔ بعد ازاں برہمن اچھوت بھائیوں کے ہاتھ سے مٹھائی لے کر کھائی ؎
(منتری آریہ سماج دیوبند)

جگادھری صاحب میں کامیاب دلت اُدھار کانفرنس

۲۲ اکتوبر کو مقام جگادھری صاحب ضلع انبالہ میں ایک عالی شان دلت اُدھار کانفرنس زیر صدارت لالہ بربھد جی رئیس و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ منعقد ہوئی۔ لالہ بھورام جی مشہور کارکن کے لیکچروں کا بڑا اثر ہوا۔ شام کو جلوس مرتب کر کے اچھوتوں کو تمام کنوؤں سے پانی بھروایا گیا۔ تعریف کی بات یہ تھی کہ مقامی بھنگی سے پانی بھروایا گیا جس کو شہر کے تمام ہندوؤں نے بخوشی پیا۔ عورتوں نے بھی پانی پیا۔ یہ نظارہ قابل دید تھا۔ شہر کے معززین میں لالہ پیارے لال بی اے۔ سردار بخشیش سنگھ جی۔ سردار گوپال سنگھ جی۔ لالہ رنگی رام جی پردھان سناتن دھرم سبھا جگادھری صاحب کے نام قابل ذکر ہیں ؎

رام پرتاپ شرما سکرٹری ڈسٹرکٹ دلت اُدھار سبھا مورنڈہ ضلع انبالہ

دفقیہ بیلہ ضلع انبالہ میں شاندار دلت اُدھار کانفرنس

مورخہ ۵-۶ نومبر کو زیر صدارت شرمیان لالہ بھورام جی باوجود سخت مخالفت اہالیان دفقیہ نہایت کامیاب ہوئی۔ دلت بھائیوں نے دفقیہ کے تمام کنوؤں سے پانی بھرا۔ متعدد ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ پنڈت رام پرتاپ وگیانی پرتاپ سنگھ کی موثر تقریریں ہوئیں۔ اور پردھان جی نہایت موثر ایڈریس پڑھا۔ علاقہ پر اس کانفرنس کا از حد اثر پڑا ؎

(پرمت رتن سکرٹری دلت اُدھار سبھا)

بھول شدھار

رشی دیانند نمبر ہندی ایڈیشن میں صفحہ ۳۸ پر شری پورن چند کے اشتہار میں "سکول پرابرٹی ٹانک پلز" کی بجائے "میکسول پراسپرٹی ٹانک پلز" پڑھیں۔ ان کا پتہ کشیپ بھون۔ کوچہ ہنومان محلہ سرج لاہور ہے ؎

آریہ سماج لیبی کا اُتسو

آریہ ویدک دھرم کا سالانہ جلسہ قصبہ لیبی ریاست پٹیالہ کے آریہ مندر میں ۴ لغایت ۷ نومبر بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پنڈت رام سروپ جی نے ۲۸ اکتوبر سے ۳ نومبر تک روزانہ رات کو آریہ مندر میں اپنشدوں پر کتھا کی۔ آریہ اور سناتنی

بھائی آتے رہے۔ بھنگیوں کا انتظام ناکافی تھا۔ مگر مہاشہ گیتا رام جی بھجنیک اچھوت اُدھار سنگل کے موقعہ پر پہنچنے سے اور شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کے بلات خود پرچار کرنے سے جلسہ خوش اسلوبی سے سماپت ہو گیا ؎

۷ نومبر کو دن کے وقت صرف شاستریوں میں پرچار ہوا ؎ (ہرگوند اس ازبسی)

آریہ سماج گنگوہ کا اُتسو

آریہ سماج گنگوہ کالونی وارشک اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۴ نومبر سے ۷ نومبر تک سنکیرتن ہوا۔ ۸ نومبر کو پراتہ کال نگر کیرتن ہوا۔ ۸ سے ۱۰ بجے تک خوب پرچار ہوا۔ ۱۰ بجے اچھوت بھائیوں کا سہ بھوج ہوا۔ بڑی سبھا چلتا ہوئی۔ شری سوامی کیولانند جی۔ شری سوامی وویکانند جی۔ شری سوامی سدانند جی۔ شری سوامی سمیر سنگھ جی کالی کملی والے۔ شری پنڈت شانتی سروپ جی سابق مولانا محمد علی و شری پنڈت دوارکا دت جی پاٹھک مہاپدیشک۔ شری پنڈت منگل دیو جی۔ شری پنڈت بھوج راج بھیشور جی ودوانوں اور مہاشہ کنور پال سنگھ جی۔ مہاشہ کالنتی رام جی اور مہاشہ ہیم چند رجی و مہاشہ گیند ہا رام جی کی بھجن منڈلیوں کے خوب پرچار و شاندار ویاکھیان و بھجن ہوئے ؎

(سمیر چند منتری)

رام ٹوال میں رشی اُتسو

دیوالی اُتسو منایا گیا۔ ہر فنڈ کے لئے اپیل کی گئی ؎

(چونی لال سب اسسٹنٹ سرجن)

لورالائی میں رشی اُتسو

رشی اُتسو نہایت شان سے منایا گیا۔ پراتہ شہر کی مختلف جگہوں و بابو محلہ میں سنکیرتن کیا گیا۔ بعد ازاں ہون و سندھیا ہوئے۔ بعدہ پھر سماج مندر میں بھجنوں کے بعد ماسٹر آتم دیو جی۔ لیکچرر لالہ بشمبر داس جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ سردار ٹھاکر سنگھ جی منلاشی اور لالہ تاراچند جی نے نظمیں پڑھیں۔ خاتمہ پر بھگت کوڑا رام جی کا اچھوت اُدھار پر عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ آرتی و شانتی پاٹھ کے بعد ہم رشی فنڈ کے لئے اپیل کی گئی۔ "پرکاش" اخبار کے رشی دیانند نمبر کی ۳۰ کاپیاں مفت تقسیم کی گئیں +

(لکھشمی نرائن دیو۔ منتری آریہ سماج لورالائی)

کیتھل میں اچھوت اُدھار پرچار

یہاں پر آریہ سماج کیتھل نے اچھوت اُدھار کا کام بڑے زور سے شروع کیا ہے۔ گوروکل کوروکشیتر کے پرسدھ بھجنیک مہاشہ گوکل دت جی کے پرچار سے کچھ سنتوش اور نالا بون ...

اگروال کنیا کی ضرورت

ہمارے بڑے لڑکا سنی ناتھ سینٹ کے لڑکے لالہ بن بہاری لال کی استری کا دیہانت ہو گیا ہے۔ گوتر متیل ہے جنم سوج سمت ۱۹۶۴ اور عمر ۲۴ سال کی ہے۔ لکھا پڑھا ہے بیوپار لائن میں ہوشیار ہے تندرستی بہت اچھی ہے گرہستی اور اچھا گھر ہے۔ ان کے واسطے ایک کنیا کی ضرورت ہے جس کی عمر ۱۴ سال سے کم نہ ہو۔ لڑکی امیر یا غریب کی ہو۔ پڑھی ہو یا غیر پڑھی ہو۔ مگر سشیل ہو۔ یہ اعلیٰ درجہ کا متھرا کا سمبندھ ہے جہاں لڑکی ہر پرکار سے سکھ پائیگی۔ کرنا منظور ہو۔ تو اس پتہ پر خط وکتابت کریں ؎

لالہ چترbھج گنجانندار سٹھی متھرا

ویش اگروال ور کی ضرورت

میرے ایک آریہ سماجی متر ویش اگروال سیقل گوتر کی کنیا جن کی آیو ۱۶ سال ہے۔ اور جو انگریزی کی آٹھویں کلاس میں پڑھتی ہے۔ اور ہندی رتن کی تیاری کر رہی ہے۔ اور جو دیا ونودنی پریکشا پاس ہے۔ گھر کے کام کاج اور شلپ کلا میں کوشل تندرست روپ وتی ہے کے لئے ایک گیہو ویش اگروال تعلیم یافتہ سدھ چاری آریہ سماجی ور کی ضرورت ہے۔ جو ۲۵ سال سے زیادہ کا نہ ہو بار وزگار ہو۔ کنیا کے پتا مرشٹ آریہ سماجی ویش سیوک ہیں۔ اور ایک بڑی سوکتی فرم کے مالک ہیں۔ خط وکتابت ینچے لکھے پتہ پر کریں۔ ٹھاکر گووند سنگھ پربار۔ انسپکٹر نامہ ایجنسی ہاپوڑ۔ ضلع میرٹھ

اہلووالیہ کل اُتین آریہ ور کی ضرورت

ایک پڑھی لکھی گھر کے کام کاج سے واقف اہلووالیہ کل اُتپتی کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ شادی ویدک اور کھٹ کی وفضول رسوم سے مبرا پورن ویدک ریتی سے ہوگی۔ فوٹو اور خط وکتابت

سردار تار اسنگھ اہلووالیہ میرپور ڈاکخانہ و ضلع گورداسپور کے پتہ پر بھیجیں ؎

کھتری ور کے لئے کنیا کی ضرورت

میرے عزیز جس کی عمر اس وقت تیس سال کے قریب ہے کے لئے ایک گنواری کنیا یا بال ودھوا کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۱۸ سال کے قریب ہو۔ لڑکا بر سر روزگار ہے اور یکصد روپیہ ماہوار کے قریب اس کی آمدنی ہے

خط وکتابت بنام۔

سنت رام معرفت شونرائن برادرس دہلی (کلاتھ مارکیٹ)

سب سے بڑا دان

بھگوان کسی کے دل میں پریرنا کرتا ہے۔ تب ہی کوئی آدمی دان دیتا ہے۔ سو جب بھی آپ دان دینے لگیں تو آپ مہربانی کر کے مستحق کو دیکھ لیا کریں ؎

پنجاب کینڈریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

آپ کی امداد کا حق دار ہے۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ جس کے پردھان

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالہ

ہیں۔ اس وقت یتیم خانہ میں

سو لڑکے لڑکیاں ہیں

۱۔ خوراک، پوشاک، کپڑا، نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کرنی چاہیں کریں۔ اور بہنیں کے بھاگی بنیں ۲۔ جب کسی یتیم لڑکے لڑکی کا پتہ لگے۔ اسے یتیم خانہ میں پہنچا دیں۔ یا ہمیں اطلاع دے دیں تاکہ ہم منگوانے کا انتظام کریں ؎

رپورٹ مفت طلب کریں

المشتہر ہیرانند شرما (منیجر امرت دھارا) آنریری سکرٹری
پنجاب کینڈریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ وید مندر۔ لاہور

ہی ناسپنوتوں کو اپنی جھجرے اور بہار کے ہے ادھیکار دلوا دے ہیں
غرضیکہ پرچار کا اچھا پربھاؤ پڑ رہا ہے۔

(رام کرشن آریہ اپ منتری)

گوروکل کمیشن کا اہم اجلاس: گوروکل کمیشن کا اہم اجلاس شری مہاتما نارائن سوامی جی کی زیر صدارت ۲۶ لغایت ۲۹ دسمبر ۱۹۳۲ء گورودت بھون لاہور میں ہونا قرار پایا ہے۔ لاہور کے جلسہ پر رونق افروز ہونے والوں و دیگر گوروکل شکھشا کے پریمیوں سے درخواست ہے کہ تاریخہائے مقررہ پر اپنی قیمتی اظہار سے مستفید کریں۔ اور میٹنگ کو کامیاب بنانے میں امداد دیں۔

(گرپال بی۔ اے منتری گوروکل کانگڑی کمیشن)

آریہ سماج گوڑگانواں کے پرستاو اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ کہ:-

۱۔ آریہ سماج گوڑگانواں ڈپٹی کمشنر گوڑگانواں کے اس حکم کو کہ آریہ سماج کا نگر کیرتن سماج مندر سے شروع نہیں ہو سکتا۔ سخت ناراضگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی اس جیسوتی اور نہایت ہی جائز مانگ کو ٹھکرا کر اس کی تحت سبکی کی گئی ہے۔

۲۔ آریہ سماج گوڑگانواں ڈپٹی کمشنر کے حکم کے خلاف بطور پروٹسٹ اس وقت تک نگر کیرتن بند کرتا ہے جب تک کہ اس کے جائز مطالبات منظور نہیں کر لئے جاتے۔

۳۔ پاس ہوا کہ اس حکم کے خلاف اور مطالبات منظور کرانے کے لئے عام جلسوں کے ذریعے پبلک ایجی ٹیشن اور اخبارات کے ذریعے صدائے احتجاج بلند کیا جائے۔

۴۔ مندرجہ بالا ریزولیوشن نقول ڈپٹی کمشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس گوڑگانواں۔ کمشنر انبالہ۔ گورنر پنجاب۔ پرتی ندھی سبھا لاہور اور پریس کو بھیجی جائیں۔

(سکرٹری آریہ سماج گوڑگانواں ضلع گوڑگانواں)

کرتوبیہ درپن:- ہندی بھاشا میں یہ کتاب اور بچترچتر جی ساٹز کی ۴۸۰ صفحہ کی پستک ہے۔ جس میں آریوں کو نیتک اور دھارمک کرتویوں کا بھلی پرکار گیان کرایا گیا ہے۔ نتیہ کرم سندھیا۔ اگنی ہوتر آدی پنچ مہا یگیوں کا پورا ورنن ہے۔ برہمچریہ گرہست۔ بان پرست اور سنیاس چاروں آشرموں کے کرتویہ درشائے گئے ہیں۔ سولہ سنسکاروں کی ابھیوکتا درشائی گئی ہے۔

کرتویہ درپن:- برکت آریہ سماج کے پرودھا ننگ رشی دیانند کی ابیوز کا درشن کرایا گیا ہے۔ اور آریہ سماج کے نیموں اپ نیموں کو دیگر اس شاندار سنسکار کے پرچار اور سنسکار کا ریکارڈ و تنائج بھی اس میں ملتا ہے۔ اس کے علاوہ برکت کئی قسم کی اپیوگی واقفیت اس میں ملتی ہے۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ سادھو کے قریب سنیاسیوں بیٹیوں شکشکوں اور اُپدیشکوں کے چترا ایک جا دئیے گئے ہیں۔ ۔۔۔ اپنی سبھ سائیٹی کے کام اور اپنے کرتویوں کو سامنے رکھنے کے لئے اس قسم کی پستکوں کا مطالعہ بہت ضروری اور فائدہ مند ہے۔ قیمت دس آنے۔ پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پُستکالیہ۔ موہن لال روڈ۔ لاہور سے ملتی ہے۔

شاہدرہ (لاہور) میں ویدک دھرم پرچار

۲۰ تا ۲۳ اکتوبر آریہ سماج شاہدرہ ضلع شیخوپورہ کی طرف سے پنڈت رام چندر جی اپدیشک اور مہاشہ بلدیو جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کے موثر اپدیشوں اور منوہر بھجنوں دوارا ویدک دھرم پرچار ہوا۔ ان کے بعد شری سوامی دھیر انند جی و شریمتی دریاوتی سابق پردھان استری سماج دہلی (مہرولی) پدھارے۔ جن کے بھجنوں اور مدھر اپدیشوں سے ہندو پبلک نہایت متاثر ہوئی۔ ہندی پریمی ہندوؤں کی طرف سے ایک ہندی کنیا پاٹھشالہ کھولنے کا نشچے کیا گیا ہے۔ جو غالباً اسی ماہ میں شروع کر دی جائے گی ؛

(ملک راج منتری آریہ سماج شاہدرہ)

آریہ سماج سماسٹہ کا وارشک یگیہ

آریہ سماج سماسٹہ کا وارشک یگیہ ۱۴ ستمبر تا ۱۶ اکتوبر کو بڑے سماروہ سے ہوا۔ پنڈت منشی رام جی و پنڈت وشوناتھ جی و پنڈت شنکر ماجی آریہ اپدیشک تھا پنڈت آتم دیو جی و مہاشے بساکھی رام جی بھجنیکوں نے اپنے منوہر و مارمک اپدیشوں تھا رسیلے بھجنوں سے جنتا کو آنند کیا۔

۱۶ اکتوبر کو ۱۲ بجے دوپہر سے ۲ بجے تک استری سماج ہوئی۔ جس میں پنڈت وشوناتھ جی و پنڈت آتم دیو جی بھجنیک کے منوہر بھجن و اپدیش ہوئے۔ اور اسی روز شام کو کنیاؤں کو انعام تقسیم کئے گئے۔

۱۴ اکتوبر سے پراتہ و سایہنکال دونو سمیہ سام وید سے پنڈت منشی رام جی تھا پنڈت وشوناتھ جی نے یگیہ کرا کر ۱۷ اکتوبر پراتہ کال کو سمپورن سام وید کی پورن آہوتی کرائی۔ آریہ سماج اس یگیہ میں افسران ریاست بہاولپور کا ہر دو بہ سے کرتگیہ ہے۔ جنہوں نے کہ اس یگیہ کو پورن کرنے میں ہر پرکار کی سہائتا دی۔ پرماتما کی کرپا تھا مہرشی دیانند جی کے پرتاپ سے یگیہ نرودھن سماپت ہوا ؛

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج پھیچا وطنی کے سماچار

(۱) ۱۷ کارتک سے ۲۴ کارتک تک آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک پنڈت ہرپال جی سدھانت بھوشن و مہاشہ کشن لال جی بھجنیک نے پرچار کیا۔ پنڈت ہرپال جی ویدوں اور اپنشدوں کی کتھا کرتے رہے۔ جس کو جنتا نے بڑا پسند کیا ؛

(۲) ۲۳ کارتک کو پنڈت ہرپال جی نے ماسٹر سریندر ناتھ کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا۔ آریہ سماج کو ۲/۴ دان پراپت ہوا ؛

(۳) -/۲۵ روپے سبھا کو وید پرچار فنڈ میں بھیجے گئے ؛

(برکت رام منتری آریہ سماج پھیچا وطنی روڈ)

آریہ سماج بغداد کے سماچار

(۱) ۲۸ اگست کو جنم اشٹمی کا تہوار بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج کے مندر میں منایا گیا ؛

(۲) ۱۱ ستمبر کو سماج ہذا کا سالانہ چناؤ عمل میں ہوا :-

پردھان مہاشے دی۔ ایس۔ کھنڈ ایانی

اپ " ۔ رام کمار تیواری۔ منتری دینا ناتھ

" منتری۔ پرستکالیہ ادھیکش۔ خزانچی بھنسی لال لیکھکا دھیکش پرچیان

(۳) ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کو آریہ سماج مندر میں یگیہ ہون سے ۴ بجے جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ پرارتھنا۔ بھجن اور وید پاٹھ کے بعد مہاشہ جی دی سترما کا سرمن ہوا۔ مہاشہ منسراج جی نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مسٹر اے۔ ایم۔ جیٹھی نے ایک مشہور گانا گایا اور مہاشہ کشن چند جی نے آریہ سماج کے مشن پر ایک لیکچر دیا۔ منتری مہاشہ بھنسی لال جی نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی ؛

انت میں پردھان مہاشہ کو کھنڈ ایانی نے آریہ سماج اور رشی دیانند پر انگریزی زبان میں لیکچر دیا۔ اس جلسہ کے لئے پردھان مہاشہ نے مبلغ پچاس روپیہ دان واسطے مٹھائی دیا۔ جس سے حاضرین کا ستکار کیا گیا۔ بعد ازاں جلسہ برخاست ہوا ؛

(دینا ناتھ منتری آریہ سماج بغداد)

سواستھ رکھشا

"بچہ کی حفاظت اور پرورش"

از ڈاکٹر گردھاری لال صاحب۔ساہووالہ

ہندوستان میں جتنی اموات بچوں کی ہوتی ہیں۔ اتنی کسی اور ملک میں نہیں ہوتیں۔ بہت سے بچے ۵ سال سے پہلے ہی لقمۂ اجل ہو جاتے ہیں۔ اکثر بچے ہندوستانی ماتاؤں کی بیوقوفی اور جہالت سے ہی ضائع ہوتے ہیں۔ دوسرے ممالک میں جہاں مائیں بچہ کی پرورش کرنا جانتی ہیں۔ بہت کم بچے مرتے ہیں۔ ذیل میں بچوں کی حفاظت کے متعلق چند ایک نہایت ہی ضروری ہدایات درج کی جاتی ہیں:-

سونا:- جب بچہ تھوڑی عمر کا ہو۔ تو جس قدر زیادہ سو لے۔ اتنا ہی صحت بخش و مفید ہے۔ اگر بچہ پہلے۔ دوسرے۔ تیسرے مہینے میں زیادہ سوتا ہے۔ تو سمجھو۔ کہ صحت کی نشانی ہے۔ صرف اس وقت جاگے۔ جب بھوک لگے جس قدر بچہ بڑھتا جائے گا۔ اسی قدر نیند میں کمی واقع ہوتی چلی جائے گی۔ اگر بچہ کو رات کو نیند نہ آئے۔ تو دن کو اسے جگائے رکھیں۔ اور دودھ پلانے کے فوراً بعد اس کو ہرگز نہ سلائیں کیونکہ اس سے دودھ ہضم نہ ہوگا۔ نیند کے لئے افیون یا کسی اور منشی چیز کا بھول کر بھی استعمال نہ کریں۔ بہت سے بچے افیون کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ بچہ کو افیون کھلانا اپنے ہاتھ سے بچہ کو مارنا ہے۔ بہت سی ماؤں نے بچہ کو رات کو سونے کے لئے افیون کھلائی اور صبح کو بچہ ابدی نیند میں سویا ہوا پایا گیا۔ اے ہندوستانی ماتاؤ! بچہ کی حالت پر رحم کرو۔ اور افیون کا استعمال ترک کر دو۔

ہمارے ملک میں بچہ کی بہت سی بیماریاں ڈائن یا چڑیل سے منسوب کی جاتی ہیں۔ لیکن ڈائن یا چڑیل حقیقت میں کوئی بھی چیز نہیں بعض مرد اور عورتوں کی شکل ہی اس قسم کی ہوتی ہے۔ کہ بچہ اس کو دیکھ کر ڈر جاتا ہے۔ جس سے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ بچہ کو چڑیل یا ڈائن کا سایہ ہے۔ اور بجائے بچہ کا علاج کرانے کے ہم جادو ٹونہ والوں کے پیچھے دوڑے دوڑے پھرتے ہیں۔ اور بچہ کا علاج باقاعدہ نہ ہونے سے اس کو کھو بیٹھتے ہیں۔ اگر ڈائن یا چڑیل دراصل کوئی چیز ہوتی۔ تو دوسرے ممالک میں بھی پائی جاتی ہیں۔ کیا یہ ہندوستانیوں کے لئے ہی مخصوص ہے؟

دودھ پلانا:- بچہ کو دودھ پلانے کیلئے ایک وقت مقرر ہونا چاہیئے۔ یہ نہیں۔ کہ جس وقت بچہ رو لے۔ اسی وقت دودھ پلا دیا۔ یا بغیر وقت کے دودھ پلا دیا۔ اس سے بچہ کا ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ پہلے ماہ میں بچہ کو ہر تین گھنٹہ کے بعد دودھ پلانا چاہیئے۔ یعنی چار دفعہ دن کو اور چار دفعہ رات کو۔ جب دوسرا مہینہ شروع ہو جائے۔ تو بچہ کو دن میں ہر ۲ گھنٹہ کے بعد دودھ پلایا جائے۔ یعنی تین دفعہ دن کو۔ رات کو دودھ بالکل نہیں پلانا چاہیئے۔ ورنہ بچہ کو بدہضمی۔ پیٹ درد وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ بچہ بغیر تکلیف کے نہیں روتا۔ جب بچہ زیادہ روئے۔ تو سمجھ لو۔ کہ دودھ ہضم نہیں ہوا ہے پیٹ گرم جاٹے کا ایک یا دو چمچہ پلا دو۔ یا سونف کا عرق ایک یا دو چمچہ دو۔ جب ماتا بچہ کو دودھ پلائے۔ تو اس کو خاص احتیاط عمل میں لانی چاہیئے۔ کسی حالت میں منشی اشیاء۔ لال مرچ۔ گرم مصالحہ کا استعمال نہ کرے۔ گوشت وغیرہ گرم اشیاء سے پرہیز رکھے۔ کیونکہ اس سے دودھ کے ذریعہ بچہ پر اثر ہو کر اس کو بہت تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ بچہ کی قدرتی غذا ماں کا دودھ ہے۔ جو کہ پرماتما نے اس سے پہلے ہی ماں کی چھاتیوں میں پیدا کر دیا ہے۔ اس لئے بچہ کی پرورش ماں کے دودھ پر ہی ہونی چاہیئے امیر گھرانوں میں جو بچہ کو دائیوں کے ذریعہ سے پرورش کرانے کا رواج ہے۔ نہایت ہی خراب ہے ماں کو چاہیئے۔ کہ بچہ کی پرورش اپنے دودھ سے ہی کرے۔ جب تک بچہ کے دانت نہ نکلیں۔ کسی اور غذا کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

پیٹنٹ دوائیں:- جو پیٹنٹ دوائیں بچوں کے ہاضمہ و طاقت کے واسطے بازاروں میں بکتی ہیں۔ انکا استعمال نہ کریں جب تک کسی خاص وجہ سے ان کی ضرورت نہ پڑے۔ کیونکہ دودھ کے مقابلہ میں بچہ کے واسطے کوئی چیز طاقتور نہیں۔ اور اگر ہاضمہ کے واسطے بچہ کو کسی دوائی کا استعمال کرایا جائے گا۔ تو معدہ کو مصنوعی مدد ملنے سے وہ اپنا قدرتی کام نہیں کر سکے گا۔ جس سے معدہ آہستہ آہستہ کمزور ہو جائے گا۔

بوتل کا دودھ:- بعض بچوں کی پرورش بذریعہ بوتل کے دودھ کی جاتی ہے۔ خاص حالتوں میں جب کسی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے ماں کا دودھ کافی مقدار میں نہ آتا ہو۔ تو اس کا کوئی حرج نہیں لیکن جب ماں کا دودھ بچہ کی پرورش کے واسطے کافی ہو۔ تو اس کا استعمال بچہ کے حق میں نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

چھوٹے بچہ کے لئے اگر گائے کا دودھ ماں کے دودھ کی بجائے استعمال کرنا پڑے۔ تو اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ایک حصہ گائے کا تازہ دودھ اور تین حصے گرم پانی اور کچھ میٹھا ڈال کر بذریعہ بوتل پلائیں۔ لیکن جو بچے اس طرح بوتل کے ذریعہ سے پرورش پاتے ہیں۔ وہ ان بچوں کی طرح طاقتور نہیں ہو سکتے۔ جو ماں کی چھاتیوں سے پرورش پائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایک تو ماں کا دودھ بغیر کسی قسم کی آلائش کے ہوتا ہے۔ دوسرے جراثیم وغیرہ سے محفوظ ہوتا ہے۔ بوتل کے دودھ میں خواہ کتنی ہی احتیاط عمل میں لائی جائے۔ جراثیم سے بالکل محفوظ نہیں ہو سکتا۔ دودھ جو ماں کی چھاتیوں سے نکلتا ہے۔ اس کا درجہ حرارت بچہ کی صحت کے عین موافق ہوتا ہے۔ اور ماں کا دودھ پینے کے وقت بچہ کے جبڑوں کی ورزش بھی ہو جاتی ہے۔ جس سے جبڑے قدرتی طریقہ سے نشوونما پاتے ہیں۔ بچہ کو دودھ پلانے کے وقت جو خوشی ماتا کو محسوس ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ وہی مائیں لگا سکتی ہیں۔ جو بچہ کو دودھ پلانے کا شوق رکھتی ہیں۔

بچے کی پوشاک:- بچہ کے پہننے کے کپڑے کھلے اور ڈھیلے ڈھالے ہونے چاہئیں کسی حالت میں بھی تنگ کپڑا نہ پہنانا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے خون کے دورہ کو رکاوٹ ہوتی ہے۔ اور بچہ کا جسم جو کہ بڑھ رہا ہوتا ہے۔ پورے طور سے نشوونما نہیں پا سکتا۔ اور بچہ کی ہڈیاں جو کہ بڑھ رہی ہوتی ہیں۔ تنگ کپڑے پہننے سے نہیں بڑھ سکتیں۔ جس سے بعد میں نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ بچہ کے سر پر کوئی کپڑا وغیرہ نہ باندھنا چاہیئے۔ کیونکہ سر کے بعض حصے جو کہ بہت نرم واقع ہوئے ہیں۔ دبنے سے پورے طور پر سخت نہیں ہو سکتے۔ بچہ کو بڑھنے کے لئے کھلی ہوا کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے بچہ کو کھلی ہوا میں رکھنا چاہیئے۔ اور اس کے منہ کو ڈھک کر نہیں رکھنا چاہیئے۔ تاکہ کھلی ہوا اندر آ سکے۔ بچہ کو زیادہ ہوا میں رکھنا اتنا نقصان نہیں پہنچاتا جتنا ہوا سے محروم رکھنا۔ اس بات کی احتیاط ضرور ہونی چاہیئے۔ کہ سرد ہوا کے تیز جھونکے بچہ کے جسم پر نہ لگنے پائیں۔

بچہ کے سونے کے واسطے یا تو کسی ہوئی چارپائی ہونی چاہیئے۔ یا کوئی اور سخت چیز ورنہ ڈھیلی چارپائی پر سونے سے بچہ کی ہڈیاں جو کہ ابھی بڑھ رہی ہوتی ہیں۔ ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ بچہ کو جہاں تک ہو سکے۔ گود میں کم لینا چاہیئے اس کو چھپرا نہ رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے بچے کے اعضا قدرتی طور پر پرورش پاتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ امیر لوگوں کے بچے جن کو ہر وقت لوگ اٹھائے پھرتے ہیں۔ اتنے طاقتور نہیں ہوتے۔ جتنے غریب بچے جن کو بہت کم اٹھایا جاتا ہے۔ اس سے بچہ کا دودھ ہضم ہو جاتا ہے۔ اور بچہ بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ بچہ کو ہمیشہ علیحدہ سلانا چاہیئے۔ کیونکہ ساتھ سلانے سے ماں کی گرمی بچہ پر اثر کر جاتی ہے۔ جس کا جسم نسبتاً کم گرم ہوتا ہے۔ اس سے بچوں کو بہت سی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ ہندوستانی مائیں بچوں کو ساتھ سلانے میں محبت کا اظہار سمجھتی ہیں۔ لیکن کیا انگریز ماتاؤں میں محبت کم ہوتی ہے۔ جو بچہ کو علیحدہ سلاتی ہیں؟ الگ سلانے کی وجہ سے ان کے بچے طاقتور ہوتے ہیں۔ جب بچہ ایک برس کا ہو جائے۔ تو آہستہ آہستہ اس کا دودھ کم کر دینا چاہیئے۔ اور دوسرے برس سے پہلے بالکل چھڑا دینا چاہیئے۔ جو مائیں اپنے بچوں کو زیادہ دیر تک دودھ پلاتی رہتی ہیں۔ ان کے بچے طاقتور نہیں ہوتے۔

بچہ کا نہلانا:- بچہ کی صحت کو قائم رکھنے کے لئے اس کو دن میں دو مرتبہ نہلانا چاہیئے۔ نہلانے کے لئے بہت گرم یا بہت سرد پانی کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ صابن کا استعمال ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بچہ کے حق میں نہایت مضر ہے۔ اس سے خشکی پیدا ہوتی ہے۔ دہی سے سر دھونا اچھا ہے۔ بچہ کے جسم پر کبھی کبھی تیل کی مالش کرنا بہت اچھا ہے۔ جب بچہ کے چھ یا سات ماہ میں دانت نکلنے شروع ہو جائیں۔ تو بچہ کو تھوڑی تھوڑی روٹی دودھ میں ملا کر دینی چاہیئے۔ بڑی عمر کے بچوں کو سبزی کا استعمال کرانا بہت اچھا ہے۔

بچوں کو گہنا پہنانا بچہ کی جان کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ گہنے کے لالچ سے بچوں کی جان جانے کے واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ہندو عورتیں ابھی تک نہیں سمجھتیں۔ اور بچوں کو زیور پہنائے چلی جاتی ہیں۔ بہت سے بچے جو کہ لذیذ اور مزیدار چیزیں کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ میٹھی اشیاء جو کہ ان کے حق میں نہایت مضر ہیں۔ کھاتے رہتے ہیں۔ اس سے ان کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے۔ ان کو میٹھی اشیاء کم دی جائیں۔ بہت سے بچے جن کو اس قسم کی عادت ہو جاتی ہے۔ کھانا کھانے کے ایک دو گھنٹہ بعد پھر کھانے کو مانگتے ہیں۔ اور ماں [illegible]

بھوکا ہے۔ کوئی نہ کوئی چیز کھانیکو دیدیتی ہے۔ وُہ یہ سمجھتی ہے۔ کہ بیٹے کو بھوک لگی ہے۔ لیکن بچے بھوک سے مجبور ہو کر طرح طرح کی لذیذ چیزیں کھانیکے لئے مانگتے ہیں۔ اس طرح بچہ کو کھلانیسے بہت سی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ بچہ کو ٹیکہ لگوانا چیچک کی بیماری چھوت کی بیماری ہے۔ جو کہ بچوں کو اکثر نکلتی ہے جوان اور بوڑھوں کو نسبتاً کم ہوتی ہے۔ یہ بات تجربہ سے دیکھی گئی ہے۔ کہ جن بچوں کو ٹیکہ لگوایا جاتا ہے۔ اُن کو یہ بیماری ٹیکہ نہ لگوانیوالوں سے بہت کم ہوتی ہے۔ اگر ہوتی ہے۔ تو اتنی خطرناک ثابت نہیں ہوتی۔ بعض عورتیں بچہ کو ٹیکہ لگوانے سے گریز کرتی ہیں۔ وُہ سمجھتی ہیں۔ کہ یہ سیتلا دیوی کی وجہ سے ہے۔ اور بجائے ٹیکہ لگوانے کے دیوی کی پُوجا کرتی ہیں۔ یہ انکی سراسر نادانی اور جہالت ہے۔ بچہ کو جتنی جلدی ہو سکے ٹیکہ لگوانا چاہئے۔ یہ نہیں خیال کرنا چاہئے۔ کہ ابھی بچہ چھوٹا ہے۔ ڈراؤنا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بچہ کے دل میں کسی قسم کا خوف نہیں ڈالنا چاہئے۔ اس سے بچے کا دل ڈرتا رہتا ہے۔ اور دلیر نہیں ہوتا۔ انکو اچھی اچھی باتیں بتائی جائیں۔ اور خوف کا خیال بالکل نہ دلایا جائے۔ بہادری کے کارنامے اور بزرگوں کے فسانے ان کو سنائے جائیں۔ تاکہ بچہ بڑا ہو کر بہادر دلیر اور طاقتور ہو۔ اور وطن اور جاتی کے لئے مفید ثابت ہو سکے ؛



بانی

ڈاکٹر ایس کے برمن

منصدرجہ

اسٹار

ٹریڈ مارک SKB

رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

لمیٹڈ

سنہ ۱۹۸۲ء

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

REGD لال شربت

(لال شربت)

بچوں کے لئے طاقت سے بھرا ہوا

بچوں کے لئے ماں کے دودھ کے برابر

میٹھا ہے! مزیدار ہے!! مقوی ہے!!!

پرسوتی کے لئے بے بہا ٹانک

قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳؍ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰؍
نمونہ ۲؍ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

دمہ کی دوا

دب دمہ REGD

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر فوراً آرام پہنچاتی ہے۔ دوسری دواؤں کے استعمال سے ناامید شدہ مریض اس دوا کی ضرور آزمائش کریں۔ لاکھوں مریض اس سے مستفیض ہو چکے ہیں۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنے ۱؍۶ ڈاک محصول سات آنے ۷؍

نوٹ :- دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں

صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار

ہر رگوں میں طاقت دیکر پوری قوت دینے والی

من منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ درست کر کے دست صاف لاتی ہیں۔ منی کی خرابی اور کمزوری سے ہونیوالے تمام امراض کو دُور کر کے نیا جیون دیتی ہیں۔ قیمت چالیس گولیوں کی فی ڈبیہ عہ؍

رمن ولاسنی گولیاں

یہ گولیاں امساک کیلئے بینظیر ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ عہ؍

نیوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کے تمام نقائص جلق وغیرہ اور ہر قسم کی کمزوری دُور ہو کر عضو مخصوص میں نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ؍

مہیہ مردن چورن

ہر قسم کے سوزاک کا حکمی علاج قیمت فی ڈبیہ عہ؍

راج وید نارائن جی کیشو جی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

لاہور ایجنٹ :- ایچ۔ ایس کھوسلہ اینڈ کو چیمبر لین روڈ ؛

دہلی ایجنٹ :- جمنا داس اینڈ کمپنی چاندنی چوک۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ قواعد آسان ؛

مفت۔ بالکل مفت۔ مفت اچھ گفت

صحت کا گنجینہ۔ شفا کا موجد۔ دولت کا منبع

مجربات کا خزانہ اور روحانیت کا معدن

۳۱۹

گلدستہ بہارِ عیش

(اردو یا انگریزی)

بالکل مفت

مگر فوراً طلب کریں۔ ہمارا قدیمی پتہ یہ ہے :-

حکیم الملک مشتاق سنیاسی

سرپرست سنیاسی شفاخانہ۔ انارکلی۔ لاہور

پوسٹ بکس نمبر ۱۸۰ P.B.180 Lahore

سترہ لاکھ مفت ۱۷

صحت و تندرستی کی حفاظت کرنے والی

قانونِ قدرت کی تعلیم دینے والی

پاک صاف راستہ دکھانیوالی ۹۲ صفحات کی کتاب

کام شاستر

آج تک مختلف زبانوں میں شائع ہو کر سترہ لاکھ مفت تقسیم ہو چکی ہے آج ہی ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں

وید شاستری جامنگر۔ کاٹھیاواڑ

بچوں کی طاقت بڑھانے والا

ڈونگرے کا

بال امرت

تمام ہندوستان میں مشہور دوا ہے

اپنے پیارے بچوں کی حفاظت کیواسطے

نقلی بال امرت نہ خریدیں

لوکل ایجنٹ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

اوم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

The PRAKASH

LAHORE

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

लाहौर

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

مالک غیر سے ۶/

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت

سالانہ چار روپے

ششماہی دو روپیہ ۴/

نمبر ۴۷

جلد ۲۸

SUNDAY 4 DEC 1932

اتوار - ۲۰ - مگھر سمت ۱۹۸۹ مطابق ۴ - دسمبر ۱۹۳۲ء - دیانند ابد ۱۰۸

सनइन्द्रा शिवःसखा

ویدامرت

यष इन्द्रो वरिवस्कृतः

ایشور ہمارا کلیان کاری مترہے

پیمی اندر بل کا داتا ہے

आ तू नइन्द्र क्षुमन्तं चित्रं ग्राभं सं गृभाय। महाहस्तो दक्षिणेन॥ ऋ० ८।८१।१

ہمارے پربھو اہم کو دینے کے لیے تو اتینت پرشنسا کے یوگیہ اکھٹوا ان سے یکت، بہت شوبھا والا اور گرہن کرنے یوگیہ دھن دکشن ہاتھ سے ہمیں دو۔

اس منتر میں پرماتما سے دھن کے لیے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کون دنیادار ہے۔ جو دھن کی پرارتھنا نہیں کرتا۔ پرنتو اس پرارتھنا اور اس پرارتھنا میں انتر ہے۔ دنیادار کی پرارتھنا دھن کے لیے وہ کسی قسم کی کمینی ہوتی ہے اور اس پرارتھنا کو سارتھک کرنے کے لیے وہ برے سے برا کام کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ ایک چور دھن کی پرارتھنا کرتا ہے۔ تو رات کو کسی دھنی کے مکان میں سیندھ لگانے کے لیے بھی تیار ہو جاتا ہے۔ اس کی پرارتھنا کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ سیندھ لگائے اور چوری کرتے مجھے کوئی دیکھ نہ پائے۔ اور جاتے ہی میرا ہاتھ اس جگہ جا پڑے۔ جہاں مایا پڑی ہو۔ اسی طرح دکاندار کچہری کا ناظر اس پرارتھنا کے ساتھ گھر سے روانہ ہوتا ہے۔ کہ ایسی اسامیاں پھنسیں۔ کہ پانچ دس جیب میں پڑنے کا سامان بن جائے۔ کہ دن بھر کی کمائی بھی اگر دکان پر آنے سے پہلے جہاں لیر جل چڑھاتا ہے۔ تو اسی غرض سے۔ کہ عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے ایسے گراہک مل جائیں۔ وید کے شبدوں میں وہ نہ پرشنسا کے یوگیہ دے جائیں۔ ان طریقوں سے دھن پانے میں وہ بعض اوقات کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو دھن انہیں ملتا ہے۔ ہے۔ نہ گرہن کرنے کے یوگیہ۔ ایسا دھن سکھ کا کارن نہیں ہوتا۔ دکھ کا کارن ہوتا ہے۔ پرنتو دھن اپارجن کا پریتن دکھ کے لیے نہیں سکھ کے لیے ہوتا ہے۔ جو دھن ملنے پر بھی دکھ کا کارن ہوتا ہے۔ اس کے پانے کے لیے پریتن کی ضرورت ہی کیا ہے؟ اگر اسی ایک نقطہ کو سمجھ لیا جائے۔ وید نے کہا۔ پرشنسنیہ اور گرہن کرنے کے یوگیہ دھن کی اچھا کرو۔ کیونکہ سکھ کا بھید اسی میں ہے۔ تو پاپ اور پن کی کمائی کی فلاسفی کا سمجھ میں آنا کٹھن نہیں۔ اور جب یہ فلاسفی سمجھ میں آجائے۔ اور عملی طور پر لوگ اس کے پابند ہو کر پن کی کمائی کمانے کا سنکلپ کر لیں۔ تو سنسار میں نہ ایک دوسرے کے دھن اور ادھیکار چھیننے کا کسی کو خیال ہو۔ نہ ویر ورودھ بڑھیں۔ اور دکھ سے جگت پیڑت ہو۔ پرنتو آج لوگ دکھی ہیں۔ تو اس لیے کہ انہوں نے پربھو کے مقابلہ میں دھن کو ایسا سب کچھ بنا لیا ہے۔ پربھو کو پانے کا وہ یتن نہیں کرتے۔ دھن کو پانے کا یتن کرتے ہیں۔ لیکن دھن انہیں کسی طرح لبھاتا ہے۔ دھی اسے ایک گود دور نہیں کرتا تو دیاکل ہوتے ہیں۔ جو سکھ چاہتے ہیں۔ لیکن شانتی ملے کیسے؟ جب وہ سکھ کا مارگ ہی چھوڑ چکے۔ اگرہ مارگ پالیں۔ اور جتنا کنٹھ دھن پراپتی کیلئے کرتے ہیں۔ اتنا پرماتما کے پانے کے لیے کریں۔ ... جو سکھ بھی مل جائے۔

[illegible]

وشو ودیالیہ گورو کل کانگڑی دوارا پرکاشت ہندی کے اتم اتم گرنتھ

یوگیشور کرشن

سنتری سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ پرتھم پستک ہے اس کے مصنف آریہ سماج کے پرسدھ ودوان پنڈت چموپتی جی ایم - اے "آریہ سیوک" ہیں - آریہ سماج کے ودوان سنیاسی مہاتماؤں - نیتاؤں - دلیش کے بڑے بڑے لیڈروں اور اخبارات نے اس پستک کی بڑی پرشنسا کی ہے - کاغذ چھپائی صفائی بڑھیا اتم جلد - قیمت اڑھائی روپیہ ؀

ویدک ونے

سوادھیائے پیمیوں کی یہ بیتری پستک ہے اس کے بابھک گورو کل کانگڑی کے آچاریہ پنڈت دیومتر جی ودیا النکار ہیں - سوادھیائے کے لئے اس سے اچھی پستک آپ کو اور نہیں مل سکتی - آریہ سماج کے پرسدھ ودوان سنیاسیوں - نیتاؤں کے علاوہ دلیش کے نیتاؤں اور پترپترکاؤں نے مکت کنٹھ سے اس پستک کی تعریف کی ہے - بڑھیا چھپائی - اتم کاغذ - قیمت عہ ؀

کلیان مارگ کا پتھک

شہید دھرم سوامی شردھانند جی کا یہ جیون چرتر ہے - خود شری سوامی جی کے ہاتھ کا لکھا ہے - اتم کپڑے کی جلد قیمت عہ ؀

آریہ پتھک لیکھرام

یہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کا جیون چرتر شری سوامی شردھانند جی کا لکھا ہوا ہے قیمت عہ ؀

برہمچریہ سندیش

(لیکھک پروفیسر ستیہ ورت جی سدھانت النکار) بہار - اوڈیسہ - سی پی اور بڑودہ کی سرکار نے اس پستک کو سکول کے ودیارتھیوں کو انعام میں دینے کے لئے سرکلر جاری کئے ہیں - نوجوانوں کو اس پستک کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے ؀

آریہ سماج کی لائبریریوں میں ان پستکوں کی ایک ایک کاپی ضرور رہنی چاہئے - گورو کل سے پرکاشت پستکوں کا سوچی پتر مفت منگوائیے

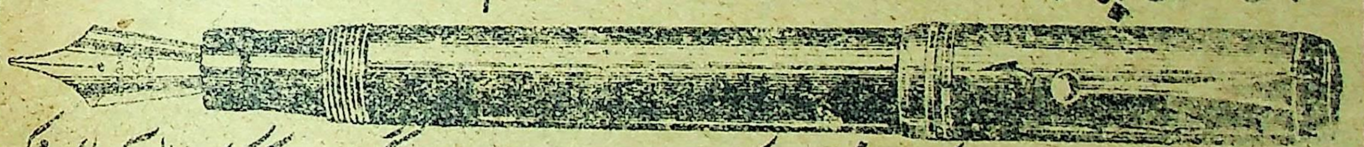
پتہ :- مینیجر پستک پرکاشن وبھاگ - گورو کل کانگڑی (ہردوار)

نوٹ :- یہ پستکیں شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتی ہیں ؀

نہیں کوئی پربت ہمالیہ سے اونچا - نہ کوئی قلم ہے ہمالیہ سے بہتر

قیمت ۲ روپیہ ۱۵ روپیہ ؀

ہمالیہ انڈیپنڈنٹ نمبر ۲ تا ۲۰



انڈیپنڈنٹ کی تلاش کیوقت ہمالیہ انڈیپنڈنٹ کی آزمائش ضرور کریں - آپ خریدے بغیر نہ رہینگے - اور برسوں تک بے فکر رہیں گے -

۱- آزمائش مفت - ناپسند ہونے پر ہمالیہ انڈیپنڈنٹ واپس لیا جاتا ہے

۲- ہمالیہ انڈیپنڈنٹ کی نب 14 ct اٹھویں سونے کی ہے جو ۲ سال سے ۵ سال تک مطابق قیمت کام دیتی ہے

۳- دوران استعمال اگر کچھ نقص پیدا ہو جائے - تو مرمت مفت کی جاتی ہے ؀

۴- ہمالیہ انڈیپنڈنٹ کا ہر ایک جزو ارسال کرنے سے پیشتر بغور ملاحظہ کیا جاتا ہے - اس لئے شکایت کا کبھی موقعہ نہیں ہوتا ؀

۵- ہمالیہ انڈیپنڈنٹ ہر ایک سٹیشنر سے مل سکتا ہے -

۶- ہمالیہ انڈیپنڈنٹ پر محصول ڈاک مفت دیا جاتا ہے

کپور سندری ہوس تھوک فروشان سٹیشنری انارکلی - لاہور

دنیا کی گتی

ایران میں ساردا ایکٹ

بمبئی میں لیڈی جہانگیر کی زیر صدارت عورتوں کے ایک جلسہ میں مسٹر ایرانی نے جو حال ہی میں ایران سے آئے ہیں۔ اپنی تقریر میں ایران کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہاں لڑکے لڑکیوں کی شادی کی عمر مقرر ہے۔ ۱۵ سال سے کم عمر کی لڑکی۔ اور ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکے کی شادی قانوناً منع ہے۔ گویا ایران ساردا ایکٹ سے بھی بہت آگے نکل گیا ہے۔ کہاں ہیں وہ حضرات جو ساردا ایکٹ کو شریعت میں دست اندازی قرار دیتے ہیں۔ کیا ایران کی مسلم حکومت اور وہاں کے مولانا شریعت سے واقف نہیں؟

ایران سے پردہ رخصت مسٹر ایرانی نے بیان کیا۔ کہ ایران میں عورتوں کو آزادی حاصل ہے۔ چنانچہ وہ نقاب کو خیرباد کہہ چکی ہیں۔ اور اس وقت کوئی تعلیم یافتہ خاتون چہرہ پر نقاب نہیں ڈالتی۔ اُن کا لباس یورپین ہے اور ایرانی عورتوں کو یورپین عورتوں سے تمیز کرنا دشوار ہے۔ کیونکہ وہ سب روزمرہ جدید ترین تازہ ڈریس کرتی ہیں۔

بنگال میں سکھوں کے حقوق۔ بنگال میں سکھوں کی آبادی کافی ہے۔ آبادی کی بناء پر الہ آباد کانفرنس میں انہوں نے اقلیت کے حقوق کا مطالبہ کیا تھا۔ اب اپنے مطالبہ کو پُرزور بنانے کے لئے وہ کلکتہ میں بابا کھڑک سنگھ کی صدارت میں کانفرنس کر رہے ہیں۔

مردم شماری کمشنر کی رپورٹ۔ کمشنر مردم شماری کی رپورٹ ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی گزشتہ دس سال میں ۳۳۸۹۵۲۹۸ یا ۱۰.۶ فیصدی بڑھی ہے۔ کلکتہ کی آبادی میں ۱۱.۶۹ کا اضافہ اور بمبئی کی آبادی میں ۱۲.۱ فیصدی کی کمی ہوئی ہے۔

رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ ۴۶.۷ فیصدی مرد اور ۴۶.۳ فیصدی عورتیں شادی شدہ ہیں۔ ۱۵.۲ فیصدی عورتیں بیوہ اور ۴ فیصدی مرد رنڈوے ہیں۔ ۶۶.۴ فیصدی آبادی کاشتکار۔ اور ۵.۱۳ فیصدی تجارت پیشہ اور ۹.۵۵ فیصدی صنعت و حرفت کا کام کرتی ہے۔

پنجاب کے پرتی ندھیوں کی طرف سے وارڈ کی مخالفت

پنجاب کے ہندو اور سکھ نمائندگان نے جب گول میز کانفرنس میں جانے سے انکار کر دیا۔ تو گورنمنٹ نے اپنے مطلب کے ڈیلیگیٹ تلاش کئے۔ اور سردار تارا سنگھ کو سکھوں کا اور پنڈت نانک چند کو ہندوؤں کا پرتی ندھی بنا کر بھیج دیا۔ قوم کی رائے کے خلاف سردار تارا سنگھ اور پنڈت نانک چند کے نمائندگی منظور کر لینے پر قوم کی طرف سے ان کی خوب مذمت کی گئی۔ اس سے خیال غالب یہ تھا۔ کہ وہ گول میز کانفرنس میں ایجی محسن گورنمنٹ کی ہاں میں ہاں ملانے کے سوائے وطن دوستی کا کوئی کام نہ کریں گے۔ لیکن ہوا یہ ہے اس کے خلاف۔

سردار تارا سنگھ نے بھری کانفرنس میں کھلے الاعلان کہہ دیا۔ کہ چونکہ سکھ آخری دم تک وزیراعظم کے کمیونل اوارڈ کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ کو شروع ہی سے پنجاب میں مستقل ہنگامی صورت حالات کے مقابلہ کے لئے مسلح کیا جانا چاہیئے۔ پنجاب میں مسلمانوں کی آئینی اکثریت کے باعث سکھ قانون اور ضابطہ کو مکمل طور پر پنجاب گورنمنٹ کے پاس منتقل کئے جانے پر رضامند نہ ہوں گے۔

سکھ پرتی ندھی کے بعد ہندو پرتی ندھی پنڈت نانک چند نے بھی کہہ دیا۔ کہ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے۔ ہندو بھی سکھوں کی طرح کمیونل اوارڈ کی مخالفت کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ موجودہ نظم و نسق کے ماتحت جو قتل اور تشدد کے جرائم ہو رہے ہیں۔ ان کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ فرقہ وارانہ اکثریت کی بناء پر قائم شدہ گورنمنٹ کے ماتحت اس پہلو میں زیادہ خرابی ہونا غیر اغلب نہیں۔ اس لئے میں پنجاب میں قانون اور ضابطہ کی ذمہ داری گورنر جنرل کے ہاتھوں رکھا جانا مناسب سمجھتا ہوں۔

گویا گورنمنٹ کے منتخب پرتی ندھیوں نے بھی وزیراعظم کے منہ پر اس کمیونل اوارڈ کی مخالفت کی۔ اور ان ہر دو سکھ اور ہندو نمائندگان نے کہہ دیا۔ کہ اگر پنجاب میں صوبائی خود مختاری کی بنیاد کمیونل اوارڈ پر رکھی گئی۔ تو وہ بشرط ضرورت کانفرنس سے واک آؤٹ کر جائیں گے۔ اس صورت میں بھی اگر وزیراعظم پنجاب میں مسلمانوں کی آئینی اکثریت پر مُصر رہیں۔ تو یہ اُن کی ضد کے سوائے اور کچھ نہیں۔

حلف وفاداری سے انکار۔ ڈبلن ۲۸ر نومبر۔ مسٹر ڈینیل بکلے کو جو کانگریس امیدوار تھا۔ آئرش فری سٹیٹ کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے لندن جا کر حلف وفاداری لینے سے انکار کر دیا ہے۔ اسے دس ہزار پونڈ سالانہ تنخواہ ملا کرے گی۔ مسٹر ڈینیل ۱۹۱۶ء کی بغاوت میں شامل تھا۔ اُس نے ایک فوجی بینڈ مرتب کیا تھا۔ اور سابق گورنمنٹ کے خلاف لڑا تھا۔ جس پر اُسے جلاوطنی کی سزا ہوئی تھی۔

مہاتما گاندھی کا مندر برت۔ گورو دیور مندر میں اچھوتوں کے داخلہ کے لئے مہاتما جی کے دوسرے برت کے بعد ہندوستان بھر کے تمام مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کے لئے جو خبر نکلی تھی۔ کہ مہاتما جی مندر برت رکھیں گے۔ اس کی تردید ہو گئی ہے۔ مہاتما جی نے کہا ہے کہ گورو دیور مندر میں داخلہ کے بعد رائے عامہ خود بخود داخلہ کے حق میں ہموار ہو جائے گی۔

---

۵۶ مرد اور ۲۱ عورتیں فی ہزار تعلیم یافتہ ہیں۔ ہندوؤں کی آبادی میں ۱۰.۲ فیصدی اور مسلمانوں کی آبادی میں ۴ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔

مہاتما گاندھی کو کب رہا کیا جائے گا؟ لندن۔ ۲۷ر نومبر۔ اچھوت ادھار تحریک کے لیڈروں کی طرف سے مہاتما گاندھی کی رہائی کے لئے اپیلیں شائع کی گئی ہیں۔ لیکن گورنمنٹ انہیں رہا کرنے کو تیار نہیں۔ البتہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولٹیکل صورت حالات بدل جانے پر گورنمنٹ انہیں رہا کر دے۔ تو تعجب کی بات نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ موجودہ گول میز کانفرنس کے خاتمہ پر وہ ایک اعلان کرے گی۔ جس میں مہاتما جی کی رہائی بھی شامل ہوگی۔

من میں شرعیت، ٹک ٹک بھیا روپ میں

امام یمن نے اپنی سلطنت میں اعلان کر دیا ہے کہ گراموفون باجے رکھنے والے کو سزا دی جائے گی۔ کیونکہ گراموفون شریعت کے خلاف ہے۔ اسی یمن کی اسلامی حکومت کا حکم ہے۔ کہ جو شخص داڑھی منڈائے گا اُسے ٹیکس دینا پڑے گا۔

گورو دیور مندر میں داخلہ کے لئے رائے عامہ۔ گورو دیور مندر میں اچھوتوں کے داخلہ سے متعلق رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ووٹ اکٹھا کرنے کا کام شروع ہو گیا۔

مہاتما جی کے ساتھ برت رکھنے کا عہد۔ امرتسر کے ڈاکٹر عبدالمجید نے قدامت پسند ہندوؤں کو چیتاونی دیتے ہوئے لکھا ہے کہ میں بحیثیت ایک مسلمان اعلان کرتا ہوں۔ کہ جس دن مہاتما جی برت رکھیں گے۔ میں بھی اُن کے ساتھ برت رکھ کر اپنی جان مہاتما جی پر قربان کر دوں گا۔

اندھے کو آنکھیں مل گئیں۔ افغانستان کے ایک بوڑھے اور اندھے کسان کی بابت کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی کسی نوجوان سے لڑائی ہو گئی۔ نوجوان نے اُسے اس طرح ڈنڈا رسید کیا۔ کہ اس کی آنکھوں سے خون جاری ہو گیا۔ جوں جوں خون نکلتا گیا۔ اُس کی آنکھوں میں بینائی آتی گئی۔ اگر یہ خبر کوری گپ نہیں۔ تو بلاشبہ پرماتما کی حیرت انگیز لیلا ہے۔

تصفیہ الہ آباد کو بحث مباحثہ کی بناء قرار دیا جائے۔ گول میز کانفرنس میں سر اے۔ پی۔ پیٹرو نے یہ معقول تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہندوستان کے آئندہ آئین کو مرتب کرنے کے لئے کمیونل اوارڈ کی بجائے تصفیہ الہ آباد کو بحث مباحثہ کی بناء قرار دیا جائے۔ کیونکہ کمیونل اوارڈ کو سوائے فرقہ پرست مسلمانوں کے کسی ہندوستانی نے منظور نہیں کیا۔ اور تصفیہ الہ آباد کی سوائے انہیں فرقہ پرست مسلمانوں کے کسی ہندوستانی نے مخالفت نہیں کی۔

سوراجیہ میں بھی آرڈی نینس جاری کرنے کا اختیار

گول میز کانفرنس میں گورنمنٹ کے حامیوں نے گورنروں اور گورنر جنرل کے اختیارات کے متعلق جو سکیم تیار کی ہے۔ اُس کی رُو سے گورنر جنرل کو پارلیمنٹ کے ایجنٹ کے طور پر گورنروں پر مکمل اختیارات حاصل ہونگے۔ اور گورنروں کو نہ صرف کونسلوں کے فیصلوں کو مسترد کرنے کا اختیار ہوگا۔ بلکہ وزراء کے فیصلوں کو بھی وہ مسترد کر سکیگا۔ علاوہ ازیں گورنروں کو کونسلوں کے توڑنے کسی ایکٹ کے منظور کرنے یا اُسے مسترد کرنے۔ دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس منعقد کرنے۔ خاص اختیارات پر عملدرآمد کرنے کے لیے لیجسلیٹو قواعد مقرر کرنے۔ اور آرڈی نینس جاری کرنے کے اختیارات حاصل ہونگے۔ اس سکیم کی رُو سے گورنروں کے وہ اختیارات بحال رہیں گے۔ جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ٦٧ ب اور ٧٢ (٢) کی رُو سے اُنہیں حاصل ہیں۔ اور اُنہیں اپنی خاص ذمہ داریوں کو سرانجام دینے کے لئے روپیہ حاصل کرنے کا بھی اختیار ہوگا ؛

سکیم پر بحث

اس سکیم پر غور کے لئے جو سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اور جو مسائل سب کمیٹی کے سپرد کیے گئے تھے معلوم ہوا ہے۔ ان کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ لارڈ ریڈنگ۔ سرتیج بہادر سپرو۔ اور مسٹر این۔ ایم۔ سرکار ایک طرف تھے۔ اور سر سموئیل ہور چوہدری ظفر اللہ خان اور دیگر ممبران دوسری طرف۔ اگر چوہدری ظفر اللہ خان کی پارٹی کی تجاویز کو منظور کیا گیا۔ تو نتیجہ نہایت پریشان کُن ہوگا۔ کیونکہ اس سے قومی یکجہتی کا امکان بالکل تباہ ہو جائے گا۔ خیال ہے۔ کہ ایک اور سب کمیٹی کا تقرر ممکن ہے۔ جو سرکردہ وکلاء مثلاً سر شادی لال۔ سر سلیمان۔ ڈاکٹر جیکر۔ مسٹر سرکار۔ مسٹر جیکر اور چوہدری ظفر اللہ خان پر مشتمل ہوگی ؛

آرڈی نینس بل کے کلاز ٥ کی ترمیم پر بحث

نئی دہلی۔ ۱۹ر نومبر۔ جب آرڈی نینس بل پر بحث شروع ہوئی۔ تو مسٹر انگسار نے ضبط شدہ لٹریچر کے متعلق کلاز ٥ میں ترمیم پیش کی۔ کہ صرف ان لوگوں کو سزا دی جائے۔ جنہیں معلوم ہو۔ کہ لٹریچر ضبط شدہ ہے۔ مسٹر ٹھیک نے اس ترمیم کی مخالفت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ لوگوں کو یہ تمیز ہونی چاہیئے کہ یہ فقرہ قابلِ اعتراض ہے یا نہیں لوگوں کے لئے گورنمنٹ کے اعلانوں سے واقف رہنا ضروری ہے۔ ووٹ لینے پر ترمیم گر گئی ؛

بھوپال کی سرحد پر جلسہ

لاہور ۱۷ر نومبر۔ اور راجیہ کی مخالفت میں مسلمان ریاست کی حدود کے نزدیک فیروزپور جھرکا میں آل انڈیا الور کانفرنس کرنے والے ہیں۔ ہندو ہتیشی منڈل کے اجلاس میں پاس کیا گیا۔ کہ چونکہ ریاست بھوپال نے ہندو سمیلن کا ہونا حکماً ریاست کی حدود میں منع کر دیا ہے۔ اس لئے حدود ریاست کے نزدیک کسی مقام پر سمیلن کیا جائے۔ جس میں ریاستی لوگ اپنی شکایات پیش کر سکیں ؛

پنجاب یونیورسٹی کے خلاف ڈگری

پنجاب یونیورسٹی کے خلاف گورداسپور کی عدالت خفیفہ سے امتحان انٹرنس کے ایک اُمیدوار نے جس نے بیماری کی وجہ سے امتحان کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ اور اس کی اطلاع حسب ضابطہ یونیورسٹی کو دے دی تھی۔ واپسی داخلہ کے لئے ۱۷ روپیہ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ یونیورسٹی فیصلہ منسوخ کرانے کے لئے ہائیکورٹ تک پہنچی۔ لیکن جسٹس بھڈے نے یونیورسٹی کی درخواست مسترد کر دی ؛

گاڑیاں کھڑی کی گئیں

بنارس ۱۹ر نومبر ٹوبیا ریلوے سٹیشن پر کانگرس والنٹیروں نے زنجیر کھینچ کر گاڑی کھڑی کرا دی۔ کانگرس لٹریچر تقسیم کیا۔ بابت پورے قریب ایک اور گاڑی کھڑی کی گئی۔ اور کانگرس پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ پولیس نے والنٹیروں کو گرفتار کر لیا ؛

پنتھ سکھ ایڈیٹر

"شیر خالصہ" لکھتا ہے۔ کہ "خالصہ ریویو" کا ایڈیٹر سردار منگل سنگھ ڈاڑھی کٹواتا ہے۔ ہم نہ چاہتے تھے۔ کہ اس بات کو لکھا جائے۔ مگر لوگ ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ ایک پتت کو ایک سکھ اخبار کا ایڈیٹر نہ ہونا چاہیئے" ؛

پابندی ڈھیلی کر دی گئی

ایک سکھ اخبار لکھتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے مہاراجہ نابھہ کے خلاف جو پابندیاں عائد کر رکھی تھیں بعض ڈھیلی کر دی گئی ہیں۔ اب وہ سوائے پنجاب کے باقی سب مقامات پر نقل و حرکت کر سکتے ہیں ؛

الور کی رعایا کا افسرانِ ریاست سے مقابلہ

ریاست الور کے تین اضلاع کے میو اور میواتی لوگ مالیہ اکٹھا کرنے والے افسران کے راستے میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ ۱۷ر نومبر کو افواہ پھیل گئی۔ کہ ضلع کشن گڑھ کے ایک موضع میں زبردستی مالیہ وصول کیا گیا ہے۔ اور ریاست کے ملازمین نے نمبردار سے اس قدر بُرا سلوک کیا ہے۔ کہ وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اگلے دن کشن گڑھ کا ناظم مسلح پولیس کے ساتھ دھوکر میں مالیہ وصول کرنے گیا۔ تو اس کا نیم دلی سے خیر مقدم کیا گیا۔ اس پر ناظم نے حکم دیا۔ کہ مکھیا کو گرفتار کر لیا جائے۔ اس پر ناظم اور دیہاتیوں میں جھگڑا ہو گیا جس کے نتیجے کے طور پر ایک نوجوان کو گرفتار کر لیا گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ گاؤں والے اکٹھے ہو کر ناظم کے پاس مہلت کی درخواست کے لئے گئے۔ تو ناظم نے یہ سمجھ کر کہ وہ اس پر حملہ کرنے آئے ہیں۔ گولی چلا دی۔ اس پر دیہاتیوں نے سرکاری آدمیوں کو پکڑ کر اُن سے بندوقیں چھین لیں۔ ایک سپاہی کو ہجوم نے اس قدر زخمی کیا۔ کہ وہ جانبر نہ ہو سکا۔ الور دربار نے نواحی نظامتوں کے ناظموں کو موضع دھوکر جانے کا حکم دیا۔ جب یہ ناظم وہاں پہنچے۔ تو وہاں ایک بھی شخص نہ تھا۔ سب دیہاتی ہاتھوں میں بندوقیں لے کر پہاڑیوں پر چڑھ گئے۔ سرکاری امداد کو لوگوں نے دھوکر کا راستہ بتانے سے انکار کر دیا۔ اُس وقت سے کشن گڑھ۔ رام گڑھ اور تجارا کے اضلاع میں مالیہ کی وصولی بند ہے۔ ۲۲ر نومبر کو دیہاتیوں نے مزاحمت کا پروگرام مرتب کیا۔ سڑکیں موٹروں کے چلنے کے ناقابل بنا دی گئیں۔ اور پہاڑیوں پر آدمی کھڑے کر دئے گئے۔ تاکہ اگر فوجی دستے آ جائیں۔ تو وہ نقاروں کے ذریعے دیہات میں خبر پہنچا دیں۔ دیہاتیوں نے چھپنے کے لئے جگہیں بنا لی ہیں۔ اور اُن میں سے زیادہ تر بندوقوں سے مسلح ہیں ؛

ہندو دھرم عالمگیر دھرم ہے

اپنے تازہ بیان میں ایک مراسلہ کے جواب میں مہاتما جی لکھتے ہیں:۔

"مجھ میں فرقہ داری نام کو بھی نہیں۔ کیونکہ میرا ہندو دھرم ایک عالمگیر دھرم ہے۔ یہ مسلمانوں عیسائیوں اور کسی دیگر مذہب کے خلاف نہیں ہے۔ میرے نزدیک ہندو دھرم ایسے تنے کی ایک شاخ ہے جس کی جڑوں اور ٹہنیوں سے آپ اس کی اجتماعی طاقت کا اندازہ لگا سکتے ہیں اگر میں ہندو شاخ کی خبر میں بیٹھا ہوں خبر گیری کرتا ہوں۔ تو یقیناً اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ میں دوسری شاخوں کی خبر گیری بھی کر رہا ہوں" ؛

جنوری ۱۹۳۳ء کا "نگار"

کم از کم دس جزو کی ضخامت پر شائع ہوگا۔ اور وقف ہوگا صرف شہوانیات یا تاریخ الجنسیات کے لئے۔ یعنی اس میں عہد قدیم سے لے کر اس وقت تک کی فحاشی پر تاریخی، نفسیاتی علمی نقطۂ نظر سے نہایت بسیط بحث کی جائے گی۔ یہ اردو میں بالکل پہلی چیز ہوگی۔ اور ہزاروں ایسی دلچسپ معلومات کا حامل ہوگا۔ جو اس وقت تک آپ نے سُنیں نہ دیکھیں ؛

(مینیجر "نگار" لکھنؤ)

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ بھائی کا دھرم کرتویہ ہے ؛

وی پی آتے ہیں

ماہ دسمبر میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ اُنہیں اطلاعی چٹیں بھیجی جا رہی ہیں۔ خریدار صاحبان کو چاہیئے۔ کہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ ۱۸ر دسمبر کا پرچہ ١٦ر دسمبر کو بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائے گا۔ جو صاحب چندہ ارسال کریں۔ نہ کسی وجہ سے وی۔ پی وصول کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد اطلاع دے دیں۔ ورنہ وی۔ پی وصول کرنا اُن کا اخلاقی فرض ہوگا ؛

مینیجر "پرکاش"

پرکاش لاہور

۲۰ مگھر سمت ۱۹۸۹

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا وارشک اُتسو

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۵۵ واں وارشک اُتسو حسب معمول اس سال بھی نومبر کے آخری ہفتہ میں ۲۲ سے ۲۷ نومبر تک سماروہ سے ہوا۔ آریہ سماج لاہور کی اُتسو کے دو وبھاگ ہیں۔ ایک کانفرنس وبھاگ۔ اور دوسرا جلسہ وبھاگ۔ کانفرنس وبھاگ عام طور پر مقامی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جلسہ وبھاگ پرانتک حیثیت۔ کانفرنس وبھاگ ۲۲ سے ۲۴ نومبر تک ہوا۔ ۲۲ نومبر کی رات کو پہلی اچھوت چھات وناشک کانفرنس لالہ کاشی رام جی دسمبدی کی صدارت میں ہوئی۔ ۲۳ نومبر کی رات کو سرو دھرم سمیلن زیر صدارت آنریبل ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ذمہ دار منسٹر گورنمنٹ ہوا جس میں مختلف مذاہب کے پرتی ندھیوں نے اس بات پر اپنے وچار پیش کئے۔ کہ "میرا دھرم کن باتوں میں دوسرے مذہبوں سے ملتا ہے"۔ ۲۴ نومبر کی رات کو کوی سمیلن پنڈت بدھ دیو جی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں ہندی، اُردو اور پنجابی کے ہندو، مسلمان، سکھ، آریہ کویوں نے "اچھوت پن کی خرابیاں" "آریہ سماج کا سماج سدھار" "برت کی مہما اور رشی دیانند کے جیون اور کام پر اپنی اپنی کویتائیں سنائیں جن میں سے کئی ایک بہت پسند کی گئیں۔ کوی سمیلن کے ساتھ اُتسو کا کانفرنس بھاگ ختم ہو گیا جو خوب اچھی رہی۔ اور تینوں کانفرنسیں شانتی پورونک سماپت ہوئیں۔

ایک بات کانفرنسوں کے وشئے میں قابل ذکر ہے۔ کہ تینوں کے صدروں نے اسٹیج سکرٹری کا ہی کام کیا "اب فلاں صاحب بولیں گے"۔ کہنے ...ور کانفرنس کی کارروائی کو بغیر ... ہی چلانے کے سوا انہوں نے اپنے وچار جنتا کو نہیں سنائے۔ حالانکہ جنتا کو ان کے وچار سننے سے انتہا بہت زیادہ لابھ ہوتا۔ جو انہیں بعض غیر ضروری سپیکروں کی تقریروں سے ہوا۔ خصوصاً دوسرے دن کی کانفرنس میں لاہور اُتسو کی جنتا کو ڈاکٹر گوکل چند کے وچار سننے کا موقع مل سکتا تھا۔ لیکن کانفرنس کے پربندھکوں نے اتنے سپیکر مقرر کر دئے کہ ڈاکٹر صاحب کے لئے وقت ہی نہ رہا۔ یہی حالت کوی سمیلن کی ہوئی۔ جنتا پنڈت بدھ دیو جی کوتا کے جوہر دیکھنے سے محروم ہی رہ گئی۔ یہ ٹھیک ہے ایسا ہونا چاہئے۔ کہ جس کانفرنس کا جو پردھان بنایا جائے۔ اس کے لئے تقریر کا وقت لازمی طور پر رکھا جانا چاہئے۔

اُتسو وبھاگ

اُتسو وبھاگ ۲۵ نومبر سے پراتہ برہد ہون یگیہ کے ساتھ شروع ہوا جو ۱۰ بجے تک جاری رہا اور آخر یگیہ شیش تقسیم کرنے کے ساتھ سماپت ہوا۔

بعد دوپہر ۴ بجے سے سنکیرتن کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ اور گورودت بھون سے سنکیرتن پارٹیاں شروع ہو کر شہر کے مختلف بازاروں سے گزرتی ہوئی رات دس بجے کے قریب واپس گورودت بھون میں پہنچ گئیں۔

اس سال سنکیرتن کے ساتھ وہ بھیڑ بھاڑ نہ تھی۔ جو نگر کیرتن کے ساتھ ہوتی تھی جس میں بھجنیک بہانے اپنے منوہر بھجنوں سے جنتا کو آکرشت کر لیتے تھے۔ تاہم سنکیرتن کا طریق کم خرچ اور آدیش کو زیادہ پورا کرنے والا ہے۔ لیکن طبیعہ پر تنگ آریہ نرناری اس میں سملت ہونا اپنا کرتویہ سمجھے۔ اور جو بھجن ان کے مکھ سے نکلیں۔ وہ ہر دیر کی آواز ہو۔

۲۶ نومبر کا اُتسو

۲۶ نومبر پراتہ ہون یگیہ اور بھجنوں کے ساتھ پہلے دن کی کارروائی شروع ہوئی۔ سوامی سرتانند جی کے منوہر اُپدیش کے بعد پنڈت چندر کانت وید واچسپتی کا ویاکھیان ہوا۔ آپ نے کہا۔ بائیبل میں لکھا ہے۔ کہ "دانا آدمی مشرق سے آتے ہیں" یعنی رشی مشرق کی جانب سے آئے۔ سکندر بھی یہاں کے رشیوں سے شکشا لینے آئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان نے تمام دنیا میں اپنی بھگتا کا پرچار کیا۔ سب سے زیادہ خوبی ہندوستانی تہذیب کی یہ ہے۔ کہ اس نے دنیا میں دھرم پرچار کیا ہے۔ ویدکی پوتر ندی بہتی بہتی ایک وقت عرب میں گئی۔ اور وہاں حضرت محمد نے وید کے اصول وحدانیت کا پرچار کیا۔ وہاں مورتی پوجا کا دور دورہ تھا۔ مگر حضرت محمد نے ویدک معقول کو لے کر مورتی پوجا کے خلاف علم بلند کیا۔ بھارت ورش سے فارس میں بھی کئی مہارشی گئے۔ اور انہوں نے وہاں وید پرچار کیا۔ آج اس کا نام ایران ہے۔ اور زرتشت نے انہیں سے ژند اوستھا نامی کتاب دی۔ آپ نے کہا کہ وید کے سدھانت بائیبل میں بھی نظر آتے ہیں۔ وید کی ندی دنیا کے تمام حصوں میں گئی۔ کسی نے اس سے پریم کیا۔ کسی دھرم نے ویدوں سے کوئی اور اصول لیا۔ آپ نے کہا کہ ویدک دھرم تمام مذاہب کا خزانہ ہے۔ اور تمام مذاہب اس بڑے دھرم سے نکلے ہیں۔ مہاتما بدھ نے آرین تہذیب کا پرچار چین اور برما میں کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر آج مہاتما بدھ۔ عیسیٰ اور حضرت محمد اپنے پیروؤں کا حال دیکھیں۔ تو وہ آنسو بہانے لگیں گے۔

آج لوگ دھرم کے خلاف بول رہے ہیں۔ اور آج اگر لوگ دھرم کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں۔ تو ہمیں دیکھنا ہے۔ کہ ویدک دھرم کا جس سے کہ دنیا کے تمام مذاہب نکلے ہیں۔ کیا فرض ہے؟ آپ نے کہا۔ کہ رشی دیانند نے اپنی تمام زندگی ہمارے لئے قربان کر دی۔ انہوں نے آریہ سماج اور وید کے لئے اپنی عزیز جان تک بلیدان کر دی۔ اس کے بعد سوامی شردھانند اور پنڈت لیکھرام وغیرہ اصحاب ویدک دھرم کے لئے شہید ہوئے۔ آج ایک ایک آریہ سماجی کو ویدک دھرم۔ دیانند اور آریہ سماج کی سترن لینی چاہئے۔ آپ کو چاہئے۔ کہ سوامی دیانند کی شکشا کو جس نے دنیا میں پریم اور اہنسا کا پرچار کیا ہے سگرہن کریں۔

آپ نے کہا۔ کہ آج اہل مغرب سرمایہ داری سے تنگ آ گئے ہیں۔ اور وہ اس وقت دھرم پرچار چاہتے ہیں۔ اس وقت ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج کے مشنری وہاں پہنچیں۔ اور جگہ جگہ ویدک دھرم کا پرچار کریں۔ ٹھیک اس طرح پرچار کریں۔ جس طرح اشوک نے بدھ دھرم کا پرچار کیا۔ آریہ سماج کے ذریعے ہی ہم ویدک دھرم کا سندیش دنیا تک پہنچا سکتے ہیں۔ آج ہمارے سامنے ویدک دھرم کے سامنے اچھوت پن کو مٹانے کا سوال ہے۔ ویدک دھرم کو اچھوت پن کا کلنک تلک کے ماتھے سے مٹانا ہے۔ ہمیں اچھوتوں کو اپنے ہردے سے لگانا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ آج آریہ سماج دنیا سے مادہ پرستی اور سرمایہ داری کو ختم کر کے دنیا میں روحانی شکتی کو پھیلانا چاہتا ہے۔ اور دنیا میں شانتی کا پرچار کرنا چاہتا ہے۔ دنیا کے تمام حصوں میں آج بھی ویدک دھرم کی تہذیب موجود ہے۔ اس وقت دنیا میں ویدک دھرم کے سندیش کے پرچار کی ضرورت ہے۔ اور وہ پرچار شانتی کا پرچار ہے۔ وید آریہ سماج کے پاس کوہ نور کا ہیرا ہے۔ آریہ سماجیوں کو چاہئے۔ کہ ویدوں کا مطالعہ کریں۔

اگر آپ دوسرے مذہب میں برائیاں دیکھتے ہیں۔ تو ویدک ہر ہندو کا فرض ہے۔ کہ وہ دوسرے مذہب کو نیک باتیں دیں۔ اور آج بھی ویدک دھرم دنیا کو تعلیم دے سکتا ہے۔ وہ دن نزدیک ہے۔ جبکہ ویدک دھرم کا سورج دنیا کے آسمان پر چمکنے لگا۔

پنڈت چندر کانت جی کے ویاکھیان کے ساتھ صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔

ڈاکٹر مہتر الال ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

بعد دوپہر پنڈال میں جات پات توڑک منڈل کے پربندھ میں جات پات توڑک سمیلن منسٹری بی۔ ایل نہرو کی صدارت میں ۳ بجے تک سپھلتا پورک ہوا۔ اس کے بعد پروفیسر دھرمیندر ناتھ کا ویاکھیان ہونا تھا۔ لیکن ان کے نہ آنے کے کارن ڈاکٹر مہتر الال ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کا ویاکھیان ہوا۔ اُپنشدوں کے دھرم پر بولتے ہوئے آپ نے کہا:-

سوامی شنکر آچاریہ اپنشدوں کو بھی وید ہی مانتے تھے۔ مگر رشی دیانند صرف چار ویدوں کو ہی مانتے تھے۔ آپ نے کہا۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ اپنشد ویدوں کا نچوڑ ہیں۔ اپنشدوں کے اندر لوگوں نے کئی قسم کے واد نکالے ہیں۔ پر اپنشدوں میں لکھا ہے۔ کہ برہم اور آتما میں بہت کم بھید ہے۔ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے۔ تو برہم اور آتما تقریباً ایک ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ جوں جوں آدمی کا مستک نرمل اور صاف ہوتا جاتا ہے۔ توں توں اُسے آتما نہایت سوکھشم نظر آنے لگتی ہے۔ آپ نے بھرگو کی تپسیا کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آنند کو برہم کہا گیا ہے۔ مگر واستو میں آنند برہم سے بھی پرے ہے۔ اپنشدوں میں برہم اور آتما کا ورنن کئی طرح سے کیا گیا ہے۔ جس طرح کا آدمی کو گیان ہوتا ہے۔ وہ انہیں اسی طرح سمجھ لیتا ہے۔ بھارت کے رشی کہتے ہیں۔ کہ آتما کی شدھی کرنے کرنے ایک وقت ایسا آتا ہے۔ کہ آتما اور برہم میں کم از کم تھوڑے عرصہ کے لئے ایکتا ہو جاتی ہے۔ جب تک منش کے اندر شانتی اور تیج نہ ہو۔ تب تک وہ کسی وشئے کے متعلق صحیح وچار نہیں کر سکتا۔ وچار کرتے کرتے اور چنتن کرتے کرتے جو تمام سنسار کو اپنی آتما سمجھتا ہے سو وہ دنیا میں سب سے بڑا مہاتما ہے۔ اور وہ دنیا میں سب سے بڑا سوشلسٹ ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ آریہ سماج ہی نہیں۔ بلکہ شری شنکر آچاریہ اور دیگر رشیوں نے بھی اپنے گرنتھوں کو اپنشدوں کے آدھار پر رچا ہے۔ مہاتما بدھ اور گورو نانک نے کہیں اپنشدوں کا حوالہ نہیں دیا۔ مگر وہ سنت مہاتماؤں کی بانی میں پار چار میں کسی نہ کسی طرح پرگٹ ہوتی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ آج تمام

دُنیا کے سنت اور مہاتما پرماتما کی ہستی کے متعلق اپنی خیالات کو پرگٹ کرتے ہیں۔ جو اُپنشدوں میں درج ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ کہ اُپنشدوں میں بڑے بڑے رشیوں کے خیالات بھرے پڑے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ اس وقت کیا وجہ ہے۔ کہ دُنیا کا ایک لباس ہے۔ ایک کھانا اور ایک پہناوا ہے۔ آج وزیر اعظم کی تقریر یہاں بیٹھے بیٹھائے لندن سے سُن سکتے ہیں۔ ہوائی جہاز یہاں بھی ہیں۔ باہر بھی۔ آپ نے کہا۔ کہ وقت آنے والا ہے۔ جبکہ تمام دُنیا کی ایک سبھیتا ہو گی۔ اور وُہ پرماتما ہو گا۔ جو صرف بھارت ورش کا نہیں۔ بلکہ تمام دُنیا کا ہو گا۔ اگر تمام دُنیا کا کوئی دھرم بن سکتا ہے۔ تو یہ اُپنشدوں کا دھرم ہو سکتا ہے۔ اُپنشدوں کے اندر انسان کے لئے یہی ایک پیغام ہے۔ کہ اگر آپ شُدھ اور شانت ہو کر پرماتما کا چنتن کرو گے۔ تو اس پرماتما کو پا کر ہمیشہ آنند رہو گے ؛

آریہ سماج نصف صدی سے اُپنشدوں کا پرچار کر رہا ہے۔ اور اُپنشدوں کا ہی دھرم ایک ایسا ہے۔ جو تمام دُنیا کا مذہب ہو سکتا ہے ؛

ڈاکٹر مُتھرا لال کے ویاکھیان کے بعد شانتی پاٹھ کی کارروائی سماپت ہوئی ؛

رات کو

رات کے پروگرام میں ڈاکٹر مُتھرا لال ایم۔ اے۔ اور سوامی ستیانند جی کے ویاکھیان درج تھے۔ لیکن ڈاکٹر مُتھرا لال تو پنڈت دھرمیندر ناتھ کے سمفان پر بول چکے تھے۔ اور سوامی ستیانند جی آئے ہی نہ تھے۔ اس لئے رات کو پنڈت منسارام اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور شریمتی ڈاکٹر دمینتی بالی کے ویاکھیان ہوئے۔

پنڈت منسارام جی نے ہندوؤں کی بُری رسُوم کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ ہندوؤں میں مُردہ دفنانے کی بُری رسم موجود ہے۔ پھر مرنے کے بعد کئی ٹیکس ہیں۔ اچارج کا ٹیکس۔ پھول گنگا پہنچانے کا ٹیکس۔ آپ نے کہا۔ کہ اچارج تو یہی دُعا کرتے ہوں گے۔ کہ خطرناک بیماری پڑے۔ اور ہمارے بڑے بڑے یجمان مریں۔ گویا یہ لوگ ہماری جان کے لاگو ہیں۔ پھر شرادھ کا ٹیکس ہے۔ گرڑ پوران کا ٹیکس ہے۔ نارائن بلی کا ٹیکس ہے۔ یہ سب بُری رسُوم ہیں۔ اور شاید انہیں سے بچنے کیلئے ہندوؤں نے مُردہ دفنانا شروع کیا۔ ورنہ شاستروں میں تو بچے۔ بوڑھے سب کا مُردہ جلانا لکھا ہے۔

ویدنے اُپدیش کیا ہے۔ کہ منشو! اپنے ناشوان شریر سے ایسے کام کر جاؤ۔ جس سے آپ کا لیش ہو۔ آپ سوچو۔ کہ آپ نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اگر نہیں۔ تو آج سے اپنے دلیش۔

دہرم اور جاتی کے لئے اُپکار کا کام شروع کر دو۔ ۲۶ نومبر کی کارروائی ڈاکٹر دمینتی بالی کے ویاکھیان کے ساتھ سماپت ہوئی ؛

۲۷ نومبر

۲۷ نومبر جلسہ کے آخری دن کی کارروائی پراتہ ہون اور بھجنوں کے ساتھ شروع ہوئی۔ بعد ازاں شری پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گورُوکل کانگڑی کا اُپدیش شروع ہوا۔ جس میں آپ نے کہا۔ کہ میں بتاؤں گا۔ کہ راج نیتی اور دھرم میں کتنا تعلق ہے۔ اور اس وقت جو شاسن دلیش میں چل رہا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے آریہ سماج کا کیا کرتویہ ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ آریہ سماج نے کبھی آرڈیننس شاسن کو برداشت نہیں کیا ہے۔ چنانچہ ماہ جون گزشتہ میں آریہ سماج کے نیتاؤں نے ایک اعلان شائع کیا تھا۔ اس میں لکھا گیا تھا۔ کہ اس سمیہ جو آرڈیننس راج ہے۔ وُہ اچھا نہیں۔ اس سے چھوٹے چھوٹے افسروں کو بہت زیادہ اختیارات مل گئے ہیں۔ اور اس میں سرکار سے یہ بھی کہا گیا تھا۔ کہ مہاتما گاندھی کو رہا کر دیا جائے۔ اس اعلان کے باوجود آرڈیننس دوبارہ جاری کر دئے گئے۔ اور آج انہیں قانُون کی صُورت دینے کے لئے کونسلوں اور اسمبلی کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ میں آپ کو سچ کہتا ہوں۔ کہ مجھے پرماتما کی بھگتی کے اُپدیش کی باتیں کرنا زیادہ پسند ہے۔ لیکن میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ ہمارے شاسن اور پرماتما کے شاسن کے درمیان جو اور شاسن ہم پر سختی کرتے ہیں۔ ان کے خلاف آواز اُٹھانی چاہئے ؛

آپ نے کہا۔ کہ آریہ سماج کے نیتاؤں کو وائسرائے اور حکومت کے دُوسرے ادھیکاریوں کے ساتھ ملاقات کرنی چاہئے۔ اور اُنہیں کہنا چاہئے۔ کہ وُہ اپنی موجودہ پالیسی تبدیل کریں۔ ورنہ آریہ سماج مجبُور ہو گا۔ کہ وُہ دھارمک طریقہ پر اس کے خلاف جدوجہد کرے۔ خاتمہ پر آپ نے کہا۔ کہ میں چاہتا ہُوں۔ کہ آریہ سماج میں اس کے متعلق زبردست جاگرتی پیدا ہو ؛

پنڈت چموپتی جی کا ویاکھیان اور اپیل

آچاریہ دیو شرما جی کے ویاکھیان کے بعد شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل کانگڑی کا ہردیہ آکرشک ویاکھیان ہوا۔ جس سے جنتا خوب پربھاوت ہوئی۔ آپ کے ویاکھیان کے بعد رپورٹ سنایا گیا۔ بڑی بڑی چندہ رقوم حسب ذیل ہیں :-

تجنی چھجڑ امل جی ۵۰۰۰ روپیہ وید پرچار کے لئے۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما امرت دھارا والے ۳۸۰۰ روپے۔ لالہ روشن لال پر دھان سماج ۱۰۰۰ روپے۔ لالہ موتی رام آف میسرز کرپا رام برادرس لاہور ۶۰۰ روپے۔ رائے بہادر دیوان بدری داس ایم۔ اے۔ ۵۰۰ روپے۔ رٹورگیان شتی لالہ کیمنو انند جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ۵۰۰ روپے۔ پنڈت ہیرانند جی منیجر امرت دھارا ۳۰۰ روپے۔ لالہ شنویال ایم۔ اے۔ ۲۰۰ روپے۔ دان کی کل رقم ۲۹۵۱۲ روپے کا اعلان کیا گیا ؛

بعد دوپہر

بعد دوپہر آنریبل جسٹس جے لال جی کی صدارت میں دھارمک شکشا سمیلن کی کارروائی ہوئی۔ جو دوسری جگہ دی گئی ہے۔ اس سمیلن سے جنتا پر سنتانوں کی دھارمک شکشا کی ضرورت بھلی پرکار روشن ہو گئی۔ اور بتایا گیا۔ کہ لڑکے لڑکیوں میں جو فیشن فضول خرچی اور اسی قسم کی اور برائیاں آ رہی ہیں۔ وُہ دھارمک شکشا کے نہ ہونے سے ہیں ؛

شریمتی شنو دیوی کا ویاکھیان

سمیلن کے بعد پہلا ویاکھیان شریمتی شنو دیوی پرنسپل کنیا مہا ودیالیہ کا ہوا۔ جس میں آپ نے کہا :-

اس وقت استری جاتی اور مردوں میں گھلو یُدھ ہو رہا ہے۔ رشی دیانند نے کہا ہے۔ کہ جب تک آپ ماتری شکتی کا مان نہیں کریں گے۔ تب تک بھارت ورش کا اُدھار نہیں ہو گا۔ رشی دیانند ماتری شکتی کے پُجاری تھے۔ آپ نے کہا۔ کہ میں پرارتھنا کرتی ہُوں۔ کہ مغرب کی زہریلی ہوا ہمارے ہندوستان میں داخل نہ ہو۔

آپ نے گورو گوبند سنگھ جی کی مثال دیتے ہوئے کہا۔ کہ ان کے چار لڑکے اُن کی آنکھوں کے سامنے شہید ہو گئے۔ لیکن اُنہوں نے اسے ذرا بھر بھی محسُوس نہیں کیا۔ اور کہا۔ کہ کوئی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بیٹے بھارت ورش میں موجُود ہیں۔ حقیقت رائے اپنے دھرم کے لئے کس طرح قربان ہُوا۔ سوامی شردھانند جی اور لالہ لاجپت رائے کی قربانی کسی سے بھُولی نہیں۔ یہ ان لوگوں کا کام ہے۔ جو آتما کو پہچانتے تھے۔ آپ نے کہا۔ کہ اس وقت رشی دیانند سورگ سے آپ کو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اپنی آتما کو پہچانو۔

آپ نے استری شکشا کے مضمون پر آتے ہُوئے کہا۔ کہ آج استریاں اپنے دھرم بھُول گئی ہیں ؛

آپ نے افسوس ظاہر کیا۔ کہ پڑھی لکھی عورتوں کو گھر کا کام کاج اور کھانا وغیرہ بھی بنانا

نہیں آتا۔ آپ نے استریوں اور پُرشوں کی کالجوں اور سکولوں میں اکٹھی تعلیم کی سخت مخالفت کی۔ اور کہا۔ کہ ہمیں مغربی تہذیب کی اندھا دھند نقلید نہیں کرنی چاہئے۔ ہمیں اپنی پُرانی تہذیب کو واپس لانا ہے ؛

آپ نے کہا۔ کہ یونیورسٹی کی تعلیم نے ہمارے نوجوانوں کا ستیاناس کر دیا ہے۔ ہمارے نوجوان محض ملازمتوں کی خاطر تعلیم پاتے ہیں۔ اور آئے دن بیکاری کی وجہ سے خودکشیاں کرتے ہیں ؛

پنڈت بُدھ دیو جی کا ویاکھیان

شریمتی شنو دیوی جی کے بعد پنڈت بُدھ دیو جی نے اپنے دل سے نکلے ہوئے شبدوں کی بھینٹ جنتا کے سامنے رکھی۔ آپ پورے دو گھنٹے بولے۔ اور پُورے زور سے بولے۔ آپ کا ویاکھیان ½۵ بجے ختم ہونا چاہئے تھا۔ لیکن آپ ½۶ بجے تک بولتے رہے۔ لیکن نہ آپ نے اور نہ جنتا نے اُکتانے کا نام لیا۔ اور بڑی شردھا اور اُلنّاہ سے اُپستھت آپ کے بھاو پُورن شبدوں کو سُنتے رہے۔

آپ نے کہا۔ کہ آریہ سماج پر یہ آغاز سے ہی حملہ کیا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں بھگتی مارگ نہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ ویدک بھگتی مارگ بجائے پرشارتھ کی جڑ کاٹنے کے پرشارتھ کے سر پر کھڑا ہے۔ ویدک بھگتی مارگ کہتا ہے۔ کہ کل تو جہاں کھڑا تھا۔ آج وہاں سے آگے بڑھ۔ پرماتما سے سوداگری کرنا ٹھیک نہیں۔ پرماتما کو نہ تو بھوک لگتی ہے۔ نہ پیاس لگتی ہے۔ غرضمند تو ہم ہیں۔ اگر آپ پرماتما کو اپنانا چاہتے ہو۔ تو وید کے کہتوں کے مطابق پرماتما کے لگائے ہوئے دُنیا رُوپی باغ کو پانی سے سینچو۔ اس کی خدمت کرو۔ پرماتما خود بخود خوش ہو جائیگا۔

پنڈت جی نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ اپنے تئیں اس کے بھگت بناؤ۔ اور اپنے پربھو کے آدرش کو دُنیا میں پھیلاؤ۔ اور اپنے جیون کو اس کے بتائے ہوئے راستوں پر اور اصُولوں کے مطابق چلاؤ۔ یہ ہے پرماتما کی بھگتی۔ ہر وقت مالا لے کر رام رام کی رٹ لگاتے رہنا سوائے پاکھنڈ کے کچھ نہیں۔

یہ ہے سدھانت ویدک دھرم کا۔ ہمارے ویدک بھگتی مارگ میں آگے بڑھنے کی آگیا دیتے ہیں۔ اور آگے آدمی روشنی سے ہی بڑھ سکتا ہے۔ پرماتما نے کہا۔ کہ اے انسان تو اِتم ہے۔ ہر ایک اجودھیا کا راجہ ہے۔ اجودھیا کون سی ہے۔ وُہ آپ کی اپنی ہستی ہے۔ اور وُہ اجودھیا ناقابل تسخیر اور ناقابل فتح ہے۔

آپ نے کہا۔ کہ ایشور نے آپ کو ہاتھ پاؤں کان اور سر دیا ہے۔ اس سے زیادہ کیا مانگتے ہو۔

آپ اپنیوں کا نام ایک ہزار بار لے کر اُس سے حساب مانگتے" ہو۔ آپ نے کہا۔ کہ آج کل لوگ جیونشی کو ہاتھ دکھلاتے ہیں۔ آریہ لوگ ہاتھ نہیں دکھلاتے۔ بلکہ دائیں ہاتھ سے پرمشارتھ کرتے ہیں۔ اور بائیں سے فتح کرتے ہیں۔ وید کی شکشا ہے۔ کہ پہلے کا حساب دو اور آگے بڑھو۔ جب آدمی محنت کرتا ہے۔ تو اُسے طاقت حاصل ہوتی ہے۔ وید کہتا ہے کہ جب طاقت آ جائے۔ تو غرور مت کر۔ یاد کر لیا کر۔ کہ تیرے سے اُونچا بھی کوئی اندر ہے۔ پرمشارتھ کرنے کے بعد طاقت آنے سے لوگ ٹیڑھی چالیں چلنے لگ جاتے ہیں۔ اگر اس نشہ سے بچنا چاہتے ہو۔ تو پرماتما کو یاد کرو۔ پرمشارتھ کر کے جب تجھ میں شکتی آ جائے۔ تو سر جھکا۔ غرور میں مت آ۔ تب تو بھگت کہلائے گا۔ اور جو تجھ پر لسپنٹ سے حملہ کرتے ہیں۔ اُن کی پرواہ مت کر۔ پرماتما ان کو خود ناش کر دے گا۔ کیونکہ پرماتما اپنے بھگتوں کی رکھشا کرتا ہے۔

اگر انسان پرمشارتھ کرتے تھک جائے۔ تو پھر پرماتما شکتی دیتا ہے۔ اور رکھشا کرتا ہے۔ اگر آپ مضبوط ہونا چاہتے ہیں۔ تو پرماتما کے بھگت بنو۔ اور مضبوط ہو کر پیچھے کی طرف دیکھو۔

آخری ویاکھیان

۲۷ر نومبر کی رات کو پنڈت ٹھاکر دت جی شرما دھنونتری امرت دھارا کا ویاکھیان پروپکار دھرم پر ہوا۔ اور یہ اُتسو کا آخری ویاکھیان تھا۔ آپ نے پاٹھ کے بعد کہا۔ کہ کھانے پینے سونے۔ ڈرنے اور سنتان پیدا کرنے میں پشو اور منش برابر ہیں۔ منش میں کوئی وششتا ہے تو دھرم کی وششتا ہے۔ جس منش میں دھرم نہیں۔ وہ نہ صرف پشوؤں کے برابر ہے۔ بلکہ اُن سے بھی گرا ہوا ہے۔ کیونکہ کھانے پینے آدی میں پشو مریادا کا پالن کرتے ہیں۔ لیکن منش نے تمام مریاداؤں کو پار کر رکھا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ پروپکار دھرم سب سے اُونچا دھرم ہے۔ اُتسو پر ۲۹۰۰۰ روپیہ اکٹھا ہو جانے پر ادھیکاریوں کو وہ دُکھائی دیتے ہو گے آپ نے کہا۔ کہ اُپکار کیول روپیہ کا اپکار نہیں۔ ہمارے تنوں کے اندر ہمارے منوں کے اندر بھاونائیں ہونی چاہئیں۔ اگر ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم دیا دھرم ہے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنے تن من دھن تینوں سے نکلیں۔

پرتی ندھی سبھا بھی ودیش پرچار کے لئے آدمی بھیجنا چاہتی ہیں۔ جب پنڈت چموپتی اپنے ویاکھیان میں کہہ رہے تھے۔ کہ ارجن۔ بھیم۔ نکل اور سہدیو نے دُور دُور تک دگ وجے کی۔ تو میرا دل چاہتا تھا کہ پنڈت چموپتی کے قدموں میں گر جاؤں۔ اور اُنہیں کہوں۔ کہ جنتا بھی دھن خرچ ہو۔ میں اپنی سمپتی سے دُوں گا۔ آپ جائیں۔ اور لینڈ میں دھاریک دگ وجے کریں۔ اسی طرح جس طرح ارجن بھیم۔ نکل سہدیو نے راجسوئیہ کی تھی۔ میں انہیں اس لئے کہتا ہوں۔ کہ اس ہم پر ایسے آدمیوں کے بھیجنے کی ضرورت ہے۔ جو تجنتہ کیر کٹر کے ہوں۔ اور سنسکرت اور انگریزی کے وِدوان ہوں۔ بالی دویپ میں آج ہماری سنسکرتی موجود ہے۔ کوئی آریہ اُپدیشک جائیں۔ اور وہاں جا کر بیٹھ جائیں۔ تو وہاں کے لوگ جلد ویدک دھرمی ہو سکتے ہیں۔ لیکن کوئی آریہ وہاں جانے کو تیار نہیں۔ حالانکہ احمدی وہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ کوئی بالی میں پہنچ جائے۔ کوئی اسٹریٹ سیٹلمنٹ میں۔ اور اسی طرح دوسرے دویپوں میں کوئی جا کر بیٹھ جائے۔ تو ویدک دھرم کا پرچار سپھلتا پُورک ہو۔ جب تک بیٹھ کر کام کرنے والے نہ ملیں گے۔ تب تک کام نہ ہو گا۔

اگر ہم دگ وجے چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے تنوں کی ضرورت ہے۔ جو باہر جانے کو تیار ہوں۔ اس لئے میں آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ دھن کے ساتھ تن من بھی دو۔ تب ویدک دھرم کا ڈنکا بجے گا۔ اور ساری دُنیا کہہ اُٹھے گی۔ "بولو رشی دیانند کی جے"۔

پنڈت جی کے ویاکھیان کی سماپتی پر پنڈت بدھ دیو ودیالنکار آئے۔ اور آپ نے کہا کہ ودیش جانے کے لئے آدمیوں کی کمی نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آپ نے انگریزی میں کون سا لٹریچر پیدا کیا ہوا ہے۔ جو باہر جا کر پیش کیا جا سکے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس مطلب کے لئے ویدک انوسندھان وبھاگ کھولا ہے۔ جو ودیش پرچار کے لئے ساہتیہ پیدا کرے گا۔ اس کے لئے سبھا نے پچاس ہزار روپیہ کی سنغر کوشش کے لئے اپیل کی ہے۔ آپ سبھا کی اپیل پر دھیان دے کر روپیہ دیدیں۔ اور ودیش پرچار کے لئے ساہتیہ پیدا کر دیں۔ تو بغیر پنڈت جی کی سمپتی دینے کے ہی جانے کو تیار ہوں۔

پروگرام میں اُتسو کا آخری ویاکھیان سوامی سوتنترانند جی کا تھا۔ اور اس لئے جنتا اُن کا ویاکھیان سننے کے لئے تیار بیٹھی تھی۔ کہ بتلایا گیا۔ کہ سوامی جی اسوستھ ہونے کے کارن ویاکھیان نہیں دے سکتے۔ اور اس طرح جہاں تک ویاکھیانوں کا تعلق ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت جی کا ویاکھیان اُتسو کا آخری ویاکھیان تھا۔ اس کے بعد پردھان سماج نے سب کا دھنیہ واد کیا۔ پھر مہاشہ سنت رام جی کے بھجن ہوئے۔ اور مہاشہ جی کا بھجن

اٹھ جاگ مسافر بھور بھئی۔ اب رین کہاں جو سوت ہے جو جاگت ہے وہ پاوت ہے۔ جو سووت ہے وہ کھووت ہے سمپت گایا گیا۔ شانتی پاٹھ کے ساتھ اُتسو کی کارروائی سماپت ہوئی۔

جلسہ کا نیا وبھاگ

ویایام پردرشنی آریہ سماج وچھو والی لاہور کے جلسہ کا اس سال نیا وبھاگ تھا۔ ۲۷ر نومبر کو ۱۲ سے ۴ بجے تک اس پردرشنی کا آخری دن تھا۔ چھوٹے لڑکوں۔ نوجوانوں اور آریہ سماج کے سبھاسدوں کے کئی کھیلوں میں مقابلے ہوئے جس میں عوام نے خوب دلچسپی لی۔ پردرشنی کے آخری دن ہزاروں کی حاضری میں کئی مقابلے ہوئے۔ اور حاضرین پر انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس وبھاگ کے ادھشٹاتا پنڈت ٹھاکر دت جی وید تھے۔ اور ان کے پرشارتھ سے ہی یہ وبھاگ پہلے ہی سال خوب کامیاب رہا۔

ویاکھیاتاؤں کی کمی

اس سال اُتسو میں ویاکھیاتاؤں کی کمی خاص طور پر محسوس کی جا رہی تھی۔ اُپدیشوں کے لئے کوئی مانیہ سنیاسی مہاتما موجود نہ تھے۔ مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی سروانند جی۔ سوامی ستیانند جی کی غیر حاضری محسوس کی ہی جا رہی تھی۔ کہ سوامی سوتنترانند جی کا ویاکھیان بھی نہ ہو سکا۔ سنیاسی مہانو بھاؤں کی اس اختیاری غیر حاضری کے علاوہ آچاریہ رام دیو جی کی جبری غیر حاضری بھی بہت بُری طرح محسوس کی جا رہی تھی۔ اور صاف طور پر نظر آ رہا تھا۔ کہ آریہ سماج میں اُچیہ کوٹی کے ویاکھیاتاؤں کا کتنا قحط ہے۔

اُتسو کی چہل پہل

جنتا کے لحاظ سے اُتسو کی چہل پہل اُتسا جنک تھی۔ پراتہ اُپدیش کے سمے حاضری کسی قدر کم ہوتی تھی۔ لیکن اس کے بعد سارا دن اور رات پنڈال خوب بھرا رہتا تھا۔ اور پنڈال کے بھرپور ہونے کے باوجود ویایام پردرشنی میں قریباً اتنی ہی حاضری تھی۔ جتنی پنڈال میں تھی۔ اور اتنے ہی لوگ بازار میں اور سڑک پر گھومتے نظر آتے تھے۔ جن میں ستریوں اور بچوں کی بھی بھاری تعداد تھی۔ ادا سطرح ایک بھاری میلہ سا لگ گیا تھا۔ بازار میں کھانے پینے کی سامگری کے علاوہ دھاریک پستکوں کی سب سے زیادہ دکانیں تھیں۔ اس کے علاوہ بچوں کی گاڑیاں۔ سونے چاندی کے زیورات۔ دھوپ۔ ہون سامگری وغیرہ دوسرے سامان۔ اور دیہات وغیرہ کی دُکانیں تھیں۔ جن پر خرید و فروخت خوب

ہوئی۔

رشی لنگر

یاتریوں کے بھوجن کے لئے رشی لنگر جاری تھا۔ جس میں سینکڑوں آدمیوں نے کھانا کھایا۔ بھگت ایشور داس لنگر کے سفر ادھشٹاتا تھے۔ اور ان کے پربندھ میں ہر موقعہ پر لنگر خوب شاندار سے چلتا رہا۔

رہر دیو بید ھک گھٹنا

اُتسو کے دنوں میں ہی آریہ سماج لاہور کے وانی سبھاسد لالہ گیانو انند جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کا دیہانت ہو گیا جس پر کانفرنس سے پہلے شوک پرستاو پیش ہوا۔ جسے سب لوگوں نے کھڑا ہو کر پاس کیا۔

بھجن اپدیش

اُپدیشوں اور ویاکھیانوں کے علاوہ بھجن اپدیش بھی پربھاوشالی تھے۔ آریہ سماج لاہور کے بھجنیک مہاشہ شو بہاری اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے مہاشہ سنت رام۔ مہاشہ کیسر چند اور مہاشہ بہاری لال کے بھجن خوب پسند کئے گئے۔ اور جنتا نے ان کو رُچی سے سُنا۔

غرضیکہ ویاکھیاتاؤں کی کمی کو چھوڑ کر باقی ہر لحاظ سے اُتسو سپھلتا پُورک سماپت ہوا۔

ایک ضروری درخواست

ایک صاحب جن کا نام ماسٹر مہر چند ولد لالہ ہرنام داس ذات سیٹھی باشندہ دیبی نگر ضلع انبالہ مدرس ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کھوڑہ کلاں تحصیل ...... ۱۸ر اپریل ۱۹۳۲ء کو سکوٹوں کی فصلی رخصتوں کے سبب اپنی جائے رہائش سے ہردوار کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ مگر آج تک نہ تو وہ واپس آئے ہیں۔ اور نہ ہی اُن کا کوئی سراغ ملا ہے۔ اس لئے درخواست ہے۔ کہ اگر کسی سجن کو اُن کا پتہ ہو۔ تو وہ کرپا کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے دفتر میں فوراً اطلاع دیں۔ ایک ہارک کام کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔

(سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

وشال بھارت کا کہانی نمبر

جنوری سنہ ۱۹۳۳ء میں وشال بھارت کا کہانی نمبر نام کا خاص نمبر نکلے گا۔ جس میں کہانی ساہتیہ اتہاس آلوچنا اور پرگتی اور ہر زبان کی کہانیوں کے ادا ہرن دئے جائیں گے۔ اس میں کہانی پستکوں کی فہرست بھی دی جائے گی۔ کتابوں کے پرکاشکوں سے نویدن ہے۔ کہ اپنے اپنے ہاں کی بہت کتب جلد ارسال کر دیں۔

ایڈیٹر وشال بھارت ۱۲۰/۲ اپر سرکلر روڈ کلکتہ

آریہ سماج انارکلی کے اُتسو میں گڑبڑ

آریہ سماج انارکلی لاہور کا اُتسو ۲۵-۲۶-۲۷ نومبر کو سماروہ سے ہوا۔ پہلے دن شروع ہی پنڈت وشنو بندھو کے ویاکھیان ہوا اور آخری دن خاتمہ پر کوی سمیلن کے سمیہ گڑبڑ ہو گئی۔ پہلے دن گڑبڑ کرنے والے سدھانت پریمی تھے۔ اور تیسرے دن سدھانت ورودھی۔ پنڈت وشنو بندھو کا آریہ سماج کے ساتھ اصولی اختلاف بتایا جاتا ہے۔ سدھانت پریمیوں نے ان کے ویاکھیان کے سمیہ ان سے اپنی پوزیشن صاف کرنے کا مطالبہ کیا۔ ادھیکاریوں کی طرف سے اُنہیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا لیکن وہ مصر ہوئے۔ تو والنٹیروں کو اشارہ کر دیا گیا۔ اور اُنہوں نے سدھانت پریمیوں کی مرمت کر دی۔

سدھانت پریمی گروہ میں کالج والوں کے اپنے بھجنیک اُپدیشک اور ان کی اپنی سماجوں کے ادھیکاری اور پرتی ندھی شامل تھے۔ چنانچہ ان کی طرف سے پنڈت وشنو بندھو کو چیلنج کیا گیا ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ ان سدھانتوں پر شاستر ارتھ کریں جن پر اُنہیں اختلاف ہے۔ اُتسو کی آخری بیٹھک میں لالہ کالنشی رام ودّیا آپ پردھان آریہ سماج وچھووالی کی صدارت میں کوی سمیلن شروع ہوا تو اس میں کسی کوی نے آریہ سماج کے سدھانتوں کے خلاف بولنا شروع کیا۔ تو ادھیکاریوں کی طرف سے اُسے بیٹھ جانے کو کہا گیا۔ جس پر گڑبڑ شروع ہو گئی۔ اور حاضرین نے جن میں زیادہ تر ڈی اے وی کالج کے طلبا بیان کئے جاتے ہیں۔ اس امر پر اصرار کیا۔ کہ کوی کو بولنے کی اجازت دی جانے۔ گویا آریہ سماج کو مجبور کیا گیا۔ کہ آریہ سماج کے سدھانتوں کے خلاف اپنے پلیٹ فارم سے پروپیگنڈا کرنے کی اجازت دے۔ اس پر لالہ کالنشی رام ودّیا کو درمیان میں ہی سمیلن چھوڑنا پڑا۔ آخر کبھی نہ کسی طرح سے معاملہ شانت ہوا۔ سدھانت پریمیوں کی گڑبڑ کا نشی ٹیوشن کے ورودھ ہو ... ہے لیکن ان کے ہتا گرہ میں کوئی ..... Justification ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ تو صریح شرارت ہے۔ کہ آریہ سماج کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ سدھانت ورودھیوں کو اپنے پلیٹ فارم پر من مانی کرنے دے۔ لیکن آریہ سماج انارکلی نے ان دونوں حالات پر قابو پانے کے لئے جو کچھ کیا۔ وہ یہ ہے کہ سدھانت پریمیوں کو تو ڈنڈے لگائے۔ اور سدھانت ورودھیوں کے سامنے جھکنے کی پالیسی اختیار کی۔

ویدپرچار کا ٹِیکہ

آریہ سماج میں پارٹیاں بننے کے کارنوں میں ایک یہ بھی تھا۔ کہ آریہ سماج ویدپرچار کو اپنا سکھیہ اُدیش سمجھتا تھا۔ لیکن کالج پارٹی کالج کی کامیابی کو ہی آریہ سماج کا اُدیش سمجھتی تھی۔ آج ہرش کا استھان ہے۔ کہ ہمارے کالج پارٹی والے بھائی اپنی پہلی بھول کو سوئیکار کرتے ہوئے وید پرچار کے مہتو کو سوئیکار کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ آریہ پرادیشک سبھا کے منتری لالہ خوشحال چند جی نے اپنے "ملاپ" میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ کہ پچھلے ۵۵ سال میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ آریہ سماج انارکلی لاہور کے سالانہ جلسہ پر وید پرچار کو دوسرے کاموں پر زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

جو کچھ لالہ خوشحال چند نے کہا۔ وہ لفظ بلفظ ٹھیک ہے۔ لیکن اگر یہی بات کوئی دوسرا کہتا۔ تو انہیں کے اس صاف گوئی پر کوسا جاتا۔ اب جبکہ پرادیشک سبھا کے منتری مہودے سمجھ رہے ہیں۔ کہ وید پرچار ہی آریہ سماج کا اُدیش ہے۔ اور آریہ سماج انارکلی نے بھی ادھر دھیان دیا ہے۔ تو کیوں نہ اُدارتا سے کام لیتے ہوئے ہمارے کالج کے بھائی اس بات پر بھی دھیان دیں۔ کہ جب وید پرچار کا کام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب خوش اسلوبی سے کر رہی ہے۔ تو کیوں نہ یہ کام اسی کے سپرد رہنے دیا جائے۔ اور آریہ پرادیشک سبھا کو اسی میں ملا دیا جائے۔ گو موجودہ حالات میں اس قسم کی کوئی آشا نظر نہیں آتی۔ تاہم یہ ناممکن نہیں۔ کہ کوئی سمیہ آئے جب یہ آس کی صورت اختیار کر لے۔

سناتن دھرمیوں کا ہندی پریم

سناتن دھرم سبھا لاہور کے سالانہ جلسہ پر بخشی بھگت رام سِگن نے دھن کے لئے اپیل کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں ہندی پاٹھ شالائیں کھولنی چاہئیں۔ اور ان میں دوران پنڈت رکھے جائیں۔ جو بچوں کو دھارمک شکشا دیں۔ انگریزی تعلیم کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ یہ ہمارے دھرم کو نشٹ کر رہی ہے۔ میں انگریزی تعلیم کے لئے دھن اکٹھا نہیں کر سکتا۔ لیکن ہندی تعلیم کے لئے بہت روپیہ اکٹھا کر کے دکھا سکتا ہوں۔ اس طرح آپ نے اپیل کی کہ آپ سناتن دھرم سبھا کو دان دیں۔ تاکہ وہ ہندی تعلیم کے لئے پاٹھشالائیں کھول سکے۔

سناتنی بھائیوں کا ہندی کے لئے پریم پرشنسنیہ ہے۔ آریہ سماج نے پنجاب میں ہندی کا پرچار اس قدر کر دیا ہے۔ کہ جہاں ہندی پستکوں کا اچار وساتھا۔ وہاں اب آریہ کتب فروشوں کے پاس اُردو کی نسبت ہندی کتابوں کا سٹاک زیادہ ہے۔ اگر سناتنی بھائی بھی ہندی پرچار کے عملی کام میں آریہ سماج کا ہاتھ بٹائیں۔ تو پنجاب پر ہندی سے اپکشا کا جو کلنک ہے۔ وہ بہت جلد دور ہو سکتا ہے۔

لاکھ کا چوڑا دھرم

مارواڑ میں نو ودواہتا لڑکیوں کو لاکھ کا چوڑا پہنانے کی رسم کسی وقت جاری کیا ہوئی۔ کہ لاکھ کا چوڑا پہنانا ہی سناتن دھرم ہو گیا۔ لیکن اب زمانہ روشنی کا ہے۔ مارواڑی وِدوت سمتی کو اس میں سناتن دھرم کی ہتک معلوم ہوئی۔ تو اس نے اس رسم کو دور کرنے کے لئے اندولن شروع کیا۔ اور یہاں تک کہ اس کے خلاف بیوستھا دے دی۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جن لوگوں کو سناتن دھرم کے ٹھیکیداروں نے ہی لاکھ کا چوڑا دھرم بتایا ہے۔ وہ اس بیوستھا کو ماننے کو تیار ہوں گے؟

کہا جاتا ہے۔ وِدوت سمتی نے شاستر وِرودھ ہونے کی بنا پر لاکھ کے چوڑا دھرم کے خلاف بیوستھا دی ہے۔ لیکن کیا یہ ایک ہی شاستر وِرودھ دھرم سناتن دھرم میں پرچلت ہے۔ ایسے انیک اور نہیں؟ مثال کے طور پر کیا بال بواہ شاستر وِرودھ نہیں اور لاکھ کا چوڑا دھرم کی طرح ہی اس نے سناتن دھرم ہونے کا درجہ حاصل نہیں کر لیا۔ تو پھر لاکھ کا چوڑا دھرم کے ساتھ بال بواہ دھرم کے خلاف بیوستھائیں کیوں نہیں نکلتیں۔ بلکہ بال بواہ کے سمرتھن میں تو بڑے بڑے سُدھارک سناتنی بھی جھوم جھوم کر بیوستھائیں دیتے ہیں۔ اور ایسی کوشش کا مضحکہ اڑانا اپنا دھرم سمجھتے ہیں۔ جو بال بواہ کی مذموم رسم کے دُور کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔

متضاد بیوستھائیں

تھوڑے دنوں کی بات ہے۔ کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وِدوت منڈل نے بیوستھا دی تھی۔ کہ اچھوتوں کو دیو درشن اور کنوؤں پر چڑھنے کا ادھیکار ہے۔ اب "پنڈت" اور پورانک منتروں میں کاشی کے پنڈتوں کی اس بیوستھا کو تشہیر دی جا رہی ہے۔ کہ "اچھوت لوگوں کو مندروں میں جانے کا ادھیکار نہیں"۔ لیکن جب سناتن دھرم کے نیتا پنڈت مدن موہن مالویہ نے فیصلہ دے دیا۔ کہ "اچھوت مندروں میں جا سکتے ہیں" تو کاشی کے بیوستھا فروشوں کی بیوستھا کی قیمت ہی کیا ہو سکتی ہے؟

قادیان میں فوج اور پولیس کی بھرتی

قادیانی جماعت کے ناظر امورِ عامہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ "نظارت امور عامہ کے اعلان کے مطابق کثرت سے درخواستیں فوج اور پولیس میں بھرتی کے متعلق پہنچ گئی ہیں۔ سب احباب مطلع رہیں۔ کہ ان کے نام رقم کئے جا رہے ہیں۔ موقع نکلنے پر ایسے دوستوں کو اطلاع دی جائے گی"

سوال یہ ہے۔ کہ یہ بھرتی قادیان کی پولیس اور فوج کے لئے ہے۔ یا سرکار انگریزی کی فوج اور پولیس کے لئے؟ اگر سرکار انگریزی کی پولیس اور فوج کے لئے ہے۔ تو کیا قادیانی نظارت امور عامہ نے گورنمنٹ سے پولیس اور فوج کی بھرتی کی ایجنسی لے رکھی ہے۔ یا اس قسم کے اعلان صرف مسلمانوں پر رعب جمانے اور اُنہیں قادیانیت میں لانے کے لئے کئے جاتے ہیں؟

پردہ کہاں ہے؟

قادیان میں جماعت احمدیہ کے ہونے والے جلسہ کا جو پروگرام چھپا ہے۔ اس میں ایک نہیں۔ آٹھ محترم خواتین کی تقریریں درج ہیں۔ جن میں محترمہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بھی شامل ہیں۔ قادیان کے جلسہ پر ہزارہا قادیانیوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ جن کے سامنے یہ سب خواتین تقریر کریں گی۔ اور غالباً کھلے منہ ہی کریں گی۔ کیونکہ ایک آدھ نہیں۔ آٹھ خواتین کا برقع پہن کر گھر اُہر کر تقریر کرنا یا کپڑے کی دیوار کے پیچھے کھڑا ہو کر بولنا قادیانیوں میں بھی مضحکہ انگیز سمجھا جائیگا۔ جب ہزارہا کے مجمع میں قادیانی خواتین کھلے منہ بولیں گی۔ تو کیا راسخ الاعتقاد مسلمان قادیانیوں سے بجا طور پر پوچھ نہ سکیں گے۔ کہ

بھارتیہ سبھیتا کی وجے

(شری پنڈت چمپتی ایم۔ اے۔ کھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی کا ویاکھیان)

دیدک سے منتروں کے اچارن کے بعد آپ نے کہا۔ کہ پہلے منتر میں یہ بات کہی گئی ہے۔ کہ ایک لڑکا گوروکل میں کس قسم کی تعلیم گرہن کرے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے کہا۔ پوچھا جاتا ہے۔ کہ کیا رشیوں کو الہام ہوتا تھا۔ میرے نزدیک۔ تو الہام اسے کہتے ہیں۔ جو پرمیشور ایک منش کے ہردے میں بیٹھے ہوئے بولتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ الہام ہر ایک آدمی کو ہو سکتا ہے۔ پرماتما ہر ایک کے ہردے میں بیٹھے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ پرمیشور ہمارے ہردے میں ضمیر کی آواز ہے۔ جو برے کاموں سے ہمیں روکتی ہے۔ اور اچھے کاموں کی طرف لگاتی ہے :۔

دوسرے منتر میں پرماتما سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ دنیا سے جنگ و جدل دور کر کے تمام دنیا میں شانتی کا راج پھیلاؤ :۔

آپ نے تیسرے منتر کی ویاکھیا کے سلسلہ میں کہا۔ کہ مہاتما گاندھی کہتے ہیں۔ کہ بھارت ورش میں بدلشتی راج ہے۔ اور بھارت ورش میں اتیاچار ہو رہا ہے۔ اس طرح دوسرے ممالک میں بھی اسی طرح سے کہا جاتا ہے۔ مگر اس منتر کے انوسار ایک ملک نہیں بلکہ تمام سنسار کی پرتھوی کو ماتری بھومی کہا گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ آج ہم غلام ہیں۔ تو یہ اس لئے۔ کہ ہم اپنی کرتوتوں کی سزا بھگت رہے ہیں۔ پہلے ہندوستان میں ململ بہت نفیس بنتی تھی۔ اور یونان نے اپنا سامراجیہ اس ململ کی وجہ سے کھویا۔ پہلے ہندوستان نے دوسرے ممالک میں اسطرح کیا تھا۔ اور اب انگریزوں کے ساتھ وہی سلوک ہو رہا ہے۔ تو شکایت کیوں کرتے ہیں؟

آپ نے کہا۔ کہ جو جاتی اپنے کھانے پینے اور پہناوے پر کنٹرول نہیں رکھ سکتی۔ اور سردی گرمی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ ہمیشہ اسی طرح سامراجیہ کھوتی ہے۔ اور یہی کارن ہماری غلامی کا ہے :۔

آپ نے کہا۔ کہ یہ کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی کوپ منڈوک (کنوئیں کے مینڈک) بنے بیٹھے ہیں۔ اور باہر نہیں جاتے۔ یہ اس لئے کہ گرم ممالک میں رہنے کے کارن ہم قدرتاً سست واقع ہوئے ہیں۔ رشی دیانند نے نہیں بتایا۔ کہ ہمارے رشی اور بزرگ امریکہ اور دوسرے ممالک میں گھومتے رہتے تھے۔ مگر اب وہاں اور ملکوں کی بھی ہے۔ یہ سوال یہ ہے۔ کہ ان پر وہ کیوں اثر انداز نہیں ہوتی؟

کہا گیا ہے۔ کہ دس رتھ کا مالک ہونے سے رام چندر کے پتا کا نام دسرتھ تھا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہمارے راجہ بہت چھوٹے چھوٹے مجبور ہوئے تھے۔ ہمارے اتہاس سے ظاہر ہے۔ کہ کئی ممالک اور شہروں کے نام پرانوں وغیرہ میں آئے ہیں۔ میں ارجن کی نیج کا ذکر پڑھ رہا تھا۔ معلوم ہوا۔ کہ پانڈوؤں کا سامراجیہ سیلون۔ تبت۔ آسام۔ برہما اور قندھار کی سماتک جا کر ختم ہوتا تھا۔ آپ نے کہا کہ ارجن کیسپین تک پہنچا تھا۔ بخارا وغیرہ میں کھدائی کی گئی۔ اور وہاں سے سکے برآمد ہوئے۔ جن پر سنسکرت الفاظ کھدے ہوئے تھے۔ آپ نے بتلایا۔ کہ کس طرح دیگر ممالک میں ہماری تہذیب پھیلی ہوئی تھی۔ اس لئے یہ غلط ہے۔ کہ ہندوستانی کنوئیں کے مینڈک تھے اور گھر میں بیٹھے رہتے تھے۔ آپ نے کہا۔ اس وقت اپنے ملک میں آرڈی نینس راج ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ دنیا میں World citizenship قائم کی جائے۔ آپ نے کہا۔ کہ میں رشی دیانند جی کا مشکور ہوں۔ جن کی ہدایت کے مطابق میں نئی معلومات کر سکا ہوں۔ کہ کبھی ہم نے ساری دنیا کو فتح کر رکھا تھا :۔

آپ نے کہا۔ کہ سری کرشن کے من میں یہ وچار تھا۔ کہ دنیا میں دھرم کا راج قائم ہو۔ اور اس لئے یدھشٹر کا سامراجیہ قائم ہوا۔ آپ نے پہلے زمانہ کے سامراجیہ کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ پچھلے زمانہ میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہوتی تھیں۔ وہ خود مختار ہوتی تھیں اپنی صفائی اور حکومت کا اعلےٰ انتظام تھا۔ موجودہ زمانہ میں اتنی بھاری سلطنتیں قائم کی گئی ہیں۔ مگر نہ تو صفائی کا انتظام ہے۔ اور نہ حکومت کا۔

آپ نے کہا۔ کہ روسی بھی آج اسی قسم کا پرچار کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اس وقت بڑے مہا پرش اس بات کو سوچ رہے ہیں۔ کہ دنیا میں سامراجیہ قائم کیا جائے۔ ایک چکرورتی راجیہ سھاپت ہو۔ اور اس کے ماتحت چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہوں۔ جو خود مختار ہوں۔ ہمارے رشی دیانند جی بھی اسی قسم کا چکرورتی راجیہ چاہتے تھے۔ ہم جب بھارت ورش میں سامراجیہ سھاپت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا مطلب اس سے یہ ہے۔ کہ ہم سارے سنسار کو ایک لڑی میں پرو دیں۔

آپ نے کہا۔ کہ آج ہمارا ہندوستان تاریخ میں ہندو پیریڈ۔ مسلم پیریڈ۔ برٹش پیریڈ وغیرہ میں منقسم کیا گیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ در اصل ہندوستان میں ہمیشہ ہندوستانیوں کا راج رہا ہے۔ اکبر کی حکومت میں مان سنگھ قندھار فتح کرنے گیا تھا۔ اور اورنگ زیب کے راج میں جے سنگھ سپہ سالار تھا۔

آپ نے کہا۔ ایک مغربی مصنف نے دنیا کے تمام پراچین شہنشاہوں کو لیا۔ اور ان کا مقابلہ کرنے ہوئے اشوک کو سب سے بڑا درجہ دیا ہے۔ کیونکہ جب اشوک دنیا میں بڑا سامراجیہ قائم کر چکا۔ تو وہ ملک میں ہزاروں اور لاکھوں بیوائیں اور یتیم بچے دیکھ کر رو دیا۔ اور اس نے سامراجیہ کو دھرم کے راجیہ میں تبدیل کر دیا۔ اور اس کے بعد تمام دنیا میں بودھ دھرم کا پرچار کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ اشوک کا دھرم راج بہت سے ملکوں میں پھیلا :۔

آپ نے کہا کہ رشی دیانند کے ہردے میں

دھرم شکشا سمیلن

۲۷ نومبر کو بعد دوپہر گورودت بھون کے شاندار پنڈال میں پنجاب آریہ شکشا سمتی کے زیر اہتمام دھرم شکشا سمیلن آنریبل جسٹس جے لال کی صدارت میں بھاری حاضری کے درمیان ہوا۔ شریمتی گیان دیوی کے منوہر بھجن سے کارروائی آرمبھ ہوئی۔ اور اس کے بعد سمتی کے سکریٹری لالہ مول راج بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے آریہ شکشا سمتی سے جنتا کو ان شبدوں میں پریچے کرایا۔ آپ نے کہا۔ کہ پنجاب آریہ شکشا سمتی آریہ سکولوں۔ کنیا پاٹھشالاؤں۔ اور آریہ ودیالیوں میں دھرم شکشا کا انتظام کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ ہماری شکشا پرنالی تو گوروکل شکشا پرنالی ہے۔ پرنتو چونکہ گوروکل شکشا کا پربندھ تمام لڑکے لڑکیوں کے لئے نہیں ہو سکتا۔ اور بہت سے بالک بالکائیں آریہ سکولوں، و پاٹھشالاؤں میں پڑھتے ہیں۔ اس لئے ان کی دھارمک شکشا کے انتظام کے لئے یہ سمتی عرصہ ۹ سال سے سمشاپت ہے۔ سمتی دھرم شکشا کی پستکیں بناتی ہے۔ اور اپنے نرکشک و اپدیشک دوارا چھاتر چھاتراؤں کی دھرم شکشا کا پریکشا پربندھ کرتی ہے اور اس کے علاوہ دھرم شکشا میں اپنے سے سمبندھت سکولوں اور پاٹھشالاؤں کے لئے اس نے امتحان مقرر کر رکھے ہیں۔ جن میں پاس ہونیوالوں کو پرمان پتر دیئے جاتے ہیں۔ پرتھم۔ دوتیہ اور ترتیہ رہنے والوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

پہلا ریزولیوشن

اس کے بعد پہلا ریزولیوشن پیش کرنے کے لئے شریمتی سیتا دیوی اٹھیں۔ اور آپ نے ان پرستاو پیش کیا:۔

- یہ سمیلن قرار دیتا ہے۔ کہ لڑکے اور لڑکیوں کو دھارمک سوشیل اور سچے آریہ بنانے کے لئے پاٹھشالاؤں میں دھرم شکشا کو خاص طور پر پرچلت کیا جائے۔ اس مدعا کو حاصل کرنے کے لئے تمام پاٹھشالاؤں میں کمار سبھائیں بنائی جائیں۔ اور انہیں ہون یگیہ سندھیا وغیرہ کے معانی بتلا کر آریہ سدھانتوں کا پرچار کیا جائے۔

شریمتی سیتا دیوی نے کہا۔ کہ انسان میں دھرم ہی ایک وشیش چیز ہے۔ ہمارے سکولوں اور کالجوں میں جس طرح دھرم کی تعلیم دیجانی چاہیئے۔ نہیں دی جاتی۔ آپ نے کہا۔ کہ کہا جاتا ہے۔ کہ بچوں کا چلن ٹھیک نہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو یہ قصور والدین کا ہے۔ بچوں کی تعلیم کا مناسب انتظام ہونا چاہیئے۔

آپ نے کہا۔ کہ لڑکوں کو پچیس سال تک اور لڑکیوں کو ۱۶ سال تک برہمچریہ کا پالن کرنا چاہیئے۔ آپ نے دیوالی کے روز کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے سر شرم سے جھک جانے چاہئیں۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر ہمیں مذہبی تعلیم دی جائے۔ تو یہ حالت نہ ہو۔ لڑکے لڑکیاں اپنے تئیں بھائی بہنیں سمجھیں اور ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔ آپ نے کہا کہ نوجوانوں کو مغربی تہذیب کا دلدادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اہل مغرب تو خود اس تہذیب سے تنگ آ چکے ہیں۔ اور وہ اس میں ترمیم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر ہمیں تمام سنسار کو آریہ بنانا ہے تو ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے بچوں کو آغاز سے مذہبی تعلیم دیں۔ آج دنیا میں مہاتما گاندھی کی اتنی عزت کیوں ہے۔ اس لئے۔ کہ ان کا کیرکٹر صاف اور بے لاگ ہے۔

لالہ نند لال نے ریزولیوشن کی تائید کی۔ اور کہا۔ کہ پاٹھشالاؤں سکولوں اور کالجوں میں دھارمک تعلیم کی عدم موجودگی دیکھ کر آریہ سمتی کی بنیاد ڈالی گئی۔ تاکہ اپنے بچوں کو دھارمک تعلیم دینے کے ذرائع سوچے جائیں۔ اور بچوں کے اخلاق درست کئے جائیں۔

مہاشہ ہنسراج جی نے پرستاو کی تائید مزید کی۔ اور کہا۔ کہ کوئی بھی شخص موجودہ طریقۂ تعلیم سے سنتشٹ نہیں۔

پنڈت ٹھاکر دت ویدیہ امرت دھارا کی تقریر کے بعد ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

دوسرا ریزولیوشن

شریمتی گیان دیوی (مسز جنگ بہادر) نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا:۔

"آج کل طلباء کے روزمرہ کے جیون میں زیبائش۔ فضول خرچی اور برہمچریہ کے خلاف زندگی کے خطرناک نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے یہ دھرم شکشا سمیلن ان کے والدین اور ٹیچروں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ان خطروں کی قباحت سے آگاہ ہو کر ان کو روکنے کی کوشش کریں اور طلباء کی زندگی اور خیالات کو آدرش بنانے کے لئے کوشش کریں۔"

شریمتی گیان دیوی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت آرتھک سمسیا کا زمانہ ہے کساد بازاری کا دور دورہ ہے۔ مگر طلباء پھر بھی ہوٹلوں۔ سینماؤں اور تھیئٹروں میں جا کر فضول خرچی کرتے ہیں۔ اور ان کے اخراجات اتنے بڑھ جاتے ہیں۔ کہ وہ کالجوں سے نکلنے کے بعد اتنی تنخواہیں نہیں حاصل کر سکتے۔ اور اپنا گزارہ آسودگی سے نہیں کر سکتے۔ علاوہ ازیں طلباء میں بری بری ناولیں پڑھنے کی عادت ہوتی ہے۔ انہیں ان علتوں سے بچانے کے لئے انتظام ہونا چاہیئے۔

پنڈت جگن ناتھ نے پرستاو کی تائید کی اور پرستاو پاس ہوا۔

تیسرا ریزولیوشن

پنڈت آتمانند نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا:۔

"یہ سمیلن ہر ایک آریہ ودیالیہ سے آشا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے ان پڑھنے والے تمام لڑکے اور لڑکیوں کو پنجاب آریہ شکشا سمتی کی دھرم شکشاؤں میں حصہ لینے کے لئے حوصلہ دلائیں۔"

پنڈت جیدیو اور پنڈت بھگوان داس کی تائید کے بعد ریزولیوشن پاس ہوا۔

چوتھا ریزولیوشن

سوامی سوتنترانند جی نے حسب ذیل پرستاو پیش کیا:۔

"یہ سمیلن قرار دیتا ہے۔ کہ کنیا پاٹھشالاؤں اور دوسری پاٹھشالاؤں کو اس طرح آرگنائز کیا جائے کہ وہ ویدک دھرم پرچار کا آلہ کار بن جائیں۔ یعنی آشرم اور ادھیاپکوں کو رکھتے ہوئے ان کی ویدک پرچار میں لگن کو خاص طور پر مد نظر رکھیں۔"

سوامی سوتنترانند جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ ہمارے لڑکے لڑکیاں آریہ سبھیتا سیکھیں۔ مگر وہ کالجوں سے نکلنے کے بعد مغربی تہذیب کے دلدادہ ہو جاتے ہیں۔ انہی نقائص کو مد نظر رکھتے ہوئے کنیا مہاودیالیہ اور دیگر پاٹھشالائیں اور ودیالے کھولے گئے ہیں۔ جب تک ہم ایسے ادھیاپک اور ادھیاپکائیں حاصل نہ کر لیں۔ جو آریہ سماجی ہوں۔ اور سدا چاری ہوں۔ تب تک کچھ نہیں ہو سکتا۔

لالہ رام لال اور لالہ ہردیال نے پرستاو کی تائید کی۔

شریمتی ڈاکٹر منی بالی نے کہا کہ ادھیاپکاؤں کے اندر ذرا بھی شانتی نہیں ہوتی۔ وہ ذرا ذرا سی باتوں پر گھبرا جاتی ہیں۔ آریہ سکول کی لڑکیوں اور ادھیاپکاؤں میں سبھیتا اور گمبھیرتا پن کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اکسر گیان کے علاوہ استانیوں میں صفائی اور سچ بولنے کی عادت ہونی چاہیئے۔ بچوں نے ... اصلاح کی طرف بلانا شروع کر رکھا ہے۔ ... سے صفائی نہیں ہو سکتی۔ ایک ماں کا بچہ جگہ کرتے وقت بھی جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور دوسروں کو دھوکہ دے سکتا ہے۔

یہ پرستاو بھی اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

پروفیسر شودیال کی تقریر

خاتمہ پر پروفیسر شودیال نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ دھارمک تعلیم کی ضرورت ہے۔ آپ نے حاضرین کی طرف سے صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا۔ اور کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔

بقیہ صفحہ ۹

بھارت کے لئے بڑا درد تھا۔ لیکن ان کا ادیش تھا۔ کہ وشو دھرم کی لڑی میں پرو دیا جائے۔ اور اس طرح منش ماتر بھائی بھائی ہو جائیں۔

تمام قوموں پر برے دن رہے ہیں۔ اور ایک نہ ایک وقت وہ غلام رہی ہیں۔ ہمیں برے دنوں کا مقابلہ دلیری سے کرنا چاہیئے۔ لیکن اس وشو ویاپی نکتۂ نظر کو نہ بھولنا چاہیئے۔ جو رشی دیانند کا لکش تھا۔ اور جو رشی ورلے آپ کو سونپا ہے۔

آج بھی رشی دیانند ہمالیہ کی چوٹی پر کھڑا نظر آ رہا ہے۔ اس کی بھجائیں تنی ہیں۔ اور سارے سنسار پر چھا رہی ہیں۔ اور ان بھجاؤں کے اندر دیانند سارے سنسار کو لپیٹنا چاہ رہا ہے۔ اور آپ کو کہہ رہا ہے۔ کہ وہ وشو بھارتیہ سنسکرتی جو ویدنے دی۔ اسے بھول نہ جاؤ۔ دیانند کے ان سندیشوں کو نہ بھولو۔ اس کے بنائے وشو ویاپی ادیش کو نہ بھولو۔ اور اس کی بھجاؤں کے اندر رہنے کا پرین کرو۔ یہ دیانند کی اپیل ہے۔

جات پات توڑک سمیلن

۲۶ نومبر کو ۱/۲ ۲ بجے دوپہر گورودت بھون کے سنامدار پنڈال میں جات پات توڑک کانفرنس منعقد ہوئی۔ چونکہ سرہری سنگھ گوڑ صدر منتخب کانفرنس تشریف نہ لاسکے۔ اس لئے ان کی عدم موجودگی میں راجہ نریندر ناتھ کی سپتری شریمتی رامیشوری دیوی (مسز برج لال نہرو) نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ پنڈال حاضرین اور دیویوں سے کھچا کھچ بھرا تھا ؛

صدر صاحبہ کی تقریر

شریمتی رامیشوری دیوی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک قوم بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم جات پات کے بندھن کو توڑ ڈالیں۔ پنجاب میں اس کے زیادہ پرچار کی ضرورت نہیں۔ تاہم ملک کے دوسرے حصوں میں اس کی سخت ضرورت ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اس وقت ہم سینکڑوں فرقوں میں منقسم ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اپنے تئیں بھارت ورش کے بچے خیال کرتے ہوئے بھی ہمارے درمیان یک جہتی اور اتحاد نہیں ہے۔ اور ہم کوئی متحدہ کارروائی نہیں کر سکتے ؛

سرہری سنگھ گوڑ کا صدارتی ایڈریس

سرہری سنگھ گوڑ ایم۔ ایل۔ اے کا صدارتی ایڈریس لالہ گوبند رام کھنہ وائس پریذیڈنٹ جات پات توڑک منڈل نے حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔ ایڈریس میں لکھا تھا ۔۔۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ سوشل ریفارم جس میں میں بے حد دلچسپی لیتا ہوں۔ وہ جات پات کی تمیز کو دور کرنا ہے۔ دو ہزار سال کا عرصہ ہوا۔ جبکہ ہمارے رشیوں نے ذات پات کی تمیز کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور پراپیگنڈا شروع کیا۔ وہ جانتے تھے۔ کہ یہ سسٹم ہماری ہندو سوسائٹی میں پھوٹ ڈالے گا۔ آپ کا اشارہ بھگوان بدھ کی طرف تھا۔ اور کہا۔ کہ مہاتما بدھ نے تمام آریہ ورت کو اپنا ہم خیال بنا لیا۔ جب تک بدھ مذہب ہندوستان کا مذہب رہا۔ تب تک یہ آزاد اور مضبوط رہا۔ ۱۲ صد سال تک ہندوستان آزاد رہا۔ اشوک کی حکومت عراق سے ہند وکش تک پھیلی ہوئی تھی۔ جو برطانوی حکومت سے بھی بڑی تھی۔ لیکن جب مہاراجہ ہرش کے بعد راجے پنڈتوں کے جال میں پھنس گئے۔ تو ہندو قوم کا تنزل شروع ہوا۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس قوم کی گراوٹ کی کیا وجوہات ہیں۔ جس کی روحانی آگ اب بھی تمام ایشیا۔ یوروپ۔ اور امریکہ کو روشن کرتی ہے۔ لوگ وہی ہیں۔ وہی آب و ہوا۔ اور حالات بھی وہی ہیں۔ آبادی اب ۱۰ گنا ہو گئی ہے۔ مگر پھر بھی وہ دیگر قوموں کی نسبت زیادہ کمزور اور بے بس ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ انکے سوشل سسٹم میں کوئی غلطی ہے۔ اگر ہم ذرا غور کریں تو ہمیں اپنی گراوٹ کے اسباب معلوم ہو سکتے ہیں۔ ہمیں سوسائٹی کی بناوٹ بھول گئی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ہماری سوسائٹی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر کھوکھلی ہو گئی ہے۔ ہماری زندگیاں تلخ ہو گئی ہیں اور ہماری بہنیں کتوں اور بلیوں سے بھی بدتر ہو گئی ہیں ؛

آپ نے کہا۔ کہ ہماری طاقت کو کم کرنے والی ایک چیز ہے۔ اور وہ جات پات ہے۔ یہی منحوس مرض ہے۔ جو ہمیں اتحاد سے روکتا ہے۔ اور ہماری قوم کو تقسیم کرتا ہے۔ اور ہمیں ایک نقطہ نگاہ پر آنے نہیں دیتا۔ ہم جنگلی جانوروں اور درندوں سے بھی بدتر ہو گئے ہیں۔ جو خطرے کا احساس کر کے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس وقت ۳۵۰۰ ذاتیں ہندو سوسائٹی میں ہیں۔ اور وہ اسے گھن کی طرح کھا رہی ہیں۔

آپ نے جات پات توڑک منڈل سے اپیل کی۔ کہ وہ ہندوستان میں اس برائی کو دور کرنے کے لئے مشنری بھیجیں۔ اور جات پات توڑنے کے لئے اشتہارات وغیرہ تقسیم کریں ؛

اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے :-

پہلا ریزولیوشن

(الف) قرار پایا۔ کہ اس وقت سرکاری۔ کالجوں کچہریوں اور مال کے کاغذوں میں جو ہر ہندو کو اپنی ذات لکھنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق شکشا وبھاگ۔ یونیورسٹی۔ سرکار سے درخواست کی جائے۔ کہ اس اصول کو بند کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور عوام کو بھی اندولن کے ذریعے تیار کیا جائے۔ کہ وہ ذات لکھنے سے انکار کر دیں ؛

(ب) اس اندولن کو چلانے کے لئے حسب ذیل سجنوں کی ایک کمیٹی بنائی جائے ؛

شری گوبند رام۔ شری جنگ بہادر سنگھ شری بہادر مل۔ شری ڈاکٹر اپن۔ آر۔ دھرم ویر۔ اور شری ہر بھگوان۔

لالہ گوبند رام کھنہ نے کہا۔ کہ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ ذات پات کے لئے براہمن اور پوپ ذمہ وار ہیں۔ مگر میں یہ کہہ دوں۔ کہ جات پات کی کڑی کو قائم رکھنے کے لئے ہماری برطانوی حکومت بھی ذمہ وار ہے۔ حکومت چند ذاتوں کے علاوہ فوج میں لوگوں کو بھرتی نہیں کرتی۔ اس کے علاوہ ساہوکاروں سے زمینداروں کی حفاظت کے لئے ایکٹ انتقال اراضی قائم کیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ زمینداروں کا ایک گروہ زمین خرید سکتا ہے۔ اس طرح حکومت نے جاتی بندھن کو کڑا کر دیا ہے ؛

مسٹر جنگ بہادر اور مسٹر موہن لال راج جی کی تقریریں کے بعد ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا ؛

دوسرا ریزولیوشن

شری یت ڈاکٹر میلا رام جی نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا :-

"اس سمیلن کی رائے میں اچھوت پن کا مول کارن جات پات ہے۔ جات پات کو مٹائے بغیر اچھوت پن مکمل طور پر مٹ نہیں سکتا۔ اس لئے یہ سمیلن اچھوت ادھار کے تمام خواہشمندوں اور اچھوت پن کو دور کرنے والی سبھاؤں اور خاص طور پر مہاتما گاندھی سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ جات پات کو توڑنے کے لئے بھی بھی دیشں بیاپی اندولن کریں۔ تاکہ اچھوت پن سدا کے لئے دور ہو جائے" ؛

شری یت ڈاکٹر میلا رام جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اچھوت پن نے ہماری ساری جاتی کو اچھوت بنا رکھا ہے۔ اس اچھوت پن نے ہمیں کہیں کا نہیں رکھا۔

باقی دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۱ میں

پِتری لوک - اور یم

مہرشی دیانند اور پنڈت ساتولیکر جی

(گزشتہ سے پیوستہ)

(از شری پنڈت بھگت رام جی ڈنگہ)

مہرشی دیانند جی رگ وید بھاشیہ بھومکا کے صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں۔ سوال - ویدوں کی اُتپتی میں کتنے برس ہو گئے ہیں؟ جواب - ۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶ برس (وید بھاشیہ بھومکا کو چھپے ۵۶ برس گزر چکے ہیں) ویدوں کی اُتپتی اور جگت کی اُتپتی میں ہو گئے ہیں۔

(سوال) - یہ کیسے نشچے ہوا - کہ اتنے ہی برس وید اور جگت کی اُتپتی میں ہو گئے ہیں؟

(جواب) - یہ جو ورتمان سرشٹی ہے - اس میں ساتویں ویوسوت منو کا ورتمان ہے۔ اس سے پورو چھ منونتر ہو چکے ہیں (۱) سوئمبھو (۲) سوارو چش (۳) اوتمی (۴) تامس (۵) ریوت (۶) چاکشش - یہ چھ تو بیت گئے ہیں - اور ساتواں ویوسوت ورت رہا ہے۔ ...... (ست یگ وغیرہ) ان چاروں یگوں کے ۴۳۲۰۰۰۰ ورش ہوتے ہیں۔ اکہتر چتر یگوں کی ایک منونتر سنگیا ہے - ایسے ایسے چھ منونتر مل کر ۱۸۴۰۳۲۰۰۰ ہوئے۔ اور ساتویں منونتر کے بھوگ میں یہ اٹھائیسویں چتر یگی ہے - اس میں ۹۷۶ ۴ ورش کا تو بھوگ ہو چکا ہے۔ ......

وغیرہ وغیرہ۔

اب جو وِدوان پنڈت ساتولیکر جی - پنڈت منو بند ھو جی - پنڈت راجہ رام جی وغیرہ ویدوں میں اتہاس کو مانتے ہیں - ان سب کا ادھار بھوت کیول سائنا چاریہ جی ہیں - اور سائنا چاریہ جی برہد دیوتا اور کرمنکار کی اکھیائکا وں پر انحصار رکھتے ہیں - وید منتروں میں آئے ہوئے توشٹا - یم اور ووسوت وغیرہ پر جو اکھیائکا لکھتے ہیں - اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے - " توشٹا کی سرینو اور تری شرا نامک دو پتریاں تھیں - اُس نے خود ہی سرینو کا وواہ ووسوان سے کر دیا - اور اس سرینو کے ووسوان سے دو سنتانیں ہوئیں - جن کا نام یم اور یمی ہوا - پرنتو ماتا پتا کی درشٹی میں یم ادھم تھا دیوتا کی غیر حاضری میں سرینو نے ایک ایسی ہی سدرش استری کو لیا - اور اپنے جوڑے کو اس کے سپرد کر کے خود گھوڑی بن کر بھاگ گئی - ووسوان نے دوسری استری سے (اسے سرینو ہی جانتے ہوئے) منو کی اُتپتی کی - وہ منو بھی ووسوان کی طرح بڑا تیجسوی راج رشی ہوا - جب ووسوان کو پتہ لگا - کہ سرینو گھوڑی کا روپ دھارن کر کے بھاگ گئی ہے - تب وہ بھی سمندر گھوڑا بن کر اس کے پیچھے گیا - سرینو نے ووسوان کو گھوڑے کے روپ میں دیکھا - اور سنبوگ کے لئے اس کے پاس آئی مگر وہ اس پر چڑھا - ان کے یوگ سے ویریہ پرتھوی پر گرا - اسکو کامنا والی گھوڑی نے سونگھا - سونگھنے ماتر سے اس کے دو کمار اُتپن ہو گئے - ایک کا نام ناستیہ اور دوسرا دسرا اشونی کمار ہیں۔"

یہ گمان ہوتا ہے کہ کن واقعات سے بھری ہوئی ہے سنتری یا پُرش کا ایک ہی جنم میں گھوڑی یا گھوڑا بن جانا - سونگھنے ماتر سے دو پتروں کا پیدا ہو جانا سرشٹی نیم کے برخلاف باتیں گپوڑوں کے علاوہ اور کیا قیمت رکھ سکتی ہیں؟ جس عجیب دماغ نے ایسی گپوں سے بھری کہانیوں کو بنایا ہے - اُس پر وِدوانوں کو ضرور دیا آنی چاہیئے - اس کہانی میں جو یم اور یمی کی پیدائش بتائی گئی ہے - وہ بھی بوچار نیہ ہے - یم اور یمی بھائی اور بہن تھے - یہی درشانے کے لئے اس کہانی کو رچا گیا ہے - لیکن جب اس کہانی کے دوسرے حصے کو ہم سرشٹی نیم کے برخلاف ہونے سے تیاگ دینے پر مجبور ہیں - تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی - کہ اس کہانی کے پہلے حصہ کو بغیر ثبوت کے کیسے مان لیا جائے۔

پنڈت ساتولیکر جی اور دوسرے لوگ وید میں اتہاس کے ماننے والے وِدوان اس کہانی میں جو کچھ ٹھیک مانتے ہیں - اس کے ثبوت میں کوئی دوسرا پرمان ان کے پاس موجود ہے؟ وید سے پہلے اگر کوئی اتہاس کی کتاب یم اور یمی کی اُتپتی کو مذکورہ بالا طریقہ سے بتلاتی - تو ہم بھی اس کے سامنے سرنگون ہو کر مان جاتے - پرنتو سنسار بھر میں وید ہی سب سے پرانی پستک ہے - اس سے پہلے کی کوئی بھی کتاب منشوں کو اب تک نہیں ملی - اور نہ ہی ملنے کی آشا ہو سکتی ہے جو اس واقعہ کو ثابت کر سکے۔

باقی رہا توشٹا کون تھا؟ کس کا پتر تھا؟ کب ہوا؟ ووسوان کون تھا - کس کا پتر تھا؟ کب ہوا؟ یہ سوالات ہیں جن کے جواب وید میں اتہاس ماننے والوں کے پاس معلوم نہیں ہوتے۔ بے فائدہ وید میں اتہاس کی کلپنا کر کے وید کی اپورشیتا میں رکاوٹ پیدا کرنا ان کو مناسب معلوم نہیں ہوتا - ایک طرف وید کو ایشوریہ گیان ماننا اور دوسری طرف اس کا ترجمہ کرتے ہوئے اس قسم کی گپوں کو جگہ دینا اور ان میں اتہاس ماننا ان کو شوبھا نہیں دیتا - اور نہ ہی اس قسم کے خیالات کو پیدا کر کے ان کی شان میں کچھ ترقی ہوتی ہے - پنڈت ساتولیکر جی جس پرکار اس اکھیائکا کے سہارے وید کے ارتھ کرنا چاہتے ہیں - ان کو شاید اتہاس کے پڑھنے کا موقع ہی نہیں ملا - یا جان بوجھ کر آنکھوں میں دھول ڈالنے کا وچار کرتے ہیں - اگر وہ بھاگوت یا وشنو پران یا برہم پران یا کوئی اور پران ہی پڑھ لیتے - جن میں ووسوان - توشٹا - یم اور منو وغیرہ کی ونشاولی درج ہے - یا خود گیتا کی ٹیکا کے وقت چوتھے ادھیائے کے پہلے شلوکوں پر ہی دوبارہ وچار کر لیتے - تو ایسی غلطی نہ کرتے - دیکھو شریمد بھاگوت سکندھ ۸ ادھیائے ۱۳ -

मनु विवस्वतः पुत्रः श्रा-द्धदेव इति श्रुतः। सप्तमो वर्त-मानो यस्तदपत्यानि मे शृ-णु: ॥१॥

منو جس کا دوسرا مشہور نام شرادھ دیو ہے - ووسوان کا پتر تھا - یہ ورتمان ساتواں منو ہے جس کا ونش آگے ورنن کیا گیا ہے - وشنو پران انش ۴ - ادھیائے اکم میں مذکورہ بالا اکھیا کہ (کہانی) کو اپنے شبدوں میں ورنن کیا گیا ہے -

برہما	ब्रह्मा
دس پرجاپتی	दस प्रजापति
آدِتیہ	प्रादिति
ووسوان	विवस्वान्
منو	मनु
اکھشواکو	इक्ष्वाकुः

اسی پرکار برہم پوران ادھیائے ۹ میں کہانی کا اور بھی مفصل ذکر کیا گیا ہے - جس کا لفظی ترجمہ دے دینا کچھ بے فائدہ نہ ہوگا - اور یہ پنڈت ساتولیکر جی کو واقفیت دینے کے لئے کافی ہوگا - کہ آپ جس ووسوان کو لے کر وید کے ارتھ کر رہے ہیں - وہ ورتمان منو سے آگے نہیں لے جاتا - جس کو مہرشی نے اس قسم کے کل اعتراضات کو دماغ میں رکھتے ہوئے وید کی اُتپتی کا ورنن کیا ہے - تاکہ وید میں اتہاس کے ماننے والے خود ہی وچار لیں - کہ توشٹا - ووسوان اور اشونی وغیرہ شبد اور یم وغیرہ پد جو وید میں انیک جگہوں میں نرو ۓ ہیں سو وہ اتہاسک مذکورہ بالا اشخاص نہیں - کیونکہ وہ لوگ ورتمان ووسوان کی اولاد سے زیادہ پہلے موجود نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ وید کے منتر بدوں میں پہلے ذکر کر دیا گیا - مفصل وید بھاشیہ بھومکا میں دیکھ سکتے ہیں - کہانی کا لفظی ترجمہ :-

"کشیپ نے دکش کی پتری سے وواہ کیا - جس سے ووسوان اُتپن ہوا - اور ووسوان نے توشٹا کی پتری سرینو سے وواہ کیا - جس کا عام مشہور نام سنگیا ہے - اس جوڑے ارتھات ووسوان اور سنگیا سے یم اور یمنا جوڑا اُتپن ہوا - اور ویوسوت منو دوسرا پتر اُتپن ہوا - لیکن سرینو بوجہ نہایت خوبصورت ہونے کے اپنے خاوند کے روپ سے خوش نہ ہوئی - اس واسطے اپنے جیسی ایک اور استری کو بنا اس سے یاچنا کی - کہ اگر تو میرے گھر رہے - اور میری اولاد کو ٹھیک طریقہ سے پالن کرتی رہے - تو میں اپنے پتا کے گھر جانا چاہتی ہوں - دوسری استری کی منظوری کے بعد سنگیا اپنے باپ کے گھر چلی گئی - لیکن باپ نے ابھی لڑکی کو اپنے گھر رہنے کی اجازت نہ دی - جس پر سنگیا گھوڑی کا روپ دھارن کر کے چلی گئی - بعد ازاں جب ووسوان (آدتیہ) کو اصل حالات سے واقفیت ہوئی - وہ بھی گھوڑے کا روپ دھارن کر کے سنگیا کے پاس گیا اور وہاں پر مذکورہ بالا طریقہ سے اشونی کماروں کو پیدا کیا - وغیرہ - اگر پورانک گپوں کو اس کتھا سے بالکل علیحدہ کر بھی دیا جائے - تو بھی یہ تو نتیجہ ہوتا ہے - کہ اشونی کمار اور یم سورج ونش کے پہلے ووسوان نامی ایک بھلے پرش کے لڑکے تھے - جو اس ورتمان منو کا پتا آدمی تھا - لیکن دوسری طرف کم از کم دو اور خاندان بھی اس کے ساتھ موجود پائے جاتے ہیں - جن کی لڑکیوں سے اس نے اور اس کی اولاد نے شادیاں کیں ایک ووسوان کا خاندان - دوسرا دکش کا خاندان اور تیسرا توشٹا کا خاندان۔ (باقی آئندہ)

بقیہ بھارت یاترا صفحہ ۱۹

کام کرنے والے ہیں۔ اور وہ بھی براہمن سنار ہیں۔ پنجاب میں سنار راجپوت ہی ہیں۔ لیکن مارواڑ میں راجپوت اور براہمن دونوں سنار کا کام کرتے ہیں۔ ان میں سے جو براہمن سنار کا کام کرتے ہیں۔ آریہ سماج کے سبھاسد زیادہ تر وہی ہیں۔ اور وہ سماج کا کام ہمت سے کرتے ہیں۔ سماج میں ایک اکھاڑہ بھی ہے۔ جس میں ویایام کرنے کے لئے اردگرد سے اچھی تعداد میں نوجوان آتے ہیں ؛

اپ سنہار

میری اس یاترا میں پنجاب سے باہر آریہ سماج کے کام کی درشٹی سے میں نے جن ستھانوں کو دیکھا تھا۔ ان کا مختصر حال لکھ دیا ہے۔ لیکن ایک جگہ کو میں جان کر ہی چھوڑ گیا تھا۔ اس لئے اب آخیر میں اس کو بھی لکھ دینا مناسب سمجھ کر لکھ دیتا ہوں۔

وہ ستھان چانود کرنالی ہے۔ یہ وہ ستھان ہے جہاں مہرشی دیانند جی نے سنیاس گرہن کیا تھا۔ یہ جگہ نربدا کے کنارے پر ہے۔ چانود کو ریل جاتی ہے۔ گودھرا بی بی اینڈ سی۔ آئی ریلوے پر بڑودہ اور بڑودہ کے درمیان ایک اور سٹیشن ہے۔ ان تینوں جگہوں سے چانود جا سکتے ہیں۔ چانود گجرات کا تیرتھ ہے جیسا کہ پنجابیوں کا ہردوار ہے۔ چانود قصبہ کے اوپر دو ندیوں کا سنگم ہے۔ جیسا کہ پریاگ راج میں گنگا اور جمنا کا ہے۔ وہاں نربدا تھا اور نام کی ندیاں ملتی ہیں۔ کرنالی قصبہ دونوں کے بیچ میں ہے۔ سردیوں میں اور میں پانی کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے بغیر ناؤ کے پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن برسات میں کشتی چلتی ہے۔ نربدا میں سردیوں میں بھی پانی خاصہ ہوتا ہے۔ لوگ اس میں سنان کرتے ہیں۔ کرنالی میں اب بھی سنیاسیوں کا زور ہے۔ اب بھی وہاں ڈنڈیوں کا ایک آشرم ہے جس میں ڈنڈی کافی تعداد میں رہتے ہیں۔ دوسرے آجکل کیتا مندر بنا ہوا ہے۔ اس میں بھی سنیاسی رہتے ہیں۔ سوامی ودیانند جی بھی یہاں ہی نواس کرتے ہیں۔ ویسے بھی بہتیرے ہیں۔ بلکہ جتنے مندر ہیں۔ اتنے بھگت نہیں ہیں۔ چانود میں بھی مندر ہیں۔ چانود سے کچھ فاصلہ پر ایک اچھا مندر ہے۔ وہاں بھی سنیاسی رہتے ہیں۔ چانود میں ایک سنسکرت پاٹھشالا بھی ہے۔ اس سے نتیجہ معلوم ہوا۔ کہ جس وقت رشی یہاں آئے تھے۔ ان دنوں میں بھی کوئی پاٹھشالا ضرور رہی ہوگی۔ اور سوامی جی نے سنیاس پورنانند جی سرسوتی مہاراج سے انہی میں لیا ہوگا۔ لیکن مٹھوں اور اکھاڑوں میں گھومنے اور بار بار دریافت کرنے پر بھی مجھے کوئی پتہ نہ لگا۔ کہ رشی نے سنیاس کس مندر میں یا کس شہر میں لیا تھا۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ شری پورنانند جی مہاراج دکشنی سنیاسی تھے۔ اور ان کا مٹھ بھی شرنگیری مٹھ تھا۔ اور چانود کے اردگرد جو سنیاسی ہیں۔ وہ اکثر سنار مٹھ والے ہی ہیں۔ جو دوارکا میں ہے۔ اگر رشی نے ان مٹھ والوں سے سنیاس گرہن کیا ہوتا۔ تو ان کو سمرن ہوتا یا سمرن رکھنے کا یتن کرتے۔ جب ان کے مٹھ کا تعلق ہی نہیں ہے۔ تو ان کو پتہ نہ ہونا کوئی اسچرج کی بات نہیں ہے۔

میں اپنی یاترا کے لیکھ کو یہاں ہی سماپت کرتا ہوں جہاں جہاں میں گیا۔ وہاں وہاں کی آریہ سماجوں کا کرتگیہ ہوں۔ کیونکہ میں جہاں گیا۔ آریہ سماجیوں نے مجھے امداد دی۔ اور شردھا سے سیوا کی۔ میں ابھی یاترا پر اپنی اچھا سے گیا تھا۔ میرا کام اس یاترا میں آریہ سماج کے کام کو دیکھنا تو تھا لیکن کام کرنا نہ تھا۔ تو بھی آریہ سماجیوں کا سرجنیہ ہے جو انہوں نے دکھلایا۔ اس لئے میں ان کا آبھاری ہوں ؛

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں ؛

بقیہ جات پات توڑک سمیلن صفحہ ۱۱

سوامی کرشنانند نے کہا کہ ہندو جاتی اچھوت پن اور جات پات کا پھل پا چکی ہے آپ نے ڈاکٹر ٹیگور اور کیشو چندر سین وغیرہ اصحاب کی مثالیں دیں۔ کہ کس طرح انہوں نے جات پات کی عملی مخالفت کی۔ اس وقت ہندوستان میں ۳ ہزار ۵ سو سے زیادہ ذاتیں ہیں۔ کیا یہ کوئی عقل کی بات ہے۔ اس بیسویں صدی میں جات پات کو توڑئیے تاکہ ہندوستان کی نجات ہو ؛

ڈاکٹر بلدیو شاستری نے ریزولیوشن کی تائید کی ؛

مسٹر منشی رام جینی نے کہا۔ کہ پنجاب جین کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جین دھرم میں جات پات کے جھگڑوں کو یک قلم مٹا دیا جائے ؛

تیسرا ریزولیوشن

شری بیت کرشن گوپال دت نے ریزولیوشن نمبر ۳ پیش کیا :-

"یہ سمیلن سب نوجوانوں اور نوبوتیوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ جس طرح جاپان کے نوجوانوں نے دیش اور جاتی کے فائدہ کے لئے ایک ہی دن میں جات پات کا خاتمہ کر دیا تھا۔ اسی طرح وہ بھی ہندو جاتی کی رکھشا اور اتھان کے لئے جات پات کا خاتمہ کر دیں" ؛

آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت تمام دنیا میں اور بھارت ورش میں بھی مذہب کے خلاف زبردست جہاد کیا جا رہا ہے۔ اور مغربی تہذیب کے نوجوان مذہب سے برگشتہ ہیں جس قسم کا مذہب نوجوانوں کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہی ہے۔ کہ نوجوانوں پر اسی قسم کا اثر ہو۔ آپ نے اعلان کیا۔ کہ ہندو دھرم اس وقت خطرے میں ہے۔ کیونکہ ہندو دھرم میں اس وقت اس قدر برائیاں اور قباحتیں ہیں۔ کہ اگر انہیں دور نہ کیا گیا۔ تو ہندو دھرم زندہ نہ رہ سکے گا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ دھرم کو عوام کے سامنے صحیح معنوں میں رکھا جائے۔

آپ نے تنبیہ کی۔ کہ اگر دھرم کا یہی حال رہا۔ تو روس کی طرح ہندوستان میں بھی مذہب پر پھبتیاں اڑائی جائیں گی۔ آپ نے نوجوانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ جات پات کو توڑ کر شادی کریں ؛

پنڈت بھگوانند اور ڈاکٹر مسٹر الالل کی تائید کے بعد ریزولیوشن منظور ہوا۔ اور سمیلن کی کارروائی سماپت ہوئی ؛

بقیہ صفحہ ۱۴

انت میں یہ نویدن کر دینا بھی غیر ضروری نہ ہوگا کہ جگہ کے علاوہ اور کسی قسم کا بوجھ آریہ سماج پر نہ ہوگا۔ ہاں اگر آریہ سماج اپنی طرف سے کوئی پروگرام دے گا۔ تو اس حالت میں بھوجن اور سفر خرچ اس کے ذمہ ہوگا۔

چار ماس کے لئے منڈل کا یہ پروگرام سنیکت پرانت اور راجپوتانہ کے لئے ہوگا۔ اس کے بعد دوسرے پرانتوں میں بھی پرچار کی ایسی ہی ویوستھا کی جائے گی ؛

سماجوں کو اپنی اپنی انترنگ سبھا سے ہی نشچت کر کے منڈلی کو یہ سوچنا دینا ہوگا۔ اور سماج کا نشچے پراپت کرتے ہی منڈل اپنے کسی سدسیہ کو وہاں بھیجنے پر وچار کر سکے گا ؛

آنند بھکشو سرسوتی منتری سنیاسی منڈل
شردھانند بازار۔ دہلی

پرچار آیوجن

کچھ سنیاسیوں نے یہ وچار کیا ہے۔ کہ وہ کسی سماج مندر میں دو تین ماس کے لیئے اپنا ہیڈ کوارٹر بنا کر آس پاس کی سماجوں اور گراموں میں پرچار کریں۔ ایسے سماج میں ایک یا دو سنیاسیوں کے رہنے کے لیئے پرباپت سمھان ہونے کے علاوہ مِن باتوں کی اسائش جاننے کی بھی ضرورت ہے :-

۱۔ سماج میں اپنا کوئی پُستکالہ یا ریڈنگ روم ہے یا نہیں؟

۲۔ سماج کے سدسیوں میں کوئی یوگیہ ڈاکٹر یا وید ہے یا نہیں؟

۳۔ سماج کے نزدیک کوئی ڈھابہ (روٹی کی دکان) ہے یا نہیں؟ نہیں۔ تو کیا شردھالو گرہستیوں کی ایسی بستی ہے۔ جہاں سے وہ کھشا مانگ کر گزر کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ سماج کا اپنا مندر ہے۔ یا کرایہ پر لیا ہوا ہے۔

۵۔ سماج مندر میں کوئی کنیا پاٹھ شالہ آدمی سنستھا ہے یا نہیں؟

۶۔ سماج کے ادھین کون کونسی سنستھائیں ہیں اور وہ ویدک پرچار میں کیسی اور کہاں تک سہایتا اور سہیوگ پردان کر سکتی ہیں؟

۷۔ نگر میں ڈاک خانہ۔ ہسپتال اور ریلوے سٹیشن ہے یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو یہ چیزیں سماج سے کتنی دور ہیں۔ اور ان کے لئے کیا ویوستھا ہے؟

۸۔ سماج میں کوئی پروہت ہے یا نہیں؟ نہیں تو سنسکار۔ پرواریک پانا اور پرچار آدی کی ویوستھا کس پرکار کی جاتی ہے؟

۹۔ سماج کا وارشک اتسو ہوچکا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں۔ تو کب ہوگا؟ سماج میں کسی قسم کی پارٹی بازی تو نہیں ہے؟

۱۰۔ سماج میں چپڑاسی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو انتھی سنسکار آدی کے لیئے سماج میں کس پرکار کا انتظام ہے؟

اپروکت پرشنوں کا جواب ۵ دسمبر تک آجانا چاہیئے۔ تاکہ جنوری ۱۹۳۳ء سے منڈلی اپنا کام باضابطہ طور پر شروع کر سکے :-

(باقی دیکھو صفحہ ۱۳ پر)

گورو کل جگت

گوروکل کورو کشیتر کے سماچار :-

۱۔ آج کل موسم بہت اچھا ہے۔ چکتسالیہ روگیوں سے بالکل خالی ہے۔ پچھلے ماہ ودیارتھیوں کے تول کئے جانے پر اوسطاً دو پونڈ کی برہمچاری زیادتی ہوئی ہے۔ دیوالی سے لے کر ہولی تک یہاں کی آب و ہوا بہت سواستھ پرد ہوتی ہے۔ بہت سے سجن سواستھ کو سدھارنے کے لیئے ان دنوں میں یہاں آکر رہتے ہیں اور گوروکل ایک طرح سے سینی ٹوریم بن جاتا ہے ابھی میرٹھ کالج کے پروفیسر شری ہیت پنڈت دھرمیندر ناتھ شاستری ایم۔ اے تنرک شرومنی کچھ دن یہاں آکر رہے۔ تھوڑے عرصہ میں ہی ان کو یہاں کی آب و ہوا سے کافی فائدہ معلوم ہوا۔ سام وید اور اتھروید کے بھاشیہ کار پنڈت جیدیو جی ودیالنکار بھی یہاں آکر ۳ ماہ رہنے کا نشچے کر چکے ہیں :-

۲۔ سالانہ امتحان ماہ فروری کے پہلے ہفتہ میں ہونگے برہمچاری اور ادھیاپک گن امتحان کی تیاری میں لگ گئے ہیں :-

۳۔ سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ فروری ۱۹۳۳ء کو ہوگا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے۔ اور اسے ضلع کا ایک اچھا جلسہ بنانے کے لیئے ابھی سے کوشش شروع کر دی ہے۔ جلسہ پر ۲۰ نئے بالک داخل کئے جائینگے جو سجن ابھی سے اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں وہ ابھی داخل کرا سکتے ہیں :-

۴۔ ہم ۱۸ نومبر کو گوروکل کمیشن کے ممبر یہاں بدھارے انکے سامنے گواہی دینے کے لئے انبالہ۔ کرنال وغیرہ نزدیک کے شہروں سے تقریباً ۳۰ سجن یہاں بدھارے سب نے گوروکل کو پہلے سے ترقی کی حالت میں دیکھ کر بہت خوشی ظاہر کی۔ گوروکل کا انتظام بہت اچھے طریقہ سے چل رہا ہے۔ مالی حالت پہلے سے بہت اچھی ہے۔ برہمچاریوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے :-

گوروکل رائیکوٹ کے سماچار :- ۱۔ گوروکل کا ششماہی امتحان ہو چکا ہے۔ اور نتیجہ برہمچاریوں کے سرپرستوں کے پاس بھیجا جا چکا ہے۔ پڑھائی خوب زور شور سے ہو رہی ہے :- م

سماجک جگت

آریہ سماج نواں شہر دوآبہ کا اُتسو:- نواں شہر (دوآبہ) ضلع جالندھر کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ دسمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ گرد و نواح کے آریہ سجن تشریف لاویں۔ یکم دسمبر سے راتری کو کتھا بھی ہوا کرے گی ؛

(بھدرسین منتری آریہ سماج نواں شہر)

آریہ سماج پشاور شہر کا نرواچن:- آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر کا سالانہ چناؤ مندرجہ ذیل ہوا:-
پردہان ڈاکٹر ہری چند جی - اُپ پردھان لالہ لالی رام جی ور لالہ شانتی پرکاش جی - منتری مہاشہ تارا سنگھ جی - اُپ منتری مہاشہ وشوامتر جی - پستکادھیکش - ماسٹر رام لال جی - خزانچی لالہ لشن داس جی - مینجر کنیا پاٹھشالہ لالہ ڈھیرا مل جی ؛

(تارا سنگھ منتری)

آریہ سماج جلال پور جٹاں کا چناؤ:- ڈاکٹر بشنداس جی بنشتر پردہان - ڈاکٹر بشنداس جی اور لالہ لدھا رام جی اُپ پردھان - لالہ بشنداس جی منتری - لالہ حویلی رام جی اُپ منتری - لالہ پربھو دیال جی کوشادھیکش ؛

(بشنداس منتری آریہ سماج جلالپور جٹاں)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار:- (۱) آریہ سماج لدھیانہ کے جنرل اجلاس میں رائے بہادر ٹھاکر دت دھون کی مرتیو پر شوک اور اُن کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ لالہ اُدھو رام جی جائنٹ سکرٹری لے رائے صاحب کے درشانت بیان کرتے ہوئے پرستاو کی تائید کی ؛

(۲) آدرش ویدک وواہ - ۱۳ نومبر ۱۹۳۲ء کو پنڈت گوتا رام جی کے سپتر کا وواہ شری پنڈت رام ناتھ جی کی سپتری کے ساتھ شری پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا والے اور شری پنڈت گوجرمل جی نے پورن ویدک ریتی انوسار کرایا۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی نے سنسکار کی بڑی پربھاوشالی ویاکھیا کی۔ ور اور کنیا پکش نے ۵۰-۵۰ روپے سماج کے مختلف فنڈوں کو دان دیا ؛

(۳) لالہ پورن چند جی وکیل نگر کے بڑے سماجک بزرگ کا دیہانت ہونے پر سنسکار پنڈت گوجرمل جی نے کرایا۔ اور ۲۰ نومبر ۱۹۳۲ء کے جنرل اجلاس میں اُن کی مرتیو پر شوک اور اُن کے پس ماندگان سے ہمدردی کا پرستاو پاس ہوا ؛

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

میرپور میں آدرش ویدک وواہ:- شری بیت مہاشہ رامناتھ وکیل پردھان آریہ سماج میرپور کی سپتری شریمتی شانتی دیوی کا وواہ سنسکار ذات پات کی قیود کو بالائے طاق رکھ کر گن کرم انوسار قلعہ گوجر سنگھ آریہ سماج کے منتری شری مہاشے سرداری لال جی ویدک براج کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے شری پنڈت لیکھا رام جی شاستری نے کرایا۔ دیوی کی عمر ۱۸ سال اور ور کی عمر ۲۶ سال ہے۔

اس موقعہ پر پردہان جی نے ۵۰ روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا۔ وواہ میں تکن اور جہیز کا کوئی خیال نہیں کیا گیا ؛
(۲) رشی اُتسو کے سمیہ مبلغ ۲۰ روپیہ ویدپرچار کے لئے دان پراپت ہوا ؛

(کرم چند سکرٹری آریہ سماج میرپور - ریاست جموں)

دہلی کھاری باولی: نیا بانس کے سندر آریہ سماج مندر میں نتیہ کرم کی روزانہ کارروائی بڑی اُتم ہو رہی ہے۔ گزشتہ برہسپت وار کو منتری راد جیسے موہن جی کی نگرانی میں پرلِتّہ ہون یگیہ ہوا۔ بعد میں ایک سجن نے اپنی باری پر آریہ ابھی وِنیہ سے پرارتھنا کا پاٹھ کیا۔ اور ایک اور نے وید منتروں کو زبانی پڑھا۔ پروہت جی نے ستیارتھ پرکاش سمولاس بارہ سے جینیوں کی مکتی کے بارے میں کتھا کی۔ میں نے وید امرت کے جیوا ماتا کے وشے سے پہلے منتر کی ویاکھیا کی۔ اور شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی۔ اتوار کی سپتاہک کارروائی میں گائتری منتر کی ویاکھیا کی گئی ؛

(حکم چند کھوسلہ)

آریہ سماج کرنال کا نشچے:- آریہ سماج کرنال اس سوانگ رُوپی ڈرامہ کو (جس میں لڑکوں کو عورتوں کے بھیس میں سٹیج پر لایا جاتا ہے) جو مورخہ ۱۱-۶-۳۲ کی شب کو آریہ رامیشور داس سکول کرنال کی طرف سے کھیلا گیا۔ اور نیز جو مشاعرہ جلسہ میں کرایا گیا۔ جس میں بعض فحش نظمیں بولی گئیں۔ دونو کو گھرنا کی نظر سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ ایسے خلاف تہذیب ڈراموں اور مشاعروں کا کرنا آریہ سماج کے سدھانت کے خلاف ہے۔ اس لیے ان کے خلاف آریہ سماج اظہار ناراضگی کرتا ہے ؛

(سنگھرام منتری آریہ سماج کرنال)

ڈاکٹر اشیرواد ی لال ایم۔ اے کی عزت افزائی:- آریہ سماج اودے پور کے اُپ پردھان اور مہارانا کالج اودے پور کے پروفیسر شری اشیرواد ی لال جی ایم۔ اے کو لکھنؤ یونیورسٹی نے اس سال پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری دی ہے۔ آپ نے اودھ کا اتہاس بڑی کھوج سے لکھا ہے۔ آریہ سماج اودے پور کو اپنے اُپ پردھان کی عزت افزائی پر بڑا فخر ہے ؛

(منتری آریہ سماج اودے پور)

مورنڈہ میں لالہ لاجپت رائے کی برسی:- ۱۷ نومبر کو بازار چوک مورنڈہ میں ایک پبلک جلسہ میں لالہ لاجپت رائے کی برسی منائی گئی۔ جس میں رام پرتاپ شرما کی تقریر کے بعد پردھان جلسہ لالہ لبھو رام نے شیر پنجاب کی زندگی کے حالات بیان کئے ؛

(رام پرتاپ شرما)

آریہ سماج سنگاپور کے سماچار:- آریہ سماج سنگاپور کے سپتاہک ست سنگ جو دشمنوں نے جھوٹی شکایت سی۔ آئی۔ ڈی سے کر کے جنتا پر خوف ڈال کر قریباً بند کرا دئے تھے۔ پھر دگنی رونق سے ہونے لگے ہیں۔ دیوالی کا شبھ اُتسو منانے کے لئے جنتا اس قدر آئی کہ ۲۰ ڈالر کا کرایہ کا مکان ناکافی ثابت ہوا۔ اور بہت سے لوگ جگہ نہ پانے کے سبب لوٹ گئے۔ اس اُتسو

کے منتری پت بابو رام چند جی ودساج الجنیئر لدھیانہ نواسی سبھاپتی بنائے گئے۔

پنڈت واسدیو پریذیڈنٹ آریہ سماج نے دیوالی کے تیوہار پر ویاکھیان دیا۔ اور بابو رام چند ودساج کی چھوٹی لڑکی چندرکانتا دیوی نے جس کی عمر صرف ۶ برس ہے۔ سوامی جی کے سمبندھ میں ۳ لمبے لمبے بھجن سُریلی، میٹھی اور اونچی سُر سے ٹھیک تال میں اپنے ہاتھ سے ہارمونیم بجا کر گائے جس سے جنتا اور آگی لوگ بھی چکت رہ گئے۔

(ہنومان پرشاد جنرل سکرٹری آریہ سماج سنگاپور)

آریہ سماج جام پُور کے سماچار :-

۱۔ سیٹھ کالو رام جی نے اپنے ادھیکار پر وہاں پد سے تیاگ پتر دینے پر مہاشے گنیش دت جی مسرو منی سے پردھان بنائے گئے۔ سیٹھ کالو رام نے آریہ سماج کی بہت سیوا کی ہے۔ اور آئندہ بھی کرنے کا پرن کیا ہے۔

۲۔ کرم کانڈ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے آریہ سماج جام پور نے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے اور اس پر عرصہ ۲ ماہ سے عملی کارروائی کی جا رہی ہے:۔

”ہر ایک انترنگ سبھاسد کے لئے لازمی ہے کہ صبح سویرے ہون وسوادھیائے میں شریک ہو۔ اور ہر اتوار حاضری لازمی ہے۔ مہینہ میں اگر ½ حصہ غیر حاضری ہو جائے۔ تو سبھاسدی سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ عام بھائیوں کے لئے ۲۶ ہفتے ایک سال میں ہفتہ واری ست سنگ میں شامل ہونا لازمی ہے۔ رجسٹر حاضری باقاعدہ رکھا ہوا ہے“:۔

۳۔ آریہ مہیلا ودیالیہ کا ۱۱۱ واں جلسہ ۱۸ و ۱۹ نومبر کو ہوا۔ جس کی کامیابی میں شریمتی سیٹھانی شانتی دیوی جی سیٹھی شاستری کا ہاتھ ہے۔ ودیالیہ ایک اچھے پیمانہ پر چل رہا ہے۔ جس میں آٹھویں جماعت تک لڑکیوں کو صرف دھارمک شکشا دی جاتی ہے۔ اور کسی قسم کی سرکاری امداد نہیں ملتی ہے۔

۴۔ آریہ سماج جام پور نے حسب ذیل فنڈات کے لئے امداد بھیجی ہے:۔

سادھو آشرم علی گڑھ دس روپے۔ یتیم خانہ مظفر گڑھ آٹھ روپے چار آنہ ندھی۔ بیس روپے:۔

۵۔ شریمان مہاشے گنیش دت جی نے اپنے پتا کی یاد قائم رکھنے کے لئے ایک ہزار روپیہ کا منافع یا سود سالانہ بیواؤں یتیموں اناتھوں میں تقسیم کرنے کا پرن کیا ہے۔ اس سال حسب ذیل دان دیا ہے گندم ۳۰/ روپیہ۔ کپڑا ۲۰/ روپیہ مٹھائی ۸/ روپیہ۔ گئوشالہ کے لئے ۲/ روپے:۔

(تلسی داس منتری)

ہمدردی کیلئے شکریہ:۔ میرا اکلوتا بیٹا نوجوان عزیز زوک چند مجھ کو بے کسی کی حالت میں چھوڑ کر داغ مفارقت دے گیا۔ عزیز کی بے وقت موت کے سمبندھ میں مجھے بہت سے سجنوں کے ہمدردی کے خطوط موصول ہوئے۔ چونکہ میں فرداً فرداً ہر ایک صاحب کا جواب دینے سے ناقابل ہوں۔ اس لئے بذریعہ ”پرکاش“ ان کی دلی ہمدردی کا دھنیواد کرتا ہوں۔ نیز شہر داروغہ راجوری اور بالخصوص افسران مقامی تحصیل راجوری کا بھی ممنون ہوں۔ جنہوں نے کہ عزیز کی بیماری میں میری ہر طرح سے مدد اور ہمدردی کی ہے۔ میں اپنے کوٹلی نگر نواسیوں اور آریہ سماج کوٹلی کی ہمدردی کا بھی شکریہ ادا کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ جنہوں نے کہ میرے ساتھ گہری ہمدردی کا سلوک کیا۔ اور خاص کر لالہ بھگت نند صاحب جی۔ ڈی۔ الف۔ او۔ کی ہمدردی کا بھی کرتگیہ ہوں:۔

(موتی رام منتری آریہ سماج رام پور راجوری)

شری شردھانند شششو شالہ اودے پور

اس آدرش سنستھا کی ستھاپنا شری شردھانند جینتی کے شبھ اوسر پر مکھر ماس کی پورنماشی کے دن راجہ صاحب شری امر سنگھ جی بہادر کے کر کملوں سے اودے پور میں ہوئی تھی۔ جسے آج ایک ورش ہو چکا ہے۔ اس تھوڑے سمے میں اس شالہ نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اس شالہ کی آچاریہ شریمتی سوشیلا دیوی جی دھرم وشارد ہیں۔ جو پرتی دن مدھر سنگیت کے ساتھ شششوؤں کو سداچار کی شکشا دیتی ہیں۔ روزانہ ہون ہوتا ہے۔ جس کے لئے بابو شگن چند جی پانچ روپیہ ماسک دیتے ہیں:

الیشور دت ودیادھاری ودیا اپدیشک منتری شالہ ہذا اودے پور

قصبہ بیری (رہتک) میں دھرم پرچار

۲ نومبر کو شریمان پنڈت سمیر سنگھ جی ودیا النکار اپدیشک و ٹھاکر اودے سنگھ جی بھجن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بیری پدھارے۔ بازار میں پرچار شروع کرایا گیا۔ پنڈت جی کا امرت بھاشن اور ٹھاکر جی کی جادو بیانی لوگوں پر بجلی کا اثر کرتی تھی۔ دو روز بازار میں پرچار کر کے جاٹوں کے دو محلوں میں پرچار کرایا گیا۔ حاضری روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ پرچار کا بہت اچھا اثر ہوا۔ ہم جلد ہی جلسہ منعقد کر کے اس پورانک گڑھ کو آریہ سماج کی طرف آکرشت کریں گے:۔

(جھنگا رام منتری آریہ سماج بیری ضلع رہتک)

اخلاص پور ضلع گورداسپور میں دلتوں کی شاندار کامیابی :- مہاتما لبھو رام جی ...... مہاشہ گوروت جی و مہاشہ اچھر چند جی اپدیشکان کے ساتھ ۱۵ نومبر کو یہاں تشریف لائے۔ اور ۲۰ نومبر تک رہے۔

پرتی دن آریہ سماج مندر میں ہون ہوتا تھا۔ اور راتری کو لیکچر و اپدیش کیا کرتے تھے۔

لوگ دلتوں کو ان کے سوشل حقوق دینے پر رضامند نہ تھے۔ اس لئے بطور پروٹسٹ مہاتما لبھو رام جی۔ مہاشہ گوروت جی اپدیشک۔ مہاشہ اچھر چند جی بھجنیک۔ مہاشہ اودھو رام جی و مہاشہ کیسر چند جی نے ۱۷ نومبر کو بھوک ہڑتال کی۔ آخر چار دن کے بعد لوگوں کو سر تسلیم خم کرنا پڑا۔

۲۰ نومبر کو چوہدری فتح چند جی رئیس مرارکہ کی صدارت میں ایک بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ ہون کے بعد مہاشہ گوروت جی اپدیشک کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اور مہاشہ اچھر چند جی۔ چوہدری نکو رام جی کے آنند دائک بھجن ہوئے۔ اور ساتھ ہی سرو سمتی سے کنوؤں پر چڑھانے جانے کا ریزولیوشن بھی پاس ہوا۔ اس موقعہ پر جہاں ۹۔ دگرد کے تمام آریہ بھائیوں نے شمولیت کی۔ وہاں معززین علاقہ بھی شامل ہوئے۔ چنانچہ ہماری سہائیتا کے لئے شکر گڑھ سے ماسٹر رام رکھامل جی۔ پنڈت نرلوک ناتھ جی و لالہ ملک راج جی۔ لالہ سائیں داس جی۔ لالہ ملاوا رام جی اور لالہ خوشی رام جی جگت پیہوڑماں بھی شامل جلسہ ہوئے۔ اور نزدیک ترین گراموں سے چوہدری سمت رام جی ذیلدار حلقہ۔ چوہدری لبھو رام جی و چوہدری دھاوا مل جی لمبردار نے شامل ہو کر ہماری سہائیتا کی۔ اس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ بعد ازاں ایک بڑا بھاری جلوس بینڈ باجہ کے ساتھ روانہ ہوا۔ اور تمام کنوؤں پر دلتوں کو چڑھایا گیا۔

جہاں دیگر کنوؤں پر چڑھنے کی عام اجازت دی گئی۔ وہاں مندر اور اس کا ملحقہ کنواں بھی فراخ دلی سے کھول دیا گیا۔ اور ان کے استعمال کی اجازت دیتے ہوئے کہا گیا خوب دل کھول کر درشن کیا کرو۔ پولیس ہمراہ تھی۔ اور اس کا رویہ قابل تعریف تھا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

گوالمنڈی میں سچیہ مندر نہ بنی ضرور
پانچ بھوتوں کا پتلا ہے۔ تو من اس کا مندر ہے۔ بڑی ستھا نیز ہے۔ تو کیندری ستھان اس کا مندر ہے۔ سنتریس کے سہارے سے تو ستھا کیندر کے سہارے جب تک کھڑا ہونے اور بیٹھنے کے لئے پاؤں پسارنے کے لئے ستھان نہ ہو۔ تب تک کوئی کام کیونکر اور کیسے ہو سکتا ہے؟ ......

... ہر پرکار کے اچھے کاریہ سے پورا نام ستھان آوشیک ہے۔ گوالمنڈی اب محض گوالوں کی منڈی نہیں ہے۔ بلکہ ایک نگر کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ اور اس نگر کا مرکز اور دل ڈھونڈھنے سے نہیں ملتا۔ نگر کی رونق استری پرشوں سے ہے۔ استری پرشوں کی جان ایک ستھا ہے۔ ایک ستھا کی شوبھا اس کے اپنے مندر سے ہے۔ گوالمنڈی میں اچھی خاصی رونق ہے۔ آریہ سماج جیسی جیوت جاگرت ستھا بھی ہے۔ پر اس کا اپنا ستھان نہ ہوا۔ تو اس کو جیوت جاگرت کون کہے گا۔ آریہ سماج بنا اپنے ستھان کے کہیں کسی ستھان پر ٹھہر نہیں سکتا۔ اس لئے گوالمنڈی میں آریہ سماج کا اپنا ستھان ہونا آوشیک ہے۔

اگرچہ بعض شہروں میں بابو لوگوں اور کلرکوں کی آئے دن کی تبدیلیوں سے آریہ سماج میں مدوجزر اٹھتا ہے۔ مگر گوالمنڈی کی آبادی ... کے متعلق تو شک پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہاں پر ایک مستقل آبادی ہے۔ اور خوشی کی بات ہے۔ کہ آبادی کا کافی حصہ آریہ خیالات کا ہے۔ اس لئے بھی ان کے پریم کو جاری رکھنے نیز ان کی سنتتی (اولاد) اور استریوں کو آریہ دھرم میں پختہ (ماہر) کر کے ہو جیت (لگالے) رکھنے کے لئے بھی ایک آریہ مندر آوشیک ہے۔

جب آریہ مندر ہو گا۔ تو مہاتما جو لاہور جیسے کیندر میں آنے جانے پر اجمان ہونگے۔ اور اپنے وچاروں سے آریہ لوگوں کو اتساہت (باحوصلہ) اور سنجیوت (ازسرنو زندہ) کریں گے۔

چونکہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ محلے محلے میں سماج ہو۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ گوالمنڈی جیسے بارونق باخبر اور بیدار مغز علاقہ میں سب سے اول مندر نہ بنایا جائے؟

کیا وجہ ہے۔ کہ لاہور جیسے سرگرم شہر میں آریہ سماج کی آواز کو اور زیادہ تقویت کیوں نہ دی جائے۔ جیسے کاموں میں روپیہ کیوں نہ لگایا جائے؟ اس لئے ہر شخص کر ان جتے کام میں پیش پیش رہ کر زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر دھرم کو اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے کیا سماج کے ٹھیکیداری آپ سے ہم امید رکھ سکتے ہیں۔ کہ آپ وہ سامان اور سادھن بہم پہنچائیں گے۔ کہ ایک سال کے اندر ہی ایک آریہ مندر تیار ہو جائے۔ تاکہ آریہ سماج آپ

کی اور زیادہ خدمت سرانجام دے سکے ؛

سردار چند آریہ اپدیشک آنریری منتری سماج لاہور

آریہ سماج خضر آباد کے سماچار :-

۲۳/ اکتوبر کو بھیمی چند اچارج کی دھرم پتنی کا رات کو دیہانت ہو گیا۔ اس نے اپنے برادری بھائیوں سے درخواست کی۔ کہ رات کو دو آدمی میرے پاس رہنے کا انتظام کرو۔ اور صبح انتیشٹی کے لئے لکڑیوں کا انتظام کرو۔ انہوں نے جواب دیدیا۔ تب آریہ سماج کے دو آدمی رات بھر اس کے پاس رہے۔ صبح اس نے ہندوؤں سے لکڑیوں کی درخواست کی۔ لیکن منظور نہ کی گئی۔ جس پر اس نے منتری آریہ سماج سے پرارتھنا کی۔ جنہوں نے سامگری۔ گھی اور لکڑیوں کا پربندھ کر دیا۔ اور اس طرح سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ایسے کئی سنسکار آریہ سماج پہلے بھی کرا چکا ہے ؛

(چھوٹو رام منتری آریہ سماج خضر آباد)

آریہ سماج مدراس کا سالانہ جلسہ

۱۸-۱۹-۲۰/ نومبر کو آریہ سماج مدراس کا سالانہ جلسہ کیا بلحاظ حاضری و تقریروں اور چندہ کے نہایت کامیاب رہا۔

سنگیت دربار - ۱۸/ نومبر کی رات کو ایک کامیاب سنگیت دربار ہوا جس میں بھگت منگت رام و ان کے شاگرد۔ پنڈت مہادیو کھٹک ودگیانہ ستدرامرت مسر۔ پنڈت دونت رام شاستری۔ پنڈت شانتی سروپ شرمیتی دیکی دیوی اور ان کی بیٹیاں شامل ہوئیں ؛

پرچار۔ پنڈت بدھ دیو جی پنڈت رلیا رام جی ایم۔ اے وغیرہ کے عالمانہ ویاکھیان ہوئے کوی دربار۔ کوی دربار زیر صدارت لالہ دھنی رام جی چاترک ہوا جس میں کئی کوی شامل ہوئے ؛

(ہری چند بھنڈاری منتری آریہ سماج مدراس)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار :-

(۱) مہاشہ بابو رام جی جنرل سکرٹری ہرسمے لوگوں کو اپیل کرتے رہتے ہیں کہ وہ ساپتاہک ست سنگ میں ضرور درشن دیا کریں ؛

(۲) مہاشہ پورن چند رالے جی کے ویاکھیان قابل تعریف ہیں۔ وہ بڑی محنت سے اور کھوج سے پربھاوشالی ویاکھیان دیتے ہیں۔ جن کا اثر اچھا پڑا ہے۔ ہم اپنے نوجوان بھائیوں کی اس لگن اور اتساہ کے لئے دھنیواد کرتے ہیں۔ شکریہ ؛

---

(۳) رشی نروان دوس (دیوالی) کا تہوار بڑی دھوم دھام سے ۲۹/ اکتوبر کو سنیچروار کے دن آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ ۴ بجے شام کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ آریہ ویر دل بینڈ اور بھجنوں کے بعد مسٹر سانگ رام کپیلا کا سوامی جی کے جیون پر ویاکھیان ہوا۔ پھر کنیا پاٹھشالا کی لڑکیوں اور شردھانند برہمچاری آشرم کے لڑکوں کے بھجن ہوئے۔

ان کے بعد مہاشہ بابو رام جی جنرل سکرٹری جی کا "سوامی دیانند کا جیون اور مشن" کے وشے پر اور مہاشہ تلسی رام جی کا بھی اسی مضمون پر ویاکھیان ہوئے۔ ایک لیکچر پاٹھشالا کی لڑکی کا اور ایک لیکچر آشرم کے برہمچاری کا سوامی جی کی جیونی پر ہوئے۔ بھجن اور شانتی پاٹھ کے ساتھ یہ جلسہ شام کے چھ بجے سماپت ہوا ؛

(۴) دیوالی کے موقعہ پر ۳۰/ اکتوبر بعد دوپہر آریہ سماج مندر میں ایک بھاری آریہ پریوارک سمیلن ہوا۔ جس میں سب استری پرشوں اور بچوں نے حصہ لیا۔ مٹھائی اور پھل وغیرہ کھانے کے بعد ایک موثر تقریر مہاشہ کرشن دیو کپل بی۔ اے کی ہوئی۔ کہ آریہ سماج کو سب ہندوستانیوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لئے ایک سیوا منڈلی بنانی چاہئے۔ مہاشہ تلسی رام جی

سچائی کا زندہ ثبوت

فائدہ نہ ہونے پر دام واپس

ویریہ بھنڈار

دھات کو گاڑھا کرنا اور بڑھاتا ہے۔ نیز دھات کا پیشاب کے ساتھ آنا یا آگے پیچھے آنا سب کو بند کرکے دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ قیمت ۳۲ خوراک عہ

کام دیو بھی رجسٹرڈ

صرف سولہ دن کے اندر اندر نامردی کے علاوہ ان انسانوں کے لئے جو قطعی نامرد و بیکار ہو گئے ہیں بینظیر ثابت ہو چکی ہیں۔ قیمت ۳۲ خوراک ۲۵ روپیہ

کام دیو تیل رجسٹرڈ

بغیر پھوڑا پھنسی اور آبلہ کے ہر قسم کی کمزوری کو چند دنوں میں دور کرتا ہے۔ لطف یہ کہ تندرست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ

رتی بھنڈار گولیاں رجسٹرڈ

یہ گولیاں قوت باہ و امساک کے لئے لاثانی ہیں۔ ان کے برابر دنیا بھر میں کوئی دوائی قوت باہ اور امساک کو بڑھا نہیں سکتی۔ قیمت ۳۰ گولیاں عہ

پتہ :- ویدراج پنڈت اودے چند وید بھوشن مالک اوشدھ بھنڈار فیروز پور شہر

لئے بتایا۔ کہ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اپنی کمزوریوں کو دور کریں۔ اور اس دھرم کو آگے لے جائیں۔

خاتمہ پر مہاشہ بابو رام جی بھلہ نے کہا۔ آریہ سماج میں ہر ایک کو آنا چاہئے۔ ہمارے ہر ایک ممبر کو کرم کانڈی بننا چاہئے۔ شانتی پاٹھ کے ساتھ یہ سمیلن رونق کے ساتھ سماپت ہوا ؛

(ہنسراج شرما ڈپٹی سکرٹری آریہ سماج نیروبی)

پانی پت میں اچھوت ادھار کا کام

دیانند دلت ادھار منڈل ہوشیار پور کے اپدیشک بابا امرت داس جی نے دس روز تک والمیکوں میں بڑی خوشی کے ساتھ پرچار کیا۔ اور آدھرم والوں کا جو اثر بھنگیوں پر پڑ گیا تھا۔ وہ بالکل زائل کر دیا۔ اب پانی پت کی چمار بھنگی آدی دلت جاتیاں اپنے پرانے آریہ ہندو دھرم پر بالکل درڑھ ہیں۔ آریہ سماج مندر پانی پت میں شتوتر پاٹھ دو تک سوامی سنیاسانند جی کی اپنشدوں پر کتھا ہوتی رہی ؛

(سوہن لال منتری آریہ سماج پانی پت)

لانشو میں پرچار

پنڈت سوہا رام جی پرچارک شدھی سبھا آگرہ لانشو میں آئے اور ان کے اپدیش نہایت عمدہ ہوئے۔ شدھی سبھا آگرہ کے واسطے ذیل دان ہوا ؛

لانشو سے - ۱۸/۱۱ روپے - مہیو سے ۹۲/۱۶/۱ روپے - پوچیاں سے - ۱/۸ روپے

(منتری آریہ سماج لانشو - ایدبرہا)

ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور کے شائع کردہ

۲ نئے کیلنڈر اور تصویریں وغیرہ

آرین کیلنڈر ۱۹۳۳ء

مطابق سمت ۱۹۸۹ - ۱۹۹۰ سب سے بڑے سائز پر درمیان میں مہرشی دیانند کی سمادھی والی بڑی تصویر اور ارد گرد مہرشی ورجانند۔ مہرشی دیانند کی وستروں والی تصویر سوامی درشنانند جی و دیگر پچاس کے لگ بھگ آریہ سماج کے سنیاسیوں، شہیدوں، ودوانوں و لیڈروں وغیرہ کے بلاک دئے گئے ہیں۔ ایسا کیلنڈر آج تک کبھی نہیں چھپا۔ قیمت صرف ۴/ ؛

ویدک کیلنڈر ۱۹۳۳ء

سب سے بڑا سائز۔ درمیان میں مہرشی دیانند کی وستروں والی خوبصورت تصویر اور ارد گرد چاروں ویدوں کے گیان استھی آدی - داتا آدیتیہ - انگرہ کی نہایت ہی سندر تصویریں اور مہرشی ورجانند و دیگر آریہ سماجی سنیاسیوں شہیدوں وغیرہ کی عمدہ تصویریں ہیں۔ نہایت ہی خوبصورت و جاذب نظر ہے۔ قیمت صرف چھ آنے (۶/) تقریباً لاگت کے برابر

تصاویر و منتر وغیرہ :-

تصویر شری مہاتما ہنسراج جی مہاراج بڑے سائز پر ۲/ - شری سوامی درشنانند جی مہاراج ۲/ - شری پنڈت لیکھرام جی شہید اکبر ۶/ - شری پنڈت گورودت جی ۶/ - شری سوامی ورجانند جی ۸/ - شری سوامی دیانند جی مہاراج کی سب سے بڑی سمادھی والی ۸/ - وستروں والی درمیانہ ۴/ ؛

وید منتر - گورو منتر - دھنوانتی دیو - ہرنیہ گربھ - اگنی میلے - پنچواسی - ابھیم ستر - پرانا یام منتر - پنچ مہا یگیہ - ستیہ سوا منتر - اوم وغیرہ فی ۲/ - اوم نمستے وغیرہ چھوٹے سائز پر فی ایک آنہ

ملنے کا پتہ :- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

بھارت یاترا

(نمبر ۱۳)

(از شری سوامی ستیانند جی مہاراج)

مانڈور

بال سمند سے دو میل آگے مانڈور ہے - جو کبھی مارواڑ کی راجدھانی تھی - لیکن اب وہاں کوئی راج محل نہیں ہے - ایک باغ ہے - اس میں دیوتاؤں کی مورتیاں اور بہادروں کی پتھر کی تصویریں اور کچھ سمادھیاں ہیں - مانڈور کے دیکھنے میں ایک بات بالکل نئی تھی - وہ یہ ہے - کہ مرودیں جوراولوں کی پرانی تھی - وہ مانڈور کی لڑکی تھی میرے خیال میں تو یہ صرف دنت کتھا ہی ہے - اس میں کوئی پرمان نہیں ہے - جو دیوتاؤں کی مورتیاں بنی ہوئی ہیں - وہ ساد ہارن ہیں - ایک بات نئی دیکھی - ان میں جو رام کی مورتی ہے - اس کے ساتھ جو سیتا جی کی مورتی ہے وہ سیتا بالکل مارواڑی ہے - اجودھیا کی سیتا نہیں ہے - جو مارواڑ میں بہادر ہوئے ہیں - آگے ان کے چتر ہیں - وہ بھی ساد ہارن ہیں - مانڈور میں سب سے اچھی دیکھنے کی چیز لیفٹیننٹ سنگھ اور اجیت سنگھ کے دیول ہیں - یہ پتھر کے اچھے بنے ہوئے ہیں - اور پاس پاس ہی ہیں - میں جب وہاں پہنچا - اور مجھے بتایا گیا - کہ مہاراجہ لیفٹیننٹ سنگھ اور اجیت سنگھ جی کے دیول ہیں - تو میں ان کو تو بھول گیا - مجھے ویر شرومنی درگا داس راٹھور کی سمرتی ہو آئی - اور کچھ منٹ تو میں اسی کے گن ورنن میں آنکھ بند کر کے کھڑا رہا - ان دیولوں پر اچھا کام کیا گیا ہے - ان کے پاس ہی اور سمادھی سادھارن مکان کی شکل میں بخت سنگھ اور مان سنگھ کی ہے - جودھپور کے راٹھور مہاراجوں میں بخت سنگھ جی سب سے زیادہ ولاسی سُنے جاتے ہیں - ان کے پاس ہی مان سنگھ جی کی سمادھی ہے - پہلے راجاؤں کی انتیشٹی مانڈور میں ہی ہوتی تھی - لیکن اب یہ پرتھا نہیں ہے - جب سے جودھپور میں مقررہ بنا ہے - اس وقت سے اب انتیشٹی راجاؤں کی اس کفرہ کے پاس ہوتی ہے - اور وہاں ہی چھتری بنا دی جاتی ہے - مانڈور میں پانی اچھا صاف اور بہتات سے ہے - یہ پرانی راجدھانی ہے - اور اب ویران بستی ہے - جو دیکھنے والوں کو سبق پڑھاتی ہے ؎

مندر

جودھپور ہندو شہر ہے - اس لئے شہر میں ہندو مندر کافی ہیں - ایک مندر ناتھوں کا ہے - جس کا نام مہا مندر ہے - اس کے پاس جو آبادی ہے - وہ بھی اسی نام سے پرسدھ ہے - اس مندر پر ایک شلالیکھ ہوئی ہے - جس پر جو کچھ لکھا ہوا ہے - اس میں ایک فقرہ اس مطلب کا بھی ہے - کہ شری ناگت موہن یعنی جو ان مہنتوں کی شرن میں آ جائے - وہ کسی مقدمہ میں نہ پکڑا جائے - جو کوئی اس پر ہاتھ ڈالے گا - وہ مہا پاپی ہوگا -

اس نیم کا پالن راٹھور ونش کے سب راجاؤں کو کرنا ہوگا - یہ لیکھ مہاراجہ مان سنگھ جی کا لکھا ہوا ہے - لوگ بتلاتے ہیں - اس وقت کئی بدمعاش مہنت کی شرن میں آ کر سزا سے بچ جاتے تھے - ان مہنتوں کے محلوں میں دو پلنگ ہیں - جن کے درشن ہوتے ہیں - ان میں سے ایک چاندی کا ہے - اور دوسرا ہاتھی دانت کا ہے - لیکن اب مکان خستہ حالت میں ہے ؎

آریہ سماج

جودھپور میں آریہ سماج ہے - اس کا گلاب تالاب کے کنارے پر ایک چھوٹا سا مندر ہے - ایک اور مندر تھا - جو کسی وقت فروخت ہو گیا تھا - جس کا ۲ سال سے کورٹ میں مقدمہ ہے - دیکھیں کب فیصلہ ہوگا - آریہ سماج کا پرچار بہت تو نہیں ہے - لیکن لوگ آریہ سماج کو جانتے ہیں - اس وقت آریہ سماج صرف پرچار کا کام کرتا ہے - اس نے کوئی پاٹھ شالہ وغیرہ نہیں کھولی ہے - آریہ سماج میں ہم کبھی سوامی بھاسکرانند جی کا نام سنتے تھے - ان کا کام اور نام جودھپور میں کچھ سنائی دیا - جس مندر کا مقدمہ ہے - وہ ان ہی کی کرپا سے بنا تھا - ان کے علاوہ سوامی پرکاشانند جی کا نام بھی یہاں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے - جہاں کبھی پہلے ویدک پاٹھ شالہ تھی - وہ جگہ اچانک ہی دیکھنی پڑی - سوامی جی اس وقت وہاں ہی کام کرتے تھے - آریہ سماج میں جو گھر نت کام مالس بھگشن کے وشنہ میں ہوا تھا - وہ اسی جگہ پر ہوا تھا - اب کوئی پاٹھ شالہ نہیں ہے صرف خالی مکان ہیں - سننے میں آیا ہے - کہ اب بھی سوامی پرکاشانند جی کو کچھ روپے ماسک دئے جاتے ہیں - پتہ نہیں - وہ کس کام کے لئے ہیں ؎

ان کے علاوہ جودھپور میں کسی وقت گورو کل اور گروکل شالہ بھی تھی - لیکن اب کچھ نہیں ہے - گورو کل کا مکان مانڈور میں ہے - جو ایک پہاڑی پر ہے - وہ بالکل خالی ہے - اور گروکل شالہ مانڈور کے راستہ میں ہے - وہ اچھی بھومی ہے - چاروں طرف چار دیواری ہے - کوئی سجن کام کرتے ہیں - لیکن پتر کشو شالہ ہے - اور نہ آریہ سماج کے پاس زمین ہے -

مہرشی دیانند

مہرشی جی وہاں گئے - اور پرچار کیا وہاں ہی ان کو وش دیا گیا - وہیں ان کا گھاتک ہوا - اسی سے وہ کچھ تک شریر کو چھوڑ کر سورگ کو اس ہو گئے - جس مکان میں وہ رہتے تھے - وہ اب تک ہے - اب اس میں سرکاری کرم چاری رہتا - اس کے پاس ہی راعی محل ہے - جس میں مہاراجہ لیفٹیننٹ سنگھ جی رہتے تھے - اس سے تھوڑی دور وہ جگہ ہے - جہاں ننھی جان رہتی تھی - اب اس جگہ لیفٹیننٹ سنگھ کالج ہے - اور مکان کی کچھ شکل بدل دی گئی ہے - میں نے ان تینوں استھانوں کو دھیان سے دیکھا - اور شہر میں گھوم کر ادھر ادھر کی باتیں بھی سُنیں - آریہ سماجیوں سے بھی بعد میں ملا - مہاراجہ لیفٹیننٹ سنگھ اور ان کے پہلے راجاؤں کی کچھ باتیں سننے میں آئیں - جس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں - پہلے میرے دل میں کئی بار خیال آیا کرتا تھا - کہ ننھی جان نے مہرشی کو زہر کیوں دلایا - اور ایک راجپوت راجہ کے نام پر دھبہ کیوں لگایا - لیکن جودھپور جا کر میرے وچار بالکل ہی بدل گئے - جودھپور کی کہانیاں سن کر میں اس وچار کا بن گیا ہوں - کہ مہرشی کو جودھپور میں ضرور زہر ملنا چاہئے تھا - اگر وہاں زہر نہ دیا جاتا - تو مجھے زیادہ آشچریہ ہوتا - میں نے جو کچھ سنا ہے - وہ لکھنے کے لئے میں تیار نہیں ہوں - لیکن پاٹھکوں کو کچھ بتانا ضروری سمجھ کر کچھ لکھتا ہوں -

جس راجدھانی میں شراب پینے والے - ماس کھانے والے - ہر ایک عورت سے جماع جائز ماننے والے سادھو مہاتما جاتے ہوں - اُن کے منہ سے جو بات نکلے - وہ شرتی کا درجہ پراپت کر لیتی ہو - راجہ ان کے ارد گرد جمع ہوتے ہوں - اور بدمعاشوں کو عیبوں کی کھلی چھٹی ہوتی ہو - اور ایسی اچھا کر دی ہو - کہ میری اولاد اسی دھرم کا پالن کرے - اس راجہ کی اولاد اگر دلشیاؤں کے آدھین ہو جائے - تو آشچریہ کیا - اور اس شہر میں بال برہمچاری - آدتیہ برہمچاری وید گیاتا - تیاگ و ویراگ کی مورتی - آچار کا پنج - دھرم کا سوروپ مہرشی دیانند جی جا کر اگر دھرم کی دہائی دیتا ہے - تو اس کو زہر کیوں نہ ...

دیا جائے؟

وہاں تو زہر ملنا ہی تھا - دیا گیا - ... دیا گیا -

کہانیاں سن کر اور ان استھانوں کو دیکھ کر میں نے بھی جانا - کہ واستو میں یہ جگہ ایسی ہی تھی - اور مہرشی نے اپنا کام کیا - اور جو کیا - سو اچھا کیا - اپنا شریر راجپوتانہ کے شدھار میں دیا - دیکھیں راجپوتانہ مارواڑ میں کچھ ہوتا ہے یا نہیں ؎

بیکانیر

بیکانیر ریاست راٹھور راجپوتوں کی ہے - مہاراجہ بیکا مہاراجہ جودھا کے جس نے جودھپور آباد کیا - سپتر تھے - آج کل بیکانیر کی گدی پر مہاراجہ گنگا سنگھ جی براجمان ہیں - انہوں نے ریاست کی اچھی اُنتی کی ہے - پہلے شہر میں جل کے لئے جو کنوئیں تھے - ان میں سے جل اونٹ یا بیل سے ہی کھینچا جاتا تھا - اب کئی کنوؤں پر مشینیں لگ گئی ہیں - اس لئے پانی اب آسانی سے مل جاتا ہے - اب پرایک اونٹ کی پکھال چار آنے میں ملتی ہے ؎

بیکانیر شہر میں مکان تو بڑے بڑے ہیں لیکن مکانوں کے مالک اکثر باہر ہی رہتے ہیں - کلکتہ وغیرہ شہروں میں ان کا بیوپار ہے وہاں ہی دھن کماتے ہیں - اور شوبھا بیکانیر کی بڑھاتے ہیں - مہاراجہ ڈونگر سنگھ جی کی سمرتی میں پبلک نے ایک سمادھی بنائی ہے - جو سنگ مرمر کی ہے - اور اچھی خوبصورت ہے - راجہ کے محل شہر کے پاس ہی ہیں - لال محل کچھ دور ہے - گجنیر اس سے بھی کچھ دور ہے - بیکانیر کے راجیہ میں کھیتی صرف برسات سے ہوتی ہے - لیکن کچھ سالوں سے مہاراجہ گنگا سنگھ جی نے ستلج سے نہر لی ہے - جس کا نام گنگ نہر ہے - وہ گنگا نگر (رام نگر) کے علاقہ میں جل دیتی ہے - اور نالی کا پانی ہنومان گڑھ (بھٹنیر) کے علاقہ کو سیراب کرتا ہے - بیکانیر کے راجیہ میں جو چھوٹے چھوٹے شہر ہیں - پرایہ سب میں ریل چلی گئی ہے - اس لئے اب مسافروں کو وہ تکلیف نہیں ہوتی - جو کہ پہلے ہوا کرتی تھی ؎

آریہ سماج

بیکانیر میں آریہ سماج ہے - آریہ سماج کا اپنا مندر بھی ہے - جو بیکانیر کے لئے کافی ہے - لیکن اگر کسی طرح اس کو اور کھلا کر لیا جائے - تو زیادہ اچھا ہو - بیکانیر میں آریہ سماج کے سبھا سد شہر کے رہنے والے ہیں - اور ان کے علاوہ باہر والے بھی ہیں - یہ سب سے خوشی کی بات ہے - کہ آریہ سماج شہر والوں کے کندھوں پر ہے - اس لئے جب کبھی باہر والے چلے جائیں - تو اس کے بند ہونے کی سنبھاونا نہیں ہے - بیکانیر میں آریہ سماج کے سبھا سد زیادہ تر ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश
लाहौर

ممالک غیر سے ۴؎
فی پرچہ ایک آنہ

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

The PRAKASH
LAHORE

قیمت
سالانہ للعہ
ششماہی ۱۲عہ

جلد ۲۸ نمبر ۴۸

SUNDAY 11 DEC 1932 اتوار - ۲۷ - مگھر سمبت ۱۹۸۹ مطابق ۱۱ - دسمبر ۱۹۳۲ء - دیانند ابد ۱۰۸

ओ३म्

وید امرت

इन्द्र श्रेष्ठानि द्रविणानि धेहि चित्तिं दक्षस्य सुभगत्वमस्मे। पोषं रयीणामरिष्टिं तनूनां स्वाद्मानं वाचः सुदिनत्वमह्नाम्॥

"پرماتمن! ہم کو سرشیٹھ دھن - بل سمبندھی گیان - سب پرکار کا اُتم ایشوریہ - دھنوں کی بڑھتی - شریروں کی اروگیتا - وانی کی مدھرتا - اور دنوں کا سکھ پوروک بیتنا دو"

منش کو بھوگ کے لئے بھی پدارتھوں کی آوشیکتا ہے - پرنتو وید کا کتھن ہے - کہ وہ سب پرماتما کے ہی آدھین ہیں - پرماتما سے ہی مل سکتے ہیں - اور ان کی پراپتی کے لئے ہاتھ پرماتما کے سامنے ہی پھیلانا چاہئیے - پرماتما کے اتیرکت سنسار میں اور کوئی شکتی نہیں - جو کسی بھی پرکار کے پدارتھوں کی سوامنی ہو - اور جو حاجتمندوں کی حاجت روائی میں سمرتھ ہو - اس لئے وید نے سو باتوں کی ایک بات کہہ دی - کہ مانگو - جو چاہتے ہو - ایشور سے - وہی داتا ہے - ان لوگوں کا بھی داتا ہے - جو سنسار میں داتی کہلائے - ایسے دانیوں نے بھی جو دان کیا - انہی پدارتھوں سے - جو سنسار کے سب سے بڑے داتا پرماتما نے انہیں پردان کئے - دھن ہیں وہ جو پرماتما سے پاتے ہیں - اور اسے آگے پرماتما کی سرشٹی کو دیتے ہیں - وہ اگلے جنم میں بھی پانے کے ادھیکاری بن جاتے ہیں - جو پاتے ہیں - پرنتو اسے پرماتما کی آگیا پالن میں خرچ نہیں کرتے - وہ اپنا بھوشیہ بگاڑتے ہیں - منش کو بھوگ کے لئے دھن کی ضرورت ہے - دھن وہ جو سرشیٹھ ہو - ارتھات دھارمک سادھنوں سے کمایا ہوا ہو - چوری - رشوت اور جھوٹ سے بھی دھن کمایا جا سکتا ہے - پرنتو وہ سرشیٹھ دھن نہیں کہا جا سکتا - اس لئے پرماتما سے سرشیٹھ دھن کی ہی پرارتھنا کرنی چاہئے - ارتھات یاچنا کرنی چاہئے - کہ دھرم سادھن سے بھوگ کے لئے دھن کمانے کی شکتی پردان ہو - دھن کے بعد بل کی ضرورت ہے - بل کس پرکار پراپت کیا جا سکتا ہے - اس - گیان سمجھنے سے ہی بل پراپتی میں سہائتا ہو سکتی ہے - بل پراپتی کے گیان کی پرارتھنا کرنی چاہئے - پرنتو بل وہی سرشیٹھ ہے - جو دینوں کی رکشا کا سادھن بنے - نہ کہ دکھیوں کے دکھانے اور کمزوروں کو ستانے کے کام آئے - پھر اُتم ایشوریہ چاہئیں - ایشوریہ بھی وہی اُتم ہو سکتے ہیں - جو جیون کو دھارمک بنانے کے کام آئیں - جو ایشوریہ پاپ آچرن کے کام آتے ہیں - وہ اُتم نہیں ہو سکتے - پھر منش کو ضرورت ہے - کہ اس کے دھنوں کی بڑھتی ہو - اس لئے کہ وہ پرانی مانگ کی سیوا ادھک سے ادھک کر سکے - دھن - بل - ایشوریہ سب نرارتھک ہیں - اگر شریر اروگیہ نہ ہو - لوک پرلوک کو سپھل بنانے کا پہلا سادھن منش کو شریر ملا ہے - شریر اروگیہ ہو - تو منش اپنے ادیش کی پورتی کا پریتن کر سکتا ہے - ورنہ نہیں - پھر وانی مدھر ہونی چاہئے - کسی نے خوب کہا ہے - سچ بول - میٹھا بول - ستیہ منش کا دھرم ہے - سخت زبانی شبد کی مٹھاس میں کڑواہٹ ملا دیتی ہے - کئی لوگ ستیہ وادی ہوتے ہوئے بھی اپنا پربھاو دوسروں پر نہیں ڈال سکتے - محض اس لئے - کہ وہ مدھر شبدوں میں سچائی کو بیان نہیں کرتے - پرنتو جو ستیہ وادی ہیں - اور ان کی بانی میں مدھرتا بھی ہے - ان کا اوروں پر پربھاو ہوتا ہے - ان سب چیزوں کی پراپتی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا - کہ دن سکھ پوروک بیتیں گے - اور اس وید منتر میں آخری پرارتھنا یہی بتائی گئی ہے - کہ دن سکھ سے بیتیں۔

(ادم شم)

وشو ودیالیہ گورو کل کانگڑی دوار پرکاشت ہندی کے اُتم اُتم گرنتھ

یوگیشور کرشن

شری سوریہ کماری گرنتھاولی کا یہ عظیم پُستک ہے۔ اس کے مُصنّف آریہ سماج کے پرسدھ وِدوان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سیوک ہیں۔ آریہ سماج کے وِدوان سنیاسی۔ مہاتماؤں۔ نیتاؤں۔ دیش کے بڑے بڑے لیڈروں اور اخبارات نے اس پُستک کی بڑی پرشنسا کی ہے۔ کاغذ چھپائی صفائی بڑھیا۔ اُتم جلد۔ قیمت اڑھائی روپے ؛

ویدک ونئے

سوامی دھیانند مجری کی یہ تیسری پُستک ہے۔ اس کے لیکھک گوروکل کانگڑی کے آچاریہ پنڈت دیومتر جی ودیا النکار ہیں۔ سوادھیائے کے لئے اس سے اچھی پُستک آپ کو اور نہیں مل سکتی۔ آریہ سماج کے پرسدھ وِدوان سنیاسیوں۔ نیتاؤں کے علاوہ دیش کے نیتاؤں اور پترکاروں نے مکت کنٹھ سے اس پُستک کی تعریف کی ہے۔ بڑھیا چھپائی۔ اُتم کاغذ۔ قیمت عہ ؛

کلیان مارگ کا پتھک

شہید دھرم سوامی شردھانند جی کا یہ جیون چرتر ہے۔ خود شری سوامی جی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اُتم کپڑے کی جلد قیمت عمر ؛

آریہ پتھک لیکھرام

یہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کا جیون چرتر شری سوامی شردھانند جی کا لکھا ہوا ہے۔ قیمت عار ؛

برہمچریہ سندیش

(لیکھک پروفیسر ستیہ ورت جی سدھانت النکار) بہار۔ اڑیسہ۔ سی۔ پی اور بڑودہ کی سرکار نے اس پُستک کو سکول کے ودیارتھیوں کو انعام میں دینے کے لئے سرکلر جاری کئے ہیں۔ نوجوانوں کو اس پُستک کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے ؛

آریہ سماج کی لائبریریوں میں ان پُستکوں کی ایک ایک کاپی ضرور رہنی چاہئے۔ گوروکل سے پرکاشت پُستکوں کا بڑا سوچی پتر مفت منگوائیے ؛

پتا:۔ مینیجر پُستک پرچار وبھاگ۔ گوروکل کانگڑی (ہردوار)

نوٹ:۔ یہ پُستکیں شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پُستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتی ہیں ؛

سنسار کی گتی

روس سے مذہب غائب

ماسکو۔ ۳ر دسمبر۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حکومت روس نے ایک جدید پنج سالہ نظام العمل مرتب کیا ہے جس کے ماتحت ۱۹۳۶ء تک تمام روس سے مذہب کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ابتداً یہ نظام روس کے خدا کی ہستی سے منکر طبقہ نے مرتب کیا تھا۔ اور حکومت سے درخواست کی تھی کہ اسے سرکاری طور پر منظور کر لیا جائے۔ اب حکومت نے منظور کر لیا ہے۔ اس نظام کے ماتحت ہر اس سرکاری ملازم کو جو کسی مذہبی عقیدہ کی پابندی کرے گا۔ علیحدہ کر دیا جائے گا۔ مذہبی اجتماعات اور رسومات میں شرکت کی ممانعت ہو گی۔ مذہبی کتب کی اشاعت قابل سزا ہو گی۔ جو پریس اس قسم کی کتاب شائع کرے گا۔ اسے بحق حکومت ضبط کر لیا جائے گا۔ آئندہ دو سال میں ایک سو پچاس سینما فلم ایسے بنائے جائیں گے۔ جو خدا سے منکر ہونے کی تعلیم دیتے ہوں۔ تمام عبادت گاہیں اور مساجد سینماؤں اور مزدوروں کی کلبوں کی شکل میں تبدیل کر دی جائیں گی ؞

مسلمانوں اور عیسائیوں سے چھوت کرنے کے متعلق مہاتما گاندھی کا اعلان۔ دیناج پور (بنگال) ۸ر دسمبر۔ بلور گھاٹ کے مسٹر سمہنہ رائے نے مہاتما گاندھی کو ایک چٹھی ارسال کی تھی۔ جس میں آپ نے دریافت کیا تھا کہ بنگال میں اعلےٰ ذات کے ہندو اپنے مسلمان پڑوسیوں اور عیسائی دوستوں سے بھی چھوت چھات کرتے ہیں۔ اس کے متعلق آپ کیا کریں گے؟ اس کے جواب میں مہاتما جی نے لکھا ہے کہ جب ہم ہندو اچھوت خیال کرنا چھوڑ دیں گے۔ تو وہ عیسائیوں اور مسلمانوں کو بھی اچھوت خیال نہ کیا کریں گے ؞

برمی طلباء کا "قومی دن"۔ رنگون۔ ۲۳ر نومبر تمام نیشنل سکولوں میونسپل سکولوں۔ یونیورسٹی کالج اور مشنری سکولوں کے برمی طلباء منگلوار کو اپنا قومی دن منانے کے لئے جمع ہوئے۔ اور آدھ میل لمبا جلوس نکالا۔ ۱۲ سال ہوئے۔ اس دن برمی طلبا رنگون یونیورسٹی ایکٹ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر سکولوں اور کالجوں سے نکل آئے تھے۔ اور تمام سرکاری اور امدادی سکولوں کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا تھا۔ اس وقت سے آج تک یہ منایا جا رہا ہے ؞

واشنگٹن پر بے کاروں کی فوج کا حملہ

بیکاروں کے لیڈر کی قتل عام کی دھمکی

واشنگٹن۔ ۸ر دسمبر تقریباً ایک ہزار بیکاروں کا پہلا دستہ واشنگٹن پہنچ گیا ہے۔ ۱۵۰ کانسٹیبل انہیں ریلوے یارڈ کے نزدیک ایک مقام پر لے گئے۔ اور انہیں کہا۔ کہ یہاں ٹھہرو۔ ان کے لیڈر نے اعلان کیا۔ کہ ہم زبردستی پریزیڈنٹ کے دار الخلافہ میں داخل ہوں گے۔ اور اگر مسٹر ہوور نے اپنی فوج بھیجی۔ تو قتل عام ہو جائے گا۔ ادھر پولیس کی امداد کے لئے سرکاری فوج تیار کھڑی ہے۔ بیکار پریزیڈنٹ کی جائے رہائش کی طرف جا رہے تھے۔ کہ ان کے اور قانون اور انتظام کے محافظوں میں کئی بار معمولی تصادم ہوا۔ پولیس اور فوج کے تمام افسروں اور سپاہیوں کی رخصت نامنظور کر دی گئی ہے۔ سات سو پیادہ سپاہیوں کو ڈنڈے دے دئے گئے ہیں۔ مقامی پولیس اور تجارتی انجمنوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ مظاہرین کو خوراک اور رہنے کی جگہ نہیں دیں گے ؞

میکسیکو میں بھی اس قسم کی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ ہاؤس کے باہر ۵ ہزار بیکاروں نے خوراک وغیرہ کا مطالبہ کیا پیشتر اس کے کہ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کیا ان میں سے ۶۰ گرفتار کئے گئے ؞

لاہور میں دن دہاڑے ایک قتل۔

لاہور۔ ۸ر دسمبر۔ دو تین دن پیشتر شاہ عالمی دروازہ کے اندر جو تھسٹ ہوئی میں ایک شخص مسمی سردار بیگ عرف کاکا قلعی گر کو قتل کر دیا گیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولیس نے یہ معلوم کیا ہے۔ کہ ایک شخص مسمی گیان چند اس کا قاتل ہے۔ قتل کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ان کا کسی لڑکے سے ناجائز تعلق تھا جس کی وجہ سے آپس میں جھگڑا ہو گیا ؞

ہریجنوں کی تعداد مسٹر منو بھائی سی پانڈیا لکھتے ہیں۔ کہ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اچھوتوں کی تعداد ۶ کروڑ ہے۔ لیکن ۱۹۳۱ء کی مردم شماری سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اچھوتوں کی تعداد ۱۷۳۳۲۲۷۵ ہے یعنی پونے دو کروڑ ؞

امریکہ میں فوج کو بڑھانے کی تجویز واشنگٹن ۲ر دسمبر۔ جنرل ڈگلس چیف آف سٹاف (فوج) کے بڑے افسر نے اپنی سالانہ رپورٹ میں گورنمنٹ کے سامنے یہ تجویز رکھی ہے۔ کہ چونکہ دوسرے ممالک میں فوجی طاقت کم نہیں ہوئی۔ اس لئے امریکہ کو بھی اپنی فوج بڑھا دینی چاہئے۔ ان کے خیال میں چار ہزار فوجی افسروں اور ایک لاکھ ۶۵ ہزار سپاہیوں کا اضافہ ہونا چاہئے ؞

جھریا میں کوئلے کی کان میں آگ لگ گئی۔ جھریا۔ ۶ر دسمبر۔ جھریا کی کوئلے کی کان میں زمین کے نیچے آگ نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ پہلے جھریا ریلوے سٹیشن اور شہر کے درمیان دھواں سفید نکلتا تھا۔ لیکن اب دھواں بہت زیادہ اور کالے رنگ میں نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمین کے نیچے کوئلے میں واقعی آگ لگ گئی ہے۔ راکھ اور مٹی سے دھوئیں کے اخراج کو بند کرنے کی کوششیں ناکامیاب ثابت ہوئی ہیں ؞

ہندوستان کا سونا کیا بنے گا؟ بمبئی۔ ۲ر دسمبر کو ۲۵۱۳۰۵۵۶۰ پونڈ کا سونا نیو یارک گیا۔ پچھلے چند سالوں میں اتنا سونا غیر ممالک کو کبھی نہیں گیا ؞

مہاتما گاندھی کا اعلان

بمبئی۔ ۸ر دسمبر مہاتما گاندھی سے ایک اہم بیان کے دوران میں دریافت کیا گیا۔ کہ اگر گورووایور کے لوگوں نے اپنے ووٹ سے فیصلہ دے دیا۔ کہ مندر کے دروازے اچھوتوں پر کھولے جائیں۔ تو اس صورت میں آپ کیا کریں گے؟ مہاتما جی نے جواب دیا "اس قسم کی باتیں مجھے برت رکھنے سے بچا نہیں سکتیں۔ اس صورت میں میں اس سے بھی زیادہ تپسیا شروع کر دوں گا۔ ہو سکتا ہے کہ میں دنیا سے بیزار ہو جاؤں۔ اور زندہ رہنے کی کوئی خواہش میرے دل میں نہ رہے۔ ممکن ہو سکتا ہے کہ میں ایک غیر مشروط برت رکھ لوں۔ جو کسی صورت میں بھی نہیں ٹوٹے گا۔ یا میں یہ اعلان کر دوں۔ کہ اگر اچھوتوں کو مندر میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ تو تیس روز کا برت رکھوں گا ؞

ڈاکٹر ٹیگور کی چٹھی زمورین کے نام۔ کلکتہ۔ شاعر ٹیگور نے زمورین کے نام ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ:۔ "گورووایور کا مندر ہمارے لئے آزمائش کا سوال ہے۔ ہمارے ملک کے اور باہر کے کروڑوں باشندوں کی آنکھیں اس وقت گورووایور کے مندر اور آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ گورووایور میں مندروں کو اچھوتوں پر کھولنے کے لئے جو قانونی یا دیگر کارروائی کی جانی چاہئے۔ اسے شروع کر دیں ؞

بھوک ہڑتال ترک کر دو۔ ورنہ ——— راجمندری۔ مقدمہ سازش لاہور نمبر ۱۰ کے اسیر مسٹر وجے کمار نے مقامی جیل میں کئی دنوں سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ ان کی حالت بہت نازک بیان کی جاتی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کی ماں نے اسے یہ تار دیا ہے۔ کہ بھوک ہڑتال ترک کر دو۔ ورنہ میں بھی گھر پر بھوک کا سامنا شروع کر دوں گی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وجے کمار نے اپنی والدہ کی درخواست کو نامنظور کر دیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ مقصد کے سامنے والدہ کا حکم کچھ حقیقت نہیں رکھتا ؞

رتناگری جیل میں مہاتما جی نے بھوک ہڑتال کر دی

پونا۔ ۵ر دسمبر۔ اچانک ہی ہندوستان کے شہروں میں یہ خبر پھیل گئی کہ مہاتما گاندھی نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ تحقیقات کرنے کے بعد معلوم ہوا۔ کہ یہ برت رتناگری جیل میں جیل حکام کے مسٹر پٹوردھن کو بھنگی کا کام کرنے کی اجازت نہ دینے کے خلاف بطور پروٹسٹ شروع کیا گیا تھا۔ اُنہوں نے یہ برت ۳۶ گھنٹے تک رکھا جبکہ انسپکٹر جنرل جیلخانجات نے اُنہیں یقین دلایا۔ کہ مسٹر پٹوردھن کی درخواست کے سلسلہ میں گورنمنٹ ضروری کارروائی کر رہی ہے ٭

مقدمہ سازش دہلی پر خرچ۔ دہلی ۵ر دسمبر۔ اسمبلی میں مسٹر مسعود حسین کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ہیگ نے کہا۔ کہ مقدمہ سازش دہلی پر اس وقت تک گورنمنٹ ۲۸۷۵۸۹ روپیہ صرف کر چکی ہے۔ استغاثہ کا خرچ ۸۲۸۴۹ روپیہ اور صفائی کا ۲۳۵۳۶ روپیہ ہے۔ استغاثہ کے دو وکیلوں کو ۱۵۔۱۵ سو روپیہ ماہوار ملتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ سینیئر وکیل ۱۵۰ روپیہ روزانہ بھر پیشی کے لئے وصول کرتا ہے ٭

کشمیر کے "باغی بادشاہ" سائیں لال کو گرفتار کر لیا گیا۔ جموں۔ ۴ر دسمبر۔ ایک شخص مسمی سائیں لال کو جس نے فسادات کے دنوں میں اعلان کیا تھا۔ کہ میں "باغی بادشاہ ہوں"۔ ایڈمنسٹریٹر آفیسر کے حکم سے گرفتار کر لیا گیا ہے ٭

لاہور میں پراونشل سٹوڈنٹس کانفرنس

لاہور۔ ۲ر دسمبر۔ پنجاب سٹوڈنٹس یونین نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ماہ جنوری کے تیسرے ہفتہ میں لاہور میں پراونشل سٹوڈنٹس کانفرنس کا سالانہ اجلاس کیا جائے۔ استقبالیہ کمیٹی مرتب کر لی گئی ہے۔ کانفرنس کی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا ٭

مقدمہ سازش لاہور کی مفرور سوشیلا دیوی

دہلی۔ ۲ر دسمبر مس سوشیلا دیوی کو جو مقدمہ سازش لاہور کی مفرور تھی۔ اور جسے پچھلے دنوں دہلی میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اور جس نے اپنا نام ومدی رکھ لیا تھا۔ آج رہا کر دیا گیا ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ دہلی صوبہ سے نکل جائے۔ چنانچہ وہ پنجاب کی جانب روانہ ہو گئی ہے ٭

پونہ کے سناتن دھرمی اور "اچھوت اُدھار بل"

پونہ۔ ۳ر دسمبر۔ مسٹر رنگا آئر نے اسمبلی میں ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اس بل کو "اچھوت اُدھارن" کہا جاتا ہے۔ اس میں وہ یہ پاس کرانا چاہتے ہیں۔ کہ آئندہ کسی شخص کو محض اچھوت ہونے کی وجہ سے شہریت کے کسی حق سے محروم نہ کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں کے پرانے سناتن دھرمیوں میں اس خبر سے تشویش پھیل رہی ہے۔ اور اُنہوں نے وائسرائے کو تار ارسال کیا ہے۔ کہ مسٹر رنگا آئر کو بل پیش کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ یہ بل مذہب میں مداخلت کرتا ہے ٭

معاہدہ پونہ کی حمایت۔ ہوشیارپور۔ ۲ر دسمبر۔ بالمیک آدھرم منڈل کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پونہ پیکٹ کی تصدیق کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اور منڈل کے کارکنوں پر اس بات کا زور دیا گیا۔ کہ وہ اس کی حمایت حاصل کرنے کے لئے پراپیگنڈا کریں ٭

وزیر ہند کو انڈیا لیگ ڈیلی گیشن کی ممبر مس ولکنسن کا چیلنج۔ لنڈن۔ ۳ر دسمبر۔ انڈیا لیگ ڈیلی گیشن کی ممبر مس ولکنسن نے "سٹار" میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس کے دوران میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ مردان صوبہ سرحد میں ڈیلی گیشن کے دورہ کے دوران میں ڈیلی گیشن نے بعض پولیس والوں کو نہتے اور بے ضرر ہجوم پر بالکل ہی بلا وجہ حملہ کرتے دیکھا۔ پولیٹیکل ایجنٹ نے بیان کیا۔ کہ پولیس اس واقعہ کی ذمہ دار نہیں۔ بلکہ سُرخپوش ہیں۔ جو چوری شدہ پولیس کی وردیاں پہنے ہوئے تھے۔

اگلی صبح ہم نے ۳۰ اور حکام سے دریافت کیا۔ کہ آیا پولیٹیکل ایجنٹ کا بیان درست ہو سکتا ہے؟ سب نے جواب دیا "بے شک نہیں"۔ ان میں سے ایک نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر آپ نے ہمیں بتایا ہوتا۔ کہ آپ نے وہاں جانا ہے۔ تو ہم ہدایات جاری کر دیتے۔ کہ جب تک آپ وہاں رہیں۔ کسی قسم کی مار پیٹ نہ ہو۔ مس ولکنسن سر سموئیل ہور کو اس بات کا چیلنج دیتی ہیں۔ کہ یا وہ اس واقعہ کی تصدیق کریں یا تردید۔ سر سموئیل ہور کا رویہ لنڈن اور دہلی کے حکام کے نقطہ نگاہ کا اظہار ہو گا۔ یہ بہت ہی زیادہ تر اس افسوسناک واقعہ کا ذمہ دار ہے۔ جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ اگر

احمد آباد میں گجرات پولیٹیکل کانفرنس کے سلسلے میں گرفتاریاں

پولیس کی پابندیوں کے باوجود کانگرس کا اجلاس ہوا

احمد آباد۔ ۱۴ر دسمبر۔ آج شام کو مانک چوک میں گجرات پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس جسے گورنمنٹ نے خلاف قانون قرار دے رکھا ہے۔ منعقد ہوا۔ کل بھی اس کے انعقاد کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر پولیس نے چیئرمین استقبالیہ کمیٹی اور چند اور اصحاب کو گرفتار کر لیا تھا۔ آج اچانک اجلاس شروع ہو گیا جس میں ۹۰ آدمی شامل ہوئے۔ مسٹر مورتی نے صدارتی ایڈریس پڑھنا شروع کیا۔ کہ پولیس آ گئی۔ اور اس نے گرفتاریاں شروع کر دیں۔ پولیس نے لوگوں سے زبردستی قومی جھنڈے چھین لئے۔ اس کے بعد گاندھی روڈ پر ۱۵ والنٹیئروں کو جو جلوس بنا کر گزر رہے تھے۔ گرفتار کیا گیا۔ کانفرنس کے سلسلہ میں کل گرفتاریاں ۳۰۰ ہوئی ہیں۔ شہر کے مختلف بازاروں میں کانگرسی والنٹیئر جھنڈے بنا کر گھومتے رہے۔ اور پولیس اُنہیں گرفتار کرتی رہی۔ گرفتار شدگان میں دیویاں ۳۰ کے قریب ہیں ٭

حکام وافغانت کی طرف متوجہ ہونے سے انکار کر دیں۔ تو باہمی اعتماد اور مفاہمت پر مبنی صلح کی کیا اُمید ہو سکتی ہے؟

---

۹۹ کروڑ روپیہ کا سونا ہندوستان سے باہر چلا گیا۔ بمبئی۔ ۳ر دسمبر۔ آج جو ہفتہ ختم ہوا ہے۔ اس میں ۳۱۰۷۷۹۳۶ روپے کی مالیت کا سونا غیر ممالک کو گیا ہے۔ جس وقت سے برطانیہ نے طلائی معیار کو ترک کیا ہے۔ اس وقت سے ۹۹۱۷۳۷۸۴۵ روپے کا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا ہے ٭

بڈھے کی شادی روکنے کا طریقہ۔ میمن سنگھ۔ ۲۰ر دسمبر۔ چند دن ہوئے کہ یہاں سوشل اصلاح کا ایک عجیب واقعہ ہوا۔ ایک ساٹھ سالہ بڈھا ایک تیرہ سالہ لڑکی سے شادی کرنے پر تلا ہوا تھا۔ لڑکی کا ماموں مخالفت کرتا تھا۔ مگر اس کے باپ نے شادی کا انتظام کر دیا۔ آخر بڈھا برات لے کر آ گیا۔ لیکن عین اس وقت شادی کی رسوم ادا کی جا رہی تھیں۔ پندرہ نقاب پوش نوجوانوں نے حملہ کیا۔ بڈھے کو کلوروفارم سے بے ہوش کر کے لڑکی کو اٹھا کر لے گئے۔ اور اُسے اُس کے ماموں کے گھر پہنچا دیا ٭

ستارہ مریخ سے نامہ و پیام۔ عنقریب ہی برطانوی ہیٹ وان ستارہ مریخ کو اپنے اشارات پہنچانے کے لئے مسوٹیزر لینڈ میں جنگفراو پہاڑ کی چوٹی پر پہلی عملی کوشش کرینگے۔ اس مطلب کے لئے ایک خاص رصدگاہ بنائی جائے گی۔ جہاں سے روشنی کی ایک زبردست شعاع بھیجی جائے گی۔ تاکہ اگر وہاں کوئی انسان رہتا ہے۔ تو اس کی توجہ مبذول کی جائے۔ اور جواب حاصل کیا جائے۔ اس تجربہ کے لئے تمام سامان مکمل ہو گیا ہے۔ جو شعاع بھیجی جائے گی۔ اس کی روشنی ۱۵ ارب بتیوں کی روشنی کے برابر ہو گی۔ اتنی بھاری روشنی کا آلہ اس سے پہلے کبھی تیار نہیں کیا گیا۔ اور روشنی کی اس شعاع کو مریخ تک پہنچنے کے لئے ۳ کروڑ ۴ لاکھ میل کا فاصلہ طے کرنا ہو گا ٭

گوروویور مندر کے فیصلہ کے متعلق مسٹر کیلپان کا اعلان۔ مدراس۔ ۲ر دسمبر۔ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ اگر ٹراونکور گورنمنٹ اور زمورن خلوص دل سے اس سوال کو یکم جنوری سے پیشتر حل کرنے کی کوشش کریں۔ تو کوئی چیز ان کو اس سے باز نہیں رکھ سکتی۔ میں تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہونے تک برت کو ملتوی کرنے کے لئے کوئی جواز نہیں دیکھتا۔ بہر حال میں برت کو شروع کرنے یا ختم کرنے کے متعلق مہاتما گاندھی جی کا حکم ماننے کو تیار ہوں۔ ... اگر گاندھی جی مجھے تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہونے تک برت کو ملتوی کرنے کے لئے کہیں گے ٭

"ویدک وگیان"۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر ویدک لٹریچر کے پرچار کے سلسلہ میں جو کام کر رہا ہے۔ "ویدک وگیان" ہندی ماسک اسی سلسلہ میں ایک اُدیوگی پتر کا ہے۔ اس کا ویدا یادھیاے پروفیسر شونا تھ و دیا النکار کی سمپادکتا میں نکلنا اس کی اپیوگتا کی ضمانت ہے۔ اس پترکا کا پہلا اور دوسرا انک ہمارے سامنے ہے۔ دونو ویدک سدھانتوں سمبندھی ودوتا ...

پرکاش لاہور

۲۷- مگھر سمت ۱۹۸۹

پوتر برت

مہاتما گاندھی سارے وشو کے پریمی ہیں۔ لیکن وہ بھی ایک چیز کے دشمن ہیں۔ اور وہ ہے "چھوا چھوت"۔ اُنہوں نے کہہ دیا ہے۔ کہ اگر میں زندہ رہوں گا۔ تو چھوا چھوت مر جائے گی۔ اور اگر وہ زندہ رہے گی۔ تو میں مر جاؤں گا۔ ہم دونو زندہ نہیں رہ سکتے ؛

اُنہوں نے بڑا کٹھور برت لیا ہے۔ اور جو سادھن وہ برت رہے ہیں۔ وہ بھی بڑے کٹھور ہیں وہ اہنسک برت جو اُنہوں نے پچھلے دنوں لیا تھا۔ کیسے بھول سکتا ہے۔ وہ بھی درحقیقت چھوا چھوت کی پرتھا پر ایک بھاری چوٹ تھی۔ گورنمنٹ نے اپنے فرقہ وارانہ تصفیہ کے ذریعہ اچھوت ہندوؤں کو دوسرے ہندوؤں سے جدا کرنا چاہا۔ مہاتما جی اس کے خلاف تھے انہوں نے کوشش کی۔ کہ یہ نہ ہو۔ اُنہوں نے گورنمنٹ کو خبردار بھی کیا۔ لیکن جب وہ کسی طرح نہ مانی۔ تو وہ پران تیاگنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ ساوھارن اوستھا میں جو کچھ اسمجھو سمجھا جاتا تھا وہ سمجھوتہ ہو گیا۔ نہ صرف ہندو لیڈروں اور اچھوت لیڈروں کے درمیان سمجھوتہ ہی ہو گیا۔ بلکہ گورنمنٹ نے بھی اس سمجھوتہ کو تسلیم کر لیا۔ مہاتما جی کی جان بھی بچ گئی۔ اور ان کا منورتھ بھی پورا ہو گیا ؛

ان کا دوسرا برت ۲ جنوری کو شروع ہونے والا تھا۔ اس کا اعلان ان کی طرف سے ہو چکا تھا۔ لیکن اس دوران میں اُنہوں نے ایک اور برت رکھ لیا۔ وہ براہ راست اچھوت اُدھار سے سمبندھ نہیں رکھتا۔ لیکن ہے کچھ اسی نوعیت کا۔ شری یت آپا صاحب پٹوردھن مہاتما جی کے آگادھ بھگت ہیں۔ اور ان دنوں وہ رتناگری جیل میں قید ہیں۔ اُنہوں نے افسرانِ جیل سے درخواست کی۔ کہ مجھے بھنگی کا کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ اجازت نہ دی گئی۔ جس پر اُنہوں نے ستیہ آگرہ شروع کر دیا۔ کھانا چھوڑا تو نہ۔ لیکن بہت کم کر دیا۔ جس سے وہ سخت کمزور ہو گئے۔ جب مہاتما جی کو اس گھٹنا کی سوچنا ملی۔ تو اُنہوں نے نہایت نرم الفاظ میں گورنمنٹ کو لکھا۔ کہ وہ آپا صاحب کی شکایت دور کر دے۔ لیکن اس کے دربار میں اُن کی شنوائی نہ ہوئی۔ جس پر اُنہوں نے برت رکھ لیا۔ یہ برت صرف ڈیڑھ دن رہا۔ ہر ممکن کوشش کی گئی۔ کہ اس کی اطلاع باہر نہ جائے۔ لیکن کسی نہ کسی طرح نکل گئی۔ اُدھر جب گورنمنٹ کو اس برت کی اطلاع ملی۔ اس نے سمجھا کہ ایک نئی مصیبت نازل ہوئی۔ اور جو کام وہ پہلے کرنے کو تیار نہ تھی۔ اب کرنے پر آمادہ ہو گئی۔ انسپکٹر جنرل جیلخانجات بمبئی نے مہاتما جی کو یقین دلایا۔ کہ گورنمنٹ اس دشا میں سنتوش جنک کارروائی کر رہی ہے۔ آپ برت کھول دیں۔ اُنہوں نے ایسا کرنا مان لیا۔ اس شرط پر۔ کہ اگر گورنمنٹ کا عمل تسلی بخش نہ ہوا۔ تو وہ پھر برت شروع کر دیں گے۔ اس ڈیڑھ دن کے برت نے اُنہیں سخت کمزور کر دیا۔ یہاں تک کہ ان کی کوٹھڑی سے آم کے درخت تک اُنہیں سٹریچر پر لانا پڑا۔ وہ خود چل نہ سکتے تھے۔ ان کے وزن میں چھ پونڈ کی کمی واقع ہوئی ہے ؛

لیکن ۲ جنوری کا برت باقی ہے۔ اس کا خطرہ موجود اور حقیقی ہے۔ شری یت کلپان کا درڑھ نشچہ ہے۔ کہ اگر ۲ جنوری تک اُنہیں گوروویور کے مندر میں جانے کی اجازت نہ ملی۔ تو وہ برت شروع کر دیں گے۔ مہاتما جی ان کے ساتھ ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں اپنے وچن سے بندھا ہوا ہوں۔ دوسری طرف مندر کا ٹرسٹی زمورن اپنی بات پر ڈٹا ہوا ہے۔ اور کوئی بات سننے کو تیار نہیں۔ اس لئے اغلب یہی ہے۔ کہ برت شروع ہو جائے گا۔ اس کے بعد رائے عامہ کے سامنے وہ جھک جائے تو جھک جائے۔ اس وقت تو وہ مانتا نظر نہیں آتا ؛

مہاتما جی کا دوسرا برت تو میری سمجھ میں نہیں آیا۔ لیکن پہلا میں سمجھ سکتا ہوں۔ اس کام کے لئے فاقہ کشی کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اس پر دو رائیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس بات میں میں مہاتما جی کے ساتھ سہمت ہوں۔ کہ اچھوت اُدھار کی کامیابی کے لئے یہ اتی آوشیک ہے۔ کہ مندروں کے دروازے ہری جنوں کے لئے کھول دئے جائیں۔ میں اس کام کو بڑا پوتر مانتا ہوں میں سمجھتا ہوں جس کے لئے مہاتما جی جو برت لے رہے ہیں۔ وہ میری درشٹی میں نہایت اچیہ ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ کئی سناتن دھرمی ہندو اس کا ورودھ کر رہے ہیں۔ لیکن ایک بات جسے میں کبھی بھی نہیں سمجھ سکا۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو مندر پرماتما کے نام پر ارپت ہو۔ اس کا دروازہ اس کے کسی پتر پر کیسے بند کیا جا سکتا ہے۔ جھوٹی ذات پات کے بندھنوں سے جکڑے ہوئے اور اس کے جھوٹے ابھیمان سے اندھے ہوئے بھولے ہندو چاہے یہ نہ مانیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ساری سرشٹی پرماتما کی سنتان ہے۔ پرماتما کو کسی شخص کو اپنا چرن ملنے کے لئے اس کے جنم یا اس کی دنیاوی حیثیت کو دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ سنسار مانز اس کی سنتان ہے۔ اور اگر اس کی نظر میں منش اور منش میں تمیز ہو سکتی ہے۔ تو وہ جنم یا دولت کی بنا پر نہ ہو گی۔ بلکہ نیک و بد اعمال کی بنا پر۔ پرماتما کے نام پر جو استھان سمرپت ہو۔ اس کو کسی خاص ذات یا کسی خاص گروہ تک محدود کرنا ایک مہان پاپ ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جیسے ہم خود محدود اور تنگدل ہیں۔ ویسے ہی پرماتما کو بنانا چاہتے ہیں۔ آخر کوئی وجہ ہے۔ کہ میرا ایک بھائی پرماتما کے اس لئے درشن نہ کر سکے۔ کہ سوسائٹی نے اس کی گنتی اچھوتوں میں کی ہے۔ اچھوت پرتھا پرماتما کی طرف سے نہیں۔ منش کی بنائی ہوئی ہے۔ کیا ہم پرماتما کو اس بات پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جو انیائے ہم اپنے اچھوت بھائیوں پر کر رہے ہیں۔ اُسے وہ بھی سویکار کر لے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ دھرم نہیں ہے۔ ادھرم ہے۔ نیائے نہیں ہے۔ انیائے ہے۔ جہاں پرماتما ہوں گے وہاں ادھرم اور انیائے نہیں رہ سکتا۔ کسی دکان کا دروازہ تو منشوں پر بند ہو سکتا ہے۔ لیکن پرماتما کے نواس استھان کا در بند نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص بند کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی سخت مخالفت کی جائیگی۔ اور اُسے اس بات کی اجازت نہ دی جائے گی ؛

اس دھرم یدھ میں میں مہاتما جی کے ساتھ ہوں۔ میرا کیا سوال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر اُس شخص کو اُن کے ساتھ ہونا چاہئے۔ جس کے ہردیہ میں دھرم کے لئے کچھ بھی پریم ہے۔ مجھے مہاتما جی کے اُدیش سے ہی سہانوبھوتی نہیں۔ بلکہ جو روش اُنہوں نے اختیار کی ہے۔ وہ بالکل نیائے یکت نظر آتی ہے۔ اُن کا کہنا ہے۔ کہ میں ہری جنوں کے لئے مندر کا دروازہ اس لئے کھلوانا چاہتا ہوں کہ میرا وشواس ہے۔ کہ مندر جانے والی پرجا کا بہو پکش اس بات کے حق میں ہے۔ اگر سمتی لینے کے پشچات یہ سدھ ہو جائے۔ کہ بہو پکش میرے ساتھ نہیں۔ تو میں برت نہ لوں گا۔

اس کے علاوہ وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ میری خواہش کے پورا ہونے میں کوئی قانونی رکاوٹ ہے۔ اور وہ رکاوٹ اتنی جلدی دور نہیں ہو سکتی۔ تو بھی میں اپنا برت ملتوی کر دوں گا ؛

اس سے بڑھ کر معقول پوزیشن کیا ہو سکتی ہے۔ اس پر بھی سناتن دھرمی حلقوں میں ان کا ورودھ ہو۔ تو اس کی ذمہ داری ان پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ اور ہم سب کا یہ کرتویہ ہونا چاہئے کہ انکے اس پوتر سنکلپ کو پورا کرنے کا یتن کریں۔ آریہ سماج کا اس سمیہ کیا کرتویہ ہے۔ وہ مجھے صاف دکھائی دیتا ہے۔ اس نے سب سے پہلے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اس لئے اس وقت جبکہ دھرم اور ادھرم میں یدھ ہے۔ جبکہ آریوں کے ایک وبھاگ کے دھارمک ادھیکاروں پر ان کے اپنے بھائیوں کی طرف سے ہی آکرمن ہو رہا ہے۔ جب کہ ہمارے ہی بھائی جھوٹے ابھیمان کے وش ہو کر پرماتما کے پوتر نام پر بٹہ لگانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس کا کرتویہ ہے۔ کہ اپنی ساری شکتی اس کام میں لگا دے۔ لوک پربنا اور پرچار کے ذریعے مدراس کے ہندوؤں کو اس بات پر تیار کر دے۔ کہ وہ زمورن پر اتنا اخلاقی دباؤ ڈالیں۔ کہ وہ ہری جنوں کے لئے مندر کا دروازہ کھولنے پر مجبور ہو جائے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ مدراس پرانت میں آریہ سماج کا زور بہت کم ہے۔ لیکن پرواہ نہیں۔ دوسرے صوبوں کا یہ کام آریہ سماج اپنے ذمے لے سکتا ہے۔ اگر کوئی اور صوبہ اس کام میں سہائتا نہ بھی دے سکے۔ تو بھی سارودیشک سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تو ہیں ہی۔ اول الذکر سبھا کے دو اپدیشک مدراس پرانت میں کام کر رہے ہیں۔ انہیں ہدایت کر دی جائے۔ کہ وہ گورووایور مندر کے اردگرد جو بھی علاقہ ہے۔ اس کو اپنے پرچار کا کیندر بنا لیں۔ ان کے علاوہ اور اپدیشک بھیجنے کا یتن کیا جائے۔ اگر بھاشا کی دقت محسوس ہو اور ادھر کے اپدیشک وہاں کاریہ نہ کر سکتے ہوں۔ تو اس علاقہ سے کچھ ایک آریہ سماجیوں کی سہائتا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اگر یہی ثابت ہو۔ کہ ہم دھن سے اس کاریہ میں سہائتا نہیں دے سکتے۔ تو دھن کی سہائتا تو دے سکتے ہیں۔ وہی پیش کر دیا جائے۔ غرض یہ کہ آریہ سماج کو یہ موقعہ اپنے ہاتھ سے نہ دینا چاہئے۔ اور سارودیشک سبھا یا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو مہاتما گاندھی سیٹھ گھنشیام داس برلا اور شری یت راجگوپال آچاریہ کے نام اس مضمون کے تار بھیج دینے چاہئیں۔ کہ آریہ سماج اپنی ساری شکتی اس کاریہ کے لئے پیش کرتا ہے۔

اور جو مانگ ان کی طرف سے اُٹھے۔ اُسے پُورا کیا جائے۔ آریہ سماج کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اس کام میں سہائتا دینا اس کا پرم دھرم ہے۔ پرنتو یدی نیتی کی درشٹی سے بھی دیکھا جائے۔ تو مدراس پرانت میں اپنے دھرم کے پرچار کا اس سے بہتر موقع اُسے نہ ملے گا۔ ذات پات کے بندھن جس قدر دکھشن بھارت میں مضبوط ہیں۔ کسی اور جگہ نہیں۔ یہ آریہ سماج کے راستہ میں ایک بھاری رُکاوٹ ہیں۔ اگر یہ دُور ہو جاتے ہیں۔ تو اس کے راستہ سے ایک بھاری رُکاوٹ دُور ہو جاتی ہے۔ زمانہ جدوجہد کا ہے۔ جو سوسائٹی جدوجہد کرے گی۔ اور موقعہ سے فائدہ اُٹھائے گی۔ وُہ زندہ رہے گی۔ مہاتما جی نے جب پہلا برت لیا تھا۔ تو سنکلپ دھارن کرنے سے پہلے اُنہوں نے ایک بھجن سُنا تھا۔ جس کا ایک پد یہ تھا ؎

"جو جاگت ہے سو پاوت ہے
جو سووت ہے سو کھووت ہے"

آریہ سماج کو چاہئے۔ کہ ان شبدوں کو ہر وقت اپنی نظر کے سامنے رکھے ؛

کیا میں اُمید رکھوں۔ کہ وہ میرے نویدن پر دھیان دے کر اپنے کرتویہ کا پالن کریگا!

کرشن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۱۸۸۵ء میں قائم کی گئی تھی۔ ۱۹۳۵ء میں اسے قائم ہوئے ۵۰ سال ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے شتابدیوں کے اس زمانہ میں قدرتی تھا۔ کہ اس کامیاب سنستھا کی اردھ شتابدی منانے کا خیال پیدا ہوتا۔ چنانچہ پیدا ہوا۔ اور اسے آریہ سماج وچھو والی لاہور کے اُتسو کے موقعہ پر ایک وشیش ادھیویشن کے سامنے پیش کیا گیا۔ جو اسی غرض کے لئے بُلایا گیا تھا۔ ادھیویشن نے نشچے کیا۔ کہ ۱۹۳۵ء میں سبھا کی اردھ شتابدی منائی جائے۔ اب یہ ونشچے سبھا کی انترنگ سبھا کے سامنے پیش ہوگا۔ اور انترنگ سبھا کی سوئیکرتی ملنے پر آنے والے بڑے ادھیویشن میں اس کا قطعی طور پر نشچے ہو جائے گا ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منائی جائے۔ کون آریہ ہے۔ جو ہرش اس پرستاو کا انومودن کرنے کو تیار نہ ہوگا۔ پرنتو انومودن مات سے اپنی ذمہ داری سے معلق کرتویہ کا پالن نہیں ہو جاتا۔ اس کے متعلق کرتویہ ہے سبکدوشی اسی اوستھا میں ہو سکتی ہے۔ کہ ہر ایک

آریہ تن۔ من۔ دھن سے اس کی سپھلتا میں سہایک ہونے کے لئے تیاری شروع کر دے ؛

ودیش سے ویدپرچار کے لئے آواز

ابھی ایک میں دوسری جگہ لنڈن کے ڈاکٹر این۔ پی۔ نیگم کا پتر چھپا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کے متعلق مغرب کے لوگ کس قسم کے اندھیرے میں ہیں۔ ڈاکٹر نگم چاہتے ہیں۔ کہ آریہ نوجوانوں کی منڈلی یوروپ و امریکہ میں پرچار کے لئے نکلے۔ اور وہاں ویدک دھرم کا پرچار کر کے لوگوں کی اس اگیانتا کو دُور کرے۔ جس میں وہ عیسائی مشنریوں کے بھارت کے خلاف غلط پروپیگنڈا کی وجہ سے پڑے ہوئے ہیں۔

ودیش پرچار کی ضرورت کو ڈاکٹر نگم کی چیتاونی سے پہلے بھی آریہ سماج محسوس کرتا ہے۔ اور ویکنگ اور ساہوک روپ سے آریہ سماج ودیش پرچار کو ہاتھ میں لینے کے حق میں ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ اس کام کے لئے پریاپت سادھن اپلبدھ نہیں ہیں۔ ودیش پرچار کے لئے انگریزی سنسکرت اور سائنس کے دھرندر وِدوان سداچاری نوجوانوں اور اس کے ساتھ ان کے اخراجات کا کفیل ہونے کے لئے لاکھوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ سادھن پوری ماترا میں موجودہ حالات میں آریہ سماج کو میسّر نہیں۔ آریہ سماج لاہور کے جلسہ پر پنڈت بُدھ دیو جی نے بہ شبھ سماچار سُنایا تھا۔ کہ ایسے نوجوان مل سکتے ہیں۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو پھر روپیہ کا سوال رہ جاتا ہے۔ جو اتنا مشکل نہیں۔ بشرطیکہ جو آریہ سماجی ودیش پرچار کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ وہ پنڈت ٹھاکردت شرما امرت دھارا والوں کی طرح مالی قربانی کرنے پر بھی تیار ہوں۔ جنہوں نے جلسہ پر اعلان کیا تھا۔ کہ وہ پنڈت جی کے تمام اخراجات برداشت کرنے کو تیار ہیں ؛

گھور کلی کال

سناتن دھرم کے ٹھیکیداروں کو گھور کلی کال کا نقشہ سامنے نظر آ رہا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہندوؤں کے اس بھاری حصّہ کو انسانیت کے حقوق دلائے جا رہے ہیں۔ جن کے ساتھ سناتن دھرم کے ٹھیکیداروں کا حیوانوں سے بھی بدتر سلوک رہا ہے۔ لیکن ایک دوسرے سناتن دھرمی معاصر نے دلت اُدّھار کی تحریک کے مخالفوں کی اس کارروائی کو بجا طور پر قومی خودکشی کا نام دیا ہے۔ سوہی سہیوگی لکھتا ہے۔ کہ :-

"دلیش پوجیہ مالوی جی۔ مہاراج بہادر دربھنگہ۔ پنڈت موتی چندر (ودیا کھیان داچسپتی کے چھوٹے سپوت)...... وغیرہ ولایت یاترا کر چکے ہیں۔ اور وہ ان سبھاؤں کے پردھان ہیں۔ جو ابھی تک سمندر یاترا کے خلاف ہیں۔ مانس کھانے والے۔ انڈے کھانے والے۔ گو مانس بیچنے والے اُچیہ کُل کے ہندوؤں کے خلاف ہم نے کیا کیا ہے۔ دھرم اپدیشک بنتے ہوئے بھی ریلوے گاڑیوں میں بھوجن کرتے ہیں۔ سندھ جاتے ہوئے اپنی پانی کی صراحی ساتھ رکھ لیتے ہیں۔ وہ بھی تو کوئی ویوستھا اپنے لئے نکال ہی لیتے ہوں گے۔"

امرت سر کا پرچارک اگر اپنے لاہوری سناتنی سہیوگی کی سچائی کو قبول کرنے پر تیار ہو۔ تو اُسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ کلی کال کا نقشہ اچھوت اُدّھارکوں نے نہیں بنایا۔ بلکہ اس کے بنانے میں ان لوگوں کا زیادہ ہاتھ ہے۔ جو پورانک مریاداؤں کو کُند چھُری سے ذبح کرتے ہیں۔ اور پھر بھی پورانک دھرم کے مفتیوں کے پوجیہ بنے ہوئے ہیں ؛

شردھانند دوس مناؤ!

آریہ سماج کی تاریخ میں ۲۳ دسمبر کا دن رہتی دنیا تک خون کے حروف میں لکھا ملے گا۔ یہ وہ دن ہے۔ جس دن اسلام کے قتل کافر کے خلاف انسانیت تعلیم سے گمراہ ایک مسلمان نے جنت کے لالچ میں ایک خدا پرست۔ نیک بنی نوع انسان کے ہمدرد اور سچے نیتا گی شری سوامی شردھانند جی پر جبکہ وہ بیماری سے نڈھال بستر پر دراز تھے۔ پہلے درجہ کی مکاری اور بزدلی سے کام لے کر گولی چلائی۔ سوامی شردھانند سے قاتل کی کوئی ذاتی رنجش نہ تھی۔ جو اُسے قتل پر اُکساتی۔ اُسے قتل کی ترغیب دینے والی اسلامی تعلیم تھی۔ جس نے ایک عبدالرشید کیا۔ انگنت مسلمانوں کو رہِ انسانیت سے گمراہ کر رکھا ہے۔ سوامی شردھانند شہادت کے اس جام کو پی کر امر گتی کو پا گئے۔ اس میں سندیہہ کی کوئی بات نہیں۔ جیسا اُن کا جیون اُچیہ تھا۔ ویسی ہی اُن کی موت اونچی ہوئی ہے۔ لیکن سوامی شردھانند کی اس شہادت کے متعلق آریہ اور ہندو عوام کا بھی کوئی کرتویہ ہے۔ جن کے ہت کے ارادھ میں وہ متعصب مسلمانوں کی آنکھوں کا خار بنے۔ اور یہ کرتویہ ہمارے اپنے لابھ کے لئے ہی ہے۔ اپنے دلوں میں سوامی شردھانند کی یاد قائم رکھنے سے ہمارے اندر وہ خوبیاں آئیں گی۔ جو سوامی شردھانند میں تھیں۔ اور ان کی یاد تازہ رکھنے میں ویدک سنسکرتی کے پُنر اتھان کا کرتویہ ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہے گا۔ اس سے ہمارے اندر اس گھاتک پرورتی کو دُور کرنے میں جنتا وان رہنے کا بل آ جائے گا۔ جو مذہب کے نام کو قتل انسان کو کارِ ثواب قرار دیتی ہے۔ اور شہید کی برسی ۲۳ دسمبر کو ہے۔ آریہ ہندو ہر ایک کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس برسی کو اُتساہ سے منائے۔ لیکن آریہ سماجیوں کا وشیش کرتویہ ہے۔ کہ ۲۳ دسمبر کو وہ ایسی فضا پیدا کریں۔ جس سے ہر ایک بار ایسا محسوس کرے۔ کہ آریوں کے اندر اپنے پوجیہ سوامی جی اور ان کے چلائے ہوئے کاموں کے پرتی پُورا مان ہے۔

اس دن پراتہ پربھات پھیری ہو۔ آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ کے پشچات سوامی جی کے جیون اور کام پر ویاکھیان ہوں۔ اور یہ ہر پر اُدّھار۔ چھوت چھات کے وناش اور شُدّھی کے لئے عملی پروگرام بنایا جائے۔ اور اس میں ہر چھوٹے بڑے ہندو کو شامل کرنے کے لئے اُتساہت کیا جائے ؛

کھلی چٹھی بنام کوِیراج عزیز جیہ لوجی ویدواچسپتی

ہم کو ۱۷ دسمبر ۱۹۲۹ء سے آپ کا کوئی پتہ معلوم نہیں۔ انیک بار کرک سے کٹک تک ڈھونڈ چکے ہیں۔ اور ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ سارے پریوار پر اور خصوصاً اپنی نوولہت استری پر رحم کر کے جلدی واپس آیئے۔ پُتر دھرم۔ بھراتری دھرم اور خصوصاً پتی برت دھرم کو پالن کیجئے۔ آپ کے بھراتا عزیز لوجی کا براہ اِنہی سردیوں میں ہونا قرار پایا ہے۔ اس شبھ اوسر پر ضرور شامل ہو جیے۔ لہٰذا بہت جلد آئیے۔

المشتہر آپ کی منتظر پتا۔ لیکھرام

نوٹ:- اگر کسی پروپکاری سجن کو ان کا پتہ معلوم ہو تو کرپا کر کے مجھے معرفت ڈاکٹر کرشن گوپال صاحب جو پرڈ۔ ڈینٹل سرجن۔ ریلوے روڈ۔ لاہور شہر اطلاع دیکر مشکور فرمائیں ؛ (لیکھرام)

"پرکاش" کی اشاعت

بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھرم ہے

شری شنکر آچاریہ جوابدیں

سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کی یہ سمجھا کے خلاف کہ اچھوتوں کو کنوؤں سے پانی لینے کا ادھیکار ہے۔ سناتن دھرم سبھا لاہور کے جلسہ پر جو کانفرنس ہوئی۔ اس میں شری شنکر آچاریہ کی یہ سمجھا سبھا کی یہ سمجھا کے خلاف تھی لیکن "جاگرت" لکھتا ہے۔ کہ آج سے ڈیڑھ سال پہلے پشاور کانفرنس میں ایک صاحب نے شری شنکر آچاریہ سے اچھوتوں کے کنوؤں سے پانی لینے کے متعلق یہ سمجھا مانگی۔ تو آپ نے کہا تھا کہ "ان تمام کنوؤں سے جو کہ پراپی ماتر کے لئے بنائے گئے ہیں ہر ایک کو پانی لینے کا ادھیکار ہے۔ اور کوئی کسی کو روک نہیں سکتا"۔ شری شنکر آچاریہ کیا بتائیں گے کہ ان متضاد یہ سمجھاؤں کا کارن کیا ہے؟

وید برہمنوں کیلئے مخصوص نہیں

پورانک دھرم کا وید کے متعلق اب تک یہ عقیدہ رہا ہے۔ کہ براہمنوں کے سوائے ان کے پڑھنے کا کسی کو ادھیکار نہیں۔ شودر اور استری کے لئے تو پورانک دھرم اس وشے میں اتنا سنگدل واقع ہوا ہے۔ کہ اس کی یہ سمجھا ہے۔ کہ اگر شودر یا استری کے کان میں وید منتر کی دھنی پڑ جائے۔ تو ان کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈال دینا چاہیئے۔ لیکن زمانہ اب پورانکوں کو سیدھا کر رہا ہے۔ اور ان کے اپدیشک سوامی پرکاشانند جی ویاس گدی سے کہنے لگے ہیں:-

"پنجاب کے شاستریوں نے یہ سمجھا دی ہے کہ سکول میں ان (اچھوتوں) کے پڑھنے میں کوئی دوش نہیں۔ لیکن وید کی پاٹھ شالہ میں۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ آج جو بڑے بڑے پنڈت سکالرشپ لے کر ولائت پڑھنے جاتے ہیں۔ وہاں وہ کس سے وید پڑھتے ہیں؟ کیا وہ میکسمولر گرفتھ وغیرہ سے نہیں پڑھتے؟ کیا وہاں دوش نہیں؟ یاد رکھو۔ وید بھگوان سب کے لئے کلیان کاری ہے۔ کسی ایک کے لئے نہیں"۔

سناتن دھرم کے ایک اپدیشک کی زبان سے یہ الفاظ شنکر بے اختیار زبان سے "رشی دیانند کی جے" کا نعرہ نکل جاتا ہے۔ جس نے پورانک مت کے خلاف منش ماتر کو وید کا ادھیکاری بنایا۔ اور آج پوران مت الوبالی بھی اس کی بات پر آ رہے ہیں:۔

حیدر آباد میں مذہبی رواداری

ریاست حیدر آباد کا ناحق نا ناحق ناحق وکیل "سالار" ریاست کی وکالت کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"جہاں تک مذہب کے عقیدہ اور اس کے اظہار اور رسوم مذہبی کی بجا آوری کا سوال ہے۔ ریاست حیدر آباد میں ہر شخص کامل آزاد ہے۔ کچھ شک نہیں۔ ایک محکمہ امور مذہبی کا نام ہے۔ کہ ہر قوم و ملت کی عبادت گاہوں اور مذہبی رہنماؤں کی عزت و احترام اس کے فرائض میں داخل ہے۔ اگر مساجد کے لئے کچھ خرچ کیا جاتا ہے۔ تو مندروں گرجوں اور گوردواروں پر بھی خرچ کیا جاتا ہے۔ عیسائیوں کو اپنی تبلیغ عیسویت میں۔ آریوں کو اپنے خیالات کی اشاعت میں اسی رنگ کی آزادی ہے۔ جو ایک مسلمان کو ہے"۔

"سالار" کیا ہر ایک مسلمان یہی الفاظ دہرانے کو تیار ہے۔ لیکن ان کی کوئی قیمت نہیں یا قیمت تب ہو۔ اگر وہ لوگ یہی الفاظ کہیں۔ جن کے متعلق "سالار" نے لکھا ہے۔ کہ انہیں اپنے خیالات کی اشاعت میں اسی رنگ کی آزادی ہے۔ جیسی ایک مسلمان کو ہے۔ اگر "سالار" نے ریاست حیدر آباد کی مذہبی رواداری کی حمایت رکھنا اپنے دین ایمان کا حصہ نہیں بنا لیا۔ تو وہ آریوں کے اس ڈیپوٹیشن کا ایڈریس پڑھے جو حال ہی میں صدر المہام سیاسیات کے روبرو پیش کیا گیا۔ اور پھر بتائے۔ کہ اس میں بیان کردہ آریوں کی شکایات کی موجودگی میں وہ کم از کم آریوں کے متعلق کس منہ سے یہ کہنے میں حق بجانب ہے۔ کہ انہیں ریاست میں اپنے خیالات کی اشاعت میں اسی رنگ کی آزادی ہے۔ جیسی ایک مسلمان کو:۔

آریہ سماج سے امیدیں

رہتک ضلع میں شری سنگٹھن کی ضرورت کو محسوس کر کے۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے مایوس ہو کر "جاٹ گزٹ" کا ایک موقر نامہ نگار ضلع میں آریہ سماج کے رسوخ اور رسائی کا ان شبدوں میں اظہار کرتا ہے:-

"لیکن میری امید اس معاملہ میں زیادہ تر آریہ سماج سے وابستہ ہے۔ صرف آریہ سماجی ہی اس مفید کام کو پبلک سپورٹ کے ساتھ تقویت دے سکتے ہیں۔ رہتک ضلع میں دیہات میں آریہ سماج ہی سب سے زیادہ با اثر اور رسوخ والی سنستھا ہے۔ جہاں ایک ضلع کے اندر آریہ سماج نے بیتی گورکل اور کئی پاٹھ شالائیں جاری کی ہیں۔ اور ان کے اخراجات برداشت کرتے ہیں۔ یہ از بس لازمی اور ضروری ہے۔ کہ آریہ سماج استری شکشا کے کام کی طرف قدم بڑھائے۔ آریہ سماج رہتک کے ادھیکاریوں سے میں بڑے زور کے ساتھ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس مفید کام میں آگے بڑھیں۔ اور ضلع کے اندر اس کام کے لئے پیش قدمی کریں۔ ضلع کے اندر اس بات کی ضرورت عام ہے۔ اور لوگ بڑے شوق کے ساتھ اس تحریک کا سواگت کریں گے۔ اور ہر طرح کی امداد اس کے لئے دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ضرورت ہے کہ کوئی باقاعدہ اور منظم جماعت اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جہاں تک رہتک ضلع کے دیہات کا تعلق ہے۔ آریہ سماج کے علاوہ اور کوئی سبھا یا سوسائٹی دیہات میں اتنی رسائی اور رسوخ حاصل نہیں رکھتی جتنا کہ آریہ سماج۔ اس لئے میں بڑے زور کے ساتھ درخواست کرتا ہوں۔ کہ کنیا پاٹھ شالاؤں کو جاری کرنا اور ان کو ترقی دینے میں ضلع کے آریہ سماجی سب بھائیوں کو تن۔ من۔ دھن سے سہایتا کرنی چاہیئے"۔

آریہ سماج کے سمبندھ میں جنتا کے اس قسم کے سدبھاؤ آریہ سماج کی ذمہ داری کو بڑھاتے ہیں۔ ہندو عوام آریہ سماج کو اپنا رکشک سمجھ کر اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ رہتک ہی نہیں۔ پنجاب کے بہت سے اضلاع میں آریہ سماج سے اس قسم کی آشائیں رکھی جا رہی ہیں۔ جنہیں پورا کرنا آریہ سماج کا کام ہے۔ اور انہیں پورا کرنے میں ہی اس کا مان ہے۔ شری سنگٹھن کیا۔ آج تو پنجاب میں ہندوؤں کو جان کی حفاظت کی ضرورت بھی محسوس ہو رہی ہے۔ اور جس سوسائٹی سے وہ کوئی امید رکھ سکتے ہیں۔ وہ آریہ سماج ہی ہے کیا آریہ سماج نربلوں کی رکھشا کے لئے اپنے اندر کافی ہمت و حوصلہ رکھتا ہے؟ یہ سوال ہے۔ جس کا جواب آریہ سماج کو اپنے عمل سے دینا چاہیئے:۔

پنڈت وشوبندھو کی صفائی

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے ذمہ دار اپدیشک مہتہ ساون مل نے پوری ذمہ داری سے لکھا تھا۔ کہ آریہ سماج (کالج ویبھاگ) سنشتھا کے وارشک اتسو پر پنڈت وشوبندھو جی آچاریہ دیانند براہم مہا ودیالیہ نے اپنے ویاکھیان میں کہا تھا:-

"جو آدمی شردھا سے مورتی پوجا کرتا ہے۔ یا بھگوان کرشن اور رام آدی کو اوتار مانتا ہے۔ میرے وچار میں ٹھیک کرتا ہے"۔

"آریہ گزٹ" پنڈت وشوبندھو جی کے ان وچاروں کے متعلق ان کی صفائی کے لئے کھڑا ہے۔ لیکن اپنے ہی اپدیشک مہتہ ساون مل کے مقابلہ پر نہیں۔ بلکہ "دیر بھارت" کے سوامی پرکاشانند جی کے مقابلہ پر۔ یہ ٹھیک ہے کہ سوامی پرکاشانند جی کا یہ کہنا غلط ہے۔ کہ پنڈت وشوبندھو جی آریہ سماج کے جلسہ پر شاستر ارتھ کے لئے اعلان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ مورتی پوجا کی شاستروں میں اجازت ہے۔ لیکن جو چیلنج کسی نے منظور نہیں کیا"۔ لیکن مہتہ ساون مل جی کے بیان کی موجودگی میں جس کی تردید پنڈت وشوبندھو کی طرف سے ہونی ہے۔ "آریہ گزٹ" کی طرف سے۔ "آریہ گزٹ" کا یہ دعوے بھی صداقت سے بعید ہے۔ کہ پنڈت وشوبندھو جی نے کبھی مورتی پوجا کے حق میں آواز بلند نہیں کی"۔ ہم اس بات کی کوئی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں۔ کہ پنڈت وشوبندھو نے مورتی پوجا کے حق میں آواز اٹھائی ہے۔ لیکن مہتہ ساون مل جی کا دعوےٰ ہے۔ کہ انہوں نے ہے اس لئے سوامی پرکاشانند کو جواب دینے سے پہلے آریہ گزٹ کو یہ بتانا چاہیئے تھا کہ مہتہ ساون مل کے جواب میں وہ کیوں خاموش ہے۔ ہمیں خوشی ہوگی۔ اگر ان الفاظ کی تردید ہو جائے۔ جو پنڈت وشوبندھو کے منہ کے ویاکھیان سے منسوب کئے گئے ہیں۔ لیکن تردید پنڈت وشوبندھو کی اپنی طرف سے ہونی چاہیئے۔ یا کم از کم ادھیکاریان آریہ سماج شملہ کی طرف سے۔ "آریہ گزٹ" کی تردید کی قیمت تو اتنی بھی نہ ہوگی۔ جتنی مہاشہ خوشحال چند گن ورش کے اعلان کی تھی۔ جس میں انہوں نے وثوق سے لکھا تھا۔ کہ پنڈت وشوبندھو نے وچار بدل کر آریہ سدھانتوں کو سویکار کر لیا ہے۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ ان کے سمبندھ میں سدھانت ورودھی ہونے کی چرچا برابر رہی ہے:۔

اچھوت ادھار کی سست رفتار

احمد آباد کے جو اچھوت ادھارک مہاتما جی سے ملنے گئے تھے۔ انہوں نے مہاتما جی کو بتایا۔ احمد آباد میں مندروں کے ... رفتار بہت سست ہے ... پر کھولے گئے ہیں۔ مہاتما جی کا خیال ہے

شردھانند جی کی چھٹی بلیدان جینتی

۱۷ سے ۲۳ دسمبر تک بلیدان سپتاہ کا پروگرام

شری لالہ نرائن دت جی جنرل سکرٹری آل انڈیا شردھانند میموریل ٹرسٹ لکھتے ہیں :-

"سورگیہ سوامی شردھانند جی کی پنیہ سمرتی بھارت واسیوں کے ہردوں میں سدا کے لئے جیوت رہے گی۔ سوامی جی ایک سوشل ریفارمر اور پراچین سبھیتا کے دلدادہ ہونے کے علاوہ استری جاتی کے ادّھار کے زبردست حامی، نام نہاد اچھوتوں کے سچے متر۔ پرچنڈ سمبر دار اور قومی ہندوستان کے نرمان داتا تھے۔ بطور قوم پرست سوامی جی مادر ہند کے لئے قربانی کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے تھے۔ آپ کے اندر انتظام کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ نوجوانوں کے لئے آپکا جیون ایک آدرش جیون تھا۔ سوامی شردھانند نے قربانی کا جو آدرش اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔ آزاد ہندوستان اُس کی دل سے قدر کرے گا۔ اسی امر شہید کے نام پر ہم ہندوستان کی جملہ سنستھاؤں اور ہندو سوسائیٹیوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ کی بلیدان جینتی کو بڑے سماروہ کے ساتھ منائیں" :-

ہفتہ کا پروگرام

(الف) ۱۷ سے ۱۹ دسمبر تک سبھی اونچی ذات کے ہندو اپنے نام نہاد اچھوت بھائیوں کے علاقوں میں جائیں۔ اور اُن کے ذہن نشین کردیں۔ کہ اچھوت پن کی لعنت کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیا گیا ہے :-

(ب) صبح کے وقت پربھات پھیریاں کی جائیں۔ ۲۰ دسمبر کو استریوں کی جانب سے انتر جاتیہ سہ بھوج کیا جائے۔ اور استریوں کے ایک عام جلسہ میں اچھوت ادّھار کے موضوع پر تقاریر کیجائیں۔ ۲۱ دسمبر کو انتر جاتیہ دنگل ہوں۔ ۲۲ دسمبر کو ہریجنوں کے بچوں کی نمائش کی جائے۔ انعام دیتے وقت صفائی و تندرستی کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ ۲۳ دسمبر کو جلوس اور جلسہ میں سورگیہ سوامی شردھانند جی کی سوانح عمری پر تقاریر کی جائیں :-

---

ویدک پنڈکالیہ کے کیلنڈر

پنڈت وزیر چند شرما کے ویدک پسٹکالیہ موہن لال روڈ لاہور کے بڑے سائز کے ۱۹۳۳ء کے دو کیلنڈروں آرین کیلنڈر اور ویدک کیلنڈر کی پراپتی ہم سہرش سویکار کرتے ہیں۔ آرین کیلنڈر میں رشی دیانند کی بڑی سہ رنگی تصویر کے علاوہ آریہ سماج کے ساٹھ کے قریب نیتاؤں اور کاریہ کرتاؤں کی بلاک کی تصاویر ہیں۔ اور ویدک کیلنڈر میں ویدک رشیوں کی سہ رنگی تصاویر اور آریہ سماج کے لیڈروں کی بلاک کی کئی تصاویر ہیں۔ آریہ کیلنڈر میں انگریزی کے ساتھ دیسی تاریخیں بھی دی گئی ہیں قیمت آرین کیلنڈر ۸/ر۔ اور ویدک کیلنڈر ۴/ر ہے :-

---

آریہ سماجوں کو وشیش سوچنا

انترنگ سبھا کی آگیا انوسار آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۲۶ نومبر ۱۹۳۲ء رات کے ۸ بجے اپدیشک ودیالیہ میں ایک ادھیویشن کیا گیا۔ جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے انترنگ سبھا کے سدسیہ اور پنجاب پرانت کے آریہ سماجوں کے ادھیکاری سممّلت ہوئے۔ اس ادھیویشن میں یہ نشچہ کیا گیا۔ کہ ۱۹۳۵ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی منائی جائے۔ اب یہ وشیہ

بقیہ کالم ۱۱

جائے۔ تو جنتا کا بڑا ہی ہت ہو سکتا ہے۔ یہی دلیش کے ادھکتان سماج کے کلیان اور آنے والی جنتا کے سمان کا کارن بنے گا :-

نویدن ہے۔ کہ اب کوئی بھی سجن پرش آلنتو سمبندھی میرے ساتھ پتر ویوہار نہ کریں۔ میں کہیں نہیں جاؤنگا۔ اور نہ ہی میں کسی کے پتر کا جواب ہی دوں گا۔ میرا کچھ گھومنے اور بولنے کا سوبھاؤ ہے۔ اس عادت کو پورا کرنے کے لئے میں خود بخود جہاں دل کی رچی ہوگی۔ چکر کاٹتا رہوں گا۔ اور کبھی کبھی کسی آلنتو میں بھی چلا جاؤنگا۔ جہاں پریم ہوگا جسے کو ٹھیک سمجھونگا۔ اچھے انسانوں کا یہ قول سُنا جاتا ہے۔ اور وہ یہی سکھاتا ہے۔ کہ نفرت یا دویش تو کسی سے نہ ہونا چاہیئے۔ مگر پریم تو اپنے سھتان میں ہی ہوتا ہے۔ سب جگہ اسکو گنجائش نہیں ہے۔ اگر کوئی اس بات کو دھیان میں نہ لاکر تیر یوہار کریگا۔ تو جوابی کارڈ آنے پر اتر دیدیا جائیگا۔ اس لیکھ سے پورو جن کیساتھ وعدہ کرچکا ہوں وہاں ٹھیک وقت پر پہنچ جاؤں گا۔ اس خیال کیساتھ ہی پاٹھشالہ جس کو ہر سال ترک ترنے کا وچار کرتا رہتا تھا۔ اور کبھی اپدیش میں کہتا تھا۔ کہ جس کام سے چنتا فکر زیادہ اور لابھ کم ہو۔ اُسکا چھوڑ دینا ہی ٹھیک ہے۔ اس سادھو آشرم کے آلنتو کے ساتھ جو ہم۔ ۱۸ نومبر کو ہوا تھا۔ پاٹھشالہ کو ہٹا دیا گیا ہے :-

---

شری سوامی سرودانند جی کا اعلان

رشی دیانند پرتی پادت ویدک دھرم نے پاگا دشرو ہا کا پرکاش

پوجیہ شری سوامی سرودانند جی نے ۲۸ برس کے لمبے عرصہ تک ویدک دھرم کے پرچار میں اپنا پورا سمیہ لگایا ہے۔ اس عرصہ میں ہزار ہا میل کا سفر طے کرکے سینکڑوں استھانوں کے لوگوں کو آپ نے پرچار امرت سے ترپت کیا ہے۔ اب وہ پرچار کے موجودہ ڈھنگ کو بدلنا چاہتے ہیں۔ اس سمبندھ میں آپ نے جو اعلان شائع کیا ہے۔ اُس کے اہم حصے نیچے دئے جاتے ہیں :-

"چار سال سے میرے وچار میں کبھی کبھی یہ آتا ہی رہتا تھا کہ اس پرکار کی دوڑ دھوپ کو جو ساماجک اُتسوؤں کے نمت ہر وقت چکر میں ہی رکھتی ہے چھوڑ دینا ہی ہتکر ہے۔ اور کہیں کہیں جہاں ساماجک سماروہ گورو کل اور لاہور وغیرہ میں ہوتا تھا۔ وہاں اُن کی اندرونی یا بیرونی بھولوں کو جن کو میں ٹھیک جانتا تھا۔ ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھ لیا تھا۔ کئی پرش ان کو سنکر اچھا مانتے تھے۔ اور کئی ایک اوچت نہیں جانتے تھے۔

ہر ایک کا دھیان نرالا ہوتا ہے۔ یہ درشٹ جر ہے۔ مگر ایسی حالت کو جو سماج کے لئے ہانی کارک، اور اُنتی میں رکاوٹ کرنے والی تھی۔ دیکھ کر میرے من کو ویاکلتا رہتی تھی۔ وچار تو بہت کیا۔ مگر اس کے دور کرنے کا کوئی صحیح راستہ نہیں ملا۔ عرصہ تین ماس کا گزرا ہوگا۔ کہ یہ مشکل سا راستہ سرل ہو گیا۔ میرے من میں خود بخود یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ ہندو سماج میں بھی بہت سی ترٹیاں ہیں۔ ان کے دیکھنے سے من میں کھید کیوں نہیں ہوتا ہے۔ جواب ملا۔ کہ ان کے ساتھ گہرا ادھیاس نہیں۔ ادھیاس ہی دکھ کا کارن ہے۔ یہ شاستر بتلاتا ہے۔ جس کے ساتھ جتنی مقدار میں ادھیاس ہوگا۔ اس کے ہانی لابھ میں اُتنا ہی سکھ یا دکھ ہوگا۔ اس لئے ادھیاس کے کارن ساماجک بھولوں کے درشن سے من میں کلیش ہوتا ہے۔ اور کوئی کارن نہیں ہے :-

اس وقت سے یہ نشچہ کرلیا۔ کہ اس ادھیاس کو چھوڑ لینے کے بعد آزادانہ طبیعت سے جتنی اچھا ہو۔ پرچار کرنا ٹھیک ہوگا۔ ہر وقت پرتیت کھاد سے جو من پر چوٹ لگانے کا کارن ہے۔ اس کو تیاگ دینا ہی اوچت ہے :-

کمبھ پریاگ پر پرتگیا۔ میں ۳۰ اکتوبر کو آلنتو کے نمت پریاگ راج گیا تھا۔ اس ابھیاس کا سو کمبھ سماپت جس کمبھ کو دو ماس کم اٹھائیس سال ہو لئے ہیں۔ انتہ کرن میں لا دیا گیا تھا۔ جو اُتروتر سمطقول ہوتا گیا ہے۔ اُس وقت کچھ پڑھنے کے نمت پریاگ کے ارد گرد ہی رہتا تھا۔ اس عرصہ میں کمبھ کا میلہ بھی آگیا۔ ویدک دھرم کا پرچار اُدھم مذہب بنا ہوا تھا۔ اور وہاں مہروف ودوان اپدیش کرتے رہتے تھے۔

میں دوسری جگہ دھکشنا کرکے اور رات کو وہاں نہیں دوسری جگہ ہی جا سوتا تھا۔ مگر ادھک وقت آریہ سماج کیمپ میں ہی گذارتا تھا۔ ان کی باتوں کے سننے سے من میں بڑی پرسنتا ہوتی تھی۔ مگر اُس وقت بھی تاریخی تھی۔ اور لوگ کئی پرکار کی پرتگیائیں کرلیتے تھے :-

میرے من میں یہ وچار آیا۔ کہ اُٹھ کر سب کے سامنے ۱۲ سال پرچار کرنے کی پرتگیا کرلوں۔ پھر سوچا کہ یہ کام گمبھیر ودوانوں کا ہے۔ سادھارن پرش اس کام کو نہیں کرسکتا۔ خاموش رہنا ہی اچھا ہے۔ پھر وچار کیا۔ کہ اگر سب کے سامنے پرتگیا کرنا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ تو من میں ہی کر لو۔ ہو سکا تو کرتے رہنا۔ نہیں تو چھوڑ دینا :-

پھر پریاگ کے اسی میدان میں۔ اس پرتگیا کے ادھین ہوکر دو ماس کم اٹھائیس سال گزر گئے ہیں۔ ۳۰ اکتوبر کو اسی میدان میں جہاں پرتگیا کی تھی۔ پرانہ گھومتا ہوا پہنچا۔ اس وقت کا سارا درشیہ میری آنکھوں کے سامنے آگیا۔ بھرم تھا۔ مگر سنیہ کے سمان جان پڑتا تھا۔ گنگا کی دھارا اور سمتل بالو کے میدان کو دیکھ کر میرے من میں بڑا ہی ہرش ہوا جس کو ادا نہیں کرسکتا۔ کیا یہ ۴۵ منٹ تک سمادھی تھی یا ایکسوئی یا نیک کام میں ساتھ دینے والے کی رہنمائی یا دل کی صفائی۔ کچھ بھی ہو۔ سادھان ہوکر یہ ٹھیک جان لیا کہ بڑا ہی خوبصورت وقت ہے۔ یہاں ہی پرتگیا کو چھوڑ دو۔ بھول کرنا بھاری بھول ہوگی۔ پرتگیا کو تیاگ دیا۔ جس طرح منش بوجھ کو پھینک کر خوش ہوتا ہے۔ اس درجہ پر طبیعت جا پہنچی۔ اس کے پیچھے آریہ سماج کا راستہ لیا :-

پھر انتی نوارن۔ کسی کو یہ شنکا نہ ہو۔ کہ میرے چِت میں بھید آگیا ہے۔ رشی دیانند جی مہاراج کے بتلائے ہوئے مارگ کا انوسرن کرتا اور وہی اپدیش کا شانا مجھے اشٹ ہے۔ ویدک دھرم اور اس کا اصلی سوروپ جس کو رشی نے جانا تھا سامنے آ

(باقی دیکھو صفحہ ہذا کے کالم ۱۱ کے نیچے)

ہم لوگ ہندوستان میں رہتے ہوئے اور اپنے اپنے مذاہب خصوصاً ہم آریہ لوگ اپنے ویدک دھرم کی فضیلت کا راگ گاتے ہوئے اور دوسروں کو روحانی نقطۂ نگاہ سے ذلیل یا کمتر درجہ کا گردانتے ہوئے اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ لیکن غیر ملکوں میں جانے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ غیر ملکی لوگ بھی اپنے اپنے مذاہب کو نہایت اعلیٰ درجہ کا گردانتے ہیں۔ اور ہندوستانیوں کو عام طور سے سخت تاریکی میں گھرا ہوا سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کا عام خیال ہے کہ ہندوستان کو روحانی روشنی ملنے کی سخت ضرورت ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اس روحانی روشنی کے نہ ملنے کی وجہ سے ہی ہندوستان غلام ہے۔ ہندوستانی جھوٹ بولتے۔ ہندوستانی عورتیں سخت تکلیف زدہ حالت میں پردہ میں جہالت میں رہتی ہیں۔ چنانچہ اسی خیال کرکے ہزاروں مشنری امریکہ سے ہندوستان آیا کرتے ہیں :۔

باوجودیکہ ہزاروں امریکن مشنری ہر سال ہندوستان آکر لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بخیال خود عیسائیت کی روشنی پھیلاتے ہیں۔ اور چونکہ یہ لوگ زیادہ تر نچلے طبقہ کے لوگوں سے سروکار رکھتے ہیں۔ اس لئے ان سے خلط ملط ہونے کی وجہ سے یہ مشنری لوگ پانچ پانچ برس تک کی مسلسل بود و باش کے بعد بھی ہندوستانیوں کے متعلق وہی خیالات لے کر واپس چلے جاتے ہیں۔ جو لے کر آئے تھے۔ حالانکہ تعلیم یافتہ دنیا نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ فلاسفی و روحانیت ہندوستان میں اب بھی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لیکن پھر بھی عوام کا خیال ہندوستان کے متعلق نہایت خراب ہے۔ ذیل میں ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے جس سے راقم کے دل کو سخت چوٹ لگی۔ اور اسی چوٹ سے متاثر ہو کر یہ آرٹیکل لکھا۔ کہ ہندوستان کے نوجوان میدان میں آئیں اور ہر سال ۴۰۔۵۰ کی تعداد میں غیر ملکوں میں ہندوستان کے وید پرچار فنڈ کے خرچ پر ویدک روشنی کے پرچار کا کام ہاتھ میں لیں۔ اور دنیا کو دکھلا دیں۔ کہ ہندوستانی ہی یہ ایک روحانیت ہی ہے۔ جو ہندوستان کو ایسے خستہ زمانہ میں بھی زندہ رکھے ہوئے ہے۔ ورنہ لاکھوں قومیں تختۂ دنیا پر آئیں۔ اور نیست و نابود ہو گئیں۔ ہندوستان جو ابھی زندہ ہے۔ زندہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ روحانیت کے سرچشمہ سے۔ سب اور ملکوں کو بھی سرسبز کرنے والا ہے۔ اس طریقہ سے یہ لوگ واقعی یہ سمجھنے لگیں گے۔ کہ ہندوستانی نہایت قابل ہیں۔ نہ کہ جنگلی۔ واقعہ یوں ہے :۔

جہاز وکٹوریہ پر سیکنڈ کلاس میں ہم ۳۰ ہندوستانی طلباء وغیرہ تھے۔ چند امریکن۔ ڈچ۔ اٹیلین۔ سوئس و انگریز اندازاً ۴۰ بھی تھے۔ ڈک پر ہوا کھانے کے لئے ہم لوگ ڈک کی کرسیوں پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے ملتے جلتے بات چیت کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ راقم نے ایک دن ایک نوجوان ۳۵ سالہ امریکن

عورت سے بات چیت کی۔ معلوم ہوا۔ کہ وہ مشنری ہے۔ دوران گفتگو اس نے چند ایسی باتیں کہیں۔ جن کو آپ سنکر لرزاں ہوں۔ اس نے کہا کہ ہندوستانی

۹۹ فیصدی جھوٹے ہوتے ہیں۔ بلا مطلب جھوٹ بولتے ہیں۔ بے ایمان ہوتے ہیں۔ دھوکہ باز ہوتے ہیں۔ بے رحم بھی بہت ہوتے ہیں۔

جاہل تو بالکل ہی ہوتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باتیں محض اسلئے ہیں کہ ہندوستانی سخت تاریکی میں رہتے ہیں۔ ان کو روحانی روشنی نصیب نہیں ہوئی۔ یہ لوگ رام و کرشن کو پوجتے ہیں۔ جو کہ بڑے بھاری گنہگار تھے۔ کیونکہ ان لوگوں نے شادی کی تھی۔ ہندوستان میں کوئی ایسا نہیں ہوا۔ جو دنیا کے لوگوں کے لئے جان دے دیتا۔ جیسے عیسیٰ نے کیا تھا۔ ہندوستانی عورتیں ایسی مصیبت میں رہتی ہیں۔ کہ ایشور کی پناہ۔ یہ عورتیں عموماً بد عیاش و غیر پاک دامن ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کو چھوٹی عمر سے شادی کرکے عیاشی کا لطف چکھا دیا جاتا ہے۔ پردہ تو الگ رہا۔ ایک عورت مرد کی غلام ہمیشہ کے لئے ہو جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

مختصراً یہ۔ کہ اس نے ایسی ایسی بہت سی باتیں کہیں۔ جو کہ مس میو نے بھی کہی تھیں۔ راقم نے جب ہر بات کا جواب دے کے غلط ثابت کرنا چاہا۔ تو اس نے ایک عجیب بات کہی۔ کہ ہندوستانی لوگ تو ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رکھے جائیں گے۔ اور انسے راہ و رسم کرنا بھی دوزخ میں جانا ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کو عیسیٰ کی روشنی نہیں ملی۔ جب بات حد سے گزر چکی۔ تب راقم نے کہا۔ کہ ہندوستانی تو یہ کہتے ہیں۔ کہ عیسیٰ تو ایک بڑھئی کا لڑکا تھا۔ جس کے باپ کا پتہ نہ تھا۔ اسی وجہ سے اس کو لوگوں نے نکال دیا۔ اسی وجہ سے اسے سولی پر چڑھا دیا۔ تب تو وہ بہت بگڑی۔ پر کر ہی کیا سکتی۔ پھر راقم نے کہا۔ کہ عیسائی مذہب تو آدمی کا مذہب ہے۔ قدرتی مذہب وہی ہے۔ جو بلا کسی آدمی کے وسیلہ کے جنت کے قابل بنا دے۔ اس پر اس نے کہا۔ کہ بائیبل ہی دنیا بھر میں ایک آسمانی خدائی کتاب ہے۔ جو اس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ کافر ہے .... آخر کار اس نے زبردستی پیچھا چھڑایا۔ اور چلی گئی لیکن کم از کم راقم کے دل پر یہ بات ضرور ذہن نشین ہو گئی۔ کہ اس کو ابھی اصلی سچی روشنی نہیں ملی۔ آزادی کی روشنی نصیب نہیں ہوئی۔ جس نے مصری چکھی نہیں۔ وہ اس کا ذائقہ کیا جانے؟ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ ایسے ملکوں کے باشندوں کو دراصل روشنی کی ضرورت ہے۔

میں نے اور سارے ہندوستانیوں نے اسے مس میو کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔ اکثر مسخرے چلے لوگ اس کو اسی مذہب کے مضمون پر چھیڑتے۔ اور وہ بیچاری لاجواب ہو جاتی۔ جہاز پر اور بھی بہت سی لیڈیز تھیں۔ ان میں بھی چند کا یہ خیال تھا کہ ہندوستانی دوزخ کے قابل ہیں۔ اس جگہ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ جہاں اس جہاز میں سارے کے سارے ولایت سے کچھ سیکھنے جا رہے تھے۔ ایک ڈچ نوجوان ۳۰

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۲ میں)

پتری لوک اور یم

مہرشی دیانند اور پنڈت ساتولیکر جی کا ویدک دھرم

گذشتہ سے پیوستہ

(از شری پنڈت بھگت رام جی - ڈنگہ)

پنڈت ساتولیکر جی گیتا کی شنکا کرتے ہوئے ہولے لر پہنت اُدھیائے کے پہلے شلوک کا ارتھ اس طرح کرتے ہیں۔ "شری بھگوان بولے۔ میں نے اس اوناشی یوگ کو ووسوان سے کہا تھا۔ ووسوان نے منو سے کہا۔ اور منو نے اکشواکو سے کہا"۔ اس شلوک میں بھی وہی پران والا ہی ووسوان ہے۔ جس کا ورنن ساینا چاریہ جی وغیرہ نے کیا ہے۔ دیکھو اتھرو وید کانڈ ۱۸۔ سوکت ۲ منتر ۵۳۔ پنڈت ساتولیکر جی کا ارتھ "ترشٹا اپنی پتری کا ودواہ رچتا ہے۔ اس کارن یہ سارا بھون اکٹھا ہوتا ہے۔ بیاہی جاتی ہوئی یم کی جننی وہاں ووسوان کی پتنی نشٹ ہو جاتی ہے" پھر اتھرو وید کانڈ ۱۸۔ سوکت ۳ منتر ۱۳ کا ارتھ کرتے ہوئے یم اور یم لوک کا پنڈت ساتولیکر جی یہ نکالتے ہیں۔ "جو منشوں میں سب سے پرتھم (پہلے) مرا۔ اور جو اس لوک (یم لوک کو) سب سے پہلے گیا۔ اس جیون کے سنگمن ووسوان کے پتر یم راجا کی ہوی دوارا پوجا کرو"۔ اس کا مطلب اس طرح سے بیان کرتے ہیں۔ "منشوں سے سب سے پرتھم منش ووسوان کا پتر سب سے پہلے اس لوک میں آ کر مرا۔ اور پھر سب سے پہلے یم لوک میں گیا۔ اتہ اس لوک کا نام اس کے نام سے یم لوک ہوا"۔ پھر پنڈت ساتولیکر جی اس کانڈ پر ٹپنی کرتے ہوئے آخیر میں صفحہ ۳۲۴ پر لکھتے ہیں۔ "یم کون ہے۔ منشوں میں سب سے پرتھم منش یم نام کا الا جو کہ ووسوان کا پتر تھا۔ وہ اس لوک میں جنم لے کر سب سے پرتھم مرا اور پھر وہاں سے مرتیو لوک میں گیا اور وہاں کا راجہ بن گیا"۔ صفحہ ۳۲۳ پر لکھتے ہیں۔ "یم ووسوان کا پتر ہے۔ یم کی ماتا کا نام سرنیو ہے۔ جو ترشٹا کی پتری ہے۔ یہی اتھرو وید کا منتر رگ وید میں منڈل ۱۰ سوکت ۱۷ منتر ۱ میں دیا گیا ہے۔

پنڈت ساتولیکر جی کے ارتھ اگر ٹھیک مان بھی لئے جائیں۔ تو پنڈت جی ہی بتلائیں۔ کہ جب بیاہی جاتی ہی ترشٹا کی لڑکی ووسوان کی پتنی نشٹ ہو جاتی ہے۔ تو یم کی ماتا کب بنی؟ کیا دوسرے جنم میں؟ بیاہی جاتی ہوئی ہی اگر نشٹ ہو گئی۔ تو گھر والی کون بنی۔ یمی کی ماتا کب بنی؟ اشونی کمار اس نے کب پیدا کئے؟ وغیرہ وغیرہ۔

ان سوالوں کا جواب پنڈت جی کے سوائے دوسرا کوئی نہیں دے سکیگا۔ عجیب قسم کے ارتھ کئے جاتے ہیں۔ نروکت کار کے برخلاف۔ عقل کے برخلاف سیتی منتروں کا سدھانت ہے کہ وید کے سب منتر بدھی پورک ہیں۔ تو اس واکیہ میں کون سی بدھی کام کر رہی ہے؟ پنڈت جی ہی اتر دیں۔ میں تو نہ وید میں اتہاس مانوں۔ اور نہ ایسے لایعنی ارتھوں کو سویکار کروں۔ نروکت کار اس میں

ایک نوٹ بتلاتے ہیں جس کے ذریعے سے ارتھ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ دیکھو نروکت ۱۱-۱۲ صفحہ ۸۳۱

रात्रिरादित्यस्य

आदित्योदयेऽन्तर्धीयते ॥

ارتھات سورج کے نکلنے پر رات چھپ جاتی ہے۔ یہ اس وید منتر کا دیوتا یا نفس مضمون ہے۔ اب منتر کے ارتھ سمجھنے کے لئے آریہ سماجک پرشوں کو روزانہ سندھیا میں وچار کرتے یوگیہ اگھمرشن منتر پر وچار کر لینا چاہئے۔ جس میں اس پہیلی کو صاف کیا ہوا ہے۔

ऋतञ्च सत्यञ्चाभि: ॥

ابتدائی منتر میں سرشٹی کی پیدائش کا ذکر ہے۔ مہرشی نے صاف الفاظ میں اس کا اپدیش سب آریوں کے لئے کر دیا ہوا ہے۔ پرلیہ کا نام راتری ہے۔ اور سرشٹی کا نام دن ہے جس پرکار دن (سورج) کے نکل آنے پر رات نشٹ ہو جاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح سرشٹی کی اُتپتی سے پرلیہ روپا راتری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یہ بھاو رگوید اور اتھرو وید کے منتر میں درشایا گیا ہے۔ مول منتر اس پرکار ہے۔

त्वष्टा दुहित्रे वहतुं कृणोति
तो हं विश्वं भुवनं समेति ।
यमस्य माता पर्युह्यमाना
महो जाया विवस्वतो ननाश ॥

ऋ. १०. १७. १. अथर्व १८. १. ५३.

نگھنٹو کے خیال کے مطابق ترشٹا کے کم از کم ۱۱ ارتھ ہو سکتے ہیں۔ تین مجموعوں میں یہ شبد دیا گیا ہے۔ ترو نیاپ وغیرہ میں دوسری جگہ۔ وایو ورن۔ رودر وغیرہ کے ساتھ تیسرے استھان پر اشوی نو۔ اوشا وغیرہ کے ساتھ کل مترادفوں کو اگر ایک جگہ جمع کیا جائے۔ تو ۱۳+۳۲+۳۱= ۷۶ ارتھ ہو جاتے ہیں۔ اس شبد کا بنانا دو پرکار ہوتا ہے۔ یا تو ترش دھاتو سے بنتا ہے جس کے ارتھ پرکاش ہیں۔ یا تو کش دھاتو سے بنتا ہے۔ جس کے ارتھ چھوٹا کرنا یا پھیلانے کے ارتھ ہوتے ہیں۔ یہ شبد چاروں ویدوں میں انیک معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ مہرشی اس کے پرکاش سے ارتھ کرتے ہیں۔ اپنی کرنوں سے چھیدن

کرنے والا۔ سوکشم کرنے والا۔ اپنے تیج سے دشمنوں کو بھگا دینے والا۔ یا چھپاڑ دینے والا بادلوں کے ٹکڑے کرنے والا۔ دویا دھرم سے پرکاشمان ودوان۔ اندھکار کو دور کرنے والا۔ روپوں کے بنانے والا۔ اپنی مہما کو قائم رکھنے والا۔ سب جگت کا اُتپن کرنے والا۔ آچاریہ وغیرہ۔ اسی طرح ستپتھ وغیرہ براہمنوں میں بھی ان کے کئی ایک ارتھ دیئے گئے ہیں۔ اندر کا نام ترشٹا ہے۔ یانی کا نام ترشٹا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح ووسوان کے بھی بہت ارتھ ہیں۔ یہ وس دھاتو سے بنتا ہے۔ جس کے ارتھ

آچھادن۔ پیار کرنا۔ پھاڑنا۔ جینا وغیرہ کے ہیں۔ وس۔ نو اس کرنا۔ رہنا بھی اس کے ارتھ ہیں۔ اس لیئے ووسونت کو منش کے ناموں میں گنایا گیا ہے۔ مہرشی نے بھی کئی ایک ارتھ اپنے وید بھاشیہ میں دئے ہیں۔ مثلاً پرکاشمان سورج۔ پرمیشور۔ آدتیہ وغیرہ۔ اس کو زیادہ لمبا نہ کرتا ہوا وید منتر کا ارتھ کر دیتا ہوں۔ سب جگت کو اُتپن کرنے والے پرمیشور نے سب جگہوں میں پرئ پورن سب جگت کے اپادان کارن پرکرتی کو جب جگت رچنا کے لئے اپنے نیم میں باندھا جس سے یہ سب چراچر جگت اچھی پرکار تیار ہو گیا۔ ارتھات پرش اور پرکرتی کے سنیوگ سے سب جگت اُتپن ہو گیا جس سے یم کی ماتا جو بھیانک راتری تھی۔ ارتھات پرلیہ تھی۔ جس میں یہ سب جگت لین ہوا ہوا تھا (جیسے ماتا کے گربھ میں سنتان) سورج کے اُدے (پرکاش) ہونے سے نشٹ ہو گئی۔ ارتھات پرلیہ کا خاتمہ ہو کر سرشٹی کی اُتپتی ہو گئی۔ جیسے کہ سندھیا منتر میں راتری کے بعد سب کچھ اُتپن ہوتا ہے۔ اور ہوتا رہتا ہے۔ اور یہی

یادِ رفتگان

نمبر ۱، ۲

لالہ دیو دیال جی

(از منشی لالہ گنپت داس جی آنند سیالکوٹ)

خاندان۔ سرگباشی کا جنم سیالکوٹ کے ایک قدیم معزز کھتری خاندان میں ہوا۔ موجودہ جات پات کے لحاظ سے یہ خاندان "بندرا" کھتریوں کا خاندان تھا۔

حسب نسب۔ سرگباشی کے دادا لالہ گوبند داس خاص شہر سیالکوٹ کے پٹواری تھے۔ اسی زمانہ میں پٹوار کا عہدہ عام طور پر ایک خاص حیثیت رکھتا تھا۔ سرگباشی کے پتا لالہ گنڈا مل محکمہ جنگلات میں ایک معزز عہدہ پر مامور تھے۔

تاریخ پیدائش۔ سرگباشی کا جنم ۲۲ بھادوں سمت ۱۹۱۸ میں بمقام سیالکوٹ ہوا۔

تعلیم و ملازمت۔ ۱۸۸۲ء میں امتحان مڈل و پٹوار پاس کیا۔ اور اسی سال اپنے دادا کی جگہ پٹواری مقرر ہو گئے۔ اور عہدہ گرداور قانونگوئی تک ترقی حاصل کر کے ۱۸۹۲ء میں استعفا دیدیا۔ پھر ۱۸۹۲ء میں مارچ آگسٹ ہوئے میں ٹائم کیپر مقرر ہوئے اور ۷ سال بڑی کامیابی کے ساتھ ملازمت کر کے ۱۸۹۹ء میں ملازمت چھوڑ کر سیالکوٹ آگئے۔

تجارتی کاروبار۔ ۱۹۰۲ء میں دکان بزازی کھول کر ۱۹۱۴ء میں بند کر دی۔ دکان کا نام "سچی دکان" تھا۔ جو اسم بامسمٰی تھی۔ چنانچہ اس عرصہ میں خاص شہر سیالکوٹ اور مضافات کے تمام پڑھے لکھے اشخاص اسی دکان کے گاہک رہے۔ دکان بند کرنے کے بعد ساہوکارہ وغیرہ کا کام کرتے رہے۔ آج کل ایک مشین پسائی آٹا اور دراتی لکڑی کی بھی موجود ہے۔

سماجک سیوا۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء میں مقامی آریہ سماج کے پردھان منتخب ہوئے۔ اور ۱۱ اگست ۱۹۲۲ء تک مسلسل پردھان رہے۔ اس اثناء میں جب ۱۹۲۱ء میں پردھان منتخب ہوئے۔ تو استعفا دیدیا۔ جو منظور نہ ہوا۔ ۱۹۲۵ء میں پھر پردھان بنائے گئے۔ اور سات سال برابر پردھان بنائے جاتے رہے۔ مگر سال ۱۹۳۲ء کے انتخاب سے پیشتر آریہ سماج میں کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ جن کی وجہ سے مجبور ہو کر انہوں نے استعفا داخل کر دیا۔ جو منظور نہ کیا گیا۔ اور انتخاب میں خاص کوشش کر کے ان کو پردھان پد سے محروم کیا گیا۔ انہوں نے اس کارروائی کو بہت بری طرح سے محسوس کیا۔ جس کا اظہار انہوں نے انتخاب کے دن اپنی آخری تقریر میں بڑے صاف الفاظ میں بھرے جلسہ میں کر دیا۔ سرگباشی اس وقت سنسار میں موجود نہیں لیکن ان کے الفاظ برابر موجود ہیں۔ یہ الفاظ جو آپ نے بطور نصیحت کہے تھے۔ انکی صداقت ثابت ہوئے۔ یکم جولائی ۱۹۳۲ء کو صبح ۸ بجے انہوں نے یہ تقریر کی۔ اور اس کے سوا دو مہینے بعد ۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء کو صبح ۸ بجے انہوں نے بھوتک شریر تیاگ کر پرلوک کا راستہ لیا۔

سماجک تعمیرات کی سرانجام دہی۔ آریہ سماج مندر میں ایزادی اور آریہ ہائی سکول و آریہ کنیا پاٹھشالہ کی تعمیرات میں انہوں نے خاص محنت۔ جانفشانی اور عرق ریزی سے کام لے کر تعمیرات کے کام کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیا۔ جس سے آریہ سماج کو بہترین کام حاصل ہونے کے علاوہ ہزاروں روپیہ کی بچت ہوئی۔

آریہ کنیا پاٹھشالہ کا قیام۔ آریہ کنیا پاٹھشالہ کو سرگباشی کی بہن شریمتی کرم دیوی جی عرصہ ۲۵ سال سے بحیثیت آنریری مکھیہ ادھیاپکہ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ چلا رہی ہیں۔ کنیا پاٹھشالہ کا کام اس کے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مختصر سی تحریر میں اس کے ورنن کی گنجائش نہیں۔

استری سماج۔ استری سماج کا اجرا اور قیام بھی شریمتی کرم دیوی جی کے دم سے ہے۔ اور شریمتی کرم دیوی جی کو ایک معمولی ان پڑھ بدھوا سے ایک اعلےٰ درجہ کی لکھی پڑھی لائق دھارمک اور منتظم گمبھیر بزرگ استری میں تبدیل کرنے والے سرگباشی شریمان لالہ دیو دیال جی تھے۔ بس سیالکوٹ میں آریہ کنیا پاٹھشالا اور استری سماج کا وجود لالہ دیو دیال جی کی بدولت نظر آتا ہے۔

گورو کل میں ہستقل دان۔ لالہ دیو دیال جی کے چھوٹے بھائی لالہ کرپا رام جی اپنی مرتیو کے سمے گوروکل کو پندرہ سو روپیہ دان دے گئے تھے کہ اس کے سود سے میگھ جاتی کا ایک ودیارتھی ہمیشہ گوروکل کانگڑی سے ودیا گرہن کرتا رہے۔ مگر لالہ دیو دیال جی نے بجائے ۱۵۰۰ کے دو ہزار روپیہ گوروکل کو دے دیا۔ جس کے سود سے تین چار میگھ جاتی کے ودیارتھی سناتک بن چکے ہیں۔

کنیا پاٹھشالہ میں کمرے۔ آریہ کنیا پاٹھشالہ سیالکوٹ میں ایک کمرہ لالہ کرپا رام جی کی ودھوا کے ۲ مترلمبی اندر کو یعنی اپنی دھرم جائی کے نام پر اور دوسرا اپنی ماتا کے نام پر لالہ دیو دیال جی نے تعمیر کروایا ہے۔ اور تیسرا لالہ کرپا رام جی کی چھوٹی شریمتی لیلا دیوی کی یادگار میں اس کے سسرال والوں یعنی لالہ دیو دیال جی کے سمدھی نے تعمیر کروایا ہوا ہے۔

شدھی میگھاں میں سہایتا۔ شدھی میگھاں کی تحریک میں مالی امداد کے علاوہ لالہ دیو دیال جی نے اپنے سپتر لالہ ننگ راج ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی شادی کے موقع پر باوجود برادری کی مخالفت کے اپنے گھر میں شدھ شدہ میگھوں کو روٹی کھلائی۔ اور جو برات خاص سیالکوٹ میں ایک بڑے معزز خاندان کے ہاں گئی تھی۔ اس خاندان کی برادری کی مخالفت کا سخت مقابلہ کر کے انکے ہاں شدھ شدہ میگھوں کو برات میں بٹھا کر روٹی کھلائی۔ اس عملی کارروائی کا اثر شدھی کی تحریک پر بڑا اچھا پڑا۔ اور تحریک مقبول عام ہو گئی۔

سرگباشی کی قابلیت عامہ۔ لالہ دیو دیال جی کی تعلیم اگرچہ بہت تھوڑی تھی۔ لیکن خداداد لیاقت قابلیت عامہ اور تجربہ بڑا وسیع تھا۔ زندگی کے ہر شعبہ میں انہوں نے کامیابی حاصل کی تھی۔ چنانچہ انکی اولاد بھی جائداد چھوڑ گئے ہیں۔

سنتان۔ لالہ جی کا ایک ہی لڑکا لالہ ننگ راج ایم اے ایل ایل بی ہے۔ جو سیالکوٹ بار کے برگزیدہ ممبر و بیچ ایڈووکیٹ۔ انکے دو لڑکے ہیں۔ جو دو لو کالج میں پڑھتے ہیں۔ غرضیکہ لالہ دیو دیال جی ہر طرح سے ایک کامیاب دنیا دار تھے۔

پنڈت کرم چند جی وید

(از پنڈت وشنو ناتھ جی آریہ اپدیشک)

آپ ظفروال (دنار) ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ آپ آریہ کا نمونہ تھے۔ آپ کا پرچار کشیتر زیادہ تر آریہ سماج ہی تھا۔ ساری عمر اسی دھن میں گذری کہ آریوں کو سچا آریہ بنایا جائے۔ صرف اردو اور آریہ بھاشا ہی پڑھے تھے۔ لیکن مطالعہ بہت وسیع تھا۔ اس لئے ویدک سدھانتوں کی بڑی گہری واقفیت رکھتے تھے۔ پہلے پہل غالباً ۱۹۰۷ء میں آپ کی واقفیت مجھ سے لاہور میں ہوئی۔ اس وقت آپ آریہ جیون شدھار سبھا میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ کچھ مدت بعد واپس آ کر اپنے گرام ظفروال ہی میں رہنے لگے۔ آپ موہیال جاتی کے رتن خاندان سے تھے۔ اپنی برادری میں بہت پرچار کرتے رہے لیکن سوائے مہاشہ کرپا سنگھ جی کے اور کوئی آپ کا شریک کار نہ بن سکا۔ اس لئے آریہ سماج قائم نہ ہوا جس کا آپ کو بڑا کھید تھا۔ لیکن بیکار نہ بیٹھے تھے۔ اپنا گھر ایک طرح سے پاٹھشالہ بنا ہوا تھا۔ بالکوں کو بلا معاوضہ شکشا دیتے رہتے تھے۔ قصبہ میروال میں جو وہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ کچھ آریہ بھائیوں کا جوڑ میل ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا آپ کی مراد بر آئی۔ وہاں ہیرا پھیری ہونے لگی۔ اور جلدی ہی آریہ سماج قائم کر دیا۔ جس کے آپ منتری بنے۔ آپ کو قلت روزگار کی شکایت شروع سے چلی آتی تھی۔ ایسی حالت میں لوگ بہت پریشان رہتے ہیں۔ اس لئے دھرم سیوا سے الگ رہنے کا ایک بہانہ مل جاتا ہے۔ لیکن آپ کی دھرم سیوا پر اس کا کچھ بھی اثر نہ تھا۔ بلکہ یہ کہنا مناسب ہو گا۔ کہ دھرم سیوا کی لگن ہی بے روزگاری کا ایک کارن تھا۔ آپ اچھے وید تھے۔ کچھ ڈاکٹری علاج بھی جانتے تھے۔ اپنے گرام میں دکان بھی کھول رکھی تھی۔

لیکن یہ آپ کا گزارہ نہ کر سکتی تھی۔ زمین کافی تھی۔ لیکن ساری آباد نہ تھی۔ اس لئے برانچ پوسٹ ماسٹری پر آپ سات روپیہ ماہوار پر تعینات ہو گئے۔ کچھ زمین کی پیداوار ہو جاتی۔ اپنی ضروریات کو پہلے ہی کم کیا ہوا تھا۔ اس لئے اب ایک طرح سے بےفکر ہو کر آریہ سماج کی سیوا کرنے لگے۔ ملک پور میں بھی کچھ نوجوانوں کو آریہ سماج میں کشش ہو گئی۔ اس لئے بعد میں ملک پور، میروال اور ظفروال جن کا باہمی فیصلہ صرف ایک ایک میل کا ہے۔ کا اکٹھا ایک آریہ سماج بنایا گیا۔ اور اس کے تین وارشک اتسو ایک میروال اور دو ملک پور میں اعلیٰ پیمانے پر منائے گئے۔ احمدیوں کے ساتھ ایک کامیاب مباحثہ بھی ہوا۔ جب میں اکثر کوشش پر ملک پور جاتا۔ تو دیکھا کرتا۔ کہ اتوار کے دن صبح ہی پنڈت کرم چند جی ملک پور میں ساپتاہک ست سنگ کے لئے پہنچ جاتے۔ اور عام طور پر خود ہی سبھاسدوں کو اکٹھا کر کے اتسو منا لیتے۔ کبھی میروال کے سبھاسدوں کو بھی اکٹھا کر لاتے۔ اس دن کوئی اور کام نہ کرتے۔ میرے خیال میں ایک بھی ست سنگ ایسا نہ گزرا ہو گا۔ جس میں آپ سملت نہ ہوئے ہوں۔ آپ کی باعمل زندگی کا آریہ سبھاسدوں پر بہت اثر تھا۔ بلکہ ایک طرح کا رعب تھا۔ آپ کا نام سنتے ہی ہر ایک سبھاسد سب کام چھوڑ کر آپ کے پاس پہنچ جاتا۔ مجھے خود اتنا پریم تھا۔ کہ اگر ایک دن کے لئے بھی ملک پور آتا۔ تو آپ کے درشن کے لئے ظفروال ضرور پہنچ جاتا۔ آپ نے اپنی کنیا کا وواہ پورن ویدک ریتی سے کیا۔ کوئی ساہا نہیں سدھایا۔ ایک بھی پرانک رسم ادا نہ کی۔ ودواہ سنسکار کے سمے کنیا نے کسی قسم کا پردہ نہیں کیا۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۹ کالم ۲ میں)

اندرپرستھ گوروکل میں میں نے کیا دیکھا؟

(از پنڈت وشنو دت جی بی-اے ایل-ایل-بی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر)

ماہ ستمبر ۱۹۳۲ء میں مجھے چند ایام گوروکل اندرپرستھ میں گزارنے کا موقعہ ملا۔ ۲۲/۹/۳۲ کی شام کو میں گوروکل پہنچا۔ اور ۲۶/۹/۳۲ کی شام کو وہاں سے چل پڑا۔ ان ایام میں جو حالات میں نے گوروکل اندرپرستھ میں دیکھے۔ ان کو قلمبند کرتا ہوں :-

گوروکل اندرپرستھ دہلی سے قریباً ۱۳-۱۴ میل اور تغلق آباد کے ریلوے سٹیشن سے ۷ یا ۸ میل کے فاصلے پر ہے۔ تغلق آباد ریلوے سٹیشن جی۔ آئی۔ پی ریلوے پر ہے۔ اور چھوٹا سا سٹیشن ہے۔ گوروکل میں آنے والے یاتریوں کے لئے ریلوے سٹیشن پر گوروکل کا بیلوں کا تانگہ آ جاتا ہے۔ اور اگر انتظار کرنی پڑے۔ تو ریلوے سٹیشن کے سامنے گوروکل کی دھرم شالہ بنی ہوئی ہے۔ اگر کسی نے ایک دو دن ٹھہرنا ہو تو آرام کرنے کے لئے وہاں ٹھہر سکتا ہے۔

گوروکل کی دھرم شالہ آج کل بند پڑی ہے سنا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر سُکھدیو کانگرس میں کام کرتے تھے۔ اور ان کا کام یہ تھا۔ کہ گوروکل کی دھرم شالہ میں ٹھہرا کرتے تھے۔ اور گرد و نواح کے گاؤں میں غریب دیہاتیوں میں دوائی تقسیم کیا کرتے تھے۔ صرف اسی وجہ سے پولیس گوروکل میں بھی آ گھسی۔ اور دھرم شالہ کو بھی ضبط کر لیا گیا۔ گوروکل کے ادھیکاریوں نے گورنمنٹ سے خط و کتابت بھی کی۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔

اس معاملہ میں دوبارہ جد و جہد ہونی چاہیئے۔ کیونکہ گوروکل کے یاتریوں کو اس طرح دھرم شالہ کے بند ہونے سے سخت تکلیف ہے۔ اور گوروکل کی دھرم شالہ کا ضبط ہونا کسی طرح انصاف کی رُو سے مناسب نہیں ہے۔

یہ گوروکل مشہور دانی مرحوم سیٹھ رگھومل کے دان سے جاری کیا گیا تھا۔ ایک پہاڑی خریدی گئی ہے۔ اور اس پر عمارتیں بنائی گئی ہیں جن میں گوروکل چل رہا ہے۔ گوروکل کی چھٹی سے دسویں تک کی جماعتیں یہاں پڑھتی ہیں۔ سو سے زیادہ برہمچاری یہاں ہیں۔ یہ گوروکل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے براہ راست تعلق رکھتا ہے۔ گوروکل کانگڑی گوروکل کُرکشیتر اور اندرپرستھ در اصل ایک ہی گوروکل کے تین حصے ہیں۔

گوروکل اندرپرستھ جس پہاڑی پر واقعہ ہے۔ سو وہ پہاڑی بہت بلند نہیں ہے۔ اس پہاڑی کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جگہ پتھریلی ہے۔ اور گرمی میں تکلیف رہتی ہے۔ اس لئے گرمیوں کی تعطیلات میں یہاں کے برہمچاری اوپر چلے جاتے ہیں۔ اور تعطیلات موسم گرما

کاٹنے کے بعد واپس یہاں آ جاتے ہیں۔ نظارہ ستمبر میں بہت اچھا تھا۔ اکثر بارش ہوتی رہتی ہے۔ ایک چشمہ ہے۔ مگر اس کا پانی اب اچھا نہیں رہا۔ اور پینے کے قابل نہیں ہے۔ گوروکل سے کچھ فاصلہ پر ایک کنواں ہے۔ جہاں سے گوروکل کو پانی بہم پہنچایا جاتا ہے۔ وہیں سنان گرہ بھی ہے۔ برہمچاری وہیں سنان کرتے ہیں۔

ایک وسیع بھوجن شالہ ہے۔ اوشدھالیہ ہے۔ اوشدھالیہ میں آج کل ڈاکٹر تھیانند جی انچارج ہیں۔ جو گوروکل کے ہی تعلیم یافتہ ہیں۔ گوروکل کے عملہ معلّمین میں آچاریہ مہاشہ گوپال جی بی۔ اے ہیں۔ مہاشہ چمن لال جی ایم۔ اے اور مہاشہ وشنو متر جی دو گریجویٹ ہیں۔ پنڈت کنہیا لال شاستری اور حکیم سناتک گوروکل میں پڑھاتے ہیں۔ ایک سنیاسی سوامی رامانند جی ہیں۔ جو بڑے پریم سے کام کرتے ہیں۔ کنوئیں پر پھلواڑی اور سبزی ترکاری کے کھیت ان کی محنت اور نگرانی کا نتیجہ ہیں۔ مہاشہ چمن لال جی سنسکرت اور تاریخ کے پنجاب یونیورسٹی کے ایم۔ اے ہیں۔ پہلے سرکاری آرکی آلوجیکل ڈیپارٹمنٹ (محکمہ تحقیقات آثار قدیمہ) میں ملازم تھے۔ مگر تخفیف کے سلسلہ میں وہاں سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ ان کے مضامین "پرکاش" اور "ویدک میگزین" میں نکلتے رہتے ہیں۔

اس پہاڑی پر دو قطاریں کمروں کی ہیں۔ ایک قطار میں ریڈنگ روم لائبریری جماعتوں کے کمرے ورزش کا کمرہ اور سائنس کے آلات کا کمرہ ہیں۔ کمرے فراخ اور وسیع ہیں۔ اور سامان متعلقہ کافی ہے۔ دوسری قطار بالمقابل ہے۔ وہ آشرم کے کمرے ہیں۔ ان میں برہمچاری ودیالیہ میں پڑھائی ختم کرنے کے بعد رہتے ہیں۔ اور مطالعہ کرتے ہیں۔

ان کمروں کی دو قطاروں کے درمیان ایک وسیع میدان ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ پہلے پتھریلا تھا۔ بارود منگا کر برہمچاریوں کی مدد سے اس کو صاف میدان بنا دیا گیا ہے۔ اور اب برہمچاریوں کے کھیلنے کے لئے جگہ بن گئی ہے۔ دو تین کھلے میدان ہاکی، کبڈی، کرکٹ

اور ڈنڈوں وغیرہ پر کھیلنے کے لئے ہیں۔ موجودہ ورزش ماسٹر کو برہمچاریوں کی ورزش کی نگرانی کا خاص شوق ہے۔

صبح چار بجے کے قریب گھنٹی بجتی ہے۔ اور بڑے برہمچاری اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ پانچ بجے چھوٹے برہمچاریوں کو جگایا جاتا ہے۔ شوچ سنان وغیرہ سے فارغ ہو کر برہمچاری سندھیا اگنی ہوتر میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ غالباً سات بجے پراتہ کال کچھ کھانے کو دیا جاتا ہے۔ کبھی کھچڑی دہی کبھی دودھ کبھی پھل وغیرہ دئیے جاتے ہیں۔ ۸ بجے برہمچاری پڑھنے بیٹھنے میں لگ جاتے ہیں۔ ۱۲ بجے دن کو برہمچاریوں کو چھٹی دی جاتی ہے۔ اور برہمچاری ایک بجے تک بھوجن کرتے رہتے ہیں۔ ۲ بجے پھر پڑھائی شروع ہو جاتی ہے۔ چار بجے تک پھر پڑھائی ہوتی رہتی ہے۔ اور شام کو برہمچاری کھیل ورزش سے فارغ ہو کر سندھیا اگنی ہوتر کرتے ہیں۔ اور رات کا بھوجن کر کے حسب معمول سو جاتے ہیں۔

اس گوروکل میں برہمچاری کا شلک اٹھارہ روپے ماہوار ہے۔ اس میں کپڑے۔ کتابیں۔ کھانا پینا۔ بورڈنگ۔ ڈاکٹر وغیرہ کا سب خرچ شامل ہے۔ موسم گرما کی تعطیلات میں جب برہمچاری پہاڑوں پر جاتے ہیں۔ تو ان کی یاترا کا بہت معمولی خرچ لیا جاتا ہے۔

گوروکل نواسیوں میں ایک آریہ سماج بھی ہے۔ اس کا مندر یوار گھروں کے پاس ہے۔ اور اس پر اوم کا جھنڈا لگا ہوا ہے۔ گوروکل نواسیوں کے زور دینے پر مجھے وہاں ایک لیکچر دینا پڑا۔ اس لیکچر کے لئے ایک نوٹس گوروکل نواسیوں کے درمیان بھیجا گیا۔ اور شام کو ساڑھے چار بجے ویاکھیان ہوا۔ ویاکھیان سے پہلے بڑے پریم سے مہاشہ رام چندر جی نے بھجن گائے۔ یہ مہاشہ پنڈت بُدھ دیو ودیا النکار کے بھتیجے ہیں۔ اور گوروکل میں ادھیاپک ہیں۔ شروتا گنوں میں گوروکل برہمچاری عملہ کے لوگ اور پرواروں کی دیویاں تھیں۔ گوروکل میں آریہ مندر کا ہونا بھی ایک ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اور کسی وقت یہ مندر بڑا مفید ثابت ہوگا۔

کہا جاتا ہے کہ پہلے ... گجرات پرانت کے بہت برہمچاری اس گوروکل میں تھے۔ مگر جب سے گجرات پرانت میں وہاں کا اپنا گوروکل بن گیا ہے۔ اب اس پرانت کے برہمچاریوں کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ برہمچاری زیادہ تر پنجاب اور سنیکت پرانت کے ہیں۔

گوروکلوں میں رہ کر برہمچاریوں کو سنسکرت کی خاص تعلیم دی جاتی ہے۔ دھارمک جیون نیم پورک گزارنا سکھلایا جاتا ہے۔ یہ باتیں گرہست زندگی میں ایک شخص کے لئے بڑی مفید ثابت ہوتی ہیں۔

اس وقت اس بات کی بڑی ضرورت ہے۔ کہ گوروکل سے نکل کر برہمچاریوں کے گزارہ کا انتظام کیا جائے۔ گوروکل کے ادھیکاریوں کا سمبندھ برہمچاریوں کے ساتھ گوروکل سے نکلنے کے بعد بھی بنا رہنا چاہیئے۔ اگر دنیاوی دوڑ دھوپ میں گوروکل کے برہمچاری کامیاب ثابت ہوں۔ تو گوروکل کا سلسلہ تعلیم کشش کا باعث ہو سکتا ہے۔

آج کل دنیا بھر میں بیکاری کے دن ہیں۔ اور غریب بھارت میں تو حالات ہی دن بدن ابتر ہو رہے ہیں۔ ہزاروں طالب علم یونیورسٹیوں سے نکلتے ہیں۔ اور سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ وہ کیا کریں۔ پہلے ان سکولوں اور کالجوں میں طالبعلم اس لئے تھوڑی تعداد میں جاتے تھے۔ کہ ان کو آسانی سے معاش کا سلسلہ دستیاب ہو جاتا تھا۔ مگر اب وہ تو بات ہی نہیں رہی۔

ایک اور خرابی یہ ہے۔ کہ موجودہ تعلیم ہماری ویدک تہذیب کی جانی دشمن ہے۔ ہماری سب تاریخی روایات کو نیست و نابود کر دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ باوجودیکہ اس خرابی کو سب محسوس کرتے ہیں۔ مگر اس کا انتظام کرنا بڑا مشکل نظر آتا ہے۔

عیسائیوں نے بھی اب یہ سوچا ہے۔ کہ ہندوستان کی یونیورسٹیوں کی تعلیم سے اب روٹی کا سوال حل نہیں ہوتا۔ اس لئے انہوں نے دھارمک شکشا کے ساتھ ہر ایک مقام پر وہاں کی ضروریات کے مطابق چند جماعتوں تک دستکاری کا انتظام کیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ عام عیسائیوں کے لئے کوئی نہ کوئی کام حاصل کرنا آسان ہو رہا ہے۔

گوروکلوں میں بھی اس قسم کا انتظام ہونا ضروری ہے۔ کسی خاص جگہ دستکاری یا روزگار حاصل کرنے کا کام سکھلایا جائے۔ وہاں گوروکلوں کے برہمچاریوں کو ان کے مذاق کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا جائے۔

مرتیو بچے دیانند اردھ شتابدی

اجمیر شہر پشکر تیرتھ کی وجہ سے کافی مشہور ہے۔ یہاں سے پشکر صرف سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مسلمانوں کی یہاں درگاہ ہے جس کی وجہ سے اس نگر کو اجمیر شریف کا نام دیا جاتا ہے۔ دراصل یہ پہاڑی پہلے اجے میرو نام سے پرسدھ تھی۔ یعنی نہ جیتا جانے والا اسھان۔ جین دھرم اولمبی لوگ بھی اجمیر کو اپنا تیرتھ مانتے ہیں۔ آریہ سماجیوں کیلئے رشی کا نروان یہیں ہونے کی وجہ سے یہ اسھان متبرک ہے۔ رشی کی قائمقام شرمیتی پروپکارنی سبھا کا ہیڈ کوارٹر یہیں ہے۔ آریہ سماج کا سب سے مشہور اور شاندار چھاپہ خانہ ویدک یترالیہ اور رشی کرت گرنتھوں کا سب سے بڑا ادریہ اناتھ ڈپو ویدک پستکالیہ بھی اجمیر میں ہے۔ اس کا شاندار اپنا مکان ہے۔ جسے دیانند آشرم کہا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان ومالوہ کا کیندر بھی یہیں ہے۔ مقامی آریہ سماجوں کے متعدد بھاری انسٹی ٹیوشن اس کے علاوہ ہیں۔ اس لحاظ سے اجمیر کو آریہ سماج کا تیرتھ گننا چاہئے۔ تیرتھوں پر جو رونق شردھالو بھگتوں کی ہوتی ہے۔ وہ کس سے چھپی ہوئی ہے؟

اس کا ایک بار نظارہ دیکھنا ہو۔ تو دور کے تیرتھ چھوڑ کر یہاں پشکر اور خواجہ معین الدین چشتی کے میلوں کی رونق دیکھ لینی کافی ہے۔ افسوس ہے۔ کہ ان میلوں سے وہ فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ جو اٹھایا جانا چاہئے۔ لیکن جن مہانو بھاوؤں نے متھرا شتابدی کا نظارہ دیکھا ہے۔ وہ جان سکتے ہیں۔ کہ اگر کوئی لکش رکھکر کام کیا جائے۔ تو اس کا عوام پر بہت عمدہ اثر پڑ سکتا ہے۔

شہروں میں رہنے والے لوگ دیہاتی لوگوں کی ذہنیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ ہم اپنے دیہات کے تجربہ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ شہروں کے لوگوں کو متھرا شتابدی سے فائدہ پہنچا ہو یا نہ۔ لیکن دیہات میں تو کئی پرانے خیال کے لوگوں کو آریہ بنانے یا کم از کم آریہ سماج کے نزدیک لانے کا کام اس شتابدی نے خوب کیا۔ عوام کے لئے مظاہروں کی قیمت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اس لئے آریہ سنسار کے اس سنگھٹن کے لئے آریوں کی اجتماعی طاقت کا اظہار ہونا از بس ضروری ہے۔

رشی کی جنم شتابدی متھرا میں منائی گئی تھی۔ متھرا میں رشی کا پہلا جنم نہیں۔ دوسرا جنم (ودیا ماتا کی گود سے) ہوا تھا۔ لیکن اجمیر تو حقیقی طور پر رشی کا نروان استھل ہے۔ یہیں اس مہان آتما نے اپنی مرتیو سے بڑے بڑے ناستکوں کو آستک بنایا تھا۔ اور مرتیو پر وجے پاکر مرتیو بچے دیانند کی پدوی پائی تھی۔ متھرا کی ٹوٹی پھوٹی کٹیا کو دیکھ کر شردھالو آریوں کی شردھا پھوٹ پڑی تھی۔ لیکن رشی کی مرتیو جس استھان پر ہوئی۔ وہ تو ابھی تک صحیح سلامت ہے۔ اسے دیکھ کر آریہ پرشوں کو کتنا انوراگ ہوگا۔ یہ کون کہہ سکتا ہے؟

جس باغ میں سوامی جی مہاراج نے سب سے پہلے وشرام کیا تھا۔ اور مسٹر ریوک صاحب چیف کمشنر سے مل کر گؤ بدھ بند کرانے کی سر توڑ کوشش کی تھی۔ وہ ہمارے آلنساہی دلیش بھگت کنور چاند کرن جی سارڈا کا باغ ہے۔ اور اس سمیہ کنور صاحب اسی کے اندر اپنی کوٹھی میں نواس کرتے ہیں۔ سوامی جی مہاراج کے سورگا روہن کے پشچات اناساگر جھیل پر ایک سندر وشال باغ دان میں پراپت ہوا۔ اور اس کے ساتھ لگا دوسرا ٹکڑا شرمیتی پروپکارنی سبھا نے خرید کر اسی میں سادھو آشرم ودیانند برہمچریہ آشرم تعمیر کرائے۔ اسی باغ میں ایک چبوترے پر سوامی جی مہاراج کی استھیاں مع چاروں ویدوں اور سوامی جی کرت گرنتھوں کے اب تک گڑی ہوئی ہیں۔ اور یہ باغ سوامی جی کے باغ کے نام سے مشہور ہے۔ وہ بھی قابل دید ہوگا۔ اور یگیہ کا کل انتظام یہیں ہوگا۔ یہ اجمیر کی مشہور جھیل اناساگر کے کنارے پر واقع ہے۔ پھر جس پیمانے پر یہاں شتابدی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ان کا خیال کرتے ہوئے تو یہ بات یقینی معلوم ہوتی ہے۔ کہ یہ شتابدی جو ۱۹۳۳ء کی دیوالی کے دنوں میں ہوگی۔ بہت کامیاب ہوگی۔ ایک اکیلے یگیہ کا پروگرام ہی اتنا دلچسپ اور جامع بنایا گیا ہے۔ کہ ایسا یگیہ نہ کبھی آریہ سنسار میں ہوا۔ اور نہ آئندہ ہونے کی سمبھاونا ہے۔ کئی چیزیں یہاں آریہ پرشوں کو بالکل نئی ملیں گی۔ اس مہا میلے کے ساتھ ساتھ ایک اکھل بھارتیہ پردرشنی ہوگی۔ اور ادھر ہندو مہاسبھا کا اجلاس بھی مدعو کیا گیا ہے۔ امید ہے۔ وہ بھی انہیں دنوں ہوگا۔ پشکر کا میلہ اور خواجہ صاحب کا عرس بھی انہیں دنوں پڑیگا۔ اس لئے ایسی رونق اجمیر میں ہوگی۔ کہ کبھی دیکھنے میں نہ آئی ہوگی۔

اجمیر شہر کا قدرتی نظارہ ایسا روح افزا ہے۔ کہ یہاں آنے پر خوب دل لگ جاتا ہے۔ پھر یہاں ریلوے ورکشاپ اتنی بڑی ہے کہ ہندوستان میں ایک آدھ جگہ کے سوائے اور کہیں پر نہیں۔ یہیں پر ریلوے کے انجن بنتے ہیں۔ یہ ورکشاپ دیکھنے کے لائق ہے۔ بہت سے آریہ پرش اس ورکشاپ میں ملازم ہیں۔ اس لئے کارخانہ کا ملاحظہ کرنے میں آسانی رہے گی۔

اس طرح اس شتابدی پر تشریف لانے سے آریہ پرشوں کے ایک مینتھ کئی کام ہونگے۔ دہلی سے آتے ہوئے جے پور جیسا خوبصورت شہر راستہ میں پڑتا ہے۔ ادھر چتوڑ جیسا مشہور قلعہ اجمیر سے قریب پڑتا ہے۔ سمبدھ ہبدھی پتی مہاراجہ پرتھوی راج جی چوہان کا تاراگڑھ نامی قلعہ کھنڈرات کی شکل میں اجمیر کی ایک بلند پہاڑی پر اب تک موجود ہے۔ اور قلعہ کے دروازے سے مہاراج کے وقت کے ان کے گوروکا نشان اب تک دیتے ہیں۔ قلعہ کے استھان پر مسلمانوں کی ایک درگاہ ہے۔ اور کچھ چھاؤنی کی بارکیں بنی ہوئی ہیں جن میں سرکاری گورا فوج رہتی تھی۔ کچھ عرصہ سے چھاؤنی نصیر آباد چلی گئی۔
[illegible]

جابجا قبریں بنی ہوئی ہیں۔ اس طرح سے اس تاریخی عمارت کو قبرستان بنایا گیا ہے۔ درگاہ کے پجاری مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی بستی یہاں پر موجود ہے جن کا گزارہ درگاہ کے چڑھاوے پر ہی ہے۔ اور درگاہ پر ایک میلہ بھی لگتا ہے۔ گویا ایک اللہ کے ماننے کے دعویدار پوری پوری بت پرستی کا زبانِ حال سے ثبوت دیتے ہیں۔ زمانہ کی نیرنگیاں بھی عجیب ہیں۔ اجمیر میں پہنچ کر آپ راجستھان میں پہنچ جاتے ہیں جس کی تاریخی عظمت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اور جس کا چپہ چپہ ویروں کے خون سے رنگا ہوا ہے۔ ایسی ویر بھومی میں کون نہیں آنا چاہے گا؟ آیئے۔ اور مہان یگیہ میں شریک ہو جیئے۔ لیکن کیا آپ رشی کی نروان بھومی میں خالی ہاتھ چلے آئیں گے؟ کیا شردھا کے دو پھول بھی آپ چڑھانے کے لئے نہ لائیں گے؟

شتابدی کو کامیاب بنانے کے لئے جہاں آپ کے جسمانی سہیوگ کی ضرورت ہے وہاں دھن کی سہائتا کے بغیر بھی کام نہیں چلے گا۔ اور دھن بھی کافی چاہئے۔ اگرچہ ابھی تک بجٹ مکمل طور سے تو بنا نہیں۔ لیکن اتنے بڑے کام کے لئے ہزار ہا روپوں کی ضرورت پڑے گی ہرش کی بات ہے۔ کہ اجمیر اور باہر کے سجنوں نے اس جلسہ کے گورو کو سمجھ کر اس کی مالی امداد شروع کر دی ہے۔ چنانچہ ایک مہاشہ نے چار صد روپے وید منتروں کے ساتھ یگیہ کرنے کے لئے بھیجے ہیں کا تخمینہ سنکلپ پرگٹ کیا ہے۔ اگرچہ یہ رقم ناکافی ثابت ہوگی۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ یگیہ کا تخمینہ تک بھگ پانچ ہزار روپے کے لگایا گیا ہے۔ پنڈال ایک نہایت پر فضا مقام پر بنانا تجویز ہوا ہے۔ آریہ اوورسیر اور انجینیر اس کے لئے ہر طرح سے تیاریاں کر رہے ہیں۔ مہوتسو تو ہوگا۔ اور بڑا شاندار ہوگا۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس مہان یگیہ میں کون کتنی آہوتی دیتا ہے۔ من کی آہوتی دیجئے مرسوم پر چڑھا دیئے۔ اور پریوار کو لائیے۔ اپنے متروں سمبندھیوں میں اس اُتسو کی چرچا کیجئے۔ اس اُتسو کو سپھل بنانے کے لئے من کی آہوتی یہ ہوگی۔ کہ اپنے وچاروں اور پرستاوؤں کو بھیجئے۔ لیکن ان دونوں آہوتیوں کے ساتھ ساتھ دھن کی آہوتی بھی دیجئے۔ اور بھرپور دیجئے۔ کیونکہ ایسا موقع ہم میں سے کتنوں کی زندگی میں دوسرا نہیں آنے کا۔ اور روپیہ کے بغیر اتنا بڑا کام ہو نہیں سکتا۔ روپیہ ہر ایک اندولن کی جان ہے ÷

نوٹ:۔ کل بھیجے ہوئے روپیہ ترسیل زر بذریعہ شری یت مہاشہ گھیسو لال جی ایم۔ اے۔

بقیہ صفحہ ۹

برس کا ایسا بھی تھا جو ہندوستان میں برہم وِدیا سیکھنے آیا تھا۔ وہ ڈیڑھ برس تک برابر میں رہا۔ راقم کے پاس وہ اکثر بیٹھتا اور اپنشد کے مضامین پر سوال کیا کرتا۔ اس "مس میوہ" نے اس کو بلا کر کہا۔ کہ تم بھی ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دئے جاؤ گے۔ اگر ہندوستانیوں سے ہندوستانیوں کا مذہب سیکھو گے۔ یا ان سے ربط ضبط رکھو گے۔ چند اور لیڈیز اور جنٹلمین بھی تھے۔ جو مشنری تھے۔ وہ لوگ بالکل متعصب تھے۔ لیکن غیر مشنری بھی ہندوستان کی خوبیوں سے واقف نہ تھے۔

اسی ڈچ مہاشے کے پاس ایک کتاب فرانس کے مشہور رومن رولینڈ کی تصنیف سوانح عمری سوامی وویکانند تھی۔ اس میں سے ایک جملہ اس نے دکھلایا۔ جہاں لکھا تھا۔ جب امریکہ میں سوامی وویکانند کے لیکچر دنیا بھر کی ریلیجن کانگرس میں ہوئے۔ اور وہاں کے امریکن لوگوں نے وویکانند کو سب سے اعلیٰ تسلیم کر لیا۔ اور ہندوستان کو روحانیت کا گھر سمجھا۔ تب یہ جملہ کانگرس کے پریزیڈنٹ نے کہا:۔

"Is it not foolish in our part to send missionaries to land of Knowledge i.e India"

کیا یہ امریکنوں کی حماقت نہیں ہے کہ ایسے ملک ہندوستان میں مشنری بھیجتے ہیں جو گیان کا گھر ہے۔

جب راقم نے کتاب کا یہ جملہ دکھایا تو چپ

. . . .

مجھے امید ہے۔ کہ مندرجہ بالا سطور سے کچھ نہ کچھ خیال ہر ایک کے دل میں پیدا ہو جائے گا۔ کہ ان ملکوں میں بہت جہالت ہے۔ یہاں پرچار کی ضرورت ہے۔ یہاں سے روپیہ بھی پرچار کے لئے مل سکتا ہے۔ لیکن نوجوان پرچارک آنے چاہئیں۔ نہ کہ ضعیف جتنے اعلیٰ درجہ کے ہندوستانی ان ملکوں میں گئے۔ ہمیشہ نام پا کر لوٹے سوامی وویکانند سوامی رام تیرتھ وغیرہ کا سکہ ان کے دلوں

ایڈووکیٹ سنیکت ویرچار منتری شری مید دیانند اردھ شتابدی مہوتسب سبھا اجمیر کے پتہ پر ہونا چاہئے ÷

چوہدری بھیا کردا اس ضلع کانگڑہ ترامی حال ...

پر بیٹھ گیا۔ مہاتما گاندھی کو یہ لوگ بلاتے ہیں جو لنڈن و انگلینڈ میں بہت سی سوسائٹیاں اس قسم کی ہیں۔ جو مشنری مخصوص کام سے الگ ہونا اور آزاد مذہب کی تلاش کرنا چاہتی

ہیں۔ الغرض پرچار کے لئے یہاں بڑا میدان ہے۔ اس کام کے لئے خاص کمیٹی بنائی جائے اور اس کمیٹی کے زیر نگرانی کام کیا جائے اگر

ڈی اے وی کالج اور نیشنل کالج

مہاتما ہنسراج عام طور پر لاہور آریہ سماج (کالج سیکشن) کے جلسہ پر دھن کے لئے اپیل کیا کرتے ہیں۔ اور ایسا کرتے ہوئے وہ ہمیشہ ڈی۔اے۔وی کالج کی تعریف کیا کرتے ہیں۔ ڈی۔اے۔وی کالج کو انہوں نے اپنی زندگی کے خون سے سینچا ہے۔ اس واسطے انکا ڈی۔اے۔وی کالج کی تعریف کرنا تو سمجھ میں آسکتا ہے۔ اگرچہ جس کسی کو حقیقت حال کا علم ہے۔ وہ اس تعریف کو پسند نہ کرے گا۔ لیکن اس سال اپنے سالانہ جلسہ پر اپنی تقریر میں لاہور نیشنل کالج پر جو اب بند ہو چکا ہے۔ تمسخر اڑانا بھی ضروری سمجھا ہے۔ اور ساتھ ہی اس سنستھا کے بانی لالہ لاجپت رائے کا تمسخر اڑانا مناسب سمجھا ہے۔ اطلاع ہے۔ کہ آپ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ "گزشتہ عدم تعاون کے ایام میں لالہ لاجپت رائے اور دوسرے کانگرس لیڈروں نے مجھے اور ڈی۔اے۔وی کالج کے دیگر سرکردہ ممبروں کو کہا۔ کہ ڈی۔اے۔وی کالج اور اس کی متعلقہ سنستھاؤں کا سرکاری یونیورسٹی سے الحاق توڑ لیں۔ اور ان کو قومی درسگاہ بنالیں۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ اس مشورہ پر عمل نہیں کیا گیا ورنہ ڈی۔اے۔وی کالج اپنی موجودہ شاندار حالت تک نہ پہنچتا۔ لالہ جی کے جاری کردہ نیشنل کالج کی طرح ختم ہو گیا ہوتا۔ اور ڈی۔اے۔وی کالج کی بلڈنگ نیشنل کالج کی بلڈنگ کی طرح سنسان نظر آتی"۔

اگر مہاتما ہنسراج نے اپنے ایک مرحوم ساتھی کی پبلک طور پر تضحیک مناسب سمجھی ہے۔ تو میں جو ہر دو کی عزت کرتا ہوں۔ یہ کیسے کہوں کہ مذاق غیر موزوں ہے۔ اور ساتھ ہی غیر واجب ہے۔ میں اتنا ہی کہوں گا۔ جو خدمات لالہ لاجپت رائے نے ڈی۔اے۔وی کالج کی ہیں۔ وہ مہاتما ہنسراج کی اپنی خدمات سے کم نہیں تھیں۔ اور لالہ جی ڈی۔اے۔وی کالج کے دشمن نہیں تھے۔ اور نہ ہی اس کی برائی کے خواہاں تھے۔

اب میں مہاتما ہنس راج کی نیشنل کالج کے ہر نکتہ چینی کے متعلق نہایت ادب کے ساتھ کچھ عرض کروں گا۔ کچھ دن ہوئے میں نے "کیا آریہ سماج مرچکا ہے" کے عنوان سے ایک مضمون میں آریہ سماج پر کچھ نکتہ چینی کی تھی۔ یہ مضمون میں نے "ریفارمر" لاہور کے رشی دیانند نمبر کے لئے لکھا تھا۔ اس مضمون میں اور باتوں کے علاوہ میں نے کہا تھا۔ کہ آریہ سماج کے تنزل اور گراوٹ کا ایک بڑا سبب یہ ہے۔ کہ سنستھائیں آریہ سماج۔ ویدک دھرم اور سب چیزوں سے مقدم سمجھی جاتی ہیں۔ مہاتما ہنسراج جی نے خود میری نکتہ چینی کی حمایت کی ہے۔ ان کے لئے ڈی۔اے۔وی کالج ہی سب کچھ ہے۔ اور اس کے لئے وہ اپنے دوستوں اور ملک اور آریہ سماج کے حقیقی مفاد کو قربان کر دینے سے بھی نہیں جھجکتے۔ لیکن میں نہایت ادب کیساتھ ان کی غور کے لئے ایک دو نکتے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ان کا ڈی۔اے۔وی کالج کی عظمت کا قیاس درحقیقت درست ہے یا نہیں۔ کیا کسی تعلیمی درسگاہ کی عظمت کا انحصار اس کی زمین کے رقبے یا اس کی عمارت کی اینٹوں کی تعداد یا اس کے طالب علموں کی تعداد پر ہے۔ یا اس کا دارومدار اس کے طالب علموں اور استادوں کے اخلاق پر ہے۔ مہاتما ہنسراج صرف پہلی قسم کی کسوٹیوں کو آزمائش کا معیار سمجھتے ہیں۔ اور ان کے نکتہ خیال کے مطابق ڈی۔اے۔وی کالج ایک عظیم الشان اور ترقی کن سنستھا ہے۔ لیکن میری عاجزانہ رائے ہے کہ اخلاق کی کسوٹی ہی حقیقی کسوٹی ہے۔ اور اس نکتہ نگاہ سے ڈی۔اے۔وی کالج بری طرح سے ناکام رہا ہے۔ میں خود ڈی۔اے۔وی کالج کا طالب علم رہا ہوں۔ اور میں کوئی ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ کہ جس سے اس درسگاہ کو نقصان پہنچے۔ لیکن میں مہاتما ہنسراج سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ ڈی۔اے۔وی کالج کے طالب علموں اور پروفیسروں کو دیکھیں اور علی الاعلان کہہ دیں۔ کہ کیا وہ ان سے مطمئن ہیں؟

انارکلی بازار میں گزشتہ دیوالی کے موقعہ پر مقامی کالجوں کے طالب علموں نے مستورات کے ساتھ شرمناک سلوک کیا۔ اور بعض حالتوں میں تو ان کی جسمانی طور پر بے عزتی بھی کی۔ مہاتما ہنسراج اس امر واقعہ سے بے خبر نہیں ہو سکتے۔ کہ اس مذموم حرکت میں ڈی۔اے۔وی کالج کے طالب علم بھی موجود تھے۔ فی الحقیقت بعض لوگ جنہوں نے ان افسوسناک واقعات کو دیکھا تھا۔ اور جو کہ ڈی۔اے۔وی کالج کے بہی خواہ ہیں۔ ندامت کے ساتھ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان شریر لڑکوں میں سے اکثر ڈی۔اے۔وی کالج کے طالب علموں کی تھی۔ ڈی۔اے۔وی کالج کے طالب علموں کا اس موقعہ پر شرمناک سلوک ان کی ذہنیت اور اخلاق کو اچھی طرح ظاہر کرتا ہے۔ یہ تو رہا طالب علموں کے متعلق۔ اب ڈی۔اے۔وی کالج کے پروفیسروں۔ [illegible]

ممبروں کا حال سنئے۔ پبلک پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ یہ لائف ممبران اس قلیل الاؤنس پر گزارہ کرتے ہیں۔ جو انکو کالج سے ملتا ہے۔ لیکن مہاتما ہنس راج ان کی جاری آمدنیوں سے بےخبر نہیں ہو سکتے۔ جو ان میں سے ہر ایک پروفیسر اور خاص کر لائف ممبر سکولوں اور کالجوں کے لئے کتابیں لکھ کر یا امتحانات میں نگران کے طور پر کام کر کے یا ان ٹیکسٹ بک کمیٹیوں سے بطور رشوت کمیشن کا حصہ حاصل کر کے جن کی کتابیں وہ ٹیکسٹ بک کمیٹیوں میں منظور کرا دیتے ہیں۔ کما رہا ہے۔ بہت سی حالتوں میں تو یہ آمدنی دس اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ بلکہ اس سے بھی زیادہ تک جا پہنچتی ہے۔

میں خود نیشنل کالج کے سٹاف میں کام کرتا رہا ہوں۔ اور میں اس کے طالب علموں اور پروفیسروں کو جانتا ہوں۔ میں فخر سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ پروفیسروں اور طالب علموں میں سے کسی نے بھی اپنی یا اپنے کالج کی عزت کو بٹہ نہیں لگایا۔ کئی طالب علموں کے نام پبلک کو بخوبی معلوم ہیں۔ اور ناموں میں سے بعض تو تاریخ میں زندہ رہیں گے۔ نیشنل کالج کے کسی طالب علم سے کبھی اس قسم کی حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ جس کا کہ گزشتہ دنوں ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طالب علموں نے مظاہرہ کیا تھا۔ نیشنل کالج کے کسی پروفیسر نے کبھی اس قسم کے گندے طریقوں سے روپیہ پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اگر نیشنل کالج بند کرنا پڑا۔ تو اس کی وجہ محض یہ تھی کہ اسے چلانا موجودہ روکے بر خلاف چلنے کے مترادف تھا۔ لیکن جتنا عرصہ یہ چلتا رہا۔ اس نے ایسے طالب علم پیدا کئے جن پر کوئی سنستھا بھی فخر کر سکتی ہے۔ اس نے حرف گریجویٹ نکالکر بیکار نوجوانوں کی تعداد میں اضافہ بھی نہیں کیا جیسا کہ ڈی۔ اے۔ وی کالج دوسرے کالجوں کی طرح کر رہا ہے

مہاتما ہنسراج جی کی اپنی شخصی قربانی کے لئے بجا طور پر عزت کی جاتی ہے لیکن میں ادب سے گزارش کرونگا کہ افراد کیطرح سنستھاؤں نے بھی اعلے مقاصد کے لئے قربانیوں کا سبق سکھلانے کی ضرورت ہے۔ آریہ سماجی ہون کیا کرتے ہیں کیا انکے خیال میں جو گھی ہون میں ڈالا جاتا ہے ضائع ہو جاتا ہے؟ نیشنل کالج نے قومی یگیہ میں اپنا حصہ کی آہوتی ڈالی اور میں اس کا فیصلہ پبلک پر چھوڑتا ہوں۔ کہ ہون میں گھی ڈالدینا اچھا ہے یا اسے کسی برتن میں جمع کر کے رکھ چھوڑنا اور سڑنے دینا۔

(جگن ناتھ لائف ممبر نیشنل کالج لاہور)

شت پتھ براہمن کا بھاشیہ
سوادھیائے پریمی سجنوں کیلئے نادر موقعہ

اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیجئے

رشی دیانند کا فرمان ہے۔ کہ براہمن گرنتھ وید کی تفسیر ہیں۔ شت پتھ براہمن یجروید کا بھاشیہ ہے۔ اب تک براہمن گرنتھ سوادھیائے پریمی لوگوں کے لئے ایک معمہ ہے۔ آریہ سماج کے مشہور ودوان شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے اب اس معمہ کا حل شروع کر دیا ہے۔ آپ شت پتھ براہمن کا ایک مفصل بھاشیہ لکھ رہے ہیں۔ یہ بھاشیہ اپنی مثال آپ ہوگا۔ یہ بھاشیہ شری پنڈت جی کی بلند پروازی کا ایک نمونہ ہوگا۔ اس بھاشیہ کے مطالعہ سے شت پتھ براہمن اور یجروید کے عمیق مسائل آپ پر بخوبی واضح ہو جائیں گے۔ اور ویدک وگیان کے بیش بہا موتی آپ کے پاس آ جائیں گے۔ ماہ دسمبر سے یہ بھاشیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماہواری رسالہ "آریہ" (ہندی) میں شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس لئے دھارمک مطالعہ کا شوق رکھنے والے اصحاب کو ماہ دسمبر سے ہی "آریہ" کا خریدار بن کر اس بیش قیمت اور نایاب چیز کو اپنے گھر دن

منگا لینا چاہئے۔ یہ گرنتھ جب الگ کتابی اور میں شائع ہوگا۔ تو اس کی قیمت تیس چالیس روپیہ سے کم نہ ہوگی۔ اور ہر ایک شخص کے لئے اس کا خریدنا آسان نہ ہوگا۔ "آریہ" کے خریدار بن کر آپ آہستہ آہستہ اس گرنتھ کو حاصل کر لیں گے۔ اور آپ کو بار بھی محسوس نہ ہوگا۔ "آریہ" کا سالانہ چندہ صرف ۳ روپے ہے۔ اس قلیل رقم میں آپ ہر ماہ شت پتھ کے بھاشیہ کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے دھارمک اور معلومات سے پر مضامین حاصل کر سکیں گے۔ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔ اور آج ہی ۳ روپے بھیج کر "آریہ" کے خریدار بن جائیے۔

منیجر "آریہ" (ہندی) گورو دت بھون لاہور

سماچار جگت

آریہ سماج نواں شہر کا اُتسو :- آریہ سماج نواں شہر ڈسٹرکٹ ضلع جالندھر کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ دسمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔
(بدر سین منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جالندھر شہر کا اُتسو :- آریہ سماج جالندھر شہر کا سینتالیسواں سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵ دسمبر کو بڑے سماروہ پُوروک منایا جائے گا۔

شری پُوجیہ نارائن سوامی جی مہاراج - شری پُوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج - شری پنڈت چموپتی جی ایم - اے گورنر گوروکل کانگڑی - شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار - شری مہاشہ کرشن جی مالک پرتاپ و پرکاش اور شری پنڈت بھگت رام جی ڈنگہ واسی آدی مہانو بھاؤں نے اس جلسہ پر پدھارنا سویکار کر لیا ہے:۔ (گنگادھر سین منتری آریہ سماج جالندھر شہر گوروکل سیکشن)

شاکھا گوروکل جہلم کا اُتسو :- شاکھا گوروکل جہلم کا پہلا وارشک اُتسو ۳۰-۳۱ دسمبر ۱۹۳۲ء و یکم جنوری ۱۹۳۳ء کو گوروکل بھومی میں ہونا قرار پایا ہے۔ گوروکل پریمی پدھاریں۔
(کوالنشی رام بہل منتری گوروکل کمیٹی جہلم)

آریہ سماج مان کا چناؤ :- آریہ سماج مان ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ چناؤ اس پرکار ہوا :-
لالہ موہن لال جی بنشنر پردھان - لالہ گنپت رائے جی اپ پردھان - مہاشے نرنجن داس حکیم منتری - مہاشے میلا رام جی اپ منتری - لالہ چونی لال جی خزانچی :-
لالہ رلا رام حاکم رائے پسران سوار کاہن سنگھ کھتری نے مبلغ دو سو چالیس روپے کے خرچ سے سماج مندر کی دیوار پختہ کرا دی ہے۔ اور سماج مندر پر قبضہ کو دیا ہے:۔
(نرنجن داس منتری)

آریہ سماج خیرپور ٹامیوالی میں وید یگیہ :- ۱۱ سے ۱۵ نومبر تک سام وید کا یگیہ کیا گیا۔ پنڈت وشنو ناتھ جی پنڈت ماسٹر ناجی - مہاشہ سالگرام جی بھجنیک - یگیہ کے موقعہ پر پدھارے۔ پنڈت وشنو ناتھ جی پانچ دن صبح اور شام دونو وقت یگیہ کراتے رہے - اور ویاکھیان بھی دونو وقت کرتے رہے۔ شری پنڈت ماسٹر ناجی اتفاقیہ ایک رات میجک لالٹین کی تصویریں دکھلا کر دوسرے دن بیمار ہو گئے - وید پرچار فنڈ کے لئے ۸۶/ روپے اکٹھے ہوئے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ۸۰/ روپے بھیجے گئے۔ شری لالہ گوروداس رام صاحب اور ان کے بیٹے نے یگیہ کے اخراجات اپنے ذمے لئے:۔
(ڈاکٹر آنند رائے مینیجر آریہ سماج خیرپور ریاست بہاولپور)

آریہ سماج میلسی کی شیتاہک ڈائری :- ۲۶ ہاڑ ۱۹۳۲ کو ہائی سکول میں جہاں کہ ہر ماہ کے آخری سنیچروار کو ہون یگیہ ہوا کرتا ہے۔ بہت ودیارتھی بیٹھتے ہیں۔ ہون کرایا گیا:۔

۲ آریہ سماج میں رانی کی کوٹ ادوگی بھجن منڈلی جو کہ پنڈت بلدیو جی - گوبردھن داس جی و ماسٹر سکھدیال جی پر مشتمل ہے روزانہ ویدک ہمینتوں کی کیرتن کر رہی ہے۔ سمیہ انوکول اپدیش بھی ہوتے رہتے ہیں:۔

۳ آریہ سماج کی طرف سے اس سپتاہ ماسٹر اندرجیت نے کرم پور میں ایک ویاکھیان دیا - اس ماہ کمیٹی پور - کرم پور - لودھراں اور کہروڑ میں پرچار کیا گیا:۔

۴ آریہ سماج ملتان و سبھا سمتی ملتان نے مبلغ ۵۰/ روپیہ کرم پور کے شدھ شدہ بھائیوں کی امداد کے لئے میلسی سماج کو بھیجا تھا۔ چنانچہ سہائتا ارتھ پردھان جی کرم پور گئے۔ پرنتو ان شدھ شدہ بھائیوں کے شراب اور چرس وغیرہ ویسنوں میں پڑ جانے کی وجہ سے اور کرم پور پنچایت کے سفارش نہ کرنے کے کارن انہیں سہائتا دینی مناسب نہ سمجھ کر روپیہ ہر دو سنستھاؤں کو واپس لوٹا دیا گیا ہے:۔
(اندرجیت)

پرانے آریہ سماجی کا پرلوک گمن :- کہروڑ کے پرانے آریہ سماجی منتریان لالہ گنگا رام جی کا دیہانت ۲۱ نومبر کو ہو گیا۔ لالہ جی عرصہ تک کہروڑ آریہ سماج کے پردھان رہے تھے - اور نہایت پرستار تھے اور ان تھک کارکن تھے۔ ان کی مرتیو کے کارن لوکل ڈی - اے - وی ہائی سکول جس کے چلانے میں ان کا زبردست ہاتھ تھا۔ ۲۲ نومبر کو بند رہا۔ آریہ سماج اور سکول سٹاف و ودیارتھیوں کی طرف سے شوک پرستاؤ پاس کئے گئے۔ اور ان کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی - داہ کرم سنسکار ویدک ریتی سے ہوا:۔
(منتری آریہ سماج کہروڑ)

شوک سماچار :- ۳ نومبر ۶ بجے شام کو سٹیشن چنوں منڈی کے نزدیک ریل سے کٹ کر ۲۰ سالہ بھتیجے لاجپت رائے محرر چنگی چنوں منڈی نے گاڑی کے آگے لیٹ کر خودکشی کر لی ہے۔ بچے بیوہ - والدہ اور [illegible] دن رات ورلاپ کر رہے ہیں:۔
(حکم چند مدرس مڈل سکول سردار پور ضلع ملتان)

شوک پرستاؤ :- آریہ سماج کبیر والا نے دھرم پتنی مرگیا سنگھ لالہ لاجپت رائے کی موت پر شوک پرستاؤ پاس کیا:۔
(مناسنگھ منتری آریہ سماج ہذا)

وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی میں نئے بالکوں کا داخلہ

وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی میں اس سال جو اصحاب اپنے لڑکوں کو داخل کرانے کے خواہشمند ہوں - ان کو اپنی درخواستیں بہت جلد بھیج کر منظوری حاصل کر لینی چاہئے۔ گوروکل کے قواعد اور داخلہ فارم دفتر گوروکل کانگڑی ڈاکخانہ گروکل [illegible] سہارنپور سے منگا سکتے ہیں:۔

مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی - ضلع سہارنپور

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور :- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپدیشکوں کے لئے اور آریہ سجنوں میں ویدک دھرم کے سدھانتوں کے گیان کے لئے کچھ پریکشائیں مقرر کی ہوئی ہیں جن کا پربندھ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے آدھین ہے۔ امسال بھی حسب معمول امتحانات ماہ مارچ کے آغاز میں ہونگے۔ (ٹھیک تاریخیں بعد میں پرکاشت کی جائیں گی) امیدواروں کو چاہئے۔ کہ اپنی درخواستیں معہ فیس امتحان ۱۵ جنوری ۱۹۳۳ء تک بھیجدیں۔ شرح فیس حسب ذیل ہے:۔
سدھانت وشارد دو روپے - سدھانت بھوشن دو روپے / سدھانت شرومنی تین روپے:۔
ان امتحانات میں سدھانت وشارد ایسی پریکشا ہے جس کے تمام گرنتھ ہندی میں ہیں۔ اور جو ویدک دھرم سے واقفیت رکھنے والے کے لئے ان کا جاننا نہایت ضروری ہے - اس کی تیاری ودیالہ سے باہر بھی ہو سکتی ہے - کورس پرچہ مندرجہ ذیل ہیں:-
پہلا پرچہ ستیارتھ پرکاش - دوسرا پرچہ سنسکار ودھی - تیسرا پرچہ رشی کرت لگھو گرنتھ - چوتھا پرچہ درشنانند گرنتھ سنگرہ و آپدیش منجری - پانچواں پرچہ آریہ دھرم مینڈ جیون - چھٹا پرچہ بھارت ورش کا اتہاس پہلا حصہ (پروفیسر رام دیو کرت) ساتواں پرچہ

ودیالیہ نشنگ سماودھان :-

اُمیدواروں کی درخواستیں چھپے ہوئے فارم فارم پر آنی چاہئیں۔ جو ودیالیہ سے مل سکتے ہیں۔ مزید حالات کے لئے ودیالیہ کے پراسپیکٹس ملاحظہ فرمائیں :-

(سوتنترانند آچاریہ ویانند اُپدیشک ودیالیہ)

کوٹ کپورہ میں پہلا ویدک وواہ :- یہ خبر نہایت خوشی سے سُنی جائے گی۔ کہ لالہ ہیرا رام جی منتری آریہ سماج کوٹ کپورہ کی سپتری کا وواہ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۲ء کو پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ سنسکار پنڈت منسا رام جی نے کرایا۔ ور پکش اور کنیا پکش کی طرف سے پندرہ پندرہ روپے مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیئے گئے :-

(منشی رام گپتا)

آریہ سماج ممباسہ کے سماچار :-

آریہ سماج ممباسہ (برٹش ایسٹ افریقہ) میں دیوالی کا تیوہار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ رشی دیانند کے جیون پر وکتر تائیں ہوئیں۔ اور بڑے پربھاوشالی بھجن ہوئے۔ اس موقعہ پر خوش قسمتی سے آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹ افریقہ کے پردھان شریمان سیٹھ ناہجی کالیداس مہتہ جی اور سکرٹری سیٹھ چھوٹا بھائی پٹیل اپستھت تھے۔ سیٹھ کالیداس مہتہ نے آریہ سیوا ٹرسٹ کلب ممباسہ کے احاطہ کے اردگرد تار لگانے کا کل خرچ دینا منظور کیا :-

آریہ سماج ممباسہ کے سکرٹری مسٹر تُلسی لال جی پٹیل گورنمنٹ سروس سے ریٹائر ہو کر بمبئی اپنا بزنس شروع کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ آریہ سماج کی طرف سے آپ کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ اور ان سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اپنی پرانی سماج ممباسہ کو بھول نہ جائیں۔ جس کا جواب مسٹر تلسی لال جی نے بڑے وزندار الفاظ میں دیا :-

۲ - ۱۳ نومبر کو آریہ سماج مندر میں مہاشہ بدری ناتھ آریہ جو بھارت کی یاترا کر کے آئے ہیں۔ کا بہت سُندر اور منوہر بھجن اپدیش ہوا۔ بھاری حاضری میں مہاشہ بدری ناتھ جی کا تین گھنٹہ تک بھاشن ہوتا رہا جس کا جنتا پر بہت اچھا اثر ہوا :-

۳ - ۲۲ نومبر کو یہاں کے مشہور سوشل سدھارک ڈاکٹر امرت لال سیٹھ کی کرشنا بلڈنگ کے احاطہ میں آریہ سماج کے زیر اہتمام شریمتی منی بائی روڑا ادھیاپکہ گورنمنٹ انڈین سکول کا پنروواہ سیٹھ دھیرج لال دیارام سوداگر کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ ور کی طرف سے آریہ سماج ممباسہ کو ۱۰۱ شلنگ مونتی سٹرس

لیگ کو ۵ شلنگ۔ پرچار فنڈ کو ۵ اشلنگ۔ اور انڈین گرلز سکول کو ۲ اشلنگ دان دیا گیا۔ بواہ کی کارروائی سماپت ہونے کے بعد ڈاکٹر امرت لال کی طرف سے اپستھت سجنوں کو ٹی پارٹی دی گئی :-

دیا پورام شرما آنریری سکرٹری آریہ سماج ممباسہ

پردھان مہودے آریہ پرتی ندھی سبھا کا شاندار سواگت :- آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹ افریقہ کے سیوگیہ پردھان شری راج رتن سیٹھ ناہجی کالیداس مہتہ پورے ایک سال تک بھارت درشن میں رہ کر واپس پدھار رہے تھے۔ سبھا کی آگیا انوسار آریہ پریوار کے معزز اور برگزیدہ اصحاب عموماً اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے سیکرٹری منڈل اور ممبران بالخصوص آپ کے سواگت کے لئے بندرونی سٹیشن پر ۲۰ نومبر کو موجود تھے۔ علاوہ ازیں شہر کے ہر طبقہ کے معزز اصحاب بھی آپ کی پیشوائی کے لئے براجمان تھے۔ ۱۰ ½ بجے آپ کی گاڑی سٹیشن پر آئی۔ ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے ساتھ آپ کے اور شریمتی سنتر ناہجی کالیداس کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اور شردھانند برہمچاری آشرم کے بینڈ نے سواگت گیت باجہ کے ساتھ گایا۔ پھر آپ سیدھے آریہ سماج مندر میں پدھارے جہاں پر سارا آریہ پریوار آپ کے سواگت کے لئے موجود تھا۔ حُسن اتفاق یہ تھا۔ کہ شریمان بابو بدری ناتھ جی آریہ بھی جو کہ ... بھارت سے واپسی پر اسی روز آریہ سماج مندر میں پدھارے تھے۔ اس لئے آریہ پریوار نے دل کھول کر ہر دو مہانو بھاؤں کا سواگت کیا۔ اور شریمان مہاشے بدری ناتھ جی کا منوہر ویاکھیان "میری بھارت یاترا" پر برابر دو گھنٹہ ہوتا رہا جس میں آپ نے کھدر کی دھارن کرنے اور بھارتیوں سے بھارت کی بنائی ہوئی اشیاء کو استعمال کرنے کی اپیل کی :-

شردھانند برہمچاری آشرم میں اسی روز شام کو راج رتن سیٹھ ناہجی کالیداس مہتہ کو آریہ پرتی ندھی سبھا برٹش ایسٹ افریقہ کی طرف سے مان پتر پیش کیا گیا۔ اور برہمچاریوں کی عمدہ عمدہ جسمانی کھیلیں کرائی گئیں۔ شریمان سیٹھ جی نے نہایت ہی سُندر الفاظ کے ساتھ اپنی جوابی تقریر میں کہا کہ یہ سواگت آپ کے پریم کا سوچک ہے۔ اور جب تک میرے اندر ویدک بھاؤ جیتا جاگتا رہے گا تب تک میں سیوک ہونگا۔ کہیں دیوی لکشمی کا پجاری ہوں۔ ورنہ اسری لکشمی تو دنیا میں طرح طرح کے وِگرہ و دھاد پیدا کر کے سنسار کی اشانتی کا کارن بن رہی ہے :-

آریہ سماج نیا مارکیٹ کے سماچار :-

سوامی سیوکانند جی ... روزانہ ۸ بجے ... تک گیتا کی کتھا کرتے ہیں :-

مہاشہ دتا رام جی نے اپنے گھر پر اپنے پتر کے جنم دن پر ہون کرایا۔ سوامی جی کا منوہر اُپدیش ہوا۔ اور ۳ ½ روپے دان ملا :-

ویدا ستھاپنا اُتسو۔ شری سوامی جی نے آریوں کا دھیان آریہ سماج کے نتیہ نیم کی طرف کھینچا۔ اور آریہ سماج مندر میں ویدوں کی استھاپنا اور ویدوں کی پوجا ... چلنے کی سدھار اکی۔ ... کارروائی شروع ... بجے آریہ سماج مندر میں آرمبھ ہوئی۔ ... سندھیا اور پرارتھنا کے پشچات ... گایتری کے اچارن کے ساتھ شری پنڈت جسراج جی ... نے اپنے ... سے ویدوں کی ویدا آسن پر ستھاپنا کی۔ اور سوامی جی کا ویدوں کی مہانتا پر پربھاوشالی اپدیش ہوا :-

وید پاٹھ۔ سوامی جی ہر روز پراتہ ۷ بجے سے ... بجے تک وید پاٹھ کر رہے ہیں :-

آریہ سماج مندر کا پرویش دوار۔ آریہ سماج مندر کے وشال صحن میں اُتسو کے واسطے بنائے ہوئے پنڈال میں پراتہ ہون یگیہ کیا۔ ... کارروائی آرمبھ ہوئی۔ سندھیا اور پرارتھنا کے بعد سیٹھ نارائن داس جی ملک سبھا پتی نرواچت ہوئے۔

پنڈت مہاشہ رام سیوک لال جی کپور ... پنڈت رہدیو شاستری۔ پنڈت گینشور جی۔ مہاشہ ہیرا لال جی۔ شری سوامی سیوکانند جی کے مہرشی دیانند جی مہاراج کے پوتر جیون تتھا آریہ سماج کی سیوا پر اتی منوہر بھاشن ہوئے۔ اور سوامی جی نے بدھاری ہوئی سہینتا کا دھیان آریہ سماج مندر کی چوتھی ادھوری دیوار کی طرف دلایا جس کے سمندر کے کنارے ہونے کے کارن خرچ کی زیادہ آوشیکتا تھی۔ اپیل پر مندرجہ ذیل دان پراپت ہوا۔

سیٹھ ... جیٹھن داس جی - ۳۰۰/- روپیہ
لالہ ... داس جی اکسٹر - ۱۰۰/- ،،
مہاشہ بابو رام جی پردھان سماج - ۱۰۰/- ،،
متفرق چھوٹی چھوٹی رقمیں - ۳۹/- ،،

طلائی تمغہ۔ مہاشہ بہاری لال جی سرکاری آریہ سماج نے اپنی اور سے مہاشہ کشن چند جی کو جو کہ آریہ سماج نیا مارکیٹ کے پرسدھ سیوک ہیں ایک طلائی تمغہ پیش کیا۔ جو سبھا پتی جی نے زور تالیوں کے درمیان مہاشہ کشن چند جی کے کوٹ پر لگایا :-

اچھوت بالکوں کو وستر۔ آریہ سماج نے اپنی اور سے ۱۲۵ اچھوت بالکوں کو وستر دیئے جن میں چند سکول کے ودیارتھی اور باقی وہ تھے جنہوں نے سماج میں سوامی وگیانانند جی کے پوتر ہاتھوں یگیوپویت دھارن کئے تھے سب بنارس کے رہنے والے ہیں :-

---

رائے بہادر سول راج ایم۔ اے کی ۳۶ سال سے مشہور و معروف طاقت کی بہترین دوا

دوجراج وٹی

قیمت ۴۰ گولی اڑھائی روپے

(۱) دماغی کمزوری (۲) کمزوری اعضائے رئیسہ (۳) ذیابیطس (۴) عورتوں کی تکلیف حیض (۵) جریان اور احتلام پیشاب کی بیماریاں (۶) دائمی زکام اور کھانسی (۷) قبض (۸) دل کا دھڑکنا (۹) کے لئے بھی مشہور ہو رہی ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے :-

لوگ کیا فرماتے ہیں؟ :- صوبہ سرحد کے ایک سول ہسپتال کے اسسٹنٹ سرجن صاحب تحریر فرماتے ہیں "میں آپ کی دوجراج وٹی عام طور پر جوانوں میں جریان اور عام دماغی کمزوریوں کے لئے برت رہا ہوں۔ واقعی کافی مفید ثابت ہو رہی ہے" :-

مہتمم صاحب توشہ خانہ ریاست رام پور رقمطراز ہیں :- بواسیر کا خون کثرت سے آنا شروع ہو گیا تھا۔ مجھ کو انتظار تھا۔ کہ خون بند ہو۔ تو دوا شروع کروں۔ مگر اتفاق سے اسی دوران میں پیشاب کی بھی کچھ تکلیف زیادہ ہو گئی۔ تو مجبوراً میں نے دوجراج وٹی شروع کی۔ اس کے استعمال سے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پیشاب کو فائدہ ہوا۔ اور خون بواسیر بھی اس سے بہنے نہیں آیا۔ براہ مہربانی دو پیکٹ دوجراج وٹی اور بذریعہ وی۔ پی پارسل جلد روانہ فرما کر مشکور فرمائیں (آرڈر بحوالہ اخبار آریہ) :-

المشتہر

منیجر مہیش اوشدھالیہ پاپڑ منڈی پوسٹ بکس ۱۳۶ لاہور

مدراس میں آریہ سماج کا کام

میں لاہور سے مدراس آنے والا تھا۔ تو خیال نہ تھا۔ کہ یہاں پر کوئی آریہ سماج ہو گی۔ لیکن جب میں یہاں آیا۔ تو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ کہ یہاں پر آریہ سماج موجود ہے۔ چنانچہ ایک بھیرہ نواسی بھائی کے ذریعہ ۱۲ر نومبر کو سماج مندر میں پہنچ گیا۔ جہاں کہ چند آریہ بھائیوں کے اور خصوصاً مسٹر پلے سکرٹری آریہ سماج کے درشن ہوئے +

دوسرے دن ۱۳ر نومبر کو صبح سپتاہک ست سنگ میں شامل ہوا۔ حاضری ۵۰ کے قریب تھی۔ قریباً سب نے ہی ہون منتر اچارن کئے۔ اور ہندی میں اور مدراسی بھاشا میں بھی بھجن بولے۔ تت پشچات ایک گجراتی مہاشہ جی نے انگریزی میں دھرم کے وشئے پر سرمن دیا۔ جس کے بعد مجھ کو سب بھائیوں سے پریچیت کرایا گیا۔ اور میں آریہ سماج جائنہ بازار مدراس کا ممبر بن گیا۔ کیونکہ سروس کے سلسلہ میں کچھ عرصہ تو میں نے یہاں رہنا ہی ہے +

اگلے ہفتہ ۲۰ر نومبر کو میں پھر سماج میں گیا۔ جبکہ حسب معمول ہون اور بھجن ہوئے۔ لیکن ایک خاص بھجن نے مجھ کو بہت اٹریکٹ کیا۔ جبکہ مدراسی بھاشا میں سب نے "آج ل سب گیت گاؤ اس پربھو کے دھنیہ واد" کا بھجن گایا۔ جس کے آخیر پر مدراسی بھاشا میں بھی دھنیہ واد ہی بولتے تھے۔ جس کے بعد شریمان ڈاکٹر بیٹل جی سے سرمن کے واسطے درخواست کی گئی۔ جنہوں نے شدھ ہندی بھاشا میں جب بھومکا ختم کی۔ تو آریہ سماج مدراس کے پرچارک شریمان پنڈت کیشو دیو گیانی جی نے اس کا انوواد انگریزی میں کیا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ کہ اگر یہاں ایسا ہی حال ہے۔ تو اب میں اپنا سرمن انگریزی میں ہی دیتا ہوں۔ جو کہ سوامی جی کے جیون پر تھا۔

پھر شام کو آریہ سماج ترپلیکین بیچ مدراس کے ہفتہ واری جلسہ میں معہ پنڈت جی شامل ہوا۔ جہاں پر کہ ایک بڑا بھاری کھلا میدان سمندر کے کنارے پر تھا۔ اور سب پبلک ریت پر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ اور مدراسی بھائی مدراسی بھاشا میں بھجن بول رہے تھے۔

جب ہم پنڈال میں داخل ہوئے۔ تو مدراسی بھائیوں نے ہمارا استقبال چیئرز کے ساتھ کیا۔ بھجنوں کے بعد ایک مدراسی مہاشے مسٹر ونکٹیشور نے مدراسی بھاشا میں آریہ سماج کے اُپدیش پر لیکچر دیا۔ جو کہ بہت ہی پر جلوش تھا۔ اس کے بعد پنڈت گیانی جی نے اپنے دورہ کا حال انگریزی میں سنایا۔ جو کہ وہ پرانت بھر کا کرکے ابھی واپس آئے تھے۔ نیز چند لوکل اعتراضات کا نہایت مدلل جواب دیا۔ جو کہ مخالف بھائیوں نے کئے تھے۔ پھر شانتی پاٹھ کے ساتھ جلسہ سماپت ہوا +

آریہ سماج مدراس کی لائبریری میں پنجاب پرانت کا ایک اردو اخبار "پرکاش" لاہور اور ایک ہندی بھاشا کا "آریہ" اور ایک اخبار اردو "تیج" دہلی صرف دیکھے گئے۔ حالانکہ میرے خیال میں اس لائبریری میں پنجاب پرانت کے تمام ساماجک اور سوشل اخبار آنے چاہئیں۔ لیکن اس سماج کے پاس ابھی دھن کی بہت کمی ہے۔ سماج کا اپنا کوئی مندر نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے کم از کم پچاس روپے ماہوار تو کرایہ کا ہی دینا پڑتا ہے۔ اور ٹریکٹ وغیرہ بھی چھپوائے جا رہے ہیں۔ اور یہی کارن ہے۔ کہ اس سماج کی ابھی تک اپنی کوئی استھا بھی نہیں ہے +

لیکن میں اس سمبہ اس خاص ویکتی کا کہ جن کے پرستار کئے سے یہاں کچھ اب تک ہوا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ مدراس پرانت کے پرچارک شریمان پنڈت کیشو دیو گیانی سناتک گورو کل کانگڑی ہیں۔ جہاں وہ سنسکرت کے اچھے ودوان ہیں۔ وہاں انگریزی کے بھی سکالر اور سپیکر ہیں۔ آپ آریہ سارودیشک سبھا دہلی کی جانب سے یہاں پرچار کا کام کرتے ہیں۔ ان کا کام کرنے کا طریقہ اور کنٹرول اور پریم قابل تعریف ہے۔ یہاں قریباً سب ہی آریہ بھائی نوجوان کام کرنے والے ہیں۔ اور ان سب مدراسی بھائیوں کو پنڈت جی میں بہت ہی شردھا اور وشواس ہے۔ مختصراً یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ ایسا ہی پرچارک اس جگہ کے واسطے موزوں تھا۔ جو کہ مدراس کی خوش قسمتی سے مل گیا ہے۔ پرماتما پنڈت جی کو اپنے اُدیش میں سپھلتا دیوے۔ یہ ہی میری پرارتھنا ہے۔

مدراس بہت خوبصورت اور صاف نگر ہے۔ جہاں کہ سڑکوں پر بے شمار ٹریفک کے باوجود بھی گرد نہیں اڑتی ہے۔ گھر اور دوکانیں سب رنگ برنگ کے ہیں۔ کم از کم سفیدی تو ہر ایک پر ضرور ہے۔ یہاں کے استری اور پرش ننگے سر اور ننگے پاؤں رہتے ہیں۔ اور دھوتی پہنتے ہیں۔ الغرض سادگی یہاں ابھی تک بہت ہے۔ یہاں جھیوروں کی کوئی دوکان نہیں۔ ہوٹلوں کے طریقہ پر ہی ریسٹورنٹ بنے ہوئے ہیں۔ جہاں کہ رہنے کا بھی انتظام ہے۔ زیادہ تر لوگ یہاں ابھی تک زمین پر ہی رات کو سوتے ہیں۔ یہاں انگریزی بھاشا کا بہت ہی پرچار ہے۔ چپڑاسی اور سبزی فروش وغیرہ بھی قریباً سب انگریزی میں ہم لوگوں سے بات چیت کرتے ہیں۔ اور دوکانداروں نے بھی اپنے Salesman مدراسی انگریزی بولنے والے ملازم رکھے ہوئے ہیں۔ پس باہر سے آنے والوں کے لئے خاص بات یہ ہے۔ کہ کسی کو کسی بھی کام کے واسطے یہاں نہ آنا چاہئے۔ جو کہ بخوبی انگریزی نہ سمجھتا ہو۔ آریہ سماج کے پرچار کا کام بھی بغیر خاص لیاقت انگریزی کے نہیں ہو سکتا ہے :۔

(شانتی سوروپ سابق مینیجر آریہ نگر)

بقیہ صفحہ ۱۱

وید منتروں کا خود اچارن کیا۔ یہ باتیں گاؤں کے لوگوں کو بہت ناگوار گزریں۔ لیکن آپ نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ اور چٹان کی طرح مضبوط رہے :۔

اب آپ کا نام سارے پرانت میں مشہور ہو چکا تھا۔ آریہ سماج بدوتلی نے جو ملک پور سے ۲½ میل کے فاصلہ پر ہے۔ انہیں اپنا پروہت بنایا۔ چونکہ یہ ایک بڑا قصبہ ہے۔ اس لئے آپ کو کام کرنے کا خوب موقعہ ملا۔ بدوتلی کے بھائیوں کے متعلق شکایت تھی۔ کہ وہ کوئی جرأت کا کام شدھی۔ دلت اُدھار آدی نہیں کر سکتے تھے۔ آپ کے جانے سے سب کمزوریاں دور ہو گئیں۔ پرواروں میں بھی آریہ سماج کا خوب پرچار ہوا۔ اب چونکہ آپ کو من چاہا کام مل گیا۔ اس لئے علاقہ میں دور دور تک شدھی۔ دلت اُدھار پرچار اور سنسکاروں کے لئے پہنچتے۔ آپ کی عمر ۵۰ سال سے اوپر ہو چکی تھی۔ اس لئے اب بان پرست آشرم میں جانا چاہتے تھے۔ آپ کی سنتان صرف ایک کنیا ہی تھی۔ اپنی زمین سب اس کے نام لگا۔ اپنی دھرم پتنی کا وہیں انتظام کر کے بان پرست کے لئے بالکل تیار تھے۔ مجھ سے وچار بھی کیا کہ اس اوستھا میں مجھے کہاں رہ کر ابھیاس کرنا چاہئے۔ کہ موت کا قاصد آ پہنچا۔ اور آپ تپ محرکہ میں چند دن مبتلا رہ کر بے ہوشی کی حالت میں آج سے ۵-۶ سال پہلے سورگ گتی کو پراپت ہو گئے۔ جس نے ایک دن بھی آپ کا ست سنگ کیا۔ وہ آپ کو کبھی بھلا نہیں سکتا :۔

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्व-मार्य्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ممالک غیر سے فی پرچہ ایک آنہ

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۲ع للعہ

کرشن بی۔اے ایڈیٹر

THE PRAKASH LAHORE

نمبر ۴۹ | SUNDAY 18 DEC 1932 | ۴ پوہ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۳۲ء۔ دیانند آبد ۱۰۸ | جلد ۲۸

اوم
ویدامرت

سرو شکتیمان پرماتما کی یاد!

न दुष्टुती मर्त्यो विन्दते वसु न स्रेधन्तं रयिर्नशत।
सुशक्तिरिन्मघवन्तुभ्यं मावते देष्णं यत्पार्ये दिवि॥ अथर्ववेद॥

ارتھ۔ خود غرضی پر مبنی خراب ستتیوں سے اس سرو گنوں کے ندھان اور ساری شکتیوں کے نواس سھان "وسو" پرماتما کو کوئی بھی نہیں پراپت کر سکتا۔ اور نہ ہی ایسے خود غرض ہنسک کو مطلوبہ خواہش کے حصول میں اصلی کامیابی پراپت ہو سکتی ہے۔ اے صدق دل سے ستتی کرنے والے ایشور پر شالی منش! اس لوک اور پرلوک میں سرو شکتیمان پرماتما تجھے ہی سمت دینے یوگیہ پدارتھ پراپت کراتا ہے ؛

सुशक्ति

وشئی خراب ستتیوں کو کہتے ہیں یعنی بھوگ ولاس کے لئے پاپ کرم میں پرورت کرانے والی مارن یا موہن اچاٹن وغیرہ ناموں سے پرسدھ جو ستتیاں ہیں۔ وہ دشٹیاں کہلاتی ہیں۔ ذریعہ ہنسک لوگ بھی نوع انسان کو دھوکہ دیکر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ بھلت جیوتش، قسمت آزمائی اور چمتکاروں کا شمول بھی اسی دشٹی میں کیا جا سکتا ہے۔ لہذا ان دھوکہ دہی کے کاموں سے سچی خوشی سدا الٹی راحت کا لعنقا دور لے جانے کا ذریعہ ہیں۔ یہ سنسار میں دوسروں کی ہنسا اور اپنے سوارتھ کو سدھ کراتی ہیں۔ [illegible] پرماتما کے نام سے کوسوں دور [illegible] اے انسان! تو دنیا کو تو دھوکہ میں رکھکر شکر [illegible] بے ایمانی کے پردہ میں خوب کمایا جا سکتا ہے۔ اور غریبوں، یتیم جاہلوں کے دھن سے خوب ہاتھ رنگے جا سکتے ہیں۔ تو ہی تیرے مارن، موہن، اچاٹن [illegible] اور بنیادی دھوکے [illegible] پر قدرتی اسباب کا نزول ہوگا۔ جب تیری ذات پر قدرتی اسباب کا نزول ہوگا۔ [illegible] ننکانہ صاحب سے روٹی کھا سکتا ہے۔ لیکن سرو شکتیمان کے ہاتھوں سے کہاں بچ سکتا ہے؟ جب تیری ذات پر قدرتی اسباب [illegible] لئے مہیب شکل اختیار کر چکا ہوگا۔ جس سے کے قتل، دھرلے رہ جائیں گے۔ اس وقت تیری ہنسا ہوگی۔ اور تجھے کوئی بچا نہ سکے گا۔ اس وقت یہ لوک اور پرلوک تیرے لئے

اگر تو سچا دھن چاہتا ہے۔ تو خود غرضی کو چھوڑ۔ اور دانی بن۔ کچھ پروپکار کرنا سیکھ۔ یہ تیری محنت اور دیا ہوا دان ضائع نہ ہوگا۔ اس سرو شکتیمان پربھو سے دوستی صورت میں غدار نہ سکے گا۔ کہ وہ پربھو سرو شکتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ بے لالچ یعنی غیر مستحق کو تو دے دے۔ اور مستحق بکتا ہی رہ جائے۔ یہ بات نہایت ہی قبیح اور اس کی شکتی کے اتینت ورودھ ہے۔ کیونکہ وہ پرماتما تجھے اس کا مزہ اور سیدھے ملے گا۔ ہاں تجھے نشکام ہی رہنا چاہئے۔ اسی میں تیری بہتری ہے۔ اور پھر یہ بھی یقین رکھ۔ صرف قادر مطلق ہی نہیں۔ بلکہ سرو شکتی یعنی قدرت احسن کا مالک ہے۔ اور اگر پرماتما قدرت شنیعہ کا ملکہ بھی رکھتا ہوتا۔ تو تو جیسے رشی دیانند کے الفاظ کیا ایشور اپنے آپ کو مار بھی سکتا ہے .... اور دکھی بھی ہو سکتا ہے کہ ایشور کے گن، کرم، سوبھاؤ کے ورودھ ہیں۔ تو تمہارا وچن کہ ایشور سب کچھ کر سکتا ہے۔ ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے" میں سچائی ہے۔ اور وہ ویدک آواز ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آج سنسار کے مخترعہ مذاہب اپنے اعتقاد پر نظر ثانی کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ "قدرت سے مراد ہمیشہ وہ کام ہوا کرتے ہیں۔ جو عمدہ اور بڑے اور کرنے لائق ہیں۔ انسان کو پڑھانے والے ہوتے ہیں"۔ حدوث روح و مادہ صفحہ ۳۲ مصنفہ مولوی محمد اسحاق صاحب قادیانی ــــ ہندو بھائیو! پیارے ششبد ہمیشہ یاد رکھو۔ کہ وہ پرماتما سرو شکتی یعنی اچھی طاقتوں کا مالک ہے۔ اور بری طاقتوں کا وناشک ہے ؛ (ادم شرم)

شانتی پرکاش آریہ مناظر۔ گورودت بھون۔ لاہور

شری سُوریہ کُماری گرنتھاولی کا پرتھم پُستک

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

"لائق مصنف کے بھگوان کرشن کو انکے اصلی رُوپ میں سنسار کے سامنے رکھنے کا سپھل پریتن ہے۔ یہ پُستک نہ صرف شری کرشن کا جیون چرتر ہی ہے۔ بلکہ انکے عہد کا پورا اتہاس ہے"

("پرکاش"۔ لاہور)

"کتاب کا اُتم ہونا مصنف کے نام سے ہی جانا جاتا ہے بنر کرشن کا چرتر اس ڈھنگ سے لکھ کر ایک نیا رتن پبلک کے ہاتھ میں دیدیا ہے۔ پُستک سنگرہ یوگیہ ہے"

("آریہ گزٹ"۔ لاہور)

"ہندی میں اپنے ڈھنگ کا کرشن کا یہ پہلا چرت گرنتھ ہے۔ اس میں اتہاس کی درشٹی سے کرشن کا سانگوپانگ چرت منورم شیلی میں انکت کیا گیا ہے"

("سرسوتی"۔ الہ آباد)

یوگیشور کرشن

(لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سیوک)

اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ کہ ایسا کوئی جیون چرتر لکھا جائے جس سے شری کرشن کے آدرش جیون کا واستوک چترن ہو۔ پنڈت جی نے آریہ بھاشا میں یوگیشور کرشن کا جیون چرتر لکھ کر اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ پنڈت جی ایک بڑے اچھے شاعر اور پرسدھ لیکھک ہیں۔ ان کے قلم سے لکھا ہوا یہ جیون چرتر کیسا ہوگا۔ پاٹھک خود اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یہ پُستک ہر ایک آریہ نر ناری کو پڑھنی چاہئے۔ اور آریہ سماجوں کی لائبریریوں میں اس کی ایک ایک کاپی ضرور رہنی چاہئے۔

سُندر چھپائی۔ بڑھیا اینٹک کاغذ۔ انڈین پریس میں چھپی ہوئی اُتم جلد

قیمت ۲/۸

اخبارات کیا کہتے ہیں؟

"پُستک بہت سندر ہے۔ ایک بار ہاتھ میں آ کر لے۔ ختم کئے بنا اٹھنے کو جی نہیں چاہتا۔ انیک پرسنگوں پر پاٹھک بھڑک اٹھتا ہے۔ یہ پُستک ہر ایک کرشن پریمی کے ہاتھ میں ہونی چاہئے" ("[illegible]")

"بھاشا اتی مدھر اور گراہی ہے ... چاہتا۔ یہ پُستک ہر ایک آ[illegible]

"بھاشا للت۔ مدھر۔ پرواہی اور اُتم ہے۔ شیلی آکرشک ہے۔ اس کے پڑھنے اور سننے کے ساتھ ساتھ تتکالک بھارت کی بھوگولک کا گیان بھی انیک انشوں میں ہو جاتا ہے"

("ارجن"۔ دہلی)

"چاند" الہ آباد کی رائے

"پُستک بڑی اچھی ہوگی ہے۔ واستو میں اب ہمیں گوپیوں کے ساتھ کُل بہیاں دیکر راس رچانے والے اور ان کا راستہ روک کر دہی کا دان مانگنے والے کرشن کی ضرورت نہیں۔ اب تو ہمیں شری کرشن کو اسی درشٹی سے دیکھنا ہوگا۔ جس درشٹی سے شری چموپتی جی نے دیکھا ہے۔ پُستک کی بھاشا سرل۔ چھپائی وغیرہ اُتم ہے"

پتہ:۔ مینجر پُستک رچنا وبھاگ۔ گُوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارن پُور

نوٹ:۔ یہ پُستک شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پُستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی سے بھی مل سکتی ہے۔

سنسار کی تختی

مالابار میں مہاتما گاندھی کی شخصیت کا جادو

کالی کٹ - ۱۳ اردسمبر - مہاتما گاندھی کی اچھوت اُدھار تحریک نے پرانے خیالات کے ہندوؤں پر بھی حیرت انگیز اثر ڈالا ہے - کئی مقامات پر سناتن دھرمیوں نے مہاتما گاندھی سے اظہار عقیدت کیا ہے - اور اچھوتوں کو مندروں میں داخل کر لیا ہے - ایک بڑھی عورت نے وہ تمام زیورات اور کپڑے جو مندر میں دینے کے لئے جمع کئے تھے مسٹر گاندھی کے چرنوں میں رکھدئے - اور کہا - کہ میں اچھوت اُدھار کی قائل ہو گئی ہوں - مہاتما گاندھی کے متعلق اُس نے کہا - کہ وہ دیوتا ہیں - جو تمام ہندوؤں کو البنور کے مندروں میں لے جانے کا کام کر رہے ہیں ٭

ایک سال میں ریلوے سے ۴۰ ہزار ملازم نکالے گئے

دہلی - ۱۴ اردسمبر - اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ریلوے ممبر نے بیان کیا - کہ سنہ ۱۹۳۰ء میں تخفیف کی وجہ سے ۴۰ ہزار ملازمین ریلوے کو برطرف کیا گیا - ان میں مزدور بھی شامل ہیں - اور کلرک بھی - بڑے افسروں کی آسامیاں کل ۱۳۴ منسوخ کیگئی ہیں - اور ۴۷ افسروں کو ڈسچارج کیا گیا ہے -

جتھیدار ٹہل داس کو ہردوار بھیج دیا گیا

امرتسر - ۱۴ اردسمبر - معلوم ہوا ہے - کہ پنجاب گورنمنٹ نے جتھیدار ٹہل داس کو پولیس کے زیر حراست ہردوار بھیج دیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ اس نے پچھلے دنوں ننکانہ صاحب میں گڑبڑ پیدا کر دی تھی - یاد رہے - کہ جتھیدار ٹہل داس کو ننکانہ صاحب میں تقریباً ۲۰۰ اکالی سکھوں کے قتل کے الزام میں سنہ ۱۹۲۰ء میں عمر قید کی سزا دی گئی تھی +

بمبئی کے آریہ سماجیوں کا ڈیپوٹیشن

بمبئی - ۱۴ اردسمبر - راجی بہادر گووند داس موتی لال کی زیر سرکردگی آریہ سماجیوں کا ایک ڈیپوٹیشن مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے روانہ ہو گیا ہے ٭

مسلمانوں کی طرف سے الہ آباد کانفرنس میں کاوٹیں

مشترکہ انتخاب اور سندھ کے فارمولا میں ترمیم کرانا چاہتے ہیں

الہ آباد - ۱۴ اردسمبر - کل رات اتحاد کانفرنس کمیٹی کا اجلاس آدھی رات تک بند کمروں میں ہوتا رہا - مگر معمولی امور کے ماسوا کوئی قطعی فیصلہ نہ ہو سکا - بیان کیا جاتا ہے - کہ ڈیلی گیٹوں کی طرف سے بے شمار ترمیمیں پیش کی گئیں - جو پچھلے مادگی کانفرنس کے فیصلہ کو تبدیل کر دیتی ہیں - اس لئے بحالات موجودہ تصفیہ الہ آباد کی تصدیق ممکن نہیں - کام کو جلدی ختم کرنے کی غرض سے ترمیمات پر غور کرنے کے لئے ۲۵ اصحاب پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی - اور اس کو آج دس بجے صبح تک رپورٹ کرنے کے لئے کہا گیا - کچھ ترمیمیں اگر منظور کر لی گئیں - تو اس سے پہلے منظور شدہ فارمولا میں بنیادی تبدیلیاں ہو جائیں گی - مسلمان مخلوط انتخابات کے فارمولا اور پنجاب اور سندھ فارمولا میں تبدیلیاں کرانا چاہتے ہیں - مگر دیگر پارٹیاں پہلے طے شدہ امور کو ترک کرنے پر رضامند نہیں - عیسائی بھی زیادہ نیابت کا مطالبہ کر رہے ہیں +

کانفرنس کے بزرگ پریذیڈنٹ سری بت وجے رگھو اچاریہ نے حاضرین سے معافی مانگی - کہ ترمیموں پر غور کرنے والی کمیٹی اپنا کام ختم نہیں کر سکی - اس لئے اجلاس ملتوی کرنا پڑا ہے - اس وقت کا نظارہ جگر دوز تھا - اب اتحاد اور آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد کا کل اعلان کیا گیا ہے - تاخیر کی وجہ کچھ ڈیلی گیٹوں کے معمولی امور پر متفق نہ ہونے کی ضد ہے ٭

سناتن دھرمیوں کی زمورن سے اپیل

پونہ ۱۴ اردسمبر - مہاراشٹر پراونشل سناتن دھرمی بورڈ نے ہزاروں سناتن دھرمیوں کے دستخط کرا کر زمورن کو ایک مراسلہ ارسال کیا ہے - جس میں اس سے مطالبہ کیا گیا ہے - کہ وہ گوروویور مندر کا دروازہ اچھوتوں پر کھول دے - مراسلہ میں انہوں نے لکھا ہے - کہ ہم سناتن دھرمی بھی مورتی پوجا کرتے ہیں - مندروں کی تقدیس اور احترام کے قائل ہیں - لیکن ہم سمجھتے ہیں - کہ اچھوت ویسے ہی ہندو ہیں جیسے براہمن - اس لئے انہیں مندروں میں جانے - پوجا کرنے اور درشن کرنے کا حق ہونا چاہئے ٭

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا انتخاب

دہلی - ۱۴ اردسمبر - آریہ سماج چاوڑی بازار کا سالانہ انتخاب جو پارٹی بازی ...... کی وجہ سے کچھ عرصہ سے ملتوی چلا آتا تھا - اتوار کو ہوا - جلسہ کے صدر لالہ دلیش بندھو گپتا تھے - مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے - پریذیڈنٹ - لالہ بلاقی رام - وائس پریذیڈنٹ باوا ٹلکھا سنگھ و سیٹھ ہر رام اور لالہ شو چرن لال - سکرٹری - لالہ امولک رام - جائنٹ سکرٹری مسٹر سکھدیو پرشاد - خزانچی لالہ گردھاری لال جلسہ کو ختم کرنے سے پیشتر پریذیڈنٹ نے متفقہ انتخاب پر ہوس کو مبارکباد دی اور کہا - کہ پارٹی بازی کی وجہ سے سماج کو جو نقصان پہنچا ہے - اسے موجودہ عہدیداران کو پورا کرنا چاہئے ٭

دہلی سے ایک مسلم قومی کارکن کا اخراج

دہلی - ۱۴ اردسمبر - مولانا محمد شفیع کلرک جمعیۃ العلماء ہند کو آرڈیننس کے ماتحت حکم ملا ہے - کہ وہ دہلی سے نکل جائیں ٭

عیسائی نمائندے واپس چلے گئے

الہ آباد - ۱۴ اردسمبر - ڈاکٹر ڈی سوزا اور مسٹر ای - وی داؤد انڈین کرسچن نمائندے الہ آباد سے واپس چلے گئے ہیں

اچھوت اُدھار کے لئے گرانقدر دان

ناگاپٹم - ۱۲ اردسمبر - ایک سیٹھ نے اچھوت اُدھار کے پراپیگنڈا کے لئے ۴۰ ہزار روپیہ دان دیا ہے ٭

انڈین سول سروس میں بھرتی

نئی دہلی ۱۴ اردسمبر - پبلک سروس کمیشن نے اعلان کیا ہے - کہ انڈین سول سروس کے امتحان کے جو جنوری سنہ ۱۹۳۳ء میں دہلی اور رنگون میں ہوگا - نتیجہ کے طور پر ۶ تقرریاں کی جائیں گی - تین ہندوستانیوں کی اور تین برہمیوں کی ٭

۵۴ اشخاص سے نیک چلنی کی ضمانتیں

امرت سر - ۱۴ اردسمبر - موضع بڑھی ضلع امرتسر کی ایک پارٹی کے ۳۲ اور دوسری پارٹی کے ۲۲ اشخاص سے ایک سال کے لئے ایک ایک ہزار روپیہ کی نیک چلنی کی ضمانتیں طلب کیگئی ہیں - ضمانت نہ دینے کی صورت میں انہیں ایک ایک سال قید محض کی سزا دیگئی ہے ٭

مصالحت کے متعلق متنازعہ خیالات بدستور جاری ہے - مسلمانوں کا رویہ تشویش پیدا کر رہا ہے ٭

دیہاتیوں کو گاؤں خالی کرنیکا حکم

کلکتہ ۱۴ دسمبر - بنکورا کا ایک پیغام مظہر ہے - کہ بنکورا کے نزدیک بنگاؤں اور بہت سے دیگر مقامات کے باشندوں کو نوٹس دیا گیا ہے - کہ چونکہ ضلع میں متعین فوجی سپاہی فوجی کھیلوں کی مشق کریں گے - اس لئے خطرہ سے بچنے کے لئے وہ عارضی طور پر اپنے مکان خالی کر دیں ٭

بھائی پرمانند کی تجویز

نئی دہلی - ۱۴ اردسمبر - چوہدری کپتان لال چند اور بھائی پرمانند ممبران اسمبلی نے مسٹر رگھو اچاریہ پریذیڈنٹ اتحاد کانفرنس الہ آباد کو ذیل کا تار ارسال کیا ہے :-

"پنجاب کی اُلجھن کے لئے انبالہ ڈویژن کی علیحدگی اور دہلی کے گرد و نواح میں ایک نئے صوبے کا بنایا جانا نہایت ضروری ہے"

آگرہ کالج کے ایک طالبعلم کی خودکشی

آگرہ - ۱۳ اردسمبر - مقامی کالج کا ایک ہفتہ ایر سٹوڈنٹ اپنے کمرے میں مردہ پایا گیا ہے - خودکشی کا شک کیا جاتا ہے ٭

سرتیج بہادر سپرو مایوس ہو گئے۔ لنڈن۔ ۱۱ دسمبر۔ انڈین سٹوڈنٹس ہوسٹل میں تقریر کرتے ہوئے سرتیج بہادر سپرو نے کہا:-

"ہم نے گزشتہ چار ہفتوں کی کانفرنس کے دوران میں کوئی اہم اور قابل قدر کام نہیں کیا۔ سب سے اہم سوال ڈیفنس کا تھا۔ مگر اس میں ہمیں ملک معظم کی حکومت کے رویہ سے مایوسی ہوئی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کانفرنس ناکام رہی ہے یا کامیاب۔ میں ایک ہفتہ اور انتظار کروں گا۔ کیونکہ یہ ہفتہ نہایت ہی نازک اور اہم ہے"۔

چک جھمرہ کے ۴۱ مسلمانوں کی گرفتاری

ملتان۔ ۱۱ دسمبر۔ چک نمبر ۲۰ کے ہندوؤں کو دھمکی دینے کے الزام میں چک جھمرہ کے ۴۱ مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں۔ گرفتار شدگان میں سے کچھ زمیندار اور کچھ مقروض ہیں۔

آئرش لیڈی مسز گزنز کی سزایابی۔

مدراس۔ ۱۳ دسمبر۔ آئرش لیڈی مسز گزنز کو زیر دفعہ ۱۰۸ ایک سال قید محض کی سزا ہوئی۔ اس سزایابی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر آج مدراس کارپوریشن میں تحریک التوا پیش کی گئی۔ جو $\frac{16}{24}$ ووٹوں سے پاس ہو گئی۔

لاہور میں سکھ دیوی کی گرفتاری۔

لاہور۔ ۱۴ دسمبر۔ آج شام کے وقت ایک سکھ دیوی سردار ہیرا سنگھ ریاست نابھہ کی بیوی نے جس کے ساتھ ایک ملازم اور چار سالہ لڑکا تھا۔ عالمی دروازہ کے باہر کانگرسی نعرے بلند کرنے، جلوس نکالنے اور الہ آباد کانفرنس کے لئے موافق فضا پیدا کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کی گئی۔

کلکتہ میں ۱۲ نوجوانوں کی گرفتاری۔

کلکتہ۔ ۱۳ دسمبر۔ کل رات پولیس نے ایک نوجوان مسمی کمار گھوش کو سیالدہ ریلوے سٹیشن پر گرفتار کیا۔ جس پر الزام یہ لگایا گیا ہے کہ وہ اسلحہ ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا رہا تھا۔ کل رات ہی جنوبی کلکتہ میں پولیس نے مفرور انقلاب پسندوں کی تلاش میں چھاپے مارے۔ اور ۱۲ نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ ان میں سے ایک کے قبضہ سے ریوالور برآمد ہوا ہے۔

مسٹر سوبھاش چندر بوس۔ کلکتہ۔ ۱۳ دسمبر۔ بھوالی سے آمدہ پیغام مظہر ہے۔ مسٹر سوبھاش چندر بوس کا معائنہ کرنے کے لئے جو میڈیکل بورڈ مقرر ہوا تھا۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ مسٹر بوس کے پھیپھڑوں میں تپ دق ہو گیا ہے۔ اس لئے اس نے گورنمنٹ ہند سے سفارش کی ہے۔ کہ انہیں یوروپ میں کسی مناسب صحت افزا مقام پر ترجیحاً سوئیٹزرلینڈ بھیجا جائے۔ افواہ ہے کہ انہیں ڈنمارک بھیجا جائیگا۔

مقدمہ سازش میرٹھ کا فیصلہ

۱۲ دسمبر۔ قطعی طور پر معلوم ہوا ہے کہ مقدمہ سازش میرٹھ کا فیصلہ جنوری کے وسط میں سنا دیا جائیگا۔ اگر ملزموں کو سزائیں دی گئیں۔ تو انہیں اپنے اپنے صوبے میں بھیج دیا جائیگا۔ فیصلہ ایک ہزار سے زیادہ فلسکیپ کاغذ پر آئیگا۔

ریاست الور میں چار کانسٹیبلوں کا قتل

نئی دہلی۔ ۱۲ دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ دسولا تحصیل کرشن گڑھ (ریاست الور) میں مالیہ وصول کرنے والی پارٹی اور کاشتکاروں میں فساد ہو گیا۔ ناظم کو مجبوراً گولی چلانی پڑی۔ دیہاتیوں نے کانسٹیبلوں پر تلواروں سے حملہ کر کے چار کو ہلاک کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ناظم اپنی جان بچا کر بھاگ گیا۔ ناظم چھ پولیس کانسٹیبلوں کے ساتھ مالیہ وصول کرنے گیا تھا۔ ابھی تک خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

ایک عورت مزدور کا ہولناک انجام۔

حیدر آباد۔ دکن۔ ۸ دسمبر۔ ایک مزدور عورت جو لنسٹر گنج فلور ملز میں کام کرتی تھی۔ مشین کے پٹے میں آنے کے باعث کچلی گئی۔ اسے علاج کے لئے ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ مگر وہ جانبر نہ ہو سکی۔ اسی طرح دوسری عورت ۴۰ فٹ کی بلندی سے گر پڑی۔ اور ہلاک ہوئی۔

مصر میں انارکسٹوں کی سرگرمیاں۔

لنڈن۔ ۱۲ دسمبر۔ قاہرہ سے تازہ ترین تار مظہر ہے۔ کہ وہاں برطانوی سفارت خانہ پر بم پھینکا گیا۔ ابھی تک مفصل بیانات موصول نہیں ہوئے۔ مگر بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔

صرف ایک کھڑکی کو نقصان پہنچا ہے۔ کوئی گرفتاری ابھی تک عمل میں نہیں لائی گئی۔ یہ واقعہ انارکسٹوں کی سرگرمیوں سے تعلق رکھتا ہے۔

صوبہ جموں میں عجیب و غریب لڑکا

جموں۔ ۱۲ دسمبر۔ موضع کوٹ بلورل سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں ایک کمہار کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے جس کی ناک نہیں۔ اور کہ وہ منہ کے راستے ہی سانس لیتی ہے۔ لڑکی ابھی تک زندہ ہے۔

شری شنکر آچاریہ کیطرف سے خون خرابے کی دہمکی

اگر مندروں میں داخلہ کے لئے قانون بن گیا

پونہ۔ ۱۴ دسمبر۔ کاروپر پیٹھ کے سوامی شنکر آچاریہ نے آج ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ اگر گورنمنٹ نے کوئی ایسا قانون بنا دیا جس میں اچھوتوں کو مندروں میں داخلہ کی اجازت ہو گی۔ اگر اس قانون کے ماتحت اچھوتوں نے مندروں میں داخل ہو کر اپنا حق جتایا۔ تو فرقہ وارانہ فسادات ہوں گے۔ جن میں خون خرابہ بھی شامل ہے۔ میں اچھوت ادھار کے خلاف پوری سرگرمی سے جدوجہد کرونگا۔ گورنمنٹ نے مہاتما گاندھی کو اچھوت ادھار کے حق میں پروپیگنڈا کرنے کی اجازت دے کر بہت برا کیا ہے۔

بھوپال میں دمدار عجیب الخلقت بچہ۔

بھوپال۔ ۱۴ دسمبر۔ عبد اللہ گنج میں غفور خان عرف گبو نامی ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا ایک ہاتھ اور ایک پیر تھا۔ اور دم بھی تھی۔ علامات ذکور و اناث موجود نہ تھیں۔ بچہ چند گھنٹہ زندہ رہ کر مر گیا۔

برہما کونسل کے صدر کی علیحدگی منظور

رنگون۔ ۱۴ دسمبر۔ گورنر نے کونسل کے اس ریزولیوشن کو منظور کر لیا ہے۔ جو صدر کی علیحدگی کے حق میں پاس کیا گیا تھا۔

لاہور میں چیچک کا زور۔ لاہور۔ ۱۳ دسمبر۔ چیچک کے زور کے مقابلہ کے طریقے سوچنے کے لئے ۱۶ دسمبر کو ۴ بجے شام لاہور کے ڈاکٹروں کی ایک میٹنگ زیر اہتمام لاہور میڈیکل کمیٹی ہوگی۔ تمام ڈاکٹروں سے شمولیت کی توقع ہے۔

آگ کھانے والا عجیب و غریب انسان

رہتک۔ ۱۰ دسمبر۔ اس ضلع کے کسی گاؤں کا رہنے والا ایک جاٹ ہے۔ جس کی عمر اس وقت ۶۶ سال کے قریب ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے ۱۲ سال کی عمر سے آگ کھانے کی عادت ڈالنی شروع کی۔ اور اس حد تک ترقی کی۔ کہ اب ایک وقت میں ایک پورے اپلے کی آگ کھا جاتا ہے۔

سابق قیصر جرمنی۔ ایمسٹرڈم۔ ۱۳ دسمبر۔ سابق قیصر جرمنی کی جائے رہائش سے ریوالور اور چاقو سے مسلح ایک نامعلوم جرمن نوجوان کو گرفتار کیا گیا۔ یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ نوجوان سابق قیصر کو قتل کرنے کی نیت سے آیا تھا۔

ماڈریٹوں کی مخالفت سے بے چینی۔

لنڈن۔ ۱۳ دسمبر۔ لنڈن کے سیاسی حلقوں میں ماڈریٹوں کی مخالفت سے سنسنی سے پھیل گئی ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سر سموئیل ہور اور دیگر ذمہ دار اصحاب کو اپنے رویہ کو قدرے نرم کرنے کے لئے زور دیا جا رہا ہے۔

۲۷۰۰ اشخاص کا سنگدلانہ قتل۔ لنڈن۔ ۱۳ دسمبر۔ چینی سفارت خانہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت نانکن نے جاپان کو آٹھواں نوٹ بھیجا ہے۔ جس میں چینی کاشتکاروں کی قتل عام کے متعلق احتجاج بلند کیا گیا ہے۔ یہ قتل عام جاپانی افواج نے "فوشون" کے علاقہ میں کیا ہے۔ جہاں ۲۷۰۰ کاشتکاروں کو جن میں عورتیں۔ بچے۔ مرد بوڑھے۔ جوان سب شامل ہیں۔ قتل کر دیا گیا۔ نوٹ میں جاپان کے صوبہ لیسٹرن پر قابض ہونے کو بھی خلاف آئین قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ جاپانیوں کی یہ دست اندازیاں حد سے متجاوز ہو چکی ہیں۔

گوروکل برندابن کا سالانہ جلسہ

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے گوروکل برندابن کا وارشک اُتسو ۲۵ سے ۲۸ دسمبر تک بڑے سماروہ سے منایا جائیگا۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی مہاتماؤں اور اپدیشکوں کے ویاکھیان ہوا کریں گے۔ ان کے علاوہ کئی سمیلن بھی ہونگے۔ دلت ادھار سمیلن بھی ہوگا۔ جس کی صدارت کیلئے راجکمار رتن جے سنگھ اور راجہ صاحب کالا کانکر کا نام لیا جا رہا ہے۔ اس موقعہ پر آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کا وارشک ادھیویشن بھی ہوگا۔ جس میں ادھیکاریوں کے نرواچن کے علاوہ اگلے سال کے لئے گوروکل وید پرچار آدی سنستھاؤں کا بجٹ پاس کیا جائیگا۔ ہم جلسہ کی کامیابی کے لئے پرماتما سے پرارتھی ہیں۔

پرکاش لاہور

۴ پوہ سمبت ۱۹۸۹

مہاتما جی کا برت

مہاتما گاندھی کے اُپواس کے دن قریب آ رہے ہیں۔ باوجود کوشش کے اس وقت تک یہ سمسیا حل نہیں ہوئی۔ گوروویور مندر کا ٹرسٹی زمورن اس وقت تک اپنے مندر کے دروازے ہری جنوں کے لئے کھولنے کو تیار نہیں ہوا۔ اپنی ضد میں وہ اکیلا نہیں۔ اُس کے ساتھ اور بہت سی شکتیاں مل رہی ہیں۔ جو آریہ دھرم کی رکھشا اسی بات میں مانتی ہیں۔ کہ ہری جن اپنے اِشٹ دیو کے درشن نہ کر سکیں۔ اس وقت تک تو آثار یہی نظر آ رہے ہیں۔ کہ ۲ جنوری سے مہاتما جی کا اُپواس شروع ہو جائے گا۔

کام زور شور سے جاری ہے۔ مہاتما جی کے اعلان بھی نت نئے شائع ہو رہے ہیں۔ ۱۸ دسمبر کا دن اس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان بھر میں جلسے کئے جائیں۔ ہری جنوں کے لئے کنوئیں اور مندر کھولے جائیں۔ اور جس طرح بھی ہو۔ ان کے اُدھار کے عملی وسائل اختیار کئے جائیں۔ یہ پروگرام تو چھوا چھوت و ناشک سمتی کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ میں آریہ سماج سے پوچھتا ہوں۔ کہ اس کا اس سمے فرض کیا ہے؟ اتفاق سے شردھانند سپتاہ بھی نکٹ آ رہا ہے۔ اگر اُن کی شہادت کی تاریخ ۲۳ دسمبر۔۔۔ سمجھی جائے۔ تو سپتاہ ۱۷ تاریخ سے شروع ہو جاتا ہے۔ شہید سنیاسی اپنے انتم سمیہ تک دلتوں کے اُدھار کے کام میں لگے رہے۔ اگر وہ اس وقت زندہ ہوتے۔ تو ضرور اس کام میں کود پڑتے۔ یہ درست ہے۔ کہ ایک مسلمان کے ہاتھ سے جامِ شہادت پینے کی وجہ سے تحریکِ شُدھی کے لئے جو کام بھی اُنہوں نے کیا۔ وہ پبلک کے سامنے زیادہ نمایاں طور پر آ گیا۔ اور یہ سمجھا جانے لگا۔ کہ گورُوکل کی سیوا سے اُتر کر سوامی جی کے جیون کا لکش شُدھی پرچار تھا۔ لیکن میں جسے سوامی جی کے نکٹ آنے کا اوسر ملتا رہا ہے۔ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اُنہیں ہری جنوں کے اُدھار میں جتنی دلچسپی تھی۔ اُتنی شُدھی کے کام میں نہ تھی۔ یہی کام سر انجام دینے کے لئے اُنہوں نے بھارتیہ ہندو شُدھی سبھا کی صدارت سے تیاگ پتر دیا۔ جب ان کا سپتاہ منایا جائے گا۔ تو اس میں دلت اُدھار کے کام کو لازمی طور پر نمایاں جگہ ملے گی۔

مہاتما جی کے اُپواس کے سمبندھ میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کا کوشش کرتو یہ ہے۔ چاہئے یہ کہ ۱۸ دسمبر کے بعد اس کی طرف سے ایک خاص دن مقرر کیا جائے۔ جبکہ تمام آریہ سماجیں دلت اُدھار کے متعلق جلسے کریں۔ اور اس میں پرستاو سویکار کر کے زمورن کو تار دیں۔ کہ وہ اپنے مندر کا دروازہ ہری جنوں کے لئے کھول دے۔ صرف سماجوں پر کیا منحصر ہے۔ ہر ایک پرانت کی آریہ پرتی ندھی سبھا کو چاہئے۔ کہ وہ زمورن کے نام تار بھیجے۔ جس میں اس سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ ہری جنوں کے لئے مندر کھول دے۔

آریہ سماج ایک اور لحاظ سے بھی اس کام میں دلچسپی لے سکتا ہے۔ اخبارات میں اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ پونا میں اچھوت اُدھار کے وشے پر ایک بھاری شاستر ارتھ ہونے والا ہے۔ وہاں پرانے دھڑے کے سناتن دھرمی پنڈت اور نئے دھڑے کے سُدھارک پنڈت جمع ہونے والے ہیں۔ آریہ سماج اس موقعہ پر اپنے کچھ وِدوان بھیج سکتا ہے۔ وہ وہاں جا کر سناتنی پنڈتوں کو شاستر ارتھ کا تمتر دے سکتے ہیں۔ اگر یہ نہ بھی منظور ہو۔ تو بھی وہ سدھارک دل کے پنڈتوں کی سہائتا کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس وشے پر آریہ سماج کی پوزیشن جس قدر مضبوط ہے۔ کسی اور سبھا سوسائٹی کی نہیں۔

آریہ سماج ایک اور پرکار سے بھی سہائتا کر سکتا ہے۔ وہ اپنے کچھ اُپدیشک مدراس پرانت میں لگا دے۔ ان کا فرض یہ ہو۔ کہ گوروویور مندر کے اِرد گرد بھرمن کر کے لوگوں کو اس بات کے لئے تیار کریں۔ کہ وہ سب ہندوؤں کے لئے مندر کے کھولے جانے پر زور دیں۔ جیسا کہ میں گت سپتاہ لکھ چکا ہوں۔ یوں بھی دکھن میں آریہ سماج کو ویدک دھرم پرچار کا جو یہ اوسر ملا ہے۔ ایسا پھر کبھی نہ ملے گا۔ اس لئے اسے چاہئے۔ کہ اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھائے۔ سوارتھ کے بھاو سے پریت

(باقی دیکھو صفحہ ۱۶ کالم ۱ اور ۲ کے نیچے)

لالہ سُندر داس تحریکھ چل بسے

آریہ جگت میں عموماً اور پرکاش پریوار میں خصوصاً یہ خبر انتہائی رنج سے سنی جائے گی۔ کہ لالہ سندر داس جی تحریکھ جو کئی ورشوں سے پرکاش دوارا آریہ سماج کی سیوا کر رہے تھے۔ اس سنسار اسار سے رخصت ہو گئے ہیں؟

لالہ سُندر داس ایسے نیک اور شریف آدمی تھے کہ میں اُن کی کافی تعریف نہیں کر سکتا۔ اگر مجھے ایک فقرہ میں اُن کی تعریف بند کرنی ہو۔ تو میں کہوں گا۔ کہ وہ پورے سجن تھے۔ مجھ سے وہ عمر میں کافی بڑے تھے۔ دیہانت کے سمیہ اُن کی عمر ۵۸ سال کی تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں ابھی سکول ہی میں تھا۔ تو اُن کے لیکھ مہاتما منشی رام جی کے اخبار "ست دھرم پرچارک" میں نکلا کرتے تھے۔ اِس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اُنہیں آریہ سماج میں دلچسپی کب سے ہے!

مجھے سرگباشی بھائی سے دو حیثیتوں میں واسطہ پڑا ہے۔ ایک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری کی حیثیت میں۔ اور دوسرے پرکاش کے سوامی کی۔ لالہ سندر داس کو آریہ سماج کے کاموں میں جو گہری دلچسپی تھی۔ وہ انہیں کشاں کشاں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں لے آئی۔ وہ سبھا کے ہیڈ کلرک بنائے گئے۔ یہاں اُنہوں نے اتنی محنت۔ تندہی۔ اور ایمانداری سے کام کیا کہ اب تک لوگ اُنہیں یاد کرتے ہیں۔ اُن دنوں سبھا کے کام کے علاوہ اُنہیں کوئی اور شغل نہ تھا۔ ہر وقت سبھا کے فائلوں میں مگن رہتے تھے۔ اس کا اثر اُن کی صحت پر خراب رہا۔ اُنہیں جگر کی خرابی کی شکایت ہو گئی۔ اور لاہور چھوڑنا پڑا۔ جب اُن کی صحت درست ہو گئی۔ تو وہ لاہور واپس آئے۔ سبھا میں کام کرتے ہوئے ڈرتے تھے میں اُن دنوں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری تھا۔ اُنہوں نے میرے آدھین کام تو شروع کر دیا لیکن یہ خوف اُن پر طاری رہا۔ کہ کہیں اُن کی صحت پھر بگڑ نہ جائے۔ ان کے اس اندیشہ کو دیکھ کر میں نے اُنہیں اپنے دفتر میں لے لیا۔ یہاں اُنہوں نے "پرتاپ" میں بھی کام کیا۔ اور "پرکاش" میں بھی۔ آخری دو تین سال سے تو وہ بالکل "پرکاش" میں ہی کام کرتے رہے۔ پہلے وہ اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے۔ لیکن کچھ عرصہ سے جبکہ میری دوسری مصروفیتیں بڑھ گئیں۔ اور میں پرکاش کے لئے اتنا سمیہ نہ نکال سکا۔ جتنا میں پہلے اُسے دیا کرتا تھا۔ تو عملی طور پر اُس کے ایڈیٹر ہو گئے۔ اور کچھ عرصہ سے ان کا نام بھی بطور ایڈیٹر چھپتا تھا۔ گویا ان کے انتم دن "پرکاش" کی سیوا میں ہی بیتے۔ جتنا عرصہ وہ میرے پاس رہے ہیں۔ کیا مجال۔ کہ ایک بار بھی اُنہوں نے مجھے شکایت کا موقع دیا ہو۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے فرض کو ایسی ایمانداری سے ادا کرتے تھے۔ کہ مجھے اُنہیں کچھ کہنے کا حوصلہ ہی نہیں ہوتا تھا۔

ان کی موت اتنی اچانک ہوئی ہے کہ کوئی بھی اس کے لئے تیار نہ تھا۔ منگل وار یعنی ۶ دسمبر کی شام تک وہ دفتر میں کام کرتے رہے۔ جب گھر گئے۔ تو بخار نے آن دبایا۔ مجھے دوسرے دن اُن کی بیماری کا علم تو ہوا۔ لیکن میں نے خطرہ محسوس نہ کیا۔ تیسرے دن مجھے معلوم ہوا۔ کہ اُنہیں تکلیف زیادہ ہے۔ میرا ماتھا ٹھنکا۔ اور مجھے خوف ہوا۔ کہ کہیں نمونیا نہ ہو۔ میں اُن کے پاس گیا۔ میرے خطرہ کی تصدیق ہو گئی۔ ان کی حالت واقعی خراب تھی۔ نمونیا کی وجہ سے وہ ٹھیک سانس نہ لے سکتے تھے۔ لیکن ڈاکٹروں نے کسی وقت بھی یہ محسوس نہ کیا۔ کہ اُنہیں خطرہ ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں اتوار کو اُن کے درشنوں کے لئے نہ جا سکا۔ سنیچر وار کی شام کو جب گیا۔ تو ان کی حالت اچھی تھی۔ اور وہ خود بھی مطمئن نظر آتے تھے۔ اتوار کو مجھے کئی قسم کی مصروفیتیں تھیں۔ مجھے لاہور سے باہر بھی جانا پڑا۔ لیکن اگر مجھے یہ شبہ ہوتا۔ کہ ان کی علالت خطرناک پہلو اختیار کر گئی ہے تو میں جس طرح بھی ہوتا۔ ان کے پاس پہنچتا۔ اتوار کی رات کو ½ ۱۰ بجے جب میں اپنے مکان پر پہنچا۔ تو میں نے اپنے چپڑاسی سے دریافت کیا۔ کہ ماسٹر جی کا حال کیسا ہے؟ اُس نے مجھے یہی جواب دیا۔ کہ پہلے سے اچھا ہے۔ اور ماسٹر جی خود کہتے تھے۔ کہ وہ کل تک اچھے ہو جائیں گے۔ لیکن سوموار کی صبح جب میں سیر کے لئے تیار ہو رہا تھا۔ تو آریہ سماج کا چپڑاسی آیا۔ اور اُس نے یہ شوک سماچار سنایا۔ کہ ماسٹر جی ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے ہیں۔ گویا پانچ دن کی علالت کے بعد اُن کا انت ہو گیا۔ کسی اور نے یہ محسوس نہ

نہیں کیا۔ کہ ان کا انجام اس قدر قریب ہے۔ لیکن یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ اُنہوں نے سمجھ لیا تھا۔ کہ ان کی زندگی ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ جس وقت سے وہ بیمار ہوئے۔ وہ یہی کہتے رہے۔ کہ میں اب اچھا نہیں ہونگا۔ ہم اُنہیں ڈھارس دیتے رہے۔ لیکن اُنہوں نے کبھی ہماری ڈھارس کو قبول نہ کیا۔ زیادہ تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنی موت کا وقت بھی مقرر کر دیا تھا۔ وہ بار بار کہتے رہے۔ کہ ان کی مرتیو ۸ بجے ہوگی۔ چنانچہ موت سے کچھ عرصہ پہلے نہ معلوم کس حالت میں اُنہوں نے اپنے چھوٹے لڑکے سے کہا۔ کہ اپنے کپڑے پہن کر تیار ہو جاؤ۔ سوا چار بجے میں بھی چلا جاؤں گا۔ اور تمہیں بھی اس گھر سے نکال دیا جائے گا۔ ان کی موت صبح ۸ بجے ہوئی۔ اپنے پیچھے وہ دھوا اور تین لڑکوں اور تین لڑکیوں کو بلکتا چھوڑ کر چلے ہیں۔ "پرکاش" میں اُنہوں نے "یادِ رفتگان" کا کالم شروع کیا تھا۔ آج خود اس کالم کا مضمون بن گئے ہیں۔

"پرکاش" سے دو ہستیوں کا گہرا سمبندھ رہا ہے۔ ایک شہید مہاشہ راجپال اور دوسرے ماسٹر سندر داس کا۔ "پرکاش" کی زندگی کے پہلے حصہ میں یعنی سمت ۱۹۰۶ تک سے لے کر ۱۹۱۹ تک مہاشہ راجپال نے اس کی سیوا کی۔ اس کے بعد ماسٹر سندر داس نے۔ یہ میرا دایاں اور بایاں بازو تھے۔ اور یہ میرے دونوں بازو ٹوٹ گئے ہیں۔ اب "پرکاش" کی خبر گیری کا بوجھ میرے کندھوں پر آن پڑا ہے۔ اور ایسے وقت آ پڑا ہے۔ جب کہ اسے اُٹھانے کی میں اپنے میں طاقت نہیں دیکھتا۔ ان دو سجن پرشوں کی بدولت میں "پرکاش" کی طرف سے بے فکر رہا۔ اور آریہ سماج کی سیوا میں مگن رہا۔ کہہ نہیں سکتا۔ "پرکاش" کو اب ایسا وشواس پاتر، محفوظ اور دیانت داری سے کام کرنے والا سیوک ملے گا یا نہیں۔

سُرگباشی بھائی کے تین لڑکے ہیں۔ اور تین لڑکیاں۔ بڑا لڑکا انٹرنس کا امتحان پاس کرنے کے بعد اس وقت رسول انجینئرنگ سکول میں تعلیم پا رہا ہے۔ اُسے نہ تو اپنے پوجنیہ پِتا کی بیماری کی خبر ملی۔ اور نہ موت کی۔ لیکن "دل را بدل رہیست" کی مثل مشہور ہے۔ اُس کا دل اس قدر اداس ہوا۔ اور لاہور جانے کی خواہش اُس پر اس قدر غالب آئی۔ کہ وہ سکول سے رخصت لے کر لاہور آ پہنچا۔ مکان پر گیا۔ تو آواز دی۔ "پتا جی دروازہ کھولو"۔ ماتا نے دروازہ کھولا۔ اور کہا۔ کہ پتا جی جہاں ہوں ڈھونڈ لو۔ لڑکے نے اپنی مرتیو کا سماچار سُنا۔ دل پر ایسی سخت چوٹ لگی۔ کہ وہیں غش کھا کر گر پڑا۔ ان کا ایک لڑکا لیہ گوروکل میں تعلیم پا رہا ہے۔ اور ایک ماتا کی گود میں ہے۔ سب سے بڑی لڑکی وواہ کے قابل ہے۔ بلکہ جنوری میں اُس کے وواہ کی تیتھی مقرر ہے۔ اتنے بھاری پریوار کا بوجھ کون اُٹھائے گا؟ میں ماسٹر جی کی مالی حالت سے واقف نہیں۔ لیکن اندازہ لگا سکتا ہوں۔ کہ وہ کیا ہوگی۔ انکی تنخواہ بہت زیادہ نہ تھی۔ اسی میں وہ اپنے پریوار کا گزارہ کرتے رہے۔ زیادہ بچت کی گنجائش نہ تھی۔

سُرگباشی بھائی کو ساری عمر آریہ سماج سے پریم رہا ہے۔ اور عملی طور پر ان کی ساری عمر اُس کی سیوا میں گزری۔ ان کی موت سے ایک طرح سے آریہ سماج کے سچے سیوکوں کی تعداد میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ انکی موت سے ایک نیک انسان اس دُنیا سے اُٹھ گیا ہے۔ ان کے متعلق بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کا کوئی دشمن نہ تھا۔ نہ وہ کسی کے دشمن تھے۔ جھگڑوں سے وہ ہمیشہ دور رہا کرتے تھے۔ سب سے ہنس کر بولتے۔ اور اخلاق سے پیش آتے۔ "پرکاش" کو انکی موت سے ایک ناقابل تلافی صدمہ پہنچا ہی ہے۔ آریہ سماج کو بھی ایک بہت چنتک اور سیوک کے وِیوگ کا صدمہ پہنچا ہے۔ جو کچھ ہونا تھا۔ ہو چکا۔ اب ہماری کوئی کوشش اُنہیں واپس نہیں لا سکتی۔ اس لئے میری پرماتما سے یہی پرارتھنا ہے۔ کہ انکی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور اُنکے پریوار کو شانتی۔

(کرشن)

بقیہ لیڈنگ آرٹیکل صفحہ ۵

ہو کر نہیں۔ بلکہ منش ماتر کی سیوا کے بھاؤ سے پریرت ہو کر مہاتما گاندھی اس سمیہ سنسار بھر میں اُوچیہ تم منش ہیں۔ اس لئے وہ بجا طور پر منش ماتر کے پرتی ندھی سمجھے جا سکتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ان کا جیون خطرہ میں ہو۔ اور آریہ سماج کو اس کی چنتا نہ ہو۔ وہ بیفکر اور خاموش بیٹھا رہے۔ پس اُسے میدان میں کود پڑنا چاہئیے۔ اور مہاتما جی کی اچھیا پورن کرنے کے لئے جو اس کی اپنی بھی اچھیا ہے۔ اور جسکی پورتی کے لئے اس نے کئی ورش لگائے ہیں۔ تمام سادھن پریوگ میں لانے چاہئیں۔ تاکہ جہاں مہاتما جی جیوت رہیں۔ وہاں اسپرشیتا کا ناش ہو جائے۔ مہاتما جی کہہ ہی چکے ہیں۔ کہ وہ زندہ رہیں گے تو چھوا چھوت زندہ رہ نہیں سکتی۔ اور اگر وہ زندہ رہی۔ تو مہاتما جی اپنے پران دیدینگے۔ آریہ سماج کیوں وہ کام کرے۔ جس سے مہاتما جی زندہ رہیں۔ اور چھوا چھوت مر جائے۔

(کرشن)

اچھوت اُدھار ڈے کو کیسے کامیاب بنایا جائے؟

اچھوت اُدھار لیگ راجپوتانہ کے سکریٹری شری یت رام نارائن کی اپیل

شری یت رام نارائن چودھری آنریری سکریٹری راجپوتانہ اچھوت اُدھار لیگ اجمیر نے مندرجہ ذیل اپیل جاری کی ہے:۔

"مہاتما گاندھی نے جو پروگرام مرتب کیا ہے۔ وہ جنتا کے سامنے ہے۔ وہ اچھوت اُدھار کے لئے اپنی قیمتی جان کی بھینٹ کر رہے ہیں۔ ان حالات میں کیا یہ ہمارا فرض نہیں۔ کہ ہم ان کے مرتب کئے ہوئے پروگرام کو عملی جامہ پہنائیں۔ یہ ایک ایسا پروگرام ہے۔ جس کے خلاف کسی ریاست کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ خواہ وہ کتنی ہی قدامت پسند کیوں نہ ہو۔ نہ ہی سماج کا کوئی انگ خواہ وہ کتنا ہی دقیانوسی خیالات رکھنے والا کیوں نہ ہو۔ اس کی مخالفت کریگا۔ اس پروگرام کا ذات پات توڑنے۔ اور انتر جاتیہ وواہ رائج کرنے یا سیاسی ایجیٹیشن سے کوئی سمبندھ نہیں۔ اندریں حالات یہ اُمید کی جاتی ہے۔ کہ اس پروگرام کی پورتی کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ ریفارمروں اور اچھوت اُدھار تحریک سے ہمدردی رکھنے والوں کا فرض صاف ہے۔ جہاں عام مظاہروں کی ممانعت ہے۔ وہاں "اچھوت اُدھار ڈے" کو کامیاب بنانے کے لئے اور طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ ان پر ہر جگہ ہر شخص عمل پیرا ہو سکتا ہے۔ اور ہر شخص دھن وغیرہ سے امداد دے سکتا ہے۔ زمورن کو چٹھیاں اور تار بھیجے جائیں۔ جن میں اس سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ مندر کے دروازے ہریجنوں پر کھول دے۔ اور اس کام میں کسی قسم کی دیر نہ کی جائے۔ ہر شہر اور قصبہ میں کھیلوں کا انتظام کیا جائے۔ جن میں ہریجنوں اور اعلیٰ ذات کے لوگوں کے لڑکے شریک ہوں۔ اعلیٰ ذات کے لوگ ہریجنوں کے مکان صاف کریں۔ بالخصوص جب کہ تمام ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو رہا ہے۔ کیا راجپوتانہ کے بہادروں کی سرزمین پیچھے رہے گی؟

سوامی سروانندجی کا اعلان

آریہ سماج کے پرسدھ وِتراگ سنیاسی شری سوامی سروانندجی مہاراج نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنی کاریہ پرنالی میں پریورتن کرنے کا نشچے کیا ہے۔ ۲۸ برس سے وہ لگاتار پرچار کر رہے ہیں اور پھر من بھی اُن کا ایسا ہے۔ جیسے آندھی کی طرح آئے۔ اور بگولے کی طرح گئے کی پھبتی صادق آتی ہے۔

اس عرصہ میں اُنہوں نے ہزاروں میلوں کا سفر کیا۔ آیو بھی ان کی زیادہ ہو گئی ہے۔ اور لمبے سفر کی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اُنہوں نے نشچے کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ دو چار بڑے جلسوں کو چھوڑ کر آریہ سماجوں کے جلسہ پر جانے کی پرتگیا نہ کیا کریں گے۔ پورن سوتنترتا سے وچرتے ہوئے آریہ سماج کا پرچار کریں گے۔ جہاں چاہا۔ دس دن ٹھہر کر آریہ سماج کا پرچار کر لیا۔ اور پھر آگے چل پڑے۔

شری سوامی جی کے کاریہ کرم میں جو پریورتن ہوا ہے۔ سنبھو ہے۔ کہ اس سے پہلے کچھ آریہ سماجیں کشٹ محسوس کریں۔ کیونکہ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے جتنے سوامی جی بھگتا چکے تھے۔ اتنے کسی اور آریہ اُپدیشک کے حصہ میں نہیں آئے۔ لیکن ان کی نئی کاریہ پرنالی سے آریہ سماج کو ادھک لابھ ہوگا۔ جہاں کہیں وہ دس دن ٹھہریں گے۔ آریہ سماج کا سِکہ بٹھا چھوڑ جائیں گے۔ یہ تو اُنہوں نے اپنے اعلان میں کہہ ہی دیا ہے۔ کہ آریہ سماج ان کا پران ہے۔ اس کی سیوا ان کے جیون کا لکشیہ ہے۔ اس لئے جب تک وہ جیوت ہیں۔ یہی کام کرتے رہیں گے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ نئے طریق سے کام کرنے پر انکا سواستھ اچھا ہو جائے۔ اور وہ زیادہ دیر تک آریہ سماج کی سیوا کر سکیں۔ آریہ سماجوں کو چاہئیے۔ کہ سوامی جی کی اس سنکلپ میں سہایتا کریں۔

(کرشن)

"پرکاش" کی سالانہ تعطیل

ہفتہ ورش بھر کام کرنے کے بعد "پرکاش" دسمبر کے آخری ہفتہ میں چھٹی منایا کرتا ہے۔ اس بار بھی اس کا ۲۵ دسمبر کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ اگلا پرچہ یکم جنوری ۱۹۳۳ء کو شائع ہوگا۔ اس میں کرسمس کے ہفتہ کی تمام سرگرمیاں چاہے آریہ سماج کے اندر ہوں یا باہر مختصر طور پر دیجائیں گی۔ اگلے پرچہ کے ساتھ "پرکاش" نئے ورش میں قدم رکھیگا۔ نئے ورش کے سمبندھ میں جو کچھ نویدن کرنا ہوگا۔ وہ اگلے پرچہ میں کیا جائیگا۔

پتری ترپن

مہرشی دیانند اور پنڈت ساتولیکر جی کا ویدک دھرم

(از شری پنڈت بھگت رام جی ڈنگہ)

مہرشی اپنے ستیارتھ پرکاش میں پتری ترپن کے متعلق صاف الفاظ میں اپنے سدھانت کو پرگٹ کر چکے ہیں اور وہی ویدک سدھانت ہے۔ جو پنڈت ورگ اس کے برخلاف وید سے نکالنے کا یتن کرتے ہیں۔ وہ گرڑ پوران وغیرہ کے سدھانتوں کے سوا مے اور کچھ پیش نہیں کر سکتے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ پنڈت لوگ پرانوں کے سدھانتوں کو وید کے نام سے پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ ساینا چاریہ جی نے اپنے وید بھاشیہ میں درشایا ہے۔ ہم پنڈت ورگ سے ایک سوال کر سکتے ہیں۔ کہ مہرشی سے پہلے یہ سب خیالات کچھ مطلب رکھ سکتے تھے۔ لیکن جب سے وید کے یتھارتھ ارتھ کر کے وید کو پرماتما کا گیان ثابت کر دیا گیا ہے۔ تب سے سوائے پورانک پنڈتوں کے یا ان لوگوں کے جن کو مہرشی کے نام سے خواہ مخواہ کی دو لیش بدھی ہے کوئی بھی وچار شیل اس قسم کے ارتھ کرنے کی خواہش تک نہیں کرے گا۔ اس وقت گرڑ پوران وغیرہ کی گپوں کو وید کے نام سے ظاہر کرنے کا کیا مطلب ہے۔ اور کیوں بے مطلب اسی لکیر کو پیٹے جانے کا بے فائدہ یتن کیا کرتے ہیں۔

مہرشی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۹۸ پر چوتھے سمولاس میں لکھتے ہیں۔

"پتری یگیہ کے دو بھید ہیں۔ ایک شرادھ۔ اور دوسرا ترپن۔ شرادھ ارتھات شرت ستیہ کا نام ہے۔ جس کریا سے ستیہ کا گرہن کیا جائے۔ اس کو شردھا اور جو شردھا سے کرم کیا جائے۔ اس کا نام شرادھ ہے۔ اور جس جس کرم سے ترپت ارتھات ودیمان (موجودہ) ماتا پتا آدی پتر پرسن ہوں۔ اور پرسن کئے جائیں۔ اس کا نام ترپن۔ پرنتو وہ جیوتوں کے لئے ہے۔ مرت کے لئے نہیں"۔

لیکن اس کے برخلاف پنڈت ساتولیکر جی ویدک دھرم صفحہ ۲۲۳ پر لکھتے ہیں:- "جل دوارا پتری ترپن"۔ ہندو لوگ مرت پتروں کا جو جل دوارا ترپن کرتے ہیں۔ اس کا آدھار سمبھوتہ (ممکن ہے) من تین منتر ہیں۔ ان منتروں میں جل دوارا پتری ترپن کا ودھان (حکم) پایا جاتا ہے"۔ کیا پنڈت ساتولیکر جی وید کے نام سے ہندوؤں کے پورانک سدھانتوں کو سدھ کرنے کی کوشش نہیں کرتے؟ جب خود پنڈت جی کو نشچے نہیں۔ تو کیوں زبردستی آریوں میں اویدک سدھانتوں کا پرچار کیا جاتا ہے۔ آریہ سماج کے نیتا لوگوں کو پنڈت ساتولیکر جی سے جواب طلب کرنا چاہئیے۔ اب میں پنڈت جی کے دئے ہوئے منتروں کو صاف کرنے کا یتن کر کے ڈھول کی پول کو درشاتا ہوں۔ کہ کیوں اور کس طرح مہرشی کے سدھانتوں کو وید کے نام پر غلط ثابت کرنے کا پریتن کیا جاتا ہے۔ مول منتر

ऊर्जं वहन्तीरमृतं घृतं पयः कीलालं परिस्रुतम् । स्वधा स्थ तर्पयत मे पितॄन् ॥ यजु० २।३४

یہ منتر مہرشی نے اپنے وید بھاشیہ میں دیا ہے۔ پنڈت ساتولیکر جی نے جان بوجھ کر یا اس کا مطلب نہ سمجھ کر لوگوں کو غلط راستہ پر لے جانے کے لئے

ارتھ کر کے "ویدک دھرم" کے پنے کالے کر دئے ہیں۔ پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ اس منتر کا دیوتا آپا ہے۔ جس کے موٹے ارتھ جل کے ہوتے ہیں۔

پنڈت جی کو لکھنے سے پہلے مہرشی کے ارتھوں کا وچار کر لینا ضروری تھا۔ اگر وہ اپنے پانڈتیہ کے ابھیمان (غرور) کو ایک منٹ کے لئے بھی تیاگ دیتے۔ تو ان کو سمجھ میں آ جاتا۔ کہ اس منتر میں جتنے شبد آئے ہیں مثلاً ارج، امرت، پیہ، گھرت، کیلال، پری سرت وغیرہ یہ سب آپا شبد کے واچک ہیں۔ اگر نگھنٹو کا مطالعہ کیا جائے۔ تو پتہ لگتا ہے۔ کہ ۱۵۱ شبد آپا شبد کے مترادف ہیں جو مختلف معنوں میں لئے جاتے ہیں۔ وید کا آپا دیوتا لکھنا اس بات کو سدھ کرتا ہے۔ کہ اس کا نفس مضمون آپا ہے۔ جس کے اتنے ارتھ نگھنٹو کے انوسار انیک ہو سکتے ہیں۔ یہاں پر مختصراً یہ سب شبد جو اس وید منتر نے خود لکھے ہیں۔ مختلف رسوں کا بودھ کراتے ہیں۔ جن کو مہرشی دیانند جی نے اپنے بھاشیہ میں درشایا ہے۔ مہرشی کے ارتھوں اور پنڈت ساتولیکر جی کے ارتھوں کا ملاحظہ فرمانے سے خود بخود نشچے ہو جائے گا۔ کہ یہاں پر کیا کچھ ورنن کیا گیا ہے۔

"وید آگیا دیتے ہیں۔ کہ ہے پتر آدیکو تم میرے پوروکت گن والے پتروں کو انیک پرکار کے اُتم اُتم رس۔ بلکہ پراپت کرنے والے سوادشٹ جل۔ سب روگوں کو دور کرنے والے اوشدھی مشٹادی پدارتھ۔ دودھ۔ گھی۔ اُتم اُتم ریتی سے پکایا ہوا ان تتھا رس سے چولتے ہوئے پکے رسوں کو دیکے ترپت کرو۔ اس پرکار تم ان کے سیون سے ودیا کو پراپت ہو کر بڑھن کا تیاگ کر کے اپنے دھن کے سیون کرنے والے ہوؤ"۔

اس منتر کا بھاوارتھ کرتے ہیں۔ "ایشور آگیا دیتا ہے۔ کہ سب منشوں کو پتر اور نوکر آدی کو آگیا دے کر کہنا چاہیئے۔ کہ تم کو ہمارے پتر ارتھات پتا ماتا آدی ودیا کے دینے والے پریتی سے سیوا کرنے یوگیہ ہیں۔ جیسے کہ انہوں نے بال اوستھا و ودیا دان کے سمیہ ہم اور تم پالے ہیں۔ ویسے ہم لوگوں کو بھی وہ سب کال میں سنکار کرنے یوگیہ ہیں۔ جس سے ہم لوگوں کے بیچ میں ودیا کا ناش اور کرتگھنتا آدی دوش کبھی نہ پراپت ہوں"۔

اب ذرا پنڈت ساتولیکر جی کے بھی ارتھ سن لیجئے گا۔ "جل کو۔ امرت کو۔ گھی کو۔ دودھ کو۔ ان کو تتھا پھولوں پھلوں سے نکلے ہوئے رسا بھاگ کو واہن کرتے ہوئے جلو! تم سودھا ہوؤ۔ ارتھات پتروں کا ان ہو۔ اور میرے پتروں کو اپنے اپروکت رس بھاگوں سے ترپت کرو"۔ زیادہ لکھنے کی گنجائش نہیں۔ پاٹھک خود ہی اندازہ لگا کر پنڈت جی کو مبارک دے سکتے ہیں۔ کہ کتنی نئی ودیا وید سے نکالی ہے۔

دوسرا منتر اتھرو وید سے دیکھئے۔ ذرا اس کے ارتھ بھی سن کر مقابلہ کر سکتے ہیں۔

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳)

امرت پان عرف پیالۂ زہر

توارِیخی گھٹنا

کرشن کماری کا بلیدان

از ہتیشی علاؤ پوری پائنند اپدیشک ودیالیہ لاہور

دیش بھگتی — نمبر ۲ — پتری بھگتی

(۱)

جس چتور بھومی میں راجپوتی شان کے ہیرے پرتاپ۔ راج سنگھ جیسے سورویر اور راج نیتی کے ماہر اور پدمنی سی پتی برتا رمنیاں ہو چکی ہیں۔ اسی پوتر سمر بھومی میں کرشن کماری کا بھی جنم ہوا تھا۔ اس کا جنم ۱۷۹۲ء میں ہوا تھا۔ اس کے پتا کا نام رانا بھیم سنگھ تھا۔ آپ ہر طرح سے راجپوتی گنوں سے یکت تھے۔ بہادر سوربیر اور قومی آن کے شیدا۔ اور دھرم اور اپنی رمنیوں کی عزت کے لئے جان تک دے دینے کا سبق سیکھ چکے تھے۔ وید۔ گؤ اور براہمن کی رکھشا کا بھاؤ ان کے دل میں اچھی پرکار سے بھرا ہوا تھا۔ اپنے پتا کی طرح ان کی پتری کرشن کماری بھی ہر طرح سے راجپوتی گنوں سے سشوبھت اور حسن میں لاثانی تھی۔ اس کو دیکھ کر اس کے سوندریہ کی تعریف کئے بغیر کون رہ سکتا تھا؟ اس کی دھرم بانی کسے نہ بھاتی تھی — سار یہ کہ وہ ہر طرح سے آدرش راجپوت رمنی تھی۔ اس کے سوندریہ نے دور دور اس کی شہرت کا ڈنکا بجا دیا تھا۔ جس نے دیکھی شمع پر پریم کے متوالے پروانے جل مرنے کے لئے شہرت عشق پیش نظر کرنے کے متمنی تھے۔

(۲)

کرشن کماری بیاہ کے یوگیہ ہوئی۔ رانا بھیم سنگھ نے اس کا ویواہ جودھ پور نریش سے نشچت کیا۔ لیکن افسوس تقدیر نے امید کے بالکل برخلاف اس بات کا ورشیہ دکھایا۔ جس کا سوپن میں بھی وہم و گمان تک نہ تھا۔ جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ اب کیا ہو سکتا تھا — جودھ پور نریش اس فانی دنیا — بے ثباتی دنیا — نیرنگ خانہ کو چھوڑ کر پرلوک گمن کر گئے — رانا کو پھر اپنی پتری کے ویواہ کی فکر دامن گیر ہوئی۔ آخر بعد ہزار کوشش جے پور نریش جگت سنگھ کے ساتھ ناطہ کرنا منظور ہوا۔ لیکن مان سنگھ جونہی جودھ پور کی گدی پر بیٹھے۔ توں ہی انہوں نے اس ویواہ سمبندھ کو رد یہ کہہ کر اپنا کا نشچیہ کر لیا۔ اور خود اس سے ویواہ کرنے کا نشچیہ کر کے پیغام بھجوا دیا — رانا سشنش و پنج میں پڑ گئے۔ کہ کیا جائے۔ تو کیا؟

آخر ایک تلوار دو میانوں میں تو ہرگز آ ہی نہیں سکتی۔ ایک پتری ہے۔ اور دو دولہے۔ معاملہ ذرا اہم ہو گیا۔ اور ادھر سے دونوں کی طرف سے دباؤ ڈالا جانے لگا۔ کہ ویواہ کرو — ابھی وہ موقعہ کو ٹالنے کے لئے حیلہ ہی کر رہے تھے۔ کہ دونوں طرف سے میواڑ پر حملہ جات ہو گئے۔ میواڑ کو است بیست کر ڈالا۔ یہ سوال کیول بھیم سنگھ ہی کے ساتھ نہ حل ہونا تھا۔ بلکہ جگت سنگھ بھی ایک کانٹا تھا۔ جس کو منزلِ مقصود تک پہنچانے کے لئے اس کانٹے کو دور کرنا اتی آوشیک تھا۔ — اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پربت کے شکھر پر مان سنگھ اور جگت سنگھ کا گھور سنگرام ہوا۔ مان سنگھ کو منہ کی کھانی پڑی۔ اور دم دبا کر بھاگ نکلا۔ لیکن تھا کبھی۔ جیوں ہی جگت سنگھ نے اپنی سینا کو لے کر جے پور کا رخ کیا فوراً ہی اس نے اس پر حملہ کر دیا جس کا پرنام یہ ہوا۔ کہ جگت سنگھ کو شکست فاش ہوئی — اور جگت سنگھ کی فوج چھن بھن ہو گئی — اب مان سنگھ کو بیاہ کی فکر ہوئی — اور امیر خان پنڈارا کی مدد سے میواڑ پر طرح طرح کے اپدرو مچانے لگا۔ لیکن مان سنگھ رانا بھیم سنگھ کی آنکھوں میں نہ سماتے تھے۔ وہ کرشن کماری کی شادی مان سنگھ کے ساتھ کرنے پر ہرگز رضامند نہ تھے۔ اس لئے یہ جھگڑا کافی عرصہ تک چلتا رہا۔

(۳)

ابھی مصیبت کا منہ دیکھنا پڑا۔ ایک طرف پرجا آئے دن کے جھگڑوں سے تنگ آ گئی تھی۔ اور شانتی کی پیاسی تھی۔ اور دوسری طرف کرشن کماری کا بھی ویواہ نہ ہو سکتا تھا۔ اور نہ ہی رانا میواڑ کے راجیہ کاریہ میں ہی کوئی دلچسپی لے سکتے تھے۔ وہ اسی فکر و غم کے سمندر میں مستغرق رہنے لگے۔ ان کی صحت بھی اس کے اثر سے نہ بچ سکی۔ گو خاص اثر نہ ہوا۔ لیکن اداس ضرور رہنے لگے۔ اور معمولی بخار بھی آنے لگا۔ لہٰذا اس اہم سوال کے حل کی ازبس آوشیکتا تھی۔ لیکن اس کا حل کیسے ہو۔ یہ کسی کو گیان نہ ہوا۔ آخر ان تمام دکھوں کے مول کارن کرشن کماری نے اپنے فرض کا احساس کیا۔ اور اپنے پتا کی صحت راجیہ اور پرجا کی شانتی کے لئے ایک عمدہ اپائے سوچا۔ ماتا پتا بہن بھائی سب سے آشیرباد لے کر ہردِ بانی پر ماتما سے پرارتھنا کرنے لگی — "اے سب کے جنم داتا کرپا نِدھان مجھے آشیرباد دو۔ تا کہ میں دوسرے جنم میں بھی میواڑ ہی کی بھومی پر جنم لے سکوں۔ اور اپنی ماتری بھومی کے سیوا ارتھ اپنا سریر ارپن کر سکوں —"

یہ الفاظ کچھ ایسے انداز میں کہے گئے تھے۔ ان میں کچھ ایسا برقی اثر تھا۔ کہ جن کا اثر سب پر ہوا —

جب کرشن کماری پرارتھنا کر چکی۔ تو زہر سے بھرا ہوا پیالہ لب سے لگا لیا۔ اور امرت جان کر اپنی جنم بھومی — اپنے پتا کے ہت گھٹاگٹ پی گئی —

اس سمیہ اس درشیہ نے تمام پر ایسا اثر کیا۔ کہ ہر ایک کی آنکھوں سے دو دو آنسو اس کی شہادت پر سہانو بھوتی کے طور پر گر پڑے — جو اس کے بہادرانہ فعل اور فرض شناسی کی یاد دے رہے تھے

× × × × × × ×

کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ کرشن کماری نے زہر پیا۔ نہیں نہیں امرت کا پان کیا جس کی تہہ میں ایک مہا بھاؤ تھا۔ یہ فرض شناسی کا جذبہ چھپا تھا۔ جس کے پایۂ تکمیل تک پہنچ جانے پر کرشن کماری امر ہو گئی — اور سدا کے لئے ایک انمول سبق دے گئی۔ جس کے نام کو لے کر ہماری مائیں بہنیں اپنی ہمت اور فرض شناسی دیویاں بنا سکتی ہیں۔ ایسی بھومی دھنیہ ہے۔ جس جگہ ایسی پوتر آتمائیں اتپن ہوتی ہیں۔ یہ ہے دیش اور پتری بھگتی کی زندہ مثال"

یادِ رفتگان

نمبر ۳۷
آدرش آریہ شریمان بخشی تیرتھ رام جی رسالدار میجر

آپ کا نواس ستھان ڈیرہ بخشیاں تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی اور آپ کا جنم پرسدھ موہیال جاتی کی وید شاکھا میں ہوا تھا۔ آپ کے پوجیہ پتا شریمان بخشی پریم سنگھ جی فوج میں رسالدار میجر تھے۔ بڑے دھرماتما۔ ستوربھیر۔ دانی اور ایشور بھگت تھے۔ موہیال جاتی ہمیشہ سے ایک ستور بیر جاتی رہی ہے۔ اگرچہ یہ براہمن ورن میں گنے جاتے ہیں۔ لیکن ان کا پیشہ شروع سے یدھ کرنا رہا ہے۔ اور دان بھی گرہن نہیں کرنے۔ اس لئے گن کرم سے انہیں کھشتری ہی کہنا چاہئے۔ شریمان بخشی تیرتھ رام جی اپنے ماتا پتا کے اکلوتے پتر تھے۔ تو بھی ستور بیر کل میں اتپن ہونے سے باوجود اس کے کہ گھر میں بڑا ایشوریہ تھا۔ آپ کے پتا نے آپ کو فوج میں بھیج دیا۔ آپ نے وہاں اپنے پتا جی کی طرح ہی رن کوشل دکھایا۔ کئی لڑائیوں میں فتح حاصل کی۔ اس لئے آپ بھی ترقی کرکے رسالدار میجر کے عہدہ پر تعینات ہوئے۔ آپ کہا کرتے تھے۔ کہ بہادری سے جوہر گولی کی لڑائی میں نہیں۔ بلکہ دوبدو تلوار کی لڑائی میں ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنا ایک واقعہ سنایا۔ کہ سرحد کی لڑائی میں ایک بار دو پٹھان پہچان چھپا لئے ہوئے کر ہماری فوج میں آ نکلے۔ ایک تو انگریز افسر پر حملہ آور ہوا۔ اور دوسرا مجھ پر۔ میں گھوڑے پر تھا۔ اس لئے اس نے پہلے سے حملہ کیا۔ وہ وار بچا کر گھوڑے کی گردن کے نیچے ہو کر حملہ آور ہوا۔ اس طرح کچھ دیر کی جدوجہد کے بعد میں نے نیزہ سے اس کا کام تمام کیا۔

ویدک دھرم میں پرویش

شریمان بخشی جی مردان میں اپنے رسالہ کیسا تھ تھے۔ کہ مردان میں آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے درمیان مباحثہ ہوا۔ اور آپ کو پریزیڈنٹ چنا گیا۔ اس شاستر ارتھ کا آپ پر بہت اثر ہوا۔ دوران مباحثہ میں ہی آریہ سماج کی سچائی آپ پر ظاہر ہو چکی تھی۔ اس لئے آپ نے جلد ہی بلا جھجک آریہ سماج میں پرویش کیا۔ اور آریہ سماج مردان کے پردھان منتخب ہوئے۔ جب تک آپ وہاں رہے۔ تب تک آریہ سماج میں خوب رونق رہی۔ سپتاہک ستسنگ بڑی رونق سے ہوتے تھے۔ اور سالانہ جلسہ بھی بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا تھا۔ یہ سب آپ کے رسوخ خوش خلقی اور دان میں کھلے ہاتھ کا نتیجہ تھا۔

پنشن کے بعد بان پرست

جب آپ نے پنشن لی۔ تو آپ کو آنریری مجسٹریٹی پیش کی گئی۔ لیکن آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا۔ کہ یہ عمر ایشور بھگتی میں گزارنے کی ہے۔ نہ کہ دنیا کے جھمیلوں میں پڑنے کی۔

آپ کے پتا جی کو سرکار کی طرف سے پچیس مربع زمین مقدمہ سل مانگا عطا ہوئی تھی۔ اور آپ کو ضلع لائل پور میں ۹ مربع۔ کچھ دیر اپنی جائداد کا انتظام کیا۔ لیکن جب آپ کے سپتروں نے اس کام کو سنبھال لیا۔ تو اسی وقت بان پرست آشرم میں پرویش کا نشچے کر لیا۔ اس موقع پر بڑا بھاری یگیہ کیا۔ اپنی جائداد اپنے پانچوں سپتروں کو اپنے ہاتھ سے تقسیم کرکے پردان کی۔ اپنی دونوں پتریوں کو بھی بہت سا دھن پردان کیا۔ اس کے علاوہ گوروکل کانگڑی کو پانچ ہزار روپے اور وید پرچار فنڈ کو بھی پانچ ہزار روپے پردان کئے۔ غالباً اس وقت تک وید پرچار فنڈ کو اتنا بڑا انفرادی دان اور کہیں سے نہیں ملا تھا۔ وصیتوں کو چھوڑ کر دان کے طور پر شاید اب تک بھی اتنی رقم کسی نے وید پرچار کو نہیں دی۔ اس کے علاوہ اپنی پنشن جو یک صد بہتر روپیہ ملتی تھی۔ اس میں سے ۵۰/- روپے گوروکل اور ۵۰/- روپیہ وید پرچار فنڈ کو آیو بھر دیتے رہے۔ باقی ۷۲/- روپے بھی ودھوا اناتھ اور اپنی جاتی کے غریب ودیارتھیوں کو وظیفوں کی شکل میں دان کر دیتے۔ پنشن کا ایک روپیہ بھی اپنے پاس نہ رکھتے۔

آپ کا ہر روز کا پروگرام

بان پرست آشرم کے نیموں کے پالن کرنے کے لئے گرام کے باہر جنگل میں ایک پختہ کٹیا بنوائی تھی۔ آپ بہت پراتہ کال اٹھا کرتے۔ اور شوچ سنان سے فارغ ہو کر ایشور اپاسنا میں لگ جاتے۔ اس نیم میں تقریباً تین گھنٹے لگتے۔ اپاسنا سے اٹھ کر ہون کرتے۔ اور تھوڑا جل پان کرکے باہر بھرمن کے لئے چلے جاتے۔ انتظام ہوتا۔ تو کوئی شاستر سنتے۔ کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام کے پیچھے اخبار پرتاپ پڑھتے اور ملنے والوں سے ملتے۔ بعد دوپہر جا کر باہر جنگل میں اپنی کٹیا میں چلے جاتے۔ وہاں سائنکال تک اپاسنا میں لگے رہتے۔ واپس آ کر بھوجن کرتے۔ رات کو کتھا ہوتی۔ تو آپ سب سے پہلے شریک ہوتے۔

ویدک سدھانتوں پر دڑھتا

آپ ایک آدرش روپ میں سچے آریہ پرش تھے۔ کسی سدھانت کی عملی کمزوری آپ میں بالکل نہ تھی۔ بہت بڑے امیر ہونے پر بھی آپ کی نمرتا اور ویدک سدھانتوں کی دڑھتا دیکھ کر آشچریہ ہوتا تھا۔ آریہ سماج میں پرویش ہونے سے پہلے آپ مانس بھکشن کرتے تھے۔ جس دن آپ نے اس کا تیاگ کیا۔ اس کے بعد آپ پھر ادھر دھیان نہیں کیا۔ بلکہ آپ کے چھوٹے سپتروں نے بھی مانس کبھی چکھا بھی نہیں۔ آپ کی کل میں منڈن سنسکار پر بکرا مارا جاتا تھا۔ اور اس کا مانس تقسیم کیا جاتا تھا۔ لیکن آپ نے اپنے پہلے پتر شریمان بخشی بودھ راج جی کے سپتر بلدیو کے منڈن سنسکار میں اس رواج کو بدل دیا۔ اور اس کی بجائے مال پوا اور کھیر کا بھوجن اپنی برادری اور دیگر سجنوں کو دیا۔ آپ کو بہت کچھ کہا گیا۔ کہ پہلے پتر کا منڈن ویسے ہی ہونے دیں۔ دوسری بار جیسا چاہیں۔ کریں۔ لیکن آپ نے جواب دیا۔ کہ یہاں پہلی بار یا دوسری بار کا سوال ہی نہیں۔ میں آریہ ہوں۔ اور مجھے سب کام آریوں والے ہی کرنے چاہئیں۔ میری یہی دڑھ دھارنا ہے۔

عام لوگوں میں آپ کے لئے سنمان کا بھاو

آپ کٹر آریہ سماجی تھے۔ عام لوگ کٹر آریہ سماجی اس کو سمجھتے ہیں۔ جس کو سب لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ یہ ایک غلط بات ہے۔ کٹر آریہ سماجی تو وہ ہے۔ جو اپنے سدھانتوں پر دڑھتا سے چلتا ہوا غیر مذاہب سے بھی پریم کا برتاؤ کرے۔ اپنے حسن

سلوک سے دوسروں کے دلوں میں گھر کرے۔ شریمان بخشی جی کا عام لوگوں کے ساتھ اتنا اچھا سلوک تھا کہ اس علاقہ کے ہندو مسلمان سکھ سب آپ کا سنمان کرتے تھے۔ اور انہیں اپنے پرانت کا نیک ترین انسان سمجھتے تھے۔

ایک بار چکوال کے شیخ خاندان کے کچھ مسلمان بھائی اپنے پریوار سمیت کہیں جا رہے تھے۔ ڈیرہ بخشیاں سے ایک میل کے فاصلہ پر اونٹ کے کجاوے گرے۔ اور ان کو سخت چوٹیں آئیں۔ آپ کو پتہ لگا۔ تو خود جا کر انکو اپنے گھر لے آئے۔ اور ایک مہینہ بھر انکی خدمت کی۔ اور تندرست ہونے پر ان کو وداع کیا۔ وہ بمبئی کے بیوپاری تھے۔ ان کا کبھی کبھی خط آیا کرتا تھا۔ اور بخشی جی کی اس سیوا کے وہ بڑے مشکور رہتے ہیں۔

آپکی دان میں اُدارتا

بان پرستھ کے موقعہ پر آپ نے جو دان کیا اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ بعد میں اپنے سپتروں سے بھی خوب دان کرایا کرتے تھے۔ آپکے ہاں سال میں ایک دو سنسکار ضرور ہوتے تھے۔ شریمان مہاشہ کرشن جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کے ساتھ آپ کا بڑا پریم تھا۔ قریباً ہر ایک سنسکار پر وہ پہنچتے تھے۔ اور یہ سنسکار ہی آریہ سماج ڈیرہ بخشیاں کا سالانہ جلسہ سمجھا جاتا تھا۔ معمولی سنسکاروں پر بھی چار چار پانچ پانچ سو تک دان کر دیتے۔

ایک عجیب بات میں نے یہ دیکھی۔ کہ آپ کے سپتر اس موقعہ پر دان کا مقابل ڈالتے۔ یعنی جب ایک بھائی کے لڑکے کا کوئی سنسکار ہوتا۔ تو وہ تو دان کرتا ہی تھا۔ لیکن ساتھ ہی دوسرے بھائیوں کا دان بھی گنا یا جاتا۔ نئے مکانوں کے ساتھ آریہ سماج مندر بھی بنوایا۔ جس میں ہندی پاٹھ شالا آپ کی طرف سے جاری تھی۔ اپنے مکان میں سندھیا بھون الگ بنوایا۔ آریہ پرشوں کے لئے یہ بات انوکرنیہ ہے۔ کہ وہ اپنے گھروں میں سندھیا بھون بنوائیں۔ جہاں کہ سندھیا اگنی ہوتر اور سوادھیائے کا سامان ہو۔ لاہور میں اپدیشک ودیالیہ کی قائمی کے لئے شری پوجیہ پاد سوامی ستیانند جی مہاراج دھن سنگرہ کے لئے باہر نکلے۔ تو ڈیرہ بخشیاں بھی پہنچے۔ شریمان بخشی جی کو اس کا پہلے ہی پتہ تھا۔ اور وہ اس کی تیاری بھی کر رہے تھے۔ شری سوامی جی نے دس ہزار روپیہ مانگا۔ آپ نے کہا "سوامی جی! اب بات بچوں پر جا لگی ہے۔ اور وہ اپنی ضروریات کو مد نظر رکھکر ہی دان دیں گے"۔ لیکن دان دیر پتا کے دان ویر بچوں پر ان الفاظ کا بہت اثر ہوا۔ اور انہوں نے اسی وقت دس ہزار روپیہ لے کر اپنے پوجیہ پتا کے چرنوں میں رکھ دیا۔ سوامی جی مہاراج اس سے بڑے پرسن ہوئے۔

آپکا پریوارک جیون

[illegible]

پرچار کے لئے گیا۔ تو آپ کا مجھ سے بڑا پریم ہو گیا۔ آریہ اپدیشکوں کا آپ بڑا سنمان کرتے تھے۔ اور اپنے عزیز رشتہ داروں سے بھی بڑھ کر ان کا آدر ستکار کرتے تھے۔ اس لئے آپ نے سبھا سے مجھے اپنے سوادھیائے کی سہائتا اور اس پرانت میں پرچار کے لئے لے لیا۔ میں اڑھائی برس آپ کے سورگ باس تک آپ کے پاس رہا۔ آپ کے اور آپ کے پریوار کے جیون کا مجھ پر بڑا پربھاو ہوا۔ بلکہ چند ایک نئی شکشائیں پراپت کیں۔ آپ کے بڑے سپتر شریمان بخشی لیکھراج جی ہیں۔ ان کے بعد درجہ وار بخشی بودھراج جی بخشی ہیمراج جی۔ بخشی اننت رام جی اور بخشی کھیمراج جی ہیں۔ آپ سب سندھیا ہون آدی کرم کانڈ اور وید دان آدی میں پتا کے تلیہ ہی اُدار ہیں۔ اور دڑھ آریہ ہیں۔ جب میں ڈیرہ بخشیاں پہنچا۔ اور پہلے دن ہون کیا۔ اُس وقت بخشی بودھراج جی و بخشی ہیمراج جی ہون پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں بخشی لیکھراج جی آ گئے۔ تو بخشی ہیمراج جی جھٹ اپنے آسن سے اُٹھے۔ اُس پر بخشی لیکھراج جی بیٹھ گئے۔ اور یہ اپنے لئے نیا آسن اندر سے لے آئے۔ جب میں نے ایک دو دن ان میں یہ مریادا دیکھی۔ کہ جو چھوٹا بھائی ہوتا وہ بڑے بھائی کو آسن دے دیتا۔ اور اپنے لئے نیا آسن ڈھونڈھتا۔ تو اس کا مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ اور میں نے بخشی جی کو کہا۔ کہ میں آیا ہوں اپدیش کرنے کے لئے۔ لیکن آج آپکے پریوار سے ایسی مریادا سیکھی ہے۔ جو میرے دماغ میں موجود نہ تھی۔ ایسے ہی آپ کے گرہ کی دیویوں خاص کر ماتا جی (دھرم پتنی شریمان بخشی تیرتھ رام جی) کی اُدارتا کو دیکھ کر بڑی پرسنتا ہوئی۔ یہ سب آپ کے کریاتمک جیون کا پھل تھا۔

جنم شتابدی پر

آپ کو ویدک گرنتھوں کے سننے کا بڑا شوق تھا آپ کے پاس رہ کر میں نے آپ کو سب سے پہلے مہرشی دیانند کرت گرنتھ سنائے۔ پھر آرش گرنتھوں میں منوسمرتی۔ دس اپنشد اور پانچ درشن (میمانسا چھوڑ کر) سنائے۔ اب چاروں ویدوں کا خیال تھا۔ پہلے ویدامرت شروع کیا تھا۔ کہ جنم شتابدی متھرا آ پہنچا۔ آپ سارے پریوار کے ساتھ مجھے بھی ہمراہ لے کر متھرا پہنچے۔ مجھے دیکھ کر یہ تجربہ ہوا۔ کہ ریل کے سفر میں بھی آپ نے گھر کی طرح ہی کرم کانڈ کیا۔ ہم سب انٹر کلاس میں تھے۔ اور آپ سیکنڈ کلاس میں۔ جب آپ کی اُپاسنا کا سمیہ ہوا۔ بخشی اننت رام جی نے نوکر سے سارا پربندھ کرا دیا۔ اور شوچ سنان سے فارغ ہو کر اپنی اُپاسنا میں لگ گئے۔ متھرا میں بھی اسی طرح کیا۔ یہ متھرا دیکھ کر آپ بڑے خوش ہوئے اور آپ اسے ہی متھرا دیکھتے رہے۔ ایک

بار یو۔ پی سبھا کے ایک عہدیدار ملے۔ اور ان سے پریچہ ہونے پر شریمان بخشی جی کی واقفیت کرانے ہوئے میں نے کچھ تھوڑا سا آپ کے دان کا ذکر کر دیا۔ الگ ہونے پر مجھے کہنے لگے۔ کہ "پنڈت جی! میرے سامنے میری کسی پرکار کی پرشنسا کیا کریں۔ اس سے میرے دل میں سنکوچ سا پیدا ہوتا ہے"۔ میں نے دل میں کہا۔ کہ آپ کے مہان پرش ہونے کا ایک اور ثبوت مل گیا۔

سورگ واس

شتابدی کے بعد آگرہ کی سیر کی۔ اور واپسی پر دہلی کے مشہور مقامات دیکھے۔ دہلی سے چلنے پر آپ نے ذکر کیا۔ کہ میں نے سوا لاکھ گائتری منتر کے جاپ کا سنکلپ کیا تھا۔ جو آج پورا ہوا ہے۔ آپ کا پریوار ڈیرہ بخشیاں چلا گیا۔ اور آپ اپنی جاگیر پریم کوٹ میں جہاں آپ کی ۲۵ مربع زمین ہے۔ پہنچے۔ میں لاہور میں سبھی کو ملنے کے لئے ٹھہر گیا۔ اور بخشی جی کو اگلے دن پہنچ جانے کے لئے کہا۔ آپ نے سانگلہ سٹیشن پر ٹانگہ بھیج دینے کو کہا۔ میں جب اگلے دن پہنچا تو ٹانگہ نہ تھا۔ میں حیران تھا۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ آگے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ آخر جب میں پیدل ہی جاگیر میں پہنچا۔ تو دیکھا۔ کہ آپ بیمار ہیں۔ اور زبان بند ہو چکی ہے۔ دماغ پر بھی بہت اثر ہو چکا تھا۔ لیکن توجہ دلانے پر پہچان لیتے تھے۔ مجھے آسن پر بیٹھنے کے لئے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ نوکروں نے کہا۔ کہ آج سورج چڑھے تک بخشی جی چارپائی سے نہیں اُٹھے۔ تو ہمیں شک ہوا۔ کہ کیا بات ہے۔ آج تک ہم نے پراتا کال چارپائی پر لیٹے کبھی دیکھا ہی نہیں۔ آخر تار دے دئیے۔ جس سے آپ کا سب پریوار وہاں اکٹھا ہو گیا۔ بیماری کی حالت میں لیٹے لیٹے کبھی اُٹھ بیٹھتے ہم سمجھتے۔ کہ شاید پیشاب کے لئے اُٹھتے ہیں۔ لیکن جب برتن رکھتے۔ تو پیشاب نہ کرتے۔ آخر بخشی اننت رام جی سمجھے۔ کہ ایشور اُپاسنا کے لئے نہ اُٹھتے ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جل گرہن کیا۔ پرنا کندھے پر رکھا۔ اور سمفر ہو گئے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد پھر لیٹ گئے۔ ایسا کئی بار ہوا۔ اس حالت میں بخشی صاحب کے پانچوں سپتروں نے نوکروں کو ہٹا کر سب طرح کی سیوا اپنے ہاتھ سے کی۔ آخر آخری وقت آ پہنچا۔ آپ وصیت کر گئے تھے۔ کہ میری مرتیو کے سمیہ مجھے چارپائی سے نیچے نہ اُتارا جائے۔ اور کوئی رونے پیٹے نہیں۔ اور سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا جائے۔ تم میں نے ویدامرت سنانا شروع کر دیا۔ تاکہ اگر کچھ ہوش ہو۔ تو آپ کا دھیان ادھر آکرشت ہو۔ اس طرح جنم شتابدی سے پانچ چھ دن کے بعد جبکہ آپ کی آیو ساٹھ سال سے اوپر ہو چکی تھی۔ ایشور اُپاسنا [illegible] گرہ تیاگ

کر دیا۔

آپ کے سپتروں نے سب کچھ آپ کی وصیت کے مطابق کیا۔ چار من گھی۔ بہت سی سامگری اور لائلپور سانگلہ میں جتنا صندل مل سکا۔ حاصل کر کے پورن ویدک ریتی سے داہ کرم کیا۔ اس وقت لائلپور سے بھی بہت سے آریہ بھائی سملت ہوئے۔ اس موقعہ پر بہت سا دان کیا گیا۔

دو شلوک

ڈیرہ بخشیاں کے قریب گلیانہ کے مندر میں کبھی ودوان پنڈت تھے جو شریمان بخشی پریم سنگھ جی (آپ کے پتا) کے پاس رہتے تھے۔ انکی سمرتی میں ایک شلوک لکھا تھا۔ میں نے اس کی نقل کر کے ایک شلوک شریمان بخشی تیرتھ رام جی کی سمرتی میں خود بنایا۔ وہ شلوک حسب ذیل ہیں:-

सुभूवन पुराये पृथिव्यां वदान्या
दधीची मयूरध्वजो विक्रमाधा।
नसाम्य गतान् प्रेम सिंहेन द-
नैरिदानि कथं स्पृशन्त रा
लुब्ध चित्ताः ॥

ارتھ:- اس پرتھوی پر ددھیچی میور دھوج وکرم جیسے وکھیات دان شیل ہو گئے۔ لیکن وہ بھی بخشی پریم سنگھ کے برابر دانی نہیں ہوئے۔ آج کل کے لوبھی منش ان کا کیا مقابلہ کر سکتے ہیں؟

मेधानां कुल उद् भुव सुभग-
स्तारा सुताराधिपः। दानैर्य-
श्च समेत्य कीर्ति मतुलां कर्मैन
न साम्य गतः। वेद ज्ञान मतः स्व
कर्म निरतः पूरः कृत ज्ञः प्रियः
श्री युक्तो दत तीर्थ राम
वर वङ्गी कथ्ये हयो जाय-
ते ॥

ارتھ:- سنسکار کے یوگیہ شریمان بخشی تیرتھ رام جی ویدکل میں اُتپن ہوئے۔ بڑے بھاگوان جیسے تاروں میں چاند ہوتا ہے۔ آپ نے دان میں کرن کے تلیہ یش پراپت کیا۔ آپ ویدک دھرمی سکرم نشٹھ شور بیر کرتگیہ ایشور کے پیارے اور ماں کے جگت کے بھی پیارے تھے۔ ایسا منش سنسار میں کوئی ہی پیدا ہوتا ہے۔

"وشو ناتھ آریہ اپدیشک"

کلنک کا ٹیکہ

اس وقت تمام بھارت ورش میں چھوت چھات کے خلاف زبردست اندولن ہو رہا ہے۔ آریہ سماج تو اپنے جنم سے ہی اس کا دشمن رہا ہے۔ کیونکہ اس کے پرورتک مہرشی دیانند نے بھگوان کی آگیا انوسار پرسدھ کر کے دکھا دیا تھا۔ کہ تمام منش پرماتما کے پتر ہیں۔ اس لئے ان کے درمیان اونچ نیچ کا کوئی سوال ہی نہیں۔ آج اس مہرشی کی تعلیم اپنا اثر دکھلا رہی ہے۔ اور سناتن دھرمی بھی اچھوت پن کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں۔ پچھلے لائل پور کا سناتن دھرمی اخبار "جاگرت" اپنی تازہ ترین اشاعت میں لکھتا ہے:۔

"اس وقت جبکہ مہاتما گاندھی جی کے دوبارہ برت دھارن کرنے کے اعلان سے ملک عجیب کشمکش میں پڑا ہوا ہے۔ راجہ زمورن گورووایور مندر کو کھولنے یا اس کے متعلق ریفرنڈم میں حصہ لینے سے انکاری ہے۔ ہر ایک ولیش بھگت۔ ہر ایک ہندو کا یہ لازمی فرض ہو جاتا ہے کہ اس بُرائی کو خاص اُتساہ سے منائے۔ اور ایسا کرہ ہوائی پیدا کرنے میں مدد دے۔ کہ راجہ زمورن اور اس کے ہمخیال لوگوں کے دلوں میں خود بخود ہی مندروں کے دروازے کھولنے کا جذبہ پیدا ہو۔ اور اس طرح یہ گتھی خوش اسلوبی کے ساتھ سلجھ جائے"۔

سناتن دھرمی نیتاؤں کو اس سمسیا کے حل کرنے میں خاص دلچسپی اور سرگرمی کا اظہار کرنا چاہیئے۔ تاکہ آریہ جاتی کے ماتھے سے اچھوت پن کے کلنک کا ٹیکہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے ۔

قادیانیوں کا "ظلی حج"

پچھلے دنوں قادیان میں مرزائیوں کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خلیفہ قادیانی نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔ کہ آج کل حج سے وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے۔ جو اسلام کے ابتدائی زمانہ میں ہوا کرتے تھے۔ اس لئے اس کی حیثیت ایک رسمی عبادت کی رہ گئی ہے۔ کہتے ہیں:

"اسلام کے ابتدائی زمانہ میں زیادہ ذمہ داری کا بوجھ اُٹھانے والے عرب تھے۔ اور وہ آسانی سے مکہ پہنچ سکتے تھے۔ لیکن اب نہ وہ تحریک وہاں باقی ہے۔ اور نہ دنیا کے تمام لوگ وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ ایسا انتظام اب ہندوستان میں ہی ہے اور اسلام کا درد رکھنے والی قوم بھی اب یہاں ہی بستی ہے۔ اس لئے اللہ تعالے نے ایک "ظلی حج" مقرر کیا ہے۔ اور اس کا مرکز قادیان میں رکھا ہے"

اس پر رائے زنی کرتے ہوئے "پیغام صلح" نے خلیفہ صاحب کو جو سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ وہ ملاحظہ ہو:۔

"جناب میاں صاحب کے ان الفاظ کو ہم قادیانی غلو کے ایک افسوسناک اور نقصان رسان مظاہرہ کے علاوہ اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ "ظلی حج" کا یہ تازہ قادیانی عقیدہ خواہ کس قدر غلط اور رنجدہ کیوں نہ ہو۔ لیکن اس پر حیرت کی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے قبل قادیان کے اس مرکز غلو سے تکفیر المسلمین اور اجرائے نبوت کے زہریلے عقائد دنیا کے سامنے آچکے ہیں"۔

ابھی آگے دیکھئے۔ اس جماعت کے زہریلے عقائد میں کتنا اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن عام مسلمانوں کو اس سے تشویش نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ تو مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کئے بیٹھے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں لاہور کے ایک روزانہ مسلم اخبار نے لکھا تھا۔ کہ "ایک مرزائی حلقہ بگوش اسلام ہو گیا"۔

تو کون؟ میں خواہ مخواہ

قادیانی اخبار "الفضل" لکھتا ہے:۔

"اچھوت اقوام اگرچہ ایک لمبے عرصہ سے ہندوؤں کے مظالم کا تختہ مشق بنی ہوئی تھیں۔ مگر اپنی کمزوری اور بے بسی کی وجہ سے ان کے خلاف آواز بلند نہیں کر سکتی تھیں۔ خدا کا شکر ہے۔ اب اچھوتوں کو معلوم ہو گیا کہ ہندو انکے خیر خواہ نہیں۔ بلکہ دشمن ہیں"۔

الفضل کی وہی مثال ہے۔ "تو کون؟ میں خواہ مخواہ"۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں۔ کہ ہندوؤں کی ایک گمراہ جماعت اچھوتوں سے نامناسب سلوک روا رکھتی رہی۔ مگر عام ہندوؤں کی سب سے ترقی پذیر جماعت آریہ سماج نے اچھوت اُدھار کے سمبندھ میں جو کام کیا۔ وہ سب پر ظاہر ہے۔ آریہ سماج نے ان ہری جنوں کی خاطر تن۔ من اور دھن سے قربانیاں کیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا۔ ان کی خاطر قدامت پسند ہندوؤں کے مظالم برداشت کئے۔ ان واقعات کی موجودگی میں اگر کوئی یہ کہے۔ کہ ہندو اچھوتوں کے دشمن ہیں۔ تو سمجھ لیجئے۔ کہ اس کے دماغ میں ضرور فتور ہے۔ مرزائی اچھوتوں پر کتنے ڈورے ڈالنے کی کوشش کریں۔ مگر وہ سمجھ گئے ہیں۔ کہ ہندوؤں سے بڑھ کر ان کا کوئی ہمدرد نہیں۔

آریہ سماج دھیان دے

شہر ڈیکین سے ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں عیسائی دھرم کے ان پرچارکوں کے متعلق اعداد و شمار دئے گئے ہیں۔ جو اس وقت سنسار میں رومن کیتھولک مت کے نیموں کا پرچار کر رہے ہیں۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ رومن کیتھولک منشنوں کی سنکھیا ۲۰ ہزار ہے۔ جن کے کاریہ کرتاؤں اور پادریوں کی سنکھیا ۵۰ ہزار ہے۔ تیس ہزار استریاں پرچار کا کام کرتی ہیں۔ اور ایک لاکھ پُرش۔ جس وقت ہم اس سنکھیا کا آریہ سماج کے پرچارکوں کی تعداد سے مقابلہ کرتے ہیں۔ تو ہمارا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ آریہ سماج کے بانی رشی دیانند کا مشن تو یہ ہو۔ کہ "تمام سنسار کو ویدک دھرم کی پوتر روشنی سے منور کیا جائے۔ اور دنیا کے کونے کونے میں اس عالمگیر دھرم کا ڈنکا بجایا جائے"۔ مگر آریہ سماج کے پاس اتنے بھی پرچارک نہ ہوں۔ کہ وہ ایک چھوٹے سے صوبہ میں پرچار کا کام تسلی بخش طور پر نہ چلا سکے۔ یہ عیسائی منشنریوں کی عالمگیر تنظیم کا ہی پھل ہے۔ کہ عیسائی دھرم اس قدر ترقی کر رہا ہے۔ آریہ سماج کے نیتاؤں کو اس معاملہ کی طرف وشیش دھیان دینا چاہیئے۔

جھوٹ کی دیواریں

مہاتما گاندھی نے مسٹر ساؤتھومتی نائر کو جو گورووایور مندر میں اچھوتوں کے داخلہ کے متعلق پبلک سے رائیں لینے کے کام کے انچارج ہیں۔ مندرجہ ذیل پیغام ارسال کیا ہے:۔

"اگر ہم سچائی پر ہیں۔ اور پوری جدوجہد کر رہے ہیں۔ تو جھوٹ کی دیواروں کا گرجانا ضروری ہے۔ اگر مندر میں جانے والے مطالبہ کریں۔ تو دنیا کی کوئی طاقت اچھوتوں کو مندر سے باہر نہیں رکھ سکتی"۔

جھوٹ کی دیواریں ریت کی دیواریں ہیں۔ جو ہرگز قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر مندر پرماتما کا سمفان ہیں۔ تو "اچھوت" پرماتما کے پتر ہونے کی حیثیت میں ان میں داخل ہونے کے ادھیکاری ہیں۔ ان کا بکشش ستیہ کا حق ہے۔ اس لئے ہندوؤں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ انہیں اس ادھیکار سے محروم نہ کریں۔ بلکہ زمورن پر اخلاقی دباؤ ڈالیں۔ کہ وہ گورووایور مندر کو ۲ جنوری سے پہلے ہی اچھوتوں پر کھول دے۔ تاکہ مہاتما جی کو برت رکھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

بے بنیاد دعویٰ

اسلام کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ مساوات کا علمبردار ہے۔ لیکن جو مذہب اپنی استریوں کو مردوں کے برابر حقوق دینے کو تیار نہیں۔ وہ دوسروں کے ساتھ مساوات کا کیا خاک سلوک روا رکھے گا؟ مرزائی اخبار "فاروق" لکھتا ہے:۔

"احمدیوں کے مردانہ جلسوں میں عورتیں تقریریں نہیں کیا کرتیں۔ عورتوں کا جلسہ علیحدہ ہوتا ہے ورنہ ایک ہی وقت میں مرد بھی اور عورتیں بھی ایک ہی جلسہ میں کس طرح تقریر کر سکتے ہیں؟"

یہ ہے ان لوگوں کی مساوات۔ اور اس پر مقابلہ کرتے ہیں۔ آریہ سماج سے جس کے پلیٹ فارم پر مرد اور عورتیں دونو تقریر کر سکتے ہیں۔ اور جو استریوں کو تمام وہ مجلسی حقوق دیتا ہے۔ جو پُرشوں کو حاصل ہیں۔

ایران کی باری آئی

مصطفٰے کمال پاشا نے برسر اقتدار آتے ہی ٹرکی سے پردہ کا خاتمہ کر دیا۔ مصر بھی اس کے نقش قدم چلا۔ اب ایران کی باری آئی۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بھی پردہ کو خیرباد کہہ چکا ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ ایرانی عورتوں نے تو بالکل یوروپین لباس پہننا شروع کر دیا ہے۔ کیا فرمائیں گے ہندوستان کے علمائے دین یہاں کے مسلمانوں کو یہی تعلیم دیتے جاؤ گے کہ پردہ کو خیرباد نہ کہنا۔ زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد۔ دنیا بدل گئی۔ مگر یہاں کے دقیانوسی مسلمانوں کے خیالات میں تبدیلی نہ آئی۔ کیا ٹرکی۔ مصر اور ایران وغیرہ کے مسلمان اب دائرہ اسلام سے باہر ہو گئے ہیں؟ کیا یہاں کے مسلمان مولوی ان پر کفر کا فتولے نہ لگائیں گے؟

مولوی شجاع الدین جو جدہ (عرب) میں برطانوی سفارت خانہ میں ملازم ہیں۔ ایک انٹرویو کے دوران میں لکھتے ہیں۔ کہ عرب میں عورتیں گھروں سے بغیر پردہ کے باہر نکلتی ہیں۔ اور تمام کاروبار کرتی ہیں۔ یہ اس ملک کا حال ہے۔ جو اسلام کی جنم بھومی ہے۔ وہ بھی آج عقائد اسلام سے پرے جا رہا ہے۔

مسلمانوں کا مذاق

دہلی کے مسلم اخبارات میں ذیل کی دل آزار خبر شائع ہوئی ہے:۔

"قاضی سید عبدالرشید صاحب کا نام نامی اس عزمیت کے اعتبار سے ہمیشہ

روشن رہے گا۔ جو عشاقِ محبوب رب العالمین کا شیوہ ہے۔ آپ کی رُوح طیبہ کے ایصالِ ثواب کے لئے ۱۶ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو بعد نماز جمعہ دہلی کی جامع مسجد مسجد فتح پوری۔ کلاں مسجد۔ مدرسہ حسین بخش۔ مدرسہ حسینیہ۔ مسجد باڑہ ہندو راؤ اور مسجد قرول باغ میں قرآن خوانی ہو گی۔ اور اسی روز بعد نماز عصر آپ کے مزار پُر انوار پر جو دہلی دروازہ کے باہر قبرستان جدید میں واقع ہے۔ مسلمانوں کا اجتماع ہو گا۔ جہاں ختم کلام اللہ کے بعد آپ کے حالاتِ زندگی پر علمائے اسلام تقریریں فرمائیں گے۔

مسلمانانِ دہلی سے توقع ہے۔ کہ وہ ایصالِ ثواب میں بکثرت حصہ لیں گے۔ اور مساجد مذکورہ کے علاوہ بھی اپنی اپنی ان مسجدوں میں جہاں جمعہ ہوتا ہے۔ قرآن خوانی کا انتظام کر کے قاضی صاحب کی رُوح مبارک کو ایصالِ ثواب کریں گے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کر کے ماجور ہوں گے۔"

یہ "قاضی" وہی قاتل ہے۔ جس نے سوامی شردھانند کو قتل کیا تھا۔ ناظرینِ "پرکاش" ذرا ملاحظہ فرمائیں۔ کہ مسلمانوں کا مذاق کس قدر "بلند" ہے۔ کہ ایک بے گناہ کے قاتل کو عشاقِ رب العالمین کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے قرآن خوانی ہوتی ہے۔ اور پھر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمان تو ہندوؤں سے اتحاد کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ مگر ہندو نہیں کرتے۔

خاتمہ بالخیر

بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک طبقہ ایسا ہے۔ جسے ایجی ٹیشن کرنے کا مرض ہو گیا ہے۔ خواہ ایجی ٹیشن کرنے کی کوئی وجہ ہو۔ یا نہ۔ انہوں نے ضرور کرنی ہے۔ مثلاً پردہ کالج کے خلاف ایجی ٹیشن ہوئی۔ مگر بے وجہ۔ خواہ مخواہ طلباء کا اتنا نقصان ہوا۔ ریاست کشمیر میں ایجی ٹیشن ہوئی۔ اس سے جو نقصان ہوا۔ وہ سب کو پتہ ہے۔ اس کے بعد دربار الور کے خلاف ایجی ٹیشن ہوئی۔ جس کا نہ کوئی سر تھا۔ نہ پیر۔ چند ماہ یہ بے معنی ایجی ٹیشن رہی۔ اب مہاراجہ صاحب نے وہاں کے ایجی ٹیشن کرنے والے مسلمانوں کے نمائندوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ ان کی تمام جائز شکایات پر غور کیا جائے گا۔ اور انہیں دور کیا جائے گا۔

اس یقین دلانے پر بہت سے ایجی ٹیٹر اور اس ایجی ٹیشن کے شکار مہاجرین واپس الور چلے گئے ہیں۔ پر یہ نمائش منکر ہے۔ آخر کار اس ایجی ٹیشن کا

جو خود ریاست کے مسلمانوں کے لئے مصیبت رسان ثابت ہو رہی تھی۔ خاتمہ ہو گیا۔ امید ہے کہ آئندہ ریاست کے مسلمان باہر کے ایجی ٹیٹروں کے پھندے میں نہیں پھنسیں گے۔

سوراج

آج کل گول میز کانفرنس ہندوستان کو سوراجیہ دینے کی ایک سکیم تیار کر رہی ہے۔ جس کے رُو سے نہ صرف گورنر جنرل ہی کو بلکہ صوبوں کے گورنروں کو بھی آرڈی نینس جاری کرنے کا اختیار حاصل ہو گا۔ فوج۔ خزانہ اور غیر ملکی تعلقات محکمہ جات محفوظ ہوں گے۔ گورنر جنرل کو لیجسلیچر توڑنے یا اس کے کسی فیصلہ کو مسترد کرنے کا اختیار ہو گا۔ گورنر جنرل مرکزی لیجسلیچر کے کسی ممبر کو ڈیفنس منسٹر مقرر کرے گا۔ جو صرف گورنر جنرل کے سامنے جوابدہ ہو گا۔

فوج کو ہندوستانی بنانے کے متعلق وزیر ہند نے کہا۔ کہ اس کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں کی جا سکتی۔ دیگر ہندوستانی فوج محض ہندوستان کی حفاظت ہی کے لئے نہیں ہو گی۔ بلکہ وہ برطانیہ کے مفاد کی حفاظت کے لئے غیر ممالک میں بھی جا کر لڑے گی۔ گویا یہاں کے عوام کے نمائندوں کو نہ تو فوج پر اختیار ہو گا۔ نہ خزانہ پر۔

اور نہ ہی مالی پالیسی وغیرہ پر۔ ان حالات میں ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اس آئین سے ہندوستان کو کیا فائدہ ہو گا۔ اگر یہی "سوراج" دینا تھا۔ تو کانفرنسوں کی کیا ضرورت تھی؟

ہمارے ماڈریٹ لیڈر

ہمارے ماڈریٹ لیڈر بڑے آشاوادی ہیں۔ پہلی گول میز کانفرنس میں کچھ نہ بنا۔ دوسری میں شامل ہوئے۔ وہاں بھی ناکام رہے۔ اب تیسری میں شریک ہوئے۔ اب بھی ٹکا سا جواب مل رہا ہے۔ مگر شاباش ان کی مستقل مزاجی کے۔ ابھی تک لنڈن میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ مالیات فوج اور تحفظات کے متعلق انہوں نے جو تجاویز پیش کی تھیں۔ وزیر ہند نے ان کی طرف دھیان تک دینا گوارا نہ کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ماڈریٹ لیڈر ان مطالبات سے پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں تو سوال یہ ہے۔ کہ وہ دیگر امور کے متعلق کیوں گفت و شنید کر رہے ہیں۔ جب تک اہم معاملات کا فیصلہ ہندوستان کے حق میں نہ ہو۔ معمولی باتوں پر تضیع اوقات کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کچھ بنتا بناتا نہیں۔ تو واپس آ جائیں۔ اور یہاں تعمیری کام میں اپنی سرگرمیوں کو لگائیں۔

آرڈی نینس بل

آرڈی نینس بل اسمبلی میں پاس کئے جانے کے بعد کونسل آف سٹیٹ میں گیا۔ وہاں تو اس کے پاس ہونے کی پہلے ہی توقع تھی۔ دو دن کے بحث مباحثہ کے بعد سوموار اسے پاس کر دیا گیا۔ بل کے خلاف جیسا کہ اسمبلی میں ہوا تھا بعض ممبروں نے زبردست تقریریں کیں۔ اب ایک دو دن میں گورنر جنرل اس کی تصدیق کر دیں گے۔ اور آرڈی نینس کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی یہ قانون کی کتاب میں درج ہو جائے گا۔

ہمیں افسوس ہے۔ کہ گورنمنٹ ملک کی بے چینی کو دُور کرنے کے لئے جو علاج شروع کرنے والی ہے۔ وہ درست نہیں ہے۔ اس قسم کے قانون پاس کرنے کی بجائے اگر مصلحانہ پالیسی اختیار کی جاتی۔ تو کیا ہی اچھا ہوتا!

اسلام سے دشمنی

سید مقبول احمد نے نومبر ۱۹۳۲ء کے اسلامک ریویو میں ایک دلچسپ اور پُرمعنی مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ "مسلمانوں نے قومی جدوجہد میں کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ گزشتہ صدی میں مسلمانوں نے جو کامیابی حاصل کی ہے۔ اگر اسے کامیابی کہا جائے۔ تو وہ یہ کہ انہوں نے علیحدہ تمدن۔ زبان اور روایات قائم کر دی ہیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ یورپ میں یہودی مذہب کی طرح اسلام ہندوستان میں ایک ایسا مذہب بن گیا ہے۔ جس کا پرچار نہیں ہو سکتا"۔

مسلمان ان الفاظ کو غور سے پڑھیں۔ اور سوچیں۔ کہ انہوں نے علیحدگی کی پالیسی اختیار کر کے نہ صرف متحدہ قومیت ہی کو بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ بلکہ اسلام سے بھی دشمنی کی ہے۔

خطرناک جنون

سید مقبول احمد ان مسلمانوں کے متعلق آگے چل کر لکھتے ہیں:-

"وہ ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں۔ کہ کوئی ان پر ہندوانہ طرز کی تہذیب کا الزام نہ لگائے۔ وہ اپنے ملک کی زبان پڑھنے سے کتراتے ہیں۔ اور اس غیر قدرتی جدوجہد میں خطرناک جنون بن گئے ہیں"۔

یہ الفاظ کسی ہندو کی طرف سے استعمال کئے جاتے۔ تو شاید مسلمان انہیں تعصب کے رنگ میں رنگے ہوئے خیال کرتے۔ مگر یہ ایک ایسے مسلمان کے ہیں۔ جسے اسلامی تاریخ سے پوری واقفیت ہے۔ اور جس نے فرقہ پرست مسلمانوں کی ذہنیت کا صحیح نقشہ کھینچا ہے۔

شردھانند جینتی

لالہ نرائن دت جنرل سکرٹری آل انڈیا شردھانند میموریل ٹرسٹ نے سورگیہ سوامی شردھانند جی کی چھٹی بلیدان جینتی کے سمبندھ میں جو پروگرام شائع کیا ہے۔ اس کے متعلق ہر آریہ سماجی بلکہ دیگر ہندوؤں کا بھی فرض ہے۔ کہ اسے اُتساہ سے پورا کریں۔ سوامی جی کے ہردے میں نہ صرف آریہ جاتی ہی کے لئے بلکہ تمام سنسار کے لئے پریم تھا۔ وہ ایک سوشل ریفارمر اور پراچین سبھیتا کے دلدادہ ہونے کے علاوہ نام نہاد اچھوتوں کے سچے مِتر۔ استری جاتی کے اُدھار اور گورُوکل شکھشا پرنالی کے زبردست حامی تھے۔ ایک سچے قوم پرست کی حیثیت میں وہ مادرِ وطن کے لئے قربان ہونے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ اس لئے آریہ جاتی کے ہر ایک ممبر کا یہ فرض ہے۔ کہ ان کی یاد مناسب شان سے منائے۔ اور اس پروگرام پر جو نیت کیا گیا ہے۔ سرگرمی سے عمل کرے۔ یعنی

(الف) ۱۷ر سے ۱۹ر دسمبر تک ہر اُونچی ذات کے ہندو اپنے نام نہاد اچھوت بھائیوں کے علاقوں میں جائیں۔ اور ان کے ذہن نشین کر دیں۔ کہ اچھوت پن کی لعنت کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا گیا ہے۔

(ب) صبح کے وقت پربھات پھیریاں کی جائیں۔ ۲۰ر دسمبر کو استریوں کی جانب سے انتر جاتیہ سہ بھوج کیا جائے۔ اور استریوں کے ایک عام جلسہ میں اچھوت اُدھار کے موضوع پر تقاریر کی جائیں۔

۲۱ر دسمبر کو انتر جاتیہ دنگل ہوں۔

۲۲ر دسمبر کو ہریجنوں کے بچوں کی نمائش کی جائے۔ انعام دیتے وقت صفائی و تندرستی کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔

۲۳ر دسمبر کو جلوس اور جلسہ میں سورگیہ سوامی شردھانند جی کی سوانح عمری پر تقاریر کی جائیں۔

بقیہ "پتری ترپن" صفحہ ۹

ये ते पूर्वे परागता अपरे पितरश्च ये। तेभ्यो घृतस्य कुल्यै तु शतधारा व्युन्दती ॥ अथर्व १८.३.७२

اس منتر میں ترپن کرنے کا کوئی پدرھتائی نہیں دیتا یہاں پر محل صرف اینو ہے۔ جس کے ارتھ پراپت کرنا۔ گیان کرنا یا جانا ہو سکتے ہیں۔ گھرت سنید کے ارتھ پنڈت جی جل کے کرتے ہیں۔ اگرچہ نگھنٹو میں گھرت اور اپا مترادف شبد ہیں۔ لیکن پتروں کے لئے گھرت کو چھوڑ کر جل کیا زیادہ قیمتی چیز ہے؟ کیا گھرت انکے لئے دکھدائی پدارتھ ہے؟ اور داستنی شبد کے پرکاش والا نہیں۔ گھرت سے دیدپتی پرکاش کی پراپتی ہوتی ہے۔ جل سے نہیں۔ اس واسطے گھرت کے موزوں نہیں۔ پتروں کی سیوا کے لئے جل نہیں۔ بلکہ دودھ اور گھی زیادہ موزوں ہیں۔

تیسرا منتر اتھرووید کے چوتھے سوکت کا ۹ واں ہے۔ وہاں پر بھی پنڈت ساتولیکر جی کے مردہ پتروں کے ترپن کا گندھ ماتر بھی نہیں پرنیت ہوتا۔ رشی کے پہلے منتر کی ویاکھیا پہلے ہی اس کو مان سکتے ہیں۔

पुत्रं पौत्रमभितर्पयन्तीरापो मधुमतीरिमाः। स्वधां पितृभ्यो अमृतं दुहाना आपो देवीरुभयांस्तर्पयन्तु ॥ अथर्व. १८.४.३९

اگر اس منتر میں آپا اور آپو دیوی شبدوں کے ارتھ سب جگہ ویاپک لیویں۔ تو زیادہ اُتم ہے۔ جیساکہ سندھیا کے پہلے منتر میں رشی نے آپا اور دیوی کے ارتھ کئے ہیں۔ اگر ان کے ارتھ ساوھارن جل کے بھی لیویں۔ تو بھی کچھ ہانی نہیں ہوتی۔ لیکن یہاں پر بھی مردہ پتروں کی ترپتی تو کہیں پر بھی دکھائی نہیں دیتی۔ اسلئے پتروں۔ پوتروں اور پتروں کی ارتھپتی سب کی ترپتی جل سے ہوتی ہے جو کہ صاف الفاظ میں وید منتر درشا رہے ہیں۔ وید منتر کے ارتھ اس پرکار ہیں۔

لیتیا جل پتروں اور پوتروں کو اچھی طرح سے ترپت کرتا ہوا اور پتروں کے لئے (دونوں اور بزرگوں کے لئے) امرت روپی انّ کو پراپت کرتا ہوا پرکاشمان جل دونو کو ترپت کرے۔ یہاں پر درحقیقت دونو آشرموں کا ورنن کیا گیا ہے۔ پتروں اور پوتروں سے گرہست آشرم اور پتروں سے بان پرست آشرم ان دونو آشرموں کی ترپتی کا ودھان کیا گیا ہے۔ سرو ویاپک سب کو پیارا رہت۔ ایسا پرمیشور سب جگہ موجود ہے۔ گرہست آشرم میں پتروں اور پوتروں کو ترپت کرے۔ اور بان پرست آشرم میں پتروں کو امرت روپی سودھا سے پراپت کرا دے۔ اس طرح دونو پرکار کے آشرموں کو پرکاش سروویاپک پرماتما ترپت کرے۔ پورن کرے۔ گرہستی لوگ اپنی سنتانوں کو اُدبنی کر کے برہمچریہ آشرم کو بھیج دیں۔ اور وہاں بان پرست ودوان ان کو ودیا دان دیں۔ اور ان کے لئے سب پرکار کے (سودھا) انّ۔ وستر۔ بھوجن کا پربندھ کریں۔ جس سے سب لوگ ترپت ہوں۔ اور سرو ویاپک پرماتما سب کی رکھشا کریں۔ ان سب کو اُتم بدھی پردان کریں۔ تاکہ وہ لوگ سدیو اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہرگز کوتاہی نہ کرتے ہوئے دونوں کا ستکار کرتے رہیں۔ اور ودوان لوگ اُن کی سنتانوں کو ودیا کا دان دیتے ہوئے خود بھی ترپت ہوں۔ اور ان کو بھی ترپت کرتے رہیں۔ یہاں پر مرتک پتروں کو گھسیٹنا کونسی بدھمتی مندتا ہے۔ پنڈت ساتولیکر جی اس کا اُتر دے کر کرتارتھ کریں۔

(باقی آئندہ)

آل انڈیا کھشتری کانفرنس

کا اجلاس ۲۹-۳۰ دسمبر کو منعقد ہوگا

اس امر کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ کہ ۲۹-۳۰ دسمبر کو لاہور میں ایک آل انڈیا کھشتری کانفرنس منعقد کی جائے۔ چنانچہ اس کے لئے ایک با رسوخ استقبالیہ کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ اور کام کرنے والی مختلف سب کمیٹیاں مرتب ہو کر کام زور شور سے شروع ہو گیا ہے۔ ہر کھشتری بھائی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔ کانفرنس کے صدر رائے بہادر رام سرنداس ہوں گے۔ اس میں ان ذرائع پر غور کیا جائے گا۔ جو کھشتری نوجوانوں میں بیکاری کو دُور کرے۔ اور کھشتری جاتی میں مجلسی خرابیوں کا خاتمہ کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کنجروڑ دتاں

بخشی راماداس صاحب چھبر بھیرہ نواسی نے اپنے نانا صاحب کی یادگار میں قریباً ڈیڑھ ہزار روپے کی لاگت سے سکول ہذا میں ایک کمرہ تعمیر کروایا ہے۔ اب ۳ دسمبر ۱۹۳۳ء کو آپ نے ہیڈ ماسٹر صاحب سکول کو بالقصد روپے عطا فرمائے ہیں۔ پرماتما ایسے بزرگ کی آیو دیرگھ کرے۔

مُورتی پوجا پر دلچسپ مکالمہ

(از شری پنڈت جگدیش چندر رتیہ ضلع حصار)

ویدبرت - کیسا رمنیہ ستھان ہے - سگندھ اور شیتل وایو چل رہی ہے - سائینکال کا سمیہ ہے - رکھو چت ایکاگر کرنے کے لئے کیسا سامگری اپنبدھ نہیں - آؤ سبھا مل کر سندھیا کریں ÷

دیو مُورتی - واہ! سندھیا کے لئے اچھا ستھان ڈھونڈھا ہے - کسی مندر یا ٹھاکر دوارہ میں چلو - جو بھجن ہی کرتا ہے - یہاں ندی کی کلکل اور ہو کی سائیں سائیں کے سوا رکھا ہی کیا ہے؟

ویدبرت - اور وہاں؟

دیو مُورتی - بھگوان کے مندر کا کیا کہنا! من موہنی کرشن کی مُورتی - چت ہرن رام کی چھبی - بھولے ناتھ کا سندر چہرہ ناد سے بیل کا اپورب درشن - اور وہاں پر بھگتوں کے پریم ملے گیت - فرمائیے من ایکاگر کرنے کے لئے اور کس وستو کی آوشیکتا ہے؟

ویدبرت - خوب! دل کو یکسو کرنا اسی کو کہتے ہیں - رام - کرشن - بھولا ناتھ - بیل کا تو ابھی سمرن ہو رہا ہے - اور وہاں پہنچ کر نامعلوم کس کس کو یاد کروگے!

دیو مُورتی - تم سندھیا اور کس بلا کا نام ہے - کشت دیوتا بھگوان تو یہی ہیں - چت لگا کر ان کی سیوا کرنا - پوجا پاٹھ کرنا - ٹھاکروں کو نہلانا اور بھوگ لگانا یہی تو پریم بھگتی ہے - اسی سے بھگوان پرسن ہوتے ہیں ÷

ویدبرت - پتھر کے ٹکڑوں کو نہلانے کھلانے اور پرستش سے بھگوان پرسن نہیں ہوسکتے - بلکہ اُتم اور وید وت کاریہ کرنے سے ہی ایشور خوش ہوتا ہے - اور انیک پرکار کے چنتن سے من ایکاگر کیسے ہوسکتا ہے - ایک ہی وچار میں مگن ہو جانا دل کو یکسو کرنا ہے ÷

دیو مُورتی - معلوم ہوتا ہے - کسی دیانندی کا سایہ پڑ گیا ہے - ارے کھلی پا پی! مندر میں لیے تو انیک مورتیاں ہیں - پرانشٹ دیو ایک ہی ہوتا ہے - اور اسی کا دھیان کیا جاتا ہے ÷

ویدبرت - مورتیاں انیک اور ان کے روبرو ایک کا دھیان - کیسی سمجھو بات کہی - کیا باقیوں کا دھیان خیال نہیں آتا؟

دیو مُورتی - بڑے بوکیراج بنتے پھرتے ہو -

ویدبرت - عجیب فلاسفی ہے - میں پوچھتا ہوں - کہ جب آپ کرشن کا دھیان کرتے ہیں - تب مہادیو - وشنو اور برہما کو بھول جاتے ہو - کرشن کے ہمعصر بدھشٹر - ارجن اور آنکے کارہائے نمایاں کا بالکل خیال ہی نہیں آتا ÷

دیو مُورتی - انہی کے تصوّر میں محو ہو جاتے ہیں - آہستہ آہستہ ترقی کر کے من خوب یکسو ہو جائے گا ÷

ویدبرت - من ایکاگر ہوگا تو نہیں - البتہ چنچل ضرور ہو جائے گا - کیونکہ من جب کرشن کی مورتی میں اور ان کے کارہائے نمایاں میں پھر لگا - پھر کسی اور وستو کی جانب دوڑے گا - اور یہی سلسلہ آخر تک جاری رہے گا - پتھر پوجتے آخر پتھر ہو جاؤگے ÷

دیو مُورتی - ارے موڑھ! پتھر کیوں کہتے ہو - اس میں ساکشات بھگوان موجود ہیں - پران پرتشٹھا کر کے اس مورتی کا مندر میں پرویش کیا جاتا ہے ÷

ویدبرت - خوب! ستیہ سوروپ - گیان مے آنند سوروپ بھگوان اس میں موجود ہیں - لیکن یہ تو ویسی کی ویسی ہی ہے - اس کی ہیئت میں بالکل ہی تبدیلی نہیں ہوئی - کیا پران پرتشٹھا کرنے سے پیشتر اس میں بھگوان نہیں تھے - اور اب آ براجے؟

دیو مُورتی - بھولے بھرا تا! پرماتما تو سرو ویاپک ہے - لیکن اب یہ وشیش کرپا کی پاتر بن گئی ÷

ویدبرت - بڑا تعجب خیز امر ہے - کہ جب پرماتما سرو ویاپک ہے - تو ایک پتھر کا ٹکڑا ہی کیسے ان کا نواس ستھان بنا؟ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے - کہ اور اشیاء کی نسبت اس مورتی میں ایشور کچھ ادھک ہے - پھر جب اس میں ادھکتا ہوئی تو کسی اور وستو میں نیونتا بھی ہوئی ہوگی ÷

دیو مُورتی - آپ بھی تو پرماتما کو سرو ویاپک مانتے ہیں - پھر اس میں اعتراض کی گنجائش ہی کہاں ہے - اس میں تو آپ بھی لیت ولعل نہیں کرسکتے -

ویدبرت - میں کب کہتا ہوں - کہ مورتی میں ایشور نہیں - خدا محیط کل ہے - تو کیا وجہ ہے - کہ ایک مورتی کو تو پوجا جائے - اور چٹ جوتا کتنا ہیں - برتن بھانڈے - پوجے سے ہی گردانے جائیں کیوں بھائی یہیں خدا نہیں؟

دیو مُورتی - بھائی بڑے ضدی ہو - بھاونا بھی تو کوئی وستو ہے - مورتی میں ایشور کی بھاونا کی جاتی ہے - اس لئے وہ ایشور ملاپ کا ذریعہ ہے ÷

ویدبرت - یہ تو یہ لوہے کا چاقو ہے - اس میں بھاونا کرو - کہ یہ سونے کا ہے - دیکھیں یہ سونے کا ہوتا ہے یا نہیں ÷

دیو مُورتی - وہ لوہا سونا کیسے ہو جائے - وہاں پر میشور آپ پرسن ہو کر درشن دیتے ہیں - شاستروں کا یہی کتھن ہے -

ویدبرت - شاستروں کی رہی - وہ شاستر تو کبھی پڑھنے میں نہیں نہ دیکھے ہوں گے - سوائے پورانک گپوں کے اور کچھ شاستر ہی نہیں کیا - جو شاستر دیکھے - تو ایسی باتیں ہی کیوں کرتے؟

دیو مُورتی - وید اور شاستروں سے ہی تو مورتی پوجا چلی ہے - البتہ کس میں سامرتھ تھی کہ اپنے بل بوتے پر مورتی پوجا چلاتا ÷

ویدبرت - مورکھوں سے دھوُرت اور یا کھنڈی جو ودوان ہوں - کیا کچھ نہیں کرا لیتے - کیا مسلمانوں کے آنے سے پیشتر ہندو پیر اور اولیا کی قبریں ہندو پوجا کرتے تھے - جس طرح ان کی پرستش کرنے لگے - اسی طرح جینیوں کی دیکھا دیکھی ہندوؤں نے بھی مورتیاں بنالیں ÷

دیو مُورتی - مورتی پوجا ویدوں میں مرقوم ہے -

ویدبرت - ہرگز نہیں - سوامی جی کا کاشی شاستر ارتھ پڑھئے - سناتن دھرم کے دھرندر ودوان ویدوں سے پرتما پوجن کا شبد تک دکھلا سکے - غور کرو - کہ جب پرماتما نراکار ہے - تو پھر اس کی مورتی کیسی؟

(باقی آئندہ)

گورُوکل کورُوکشیتر - ایک سواستھ پرد سینیٹوریم

(لیکھک پروفیسر دھرمیندرناتھ جی شاستری ایم اے ترک شرومنی)

سو گیہ پوجیہ سوامی شردھانند جی جب کبھی بیمار ہوتے تھے۔ تو وہ زیادہ تر سواستھ لابھ کے لئے گورُوکل کورُوکشیتر جا کر نواس کیا کرتے تھے۔ اور آپ سب سے زیادہ جلدی اُنہیں سواستھ لابھ ہوتا تھا۔ اُسی وقت سے میری خواہش تھی۔ کہ کبھی میں بھی گورُوکل کورُوکشیتر جاؤں۔ پچھلے سال یہاں کے ہیڈ ماسٹر بھائی سومدت جی نے لکھا۔ کہ "آپ ہمارے جلسہ پر صرف دو تین دن پہلے آجایئے۔ پھر یہاں کے جل۔ وایو کا جادو دیکھئے۔ اگر آپ کا گلا بالکل ٹھیک ہو جائے۔ تو ویاکھیان دیجئے۔ ورنہ نہیں"۔

میں نے اسے زیادہ تعریف سمجھ کر اس پر دھیان نہیں دیا۔ کچھ دن ہوئے۔ میں لاہور سے دہلی تک سیدھا موٹر کار میں آرہا تھا۔ راستہ میں انبالہ کے قریب آکر کہیں رات کاٹنے کا سوال پیدا ہوا۔ بھائی لبھ چند رگیت جی و دیا النکار میرے ساتھ تھے۔ اُنہوں نے گورُوکل کورُوکشیتر کی طرف توجہ دلائی۔ آخر ہم لوگ رات کو راستہ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے ۱۲ بجے گورُوکل پہنچے۔ اور صبح اُٹھ کر اس پاس گھوم کر دہلی چلے گئے۔ لیکن اتنی تھوڑی دیر وہاں رہنے پر بھی اس بھومی کے لئے اتنا پریم ہو گیا۔ کہ میں نے نشچے کر لیا۔ کہ اگلی چھٹی ملتے ہی کچھ دن یہیں آکر نواس کیا جائے۔

ابھی حال میں مجھے تین چار دن مہابھارت کی پوتر گیتا بھومی میں کورُوکشیتر میں بتانے کا موقعہ مل ہی گیا۔ بھائی سومدت جی وہاں کے جل وایو پر اتنا وشواس رکھتے تھے۔ کہ اُنہوں نے پہنچتے ہی مجھ سے کہا۔ کہ پہلے اپنا وزن کرا لیجئے۔ پھر پتہ چل جائے گا۔ کہ اس بھومی کا کیا اثر ہوا ہے۔ میں سوچنے لگا کہ تین دن میں بھلا کیا اثر ہو سکتا ہے؟ لیکن یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ تیسرے دن ہی قریباً ۱½ پونڈ وزن بڑھ گیا۔ مجھے یہ وشواس ہو گیا۔ کہ اگر ہم پندرہ دن بھی یہاں نواس کریں۔ تو صحت میں خاصی ترقی ہوئے بنا نہیں رہ سکتی۔ گورُوکل کورُوکشیتر کے خاص سواستھ پرد ہونے کا کارن سمجھو تو ایک کنواں ہے۔ جس کا پانی بہت لابھ دائک ہے۔ کم از کم جن کو پیٹ کے متعلق کوئی بیماری ہے۔ ان کو کورُوکشیتر میں ضرور ہی لابھ ہوگا۔ کورُوکشیتر گورُوکل کے برہمچاریوں کا سواستھ بھی بہت اچھا ہے۔

ویسے بھی کورُوکشیتر بہت رمنیک ستھان ہے۔ مشہور تالاب کی پرکرما ۲ میل سے زیادہ ہے۔ اور اس کا نظارہ بہت دلکش ہے۔ ایک درخت کے پاس ایک چبوترہ بنا ہوا ہے۔ جسے وہ جگہ کہتے ہیں۔ جہاں سری کرشن جی نے ارجن کو گیتا کا اُپدیش دیا تھا۔ معلوم نہیں یہ کہاں تک تاریخی سچائی ہے۔ لیکن وہاں پہنچ کر بھگت لوگوں کے ہردے میں ویسے ہی بھاو جاگرت ہونے لگتے ہیں۔ جیسے سارناتھ میں اُس درخت کے پاس ہوتے ہیں۔ جہاں بُدھ بھگوان نے سب سے پہلے اُپدیش دیا تھا۔

گورُوکل سے ۲ میل کے قریب تھانیسر ہے۔ جہاں پرانے تواریخی ستھانوں کے ونشال کھنڈرات دیکھنے کے قابل ہیں۔ گورُوکل کے چاروں طرف کرن کا ٹیلہ۔ جیوتی سر۔ شیش بان گنگا۔ چکر بیوہ وغیرہ تاریخی ستھان ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کورُوکشیتر سواستھ پرد۔ رمنیک اور تاریخی ستھان ہونے کے کارن بہت ہی دلکش ستھان ہے۔ سواستھ کی نظر سے گورُوکل کا سوبھاگیہ ہے۔ کہ اسے ایسی اُتم جگہ حاصل ہوئی ہے۔ ۸ برس سے ۱۶ برس کی عمر تک کے جو بالک اس گورُوکل میں رہ کر تعلیم حاصل کریں گے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اُن کے سواستھ کی بُنیاد عمر بھر کے لئے مضبوط ہو جائے گی۔ اس چھوٹی عمر میں سب سے مکھیہ سمسیا سواستھ کی ہی ہونی چاہئے۔ گورُوکل کورُوکشیتر گورُوکل کانگڑی کی شاخ ہے۔ اور وہاں کی اشٹم شرینی تک کی پڑھائی اس میں ہوتی ہے۔ آٹھویں شرینی پاس کر چکنے پر برہمچاری گورُوکل کانگڑی بھیج دئے جاتے ہیں۔ گورُوکل کورُوکشیتر کھانے پینے کے سامان کے لحاظ سے بہت آرام میں ہے۔ ابھی ضرورت کے لائق دودھ گئوشالہ میں ہی ہو جاتا ہے۔ گورُوکل کا اپنا باغ بہت سُندر ہے۔ جس وقت میں نے اسے دیکھا۔ اُس وقت سنگترے اور نارنگی کی بہار تھی۔ باغ میں گوبھی۔ شلغم۔ گاجر۔ مولی۔ پالک۔ میتھی۔ گھیا۔ توری۔ کاشی پھل۔ ٹماٹر۔ بند گوبھی وغیرہ سبزیاں بافراط تھیں۔ گورُوکل کے چاروں طرف ہریاول نظر آتی تھی۔ گورُوکل کی سب عمارت سُندر اور پختہ بنی ہوئی ہے۔ چکتسالیہ روگیوں کے لئے بالکل خالی مناسب ہیں۔ اپنے سناتک بھائی سومدت جی کا بہت کرتگیہ ہوں۔ جن کے پریم کے کارن مجھے گورُوکل کورُوکشیتر پہنچنے کا یہ موقعہ ملا۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب کبھی صحت میں کوئی کمی ہو۔ تو گورُوکل کورُوکشیتر کے جل وایو کے کچھ ڈوز اسے ٹھیک کرنے کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔

گورُوکل اندرپرستھ

گورُوکل اندرپرستھ کی قائمی دان ویر سیٹھ رگھومل جی کے دان سے ہوئی تھی۔ یہ گورُوکل دہلی سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر دہلی متھرا سڑک پر واقع ہے۔ اس سڑک پر چلنے والی لاریوں سے یہ شاندار عمارت اچھی طرح سے نظر آتی ہے۔ پہاڑی پر واقع ہونے سے اس کا ایک وسیع درشیہ ہے۔ سڑک سے یہ تقریباً ½ میل کی دُوری پر ہے۔ لیکن گورُوکل کی عمارتیں۔ نہانے کا کنواں اور باغیچہ۔ کھیلنے کا میدان سڑک کے بہت قریب سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ یاتریوں کو پہلے پہل اسے ہی دیکھنے کا اوسر پراپت ہوتا ہے۔ گورُوکل کے چھوٹے لیکن ضرورت کو پورا کرنیوالے باغیچہ سے چڑھائی شروع ہو جاتی ہے۔ چڑھائی کے دوران میں سب سے پہلے گؤشالہ کے درشن ہوتے ہیں۔ بعد میں گورُوکل کے کرمچاریوں کے مکانات۔ گورُوکل آریہ سماج مندر اور پھر پہاڑی پر گورُوکل ودیالیہ

۱۸ دسمبر ۱۹۳۲ء کو اچھوت اُدّھار دوس مناؤ!

پنجاب پرانت کے آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۲ء روی وار کو اچھوت اُدّھار دوس منائیں۔ اعلیٰ پیمانہ پر جلوس نکالے جائیں۔ جن میں نام مات اچھوتوں کی تعداد بھی کافی ہو۔ جلوس کے اختتام پر جلسہ منعقد کیا جائے۔ جس میں چھوت چھات کو دور کرنے کے وشئے پر تقریریں کرائی جائیں۔ جہاں جہاں ممکن ہو جلسہ کے ساتھ یا فیل سہ بھوج کیا جائے۔ جس میں عام ہندو اور اچھوت بھائی بلا امتیاز جات پات کے شامل ہو کر بھوجن کریں +

جلسہ اور جلوس میں اچھوت اُدّھار کی تحریک سے ہمدردی رکھنے والے ہر خیال کے آدمیوں کو شریک کیا جائے۔ اگر کسی مقام پر کسی دوسری سوسائٹی کی جانب سے اچھوت اُدّھار دوس منانے کا پربندھ کیا گیا ہو۔ تو آریہ پرشوں کو چاہئے۔ کہ وہ اس میں پوری طرح سے بھاگ لیں۔ اچھوتوں پر سے کنوؤں پر چڑھنے کی رُکاوٹ دُور کرنے کا بھی یتن کیا جائے۔ اور کارروائی کی سُوچنا اس کاریالیہ میں بھیج دیجائے ؛

(بھیم سین ودیالنکار سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور)

آشرم بھوجن بھنڈار ہسپتال آدی بھون ہیں۔ جہاں سے چاروں طرف کا درشیہ بڑا سہاونا دکھائی دیتا ہے۔ دہلی کے قریب ہونے کے کارن اس کا دشیش مہتو ہے۔ دہلی کی آریہ جنتا اس کے درشنوں کے لئے پرایا آیا کرتی ہے۔ جلسوں پر تو وشیش رونق ہوتی ہے۔ اور دہلی کے رؤسا اور بڑے بڑے سرکاری ملازم اور دیش کے لیڈر مہاتما گاندھی وغیرہ جلسہ پر تشریف لاتے ہیں۔ دہلی پاس ہونے کے کارن ودیالیہ کو بڑا لابھ یہ ہے۔ کہ دہلی سے اچھے کوٹی کے دھارک شکشا و ودوان بلائے جاتے ہیں آسانی ہوتی ہے۔ یہاں کا جل۔ وایو اُتم ہے۔ سردی بہت کم پڑتی ہے۔ جس کی وجہ سے موسم اتی اُتم رہتا ہے۔ برسات میں خاص بہار ہوتی ہے۔ ودیارتھیوں کا سواستھ اُتم ہے آجکل تقریباً سوا سو برہمچاریوں میں سے کیول ایک دو ہسپتال میں ہیں۔ بیماروں کی سنکھیا بہت کم رہتی ہے۔ لیکن باہر کی آریہ جنتا کو بھی اس سنستھا کے ساتھ کریاتمک ہمدردی پرگٹ کرنی چاہئے۔ برہمچاریوں نے اپنی محنت سے آشرم اور ودیالہ کے درمیان ایک بڑا میدان تیار کیا ہے۔ جس سے ودیالہ کی بھاری ضرورت پوری ہو گئی ہے۔ گورُوکل کے پاس اگرچہ مکانات کافی ہیں۔ لیکن برہمچاریوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور کرمچاریوں کے لئے جگہ ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔ برہمچاریوں کا بھجن یا ٹھن بہتر ہو رکا ہے جس کے نریکشن کے لئے ہر سال مہاودیالیہ وبھاگ کا کوئی سہایک ادھیاپک ورگ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرتی نِدھی آتے ہیں۔ اور پڑھائی پر اپنی سمتی پرگٹ کرتے ہیں۔ یہاں دودھ اور گھی بکثرت اور سستا دستیاب ہوتا ہے۔ دودھ بھینس ۱۲ سیر اور دودھ گائے ۱۶ سیر فی روپیہ اور گھی ایک سیر ایک روپیہ کا ملتا ہے۔ ان خوبیوں کے علاوہ ایک بڑی بھاری خوبی گورُوکل میں یہ ہے۔ کہ اس نے اپنے گردونواح کے گراموں پر بڑا اچھا پربھاو ڈالا ہے۔ یعنی جہاں پہلے چوری کی واردتیں بکثرت ہوتی تھیں۔ اب بہت کم ہوتی ہیں۔ کیونکہ گورُوکل کو گرام واسی ایک بڑا [illegible]

ہر شادی شدہ



گھر کا سُکھ

اس کتاب میں سماگرہ ... اس کا طریقہ اور اس کی تفصیل ... تشریح بیان کی گئی ہے ... [illegible]

کی بنیاد اس کا ہے۔ عورت میں خواہش مباشرت کب اٹھتی ہے۔ وغیرہ بے شمار باتوں کا مفصل بیان اس کتاب میں درج ہے۔ یہ ایک نہایت اعلیٰ انگریزی تصنیف کا اُردو ترجمہ ہے۔ اصل کتاب کی آج تک پانچ لاکھ سے زیادہ کاپیاں فروخت ہو چکی ہیں۔ امید ہے۔ ہمارے شادی نوجوان اور عورتیں بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گی۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ پرانے شادی شدہ کو بھی اس کے مطالعہ سے کئی غلطیوں کا پتہ لگیگا۔ جو لوگ کام شاستر کو بُرا خیال کرتے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے انہیں بھی یقین ہو جائے گا۔ کہ علم مباشرت ایک باقاعدہ اور خلق خدا کو فائدہ پہنچانے والا علم ہے۔ ایک شادی شدہ جوڑے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ قیمت اُردو (عہ) ہندی ایک روپیہ آٹھ آنے۔ سنہری جلد والی ایک روپیہ بارہ آنے ؛

عورت



عورت کی فطرت کو سمجھنا آسان کام نہیں۔ جو عورت ایک وقت میں محبت کی مورتی ہوتی ہے۔ وہی عورت دوسرے وقت چنڈی کا روپ ہو جاتی ہے کبھی وہ پتہ ہلنے سے ڈر جاتی ہے۔ اور کبھی آدھی رات کو مردہ گھاٹ میں جا کر معصوم بچے کے خون میں نہاتی ہے ؛
لائق مصنف نے اس میں زنانہ فطرت کے ہر پہلو پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ اور بے شمار سچے واقعات دیئے ہیں۔ پڑھتے وقت ناول کا سا مزہ آتا ہے ؛

نوجوان خاوند ضرور پڑھیں

قیمت صرف چودہ آنے (۱۴)

اپنے بس کی اولاد

یہ کتاب صرف شادی شدہ اور طبابت پیشہ اصحاب کے لئے ہے۔ اس میں خانہ داری زندگی کے پیچیدہ راز دل اور منع حمل تدابیر کی تشریح کی گئی ہے۔ جو لوگ ملک کی خوفناک مفلسی اور موجودہ کی عورتوں اور مردوں کی کمزور صحت کو کچھ بھی خیال رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس کتاب کی دل کھول کر تعریف کی ہے۔ اس میں ایسے آسان بے ضرر اور سائنٹفک طریقے بتلائے گئے ہیں۔ جن سے خاص حالات بیماری اور مفلسی میں قیام حمل کو روکا جا سکتا ہے۔ تاکہ زیادتی اولاد دکھ کا باعث نہ ہو۔ یہ کتاب جدید و قدیم ڈاکٹروں کے تجربات کا نچوڑ ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس مضمون پر آج تک کسی بھی زبان میں ایسی جامع کتاب نہیں لکھی گئی۔ قیمت ہندی تین روپے آٹھ آنے (عہ) اُردو میں دو روپے (عہ) ؛

آدرش پتی

پتنی کو ہی اپدیش دینے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ پتی کو بھی خواہ وہ اپنے آپ کو کتنا ہی ہوشیار اور چالاک سمجھتا ہو۔ شکشا کی ضرورت ہے۔ جو بات پتی برسوں غلطیاں کرکے۔ ٹھوکریں کھا کر۔ جل کر۔ اور گرہستھ کو نرک بنا کر سیکھ پاتا ہے۔ اور اپنے پچھلے وقت پر کف افسوس ملتا ہے اگر وہی باتیں آپ پہلے ہی آسانی سے سیکھ کر اپنے گرہستھ کو سکھ دھام بنانا اور اپنی پتنی کی دلی محبت اور سہایتا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس خوبصورت اور سبق آموز پستک کو ضرور منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت صرف ۸/ ؛

ہر قسم کی کتابیں ہمیشہ اس پتہ سے طلب کیا کریں

راجپال اینڈ سنز

مالکان آریہ پستکالیہ۔ سرسوتی آشرم۔ انارکلی۔ لاہور

سماچار جگت

شوک پرستاو:- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے نمن لکھت شوک پرستاو سویکار کئے ہیں:-

(۱) یہ سبھا شری بت روشن لال جی بیرسٹرایٹ لا کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ سورگیہ شری بت روشن لال جی کے ہردیہ میں ویدک دھرم تھا آریہ سماج کے لئے قابل تقلید لگن اور شردھا کا بھاو تھا۔ جیون بھر اپنے ملنسار سوبھاو اور علمی جیون سے ویدک دھرم کا پرچار کرتے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ وقتاً فوقتاً آریہ سماج اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ذمہ واری کے عہدوں پر کام کرتے ہوئے اُنہوں نے آریہ جنتا کی قابل تعریف سیوا کی ہے۔ ان کی مرتیو سے آریہ جنتا ایک سچے سرل ہردیہ سیوک کی سیوا سے محروم ہو گئی ہے۔ سبھا شری بت روشن لال جی کے سمبندھیوں سے اس دکھ میں سہانو بھوتی پرگٹ کرتی ہے۔

(۲) یہ سبھا رائے بہادر ٹھاکر دت جی دھون ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ اور سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ سورگیہ رائے بہادر ٹھاکر دت جی دھون کے ہردیہ میں ویدک دھرم اور آریہ سماج کے لئے قابل تقلید لگن اور شردھا کا بھاو تھا۔ جیون بھر اپنی انتھک سیواؤں دوارا ویدک دھرم کا پرچار کرتے رہے۔ آریہ سماج میں دھرم پرچار شکشا پرچار اور دلت اُدھار کے لئے آپ نے میگھ اُدھار سبھا وغیرہ کئی سنستھائیں ستھاپت کیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ذمہ واری کے عہدوں پر کاریہ کرتے ہوئے آپ نے آریہ جنتا کی قابل تعریف سیوا کی۔ آپ آریہ میگھ اُدھار سبھا سیالکوٹ گوروکل سنی گوجرانوالہ اور ودیا سبھا ڈیرہ اسمٰعیل خان کے پردھان تھے آپ کی مرتیو سے آریہ جنتا ایک سچے سیوک کی سیوا سے محروم ہوا ہے۔ یہ سبھا شری رائے بہادر ٹھاکر دت جی کے سمبندھیوں سے اس دکھ میں ہاردک سہانو بھوتی پرگٹ کرتی ہے۔

بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
گورودت بھون۔ لاہور

جموں پرانت میں پرچار اور سہایتا کا کام

جموں پرانت میں اس وقت ویدک دھرم پرچار اور مصیبت زدگان کو امداد دینے کا کام ہو رہا ہے۔ پنڈت دیوان چند جی راہبر ہی کے علاقہ میں کام کرتے تھے۔ مگر وہ ادھر سے بیمار ہو کر اس سمیہ واپس آ گئے ہیں۔ مہاشہ جسونت سنگھ اب ضلع میرپور میں کام کر رہے ہیں۔ اور وہ اس سارے علاقہ کے دو دفعہ چکر لگا چکے ہیں۔ آج کل وہ تحصیل بھمبر میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ پنڈت پورن چند جی۔ مہاشہ عشو رام جی۔ اور مہاشہ سالگرام جی بھی اپدیشک جموں پرانت میں کام کر رہے ہیں۔ اوپر کے علاقہ میں برف زیادہ ہونے کی وجہ سے کام کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس لئے اس وقت یہ سارے مہاشے نیچے کے علاقہ میں ہی پرچار اور سہایتا کا کام کرتے ہیں۔ دانی سجنوں کو جاتی اُدھار کے اس کاریہ میں دان بھیجتے رہنا چاہئے۔

پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔
گورودت بھون۔ لاہور

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ۔ لاہور

اس کشمکش کے زمانہ میں جبکہ کساد بازاری حد سے تجاوز کر گئی ہے۔ یتیم خانہ کی طرف عوام کی توجہ مبذول کرنا سب کا فرض اولین ہے۔ یہ سلسلہ ہندوستان کی سب سے بڑی لعنت گداگری کا کچھ نہ کچھ سدباب ضرور کرتی ہے۔ اور لاوارث و بے کس بچوں کو افلاس تنگدستی بدمعاشی اور جرائم کے راستے سے ہٹا کر ملک کے لئے مفید شہری بناتی ہے۔ بعض عیش پسند لوگ جھوٹے اشتہار دے کر یتیم خانوں کے نام پر چندہ آوارہ گرد لڑکے اکٹھے کر کے ان سے بھیک منگواتے اور لوگوں کو ٹھگتے پھرتے ہیں۔

پنجاب مرکزی یتیم خانہ پنجاب انترنگ سبھا جسٹرڈ کے ماتحت ہے جس میں ایک صد لڑکے لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں۔ اس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ و منتری شری مت پنڈت ہیرانند جی منیجر امرت دھارا لاہور ہیں۔

اناتھ آلیہ کے پاس دو بار بھنوں کی رہائش کے لئے جگہ بہت تھوڑی ہے۔ خالی زمین لگ بھگ چار کنال کے اناتھ آلیہ کی ہے جس میں بلڈنگ بننی شروع ہونے لگی ہے۔ داینوں کو اس میں یتھا شکتی حصہ لینا چاہئے۔

اناتھ آلیہ کا اپنا لوئر مڈل سکول ہے۔ علاوہ تعلیم کے لڑکوں کو درزی کا کام۔ ہارمونیم۔ بلاک میکنگ۔ جلد سازی اور صابون سازی کی تعلیم دلوائی جاتی ہے۔

لڑکے تندرست ہیں۔ صحت۔ بہت ... انتظام اچھا ہے صحت کی نگرانی کے لئے ایک

چھوٹا سا ہسپتال ایک کوی راج وید کی زیر نگرانی کھلا ہوا ہے۔ حسب ضرورت باہر کے دانی وید اور ڈاکٹر اصحاب بھی مدد دیتے ہیں۔ بچوں کی خوراک پوشاک و رہائش کا الگ خرچ ہے۔ اناتھ آلیہ روپیہ کپڑا پھل اور ادویہ شکریہ سے قبول کرتا ہے۔ چونکہ اس کا انتظام بہترین اصحاب کے ہاتھوں میں ہے۔ اس لئے دانی اصحاب سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ضرور اس اناتھ آلیہ کو دان دے کر پنیہ و کیرتی کے بھاگی بنیں۔ رپورٹ پتہ زیل سے مفت طلب کریں :۔

سکرٹری پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ۔ لاہور

آریہ سماج اجمیر کے سماچار :۔ ۱۔ یہ شبہ ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج اجمیر کی سورن جینتی (گولڈن جوبلی) کی تاریخیں بدل گئی ہیں۔ اکتوبر میں منائی جائے گی۔ ایسا نہیں ہے۔ آریہ سماج اجمیر کا سورن جینتی میلہ اکتوبر میں نہ ہوگا۔ یہ ۲۲ فروری سے ۸ مارچ ۱۹۳۳ء تک ہی ہوگا۔ اسی موقعہ پر آل انڈیا سودیشی نمائش بھی ہوگی۔ اس کے لئے تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں۔ باہر کے دوکاندار برابر دوکانیں ریزرو کرائے جا رہے ہیں ؛

۲۔ آریہ سماج نے اس موقع پر آل انڈیا دنگل کرانے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔ جس کے لئے ہندوستان کے مشہور مشہور پہلوانوں کو بلایا جا رہا ہے۔ اور جن کے پاس پترنہ پہنچ سکیں۔ وہ خود ہی منتری آریہ سماج اجمیر کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ ان کی خط و کتابت پر اچھی طرح سے غور کی جائے گی۔

۳۔ آریہ سماج اجمیر میں ایک عیسائی لڑکی جو ۱۸½ برس کی تھی۔ شدھ کی گئی۔ اور اسی دن شام کو ایک ہندو سجن کے ساتھ اس کی شادی کر دی گئی۔ لڑکی کا نام شکنتلا رکھا گیا ؛

(سکرٹری آریہ سماج اجمیر)

آریہ سماج نابھہ کے سماچار :۔ ۱۔ ۲ مگھر سمت ۱۹۸۹ کو سیوک کے بچہ کا نام کرن سنسکار ہوا۔ جس کو پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک نے کرایا۔ لڑکے کا نام راجیندر کمار رکھا گیا۔ اور مہاشہ سمپورن سنگھ جی کے بھی بچہ ہوئے۔ حاضری کافی تھی۔ اس سنسکار میں جو بھائی شامل ہوئے۔ ان پر اچھا پربھاو پڑا ؛

۲۔ آریہ سماج نابھہ ہمیشہ ہر بدھ وار کو شام کے وقت پریوارک ست سنگ کرتا ہے۔ جو کسی نہ کسی ممبر کے مکان پر ہوتا ہے۔ اس ست سنگ کا پربھاو بہت اچھا پڑ رہا ہے ؛

(منتری آریہ سماج نابھہ)

آریہ یووک سماج فیروز پور چھاؤنی کا جلسہ

آریہ یووک سماج گوروکل سیکشن فیروز پور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ ۲-۳-۴ پوہ سمت ۱۹۸۹ مطابق ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۳۲ء منایا جانا نشچت ہوا ہے ؛

(ہیرا لال منتری)

آریہ سماج کیمبلپور کے سماچار :۔ بابو سیتا رام جی نے آج ۸/۱۲/۳۲ کو آریہ سماج کے ممبران کو اپنے مکان پر مدعو کیا۔ ایک بچہ کا منڈن سنسکار اور ایک بچہ کا نام کرن سنسکار کرایا۔ اس شبھ اوسروں پر پانچ روپیہ پتری پاٹھشالہ آریہ سماج کو ملے حاضرین میں کڑاہ پرشاد تقسیم کیا گیا ؛

۲۔ ۵/۱۲/۳۲ کو بابو کندن لال جی کی شادی ہوئی۔ آپ نے ۸/ روپے پتری پاٹھشالہ آریہ سماج کو۔ اور ۴/ روپے ویدپرچار اور یتیم خانہ کو دئے ؛

(منا سنگھ سکرٹری آریہ سماج کیمبلپور)

ویدک وواہ :۔ ۲۳ مگھر سمت ۱۹۸۹ کو شریان لالہ شنکر داس جی ٹھیکیدار کی پتری کا وواہ پورن ویدک ریتی سے بابو گوپی چند جی چوپڑہ کے سپتر کے ساتھ سنگھرہ ضلع منٹگمری میں ہوا سو اد سنسکار منتری پنڈت جے دیو جی ودیالنکار انسپکٹر آریہ سکول نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ پبلک اس کا بہت اچھا اثر پڑا۔ اور یہ یگیہ بڑا گھن سماپت ہوا۔ اس موقعہ پر کنیا پکش کی طرف سے ۲۱/ روپے اور ور پکش کی طرف سے ۵۵/ روپے مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا گیا ؛

(منتری آریہ سماج سنگھرہ ضلع منٹگمری)

نام کرن سنسکار :۔ ۴ دسمبر کو پروفیسر دلیش راج صاحب کے بچہ کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ آریہ۔ ہندو۔ مسلمان اور سکھ سب سجن شامل ہوئے ؛

(منا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور)

آریہ سماج بہت پور کا سالانہ جلسہ :۔ آریہ سماج بہت پور ضلع جالندھر کا اکیسواں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۱۲ تا ۱۴ پوہ سمت ۱۹۸۹ ہونا قرار پایا ہے۔ بہت پور نواسی ملازم بھائی شامل ہو کر اتسو کی شوبھا کو بڑھائیں ؛

(منتری آریہ سماج بہت پور)

آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ :۔ آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۶-۷-۸ جنوری ۱۹۳۳ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ آریہ سوم ناتھ کنیا پاٹھشالہ و استری سماج کا جلسہ ۹ جنوری کو ہوگا ؛

(منتری آریہ سماج گوروکل سیکشن روپڑ)

شوک پرستاو :۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کرمچاریوں نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا :۔

"ہم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے کاریالیہ کے کرمچاریوں کو منشی ماسٹر سندر داس جی سابق کاریالیہ دھیکش کاریالیہ سبھا ہذا کو اور ایڈیٹر اخبار "پرکاش" کی مرتیو سے دلی رنج اور صدمہ ہوا ہے۔ ان کی مرتیو سے ہمارا ایک پریہ ساتھی کھو گیا ہے۔ ہم اس صدمہ میں ان کے پریوار کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مرحوم کی آتما کو سدگتی اور ان کے پریوار کو دھیریہ اور شانتی پردان کریں" ؛

(نند لال آپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

بھائی ٹیک چند جی نانگیا چھاؤنی :۔ ڈیرہ غازی خان نواسی بھائی ٹیک چند جی نانگیا نے گوروکل کو پچیس ہزار روپے اس لئے دان دئے ہیں۔ کہ اس کے ادھیکار سے ڈیرہ غازی خان یا اس پرانت کا ایک غریب اور ہونہار لڑکا ہر سال گوروکل میں داخل کیا جایا کرے ؛

آریہ سماج میلسی ضلع ملتان کے سماچار:۔ ۱ـ آریہ سماج میلسی میں ایک ہفتہ سے پنڈت بلدیودت جی سکنہ کوٹ ادو۔ کتھا واچک پنڈت رادھے شام کی بنائی ہوئی ویر ابھمینو کی کتھا بڑے پریم سے کر رہے ہیں۔ کتھا سے آریہ سماج میں حاضری کافی ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ کتھا کے بعد پردھان جی کا لیکچر ہوتا ہے۔ گویا آریہ سماج کے پرچار کی کافی اُنتی ہو رہی ہے ؛

۲ـ آریہ سماج میلسی گرام پرچار کے لئے بڑی کوشش کر رہی ہے۔ اس کے لئے کرم پور میں دو لیکچر "آریہ سماج کیا ہے۔ اور آریہ سماج کے نیم" پر کئے گئے ہیں۔ حاضری کافی تھی۔ جنتا پر بڑا اثر ہوا ؛

۳ـ آریہ سماج ہٰذا نے جنرل سبھا میں ریزولیوشن ۲/۱۱ ۵ بم پاس کیا ہے۔ اور جو حسب ذیل ہے :۔

"ہر ایک سبھاسد و ممبر انترنگ سبھا کا فرض ہے۔ کہ اتوار ہفتہ واری ست سنگ میں ضرور شامل ہو۔ اور باقاعدہ رجسٹر بنا کر حاضری لگائی جائے۔ جن سبھاسدوں کی حاضری ۳۳ فیصدی نہ ہوگی۔ اُن کو ولرشنگ جناؤ پر ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہوگا"

اس پر پچھلے دو ماہ سے باقاعدہ کارروائی کی جا رہی ہے ؛

۴ـ اچھوت راتری پاٹھ شالہ میں ماسٹر کنہیا لال جی بڑے پریم سے کام کر رہے ہیں۔ چھاتروں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اچھوت بھائی جو پہلے نفرت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اب باقاعدہ سماج میں آتے ہیں۔ اور سندھیا وغیرہ یاد کرنے میں بڑی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں سے دو چھاتروں کو کافی سندھیا یاد ہو چکی ہے ؛

۵ـ آریہ سماج میلسی گرام پرچار کے لئے اور کرم کانڈ کو باقاعدہ چلانے کے لئے بڑی کوشش کر رہا ہے۔ اور ایک مستقل پروگرام پر غور کر رہا ہے۔ جو کہ آئندہ شائع کرایا جائے گا +

(کیسنو رام منتری آریہ سماج ہٰذا)

آریہ سماج جسٹر کا چناؤ:۔ ۳۲/۱۲/۱۱ کو جسٹر میں آریہ سماج سبھا ہوئی۔ جس کے عہدیداران حسب ذیل چنے گئے :۔

شری ٹھوما منشی جی پردھان۔ شری جگت رام جی اپ پردھان۔ شری شو دیال جی منتری۔ شری دینانا تھ جی اُپ منتری۔ شری نجرام جی خزانچی۔ شری دیوان چند جی پستکادھیکش ؛

انترنگ سبھا کے ممبر :۔ شری بیت ویرچاں جی شری بیت خزان چند جی۔ شری بیت دیوی دنامل جی بٹواری۔ شری بیت میلا رام کل ۳۰ ممبر ہو گئے ہیں ؛

(شو دیال منتری آریہ سماج جسٹر۔ ضلع سیالکوٹ)

پتہ درکار ہے:۔ آریہ سماج گوروکل سیکشن جموں کے ایک دھان لالہ جیبا رام سیکنڈ ماسٹر عرصہ ۱۷ یوم سے لاپتہ ہیں۔ اور باوجود انتہائی کوشش کے ان کا ابھی تک سُراغ نہیں ملا۔ جن صاحب کو ملیں مجھے پتہ دے کر مشکور فرمائیں۔ حلیہ مندرجہ ذیل ہے :۔

قد لمبا۔ جسم پتلا۔ رنگ سانولا۔ عمر ۴۵ سال۔ مونچھیں باریک کٹی ہوئی۔ اور آنکھیں موٹی ہیں + لباس بوقت روانگی حسب ذیل تھا :۔

پگڑی سفید ململ۔ کوٹ گرم پٹو مٹیالہ رنگ۔ پاجامہ و قمیض کھدر۔ سویٹر کالی دھاری دار۔ اور پاؤں میں بوٹ برنگ بادامی + عام طور پر مغموم اور خاموش رہتے ہیں ؛

(اننت رام منتری آریہ سماج ہسپتال روڈ۔ جموں)

قصبہ رادور ضلع کرنال میں دلت اُدھار سمیلن:۔ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۲ء و یکم و دو جنوری ۱۹۳۳ء پر ۲ جنوری کو دلت اُدھار سمیلن بڑے سماروہ کے ساتھ لعبدارت لالہ رُتی چند جی ایڈووکیٹ انبالہ ہوگا۔ ضلع کرنال۔ انبالہ [illegible] پرانت سے دلت بھائی اور ہریانہ کے ہندو آریہ و سکھ بھائی بھلو کافی تعداد میں جمع ہو کر چھوت چھات کی لعنت کو ہمیشہ کے لئے دور کرنے کا پرن کریں۔ اس کے لئے خاص کوشش ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے چھوت چھات کے خلاف رشی دیانند نے آواز اٹھائی۔ اب ہندو جنتا نے بھی اپنی اس غلطی کو محسوس کر لیا ہے۔ مہاتما گاندھی جی مہاراج اعلان کر چکے ہیں۔ کہ اگر چھوت چھات زندہ رہی۔ تو وہ زندہ نہیں رہیں گے۔ اس لئے ہندو۔ آریہ۔ سکھ مانو اور دلت بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ سمیلن میں پدھار کر سرو سمتی سے پاس کر دیں۔ کہ پرتیک ہری جن کا حق ہے۔ کہ وہ مندروں میں پرویش کرے۔ اور کنوئیں سے پانی بھرے +

اس کے علاوہ ۱۵ انیہ اپیوگی پرستاؤ بھی پیش ہوں گے۔ یوگیہ ودوان اور مہاتماؤں کے پربھاوشالی اپدیش و دیاکھیان ہوں گے۔

(منتری آریہ سماج رادور ضلع کرنال)

گوروکل اندر پرستھ کے سماچار:۔ ۱ـ آریہ جنتا یہ جان کر از حد محظوظ ہوگی۔ کہ گوروکل اندر پرستھ کی سڑک پختہ جو کچھ عرصہ سے خراب ہو رہی تھی۔ اب قریب قریب پایۂ تکمیل تک پہنچ گئی ہے اور موٹر کار و لاری وغیرہ بخوبی گوروکل اندر پرستھ تک پہنچ سکتی ہے

۲ـ ایک چھوٹا سا باغیچہ گوروکل بھومی میں لگا دیا گیا ہے جس میں سبزی بافراط پیدا ہوتی ہے۔ اور اس طرح سے تازہ سبزی روزانہ دستیاب ہو جاتی ہے۔ جب باغیچہ میں کبھی کبھی قلت ہو جانے کے وقت تازہ سبزی کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اس طرح سے اب سبزی کی تکلیف بھی رفع ہو گئی ہے +

۳ـ گوروکل سے ملحق دیہات بھینس کا تازہ گھی۔ دودھ بکفایت و بکثرت ملتا ہے۔ جس کے مہیا کرنے کا بہت اچھا انتظام گوروکل میں کیا ہوا ہے۔

۴ـ جملہ ودیارتھی تندرست اور خوش و خرم ہیں۔ اور اپنی پڑھائی میں مشغول ہیں ؛

۵ـ ۳۲/۱۲/۱۱ کو مابین گوروکل اندر پرستھ و فوجی کیمپ خان پور ہاکی میچ گوروکل ہاکی گراؤنڈ میں ہوا۔ جس میں فریقین برابر رہے۔ ۱۰ رماہ حال
